

چار مفید چیزوں پر مشتمل لفظی ترجمہ

آیات کے عنوانات

مختصر حواشی

مکمل بالمحاورہ ترجمہ

لفظ بہ لفظ ترجمہ



جلد اول  
پارہ 1.. تا 5



چار مفید چیزوں پر مشتمل لفظی ترجمہ

آیات کے عنوانات

مختصر حواشی

مکمل با محاورہ ترجمہ

لفظ بہ لفظ ترجمہ



مترجم: شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مولانا الحاج مفتی ابوالصالح محمد قاسم قادری مدظلہ العالی



## جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب :	معرفت القرآن علی کثر العرفان (جلد اول)
مترجم :	شیخ الحدیث و التفسیر حضرت علامہ مولانا الحاج مفتی ابوالصالح محمد قاسم قادری مدظلہ العالی
پہلی بار :	جمادی الاخریٰ ۱۴۳۶ھ، اپریل 2015ء
تعداد :	12000 (بارہ ہزار)
ناشر :	مکتبہ المدینہ فیضان مدینہ محلہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ، کراچی

## مکتبہ المدینہ کی شاخیں

021-34250168	شہید مسجد، کھارادر، باب المدینہ کراچی	.....باب المدینہ (کراچی)
042-37311679	داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ	.....مرکز الاولیاء (لاہور)
041-2632625	امین پور بازار	.....سردار آباد (فیصل آباد)
058274-37212	چوک شہیدان، میرپور	.....کشمیر
022-2620122	فیضان مدینہ، آفتدی ٹاؤن	.....ہیدر آباد
061-4511192	نزد پتیل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ	.....مدینۃ الاولیاء (مٹان)
044-2550767	کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد، نزد تحصیل کنسل ہال	.....اوکاڑہ
051-5553765	فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ	.....راولپنڈی
068-5571686	ڈرائی چوک، شہر کنارہ	.....خان پور
024-44362145	چکرا بازار، نزد MCB بینک	.....نواب شاہ
071-5619195	فیضان مدینہ، بیراج روڈ	.....سکھر
055-4225653	فیضان مدینہ، شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ	.....گوجرانوالہ
	فیضان مدینہ، گلبرگ نمبر 1، النور سٹریٹ، صدر	.....پشاور

E.mail: [ilmia@dawateislami.net](mailto:ilmia@dawateislami.net)

[www.dawateislami.net](http://www.dawateislami.net)

مدنی التجاء: کسی اور کو یہ کتاب چھاپنے کی اجازت نہیں



## ”مَعْرِفَةُ الْقُرْآنِ عَلَى كَثَرِ الْعِرْقَانِ“ سے متعلق کچھ ضروری باتیں

مَعْرِفَةُ الْقُرْآنِ دورِ جدید کے تقاضوں کے عین مطابق قرآن مجید کا آسان اور منفرد لفظی ترجمہ ہے، یہاں اس سے متعلق چند فنی باتیں اور اس کی خصوصیات ملاحظہ ہوں،

1 قرآن مجید کا متن P.D.F فارمیٹ میں موجود مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ نسخے سے پیسٹ کیا گیا اور پیسٹنگ کے بعد دو مرتبہ اصل نسخے سے باریک بینی کے ساتھ تقابل کیا گیا ہے تاکہ حتی المقدور متن میں غلطی کا امکان نہ رہے۔ نیز ایک لائن میں اتنا متن پیسٹ کیا گیا ہے جتنے نیچے اجزاء مذکور ہیں اور لائن کے شروع اور آخر سے فاصلہ ختم کرنے کے لئے کمپیوٹر سافٹ ویئر کے ذریعے متن قرآن کے ٹیکسٹ کو مناسب حد تک پھیلا کر لائن کا شروع اور آخر برابر کیا گیا ہے۔

2 مختلف خانے بنا کر ان میں آیات کے اجزاء لکھے گئے اور ان کے رَسْمُ النُّحْط کو حتی الامکان متن قرآن کے رَسْمُ النُّحْط کے مطابق رکھنے کے لئے ”النُّحْطُ“ فاونٹ استعمال کیا گیا ہے۔

3 قرآن مجید کا اصل رَسْمُ النُّحْط برقرار رکھنے کے لئے اجزاء میں تقسیم کے دوران الفاظ کے ساتھ متصل حروف اور ضمائر وغیرہ کو جدا لکھنے کی بجائے ایک ساتھ لکھا ہے اور مختلف رنگوں کے ذریعے انہیں اور ان کا ترجمہ ممتاز کر دیا ہے، جیسے ”مِنَ“ میں ”وَمِنَ“ اور ”مَا“ کو اور ”أَنفُسَهُمْ“ میں ”أَنفُسَ“ اور ”هَمْ“ کو الگ الگ لکھنے کی بجائے ایک ساتھ لکھا اور رنگوں کے ذریعے ان الفاظ اور ان کے ترجمے میں امتیاز کر دیا ہے۔

4 بعض مقامات پر معنی سمجھنے میں آسانی کے پیش نظر غیر متصل حروف و الفاظ اور اضافت سے خالی الفاظ کو بھی ایک ہی خانے میں لکھا گیا اور رنگوں کے ذریعے ان کے معانی میں امتیاز کیا گیا ہے۔ جیسے ”فِي الْأَرْضِ“ کو ایک ہی خانے میں لکھا ہے۔

5 صیغہ خواہ منفی ہو جیسے ”لَمْ تَكُنْ لَهُ“ اور ”لَا يَعْلَمُونَ“ اور ”لَنْ تَفْعَلُوا“ یا دوسرا جیسے ”لَنْتُمْ تَكْفُرُونَ“ مکمل صیغہ ایک ہی خانے میں لکھا ہے اسی طرح بعض مقامات پر پورا جملہ جیسے ”فَتَبَّابَ عَلَيْهِ“ بھی ایک ہی خانے میں لکھا ہے تاکہ آیت کا اصل مرادی ترجمہ لکھنے میں آسانی رہے۔

6 ترجمے میں سلاست (روانی) کو برقرار رکھنے اور عربی الفاظ کے مفہوم کو مزید واضح کرنے کے لئے اضافت والے الفاظ جیسے ”كَلَّمَ اللَّهُ“ کو ایک ہی خانے میں لکھا گیا اور رنگوں کے ذریعے ان کے ترجمے کی نشاندہی کر دی گئی ہے۔

7 حروف و الفاظ کا اصل وضع کے اعتبار سے جو ترجمہ بتا ہے اسے لکھنے کا التزام کیا گیا اور ان کا مرادی اور مفہومی ترجمہ بریکٹ میں لکھ دیا ہے جیسے ”وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ“ میں مذکور ”و“ حالیہ ہے، اس کا ترجمہ یوں لکھا ہے ”اور“



(حالانکہ) ”البتہ بعض مقامات پر لغوی ترجمہ لکھنے میں شرعی مسائل ہونے کی وجہ سے تاویلی ترجمہ لکھا ہے اور حتیٰ الامکان حاشیہ لگا کر ایسے مقامات کی وضاحت کر دی ہے۔

8 جن حروفِ زائدہ کا باقاعدہ کوئی ترجمہ نہیں بتانا نہیں کوئی رنگ کئے بغیر اسی طرح برقرار رکھا ہے جیسے ”مُؤْمِنِينَ“ میں حرف ”ب“ اور ”مُؤْمِنِينَ“ کو ایک ہی رنگ میں لکھا ہے۔

9 لفظی ترجمے کے ساتھ ایک با محاورہ ترجمے کا بھی اضافہ کیا گیا ہے اور یہ ترجمہ تفسیر ”صراط الجنان تفسیر القرآن“ میں چھپا ہوا ”كَثُرَ الْقُرْآنُ فِي تَرْجُمَةِ الْقُرْآنِ“ لکھا گیا ہے۔

10 سمجھنے میں آسانی کے لئے موقع محل کی مناسبت سے بریکٹوں میں الفاظ کا اضافہ کیا گیا اور ان کا رنگ سیاہ رکھا گیا ہے۔ نیز اجزاء میں جہاں آیت ختم ہوئی یونہی با محاورہ ترجمے میں جہاں ایک آیت کا ترجمہ ختم ہوا وہاں اختتامیہ نشان ○ بھی ڈال دیا ہے۔

11 قرآن پاک میں بعض اوقات ایک آیت میں مختلف چیزیں بیان ہوتی ہیں اور بعض اوقات دو تین آیات کے بعد نئی بات شروع ہو جاتی ہے، فہم قرآن یعنی قرآن سمجھنے میں آسانی کیلئے ہم نے ہر ایسی جگہ پر نیا عنوان لگا دیا ہے جس کا فائدہ یہ ہے کہ اس نئے عنوان کو پڑھنے کے بعد وہاں سے شروع ہونے والی آیات کو بڑی آسانی سے سمجھا جاسکے گا کیونکہ پہلے سے معلوم ہو جائے گا کہ اب اس مضمون کی آیات آرہی ہیں۔

12 عنوانات صفحے کی سائیڈ میں لکھے ہیں اور جن آیات میں وہ عنوان بیان ہوا ہے انہیں اور ان کے با محاورہ ترجمے کو مختلف رنگوں کے ذریعے ممتاز کیا ہے تاکہ قاری بآسانی سمجھ سکے کہ اس عنوان کا مضمون کہاں سے کہاں تک ہے، نیز موقع کی مناسبت سے تفسیر صراط الجنان اور دیگر معتبر تفاسیر سے مختصر اور جامع حواشی بھی لگائے گئے ہیں۔

13 حروف و الفاظ کے معنی متعین کرنے کے لئے چار رنگوں کا استعمال کیا گیا ہے، سبز، سرخ، نیلا اور جامنی۔ پہلے تین رنگ مختلف حروف و الفاظ کے لئے استعمال کئے گئے ہیں اور جامنی رنگ بطور خاص لفظی ترجمے میں آنے والے اضافی الفاظ کے لئے استعمال کیا گیا ہے تاکہ قاری آسانی کے ساتھ یہ سمجھ سکے کہ جامنی رنگ والے الفاظ کسی خاص لفظ کا ترجمہ نہیں ہیں۔ جیسے ”بِهَذَا مَثَلًا“ اور اس کا ترجمہ ”اس مثال کے ساتھ“

اللہ تعالیٰ اس کوشش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور اسے میری، میرے اہل خانہ، رشتہ داروں، دوست احباب اور دیگر متعلقین کی نجات کا ذریعہ بنائے اور جن جن احباب نے اس کام کے سلسلے میں تعاون کیا ان کی کوششوں کو بھی قبول و منظور فرمائے اور سب کی بے حساب مغفرت فرمائے۔

أَبُو الصَّالِحِ مُحَمَّدٌ قَاسِمٌ قَادِرِي







آیات: 07

رکوع: 01

## سُورَةُ الْفَاتِحَةِ بِمِثْلِهِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ	اللَّهُ	الرَّحْمَنِ	الرَّحِيمِ
نام سے (شروع)	اللَّهُ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝

الْحَمْدُ	لِلَّهِ	رَبِّ	الْعَالَمِينَ	الرَّحْمَنِ	الرَّحِيمِ
تمام تعریفیں	اللہ کے لئے	پالنے والا	سارے جہان (والوں کا)	بہت مہربان	رحمت والا

سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہان والوں کا پالنے والا ہے ۝ بہت مہربان رحمت والا ۝

مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ ۝ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ۝

مَلِكِ	يَوْمِ	الدِّينِ	إِيَّاكَ	نَعْبُدُ	وَ	إِيَّاكَ	نَسْتَعِينُ
مالک	دن، روز	جزاء، بدلہ	تیری	ہم عبادت کرتے ہیں	اور	تجھ سے	مدد چاہتے ہیں

جزاء کے دن کا مالک ۝ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں ۝

إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ

إِهْدِنَا	الصِّرَاطَ	الْمُسْتَقِيمَ	صِرَاطَ	الَّذِينَ	أَنْعَمْتَ
ہمیں دکھا، چلا	راستہ	سیدھا	راستہ	ان لوگوں کا	تو نے انعام، احسان کیا

ہمیں سیدھے راستے پر چلا ۝ ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے احسان کیا ۝

۱۔ حقیقی مددگار اللہ تعالیٰ ہی ہے کیونکہ وہ ذاتی طور پر قادر، مستقل مالک اور غنی ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کے مقبول بندے اس کی عطا سے مددگار ہیں۔

مزید تفصیل تفسیر صراط الیمان، ج 1، ص 49 پر ملاحظہ فرمائیں۔

۲۔ صراط مستقیم سے مراد "عقائد کا سیدھا راستہ" ہے، جس پر تمام انبیاء کرام علیہم السلام چلے یا اس سے مراد "اسلام کا سیدھا راستہ" ہے جس پر صحابہ کرام علیہم السلام اور بزرگ دین اور اولیاء عظام رحمہم اللہ چلے۔



عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ٥

عَلَيْهِمْ	غَيْرِ	الْمَغْضُوبِ	عَلَيْهِمْ	و	لَا	الضَّالِّينَ (1)
ان پر	نہ	(ان کا کہ) غضب کیا گیا	ان پر	اور	نہ	بہکے ہوئے، گمراہوں (کا)

نہ کہ ان کا راستہ جن پر غضب ہوا اور نہ بہکے ہوؤں کا ○

رکوع: 40

آیات: 286

## سُورَةُ الْبَقَّة مَكِّيَّة

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ	اللَّهُ	الرَّحْمَنِ	الرَّحِيمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

الْم ١ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۚ فِيْهِ هُدًى

الْم ١	ذٰلِكَ	الْكِتٰبُ	لَا رَيْبَ	فِيْهِ	هُدًى
حروف مقطعات	وہ (بلند رتبہ)	خاص کتاب	کوئی شک نہیں	اس میں	ہدایت

وہ بلند رتبہ کتاب جس میں کسی شک کی گنجائش نہیں۔ اس میں

لِّلْمُتَّقِيْنَ ٢ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَ

لِّلْمُتَّقِيْنَ ٢	الَّذِيْنَ	يُؤْمِنُوْنَ	بِالْغَيْبِ	وَ
پرہیزگاروں، ڈرنے والوں کے لئے	وہ لوگ جو	ایمان لاتے ہیں	غیب پر	اور

ڈرنے والوں کے لئے ہدایت ہے ○ وہ لوگ جو بغیر دیکھے ایمان لاتے ہیں اور

١۔ جن پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوا ان سے مراد یہودی یا بد عمل اور بہکے ہوؤں سے مراد عیسائی یا بد عقیدہ لوگ ہیں۔

٢۔ یہ حروف اللہ تعالیٰ کے راز ہیں اور کتابیات میں سے ہیں، ان کی مراد اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم جانتے ہیں اور ہم ان کے حق ہونے

پر ایمان لاتے ہیں۔



يُتَّقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَصَبَّارُوْنَ رَزَقُهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝۲

يُتَّقِيْمُوْنَ	وَالصَّلٰوةَ	وَمِنَا	رَزَقَهُمْ	يُنْفِقُوْنَ ۝۲
قائم کرتے ہیں	نماز	اور	(کچھ اس میں) سے جو ہم نے رزق دیا انہیں	خرچ کرتے ہیں

نماز قائم کرتے ہیں اور ہمارے دیئے ہوئے رزق میں سے کچھ (ہماری راہ میں) خرچ کرتے ہیں ○

وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَا

وَالَّذِيْنَ	يُؤْمِنُوْنَ	بِمَا	اُنْزِلَ	اِلَيْكَ	وَمَا
اور	وہ لوگ جو	ایمان لاتے ہیں	(اس) پر جو	نازل کیا گیا	آپ کی طرف

اور وہ ایمان لاتے ہیں اس پر جو تمہاری طرف نازل کیا اور جو

اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَبِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُوْنَ ۝۳ اُولٰٓئِكَ عَلٰی

اُنْزِلَ	مِنْ	قَبْلِكَ ۝۳	وَبِالْآخِرَةِ	هُمْ	يُوقِنُوْنَ ۝۳	اُولٰٓئِكَ	عَلٰی
نازل کیا گیا	سے	آپ سے پہلے	اور	آخرت پر	وہ	یقین رکھتے ہیں	یہ لوگ

تم سے پہلے نازل کیا گیا اور وہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں ○ یہی لوگ

هُدٰى مِّنْ سَبِيْلِهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝۴

هُدٰى	مِّنْ	سَبِيْلِهِمْ ۝۴	وَاُولٰٓئِكَ	هُمْ	الْمُفْلِحُوْنَ ۝۴
ہدایت	کی طرف سے	اپنے رب	اور	یہ لوگ	وہ

اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ کامیابی حاصل کرنے والے ہیں ○

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنذَرْتَهُمْ

اِنَّ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	سَوَآءٌ	عَلَيْهِمْ	ءَاَنذَرْتَهُمْ
بیشک	وہ لوگ جو (جنہوں نے)	کفر کیا	برابر (ہے)	ان پر	کیا آپ ڈرائیں انہیں

بیشک وہ لوگ جن کی قسمت میں کفر ہے ان کے لئے برابر ہے کہ آپ انہیں ڈرائیں

۱۔۔۔ اس سے معلوم ہوا کہ راہِ خدا میں مال خرچ کرنے میں ایسا نہیں ہونا چاہئے کہ اتنا زیادہ مال خرچ کر دیا جائے کہ خرچ کرنے کے بعد آدمی بچھتا ہے اور نہ ہی خرچ کرنے میں کجی سے کام لیا جائے بلکہ اس میں اعتدال ہونا چاہئے۔

۲۔۔۔ اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتابوں پر ایمان لانے اور قرآن مجید سے پہلی کتابوں کے احکام پر عمل کرنے کی تفصیل تفسیر صراط الہمتان، ج 1، ص 68 پر ملاحظہ فرمائیں۔

متعلق لوگوں کا صلہ، دنیا میں ہدایت اور آخرت میں کامیابی

کچھ خاص کافروں کا حال اور ان کا انجام



أَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ① خَتَمَ اللَّهُ عَلَى

أَمْ	لَمْ تُنذِرْهُمْ	لَا يُؤْمِنُونَ ①	خَتَمَ	اللَّهُ	عَلَى
یا	نہ ڈرائیں انہیں	وہ ایمان نہیں لائیں گے	مہر لگادی	اللہ (نے)	پر

یا نہ ڈرائیں، یہ ایمان نہیں لائیں گے ○ اللہ نے

قُلُوْبِهِمْ وَعَلَىٰ سَمْعِهِمْ ② وَعَلَىٰ أَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ③

قُلُوْبِهِمْ	وَعَلَىٰ	سَمْعِهِمْ	وَعَلَىٰ	أَبْصَارِهِمْ	غِشَاوَةٌ ③
ان کے دلوں	اور	ان کے کانوں	اور	ان کی آنکھوں	پر وہ (ہے)

ان کے دلوں پر اور ان کے کانوں پر مہر لگادی ہے اور ان کی آنکھوں پر پردہ پڑا ہوا ہے

وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ④ وَمِنَ النَّاسِ مَن يَقُولُ

وَلَهُمْ	عَذَابٌ	عَظِيمٌ ④	وَمِنَ	النَّاسِ	مَن يَقُولُ
ان کے لئے (ہے)	عذاب	بہت بڑا	اور	لوگوں	جو کہتے ہیں

اور ان کے لئے بہت بڑا عذاب ہے ○ اور کچھ لوگ کہتے ہیں کہ

أَمَّا بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِينَ ⑤

أَمَّا	بِاللَّهِ	وَالْيَوْمِ	الْآخِرِ	وَمَا	هُمْ بِمُؤْمِنِينَ ⑤
ہم ایمان لے آئے	اللہ پر	اور	دن پر	آخرت	اور نہیں وہ ایمان والے

ہم اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان لے آئے ہیں حالانکہ وہ ایمان والے نہیں ہیں ○

يُخَذُّ عُونَ اللَّهِ وَالَّذِينَ آمَنُوا ⑥ وَمَا يَخْدَعُونَ

يُخَذُّ	عُونَ	اللَّهُ	وَالَّذِينَ	آمَنُوا ⑥	وَمَا يَخْدَعُونَ
وہ فریب دینا چاہتے ہیں	اللہ (کو)	اور	ان کو جو	ایمان لائے	اور فریب نہیں دیتے

یہ لوگ اللہ کو اور ایمان والوں کو فریب دینا چاہتے ہیں حالانکہ یہ

①۔ کافروں کے دلوں اور کانوں پر مہر لگنا اور آنکھوں پر پردہ پڑ جانا ان کے کفر و عناد، سرکشی، اور انہیام کرام علیہم السلام کی عداوت کے انجام کے طور پر تھا ورنہ ان پر ہدایت کی راہیں شروع سے بند نہ تھیں۔

②۔ اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے کہ کوئی اسے دھوکا دے سکے، یہاں اللہ تعالیٰ کو فریب دینے سے مراد اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو دھوکا دینے کی کوشش کرنا ہے۔



إِلَّا أَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ ۝۹ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ ۝

إِلَّا	أَنْفُسَهُمْ	وَمَا يَشْعُرُونَ ۝۹	فِي قُلُوبِهِمْ	مَرَضٌ ۝۹
مگر	اپنی جانوں (کو)	اور وہ شعور نہیں رکھتے	ان کے دلوں میں	بیماری (ہے)

صرف اپنے آپ کو فریب دے رہے ہیں اور انہیں شعور نہیں ۝ ان کے دلوں میں بیماری ہے

فَرَادَهُمُ اللَّهُ مَرَضًا ۝ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝

فَرَادَهُمُ	اللَّهُ	مَرَضًا	وَلَهُمْ	عَذَابٌ	أَلِيمٌ
تو بڑھادی ان کی	اللہ (نے)	بیماری	ان کے لئے (ہے)	عذاب	دردناک

تو اللہ نے ان کی بیماری میں اور اضافہ کر دیا اور ان کے لئے

بِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ ۝۱۰ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوا

بِمَا	كَانُوا يَكْذِبُونَ ۝۱۰	وَإِذَا	قِيلَ	لَهُمْ	لَا تُفْسِدُوا
(اس) وجہ سے جو	وہ جھوٹ بولتے تھے	اور جب	کہا جائے	ان سے	تم فساد نہ کرو

ان کے جھوٹ بولنے کی وجہ سے دردناک عذاب ہے ۝ اور جب ان سے کہا جائے کہ زمین میں فساد نہ کرو

فِي الْأَرْضِ ۝ قَالُوا إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ ۝۱۱

فِي الْأَرْضِ	قَالُوا	إِنَّمَا	نَحْنُ	مُصْلِحُونَ ۝۱۱	أَلَا
زمین میں	وہ کہتے ہیں	صرف	ہم (تو)	اصلاح کرنے والے (ہیں)	سن لو

تو کہتے ہیں ہم تو صرف اصلاح کرنے والے ہیں ۝ سن لو:

إِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُونَ وَلَكِنْ لَا يَشْعُرُونَ ۝۱۲ وَإِذَا

إِنَّهُمْ	هُمْ	الْمُفْسِدُونَ ۝۱۲	وَلَكِنْ	لَا يَشْعُرُونَ ۝۱۲	وَإِذَا
بیشک وہ	وہ	فساد کرنے والے	لیکن	وہ شعور نہیں رکھتے	اور (حالانکہ)

بیشک یہی لوگ فساد پھیلانے والے ہیں مگر انہیں (اس کا) شعور نہیں ۝ اور جب

۱۔ یہاں قحی مرض سے مراد منافقوں کی منافقت اور حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم سے بغض کی بیماری ہے۔ معلوم ہوا کہ بدعتیہ کی روحانی زندگی کے لیے تباہ کن ہے نیز حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و شان سے چلنے والا دل کا بیمار ہے۔

۲۔ منافقوں کے طرزِ عمل سے واضح ہوا کہ عام فسادوں سے بڑے فساد پھیلا رہے ہیں جو فساد پھیلا رہے ہیں اور اسے اصلاح کا نام دیں۔ ہمارے معاشرے میں ایسے لوگوں کی کمی نہیں جو اصلاح کے نام پر فساد پھیلاتے اور بدترین کاموں کو اچھے ناموں سے تعبیر کرتے ہیں۔



قِيلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَا اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْا اَنْتُمْ مِّنْ

قِيلَ	لَهُمْ	اٰمِنُوْا	كَمَا	اٰمَنَ	النَّاسُ <sup>(۱)</sup>	قَالُوْا	اَنْتُمْ مِّنْ
کہا جائے	ان سے	ایمان لاؤ	جیسے	ایمان لائے	لوگ	کہتے ہیں	کیا ہم ایمان لائیں

ان سے کہا جائے کہ تم اسی طرح ایمان لاؤ جیسے اور لوگ ایمان لائے تو کہتے ہیں: کیا ہم

كَمَا اٰمَنَ السُّفَهَاءُ ۚ اِلَّا اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَاءُ وَلٰكِنْ

كَمَا	اٰمَنَ	السُّفَهَاءُ	اِلَّا	اِنَّهُمْ	هُمْ	السُّفَهَاءُ <sup>(۲)</sup>	وَلٰكِنْ
جیسے	ایمان لائے	بیوقوف	سن لو	پیشک وہ	وہ	بیوقوف	لیکن

بیوقوفوں کی طرح ایمان لائیں؟ سن لو: پیشک یہی لوگ بیوقوف ہیں مگر یہ

لَا يَعْلَمُوْنَ ۚ وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْا اٰمَنَّا

لَا يَعْلَمُوْنَ <sup>(۳)</sup>	وَاِذَا	لَقُوا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	قَالُوْا	اٰمَنَّا
وہ نہیں جانتے	اور جب	وہ ملتے ہیں	ان سے جو	ایمان لائے	(تو) کہتے ہیں	ہم ایمان لے آئے

جانتے نہیں ○ اور جب یہ ایمان والوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں: ہم ایمان لائے ہیں

وَاِذَا خَلَوْا اِلٰی شَيْطٰنِهِمْ ۖ قَالُوْا

وَاِذَا	خَلَوْا	اِلٰی	شَيْطٰنِهِمْ	قَالُوْا
اور جب	وہ تنہا ہوتے ہیں، خلوت میں ہوتے ہیں	کی طرف	اپنے شیطانوں	(تو) کہتے ہیں

اور جب اپنے شیطانوں کے پاس تنہائی میں جاتے ہیں تو کہتے ہیں

اِنَّا مَعَكُمْ ۖ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ ۝۱۴ اَللّٰهُ

اِنَّا	مَعَكُمْ	اِنَّمَا	نَحْنُ	مُسْتَهْزِءُوْنَ <sup>(۴)</sup>	اَللّٰهُ
پیشک ہم	تمہارے ساتھ (ہیں)	صرف	ہم	مذاق کرنے والے (ہیں)	اللہ

کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں، ہم تو صرف ہنسی مذاق کرتے ہیں ○ اللہ

۱۔۔۔ اس آیت میں بزرگان دین کی طرح ایمان لانے کے حکم سے معلوم ہوا کہ ان کی بے پروی کرنے والے نجات والے جبکہ ان کے راستے سے ہٹنے والے منافقین کے راستے پر ہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ان بزرگوں پر طعن و تحقیر کرنے والے بہت پہلے سے چلتے آ رہے ہیں۔

۲۔۔۔ معلوم ہوا کہ تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام علیہم السلام اللہ تعالیٰ کی بارگاہ کے ایسے مقبول بندے ہیں کہ ان کی گستاخی کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ نے خود جواب دیا ہے۔



يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ ۝۱۵

يَسْتَهْزِئُ <sup>(۱)</sup>	بِهِمْ	و	يَمُدُّهُمْ	فِي طُغْيَانِهِمْ	يَعْمَهُونَ <sup>(۱۵)</sup>
مذاق کی سزا دے گا	ان کو	اور	مہلت دے رہا ہے، انہیں (کہ)	اپنی سرکشی میں	بھٹکتے رہیں

ان کی ہنسی مذاق کا انہیں بدلہ دے گا اور (ابھی) وہ انہیں مہلت دے رہا ہے کہ یہ اپنی سرکشی میں بھٹکتے رہیں ○

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرُوا الصَّلَاةَ بِأَلْهَادٍ ۖ فَمَا رَبِحَتْ

أُولَٰئِكَ	الَّذِينَ	اشْتَرَوْا	الصَّلَاةَ	بِأَلْهَادٍ	فَمَا رَبِحَتْ
یہ لوگ (وہ ہیں)	جنہوں نے	خریدی	گمراہی	ہدایت کے بدلے	تو نفع نہ دیا

یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی خرید لی تو ان کی تجارت نے کوئی نفع نہ دیا

تِّجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ ۝۱۶ مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ

تِّجَارَتُهُمْ	و	مَا كَانُوا	مُهْتَدِينَ <sup>(۱۶)</sup>	مَثَلُهُمْ	كَمَثَلِ
ان کی تجارت (نے)	اور	وہ نہیں تھے	ہدایت والے	ان کی مثال (ایسی)	جیسے مثال

اور یہ لوگ راہ جانتے ہی نہیں تھے ○ ان کی مثال اس شخص کی طرح ہے

الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا ۖ فَلَمَّا أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهُ

الَّذِي	اسْتَوْقَدَ	نَارًا	فَلَمَّا	أَضَاءَتْ	مَا حَوْلَهُ
(اس کی) جس نے	جلائی	آگ	توجہ	اس نے روشن کر دیا	اس کے ارد گرد (تھا)

جس نے آگ روشن کی پھر جب اس آگ نے اس کے آس پاس کو روشن کر دیا

ذَهَبَ اللَّهُ يَسُورُهُمْ وَتَرَ كُفْرَهُمْ فِي ظُلُمَاتٍ لَا يُبْصِرُونَ ۝۱۷

ذَهَبَ	اللَّهُ	يَسُورُهُمْ	و	تَرَ كُفْرَهُمْ	فِي ظُلُمَاتٍ	لَا يُبْصِرُونَ <sup>(۱۷)</sup>
لے گیا	اللہ	ان کے نور کو	اور	چھوڑ دیا انہیں	میں تاریکیوں	وہ نہیں دیکھتے

تو اللہ ان کا نور لے گیا اور انہیں تاریکیوں میں چھوڑ دیا، انہیں کچھ دکھائی نہیں دے رہا ○

۱۔ اللہ تعالیٰ استہزاء یعنی ہنسی مذاق سے پاک ہے، عربی زبان میں بعض اوقات کسی عمل کا بدلہ دینے کو اسی لفظ سے تعبیر کر دیا جاتا ہے اور یہاں یہی مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ منافقوں کو ان کے استہزاء کا بدلہ دے گا۔



صُمُّ بُكْمٌ عُمْى فَهُمْ لَا يَرْجِعُونَ ﴿١٨﴾ أَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ

صُمُّ	بُكْمٌ	عُمْى ﴿١٨﴾	فَهُمْ	لَا يَرْجِعُونَ ﴿١٨﴾	أَوْ	كَصَيِّبٍ	مِّنَ
بہرے	گوئے	اندھے	پس وہ	نہیں لوٹیں گے	یا	جیسے تیز بارش (ہو)	سے

بہرے، گوئے، اندھے ہیں پس یہ لوٹ کر نہیں آئیں گے ○ یا (ان کی مثال) آسمان سے اترنے والی بارش کی طرح ہے

السَّمَاءِ فِيهِ ظُلُمَاتٌ وَرَعْدٌ وَبَرْقٌ يَّجْعَلُونَ أَصَابِعَهُمْ

السَّمَاءِ	فِيهِ	ظُلُمَاتٌ	وَرَعْدٌ	وَبَرْقٌ	يَّجْعَلُونَ	أَصَابِعَهُمْ
آسمان	اس میں	تاریکیاں	اور گرج	اور چمک (ہے)	ڈال رہے ہیں	اپنی انگلیاں

جس میں تاریکیاں اور گرج اور چمک ہے۔ یہ زور دار کڑک کی وجہ سے

فَإِذَا نَهَمَ مِنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ ۗ وَاللَّهُ

فَإِذَا	نَهَمَ	مِنَ	الصَّوَاعِقِ	حَذَرَ الْمَوْتِ	وَاللَّهُ
میں	اپنے کانوں	سے	زور دار کڑک	موت کے ڈر (سے)	اور اللہ

موت کے ڈر سے اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھونس رہے ہیں حالانکہ اللہ

مُحِيطٌ بِالْكَافِرِينَ ﴿١٩﴾ يَّكَادُ الْبَرْقُ يَخْطِفُ أَبْصَارَهُمْ ۗ

مُحِيطٌ	بِالْكَافِرِينَ ﴿١٩﴾	يَّكَادُ	الْبَرْقُ	يَخْطِفُ	أَبْصَارَهُمْ
گھیرے ہوئے (ہے)	کافروں کو	قریب ہے	بجلی	اچک کر لے جائے	ان کی نگاہیں

کافروں کو گھیرے ہوئے ہے ○ بجلی یوں معلوم ہوتی ہے کہ ان کی نگاہیں اچک کر لے جائے گی۔

كُلَّمَا أَضَاءَ لَهُمْ مَّشَوْا فِيهِ وَإِذَا أَظْلَمَ عَلَيْهِمْ

كُلَّمَا	أَضَاءَ	لَهُمْ	مَّشَوْا	فِيهِ	وَ	إِذَا	أَظْلَمَ	عَلَيْهِمْ
جب کبھی	روشنی ہوئی	ان کے لئے	چلنے لگے	اس میں	اور	جب	اندھیرا ہوا	ان پر

(حالت یہ کہ) جب کچھ روشنی ہوئی تو اس میں چلنے لگے اور جب ان پر اندھیرا چھا گیا

۱۔ منافقوں کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت پر قدرت بخشی لیکن انہوں نے اس سے فائدہ نہ اٹھایا اور جب وہ حق کو سننے، ماننے، کہنے اور دیکھنے سے محروم ہو گئے تو

کان، زبان، آنکھ سب بے کار ہیں۔



قَامُوا ۖ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ و

قَامُوا	و	لَوْ	شَاءَ	اللَّهُ	لَذَهَبَ	بِسَمْعِهِمْ	و
کھڑے ہو گئے	اور	اگر	چاہتا	اللہ	خود لے جاتا، سب کر لیتا	ان کے کان	اور

تو کھڑے رہ گئے اور اگر اللہ چاہتا تو ان کے کان اور

أَبْصَارِهِمْ ۖ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ يٰٓأَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا

أَبْصَارِهِمْ	إِنَّ	اللَّهُ	عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ	قَدِيرٌ	يٰٓأَيُّهَا	النَّاسُ	اعْبُدُوا
ان کی آنکھیں	بیشک	اللہ	ہر چیز پر	قادر (ہے)	اے	لوگو	عبادت کرو

آنکھیں سب کر لیتا۔ بیشک اللہ ہر شے پر قادر ہے ۝ اے لوگو! اپنے رب کی عبادت کرو

رَبِّكُمْ ۗ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَاَلَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ

رَبِّكُمْ	الَّذِي	خَلَقَكُمْ	وَالَّذِينَ	مِنْ	قَبْلِكُمْ	لَعَلَّكُمْ
اپنے رب (کی)	جس نے	تمہیں پیدا کیا	اور	ان لوگوں کو جو	تم سے پہلے (تھے)	تا کہ تم

جس نے تمہیں اور تم سے پہلے لوگوں کو پیدا کیا۔ یہ امید کرتے ہوئے (عبادت کرو) کہ

تَتَّقُونَ ۚ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ فِرَاشًا وَالسَّمَاءَ

تَتَّقُونَ	الَّذِي	جَعَلَ	لَكُمْ	الْأَرْضَ	فِرَاشًا	وَالسَّمَاءَ
پرہیز گار بن جاؤ	جس نے	بنائی	تمہارے لئے	زمین	بچھونا	اور آسمان

تمہیں پرہیز گاری مل جائے ۝ جس نے تمہارے لئے زمین کو بچھونا اور آسمان کو

بِنَاءٍ ۖ وَ أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجَ بِهِ مِنْ

بِنَاءٍ	و	أَنْزَلَ	مِنَ	السَّمَاءِ	مَاءً	فَأَخْرَجَ	بِهِ	مِنْ
چھت	اور	نازل کیا	سے	آسمان	پانی	پھر اس نے نکالا	اس کے ذریعے	سے

چھت بنایا اور اس نے آسمان سے پانی اتارا پھر اس پانی کے ذریعے

۱۔ ہر ممکن چیز شے میں داخل ہے اور ہر شے اللہ تعالیٰ کی قدرت میں ہے اور جو چیز محال ہے اس میں یہ صلاحیت نہیں اللہ تعالیٰ کی قدرت کے تحت آسکتے۔

۲۔ عبادت اس انتہائی تعظیم کا نام ہے جو بندہ اپنی عبدیت یعنی بندہ ہونے اور معبود کی الوہیت یعنی معبود ہونے کے اعتقاد اور اعتراف کے ساتھ

بجالائے۔ یہاں عبادت توحید اور اس کے علاوہ اپنی تمام قسموں کو شامل ہے۔



الْعَمَرَاتِ رِزْقًا لَكُمْ ۖ فَلَا تَجْعَلُوا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَاَنْتُمْ

الْعَمَرَاتِ	رِزْقًا	لَكُمْ	فَلَا تَجْعَلُوا	لِلّٰهِ	اَنْدَادًا	وَاَنْتُمْ
پھلوں	رزق	تمہارے لئے	تو نہ بناؤ	اللہ کے لئے	شریک	اور تم

تمہارے کھانے کے لئے کئی پھل پیدا کئے تو تم جان بوجھ کر اللہ کے شریک

تَعْلَمُونَ ۚ وَاِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی

تَعْلَمُونَ ۚ	وَاِنْ	كُنْتُمْ	فِي رَيْبٍ	مِّمَّا	نَزَّلْنَا	عَلٰی
جانتے ہو	اور اگر	تم ہو	شک میں	(اس) سے جو	ہم نے نازل کیا، اتارا	پر

نہ بناؤ ۚ اور اگر تمہیں اس کتاب کے بارے میں کوئی شک ہو جو ہم نے اپنے خاص بندے پر نازل کی ہے

عَبْدًا نَّافَا تَوَّابِ سُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهِ ۚ وَادْعُوْا

عَبْدًا	نَّافَا	تَوَّابِ	سُوْرَةٍ	مِّنْ	مِّثْلِهِ	وَادْعُوْا
اپنے بندے	تو لے آؤ	ایک سورت	سے	اس کی مثل، اس جیسی	اور	بلاؤ

تو تم اس جیسی ایک سورت بنالو اور

شُهَدَاءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۚ فَاِنْ

شُهَدَاءَكُمْ	مِّنْ	دُوْنِ اللّٰهِ	اِنْ	كُنْتُمْ	صٰدِقِيْنَ ۚ	فَاِنْ
اپنے مددگاروں (کو)	سے	اللہ کے علاوہ	اگر	تم ہو	سچے	پھر اگر

اللہ کے علاوہ اپنے سب مددگاروں کو بلاؤ اگر تم سچے ہو ۚ پھر اگر

لَمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُودُهَا النَّاسُ

لَمْ تَفْعَلُوْا	وَلَنْ تَفْعَلُوْا	فَاتَّقُوا	النَّارَ	الَّتِيْ	وَقُودُهَا	النَّاسُ
تم نے نہ کیا	اور ہرگز نہ کر سکو گے	تو ڈرو	آگ (سے)	جو	اس کا ایندھن	آدمی

تم یہ نہ کر سکو اور تم ہرگز نہ کر سکو گے تو اس آگ سے ڈرو جس کا ایندھن آدمی

۱۔ یہ جیل قیامت تک تمام انسانوں کے لئے ہے، آج بھی قرآن کو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصنیف کہنے والے کفار تو بہت ہیں مگر قرآن کی مثل ایک آیت بنانے والا آج تک کوئی سامنے نہیں آیا اور جس نے اس کا دعویٰ کیا اس کا پول خود ہی چند دنوں میں کھل گیا۔



وَالْحِجَارَةُ ۖ أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ ۚ ۝۲۳ وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا

وَالْحِجَارَةُ	أُعِدَّتْ	لِلْكَافِرِينَ	وَبَشِّرِ	الَّذِينَ	آمَنُوا
اور	پتھر (ہیں)	تیار کی گئی (ہے)	کافروں کے لئے	اور	خوشخبری دو

اور پتھر ہیں۔ وہ کافروں کے لئے تیار کی گئی ہے ۝ اور ان لوگوں کو خوشخبری دو جو ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا

وَعَمِلُوا	الصَّالِحَاتِ	أَنَّ	لَهُمْ	جَنَّاتٍ	تَجْرِي	مِنْ	تَحْتِهَا
اور	عمل کئے	نیک، اچھے	کہ	ان کے لئے	جنتیں، باغات	بہتی ہیں	سے

اور انہوں نے اچھے عمل کئے کہ ان کے لئے ایسے باغات ہیں جن کے نیچے

الْأَنْهَارُ ۖ كُلًّا رِزْقًا مِنْ شَرِّهَا ۖ قَالُوا

الْأَنْهَارُ	كُلًّا	رِزْقًا	مِنْ	شَرِّهَا	قَالُوا
نہریں	جب کبھی	انہیں دیا جائے گا	ان (باغوں) سے	کوئی پھل	کھانے کو

نہریں بہہ رہی ہیں۔ جب انہیں ان باغوں سے کوئی پھل کھانے کو دیا جائے گا تو کہیں گے،

هَذَا الَّذِي رَزَقْنَا مِنْ قَبْلُ ۖ وَأُتُوا بِهِ

هَذَا	الَّذِي	رَزَقْنَا	مِنْ	قَبْلُ	وَأُتُوا
یہ	(وہی ہے) جو	ہمیں دیا گیا	سے	پہلے	اور (حالانکہ)

یہ تو وہی رزق ہے جو ہمیں پہلے دیا گیا تھا حالانکہ انہیں

مُتَشَابِهًا ۖ وَلَهُمْ فِيهَا أَنْجُمٌ مُطَهَّرَةٌ ۖ وَهُمْ فِيهَا

مُتَشَابِهًا	وَلَهُمْ	فِيهَا	أَنْجُمٌ	مُطَهَّرَةٌ	وَهُمْ	فِيهَا
مٹا جلتا	اور	ان کے لئے	ان (باغوں) میں	بیویاں	پاکیزہ	اور وہ

مٹا جلتا پھل (پہلے) دیا گیا تھا اور ان (جنتیوں) کے لئے ان باغوں میں پاکیزہ بیویاں ہوں گی اور وہ ان باغوں میں

۱۔ اس سے معلوم ہوا کہ دوزخ پیدا ہو چکی ہے کیونکہ یہاں ماضی کے الفاظ ہیں۔

۲۔ "کافروں کے لئے" فرمانے میں یہ بھی اشارہ ہے کہ مومنین اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جہنم میں ہمیشہ کے داخلے سے محفوظ رہیں گے کیونکہ جہنم

بطور خاص کافروں کے لئے پیدا کی گئی ہے۔



خُلِدُونَ ﴿۲۵﴾ إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيٰ أَنْ يَضْرِبَ مَثَلًا

خُلِدُونَ ﴿۲۵﴾	إِنَّ	اللَّهُ	لَا يَسْتَحْيٰ	أَنْ	يَضْرِبَ	مَثَلًا
ہمیشہ رہنے والے	بیشک	اللہ	حیا نہیں فرماتا	کہ	ذکر فرمائے، بیان کرے	مثال

مَا بَعُوضَةً قَبْلَ قَوْقَهَا ۚ فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا

مَا	بَعُوضَةً	قَبْلَ	قَوْقَهَا	فَأَمَّا	الَّذِينَ	آمَنُوا
کوئی سی	مچھر (کی)	یا جو	اس سے اوپر	پس بہر حال	وہ لوگ جو	ایمان لائے

مچھر ہو یا اس سے بڑھ کر۔ بہر حال ایمان والے

فَيَعْلَمُونَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّهِمْ ۚ وَأَمَّا الَّذِينَ

فَيَعْلَمُونَ	أَنَّهُ	الْحَقُّ	مِنْ	رَبِّهِمْ	وَأَمَّا	الَّذِينَ
تو وہ جانتے ہیں	کہ وہ	حق (ہے)	کی طرف سے	ان کے رب	بہر حال	وہ لوگ جو

تو جانتے ہیں کہ یہ ان کے رب کی طرف سے حق ہے اور رہے

كَفَرُوا وَافِيْقُولُونَ مَا ذَا آرَادَ اللَّهُ بِهَذَا مَثَلًا ۖ يُضِلُّ

كَفَرُوا	وَافِيْقُولُونَ	مَا ذَا	آرَادَ	اللَّهُ	بِهَذَا مَثَلًا	يُضِلُّ
کافر ہوئے	تو وہ کہتے ہیں	کیا	ارادہ کیا	اللہ (نے)	اس مثال کے ساتھ	وہ گمراہ کرتا ہے

کافر تو وہ کہتے ہیں، اس مثال سے اللہ کی مراد کیا ہے؟ اللہ بہت سے

بِهٖ كَثِيرًا ۚ وَيَهْدِيْٓ بِهِ كَثِيرًا ۚ

بِهٖ	كَثِيرًا (۲)	وَّ	يَهْدِيْٓ	بِهٖ	كَثِيرًا
اس کے ذریعے	بہت سے (لوگوں کو)	اور	ہدایت دیتا ہے	اس کے ذریعے	بہت سے (لوگوں کو)

لوگوں کو اس کے ذریعے گمراہ کرتا ہے اور بہت سے لوگوں کو ہدایت عطا فرماتا ہے

۱۔ حید کا معنی ہے "بدنامی اور برائی کے خوف سے دل میں کسی کام سے رکاوٹ پیدا ہونا" اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے اور یہاں اس سے مراد "مثالیں بیان کرنے کو نہ چھوڑنا" ہے۔

۲۔ نزول قرآن کا اصل مقصد ہدایت دینا ہے لیکن بہت سے لوگ اس کا انکار کر کے، یا مذاق اڑا کر، یا غلط معنی مراد لے کر گمراہ ہو جاتے ہیں، اس اعتبار سے یہاں قرآن کے ذریعے گمراہ کرنے کا فرمایا گیا ہے۔



فاسقوں کی تین علامت، مہمہ شکنی، قطع تعلقی اور فساد پھیلانا

وَمَا يُضِلُّ بِهِ إِلَّا الْفَاسِقِينَ ﴿٢٦﴾ الَّذِينَ يَنْقُضُونَ

وَمَا يُضِلُّ	بِهِ	إِلَّا	الْفَاسِقِينَ ﴿٢٦﴾	الَّذِينَ	يَنْقُضُونَ
اور	وہ نہیں گمراہ کرتا	اس کے ذریعے	مگر فاسقوں، نافرمانوں (کو)	وہ لوگ جو	توڑ دیتے ہیں

اور وہ اس کے ذریعے صرف نافرمانوں ہی کو گمراہ کرتا ہے ○ وہ لوگ جو

عَهْدَ اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَيَقْطَعُونَ

عَهْدَ	اللَّهِ	مِنْ	بَعْدِ	مِيثَاقِهِ	وَيَقْطَعُونَ
عہد، وعدہ	اللہ (کا)	سے	بعد	اس کے مضبوط ہونے، پختہ ہونے (کے)	اور کاٹتے ہیں

اللہ کے وعدے کو پختہ ہونے کے بعد توڑ ڈالتے ہیں اور اس چیز کو کاٹتے ہیں

مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُؤْصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ ۚ

مَا	أَمَرَ	اللَّهُ	بِهِ	أَنْ يُؤْصَلَ	وَيُفْسِدُونَ	فِي الْأَرْضِ
جسے	حکم دیا	اللہ (نے)	اس کا	کہ اسے جوڑا جائے	اور فساد کرتے ہیں	زمین میں

جس کے جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا ہے اور زمین میں فساد پھیلاتے ہیں

أُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ﴿٢٧﴾ كَيْفَ تَكْفُرُونَ بِاللَّهِ وَ

أُولَٰئِكَ	هُمْ	الْخَاسِرُونَ ﴿٢٧﴾	كَيْفَ	تَكْفُرُونَ	بِاللَّهِ وَ
یہ لوگ	وہ	خسارہ، نقصان اٹھانے والے	کیسے	تم کفر کرتے ہو	اللہ کے ساتھ

تو یہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں ○ تم کیسے اللہ کے منکر ہو سکتے ہو حالانکہ

كُنْتُمْ أَمْوَاتًا فَأَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمَيِّتُكُمْ ثُمَّ

كُنْتُمْ	أَمْوَاتًا	فَأَحْيَاكُمْ ﴿١﴾	ثُمَّ	يُمَيِّتُكُمْ	ثُمَّ
تم تھے	مردہ	تو اس نے زندہ کیا تمہیں	پھر	موت دے گا تمہیں	پھر

تم مردہ تھے تو اس نے تمہیں پیدا کیا پھر

۱۔ اس آیت میں غور کریں تو ہم مسلمانوں کے لئے بھی نصیحت ہے کہ ہم بھی کچھ نہ تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیں زندگی عطا کی اور زندگی گزارنے کے لوازمات اور نعمتوں سے نوازا تو اس کی عطاؤں سے قائمہ اشخاص اس کی یاد سے غافل ہونا اور ناشکری اور غفلت کی زندگی گزارنا کسی طرح ہمارے شایان شان نہیں ہے۔

قدرت الہی کی نشانیاں: انسان کی تخلیق، اسے موت دینا اور زمین و آسمان کی پیداوار



يُحْيِيكُمْ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٢٨﴾ هُوَ الَّذِي خَلَقَ

يُحْيِيكُمْ	ثُمَّ	إِلَيْهِ	تُرْجَعُونَ ﴿٢٨﴾	هُوَ	الَّذِي	خَلَقَ
زندہ کرے گا تمہیں	پھر	اس کی طرف	تم لوٹائے جاؤ گے	وہ	جس نے	پیدا کیا، بنایا

وہ تمہیں موت دے گا پھر تمہیں زندہ کرے گا پھر اسی کی طرف تمہیں لوٹایا جائے گا ○ وہی ہے جس نے

لَكُمْ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ثُمَّ اسْتَوَىٰ إِلَى السَّمَاءِ

لَكُمْ	مَا ﴿٢٩﴾	فِي الْأَرْضِ	جَمِيعًا	ثُمَّ	اسْتَوَىٰ	إِلَى	السَّمَاءِ
تمہارے لئے	جو	زمین میں	سب	پھر	قصد فرمایا	کی طرف	آسمان

جو کچھ زمین میں ہے سب تمہارے لئے بنایا پھر اس نے آسمان کے بنانے کا قصد فرمایا

فَسَوَّاهُنَّ سَبْعَ سَمَوَاتٍ ۖ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿٣٠﴾ وَإِذْ

فَسَوَّاهُنَّ	سَبْعَ	سَمَوَاتٍ	وَ	هُوَ	بِكُلِّ شَيْءٍ	عَلِيمٌ ﴿٣٠﴾	وَ	إِذْ
تو ٹھیک بنایا انہیں	سات	آسمان	اور	وہ	ہر چیز کو	جاننے والا	اور	جب

تو ٹھیک سات آسمان بنائے اور وہ ہر شے کا خوب علم رکھتا ہے ○ اور یاد کرو جب

قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ

قَالَ	رَبُّكَ	لِلْمَلٰٓئِكَةِ ﴿٣١﴾	اِنِّيْ	جَاعِلٌ	فِي الْاَرْضِ
کہا، فرمایا	تیرے رب (نے)	فرشتوں سے	بھگ میں	بنانے والا (ہوں)	زمین میں

تمہارے رب نے فرشتوں سے فرمایا: میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں

خَلِيْفَةً ۖ قَالُوْۤا اَتَجْعَلُ فِيْهَا مِّنْ يُّفْسِدُ

خَلِيْفَةً	قَالُوْۤا	اَتَجْعَلُ	فِيْهَا	مِّنْ	يُّفْسِدُ
نائب، خلیفہ	انہوں نے کہا	کیا تو بنائے گا	اس میں	جو	فساد کرے، پھیلانے گا

تو انہوں نے عرض کیا: کیا تو زمین میں اسے نائب بنائے گا جو اس میں فساد پھیلانے گا

۱۔ اس سے معلوم ہوا کہ جس چیز سے اللہ تعالیٰ نے منع نہیں فرمایا وہ ہمارے لئے مباح و حلال ہے۔

۲۔ فرشتوں کو خلیفہ بنانے کی خبر ظاہری طور پر مشورے کے انداز میں دی گئی ورنہ اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے کہ اسے کسی سے مشورے کی حاجت ہو۔



فِيهَا وَيُسْفِكُ الدِّمَاءَ ۚ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ

فِيهَا	و	يُسْفِكُ	الدِّمَاءَ	و	نَحْنُ	نُسَبِّحُ	بِحَمْدِكَ
اس میں	اور	بھائے گا	خون	اور (حالانکہ)	ہم	تسبیح کرتے ہیں	تیری حمد کے ساتھ

اور خون بھائے گا حالانکہ ہم تیری حمد کرتے ہوئے تیری تسبیح کرتے ہیں

وَتُقَدِّسُ لَكَ ۖ قَالَ إِنِّي أَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿۳۰﴾

و	تُقَدِّسُ	لَكَ	قَالَ	إِنِّي	أَعْلَمُ	مَا	لَا تَعْلَمُونَ ﴿۳۰﴾
اور	پاکی بیان کرتے ہیں	تیری	فرمایا	بیشک میں	جانتا ہوں	جو	تم نہیں جانتے

اور تیری پاکی بیان کرتے ہیں۔ فرمایا: بیشک میں وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے ۰

وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى

و	عَلَّمَ	آدَمَ	الْأَسْمَاءَ	كُلَّهَا	ثُمَّ	عَرَضَهُمْ	عَلَى
اور	اس نے سکھا دیے	آدم (کو)	نام	تمام (اشیاء کے)	پھر	پیش کیا انہیں	پر

اور اللہ تعالیٰ نے آدم کو تمام اشیاء کے نام سکھا دیے پھر ان سب اشیاء کو

الْمَلَائِكَةَ فَقَالَ أُنَبِّئُونِي بِأَسْمَاءِ هَؤُلَاءِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿۳۱﴾

الْمَلَائِكَةَ	فَقَالَ	أُنَبِّئُونِي	بِأَسْمَاءِ ﴿۱﴾	هَؤُلَاءِ	إِنْ	كُنْتُمْ	صَادِقِينَ ﴿۳۱﴾
فرشتوں	تو فرمایا	مجھے بتاؤ	نام	ان کے	اگر	تم ہو	سچے

فرشتوں کے سامنے پیش کر کے فرمایا: اگر تم سچے ہو تو ان کے نام تو بتاؤ ۰

قَالُوا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ۖ

قَالُوا	سُبْحٰنَكَ	لَا	عِلْمَ	لَنَا	إِلَّا	مَا	عَلَّمْتَنَا ﴿۲﴾
انہوں نے کہا	تو پاک ہے	نہیں	علم	ہمیں	مگر	جو	تو نے سکھایا ہمیں

(فرشتوں نے) عرض کی: (اے اللہ!) تو پاک ہے ہمیں تو صرف اتنا علم ہے جتنا تو نے ہمیں سکھا دیا،

۱۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کے فرشتوں پر افضل ہونے کا سبب علم ظاہر فرمایا، اس سے معلوم ہوا کہ علم مخلوق اور تہائیں کی عبادت سے افضل ہے۔

۲۔ اس آیت سے انسان کی شرافت اور علم کی فضیلت ثابت ہوتی ہے اور یہ بھی کہ اللہ تعالیٰ کی طرف تعلیم کی سبب کرنا صحیح ہے اگرچہ اس کو معلم نہ کہا جائے گا کیونکہ معلم پیشہ ور تعلیم دینے والے کو کہتے ہیں۔



إِنَّكَ أَنْتَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ۝ قَالَ يَادُمْ أَتَيْتُهُمْ بِأَسْمَائِهِمْ ۚ

إِنَّكَ	أَنْتَ	الْعَلِيمُ	الْحَكِيمُ ۝	قَالَ	يَادُمْ	أَتَيْتُهُمْ	بِأَسْمَائِهِمْ
بیشک تو	تو	علم والا	حکمت والا	فرمایا	اے آدم	بتا دو انہیں	ان (اشیاء) کے نام

بے شک تو ہی علم والا، حکمت والا ہے ○ (پھر اللہ نے) فرمایا: اے آدم! تم انہیں ان اشیاء کے نام بتا دو۔

فَلَمَّا أَتَيْنَاهُمْ بِأَسْمَائِهِمْ ۖ قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَّكُمْ

فَلَمَّا	أَتَيْنَاهُمْ	بِأَسْمَائِهِمْ	قَالَ	أَلَمْ أَقُلْ	لَّكُمْ
تو جب	اس نے بتا دیئے انہیں	ان (اشیاء) کے نام	فرمایا	کیا میں نے نہ کہا	تم سے

تو جب آدم نے انہیں ان اشیاء کے نام بتا دیئے تو (اللہ نے) فرمایا: (اے فرشتو!) کیا میں نے تمہیں نہ کہا تھا

إِنِّي أَعْلَمُ غَيْبِ السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ ۖ وَأَعْلَمُ

إِنِّي	أَعْلَمُ	غَيْبِ	السَّمُوتِ	وَالْأَرْضِ ۖ	وَأَعْلَمُ
بیشک میں	جانتا ہوں	پوشیدہ، چھپی	آسمانوں	اور زمین (کی)	اور جانتا ہوں

کہ میں آسمانوں اور زمین کی تمام چھپی چیزیں جانتا ہوں اور میں جانتا ہوں

مَا تُبْدُونَ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُونَ ۝ وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ

مَا	تُبْدُونَ	وَمَا	كُنْتُمْ تَكْتُمُونَ ۝	وَإِذْ	قُلْنَا	لِلْمَلٰٓئِكَةِ
جو	تم ظاہر کرتے ہو	اور جو	تم چھپاتے تھے	اور جب	ہم نے کہا	فرشتوں سے

جو کچھ تم ظاہر کرتے اور جو کچھ تم چھپاتے ہو ○ اور یاد کرو جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ

اسْجُدُوا لِلْآدَمِ فَسَجَدُوا ۖ إِلَّا إِبْلِيسَ ۖ أَبَىٰ وَاسْتَكْبَرَ ۖ

اسْجُدُوا	لِلْآدَمِ	فَسَجَدُوا ۖ	إِلَّا	إِبْلِيسَ	أَبَىٰ	وَاسْتَكْبَرَ ۖ
سجدہ کرو	آدم کو	تو انہوں نے سجدہ	مگر	ابلیس، شیطان	اس نے انکار کیا	اور تکبر کیا

آدم کو سجدہ کرو تو ابلیس کے علاوہ سب نے سجدہ کیا۔ اس نے انکار کیا اور تکبر کیا

۱۔۔۔ فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السلام کو تقبی سجدہ کیا تھا اور وہ باقاعدہ پیشانی زمین پر رکھنے کی صورت میں تھا، صرف سر جھکانہ تھا۔

۲۔۔۔ اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ تکبر ایسا خطرناک عمل ہے کہ یہ بعض اوقات بندے کو کفر تک پہنچا دیتا ہے، اس لئے ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ تکبر کرنے سے بچے۔

تسم اللہ پر فرشتوں کا آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنا تکبر نہیں بلکہ انکسار کا اظہار ہے



وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ ۝۳۳ وَقُلْنَا يَا آدَمُ اسْكُنْ أَنْتَ وَ

وَ	كَانَ	مِنَ	الْكَافِرِينَ ۝۳۳	وَ	قُلْنَا	يَا آدَمُ	اسْكُنْ	أَنْتَ	وَ
اور	ہو گیا	سے	کافروں	اور	ہم نے کہا	اے آدم	رہو	تم	اور

اور کافر ہو گیا ○ اور ہم نے فرمایا: اے آدم! تم اور

زَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا ۝

زَوْجُكَ	الْجَنَّةَ	وَ	كُلَا	مِنْهَا	رَغَدًا	حَيْثُ	شِئْتُمَا	وَ
تمہاری بیوی	جنت (میں)	اور	کھاؤ	اس سے	روک ٹوک کے بغیر	جہاں	تم چاہو	اور

تمہاری بیوی جنت میں رہو اور بغیر روک ٹوک کے جہاں تمہارا جی چاہے کھاؤ البتہ

لَا تَقْرَبَا هَذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ الظَّالِمِينَ ۝۳۴

لَا تَقْرَبَا	هَذِهِ	الشَّجَرَةَ	فَتَكُونَا	مِنَ	الظَّالِمِينَ ۝۳۴
قریب نہ جانا تم دونوں	اس	درخت (کے)	(اگر گئے) تو ہو جاؤ گے	سے	ظالموں

اس درخت کے قریب نہ جانا اور نہ حد سے بڑھنے والوں میں شامل ہو جاؤ گے ○

فَاذْرَاهُمَا الشَّيْطَانُ عَنْهَا قَا خَرَجَهُمَا

فَاذْرَاهُمَا	الشَّيْطَانُ	عَنْهَا	قَا خَرَجَهُمَا
پس پھلا دیا، لغزش دی انہیں	شیطان (نے)	اس (جنت یا درخت) سے	تو نکلوا دیا انہیں

تو شیطان نے ان دونوں کو جنت سے لغزش دی پس انہیں وہاں سے نکلوا دیا

مِمَّا كَانَا فِيهِ ۝ وَقُلْنَا اهْبِطُوا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ

مِمَّا	كَانَا	فِيهِ	وَ	قُلْنَا	اهْبِطُوا	بَعْضُكُمْ	لِبَعْضٍ
(اس) سے جو	وہ تھے	اس میں	اور	ہم نے کہا	نیچے اتر جاؤ	تمہارے بعض	بعض کے

جہاں وہ رہتے تھے اور ہم نے فرمایا: تم نیچے اتر جاؤ۔ تم ایک دوسرے کے

۱..... اللہ تعالیٰ مالک ہے، وہ اپنے مقبول بندوں کو جو چاہے فرمائے، کسی دوسرے کو یہ حق حاصل نہیں کہ اسے بنیاد بنا کر انبیاء کرام علیہم السلام کے بارے میں خلاف ادب کلمات کہے۔

۲..... تلاوت قرآن کے علاوہ اپنی طرف سے حضرت آدم علیہ السلام کی طرف نافرمانی و کناہ کی نسبت کرنا حرام بلکہ علحدہ کرام کی ایک جماعت نے اسے کفر بتایا ہے۔



عَدُوٌّ وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَمَتَاعٌ إِلَىٰ

عَدُوٌّ	وَلَكُمْ	فِي الْأَرْضِ	مُسْتَقَرٌّ	وَمَتَاعٌ	إِلَىٰ
دشمن	اور تمہارے لئے	زمین میں	جائے قرار، ٹھکانہ	اور سامان زندگی	تک

دشمن بنو گے اور تمہارے لئے ایک خاص وقت تک زمین میں ٹھکانہ اور (زندگی گزارنے کا)

حِينَ ۳۱ فَتَلَقَىٰ آدَمُ مِنْ رَبِّهِ كَلِمَاتٍ

حِينَ ۳۱	فَتَلَقَىٰ	آدَمُ	مِنْ	رَبِّهِ	كَلِمَاتٍ
وقت	پھر سیکھ لئے	آدم (نے)	سے	اپنے رب	کچھ کلمات

سامان ہے ○ پھر آدم نے اپنے رب سے کچھ کلمات سیکھ لئے

فَتَابَ عَلَيْهِ ۱۰ إِنَّهُ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ۳۲

فَتَابَ عَلَيْهِ (۱)	إِنَّهُ	هُوَ	التَّوَّابُ	الرَّحِيمُ ۳۲
تو اللہ نے توبہ قبول کی اس کی	بیشک وہ	وہ	بہت توبہ قبول کرنے والا	بڑا مہربان

تو اللہ نے اس کی توبہ قبول کی۔ بیشک وہی بہت توبہ قبول کرنے والا بڑا مہربان ہے ○

قُلْنَا اهْبِطُوا مِنْهَا جَمِيعًا ۚ فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ

قُلْنَا	اهْبِطُوا (۲)	مِنْهَا	جَمِيعًا	فَإِمَّا	يَأْتِيَنَّكُمْ
ہم نے کہا	اتر جاؤ	اس سے	سب	پھر اگر	آئے تمہارے پاس

ہم نے فرمایا: تم سب جنت سے اتر جاؤ پھر اگر تمہارے پاس

مِّنِّي هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ

مِّنِّي	هُدًى	فَمَنْ	تَبِعَ	هُدَايَ	فَلَا	خَوْفٌ
میری طرف سے	ہدایت	تو جو	پیروی کرے	میری ہدایت (کی)	تو نہیں	خوف

میری طرف سے کوئی ہدایت آئے تو جو میری ہدایت کی پیروی کریں گے انہیں نہ کوئی خوف ہوگا

۱۔ جب توبہ کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہو تو اس سے مراد "توبہ قبول کرنا" یا "اللہ تعالیٰ کا اپنی رحمت کے ساتھ بندے پر رجوع فرمانا" ہوتا ہے۔

۲۔ یہاں جمع کے صیغہ کے ساتھ سب کو اترنے کا فرمایا، اس میں حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حواء علیہما السلام کے ساتھ ان کی اولاد بھی مراد ہے جو

ابھی حضرت آدم علیہ السلام کی پشت میں تھی۔



عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿۲۸﴾ وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَ

عَلَيْهِمْ	وَلَا	هُمْ	يَحْزَنُونَ ﴿۲۸﴾	وَالَّذِينَ	كَفَرُوا	وَلَا
ان پر	اور	نہ	وہ	عمگین ہوں گے	اور	وہ لوگ جو کافر ہوئے

اور نہ وہ عمگین ہوں گے ○ اور وہ جو کفر کریں گے اور

كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿۲۹﴾

كَذَّبُوا	بِآيَاتِنَا	أُولَٰئِكَ	أَصْحَابُ النَّارِ	هُمْ	فِيهَا	خَالِدُونَ ﴿۲۹﴾
انہوں نے جھٹلایا	ہماری آیتوں کو	یہ لوگ	آگ والے	وہ	اس میں	ہمیشہ رہنے والے

میری آیتوں کو جھٹلائیں گے وہ دوزخ والے ہوں گے، وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے ○

يُبَيِّنُ إِسْرَآءِيلَ إِذْ كُرُوا نِعْمَتِيَ الَّتِي أَنْعَمْتُ

يُبَيِّنُ	إِسْرَآءِيلَ	إِذْ كُرُوا	نِعْمَتِيَ	الَّتِي	أَنْعَمْتُ
اے بیٹے، اولاد	یعقوب	یاد کرو	میری نعمت، احسان	جو	میں نے انعام کیا

اے یعقوب کی اولاد! یاد کرو میرا وہ احسان جو میں نے تم پر کیا

عَلَيْكُمْ وَأَوْفُوا بِعَهْدِي أُوفِ بِعَهْدِكُمْ وَإِيَّايَ

عَلَيْكُمْ	وَأَوْفُوا	بِعَهْدِي	أُوفِ	بِعَهْدِكُمْ	وَإِيَّايَ
تم پر	اور پورا کرو	میرے عہد کو	میں پورا کروں گا	تمہارے عہد کو	اور مجھ سے

اور میرا عہد پورا کرو میں تمہارا عہد پورا کروں گا اور صرف مجھ سے

فَإِذْ هَبُونَ ﴿۳۰﴾ وَإِمْشُوا أَيْمَانًا تَمَصَّدُ قَالِمًا

فَإِذْ هَبُونَ ﴿۳۰﴾	وَإِمْشُوا	أَيْمَانًا	تَمَصَّدُ	قَالِمًا
پس ڈرو مجھ سے	اور ایمان لاؤ	(اس) پر جو	میں نے نازل کیا	تصدیق کرنے والا (اس) کی جو

ڈرو ○ اور ایمان لاؤ اس (کتاب) پر جو میں نے اتاری ہے وہ تمہارے پاس موجود کتاب کی تصدیق

۱..... اس آیت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے یہودیوں کو خطاب کر کے کلام فرمایا گیا ہے۔

۲..... یہاں یاد کرنے سے مراد صرف زبان سے تذکرہ کرنا نہیں ہے بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت و بندگی کر کے ان نعمتوں کا شکر

بجھلائیں کیونکہ کسی نعمت کا شکر نہ کرنا اس کو بھلا دینے کے مترادف ہے۔



مَعَكُمْ وَلَا تَكُونُوا أَوَّلَ كَافِرٍ بِهِ ۚ وَ

و	مَعَكُمْ	و	لَا تَكُونُوا	أَوَّلَ	كَافِرٍ	بِهِ	و
اور	تمہارے ساتھ (ہے)	اور	نہ ہو جاؤ	سب سے پہلے	انکار کرنے والے	اس کا	اور

کرنے والی ہے اور سب سے پہلے اس کا انکار کرنے والے نہ بنو اور

لَا تَشْتَرُوا بِآيَتِي ثَمَنًا قَلِيلًا ۚ وَإِيَّايَ فَاتَّقُونِ ﴿٣١﴾

لَا تَشْتَرُوا	بِآيَتِي	ثَمَنًا	قَلِيلًا	وَ	إِيَّايَ	فَاتَّقُونِ ﴿٣١﴾
نہ خریدو، نہ لو تم	میری آیتوں کے بدلے	قیمت	تھوڑی	اور	مجھ سے	پس تم ڈرو مجھ سے

میری آیتوں کے بدلے تھوڑی قیمت نہ وصول کرو اور مجھ ہی سے ڈرو ○

وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَأَنْتُمْ

و	لَا تَلْبِسُوا	الْحَقَّ	بِالْبَاطِلِ ﴿١﴾	وَ	تَكْتُمُوا	الْحَقَّ	و	أَنْتُمْ
اور	نہ ملاؤ تم	حق	باطل کے ساتھ	اور	(نہ) چھپاؤ تم	حق	اور	تم

اور حق کو باطل کے ساتھ نہ ملاؤ اور جان بوجھ کر

تَعْلَمُونَ ﴿٣٢﴾ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَارْكَعُوا مَعَ

تَعْلَمُونَ ﴿٣٢﴾	وَ	أَقِيمُوا	الصَّلَاةَ	وَ	آتُوا	الزَّكَاةَ	وَ	ارْكَعُوا	مَعَ
جاننے ہو	اور	قائم رکھو	نماز	اور	ادا کرو	زکوٰۃ	اور	رکوع کرو	ساتھ

حق نہ چھپاؤ ○ اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رکوع کرنے والوں

الرَّكِعِينَ ﴿٣٣﴾ أَتَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ

الرَّكِعِينَ ﴿٣٣﴾	أَ	تَأْمُرُونَ	النَّاسَ	بِالْبِرِّ	وَ	تَنْسَوْنَ
رکوع کرنے والوں (کے)	کیا	تم حکم دیتے ہو	لوگوں (کو)	نیکی کا	اور	بھول جاتے ہو

کے ساتھ رکوع کرو ○ کیا تم لوگوں کو بھلائی کا حکم دیتے ہو اور اپنے آپ کو

۱۔۔۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ ہر ایک کو چاہئے کہ وہ حق کو باطل سے نہ ملائے اور نہ ہی حق کو چھپائے کیونکہ اس میں فساد اور نقصان ہے اور یہ بھی معلوم

ہوا کہ حق بات جاننے والے پر اسے ظاہر کرنا واجب ہے اور حق بات کو چھپانا اس پر حرام ہے۔

یہاں سراسر اس کا دوسرا بیان ہے کہ تم لوگوں کو نیکی کا حکم دینا اور اپنے آپ کو بھلا دینا



أَنْفُسَكُمْ وَأَنْتُمْ تَتْلُونَ الْكِتَابَ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿۳۲﴾

أَنْفُسَكُمْ	و	أَنْتُمْ	تَتْلُونَ	الْكِتَابَ	أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿۳۲﴾
اپنی جانیں	اور (حالانکہ)	تم	تلاوت کرتے ہو، پڑھتے ہو	کتاب	تو کیا تم عقل نہیں رکھتے

بھولتے ہو حالانکہ تم کتاب پڑھتے ہو تو کیا تمہیں عقل نہیں ہے

وَأَسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ ۚ وَإِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ ﴿۳۳﴾

وَأَسْتَعِينُوا	بِالصَّبْرِ	وَالصَّلَاةِ ﴿۳۳﴾	وَ	إِنَّهَا	لَكَبِيرَةٌ
مدد طلب کرو	صبر سے	اور نماز (سے)	اور	پیشک وہ (نماز)	ضرور بھاری (ہے)

اور صبر اور نماز سے مدد حاصل کرو اور پیشک نماز ضرور بھاری ہے

إِلَّا عَلَى الْخَشِيعِينَ ۚ الَّذِينَ يَظُنُّونَ أَنَّهُمْ مُلْقُوا رَبِّهِمْ

إِلَّا عَلَى الْخَشِيعِينَ ﴿۳۴﴾	الَّذِينَ	يَظُنُّونَ	أَنَّهُمْ	مُلْقُوا	رَبِّهِمْ
مگر	پر	ڈرنے والوں	وہ لوگ جو	یقین رکھتے ہیں	کہ وہ اپنے رب (سے)

مگر ان پر جو دل سے میری طرف جھکتے ہیں جنہیں یقین ہے کہ انہیں اپنے رب سے ملنا ہے

وَأَنَّهُمْ إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ﴿۳۵﴾ يُبَيِّنُ إِسْرَآءِيلَ اذْكُرُوا

وَأَنَّهُمْ	إِلَيْهِ	رَاجِعُونَ ﴿۳۵﴾	يُبَيِّنُ	إِسْرَآءِيلَ	اذْكُرُوا
اور	پیشک وہ	اسی کی طرف	لوٹنے والے ہیں	اے بیٹے، اولاد	یاقوب

اور انہیں اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے اے یعقوب کی اولاد! یاد کرو

نِعْمَتِي الَّتِي أَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَأَنِّي فَضَّلْتُكُمْ

نِعْمَتِي	الَّتِي	أَنْعَمْتُ	عَلَيْكُمْ	وَأَنِّي	فَضَّلْتُكُمْ
میری نعمت، احسان	جو	میں نے انعام کیا	تم پر	پیشک میں (نے)	فضیلت دی تمہیں

میرا وہ احسان جو میں نے تم پر کیا اور یہ کہ میں نے تمہیں اس سارے زمانے پر فضیلت

۱۔۔۔ اس آیت کا شان نزول خاص ہونے کے باوجود حکم عام ہے اور ہر نیکی کا حکم دینے والے کے لئے اس میں تازیانہ عبرت ہے۔

۲۔۔۔ صبر کی وجہ سے قلبی قوت میں اضافہ اور نماز کی برکت سے اللہ تعالیٰ سے تعلق مضبوط ہوتا ہے اور یہ دونوں چیزیں پریشانیوں کو برداشت کرنے اور

انہیں دور کرنے میں سب سے بڑی معاون ہیں۔



عَلَى الْعَالِيَيْنَ ۝ وَاتَّقُوا يَوْمًا لَا تَجْزِي نَفْسٌ عَنْ نَفْسٍ شَيْئًا

عَلَى	الْعَالِيَيْنَ	۝	وَ	اتَّقُوا	يَوْمًا	لَا تَجْزِي	نَفْسٌ	عَنْ	نَفْسٍ	شَيْئًا
پر	سارے جہان		اور	ڈرو	دن (سے)	بدلہ نہ دے گی	کوئی جان	سے	کسی جان	کچھ

عطا فرمائی ○ اور اس دن سے ڈرو جس دن کوئی جان کسی دوسرے کی طرف سے بدلہ نہ دے گی

وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا

وَلَا	يُقْبَلُ	مِنْهَا	شَفَاعَةٌ	وَلَا	يُؤْخَذُ	مِنْهَا
اور	نہیں قبول کی جائے گی	اس سے	شفاعت، سفارش	اور	نہیں لیا جائے گا	اس سے

اور نہ کوئی سفارش مانی جائے گی اور نہ اس سے کوئی معاوضہ لیا جائے گا

عَذْلٌ وَلَا هُمْ يُنْصَرُونَ ۝ وَإِذْ نَجَّيْنَكُمْ

عَذْلٌ	وَلَا	هُمْ	يُنْصَرُونَ	۝	وَ	إِذْ	نَجَّيْنَكُمْ
بدلہ، معاوضہ	اور	نہ	مدد کئے جائیں گے		اور	جب	ہم نے نجات دی تمہیں

اور نہ ان کی مدد کی جائے گی ○ اور (یاد کرو) جب ہم نے تمہیں

مِّنَ الْفِرْعَوْنَ يَسُومُونَكُمْ سُوءَ الْعَذَابِ يُذَبِّحُونَ أَبْنَاءَكُمْ

مِّنَ	الْفِرْعَوْنَ	يَسُومُونَكُمْ	سُوءَ	الْعَذَابِ	يُذَبِّحُونَ	أَبْنَاءَكُمْ
سے	فرعون والوں	تمہیں پہنچاتے	برا	عذاب	وہ ذبح کرتے	تمہارے بیٹے

فرعونیوں سے نجات دی جو تمہیں بہت برا عذاب دیتے تھے، تمہارے بیٹوں کو ذبح کرتے تھے

وَيَسْتَحْيُونَ نِسَاءَكُمْ ۖ وَفِي ذَلِكُمْ بَلَاءٌ

وَيَسْتَحْيُونَ	نِسَاءَكُمْ	ۖ	وَفِي	ذَلِكُمْ	بَلَاءٌ
اور	زندہ چھوڑ دیتے		اور	تمہاری عورتیں، بچیاں	آزمائش (تھی)

اور تمہاری بیٹیوں کو زندہ چھوڑ دیتے اور اس میں

۱۔ اس سے مراد یہ ہے کہ بنی اسرائیل کو ان کے زمانے میں تمام لوگوں پر فضیلت عطا کی گئی، اور جب حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد ہوئی تو یہ فضیلت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی طرف منتقل ہو گئی۔

۲۔ اس سے معلوم ہوا کہ قیامت کے دن کافر کو نہ کوئی کافر نفع پہنچائے گا اور نہ کوئی مسلمان، اس دن شفاعت صرف مسلمان کے لئے ہو گی۔



مِّنْ سَائِبِكُمْ عَظِيمٌ ۝۳۹ وَإِذْ قَرَّبْنَا بِلْحَدِّ الْبَحْرِ

مِّنْ	سَائِبِكُمْ	عَظِيمٌ ۝۳۹	وَ	إِذْ	قَرَّبْنَا	بِلْحَدِّ	الْبَحْرِ
کی طرف سے	تمہارے رب	بڑی	اور	جب	ہم نے پھاڑ دیا	تمہارے لئے	دریا

تمہارے رب کی طرف سے بڑی آزمائش تھی ○ اور (یاد کرو) جب ہم نے تمہارے لئے دریا کو پھاڑ دیا

فَأَنجَيْنَاكُمْ وَأَغْرَقْنَا آلَ فِرْعَوْنَ وَأَنْتُمْ تَنْظُرُونَ ۝۴۰

فَأَنجَيْنَاكُمْ	وَ	أَغْرَقْنَا	آلَ فِرْعَوْنَ	وَ	أَنْتُمْ	تَنْظُرُونَ ۝۴۰	وَ
تو ہم نے نجات دی تمہیں	اور	غرق کر دیئے	فرعون والے	اور	تم	دیکھ رہے تھے	اور

تو ہم نے تمہیں بچالیا اور فرعونوں کو تمہاری آنکھوں کے سامنے غرق کر دیا ○ اور

إِذْ وَعَدْنَا مُوسَىٰ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ

إِذْ	وَعَدْنَا	مُوسَىٰ	أَرْبَعِينَ لَيْلَةً ۝۴۱	ثُمَّ	اتَّخَذْتُمُ
جب	ہم نے وعدہ فرمایا	موسیٰ (سے)	چالیس راتوں (کا)	پھر	تم نے بنالیا، اختیار کر لیا

یاد کرو جب ہم نے موسیٰ سے چالیس راتوں کا وعدہ فرمایا پھر اس کے پیچھے تم نے

الْعَجَلَ مِنْ بَعْدِهِ وَأَنْتُمْ ظَالِمُونَ ۝۴۲ ثُمَّ عَقَوْنَا

الْعَجَلَ	مِنْ	بَعْدِهِ ۝۴۲	وَ	أَنْتُمْ	ظَالِمُونَ ۝۴۲	ثُمَّ	عَقَوْنَا
مچھڑا (بطور معبود)	سے	اس کے بعد	اور	تم	ظلم کرنے والے	پھر	ہم نے معاف کیا، درگزر کیا

مچھڑے کی پوجا شروع کر دی اور تم واقعی ظالم تھے ○ پھر اس کے بعد ہم نے

عَنْكُمْ مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝۴۳ وَإِذْ آتَيْنَا مُوسَىٰ

عَنْكُمْ	مِنْ	بَعْدِ ذَلِكَ	لَعَلَّكُمْ	تَشْكُرُونَ ۝۴۳	وَ	إِذْ	آتَيْنَا	مُوسَىٰ
تم سے	سے	اس کے بعد	تاکہ تم	شکر ادا کرو	اور	جب	ہم نے دی	موسیٰ (کو)

تمہیں معافی عطا فرمائی تاکہ تم شکر ادا کرو ○ اور یاد کرو جب ہم نے موسیٰ کو

۱۔ فرعون اور فرعونوں کی ہلاکت کے بعد جب حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو لے کر مصر کی طرف لوٹے تو ان کی درخواست پر اللہ تعالیٰ نے تورات عطا فرمانے کا وعدہ فرمایا اور اس کے لئے تیس دن اور پھر دس دن کا اضافہ کر کے چالیس دن کی مدت مقرر ہوئی۔

بنی اسرائیل کے لئے دریا میں راستہ بنانا اور فرعونوں کا غرق ہونا

تورات عطا کرنے والے کا وعدہ بنی اسرائیل کی مچھڑا پرستی اور اس سے توبہ و معافی

بنی اسرائیل کی ہدایت کے لئے تورات عطا کیا جاتا ہے



الْكِتَابَ وَالْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ﴿۵۲﴾ وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ

الْكِتَابَ	وَ	الْفُرْقَانَ	لَعَلَّكُمْ	تَهْتَدُونَ ﴿۵۲﴾	وَ	إِذْ	قَالَ	مُوسَىٰ
کتاب	اور	حق و باطل میں فرق کرنا	تاکہ تم	ہدایت پا جاؤ	اور	جب	کہا	موسیٰ (نے)

کتاب عطا کی اور حق و باطل میں فرق کرنا تاکہ تم ہدایت پا جاؤ ○ اور یاد کرو جب موسیٰ نے

لِقَوْمِهِ لِيَقْوَ بِهِ إِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ أَنْفُسَكُمْ

لِقَوْمِهِ	لِيَقْوَ بِهِ	إِنَّكُمْ	ظَلَمْتُمْ	أَنْفُسَكُمْ
اپنی قوم سے	اے میری قوم	بیشک تم	تم نے ظلم کیا	اپنی جانوں (پر)

اپنی قوم سے کہا: اے میری قوم تم نے مجھڑے (کو معبود) بنا کر اپنی جانوں پر ظلم کیا

يَا تَخَادُّكُمْ الْعَجَلَ فَتَوْبُوا إِلَىٰ

يَا تَخَادُّكُمْ	الْعَجَلَ	فَتَوْبُوا	إِلَىٰ
تمہارے بنانے کے، اختیار کر لینے کے سبب	مجھڑا (بطور معبود)	تو تم توبہ کرو	کی طرف

لہذا (اب) اپنے پیدا کرنے والے کی بارگاہ میں توبہ کرو

بَارِئِكُمْ فَاقتُلُوا أَنْفُسَكُمْ ۚ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ

بَارِئِكُمْ	فاقتُلُوا	أَنْفُسَكُمْ	ذَلِكُمْ	خَيْرٌ لَّكُمْ
اپنے پیدا کرنے والے	پس تم قتل کرو	اپنی جانیں، اپنے لوگ	یہ	بہتر (ہے) تمہارے لئے

(یوں) کہ تم اپنے لوگوں کو قتل کرو۔ یہ تمہارے پیدا کرنے والے کے نزدیک

عِنْدَ بَارِئِكُمْ ۚ فَتَابَ عَلَيْكُمْ ۖ إِنَّهُ هُوَ

عِنْدَ	بَارِئِكُمْ	فَتَابَ عَلَيْكُمْ	إِنَّهُ	هُوَ
نزدیک	تمہیں پیدا کرنے والے (کے)	تو اس نے توبہ قبول کی تمہاری	بیشک وہ	وہ

تمہارے لیے بہتر ہے تو اس نے تمہاری توبہ قبول کی بیشک وہی

۱۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ شرک کرنے سے مسلمان مرتد ہو جاتا ہے اور مرتد کی سزا قتل ہے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ سے بغاوت کر رہا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کا باغی ہو اسے قتل کر دینا ہی حکمت اور مصلحت کے صین مطابق ہے۔



بنی اسرائیل کا اعلانیہ ویدارا الہی کا مطالبہ کرنا اور اس کا نتیجہ

التَّوَابُ الرَّحِيمُ ۵۴ وَإِذْ قُلْتُمْ يٰمُوسٰى لَنْ تُؤْمِنَ

التَّوَابُ	الرَّحِيمُ ۵۴	وَ	إِذْ	قُلْتُمْ	يٰمُوسٰى	لَنْ تُؤْمِنَ
بہت توبہ قبول کرنے والا	مہربان	اور	جب	تم نے کہا	اے موسیٰ	ہم ہر گز یقین نہیں کریں گے
بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے ۵ اور یاد کرو جب تم نے کہا: اے موسیٰ! ہم ہر گز تمہارا یقین نہ کریں گے						

لَكَ حَتّٰى تَرٰى اللّٰهَ جَهْرَةً ۚ فَآخَذَتْكُمْ الصُّعْقَةُ ۚ وَ

لَكَ	حَتّٰى	تَرٰى	اللّٰهَ	جَهْرَةً	فَآخَذَتْكُمْ	الصُّعْقَةُ ۚ وَ
آپ کا	یہاں تک کہ	ہم دیکھ لیں	اللہ (کو)	اعلانیہ	تو پکڑ لیا تمہیں	کڑک (نے) اور
جب تک اعلانیہ خدا کو نہ دیکھ لیں تو تمہارے دیکھتے ہی دیکھتے تمہیں						

أَنْتُمْ تَنْظُرُونَ ۵۵ ثُمَّ بَعَثْنَاكُمْ مِنْ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ

أَنْتُمْ	تَنْظُرُونَ ۵۵	ثُمَّ	بَعَثْنَاكُمْ	مِنْ	بَعْدِ مَوْتِكُمْ	لَعَلَّكُمْ
تم	دیکھ رہے تھے	پھر	ہم نے زندہ کیا تمہیں	سے	تمہاری موت کے بعد	تاکہ تم
کڑک نے پکڑ لیا ۵ پھر تمہاری موت کے بعد ہم نے تمہیں زندہ کیا تاکہ						

تَشْكُرُونَ ۵۶ وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَأَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّٰ

تَشْكُرُونَ ۵۶	وَ	ظَلَّلْنَا	عَلَيْكُمْ	الْغَمَامَ	وَ	أَنْزَلْنَا	عَلَيْكُمْ	الْمَنَّٰ
شکر ادا کرو	اور	ہم نے سایہ بنا دیا	تمہارے اوپر	بادل (کو)	اور	نازل کیا	تمہارے اوپر	من
تم شکر ادا کرو ۵ اور ہم نے تمہارے اوپر بادل کو سایہ بنا دیا اور تمہارے اوپر من								

وَالسَّلٰوٰى ۚ كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ ۚ وَ

وَالسَّلٰوٰى ۚ	كُلُوا	مِنْ	طَيِّبَاتِ	مَا	رَزَقْنَاكُمْ	وَ
اور سلوی	کھاؤ	سے	پاکیزہ چیزیں	جو	ہم نے دیں تمہیں	اور
اور سلوی اتارا (کہ) ہماری دی ہوئی پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور						

۱۔ اس واقعہ سے شانِ انبیاء علیہم السلام بھی ظاہر ہوئی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ”ہم آپ کا یقین نہیں کریں گے“ کہنے کی شامت میں بنی اسرائیل ہلاک کئے گئے۔

۲۔ ”من“ کے بارے میں صحیح قول یہ ہے کہ یہ ترجمین کی طرح ایک میٹھی چیز تھی اور ”سلوی“ کے بارے میں صحیح قول یہ ہے کہ یہ ایک چھوٹا پرندہ تھا۔



مَا ظَلَمْتُمْ نَّأَوَّلَكُمْ لَكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿۵۷﴾

مَا ظَلَمْتُمْ نَّأَوَّلَكُمْ	وَ	لَكِنْ	كَانُوا	أَنْفُسَهُمْ	يَظْلِمُونَ ﴿۵۷﴾
انہوں نے ہم پر کوئی ظلم نہ کیا، ہمارا کچھ نہ بگاڑا	اور	لیکن	وہ تھے	اپنی جانوں (پر)	ظلم کرتے
انہوں نے ہمارا کچھ نہ بگاڑا بلکہ اپنی جانوں پر ہی ظلم کرتے رہے ○					

وَإِذْ قُلْنَا ادْخُلُوا هَذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوا مِنْهَا حَيْثُ

وَ	إِذْ	قُلْنَا	ادْخُلُوا	هَذِهِ	الْقَرْيَةَ	فَكُلُوا	مِنْهَا	حَيْثُ
اور	جب	ہم نے کہا	داخل ہو جاؤ	اس	بستی، شہر (میں)	پھر کھاؤ	اس سے	جہاں
اور جب ہم نے انہیں کہا کہ اس شہر میں داخل ہو جاؤ پھر اس میں جہاں چاہو								

سِتُّم رَعْدًا وَاَدْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَا

سِتُّم	رَعْدًا	وَ	ادْخُلُوا	الْبَابَ	سُجَّدًا	وَ
تم چاہو	روک ٹوک کے بغیر	اور	داخل ہو	دروازہ (میں)	سجدہ کرنے والے، سجدہ کرتے	اور
بے روک ٹوک کھاؤ اور دروازے میں سجدہ کرتے داخل ہونا اور						

قُولُوا حِطَّةً نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطِيئَتَكُمْ وَا

قُولُوا	حِطَّةً	نَّغْفِرْ	لَكُمْ	خَطِيئَتَكُمْ	وَ
کہو	ہمارے گناہ معاف ہوں	ہم بخش دیں گے	تمہیں	تمہاری خطائیں	اور
کہتے رہنا، ہمارے گناہ معاف ہوں، ہم تمہاری خطائیں بخش دیں گے اور					

سَنَزِيدُ الْمُحْسِنِينَ ﴿۵۸﴾ فَبَدَّلَ الَّذِينَ

سَنَزِيدُ	الْمُحْسِنِينَ ﴿۵۸﴾	فَبَدَّلَ ﴿۱﴾	الَّذِينَ
عنقریب زیادہ دیں گے	احسان، نیکی کرنے والوں (کو)	تبدیل دی، تبدیل کر دی	وہ لوگ جو (جنہوں نے)
عنقریب ہم نیکی کرنے والوں کو اور زیادہ عطا فرمائیں گے ○ پھر ان			

۱۔ بنی اسرائیل کو حکم یہ تھا کہ دروازے میں سجدہ کرتے اور زبان سے ”حِطَّةً“ کہتے ہوئے داخل ہوں، انہوں نے دونوں حکموں کی مخالفت کی اور سجدہ کرتے ہوئے داخل ہونے کی بجائے سریوں کے بل گھسٹتے ہوئے داخل ہوئے اور توبہ و استغفار کا کلمہ پڑھنے کی بجائے مذاق کے طور پر ”حِطَّةً شَعْرًا“ کہنے لگے جس کا معنی تھنا بال میں دانہ۔

بنی اسرائیل کو معصیہ کی غامض شہ میں داخل ہونے کا حکم لیکن ان کا خلاف ورزی کرنا اور سرپیٹنا



ظَلَمُوا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِي قِيلَ لَهُمْ

ظَلَمُوا	قَوْلًا	غَيْرَ	الَّذِي	قِيلَ	لَهُمْ
ظلم کیا، زیادتی کی	بات	علاوہ، دوسری (بات سے)	جو	کہا گیا	ان سے

ظالموں نے جو ان سے کہا گیا تھا اسے ایک دوسری بات سے بدل دیا

فَأَنزَلْنَا عَلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا مِن جِزَاءِ السَّمَاءِ

فَأَنزَلْنَا	عَلَى	الَّذِينَ	ظَلَمُوا	مِن	السَّمَاءِ
تو ہم نے نازل کر دیا، اتارا	پر	وہ لوگ جو (جنہوں نے)	ظلم کیا	عذاب	آسمان سے

تو ہم نے آسمان سے ان ظالموں پر عذاب نازل کر دیا

يَسْأَلُونَكَ عَنِ الَّذِينَ يَفْسُقُونَ ۖ وَإِذَا سَأَلْتَنِي مَوْسَىٰ لِقَوْمِهِ

يَسْأَلُونَكَ	عَنِ	الَّذِينَ	يَفْسُقُونَ	وَ	إِذَا	سَأَلْتَنِي	مَوْسَىٰ	لِقَوْمِهِ
(اس) وجہ سے جو	وہ نافرمانی کرتے تھے	اور	جب	پانی طلب کیا	موسیٰ (نے)	اپنی قوم کے لئے		

کیونکہ یہ نافرمانی کرتے رہے تھے اور یاد کرو، جب موسیٰ نے اپنی قوم کے لئے پانی طلب کیا

فَقُلْنَا اضْرِبْ بِعَصَاكَ الْحَجَرَ ۖ فَانفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَ نَبْطًا

فَقُلْنَا	اضْرِبْ	بِعَصَاكَ	الْحَجَرَ	فَانفَجَرَتْ	مِنْهُ	اثْنَتَا عَشْرَ	نَبْطًا
تو ہم نے کہا	مار	اپنا عصا	پتھر (پر)	تو بہ لٹکے	اس سے	بارہ	چشمے

تو ہم نے فرمایا کہ پتھر پر اپنا عصا مارو، تو فوراً اس میں سے بارہ چشمے بہہ لٹکے

قَدْ عَلِمَ كُلُّ أُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ۖ كَلُوا وَاشْرَبُوا

قَدْ	عَلِمَ	كُلُّ	أُنَاسٍ	مَّشْرَبَهُمْ	كَلُوا	وَ	اشْرَبُوا
تحقیق، بیشک	جان، پہچان لیا	تمام، ہر	لوگوں، گروہ (نے)	اپنے پینے کی جگہ	کھاؤ	اور	پئے

(اور) ہر گروہ نے اپنے پانی پینے کی جگہ کو پہچان لیا (اور ہم نے فرمایا کہ)

۱..... اس آیت میں لوگوں کا انبیاء کرام علیہم السلام کی بارگاہ میں استعانت کرنے اور انبیاء کرام علیہم السلام کے ان کی مشکل کشائی فرمانے کا ثبوت بھی ہے۔

۲..... پتھر سے چشمہ جاری کرنا حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عظیم معجزہ تھا جبکہ ہمارے آقا، حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مبارک انگلیوں

سے پانی کے چشمے جاری فرمائے اور یہ اس سے بھی بڑھ کر معجزہ تھا۔



مِنْ رِّزْقِ اللَّهِ وَلَا تَعْتُوا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ۝ وَإِذْ قُلْتُمْ

مِنْ	رِّزْقِ اللَّهِ	وَلَا تَعْتُوا	فِي الْأَرْضِ	مُفْسِدِينَ ۝	وَ	إِذْ	قُلْتُمْ
سے	اللہ کے رزق	اور نہ پھرو	زمین میں	فساد کرنے والے	اور	جب	تم نے کہا

اللہ کا رزق کھاؤ اور پیو اور زمین میں فساد نہ پھیلاتے پھرو ○ اور جب تم نے کہا:

يٰمُوسَىٰ لَنْ نُّصْبِرَ عَلَىٰ طَعَامٍ وَاحِدٍ فَادْعُ لَنَا

يٰمُوسَىٰ	لَنْ نُّصْبِرَ	عَلَىٰ	طَعَامٍ وَاحِدٍ	فَادْعُ	لَنَا
اے موسیٰ	ہم ہر گز صبر نہیں کریں گے	پر	ایک کھانے	پس آپ دعا کریں	ہمارے لئے

اے موسیٰ! ہم ایک کھانے پر ہر گز صبر نہیں کر سکتے۔ لہذا آپ اپنے رب سے

رَبِّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُثْمِتُ الْأَرْضُ

رَبِّكَ	يُخْرِجْ	لَنَا	مِمَّا	تُثْمِتُ	الْأَرْضُ
اپنے رب (سے)	وہ ظاہر کر دے	ہمارے لئے	(اس) سے جو	اگاتی ہے	زمین

دعا کیجئے کہ ہمارے لئے وہ چیزیں نکالے جو زمین اگاتی ہے

مِنْ بَقْلِهَا وَفَحَّائِهَا وَفُومِهَا وَعَدَسِهَا وَ

مِنْ	بَقْلِهَا	وَفَحَّائِهَا	وَفُومِهَا	وَعَدَسِهَا	وَ
سے	اس (زمین) کے ساگ	اور اس کی گکڑی	اور اس کی گندم	اور اس کے مسور	اور

جیسے ساگ اور گکڑی اور گندم اور مسور کی دال اور

بَصَلِهَا ۚ قَالَ أَتَسْتَبْدِلُونَ الَّذِي هُوَ أَدْنَىٰ

بَصَلِهَا	قَالَ	أَتَسْتَبْدِلُونَ	الَّذِي	هُوَ	أَدْنَىٰ
اس کے پیاز	فرمایا	کیا تم تبدیل کرنا چاہتے ہو	وہ جو	وہ	ادنیٰ، کم تر (ہے)

پیاز۔ فرمایا: کیا تم بہتر چیز کے بدلے میں

۱۔ بنی اسرائیل نے ساگ گکڑی وغیرہ جو چیزیں مانگیں ان کا مطالبہ منہ نہ تھا لیکن ”من و سلویٰ“ جیسی نعمت بے محنت چھوڑ کر ان کی طرف مائل ہونا پست

خیالی ہے۔ جب بڑوں سے نسبت ہو تو دل و دماغ اور سوچ بھی بڑی بنانی چاہئے۔



يَاۤذِيۤنَا هُوَ خَيْرٌ ۖ اِهْبِطُوا مِصْرًا فَانۢ لَّكُمۡ

يَاۤذِيۤنَا	هُوَ	خَيْرٌ	اِهْبِطُوا	مِصْرًا	فَاۤنۢ	لَّكُمۡ
(اس کے) بدلے جو	وہ	بہتر	داخل ہو جاؤ، قیام کرو	مصر یا کوئی شہر	پس بیشک	تمہارے لئے

گھٹیا چیزیں مانگتے ہو۔ (اچھا پھر) ملک مصر یا کسی شہر میں قیام کرو، وہاں تمہیں وہ سب کچھ ملے گا

مَا سَأَلْتُمۡ ۖ وَضَرَبْتَ عَلَيْهِمُ الدِّلَّةَ وَالْمَسْكَنَةَ ۚ وَ

مَا	سَأَلْتُمۡ	وَ	ضَرَبْتَ	عَلَيْهِمُ	الدِّلَّةَ	وَالْمَسْكَنَةَ
جو	تم نے مانگا	اور	مسلط کر دی گئی	ان پر	ذلت، خواری	مسکینی، غربت، محتاجی

جو تم نے مانگا ہے اور ان پر ذلت اور غربت مسلط کر دی گئی اور

بَاءٌ وَّيَغْضِبُ مِّنۡ اللّٰهِ ۚ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوۡا يَكْفُرُوۡنَ

بَاءٌ	وَّيَغْضِبُ	مِّنۡ	اللّٰهِ	ذٰلِكَ	بِاَنَّهُمْ	كَانُوۡا يَكْفُرُوۡنَ
وہ لوٹے	غضب، قہر کے ساتھ	سے	اللہ	یہ	(اس) وجہ سے کہ وہ	انکار کرتے تھے

وہ خدا کے غضب کے مستحق ہو گئے۔ یہ ذلت و غربت اس وجہ سے تھی کہ وہ اللہ کی آیتوں کا انکار

بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوۡنَ النَّبِیِّیۡنَ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۚ ذٰلِكَ بِمَا

بِاٰیٰتِ	اللّٰهِ	وَيَقْتُلُوۡنَ	النَّبِیِّیۡنَ	بِغَيْرِ	الْحَقِّ	ذٰلِكَ
اللہ کی آیتوں کا	اور	قتل کرتے تھے	انبیاء (کو)	حق کے بغیر	یہ	(اس) وجہ سے جو

کرتے تھے اور انبیاء کو ناحق شہید کرتے تھے۔ (اور) یہ اس وجہ سے تھی کہ

عَصَوْا وَكَانُوۡا يَعْتَدُوۡنَ ۚ اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا

عَصَوْا	وَ	كَانُوۡا يَعْتَدُوۡنَ	اِنَّ	الَّذِیۡنَ	اٰمَنُوۡا
انہوں نے نافرمانی کی	اور	حد سے بڑھتے تھے، سرکشی کرتے تھے	بیشک	وہ لوگ جو	ایمان لائے

انہوں نے نافرمانی کی اور وہ مسلسل سرکشی کر رہے تھے ○ بیشک ایمان والوں

۱۔ بنی اسرائیل بلند مراتب پر فائز ہونے کے بعد جن وجوہات کی بنا پر ذلت و غربت کی گہری کھائی میں گرے کاش ان وجوہات کو سامنے رکھتے ہوئے عبرت اور نصیحت کے لئے ایک مرتبہ مسلمان بھی اپنے اعمال و افعال کا جائزہ لیں اور اپنے ماضی و حال کا مشاہدہ کریں۔

بنی اسرائیل پر ذلت کا مسلط کیا جانا اور اس کے اسباب

بارگاہ الہی میں اجر و ثواب کا اصلی حقدار کون ہے؟

۱۰۰



وَالَّذِينَ هَادُوا وَالنَّصَارَى وَالصَّبِیِّیْنَ مَنْ اٰمَنَ

وَالَّذِينَ	وَالَّذِينَ	وَالَّذِينَ	وَالَّذِينَ	وَالَّذِينَ	وَالَّذِينَ	وَالَّذِينَ	وَالَّذِينَ
اور	وہ لوگ جو	یہودی ہوئے	اور	عیسائی	اور	ستارہ پرست	جو
اور	ایمان لائے						

نیز یہودیوں اور عیسائیوں اور ستاروں کی پوجا کرنے والوں میں سے جو بھی

بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ

بِاللّٰهِ	وَالْيَوْمِ	وَالْيَوْمِ	وَالْيَوْمِ	وَالْيَوْمِ	وَالْيَوْمِ	وَالْيَوْمِ	وَالْيَوْمِ
اللہ پر	اور	دن، روز	آخرت	اور	عمل کرے	نیک، اچھے	تو ان کے لئے

سچے دل سے اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان لے آئیں اور نیک کام کریں تو

اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ

اَجْرُهُمْ	عِنْدَ رَبِّهِمْ	وَلَا	خَوْفٌ	عَلَيْهِمْ	وَلَا	هُمْ	هُمْ
ان کا اجر، ثواب	ان کے رب کے پاس	اور	نہیں	خوف	ان پر	اور	نہ

ان کا ثواب ان کے رب کے پاس ہے اور ان پر نہ کوئی خوف ہو گا اور نہ وہ

يَحْزَنُونَ ﴿٢٢﴾ وَاِذَا اخَذْنَا مِيثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ

يَحْزَنُونَ	﴿٢٢﴾	وَاِذَا	اَخَذْنَا	مِيثَاقَكُمْ	وَرَفَعْنَا	فَوْقَكُمْ	فَوْقَكُمْ
غمگین ہوں گے		اور	جب	ہم نے لیا	اور	ہم نے بلند کیا	تمہارے اوپر

غمگین ہوں گے ○ اور یاد کرو جب ہم نے تم سے عہد لیا اور تمہارے سروں پر طور پہاڑ کو معلق کر دیا

الطُّورَ ۚ خُذُوا مَا اتَيْنَكُم بِقُوَّةٍ وَاذْكُرُوا مَا

الطُّورَ	خُذُوا	مَا	اَتَيْنَكُم	بِقُوَّةٍ	وَاذْكُرُوا	مَا	مَا
طور (پہاڑ)	پکڑ لو، تھام لو	جو	ہم نے دیا تمہیں	مضبوطی سے	اور	یاد کرو	جو

(اور کہا کہ) مضبوطی سے تھامو اس (کتاب) کو جو ہم نے تمہیں عطا کی ہے اور جو کچھ

①..... اس میں صورۃ عہد پورا کرنے پر مجبور کرنا پایا جا رہا ہے، اس حوالے سے یاد رہے کہ دین قبول کرنے پر جبر نہیں کیا جاسکتا البتہ دین قبول کرنے کے بعد اس کے احکام پر عمل کرنے پر مجبور کیا جائے گا۔ اس کی مثال یوں سمجھیں کہ کسی کو اپنے ملک میں آنے پر حکومت مجبور نہیں کرتی لیکن جب کوئی ملک میں آجائے تو حکومت اسے قانون پر عمل کرنے پر ضرور مجبور کرے گی۔

تورات کے احکام قبول نہ کرنے کی وجہ سے  
نیا اسرائیل پر سختی اور ان کا مکرر حمل



فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿٢٢﴾ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ مِمَّنْ

فِيهِ	لَعَلَّكُمْ	تَتَّقُونَ ﴿٢٢﴾	ثُمَّ	تَوَلَّيْتُمْ	مِمَّنْ
اس میں (ہے)	تاکہ تم	پرہیز گار بن جاؤ	پھر	تم نے منہ پھیر لیا، روگردانی کی	سے

اس میں بیان کیا گیا ہے اسے یاد کرو اس امید پر کہ تم پرہیز گار بن جاؤ ○ اس کے بعد پھر تم نے روگردانی

بَعْدَ ذَلِكَ قُلُوبُكُمْ لَا فَضْلَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ لَكُمْ

بَعْدَ ذَلِكَ	قُلُوبُكُمْ	لَا فَضْلَ	اللَّهُ	عَلَيْكُمْ	و	رَحْمَتُهُ	لَكُمْ
اس کے بعد	تو اگر نہ (ہوتا)	اللہ کا فضل	تم پر	اور	اس کی رحمت	ضرور تم ہو جاتے	لکھتے

اختیار کی تو اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو تم

مِنَ الْخَسِرِينَ ﴿٢٣﴾ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِينَ اعْتَدَوْا

مِنَ	الْخَسِرِينَ ﴿٢٣﴾	و	لَقَدْ	عَلِمْتُمْ	الَّذِينَ	اعْتَدَوْا
سے	خسارہ، نقصان اٹھانے والوں	اور	یقیناً	تمہیں معلوم ہیں	وہ جنہوں (نے)	سرکشی کی

نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جاتے ○ اور یقیناً تمہیں معلوم ہیں وہ لوگ جنہوں نے

مِنْكُمْ فِي السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ كُونُوا قِرَدَةً خَاسِئِينَ ﴿٢٤﴾

مِنْكُمْ	فِي السَّبْتِ	فَقُلْنَا	لَهُمْ	كُونُوا	قِرَدَةً	خَاسِئِينَ ﴿٢٤﴾
تم میں سے	ہفتے کے دن میں	تو ہم نے کہا	ان سے	ہو جاؤ، بن جاؤ	بندر	دھتکارے ہوئے

تم میں سے ہفتے کے دن میں سرکشی کی۔ تو ہم نے ان سے کہا کہ دھتکارے ہوئے بندر بن جاؤ ○

فَجَعَلْنَاهَا نَكَالًا لِّبَايِعِينَ بِدْيَهِمَا وَ مَا خَلَفَهَا

فَجَعَلْنَاهَا	نَكَالًا ﴿١﴾	لِّبَايِعِينَ	بِدْيَهِمَا	و	مَا	خَلَفَهَا
تو ہم نے بنا دیا اس (واقعے) کو	عبرت	(اس) کے لئے جو	اس کے آگے	اور	جو	اس کے پیچھے

تو ہم نے یہ واقعہ اس وقت کے لوگوں اور ان کے بعد والوں کے لئے عبرت

۱۔۔۔ اس سے معلوم ہوا کہ قرآن پاک میں مذہب کے واقعات ہماری عبرت و نصیحت کے لئے بیان کئے گئے ہیں لہذا قرآن پاک کے حقوق میں سے ہے کہ

اس طرح کے واقعات و آیات پڑھ کر اپنی اصلاح کی طرف بھی توجہ کی جائے۔



وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِينَ ﴿۲۶﴾ ۱۰۰ وَاِذْ قَالَ مُوسٰى لِقَوْمِهٖ اِنَّ

وَ	مَوْعِظَةً	لِّلْمُتَّقِينَ ﴿۲۶﴾	وَ	اِذْ	قَالَ	مُوسٰى	لِقَوْمِهٖ	اِنَّ
اور	نصیحت	پرہیز گاروں کے لئے	اور	جب	کہا	موسیٰ (نے)	اپنی قوم سے	بیشک

اور پرہیز گاروں کے لئے نصیحت بنادیا ○ اور یاد کرو جب موسیٰ نے اپنی قوم سے فرمایا: بیشک

اللّٰهُ يٰۤاَمْرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً ؕ قَالُوْۤا اَتَتَّخِذُنَا

اللّٰهُ	يٰۤاَمْرُكُمْ	اَنْ تَذْبَحُوْا	بَقَرَةً	قَالُوْۤا	اَتَتَّخِذُنَا
اللہ	حکم دیتا ہے تمہیں	کہ ذبح کرو	گائے	انہوں نے کہا	کیا آپ ہمیں بناتے ہیں

اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ ایک گائے ذبح کرو تو انہوں نے کہا کہ کیا آپ ہمارے ساتھ

هٰۤؤُۥا ؕ قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰہِلِيْنَ ﴿۲۷﴾ قَالُوْۤا

هٰۤؤُۥا	قَالَ	اَعُوْذُ	بِاللّٰهِ	اَنْ اَكُوْنَ	مِنَ الْجٰہِلِيْنَ ﴿۲۷﴾	قَالُوْۤا
مذاق	فرمایا	میں پناہ مانگتا ہوں	اللہ کی	کہ ہو جاؤں	جاہلوں سے	انہوں نے کہا

مذاق کرتے ہیں؟ موسیٰ نے فرمایا، ”میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں جاہلوں میں سے ہو جاؤں ○ انہوں نے کہا

اَدْعُ لَكَ رَبِّكَ يُبَيِّنْ لَّكَ مَا هٰى

اَدْعُ	لَكَ	رَبِّكَ	يُبَيِّنْ	لَّكَ	مَا	هٰى
دعا کریں	ہمارے لئے	اپنے رب (سے)	وہ بیان کر دے	ہمارے لئے	کیا، کیسی (ہے)	وہ (گائے)

کہ آپ اپنے رب سے دعا کیجئے کہ وہ ہمیں بتا دے کہ وہ گائے کیسی ہے؟

قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَا فَارِصٌ وَّلَا يَكُرُ ؕ

قَالَ	اِنَّهٗ	يَقُوْلُ	اِنَّهَا	بَقَرَةٌ	لَا	فَارِصٌ	وَّلَا	يَكُرُ
فرمایا	بیشک وہ	فرماتا ہے	کہ وہ	گائے	نہ	بوڑھی	اور	نہ

فرمایا: اللہ فرماتا ہے کہ وہ ایک ایسی گائے ہے جو نہ تو بوڑھی ہے اور نہ بالکل کم عمر

۱۔ پیغمبر جھوٹ، دل لگی اور کسی کا مذاق اڑانا وغیرہ میبوں سے پاک ہیں البتہ خوش طبعی ایک محمود صفت ہے یہ ان میں پائی جاسکتی ہے۔



عَوَانٌ بَيْنَ ذَلِكَ ۖ فَافْعَلُوا مَا تُؤْمَرُونَ ﴿٢٨﴾ قَالُوا اادْعُ

عَوَانٌ	بَيْنَ ذَلِكَ	فَافْعَلُوا	مَا	تُؤْمَرُونَ ﴿٢٨﴾	قَالُوا	اَدْعُ
درمیانی عمر	ان کے درمیان	تو تم کرو	جو	تمہیں حکم دیا جا رہا ہے	انہوں نے کہا	دعا کریں

بلکہ ان دونوں کے درمیان درمیان ہو۔ تو وہ کرو جس کا تمہیں حکم دیا جا رہا ہے ○ انہوں نے کہا: آپ

لَنَا رَبُّكَ يُبَيِّنُ لَنَا مَا نَدْعُ ۖ قَالُوا

لَنَا	رَبُّكَ	يُبَيِّنُ	لَنَا	مَا	نَدْعُ	قَالُوا
ہمارے لئے	اپنے رب (سے)	وہ بیان کر دے	ہمارے لئے	کیا (ہے)	اس کا رنگ	فرمایا

اپنے رب سے دعا کیجئے کہ وہ ہمیں بتا دے، اس گائے کا رنگ کیا ہے؟ فرمایا

إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَاءُ ۖ فَاقْعَمْ لَوْنَهَا تَسُرُّ

إِنَّهُ	يَقُولُ	إِنَّهَا	بَقَرَةٌ	صَفْرَاءُ	فَاقْعَمْ	لَوْنَهَا	تَسُرُّ
کہ وہ	فرماتا ہے	کہ وہ	گائے	پیلی	شوخی، گہرا	اس کا رنگ	خوشی، سرور دیتی ہے

کہ اللہ فرماتا ہے کہ وہ پیلے رنگ کی گائے ہے جس کا رنگ بہت گہرا ہے۔ وہ گائے دیکھنے والوں کو خوشی دیتی ہے ○

النَّظِيرِينَ ﴿٢٩﴾ قَالُوا اادْعُ لَنَا رَبُّكَ يُبَيِّنُ

النَّظِيرِينَ ﴿٢٩﴾	قَالُوا	اَدْعُ	لَنَا	رَبُّكَ	يُبَيِّنُ
دیکھنے والوں (کو)	انہوں نے کہا	دعا کریں	ہمارے لئے	اپنے رب (سے)	وہ بیان کر دے

انہوں نے کہا: آپ اپنے رب سے دعا کیجئے کہ ہمارے لئے واضح طور پر بیان کر دے

لَنَا مَا هِيَ ۖ إِنَّ الْبَقَرَ تَشَبَهَ عَلَيْنَا ۖ وَ

لَنَا	مَا	هِيَ	إِنَّ	الْبَقَرَ	تَشَبَهَ	عَلَيْنَا	وَ
ہمارے لئے	کیا، کیسی (ہے)	وہ (گائے)	پیشک	گائے	مشتبہ ہو گئی، واضح نہ رہی	ہم پر	اور

کہ وہ گائے کیسی ہے؟ کیونکہ پیشک گائے ہم پر مشتبہ ہو گئی ہے اور

۱..... نبی کے فرمان پر بغیر ہچکچاہٹ عمل کرنا چاہیے اور عمل کرنے کی بجائے عقلی و عکسے بنانا ہے ادبوں کا کام ہے۔



إِنَّا إِن شَاءَ اللَّهُ لَمُهْتَدُونَ ۝ قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا

إِنَّا	إِن شَاءَ اللَّهُ	لَمُهْتَدُونَ ۝	قَالَ	إِنَّهُ	يَقُولُ	إِنَّهَا
بیشک ہم	اگر اللہ چاہے	ضرور ہدایت پانے والے (ہوں گے)	کہا	بیشک وہ	فرماتا ہے	کہ وہ

اگر اللہ چاہے گا تو یقیناً ہم راہ پائیں گے ۝ (موسیٰ نے) فرمایا: اللہ فرماتا ہے کہ وہ

بَقَرَةً لَا ذَلُولَ تُشِيرُ إِلَّا رُضً وَلَا تَسْقِي الْحَرَّ ۝

بَقَرَةً	لَا	ذَلُولَ	تُشِيرُ	إِلَّا	رُضً	وَلَا	تَسْقِي	الْحَرَّ
گائے	نہ	ہل میں جوتی گئی (کہ)	پھاڑے (ہل چلائے)	اور	زمین	نہ پانی دیتی ہے	کھیتی (کو)	ایک ایسی گائے ہے جس سے یہ خدمت نہیں لی جاتی کہ وہ زمین میں ہل چلائے اور نہ وہ کھیتی کو پانی دیتی ہے۔

مُسَلَّةٌ لَا شِيَةَ فِيهَا ۝ قَالُوا الثَّنَجُ حِثٌّ بِالْحَقِّ ۝

مُسَلَّةٌ	لَا	شِيَةَ	فِيهَا ۝	قَالُوا	الْثَّنَجُ	حِثٌّ	بِالْحَقِّ
سلامت، بے عیب	نہیں	داغ	اس میں	انہوں نے کہا	اب	آپ آئے	حق کے ساتھ
بالکل بے عیب ہے، اس میں کوئی داغ نہیں۔ (یہ سن کر) انہوں نے کہا: اب آپ بالکل صحیح بات لائے ہیں۔							

فَذَبَحُوهَا وَمَا كَادُوا يَفْعَلُونَ ۝ وَإِذْ قَتَلْتُمْ

فَذَبَحُوهَا	وَمَا	كَادُوا	يَفْعَلُونَ ۝	وَ	إِذْ	قَتَلْتُمْ
تو انہوں نے ذبح کیا اسے	اور	وہ لگتے نہ تھے کہ (ذبح) کرتے	اور	جب	تم نے قتل کی	پھر انہوں نے اس گائے کو ذبح کیا حالانکہ وہ ذبح کرتے معلوم نہ ہوتے تھے ۝ اور یاد کرو جب تم نے ایک شخص کو

نَفْسًا قَاتِلًا سَرَّكُمْ فِيهَا ۝ وَاللَّهُ

نَفْسًا	قَاتِلًا	سَرَّكُمْ	فِيهَا ۝	وَاللَّهُ
ایک جان، شخص	پھر تم باہم جھگڑنے لگے، ایک دوسرے پر الزام لگانے لگے	اس میں	اور (حالانکہ)	اللہ
قتل کر دیا پھر اس کا الزام کسی دوسرے پر ڈالنے لگے حالانکہ اللہ				

۱۔ اس سے معلوم ہوا کہ شرعی احکامات سے متعلق بے جا بحث و مشقت کا سبب ہے۔



مردوں کو زندہ کرنے پر قدرت الہی کی ایک دلیل

یودیوں کی سخت دلی کا حال

مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُونَ ﴿۴۲﴾ فَقُلْنَا أَصْرَبُونَ

مُخْرِجٌ	مَّا	كُنْتُمْ تَكْتُمُونَ ﴿۴۲﴾	فَقُلْنَا	أَصْرَبُونَ
ظاہر کرنے والا (ہے)	جو	تم چھپا رہے تھے	تو ہم نے کہا	مارواے

ظاہر کرنے والا تھا اس کو جسے تم چھپا رہے تھے ○ تو ہم نے فرمایا (کہ) اس مقتول کو

بِبَعْضِهَا ۚ كَذَلِكَ يُخَيِّ اللَّهُ الْمَوْتَىٰ ۚ وَ

بِبَعْضِهَا	كَذَلِكَ	يُخَيِّ	اللَّهُ	الْمَوْتَىٰ	وَ
اس (گائے) کے ایک ٹکڑے کے ساتھ	اسی طرح	زندہ کرے گا	اللہ	مردے	اور

اس گائے کا ایک ٹکڑا مارو۔ اسی طرح اللہ مردوں کو زندہ کرے گا۔ اور

يُرِيكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴿۴۳﴾ ثُمَّ قَسَتْ قُلُوبُكُمْ

يُرِيكُمْ	آيَاتِهِ	لَعَلَّكُمْ	تَعْقِلُونَ ﴿۴۳﴾	ثُمَّ	قَسَتْ	قُلُوبُكُمْ (۱)
دکھاتا ہے تمہیں	اپنی نشانیاں	تاکہ تم	سمجھ جاؤ	پھر	سخت ہو گئے	تمہارے دل

وہ تمہیں اپنی نشانیاں دکھاتا ہے تاکہ تم سمجھ جاؤ ○ پھر اس کے بعد تمہارے دل سخت ہو گئے

مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً ۚ وَاِنَّ

مِّنْ	بَعْدِ ذٰلِكَ	فَهِيَ	كَالْحِجَارَةِ	اَوْ	اَشَدُّ قَسْوَةً	وَ	اِنَّ
سے	اس کے بعد	تو وہ	پتھروں کی طرح	یا	(ان سے) زیادہ سخت	اور	پیشک

تو وہ پتھروں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ سخت ہیں اور

مِّنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهَارُ ۚ وَاِنَّ مِنْهَا

مِّنَ الْحِجَارَةِ	لَمَا	يَتَفَجَّرُ	مِنْهُ	الْاَنْهَارُ	وَ	اِنَّ	مِنْهَا
پتھروں سے	ضرور (وہ ہے) جو	بہتی ہیں	اس سے	نہریں، ندیاں	اور	پیشک	ان سے (کچھ)

پتھروں میں تو کچھ وہ ہیں جن سے ندیاں بہہ نکلتی ہیں اور کچھ وہ ہیں کہ

۱۔ اس سے معلوم ہوا کہ دل کی سختی بہت خطرناک ہے۔



لَمَّا يَشْقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَاءُ ۖ وَإِنْ مِنْهَا لَمَّا

لَمَّا	يَشْقُ	فَيَخْرُجُ	مِنْهُ	الْمَاءُ	وَ	إِنْ	مِنْهَا	لَمَّا
ضرور (وہ ہے) جو	پھٹ جاتا ہے	تو نکلتا ہے	اس سے	پانی	اور	بیشک	ان سے	ضرور جو

جب پھٹ جاتے ہیں تو ان سے پانی نکلتا ہے اور کچھ وہ ہیں جو

يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ ۖ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا

يَهْبِطُ	مِنْ	خَشْيَةِ اللَّهِ	وَ	مَا	اللَّهُ	بِغَافِلٍ	عَمَّا
گر پڑتے ہیں	سے	اللہ کے ڈر، خوف	اور	نہیں	اللہ	غافل	(اس) سے جو

اللہ کے ڈر سے گر پڑتے ہیں اور اللہ تمہارے اعمال سے ہرگز

تَعْمَلُونَ ۝ اَفَتَطْمَعُونَ اَنْ يُؤْمِنُوا الْكُفْرَ وَ

تَعْمَلُونَ ۝	اَفَتَطْمَعُونَ	اَنْ يُؤْمِنُوا	لَكُمْ	وَ
تم کرتے ہو	کیا تو تم امید رکھتے ہو، طمع کرتے ہو	کہ وہ ایمان لے آئیں	تمہاری وجہ سے	اور (حالانکہ)

بے خبر نہیں ۝ تو اے مسلمانو! کیا تم یہ امید رکھتے ہو کہ یہ تمہاری وجہ سے ایمان لے آئیں گے حالانکہ

قَدْ كَانَ فَرِيقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُونَ كَلِمَ اللَّهِ

قَدْ	كَانَ	فَرِيقٌ	مِّنْهُمْ	يَسْمَعُونَ	كَلِمَ اللَّهِ
تحقیق، بیشک	تھا	ایک گروہ	ان میں سے	وہ سنتے	اللہ کا کلام

ان میں ایک گروہ وہ تھا کہ وہ اللہ کا کلام سنتے تھے اور

ثُمَّ يُحَرِّفُونَ مِنْ بَعْدِ مَا عَقَلُوا وَهُمْ

ثُمَّ	يُحَرِّفُونَ	مِنْ	بَعْدِ	مَا	عَقَلُوا (۱)	وَ	هُمْ
پھر	بدل دیتے اے	سے	بعد	جو	سمجھ لیتے اے	اور	وہ

پھر اسے سمجھ لینے کے بعد جان بوجھ کر بدل

۱۔۔۔ اس سے معلوم ہوا کہ عالم کا گمراہ عوام کے گمراہی سے زیادہ تباہ کن ہے کیونکہ عوام علماء کو اپنا ہادی اور رہنما سمجھتے ہیں، وہ علماء کے اقوال پر عمل کرتے اور ان کے افعال کو دلیل بناتے ہیں اور جب علماء ہی کے عقائد و اعمال میں بگاڑ پیدا ہو جائے تو عوام راہ ہدایت پر کس طرح چل سکتی ہے۔



يَعْلَمُونَ ﴿٤٥﴾ وَإِذَا لَقُوا الَّذِينَ آمَنُوا قَالُوا آمَنَّا

يَعْلَمُونَ ﴿٤٥﴾	وَ	إِذَا	لَقُوا	الَّذِينَ	آمَنُوا	قَالُوا	آمَنَّا
جانتے ہیں	اور	جب	ملتے ہیں	ان لوگوں سے جو	ایمان لائے	کہتے ہیں	ہم ایمان لے آئے

دیتے تھے ○ اور جب یہ مسلمانوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لا چکے ہیں

وَإِذَا خَلَا بِبَعْضِهِمْ إِلَى بَعْضٍ قَالُوا

وَ	إِذَا	خَلَا	بِبَعْضِهِمْ	إِلَى بَعْضٍ	قَالُوا
اور	جب	اکیلے ہوتے ہیں، خلوت میں ہوتے ہیں	ان کے بعض	بعض کی طرف	کہتے ہیں

اور جب آپس میں اکیلے ہوتے ہیں تو کہتے ہیں:

أَتُحَدِّثُوكُمْ بِمَا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ

أَتُحَدِّثُوكُمْ	بِمَا	فَتَحَ	اللَّهُ	عَلَيْكُمْ
کیا تم بیان کرتے ہو انہیں، خبر دیتے ہو انہیں	(اس کے) ساتھ جو	کھولا	اللہ (نے)	تمہارے اوپر

کیا ان کے سامنے وہ علم بیان کرتے ہو جو اللہ نے تمہارے اوپر کھولا ہے؟

لِيُحَاجُّوكُمْ بِهِ عِنْدَ رَبِّكُمْ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿٤٦﴾

لِيُحَاجُّوكُمْ	بِهِ	عِنْدَ رَبِّكُمْ	أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿٤٦﴾
تاکہ وہ حجت قائم کریں تم پر	اس کے ذریعے	تمہارے رب کے پاس	تو کیا تمہیں عقل نہیں

تاکہ اس کے ذریعے یہ تمہارے رب کی بارگاہ میں تمہارے اوپر حجت قائم کریں۔ کیا تمہیں عقل نہیں؟ ○

أَوْ لَا يَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ ﴿٤٧﴾

أَوْ	لَا يَعْلَمُونَ	أَنَّ	اللَّهُ	يَعْلَمُ	مَا	يُسِرُّونَ	وَ	مَا	يُعْلِنُونَ ﴿٤٧﴾
کیا اور	وہ نہیں جانتے	کہ	اللہ	جانتا ہے	جو	وہ چھپاتے ہیں	اور	جو	وہ ظاہر کرتے ہیں

کیا یہ اتنی بات نہیں جانتے کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ وہ چھپاتے ہیں اور جو کچھ ظاہر کرتے ہیں ○

①۔۔۔ اس سے معلوم ہوا کہ حق پو شی اور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف کو چھپانا اور ان کے کمالات کا انکار کرنا یہودیوں کا طریقہ ہے۔



وَمِنْهُمْ أُمِّيُونَ لَا يَعْلَمُونَ الْكِتَابَ إِلَّا أَمَانٍ وَ

و	مِنْهُمْ	أُمِّيُونَ	لَا يَعْلَمُونَ	الْكِتَابَ	إِلَّا	أَمَانٍ	و
اور	ان میں سے	ان پڑھ (ہیں)	نہیں جانتے	کتاب	مگر	من گھڑت تمنائیں	اور

اور ان میں کچھ اُن پڑھ ہیں جو کتاب کو نہیں جانتے مگر زبانی پڑھ لینا یا کچھ اپنی من گھڑت اور

إِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ ۝۴۸ فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ يَكْتُبُونَ الْكِتَابَ

إِنْ	هُمْ	إِلَّا	يَظُنُّونَ ۝۴۸	فَوَيْلٌ	لِلَّذِينَ	يَكْتُبُونَ	الْكِتَابَ
نہیں	وہ	مگر	گمان کرتے	تو ہلاکت، بربادی	ان لوگوں کے لئے جو	لکھتے ہیں	کتاب

یہ صرف خیال و گمان میں پڑے ہوئے ہیں ○ تو بربادی ہے ان لوگوں کے لئے جو اپنے ہاتھوں سے کتاب

بِأَيْدِيهِمْ ثُمَّ يَقُولُونَ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ لِيَشْتَرُوا

بِأَيْدِيهِمْ	ثُمَّ	يَقُولُونَ	هَذَا	مِنْ عِنْدِ اللَّهِ	لِيَشْتَرُوا
اپنے ہاتھوں سے	پھر	کہتے ہیں	یہ	اللہ کے پاس سے (ہے)	تاکہ خریدیں، حاصل کریں

لکھتے ہیں پھر کہتے ہیں: یہ خدا کی طرف سے ہے کہ اس کے بدلے میں

بِهِ ثَمًّا قَلِيلًا ۖ فَوَيْلٌ لَهُمْ مِمَّا كَتَبَتْ

بِهِ	ثَمًّا	قَلِيلًا	فَوَيْلٌ	لَهُمْ	مِمَّا	كَتَبَتْ
اس کے بدلے	قیمت	تھوڑی	تو ہلاکت	ان کے لئے	(اس) سے جو	لکھا

تھوڑی سی قیمت حاصل کر لیں تو ان لوگوں کے لئے ان کے ہاتھوں کے لکھے ہوئے کی وجہ سے

أَيُّ يَوْمٍ وَوَيْلٌ لَهُمْ مِمَّا يَكْسِبُونَ ۝۴۹ وَ

أَيُّ يَوْمٍ	وَوَيْلٌ	لَهُمْ	مِمَّا	يَكْسِبُونَ ۝۴۹	وَ
ان کے ہاتھوں (نے)	اور	ہلاکت، بربادی	ان کے لئے	(اس کی وجہ) سے جو	وہ کماتے ہیں

ہلاکت ہے اور ان کے لئے ان کی کمائی کی وجہ سے تباہی و بربادی ہے ○ اور

یہودیوں کے ایک  
ان پڑھ کردہ کاحال

یہودی علماء کی تحریفات اور ان پر وعید

النصف

عذاب جنہیں سے حق تعالیٰ نے  
کامیاب کر دیا ہے



قَالُوا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ إِلَّا أَيَّامًا مَعْدُودَةً ۖ قُلْ

قَالُوا	لَنْ تَمَسَّنَا	النَّارُ	إِلَّا	أَيَّامًا	مَعْدُودَةً	قُلْ
انہوں نے کہا	ہمیں ہر گز نہ چھوئے گی	آگ	مگر	دن	گنے ہوئے	تم کہو

بولے: ہمیں تو آگ ہر گز نہ چھوئے گی مگر گنتی کے چند دن۔ اے حبیب! تم فرمادو:

أَتَّخَذْتُمْ عِندَ اللَّهِ عَهْدًا فَلَنْ يُخْلِفَ اللَّهُ عَهْدَكُمْ ۚ

أَتَّخَذْتُمْ	عِندَ اللَّهِ	عَهْدًا	فَلَنْ يُخْلِفَ	اللَّهُ	عَهْدَكُمْ
کیا تم نے لیا ہوا ہے	اللہ سے	کوئی عہد، وعدہ	تو ہر گز خلاف نہ کرے گا	اللہ	اپنا عہد، وعدہ

کیا تم نے خدا سے کوئی وعدہ لیا ہوا ہے؟ (اگر ایسا ہے، پھر) تو اللہ ہر گز وعدہ خلافی نہیں کرے گا

أَمْ تَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿١٠﴾ بَلَىٰ مَنْ كَسَبَ

أَمْ	تَقُولُونَ	عَلَى اللَّهِ	مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿١٠﴾	بَلَىٰ	مَنْ	كَسَبَ
یا، بلکہ	تم کہتے ہو	اللہ پر	وہ جو	تم نہیں جانتے	کیوں نہیں	جس نے

بلکہ تم اللہ پر وہ بات کہہ رہے ہو جس کا تمہیں علم نہیں ۝ کیوں نہیں، جس نے گناہ کمایا

سَيِّئَةً وَآحَاطَتْ بِهِ خَطِيئَتُهُ فَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا

سَيِّئَةً ﴿١﴾	وَ	آحَاطَتْ ﴿٢﴾	بِهِ	خَطِيئَتُهُ	فَأُولَٰئِكَ	أَصْحَابُ النَّارِ	هُم	فِيهَا
برائی، گناہ	اور	گھیر لیں	اسے	اس کی خطائیں	تو یہ لوگ	آگ والے	وہ	اس میں

اور اس کی خطانے اس کا گھیر او کر لیا تو وہی لوگ جہنمی ہیں، وہ

خُلِدُوا ۖ ﴿١١﴾ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَٰئِكَ

خُلِدُوا ۖ ﴿١١﴾	وَالَّذِينَ	آمَنُوا	وَعَمِلُوا	الصَّالِحَاتِ	أُولَٰئِكَ
ہمیشہ رہنے والے	اور	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	عمل کیے

ہمیشہ اس میں رہیں گے ۝ اور جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے وہ

۱۔۔۔ اس آیت میں گناہ سے شرک و کفر مراد ہے۔

۲۔۔۔ احاطہ کرنے سے یہ مراد ہے کہ نجات کی تمام راہیں بند ہو جائیں اور کفر و شرک ہی پر اس کو موت آئے۔



أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿١٦﴾ وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَ

أَصْحَابُ الْجَنَّةِ	هُمْ	فِيهَا	خَالِدُونَ ﴿١٦﴾	وَ	إِذْ	أَخَذْنَا	مِيثَاقَ
جنت والے	وہ	اس میں	ہمیشہ رہنے والے	اور	جب	ہم نے لیا	عہد، وعدہ

جنت والے ہیں انہیں ہمیشہ اس میں رہنا ○ اور یاد کرو جب ہم نے

بَنِي إِسْرَآءِيلَ لَا تَعْبُدُونَ إِلَّا اللَّهَ ۖ وَبِالْوَالِدَيْنِ

بَنِي إِسْرَآءِيلَ	لَا تَعْبُدُونَ	إِلَّا	اللَّهَ	وَ	بِالْوَالِدَيْنِ
بنی اسرائیل، اولاد یعقوب (سے)	تم عبادت نہیں کرو گے	مگر	اللہ (کی)	اور	والدین کے ساتھ

بنی اسرائیل سے عہد لیا کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ

إِحْسَانًا وَذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسْكِينِ

إِحْسَانًا	وَ	ذِي الْقُرْبَىٰ	وَ	الْيَتَامَىٰ	وَ	الْمَسْكِينِ
احسان، اچھا سلوک (کرتا)	اور	قرابت والوں، رشتہ داروں	اور	یتیموں	اور	مسکینوں (سے)

بھلائی کرو اور رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ (اچھا سلوک کرو)

وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا ۚ أَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ ۚ وَهُمْ

وَقُولُوا	لِلنَّاسِ	حُسْنًا <sup>(۱)</sup>	وَ	أَقِيمُوا	الصَّلَاةَ	وَ	آتُوا	الزَّكَاةَ	وَهُمْ
اور	کہو	اچھی بات	اور	قائم رکھو	نماز	اور	ادا کرو	زکوٰۃ	پھر

اور لوگوں سے اچھی بات کہو اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو (لیکن) پھر تم میں سے

تَوَلَّيْتُمْ إِلَّا قَلِيلًا مِّنْكُمْ وَأَنتُمْ مُّعْرِضُونَ ﴿١٧﴾ وَإِذْ

تَوَلَّيْتُمْ	إِلَّا	قَلِيلًا	مِّنْكُمْ	وَ	أَنتُمْ	مُعْرِضُونَ ﴿١٧﴾	وَ	إِذْ
تم نے منہ پھیر لیا	مگر	تھوڑے	تم میں سے	اور	تم	منہ موڑنے والے (ہو)	اور	جب

چند آدمیوں کے علاوہ سب پھر گئے اور تم (ویسے ہی اللہ کے احکام سے) منہ موڑنے والے ہو ○ اور یاد کرو جب

۱۔۔۔ اچھی بات سے مراد نیکی کی دعوت دینا اور برائیوں سے روکنا ہے۔ نیکی کی دعوت میں اس کے تمام طریقے داخل ہیں، جیسے بیان کرنا، درس دینا، وعظ و نصیحت کرنا وغیرہ۔

۲۔۔۔ اس سے معلوم ہوا کہ بنی اسرائیل کی عادت ہی اللہ تعالیٰ کے احکام سے اعراض کرنا اور اس کے عہد سے پھر جانا ہے۔

بنی اسرائیل کو عہد دینا میں دیے گئے احکام

بنی اسرائیل کی ان احکام کی تفصیل



أَخَذْنَا مِيثَاقَكُمْ لَا تَسْفِكُونَ دِمَاءَكُمْ وَلَا تُخْرِجُونَ أَنْفُسَكُمْ مِنْ

أَخَذْنَا	مِيثَاقَكُمْ	لَا تَسْفِكُونَ	دِمَاءَكُمْ	وَلَا	تُخْرِجُونَ	أَنْفُسَكُمْ	مِنْ
ہم نے لیا	تمہارا عہد	تم نہ بہاؤ گے	اپنے خون	اور	نہ نکالو گے	اپنے لوگ	سے

ہم نے تم سے عہد لیا کہ آپس میں کسی کا خون نہ بہانا اور اپنے لوگوں کو

دِيَارِكُمْ ثُمَّ أَقْرَرْتُمْ وَأَنْتُمْ تَشْهَدُونَ ﴿٨٢﴾ ثُمَّ أَنْتُمْ

دِيَارِكُمْ	ثُمَّ	أَقْرَرْتُمْ	وَلَا	أَنْتُمْ	تَشْهَدُونَ ﴿٨٢﴾	ثُمَّ	أَنْتُمْ
اپنے گھروں، بستیوں (سے)	پھر	تم نے اقرار کر لیا	اور	تم	گواہی دیتے ہو	پھر	تم

اپنی بستیوں سے نہ نکالنا پھر تم نے اقرار بھی کر لیا اور تم (خود اس کے) گواہ ہو ○ پھر یہ تم

هُوَ لَا يَتَّقِلُونَ أَنْفُسَكُمْ وَتُخْرِجُونَ فَرِيقًا

هُوَ لَا يَتَّقِلُونَ	أَنْفُسَكُمْ	وَلَا	تُخْرِجُونَ	فَرِيقًا	مِنْكُمْ	مِنْ
وہ لوگ ہو جو	قتل کرتے ہو	اپنے لوگ	اور	نکالتے ہو	ایک گروہ (کو)	اپنے میں سے

ہی ہو جو اپنے لوگوں کو قتل (بھی) کرنے لگے اور اپنے میں سے ایک گروہ کو

دِيَارِهِمْ تَظْهَرُونَ عَلَيْهِمْ بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۖ

دِيَارِهِمْ	تَظْهَرُونَ	عَلَيْهِمْ	بِالْإِثْمِ	وَالْعُدْوَانِ ۖ
ان کے گھروں، بستیوں	تم مدد کرتے ہو	ان پر (ان کے خلاف)	گناہ میں	اور زیادتی

ان کے وطن سے (بھی) نکالنے لگے، تم ان کے خلاف گناہ اور زیادتی کے کاموں میں مدد (بھی) کرتے ہو اور

إِنْ يَأْتِوكُمْ أَسْرَى تَفْدُوهُمْ وَهُمْ وَهُوَ

إِنْ يَأْتِوكُمْ	أَسْرَى	تَفْدُوهُمْ	وَلَا	هُوَ
اگر وہ آئیں تمہارے پاس	قیدی (ہو کر)	تم فدیہ دے کر چھڑا لیتے ہو انہیں	اور (حالانکہ)	وہ (نکالنا)

اگر وہی قیدی ہو کر تمہارے پاس آئیں تو تم معاوضہ دے کر انہیں چھڑا لیتے ہو حالانکہ



مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ إِخْرَاجُهُمْ ۖ أَفْتَوْا مَنْ يَبْعَثُ الْكِتَابَ وَ

مُحَرَّمٌ	عَلَيْكُمْ	إِخْرَاجُهُمْ	أَفْتَوْا مَنْ	يَبْعَثُ الْكِتَابَ	وَ
حرام کیا گیا	تمہارے اوپر	انہیں نکالنا	کیا تو تم ایمان لاتے ہو	کتاب کے کچھ حصے پر	اور

تمہارے اوپر تو ان کا نکالنا ہی حرام ہے۔ تو کیا تم اللہ کے بعض احکامات کو مانتے ہو اور

تَكْفُرُونَ بِبَعْضٍ فَمَا جَزَاءُ مَنْ يَفْعَلُ ذَلِكَ مِنْكُمْ إِلَّا خِزْيٌ

تَكْفُرُونَ	بِبَعْضٍ <sup>(۱)</sup>	فَمَا	جَزَاءُ	مَنْ	يَفْعَلُ	ذَلِكَ	مِنْكُمْ	إِلَّا	خِزْيٌ <sup>(۲)</sup>
انکار کرتے ہو	کچھ حصے کا	تو کیا	جزاء	جو	کرے	یہ	تم میں سے	مگر	رسوائی

بعض سے انکار کرتے ہو؟ تو جو تم میں ایسا کرے اس کا بدلہ دنیوی زندگی میں

فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يُرَدُّونَ إِلَى أَشَدِّ الْعَذَابِ ۖ وَمَا

فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا	وَ	يَوْمَ الْقِيَامَةِ	يُرَدُّونَ	إِلَى أَشَدِّ الْعَذَابِ	وَ	مَا
دنیا کی زندگی میں	اور	روزِ قیامت	لوٹائے جائیں گے	شدید ترین عذاب کی طرف	اور	نہیں

ذلت و رسوائی کے سوا اور کیا ہے اور قیامت کے دن انہیں شدید ترین عذاب کی طرف لوٹایا جائے گا اور

اللَّهُ يَغْفِلُ عَمَّا تَعْمَلُونَ ۝ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا

اللَّهُ	يَغْفِلُ	عَمَّا	تَعْمَلُونَ ۝	أُولَٰئِكَ	الَّذِينَ	اشْتَرَوُا
اللہ	غافل	(اس) سے جو	تم کرتے ہو	یہ لوگ	جنہوں نے	خرید لی، لے لی

اللہ تمہارے اعمال سے بے خبر نہیں ۝ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے

الْحَيَاةِ الدُّنْيَا بِالْآخِرَةِ ۖ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ الْعَذَابُ وَلَا

الْحَيَاةِ الدُّنْيَا	بِالْآخِرَةِ	فَلَا يُخَفَّفُ	عَنْهُمْ	الْعَذَابُ	وَلَا
دنیا کی زندگی	آخرت کے بدلے	تو نہیں ہلکا کیا جائے گا	ان سے	عذاب	اور نہ

آخرت کے بدلے دنیا کی زندگی خرید لی تو ان سے نہ تو عذاب ہلکا کیا جائے گا اور نہ

۱۔۔۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ شریعت کے تمام احکام پر ایمان رکھنا ضروری ہے اور تمام ضروری احکام پر عمل کرنا بھی ضروری ہے۔ کوئی شخص کسی وقت

بھی شریعت کی پابندی سے آزاد نہیں ہو سکتا اور خود کو طریقت کا نام لے کر یا کسی بھی طریقے سے شریعت سے آزاد کہنے والے کافر ہیں۔

۲۔۔۔ اس سے معلوم ہوا کہ کسی کی طرفداری میں دین کی مخالفت کرنا آخری عذاب کے علاوہ دنیا میں بھی ذلت و رسوائی کا باعث ہوتا ہے۔



هُمْ يُنْصَرُونَ ۝۸۱ وَ لَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ وَ قَفَّيْنَا

هُمْ	يُنْصَرُونَ ۝۸۱	وَ	لَقَدْ	آتَيْنَا	مُوسَى	الْكِتَابَ	وَ	قَفَّيْنَا
وہ	مدد کئے جائیں گے	اور	پیشک	ہم نے دی	موسیٰ (کو)	کتاب	اور	ہم نے پیچھے بھیجے

ہی ان کی مدد کی جائے گی ○ اور بے شک ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا کی اور اس کے بعد

مِنْ بَعْدِهِ بِالرُّسُلِ ۚ وَ آتَيْنَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنَاتِ وَ

مِنْ	بَعْدِهِ ۚ	بِالرُّسُلِ	وَ	آتَيْنَا	عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ	الْبَيِّنَاتِ	وَ
سے	اس کے بعد	رسول	اور	ہم نے دیں	مریم کے بیٹے عیسیٰ (کو)	روشن نشانیاں	اور

پے در پے رسول بھیجے اور ہم نے عیسیٰ بن مریم کو کھلی نشانیاں عطا فرمائیں اور

أَيَّدْنَاهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ ۖ أَفَكُلَّمَا جَاءَكُمْ رَسُولٌ

أَيَّدْنَاهُ ۖ	بِرُوحِ الْقُدُسِ	أَفَكُلَّمَا	جَاءَكُمْ	رَسُولٌ
ہم نے مدد کی اس کی	پاک روح کے ذریعے	تو کیا جب کبھی	آیا تمہارے پاس	کوئی رسول

پاک روح کے ذریعے ان کی مدد کی تو (اے بنی اسرائیل!) کیا (تمہارا یہ معمول نہیں ہے؟ کہ) جب کبھی تمہارے پاس

يَسْأَلُكُمْ أَنْتُمْ أَنْ تَتَّهَوَّيَ ۚ أَنْفُسُكُمْ اسْتَكْبَرْتُمْ ۖ فَفَرِّقُوا

يَسْأَلُكُمْ	أَنْ تَتَّهَوَّيَ	أَنْفُسُكُمْ	اسْتَكْبَرْتُمْ	فَفَرِّقُوا
(اس کے) ساتھ جو	نہیں پسند کرتے	تمہارے نفس، دل	(تو) تم تکبر کرتے	پھر ایک گروہ (کو)

کوئی رسول ایسے احکام لے کر تشریف لایا جنہیں تمہارے دل پسند نہیں کرتے تھے تو تم تکبر کرتے تھے پھر

كَذَّبْتُمْ ۚ وَ قَرِيبًا تَقْتُلُونَ ۝۸۲ وَ قَالُوا اقْتُلُوا بَنِي

كَذَّبْتُمْ	وَ	قَرِيبًا	تَقْتُلُونَ ۝۸۲	وَ	قَالُوا	اقْتُلُوا بَنِي
تم نے جھٹلایا	اور	ایک گروہ (کو)	قتل کرتے ہو	اور	(یہودیوں نے) کہا	ہمارے دل

ان (انبیاء میں سے) ایک گروہ کو تم جھٹلاتے تھے اور ایک گروہ کو شہید کر دیتے تھے ○ اور یہودیوں نے کہا: ہمارے

۱۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مدد حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ذریعہ فرمائی۔ معلوم ہوا کہ اللہ کے پیارے مدد کر سکتے ہیں۔



عَلَفَ ۚ بَلْ لَعَنَهُمُ اللَّهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيلًا مَّا

عَلَفَ	بَلْ	لَعَنَهُمُ	اللَّهُ	بِكُفْرِهِمْ	فَقَلِيلًا	مَّا
پر دوں والے (ہیں)	بلکہ	لعت کی ان پر	اللہ (نے)	ان کے کفر کے سبب	تو تھوڑے	وہ جو

دلوں پر پردے پڑے ہوئے ہیں بلکہ اللہ نے ان کے کفر کی وجہ سے ان پر لعنت کر دی ہے تو ان میں سے تھوڑے

يَوْمُ مَوْنٍ ۝ وَلَمَّا جَاءَهُمْ كِتَابٌ مِّنْ عِندِ اللَّهِ مُصَدِّقٌ

يَوْمُ مَوْنٍ ۝	وَلَمَّا	جَاءَهُمْ	كِتَابٌ	مِّنْ عِندِ اللَّهِ	مُصَدِّقٌ
ایمان لاتے ہیں	اور	آئی ان کے پاس	کتاب	اللہ کے پاس سے	تصدیق کرنے والی

لوگ ہی ایمان لاتے ہیں ○ اور جب ان کے پاس اللہ کی وہ کتاب آئی

لِّمَامَعَهُمْ ۚ وَكَانُوا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى

لِّمَامَعَهُمْ ۚ	وَ	كَانُوا	مِنْ قَبْلُ	يَسْتَفْتِحُونَ	عَلَى
اس کی جو	ان کے ساتھ (ہے)	اور	وہ تھے	(اس سے) پہلے	فتح طلب کرتے

جو ان کے پاس (موجود) کتاب کی تصدیق کرنے والی ہے اور اس سے پہلے یہ اسی نبی کے وسیلہ سے

الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ فَلَمَّا جَاءَهُمْ مَا عَرَفُوا كَفَرُوا

الَّذِينَ	كَفَرُوا ۚ	فَلَمَّا	جَاءَهُمْ	مَا	عَرَفُوا	كَفَرُوا
ان لوگوں کے جو	(جنہوں نے)	کفر کیا	توجہ	آیا ان کے پاس	وہ جسے	پہچانتے تھے

کافروں کے خلاف فتح مانگتے تھے توجہ ان کے پاس وہ جانا پہچانا نبی تشریف لے آیا تو اس کے منکر

بِهِ ۚ فَلَعَنَ اللَّهُ عَلَى الْكَافِرِينَ ۝ بِئْسَ مَا اشْتَرَوْا

بِهِ ۚ	فَلَعَنَ اللَّهُ	عَلَى الْكَافِرِينَ ۝	بِئْسَ مَا	اشْتَرَوْا
اس کے ساتھ	پس اللہ کی لعنت	کافروں پر	کتنا برا ہے وہ جو	انہوں نے بیچ دیں

ہو گئے تو اللہ کی لعنت ہوا انکار کرنے والوں پر ○ انہوں نے اپنی جانوں کا

نیا کریم اللہ تعالیٰ وسلم کی تشریف آوری سے پہلے اور بعد میں یہودیوں کا حال

یہودیوں کا جسد کی وجہ سے اسلام قبول نہ کرنا



يَهَ أَنْفُسَهُمْ أَنْ يَكْفُرُوا بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ

يَهَ	أَنْفُسَهُمْ	أَنْ	يَكْفُرُوا	بِمَا	أَنْزَلَ	اللَّهُ <sup>(۱)</sup>
اس کے بدلے	اپنی جانیں	کہ	انکار کرتے ہیں	(اس) کا جو	نازل کیا	اللہ (نے)

کتنابر اسودا کیا کہ اللہ نے جو نازل فرمایا ہے اس کا انکار کر رہے ہیں

بَغِيًّا أَنْ يَنْزِلَ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ عَلَى مَنْ

بَغِيًّا <sup>(۲)</sup>	أَنْ	يَنْزِلَ	اللَّهُ	مِنْ فَضْلِهِ	عَلَى مَنْ
(کافروں کا انکار) حسد (کی وجہ سے)	کہ	نازل کرتا ہے	اللہ	اپنے فضل سے	جس پر

اس حسد کی وجہ سے کہ اللہ اپنے فضل سے اپنے جس

يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ قَبَآءُ وَيُغْضِبُ عَلَى غَضَبٍ ۚ وَ

يَشَاءُ	مِنْ عِبَادِهِ	قَبَآءُ	بِغَضَبٍ	عَلَى غَضَبٍ	وَ
وہ چاہتا ہے	اپنے بندوں میں سے	پس وہ لوٹے	غضب کے ساتھ	غضب پر	اور

بندے پر چاہتا ہے وحی نازل فرماتا ہے تو یہ لوگ غضب پر غضب کے مستحق ہو گئے اور

لِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ مُهِينٌ ۙ وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ امْنُوا

لِلْكَافِرِينَ	عَذَابٌ	مُهِينٌ <sup>(۱)</sup>	وَ	إِذَا	قِيلَ	لَهُمْ	امْنُوا
کافروں کے لئے (ہے)	عذاب	ذلیل کر دینے والا	اور	جب	کہا گیا	ان سے	ایمان لاؤ

کافروں کے لیے ذلت کا عذاب ہے ۝ اور جب ان سے کہا جائے کہ اس پر ایمان لاؤ

بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ قَالُوا تَأْتُونَنَا بِمَاءٍ أَنْزَلَ

بِمَا	أَنْزَلَ	اللَّهُ	قَالُوا	تَأْتُونَنَا	بِمَا	أَنْزَلَ
(اس) پر جو	نازل کیا، اتارا	اللہ (نے)	انہوں نے کہا	ہم ایمان لاتے ہیں	(اس) پر جو	نازل کیا گیا

جو اللہ نے نازل فرمایا ہے تو کہتے ہیں: ہم اسی پر ایمان لاتے ہیں جو ہمارے اوپر نازل کیا گیا

①۔ اس سے ہر آدمی نصیحت حاصل کرے کہ ایمان کی جگہ کفر، نیکوں کی جگہ گناہ، اطاعت کی جگہ نافرمانی، رضائے الہی کی جگہ اللہ تعالیٰ کے غضب کا سودا بہت خسارے کا سودا ہے۔

②۔ اس سے معلوم ہوا کہ منصب و مرتبے کی طلب انسان کے دل میں حسد پیدا ہونے کا ایک سبب ہے اور یہ بھی معلوم کہ حسد ایسا خبیث مرض ہے جو انسان کو کفر تک بھی لے جاسکتا ہے۔



عَلَيْنَا وَيَكْفُرُونَ بِسَآءِ آءَآءِ ۚ وَهُوَ

عَلَيْنَا	وَ	يَكْفُرُونَ	بِسَآءِ	وَرَآءَآءَآءِ	وَ	هُوَ
ہمارے اوپر	اور	وہ انکار کرتے ہیں	(اس) کا جو	اس (تورات) کے علاوہ (ہے)	اور (حالانکہ)	وہ (قرآن)

اور وہ تورات کے علاوہ دیگر کائنات کا انکار کرتے ہیں حالانکہ وہ (قرآن)

الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ ۗ قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُونَ

الْحَقُّ	مُصَدِّقًا	لِّمَا	مَعَهُمْ	قُلْ	فَلِمَ	تَقْتُلُونَ
حق	تصدیق کرنے والا	(اس) کی جو	ان کے ساتھ (ہے)	تم کہو	تو کیوں	تم قتل کرتے (تھے)

بھی حق ہے ان کے پاس موجود (کتاب) کی تصدیق کرنے والا ہے۔ اے محبوب! تم فرمادو کہ (اے یہودیو!)

أَنبِيَآءَ اللَّهِ مِنْ قَبْلُ إِن كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۙ ۙ وَلَقَدْ جَاءَكُمْ

أَنبِيَآءَ اللَّهِ	مِنْ قَبْلُ	إِن	كُنْتُمْ	مُؤْمِنِينَ	وَلَقَدْ	جَاءَكُمْ
اللہ کے انبیاء	(اس) سے پہلے	اگر	تم تھے	ایمان والے	اور	آئے تمہارے پاس

اگر تم ایمان والے تھے تو پھر پہلے تم اللہ کے نبیوں کو کیوں شہید کرتے تھے؟ اور بیشک تمہارے پاس

مُوسَىٰ بِالْبَيِّنَاتِ ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْ بَعْدِ ۙ

مُوسَىٰ	بِالْبَيِّنَاتِ	ثُمَّ	اتَّخَذْتُمُ	الْعِجْلَ	مِنْ	بَعْدِ ۙ
موسیٰ	روشن نشانیوں کے ساتھ	پھر	تم نے اختیار کر لیا	بچھڑا (بطور معبود)	سے	اس کے بعد

موسیٰ روشن نشانیاں لے کر تشریف لائے پھر تم نے اس کے بعد بچھڑے کو معبود بنالیا

وَأَنْتُمْ ظَالِمُونَ ۙ ۙ وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمْ

وَأَنْتُمْ	ظَالِمُونَ	وَ	إِذْ	أَخَذْنَا	مِيثَاقَكُمْ	وَرَفَعْنَا	فَوْقَكُمْ
اور تم	ظلم کرنے والے (تھے)	اور	جب	ہم نے لیا	تمہارا عہد	اور	بلند کیا

اور تم ظالم تھے اور (یاد کرو) جب ہم نے تم سے عہد لیا اور کوہ طور کو تمہارے سروں پر بلند کر دیا

۱..... حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے بنی اسرائیل نے انبیاء کرام علیہم السلام کو شہید نہ کیا تھا مگر چونکہ وہ قاتلوں کی اس حرکت سے راضی تھے اور ان کو اپنا مذہب مانتے تھے اور انہیں عظمت سے یاد کرتے تھے اس لئے انہیں بھی قاتلوں میں شامل کیا گیا۔



الطُّورَ ۱ خُذُوا مَا آتَيْنَاكُمْ بِقُوَّةٍ ۱ وَاسْمَعُوا ۱ قَالُوا

الطُّورَ	خُذُوا	مَا	آتَيْنَاكُمْ	بِقُوَّةٍ (۱)	وَ	اسْمَعُوا	قَالُوا
طور (پہاڑ)	پکڑ لو، تھام لو	جو	ہم نے دیا تمہیں	مضبوطی سے	اور	سنو	انہوں نے کہا

(اور فرمایا) مضبوطی سے تھام لو اس کو جو ہم نے تمہیں عطا کی ہے اور سنو۔ انہوں نے کہا:

سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا ۱ وَأَشْرَبُوا ۱ فِي قُلُوبِهِمُ الْعِجْلَ

سَمِعْنَا	وَ	عَصَيْنَا	وَ	أَشْرَبُوا	فِي قُلُوبِهِمُ	الْعِجْلَ
ہم نے سنا	اور	نافرمانی کی، نہ مانا	اور	پلا دی گئی	ان کے دلوں میں	بچھڑا (کی محبت)

ہم نے سنا اور نہ مانا اور ان کے کفر کی وجہ سے ان کے دلوں میں تو بچھڑا رہا ہوا تھا۔

يُكَفِّرُهُمْ ۱ قُلْ بِئْسَ مَا يَأْمُرُكُمْ بِهِ إِيَّانُكُمْ

يُكَفِّرُهُمْ	قُلْ	بِئْسَ مَا	يَأْمُرُكُمْ	بِهِ	إِيَّانُكُمْ
ان کے کفر کے سبب	تم کہو	کتنا برا ہے جو	حکم دیتا ہے تمہیں	اس کے ساتھ	تمہارا ایمان

اے محبوب! تم فرمادو: اگر تم ایمان والے ہو تو تمہارا ایمان تمہیں

إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۱ قُلْ إِنْ كَانَتْ لَكُمْ الدَّارُ الْآخِرَةُ

إِنْ	كُنْتُمْ	مُؤْمِنِينَ ۱	قُلْ	إِنْ	كَانَتْ	لَكُمْ	الدَّارُ الْآخِرَةُ
اگر	تم ہو	ایمان والے	تم کہو	اگر	ہے	تمہارے لئے	آخرت کا گھر

کتنا برا حکم دیتا ہے ۱ اے محبوب! تم فرمادو: اگر دوسرے لوگوں کو چھوڑ کر آخرت کا گھر

عِنْدَ اللَّهِ خَالِصَةً ۱ مِّنْ دُونِ النَّاسِ فَتَمَتُّوا ۱ الْمَوْتَ ۱ إِنْ

عِنْدَ اللَّهِ	خَالِصَةً	مِّنْ دُونِ النَّاسِ	فَتَمَتُّوا	الْمَوْتَ (۲)	إِنْ
اللہ کے پاس	خالص	لوگوں کے علاوہ سے (اور لوگوں کو چھوڑ کر)	تو تم تمنا کرو	موت (کی)	اگر

اللہ کے نزدیک خالص تمہارے ہی لئے ہے تو اگر تم سچے ہو تو

۱۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ اس کے تمام احکام اور سب تقاضوں پر عمل کیا جائے اور ان کی خلاف ورزی نہ کی جائے۔

۲۔ موت کی محبت اور اللہ تعالیٰ کی ملاقات کا شوق مقبول بندوں کا طریقہ ہے البتہ دنیوی پریشانیوں سے نگاہ کر موت کی دعا کرنا صبر و رضا و تسلیم و توکل کے خلاف ہے اور ناجائز ہے۔



كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿۹۴﴾ وَلَنْ يَتَمَنَّوْهُ أَبَدًا بِمَا

كُنْتُمْ	صَادِقِينَ ﴿۹۴﴾	وَلَنْ يَتَمَنَّوْهُ	أَبَدًا	بِمَا
تم ہو	سچے	اور	وہ ہرگز تمنا نہیں کریں گے اس کی	کبھی (ان اعمال کی) وجہ سے جو

موت کی تمنا تو کرو ○ اور اپنی بد اعمالیوں کی وجہ سے یہ ہرگز کبھی

قَدْ مَتَّ أَيْدِيَهُمْ ۖ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالظَّالِمِينَ ﴿۹۵﴾ وَلَتَجِدَنَّهُمْ

قَدْ مَتَّ	أَيْدِيَهُمْ	وَاللَّهُ	عَلِيمٌ	بِالظَّالِمِينَ ﴿۹۵﴾	وَلَتَجِدَنَّهُمْ
آگے بھیجے	ان کے ہاتھوں (نے)	اور	اللہ	جانتا ہے	ضرور تم پاؤ گے انہیں

موت کی تمنا نہ کریں گے اور اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے ○ اور بیشک تم ضرور انہیں پاؤ گے

أَحْرَصَ النَّاسِ عَلَى حَيَاتِهِ ۖ وَمِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا ۚ

أَحْرَصَ النَّاسِ	عَلَى حَيَاتِهِ	وَمِنَ الَّذِينَ	أَشْرَكُوا ۚ
لوگوں میں سب سے زیادہ حریص	زندگی پر	اور	ان لوگوں سے جو (جنہوں نے) شرک کیا

کہ سب لوگوں سے زیادہ جینے کی ہوس رکھتے ہیں اور مشرکوں میں سے

يَوْمَ أَحَدُهُمْ لَوْ يُعَمَّرُ أَلْفَ سَنَةٍ وَمَا

يَوْمَ	أَحَدُهُمْ	لَوْ يُعَمَّرُ	أَلْفَ سَنَةٍ	وَمَا
تمنا کرتا ہے	ان کا ایک (گروہ)	اگر، کاش	اسے عمر دی جائے	ہزار سال

ایک (گروہ) تمنا کرتا ہے کہ کاش اسے ہزار سال کی زندگی دیدی جائے حالانکہ

هُوَ بِمُرْحَازَةٍ مِنَ الْعَذَابِ أَنْ يُعَمَّرَ ۖ وَاللَّهُ

هُوَ	بِمُرْحَازَةٍ	مِنَ الْعَذَابِ	أَنْ يُعَمَّرَ	وَاللَّهُ
وہ (اتنی عمر ملنا)	دور کرنے والا اسے	عذاب سے	کہ عمر دیا جائے	اور

اتنی عمر کا دیا جانا بھی اسے عذاب سے دور نہ کر سکے گا اور اللہ

۱..... کفار دنیاوی زندگی پر حریص ہوتے ہیں اور موت سے بہت بھاگتے ہیں جبکہ مومن کی شان یہ ہے کہ وہ اگر زندگی چاہتا ہے تو صرف اس لئے کہ زیادہ نیکیاں کرے، آخرت کا توشہ جمع کرے۔



بَصِيرًا يَسَاعِمُونَ ۙ قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِلْجَبْرِيلِ

بَصِيرًا	يَسَاعِمُونَ ۙ	قُلْ	مَنْ	كَانَ	عَدُوًّا	لِجَبْرِيلَ
دیکھنے والا (ہے)	(اس) کو جو	وہ عمل کرتے ہیں	تم کہو	جو کوئی	ہو	دشمن جبریل کا

ان کے تمام اعمال کو خوب دیکھ رہا ہے ۝ اے محبوب! تم فرمادو: جو کوئی جبرائیل کا دشمن ہو (تو ہو)

فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلَى قَلْبِكَ بِإِذْنِ اللَّهِ مُصَدِّقًا

فَإِنَّهُ	نَزَّلَهُ	عَلَى قَلْبِكَ	بِإِذْنِ اللَّهِ	مُصَدِّقًا
تو بیشک وہ (قرآن)	اس نے اتارا اسے	تمہارے دل پر	اللہ کے حکم، اجازت سے	تصدیق کرنے والا

پس بیشک اس نے تو تمہارے دل پر اللہ کے حکم سے یہ اتارا ہے،

لِّمَآبَدِينَ يَدِيهِ وَهُدًى وَبُشْرَىٰ لِلْمُؤْمِنِينَ ۙ

لِّمَآ	بَدِينَ	يَدِيهِ	وَ	هُدًى	وَ	بُشْرَىٰ	لِلْمُؤْمِنِينَ ۙ
(اس) کی جو	اس (قرآن) سے پہلے	اور	ہدایت	اور	بشارت، خوشخبری	ایمان والوں کے لئے	

جو اپنے سے پہلے موجود کتابوں کی تصدیق فرمانے والا ہے اور ایمان والوں کے لئے ہدایت اور بشارت ہے ۝

مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِلَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَرُسُلِهِ وَجِبْرِيلَ وَ

مَنْ	كَانَ	عَدُوًّا	لِلَّهِ	وَ	مَلَائِكَتِهِ	وَ	رُسُلِهِ	وَ	جِبْرِيلَ
جو	ہو	دشمن	اللہ کا	اور	اس کے فرشتوں	اور	اس کے رسولوں	اور	جبریل

جو کوئی اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کے رسولوں اور جبرائیل اور

مِيكَالَ فَإِنَّ اللَّهَ عَدُوٌّ لِلْكَافِرِينَ ۙ وَ لَقَدْ

مِيكَالَ	فَإِنَّ	اللَّهَ	عَدُوٌّ	لِلْكَافِرِينَ ۙ	وَ	لَقَدْ
میکائیل (کا)	تو بیشک	اللہ	دشمن (ہے)	کافروں کا	اور	ضرور تحقیق، بیشک

میکائیل کا دشمن ہو تو اللہ کافروں کا دشمن ہے ۝ اور بیشک

۱۔ اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء کرام علیہم السلام اور فرشتوں سے دشمنی کفر اور غضب الہی کا سبب ہے اور محبوبان حق سے دشمنی خداوند جان سے دشمنی کرنا ہے۔



أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ وَمَا يَكْفُرُ بِهَا

أَنْزَلْنَا	إِلَيْكَ	آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ	و	مَا يَكْفُرُ	بِهَا
ہم نے نازل کیں، اتاریں	تمہاری طرف	روشن نشانیاں	اور	نہیں انکار کرتے	ان (نشانوں) کا
ہم نے تمہاری طرف روشن آیتیں نازل کیں اور ان کا انکار					

إِلَّا الْفَاسِقُونَ ﴿٩٩﴾ أَوْ كَلَّمَا عَهْدًا عَاهِدًا فَرِيقٌ

إِلَّا	الْفَاسِقُونَ ﴿٩٩﴾	أَوْ	كَلَّمَا	عَهْدًا	عَهْدًا	فَرِيقٌ
مگر	فاسق، نافرمان	کیا اور	جب کبھی	انہوں نے کیا	کوئی عہد	پھینک دیا اسے
صرف نافرمان ہی کرتے ہیں ○ اور جب کبھی انہوں نے کوئی عہد کیا تو ان میں سے ایک گروہ نے						

مِّنْهُمْ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿١٠٠﴾ وَلَسَّاجَا ءَهُمْ رَسُولٌ

مِّنْهُمْ	بَلْ	أَكْثَرُهُمْ	لَا يُؤْمِنُونَ ﴿١٠٠﴾	و	لَسَّ	ءَهُمْ رَسُولٌ
ان میں سے	بلکہ	ان میں سے اکثر	مانتے ہی نہیں	اور	جب	آیا ان کے پاس
اس عہد کو پھینک دیا بلکہ ان میں سے اکثر مانتے ہی نہیں ○ اور جب ان کے پاس اللہ کی طرف سے ایک رسول						

قَرِئٌ عِنْدَ اللَّهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ تَبَيَّنَ

قَرِئٌ	عِنْدَ اللَّهِ	مُصَدِّقٌ	لِّمَا	مَعَهُمْ	تَبَيَّنَ
اللہ کی طرف سے	تصدیق کرنے والا	(اس) کی جو	ان کے ساتھ (ہے)	پھینک دیا	
تشریف لایا جو ان کی کتابوں کی تصدیق فرمانے والا ہے تو					

فَرِيقٌ مِّنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ كَتَبَ اللَّهُ

فَرِيقٌ (۱)	مِّنَ الَّذِينَ	أُوتُوا	الْكِتَابَ	كَتَبَ اللَّهُ
ایک گروہ (نے)	ان لوگوں میں سے جو (جنہیں)	دی گئی	کتاب	اللہ کی کتاب
اہل کتاب میں سے ایک گروہ نے اللہ کی کتاب کو				

۱۔ یہودی تورات کی بہت تعظیم کرتے تھے مگر حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہ لانے کو اس پر عمل نہ کیا گیا یوں گویا اسے پس پشت ڈال دیا۔



حضرت سلیمان علیہ السلام پر جادو کی تہمت کی تردید، یہودیوں کا جادو سکھانا اور ہاروت و ماروت، مائینا الشکر کا واقعہ

وَرَآءَ ظُهُورِهِمْ كَانَتْهُمْ ۖ لَا يَعْلَمُونَ ۖ وَاتَّبِعُوا مَا

وَرَآءَ ظُهُورِهِمْ	كَانَتْهُمْ	لَا يَعْلَمُونَ ۖ	وَ	اتَّبِعُوا	مَا
اپنی پشتوں کے پیچھے	گویا کہ وہ	(کچھ) نہیں جانتے ہیں	اور	انہوں نے پیروی کی	(اس جادو کی) جو

پیچھے پیچھے یوں پھینک دیا گویا وہ کچھ جانتے ہی نہیں ہیں ○ اور یہ

تَتَّبِعُوا الشَّيَاطِينَ عَلَىٰ مُلْكٍ سُلَيْمٍ ۖ وَمَا كَفَرُ سُلَيْمٍ ۖ وَ

تَتَّبِعُوا	الشَّيَاطِينَ	عَلَىٰ	مُلْكٍ سُلَيْمٍ	وَ	مَا كَفَرُ	سُلَيْمٍ ۖ	وَ
پڑھتے	شیاطین	پر (میں)	سلیمان کے دور حکومت	اور	کفر نہ کیا	سلیمان (نے)	اور

سلیمان کے عہد حکومت میں اس جادو کے پیچھے پڑ گئے جو شیاطین پڑھا کرتے تھے اور سلیمان نے کفر نہ کیا بلکہ

لَكِنَّ الشَّيَاطِينَ كَفَرُوا وَيَعْلَمُونَ النَّاسَ السِّحْرَ ۖ وَمَا أُنْزِلَ

لَكِنَّ	الشَّيَاطِينَ	كَفَرُوا	وَيَعْلَمُونَ	النَّاسَ	السِّحْرَ	وَ	مَا	أُنْزِلَ
لیکن	شیاطین (نے)	کفر کیا	وہ سکھاتے	لوگوں (کو)	جادو	اور	جو	اتارا گیا

شیطان کافر ہوئے جو لوگوں کو جادو سکھاتے تھے اور (یہ تو اس جادو کے پیچھے بھی پڑ گئے تھے) جو

عَلَى الْمَلَائِكَةِ بِبَابِلَ هَارُوتَ وَمَارُوتَ ۖ وَمَا يَعْلَمُونَ

عَلَى الْمَلَائِكَةِ	بِبَابِلَ	هَارُوتَ	وَ	مَارُوتَ ۖ	وَ	مَا يَعْلَمُونَ
دو فرشتوں پر	بابل (شہر) میں	ہاروت	اور	ماروت	اور	وہ دونوں نہ سکھاتے

بابل شہر میں دو فرشتوں ہاروت و ماروت پر اتارا گیا تھا اور وہ دونوں

مِنْ أَحَدٍ حَتَّى يَقُولَا إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ

مِنْ أَحَدٍ	حَتَّى	يَقُولَا	إِنَّمَا	نَحْنُ	فِتْنَةٌ
کسی ایک (کو)	یہاں تک کہ	وہ کہتے	صرف	ہم	آزمائش، امتحان

کسی کو کچھ نہ سکھاتے جب تک یہ نہ کہہ لیتے کہ ہم تو صرف (لوگوں کا) امتحان ہیں

①..... لوگوں نے حضرت سلیمان علیہ السلام پر جادو کی تہمت لگائی تھی یہاں اس کا رد کیا گیا ہے۔

②..... ہاروت اور ماروت دو فرشتے ہیں اور فرشتے گناہوں سے معصوم ہوتے ہیں، ان کے ہارے میں مشہور قصے یہودیوں کے گھڑے ہوئے ہیں جو کہ غلط اور

باطل ہیں۔



فَلَا تَكْفُرْ ۚ فَيَتَعَلَّمُونَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُونَ

فَلَا تَكْفُرْ	فَيَتَعَلَّمُونَ	مِنْهُمَا	مَا	يُفَرِّقُونَ
پس تو کفر نہ کر (اے سیکھنے والے)	پس وہ لوگ سیکھتے	ان دونوں سے	وہ چیز جو	وہ جدائی ڈالتے ہیں
تو (اے لوگو! تم) اپنا ایمان ضائع نہ کرو۔ وہ لوگ ان فرشتوں سے ایسا جادو سیکھتے				

بِهِ بَيْنَ الْمَرْءِ وَرَوْحِهِ ۚ وَمَا هُمْ بِضَآرِّينَ

بِهِ	بَيْنَ الْمَرْءِ وَرَوْحِهِ	و	مَا	هُمْ	بِضَآرِّينَ
اس کے ذریعے	شوہر اور اس کی بیوی کے درمیان	اور (حالانکہ)	نہیں	وہ	نقصان پہنچانے والے
جس کے ذریعے مرد اور اس کی بیوی میں جدائی ڈال دیں حالانکہ وہ					

بِهِ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ وَيَتَعَلَّمُونَ مَا

بِهِ	مِنْ أَحَدٍ	إِلَّا	بِإِذْنِ اللَّهِ (۱)	و	يَتَعَلَّمُونَ	مَا
اس کے ذریعے	کسی ایک (کو)	مگر	اللہ کے حکم، اجازت سے	اور	وہ لوگ سیکھتے	جو
اس کے ذریعے کسی کو اللہ کے حکم کے بغیر کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے تھے اور یہ ایسی چیز سیکھتے تھے جو						

يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ ۚ وَلَقَدْ عَلِمُوا لَمَنِ

يَضُرُّهُمْ (۲)	و	لَا يَنْفَعُهُمْ	و	لَقَدْ	عَلِمُوا	لَمَنِ
نقصان دے انہیں	اور	نفع نہ دے انہیں	اور	ضرور تحقیق، بیشک	انہیں معلوم تھا	(کہ) ضرور جس نے
انہیں نقصان دے اور انہیں نفع نہ دے اور یقیناً انہیں معلوم ہے کہ جس نے						

اشْتَرَاهُ مَالَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلْقٍ ۚ وَلَيْسَ مَا

اشْتَرَاهُ	مَا	لَهُ	فِي الْآخِرَةِ	مِنْ خَلْقٍ	و	لَيْسَ	مَا
خریدا، لیا اس (جادو) کو	نہیں	اس کے لئے	آخرت میں	کوئی حصہ	اور	ضرور برا	جو
یہ سود لیا ہے آخرت میں اس کا کچھ حصہ نہیں اور انہوں نے							

- ۱۔ مؤثر حقیقی اللہ تعالیٰ ہے اور اسباب کی تاثیر اللہ تعالیٰ کی مشیت یعنی چاہنے کے تحت ہے۔ یعنی اللہ عز و جن چاہے تو ہی کوئی شے اثر کر سکتی ہے، اگر اللہ تعالیٰ نہ چاہے تو آگ جلانہ سکے، پانی پیاس نہ بجھا سکے اور دوا شفا نہ دے سکے۔
- ۲۔ جب جادو میں نقصان کی تاثیر ہے تو قرآنی آیات میں ضرور شفاء کی تاثیر ہے۔ یونہی جب کفار جادو سے نقصان پہنچا سکتے ہیں تو خدا کے بندے بھی کرامت کے ذریعہ نفع پہنچا سکتے ہیں۔



ایمان و تقویٰ کی فضیلت

شَرَوْا بِهٖ اَنْفُسَهُمْ ۚ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴿۱۰۲﴾ وَلَوْ اَنَّهٗم

شَرَوْا	بِہٖ	اَنْفُسَهُمْ	لَوْ	كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴿۱۰۲﴾	وَلَوْ	اَنَّهٗم
انہوں نے بچیں	اس کے بدلے	اپنی جانیں	اگر	وہ جانتے	اور	اگر

اپنی جانوں کا کتنا برا سودا کیا ہے، کیا ہی اچھا ہوتا اگر یہ جانتے ○ اور اگر وہ

اٰمَنُوْا وَاَتَّقُوا الْمُسُوْبَةَ ۖ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ

اٰمَنُوْا	وَاَتَّقُوا	الْمُسُوْبَةَ	مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ
ایمان لاتے	ڈرتے، پرہیز گاری اختیار کرتے	ضرور ثواب	اللہ کے پاس سے

ایمان لاتے اور پرہیز گاری اختیار کرتے تو اللہ کے یہاں کا ثواب

حَیْرٌ ۚ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴿۱۰۳﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا

حَیْرٌ	لَوْ	كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴿۱۰۳﴾	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	لَا تَقُوْلُوْا
بہتر، بہت اچھا (ہوتا)	اگر	وہ جانتے	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	تم نہ کہو

بہت اچھا ہے، اگر یہ جانتے ○ اے ایمان والو!

رَاعِئْنَا وَتَقُوْٓا اَنْظُرْنَا وَاَسْمَعُوْا ۚ وَ

رَاعِئْنَا	وَتَقُوْٓا	اَنْظُرْنَا ﴿۱﴾	وَاَسْمَعُوْا	وَاَسْمَعُوْا	وَاَسْمَعُوْا
راعنا (ہماری رعایت فرمائیں)	اور	کہو	(اَنْظُرْنَا) ہم پر نظر رکھیں	اور	سنو

راعنا نہ کہو اور یوں عرض کرو کہ حضور ہم پر نظر رکھیں اور پہلے ہی سے بغور سنو اور

لِلْكَافِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۰۴﴾ مَا يَوْذُوْا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

لِلْكَافِرِيْنَ	عَذَابٌ	اَلِيْمٌ ﴿۱۰۴﴾	مَا يَوْذُوْا	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا
کافروں کے لئے (ہے)	عذاب	دردناک	نہیں چاہتے	وہ لوگ جو (جنہوں نے)	کفر کیا

کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے ○ (اے مسلمانو!) نہ تو اہل کتاب کے کافر چاہتے ہیں

۱۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ انبیاء کرام صَلَّی اللہُ عَلَیْہِمْ وَاٰلِہٖمْ وَسَلَّمَ کی تعلیم و توقیر اور ان کی جناب میں ادب کا لحاظ کرنا فرض ہے اور جس کلمہ میں ترک ادب کا معمولی سا بھی اندیشہ ہو وہ زبان پر لانا ممنوع ہے۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور پر نور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِمْ وَاٰلِہٖمْ وَسَلَّمَ کی بارگاہ کا ادب ربِّ العالمین خود سکھاتا ہے اور تعلیم کے متعلق احکام کو خود جاری فرماتا ہے۔

نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِمْ وَاٰلِہٖمْ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں عرض کرنے کا ادب و طریقہ

یہودیوں کی سلاطین سے دوستی اور خیر خواہی جھوٹی ہے



مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَلَا الْمُشْرِكِينَ أَنْ يُنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِنْ خَيْرٍ

مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ	وَلَا	الْمُشْرِكِينَ	أَنْ	يُنَزَّلَ	عَلَيْكُمْ	مِنْ خَيْرٍ
اہل کتاب میں سے	اور نہ	مشرک	کہ	نازل کی جائے	تمہارے اوپر	کوئی بھلائی

اور نہ ہی مشرک کہ تمہارے اوپر تمہارے رب کی طرف سے کوئی بھلائی اتاری جائے

مِنْ تَرَبُّسِكُمْ ۖ وَاللَّهُ بِرَحْمَتِهِ مَنَّ

مِنْ	تَرَبُّسِكُمْ	وَاللَّهُ	بِرَحْمَتِهِ	مَنَّ
کی طرف سے	تمہارے رب	اور (حالانکہ)	اللہ خاص فرماتا ہے	اپنی رحمت کے ساتھ جسے

حالانکہ اللہ جسے چاہتا ہے اپنی رحمت کے ساتھ خاص فرمالتا ہے

يَشَاءُ ۖ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ۝ مَّا نُنسَخُ مِنْ آيَةٍ أَوْ

يَشَاءُ	وَاللَّهُ	ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ	مَا	نُنسَخُ	مِنْ آيَةٍ	أَوْ
چاہے	اور	اللہ بڑے فضل والا (ہے)	جو (جب)	ہم منسوخ کرتے ہیں	کوئی آیت	یا

اور اللہ بڑے فضل والا ہے ۝ جب ہم کوئی آیت منسوخ کرتے ہیں یا

نُنسَخُ نَاسِئَاتٍ بِخَيْرٍ مِّنْهَا أَوْ مِثْلَهَا ۖ أَلَمْ تَعْلَمْ

نُنسَخُ	نَاسِئَاتٍ	بِخَيْرٍ	مِّنْهَا	أَوْ	مِثْلَهَا	أَلَمْ تَعْلَمْ
بھلا دیتے ہیں اسے	(تو) ہم لے آتے ہیں	بہتر، اچھی	اس (آیت) سے	یا	اس کی مثل	کیا تجھے معلوم نہیں

لوگوں کو بھلا دیتے ہیں تو اس سے بہتر یا اس جیسی اور آیت لے آتے ہیں۔ (اے مخاطب!) کیا تجھے معلوم نہیں

أَنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ

أَنَّ	اللَّهُ	عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ	قَدِيرٌ	أَلَمْ تَعْلَمْ	أَنَّ
کہ، بیشک	اللہ	ہر چیز پر	قادر (ہے)	کیا تجھے معلوم نہیں	کہ، بیشک

کہ اللہ ہر شے پر قادر ہے ۝ کیا تجھے معلوم نہیں کہ

۱۔ نسخ کا معنی ہے: سناہدہ حکم کو کسی بعد والی دلیل شرعی سے اٹھانا اور یہ حقیقت میں سناہدہ حکم کی مدت کی انتہاء کا بیان ہوتا ہے۔

شرعی احکام منسوخ ہونے کا ثبوت



اللَّهُ لَهُ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَ مَا لَكُمْ مِّنْ

اللَّهُ	لَهُ	مُلْكُ السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضِ	وَ	مَا	لَكُمْ	مِّنْ
اللہ	اس کے لئے	آسمانوں کی بادشاہی	اور	زمین (کی)	اور	نہیں	تمہارے لئے	سے

آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اللہ ہی کے لئے ہے اور

دُونِ اللَّهِ مَنۢ وَلِيَ وَلَا نَصِيرٌ ۝۱۰۰ أَمْ تَرِيدُونَ أَنَّ

دُونِ اللَّهِ	مَنۢ وَلِيَ	وَ	لَا	نَصِيرٌ	أَمْ	تَرِيدُونَ	أَنَّ
اللہ کے علاوہ (مقابلے میں)	کوئی ولی، حمایتی، دوست	اور	نہ	مددگار	کیا	تم چاہتے ہو	کہ

اللہ کے مقابلے میں تمہارا نہ کوئی حمایتی ہے اور نہ ہی مددگار ○ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ

تَسْأَلُوا رَسُولَكُمْ كَمَا سَأَلَ مُوسٰى مِنْ قَبْلُ ۚ وَ

تَسْأَلُوا	رَسُولَكُمْ	كَمَا	سَأَلَ	مُوسٰى	مِنْ قَبْلُ	وَ
سوال کرو	اپنے رسول (سے)	جیسا کہ	سوال کیا گیا	موسیٰ (سے)	(اس) سے پہلے	اور

تم اپنے رسول سے ویسے ہی سوال کرو جیسے اس سے پہلے موسیٰ سے کئے گئے اور

مَنۢ يَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ ضَلَّ

مَنۢ	يَّتَبَدَّلِ	الْكُفْرَ	بِالْاِيْمَانِ	فَقَدْ	ضَلَّ
جو	بدلے میں لے، اختیار کرے	کفر	ایمان کے بدلے	تو تحقیق، بیشک	وہ بھٹک گیا

جو ایمان کے بدلے کفر اختیار کرے تو وہ سیدھے راستے سے

سَوَآءَ السَّبِيلِ ۝۱۰۱ وَ ذَكَثِيرٌ مِّنۢ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوِ يَرُدُّوْكُمْ

سَوَآءَ السَّبِيلِ	وَ	ذَكَثِيرٌ	مِّنۢ اَهْلِ الْكِتٰبِ	لَوِ	يَرُدُّوْكُمْ
ٹھیک، سیدھے راستے (سے)	چاہتے ہیں	بہت (لوگ)	اہل کتاب میں سے	کاش	وہ پھیر دیں تمہیں

بھٹک گیا ○ اہل کتاب میں سے بہت سے لوگوں

۱۔ اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں کوئی کسی کی مدد نہیں کر سکتا، ہاں اللہ تعالیٰ کی اجازت اور اختیار دینے سے مدد ہو سکتی ہے، قرآن وحدیث میں اس کی کئی

مثالیں موجود ہیں اور بزرگان دین کا مدد کرنا لاکھوں لوگوں کے تجربات اور تواتر سے ثابت ہے۔



مِّنْ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ كُفَّارًا ۖ حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ

مِّنْ	بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ	كُفَّارًا	حَسَدًا <sup>(۱)</sup>	مِّنْ	عِنْدِ
سے	تمہارے ایمان کے بعد	کافر (ہونے کی حالت میں)	حسد (کی وجہ سے)	سے	موجود

نے اس کے بعد کہ ان پر حق خوب ظاہر ہو چکا ہے اپنے

اَنْفُسِهِمْ مِّنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ ۖ فَاعْفُوا

اَنْفُسِهِمْ	مِّنْ	بَعْدِ	مَا	تَبَيَّنَ	لَهُمْ	الْحَقُّ	فَاعْفُوا
اپنے دلوں (میں)	سے	(اس کے) بعد	جو	ظاہر ہو گیا	ان کے لئے	حق	تو تم معاف کر دو

دلی حسد کی وجہ سے یہ چاہا کہ کاش وہ تمہیں ایمان کے بعد کفر کی طرف پھیر دیں۔ تو تم (انہیں) چھوڑ دو

وَاصْفَحُوا حَتَّىٰ يَأْتِيَ اللّٰهُ بِأَمْرٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

وَ	اصْفَحُوا	حَتَّىٰ	يَأْتِيَ	اللّٰهُ	بِأَمْرٍ ؕ	اِنَّ	اللّٰهَ	عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
اور	در گزر کرو	یہاں تک کہ	لائے	اللہ	اپنا حکم	بیشک	اللہ	ہر چیز پر

اور (ان سے) در گزر کرتے رہو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے بیشک اللہ ہر چیز پر

قَدِيرٌ ۝۹۰ وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اَتُوا الزَّكٰوةَ ۚ وَ مَا تَقْدِمُوْا

قَدِيرٌ ۝۹۰	وَ	اَقِيْمُوا	الصَّلٰوةَ	وَ	اَتُوا	الزَّكٰوةَ	وَ	مَا	تَقْدِمُوْا
قادر (ہے)	اور	قائم رکھو	نماز	اور	ادا کرو، دو	زکوٰۃ	اور	جو	تم آگے بھیجو

قادر ہے ۝ اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور

لَا تَفْسِدُكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَحَدُّوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا

لَا تَفْسِدُكُمْ	مِّنْ	خَيْرٍ	تَحَدُّوْهُ	عِنْدَ اللّٰهِ	اِنَّ	اللّٰهَ	بِمَا
اپنی جانوں کے لئے	کوئی	بھلائی	تم پاؤ گے اسے	اللہ کے پاس	بیشک	اللہ	(اس) کو جو

اپنی جانوں کے لئے جو بھلائی تم آگے بھیجو گے اسے اللہ کے یہاں پاؤ گے بیشک اللہ

۱۔ اس سے معلوم ہوا کہ حسد بہت بڑا عیب ہے اور اس کی وجہ سے انسان نہ صرف خود بھلائی سے رک جاتا ہے بلکہ دوسروں کو بھی بھلائی سے روکنے کی کوشش میں مصروف ہو جاتا ہے۔



تَعْمَلُونَ بَصِيرًا ۝ وَقَالُوا لَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ إِلَّا

تَعْمَلُونَ	بَصِيرًا ۝	وَقَالُوا	لَنْ يَدْخُلَ	الْجَنَّةَ	إِلَّا
تم عمل کرتے ہو	دیکھ رہا ہے	اور	انہوں نے کہا	ہر گز نہیں داخل ہوگا	جنت (میں) مگر

تمہارے سب کام دیکھ رہا ہے ۝ اور اہل کتاب نے کہا: ہر گز جنت میں داخل نہ ہوگا مگر

مَنْ كَانَ هُودًا أَوْ نَصْرًا ۖ تِلْكَ أَمَانِيُّهُمْ ۖ قُلْ هَاتُوا

مَنْ	كَانَ	هُودًا	أَوْ	نَصْرًا	تِلْكَ	أَمَانِيُّهُمْ	قُلْ	هَاتُوا
وہ جو	ہو	یہودی	یا	عیسائی	یہ	ان کی من گھڑت تمنائیں (ہیں)	تم کہو	لاؤ

وہی جو یہودی ہو یا عیسائی۔ یہ ان کی من گھڑت تمنائیں ہیں۔ تم فرمادو:

بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝ بَلَىٰ ۖ مَنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلَّهِ

بُرْهَانَكُمْ	إِنْ	كُنْتُمْ	صَادِقِينَ ۝	بَلَىٰ	مَنْ	أَسْلَمَ	وَجْهَهُ	لِلَّهِ
اپنی دلیل	اگر	تم ہو	سچے	کیوں نہیں	جو	جھکا دے	اپنا چہرہ	اللہ کے لئے

اگر تم سچے ہو تو اپنی دلیل لاؤ ۝ ہاں کیوں نہیں؟ جس نے اپنا چہرہ اللہ کے لئے جھکا دیا

وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهُ أَجْرٌ عِنْدَ رَبِّهِ ۖ وَلَا

وَهُوَ	مُحْسِنٌ	فَلَهُ	أَجْرٌ	عِنْدَ رَبِّهِ ۖ	وَلَا
اور وہ	(ہو) نیکی کرنے والا	تو اس کے لئے	اس کا اجر	اس کے رب کے پاس	اور نہیں

اور وہ نیکی کرنے والا بھی ہو تو اس کا اجر اس کے رب کے پاس ہے اور

خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝ وَقَالَتِ الْيَهُودُ لَيْسَتْ

خَوْفٌ	عَلَيْهِمْ	وَلَا	هُمْ	يَحْزَنُونَ ۝	وَقَالَتِ	الْيَهُودُ	لَيْسَتْ
کوئی خوف	ان پر	اور نہ	وہ	غمگین ہوں گے	اور	یہودیوں (نے)	نہیں ہیں

ان پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے ۝ اور یہودیوں نے کہا:

۱۔ جنت میں داخلے کا حقیقی معیار ایمان صحیح اور عمل صالح ہے اور کسی بھی زمانے اور کسی بھی نسل و قوم کا آدمی اگر صحیح ایمان و عمل رکھتا ہے تو وہ جنت میں جائے گا۔ البتہ یہ یاد رہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلان نبوت کے بعد آپ کی نبوت نہ ماننے والے کا ایمان قلعاً صحیح نہیں ہو سکتا اور کوئی بھی عمل ایمان کے بغیر صالح نہیں ہو سکتا۔



النَّصْرَى عَلَى شَيْءٍ ۖ وَقَالَتِ النَّصْرَى لَيْسَتْ الْيَهُودُ عَلَى شَيْءٍ ۚ

النَّصْرَى	عَلَى شَيْءٍ	وَقَالَتِ	النَّصْرَى	لَيْسَتْ	الْيَهُودُ	عَلَى شَيْءٍ
عیسائی	کسی چیز پر	اور	کہا	نہیں ہیں	یہودی	کسی چیز پر

عیسائی کسی شے پر نہیں اور عیسائیوں نے کہا: یہودی کسی شے پر نہیں

وَهُمْ يَتْلُونَ الْكِتَابَ ۚ كَذَلِكَ قَالَ الَّذِينَ

وَهُمْ	يَتْلُونَ	الْكِتَابَ	كَذَلِكَ	قَالَ	الَّذِينَ
اور (حالانکہ)	تلاوت کرتے، پڑھتے ہیں	کتاب	اسی طرح	کہا	ان لوگوں نے جو

حالانکہ یہ کتاب پڑھتے ہیں اسی طرح جاہلوں نے

لَا يَعْلَمُونَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ ۚ قَالَ اللَّهُ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ

لَا يَعْلَمُونَ	مِثْلَ قَوْلِهِمْ	قَالَ اللَّهُ	يَحْكُمُ	بَيْنَهُمْ
نہیں جانتے ہیں	ان (پہلوں) کے قول کی مثل	تو اللہ	فیصلہ کر دے گا	ان کے درمیان

ان (پہلوں) جیسی بات کہی تو اللہ قیامت کے دن ان میں

يَوْمَ الْقِيَمَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۚ وَمَنْ

يَوْمَ الْقِيَمَةِ	فِيمَا كَانُوا فِيهِ	يَخْتَلِفُونَ	وَمَنْ
قیامت کے دن	(اس) میں جو وہ ہیں	اختلاف کر رہے، جھگڑ رہے ہیں	اور کون (ہے)

اس بات کا فیصلہ کر دے گا جس میں یہ جھگڑ رہے ہیں ○ اور

أَظْلَمُ مِمَّنْ مَنَعَ مَسْجِدَ اللَّهِ أَنْ يُذْكَرَ

أَظْلَمُ	مِمَّنْ	مَنَعَ	مَسْجِدَ اللَّهِ	أَنْ يُذْكَرَ
زیادہ ظالم	(اس) سے جو	منع کرے، روکے	اللہ کی مسجدوں (کو)	کہ ذکر کیا جائے، یاد کیا جائے

اس سے بڑھ کر ظالم کون ہو گا جو اللہ کی مسجدوں کو اس بات سے روکے

① ذکر اللہ کو منع کرنا ہر جگہ ہی برا ہے لیکن مسجدوں میں خصوصاً زیادہ برا ہے کہ وہ تو اسی کام کے لیے بنائی جاتی ہیں۔

مسجدوں میں نماز سے روکا اور ان کی اور ان کی کو مثل کرنا برا علم ہے



فِيهَا اسْمُهُ وَسَعَىٰ فِي خَرَابِهَا ۚ أُولَٰئِكَ مَا كَانُوا

فِيهَا	اسْمُهُ	وَسَعَىٰ	فِي خَرَابِهَا (۱)	أُولَٰئِكَ	مَا	كَانُوا
ان (مساجد) میں	اس کا نام	اور	کوشش کرے	اس کی ویرانی، خرابی میں	یہ لوگ	نہیں تھا

کہ ان میں اللہ کا نام لیا جائے اور ان کو ویران کرنے کی کوشش کرے۔ انہیں

لَهُمْ أَن يَدْخُلُوهَا إِلَّا خَائِفِينَ ۚ لَهُمْ

لَهُمْ	أَن	يَدْخُلُوهَا	إِلَّا	خَائِفِينَ	لَهُمْ
ان کے لئے	کہ	داخل ہوں ان (مسجدوں) میں	مگر	ڈرنے والے (ڈرتے ہوئے)	ان کے لئے

مسجدوں میں داخل ہونا مناسب نہ تھا مگر ڈرتے ہوئے۔ ان کے لئے

فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝۱۴۰ وَ لِلّٰهِ

فِي الدُّنْيَا	خِزْيٌ	وَلَهُمْ	فِي الْآخِرَةِ	عَذَابٌ	عَظِيمٌ ۝۱۴۰	وَلِلّٰهِ
دنیا میں	رسوائی	ان کے لئے	آخرت میں	عذاب	بڑا	اللہ کے لئے

دنیا میں رسوائی ہے اور ان کے لئے آخرت میں بڑا عذاب ہے ۝ اور

الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ۚ فَأَيُّمَا تَوَلَّوْا فَوَجَّهَ اللَّهُ ۚ إِنَّ

الْمَشْرِقِ	وَالْمَغْرِبِ	فَأَيُّمَا	تَوَلَّوْا	فَوَجَّهَ	اللَّهُ ۚ	إِنَّ
شرق	اور	مغرب	تو جس طرف	تم منہ کرو	پس وہیں	وجہ اللہ (اللہ کی رحمت)

شرق و مغرب سب اللہ ہی کا ہے تو تم جدھر منہ کرو ادھر ہی اللہ کی رحمت تمہاری طرف متوجہ ہے۔ بیشک

اللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ۝۱۴۱ وَقَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا ۚ

اللَّهُ	وَاسِعٌ	عَلِيمٌ ۝۱۴۱	وَقَالُوا	اتَّخَذَ	اللَّهُ	وَلَدًا
اللہ	وسعت والا	علم والا	اور	انہوں نے کہا	بنالی، اختیار کر لی	اللہ (نے) اولاد

اللہ وسعت والا علم والا ہے ۝ اور مشرکوں نے کہا: اللہ نے اپنے لئے اولاد بنا رکھی ہے،

۱۔ مسجد کو کسی بھی طرح ویران کرنے والا عالم ہے۔ اس سے متعلق مزید تفصیل جاننے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج 1، ص 194 پر مذکور کلام ملاحظہ فرمائیں۔

۲۔ وجہ اللہ کا لغوی ترجمہ ”اللہ کا چہرہ“ ہے اللہ تعالیٰ مخلوق جیسے چہرے سے پاک ہے لہذا یہ قضاہات میں سے ہے، اس کی مراد اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔



سُبْحَنَهُ ۚ بَلْ لَّهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ كُلُّ

سُبْحَنَهُ	بَلْ	لَّهُ	مَا	فِي	السَّمٰوٰتِ	وَالْاَرْضِ	كُلُّ
وہ (اس سے) پاک (ہے)	بلکہ	اس کے لئے	جو	میں	آسمانوں	اور	زمین

وہ پاک ذات ہے بلکہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اسی کی ملکیت میں ہے۔ سب

لَّهُ قُنُوتٌ ۝۶۱ بِيْ يَّحْيِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَ اِذَا

لَّهُ	قُنُوتٌ	بِيْ	يَّحْيِي	السَّمٰوٰتِ	وَالْاَرْضِ	وَ	اِذَا
اس کے لئے	اطاعت کرنے والے	نیا پیدا کرنے والا	آسمان	اور	زمین	اور	جب

اس کے حضور گردن جھکائے ہوئے ہیں ○ (وہ) بغیر کسی سابقہ مثال کے آسمانوں اور زمین کو نیا پیدا کرنے والا ہے اور

قَضٰى اَمْرًا ۚ فَانْشَأَ يَّقُوْلُ لَهُ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝۶۲

قَضٰى	اَمْرًا	فَانْشَأَ	يَّقُوْلُ	لَهُ	كُنْ	فَيَكُوْنُ
وہ فیصلہ کرتا ہے	کسی کام (کا)	تو صرف	فرماتا ہے	اس سے	ہو جا	تو وہ ہو جاتا ہے

جب وہ کسی کام (کو وجود میں لانے) کا فیصلہ فرماتا ہے تو اس سے صرف یہ فرماتا ہے کہ ”ہو جا“ تو وہ فوراً ہو جاتا ہے ○

وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ لَوْلَا يُكَلِّمُنَا اللّٰهُ اَوْ

وَقَالَ	الَّذِيْنَ	لَا يَعْلَمُوْنَ	لَوْلَا	يُكَلِّمُنَا	اللّٰهُ	اَوْ
اور	کہا	ان لوگوں نے جو	نہیں جانتے	کیوں نہیں	کلام کرتا ہم سے	اللہ

اور جاہلوں نے کہا: اللہ ہم سے کیوں نہیں کلام کرتا یا

تَاْتِيْنَاۤ اَيُّهُ ۚ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ

تَاْتِيْنَاۤ	اَيُّهُ	كَذٰلِكَ	قَالَ	الَّذِيْنَ	مِنْ	قَبْلِهِمْ
(کیوں نہیں) ہمارے پاس آتی	کوئی نشانی	اسی طرح	کہا	ان لوگوں نے جو	سے	ان سے پہلے

ہمارے پاس کوئی نشانی کیوں نہیں آ جاتی۔ ان سے پہلے لوگوں نے بھی

۱۔۔۔ بدیع کا معنی ہے کسی چیز کو بغیر کسی سابقہ مثال کے نئے طور پر بنانے والا۔ اللہ تعالیٰ کے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے سے پہلے نہ کوئی آسمان تھا اور نہ زمین تو اللہ تعالیٰ نے اسے وجود میں لایا۔

۲۔۔۔ یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ کسی بھی کام میں کسی کا محتاج نہیں اور اللہ تعالیٰ کا مختلف کاموں کے لئے فرشتوں کو مقرر کرنا حکمت ہے حاجت نہیں۔



مِّثْلَ قَوْلِهِمْ ۚ تَشَابَهَتْ قُلُوبُهُمْ ۚ قَدْ

مِثْلَ	قَوْلِهِمْ	تَشَابَهَتْ	قُلُوبُهُمْ	قَدْ
مثل، طرح	ان کے قول (کی)	آپس میں ایک جیسے ہو گئے	ان کے دل	تحقیق، بیشک

ایسی ہی بات کہی تھی تو ان کے دل آپس میں ایک جیسے ہو گئے۔ بیشک

بَيِّنَاتٍ آلَايَتٍ لِّقَوْمٍ يُوقِنُونَ ﴿۸۸﴾ اِنَّا

بَيِّنَاتٍ	آلَايَتٍ	لِّقَوْمٍ	يُوقِنُونَ	اِنَّا
ہم نے بیان کر دیں	نشانیاں	(اس) قوم کے لئے (جو)	یقین کرتے ہیں	(اے حبیب) بیشک

ہم نے یقین کرنے والوں کے لئے نشانیاں کھول کر بیان کر دیں ○ اے حبیب! بیشک

اَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا ۚ وَ

اَرْسَلْنَاكَ	بِالْحَقِّ	بَشِيرًا	و	نَذِيرًا	و
ہم نے بھیجا تمہیں	حق کے ساتھ	بشارت دینے والا	اور	ڈرانے والا	اور

ہم نے تمہیں حق کے ساتھ خوشخبری دینے والا اور ڈر کی خبریں دینے والا بنا کر بھیجا اور

لَا تَسْأَلُ عَنْ أَصْحَابِ الْجَحِيمِ ﴿۸۹﴾ وَ

لَا تَسْأَلُ	عَنْ	أَصْحَابِ الْجَحِيمِ	وَ
تم سے سوال نہیں کیا جائے گا	سے متعلق (کے بارے)	جہنم والوں	اور

آپ سے جہنمیوں کے بارے میں سوال نہیں کیا جائے گا ○ اور

لَنْ تَرْضَىٰ عَنْكَ الْيَهُودُ وَلَا النَّصَارَىٰ حَتَّىٰ تَتَّبِعَ

لَنْ تَرْضَىٰ	عَنْكَ	الْيَهُودُ	و	لَا	النَّصَارَىٰ	حَتَّىٰ	تَتَّبِعَ
ہر گز راضی نہیں ہوں گے	تم سے	یہودی	اور	نہ	عیسائی	یہاں تک کہ	تم پیروی کرو

یہودی اور عیسائی ہر گز آپ سے راضی نہ ہوں گے جب تک آپ

۱۔ کفار سے معاشرت، لباس اور وضع قطع میں بھی مشابہت کرنا منع ہے کہ ظاہر باطن کی علامت ہو تا ہے اور ظاہر کا باطن پر اثر ہوتا ہے۔ لہذا کفار کے طور طریقے سے بالکل دوری اختیار کی جائے تاکہ ان کا ظاہر مسلمان کے باطن کو متاثر نہ کرے۔

۲۔ اس آیت سے یہ بھی سمجھ آتا ہے کہ کفار بھیشت مجوسی مسلمانوں سے کبھی راضی نہیں ہو سکتے اگرچہ ظاہری طور پر کبھی حالات مختلف ہو جائیں۔ افسوس کہ ہزاروں تجربات کے بعد بھی مسلمان سبق نہیں سیکھتے۔

تخلیف کے باوجود لوگوں کے ایمان نہ لانے پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی

یہودیوں اور عیسائیوں کی پیروی کی صورت میں عذاب الہی کی وعید



مِلَّتَهُمْ ۚ قُلْ إِنْ هَدَىٰ اللَّهُ هُوَ الْهُدَىٰ وَلَئِنْ

مِلَّتَهُمْ	قُلْ	إِنْ	هُدَىٰ اللَّهُ	هُوَ	الْهُدَىٰ	وَ	لَئِنْ
ان کے دین (کی)	تم کہو	بیشک	اللہ کی ہدایت	وہ	ہدایت	اور	البتہ اگر

ان کے دین کی پیروی نہ کر لیں۔ تم فرمادو: اللہ کی ہدایت ہی حقیقی ہدایت ہے اور (اے مخاطب!) اگر

اتَّبَعْتَ أَهْوَاءَهُمْ بَعْدَ الَّذِي جَاءَكَ مِنَ

اتَّبَعْتَ	أَهْوَاءَهُمْ	بَعْدَ	الَّذِي	جَاءَكَ	مِنْ
تم نے پیروی کی (اے مخاطب)	ان کی خواہشات (کی)	بعد	(اس کے) جو	آیا تیرے پاس	سے

تیرے پاس علم آ جانے کے بعد بھی تو ان کی خواہشات کی پیروی کرے گا

الْعِلْمُ ۚ مَا لَكَ مِنَ اللَّهِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا تَصِيرُ ۚ

الْعِلْمُ	مَا	لَكَ	مِنْ اللَّهِ	مِنْ	وَلِيٍّ	وَلَا	تَصِيرُ
علم	نہیں	تیرے لئے	اللہ سے (کے مقابلے میں)	سے	دوست	اور	مددگار

تو تجھے اللہ سے کوئی بچانے والا نہ ہو گا اور نہ کوئی مددگار ہو گا ○

الَّذِينَ اتَّبَعَتْهُمْ إِلَىٰ كِتَابٍ يَشْكُرُونَ ۚ

الَّذِينَ	اتَّبَعَتْهُمْ	إِلَىٰ	كِتَابٍ	يَشْكُرُونَ	ۚ
وہ لوگ جو	ہم نے دی انہیں	کتاب	وہ تلاوت کرتے ہیں اس کی	(جیسے) حق (ہے)	

وہ لوگ جنہیں ہم نے کتاب دی ہے تو وہ اس کی تلاوت کرتے ہیں جیسا

تِلَاوَتِهِ ۚ أُولَٰئِكَ يُؤْمِنُونَ بِهِ ۚ وَمَنْ يَكْفُرْ بِهِ

تِلَاوَتِهِ	أُولَٰئِكَ	يُؤْمِنُونَ	بِهِ	وَمَنْ	يَكْفُرْ	بِهِ
اس کی تلاوت (کا)	یہ لوگ	ایمان رکھتے ہیں	اس پر	اور	انکار کرے	اس کا

تلاوت کرنے کا حق ہے یہی لوگ اس پر ایمان رکھتے ہیں اور جو اس کا انکار کریں

۱۔ یہاں خطاب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں بلکہ اس آیت کو سننے والے ہر مخاطب سے ہے یا پھر ہر خطاب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے اور مراد آپ کی امت ہے کیونکہ آپ اہل کتاب کی خواہشات کی پیروی نہیں کر سکتے۔

۲۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ کتاب اللہ کے بہت سے حقوق بھی ہیں۔ قرآن کا حق یہ ہے کہ اس کی تعظیم کی جائے، اس سے محبت کی جائے، اس کی تلاوت کی جائے، اسے سمجھا جائے، اس پر ایمان رکھا جائے، اس پر عمل کیا جائے اور اسے دوسروں تک پہنچایا جائے۔



فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْخَسِرُونَ ﴿١٢١﴾ يُبَيِّنُ إِسْرَآءِيلَ إِذْ كُرُوا

فَأُولَٰئِكَ	هُمْ	الْخَسِرُونَ ﴿١٢١﴾	يُبَيِّنُ	إِسْرَآءِيلَ	إِذْ كُرُوا
تو یہ لوگ	وہ	خسارہ پانے والے، نقصان اٹھانے والے (ہیں)	اے بیٹے، اولاد	یعقوب	یاد کرو

تو وہی نقصان اٹھانے والے ہیں ○ اے یعقوب کی اولاد امیر احسان یاد کرو

نِعْمَتِي الَّتِي أَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَأَنِّي فَضَّلْتُكُمْ

نِعْمَتِي ﴿١﴾	الَّتِي	أَنْعَمْتُ	عَلَيْكُمْ	وَأَنِّي	فَضَّلْتُكُمْ
میری نعمت، احسان	جو	میں نے انعام کیا	تم پر	اور	فضیلت دی تمہیں

جو میں نے تم پر کیا اور وہ جو میں نے اس زمانہ کے سب لوگوں پر

عَلَى الْعَالَمِينَ ﴿١٢٢﴾ وَاتَّقُوا يَوْمًا لَا تَجْزِي نَفْسٌ عَنْ نَفْسٍ

عَلَى	الْعَالَمِينَ ﴿١٢٢﴾	وَأَتَّقُوا	يَوْمًا	لَا تَجْزِي	نَفْسٌ	عَنْ	نَفْسٍ
پر	سارے جہان	اور	ڈرو	دن (سے)	بدلہ نہ دے گی	کوئی جان	سے

تمہیں فضیلت عطا فرمائی ○ اور اس دن سے ڈرو جب کوئی جان کسی دوسری جان کی طرف سے

شَيْئًا وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَلَا تَنْفَعُهَا

شَيْئًا	وَلَا	يُقْبَلُ	مِنْهَا	عَدْلٌ	وَلَا	تَنْفَعُهَا
کچھ	اور	نہیں قبول کیا جائے گا	اس سے	بدلہ، معاوضہ	اور	نہیں نفع دے گی اے

کوئی بدلہ نہ دے گی اور نہ اس سے کوئی معاوضہ لیا جائے گا اور نہ کافر کو سفارش

شَفَاعَةٌ وَلَا هُمْ يُنْصَرُونَ ﴿١٢٣﴾ وَإِذْ ابْتَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ

شَفَاعَةٌ	وَلَا	هُمْ	يُنْصَرُونَ ﴿١٢٣﴾	وَإِذْ	ابْتَلَىٰ	إِبْرَاهِيمَ
شفاعت، سفارش	اور	نہ	وہ مدد کے جائیں گے	اور	جب	آزمایا

نفع دے گی اور نہ ہی ان کی مدد کی جائے گی ○ اور یاد کرو جب ابراہیم کو

۱۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا چرچا کرنا، ذکر کرنا شکر کی ایک قسم ہے۔ لہذا حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت مبارکہ کا تذکرہ کرنا یا اس کی محفل کرنا اسی قسم میں داخل ہے۔

یہودیوں کو نعمتوں کی یاد دہانی اور انہیں فکر آخرت کا حکم

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا امتحان، کامیابی اور صلہ



رَبُّهُ يَكَلِّمُ قَاتِلَهُمْ ۖ قَالَ إِنِّي

رَبُّهُ	يَكَلِّمُ	قَاتِلَهُمْ	قَالَ	إِنِّي
اس کے رب (نے)	چند کلمات، باتوں سے	تو اس نے پورا کر دیا انہیں	(اللہ نے) فرمایا	بیشک میں

اس کے رب نے چند باتوں کے ذریعے آزمایا تو اس نے انہیں پورا کر دیا (اللہ نے) فرمایا: میں

جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا ۖ قَالَ وَمَنْ ذُرِّيَّتِي ۖ قَالَ

جَاعِلُكَ	لِلنَّاسِ	إِمَامًا <sup>(۱)</sup>	قَالَ	وَمَنْ	ذُرِّيَّتِي	قَالَ
بنانے والا ہوں تمہیں	لوگوں کے لئے	امام، پیشوا	عرض کی	اور	میری اولاد	فرمایا

تمہیں لوگوں کا پیشوا بنانے والا ہوں۔ (ابراہیم نے) عرض کی اور میری اولاد میں سے بھی۔ فرمایا:

لَا يَتَّخِذُ عَهْدِي الظَّالِمِينَ ۖ وَإِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً

لَا يَتَّخِذُ	عَهْدِي	الظَّالِمِينَ <sup>(۲)</sup>	وَ	إِذْ	جَعَلْنَا	الْبَيْتَ	مَثَابَةً
نہیں پہنچتا	میرا عہد	ظالموں (کو)	اور	جب	ہم نے بنایا	(یہ) گھر	لوٹنے کی جگہ، مرجع

میرا عہد ظالموں کو نہیں پہنچتا ○ اور (یاد کرو) جب ہم نے اس گھر کو لوگوں کے لئے مرجع

لِلنَّاسِ وَآمَنَّا ۖ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى ۖ

لِلنَّاسِ	وَ	آمَنَّا	وَ	اتَّخِذُوا	مِنْ	مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ	مُصَلًّى <sup>(۲)</sup>
لوگوں کے لئے	اور	امان	اور	تم بناؤ	سے	ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ	نماز کی جگہ

اور امان بنایا اور (اے مسلمانو!) تم ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ

وَعَهْدَنَا إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ أَنَّ طَهَّرَا بَيْتِي

وَ	عَهْدَنَا	إِلَىٰ	إِبْرَاهِيمَ	وَ	إِسْمَاعِيلَ	أَنَّ	طَهَّرَا	بَيْتِي
اور	ہم نے عہد لیا	سے	ابراہیم	اور	اسماعیل	کہ	تم دونوں صاف رکھو	میرا گھر

اور ہم نے ابراہیم و اسماعیل کو تاکید فرمائی کہ میرا گھر

۱۔ اس سے معلوم ہوا کہ شرعی احکام اور تکالیف اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزمائش ہوتی ہیں اور جو این آزمائشوں میں پورا اترتا ہے وہ دنیا و آخرت کے انعامات کا مستحق قرار پاتا ہے۔

۲۔ اس سے معلوم ہوا کہ جس پتھر کو نبی کی قدم بوسی حاصل ہو جائے وہ عظمت والا ہو جاتا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم توحید کے معانی نہیں کیونکہ مقام ابراہیم کا احترام تو عین نماز میں ہوتا ہے۔



## يَلْطَأُ يَغِيْنَ وَالْعَكِيفِيْنَ وَالرُّكْعَ

يَلْطَأُ يَغِيْنَ	وَ	الْعَكِيفِيْنَ	وَ	الرُّكْعَ
طواف کرنے والوں کے لئے	اور	اعتکاف کرنے والوں (کے لئے)	اور	رکوع کرنے والوں
طواف کرنے والوں اور اعتکاف کرنے والوں اور رکوع				

## السُّجُود ١٢٥ ۝ وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ

السُّجُود ١٢٥ ۝ (١)	وَ	إِذْ	قَالَ	إِبْرَاهِيمُ	رَبِّ	اجْعَلْ
سجدہ کرنے والوں (کے لئے)	اور	جب	کہا، عرض کی	ابراہیم (نے)	اے میرے رب	بنادے
و سجود کرنے والوں کے لئے خوب پاک صاف رکھو ۝ اور یاد کرو جب ابراہیم نے عرض کی: اے میرے رب						

## هَذَا بَلَدًا آمِنًا وَارْزُقْ أَهْلَهُ مِنَ الثَّمَرَاتِ مَنْ

هَذَا	بَلَدًا	آمِنًا	وَ	ارْزُقْ	أَهْلَهُ ٢	مِنَ الثَّمَرَاتِ	مَنْ
اس	شہر (کو)	امن والا	اور	رزق دے	اس کے رہنے والوں (کو)	پھلوں سے	جو
اس شہر کو امن والا بنادے اور اس میں رہنے والے جو							

## أَمِنَ مِنْهُمْ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۖ قَالَ وَمَنْ

أَمِنَ	مِنْهُمْ	بِاللهِ	وَ	الْيَوْمِ	الْآخِرِ	قَالَ	وَ	مَنْ
ایمان لائے	ان میں سے	اللہ پر	اور	دن، روز	آخرت (پر)	فرمایا	اور	جس نے
اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہوں انہیں مختلف پھلوں کا رزق عطا فرما۔ (اللہ نے) فرمایا: اور جو								

## كَفَرَ فَأَمَتَّحَهُ قَلِيلًا ثُمَّ أَضْطَرُّكَ إِلَىٰ

كَفَرَ	فَأَمَتَّحَهُ	قَلِيلًا	ثُمَّ	أَضْطَرُّكَ	إِلَىٰ
کفر کیا	تو میں نفع اٹھانے دوں گا اے	تھوڑا	پھر	میں مجبور کروں گا اے	کی طرف
کافر ہو تو میں اسے بھی تھوڑی سی مدت کے لئے نفع اٹھانے دوں گا پھر اسے دوزخ کے عذاب کی طرف					

①۔ اس سے معلوم ہوا کہ خانہ کعبہ اور مسجد حرام شریف کو حاجیوں، عمرہ کرنے والوں، طواف کرنے والوں، اعتکاف کرنے والوں اور نمازیوں کے لئے پاک و صاف رکھا جائے، یہی حکم مسجدوں کو پاک و صاف رکھنے کا ہے۔

②۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خانہ کعبہ کے لئے رزق کی فراوانی کی دعا مانگی تھی، اس دعا کی قبولیت ہر شخص اپنی آنکھوں سے دیکھ سکتا ہے کہ دنیا بھر کے پھل اور کھانے یہاں بکثرت ملتے ہیں۔



عَذَابِ النَّارِ ۱۳۶ وَيُسْ ۱۳۷ وَ اِذْ يَرْفَعُ

عَذَابِ النَّارِ	و	يُسْ	اِذْ	يَرْفَعُ
جہنم کے عذاب	اور	کیا ہی بری ہے	پلٹنے کی جگہ	بلند کر رہے (تھے)

مجبور کر دوں گا اور وہ پلٹنے کی بہت بری جگہ ہے ○ اور جب ابراہیم

اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ ۱۳۸ وَ اِسْمٰعِیْلَ ۱۳۹ رَبَّنَا

اِبْرٰهٖمُ	اِسْمٰعِیْلَ	و	اَلْبَيْتِ	مِّنَ	اَلْقَوَاعِدَ	رَبَّنَا
ابراہیم	اسماعیل	اور	گھر	سے (کی)	بنیادیں	اے ہمارے رب

اور اسماعیل اس گھر کی بنیادیں بلند کر رہے تھے (یہ دعا کرتے ہوئے) اے ہمارے رب! ہم سے قبول فرما،

تَقَبَّلْ مِنَّا ۱۴۰ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۱۴۱ رَبَّنَا

تَقَبَّلْ	مِنَّا	اِنَّكَ	اَنْتَ	السَّمِیْعُ	الْعَلِیْمُ	رَبَّنَا
قبول فرما	ہم سے	بیشک تو	تو	سننے والا	علم والا	اے ہمارے رب

بیشک تو ہی سننے والا جاننے والا ہے ○ اے ہمارے رب: اور ہم دونوں کو

وَ اجْعَلْنَا مُسْلِمَیْنِ لَكَ ۱۴۲ وَ مِنْ ذُرِّیَّتِنَا

وَ	اجْعَلْنَا	مُسْلِمَیْنِ	لَكَ	وَ	مِنْ	ذُرِّیَّتِنَا
اور	ہمیں بنا دے	اطاعت کرنے والے، فرمانبردار	تیرے لئے (تیری)	اور	سے	ہماری اولاد

لہنا فرمانبردار رکھ اور ہماری اولاد میں سے ایک ایسی امت بنا

اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ۱۴۳ وَ اٰرِثًا مِّنَا یُکِنَّا ۱۴۴

اُمَّةً	مُسْلِمَةً	لَكَ	وَ	اٰرِثًا	مِّنَا	یُکِنَّا
ایک امت	فرمانبردار	تیرے لئے (تیری)	اور	ہمیں دکھا	ہماری عبادت کے طریقے	اور

جو تیری فرمانبردار ہو اور ہمیں ہماری عبادت کے طریقے دکھا دے اور

۱۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ مسجودوں کی تعمیر نہایت اعلیٰ عبادت اور انبیاء کرام علیہم السلام کی سنت ہے۔

۲۔ معلوم ہوا کہ عبادت کے طریقے سکھنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے۔ اس کے لئے دعا بھی کرنی چاہیے اور کوشش بھی۔



تُبَّ عَلَيْنَا ۖ إِنَّكَ أَنْتَ الثَّوَابُ الرَّحِيمُ ﴿١٢٨﴾

تُبَّ	عَلَيْنَا	إِنَّكَ	أَنْتَ	الثَّوَابُ	الرَّحِيمُ ﴿١٢٨﴾
رجوع فرما (اپنی رحمت سے)	ہم پر	پیشک تو	تو	بہت توبہ قبول کرنے والا	رحم فرمانے والا

ہم پر اپنی رحمت کے ساتھ رجوع فرما پیشک تو ہی بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے ○

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا

رَبَّنَا	وَ	ابْعَثْ	فِيهِمْ	رَسُولًا	مِّنْهُمْ	يَتْلُوا
اے ہمارے رب	اور	بھیج	ان میں	ایک رسول	ان میں سے	وہ تلاوت کرے

اے ہمارے رب! اور ان کے درمیان انہیں میں سے ایک رسول بھیج جو ان پر

عَلَيْهِمْ أٰیٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ

عَلَيْهِمْ	اٰیٰتِكَ	وَ	يُعَلِّمُهُمُ	الْكِتٰبَ	وَ	الْحِكْمَةَ ﴿١﴾
ان پر	تیری آیتیں	اور	سکھائے انہیں	کتاب	اور	حکمت، پختہ علم

تیری آیتوں کی تلاوت فرمائے اور انہیں تیری کتاب اور پختہ علم سکھائے

وَيُزَكِّیْهِمْ ۚ إِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿١٢٩﴾

وَ	يُزَكِّیْهِمْ	اِنَّكَ	اَنْتَ	الْعَزِیْزُ	الْحَكِیْمُ ﴿١٢٩﴾
اور	وہ پاک کر دے انہیں	پیشک تو	تو	عزت والا، غالب	حکمت والا

اور انہیں خوب پاکیزہ فرما دے۔ پیشک تو ہی غالب حکمت والا ہے ○

وَمَنْ يَّرْغَبْ عَنِ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ اِلَّا مَن

وَ	مَنْ	يَّرْغَبْ	عَنِ	مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ	اِلَّا	مَنْ
اور	کون	منہ پھیرے گا	سے	ابراہیم کے دین	مگر	جس نے

اور ابراہیم کے دین سے وہی منہ پھیرے گا جس نے

○ اس آیت سے صحابہ کرام علیہم السلام کی بھی شان معلوم ہوئی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جن کو کتاب و حکمت سکھائی اور جنہیں پاک و صاف کیا ان کے اولین مصداق صحابہ ہی تھے۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ پورا قرآن آسان نہیں ورنہ اس کی تعلیم کے لئے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نہ بھیجے جاتے۔ جو کہے کہ قرآن سمجھنا بہت آسان ہے اسے کسی بڑے عالم کے پاس لے جائیں، پندرہ منٹ میں حال ظاہر ہو جائے گا۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ قرآن کے ساتھ حدیث کی بھی ضرورت ہے۔

حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کے متعلق دعائے ابراہیمی

ملت ابراہیمی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عظمت



سَفِهَ نَفْسَهُ ۚ وَلَقَدِ اصْطَفَيْنَاهُ فِي الدُّنْيَا ۚ

سَفِهَ	نَفْسَهُ	وَلَقَدِ	اصْطَفَيْنَاهُ	فِي الدُّنْيَا
احتمق بنالی	اپنی ذات	اور	ضرور، تحقیق، بیشک	ہم نے چن لیا اسے

خود کو احمق بنا رکھا ہو اور بیشک ہم نے اسے دنیا میں چن لیا

وَإِنَّا فِي الْآخِرَةِ لَمِنَ الصَّٰلِحِينَ ﴿۱۲﴾

وَ	إِنَّا	فِي الْآخِرَةِ	لَمِنَ	الصَّٰلِحِينَ ﴿۱۲﴾
اور	بیشک وہ	آخرت میں	ضرور میں سے	نیک لوگوں

اور بیشک وہ آخرت میں ہمارا خاص قرب پانے والوں میں سے ہے ○

إِذْ قَالَ لَهُ رَبُّهُ أَسْلِمَ ۖ قَالَ أَسْلَمْتُ

إِذْ	قَالَ	لَهُ	رَبُّهُ	أَسْلِمَ	قَالَ	أَسْلَمْتُ
جب	کہا	اس سے	اس کے رب (نے)	فرمانبرداری کر	عرض کی	میں نے فرمانبرداری کی

یاد کرو جب اس کے رب نے اسے فرمایا: فرمانبرداری کر، تو اس نے عرض کی: میں نے فرمانبرداری کی

لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿۱۳﴾ وَوَصَّىٰ بِهَا إِبْرَاهِيمَ بَنِيهِ ۖ

لِرَبِّ	الْعَالَمِينَ ﴿۱۳﴾	وَ	وَصَّىٰ	بِهَا	إِبْرَاهِيمَ	بَنِيهِ
تمام جہانوں کو پالنے والے کی	اور	وصیت کی	اس کے ساتھ	ابراہیم (نے)	اپنے بیٹوں (کو)	اور

اس کی جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے ○ اور ابراہیم اور یعقوب نے اپنے بیٹوں کو اسی دین کی وصیت کی

يَعْقُوبُ ۚ يُبَيِّنُ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَىٰ لَكُمْ الدِّينَ

يَعْقُوبُ	يُبَيِّنُ	إِنَّ	اللَّهَ	اصْطَفَىٰ	لَكُمْ	الدِّينَ
یعقوب (نے)	اے میرے بیٹو	بیشک	اللہ (نے)	چن لیا	تمہارے لئے	دین (اسلام)

کہ اے میرے بیٹو! بیشک اللہ نے یہ دین تمہارے لئے چن لیا ہے

۱..... معلوم ہوا کہ سچے دین کی پہچان ہے کہ وہ سلف صالحین کا دین ہو، یہ حضرات ہدایت کی دلیل ہیں، اللہ تعالیٰ نے حقانیت اسلام کی دلیل یہاں دی کہ وہ

ملت ابراہیمی ہے۔

حضرت ابراہیم اور یعقوب علیہما السلام کی اپنے بیٹوں کو دین حق پر ثابت قدمی کی وصیت



فَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنتُمْ مُسْلِمُونَ ﴿۱۰۶﴾ أَمْرُكُمْ

فَلَا تَمُوتُنَّ	إِلَّا	و	أَنتُمْ	مُسْلِمُونَ ﴿۱۰۶﴾	أَمْرُكُمْ	كُنْتُمْ
تو تم ہر گز نہ مرنا	مگر	اور (اس حال میں کہ)	تم	مسلمان ہو	کیا	تم تھے

تو تم ہر گز نہ مرنا مگر اس حال میں کہ تم مسلمان ہو ○ (اے یہودیو!) کیا تم اس وقت موجود تھے

شَهِدَ آءَادُ حَضَرَ يَعْقُوبَ الْمَوْتُ إِذْ

شَهِدَ آءَادُ	إِذْ	حَضَرَ	يَعْقُوبَ	الْمَوْتُ	إِذْ
حاضر، موجود	جب	قریب آئی	یعقوب (کے)	موت	جب

جب یعقوب کے وصال کا وقت آیا، جب

قَالَ لِبَنِيهِ مَا تَعْبُدُونَ مِنْ بَعْدِي ۖ

قَالَ	لِبَنِيهِ	مَا	تَعْبُدُونَ	مِنْ	بَعْدِي
انہوں نے کہا	اپنے بیٹوں سے	کس کی	تم عبادت کرو گے	سے	میرے بعد

انہوں نے اپنے بیٹوں سے فرمایا: (اے بیٹو!) میرے بعد تم کس کی عبادت کرو گے؟

قَالُوا نَعْبُدُ إِلَهَكَ وَإِلَهَ آبَائِكَ

قَالُوا	نَعْبُدُ	إِلَهَكَ	وَ	إِلَهَ آبَائِكَ
انہوں نے کہا	ہم عبادت کریں گے	آپ کے معبود (کی)	اور	آپ کے آباؤ اجداد کے معبود (کی)

تو انہوں نے کہا: ہم آپ کے معبود اور آپ کے آباؤ اجداد

إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ إِلَهًا وَاحِدًا ۖ

إِبْرَاهِيمَ	وَ	إِسْمَاعِيلَ	وَ	إِسْحَاقَ	إِلَهًا وَاحِدًا ۖ
ابراہیم	اور	اسماعیل	اور	اسحاق (کا معبود)	ایک معبود

ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق کے معبود کی عبادت کریں گے جو ایک معبود ہے

① اس سے معلوم ہوا کہ والدین کو صرف مال کے متعلق ہی وصیت نہیں کرنی چاہیے بلکہ اولاد کو عقائد صحیحہ، اعمال صالحہ، دین کی عقلیت، دین پر استقامت، نیکیوں پر مداومت اور گناہوں سے دور رہنے کی وصیت بھی کرنی چاہیے۔



وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ ﴿۱۲۳﴾ تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ

وَنَحْنُ	لَهُ	مُسْلِمُونَ ﴿۱۲۳﴾	تِلْكَ	أُمَّةٌ	قَدْ
اور ہم	اس کے لئے	اطاعت کرنے والے، فرمانبردار	وہ	ایک امت	تحقیق، بیشک

اور ہم اس کے فرمانبردار ہیں ○ وہ ایک امت ہے جو

خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَا كَسَبْتُمْ ج

خَلَتْ	لَهَا	مَا	كَسَبَتْ	وَلَكُمْ	مَا	كَسَبْتُمْ ﴿۱﴾
گزر چکی	اس کے لئے	وہ جو	اس نے کمایا	اور	تمہارے لئے	وہ جو تم نے کمایا

گزر چکی ہے۔ ان کے اعمال ان کے لئے ہیں اور تمہارے اعمال تمہارے لئے ہیں

وَلَا تَسْأَلُونَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۱۲۴﴾ وَ

وَلَا تَسْأَلُونَ	عَمَّا	كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۱۲۴﴾	وَ
اور تم سے نہیں پوچھا جائے گا	(اس کے) بارے میں	وہ عمل کرتے تھے	اور

اور تم سے اُن کے کاموں کے بارے میں نہیں پوچھا جائے گا ○ اور

قَالُوا كُونُوا هُودًا أَوْ نَصْرًا تَهْتَدُوا ۚ

قَالُوا	كُونُوا	هُودًا	أَوْ	نَصْرًا	تَهْتَدُوا ۚ
انہوں نے کہا	تم ہو جاؤ	یہودی	یا	عیسائی	ہدایت پا جاؤ گے

اہل کتاب نے کہا: یہودی یا نصرانی ہو جاؤ ہدایت پا جاؤ گے۔

قُلْ بَلْ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا ۚ وَمَا كَانَ مِنَ

قُلْ	بَلْ	مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ ﴿۲﴾	حَنِيفًا	وَ	مَا كَانَ	مِنَ
تم کہو	بلکہ	ابراہیم کا دین	حق کی طرف مائل، ہر باطل سے جدا	اور	وہ نہ تھے	سے

تم فرماؤ: (ہر گز نہیں) بلکہ ہم تو ابراہیم کا دین اختیار کرتے ہیں جو ہر باطل سے جدا تھے اور وہ مشرکوں میں سے

۱۔ اس سے معلوم ہوا کہ آخرت میں اپنے اعمال کام آئیں گے اور اگر عقیدہ خراب ہو تو کسی کو دوسرے کے عمل سے فائدہ نہ ہوگا۔

۲۔ اس معلوم ہوا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو رب تعالیٰ نے وہ مقبولیت عامہ بخشی ہے کہ ہر دین والا ان کی نسبت پر فخر کرتا ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا

کہ صرف بڑوں کی اولاد ہونا کافی نہیں جب تک بڑوں کے سے کام نہ کرے۔



الْمُشْرِكِينَ ﴿١٢٥﴾ قُولُوا آمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا أُنْزِلَ

الْمُشْرِكِينَ ﴿١٢٥﴾	قُولُوا	آمَنَّا	بِاللّٰهِ	و	مَا	أُنْزِلَ
مشرکوں	تم کہو	ہم ایمان لائے	اللہ پر	اور	(اس پر) جو	نازل کیا گیا

نہ تھے ○ (اے مسلمانو!) تم کہو: ہم اللہ پر اور جو ہماری طرف نازل کیا گیا ہے اس پر ایمان

إِلَيْنَا وَمَا أُنْزِلَ إِلَىٰ إِبْرٰهٖمَ وَإِسْحٰقَ وَ

إِلَيْنَا	و	مَا	أُنْزِلَ	إِلَىٰ	إِبْرٰهٖمَ	و	إِسْحٰقَ
ہماری طرف	اور	جو	نازل کیا گیا	کی طرف	ابراہیم	اور	اسماعیل

لائے اور اس پر جو ابراہیم اور اسماعیل اور

إِسْحٰقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطَ وَمَا أُوتِيَ

إِسْحٰقَ	و	يَعْقُوبَ	و	الْأَسْبَاطَ	و	مَا	أُوتِيَ
اسحاق	اور	یعقوب	اور	(ان کی) اولاد	اور	جو	دیا گیا

اسحاق اور یعقوب اور ان کی اولاد کی طرف نازل کیا گیا اور

مُوسٰى وَعِيسٰى وَمَا أُوتِيَ النَّبِيُّونَ مِنْ

مُوسٰى	و	عِيسٰى	و	مَا	أُوتِيَ	النَّبِيُّونَ	مِنْ
موسیٰ	اور	عیسیٰ	اور	جو	دیا گیا	انبیاء (کو)	کی طرف سے

موسیٰ اور عیسیٰ کو دیا گیا اور جو باقی انبیاء کو ان کے رب کی طرف سے عطا

كَانَ بَيْنَهُمْ لَا تُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْهُمْ ۚ وَ

كَانَ	بَيْنَهُمْ	لَا تُفَرِّقُ	بَيْنَ أَحَدٍ	مِّنْهُمْ	و
ان کے رب	ہم فرق نہیں کرتے	کسی ایک کے درمیان	ان میں سے	اور	

کیا گیا۔ ہم ایمان لانے میں ان میں سے کسی کے درمیان فرق نہیں کرتے اور

۱۔ انبیاء کرام علیہم السلام کے درجوں میں فرق ہے جیسا کہ تیسرے پارے کے شروع میں ہے مگر ان کی نبوت میں فرق نہیں۔



صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ایمان مستحضر اور مثال ہے

نَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ ﴿۳۶﴾ قَاتِنًا أَمْثَلًا بِسْمِ

نَحْنُ	لَهُ	مُسْلِمُونَ ﴿۳۶﴾	قَاتِنًا	أَمْثَلًا	بِسْمِ
ہم	اس کے لئے	فرمانبردار، گردن رکھے ہوئے	پس اگر	وہ ایمان لائیں	مثلاً، جیسے

ہم اللہ کے حضور گردن رکھے ہوئے ہیں ○ پھر اگر وہ بھی یونہی ایمان لے آئیں

مَا أَمَنْتُمْ بِهِ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۖ وَإِنْ تَوَلَّوْا

مَا	أَمَنْتُمْ	بِهِ	فَقَدِ	اهْتَدَوْا	وَ	إِنْ	تَوَلَّوْا
(اس کے) جو	تم ایمان لائے	اس پر	تو تحقیق، بیشک	وہ ہدایت پا گئے	اور	اگر	وہ منہ پھیریں

جیسا تم ایمان لائے ہو جب تو وہ ہدایت پا گئے اور اگر منہ پھیریں

فَأَنصَابُهُمْ فِي شِقَاقٍ ۚ فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ ۚ

فَأَنصَابُهُمْ	فِي شِقَاقٍ	فَسَيَكْفِيكَهُمُ	اللَّهُ ۚ
تو صرف	ضد، مخالفت میں	تو عنقریب کافی ہو گا تمہیں ان کی طرف سے	اللہ

تو وہ صرف مخالفت میں پڑے ہوئے ہیں۔ تو اے حبیب! عنقریب اللہ ان کی طرف سے تمہیں کافی ہو گا

وَهُوَ السَّيِّعُ الْعَلِيمُ ﴿۳۷﴾ صِبْغَةَ اللَّهِ ۚ وَ

وَهُوَ	السَّيِّعُ	الْعَلِيمُ ﴿۳۷﴾	صِبْغَةَ اللَّهِ ۚ	وَ
اور	سننے والا	جاننے والا	اللہ کا رنگ	اور

اور وہی سننے والا جاننے والا ہے ○ ہم نے اللہ کا رنگ اپنے اوپر چڑھا لیا اور

مَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ صِبْغَةً ۚ وَنَحْنُ لَهُ

مَنْ	أَحْسَنُ	مِنَ اللَّهِ	صِبْغَةً ۚ	وَ	نَحْنُ	لَهُ
کس کا	زیادہ اچھا	اللہ (کے رنگ) سے	رنگ	اور	ہم	اس کی

اللہ کے رنگ سے بہتر کس کا رنگ ہے؟ اور ہم اسی کی

۱..... اللہ کے رنگ سے مراد اس کے دین کے سچے عقائد ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا دین ہی سب سے بہتر ہے



نبوت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں جھگڑنے والے یہودیوں کو جواب

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف یہودیت اور عیسائیت کی نسبت کا رد

عِبَادُونَ ﴿۱۳۸﴾ قُلْ أَتَحَاجُّونَنَا فِي اللَّهِ وَهُوَ

عِبَادُونَ ﴿۱۳۸﴾	قُلْ	أ	تَحَاجُّونَنَا	فِي اللَّهِ	و	هُوَ
عبادت کرنے والے	تم کہو	کیا	تم جھگڑتے ہو ہم سے	اللہ (کے بارے) میں	اور (حالانکہ) وہ	وہ

عبادت کرنے والے ہیں ○ تم فرماؤ: کیا تم اللہ کے بارے میں ہم سے جھگڑتے ہو حالانکہ وہ

رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۚ وَلَنَا أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ

رَبُّنَا	و	رَبُّكُمْ	و	لَنَا	و	أَعْمَالُنَا	و	لَكُمْ
ہمارا رب	اور	تمہارا رب (ہے)	اور	ہمارے لئے	اور	ہمارے اعمال	اور	تمہارے لئے

ہمارا بھی رب ہے اور تمہارا بھی اور ہمارے اعمال ہمارے لئے ہیں اور

أَعْمَالُكُمْ ۚ وَنَحْنُ لَهُ مُخْلِصُونَ ﴿۱۳۹﴾ أَمْ

أَعْمَالُكُمْ	و	نَحْنُ	لَهُ	مُخْلِصُونَ ﴿۱۳۹﴾	أَمْ
تمہارے اعمال	اور	ہم	اس کے لئے	مخلص کرنے والے	یا (کیا)

تمہارے اعمال تمہارے لئے ہیں اور ہم خالص اسی کے ہیں ○ (اے اہل کتاب!) کیا

تَقُولُونَ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَ

تَقُولُونَ	إِنَّ	إِبْرَاهِيمَ	و	إِسْمَاعِيلَ	و	إِسْحَاقَ	و
تم کہتے ہو	کہ	ابراہیم	اور	اسماعیل	اور	اسحاق	اور

تم یہ کہتے ہو کہ ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق اور

يَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطَ كَانُوا هُودًا أَوْ نَصَارَى ۚ

يَعْقُوبَ	و	الْأَسْبَاطَ	كَانُوا	هُودًا	أَوْ	نَصَارَى
يعقوب	اور	(ان کی) اولاد	وہ تھے	یہودی	یا	عیسائی

يعقوب اور ان کی اولاد یہودی یا نصرانی تھے۔



قُلْ ءَأَنْتُمْ أَعْلَمُ أَمِ اللّٰهُ ۖ وَ مَنْ أَظْلَمُ

قُلْ	ءَأَنْتُمْ	أَعْلَمُ	أَمِ	اللّٰهُ	وَ	مَنْ	أَظْلَمُ
تم کہو	کیا تم	زیادہ جانتے ہو	یا	اللہ	اور	کون	زیادہ ظالم

تم فرمادو: کیا تم زیادہ جانتے ہو یا اللہ؟ اور اس سے بڑھ کر ظالم کون

وَمَنْ كُنتُمْ شَٰهَدَآءَ عِنْدَ اللّٰهِ ۖ وَ

وَمَنْ	كُنتُمْ	شَٰهَدَآءَ	عِنْدَ	مِنَ اللّٰهِ	وَ
(اس) سے جو	چھپائے	گواہی	(جو ہو) اس کے پاس	اللہ کی طرف سے	اور

جس کے پاس اللہ کی طرف سے کوئی گواہی ہو اور وہ اسے چھپائے اور

مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿۱۳۰﴾ تِلْكَ أُمَّةٌ

مَا	اللّٰهُ	بِغَافِلٍ	عَمَّا	تَعْمَلُونَ ﴿۱۳۰﴾	تِلْكَ	أُمَّةٌ
نہیں	اللہ	غافل	(اس) سے جو	تم کرتے ہو	وہ	ایک امت

اللہ تمہارے اعمال سے بے خبر نہیں ○ وہ ایک امت ہے

قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَ لَكُمْ مَا

قَدْ	خَلَتْ	لَهَا	مَا	كَسَبَتْ	وَ	لَكُمْ	مَا
تحقیق، بیشک	گزر چکی	اس کے لئے	وہ جو	اس نے کمایا	اور	تمہارے لئے	وہ جو

جو گزر چکی ہے۔ ان کے اعمال ان کے لئے ہیں اور تمہارے اعمال

كَسَبْتُمْ ۖ وَ لَا تَسْأَلُونَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۱۳۱﴾

كَسَبْتُمْ	وَ	لَا تَسْأَلُونَ	عَمَّا	كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۱۳۱﴾
تم نے کمایا	اور	تم سے نہیں پوچھا جائے گا	(اس کے) بارے جو	وہ عمل کرتے تھے

تمہارے لئے ہیں اور تم سے اُن کے کاموں کے بارے میں نہیں پوچھا جائے گا ○

۱۔ اس میں ان مسلمانوں کے لئے بھی نصیحت ہے جو اپنے ماں باپ یا بیروں و مرشد و غیرہ کے نیک اعمال پر بھروسہ کر کے خود نیکیوں سے دور اور گناہوں میں معروف ہیں۔

قانون عدل کے مطابق ہر ایک اپنے اعمال کی جزا و سزا پائے گا

۱۳۱



# سید اول

2



سَيَقُولُ السُّفَهَاءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلَّيْتَهُمْ عَنِ

سَيَقُولُ	السُّفَهَاءُ <sup>(۱)</sup>	مِنَ النَّاسِ	مَا	وَلَّيْتَهُمْ	عَنِ
عنقریب کہیں گے	بیوقوف	لوگوں میں سے	کس نے	پھیر دیا انہیں (کعبہ کی طرف)	سے

اب بیوقوف لوگ کہیں گے، ان مسلمانوں کو ان کے اُس قبلے سے کس نے پھیر دیا

قَبْلَتِهِمُ الَّتِي كَانُوا عَلَيْهَا قُلْ لِلَّهِ الْمَشْرِقُ

قَبْلَتِهِمُ	الَّتِي	كَانُوا	عَلَيْهَا	قُلْ	لِلَّهِ	الْمَشْرِقُ
ان کے قبلے (بیت المقدس)	جو	وہ تھے	اس پر (جس پر)	تم کہو	اللہ کے لئے (ہے)	مشرق

جس پر یہ پہلے تھے؟ تم فرمادو: مشرق و مغرب سب اللہ

وَالْمَغْرِبُ ۚ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۝۱۳۲

وَالْمَغْرِبُ	يَهْدِي	مَنْ	يَشَاءُ	إِلَى	صِرَاطٍ	مُسْتَقِيمٍ ۝۱۳۲
اور مغرب	ہدایت دیتا ہے	جسے	وہ چاہے	کی طرف	راستے	سیدھے

ہی کا ہے، وہ جسے چاہتا ہے سیدھے راستے کی طرف ہدایت دیتا ہے ۝ اور

كَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَ

كَذَلِكَ	جَعَلْنَاكُمْ	أُمَّةً	وَسَطًا	لِتَكُونُوا	شُهَدَاءَ	عَلَى النَّاسِ وَ
اسی طرح	ہم نے بنایا تمہیں	امت	درمیانی، بہترین	تاکہ تم ہو	گواہ	لوگوں پر اور

اسی طرح ہم نے تمہیں بہترین امت بنایا تاکہ تم لوگوں پر گواہ بنو اور

يَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا ۚ وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنْتَ

يَكُونَ	الرَّسُولُ	عَلَيْكُمْ	شَهِيدًا	وَمَا جَعَلْنَا	الْقِبْلَةَ	الَّتِي كُنْتَ
ہوں گے	(یہ) رسول	تم پر	گواہ، نگہبان	ہم نے نہیں بنایا	قبلہ	وہ جو تم تھے

یہ رسول تمہارے نگہبان و گواہ ہوں اور اے حبیب! تم پہلے جس قبلہ پر تھے ہم نے وہ

۱۔ اس آیت میں بیت المقدس کے بعد خانہ کعبہ کو قبلہ بنائے جانے پر اعتراض کرنے والوں کو بے وقوف کہا گیا، اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص دینی مسائل کی حکمتیں نہ سمجھے بلکہ اور ان پر سب جا اعتراض کرے وہ احمق اور بے وقوف ہے اگرچہ دنیا کے کاموں میں وہ کتنا ہی چالاک ہو۔



عَلَيْهَا إِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَتَّبِعُ الرَّسُولَ مِمَّنْ

عَلَيْهَا	إِلَّا	لِنَعْلَمَ <sup>(۱)</sup>	مَنْ	يَتَّبِعُ	الرَّسُولَ	مِمَّنْ
اس پر (جس پر)	مگر	تاکہ، اس لئے کہ ہم دیکھیں	کون	پیروی کرتا ہے	رسول (کی)	سے کون

اسی لئے مقرر کیا تھا کہ دیکھیں کون رسول کی پیروی کرتا ہے اور کون

يَتَّقِلْبُ عَلَى عَقِبَيْهِ ۖ وَإِنْ كَانَتْ لَكَبِيرَةً إِلَّا عَلَى

يَتَّقِلْبُ	عَلَى	عَقِبَيْهِ	وَ	إِنْ	كَانَتْ	لَكَبِيرَةً <sup>(۲)</sup>	إِلَّا	عَلَى
پھر جاتا ہے	پر	اپنی ایڑیوں	اور	بیشک	وہ (قبلہ کی تبدیلی) تھی	ضرور بڑی، بھاری	مگر	پر

اے پاؤں پھر جاتا ہے اور بیشک وہ لوگ جنہیں اللہ نے ہدایت دی تھی ان کے علاوہ (لوگوں) پر

الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ ۖ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِلَّ

الَّذِينَ	هَدَى	اللَّهُ	وَ	مَا كَانَ	اللَّهُ	لِيُضِلَّ
ان لوگوں کے جنہیں	ہدایت دی	اللہ (نے)	اور	نہیں ہے	اللہ (کی شان)	وہ ضائع کر دے

یہ بہت بھاری تھی اور اللہ کی یہ شان نہیں کہ تمہارا ایمان

إِيْسَانَكُمْ ۖ إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَحِيمٌ ﴿۱۳۳﴾

إِيْسَانَكُمْ	إِنَّ	اللَّهَ	بِالنَّاسِ	لَرَءُوفٌ	رَحِيمٌ <sup>(۳)</sup>
تمہارا ایمان	بیشک	اللہ	لوگوں پر	ضرور بہت مہربان	رحم فرمانے والا

ضائع کر دے بیشک اللہ لوگوں پر بہت مہربان، رحم والا ہے ○

قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ ۚ

قَدْ	نَرَى	تَقَلُّبَ	وَجْهِكَ	فِي السَّمَاءِ
تحقیق، بیشک	ہم دیکھ رہے ہیں	بار بار پھرنا، اٹھنا	تمہارے چہرے (کا)	آسمان میں (کی طرف)

ہم تمہارے چہرے کا آسمان کی طرف بار بار اٹھنا دیکھ رہے ہیں

۱۔ علم کے معنی "جاننا" ہے، لیکن جہاں آیت میں مستقبل کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے لئے یہ الفاظ ہوں وہاں اس کا معنی "اللہ تعالیٰ کالوگوں کے سامنے اس کی جانچ پر کہ فرماتا" یا "ان کے سامنے متنازع نمایاں اور فرق ظاہر کر دینا" ہوتا ہے۔

۲۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم معلوم ہونے کے بعد قبول کرنے سے دل میں غلی محسوس کرنا منافقت کی علامت ہے۔

بیت المقدس کی طرف پوری کی نمازوں کا ثواب ضائع ہوتا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا و خوشی کے لئے کہ کوئی بدعت نہ کرے



فَلَنُؤَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا ۖ فَوَلِّ وَجْهَكَ

فَلَنُؤَلِّيَنَّكَ	قِبْلَةً	تَرْضَاهَا <sup>(۱)</sup>	فَوَلِّ	وَجْهَكَ
تو ضرور ہم پھیر دیں گے تمہیں	(اس) قبلہ (کی طرف)	تم پسند کرتے ہو اسے (جسے)	پس پھیر دو	اپنا چہرہ

تو ضرور ہم تمہیں اس قبلہ کی طرف پھیر دیں گے جس میں تمہاری خوشی ہے تو ابھی اپنا چہرہ

شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ

شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ	وَ	حَيْثُ مَا	كُنْتُمْ	فَوَلُّوا	وُجُوهَكُمْ
مسجد حرام کی طرف	اور	جہاں کہیں	تم ہو (اے مسلمانو)	تو پھیر لو	اپنے چہرے

مسجد حرام کی طرف پھیر دو اور اے مسلمانو! تم جہاں کہیں ہو اپنا منہ

شَطْرَهُ ۚ وَإِنَّ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَيَعْلَمُونَ

شَطْرَهُ	وَ	إِنَّ	الَّذِينَ	أُوتُوا	الْكِتَابَ	لَيَعْلَمُونَ <sup>(۲)</sup>
اس کی طرف	اور	بیشک	وہ لوگ جو (جنہیں)	دی گئی	کتاب	ضرور جانتے ہیں

اسی کی طرف کر لو اور بیشک وہ لوگ جنہیں کتاب عطا کی گئی ہے وہ ضرور جانتے

أَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّهِمْ ۚ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ

أَنَّهُ	الْحَقُّ	مِنْ	رَبِّهِمْ	وَ	مَا	اللَّهُ	بِغَافِلٍ
کہ وہ (تبدیلی قبلہ)	حق (ہے)	کی طرف سے	ان کے رب	اور	نہیں	اللہ	غافل

کہ یہ تبدیلی ان کے رب کی طرف سے حق ہے اور اللہ ان کے

عَمَّا يَعْمَلُونَ ﴿۱۳۳﴾ وَلَيُنْزِلُنَا الذِّبْنَ

عَمَّا	يَعْمَلُونَ ﴿۱۳۳﴾	وَ	لَيُنْزِلُنَا	الذِّبْنَ
(اس) سے جو	وہ عمل کرتے ہیں	اور	ضرور اگر	تم آؤ

اعمال سے بے خبر نہیں ○ اور اگر تم ان کتابوں کے پاس

۱۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کو اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضا بہت پسند ہے اور اللہ تعالیٰ ان کی رضا کو پورا فرماتا ہے۔

۲۔ اہل کتاب جانتے تھے کہ قبلہ کی یہ تبدیلی اللہ تعالیٰ کی طرف سے حق ہے کیونکہ ان کی کتابوں میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ وصف بھی مذکور تھا اور ان کے انبیاء علیہم السلام نے آپ کی یہ نشانی بھی بتائی تھی کہ آپ بیت المقدس سے کعبہ کی طرف پھریں گے۔



أَوْتُوا الْكِتَابَ بِكُلِّ آيَةٍ مَا تَبِعُوا قِبْلَتَكَ وَمَا

أَوْتُوا	الْكِتَابَ	بِكُلِّ آيَةٍ	مَا تَبِعُوا <sup>(۱)</sup>	قِبْلَتَكَ	وَمَا
دی گئی	کتاب	ہر نشانی کے ساتھ	وہ پیروی نہیں کریں گے	تمہارے قبلے (کی)	اور نہ

ہر نشانی لے آؤ تو بھی وہ تمہارے قبلہ کی پیروی نہ کریں گے اور نہ

أَنْتَ بِتَابِعٍ قِبْلَتَهُمْ وَمَا بَعْضُهُمْ بِتَابِعٍ

أَنْتَ	بِتَابِعٍ	قِبْلَتَهُمْ	وَمَا	بَعْضُهُمْ	بِتَابِعٍ
تم	پیروی کرنے والے ہو	ان کے قبلے (کی)	اور	ان کے بعض	پیروی کرنے والے

تم ان کے قبلہ کی پیروی کرو اور وہ آپس میں بھی ایک دوسرے کے قبلہ کے تابع

قِبْلَةَ بَعْضٍ وَلَئِنْ اتَّبَعْتَ أَهْوَاءَهُمْ مِّنْ

قِبْلَةَ بَعْضٍ	وَلَئِنْ	اتَّبَعْتَ <sup>(۲)</sup>	أَهْوَاءَهُمْ	مِّنْ
بعض کے قبلے (کی)	اور	ضرور اگر	تو نے پیروی کی (اے سننے والے)	ان کی خواہشات (کی)

نہیں ہیں اور (اے سننے والے!) اگر تیرے پاس

بَعْدَ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ إِذْ أَتَاكَ

بَعْدَ	مَا	جَاءَكَ	مِّنَ	الْعِلْمِ	إِذَا	لَئِنْ
بعد	جو	آیا تیرے پاس	سے	علم	پہلے تو	ضرور سے

علم آجانے کے بعد تو ان کی خواہشوں پر چلا تو اس وقت تو ضرور

الظَّالِمِينَ ۝۱۳۵ الَّذِينَ اتَّبَعُوا الْكِتَابَ يَعْرِفُونَهُ كَمَا

الظَّالِمِينَ ۝۱۳۵	الَّذِينَ	اتَّبَعُوا	الْكِتَابَ	يَعْرِفُونَهُ	كَمَا
ظلم کرنے والوں	وہ لوگ جو (جنہیں)	ہم نے دی انہیں	کتاب	وہ پہچانتے ہیں اے (نبی کو)	جیسے

زما دیتی کرنے والا ہو گا ۝ وہ لوگ جنہیں ہم نے کتاب عطا فرمائی ہے وہ اس نبی کو ایسا پہچانتے ہیں جیسے

۱۔ دلائل کے باوجود اہل کتاب کا مسلمانوں کے قبلہ کی پیروی نہ کرنے کی وجہ ان کا حسد تھا کہ نبی اسرائیل سے نبوت بھٹل ہو گئی، معلوم ہوا کہ حسد بہت بڑی مفت ہے کہ آدمی کو حق قبول کرنے سے روک دیتی ہے۔ ۲۔ یہاں خطاب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نہیں بلکہ اس آیت کو سننے والے ہر مخاطب سے ہے یا پھر ظاہر خطاب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہے اور مراد آپ کی امت ہے کیونکہ آپ اہل کتاب کی خواہشات کی پیروی نہیں کر سکتے۔

یہاں کہہ دیا کہ ظالمین کے بعد تو ان کی خواہشوں پر چلا تو اس وقت تو ضرور

وقف لاہور



يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَهُمْ وَإِنَّ فَرِيقًا مِنْهُمْ لَيَكْتُمُونَ الْحَقَّ

يَعْرِفُونَ	أَبْنَاءَهُمْ	وَ	إِنَّ	فَرِيقًا	مِنْهُمْ	لَيَكْتُمُونَ	الْحَقَّ
پہچانتے ہیں	اپنے بیٹے	اور	بیشک	ایک گروہ	ان میں سے	ضرور وہ چھپاتے ہیں	حق

وہ اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں اور بیشک ان میں ایک گروہ جان بوجھ کر

وَهُمْ يَعْلَمُونَ ۱۳۶ الْحَقَّ مِنْ رَبِّكَ فَلَا تَكُونَنَّ

وَ	هُمْ	يَعْلَمُونَ ۱۳۶	الْحَقَّ	مِنْ	رَبِّكَ	فَلَا تَكُونَنَّ ۱۳۷
اور (حالانکہ)	وہ	جانتے ہیں	حق (وہی ہے جو)	کی طرف سے	تیرے رب	تو تم ہرگز نہ ہونا

حق چھپاتے ہیں ○ (اے سننے والے!) حق وہی ہے جو تیرے رب کی طرف سے ہو۔ پس تو ہرگز

مِنَ الْمُتَرِّينَ ۱۳۷ وَلِكُلٍّ وَّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيُّهَا

مِنَ	الْمُتَرِّينَ ۱۳۷	وَ	لِكُلٍّ	وَّجْهَةٌ	هُوَ	مُوَلِّيُّهَا
سے	ٹھک کرنے والوں	اور	ہر ایک کے لئے	ایک سمت (ہے)	وہ	اس کی طرف منہ کرنے والا

ٹھک کرنے والوں میں سے نہ ہونا ○ اور ہر ایک کے لئے توجہ کی ایک سمت ہے جس کی طرف وہ منہ کرتا ہے

فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ ۱۳۸ آيِن مَّا تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمُ اللَّهُ جَمِيعًا ۱۳۹

فَاسْتَبِقُوا	الْخَيْرَاتِ ۱۳۸	آيِن مَّا	تَكُونُوا	يَأْتِ بِكُمُ	اللَّهُ	جَمِيعًا
تو تم آگے نکل جاؤ	نیکیوں (میں)	جہاں کہیں	تم ہو گے	لے آئے گا تمہیں	اللہ	اکٹھا

تو تم نیکیوں میں آگے نکل جاؤ۔ تم جہاں کہیں بھی ہو گے اللہ تم سب کو اکٹھا کر لائے گا۔

إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۱۴۰ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ

إِنَّ	اللَّهَ	عَلَى كُلِّ شَيْءٍ	قَدِيرٌ ۱۴۰	وَ	مِنْ حَيْثُ	خَرَجْتَ	فَوَلِّ
بیشک	اللہ	ہر چیز پر	قدرت رکھنے والا (ہے)	اور	جہاں سے	تم نکلو	تو پھیر لو

بیشک اللہ ہر شے پر قدرت رکھنے والا ہے ○ اور (اے حبیب!) تم جہاں سے آؤ

- ۱۔ یہاں خطاب نبی کریم ﷺ سے نہیں بلکہ اس آیت کو سننے والے ہر مخاطب سے ہے یا یہاں بھی ظاہر خطاب نبی اکرم ﷺ سے ہے لیکن مراد آپ کی امت ہے کیونکہ آپ ﷺ میں ایک نہیں کر سکتے۔ ۲۔ یہاں آیت میں یہ بات سمجھائی گئی ہے کہ مال و دولت، عہدہ و منصب، شہرت و مقبولیت اور دنیا داری لٹکی چیز نہیں کہ اس میں ایک دوسرے سے مقابلہ کیا جائے کیونکہ یہ سب قاتی ہیں، جبکہ باقی رہنے والی اور مقابلے کے قابل چیزیں تو نیکی، مہارت اور بھلائی کے کام آتی ہیں۔



وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ وَإِنَّهُ لَلْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ ۚ

وَجْهَكَ	شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ	وَ	إِنَّهُ	لَلْحَقُّ	مِنْ	رَبِّكَ
اپنا چہرہ	مسجد حرام کی طرف	اور	بیشک وہ	ضرور حق (ہے)	کی طرف سے	تیرے رب

اپنا منہ مسجد حرام کی طرف کرو اور بیشک یہ یقیناً تمہارے رب کی طرف سے حق ہے

وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿۱۳۹﴾ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ

وَ	مَا	اللَّهُ	بِغَافِلٍ	عَمَّا	تَعْمَلُونَ ﴿۱۳۹﴾	وَ	مِنْ حَيْثُ	خَرَجْتَ
اور	نہیں	اللہ	غافل، بے خبر	(اس) سے جو	تم عمل کرتے ہو	اور	جہاں سے	تم نکلو

اور اللہ تمہارے کاموں سے غافل نہیں ○ اور اے حبیب! تم جہاں سے آؤ

قَوْلٍ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا

قَوْلٍ	وَجْهَكَ	شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ	وَ	حَيْثُ مَا	كُنْتُمْ	فَوَلُّوا
تو پھیر لو	اپنا چہرہ	مسجد حرام کی طرف	اور	جہاں کہیں	تم ہو	تو پھیر لو

اپنا منہ مسجد حرام کی طرف کرو اور اے مسلمانو! تم جہاں کہیں ہو

وَجُوهَكُمْ شَطْرَهُ ۚ يُغْلَىٰ يُغْلَىٰ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ إِلَّا

وَجُوهَكُمْ	شَطْرَهُ	يُغْلَىٰ يُغْلَىٰ	لِلنَّاسِ	عَلَيْكُمْ	حُجَّةٌ	إِلَّا
اپنے چہرے	اس کی طرف	تاکہ نہ ہو نہ رہے	لوگوں کے لئے	تم پر	کوئی حجت، دلیل	مگر

اپنا منہ اسی کی طرف کرو تاکہ لوگوں کو تم پر کوئی حجت نہ رہے مگر

الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْهُمْ ۚ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِي ۚ وَ

الَّذِينَ	ظَلَمُوا	مِنْهُمْ	فَلَا تَخْشَوْهُمْ	وَ	اخْشَوْنِي ﴿۱﴾	وَ
وہ لوگ جو (جنہوں نے)	ظلم کیا	ان میں سے	تو نہ ڈرو ان سے	اور	ڈرو مجھ سے	اور

جو ان میں سے نا انصافی کریں تو ان سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو اور

۱۔ اللہ تعالیٰ کا خوف ہر دوسرے خوف پر غالب ہونا چاہئے اور اس کی رضا طلبی مخلوق کی خوشنودی پر غالب ہونی چاہئے۔

سورہ بقرہ میں نماز میں غنہ کعبہ کی طرف نہ کرنے کا حکم

محترم ختمین سے نہ ڈرنے اور صرف اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کا حکم اور نماز میں غنہ کعبہ کی طرف نہ کرنے کی مزید باتیں



لَا تَمْنَعِي عَالِيَكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ﴿۱۵۰﴾ كَمَا

لَا تَمْنَعِي	نِغَمَتِي	وَعَلَّكُمْ	وَلَعَلَّكُمْ	تَهْتَدُونَ ﴿۱۵۰﴾	كَمَا
تاکہ میں مکمل کردوں	اپنی نعمت، احسان	تم پر	اور	تاکہ تم	جس طرح

تاکہ میں اپنی نعمت تم پر مکمل کردوں اور تاکہ تم ہدایت پاؤ ○ جیسا کہ

أَرْسَلْنَا فِيكُمْ رَسُولًا مِّنْكُمْ يَتْلُوا عَلَيَّكُمْ آيَاتِنَا وَ

أَرْسَلْنَا	فِيكُمْ	رَسُولًا	مِّنْكُمْ	يَتْلُوا	عَلَيْكُمْ	آيَاتِنَا	وَلَعَلَّكُمْ
ہم نے بھیجا	تم میں	ایک رسول	تم میں سے	وہ تلاوت کرتا ہے	تم پر	ہماری آیتیں	اور

ہم نے تمہارے درمیان تم میں سے ایک رسول بھیجا جو تم پر ہماری آیتیں تلاوت فرماتا ہے اور

يُزَكِّيْكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَ

يُزَكِّيْكُمْ	وَلَعَلَّكُمْ	يُعَلِّمُكُمُ	الْكِتَابَ	وَلَعَلَّكُمْ	الْحِكْمَةَ	وَلَعَلَّكُمْ
پاک کرتا ہے تمہیں	اور	سکھاتا ہے تمہیں	کتاب	اور	حکمت، پختہ علم	اور

تمہیں پاک کرتا اور تمہیں کتاب اور پختہ علم سکھاتا ہے اور

يُعَلِّمُكُمُ مَا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ ﴿۱۵۱﴾ قَاذُكُرُونِيْ اَذْكُرْكُمْ وَ

يُعَلِّمُكُمُ	مَا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ ﴿۱۵۱﴾	قَاذُكُرُونِيْ	اَذْكُرْكُمْ	وَلَعَلَّكُمْ
سکھاتا ہے تمہیں	وہ جو تم نہیں جانتے تھے	تو تم یاد کرو مجھے	میں یاد کروں گا تمہیں	اور

تمہیں وہ تعلیم فرماتا ہے جو تمہیں معلوم نہیں تھا ○ تو تم مجھے یاد کرو، میں تمہیں یاد کروں گا اور

اَشْكُرْوَالِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنَ ﴿۱۵۲﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا

اَشْكُرْوَالِيْ	وَلَا تَكْفُرُوْنَ ﴿۱۵۲﴾	يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا	اسْتَعِينُوا
شکرا ادا کرو	میرا اور	ناشکری نہ کرو میری	اے

میرا شکرا ادا کرو اور میری ناشکری نہ کرو ○ اے ایمان والو!

۱۔ حقیقت یہ ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صرف ظاہری مضامین قرآن اور اللہ تعالیٰ کے احکام ہی نہیں بلکہ رشد و ہدایت، صلاح و تقاض اور علم و حکمت کی بے شمار باتیں سکھاتے ہیں کیونکہ آپ اولین و آخرین کے علوم کے جامع ہیں۔

۲۔ جب کفر کا لفظ فکر کے مقابلے میں آئے تو اس کا معنی ناشکری اور جب اسلام یا ایمان کے مقابلے میں تو اس کا معنی ہے ایمانی ہونا ہے۔ یہاں آیت میں کفر سے مراد ناشکری ہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آمد کا مقصد لوگوں کے سامنے آیاتِ الہی کی تلاوت، انہیں پاک کرنا اور کتب و حکمت سکھانا وغیرہ

اللہ تعالیٰ کا ذکر اور اس کی نعمتوں پر شکر کرنے اور ناشکری سے بچنے کا حکم

میر اور تمہارے مدد طلب کرنے اور میر والوں کی نصیحت



بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ ۚ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ ﴿۱۵۳﴾ وَلَا تَقُولُوا

بِالصَّبْرِ	و	الصَّلَاةِ (۱)	إِنَّ	اللَّهَ	مَعَ	الصَّابِرِينَ (۱۵۳)	و	لَا تَقُولُوا
صبر سے	اور	نماز (سے)	بیشک	اللہ	ساتھ (ہے)	صبر کرنے والوں (کے)	اور	تم نہ کہو

صبر اور نماز سے مدد مانگو، بیشک اللہ صابروں کے ساتھ ہے ○ اور جو

لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ ۖ بَلْ أَحْيَاءٌ وَلَكِنْ

لِمَنْ	يُقْتَلُ	فِي	سَبِيلِ اللَّهِ	أَمْوَاتٌ	بَلْ	أَحْيَاءٌ (۲)	و	لَكِنْ
(اس) کے لئے جو	قتل کیا جاتا ہے	میں	اللہ کی راہ	مردے	بلکہ	(وہ) زندہ ہیں	اور	لیکن

اللہ کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن

لَا تَشْعُرُونَ ﴿۱۵۴﴾ وَلَتَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَ

لَا تَشْعُرُونَ (۱۵۴)	و	لَتَبْلُوَنَّكُمْ	بِشَيْءٍ	مِّنَ	الْخَوْفِ	و
تمہیں شعور نہیں	اور	ضرور ہم آزمائیں گے تمہیں	کسی چیز کے ساتھ، کچھ	سے	خوف	اور

تمہیں اس کا شعور نہیں ○ اور ہم ضرور تمہیں کچھ ڈر اور

الْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ ۚ وَ

الْجُوعِ	و	نَقْصٍ	مِّنَ	الْأَمْوَالِ	و	الْأَنْفُسِ	و	الثَّمَرَاتِ	و
بھوک	اور	کمی، نقصان	سے	مالوں	اور	جانوں	اور	پھلوں (کی)	اور

بھوک سے اور کچھ مالوں اور جانوں اور پھلوں کی کمی سے آزمائیں گے اور

بَشِّرِ الصَّابِرِينَ ﴿۱۵۵﴾ الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُمُ مُصِيبَةٌ قَالُوا

بَشِّرِ	الصَّابِرِينَ (۱۵۵)	الَّذِينَ	إِذَا	أَصَابَتْهُمْ	مُصِيبَةٌ	قَالُوا
خوشخبری دو	صبر کرنے والوں (کو)	وہ لوگ جو	جب	پہنچتی ہے انہیں	کوئی مصیبت	کہتے ہیں

صبر کرنے والوں کو خوشخبری سنا دو ○ وہ لوگ کہ جب ان پر کوئی مصیبت آتی ہے تو کہتے ہیں:

۱۔ غیر خدا سے مدد طلب کرنا شرک نہیں ہے۔ اس موضوع کی مزید تفصیل تفسیر صراط الہدیان، ج ۱، ص ۲۴۷ پر ملاحظہ فرمائیں۔

۲۔ شہید قسطنطین طور پر زندہ ہیں لیکن ان کی حیات کیسی ہے اس کا ہمیں شعور نہیں، اسی لئے دیوی معاملات کے اعتبار سے ان پر عام میت کی طرح شرعی احکام جاری ہوتے ہیں۔

شہید کی عظمت کہ اسے مردہ کہنا منع ہے اور وہ زندہ ہوتا ہے

میتوں کے ذریعے آزمائش کی جاتی ہے اور صبر کرنے والوں کے لئے ثبات

مصیبتوں پر صبر کرنے والے لوگوں کا وصف اور ان کا صلہ



إِنَّا إِلَهُهُ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ﴿۱۵۶﴾ أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ

إِنَّا	إِلَهُهُ	وَ	إِنَّا	إِلَيْهِ	رَاجِعُونَ ﴿۱۵۶﴾	أُولَٰئِكَ	عَلَيْهِمْ
پیشک ہم	اللہ کے لئے	اور	پیشک ہم	اس کی طرف	لوٹنے والے (ہیں)	یہ لوگ	ان پر

ہم اللہ ہی کے ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں ○ یہ وہ لوگ ہیں جن پر

صَلَوَاتٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْتَدُونَ ﴿۱۵۷﴾

صَلَوَاتٌ	مِّن	رَّبِّهِمْ	وَ	رَحْمَةٌ	وَ	أُولَٰئِكَ	هُمُ	الْمُفْتَدُونَ ﴿۱۵۷﴾
درود	کی طرف سے	ان کے رب	اور	رحمت	اور	یہ لوگ	وہ	ہدایت پائے ہوئے

ان کے رب کی طرف سے درود ہیں اور رحمت اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں ○

إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِن شَعَائِرِ اللَّهِ ۚ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ

إِنَّ	الصَّفَا	وَ	الْمَرْوَةَ	مِن	شَعَائِرِ اللَّهِ (۱)	فَمَنْ	حَجَّ	الْبَيْتَ
پیشک	صفا	اور	مروہ	سے	اللہ کی نشانیوں	تو جو	حج کرے	گھر (بیٹا اللہ کا)

پیشک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں تو جو اس گھر کا حج

أَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا ۚ

أَوْ	اعْتَمَرَ	فَلَا	جُنَاحَ	عَلَيْهِ	أَنْ	يَطَّوَّفَ	بِهِمَا
یا	عمرہ کرے	تو نہیں	گناہ	اس پر	کہ	چکر لگائے	ان دونوں کا

یا عمرہ کرے اس پر کچھ گناہ نہیں کہ ان دونوں کے چکر لگائے

وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا ۖ فَإِنَّ اللَّهَ شَاكِرٌ

وَ	مَنْ	تَطَوَّعَ	خَيْرًا	فَإِنَّ	اللَّهَ	شَاكِرٌ
اور	جو	اپنی طرف سے کرے	کوئی نیک کام	تو بیشک	اللہ	شکر قبول فرمانے والا، نیکی کا بدلہ دینے والا

اور جو کوئی اپنی طرف سے بھلائی کرے تو بیشک اللہ نیکی کا بدلہ دینے والا،

۱۔ صفا اور مروہ پہاڑ کو یہ عظمت حضرت ہاجرہ زہرا علیہا السلام سے نسبت کی برکت سے حاصل ہوئی، اس سے معلوم ہوا کہ صالحین سے نسبت رکھنے والی چیز عظمت والی ہوتی ہے۔



عَلَيْهِمْ ۝۵۸ إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ

عَلَيْهِمْ ۝۵۸	إِنَّ	الَّذِينَ	يَكْتُمُونَ (۱)	مَا	أَنزَلْنَا	مِنْ	الْبَيِّنَاتِ
علم والا	بیشک	وہ لوگ جو	چھپاتے ہیں	وہ جو	ہم نے نازل کیا، اتارا	سے	روشن نشانیوں

خبردار ہے ○ بیشک وہ لوگ جو ہماری اتاری ہوئی روشن باتوں

وَالْهُدَىٰ مِنْ بَعْدِ مَا بَيَّنَّاهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتَابِ ۚ

وَالْهُدَىٰ	مِنْ	بَعْدِ	مَا	بَيَّنَّاهُ	لِلنَّاسِ	فِي الْكِتَابِ
اور ہدایت، رہنمائی	سے	بعد	جو	ہم نے بیان کر دیا ہے	لوگوں کے لئے	کتاب میں

اور ہدایت کو چھپاتے ہیں حالانکہ ہم نے اسے لوگوں کے لئے کتاب میں واضح فرما دیا ہے

أُولَٰئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللَّهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللَّعُنُونَ ۝۵۹ إِلَّا

أُولَٰئِكَ	يَلْعَنُهُمُ	اللَّهُ	وَيَلْعَنُهُمُ	اللَّعُنُونَ ۝۵۹	إِلَّا
یہ لوگ	لعنت فرماتا ہے ان پر	اللہ	اور	لعنت کرتے ہیں ان پر	مگر

تو ان پر اللہ لعنت فرماتا ہے اور لعنت کرنے والے ان پر لعنت کرتے ہیں ○ مگر

الَّذِينَ تَابُوا وَاصْلَحُوا وَيَسْئَلُونَكَ

الَّذِينَ	تَابُوا	وَ	اصْلَحُوا	وَيَسْئَلُونَكَ
وہ لوگ جو	توبہ کریں	اور	اپنی اصلاح کر لیں	اور بیان کر دیں، ظاہر کر دیں

وہ لوگ جو توبہ کریں اور اصلاح کر لیں اور (چھپی ہوئی باتوں کو) ظاہر کر دیں تو

أَتُوبُ عَلَيْهِمْ ۚ وَأَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ۝۶۰ إِنَّ

أَتُوبُ عَلَيْهِمْ	وَأَنَا	التَّوَّابُ	الرَّحِيمُ ۝۶۰	إِنَّ
میں توبہ قبول کروں گا ان کی	اور میں	بہت توبہ قبول کرنے والا	مہربان	بیشک

میں ان کی توبہ قبول فرماؤں گا اور میں ہی بڑا توبہ قبول فرمانے والا مہربان ہوں ○ بیشک

۱۔۔۔ دینی مسائل کو چھپانا گناہ ہے اس طرح کہ ضرورت کے وقت بتائے نہ جائیں یا اس طرح کہ غلط بتائے جائیں بلکہ غلط بتانے پر توبہ سخت و عیدیں ہیں۔ فی زمانہ غلط مسائل بیان کرنے والوں اور قرآن و حدیث کی غلط تشریحات و توضیحات کرنے والوں کی کی نہیں اور یہ سب مذکورہ آیت کی وعید میں داخل ہیں۔

حق چھپانے والوں کے لئے لعنت کی وعید اور گناہ تو یہ کرنے والوں کے لئے لعنت کا وعدہ

گنہگار کی حالت میں کرنے والوں کے لئے وعیدیں



الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَافُوا هُمْ كُفَّارًا وَلَئِكَ

الَّذِينَ	كَفَرُوا	وَ	صَافُوا	وَ	هُمْ	كُفَّارًا <sup>(۱)</sup>	وَلَئِكَ
وہ لوگ جو (جنہوں نے)	کفر کیا	اور	مر گئے	اور (حالانکہ)	وہ	کافر (تھے)	یہ لوگ

بیشک وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور کافر ہی مرے

عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ<sup>(۲)</sup> خُلْدِيْنَ

عَلَيْهِمْ	لَعْنَةُ اللَّهِ	وَ	الْمَلَائِكَةِ	وَ	النَّاسِ أَجْمَعِينَ <sup>(۲)</sup>	خُلْدِيْنَ
ان پر	اللہ کی لعنت	اور	فرشتوں	اور	تمام لوگوں (کی)	ہمیشہ رہنے والے

ان پر اللہ اور فرشتوں اور انسانوں کی، سب کی لعنت ہے ○ وہ ہمیشہ

فِيهَا لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ

فِيهَا	لَا يُخَفَّفُ	عَنْهُمْ	الْعَذَابُ	وَ	لَا	هُمْ
اس (لعنت یا جہنم) میں	نہیں ہلکا کیا جائے گا	ان سے	عذاب	اور	نہ	انہیں

اس میں رہیں گے، ان پر سے عذاب ہلکا نہ کیا جائے گا اور نہ انہیں

يُنْظَرُونَ<sup>(۳)</sup> وَالْهَيْكُمُ إِلَهٌ وَاحِدٌ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ

يُنْظَرُونَ <sup>(۳)</sup>	وَ	الْهَيْكُمُ	إِلَهٌ وَاحِدٌ	لَا	إِلَهَ	إِلَّا هُوَ
مہلت دی جائے گی	اور	تمہارا معبود	ایک معبود (ہے)	نہیں	کوئی معبود	مگر وہ (وہی)

مہلت دی جائے گی ○ اور تمہارا معبود ایک معبود ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں،

الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ<sup>(۴)</sup> إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَ

الرَّحْمَنُ	الرَّحِيمُ <sup>(۴)</sup>	إِنَّ	فِي	خَلْقِ السَّمَوَاتِ	وَ	الْأَرْضِ	وَ
بہت رحمت والا	مہربان	بیشک	میں	آسمانوں کو پیدا کرنے	اور	زمین (کو)	اور

بڑی رحمت والا، مہربان ہے ○ بیشک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور

۱۔ کفار کافر کی جمع ہے۔

۲۔ مرتے وقت ایمان کی دولت سے محروم رہ جانا سب سے بڑی بد قسمتی ہے اور اس وقت ایمان کا سلامت رہ جانا بہت بڑی سعادت ہے، لہذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ اگرچہ کتنا ہی نیک و پارسا، عبادت گزار اور پرہیزگار کیوں نہ ہو اپنے بے غاتے سے ڈرے۔

اللہ تعالیٰ ہی اکیلا معبود ہے

اللہ تعالیٰ کی قدرت اور رحمت کی نشان دہی  
نیز ان نشانوں میں بھی لکھا ہے

۱۰۰



## اِخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِي تَجْرِي

اِخْتِلَافِ اللَّيْلِ <sup>(۱)</sup>	و	النَّهَارِ	و	الْفُلْكِ	الَّتِي	تَجْرِي
رات کی تبدیلی بدلنے	اور	دن (کی تبدیلی میں)	اور	کشتی (میں)	جو	چلتی ہے

رات اور دن کی تبدیلی میں اور کشتی میں جو

## فِي الْبَحْرِ يَسَافُفُ النَّاسُ وَمَا

فِي الْبَحْرِ	يَسَافُفُ	النَّاسُ	و	مَا
دریا، سمندر میں	(اس سلمان کے) ساتھ جو	فائدہ دیتا ہے	لوگوں (کو)	اور (اس میں) جو

دریا میں لوگوں کے فائدے لے کر چلتی ہے اور اس پانی میں جو

## أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْيَا

أَنْزَلَ	اللَّهُ	مِنَ	السَّمَاءِ	مَاءً	فَأَخْيَا
نازل کیا، اتارا	اللہ (نے)	سے	آسمان	سے	پانی

اللہ نے آسمان سے اتارا پھر اس کے ساتھ

## بِهِ الْأَرْضُ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيهَا

بِهِ	الْأَرْضُ	بَعْدَ مَوْتِهَا	و	بَثَّ	فِيهَا
اس کے ساتھ	زمین	اس کی موت کے بعد	اور	اس نے پھیلانے	اس (زمین) میں

مردہ زمین کو زندگی بخشی اور زمین میں

## مِنْ كُلِّ دَابَّةٍ وَتَصْرِيفِ الرِّيْحِ وَ

مِنْ	كُلِّ دَابَّةٍ	و	تَصْرِيفِ الرِّيْحِ	و
سے	ہر، تمام (قسم کے) جانور	اور	ہواؤں کو پھیرنے، ہواؤں کی گردش (میں)	اور

ہر قسم کے جانور پھیلانے اور ہواؤں کی گردش اور

۱۔ اس آیت میں بیان کی گئی چیزوں میں ہر ایک پر جدا گانہ غور و فکر کریں تو اللہ تعالیٰ کی قدرت کے ایسے حیرت انگیز کرشمے نظر آتے ہیں کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے۔



## السَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَآيَاتٍ

السَّحَابِ	الْمُسَخَّرِ	بَيْنَ	السَّمَاءِ	وَالْأَرْضِ	لَآيَاتٍ
(اس) بادل (میں جو)	حکم کا پابند ہے	درمیان	آسمان	اور	زمین (کے)

وہ بادل جو آسمان اور زمین کے درمیان حکم کے پابند ہیں ان سب میں یقیناً

## لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ﴿١٦٣﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَن يَتَّخِذُ

لِقَوْمٍ	يَعْقِلُونَ ﴿١٦٣﴾	وَمِنَ	النَّاسِ	مَن	يَتَّخِذُ
(اس) قوم کے لئے (جو)	عقل رکھتے ہیں	اور	سے	لوگوں	جو

عقل مندوں کے لئے نشانیاں ہیں ○ اور کچھ لوگ

## مِن دُونِ اللَّهِ أَنَدَادًا يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ اللَّهِ ۖ

مِن	دُونِ اللَّهِ	أَنَدَادًا	يُحِبُّونَهُمْ	كَحُبِّ اللَّهِ	وَمِنَ
سے	اللہ کے سوا	شریک	وہ محبت کرتے ہیں ان سے	اللہ کی محبت جیسی، جیسے اللہ کی محبت	اور

اللہ کے سوا اور معبود بنا لیتے ہیں انہیں اللہ کی طرح محبوب رکھتے ہیں اور

## الَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِلَّهِ ۖ وَلَوْ يَرَى

الَّذِينَ	آمَنُوا	أَشَدُّ	حُبًّا	لِلَّهِ	وَلَوْ يَرَى
وہ لوگ جو	ایمان لائے	سب سے زیادہ، بڑھ کر کرنے والے	محبت	اللہ سے	اور اگر دیکھتے

ایمان والے سب سے زیادہ اللہ سے محبت کرتے ہیں اور اگر

## الَّذِينَ ظَلَمُوا إِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ أَنَّ الْقُوَّةَ

الَّذِينَ	ظَلَمُوا	إِذْ	يَرَوْنَ	الْعَذَابَ	أَنَّ الْقُوَّةَ
وہ لوگ جو (جنہوں نے)	ظلم کیا	جب	وہ دیکھیں گے	عذاب	کہ

ظالم دیکھتے جب وہ عذاب کو آنکھوں سے دیکھیں گے کیونکہ تمام قوت

۱۔ سائنسی علوم بھی معرفت الہی کا ذریعہ بنتے ہیں۔ جتنا سائنسی علم زیادہ ہوگا اتنی ہی اللہ تعالیٰ کی عظمت و قدرت کی پہچان زیادہ ہوگی، لہذا اگر کوئی دین اسلام کی خدمت اور اللہ تعالیٰ کی معرفت کی نیت سے سائنسی علوم سیکھتا ہے تو یہ بھی عظیم عبادت ہوگی نیز اللہ تعالیٰ نے جو کائنات میں غور و فکر کا حکم دیا ہے یہ اس حکم کی تعمیل بھی قرار پائے گی۔



يَلَهُ جَمِيعًا ۚ وَ أَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعَذَابِ (۱۶۵)

يَلَهُ	جَمِيعًا	وَّ	أَنَّ	اللَّهُ	شَدِيدُ الْعَذَابِ (۱۶۵)
اللہ کے لئے (ہے)	ساری، تمام کی تمام	اور	بیشک	اللہ	سخت عذاب دینے والا (ہے)

اللہ ہی کی ہے اور اللہ سخت عذاب دینے والا ہے ○

إِذْ تَبَرَّأَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا مِنَ الَّذِينَ

إِذْ	تَبَرَّأَ	الَّذِينَ	اتَّبَعُوا	مِنَ	الَّذِينَ
جب	بیزار ہوں گے	وہ لوگ جو (جن کی)	پیروی کی گئی (پیشوا)	سے	وہ لوگ جو (جنہوں نے)

جب پیشوا اپنے پیروی کرنے والوں سے بیزار ہوں گے

اتَّبَعُوا وَ رَأَوْا الْعَذَابَ وَ تَقَطَّعَتْ بِهِمْ

اتَّبَعُوا	وَ	رَأَوْا	الْعَذَابَ	وَ	تَقَطَّعَتْ	بِهِمْ
پیروی کی	اور	وہ دیکھیں گے	عذاب	اور	کٹ جائیں گے	ان کے

اور عذاب دیکھیں گے اور ان کے سب رشتے ناتے کٹ

إِلَّا سَبَابٌ (۱۶۶) وَقَالَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا لَوْ أَنَّ

إِلَّا سَبَابٌ (۱۶۶)	وَ	قَالَ	الَّذِينَ	اتَّبَعُوا	لَوْ أَنَّ
سب اسباب، تمام تعلقات	اور	کہیں گے	وہ لوگ جو (جنہوں نے)	پیروی کی	کاش کہ

جائیں گے ○ اور پیروکار کہیں گے اگر

لَنَا كَرَّةٌ فَنَتَبَرَّأَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّعُوا

لَنَا	كَرَّةٌ	فَنَتَبَرَّأَ	مِنْهُمْ	كَمَا	تَبَرَّعُوا
ہمارے لئے	ایک بار لوٹنا (ہوتا دنیا میں)	تو ہم بیزار ہو جاتے	ان سے	جیسے	وہ بیزار ہوئے

ہمیں ایک مرتبہ لوٹ کر جانامل جائے تو ہم ان پیشواؤں سے ایسے ہی بیزار ہو جاتے جیسے یہ ہم سے

قیامت میں شرکوں کا اپنے پیروکاروں سے بیزار ہونا

۱۔ یاد رہے کہ قیامت کے دن کفار کے رشتے تو ٹوٹ جائیں گے لیکن اولیاء متقین اور صالحین کے ساتھ مسلمانوں کا دوزخی کا رشتہ باقی رہے گا۔

۲۔ یاد رہے کہ ایمان اور اعمال صالحہ کی اصل حسرت تو کافر ہی کو ہوگی لیکن مسلمانوں کو بھی نیکیوں کی کمی اور گناہوں میں لوث ہونے پر حسرت ہوگی۔



مِنَّا ۚ كَذَلِكَ يُرِيهِمُ اللَّهُ أَعْمَالَهُمْ حَسَرَاتٍ

مِنَّا	كَذَلِكَ	يُرِيهِمُ	اللَّهُ	أَعْمَالَهُمْ	حَسَرَاتٍ
ہم سے	اسی طرح	دکھائے گا انہیں	اللہ	ان کے اعمال	حسرتیں (شرمندگی کا باعث بنا کر)

بیزار ہوئے ہیں۔ اللہ اسی طرح انہیں ان کے اعمال ان پر حسرت بنا کر دکھائے گا

عَلَيْهِمْ ۚ وَمَا هُمْ بِخُرْجِينَ مِنَ النَّارِ ۚ يَا أَيُّهَا النَّاسُ

عَلَيْهِمْ	وَمَا	هُمْ	بِخُرْجِينَ	مِنَ	النَّارِ	يَا أَيُّهَا	النَّاسُ
ان پر	اور	نہیں	وہ	لکھنے والے	سے	اے	لوگو

اور وہ دوزخ سے لکھنے والے نہیں ○ اے لوگو!

كُلُوا مِن مَّا فِي الْأَرْضِ حَلَلًا طَيِّبًا ۚ وَلَا تَتَّبِعُوا

كُلُوا	مِن مَّا	فِي الْأَرْضِ	حَلَلًا	طَيِّبًا	وَلَا تَتَّبِعُوا
تم کھاؤ	(اس میں) سے جو	زمین میں (ہے)	حلال	پاکیزہ	اور نہ پیروی کرو

جو کچھ زمین میں حلال پاکیزہ ہے اس میں سے کھاؤ اور

خُطُوتِ الشَّيْطَانِ ۚ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ۚ إِنَّمَا

خُطُوتِ الشَّيْطَانِ	إِنَّهُ	لَكُمْ	عَدُوٌّ	مُّبِينٌ	إِنَّمَا
شیطان کے قدموں (راستوں کی)	بیشک وہ	تمہارے لئے	دشمن	کھلا، ظاہر	صرف

شیطان کے راستوں پر نہ چلو، بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے ○ وہ تمہیں صرف

يَأْمُرُكُمْ بِالسُّوْءِ وَالْفَحْشَاءِ وَآنُ تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ

يَأْمُرُكُمْ	بِالسُّوْءِ	وَالْفَحْشَاءِ	وَآنُ	تَقُولُوا	عَلَى اللَّهِ
وہ حکم دے گا تمہیں	برائی، گناہ	اور	بے حیائی (کا)	تم کہو	اللہ پر (کے بارے)

برائی اور بے حیائی کا حکم دے گا اور یہ (حکم دے گا) کہ تم اللہ کے بارے میں وہ کچھ کہو

۱۔ دین اسلام میں حلال کھانے اور حرام سے بچنے کی بہت زیادہ تاکید ہے، حرام روزی نماز اور کھانے کوئی شخص ہر گز متقی نہیں ہو سکتا۔ رشوت، سوچوری، ڈکیتی مال و مالیت سب اسی زمرے میں داخل ہیں۔ ۲۔ حلال و طیب سے مراد وہ چیز ہے جو بذات خود بھی حلال ہے جیسے مکرے کا گوشت، سبزی، دال وغیرہ اور ہمیں حاصل بھی جائز ذریعے سے ہو یعنی چوری، رشوت، ڈکیتی وغیرہ کے ذریعے نہ ہو۔



مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿١٦٩﴾ وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا مَا أَنْزَلَ

مَا	لَا تَعْلَمُونَ	وَ	إِذَا	قِيلَ	لَهُمْ	اتَّبِعُوا	مَا	أَنْزَلَ
وہ جو	تم نہیں جانتے	اور	جب	کہا جائے	ان سے	پیروی کرو	(اس کی) جو	نازل کیا، اتارا

جو خود تمہیں معلوم نہیں ○ اور جب ان سے کہا جائے کہ اس کی پیروی کرو جو اللہ نے

اللَّهُ قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ مَا آَلَفَيْنَا عَلَيْهِ

اللَّهُ	قَالُوا	بَلْ	نَتَّبِعُ	مَا	آَلَفَيْنَا	عَلَيْهِ
اللہ (نے)	کہتے ہیں	(نہیں) بلکہ	ہم پیروی کریں گے	(اس کی) جو	ہم نے پایا	اس پر

نازل کیا ہے تو کہتے ہیں: بلکہ ہم تو اس کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے

أَبَاءَنَا ۖ أَوْ لَوْ كَانَ آبَاؤُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ شَيْئًا وَ

أَبَاءَنَا	أَوْ لَوْ	كَانَ	أَبَاؤُهُمْ	لَا يَعْقِلُونَ	شَيْئًا	وَ
ہمارے باپ دادا	کیا اگرچہ	ہوں	ان کے باپ دادا	عقل نہ رکھتے، نہ سمجھتے ہوں	کچھ	اور

اپنے باپ دادا کو پایا ہے۔ کیا اگرچہ ان کے باپ دادا نہ کچھ عقل رکھتے ہوں

لَا يَهْتَدُونَ ﴿١٧٠﴾ وَمَثَلُ الَّذِينَ كَفَرُوا كَمَثَلِ

لَا يَهْتَدُونَ ﴿١٧٠﴾	وَ	مَثَلُ	الَّذِينَ	كَفَرُوا	كَمَثَلِ
نہ ہدایت پاتے ہوں	اور	مثال	ان لوگوں کی جو (جنہوں نے)	کفر کیا	(اس شخص کی) مثال جیسی (ہے)

نہ وہ ہدایت یافتہ ہوں؟ ○ اور کافروں کی مثال اس شخص کی طرح ہے

الَّذِي يَنْعِقُ بِمَا لَا يَسْمَعُ إِلَّا دُعَاءً وَنِدَاءً ۚ صُمُّ بُكْمٌ

الَّذِي	يَنْعِقُ	بِمَا	لَا يَسْمَعُ	إِلَّا دُعَاءً وَ	نِدَاءً	صُمُّ	بُكْمٌ
جو	چلا کر پکارتا ہے	ساتھ جو (اے جو)	نہیں سنتا	مگر بلانا اور	پکارنا	بہرے	گونگے

جو کسی ایسے کو پکارے جو خالی چیخ و پکار کے سوا کچھ نہیں سنتا۔ (یہ کفار) بہرے، گونگے،

① شریعت کے مقابلہ میں باپ دادا کی پیروی کرنا حرام ہے۔ یومی گناہ کے کاموں میں باپ دادا کی پیروی ناجائز ہے کہ بحکم حدیث اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے کام میں کسی کی اطاعت نہیں کی جاسکتی۔ ہمارے ہاں شادی مرگ اور دیگر کئی مواقع پر شریعت پر چلنے کا کہا جائے تو لوگ آگے سے بھی باپ دادا، خاندان اور برادری کے رسم و رواج کا مقررہ پیش کرتے ہیں، یہ قدر نہایت غلط ہے۔



طال رزق کھانے اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کا حکم

کھانے کی حرام چیزوں کا بیان اور شرعی مجبوری کے وقت انہیں کھانے کی رخصت کا بیان

عُنِيَ فَهُمْ لَا يَعْقِلُونَ ﴿١٤١﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِن

عُنِيَ (۱)	فَهُمْ	لَا يَعْقِلُونَ (۱۴۱)	يَا أَيُّهَا	الَّذِينَ	آمَنُوا	كُلُوا	مِن
اندھے (ہیں)	پس وہ	سمجھ نہیں رکھتے	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	تم کھاؤ	سے

اندھے ہیں تو یہ سمجھتے نہیں ○ اے ایمان والو! ہماری دی ہوئی

طَيِّبَاتٍ مَّا رَزَقْنَكُمْ وَأَشْكُرُوا لِلَّهِ إِن كُنتُمْ إِيَّاهُ

طَيِّبَاتٍ	مَّا	رَزَقْنَكُمْ	وَأَشْكُرُوا	لِلَّهِ	إِن كُنتُمْ	إِيَّاهُ
پاکیزہ چیزیں	جو	ہم نے دیں تمہیں	اور	شکر ادا کرو	اگر	تم ہو اس کی (اسی کی)

ستھری چیزیں کھاؤ اور اللہ کا شکر ادا کرو اگر تم اسی کی

تَعْبُدُونَ ﴿١٤٢﴾ إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخَنَازِيرِ

تَعْبُدُونَ (۱۴۲)	إِنَّمَا	حَرَّمَ	عَلَيْكُمْ	الْمَيْتَةَ	وَالدَّمَ	وَلَحْمَ الْخَنَازِيرِ
عبادت کرتے	صرف	اس نے حرام کیا	تمہیں	مردار	اور خون	اور خنزیر کا گوشت

عبادت کرتے ہو ○ اس نے تم پر صرف مردار اور خون اور سور کا گوشت

وَمَا أَهْلٌ بِهِ لغيرِ اللَّهِ ۖ فَمِنْ أَضْطَرَّ

وَمَا	أَهْلٌ	بِهِ	لغيرِ اللَّهِ (۲)	فَمِنْ	أَضْطَرَّ
اور	وہ جو	(ذبح کے وقت) پکارا جائے	اس پر	اللہ کے غیر (کا نام)	پس جو

اور وہ جانور حرام کئے ہیں جس کے ذبح کے وقت غیر اللہ کا نام بلند کیا گیا تو جو مجبور ہو جائے

غَيْرَ بَاِعٍ وَلَا عَادٍ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ ۖ إِنَّ اللَّهَ

غَيْرَ بَاِعٍ	وَلَا	عَادٍ	فَلَا	إِثْمَ	عَلَيْهِ	إِنَّ اللَّهَ
نہ خواہش رکھنے والا	اور نہ	حد سے بڑھنے والا (ہو)	تو نہیں	گناہ	اس پر	پیشک اللہ

حالانکہ وہ نہ خواہش رکھنے والا ہو اور نہ ضرورت سے آگے بڑھنے والا ہو تو اس پر کوئی گناہ نہیں، پیشک اللہ

۱۔ کان، زبان اور آنکھ کا پورا فائدہ یہ ہے کہ ان سے حق سنا، بولا اور دیکھا جائے اور کفار چونکہ اپنے ان اعضاء سے یہ فائدہ نہیں اٹھاتے اس اعتبار سے یہ بہرے کو گئے اور اندھے ہیں۔

۲۔ غیر اللہ کے نام پر ذبح کرنے سے مراد یہ ہے کہ ذبح کے وقت چھری پھیرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کے نام پر ذبح کیا جائے، ایسا جانور حرام و مردار ہے۔ زندگی میں کسی کی طرف منسوب کر دینے سے اس آیت کا تعلق نہیں ہے۔ مزید تفصیل تفسیر صراط الہدایہ ج ۱، ص ۲۷۴ پر ملاحظہ فرمائیں۔



عَفُوٌّ رَّحِيمٌ ﴿۴۲﴾ إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنزَلَ اللَّهُ مِنْ

عَفُوٌّ	رَّحِيمٌ ﴿۴۲﴾	إِنَّ	الَّذِينَ	يَكْتُمُونَ <sup>(۱)</sup>	مَا	أَنزَلَ	اللَّهُ	مِنْ
بخشنے والا	مہربان	بیشک	وہ لوگ جو	چھپاتے ہیں	وہ جو	نازل کیا، اتارا	اللہ (نے)	سے

بخشنے والا مہربان ہے ○ بیشک وہ لوگ جو اللہ کی نازل کی ہوئی کتاب کو چھپاتے ہیں

الْكِتَابِ وَيَشْتَرُونَ بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا ۖ أُولَٰئِكَ

الْكِتَابِ	و	يَشْتَرُونَ	بِهِ	ثَمَنًا	قَلِيلًا	أُولَٰئِكَ
کتاب	اور	وہ خریدتے ہیں، لیتے ہیں	اس کے بدلے	قیمت	تھوڑی	یہ لوگ

اور اس کے بدلے ذلیل قیمت لیتے ہیں وہ

مَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ إِلَّا النَّارَ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ

مَا يَأْكُلُونَ	فِي	بُطُونِهِمْ	إِلَّا	النَّارَ	و	لَا يُكَلِّمُهُمُ <sup>(۲)</sup>	اللَّهُ
نہیں کھاتے (نہیں بھرتے)	میں	اپنے پیٹوں	مگر	آگ	اور	کلام نہ فرمائے گا ان سے	اللہ

اپنے پیٹ میں آگ ہی بھرتے ہیں اور اللہ قیامت کے دن ان سے نہ کلام

يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿۴۳﴾ أُولَٰئِكَ

يَوْمَ الْقِيَمَةِ	و	لَا يُزَكِّيهِمْ	و	لَهُمْ	عَذَابٌ	أَلِيمٌ ﴿۴۳﴾	أُولَٰئِكَ
قیامت کے دن	اور	پاک نہ فرمائے گا انہیں	اور	ان کے لئے	عذاب	دردناک	یہ

فرمائے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے ○ یہی وہ لوگ ہیں

الَّذِينَ اشْتَرُوا الصَّلَاةَ بِآلِهَادٍ وَالْعَذَابِ

الَّذِينَ	اشْتَرُوا	الصَّلَاةَ	بِآلِهَادٍ	و	الْعَذَابِ
وہ لوگ جو (جنہوں نے)	خریدی	گمراہی	ہدایت کے بدلے	اور	(خرید لیا) عذاب

جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی اور بخشش کے بدلے عذاب خرید لیا

۱۔ یاد رہے کہ چھپانا یہ بھی ہے کہ کتاب کے مضمون پر کسی کو مطلع نہ ہونے دیا جائے، نہ وہ کسی کو پڑھ کر بتایا جائے اور نہ دکھایا جائے اور یہ بھی چھپانا ہے کہ غلط تاویلیں کر کے معنی بدلنے کی کوشش کی جائے اور کتاب کے اصل معنی پر پردہ ڈالا جائے۔ یہ سب کام کرتے تھے اور آج بھی بہت سے لوگ یہی کرتے ہیں۔

۲۔ یہاں کلام نہ فرمانے سے مراد یہ ہے کہ رحمت کے ساتھ کلام نہیں فرمائے گا۔



بِالْمَغْفِرَةِ ۚ فَمَا أَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ ﴿۱۵﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ

بِالْمَغْفِرَةِ	فَمَا (۱)	أَصْبَرَهُمْ	عَلَى النَّارِ ﴿۱۵﴾	ذٰلِكَ	بِاَنَّ	اللّٰهَ
بخش کے بدلے	تو کتنا (ہے)	ان کا صبر	آگ پر	یہ (سزا)	(اس) کو جسے کہ	اللہ (نے)

تو یہ کتنا آگ کو برداشت کرنے والے ہیں ○ یہ (سزا) اس لئے ہے کہ اللہ نے

نَزَّلَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ ۖ وَإِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُوا

نَزَّلَ	الْكِتَابَ	بِالْحَقِّ	وَ	إِنَّ	الَّذِينَ	اخْتَلَفُوا
نازل کی، اتاری	کتاب	حق کے ساتھ	اور	بیشک	وہ لوگ جو (جنہوں نے)	اختلاف کیا

حق کے ساتھ کتاب نازل فرمائی اور بے شک کتاب میں اختلاف

فِي الْكِتَابِ لَفِي شِقَاقٍ بَعِيدٍ ۚ لَيْسَ الْبِرُّ أَنْ تُولُّوا

فِي الْكِتَابِ (۲)	لَفِي	شِقَاقٍ	بَعِيدٍ ﴿۱۶﴾	لَيْسَ	الْبِرُّ	أَنْ تُولُّوا
کتاب میں	ضرور میں	مخالفت، ضد	دور (کی)	نہیں	(اصل) نیکی	(یہ) کہ تم پھیر لو

کرنے والے دور کی مخالفت و ضد میں ہیں ○ اصل نیکی یہ نہیں کہ تم

وَجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلَكِنَّ الْبِرَّ مَنْ

وَجُوهَكُمْ	قِبَلَ الْمَشْرِقِ	وَ	الْمَغْرِبِ	وَ	لَكِنَّ	الْبِرَّ مَنْ
اپنے چہرے	شرق کی طرف	اور	مغرب (کی)	اور	لیکن	نیکی (اصلی نیک) وہ ہے جو

اپنے منہ مشرق یا مغرب کی طرف کر لو بلکہ اصلی نیک وہ ہے جو

أَمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالْكِتَابِ وَ

أَمَنَ	بِاللّٰهِ	وَ	الْيَوْمِ الْآخِرِ	وَ	الْمَلَائِكَةِ	وَ	الْكِتَابِ
ایمان لائے	اللہ پر	اور	دن، روزِ آخرت	اور	فرشتوں	اور	کتاب

اللہ اور قیامت اور فرشتوں اور کتاب اور پیغمبروں پر ایمان لائے

۱۔ یہاں لفظ ”منا“ لوگوں کے عبادے کے اعتبار سے تعجب کے معنی میں ہے اور یہ استقامت بھی ہو سکتا ہے۔

۲۔ کتاب سے مراد قرآن شریف ہے یا تورات شریف، پہلی صورت میں اختلاف سے مراد وہ گناہ نہ ماننا اور دوسری صورت میں اس سے مراد وہ گناہ ”مجحطہ نہ ماننا“ کیونکہ یہودی قرآن کو بالکل نہ مانتے تھے اور تورات کو ماننے کے دعویدار تھے، مگر مجحطہ نہ مانتے تھے۔



الَّذِينَ وَاتَى الْمَالَ عَلَى حُبِّهِ ذَوِي الْقُرْبَىٰ وَ

الَّذِينَ	وَ	اتَى	الْمَالَ	عَلَى حُبِّهِ	ذَوِي الْقُرْبَىٰ	وَ
انبیاء (ہر)	اور	وہ دے	مال	اس کی محبت (ہر)	قرابت والوں، رشتہ داروں	اور

اور اللہ کی محبت میں عزیز مال رشتہ داروں اور

الْيَتَامَىٰ وَالْمَسْكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ ۚ وَالسَّائِلِينَ وَفِي

الْيَتَامَىٰ	وَ	الْمَسْكِينِ	وَ	ابْنِ السَّبِيلِ <sup>(۱)</sup>	وَ	السَّائِلِينَ	وَ	فِي
یتیموں	اور	مسکینوں	اور	مسافر	اور	مانگنے والوں (کو)	اور	میں

یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں اور سائلوں کو اور (غلام لونڈیوں کی)

الرِّقَابِ ۚ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ ۚ وَ

الرِّقَابِ	وَ	أَقَامَ	الصَّلَاةَ	وَ	آتَى	الزَّكَاةَ	وَ
گردنیں (چھڑانے، غلام آزاد کرانے)	اور	قائم کرے	نماز	اور	ادا کرے	زکوٰۃ	اور

گردنیں آزاد کرانے میں خرچ کرے اور نماز قائم رکھے اور زکوٰۃ دے اور

الْمُؤَفَّقُونَ بِعَهْدِهِمْ إِذَا عَاهَدُوا ۚ وَالصَّابِرِينَ فِي الْبَأْسَاءِ

الْمُؤَفَّقُونَ	بِعَهْدِهِمْ	إِذَا	عَاهَدُوا	وَ	الصَّابِرِينَ	فِي	الْبَأْسَاءِ
پورا کرنے والے	اپنے عہد کو	جب	وہ عہد کریں	اور	صبر کرنے والے	میں	تنگدستی، مصیبت

وہ لوگ جو عہد کر کے اپنا عہد پورا کرنے والے ہیں اور مصیبت اور

وَالضَّرَّاءِ ۚ وَحِينَ الْبَأْسِ ۚ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ صَدَقُوا ۚ وَ

وَ	الضَّرَّاءِ	وَ	حِينَ الْبَأْسِ	أُولَٰئِكَ	الَّذِينَ	صَدَقُوا <sup>(۲)</sup>	وَ
اور	سختی، بیماری	اور	سختی کے وقت، جہاد کے وقت	یہ لوگ	وہ ہیں جو	سچے ہیں	اور

سختی میں اور جہاد کے وقت صبر کرنے والے ہیں یہی لوگ سچے ہیں اور

۱۔ ابْنِ السَّبِيلِ لفظ کا لفظی ترجمہ ہے راستے کا بیٹا اور اس سے مراد مسافر ہوتا ہے۔

۲۔ یعنی صحیح عقائد رکھنے والے اور نمازی، زکوٰۃ و صدقات دینے والے، صبر کے عادی، وعدے کے پابند اور نیک اعمال کرنے والے ہی اپنے دعویٰ ایمان میں کامل طور پر سچے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ایسا ہی بنائے۔



أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ ﴿۱۷۷﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ

أُولَٰئِكَ هُمُ	الْمُتَّقُونَ ﴿۱۷۷﴾	يَا أَيُّهَا	الَّذِينَ	آمَنُوا	كُتِبَ
یہ لوگ وہ	ڈرنے والے، پرہیزگار	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	لکھ دیا گیا، فرض کر دیا گیا
ہمکی پرہیزگار ہیں ○ اے ایمان والو! تم پر					

عَلَيْكُمْ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلِ ۖ الْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ

عَلَيْكُمْ	الْقِصَاصُ	فِي	الْقَتْلِ ﴿۱﴾	الْحُرُّ	بِالْحُرِّ	وَالْعَبْدُ
تم پر	قصاص، بدلہ لینا	میں	مقتولوں (کے بارے میں)	آزاد	آزاد کے بدلے	غلام
مقتولوں کے خون کا بدلہ لینا فرض کر دیا گیا، آزاد کے بدلے آزاد اور غلام						

بِالْعَبْدِ وَالْأَنْثَىٰ بِالْأَنْثَىٰ ۖ فَمَنْ عُفِيَ لَهُ

بِالْعَبْدِ	وَالْأَنْثَىٰ	بِالْأَنْثَىٰ	فَمَنْ	عُفِيَ	لَهُ
غلام کے بدلے	اور	عورت	عورت کے بدلے	تو جو	معاف کر دیا جائے
اس کے لئے					
کے بدلے غلام اور عورت کے بدلے عورت، تو جس کے لئے					

مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ فَأَتِبَاْعَم بِالْمَعْرُوفِ وَأَدَاْعَم

مِنْ	أَخِيهِ	شَيْءٌ	فَأَتِبَاْعَم	بِالْمَعْرُوفِ ﴿۲﴾	وَأَدَاْعَم
کی طرف سے	اس کے بھائی	کچھ	پس پیروی کرنا (مطالبہ کرنا)	بھلائی کے ساتھ	اور ادا کرنا
اس کے بھائی کی طرف سے کچھ معافی دیدی جائے تو اچھے طریقے سے مطالبہ ہو اور					

إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ ۖ ذَٰلِكَ تَخْفِيفٌ مِّن رَّبِّكُمْ

إِلَيْهِ	بِإِحْسَانٍ	ذَٰلِكَ	تَخْفِيفٌ	مِّن	رَّبِّكُمْ
اس کی طرف	احسان (ماننے) کے ساتھ	یہ	تخفیف، آسانی (ہے)	کی طرف سے	تمہارے رب
وارث کو اچھے طریقے سے ادا نیگی ہو۔ یہ تمہارے رب کی طرف سے آسانی					

۱۔ قتل قتل کی معافی ہے۔

۲۔ مقتول کے وارث مال کے بدلے معاف کرنے پر راضی ہوں تو انہیں مطالبہ کرنے میں اور دوسری طرف قاتل کو غنم بھاوا کرنے میں اچھا طریقہ اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔



وَرَحْمَةً ۚ فَمَنْ اعْتَدَىٰ بَعْدَ ذَلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝

و	رَحْمَةً	فَمَنْ	اعْتَدَىٰ	بَعْدَ	ذَلِكَ	فَلَهُ	عَذَابٌ	أَلِيمٌ
اور	رحمت	تو جو	زیادتی کرے	بعد	اس کے	تو اس کے لئے	عذاب (ہے)	دردناک

○ اور رحمت ہے۔ تو اس کے بعد جو زیادتی کرے اس کے لئے دردناک عذاب ہے

وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيَوةٌ ۖ يَا أُولِيَ الْأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ

و	لَكُمْ	فِي	الْقِصَاصِ	حَيَوةٌ	يَا أُولِيَ الْأَلْبَابِ	لَعَلَّكُمْ
اور	تمہارے لئے	میں	قصاص، بدلہ لینے	حیوۃ (۱)	یا اولیٰ الالباب	لے عقل والو تاکہ تم

○ اور اے عقل مندو! خون کا بدلہ لینے میں تمہاری زندگی ہے تاکہ

تَتَّقُوا ۚ كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ

تَتَّقُوا	كُتِبَ	عَلَيْكُمْ	إِذَا	حَضَرَ	أَحَدَكُمُ
تقوٰ	کتاب	تم پر	جب	قرب آئے	تم میں سے کسی ایک (کے)

○ تم پر فرض کیا گیا ہے کہ جب تم میں سے کسی کو

الْمَوْتُ إِنْ تَرَكَ خَيْرًا ۚ الْوَصِيَّةُ لِلْوَٰلِدَيْنِ وَ

الْمَوْتُ	إِنْ	تَرَكَ	خَيْرًا	الْوَصِيَّةُ	لِلْوَٰلِدَيْنِ
موت	اگر	وہ چھوڑے	بھلائی (کچھ مال)	وصیت کرنا	ماں باپ کے لئے

○ موت آئے (تو) اگر وہ کچھ مال چھوڑے تو اپنے ماں باپ اور قریب کے

الْأَقْرَبِينَ بِالْمَعْرُوفِ ۚ حَقًّا عَلَى الْمُسْتَقِيمِينَ ۝

الْأَقْرَبِينَ	بِالْمَعْرُوفِ	حَقًّا	عَلَى	الْمُسْتَقِيمِينَ
قریبی رشتہ داروں (کے لئے)	بھلائی کے ساتھ	حق (فرض ہے)	پر	ڈرنے والوں، پرہیزگاروں

○ رشتہ داروں کے لئے اچھے طریقے سے وصیت کر جائے۔ یہ پرہیزگاروں پر واجب ہے

۱۔ قصاص میں زندگی یوں ہے کہ قصاص میں قتل ہونے کے ذریعے آدمی دوسرے کو قتل کرنے سے رکے گا نیز اگر قاتل کو یہ سزا دی جائے تو دوسرے لوگوں کو بھی بھرپور عبرت ملے گی اور یہ چیز لوگوں کی زندگیوں کے تحفظ کا ذریعہ بنے گی۔ ۲۔ احکام میراث کے نزول سے پہلے مرنے والے پر اپنے مال کے بارے میں وصیت کرنا واجب تھا کیونکہ اس وقت صرف وصیت کے مطابق مال تقسیم ہوتا تھا اور جب میراث کے احکام آگئے تو وصیت کا حکم وجوب منسوخ ہو گیا، البتہ جو ازب بھی باقی ہے۔

قصاص کا حکم رائج ایک عظیم نامہ

وصیت کرنے کا حکم اور اس سے متعلق چند احکام



فَمَنْ يَدَّ لَهُ بِعَدَ مَا سَبَعَهُ فَإِنَّمَا إِثْمُهُ

فَمَنْ	يَدَّ لَهُ (۱)	بَعْدَ	مَا	سَبَعَهُ	فَإِنَّمَا	إِثْمُهُ
پھر جو	بدل دے اس (وصیت) کو	بعد	(اس کے) جو	اس نے سنا ہے	تو صرف	اس کا گناہ

پھر جو وصیت کو سننے کے بعد اسے تبدیل کر دے تو اس کا گناہ

عَلَى الَّذِينَ يُبَدِّلُونَهُ ۖ إِنَّ اللَّهَ سَبِيحٌ عَلِيمٌ ۝

عَلَى	الَّذِينَ	يُبَدِّلُونَهُ	إِنَّ	اللَّهَ	سَبِيحٌ	عَلِيمٌ ۝
پر، اوپر	ان لوگوں کے جو	تبدیل کرتے ہیں اسے	بیشک	اللہ	سننے والا	جاننے والا (ہے)

ان بدلنے والوں پر ہی ہے، بیشک اللہ سننے والا جاننے والا ہے ۝

فَمَنْ خَافَ مِنْ مَوْصٍ جَنَفًا أَوْ إِثْمًا

فَمَنْ	خَافَ (۲)	مِنْ	مَوْصٍ	جَنَفًا	أَوْ	إِثْمًا
تو جسے	خوف، اندیشہ ہو	کی طرف سے	وصیت کرنے والے	جانبداری، نا انصافی	یا	گناہ (کا)

پھر جس کو وصیت کرنے والے کی طرف سے جانبداری یا گناہ کا اندیشہ ہو

فَأَصْلَحَ بَيْنَهُمْ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ ۖ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ

فَأَصْلَحَ	بَيْنَهُمْ	فَلَا	إِثْمَ	عَلَيْهِ	إِنَّ	اللَّهَ	غَفُورٌ
پھر اس نے صلح کرادی	ان کے درمیان	تو نہیں	گناہ	اس پر	بیشک	اللہ	بخشنے والا

تو وہ ان کے درمیان صلح کرادے تو اس پر کچھ گناہ نہیں۔ بیشک اللہ بخشنے والا

رَّحِيمٌ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ

رَّحِيمٌ ۝	يَا أَيُّهَا	الَّذِينَ	آمَنُوا	كُتِبَ (۳)	عَلَيْكُمْ	الصِّيَامُ
مہربان	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	لکھ دیا گیا، فرض کیا گیا	تم پر	روزے رکھنا

مہربان ہے ۝ اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے

- ۱۔ وصیت کرنے کے بعد زندگی میں وصیت کرنے والے کو وصیت تبدیل کرنے کا اختیار ہوتا ہے لیکن فوت ہونے کے بعد کسی دوسرے شخص کو وصیت میں تبدیلی کی شرعاً اجازت نہیں۔
- ۲۔ اگر کسی عالم، حاکم، وصی یا رشتے دار وغیرہ کو معلوم ہو کہ مرنے والا وصیت میں کسی پر زیادتی کر رہا ہے، یا شرعی احکام کی پابندی نہیں کر رہا اور یہ مرنے والے کو سمجھا کہ وصیت درست کرادے تو یہ شخص منہکار نہیں بلکہ اپنے نیک عمل کی وجہ سے ثواب کا مستحق ہوگا۔ ۳۔ اس آیت میں روزوں کی فرضیت کا بیان ہے۔ شریعت میں روزہ یہ ہے کہ صبح صادق =



كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿۱۸۲﴾

كَمَا	كُتِبَ	عَلَى	الَّذِينَ	مِنْ	قَبْلِكُمْ	لَعَلَّكُمْ	تَتَّقُونَ ﴿۱۸۲﴾
جیسے	لکھا گیا، فرض کیا گیا	پر، اوپر	ان لوگوں کے جو	سے	تم سے پہلے	تاکہ تم	پرہیز گار بن جاؤ

جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم پرہیز گار بن جاؤ ○

أَيَّامًا مَعْدُودَاتٍ ۖ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ

أَيَّامًا	مَعْدُودَاتٍ	فَمَنْ	كَانَ	مِنْكُمْ	مَرِيضًا	أَوْ	عَلَى سَفَرٍ ﴿۱﴾
دن	گنے ہوئے	تو جو	ہو	تم میں سے	مریض، بیمار	یا	سفر پر (ہو)

کتنی کے چند دن ہیں تو تم میں جو کوئی بیمار ہو یا سفر میں ہو

فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ۖ وَعَلَى الَّذِينَ

فَعِدَّةٌ	مِّنْ	أَيَّامٍ	أُخَرَ	وَعَلَى	الَّذِينَ
تو گنے ہوئے (دن روزے رکھے)	سے	دنوں	دوسرے	اور	ان لوگوں کے جو

تواختے روزے اور دنوں میں رکھے اور جنہیں

يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ ۖ فَمَنْ

يُطِيقُونَهُ	فِدْيَةٌ	طَعَامُ مِسْكِينٍ	فَمَنْ
طاقت نہیں رکھتے اس (روزے) کی	فدیہ دینا، بدلہ دینا (ہے)	مسکین کا کھانا	پھر جو

اس کی طاقت نہ ہو اُن پر ایک مسکین کا کھانا فدیہ ہے پھر جو

تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ ۖ وَأَنْ تَصُومُوا

تَطَوَّعَ	خَيْرًا	فَهُوَ	خَيْرٌ	لَّهُ	وَأَنْ	تَصُومُوا
اپنی طرف سے کرے	نیکی، بھلائی	تو وہ	بہتر (ہے)	اس کے لئے	اور	یہ کہ تم روزہ رکھو

اپنی طرف سے نیکی زیادہ کرے تو وہ اس کے لئے بہتر ہے اور اگر

= سے لے کر غروب آفتاب تک روزے کی نیت سے کھانے پینے اور ہم بستری سے بچا جائے۔

①..... مریض کوئی ایسا روزہ نہ رکھنے کی رخصت اس صورت میں ہے کہ جب اسے روزہ رکھنے سے مرض کی زیادتی، یا ہلاک ہونے کا اندیشہ ہو اور مسافر کو رخصت اس صورت میں ہے

جب وہ 92 کلومیٹر یا اس سے زائد مسافت کے سفر پر ہو۔



خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿۱۸۳﴾ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي

خَيْرٌ	لَّكُمْ	اِنْ	كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿۱۸۳﴾	شَهْرُ رَمَضَانَ ﴿۱﴾	الَّذِي
بہتر (ہے)	تمہارے لئے	اگر	تم جانتے ہو	رمضان کا مہینہ	وہ جو

تم جانو تو روزہ رکھنا تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے ○ رمضان کا مہینہ ہے جس

اُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ

اُنْزِلَ	فِيهِ	الْقُرْآنُ	هُدًى	لِّلنَّاسِ	وَ	بَيِّنَاتٍ
نازل کیا گیا، اتارا گیا	اس میں	قرآن	ہدایت (ہے)	لوگوں کے لئے	اور	واضح دلائل

میں قرآن نازل کیا گیا جو لوگوں کے لئے ہدایت اور رہنمائی

مِّنَ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ

مِّنَ الْهُدَى	وَ	الْفُرْقَانِ	فَمَنْ	شَهِدَ	مِنْكُمُ
ہدایت سے	اور	حق و باطل میں فرق کرنے والا	تو جو	پائے	تم میں سے

ہے اور فیصلے کی روشن باتوں (پر مشتمل ہے)۔ تو تم میں جو کوئی

الشَّهْرِ فَلْيُصِّمْهُ ۖ وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ

الشَّهْرِ	فَلْيُصِّمْهُ	وَ	مَنْ	كَانَ	مَرِيضًا	أَوْ	عَلَى سَفَرٍ
مہینہ (رمضان کا)	تو ضرور روزے رکھے اس کے	اور	جو	ہو	مریض، بیمار	یا	سفر پر

یہ مہینہ پائے تو ضرور اس کے روزے رکھے اور جو بیمار ہو یا سفر میں ہو

فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ۗ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ

فَعِدَّةٌ	مِّنْ	أَيَّامٍ	أُخَرَ	يُرِيدُ	اللَّهُ	بِكُمُ
تو گئے ہوئے (دن روزے رکھے)	سے	دنوں	دوسرے	ارادہ رکھتا ہے، چاہتا ہے	اللہ	تم پر

تو اتنے روزے اور دنوں میں رکھے۔ اللہ تم پر آسانی

۱۔ رمضان وہ واحد مہینہ ہے کہ جس کا نام قرآن پاک میں آیا اور قرآن مجید سے نسبت کی وجہ سے ماورِ رمضان کو عظمت و شرافت ملی۔ اس سے معلوم ہوا کہ جس وقت کو کسی شرف و عظمت والی چیز سے نسبت ہو جائے وہ وقت قیامت تک شرف والا ہے۔ اسی لئے جس دن اور گھڑی کو حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت اور معراج سے نسبت ہے وہ عظمت و شرافت والے ہو گئے۔



الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ۚ وَلِتُكْمِلُوا

الْيُسْرَ	وَلَا	يُرِيدُ	بِكُمُ	الْعُسْرَ	وَلِتُكْمِلُوا
آسانی	اور	نہیں ارادہ رکھتا، نہیں چاہتا	تم پر	تنگی، دشواری	تاکہ تم پوری کرو

چاہتا ہے اور تم پر دشواری نہیں چاہتا اور (یہ آسانیاں اس لئے ہیں) تاکہ تم (روزوں کی) تعداد

الْعِدَّةَ وَلِتُكْمِلُوا اللَّهَ عَلَى صَاهِدِكُمْ

الْعِدَّةَ	وَلِتُكْمِلُوا	اللَّهَ	عَلَى	صَاهِدِكُمْ
گنتی (روزوں کی)	اور	تاکہ تم بڑائی بیان کرو	اللہ (کی)	پر (اس کے) جو اس نے ہدایت دی تمہیں

پوری کر لو اور تاکہ تم اس بات پر اللہ کی بڑائی بیان کرو کہ اس نے تمہیں ہدایت دی

وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝ (۱۸۵) وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي

وَلَعَلَّكُمْ	تَشْكُرُونَ	وَ	إِذَا	سَأَلَكَ	عِبَادِي
اور	تاکہ تم	تم شکر گزار بن جاؤ	اور	جب	سوال کریں تم سے میرے بندے

اور تاکہ تم شکر گزار بن جاؤ ○ اور اے حبیب! جب تم سے میرے بندے میرے بندے میں

عَنِّي قَائِي قَرِيبٌ ۚ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا

عَنِّي	قَائِي	قَرِيبٌ	أُجِيبُ	دَعْوَةَ الدَّاعِ	إِذَا
میرے بارے	تو بیشک میں	قریب، نزدیک (ہوں)	قبول کرتا ہوں	دعا کرنے والے کی دعا	جب

سوال کریں تو بیشک میں نزدیک ہوں، میں دعا کرنے والے کی دعا قبول کرتا ہوں جب

دَعَانِ ۚ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا

دَعَانِ	فَلْيَسْتَجِيبُوا	لِي	وَلْيُؤْمِنُوا
وہ دعا کرے مجھ سے	تو انہیں قبول کرنا چاہئے	میرے لئے، مجھے (میرا حکم)	اور انہیں ایمان لانا چاہئے

وہ مجھ سے دعا کرے تو انہیں چاہئے کہ میرا حکم مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں

۱۔ گنتی پوری کرنے سے مراد رمضان کے انیس یا تیس دن پورے کرنا ہے اور تعبیر کہنے سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اپنے دین کے طریقے سکھائے تو تم اس پر اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرو اور ان چیزوں پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو۔ ۲۔ دعا کا معنی ہے اپنی حاجت پیش کرنا اور اجابت یعنی قبولیت کا معنی یہ ہے کہ پروردگار مژدہ بنا اپنے بندے کی دعا پر "لَقَدْ نِكَحْتُمْنِي" فرماتا ہے البتہ جو مانگا جائے اسی کا حاصل ہو جانا دوسری چیز ہے۔



بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُونَ ﴿۱۸۷﴾ اَحِلَّ لَكُمْ لَیْلَةُ الصَّیَامِ

بِیْ	لَعَلَّهُمْ	یَرْشُدُونَ ﴿۱۸۷﴾	اَحِلَّ	لَكُمْ	لَیْلَةُ الصَّیَامِ
مجھے	تاکہ وہ	ہدایت پا جائیں	حلال کر دیا گیا	تمہارے لئے	روزوں کی رات

تاکہ ہدایت پائیں ○ تمہارے لئے روزوں کی راتوں میں

الرَّفَقُ إِلَى نِسَائِكُمْ ۖ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ

الرَّفَقُ ﴿۱﴾	إِلَى	نِسَائِكُمْ	هُنَّ	لِبَاسٌ	لَّكُمْ	وَاَنْتُمْ
جماع کرنا	کی طرف	اپنی عورتوں	وہ	لباس (ہیں)	تمہارے لئے	اور تم

اپنی عورتوں کے پاس جانا حلال کر دیا گیا، وہ تمہارے لئے لباس ہیں اور تم

لِبَاسٌ لَّهُنَّ ۖ عَلِمَ اللَّهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُونَ

لِبَاسٌ	لَّهُنَّ	عَلِمَ	اللَّهُ	اَنَّكُمْ	كُنْتُمْ تَخْتَانُونَ
لباس (ہو)	ان کے لئے	جانتا ہے	اللہ	بیشک تم	تم خیانت میں ڈالتے تھے

ان کے لئے لباس ہو۔ اللہ کو معلوم ہے کہ تم اپنی جانوں کو خیانت میں ڈالتے تھے

اَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ ۚ فَالْآنَ بَاشِرُوهُنَّ

اَنْفُسَكُمْ	فَتَابَ عَلَيْكُمْ	وَاَعَفَا	عَنْكُمْ	فَالْآنَ	بَاشِرُوهُنَّ
اپنی جانیں	تو اس نے توبہ قبول کی تمہاری	اور	در گزر کیا	تم سے	توبہ

تو اس نے تمہاری توبہ قبول کی اور تمہیں معاف فرما دیا تو اب ان سے ہم بستری کر لو ان سے

وَابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ ۚ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا

وَابْتَغُوا	مَا كَتَبَ	اللَّهُ ﴿۲﴾	لَكُمْ	وَكُلُوا	وَاشْرَبُوا
م تلاش کرو، طلب کرو	جو	لکھ دیا	اللہ (نے)	تمہارے لئے	اور کھاؤ اور پیو

اور جو اللہ نے تمہارے نصیب میں لکھا ہوا ہے اسے طلب کرو اور کھاؤ اور پیو

۱۔ الرَّفَقُ کا لغوی معنی ہے، مرد و عورت کی باہمی پردے والی ایسی باتیں کرنا جو سب کے سامنے نہ کی جاسکیں اور یہاں اس سے مراد جماع کرنا ہے۔

۲۔ اللہ تعالیٰ کے لکھے ہوئے کو طلب کرنے سے ایک مراد یہ بھی ہے کہ عورتوں سے ہم بستری اولاد حاصل کرنے کی نیت سے ہونی چاہئے جس سے مسلمانوں کی افرادی قوت میں

اضافہ ہو اور دین قوی ہو۔



حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ

حَتَّىٰ	يَتَبَيَّنَ	لَكُمُ	الْخَيْطُ	الْأَبْيَضُ	مِنَ
یہاں تک کہ	ظاہر ہو جائے، ممتاز ہو جائے	تمہارے لئے	دھاگہ، ڈورا	سفیدی (صبح کا)	سے

یہاں تک کہ تمہارے لئے فجر سے سفیدی (صبح) کا ڈورا

الْخَيْطُ الْأَسْوَدُ مِنَ الْفَجْرِ ۖ ثُمَّ أَتُوا الصِّيَامَ إِلَى الْبَيْلِ ۚ وَ

الْخَيْطُ	الْأَسْوَدُ	مِنَ	الْفَجْرِ	ثُمَّ	أَتُوا	الصِّيَامَ	إِلَى	الْبَيْلِ	وَ
دھاگہ، ڈورا	سیاہی (رات کے)	سے	فجر	پھر	تم پورا کرو	روزہ	تک	رات	اور

سیاہی (رات) کے ڈورے سے ممتاز ہو جائے پھر رات آنے تک روزوں کو پورا کرو اور

لَا تَبَاشِرُوهُنَّ وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ ۚ فِي الْمَسْجِدِ ۚ تِلْكَ

لَا تَبَاشِرُوهُنَّ	وَأَنْتُمْ	عَاكِفُونَ	فِي	الْمَسْجِدِ	تِلْكَ
ہم بستری نہ کرو ان سے	اور (جبکہ)	تم	اعتکاف کرنے والے (ہو)	میں مسجدوں	یہ

عورتوں سے ہم بستری نہ کرو جبکہ تم مسجدوں میں اعتکاف سے ہو۔ یہ

حُدُودُ اللَّهِ فَلَا تَقْرَبُوهَا ۚ كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ آيَاتِهِ

حُدُودُ اللَّهِ	فَلَا تَقْرَبُوهَا	كَذَلِكَ	يُبَيِّنُ	اللَّهُ	آيَاتِهِ
اللہ کی حدیں (ہیں)	تو تم قریب نہ جاؤ ان کے	اسی طرح	کھول کر بیان کرتا ہے	اللہ	اپنی آیتیں

اللہ کی حدیں ہیں تو ان کے پاس نہ جاؤ۔ اللہ یونہی لوگوں کے لئے

لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ﴿۱۸۵﴾ وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ

لِلنَّاسِ	لَعَلَّهُمْ	يَتَّقُونَ	وَلَا	تَأْكُلُوا	أَمْوَالَكُمْ	بَيْنَكُمْ
لوگوں کے لئے	تاکہ وہ	پرہیز گار ہو جائیں	اور	تم نہ کھاؤ	اپنے مال	اپنے درمیان

اپنی آیات کھول کر بیان فرماتا ہے تاکہ وہ پرہیز گار ہو جائیں ○ اور آپس میں ایک دوسرے کا مال

۱۔ اس میں بیان ہے کہ رمضان کی راتوں میں روزہ دار کے لئے بیوی سے ہم بستری حلال ہے جبکہ وہ منکف نہ ہو لیکن اعتکاف میں عورتوں سے میاں بیوی والے تعلقات حرام ہیں۔

نوکریاں، مال و حق کا مال و اس شخص کے لئے نکاح چھری میں کیا حرام ہے



## يَا بَاطِلٌ وَتُدُلُّوْا بِهَا إِلَى الْحُكَّامِ

بِالْبَاطِلِ	وَ	تُدُلُّوْا	بِهَا	إِلَى	الْحُكَّامِ <sup>(۱)</sup>
باطل کے ساتھ، ناحق	اور	نہ لے جاؤ، نہ پہنچاؤ	اسے (مالی مقدمہ)	پاس	حاکموں (کے)

ناحق نہ کھاؤ اور نہ حاکموں کے پاس ان کا مقدمہ اس لئے پہنچاؤ

## لِتَأْكُلُوا فَرِيقًا مِّنْ أَمْوَالِ النَّاسِ بِالْإِثْمِ وَأَنْتُمْ

لِتَأْكُلُوا	فَرِيقًا	مِّنْ	أَمْوَالِ النَّاسِ	بِالْإِثْمِ	وَ	أَنْتُمْ
تاکہ تم کھاؤ	ایک حصہ	سے	لوگوں کے مال	گناہ کے ساتھ	اور (حالانکہ)	تم

کہ لوگوں کا کچھ مال ناجائز طور پر جان بوجھ کر

## تَعْلَمُونَ<sup>(۲)</sup> يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْآهْلِ<sup>(۳)</sup> قُلْ هِيَ

تَعْلَمُونَ <sup>(۲)</sup>	يَسْأَلُونَكَ	عَنِ	الْآهْلِ <sup>(۳)</sup>	قُلْ	هِيَ
جانتے ہو	وہ پوچھتے ہیں آپ سے	سے متعلق، کے بارے	نئے چاندوں	تم کہو	وہ

کھالو ○ تم سے نئے چاند کے بارے میں سوال کرتے ہیں۔ تم فرما دو، یہ

## مَوَاقِيتٌ لِلنَّاسِ وَالْحَاجَّةِ<sup>(۴)</sup> وَلَيْسَ الْبِرُّ

مَوَاقِيتٌ	لِلنَّاسِ	وَ	الْحَاجَّةِ	وَ	لَيْسَ	الْبِرُّ
وقت کی علامتیں (ہیں)	لوگوں کے لئے	اور	حج (کے لئے)	اور	نہیں	نیکی

لوگوں اور حج کے لئے وقت کی علامتیں ہیں اور یہ کوئی نیکی نہیں

## بِأَنْ تَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ ظُهُورِهَا وَلَكِنَّ الْبِرَّ مَنِ

بِأَنْ	تَأْتُوا	الْبُيُوتَ	مِنْ	ظُهُورِهَا	وَ	لَكِنَّ	الْبِرَّ	مَنِ
یہ کہ	تم آؤ	گھروں (میں)	سے	ان کے پیچھے	اور	لیکن	نیکی (اصل نیک)	(وہ ہے) جو

کہ تم گھروں میں پچھلی دیوار توڑ کر آؤ، ہاں اصل نیک تو

۱۔ ناجائز فائدہ کے لئے کسی پر مقدمہ بنانا اور اس کو حکام تک لے جانا ناجائز و حرام ہے۔ اسی طرح اپنے فائدہ کی خاطر دوسرے کو ضرر پہنچانے کے لئے حکام پر اثر ڈالنا، رشوتیں

دینا حرام ہے۔ حکام تک رسائی رکھنے والے لوگ اس آیت کے حکم کو پیش نظر رکھیں۔

۲۔ آہلۃ بآل کی جمع ہے اور سب ماہ کی پہلی دوسری رات کے چاند کو بآل کہتے ہیں۔



اَتَّقُوا ۚ وَآتُوا الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا ۚ وَاتَّقُوا

اَتَّقُوا	و	اَبْوَابِهَا	مِنْ	الْبُيُوتَ	وَآتُوا	اَتَّقُوا (۱)
ڈرو	اور	ان کے دروازوں	سے	گھروں (میں)	اور آؤ	پرہیز گاری اختیار کرے

پرہیز گار ہوتا ہے اور گھروں میں ان کے دروازوں سے آؤ اور

اللَّهُ لَعَنَّكُمْ تَفْلِحُونَ ۝۱۸۹ وَ قَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ

اللَّهُ	لَعَنَّكُمْ	تَفْلِحُونَ ۝۱۸۹	وَ	قَاتِلُوا	فِي سَبِيلِ اللَّهِ	الَّذِينَ
اللہ (سے)	تاکہ تم	فلاح، کامیابی پاؤ	اور	لڑو	اللہ کی راہ میں	ان لوگوں سے جو

اللہ سے ڈرتے رہو اس امید پر کہ تم فلاح پاؤ ۝ اور اللہ کی راہ میں ان سے لڑو جو

يُقَاتِلُونَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ۝۱۹۰

يُقَاتِلُونَكُمْ	وَ	لَا تَعْتَدُوا	إِنَّ	اللَّهُ	لَا يُحِبُّ	الْمُعْتَدِينَ ۝۱۹۰
لڑتے ہیں تم سے	اور	حد سے نہ بڑھو	بیشک	اللہ	پسند نہیں کرتا	حد سے بڑھنے والوں (کو)

تم سے لڑتے ہیں اور حد سے نہ بڑھو، بیشک اللہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا ۝

وَأَقْتُلُوهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ وَأَخْرِجُوهُمْ مِّنْ حَيْثُ

وَأَقْتُلُوهُمْ	حَيْثُ	ثَقِفْتُمُوهُمْ	وَ	أَخْرِجُوهُمْ	مِّنْ	حَيْثُ
اور قتل کرو ان (کافروں) کو	جہاں	تم پاؤ انہیں	اور	نکال دو انہیں	سے	جہاں

اور (دورانِ جہاد) کافروں کو جہاں پاؤ قتل کرو اور انہیں وہاں سے نکال دو جہاں سے

أَخْرِجُوكُمْ وَالْفِتْنَةَ أَشَدَّ مِنَ الْقَتْلِ ۚ وَلَا تَقْتُلُوهُمْ

أَخْرِجُوكُمْ	وَ	الْفِتْنَةَ	أَشَدُّ	مِنَ	الْقَتْلِ	وَ لَا تَقْتُلُوهُمْ
انہوں نے نکالا تمہیں	اور	فتنہ	زیادہ شدید (ہے)	سے	قتل (کرنے)	اور نہ لڑو ان سے

انہوں نے تمہیں نکالا تھا اور فتنہ قتل سے زیادہ شدید ہوتا ہے اور مسجد حرام کے پاس

۱۔ یہ آیت زمانہ جاہلیت کی ایک رسم سے متعلق نازل ہوئی، اس سے معلوم ہوا کہ کسی چیز کو ممانعت کے بغیر ناجائز سمجھنا جہلا کا کام ہے۔ اپنی طرف سے غلط قسم کی رسمیں بنالیتا اور

پابندیاں لگا لینا جائز نہیں۔ بہت سے کام دیئے جاتے ہیں لیکن اپنی طرف سے شرعاً ضروری سمجھ لینے سے وہ خلافِ شریعت ہو جاتے ہیں۔

۲۔ یہاں دورانِ جہاد کافروں کو قتل کرنے کی بات ہو رہی ہے، یہ حکم نہیں کہ امن ہو یا جنگ، صلح ہو یا لڑائی ہر حال میں انہیں قتل کرو۔

جہاد کا حکم اور پاداش سے ممانعت

دورانِ جہاد کافروں کو قتل کرنے کا حکم اور حدود و ممانعت  
لڑائی کی ابتدا کرنے سے ممانعت



عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتَّى يُقْتَلُوا فِيهِ ۚ فَإِنْ قُتِلُوا

عِنْدَ	الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ	حَتَّى	يُقْتَلُوا فِيهِ	فَإِنْ	قُتِلُوا
ہاں	مسجد حرام (کے)	یہاں تک کہ	وہ لڑیں تم سے	اس میں	پس اگر وہ لڑیں تم سے

ان سے نہ لڑو جب تک وہ تم سے وہاں نہ لڑیں اور اگر وہ تم سے لڑیں

فَاَقْتُلُوهُمْ ۖ كَذَلِكَ جَزَاءُ الْكُفْرَيْنِ ۖ فَإِنْ انْتَهَوْا فَإِنَّ

فَاَقْتُلُوهُمْ (۱)	كَذَلِكَ	جَزَاءُ الْكُفْرَيْنِ (۱)	فَإِنْ	انْتَهَوْا	فَإِنْ
تو قتل کرو انہیں	اسی طرح (یہی)	کافروں کا بدلہ، سزا	پھر اگر	وہ باز آجائیں (لڑائی سے)	تو بیشک

تو انہیں قتل کرو۔ کافروں کی یہی سزا ہے ○ پھر اگر وہ باز آجائیں تو بیشک

اللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۖ وَاقْتُلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ

اللَّهُ	غَفُورٌ	رَّحِيمٌ (۱)	وَ	اقْتُلُوهُمْ	حَتَّى	لَا تَكُونَ	فِتْنَةٌ (۲)
اللہ	بخشنے والا	مہربان (ہے)	اور	لڑتے رہو ان سے	یہاں تک کہ	نہ رہے	کوئی فتنہ

اللہ بخشنے والا، مہربان ہے ○ اور ان سے لڑتے رہو یہاں تک کہ کوئی فتنہ نہ رہے

وَيَكُونَ الدِّينُ لِلَّهِ ۚ فَإِنْ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ

وَ	يَكُونَ	الدِّينُ	لِلَّهِ	فَإِنْ	انْتَهَوْا	فَلَا	عُدْوَانَ
اور	ہو جائے	دین (عبادت)	اللہ کے لئے	پھر اگر	وہ باز آجائیں	تو نہیں	زیادتی (سختی کی سزا)

اور عبادت اللہ کے لئے ہو جائے پھر اگر وہ باز آجائیں تو صرف

إِلَّا عَلَى الظَّالِمِينَ ۖ الشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَ

إِلَّا	عَلَى	الظَّالِمِينَ (۱)	الشَّهْرُ	الْحَرَامُ	بِالشَّهْرِ	الْحَرَامِ	وَ
مگر	پر	ظلم کرنے والوں	مہینہ	ادب والا	مہینے کے بدلے	ادب والے	اور

ظالموں پر سختی کی سزا باقی رہ جاتی ہے ○ ادب والے مہینے کے بدلے ادب والا مہینہ ہے اور

۱۔ حرم کی حدود میں مسلمانوں کو لڑنے سے منع کر دیا گیا کیونکہ یہ حرم کی حرمت کے خلاف ہے لیکن اگر کفار ای وہاں مسلمانوں سے جنگ کی ابتدا کریں تو انہیں جواب دینے کے لئے وہاں پر

بھی ان سے لڑنے اور انہیں قتل کرنے کی اجازت ہے۔

۲۔ یہاں فتنہ سے "شُرک" مراد ہے۔

شرک کا فتنہ ختم ہونے تک عرب کے کافروں سے جہاد کا حکم

حرمت والے مہینے میں جنگ کرنے سے ظالموں کو تسلی



الْحُرْمَتُ قِصَاصٌ ۖ فَمَنْ اَعْتَدَى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوا

الْحُرْمَتُ	قِصَاصٌ	فَمَنْ	اَعْتَدَى	عَلَيْكُمْ	فَاعْتَدُوا
تمام ادب والی چیزوں (کا)	بدلہ (ہے)	تو جو	زیادتی کرے	تم پر	تو تم پر زیادتی کرو

تمام ادب والی چیزوں کا بدلہ ہے۔ تو جو تم پر زیادتی کرے اس پر

عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اَعْتَدَى عَلَيْكُمْ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ

عَلَيْهِ	بِمِثْلِ	مَا	اَعْتَدَى	عَلَيْكُمْ	وَ	اتَّقُوا	اللَّهَ
اس پر	(اس کی) مثل	جو (جتنی)	اس نے زیادتی کی	تم پر	اور	ڈرتے رہو	اللہ (سے)

اتنی ہی زیادتی کرو جتنی اس نے تم پر زیادتی کی ہو اور اللہ سے ڈرتے رہو

وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ ﴿۱۹۴﴾ وَانْفِقُوا فِي

وَ	اعْلَمُوا	أَنَّ	اللَّهَ	مَعَ	الْمُتَّقِينَ	وَ	انْفِقُوا	فِي
اور	جان لو	بیشک	اللہ	ساتھ (ہے)	ڈرنے والوں (کے)	اور	خرچ کرو	میں

اور جان رکھو کہ اللہ ڈرنے والوں کے ساتھ ہے ○ اور اللہ کی راہ میں

سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ ۚ وَ

سَبِيلِ اللَّهِ	وَ	لَا تُلْقُوا	بِأَيْدِيكُمْ	إِلَى	التَّهْلُكَةِ	وَ
اللہ کی راہ	اور	نہ ڈالو	اپنے ہاتھوں سے (خود کو)	کی طرف	ہلاکت	اور

خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں خود کو ہلاکت میں نہ ڈالو اور

أَحْسِنُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ﴿۱۹۵﴾ وَآتُوا

أَحْسِنُوا	إِنَّ	اللَّهَ	يُحِبُّ	الْمُحْسِنِينَ	وَ	آتُوا
احسان، نیکی کرو	بیشک	اللہ	محبت فرماتا ہے	احسان، نیکی کرنے والوں (سے)	اور	پورا کرو

نیکی کرو و بیشک اللہ نیکی کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے ○ اور

۱۔ دین اسلام کے اعلیٰ اخلاق، پاکیزہ کردار اور ظلم سے باز رہنے کا درس دینے کی بلند دی دیکھنے کہ چلتے جذبات، جذباتہ نظام کے جوش اور دھن پر قبضہ حاصل ہوتے وقت بدل لینے میں مسلمانوں کو تقویٰ اور عدل و انصاف کا درس دیا جا رہا اور زیادتی کرنے سے منع کیا جا رہا ہے۔

۲۔ خود کو ہلاکت میں ڈالنے کی بہت سی صورتیں ہیں، ان کی تفصیل جاننے کے لئے تفسیر سرطاہ البنان، ج ۱، ص 309 کا مطالعہ فرمائیں۔



اصرار یعنی حج سے روک دینے کے احکام

الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ ۚ فَإِنْ أُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ

الْحَجَّ	وَالْعُمْرَةَ	لِلَّهِ	فَإِنْ	أُحْصِرْتُمْ <sup>(۱)</sup>	فَمَا	اسْتَيْسَرَ
حج	اور	عمرہ	اللہ کے لئے	پھر اگر	تمہیں روک دیا جائے	تو جو آسان ہو، میسر ہو

حج اور عمرہ اللہ کے لئے پورا کرو پھر اگر تمہیں (مکہ سے) روک دیا جائے تو (حرم میں)

مِنَ الْهَدْيِ ۚ وَلَا تَحْلِقُوا رُءُوسَكُمْ حَتَّىٰ يَبْلُغَ الْهَدْيُ

مِنَ	الْهَدْيِ	وَالْعُمْرَةَ	لِلَّهِ	فَإِنْ	أُحْصِرْتُمْ <sup>(۱)</sup>	فَمَا	اسْتَيْسَرَ
سے	قربانی کا جانور	اور	نہ منڈاؤ	اپنے سر	یہاں تک کہ	پہنچ جائے	قربانی

قربانی کا جانور بھیجو جو میسر آئے اور اپنے سر نہ منڈاؤ جب تک قربانی

مَحِلَّةٌ ۚ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيضًا أَوْ بِ

مَحِلَّةٌ	فَمَنْ	كَانَ	مِنْكُمْ	مَّرِيضًا	أَوْ	بِ	أَذًى
لہنی (ذبح ہونے کی) جگہ	پھر جو	ہو	تم میں سے	مریض، بیمار	یا	اس کے ساتھ	تکلیف

اپنے ٹھکانے پر نہ پہنچ جائے پھر جو تم میں بیمار ہو یا اس کے سر میں

مَنْ سَأَسَهُ فَقَدْ يَهُ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ

مَنْ	سَأَسَهُ	فَقَدْ يَهُ	مِنْ	صِيَامٍ	أَوْ	صَدَقَةٍ	أَوْ
سے	اس کے سر	تو فدیہ، بدلہ	سے	روزوں	یا	صدقہ، خیرات	یا

کچھ تکلیف ہے تو روزے یا خیرات یا

نُسُكٍ ۚ فَإِذَا أَمِنْتُمْ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ

نُسُكٍ <sup>(۲)</sup>	فَإِذَا	أَمِنْتُمْ	فَمَنْ	تَمَتَّعَ	بِالْعُمْرَةِ
قربانی	پھر جب	تمہیں امن ہو	تو جو	نفع حاصل کرے، فائدہ اٹھائے	عمرہ کو (ملائے گا)

قربانی کا فدیہ دے پھر جب تم اطمینان سے ہو تو جو حج سے عمرہ ملانے کا فائدہ اٹھائے

حج جمع و قرآن یعنی ایک ہی سفر میں عمرہ اور حج اکٹھے کرنے کا بیان

۱۔ حج یا عمرہ کا احرام باندھنے کے بعد کسی وجہ سے چپے دشمن یا رندے کے خوف، یا سفر کی وجہ سے مرض زیادہ ہونے کے غالب گمان کی بنا پر حج و عمرہ پورا نہ کر سکتے کو احرام کہتے ہیں۔

۲۔ احرام کی حالت میں جس پابندی کی خلاف ورزی کرنے پر دم یعنی قربانی کرنا لازم ہوتا ہے وہ خلاف ورزی اگر بیماری، یا سفر میں زخم، پھنسی پھوڑے یا جوڑوں وغیرہ کی سخت ایذا کے باعث ہوگی تو اس میں قربانی کے بدلے ۶ مسکینوں کو ایک ایک صدقہ دینے یا دونوں وقت پیٹ بھر کھانے یا تین روزے رکھ لینے یا قربانی ہی کر لینے کا اختیار ہوگا۔



إِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ

إِلَى	الْحَجِّ	فَمَا	اسْتَيْسَرَ	مِنْ	الْهَدْيِ	فَمَنْ	لَّمْ يَجِدْ
کی طرف	حج	تو جو (جیسی)	آسان ہو (میسر ہو)	سے	قربانی	پھر جو	نہ پاسکے (قربانی)

اس پر قربانی لازم ہے جیسی میسر ہو پھر جو (قربانی کی قدرت) نہ پائے

فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعْتُمْ ۖ

فَصِيَامُ	ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ	فِي	الْحَجِّ	وَ	سَبْعَةٍ	إِذَا	رَجَعْتُمْ
تو (رکھو) روزے	تین دن (کے)	میں	حج (کے دنوں)	اور	سات	جب	تم لوٹ کر جاؤ

تو تین روزے حج کے دنوں میں رکھے اور سات روزے (اس وقت رکھو) جب تم اپنے گھر لوٹ کر جاؤ،

تِلْكَ عَشْرَةٌ كَامِلَةٌ ۖ ذَٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ

تِلْكَ	عَشْرَةٌ	كَامِلَةٌ	ذَٰلِكَ	لِمَنْ	لَّمْ يَكُنْ
یہ	دس	مکمل، پورے	یہ (حکم)	(اس) کے لئے جو	نہ ہوں

یہ مکمل دس ہیں۔ یہ حکم اس کے لئے ہے جو

أَهْلُهُ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ

أَهْلُهُ	حَاضِرِي	الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ	وَ	اتَّقُوا	اللَّهَ
اس کے اہل و عیال	رہنے والے	مسجد حرام (کے)	اور	ڈرتے رہو	اللہ (سے)

مکہ کا رہنے والا نہ ہو اور اللہ سے ڈرتے رہو

وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۖ ۱۹۱ الْحَبَّةُ أَشْهَرُ

وَ	اعْلَمُوا	أَنَّ	اللَّهَ	شَدِيدُ الْعِقَابِ	الْحَبَّةُ أَشْهَرُ
اور	جان لو	بیشک	اللہ	سخت عذاب دینے والا ہے	حج چند مہینے

اور جان رکھو کہ اللہ شدید عذاب دینے والا ہے ○ حج چند

۱۔ جو شخص ایک ہی سفر میں حج و عمرہ کی سعادت حاصل کرے تو اس پر بطور شکرانہ قربانی لازم ہے، اگر قربانی کی قدرت نہ ہو تو وہ دس روزے رکھے، تین روزے اگر ام پائے۔  
 کے بعد ۱ شوال سے ۱۳ ذی الحجہ تک رکھے اور ۷ روزے ۱۳ ذی الحجہ کے بعد رکھے۔ ۲۔ حج تمتع یا حج قرآن کا جائز ہونا صرف آفاقی یعنی میتات سے باہر والوں کے لئے ہے۔  
 حدود میتات میں اور اس سے اندر رہنے والوں کے لئے نہ حج تمتع کی اجازت ہے اور نہ قرآن کی، وہ صرف حج افراد کر سکتے ہیں۔



مَعْلُومَتْ ۚ فَمَنْ قَرَضَ فِيهِنَّ الْحَبْءَ فَلَا رَفَثَ

مَعْلُومَتْ	فَمَنْ	قَرَضَ	فِيهِنَّ	الْحَبْءَ	فَلَا	رَفَثَ
جانے ہوئے، معلوم	تو جو	فرض کرے (نیت کرے)	ان (مہینوں) میں	حج (کی)	تو نہ	جماع (ہو)

معلوم مہینے ہیں تو جو ان میں حج کی نیت کرے تو حج میں نہ عورتوں کے سامنے صحبت کا تذکرہ ہو

وَلَا فُسُوقٌ ۚ وَلَا جِدَالٌ فِي الْحَبِیِّ ۚ وَمَا

وَمَا	وَلَا	فُسُوقٌ	وَلَا	جِدَالٌ	فِي	الْحَبِیِّ	وَلَا	وَمَا
اور	نہ	گناہ (ہو)	اور	نہ	آپس میں جھگڑا (ہو)	میں	حج (کے دنوں)	اور جو

اور نہ کوئی گناہ ہو اور نہ کسی سے جھگڑا ہو اور تم جو

تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ يَعْلَمُهُ اللَّهُ ۖ وَتَزُودُوا قَائِلَ

تَفْعَلُوا	مِنْ	خَيْرٍ	يَعْلَمُهُ	اللَّهُ	وَلَا	تَزُودُوا	قَائِلَ
تم کرو	سے	نیکی، بھلائی	جانتا ہے اے	اللہ	اور	سفر کا خرچ ساتھ لو	پس بیشک

بھلائی کرو اللہ اسے جانتا ہے اور زادِ راہ ساتھ لے لو پس

خَيْرَ الرَّاٰدِ التَّقْوٰی ۚ وَالتَّقْوٰی يٰۤاُولِی الْاَلْبَابِ ۝۱۹۰

خَيْرُ	الرَّاٰدِ	التَّقْوٰی	وَلَا	التَّقْوٰی	یٰۤاُولِی الْاَلْبَابِ
سب سے بہتر	زادِ راہ	پرہیز گاری (ہے)	اور	ڈر د مجھ سے	اے عقل والو

سب سے بہتر زادِ راہ یقیناً پرہیز گاری ہے اور اے عقل والو! مجھ سے ڈرتے رہو ○

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوا فُضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ ۚ

لَيْسَ	عَلَيْكُمْ	جُنَاحٌ	اَنْ	تَبْتَغُوا	فُضْلًا	مِّنْ	رَّبِّكُمْ
نہیں	تم پر	کوئی گناہ	کہ	تم تلاش کرو	فضل (روزی)	سے	اپنے رب (کا)

تم پر کوئی گناہ نہیں کہ تم اپنے رب کا فضل تلاش کرو،

۱۔ یاد رہے کہ گناہ کے کام اور لڑائی جھگڑا تو ہر جگہ ہی ممنوع ہے لیکن چونکہ حج ایک عظیم اور مقدس عبادت ہے اس لئے اس عبادت کے دوران ان سے بچنے کی بطور خاص

تاکید کی ہے۔ ۲۔ عقل والے کہہ کر اس لئے مخاطب کیا تاکہ لوگوں کو سمجھ آجائے کہ عقل کا تقاضا خوفِ الہی ہے۔ جو اللہ تعالیٰ سے نہ ڈرے وہ بے عقلوں کی طرح ہے۔

عقل وہی ہے جو اللہ تعالیٰ سے خوف پیدا کرے اور جس عقل سے آدمی بے دین ہو وہ عقل نہیں بلکہ بے عقلی ہے۔



فَإِذَا أَقَضْتُمْ مِنْ عَرَفَاتٍ فَادُّكُرُوا اللَّهَ عِنْدَ

فَإِذَا	أَقَضْتُمْ	مِنْ	عَرَفَاتٍ	فَادُّكُرُوا	اللَّهُ	عِنْدَ
توجہ	تم واپس آؤ، لوٹو	سے	عرفات	تو یاد کرو	اللہ (کو)	پاس

توجہ تم عرفات سے واپس لوٹو تو مشعر حرام کے پاس اللہ کو

الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ۚ وَادُّكُرُوهُ كَمَا هَدَيْتُمْ

الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ	وَ	ادُّكُرُوهُ	كَمَا	هَدَيْتُمْ
مشعر حرام (حرمت والے نشان کے)	اور	ذکر کرو اس کا	کیونکہ	اس نے ہدایت دی تمہیں

یاد کرو اور اس کا ذکر کرو کیونکہ اس نے تمہیں ہدایت دی ہے

وَإِنْ كُنْتُمْ مِنْ قَبْلِهِ لَمَنِ الصَّالِّينَ ۝۱۹۸ ثُمَّ

وَإِنْ	كُنْتُمْ	مِنْ	قَبْلِهِ	لَمَنِ	الصَّالِّينَ	ثُمَّ
اگرچہ	تم تھے	سے	اس (ہدایت) سے پہلے	ضرور سے	گراہوں، بھٹکے ہوؤں	پھر

اگرچہ اس سے پہلے تم یقیناً بھٹکے ہوئے تھے ○ پھر

أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَقَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا

أَفِيضُوا	مِنْ	حَيْثُ	أَقَاضَ	النَّاسُ	وَ	اسْتَغْفِرُوا
تم واپس آؤ (اے قریشیو!)	سے	جہاں	واپس آئیں	لوگ	اور	مغفرت طلب کرو

(اے قریشیو!) تم بھی وہیں سے پلٹو جہاں سے دوسرے لوگ پلٹتے ہیں اور اللہ سے مغفرت طلب

اللَّهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَفُورٌ رَحِيمٌ ۝۱۹۹ فَإِذَا قَضَيْتُمْ

اللَّهُ	إِنَّ	اللَّهُ	عَفُورٌ	رَحِيمٌ	فَإِذَا	قَضَيْتُمْ
اللہ (سے)	بیشک	اللہ	بخشنے والا	مہربان	پھر جب	تم پورے کر لو

کرو، بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○ پھر جب اپنے حج کے کام پورے

① قبیلہ قریش والے دیگر لوگوں کے ساتھ عرفات میں وقوف کرنے کے بجائے مزدلفہ میں ٹھہرے رہے اور جب لوگ عرفات سے پلٹتے تو یہ مزدلفہ سے پلٹتے اور اس میں اپنی بڑائی سمجھتے تھے۔ اس آیت میں انہیں تنبیہ دی گئی کہ وہ بھی سب کے ساتھ عرفات میں وقوف کریں اور ایک ساتھ واپس لوٹیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ اسلامی احکام برادر یوں کے اعتبار سے نہیں بدلتے اور نہ ہی کسی کے رعبے اور مقام کی وجہ سے ان میں تبدیلی ہوتی ہے بلکہ امیر و غریب، گورے کالے، عربی گجی سب کے لئے اسلام کے احکام برابر ہیں۔



مَنَاسِكُكُمْ قَادُ كُرُوا ۱۱ اللّٰهُ كَنِي كُرِكُمْ اِبَاءَكُمْ اَوْ

اَوْ	اِبَاءَكُمْ <sup>(۱)</sup>	كَنِي كُرِكُمْ	اللّٰهُ	قَادُ كُرُوا	مَنَاسِكُكُمْ
(یا) بلکہ	اپنے باپ دادا (کا)	جیسے ذکر کرنا تمہارا	اللہ (کا)	تو ذکر کرو	اپنے مناسک (حج کے ارکان)

کر لو تو اللہ کا ذکر کرو جیسے اپنے باپ دادا کا ذکر کرتے تھے بلکہ

اَشَدَّ ذِكْرًا ۱۲ فَمِنَ النَّاسِ مَنُ يَقُولُ رَبَّنَا آتِنَا

اَشَدَّ	ذِكْرًا	فَمِنَ	النَّاسِ	مَنُ	يَقُولُ	رَبَّنَا	آتِنَا
اس سے زیادہ	ذکر	تو	لوگوں	جو	کہتا ہے	اے ہمارے رب	ہمیں دے

اس سے زیادہ (ذکر کرو) اور کوئی آدمی یوں کہتا ہے کہ اے ہمارے رب! ہمیں

فِي الدُّنْيَا وَ مَالَهُ فِي الْآخِرَةِ مَنُ خَلَا قِي ۲۰۰ وَ

وَ	مَالَهُ	فِي الدُّنْيَا <sup>(۲)</sup>	وَ	مَنُ	خَلَا قِي ۲۰۰	وَ
اور	نہیں	اس کے لئے	آخرت میں	سے	حصہ	اور

دنیا میں دیدے اور آخرت میں اس کا کچھ حصہ نہیں ۰ اور

مِنْهُمْ مَنُ يَقُولُ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَ

مِنْهُمْ	مَنُ	يَقُولُ	رَبَّنَا	آتِنَا	فِي الدُّنْيَا	حَسَنَةً	وَ
ان میں سے	جو	کہتا ہے	اے ہمارے رب	ہمیں عطا فرما	دنیا میں	بھلائی	اور

کوئی یوں کہتا ہے کہ اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور

فِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۲۰۱ اُولَٰئِكَ

فِي الْآخِرَةِ	حَسَنَةً	وَ	قِنَا	عَذَابَ النَّارِ ۲۰۱	اُولَٰئِكَ
آخرت میں	بھلائی	اور	ہمیں بچا	آگ کے عذاب (سے)	یہ لوگ

ہمیں آخرت میں (بھی) بھلائی عطا فرما اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا ۰ ان لوگوں

۱۔ زمانہ جاہلیت میں اہل عرب حج کے بعد کعبہ کے قریب اپنے باپ دادا کے فضائل بیان کیا کرتے تھے۔ اسلام میں بتایا گیا کہ یہ شہرت و خود نمائی کی بیکار باتیں ہیں، اس کی بجائے ذوق و شوق کے ساتھ ذکر الہی کرو۔ ۲۔ یاد رہے کہ مومن اگر دنیا کی بہتری طلب کرتا ہے تو وہ بھی جائز ہے اور یہ طلب دنیا اگر دین کی تائید و تقویت کے لئے ہو تو یہ دعا بھی امور دین سے شمار ہوگی۔ لیکن یہ یاد رہے کہ آخرت کو اصل فراموش کر کے صرف دنیا لٹکا بہر حال مسلمان کے شایان شان نہیں۔



لَهُمْ نَصِيبٌ مِّمَّا كَسَبُوا<sup>۱</sup> وَاللَّهُ سَرِيعُ الْحِسَابِ<sup>(۲۰۲)</sup>

لَهُمْ	نَصِيبٌ	مِّمَّا	كَسَبُوا	وَاللَّهُ	سَرِيعُ الْحِسَابِ <sup>(۲۰۲)</sup>
ان کے لئے	حصہ (ہے)	(ان اعمال) سے جو	انہوں نے کمائے اور	اللہ	جلد حساب کرنے والا

کے لئے ان کے کمائے ہوئے اعمال سے حصہ ہے اور اللہ جلد حساب کرنے والا ہے ○

وَادْكُرُوا اللَّهَ فِي أَيَّامٍ مَّعْدُودَاتٍ<sup>۱</sup> فَمَنْ تَعَجَّلَ فِي

وَ	ادْكُرُوا	اللَّهُ	فِي	أَيَّامٍ	مَّعْدُودَاتٍ <sup>(۱)</sup>	فَمَنْ	تَعَجَّلَ	فِي
اور	ذکر کرو	اللہ (کا)	میں	دنوں	گنے ہوئے	پس جو	جلدی کرے	میں

اور گنتی کے دنوں میں اللہ کا ذکر کرو تو جو جلدی کر کے

يَوْمَ مَيَّنَ فَلَا إِيَّاهُ عَلَيْهِ<sup>۲</sup> وَ مَنْ تَأَخَّرَ فَلَا إِيَّاهُ عَلَيْهِ<sup>۳</sup>

يَوْمَ مَيَّنَ <sup>(۲)</sup>	فَلَا	إِيَّاهُ	عَلَيْهِ <sup>(۲)</sup>	و	مَنْ	تَأَخَّرَ	فَلَا	إِيَّاهُ	عَلَيْهِ <sup>(۳)</sup>
دو دنوں	تو نہیں	گناہ	اس پر	اور	جو	پچھے رہ جائے	تو نہیں	گناہ	اس پر

دو دن میں (مٹی سے) چلا جائے اس پر کچھ گناہ نہیں اور جو پیچھے رہ جائے تو اس پر (بھی) کوئی گناہ نہیں۔

لِمَنْ اتَّقَى<sup>۱</sup> وَ اتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ إِلَيْهِ

لِمَنْ	اتَّقَى <sup>(۱)</sup>	وَ	اتَّقُوا	اللَّهُ	وَ	اعْلَمُوا	أَنَّكُمْ	إِلَيْهِ
(اس) کے لئے جو	ڈرتا ہے	اور	ڈرو	اللہ (سے)	اور	جان لو	پیشک تم	اس کی طرف

(یہ بشارت) پر ہیزگار کے لئے ہے اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ تم اسی کی طرف

تُحْشَرُونَ<sup>(۲۰۳)</sup> وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يُعْجِبُكَ قَوْلُهُ

تُحْشَرُونَ <sup>(۲۰۳)</sup>	وَ	مِنَ	النَّاسِ	مَنْ	يُعْجِبُكَ	قَوْلُهُ
اٹھائے جاؤ گے	اور	سے	لوگوں	(کوئی وہ ہے) جو	اچھی لگتی ہے تمہیں	اس کی بات

اٹھائے جاؤ گے ○ اور لوگوں میں سے کوئی وہ ہے کہ دنیا کی زندگی میں

۱۔ گنتی کے دنوں سے مراد ایام تشریق ہیں اور ذکر اللہ سے نمازوں کے بعد اور ہجرات کی رمی کے وقت بھی کہنا مراد ہے اور آیت سے مراد یہ ہے کہ مٹی میں قیام کے دوران اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہو۔ ۲۔ یہاں دو دنوں میں رمی کر کے چلے جانے سے مراد دس ذوالحجہ کے بعد دو دن ہیں، لہذا اگر کوئی شخص بارہ تاریخ کی رمی کر کے مٹی سے واپس آجائے تو اس پر کوئی گناہ نہیں اگرچہ حیرہ کو رمی کر کے واپس آنا افضل ہے۔



فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيُشْهَدُ اللَّهُ عَلَى مَا فِي قَلْبِهِ ۚ

فِي	الْحَيَاةِ	الدُّنْيَا	وَ	يُشْهَدُ	اللَّهُ	عَلَى	مَا	فِي	قَلْبِهِ
میں	زندگی	دنیا (کی)	اور	وہ گواہ بناتا ہے	اللہ (کو)	(اس) پر	جو	میں	اس کے دل

اس کی بات تمہیں بہت اچھی لگتی ہے اور وہ اپنے دل کی بات پر اللہ کو گواہ بناتا ہے

وَهُوَ أَلَدُّ الْخِصَامِ ۖ وَإِذَا تَوَلَّى

وَ	هُوَ	أَلَدُّ	الْخِصَامِ ۖ	وَ	إِذَا	تَوَلَّى
اور (حالانکہ)	وہ	سب سے زیادہ جھگڑالو	جھگڑا کرنے والوں (میں)	اور	جب	پیٹھ پھیر کر جاتا ہے

حالانکہ وہ سب سے زیادہ جھگڑا کرنے والا ہے ○ اور جب پیٹھ پھیر کر جاتا ہے

سَعًى فِي الْأَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيهَا وَيُهْلِكَ

سَعًى	فِي الْأَرْضِ	لِيُفْسِدَ ۖ	فِيهَا	وَ	يُهْلِكَ
(تو) کوشش کرتا ہے	زمین میں	تاکہ فساد کرے	اس میں	اور	برہاد کرے، ہلاک کرے

تو کوشش کرتا ہے کہ زمین میں فساد پھیلانے اور

الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ ۚ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الْفُسَادَ ۖ وَإِذَا قِيلَ

الْحَرْثَ	وَ	النَّسْلَ	وَ	اللَّهُ	لَا يُحِبُّ	الْفُسَادَ ۖ	وَ	إِذَا	قِيلَ
کھیتی	اور	مویشی	اور	اللہ	پسند نہیں کرتا	فساد	اور	جب	کہا جائے

کھیت اور مویشی ہلاک کرے اور اللہ فساد کو پسند نہیں کرتا ○ اور جب اس سے کہا جائے

لَهُ أَتَى اللَّهُ آخِذَتَهُ الْعِزَّةُ بِالْإِثْمِ فَحَسْبُهُ

لَهُ	أَتَى	اللَّهُ	آخِذَتَهُ ۖ	الْعِزَّةُ	بِالْإِثْمِ	فَحَسْبُهُ
اس سے	ڈرو	اللہ (سے)	پکڑ لیتی ہے اسے	غیرت و حمیت، انانیت	گناہ کے ساتھ	تو کافی ہے اسے

کہ اللہ سے ڈرو تو اسے ضد مزید گناہ پر ابھارتی ہے تو ایسے کو جہنم

۱۔ یہی آیت میں آکرچہ ایک خاص منافی کا تذکرہ ہے لیکن یہ آیت بہت سے لوگوں کو سمجھانے کے لئے کافی ہے۔ ہمارے معاشرے میں بھی بہت سے لوگ ایسے ہیں جن کی زبان بڑی میٹھی ہوتی، کنگو بڑی نرمی سے کرتے اور بڑی عاجزی کا اظہار کرتے ہیں لیکن درپردہ دین کے مسائل میں، لوگوں میں یا خاندانوں میں فساد برپا کرتے اور ہلاکت و بربادی کا ذریعہ بنتے ہیں۔ ۲۔ منافی آدمی کی ایک علامت یہ ہوتی ہے کہ اگر اسے کہا یا جائے تو اپنی بات پر اڑ جائے دوسرے کی بات مٹا اپنے لئے توہین سمجھتا اور نصیحت کے جانے کو اپنی عزت کا مسئلہ بناتا ہے۔ انہوں نے ہمارے معاشرے میں بھی ایسے لوگوں کی بھرمار ہے۔



جَهَنَّمَ ۱ وَلَيْتَسَ الْيَهُادُ ۲۰۶ وَمِنَ النَّاسِ مَن يَشْرِي

جَهَنَّمَ	و	لَيْتَسَ	الْيَهُادُ ۲۰۶	و	مِنَ النَّاسِ	مَن	يَشْرِي
جہنم	اور	ضرور بہت برا	ٹھکانہ	اور	سے لوگوں	(کوئی وہ ہے) جو	بیچ دیتا ہے

کافی ہے اور وہ ضرور بہت برا ٹھکانہ ہے ○ اور لوگوں میں سے کوئی وہ ہے جو

نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ ۱ وَاللَّهُ سَعُوفٌ بِالْعِبَادِ ۲۰۷

نَفْسَهُ	ابْتِغَاءَ	مَرْضَاتِ اللَّهِ	و	اللَّهُ	رَعُوفٌ	بِالْعِبَادِ ۲۰۷
اپنی جان	تلاش کرنے (کے لئے)	اللہ کی خوشنودیاں	اور	اللہ	بہت مہربان	بندوں پر

اللہ کی رضا تلاش کرنے کے لئے اپنی جان بیچ دیتا ہے اور اللہ بندوں پر بڑا مہربان ہے ○

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً ۱ وَ

يَا أَيُّهَا	الَّذِينَ	آمَنُوا	ادْخُلُوا	فِي	السِّلْمِ	كَآفَّةً ۱	و
اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	داخل ہو جاؤ	میں	اسلام	پورے پورے	اور

اے ایمان والو! اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ اور

لَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ ۱ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ۲۰۸

لَا تَتَّبِعُوا	خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ	إِنَّهُ	لَكُمْ	عَدُوٌّ	مُّبِينٌ ۲۰۸
نہ پیروی کرو	شیطان کے قدموں (راستوں کی)	بیشک وہ	تمہارے لئے	دشمن (ہے)	کھلا، ظاہر

شیطان کے قدموں پر نہ چلو بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے ○

فَإِنْ رَّزَقْتُم مِّن بَعْدِ مَا جَاءَ تِلْكَ الْبَيِّنَاتِ

فَإِنْ	رَّزَقْتُم	مِّن	بَعْدِ	مَا	جَاءَ تِلْكَ	الْبَيِّنَاتِ
پھر اگر	تم پھل جاؤ، لغزش کھاؤ	سے	بعد	(اس کے) جو	آجائیں تمہارے پاس	روشن دلائل

اور اگر تم اپنے پاس روشن دلائل آ جانے کے بعد بھی لغزش کھاؤ

۱۔ یاد رکھیں کہ دائمی منہ و ناس، مشرکوں کا سالہاس پہننا، اپنی معاشرت بے دینوں جیسی کرنا بھی سب ایمانی کمزوری کی علامت ہے۔ جب ہم مسلمان ہیں تو سیرت و صورت، ظاہر و باطن، عبادت و معاملات، رہن سہن، میل برتاؤ، زندگی و موت، تجارت و ملازمت سب میں اپنے دین پر عمل کرنا چاہئے۔ ۲۔ اس سے مراد یہ ہے کہ اگر تم لوگ واضح دلیلوں کے باوجود اسلام میں مکمل داخل ہونے سے دور رہے اور اسلام کی راہ کے خلاف روش اختیار کرو تو یہ تمہارا سخت جرم ہو گا۔

رضائے الٰہی کے لئے جان فدا کرنا بھی عبادت ہے

اسلامی احکام کی مکمل پیروی کرنے کا حکم

دائم و بدلے کے باوجود اسلام کے خلاف روش اختیار کرنا سخت جرم ہے



دین اسلام چھوڑنے والے عذاب الہی کے خنجر ہیں

فَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿۲۰۹﴾ هَلْ يَنْظُرُونَ

فَاعْلَمُوا	أَنَّ	اللَّهُ	عَزِيزٌ	حَكِيمٌ ﴿۲۰۹﴾	هَلْ	يَنْظُرُونَ
تو جان لو	کہ، بیشک	اللہ	عزت والا، زبردست	حکمت والا	کیا (نہیں)	وہ انتظار کر رہے ہیں

تو جان لو کہ اللہ زبردست حکمت والا ہے ○ لوگ تو اسی چیز کا انتظار کر رہے ہیں

إِلَّا أَنْ يَأْتِيَهُمُ اللَّهُ فِي ظُلَلٍ مِنَ الْغَمَامِ

إِلَّا	أَنْ	يَأْتِيَهُمُ	اللَّهُ	فِي	ظُلَلٍ	مِنْ	الْغَمَامِ
مگر	(اس کا) کہ	آئے ان کے پاس	اللہ (کا عذاب)	میں	سایانوں	سے (کے)	بادلوں

کہ بادلوں کے سایوں میں ان کے پاس اللہ کا عذاب

وَالْمَلَائِكَةُ وَفُضِيَ الْأَمْرُ إِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ

وَالْمَلَائِكَةُ	وَفُضِيَ	الْأَمْرُ	إِلَى	اللَّهُ	تُرْجَعُ
اور فرشتے (آجائیں)	اور پورا کر دیا جائے	کام	اور کی طرف	اللہ	لوٹائے جاتے ہیں

اور فرشتے آجائیں اور فیصلہ کر دیا جائے اور اللہ ہی کی طرف سب کام

الْأُمُورِ ﴿۲۱۰﴾ سَلَّ بَنِي إِسْرَءِيلَ كَمَا أَتَيْنَهُمْ مِّنْ

الْأُمُورِ ﴿۲۱۰﴾	سَلَّ ﴿۱﴾	بَنِي إِسْرَءِيلَ	كَمَا	أَتَيْنَهُمْ	مِّنْ
سب کام	پوچھو	بنی اسرائیل، اولاد یعقوب (سے)	کتنی	ہم نے دیں انہیں	سے

لوٹائے جاتے ہیں ○ بنی اسرائیل سے پوچھو کہ ہم نے انہیں کتنی

آيَةٍ بَيِّنَةٍ ۖ وَمَنْ يُبَدِّلْ نِعْمَةَ اللَّهِ مِنْ بَعْدِ

آيَةٍ	بَيِّنَةٍ	وَمَنْ	يُبَدِّلْ	نِعْمَةَ اللَّهِ ﴿۲﴾	مِنْ	بَعْدِ
نشانی	روشن	اور جو	بدل دے، تبدیل کر دے	اللہ کی نعمت	سے	بعد (اس کے)

روشن نشانیاں دیں اور جو اللہ کی نعمت کو اپنے پاس آنے کے بعد

۱۔ یاد رہے کہ بنی اسرائیل سے روشن نشانیوں کے بارے میں پوچھنا حقیقت میں انہیں سمجھانے کے لئے اور ان کی اپنی نافرمانیوں کے باوجود اللہ تعالیٰ کی مہربانیوں کا ان سے اقرار کرانے کے لئے ہے۔

۲۔ اللہ تعالیٰ کی نعمت سے آیات الہیہ مراد ہیں جو ہدایت کا سبب ہیں اور ان کی بدولت مگر اسی سے نجات حاصل ہوتی ہے، انہی میں سے وہ آیات ہیں جن میں نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نعمت و صفات اور آپ کی نبوت و رسالت کا بیان ہے اور یہود و نصاریٰ کا اپنی کتابوں میں تحریف کرنا اس نعمت کو تبدیل کرنا ہے۔

بنی اسرائیل سے روشن نشانیوں کے بارے میں سوال

نعمت الہی تبدیل کرنے والوں کو عجب



مَا جَاءَتْهُ قَاتَ اللَّهُ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝ ۲۱۱ ۝ زُيِّنَ

مَا	جَاءَتْهُ	قَاتَ	اللَّهُ	شَدِيدُ الْعِقَابِ ①	زُيِّنَ
جو	آئے اس کے پاس	تو بیشک	اللہ	سخت عذاب دینے والا (ہے)	مزین کر دی گئی، خوشنما بنا دی گئی

بدل دے تو بیشک اللہ کا عذاب سخت ہے ① کافروں کی نگاہ میں

لِلَّذِينَ كَفَرُوا وَالْحَيَوَةُ الدُّنْيَا وَيَسْخَرُونَ مِنْ

لِلَّذِينَ	كَفَرُوا ①	وَالْحَيَوَةُ	الدُّنْيَا	وَيَسْخَرُونَ	مِنْ
ان لوگوں کے لئے جو	کفر کیا	زندگی	دنیا (کی)	اور وہ مذاق اڑاتے ہیں	سے

دنیا کی زندگی کو خوشنما بنا دیا گیا اور وہ مسلمانوں پر

الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ اتَّقَوْا فَوْقَهُمْ

الَّذِينَ	آمَنُوا ②	وَالَّذِينَ	اتَّقَوْا	فَوْقَهُمْ	
ان لوگوں کا جو	ایمان لائے	اور وہ لوگ جو	ڈرے، پرہیز گار بنے	ان (کافروں) سے اوپر (ہوں گے)	

ہتے ہیں اور (اللہ سے) ڈرنے والے قیامت کے دن ان کافروں سے

يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَاللَّهُ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ ۲۱۲ ۝ كَانِ النَّاسُ

يَوْمَ الْقِيَمَةِ	وَاللَّهُ	يَرْزُقُ	مَنْ	يَشَاءُ	بِغَيْرِ حِسَابٍ ③	كَانِ	النَّاسُ
قیامت کے دن	اور اللہ	رزق دیتا ہے	جسے	وہ چاہے	حساب کے بغیر	تھے	تمام لوگ

اوپر ہوں گے اور اللہ جسے چاہتا ہے بے حساب رزق عطا فرماتا ہے ③ تمام لوگ

أُمَّةً وَاحِدَةً فَبَعَثَ اللَّهُ النَّبِيِّنَ مُبَشِّرِينَ وَمُنْذِرِينَ ۝

أُمَّةً	وَاحِدَةً	فَبَعَثَ	اللَّهُ	النَّبِيِّنَ	مُبَشِّرِينَ	وَمُنْذِرِينَ
امت	ایک	تو بھیجا	اللہ (نے)	نبیوں (کو)	خوشخبری دینے والے	اور ڈرانے والے

ایک دین پر تھے تو اللہ نے انبیاء بھیجے خوشخبری دیتے ہوئے اور ڈر سناتے ہوئے

① کافروں کے لئے دنیا کی زندگی آرامتہ کر دیئے جانے سے مراد یہ ہے کہ انہیں یہی زندگی پسند ہے، وہ اسی کی قدر کرتے اور اسی پر مرتے ہیں۔ یاد رہے دنیا کی زندگی وہ ہے جو نفس کی خواہشات میں صرف ہو اور جو توشہ آخرت جمع کرنے میں خرچ ہو وہ بفضلہ تعالیٰ دینی زندگی ہے۔ ② اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ غریب مسلمانوں کا مذاق اڑانا کسی مومن کو دلیل یا کمینہ جاننا کافروں کا طریقہ ہے۔ لہذا افاسق و کافر اگرچہ مالدار ہو عزت والا نہیں ہے جبکہ مومن اگرچہ غریب ہو اور کسی بھی قوم سے ہو عزت والا ہے بشرطیکہ مقل ہو۔

کافروں کے لئے دینی زندگی کو خوشنما بنایا جائے اور ہر روز قیامت مسلمانوں کا کافروں سے بلند والا ہو

انبیاء علیہم السلام کو ایک ہی بات کی ہدایت آجانی کے بعد لوگوں کا اختلاف اس کی وجہ اور مسلمانوں کو حق بات کی ہدایت

وقف لازم



وَأَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ

وَأَنْزَلَ	مَعَهُمُ	الْكِتَابَ	بِالْحَقِّ	لِيَحْكُمَ
اور اس نے نازل کی، اتاری	ان کے ساتھ	کتاب	حق کے ساتھ (سچی)	تاکہ وہ فیصلہ کر دے

اور ان کے ساتھ سچی کتاب اتاری تاکہ وہ

بَيِّنَ النَّاسَ فِيمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ ۖ وَمَا اخْتَلَفَ

بَيِّنَ النَّاسَ	فِيمَا	اخْتَلَفُوا	فِيهِ	وَمَا	اخْتَلَفَ
لوگوں کے درمیان	میں جس	انہوں نے اختلاف کیا	اس میں	اور	نہیں اختلاف کیا

لوگوں کے درمیان ان کے اختلافات میں فیصلہ کر دے اور جن لوگوں کو

فِيهِ إِلَّا الَّذِينَ أُوْتُوا مِنْ بَعْدِ مَا

فِيهِ	إِلَّا	الَّذِينَ	أُوْتُوا	مِنْ	بَعْدِ	مَا
اس (کتاب) میں	مگر	ان لوگوں نے جو	جنہیں دی گئی وہ (کتاب)	سے	(اس کے) بعد	جو

کتاب دی گئی انہوں نے ہی اپنے باہمی بغض و حسد کی وجہ سے کتاب میں اختلاف کیا

جَاءَتْهُمْ الْبَيِّنَاتُ بَعْيَا بَيِّنَتُهُمْ ۖ فَهَدَى اللَّهُ

جَاءَتْهُمْ	الْبَيِّنَاتُ	بَعْيَا	بَيِّنَتُهُمْ	فَهَدَى	اللَّهُ
آگئے ان کے پاس	روشن احکام	سرکشی (کی وجہ سے)	اپنے درمیان	تو ہدایت دی	اللہ (نے)

(یہ اختلاف) اس کے بعد (کیا) کہ ان کے پاس روشن احکام آچکے تھے تو اللہ نے

الَّذِينَ آمَنُوا لِمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ مِنَ الْحَقِّ

الَّذِينَ	آمَنُوا	لِمَا	اخْتَلَفُوا <sup>(۱)</sup>	فِيهِ	مِنَ	الْحَقِّ
ان لوگوں کو جو	ایمان لائے	(اس بات) کی جو	انہوں نے اختلاف کیا	اس میں	سے	حق

ایمان والوں کو اپنے حکم سے اُس حق بات کی ہدایت دی جس میں لوگ جھگڑ

۱۔ نفس اختلاف مذموم نہیں لیکن اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے احکام سے اختلاف کرنا نیز حق واضح ہو جانے کے باوجود اختلاف کرنا غلط ہے۔



يَاٰدِيْهِۦ ۚ وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ

يَاٰدِيْهِۦ	وَ	اللّٰهُ	يَهْدِيْ	مَنْ	يَّشَآءُ	اِلٰى	صِرَاطٍ
اپنی اجازت، حکم سے	اور	اللہ	ہدایت دیتا ہے	جسے	وہ چاہے	کی طرف	راستے

رہے تھے اور اللہ جسے چاہتا ہے سیدھی راہ دکھاتا

مُسْتَقِيْمٌ ۝۲۳ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوْا الْجَنَّةَ وَلَٰكِنَّا

مُسْتَقِيْمٌ ۝۲۳	اَمْ	حَسِبْتُمْ (۱)	اَنْ	تَدْخُلُوْا	الْجَنَّةَ	وَ	لَٰكِنَّا
سیدھے	کیا	تم نے گمان کیا	کہ	داخل ہو جاؤ گے	جنت (میں)	اور (حالانکہ)	ابھی نہیں

ہے ○ کیا تمہارا یہ گمان ہے کہ جنت میں داخل ہو جاؤ گے حالانکہ ابھی

يَاۡتِكُمْ مِّثْلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ ۚ مَسْتَهْمٌ

يَاۡتِكُمْ	مِّثْلُ	الَّذِيْنَ	خَلَوْا	مِنْ	قَبْلِكُمْ	مَسْتَهْمٌ
آئی تمہارے اوپر	مثل، حالت	ان لوگوں کی جو	گزر گئے	سے	تم سے پہلے	پہنچی انہیں

تم پر پہلے لوگوں جیسی حالت نہ آئی۔ انہیں

الْبَاسَاءُ وَالصَّرَآءُ وَزُلْزُلًا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ

الْبَاسَاءُ	وَ	الصَّرَآءُ	وَ	زُلْزُلًا (۲)	حَتّٰى	يَقُوْلَ	الرَّسُوْلُ
سختی	اور	شدت	اور	انہیں زور سے ہلا دیا گیا	یہاں تک کہ	کہنے لگا	رسول

سختی اور شدت پہنچی اور انہیں زور سے ہلا ڈالا گیا یہاں تک کہ رسول

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهُۥ مَتٰى نَصَرَ اللّٰهُ ۚ اِلَّا اِنْ

وَالَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	مَعَهُۥ	مَتٰى	نَصَرَ اللّٰهُ	اِلَّا	اِنْ
اور	وہ لوگ جو	ایمان والے	اس کے ساتھ	اللہ کی مدد (آئے گی)	سن لو، خبردار	پیشک

اور اس کے ساتھ ایمان والے کہہ اٹھے: اللہ کی مدد کب آئے گی؟ سن لو! پیشک

۱۔ یہ آیت غزوہ احزاب کے حعلق نازل ہوئی جہاں مسلمانوں کو سردی اور بھوک وغیرہ کی سخت تکلیفیں پہنچی تھیں۔ اس میں انہیں صبر کی تلقین فرمائی گئی اور بتایا گیا کہ راتوں راتیں تکلیف برداشت کرنا ہمیشہ سے خاصانِ خدا کا معمول رہا ہے۔ ۲۔ ساچھہ اسحوں کی تکلیف و شدت اس اجتہاد کی تھی کہ فرمانبردار مومن بھی مدد طلب کرنے میں جلدی کرنے لگے اور اللہ تعالیٰ کے رسولوں نے بھی اپنی امت کے اسرار پر فریاد کی حالانکہ رسول اور ان کے اصحاب بڑے صابر ہوتے ہیں لیکن ان اجتہادی معنیوں کے باوجود وہ لوگ اپنے دین پر قائم رہے اور کوئی مصیبت ان کا حال خیر نہ کر سکی۔



راہِ خدا میں غلطی صدقہ کرنے کی ایک جلی مقدس اور اس کا مصرف

نَصَرَ اللّٰهُ قَرِيبٌ ۖ يَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنْفِقُونَ ۖ قُلْ مَا أَنْفَقْتُ

نَصَرَ اللّٰهُ	قَرِيبٌ ۖ	يَسْأَلُونَكَ	مَاذَا	يُنْفِقُونَ	قُلْ	مَا	أَنْفَقْتُ
اللہ کی مدد	قریب (ہے)	وہ سوال کرتے ہیں تم سے	کیا	خرچ کریں	تم کہو	جو	تم خرچ کرو

اللہ کی مدد قریب ہے ○ آپ سے سوال کرتے ہیں کیا خرچ کریں؟ تم فرماؤ: جو کچھ

مَنْ خَيْرٌ فَلِلّٰهِ وَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ وَالْيَتَامَىٰ وَ

مَنْ	خَيْرٌ	فَلِلّٰهِ	وَالِدَيْنِ	وَالْأَقْرَبِينَ	وَالْيَتَامَىٰ
سے	نیکی (کچھ مال)	تو ماں باپ کے لئے	اور	قریبی رشتہ داروں	اور یتیموں

مال نیکی میں خرچ کرو تو وہ مال باپ اور قریب کے رشتہ داروں اور یتیموں اور

الْمَسْكِينِ وَالْبَنِينَ السَّبِيلِ ۖ وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ

الْمَسْكِينِ	وَالْبَنِينَ	السَّبِيلِ ۖ	وَمَا	تَفْعَلُوا	مِنْ	خَيْرٍ
مسکینوں	اور	رستے کے بیٹے (مسافر کے لئے ہے)	اور	جو	تم کرو گے	سے

محتاجوں اور مسافر کے لئے ہے اور تم جو بھلائی کرو

فَإِنَّ اللّٰهَ بِهِ عَلِيمٌ ۖ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ

فَإِنَّ	اللّٰهَ	بِهِ	عَلِيمٌ ۖ	كُتِبَ	عَلَيْكُمْ	الْقِتَالُ
تو بیشک	اللہ	اس کو	جاننے والا (ہے)	لکھ دیا گیا، فرض کیا گیا	تمہارے اوپر	(راہِ خدا میں) لڑنا

بیشک اللہ اسے جانتا ہے ○ تم پر جہاد فرض کیا گیا ہے

وَهُوَ كَرِهٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسَىٰ أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا

وَهُوَ	كَرِهٌ	لَّكُمْ ۚ	وَعَسَىٰ	أَنْ	تَكْرَهُوا	شَيْئًا
اور (حالانکہ)	وہ	ناگوار	تمہارے لئے (تمہیں)	اور	قریب ہے	کہ

حالانکہ وہ تمہیں ناگوار ہے اور قریب ہے کہ کوئی بات تمہیں ناپسند ہو

۱۔ رسولوں کی فریاد پر بارگاہِ الہی سے جواب ملا کہ من لو: بیشک اللہ تعالیٰ کی مدد قریب ہے۔ اس جواب سے انہیں تسلی دی گئی اور یہی تسلی حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دی گئی۔ اس آیت میں مبلغین، نئے مسلمان ہونے والوں اور نئی نسل کا ماحول لہانے والوں کے لئے تسلی اور بشارت ہے۔

۲۔ اس آیت میں صدقہ نالہ کا بیان ہے۔ ماں باپ کو زکوٰۃ اور صدقات واجبہ دینا جائز نہیں۔



وَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَعَسَى أَنْ تُحِبُّوا شَيْئًا

وَهُوَ	خَيْرٌ	لَّكُمْ	وَعَسَى	أَنْ	تُحِبُّوا	شَيْئًا
اور (حالانکہ)	وہ	تمہارے لئے	اور	قرب ہے	تمہیں پسند آئے	کوئی چیز

حالانکہ وہ تمہارے حق میں بہتر ہو اور قریب ہے کہ کوئی بات تمہیں پسند آئے

وَهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿۲۱۶﴾

وَهُوَ	شَرٌّ	لَّكُمْ	وَاللَّهُ	يَعْلَمُ	وَأَنْتُمْ	لَا تَعْلَمُونَ ﴿۲۱۶﴾
اور (حالانکہ)	وہ	بری (ہو)	اور	اللہ جانتا ہے	اور تم	نہیں جانتے

حالانکہ وہ تمہارے حق میں بری ہو اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ○

يَسْأَلُونَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيهِ قُلْ قِتَالٌ

يَسْأَلُونَكَ	عَنِ	الشَّهْرِ	الْحَرَامِ	قِتَالٍ	فِيهِ	قُلْ	قِتَالٌ
وہ پوچھتے ہیں تم سے	سے، کے بارے	مہینے	حرمت والے	لڑنا	اس میں	تم کہو	لڑنا

آپ سے ماہ حرام میں جہاد کرنے کے بارے میں سوال کرتے ہیں، تم فرماؤ: اس مہینے میں

فِيهِ كِبِيرٌ ۚ وَصَدُّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَكَفَرٌ بِهِ

فِيهِ	كِبِيرٌ	وَصَدُّ	عَنْ	سَبِيلِ	اللَّهِ	وَكُفْرٌ	بِهِ
اس (مہینے) میں	بڑا (گناہ ہے)	اور	روکنا	سے	اللہ کی راہ	اور	کفر کرنا

لڑنا بڑا گناہ ہے اور اللہ کی راہ سے روکنا اور اس پر ایمان نہ لانا

وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ وَإِخْرَاجُ أَهْلِهِ مِنْهُ أَكْبَرُ

وَالْمَسْجِدِ	الْحَرَامِ	وَ	إِخْرَاجُ	أَهْلِهِ	مِنْهُ	أَكْبَرُ
اور مسجد حرام	(سے روکنا)	اور	نکالنا	اس کے رہائشیوں (کو)	اس سے	زیادہ بڑا (گناہ ہے)

اور مسجد حرام سے روکنا اور اس کے رہنے والوں کو وہاں سے نکال دینا اللہ کے نزدیک اس سے بھی زیادہ بڑا

- ۱۔ کسی چیز کے اچھایا ہونے کا مدار ہر جگہ لپٹی سوچ پر نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر رکھنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے جس چیز کا حکم دیا وہ ہر حال ہمارے لئے بہتر ہے اور جس سے منع فرمایا وہ ہر حال ہمارے لئے بہتر نہیں ہے۔ ۲۔ اس سے معلوم ہوا کہ خود بڑے بڑے بیہوش میں مبتلا ہونے کے باوجود خود کو دیکھنے کی بجائے دوسروں پر طعن کرنا کافروں کا طریقہ ہے۔ یہ بیماری ہمارے ہاں بھی عام ہے کہ لوگ ساری دنیا کی برائیاں اور غیبتیں بیان کرتے ہیں اور خود اس سے بڑھ کر بیہوشی کی گندگی سے آلودہ ہوتے ہیں۔



عِنْدَ اللَّهِ ۚ وَالْفِتْنَةُ أَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ۚ وَلَا يَزَالُونَ

عِنْدَ اللَّهِ	و	الْفِتْنَةُ	أَكْبَرُ	مِنَ	الْقَتْلِ	و	لَا يَزَالُونَ
اللہ کے نزدیک	اور	فتنہ، فساد	زیادہ بڑا (جرم) ہے	سے	قتل	اور	وہ ہمیشہ رہیں گے

گناہ ہے اور فتنہ قتل سے بڑا جرم ہے اور وہ ہمیشہ

يُقَاتِلُونََكُمْ حَتَّى يَرُدُّوكُمْ عَنْ دِينِكُمْ إِنِ

يُقَاتِلُونَكُمْ	حَتَّى	يَرُدُّوكُمْ	عَنْ	دِينِكُمْ	إِنِ
لڑتے تم سے	یہاں تک کہ	لوٹا دیں، پھیر دیں تمہیں	سے	تمہارے دین	اگر

تم سے لڑتے رہیں گے یہاں تک کہ اگر ان سے ہو سکے تو تمہیں تمہارے دین سے

اسْتَطَاعُوا ۚ وَمَنْ يَرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَيَمُتْ

اسْتَطَاعُوا	و	مَنْ	يَرْتَدِدْ	مِنْكُمْ	عَنْ	دِينِهِ	فَيَمُتْ
انہیں قوت ملے	اور	جو	پھر جائے، مرتد ہو جائے	تم میں سے	سے	اپنے دین	پھر وہ مر جائے

پھیر دیں اور تم میں جو کوئی اپنے دین سے مرتد ہو جائے پھر کافر ہی

وَهُوَ كَافِرٌ فَأُولَٰئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا

وَهُوَ	كَافِرٌ	فَأُولَٰئِكَ	حَبِطَتْ	أَعْمَالُهُمْ	فِي	الدُّنْيَا
اور (حالانکہ)	وہ	کافر (ہو)	تو یہ لوگ	برباد ہو گئے	ان کے اعمال	میں دنیا

مر جائے تو ان لوگوں کے تمام اعمال دنیا و آخرت میں برباد

وَالْآخِرَةُ ۚ وَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿۲۱۵﴾

وَالْآخِرَةُ	و	أُولَٰئِكَ	أَصْحَابُ النَّارِ	هُمْ	فِيهَا	خَالِدُونَ
اور آخرت	اور	یہ لوگ	آگ والے (ہیں)	وہ	اس میں	ہمیشہ رہنے والے

ہو گئے اور وہ دوزخ والے ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے ○

۱۔ اس آیت میں خبر دی گئی کہ کفار مسلمانوں سے ہمیشہ عداوت رکھیں گے اور جہاں تک ممکن ہو گا وہ مسلمانوں کو دین سے منحرف کرنے کی کوشش کرتے رہیں گے، چنانچہ آج بھی کفار کی ہزاروں تنظیمیں نئے نئے طریقوں سے مسلمانوں کو اسلام سے پھیرنے اور ان کی اخلاقیات تباہ کر کے ان کا ایمان کمزور کرنے میں لگی ہوئی ہیں۔ ۲۔ یاد رکھیں کہ مرتد ہونا بہت سخت جرم ہے، افسوس کہ آج کل مسلمانوں کی اکثریت دین کے بنیادی عقائد سے لاعلم ہے، غمی و خوشی کے مختلف مواقع پر ان میں کفریہ جملوں کی بھرمار ہے۔



إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَجَاهَدُوا

إِنَّ	الَّذِينَ	آمَنُوا	وَالَّذِينَ	هَاجَرُوا	وَالَّذِينَ	جَاهَدُوا
بیشک	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	وہ لوگ جو (جنہوں نے)	ہجرت کی	اور جہاد کیا

بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے اور وہ جنہوں نے اللہ کے لئے اپنے گھر بار چھوڑ دیئے اور

فِي سَبِيلِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ يَرْجُونَ رَحْمَتَ اللَّهِ وَاللَّهُ غَفُورٌ

فِي	سَبِيلِ اللَّهِ	أُولَٰئِكَ	يَرْجُونَ	رَحْمَتَ اللَّهِ	وَاللَّهُ	غَفُورٌ
میں	اللہ کی راہ	یہ لوگ	امید رکھتے ہیں	اللہ کی رحمت (کی)	اور	اللہ بخشنے والا

اللہ کی راہ میں جہاد کیا وہ رحمت الہی کے امیدوار ہیں اور اللہ بخشنے والا

رَّحِيمٌ ۚ يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ۖ قُلْ

رَّحِيمٌ	يَسْأَلُونَكَ	عَنِ	الْخَمْرِ	وَالْمَيْسِرِ	قُلْ
مہربان	وہ سوال کرتے ہیں تم سے	سے، کے بارے	شراب	اور	جوئے

مہربان ہے ○ آپ سے شراب اور جوئے کے متعلق سوال کرتے ہیں۔ تم فرمادو:

فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَإِثْمُهُمَا

فِيهِمَا	إِثْمٌ	كَبِيرٌ	وَمَنَافِعُ	لِلنَّاسِ	وَإِثْمُهُمَا
ان دونوں میں	گناہ	بڑا	اور	(دنیوی) فائدے، منافع	لوگوں کے لئے

ان دونوں میں کبیرہ گناہ ہے اور لوگوں کے لئے کچھ دنیوی منافع بھی ہیں اور ان کا گناہ

أَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا ۚ وَيَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنْفِقُونَ ۖ قُلْ

أَكْبَرُ	مِنْ	نَفْعِهِمَا	وَيَسْأَلُونَكَ	مَاذَا	يُنْفِقُونَ	قُلْ
زیادہ بڑا ہے	سے	ان کے فائدے، نفع	اور	وہ پوچھتے ہیں تم سے	کیا	خرچ کریں

ان کے نفع سے زیادہ بڑا ہے۔ آپ سے سوال کرتے ہیں کہ (اللہ کی راہ میں) کیا خرچ کریں؟ تم فرماؤ:

ایمان لانے، ہجرت اور جہاد کرنے والے جیسے اعمال کرنے والے رحمت الہی کے امیدوار ہیں

شراب اور جوئے کی حرمت

صدقہ کی مقدار کا بیان

۱۔ اس سے معلوم ہوا کہ عمل کرنے سے اللہ تعالیٰ پر اجر دینا واجب نہیں ہو جاتا بلکہ ثواب دینا محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔

۲۔ شراب اور جوئے سے متعلق تفصیلی معلومات حاصل کرنے کے لئے تفسیر صراط الہدایہ ج ۱، ص ۳۳۶ کا مطالعہ فرمائیں۔



الْعَفْوُ ۱ كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ

الْعَفْوُ	كَذَلِكَ	يُبَيِّنُ	اللَّهُ	لَكُمْ	الْآيَاتِ	لَعَلَّكُمْ
بچا ہوا مال	اسی طرح	بیان فرماتا ہے	اللہ	تم سے	آیتیں	تاکہ تم

جو زائد بچے۔ اسی طرح اللہ تم سے آیتیں بیان فرماتا ہے تاکہ تم

تَتَفَكَّرُونَ ﴿۲۱۹﴾ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۚ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ

تَتَفَكَّرُونَ ﴿۲۱۹﴾	فِي	الدُّنْيَا	وَالْآخِرَةِ	وَيَسْأَلُونَكَ	عَنِ
غور و فکر کرو	میں	دنیا	اور آخرت	وہ پوچھتے ہیں تم سے	سے، کے بارے

غور و فکر کرو ○ دنیا اور آخرت کے کاموں میں (غور و فکر کر لیا کرو) اور تم سے قیموں کا مسئلہ

الْيَتَامَى ۚ قُلْ إِصْلَاحٌ لَهُمْ خَيْرٌ ۚ وَإِنْ تُخَالِطُوهُمْ

الْيَتَامَى	قُلْ	إِصْلَاحٌ	لَهُمْ	خَيْرٌ	وَ	إِنْ	تُخَالِطُوهُمْ
قیموں	تم کہو	بھلا کرنا	ان کا	بہتر (ہے)	اور	اگر	تم ملاؤ انہیں (ان کے ساتھ اپنا خرچہ)

پوچھتے ہیں۔ تم فرماؤ: ان کا بھلا کرنا بہتر ہے اور اگر ان کے ساتھ اپنا خرچہ ملاؤ

فَاِخْوَانُكُمْ ۚ وَاللَّهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ ۚ

فَاِخْوَانُكُمْ	وَاللَّهُ	يَعْلَمُ	الْمُفْسِدَ	مِنَ	الْمُصْلِحِ
تو وہ تمہارے بھائی (ہیں)	اور اللہ	جانتا ہے	فساد کرنے والے (کو)	سے	اصلاح کرنے والے

تو وہ تمہارے بھائی ہیں اور اللہ بگاڑنے والے کو سنوارنے والے سے جدا خوب جانتا ہے

وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَاعْنَتَكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ

وَلَوْ	شَاءَ	اللَّهُ	لَاعْنَتَكُمْ	إِنَّ	اللَّهُ	عَزِيزٌ
اور	اگر	چاہتا	اللہ	ضرور مشقت میں ڈال دیتا تمہیں	پیشک	عزت والا، زبردست

اور اگر اللہ چاہتا تو تمہیں مشقت میں ڈال دیتا۔ پیشک اللہ زبردست

۱۔ اگرچہ اس آیت کا نزول قیموں کی مالی اصلاح کے بارے میں ہوا مگر اصلاح کے لفظ میں ساری مصلحتیں داخل ہیں۔ قیموں کے اخلاق، اعمال، تربیت، تعلیم سب کی اصلاح کرنی چاہئے۔  
یوں سمجھیں کہ جیم ساری قوم کے لئے اولاد کی طرح ہیں۔ ۲۔ یہ فرمان نہایت جامع ہے اور زندگی کے ہزاروں شعبوں کے لاکھوں معاملات میں راہ نمائی کے لئے کافی ہے،  
کہ جہاں ایک ہی چیز میں اچھی اور بری دونوں نیتیں ممکن ہیں وہیں دوسرے لوگ اگرچہ بری نیت کو نہ جانتے ہوں لیکن اللہ تعالیٰ تو جانتا ہے۔



حَكِيمٌ ۲۲۰ وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَةَ حَتَّىٰ يُؤْمِنَ ۖ وَ

حَكِيمٌ ۲۲۰	وَلَا تَنْكِحُوا	الْمُشْرِكَةَ	حَتَّىٰ	يُؤْمِنَ	وَلَا
حکمت والا	اور	تم نکاح نہ کرو	مشرکہ عورتوں (سے)	یہاں تک کہ	وہ ایمان لے آئیں اور

حکمت والا ہے ○ اور مشرکہ عورتوں سے نکاح نہ کرو جب تک مسلمان نہ ہو جائیں اور

لَا مَمَّةٌ مِّمَّنْهُ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَلَا

لَا مَمَّةٌ	مِّمَّنْهُ	خَيْرٌ	مِّنْ	مُّشْرِكَةٍ	وَلَا
ضرور، باندی، لونڈی	ایمان والی	بہتر (ہے)	سے	مشرکہ عورت	اگرچہ

پیشک مسلمان لونڈی مشرکہ عورت سے اچھی ہے اگرچہ

أَعْجَبَتْكُمْ ۚ وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكِينَ حَتَّىٰ

أَعْجَبَتْكُمْ	وَلَا تَنْكِحُوا	الْمُشْرِكِينَ (۱)	حَتَّىٰ
وہ پسند ہو تمہیں	اور	تم نکاح نہ کرو (مسلمان عورتوں کا)	مشرک مردوں (سے) یہاں تک کہ

وہ تمہیں پسند ہو اور (مسلمان عورتوں کو) مشرکوں کے نکاح میں نہ دو جب تک

يُؤْمِنُوا ۖ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ

يُؤْمِنُوا	وَلَعَبْدٌ	مُّؤْمِنٌ	خَيْرٌ	مِّنْ	مُّشْرِكٍ
وہ ایمان لے آئیں اور	ضرور غلام	ایمان والا	بہتر (ہے)	سے	مشرک مرد

وہ ایمان نہ لے آئیں اور پیشک مسلمان غلام مشرک سے اچھا ہے

وَلَوْ أَعْجَبَتْكُمْ ۖ أُولَٰئِكَ يَدْعُونَ إِلَى النَّارِ ۚ وَاللَّهُ

وَلَوْ	أَعْجَبَتْكُمْ	أُولَٰئِكَ	يَدْعُونَ	إِلَى	النَّارِ	وَاللَّهُ
اگرچہ	وہ پسند ہو تمہیں	یہ لوگ	بلا تے ہیں	کی طرف	آگ، جہنم	اور اللہ

اگرچہ وہ مشرک تمہیں پسند ہو، وہ دوزخ کی طرف بلا تے ہیں اور اللہ

۱۔ انتہائی افسوس ہے کہ قرآن میں اتنی مراحت و وضاحت سے حکم آنے کے باوجود مسلمان لڑکوں میں مشرک لڑکیوں کے ساتھ اور یونہی کافر لڑکوں اور مسلمان لڑکیوں میں باہم شادیوں کا رنجان بڑھتا جا رہا ہے۔ اس تمام صورتحال کا وبال اس میں ملوث لڑکے اور لڑکیوں پر بھی ہے اور ان والدین پر بھی جو راضی خوشی اولاد کو اس جہنم میں جھونکتے ہیں، یونہی اس کا وبال ان نام نہاد جاہل دانشوروں، لیبرل ازم کے مریضوں اور دین دشمن قلم کاروں پر بھی ہے جو اس کی تائید و حمایت میں ورق سیاہ کرتے ہیں۔



يَدْعُوا إِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِأَذْنِهِ وَيُبَيِّنُ آيَتِهِ

يَدْعُوا	إِلَى	الْجَنَّةِ	وَالْمَغْفِرَةِ	بِأَذْنِهِ	وَيُبَيِّنُ	آيَتِهِ
بلاتا ہے	کی طرف	جنت	اور مغفرت، بخشش	اپنے حکم سے	اور بیان کرتا ہے	اپنی آیتیں

اپنے حکم سے جنت اور بخشش کی طرف بلاتا ہے اور اپنی آیتیں

لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ۝ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ

لِلنَّاسِ	لَعَلَّهُمْ	يَتَذَكَّرُونَ ۝	وَيَسْأَلُونَكَ	عَنِ
لوگوں کے لئے	تاکہ وہ	نصیحت حاصل کریں	پوچھتے ہیں تم سے	سے، کے بارے

لوگوں کے لئے بیان کرتا ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں ۝ اور تم سے

الْمَحِيضِ ۚ قُلْ هُوَ أَذَىٰ ۚ فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ ۚ

الْمَحِيضِ	قُلْ	هُوَ	أَذَىٰ	فَاعْتَزِلُوا	النِّسَاءَ	فِي	الْمَحِيضِ
حیض	تم کہو	وہ	گندگی، ناپاکی (ہے)	توجہ دار ہو	عورتوں (سے)	میں	حیض کے وقت

حیض کے بارے میں پوچھتے ہیں تم فرماؤ: وہ ناپاکی ہے تو حیض کے دنوں میں عورتوں سے الگ رہو

وَلَا تَقْرَبُوا هُنَّ حَتَّىٰ يَطْهَرْنَ ۚ فَإِذَا تَطَهَّرْنَ

وَلَا تَقْرَبُوا هُنَّ	حَتَّىٰ	يَطْهَرْنَ	فَإِذَا	تَطَهَّرْنَ
اور قریب نہ جاؤ ان کے	یہاں تک کہ	وہ پاک ہو جائیں	پھر جب	خوب پاک ہو جائیں

اور ان کے قریب نہ جاؤ جب تک پاک نہ ہو جائیں پھر جب خوب پاک ہو جائیں

فَآتَوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَ اللَّهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ

فَآتَوْهُنَّ	مِنْ	حَيْثُ	أَمَرَ اللَّهُ	إِنَّ اللَّهَ	يُحِبُّ
تو آؤ ان کے پاس	سے	جہاں	حکم دیا تمہیں	اللہ (نے)	بیشک اللہ محبت فرماتا ہے

تو ان کے پاس وہاں سے جاؤ جہاں سے تمہیں اللہ نے حکم دیا ہے، بیشک اللہ بہت توبہ کرنے والوں سے

۱۔ حیض کی حالت میں عورتوں سے ہم بستری کرنا حرام ہے، بقیہ ان سے گفتگو کرنا، ان کے ساتھ کھانا پینا حتیٰ کہ ان کا جو ٹھکانا بھی جائز ہے، گناہ نہیں۔



التَّوَابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ ﴿۲۲۲﴾ نِسَاؤُكُمْ

التَّوَابِينَ	و	يُحِبُّ	الْمُتَطَهِّرِينَ ﴿۲۲۲﴾	نِسَاؤُكُمْ
بہت توبہ کرنے والوں (سے)	اور	پسند فرماتا ہے	خوب پاک صاف رہنے والوں (کو)	تمہاری عورتیں
محبت فرماتا ہے اور خوب صاف ستھرے رہنے والوں کو پسند فرماتا ہے ○ تمہاری عورتیں				

حَرَّتْ لَكُمْ فَاتُّوا حَرَّتْكُمْ أَلَىٰ شَيْئِكُمْ وَقَدِّمُوا

حَرَّتْ	لَكُمْ	فَاتُّوا	حَرَّتْكُمْ	أَلَىٰ	شَيْئِكُمْ ﴿۱﴾	و	قَدِّمُوا
کھیتی (ہیں)	تمہارے لئے	تو آؤ	اپنی کھیتی (میں)	جس طرح	تم چاہو	اور	آگے بھیجو
تمہارے لئے کھیتیاں ہیں تو اپنی کھیتوں میں جس طرح چاہو آؤ اور							

لَا تَفْسِكُمْ ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَعْلَمُوا أَنَّكُمْ مُّلَقَّوۥهُ ۖ

لَا تَفْسِكُمْ	و	اتَّقُوا	اللَّهَ	و	اعْلَمُوا	أَنَّكُمْ	مُّلَقَّوۥهُ
اپنی جانوں کے لئے	اور	ڈرو	اللہ (سے)	اور	جان لو	بیشک تم	اس سے ملنے والے (ہو)
اپنے فائدے کا کام پہلے کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ تم اس سے ملنے والے ہو							

وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ ﴿۲۲۳﴾ وَلَا تَجْعَلُوا اللَّهَ عُرْضَةً لِأَيْمَانِكُمْ

و	بَشِّرِ	الْمُؤْمِنِينَ ﴿۲۲۳﴾	و	لَا تَجْعَلُوا	اللَّهَ	عُرْضَةً	لِأَيْمَانِكُمْ
اور	بشارت دو	ایمان والوں (کو)	اور	نہ بناؤ	اللہ (کا نام)	آڑ	اپنی قسموں کی وجہ سے
اور اے حبیب! ایمان والوں کو بشارت دو ○ اور اپنی قسموں کی وجہ سے اللہ کے نام کو							

أَنْ تَبَرُّوا وَتَتَّقُوا وَتُصْلِحُوا بَيْنَ النَّاسِ ۖ وَاللَّهُ

أَنْ	تَبَرُّوا	و	تَتَّقُوا	و	تُصْلِحُوا	بَيْنَ النَّاسِ ﴿۲﴾	و	اللَّهُ
کہ	تم احسان، نیکی کرو	اور	پرہیز گاری کرو	اور	صلح کراؤ	لوگوں کے درمیان	اور	اللہ
احسان کرنے اور پرہیز گاری اختیار کرنے اور لوگوں میں صلح کرانے میں آڑ نہ بناؤ اور اللہ								

۱۔ عورت سے ہر طرح ہم بستری جائز ہے، بشرطیکہ محبت الگے مقام میں ہو۔

۲۔ یہاں ایک اہم مسئلہ یاد رکھیں کہ اگر کوئی شخص نیکی سے باز رہنے کی قسم کھالے تو اس کو چاہئے کہ قسم کو پورا نہ کرے بلکہ وہ نیک کام کرے اور قسم کا کفارہ دے۔



جھوٹی قسم کھانا قابل گرفت عمل ہے

سَيَبِيحُ عَلَيْكُمْ ۲۳۳ لَا يُؤْخِذُكُمْ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْثَانِكُمْ

سَيَبِيحُ	عَلَيْكُمْ ۲۳۳	لَا يُؤْخِذُكُمْ	اللَّهُ	بِاللَّغْوِ	فِي	أَيْثَانِكُمْ (۱)
سننے والا	جاننے والا	پکڑ نہیں فرمائے گا تمہاری	اللہ	بے معنی پر	میں	تمہاری قسموں

سننے والا، جاننے والا ہے ○ اور اللہ ان قسموں میں تمہاری گرفت نہیں فرمائے گا جو بے ارادہ زبان سے نکل جائے

وَلَكِنْ يُوْخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوبُكُمْ ط

وَلَكِنْ	يُوْخِذُكُمْ	بِمَا	كَسَبَتْ	قُلُوبُكُمْ
لیکن	پکڑ فرماتا ہے تمہاری	(اس) پر جو	کمایا (قصد کیا)	تمہارے دلوں (نے)

ہاں اس پر گرفت فرماتا ہے جن کا تمہارے دلوں نے قصد کیا ہو

وَاللَّهُ عَفْوٌ رَّحِيمٌ ۲۳۴ لِلَّذِينَ يُؤْثِرُونَ مِنْ نِّسَائِهِمْ

وَاللَّهُ	عَفْوٌ	رَّحِيمٌ ۲۳۴	لِلَّذِينَ	يُؤْثِرُونَ (۲)	مِنْ	نِّسَائِهِمْ
اور	بخشنے والا	بڑا حلم والا	ان لوگوں کے لئے جو	ایلا کرتے ہیں	سے	اپنی عورتوں

اور اللہ بہت بخشنے والا، بڑا حلم والا ہے ○ اور وہ جو اپنی بیویوں کے پاس نہ جانے کی قسم کھا بیٹھیں ان کے لئے

تَرْبِصُ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ ۲۳۵ فَإِنْ قَاءَ وَفِانَ اللَّهُ عَفْوٌ

تَرْبِصُ	أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ	فَإِنْ	قَاءَ	وَفِانَ	اللَّهُ	عَفْوٌ
انتظار کرنا (ہے)	چار مہینے	پس اگر	وہ لوٹ آئیں، رجوع کر لیں	تو بیشک	اللہ	بخشنے والا

چار مہینے کی مہلت ہے، پس اگر اس مدت میں وہ رجوع کر لیں تو اللہ بخشنے والا

رَّحِيمٌ ۲۳۶ وَإِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَإِنَّ اللَّهَ سَبِيحٌ

رَّحِيمٌ ۲۳۶	وَ	إِنْ	عَزَمُوا	الطَّلَاقَ	فَإِنَّ	اللَّهُ	سَبِيحٌ
مہربان	اور	اگر	وہ پختہ ارادہ کر لیں	طلاق (دینے کا)	تو بیشک	اللہ	سننے والا

مہربان ہے ○ اور اگر وہ طلاق کا پختہ ارادہ کر لیں تو اللہ سننے والا،

- ۱۔ بات بات پر قسم نہ کھانی چاہئے، بعض لوگ قسم کو ٹکڑے کلام بنا لیتے ہیں کہ ارادہ و بلا ارادہ زبان پر جاری ہوتی ہے اور اس کا بھی خیال نہیں رکھتے کہ بات کہتا ہے یا جھوٹی، یہ سخت معیوب عمل ہے۔ ۲۔ یہ قسم کھانا کہ میں اپنی بیوی سے چار مہینے تک یا کبھی صحبت نہ کروں گا اسے ایسا کہتے ہیں۔ اس کا حکم یہ ہے کہ اگر قسم توڑ دے اور چار مہینے کے اندر صحبت کر لے تب تو اس پر قسم کا کفارہ واجب ہے ورنہ چار مہینے کے بعد عورت کو طلاق بائیکا پڑ جائے گی۔



عَلَيْهِمْ ۝ وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ ۚ

عَلَيْهِمْ ۝	وَ	الْمُطَلَّقَاتُ	يَتَرَبَّصْنَ	بِأَنْفُسِهِنَّ	ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ
جانے والا	اور	طلاق والی عورتیں	روک کر رکھیں (تکاح سے)	اپنی جانوں کو	تین حیض (تک)

جانے والا ہے ○ اور طلاق والی عورتیں اپنی جانوں کو تین حیض تک روکے رکھیں

وَلَا يَحِلُّ لِهِنَّ أَنْ يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللَّهُ فِي

وَ	لَا يَحِلُّ	لِهِنَّ	أَنْ	يَكْتُمْنَ	مَا	خَلَقَ	اللَّهُ	فِي
اور	نہیں حلال	ان کے لئے	کہ	وہ چھپائیں	جو	پیدا کیا ہے	اللہ (نے)	میں

اور انہیں حلال نہیں کہ اس کو چھپائیں جو اللہ نے ان کے پیٹ میں

أَرْحَامُهُنَّ إِنَّ كُنَّ يُؤْمِنَنَّ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۚ وَ

وَ	أَرْحَامُهُنَّ	إِنْ	كُنَّ	يُؤْمِنَنَّ	بِاللَّهِ	وَ	الْيَوْمِ	الْآخِرِ
	ان کے رحموں (بچہ دانیوں)	اگر	وہ ہیں	ایمان رکھتی	اللہ پر	اور	دن، روزِ آخرت (پر)	اور

پیدا کیا ہے اگر اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتی ہیں اور

بُعُولَتُهُنَّ أَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِي ذَلِكَ إِنْ أَرَادُوا

بُعُولَتُهُنَّ	أَحَقُّ	بِرَدِّهِنَّ	فِي	ذَلِكَ	إِنْ	أَرَادُوا
ان کے شوہر	زیادہ حقدار (ہیں)	پھیر لینے کے انہیں	میں	اس (مدت)	اگر	وہ ارادہ کریں

ان کے شوہر اس مدت کے اندر انہیں پھیر لینے کا حق رکھتے ہیں اگر وہ اصلاح کا ارادہ

إِصْلَاحًا ۚ وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ

إِصْلَاحًا	وَ	لَهُنَّ	مِثْلُ	الَّذِي	عَلَيْهِنَّ
اصلاح (کا)	اور	ان (عورتوں) کے لئے (حق ہے)	مثل	(اس کے) جو	(مردوں کو) ان پر (ہے)

رکھتے ہوں اور عورتوں کے لئے بھی مردوں پر شریعت کے مطابق ایسے ہی حق ہے جیسا (ان کا)

۱۔ آیت میں "أَرَادُوا" کے لفظ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ طلاق رجعی میں رجوع کے لئے عورت کی مرضی ضروری نہیں صرف مرد کا رجوع کافی ہے، یہاں ظلم کرنے اور عورت سے لے لے اقام کی آگ بھانے کے لئے رجوع کرنا سخت برا ہے۔ الحوس کہ ہمارے ہاں اس جہالت کی بھی کمی نہیں، بیویوں کو ظلم و ستم اور سسرال سے انتقام لینے کا ذریعہ بنایا جاتا ہے حتیٰ کہ بعض اوقات تو شادی ہی اس نیت سے کی جاتی ہے اور بعض اوقات طلاق کے بعد رجوع اس بری نیت سے کیا جاتا ہے۔



بِالْمَعْرُوفِ ۚ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ ۚ وَاللَّهُ عَزِيزٌ

بِالْمَعْرُوفِ	وَ	لِلرِّجَالِ	عَلَيْهِنَّ	دَرَجَةٌ	وَ	اللَّهُ	عَزِيزٌ
بھلائی کے ساتھ (شریعت کے مطابق)	اور	مردوں کے لئے	ان پر	فضیلت	اور	اللہ	غلبے والا

عورتوں پر ہے اور مردوں کو ان پر فضیلت حاصل ہے اور اللہ غالب،

حَكِيمٌ ۚ اَلطَّلَاقُ مَرَّتَيْنِ ۚ فَاِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ اَوْ تَسْرِيْعٌ

حَكِيمٌ	اَلطَّلَاقُ	مَرَّتَيْنِ	فَاِمْسَاكٌ	بِمَعْرُوفٍ	اَوْ	تَسْرِيْعٌ
حکمت والا	طلاق	دو بار (تک ہے)	پھر روک لینا (ہے)	بھلائی کے ساتھ	یا	چھوڑ دینا

حکمت والا ہے ○ طلاق دو بار تک ہے پھر بھلائی کے ساتھ روک لینا ہے یا اچھے طریقے سے

بِاِحْسَانٍ ۚ وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّا اَتَيْتُمُوْهُنَّ

بِاِحْسَانٍ	وَ	لَا يَحِلُّ	لَكُمْ	اَنْ	تَاْخُذُوْا	مِمَّا	اَتَيْتُمُوْهُنَّ
احسان کے ساتھ	اور	حلال نہیں	تمہارے لئے	کہ	تم لو	(اس) سے جو	تم نے دیا انہیں

چھوڑ دینا ہے اور تمہارے لئے جائز نہیں کہ تم نے جو کچھ عورتوں کو دیا ہو اس میں سے کچھ واپس لو

شَيْءًا اِلَّا اَنْ يَّخَافَا اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ خِفْتُمْ

شَيْءًا	اِلَّا	اَنْ	يَّخَافَا	اَلَّا يُقِيْمَا	حُدُوْدَ اللّٰهِ	فَاِنْ	خِفْتُمْ
کچھ	مگر	(یہ) کہ	دونوں ڈریں	کہ قائم نہ رکھ سکیں گے	اللہ کی حدیں	تو اگر	تمہیں ڈر ہو

مگر اس صورت میں کہ دونوں کو اندیشہ ہو کہ وہ اللہ کی حدیں قائم نہ رکھ سکیں گے تو اگر تمہیں خوف ہو

اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ۚ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيمَا افْتَدَتْ

اَلَّا يُقِيْمَا	حُدُوْدَ اللّٰهِ	فَلَا جُنَاحَ	عَلَيْهِمَا	فِيْمَا	افْتَدَتْ
کہ وہ قائم نہ کر سکیں گے	اللہ کی حدیں	تو نہیں گناہ	ان پر	(اس) میں جو	عورت بدلہ دے کر چھٹکارا لے

کہ میاں بیوی اللہ کی حدوں کو قائم نہ کر سکیں گے تو ان پر اس (مالی معاوضے) میں کچھ گناہ نہیں جو عورت بدلے

①۔ اچھے طریقے سے روکنے سے مراد رجوع کر کے روک لینا اور اچھے طریقے سے چھوڑ دینے سے مراد ہے کہ طلاق دے کر عدت ختم ہونے دے کہ اس طرح ایک طلاق ہی بانہ ہو جاتی ہے۔ شریعت نے طلاق دینے اور نہ دینے کی دونوں صورتوں میں بھلائی اور خیر خواہی کا فرمایا ہے، ہمارے زمانے میں لوگوں کی ایک بڑی تعداد دونوں صورتوں میں اپنا چلتی ہے، طلاق دینے میں بھی غلط طریقہ اور بیوی کو رکھنے میں غلط طریقہ۔ اللہ تعالیٰ ہدایت عطا فرمائے۔



بِهِ ۚ تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ فَلَا تَعْتَدُوهَا وَمَنْ يَتَعَدَّ

بِهِ	تِلْكَ	حُدُودُ اللَّهِ	فَلَا تَعْتَدُوهَا	وَمَنْ	يَتَعَدَّ
اس کے ساتھ	یہ	اللہ کی حدیں (ہیں)	تو آگے نہ بڑھو ان سے	اور	جو

میں دے کر چھٹکارا حاصل کر لے، یہ اللہ کی حدیں ہیں، ان سے آگے نہ بڑھو اور جو اللہ کی حدوں سے

حُدُودَ اللَّهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ﴿۲۲۹﴾ فَإِنْ طَلَّقَهَا

حُدُودَ اللَّهِ	فَأُولَٰئِكَ	هُمُ	الظَّالِمُونَ ﴿۲۲۹﴾	فَإِنْ	طَلَّقَهَا
اللہ کی حدوں (سے)	تو یہ لوگ	وہ (وہی)	ظلم کرنے والے	پھر اگر	وہ طلاق دے اسے (تیسری)

آگے بڑھے تو وہی لوگ ظالم ہیں ○ پھر اگر شوہر بیوی کو (تیسری) طلاق دیدے

فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْ بَعْدِ حَتَّىٰ تَتَّكِفَ

فَلَا تَحِلُّ	لَهٗ	مِنْ	بَعْدِ	حَتَّىٰ	تَتَّكِفَ ﴿۱﴾
تو وہ عورت حلال نہ ہوگی	اس کے لئے	سے	(اس کے) بعد	یہاں تک کہ	وہ نکاح کرے

تو اب وہ عورت اس کیلئے حلال نہ ہوگی جب تک دوسرے خاوند سے

زَوْجًا غَيْرَهُ ۚ فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا

زَوْجًا	غَيْرَهُ	فَإِنْ	طَلَّقَهَا	فَلَا جُنَاحَ	عَلَيْهِمَا
شوہر (سے)	اس (پہلے شوہر) کے علاوہ	پھر اگر	وہ طلاق دے اسے	تو نہیں گناہ	ان دونوں پر

نکاح نہ کرے، پھر وہ دوسرا شوہر اگر اسے طلاق دیدے تو ان دونوں پر ایک

أَنْ يَتَرَاجَعَا إِنْ ظَنَّا أَنْ يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ ۚ وَ

أَنْ يَتَرَاجَعَا	إِنْ	ظَنَّا	أَنْ	يُقِيمَا	حُدُودَ اللَّهِ
کہ رجوع کر لیں	اگر	وہ دونوں گمان کریں	کہ	قائم رکھ لیں گے	اللہ کی حدیں

دوسرے کی طرف لوٹ آنے میں کچھ گناہ نہیں اگر وہ یہ سمجھیں کہ (اب) اللہ کی حدوں کو قائم رکھ لیں گے اور

۱۔۔۔ تین طلاقیں تین مصلوحتوں میں دی جائیں یا ایک مہینے میں یا ایک دن میں یا ایک نشست میں یا ایک جملے میں بہر صورت تینوں واقع ہو جاتی ہیں اور عورت مرد پر حرام ہو جاتی ہے۔ تین طلاقیں کے بعد بغیر شرعی طریقے کے مرد عورت کا ہم بستری وغیرہ کرنا صریحاً حرام و ناجائز ہے اور ایسی مصلحت کی کوشش کرنا بے گناہ نہیں بلکہ شرعی ہے۔



عورت کو رکھنے یا طلاق دینے دونوں صورتوں میں اچھے سلوک کا حکم اور عورتوں پر ظلم حرام ہونے کا بیان

تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ﴿۲۲۰﴾ وَ

تِلْكَ	حُدُودُ اللَّهِ	يُبَيِّنُهَا	لِقَوْمٍ	يَعْلَمُونَ ﴿۲۲۰﴾	وَ
یہ	اللہ کی حدیں (ہیں)	وہ بیان کرتا ہے انہیں	(اس) قوم کے لئے (جو)	جانتے ہیں	اور
یہ اللہ کی حدیں ہیں جنہیں وہ دانش مندوں کے لئے بیان کرتا ہے ○ اور					

إِذَا طَلَقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَأَمْسِكُوهُنَّ

إِذَا	طَلَقْتُمُ	النِّسَاءَ	فَبَلَغْنَ	أَجَلَهُنَّ	فَأَمْسِكُوهُنَّ
جب	تم طلاق دو	عورتوں (کو)	پھر وہ پہنچ جائیں	اپنی مقررہ مدت (کے قریب)	تو روک لو انہیں
جب تم عورتوں کو طلاق دو اور وہ اپنی (عدت کی اختتامی) مدت (کے قریب) تک پہنچ جائیں تو اس وقت انہیں					

بِمَعْرُوفٍ أَوْ سِرِّحُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ وَلَا تُمْسِكُوهُنَّ

بِمَعْرُوفٍ	أَوْ	سِرِّحُوهُنَّ	بِمَعْرُوفٍ	وَلَا	تُمْسِكُوهُنَّ
بھلائی کے ساتھ	یا	چھوڑ دو انہیں	بھلائی کے ساتھ	اور	نہ روک لو انہیں
اچھے طریقے سے روک لو یا اچھے طریقے سے چھوڑ دو اور انہیں					

ضَرَّاءَ الَّتِي تَتَعَدُّوْنَ ۚ وَ مَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ

ضَرَّاءَ	الَّتِي تَتَعَدُّوْنَ ۚ	وَ	مَنْ	يَفْعَلْ	ذَلِكَ
تکلیف (دینے کے لئے)	تاکہ تم ظلم کرو، زیادتی کرو	اور	جو	کرے	یہ (ایسا)
نقصان پہنچانے کے لئے نہ روک رکھو تاکہ تم (ان پر) زیادتی کرو اور جو ایسا کرے					

فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ ۖ وَلَا تَتَّخِذُوا آيَاتِ اللَّهِ هُزُوًا ۚ

فَقَدْ	ظَلَمَ	نَفْسَهُ	وَ	لَا تَتَّخِذُوا	آيَاتِ اللَّهِ	هُزُوًا ۚ
تو تحقیق بیشک	اس نے ظلم کیا	اپنی جان (پر)	اور	نہ بنا لو	اللہ کی آیتوں (کو)	مذاق
تو اس نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اللہ کی آیتوں کو ٹھٹھا مذاق نہ بنا لو						

۱۔ طلاق والی عورت کی عدت ختم ہونے سے پہلے رجوع کرنے یا نہ کرنے کا مرد کو اختیار ہے لیکن اس اختیار کو ظلم و زیادتی کا حیلہ بنانا ممنوع و ناجائز ہے۔ جو اس طرح کرتا ہے وہ اپنی جان پر ہی ظلم کرتا ہے اور یہ فعل سراسر اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو مذاق بنانے کے مترادف ہے۔ ایسے لوگوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ کائنات میں بیبیوں پر ظلم و ستم اور احکام شریعہ کی مخالفت کو اور کوئی نہ بھی جانتا ہو لیکن اللہ تعالیٰ تو یقیناً جانتا ہے اور اس کی بارگاہ میں توجہ اب دینا ہی پڑے گا۔



وَادْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَمَا أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ

وَ	ادْكُرُوا	نِعْمَتَ اللَّهِ	عَلَيْكُمْ	وَ	مَا	أَنْزَلَ	عَلَيْكُمْ
اور	یاد کرو	اللہ کی نعمت، احسان	اپنے اوپر	اور	وہ جو	نازل کی، اتاری	تمہارے اوپر

اور اپنے اوپر اللہ کا احسان یاد کرو اور اس نے تم پر جو

مِّنَ الْكِتَابِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهِ ۖ وَاتَّقُوا

مِّنَ	الْكِتَابِ	وَالْحِكْمَةِ	يَعِظُكُمْ	بِهِ	وَ	اتَّقُوا
سے	کتاب	اور حکمت	وہ نصیحت فرماتا ہے تمہیں	اس کے ذریعے	اور	ڈرتے رہو

کتاب اور حکمت اتاری ہے (اسے یاد کرو) اس کے ذریعے وہ تمہیں نصیحت فرماتا ہے اور اللہ سے

اللَّهُ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝۳۱ وَإِذَا طَلَقْتُمْ

اللَّهُ	وَ	اعْلَمُوا	أَنَّ	اللَّهُ	بِكُلِّ شَيْءٍ	عَلِيمٌ	وَ	إِذَا	طَلَقْتُمْ
اللہ (سے)	اور	جان لو	کہ، بیشک	اللہ	ہر چیز کو	جاننے والا	اور	جب	تم طلاق دو

ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ اللہ سب کچھ جاننے والا ہے ○ اور جب تم عورتوں کو

النِّسَاءَ قَبْلَ أَنْ يَجْلِهِنَّ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ

النِّسَاءَ	قَبْلَ أَنْ	يَجْلِهِنَّ	أَجَلَهُنَّ	فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ	أَنْ
عورتوں (کو)	پھر وہ پہنچ جائیں	اپنی مقررہ مدت (کو)	تو نہ روکو انہیں	(اس سے) کہ	

طلاق دو اور ان کی (عدت کی) مدت پوری ہو جائے تو اے عورتوں کے والیو! انہیں

يُتَّكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ إِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ

يُتَّكِحْنَ	أَزْوَاجَهُنَّ	إِذَا	تَرَاضَوْا	بَيْنَهُمْ
وہ نکاح کر لیں	اپنے شوہروں (سے)	جب	وہ راضی ہوں	اپنے درمیان (آپس میں)

اپنے شوہروں سے نکاح کرنے سے نہ روکو جب کہ آپس میں شریعت کے موافق

①۔ جب کسی عورت کی عدت گزر جائے اور عدت کے بعد وہ عورت کسی سے نکاح کا ارادہ کرے تو وہ کوئی نیا آدمی ہو یا وہی ہو جس نے (رجعی یا تنہی سے کم ہائے) طلاق دی تھی تو اگر وہ مرد عورت باہم رضامند ہیں تو عورت کے سر پرستوں کو بلاوجہ منع کرنے کا حق نہیں۔

طلاق کے بعد مرد و عورت دوبارہ نکاح کے لئے رضامند ہوں تو عورتوں میں سر پرستوں کو بلاوجہ منع کرنے کا حق نہیں

الثَّلَاثَةُ ۴۵۸



يَا مَعْرُوفُ ۱ ذَلِكِ يُوعِظُ بِهِ مَنْ كَانَ

يَا مَعْرُوفُ	ذَلِكَ	يُوعِظُ	بِهِ	مَنْ	كَانَ
بھلائی کے ساتھ (شریعت کے مطابق)	یہ	نصیحت کی جاتی ہے	اس کے ساتھ	(اے) جو	ہو

رضامند ہو جائیں۔ یہ نصیحت اسے دی جاتی ہے جو

مِنْكُمْ يَوْمَ مِنْ بِإِذْنِ اللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۲ ذَلِكُمْ أَزْكَىٰ

مِنْكُمْ	يَوْمَ	مِنْ	بِإِذْنِ	وَالْيَوْمِ	الْآخِرِ	ذَلِكُمْ	أَزْكَىٰ
تم میں سے	ایمان رکھتا	اللہ پر	اور	دن، روزِ	آخرت (پر)	یہ (کام)	زیادہ ستھرا (ہے)

تم میں سے اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو۔ یہ

لَكُمْ وَأَظْهَرُ ۳ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ۴

لَكُمْ	وَأَظْهَرُ	وَاللَّهُ	يَعْلَمُ	وَأَنْتُمْ	لَا تَعْلَمُونَ
تمہارے لئے	اور بہت پاکیزہ	اور اللہ	جانتا ہے	اور تم	نہیں جانتے

تمہارے لئے زیادہ ستھرا اور پاکیزہ کام ہے اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ○

وَالْوَالِدَتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ

وَالْوَالِدَتُ	يُرْضِعْنَ	أَوْلَادَهُنَّ	حَوْلَيْنِ	كَامِلَيْنِ
مائیں اور	دودھ پلائیں	اپنے بچوں (کو)	دو سال	کامل، پورے

اور مائیں اپنے بچوں کو پورے دو سال دودھ پلائیں،

لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ ۵ وَعَلَىٰ

لِمَنْ	أَرَادَ	أَنْ	يُتِمَّ	الرَّضَاعَةَ	وَعَلَىٰ
(اس) کے لئے جو	ارادہ کرے، چاہے	کہ	پوری کرے	دودھ پلانے کی مدت	اور (اس) پر

(یہ حکم) اس کے لئے (ہے) جو دودھ پلانے کی مدت پوری کرنا چاہے اور

۱۔ یعنی اس حکم پر عمل کرنا تمہارے لئے زیادہ پاکیزگی و طہارت کا باعث ہے کیونکہ بعض اوقات ساتھ تعلقات کی وجہ سے عورتیں غلط قدم بھی اٹھا لیتی ہیں جو بعد میں سب کے لئے پریشانی کا باعث بنتا ہے، اس لئے عورتوں کو مزید نکاح سے بلا وجہ منع نہ کرو۔

۲۔ بچے کو دودھ پلانے سے متعلق احکام کی تفصیلی معلومات حاصل کرنے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج 1، ص 357 کا مطالعہ فرمائیں۔



الْمَوْلُودَ لَهُ يَرِثُهَا وَالَّذِينَ حَسِبُوا أَنَّ هُم بِالْمَعْرُوفِ

الْمَوْلُودَ لَهُ	و	يَرِثُهَا	و	حَسِبُوا	بِالْمَعْرُوفِ
مولود (جنا گیا بچہ) جس کے لئے (باپ)	ان کی خوراک	اور	ان کا لباس	بھلائی کے ساتھ (عرف کے مطابق)	

بچے کے باپ پر رواج کے مطابق عورتوں کے کھانے اور پہننے کی ذمہ داری ہے۔

لَا تُكَلِّفُ نَفْسٌ إِلَّا وُسْعَهَا لَا تُضَارُّ وَالِدًا

لَا تُكَلِّفُ	نَفْسٌ	إِلَّا	وُسْعَهَا	لَا تُضَارُّ	وَالِدًا
تکلیف نہیں دی جائے گی	کوئی جان	مگر	اس کی طاقت (کے مطابق)	ضرر نہیں دی جائے گی	والدہ ماں

کسی جان پر اتنا ہی بوجھ رکھا جائے گا جتنی اس کی طاقت ہو۔ ماں کو

يَوْلِيهَا وَلَا مَوْلُودٌ لَهُ يَوْلِيهَا

يَوْلِيهَا	و	لَا	مَوْلُودٌ لَهُ	يَوْلِيهَا
اپنے بچے کے سبب	اور	نہ (وہ جو)	مولود (جنا گیا بچہ) جس کے لئے (باپ)	اپنے بچے کے سبب

اس کی اولاد کی وجہ سے تکلیف نہ دی جائے اور نہ باپ کو اس کی اولاد کی وجہ سے تکلیف دی جائے

وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذَلِكَ فَإِنْ أَرَادَا فِصَالًا عَنْ

وَعَلَى	الْوَارِثِ	مِثْلُ	ذَلِكَ	فَإِنْ	أَرَادَا	فِصَالًا	عَنْ
اور	پر	وارث	مثل	اس کی (حکم ہے)	پھر اگر	وہ دونوں چاہیں	دودھ چھڑانا سے

اور جو باپ کا قائم مقام ہے اس پر بھی ایسا ہی (حکم) ہے پھر اگر ماں باپ دونوں

تَرَاضٍ مِنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا وَإِنْ

تَرَاضٍ	مِنْهُمَا	و	تَشَاوُرٍ	فَلَا	جُنَاحَ	عَلَيْهِمَا	وَ	إِنْ
رضامندی	ان دونوں سے (باہمی)	اور	مشورے	تو نہیں	گناہ	ان دونوں پر	اور	اگر

آپس کی رضامندی اور مشورے سے دودھ چھڑانا چاہیں تو ان پر گناہ نہیں اور اگر

۱۔ ماں کانچے کو ضرر دیتا ہے کہ اس کو وقت پر دودھ نہ دے اور اس کی گھرائی نہ رکھے یا اپنے ساتھ مانوس کر لینے کے بعد چھوڑ دے اور باپ کانچے کو ضرر دیتا ہے کہ مانوس بچہ کو ماں سے مجھیں لے یا ماں کے حق میں کوتاہی کرے جس سے بچہ کو نقصان پہنچے۔

۲۔ اگر باپ فوت ہو گیا ہو تو جو ذمہ داریاں باپ پر ہوتی ہیں وہ اب اس کے قائم مقام پر ہوں گی۔



أَرَدْتُمْ أَنْ تَسْتَرْضِعُوا أَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ

أَرَدْتُمْ	أَنْ	تَسْتَرْضِعُوا	أَوْلَادَكُمْ	فَلَا	جُنَاحَ
تم ارادہ کرو، چاہو	کہ	دودھ پلواؤ (دایوں سے)	اپنے بچوں (کو)	تو نہیں	کوئی گناہ (مضائقہ)

تم چاہو کہ (دوسری عورتوں سے) اپنے بچوں کو دودھ پلواؤ تو بھی تم پر

عَلَيْكُمْ إِذَا اسَلَّمْتُمْ مَا آتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوفِ ۖ وَاتَّقُوا

عَلَيْكُمْ	إِذَا	سَلَّمْتُمْ	مَا	آتَيْتُمْ	بِالْمَعْرُوفِ	وَ	اتَّقُوا
تم پر	جب	سپرد کرو، ادا کرو	وہ (معاوضہ) جو	تم نے دینا تھا	بھلائی کے ساتھ	اور	ڈرو

کوئی مضائقہ نہیں جب کہ جو معاوضہ دینا تم نے مقرر کیا ہو وہ بھلائی کے ساتھ ادا کرو اور اللہ سے

اللَّهُ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝

اللَّهُ	وَ	اعْلَمُوا	أَنَّ	اللَّهُ	بِمَا	تَعْمَلُونَ	بَصِيرٌ ۝
اللہ (سے)	اور	جان لو	کہ، بیشک	اللہ	ساتھ جو (اے جو)	تم کرتے ہو	دیکھنے والا (ہے)

ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے ○

وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا

وَالَّذِينَ	يُتَوَفَّوْنَ	مِنْكُمْ	وَيَذَرُونَ	أَزْوَاجًا
اور	فوت ہو جائیں، مر جائیں	تم میں سے	اور	بیویاں

اور تم میں سے جو مر جائیں اور بیویاں چھوڑیں

يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا ۖ فَإِذَا بَلَغْنَ

يَتَرَبَّصْنَ	بِأَنْفُسِهِنَّ	أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ	وَعَشْرًا	فَإِذَا	بَلَغْنَ
(تو وہ بیویاں) روک کر رکھیں	اپنی جانوں کو	چار مہینے	اور	دس (دن)	وہ پہنچ جائیں

تو وہ بیویاں چار مہینے اور دس دن اپنے آپ کو روکے رہیں تو جب وہ اپنی (اختتامی) مدت کو

①۔ اس آیت میں فوت شدہ آدمی کی بیوی کی عدت کا بیان ہے کہ بیوی کی عدت 4 ماہ 10 دن ہے۔ یہ اس صورت میں ہے جب شوہر کا انتقال چاند کی پہلی تاریخ کو ہو اور ورنہ عورت 130 دن پورے کرے گی۔ مزید تفصیل تفسیر صراط الجنان، ج 1، ص 359 پر ملاحظہ فرمائیں۔



أَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِي مَا فَعَلْنَ

أَجَلَهُنَّ	فَلَا	جُنَاحَ	عَلَيْكُمْ	فِي مَا	فَعَلْنَ <sup>(۱)</sup>
اپنی (عدت کی اختتامی) مدت	تو نہیں	کوئی گناہ (حرج)	تمہارے اوپر	(اس کام) میں جو	وہ کریں

پہنچ جائیں تو اسے والیو! تم پر اس کام میں کوئی حرج نہیں جو عورتیں اپنے معاملہ میں

فِي أَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ

فِي	أَنْفُسِهِنَّ	بِالْمَعْرُوفِ	وَاللَّهُ	بِمَا	تَعْمَلُونَ
میں	اپنی جانوں	بجلائی کے ساتھ (شریعت کے مطابق)	اور	اللہ	ساتھ جو (اس کی جو) تم کرتے ہو

شریعت کے مطابق کر لیں اور اللہ تمہارے کاموں سے

خَيْرٌ ۝ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِي مَا عَرَّضْتُمْ

خَيْرٌ ۝	وَاللَّهُ	بِمَا	تَعْمَلُونَ	عَرَّضْتُمْ <sup>(۲)</sup>
خبر رکھنے والا (ہے)	اور	نہیں	کوئی گناہ	تمہارے اوپر

خبردار ہے ○ اور تم پر اس بات میں کوئی گناہ نہیں جو اشارے کنائے سے تم

بِهِ مِنْ خُطْبَةِ النِّسَاءِ أَوْ أَكْنَثُكُمْ فِي أَنْفُسِكُمْ ۖ عَلِمَ

بِهِ	مِنْ	خُطْبَةِ النِّسَاءِ	أَوْ	أَكْنَثُكُمْ	فِي	أَنْفُسِكُمْ	عَلِمَ
اس کے ساتھ	سے	عورتوں کے نکاح کا پیغام	یا	تم چھپا کر رکھو	میں	اپنے دلوں	جانتا ہے

عورتوں کو نکاح کا پیغام دیا اپنے دل میں چھپا رکھو۔ اللہ کو معلوم

اللَّهُ أَنْتُمْ سَتَذْكُرُونَهُنَّ وَلَكِنْ لَا تُؤَاخِذُوهُنَّ بِسَرِّا

اللَّهُ	أَنْتُمْ	سَتَذْكُرُونَهُنَّ	وَلَكِنْ	لَا تُؤَاخِذُوهُنَّ	بِسَرِّا
اللہ	کہ تم	عنقریب تذکرہ کرو گے ان کا	اور	لیکن وعدہ نہ کرو ان سے	پوشیدہ، خفیہ

ہے کہ اب تم ان کا تذکرہ کرو گے لیکن ان سے خفیہ وعدہ نہ کر رکھو

۱۔ اس سے معلوم ہوا کہ عورتوں کو شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے اپنے معاملات کا فیصلہ کرنے کا اختیار ہے اور وہ خود بھی اپنا نکاح کر سکتی ہیں البتہ مشورے سے چلنا بہر حال بہتر ہے۔ ۲۔ وفات کی عدت گزارنے والی عورت سے نکاح کرنا یا نکاح کا کھلا پیغام دینا یا نکاح کا وعدہ کر لینا تو حرام ہے لیکن پردے کے ساتھ خواہش نکاح کا انہماک گناہ نہیں مگر یہ کہ تم بہت نیک عورت ہو، یا اپنا ارادہ دل ہی میں رکھے اور زبان سے کسی طرح نہ کہے، یہ بھی گناہ نہیں۔



إِلَّا أَنْ تَقُولُوا اقُولَا مَعْرُوفًا وَلَا تَعْرِضُوا

إِلَّا	أَنْ	تَقُولُوا	قُولَا	مَعْرُوفًا	و	لَا تَعْرِضُوا
مگر	یہ کہ	کہہ لو	کوئی بات	اچھی (شریعت کے مطابق)	اور	پہنٹہ نہ کرنا، پہنٹہ ارادہ نہ کرنا

مگر یہ کہ شریعت کے مطابق کوئی بات کہہ لو اور عقد نکاح کو

عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتْبُ أَجَلَهُ ۖ وَاعْلَمُوا

عُقْدَةَ النِّكَاحِ	حَتَّى	يَبْلُغَ	الْكِتْبُ	أَجَلَهُ	و	اعْلَمُوا
عقد نکاح (کو)	یہاں تک کہ	پہنچ جائے	لکھا ہوا	اپنی مدت (کے اختتام کو)	اور	جان لو

پہنٹہ نہ کرنا جب تک (عدت کا) لکھا ہوا (حکم) اپنی (اختتامی) مدت کو نہ پہنچ جائے اور جان لو

أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي أَنْفُسِكُمْ فَاحْذَرُوهُ ۚ وَاعْلَمُوا

أَنَّ	اللَّهِ	يَعْلَمُ	مَا	فِي	أَنْفُسِكُمْ	فَاحْذَرُوهُ	و	اعْلَمُوا
کہ، بیشک	اللہ	جانتا ہے	وہ جو	میں	تمہارے دلوں	تو ڈرو اس سے	اور	جان لو

کہ اللہ تمہارے دل کی جانتا ہے تو اس سے ڈرو اور جان لو

أَنَّ اللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ ۝ لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ طَلَقْتُمْ

أَنَّ	اللَّهِ	غَفُورٌ	حَلِيمٌ	لَا	جُنَاحَ	عَلَيْكُمْ	إِنْ	طَلَقْتُمْ
کہ، بیشک	اللہ	بخشنے والا	حلم والا	نہیں	کوئی گناہ (مطالبہ)	تمہارے اوپر	اگر	تم طلاق دو

کہ اللہ بہت بخشنے والا، حلم والا ہے ○ اگر تم عورتوں کو طلاق

النِّسَاءَ مَا لَمْ تَمْسُوهُنَّ أَوْ تَفْرِضُوا لَهُنَّ فَرِيضَةً ۖ

النِّسَاءَ	مَا	لَمْ تَمْسُوهُنَّ	أَوْ	تَفْرِضُوا	لَهُنَّ	فَرِيضَةً
عورتوں (کو)	جب تک	تم نے نہ چھوا ہوا نہیں	یا	(نہ) مقرر کر لیا ہو	ان کے لئے	کوئی مہر

دید و توجب تک تم نے ان کو چھوا نہ ہو یا کوئی مہر نہ مقرر کر لیا ہو تب تک تم پر کچھ مطالبہ نہیں

۱۔ اس آیت سے مہر کے چند مسائل بیان کئے جا رہے ہیں، ان کی تفصیل جاننے کے لئے تفسیر مراحط البیان، ج ۱، ص 361 تا 363 مطالعہ فرمائیں۔



وَمَتَّعُوهُنَّ عَلَى التَّوَسُّعِ قَدَرًا وَعَلَى

وَا	مَتَّعُوهُنَّ	عَلَى	التَّوَسُّعِ	قَدَرًا	وَا	عَلَى
اور	برتنے کو دوا نہیں	پر	وسعت والے، مالدار	اس کی گنجائش، قدرت (کے مطابق)	اور	پر

اور ان کو (ایک جوڑا) برتنے کو دو۔ مالدار پر اس کی طاقت کے مطابق اور

الْمُقْتَرِ قَدَرًا مَتَاعًا بِالْمَعْرُوفِ

الْمُقْتَرِ	قَدَرًا	مَتَاعًا	بِالْمَعْرُوفِ (۱)
فقیر، تنگ دست	اس کی گنجائش، قدرت (کے مطابق)	فائدہ پہنچانا	بھلائی کے ساتھ (شرعی دستور کے مطابق)

تنگ دست پر اس کی طاقت کے مطابق دینا لازم ہے۔ شرعی دستور کے مطابق انہیں فائدہ پہنچاؤ،

حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِينَ ۳۳۶ وَإِنْ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ

حَقًّا	عَلَى	الْمُحْسِنِينَ ۳۳۶	وَ	إِنْ	طَلَّقْتُمُوهُنَّ	مِنْ	قَبْلِ
حق (واجب ہے)	پر	احسان، بھلائی کرنے والوں	اور	اگر	تم طلاق دو انہیں	سے	پہلے

یہ بھلائی کرنے والوں پر واجب ہے ○ اور اگر تم عورتوں کو انہیں

أَنْ تَمْسُوهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيضَةً

أَنْ	تَمْسُوهُنَّ	وَ	قَدْ	فَرَضْتُمْ	لَهُنَّ	فَرِيضَةً
کہ	تم نے چھوا انہیں	اور (حالانکہ)	تحقیق، بیشک	تم نے مقرر کر دیا	ان کے لئے	کچھ مہر

چھونے سے پہلے طلاق دیدو اور تم ان کے لئے کچھ مہر بھی مقرر کر چکے ہو

فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ إِلَّا أَنْ يَعْفُونَ أَوْ

فَنِصْفُ	مَا	فَرَضْتُمْ	إِلَّا	أَنْ	يَعْفُونَ	أَوْ
تو آدھا (مہر ہے)	(اس کا) جو	تم نے مقرر کیا تھا	مگر	یہ کہ	وہ عورتیں معاف کر دیں	یا

تو جتنا تم نے مقرر کیا تھا اس کا آدھا واجب ہے مگر یہ کہ عورتیں کچھ مہر معاف کر دیں یا

۱۔۔۔ ان آیات سے معلوم ہوا کہ علم فقہ بہت فضیلت اور اہمیت کا حامل ہے کیونکہ اس میں عبادات کے ساتھ ساتھ معاملات جیسے نکاح، حق مہر اور طلاق وغیرہ سے متعلق بھی شرعی احکام بیان کئے جاتے ہیں۔



يَعْفُوا الَّذِي يَبِيدُ عُقْدَةَ الزَّكَاحِ ۖ وَ أَنْ

يَعْفُوا <sup>(۱)</sup>	الَّذِي	يَبِيدُ	عُقْدَةُ الزَّكَاحِ	وَ	أَنْ
معاف کر دے، زیادہ دے	وہ جو	اس کے ہاتھ میں (ہے)	نکاح کی گرہ	اور	یہ کہ

وہ (شوہر) زیادہ دیدے جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے اور اسے مردوا

تَعْفُوا أَقْرَبُ لِلتَّقْوَى ۖ وَلَا تَنْسُوا الْفَضْلَ

تَعْفُوا	أَقْرَبُ	لِلتَّقْوَى	وَ	لَا تَنْسُوا	الْفَضْلَ <sup>(۲)</sup>
تم معاف کر دو، زیادہ دو	(یہ) زیادہ قریب ہے	پرہیز گاری کے	اور	نہ بھول جاؤ	احسان کرنا

تمہارا زیادہ دینا پرہیز گاری کے زیادہ نزدیک ہے اور آپس میں ایک دوسرے پر احسان کرنا

بَيْنَكُمْ ۖ إِنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝۲۳۷

بَيْنَكُمْ	إِنَّ	اللَّهَ	بِمَا	تَعْمَلُونَ	بَصِيرٌ <sup>(۳)</sup>
اپنے درمیان (ایک دوسرے پر)	بیشک	اللہ	ساتھ جو (اے جو)	تم کرتے ہو	دیکھ رہا ہے

نہ بھولو بیشک اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے ○

حُفِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى ۖ وَ

حُفِظُوا	عَلَى	الصَّلَوَاتِ	وَ	الصَّلَاةِ الْوُسْطَى	وَ
تم محافظت کرو (پابندی کرو)	پر	تمام نمازوں	اور	(بطور خاص) درمیانی نماز (پر)	اور

تمام نمازوں کی پابندی کرو اور خصوصاً درمیانی نماز کی اور

فَوَمَوْا لِلَّهِ فَتَنَتَيْنِ ۝۲۳۸ قَاتِ حَقَّتُمْ

فَوَمَوْا	لِلَّهِ	فَتَنَتَيْنِ <sup>(۴)</sup>	قَاتِ	حَقَّتُمْ
کھڑے ہوا کرو	اللہ کے لئے (کے حضور)	فرمانبرداری کرتے ہوئے، ادب سے	پھر اگر	تمہیں خوف ہو

اللہ کے حضور ادب سے کھڑے ہوا کرو ○ پھر اگر تم خوف کی حالت میں ہو

۱۔ معاف کرنے کی صورت یہ ہے کہ شوہر پورا مہر ادا کر چکا تھا، اور نہ کوہ صورت میں اس پر چوٹ آدھا مہر واجب ہو الہذا جب آدھا دیا پس نہ لے بلکہ اسی کو دیدے۔ زیادہ دینے کی صورت یہ ہے کہ ابھی شوہر نے مہر ادا نہیں کیا تھا تو وہ آدھا مہر دینے کی بجائے پورا مہر ادا کر دے۔ ۲۔ طلاق کا معاملہ انتہائی ہوتا ہے کہ عموماً دونوں فریق جذبہ انتقام میں اندھے ہوتے ہیں اور ایک دوسرے کو جان سے مار دینے کے خواہشمند ہوتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ یہاں پر بھی آپس میں حسن سلوک کا حکم فرما رہا ہے اور اس میں بھی خصوصاً مرد کو زیادہ تاکید ہے کیونکہ زیادہ ایذا عام طور پر مرد اور اس کے خاندان کی طرف سے ہوتی ہے۔

طلاق کے بعد بھی آپس میں دشمنیاں پالنے کی ممانعت

عمومی طور پر تمام نمازوں اور بطور خاص نماز عصر کی پابندی کرنے کی تاکید

خوف کی حالت میں نماز کا شرعی حکم اور اس کا طریقہ



فَرِحَآلَا أَوْ رُكِبَآثًا ۖ فَآذَآ أَمِنْتُمْ فَأَذِ كُرُوا اللّٰهَ كَمَا

فَرِحَآلَا	اَوْ	رُكِبَآثًا <sup>(۱)</sup>	فَآذَآ	أَمِنْتُمْ	فَأَذِ كُرُوا	اللّٰهَ	كَمَا
توپیدل	یا	سوار (بہر حال نماز پڑھو)	پھر جب	بے خوف ہو جاؤ	تو یاد کرو	اللہ (کو)	جیسے

توپیدل یا سوار (جیسے ممکن ہو نماز پڑھ لو) پھر جب حالتِ اطمینان میں ہو جاؤ تو اللہ کو یاد کرو جیسا

عَلَيْكُمْ مَا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ ۝ وَالَّذِينَ يَتَّقُونَ

عَلَيْكُمْ	مَا	لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ ۝	وَالَّذِينَ	يَتَّقُونَ
اس نے سکھایا ہے تمہیں	وہ جو	تم نہ جانتے تھے	اور	وہ لوگ جو

اس نے تمہیں سکھایا ہے جو تم نہ جانتے تھے ○ اور جو تم میں مرجائیں

مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا ۖ وَصِيَّةً لِأَزْوَاجِهِمْ

مِنْكُمْ	وَالَّذِينَ	يَتَّقُونَ	أَزْوَاجًا	وَصِيَّةً <sup>(۲)</sup>	لِأَزْوَاجِهِمْ
تم میں سے	اور	چھوڑ جائیں	بیویاں	(تو شوہر کردیں) وصیت	اپنی بیویوں کے لئے

اور بیویاں چھوڑ جائیں وہ اپنی عورتوں کے لئے

مَتَاعًا إِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ إِخْرَاجٍ ۖ فَإِنْ خَرَجْنَ

مَتَاعًا	إِلَى	الْحَوْلِ	غَيْرَ إِخْرَاجٍ	فَإِنْ	خَرَجْنَ
نان نفقہ (کی)	تک	سال	بغیر نکالے (انہیں گھروں سے)	پھر اگر	وہ (خود) نکل جائیں

(انہیں گھروں سے) نکالے بغیر سال بھر تک خرچہ دینے کی وصیت کر جائیں پھر اگر وہ خود نکل جائیں

فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِي مَا فَعَلْنَ فِي أَنْفُسِهِنَّ

فَلَا	جُنَاحَ	عَلَيْكُمْ	فِي	مَا	فَعَلْنَ	فِي	أَنْفُسِهِنَّ
تو نہیں	کوئی گناہ	تمہارے اوپر	(اس معاملے) میں	جو	وہ کریں	میں	اپنی جانوں

تو تم پر اس معاملے میں کوئی گرفت نہیں جو وہ اپنے بارے میں

۱۔ یہاں دشمن یا دوسرے وغیرہ کے خوف کی حالت میں نماز کا حکم اور طریقہ بیان کیا گیا ہے، اگر خوف کی ایسی صورت ہو کہ ایک جگہ ٹھہرنا ممکن ہو جائے تو پیدل چلتے ہوئے یا سواری پر جیسے ممکن ہو نماز پڑھ لو۔ ۲۔ ابتدائے اسلام میں بیوہ کی عدت ایک سال تھی اور اس ایک سال میں وہ شوہر کے گھر رہ کر نان و نفقہ پانے کی مستحق ہوتی تھی، پھر ایک سال کی عدت تو سورہ بقرہ کی آیت 234 سے منسوخ ہوئی اور سال بھر کا نفقہ سورہ نساء کی آیت نمبر 12 یعنی آیت میراث سے منسوخ ہوا۔



مِنْ مَّعْرُوفٍ ۱ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۲۳۰ وَ

مِنْ	مَّعْرُوفٍ	وَاللَّهُ	عَزِيزٌ (۱)	حَكِيمٌ (۲)	وَ
سے	معروف طریقے (شریعت کے مطابق)	اور	اللہ	عزت والا، زبردست	حکمت والا اور

شریعت کے مطابق کریں اور اللہ زبردست، حکمت والا ہے ○ اور

لِئَلَّا تَطْلُقْتُمْ مَتَاعًا بِالْمَعْرُوفِ ۳ حَقًّا

لِئَلَّا تَطْلُقْتُمْ	مَتَاعًا (۲)	بِالْمَعْرُوفِ	حَقًّا
طلاق والی عورتوں کے لئے	متاع، خرچہ (ہے)	بھلائی کے ساتھ (شرعی دستور کے مطابق)	حق (ہے)

طلاق والی عورتوں کے لئے بھی شرعی دستور کے مطابق خرچہ ہے، یہ

عَلَى الْمُتَّقِينَ ۴ كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ

عَلَى	الْمُتَّقِينَ (۴)	كَذَلِكَ	يُبَيِّنُ	اللَّهُ	لَكُمْ	آيَاتِهِ
پر	پرہیز گاروں	اسی طرح	بیان کرتا ہے	اللہ	تمہارے لئے	اپنی آیتیں

پرہیز گاروں پر واجب ہے ○ اللہ اسی طرح تمہارے لئے اپنی آیتیں کھول کر بیان کرتا ہے

لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ۵ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ

لَعَلَّكُمْ	تَعْقِلُونَ (۵)	أَلَمْ تَرَ	إِلَى	الَّذِينَ
تا کہ تم	سمجھ جاؤ	کیا تم نے نہ دیکھا	کی طرف	ان لوگوں کے جو

تا کہ تم سمجھو ○ اے حبیب! کیا تم نے ان لوگوں کو نہ دیکھا تھا جو

خَرَجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ أُلُوفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ ۶

خَرَجُوا	مِنْ	دِيَارِهِمْ	وَهُمْ	أُلُوفٌ	حَذَرَ الْمَوْتِ
نکلے	سے	اپنے گھروں، شہروں	اور	وہ	ہزاروں (تھے)

موت کے ڈر سے ہزاروں کی تعداد میں اپنے گھروں سے نکلے

۱۔ لفظ "مَعْرُوفٌ" مرزا سے بنا ہے، یہ مختلف معنی میں استعمال ہوتا ہے، جیسے عزت والا، فلیے والا اور زبردست وغیرہ

۲۔ یہاں آیت میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ طلاق کی عدت میں شوہر پر عورت کو نان نفقہ دینا لازم ہے۔ تفصیل کے لئے بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۸ سے "نفقہ کا بیان" مطالعہ فرمائیں۔



فَقَالَ لَهُمُ اللَّهُ مُوتُوا ۖ ثُمَّ أَحْيَاهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ

فَقَالَ	لَهُمُ	اللَّهُ	مُوتُوا <sup>(۱)</sup>	ثُمَّ	أَحْيَاهُمْ	إِنَّ	اللَّهُ
تو فرمایا	ان سے	اللہ (نے)	مر جاؤ	پھر	اس نے زندہ کیا انہیں	بیشک	اللہ

تو اللہ نے ان سے فرمایا: مر جاؤ پھر انہیں زندہ فرمادیا، بیشک اللہ

لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ

لَذُو فَضْلٍ	عَلَى	النَّاسِ	وَ	لَٰكِنَّ	أَكْثَرَ النَّاسِ
محقق فضل کرنے والا (ہے)	پر	لوگوں	اور	لیکن	اکثر لوگ

لوگوں پر فضل کرنے والا ہے مگر اکثر لوگ

لَا يَشْكُرُونَ ۖ وَكَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَ

لَا يَشْكُرُونَ <sup>(۲)</sup>	وَ	كَاتِلُوا	فِي	سَبِيلِ اللَّهِ	وَ
شکر ادا نہیں کرتے	اور	تم لڑائی کرو	میں	اللہ کی راہ	اور

شکر ادا نہیں کرتے ○ اور اللہ کی راہ میں لڑو اور

اعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۖ مَن ذَا الَّذِي

اعْلَمُوا	أَنَّ	اللَّهُ	سَمِيعٌ	عَلِيمٌ <sup>(۳)</sup>	مَن	ذَا	الَّذِي
جان لو	کہ، بیشک	اللہ	سننے والا	جاننے والا	کون، ہے کوئی	وہ	جو

جان لو کہ اللہ سننے والا، جاننے والا ہے ○ ہے کوئی جو

يُقْرِضُ اللَّهُ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضِعَّهُ لَكِ

يُقْرِضُ	اللَّهُ	قَرْضًا <sup>(۲)</sup>	حَسَنًا	فَيُضِعُّهُ	لَكِ
قرض دے	اللہ (کو)	قرض	حسن، اچھا	تو اللہ دگنا کر دے گا اس (قرض) کو	اس کے لئے

اللہ کو اچھا قرض دے تو اللہ اس کے لئے اس قرض کو

① اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ آدمی موت کے ڈر سے بھاگ کر جان نہیں بچا سکتا تو بھانپنا ہے کہ وہ ضرور پہنچے گی۔ آدمی کو چاہئے کہ رضائے الہی پر راضی رہے۔ ② راہِ خدا میں اخلاص کے ساتھ خرچ کرنے کو قرض سے تعبیر فرمایا، یہ اللہ تعالیٰ کا کمال درجے کا لطف و کرم ہے کیونکہ بندہ اس کا بنایا ہوا اور بندے کا مال اس کا عطا فرمایا ہوا ہے، حقیقی مالک وہی جبکہ بندہ اس کی عطا سے مجازی ملک رکھتا ہے لیکن پھر بھی مجازی ملک والے کے دینے کو قرض سے تعبیر فرمایا ہے۔



أَضْعَافًا كَثِيرَةً ۖ وَاللَّهُ يَفْضُ وَيَبْضُ ۖ

أَضْعَافًا	كَثِيرَةً	وَاللَّهُ	يَفْضُ	وَاللَّهُ	يَبْضُ	وَاللَّهُ
گنا	بہت	اور	اللہ	تنگی کرتا ہے	اور	فراخی کرتا ہے، وسعت دیتا ہے اور

بہت گنا بڑھادے اور اللہ تنگی دیتا ہے اور وسعت دیتا ہے اور

إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿۲۳۵﴾ أَلَمْ تَرَ إِلَى الْمَلَائِكَةِ

إِلَيْهِ	تُرْجَعُونَ ﴿۲۳۵﴾	أَلَمْ تَرَ ﴿۱﴾	إِلَى	الْمَلَائِكَةِ	مِنْ
اس کی طرف	تم لوٹائے جاؤ گے	کیا تم نے نہ دیکھا	کی طرف	گروہ، جماعت	سے

تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے ○ اے حبیب! کیا تم نے

بَنِي إِسْرَءِيلَ مِنْ بَعْدِ مُوسَى إِذْ قَالُوا لِنَبِيِّ

بَنِي إِسْرَءِيلَ	مِنْ	بَعْدِ مُوسَى	إِذْ	قَالُوا	لِنَبِيِّ
بنی اسرائیل، اولاد یعقوب	سے	موسیٰ کے بعد	جب	انہوں نے کہا	ایک نبی سے

بنی اسرائیل کے ایک گروہ کو نہ دیکھا جو موسیٰ کے بعد ہوا، جب انہوں نے اپنے ایک نبی

لَهُمْ ابْعَثْ لَنَا مَلَكًا يُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۖ

لَهُمْ	ابْعَثْ	لَنَا	مَلَكًا	يُقَاتِلْ	فِي	سَبِيلِ اللَّهِ
اپنے	آپ بھیجیں (مقرر کر دیں)	ہمارے لئے	ایک بادشاہ	(تاکہ) ہم لڑیں	میں	اللہ کی راہ

سے کہا کہ ہمارے لیے ایک بادشاہ مقرر کر دیں تاکہ ہم اللہ کی راہ میں لڑیں،

قَالَ هَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ كُتِبَ

قَالَ	هَلْ	عَسَيْتُمْ	إِنْ	كُتِبَ
(اس نبی نے) کہا، فرمایا	کیا	تم قریب ہو (ایسا تو نہ ہو گا کہ)	اگر	لکھا جائے، فرض کیا جائے

اس نبی نے فرمایا: کیا ایسا تو نہیں ہو گا کہ اگر تم پر

۱۔۔ جہاد کا حکم دینے کے بعد اب جہاد کی ہمت و حوصلہ پیدا کرنے والا ایک واقعہ بہت سی دلچسپ تفصیلات کے ساتھ بیان کیا جا رہا ہے۔



عَلَيْكُمْ الْقِتَالُ إِلَّا تُقَاتِلُوا ۖ قَالُوا وَمَا لَنَا

عَلَيْكُمْ	الْقِتَالُ	إِلَّا تُقَاتِلُوا	قَالُوا	وَمَا	لَنَا
تمہارے اوپر	لڑنا (جہاد)	یہ کہ تم نہ لڑو	انہوں نے کہا	اور	کیا (سبب ہو گا)

جہاد فرض کیا جائے تو پھر تم جہاد نہ کرو؟ انہوں نے کہا: ہمیں کیا ہوا کہ ہم

إِلَّا تُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَقَدْ أُخْرِجْنَا

إِلَّا تُقَاتِلْ	فِي	سَبِيلِ اللَّهِ	وَقَدْ	أُخْرِجْنَا
کہ ہم نہ لڑیں	میں	اللہ کی راہ	اور (حالانکہ)	تحقیق، بیشک

اللہ کی راہ میں نہ لڑیں حالانکہ ہمیں

مِنْ دِيَارِنَا وَآبَائِنَا ۖ فَلَمَّا كُتِبَ

مِنْ	دِيَارِنَا	وَوَآبَائِنَا	فَلَمَّا	كُتِبَ
سے	ہمارے گھروں، وطن	اور	ہماری اولاد (سے)	پھر جب

ہمارے وطن اور ہماری اولاد سے نکال دیا گیا ہے تو پھر جب ان پر

عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا إِلَّا قَلِيلًا مِّنْهُمْ ۖ

عَلَيْهِمُ	الْقِتَالُ	تَوَلَّوْا	إِلَّا	قَلِيلًا	مِّنْهُمْ
ان پر	لڑنا	(تو) انہوں نے منہ پھیر لیا	مگر	تھوڑے	ان میں سے

جہاد فرض کیا گیا تو ان میں سے تھوڑے سے لوگوں کے علاوہ (بقیہ) نے منہ پھیر لیا

وَاللَّهُ عَلَيْهِم بِالظَّالِمِينَ ۖ وَقَالَ لَهُمْ

وَاللَّهُ	عَلَيْهِمُ	بِالظَّالِمِينَ	وَقَالَ	لَهُمْ
اور	اللہ	خوب جاننے والا (ہے)	اور	کہا

اور اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے ○ اور ان سے

① اس واقعے سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جب قوم کی اعتقادی اور عملی حالت خراب ہو جاتی ہے تو ان پر ظالم و جابر قوموں کو مسلط کر دیا جاتا ہے۔ اس آیت کو سامنے رکھ کر پوری دنیا کے مسلم ممالک کی اعتقادی و عملی حالت کو دیکھا جائے تو اوپر کا نقشہ بڑا واضح طور پر نظر آئے گا۔ قرآن کے اس طرح کے واقعات بیان کرنے کا مقصد صرف ہدایتی واقعات بتانا نہیں بلکہ عبرت و نصیحت حاصل کرنے کی طرف لانا ہے۔

طاہر کوئی اسم اس کا بارشہ بنائے جانے کا واقعہ



نَبِيَّهُمْ إِنَّ اللَّهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوتَ

نَبِيَّهُمْ	إِنَّ	اللَّهُ	قَدْ	بَعَثَ <sup>(۱)</sup>	لَكُمْ	طَالُوتَ
ان کے نبی (نے)	بیشک	اللہ	تحقیق، بیشک	بھیجا ہے (اللہ نے)	تمہارے لئے	طالوت (کو)

ان کے نبی نے فرمایا: بیشک اللہ نے طالوت کو تمہارا بادشاہ مقرر

مَلِكًا ۚ قَالُوا أَأَلِيَّ يَكُونُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا

مَلِكًا	قَالُوا	أَلِيَّ	يَكُونُ	لَهُ	الْمُلْكُ	عَلَيْنَا
بادشاہ (بنا کر)	انہوں نے کہا	کیسے	ہوگی	اس کے لئے	بادشاہی	ہمارے اوپر

کیا ہے۔ وہ کہنے لگے: اے ہمارے اوپر کہاں سے بادشاہی حاصل ہو گئی

وَنَحْنُ أَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَلَمْ يُؤْتَ

وَنَحْنُ	أَحَقُّ	بِالْمُلْكِ	مِنْهُ	وَلَمْ	يُؤْتَ
اور (حالانکہ)	ہم	زیادہ مستحق ہیں	بادشاہی کے	اس سے	اور اسے نہیں دی گئی

حالانکہ ہم اس سے زیادہ سلطنت کے مستحق ہیں اور اسے

سَعَةً مِّنَ الْمَالِ ۚ قَالَ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَاهُ

سَعَةً	مِّنَ	الْمَالِ	قَالَ	إِنَّ	اللَّهُ	اصْطَفَاهُ
وسعت	سے	مال	(نبی نے) فرمایا	بیشک	اللہ (نے)	چن لیا ہے اسے

مال میں بھی وسعت نہیں دی گئی۔ اس نبی نے فرمایا: اسے اللہ نے تم پر چن لیا

عَلَيْكُمْ وَزَادَكُمْ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ ۚ وَ

عَلَيْكُمْ	وَزَادَكُمْ	بَسْطَةً	فِي	الْعِلْمِ	وَالْجِسْمِ	وَ
تمہارے اوپر	اور	زیادہ دی ہے اسے	کشادگی	میں	علم اور جسم	اور

ہے اور اسے علم اور جسم میں کشادگی زیادہ دی ہے اور

①۔ لفظ "بَعَثَ" کا لغوی معنی ہے کسی چیز کو کھڑا کرنا جبکہ مختلف قرآن کے اعتبار سے اس کے معنی بدلتے رہتے ہیں، یہاں یہ لفظ بھیجنے اور مقرر کرنے کے معنی میں ہے۔



اللَّهُ يُؤْتِي مُلْكَهُ مَن يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ وَاسِعٌ

اللَّهُ	يُؤْتِي	مُلْكَهُ	مَن	يَشَاءُ	وَ	اللَّهُ	وَاسِعٌ
اللہ	دیتا ہے	اپنا ملک	جسے	وہ چاہے	اور	اللہ	وسعت والا

اللہ جس کو چاہے اپنا ملک دے اور اللہ وسعت والا،

عَلَيْهِمْ ۚ وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ آيَةَ مُلْكِهِ

عَلَيْهِمْ ۚ	وَ	قَالَ	لَهُمْ	نَبِيُّهُمْ	إِنَّ	آيَةَ مُلْكِهِ
علم والا	اور	کہا	ان سے	ان کے نبی (نے)	بیشک	اس کی بادشاہی کی نشانی

علم والا ہے ○ اور ان سے ان کے نبی نے فرمایا: اس کی بادشاہی کی نشانی

أَنْ يَأْتِيَكُمُ التَّابُوتُ فِيهِ سَكِينَةٌ

أَنْ	يَأْتِيَكُمُ	التَّابُوتُ	فِيهِ	سَكِينَةٌ
(یہ ہے) کہ	آجائے گا تمہارے پاس	تابوت	اس میں	چین و سکون (ہے دلوں کا)

یہ ہے کہ تمہارے پاس وہ تابوت آجائے گا جس میں تمہارے رب کی طرف سے

مِنْ شَيْءٍ مِّنْ رَبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ

مِنْ	رَبِّكُمْ	وَ	بَقِيَّةٌ	مِّمَّا	تَرَكَ (۱)
کی طرف سے	تمہارے رب	اور	بقیہ، چھوڑی ہوئی چیز (ہے)	(اس) سے جو	چھوڑا

دلوں کا چین ہے اور معزز موسیٰ اور معزز ہارون کی چھوڑی ہوئی چیزوں کا

أَلِ مُوسَىٰ وَالْهَارُونَ تَحْبِلُهُ الْمَلَائِكَةُ ۚ إِنَّ

أَلِ مُوسَىٰ	وَ	الْهَارُونَ (۲)	تَحْبِلُهُ	الْمَلَائِكَةُ	إِنَّ
الی موسیٰ (معزز موسیٰ)	اور	الی ہارون (معزز ہارون)	اٹھائے ہوں گے اسے	فرشتے	بیشک

بقیہ ہے، فرشتے اسے اٹھائے ہوئے ہوں گے۔ بیشک

①۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے پیاروں سے نسبت رکھنے والی ہر چیز بابرکت ہوتی ہے جیسے تابوت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لطین شریفین یعنی پاؤں میں پہننے کے جوڑے بھی برکت کا ذریعہ تھے۔ ②۔ بعض علمائے فرمایا کہ تابوت میں حضرت موسیٰ و ہارون علیہما السلام کے امتی علمائے حرکات تھے، لہذا "ال" سے مراد وہی علمائیں جبکہ بعض نے فرمایا کہ تابوت میں حضرت موسیٰ و ہارون علیہما السلام کے اپنے حرکات تھے اور "ال" بطور تعظیم کے انہی کے لئے استعمال ہوا ہے۔



فِي ذَلِكَ لَآيَةٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ مُّؤْمِنِينَ ﴿۲۳۸﴾

فِي	ذَلِكَ	لَآيَةٌ	لَّكُمْ	إِن	كُنتُمْ	مُؤْمِنِينَ ﴿۲۳۸﴾
میں	اس	ضرور بڑی نشانی (ہے)	تمہارے لئے	اگر	تم ہو	ایمان والے

اس میں تمہارے لئے بڑی نشانی ہے اگر تم ایمان والے ہو ○

فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوتُ بِالْجُنُودِ قَالَ إِنَّ اللَّهَ

فَلَمَّا	فَصَلَ	طَالُوتُ	بِالْجُنُودِ	قَالَ	إِنَّ	اللَّهَ
پھر جب	جد اہوا	طالوت	لشکروں کے ساتھ	اس نے کہا	بیشک	اللہ

پھر جب طالوت لشکروں کو لے کر شہر سے جدا ہوا تو اس نے کہا: بیشک اللہ

مُبْتَلِيكُمْ بِنَهَرٍ ۚ فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ

مُبْتَلِيكُمْ	بِنَهَرٍ	فَمَنْ	شَرِبَ	مِنْهُ	فَلَيْسَ
آزمانے والا ہے تمہیں	ایک نہر کے ذریعے	تو جو	پئے گا (پانی)	اس سے	تو وہ نہیں

تمہیں ایک نہر کے ذریعے آزمانے والا ہے تو جو اس نہر سے پانی پئے گا وہ

مِثِّي ۚ وَ مَنْ لَّمْ يَطْعَمَهُ فَإِنَّهُ مِنِّي إِلَّا

مِثِّي	وَ	مَنْ	لَّمْ يَطْعَمَهُ	فَإِنَّهُ	مِنِّي	إِلَّا
مجھ سے	اور	جو	نہ چکھے گا (نہ پئے گا) اس سے	تو بیشک وہ	مجھ سے (ہے)	مگر

میرا نہیں ہے اور جو نہ پئے گا وہ میرا ہے سوائے

مَنْ اعْتَرَفَ عُرْفَةً بِيَدِهِ ۚ فَشَرِبُوا مِنْهُ

مَنْ	اعْتَرَفَ	عُرْفَةً	بِيَدِهِ ۚ	فَشَرِبُوا	مِنْهُ
جو	چلو بھر لے	ایک چلو	اپنے ہاتھ سے	تو انہوں نے پی لیا	اس (نہر) سے

اس کے جو ایک چلو اپنے ہاتھ سے بھر لے تو ان میں سے تھوڑے

۱۔ اس واقعے سے یہ حکمت بھی معلوم ہوئی کہ جہاد سے پہلے آزمائش کر لینا بہتر ہے۔ عین وقت پر کوئی بزدلی دکھائے تو اس کا نتیجہ اچھا نہیں ہوتا۔ حالت امن میں فوج کی تربیت اور محنت و مشقت اسی مقصد کے لئے ہوتی ہے نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ کسی بڑے امتحان سے پہلے چھوٹے امتحان سے گزر لینا چاہئے کہ اس سے دل میں قوت پیدا ہوتی ہے۔



إِلَّا قَلِيلًا مِّنْهُمْ ۖ فَلَمَّا جَاوَزَهُ هُوَ

إِلَّا	قَلِيلًا	مِّنْهُمْ	فَلَمَّا	جَاوَزَهُ	هُوَ	وَ
مگر	تھوڑے (لوگ)	ان میں سے	پھر جب	پار گزر گئے اس (نہر) سے	وہ (طالوت)	اور

سے لوگوں کے علاوہ سب نے اس نہر سے پانی پی لیا پھر جب طالوت اور

الَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ ۖ قَالُوا لَا طَاقَةَ لَنَا

الَّذِينَ	آمَنُوا	مَعَهُ	قَالُوا	لَا	طَاقَةَ	لَنَا
وہ لوگ جو	ایمان لائے	اس کے ساتھ	(تو) انہوں نے کہا	نہیں	طاقت	ہمارے لئے

اس کے ساتھ والے مسلمان نہر سے پار ہو گئے تو انہوں نے کہا: ہم میں

الْيَوْمَ بِجَالُوتَ وَجُنُودِهِ ۖ قَالَ الَّذِينَ

الْيَوْمَ	بِجَالُوتَ	وَ	جُنُودِهِ	قَالَ	الَّذِينَ
آج	جالوت کے ساتھ	اور	اس کے لشکروں (کے ساتھ مقابلے کی)	کہا	ان لوگوں نے جو

آج جالوت اور اس کے لشکروں کے ساتھ مقابلے کی طاقت نہیں ہے۔ (لیکن) جو

يُظَنُّونَ أَنَّهُمْ مُلْقُوا لِلَّهِ ۚ كَم مِّن فِئَةٍ

يُظَنُّونَ	أَنَّهُمْ	مُلْقُوا لِلَّهِ	كَم	مِّن	فِئَةٍ
یقین رکھتے تھے	کہ وہ	اللہ سے ملنے والے (ہیں)	کتنے، بہت سے	سے	گروہ، جماعت

اللہ سے ملنے کا یقین رکھتے تھے انہوں نے کہا: بہت دفعہ چھوٹی

قَلِيلَةٌ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ وَاللَّهُ

قَلِيلَةٌ	غَلَبَتْ	فِئَةً	كَثِيرَةً	بِإِذْنِ اللَّهِ	وَ	اللَّهُ
قلیل، چھوٹی	غالب آئی	گروہ، جماعت	کثیر، بڑی (پر)	اللہ کے حکم سے	اور	اللہ

جماعت اللہ کے حکم سے بڑی جماعت پر غالب آئی ہے اور اللہ

۱۔ اخلاص، جذبہ اور ہمت اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل کرنے کا ذریعہ ہیں اور اسلامی تاریخ میں چھوٹے گروہ کے بڑے گروہ پر غالب آنے کی بہت سی مثالیں موجود ہیں، جیسے غزوہ بدر میں 313 کی قلیل تعداد میں مسلمان 1000 کے قریب کفار کے بڑے گروہ پر غالب آئے، جنگ یرموک میں 50000 کے قریب مسلمانوں کا لشکر کفار کے دس لاکھ کے بڑے لشکر پر غالب آیا۔



## مَعَ الصَّابِرِينَ ﴿۲۳۹﴾ وَلَمَّا بَرَزُوا لِجَالُوتَ

مَعَ	الصَّابِرِينَ ﴿۲۳۹﴾	وَلَمَّا	بَرَزُوا	لِجَالُوتَ
ساتھ (ہے)	صبر کرنے والوں (کے)	اور	جب	جالت کے

صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے ○ پھر جب وہ جالت

## وَجُنُودِهِ قَالُوا سَرَبْنَا أَقْرَعُ

وَجُنُودِهِ	قَالُوا	سَرَبْنَا	أَقْرَعُ
اور اس کے لشکروں (کے)	انہوں نے عرض کی	اے ہمارے رب	ڈال دے، انڈیل دے

اور اس کے لشکروں کے سامنے آئے تو انہوں نے عرض کی: اے ہمارے رب!

## عَلَيْنَا صَبْرًا وَثَبَّتْ أقدامَنَا وَانْصَرْنَا

عَلَيْنَا	صَبْرًا	و	ثَبَّتْ	أقدامَنَا	و	انْصَرْنَا <sup>(۱)</sup>
ہمارے اوپر	صبر	اور	ثابت رکھ، جمائے رکھ	ہمارے قدم	اور	مدد فرما ہماری

ہم پر صبر ڈال دے اور ہمیں ثابت قدمی عطا فرما اور کافر

## عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ﴿۲۴۰﴾ فَهَزَمُوهُمْ

عَلَى	الْقَوْمِ	الْكَافِرِينَ ﴿۲۴۰﴾	فَهَزَمُوهُمْ
پر (کے مقابلے میں)	قوم	کافروں (کی)	تو انہوں نے شکست دی، بھگادیا ان (دشمنوں) کو

قوم کے مقابلے میں ہماری مدد فرما ○ تو انہوں نے اللہ کے حکم سے

## بِإِذْنِ اللَّهِ قَتَلَ دَاوُدُ جَالُوتَ وَاشْتَه

بِإِذْنِ اللَّهِ	قَتَلَ	دَاوُدُ	جَالُوتَ	وَاشْتَه
اللہ کے حکم سے	قتل کر دیا	داؤد (نے)	جالت (کو)	اور عطا فرمائی اسے

دشمنوں کو بھگادیا اور داؤد نے جالت کو قتل کر دیا اور اللہ نے

۱۔۔۔ اس سے معلوم ہوا کہ دشمن سے جنگ کے دوران صرف ظاہری اسباب پر ہی بھروسہ نہیں کرنا چاہئے بلکہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں صبر، ثابت قدمی اور دشمنوں کے خلاف مدد کی دعا بھی کرنی چاہئے تاکہ ظاہری اسباب کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مدد بھی شامل حال ہو۔



اللَّهُ الْمَلِكُ وَالْحَكِيمَةُ وَعَلَيْهِ مَبَايِسَاءُ ۱

اللَّهُ	الْمَلِكُ	وَالْحَكِيمَةُ	وَعَلَيْهِ	مَبَايِسَاءُ	يَشَاءُ
اللہ (نے)	بادشاہی	اور	حکمت	اور	سکھایا اسے (اس) سے جو

اسے سلطنت اور حکمت عطا فرمائی اور اسے جو چاہا سکھا دیا

وَلَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ ۲

وَلَوْلَا	دَفْعُ اللَّهِ النَّاسَ	بَعْضَهُمْ	بِبَعْضٍ
اور	اللہ کا لوگوں کو دفع، دور کرنا	ان کے بعض (کو)	بعض کے ذریعے

اور اگر اللہ لوگوں میں ایک کے ذریعے دوسرے کو دفع نہ کرے

لَفَسَدَتِ الْأَرْضُ وَلَكِنَّ اللَّهَ ذُو فَضْلٍ

لَفَسَدَتِ	الْأَرْضُ	وَلَكِنَّ	اللَّهَ	ذُو فَضْلٍ
(تو) ضرور بگڑ جائے، تباہ ہو جائے	زمین	اور	لیکن	اللہ

تو ضرور زمین تباہ ہو جائے مگر اللہ سارے جہان پر فضل

عَلَى الْعَالَمِينَ ۳۵۱ تِلْكَ آيَاتُ اللَّهِ نَتْلُوهَا

عَلَى	الْعَالَمِينَ	تِلْكَ	آيَاتُ اللَّهِ	نَتْلُوهَا
پر	تمام جہانوں	یہ	اللہ کی آیتیں (ہیں)	ہم پڑھتے ہیں انہیں

کرنے والا ہے ○ یہ اللہ کی آیتیں ہیں جو اے حبیب! ہم آپ کے سامنے

عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۱ وَ إِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ۳۵۲

عَلَيْكَ	بِالْحَقِّ	وَ	إِنَّكَ	لَمِنَ	الْمُرْسَلِينَ
تم پر	حق کے ساتھ	اور	بیشک تم (ہو)	ضرور سے	رسولوں

حق کے ساتھ پڑھتے ہیں اور بیشک تم رسولوں میں سے ہو ○

۱۔ یہاں جہاد کی حکمت کا بیان ہے کہ جہاد میں ہزاروں مصلحتیں ہیں، اگر گھاس نہ کاٹی جائے تو کمیت برباد ہو جائے، اگر آپریشن کے ذریعے قاسد مواد نہ نکالا جائے تو بدن بگڑ جائے، اگر چور ڈاکو نہ پکڑے جائیں تو امن برباد ہو جائے۔ ایسے ہی جہاد کے ذریعے مغروروں، باغیوں اور سرکشوں کو دبا یا نہ جائے تو اچھے لوگ جی نہ سکیں۔



# تِلْكَ الرُّسُلُ

3



## تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ ۝

تِلْكَ	الرُّسُلُ <sup>(۱)</sup>	فَضَّلْنَا <sup>(۲)</sup>	بَعْضَهُمْ	عَلَى	بَعْضٍ
یہ	رسول (ہیں)	ہم نے فضیلت دی	ان میں بعض (کو)	پر	بعض

یہ رسول ہیں ہم نے ان میں ایک کو دوسرے پر فضیلت عطا فرمائی،

## مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللَّهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ

مِنْهُمْ	مَّنْ	كَلَّمَ	اللَّهُ	وَ	رَفَعَ	بَعْضَهُمْ
ان (رسولوں) میں سے	سے	کلام فرمایا	اللہ (نے)	اور	بلندی عطا کی	ان میں سے بعض (کو)

ان میں کسی سے اللہ نے کلام فرمایا اور کوئی وہ ہے جسے سب پر

## دَرَجَاتٍ ۚ وَآتَيْنَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنَاتِ وَأَيَّدْنَاهُ

دَرَجَاتٍ	وَ	آتَيْنَا	عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ	الْبَيِّنَاتِ	وَ	أَيَّدْنَاهُ
درجوں	اور	ہم نے دیں	مریم کے بیٹے عیسیٰ (کو)	روشن نشانیاں	اور	ہم نے مدد کی اس کی

درجوں بلندی عطا فرمائی اور ہم نے مریم کے بیٹے عیسیٰ کو کھلی نشانیاں دیں اور پاکیزہ روح سے

## بِرُوحِ الْقُدُسِ ۚ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا أَفْتَنَّا الَّذِينَ مِنْ

بِرُوحِ الْقُدُسِ	وَ	لَوْ	شَاءَ	اللَّهُ	مَا أَفْتَنَّا	الَّذِينَ	مِنْ
پاکیزہ روح (جبریل) سے	اور	اگر	چاہتا	اللہ	آپس میں نہ لڑتے	وہ لوگ جو	سے

اس کی مدد کی اور اگر اللہ چاہتا تو ان کے بعد والے آپس میں نہ لڑتے

## يَعْرِهُمْ مِّنْ بَعْدٍ مَا جَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ

يَعْرِهُمْ	مِّنْ	بَعْدٍ	مَا	جَاءَهُمُ	الْبَيِّنَاتُ
ان (رسولوں) کے بعد (آئے)	سے	بعد (اس کے)	جو	آئیں ان (عہد کاروں) کے پاس	کھلی نشانیاں

جبکہ ان کے پاس کھلی نشانیاں آچکی تھیں

۱۔ لفظ ”الرُّسُلُ“ رسول کی جمع ہے

۲۔ اصل نبوت یعنی نبی ہونے میں تو تمام انبیاء کرام مکتوبہم السلام برابر ہیں البتہ ان کے درجات میں فرق ہے، بعض بعض سے اعلیٰ ہیں اور ہمارے آقا صل اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب سے اعلیٰ ہیں۔



وَلَكِنْ اِخْتَلَفُوا فِيهِمْ مِّنْ اٰمَنٍ وَّ

و	لَكِنْ	اِخْتَلَفُوا	فِيهِمْ	مِّنْ	اٰمَنٍ	و
اور	لیکن	انہوں نے اختلاف کیا (آپس میں)	تو ان میں سے	کوئی	ایمان لایا (ایمان پر قائم رہا)	اور

لیکن انہوں نے آپس میں اختلاف کیا تو ان میں کوئی مومن رہا اور

مِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ ۖ وَلَوْ شَاءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوا ۚ

و	مِنْهُمْ	مَّنْ	كَفَرَ	و	لَوْ	شَاءَ	اللّٰهُ	مَا	اِقْتَتَلُوا	و
اور	ان میں سے	کوئی	کافر ہو گیا	اور	اگر	چاہتا	اللہ	(تو) وہ آپس میں نہ لڑتے		

کوئی کافر ہو گیا اور اگر اللہ چاہتا تو وہ نہ لڑتے

لَكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ ۚ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ

لَكِنَّ	اللّٰهَ	يَفْعَلُ	مَا	يُرِيدُ	يَا أَيُّهَا	الَّذِينَ
لیکن	اللہ	کرتا ہے	جو	وہ ارادہ کرتا ہے، وہ چاہتا ہے	اے	وہ لوگو جو

مگر اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے ○ اے

اٰمَنُوۤا اَنْفِقُوۤا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ

اٰمَنُوۤا	اَنْفِقُوۤا	مِمَّا	رَزَقْنٰكُمْ	مِّنْ	قَبْلِ	اَنْ
ایمان لائے	خرچ کرو	(کچھ اس میں) سے جو	ہم نے رزق دیا تمہیں	سے	پہلے	کہ

ایمان والو! ہمارے دیئے ہوئے رزق میں سے اللہ کی راہ میں اس دن کے آنے سے پہلے

يَاۤتِي يَوْمٌ لَاۤ يَبِيعُ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَلَا

يَاۤتِي	يَوْمٌ	لَا	بِيعُ	فِيْهِ	و	لَا	خُلَّةٌ	و	لَا
آجائے	دن	نہیں	کوئی خرید و فروخت	اس میں	اور	نہ	دوستی	اور	نہ

خرچ کر لو جس میں نہ کوئی خرید و فروخت ہوگی اور نہ کافروں کے لئے دوستی اور نہ

①۔ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے، اس کے ملک میں اس کے ارادے کے خلاف کوئی کچھ نہیں کر سکتا اور یہی خدا کی شان ہے۔ ہمیں یہ حکم ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر سر تسلیم خم کریں اور جو اس نے فرمایا ہے اس کے مطابق عمل کریں۔ ②۔ قیامت کے دن وہی مال کام آئے گا جسے دنیا میں نیک کاموں میں خرچ کیا ہو گا اور یونہی صرف نیک دوست کام آئیں گے، اور شقاوت بھی اللہ تعالیٰ کی اجازت سے ہوگی اور وہ بھی صرف مسلمانوں کیلئے۔



شَفَاعَةً ۱ وَالْكَافِرُونَ هُمُ الظَّالِمُونَ ۲ اللَّهُ لَا

شَفَاعَةً	و	الْكَافِرُونَ	هُمُ	الظَّالِمُونَ (۱)	اللَّهُ	لَا
شفاعت، سفارش	اور	کفر کرنے والے	وہ (وہی)	ظلم کرنے والے (ہیں)	اللہ	نہیں

شفاعت ہوگی اور کافر ہی ظالم ہیں ○ اللہ وہ ہے

إِلَهَ إِلَّا هُوَ ۚ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَّةٌ وَ

إِلَهَ	إِلَّا	هُوَ (۲)	الْحَيُّ	الْقَيُّومُ	لَا تَأْخُذُهُ	سِنَّةٌ	وَ
کوئی معبود	مگر	وہ	ہمیشہ زندہ	دوسروں کو قائم رکھنے والا	نہیں آتی اسے	اونگھ، غنودگی	اور

جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ خود زندہ ہے، دوسروں کو قائم رکھنے والا ہے، اسے نہ اونگھ آتی ہے اور

لَا تَكُومُ ۚ لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ

لَا	تَكُومُ	لَهُ	مَا	فِي السَّمٰوٰتِ	و	مَا	فِي الْاَرْضِ
نہ	نہیں	اس کے لئے، اس کا (ہے)	جو کچھ	آسمانوں میں	اور	جو کچھ	زمین میں (ہے)

نہ نیند، جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں سب اسی کا ہے۔

مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ

مَنْ	ذَا	الَّذِي	يَشْفَعُ	عِنْدَهُ	إِلَّا	بِإِذْنِهِ
کون	وہ	جو	شفاعت کرے، سفارش کرے	اس کے پاس، ہاں	مگر	اس کی اجازت سے

کون ہے جو اس کے ہاں اس کی اجازت کے بغیر سفارش کرے؟

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيطُونَ

يَعْلَمُ	مَا	بَيْنَ أَيْدِيهِمْ	و	مَا	خَلْفَهُمْ	و	لَا يُحِيطُونَ
وہ جانتا ہے	جو	ان کے آگے	اور	جو	ان کے پیچھے	اور	وہ نہیں گھیر سکتے (نہیں جان سکتے)

وہ جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے اور لوگ

۱۔ ظلم کے معنی ہیں کسی چیز کو غلط جگہ استعمال کرنا۔ کافروں کا ایمان کی جگہ کفر اور طاعت کی جگہ معصیت اور شکر کی جگہ ناشکری کو اختیار کرنا ان کا ظلم ہے اور چونکہ یہی ظلم کا سب سے بدتر درجہ مراد ہے اسی لئے فرمایا کہ کافر ہی ظالم ہیں۔ ۲۔ یہ آیت ”آیہ الکرسی“ کے نام سے مشہور ہے، اس میں ذات باری تعالیٰ سے مخلوق انتہائی اعلیٰ مسائل کا بیان ہے اور اس میں جتنا غور کرتے جائیں اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اس کے بارے میں عقائد انتہائی واضح ہوتے جائیں گے۔



يَشَىٰ مِّنْ عَلَيْهِ إِلَّا بِمَآ شَاءَ وَسِعَ

یَشَىٰ	مِّنْ	عَلَيْهِ	إِلَّا	بِمَا	شَاءَ	وَسِعَ
کسی چیز کو	سے	اس کے علم	مگر	ساتھ جو (جتنا)	وہ چاہے	وسعت میں لیا، سمایا

اس کے علم میں سے اتنا ہی حاصل کر سکتے ہیں جتنا وہ چاہے، اس کی کرسی

كُرْسِيُّهُ السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ وَلَا يَئُودُهُ

كُرْسِيُّهُ	السَّمُوتِ	وَالْأَرْضِ	وَلَا يَئُودُهُ
اس کی کرسی (نے)	آسمانوں	اور زمین (کو)	تھکاتی نہیں، بھاری نہیں اسے

آسمان اور زمین کو لہنی وسعت میں لئے ہوئے ہے اور ان کی حفاظت اسے

حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ۝ لَا إِكْرَاهَ

حِفْظُهُمَا	وَهُوَ	الْعَلِيُّ	الْعَظِيمُ ۝	لَا	إِكْرَاهَ
ان دونوں کی حفاظت	اور وہ	بہت بلند، عالی شان	بڑی عظمت والا	نہیں	زبردستی کرنا، مجبور کرنا

تھکا نہیں سکتی اور وہی بلند شان والا، عظمت والا ہے ۝ دین میں

فِي الدِّينِ قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ فَمَنْ

فِي الدِّينِ	قَدْ	تَبَيَّنَ	الرُّشْدُ	مِنَ	الْغَيِّ	فَمَنْ
دین میں	تحقیق، بیشک	خوب واضح ہو گئی	ہدایت	سے	گمراہی	تو جو

کوئی زبردستی نہیں، بیشک ہدایت کی راہ گمراہی سے خوب جدا ہو گئی ہے تو جو

يَكْفُرُ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِنُ بِاللَّهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ

يَكْفُرُ	بِالطَّاغُوتِ	وَيُؤْمِنُ	بِاللَّهِ	فَقَدِ	اسْتَمْسَكَ
انکار کرے	شیطان کا	ایمان لائے	اللہ پر	تو تحقیق، بیشک	اس نے تھام لیا، پکڑ لیا

شیطان کو نہ مانے اور اللہ پر ایمان لائے اس نے

۱۔ یاد رہے کہ کسی کافر کو جبراً مسلمان بنانا جائز نہیں مگر اسلام سے نکلنے سے مسلمان کو جبری روکا جائے گا کیونکہ اسلام لانے کے بعد کفر اختیار کرنا دین اسلام کی توہین اور دوسروں کیلئے بغاوت کا راستہ ہے جسے بند کرنا ضروری ہے۔ ۲۔ ہر سرکش اور گمراہ کو طاغوت کہا جاتا ہے۔ شیطان، کاهن، جادوگر اور بت وغیرہ سب پر ہی یہ لفظ بولا جاتا ہے۔ یہاں آیت میں طاغوت سے بچنے کا فرمایا گیا کیونکہ اسلام پر مغبوطی سے وہی قائم رہ سکتا ہے جو بے دینوں کی صحبت، ان کی الفت، ان کی کتابیں دیکھنے، ان کے وعظ سننے سے دور ہے اور جو اپنے ایمان کی رسی پر خودی چھریاں چلائے گا اس کی رسی کا کٹنے سے بچنا مشکل ہے۔

دین منوانے میں کوئی زبردستی نہیں

قرآنی عقیدے ہدایت اور گمراہی پوری طرح ظاہر ہو چکی

اسلام پر مغبوطی سے قائم رہنے کے لئے ہر سرکش و گمراہ سے بچنا ضروری ہے



## بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ لَا انْفِصَامَ لَهَا ۚ وَاللَّهُ سَمِيعٌ

بِالْعُرْوَةِ	الْوُثْقَىٰ	لَا	انْفِصَامَ	لَهَا	وَاللَّهُ	سَمِيعٌ
جلتے، کڑے کو	بہت مضبوط	نہیں	ٹوٹنا	اس کے لئے	اور	اللہ سننے والا

بڑا مضبوط سہارا تمام لیا جس سہارے کو کبھی کھلتا نہیں اور اللہ سننے والا،

## عَلَيْهِمْ ۝۵۷ وَالَّذِينَ آمَنُوا لَا يُخْرِجُهُم

عَلَيْهِمْ ۝۵۷	اللَّهُ	وَالَّذِينَ	آمَنُوا	لَا يُخْرِجُهُم
جاننے والا	اللہ	والی، مددگار (ہے)	ان لوگوں کا جو	ایمان لائے

جاننے والا ہے ۝ اللہ مسلمانوں کا والی ہے انہیں

## مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۚ وَالَّذِينَ كَفَرُوا أُولَئِكَ

مِّنَ الظُّلُمَاتِ	إِلَى النُّورِ ۚ	وَالَّذِينَ	كَفَرُوا	أُولَئِكَ
اندھیروں سے	نور، روشنی کی طرف	اور	وہ لوگ جو (جنہوں نے)	کفر کیا

اندھیروں سے نور کی طرف نکالتے ہیں اور جو کافر ہیں ان کے حمایتی

## الطَّاغُوتُ لَا يُخْرِجُونَهُم مِّنَ النُّورِ إِلَى الظُّلُمَاتِ ۚ أُولَئِكَ

الطَّاغُوتُ	لَا يُخْرِجُونَهُم	مِّنَ النُّورِ	إِلَى الظُّلُمَاتِ ۚ	أُولَئِكَ
شیطان (ہیں)	وہ نکالتے ہیں انہیں	سے	نور، روشنی کی طرف	اندھیروں

شیطان ہیں وہ انہیں نور سے اندھیروں کی طرف نکالتے ہیں۔ یہی لوگ

## أَصْحَابُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝۵۸ أَلَمْ تَرَ إِلَى

أَصْحَابُ النَّارِ ۚ	هُمْ فِيهَا	خَالِدُونَ ۝۵۸	أَلَمْ تَرَ	إِلَى
آگ والے (ہیں)	وہ	اس (آگ) میں	ہمیشہ رہنے والے	کیا تم نے نہ دیکھا

دوزخ والے ہیں، یہ ہمیشہ اس میں رہیں گے ۝ اے حبیب! کیا تم نے اس کو نہ دیکھا تھا

۱۔ ظلمات سے کفر اور نور سے ایمان مراد ہے اور کفر کی چونکہ سنگتوں میں ہے جبکہ اسلام ایک ہی دین ہے، اس لئے یہی "نور" کو واحد اور "ظلمات" کو جمع ذکر کیا گیا ہے۔

مسلمانوں کا والی اللہ تعالیٰ ہے اور کافروں کے حمایتی شیطان ہیں

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے انہیں نکال دیا اور وہ بدادشاہ سے منظر



## الَّذِي حَاجَّ إِبْرَاهِيمَ فِي رَبِّهِ أَنْ ائْتِ

الَّذِي	حَاجَّ <sup>(۱)</sup>	إِبْرَاهِيمَ <sup>(۲)</sup>	فِي	رَبِّهِ	أَنْ	اِئْتِ
جو (جس نے)	جھگڑا کیا	ابراہیم (سے)	(کے بارے) میں	اس کے رب	کہ	عطا کی، دی اسے

جس نے ابراہیم سے اس کے رب کے بارے میں اس بنا پر جھگڑا کیا کہ اللہ نے اسے

## اللَّهُ الْمَلِكُ إِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّيَ الَّذِي يُحْيِي وَ

اللَّهُ	الْمَلِكُ	إِذْ	قَالَ	إِبْرَاهِيمُ	رَبِّيَ	الَّذِي	يُحْيِي	وَ
اللہ (نے)	بادشاہی	جب	کہا، فرمایا	ابراہیم (نے)	میرا رب	(وہ ہے) جو	زندہ کرتا ہے	اور

بادشاہی دی ہے، جب ابراہیم نے فرمایا: میرا رب وہ ہے جو زندگی دیتا ہے اور

## يُمِيتُ ۚ قَالَ أَنَا أُحْيِي وَأُمِيتُ ۚ قَالَ إِبْرَاهِيمُ

يُمِيتُ	قَالَ	أَنَا	أُحْيِي	وَ	أُمِيتُ	قَالَ	إِبْرَاهِيمُ
موت دیتا ہے	کہا (بادشاہ نے)	میں	زندہ کرتا ہوں	اور	مارتا ہوں	فرمایا	ابراہیم (نے)

موت دیتا ہے۔ اس نے کہا: میں بھی زندگی دیتا ہوں اور موت دیتا ہوں۔ ابراہیم نے فرمایا:

## فَإِنَّ اللَّهَ يَأْتِي بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَأْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ

فَإِنَّ	اللّٰهَ	يَأْتِي بِالشَّمْسِ	مِنْ	الْمَشْرِقِ	فَأْتِ بِهَا	مِنْ	الْمَغْرِبِ
پس بیشک	اللہ	لاتا ہے سورج کو	سے	شرق	پس تو لے آئے	سے	مغرب

تو اللہ سورج کو مشرق سے لاتا ہے پس تو اسے مغرب سے لے آ۔

## فَبُهِتَ الَّذِي كَفَرَ ۗ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ

فَبُهِتَ	الَّذِي	كَفَرَ	وَ	اللَّهُ	لَا يَهْدِي	الْقَوْمَ
تو حیران رہ گیا	وہ جو (جس نے)	کفر کیا	اور	اللہ	ہدایت نہیں دیتا	قوم (کو)

تو اس کافر کے ہوش اڑ گئے اور اللہ ظالموں کو ہدایت

۱۔ اس آیت سے عقائد میں مناظرہ کرنے کا ثبوت ہوتا ہے اور یہ سنت انبیاء علیہم السلام ہے، لہذا مناظرہ کرنا برا نہیں ہے البتہ اس میں جو تکبر و سرکشی اور حق کو قبول نہ کرنے کا پہلو داخل ہو گیا ہے وہ برا ہے اور اسی صورت کی علامہ کرام قدس سرہ بیان کرتے ہیں۔ ۲۔ اس آیت میں نور اور تاریکی والوں کی مثال کے طور پر نور والوں کے پیشوا سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور تاریکی والوں کے پیشوا فرد کا ایک واقعہ بیان کیا جا رہا ہے، اس کی تفصیل جاننے کے لئے تفسیر صراط الیقین ج ۱، ص ۳۸ کا مطالعہ فرمائیں۔



حضرت من علیہ السلام کی اوقات اور آپ کو دوبارہ زندہ کر کے جانے کا واقعہ

الظِّلْمِیْنَ ﴿۳۵۸﴾ اَوْ كَالَّذِي مَرَّ عَلَى قَرْبَةٍ وَهِيَ

الظِّلْمِیْنَ ﴿۳۵۸﴾	اَوْ ﴿۱﴾	كَالَّذِي ﴿۲﴾	مَرَّ	عَلَى	قَرْبَةٍ	وَ	هِيَ
ظلم کرنے والے	یا	(اس) کی طرح جو	گزر	پر	ایک بستی	اور	وہ

نہیں دیتا ○ یا (کیا تم نے) اس شخص کو (نہ دیکھا) جس کا ایک بستی پر گزر ہوا اور وہ بستی

خَاوِيَةً عَلَى عُرُوشِهَا ۚ قَالَ اَنِّي يُحْيِي هٰذِهِ اللّٰهُ

خَاوِيَةً	عَلَى	عُرُوشِهَا	قَالَ	اَنِّي	يُحْيِي	هٰذِهِ	اللّٰهُ
گری ہوئی (تھی)	پر	اپنی چھتوں	کہا	کیسے	زندہ کرے گا	اسے	اللہ

اپنی چھتوں کے بل گری پڑی تھی تو اس شخص نے کہا: اللہ انہیں

بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةً عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهُ ۚ

بَعْدَ	مَوْتِهَا	فَاَمَاتَهُ	اللّٰهُ	مِائَةً عَامٍ	ثُمَّ	بَعَثَهُ
بعد	اس کی موت (کے)	تو موت دی اسے	اللہ (نے)	سوسال	پھر	زندہ کر دیا اسے

ان کی موت کے بعد کیسے زندہ کرے گا؟ تو اللہ نے اسے سوسال موت کی حالت میں رکھا پھر اسے زندہ کیا،

قَالَ كَمْ لَبِثْتَ ۚ قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا اَوْ

قَالَ	كَمْ	لَبِثْتَ	قَالَ	لَبِثْتُ	يَوْمًا	اَوْ
فرمایا	کتنا (عرصہ)	تم ٹھہرے	کہا، عرض کی	میں ٹھہرا ہوں گا	ایک دن	یا

(پھر اس شخص سے) فرمایا: تم یہاں کتنا عرصہ ٹھہرے ہو؟ اس نے عرض کی: میں ایک دن یا

بَعْضَ يَوْمٍ ۚ قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ مِائَةً عَامٍ فَانْظُرْ اِلٰى

بَعْضَ يَوْمٍ	قَالَ	بَلْ	لَّبِثْتَ	مِائَةً عَامٍ	فَانْظُرْ	اِلٰى
دن کا کچھ حصہ	فرمایا	بلکہ	تم ٹھہرے	سوسال	پس دیکھ	کی طرف

ایک دن سے بھی کچھ کم وقت ٹھہرا ہوں گا۔ اللہ نے فرمایا: (نہیں) بلکہ تو یہاں سوسال ٹھہرا ہے اور

۱۔ اس آیت میں مردوں کو زندہ کرنے کے بارے اللہ تعالیٰ کی عظیم قدرت پر دلالت کرنے والا ایک واقعہ بیان کیا جا رہا ہے۔ اس کی تفصیل جاننے کے لئے تفسیر صراط الجنان ج ۱، ص ۳۹۱ کا مطالعہ فرمائیں۔

۲۔ اکثر مفسرین کے بقول اس آیت میں بیان کیا گیا واقعہ حضرت خضر علیہ السلام کا ہے اور بستی سے بیت المقدس مراد ہے۔



طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ ۚ وَانْظُرْ إِلَىٰ حِمَارِكَ ۚ

طَعَامِكَ	وَ	شَرَابِكَ	لَمْ يَتَسَنَّهْ	وَ	انْظُرْ	إِلَىٰ	حِمَارِكَ
اپنے کھانے	اور	اپنے پانی	وہ بدبودار نہیں ہوا	اور	دیکھ	کی طرف	اپنے گدھے

اپنے کھانے اور پانی کو دیکھ کہ اب تک بدبودار نہیں ہوا اور اپنے گدھے کو دیکھ (جس کی ہڈیاں تک سلامت نہ رہیں)

وَلِنَجْعَلَكَ آيَةً لِّلنَّاسِ ۚ وَانْظُرْ إِلَىٰ الْعِظَامِ

وَ	لِنَجْعَلَكَ	آيَةً	لِّلنَّاسِ	وَ	انْظُرْ	إِلَىٰ	الْعِظَامِ
اور	تاکہ ہم بنا دیں تمہیں	نشانی	لوگوں کے لئے	اور	دیکھ	کی طرف	ہڈیوں

اور یہ (سب) اس لئے (کیا گیا ہے) تاکہ ہم تمہیں لوگوں کے لئے ایک نشانی بنا دیں اور ان ہڈیوں کو دیکھ

كَيْفَ نُنشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوهُمَا الْحِجَابَ فَلَمَّا

كَيْفَ	نُنشِزُهَا	ثُمَّ	نَكْسُوهُمَا	لَحْنًا	فَلَمَّا
کیسے	ہم اٹھا دیے ہیں (زندہ کرتے ہیں) انہیں	پھر	ہم پہناتے ہیں انہیں	گوشت	تو جب

کہ ہم کیسے انہیں اٹھاتے (زندہ کرتے) ہیں پھر انہیں گوشت پہناتے ہیں تو جب

تَبَيَّنَ لَهُ ۖ قَالَ أَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ

تَبَيَّنَ	لَهُ	قَالَ	أَعْلَمُ	أَنَّ	اللَّهَ	عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ
واضح ہو گیا، ظاہر ہو گیا (یہ معاملہ)	اس کے لئے	کہا	میں جانتا ہوں	بیشک	اللہ	ہر چیز پر

یہ معاملہ اس پر ظاہر ہو گیا تو وہ بول اٹھا: میں خوب جانتا ہوں کہ اللہ ہر چیز پر

قَدِيرٌ ۚ وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ

قَدِيرٌ	وَ	إِذْ	قَالَ	إِبْرَاهِيمُ	رَبِّ	أَرِنِي	كَيْفَ
قدرت والا (ہے)	اور	جب	کہا، عرض کی	ابراہیم (نے)	اے میرے رب	دکھا مجھے	کیسے

قادر ہے ۚ اور جب ابراہیم نے عرض کی: اے میرے رب! تو مجھے دکھا دے

۱۔ اس آیت میں مردوں کو زندہ کرنے کے بارے اللہ تعالیٰ کی عظیم قدرت پر ولایت کرنے والا ایک اور واقعہ بیان کیا جا رہا ہے۔ اس کی تفصیل جاننے کے لئے تفسیر صراط الہدیان ج ۱، ص ۹۳ کا مطالعہ فرمائیں۔



تُحْيِي الْمَوْتَى ۚ قَالَ أَوَلَمْ تُؤْمِن ۚ قَالَ بَلَىٰ

تُحْيِي	الْمَوْتَى	قَالَ	أَوَلَمْ	تُؤْمِن	قَالَ	بَلَىٰ
تو زندہ کرے گا	مردوں (کی)	کہا، فرمایا	کیا اور	تم یقین نہیں رکھتے	کہا، عرض کی	کیوں نہیں
کہ تو مردوں کو کس طرح زندہ فرمائے گا؟ اللہ نے فرمایا: کیا تجھے یقین نہیں؟ ابراہیم نے عرض کی: یقین کیوں نہیں						

وَلَكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قُلُوبِي ۚ قَالَ فَخُذْ أَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ

وَلَكِنْ	لِّيَطْمَئِنَّ	قُلُوبِي	قَالَ	فَخُذْ	أَرْبَعَةً	مِّنَ	الطَّيْرِ
اور	لیکن	تاکہ مطمئن ہو جائے	میرا دل	کہا، فرمایا	تو پکڑ لو	چار	سے
پرندوں							
مگر یہ (چاہتا ہوں) کہ میرے دل کو قرار آجائے۔ اللہ نے فرمایا: تو پرندوں میں سے کوئی چار پرندے پکڑ لو							

فَصَرَّهُنَّ إِلَىٰكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلَىٰ كُلِّ جَبَلٍ

فَصَرَّهُنَّ	إِلَىٰكَ	ثُمَّ	اجْعَلْ	عَلَىٰ	كُلِّ	جَبَلٍ
پھر مانوس کر لو انہیں	اپنی طرف	پھر	(ذبح کر کے) رکھ دو	پر	ہر پہاڑ	
پھر انہیں اپنے ساتھ مانوس کر لو پھر ان سب کا ایک ایک ٹکڑا ہر پہاڑ پر						

مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَأْتِيَنَّكَ سَعْيًا ۚ وَ

مِّنْهُنَّ	جُزْءًا	ثُمَّ	ادْعُهُنَّ	يَأْتِيَنَّكَ	سَعْيًا	وَ
ان (کے گوشت) میں سے	ایک حصہ	پھر	بلاؤ انہیں	وہ آئیں گے تمہارے پاس	دوڑتے ہوئے	اور
رکھ دو پھر انہیں پکارو تو وہ تمہارے پاس دوڑتے ہوئے چلے آئیں گے اور						

اعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿۲۶۰﴾ مَثَلُ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ

اعْلَمْ	أَنَّ	اللَّهَ	عَزِيزٌ	حَكِيمٌ ﴿۲۶۰﴾	مَثَلُ	الَّذِينَ	يُنْفِقُونَ ﴿۲﴾
جان لو	یہ	اللہ	عزت والا، قلیبے والا	حکمت والا	مثال	ان لوگوں کی جو	خرچ کرتے ہیں
جان رکھو کہ اللہ غالب حکمت والا ہے ۝ ان لوگوں کی مثال جو							

۱۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں انبیاء و مرسلین علیہم السلام کا مرتبہ بہت بلند ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی خواہشات پوری فرماتا، ان کی دعاؤں قبول کرتا، یہاں تک کہ ان کی دعاؤں سے مردے بھی زندہ فرماتا ہے۔ ۲۔ اس آیت میں واجب یا نفل کی قید کے بغیر خرچ کرنے کا فرمایا گیا ہے نیز لفظ کی تمام صورتوں میں خرچ کرنا اور خدا میں خرچ کرنا ہے جیسے کسی عالم یا طالب علم کی مدد کرنا، غریب کو کھانا، کپڑے، دوائی یا راشن وغیرہ دلانا۔



أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلٍ فِي

أَمْوَالَهُمْ	فِي	سَبِيلِ اللَّهِ	كَمَثَلِ حَبَّةٍ	أَتَتْ	سَبْعَ	سَنَابِلٍ	فِي
اپنے اموال	میں	اللہ کی راہ	دانے کی مثال جیسی (ہے)	اس نے اکائیں	سات	بالیوں	میں

اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اس دانے کی طرح ہے جس نے سات بالیاں اکائیں،

كُلِّ سُنْبُلَةٍ مِّمَّا تَحِبُّهُ وَاللَّهُ يُضْعِفُ لِمَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ

كُلِّ سُنْبُلَةٍ	مِّمَّا تَحِبُّهُ	وَاللَّهُ	يُضْعِفُ	لِمَنْ	يَشَاءُ	وَاللَّهُ
ہر بالی	سودانے	اور	اللہ	بڑھا دیتا ہے	جس کے لئے	وہ چاہے

ہر بالی میں سودانے ہیں اور اللہ اس سے بھی زیادہ بڑھائے جس کے لئے چاہے اور اللہ

وَاسِعٌ عَلِيمٌ ۝ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

وَاسِعٌ	عَلِيمٌ	الَّذِينَ	يُنْفِقُونَ	أَمْوَالَهُمْ	فِي	سَبِيلِ اللَّهِ
وسعت والا	علم والا	وہ لوگ جو	خرچ کرتے ہیں	اپنے اموال	میں	اللہ کی راہ

وسعت والا، علم والا ہے ۝ وہ لوگ جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں

لَهُمْ لَا يَتَّبِعُونَ مَا أَنْفَقُوا مَنًّا وَلَا أَذًى ۝

لَهُمْ	لَا يَتَّبِعُونَ	مَا	أَنْفَقُوا	مَنًّا	وَلَا	أَذًى
پھر	پیچھے نہیں لاتے	(اس کے) جو	انہوں نے خرچ کیا	احسان جتنا	اور	نہ

پھر اپنے خرچ کرنے کے بعد نہ احسان جتاتے ہیں اور نہ تکلیف دیتے ہیں

لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ

لَهُمْ	أَجْرُهُمْ	عِنْدَ	رَبِّهِمْ	وَلَا	خَوْفٌ	عَلَيْهِمْ
ان کے لئے	ان کا اجر	پاس	ان کے رب (کے)	اور	نہیں	کوئی خوف

ان کا انعام ان کے رب کے پاس ہے اور ان پر نہ کوئی خوف ہوگا

۱۔ یاد رہے کہ ایک اعلیٰ توکیاں ہوتے ہیں مگر انعام، حسن نیت اور نسبت وغیرہ میں فرق کی وجہ سے بعض اوقات ثواب میں بہت فرق ہوتا ہے۔ ۲۔ صدق دینے کے بعد احسان جتنا اور جسے صدقہ دیا اسے تکلیف دینا ناجائز و ممنوع ہے۔ احسان جتنا تا جوبہ ہے کہ دینے کے بعد دوسروں کے سامنے اظہار کریں کہ ہم نے تیرے ساتھ ایسے ایسے سلوک کئے اور یوں اس کا دل میلا کریں اور تکلیف دینا یہ ہے کہ اس کو عداوت دلائیں کہ تو ادا رہا تھا مگر میں تجھ مجبور تھا، کما تھا ہم نے تیری خبر گیری کی یا اور طرح اس پر دباؤ لائیں۔



## وَلَا هُمْ يَخْزَنُونَ ﴿۳۲۲﴾ قَوْلٌ مَّعْرُوفٌ وَمَغْفِرَةٌ ﴿۱﴾

وَلَا	هُمْ	يَخْزَنُونَ ﴿۳۲۲﴾	قَوْلٌ	مَّعْرُوفٌ	و	مَغْفِرَةٌ ﴿۱﴾
اور	نہ	وہ	ہمکین ہوں گے	بات	اچھی	اور

اور نہ وہ ہمکین ہوں گے ○ اچھی بات کہنا اور معاف کر دینا

## خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَتْبَعُهَا أَذَى ۖ وَاللَّهُ غَنِيٌّ حَلِيمٌ ﴿۳۲۳﴾

خَيْرٌ	مِّنْ	صَدَقَةٍ	يَتْبَعُهَا	أَذَى	و	اللَّهُ	غَنِيٌّ	حَلِيمٌ ﴿۳۲۳﴾
بہتر (ہے)	سے	صدقہ	یچھے ہو اس کے	ستانا	اور	اللہ	بے پرواہ، بے نیاز	حلم والا

اس خیرات سے بہتر ہے جس کے بعد ستانا ہو اور اللہ بے پرواہ، حلم والا ہے ○

## يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَبْطُلُوا صَدَقَتِكُمْ بِالْمَنِّ

يَا أَيُّهَا	الَّذِينَ	آمَنُوا	لَا تَبْطُلُوا	صَدَقَتِكُمْ	بِالْمَنِّ
اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	باطل نہ کر دو، ضائع نہ کر دو	اپنے صدقات	احسان جتانے کے ساتھ

اے ایمان والو! احسان جتا کر اور تکلیف پہنچا کر اپنے صدقے

## وَالْأَذَى ۚ كَالَّذِي يَتَّبِقُ مَالَهُ رِثَاءَ النَّاسِ

وَالْأَذَى	كَالَّذِي	يَتَّبِقُ	مَالَهُ	رِثَاءَ النَّاسِ ﴿۲﴾
تکلیف (کے ساتھ)	(اس) کی طرح جو	خرچ کرتا ہے	اپنا مال	لوگوں کو دکھانے (کے لئے)

بر باد نہ کر دو اس شخص کی طرح جو اپنا مال لوگوں کے دکھاوے کے لئے خرچ کرتا ہے

## وَلَا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۖ فَمَثَلُهُ

وَلَا يُؤْمِنُ	بِاللَّهِ	وَالْيَوْمِ	الْآخِرِ	فَمَثَلُهُ
وہ ایمان نہیں لاتا	اللہ پر	اور	دن، روزِ آخرت (پر)	تو اس کی مثال

اور اللہ اور قیامت پر ایمان نہیں لاتا تو اس کی مثال

۱۔ اگر سائل کو کچھ نہ دیا جائے تو اس سے خوش غشی سے اچھی بات کہی جائے جو اسے ناگوار نہ گزرے اور اگر وہ سوال میں اصرار کرے یا زبان درازی کرے تو اس سے درگزر کیا جائے۔ سائل کو کچھ نہ دینے کی صورت میں اس سے اچھی بات کہنا اور اس کی زیادتی کو معاف کر دینا اس صدقے سے بہتر ہے جس کے بعد اسے عار دلائی جائے یا احسان جتایا جائے یا کسی دوسرے طریقے سے اسے کوئی تکلیف پہنچائی جائے۔ ۲۔ اس سے معلوم ہوا کہ ریاکاری سے اعمال کا ثواب باطل ہو جاتا ہے۔

صدقہ دے کر تکلیف پہنچانے سے بہتر اچھی بات کہہ دینا ہے

احسان جتا کر اور تکلیف دے کر صدقات کا ثواب باطل کرنے کی ممانعت

ریاکاری کے طور پر صدقہ کرنے والوں کی مثال



كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَأَصَابَهُ وَابِلٌ فَتَرَكَهُ

کَمَثَلِ صَفْوَانٍ	عَلَيْهِ	تُرَابٌ	فَأَصَابَهُ	وَابِلٌ	فَتَرَكَهُ
چکنے پتھر کی مثال جیسی	اس پر	مٹی (ہو)	تو بچھی اس پر	زوردار بارش	پس چھوڑ دیا اسے

ایسی ہے جیسے ایک چکنا پتھر ہو جس پر مٹی ہے تو اس پر زوردار بارش پڑی جس نے اسے صاف پتھر

صَلَدًا ۱ لَا يَقْدِرُونَ عَلَى شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوا ۚ وَاللَّهُ

صَلَدًا	لَا يَقْدِرُونَ	عَلَى شَيْءٍ	مِّمَّا	كَسَبُوا (۱)	وَاللَّهُ
صاف پتھر	وہ قدرت نہیں پائیں گے	کسی چیز پر	(اس میں) سے جو	انہوں نے کمایا	اور اللہ

کر چھوڑا، ایسے لوگ اپنے کمائے ہوئے اعمال سے کسی چیز پر قدرت نہ پائیں گے اور اللہ

لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ ۝ وَمَثَلُ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ

لَا يَهْدِي	الْقَوْمَ	الْكَافِرِينَ	وَمَثَلُ	الَّذِينَ	يُنْفِقُونَ
ہدایت نہیں دیتا	قوم (کو)	کفر کرنے والی	اور	مثال	ان لوگوں کی جو خرچ کرتے ہیں

کافروں کو ہدایت نہیں دیتا ○ اور جو لوگ اپنے مال

أَمْوَالَهُمْ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ وَتَثْبِيْتًا مِّنْ أَنْفُسِهِمْ

أَمْوَالَهُمْ	ابْتِغَاءَ	مَرْضَاتِ اللَّهِ	وَمَثَلُ	الَّذِينَ	يُنْفِقُونَ
اپنے اموال	چاہنے (کے لئے)	اللہ کی خوشنودیاں	اور	مثبت قدم رکھنے (کے لئے)	سے اپنے دل

اللہ کی خوشنودی چاہنے کے لئے اور اپنے دلوں کو مثبت قدم رکھنے کے لئے خرچ کرتے ہیں

كَمَثَلِ جَنَّةٍ بِرَبْوَةٍ أَصَابَهَا وَابِلٌ فَآتَتْ أُكُلَهَا ضَعْفَيْنِ ۚ

كَمَثَلِ جَنَّةٍ	بِرَبْوَةٍ	أَصَابَهَا	وَابِلٌ	فَآتَتْ	أُكُلَهَا	ضَعْفَيْنِ
باغ کی مثال جیسی	(جو) اونچی جگہ پر (ہو)	بچھی اسے	تیز بارش	تو وہ لایا	اپنا پھل	دگنا

ان کی مثال اس باغ کی سی ہے جو کسی اونچی زمین پر ہو اس پر زوردار بارش پڑی تو وہ باغ دگنا پھل لایا

۱۔ اطلاتیہ اور پوشیدہ دونوں طرح صدقہ کی اجازت ہے لیکن اپنی فکری حالت پر نظر رکھنا ضروری ہے۔ افسوس کہ ہمارے ہاں دینا کاری، احسان چمکانا اور ایذا دینا جیوں بد اعمال کی بھرمار ہے۔ پیسہ خرچ کر کے اپنے نام کے بیڑ دگلوں کو اپنی تصویر یا خبر چھپو اتنا عام معمول ہے، یونہی اگر خاندان میں کوئی کسی کی مدد کر دے تو زندگی بھر اسے دہاتا رہتا ہے اور جب دل کرے سب لوگوں کے سامنے اسے رسوا کر دیتا ہے، یہ نہایت برا ہے۔



فَإِنْ لَّمْ يُصِيبْهَا وَابِلٌ ۖ قَطْلٌ ۚ وَاللَّهُ بِمَا

فَإِنْ	لَّمْ يُصِيبْهَا	وَابِلٌ	قَطْلٌ (۱)	وَ	اللَّهُ	بِمَا
پھر اگر	نہ پہنچے اسے	تیز بارش	تو ہلکی سی پھوار، اوس (کافی ہے)	اور	اللہ	ساتھ جو (اسے جو)

پھر اگر زوردار بارش نہ پڑے تو ہلکی سی پھوار ہی کافی ہے اور اللہ

تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿۲۶۵﴾ أَيَوَّدُ أَحَدُكُمْ أَنْ تَكُونَ

تَعْمَلُونَ	بَصِيرٌ ﴿۲۶۵﴾	أَيَوَّدُ	أَحَدُكُمْ	أَنْ	تَكُونَ
تم کرتے ہو	دیکھنے والا (ہے)	کیا پسند کرے گا	تم میں سے کوئی ایک	کہ	ہو

تمہارے کام دیکھ رہا ہے ۝ کیا تم میں کوئی یہ پسند کرے گا کہ

لَهُ جَنَّةٌ مِّنْ ثَمَرَاتٍ ۖ وَآعْنَابٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا

لَهُ	جَنَّةٌ	مِّنْ	ثَمَرَاتٍ	وَ	آعْنَابٌ	تَجْرِي	مِّنْ	تَحْتِهَا
اس کے لئے	ایک باغ	سے	کھجور	اور	انگوروں (کا)	بہتی ہوں	سے	اس کے نیچے

اس کے پاس کھجور اور انگوروں کا ایک باغ ہو جس کے نیچے ندیاں

الْأَنْهَارُ ۚ لَهُ فِيهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ ۚ وَأَصَابَهُ

الْأَنْهَارُ	لَهُ	فِيهَا	مِّنْ	كُلِّ الثَّمَرَاتِ	وَ	أَصَابَهُ
نہریں، ندیاں	اس کے لئے (ہو)	اس (باغ) میں	سے	ہر ( طرح کا) پھل	اور	پہنچ جائے، آجائے اسے

بہتی ہوں، اس کے لئے اس میں ہر قسم کے پھل ہوں اور اسے

الْكِبَرُ ۚ لَهُ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَاءُ ۚ فَأَصَابَهَا إِعْصَارٌ

الْكِبَرُ	وَ	لَهُ	ذُرِّيَّةٌ	ضُعَفَاءُ	فَأَصَابَهَا	إِعْصَارٌ
بڑھاپا	اور (حالانکہ)	اس کے لئے (ہوں)	بچے	کمزور، ناتواں	پھر آئے اس (باغ) پر	ایک بگولا

بڑھاپا آجائے اور حال یہ ہو کہ اس کے کمزور و ناتواں بچے ہوں پھر اس پر ایک بگولا آئے

۱۔۔ اس آیت میں ان لوگوں کی مثال بیان کی گئی ہے جو خالصتاً فحشاء و فجور کے حصول اور اپنے دلوں کو ایمان پر استقامت دینے کیلئے اخلاص کے ساتھ عمل کرتے ہیں کہ جس طرح بوند غلہ کی بہتر زمین کا باغ ہر حال میں خوب پھلتا ہے خواہ بارش کم ہو یا زیادہ، ایسے ہی با اخلاص مومن کا صدقہ کم ہو یا زیادہ اللہ تعالیٰ اس کو بڑھاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دل کی کیفیت دیکھی جاتی ہے نہ کہ قطع مال کی مقدار۔

ربا کاری کے طور پر صدقہ کرنے والوں کے لئے دلی بلا دینے والی مثال



فِيهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ ۚ كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ الْآيَاتِ

فِيهِ	نَارٌ	فَاحْتَرَقَتْ <sup>(۱)</sup>	كَذَلِكَ	يُبَيِّنُ	اللَّهُ	لَكُمْ	الْآيَاتِ
اس میں (ہو)	آگ	تو وہ باغ جل جائے	اسی طرح	بیان فرماتا ہے	اللہ	تمہارے لئے	آیتیں

جس میں آگ ہو تو سارا باغ جل جائے۔ اللہ تم سے اسی طرح اپنی آیتیں کھول کر بیان کرتا ہے

لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُونَ ﴿۳۱﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنْفِقُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا

لَعَلَّكُمْ	تَتَفَكَّرُونَ ﴿۳۱﴾	يَا أَيُّهَا	الَّذِينَ	آمَنُوا	أَنْفِقُوا	مِنْ	طَيِّبَاتِ	مَا
تاکہ تم	غور و فکر کرو	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	خرچ کرو	سے	پاکیزہ	جو

تاکہ تم غور و فکر کرو ۝ اے ایمان والو! اپنی پاک کمائیوں میں

كَسَبْتُمْ وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ وَمَا

كَسَبْتُمْ	وَمَا	أَخْرَجْنَا	لَكُمْ	مِنْ	الْأَرْضِ	وَمَا
تم نے کمایا	اور	ہم نے نکالا	تمہارے لئے	سے	زمین	اور

سے اور اس میں سے جو ہم نے تمہارے لئے زمین سے نکالا ہے (اللہ کی راہ میں) کچھ خرچ کرو اور

لَا تَيَسَّمُوا الْغَيْبِ مِنْهُ تُنْفِقُونَ وَلَسْتُمْ

لَا تَيَسَّمُوا	الْغَيْبِ	مِنْهُ	تُنْفِقُونَ	وَلَسْتُمْ
ارادہ نہ کرو	ردی چیز (دینے کا)	اس (کمائی) میں سے	خرچ کرتے ہوئے	اور (حالانکہ) تم نہیں ہو

خرچ کرتے ہوئے خاص ناقص مال (دینے) کا ارادہ نہ کرو حالانکہ (اگر وہی تمہیں دیا جائے تو)

يَأْخُذِيهِ إِلَّا أَنْ تُغِيبُوا فِيهِ ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ

يَأْخُذِيهِ	إِلَّا	أَنْ	تُغِيبُوا	فِيهِ	وَلَسْتُمْ	أَنْ
پکڑنے والے، لینے والے اے	مگر	یہ کہ	چشم پوشی کرو	اس میں	اور	جان لو

تم اسے چشم پوشی کئے بغیر قبول نہیں کر دگے اور جان رکھو کہ

۱۔ اللہ اکبر! کس قدر دل دہلا دینے والی مثال ہے۔ اے کاش کہ ہم کچھ جانیں اور اپنے تمام اعمال، کمالات، ذکر و درود، طاعات و نعت غلٹی، حج و عمرہ، زکوٰۃ و صدقات وغیرہ کو ریاکاری کی تہ کاہری سے بچائیں اور اپنے اعمال کا محاسبہ کرنا شروع کر دیں۔

۲۔ بہت سے لوگ خود تو ہمارا استعمال کرتے ہیں لیکن جب ہمارا خدا میں دینے کو ہوتا ہے تو ناقصی استعمال اور گھٹیا قسم کا مال دیتے ہیں۔ ان کیلئے اس آیت میں عبرت ہے۔ اگر کوئی چیز فی نفسہ اچھی ہے لیکن آدمی کو خود پسند نہیں تو اسے دینے میں حرج نہیں، حرج محض ہے جب چیز اچھی نہ ہونے کی وجہ سے نا پسند ہو۔



اللَّهُ عَنِّي حَيِّدٌ ۝۲۷ الشَّيْطَانُ يَعِدُّكُمْ الْفَقْرَ ۝

اللَّهُ	عَنِّي	حَيِّدٌ ۝۲۷	الشَّيْطَانُ	يَعِدُّكُمْ	الْفَقْرَ ۝
اللہ	بے پرواہ، بے نیاز	تعریف کیا ہوا	شیطان	ڈراتا ہے تمہیں	محتاجی، تنگدستی (سے) اور

اللہ بے پرواہ، حمد کے لائق ہے ○ شیطان تمہیں محتاجی کا اندیشہ دلاتا ہے اور

يَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاءِ ۝ وَاللَّهُ يَعِدُّكُمْ مَغْفِرَةً ۝

يَاْمُرُكُمْ	بِالْفَحْشَاءِ	وَاللَّهُ	يَعِدُّكُمْ	مَغْفِرَةً
علم دیتا ہے تمہیں	بے حیائی کا	اور اللہ	وعدہ فرماتا ہے تم سے	مغفرت، بخشش (کا)

بے حیائی کا حکم دیتا ہے اور اللہ تم سے اپنی طرف سے بخشش

مِّنْهُ وَفَضْلًا ۝ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ۝ يُؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ

مِّنْهُ	وَفَضْلًا	وَاللَّهُ	وَاسِعٌ	عَلِيمٌ ۝	يُؤْتِي	الْحِكْمَةَ	مَنْ
اپنی طرف سے	اور فضل (کا)	اور اللہ	وسعت والا	علم والا	دیتا ہے	حکمت	جسے

اور فضل کا وعدہ فرماتا ہے اور اللہ وسعت والا، علم والا ہے ○ اللہ جسے چاہتا ہے حکمت

يَشَاءُ ۝ وَمَنْ يُؤْتِ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا ۝

يَشَاءُ	وَمَنْ	يُؤْتِ	الْحِكْمَةَ	فَقَدْ	أُوتِيَ	خَيْرًا	كَثِيرًا
وہ چاہے	اور جسے	دی گئی	حکمت	تو حقیق، بیشک	اسے دی گئی	بھلائی	کثیر، بہت

دیتا ہے اور جسے حکمت دی جائے تو بیشک اسے بہت زیادہ بھلائی مل گئی

وَمَا يَدْكُرُ إِلَّا أَزْوَاجًا لِّبَاطٍ ۝ وَمَا أَنْفَقْتُمْ

وَمَا يَذْكُرُ إِلَّا	أُولَئِكَ الْأَنْبَاءِ ﴿٥٦﴾	وَمَا أَنْفَقْتُمْ
اور نصیحت حاصل نہیں کرتے	مگر عقل والے	اور جو تم خرچ کرو

اور عقل والے ہی نصیحت مانتے ہیں ○ اور تم جو خرچ

۱۔ شیطان طرح طرح سے دوسرے دلاتا ہے کہ اگر تم خرچ کرو گے، صدقہ دو گے تو خود فقیر و نادار ہو جاؤ گے لہذا خرچ نہ کرو۔ یہ شیطان کی بہت بڑی چال ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے وقت اس طرح کے اندیشے دلاتا ہے حالانکہ جن لوگوں کے دلوں میں یہ وسوسہ ڈالا جا رہا ہوتا ہے وہی لوگ شادی بیاہ میں جائز و ناجائز سماعت پر اور عام زندگی میں بے دریغ خرچ کر رہے ہوتے ہیں۔

راہ خدا میں خرچ کرنے پر محتاجی سے ڈراتا شیطان کا کام ہے

علم و حکمت کی تعلیمات

کوئی صدقہ اور خیر اللہ تعالیٰ سے پوشیدہ نہیں



مِّنْ تَفَقُّعٍ أَوْ تَذَرْتُمْ مِّنْ تَذِيرٍ فَإِنَّ اللَّهَ

مِّنْ	تَفَقُّعٍ	أَوْ	تَذَرْتُمْ	مِّنْ	تَذِيرٍ	فَإِنَّ	اللَّهَ
سے	کوئی خرچ	یا	تم نذر مانو	سے	کوئی نذر	پس	اللہ

کر دیا کوئی نذر مانو اللہ

يَعْلَمُهُ ۖ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ ۝۲۴۰ إِنَّ تَبَدُّوا

يَعْلَمُهُ	وَمَا	لِلظَّالِمِينَ	مِنْ	أَنْصَارٍ	إِنَّ	تَبَدُّوا
جانتا ہے اے	اور	ظالموں کے لئے	سے	کوئی مددگار	اگر	تم ظاہر کرو

اے جانتا ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ○ اگر تم اعلان

الصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا هِيَ ۚ وَإِنْ تُخَفُّوْهَا وَتُؤْتُوْهَا

الصَّدَقَاتِ	فَنِعِمَّا	هِيَ	وَ	إِنْ	تُخَفُّوْهَا	وَتُؤْتُوْهَا
صدقات، خیراتیں	تو کیا ہی اچھی ہے	وہ (خیرات)	اور	اگر	تم چھپا دے	دے

خیرات دے تو وہ کیا ہی اچھی بات ہے اور اگر تم چھپا کر

الْفُقَرَاءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۖ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِّنْ

الْفُقَرَاءَ	فَهُوَ	خَيْرٌ	لَّكُمْ	وَ	يُكَفِّرُ	عَنْكُمْ	مِّنْ
فقیروں (کو)	تو وہ	سب سے بہتر (ہے)	تمہارے لئے	اور	مٹا دے گا	تم سے	سے

فقیروں کو دو تو یہ تمہارے لئے سب سے بہتر ہے اور اللہ تم سے تمہاری کچھ

سَيِّئَاتِكُمْ ۖ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ۝۲۴۱ لَيْسَ

سَيِّئَاتِكُمْ	وَاللَّهُ	بِمَا	تَعْمَلُونَ	خَبِيرٌ	لَيْسَ
تمہاری برائیوں (گناہوں کو)	اور	اللہ	تم کرتے ہو	خبردار (ہے)	نہیں ہے

برائیاں مٹا دے گا اور اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے ○ لوگوں کو

۱۔ یہاں آیت میں وعدہ اور وعید دونوں بیان کئے گئے ہیں کیونکہ لڑیا لیا کہ تم جو خرچ کرو خواہ نیکی میں یا بدی میں جو فی تم جو نذر مانو، ایسے کام کی یا گناہ کے کام کی، ان تمام چیزوں کو اللہ تعالیٰ جانتا ہے، تو وہی عمل، خرچ اور نذر پر ثواب دے گا جبکہ گناہ کے عمل، خرچ اور نذر پر سزا دے گا۔

۲۔ اکثر و بیشتر اعمال میں نیکی کا وعدہ ہے کہ وہ غنیمت اور اعلیٰ درجہ کی نیکی کیلئے اعلانیہ کرنا حرام ہے اور دوسروں کی ترغیب کیلئے کرنا ثواب ہے۔ مثلاً حج و عمارت بہت سے اعمال اعلانیہ اسی لئے کرتے ہیں کہ ان کے مریدین و متبعین کو ترغیب ہو۔

صدقہ خیر اور اعلانیہ دونوں طرح جا رہے

کسی کو ہدایت دے دیا اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے



رضائے الٰہی کے لئے صدقہ کرنے کا نادمہ بندے کو ہی ہو گا

عَلَيْكَ هُدَاهُمْ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ ۚ وَ

عَلَيْكَ <sup>(۱)</sup>	هُدَاهُمْ	وَ	لَكِنَّ	اللَّهُ	يَهْدِي	مَنْ	يَشَاءُ	وَ
تم پر	ہدایت دے دینا نہیں	اور	لیکن	اللہ	ہدایت دیتا ہے	جسے	وہ چاہے	اور

ہدایت دے دینا تم پر لازم نہیں، ہاں اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت دے دیتا ہے اور

مَا تَنْفِقُوا مِنْ خَيْرٍ فَلَا تُنْفِسْكُمْ ۚ وَمَا تَنْفِقُونَ

مَا	تَنْفِقُوا	مِنْ	خَيْرٍ	فَلَا تُنْفِسْكُمْ	وَ	مَا تَنْفِقُونَ
جو	تم خرچ کرو	سے	بھلائی (اچھی چیز)	تو تمہاری جانوں کے لئے (ہے)	اور	خرچ نہ کرو

تم جو اچھی چیز خرچ کرو تو وہ تمہارے لئے ہی فائدہ مند ہے اور تم

إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللَّهِ ۚ وَمَا تَنْفِقُوا مِنْ

إِلَّا	ابْتِغَاءَ	وَجْهِ اللَّهِ	وَ	مَا	تَنْفِقُوا	مِنْ
مگر	چاہنے (کے لئے)	وجہ اللہ (اللہ کی خوشنودی)	اور	جو	تم خرچ کرو گے	سے

اللہ کی خوشنودی چاہنے کیلئے ہی خرچ کرو اور جو مال تم خرچ کرو

خَيْرٌ يُؤْفَاقُ إِلَيْكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تُظْلَمُونَ ﴿۲۷۲﴾

خَيْرٌ	يُؤْفَاقُ	إِلَيْكُمْ	وَ	أَنْتُمْ	لَا تُظْلَمُونَ ﴿۲۷۲﴾
بھلائی (مال)	پورا پورا دیا جائے گا	تمہاری طرف (تمہیں)	اور	تم	ظلم نہیں کئے جاؤ گے

کے وہ تمہیں پورا پورا دیا جائے گا اور تم پر کوئی زیادتی نہیں کی جائے گی ○

لِلْفُقَرَاءِ الَّذِينَ أُحْصِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا يَسْتَطِيعُونَ

لِلْفُقَرَاءِ <sup>(۲)</sup>	الَّذِينَ	أُحْصِرُوا	فِي	سَبِيلِ اللَّهِ	لَا يَسْتَطِيعُونَ
فقیروں کے لئے	وہ لوگ جو	روک دیئے گئے	میں	اللہ کی راہ	طاقت نہیں رکھتے

ان فقیروں کے لئے جو اللہ کے راستے میں روک دیئے گئے، وہ زمین

۱۔ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بشیر و نذر اور داعی الیٰہی و دعوت دینے والے بنا کر بھیجے گئے ہیں، آپ کا فرض و دعوت دینے سے پورا ہو جاتا ہے اور اس سے زیادہ ہر دھند آپ پر لازم نہیں۔

۲۔ یہ آیت اہل سفر کے حق میں نازل ہوئی۔ ان حضرات کی تعداد چار سو کے قریب تھی یہ ہجرت کر کے مدینہ طیبہ حاضر ہوئے تھے۔ یہاں نہ ان کا مکان تھا اور نہ کنبہ قبیلہ اور نہ ان حضرات نے شادی کی تھی، ان کے تمام لوازمات عبادت میں صرف ہوتے تھے، رات میں قرآن کریم سمجھنا دن میں جہاد کے کام میں رہنا ان کا شب و روز کا معمول تھا۔



صَرَبًا فِي الْأَرْضِ يَخْسِبُهُمُ الْجَاهِلُ أَغْنِيَاءَ مِنْ

مَثَرَتَا	فِي الْأَرْضِ	يَخْسِبُهُمُ	الْجَاهِلُ	أَغْنِيَاءَ	مِنْ
چلنے پھرنے (کی)	زمین میں	بکھتے ہیں انہیں	ناواقف	مالدار	سے

چل پھر نہیں سکتے۔ ناواقف انہیں سوال کرنے سے بچنے کی وجہ سے مالدار

التَّعَفُّفُ تَعْرِفُهُمْ بِسَيِّئِهِمْ لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ

التَّعَفُّفُ	تَعْرِفُهُمْ	بِسَيِّئِهِمْ <sup>(۱)</sup>	لَا يَسْأَلُونَ	النَّاسَ
سوال نہ کرنے (کی وجہ سے)	تم پہچان لو گے انہیں	ان کی نشانی سے	وہ سوال نہیں کرتے	لوگوں (سے)

بکھتے ہیں۔ تم انہیں ان کی علامت سے پہچان لو گے۔ وہ لوگوں سے لپٹ کر سوال

إِلْحَاقًا وَمَا تَنْفِقُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ

إِلْحَاقًا	وَمَا	تَنْفِقُوا	مِنْ	خَيْرٍ	فَإِنَّ	اللَّهَ	بِهِ
لپٹ کر، گڑگڑا کر	اور	جو	تم خرچ کرو	سے	بھلائی (مال)	پس بیشک	اللہ اس کو

نہیں کرتے اور تم جو خیرات کرو اللہ اسے

عَلَيْهِمُ ۝ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا

عَلَيْهِمُ ۝	الَّذِينَ	يُنْفِقُونَ	أَمْوَالَهُمْ	بِاللَّيْلِ	وَالنَّهَارِ	سِرًّا
جاننے والا	وہ لوگ جو	خرچ کرتے ہیں	اپنے اموال	رات میں	اور دن (میں)	پوشیدہ

جانتا ہے ۝ وہ لوگ جو رات میں اور دن میں، پوشیدہ

وَعَلَانِيَةً فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ

وَعَلَانِيَةً	فَلَهُمْ	أَجْرُهُمْ	عِنْدَ	رَبِّهِمْ	وَلَا	خَوْفٌ
اور اعلانیہ	ان کے لئے	ان کا اجر	پاس	ان کے رب (کے)	اور	نہیں کوئی خوف

اور اعلانیہ اپنے مال خیرات کرتے ہیں ان کے لئے ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے۔ ان پر نہ کوئی خوف

۱۔ انہی حضرات کی صف میں وہ علماء و طلبہ و مبلغین و خادما و عیال ہیں جو دینی کاموں میں مشغولیت کی وجہ سے کمالے کی فرمت نہیں پاتے۔ یہ لوگ اپنی

عزت و وقار اور مروت کی وجہ سے لوگوں سے سوال بھی نہیں کرتے اور اپنے فقر کو بھی چھپاتے ہیں جس کی وجہ سے لوگ سمجھتے ہیں کہ ان کا گزارا بہت اچھا ہو رہا

ہے لیکن حقیقت اس کے برعکس ہوتی ہے کہ تحقیق کرنے سے ان کی زندگیوں کا مشقت سے بھرپور ہونا بہت سی علامات و قرائن سے معلوم ہو جائے گا

پوشیدہ اور اعلانیہ مال خرچ کرنے والوں کا اجر و ثواب

تِلْكَ الرُّسُلُ ۳



عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿۲۴﴾ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا

عَلَيْهِمْ	وَلَا	هُمْ	يَحْزَنُونَ ﴿۲۴﴾	الَّذِينَ	يَأْكُلُونَ	الرِّبَا	(۱)
ان پر	اور نہ	وہ	غمگین ہوں گے	وہ لوگ جو	کھاتے ہیں	سود	

ہو گا اور نہ وہ غمگین ہوں گے ○ جو لوگ سود کھاتے ہیں

لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ

لَا يَقُومُونَ	إِلَّا	كَمَا	يَقُومُ	الَّذِي	يَتَخَبَّطُهُ	الشَّيْطَانُ
وہ کھڑے نہیں ہوں گے	مگر	جس طرح	کھڑا ہوتا ہے	(جو جسے)	پاگل بنا دے اے	شیطان

وہ قیامت کے دن نہ کھڑے ہوں گے مگر اس شخص کے کھڑے ہونے کی طرح جسے آسیب نے چھو کر

مِنَ الْمَيْسِ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا إِنَّمَا الْبَيْعُ

مِنَ الْمَيْسِ	ذَٰلِكَ	بِأَنَّهُمْ	قَالُوا	إِنَّمَا	الْبَيْعُ
سے	یہ (سزا)	(اس) وجہ سے کہ وہ	انہوں نے کہا	صرف، ہی	خرید و فروخت، تجارت

پاگل بنا دیا ہو۔ یہ سزا اس وجہ سے ہے کہ انہوں نے کہا: خرید و فروخت بھی تو

مِثْلُ الرِّبَا ۚ وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا ۚ

مِثْلُ الرِّبَا	وَلَا	أَحَلَّ	اللَّهُ	الْبَيْعَ	وَحَرَّمَ	الرِّبَا	(۲)
سود کی مثل (ہے)	اور (حالانکہ)	حلال فرمائی	اللہ (نے)	خرید و فروخت	اور	حرام کیا	سود

سود ہی کی طرح ہے حالانکہ اللہ نے خرید و فروخت کو حلال کیا اور سود کو حرام کیا

فَمَنْ جَاءَهُ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَبِّهِ فَاتَّقِهَا

فَمَنْ	جَاءَهُ	مَوْعِظَةٌ	مِّنْ	رَّبِّهِ	فَاتَّقِهَا
تو جس شخص	آئے اس کے پاس	کوئی نصیحت	کی طرف سے	اس کے رب	پھر وہ رک گیا، باز آگیا

تو جس کے پاس اس کے رب کی طرف سے نصیحت آئی پھر وہ باز آگیا

۱۔ اس آیت میں مال کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا غضب اور جہنم کمانے والوں کے ایک بڑے طبقے یعنی سود خوروں کا ذکر اور انہماک بیان کیا گیا ہے۔

۲۔ یہاں سود خوروں کا وہ شبہ بیان کیا جا رہا ہے جو زمانہ اسلام سے پہلے سے لے کر آج تک چلا آ رہا ہے۔ وہ یہ کہ تجارت اور سود میں کیا فرق ہے؟ دونوں ایک جیسے تو ہیں۔ تجارت میں کوئی مسلمان دے کر نفع حاصل کیا جاتا ہے اور سود میں رقم دے کر نفع حاصل کیا جاتا ہے حالانکہ دونوں میں بہت فرق ہے اور مسلمان کیلئے سب سے بڑا فرق یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تجارت کو حلال کیا ہے اور سود کو حرام کیا ہے۔



قُلْ مَا سَلَكَ<sup>۱</sup> وَ أَمْرًا إِلَى اللَّهِ<sup>۲</sup> وَ

قُلْ	مَا	سَلَكَ <sup>(۱)</sup>	وَ	أَمْرًا	إِلَى	اللَّهُ	وَ
تو اس کے لئے	وہ جو	پہلے گزر چکا (لے چکا)	اور	اس کا معاملہ	کی طرف (کے سپرد)	اللہ	اور

تو اس کیلئے حلال ہے وہ جو پہلے گزر چکا اور اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے اور

## مَنْ عَادَ فَأُولَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿۷۵﴾

مَنْ	عَادَ	فَأُولَئِكَ	أَصْحَابُ النَّارِ	هُمْ	فِيهَا	خَالِدُونَ ﴿۷۵﴾
جو	لوٹے (دوبارہ سود کھائے)	تو یہ لوگ	آگ والے	وہ	اس میں	ہمیشہ رہنے والے

جو دوبارہ ایسی حرکت کریں گے تو وہ دوزخی ہیں، وہ اس میں مدتوں رہیں گے ○

يَسْحَقُ اللَّهُ الرِّبَا وَيُزِي الصَّدَقَاتِ<sup>۳</sup> وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ

يَسْحَقُ	اللَّهُ	الرِّبَا	وَ	يُزِي	الصَّدَقَاتِ	وَ	اللَّهُ	لَا يُحِبُّ
مٹاتا ہے	اللہ	سود	اور	بڑھاتا ہے	صدقات	اور	اللہ	پسند نہیں کرتا

اللہ سود کو مٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے اور اللہ کسی

## كُلَّ كَفَّارٍ أَثِيمٍ ﴿۷۶﴾ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا

كُلَّ كَفَّارٍ	أَثِيمٍ ﴿۷۶﴾	إِنَّ	الَّذِينَ	آمَنُوا	وَ	عَمِلُوا
ہر بڑے ناشکرے	بڑے گنہگار (کو)	بیشک	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	عمل کئے

ناشکرے، بڑے گنہگار کو پسند نہیں کرتا ○ بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے

## الصَّلَاحَاتِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ لَهُمْ

الصَّلَاحَاتِ	وَ	أَقَامُوا	الصَّلَاةَ	وَ	آتَوُا	الزَّكَاةَ	لَهُمْ
اچھے، نیک	اور	قائم کی	نماز	اور	ادا کی، دی	زکوٰۃ	ان کے لئے

کام کئے اور نماز قائم کی اور زکوٰۃ دی ان کا

۱۔ سود کا لین دین چونکہ ایک عرصے سے چلتا آ رہا تھا تو فرمایا گیا کہ جب حکم الہی نازل ہو گیا تو اب اس پر عمل کرتے ہوئے جو آئندہ سود لینے سے باز آیا تو حرمت کا حکم نازل ہونے سے پہلے جو وہ لیتا رہا اس پر اس کی کوئی گرفت نہ ہوگی اور اس کی معافی کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے حوالے ہے۔

۲۔ سود کو حلال سمجھ کر کھانے والا کافر ہے کیونکہ یہ حرام قسمی ہے اور کسی بھی حرام قسمی کو حلال جانے والا کافر ہے اور ایسا شخص ہمیشہ جہنم میں رہے گا اور جو شخص سود کو حرام سمجھتے ہوئے کھائے تو وہ سخت گناہگار ہے اور عرصہ دراز تک جہنم میں رہے گا۔



أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ

أَجْرُهُمْ	عِنْدَ	رَبِّهِمْ	وَلَا	خَوْفٌ	عَلَيْهِمْ	وَلَا	هُمْ
ان کا اجر	پاس	ان کے رب (کے)	اور	کوئی خوف	ان پر	اور	وہ

ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے اور ان پر نہ کوئی خوف ہو گا اور نہ وہ

يَحْزَنُونَ ﴿۳۷﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَذَرُوا

يَحْزَنُونَ ﴿۳۷﴾	يَا أَيُّهَا	الَّذِينَ	آمَنُوا	اتَّقُوا	اللَّهَ	وَلَا	ذَرُوا
غمگین ہوں گے	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	ڈرتے رہو	اللہ (سے)	اور	چھوڑ دو

غمگین ہوں گے ○ اے ایمان والو! اگر تم ایمان والے ہو تو اللہ سے ڈرو اور

مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا إِن كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿۳۸﴾ فَإِن لَّمْ تَفْعَلُوا

مَا	بَقِيَ	مِنَ	الرِّبَا	إِن كُنْتُمْ	مُؤْمِنِينَ ﴿۳۸﴾	فَإِن لَّمْ	تَفْعَلُوا
وہ جو	باقی رہ گیا	سے	سود	اگر	تم ہو	ایمان والے	پھر اگر تم نہ کرو (ایسا)

جو سود باقی رہ گیا ہے اسے چھوڑ دو ○ پھر اگر تم ایسا نہیں کرو گے

فَإِذْنُوا بِحَرْبٍ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ ۚ وَإِن

فَإِذْنُوا ﴿۱﴾	بِحَرْبٍ	مِّنَ	اللَّهِ	وَرَسُولِهِ	وَإِن
تو جان لو، یقین کر لو	لڑائی کا	کی طرف سے	اللہ	اس کے رسول	اور اگر

تو اللہ اور اللہ کے رسول کی طرف سے لڑائی کا یقین کر لو اور اگر

تُبَيِّنُكُمْ فَلَئِمَّ رُءُوسُ أَمْوَالِكُمْ ۚ لَا تَظْلِمُونَ وَ

تُبَيِّنُكُمْ	فَلَئِمَّ	رُءُوسُ أَمْوَالِكُمْ	لَا تَظْلِمُونَ	وَ
تم تو بہ کرو	تو تمہارے لئے	اپنے مالوں کا اصل حصہ	نہ تم ظلم کرو (نہ نقصان پہنچاؤ)	اور

تم تو بہ کرو تو تمہارے لئے لہنا اصل مال لینا جائز ہے۔ نہ تم کسی کو نقصان پہنچاؤ اور

①۔ یہ شدید ترین وعید ہے، کس کی مجال کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے لڑائی کا تصور بھی کرے، چنانچہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو جن اصحاب کا سودی معاملہ تھا انہوں نے اپنے سودی مطالبات چھوڑ دیے اور سود لینے دینے سے توبہ کر لی۔ لیکن آج کل کے نام نہاد مسلمان دانشوروں کا حال یہ ہے کہ وہ توبہ کی بھانے آگے سے خود اللہ تعالیٰ کو اعلان جنگ کر رہے ہیں اور سود کی اہمیت و ضرورت پر کتابیں، آرٹیکل، مضامین اور کالم لکھ رہے ہیں۔



## لَا تُظْلَمُونَ ﴿۲۷۹﴾ وَإِنْ كَانَ ذُو عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ إِلَىٰ

لَا تُظْلَمُونَ ﴿۲۷۹﴾	وَ	إِنْ	كَانَ	ذُو عُسْرَةٍ	فَنَظِرَةٌ	إِلَىٰ
نہ ظلم کیا جائے (نہ نقصان اٹھائے)	اور	اگر	ہو	فقیہ والا، مفلس (مقروض)	تو مہلت دینا	تک

نہ تمہیں نقصان ہو ○ اور اگر مقروض تنگ دست ہو تو اسے آسانی تک مہلت دو

## مَيْسَرَةٍ ۖ وَأَنْ تَصَدَّقُوا خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ

مَيْسَرَةٍ	وَ	أَنْ	تَصَدَّقُوا	خَيْرٌ	لَّكُمْ	إِنْ
آسانی	اور	یہ کہ	تم (قرض) صدقہ کرو	سب سے بہتر (ہے)	تمہارے لئے	اگر

اور تمہارا قرض کو صدقہ کر دینا تمہارے لئے سب سے بہتر ہے اگر

## كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿۲۸۰﴾ وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ

كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿۲۸۰﴾	وَ	اتَّقُوا	يَوْمًا	تُرْجَعُونَ	فِيهِ
تم جان لیتے	اور	ڈرو	(اس) دن (سے)	لوٹائے جاؤ گے	اس میں

تم جان لو ○ اور اس دن سے ڈرو جس میں تم اللہ کی طرف

## إِلَى اللَّهِ تَتَوَفَّى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَ

إِلَى اللَّهِ	تَتَوَفَّى	كُلُّ نَفْسٍ	مَّا	كَسَبَتْ	وَ
اللہ	پھر	بھرپور دیا جائے گا (بدل)	ہر جان (کی)	(اس کا) جو	اس نے کمایا

لوٹائے جاؤ گے پھر ہر جان کو اس کی کمائی بھرپور دی جائے گی اور

## هُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿۲۸۱﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا

هُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿۲۸۱﴾	يَا أَيُّهَا	الَّذِينَ	آمَنُوا	إِذَا
ظلم نہیں کئے جائیں گے	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	جب

ان پر ظلم نہیں ہو گا ○ اے ایمان والو واجب

۱۔ یہ آیت اگرچہ سولے سے ہے لیکن عمومی زندگی میں بھی شریعت اور عقل کا تقاضا ہے کہ نہ ظلم کیا جائے اور نہ ظلم برداشت کیا جائے یعنی ظلم کو ختم کرنے کی کوشش کرنی چاہئے کیونکہ بعض اوقات ظلم کو برداشت کرنا عالم کو مزید جری کرتا ہے۔ ہاں جہاں ظلم و غرور کی صورت ختم ہو وہاں اسے اختیار کیا جائے۔

۲۔ مظلوم ہوا کہ قرض دار اگر تنگ دست یا نادار ہو تو اس کو مہلت دینا یا قرض کا کچھ حصہ یا پورا قرضہ معاف کر دینا اجر عظیم کا سبب ہے۔ اس کے مزید تفصیل جاننے کے لئے تفسیر صراط الایمان ص ۱۷۱، ۱۷۲ کا مطالعہ فرمائیں۔

تنگ دست قرض دار کو مہلت دینے اور قرض معاف کر دینے کی ترغیب

قیامت کے ہولناک دن سے ڈرنے کا حکم

ادھار کا معاملہ لکھنے کا حکم

۴۵۱



کاتب انصاف کے ساتھ لکھے اور لکھنے سے انکار نہ کرے

تَدَايَيْتُمْ بِدِينٍ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوهُ ۖ وَلْيَكْتُبْ

تَدَايَيْتُمْ	بِدِينٍ	إِلَىٰ	أَجَلٍ	مُّسَمًّى	فَاكْتُبُوهُ <sup>(۱)</sup>	و	لْيَكْتُبْ
لین دین کرو	قرض کا	تک	مدت	مقررہ	تو لکھ لو اسے	اور	چاہئے کہ لکھے

تم ایک مقرر مدت تک کسی قرض کا لین دین کرو تو اسے لکھ لیا کرو اور تمہارے درمیان

بَيْنَكُمْ كَاتِبٌ بِالْعَدْلِ ۚ وَلَا يَأْبَ كَاتِبٌ أَنْ

بَيْنَكُمْ	كَاتِبٌ	بِالْعَدْلِ	و	لَا يَأْبَ	كَاتِبٌ	أَنْ
تمہارے درمیان	لکھنے والا	انصاف کے ساتھ	اور	انکار نہ کرے	لکھنے والا	(اس سے) کہ

کسی لکھنے والے کو انصاف کے ساتھ (معادہ) لکھنا چاہئے اور لکھنے والا لکھنے سے انکار نہ کرے

يَكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللَّهُ فَلْيَكْتُبْ ۚ وَلْيُمْلِلِ

يَكْتُبَ	كَمَا	عَلَّمَهُ	اللَّهُ	فَلْيَكْتُبْ	و	لْيُمْلِلِ
لکھے	جیسے	سکھایا اسے	اللہ (نے)	پس اسے لکھ دینا چاہئے	اور	وہ لکھوائے

جیسا کہ اسے اللہ نے سکھایا ہے تو اسے لکھ دینا چاہئے اور جس شخص پر

الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلِيَتَّقِ اللَّهَ رَبَّهُ

الَّذِي	عَلَيْهِ	الْحَقُّ	و	لِيَتَّقِ	اللَّهُ	رَبَّهُ
جس	اس پر	حق (قرض ہے)	اور	اسے ڈرنا چاہئے	اللہ (سے)	اپنے رب (سے)

حق لازم آتا ہے وہ لکھاتا جائے اور اللہ سے ڈرے جو اس کا رب ہے

وَلَا يَبْخَسُ مِنْهُ شَيْئًا ۚ فَإِنْ كَانَ الَّذِي عَلَيْهِ

و	لَا يَبْخَسُ	مِنْهُ	شَيْئًا	فَإِنْ	كَانَ	الَّذِي	عَلَيْهِ
اور	کم نہ کرے	اس (قرض) سے	کچھ	پھر اگر	ہو	وہ جس	اس پر

اور اس حق میں سے کچھ کمی نہ کرے پھر جس پر حق آتا ہے اگر وہ

۱۔ جب ادھار کا کوئی معاملہ ہو، خواہ قرض کا لین دین ہو یا غریب و فرد محتاج، رقم پہلے دی ہو اور مال بعد میں لینا ہے یا مال ادھار پر دیدیا اور رقم بعد میں وصول کرتی ہے، یونہی دکان یا مکان کرایہ پر لیتے ہوئے ایڈوائس یا کرایہ کا معاملہ ہو، اس طرح کی تمام صورتوں میں معاہدہ لکھ لینا چاہئے۔ یہ حکم واجب نہیں لیکن اس پر عمل کرنا بہت سی تکالیف سے بچاتا ہے جبکہ ہمارے زمانے میں تو اس حکم پر عمل کرنا انتہائی اہم ہو چکا ہے۔

معادہ انصاف کے ساتھ لکھنا چاہئے

جو لکھنے پر قادر نہ ہو وہ دوسرے سے لکھوائے



الْحَقُّ سَفِيهًا أَوْ ضَعِيفًا أَوْ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يُبَيِّنَ

الْحَقُّ	سَفِيهًا	أَوْ	ضَعِيفًا	أَوْ	لَا يَسْتَطِيعُ	أَنْ	يُبَيِّنَ
حق (قرض ہے)	نا سمجھ، کم عقل	یا	کمزور	یا	طاقت نہ رکھتا ہو	کہ	لکھوائے

بے عقل یا کمزور ہو یا لکھوانہ سکتا ہو

هُوَ قَلِيلٌ وَلِيَّهُ بِالْعَدْلِ<sup>۱</sup> وَاسْتَشْهَدُوا

هُوَ	قَلِيلٌ	وَلِيَّهُ	بِالْعَدْلِ	وَ	اسْتَشْهَدُوا
وہ	تو چاہئے کہ لکھوائے	اس کا ولی، سرپرست	انصاف کے ساتھ	اور	گواہ بنالو

تو اس کا ولی انصاف کے ساتھ لکھوادے اور اپنے

شَهِيدَيْنِ مِنْ رَجَالِكُمْ فَإِنْ لَمْ يَكُونَا رَجُلَيْنِ

شَهِيدَيْنِ	مِنْ	رَجَالِكُمْ	فَإِنْ	لَمْ يَكُونَا	رَجُلَيْنِ
دو گواہ	سے	اپنے مردوں	پھر اگر	نہ ہوں	دو مرد

مردوں میں سے دو گواہ بنالو پھر اگر دو مرد نہ ہوں

فَرَجُلٌ وَامْرَأَتْنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ

فَرَجُلٌ	وَ	امْرَأَتْنِ	مِمَّنْ	تَرْضَوْنَ	مِنَ الشُّهَدَاءِ
تو ایک مرد	اور	دو عورتیں	جن سے	تم راضی ہو	گواہوں

تو ایک مرد اور دو عورتیں ان گواہوں میں سے (منتخب کرلو) جنہیں تم پسند کرو

أَنْ تَضِلَّ إِحْدَاهُمَا فَتُذَكِّرَ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى<sup>۲</sup>

أَنْ	تَضِلَّ	إِحْدَاهُمَا	فَتُذَكِّرَ	إِحْدَاهُمَا	الْأُخْرَى
کہ	بھول جائے	ان میں سے ایک	تو یاد دلا دے	ان میں سے ایک (کو)	دوسری

تاکہ (اگر) ان میں سے ایک عورت بھولے تو دوسری اسے یاد دلا دے،

۱۔ اگر کسی کو خود لکھنا نہیں آتا جیسے کوئی بچہ ہے یا انتہائی بوڑھا یا نابالغ وغیرہ ہے تو وہ دوسرے سے لکھوالے اور جسے لکھنے کا کہا جائے اسے لکھنے سے انکار نہیں کرنا چاہئے کیونکہ یہ لکھنا لوگوں کی مدد کرتا ہے اور لکھنے والے کا اس میں کوئی نقصان بھی نہیں تو مفت کا ثواب کیوں چھوڑے۔ ۲۔ لیکن دین کا معاہدہ لکھنے کے بعد اس پر گواہ بھی بنالینے چاہئیں تاکہ بوقت ضرورت کام آئیں۔ گواہ مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں ہونی چاہئیں۔

معاہدہ لکھنے کے بعد اس پر گواہ بنائے جائیں



چھوٹے بڑے ہر قرض کو لکھ لینا مفید ہے

وَلَا يَأْبَ الشُّهَدَاءُ إِذَا مَا دُعُوا ۖ وَلَا تَسْمُوا

وَلَا يَأْبَ	الشُّهَدَاءُ	إِذَا مَا	دُعُوا	وَلَا تَسْمُوا
اور	انکار نہ کریں	گواہ	جب	بلائے جائیں
اور	تم انکار نہ کریں	اور	تم انکار نہ کریں	

اور جب گواہوں کو بلایا جائے تو وہ آنے سے انکار نہ کریں اور

أَنْ تَكْتَبُوهُ صَغِيرًا أَوْ كَبِيرًا إِلَىٰ أَجَلِهِ ۖ

أَنْ	تَكْتَبُوهُ	صَغِيرًا	أَوْ	كَبِيرًا	إِلَىٰ	أَجَلِهِ
(اس سے) کہ	لکھ لو اسے	چھوٹا (ہو قرض)	یا	بڑا	تک	اس کی مدت

قرض چھوٹا ہو یا بڑا اسے اس کی مدت تک لکھنے میں انکار نہ کریں۔

ذَلِكُمْ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ وَأَقْوَمُ لِشَهَادَةٍ

ذَلِكُمْ	أَقْسَطُ	عِنْدَ اللَّهِ	وَأَقْوَمُ	لِشَهَادَةٍ
یہ (جو کچھ بیان ہوا)	زیادہ انصاف والا ہے	اللہ کے نزدیک	اور	زیادہ قائم رکھنے والا
				گواہی کو

یہ اللہ کے نزدیک زیادہ انصاف کی بات ہے اور اس میں گواہی خوب ٹھیک رہے گی

وَأَدْنَىٰ أَلَّا تَرْتَابُوا إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً

وَأَدْنَىٰ	أَلَّا تَرْتَابُوا	إِلَّا أَنْ	تَكُونَ	تِجَارَةً
اور	زیادہ قریب ہے	(اس سے) کہ تم شک میں نہ پڑو	مگر	یہ کہ (ہو) معاملہ
				تجارت (کا)

اور یہ اس سے قریب ہے کہ تم (بعد میں) شک میں نہ پڑو (ہر معاہدہ لکھا کرو) مگر یہ کہ کوئی

حَاضِرَةٌ تَشِيرُ وَنَهَايَتُكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ

حَاضِرَةٌ	تَشِيرُ	وَنَهَايَتُكُمْ	فَلَيْسَ	عَلَيْكُمْ
موجودہ ہاتھوں ہاتھ	لے دیتے ہو اسے	اپنے درمیان (آپس میں)	تو نہیں	تمہارے اوپر

ہاتھوں ہاتھ سودا ہو جس کا تم آپس میں لین دین کرو تو اس کے نہ لکھنے میں تم پر کوئی

۱۔ قرض کے معاملات لکھنے میں سستی نہیں کرنی چاہئے بلکہ قرض چھوٹا ہو یا بڑا، اس کی مقدار، نوعیت اور مدت تک لکھ لینی چاہئے اس کا ایک فائدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ بہت انصاف کی بات ہے جس سے بندوں کے حقوق محفوظ ہوتے ہیں، دوسرا فائدہ یہ ہے کہ اس سے گواہی ٹھیک اور آسان رہے گی، تیسرا فائدہ یہ ہے کہ معاملہ صاف رہے گا اور ایک دوسرے کے دل میں کدورت پیدا نہ ہوگی۔

ہاتھوں ہاتھ تجارت ہو تو نہ لکھنے میں حرج نہیں



جُنَاحٌ أَلَّا تَكْتُبُوهَا ۖ وَأَشْهَدُ وَإِذَا تَبَايَعْتُمْ

جُنَاحٌ	أَلَّا تَكْتُبُوهَا	وَ	أَشْهَدُ	وَإِذَا	تَبَايَعْتُمْ
کوئی گناہ، کوئی حرج	کہ نہ لکھو تم اسے	اور	گواہ بنالیا کرو	جب	تم آپس میں خرید و فروخت کرو
حرج نہیں اور جب خرید و فروخت کرو تو گواہ بنالیا کرو					

وَلَا يُضَآءُ كَاتِبٌ وَلَا شَهِيدٌ ۚ وَإِنْ

وَ	لَا يُضَآءُ (۱)	كَاتِبٌ	وَ	لَا	شَهِيدٌ	وَ	إِنْ
اور	نہ نقصان پہنچایا جائے (یا نہ نقصان پہنچائے)	لکھنے والا	اور	نہ	گواہ	اور	اگر
اور نہ کسی لکھنے والے کو کوئی نقصان پہنچایا جائے اور نہ گواہ کو (یا نہ لکھنے والا کو کوئی نقصان پہنچائے اور نہ گواہ) اور اگر							

تَفْعَلُوا أَفَئِنَّهٗ فُسُقٌ بِكُمْ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ وَ

تَفْعَلُوا	أَفَئِنَّهٗ	فُسُقٌ	بِكُمْ	وَ	اتَّقُوا	اللَّهَ	وَ
تم کرو گے (ایسا)	تو یہ کہ وہ	نافرمانی (ہوگی)	تمہاری	اور	ڈرو	اللہ (سے)	اور
تم ایسا کرو گے تو یہ تمہاری نافرمانی ہوگی اور اللہ سے ڈرو اور							

يُعَلِّمُكُمُ اللَّهُ ۚ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝۲۸۲ وَإِنْ كُنْتُمْ

يُعَلِّمُكُمُ	اللَّهُ	وَ	اللَّهُ	بِكُلِّ شَيْءٍ	عَلِيمٌ	وَ	إِنْ	كُنْتُمْ
سکھاتا ہے تمہیں	اللہ	اور	اللہ	ہر چیز کو	جاننے والا	اور	اگر	تم ہو
اللہ تمہیں سکھاتا ہے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے ○ اور اگر تم								

عَلَى سَفَرٍ وَلَمْ تَجِدُوا كَاتِبًا فَرِهْنِ مَقْبُوضَةً ۚ فَإِنْ

عَلَى سَفَرٍ	وَ	لَمْ تَجِدُوا	كَاتِبًا	فَرِهْنِ	مَقْبُوضَةً	فَإِنْ
سفر پر	اور	نہ پاؤ	لکھنے والا	تو گروی چیز (ہو)	قبضے میں دی ہوئی	پس اگر
سفر میں ہو اور لکھنے والا نہ پاؤ تو (قرض خواہ کے) قبضے میں گروی چیز ہو اور اگر						

۱۔ عربی کے اعتبار سے لفظ "يُعَلِّمُ" کو معروف اور مجهول دونوں معنوں میں لیا جاسکتا ہے۔ مجهول کے اعتبار سے معنی ہو گا کہ کاتبوں اور گواہوں کو نقصان نہ پہنچایا جائے۔ معروف پڑھنے کی صورت میں معنی یہ ہو گا کہ کاتب اور گواہ لین دین کرنے والوں کو نقصان نہ پہنچائیں۔

سودا کرے وقت کو ادا نہ کرنے اور کاتب کو گواہ کو نقصان نہ پہنچانے کا حکم

عالت سفر میں کاتب نہ ملے تو کوئی چیز گروی کر دی جانی جائے



## أَمِنْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِي أُؤْتِيَ

أَمِنْ	بَعْضُكُمْ	بَعْضًا	فَلْيُؤَدِّ	الَّذِي	أُؤْتِيَ
اطمینان ہو	تمہارے بعض (کو)	بعض (پر)	تو چاہئے کہ ادا کر دے	جسے	امانت دار سمجھا گیا

تمہیں ایک دوسرے پر اطمینان ہو تو وہ (مقروض) جسے امانت دار سمجھا گیا تھا وہ

## أَمَانَتَهُ وَلْيَتَّقِ اللَّهَ رَبَّهُ ۖ وَلَا تَكْفُرُوا

أَمَانَتَهُ	وَلْيَتَّقِ	اللَّهَ	رَبَّهُ	وَلَا تَكْفُرُوا
اپنی امانت	اور	چاہئے کہ ڈرے	اللہ (سے)	اپنے رب (سے)
اور	اور	اور	اور	اور

اپنی امانت ادا کر دے اور اللہ سے ڈرے جو اس کا رب ہے اور گواہی

## الشَّهَادَةِ ۖ وَمَنْ يَكْفُرْ فَإِنَّ اللَّهَ لَهُ قَلْبُهُ ۖ وَلَا

الشَّهَادَةِ	وَلْيَتَّقِ	اللَّهَ	رَبَّهُ	وَلَا تَكْفُرُوا
گواہی	اور	چاہئے کہ ڈرے	اللہ (سے)	اپنے رب (سے)
اور	اور	اور	اور	اور

نہ چھپاؤ اور جو گواہی چھپائے گا تو اس کا دل گنہگار ہے اور

## اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ ۖ وَإِنْ تَبُدُّوا مَا فِي السَّمُوتِ

اللَّهُ	بِمَا تَعْمَلُونَ	عَلِيمٌ	وَإِنْ تَبُدُّوا	مَا فِي السَّمُوتِ
اللہ	ساتھ جو (اسے جو)	تم کرتے ہو	جاننے والا	اللہ کے لئے
اور	اور	اور	اور	اور

اللہ تمہارے کاموں کو خوب جاننے والا ہے ۝ جو کچھ آسمانوں میں ہے

## وَمَا فِي الْأَرْضِ ۖ وَإِنْ تُبَدُّوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ

وَمَا فِي الْأَرْضِ	وَإِنْ تُبَدُّوا	مَا فِي أَنْفُسِكُمْ
زمین میں	تم ظاہر کرو	وہ جو
اور	اور	اور

اور جو کچھ زمین میں ہے سب اللہ ہی کا ہے اور جو کچھ تمہارے دل میں ہے اگر تم اسے ظاہر کرو

۱۔ آیت نمبر 282 اور 283 پر غور کریں اور سمجھیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے خالصتا دنیوی مالی معاملات میں بھی ہمیں کتنے واضح حکم ارشاد فرمائے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ ہمارا دین کمال ہے کہ اس میں عقائد و عبادات کے ساتھ معاملات تک کا بھی بیان ہے اور حقوق العباد نہایت اہم ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے نہایت وضاحت سے ان کا بیان فرمایا ہے۔ نیز شریعت کے احکام میں بے پناہ حکمتیں ہیں اور ان میں ہماری بہت زیادہ بھلائی ہے۔



أَوْ تُخَفُّوهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللَّهُ ۖ فَيَغْفِرْ لِمَن

أَوْ	تُخَفُّوهُ	يُحَاسِبْكُمْ <sup>(۱)</sup>	بِهِ	اللَّهُ	فَيَغْفِرْ	لِمَن
یا	مچھاؤ اسے	حساب لے گا تم سے	اس کا	اللہ	تو بخش دے گا	(اس) کے لئے جسے

یا چھپاؤ، اللہ تم سے اس کا حساب لے گا تو جسے چاہے گا بخش دے گا

يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَن يَشَاءُ ۖ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ

يَشَاءُ	و	يُعَذِّبُ	مَن	يَشَاءُ	و	اللَّهُ	عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ
وہ چاہے	اور	عذاب دے گا	جسے	وہ چاہے	اور	اللہ	ہر چیز پر

اور جسے چاہے گا سزا دے گا اور اللہ ہر چیز پر

قَدِيرٌ ﴿۲۸۳﴾ ۖ اَمِنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ

قَدِيرٌ ﴿۲۸۳﴾	اَمِنَ	الرَّسُولُ	بِمَا	أُنْزِلَ	إِلَيْهِ	مِنْ
قدرت والا (ہے)	ایمان لایا	رسول	(اس) پر جو	نازل کیا گیا	اس کی طرف	کی طرف سے

قادر ہے ۝ رسول اس پر ایمان لایا جو اس کے رب کی طرف سے اس کی طرف نازل کیا گیا

رَبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ ۖ كُلٌّ آمِنَ بِاللَّهِ وَمَلَكُوتِهِ

رَبِّهِ	و	الْمُؤْمِنُونَ	كُلٌّ	آمِنَ	بِاللَّهِ	و	مَلَكُوتِهِ
اس کے رب	اور	ایمان والے	سبھی	ایمان لائے	اللہ پر	اور	اس کے فرشتوں

اور مسلمان بھی۔ سب اللہ پر اور اس کے فرشتوں

وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ ۚ لَا تَفَرَّقُ يَدَيْنِ أَحَدٍ

و	كُتُبِهِ	و	رُسُلِهِ	لَا تَفَرَّقُ	يَدَيْنِ أَحَدٍ
اور	اس کی کتابوں	اور	اس کے رسولوں (پر)	ہم فرق نہیں کرتے	کسی ایک کے درمیان

اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر یہ کہتے ہوئے ایمان لائے کہ ہم اس کے کسی رسول پر

۱۔ انسان کے دل میں کئی طرح کے خیالات آتے ہیں جیسے دوسرے اور عزم دارانہ۔ دوسروں سے دل کو غلی کرنا انسان کی قدرت میں نہیں، ان پر مواخذہ نہیں ہے۔ دوسرے وہ خیالات جن کو انسان اپنے دل میں جگہ دیتا ہے اور ان کو عمل میں لانے کا قصد و ارادہ کرتا ہے ان پر مواخذہ ہو گا اور انہی کا بیان اس آیت میں ہے کہ اپنے دلوں میں موجود چیز کو تم ظاہر کرو یا چھپاؤ اللہ تعالیٰ تمہارا ان پر محاسبہ فرمائے گا۔



مِنْ رُسُلِهِمْ وَقَالُوا سَبِعْنَا وَاطَعْنَا

مِنْ	رُسُلِهِمْ	وَقَالُوا	سَبِعْنَا	وَ	اطَعْنَا
سے	اس کے رسولوں	اور	انہوں نے کہا	اور	ہم نے اطاعت کی

ایمان لانے میں فرق نہیں کرتے اور انہوں نے عرض کی: اے ہمارے رب! ہم نے سنا اور مانا،

عَفَرَانِكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ ﴿۲۸۵﴾

عَفَرَانِكَ	رَبَّنَا	وَ	إِلَيْكَ	الْمَصِيرُ ﴿۲۸۵﴾
تیری بخشش، معافی (مانگتے ہیں)	اے ہمارے رب	اور	تیری طرف	پھرنا، لوٹ کر آنا (ہے)

(ہم پر) تیری معافی ہو اور تیری ہی طرف پھرنا ہے ○

لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا

لَا يُكَلِّفُ	اللَّهُ	نَفْسًا	إِلَّا	وُسْعَهَا
تکلیف نہیں دیتا، بوجھ نہیں ڈالتا	اللہ	کسی جان (پر)	مگر	اس کی وسعت، طاقت (کے مطابق)

اللہ کسی جان پر اس کی طاقت کے برابر ہی بوجھ ڈالتا ہے۔

لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا

لَهَا	مَا	كَسَبَتْ	وَ	عَلَيْهَا	مَا	اَكْتَسَبَتْ	رَبَّنَا
اس (جان) کے لئے	جو	اس نے کمایا	اور	اس کے اوپر	جو	اس نے کمایا	اے ہمارے رب

کسی جان نے جو اچھا کمایا وہ اسی کیلئے ہے اور کسی جان نے جو برا کمایا اس کا وبال اسی پر ہے۔ اے ہمارے رب!

لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نُسِيْنَا أَوْ آخَطَانَا رَبَّنَا

لَا تُؤَاخِذْنَا	إِنْ	نُسِيْنَا	أَوْ	آخَطَانَا	رَبَّنَا
گرفت نہ فرما ہماری	اگر	ہم بھول جائیں	یا	ہم خطا کریں	اے ہمارے رب

اگر ہم بھولیں یا خطا کریں تو ہماری گرفت نہ فرما، اے ہمارے رب!

۱۔ اللہ تعالیٰ کسی پر طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا، لہذا غریب پر ذکوۃ نہیں، نادار پر حج نہیں، غلام میں کھڑا نہ ہو سکے والے پر قیام فرض نہیں، معذور پر جہاد نہیں ان فرض اس طرح کے بہت سے احکام معلوم کئے جاسکتے ہیں۔ ۲۔ یہ آیت یہاں کہ آخرت کے ثواب و عذاب کے بارے میں ہے لیکن اس طرح کا معاملہ دنیا میں بھی پیش آتا رہتا ہے کہ ہر آدمی اپنی محنت کا پھل پاتا ہے، محنت والے کو اس کی محنت کا صلہ ملتا ہے جبکہ سست و کمال اور کام چور کو اس کی سستی کا انجام دکھنا پڑتا ہے۔

لوگوں کو ان کی طاقت کے مطابق ہی حکم دیا جاتا ہے

آدمی کے اچھے مل کی جزا اور برے مل کی سزا اسی کے مل کی

مسلمانوں کو ایک اہم دعا کی تلقین



وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْهِمْ إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى

و	لَا تَحْمِلْ	عَلَيْهِمْ	إِصْرًا	كَمَا	حَمَلْتَهُ <sup>(۱)</sup>	عَلَى
اور	نہ رکھ	ہمارے اوپر	بھاری بوجھ	جیسے	تو نے رکھا ہے	اوپر

اور ہم پر بھاری بوجھ نہ رکھ جیسا تو نے ہم سے پہلے

الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْنَا

الَّذِينَ	مِنْ	قَبْلِنَا	رَبَّنَا	و	لَا تَحْمِلْنَا
ان لوگوں کے جو	ہے	ہم سے پہلے	اے ہمارے رب	اور	نہ بوجھ ڈال ہمارے اوپر

لوگوں پر رکھا تھا، اے ہمارے رب! اور ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال

مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاعْفُ

مَا	لَا	طَاقَةَ	لَنَا	بِهِ	و	اعْفُ
وہ جو	نہیں	طاقت	ہمارے لئے (ہمیں)	اس کی	اور	معاف فرما دے، درگزر فرما

جس کی ہمیں طاقت نہیں اور ہمیں معاف

عَنَّْا وَاعْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا أَنْتَ

عَنَّْا	و	اعْفِرْ	لَنَا	و	ارْحَمْنَا	أَنْتَ
ہم سے	اور	مغفرت فرما	ہمارے لئے (ہماری)	اور	رحم فرما ہم پر	تو

فرما دے اور ہمیں بخش دے اور ہم پر مہربانی فرما، تو

مَوْلَانَا نُصِرْنَا عَلَى الْكُفْرَيْنِ ۝۲۸۲

مَوْلَانَا	نُصِرْنَا	عَلَى	الْكَفْرَيْنِ ۝۲۸۲
ہمارا مالک، مددگار (ہے)	پس مدد فرما ہماری	پر (کے مقابلے میں)	کفر کرنے والے

ہمارا مالک ہے پس کافر قوم کے مقابلے میں ہماری مدد فرما

۱۔ بنی اسرائیل پر کئی احکام ہم سے زیادہ سخت تھے جیسے زکوٰۃ میں چوتھائی مال دینا۔ ان کے مقابلے میں ہم پر نہایت آسانیاں ہیں۔ لہذا امتزاج نعت کے طور پر یہاں دعا میں عرض کیا جا رہا ہے کہ اے ہمارے رب! اور ہم پر بھاری بوجھ نہ رکھ جیسا تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر رکھا تھا یا دے کہ ہم پر یہ کرم نوازیں حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے میں ہیں۔



آیات: 200

رکوع: 20

## سُورَةُ الْغَفِرِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ	اللَّهُ	الرَّحْمَنِ	الرَّحِيمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ﴿١﴾

اَللّٰهُ	لَا	اِلٰهَ	اِلَّا	هُوَ	الْحَيُّ	الْقَيُّوْمُ ﴿١﴾
اللہ	نہیں	کوئی معبود	مگر	وہ	ہمیشہ زندہ	دوسروں کو قائم رکھنے والا

اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں (وہ) خود زندہ، دوسروں کو قائم رکھنے والا ہے ○

نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا

نَزَّلَ	عَلَيْكَ	الْكِتَابَ	بِالْحَقِّ	مُصَدِّقًا ﴿٢﴾	لِّمَا
اس نے نازل کی، اتاری	تمہارے اوپر	کتاب	حق کے ساتھ	تصدیق کرنے والی	(اس) کی جو

اس نے تم پر یہ سچی کتاب اتاری جو پہلی کتابوں کی تصدیق

بَيْنَ يَدَيْهِ وَاَنْزَلَ التَّوْرَةَ وَالْاِنْجِيلَ ﴿٣﴾ مِنْ

بَيْنَ يَدَيْهِ	وَ	اَنْزَلَ	التَّوْرَةَ	وَ	الْاِنْجِيلَ ﴿٣﴾	مِنْ
ان کے آگے	اور	نازل فرمائی، اتاری	تورات	اور	انجیل	سے

کرتی ہے اور اس نے اس سے پہلے تورات اور انجیل نازل فرمائی ○

۱۔ "تو" کا معنی ہے "میں" ہمیشہ رہنے والا جس کی موت ممکن نہ ہو "اور" "تھی" وہ ہے جو قائم الذات یعنی ہمیشہ کسی دوسرے کی مدد اور تصرف کے خود قائم ہو اور مخلوق کو قائم رکھے والا ہو۔

۲۔ معلوم ہوا کہ قرآن پاک کے بعد نہ کوئی کتاب آنے والی اور نہ کوئی نیا نبی بھیج دینا والا ہے کیونکہ قرآن مجید نے گزشتہ کتابوں کی تصدیق کی ہے، بعد میں نہ کسی کتاب کے آنے کا ذکر کیا اور نہ بشارت دی جبکہ قرآن پاک کو چونکہ تورات و انجیل کے بعد آتا تھا اس لئے ان کتابوں میں قرآن کی بشارت پہلے سے دیدی گئی۔

اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اس کے اوصاف

اسلامی کتابوں کے نزول اور ان کی عظمت و شان کا بیان



## قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَآثَرُ الْفُرْقَانِ ۝

قَبْلُ	هُدًى	لِّلنَّاسِ	وَ	آثَرُ	الْفُرْقَانِ
(اس سے) پہلے	ہدایت	لوگوں کے لئے	اور	نازل کیا، اتارا	حق و باطل میں فرق کرنے والا

لوگوں کو ہدایت دیتی اور (اللہ نے) حق و باطل میں فرق اتارا۔

## إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ

إِنَّ	الَّذِينَ	كَفَرُوا	وَ	بِآيَاتِ اللَّهِ	لَهُمْ	عَذَابٌ
بیشک	وہ لوگ جو (جنہوں نے)	کفر کیا، انکار کیا		اللہ کی آیتوں کے ساتھ	ان کے لئے	عذاب

بیشک وہ لوگ جنہوں نے اللہ کی آیتوں کا انکار کیا ان کے لئے سخت

## شَدِيدٌ ۝ وَاللَّهُ عَزِيزٌ ذُو انتِقَامٍ ۝ إِنَّ اللَّهَ لَا يَخْفَى

شَدِيدٌ	وَ	اللَّهُ	عَزِيزٌ	ذُو انتِقَامٍ	إِنَّ	اللَّهُ	لَا يَخْفَى
سخت	اور	اللہ	عزت والا، غلبے والا	بدلہ لینے والا	بیشک	اللہ	پوشیدہ نہیں

عذاب ہے اور اللہ غالب بدلہ لینے والا ہے ○ بیشک اللہ پر

## عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ ۝ هُوَ الَّذِي

عَلَيْهِ	شَيْءٌ	فِي الْأَرْضِ	وَ	لَا	فِي السَّمَاءِ	هُوَ	الَّذِي
اس پر	کوئی چیز	زمین میں	اور	نہ	آسمان میں	وہ (وہی ہے)	جو

کوئی چیز پوشیدہ نہیں، نہ زمین میں اور نہ ہی آسمان میں ○ وہی ہے جو

## يُصَوِّرُكُمْ فِي الْأَرْحَامِ كَيْفَ يَشَاءُ ۝ لَا إِلَهَ إِلَّا

يُصَوِّرُكُمْ	فِي	الْأَرْحَامِ	كَيْفَ	يَشَاءُ	لَا	إِلَهَ إِلَّا
صورت بناتا ہے تمہاری	میں	(ماؤں کے) رحموں	جیسی	چاہتا ہے	نہیں	کوئی معبود مگر

ماؤں کے پیٹوں میں جیسی چاہتا ہے تمہاری صورت بناتا ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں

۱۔ آسمان و زمین کی ہر چیز، ہر وقت، تمام تر مخلوقات کے ساتھ بغیر کسی کی تعلیم و خبر معلوم ہونا اللہ تعالیٰ کی صفت ہے، یہ وصف کسی بندے میں نہیں، کیونکہ مخلوق کو جو علم ہے وہ اللہ تعالیٰ کے بتانے سے ہے اور وہ بھی تنہا اور قائلِ قاطع ہے۔ ۲۔ ماں کے پیٹ میں بچے کی شکل بنانا، اس میں روح پھونکنا، اس کی تقدیر لکھنا یہ سب کچھ فرشتہ کرتا ہے لیکن فرشتہ چونکہ اللہ تعالیٰ کے حکم اور اختیار سے کرتا ہے لہذا فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو ماؤں کے پیٹوں میں تمہاری صورتیں بناتا ہے۔

آیت الہی کا انکار کرنے والوں کی سزا

زمین و آسمان میں کوئی چیز اللہ تعالیٰ سے پوشیدہ نہیں

انسانی تخلیق میں قدرت الہی



معانی کے اعتبار سے آیات قرآنی کی تقسیم

## هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ② هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ

هُوَ	الْعَزِيزُ	الْحَكِيمُ ①	هُوَ	الَّذِي	أَنْزَلَ	عَلَيْكَ
وہ	عزت والا، زبردست	حکمت والا	وہ	جو (جس نے)	نازل کی، اتاری	تمہارے اوپر

(وہ) زبردست ہے، حکمت والا ہے ○ وہی ہے جس نے تم پر

## الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ

الْكِتَابِ	مِنْهُ	آيَاتٌ	مُحْكَمَاتٌ	هُنَّ	أُمُّ الْكِتَابِ
کتاب	اس سے	کچھ آیتیں	صاف معنی رکھتی (ہیں)	وہ	کتاب کی اصل (ہیں)

یہ کتاب اتاری اس کی کچھ آیتیں صاف معنی رکھتی ہیں وہ کتاب کی اصل ہیں

## وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ ۖ فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ

وَأُخَرُ	مُتَشَابِهَاتٌ ①	فَأَمَّا	الَّذِينَ	فِي	قُلُوبِهِمْ
اور	دوسری (وہ جو)	مشتبہ معنی والی (ہیں)	پس بہر حال	وہ لوگ جو	ان کے دلوں

اور دوسری وہ ہیں جن کے معنی میں اشتباہ ہے تو وہ لوگ جن کے دلوں میں

## زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ

زَيْغٌ ②	فَيَتَّبِعُونَ	مَا	تَشَابَهَ	مِنْهُ
حق سے روگردانی، ٹیڑھا پن (ہے)	تو وہ پیچھے پڑتے ہیں	(اس کے) جو	مشتبہ (ہے)	اس سے

ٹیڑھا پن ہے وہ (لوگوں میں) فتنہ پھیلانے کی غرض سے اور

## ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ ۚ وَمَا يَعْلَمُ

ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ	وَأَبْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ	وَمَا يَعْلَمُ
فتنہ پانے (کے لئے)	اس کی (باطل) تاویل تلاش کرنے (کے لئے)	اور (حالانکہ)

ان آیات کا (غلط) معنی تلاش کرنے کے لئے ان متشابہ آیتوں کے پیچھے پڑتے ہیں حالانکہ ان کا

① متشابہ، وہ آیات ہیں جن کے ظاہری معنی یا تو سمجھ ہی نہیں آتے جیسے حروف مقطعات یا ان کے ظاہری معنی سمجھ تو آتے ہیں لیکن وہ مراد نہیں ہوتے جیسے اللہ تعالیٰ کے "یٰٰد" یعنی "ہاتھ" اور "ذُنْبٌ" یعنی "پتھر" دلی آیات۔ ان کے ظاہری معنی معلوم تو ہیں لیکن یہ مراد نہیں۔ ② یہاں گمراہ اور بد مذہب لوگوں کا ذکر کیا گیا ہے جو اپنی غور مشائخ تفسانی کے پابند ہیں اور متشابہ آیات کے ظاہری معنی لیتے ہیں جو کہ سراسر گمراہی بلکہ بعض صورتوں میں کفر ہوتا ہے یا ایسے لوگ متشابہ آیات کی غلط تاویل کرتے ہیں۔

تفسیر آیات کے ظاہری معنی لینا اور غلط تاویل کرنا گمراہ لوگوں کا کام ہے

تفسیر آیات کا حقیقی مطلب اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے

تفسیر



تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ ۚ وَالرُّسُخُونَ فِي الْعِلْمِ يَقُولُونَ

تَأْوِيلَهُ	إِلَّا	اللَّهُ (۱)	و	الرُّسُخُونَ	فِي الْعِلْمِ	يَقُولُونَ
اس کی تاویل	مگر	اللہ	اور	پچھلی رکھنے والے	علم میں	کہتے ہیں

صحیح مطلب اللہ ہی کو معلوم ہے اور پختہ علم والے کہتے ہیں کہ

أَمَّا يَهُدَىٰ كُلُّ قَوْمٍ عِنْدَ رَبِّنَا ۚ

أَمَّا	يَهُدَىٰ	كُلُّ	قَوْمٍ	عِنْدَ رَبِّنَا	و
ہم ایمان لائے	اس کے ساتھ (اس پر)	(یہ) سب	سے	ہمارے رب کے پاس	اور

ہم اس پر ایمان لائے، یہ سب ہمارے رب کی طرف سے ہے اور

مَا يَدْعُمُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ ۚ رَبَّنَا لَا تَزِغْ

مَا يَدْعُمُ	إِلَّا	أُولُو الْأَلْبَابِ (۲)	رَبَّنَا	لَا تَزِغْ
نصیحت حاصل نہیں کرتے	مگر	عقل والے	اے ہمارے رب	ٹیڑھانہ کر

عقل والے ہی نصیحت مانتے ہیں ○ اے ہمارے رب تو نے

فَلَوْ بَنَّا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا

فَلَوْ بَنَّا	بَعْدَ	إِذْ	هَدَيْتَنَا	و	هَبْ	لَنَا
ہمارے دلوں (کو)	(اس کے) بعد	جب	تو نے ہدایت دی ہمیں	اور	عطا فرما	ہمارے لئے

ہمیں ہدایت عطا فرمائی ہے، اس کے بعد ہمارے دلوں کو ٹیڑھانہ کر اور ہمیں

مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۖ إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ ۝ رَبَّنَا

مِنْ	لَّدُنْكَ	رَحْمَةً	إِنَّكَ	أَنْتَ	الْوَهَّابُ (۱)	رَبَّنَا
سے	اپنے پاس	رحمت	پیشک تو	(تو ہی)	بہت عطا فرمانے والا	اے ہمارے رب

اپنے پاس سے رحمت عطا فرما، پیشک تو بڑا عطا فرمانے والا ہے ○ اے ہمارے رب!

①۔ متفقین علماء نے فرمایا ہے کہ حضور اقدس ﷺ کے شان اس سے ارفع و اعلیٰ ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو بھی عطا بہت کا علم عطا نہ فرمائے بلکہ اولیاء کرام کو بھی اس کا علم ملتا ہے۔ ②۔ اس سے معلوم ہوا کہ عقل بہت بڑی فضیلت اور خوبی ہے کہ اس کے ذریعے ہدایت و نصیحت ملتی ہے۔ لیکن یہ یاد رہے کہ جس عقل سے ہدایت ملے وہ بدترین حماقت ہے، جیسے طاقت اچھی چیز ہے لیکن جو طاقت علم کیلئے استعمال ہو وہ کمزوری سے بھی بدتر ہے۔

تفسیر آیات سے متعلق علم میں سائنس لوگوں کا عقیدہ

ہدایت کے بعد دل ٹیڑھانے کے جانے کی دعا

اللہ تعالیٰ مجھ سے پاک ہے



إِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَا رَيْبَ فِيهِ ۚ إِنَّ

إِنَّكَ	جَامِعُ النَّاسِ	لِيَوْمٍ	لَا	رَيْبَ	فِيهِ	إِنَّ
پیشک تو	لوگوں کو جمع کرنے والا	(اس) دن کے لئے	نہیں	کوئی شک	اس میں	پیشک

پیشک تو سب لوگوں کو اس دن جمع کرنے والا ہے جس میں کوئی شبہ نہیں، پیشک

اللَّهُ لَا يُخْلِفُ الْوَعْدَ ۚ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا

اللَّهُ	لَا يُخْلِفُ <sup>(۱)</sup>	الْوَعْدَ <sup>(۲)</sup>	إِنَّ	الَّذِينَ	كَفَرُوا
اللہ	خلاف نہیں کرتا	وعدہ (کے)	پیشک	وہ لوگ جو (جنہوں نے)	کفر کیا

اللہ وعدہ خلافی نہیں کرتا ○ پیشک کافروں کے

لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُمْ مِّنْ

لَنْ	تُغْنِيَ	عَنْهُمْ	و	أَوْلَادُهُمْ	مِّنْ
ہرگز بے نیاز (دور) نہ کریں گے	ان سے	ان کے اموال	اور	ان کی اولاد	سے

مال اور ان کی اولاد اللہ کے عذاب سے انہیں کچھ بھی بچانہ

اللَّهُ شَيْئًا ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ وَقُودُ النَّارِ ۚ كَذَّابٍ

اللَّهُ	شَيْئًا	و	أُولَٰئِكَ	هُمُ	وَقُودُ النَّارِ <sup>(۱)</sup>	كَذَّابٍ <sup>(۲)</sup>
اللہ (کے عذاب)	کچھ	اور	یہ لوگ	وہ (وہی)	جہنم کا ایندھن (ہیں)	جیسے طریقہ (تھا)

سکیں گے اور وہی دوزخ کا ایندھن ہیں ○ جیسا

إِلَّا فِرْعَوْنَ ۚ وَالَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۚ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا

إِلَّا فِرْعَوْنَ	وَ	الَّذِينَ	مِنْ	قَبْلِهِمْ	كَذَّبُوا	بِآيَاتِنَا
فرعون والوں (کا)	اور	وہ لوگ جو	سے	ان سے پہلے	انہوں نے جھٹلایا	ہماری آیتوں کو

فرعون کے ماننے والوں اور ان سے پہلے لوگوں کا طریقہ تھا، انہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا

۱۔ اللہ تعالیٰ جھوٹ سے پاک ہے لہذا وعدہ خلافی نہیں فرماتا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف جھوٹ بولنے کی نسبت قطعی کفر ہے اور یہ کہنا کہ ”جھوٹ بول سکتا ہے“ یہ بھی کفر ہے۔

۲۔ یعنی نبی پاک ﷺ کے زمانے کے کافروں کا طریقہ ویسا ہی ہے جیسا فرعون کے ماننے والوں اور ان سے پہلے لوگوں کا طریقہ تھا کہ انہوں نے بھی ہماری

آیتوں کو جھٹلایا اور ان کافروں نے بھی ہماری آیت کو جھٹلایا تو جس طرح اللہ تعالیٰ نے ان کے گناہوں پر انہیں پکڑ لیا اسی طرح ان کے گناہوں پر ان کی بھی پکڑ فرمائے گا۔



فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوبِهِمْ ۚ وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝۱۱

فَاَخَذَهُمُ	اللّٰهُ	بِذُنُوبِهِمْ	وَ	اللّٰهُ	شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝۱۱
تو پکڑ لیا انہیں	اللّٰہ (نے)	ان کے گناہوں کے سبب	اور	اللّٰہ	سخت عذاب دینے والا (ہے)

تو اللہ نے ان کے گناہوں پر انہیں پکڑ لیا اور اللہ کا عذاب بڑا سخت ہے ○

قُلْ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَتُغْلَبُوْنَ وَ

قُلْ	لِلَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	سَتُغْلَبُوْنَ ۝۱۲	وَ
تم کہو	ان لوگوں سے جو (جنہوں نے)	کفر کیا	عنقریب تم مغلوب ہو جاؤ گے	اور

ان کافروں سے کہہ دو کہ عنقریب تم مغلوب ہو جاؤ گے اور

تُخْشَرُوْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ ۚ وَيُغْسَ الْيَهُادُ ۝۱۳ قَدْ كَانَتْ

تُخْشَرُوْنَ	اِلٰى	جَهَنَّمَ	وَ	يُغْسَ	الْيَهُادُ ۝۱۳	قَدْ	كَانَتْ
اکٹے کئے جاؤ گے	کی طرف	جہنم	اور	کیا ہی برا	بچھونا (ہے)	تحقیق، بیشک	تھی

دوزخ کی طرف ہانکے جاؤ گے اور وہ بہت ہی برا ٹھکانا ہے ○ بیشک

لَكُمْ اٰيَةٌ فِيْ فَتٰتِيْنَ التَّقَاتِ ۚ

لَكُمْ	اٰيَةٌ	فِيْ	فَتٰتِيْنَ	التَّقَاتِ
تمہارے لئے	عظیم نشانی	میں	دو گروہوں	آپس میں ملے (آپس میں جنگ کی)

تمہارے لئے ان دو گروہوں میں بڑی نشانی ہے جنہوں نے آپس میں جنگ کی۔

فِيْءَ تَقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ اٰخَرٰى

فِيْءَ	تَقَاتِلْ	فِيْ	سَبِيْلِ اللّٰهِ	وَ	اٰخَرٰى
ایک گروہ، ایک جماعت	لڑ رہی تھی	میں	اللّٰہ کی راہ	اور	دوسری (جماعت)

(ان میں) ایک گروہ تو اللہ کی راہ میں لڑ رہا تھا اور دوسرا گروہ

○ اس آیت میں یہودیوں کے بارے میں خبر دی گئی کہ وہ دنیا میں مغلوب ہوں گے، قتل کئے جائیں گے، گرفتار کئے جائیں گے اور ان پر جزیہ مقرر کیا جائے گا اور آخرت میں دوزخ کی طرف ہانکے جائیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور کچھ ہی عرصے میں یہودی قتل بھی ہوئے، گرفتار بھی کئے گئے اور اہل خیمہ پر جزیہ بھی مقرر کیا گیا اور قیامت کے دن انہیں جہنم کی طرف ہانکا جائے گا۔

یہودیوں کا مذہبی اور آخری انجام

غزوہ بدر میں سب کے لئے ہجرت و شہادت تھی



## كَافِرَةٌ يَرَوْنَهُمْ مِثْلَهُمْ رَأَى الْعَيْنِ ۚ وَ

کافرہ	یروُنہم	مِثْلَهُمْ	رَأَى الْعَيْنِ	وَ
کفر کرنے والی (تھی)	وہ دیکھ رہے تھے انہیں	اپنے سے دو مثل، دگنا	کھلی آنکھ سے دیکھنا	اور

کافروں کا تھا جو کھلی آنکھوں سے مسلمانوں کو خود سے دگنا دیکھ رہے تھے اور

## اللَّهُ يُؤَيِّدُ بِنَصَرِهِ مَن يَشَاءُ ۚ إِنَّ فِي ذَلِكَ

اللہ	يُؤَيِّدُ	بِنَصَرِهِ	مَن	يَشَاءُ	إِنَّ	فِي	ذَلِكَ
اللہ	تائید فرماتا ہے	اپنی مدد کے ساتھ	جس کی	چاہتا ہے	بیشک	میں	اس

اللہ اپنی مدد کے ساتھ جس کی چاہتا ہے تائید فرماتا ہے۔ بیشک اس میں

## لَعِبْرَةٌ لِّأُولِي الْأَبْصَارِ ۖ (۱۳) ذُرِّيَّةٌ لِّلنَّاسِ

لَعِبْرَةٌ	لِّأُولِي الْأَبْصَارِ	ذُرِّيَّةٌ	لِّلنَّاسِ
ضرور عبرت، نصیحت (ہے)	آنکھوں والوں کے لئے	آراستہ کردی گئی، خوشنما بنادی گئی	لوگوں کے لئے

عقلندوں کے لئے بڑی عبرت ہے ○ لوگوں کے لئے ان کی خواہشات کی

## حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْبَنِينَ وَالْقَنَاطِيرِ الْمُقَنْطَرَةِ

حُبُّ الشَّهَوَاتِ	مِنَ	النِّسَاءِ	وَالْبَنِينَ	وَالْقَنَاطِيرِ	الْمُقَنْطَرَةِ
خواہشات کی محبت	سے	عورتوں	اور بیٹوں	اور خزانوں، ڈھیروں	جمع کئے ہوئے

محبت کو آراستہ کر دیا گیا یعنی عورتوں اور بیٹوں اور سونے چاندی کے

## مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَ

مِنَ	الذَّهَبِ	وَالْفِضَّةِ	وَالْخَيْلِ	الْمُسَوَّمَةِ	وَ
سے	سونے	اور چاندی (کے)	اور گھوڑے	نشان لگائے گئے	اور

جمع کئے ہوئے ڈھیروں اور نشان لگائے گئے گھوڑوں اور

①۔۔۔ لوگوں کیلئے من پسند چیزوں کی محبت کو خوشنما بنادیا گیا ہے، چنانچہ عورتوں، بیٹوں، مال و اولاد، سونا چاندی، کاروبار، بافات، عمدہ سواروں اور بہترین مکانات کی محبت لوگوں کے دلوں میں رہتی ہوئی ہے اور اس آراستہ کئے جانے اور ان چیزوں کی محبت پیدا کئے جانے کا مقصد یہ ہے کہ خواہش پرستوں اور خدا پرستوں کے درمیان فرق ظاہر ہو جائے۔



## الْأَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ۚ ذَٰلِكَ مَتَاعُ الدُّنْيَا ۗ وَاللَّهُ

الْأَنْعَامِ	و	الْحَرْثِ	ذَٰلِكَ	مَتَاعُ الدُّنْيَا <sup>(۱)</sup>	و	اللَّهُ
چوپایوں، مویشیوں	اور	کھیتی (کی)	یہ	دنوی زندگی کا سامان	اور	اللہ

مویشیوں اور کھیتیوں کو (ان کے لئے آراستہ کر دیا گیا۔) یہ سب دنیوی زندگی کا ساز و سامان ہے اور صرف

## عِنْدَهُ حُسْنُ الْمَبَٰی ۝۱۳ قُلْ أَوتَيْتُكُم بِخَيْرٍ

عِنْدَهُ	حُسْنُ الْمَبَٰی <sup>(۱۳)</sup>	قُلْ	أَوْتَيْتُكُم	بِخَيْرٍ
اس کے پاس	اچھا ٹھکانہ (ہے)	تم کہو	کیا میں خبر دوں تمہیں	بہتر کی

اللہ کے پاس اچھا ٹھکانہ ہے ○ (اے حبیب!) تم فرماؤ، کیا میں تمہیں ان چیزوں سے بہتر چیز بتا دوں؟

## مِّنْ ذَٰلِكُمْ ۚ لِلَّذِينَ اتَّقَوْا عِندَ رَبِّهِمْ

مِّنْ ذَٰلِكُمْ	لِلَّذِينَ اتَّقَوْا	عِندَ رَبِّهِمْ
ان (چیزوں) سے	ان لوگوں کے لئے جو ڈرے، پرہیزگاری اختیار کی	ان کے رب کے پاس

(سنو، وہ یہ ہے کہ) پرہیزگاروں کے لئے ان کے رب کے پاس

## جَنَّتْ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا

جَنَّتْ	تَجْرِي	مِنْ	تَحْتِهَا	الْأَنْهَارُ	خَالِدِينَ	فِيهَا
جنتیں، باغات (ہیں)	بہتی ہیں	سے	ان (باغوں) کے نیچے	نہریں	ہمیشہ رہنے والے	ان میں

جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے

## وَأَرْوَاحٌ مُّطَهَّرَةٌ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ

وَأَرْوَاحٌ	مُطَهَّرَةٌ	و	رِضْوَانٌ	مِّنَ	اللَّهِ	و	اللَّهُ
اور	پاکیزہ	اور	رضامندی، خوشنودی	کی طرف سے (کی)	اللہ	اور	اللہ
اور (ان کیلئے) پاکیزہ بیویاں اور اللہ کی خوشنودی ہے اور اللہ							

①۔ ہمارے لئے اس آیت میں بہت اعلیٰ درس ہے۔ ہم مسلمانوں کی اکثریت بھی انہی دنیوی چیزوں کی محبت میں مبتلا ہے، اہل خانہ اور اولاد کی وجہ سے حرام کھانا، مال و دولت کو لہنا مقصود اصلی سمجھتا، اسی کیلئے دن رات کوشش کرتا، بینک بیلنس بڑھاتا، اپنے امانتوں میں اضافہ کرتا، بہترین لباس، عمدہ مکانات اور شاندار گاڑی ہی تقریباً ہر کسی کا نصب العین اور مقصود و مطلوب ہے۔ اس آیت مبارکہ کو سامنے رکھ کر ہمیں بھی اپنی زندگی پر کچھ غور کرنا چاہئے۔

جنت کی نعمتیں دنیا کی نعمتوں سے بہتر ہیں



## بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ ۱۵ الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا إِنَّكَ أَمَّا

بَصِيرٌ	بِالْعِبَادِ ۱۵	الَّذِينَ	يَقُولُونَ	رَبَّنَا	إِنَّا	أَمَّا
دیکھنے والا	بندوں کو	وہ لوگ جو	کہتے ہیں	اے ہمارے رب	پیش ہم	ایمان لائے

بندوں کو دیکھ رہا ہے ○ وہ جو کہتے ہیں: اے ہمارے رب! ہم ایمان لائے ہیں،

## فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۱۶

فَاغْفِرْ	لَنَا	ذُنُوبَنَا	وَ	قِنَا	عَذَابَ النَّارِ ۱۶
پس تو بخش دے	ہمارے لئے	ہمارے گناہ	اور	بچالے ہمیں	آگ کے عذاب (سے)

تو تو ہمارے گناہ معاف فرما اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے ○

## الصَّابِرِينَ وَالصَّادِقِينَ وَالْقَنِتَّةِينَ وَالْمُتَّقِينَ

الصَّابِرِينَ	وَ	الصَّادِقِينَ	وَ	القَنِتَّةِينَ	وَ	الْمُتَّقِينَ
مہر کرنے والے	اور	سچ بولنے والے	اور	اطاعت کرنے والے	اور	خرچ کرنے والے

مہر کرنے والے اور سچے اور فرمانبردار اور راہِ خدا میں خرچ کرنے والے

## وَالْمُسْتَغْفِرِينَ بِالْآَسْحَارِ ۱۷ شَهِدَ اللَّهُ

وَ	الْمُسْتَغْفِرِينَ	بِالْآَسْحَارِ ۱۷	شَهِدَ	اللَّهُ
اور	مغفرت طلب کرنے والے	رات کے آخری حصوں میں (سحری کے وقت)	گواہی دی	اللہ (نے)

اور رات کے آخری حصے میں مغفرت مانگنے والے (ہیں) ○ اور اللہ نے گواہی دی

## أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ۚ وَالْمَلِكُ ۚ وَأُولُوا الْعِلْمِ

أَنَّهُ	لَا	إِلَهَ	إِلَّا	هُوَ ۚ	وَالْمَلِكُ ۚ	وَأُولُوا الْعِلْمِ
کہ وہ	نہیں	کوئی معبود	مگر	وہ	اور فرشتوں	علم والوں (نے گواہی دی)

کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور فرشتوں نے اور عالموں نے

○ رات کا آخری پہر نہایت فضیلت والا ہے، یہ وقت غلوت اور دعاؤں کی قبولیت کا ہے۔ حضرت لقمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے فرزند سے فرمایا تھا کہ "مرغ سے کم نہ رہنا کہ وہ تو سحری کے وقت نذا کرے اور تم سوئے رہو۔" لہذا اس وقت نیند سے بیدار ہو کر نماز پڑھنے، توبہ و استغفار کرنے اور رب تعالیٰ کے حضور گریہ و زاری اور مناجات کرنے میں مشغول ہونا عین سعادت ہے۔

گناہوں کی مغفرت اور عذابِ جہنم سے بچاؤ کی دعا

صحیحین کے اوصاف: مہر کرنے والے، اطاعت کرنے والے اور خدا میں خرچ کرنے والے اور سحری کے وقت بخشش کی دعا مانگا

اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی گواہی



فَأَيُّهَا الْقِسْطُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ

فَإِيتَانَا	بِالْقِسْطِ	لَا	إِلَهَ	إِلَّا	هُوَ	الْعَزِيزُ
قائم (ہو کر)	انصاف کے ساتھ	نہیں	کوئی معبود	مگر	وہ (وہی)	عزت والا، غلبے والا

انصاف سے قائم ہو کر اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں عزت والا

الْحَكِيمُ ﴿١٨﴾ إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ <sup>ق</sup>

الْحَكِيمُ ①	اِنَّ	الَّذِيْنَ	عِنْدَ اللّٰهِ	الْاِسْلَامُ (۱)
حکمت والا	پیشک	دین	اللہ کے نزدیک	اسلام (ہے)

وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِينَ اُوْتُوا الْكِتَابَ اِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا

وَمَا اخْتَلَفَ	الَّذِينَ	أَوْثُوا	الْكِتَابَ إِلَّا	مِنْ	بَعْدِ	مَا
اور اختلاف نہ کیا	ان لوگوں نے جو (جنہیں)	انہیں دی گئی	کتاب مگر	سے	(اس کے) بعد	جو

اور جنہیں کتاب دی گئی انہوں نے آپس میں اختلاف نہ کیا مگر اپنے پاس

جَاءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ<sup>١</sup> وَمَنْ يَكْفُرْ

جَاءَهُمْ	الْعِلْمُ	بَغْيًا	بَيْنَهُمْ	وَ	مَنْ	يَكْفُرُ
آیا ان کے پاس	علم	سرکشی، حسد (کی وجہ سے)	اپنے درمیان	اور	جو	انکار کرے

علم آجانے کے بعد، اپنے باہمی حسد کی وجہ سے۔ اور جو

بَايْتَ اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ﴿١٩﴾ فَإِنْ حَاجُّوكَ

ہدایت اللہ	قاری	اللہ	سَرِیْعُ الْحِسَابِ ①	قاری	حَاجُّوْكَ
اللہ کی آیتوں کا	تو بیچ	اللہ	جلد حساب لینے والا (ہے)	پھر اگر	وہ جھگڑا کریں تم سے

اللہ کی آیتوں کا انکار کرے تو بیشک اللہ جلد حساب لینے والا ہے ○ پھر اے حبیب! اگر وہ تم سے جھگڑا کریں

۱۔ ہر مئی کا دین اسلام ہی تھا لہذا اسلام کے سوا کوئی اور دین بد مذہبی عقوبتوں میں مقبول نہیں لیکن اب اسلام سے مراد وہ دین ہے جو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے لایا ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے تمام لوگوں کیلئے رسول بنا کر مبعوث فرمایا اور آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے آخری نبی بنا کر تواب اگر کوئی کسی اور سے آسانی دین کی پیروی کرتا بھی ہو لیکن اللہ تعالیٰ کے آخری نبی حضرت محمد ﷺ اور ان کے دین کو نہ مانا ہو تو اس کا کسی آسانی دین کو مانا بھی جائے نہیں۔



فَقُلْ أَسَلَّمْتُ وَجْهِي لِلَّهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ ۝

فَقُلْ	أَسَلَّمْتُ	وَجْهِي	لِلَّهِ	وَمَنِ	اتَّبَعَنِ
تو تم کہو	میں نے جھکا دیا	اپنا چہرہ	اللہ کے لئے	اور	(اس نے بھی) جس نے

تو تم فرمادو: میں تو اپنا منہ اللہ کی بارگاہ میں جھکائے ہوئے ہوں اور میری پیروی کرنے والے بھی۔

وَقُلْ لِلَّذِينَ آمَنُوا وَالْكِتَابِ وَالْأُمَمِ ۝

وَقُلْ	لِلَّذِينَ	آمَنُوا	وَالْكِتَابِ	وَالْأُمَمِ
اور	تم کہو	ان لوگوں سے جنہیں	دی گئی	کتاب اور

اور اے حبیب اہل کتاب اور اُن پڑھوں سے فرمادو کہ کیا

أَسَلَّمْتُمْ ۝ فَإِنْ أَسَلَّمُوا فَقَدْ اهْتَدَوْا ۝

أَسَلَّمْتُمْ	فَإِنْ	أَسَلَّمُوا	فَقَدْ	اهْتَدَوْا
تم نے اسلام قبول کیا	پھر اگر	وہ اسلام قبول کر لیں	تو تحقیق، بیشک	ہدایت پا گئے

تم (بھی) اسلام قبول کرتے ہو؟ پھر اگر وہ اسلام قبول کر لیں جب تو انہوں نے بھی سیدھا راستہ پالیا اور

إِنْ تَوَلَّوْا فَمَا عَلَيْكَ الْبَلَاءُ ۝ وَاللَّهُ بَصِيرٌ ۝

إِنْ	تَوَلَّوْا	فَمَا	عَلَيْكَ	الْبَلَاءُ	وَاللَّهُ	بَصِيرٌ
اگر	وہ منہ پھیریں	تو صرف	تمہارے اوپر	پہنچا دینا (ہے)	اور	اللہ دیکھنے والا

اگر یہ منہ پھیریں تو تمہارے اوپر تو صرف حکم پہنچا دینا لازم ہے اور اللہ بندوں کو

بِالْعِبَادِ ۝ إِنَّ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَيَقْتُلُونَ

بِالْعِبَادِ	إِنَّ	الَّذِينَ	يَكْفُرُونَ	بِآيَاتِ	اللَّهُ	وَيَقْتُلُونَ
بندوں کو	بیشک	وہ لوگ جو	انکار کرتے ہیں	اللہ کی آیتوں کا	اور	قتل کرتے ہیں

دیکھ رہا ہے ○ بیشک وہ لوگ جو اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں اور نبیوں کو

①۔ اس آیت میں بنی اسرائیل کے تین جرائم بیان کئے گئے: (۱) اللہ عزوجل کی آیات کا انکار کرنا۔ (۲) انبیاء علیہم السلام کو شہید کرنا۔ (۳) انصاف کا حکم دینے والوں کو قتل کرنا۔ نیز اس آیت میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ کے یہودیوں کی مذمت اس لئے ہے کہ وہ اپنے آپ کو اجداد کے ایسے بدترین فعل سے راضی تھے۔



الَّذِينَ يَغْدِرُونَ حَقًّا وَيَقْتُلُونَ الَّذِينَ يَأْمُرُونَ بِالْقِسْطِ

الَّذِينَ	يَغْدِرُونَ	حَقًّا	وَيَقْتُلُونَ	الَّذِينَ	يَأْمُرُونَ	بِالْقِسْطِ
نبیوں (کو)	حق کے بغیر، ناحق	اور	قتل کرتے ہیں	ان لوگوں کو جو	حکم دیتے ہیں	انصاف کا

ناحق شہید کرتے ہیں اور انصاف کا حکم کرنے والوں کو

مِنَ النَّاسِ لَا فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ۚ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ

مِنَ	النَّاسِ	لَا فَبَشِّرْهُمْ	بِعَذَابٍ	أَلِيمٍ	أُولَٰئِكَ	الَّذِينَ
سے	لوگوں	تو بشارت دوا نہیں	عذاب کی	دردناک	یہ	وہ لوگ جو

قتل کرتے ہیں انہیں دردناک عذاب کی خوش خبری سنا دو ۝ یہی وہ لوگ ہیں

حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَالُهُمْ

حَبِطَتْ	أَعْمَالُهُمْ	فِي	الدُّنْيَا	وَالْآخِرَةِ	وَمَا	لَهُمْ
ضائع ہو گئے	ان کے اعمال	میں	دنیا	اور آخرت (میں)	اور نہیں	ان کے لئے

جن کے اعمال دنیا و آخرت میں برباد ہو گئے اور ان کا

مِّنْ تُصَرِّينَ ۚ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيبًا

مِّنْ	تُصَرِّينَ	أَلَمْ تَرَ	إِلَى	الَّذِينَ	أُوتُوا	نَصِيبًا
سے	مددگاروں	کیا تم نے نہ دیکھا	کی طرف	ان لوگوں کی جنہیں	دیا گیا	کچھ حصہ

کوئی مددگار نہیں ۝ کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنہیں کتاب کا کچھ حصہ

مِّنَ الْكِتَابِ يُدْعَوْنَ إِلَى كِتَابِ اللَّهِ لِيَحْكُمَ

مِّنَ	الْكِتَابِ	يُدْعَوْنَ	إِلَى	كِتَابِ اللَّهِ	لِيَحْكُمَ
سے	کتاب	بلائے جاتے ہیں	کی طرف	اللہ کی کتاب	تاکہ وہ فیصلہ کر دے

دیا گیا (کہ جب انہیں) اللہ کی کتاب کی طرف بلایا جاتا ہے تاکہ وہ ان کا فیصلہ

۱۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ انبیاء علیہم السلام کی جناب میں بے ادبی کفر ہے اور یہ بھی کہ کفر سے تمام اعمال برباد ہو جاتے ہیں کیونکہ یہودیوں نے اپنے انبیاء علیہم السلام کو شہید کیا تھا جو سخت ترین بے ادبی ہے اور اس پر ان کے اعمال برباد کر دیئے گئے۔



بَيْنَهُمْ هُمْ يَتَوَلَّى قَرِيبٌ مِّنْهُمْ وَهُمْ

بَيْنَهُمْ	ثُمَّ	يَتَوَلَّى	قَرِيبٌ	مِّنْهُمْ	وَ	هُمْ
ان کے درمیان	پھر	منہ پھیر لیتا ہے	ایک گروہ	ان میں سے	اور	وہ

کر دے تو پھر ان میں سے ایک گروہ بے رخی کرتے ہوئے

مُعْرِضُونَ ﴿٢٣﴾ ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا

مُعْرِضُونَ ﴿٢٣﴾	ذٰلِكَ	بِأَنَّهُمْ	قَالُوا
منہ پھیرنے والے (ہیں)	یہ (بے رخی اور منہ پھیرنا)	(اس) وجہ سے ہے کہ وہ	کہتے ہیں

منہ پھیر لیتا ہے ○ یہ جرات انہیں اس لئے ہوئی کہ وہ کہتے ہیں:

لَن تَمَسَّنَا النَّارُ إِلَّا أَيَّامًا مَّعْدُودَاتٍ ۚ وَ

لَن تَمَسَّنَا	النَّارُ	إِلَّا	أَيَّامًا	مَّعْدُودَاتٍ ۚ	وَ
ہرگز نہیں چھوئے گی ہمیں	آگ	مگر	دن	گنے ہوئے، گنتی کے	اور

ہرگز ہمیں آگ نہ چھوئے گی مگر گنتی کے چند دن اور انہیں

عَرَّاهُمْ فِي دِينِهِمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿٢٤﴾

عَرَّاهُمْ	فِي	دِينِهِمْ	مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿٢٤﴾
دھوکے میں ڈالا ہوا ہے انہیں	کے بارے میں	ان کے دین	(ان باتوں نے) جو وہ گھڑتے تھے

ان کی (ایسی ہی) من گھڑت باتوں نے ان کے دین کے بارے میں دھوکے میں ڈالا ہوا ہے ○

فَكَيْفَ إِذَا جُمِعَهُمْ لِيَوْمٍ لَا رَيْبَ فِيهِ ۚ وَ

فَكَيْفَ	إِذَا	جُمِعَهُمْ	لِيَوْمٍ	لَا رَيْبَ	فِيهِ ۚ	وَ
تو کیسا (حال ہوگا)	جب	ہم جمع کریں گے انہیں	(اس) دن کے لئے	کوئی شک نہیں	اس میں	اور

تو کیسی حالت ہوگی جب ہم انہیں اس دن کے لئے اکٹھا کریں گے جس میں کوئی شک نہیں اور

①۔ ہمارے لئے اس میں درپا صبرت ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ کسی بھی قوم کی تباہی اسی صورت میں ہوتی ہے جب وہ عمل سے منہ پھیر کر صرف آرزو اور امید کی دنیا میں گھومتی رہتی ہے۔ جو غرض لاکھوں روپے کمانے کی تمنائیں کرتا ہے لیکن اس کیلئے محنت کرنے کو تیار نہیں وہ کبھی ایک روپیہ بھی نہیں کما سکتا۔ جو قوم ترقی کرنے کی خواہشمند ہو لیکن اپنی بد اعمالیاں، کام چوریوں اور عیادتیں چھوڑنے کو تیار نہیں وہ کبھی ترقی کی شاہراہ پر قدم نہیں رکھ سکتی۔



وَقَبِيتَ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿٢٥﴾

وَقَبِيتَ	كُلُّ نَفْسٍ	مَّا	كَسَبَتْ	وَ	هُمْ	لَا يُظْلَمُونَ ﴿٢٥﴾
پورا پورا دیا جائے گا	ہر جان (کو)	(بدلہ اس کا) جو	اس نے کمایا	اور	وہ	ظلم نہ کئے جائیں گے

ہر جان کو اس کی پوری کمائی دی جائے گی اور ان پر ظلم نہ ہوگا ○

قُلِ اللَّهُمَّ مَلِكُ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ

قُلِ	اللَّهُمَّ	مَلِكُ الْمُلْكِ	تُؤْتِي	الْمُلْكَ	مَنْ	تَشَاءُ
تم کہو	اے اللہ	ملکوں، سلطنتوں کے مالک	تو دیتا ہے	ملک، سلطنت	جسے	چاہے

یوں عرض کرو، اے اللہ! ملک کے مالک تو جسے چاہتا ہے سلطنت عطا فرماتا ہے

وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ

وَتَنْزِعُ	الْمُلْكَ	مِمَّنْ	تَشَاءُ	وَ	تُعِزُّ	مَنْ	تَشَاءُ
اور تو چھین لیتا ہے	ملک، سلطنت	جس سے	تو چاہے	اور	عزت دیتا ہے	جسے	تو چاہے

اور جس سے چاہتا ہے چھین لیتا ہے اور تو جسے چاہتا ہے عزت دیتا ہے

وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِبَيْدِكَ الْخَيْرُ إِنَّكَ

وَتُذِلُّ	مَنْ	تَشَاءُ	بِبَيْدِكَ	الْخَيْرُ	إِنَّكَ
اور ذلت دیتا ہے، ذلیل کرتا ہے	جسے	تو چاہے	تیرے ہاتھ میں	ساری بھلائی (ہے)	بیشک تو

اور جسے چاہتا ہے ذلت دیتا ہے، تمام بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے، بیشک تو

عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٢٦﴾ تُؤَلِّجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُؤَلِّجُ

عَلَى كُلِّ شَيْءٍ	قَدِيرٌ ﴿٢٦﴾	تُؤَلِّجُ	الَّيْلَ	فِي	النَّهَارِ	وَ	تُؤَلِّجُ
ہر چیز پر	قدرت والا (ہے)	تو داخل کرتا ہے	رات	میں	دن	اور	تو داخل کرتا ہے

ہر شے پر قدرت رکھنے والا ہے ○ تو رات کا کچھ حصہ دن میں داخل کر دیتا ہے اور

①۔ سلطنت و حکومت بلکہ کائنات کا ذرہ ذرہ اللہ تعالیٰ کی ملک ہے جسے چاہے عطا فرمائے کتنی بڑی بڑی سلطنتیں گزریں جن کے نکلنے میں ان کے قابو نہ کرنے کا کوئی تصور بھی نہ کر سکتا تھا لیکن اللہ تعالیٰ کی زبردست قوت و قدرت کا ایسا عہد ہوا کہ آج ان کے نام و نشان مٹ گئے یونان کا سکندر، اعظم، عراق کا فرود، ایران کا کسریٰ و نو شیر و ان، فہاک، فریدون، جہشید، مصر کے فرعون، سکون لیل کے چنگیز اور ہاکو خان بڑے بڑے نامور حکمران اب صرف قصبے کہانوں میں رہ گئے اور ہاتھی ہے قورب العالمین کا نام جا کہتے ہاتھی ہے اور اسی کو چاہے۔



## النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَ

النَّهَارَ	فِي	الَّيْلِ	وَ	تُخْرِجُ	الْحَيَّ	مِنَ	الْمَيِّتِ	وَ
دن	میں	رات	اور	تو نکالتا ہے	زندہ (کو)	سے	مردہ	اور

دن کا کچھ حصہ رات میں داخل کر دیتا ہے اور تو مردہ سے زندہ کو نکالتا ہے اور

## تُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَاءُ

تُخْرِجُ	الْمَيِّتَ	مِنَ	الْحَيِّ	وَ	تَرْزُقُ	مَنْ	تَشَاءُ
نکالتا ہے	مردہ (کو)	سے	زندہ	اور	تو رزق دیتا ہے	جسے	تو چاہتا ہے

زندہ سے مردہ کو نکالتا ہے اور جسے چاہتا ہے

## يَعْدِي حِسَابًا ② لَا يَتَّخِذُ الْمُؤْمِنُونَ الْكَافِرِينَ

يَعْدِي حِسَابًا ②	لَا يَتَّخِذُ	الْمُؤْمِنُونَ	الْكَافِرِينَ
حساب کے بغیر، بے حساب	نہ بنالیں	ایمان والے	کفر کرنے والوں (کو)

بے شمار رزق عطا فرماتا ہے ② مسلمان مسلمانوں کو چھوڑ کر

## أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ ③ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ

أَوْلِيَاءَ ③	مِنْ	دُونِ	الْمُؤْمِنِينَ	وَ	مَنْ	يَفْعَلْ	ذَلِكَ
دوست	سے	سوا	ایمان والوں (کے)	اور	جو	کرے گا	یہ (ایسا)

کافروں کو اپنا دوست نہ بنائیں اور جو کوئی ایسا کرے گا

## فَلَيْسَ مِنَ اللَّهِ فِي شَيْءٍ إِلَّا أَنْ تَشْقُوا

فَلَيْسَ	مِنْ	اللَّهِ	فِي شَيْءٍ	إِلَّا	أَنْ	تَشْقُوا
تو نہیں ہے (اس کا کوئی تعلق)	سے	اللہ	کسی چیز میں	مگر	یہ کہ	تم ڈرو

تو اس کا اللہ سے کوئی تعلق نہیں مگر یہ کہ تمہیں ان سے

① کفار سے دوستی و محبت ممنوع و حرام ہے، انہیں راز دار بنانا، ان سے قلبی تعلق رکھنا بھی ناجائز ہے۔ البتہ اگر جان یا مال کا غول ہو تو ایسے وقت صرف ظاہری برتاؤ جائز ہے۔ یہاں صرف ظاہری میل برتاؤ کی اجازت دی گئی ہے، یہ نہیں کہ ایمان چھپانے اور جھوٹ بولنے کو اپنا ایمان اور عقیدہ بنالیا جائے بلکہ اجازت کی جگہ بھی باطل کے مقابلے میں لڑتے جانا اور اپنی جان تک کی پروا نہ کرنا ہی افضل و بہتر ہوتا ہے۔



مِنْهُمْ تُقْنَةً ۚ وَيُحَذِّرُكُمْ اللَّهُ نَفْسَهُ ۚ وَإِلَى اللَّهِ

مِنْهُمْ	تُقْنَةً	و	يُحَذِّرُكُمْ	اللَّهُ	نَفْسَهُ	و	إِلَى	اللَّهُ
ان سے	کچھ ڈرنا	اور	ڈراتا ہے تمہیں	اللہ	اپنی ذات (سے)	اور	کی طرف	اللہ

کوئی ڈر ہو اور اللہ تمہیں اپنے غضب سے ڈراتا ہے اور اللہ ہی کی طرف

الْبَصِيرُ ۝ قُلْ إِنْ تَخْشَوْنَ صُدُورَكُمْ أَوْ تَشْهَدُونَ

الْبَصِيرُ ۝	قُلْ	إِنْ	تَخْشَوْنَ	مَا	فِي	صُدُورِكُمْ	أَوْ	تَشْهَدُونَ
لوٹنا، پھرنا (ہے)	تم کہو	اگر	تم چھپاؤ	وہ جو	میں	تمہارے سینوں	یا	ظاہر کرواے

لوٹنا ہے ۝ تم فرما دو کہ تم اپنے دل کی بات چھپاؤ یا ظاہر کرو

يَعْلَمُهُ اللَّهُ ۚ وَيَعْلَمُ مَا فِي السَّمُوتِ وَمَا

يَعْلَمُهُ	اللَّهُ	و	يَعْلَمُ	مَا	فِي	السَّمُوتِ	و	مَا
جانتا ہے اے	اللہ	اور	وہ جانتا ہے	جو کچھ	آسمانوں میں	اور	جو کچھ	

اللہ کو سب معلوم ہے اور وہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ

فِي الْأَرْضِ ۚ وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ يَوْمَ تَجِدُ

فِي الْأَرْضِ	و	اللَّهُ	عَلَى كُلِّ شَيْءٍ	قَدِيرٌ ۝	يَوْمَ	تَجِدُ
زمین میں (ہے)	اور	اللہ	ہر چیز پر	قدرت والا (ہے)	(جس) دن	پائے گی

زمین میں ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھنے والا ہے ۝ (یاد کرو) جس دن

كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّحْصَرًا ۚ وَ

كُلُّ نَفْسٍ	مَا	عَمِلَتْ	مِنْ	خَيْرٍ	مُّحْصَرًا	و
ہر جان	جو	اس نے عمل کیا	سے	بھلائی، نیکی	سامنے، موجود، حاضر	اور

ہر شخص اپنے تمام اچھے اور برے اعمال اپنے سامنے

۱۔ سورہ آل عمران کی آیت نمبر 29، 30 ہر شخص کی اصلاح کیلئے کافی ہے۔ اس آیت پر ممتاز زیادہ غور کریں گے اتنا ہی دل میں خوف خدا پیدا ہو گا اور گناہوں سے نفرت پیدا ہو گی۔

اللہ تعالیٰ دونوں کی جگہی اور ظاہر ہر بات جانتا ہے

برے اعمال کرنے والوں کی قیامت کے دن حیرت



مَا عَمِلْتُ مِنْ سُوءٍ تَوَدُّوْنَ أَنْ

مَا	عَمِلْتُ	مِنْ	سُوءٍ	تَوَدُّوْنَ	أَنْ
جو	اس نے عمل کیا	سے	برائی	تمنا کرے گی، چاہے گی (وہ جان)	کہ

موجود پائے گا تو تمنا کرے گا کہ کاش

بَيْنَهَا وَبَيْنَهُ أَمَدٌ ابْعِيدًا ۱۰

بَيْنَهَا	و	بَيْنَهُ	أَمَدٌ	ابْعِيدًا	و
اس (برے کام) کے درمیان	اور	اس (مفصّل) کے درمیان	دور دراز کا فاصلہ (ہوتا)	اور	

اس کے درمیان اور اس کے اعمال کے درمیان کوئی دور دراز کی مسافت (حائل) ہو جائے اور

يُحَذِّرُكُمْ اللَّهُ نَفْسَهُ ۱۱ وَاللَّهُ رَعُوفٌ بِالْعِبَادِ ۱۲ قُلْ

يُحَذِّرُكُمْ	اللَّهُ	نَفْسَهُ	و	اللَّهُ	رَعُوفٌ	بِالْعِبَادِ	قُلْ
ڈراتا ہے تمہیں	اللہ	اپنی ذات (سے)	اور	اللہ	بہت مہربان	بندوں پر	تم کہو

اللہ تمہیں اپنے عذاب سے ڈراتا ہے اور اللہ بندوں پر بڑا مہربان ہے ○ اے حبیب! فرمادو

إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ

إِنْ	كُنْتُمْ	تُحِبُّونَ	اللَّهُ	فَاتَّبِعُونِي	يُحْبِبْكُمُ	اللَّهُ
اگر	تم ہو	محبت رکھتے	اللہ (سے)	تو پیروی کرو میری	محبت رکھے گا تم سے	اللہ

کہ اے لوگو! اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میرے فرمانبردار بن جاؤ اللہ تم سے محبت فرمائے گا

وَيَغْفِرَ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۱۳ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۱۴

و	يَغْفِرَ	لَكُمْ	ذُنُوبَكُمْ	و	اللَّهُ	غَفُورٌ	رَحِيمٌ
اور	بخش دے گا	تمہارے لئے	تمہارے گناہ	اور	اللہ	بخشنے والا	مہربان

اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○

۱۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی محبت کا دعویٰ جب ہی سچا ہو سکتا ہے جب آدمی سرکارِ دو عالم ﷺ کی اتباع کرنے والا ہو اور حضورِ اقدس ﷺ کی اطاعت اختیار کرے۔ ۲۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ ہر شخص کو حضور پر نور ﷺ کی اتباع اور پیروی کرنا ضروری ہے۔



قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ ۚ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللَّهَ

قُلْ	أَطِيعُوا	اللَّهَ	وَ	الرَّسُولَ <sup>(۱)</sup>	فَإِنْ	تَوَلَّوْا	فَإِنْ	اللَّهُ
تم کہو	اطاعت کرو	اللہ	اور	رسول (کی)	پھر اگر	وہ (لوگ) منہ پھیریں	تو بیک	اللہ

تم فرمادو کہ اللہ اور رسول کی فرمانبرداری کرو پھر اگر وہ منہ پھیریں تو اللہ

لَا يُحِبُّ الْكَافِرِينَ ۝۳۲ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَىٰ آدَمَ وَنُوحًا

لَا يُحِبُّ	الْكَافِرِينَ ۝۳۲	إِنَّ	اللَّهَ	اصْطَفَىٰ	آدَمَ	وَ	نُوحًا
پسند نہیں فرماتا	کفر کرنے والوں (کو)	بیک	اللہ	اس نے چن لیا	آدم	اور	نوح

کافروں کو پسند نہیں کرتا ۝ بیک اللہ نے آدم اور نوح

وَالْإِبْرَاهِيمَ وَالْعِزْرَةَ عَلَى الْعَالَمِينَ ۝۳۳ ذُرِّيَّتُهُ

وَالْإِبْرَاهِيمَ	وَالْعِزْرَةَ	عَلَى	الْعَالَمِينَ ۝۳۳	ذُرِّيَّتُهُ
ابراہیم کی اولاد	اور	عمران کی اولاد (کو)	پر	تمام جہانوں

اور ابراہیم کی اولاد اور عمران کی اولاد کو سارے جہان والوں پر چن لیا ۝ یہ ایک نسل ہے

بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ ۖ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝۳۴ إِذْ قَالَتْ

بَعْضُهَا	مِنْ بَعْضٍ	وَاللَّهُ	سَمِيعٌ	عَلِيمٌ ۝۳۴	إِذْ	قَالَتْ
اس کے بعض	بعض سے (ہیں)	اور	اللہ	سننے والا	جانتے والا	جب کہا

جو ایک دوسرے سے ہے اور اللہ سننے والا، جاننے والا ہے ۝ (یاد کرو) جب عمران کی بیوی نے

أَمْرًا تُعِزُّنَ رَبِّ إِنِّي نَذَرْتُ لَكَ مَا

أَمْرًا تُعِزُّنَ	رَبِّ	إِنِّي	نَذَرْتُ	لَكَ	مَا
عمران کی بیوی (نے)	اے میرے رب	بیک میں	میں منت مانتی ہوں	تیرے لئے	(اس کی) جو

عرض کی: اے میرے رب! میں تیرے لئے نذر مانتی ہوں کہ

۱۔ تاجدار رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت ہی محبت الہی عزوجل کی دلیل ہے اور اسی پر نجات کا دارومدار ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جنت کے حصول، اپنی خوشنودی اور قرب کو حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی غیر مشروط اطاعت کے ساتھ جوڑ دیا۔ اب رضا و قرب الہی صرف رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت و اطاعت اور اتباع و غلامی کے صدقے طے گا اور اس کے علاوہ ہر راستہ مردود ہے۔

اطاعت رسول کا انکار کرنے والے  
اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں

اللہ تعالیٰ کے چنے ہوئے مقبول بندے

حضرت مریمؑ اور عمرانؑ کی والدہ کی نذر



فِي بَطْنِي مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّي ۚ إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ

فِي بَطْنِي	مُحَرَّرًا	فَتَقَبَّلْ	مِنِّي	إِنَّكَ	أَنْتَ	السَّمِيعُ
میرے پیٹ میں (ہے)	آزاد کیا ہوا	پس تو قبول فرما	مجھ سے	پیشک تو	تو (ہی)	سننے والا

میرے پیٹ میں جو اولاد ہے وہ خاص تیرے لئے آزاد (وقف) ہے تو تو مجھ سے (یہ) قبول کر لے پیشک تو ہی سننے والا

الْعَلِيمُ ﴿۲۵﴾ فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ اِنِّي

الْعَلِيمُ ﴿۲۵﴾	فَلَمَّا	وَضَعَتْهَا	قَالَتْ	رَبِّ	اِنِّي
جاننے والا	پھر جب	اس نے جنا ہے	(تو) کہا	اے میرے رب	پیشک میں

جاننے والا ہے ○ پھر جب عمران کی بیوی نے بچی کو جنم دیا تو اس نے کہا اے میرے رب! میں نے تو

وَضَعْتُهَا اُنْثٰی ۚ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا وَضَعْتَ ۚ

وَضَعْتُهَا	اُنْثٰی	وَاللّٰهُ	اَعْلَمُ	بِمَا	وَضَعْتَ
میں نے جنا ہے اے	لڑکی	اور اللہ	خوب جانتا ہے	ساتھ جو (اے جو)	اس (عورت) نے جنا

لڑکی کو جنم دیا ہے حالانکہ اللہ بہتر جانتا ہے جو اس نے جنا

وَلَيْسَ الذَّكَرُ كَالْاُنْثٰی ۚ وَاِنِّي سَمِيتُهَا

وَلَيْسَ	الذَّكَرُ	كَالْاُنْثٰی	وَاِنِّي	سَمِيتُهَا
اور نہیں ہے	(اس کا مانگا ہوا) لڑکا	(اس) لڑکی کی طرح	اور پیشک میں	میں نے نام رکھا اس کا

اور وہ لڑکا (جس کی خواہش تھی) اس لڑکی جیسا نہیں (جو اسے عطا کی گئی) اور (اس نے کہا کہ) میں نے اس بچی کا نام

مَرْيَمَ وَاِنِّيْٓ اَعِيْذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتُهَا مِنْ

مَرْيَمَ	وَاِنِّيْٓ	اَعِيْذُهَا <sup>(۱)</sup>	بِكَ	وَاِنِّيْٓ	ذُرِّيَّتُهَا	مِنْ
مریم	اور	پناہ میں دیتی ہوں اے	تیری	اور	اس کی اولاد (کو)	سے

مریم رکھا اور میں اسے اور اس کی اولاد کو شیطان مردود کے شر سے

۱۔ حضرت مریم رحمہ اللہ تعالیٰ علیہا والہہ نے حضرت مریم رحمہ اللہ تعالیٰ علیہا اور ان کی اولاد کیلئے شیطان کے شر سے پناہ مانگی اور اللہ تعالیٰ نے اس دعا کو

قبول فرمایا۔ لہذا یہ مقبول الفاظ ہیں، اپنی اولاد کیلئے ان الفاظ کے ساتھ دعا مانگتے رہنا چاہئے، إِنَّ شَأْنَهُ اللّٰهُ مَوْجِدٌ کَرَمٌ ہُوَ۔



## الشَّيْطَانُ الرَّجِيمُ ﴿۳۶﴾ فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُولٍ

الشَّيْطَانُ	الرَّجِيمُ ﴿۳۶﴾	فَتَقَبَّلَهَا	رَبُّهَا	بِقَبُولٍ
شیطان	مردود	پس قبول فرمایا اسے	اس کے رب (نے)	قبولیت کے ساتھ

تیری پناہ میں دیتی ہوں ○ تو اس کے رب نے اسے اچھی طرح

## حَسَنٍ وَآتَتْهَا نَبَاتًا حَسَنًا ۚ

حَسَنٍ	وَ	آتَتْهَا	نَبَاتًا	حَسَنًا	ۚ
اچھی	اور	بڑھایا اسے، پروان چڑھایا اسے	بڑھانا، پروان چڑھانا	اچھا	اور

قبول کیا اور اسے خوب پروان چڑھایا اور

## كَلَّمَهَا ذِكْرًا ۖ كَلَّمَهَا دَخَلَ عَلَيْهَا ذِكْرًا

كَلَّمَهَا	ذِكْرًا	كَلَّمَهَا	دَخَلَ	عَلَيْهَا	ذِكْرًا
(اللہ نے) کفالت، نگہبانی میں دیا اسے	ذکر یا (کی)	جب کبھی	داخل ہوا	اس پر	ذکر یا

ذکر یا کو اس کا نگہبان بنا دیا، جب کبھی ذکر یا اس کے پاس اس کی نماز پڑھنے کی

## الْبَحْرَابِ ۚ وَجَدَ عِنْدَ هَارِثَ قَائِلٍ يُسْرِمُ

الْبَحْرَابِ	وَجَدَ	عِنْدَهَا	رِثْقًا	قَالَ	يُسْرِمُ
محراب (عبادت خانے میں)	اس نے پایا	اس کے پاس	رزق	اس نے کہا	اے مریم

جگہ جاتے تو اس کے پاس پھل پاتے۔ (ذکر یا نے) سوال کیا، اے مریم!

## أَتَى لَكَ هَذَا ۖ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ ۚ إِنَّ

أَتَى	لَكَ	هَذَا	قَالَتْ	هُوَ	مِنْ	عِنْدِ اللَّهِ	إِنَّ
کہاں سے (آیا)	تیرے لئے	یہ (رزق)	(مریم نے) کہا	وہ	سے	اللہ کے پاس	بیشک

یہ تمہارے پاس کہاں سے آتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: یہ اللہ کی طرف سے ہے، بیشک

① جب حضرت ذکر یا علیہ السلام عبادت خانے میں حضرت مریم رحمہ اللہ تعالیٰ علیہا کے پاس جاتے تو وہیں بے موسم کے پھل پاتے۔ حضرت ذکر یا

علیہ السلام نے ان پھلوں کے بارے دریافت فرمایا تو آپ رحمہ اللہ تعالیٰ علیہا نے کہتے یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ

اپنے اولیاء کو کرامات سے نوازتا اور ان کے ہاتھوں پر خلاف عادت چیزیں ظاہر فرماتا ہے۔

حضرت مریم رحمہ اللہ تعالیٰ علیہا کی بارگاہی میں مقبولیت

حضرت مریم رحمہ اللہ تعالیٰ علیہا کو عیب سے رزق صلا ہوتا







سَيِّدًا وَحَصُورًا وَنَبِيًّا مِّنَ الصَّالِحِينَ ﴿۳۹﴾ قَالَ

سَيِّدًا	وَ	حَصُورًا	وَ	نَبِيًّا	مِّنَ	الصَّالِحِينَ ﴿۳۹﴾	قَالَ
سردار	اور	عورتوں سے بچنے والا	اور	نبی	سے	نیک لوگوں	اس نے عرض کی

وہ سردار ہو گا اور ہمیشہ عورتوں سے بچنے والا اور صالحین میں سے ایک نبی ہو گا ○ عرض کی:

رَبِّ آتْنِي يَكُونُ لِي عِلْمٌ وَكَدُّ

رَبِّ	آتْنِي	يَكُونُ	لِي	عِلْمٌ	وَ	كَدُّ
اے میرے رب	کہاں سے	ہو گا	میرے لئے	لڑکا	اور (حالانکہ)	تحقیق، پتہ

اے میرے رب میرے ہاں لڑکا کیسے پیدا ہو گا حالانکہ

بَلِّغْنِي الْكِبَرُ وَأُمِّرَآتِي عَاقِرٌ ۚ قَالَ كَذَلِكِ اللَّهُ يَفْعَلُ

بَلِّغْنِي	الْكِبَرُ	وَ	أُمِّرَآتِي	عَاقِرٌ	قَالَ	كَذَلِكِ	اللَّهُ	يَفْعَلُ
بلّغ میرا بچہ	بڑھاپا	اور	میری بیوی	بانجھ (ہے)	فرمایا	اسی طرح	اللہ	کرتا ہے

مجھے بڑھاپا پہنچ چکا ہے اور میری بیوی بھی بانجھ ہے؟ اللہ نے فرمایا: اللہ یوں ہی جو چاہتا ہے

مَا يَشَاءُ ﴿۴۰﴾ قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّي آيَةً ۚ قَالَ

مَا	يَشَاءُ ﴿۴۰﴾	قَالَ	رَبِّ	اجْعَلْ	لِّي	آيَةً ﴿۴۱﴾	قَالَ
جو	وہ چاہتا ہے	عرض کی	اے میرے رب	تو بنا دے	میرے لئے	کوئی نشانی	فرمایا

کرتا ہے ○ عرض کی: اے میرے رب! میرے لئے کوئی نشانی مقرر فرما دے۔ اللہ نے فرمایا:

إِيَّاكَ إِلَّا تَكَلِّمَ النَّاسَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ إِلَّا رَمَزًا ۚ

إِيَّاكَ	إِلَّا	تَكَلِّمَ	النَّاسَ	ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ	إِلَّا	رَمَزًا
میری نشانی	(یہ ہے) کہ تو کلام نہیں کرے گا	لوگوں (سے)	تین دن	مگر	اشارے (سے)	

تیری نشانی یہ ہے کہ تم تین دن تک لوگوں سے صرف اشارہ سے بات چیت کر سکو گے

۱۔ حضرت زکریا علیہ السلام نے حمل ٹھہ جانے کی صورت میں طاعت ظاہر ہونے کا عرض کیا تا کہ اس وقت اور زیادہ فکر و عبادت میں مصروف ہو جائیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ صالح فرزند ملنے پر رب تعالیٰ کا شکر یہ ادا کرنا چاہئے، حقیقہ، صدقہ، خیرات، نوافل سب اسی نعمت کا شکر یہ ہے اور چونکہ ہمارے آقا صل اللہ علیہ وسلم رحمۃ اللعالمین اور کائنات کی سب سے عظیم ترین نعمت ہیں اس لئے اس نعمت کا شکر یہ ہم میلاد کی صورت میں ہمیشہ ادا کرتے رہتے ہیں۔

بچے کی بشارت ملنے پر حضرت زکریا علیہ السلام اللہ کی بارگاہ الہی میں عرض

حضرت زکریا علیہ السلام اللہ کی بارگاہ کے حاملہ ہونے کی نشانی کا اقرار



وَإِذْ كُنَّا رَبَّكَ كَثِيرًا وَسَبِّحْ بِالنَّعِشِيِّ وَالْإِبْكَارِ ۝۳۱

وَ	إِذْ كُنَّا	رَبَّكَ	كَثِيرًا	وَسَبِّحْ	بِالنَّعِشِيِّ	وَالْإِبْكَارِ ۝۳۱
اور	یاد کر	اپنے رب (کو)	بہت	اور	پاکی بیان کر	شام میں اور صبح

اور اپنے رب کو کثرت سے یاد کرو اور صبح و شام اس کی تسبیح کرتے رہو ○

وَإِذْ قَالَتِ الْمَلَكَةُ يَمْرُئِيمُ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَاكِ وَ

وَ	إِذْ	قَالَتِ	الْمَلَكَةُ	يَمْرُئِيمُ	إِنَّ اللَّهَ	اصْطَفَاكِ
اور	جب	کہا	فرشتوں (نے)	اے مریم	بیشک	اللہ نے جن لیا تمہیں اور

اور (یاد کرو) جب فرشتوں نے کہا، اے مریم، بیشک اللہ نے تمہیں چن لیا ہے اور

طَهَّرَكِ وَاصْطَفَاكِ عَلَى نِسَاءِ الْعَالَمِينَ ۝۳۲ يَمْرُئِيمُ

طَهَّرَكِ	وَ	اصْطَفَاكِ	عَلَى	نِسَاءِ الْعَالَمِينَ ۝۳۲	يَمْرُئِيمُ
خوب پاکیزہ کر دیا تمہیں اور	اور	چن لیا تمہیں	پر	تمام جہان کی عورتوں	اے مریم

تمہیں خوب پاکیزہ کر دیا ہے اور تمہیں سارے جہان کی عورتوں پر منتخب کر لیا ہے ○ اے مریم!

اَقْنُتِي لِرَبِّكِ وَاسْجُدِي وَارْكَعِي

اَقْنُتِي	لِرَبِّكِ	وَ	اسْجُدِي	وَ	ارْكَعِي
اطاعت کر، ادب سے کھڑی ہو	اپنے رب کے لئے (کے حضور)	اور	سجدہ کر	اور	رکوع کر

اپنے رب کی فرمانبرداری کرو اور اس کی بارگاہ میں سجدہ کرو اور رکوع والوں

مَعَ الرُّكَّعِينَ ۝۳۳ ذَلِكُمْ مِنْ أَنْبَاءِ الْغَيْبِ نُوحِيهِ

مَعَ الرُّكَّعِينَ ۝۳۳	ذَلِكُمْ	مِنْ	أَنْبَاءِ الْغَيْبِ ۝۳۳	نُوحِيهِ
رکوع کرنے والوں کے ساتھ	یہ	سے	غیب کی خبروں	ہم وحی (القا) کرتے ہیں اے

کے ساتھ رکوع کرو ○ یہ غیب کی خبریں ہیں جو ہم خفیہ طور پر

۱۔۔۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ حضرت مریم زہن اللہ تعالیٰ علیہا افضل ترین عورتوں میں سے ہیں، یہ بھی معلوم ہوا کہ بعض عورتیں مردوں سے افضل ہوتی ہیں، نیز اس سے دلہ کی شان بھی ظاہر ہو رہی ہے۔

۲۔۔۔ اس آیت میں فرمایا گیا کہ حضرت مریم زہن اللہ تعالیٰ علیہا افضل ترین غیب کی خبروں میں سے ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو غیب کے علوم عطا فرمائے ہیں۔ تمام انبیاء کرام علیہم السلام کو اللہ تعالیٰ کے واقعات جو قرآن و حدیث میں آئے سب غیب کی خبریں ہیں۔



إِلَيْكَ ۚ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ إِذْ يُنْقَوْنَ أَثْقَالَهُمْ

إِلَيْكَ	وَمَا كُنْتَ	لَدَيْهِمْ	إِذْ	يُنْقَوْنَ	أَثْقَالَهُمْ
تمہاری طرف	اور	ان کے پاس	جب	ڈال رہے تھے	اپنی قلمیں

تمہیں بتاتے ہیں اور تم ان کے پاس موجود نہ تھے جب وہ اپنی قلموں سے قرعہ ڈالتے تھے کہ

أَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ ۚ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ إِذْ

أَيُّهُمْ	يَكْفُلُ	مَرْيَمَ	وَمَا كُنْتَ	لَدَيْهِمْ	إِذْ
ان میں کون	کفالت، پرورش کرے گا	مریم (کی)	اور	تم نہیں تھے	ان کے پاس

ان میں کون مریم کی پرورش کرے گا اور تم ان کے پاس نہ تھے جب

يَخْتَصِمُونَ ۚ ۞ إِذْ قَالَتِ الْمَلِكَةُ لِمَرْيَمُ إِنَّ اللَّهَ يُبَشِّرُكِ

يَخْتَصِمُونَ	إِذْ	قَالَتِ	الْمَلِكَةُ	لِمَرْيَمَ	إِنَّ اللَّهَ يُبَشِّرُكِ
وہ جھگڑ رہے تھے	جب	کہا	فرشتوں (نے)	اے مریم	بشارت دیتا ہے تجھے

وہ جھگڑ رہے تھے ○ اور یاد کرو جب فرشتوں نے مریم سے کہا، اے مریم! اللہ تجھے

بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ ۚ اسْمُهُ الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ

بِكَلِمَةٍ	مِّنْهُ	اسْمُهُ	الْمَسِيحُ	عِيسَى	ابْنُ مَرْيَمَ
ایک کلمہ کی	اپنی طرف سے	اس کا نام	مسح	عیسیٰ	مریم کا بیٹا

اپنی طرف سے ایک خاص کلمے کی بشارت دیتا ہے جس کا نام مسح، عیسیٰ بن مریم ہو گا۔

وَجِئْنَا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ مِنَ الْمُنْقَرِبِينَ ۚ ۞

وَجِئْنَا	فِي الدُّنْيَا	وَالْآخِرَةِ	وَمِنَ	الْمُنْقَرِبِينَ	۞
وجاہت والا، عزت والا	دنیا میں	آخرت	اور	قرب والوں	اور

وہ دنیا و آخرت میں بڑی عزت والا ہو گا اور اللہ کے مقرب بندوں میں سے ہو گا ○ اور

① چونکہ بہت سے لوگ حضرت مریمؑ زین اللہ تعالیٰ علیہا کی پرورش کے امیدوار تھے، اس لئے آپس میں بحث و مباحثہ کے بعد انہوں نے قرعہ اندازی پر فیصلہ چھوڑ دیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ عام معاملات میں قرعہ اندازی سے بھی فیصلہ کیا جاسکتا ہے جیسے تاجدار رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر میں ساتھ لہانے کیلئے ازواج مطہرات کے درمیان قرعہ اندازی فرمایا کرتے تھے۔

حضرت مریمؑ زین اللہ تعالیٰ علیہا کو حضرت مسیح علیہ السلام کی بشارت اور ان کے اوصاف



يُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَمِنَ الصَّالِحِينَ ﴿٢٦﴾

يُكَلِّمُ	النَّاسَ	فِي الْمَهْدِ	وَ	كَهْلًا	وَمِنَ	الصَّالِحِينَ
وہ کلام کرے گا	لوگوں (سے)	جھولے میں	اور	پکی عمر (میں)	اور	نیک لوگوں

وہ لوگوں سے جھولے میں اور بڑی عمر میں بات کرے گا اور خاص بندوں میں سے ہوگا ○

قَالَتْ رَبِّ أَطْفِيئْ بَنِيَّ وَارْحُ

قَالَتْ	رَبِّ	أَطْفِيئْ	بَنِيَّ	وَ	ارْحُ
(مریم نے) عرض کی	اے میرے رب	کیسے	ہوگا	میرے لے	بچہ

(مریم نے) عرض کیا: اے میرے رب! میرے ہاں بچہ کیسے ہوگا؟

لَمْ يَمَسَّ نَفْسَ بَشَرٍ ۚ قَالَ كَذَلِكَ اللَّهُ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ۚ

لَمْ يَمَسَّ شَيْءٌ	بَشَرٌ	قَالَ	كَذَلِكَ	اللَّهُ	يَخْلُقُ	مَا	يَشَاءُ
نہیں چھوا مجھے	کسی آدمی (نے)	فرمایا	اسی طرح	اللہ	پیدا کرتا ہے	جو	وہ چاہتا ہے

مجھے تو کسی شخص نے ہاتھ بھی نہیں لگایا۔ اللہ نے فرمایا: اللہ یوں ہی جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے،

إِذَا قَضَىٰ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ﴿٢٧﴾

إِذَا	قَضَىٰ	أَمْرًا	فَإِنَّمَا	يَقُولُ	لَهُ	كُنْ	فَيَكُونُ
جب	وہ فیصلہ کرتا ہے	کسی کام (کا)	تو صرف	فرماتا ہے	اسے	ہو جا	تو وہ ہو جاتا ہے

جب وہ کسی کام کا فیصلہ فرما لیتا ہے تو اسے صرف اتنا فرماتا ہے، ”ہو جا“ تو وہ کام فوراً ہو جاتا ہے ○

وَيُعَلِّمُهُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرَةَ وَالْإِنْجِيلَ ﴿٢٨﴾

وَيُعَلِّمُهُ	الْكِتَابَ	وَالْحِكْمَةَ	وَالْتَّوْرَةَ	وَالْإِنْجِيلَ
اور	(اللہ) سکھائے گا اسے	کتاب	اور حکمت	اور تورات

اور اللہ اسے کتاب اور حکمت اور تورات اور انجیل سکھائے گا ○

①۔ مجموعی طور پر سورۃ آل عمران کی آیت نمبر 45 اور 46 میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بہت سی صفات بیان ہوئیں، جیسے حکیم اللہ ہونا، نیک ہونا، حضرت مریم زین العابدین علیہا السلام کا بیٹا ہونا، بغیر باپ کے پیدا ہونا، دنیا و آخرت میں عزت والا ہونا اور بارگاہ الہی عظیم میں بہت زیادہ قرب و منزلت رکھنے والا ہونا وغیرہ۔ اس سے معلوم ہوا کہ بغیر دوسرے معجزات و شکر کی نعت عوامی سنت الہیہ ہے، اللہ تعالیٰ اس کی توفیق عطا فرمائے۔

بیٹے کی بشارت ملنے پر حضرت مریم زین العابدین علیہا السلام کی بارگاہ الہی میں عرض

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیم کتاب و حکمت کی تعلیم



وَرَسُولًا إِلَىٰ بَنِي إِسْرَءِيلَ ۚ آتَيْنَاكَ

وَرَسُولًا	إِلَىٰ	بَنِي إِسْرَءِيلَ <sup>(۱)</sup>	آتَيْنَاكَ	قَدْ
رسول	کی طرف	بنی اسرائیل، اولاد یعقوب	پیشکش میں	تحقیق، بیشک

اور (وہ عیسیٰ) بنی اسرائیل کی طرف رسول ہو گا کہ میں

جَعَلْتُكُمْ بِآيَةٍ مِّنْ رَبِّكُمْ ۚ آتَيْنَا خَلْقَ

جَعَلْتُكُمْ	بِآيَةٍ	مِّنْ	رَّبِّكُمْ	آتَيْنَا	خَلْقَ
آپا ہوں تمہارے پاس	نشانی کے ساتھ	کی طرف سے	تمہارے رب	پیشکش میں	بنانا ہوں

تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس ایک نشانی لایا ہوں، وہ یہ کہ میں تمہارے لئے

لَكُمْ مِّنَ الطَّيْرِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ فَأَنفُخُ فِيهِ

لَكُمْ	مِّنَ	الطَّيْرِ	كَهَيْئَةِ	الطَّيْرِ	فَأَنفُخُ	فِيهِ
تمہارے لئے	سے	مٹی	پرندے کی صورت جیسی	پھر پھونک ماروں گا	اس میں	

مٹی سے پرندے جیسی ایک شکل بناتا ہوں پھر اس میں پھونک ماروں گا

فَيَكُونُ طَيْرًا بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ وَ أُبْرِئُ الْأَكْمَهَ

فَيَكُونُ	طَيْرًا	بِإِذْنِ اللَّهِ	و	أُبْرِئُ	الْأَكْمَهَ
تو وہ ہو جاتا ہے	پرندہ	اللہ کے حکم سے	اور	میں تندرست کر دیتا ہوں، شفا دیتا ہوں	پیدا نشی اندھے

تو وہ اللہ کے حکم سے فوراً پرندہ بن جائے گی اور میں پیدا نشی اندھوں کو

وَالْأَبْرَصَ وَأُخِي الْمَوْتَىٰ بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ وَ

وَالْأَبْرَصَ	وَأُخِي	الْمَوْتَىٰ	بِإِذْنِ اللَّهِ	و
اور برص والے، سفید داغ والے (کو)	اور	زندہ کرتا ہوں	مردے	اللہ کے حکم سے

اور کوڑھ کے مریضوں کو شفا دیتا ہوں اور میں اللہ کے حکم سے مردوں کو زندہ کرتا ہوں اور

۱۔۔۔ معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے صرف بنی اسرائیل کے ہی حصہ میں ہی بات مروجہ بائبل میں بھی موجود ہے۔

۲۔۔۔ شفا دینے، مشکلات دور کرنے وغیرہ کے الفاظ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کیلئے استعمال کرنا شرک نہیں لہذا یہ کہنا جائز ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکل کشا اور دافع البلاء بنے، یا اللہ عزوجل کے پیارے اولاد و حلفاء فرماتے ہیں کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ میں مردے کو زندہ کرتا ہوں، میں لاعلاج بیماروں کو اچھا کرتا ہوں، میں بھی خبریں دیتا ہوں، حالانکہ یہ تمام کام وہی اللہ عزوجل کے لئے۔



أَنْتِبِئُكُمْ بِمَا تَأْكُلُونَ وَمَا تَدْخِرُونَ ۚ فِي

أَنْتِبِئُكُمْ	بِمَا	تَأْكُلُونَ	وَمَا	تَدْخِرُونَ	فِي
خبر دیتا ہوں تمہیں	ساتھ جو	تم کھاتے ہو	اور جو	ڈھیرہ کرتے ہو	میں

تمہیں غیب کی خبر دیتا ہوں جو تم کھاتے ہو اور جو اپنے گھروں میں

يُؤْتِكُمْ ۖ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً لَّكُمْ إِن كُنْتُمْ

يُؤْتِكُمْ	إِنَّ	فِي	ذَلِكَ	لَآيَةً	لَّكُمْ	إِنْ	كُنْتُمْ
اپنے گھروں	بیشک	میں	اس	ضرور نشانی (ہے)	تمہارے لئے	اگر	تم ہو

جمع کرتے ہو، بیشک ان باتوں میں تمہارے لئے بڑی نشانی ہے اگر تم

مُؤْمِنِينَ ۚ وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ

مُؤْمِنِينَ	وَمُصَدِّقًا	لِّمَا	بَيْنَ يَدَيْهِ	مِنَ
ایمان والے	اور	تصدیق کرنے والا (ہوں)	کے لئے جو	میرے آگے (ہے)

ایمان رکھتے ہو ○ اور مجھ سے پہلے جو توریت کتاب ہے اس کی تصدیق کرنے والا

التَّوْرَةِ وَلِلْأَحْلَ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِي حُرِّمَ

التَّوْرَةِ	وَلِلْأَحْلَ	لَكُمْ	بَعْضَ	الَّذِي	حُرِّمَ
تورات	اور	تاکہ میں حلال کروں	تمہارے لئے	بعض	وہ (چیزیں) جو

بن کر آیا ہوں اور اس لئے کہ تمہارے لئے کچھ وہ چیزیں حلال کروں جو تم پر حرام کی گئی

عَلَيْكُمْ وَجَعَلْنَاكُمْ بِآيَاتِنَا مِن شُرَكَائِكُمْ

عَلَيْكُمْ	وَجَعَلْنَاكُمْ	بِآيَاتِنَا	مِن	شُرَكَائِكُمْ
تمہارے اوپر	اور	میں آیا ہوں تمہارے پاس	نشانی کے ساتھ	کی طرف سے

تھیں اور میں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نشانی لے کر آیا ہوں

۱۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام گھروں میں رکھی ہوئی چیزوں کو بھی چلنے سے اس سے معلوم ہوا کہ محمد بن خدا غیب کی خبریں چلنے والے ہیں اور یہ بھی کہ محمد بن خدا کیلئے علوم غیبیہ بتاؤ حید کے متانی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی عطا کا لفظ کرنا توحید کے متانی ہے۔ ۲۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ انبیاء کرام علیہم السلام اللہ تعالیٰ نے انہیں حلال و حرام قرار دینے کا اختیار رکھتے ہیں کیونکہ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ میں تمہارے لئے بعض سببہ حرام چیزوں کو حلال کرتا ہوں۔



فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا ۝۵۰ إِنَّ اللَّهَ رَبُّكُمْ

فَاتَّقُوا	اللّٰهَ	وَ	أَطِيعُوا ۝۵۰	إِنَّ	اللّٰهَ	رَبُّكُمْ ۝۵۰
تو ڈرو	اللّٰه (سے)	اور	اطاعت کرو میری	بیشک	اللّٰه	میرا رب (ہے)

تو اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو ۝۵۰ بیشک اللہ میرا اور تمہارا سب کا رب ہے

فَاعْبُدُوهُ ۝۵۱ هَذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ ۝۵۱ فَلَمَّا أَحَسَّ عِيسَىٰ

فَاعْبُدُوهُ ۝۵۱	هَذَا	صِرَاطٌ	مُسْتَقِيمٌ ۝۵۱	فَلَمَّا	أَحَسَّ	عِيسَىٰ
تو عبادت کرو اس کی	یہ	راستہ	سیدھا	پھر جب	محسوس کیا، جانا	عیسیٰ (نے)

تو اسی کی عبادت کرو۔ یہی سیدھا راستہ ہے ۝۵۱ پھر جب عیسیٰ نے ان (بنی اسرائیل) سے

مِنْهُمْ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ أَنْصَارِي إِلَى اللَّهِ ۝۵۲ قَالَ

مِنْهُمْ	الْكُفْرَ	قَالَ	مَنْ	أَنْصَارِي ۝۵۲	إِلَى	اللّٰه	قَالَ
ان سے	کفر	کہا، فرمایا	کون	میرا مددگار (ہوگا)	کی طرف	اللّٰه	کہا

کفر پایا تو فرمایا: اللہ کی طرف ہو کر کون میرا مددگار ہوتا ہے؟ مخلص ساتھیوں

الْحَوَارِيُّونَ نَحْنُ أَنْصَارُ اللَّهِ ۝۵۲ أَمَّا بِاللَّهِ ۝۵۲

الْحَوَارِيُّونَ	نَحْنُ	أَنْصَارُ اللَّهِ ۝۵۲	أَمَّا	بِاللّٰهِ ۝۵۲
حواریوں (نے)	ہم	اللّٰه (کے دین) کے مددگار (ہیں)	ہم ایمان لائے	اللّٰه پر اور

نے کہا: ”ہم اللہ کے دین کے مددگار ہیں۔ ہم اللہ پر ایمان لائے ہیں اور

أَشْهَدُ بِمَا نَسَلِمُونَ ۝۵۳ رَبَّنَا آمَنَّا

أَشْهَدُ	بِمَا	نَسَلِمُونَ ۝۵۳	رَبَّنَا	آمَنَّا
آپ گواہ ہو جائیں	کہ ہم	اسلام لانے والے (ہیں)	اے ہمارے رب	ہم ایمان لائے

آپ اس پر گواہ ہو جائیں کہ ہم یقیناً مسلمان ہیں ۝۵۳ اے ہمارے رب! ہم اس کتاب پر ایمان

۱۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یہ فرمانا اپنی عہدیت یعنی بندہ ہونے کا اقرار اور اپنی ربوبیت یعنی رب ہونے کا انکار ہے اس میں بیسیائیوں کا رد ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء و اولیاء کے مجازات یا کرامات ماننا شرک نہیں اور اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ ہم نے انہیں رب مان لیا۔ اس سے مسلمانوں کو

شرک کہنے والوں کو عبرت پکڑنی چاہئے۔ ۲۔ اس سے معلوم ہوا کہ بوقت مصیبت اللہ تبارک و تعالیٰ کے بندوں سے مدد ماننا مستحب و غیر ہے۔

عبارات الہی کا راستہ سیدھا راستہ ہے

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مددگار

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں کی دعا



## يَمَا أَنْزَلْتُ وَاتَّبَعْنَا رَسُولَ قَاكُتُبْنَا

يَمَا	أَنْزَلْتُ	وَ	اتَّبَعْنَا	الرَّسُولَ	قَاكُتُبْنَا
ساتھ جو (اس پر جو)	تو نے نازل کیا، اتارا اور	ہم نے پیروی کی	رسول (کی)	پس تو لکھ دے میں	

لائے جو تو نے نازل فرمائی اور ہم نے رسول کی اتباع کی پس ہمیں

## مَعَ الشَّاهِدِينَ ۵۳ وَمَكْرُوا وَمَكْرَ اللَّهُ ط

مَعَ الشَّاهِدِينَ ۵۳	وَ	مَكْرُوا	وَ	مَكْرَ ۱	اللَّهُ
گو اسی دینے والوں کے ساتھ	اور	انہوں نے مکر کیا	اور	خفیہ تدبیر فرمائی	اللہ (نے)

گو اسی دینے والوں میں سے لکھ دے ○ اور کافروں نے خفیہ منصوبہ بنایا اور اللہ نے خفیہ تدبیر فرمائی

## وَاللَّهُ خَيْرُ الْبَكْرِينَ ۵۴ إِذْ قَالَ اللَّهُ يُعِيسَى

وَاللَّهُ	وَ	خَيْرُ الْبَكْرِينَ ۵۴	إِذْ	قَالَ	اللَّهُ	يُعِيسَى
اور	اللہ	سب سے بہتر خفیہ تدبیر کرنے والا	جب	فرمایا	اللہ (نے)	اے عیسیٰ

اور اللہ سب سے بہتر خفیہ تدبیر فرمانے والا ہے ○ یاد کرو جب اللہ نے فرمایا: اے عیسیٰ!

## إِنِّي مُتَوَقِّئُكَ وَرَأْفَعُكَ إِلَىٰ

إِنِّي	مُتَوَقِّئُكَ ۲	وَ	رَأْفَعُكَ	إِلَىٰ	وَ
پیشک میں	پوری عمر تک پہنچانے والا ہوں تجھے	اور	اٹھانے والا ہوں تجھے	اپنی طرف	اور

میں تمہیں پوری عمر تک پہنچاؤں گا اور تجھے اپنی طرف اٹھاؤں گا اور

## مُطَهَّرَكَ مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا وَجَاعِلُ

مُطَهَّرَكَ	مِنَ	الَّذِينَ	كَفَرُوا	وَ	جَاعِلُ
خوب پاک کرنے والا ہوں تجھے	سے	ان لوگوں سے جو (جنہوں نے)	کفر کیا	اور	بنانے والا ہوں

تجھے کافروں سے نجات عطا کروں گا اور تیری

۱۔ اردو زبان میں لفظ "مکر" قریب کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے اس لئے ہر گز شان الہی میں نہ کہا جائے گا اور اب عربی میں بھی دھوکے کے معنی میں معروف ہے اس لئے عربی میں بھی جو ان کے کسی واضح قرینے کے بغیر شان الہی میں نہ بولا جائے، آیت میں جہاں کہیں مذکور ہو وہ وہاں وہ خفیہ تدبیر کے معنی میں ہے۔

۲۔ آیت کے ان الفاظ کو بنیاد بنا کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا دعویٰ کرنا سراسر فساد ہے کیونکہ نبی کا حقیقی معنی ہے "مہر اکرام" اور عبادی طور پر موت کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے اور جب تک کوئی واضح قرینہ موجود نہ ہو اس وقت تک لفظ کا حقیقی معنی چھوڑ کر مجازی معنی مراد نہیں لیا جاسکتا۔



## الَّذِينَ اتَّبَعُوكَ قَوَّيَ الَّذِينَ كَفَرُوا

الَّذِينَ	اتَّبَعُوكَ <sup>(۱)</sup>	قَوَّيَ	الَّذِينَ	كَفَرُوا
ان لوگوں کو جو (جنہوں نے)	پیروی کی تمہاری	اوپر (غالب)	ان لوگوں کے جو (جنہوں نے)	کفر کیا

پیروی کرنے والوں کو قیامت تک تیرے منکروں پر

## إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ ثُمَّ إِلَى مَرْجِعِكُمْ فَأَحْكُمُ

إِلَى	يَوْمِ الْقِيَمَةِ	ثُمَّ	إِلَى	مَرْجِعِكُمْ	فَأَحْكُمُ
تک	قیامت کے دن	پھر	میری طرف (ہوگا)	پلٹنا تمہارا	تو میں فیصلہ کر دوں گا

غلبہ دوں گا پھر تم سب میری طرف پلٹ کر آؤ گے تو جن باتوں میں

## بَيْنَكُمْ فِيمَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ۝۵۵ قَامَا

بَيْنَكُمْ	فِيمَا	كُنْتُمْ	فِيهِ	تَخْتَلِفُونَ ۝۵۵	قَامَا
تمہارے درمیان	(اس) میں جو	تم تھے	اس میں	اختلاف کرتے	پس بہر حال

تم جھگڑتے تھے ان باتوں کا میں تمہارے درمیان فیصلہ کر دوں گا ○ پس

## الَّذِينَ كَفَرُوا أَفَأَعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا فِي الدُّنْيَا

الَّذِينَ	كَفَرُوا	أَفَأَعَذِّبُهُمْ	عَذَابًا	شَدِيدًا	فِي الدُّنْيَا
وہ لوگ جو (جنہوں نے)	کفر کیا	تو میں عذاب دوں گا انہیں	عذاب	سخت	دنیا میں

جو لوگ کافر ہیں تو میں انہیں دنیا و آخرت میں سخت عذاب

## وَالْآخِرَةِ ۖ وَمَا لَهُمْ مِنْ تُصْرِيٍّ ۝۵۶ وَأَمَّا

وَالْآخِرَةِ	ۖ	وَمَا لَهُمْ	مِنْ	تُصْرِيٍّ ۝۵۶	وَأَمَّا
اور آخرت	اور	انہیں (ہوگا)	ان کے لئے	مددگاروں سے	اور

دوں گا اور ان کا کوئی مددگار نہ ہوگا ○ اور

۱۔ حضرت مصطفیٰ ﷺ اللہ کے ماننے والوں سے مراد ہے "ان کو صحیح طور پر ماننے والے" اور صحیح ماننے والے یقیناً صرف مسلمان ہیں کیونکہ یہودی تو دیسے ہی حضرت مصطفیٰ ﷺ اللہ کے دشمن ہیں اور عیسائی انہیں خدا مانتے ہیں تو یہ "ماننا" تو بدترین قسم کا "نہ ماننا" ہے کہ حضرت مصطفیٰ ﷺ اللہ اللہ کے فرما میں کہ اللہ عزوجل کے سوا کسی کو معبود نہ مانو اور یہ کہیں، نہیں، ہم تو آپ کو بھی معبود مانیں گے۔

کافروں کی دنیا کی اور آخری سزا

بائیں مسلمانوں کا اجر و ثواب



الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَيُوَفِّيهِمْ أُجُورَهُمْ ۝

الَّذِينَ	آمَنُوا	وَعَمِلُوا	الصَّالِحَاتِ	فَيُوَفِّيهِمْ	أُجُورَهُمْ
وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	عمل کئے	نیک، اچھے	تو وہ پورا دے گا انہیں

جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے تو اللہ ان کا پورا پورا اجر عطا فرمائے گا

وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ ۝ ذَلِكُمْ نَتَلَوْهُ عَلَيْكَ

وَاللَّهُ	لَا يُحِبُّ	الظَّالِمِينَ ۝	ذَلِكُمْ	نَتَلَوْهُ	عَلَيْكَ
اور	اللہ	پسند نہیں فرماتا	ظلم کرنے والوں (کو)	یہ ہم پڑھتے ہیں اسے	تمہارے اوپر

اور اللہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا ۝ یہ جو ہم تمہارے سامنے پڑھتے ہیں

مِنَ الْآيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيمِ ۝ إِنَّ مَثَلَ عِيسَىٰ عِنْدَ اللَّهِ

مِنَ	الْآيَاتِ	وَالذِّكْرِ	الْحَكِيمِ ۝	إِنَّ	مَثَلَ عِيسَىٰ	عِنْدَ اللَّهِ
سے	آیات	اور	نصیحت	حکمت والی	بیشک عیسیٰ کی مثال	اللہ کے نزدیک

کچھ نشانیاں ہیں اور حکمت والی نصیحت ہے ۝ بیشک عیسیٰ کی مثال اللہ کے نزدیک

كَمَثَلِ آدَمَ ۖ خَلَقَهُ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهُ كُنْ

كَمَثَلِ آدَمَ	خَلَقَهُ	مِنْ	تُرَابٍ ۖ	ثُمَّ	قَالَ	لَهُ	كُنْ
آدم کی مثال جیسی (ہے)	(اللہ نے) بنایا اسے	سے	مٹی	پھر	فرمایا	اسے	ہو جا

آدم کی طرح ہے جسے اللہ نے مٹی سے بنایا پھر اسے فرمایا: ”ہو جا“

فَيَكُونُ ۝ ۵۹ أَلْحَقْ مِنْ رَبِّكَ فَلَا تَكُنَ مِنَ الْمُنْتَرِينَ ۝

فَيَكُونُ ۝	۵۹	أَلْحَقْ	مِنْ رَبِّكَ	فَلَا تَكُنَ ۖ	مِنَ	الْمُنْتَرِينَ ۝
تو وہ ہو گیا	حق	کی طرف سے	تمہارے رب	تو تم نہ ہونا	سے	تھک کرنے والوں

تو وہ فوراً ہو گیا ۝ اے سننے والے! حق تیرے رب کی طرف سے ہے پس تم تھک کرنے والوں میں سے نہ ہونا ۝

۱۔ یعنی جیسے حضرت آدم علیہ السلام پر نطق کے لئے ایسے ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نطق دیا، تو جب حضرت آدم علیہ السلام نے خدا تعالیٰ کے بیٹے نہ ہوئے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خدا تعالیٰ کے بیٹے کیسے ہو سکتے ہیں؟ اس سے بھی معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر بھی رب کے پیدا ہونے۔

۲۔ یہاں خطاب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں بلکہ اس آیت کو سننے والے ہر طالب سے ہے یا یہاں بھی بظاہر خطاب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے لیکن مراد آپ کی امت ہے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں تھک نہیں کر سکتے۔



فَمَنْ حَاجَّكَ فِيهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ

فَمَنْ	حَاجَّكَ	فِيهِ	مِنْ	بَعْدِ	مَا	جَاءَكَ
پھر جو	جھگڑے تم سے	اس (عیسیٰ کے بارے) میں	سے	(اس کے) بعد	جو	آیا تمہارے پاس

پھر اے حبیبِ اتمہارے پاس علم آجانے کے بعد جو تم سے عیسیٰ کے بارے میں

مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ آبْنَاءَنَا وَ آبْنَاءَكُمْ

مِنَ	الْعِلْمِ	فَقُلْ	تَعَالَوْا	نَدْعُ	آبْنَاءَنَا	وَ	آبْنَاءَكُمْ
سے	علم	تو تم کو	آؤ	ہم بلا لیتے ہیں	اپنے بیٹوں	اور	تمہارے بیٹوں (کو)

جھگڑا کریں تو تم ان سے فرمادو: آؤ ہم اپنے بیٹوں کو اور تمہارے بیٹوں کو

وَنِسَاءَنَا وَ نِسَاءَكُمْ وَ أَنْفُسَنَا وَ أَنْفُسَكُمْ ثُمَّ

وَ	نِسَاءَنَا	وَ	نِسَاءَكُمْ	وَ	أَنْفُسَنَا	وَ	أَنْفُسَكُمْ	ثُمَّ
اور	اپنی عورتوں	اور	تمہاری عورتوں (کو)	اور	اپنی جانوں	اور	تمہاری جانوں (کو)	پھر

اور اپنی عورتوں کو اور تمہاری عورتوں کو اور اپنی جانوں کو اور تمہاری جانوں کو (مقابلے میں) بلا لیتے ہیں پھر

نَبْتَهِلُ فَنَجْعَلُ لَعْنَتَ اللَّهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ ۖ إِنَّ

نَبْتَهِلُ	فَنَجْعَلُ	لَعْنَتَ اللَّهِ	عَلَى	الْكَاذِبِينَ ۖ	إِنَّ
ہم مباہلہ کرتے ہیں	تو کرتے ہیں، ڈالتے ہیں	اللہ کی لعنت	پر	جھوٹ بولنے والوں	بیشک

مباہلہ کرتے ہیں اور جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ڈالتے ہیں ○ بیشک

هَذَا هُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ ۚ وَمَا مِنْ إِلَهٍ إِلَّا اللَّهُ ۚ

هَذَا	هُوَ	الْقَصَصُ	الْحَقُّ	وَ	مَا	مِنْ	إِلَهٍ	إِلَّا	اللَّهُ
یہ	ضرورہ	خبریں	حق، سچی	اور	نہیں	سے	کوئی معبود	مگر	اللہ

یہی سچا بیان ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں

①۔ مباحثہ کا عمومی مفہوم یہ ہے کہ دو مقابل افراد آپس میں یوں دعا کریں کہ اگر تم حق پر اور میں باطل پر ہوں تو اللہ تعالیٰ مجھے ہلاک کرے اور اگر میں حق پر اور تم باطل پر ہو تو اللہ تعالیٰ تجھے ہلاک کرے۔ پھر یہی بات دوسرا فریق بھی کہے۔ یا درہے کہ مباحثہ دین کے حقیقی مسائل میں ہونا چاہئے، نہ کہ غیر حقیقی مسائل میں لہذا اسلام کی حقانیت پر تو مباحثہ ہو سکتا ہے۔ خلی شافعی اختلافی مسائل میں نہیں۔



وَإِنَّ اللَّهَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿۲۲﴾ فَإِنْ تَوَلَّوْا

و	إِنْ	اللَّهُ	لَهُوَ	الْعَزِيزُ	الْحَكِيمُ ﴿۲۲﴾	فَإِنْ	تَوَلَّوْا
اور	بیشک	اللہ	ضرورہ	عزت والا، غلبہ والا	حکمت والا	پھر اگر	وہ منہ پھیریں

اور بیشک اللہ ہی غالب ہے حکمت والا ہے ○ پھر اگر وہ منہ پھیریں

فَإِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِالْمُفْسِدِينَ ﴿۲۳﴾ قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ

فَإِنْ	اللَّهُ	عَلِيمٌ	بِالْمُفْسِدِينَ ﴿۲۳﴾	قُلْ	يَا أَهْلَ الْكِتَابِ
تو بیشک	اللہ	جاننے والا (ہے)	فساد کرنے والوں کو	تم کہو	اے اہل کتاب

تو اللہ فساد کرنے والوں کو جانتا ہے ○ اے حبیب! تم فرمادو، اے اہل کتاب!

تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ

تَعَالَوْا ﴿۱﴾	إِلَى	كَلِمَةٍ	سَوَاءٍ	بَيْنَنَا	و	بَيْنَكُمْ
تم آؤ	کی طرف	ایک کلمہ	برابر (ہے)	ہمارے درمیان	اور	تمہارے درمیان

ایسے کلمہ کی طرف آؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہے

أَلَّا تَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكَ بِهِ

أَلَّا تَعْبُدَ	إِلَّا	اللَّهُ	و	لَا تُشْرِكَ	بِهِ
کہ ہم عبادت نہیں کریں گے	مگر	اللہ (کی)	اور	ہم شریک نہیں کریں گے	اس کے ساتھ

وہ یہ کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور کسی کو اس کا شریک نہ

شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ ۚ

شَيْئًا	و	لَا يَتَّخِذَ	بَعْضُنَا	بَعْضًا	أَرْبَابًا	مِنْ	دُونِ اللَّهِ ۚ
کسی چیز (کو)	اور	نہیں بنائے گا	ہمارا بعض	بعض (کو)	رب	سے	اللہ کے سوا

ٹھہرائیں اور ہم میں کوئی ایک اللہ کے سوا کسی دوسرے کو رب نہ بنائے

①۔ اس آیت میں اختلاف ختم کرنے کا ایک عمدہ طریقہ بیان کیا ہے کہ جو مشترک اور مختلف چیزیں لیا اٹھیں طے کر لیا جائے تاکہ اختلافی امور ممتاز ہو جائیں اور ان کی تعداد کم جائے اور بحث صرف انہی پر منحصر رہے۔ ورنہ ہوتا یہ ہے کہ جب بحث کی جاتی ہے تو کبھی اختلافی موضوع زیر بحث آتا ہے اور کبھی اتفاق پر بحث شروع ہو جاتی ہے۔



قَات تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِآيَاتِنَا

قَات	تَوَلَّوْا	فَقُولُوا	اشْهَدُوا	بِآيَاتِنَا
پھر اگر	وہ منہ پھیریں	تو کہہ دو (اے مسلمانو)	تم گواہ ہو جاؤ	ساتھ (اس پر) کہ ہم

پھر (بھی) اگر وہ منہ پھیریں تو اے مسلمانو! تم کہہ دو: ”تم گواہ رہو کہ ہم

مُسْلِمُونَ ﴿٢٤﴾ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لِمَ تُحَاجُّونَ فِي إِبْرَاهِيمَ

مُسْلِمُونَ ﴿٢٤﴾	يَا أَهْلَ الْكِتَابِ	لِمَ	تُحَاجُّونَ	فِي	إِبْرَاهِيمَ
مسلمان (ہیں)	اے اہل کتاب	کیوں	تم جھگڑتے ہو	(کے بارے) میں	ابراہیم

سچے مسلمان ہیں“ ○ اے اہل کتاب! تم ابراہیم کے بارے میں کیوں جھگڑتے ہو؟

وَمَا أُنْزِلَتْ التَّوْرَةُ وَالْإِنْجِيلُ إِلَّا مِنْ

وَمَا	أُنْزِلَتْ	التَّوْرَةُ	وَالْإِنْجِيلُ	إِلَّا مِنْ
اور (حالانکہ)	نازل کی گئی، اتاری گئی	تورات	انجیل	مگر سے

حالانکہ توریت اور انجیل تو اتاری ہی

بَعْدُ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿٢٥﴾ هَآنَتْكُمْ هَؤُلَاءِ حَاجَجْتُمْ فِيمَا

بَعْدُ ۚ	أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿٢٥﴾	هَآنَتْكُمْ	هَؤُلَاءِ	حَاجَجْتُمْ	فِيمَا
اس کے بعد	کیا تو تمہیں عقل نہیں	خبردار تم	وہ لوگ (ہو جو)	جھگڑے	(اس) میں جو

ان کے بعد ہے۔ تو کیا تمہیں عقل نہیں؟ ○ سن لو: تم وہی لوگ ہو جو

لَكُمْ بِهِ عِلْمٌ فَلِمَ تُحَاجُّونَ فِيمَا لَيْسَ

لَكُمْ	بِهِ	عِلْمٌ	فَلِمَ	تُحَاجُّونَ	فِيمَا	لَيْسَ
تمہارے لئے	اس کا	علم (ہے)	تو کیوں	جھگڑتے ہو	(اس) میں جو	نہیں ہے

پہلے اس معاملے میں جھگڑتے تھے جس کا تمہیں علم تھا تو (اب) اس میں کیوں جھگڑتے ہو جس کا

○ معلوم ہوا کہ بزرگوں سے لوگوں کے الزام دور کرنا مستحالیہ ہے، ان کی حکمت کی حمایت کرنا محبوب چیز ہے۔ نیز اس آیت سے علمِ تاریخ کی اہمیت بھی واضح ہوتی ہے کہ یہی تاریخ پر ہی حقیقت کا مدار ہے۔ نئی زمانہ علمِ تاریخ کی دیے بھی بہت ضرورت ہے کیونکہ ہمارے زمانے کے بہت سے گمراہ لوگ تاریخ کو سچ کر کے ہی لوگوں کو گمراہ کر رہے ہیں۔ البتہ اپنے طور پر ہر ایک کو تاریخ نہیں پڑھنی چاہئے کیونکہ موجودہ تاریخ میں بہت سی گمراہ کن باتیں شامل ہیں۔ بے علم آدمی پڑھے گا تو دھماکے لگا کسی مستحکم عالم کی رہنمائی میں تاریخ پڑھنی چاہئے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی شان و شوکت کے بارے میں جھگڑنے والوں کو تنبیہ



لَكُمْ بِهِ عِلْمٌ ۖ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿۲۶﴾

لَكُمْ	بِهِ	عِلْمٌ	وَاللَّهُ	يَعْلَمُ	وَأَنْتُمْ	لَا تَعْلَمُونَ ﴿۲۶﴾
تمہارے لئے (تمہیں)	اس کا	علم اور	اللہ	جانتا ہے اور	تم	نہیں جانتے

تمہیں علم ہی نہیں؟ اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ○

مَا كَانَ إِبْرَاهِيمُ يَهُودِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا وَلَكِنْ كَانَ

مَا كَانَ	إِبْرَاهِيمُ	يَهُودِيًّا	وَلَا	نَصْرَانِيًّا	وَلَكِنْ	كَانَ
نہ تھے	ابراہیم	یہودی	اور	نہ	عیسائی	لیکن وہ تھے

ابراہیم نہ یہودی تھے اور نہ عیسائی بلکہ وہ

حَنِيفًا مُسْلِمًا ۖ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿۲۷﴾

حَنِيفًا	مُسْلِمًا	وَمَا كَانَ	مِنَ	الْمُشْرِكِينَ ﴿۲۷﴾
حق کی طرف مائل، ہر باطل سے جدا	مسلمان اور	نہیں تھے	سے	شرک کرنے والوں

ہر باطل سے جدا رہنے والے مسلمان تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے ○

إِنَّ أَوَّلَ النَّاسِ بِإِبْرَاهِيمَ لَكَدِّينَ

إِنَّ	أَوَّلَ النَّاسِ	بِإِبْرَاهِيمَ	لَكَدِّينَ
بیشک	سب لوگوں میں زیادہ قریب	ابراہیم کے	ضرور وہ لوگ ہیں جو (جنہوں نے)

بیشک سب لوگوں سے زیادہ ابراہیم کے حق دار وہ ہیں جو

اتَّبَعُوا وَهَذَا الصَّبِيُّ وَالَّذِينَ آمَنُوا ۗ وَاللَّهُ

اتَّبَعُوا	وَهَذَا	الصَّبِيُّ	وَالَّذِينَ	آمَنُوا	وَاللَّهُ
پیروی کی تھی اس کی	اور	یہ	نہی	اور	اللہ

ان کی اتباع کرنے والے ہیں اور یہ نبی اور ایمان والے اور اللہ

۱۔ اس آیت سے ۳ مسئلے معلوم ہوئے: (۱) نبی سے قرب ان کی اطاعت سے حاصل ہوتا ہے نہ کہ بغیر ایمان کے محض ان کی اولاد ہونے سے۔ (۲) مسلمان ہی سچے ابراہیمی ہیں چنانچہ اسی لئے تمام ابراہیمی سنتیں اسلام میں موجود ہیں جیسے: حج، قربانی، غنہ، داڑھی وغیرہ۔ (۳) بزرگوں کی نسبت اللہ تعالیٰ کی اعلیٰ نعمت ہے جیسے یہاں آیت میں حقانیت کی علامت حضرت ابراہیم علیہ السلام سے منجھ نسبت و تعلق کو بیان فرمایا ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام ہر باطل سے جدا مسلمان تھے

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قریبی ہونے کے حقدار



وَلِلْمُؤْمِنِينَ ۲۸ وَذَتْ طَائِفَةٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَوْ

وَلِلْمُؤْمِنِينَ ۲۸	وَذَتْ	طَائِفَةٌ	مِّنْ	أَهْلِ الْكِتَابِ	لَوْ
ایمان والوں کا دلی مددگار (ہے)	چاہتا ہے	ایک گروہ	سے	اہل کتاب	اگر، کا

ایمان والوں کا مددگار ہے ○ کتابیوں کا ایک گروہ دل سے چاہتا ہے کہ کسی طرح

يُضِلُّوكُمْ ۱ وَمَا يُضِلُّونَ إِلَّا أَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ ۲۹

يُضِلُّوكُمْ ۱	وَ	مَا يُضِلُّونَ	إِلَّا	أَنْفُسَهُمْ	وَمَا يَشْعُرُونَ ۲۹
وہ گمراہ کر دیں تمہیں	اور	وہ گمراہ نہیں کر رہے	مگر	اپنی جانوں (کو)	اور وہ شعور نہیں رکھتے

تمہیں گمراہ کر دیں اور وہ صرف خود کو گمراہ کر رہے ہیں اور انہیں شعور نہیں ○

يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لِمَ تَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَأَنْتُمْ

يَا أَهْلَ الْكِتَابِ	لِمَ	تَكْفُرُونَ	بِآيَاتِ اللَّهِ	وَأَنْتُمْ
اے اہل کتاب	کیوں	کفر کرتے ہو	اللہ کی آیتوں کے ساتھ	اور (حالانکہ) تم

اے کتابیو! اللہ کی آیتوں کے ساتھ کیوں کفر کرتے ہو حالانکہ تم

تَشْهَدُونَ ۳۰ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لِمَ تَلْبِسُونَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَ

تَشْهَدُونَ ۳۰	يَا أَهْلَ الْكِتَابِ	لِمَ	تَلْبِسُونَ	الْحَقَّ	بِالْبَاطِلِ وَ
گو اسی دیتے ہو	اے اہل کتاب	کیوں	ملا تے ہو	حق (کو)	باطل کے ساتھ اور

خود گواہ ہو ○ اے کتابیو! حق کو باطل کے ساتھ کیوں ملا تے ہو اور

تَكْفُرُونَ بِالْحَقِّ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۳۱ وَقَالَتْ

تَكْفُرُونَ	بِالْحَقِّ	وَأَنْتُمْ	تَعْلَمُونَ ۳۱	وَقَالَتْ
(کیوں) چھپاتے ہو	حق	اور (حالانکہ) تم	جانتے ہو	اور کہا

حق کیوں چھپاتے ہو حالانکہ تم جانتے ہو ○ اور کتابیوں کے

۱۔ یاد رہے کہ کفار کے گروہ مسلمانوں کو اپنے دین میں داخل کرنے کیلئے کوششیں ہمیشہ کرتے رہیں گے۔ چنانچہ وہ لاف و کفر و ادا کی تحریکیں چلتی رہتی ہیں اور اب تو ظلموں، ڈراموں، مزاحیہ پروگراموں اور خصوصاً کانوں نے تو تہاں چار کھی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ایمان کی حفاظت فرمائے۔

اہل کتاب کے ایک گروہ کی مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی

آیات الہی کا انکار کرنے پر اہل کتاب کو تنبیہ

حق کو باطل سے ملائے اور حق کو باطل پر اہل کتاب کو تنبیہ

یہودیوں کی مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی سازش اور انہیں جواب



طَائِفَةٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ آمَنُوا بِالَّذِي أُنْزِلَ عَلَىٰ

طَائِفَةٌ	مِّنْ	أَهْلِ الْكِتَابِ	آمَنُوا	بِالَّذِي	أُنْزِلَ	عَلَىٰ
ایک گروہ (نے)	سے	اہل کتاب	ایمان لاک	(اس) پر جو	نازل کیا گیا	اوپر

ایک گروہ نے کہا: جو ایمان والوں پر نازل ہوا ہے

الَّذِينَ آمَنُوا وَجْهَ النَّهَارِ وَآكُفُّوا

الَّذِينَ	آمَنُوا	وَجْهَ النَّهَارِ	وَ	آكُفُّوا
ان لوگوں کے جو	ایمان لائے	دن کے شروع (صبح ایمان لاک)	اور	انکار کر دو

صبح کو اس پر ایمان لاک اور شام کو انکار کر دو۔

أُخْرَىٰ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿٢٠﴾ وَلَا تَوْمِنُوا إِلَّا

أُخْرَىٰ	لَعَلَّهُمْ	يَرْجِعُونَ ﴿٢٠﴾	وَ	لَا تَوْمِنُوا	إِلَّا
اس کے آخر (شام میں)	تاکہ وہ	لوٹ آئیں، پھر جائیں	اور	ایمان نہ لاک (یقین نہ کرو)	مگر

ہو سکتا ہے (کہ اس طرح مسلمان بھی اسلام سے) پھر جائیں ○ اور (مزید آپس میں کہا کہ) صرف اسی کا یقین کرو

لِمَنْ تَبِعَ دِينَكُمْ قُلُوبُ الْهَادِي هَدَىٰ اللَّهُ

لِمَنْ	تَبِعَ	دِينَكُمْ	قُلُوبُ	الْهَادِي	هَدَىٰ اللَّهُ
(اسی) کا جو	پیروی کرے	تمہارے دین (کی)	تم کہو	پٹک	ہدایت

جو تمہارے دین کی پیروی کرنے والا ہو۔ اے حبیب! تم فرما دو کہ ہدایت تو صرف اللہ ہی کی ہدایت ہے۔

أَنْ يُّؤْتِيَ أَحَدٌ مِّثْلَ مَا أُوتِيْتُمْ أَوْ

أَنْ يُّؤْتِيَ	أَحَدٌ	مِّثْلَ	مَا	أُوتِيْتُمْ	أَوْ
(اس بات کا یقین نہ کرو) کہ دیا گیا ہو گا	کسی ایک (کو)	(ان فضائل کی) مثل	جو	تم دیئے گئے	یا

(اور یہ سازشی آپس میں کہتے ہیں کہ اس کا بھی یقین نہ کرو) کہ کسی اور کو بھی ویسا مل سکتا ہے جو تمہیں دیا گیا یا

۱۔ اس بات سے باخبر رہنا چاہئے کہ کافروں کی طرف سے سازشوں کا سلسلہ ہمیشہ جاری رہے گا۔ آج بھی ایسی سازشیں بکڑی جاتی ہیں کہ جھوٹی فلموں، جھوٹی رپورٹوں اور جھوٹی تصویروں کے ذریعے لوگوں کو اسلام سے تھکر کیا جاتا ہے۔ اس وقت کفار میڈیا کو اس مقصد کیلئے بطور خاص استعمال کر رہے ہیں۔



يُحَاجُّوكُمْ عِنْدَ رَبِّكُمْ ۖ قُلْ إِنَّ الْفَضْلَ

يُحَاجُّوكُمْ	عِنْدَ رَبِّكُمْ	قُلْ	إِنَّ	الْفَضْلَ
وہ (مسلمان) غالب آجائیں گے تم پر	تمہارے رب کے پاس	تم کہو	بیشک	فضل

کوئی تمہارے رب کے پاس تمہارے اوپر غالب آسکتا ہے۔ اے حبیب! تم فرمادو کہ فضل تو

بِيَدِ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ ۖ وَاللَّهُ

بِيَدِ اللَّهِ	يُؤْتِيهِ	مَن	يَشَاءُ	وَاللَّهُ
اللہ کے ہاتھ میں	وہ دیتا ہے اس کو	جسے	وہ چاہتا ہے	اللہ

یقیناً اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے وہ جسے چاہتا ہے عطا فرمادیتا ہے اور اللہ

وَاسِعٌ عَلِيمٌ ۖ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَن يَشَاءُ ۖ وَ

وَاسِعٌ	عَلِيمٌ	يَخْتَصُّ	بِرَحْمَتِهِ	مَن	يَشَاءُ	وَاللَّهُ
وسعت والا	علم والا	خاص کر لیتا ہے	اپنی رحمت کے ساتھ	جسے	وہ چاہتا ہے	اللہ

وسعت والا، علم والا ہے ۝ وہ اپنی رحمت کے ساتھ جسے چاہتا ہے خاص فرمالیتا ہے اور

اللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ۖ وَ مَن أَهْلِ الْكِتَابِ مَن

اللَّهُ	ذُو الْفَضْلِ	الْعَظِيمِ	وَاللَّهُ	مَن	أَهْلِ الْكِتَابِ	مَن
اللہ	فضل والا	عظیم، بڑے	اور	سے	اہل کتاب	(کوئی وہ ہے) جو

اللہ بڑے فضل والا ہے ۝ اور اہل کتاب میں کوئی تو وہ ہے

إِنَّ تَأَمَّنْهُ بِقِطَارٍ يُؤَدِّيهِ إِلَيْكَ ۚ

إِنَّ	تَأَمَّنْهُ	بِقِطَارٍ	يُؤَدِّيهِ	إِلَيْكَ
اگر	تم امانت رکھ دو اس کے پاس	ایک ڈھیر کے ساتھ	وہ ادا کر دے گا اسے	تمہاری طرف (تجھے)

کہ اگر تم اس کے پاس ایک ڈھیر بھی امانت رکھ دو تو وہ تمہیں (پورا پورا) ادا کر دے گا

- ۱۔ لفظ ”یٰ“ کا لفظی ترجمہ ”ہاتھ“ ہے اور یہاں اس سے قبضہ اور قدرت مراد ہے۔ ۲۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ نبوت اعمال سے نہیں ملتی، یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ ۳۔ اللہ تعالیٰ نبوت و رسالت کے ساتھ جسے چاہے خاص فرمالیتا ہے اور نبوت جس کسی کو ملتی ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ملتی ہے اس میں ذاتی محنت کا دخل نہیں۔ ہاں اب اللہ تعالیٰ نے چونکہ نبوت کا دروازہ بند کر دیا تو اب کسی کو نبوت نہ ملے گی۔



وَمِنْهُمْ مَّنْ اِنْ تَاَمَّ مِنْهُ يَدِيْتَارِ

و	مِنْهُمْ	مَّنْ	اِنْ	تَاَمَّ	يَدِيْتَارِ
اور	ان میں سے	(کوئی وہ ہے) جو	اگر	تم لاتمدد کھو اس کے پاس	ایک دینار کے ساتھ

اور انہی میں سے کوئی وہ ہے کہ اگر تم اس کے پاس ایک دینار بھی امانت رکھ دو

لَا يُؤَدِّيْكَ اِلَّا صَادُ مَتَّ عَلَيْهِ

لَا يُؤَدِّيْكَ	اِلَّا	مَا	دُمَّتْ	عَلَيْهِ
وہ ادا نہیں کرے گا	مگر	جب تک	تم رہو	اس کے (سر) پر

تو جب تک تم اس کے سر پر کھڑے نہیں رہو گے وہ تمہیں ادا نہیں کرے گا۔

فَاَيُّمَا ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَيْسَ عَلَيْنَا فِي

فَاَيُّمَا	ذٰلِكَ	بِاَنَّهُمْ	قَالُوْا	لَيْسَ	عَلَيْنَا	فِي
کھڑے	یہ (بددیانتی)	(اس) وجہ سے ہے کہ وہ	انہوں نے کہا	نہیں ہے	ہمارے اوپر	میں

(ان کی) یہ بددیانتی اس وجہ سے ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ

الْاٰمِيْنَ سَبِيْلٌ وَيَقُولُوْنَ عَلٰى اللّٰهِ الْكَذِبُ

الْاٰمِيْنَ	سَبِيْلٌ	و	يَقُولُوْنَ	عَلٰى	اللّٰهِ	الْكَذِبُ
ان پڑھوں (کے معاملے)	کوئی راہ (کوئی مواخذہ)	اور	وہ کہتے ہیں	پر	اللہ	جھوٹ

ان پڑھوں کے معاملے میں ہم سے کوئی پوچھ گچھ نہیں ہوگی اور یہ اللہ پر جان بوجھ کر

وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝۵۰ بَلٰى مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ وَ

و	هُمْ	يَعْلَمُوْنَ	۝۵۰	بَلٰى	مَنْ	اَوْفٰى	بِعَهْدِهٖ	و
اور (حالانکہ)	وہ	جانتے ہیں		کیوں نہیں	جو	پورا کرے	اپنے عہد، وعدے کو	اور

جھوٹ باندھتے ہیں ○ کیوں نہیں، جو اپنا وعدہ پورا کرے اور

①۔ اس سے معلوم ہوا کہ دھوکے اور ظلم کے طور پر کسی کامل دہالہ حرام ہے اگرچہ وہ کسی دوسرے مذہب کا ہو۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کی رات حضرت علیؓ کو بلائے تھے کہ ان لوگوں کی باتوں کی امانت کی ذمہ داری دے کر گئے جو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کا املا کر رہے تھے۔ اے کاش کہ ہمارے مسلمان ہماری غور فرمائیں کہ وہ تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل پیرا ہیں یا غیر ان کے طریقے پر؟ اس وقت عمومی طور پر مسلمان دنیا میں یک نام نہیں ہیں۔

محبی لوگ اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں



## اَتْلُ فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ ﴿۷۶﴾ اِنَّ

اَتْلُ	فَاِنَّ	اللّٰهَ	يُحِبُّ	الْمُتَّقِينَ ﴿۷۶﴾	اِنَّ
ڈرے، پرہیزگاری اختیار کرے	تو بیشک	اللہ	محبت فرماتا ہے	پرہیزگاروں (سے)	بیشک
پرہیزگاری اختیار کرے تو بیشک اللہ پرہیزگاروں سے محبت فرماتا ہے ○ بیشک					

## الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ

الَّذِينَ	يَشْتَرُونَ ﴿۱﴾	بِعَهْدِ اللّٰهِ	وَ	اَيْمَانِهِمْ
وہ لوگ جو	خریدتے ہیں، لیتے ہیں	اللہ کے عہد، وعدے کے بدلے	اور	اپنی قسموں (کے بدلے)
وہ لوگ جو اللہ کے وعدے اور اپنی قسموں کے بدلے				

## ثَمًا قَلِيلًا اَوْ لَيْكَ لَا خَلَاٰقَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ وَ

ثَمًا	قَلِيلًا	اَوْ لَيْكَ	لَا	خَلَاٰقَ	لَهُمْ	فِي الْاٰخِرَةِ وَ
قیمت	تھوڑی	یہ لوگ	نہیں	کوئی حصہ	ان کے لئے	آخرت میں اور
تھوڑی سی قیمت لیتے ہیں، ان لوگوں کے لئے آخرت میں کچھ حصہ نہیں اور						

## لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ

لَا يُكَلِّمُهُمُ	اللّٰهُ	وَلَا	يَنْظُرُ	اِلَيْهِمْ	يَوْمَ الْقِيَمَةِ
کلام نہیں فرمائے گا ان سے	اللہ	اور	نظر نہیں کرے گا	ان کی طرف	قیامت کے دن
اللہ قیامت کے دن نہ تو ان سے کلام فرمائے گا اور نہ ان کی طرف نظر کرے گا					

## وَلَا يُزَكِّيهِمْ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيمٌ ﴿۷۷﴾ وَاِنَّ

وَلَا يُزَكِّيهِمْ	ۚ	لَهُمْ	عَذَابٌ	اَلِيمٌ ﴿۷۷﴾	وَاِنَّ
پاک نہیں کرے گا انہیں	اور	ان کے لئے	عذاب	وردناک	بیشک
اور نہ انہیں پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے ○ اور یقیناً					

۱۔ یہودیوں سے اللہ تعالیٰ نے عہد لیا تھا کہ وہ نماز آخر اتمان صل اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لائیں گے لیکن ان کے علم اور سرداروں نے اپنے مفادات کی خاطر قورات میں حضور صل اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل کی آیتوں کو بدل دیا اور لوگوں سے چپا کر رکھا اور اپنی تحریفات پر جھوٹی قسم کھائی کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ دنیوی مال کی خاطر عہد الہی سے پھرنے اور قسموں کو توڑنے پر اس آیت میں شدید عیدیں بیان کی گئی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے عہد کے بدلے دنیا خریدنے والوں کا اتھروادی انجام

اللہ تعالیٰ کے ایک کردہ کا مجموعہ



مِنْهُمْ لَفَرِيقًا يَلُونِ السِّنْتَهُم بِالْكِتَابِ لِتَحْسَبُوهُ

مِنْهُمْ	لَفَرِيقًا	يَلُونِ	السِّنْتَهُم	بِالْكِتَابِ	لِتَحْسَبُوهُ (۱)
ان میں سے	ضرور ایک گروہ	مرؤتے ہیں	اپنی زبانیں	کتاب کے ساتھ	تاکہ تم سمجھو اسے

ان اہل کتاب میں سے کچھ وہ ہیں جو زبان کو مروڑ کر کتاب پڑھتے ہیں تاکہ تم سمجھو

مِنَ الْكِتَابِ وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتَابِ وَ

مِنَ الْكِتَابِ	وَ	مَا	هُوَ	مِنَ الْكِتَابِ	وَ
کتاب سے (کتاب کا حصہ)	اور (حالانکہ)	نہیں	وہ	کتاب سے (کتاب کا حصہ)	اور

کہ یہ بھی کتاب کا حصہ ہے حالانکہ وہ کتاب کا حصہ نہیں ہے اور

يَقُولُونَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ

يَقُولُونَ	هُوَ	مِنْ	عِنْدِ اللَّهِ	وَ	مَا	هُوَ	مِنْ	عِنْدِ اللَّهِ
کہتے ہیں	وہ	سے	اللہ کے پاس	اور (حالانکہ)	نہیں	وہ	سے	اللہ کے پاس

یہ لوگ کہتے ہیں: یہ اللہ کی طرف سے ہے حالانکہ وہ ہرگز اللہ کی طرف سے نہیں ہے

وَيَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُونَ (۲)

وَيَقُولُونَ	عَلَى	اللَّهُ	الْكَذِبَ	وَ	هُمْ	يَعْلَمُونَ (۲)
کہتے ہیں	پر	اللہ	جھوٹ	اور (حالانکہ)	وہ	جانتے ہیں

اور یہ لوگ جان بوجھ کر اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں ○

مَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُؤْتِيَهُ اللَّهُ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ

مَا كَانَ	لِبَشَرٍ	أَنْ يُؤْتِيَهُ	اللَّهُ	الْكِتَابَ	وَ	الْحُكْمَ
نہیں ہے (کوئی حق)	کسی آدمی کے لئے	کہ دے اسے	اللہ	کتاب	اور	حکم، حکمت

کسی آدمی کو یہ حق حاصل نہیں کہ اللہ اسے کتاب و حکمت

۱۔ آج کل بھی ایسے لوگ دیکھے ہیں جو توحید کی آیتیں پڑھ کر انبیاء علیہم السلام اور اولیاء ربیعہ علیہم السلام کی شان کا انکار کرتے ہیں اور یہ تاثر دیتے ہیں کہ یہ شان انبیاء علیہم السلام کا انکار بھی قرآن میں ہے حالانکہ یہ مرتج جھوٹ ہے۔ یونہی بہت سے لوگوں کو سو، پوسے، اسلامی سزاؤں اور دیگر کئی چیزوں کے بارے میں کلام کرتے سنا ہے وہ بھی قرآن پڑھتے ہیں اور درمیان میں اصل اسلامی احکام میں رد و بدل کرتے ہوئے اپنی بات اس انداز میں شامل کرتے ہیں کہ سنئے والا سمجھے کہ شاید یہ بھی قرآن میں ہی ہے حالانکہ یہ واضح طور پر دھوکہ اور فریب ہوتا ہے۔

انبیاء علیہم السلام اور اولیاء ربیعہ علیہم السلام کی شان کا انکار کرتے ہیں اور یہ تاثر دیتے ہیں کہ یہ شان انبیاء علیہم السلام کا انکار بھی قرآن میں ہے حالانکہ یہ مرتج جھوٹ ہے۔ یونہی بہت سے لوگوں کو سو، پوسے، اسلامی سزاؤں اور دیگر کئی چیزوں کے بارے میں کلام کرتے سنا ہے وہ بھی قرآن پڑھتے ہیں اور درمیان میں اصل اسلامی احکام میں رد و بدل کرتے ہوئے اپنی بات اس انداز میں شامل کرتے ہیں کہ سنئے والا سمجھے کہ شاید یہ بھی قرآن میں ہی ہے حالانکہ یہ واضح طور پر دھوکہ اور فریب ہوتا ہے۔



وَالَّذِينَ هُمْ يَقُولُ لِلنَّاسِ كُونُوا عِبَادًا لِّي

وَالَّذِينَ هُمْ يَقُولُ لِلنَّاسِ كُونُوا عِبَادًا لِّي	وَالَّذِينَ هُمْ يَقُولُ لِلنَّاسِ كُونُوا عِبَادًا لِّي	وَالَّذِينَ هُمْ يَقُولُ لِلنَّاسِ كُونُوا عِبَادًا لِّي	وَالَّذِينَ هُمْ يَقُولُ لِلنَّاسِ كُونُوا عِبَادًا لِّي	وَالَّذِينَ هُمْ يَقُولُ لِلنَّاسِ كُونُوا عِبَادًا لِّي	وَالَّذِينَ هُمْ يَقُولُ لِلنَّاسِ كُونُوا عِبَادًا لِّي
اور	نبوت	پھر	وہ کہے	لوگوں سے	ہو جاؤ
اور	نبوت	پھر	وہ کہے	لوگوں سے	ہو جاؤ

اور نبوت عطا کرے پھر وہ لوگوں سے کہے کہ اللہ کو چھوڑ کر میری عبادت کرنے والے

مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلَكِنْ كُونُوا رَبَّكُمْ

مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلَكِنْ كُونُوا رَبَّكُمْ	مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلَكِنْ كُونُوا رَبَّكُمْ	مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلَكِنْ كُونُوا رَبَّكُمْ	مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلَكِنْ كُونُوا رَبَّكُمْ	مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلَكِنْ كُونُوا رَبَّكُمْ	مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلَكِنْ كُونُوا رَبَّكُمْ
سے	اللہ کے سوا	اور	لیکن (بلکہ)	(وہ یہ کہے گا کہ)	ہو جاؤ
سے	اللہ کے سوا	اور	لیکن (بلکہ)	(وہ یہ کہے گا کہ)	ہو جاؤ

بن جاؤ بلکہ وہ یہ کہے گا کہ اللہ والے ہو جاؤ

بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُونَ الْكِتَابَ وَبِمَا

بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُونَ الْكِتَابَ وَبِمَا	بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُونَ الْكِتَابَ وَبِمَا	بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُونَ الْكِتَابَ وَبِمَا	بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُونَ الْكِتَابَ وَبِمَا	بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُونَ الْكِتَابَ وَبِمَا	بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُونَ الْكِتَابَ وَبِمَا
بِسَبَبِ (اس کے) جو	تم سکھاتے، تعلیم دیتے ہو	کتاب (کی)	اور	بِسَبَبِ (اس کے) جو	بِسَبَبِ (اس کے) جو
بِسَبَبِ (اس کے) جو	تم سکھاتے، تعلیم دیتے ہو	کتاب (کی)	اور	بِسَبَبِ (اس کے) جو	بِسَبَبِ (اس کے) جو

کیونکہ تم کتاب کی تعلیم دیتے ہو اور اس لئے

كُنْتُمْ تَذَرُسُونَ ۱ وَلَا يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَتَّخِذُوا

كُنْتُمْ تَذَرُسُونَ ۱ وَلَا يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَتَّخِذُوا	كُنْتُمْ تَذَرُسُونَ ۱ وَلَا يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَتَّخِذُوا	كُنْتُمْ تَذَرُسُونَ ۱ وَلَا يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَتَّخِذُوا	كُنْتُمْ تَذَرُسُونَ ۱ وَلَا يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَتَّخِذُوا	كُنْتُمْ تَذَرُسُونَ ۱ وَلَا يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَتَّخِذُوا	كُنْتُمْ تَذَرُسُونَ ۱ وَلَا يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَتَّخِذُوا
تم پڑھتے ہو	اور	وہ حکم نہیں دے گا تمہیں	کہ بناؤ	فرشتوں	اور
تم پڑھتے ہو	اور	وہ حکم نہیں دے گا تمہیں	کہ بناؤ	فرشتوں	اور

کہ تم خود بھی اسے پڑھتے ہو ○ اور نہ تمہیں یہ حکم دے گا کہ فرشتوں اور

الَّذِينَ آمَنُوا بِالْغُرَبَاءِ ۖ أَيَاْمُرُكُمْ بِالْكَفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنْتُمْ

الَّذِينَ آمَنُوا بِالْغُرَبَاءِ ۖ أَيَاْمُرُكُمْ بِالْكَفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنْتُمْ	الَّذِينَ آمَنُوا بِالْغُرَبَاءِ ۖ أَيَاْمُرُكُمْ بِالْكَفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنْتُمْ	الَّذِينَ آمَنُوا بِالْغُرَبَاءِ ۖ أَيَاْمُرُكُمْ بِالْكَفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنْتُمْ	الَّذِينَ آمَنُوا بِالْغُرَبَاءِ ۖ أَيَاْمُرُكُمْ بِالْكَفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنْتُمْ	الَّذِينَ آمَنُوا بِالْغُرَبَاءِ ۖ أَيَاْمُرُكُمْ بِالْكَفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنْتُمْ	الَّذِينَ آمَنُوا بِالْغُرَبَاءِ ۖ أَيَاْمُرُكُمْ بِالْكَفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنْتُمْ
نبیوں (کو)	رب	کیا وہ حکم دے گا تمہیں	کفر کا	(اس کے) بعد	جبکہ
نبیوں (کو)	رب	کیا وہ حکم دے گا تمہیں	کفر کا	(اس کے) بعد	جبکہ

نچیوں کو رب بناؤ، کیا وہ تمہیں تمہارے مسلمان ہونے کے بعد کفر کا حکم

۱۔ ربانی کے معنی ہیں نہایت دیندار، عالم با عمل اور فقیہ۔ اس سے ثابت ہوا کہ علم و تعلیم کا شریعہ ہونا چاہیے کہ آدمی اللہ والا ہو جائے، جسے علم سے یہ فائدہ نہ ہو اس کا علم ضائع اور بے کار ہے۔



مُسْلِمُونَ ﴿۸۰﴾ وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ الْنَّبِيِّينَ لَمَّا

مُسْلِمُونَ ﴿۸۰﴾	وَ	إِذْ	أَخَذَ	اللَّهُ	مِيثَاقَ <sup>(۱)</sup>	الْنَّبِيِّينَ	لَمَّا
اسلام والے	اور	جب	لیا	اللہ (نے)	عہد، وعدہ	نبیوں (سے)	ضرور جو

دے گا؟ اور یاد کرو جب اللہ نے نبیوں سے وعدہ لیا کہ

أَتَيْتُكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ

أَتَيْتُكُمْ	مِنْ	كِتَابٍ	وَ	حِكْمَةٍ	ثُمَّ	جَاءَكُمْ	رَسُولٌ
میں دوں تمہیں	سے	کتاب	اور	حکمت	پھر	آئے تمہارے پاس	عظیم رسول

میں تمہیں کتاب اور حکمت عطا کروں گا پھر تمہارے پاس وہ عظمت والا رسول تشریف لائے گا

مُصَدِّقٍ لِمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَ

مُصَدِّقٍ	لِمَا	مَعَكُمْ	لَتُؤْمِنُنَّ	بِهِ وَ
تصدیق کرنے والا	(اس) کی جو	تمہارے ساتھ	ضرور ضرور تم ایمان لانا	اس پر اور

جو تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمانے والا ہو گا تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور

لَتَنْصُرُنَّهُ ۖ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ

لَتَنْصُرُنَّهُ	قَالَ	ءَاَقْرَرْتُمْ	وَ	أَخَذْتُمْ
ضرور ضرور مدد کرنا اس کی	(اللہ نے) فرمایا	کیا تم نے اقرار کر لیا	اور	تم نے لے لیا

ضرور ضرور اس کی مدد کرنا۔ (اللہ نے) فرمایا: (اے انبیاء!) کیا تم نے (اس حکم کا) اقرار کر لیا اور اس (اقرار) پر

عَلَىٰ ذُلِّكُمْ إِصْرِي ۖ قَالُوا ءَاَقْرَرْنَا ۖ قَالَ

عَلَىٰ	ذُلِّكُمْ	إِصْرِي	قَالُوا	ءَاَقْرَرْنَا	قَالَ
پر	اس (اقرار)	بھاری ذمہ میرا	انہوں نے عرض کی	ہم نے اقرار کر لیا	فرمایا

میرا بھاری ذمہ لے لیا؟ سب نے عرض کی، ”ہم نے اقرار کر لیا“ (اللہ نے) فرمایا:

۱۔ اس آیت مبارکہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عظیم لغزائل بیان ہوئے ہیں۔ علمہ کرام نے اس آیت کی تفسیر میں پوری پوری کتابیں تصنیف کی ہیں اور اس سے عظمت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بے شمار نکات حاصل کئے ہیں۔ ان کی معلومات حاصل کرنے کے لئے تفسیر صراط الہدیان، ج ۱، ص ۵۰ کا مطالعہ فرمائیے۔



فَاشْهَدُوا وَأَنَا مَعَكُمْ مِنَ الشَّاهِدِينَ ﴿٨١﴾ فَمَنْ

فَاشْهَدُوا	وَ	أَنَا	مَعَكُمْ	مِنَ الشَّاهِدِينَ ﴿٨١﴾	فَمَنْ
تو گواہ ہو	اور	میں	تمہارے ساتھ	گوئی دینے والوں میں سے (ہوں)	پھر جو

تو (اب) ایک دوسرے پر (بھی) گواہ بن جاؤ اور میں خود (بھی) تمہارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں ○ پھر جو کوئی

تَوَلَّى بَعْدَ ذَلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ﴿٨٢﴾

تَوَلَّى	بَعْدَ	ذَلِكَ	فَأُولَٰئِكَ	هُمُ	الْفَاسِقُونَ ﴿٨٢﴾
منحرف ہو جائے	بعد	اس (اقرار کے)	تو یہ لوگ	وہ	نافرمانی کرنے والے (ہیں)

اس اقرار کے بعد روگردانی کرے گا تو وہی لوگ نافرمان ہوں گے ○

أَفَعَيِّرُ دِينَ اللَّهِ يَبْغُونَ وَلَٰكِ

أَفَعَيِّرُ دِينَ اللَّهِ	يَبْغُونَ	وَ	لَٰكِ
کیا تو اللہ کے دین کے علاوہ	وہ (دوسرا دین) چاہتے ہیں	اور (حالانکہ)	اس کے لئے

کیا لوگ اللہ کے دین کے علاوہ کوئی اور دین چاہتے ہیں حالانکہ

أَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ طَوْعًا

أَسْلَمَ	مَنْ	فِي السَّمٰوٰتِ	وَ	الْأَرْضِ	طَوْعًا	وَ
گردن جھکائے ہوئے ہیں	جو	آسمانوں میں	اور	زمین (میں)	خوشی (سے)	اور

آسمانوں اور زمینوں میں جو کوئی بھی ہے وہ سب خوشی سے یا مجبوری سے اسی کی بارگاہ میں

كُرْهًا وَإِلَيْهِ يُرْجَعُونَ ﴿٨٣﴾ قُلْ أَمَّا بِاللَّهِ

كُرْهًا	وَ	إِلَيْهِ	يُرْجَعُونَ ﴿٨٣﴾	قُلْ	أَمَّا	بِاللَّهِ	وَ
مجبوری (سے)	اور	اس کی طرف	وہ لوٹائے جائیں گے	تم کہو	ہم ایمان لائے	اللہ پر	اور

گردن جھکائے ہوئے ہیں اور سب کو اسی کی طرف لوٹایا جائے گا ○ اور تم یوں کہو کہ ہم اللہ پر اور

۱۔ یاد رہے کہ ہمیں سب انبیاء اور کتابوں کو ماننے کا حکم ہے البتہ ہمارا عمل صرف قرآن پر ہو گا اور ہم تعیلی احکام میں اطاعت و اتباع صرف حضور پر نور، محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی کریں گے۔

اسلام کے علاوہ کوئی دین چاہتے ہیں

تمام انبیاء کرام صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان



## مَا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ مَا أَنْزَلْنَا عَلَى

مَا	أَنْزَلْنَا	وَمَا	وَمَا	أَنْزَلْنَا	عَلَيْكَ	عَلَى
(اس پر) جو	نازل کیا گیا، اتارا گیا	ہمارے اوپر	اور	جو	نازل کیا گیا، اتارا گیا	اوپر

جو ہمارے اوپر نازل کیا گیا ہے اس پر اور جو

## إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ

إِبْرَاهِيمَ	وَ	إِسْمَاعِيلَ	وَ	إِسْحَاقَ	وَ	يَعْقُوبَ	وَ	الْأَسْبَاطِ
ابراہیم	اور	اسماعیل	اور	اسحاق	اور	یعقوب	اور	(ان کی) اولاد (کے)

ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب اور ان کی اولاد پر نازل کیا گیا ہے اس پر ایمان لاتے ہیں

## وَمَا أُوتِيَ مُوسَى وَعِيسَى وَالنَّبِيُّونَ مِنْ

وَمَا	أُوتِيَ	مُوسَى	وَ	عِيسَى	وَ	النَّبِيُّونَ	مِنْ
اور	جو	دیا گیا	اور	موسیٰ	اور	نبیوں (کو)	کی طرف سے

اور جو موسیٰ اور عیسیٰ اور نبیوں کو ان کے رب کی طرف سے دیا گیا

## لَهُمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ

لَهُمْ	لَا نُفَرِّقُ	بَيْنَ أَحَدٍ	مِّنْهُمْ	وَ	نَحْنُ
ان کے رب	ہم فرق نہیں کرتے	کسی ایک کے درمیان	ان میں سے	اور	ہم

(اس پر بھی ایمان لاتے ہیں۔ نیز) ہم ایمان لانے میں ان میں سے کسی کے درمیان فرق نہیں کرتے اور

## لَهُمْ مُسْلِمُونَ ۝۸۳ وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا

لَهُمْ	مُسْلِمُونَ ۝۸۳	وَ	مَنْ	يَّبْتَغِ	غَيْرَ الْإِسْلَامِ	دِينًا
اس کے لئے	گردن جھکانے والے	اور	جو	تلاش کرے	اسلام کے علاوہ	کوئی دین

ہم اسی کی بارگاہ میں گردن جھکائے ہوئے ہیں ○ اور جو کوئی اسلام کے علاوہ کوئی اور دین چاہے گا

۱۔ اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر قرآن پاک میں کئی جگہ فرمادیا کہ اللہ ملائکہ کے نزدیک پسندیدہ دین صرف اسلام ہے اور اسلام کے علاوہ کوئی دین اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس زمانے میں معتبر نہیں۔ اسلام کے علاوہ کوئی کسی دین کی اخلاقی باتوں پر جتنا چاہے عمل کرے لیکن جب تک مکمل طور پر بطور عقیدہ اسلام کو اختیار نہیں کرے گا اس کا کوئی عمل بارگاہ الہی میں مقبول نہیں اور اب اسلام سے مراد وہ دین ہے جسے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لے کر آئے۔

دین اسلام کے علاوہ کوئی دین  
بارگاہ الہی میں مقبول نہیں



فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ

فَلَنْ يُقْبَلَ	مِنْهُ	وَ	هُوَ	فِي الْآخِرَةِ	مِنْ
تو ہرگز قبول نہ کیا جائے گا	اس سے (وہ دین)	اور	وہ (ہوگا)	آخرت میں	سے

تو وہ اس سے ہرگز قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں

الْخُسِرِينَ ۸۵ كَيْفَ يَهْدِي اللَّهُ قَوْمًا كَفَرُوا

الْخُسِرِينَ ۸۵	كَيْفَ	يَهْدِي	اللَّهُ	قَوْمًا ۱	كَفَرُوا
نقصان، خسارہ اٹھانے والوں	کیسے	ہدایت دے گا	اللہ	(اس) قوم (کو جنہوں نے)	کفر کیا

نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا ○ اللہ ایسی قوم کو کیسے ہدایت دے گا جنہوں نے ایمان کے بعد

بَعْدَ إِيْمَانِهِمْ وَشَهِدُوا أَنَّ الرُّسُولَ حَقٌّ

بَعْدَ إِيْمَانِهِمْ	وَ	شَهِدُوا	أَنَّ	الرُّسُولَ	حَقٌّ
اپنے ایمان کے بعد	اور (حالانکہ)	انہوں نے گواہی دے دی	کہ، بیشک	رسول	سچا ہے

کفر کو اختیار کیا اور وہ اس بات کی گواہی دے چکے تھے کہ (یہ) رسول سچا ہے

وَجَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ ۖ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ

وَجَاءَهُمُ	الْبَيِّنَاتُ	وَاللَّهُ	لَا يَهْدِي	الْقَوْمَ
آچکی ان کے پاس	روشن نشانیاں	اور	ہدایت نہیں دیتا	قوم (کو)

اور ان لوگوں کے پاس روشن نشانیاں بھی آچکی تھیں اور اللہ ظالموں کو

الظَّالِمِينَ ۸۶ أُولَٰئِكَ جَزَاءُ ۖهُمْ أَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللَّهِ وَ

الظَّالِمِينَ ۸۶	أُولَٰئِكَ	جَزَاءُ ۖهُمْ	أَنَّ	عَلَيْهِمْ	لَعْنَةَ اللَّهِ	وَ
ظلم کرنے والے	یہ لوگ	ان کی جزا بدلہ	(یہ ہے) کہ	ان کے اوپر	اللہ کی لعنت	اور

ہدایت نہیں دیتا ○ یہی وہ لوگ ہیں جن کا بدلہ یہ ہے کہ ان پر اللہ کی اور

۱۔ مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسی قوم کو کیسے ایمان کی توفیق دے جو جان بچان کر منکر ہو گئی ہو یعنی ایسوں کو ہدایت نہیں ملتی۔ اس سے معلوم ہوا کہ جان بوجھ کر حق کا انکار کرنے کی بہت محنت ہے نیز معلوم ہوا کہ حد نہایت غبیٹ بیماری ہے کہ اس کی وجہ سے آدمی جانتے بوجھے انکار کر دیتا ہے اور یہ حد بعض اوقات کفر تک پہنچا دیتا ہے۔



## الْمَلٰٓئِكَةُ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ۝۸۷ خُلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ

الْمَلٰٓئِكَةُ	وَ	النَّاسِ	اَجْمَعِيْنَ ۝۸۷	خُلِدِيْنَ	فِيْهَا
فرشتوں	اور	لوگوں	سب کی (لغت ہے)	ہمیشہ رہنے والے	اس (لغت یا عذاب) میں

فرشتوں کی اور انسانوں سب کی لعنت ہے ○ ہمیشہ اس میں رہیں گے،

## لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُونَ ۝۸۸

لَا يُخَفَّفُ	عَنْهُمْ	الْعَذَابُ	وَ	لَا	هُمْ	يُنْظَرُونَ ۝۸۸
ہلکا نہیں کیا جائے گا	ان سے	عذاب	اور	نہ	وہ	مہلت دیئے جائیں گے

نہ ان سے عذاب ہلکا ہو گا اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی ○

## اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَ

اِلَّا	الَّذِيْنَ	تَابُوْا ۱	مِنْۢ	بَعْدِ	ذٰلِكَ	وَ
مگر	وہ لوگ جو	توبہ کر لیں	سے	بعد	اس (کفر کے)	اور

سوائے ان لوگوں کے جنہوں نے کفر کے بعد توبہ کر لی اور

## اَصْلَحُوْا ۚ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۸۹ اِنْ

اَصْلَحُوْا	فَاِنَّ	اللّٰهَ	غَفُوْرٌ	رَّحِيْمٌ ۝۸۹	اِنْ
اپنی اصلاح کر لیں	توبہ	اللہ	بخشنے والا	مہربان	پیشک

اپنی اصلاح کر لی تو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○ بیشک

## الَّذِيْنَ كَفَرُوْاۤ اَبَعَدَ اِيْمَانِهِمْ ثُمَّ اِذَا دُوۡا

الَّذِيْنَ	كَفَرُوْاۤ	اَبَعَدَ اِيْمَانِهِمْ	ثُمَّ	اِذَا دُوۡا
وہ لوگ جو (جنہوں نے)	کفر کیا	اپنے ایمان کے بعد	پھر	زیادہ ہو گئے، بڑھ گئے

وہ لوگ جو ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے پھر کفر میں اور

۱۔ یاد رہے کہ توبہ ہر گناہ سے مقبول ہے حتیٰ کہ ارتداد سے بھی توبہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول ہے۔



## كُفِّرَ الْاَن تَقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ ۚ وَاُولَٰئِكَ

كُفِّرَ	اَن تَقْبَلَ	تَوْبَتُهُمْ <sup>(۱)</sup>	وَ	اُولَٰئِكَ
کفر (میں)	(تو) ہرگز قبول نہ کی جائے گی	ان کی توبہ	اور	یہ لوگ

بڑھ گئے تو ان کی توبہ ہرگز قبول نہ کی جائے گی اور یہی لوگ

## هُمُ الصَّالُّونَ ۙ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَاَصَابَتْهُمُ

هُمْ	الصَّالُّونَ ۙ	اِنَّ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	وَ	مَا تُوْا
وہ (وہی)	گمراہ ہونے والے (ہیں)	پیشک	وہ لوگ جو (جنہوں نے)	کفر کیا	اور	مر گئے

گمراہ ہیں ○ پیشک وہ لوگ جو کافر ہوئے اور کافر ہی

## وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْ اَحَدِهِمْ

وَ	هُمْ	كُفَّارٌ	فَلَنْ يُقْبَلَ	مِنْ	اَحَدِهِمْ
اور (حالانکہ)	وہ	کافر (تھے)	تو ہرگز قبول نہ کیا جائے گا	سے	ان میں سے کسی ایک

مر گئے، ان میں سے کوئی اگرچہ اپنی جان چھڑانے کے بدلے میں

## مِّلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا وَلَوْ افْتَدٰى بِهٖ ۚ اُولَٰئِكَ لَهُمْ

مِّلْءُ الْاَرْضِ	ذَهَبًا	وَلَوْ افْتَدٰى	بِهٖ	اُولَٰئِكَ	لَهُمْ
پوری زمین بھر	سونا	اگرچہ وہ فدیہ دے	اس کے ساتھ	یہ لوگ	ان کے لئے

پوری زمین کے برابر سونا بھی دے تو ہرگز اس سے قبول نہ کیا جائے گا۔ ان کے لئے

## عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۚ وَّمَالُهُمْ مِّنْ تُصَرِّیْنَ ۙ

عَذَابٌ	اَلِيْمٌ	وَ	مَا	مِّنْ	تُصَرِّیْنَ ۙ
عذاب	دردناک	اور	نہیں (ہوگا)	سے	مددگاروں

دردناک عذاب ہے اور ان کا کوئی مددگار نہیں ہوگا ○

①۔ آیت میں فرمایا گیا کہ ”جو کفر کرے اور اس میں بڑھتا جائے اس کی توبہ ہرگز قبول نہ ہوگی“ اس کا یا تو یہ معنی ہے کہ ان کی معافی نہیں کیونکہ یہ توبہ ہی نہیں کرتے یا یہ معنی ہے کہ ان کی توبہ مقبول نہیں کیونکہ ان کی توبہ دل سے نہیں بلکہ منافقانہ ہوتی ہے، دل میں کفر بھرا ہوتا ہے اور زبان سے توبہ کر رہے ہوتے ہیں ایسی توبہ ہرگز قبول نہیں۔ البتہ جو توبہ دل سے کی جائے وہ ضرور مقبول ہے۔



لَنْ يَسْأَلُوا

4



لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا

لَنْ تَنَالُوا	الْبِرَّ <sup>(۱)</sup>	حَتَّى	تُنْفِقُوا	مِمَّا
تم ہرگز نہ پاسکو گے	بھلائی، نیکی (کو)	یہاں تک کہ	خرچ کرو	(اس میں) سے جو

تم ہرگز بھلائی کو نہیں پاسکو گے جب تک راہِ خدا میں اپنی پیاری چیز

تُحِبُّونَ ۚ وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ

تُحِبُّونَ	وَمَا	تُنْفِقُوا	مِنْ	شَيْءٍ	فَإِنَّ	اللَّهَ	بِهِ
تم پسند کرتے ہو	اور جو	تم خرچ کرتے ہو	سے	کسی چیز	تو بیشک	اللہ	اس کو

خرچ نہ کرو اور تم جو کچھ خرچ کرتے ہو اللہ اسے

عَلَيْكُمْ ۚ كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلالًا لِّبَنِي إِسْرَآءِيلَ إِلَّا مَا حَرَّمَ

عَلَيْكُمْ <sup>(۹۱)</sup>	كُلُّ الطَّعَامِ	كَانَ	حِلالًا	لِّبَنِي إِسْرَآءِيلَ	إِلَّا	مَا	حَرَّمَ
جاننے والا	تمام کھانے	تھے	حلال	بنی اسرائیل، اولادِ یعقوب کے لئے	مگر	وہ جو	حرام کر لیا

جانتا ہے ۚ تمام کھانے بنی اسرائیل کے لئے حلال تھے سوائے ان کھانوں کے جو

إِسْرَآءِيلَ عَلَى نَفْسِهِ مِنْ قَبْلِ أَنْ تُنَزَّلَ التَّوْرَةُ ۚ

إِسْرَآءِيلَ	عَلَى	نَفْسِهِ	مِنْ	قَبْلِ	أَنْ	تُنَزَّلَ	التَّوْرَةُ
یعقوب (نے)	پر	اپنی جان، ذات	سے	پہلے	کہ	نازل کی جائے، اتاری جائے	تورات

یعقوب نے تورات نازل کئے جانے سے پہلے اپنے اوپر حرام کر لئے تھے۔

قُلْ قَاتُوا بِالتَّوْرَةِ فَاتْلُوهَا إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ۚ ۙ فَمَنْ

قُلْ	قَاتُوا	بِالتَّوْرَةِ <sup>(۲)</sup>	فَاتْلُوهَا	إِن	كُنتُمْ	صَادِقِينَ <sup>(۱۰)</sup>	فَمَنْ
تم کہو	تو آؤ	تورات کے ساتھ	پھر پڑھو اسے	اگر	تم ہو	سچ بولنے والے	پھر جو

تم فرماؤ، تورات لاؤ اور اسے پڑھو اگر تم سچے ہو ۚ پھر

۱۔ اس آیت میں بھلائی سے مراد تقویٰ اور فرمانبرداری ہے جبکہ خرچ کرنے میں واجب اور نقلی تمام صدقات داخل ہیں۔

۲۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضور سپہن المومنین سَلَّمَ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا علم شریف اللہ تعالیٰ کی خاص عطا سے ہے کہ آپ سَلَّمَ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تورات و انجیل سے خبردار ہیں۔



اَفْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ قَاوِلٰتِكَ هُمْ

اَفْتَرٰى <sup>(۱)</sup>	عَلٰی	اللّٰہ	الْكَذِبَ	مِنْ	بَعْدِ	ذٰلِكَ	قَاوِلٰتِكَ	هُمْ
بہتان تراشے	پر	اللہ	جھوٹا	سے	بعد	اس کے	تو یہ لوگ	وہ

اس کے بعد بھی جو اللہ پر جھوٹ باندھے تو وہی لوگ

الظَّالِمُونَ ﴿۹۳﴾ قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ فَاتَّبِعُوا مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ

الظَّالِمُونَ ﴿۹۳﴾	قُلْ	صَدَقَ	اللّٰهُ	فَاتَّبِعُوا	مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ <sup>(۲)</sup>
ظلم کرنے والے	تم کہو	سچ فرمایا	اللہ (نے)	تو تم پیروی کرو	ابراہیم کے دین (کی)

ظالم ہیں ○ اے محبوب! تم فرماؤ، اللہ نے سچ فرمایا لہذا تم ابراہیم کے دین پر چلو

حَنِیْفًا ۚ وَّمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۹۵﴾ اِنَّ

حَنِیْفًا	وَ	مَا كَانَ	مِنْ	الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۹۵﴾	اِنَّ
ہر باطل سے جدا	اور	نہیں تھے	سے	شرک کرنے والوں	پیشک

جو ہر باطل سے جدا تھے اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھے ○ پیشک

اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِيْ بِبَكَّةَ مُبَارَكًا

اَوَّلَ بَيْتٍ	وُّضِعَ	لِلنَّاسِ	لَلَّذِيْ	بِبَكَّةَ	مُبَارَكًا
پہلا گھر	بنایا گیا	لوگوں کے لئے	ضرور (وہ ہے) جو	مکہ میں (ہے)	برکت والا

سب سے پہلا گھر جو لوگوں کی عبادت کے لئے بنایا گیا وہ ہے جو مکہ میں ہے برکت والا ہے

وَهْدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۶﴾ فِیْہٖ اٰیٰتٌ بَیِّنٰتٌ

وَهْدًى	لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۶﴾	فِیْہٖ	اٰیٰتٌ	بَیِّنٰتٌ
ہدایت، رہنما	تمام جہانوں کے لئے	اس میں	نشانیوں	روشن

اور سارے جہان والوں کے لئے ہدایت ہے ○ اس میں کھلی نشانیاں ہیں،

①۔ اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ علم کے باوجود گناہ کرنا زیادہ سخت ہے نیز حلال کو اپنی طرف سے بلا دلیل حرام کہنا اللہ تعالیٰ پر افتراء کرنا ہے۔

②۔ اس آیت میں دین ابراہیمی کی پیروی کا حکم دیا۔ اس سے مراد یہ ہے کہ دین محمدی کی پیروی کرو کیونکہ اس کی پیروی ملت ابراہیمی کی پیروی ہے، دین محمدی اس ملت کو اپنے اندر لئے ہوئے ہے۔



حج کی فرضیت اور اس کی بنیادی شرط کا بیان

مَقَامُ اِبْرٰهِيْمَ ۞ وَ مَنْ دَخَلَهُ كَانَ اٰمِنًا ۝

و	مَنْ	دَخَلَهُ	كَانَ	اٰمِنًا	و
اور	جو	داخل ہوا اس میں	وہ ہو گیا	امن والا	اور

ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ ہے اور جو اس میں داخل ہوا امن والا ہو گیا اور

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ حٰجُّ الْبَيْتِ مِّنْ

يٰۤاَيُّهَا	النَّاسُ	حٰجُّ الْبَيْتِ	مِّنْ
اللہ کے لئے	لوگوں پر (فرض ہے)	گھر (خانہ کعبہ) کا حج کرنا	(یہ اس پر فرض ہے) جو

اللہ کے لئے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا فرض ہے جو

اَسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ۝ وَ مَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ

اَسْتَطَاعَ	اِلَيْهِ	سَبِيْلًا	و	مَنْ	كَفَرَ	فَاِنَّ	اللّٰهَ
طاقت رکھتا ہو	اس کی طرف	راستے (کی)	اور	جو	کفر کرے	تو بیشک	اللہ

اس تک پہنچنے کی طاقت رکھتا ہے اور جو انکار کرے تو اللہ

عَنِّي ۝ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ۝ ۹۰ قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ

عَنِّي	عَنِ	الْعٰلَمِيْنَ	۝ ۹۰	قُلْ	يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ	لِمَ	تَكْفُرُوْنَ
بے پرواہ، بے نیاز	سے	تمام جہانوں		تم کہو	اے اہل کتاب	کیوں	انکار کرتے ہو

سارے جہان سے بے پرواہ ہے ۝ تم فرماؤ: اے اہل کتاب! تم اللہ کی آیتوں کا انکار کیوں

بِاٰیٰتِ اللّٰهِ ۝ وَاللّٰهُ شَهِيدٌ عَلٰی مَا تَعْمَلُوْنَ ۝ ۹۱ قُلْ

بِاٰیٰتِ اللّٰهِ	۝ ۹۱	قُلْ	يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ	لِمَ	تَكْفُرُوْنَ	۝ ۹۲	قُلْ
اللہ کی آیتوں کا		تم کہو	اے اہل کتاب	کیوں	تم کرتے ہو		تم کہو

کرتے ہو حالانکہ اللہ تمہارے اعمال پر گواہ ہے؟ ۝ تم فرماؤ:

۱۔ مقام ابراہیم وہ مندر ہے جس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کعبہ شریف کی تعمیر کے وقت کھڑے ہوئے تھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ پیغمبر کے قدم چھو جانے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے مندر کو متبرک، شہداء اللہ اور بیۃ اللہ یعنی اللہ عزوجل کی نشانی بنا دیا۔

۲۔ یہاں اللہ عزوجل کی آیتوں سے مراد تورات کی وہ آیت ہیں جن میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اوصاف کا بیان ہے اور وہ عقلی دلائل مراد ہیں جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صداقت پر دلالت کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ مخلوق کی عبادت سے بے نیاز ہے

آیات الہی کا انکار کرنے پر اہل کتاب کو تنبیہ

ایمان والوں کو اہل کتاب سے روکنے پر اہل کتاب کو تنبیہ



يَا هَلْ الْكِتَابِ لِمَ تَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ مَنْ آمَنَ

يَا هَلْ الْكِتَابِ	لِمَ	تَصُدُّونَ	عَنْ	سَبِيلِ اللَّهِ	مَنْ	آمَنَ
اے اہل کتاب	کیوں	روکتے ہو	سے	اللہ کی راہ (اللہ کے دین)	(اے) جو	ایمان لایا

اے اہل کتاب! تم ایمان لانے والوں کو اللہ کے راستے سے کیوں روکتے ہو؟

تَبْغُونَهَا عِوَجًا وَأَنْتُمْ شُهَدَاءُ ۚ وَاللَّهُ

تَبْغُونَهَا	عِوَجًا	وَأَنْتُمْ	شُهَدَاءُ	وَاللَّهُ
تم چاہتے ہو اس (راہِ خدا) میں	نیڑھا پین	اور (حالانکہ)	تم	گواہ (ہو)

تم اس میں بھی نیڑھا پین چاہتے ہو حالانکہ تم خود اس پر گواہ ہو اور اللہ

بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿۹۹﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن تَطِيعُوا

بِغَافِلٍ	عَمَّا	تَعْمَلُونَ ﴿۹۹﴾	يَا أَيُّهَا	الَّذِينَ	آمَنُوا	إِن تَطِيعُوا
غافل	(اس) سے جو	تم کرتے ہو	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	اگر تم اطاعت کرو

تمہارے اعمال سے بے خبر نہیں ○ اے ایمان والو! اگر تم اہل کتاب میں سے کسی گروہ کی

فَرِيقًا مِّنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ يَرُدُّوكُمْ

فَرِيقًا ﴿۱﴾	مِّنَ	الَّذِينَ	أُوتُوا	الْكِتَابَ	يَرُدُّوكُمْ
ایک گروہ (کی)	سے	ان لوگوں سے جو	دیئے گئے	کتاب	وہ لوٹا دیں گے تمہیں

اطاعت کرو تو وہ تمہیں تمہارے ایمان کے بعد

بَعْدَ إِيْمَانِكُمْ كُفْرَيْنَ ﴿۱۰۰﴾ وَكَيْفَ تَكْفُرُونَ

بَعْدَ إِيْمَانِكُمْ	كُفْرَيْنَ ﴿۱۰۰﴾	وَكَيْفَ	تَكْفُرُونَ
تمہارے ایمان کے بعد	کفر کرنے والے (کفر کی حالت میں)	اور	کیسے

کفر کی حالت میں لوٹا دیں گے ○ اور (ایمان والو! اب) تم کیوں کفر کرو گے

۱۔ مرثاس بن قیس یہودی نے انصار کے دو قبیلوں اوس اور خزرج کی باہمی محبت دیکھ کر انہیں آپس میں لڑانے کی کوشش کی اور نبی کریم ﷺ نے ان قبیلوں میں صلح کروادی۔ اس موقع پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ اس سے معلوم ہوا کہ فتنہ فساد برپا کرنا اور مسلمانوں کو آپس میں لڑانا یہودیوں کا کام اور آپس میں پیار محبت پیدا کرنا اور صلح کروانا سراپا رحمت و شفیع امت ﷺ کی سنت ہے۔



وَأَنْتُمْ تُثَلِّیْ عَلَیْكُمْ آیَاتِ اللَّهِ وَفَیْكُمْ

وَأَنْتُمْ	تُثَلِّیْ <sup>(۱)</sup>	عَلَیْكُمْ	آیَاتِ اللَّهِ	وَفَیْكُمْ
اور (حالانکہ)	تم	پڑھی جاتی ہیں	تمہارے اوپر	اللہ کی آیتیں

حالانکہ تمہارے سامنے اللہ کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں اور تم میں

رَسُولُهُ ۚ وَمَنْ یَّعْتَصِمْ بِاللَّهِ فَقَدْ

رَسُولُهُ	وَمَنْ	یَّعْتَصِمْ	بِاللَّهِ	فَقَدْ
اس کا رسول	اور	جو (جس نے)	مضبوطی سے تھام لیا	اللہ (کے سہارے) کو

اس کا رسول تشریف فرما ہے اور جس نے اللہ کا سہارا مضبوطی سے تھام لیا تو

هُدًی إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِیْمٍ ۚ یَا أَيُّهَا الذِّیْنَ آمَنُوا

هُدًی	إِلَى	صِرَاطٍ	مُسْتَقِیْمٍ <sup>(۱)</sup>	یَا أَيُّهَا	الذِّیْنَ	آمَنُوا
وہ ہدایت دیا گیا	کی طرف	راتے	سیدھے	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے

اے یقیناً سیدھا راستہ دکھا دیا گیا ○ اے ایمان والو!

اتَّقُوا اللَّهَ حَتَّى تُقَاتِبَهُ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا

اتَّقُوا	اللَّهَ	حَتَّى تُقَاتِبَهُ	وَلَا تَمُوتُنَّ	إِلَّا
ڈرو	اللہ (سے)	(جیسا) اس سے ڈرنے کا حق (ہے)	اور	تم ہرگز نہ مرنا

اللہ سے ڈرو جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور ضرور تمہیں موت صرف

وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ۚ وَاعْتَصِمُوا

وَأَنْتُمْ	مُسْلِمُونَ <sup>(۱)</sup>	وَاعْتَصِمُوا
اور (اس حال میں کہ)	تم (ہو)	اسلام والے، مسلمان

اسلام کی حالت میں آئے ○ اور تم سب مل کر

۱۔ یہاں ابتداً صحابہ کرام (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) سے خطاب ہے کہ اے جماعت صحابہ! (یعنی اللہ تعالیٰ عنہم) تم کافروں کی طرح آپس میں کیسے لڑ سکتے ہو جبکہ تم حضور رحمتہ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحبت یافتہ ہو اور ان کی زبان مبارک سے قرآن مجید سنتے ہو۔ اس آیت میں عام مسلمانوں کو بھی اس اعتبار سے نصیحت ہے کہ ہمارے درمیان قرآن موجود ہے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعلیمات موجود ہیں تو پھر آپس میں نفسانی لڑائی کس طرح ہو سکتی ہے؟



يَحْبِلُ اللَّهُ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا ۚ وَإِذْ كُرُوا

يَحْبِلُ اللَّهُ	جَمِيعًا	وَلَا تَفَرَّقُوا <sup>(۱)</sup>	وَ	إِذْ كُرُوا
اللہ کی رسی کو	سب	آپس میں جدا جدا نہ ہو جاؤ	اور	یاد کرو

اللہ کی رسی کو مضبوطی کے ساتھ تھام لو اور آپس میں تفرقہ مت ڈالو اور

نِعْمَتِ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنْتُمْ أَعْدَاءَ

نِعْمَتِ اللَّهِ	عَلَيْكُمْ	إِذْ	كُنْتُمْ	أَعْدَاءَ
اللہ کی نعمت	اپنے اوپر	جب	تم تھے	دشمن

اللہ کا احسان اپنے اوپر یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے

فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ

فَأَلَّفَ	بَيْنَ قُلُوبِكُمْ	فَأَصْبَحْتُمْ
تو (اللہ نے) الفت ڈال دی، محبت پیدا کر دی	تمہارے دلوں کے درمیان	تو تم ہو گئے

تو اس نے تمہارے دلوں میں ملاپ پیدا کر دیا پس اس کے فضل سے

بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا وَكُنْتُمْ عَلَى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ

بِنِعْمَتِهِ	إِخْوَانًا	وَ	كُنْتُمْ	عَلَى	شَفَا حُفْرَةٍ	مِّنَ
اس کی نعمت سے	بھائی بھائی	اور	تم تھے	پر	گڑھے کے کنارے	سے (کے)

تم آپس میں بھائی بھائی بن گئے اور تم تو آگ کے گڑھے کے کنارے پر تھے

النَّارِ فَأَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ۚ كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ

النَّارِ	فَأَنْقَذَكُمْ	مِّنْهَا	كَذَلِكَ	يُبَيِّنُ	اللَّهُ
آگ	تو اس نے بچا لیا تمہیں	اس سے	اسی طرح	بیان کرتا ہے	اللہ

تو اس نے تمہیں اس سے بچا لیا۔ اللہ تم سے یوں ہی اپنی آیتیں

① بعض لوگ یہ آیت لے کر اہلسنت سمیت سب کو فطرت قرار دیتے ہیں جو کہ سراسر غلط ہے کیونکہ حکم یہ ہے کہ جس طریقے پر مسلمان چلتے آرہے ہیں، جو صحابہ رضی اللہ عنہم سے جاری ہے اور سنت سے ثابت ہے اس سے نہ ہٹو۔ اہل سنت و جماعت تو مسند رسول اور جماعت صحابہ کے طریقے پر چلتے آرہے ہیں تو سمجھایا تو ان لوگوں کو جائے گا جو اس سے ہٹے نہ کہ اصل طریقے پر چلنے والوں کو کہا جائے کہ تم اپنا طریقہ چھوڑ دو۔



لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ﴿۱۰۳﴾ وَلِتَكُنْ مِنْكُمْ

لَكُمْ	آيَاتِهِ	لَعَلَّكُمْ	تَهْتَدُونَ ﴿۱۰۳﴾	وَ	لِتَكُنْ	مِنْكُمْ
تمہارے لئے	اپنی آیتیں	تاکہ تم	ہدایت پا جاؤ	اور	چاہئے کہ ہو	تم میں سے

بیان فرماتا ہے تاکہ تم ہدایت پا جاؤ ○ اور تم میں سے

أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَ

أُمَّةٌ ﴿۱﴾	يَدْعُونَ	إِلَى	الْخَيْرِ	وَ	يَأْمُرُونَ	بِالْمَعْرُوفِ	وَ
ایک گروہ	وہ بلائیں	کی طرف	بھلائی	اور	حکم دیں	اچھی بات، نیکی کا	اور

ایک گروہ ایسا ہونا چاہئے جو بھلائی کی طرف بلائیں اور اچھی بات کا حکم دیں اور

يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿۱۰۴﴾

يَنْهَوْنَ	عَنِ	الْمُنْكَرِ	وَ	أُولَٰئِكَ	هُمُ	الْمُفْلِحُونَ ﴿۱۰۴﴾
منع کریں	سے	بری بات، برائی	اور	یہ لوگ	وہ	فلاح، کامیابی پانے والے (ہیں)

بری بات سے منع کریں اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں ○

وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَاخْتَلَفُوا مِنْ

وَ	لَا تَكُونُوا ﴿۲﴾	كَالَّذِينَ	تَفَرَّقُوا	وَ	اِخْتَلَفُوا	مِنْ
اور	تم نہ ہونا	ان لوگوں کی طرح جو	آپس میں جدا جدا ہو گئے	اور	اختلاف کیا	سے

اور ان لوگوں کی طرح نہ ہونا جو آپس میں متفرق ہو گئے اور انہوں نے

بَعْدَ مَا جَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ ۖ وَأُولَٰئِكَ لَهُمْ

بَعْدَ	مَا	جَاءَهُمْ	الْبَيِّنَاتُ	وَ	أُولَٰئِكَ	لَهُمْ
(اس کے) بعد	جو	آئیں ان کے پاس	روشن نشانیاں	اور	یہ لوگ	ان کے لئے

اپنے پاس روشن نشانیاں آ جانے کے بعد (بھی) آپس میں اختلاف کیا اور ان کے لئے

۱۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ مجموعی طور پر تبلیغ دین فرض کفایہ ہے۔ اس کی بہت سی صورتیں ہیں جیسے معصومین کا تعظیم کرنا، مقررین کا تقریر کرنا، مبلغین کا بیان کرنا، انفرادی طور پر لوگوں کو نیکی کی دعوت دینا وغیرہ۔ یہ سب کام تبلیغ دین کے ذمے میں آتے ہیں اور بقدر اخلاص ہر ایک کو اس پر ثواب ملتا ہے۔ ۲۔ اس آیت میں مسلمانوں کو آپس میں اتفاق و اجتماع کا حکم دیا گیا اور اختلاف اور اس کے اسباب پیدا کرنے کی ممانعت فرمائی گئی ہے۔ احادیث میں بھی اس کی بہت تاکیدیں وارد ہیں اور مسلمانوں کی جماعت سے جدا ہونے کی سختی سے ممانعت فرمائی گئی ہے۔



عَذَابٍ عَظِيمٍ ۝۱۰۵ يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ

عَذَابٍ	عَظِيمٍ ۝۱۰۵	يَوْمَ	تَبْيَضُّ ۱	وُجُوهٌ	وُ	تَسْوَدُّ	وُجُوهٌ
عذاب	بڑا	(جس) دن	سفید ہوں گے	کچھ چہرے	اور	سیاہ ہوں گے	کچھ چہرے

بڑا عذاب ہے ۝ جس دن کئی چہرے روشن ہوں گے اور کئی چہرے سیاہ ہوں گے

فَأَمَّا الَّذِينَ اسْوَدَّتْ وُجُوهُهُمْ أَكْفَرْتُمْ

فَأَمَّا	الَّذِينَ	اسْوَدَّتْ	وُجُوهُهُمْ	أَكْفَرْتُمْ
پس بہر حال	وہ لوگ جو	سیاہ ہوں گے	ان کے چہرے	کیا تم نے کفر کیا تھا

تو وہ لوگ جن کے چہرے سیاہ ہوں گے (ان سے کہا جائے گا کہ) کیا تم ایمان لانے کے بعد

بَعْدَ إِيْمَانِكُمْ قَدْ وُقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ۝۱۰۶

بَعْدَ إِيْمَانِكُمْ	قَدْ وُقُوا	الْعَذَابَ	بِمَا	كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ۝۱۰۶
اپنے ایمان کے بعد	تو چکھو	عذاب	(اس کے) بدلے جو	تم کفر کرتے تھے

کافر ہوئے تھے؟ تو اب اپنے کفر کے بدلے میں عذاب کا مزہ چکھو ۝

وَأَمَّا الَّذِينَ ابْيَضَّتْ وُجُوهُهُمْ فَفِي رَحْمَةِ اللَّهِ هُمْ

وَأَمَّا	الَّذِينَ	ابْيَضَّتْ	وُجُوهُهُمْ	فَفِي رَحْمَةِ اللَّهِ	هُمْ
اور	بہر حال	وہ لوگ جو	سفید ہوں گے	ان کے چہرے	تو اللہ کی رحمت میں (ہوں گے) وہ

اور وہ لوگ جن کے چہرے سفید ہوں گے وہ اللہ کی رحمت میں ہوں گے، وہ

فِيهَا خَالِدُونَ ۝۱۰۷ تِلْكَ آيَاتُ اللَّهِ نَتْلُوَهَا عَلَيْكَ

فِيهَا	خَالِدُونَ ۝۱۰۷	تِلْكَ	آيَاتُ اللَّهِ	نَتْلُوَهَا	عَلَيْكَ
اس میں	ہمیشہ رہنے والے	یہ	اللہ کی آیتیں (ہیں)	ہم پڑھتے ہیں انہیں	تم پر

ہمیشہ اس میں رہیں گے ۝ یہ اللہ کی آیتیں ہیں جو ہم حق کے ساتھ تمہارے سامنے

۱۔ یہاں آیات میں قیامت کے دن کا منظر بیان ہوا ہے کہ قیامت کے دن کچھ چہرے روشن ہوں گے جو یقیناً اہل ایمان کے ہوں گے اور کچھ چہرے سیاہ ہوں گے جو یقیناً کفار کے ہوں گے۔ اس سے متعلق حریدہ تفصیل تفسیر سراطا الجنان، ج ۱، ص ۲۹ پر ملاحظہ فرمائیں۔

قیامت کے دن مومنوں کے چہرے روشن اور کافروں کے سیاہ ہوں گے

روشن چہرے والے رحمت الہی کی جگہ جنت میں ہوں گے

اللہ تعالیٰ علم سے پاک ہے



بِالْحَقِّ ۚ وَمَا اللَّهُ يُرِيدُ ظُلْمًا لِّلْعَالَمِينَ ۝۱۰۸

و	مَا اللَّهُ يُرِيدُ	ظُلْمًا	لِّلْعَالَمِينَ ۝۱۰۸	و
اور	اللہ نہیں چاہتا	ظلم کرنا	جہانوں کے لئے (جہانوں پر)	اور

پڑھتے ہیں اور اللہ جہان والوں پر ظلم نہیں چاہتا ۝ اور

لِلَّهِ مَا فِي السَّمُوتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۚ وَ إِلَىٰ

لِلَّهِ	مَا	فِي السَّمُوتِ	و	مَا	فِي الْأَرْضِ	و	إِلَىٰ
اللہ کے لئے	جو کچھ	آسمانوں میں	اور	جو کچھ	زمین میں	اور	کی طرف

اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے، اور سب کام

اللَّهُ تُرْجَعُ الْأُمُورُ ۝۱۰۹ كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ

اللَّهُ	تُرْجَعُ	الْأُمُورُ ۝۱۰۹	كُنْتُمْ	خَيْرَ أُمَّةٍ ۝۱۰۹	أُخْرِجَتْ	لِلنَّاسِ
اللہ	لوٹائے جاتے ہیں	تمام کام	تم ہو	بہترین امت	نکالی گئی	لوگوں کے لئے

اللہ ہی کی طرف لوٹائے جاتے ہیں ۝ (اے مسلمانو!) تم بہترین امت ہو جو لوگوں (کی ہدایت) کے لئے ظاہر کی گئی،

تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ

تَأْمُرُونَ	بِالْمَعْرُوفِ	و	تَنْهَوْنَ	عَنِ	الْمُنْكَرِ	و	تُؤْمِنُونَ
حکم دیتے ہو	اچھی بات، نیکی کا	اور	منع کرتے ہو	سے	بری بات، برائی	اور	ایمان لاتے ہو

تم بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان

بِاللَّهِ ۚ وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ۚ

بِاللَّهِ	و	لَوْ	أَهْلَ الْكِتَابِ	لَكَانَ	خَيْرًا	لَّهُمْ
اللہ پر	اور	اگر	اہل کتاب	ضرور ہوتا	بہتر	ان کے لئے

رکھتے ہو اور اگر اہل کتاب (بھی) ایمان لے آتے تو ان کے لئے بہتر تھا،

۱۔ اس آیت میں ہمارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی امت کو تمام امتوں سے افضل فرمایا گیا اور بعض آیات میں بنی اسرائیل کو بھی عالین یعنی تمام جہانوں سے افضل فرمایا گیا ہے، لیکن ان کا افضل ہونا ان کے زمانے کے وقت ہی تھا جبکہ حضور سیدنا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی امت کا افضل ہونا دائمی ہے۔

زمین و آسمان میں موجود ہر چیز کا مالک اللہ تعالیٰ ہے

امت محمدیہ بہترین امت ہے

امت محمدیہ کی عظمت کا ایک سبب، نیکی کی دعوت دینا اور برائی سے منع کرنا

اہل کتاب کے لئے ایمان لے آنا بہتر ہے



مِنْهُمْ الْمُؤْمِنُونَ وَ أَكْثَرُهُمُ الْفَاسِقُونَ ﴿۱۱۰﴾

مِنْهُمْ	الْمُؤْمِنُونَ	وَ	أَكْثَرُهُمُ	الْفَاسِقُونَ ﴿۱۱۰﴾
ان میں سے (بعض)	ایمان والے	اور	ان میں اکثر	نافرمانی کرنے والے

ان میں کچھ مسلمان ہیں اور ان کی اکثریت نافرمان ہیں ○

لَنْ يَضُرَّوْكُمْ إِلَّا أَذًى ۖ وَإِنْ يُقَاتِلُوْكُمْ

لَنْ يَضُرَّوْكُمْ	إِلَّا	أَذًى	وَ	إِنْ	يُقَاتِلُوْكُمْ
وہ ہرگز نقصان نہ پہنچا سکیں گے تمہیں	مگر	تکلیف دینا، ستانا	اور	اگر	وہ لڑائی کریں تم سے

یہ تمہیں ستانے کے علاوہ کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے اور اگر تم سے لڑیں گے

يُؤَلُّوْكُمْ إِلَّا ذَبَارًا ۚ ثُمَّ لَا يُنْصَرُونَ ﴿۱۱۱﴾ ضَرَبَتْ عَلَيْهِمُ

يُؤَلُّوْكُمْ	إِلَّا ذَبَارًا	ثُمَّ	لَا يُنْصَرُونَ ﴿۱۱۱﴾	ضَرَبَتْ	عَلَيْهِمُ
(تو) پھیر جائیں گے تم سے	(لہتی) پیٹھیں	پھر	ان کی مدد نہیں کی جائے گی	مسلط کر دی گئی	ان پر

تو تمہارے سامنے سے پیٹھ پھیر جائیں گے پھر ان کی مدد نہیں کی جائے گی ○ یہ جہاں بھی پائے جائیں

الدِّلَّةُ آيِنَ مَا تُقَمُّوْا إِلَّا بِحَبْلِ مِّنْ اَللّٰهِ

الدِّلَّةُ ﴿۱﴾	آيِنَ مَا	تُقَمُّوْا	إِلَّا	بِحَبْلِ	مِّنْ اَللّٰهِ
ذلت، رسوائی	جہاں کہیں	وہ پائے جائیں	مگر	رسی سے (سہارے سے)	اللہ کی طرف سے

ان پر ذلت مسلط کر دی گئی سوائے اس کے کہ انہیں اللہ کی طرف سے سہارا مل جائے

وَحَبْلِ مِّنْ النَّاسِ وَبَآءُ وَّيَغْضَبُ مِّنْ

وَ	حَبْلِ	مِّنْ النَّاسِ	وَ	بَآءُ	وَّيَغْضَبُ	مِّنْ
اور	رسی (سہارے سے)	لوگوں کی طرف سے	اور	وہ لوٹے	غضب کے ساتھ	سے (کے)

یا لوگوں کی طرف سے سہارا مل جائے۔ یہ اللہ کے غضب کے

۱۔ یہودیوں پر ذلت اور عتابی لازم کر دی گئی ہے البتہ دو صورتوں میں یہ اس سے بچ سکتے ہیں، پہلی صورت یہ ہے کہ انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوں سہارا مل جائے کہ یہودی مسلمان ہو جائیں اور دوسری صورت یہ ہے کہ لوگوں سے عہد و پیمان کریں، اسلامی حکومت کے ذمی بن جائیں یا کافر حکومتوں سے ہیکہ مانگیں اور تعاون حاصل کریں تو دنیوی عزت پاسکتے ہیں اور ایسی صورت میں ان کی سلطنت بھی بن سکتی ہے۔ فی ذلک یہودی سلطنت جو وجود میں آئی ہے وہ اسی قرآنی صداقت کی دلیل ہے کہ دیگر کافر حکومتوں کے تعاون ہی سے قائم ہوئی ہے۔

مسلمانوں کے غلبے کی غمی خبر

یہودیوں پر ذلت اور عتابی مسلط کئے جانے اور اس کے اسباب کا بیان



اللَّهُ وَضَرَبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةَ ۖ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ

اللہ	وَ	ضَرَبَتْ	عَلَيْهِمْ	الْمَسْكَنَةُ	ذَٰلِكَ	بِأَنَّهُمْ
اللہ	اور	مسلط کردی گئی	ان پر	مسکینی، محتاجی	یہ	(اس) وجہ سے کہ وہ

مستحق ہیں اور ان پر محتاجی مسلط کردی گئی۔ یہ اس وجہ سے ہے کہ

كَانُوا يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَيَقْتُلُونَ الْأَنْبِيَاءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۖ ذَٰلِكَ

كَانُوا يَكْفُرُونَ	بِآيَاتِ اللَّهِ	وَ	يَقْتُلُونَ	الْأَنْبِيَاءَ	بِغَيْرِ حَقٍّ	ذَٰلِكَ
کفر کرتے تھے	اللہ کی آیتوں کے ساتھ	اور	قتل کرتے	نبیوں (کو)	حق کے بغیر، ناحق	یہ

وہ اللہ کی آیتوں کے ساتھ کفر کرتے تھے اور نبیوں کو ناحق شہید کرتے تھے، اور

يَسَاعَصُونَ ۖ وَكَانُوا يَعْتَدُونَ ۖ ۝۱۱۲ لَيْسُوا

يَسَاعَصُونَ	وَ	كَانُوا يَعْتَدُونَ	لَيْسُوا
پست		اور	نہیں ہیں
(اس) وجہ سے کہ	انہوں نے نافرمانی کی	حد سے بڑھتے تھے	وہ نہیں ہیں

اس لئے کہ وہ نافرمان اور سرکش تھے ○ یہ سب

سَوَاءٌ ۖ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ أُمَّةٌ قَائِمَةٌ يَتَّبِعُونَ

سَوَاءٌ	مِنْ	أَهْلِ الْكِتَابِ	أُمَّةٌ	قَائِمَةٌ	يَتَّبِعُونَ
برابر	سے	اہل کتاب	ایک گروہ	(حق پر) قائم	تلاوت کرتے ہیں

ایک جیسے نہیں، اہل کتاب میں کچھ وہ لوگ بھی ہیں جو حق پر قائم ہیں،

آيَاتِ اللَّهِ أَنْتَاءَ اللَّيْلِ وَهُمْ يَسْجُدُونَ ۖ ۝۱۱۳ يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ

آيَاتِ اللَّهِ	أَنْتَاءَ اللَّيْلِ	وَ	هُمْ	يَسْجُدُونَ	يُؤْمِنُونَ	بِاللَّهِ
اللہ کی آیتیں	رات کے اوقات (میں)	اور	وہ	سجدہ کرتے ہیں	ایمان لاتے ہیں	اللہ پر

وہ رات کے لمحات میں اللہ کی آیتوں کی تلاوت کرتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں ○ یہ اللہ پر

○ اس آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ نماز تہجد بہت اعلیٰ عبادت ہے کہ یہاں رات کو اٹھ کر عبادت کرنے والوں کی بطور خاص تعریف کی گئی ہے اور رات کی نماز سے نماز عشاء و تہجد دونوں ہی مراد ہو سکتے ہیں۔ آیت سے سجدے کی اہمیت و فضیلت بھی معلوم ہوتی ہے اور یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ رات کی عبادت، نماز اور تلاوت دن کی ان عبادات سے افضل ہے کیونکہ جودل کی یکسوئی رات میں میسر ہوتی ہے دن میں نصیب نہیں ہوتی۔



وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ

وَالْيَوْمِ	الْآخِرِ	وَيَأْمُرُونَ	بِالْمَعْرُوفِ	وَيَنْهَوْنَ	عَنِ
اور دن، روزِ آخرت (پر)	اور حکم دیتے ہیں	اچھی بات، نیکی کا	اور منع کرتے ہیں	منع کرتے ہیں	سے

اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں اور بھلائی کا حکم دیتے اور برائی سے منع

الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَأُولَٰئِكَ مِنَ

الْمُنْكَرِ	وَيُسَارِعُونَ	فِي	الْخَيْرَاتِ	وَأُولَٰئِكَ	مِنَ
بری بات، برائی	جلدی کرتے ہیں	میں	نیک کاموں	اور یہ لوگ	سے

کرتے ہیں اور نیک کاموں میں جلدی کرتے ہیں اور یہ لوگ (اللہ کے)

الضَّالِحِينَ ۝۱۱۳ وَمَا يَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ

الضَّالِحِينَ	۝۱۱۳	وَمَا	يَفْعَلُوا	مِنْ	خَيْرٍ
نیکی کرنے والوں (خاص بندوں)		اور جو کچھ	وہ کرتے ہیں	سے	نیک کام

خاص بندوں میں سے ہیں ○ اور یہ لوگ جو نیک کام کرتے ہیں

فَلَنْ يُكَفِّرُوهُ ۖ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالْمُتَّقِينَ ۝۱۱۴ إِنَّ

فَلَنْ يُكَفِّرُوهُ	وَاللَّهُ	عَلِيمٌ	بِالْمُتَّقِينَ	۝۱۱۴	إِنَّ
تو ہرگز ان کی تاقدری نہیں کی جائے گی اس نیکی پر	اور اللہ	جاننے والا	پرہیز گاروں کو	پیشک	

ہرگز اس نیکی پر ان کی تاقدری نہیں کی جائے گی اور اللہ ڈرنے والوں کو جانتا ہے ○ وہ

الَّذِينَ كَفَرُوا وَالَّذِينَ تُغْنِي عَنْهُمْ أَمْوَالُهُمْ وَلَا

الَّذِينَ	كَفَرُوا	وَالَّذِينَ	تُغْنِي	عَنْهُمْ	أَمْوَالُهُمْ	وَلَا
وہ لوگ جو (جنہوں نے)	کفر کیا	ہرگز بے نیاز (دور نہ کریں گے)	ان سے	ان کے اموال	اور نہ	

لوگ جو کافر ہوئے ان کے مال اور ان کی اولاد ان کو

- ۱۔ گزشتہ آیت اور اس آیت میں مجموعی طور پر حق پر قائم لوگوں کے یہ اوصاف بیان کئے گئے ہیں۔ (۱) کمالات کو عبادت میں قیام کرنا، (۲) نماز پڑھنا، (۳) کمالات کا ایک حصہ عبادت میں گزارنا، (۴) کمالات کے وقت قرآن کی تلاوت کرنا، (۵) اللہ تعالیٰ اور آخرت پر کامل ایمان رکھنا، (۶) نیکی کا حکم دینا، (۷) برائی سے منع کرنا، (۸) نیکیوں میں سبقت لینا، (۹) نیکی کو اختیار کرنا۔ ایک کامل ایمان والے کے بھی یہی اوصاف ہونے چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں کاملین میں داخل فرمائے۔

مسلمانوں کے نیک اعمال کی تاقدری نہ کی جائے گی

کافروں کو ان کے مال اور اولاد خدا اب اللہ سے نہیں بچا سکے



أَوْلَادُهُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا ۖ وَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا

أَوْلَادُهُمْ	مِنَ	اللَّهِ	شَيْئًا	وَ	أُولَٰئِكَ	أَصْحَابُ النَّارِ	هُم	فِيهَا
ان کی اولاد	سے	اللہ (کے عذاب)	کچھ	اور	یہ لوگ	آگ والے	وہ	اس میں

اللہ کے عذاب سے کچھ بچانہ سکیں گے اور یہی لوگ جہنمی ہیں، یہ ہمیشہ جہنم میں

خَالِدُونَ ﴿١١٦﴾ مَثَلُ مَا يُنْفِقُونَ فِي هَذِهِ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا

خَالِدُونَ ﴿١١٦﴾	مَثَلُ ﴿١﴾	مَا	يُنْفِقُونَ	فِي	هَذِهِ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا
ہمیشہ رہنے والے	مثال	(اس کی) جو	وہ خرچ کرتے ہیں	میں	اس دنیا کی زندگی

رہیں گے ○ اس دنیاوی زندگی میں جو خرچ کرتے ہیں اس کی مثال

كَمَثَلِ رِيحٍ فِيهَا صِرٌّ أَصَابَتْ حَرْثَ قَوْمٍ

كَمَثَلِ رِيحٍ	فِيهَا	صِرٌّ	أَصَابَتْ	حَرْثَ قَوْمٍ
ہوا کی مثال جیسی (ہے)	اس میں	شدید سردی (ہو)	وہ پہنچی	(ایسی) قوم کی کھیتی (کو کہ)

اس ہوا جیسی ہے جس میں شدید ٹھنڈ ہو، وہ ہوا کسی ایسی قوم کی کھیتی کو چا پھینچے

ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ فَأَهْلَكْتَهُ ۖ وَ مَا ظَلَمَهُمُ اللَّهُ

ظَلَمُوا	أَنْفُسَهُمْ	فَأَهْلَكْتَهُ	وَ	مَا ظَلَمَهُمُ	اللَّهُ
انہوں نے ظلم کیا	اپنی جانوں (پر)	تو وہ ہلاک کر دے اسے	اور	نہیں ظلم کیا ان پر	اللہ (نے)

جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہو تو وہ ہوا اس کھیتی کو ہلاک کر دے اور اللہ نے ان پر ظلم نہیں کیا

وَلَكِنْ أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿١١٧﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا

وَلَكِنْ	أَنْفُسَهُمْ	يَظْلِمُونَ ﴿١١٧﴾	يَا أَيُّهَا	الَّذِينَ	آمَنُوا	لَا تَتَّخِذُوا
اور	لیکن	اپنی جانوں (پر)	وہ ظلم کرتے ہیں	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے

بلکہ وہ خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں ○ اے ایمان والو! غیروں کو رازدار

①۔ اس آیت میں کافر کے خرچ اور ریاکاری کے طور پر خرچ کرنے والے کی مثال بیان فرمائی گئی کہ ان کے خرچ کو ان کا کفر یا ریاکاری ایسے تباہ کر دیتی ہے جیسے برقیانی ہوا کھیتی کو برباد کر دیتی ہے اور ان کے ساتھ یہ معاملہ کوئی ظلم و زیادتی نہیں بلکہ یہ ان کے کفر یا نفاق یا ریاکاری کا انجام ہے تو یہ خود ان کا اپنی جانوں پر ظلم ہے۔

کافر اور ریاکار کے خرچ کرنے کی مثال

کافروں کو رازدار بنانے کی ممانعت اور کفار کی خوشہمشاتی



يُطَانَّةٌ مِّنْ دُونِكُمْ لَا يَأْتُوا نَكْمَ خَبَالًا ۝

يُطَانَّةٌ	مِّنْ	دُونِكُمْ	لَا يَأْتُوا نَكْمَ	خَبَالًا
رازدار	سے	اپنے علاوہ (غیروں کو)	وہ کی نہیں کریں گے تمہارے ساتھ	نقصان، برائی (میں)

نہ بناؤ، وہ تمہاری برائی میں کی نہیں کریں گے۔

وَدُّوا مَا عَنِتُّمْ ۚ قَدِ بَدَتِ الْبَغْضَاءُ ۝

وَدُّوا	مَا عَنِتُّمْ	قَدِ	بَدَتِ	الْبَغْضَاءُ
چاہتے ہیں	کہ تمہیں مشقت، ایذا پہنچے	تحقیق، بیشک	ظاہر ہو گیا	بغض

وہ تو چاہتے ہیں کہ تم مشقت میں پڑ جاؤ۔ بیشک (ان کا) بغض تو

مِّنْ أَقْوَاهِمُ ۚ وَمَا تَخْفَىٰ صُدُورُهُمْ أَكْبَرُ ۝

مِّنْ	أَقْوَاهِمُ	وَمَا	تَخْفَىٰ	صُدُورُهُمْ	أَكْبَرُ
سے	ان کے مونہوں	اور	جو	چھپاتے ہیں	ان کے سینے

ان کے منہ سے ظاہر ہو چکا ہے اور جو ان کے دلوں میں چھپا ہوا ہے وہ اس سے بھی بڑھ کر ہے۔

قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْآيَاتِ إِن كُنتُمْ تَعْقِلُونَ ﴿١١٨﴾

قَدْ	بَيَّنَّا	لَكُمُ	الْآيَاتِ	إِن	كُنتُمْ تَعْقِلُونَ ﴿١١٨﴾
تحقیق، بیشک	ہم نے بیان کر دیں	تمہارے لئے	آیتیں	اگر	تم عقل رکھتے ہو

بیشک ہم نے تمہارے لئے کھول کر آیتیں بیان کر دیں اگر تم عقل رکھتے ہو ۝

هَآئِنْتُمْ أُولَآءِ تُحِبُّونَهُمْ وَلَا يُحِبُّونَكُمْ وَ

هَآئِنْتُمْ	أُولَآءِ	تُحِبُّونَهُمْ	وَلَا	يُحِبُّونَكُمْ
خبردار تم	وہ لوگ (ہو جو)	محبت کرتے ہو ان سے	اور	وہ محبت نہیں کرتے تم سے

خبردار: یہ تم ہی ہو جو انہیں چاہتے ہو اور وہ تمہیں پسند نہیں کرتے حالانکہ

۱۔ قرآن پاک کی جامعیت اور حقانیت کو اگر سمجھنا ہو تو ان آیات کو سامنے رکھ کر تمام دنیا کے مسلمان اور کافر ممالک کے حالات کا جائزہ لیں۔ کیا اللہ تعالیٰ نے جو کچھ بیان فرمایا وہ قطعی طور پر حق اور سچ نہیں ہے؟ یقیناً سچ ہے۔ تاریخ عالم، تاریخ اسلام اور موجودہ حالات تمام کے تمام قرآن کی ان آیات کی صداقت پر دلالت کر رہے ہیں لیکن افسوس کہ ابھی بھی ہماری آنکھیں خواب غفلت میں ہیں، ہمارے لوگ ابھی بھی انہی کو اپنا مشکل کشا اور حاجت روا مان رہے ہیں جنہیں اپنے راز بتانے سے بھی اللہ تعالیٰ ہمیں منع فرما رہا ہے۔

مسلمانوں کو اپنے ایمان میں ہمت نہ ہونے کا حکم اور منافقوں کا وہ ظالمین



تُؤْمِنُونَ بِالْكِتَابِ كُلِّهِ ۚ وَإِذَا الْقُرُوءُ قَالَُوا آمَنَّا ۚ

تُؤْمِنُونَ	بِالْكِتَابِ كُلِّهِ	وَ	إِذَا	لَقُرُوءُكُمْ	قَالُوا	آمَنَّا
تم ایمان لاتے ہو	تمام کتابوں پر	اور	جب	وہ ملتے ہیں تم سے	(تو) کہتے ہیں	ہم ایمان لے آئے
تم تمام کتابوں پر ایمان رکھتے ہو اور جب وہ تم سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم ایمان لا چکے ہیں						

وَإِذَا خَلَوْا عَصَوْا عَظِيمًا ۚ

وَ	إِذَا	خَلَوْا	عَصَوْا	عَظِيمًا	الْأَنَامِلَ
اور	جب	وہ تنہا ہوتے ہیں، خلوت میں ہوتے ہیں	چباتے ہیں	تمہارے اوپر	انگلیاں
اور جب تنہائی میں ہوتے ہیں تو غصے کے مارے تم پر انگلیاں					

مِنَ الْغَيْظِ ۚ قُلْ مُوتُوا بِغَيْظِكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ

مِنَ	الْغَيْظِ	قُلْ	مُوتُوا	بِغَيْظِكُمْ	إِنَّ	اللَّهَ	عَلِيمٌ
سے	غصے (کی وجہ)	تم کہو	مر جاؤ	اپنے غصے میں	بیشک	اللہ	جاننے والا
چباتے ہیں۔ اے حبیب! تم فرما دو، اپنے غصے میں مر جاؤ۔ بیشک اللہ							

بِذَاتِ الصُّدُورِ ۚ ۝۱۱۹ إِنَّ تَسْسِنُكُمْ حَسَنَةً تَنْسُوهُمْ ۚ

بِذَاتِ الصُّدُورِ	۝۱۱۹	إِنَّ	تَسْسِنُكُمْ	حَسَنَةً	تَنْسُوهُمْ	۝۱	وَ
سینوں والی (بات) کو		اگر	چھوئے تمہیں، پہنچے تمہیں	بھلائی	برا لگتا ہے انہیں		اور
دلوں کی بات کو خوب جانتا ہے ۝ اگر تمہیں کوئی بھلائی پہنچے تو انہیں برا لگتا ہے اور							

إِنَّ تُصِيبُكُمْ سَيِّئَةٌ يَفْرَحُوا بِهَا ۚ وَإِنْ

إِنْ	تُصِيبُكُمْ	سَيِّئَةٌ	يَفْرَحُوا	بِهَا	وَ	إِنْ
اگر	پہنچے تمہیں	برائی	(تو) وہ خوش ہوتے ہیں	اس پر	اور	اگر
اگر تمہیں کوئی برائی پہنچے تو اس پر خوش ہوتے ہیں اور اگر						

۱۔ کفار کی عمومی حالت یہ ہے کہ اگر مسلمانوں کو کوئی بھلائی پہنچے تو انہیں برا لگتا ہے اور اگر مسلمانوں کو کوئی تکلیف پہنچے تو وہ خوش ہوتے ہیں لہذا مسلمانوں کو کافروں سے محبت و دوستی نہیں رکھنی چاہئے۔ ان کے مقابلے میں مسلمان اگر مہر اور تقویٰ کو اپنا شعار بنالیں تو کافروں کا کوئی داک مسلمانوں پر نہ چل سکے گا۔

مسلمانوں کو مہر اور تقویٰ کی باتیں  
اقتدار کرنے کی باتیں



تَصِيرُوا وَتَتَّقُوا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ

تَصِيرُوا	و	تَتَّقُوا	لَا يَضُرُّكُمْ	كَيْدُهُمْ
تم صبر کرو	اور	تقویٰ اختیار کرو	(کو) نہیں نقصان پہنچائے گا تمہیں	ان کا مکر و فریب

تم صبر کرو اور تقویٰ اختیار کرو تو ان کا مکر و فریب تمہارا کچھ نہیں بگاڑ

شَيْئًا ۱۲۰ إِنَّ اللَّهَ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطٌ ۱۲۱ وَإِذْ

شَيْئًا	إِنَّ	اللَّهَ	بِمَا	يَعْمَلُونَ	مُحِيطٌ ۱۲۱	وَ	إِذْ
کچھ	بیشک	اللہ	ساتھ جو	وہ کرتے ہیں	گھیرے ہوئے (ہے)	اور	جب

کے گا۔ بیشک اللہ ان کے تمام کاموں کو گھیرے میں لئے ہوئے ہے ○ اور یاد کرو

عَدَوْتِ مَنْ أَهْلِكَ تَبَوَّئِ الْمُؤْمِنِينَ

عَدَوْتِ ۱	مِنْ	أَهْلِكَ	تَبَوَّئِ	الْمُؤْمِنِينَ
تم صبح کے وقت نکلے	سے	اپنے اہل (اپنے گھر)	ٹھہراتے، مقرر کرتے	ایمان والوں (کو)

اے حبیب! جب صبح کے وقت تم اپنے دولت خانہ سے نکل کر مسلمانوں کو

مَقَاعِدَ لِقَتَالِ ۱۲۲ وَاللَّهُ سَيِّعٌ عَلَيْهِمْ ۱۲۱ إِذْ

مَقَاعِدَ	و	اللَّهُ	سَيِّعٌ	عَلَيْهِمْ ۱۲۱	إِذْ
بیٹھنے کی جگہوں (مورچوں پر)	اور	اللہ	سننے والا	جاننے والا	جب

لڑائی کے مورچوں پر مقرر کر رہے تھے اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے ○ جب

هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلَا ۱۲۳ وَاللَّهُ

هَمَّتْ	طَائِفَتَانِ ۲	مِنْكُمْ	أَنْ	تَفْشَلَا	و	اللَّهُ
ارادہ کیا	دو گروہوں (نے)	تم میں سے	کہ	وہ بزدلی دکھائیں، ہمت ہار دیں	اور	اللہ

تم میں سے دو گروہوں نے ارادہ کیا کہ بزدلی دکھائیں اور اللہ

۱۔ یہاں سے غزوہ احد کا بیان ہو رہا ہے۔ اس واقعے کا خلاصہ صراط الجنان، ج ۲، ص ۳۴ پر ملاحظہ فرمائیں۔

۲۔ یہ دونوں گروہ انصار میں سے تھے ایک قبیلہ بنی سلہ جس کا تعلق خزرج سے تھا اور ایک بنی سارہ جس کا تعلق آوس سے تھا۔ یہ دونوں لشکر کے بازو تھے،

جب عبد اللہ بن ابی بن سلول منافق بھاکا تو ان قبیلوں نے بھی وہابی کا ارادہ کیا لیکن اللہ تعالیٰ نے کرم فرمایا اور انہیں اس سے محفوظ رکھا اور یہ دونوں قبیلے

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ثابت قدم رہے۔ یہاں اس نعمت و احسان کا ذکر فرمایا ہے۔



جنگ بدر میں اللہ تعالیٰ کا مسلمانوں کی مدد کرنا

وَلِيَهُمَا ۖ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ﴿۱۳۲﴾

وَلِيَهُمَا	وَعَلَى	اللَّهُ	فَلْيَتَوَكَّلِ	الْمُؤْمِنُونَ ﴿۱۳۲﴾	و
ان دونوں کا مددگار	اور	پر	اللہ	تو چاہئے کہ توکل کریں	ایمان والے اور

ان کو سنبھالنے والا تھا اور اللہ ہی پر مسلمانوں کو بھروسہ کرنا چاہئے ○ اور

لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ بِبَدْرٍ وَأَنْتُمْ أَذِلَّةٌ ۚ

لَقَدْ	نَصَرَكُمُ ﴿۱﴾	اللَّهُ	بِبَدْرٍ	وَأَنْتُمْ	أَذِلَّةٌ
ضرور بیشک	مدد کی تمہاری	اللہ (نے)	بدر میں	اور تم	کمزور (بے سروسامان تھے)

بیشک اللہ نے بدر میں تمہاری مدد کی جب تم بالکل بے سروسامان تھے

فَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُشْكُرُونَ ﴿۱۳۳﴾ اذْ تَقُولُ لِلْمُؤْمِنِينَ

فَاتَّقُوا	اللَّهُ	لَعَلَّكُمْ	تُشْكُرُونَ ﴿۱۳۳﴾	اذْ	تَقُولُ	لِلْمُؤْمِنِينَ
پس ڈرتے رہو	اللہ (سے)	تاکہ تم	شکر گزار بن جاؤ	جب	تم کہہ رہے تھے	ایمان والوں سے

تو اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم شکر گزار بن جاؤ ○ یاد کرو اے حبیب! جب تم مسلمانوں سے فرما رہے تھے

أَلَنْ يَكْفِيَكُمْ أَنْ يُبَدِّلَ اللَّهُ رَأْسَكُمْ بِثَلَاثَةِ أَلْفٍ مِّنْ

أَلَنْ يَكْفِيَكُمْ	أَنْ يُبَدِّلَ	رَأْسَكُمْ	بِثَلَاثَةِ أَلْفٍ مِّنْ
کیا ہرگز کافی نہیں تمہیں	کہ	مدد کرے تمہاری	تمہارا رب تین ہزار کے ساتھ سے

کیا تمہیں یہ کافی نہیں کہ تمہارا رب تین ہزار فرشتے اتار کر

الْمَلَائِكَةِ مُنْزِلِينَ ۖ بَلَىٰ ۚ إِنَّ تَصْبِرُوا وَاتَّقُوا

الْمَلَائِكَةِ	مُنْزِلِينَ ﴿۱۳۴﴾	بَلَىٰ	إِنَّ تَصْبِرُوا	وَ	تَتَّقُوا
فرشتوں	نازل کئے ہوئے	کیوں نہیں	اگر تم صبر کرو	اور	ڈرو، پرہیزگاری اختیار کرو

تمہاری مدد کرے ○ ہاں کیوں نہیں، اگر تم صبر کرو اور تقویٰ اختیار کرو

①۔ اس آیت مبارکہ سے واضح ہوا کہ انبیاء، اولیاء اور فرشتوں کا دوسروں کی مدد کرنا اللہ تعالیٰ ہی کا مدد کرنا ہے کیونکہ جنگ بدر میں مسلمانوں کی مدد کیلئے فرشتے نازل ہوئے، جنگ میں لڑے، انہوں نے مسلمانوں کی مدد کی لیکن ان کی مدد کو اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے کہ بدر میں اللہ تعالیٰ نے تمہاری مدد فرمائی۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ ملائکہ کے پیارے جب اللہ تعالیٰ کی اجازت سے مدد فرماتے ہیں تو وہ اللہ ملائکہ ہی کی مدد ہوتی ہے۔

تین ہزار فرشتوں سے مسلمانوں کی مدد کے جانے کی خبر

پانچ ہزار ممتاز فرشتوں کے ذریعے مدد کے جانے کی بشارت



وَيَأْتُوَكُمْ مِّنْ قَوْرِهِمْ هَذَا

وَا	يَأْتُوَكُمْ	مِّنْ	قَوْرِهِمْ	هَذَا
اور	وہ (کافر) آجائیں تمہارے پاس (حملہ آور ہو جائیں تم پر)	سے	اپنی جلدی (فورا)	یہ

اور کافر اسی وقت تمہارے اوپر حملہ آور ہو جائیں

يُئِذْ كُنْتُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ آلَافٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ مُسَوِّمِينَ ﴿١٢٥﴾ وَ

وَا	يُئِذْ كُنْتُمْ	رَبُّكُمْ	بِخَمْسَةِ آلَافٍ	مِّنَ الْمَلَائِكَةِ	مُسَوِّمِينَ	﴿١٢٥﴾
اور	مدد کرے گا تمہاری	تمہارا رب	پانچ ہزار کے ساتھ	سے	فرشتوں	نشان والے

تو تمہارا رب پانچ ہزار نشان والے فرشتوں کے ساتھ تمہاری مدد فرمائے گا ○ اور

مَا جَعَلَ اللَّهُ إِلَّا بُشْرَىٰ لَكُمْ ۖ

وَا	مَا جَعَلَ	اللَّهُ	إِلَّا	بُشْرَىٰ	لَكُمْ	﴿١٢٦﴾
اور	نہیں بنایا اس (فتح و نصرت) کو	اللہ (نے)	مگر	بشارت، خوشخبری	تمہارے لئے	

اللہ نے اس امداد کو صرف تمہاری خوشی کے لئے کیا اور

لِتَطْمَئِنَّ قُلُوبُكُمْ بِهِ ۖ وَمَا النَّصْرُ إِلَّا

وَا	لِتَطْمَئِنَّ	قُلُوبُكُمْ	بِهِ	وَمَا النَّصْرُ	إِلَّا
مگر	تا کہ مطمئن ہو جائیں	تمہارے دل	اس کے ساتھ (اس سے)	مدد	نہیں

اس لئے کہ اس سے تمہارے دلوں کو چین ملے اور مدد صرف اللہ کی طرف

مِنْ عِندِ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ﴿١٢٦﴾ لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِّنْ

مِنْ	عِندِ اللَّهِ	الْعَزِيزِ	الْحَكِيمِ	لِيَقْطَعَ	طَرَفًا	مِّنْ
سے	اللہ کے پاس	عزت والا، زبردست	حکمت والا	تا کہ کاٹ دے	ایک حصہ	سے (کا)

سے ہوتی ہے جو زبردست ہے حکمت والا ہے ○ اس لئے کہ وہ کافروں کا ایک حصہ

۱۔ بدر میں شرکت کرنے والے تمام مہاجرین و انصار صابر اور متقی ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مدد اتارنے کیلئے مہر اور تقویٰ کی شرط رکھی تھی اور چونکہ فرشتے بعد میں نازل ہوئے تو اس سے معلوم ہوا کہ شرط پائی گئی تھی۔ یعنی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے مہر و تقویٰ کا مظاہرہ کیا تھا۔ لہذا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مہر اور تقویٰ پر قرآن گواہ ہے۔

۲۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی خوشی اللہ تعالیٰ کو محبوب ہے کہ ان کی خوشی کیلئے ان کی مدد کی گئی۔

غزوہ بدر میں صحابہ کرام کی مدد کی حکمت

غزوہ بدر میں مسلمانوں کی مدد کا ایک سبب کفار کی قوت کا خاتمہ



الَّذِينَ كَفَرُوا أَوْ يَكْبِتُهُمْ فَيَنْقَلِبُوا

الَّذِينَ	كَفَرُوا	أَوْ	يَكْبِتُهُمْ	فَيَنْقَلِبُوا
وہ لوگ جو (جنہوں نے)	کفر کیا	یا	(تاکہ) ذلیل کرے انہیں	تو وہ پلٹ جائیں

کاٹ دے یا انہیں ذلیل و رسوا کر دے تو وہ نامراد ہو کر

خَاطِبِينَ ﴿١٣٧﴾ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ

خَاطِبِينَ ﴿١٣٧﴾	لَيْسَ	لَكَ ﴿١﴾	مِنَ	الْأَمْرِ	شَيْءٌ	أَوْ
نامراد (ہو کر)	نہیں ہے	تمہارے لئے	سے	کام	کچھ	یا (یہاں تک کہ)

لوٹ جائیں ○ اے حبیب! آپ کا اس معاملے سے کوئی تعلق نہیں،

يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبُهُمْ قَاتِلُهُمْ

يَتُوبَ عَلَيْهِمْ	أَوْ	يُعَذِّبُهُمْ	قَاتِلُهُمْ
(اللہ) توبہ کی توفیق دے انہیں	یا	عذاب دے انہیں	تو بیشک وہ (کیونکہ وہ)

اللہ چاہے تو انہیں توبہ کی توفیق دیدے اور چاہے تو انہیں عذاب میں ڈال دے کیونکہ یہ

ظَلُمُونَ ﴿١٣٨﴾ وَ لِلَّهِ مَا فِي السَّمُوتِ وَمَا

ظَلُمُونَ ﴿١٣٨﴾	وَ	لِلَّهِ	مَا	فِي السَّمُوتِ	وَ	مَا
ظلم کرنے والے (ہیں)	اور	اللہ کے لئے	جو کچھ	آسمانوں میں	اور	جو کچھ

ظالم ہیں ○ اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ

فِي الْأَرْضِ ۖ يَغْفِرُ لِمَن يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَن

فِي الْأَرْضِ	يَغْفِرُ	لِمَن	يَشَاءُ	وَ	يُعَذِّبُ	مَن
زمین میں	بخش دیتا ہے	جس کے لئے	وہ چاہے	اور	عذاب دیتا ہے	جسے

زمین میں ہے۔ جسے چاہے بخشے اور جسے چاہے عذاب

۱۔ نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ عنہ و علیہ وسلم نے ستر قاری صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو دینی مسائل کی تعلیم دینے کے لئے ایک علاقے کی طرف بھیجا، لیکن کافروں نے دھوکے سے انہیں شہید کر دیا، نبی اکرم ﷺ اللہ تعالیٰ عنہ و علیہ وسلم نے ان کافروں کے خلاف دعا کا ارادہ فرمایا تو اللہ تعالیٰ نے اس دعا سے روک دیا ہوئے فرمایا کہ آپ ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیں، وہ چاہے تو انہیں توبہ کی توفیق دے اور چاہے تو عذاب دے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضور پر نور ﷺ اللہ تعالیٰ عنہ و علیہ وسلم کی تربیت کی ایک مثال ہے۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضور اقدس ﷺ اللہ تعالیٰ عنہ و علیہ وسلم کی تربیت

ہر چیز کا مالک اور بخشش و عذاب کا اختیار رکھنے والا اللہ تعالیٰ ہے



يَسَاءُ ۱۲۹ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۱۳۰ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا

يَسَاءُ	وَاللَّهُ	غَفُورٌ	رَحِيمٌ	يَا أَيُّهَا	الَّذِينَ	آمَنُوا	لَا تَأْكُلُوا
وہ چاہے	اور	اللہ	بخشنے والا	مہربان	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے نہ کھاؤ

کرے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○ اے ایمان والو!

الرِّبَا أَضْعَافًا مُّضَاعَفَةً ۱۳۱ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۱۳۲ وَ

الرِّبَا	أَضْعَافًا	مُّضَاعَفَةً	وَ	اتَّقُوا	اللَّهُ	لَعَلَّكُمْ	تُفْلِحُونَ	وَ
سود	دگنا	دگنا کیا ہوا	اور	ڈرو	اللہ (سے)	تاکہ تم	کامیابی پا جاؤ	اور

دگنا ڈر دگنا سود نہ کھاؤ اور اللہ سے ڈرو اس امید پر کہ تمہیں کامیابی مل جائے ○ اور

اتَّقُوا النَّارَ الَّتِي أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ ۱۳۱ وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَ

اتَّقُوا	النَّارَ	الَّتِي	أُعِدَّتْ	لِلْكَافِرِينَ	وَ	أَطِيعُوا	اللَّهُ	وَ
ڈرو، بچو	آگ (سے)	جو	تیار کی گئی ہے	کافروں کے لئے	اور	اطاعت کرو	اللہ	اور

اس آگ سے بچو جو کافروں کے لئے تیار کی گئی ہے ○ اور اللہ اور

الرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ۱۳۲ وَسَارِعُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ ۱۳۳

الرَّسُولَ	لَعَلَّكُمْ	تُرْحَمُونَ	وَ	سَارِعُوا	إِلَىٰ	مَغْفِرَةٍ
رسول (کی)	تاکہ تم	رحم کئے جاؤ	اور	جلدی کرو	کی طرف	مغفرت، بخشش

رسول کی فرمانبرداری کرتے رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے ○ اور اپنے رب کی بخشش

مِّنْ سِتْرِكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمُوتُ

مِّنْ	سِتْرِكُمْ	وَ	جَنَّةٍ	عَرْضُهَا	السَّمُوتُ
کی طرف سے	اپنے رب	اور	جنت (کی طرف)	اس کی چوڑائی، وسعت	آسمانوں

اور اس جنت کی طرف دوڑو جس کی وسعت آسمانوں

۱۔ اس آیت میں سود کھانے سے منع کیا گیا اور اسے حرام قرار دیا گیا۔ زمانہ جاہلیت میں سود کی ایک صورت یہ بھی رائج تھی کہ جب سود کی ادائیگی کی مدت آتی، اگر اس وقت مقرض ادا نہ کر پاتا تو قرض خواہ سود کی مقدار میں اضافہ کر دیتا اور یہ عمل مسلسل کیا جاتا رہتا۔ اسے دگنا ڈر دگنا کہا جا رہا ہے۔ آج کل بھی یہ طریقہ عام رائج ہے۔ ۲۔ اس آیت اور اس سے اوپر کی آیت سے ثابت ہوا کہ جنت و دوزخ پیدا ہو چکی ہیں اور دونوں موجود ہیں کیونکہ دونوں آجوں میں ماضی کے الفاظ کے ساتھ جنت و دوزخ کے تیار ہونے کا ذکر فرمایا گیا ہے۔



وَالْأَرْضُ لَا أَعْدَتْ لِلْمُتَّقِينَ ۝ (۱۳۳) الَّذِينَ يُنْفِقُونَ

و	الْأَرْضُ	أَعْدَتْ	لِلْمُتَّقِينَ ۝ (۱۳۳)	الَّذِينَ (۱)	يُنْفِقُونَ
اور	زمین (کے برابر ہے)	تیار کی گئی ہے	پرہیز گاروں کے لئے	وہ لوگ جو	خرچ کرتے ہیں

اور زمین کے برابر ہے۔ وہ پرہیز گاروں کے لئے تیار کی گئی ہے ○ وہ جو

فِي السَّرَّاءِ وَالصَّرَّاءِ وَالْكُظَّيْنِ وَالْغَيْظِ

فِي	السَّرَّاءِ	و	الصَّرَّاءِ	و	الْكُظَّيْنِ	وَالْغَيْظِ
میں	خوشحالی	اور	تنگی	اور	روکنے والے، پینے والے	غصے (کو)

خوشحالی اور تنگدستی میں اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اور غصہ پینے والے

وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ ۝ وَاللَّهُ يُحِبُّ

و	الْعَافِينَ	عَنِ	النَّاسِ	و	اللَّهُ	يُحِبُّ
اور	درگزر کرنے والے	سے	لوگوں	اور	اللہ	پسند فرماتا ہے

اور لوگوں سے درگزر کرنے والے ہیں اور اللہ نیک لوگوں

الْمُحْسِنِينَ ۝ (۱۳۴) وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ

الْمُحْسِنِينَ ۝ (۱۳۴)	و	الَّذِينَ (۲)	إِذَا	فَعَلُوا	فَاحِشَةً	أَوْ
احسان، نیکی کرنے والوں (کو)	اور	وہ لوگ جو	جب	کر لیں	کوئی بے حیائی	یا

سے محبت فرماتا ہے ○ اور وہ لوگ کہ جب کسی بے حیائی کا ارتکاب کر لیں یا

ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ فَاسْتَغْفَرُوا الذُّنُوبَ بِهِمْ

ظَلَمُوا	أَنْفُسَهُمْ	ذَكَرُوا	اللَّهُ	فَاسْتَغْفَرُوا	الذُّنُوبَ بِهِمْ
ظلم کر لیں	اپنی جانوں (پر)	ذکر کریں	اللہ (کا)	پھر مغفرت طلب کریں	اپنے گناہوں کی

اپنی جانوں پر ظلم کر لیں تو اللہ کو یاد کر کے اپنے گناہوں کی معافی مانگیں

۱۔ اس آیت میں متقین کے چار اوصاف بیان کئے گئے ہیں۔ (۱) خوشحالی اور تنگدستی دونوں حال میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا، (۲) غصہ پی جانا،

(۳) لوگوں کو معاف کر دینا، (۴) احسان کرنا۔

۲۔ یہاں پرہیز گاروں کا مزید ایک وصف بیان فرمایا کہ اگر ان سے کوئی کبیرہ یا صغیرہ گناہ سرزد ہو جائے تو وہ فوراً اللہ عزوجل کو یاد کر کے گناہوں سے توبہ کرے، اپنے گناہ پر شرمندہ ہوتے، اسے چھوڑ دیتے، آئندہ کیلئے اس سے باز رہنے کا پختہ عزم کر لیتے ہیں اور اپنے گناہ پر اصرار نہیں کرتے اور یہی مقبول توبہ کی شرائط ہیں۔



وَمَنْ يَغْفِرَ الذُّنُوبَ إِلَّا اللَّهُ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلَىٰ

وَمَنْ	يَغْفِرُ	الذُّنُوبَ	إِلَّا	اللَّهُ	وَلَمْ	يُصِرُّوْا	عَلَىٰ
اور	بخشتے، معاف کرے	گناہوں (کو)	مگر	اللہ	اور	وہ اصرار نہ کریں	پر

اور اللہ کے علاوہ کون گناہوں کو معاف کر سکتا ہے اور یہ لوگ جان بوجھ کر

مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿۱۴۵﴾ أُولَٰئِكَ جَزَاءُ مَا كَفَرُوا بِهِمْ

مَا	فَعَلُوا	وَهُمْ	يَعْلَمُونَ ﴿۱۴۵﴾	أُولَٰئِكَ	جَزَاءُ مَا	كَفَرُوا بِهِمْ
جو	انہوں نے کیا	اور (حالانکہ)	وہ	جانتے ہیں	یہ لوگ	ان کی جڑا

اپنے برے اعمال پر اصرار نہ کریں ○ یہ وہ لوگ ہیں جن کا بدلہ

مِنْ رَبِّهِمْ وَجَنَّتْ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ

مِنْ	رَبِّهِمْ	وَجَنَّتْ	تَجْرِي	مِنْ	تَحْتِهَا	الْأَنْهَارُ
کی طرف سے	ان کے رب	اور	باغات	بہتی ہیں	اس کے نیچے	نہریں

ان کے رب کی طرف سے بخشش ہے اور وہ جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔

خُلِدَ بَيْنَ فِيهَا وَنِعْمَ أَجْرُ الْعَمِلِينَ ﴿۱۴۶﴾ قَدْ خَلَتْ

خُلِدَ	بَيْنَ	فِيهَا	وَنِعْمَ	أَجْرُ	الْعَمِلِينَ ﴿۱۴۶﴾	قَدْ	خَلَتْ
ہمیشہ رہنے والے	اس میں	اور	کیا ہی اچھا ہے	عمل کرنے والوں کا اجر	تحقیق، بیشک	گزر گئے	تم سے پہلے

(یہ لوگ) ہمیشہ ان (جنتوں) میں رہیں گے اور نیک اعمال کرنے والوں کا کتنا اچھا بدلہ ہے ○ تم سے پہلے

مِنْ قَبْلِكُمْ سُنَّ قَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا كَيْفَ كَانَ

مِنْ	قَبْلِكُمْ	سُنَّ	قَسِيرُوا	فِي	الْأَرْضِ	فَانظُرُوا	كَيْفَ	كَانَ
سے	تم سے پہلے	طریقے	تو چلو پھرو	زمین میں	پس دیکھو	کیسا	ہوا	

کئی طریقے گزر چکے ہیں تو زمین میں چل پھر کر دیکھو

۱۔ اس آیت میں فرمایا گیا کہ اے لوگو! کافروں کو شروع میں مہلت دینے اور پھر ان کی گرفت کرنے کے حوالے سے تم سے پہلے بھی کئی طریقے گزر چکے

ہیں۔ جب لوگ مہلت ملنے کے باوجود ایمان نہیں لاتے تو مختلف عذابوں کے ذریعے انہیں ہلاک و برباد کر دیا جاتا ہے۔ تو اے لوگو! ان اجڑی بستیوں کی

طرف آتے جاتے انہیں دیکھ کر عبرت پکڑو اور اپنے اعمال کی اصلاح کر لو۔

جنتیں کی جڑا: بخشش اور جنتیں

اجڑی بستیاں دیکھ کر عبرت حاصل کی جائے



عَاقِبَةُ الْمَكْدِبِينَ ﴿۱۳۷﴾ هَذَا بَيَانٌ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَ

عَاقِبَةُ الْمَكْدِبِينَ ﴿۱۳۷﴾	هَذَا	بَيَانٌ	لِلنَّاسِ	وَ	هُدًى ﴿۱﴾	وَ
جھٹلانے والوں کا انجام	یہ	ایک بیان (ہے)	لوگوں کے لئے	اور	ہدایت	اور

جھٹلانے والوں کا کیسا انجام ہو؟ ○ یہ لوگوں کے لئے ایک بیان اور رہنمائی ہے اور

مَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِينَ ﴿۱۳۸﴾ وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَ

مَوْعِظَةٌ	لِّلْمُتَّقِينَ ﴿۱۳۸﴾	وَ	لَا تَهِنُوا ﴿۲﴾	وَ	لَا تَحْزَنُوا	وَ
نصیحت	پرہیز گاروں کے لئے	اور	تم سستی نہ کرو، ہمت نہ ہارو	اور	غم نہ کرو	اور

پرہیز گاروں کے لئے نصیحت ہے ○ اور تم ہمت نہ ہارو اور غم نہ کھاؤ،

أَنْتُمْ الْأَعْلَوْنَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿۱۳۹﴾ إِنْ يَسْسِسْكُمْ

أَنْتُمْ	الْأَعْلَوْنَ	إِنْ	كُنْتُمْ	مُؤْمِنِينَ ﴿۱۳۹﴾	إِنْ	يَسْسِسْكُمْ
تم (ہی)	غالب (رہو گے)	اگر	تم ہو	ایمان والے	اگر	چھوٹا ہے تمہیں، پہنچتا ہے تمہیں

اگر تم ایمان والے ہو تو تم ہی غالب آؤ گے ○ اگر تمہیں کوئی تکلیف

قَرَحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرَحٌ مِّثْلُهُ ۖ وَتِلْكَ الْأَيَّامُ

قَرَحٌ	فَقَدْ	مَسَّ	الْقَوْمَ	قَرَحٌ	مِثْلُهُ	وَ	تِلْكَ	الْأَيَّامُ
زخم	تو تھین، بھگ	چھو، پہنچا	قوم (کو)	زخم	اس کی مثل	اور	یہ	دن

پہنچی ہے تو وہ لوگ بھی ویسی ہی تکلیف پا چکے ہیں اور یہ دن ہیں

نُذًاءُ وَلَهَا بَيِّنَاتٌ لِّلنَّاسِ ۚ وَلِيَعْلَمَ اللَّهُ

نُذًاءُ وَلَهَا	بَيِّنَاتٌ لِّلنَّاسِ	وَ	لِيَعْلَمَ	اللَّهُ
ہم پھیرتے رہتے ہیں انہیں	لوگوں کے درمیان	اور	تاکہ ظاہر کر دے، پہچان کر اے	اللہ

جو ہم لوگوں کے درمیان پھیرتے رہتے ہیں اور یہ اس لئے ہوتا ہے کہ اللہ ایمان والوں کی

۱۔ قرآن مجید ہماری ہدایت اور نصیحت کیلئے نازل ہوا، لہذا قرآن کا حق ہے کہ اس کی تلاوت کے وقت اس پہلو کو بھی سامنے رکھا جائے اور اس میں مذکور نافرمان قوموں کے عبرتناک انجام، قیامت کی سختیاں اور جہنم کے دردناک عذابات وغیرہ کے بارے میں پڑھ کر عبرت اور نصیحت حاصل کرنے کی کوشش کی جائے۔

۲۔ غزوہ احد میں نقصان اٹھانے کے بعد مسلمان بہت غمزدہ تھے اور اس کی وجہ سے بعض کے دل سستی کی طرف مائل تھے۔ ان کی اصلاح کے لئے فرمایا گیا کہ اپنے ساتھ پیش آنے والے معاملے کی وجہ سے سستی اور غم نہ کرو۔ اگر تم سچے ایمان والے اور اللہ تعالیٰ پر کامل بھروسہ رکھنے والے ہو تو بالآخر تم ہی کامیاب ہو گے۔



الَّذِينَ آمَنُوا وَتَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَاءَ ۖ وَاللَّهُ

الَّذِينَ	آمَنُوا	و	تَتَّخِذَ	مِنْكُمْ	شُهَدَاءَ	و	اللَّهُ
ان لوگوں کی جو	ایمان لائے	اور	(تاکہ) بنادے	تم میں سے	گواہ	اور	اللہ

پہچان کرادے اور تم میں سے کچھ لوگوں کو شہادت کا مرتبہ عطا فرمادے اور اللہ

لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ ۝ (۱۳۰) وَلِيُمَحِّصَ اللَّهُ

لَا يُحِبُّ	الظَّالِمِينَ ۝	و	لِيُمَحِّصَ	اللَّهُ
پسند نہیں فرماتا	ظلم کرنے والوں (کو)	اور	تاکہ خالص کر دے، نکھار دے	اللہ

ظالموں کو پسند نہیں کرتا ۝ اور اس لئے کہ اللہ

الَّذِينَ آمَنُوا وَيَتَّخِذَ الْكُفْرَيْنَ ۝ (۱۳۱) أَمْ حَسِبْتُمْ

الَّذِينَ	آمَنُوا	و	يَتَّخِذَ	الْكُفْرَيْنَ ۝	أَمْ	حَسِبْتُمْ
ان لوگوں کو جو	ایمان لائے	اور	(تاکہ) مٹا دے	کفر کرنے والوں (کو)	کیا	تم نے گمان کر لیا

مسلمانوں کو نکھار دے اور کافروں کو مٹا دے ۝ کیا تم اس گمان میں ہو

أَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَسَّا بِعِلْمِ اللَّهِ

أَنْ	تَدْخُلُوا	الْجَنَّةَ	و	لَسَّا	بِعِلْمِ	اللَّهُ
کہ	داخل ہو جاؤ گے	جنت (میں)	اور (حالانکہ)	ابھی نہیں	امتحان لیا	اللہ (نے)

کہ تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے حالانکہ ابھی اللہ نے

الَّذِينَ جَاهَدُوا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصَّابِرِينَ ۝ (۱۳۲)

الَّذِينَ	جَاهَدُوا	و	يَعْلَمَ	الصَّابِرِينَ ۝
ان لوگوں کا جو (جنہوں نے)	جہاد کیا	اور	(نہ ہی) آزمایا	صبر کرنے والوں (کو)

تمہارے مجاہدوں کا امتحان نہیں لیا اور نہ (ہی) صبر والوں کی آزمائش کی ہے ۝

۱۔ اس آیت میں ان مسلمانوں کو بھیجیے کی گئی ہے جو اُحد کے دن کفار کے مقابلہ سے بھاگے تھے۔ نیز اس آیت کو سامنے رکھ کر ہمیں اپنے اعمال اور اپنی حالت پر بھی غور کرنا چاہئے کہ اگر ہمیں راوِ خدا میں اپنا مال یا وقت دینا پڑے تو ہم اس میں کتنا پورا اترتے ہیں؟ افسوس کہ ہماری حالت کچھ اچھی نہیں۔ فضولیات میں خرچ کرنے کیلئے پیسہ بھی ہے اور وقت بھی لیکن اللہ عزوجل کی راہ میں خرچ کرتے وقت نہ پیسہ باقی رہتا ہے اور نہ وقت۔

مسلمان پر آنے والی آزمائشوں کی حکمت



## وَلَقَدْ كُنتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ

وَلَقَدْ	كُنتُمْ تَمَنَّوْنَ <sup>(۱)</sup>	الْمَوْتَ	مِنْ	قَبْلِ
اور	تم آرزو کیا کرتے تھے	موت (شہادت کی)	سے	پہلے

اور تم موت کا سامنا کرنے سے پہلے تو اس کی تمنا

## أَنْ تَلْقَوْهُ فَقَدْ رَأَيْتُمُوهُ وَأَنْتُمْ تَنْظُرُونَ ۚ

أَنْ	تَلْقَوْهُ	فَقَدْ	رَأَيْتُمُوهُ	وَأَنْتُمْ	تَنْظُرُونَ ۚ
کہ	تم ملو اس (موت) سے	تو بیشک	تم نے دیکھ لیا ہے	تم	دیکھ رہے ہو اور

کیا کرتے تھے، اب تم نے اسے آنکھوں کے سامنے دیکھ لیا اور

## مَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ۚ

مَا	مُحَمَّدٌ	إِلَّا	رَسُولٌ	قَدْ	خَلَتْ	مِنْ	قَبْلِهِ	الرُّسُلُ
نہیں	محمد	مگر	ایک رسول	بیشک	گزر گئے	سے	اس سے پہلے	کئی رسول

محمد ایک رسول ہی ہیں، ان سے پہلے بھی کئی رسول گزر چکے ہیں

## أَفَآيُنَ مَاتَ أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ

أَفَآيُنَ	مَاتَ	أَوْ	قُتِلَ	انْقَلَبْتُمْ
کیا تو اگر	وہ وفات پا جائیں	یا	شہید کر دیئے جائیں	تم پھر جاؤ گے (دین سے)

تو کیا اگر وہ وصال کر جائیں یا انہیں شہید کر دیا جائے تو تم الٹے پاؤں

## عَلَى أَعْقَابِكُمْ ۚ وَمَنْ يَنْقَلِبْ عَلَى عَقْبَيْهِ

عَلَى أَعْقَابِكُمْ	وَمَنْ	يَنْقَلِبْ	عَلَى عَقْبَيْهِ
اپنی ایڑیوں پر (الٹے پاؤں)	اور	پھرے گا	اپنی ایڑیوں پر (الٹے پاؤں)

پلٹ جاؤ گے؟ اور جو الٹے پاؤں پھرے گا

①۔ شہدائے بدر پر ہونے والے علامات الہیہ دیکھ کر ان مسلمانوں کو حسرت ہوئی جو غزوہ بدر میں شریک نہ ہو سکے اور انہوں نے دوران جہاد شہادت کا مرتبہ پانے کی آرزو کی اور انہی لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مدینہ سے باہر اُحد جانے کے لئے اصرار کیا تھا، لیکن پھر میدانِ اُحد سے بھاگ گئے تو ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی اور گویا کہ انہیں سمجھایا گیا کہ پہلے تو شہادت کی تمنا کرتے تھے اور جب میدانِ جنگ میں پہنچے تو بھاگنے لگے، یہ کیا ہے؟

شہادت کی تمنا کرنے اور موقع ملنے پر بھاگنے والوں کی تہمید

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہمدردی ہر حال میں لازم ہے



فَلَنْ يَصْرَا اللَّهُ شَيْئًا ۖ وَسَيَجْزِي اللَّهُ

فَلَنْ يَصْرَا	اللَّهُ	شَيْئًا	و	سَيَجْزِي	اللَّهُ
تو وہ ہرگز نقصان نہ کرے گا	اللہ (کا)	کچھ	اور	عنقریب جزا دے گا	اللہ

وہ اللہ کا کچھ نہ بگاڑے گا اور عنقریب اللہ شکر ادا کرنے والوں کو

الشَّكْرِيْنَ ۝۱۳۳ وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ أَنْ تَمُوتَ إِلَّا

الشَّكْرِيْنَ ۝۱۳۳	و	مَا كَانَ	لِنَفْسٍ	أَنْ	تَمُوتَ إِلَّا
شکر کرنے والوں (کو)	اور	نہیں ہے	کسی جان کے لئے (یہ اختیار)	کہ	وہ مرجائے مگر

صلہ عطا فرمائے گا ○ اور کوئی جان اللہ کے حکم کے بغیر نہیں

يَاذُنِ اللَّهِ كِتَابًا مُّجَلًّا ۖ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا

يَاذُنِ اللَّهِ	كِتَابًا	مُّجَلًّا	و	مَنْ	يُّرِدْ	ثَوَابَ الدُّنْيَا
اللہ کے حکم سے	لکھا ہوا	مقررہ وقت	اور	جو	چاہتا ہے	دنیا کا ثواب (انعام)

مرسوقی، سب کا وقت لکھا ہوا ہے اور جو شخص دنیا کا انعام چاہتا ہے

تُؤْتِيهِ مِنْهَا ۖ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الْآخِرَةِ تُؤْتِيهِ

تُؤْتِيهِ	مِنْهَا	و	مَنْ	يُّرِدْ	ثَوَابَ الْآخِرَةِ	تُؤْتِيهِ
ہم دیں گے اسے	اس سے	اور	جو	چاہتا ہے	آخرت کا ثواب	ہم دیں گے اسے

ہم اسے دنیا کا کچھ انعام دیدیں گے اور جو آخرت کا انعام چاہتا ہے ہم اسے آخرت کا انعام عطا فرمائیں

مِنْهَا ۖ وَسَنَجْزِي الشَّكْرِيْنَ ۝۱۳۵ وَكَأَيِّنْ مِنْ نَّبِيِّ

مِنْهَا	و	سَنَجْزِي	الشَّكْرِيْنَ ۝۱۳۵	و	كَأَيِّنْ	مِنْ	نَّبِيِّ
اس سے	اور	عنقریب صلہ عطا کریں گے	شکر کرنے والوں (کو)	اور	کتنے ہی	سے	نبی

گے اور عنقریب ہم شکر ادا کرنے والوں کو صلہ عطا کریں گے ○ اور کتنے ہی انبیاء نے

۱۔ اس آیت میں جہاد کی ترغیب ہے اور مسلمانوں کو دشمن کے مقابلہ پر جری بنایا جا رہا ہے کہ کوئی شخص بغیر حکم الہی کے مر نہیں سکتا، چاہے وہ کتنی ہی ہلاکت خیز لڑائی میں شرکت کرے اور کتنے ہی تباہ کن میدان جنگ میں داخل ہو جائے، اس کے برعکس جب موت کا وقت آتا ہے تو کوئی تدبیر نہیں بچا سکتی خواہ وہ ہزاروں پہرے دار اور محافظ مقرر کر لے اور قلعوں میں جا چھپے کیونکہ ہر ایک کی موت کا وقت لکھا ہوا ہے، وہ وقت آگے پیچھے نہیں ہو سکتا۔

جہاد کرنے کی ترغیب

اعمال کے ثواب کا دار و مدار نیت پر ہے

سابقہ امتوں کا جذبہ جہاد سنا کر مسلمانوں کو جہاد میں صبر کی ترغیب



فُتِلَ مَعَهُ رَيْثُونَ كَثِيرٌ

فُتِلَ (۱)	مَعَهُ	رَيْثُونَ	كَثِيرٌ
جہاد کیا (اس نے)	اس کے ساتھ (تھے)	رب والے	بہت سے

جہاد کیا، ان کے ساتھ بہت سے اللہ والے تھے

فَمَا وَهَنُوا لِمَا أَصَابَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

فَمَا وَهَنُوا	لِمَا	أَصَابَهُمْ	فِي	سَبِيلِ اللَّهِ
توانہوں نے ہمت نہ ہاری	(اس) وجہ سے جو	(مصیبتیں) پہنچی انہیں	میں	اللہ کی راہ

توانہوں نے اللہ کی راہ میں پہنچنے والی تکلیفوں کی وجہ سے نہ تو ہمت ہاری

وَمَا ضَعُفُوا وَمَا اسْتَكَانُوا ۚ وَاللَّهُ يُحِبُّ

وَمَا ضَعُفُوا	وَمَا اسْتَكَانُوا	وَاللَّهُ	يُحِبُّ
اور نہ کمزوری دکھائی	اور نہ وہ دبے	اللہ	محبت فرماتا ہے

اور نہ کمزوری دکھائی اور نہ (دوسروں سے) دبے اور اللہ صبر کرنے والوں سے

الصَّابِرِينَ ۝ وَمَا كَانَ قَوْلُهُمْ إِلَّا أَنْ قَالُوا

الصَّابِرِينَ ۝	وَمَا كَانَ	قَوْلُهُمْ	إِلَّا أَنْ قَالُوا
صبر کرنے والوں (سے)	اور نہیں تھا	ان کا کہنا	مگر یہ کہ انہوں نے کہا

محبت فرماتا ہے ○ اور وہ اپنی اس دعا کے سوا کچھ بھی نہ کہتے تھے کہ

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَإِسْرَافَنَا

رَبَّنَا	اغْفِرْ	لَنَا	ذُنُوبَنَا	وَ	إِسْرَافَنَا
اے ہمارے رب	بخش دے	ہمارے لئے	ہمارے گناہ	اور	ہماری زیادتیاں

اے ہمارے رب! ہمارے گناہوں کو اور ہمارے معاملے میں جو ہم سے زیادتیاں ہوئیں

۱۔ اس آیت میں بیان ہوا کہ بہت سے انبیاء علیہم السلام نے جہاد کیا اور ان کے ساتھ رہائی لوگ تھے۔ دونوں چیزوں کے بارے میں تفصیل یہ ہے کہ جہاد حضرت ابراہیم علیہ السلام سے شروع ہوا، اس سے پہلے کسی نبی نے جہاد نہ کیا تھا۔ البتہ بعد میں بہت سے پیغمبروں کی شریعت میں جہاد تھا جیسے حضرت موسیٰ، حضرت داؤد، حضرت یحییٰ علیہم السلام وغیرہ اور رہائی لوگوں سے مراد علماء، مشائخ اور متقی لوگ ہیں جو اللہ عزوجل کو راضی کرنے کی کوشش میں لگے رہیں۔

مغفرت، ثابت قدمی اور سچ و نصرت کی دعا



## أَمْرِنَا وَثَبَّتْ أَقْدَامَنَا وَانْصَرْنَا عَلَى

أَمْرِنَا	وَ	ثَبَّتْ	أَقْدَامَنَا	وَ	انْصَرْنَا	عَلَى
ہمارے کام	اور	مضبوط رکھ	ہمارے قدموں (کو)	اور	مدد فرما ہماری	پر (کے مقابلے میں)

انہیں بخش دے اور ہمیں ثابت قدمی عطا فرما اور کافر قوم کے مقابلے

## الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ﴿۱۳۷﴾ فَآتَاهُمُ اللَّهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَ

الْقَوْمِ	الْكَافِرِينَ ﴿۱۳۷﴾	فَآتَاهُمُ	اللَّهُ	ثَوَابَ الدُّنْيَا	وَ
قوم	کفر کرنے والے	تو عطا کیا انہیں	اللہ (نے)	دنیا کا ثواب (انعام)	اور

میں ہماری مدد فرما ۱۳۷ تو اللہ نے انہیں دنیا کا انعام (بھی) عطا فرمایا اور

## حُسْنَ ثَوَابِ الْآخِرَةِ ۖ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ﴿۱۳۸﴾ يَا أَيُّهَا

حُسْنَ ثَوَابِ الْآخِرَةِ	وَ	اللَّهُ	يُحِبُّ	الْمُحْسِنِينَ ﴿۱۳۸﴾	يَا أَيُّهَا
آخرت کا اچھا ثواب	اور	اللہ	پسند فرماتا ہے	احسان، نیکی کرنے والوں (کو)	اے

آخرت کا اچھا ثواب بھی اور اللہ نیکی کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے ۱۳۸ اے

## الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ تَطِيعُوا الَّذِينَ كَفَرُوا

الَّذِينَ	آمَنُوا	إِنْ	تَطِيعُوا ﴿۱﴾	الَّذِينَ	كَفَرُوا
وہ لوگو جو	ایمان لائے	اگر	تم نے پیروی کی	ان لوگوں کی جو (جنہوں نے)	کفر کیا

ایمان والو! اگر تم کافروں کے کہنے پر چلے

## يَرُدُّكُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوا

يَرُدُّكُمْ	عَلَىٰ	أَعْقَابِكُمْ	فَتَنْقَلِبُوا
(تو) وہ پھیر دیں گے تمہیں	تمہاری ایڑیوں پر (الٹے پاؤں)	(اگر ایسا ہوا) تو تم پلٹو گے	

تو وہ تمہیں الٹے پاؤں پھیر دیں گے پھر تم نقصان اٹھا کر

۱۔ یہاں مسلمانوں کو بہت واضح الفاظ میں سمجھایا گیا ہے کہ اگر تم کافروں کے کہنے پر یا ان کے پیچھے چلو گے خواہ وہ یہودی ہوں یا عیسائی یا منافق یا مشرک، جس کے کہنے پر بھی چلو گے وہ تمہیں کفر، بے دینی، بد عملی اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی طرف ہی لے کر جائیں گے اور اس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ تم آخرت کے ساتھ ساتھ اپنی دنیا بھی تباہ کر بیٹھو گے۔ کتنے واضح اور کھلے الفاظ میں فرمایا کہ کافروں سے ہدایات لے کر چلو گے تو وہ تمہاری دنیا و آخرت تباہ کر دیں گے اور آج تک کاساری دنیا میں مشاہدہ بھی یہی ہے لیکن حیرت ہے کہ ہم پھر بھی اپنا نظام چالنے میں، اپنے کردار میں، اپنے کلچر میں، اپنے گھریلو معاملات میں، اپنے.....

انہی نے کراہتیں اٹھائیں اور اللہ کی محبت میں جہاد کرنے والوں کا صلہ

کافروں کی ہدایات پر چلنے کا نقصان

۵۵۵



## خُسِرَیْنِ ۱۳۹ بَلِ اللّٰهُ مَوْلٰیكُمْ

خُسِرَیْنِ ۱۳۹	بَلِ	اللّٰهُ	مَوْلٰیكُمْ
خسارہ اٹھانے والے (ہو کر)	(کافر تمہارے مددگار نہیں) بلکہ	اللّٰهُ	تمہارا مددگار (ہے)
پلٹو گے ○ بلکہ اللہ ہی تمہارا مددگار ہے			

## وَهُوَ خَيْرُ النَّاصِرِينَ ۱۴۰ سَنُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ

وَهُوَ	خَيْرُ النَّاصِرِينَ ۱۴۰	سَنُلْقِيْ ۱۴۱	فِيْ	قُلُوْبِ
اور وہ	بہترین مددگار (ہے)	عنقریب ہم ڈال دیں گے	میں	دلوں
اور وہی سب سے بہترین مددگار ہے ○ عنقریب ہم کافروں کے				

## الَّذِيْنَ كَفَرُوا وَالرُّعْبَ بِمَا أَشْرَكُوا

الَّذِيْنَ	كَفَرُوا	وَالرُّعْبَ	بِمَا	أَشْرَكُوا
ان لوگوں کے جو (جنہوں نے)	کفر کیا	رعب	بسبب اس کے جو	انہوں نے شریک ٹھہرایا
دلوں میں رعب ڈال دیں گے کیونکہ انہوں نے				

## بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ سُلْطٰنًا وَمَا اَوْهَمُ

بِاللّٰهِ	مَا	لَمْ يُنَزِّلْ	بِهِ	سُلْطٰنًا	وَمَا	اَوْهَمُ
اللہ کے ساتھ	(ایسی چیز کو) جو	نہیں نازل کی	اس کی	کوئی دلیل	اور	ان کا ٹھکانہ
اللہ کے ساتھ ایسی چیز کو شریک ٹھہرایا جس کی اللہ نے کوئی دلیل نہیں اتاری اور ان کا ٹھکانہ						

## النَّارُ ۱۴۱ وَيُسْ مَثْوٰی الظّٰلِمِيْنَ ۱۴۲ وَلَقَدْ

النَّارُ	وَيُسْ	مَثْوٰی	الظّٰلِمِيْنَ ۱۴۲	وَلَقَدْ
آگ (ہے)	اور	کیا ہی برا ہے	ظلم کرنے والوں کا ٹھکانہ	ضرور تحقیق، بیشک
آگ ہے اور وہ ظالموں کا کتنا برا ٹھکانہ ہے ○ اور بیشک				

..... کاروبار میں ہر جگہ کافروں کے کہنے پر اور ان کے طریقے پر ہی چل رہے ہیں، جس سے ہمارا رب کریم ﷺ غم میں ہمارا مددگار منع فرما رہا ہے۔

①۔ اس آیت میں غیب کی خبر ہے، جب ایوسفیان وغیرہ جنگ احد کے بعد واپس ہوئے تو راستہ میں غیبی کیا کہ کیوں لوٹ آئے، سب مسلمانوں کو غم کیوں نہ کر دیا حالانکہ یہ اچھا موقع تھا جب واپس ہونے پر آمادہ ہوئے تو قدرتی طور پر ان تمام کے دلوں میں مسلمانوں کا ایسا رعب طاری ہوا کہ وہ مکہ چلے گئے اور یہ خبر پوری ہوئی۔



صَدَقَكُمْ اللَّهُ وَعَدًا إِذْ تَحْسُونَهُمْ بِأَذْنِهِ ۚ

صَدَقَكُمْ (۱)	اللَّهُ	وَعَدًا	إِذْ	تَحْسُونَهُمْ	بِأَذْنِهِ
سچا کر دیا تم سے	اللہ (نے)	اپنا وعدہ	جب	تم قتل کر رہے تھے ان (کافروں) کو	اس کے حکم سے

اللہ نے تمہیں اپنا وعدہ سچا کر دکھایا جب تم اس کے حکم سے کافروں کو قتل کر رہے تھے

حَتَّىٰ إِذَا فُشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ فِي

حَتَّىٰ	إِذَا	فُشِلْتُمْ	و	تَنَازَعْتُمْ	فِي
یہاں تک کہ	جب	تم پست ہمت ہو گئے	اور	آپس میں اختلاف کیا	(کے بارے) میں

یہاں تک کہ جب تم نے بزدلی دکھائی اور حکم میں آپس میں اختلاف

الْأَمْرِ وَعَصَيْتُمْ مِمَّا أُرْسِلْتُمْ

الْأَمْرِ	و	عَصَيْتُمْ	مِمَّا	أُرْسِلْتُمْ
حکم اور		حکم کی خلاف ورزی کی	سے	(اس کے بعد جو (اللہ نے) دکھا دی تمہیں

کیا اور تم نے اس کے بعد نافرمانی کی جب اللہ تمہیں وہ کامیابی دکھا چکا تھا

مَا تَحِبُّونَ ۚ مِنْكُمْ مَّنْ يُرِيدُ الدُّنْيَا

مَا	تَحِبُّونَ	مِنْكُمْ	مَّنْ	يُرِيدُ	الدُّنْيَا
(کامیابی) جسے	تم پسند کرتے تھے	تم میں سے	(کوئی وہ ہے) جو	چاہتا ہے	دنیا اور

جو تمہیں پسند تھی۔ تم میں کوئی دنیا کا طلبگار ہے اور

مِنْكُمْ مَّنْ يُرِيدُ الْآخِرَةَ ۚ ثُمَّ صَرَفَكُمْ

مِنْكُمْ	مَّنْ	يُرِيدُ	الْآخِرَةَ	ثُمَّ	صَرَفَكُمْ
تم میں سے	(کوئی وہ ہے) جو	چاہتا ہے	آخرت	پھر	(اللہ نے) پھیر دیا تمہیں

تم میں کوئی آخرت کا طلبگار ہے۔ پھر اس نے تمہارا منہ ان سے

۱۔ یہاں غزوہ احد کے دوران پہاڑی درہ چھوڑنے والے صحابہ کا ذکر کیا جا رہا ہے۔ اس واقعے سے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لئے تفسیر سراطا الہتان،



عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ ۚ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ ۝

عَنْهُمْ	و	لَقَدْ	عَفَا (۱)	عَنْكُمْ
ان (کافروں) سے	اور	ضرور بیشک	(اللہ نے) معاف کر دیا	تم سے

پھیر دیا تاکہ تمہیں آزمائے اور بیشک اس نے تمہیں معاف فرما دیا ہے

وَاللَّهُ ذُو فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ ۝۱۵۲ اِذْ تَصْعَدُونَ

و	اللَّهُ	ذُو فَضْلٍ	عَلَى	الْمُؤْمِنِينَ ۝۱۵۲	اِذْ	تَصْعَدُونَ
اور	اللہ	فضل والا (ہے)	پر	ایمان والوں	جب	تم منہ اٹھائے چلے جا رہے تھے

اور اللہ مسلمانوں پر بڑا فضل فرمانے والا ہے ○ جب تم منہ اٹھائے چلے جا رہے تھے

وَلَا تَكُونُوا عَلَى أَحَدٍ مِنَ الرُّسُلِ يَدْعُوكُمْ فِي

و	لَا تَكُونُوا	عَلَى	أَحَدٍ	و	الرُّسُلِ	يَدْعُوكُمْ	فِي
اور	پیچھے مڑ کر نہ دیکھتے تھے	پر (کو)	کسی ایک	اور	رسول	بلارہے تھے تمہیں	میں

اور کسی کو پیچھے مڑ کر بھی نہ دیکھتے تھے اور تمہارے پیچھے رہ جانے والی دوسری جماعت میں ہمارے رسول

أُخْرِجُكُمْ فَأَثَابَكُمْ غَمًّا بِغَمٍّ لِّكَيْلَا تَحْزَنُوا

أُخْرِجُكُمْ	فَأَثَابَكُمْ	غَمًّا	بِغَمٍّ	لِّكَيْلَا تَحْزَنُوا ۝۱۵۳
تمہاری دوسری (جماعت)	تو اس نے پہنچایا تمہیں	غم	غم کے بدلے	(معافی سنائی) تاکہ تم غم نہ کرو

تمہیں پکار رہے تھے تو اللہ نے تمہیں غم کے بدلے غم دیا اور معافی اس لئے سنا دی تاکہ

عَلَى مَا قَاتَلْتُمْ وَلَا مَا آصَابَكُمْ ۝ وَاللَّهُ

عَلَى	مَا	قَاتَلْتُمْ	و	لَا	مَا	آصَابَكُمْ	و	اللَّهُ
(اس) پر	جو	جھوٹ مٹی تم سے	اور	نہ	(اس پر) جو	(مصیبت) پہنچی تمہیں	اور	اللہ

جو تمہارے ہاتھ سے نکل گیا نہ تو اس پر غم کرو اور نہ ہی اس تکلیف پر جو تمہیں پہنچی ہے اور اللہ

۱۔ غزوہ احد میں جن لوگوں نے خطا کی اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف فرمادیا۔ معلوم ہوا کہ اس طرح کے واقعات کو لے کر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی شان میں گستاخی کرنے والا بد بخت ہے۔ ۲۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضا اور خوشی کس قدر عزیز ہے کہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی وجہ سے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو صدمہ ہوا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں بھی صدمہ میں مبتلا کیا اور پھر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی جاں فشاری اور اخلاص کی بھی سستی قدر فرمائی کہ چونکہ ان کی خطا بری نیت سے نہ تھی بلکہ اجتہادی طور پر خطا ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے ان کی دلجوئی کیلئے ان کی معافی کا اعلان بھی فرمادیا۔



## خَيْرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿۵۳﴾ ثُمَّ أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ

خَيْرٌ	بِمَا	تَعْمَلُونَ ﴿۵۳﴾	ثُمَّ	أَنْزَلَ ﴿۱﴾	عَلَيْكُمْ
خبر رکھنے والا	ساتھ جو (اس کی جو)	تم کرتے ہو	پھر	اس نے نازل کیا	تمہارے اوپر
تمہارے اعمال سے خبردار ہے ○ پھر اس نے تم پر					

## مَنْ بَعْدَ الْغَمِّ أَمَنَةً نُّعَاسًا يَغْشَى طَآئِفَةً

مَنْ	بَعْدَ الْغَمِّ	أَمَنَةً	نُّعَاسًا	يَغْشَى	طَآئِفَةً
سے	غم کے بعد	امن، چین	اونگھ (کی صورت میں)	اس نے ڈھانپ لیا	ایک گروہ (کو)
غم کے بعد چین کی نیند اتاری جو تم میں سے ایک گروہ پر					

## مِنْكُمْ ۚ وَطَآئِفَةٌ قَدْ أَهَمَّتْهُمْ

مِنْكُمْ	وَ	طَآئِفَةٌ	قَدْ	أَهَمَّتْهُمْ
تم میں سے	اور	ایک گروہ	تحقیق، بیشک	فکر میں ڈال دیا انہیں (یا) فکر پڑی ہوئی تھی انہیں
چھاگئی اور ایک گروہ وہ تھا جسے اپنی جان کی فکر پڑی ہوئی تھی				

## أَنفُسُهُمْ يَظُنُّونَ بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ

أَنفُسُهُمْ	يَظُنُّونَ	بِاللّٰهِ	غَيْرَ الْحَقِّ	ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ
ان کی جانوں (نے، یا) اپنی جانوں (کی)	گمان کرتے تھے	اللہ پر	حق کے علاوہ، ناحق	جاہلیت کا گمان
وہ اللہ پر ناحق گمان کرتے تھے، جاہلیت کے سے گمان۔				

## يَقُولُونَ هَلْ لَّنَا مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ ۚ قُلْ

يَقُولُونَ	هَلْ	لَّنَا	مِنَ	الْأَمْرِ	شَيْءٌ ۚ	قُلْ
وہ کہہ رہے تھے	کیا	ہمارے لئے (کوئی اختیار ہے)	سے	(اس) کام	سے	کچھ
وہ کہہ رہے تھے کہ کیا اس معاملے میں کچھ ہمارا بھی اختیار ہے؟ تم فرما دو						

۱۔ مذکورہ واقعے میں کافی دس ہیں، جیسے (۱) آزمائش کے وقت ہی کمرے کھلنے کی پہچان ہوتی ہے۔ (۲) مسلمان صبر جبکہ منافق بے صبر ہوتا ہے۔ (۳) مسلمان کو سب سے زیادہ فکر دین کی ہوتی جبکہ منافق کو صرف اپنی جان کی فکر ہوتی ہے۔ (۴) مومن ہر حال میں اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھتا اور اس سے حسن ظن رکھتا ہے جبکہ منافق معمولی سی تکلیف پر اللہ تعالیٰ کے بارے بدگمانیوں کا فکروں ہو جاتا ہے۔ (۵) وعدہ الہی پر کامل یقین رکھنا کامل ایمان کی نشانی ہے۔ (۶) موت سے فرار ممکن نہیں، جس کی موت جہاں کہی ہے وہاں آکر ہی رہے گی۔ (۷) منافقوں کے علاوہ غزوہ احد میں شریک تمام مسلمان اللہ تعالیٰ کے پیارے تھے۔

غزوہ احد میں غلصہ مومنوں پر چٹان کی نیند اتار کر خاص کر مومنانی

غزوہ احد میں منافقوں کی بے صبری اور بدگمانی



إِنَّ الْأَمْرَ كُلَّهُ لِلَّهِ ۖ يُخْفُونَ فِي أَنْفُسِهِمْ مَا

إِنَّ	الْأَمْرَ	كُلَّهُ	لِلَّهِ	يُخْفُونَ	فِي	أَنْفُسِهِمْ	مَا
بیشک	کام (اختیار)	سارا	اللہ کے لئے	وہ چھپا کر رکھتے ہیں	میں	اپنے نفسوں، دلوں	وہ جو

کہ اختیار تو سارا اللہ ہی کا ہے۔ یہ اپنے دلوں میں وہ باتیں چھپا کر رکھتے ہیں جو

لَا يُبْدُونَ لَكَ ۖ يَقُولُونَ لَوْ كَان لَنَا مِنَ الْأَمْرِ

لَا يُبْدُونَ	لَكَ	يَقُولُونَ	لَوْ	كَانَ	لَنَا	مِنْ	الْأَمْرِ
ظاہر نہیں کرتے	آپ کے لئے	وہ کہتے ہیں	اگر	ہوتا	ہمارے لئے	سے	(اس) کام

آپ پر ظاہر نہیں کرتے۔ کہتے ہیں، اگر ہمیں بھی اس معاملے میں کچھ اختیار

شَيْءٌ مَّا قَتَلْنَا هَهُنَا ۖ قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِي بَيِّوتِكُمْ

شَيْءٌ	مَّا قَتَلْنَا	هَهُنَا	قُلْ	لَوْ	كُنْتُمْ	فِي	بَيِّوتِكُمْ
کچھ (یعنی اختیار)	ہم قتل نہ کئے جاتے	یہاں	تم فرمادو	اگر	تم ہوتے	میں	اپنے گھروں

ہو تا تو ہم یہاں نہ مارے جاتے۔ اے حبیب! تم فرمادو کہ اگر تم اپنے گھروں میں بھی ہوتے

لِكِرْدَ الَّذِينَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ إِلَىٰ مَضَاجِعِهِمْ ۚ

لِكِرْدَ	الَّذِينَ	كُتِبَ	عَلَيْهِمُ	الْقَتْلُ	إِلَىٰ	مَضَاجِعِهِمْ
ضرور نکل کر آجائے	وہ لوگ جو	لکھ دیا گیا	ان پر	قتل ہونا	کی طرف	اپنی قتل گاہوں

جب بھی جن کا مارا جانا لکھا جا چکا تھا وہ اپنی قتل گاہوں کی طرف نکل کر آجائے

وَلِيَبْتَلِيَ اللَّهُ مَا فِي صُدُورِكُمْ وَلِيُمَحَّصَ

وَلِيَبْتَلِيَ	اللَّهُ	مَا	فِي	صُدُورِكُمْ	وَلِيُمَحَّصَ
اور	تاکہ آزمائے	اللہ	(اس بات کو) جو	میں	تمہارے سینوں (دلوں)

اور اس لئے ہو کہ اللہ تمہارے دلوں کی بات آزمائے اور جو کچھ تمہارے دلوں میں پوشیدہ ہے

۱۔ یہاں اللہ تعالیٰ نے غزوہ احد میں پیش آنے والے واقعات کی حکمت بیان فرمائی کہ غزوہ احد میں جو کچھ ہوا وہ اس لئے ہوا کہ اللہ مآزجہاں تمہارے دلوں

کے اخلاص یا منافقت کو آزمائے اور جو کچھ تمہارے دلوں میں پوشیدہ ہے اسے سب کے سامنے کھول کر رکھ دے۔



مَا فِي قُلُوبِكُمْ ۖ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿۱۵۴﴾

مَا	فِي	قُلُوبِكُمْ	وَاللَّهُ	عَلِيمٌ	بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿۱۵۴﴾
(اسے) جو	میں	تمہارے دلوں	اور	اللہ	جاننے والا
					سینوں والی (بات) کو

اسے کھول کر رکھ دے اور اللہ دلوں کی بات جانتا ہے ○

إِنَّ الَّذِينَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ ۚ

إِنَّ	الَّذِينَ	تَوَلَّوْا	مِنْكُمْ	يَوْمَ	الَّتَقَى	الْجَمْعَانِ
بیشک	وہ لوگ جو (جنہوں نے)	منہ پھیر دیا	تم میں سے	(اس) دن	(جب) ملیں	دو جماعتیں

بیشک تم میں سے وہ لوگ جو اس دن بھاگ گئے جس دن دونوں فوجوں کا مقابلہ ہوا،

إِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطَانُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوا ۚ

إِنَّمَا	اسْتَزَلَّهُمُ	الشَّيْطَانُ	بِبَعْضِ	مَا كَسَبُوا	وَاللَّهُ
صرف	پھسلا دیا انہیں	شیطان (نے)	بعض (اعمال) کی وجہ سے	جو انہوں نے کمائے، کئے	اور

انہیں شیطان ہی نے ان کے بعض اعمال کی وجہ سے لغزش میں مبتلا کیا اور

لَقَدْ عَفَا اللَّهُ عَنْهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ ﴿۱۵۵﴾

لَقَدْ	عَفَا	اللَّهُ	عَنْهُمْ	إِنَّ	اللَّهُ	غَفُورٌ	حَلِيمٌ ﴿۱۵۵﴾
ضرور بیشک	معاف کر دیا	اللہ (نے)	ان سے	بیشک	اللہ	بخشنے والا	حلم والا

بیشک اللہ نے انہیں معاف فرما دیا ہے، بیشک اللہ بڑا بخشنے والا، بڑا حلم والا ہے ○

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ كَفَرُوا ۚ

يَا أَيُّهَا	الَّذِينَ	آمَنُوا	لَا تَكُونُوا	كَالَّذِينَ	كَفَرُوا ۚ
اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	نہ ہونا	ان لوگوں کی طرح جو (جنہوں نے)	کفر کیا

اے ایمان والو! ان کافروں کی طرح نہ ہونا جنہوں نے

۱۔ جنگ احد میں چودہ اصحابِ رحیم اللہ تعالیٰ عنہم کے سوا باقی تمام اصحابِ رحیم اللہ تعالیٰ عنہم کے قدم اکڑ گئے تھے اور خصوصاً وہ حضرات جنہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پہاڑی مورچہ پر لٹے رہنے کا حکم دیا تھا لیکن وہ غایتِ قدم نہ رو سکے۔ ان حضرات سے یہ لغزش ضرور سرزد ہوئی لیکن چونکہ وہ کامل الایمان، مخلص مومن اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سچے قلام تھے اور آگے پیچھے کئی مواقع پر نبی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اپنی جائیں قربان کرنے والے تھے، اس لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن میں ان کی معافی کا اعلان فرما دیا تاکہ اگر ان کی لغزش سامنے آئے تو ہار کا وہ الہی میں ان کی عظمت بھی سامنے رہے۔

غزوہ احد میں مسلمانوں سے ہونے والی لغزش اور ان کی معافی کا اعلان

جہاد سے نفرت دلانے میں منافقوں کی کوشش اور مسلمانوں کو ان سے بچنے کا حکم



قَالُوا إِلَّا خَوَانِهِمْ إِذَا ضَرَبُوا فِي الْأَرْضِ أَوْ كَانُوا غُرًى

قَالُوا	إِلَّا خَوَانِهِمْ	إِذَا	ضَرَبُوا	فِي الْأَرْضِ	أَوْ	كَانُوا	غُرًى
انہوں نے کہا	اپنے بھائیوں سے	جب	وہ چلے	زمین میں	یا	وہ تھے	جہاد کرنے والے

اپنے بھائیوں کے بارے میں کہا جب وہ سفر میں یا جہاد میں گئے

لَوْ كَانُوا عِنْدَنَا مَمَاطُوتًا أَوْ مَاقِتِلُوتًا لَيَجْعَلَ اللَّهُ

لَوْ	كَانُوا	عِنْدَنَا	مَمَاطُوتًا	وَ	مَاقِتِلُوتًا	لَيَجْعَلَ	اللَّهُ
اگر	وہ ہوتے	ہمارے پاس	(تو) نہ مرتے	اور	نہ قتل کئے جاتے	تاکہ بنا دے	اللہ

کہ اگر یہ ہمارے پاس ہوتے تو نہ مرتے اور نہ قتل کئے جاتے۔ (ان کی طرح یہ نہ کہو) تاکہ اللہ

ذَلِكَ حَسْرَةً فِي قُلُوبِهِمْ ۖ وَاللَّهُ يُخَيِّ وَيُيَسِّتُ

ذَلِكَ	حَسْرَةً	فِي	قُلُوبِهِمْ	وَ	اللَّهُ	يُخَيِّ	وَيُيَسِّتُ
اس (بات کو)	حسرت	میں	ان کے دلوں	اور	اللہ	زندہ کرتا ہے	موت دیتا ہے

ان کے دلوں میں اس بات کا افسوس ڈال دے اور اللہ ہی زندہ رکھتا اور مارتا ہے

وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝ ۱۵۶ وَلَئِنْ قُتِلْتُمْ

وَ	اللَّهُ	بِمَا	تَعْمَلُونَ	بَصِيرٌ	وَ	لَئِنْ	قُتِلْتُمْ
اور	اللہ	ساتھ جو (اسے جو)	تم کرتے ہو	دیکھنے والا	اور	ضرور اگر	تم قتل کر دیئے جاؤ

اور اللہ تمہارے تمام اعمال کو خوب دیکھ رہا ہے ۝ اور بیشک اگر تم اللہ کی راہ میں

فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللَّهِ وَرَحْمَةٌ

فِي	سَبِيلِ اللَّهِ	أَوْ	مُتُّمْ	لَمَغْفِرَةٌ	مِّنَ	اللَّهُ	وَرَحْمَةٌ
میں	اللہ کی راہ	یا	انتقال کر جاؤ	ضرور مغفرت، بخشش	کی طرف سے	اللہ	اور رحمت

شہید کر دیے جاؤ یا مر جاؤ تو اللہ کی بخشش اور رحمت اس دنیا سے

۱۔۔۔ راہِ خدا میں شہادت ہو جائے یا طبعی موت آجائے تو یہ موت مغفرت و رحمت کا سبب ہوگی اور ایسی موت دنیا کے دھن دولت سے بھر ہے۔ دورانِ جہاد موت و شہادت اور عبادت یا ذکر یا طبعی غم یا تلخ دین کرتے ہوئے جو موت آئے وہ بھی راہِ خدا میں موت ہے۔

راہِ خدا میں آنے والی موت رحمت و مغفرت کا سبب ہوگی



خَيْرٌ مِّمَّا يَجْعُونَ ﴿١٥٧﴾ وَلَئِنْ مَسَّتْمْ أَوْ

خَيْرٌ	مِّمَّا	يَجْعُونَ ﴿١٥٧﴾	وَ	لَئِنْ	مَسَّتْمْ	أَوْ
زیادہ بہتر ہے	(اس) سے جو	وہ جمع کر رہے ہیں	اور	ضرور اگر	تم انتقال کر جاؤ	یا
بہتر ہے جو یہ جمع کر رہے ہیں ○ اور اگر تم مر جاؤ یا						

قُتِلْتُمْ لَّا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ تَحْشَرُونَ ﴿١٥٨﴾ فِيمَا رَحِمَةٍ

قُتِلْتُمْ	لَّا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ	تَحْشَرُونَ ﴿١٥٨﴾	فِيمَا	رَحِمَةٍ (١)
قتل کر دیئے جاؤ	ضرور اللہ کی طرف	تم اکٹھے کئے جاؤ گے	تو (اس کے) سبب جو	بڑی رحمت
مارے جاؤ (بہر حال) تمہیں اللہ کی بارگاہ میں جمع کیا جائے گا ○ تو اے حبیب اللہ کی کتنی بڑی				

مِّنَ اللَّهِ لِيَتَّكِفَ لَكُمْ وَلَوْ كُنْتُمْ قَطًّا

مِّنَ	اللَّهِ	لِيَتَّكِفَ	لَكُمْ	وَ	لَوْ	كُنْتُمْ	قَطًّا
کی طرف سے	اللہ	تم نرم دل ہوئے	ان کے لئے	اور	اگر	تم ہوتے	ترش مزاج
مہربانی ہے کہ آپ ان کے لئے نرم دل ہیں اور اگر آپ ترش مزاج،							

غَلِيظَ الْقَلْبِ لَا تُفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ فَاعْفُ عَنْهُمْ

غَلِيظَ الْقَلْبِ	لَا تُفَضُّوا	مِنْ	حَوْلِكَ	فَاعْفُ	عَنْهُمْ
دل کے سخت	(تو) ضرور وہ منتشر ہو جاتے	سے	تمہارے ارد گرد	تو معاف کرو	ان سے
سخت دل ہوتے تو یہ لوگ ضرور آپ کے پاس سے بھاگ جاتے تو آپ ان کو معاف فرماتے رہو					

وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ فَإِذَا

وَ	اسْتَغْفِرْ	لَهُمْ	وَ	شَاوِرْهُمْ (٢)	فِي	الْأَمْرِ	فَإِذَا
اور	مغفرت طلب کرو	ان کے لئے	اور	مشورہ کرو ان سے	میں	کام	پھر جب
اور ان کی مغفرت کی دعا کرتے رہو اور کاموں میں ان سے مشورہ لیتے رہو پھر جب							

①۔ نرمی و شفقت اعلیٰ انسانی اخلاق ہیں، سخت دل اور ترش مزاج سے لوگ دور ہوتے ہیں جبکہ کریم و شفیق آدمی کے قریب ہوتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے سراپا رحمت و شفقت اور مجسم اخلاق تھے۔

②۔ مشورہ لینا سنت ہے اور مشورے میں برکت ہوتی ہے۔

کرنے کے بعد نماز کو مک  
بارگاہ الہی میں جمع ہوں گے

نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اخلاق کریم

انہی کاموں میں مشورہ لینے اور  
اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنے کا حکم



عَزَمْتُ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ۖ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ

عَزَمْتُ	فَتَوَكَّلْ	عَلَى	اللَّهُ	إِنَّ	اللَّهُ	يُحِبُّ
تم پختہ ارادہ کر لو	تو بھروسہ کرو	پر	اللہ	بیشک	اللہ	پسند فرماتا ہے

کسی بات کا پختہ ارادہ کر لو تو اللہ پر بھروسہ کرو بیشک اللہ توکل کرنے والوں سے

الْمُتَوَكِّلِينَ ﴿۱۵۹﴾ إِنَّ يَنْصُرُكُمْ اللَّهُ فَلَا غَالِبَ

الْمُتَوَكِّلِينَ ﴿۱۵۹﴾	إِنَّ	يَنْصُرُكُمْ ﴿۱﴾	اللَّهُ	فَلَا غَالِبَ
توکل کرنے والوں (کو)	اگر	مدد کرے تمہاری	اللہ	تو نہیں کوئی غالب آنے والا

محبت فرماتا ہے ○ اگر اللہ تمہاری مدد کرے تو کوئی تم پر غالب نہیں

لَكُمْ ۚ وَإِنْ يَخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِي يَنْصُرُكُمْ

لَكُمْ	وَ	إِنْ	يَخْذُلْكُمْ	فَمَنْ	ذَا	الَّذِي	يَنْصُرُكُمْ
تمہارے لئے (تم پر)	اور	اگر	مدد چھوڑ دے تمہاری	تو کون	وہ	جو	مدد کرے تمہاری

آسکتا اور اگر وہ تمہیں چھوڑ دے تو پھر اس کے بعد کون تمہاری مدد

مَنْ بَعْدَ ۚ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ﴿۱۶۰﴾ وَ

مَنْ	بَعْدَ ۚ	وَ	عَلَى	اللَّهُ	فَلْيَتَوَكَّلِ	الْمُؤْمِنُونَ ﴿۱۶۰﴾	وَ
سے	اس کے بعد	اور	پر	اللہ	تو چاہئے کہ بھروسہ کریں	ایمان والے	اور

کر سکتا ہے؟ اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہئے ○ اور

مَا كَانَ لِنَبِيِّ أَنْ يَعْثَلَ ۖ وَمَنْ يَعْثَلْ

مَا كَانَ	لِنَبِيِّ	أَنْ	يَعْثَلَ ﴿۲﴾	وَ	مَنْ	يَعْثَلْ
(ممکن) نہیں ہے	کسی نبی کے لئے	کہ	وہ خیانت کرے	اور	جو	خیانت کرے گا

کسی نبی کا خیانت کرنا ممکن ہی نہیں اور جو خیانت کرے

۱۔ یہاں بیان کردہ دونوں باتیں غزوہ بدر و حنین سے واضح ہو جاتی ہیں۔ غزوہ بدر میں کفار کا لشکر تعداد، اسلحہ اور جنگی طاقت کے اعتبار سے مسلمانوں سے زیادہ تھا لیکن مسلمانوں کا پورا بھروسہ اللہ تعالیٰ کی ذات پر تھا جس کا نتیجہ مسلمانوں کی فتح و کامرانی کی شکل میں ظاہر ہوا اور فرشتوں کی صورت میں مدد الہی نازل ہوئی جبکہ غزوہ حنین میں بعض مسلمانوں کے اپنی مددی کثرت پر فخر کے نتیجے میں مسلمانوں کو سخت نقصان اٹھانا پڑا۔ ۲۔ نبی ﷺ اللہ کے لشکر کا خیانت کرنا ممکن نہیں کیونکہ یہ شان نبوت کے خلاف ہے نیز انبیاء مظلومہ اللہ کے لشکر گناہوں سے معصوم ہوتے ہیں لہذا ان سے ایسا ممکن نہیں۔

مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ پر ہی بھروسہ کرنا چاہئے

نبی کا خیانت کرنا محال ہے

خیانت کی مذمت



## يَا تِيسَاعَلْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ ثُمَّ تُوَلَّى

يَا تِيسَاعَلْ	يَوْمَ الْقِيَمَةِ	ثُمَّ	تُوَلَّى
وہ آئے گا	(اس کے) ساتھ جو	اس نے خیانت کی	پھر پورا دیا جائے گا (بدلہ)

تو وہ قیامت کے دن اس چیز کو لے کر آئے گا جس میں اس نے خیانت کی ہوگی پھر

## كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿١٦١﴾

كُلُّ نَفْسٍ	مَّا	كَسَبَتْ	وَهُمْ	لَا يُظْلَمُونَ ﴿١٦١﴾
ہر جان (کو)	(اس کا) جو	اس نے کمایا (عمل کیا)	اور وہ	ان پر ظلم نہیں ہوگا

ہر شخص کو اس کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا ○

## أَفَمِنْ أَتَّبَعَ رِضْوَانُ اللَّهِ كَمَنْ بَاءَ بِسَخِطِ

أَفَمِنْ أَتَّبَعَ	رِضْوَانُ اللَّهِ	كَمَنْ	بَاءَ	بِسَخِطِ
کیا تو جو	اللہ کی رضامندی (کے)	(اس کی طرح جو	لوٹا	غضب، ناراضی کے ساتھ

کیا وہ شخص جو اللہ کی خوشنودی کے پیچھے چلا وہ اس شخص کی طرح ہے جو اللہ کے غضب کا

## مِّنَ اللَّهِ وَمَا لَهُ جَهَنَّمَ ۖ وَيُفْسَسُ الْبَصِيرُ ﴿١٦٢﴾ هُمْ

مِّنَ اللَّهِ	وَمَا لَهُ	جَهَنَّمَ	وَيُفْسَسُ	الْبَصِيرُ ﴿١٦٢﴾	هُمْ
کی طرف سے	اور اس کا ٹھکانہ	جہنم	اور	پلٹنے کی جگہ، ٹھکانہ	ان کے

مستحق ہو اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہو؟ اور وہ کیا ہی برا ٹھکانہ ہے ○ لوگوں کے

## دَرَاجَتٍ عِنْدَ اللَّهِ ۖ وَاللَّهُ بِبَصِيرٍ بِمَا

دَرَاجَتٍ	عِنْدَ اللَّهِ	وَاللَّهُ	بِبَصِيرٍ	بِمَا
(مختلف) درجات (ہیں)	اللہ کے پاس (کی بارگاہ میں)	اور اللہ	دیکھنے والا	ساتھ جو (اے جو)

اللہ کی بارگاہ میں مختلف درجات ہیں اور اللہ ان کے تمام

○ اللہ تعالیٰ کی رضا کا طالب اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا مستحق دونوں برابر نہیں ہو سکتے۔ کہاں وہ جو اللہ عزوجل سے مکی محبت کرنے والا، اس کی اطاعت کرنے والا، اس کی خوشنودی کیلئے سب کچھ قربان کر دینے والا جیسے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور ان کے بعد کے صالحین اور کہاں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے والا، اس کے احکام سے منہ موڑنے والا، اس کی ناراضگی کی پرواہ نہ کرنے والا اور اپنی خواہش کو رب عزوجل کی رضا پر ترجیح دینے والا جیسے کفار و منافقین اور ان کے پیروکار نافرمان لوگ، یہ دونوں برابر کیسے ہو سکتے ہیں؟

رضائے الہی کا طالب اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا مستحق دونوں برابر نہیں



يَعْمَلُونَ ﴿١٦٣﴾ لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ

يَعْمَلُونَ ﴿١٦٣﴾	لَقَدْ	مَنَّ ﴿١﴾	اللَّهُ	عَلَى	الْمُؤْمِنِينَ	إِذْ	بَعَثَ
وہ کرتے ہیں	ضرور بیشک	احسان فرمایا	اللہ (نے)	پر	ایمان والوں	جب	بھیجا

اعمال کو دیکھ رہا ہے ○ بیشک اللہ نے ایمان والوں پر بڑا احسان فرمایا جب

فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ

فِيهِمْ	رَسُولًا	مِّنْ	أَنفُسِهِمْ	يَتْلُوا	عَلَيْهِمْ
ان میں	ایک رسول	سے	ان کی جانوں	تلاوت کرتا ہے	ان پر (ان کے سامنے)

ان میں ایک رسول مبعوث فرمایا جو انہی میں سے ہے۔ وہ ان کے سامنے اللہ کی آیتیں

أُتِيَہِ وَيُزَكِّيہُمْ وَيُعَلِّمُہُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ

أُتِيَہِ	وَيُزَكِّيہُمْ	وَيُعَلِّمُہُمْ	الْكِتَابَ	وَالْحِكْمَةَ
اس کی آیتیں	اور پاک کرتا ہے انہیں	اور سکھاتا ہے انہیں	کتاب	اور حکمت

تلاوت فرماتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے

وَإِنْ كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿١٦٤﴾ أَوْ

وَإِنْ	كَانُوا	مِن	قَبْلُ	لَفِي	ضَلَالٍ	مُّبِينٍ ﴿١٦٤﴾	أَوْ
اگرچہ	وہ لوگ تھے	سے	(اس سے) پہلے	ضرور میں	گمراہی	کھلی	کیا اور

اگرچہ یہ لوگ اس سے پہلے یقیناً کھلی گمراہی میں پڑے ہوئے تھے ○ کیا

لَمَّا أَصَابَتْكُمْ مُّصِيبَةٌ قَدْ أَصَبْتُمْ مِّثْلَيْهَا

لَمَّا	أَصَابَتْكُمْ	مُّصِيبَةٌ	قَدْ	أَصَبْتُمْ	مِّثْلَيْهَا
جب کبھی	پہنچی تمہیں	کوئی مصیبت، تکلیف	بیشک	تم نے پہنچا دی	اس سے دگنی

جب تمہیں کوئی ایسی تکلیف پہنچی جس سے دگنی تکلیف تم پہنچا چکے تھے

۱۔ عربی میں بشت عظیم نعمت کو کہتے ہیں۔ مراد یہ کہ اللہ تعالیٰ نے عظیم احسان فرمایا کہ انہیں اپنا سب سے عظیم رسول عطا فرمایا۔ کیا عظیم رسول عطا فرمایا کہ جو دنیا و آخرت کی ہر نعمت و خیر کا ذریعہ ہیں، جنہوں نے اندازہ بندگی اور آدابِ زندگی سکھائے، اللہ تعالیٰ کی معرفت عطا فرمائی اور قرآن عظیمی نعمت سے نوازا۔



قُلْتُمْ آتِنَا هَذَا ۚ قُلْ هُوَ مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِكُمْ ۚ

قُلْتُمْ	آتِنَا	هَذَا	قُلْ	هُوَ	مِنْ	عِنْدِ أَنْفُسِكُمْ
تم نے کہا	کہاں سے (آئی)	یہ	تم کہو	وہ	سے	تمہاری جانوں کے پاس (سے آئی)

تو تم کہنے لگے کہ یہ کہاں سے آگئی؟ اے حبیب! تم فرما دو کہ اے لوگو! یہ تمہاری اپنی ہی طرف سے آئی ہے۔

إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ (۱۶۵) وَمَا أَصَابَكُمْ

إِنَّ	اللَّهَ	عَلَى كُلِّ شَيْءٍ	قَدِيرٌ ۝ (۱۶۵)	وَمَا	أَصَابَكُمْ
بیشک	اللہ	ہر چیز پر	قدرت والا (ہے)	اور	جو (تکلیف)

بیشک اللہ ہر شے پر قادر ہے ۝ اور دو گروہوں کے

يَوْمَ التَّقَىٰ الْجَنَّةِ قِيَادَتِ اللَّهِ وَ

يَوْمَ	التَّقَىٰ	الْجَنَّةِ	قِيَادَتِ اللَّهِ وَ
(جس) دن	ملے (مقابلے میں آئے)	دو گروہ	تو (وہ) اللہ کے حکم سے (تھا) اور

مقابلے کے دن تمہیں جو تکلیف پہنچی تو وہ اللہ کے حکم سے تھی اور

لِيَعْلَمَ الْمُؤْمِنِينَ ۝ (۱۶۶) وَلِيَعْلَمَ الَّذِينَ

لِيَعْلَمَ	الْمُؤْمِنِينَ ۝ (۱۶۶)	وَلِيَعْلَمَ	الَّذِينَ
(اس لئے تھا) کہ ظاہر کر دے	ایمان والوں (کو) اور	(اس لئے تھا) کہ ظاہر کر دے	ان لوگوں کو جو

اس لئے (پہنچی) کہ اللہ ایمان والوں کی پہچان کر دے ۝ اور اس لئے (پہنچی) کہ اللہ منافقوں کی

نَافِقُوا ۚ وَقِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا قَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ

نَافِقُوا ۚ	وَقِيلَ لَهُمْ	تَعَالَوْا	قَاتِلُوا	فِي	سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ
منافق ہوئے	اور	کہا گیا	ان سے	آؤ	جنگ کرو میں

پہچان کر دے اور (جب) ان سے کہا گیا کہ آؤ اللہ کی راہ میں جہاد کرو یا

غزوہ احد میں نقصان اٹھانے کی دوسری حکمت:  
مسلمانوں اور منافقوں کو متاثر کرنا

منافقوں کا راضیہ میں جہاد اور  
مسلمانوں کی مدد کرنا

۱۔ یہاں غزوہ احد میں مسلمانوں کے نقصان اٹھانے کی متعدد حکمتوں میں سے ایک حکمت کو بیان فرمایا کہ مسلمانوں اور منافقوں کے درمیان امتیاز ظاہر کر دیا گیا۔



## ادْفَعُوا ۚ قَالُوا لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا

ادْفَعُوا	قَالُوا	لَوْ	نَعْلَمُ	قِتَالًا
(دشمنوں کو) دور کرو، دفاع کرو	انہوں نے کہا	اگر	ہم جانتے	لڑائی کرنا

دشمنوں سے دفاع کرو تو کہنے لگے: اگر ہم اچھے طریقے سے لڑنا جانتے (یا کہنے لگے کہ اگر ہم اس لڑائی کو صحیح سمجھتے)

## لَا اتَّبِعُكُمْ ۚ هُمْ لِلْكَفَرِ يَوْمَئِذٍ اقْرَبُ

لَا اتَّبِعُكُمْ	هُمْ	لِلْكَفَرِ	يَوْمَئِذٍ	اقْرَبُ
(تو) ضرور ہم پیروی کرتے تمہاری	وہ	کفر کے	اس دن	زیادہ قریب تھے

تو ضرور تمہارا ساتھ دیتے، یہ لوگ اس دن ظاہری ایمان کی نسبت

## مِنْهُمْ لِلْاِيْمَانِ يَقُولُونَ بِاَفْوَاهِهِمْ مَا

مِنْهُمْ	لِلْاِيْمَانِ	يَقُولُونَ	بِاَفْوَاهِهِمْ	مَا
(نسبت) اپنے (زیادہ قریب ہونے) سے	ایمان کے	وہ کہتے ہیں	اپنے مونہوں سے	وہ (بات) جو

کھلے کفر کے زیادہ قریب تھے۔ اپنے منہ سے وہ باتیں کہتے ہیں جو

## لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ ۚ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يَكْتُمُونَ ﴿١٢﴾

لَيْسَ	فِي	قُلُوبِهِمْ	وَاللّٰهُ	اَعْلَمُ	بِمَا	يَكْتُمُونَ ﴿١٢﴾
نہیں ہے	میں	ان کے دلوں	اور	اللہ	زیادہ جانتا ہے	ساتھ جو (اے جو) وہ چھپاتے ہیں

ان کے دلوں میں نہیں ہیں اور اللہ بہتر جانتا ہے جو باتیں یہ چھپا رہے ہیں ○

## الَّذِينَ قَالُوا الْاِخْوَانِهِمْ وَقَعَدُوا لَوْ

الَّذِينَ	قَالُوا (۱)	الْاِخْوَانِهِمْ	وَقَعَدُوا	لَوْ
وہ لوگ جو (جنہوں نے)	کہا	اپنے بھائیوں کے بارے	اور (حالانکہ)	(خود) بیٹھے رہے اگر

وہ جنہوں نے اپنے بھائیوں کے بارے میں کہا اور خود بیٹھے رہے کہ اگر

① منافقین نے احد میں شہید ہونے والوں کے بارے میں کہا کہ اگر یہ لوگ ہماری بات مان لیتے اور ہماری طرح گھر بیٹھے رہتے تو ہمارے نہ جاتے۔ ان کے جواب میں فرمایا گیا کہ اگر تم سچے ہو تو اپنے سے موت کو دور کر کے تو دکھاؤ۔ یقیناً موت تو بہر حال آکر ہی رہے گی خواہ آدمی گھر میں چھپ کر بیٹھ جائے، تو یہ کہنا سراسر غلط ہے کہ اگر لوگ ہماری بات مان کر جہاد میں نہ جاتے تو نہ ہمارے جاتے۔

جہاد میں شرکت نہ کرنا موت سے نہیں بچا سکتا



أَطَاعُوا نَاصَاتِكُمْ قُلْ فَادْرَءُوا عَنْ أَنْفُسِكُمْ

أَطَاعُوا	مَا قَاتِلُوا	قُلْ	فَادْرَءُوا	عَنْ	أَنْفُسِكُمْ
وہ بات مانتے ہماری	(تو) نہ قتل کئے جاتے	تم کہو	پس تم دور کر دو، مثال دو	سے	اپنی جانوں

وہ ہماری بات مان لیتے تو نہ مارے جاتے۔ اے حبیب! تم فرما دو اگر تم سچے ہو تو اپنے سے

الْمَوْتِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا

الْمَوْتِ	إِنْ	كُنْتُمْ	صَادِقِينَ ۝	وَلَا	تَحْسَبَنَّ	الَّذِينَ	قُتِلُوا
موت	اگر	تم ہو	سچے	اور	ہرگز گمان نہ کرنا	ان لوگوں کو جو	قتل کئے گئے

موت دور کر کے دکھا دو ○ اور جو اللہ کی راہ میں شہید کئے گئے

فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ ۝

فِي	سَبِيلِ اللَّهِ	أَمْوَاتًا	بَلْ	أَحْيَاءٌ	عِنْدَ رَبِّهِمْ	يُرْزَقُونَ ۝
میں	اللہ کی راہ	مردے	بلکہ	(وہ) زندہ (ہیں)	اپنے رب کے پاس	انہیں رزق دیا جاتا ہے

ہرگز انہیں مردہ خیال نہ کرنا بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں، انہیں رزق دیا جاتا ہے ○

فَرِحِينَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ ۝

فَرِحِينَ	بِمَا	آتَاهُمُ	اللَّهُ	مِنْ	فَضْلِهِ ۝
خوش (ہیں)	ساتھ جو (اس پر جو)	دیا انہیں	اللہ (نے)	سے	اپنے فضل اور

(وہ) اس پر خوش ہیں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دیا ہے اور

يَسْتَبْشِرُونَ بِالَّذِينَ لَمْ يَلْحَقُوا بِهِمْ مِنْ

يَسْتَبْشِرُونَ	بِالَّذِينَ	لَمْ يَلْحَقُوا	بِهِمْ	مِنْ
خوش ہوتے ہیں	ان لوگوں پر جو	(ابھی) نہیں ملے	ان کے ساتھ	سے

اپنے پیچھے (رہ جانے والے) اپنے بھائیوں پر بھی خوش ہیں جو ابھی ان سے

۱۔ یہاں سے متعدد آیات میں شہداء کے فضائل بیان ہوئے ہیں، جیسے انہیں مردہ گمان کرنا منع ہے کیونکہ وہ زندہ ہیں، اللہ عزوجل کے قرب میں ہیں، انہیں رزق ملتا ہے، وہ بہت خوش باش ہیں، وہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم، انعام و احسان، اعزاز و اکرام اور موت کے بعد اعلیٰ قسم کی زندگی دیئے جانے پر خوش ہیں، اور وہ اس بات پر بھی خوشی منا رہے ہیں کہ ان کے بعد دنیا میں رہ جانے والے ان کے مسلمان بھائی دنیا میں ایمان اور تقویٰ پر قائم ہیں اور شہادت کے بعد وہ بھی ان کرم نوازیوں کو پائیں گے اور قیامت کے دن انہیں امن اور چین کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔

شہداء کی عظمت و شان اور ان پر اللہ تعالیٰ کی کرم نوازی



خَلْفِهِمْ<sup>۱۴۰</sup> إِلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ<sup>۱۴۱</sup>

خَلْفِهِمْ	إِلَّا	خَوْفٌ	عَلَيْهِمْ	وَلَا	هُمْ	يَحْزَنُونَ
اپنے پیچھے (رہ جانے والے)	کہ نہیں	کوئی خوف	ان پر	اور نہ	وہ	غمگین ہوں گے

نہیں ملے کہ ان پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے ○

يَسْتَبْشِرُونَ بِنِعْمَةِ اللَّهِ وَفَضْلٍ<sup>۱۴۲</sup> وَأَنَّ اللَّهَ

يَسْتَبْشِرُونَ	بِنِعْمَةِ	مِّنَ	اللَّهِ	وَفَضْلٍ	وَأَنَّ	اللَّهَ
خوشیاں منارہے ہیں	نعمت کی	کی طرف سے	اللہ	فضل (کی)	اور	(اس پر) کہ اللہ

وہ اللہ کی نعمت اور فضل پر خوشیاں منارہے ہیں اور اس بات پر کہ اللہ

لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُؤْمِنِينَ<sup>۱۴۳</sup> الَّذِينَ اسْتَجَابُوا

لَا يُضِيعُ	أَجْرَ الْمُؤْمِنِينَ	الَّذِينَ	اسْتَجَابُوا
ضائع نہیں فرمائے گا	ایمان والوں کا اجر	وہ لوگ جو (جنہوں نے)	قبول کیا

ایمان والوں کا اجر ضائع نہیں فرمائے گا ○ وہ لوگ جو

بِاللَّهِ وَالرَّسُولِ مِنْ بَعْدِ مَا أَصَابَهُمُ الْقَرْحُ<sup>۱۴۴</sup>

بِاللَّهِ	وَالرَّسُولِ	مِنْ	بَعْدِ	مَا	أَصَابَهُمُ	الْقَرْحُ
اللہ کا	اور رسول (کا حکم)	سے	(اس کے) بعد	جو	آپنا نہیں	زخم

اللہ اور رسول کے بلانے پر زخمی ہونے کے باوجود (فورا) حاضر ہو گئے

لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا مِنْهُمْ وَاتَّقُوا

لِلَّذِينَ	أَحْسَنُوا	مِنْهُمْ	وَاتَّقُوا
ان لوگوں کے لئے جو (جنہوں نے)	نیکی کی	ان میں سے	اور پرہیز گار ہوئے

ان نیک بندوں اور پرہیز گاروں کے لئے

۱۔ جنگ احد سے فارغ ہونے کے بعد واپسی کے دوران ابوسنیان کو مسلمانوں کا مکمل خاتمہ کئے بغیر واپس آنے پر افسوس ہوا اور پھر واپس ہونے کا ارادہ کیا تو نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابوسنیان کے تعاقب کے لئے روانگی کا اعلان فرمادیا 70 صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی ایک جماعت آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اعلان پر حاضر ہو گئی حالانکہ وہ زخموں سے چور تھے۔ اس واقعہ کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی۔ اس آیت میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عظمت و ہمت کا بیان بھی ہے کہ زخموں سے چور چور ہونے کے باوجود سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حکم پر فوراً حاضر ہو گئے۔



أَجْرٌ عَظِيمٌ ۝ (۷۲) الَّذِينَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ إِنَّ

أَجْرٌ	عَظِيمٌ ۝ (۷۲)	الَّذِينَ (۱)	قَالَ	لَهُمُ	النَّاسُ	إِنَّ
اجر، ثواب (ہے)	عظیم، بڑا	وہ لوگ جو	کہا	ان سے	لوگوں (نے)	بیشک

بڑا ثواب ہے ○ یہ وہ لوگ ہیں جن سے لوگوں نے کہا

النَّاسُ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ

النَّاسُ	قَدْ	جَمَعُوا	لَكُمْ	فَاخْشَوْهُمْ
لوگ	تحقیق	انہوں نے جمع کر لیا (ایک لکھ)	تمہارے لئے	پس ڈرو ان سے

کہ لوگوں نے تمہارے لئے (ایک لکھ) جمع کر لیا ہے سو ان سے ڈرو

فَرَادَهُمْ إِيمَانًا ۝ وَقَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ

فَرَادَهُمْ	إِيمَانًا	وَقَالُوا	حَسْبُنَا	اللَّهُ
تو (اس بات نے) اضافہ کر دیا ان کے	ایمان (میں)	اور	انہوں نے کہا	اللہ

تو ان کے ایمان میں اور اضافہ ہو گیا اور کہنے لگے: ہمیں اللہ کافی ہے

وَنِعْمَ الْوَكِيلُ ۝ (۷۳) فَانْقَلَبُوا بِنِعْمَةِ رَبِّهِمْ إِلَىٰ

وَنِعْمَ	الْوَكِيلُ ۝ (۷۳)	فَانْقَلَبُوا	بِنِعْمَةِ	رَبِّهِمْ	إِلَىٰ
اور	کیا ہی اچھا ہے	تو وہ پلٹے، لوٹے	نعمت، احسان کے ساتھ	سے	اللہ اور

اور کیا ہی اچھا کار ساز ہے ○ پھر یہ اللہ کے احسان اور فضل کے ساتھ واپس

فَضْلٍ لَّمْ يَمَسَّ لَهُمْ سُوءٌ ۝ وَاتَّبَعُوا رِضْوَانَ اللَّهِ ۝

فَضْلٍ	لَّمْ يَمَسَّ لَهُمْ	سُوءٌ	وَ	اتَّبَعُوا	رِضْوَانَ اللَّهِ ۝
فضل (کے ساتھ)	نہیں چھوا انہیں	برائی (نے)	اور	انہوں نے پیروی کی	اللہ کی رضامندی (کی)

لوٹے، انہیں کوئی تکلیف نہ پہنچی اور انہوں نے اللہ کی رضا کی پیروی کی

①۔ اس آیت میں بدرِ صغریٰ کا واقعہ بیان کیا جا رہا ہے جس کی تفصیل جاننے کے لئے تفسیر صراطِ الہیمان، ج ۲، ص ۹۵ کا مطالعہ فرمائیں۔ اس واقعہ سے بھی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی عظمت واضح ہوتی ہے کہ جب انہیں کافروں کے بڑے بڑے لشکروں سے ڈرایا جا رہا ہے تو بجائے ڈرنے اور بزدلی دکھانے کے ان کی ہمت، جذبے اور ایمان میں اضافہ ہو گیا اور ان کی زبانوں پر یہ کلمہ جاری ہوا کہ ہمیں اللہ عزوجل کافی ہے اور وہی سب سے اچھا کار ساز ہے۔



وَاللَّهُ ذُو فَضْلٍ عَظِيمٍ ﴿۱۴۴﴾ إِنَّمَا ذُكِرَ الشَّيْطَانُ يُخَوِّفُ

وَاللَّهُ	ذُو فَضْلٍ	عَظِيمٍ	إِنَّمَا	ذُكِرَ	الشَّيْطَانُ	يُخَوِّفُ
اور	فضل والا	بڑے	صرف	وہ	شیطان	خوف دلاتا ہے

اور اللہ بڑے فضل والا ہے ○ بیشک وہ تو شیطان ہی ہے جو اپنے دوستوں سے

أُولِيَائِهِمْ فَلَا تَخَافُوهُمْ وَخَافُونَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿۱۴۵﴾ وَ

أُولِيَائِهِمْ	فَلَا تَخَافُوهُمْ	وَ	خَافُونَ	إِنْ	كُنْتُمْ	مُؤْمِنِينَ
اپنے دوستوں (سے)	تو نہ ڈرو ان سے	اور	ڈرو مجھ سے	اگر	تم ہو	ایمان والے

ڈراتا ہے تو تم ان سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو اگر تم ایمان والے ہو ○ اور

لَا يَحْزُنُكَ الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْكُفْرِ إِنَّهُمْ لَنْ يَضُرُّوا

لَا يَحْزُنُكَ	الَّذِينَ	يُسَارِعُونَ	فِي	الْكُفْرِ	إِنَّهُمْ	لَنْ يَضُرُّوا
غزوہ نہ کریں تمہیں	وہ لوگ جو	جلدی کرتے ہیں	میں	کفر	بیشک وہ	ہرگز نہ بگاڑ سکیں گے

اے حبیب! تم ان کا کچھ غم نہ کرو جو کفر میں دوڑے جاتے ہیں وہ اللہ کا کچھ نہیں

اللَّهُ شَيْئًا يُرِيدُ اللَّهُ أَلَّا يَجْعَلَ لَهُمْ حِطًّا فِي

اللَّهُ	شَيْئًا	يُرِيدُ	اللَّهُ	أَلَّا يَجْعَلَ	لَهُمْ	حِطًّا
اللہ (کا)	کچھ	چاہتا ہے	اللہ	کہ نہ بنائے (نہ رکھے)	ان کے لئے	کوئی حصہ

بگاڑ سکیں گے۔ اللہ یہ چاہتا ہے کہ ان کا آخرت میں کوئی حصہ نہ

الْآخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿۱۴۶﴾ إِنَّ الَّذِينَ اشْتَرَوْا

الْآخِرَةِ	وَ	لَهُمْ	عَذَابٌ	عَظِيمٌ	إِنَّ	الَّذِينَ
آخرت	اور	ان کے لئے	عذاب	بڑا	بیشک	وہ لوگ جو (جنہوں نے)

رکھے اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے ○ بیشک وہ لوگ جنہوں نے

۱۔۔۔ اس آیت مبارکہ سے پتہ چلا کہ مسلمانوں کو کافروں سے ڈرانا، مسلمانوں کے حوصلے پست کرنا، ان کے سامنے کافروں کی طاقت کو بڑھا چڑھا کر پیش کرنا تاکہ مسلمان ہمت ہار بیٹھیں اور کفار سے مقابلے کا نام تک نہ لیں یہ سب حرکتیں کفار و منافقین کی ہیں۔ ایسے لوگوں کی ہمارے زمانے میں کمی نہیں مسلمانوں کو تو ہمت و حوصلہ دینے کی توفیق نہیں لیکن وہ کفار کی طاقت کو ایسا بڑھا چڑھا کر پیش کریں گے کہ مسلمان ان سے مقابلے کا نام لینے سے بھی گھبرائیں۔ انہما و غیرہ کا مطالعہ کرنے والوں سے یہ بات پوشیدہ نہیں۔

شیطان مسلمانوں کو مشرکین کی گھڑیوں سے ڈراتا ہے

لوگوں کی کفر میں جلدی رکھ کر شکین ہونے پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو تسلی

ایمان چھوڑ کر کفر اختیار کرنے والوں کو دردناک عذاب کی وعید



الْكُفْرَ بِالْإِيمَانِ لَنْ يَضُرَّوَاللَّهُ شَيْئًا وَلَهُمْ

الْكُفْرَ	بِالْإِيمَانِ	لَنْ يَضُرُّوَا	اللَّهُ	شَيْئًا	وَلَهُمْ
کفر	ایمان کے بدلے	ہرگز نہ بگاڑ سکیں گے	اللہ (کا)	کچھ	ان کے لئے

ایمان کی بجائے کفر اختیار کیا وہ ہرگز اللہ کا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے اور ان کے لئے

عَذَابٌ أَلِيمٌ ۱۷۷ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّ

عَذَابٌ	أَلِيمٌ ۱۷۷	وَلَا يَحْسَبَنَّ	الَّذِينَ	كَفَرُوا	أَنَّ
عذاب	دردناک	اور	ہرگز گمان نہ کریں	وہ لوگ جو (جنہوں نے)	کفر کیا

دردناک عذاب ہے ○ اور کافر ہرگز یہ گمان نہ رکھیں کہ

ثُمَّ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ خَيْرٌ لِّأَنفُسِهِمْ إِلَّا

ثُمَّ	لَمْ يَكُنْ	لَهُمْ	خَيْرٌ	لِّأَنفُسِهِمْ	إِلَّا
پھر	ہم	ان کو	بہتر ہے	ان کی جانوں کے لئے	صرف

ہم انہیں جو مہلت دے رہے ہیں یہ ان کے لئے بہتر ہے، ہم تو صرف

ثُمَّ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ لِيَزْدَادُوا إِثْمًا وَلَهُمْ

ثُمَّ	لَمْ يَكُنْ	لَهُمْ	لِيَزْدَادُوا	إِثْمًا	وَلَهُمْ
پھر	ہم	ان کو	تاکہ وہ زیادہ کر لیں	گناہ	ان کے لئے

اس لئے انہیں مہلت دے رہے ہیں کہ ان کے گناہ اور زیادہ ہو جائیں اور ان کے لئے

عَذَابٌ مُّهِينٌ ۱۷۸ مَا كَانَ لِلَّهِ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِينَ

عَذَابٌ	مُّهِينٌ ۱۷۸	مَا كَانَ	لِلَّهِ	لِيَذَرَ	الْمُؤْمِنِينَ
عذاب	ذلیل و رسوا کر دینے والا	نہیں ہے	اللہ (کی شان)	وہ چھوڑے	ایمان والوں (کو)

ذلت کا عذاب ہے ○ اللہ کی یہ شان نہیں کہ مسلمانوں کو اس حال پر

۱۔ اللہ تبارک و تعالیٰ عموماً فوری طور پر کسی گناہ پر گرفت نہیں فرماتا بلکہ مہلت دیتا ہے اور دنیاوی آسائشوں کا سلسلہ اسی طرح چلتا رہتا ہے اس سے بہت سے لوگ اس دھوکے میں پڑے رہتے ہیں کہ ان کا کفر اور دیگر حرکتیں ان کیلئے کچھ نقصان دہ نہیں ہیں ان کے بارے میں فرمایا گیا کہ کافروں کو لمبی عمر ملے گی۔ انہیں فوری عذاب نہ ہوتا اور انہیں مہلت دیا جاتا ایسی چیز نہیں کہ جسے وہ اپنے حق میں بہتر سمجھیں بلکہ توبہ نہ کرنے کی صورت میں یہی مہلت ان کے گناہوں میں اضافے اور ان کی تباہی و بربادی کا سبب بننے والی ہوتی ہے۔ لہذا اس مہلت کو اپنے حق میں ہرگز بہتر نہ سمجھیں۔

کافروں کو مہلت ملنا ان کے حق میں ہرگز بہتر نہیں

مسلمانوں اور منافقوں میں امتیاز کر دیا جائے گا



عَلَىٰ مَا آنتُمْ عَلَيْهِ حَتَّىٰ يَمِيزَ الْغَيْبَ مِنْ

عَلَىٰ	مَا	آنتُمْ	عَلَيْهِ	حَتَّىٰ	يَمِيزَ	الْغَيْبَ	مِنْ
پر	جس (حال)	تم	اس پر	یہاں تک کہ	جدا کر دے	گندے، ناپاک (کو)	سے

چھوڑے جس پر (ابھی) تم ہو جب تک وہ ناپاک کو پاک سے جدا نہ

الطَّيِّبِ ۚ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُظْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ

الطَّيِّبِ	وَ	مَا كَانَ	اللَّهُ	لِيُظْلِعَكُمْ	عَلَى الْغَيْبِ
سحرے، پاک	اور	نہیں ہے	اللہ (کی شان)	وہ مطلع کرے تمہیں	غیب پر

کر دے اور (اے عام لوگو!) اللہ تمہیں غیب پر مطلع نہیں کرتا

وَلَكِنَّ اللَّهَ يَجْتَبِي مِنْ رُسُلِهِ مَنْ يَشَاءُ

وَ	لَكِنَّ	اللَّهُ	يَجْتَبِي	مِنْ	رُسُلِهِ	مَنْ	يَشَاءُ
اور	لیکن	اللہ	چن لیتا ہے	سے	اپنے رسولوں	جسے	وہ چاہتا ہے

البتہ اللہ اپنے رسولوں کو منتخب فرمالتا ہے جنہیں پسند فرماتا ہے

فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ ۚ وَإِنْ تَوَمَّنُوا

فَآمِنُوا	بِاللَّهِ	وَ	رُسُلِهِ	وَ	إِنْ	تَوَمَّنُوا	وَ
تو تم ایمان لاؤ	اللہ پر	اور	اس کے رسولوں (پر)	اور	اگر	تم ایمان لاؤ	اور

تو تم اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ اور اگر تم ایمان لاؤ اور

تَتَّقُوا فَلَكُمْ أَجْرٌ عَظِيمٌ ۝ وَلَا يَحْسَبَنَّ

تَتَّقُوا	فَلَكُمْ	أَجْرٌ	عَظِيمٌ	وَ	لَا يَحْسَبَنَّ
ڈرو، پرہیز گار بنو	تو تمہارے لئے	اجر، ثواب	بڑا	اور	ہرگز نہ گمان کریں

متقی بنو تو تمہارے لئے بہت بڑا اجر ہے ۝ اور جو لوگ

۱۔ اس آیت سے اور اس کے سوا متعدد آیات اور کثیر احادیث سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں کو غیب کے علوم عطا فرمائے۔ مزید معلومات کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج ۲، ص ۱۰۰ کا مطالعہ فرمائیں۔



الَّذِينَ يَبْخُلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ

الَّذِينَ	يَبْخُلُونَ <sup>(۱)</sup>	بِمَا	آتَاهُمُ	اللَّهُ	مِنْ	فَضْلِهِ
وہ لوگ جو	بخل کرتے ہیں	ساتھ جو (اس چیز میں جو)	دی انہیں	اللہ (نے)	سے	اپنے فضل

اس چیز میں بخل کرتے ہیں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دی ہے وہ ہرگز اسے

هُوَ خَيْرٌ أَلَيْسَ لَهُ شَرٌّ لَهُمْ

هُوَ	خَيْرٌ	أَلَيْسَ	لَهُ	شَرٌّ	لَهُمْ
(کہ) وہ (بخل کرنا)	بہتر (ہے)	ان کے لئے	بلکہ	وہ	برا (ہے)

اپنے لئے اچھا نہ سمجھیں بلکہ یہ بخل ان کے لئے برا ہے۔

سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ

سَيُطَوَّقُونَ	مَا	بَخِلُوا	بِهِ	يَوْمَ الْقِيَمَةِ
عنقریب ان کی گردنوں میں طوق ڈالے جائیں گے	(اس مال کے) جو	انہوں نے بخل کیا	اس کے ساتھ	قیامت کے دن

عنقریب قیامت کے دن ان کے گلوں میں اسی مال کا طوق بنا کر ڈالا جائے گا جس میں انہوں نے بخل کیا تھا

وَاللَّهُ صِيرَاتُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاللَّهُ

وَاللَّهُ	صِيرَاتُ	السَّمٰوٰتِ	وَالْاَرْضِ	وَاللَّهُ
اور	اللہ کے لئے	آسمانوں کی میراث، ملکیت	اور	زمین (کی)

اور اللہ ہی آسمانوں اور زمین کا وارث ہے اور اللہ

بِمَا تَعْمَلُونَ خَيْرٌ ۝ لَقَدْ سَبَّحَ اللَّهُ

بِمَا	تَعْمَلُونَ	خَيْرٌ ۝	لَقَدْ	سَبَّحَ	اللَّهُ
ساتھ جو (اس سے جو)	تم کرتے ہو	خبردار (ہے)	ضرور بیشک	سن لی	اللہ (نے)

تمہارے تمام کاموں سے خبردار ہے ۝ بیشک اللہ نے ان کا قول

۱۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں شرعاً واجب صورت میں مال خرچ کرنے میں بخل کرنے والوں کے بارے میں شدید وعید بیان کی گئی ہے۔ بخل کی مطلق تعریف یہ ہے کہ جہاں شرعاً یا عرف و عادت کے اعتبار سے خرچ کرنا واجب ہو وہیں خرچ نہ کرنا بخل ہے۔ زکوٰۃ اور صدقہ فطر وغیرہ میں خرچ کرنا شرعاً واجب ہے اور دوست احباب، عزیز و رشتہ داروں پر خرچ کرنا عرف و عادت کے اعتبار سے واجب ہے۔ اکثر مفسرین کے نزدیک یہی آیت میں بخل سے زکوٰۃ کا نہ دینا مراد ہے کیونکہ عرفی بخل پر یہ وعید نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ کی سنتی اور انبیاء کریم علیہم السلام کی سنتی اور ان کے احکامات کی تعمیل کرنا واجب ہے

۵۰۰



قَوْلَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ فَقِيرٌ وَنَحْنُ أَغْنِيَاءُ

قَوْلَ	الَّذِينَ	قَالُوا	إِنَّ	اللَّهَ	فَقِيرٌ	و	نَحْنُ	أَغْنِيَاءُ
بات	ان لوگوں کی جو (جنہوں نے)	کہا	پیشک	اللہ	محتاج	اور	ہم	مالدار

سن لیا جنہوں نے کہا کہ اللہ محتاج ہے اور ہم مالدار ہیں۔

سَنَكْتُبُ مَا قَالُوا وَقَتْلَهُمُ الْأَنْبِيَاءَ

سَنَكْتُبُ	مَا	قَالُوا	و	قَتْلَهُمُ	الْأَنْبِيَاءَ
اب ہم لکھ رکھیں گے	وہ جو	انہوں نے کہا	اور	ان کا شہید کرنا	انبیاء (کو)

اب ہم ان کی کہی ہوئی بات اور ان کا انبیاء کو ناحق شہید کرنا لکھ

بِغَيْرِ حَقٍّ ۚ وَنَقُولُ ذُوقُوا عَذَابَ الْحَرِيقِ ۝ (۱۸۱) ذَلِكَ

بِغَيْرِ حَقٍّ	و	نَقُولُ	ذُوقُوا	عَذَابَ الْحَرِيقِ	ذَلِكَ
حق کے بغیر، ناحق	اور	ہم فرمائیں گے	تم مزہ چکھو	جلادینے والے عذاب (کا)	یہ

رکھیں گے اور کہیں گے: جلادینے والے عذاب کا مزہ چکھو ۝ یہ

بِسَاقِدٍّ مَّتَّ أَيْدِيكُمْ وَأَنَّ اللَّهَ لَيْسَ

بِسَاقِدٍّ	مَّتَّ	أَيْدِيكُمْ	و	أَنَّ	اللَّهَ	لَيْسَ
(اس کا) بدلہ جو	آگے بھیجا	تمہارے ہاتھوں (نے)	اور	پیشک	اللہ	نہیں ہے

ان اعمال کا بدلہ ہے جو تمہارے ہاتھوں نے آگے بھیجے اور اللہ

بِظُلَامٍ لِّلْعَبِيدِ ۝ (۱۸۲) الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ

بِظُلَامٍ	لِّلْعَبِيدِ	الَّذِينَ	قَالُوا	إِنَّ	اللَّهَ
ظلم کرنے والا	بندوں پر	وہ لوگ جو (جنہوں نے)	کہا	پیشک	اللہ

بندوں پر ظلم نہیں کرتا ۝ وہ لوگ جو کہتے ہیں (کہ) اللہ نے

۱۔ یہاں آیت میں اللہ تعالیٰ کی گستاخی اور انبیاء کرام علیہم السلام کو قتل کرنے کو اکٹھا بیان کر کے عذاب کی ایک حق و عید بیان کی ہے، اس سے معلوم ہوا کہ یہ دونوں جرم بہت عظیم ترین ہیں اور قباحت میں برابر ہیں اور شان انبیاء علیہم السلام میں گستاخی کرنے والا شان الہی عزوجل میں گستاخی کرنے والے کی طرح جہنم کا مستحق ہے کیونکہ انبیاء علیہم السلام کی گستاخی اللہ تعالیٰ کی گستاخی ہے۔

اسلام قبول کرنے سے پہلے اور جانوں کو  
در غلامی کے لئے یہودیوں کا جلد



## عَهْدَ إِلَيْنَا آلَاؤُ مِنْ لِرَسُولٍ حَتَّى

عَهْدَ	إِلَيْنَا	آلَاؤُ مِنْ	لِرَسُولٍ	حَتَّى
اس نے عہد لیا	ہماری طرف (ہم سے)	کہ ہم ایمان نہ لائیں	کسی رسول پر	یہاں تک کہ

ہم سے وعدہ لیا تھا کہ ہم کسی رسول کی اس وقت تک تصدیق نہ کریں جب تک

## يَأْتِينَا بِقُرْبَانٍ تَأْكُلُهُ النَّارُ قُلْ قَدْ جَاءَكُمْ

يَأْتِينَا بِقُرْبَانٍ	تَأْكُلُهُ	النَّارُ	قُلْ	قَدْ	جَاءَكُمْ
وہ لائے ہمارے پاس قربانی	کھا جائے اسے	آگ	تم کہو	پیشک	آئے تمہارے پاس

وہ ایسی قربانی پیش نہ کرے جسے آگ کھا جائے۔ اے حبیب! تم فرمادو (کہ) پیشک مجھ سے پہلے

## رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِي بِالْبَيِّنَاتِ وَبِالْذِّئِ قُلْتُمْ

رُسُلٌ	مِّنْ	قَبْلِي	بِالْبَيِّنَاتِ	وَ	بِالْذِّئِ	قُلْتُمْ
رسول	سے	مجھ سے پہلے	روشن نشانیوں کے ساتھ	اور	(اس کے) ساتھ جو	تم نے کہا

بہت سے رسول تمہارے پاس کھلی نشانیاں اور وہی (معجزات) لے کر آئے جو تم نے کہے تھے

## فَلِمَ قَتَلْتُمُوهُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿١٨٣﴾ فَإِنْ كَذَّبُوكَ

فَلِمَ	قَتَلْتُمُوهُمْ	إِنْ	كُنْتُمْ	صَادِقِينَ	﴿١٨٣﴾	فَإِنْ	كَذَّبُوكَ
پھر کیوں	تم نے شہید کیا انہیں	اگر	تم ہو	سچے		پس اگر	وہ جھٹلائیں تمہیں

پھر اگر تم سچے ہو تو تم نے انہیں کیوں شہید کیا؟ ○ تو اے حبیب! اگر وہ تمہاری تکذیب کرتے ہیں

## فَقَدْ كَذَّبَ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ جَاءُوا

فَقَدْ	كَذَّبَ	رُسُلٌ	مِّنْ	قَبْلِكَ	جَاءُوا
تو بیشک	جھٹلائے گئے	رسول	سے	آپ سے پہلے	وہ تشریف لائے

تو تم سے پہلے رسولوں کی بھی تکذیب کی گئی ہے جو

۱۔ مفسرین نے اس آیت کی جو تفسیر بیان فرمائی اس سے ایک بہت مفید بات سامنے آتی ہے کہ جب کوئی چیز کسی معقول دلیل سے ثابت ہو جائے تو اسے مان لینا لازم ہے۔ دلیل سے ثابت ہو جانے کے بعد خود بخود مخصوص قسم کی دلیل کا مطالبہ کرنا یہودیوں کا کام ہے اور اس میں بھی ایسے لوگوں کا مقصد بتانا نہیں ہوتا بلکہ مفت کی بحث کرنا ہوتا ہے۔ جیسے مسلمانوں میں رائج ہے کہ بعض لوگوں کا خود بخود اصرار ہوتا ہے کہ نہیں، اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے ثابت کرو، اسے بخاری سے ثابت کرو۔ یہ طرز عمل سراسر جاہلانہ ہے۔ ایسے لوگوں کو سمجھانا بے فائدہ ہوتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آیت کو



بِالْبَيِّنَاتِ وَالزُّبُرِ وَالْكِتَابِ الْمُنِيرِ ﴿۱۸۳﴾ كُلُّ نَفْسٍ

بِالْبَيِّنَاتِ	وَالزُّبُرِ	وَالْكِتَابِ	الْمُنِيرِ ﴿۱۸۳﴾	كُلُّ نَفْسٍ
روشن نشانیوں کے ساتھ	اور صحیفوں	اور کتاب	روشن (کے ساتھ)	ہر جان

صاف نشانیاں اور صحیفے اور روشن کتاب لے کر آئے تھے ○ ہر جان

ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ۖ وَإِثْمًا تَوْفِقُونَ ۖ أَجُورَكُمْ

ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ﴿۱﴾	وَإِثْمًا	تَوْفِقُونَ	أَجُورَكُمْ
موت کو چکھنے والی (ہے)	اور صرف	تمہیں پورے دیئے جائیں گے	تمہارے اجر

موت کا مزہ چکھنے والی ہے اور قیامت کے دن تمہیں تمہارے اجر پورے پورے

يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۖ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ

يَوْمَ الْقِيَامَةِ	فَمَنْ	زُحْزِحَ	عَنِ النَّارِ	وَأُدْخِلَ	الْجَنَّةَ
قیامت کے دن	تو جسے	بچالیا گیا	سے آگ	اور داخل کر دیا گیا	جنت (میں)

دیئے جائیں گے تو جسے آگ سے بچالیا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا

فَقَدْ فَازَ ۖ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ ﴿۱۸۴﴾

فَقَدْ	فَازَ	وَمَا	الْحَيَاةُ الدُّنْيَا	إِلَّا	مَتَاعُ الْغُرُورِ ﴿۱۸۴﴾
تو بیشک	وہ کامیاب ہو گیا	اور نہیں ہے	دنیا کی زندگی	مگر	دھوکے کا سامان

تو وہ کامیاب ہو گیا اور دنیا کی زندگی تو صرف دھوکے کا سامان ہے ○

لَتُبْلَوُنَّ فِي أَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ ۖ وَ

لَتُبْلَوُنَّ	فِي	أَمْوَالِكُمْ	وَأَنْفُسِكُمْ
بیشک تمہیں ضرور آزمایا جائے گا	میں	تمہارے مالوں	اور تمہاری جانوں (میں)

بیشک تمہارے مالوں اور تمہاری جانوں کے بارے میں تمہیں ضرور آزمایا جائے گا اور

۱۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر جاندار پر موت مقرر فرمادی ہے اور اس سے کسی کو چھٹکارا ملے گا اور نہ کوئی اس سے بھاگ کر کہیں جاسکے گا۔ موت روح کے جسم سے جدا ہونے کا نام ہے اور یہ جدائی بعض اوقات انتہائی سخت تکلیف اور اذیت کے ساتھ ہوتی ہے۔ لہذا عظیمی کا تقاضا یہی ہے کہ موت کو بکثرت یاد کیا جائے اور دنیا میں رہ کر موت اور اس کے بعد کی تیاری کی جائے۔

اللہ تعالیٰ نے ہر جاندار پر موت مقرر فرمادی ہے

حقیقی کامیابی جہنم سے نجات اور جنت میں داخلہ ہے

مسلمانوں کا ان کی جان و مال کے حوالے سے امتحان ضرور ہوگا



لَتَسْمَعَنَّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ

لَتَسْمَعَنَّ	مِنْ	الَّذِينَ	أُوتُوا	الْكِتَابَ	مِنْ	قَبْلِكُمْ
بیشک تم ضرور سنو گے	سے	ان لوگوں سے جو (جنہیں)	دی گئی	کتاب	سے	تم سے پہلے

تم ضرور ان لوگوں سے جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی

وَمِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا أَذًى كَثِيرًا ۖ وَإِنْ

وَ	مِنْ	الَّذِينَ	أَشْرَكُوا	أَذًى	كَثِيرًا	وَ	إِنْ
اور	سے	ان لوگوں سے جو (جنہوں نے)	شرک کیا	تکلیف دہ	بہت سی	اور	اگر

اور مشرکوں سے بہت سی تکلیف دہ باتیں سنو گے اور اگر تم

تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ ذَلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ ۝۱۸۶

تَصْبِرُوا	وَ	تَتَّقُوا	فَإِنَّ	ذَلِكَ	مِنْ	عَزْمِ الْأُمُورِ	وَ
تم صبر کرتے رہو	اور	پرہیز گار بنو	تو بیشک	یہ	سے	ہمت کے کاموں	اور

صبر کرتے رہو اور پرہیز گار بنو تو یہ بڑی ہمت کے کاموں میں سے ہے ۝ اور

إِذَا أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ

إِذَا	أَخَذَ	اللَّهُ	مِيثَاقَ	الَّذِينَ	أُوتُوا	الْكِتَابَ
جب	لیا	اللہ (نے)	پختہ عہد	ان لوگوں سے جو (جنہیں)	دی گئی	کتاب

یاد کرو جب اللہ نے ان لوگوں سے عہد لیا جنہیں کتاب دی گئی

لَتُبَيِّنَنَّ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْفُرُ

لَتُبَيِّنَنَّ	لِلنَّاسِ	وَ	لَا تَكْفُرُ
بیشک تم ضرور بیان کرو گے اس (کتاب) کو	لوگوں سے	اور	نہیں چھپاؤ گے اسے

کہ تم ضرور اس کتاب کو لوگوں سے بیان کرنا اور اسے چھپانا نہیں

۱۔ اللہ تعالیٰ نے توریت و انجیل کے علماء پر واجب کیا تھا کہ ان دونوں کتابوں میں سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت پر دلالت کرنے والے جو دلائل ہیں وہ لوگوں کو خوب اچھی طرح واضح کر کے سمجھادیں اور ہرگز نہ چھپائیں لیکن انہوں نے رشوتیں لے کر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ان اوصاف کو چھپایا جو توریت و انجیل میں مذکور تھے۔

اس کتاب کا رشوتیں لے کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اوصاف چھپانا



فَتَبَدُّوهُ وَرَأَى ظُهُورِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهِ

فَتَبَدُّوهُ	وَرَأَى ظُهُورِهِمْ	وَ	اشْتَرَوْا	بِهِ
تو انہوں نے پھینک دیا اس (عہد) کو	اپنی پشتوں کے پیچھے	اور	خرید لی	اس (کتاب) کے بدلے

تو انہوں نے اس عہد کو اپنی پیٹھ کے پیچھے پھینک دیا اور اس کے بدلے

ثَمَّا قَلِيلًا ۖ فَبُئْسَ مَا يَشْتَرُونَ ﴿١٨٤﴾ لَا تَحْسَبَنَّ

ثَمَّا	قَلِيلًا	فَبُئْسَ	مَا	يَشْتَرُونَ	لَا تَحْسَبَنَّ
قیمت	تھوڑی	تو کتنا برا ہے	جو	وہ خریدتے ہیں	تم ہرگز نہ گمان کرنا

تھوڑی سی قیمت حاصل کر لی تو یہ کتنی بری خریداری ہے ○ ہرگز گمان نہ کرو

الَّذِينَ يَفْرَحُونَ بِمَا أَتَوْا وَيُجِبُّونَ

الَّذِينَ	يَفْرَحُونَ	بِمَا	أَتَوْا	وُ	يُجِبُّونَ
ان لوگوں کو جو	خوش ہوتے ہیں	(اس) پر جو	انہوں نے کیا	اور	وہ پسند کرتے ہیں

ان لوگوں کو جو اپنے اعمال پر خوش ہوتے ہیں اور پسند کرتے ہیں

أَنْ يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا فَلَا تَحْسِبَنَّهُمْ

أَنْ	يُحْمَدُوا	بِمَا	لَمْ يَفْعَلُوا	فَلَا تَحْسِبَنَّهُمْ
کہ	ان کی تعریف کی جائے	(اس) پر جو	انہوں نے نہیں کیا	تو تم ہرگز گمان نہ کرنا انہیں

کہ ان کی ایسے کاموں پر تعریف کی جائے جو انہوں نے کئے ہی نہیں، انہیں ہرگز

بِسَفَارَةٍ مِنَ الْعَذَابِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١٨٥﴾ وَلِلَّهِ

بِسَفَارَةٍ	مِّنَ الْعَذَابِ	وَلَهُمْ	عَذَابٌ	أَلِيمٌ	وَلِلَّهِ
نجات پانے والے	سے	عذاب	ان کے لئے	عذاب دردناک	اور اللہ کے لئے

عذاب سے دور نہ سمجھو اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے ○ اور اللہ ہی کے لئے

۱۔ اس آیت میں ناجائز خود پسندی کرنے والوں اور جھوٹی عزت، تعریف، شہرت کے حصول کی غیر شرعی مناسبتیں جتلا لوگوں کے لئے وعید ہے۔ جب کسی شخص کے دل میں یہ آرزو پیدا ہونے لگے کہ لوگ اس کے شہداء ہوں، اس کی تعریف کریں اور اسے عزت دیں، ملک و قوم کی کوئی خدمت نہ بھی کی ہو پھر بھی معارف قوم کہا جائے، نجات دہندہ سمجھا جائے، محسن قوم قرار دیا جائے اور بہترین القابات سے تعارف کروایا جائے تو اسے چاہئے کہ اپنے دل پر غور کر لے کہ کہیں وہ جب جاہ کا شکار تو نہیں ہو چکا، اگر ایسا ہو تو اس آیت سے سبق حاصل کرتے ہوئے فوراً اسے پیشتر اس سے بھگتاوے کی کوشش کرے۔

خود پسندی اور جاہ جتلا لوگوں کے لئے وعید

زمین و آسمان کے دائرے میں آنے والی ہر چیز کا مالک اللہ تعالیٰ ہے



مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَاللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۱۸۹ اِنَّ

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضِ	وَ	اللّٰهُ	عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ	قَدِيْرٌ	اِنَّ
آسمانوں کی بادشاہی	اور	زمین (کی)	اور	اللہ	ہر چیز پر	قدرت والا (ہے)	بیشک

آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے ○ بیشک

فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ

فِي	خَلْقِ السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضِ	وَ	اخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ
میں	آسمانوں کی پیدائش	اور	زمین (کی)	اور	رات اور دن کی تبدیلی (میں)

آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات اور دن کی باہم تبدیلی میں

لَاٰیٰتٍ لِّلْاُولٰٓئِیْنَ اِلَّا لِبَآبٍ ۙ الَّذِیْنَ یَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِیَمًا ۝۱۹۰

لَاٰیٰتٍ	لِّلْاُولٰٓئِیْنَ	اِلَّا لِبَآبٍ	الَّذِیْنَ	یَذْكُرُوْنَ	اللّٰهَ	قِیَمًا
ضرور نشانیاں (ہیں)	عقل والوں کے لئے	وہ لوگ جو	ذکر کرتے ہیں	اللہ (کا)	کھڑے	اور

عقل مندوں کے لئے نشانیاں ہیں ○ جو کھڑے اور

قُعُوْدًا ۚ وَعَلٰی جُنُوْبِهِمْ ۚ وَیَتَفَكَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ

قُعُوْدًا	وَ	عَلٰی جُنُوْبِهِمْ	وَ	یَتَفَكَّرُوْنَ	فِیْ	خَلْقِ السَّمٰوٰتِ
بیٹھے	اور	اپنی کروٹوں پر (لیئے)	اور	غور و فکر کرتے ہیں	میں	آسمانوں کی پیدائش

بیٹھے اور پہلوؤں کے بل لیٹے ہوئے اللہ کو یاد کرتے ہیں اور آسمانوں اور زمین

الْاَرْضِ ۚ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ

الْاَرْضِ	رَبَّنَا	مَا خَلَقْتَ	هٰذَا	بَاطِلًا	سُبْحٰنَكَ
زمین (کی)	اے ہمارے رب	تو نے نہیں بنایا	یہ سب	باطل، بیکار	تو پاک ہے

کی پیدائش میں غور کرتے ہیں۔ اے ہمارے رب! تو نے یہ سب بیکار نہیں بنایا۔ تو پاک ہے،

۱۔ اس سے معلوم ہوا کہ علم جغرافیہ اور سائنس حاصل کرنا بھی ثواب ہے جبکہ اچھی نیت ہو جیسے اسلام اور مسلمانوں کی خدمت یا اللہ تعالیٰ کی عظمت حاصل کرنے کیلئے، لیکن یہ شرط ہے کہ اسلامی عقائد کے خلاف نہ ہو۔ ۲۔ جس طرح کسی کی عظمت، قدرت، حکمت اور علم کی معرفت حاصل کرنے کا ایک اہم ذریعہ اس کی بنائی ہوئی چیز ہوتی ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کی عظمت، قدرت، حکمت، وحدانیت اور اس کے علم کی پہچان حاصل کرنے کا بہت بڑا ذریعہ اس کی پیدا کی ہوئی یہ کائنات ہے، اس میں موجود تمام چیزیں اپنے خالق کی وحدانیت پر دلالت کرنے والی اور اس کے جلال و کبریا کی کو ظاہر کرنی والی ہیں۔

قدرت الہی کی نشانیاں: زمین و آسمان کی پیدائش اور دن و رات کی تبدیلی

کامل ایمان والوں کے اوصاف: ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا اور زمین و آسمان کی تخلیق میں غور کرنا

عذاب الہی سے بچانے کی ایک بہترین دعا



فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝۱۹۱ رَبَّنَا إِنَّكَ مَن تَدْخِلْ

فَقِنَا	عَذَابَ النَّارِ ۝۱۹۱	رَبَّنَا	إِنَّكَ	مَن	تَدْخِلْ
پس ہمیں بچالے	آگ کے عذاب (سے)	اے ہمارے رب	بیشک تو	جسے	تو داخل کرے گا

تو ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے ○ اے ہمارے رب! بیشک جسے تو دوزخ میں داخل

النَّارَ فَقَدْ أَخْزَيْتَهُ ۖ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ ۝۱۹۲

النَّارَ	فَقَدْ	أَخْزَيْتَهُ	وَمَا	لِلظَّالِمِينَ	مِنْ	أَنْصَارٍ ۝۱۹۲
آگ (میں)	تو بیشک	رسوا کر دیا اسے	اور	ظالموں کے لئے	سے	مددگاروں

کرے گا اسے تو نے ضرور رسوا کر دیا اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ہے ○

رَبَّنَا إِنَّا سِيعْنَا مُنَادِيًا دِي لِلَايَمَانِ

رَبَّنَا	إِنَّا	سِيعْنَا	مُنَادِيًا ۝۱۹۱	يُنَادِي	لِلَايَمَانِ
اے ہمارے رب	بیشک ہم	سناہم نے	ایک پکارنے والے (کو)	وہ پکارتا ہے	ایمان کے لئے

اے ہمارے رب! بیشک ہم نے ایک ندا دینے والے کو ایمان کی ندا (یوں) دیتے ہوئے سنا

أَنْ أَمِنُوا بِرَبِّكُمْ فَأَمَّا رَبَّنَا فَاعْفُ رَنَا

أَنْ	أَمِنُوا	بِرَبِّكُمْ	فَأَمَّا	رَبَّنَا	فَاعْفُ رَنَا
کہ	ایمان لاؤ	اپنے رب پر	تو ہم ایمان لائے	اے ہمارے رب	پس تو بخش دے ہمارے لئے

کہ اپنے رب پر ایمان لاؤ تو ہم ایمان لے آئے پس اے ہمارے رب! تو ہمارے گناہ

دُنُوبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَتَوَقَّنَا

دُنُوبَنَا	وَ	كَفِّرْ	عَنَّا	سَيِّئَاتِنَا	وَ	تَوَقَّنَا
ہمارے گناہ	اور	مٹا دے	ہم سے	ہماری برائیاں	اور	موت عطا فرما ہمیں

بخش دے اور ہم سے ہماری برائیاں مٹا دے اور ہمیں نیک لوگوں کے گروہ میں

۱۔۔۔ اس منادی سے مراد سید الانبیاء، محمد مصطفیٰ ﷺ کی شان میں ”دَامِیَا اِلَی اللہ بِاَدْبِهِ“ وارد ہوا ہے یا اس سے قرآن کریم



مَعَ الْآبِرَارِ ۱۹۳ رَبَّنَا وَابْتِئْنَا مَا وَعَدْتَنَا

مَعَ الْآبِرَارِ ۱۹۳	رَبَّنَا	وَ	ابْتِئْنَا	مَا	وَعَدْتَنَا
نیک لوگوں کے ساتھ	اے ہمارے رب	اور	دے ہمیں	وہ جو	تو نے وعدہ کیا ہم سے

موت عطا فرما ۱۰ اے ہمارے رب! اور ہمیں وہ سب عطا فرما جس کا تو نے

عَلَى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيَمَةِ ۱۹۴ إِنَّكَ

عَلَى رُسُلِكَ	وَ	لَا تُخْزِنَا	يَوْمَ الْقِيَمَةِ	إِنَّكَ
اپنے رسولوں پر (کے ذریعے)	اور	رسوانہ فرمانا ہمیں	قیامت کے دن	بیشک تو

اپنے رسولوں کے ذریعے ہم سے وعدہ فرمایا ہے اور ہمیں قیامت کے دن رسوانہ کرنا۔ بیشک تو

لَا تُخْلِفُ الْوَعْدَ ۱۹۵ فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ

لَا تُخْلِفُ	الْوَعْدَ ۱۹۵	فَاسْتَجَابَ ۱۹۶	لَهُمْ	رَبُّهُمْ
خلاف نہیں کرتا	وعدہ (کے)	پس دعا قبول کر لی	ان کی	ان کے رب (نے)

وعدہ خلافی نہیں کرتا ۱۰ تو ان کے رب نے ان کی دعا قبول فرمائی

أَيُّ لَا أَضِيعَ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّمَّنْ ذَكَرَ

أَيُّ لَا أَضِيعَ	عَمَلَ عَامِلٍ	مِّنْكُمْ	مِّمَّنْ	ذَكَرَ
(اور فرمایا) بیشک میں	ضائع نہیں کروں گا	عمل کرنے والے کا عمل	تم میں سے	مرد (ہو)

کہ میں تم میں سے عمل کرنے والوں کے عمل کو ضائع نہیں کروں گا وہ مرد ہو

أَوْ أُنْثَىٰ ۚ بَعْضُكُم مِّنْ بَعْضٍ ۚ قَالِ الَّذِينَ هَاجَرُوا وَ

أَوْ	أُنْثَىٰ	بَعْضُكُم	مِّنْ بَعْضٍ	قَالِ الَّذِينَ	هَاجَرُوا	وَ
یا	عورت	تمہارے بعض	بعض سے (ہیں)	تو وہ لوگ جو	(جنہوں نے)	ہجرت کی اور

یا عورت۔ تم آپس میں ایک ہی ہو، پس جنہوں نے ہجرت کی اور

۱۔ یہاں فرمایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرمائی۔ علماء نے فرمایا ہے کہ یہاں دعائیں پانچ بار ”رَبَّنَا“ آیا ہے اور اس کے بعد دعا کی قبولیت کی بات ہو رہی ہے، تو اگر دعائیں پانچ مرتبہ ”یَا رَبَّنَا“ کہہ دیا جائے تو قبولیت دعا کی امید ہے۔



أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَوْذُوا فِي سَبِيلِي وَ

أُخْرِجُوا	مِنْ	وَيَارِهِمْ	وَ	أَوْذُوا	فِي	سَبِيلِي	وَ
نکالے گئے	سے	اپنے گھروں	اور	انہیں اذیت دی گئی	میں	میری راہ	اور

اپنے گھروں سے نکالے گئے اور میری راہ میں انہیں ستایا گیا اور

قُتِلُوا وَفُتِلُوا إِلَّا كُفِّرَتْ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ

قُتِلُوا	وَ	فُتِلُوا	إِلَّا كُفِّرَتْ	عَنْهُمْ	سَيِّئَاتِهِمْ
انہوں نے جہاد کیا	اور	قتل کر دیئے گئے	پیشک میں ضرور مٹا دوں گا	ان سے	ان کی برائیاں

انہوں نے جہاد کیا اور قتل کر دیئے گئے تو میں ضرور ان کے سب گناہ ان سے مٹا دوں گا

وَلَا دُخْلَهُمْ جَنَّتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ

وَلَا دُخْلَهُمْ	جَنَّتٍ	تَجْرِي	مِنْ	تَحْتِهَا	الْأَنْهَارُ
اور	ضرور داخل کروں گا انہیں	(ان) باغات (میں)	بہتی ہیں	ان کے نیچے	نہریں

اور ضرور انہیں ایسے باغات میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں

ثَوَابًا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ ۖ وَاللَّهُ عِنْدَهُ حُسْنُ الثَّوَابِ ۝۱۹۵

ثَوَابًا	مِنْ	عِنْدِ اللَّهِ	وَ	اللَّهُ	عِنْدَهُ	حُسْنُ الثَّوَابِ	۝۱۹۵
(یہ) ثواب	سے	اللہ کے پاس	اور	اللہ	اس کے پاس	اچھا ثواب (ہے)	

(یہ) اللہ کی بارگاہ سے اجر ہے اور اللہ ہی کے پاس اچھا ثواب ہے ○

لَا يَغُرُّكَ تَقَلُّبُ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي الْبِلَادِ ۝۱۹۶

لَا يَغُرُّكَ	تَقَلُّبُ	الَّذِينَ	كَفَرُوا	فِي	الْبِلَادِ	۝۱۹۶
ہرگز دھوکا نہ دے تمہیں	پھرنا، آنا جانا	ان لوگوں کا جو (جنہوں نے)	کفر کیا	میں	شہروں	

اے مخاطب! کافروں کا شہروں میں چلنا پھرنا ہر گز تجھے دھوکا نہ دے ○

○ مسلمانوں کی ایک جماعت نے کہا کہ اللہ عزوجل کے دشمن کفار و مشرکین تو عیش و آرام میں ہیں اور ہم مقل میں مبتلا ہیں۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور انہیں بتایا گیا کہ کفار کا یہ عیش و آرام دنیوی زندگی کا تھوڑا سا سامان ہے جبکہ ان کا انجام بہت برا ہے۔ اسے یوں سمجھیں کہ کسی کو کہا جائے کہ آپ 10 منٹ دھوپ میں کھڑے ہو جائیں، پھر اسے ہمیشہ کیلئے اخیر کٹڑ پھنڈ بگھل دیدیا جائے اور دوسرے شخص کو دس منٹ سائے دار درخت کے نیچے بٹھا کر ہمیشہ کیلئے تپتے ہوئے صحرا میں رکھا جائے تو دونوں میں فائدے میں کون رہا؟ یقیناً پہلے والا۔ مسلمان کی حالت پہلے شخص سے بھی بہتر ہے اور کفار کی حالت دوسرے شخص سے بھی بدتر ہے۔

کفار کے عیش و آرام سے  
دھوکا نہ کھائیں



مسلمانوں کو جنت میں ابدی راحت و آرام ملے گا  
کافروں کی راحت و آرام ہمارے ہے

مَتَاعٌ قَلِيلٌ ۖ ثُمَّ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ ۖ وَبِئْسَ الْبِهَادُ ۝۱۹۷ لٰكِن

مَتَاعٌ	قَلِيلٌ	ثُمَّ	مَأْوَاهُمْ	جَهَنَّمُ	وَ	بِئْسَ	الْبِهَادُ ۝۱۹۷	لٰكِن
سامان	تھوڑا	پھر	ان کا ٹھکانہ	جہنم (ہے)	اور	کیا ہی برا ہے	بچھونا، ٹھکانہ	لیکن

(یہ تو زندگی گزارنے کا) تھوڑا سا سامان ہے پھر ان کا ٹھکانہ جہنم ہو گا اور وہ کیا ہی برا ٹھکانہ ہے ۝ لیکن

الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا

الَّذِينَ	اتَّقَوْا	رَبَّهُمْ	لَهُمْ	جَنَّاتٌ	تَجْرِي	مِنْ	تَحْتِهَا
وہ لوگ جو	ڈرے	اپنے رب (سے)	ان کے لئے	باغات (ہیں)	بہتی ہیں	سے	ان کے نیچے

وہ لوگ جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں ان کے لئے جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں

الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ۖ لَا مَوْنٌ عِنْدَ اللَّهِ ۖ وَ

الْأَنْهَارُ	خَالِدِينَ	فِيهَا	لَا	مَوْنٌ	عِنْدَ اللَّهِ ۖ	وَ
نہریں	ہمیشہ رہنے والے	ان (باغوں) میں		مہمان نوازی کا سامان	سے	اللہ کے پاس اور

بہہ رہی ہیں، ہمیشہ ان میں رہیں گے (یہ) اللہ کی طرف سے مہمان نوازی کا سامان ہے اور

مَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ لِّلَّابِرَّارِ ۝۱۹۸ وَإِنَّ

مَا	عِنْدَ اللَّهِ	خَيْرٌ	لِّلَّابِرَّارِ ۝۱۹۸	وَ	إِنَّ
جو کچھ	اللہ کے پاس (ہے)	(وہ) سب سے بہتر	نیک لوگوں کے لئے	اور	بیشک

جو اللہ کے پاس ہے وہ نیکوں کے لئے بہترین چیز ہے ۝ اور بیشک

مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَنُؤْيِيَنَّ بِأَلْفِ مِائَةٍ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ

مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ	لَنُؤْيِيَنَّ	بِأَلْفِ	مِائَةٍ	مِّنْ	أَهْلِ الْكِتَابِ
اہل کتاب سے	ضرور (کچھ لوگ ہیں) جو	ایمان لاتے ہیں	اللہ پر	اور	(اس پر) جو نازل کیا گیا

کچھ اہل کتاب ایسے ہیں جو اللہ پر اور جو تمہاری طرف نازل کیا گیا اُس پر اور

۱۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نیک بندوں کے لئے وہ نعمتیں تیار کر رکھی ہیں کہ جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی آدمی کے دل پر ان کا خیال گزرا اور جنت کی چھوٹی سی جگہ بھی دنیا اور اس کے ساز و سامان سے بہتر ہے۔



## إِلَيْكُمْ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِمْ خُشْعِينَ

إِلَيْكُمْ	وَ	مَا	أُنْزِلَ	إِلَيْهِمْ	خُشْعِينَ
تمہاری طرف	اور	(اس پر) جو	نازل کیا گیا	ان کی طرف	عاجزی کرتے، جھکتے ہوئے

جو ان کی طرف نازل کیا گیا اس پر اس حال میں ایمان لاتے ہیں کہ ان کے دل

## لَا يَشْتَرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ ثَمَنًا قَلِيلًا ۖ أُولَٰئِكَ

لَا يَشْتَرُونَ	بِآيَاتِ اللَّهِ	ثَمَنًا	قَلِيلًا	أُولَٰئِكَ
وہ نہیں خریدتے	اللہ کی آیتوں کے بدلے	قیمت	تھوڑی	یہ لوگ

اللہ کے حضور جھکتے ہوئے ہیں وہ اللہ کی آیتوں کے بدلے ذلیل قیمت نہیں لیتے۔ یہی وہ لوگ ہیں

## لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۖ إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ۝۱۹۹

لَهُمْ	أَجْرُهُمْ	عِنْدَ رَبِّهِمْ	إِنَّ	اللَّهُ	سَرِيعُ الْحِسَابِ
ان کے لئے	ان کا اجر، ثواب	ان کے رب کے پاس	بیشک	اللہ	جلد حساب لینے والا (ہے)

جن کا ثواب ان کے رب کے پاس ہے اور اللہ جلد حساب کرنے والا ہے ○

## يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَ

يَا أَيُّهَا	الَّذِينَ	آمَنُوا	اصْبِرُوا	وَ	صَابِرُوا	وَ
اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	صبر کرو	اور	صبر میں دشمن سے آگے رہو	اور

اے ایمان والو! صبر کرو اور صبر میں دشمنوں سے آگے رہو اور

## رَابِطُوا ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝۲۰۰

رَابِطُوا	وَ	اتَّقُوا	اللَّهُ	لَعَلَّكُمْ	تُفْلِحُونَ
(اسلامی سرحد کی نگہبانی کرو)	اور	ڈرتے رہو	اللہ (سے)	تاکہ تم	فلاح، کامیابی پاؤ

اسلامی سرحد کی نگہبانی کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو اس امید پر کہ تم کامیاب ہو جاؤ ○

۱۔ صبر کا معنی ہے نفس کو اس چیز سے روکنا جو شریعت اور عقل کے تقاضوں کے مطابق نہ ہو۔ اور مضاربہ کا ایک معنی ہے دوسروں کی ایذا رسانیوں پر صبر کرنا۔ صبر کے تحت اس کی تمام اقسام داخل ہیں جیسے بنیادی عقائد کا علم حاصل کرنے کی مشقت پر صبر کرنا، واجبات اور مستحبات کی ادائیگی اور ممنوعات سے بچنے کی مشقت پر صبر کرنا نیز دنیا کی مصیبتوں اور آفتوں پر صبر کرنا اور مضاربہ میں گھر والوں، پڑوسیوں اور رشتہ داروں کی بد اخلاقی برداشت کرنا اور براسلوک کرنے والوں سے بد لہ نہ لینا داخل ہے، اسی طرح نیکی کا حکم دینا، برائی سے منع کرنا اور کفار کے ساتھ جہاد کرنا بھی مضاربہ میں داخل ہے۔



رکوع: 24

آیات: 176

## سُورَةُ النِّسَاءِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ	اللَّهُ	الرَّحْمَنِ	الرَّحِيمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ

يَا أَيُّهَا	النَّاسُ	اتَّقُوا	رَبَّكُمُ	الَّذِي	خَلَقَكُمْ	مِنْ	نَفْسٍ وَاحِدَةٍ
اے	لوگو	ڈرو	اپنے رب سے	جس نے	پیدا کیا تمہیں	سے	ایک جان

اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا

وَخَلَقَ مِنْهَا ذَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا

وَخَلَقَ	مِنْهَا	ذَوْجَهَا	وَبَثَّ	مِنْهُمَا	رِجَالًا
اور	پیدا کیا	اس میں سے	اس کا جوڑا (بیوی)	اور پھیلا دیئے	ان دونوں سے مرد

اور اسی میں سے اس کا جوڑا پیدا کیا اور ان دونوں سے کثرت سے مرد و عورت

كَثِيرًا وَنِسَاءً ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ

كَثِيرًا	وَنِسَاءً	وَاتَّقُوا	اللَّهَ	الَّذِي	تَسَاءَلُونَ
بہت سے	اور عورتیں	اور	اللہ سے	جو	تم ایک دوسرے سے مانگتے ہو

پھیلا دیئے اور اللہ سے ڈرو جس کے نام پر ایک دوسرے سے

۱۔۔۔ اس آیت مبارکہ میں تمام بنی آدم کو خطاب ہے اور سب کو تقویٰ کا حکم دیا گیا ہے، مزید یہ چیزیں بیان ہوئی ہیں: اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کو ایک جان یعنی حضرت آدم علیہ السلام سے پیدا کیا۔ پھر ان کے وجود سے ان کا جوڑا یعنی حضرت حوا زین اللہ تعالیٰ سے پیدا کیا۔ انہی دونوں حضرات سے زمین میں نسل در نسل کثرت سے مرد و عورت کا سلسلہ جاری ہوا۔ چونکہ نسل انسانی کے پھیلنے سے باہم ظلم اور حق تلفی کا سلسلہ بھی شروع ہوا لہذا خوف خدا کا حکم دیا گیا تاکہ ظلم سے بچیں اور چونکہ ظلم کی ایک صورت اور بدتر صورت رشتہ داروں سے قطع تعلقی ہے لہذا اس سے بچنے کا حکم دیا۔

مخلیق انسانیت کی ابتداء

حضرت آدم و حوا سے نسل در نسل انسانوں کا سلسلہ جاری ہوا

اللہ تعالیٰ سے ڈرنے اور رشتہ داری توڑنے سے بچنے کا حکم



بِهِ وَالْأَرْحَامَ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ

بِهِ	وَالْأَرْحَامَ	إِنَّ	اللَّهُ	كَانَ	عَلَيْكُمْ
اس کے (نام کے) ساتھ	اور	رشتہ داریاں (توڑنے سے بچو)	پیشک	اللہ	ہے

مانگتے ہو اور رشتوں (کو توڑنے سے بچو)۔ پیشک اللہ تم پر

رَقِيبًا ۝ وَآتُوا الْيَتَامَىٰ أَمْوَالَهُمْ وَلَا تَتَبَدَّلُوا

رَقِيبًا ۝	وَالْأَرْحَامَ	إِنَّ	اللَّهُ	كَانَ	عَلَيْكُمْ
نگہبان	اور	دے دو	قیموں (کو)	ان کے مال	اور

نگہبان ہے ۝ اور قیمتوں کو ان کے مال دید و اور

الْخَبِيثَ بِالطَّيِّبِ ۚ وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَهُمْ

الْخَبِيثَ	بِالطَّيِّبِ	وَالْأَرْحَامَ	إِنَّ	اللَّهُ	كَانَ	عَلَيْكُمْ
ناپاک، گندے (مال کو)	پاکیزہ، سترے کے بدلے	اور	نہ کھا جاؤ	ان کے مال	اور	نہ بدلو

پاکیزہ مال کے بدلے گندہ مال نہ لو اور ان کے مالوں کو

إِلَىٰ أَمْوَالِكُمْ ۚ إِنَّهُ كَانَ حُوبًا كَبِيرًا ۝ وَإِنْ

إِلَىٰ	أَمْوَالِكُمْ	إِنَّهُ	كَانَ	حُوبًا	كَبِيرًا ۝	وَإِنْ
کی طرف (کے ساتھ ملا کر)	اپنے مالوں	پیشک وہ	ہے	گناہ	بڑا	اور اگر

اپنے مالوں میں ملا کر نہ کھا جاؤ پیشک یہ بڑا گناہ ہے ۝ اور اگر

خِفْتُمْ أَلا تَقْسِطُوا فِي الْيَتَامَىٰ فَانكِحُوا مَا

خِفْتُمْ	أَلا تَقْسِطُوا (۲)	فِي	الْيَتَامَىٰ	فَانكِحُوا	مَا
تمہیں ڈر ہو، اندیشہ ہو	کہ انصاف نہ کر سکو گے	(کے بارے) میں	یتیم (لڑکیوں)	تو نکاح کرو	جو

تمہیں اندیشہ ہو کہ یتیم لڑکیوں میں انصاف نہ کر سکو گے تو ان عورتوں سے

۱۔ یعنی جب یتیم بٹال طلب کریں تو شرعی تقاضے پر دے کر کے انہیں ان کا مال دے دو اور اپنے حلال مال کے بدلے یتیم کا مال نہ لو جو تمہارے لئے حرام ہے۔ جس کی ایک صورت یہ ہے کہ لڑکا گھنٹیاں یتیم کو دے کر اس کا عمدہ مال لے لو۔ جہاں گھنٹیاں تمہارے لئے عمدہ ہے کیونکہ یہ تمہارے لئے حلال ہے جبکہ یتیم کا عمدہ مال تمہارے لئے گھنٹیاں ہے کیونکہ وہ تم پر حرام ہے۔ پہلے زمانہ میں مدینہ کے لوگ اپنی زیر سرستی یتیم لڑکیوں سے ان کے مال کی وجہ سے نکاح کر لیتے، پھر ان کے نہ حقوق پورے کرتے اور نہ اچھا سلوک کرتے اور ان کی وراثت پانے کے لئے ان کی موت کے خطرہ رہتے، یہاں انہیں اس حرکت سے روکا گیا ہے۔



## طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنَى وَ ثُلَاثٌ وَ

طَابَ	لَكُمْ	مِنْ	النِّسَاءِ	مَثْنَى	وَ	ثُلَاثٌ	وَ
پسند آئیں	تمہارے لئے (تمہیں)	سے	عورتوں	دو دو	اور	تین تین	اور

نکاح کرو جو تمہیں پسند ہوں، دو دو اور تین تین اور

## رُبَاعٌ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً أَوْ

رُبَاعٌ	فَإِنْ	خِفْتُمْ <sup>(۱)</sup>	أَلَّا تَعْدِلُوا	فَوَاحِدَةً	أَوْ
چار چار	پھر اگر	تمہیں ڈر ہو	کہ عدل نہ کر سکو گے	تو ایک (عورت سے نکاح کرو)	یا

چار چار پھر اگر تمہیں اس بات کا ڈر ہو کہ تم انصاف نہیں کر سکو گے تو صرف ایک (سے نکاح کرو) یا

## مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ۚ ذَٰلِكَ أَذَىٰ أَلَّا تَعُولُوا ۝

مَا	مَلَكَتْ	أَيْمَانُكُمْ	ذَٰلِكَ	أَذَىٰ	أَلَّا تَعُولُوا ۝
جن کے	مالک ہوئے	تمہارے دائیں ہاتھ	یہ	زیادہ قریب ہے	(اس سے) کہ تم نا انصافی نہ کرو

لوٹدیوں (پر گزارا کرو) جن کے تم مالک ہو۔ یہ اس سے زیادہ قریب ہے کہ تم سے ظلم نہ ہو ۝

## وَأَتُوا النِّسَاءَ صَدُقَتِهِنَّ نِحْلَةً ۚ فَإِنْ

وَ	أَتُوا <sup>(۲)</sup>	النِّسَاءَ	صَدُقَتِهِنَّ	نِحْلَةً	فَإِنْ
اور	دے دو	عورتوں (کو)	ان کے مہر	خوش دلی کے ساتھ	پھر اگر

اور عورتوں کو ان کے مہر خوشی سے دو پھر اگر

## طَبِئْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا

طَبِئْنَ	لَكُمْ	عَنْ	شَيْءٍ	مِّنْهُ	نَفْسًا
وہ (عورتیں) خوشی سے دیں	تمہارے لئے (تمہیں)	سے	کسی چیز (کچھ)	اس (مہر) سے	دل (سے)

وہ خوش دلی سے مہر میں سے تمہیں کچھ دے دیں

۱۔ آیت میں چار تک شادیوں کرنے کی اجازت دی گئی ہے لیکن یہ اس صورت میں ہے جب شوہر بیویوں کے درمیان عدل کر سکے بیویوں کے درمیان عدل کرنا فرض ہے، اس میں نئی پرانی کنواری یا دوسرے کی مطلقہ بیوہ سب برابر ہیں۔ یہ عدل لباس، کھانے پینے، رہنے کی جگہ اور رات کو ساتھ رہنے میں لازم ہے۔ ان امور میں سب کے ساتھ یکساں سلوک ہو۔ ۲۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے شوہروں کو حکم دیا کہ وہ اپنی بیویوں کو ان کے مہر خوشی سے ادا کریں پھر اگر ان کی بیویاں خوش دلی سے اپنے مہر میں سے انہیں کچھ حقے کے طور پر دیدیں تو وہ اسے پاکیزہ اور خوشگوار سمجھ کر کھائیں، اس میں ان کا کوئی دنیوی یا اخروی نقصان نہیں ہے۔

عدل نہ کر سکنے کی صورت میں صرف ایک عورت سے نکاح کی اجازت

عورت کا اپنی خوشی سے دیا ہوا مہر شوہر کے لئے حلال ہے  
بیوی کو بوجھ سمجھ کر نہیں بلکہ خوشی سے مہر دینا چاہیے



فَكُلُوهُ هَنِيئًا مَرِيئًا ۝ وَلَا تَوَلُّوْا السُّفَهَاءَ

فَكُلُوهُ	هَنِيئًا	مَرِيئًا ۝	وَلَا	تَوَلُّوْا	السُّفَهَاءَ
تکھاؤے	پاکیزہ	خوشگوار	اور	تم نہ دو	نا سمجھوں (کو)

تو اسے پاکیزہ، خوشگوار (سمجھ کر) کھاؤ ۝ اور کم عقلوں کو

أَمْوَالِكُمُ الَّتِي جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ

أَمْوَالِكُمُ	الَّتِي	جَعَلَ	اللَّهُ	لَكُمْ
اپنے (پاس موجود) مال	وہ جو (جنہیں)	بنایا	اللہ (نے)	تمہارے لئے

ان کے وہ مال نہ دو جسے اللہ نے تمہارے لئے

قِيَاسًا وَارْزُقُوهُمْ فِيهَا وَاكْسُوهُمْ وَقُولُوا

قِيَاسًا	وَارْزُقُوهُمْ	فِيهَا	وَاكْسُوهُمْ	وَقُولُوا
گزر بسر کا ذریعہ	کھلاؤ انہیں	اس (مال) میں سے	پہناؤ انہیں	اور کہو

گزر بسر کا ذریعہ بنایا ہے اور انہیں اس مال میں سے کھلاؤ اور پہناؤ اور ان سے

لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوفًا ۝ وَابْتَلُوا الْيَتَامَىٰ حَتَّىٰ إِذَا

لَهُمْ	قَوْلًا	مَّعْرُوفًا ۝	وَابْتَلُوا	الْيَتَامَىٰ	حَتَّىٰ	إِذَا
ان سے	بات	اچھی	اور	آزماتے رہو	یتیموں (کو)	یہاں تک کہ جب

اچھی بات کہو ۝ اور یتیموں (کی سمجھداری) کو آزماتے رہو یہاں تک کہ جب

بَلَغُوا النِّكَاحَ فَإِنْ آنَسْتُمْ مِنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوا

بَلَغُوا	النِّكَاحَ	فَإِنْ	آنَسْتُمْ	مِنْهُمْ	رُشْدًا	فَادْفَعُوا
وہ پہنچ جائیں	نکاح (کی عمر تک)	پھر اگر	تم دیکھو	ان سے	سمجھداری، صلاحیت	تو دے دو

وہ نکاح کے قابل ہوں تو اگر تم ان کی سمجھداری دیکھو تو ان کے مال

۱۔۔۔ اس آیت میں چند احکام بیان فرمائے جن کا خلاصہ یہ ہے کہ جن بچوں کی پرورش تمہارے ذمہ ہے اور ان کا مال تمہارے پاس ہے اور وہ بچے اتنی سمجھ نہیں رکھتے کہ مال کو صحیح خرچ کر سکیں تو اگر ان کا مال ان پر چھوڑ دیا جائے تو وہ جلد ضائع کر دیں گے لہذا جب تک مال کی اچھی طرح سمجھ بوجھ انہیں حاصل نہ ہو جائے تب تک ان کے مال ان کے حوالے نہ کرو بلکہ ان کی ضروریات ان کے مال سے پوری کرتے رہو البتہ ان سے اچھی بات کہتے رہو جس سے ان کے دل کو تسلی رہے اور وہ پریشان نہ ہوں۔

نا سمجھ یتیموں کو ان کا مال نہ دیا جائے اور ان سے اچھی بات کہی جائے

یتیموں کے مال سے متعلق چند احکام اور سرپرستوں کو خصوصی ہدایات



إِلَيْهِمْ أَمْوَالُهُمْ ۖ وَلَا تَنَالْكُمُوهَا إِسْرَافًا

إِلَيْهِمْ	أَمْوَالُهُمْ	و	لَا تَنَالْكُمُوهَا (۱)	إِسْرَافًا
ان کی طرف (انہیں)	ان کے مال	اور	نہ کھاؤ ان (مالوں) کو	فضول خرچی (سے)

ان کے حوالے کر دو اور ان کے مال فضول خرچی سے اور (اس ڈر سے)

وَيَدَارًا أَنْ يَكْبَرُوا ۖ وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ

و	يَدَارًا	أَنْ	يَكْبَرُوا	و	مَنْ	كَانَ	غَنِيًّا	فَلْيَسْتَعْفِفْ
اور	جلدی (کر کے)	کہ	وہ بڑے ہو جائیں گے	اور	جو	ہو	مالدار	تو اسے پنا چاہئے

جلدی جلدی نہ کھاؤ کہ وہ بڑے ہو جائیں گے اور جسے حاجت نہ ہو تو وہ بچے

وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ ۖ فَإِذَا

و	مَنْ	كَانَ	فَقِيرًا	فَلْيَأْكُلْ	بِالْمَعْرُوفِ	فَإِذَا
اور	جو	ہو	فقیر، محتاج	تو وہ کھا سکتا ہے	بھلائی کے ساتھ (مناسب مقدار میں)	پھر جب

اور جو حاجت مند ہو وہ بقدر مناسب کھا سکتا ہے پھر جب

دَفَعْتُمْ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ فَأَشْهَدُوا عَلَيْهِمْ ۖ وَكَفَىٰ بِاللهِ

دَفَعْتُمْ	إِلَيْهِمْ	أَمْوَالَهُمْ	فَأَشْهَدُوا	عَلَيْهِمْ	و	كَفَىٰ	بِاللهِ
تم دے دو	ان کی طرف (انہیں)	ان کے مال	تو تم گواہ بنالو	ان پر	اور	کافی ہے	اللہ

تم ان کے مال ان کے حوالے کرو تو ان پر گواہ کر لو اور حساب لینے کے لئے

حَسِبًا ۖ لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَ

حَسِبًا ①	لِلرِّجَالِ	نَصِيبٌ	مِّمَّا	تَرَكَ	الْوَالِدَانِ	و
حساب لینے والا	مردوں کے لئے	حصہ	(اس مال) سے جو	چھوڑ گئے	ماں باپ	اور

اللہ کافی ہے ۚ مردوں کے لئے اس (مال) میں سے (وراثت کا) حصہ ہے جو ماں باپ اور

① یہاں سر پرستوں کو بطور خاص چند ہدایات دی گئی ہیں چنانچہ فرمایا کہ یتیموں کے مال کو فضول خرچی سے استعمال نہ کرو اور اس ڈر سے ان کا مال جلدی جلدی نہ کھاؤ کہ بڑے ہونے پر انہیں ان کا مال واپس کرنا پڑے گا تو اس چکر میں جتنا زیادہ ہو سکے ان کا مال کھا جاؤ، ایسا نہ کرنا کیونکہ یہ حرام ہے۔ مزید ہدایت یہ ہے کہ یتیم کا سر پرست اگر خود مالدار ہو یعنی اسے یتیم کا مال استعمال کرنے کی حاجت نہیں تو وہ اس کا مال استعمال کرنے سے بچے جبکہ اگر کوئی حاجت مند ہو وہ بقدر مناسب کھا سکتا ہے یعنی جتنی معمولی سی ضرورت ہو۔ اس میں کوشش یہ ہونی چاہئے کہ کم سے کم کھائے۔

مردوں کے ساتھ ساتھ عورتوں کی وراثت کی مقدار میں



## الْأَقْرَبُونَ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَ

الْأَقْرَبُونَ	و	لِلنِّسَاءِ <sup>(۱)</sup>	نَصِيبٌ	مِّمَّا	تَرَكَ	الْوَالِدَانِ	و
رشتے دار	اور	عورتوں کے لئے	حصہ	(اس مال) سے جو	چھوڑ گئے	ماں باپ	اور

رشتے دار چھوڑ گئے اور عورتوں کے لئے اس میں سے حصہ ہے جو ماں باپ اور

## الْأَقْرَبُونَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ ۖ نَصِيبًا مَّفْرُوضًا ۝

الْأَقْرَبُونَ	مِمَّا	قَلَّ	مِنْهُ	أَوْ	كَثُرَ	نَصِيبًا	مَّفْرُوضًا ۝
رشتے دار	(اس) سے جو	تھوڑا (ہو)	اس سے	یا	زیادہ	حصہ	مقرر کیا ہوا

رشتے دار چھوڑ گئے، مال وراثت تھوڑا ہو یا زیادہ۔ (اللہ نے یہ) مقرر حصہ (بنایا ہے۔) ۝ اور

## إِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُو الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَ

إِذَا	حَضَرَ	الْقِسْمَةَ	أُولُو الْقُرْبَىٰ	و	الْيَتَامَىٰ	و
جب	حاضر ہو، آجائیں	تقسیم (کے وقت)	قربت والے، رشتہ دار	اور	یتیم	اور

جب تقسیم کرتے وقت رشتہ دار اور یتیم اور

## الْمَسْكِينُ فَأَرْزُقُوهُمْ مِنْهُ وَقُولُوا لَهُمْ قَوْلًا مَعْرُوفًا ۝

الْمَسْكِينُ	فَأَرْزُقُوهُمْ <sup>(۲)</sup>	مِنْهُ	و	قُولُوا	لَهُمْ	قَوْلًا	مَعْرُوفًا ۝
مسکین	تو دوا نہیں	اس سے (کچھ)	اور	کہو	ان سے	بات	اچھی

مسکین آجائیں تو اس مال میں سے انہیں بھی کچھ دیدو اور ان سے اچھی بات کہو ۝

## وَلْيَخْشَ الَّذِينَ لَوْ تَرَكَوْا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ ضَعْفًا

وَلْيَخْشَ	الَّذِينَ	لَوْ	تَرَكَوْا	مِنْ	خَلْفِهِمْ	ذُرِّيَّتَهُمْ	ضَعْفًا
اور چاہئے کہ ڈریں	وہ لوگ جو	اگر	چھوڑ جائیں	سے	اپنے پیچھے	اولاد	کمزور

اور وہ لوگ ڈریں جو اگر اپنے پیچھے کمزور اولاد چھوڑتے

۱۔ یہاں زمانہ جاہلیت میں عورتوں اور بچوں کو وراثت سے حصہ نہ دینے کی رسم کو باطل کیا گیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ بیٹے کو میراث دینا اور بیٹی کو نہ دینا صریح ظلم اور قرآن کے خلاف ہے، دونوں میراث کے حقدار ہیں۔ نیز معلوم ہوا کہ اسلام میں عورتوں کے حقوق کی بہت اہمیت ہے۔ ۲۔ غیر وارثوں کو وراثت کے مال میں سے کچھ دینا مستحب ہے۔ اس پر یوں بھی عمل ہو سکتا ہے کہ واد اپنے یتیم پوتے کے ہارے میں وصیت کر جائے یا وراثت اپنے حصے سے اسے کچھ دیدیں۔ اس عمر پر عمل کرنے میں مسلمانوں میں بہت سستی پائی جاتی ہے، البتہ یہ یاد رہے کہ نابالغ اور غیر موجود وراثت کے حصے سے دینے کی اجازت نہیں۔



## خَافُوا عَلَيْهِمْ ۖ فَلْيَتَّقُوا اللَّهَ وَلْيَقُولُوا

خَافُوا	عَلَيْهِمْ	فَلْيَتَّقُوا	اللَّهُ	وَلْيَقُولُوا
(تو کیسے) وہ ڈرتے، اندیشے کرتے	ان کے اوپر	تو انہیں ڈرنا چاہئے	اللہ (سے)	اور انہیں کہنی چاہئے
تو ان کے بارے میں کیسے اندیشوں کا شکار ہوتے۔ تو انہیں چاہئے کہ اللہ سے ڈریں اور				

## قَوْلًا سَدِيدًا ۝ إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَىٰ ظُلْمًا إِنَّمَا

قَوْلًا	سَدِيدًا ①	إِنَّ	الَّذِينَ	يَأْكُلُونَ ①	أَمْوَالَ الْيَتَامَىٰ	ظُلْمًا	إِنَّمَا
بات	درست، سیدھی	پیشک	وہ لوگ جو	کھاتے ہیں	یتیموں کے مال	(بطور) ظلم	صرف
درست بات کہیں ۝ پیشک وہ لوگ جو ظلم کرتے ہوئے یتیموں کا مال کھاتے ہیں وہ							

## يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ ثَارًا ۖ وَسَيَصْلَوْنَ

يَأْكُلُونَ	فِي	بُطُونِهِمْ	ثَارًا	وَسَيَصْلَوْنَ
وہ کھاتے ہیں (بھرتے ہیں)	میں	اپنے پیٹوں	آگ	اور عنقریب وہ داخل ہوں گے
اپنے پیٹ میں بالکل آگ بھرتے ہیں اور عنقریب یہ لوگ				

## سَعِيرًا ۝ يُوَصِّيْكُمْ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ ۖ لِلذَّكَرِ

سَعِيرًا ①	يُوَصِّيْكُمْ	اللَّهُ	فِي	أَوْلَادِكُمْ	لِلذَّكَرِ
بھڑکتی آگ (میں)	حکم دیتا ہے تمہیں	اللہ	(کے بارے) میں	تمہاری اولاد	مرد کے لئے
بھڑکتی ہوئی آگ میں جائیں گے ۝ اللہ تمہیں تمہاری اولاد کے بارے میں حکم دیتا ہے، بیٹے کا حصہ					

## وَمِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ ۚ فَإِنْ كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا

وَمِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ	فَإِنْ	كُنَّ	نِسَاءً	فَوْقَ اثْنَتَيْنِ	فَلَهُنَّ	ثُلُثَا
دو عورتوں کے حصے کی مثل	پھر اگر	ہوں	عورتیں	دو سے اوپر	تو ان کے لئے	دو تہائی
دو بیٹیوں کے برابر ہے پھر اگر صرف لڑکیاں ہوں اگرچہ دو سے اوپر تو ان کے لئے ترکے کا						

① یتیموں کا مال ناحق کھانا سخت حرام ہے۔ یاد رکھیں کہ یتیم کا مال کھانا جان بوجھ کر بری نیت سے کھانا تو واضح ہے لیکن بعض اوقات لاعلمی میں بھی یہ گناہ ہو جاتا ہے جیسے جب میت کے ورثہ میں کوئی یتیم ہے تو اس کے مال سے یا اس کے مال سمیت مشترک مال سے قاتحہ تجرہ وغیرہ کا کھانا حرام ہے کہ اس میں یتیم کا حق شامل ہے۔

یتیموں کا مال ناحق کھانے کی انتہائی سخت وعید

مال وراثت سے متعلق احکام الیہ: بیٹوں کا حصہ

بیٹیوں کا حصہ



## مَا تَرَكَ وَإِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا

مَا	تَرَكَ <sup>(۱)</sup>	وَ	إِنْ	كَانَتْ	وَاحِدَةً	فَلَهَا
(اس مال سے جو)	(مرنے والا) چھوڑ گیا	اور	اگر	ہو	ایک (عورت)	تو اس کے لئے

دو تہائی حصہ ہو گا اور اگر ایک لڑکی ہو تو اس کے لئے

## النِّصْفُ وَلَا بَوَيْهَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا الشُّدُسُ

النِّصْفُ	وَ	لَا بَوَيْهَ	لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا	الشُّدُسُ
آدھا حصہ	اور	اس (میت) کے ماں باپ کے لئے	ان دونوں میں سے ہر ایک کے لئے	چھٹا حصہ

آدھا حصہ ہے اور اگر میت کی اولاد نہ ہو تو میت کے ماں باپ میں سے

## مَا تَرَكَ إِنْ كَانَ لَهُ وَلَدٌ فَإِنْ

مَا	تَرَكَ	إِنْ	كَانَ	لَهُ	وَلَدٌ	فَإِنْ
(اس مال سے جو)	(مرنے والا) چھوڑ گیا	اگر	ہو	اس (میت) کی	کوئی اولاد	پھر اگر

ہر ایک کے لئے تر کے سے چھٹا حصہ ہو گا پھر اگر

## لَمْ يَكُنْ لَهُ وَلَدٌ وَوَرِثَهُ آبَاؤُهُ

لَمْ يَكُنْ	لَهُ	وَلَدٌ	وَ	وَرِثَهُ	آبَاؤُهُ
نہ ہو	اس (میت) کی	کوئی اولاد	اور	اس کے وارث بنیں	اس کے والدین

میت کی اولاد نہ ہو اور ماں باپ چھوڑے

## فَلِأُمِّهِ الْخُلُثُ فَإِنْ كَانَ لَهُ إِخْوَةٌ فَلِأُمِّهِ

فَلِأُمِّهِ	الْخُلُثُ	فَإِنْ	كَانَ	لَهُ	إِخْوَةٌ	فَلِأُمِّهِ
تو اس کی ماں کے لئے	تیسرا حصہ	پھر اگر	ہوں	اس کے	بھائی بہن	تو اس کی ماں کے لئے

تو ماں کے لئے تہائی حصہ ہے پھر اگر اس (میت) کے کئی بہن بھائی ہوں تو ماں کا

۱۔ اس آیت سے وراثت کے احکام بیان کئے جا رہے ہیں، اس کے احکام میں کافی تفصیل ہے، انہیں جب تک باقاعدہ کسی کے پاس بیٹھ کر مشق کے ذریعے عمل نہ کیا جائے تب تک سمجھنا مشکل ہے اس لئے انہیں سمجھنے کیلئے باقاعدہ کسی علم میراث کے ماہر عالم کے پاس بیٹھ کر سمجھیں۔



## السُّدُسُ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِي بِهَا أَوْ

السُّدُسُ	مِنْ	بَعْدِ وَصِيَّةٍ	يُوصِي	بِهَا	أَوْ
چھٹا حصہ	سے	(اس) وصیت (کو پورا کرنے) کے بعد	(جو) وہ کرتا ہے	اس کی (جس کی) یا (اور)	
چھٹا حصہ ہو گا، (یہ سب احکام) اس وصیت (کو پورا کرنے) کے بعد (ہوں گے) جو وہ (فوت ہونے والا) کر گیا اور					

## دَيْنٍ ۚ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ لَا تَدْرُونَ أَيُّهُمْ

دَيْنٍ	ۚ	أَبَاؤُكُمْ	و	أَبْنَاؤُكُمْ	لَا تَدْرُونَ	أَيُّهُمْ
قرض (ادا کرنے کے بعد)		تمہارے ماں باپ	اور	تمہارے بیٹے	تم نہیں جانتے	ان میں سے کون
قرض (کی ادائیگی) کے بعد (ہوں گے)۔ تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے تمہیں معلوم نہیں کہ ان میں کون						

## أَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا ۚ فَرِيضَةٌ مِنَ اللَّهِ ۚ إِنْ

أَقْرَبُ	لَكُمْ	نَفْعًا	ۚ	فَرِيضَةٌ	مِنَ اللَّهِ	ۚ	إِنْ
زیادہ قریب ہے	تمہارے لئے	نفع (کے طور پر)		مقرر کیا ہوا حصہ	اللہ کی طرف سے		پیشک
تمہیں زیادہ نفع دے گا، (یہ) اللہ کی طرف سے مقرر کردہ حصہ ہے۔ پیشک							

## اللَّهُ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ۝ وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ

اللَّهُ	كَانَ	عَلِيمًا	حَكِيمًا	۝	وَلَكُمْ	نِصْفُ	مَا	تَرَكَ
اللہ ہے		علم والا	حکمت والا	اور	تمہارے لئے	آدھا حصہ	(اس کا) جو	چھوڑ جائیں
اللہ بڑے علم والا، حکمت والا ہے ۝ اور تمہاری بیویاں جو (مال) چھوڑ جائیں								

## أَزْوَاجُكُمْ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكُمْ وَلَدٌ فَإِنْ كَانَ لَهُنَّ

أَزْوَاجُكُمْ	إِنْ	لَمْ يَكُنْ	لَكُمْ	وَلَدٌ	فَإِنْ	كَانَ	لَهُنَّ
تمہاری بیویاں	اگر	نہ ہو	ان (بیویوں) کی	کوئی اولاد	پھر اگر	ہو	ان کی
اگر ان کی اولاد نہ ہو تو اس میں سے تمہارے لئے آدھا حصہ ہے، پھر اگر ان کی							

۱۔ میراث میں جو حصے مقرر کئے گئے ان کی مقدار کی مکمل حکمت اور مصلحت اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے، ہماری عقل و شعور کو اس کی گہرائی تک رسائی حاصل نہیں۔

وراثت وصیت پورا کرنے اور قرض کی ادائیگی کے بعد یہ ہوگی

دارقون اور ان کے حصوں کی مقدار کی مکمل حکمت و مصلحت اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے

بیوی کی میراث میں شہر کا حصہ



وَلَدٌ فَلَكُمْ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِنْ

وَلَدٌ	فَلَكُمْ	الرُّبُعُ	مِمَّا	تَرَكْنَ	مِنْ
کوئی اولاد	تو تمہارے لئے	چوتھا حصہ	(اس مال) سے جو	وہ چھوڑ گئیں	سے

اولاد ہو تو ان کے ترکہ میں سے تمہارے لئے چوتھائی حصہ ہے۔

بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِيْنَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ ط

بَعْدِ وَصِيَّةٍ (۱)	يُوصِيْنَ	بِهَا	أَوْ	دَيْنٍ
وصیت (پوری کرنے) کے بعد	وہ وصیت کریں	اس کی (جس کی)	یا (اور)	قرض (ادا کرنے کے بعد)

(یہ حصے) اس وصیت کے بعد (ہوں گے) جو انہوں نے کی ہو اور قرض (کی ادائیگی) کے بعد (ہوں گے)

وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكُمْ

وَلَهُنَّ	الرُّبُعُ	مِمَّا	تَرَكْتُمْ	إِنْ	لَمْ يَكُنْ	لَكُمْ
اور ان کے لئے	چوتھا حصہ	(اس مال) سے جو	تم چھوڑ جاؤ	اگر	نہ ہو	تمہارے لئے

اور اگر تمہارے اولاد نہ ہو تو تمہارے ترکہ میں سے عورتوں کے لئے چوتھائی حصہ

وَلَدٌ فَإِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ

وَلَدٌ	فَإِنْ	كَانَ	لَكُمْ	وَلَدٌ	فَلَهُنَّ	الثُّمُنُ
کوئی اولاد	پھر اگر	ہو	تمہارے لئے	کوئی اولاد	تو ان (بیویوں) کے لئے	آٹھواں حصہ

ہے، پھر اگر تمہارے اولاد ہو تو ان کا تمہارے ترکہ میں سے

مِمَّا تَرَكْتُمْ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوصُونَ بِهَا

مِمَّا	تَرَكْتُمْ	مِنْ	بَعْدِ وَصِيَّةٍ	تُوصُونَ	بِهَا
(اس مال) سے جو	تم چھوڑ جاؤ	سے	وصیت (پوری کرنے) کے بعد	تم وصیت کرو	اس کی (جس کی)

آٹھواں حصہ ہے (یہ حصے) اس وصیت کے بعد (ہوں گے) جو وصیت تم کر جاؤ

۱۔ وراثت تقسیم کرنے سے پہلے مرنے والی کی وصیت کو پورا کرنا اور اس کے اوپر جو قرض ہو اسے ادا کرنا ضروری ہے، اس کے بعد جو مال بچے وہ وارثوں میں ان کے حصوں کے مطابق تقسیم ہوگا۔



## اَوْ دَيْنٍ ۚ وَاِنْ كَانَ رَجُلٌ يُؤْرَثُ

اَوْ	دَيْنٍ	وَ	اِنْ	كَانَ	رَجُلٌ	يُؤْرَثُ
یا (اور)	قرض (ادا کرنے کے بعد)	اور	اگر	ہو	مرد	(جس کی) میراث تقسیم ہونی ہو
اور قرض (کی ادا ہوگی) کے بعد (ہوں گے۔) اور اگر کسی ایسے مرد یا عورت کا ترکہ تقسیم کیا جانا ہو						

## كَلَّةً اَوْ امْرَاً ۚ وَلِلْاُخْتِ اَوْ

كَلَّةً	اَوْ امْرَاً	وَ	لِلْاُخْتِ	اَوْ
کلالہ (جس کے ماں باپ اور اولاد نہ ہو)	یا عورت (کلالہ ہو)	اور	اس کا	(ماں کی طرف سے) ایک بھائی یا
جس نے ماں باپ اور اولاد (میں سے) کوئی نہ چھوڑا اور (صرف) ماں کی طرف سے اس کا ایک بھائی یا				

## اُخْتٍ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا الشَّدُشُ ۚ فَإِنْ

اُخْتٍ	فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا	الشَّدُشُ	فَإِنْ
ایک بہن (ہو)	تو ان دونوں میں سے ہر ایک کے لئے	چھٹا حصہ	پھر اگر
ایک بہن ہو تو ان میں سے ہر ایک کے لئے چھٹا حصہ ہو گا پھر اگر			

## كَانُوا اَكْثَرَ مِمَّنْ ذَلِكَ فَهُمْ شُرَكَاءُ فِي

كَانُوا	اَكْثَرَ	مِمَّنْ ذَلِكَ	فَهُمْ	شُرَكَاءُ	فِي
وہ ہوں	زیادہ	اس سے (ایک سے)	تو وہ	شریک ہیں	میں
وہ (ماں کی طرف والے) بہن بھائی ایک سے زیادہ ہوں تو سب تہائی میں					

## الْمُتْلُثِّ مِمَّنْ بَعْدَ وَصِيَّةٍ يُؤْصَىٰ بِهَا اَوْ

الْمُتْلُثِّ	مِمَّنْ	بَعْدَ وَصِيَّةٍ <sup>(۱)</sup>	يُؤْصَىٰ	بِهَا	اَوْ
تیسرے حصے	سے	وصیت (پوری کرنے) کے بعد	(جو) وصیت کی جائے	اس کی (جس کی)	یا (اور)
شریک ہوں گے (یہ دونوں صورتیں بھی) میت کی اس وصیت اور					

① میت کی طرف سے کی گئی وصیت اس کے مال کے تیسرے حصے سے پوری کی جائے گی، اس سے زائد کی وصیت وارثوں کی اجازت پر موقوف ہے، وہ چاہیں تو زائد مقدار اپنے اپنے حصوں سے دے سکتے ہیں۔



## دَيْنٌ غَيْرَ مُضَارٍّ وَصِيَّةً مِّنَ اللَّهِ وَ

دَيْنٌ	غَيْرَ مُضَارٍّ	وَصِيَّةً	مِّنَ	اللَّهِ	وَ
قرض (ادا کرنے کے بعد)	(ورثاء کو) نقصان پہنچانے بغیر	(یہ) حکم ہے	کی طرف سے	اللہ	اور
قرض (کی ادائیگی) کے بعد ہوں گی جس (وصیت) میں اس نے (ورثاء کو) نقصان نہ پہنچایا ہو۔ یہ اللہ کی طرف سے					

## اللَّهُ عَلَيْهِمْ حَلِيمٌ ۝ تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَ

اللَّهُ	عَلَيْهِمْ	حَلِيمٌ ۝	تِلْكَ	حُدُودُ اللَّهِ ۝ (۱)	وَ	مَنْ	يُطِيعِ	اللَّهُ	وَ
اللہ	علم والا	حلم والا	یہ	اللہ کی حدیں	اور	جو	اطاعت کرے	اللہ (کی)	اور
حکم ہے اور اللہ بڑے علم والا، بڑے حلم والا ہے ۝ یہ اللہ کی حدیں ہیں اور جو اللہ اور									

## رَسُولَهُ يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ

رَسُولَهُ	يُدْخِلْهُ	جَنَّاتٍ	تَجْرِي	مِنْ	تَحْتِهَا	الْأَنْهَارُ
اس کے رسول (کی)	وہ داخل کرے گا اسے	باغات (میں)	بہتی ہیں	سے	ان کے نیچے	نہریں
اللہ کے رسول کی اطاعت کرے تو اللہ اسے جنتوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔						

## خُلِدِينَ فِيهَا ۚ وَذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝ وَمَنْ

خُلِدِينَ	فِيهَا	وَ	ذَلِكَ	الْفَوْزُ	الْعَظِيمُ ۝	وَ	مَنْ
ہمیشہ رہنے والے	ان (باغوں) میں	اور	یہ	کامیابی	بڑی	اور	جو
ہمیشہ ان میں رہیں گے، اور یہی بڑی کامیابی ہے ۝ اور جو							

## يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَتَعَدَّ

يَعْصِ	اللَّهُ	وَ	رَسُولَهُ	وَ	يَتَعَدَّ
نافرمانی کرے	اللہ (کی)	اور	اس کے رسول (کی)	اور	گزر جائے
اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے اور اس کی (تمام) حدوں سے					

۱۔ وراثت کے مسائل کو اللہ تعالیٰ نے اپنی حدود قرار دیا اور ان کے توڑنے کو اللہ تعالیٰ کی حدیں توڑنا قرار دیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ میراث کی تقسیم میں ظلم کرنا عذاب الہی کا باعث ہے۔ اس سے ان مسلمانوں کو عبرت پکڑنی چاہئے جو لڑکیوں یا دوسرے وارثوں کو وراثت سے محروم کرتے ہیں۔ حدیث مبارکہ ہے "جو اپنے وارث کو میراث سے محروم کرے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے جنت میں اس کے حصے سے محروم کر دے گا۔"

تقسیم میراث میں اللہ و رسول کی اطاعت حصول جنت کا ذریعہ ہے

میراث کی تقسیم میں ظلم کرنا عذاب الہی کا باعث ہے



## حُدُودَ كَيْدٍ خَلَهُ نَارًا خَالِدًا فِيهَا ۖ وَ

حُدُودُكَ	يُدْخِلُهُ	نَارًا	خَالِدًا <sup>(۱)</sup>	فِيهَا	وَ
اس کی حدوں (ے)	(اللہ) داخل کرے گا اے	آگ (میں)	ہمیشہ رہنے والا	اس میں	اور

گزر جائے تو اللہ اسے آگ میں داخل کرے گا جس میں (وہ) ہمیشہ رہے گا اور

## لَهُ عَذَابٌ مُّهِينٌ ۚ وَالَّتِي يَأْتِيَنَّ الْفَاحِشَةَ

لَهُ	عَذَابٌ	مُّهِينٌ <sup>(۳)</sup>	وَ	الَّتِي	يَأْتِيَنَّ	الْفَاحِشَةَ
اس کے لئے	عذاب	ذلیل و رسوا کر دینے والا	اور	وہ جو	ارتکاب کر لیں	بے حیائی (بدکاری کا)

اس کے لئے رسوا کن عذاب ہے ○ اور تمہاری عورتوں میں سے جو

## مِنْ نِّسَائِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوا عَلَيْهِنَّ أَرْبَعَةٌ مِّنْكُمْ قَانُ

مِنْ نِّسَائِكُمْ	فَاسْتَشْهِدُوا	عَلَيْهِنَّ	أَرْبَعَةٌ	مِّنْكُمْ	قَانُ
تمہاری عورتوں میں سے	تو گواہی طلب کرو	ان پر	چار (مردوں کی)	اپنے میں سے	پھر اگر

بدکاری کر لیں ان پر انہوں میں سے چار مردوں کی گواہی لو پھر اگر

## شَهِدُوا وَقَامَ مَسْكَوْهُنَّ فِي الْبُيُوتِ حَتَّى يَتَوَقَّهِنَّ

شَهِدُوا	فَآمَسِكُوهُنَّ <sup>(۲)</sup>	فِي	الْبُيُوتِ	حَتَّى	يَتَوَقَّهِنَّ
وہ گواہی دے دیں	تو روک لو، بند کر دو انہیں	میں	گھروں	یہاں تک کہ	آجائے انہیں

وہ گواہی دے دیں تو ان عورتوں کو گھر میں بند کر دو یہاں تک کہ موت ان (کی زندگی) کو

## الْمَوْتُ أَوْ يَجْعَلَ اللَّهُ لَهُنَّ سَبِيلًا ۝۱۵ وَالَّذِينَ

الْمَوْتُ	أَوْ	يَجْعَلَ	اللَّهُ	لَهُنَّ	سَبِيلًا <sup>(۱۵)</sup>	وَ	الَّذِينَ
موت	یا	بنادے	اللہ	ان کے لئے	کوئی راہ	اور	وہ دو (مرد و عورت) جو

پورا کر دے یا اللہ ان کے لئے کوئی راستہ بنا دے ○ اور تم میں جو مرد عورت

۱۔ کسی بھی حد شرعی کو توڑنا حرام ہے لیکن تمام حدود کو توڑنے والا کافر ہے یعنی جو ایمان کی حد بھی توڑ دیتا ہے اور اس مقام پر بھی مراد ہے کیونکہ یہاں نافرمان کیلئے ہمیشہ جہنم میں داخلے کی وعید ہے اور جہنم میں ہمیشہ کافر ہی رہے گا، مسلمان نہیں۔

۲۔ زانیہ عورتوں کو موت آنے تک گھروں میں قید رکھنے کا حکم زنا سے متعلق کوڑوں اور رجم کی سزا مقرر ہونے سے پہلے تھا جب زنا کی حد کے بارے میں احکام نازل ہوئے تو یہ حکم منسوخ ہو گیا۔ زنا اور قذف کی سزائے ایمان، سورہ نور آیت نمبر ۲ اور ۴ میں بیان ہوا ہے۔

ابتداءً اسلام میں زانیہ عورتوں کی سزا

زانیہ مرد و عورت کی بعد میں مقرر ہونے والی ایک سزا



## يَا تَبَيَّنْهَا مِنْكُمْ قَادُوا هُمَا قَاتٍ

يَا تَبَيَّنْهَا	مِنْكُمْ	قَادُوا هُمَا (۱)	قَاتٍ
ارتکاب کر لیں اس (بدکاری) کا	تم میں سے	تواذیت دو، تکلیف پہنچاؤ ان دونوں کو	پھر اگر

ایسا کام کریں ان کو تکلیف پہنچاؤ پھر اگر

## تَابَاوْاْ صِلَحًا قَا عَرَضُوا عَنْهُمَا ۖ إِنَّ اللَّهَ

تَابَاوْاْ	وْ	صِلَحًا	قَا عَرَضُوا	عَنْهُمَا	إِنَّ	اللَّهَ
وہ توبہ کر لیں	اور	(اپنی) اصلاح کر لیں	تو چھوڑ دو، درگزر کرو	ان دونوں سے	بیشک	اللہ

وہ توبہ کر لیں اور اپنی اصلاح کر لیں تو ان کا پیچھا چھوڑ دو۔ بیشک اللہ

## كَانَ تَوَّابًا رَّحِيمًا ۝۱۶۱ إِنَّمَا التَّوْبَةُ

كَانَ	تَوَّابًا	رَّحِيمًا ۝۱۶۱	إِنَّمَا	التَّوْبَةُ (۲)
ہے	بہت توبہ قبول کرنے والا	رحم فرمانے والا	صرف	(وہ) توبہ (جسے قبول کرنا)

بڑا توبہ قبول کرنے والا، مہربان ہے ○ وہ توبہ جس کا قبول کرنا

## عَلَى اللَّهِ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ الشُّوْعَ بِجَهَالَةٍ

عَلَى اللَّهِ	لِلَّذِينَ	يَعْمَلُونَ	الشُّوْعَ	بِجَهَالَةٍ
اللہ پر (اس کے فضل سے لازم ہے)	ان لوگوں کی ہے جو	کر لیتے ہیں	برائی	نادانی کے ساتھ

اللہ نے اپنے فضل سے لازم کر لیا ہے وہ انہیں کی ہے جو نادانی سے برائی کر بیٹھیں

## ثُمَّ يَتُوبُونَ مِنْ قَرِيبٍ فَأُولَٰئِكَ يَتُوبُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ ۖ

ثُمَّ	يَتُوبُونَ	مِنْ	قَرِيبٍ (۳)	فَأُولَٰئِكَ	يَتُوبُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ
پھر	وہ توبہ کر لیتے ہیں	سے	قریب (تھوڑی دیر میں)	تو یہ لوگ	توبہ قبول فرمائے گا اللہ ان کی

پھر تھوڑی دیر میں توبہ کر لیں ایسوں پر اللہ اپنی رحمت سے رجوع کرتا ہے

۱۔ دنیا کی سزا پہلے ایذا دینا مقرر کی گئی، پھر قید کرنا، پھر کوڑے مارنا یا سنگسار کرنا۔ یہ آیت بھی راجح قول کے مطابق حد دنیا کی آیت سے منسوخ ہے۔ ۲۔ سچی توبہ کے یہ معنی ہیں کہ بندہ گناہ کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سمجھتے ہوئے اس پر توبہ دیر میں ہو کر فوراً چھوڑ دے اور آئندہ کبھی اس گناہ کے پاس نہ جانے کا سچے دل سے پورا عزم کرے اور جن گناہوں کا ازالہ ہوتا ہے ان کا ازالہ کرے جیسے نماز روزہ ترک کیا تو قضا کرے اور کسی کا ناحق مال لیا جیسے چوری، غصب یا رشوت میں تو اسے واپس لوٹائے اور جہاں معافی مانگنا ضروری ہو وہاں معافی مانگے۔ ۳۔ یہاں ”یہاں تھوڑی دیر“ سے مراد موت کے وقت عالم بالا کی چیزیں نظر آنے سے پہلے تک کا وقت ہے۔



ان لوگوں کا بیان جن کی توبہ قبول نہیں

وَ كَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ۝۱۷ وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِينَ

و	كَانَ	اللَّهُ	عَلِيمًا ۝۱۷	و	لَيْسَتِ	التَّوْبَةُ	لِلَّذِينَ
اور	ہے	اللہ	علم والا	اور	نہیں ہے	توبہ	ان لوگوں کی جو

اور اللہ علم و حکمت والا ہے ۝ اور ان لوگوں کی توبہ نہیں جو

يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ حَتَّىٰ إِذَا حَضَرَ أَحَدَهُمْ

يَعْمَلُونَ	السَّيِّئَاتِ	حَتَّىٰ	إِذَا	حَضَرَ	أَحَدَهُمْ
کرتے رہتے ہیں	برائیاں	یہاں تک کہ	جب	آنے لگتی ہے	ان میں سے کسی ایک (کو)

گناہوں میں لگے رہتے ہیں یہاں تک کہ جب ان میں کسی کو

الْمَوْتُ قَالَ إِيَّيْ تَبْتُ النَّ وَ لَا الَّذِينَ يَمُوتُونَ

الْمَوْتُ	قَالَ	إِيَّيْ	تَبْتُ	النَّ	و	لَا	الَّذِينَ	يَمُوتُونَ
موت	(تو) کہتا ہے	پیشک میں	میں نے توبہ کی	اب	اور	نہ	ان لوگوں کی جو	مر جائیں

موت آئے تو کہنے لگے اب میں نے توبہ کی اور نہ ان لوگوں کی (کوئی توبہ ہے) جو

وَهُمْ كُفَّارٌ ۝۱۸ أُولَٰئِكَ أَعْتَدْنَا لَهُم عَذَابًا

وَهُمْ	كُفَّارٌ ۝۱۸	أُولَٰئِكَ	أَعْتَدْنَا	لَهُم	عَذَابًا
اور (حالات)	وہ	یہ لوگ	ہم نے تیار کر رکھا ہے	ان کے لئے	عذاب

کفر کی حالت میں مریں۔ ان کے لئے ہم نے دردناک عذاب

أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَرِثُوا

أَيُّهَا ۝۱۹	الَّذِينَ	آمَنُوا	لَا يَحِلُّ	لَكُمْ	أَنْ	تَرِثُوا
در دناک	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	حلال نہیں	تمہارے لئے	کہ تم وارث بن جاؤ

تیار کر رکھا ہے ۝ اے ایمان والو! تمہارے لئے حلال نہیں کہ تم زبردستی

۱۔ اسلام میں توبہ کا قانون بتانا صحت و علم پر مبنی ہے۔ جن دینوں میں توبہ نہیں ان کے ماننے والے گناہ پر زیادہ دلیہ ہوتے ہیں کیونکہ مانوس جرم پر دلیر کر دیتی ہے اور معافی کی امید توبہ پر ابھارتی ہے۔ جس شخص کو چھانسی کی سزا سنائی گئی ہو اسے سب سے جدا قید میں رکھا جاتا ہے تاکہ کسی اور کو قتل نہ کر دے کیونکہ وہ اپنی زندگی سے مایوس ہو چکا ہے اور جسے ایک مقررہ مدت تک سزا کے بعد رہائی کا حکم ہو اسے دیگر مجرموں کے ساتھ قید میں رکھا جاتا ہے، اس سے یہ خطرہ نہیں ہوتا کیونکہ اسے رہائی کی امید ہے۔

مور قتل کا زبردستی وارث بننے اور ان کے مہر پر قبضہ جانے کی جاہلانہ رسم کا فائدہ



النِّسَاءَ كَرِهًا<sup>(۱)</sup> وَلَا تَعْضُلُوهُنَّ لِيَتَذَهَبُوا بِبَعْضِ مَا

النِّسَاءَ	كَرِهًا <sup>(۱)</sup>	وَلَا تَعْضُلُوهُنَّ	لِيَتَذَهَبُوا بِبَعْضِ	مَا
عورتوں (کے)	زبردستی	اور	نہ روکوا نہیں	تاکہ لے لو کچھ حصہ (اس سے) جو

عورتوں کے وارث بن جاؤ اور عورتوں کو اس نیت سے روک نہیں کہ جو مہر تم نے انہیں دیا تھا

اتَّيْسُوهُنَّ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَنَّ بِفَاحِشَةٍ مُبَيَّنَةٍ<sup>(۲)</sup> وَ

اتَّيْسُوهُنَّ	إِلَّا أَنْ	يَأْتِيَنَّ	بِفَاحِشَةٍ	مُبَيَّنَةٍ	وَلَا
تم نے دیا نہیں	مگر	یہ کہ	وہ ارتکاب کریں	بے حیائی کا	کھلی، صریح اور

اس میں سے کچھ لے لو سوائے اس صورت کے کہ وہ کھلی بے حیائی کا ارتکاب کریں اور

عَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ<sup>(۳)</sup> فَإِنْ كَرِهْتُمُوهُنَّ

عَاشِرُوهُنَّ	بِالْمَعْرُوفِ	فَإِنْ	كَرِهْتُمُوهُنَّ
گزر بسر کرو، برتاؤ کرو ان سے	بھلائی کے ساتھ (اچھے طریقے سے)	پھر اگر	تم ناپسند کرو انہیں

ان کے ساتھ اچھے طریقے سے گزر بسر کرو پھر اگر تمہیں وہ ناپسند ہوں

فَعَسَى أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَيَجْعَلَ اللَّهُ فِيهِ

فَعَسَى	أَنْ	تَكْرَهُوا	شَيْئًا	وَيَجْعَلَ	اللَّهُ	فِيهِ
تو قریب ہے	کہ	تم ناپسند کرو	کسی چیز (کو)	اور	بنادے، رکھ دے	اللہ اس میں

تو ہو سکتا ہے کہ کوئی چیز تمہیں ناپسند ہو اور اللہ اس میں

خَيْرًا كَثِيرًا<sup>(۴)</sup> وَإِنْ أَرَدْتُمْ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّكَانَ زَوْجٍ<sup>(۵)</sup>

خَيْرًا	كَثِيرًا <sup>(۴)</sup>	وَ	إِنْ	أَرَدْتُمْ	اسْتِبْدَالَ	زَوْجٍ	مَّكَانَ	زَوْجٍ <sup>(۵)</sup>
بھلائی	کثیر، بہت	اور	اگر	تم ارادہ کرو	ایک بیوی تبدیل کرنے (کا)	(دوسری) بیوی کی جگہ		

بہت بھلائی رکھ دے ○ اور اگر تم ایک بیوی کے بدلے دوسری بیوی بدلنا چاہو

۱۔ اسلام سے پہلے اہل عرب کا یہ دستور تھا کہ لوگ مال کی طرح اپنے رشتہ داروں کی بیویوں کے بھی وارث بن جاتے تھے پھر اگر چاہتے تو مہر کے بغیر انہیں اپنی زوجیت میں رکھتے یا کسی اور کے ساتھ شادی کر دیتے اور ان کا مہر خود لے لیتے یا انہیں آگے شادی نہ کرنے دیتے بلکہ اپنے پاس ہی رکھتے تاکہ انہیں جو مال وراثت میں ملے وہ ان لوگوں کو دیدیں اور جب یہ ان کی جان چھوڑیں یا عورتوں کو اس لئے روک رکھتے کہ یہ مہر جائیں گی تو یہ روکنے والے لوگ ان کے وارث بن جائیں۔ الغرض وہ عورتیں ان کے ہاتھ میں بالکل مجبور ہوتیں اور اپنے اختیار سے کچھ بھی نہ کر سکتی تھیں اس رسم کو مٹانے کے لئے یہ آیت نازل فرمائی گئی۔



وَأَتَيْتُمْ أَحَدَ هُنَّ قِطَارًا فَلَا تَأْخُذُوا مِنْهُ شَيْئًا

وَأَتَيْتُمْ	أَحَدَ هُنَّ	قِطَارًا (۱)	فَلَا تَأْخُذُوا	مِنْهُ	شَيْئًا
اور	تم نے دے دیا	ان میں سے ایک (کو)	کثیر مال	تو نہ لو	اس سے کچھ

اور تم اسے ڈھیروں مال دے چکے ہو تو اس میں سے کچھ واپس نہ لو۔

أَتَاخُذُوهُ بِهَتَانَا وَإِثْمًا مُبِينًا ۝۲۰ وَكَيْفَ

أَتَاخُذُوهُ	بِهَتَانَا	وَ	إِثْمًا مُبِينًا ۝۲۰	وَكَيْفَ
کیا تم لوگ اسے	بہتان	اور	کھلے گناہ (سے)	اور کیسے

کیا تم کوئی جھوٹ باندھ کر اور کھلے گناہ کے مرتکب ہو کر وہ لوگ ۝ اور تم

تَأْخُذُوهُ وَقَدْ أَقْضَىٰ بَعْضُكُمُ إِلَىٰ بَعْضٍ وَ

تَأْخُذُوهُ	وَ	قَدْ	أَقْضَىٰ	بَعْضُكُمُ	إِلَىٰ	بَعْضٍ	وَ
تم لوگ اسے	اور (حالانکہ)	تحقیق، بیشک	پہنچ چکا	تمہارا بعض	تک	بعض	اور

وہ (مال) کیسے واپس لے سکتے ہو حالانکہ تم (تنہائی میں) ایک دوسرے سے مل چکے ہو اور

أَخَذَنَ مِنْكُمْ مِّيثَاقًا غَلِيظًا ۝۲۱ وَلَا تَنْكِحُوا مَا نَكَحَ

أَخَذَنَ	مِنْكُمْ	مِّيثَاقًا	غَلِيظًا ۝۲۱	وَ	لَا تَنْكِحُوا	مَا	نَكَحَ
لے چکی ہیں (وہ بیویاں)	تم سے	عہد	مضبوط	اور	نہ نکاح کرو	جن سے	نکاح کیا

وہ تم سے مضبوط عہد (بھی) لے چکی ہیں ۝ اور اپنے باپ دادا کی

أَبَاؤُكُمْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ

أَبَاؤُكُمْ	مِنَ النِّسَاءِ	إِلَّا	مَا	قَدْ	سَلَفَ
تمہارے باپ دادا (نے)	سے	مگر	وہ جو	تحقیق، بیشک	پہلے ہو چکا (معاف ہے)

منکوحہ سے نکاح نہ کرو البتہ جو پہلے ہو چکا (وہ معاف ہے۔)

۱۔ اس آیت میں ڈھیروں مال دینے کا تذکرہ ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ زیادہ مہر مقرر کرنا جائز ہے اگرچہ بہتر کم مہر ہے یا اتنا مہر کہ جس کی ادائیگی آسان ہو۔

۲۔ زمانہ جاہلیت میں رواج تھا کہ باپ کے انتقال کے بعد بیٹا اپنی سگی ماں کو چھوڑ کر باپ کی دوسری بیوی سے شادی کر لیتا تھا، اس آیت میں ایسا کرنے سے منع کیا گیا۔

مرکز قرآن سے مہر واپس نہیں لے سکتے

باپ دادا کی منکوحہ سے نکاح حرام ہے



إِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَمَقْتًا ۖ وَسَاءَ سَبِيلًا ۝

إِنَّهٗ	كَانَ	فَاحِشَةً	وَمَقْتًا	وَسَاءَ	سَبِيلًا ۝
بیشک وہ (فعل)	ہے	بے حیائی	اور	غضب (کاسب)	اور بہت برا ہے راستہ

بیشک یہ بے حیائی اور غضب کا سبب ہے، اور یہ بہت برا راستہ ہے ۝

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ

حُرِّمَتْ	عَلَيْكُمْ	أُمَّهَاتُكُمْ	وَبَنَاتُكُمْ	وَأَخَوَاتُكُمْ
حرام کی گئیں	تمہارے اوپر	تمہاری مائیں	اور تمہاری بیٹیاں	اور تمہاری بہنیں

تم پر حرام کر دی گئیں تمہاری مائیں اور تمہاری بیٹیاں اور تمہاری بہنیں اور

عَمَّيُّكُمْ وَخُلَاتُكُمْ وَبَنَاتُ الْأَخِ وَبَنَاتُ الْأُخْتِ

عَمَّيُّكُمْ	وَبَنَاتُ الْأَخِ	وَبَنَاتُ الْأُخْتِ
تمہاری پھوپھیاں	اور تمہاری خالائیں	اور تمہاری بھائی کی بیٹیاں

تمہاری پھوپھیاں اور تمہاری خالائیں اور تمہاری بھتیجیاں اور تمہاری بھانجیاں اور

أُمَّهَاتُكُمُ اللَّاتِي أَرْضَعْنَكُمْ وَأَخَوَاتُكُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ

أُمَّهَاتُكُمُ	اللَّاتِي	أَرْضَعْنَكُمْ	وَأَخَوَاتُكُمُ	مِنَ الرَّضَاعَةِ
تمہاری (وہ) مائیں	جنہوں نے	دودھ پلایا تمہیں	اور تمہاری بہنیں	سے دودھ پینے کے رشتے

تمہاری وہ مائیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا اور دودھ (کے رشتے) سے تمہاری بہنیں

وَأُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ وَرَبَّائِكُمُ اللَّاتِي فِي حُجُورِكُمْ

وَأُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ	وَرَبَّائِكُمُ	اللَّاتِي	فِي حُجُورِكُمْ
اور تمہاری بیویوں کی مائیں	اور تمہاری بیویوں کی بیٹیاں	جو	تمہاری گودوں میں (پرورش پاتی ہیں)

اور تمہاری بیویوں کی مائیں اور تمہاری بیویوں کی وہ بیٹیاں جو تمہاری گود میں ہیں

۱۔ رضاعی رشتے دودھ کے رشتوں کو کہتے ہیں۔ رضاعی مائیں اور رضاعی بہن بھائیوں سے بھی نکاح حرام ہے بلکہ رضاعی بھتیجے، بھانجے، خالہ، ماسوں وغیرہ

سب سے نکاح حرام ہے۔

مائیں، بیٹیاں اور بہنوں وغیرہ سے نکاح کرنا حرام ہے



مِّن نِّسَائِكُمُ الَّتِي دَخَلْتُم بِهِنَّ فَإِن

مِّن	نِّسَائِكُمُ	الَّتِي	دَخَلْتُم	بِهِنَّ	فَإِن
سے	تمہاری (ان) بیویوں	جو	تم نے صحبت کر لی	ان کے ساتھ	پھر اگر

(جو ان بیویوں سے ہوں) جن سے تم ہم بستری کر چکے ہو پھر اگر

لَمْ تَكُونُوا دَخَلْتُم بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ

لَمْ تَكُونُوا دَخَلْتُم	بِهِنَّ	فَلَا جُنَاحَ
تم نے صحبت نہ کی ہو	ان کے ساتھ	تو نہیں گناہ (ان بیٹیوں سے نکاح کرنے میں)

تم نے ان (بیویوں) سے ہم بستری نہ کی ہو تو ان کی بیٹیوں سے نکاح کرنے میں

عَلَيْكُمْ وَحَلَائِلُ أَبْنَائِكُمُ الَّذِينَ مِنْ أَصْلَابِكُمْ

عَلَيْكُمْ	وَ	حَلَائِلُ أَبْنَائِكُمُ	الَّذِينَ	مِنْ	أَصْلَابِكُمْ
تمہارے اوپر	اور	تمہارے (ان) بیٹوں کی بیویاں	جو	سے	تمہاری پشتوں

تم پر کوئی حرج نہیں اور تمہارے حقیقی بیٹوں کی بیویاں

وَأَنْ تَجْمَعُوا بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ إِلَّا مَا قَدْ

وَأَنْ	تَجْمَعُوا	بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ	إِلَّا	مَا	قَدْ
اور	تم جمع کرو	دو بہنوں کے درمیان	مگر	وہ جو	پیشک

اور دو بہنوں کو اکٹھا کرنا (حرام ہے)۔ البتہ جو

سَلَفٌ إِنْ اللَّهُ كَانَ غَفُورًا رَّحِيمًا

سَلَفٌ	إِنْ	اللَّهُ	كَانَ	غَفُورًا	رَّحِيمًا
پہلے ہو چکا	پیشک	اللہ	ہے	بخشنے والا	رحم فرمانے والا

پہلے گزر گیا۔ پیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○

۱۔ اس سے معلوم ہوا کہ منہ بولے بیٹوں کی عورتوں کے ساتھ نکاح جائز ہے اور رضاعی بیٹے کی بیوی بھی حرام ہے کیونکہ وہ کسی بیٹے کے حکم میں ہے اور پوتے پر پوتے بھی بیٹوں میں داخل ہیں۔



# وَالْحَصْدُ

5



## وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ

و	الْمُحْصَنَاتُ	مِنْ	النِّسَاءِ	إِلَّا	مَا	مَلَكَتْ
اور	(حرام کی گئیں) شوہر والیاں	سے	عورتوں	مگر	جو (جن کے)	مالک ہوئے

اور شوہر والی عورتیں تم پر حرام ہیں سوائے کافروں کی عورتوں کے جو تمہاری

## أَيِّسَانَكُمْ ۚ كَتَبَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ ۚ وَاحِلًا لَكُمْ مَّا

أَيِّسَانَكُمْ	كَتَبَ اللَّهُ	عَلَيْكُمْ	وَ	أَحِلَّ	لَكُمْ	مَا
تمہارے دائیں ہاتھ	اللہ کا لکھا ہوا	تمہارے اوپر	اور	حلال کی گئیں	تمہارے لئے	جو

ملک میں آجائیں۔ یہ تم پر اللہ کا لکھا ہوا ہے اور ان عورتوں کے علاوہ

## وَرَأَىٰ ذُلِكُمُ أَنْ تَبْتَغُوا بِأَمْوَالِكُمْ

وَرَأَىٰ ذُلِكُمُ	أَنْ	تَبْتَغُوا	بِأَمْوَالِكُمْ <sup>(۱)</sup>
ان (حرام کردہ) کے علاوہ (ہیں)	کہ	تم تلاش کرو	اپنے مالوں (مہروں) کے ذریعے

سب تمہیں حلال ہیں کہ تم انہیں اپنے مالوں کے ذریعے

## مُحْصِنِينَ غَيْرَ مُسْفِحِينَ ۖ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ

مُحْصِنِينَ	غَيْرَ مُسْفِحِينَ	فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ <sup>(۲)</sup>
پاکدامن بننے والے، نکاح میں لانے والے (ہوں)	نہ کہ بدکاری کرنے والے (ہوں)	تو جو تم فائدہ اٹھانا چاہو

نکاح کرنے کو تلاش کرو نہ کہ زنا کرنے لئے تو ان میں سے جن عورتوں سے

## بِهِمْ مِّنْهُنَّ فَأَتَوْهُنَّ أَجُورَهُنَّ فَرِيضَةً ۖ

بِهِمْ	مِّنْهُنَّ	فَأَتَوْهُنَّ	أَجُورَهُنَّ	فَرِيضَةً
اس (نکاح) کا	ان سے	تو بے دوائیں	ان کے مہر	مقرر شدہ

نکاح کرنا چاہو ان کے مقررہ مہر انہیں دیدو

۱۔ اس آیت اور اس سے پہلی آیت میں بیان کردہ عورتوں کے علاوہ بھی کچھ عورتوں سے نکاح حرام ہے، جیسے چار عورتوں کی موجودگی میں پانچویں سے اور خالہ کی موجودگی میں اس کی بھانجی سے نکاح حرام ہے، البتہ یہ حرمت ہمیشہ کے لئے نہیں، نکاح میں موجود رکاوٹ ختم ہونے کے بعد نکاح ہو سکتا ہے۔

۲۔ قرآن مجید میں عورت سے ازدواجی تعلقات کے معاملے میں نفع اٹھانے کی صرف دو صورتیں بیان کی گئی ہیں: (۱) شرعی نکاح کے ذریعے۔ (۲) عورت جس صورت میں شرعی طور پر لونڈی بن جائے۔ لہذا اس کے علاوہ ہر صورت حرام ہے۔ مزید تفصیل تفسیر صراط الجنان، ج ۲، ص ۷۵ پر ملاحظہ فرمائیں۔



وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا تَرَضَيْتُمْ بِهِ

و	لَا	جُنَاحَ	عَلَيْكُمْ	فِيمَا	تَرَضَيْتُمْ	بِهِ
اور	نہیں	کوئی گناہ	تمہارے اوپر	(مہر کی مقدار) میں جو	تم آپس میں رضامند ہو جاؤ	اس پر

اور مقررہ مہر کے بعد اگر تم آپس میں (کسی مقدار پر) راضی ہو جاؤ تو اس میں

مِنْ بَعْدِ الْفَرِیْضَةِ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ۝۲۳

مِنْ	بَعْدِ الْفَرِیْضَةِ	إِنَّ	اللَّهَ	كَانَ	عَلِيمًا	حَكِيمًا	و	مَنْ
سے	مقررہ (مہر) کے بعد	بیشک	اللہ	ہے	علم والا	حکمت والا	اور	جو

تم پر کوئی گناہ نہیں۔ بیشک اللہ علم والا، حکمت والا ہے ۝ اور تم میں سے

لَمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا أَنْ يَنْكَحَ الْمُحْصَنَاتِ

لَمْ يَسْتَطِعْ	مِنْكُمْ	طَوْلًا	أَنْ	يَنْكَحَ	الْمُحْصَنَاتِ
طاقت نہ رکھے	تم میں سے	(اتنی) مالی وسعت، قدرت	کہ	نکاح کرے	آزاد عورتوں

جو کوئی اتنی قدرت نہ رکھتا ہو کہ آزاد مسلمان عورتوں سے

الْمُؤْمِنَاتِ فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ

الْمُؤْمِنَاتِ	فَمِنْ	مَّا	مَلَكَتْ	أَيْمَانُكُمْ
ایمان والیوں (سے)	تو (ان) سے	(نکاح کر لے)	جو (جن کے)	مالک ہوئے

نکاح کر سکے تو ان مسلمان کنیزوں سے نکاح کر لے

مَنْ فَتَيْتُكُمْ الْمُؤْمِنَاتِ ۚ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِإِيمَانِكُمْ ۚ

مَنْ	فَتَيْتُكُمْ	الْمُؤْمِنَاتِ	وَاللَّهُ	أَعْلَمُ	بِإِيمَانِكُمْ
سے	تمہاری کنیزوں	ایمان والیوں	اور	اللہ	خوب جانتا ہے

جو تمہاری ملک ہیں اور اللہ تمہارے ایمان کو خوب جانتا ہے۔

۱۔ جو شخص آزاد عورت سے نکاح کی قدرت اور وسعت نہ رکھتا ہو تو وہ کسی مسلمان کی مومنہ کنیز سے اس کے مالک کی اجازت کے ساتھ نکاح کر سکتا ہے۔  
یعنی کنیز سے نکاح نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ مالک کے لئے نکاح کے بغیر ہی حلال ہے۔

مقررہ مہر میں باقی رضامندی سے کی جاتی ہو سکتی ہے

دوسرے شخص کی باندگی سے نکاح کی اجازت

باندیوں سے نکاح باعث عار سمجھنے کی تردید



بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ ۖ فَإِنَّكُمْ حَوْهٌ بِإِذْنِ أَهْلِ هُنَّ وَ

بَعْضُكُمْ	مِّنْ بَعْضٍ	فَإِنَّكُمْ حَوْهٌ	بِإِذْنِ أَهْلِ هُنَّ	وَ
تمہارے بعض	بعض سے (ہیں)	تو نکاح کر لو ان (کنیزوں) سے	ان کے مالکوں کی اجازت سے	اور

تم سب آپس میں ایک جیسے ہو تو ان کے مالکوں کی اجازت سے ان سے نکاح کر لو اور

أَتَوْهُنَّ أَجُورَهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ مُحْصَنَاتٌ

أَتَوْهُنَّ	أَجُورَهُنَّ	بِالْمَعْرُوفِ	مُحْصَنَاتٌ
دوا نہیں	ان کے مہر	بھلائی کے ساتھ (اچھے طریقے سے)	پاکدامن بننے والیاں، نکاح کرنے والیاں (ہوں)

اچھے طریقے سے انہیں ان کے مہر دید و اس حال میں کہ وہ نکاح کرنے والی ہوں،

غَيْرَ مُسْفِحَةٍ وَلَا مُتَّخِذَةٍ أَخْدَانٍ ۚ فَإِذَا

غَيْرَ مُسْفِحَةٍ	وَلَا	مُتَّخِذَةٍ	أَخْدَانٍ	فَإِذَا
نہ کہ بدکاری کرنے والیاں (ہوں)	اور نہ	بنانے والیاں (ہوں)	چھپے آشنا، خفیہ دوست	پھر جب

نہ زنا کرنے والی اور نہ پوشیدہ آشنا بنانے والی۔ پھر جب

أُحْصِنَ فَإِنَّ أَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا

أُحْصِنَ	فَإِنَّ	أَتَيْنَ	بِفَاحِشَةٍ	فَعَلَيْهِنَّ	نِصْفُ	مَا
ان کا نکاح ہو جائے	تو اگر	وہ ارتکاب کریں	کسی بے حیائی کا	تو ان پر	آدھی (ہے)	جو

ان کا نکاح ہو جائے تو اگر وہ کسی بے حیائی کا ارتکاب کریں تو ان پر آزاد عورتوں

عَلَى الْمُحْصَنَاتِ مِنَ الْعَذَابِ ۚ ذَٰلِكَ لِمَنْ

عَلَى الْمُحْصَنَاتِ	مِنَ	الْعَذَابِ	ذَٰلِكَ	لِمَنْ
آزاد عورتوں پر (ہے)	سے	(شرعی) سزا	یہ (کنیزوں سے نکاح)	(اس) کے لئے جو (جسے)

کی نسبت آدھی سزا ہے۔ یہ تم میں سے اس شخص کے لئے مناسب ہے

①۔ ذانیہ باندی خواہ کنواری ہو یا شادی شدہ، اس کی سزا آزاد کنواری عورت کی سزا سے آدھی یعنی پچاس کوڑے ہے۔ شادی شدہ باندی کو آزاد عورت کی طرح رجم نہیں کیا جائے گا کیونکہ رجم میں تصنیف یعنی اس سزا کو آدھا کرنا ممکن نہیں۔ ②۔ بہتر یہ ہے کہ آزاد عورت سے نکاح کیا جائے اور باندی سے نکاح کرنے سے بچا جائے البتہ جسے زنا میں پڑنے کا ڈر ہو اسے دوسرے کی باندی سے نکاح جائز ہے اگرچہ اس صورت میں بھی مہر کرنا اور پرہیز گار رہنا افضل ہے۔ نوٹ: فی زنا بین الاقوامی طور پر مرد کو ظلام اور عورت کو لوٹڑی بنانے کا قانون ختم ہو چکا ہے۔

باندیوں سے نکاح ان کے مالکوں کی اجازت سے اور پاکدامن بننے والی ہوں

شادی شدہ ذانیہ باندی کی شرعی سزا

باندی سے نکاح کس کے لئے بہتر ہے؟



## خَشِيَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ ۖ وَأَنْ تَصْبِرُوا خَيْرٌ

خَشِيَ	الْعَنَتَ	مِنْكُمْ	وَ	أَنْ	تَصْبِرُوا	خَيْرٌ
خوف ہوا، اندیشہ ہوا	بدکاری (میں پڑنے کا)	تم میں سے	اور	یہ کہ	تم صبر کرو	(یہ) بہتر (ہے)
جسے بدکاری (میں پڑ جانے) کا اندیشہ ہے اور تمہارا صبر کرنا تمہارے لئے						

## لَكُمْ ۖ وَاللَّهُ عَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝۲۵ يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ

لَكُمْ	وَ	اللَّهُ	عَفُورٌ	رَّحِيمٌ	يُرِيدُ	اللَّهُ	لِيُذْهِبَ
تمہارے لئے	اور	اللہ	بخشنے والا	مہربان	چاہتا ہے	اللہ	کہ بیان کر دے
بہتر ہے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۝ اللہ چاہتا ہے کہ اپنے احکام تمہارے لئے							

## لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِينَ مِنْ

لَكُمْ	وَ	يَهْدِيَكُمْ	سُنَنَ	الَّذِينَ	مِنْ
تمہارے لئے (اپنے احکام)	اور	رہنمائی کرے تمہاری	طریقوں (کی)	ان لوگوں کے جو	سے
بیان کر دے اور تمہیں تم سے پہلے لوگوں کے طریقے					

## قَبْلَكُمْ وَيَتُوبَ عَلَيْكُمْ ۖ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝۲۶

قَبْلَكُمْ	وَ	يَتُوبَ	عَلَيْكُمْ	وَ	اللَّهُ	عَلِيمٌ	حَكِيمٌ
تم سے پہلے (تھے)	اور	اپنی رحمت سے رجوع فرمائے تم پر	اور	اللہ	علم والا	حکمت والا	
بتا دے اور تم پر اپنی رحمت سے رجوع فرمائے اور اللہ علم و حکمت والا ہے ۝							

## وَاللَّهُ يُرِيدُ أَنْ يَتُوبَ عَلَيْكُمْ وَيُرِيدُ الَّذِينَ

وَاللَّهُ	يُرِيدُ	أَنْ	يَتُوبَ	عَلَيْكُمْ	وَالَّذِينَ
اللہ	چاہتا ہے	کہ	اپنی رحمت سے رجوع فرمائے تم پر	اور	وہ لوگ جو
اور اللہ تم پر اپنی رحمت سے رجوع فرمانا چاہتا ہے اور جو لوگ					

۱۔ اس سے مراد یہ ہے کہ عورتوں کے حرام یا حلال ہونے کے جس طرح احکام سابقہ آیات میں بیان ہوئے، اسی طرح احکام پچھلی شریعتوں میں بھی تھے۔



يَتَّبِعُونَ الشَّهَوَاتِ أَنْ تَمِيلُوا مَيْلًا عَظِيمًا ﴿٢٤﴾

يَتَّبِعُونَ	الشَّهَوَاتِ	أَنْ	تَمِيلُوا	مَيْلًا	عَظِيمًا ﴿٢٤﴾
پیروی کر رہے ہیں	خواہشات (کی)	کہ	تم ہٹ جاؤ (سیدھی راہ سے)	ہٹ جانا	بہت

اپنی خواہشات کی پیروی کر رہے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ تم سیدھی راہ سے بہت دور

يُرِيدُ اللَّهُ أَنْ يُخَفِّفَ عَنْكُمْ وَخُلِقَ

يُرِيدُ	اللَّهُ	أَنْ	يُخَفِّفَ	عَنْكُمْ	وَ	خُلِقَ
چاہتا ہے	اللہ	کہ	تخفیف کر دے، ہلکا کر دے	تم سے	اور	بنایا گیا ہے

ہو جاؤ ○ اللہ چاہتا ہے کہ تم پر آسانی کرے اور آدمی کمزور

الْإِنْسَانُ ضَعِيفًا ﴿٢٥﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ

الْإِنْسَانُ	ضَعِيفًا ﴿٢٥﴾	يَا أَيُّهَا	الَّذِينَ	آمَنُوا	لَا تَأْكُلُوا	أَمْوَالَكُمْ	بَيْنَكُمْ
انسان	کمزور	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	تم نہ کھاؤ	اپنے مال	اپنے درمیان

بنایا گیا ہے ○ اے ایمان والو! باطل طریقے سے آپس میں ایک دوسرے کے مال

بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ

بِالْبَاطِلِ ﴿١﴾	إِلَّا	أَنْ	تَكُونَ	تِجَارَةً	عَنْ	تَرَاضٍ
باطل (طریقے) سے	مگر	یہ کہ	ہو	کوئی تجارت، کوئی سودا	سے	باہمی رضامندی

نہ کھاؤ البتہ یہ (ہو) کہ تمہاری باہمی رضامندی سے

مِنْكُمْ وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا ﴿٢٦﴾

مِنْكُمْ	وَلَا	تَقْتُلُوا	أَنْفُسَكُمْ	إِنَّ	اللَّهَ	كَانَ	بِكُمْ	رَحِيمًا ﴿٢٦﴾
تم سے (تمہاری)	اور	نہ قتل کرو	اپنی جانیں	بیشک	اللہ	ہے	تم پر	رحم فرمانے والا

تجارت ہو اور اپنی جانوں کو قتل نہ کرو۔ بیشک اللہ تم پر مہربان ہے ○

① یہاں باطل طریقے سے مراد وہ طریقہ ہے جس سے مال حاصل کرنا شریعت نے حرام قرار دیا ہے جیسے رشوت، غصب، چوری، جوئے یا سود کے ذریعے مال حاصل کرنا، یونہی جھوٹی قسم، جھوٹی وکالت، خیانت اور گناہ کی کمائی جیسے گانے بجانے کی اجرت یہ سب باطل طریقے ہیں داخل اور حرام ہے۔

اللہ تعالیٰ بندوں پر آسانی چاہتا ہے

باطل طریقے سے ایک دوسرے کے مال کھانے کی ممانعت

باہمی رضامندی سے تجارت طلال ہے

خود کو ہلاک کرنے کی ممانعت



وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ عُدْوَانًا وَظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيهِ

وَمَنْ	يَفْعَلْ	ذَلِكَ	عُدْوَانًا	وَ	ظُلْمًا	(۱)	فَسَوْفَ نُصْلِيهِ
اور	جو	کرے	یہ (ممنوعہ کام)	زیادتی	اور	ظلم (سے)	تو عنقریب ہم داخل کریں گے اسے

اور جو ظلم و زیادتی سے ایسا کرے گا تو عنقریب ہم اسے آگ میں

نَارًا ۱؎ وَكَانَ ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا ۲۰ إِنَّ تَجْتَنِبُوا

نَارًا	وَ	كَانَ	ذَلِكَ	عَلَى	اللَّهِ	يَسِيرًا	۲۰	إِنَّ	تَجْتَنِبُوا
آگ (میں)	اور	ہے	یہ	پر	اللہ	بہت آسان		اگر	تم بچتے رہو

داخل کریں گے اور یہ اللہ پر بہت آسان ہے ۰ اگر کبیرہ گناہوں

كِبَائِرَ مَا تَنْهَوْنَ عَنْهُ تُكَفِّرُ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ

كِبَائِرَ	(۲)	مَا	تَنْهَوْنَ	عَنْهُ	تُكَفِّرُ	عَنْكُمْ	سَيِّئَاتِكُمْ
کبیرہ گناہوں (سے)	جو	تمہیں منع کیا جاتا ہے	ان سے	(تو) ہم مٹا دیں گے	تم سے	تمہاری برائیاں	

سے بچتے رہو جن سے تمہیں منع کیا جاتا ہے تو ہم تمہارے دوسرے گناہ بخش دیں گے

وَنُدْخِلْكُمْ مَدْخَلًا كَرِيمًا ۳۱ وَلَا تَتَّبِعُوا مَا

وَ	نُدْخِلْكُمْ	مَدْخَلًا	كَرِيمًا	۳۱	وَ	لَا تَتَّبِعُوا	مَا
اور	ہم داخل کریں گے تمہیں	داخل ہونے کی جگہ	عزت والی		اور	تمنانہ کرو	(اس چیز کی) جو

اور تمہیں عزت کی جگہ داخل کریں گے ۰ اور تم اس چیز کی تمنانہ کرو

فَقَضَّلَ اللَّهُ بِهِ بَعْضَكُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ ۱؎ لِّلرِّجَالِ

فَقَضَّلَ	اللَّهُ	بِهِ	بَعْضَكُمْ	عَلَىٰ	بَعْضٍ	لِّلرِّجَالِ
فضیلت دی	اللہ (نے)	اس کے ساتھ	تمہارے بعض (کو)	پر	بعض	مردوں کے لئے

جس سے اللہ نے تم میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے۔ مردوں کے لئے

۱؎ یہاں ظلم و زیادتی کی قید اس لئے لگائی کہ جن صورتوں میں کسی کا قتل جائز ہے اس صورت میں قتل کرنا جرم نہیں جیسے مرتد کو سزا میں یا قاتل کو قصاص میں یا شادی شدہ زانی کو سنگسار کرنے میں یا ڈاکو کو مقابلے یا سزا میں یا باغیوں کو لڑائی میں قتل کرنا۔ یہ سب حکومت کیلئے جائز ہے بلکہ حکومت کو اس کا حکم ہے۔ ۲؎ کبیرہ گناہ کی ایک تعریف یہ ہے کہ وہ گناہ جس کا مرتکب قرآن و سنت میں بیان کی گئی کسی خاص سخت و عید کا مستحق ہو۔ کبیرہ گناہوں سے متعلق مزید تفصیل تفسیر صراط الہدیان، ج ۲، ص ۱۸۸ پر ملاحظہ فرمائیں۔



نَصِيبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوا<sup>١</sup> وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا

نَصِيبٌ	مِّمَّا	اَكْتَسَبُوا	وَ	لِلنِّسَاءِ	نَصِيبٌ <sup>(۱)</sup>	مِّمَّا
حصہ	(اس) سے جو	انہوں نے کمایا اور		عورتوں کے لئے	حصہ	(اس) سے جو

ان کے اعمال سے حصہ ہے، اور عورتوں کے لئے ان کے اعمال سے

اَكْتَسَبْنَ<sup>٢</sup> وَسَأَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهِ<sup>٣</sup> اِنَّ اللّٰهَ كَانَ

اَكْتَسَبْنَ	وَسَأَلُوا	اللّٰهَ	مِنْ	فَضْلِهِ	اِنَّ	اللّٰهَ	كَانَ
انہوں نے کمایا	اور مانگو	اللہ (سے)	سے	اس کا فضل	بیشک	اللہ	ہے

حصہ ہے اور اللہ سے اس کا فضل مانگو۔ بیشک اللہ

يَكُلُّ شَيْءٍ عَلَيْنَا<sup>(۴)</sup> وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِّمَّا

يَكُلُّ شَيْءٍ	عَلَيْنَا <sup>(۴)</sup>	وَ	لِكُلٍّ	جَعَلْنَا	مَوَالِيَ	مِّمَّا
ہر چیز کو	جاننے والا	اور	سب کے لئے	ہم نے بنادینے	حقدار (وارث)	(اس مال) سے جو

ہر شے کو جاننے والا ہے ○ اور ماں باپ اور رشتے دار جو کچھ مال چھوڑیں

تَرَكَ الْوَالِدِینَ وَالْأَقْرَبُونَ<sup>٥</sup> وَالَّذِینَ عَقَدَتْ

تَرَكَ	الْوَالِدِینَ	وَ	الْأَقْرَبُونَ	وَ	الَّذِینَ	عَقَدَتْ <sup>(۲)</sup>
چھوڑ جائیں	ماں باپ	اور	قریبی رشتہ دار	اور	وہ لوگ جو (جن سے)	بندھ چکا (ہو چکا)

ہم نے سب کے لئے (اس مال میں) مستحق بنادیے ہیں اور جن سے تمہارا معاہدہ

أَیَّانُكُمْ فَاتُّوهُمْ نَوْصِيَّتُهُمْ<sup>٦</sup> اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ

أَیَّانُكُمْ	فَاتُّوهُمْ	نَوْصِيَّتُهُمْ	اِنَّ	اللّٰهَ	كَانَ	عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ
تمہارا حلف (تمہارا معاہدہ)	تو دو انہیں	ان کا حصہ	بیشک	اللہ	ہے	ہر چیز پر

ہو چکا ہے انہیں ان کا حصہ دو۔ بیشک اللہ ہر شے پر

①۔ یعنی میاں بیوی میں سے ہر ایک کو اس کے اپنے نیک اعمال کی جزا ملے گی، ایک کا نیک اور پرہیزگار ہونا دوسرے کو اعمال سے بے نیاز نہ کرے گا۔

②۔ اس سے عقدہ مؤالات مراد ہے۔ اس کی صورت یہ ہے کہ ایسا شخص جس کا نسب مجہول ہو وہ دوسرے سے یہ کہے کہ تو میرا مولیٰ ہے میں مر جاؤں تو تو میرا وارث ہو گا اور میں کوئی جرم کروں تو تجھے ویت دینی ہوگی۔ دوسرا کہے: میں نے قبول کیا۔ اس صورت میں یہ عقد صحیح ہو جاتا ہے اور قبول کرنے والا وارث بن جاتا ہے اور ویت بھی اس پر آ جاتی ہے۔







فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوهُنَّ ۚ فَإِنْ أَطَعْنَكُمْ

فِي	الْمَضَاجِعِ	وَ	اضْرِبُوهُنَّ (۱)	فَإِنْ	أَطَعْنَكُمْ
میں	بستروں	اور	مارو انہیں	پھر اگر	وہ اطاعت کر لیں تمہاری

الگ کر لو اور (پھر نہ سمجھنے پر) انہیں مارو پھر اگر وہ تمہاری اطاعت کر لیں

فَلَا تَبْغُوا عَلَيْهِنَّ سَبِيلًا ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا

فَلَا تَبْغُوا (۲)	عَلَيْهِنَّ	سَبِيلًا	إِنَّ	اللَّهُ	كَانَ	عَلِيمًا
تو نہ تلاش کرو	ان پر	(زیادتی کرنے کا) کوئی راستہ	بیشک	اللہ	ہے	بہت بلند

تو (اب) ان پر (زیادتی کرنے کا) راستہ تلاش نہ کرو۔ بیشک اللہ بہت بلند،

كَبِيرًا ۚ وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا

كَبِيرًا (۳)	وَ	إِنْ	خِفْتُمْ	شِقَاقَ بَيْنِهِمَا
بہت بڑا	اور	اگر	تمہیں خوف ہو	ان دونوں کے درمیان ناچاقی، جھگڑے (کا)

بہت بڑا ہے ○ اور اگر تم کو میاں بیوی کے جھگڑے کا خوف ہو

فَاتَّبِعُوا أَحْكَامًا مِّنْ أَهْلِهِ وَحَكْمًا

فَاتَّبِعُوا	أَحْكَامًا	مِّنْ	أَهْلِهِ	وَ	حَكْمًا
تو بھیجو	ایک منصف، فیصلہ کرنے والا	سے	اس (شوہر) کے گھروالوں (سے)	اور	ایک منصف، فیصلہ کرنے والا

تو ایک منصف مرد کے گھروالوں کی طرف سے بھیجو اور ایک منصف

مِّنْ أَهْلِهَا ۚ إِنَّ يُرِيدَ إِصْلَاحًا

مِّنْ	أَهْلِهَا	إِنْ	يُرِيدَ	إِصْلَاحًا
سے	اس (بیوی) کے گھروالوں (سے)	اگر	وہ دونوں (منصف) چاہیں	صلح کروانا

عورت کے گھروالوں کی طرف سے (بھیجو) یہ دونوں اگر صلح کرانا چاہیں گے

۱۔ اس مادے مراد ہاتھ یا سواک جیسی چیز سے چہرے اور نازک اعضاء کے علاوہ دیگر بدن پر ایک دو ضربیں لگانا ہے۔ وہ مار مراد نہیں جو ہمارے ہاں جاہلوں میں رائج ہے کہ چہرے اور سارے بدن پر مارے، ٹکوں، گھونسوں اور لاتوں سے پیٹے، ڈنڈا یا جو کچھ ہاتھ میں آئے اس سے مارے اور لہو لہان کر دیتے ہیں یہ سب حرام و ناجائز، گناہ کبیرہ اور پرلے درجے کی جہالت اور کمینگی ہے۔ ۲۔ اس آیت سے ان لوگوں کو نصیحت حاصل کرنی چاہئے جو عورت کے ہزار بار معذرت کرنے، گڑبڑا کر پاؤں پڑنے، طرح طرح کے واسطے دینے کے باوجود اپنی ناک نچی نہیں کرتے اور منصف نازک کو مشق ستم بنا کر اپنی بزدلی کو بہادری سمجھتے ہیں۔



## يُؤَقِّقُ اللَّهُ بَيْنَهُمَا ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ

يُؤَقِّقُ <sup>(۱)</sup>	اللَّهُ	بَيْنَهُمَا	إِنَّ	اللَّهُ	كَانَ
(تو) اتفاق پیدا کر دے گا	اللہ	ان دونوں (شوہر بیوی) کے درمیان	بیشک	اللہ	ہے

تو اللہ ان کے درمیان اتفاق پیدا کر دے گا۔ بیشک اللہ

## عَلِيمًا خَبِيرًا ۝۳۵ وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ

عَلِيمًا	خَبِيرًا ۝۳۵	وَ	اعْبُدُوا <sup>(۲)</sup>	اللَّهُ	وَلَا	تُشْرِكُوا	بِهِ
علم والا	خبردار	اور	عبادت کرو	اللہ (کی)	اور	شریک نہ ٹھہراؤ	اس کے ساتھ

خوب جاننے والا، خبردار ہے ○ اور اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ

## سَيِّئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَبِذِي الْقُرْبَىٰ

سَيِّئًا	وَ	بِالْوَالِدَيْنِ	إِحْسَانًا	وَ	بِذِي الْقُرْبَىٰ
کسی چیز (کو)	اور	ماں باپ کے ساتھ	احسان، اچھا سلوک (کرو)	اور	قربت والوں کے ساتھ

ٹھہراؤ اور ماں باپ سے اچھا سلوک کرو اور رشتہ داروں

## وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسْكِينِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَالْجَارِ الْجُنُبِ

وَالْيَتَامَىٰ	وَالْمَسْكِينِ	وَالْجَارِ	ذِي الْقُرْبَىٰ	وَالْجَارِ	الْجُنُبِ
اور یتیموں	اور مسکینوں	اور پڑوسی	قرب والے	اور پڑوسی	دور (کے)

اور یتیموں اور محتاجوں اور قریب کے پڑوسی اور دور کے پڑوسی

## وَالصَّاحِبِ بِالْجَنُبِ وَابْنِ السَّبِيلِ ۚ وَمَا مَلَكَتْ

وَالصَّاحِبِ	بِالْجَنُبِ	وَ	ابْنِ السَّبِيلِ	وَمَا	مَلَكَتْ
اور ساتھی	کروٹ کے	اور	مسافر	اور جو (جن کے)	مالک ہوئے

اور پاس بیٹھنے والے ساتھی اور مسافر اور اپنے غلام لونڈیوں

①۔ جب کسی صورت میں بیوی کے درمیان نا اتفاقی ختم نہ ہو تو مرد و عورت دونوں کے خاص قریبی رشتہ داروں میں سے ایک ایک شخص کو منصف مقرر کر لیا جائے، یہ منصف مسئلے کا حل نکالنے کی کوشش کریں۔ اگر اچھی نیت اور صحیح طریقے سے کوشش کریں گے تو اللہ تعالیٰ میں بیوی کے درمیان اتفاق پیدا کر دے گا۔ یہ منصف صلح کرانے کا اختیار رکھتے ہیں، انہیں میں بیوی میں جدائی کر دینے کا اختیار نہیں یعنی یہ جدائی کا فیصلہ کریں تو شرعاً ان میں جدائی ہو جائے، ایسا نہیں ہو سکتا۔ ②۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ اور بندوں دونوں کے حقوق کی تعلیم دی گئی ہے۔ مزید تفصیل تفسیر صراط الہدیان، ج ۲، ص ۲۰۰ پر ملاحظہ فرمائیں۔



آيَاتُكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا

آيَاتُكُمْ	إِنَّ	اللَّهُ	لَا يُحِبُّ	مَنْ	كَانَ	مُخْتَالًا (۱)
تمہارے دائیں ہاتھ	بیشک	اللہ	پسند نہیں کرتا	(اسے) جو	ہو	تکبر کرنے والا

(کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔) بیشک اللہ ایسے شخص کو پسند نہیں کرتا جو متکبر،

فَخُورًا ۚ ۱۳۱) الَّذِينَ يَبْخُلُونَ وَيَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَ

فَخُورًا ۱۳۱)	الَّذِينَ	يَبْخُلُونَ (۲)	وَ	يَأْمُرُونَ	النَّاسَ	بِالْبُخْلِ وَ
فخر کرنے والا	وہ لوگ جو	بخل کرتے ہیں	اور	حکم دیتے ہیں	لوگوں (کو)	بخل کرنے کا

فخر کرنے والا ہو ۝ وہ لوگ جو خود بخل کرتے ہیں اور دیگر لوگوں کو بخل کا کہتے ہیں اور

يَكْتُمُونَ مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ ۚ وَاعْتَدْنَا

يَكْتُمُونَ	مَا	آتَاهُمُ	اللَّهُ	مِنْ	فَضْلِهِ	وَ	اعْتَدْنَا
چھپاتے ہیں	وہ جو	عطا کیا انہیں	اللہ (نے)	سے	اپنے فضل	اور	ہم نے تیار کر رکھا ہے

اللہ نے جو انہیں اپنے فضل سے دیا ہے اسے چھپاتے ہیں (ان کے لئے شدید وعید ہے) اور کافروں کے لئے

لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُهِينًا ۚ ۱۳۲) وَالَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ

لِلْكَافِرِينَ	عَذَابًا	مُهِينًا ۱۳۲)	وَ	الَّذِينَ	يُنْفِقُونَ	أَمْوَالَهُمْ
کافروں کے لئے	عذاب	ذلیل و رسوا کر دینے والا	اور	وہ لوگ جو	خرچ کرتے ہیں	اپنے مال

ہم نے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے ۝ اور وہ لوگ جو اپنے مال

رِثَاءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ ۚ

رِثَاءَ النَّاسِ	وَ	لَا يُؤْمِنُونَ	بِاللَّهِ	وَ	لَا	بِالْيَوْمِ الْآخِرِ
لوگوں کے دکھاوے (کے لئے)	اور	ایمان نہیں لاتے	اللہ پر	اور	نہ	دن پر

لوگوں کے دکھاوے کے لئے خرچ کرتے ہیں اور نہ اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور نہ ہی آخرت کے دن پر

۱۔ کسی کو خود سے حقیر سمجھنا اور حق بات قبول نہ کرنا تکبر ہے، یہ انتہائی مذموم وصف اور کبیرہ گناہ ہے۔

۲۔ بخل کا شرعی معنی ہے ”ذمہ میں واجب چیز کو ادا نہ کرنا“ البتہ یہاں بخل سے مراد یہودیوں کا نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے توریت میں مذکور

اوصاف بیان کرنے میں بخل کرنا ہے اور بعض مفسرین کے نزدیک اس سے مراد مال خرچ کرنے میں بخل کرنا ہے۔

تکبر اور فخر کرنے والا اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں

بخل کی مذمت اور کافروں کے لئے وعید

دکھاوے اور شہرت کے لئے مال خرچ کرنے کی مذمت



وَمَنْ يَكُنِ الشَّيْطَانُ لَهُ قَرِينًا فَسَاءَ قَرِينًا ۝۳۸

وَمَنْ	يَكُنِ	الشَّيْطَانُ	لَهُ	قَرِينًا	فَسَاءَ	قَرِينًا	وَمَنْ
اور	جو	شیطان	اس کا	ساتھی	تو کتنا برا ہے وہ	ساتھی	اور

(تو ان کے لئے شدید وعید ہے۔) اور جس کا ساتھی شیطان بن جائے تو کتنا برا ساتھی ہو گیا ○ اور

مَا ذَا عَلَيْهِمْ لَوْ آمَنُوا بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَانْفَقُوا

مَا ذَا	عَلَيْهِمْ	لَوْ	آمَنُوا	بِاللَّهِ	وَالْيَوْمِ	الْآخِرِ	وَ	انْفَقُوا
کیا (خرچ تھا)	ان پر	اگر	وہ ایمان لاتے	اللہ پر	اور	دن، روزِ آخرت	اور	خرچ کرتے

اگر وہ اللہ اور قیامت پر ایمان لاتے اور اللہ کے دیے ہوئے رزق میں سے

مِمَّا رَزَقَهُمُ اللَّهُ ۖ وَكَانَ اللَّهُ بِهِمْ عَلِيمًا ۝۳۹

مِمَّا	رَزَقَهُمُ	اللَّهُ	وَ	كَانَ	اللَّهُ	بِهِمْ	عَلِيمًا	إِنَّ
(اس) سے جو	رزق دیا انہیں	اللہ (نے)	اور	ہے	اللہ	ان کو (انہیں)	جاننے والا	بیشک

اس کی راہ میں خرچ کرتے تو ان کا کیا نقصان تھا اور اللہ انہیں جانتا ہے ○ بیشک

اللَّهُ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۖ وَإِنْ تَكَ حَسَنَةً

اللَّهُ	لَا يَظْلِمُ	مِثْقَالَ	ذَرَّةٍ	وَ	إِنْ	تَكَ	حَسَنَةً
اللہ	ظلم نہیں کرتا	ایک ذرے کی مقدار (بھی)	اور	اگر	ہو	کوئی نیکی	

اللہ ایک ذرہ برابر ظلم نہیں فرماتا اور اگر کوئی نیکی ہو

يُضَعِفُهَا وَيُؤْتِ مِنْ لَدُنْهُ أَجْرًا عَظِيمًا ۝۴۰

يُضَعِفُهَا	وَ	يُؤْتِ	مِنْ	لَدُنْهُ	أَجْرًا	عَظِيمًا
(تو) کئی گنا بڑھا دیتا ہے اسے	اور	دیتا ہے	سے	اپنے پاس	اجر، ثواب	بہت بڑا

تو وہ اسے کئی گنا بڑھا دیتا ہے اور اپنے پاس سے بہت بڑا ثواب عطا فرماتا ہے ○

۱۔ جب بندہ شیطانی کام کر کے شیطان کو خوش کرتا ہے تو شیطان اس کا ساتھی بن جاتا ہے اور جس کا ساتھی شیطان ہو وہ اپنے انجام پر خود ہی غور کر لے۔ اس کی تفصیل تفسیر صراط الجنان، ج ۲، ص ۲۰۵ پر ملاحظہ فرمائیں۔

۲۔ اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے کہ وہ کسی پر ایک ذرے جتنا بھی ظلم فرمائے۔ یہاں یہ بات اس معنی میں ہے کہ بلاوجہ کسی کے نیک اعمال ضائع کر کے جزاء سے محروم کر دینا یا جرم سے زیادہ سزا دینا اللہ تعالیٰ کی شان کے لائق نہیں۔

نامور کی اور دکھاوے کے لئے مال خرچ کرنے والوں کو تنبیہ

اللہ تعالیٰ تڑپہ بھر بھی ظلم نہیں فرماتا

اللہ تعالیٰ نیکی کا ثواب عمل سے زیادہ دیتا ہے



فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا

فَكَيْفَ	إِذَا	جِئْنَا	مِنْ	كُلِّ أُمَّةٍ	بِشَهِيدٍ	و	جِئْنَا
تو کیسا (حال ہوگا)	جب	ہم لائیں گے	سے	ہر امت	ایک گواہ کو	اور	ہم لائیں گے

تو کیسا حال ہوگا جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ لائیں گے اور اے حبیب!

بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا ۝۳۱ يَوْمَ مَبْنِي يَوْمَ الدِّينِ

بِكَ	عَلَى	هَؤُلَاءِ	شَهِيدًا ۝۳۱	يَوْمَ مَبْنِي ۱	يَوْمَ	الدِّينِ
آپ کو	اوپر	ان کے	گواہ، نگہبان (بنا کر)	اس دن	تمنا کریں گے	وہ لوگ جو (جنہوں نے)

تمہیں ان سب پر گواہ اور نگہبان بنا کر لائیں گے ○ اس دن کفار

كَفَرُوا وَعَصَوُا الرَّسُولَ لَوْ تُسَوَّى بِهِمُ الْآرْضُ وَ

كَفَرُوا	و	عَصَوُا	الرَّسُولَ	لَوْ	تُسَوَّى	بِهِمُ	الْآرْضُ	و
کفر کیا	اور	نافرمانی کی	رسول (کی)	کاش	برابر کر دی جائے	ان پر	زمین	اور

اور رسول کی نافرمانی کرنے والے تمنا کریں گے کہ کاش انہیں مٹی میں دبا کر زمین برابر کر دی جائے اور

لَا يَكْتُمُونَ اللَّهَ حَدِيثًا ۝۳۲ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا

لَا يَكْتُمُونَ	اللَّهَ	حَدِيثًا ۝۳۲	يَا أَيُّهَا	الَّذِينَ	آمَنُوا	لَا تَقْرَبُوا
وہ نہیں چھپا سکیں گے	اللہ (سے)	کوئی بات	اے	وہ لوگ جو	ایمان لائے	قریب نہ جاؤ

وہ کوئی بات اللہ سے چھپانہ سکیں گے ○ اے ایمان والو!

الصَّلَاةَ وَ أَنْتُمْ سُكْرَى حَتَّى تَعْلَمُوا مَا

الصَّلَاةَ	و	أَنْتُمْ	سُكْرَى	حَتَّى	تَعْلَمُوا	مَا
نماز (کے)	اور (جبکہ)	تم	نشہ (میں ہو)	یہاں تک کہ	جاننے لگو، سمجھنے لگو	وہ جو

نشہ کی حالت میں نماز کے پاس نہ جاؤ جب تک سمجھنے نہ لگو وہ بات جو

۱۔ یہ آیت اگرچہ کافروں کے بارے میں نازل ہوئی لیکن بہر حال دنیا میں تو ہر آدمی کو عذاب الہی سے ڈرنا چاہیے جیسا کہ بزرگان دین قیامت کی ہولناکی اور عذاب جہنم کی شدت سے انتہائی خوفزدہ رہتے تھے۔

بروز قیامت ہر امت سے ایک گواہ لایا جائے گا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سب پر گواہوں کے

بروز قیامت کافروں اور نافرمانوں کی سرزنشیں

نشہ اور جنابت کی حالت میں نماز کے قریب جانے کی ممانعت

وَالْمُحْصَنَاتُ

۳۲۱



تَقُولُونَ وَلَا جُنُبًا إِلَّا عَابِرِي سَبِيلٍ حَتَّىٰ

تَقُولُونَ	وَلَا	جُنُبًا <sup>(۱)</sup>	إِلَّا	عَابِرِي سَبِيلٍ	حَتَّىٰ
تم کہو	اور نہ	ناپاکی کی حالت (میں)	مگر	راستہ گزرنے والے (مسافر ہو)	یہاں تک کہ
تم کہو اور نہ ناپاکی کی حالت میں (نماز کے قریب جاؤ) حتیٰ کہ تم غسل کر لو					

تَغْتَسِلُوا ۖ وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ

تَغْتَسِلُوا	وَلَا	إِنْ	كُنْتُمْ	مَرْضَىٰ	أَوْ	عَلَىٰ	سَفَرٍ	أَوْ	جَاءَ	أَحَدٌ
تم غسل کر لو	اور	اگر	تم ہو	مریض، بیمار	یا	پر	سفر	یا	آئے	کوئی ایک
سوائے اس کے کہ تم حالتِ سفر میں ہو (تو تیمم کر لو) اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی										

مِنْكُمْ مِنَ الْغَائِطِ أَوْ لَمَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا

مِنْكُمْ	مِنَ	الْغَائِطِ	أَوْ	لَمَسْتُمُ	النِّسَاءَ	فَلَمْ تَجِدُوا
تم میں سے	سے	قضائے حاجت	یا	تم نے ہمبستری کی ہو	عورتوں (سے)	پس تم نہ پاؤ
قضائے حاجت سے آیا ہو یا تم نے عورتوں سے ہم بستری کی ہو اور پانی						

مَاءٍ فَتَيَسَّؤْا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوْهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ ۖ

مَاءٍ	فَتَيَسَّؤْا	صَعِيدًا	طَيِّبًا	فَامْسَحُوا	بِوُجُوْهِكُمْ	وَلَا	أَيْدِيكُمْ
پانی	تو تیمم کرو	مٹی (سے)	پاک	تو مسح کر لیا کرو	اپنے چہروں کا	اور	اپنے ہاتھوں (کا)
نہ پاؤ تو پاک مٹی سے تیمم کرو تو اپنے منہ اور ہاتھوں کا مسح کر لیا کرو							

إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُورًا ۝۳۳ أَلَمْ تَرَ إِلَىٰ

إِنَّ	اللَّهَ	كَانَ	عَفُوًّا	غَفُورًا ۝۳۳	أَلَمْ تَرَ إِلَىٰ
بیشک	اللہ	ہے	معاف کرنے والا	بخشنے والا	کیا تم نے نہ دیکھا
بیشک اللہ معاف کرنے والا، بخشنے والا ہے ۝ کیا تم نے ان لوگوں کو نہ دیکھا					

①۔ اس آیت میں نئے اور جنابت کی حالت میں نماز کے قریب نہ جانے کا حکم دیا گیا اور تیمم کا تفصیلی حکم بیان کیا گیا ہے۔ ان سے متعلق مزید تفصیل تفسیر صراط الجنان، ج ۲، ص ۲۱۲ پر ملاحظہ فرمائیں۔



الَّذِينَ أَوْتُوا نَصِيبًا مِّنَ الْكِتَابِ يَشْتَرُونَ الصَّلَاةَ وَ

الَّذِينَ	أَوْتُوا	نَصِيبًا	مِّنَ	الْكِتَابِ	يَشْتَرُونَ	الصَّلَاةَ	وَ
ان لوگوں کی جو (جنہیں)	دیا گیا	ایک حصہ	سے	کتاب	وہ خریدتے ہیں	گمراہی	اور

جنہیں کتاب سے ایک حصہ ملا کہ وہ گمراہی خریدتے ہیں اور

يُرِيدُونَ أَن تَضَلُّوا السَّبِيلَ ۖ وَاللَّهُ أَعْلَمُ

يُرِيدُونَ	أَن	تَضَلُّوا	السَّبِيلَ	وَاللَّهُ	أَعْلَمُ
چاہتے ہیں	کہ	تم بھٹک جاؤ	راستے (سے)	اور	اللہ
					خوب جانتا ہے

چاہتے ہیں کہ تم بھی راستے سے بھٹک جاؤ ○ اور اللہ تمہارے دشمنوں کو

بَاعِدَ آيَكُمْ ۖ وَكَفَى بِاللَّهِ وَلِيًّا ۚ وَكَفَى بِاللَّهِ نَصِيرًا ۝

بَاعِدَ	آيَكُمْ	وَاللَّهُ	وَلِيًّا	وَاللَّهُ	نَصِيرًا
تمہارے دشمنوں کو	اور	کافی	اللہ	والی، محافظ	اور
					کافی ہے
					اللہ
					مددگار

خوب جانتا ہے اور حفاظت کے لئے اللہ ہی کافی ہے اور اللہ ہی کافی مددگار ہے ○

مِنَ الَّذِينَ هَادُوا يُخَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَنْ مَوَاضِعِهِ

مِنَ	الَّذِينَ	هَادُوا	يُخَرِّفُونَ	الْكَلِمَ	عَنْ	مَوَاضِعِهِ
سے	ان لوگوں سے جو	یہودی ہوئے	بدل دیتے ہیں	کلمات (کو)	سے	ان کی جگہوں

یہودیوں میں کچھ وہ ہیں جو کلمات کو ان کی جگہ سے بدل دیتے ہیں

وَيَقُولُونَ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا ۖ وَاسْمِعْ غَيْرَ مُسْمِعٍ ۚ وَ

وَيَقُولُونَ	سَمِعْنَا	وَعَصَيْنَا	وَاسْمِعْ	غَيْرَ مُسْمِعٍ	وَ
اور	کہتے ہیں	ہم نے سنا	اور	ہم نے نافرمانی کی	اور
				آپ سنیں	نہ سنایا جائے

اور کہتے ہیں: ہم نے سنا اور مانا نہیں اور آپ سنیں، آپ کو نہ سنایا جائے اور

۱۔ یقیناً اللہ عزوجل ہم سے زیادہ ہمارے دشمنوں کو جانتا ہے لہذا جسے وہ دشمن فرما دے وہ یقیناً ہمارا دشمن ہے جیسے شیطان اور کفار و منافقین۔

۲۔ اس آیت میں یہودیوں کی بری عادتوں کا بیان ہے نیز بارگاہ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایک ادب بھی بیان کیا گیا ہے۔



## رَاعِنَا لِيَّابَا لِسِنَّتِهِمْ وَطَعْنَا فِي

رَاعِنَا	لِيَّابَا	بِالْسِّنَّتِهِمْ	وَ	طَعْنَا	فِي
(کہتے ہیں) راعنا	موڑتے ہوئے، پھیر کر	اپنی زبانوں کو	اور	طعنہ دینے (کے لئے)	میں

”راعنا“ کہتے ہیں زبانیں مروڑ کر اور دین میں طعنہ کے لئے،

## الدِّينِ ۚ وَلَوْ أَنَّهُمْ قَالُوا سَبِعْنَا وَ أَطَعْنَا

الدِّينِ	وَ	لَوْ	أَنَّهُمْ	قَالُوا	سَبِعْنَا	وَ	أَطَعْنَا
دین	اور	اگر	پشک وہ	کہتے	ہم نے سنا	اور	ہم نے اطاعت کی

اور اگر وہ کہتے کہ ہم نے سنا اور مانا اور

## اَسْمَعُ وَ انْظُرْنَا لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ

اَسْمَعُ	وَ	انْظُرْنَا	لَكَانَ	خَيْرًا	لَّهُمْ
آپ (ہماری بات) سنیں	اور	نظر فرمائیں ہماری طرف	ضروریہ ہوتا	بہتر	ان کے لئے

حضور ہماری بات سنیں اور ہم پر نظر فرمائیں تو یہ ان کے لئے بہتر

## وَ أَقْوَمَ ۚ وَلَٰكِن لَّعَنَهُمُ اللَّهُ بِكُفْرِهِمْ

وَ	أَقْوَمَ	وَ	لَٰكِن	لَّعَنَهُمُ	اللَّهُ	بِكُفْرِهِمْ
اور	زیادہ درست (ہوتا)	اور	لیکن	لعنت فرمائی ان پر	اللہ (نے)	ان کے کفر کے سبب

اور زیادہ درست ہوتا لیکن ان پر تو اللہ نے ان کے کفر کی وجہ سے لعنت کر دی

## فَلَا يُؤْمِنُونَ إِلَّا قَلِيلًا ۝ يَٰ أَيُّهَا الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ

فَلَا يُؤْمِنُونَ	إِلَّا	قَلِيلًا ۝	يَٰ أَيُّهَا	الَّذِينَ	أُوتُوا ۝	الْكِتَابَ
تو وہ ایمان نہیں لائیں گے	مگر	تھوڑے	اے	وہ لوگو جو (جنہیں)	دی گئی	کتاب

تو وہ بہت تھوڑا یقین رکھتے ہیں ۝ اے کتاب والو!

۱۔۔۔ اس آیت میں ایمان نہ لانے کی صورت میں یہودیوں کے لئے چہرے بگاڑ دیئے جانے اور ان پر لعنت کی جانے کی وعید بیان کی گئی ہے۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ یہ وعید دنیا کے اعتبار سے ہے جبکہ بعض نے اسے آخرت کے اعتبار سے قرار دیا ہے۔ پہلے قول پر بعض مفسرین نے فرمایا کہ چہرے بگاڑنے کی یہ وعید اس صورت میں تھی جبکہ یہودیوں میں سے کوئی ایمان نہ لاتا اور چونکہ بہت سے یہودی ایمان لے آئے اس لئے شرط نہیں پائی گئی اور وعید اٹھ گئی۔



# اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا

اٰمِنُوْا	بِمَا	نَزَّلْنَا	مُصَدِّقًا	لِّمَا
ایمان لے آؤ	(اس) پر جو	ہم نے نازل کیا	تصدیق کرنے والا	(اس) کی جو

جو ہم نے تمہارے پاس موجود کتاب کی تصدیق کرنے والا (قرآن) اتارا ہے

# مَعَكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ تُطِيسَ وُجُوْهُكُمْ فَاَنْتُمْ دَهَا

مَعَكُمْ	مِّنْ	قَبْلِ	اَنْ	تُطِيسَ	وُجُوْهُكُمْ	فَاَنْتُمْ	دَهَا
تمہارے ساتھ (ہے)	سے	(اس سے) پہلے	کہ	ہم بگاڑ دیں	چہرے	پھر پھیر دیں انہیں	

اُس پر ایمان لے آؤ، اس سے پہلے کہ ہم چہرے بگاڑ دیں پھر انہیں

# عَلٰی اَدْبَارِهَا اَوْ نُلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّا

عَلٰی	اَدْبَارِهَا	اَوْ	نُلْعَنَهُمْ	كَمَا	لَعَنَّا
پر (کی طرف)	ان کی پشتوں	یا	ہم لعنت کریں ان پر	جیسے	ہم نے لعنت کی

ان کی پیٹھ کی صورت پھیر دیں یا ان پر بھی ایسے ہی لعنت کریں جیسے ہفتے والوں پر

# اَصْحٰبِ السَّبْتِ ۚ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ۝۴۰ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ

اَصْحٰبِ السَّبْتِ	وَ	كَانَ	اَمْرُ اللّٰهِ	مَفْعُوْلًا	۝۴۰	اِنَّ اللّٰهَ	لَا يَغْفِرُ	اَنْ
ہفتے والوں (پر)	اور	ہوتا ہے	اللہ کا حکم	پورا ہونے والا		بیشک	اللہ	نہیں بخشنے گا کہ

لعنت کی تھی اور اللہ کا حکم ہو کر ہی رہتا ہے ○ بیشک اللہ اس بات کو نہیں بخشتا کہ

# يُشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ

يُشْرَكَ	بِهٖ	وَيَغْفِرُ	مَا	دُوْنَ ذٰلِكَ
شریک کیا جائے (کسی کو)	اس کے ساتھ	اور	بخش دے گا	اس کے علاوہ (ہے)

اس کے ساتھ شرک کیا جائے اور اس سے نیچے جو کچھ ہے

۱۔ جو حالت کفر میں مر اس کی کبھی بخشش نہ ہوگی اور جس نے کفر نہ کیا ہو وہ خواہ کتنا ہی گنہگار ہو جب بھی اس کے لئے جہنم میں ہمیشہ کا داخلہ نہیں ہوگا بلکہ اس کی مغفرت اللہ عزوجل کی مشیت (یعنی اس کے چاہنے) پر موقوف ہے، چاہے تو اللہ تعالیٰ معاف فرما دے اور چاہے تو گناہوں پر کچھ عذاب دینے کے بعد جنت میں داخل فرما دے

بروز قیامت شرک کے علاوہ ہر گناہ بخشے جانے کا امکان ہے



لِمَنْ يَشَاءُ ۚ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ افْتَرَىٰ

لِمَنْ	يَشَاءُ (۱)	وَمَنْ	يُشْرِكْ	بِاللَّهِ	فَقَدْ	افْتَرَىٰ
جس کے لئے	وہ چاہے	اور	جو	شریک ٹھہرائے	اللہ کا	تو بیشک

جسے چاہتا ہے معاف فرما دیتا ہے اور جس نے اللہ کا شریک ٹھہرایا تو بیشک اس نے بہت بڑے گناہ کا

إِثْمًا عَظِيمًا ۝۳۸ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يَزْكُونَ

إِثْمًا	عَظِيمًا ۳۸	أَلَمْ تَرَ	إِلَى	الَّذِينَ	يَزْكُونَ ۳۹
گناہ (کا)	بہت بڑے	کیا تم نے نہ دیکھا	کی طرف	ان لوگوں کی جو	پاکیزگی بیان کرتے ہیں

بہتان باندھا ۰ کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو خود اپنی پاکیزگی

أَنفُسَهُمْ ۖ بَلِ اللَّهُ يُزَيِّجُ مِنْ يَشَاءُ وَلَا يُظْلَمُونَ

أَنفُسَهُمْ	بَلِ	اللَّهُ	يُزَيِّجُ	مِنْ	يَشَاءُ	وَلَا يُظْلَمُونَ
اپنی جانوں (کی)	بلکہ	اللہ	پاکیزہ بنا دیتا ہے	جسے	وہ چاہتا ہے	اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا

بیان کرتے ہیں بلکہ اللہ جسے چاہتا ہے پاکیزہ بنا دیتا ہے۔ اور ان پر کھجور کے اندر کی جھلی کے برابر بھی

فَتِيلًا ۝۳۹ أَنْظُرْ كَيْفَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ ۖ وَ

فَتِيلًا ۳۹	أَنْظُرْ	كَيْفَ	يَفْتَرُونَ	عَلَى	اللَّهُ	الْكَذِبَ ۖ وَ
باریک دھاگے (جتنا بھی)	تم دیکھو	کیسے	وہ بہتان باندھتے ہیں	پر	اللہ	جھوٹ اور

ظلم نہیں کیا جائے گا ۰ دیکھو یہ اللہ پر کیسے جھوٹ باندھ رہے ہیں اور

كَفَىٰ بِهِ إِثْمًا مُّبِينًا ۝۴۰ أَلَمْ تَرَ إِلَى

كَفَىٰ	بِهِ	إِثْمًا	مُبِينًا ۴۰	أَلَمْ تَرَ	إِلَى
کافی ہے	وہ (جھوٹ)	گناہ	کھلا	کیا تم نے نہ دیکھا	کی طرف

کھلے گناہ کے لئے یہی جھوٹ کافی ہے ۰ کیا تم نے ان لوگوں کو نہ دیکھا

۱۔ قیامت کے دن کفر کے علاوہ ہر گناہ کی بخشش کا امکان ضرور ہے مگر اس امید پر گناہوں میں پڑنا بہت خطرناک ہے بلکہ بعض صورتوں میں گناہ کو ہلکا سمجھنا خود کفر ہو جائے گا۔ کتنا کریم ہے وہ خداوندی جو لاکھوں گناہ کرنے والے بندے کو معافی کی امید دلا رہا ہے اور کتنا گھٹیا ہے وہ بندہ جو ایسے کریم کے کرم و رحمت پر دل و جان سے قربان ہو کر اس کی بندگی میں لگنے کی بجائے اس کی نافرمانیوں پر کمر بستہ ہے۔ ۲۔ یہاں خود پسندی کی مذمت کا بیان ہے۔ خود پسندی یہ ہے کہ جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے دینی یا دنیاوی کوئی نعمت عطا کی ہو وہ یہ تصور کرے کہ اس نعمت کا ملنا میری ذاتی کاوش کا نتیجہ ہے اور اس پر ناز کرنے لگے۔

شرک بہت بڑا بہتان ہے

خود پسندی کی مذمت

حد اوت رسول میں یہودیوں کا بتوں کی پوجا کرنا

۲۰۵۰



الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيبًا مِّنَ الْكِتَابِ يُؤْمِنُونَ بِالْجِبْتِ

الَّذِينَ	أُوتُوا	نَصِيبًا	مِّنَ	الْكِتَابِ	يُؤْمِنُونَ	بِالْجِبْتِ
ان لوگوں کی جو (جنہیں)	دیا گیا	ایک حصہ	سے	کتاب	وہ ایمان لاتے ہیں	پالچبت

جنہیں کتاب کا ایک حصہ ملا وہ بت اور شیطان پر ایمان

وَالطَّاغُوتِ وَيَقُولُونَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا هَؤُلَاءِ

وَالطَّاغُوتِ	وَيَقُولُونَ	لِلَّذِينَ	كَفَرُوا	هَؤُلَاءِ
شیطان (پر)	کہتے ہیں	ان لوگوں کو جو (جنہوں نے)	کفر کیا	یہ لوگ

لاتے ہیں اور کافروں کو کہتے ہیں کہ یہ (مشرک)

أَهْدَىٰ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا سَبِيلًا ٥١ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ

أَهْدَىٰ	مِنَ	الَّذِينَ	آمَنُوا	سَبِيلًا	أُولَٰئِكَ	الَّذِينَ
زیادہ ہدایت والے ہیں	سے	ان لوگوں سے جو	ایمان لائے	راستے (کی)	یہ	وہ لوگ ہیں جو

مسلمانوں سے زیادہ ہدایت یافتہ ہیں ○ یہی وہ لوگ ہیں

لَعَنَهُمُ اللَّهُ ۖ وَ مَن يَلْعَنِ اللَّهُ فَلَن تَجِدَ لَهُ

لَعَنَهُمُ	اللَّهُ	وَمَن	يَلْعَنِ	اللَّهُ	فَلَن تَجِدَ	لَهُ
لعنت کی ان پر	اللہ (نے)	اور	جس پر	لعنت کر دے	تو تم ہرگز نہ پاؤ گے	اس کے لئے

جن پر اللہ نے لعنت کی اور جس پر اللہ لعنت کر دے تو ہرگز تم اس کے لئے

نَصِيرًا ٥٢ أَمْ لَهُمْ نَصِيبٌ مِّنَ الْمُلْكِ فَإِذَا

نَصِيرًا	أَمْ	لَهُمْ	نَصِيبٌ	مِّنَ	الْمُلْكِ	فَإِذَا
کوئی مددگار	کیا	ان کے لئے	کچھ حصہ (ہے)	سے	بادشاہی، سلطنت	(ایسا ہو) تو اس وقت

کوئی مددگار نہ پاؤ گے ○ کیا ان کے لئے سلطنت کا کچھ حصہ ہے؟ ایسا ہو تو

①۔ ”طاغوت“ کا لفظ ”مظلیٰ“ سے بنا ہے جس کا معنی ہے ”سرکشی“۔ جو رب عزوجل سے سرکش ہو اور دوسروں کو سرکش بنائے وہ طاغوت ہے خواہ شیطان ہو یا انسان۔ چونکہ طاغوت کے لفظ میں سرکشی کا مادہ موجود ہے اس لئے مقررین بارگاہ الہی کیلئے یہ لفظ ہرگز استعمال نہیں ہو سکتا بلکہ جو ان کیلئے یہ لفظ استعمال کرے وہ خود ”طاغوت“ ہے۔

جنوں کو پہنچنے والے کچھ دنیویں پر لعنت

بادشاہت اور نبوت کا حقدار ہونے میں کچھ دنیویں کے دعوے کی تردید



لَا يُؤْتُونَ النَّاسَ نَقِيرًا ۝۵۳ أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَى

لَا يُؤْتُونَ	النَّاسَ	نَقِيرًا ۝۵۳	أَمْ	يَحْسُدُونَ ۝۵۳	النَّاسَ	عَلَى
وہ نہیں دیں گے	لوگوں (کو)	تل برابر	یا (بلکہ)	وہ حسد کرتے ہیں	لوگوں (سے)	(اس) پر

یہ لوگوں کو تل برابر بھی کوئی شے نہ دیتے ○ بلکہ یہ لوگوں سے اس چیز پر حسد کرتے ہیں

مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ فَقَدْ آتَيْنَا

مَا	آتَاهُمُ	اللَّهُ	مِنْ	فَضْلِهِ	فَقَدْ	آتَيْنَا
جو	عطا کیا انہیں	اللہ (نے)	سے	اپنے فضل	تو بیشک	ہم نے دی

جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے عطا فرمائی ہے پس بیشک ہم نے

أَلْ إِبْرَاهِيمَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَآتَيْنَاهُمْ مُلْكًا عَظِيمًا ۝۵۴

أَلْ إِبْرَاهِيمَ	الْكِتَابَ	وَالْحِكْمَةَ	وَ	آتَيْنَاهُمْ	مُلْكًا	عَظِيمًا ۝۵۴
ابراہیم کی اولاد (کو)	کتاب	اور حکمت	اور	ہم نے دی انہیں	سلطنت	بہت بڑی

ابراہیم کی اولاد کو کتاب اور حکمت عطا فرمائی اور انہیں بہت بڑی سلطنت دی ○

فَمِنْهُمْ مَّنْ آمَنَ بِهِ وَمِنْهُمْ مَّنْ

فَمِنْهُمْ	مَّنْ	آمَنَ	بِهِ	وَ	مِنْهُمْ	مَّنْ
پھر ان میں سے	(کوئی وہ ہے) جو	ایمان لایا	اس پر	اور	ان میں سے	(کوئی وہ ہے) جو

پھر ان میں کوئی تو اس پر ایمان لے آیا اور کسی نے

صَدَّ عَنْهُ ۖ وَكَفَىٰ بِجَهَنَّمَ سَعِيرًا ۝۵۵ إِنَّ

صَدَّ	عَنْهُ	وَ	كَفَىٰ	بِجَهَنَّمَ	سَعِيرًا ۝۵۵	إِنَّ
رک گیا، منہ پھیر گیا	اس سے	اور	کافی ہے	جہنم	بھڑکتی آگ	بیشک

اس سے منہ پھیرا اور عذاب کے لئے جہنم کافی ہے ○ بیشک

۱۔ اس آیت میں یہودیوں کے اصل مرض کو بیان فرمایا کہ حقیقت حال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جو نبوت عطا فرمائی اور ان کے ساتھ ان کے غلاموں کو جو نصرت، غلبہ، عزت وغیرہ نعمتیں عطا فرمائی ہیں ان پر یہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اہل ایمان سے حسد کرتے ہیں اور یہودیوں کا یہ فعل سراسر حماقت ہے۔



الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا سَوْفَ نُصْلِيهِمْ نَارًا ۝

الَّذِينَ	كَفَرُوا	بِآيَاتِنَا	سَوْفَ نُصْلِيهِمْ	نَارًا
وہ لوگ جو (جنہوں نے)	انکار کیا	ہماری آیتوں کا	عنقریب ہم داخل کریں گے انہیں	آگ (میں)
وہ لوگ جنہوں نے ہماری آیتوں کا انکار کیا عنقریب ہم ان کو آگ میں داخل کریں گے۔				

كُلَّمَا نَضَجَتْ جُلُودُهُمْ بَدَّلْنَاهُمْ جُلُودًا غَيْرَهَا ۝

كُلَّمَا	نَضَجَتْ	جُلُودُهُمْ	بَدَّلْنَاهُمْ	جُلُودًا غَيْرَهَا
جب کبھی	خوب جل جائیں گی	ان کی کھالیں	ہم بدل دیں گے انہیں	اس کے علاوہ کھالوں (سے)
جب کبھی ان کی کھالیں خوب جل جائیں گی تو ہم ان کی کھالوں کو دوسری کھالوں				

لِيَذُوقُوا الْعَذَابَ ۝ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَزِيزًا حَكِيمًا ۝۵۶

لِيَذُوقُوا	الْعَذَابَ	إِنَّ	اللَّهَ	كَانَ	عَزِيزًا	حَكِيمًا
تاکہ وہ مزہ چکھ لیں	عذاب (کا)	بیشک	اللہ	ہے	زبردست	حکمت والا
سے بدل دیں گے کہ عذاب کا مزہ چکھ لیں۔ بیشک اللہ زبردست ہے، حکمت والا ہے ۝						

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَنُدْخِلُهُمْ

وَالَّذِينَ	آمَنُوا	وَعَمِلُوا	الصَّالِحَاتِ	سَنُدْخِلُهُمْ
اور	وہ لوگ جو	ایمان لائے اور	عمل کئے نیک	عنقریب ہم داخل کریں گے انہیں
اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے عمل کئے عنقریب ہم انہیں ان باغوں میں داخل کریں گے				

جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۝

جَنَّاتٍ	تَجْرِي	مِنْ	تَحْتِهَا	الْأَنْهَارُ	خَالِدِينَ	فِيهَا	أَبَدًا
باغوں (میں)	بہتی ہیں	سے	ان کے نیچے	نہریں	ہمیشہ رہنے والے	ان (باغوں) میں	ہمیشہ
جن کے نیچے نہریں جاری ہیں (وہ) ان میں ہمیشہ رہیں گے،							

۱۔ یہاں کافروں کے سخت عذاب اور عذابِ جہنم کی شدت کا بیان ہے کہ جہنم میں ایسا نہیں ہو گا کہ عذاب کی وجہ سے جل کر آدمی چوٹ جائے بلکہ عذاب ہوتا رہے گا، کھالیں جلتی رہیں گی اور اللہ تعالیٰ نئی کھالیں پیدا فرماتا رہے گا تاکہ عذاب کی شدت میں کمی نہ آئے۔ یہ ایسے ہی ہو گا جیسے دنیا میں کسی کی کھال جل جائے تو کچھ عرصے بعد صحیح ہو جاتی ہے۔

بہاں مسلمانوں کو جنت اور اس کی نعمتوں کی بشارت



لَهُمْ فِيهَا آزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۖ وَوُدَّخِلَهُمْ ظِلًّا

لَهُمْ	فِيهَا	آزْوَاجٌ	مُطَهَّرَةٌ	وُ	وُدَّخِلَهُمْ	ظِلًّا
ان کے لئے	ان میں	بیویاں	پاکیزہ	اور	ہم داخل کریں گے انہیں	سائے (میں)

ان کے لیے وہاں پاکیزہ بیویاں ہیں اور ہم انہیں وہاں داخل کریں گے جہاں سایہ ہی

ظِلِيلًا ۝۵۷ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ

ظِلِيلًا	إِنَّ	اللَّهَ	يَأْمُرُكُمْ	أَنْ	تُؤَدُّوا	الْأَمَانَاتِ	إِلَىٰ
گھٹا سایہ	بیشک	اللہ	حکم دیتا ہے تمہیں	کہ	تم ادا کرو، سپرد کرو	امانتیں	کی طرف

سایہ ہوگا ○ بیشک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں جن کی ہیں ان کے

أَهْلِهَا ۖ وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوا

أَهْلِهَا	وَ	إِذَا	حَكَمْتُمْ	بَيْنَ النَّاسِ	أَنْ	تَحْكُمُوا
ان کے اہل (امانت والوں)	اور	جب	تم فیصلہ کرو	لوگوں کے درمیان	کہ	فیصلہ کرو

سپرد کرو اور یہ کہ جب تم لوگوں میں فیصلہ کرو تو انصاف کے ساتھ

بِالْعَدْلِ ۖ إِنَّ اللَّهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهِ ۚ إِنَّ

بِالْعَدْلِ	إِنَّ	اللَّهَ	نِعِمَّا	يَعِظُكُمْ	بِهِ	إِنَّ
انصاف کے ساتھ	بیشک	اللہ	کیا ہی خوب	نصیحت فرماتا ہے تمہیں	اس کی	بیشک

فیصلہ کرو بیشک اللہ تمہیں کیا ہی خوب نصیحت فرماتا ہے، بیشک

اللَّهُ كَانَ سَمِيعًا بَصِيرًا ۝۵۸ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ

اللَّهُ	كَانَ	سَمِيعًا	بَصِيرًا	يَا أَيُّهَا	الَّذِينَ	آمَنُوا	أَطِيعُوا	اللَّهَ
اللہ	ہے	سننے والا	دیکھنے والا	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	اطاعت کرو	اللہ (کی)

اللہ سننے والا، دیکھنے والا ہے ○ اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو

۱۔ یہاں آیت میں دو حکم بیان کئے گئے ہیں۔ (۱) لوگوں کو ان کی امانتیں لوٹادو۔ (۲) جب فیصلہ کرو تو انصاف کے ساتھ کرو۔ یہ دونوں حکم اسلامی تعلیمات کے شاہکار ہیں اور امن و امان کے قیام اور حقوق کی ادائیگی میں مرکزی حیثیت رکھتے ہیں۔



وَاطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِيَ الْأَمْرِ مِنْكُمْ فَإِنْ

وَ	اطِيعُوا	الرَّسُولَ	وَ	أُولِيَ الْأَمْرِ <sup>(۱)</sup>	مِنْكُمْ	فَإِنْ
اور	اطاعت کرو	رسول (کی)	اور	حکومت والوں (کی)	اپنے میں سے	پھر اگر

اور رسول کی اطاعت کرو اور ان کی جو تم میں سے حکومت والے ہیں۔ پھر اگر

تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ

تَنَازَعْتُمْ	فِي	شَيْءٍ	فَرُدُّوهُ	إِلَى	اللَّهِ	وَ	الرَّسُولِ
تمہارا آپس میں اختلاف ہو جائے	میں	کسی چیز	تو پھیر دو اسے	کی طرف	اللہ	اور	رسول

کسی بات میں تمہارا اختلاف ہو جائے تو اگر اللہ اور آخرت کے دن پر

إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۖ ذَلِكَ خَيْرٌ

إِنْ	كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ	بِاللَّهِ	وَ	الْيَوْمِ	الْآخِرِ	ذَلِكَ	خَيْرٌ
اگر	تم ایمان رکھتے ہو	اللہ پر	اور	دن روزی	آخرت (پر)	یہ	بہتر

ایمان رکھتے ہو تو اس بات کو اللہ اور رسول کی بارگاہ میں پیش کر دو۔ یہ بہتر ہے اور

أَحْسَنُ تَأْوِيلًا ۝ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يَزْعُمُونَ

أَحْسَنُ	تَأْوِيلًا ۝	أَلَمْ تَرَ	إِلَى	الَّذِينَ	يَزْعُمُونَ
سب سے اچھا	انجام (میں)	کیا تم نے نہ دیکھا	کی طرف	ان لوگوں کی جو	دعویٰ کرتے ہیں

اس کا انجام سب سے اچھا ہے ۝ کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جن کا دعویٰ ہے

أَنَّهُمْ آمَنُوا بِمَا أُتْرِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُتْرِلَ مِنْ

أَنَّهُمْ	آمَنُوا	بِمَا	أُتْرِلَ	إِلَيْكَ	وَ	مَا	أُتْرِلَ	مِنْ
کہ وہ	ایمان لائے	(اس) پر جو	نازل کیا گیا	تمہاری طرف	اور	جو	نازل کیا گیا	سے

کہ وہ اس پر ایمان لے آئے ہیں جو تمہاری طرف نازل کیا گیا اور جو تم سے پہلے

۱۔ اولی الامر میں امام، امیر، بادشاہ، حاکم، قاضی، علماء سب داخل ہیں۔



قَبْلِكَ يُرِيدُونَ أَنْ يَتَّخِذُوا إِلَى الطَّاغُوتِ

قَبْلِكَ	يُرِيدُونَ	أَنْ	يَتَّخِذُوا	إِلَى	الطَّاغُوتِ <sup>(۱)</sup>
تم سے پہلے	وہ چاہتے ہیں	کہ	باہمی جھگڑے کے فیصلے لے جائیں	کی طرف (کے پاس)	شیطان

نازل کیا گیا، وہ چاہتے ہیں کہ فیصلے شیطان کے پاس لے جائیں

وَقَدْ أُمِرُوا أَنْ يَكْفُرُوا بِهِ<sup>ط</sup> وَيُرِيدُ

وَقَدْ	أُمِرُوا	أَنْ	يَكْفُرُوا	بِهِ <sup>ط</sup>	وَيُرِيدُ
اور (حالانکہ)	تحتیں	انہیں حکم دیا گیا (تھا)	کہ	وہ انکار کریں	اس کا اور چاہتا ہے

حالانکہ انہیں تو یہ حکم دیا گیا تھا کہ اسے بالکل نہ مانیں اور شیطان یہ

الشَّيْطَانُ أَنْ يُضِلَّهُمْ ضَلَالًا بَعِيدًا<sup>١٠</sup> وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ

الشَّيْطَانُ	أَنْ	يُضِلَّهُمْ	ضَلَالًا بَعِيدًا <sup>١٠</sup>	وَ	إِذَا	قِيلَ	لَهُمْ
شیطان	کہ	بھٹکا تارے انہیں	دور کی گمراہی (میں)	اور	جب	کہا جائے	ان سے

چاہتا ہے کہ انہیں دور کی گمراہی میں بھٹکا تارے ۱۰ اور جب ان سے کہا جائے

تَعَالَوْا إِلَى مَا أَنزَلَ اللَّهُ وَإِلَى الرَّسُولِ

تَعَالَوْا	إِلَى	مَا	أَنزَلَ	اللَّهُ	وَ	إِلَى	الرَّسُولِ
آؤ	(اس) کی طرف	جو	نازل فرمایا	اللہ (نے)	اور	کی طرف	رسول

کہ اللہ کی اتاری ہوئی کتاب اور رسول کی طرف آؤ

رَأَيْتَ الْمُنَافِقِينَ يَصُدُّونَ عَنْكَ صُدُودًا<sup>ج</sup> فَكَيْفَ إِذَا

رَأَيْتَ	الْمُنَافِقِينَ	يَصُدُّونَ	عَنْكَ	صُدُودًا <sup>ج</sup>	فَكَيْفَ	إِذَا
(تو) تم دیکھو گے	منافقوں (کو)	پھر جاتے ہیں	تم سے	منہ پھیرنا	تو کیسا (حال ہوگا)	جب

تو تم دیکھو گے کہ منافق تم سے منہ موڑ کر پھر جاتے ہیں ۱۰ تو کیسی (حالت) ہوگی جب

۱۔ یہاں طاغوت سے مراد کعب بن اشرف یہودی ہے جس کے پاس ایک منافق ایک یہودی کے ساتھ ہونے والے اپنے جھگڑے کا فیصلہ کروانے کے لئے جانا چاہتا تھا۔ اس واقعے کی تفصیل جاننے کے لئے تفسیر صراط الہدیان، ج ۲، ص ۲۳۱ کا مطالعہ فرمائیں۔

منافقوں کا قرآن اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے منہ پھرنے

منافقوں کا قسمیں کھا کر اپنے کرتوتوں کی تائیدیں کرنا



أَصَابَتْهُمْ مُصِيبَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ ثُمَّ

أَصَابَتْهُمْ	مُصِيبَةٌ	بِمَا	قَدَّمَتْ	أَيْدِيهِمْ	ثُمَّ
پہنچے کی انہیں	کوئی مصیبت	(اس کے) سبب جو	آگے بھیجا	ان کے ہاتھوں (نے)	پھر

ان پر ان کے اپنے اعمال کی وجہ سے کوئی مصیبت آپڑے پھر

جَاءُوكَ يَخْلِفُونَ<sup>٢٢</sup> بِاللهِ إِنَّ أَرْدَنَّا إِلَّا أَحْسَنًا

جَاءُوكَ	يَخْلِفُونَ	بِاللهِ	إِنَّ	أَرْدَنَّا	إِلَّا	أَحْسَنًا
حاضر ہوں تمہارے پاس	قسم کھاتے ہوئے	اللہ کی	(کہ) نہیں	ہم نے ارادہ کیا	مگر	بھلائی

اے حبیب! قسمیں کھاتے ہوئے تمہارے حضور حاضر ہوتے ہیں کہ ہمارا مقصد تو صرف بھلائی

وَتَوْفِيئًا<sup>٢٣</sup> أُولَئِكَ الَّذِينَ يَعْلَمُ اللهُ مَا فِي قُلُوبِهِمْ<sup>ق</sup>

وَتَوْفِيئًا	أُولَئِكَ	الَّذِينَ	يَعْلَمُ	الله	مَا	فِي	قُلُوبِهِمْ
اور	اتفاق کرانے (کا)	یہ	وہ لوگ ہیں جو	جانتا ہے	اللہ	جو	ان کے دلوں

اور اتفاق کرانا تھا ○ ان کے دلوں کی بات تو اللہ جانتا ہے

فَاعْرِضْ عَنْهُمْ وَعَظُّهُمْ وَقُلْ لَهُمْ

فَاعْرِضْ	عَنْهُمْ	وَعَظُّهُمْ	وَقُلْ	لَهُمْ
تو نہ پھیر لو، چشم پوشی کرو	ان سے	نصیحت کر دو انہیں	اور	کہتے رہو

پس تم ان سے چشم پوشی کرتے رہو اور انہیں سمجھاتے رہو اور ان کے بارے میں

فِي أَنْفُسِهِمْ قَوْلًا بَلِيغًا<sup>٢٤</sup> وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُولٍ

فِي	أَنْفُسِهِمْ	قَوْلًا	بَلِيغًا	وَمَا	أَرْسَلْنَا	مِنْ	رَّسُولٍ
(کے بارے) میں	ان کی جانوں	بات	موثر	اور	ہم نے نہ بھیجا	سے	کوئی رسول

ان سے پُر اثر کلام کرتے رہو ○ اور ہم نے کوئی رسول نہ بھیجا

۱۔ یہاں رسولوں کی تشریف آوری کا مقصد بیان کیا گیا ہے کہ ان کی آمد کا مقصد یہ ہے کہ اللہ عزوجل کے حکم سے ان کی اطاعت کی جائے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ انبیاء و رسل علیہم السلام کو معصوم بناتا ہے کیونکہ اگر انبیاء علیہم السلام خود گناہوں کے مرتکب ہوں گے تو دوسرے ان کی اطاعت و اتباع کیا کریں گے۔



إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللَّهِ ۖ وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ

إِلَّا	لِيُطَاعَ	بِإِذْنِ اللَّهِ	وَلَوْ	أَنَّهُمْ	إِذْ
مگر	اس لئے کہ اس کی اطاعت کی جائے	اللہ کے حکم سے	اور	اگر	جب

مگر اس لئے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے اور اگر جب وہ

ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ

ظَلَمُوا	أَنْفُسَهُمْ	جَاءُوكَ	فَاسْتَغْفَرُوا	اللَّهُ
ظلم کر بیٹھے	اپنی جانوں (پر)	(تو) حاضر ہو جاتے تمہارے پاس	پھر مغفرت طلب کرتے	اللہ (سے)

اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھے تھے تو اے حبیب! تمہاری بارگاہ میں حاضر ہو جاتے پھر اللہ سے معافی مانگتے

وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ

وَ	اسْتَغْفَرَ	لَهُمُ	الرَّسُولُ	لَوَجَدُوا	اللَّهُ
اور	مغفرت کی دعا کرتا	ان کے لئے	رسول (بھی)	(تو) ضرور پاتے	اللہ (کو)

اور رسول (بھی) ان کی مغفرت کی دعا فرماتے تو ضرور اللہ کو

تَوَابًا حَسِبًا ۖ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ

تَوَابًا	حَسِبًا ۖ	فَلَا وَرَبِّكَ	لَا يُؤْمِنُونَ	حَتَّىٰ
بہت توبہ قبول کرنے والا	مہربان	تو تمہارے رب کی قسم	وہ مسلمان نہ ہوں گے	یہاں تک کہ

بہت توبہ قبول کرنے والا، مہربان پاتے ۝ تو اے حبیب! تمہارے رب کی قسم،

يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِيّ

يُحَكِّمُوكَ	فِيمَا شَجَرَ	بَيْنَهُمْ	ثُمَّ	لَا يَجِدُوا	فِيّ
حاکم بنالیں تمہیں	(اس) میں جو	ان کے درمیان	پھر	وہ نہ پائیں	میں

یہ لوگ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنالیں پھر جو کچھ تم حکم فرما دو

۱۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضری توبہ کی قبولیت اور عذاب کی دوری کا سبب ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ظاہری حیات میں حاضر ہونا تو ظاہر تھا اور اب آپ کے مزار پر انوار پر حاضر ہونا آپ کی بارگاہ میں حاضر ہونا ہے اور جسے یہ بھی میسر نہ ہو تو وہ دل سے حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف توجہ اور آپ سے توسل، فریاد، استعاذہ اور طلبِ شفاعت کرے۔

۲۔ اللہ تعالیٰ حاکم ہے اور یہاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بھی حاکم فرمایا گیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ بہت سی صفات جو اللہ تعالیٰ کیلئے استعمال ہوتی



أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا

أَنفُسِهِمْ	حَرَجًا	مِّمَّا	قَضَيْتَ	و	يُسَلِّمُوا <sup>(۱)</sup>
اپنی جانوں، دلوں	کوئی حرج، رکاوٹ	(اس) سے جو	تم نے فیصلہ کر دیا	اور	دل سے مان لیں

اپنے دلوں میں اس سے کوئی رکاوٹ نہ پائیں اور اچھی طرح دل سے

تَسْلِيمًا ٢٥ وَلَوْ أَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ أَنِ اقْتُلُوا

تَسْلِيمًا ٢٥	و	لَوْ	أَنَّا	كَتَبْنَا	عَلَيْهِمْ	أَنِ	اقْتُلُوا
ماننا	اور	اگر	ہم	لکھ دیتے، فرض کر دیتے	ان پر	کہ	قتل کر دو

مان لیں ○ اور اگر ہم ان پر فرض کر دیتے کہ اپنے آپ کو

أَنفُسَكُمْ أَوْ أُخْرُجُوا مِنْ دِيَارِكُمْ مَا فَعَلُوا إِلَّا قَلِيلٌ

أَنفُسَكُمْ	أَوْ	أُخْرُجُوا	مِنْ	دِيَارِكُمْ	مَا فَعَلُوا	إِلَّا	قَلِيلٌ
اپنی جانیں	یا	نکل جاؤ	سے	اپنے گھروں	(تو) وہ نہ کرتے اسے	مگر	تھوڑے

قتل کر دیا اپنے گھر یا چھوڑ کر نکل جاؤ تو ان میں تھوڑے ہی

مِّنْهُمْ ٢٦ وَلَوْ أَنَّهُمْ فَعَلُوا مَا يُوعَظُونَ بِهِ

مِّنْهُمْ	و	لَوْ	أَنَّهُمْ	فَعَلُوا	مَا	يُوعَظُونَ	بِهِ
ان میں سے	اور	اگر	پشک وہ	کرتے	جو	انہیں نصیحت کی جاتی ہے	اس کے ساتھ

ایسا کرتے اور اگر وہ ہر وہ کام کر لیتے جس کی انہیں نصیحت کی جاتی ہے

لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَآسَدَ تَشْيِيًّا ٢٦ وَ

لَكَانَ	خَيْرًا	لَّهُمْ	و	آسَدَ	تَشْيِيًّا ٢٦	و
ضرور ہوتا	بہت بہتر	ان کے لئے	اور	زیادہ مضبوط	ثابت قدمی (میں)	اور

تو ان کے لئے بہت بہتر اور ثابت قدمی کا ذریعہ ہوتا ○ اور

..... ہیں اگر وہ حضور ﷺ کے لئے استعمال کی جائیں تو شرک لازم نہیں آتا جب تک کہ شرک کی حقیقت نہ پائی جائے۔

..... حضور ﷺ اللہ تعالیٰ عنہ وعلیہ وسلم کا حکم ماننا فرض اور ماننے سے انکار کرنا کفر ہے۔ نیز ضروری ہے کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ عنہ وعلیہ وسلم کا حکم دل و جان سے مانا جائے اور اس کے بارے میں دل میں بھی کوئی رکاوٹ نہیں ہونی چاہیے۔ اس آیت پر وہ لوگ غور کریں جو مسلمان کہلا کر کافروں کے قوانین کو اسلامی قوانین پر فوقیت دیتے ہیں۔



إِذَا لَاتِيَهُمْ مِّن لَّدُنَّا أَجْرًا عَظِيمًا ۖ وَلَهْدِيهِمْ

إِذَا لَاتِيَهُمْ	مِّن	لَّدُنَّا	أَجْرًا	عَظِيمًا ۖ	وَلَهْدِيهِمْ
اس وقت ضرور ہم دیتے انہیں	سے	اپنے پاس	ثواب	بہت بڑا	ضرور ہم ہدایت دیتے انہیں

ایسا ہوتا تو ہم ضرور انہیں اپنے پاس سے بہت بڑا ثواب عطا فرماتے ○ اور ہم انہیں ضرور سیدھے

صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا ۖ وَمَن يُطِيعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ

صِرَاطًا	مُتَّقِينَ ۖ	وَمَن	يُطِيعِ	اللَّهَ	وَالرَّسُولَ	فَأُولَٰئِكَ
راستے (کی)	سیدھے	اور	جو	اطاعت کرے	اللہ اور رسول (کی)	تو یہ لوگ

راستے کی ہدایت دیتے ○ اور جو اللہ اور رسول کی اطاعت کرے تو وہ

مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِم مِّنَ النَّبِيِّينَ

مَعَ	الَّذِينَ	أَنْعَمَ	اللَّهُ	عَلَيْهِمْ	مِّنَ	النَّبِيِّينَ
ساتھ (ہوں گے)	ان لوگوں کے جو	انعام، احسان فرمایا	اللہ (نے)	ان پر	سے (یعنی)	انبیاء

ان لوگوں کے ساتھ ہو گا جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انبیاء

وَالصَّادِقِينَ وَالشُّهَدَاءَ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ

وَالصَّادِقِينَ	وَالشُّهَدَاءَ	وَالصَّالِحِينَ	وَحَسُنَ	أُولَٰئِكَ
صدیقین	شہداء	صالحین (کے)	کیا ہی اچھے ہیں	یہ لوگ

اور صدیقین اور شہداء اور صالحین اور یہ کتنے اچھے

رَافِقًا ۖ ذَٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللَّهِ ۖ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ عِلِيمًا ۖ

رَافِقًا ۖ	ذَٰلِكَ	الْفَضْلُ	مِنَ	اللَّهِ ۖ	وَكَفَىٰ	بِاللَّهِ	عِلِيمًا ۖ
ساتھی	یہ	فضل	کی طرف سے	اللہ اور	کافی ہے	اللہ	جاننے والا

ساتھی ہیں ○ یہ اللہ کا فضل ہے، اور اللہ جاننے والا کافی ہے ○

①۔ حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے بے انتہاء محبت کی وجہ سے جدائی کی تاب نہ رکھتے تھے، انہیں آخرت میں جدائی کا اندیشہ ہوا تو بارگاہ رسالت میں عرض کی، ان کی تسکین کے لئے یہ آیت نازل ہوئی۔ اس سے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے محبت بھی معلوم ہوئی اور یہ بھی کہ جو حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا آخرت میں قرب چاہتا ہے وہ محبت اور اطاعت کا راستہ اختیار کرے۔

جنت میں نما کر کہ اللہ تعالیٰ عنہ وسلم کا قرب حاصل ہے



يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اخْذُوا حِذْرَكُمْ فَاتَّقُوا

يَا أَيُّهَا	الَّذِينَ	آمَنُوا	اخْذُوا <sup>(۱)</sup>	حِذْرَكُمْ	فَاتَّقُوا
اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	لو	اپنے بچاؤ کا ذریعہ	پھر دشمن کی طرف نکلو، کوچ کرو

اے ایمان والو! ہوشیاری سے کام لو پھر دشمن کی طرف

تُحِبَّاتٍ أَوْ اتَّقُوا جَمِيعًا ۝ وَإِنْ مِنْكُمْ

تُحِبَّاتٍ	أَوْ	اتَّقُوا	جَمِيعًا ۝	وَ	إِنْ	مِنْكُمْ
تھوڑے تھوڑے (ہو کر)	یا	نکلو	اکٹھے	اور	بیشک	تم میں سے

تھوڑے تھوڑے ہو کر نکلو یا اکٹھے چلو ۝ اور تم میں

لَسَنْ لَّيَبْطُنَنَّ فَإِنْ أَصَابَتْكُمْ مُصِيبَةٌ قَالَ

لَسَنْ	لَّيَبْطُنَنَّ	فَإِنْ	أَصَابَتْكُمْ	مُصِيبَةٌ	قَالَ
ضرور (کوئی وہ ہے جو)	ضرور دیر لگائے گا	پھر اگر	پہنچ جائے تمہیں	کوئی مصیبت	(تو) کہے گا

کچھ لوگ ایسے ہیں جو ضرور دیر لگائیں گے پھر اگر تم پر کوئی مصیبت آپڑے تو دیر لگانے والا کہے گا:

قَدْ أُنْعَمَ اللَّهُ عَلَيَّ إِذْ لَمْ أَكُنْ مَعَهُمْ

قَدْ	أُنْعَمَ	اللَّهُ	عَلَيَّ	إِذْ	لَمْ أَكُنْ	مَعَهُمْ
بیشک	انعام، احسان فرمایا	اللہ (نے)	مجھ پر	کیونکہ	میں نہیں تھا	ان کے ساتھ

بیشک اللہ نے مجھ پر بڑا احسان کیا کہ میں ان کے ساتھ

شَهِيدًا ۝ وَلَئِنْ أَصَابَكُمْ فُضْلٌ مِّنَ اللَّهِ لَيَقُولَنَّ

شَهِيدًا ۝	وَ	لَئِنْ	أَصَابَكُمْ	فُضْلٌ	مِّنَ	اللَّهِ	لَيَقُولَنَّ
حاضر، موجود	اور	ضرور اگر	پہنچے، ملے تمہیں	فضل	کی طرف سے	اللہ	(تو) ضرور کہے گا

موجود نہ تھا ۝ اور اگر تمہیں اللہ کی طرف سے فضل ملے تو (تکلیف پہنچنے والی صورت میں تو)

۱۔ یہ آیت مبارکہ جنگی تیاریوں، جنگی چالوں، دشمنوں کی حربی طاقت کے اندازے لگانے، معلومات رکھنے، ان کے مقابلے میں بھرپور تیاری اور بہترین جنگی حکمت عملی کے جملہ اصولوں میں رہنمائی کرتی ہے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہے کہ اسباب کا اختیار کرنا بھی نہایت اہم ہے۔ بغیر اسباب لڑنا مرنے کے مترادف ہے، توکل ترک اسباب کا نام نہیں بلکہ اسباب اختیار کر کے امیدیں اللہ ملاؤ جن سے وابستہ کرنے کا نام ہے۔

دشمن کے مقابلے میں ہوشیاری اور  
بھیداری سے کام لینے کا حکم

مناقضوں کی خود غرضی، مفاد پرستی اور مصلحت کی ہوس



كَانَ لَكُمْ تَكُونُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ مَوَدَّةٌ

كَانَ	لَمْ تَكُنْ	بَيْنَكُمْ	وَ	بَيْنَهُ	مَوَدَّةٌ
گویا کہ	(پہلی صورت میں) نہ تھی	تمہارے درمیان	اور	اس کے درمیان	کوئی دوستی

گویا تمہارے اور اس کے درمیان کوئی دوستی ہی نہ تھی (جبکہ اب) ضرور کہے گا:

يَكُونُ كُنْتُ مَعَهُمْ فَأَفُوزَ فَوْزًا عَظِيمًا ﴿٢٣﴾

يَكُونُ	كُنْتُ	مَعَهُمْ	فَأَفُوزَ (١)	فَوْزًا	عَظِيمًا ﴿٢٣﴾
(اور فضل ملنے پر کہے گا) اے کاش	میں ہوتا	ان کے ساتھ	تو میں پالیتا	کامیابی	بڑی

اے کاش میں (بھی) ان کے ساتھ ہوتا تو بڑی کامیابی حاصل کر لیتا ○

فَلْيُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يَشْرُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا بِالْآخِرَةِ ۚ

فَلْيُقَاتِلْ	فِي	سَبِيلِ اللَّهِ	الَّذِينَ	يَشْرُونَ	الْحَيَاةَ الدُّنْيَا	بِالْآخِرَةِ ۚ
تو لڑنا چاہئے	میں	اللہ کی راہ	ان لوگوں کو جو	بیچتے ہیں	دنیا کی زندگی	آخرت کے بدلے

پس جو لوگ دنیا کی زندگی کو آخرت کے بدلے میں بیچ دیتے ہیں انہیں چاہیے کہ اللہ کی راہ میں لڑیں

وَمَنْ يُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيُقْتَلْ أَوْ يَغْلِبْ

وَمَنْ	يُقَاتِلْ	فِي	سَبِيلِ اللَّهِ	فَيُقْتَلْ	أَوْ	يَغْلِبْ
اور جو	لڑے	میں	اللہ کی راہ	پھر وہ قتل کر دیا جائے	یا	غالب آجائے

اور جو اللہ کی راہ میں لڑے پھر شہید کر دیا جائے یا غالب آجائے

فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا ﴿٢٤﴾ وَمَا لَكُمْ

فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ	أَجْرًا	عَظِيمًا ﴿٢٤﴾	وَ	مَا	لَكُمْ
تو عنقریب ہم دیں گے اے	اجر، ثواب	بہت بڑا	اور	کیا ہے	تمہیں

تو عنقریب ہم اسے بہت بڑا ثواب عطا فرمائیں گے ○ اور تمہیں کیا ہو گیا

①۔ ان آیات سے معلوم ہوا کہ خود غرضی، موقع شناسی، مفاد پرستی اور مال کی ہوس منافقوں کا طریقہ ہے۔ دنیا میں وہ محض کبھی کامیاب نہیں ہوتا جو تکلیف کے موقع پر تو کسی کا ساتھ نہ دے لیکن اپنے مفاد کے موقع پر آگے آگے ہوتا پھرے۔ مفاد پرست اور خود غرض آدمی کچھ عرصہ تک تو اپنی منافقت چھپا سکتا ہے لیکن اس کے بعد ذلت و رسوائی اس کا مقدر ہوتی ہے۔

انہی نیت سے راہِ فدا میں جہاد کرنے کی ترغیب

جہاد کی ترغیب کے لئے مسلمانوں کی مطلوبیت کا بیان



لَا تُقَاتِلُون فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْ هَذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا ۚ وَاجْعَلْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ وَلِيًّا ۖ وَاجْعَلْ لَنَا نَصِيرًا ۝

لَا تُقَاتِلُون	فِي	سَبِيلِ اللَّهِ	وَالْمُسْتَضْعَفِينَ <sup>(۱)</sup>	مِنَ	الرِّجَالِ	وَالنِّسَاءِ
(کہ) تم نہیں لڑتے	میں	اللہ کی راہ	کمزور لوگ	سے	مرد	اور عورتیں

کہ تم اللہ کے راستے میں نہ لڑو اور کمزور مردوں اور عورتوں اور بچوں کی خاطر (نہ لڑو جو) یہ دعا کر رہے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہمیں

لَا تُقَاتِلُون فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْ هَذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا ۚ وَاجْعَلْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ وَلِيًّا ۖ وَاجْعَلْ لَنَا نَصِيرًا ۝

لَا تُقَاتِلُون	فِي	سَبِيلِ اللَّهِ	وَالْمُسْتَضْعَفِينَ <sup>(۱)</sup>	مِنَ	الرِّجَالِ	وَالنِّسَاءِ
(کہ) تم نہیں لڑتے	میں	اللہ کی راہ	کمزور لوگ	سے	مرد	اور عورتیں

عورتوں اور بچوں کی خاطر (نہ لڑو جو) یہ دعا کر رہے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہمیں

لَا تُقَاتِلُون فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْ هَذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا ۚ وَاجْعَلْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ وَلِيًّا ۖ وَاجْعَلْ لَنَا نَصِيرًا ۝

لَا تُقَاتِلُون	فِي	سَبِيلِ اللَّهِ	وَالْمُسْتَضْعَفِينَ <sup>(۱)</sup>	مِنَ	الرِّجَالِ	وَالنِّسَاءِ
(کہ) تم نہیں لڑتے	میں	اللہ کی راہ	کمزور لوگ	سے	مرد	اور عورتیں

اس شہر سے نکال دے جس کے باشندے ظالم ہیں اور ہمارے لئے اپنے پاس سے

لَا تُقَاتِلُون فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْ هَذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا ۚ وَاجْعَلْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ وَلِيًّا ۖ وَاجْعَلْ لَنَا نَصِيرًا ۝

لَا تُقَاتِلُون	فِي	سَبِيلِ اللَّهِ	وَالْمُسْتَضْعَفِينَ <sup>(۱)</sup>	مِنَ	الرِّجَالِ	وَالنِّسَاءِ
(کہ) تم نہیں لڑتے	میں	اللہ کی راہ	کمزور لوگ	سے	مرد	اور عورتیں

کوئی حمایتی بنادے اور ہمارے لئے اپنی بارگاہ سے کوئی مددگار بنادے ○ ایمان والے

لَا تُقَاتِلُون فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْ هَذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا ۚ وَاجْعَلْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ وَلِيًّا ۖ وَاجْعَلْ لَنَا نَصِيرًا ۝

لَا تُقَاتِلُون	فِي	سَبِيلِ اللَّهِ	وَالْمُسْتَضْعَفِينَ <sup>(۱)</sup>	مِنَ	الرِّجَالِ	وَالنِّسَاءِ
(کہ) تم نہیں لڑتے	میں	اللہ کی راہ	کمزور لوگ	سے	مرد	اور عورتیں

اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں اور کفار شیطان کی راہ میں

۱۔ یہاں جن کمزوروں کا تذکرہ ہے اس سے مراد مکہ مکرمہ کے مسلمان ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دینے کیلئے مسلمانوں کی مظلومیت کا بیان کرنا بہت مفید ہے۔

۲۔ اس سے معلوم ہوا کہ عید اللہ کو ولی اور ناصر (یعنی مددگار) کہہ سکتے ہیں۔



سَبِيلِ الطَّاغُوتِ فَقَاتِلُوا أَوْلِيَاءَ الشَّيْطَانِ ۚ إِنَّ كَيْدَ الشَّيْطَانِ كَانَ

سَبِيلِ الطَّاغُوتِ	فَقَاتِلُوا	أَوْلِيَاءَ الشَّيْطَانِ	إِنَّ	كَيْدَ الشَّيْطَانِ	كَانَ
شیطان کی راہ	تو لڑو، جہاد کرو	شیطان کے دوستوں (سے)	بیشک	شیطان کا مکر و فریب	ہے

لڑتے ہیں تو تم شیطان کے دوستوں سے جہاد کرو بیشک شیطان کا مکر و فریب

ضَعِيفًا ۚ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ قِيلَ لَهُمْ كُفُّوا

ضَعِيفًا ۚ	أَلَمْ تَرَ	إِلَى	الَّذِينَ	قِيلَ	لَهُمْ	كُفُّوا
کمزور	کیا تم نے نہ دیکھا	کی طرف	ان لوگوں کی جو	کہا گیا	ان سے	روک لو

کمزور ہے ○ کیا تم نے ان لوگوں کو نہ دیکھا جن سے کہا گیا اپنے ہاتھ

أَيْدِيكُمْ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ ۚ فَلَمَّا كُتِبَ

أَيْدِيكُمْ	وَأَقِيمُوا	الصَّلَاةَ	وَأْتُوا	الزَّكَاةَ	فَلَمَّا	كُتِبَ
اپنے ہاتھ	اور قائم کرو	نماز	اور ادا کرو	زکوٰۃ	پھر جب	لکھا گیا، فرض کیا گیا

روکے رکھو اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو پھر جب ان پر جہاد فرض

عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ إِذَا فَرِيقٌ مِّنْهُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ

عَلَيْهِمُ	الْقِتَالُ	إِذَا	فَرِيقٌ	مِّنْهُمْ	يَخْشَوْنَ	النَّاسَ
ان پر	لڑنا، جہاد	تب	ایک گروہ	ان میں سے	ڈرتے ہیں	لوگوں (سے)

کیا گیا تو ان میں ایک گروہ لوگوں سے ایسے ڈرنے لگا

كَخَشْيَةِ اللَّهِ أَوْ أَشَدَّ خَشْيَةً ۚ وَقَالُوا رَبَّنَا لِمَ

كَخَشْيَةِ اللَّهِ	أَوْ	أَشَدَّ	خَشْيَةً	وَقَالُوا	رَبَّنَا	لِمَ
اللہ سے ڈرنے کی طرح	یا	اس سے سخت	ڈرنا	اور کہنے لگے	اے ہمارے رب	کیوں

جیسے اللہ سے ڈرنا ہوتا ہے یا اس سے بھی زیادہ اور کہنے لگے: اے ہمارے رب!

۱۔ یہ سوال حکمت دریافت کرنے کے لئے تھا، اعتراض کرنے کیلئے نہیں، اسی لئے اس سوال پر زبرد تو دفع نہ فرمائی گئی بلکہ تسلی بخش جواب عطا فرمایا گیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ اعتراض کی غرض سے نہیں بلکہ سمجھنے کے لئے اسلامی قوانین کی حکمتیں پہچنانا ایمان کے معانی نہیں ہے۔



كَتَبْتُ عَلَيْكَ الْقِتَالَ ۚ لَوْلَا أَخَّرْتَنَا إِلَىٰ أَجَلٍ

كَتَبْتُ	عَلَيْكَ	الْقِتَالَ	لَوْلَا	أَخَّرْتَنَا	إِلَىٰ	أَجَلٍ
تو نے لکھ دیا، فرض کر دیا	ہمارے اوپر	جہاد	کیوں نہ	تو نے مہلت دی ہمیں	تک	مدت

تو نے ہم پر جہاد کیوں فرض کر دیا؟ تھوڑی سی مدت تک ہمیں اور مہلت کیوں نہ

قَرِيبٌ ۚ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ ۚ وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ

قَرِيبٌ	قُلْ	مَتَاعُ الدُّنْيَا	قَلِيلٌ	وَ	الْآخِرَةُ	خَيْرٌ
قریب (تھوڑی سی)	تم کہو	دنیا کا ساز و سامان	قلیل، تھوڑا	اور	آخرت	سب سے بہتر ہے

عطا کر دی؟ اے حبیب! تم فرما دو کہ دنیا کا ساز و سامان تھوڑا سا ہے اور پرہیزگاروں کے لئے

لَيْسَ مِنَ الْاِثْمِ ۚ وَلَا تَظْلَمُونَ فَتِيلًا ۝۷۷

لَيْسَ	مِنَ الْاِثْمِ	وَ	لَا تَظْلَمُونَ	فَتِيلًا
(اس) کے لئے جو	ڈرے، متقی بنے	اور	تم پر ظلم نہیں کیا جائے گا	ایک دھاگے (کے برابر)

آخرت بہتر ہے اور تم پر ایک دھاگے کے برابر بھی ظلم نہ کیا جائے گا ۝۷۷

اٰیْنَ مَا تَكُوْنُوْنَ اِيْذِرْكُمْ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِيْ بُرُوجٍ

اٰیْنَ مَا	تَكُوْنُوْنَ	اِيْذِرْكُمْ	الْمَوْتُ	وَلَوْ	كُنْتُمْ	فِيْ	بُرُوجٍ
جہاں کہیں	تم ہو گے	پالے گی تمہیں	موت	اگرچہ	تم ہو	میں	قلعوں، اونچے محلات

تم جہاں کہیں بھی ہو گے موت تمہیں ضرور پکڑ لے گی اگرچہ تم مضبوط قلعوں

مُسَيِّدَةً ۚ وَاِنْ تُصِيبْهُمْ حَسَنَةٌ يَقُوْلُوْا هٰذِهِ

مُسَيِّدَةً	وَ	اِنْ	تُصِيبْهُمْ	حَسَنَةٌ	يَقُوْلُوْا	هٰذِهِ
بلند، مضبوط بنائے ہوئے	اور	اگر	پہنچے انہیں	کوئی بھلائی	(تو) کہتے ہیں	یہ

میں ہو اور ان (منافقوں) کو کوئی بھلائی پہنچے تو کہتے ہیں یہ

۱۔ دنیا کا ساز و سامان اگرچہ کتنا ہی زیادہ ہو وہ اخروی نعمتوں کے مقابلے میں انتہائی قلیل ہے اور مومن کے لئے دنیا سے کہیں زیادہ آخرت بہتر ہے لہذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ دنیا کے مقابلے میں اپنی آخرت کو بہتر بنانے اور اسے سنوارنے کی زیادہ کوشش کرے۔

موت ہر جگہ آکر رہے گی

بھلائی اور برائی کی نسبت کرنے میں منافقوں کا حال



مِنْ عِنْدِ اللَّهِ ۚ وَإِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّقُولُوا هَذِهِ

مِنْ عِنْدِ اللَّهِ	وَ	إِنْ	تُصِبْهُمْ	سَيِّئَةٌ	يَقُولُوا	هَذِهِ
اللہ کے پاس سے (ہے)	اور	اگر	پہنچے انہیں	کوئی برائی	(تو) کہتے ہیں	یہ

اللہ کی طرف سے ہے اور اگر انہیں کوئی برائی پہنچے تو کہتے ہیں: (اے محمد!) یہ

مِنْ عِنْدِكَ ۚ قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللَّهِ ۚ

مِنْ عِنْدِكَ	قُلْ	كُلٌّ	مِّنْ عِنْدِ اللَّهِ
تمہاری طرف سے (آئی ہے)	تم کہہ دو	سب	اللہ کی طرف سے (ہے)

آپ کی وجہ سے آئی ہے۔ اے حبیب! تم فرما دو: سب اللہ کی طرف سے ہے

فَمَا لِهَؤُلَاءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُونَ يَفْقَهُونَ حَدِيثًا ۚ

فَمَا لِهَؤُلَاءِ الْقَوْمِ	لَا يَكَادُونَ يَفْقَهُونَ	حَدِيثًا	مَا
تو اس قوم کو کیا ہوا	سمجھنے کے قریب ہی نہیں آتے	کوئی بات	جو

تو ان لوگوں کو کیا ہوا کہ کسی بات کو سمجھنے کے قریب ہی نہیں آتے ○ اے سننے والے!

أَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللَّهِ ۚ وَمَا

أَصَابَكَ	مِنْ	حَسَنَةٍ	فَمِنَ اللَّهِ	وَ	مَا
پہنچتی ہے تجھے (اے انسان)	سے	بھلائی	تو (وہ) اللہ کی طرف سے (ہے)	اور	جو

تجھے جو بھلائی پہنچتی ہے وہ اللہ کی طرف سے ہے اور

أَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَفْسِكَ ۚ وَأَرْسَلْنَاكَ

أَصَابَكَ	مِنْ	سَيِّئَةٍ	فَمِنْ نَفْسِكَ	وَ	أَرْسَلْنَاكَ
پہنچتی ہے تجھے	سے	برائی	تو (وہ) تیری جان کی طرف سے (ہے)	اور	ہم نے بھیجا تمہیں

تجھے جو برائی پہنچتی ہے وہ تیری اپنی طرف سے ہے اور اے حبیب! ہم نے تمہیں

①۔ یہاں بھلائی کی نسبت اللہ عزوجل کی طرف اور برائی کی نسبت بندے کی طرف کی گئی ہے جب کہ اوپر کی آیت میں سب کی نسبت اللہ عزوجل کی طرف ہے۔ ان کا خلاصہ یہ ہے کہ بندہ جب مؤثر حقیقی کی طرف نظر کرے تو ہر چیز کو اسی کی طرف سے جانے اور جب اسباب پر نظر کرے تو برائیوں کو اپنی شامت نفس کے سبب سے سمجھے۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضور اقدس  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا قیام

بھلائی اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور برائی بندوں کی طرف سے ہے



لِلنَّاسِ رَسُوْلًا ۖ وَكَفَىٰ بِاللّٰهِ شَهِيدًا ﴿٩﴾ مَنْ يُطِيعِ

لِلنَّاسِ	رَسُوْلًا <sup>(۱)</sup>	وَ	كَفَىٰ	بِاللّٰهِ	شَهِيدًا ﴿۹﴾	مَنْ	يُطِيعِ
تمام لوگوں کے لئے	رسول (بنا کر)	اور	کافی ہے	اللہ	گواہ	جو	اطاعت کرے

سب لوگوں کے لئے رسول بنا کر بھیجا ہے اور گواہی کے لئے اللہ ہی کافی ہے ○ جس نے

الرَّسُوْلَ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ ۚ وَمَنْ تَوَلَّىٰ

الرَّسُوْلَ	فَقَدْ	أَطَاعَ	اللّٰهَ	وَ	مَنْ	تَوَلَّىٰ
رسول (کی)	تو بیشک	اس نے اطاعت کی	اللہ (کی)	اور	جس نے	منہ پھیرا

رسول کا حکم مانا بیشک اس نے اللہ کا حکم مانا اور جس نے منہ موڑا

فَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا ۖ وَيَقُولُوْنَ

فَمَا أَرْسَلْنَاكَ	عَلَيْهِمْ	حَفِيظًا ﴿۱۰﴾	وَ	يَقُولُوْنَ
تو ہم نے نہیں بھیجا تمہیں	ان پر	نگہبان، محافظ (بنا کر)	اور	وہ کہتے ہیں

تو ہم نے تمہیں انہیں بچانے کے لئے نہیں بھیجا ○ اور کہتے ہیں:

طَاعَةٌ ۚ قٰٓذَا بَرِّرُؤْا مِنْ عِنْدِكَ

طَاعَةٌ	قٰٓذَا	بَرِّرُؤْا	مِنْ	عِنْدِكَ
(ہمارا کام) اطاعت (کرنا ہے)	پھر جب	اٹھ کر جاتے ہیں	سے	تمہارے پاس

ہم نے فرمانبرداری کی پھر جب تمہارے پاس سے نکل کر جاتے ہیں

بَيَّتَ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ غَيْرَ الَّذِي تَقُوْلُ ۖ

بَيَّتَ	طَآئِفَةٌ	مِّنْهُمْ	غَيْرَ	الَّذِي	تَقُوْلُ
رات کو منصوبے بناتا ہے	ایک گروہ	ان میں سے	علاوہ	(اس کے) جو	وہ گروہ کہتا ہے (یا) تم کہتے ہو

تو ان میں ایک گروہ آپ کے فرمان کے برخلاف رات کو منصوبے بناتا ہے

۱۔ یہ سید دو عالم ﷺ کے جلیل القدر منصب اور عظیم المرتبت قدر و منزلت کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ منصب تمام عرب و عجم اور ساری مخلوق کے لئے رسول بنائے گئے اور کل جہاں آپ کا اتنی بنایا گیا۔



وَاللَّهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُونَ ۚ فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ وَ

و	اللَّهُ	يَكْتُبُ	مَا	يُبَيِّتُونَ	فَأَعْرِضْ	عَنْهُمْ	و
اور	اللہ	لکھ رہا ہے	جو	وہ رات میں منصوبے بناتے ہیں	تو چشم پوشی کرو	ان سے	اور

اور اللہ ان کے رات کے منصوبے لکھ رہا ہے تو اے حبیب! تم ان سے چشم پوشی کرو اور

تَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ۚ وَكَفَى بِاللَّهِ وَكِيلًا ۝ (۸۱) أَفَلَا يَتَذَكَّرُونَ

تَوَكَّلْ	عَلَى	اللَّهُ	وَ	كَفَى	بِاللَّهِ	وَكِيلًا ۝ (۸۱)	أَفَلَا يَتَذَكَّرُونَ (۱)
بھروسہ رکھو	پر	اللہ	اور	کافی ہے	اللہ	کار ساز	تو کیا وہ غور نہیں کرتے

اللہ پر بھروسہ رکھو اور اللہ کافی کار ساز ہے ○ تو کیا یہ لوگ قرآن میں غور

الْقُرْآنَ ۚ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِندِ غَيْرِ اللَّهِ لَوَجَدُوا

الْقُرْآنَ	وَ	لَوْ	كَانَ	مِنْ عِندِ غَيْرِ اللَّهِ	لَوَجَدُوا
قرآن (میں)	اور	اگر	وہ ہوتا	اللہ کے علاوہ (کسی اور) کے پاس سے	(تو) ضرور وہ پاتے

نہیں کرتے اور اگر یہ قرآن اللہ کے علاوہ کسی اور کی طرف سے ہوتا تو ضرور

فِيهِ اخْتِلَافًا كَثِيرًا ۝ (۸۲) وَإِذَا جَاءَهُمْ أَمْرٌ

فِيهِ	اخْتِلَافًا	كَثِيرًا ۝ (۸۲)	وَ	إِذَا	جَاءَهُمْ	أَمْرٌ
اس میں	اختلاف	بہت زیادہ	اور	جب	آتی ہے ان کے پاس	کوئی بات

اس میں بہت زیادہ اختلاف پاتے ○ اور جب امن یا خوف کی

مِّنَ الْأَمْنِ أَوِ الْخَوْفِ أَذَاعُوا بِهِ ۚ وَ

مِّنَ	الْأَمْنِ	أَوِ	الْخَوْفِ	أَذَاعُوا	بِهِ ۚ وَ
سے	امن	یا	خوف (کی)	(تو) پھیلانے لگ جاتے ہیں	اس کو اور (حالانکہ)

کوئی بات ان کے پاس آتی ہے تو اسے پھیلانے لگتے ہیں حالانکہ

① قرآن مجید میں غور و فکر کرنا اعلیٰ درجے کی عبادت ہے، لیکن یہ بات واضح ہے کہ قرآن میں وہی غور و فکر معتبر اور صحیح ہے جو صاحب قرآن علیہ السلام کے فرامین اور ان کے صحبت یافتہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور ان سے تربیت پانے والے تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے علوم کی روشنی میں ہو۔ اس لئے دور جدید کے اُن منت مئے محققین سے بچنا ضروری ہے جو چودہ سو سال کے علماء، فقہاء، محدثین و مفسرین اور ساری امت کے فہم کو قلعہ قرار دے کر قولا یا عملا یہ کہتے نظر آتے ہیں کہ قرآن اگر سمجھا ہے تو ہم نے ہی سمجھا ہے، پچھلی ساری امت جاہل ہی گزر گئی ہے۔ یہ لوگ یقیناً گمراہ ہیں۔

صلحت قرآن اور قرآن پاک میں غور و فکر کی دعوت

خوف پھیلانے والی خبر کے متعلق ایک اہم ضابطہ



## لَوْ سَئِدُوهُ إِلَى الرَّسُولِ وَإِلَىٰ

لَوْ	رَدُّوهُ	إِلَىٰ	الرَّسُولِ	وَ	إِلَىٰ
اگر	پھیر دیجے اس (بات) کو	کی طرف	رسول	اور	کی طرف

اگر اس بات کو رسول اور اپنے با اختیار لوگوں کی

## أُولَى الْأَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلَّهُ الَّذِينَ

أُولَى الْأَمْرِ	مِنْهُمْ	لَعَلَّهُ	الَّذِينَ
علم والوں (با اختیار لوگوں)	ان میں سے	(تو) ضرور جان لیتے اس (کی حقیقت) کو	وہ لوگ جو

خدمت میں پیش کرتے تو ضرور ان میں سے نتیجہ نکالنے کی صلاحیت رکھنے والے

## يَسْتَبْطِئُونَهُ مِنْهُمْ ۖ وَلَوْ لَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ

يَسْتَبْطِئُونَهُ	مِنْهُمْ	وَ	لَوْ لَا	فَضْلُ اللَّهِ	عَلَيْكُمْ
نتیجہ نکالنے کی صلاحیت رکھتے ہیں اس کا	ان میں سے	اور	اگر نہ ہوتا	اللہ کا فضل	تمہارے اوپر

اُس (خبر کی حقیقت) کو جان لیتے اور اگر تم پر اللہ کا فضل

## وَسَ حَسْبُهُ لَا تَتَّبِعْتُمُ الشَّيْطَانَ إِلَّا قَلِيلًا ۝۱۱۰ فَقَاتِلْ

وَسَ حَسْبُهُ	لَا تَتَّبِعْتُمُ	الشَّيْطَانَ	إِلَّا	قَلِيلًا ۝۱۱۰	فَقَاتِلْ
اور اس کی رحمت	(تو) ضرور تم پیروی کرنے لگ جاتے	شیطان (کی)	مگر	تھوڑے	تو تم لڑو

اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو ضرور تم میں سے چند ایک کے علاوہ سب شیطان کے پیچھے لگ جاتے ۝ تو اے حبیب!

## فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا تُكَلِّفُ إِلَّا نَفْسَكَ وَ

فِي	سَبِيلِ اللَّهِ	لَا تُكَلِّفُ	إِلَّا	نَفْسَكَ	وَ
میں	اللہ کی راہ	تمہیں تکلیف نہیں دی جائے گی	مگر	اپنی ذات (کی)	اور

اللہ کی راہ میں جہاد کریں۔ آپ کو آپ کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دی جائے گی اور

۱۔ یہاں آیت میں اگرچہ ایک خاص سیاق و سباق میں ایک چیز بیان کی گئی ہے لیکن اس میں جو حکم بیان کیا گیا ہے یہ ہماری زندگی کے ہزاروں گوشوں میں اصلاح کیلئے کافی ہے۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ جب کوئی ایسی بات معلوم ہو جو فساد کا سبب بن سکتی ہے تو اسے پھیلانے کی بجائے الہی دانش اور سمجھدار لوگوں تک پہنچا دیا جائے وہ غور و فکر اور تحقیق سے اس کی حقیقت حال معلوم کر لیں گے اور یوں بات کا بھگڑا اور رائی کا پہاڑ نہیں بنے گا۔

جہاد کا حکم اور ترک جہاد سے ممانعت



## حَرِّضَ الْمُؤْمِنِينَ عَسَى اللَّهُ أَنْ يَكُفَّ

حَرِّضَ	الْمُؤْمِنِينَ	عَسَى	اللَّهُ	أَنْ	يَكُفَّ
(جہاد کی) ترغیب دیتے رہو	ایمان والوں (کو)	قریب ہے	اللہ	یہ کہ	روک دے گا

مسلمانوں کو (جہاد کی) ترغیب دیتے رہو۔ عتق قریب اللہ

## بِأَسِّ الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ وَاللَّهُ أَشَدُّ

بِأَسِّ	الَّذِينَ	كَفَرُوا	وَاللَّهُ	أَشَدُّ
سختی، طاقت	ان لوگوں کی جو (جنہوں نے)	کفر کیا	اور	اللہ

کافروں کی طاقت روک دے گا اور اللہ کی طاقت سب سے زیادہ مضبوط ہے

## بِأَسَاوَأَشَدُّ تَنكِيلًا ۝۸۳ مَنْ يَشْفَعُ

بِأَسَاوَأَشَدُّ	تَنكِيلًا ۝۸۳	مَنْ	يَشْفَعُ
لڑائی، طاقت (میں)	اور	سب سے زیادہ شدید (ہے)	عذاب دینے (میں)

اور اس کا عذاب سب سے زیادہ شدید ہے ۝ جو اچھی

## شَفَاعَةً حَسَنَةً يَكُنْ لَهُ نَصِيبٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ يَشْفَعُ

شَفَاعَةً	حَسَنَةً (۱)	يَكُنْ	لَهُ	نَصِيبٌ	مِّنْهَا	وَمَنْ	يَشْفَعُ
سفارش	اچھی	ہوگا	اس کے لئے	(ثواب کا) حصہ	اس میں سے	اور	جو

سفارش کرے اس کے لئے اس کا اجر ہے اور جو بری

## شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَكُنْ لَهُ كِفْلٌ مِّنْهَا ۚ وَكَانَ اللَّهُ

شَفَاعَةً	سَيِّئَةً (۲)	يَكُنْ	لَهُ	كِفْلٌ	مِّنْهَا	وَمَنْ	يَشْفَعُ
سفارش	بری	ہوگا	اس کے لئے	(گناہ کا) حصہ	اس میں سے	اور	اللہ

سفارش کرے اس کے لئے اس میں سے حصہ ہے اور

۱۔ اچھی سفارش وہ ہے جس میں کسی کو جائز طبع پہنچایا جائے یا تکلیف سے بچایا جائے، اس پر ثواب ہے، جیسے کوئی نوکری کا واقعی مستحق ہے اور کسی دوسرے کی حق تلفی نہیں ہو رہی تو سفارش کرتا جائے یا کوئی مظلوم ہے اور انصاف دلوانے میں مدد کیلئے پولیس سے سفارش کی جائے۔

۲۔ بری سفارش وہ ہے جس میں فلاح سفارش کی جائے، ظالم کو فلاح طریقے سے پہنچایا جائے یا کسی کی حق تلفی کی جائے جیسے کسی غیر مستحق کو نوکری دلانے کیلئے سفارش کی جائے یا کسی کو شراب یا سینما کے اسٹنس دلوانے کیلئے سفارش کی جائے، یہ حرام ہے۔

اچھی سفارش باعث ثواب اور بری سفارش ناجائز ہے



عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ مُّقِيتٌ ۝۸۵ وَإِذَا حُيِّيتُمْ بِتَحِيَّةٍ

عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ	مُقِيتٌ ۝۸۵	وَ	إِذَا	حُيِّيتُمْ	بِتَحِيَّةٍ
ہر چیز پر	قادر	اور	جب	تمہیں سلام کیا جائے	کسی دعائیہ لفظ کے ساتھ

اللہ ہر شے پر قادر ہے ۝ اور جب تمہیں کسی لفظ سے سلام کیا جائے

فَحَيُّوْا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوْهَا ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ

فَحَيُّوْا	بِأَحْسَنَ مِنْهَا	أَوْ	رُدُّوْهَا	إِنَّ	اللَّهُ	كَانَ
تو سلام کا جواب دو	اس سے بہتر (لفظ) کے ساتھ	یا	لوٹا دو اسی (لفظ) کو	بیشک	اللہ	ہے

تو تم اس سے بہتر لفظ سے جواب دو یا وہی الفاظ کہہ دو۔ بیشک اللہ

عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ حَسِيْبٌ ۝۸۶ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ۚ لِيَجْمَعَ بَيْنَكُمْ

عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ	حَسِيْبٌ ۝۸۶	اللَّهُ	لَا	إِلَهَ	إِلَّا	هُوَ	لِيَجْمَعَ بَيْنَكُمْ
ہر چیز پر	حساب لینے والا	اللہ	نہیں	کوئی معبود	مگر	وہ	ضرور جمع کرے گا تمہیں

ہر چیز پر حساب لینے والا ہے ۝ اللہ ہی ہے جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور وہ ضرور تمہیں

إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَمَةِ لَا رَيْبَ فِيهِ ۚ وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللَّهِ

إِلَىٰ	يَوْمِ الْقِيَمَةِ	لَا رَيْبَ	فِيهِ	وَ	مَنْ	أَصْدَقُ (۱)	مِنَ اللَّهِ
کی طرف	قیامت کے دن	کوئی شک نہیں	اس میں	اور	کون ہے	زیادہ سچا	اللہ سے

قیامت کے دن اکٹھا کرے گا جس میں کوئی شک نہیں اور اللہ سے زیادہ کس کی

حَدِيثًا ۝۸۷ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِتْنَةٍ

حَدِيثًا ۝۸۷	فَمَا	لَكُمْ	فِي	الْمُنَافِقِينَ	فِتْنَةٍ
بات (میں)	تو کیا ہوا	تمہارے لئے (تمہیں)	(کے بارے) میں	منافقوں	دوگر وہ (ہو گئے)

بات سچی ۝ تو تمہیں کیا ہوا کہ منافقوں کے بارے میں دوگر وہ ہو گئے

۱۔ مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کسی کلام میں مبعوث کا ممکن ہونا ذاتی طور پر محال ہے اور اللہ تعالیٰ کی تمام صفات مکمل طور پر صفات کمال ہیں اور جس طرح کسی مفت کمال کی اس سے نفی ناممکن ہے اسی طرح کسی نقص و عیب کی مفت کا ثبوت بھی اللہ تعالیٰ کے لئے محال ہے۔ اللہ تعالیٰ کا یہی فرمان ”وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللَّهِ حَدِيثًا“ اور اللہ سے زیادہ کس کی بات سچی۔ اس عقیدے کی بہت بڑی دلیل ہے۔

سلام کا جواب دینے کا طریقہ

اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ چاہے

چند منافقوں کے بارے میں چاہے کہ

زکوٰۃ اللہ تعالیٰ انہم کے دوگر وہ

النصف

۱۱۱



وَاللّٰهُ اَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوْا ۝

و	اللہ	اَرْكَسَهُمْ	بِمَا	كَسَبُوْا
اور (حالانکہ)	اللہ (نے)	اونہا کو دیا، الٹا دیا انہیں	(اس کے) سبب جو	انہوں نے کمایا (اعمال کئے)
حالانکہ اللہ نے ان کے اعمال کے سبب ان (کے دلوں) کو الٹا دیا ہے۔				

اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَهْدُوْا مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ۝ وَمَنْ

اَتُرِيْدُوْنَ	اَنْ	تَهْدُوْا	مَنْ	اَضَلَّ	اللّٰهُ	و	مَنْ
کیا تم چاہتے ہو	یہ کہ	ہدایت دو، راہ دکھاؤ	(اس کو) جسے	گمراہ کر دیا	اللہ (نے)	اور	جسے
کیا تم یہ چاہتے ہو کہ تم اسے راہ دکھاؤ جسے اللہ نے گمراہ کر دیا اور جسے							

يُضِلُّ اللّٰهُ فَلَئِنْ تَجِدَ لَهُ سَبِيْلًا ۝ وَذُو الْو

يُضِلُّ	اللّٰهُ	فَلَئِنْ تَجِدَ	لَهُ	سَبِيْلًا ۝	وَذُو الْو
گمراہ کرے	اللہ	تو تم ہرگز نہ پاؤ گے	اس کے لئے	کوئی راہ	وہ چاہتے ہیں
اللہ گمراہ کر دے تو ہرگز تو اس کے لئے (ہدایت کا) راستہ نہ پائے گا ○ وہ تو یہ چاہتے ہیں کہ					

تَكْفُرُوْنَ كَمَا كَفَرُوْا فَاتَكُوْنُوْنَ سَوَآءً فَلَا تَتَّخِذُوْا

تَكْفُرُوْنَ	كَمَا	كَفَرُوْا	فَاتَكُوْنُوْنَ	سَوَآءً	فَلَا تَتَّخِذُوْا
تم کافر ہو جاؤ	جیسے	انہوں نے کفر کیا	پھر تم سب ہو جاؤ	برابر، ایک جیسے	تو تم نہ بناؤ
جیسے وہ کافر ہوئے کاش کہ تم بھی ویسے ہی کافر ہو جاؤ پھر تم سب ایک جیسے ہو جاؤ۔ تو تم					

مِنْهُمْ اَوْلِيَاءَ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ ۝ قٰن

مِنْهُمْ	اَوْلِيَاءَ	حَتّٰى	يُهَاجِرُوْا	فِي	سَبِيْلِ اللّٰهِ	قٰن
ان میں سے	دوست	یہاں تک کہ	وہ ہجرت کریں	میں	اللہ کی راہ	پھر اگر
ان میں سے کسی کو اپنا دوست نہ بناؤ جب تک وہ اللہ کی راہ میں ہجرت نہ کریں پھر اگر						

منافقوں کا کفر و کفر کی حد سے تجاوز اور مسلمانوں کو شہیت



تَوَلَّوْا فخذوہم وَاَقْتُلُوہم حَيْثُ وَجَدْتُمُوہُمْ وَلَا تَتَّخِذُوا

تَوَلَّوْا	فَخَذُوہُمْ	وَ	اَقْتُلُوہُمْ	حَيْثُ	وَجَدْتُمُوہُمْ	وَ	لَا تَتَّخِذُوا
وہ منہ پھیریں	تو پکڑو انہیں	اور	قتل کرو انہیں	جہاں	تم پاؤ انہیں	اور	نہ بناؤ

وہ منہ پھیریں تو انہیں پکڑو اور جہاں پاؤ قتل کرو اور ان میں

مِنْهُمْ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ۝۸۹ إِلَّا الَّذِينَ يَصِلُونَ

مِنْهُمْ	وَلِيًّا	وَ	لَا	نَصِيرًا ۝۸۹	إِلَّا	الَّذِينَ ۝۱	يَصِلُونَ
ان میں سے	کوئی دوست	اور	نہ	مددگار	مگر	وہ لوگ جو	تعلق رکھتے ہیں

کسی کو نہ دوست بناؤ اور نہ ہی مددگار ○ مگر (ان لوگوں کو قتل نہ کرو) جو ایسی قوم سے

إِلَىٰ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُم مِّيثَاقٌ أَوْ

إِلَىٰ	قَوْمٍ	بَيْنَكُمْ	وَ	بَيْنَهُم	مِّيثَاقٌ	أَوْ
کی طرف (سے)	قوم	تمہارے درمیان	اور	ان کے درمیان	معاہدہ	یا

تعلق رکھتے ہوں کہ تمہارے اور ان کے درمیان (امن کا) معاہدہ ہو یا

جَاءُوكُمْ حَصْرَتْ صُدُورُهُمْ أَنْ يُقَاتِلُوكُمْ أَوْ يُقَاتِلُوا

جَاءُوكُمْ	حَصْرَتْ	صُدُورُهُمْ	أَنْ	يُقَاتِلُوكُمْ	أَوْ	يُقَاتِلُوا
وہ آئیں تمہارے پاس	تنگ ہو گئے	ان کے سینے	کہ	لڑائی کریں تم سے	یا	وہ لڑیں

تمہارے پاس اس حال میں آئیں کہ ان کے دل تم سے لڑائی کرنے سے تنگ آچکے ہوں یا (تمہارے ساتھ مل کر)

قَوْمَهُمْ ۚ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَسَلَّطَهُمْ عَلَيْكُمْ

قَوْمَهُمْ	وَ	لَوْ	شَاءَ	اللَّهُ	لَسَلَّطَهُمْ	عَلَيْكُمْ
اپنی قوم (سے)	اور	اگر	چاہتا	اللہ	(تو) ضرور مسلط کر دیتا انہیں	تمہارے اوپر

اپنی قوم سے لڑیں اور اللہ اگر چاہتا تو ضرور انہیں تم پر مسلط کر دیتا

۱۔ یہاں ان لوگوں کا ذکر کیا جا رہا ہے جو گزشتہ آیت میں دیئے گئے قتل کے حکم سے خارج ہیں اور وہ یہ ہیں: (1) وہ لوگ جن کا ایسی قوم سے تعلق ہو جن

سے تمہارا امن کا معاہدہ ہو چکا ہو۔ (2) وہ لوگ جو تم سے لڑائی نہ کریں۔ (3) وہ لوگ جو تمہارے ساتھ مل کر اپنی قوم سے لڑیں۔ ان سب لوگوں کو قتل کرنے کی

اجازت نہیں۔



فَلَقَاتِلُوهُمْ ۚ فَإِنْ اعْتَزَلُواكُمْ فَلَمْ يُقَاتِلُواكُمْ وَالْقَوَا

فَلَقَاتِلُوهُمْ	فَإِنْ	اعْتَزَلُواكُمْ <sup>(۱)</sup>	فَلَمْ يُقَاتِلُواكُمْ	وَالْقَوَا
تو جنگ وہ لڑتے تم سے	پھر اگر	وہ دور رہیں تم سے	پس نہ لڑیں تم سے	اور ڈال دیں

تو وہ بے شک تم سے لڑتے پھر اگر وہ تم سے دور رہیں اور نہ لڑیں اور تمہاری طرف

إِلَيْكُمْ السَّلَامُ ۚ فَمَا جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ عَلَيْهِمْ سَبِيلًا ۝۹۰

إِلَيْكُمْ	السَّلَامُ	فَمَا جَعَلَ	اللَّهُ	لَكُمْ	عَلَيْهِمْ	سَبِيلًا ۝۹۰
تمہاری طرف	صلح	تو نہیں رکھا	اللہ (نے)	تمہارے لئے	ان پر	کوئی راستہ

صلح کا پیغام بھیجیں تو (صلح کی صورت میں) اللہ نے تمہیں ان پر (لڑائی) کا کوئی راستہ نہیں رکھا ۝

سَتَجِدُونَ آخَرِينَ يُرِيدُونَ أَنْ يَأْمَنُوكُمْ وَ

سَتَجِدُونَ	آخَرِينَ	يُرِيدُونَ	أَنْ	يَأْمَنُوكُمْ	و
عنقریب تم پاؤ گے	دوسروں (کو)	وہ چاہتے ہیں	کہ	امن میں رہیں تم سے	اور

عنقریب تم کچھ دوسروں کو پاؤ گے جو چاہتے ہیں کہ وہ تم سے بھی امن میں رہیں اور

يَأْمَنُوا قَوْمَهُمْ ۖ كُلًّا رُذُوقًا إِلَى الْفِتْنَةِ

يَأْمَنُوا	قَوْمَهُمْ	كُلًّا	رُذُوقًا	إِلَى	الْفِتْنَةِ <sup>(۲)</sup>
امن میں رہیں	اپنی قوم (سے)	جب کبھی	انہیں پھیرا جاتا ہے	کی طرف	فتنہ

اپنی قوم سے بھی امن میں رہیں (لیکن) جب کبھی انہیں فتنے کی طرف پھیرا جاتا ہے

أُزْكُوا فِيهَا فَإِنْ لَمْ يَعْتَزِلُواكُمْ وَيُلْقُوا

أُزْكُوا	فِيهَا	فَإِنْ	لَمْ يَعْتَزِلُواكُمْ	وَيُلْقُوا
اوندھے گر جاتے ہیں	اس میں	پھر اگر	وہ کنارہ کشی نہ کریں تم سے	اور (نہ) ڈالیں

تو اس میں اوندھے جا پڑتے ہیں۔ پھر اگر وہ تم سے کنارہ کشی نہ کریں اور تمہارے ساتھ

۱۔ یہاں فرمایا کہ اگر کفار تم سے دور رہیں اور نہ لڑیں بلکہ صلح کا پیغام بھیجیں تو اس صورت میں تمہیں اجازت نہیں کہ تم ان سے جنگ کرو۔ مفسرین فرماتے ہیں کہ یہ آیت منسوخ ہے اور اب اسلامی سلطان کو صلح کرنے نہ کرنے کا اختیار ہے۔

۲۔ یہاں فتنہ سے مراد کفر و شرک ہے یا اس سے مراد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور مسلمانوں سے جنگ کرنا یا انہیں ایذا پہنچانا ہے۔



إِلَيْكُمْ السَّلَامَ وَيَكْفُوا أَيْدِيَهُمْ فَخُذُواهُمْ وَاقْتُلُوهُمْ

إِلَيْكُمْ	السَّلَامَ	وَيَكْفُوا	أَيْدِيَهُمْ	فَخُذُواهُمْ	وَ	اقْتُلُوهُمْ
تمہاری طرف	صلح	اور	(نہ کرو کیس)	اپنے ہاتھ	تو پکڑ لو انہیں	اور قتل کر دو انہیں

صلح نہ کریں اور اپنے ہاتھ تم (سے لڑنے) سے نہ روکیں تو تم انہیں پکڑ لو اور جہاں پاؤ

حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ ۖ وَأُولَٰئِكَ جَعَلْنَاكُمْ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا مِّبْيٰنًا ۚ

حَيْثُ	ثَقِفْتُمُوهُمْ	وَأُولَٰئِكَ	جَعَلْنَاكُمْ	لَكُمْ	عَلَيْهِمْ	سُلْطٰنًا	مِّبْيٰنًا
جہاں	تم پاؤ انہیں	اور	یہ لوگ	ہم نے بنایا	تمہارے لئے	ان پر	اختیار کھلا

انہیں قتل کر دو اور یہی وہ لوگ ہیں جن کے خلاف ہم نے تمہیں کھلا اختیار دیا ہے ۝

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ أَنْ يَقتُلَ مُؤْمِنًا إِلَّا خَطَاً

وَمَا كَانَ	لِمُؤْمِنٍ	أَنْ	يَقتُلَ	مُؤْمِنًا	إِلَّا	خَطَاً
اور نہیں ہے	کسی مومن کے لئے	کہ	وہ قتل کرے	کسی مومن (کو)	مگر	غلطی (سے ہو جائے)

اور کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں ہے کہ کسی مسلمان کو قتل کرے مگر یہ کہ غلطی سے ہو جائے

وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَاً فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ

وَمَنْ	قَتَلَ	مُؤْمِنًا	خَطَاً	فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ	مُّؤْمِنَةٍ
اور جو	قتل کرے	کسی مومن (کو)	غلطی (سے)	تو ایک غلام آزاد کرنا (لازم ہے)	مومن

اور جو کسی مسلمان کو غلطی سے قتل کر دے تو ایک مسلمان غلام کو آزاد کرنا

وَدِيَّةٌ مُّسَلَّمَةٌ إِلَىٰ أَهْلِهِ إِلَّا أَنْ

وَدِيَّةٌ	مُّسَلَّمَةٌ	إِلَىٰ	أَهْلِهِ	إِلَّا أَنْ
اور دیت دینا	سپردہ کی ہوئی	کی طرف	اس (مقتول) کے گھر والوں	مگر یہ کہ

اور دیت دینا لازم ہے جو مقتول کے گھر والوں کے حوالے کی جائے گی سوائے اس کے کہ

۱۔ اس آیت میں کسی کو غلطی سے قتل کر دینے کی صورتیں اور ان کے احکام بیان کئے گئے ہیں۔

۲۔ دیت کا لغوی معنی ہے وہ مال جو مقتول کے وارثوں کو مقتول کی جان کے بدلے دیا جائے اور اصطلاحی معنی یہ ہے کہ کسی مسلمان یا ذمی کافر کو قتل کرنے یا اس کے کسی عضو کو تلف کرنے کی وجہ سے جو مالی معاوضہ دینا لازم آتا ہے اسے دیت کہتے ہیں۔ قتل کی دیت کا مال مقتول کے وارث آپس میں بطور میراث تقسیم کریں گے۔



يَصَّدَّقُوا ۖ فَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوِّكُمْ

يَصَّدَّقُوا <sup>(۱)</sup>	فَإِنْ	كَانَ	مِنْ	قَوْمٍ عَدُوِّكُمْ	لَكُمْ
وہ صدقہ کر دیں، وہ معاف کر دیں	پھر اگر	وہ (مقتول) ہو	سے	دشمن قوم	تمہارے لئے (تمہاری)
وہ معاف کر دیں پھر اگر وہ مقتول تمہاری دشمن قوم سے ہو					

وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحَرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ ۖ وَ

وَ	هُوَ	مُؤْمِنٌ	فَتَحَرِيرُ رَقَبَةٍ <sup>(۲)</sup>	مُؤْمِنَةٍ	وَ
اور	وہ (مقتول خود)	مومن (ہو)	تو ایک غلام آزاد کرنا (لازم ہے)	مومن	اور
اور وہ مقتول خود مسلمان ہو تو صرف ایک مسلمان غلام کا آزاد کرنا لازم ہے اور					

إِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ فِدْيَةٌ

إِنْ	كَانَ	مِنْ	قَوْمٍ	بَيْنَكُمْ	وَ	بَيْنَهُمْ	مِيثَاقٌ	فِدْيَةٌ
اگر	وہ (مقتول) ہو	سے	قوم	تمہارے درمیان	اور	ان کے درمیان	معاہدہ (ہو)	تو دیت
اگر وہ مقتول اس قوم میں سے ہو کہ تمہارے اور ان کے درمیان معاہدہ ہو تو								

مُسْلِمَةٌ إِلَى أَهْلِهِ وَتَحَرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ ۖ فَمَنْ

مُسْلِمَةٌ	إِلَى	أَهْلِهِ	وَ	تَحَرِيرُ رَقَبَةٍ	مُؤْمِنَةٍ	فَمَنْ
سپر کی ہوئی	کی طرف	اس کے گھر والوں	اور	ایک غلام یا لونڈی آزاد کرنا	مومن	پھر جو
اس کے گھر والوں کے حوالے دیت کی جائے اور ایک مسلمان غلام یا لونڈی کو آزاد کیا جائے پھر جسے						

لَمْ يَجِدْ قُصِيَّامَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ تَوْبَةً مِّنَ اللَّهِ ۖ وَكَانَ

لَمْ يَجِدْ	قُصِيَّامَ شَهْرَيْنِ	مُتَتَابِعَيْنِ	تَوْبَةً	مِّنَ اللَّهِ	وَ	كَانَ
نہ پائے (غلام)	تو دو مہینے کے روزے	پے درپے، مسلسل	(یہ) توبہ (ہے)	اللہ سے	اور	ہے
(غلام) نہ ملے تو دو مہینے کے مسلسل روزے (لازم ہیں۔ یہ) اللہ کی بارگاہ میں اس کی توبہ ہے اور						

۱۔ مقتول کے وارث دیت معاف کر سکتے ہیں کیونکہ وہ ان کا لہنا حق ہے لیکن کفارہ معاف نہیں کر سکتے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا حق ہے۔

۲۔ جس مسلمان کے رشتہ دار حربی کافر ہوں اسے غلطی سے قتل کر دینے کی صورت میں صرف کفارہ واجب ہے کیونکہ دیت مقتول کے وارثوں کو بطور میراث ملتی ہے اور کافر رشتہ دار کو مسلمان کی میراث نہیں ملتی۔



مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرنے پر شدید وعیدیں

محافل کی تحقیق کرنے سے متعلق مسلمانوں کو نصیحت

اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ۙ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا ۙ

اللَّهُ	عَلِيمًا	حَكِيمًا ۙ	و	مَنْ	يَقْتُلْ	مُؤْمِنًا	مُتَعَمِّدًا ۙ
اللہ	علم والا	حکمت والا	اور	جو	قتل کر دے	کسی مومن (کو)	جان بوجھ کر

اللہ جاننے والا حکمت والا ہے ۝ اور جو کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کر دے

فَجَزَاءُ مَا جَهِتُمْ خَالِدًا فِيهَا وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

فَجَزَاءُ مَا	جَهِتُمْ	خَالِدًا	فِيهَا	و	غَضِبَ	اللَّهُ	عَلَيْهِ وَ
تو اس کا بدلہ	جہنم	ہمیشہ رہنے والا	اس میں	اور	غضب کیا	اللہ (نے)	اس پر اور

تو اس کا بدلہ جہنم ہے عرصہ دراز تک اس میں رہے گا اور اللہ نے اس پر غضب کیا اور

لَعَنَهُ وَأَعَدَّ لَهُ عَذَابًا عَظِيمًا ۙ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ

لَعَنَهُ	و	أَعَدَّ	لَهُ	عَذَابًا	عَظِيمًا ۙ	يَا أَيُّهَا	الَّذِينَ
لعت کی اس پر	اور	تیار کر رکھا ہے	اس کے لئے	عذاب	بڑا	اے	وہ لوگو جو

اس پر لعنت کی اور اس کے لئے بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے ۝ اے ایمان

أَمْنُوا إِذَا ضَرَبْتُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَتَبَيَّنُوا وَلَا تَقُولُوا

أَمْنُوا	إِذَا	ضَرَبْتُمْ	فِي	سَبِيلِ اللَّهِ	فَتَبَيَّنُوا	و	لَا تَقُولُوا
ایمان لائے	جب	تم چلو	میں	اللہ کی راہ	تو خوب تحقیق کر لیا کرو	اور	نہ کہو

والو! جب تم اللہ کے راستے میں چلو تو خوب تحقیق کر لیا کرو اور جو

لَمِنْ أَلْفَى إِلَيْكُمْ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا ۚ

لَمِنْ	أَلْفَى	إِلَيْكُمْ	السَّلَامَ	لَسْتَ	مُؤْمِنًا
(اس) سے جو	ڈالے (کہے)	تمہاری طرف (تمہیں)	سلام	(کہ) تم نہیں	مومن

تمہیں سلام کرے اسے یہ نہ کہو کہ تو مسلمان نہیں۔

۱۔ اس آیت معلوم ہوتا ہے کہ انسانی جان کی اسلام میں کتنی حرمت ہے اور کسی مسلمان کو قتل کرنا کتنا شدید جرم ہے کہ جہنم، غضب الہی، لعنت اور عذاب عظیم کی وعید سنائی گئی ہے۔



تَبْتَغُونَ عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللَّهِ مَغَانِمٌ كَثِيرَةٌ ۖ

تَبْتَغُونَ <sup>(۱)</sup>	عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا	فَعِنْدَ اللَّهِ	مَغَانِمٌ	كَثِيرَةٌ
تم چاہتے ہو	دنوی زندگی کا ساز و سامان	تو اللہ کے پاس (ہیں)	غنیمت کے مال	بہت سے

تم دنیوی زندگی کا سامان چاہتے ہو پس اللہ کے پاس بہت سے غنیمت کے مال ہیں۔

كَذَلِكَ كُنْتُمْ مِّن قَبْلُ فَمَنَّ اللَّهُ عَلَيْكُمْ

كَذَلِكَ	كُنْتُمْ	مِّن	قَبْلُ	فَمَنَّ	اللَّهُ	عَلَيْكُمْ
اسی طرح	تم تھے	سے	پہلے	پھر احسان کیا	اللہ (نے)	تمہارے اوپر

پہلے تم بھی ایسے ہی تھے تو اللہ نے تم پر احسان کیا

فَتَبَيَّنُوا ۖ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ۝۹۴

فَتَبَيَّنُوا	إِنَّ	اللَّهَ	كَانَ	بِمَا	تَعْمَلُونَ	خَبِيرًا ۝۹۴
تو خوب تحقیق کر لو	بیشک	اللہ	ہے	(اس) سے جو	تم کرتے ہو	خبردار

تو خوب تحقیق کر لو بیشک اللہ تمام اعمال سے خبردار ہے ○

لَا يَسْتَوِي الْقَعْدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَبِ وَ

لَا يَسْتَوِي	الْقَعْدُونَ	مِنَ الْمُؤْمِنِينَ	غَيْرُ أُولِي الضَّرَبِ ۖ	وَ
برابر نہیں	(جہاد سے) بیٹھے رہنے والے	ایمان والوں میں سے	تکلیف، عذر والوں کے علاوہ	اور

عذر والوں کے علاوہ جو مسلمان جہاد سے بیٹھے رہے وہ اور

الْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ ۖ فَضَّلَ اللَّهُ

الْمُجَاهِدُونَ	فِي	سَبِيلِ اللَّهِ	بِأَمْوَالِهِمْ	وَ	أَنْفُسِهِمْ	فَضَّلَ	اللَّهُ
جہاد کرنے والے	میں	اللہ کی راہ	اپنے مالوں سے	اور	اپنی جانوں	فضیلت دی	اللہ (نے)

اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ جہاد کرنے والے برابر نہیں۔ اپنی جانوں

۱۔ اس سے معلوم ہوا کہ جہاد سے مسلمان کا مقصد دنیا کا مال حاصل کرنا نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے دین کی سربلندی اور اس کی رضا حاصل کرنا ہو۔

۲۔ اس آیت سے ثابت ہوا کہ جو لوگ بیماری یا بڑھاپے یا ناتوانی یا ناتوانی یا ہاتھ پاؤں کے ناکارہ ہونے اور عذر کی وجہ سے جہاد میں حاضر نہ ہوں وہ ثواب

سے محروم نہ کئے جائیں گے جبکہ اچھی نیت رکھتے ہوں۔



الْمُجَاهِدِينَ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقُعْدِينِ دَرَجَةً ۝

الْمُجَاهِدِينَ	بِأَمْوَالِهِمْ	وَ	أَنْفُسِهِمْ	عَلَى	الْقُعْدِينِ	دَرَجَةً
جہاد کرنے والوں (کو)	اپنے مالوں کے ساتھ	اور	اپنی جانوں	پر	بیٹھے رہنے والوں	درجہ (میں)

اور مالوں کے ساتھ جہاد کرنے والوں کو بیٹھے رہنے والوں پر اللہ نے درجے کے اعتبار سے فضیلت عطا فرمائی ہے

وَكَلَّا وَعَدَا اللَّهُ الْحُسْنَى ۝ وَفَضَّلَ اللَّهُ

وَكَلَّا	وَعَدَا	اللَّهُ	الْحُسْنَى	وَفَضَّلَ	اللَّهُ
اور سب (سے)	وعدہ فرمایا	اللہ (نے)	بھلائی (کا)	اور فضیلت دی	اللہ (نے)

اور اللہ نے سب سے بھلائی کا وعدہ فرمایا ہے اور اللہ نے

الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقُعْدِينِ أَجْرًا عَظِيمًا ۝ ۹۵ دَرَجَتِ

الْمُجَاهِدِينَ	عَلَى	الْقُعْدِينِ	أَجْرًا عَظِيمًا	دَرَجَتِ
جہاد کرنے والوں (کو)	پر	بیٹھے رہنے والوں	بڑے ثواب (سے)	درجے

جہاد کرنے والوں کو بیٹھے رہنے والوں پر بہت بڑے اجر کی فضیلت عطا فرمائی ہے ○ اس کی طرف سے

مِنْهُ وَمَغْفِرَةً وَرَحْمَةً ۝ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ۝ ۹۶

مِنْهُ	وَمَغْفِرَةً	وَرَحْمَةً	وَكَانَ	اللَّهُ	غَفُورًا	رَحِيمًا
اس کی طرف سے	اور مغفرت	اور رحمت	اور ہے	اللہ	بخشنے والا	مہربان

بہت سے درجات اور بخشش اور رحمت (ہے) اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○

إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّيْتُمُ الْمَلَائِكَةَ خَالِيَةً

إِنَّ	الَّذِينَ	تَوَفَّيْتُمُ	الْمَلَائِكَةَ	خَالِيَةً
بیشک	وہ لوگ جو	قبض کرتے ہیں ان کو	فرشتے	وہ (لوگ) ظلم کرنے والے (تھے)

بیشک وہ لوگ جن کی جان فرشتے اس حال میں قبض کرتے ہیں کہ وہ اپنی جانوں پر

جہادین کا اجر و ثواب

۹۵-۹۶

قدرت کے باوجود فرض ہجرت نہ کرنے والوں کا کوئی عذر مقبول نہیں



أَنْفُسِهِمْ قَالُوا فِيمَ كُنْتُمْ ۖ قَالُوا كُنَّا مُسْتَضْعِفِينَ

أَنْفُسِهِمْ	قَالُوا	فِيمَ	كُنْتُمْ	قَالُوا	كُنَّا	مُسْتَضْعِفِينَ
اپنی جانوں (پر)	(فرشتے) کہتے ہیں	کس حال میں	تم تھے	وہ کہتے ہیں	ہم تھے	کمزور لوگ

ظلم کرنے والے ہوتے ہیں ان سے (فرشتے) کہتے ہیں: تم کس حال میں تھے؟ وہ کہتے ہیں کہ ہم

فِي الْأَرْضِ قَالُوا أَلَمْ تَكُنْ أَرْضَ اللَّهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوا

فِي الْأَرْضِ	قَالُوا	أَلَمْ تَكُنْ	أَرْضَ اللَّهِ	وَاسِعَةً	فَتُهَاجِرُوا <sup>(۱)</sup>
زمین میں	(فرشتے) کہتے ہیں	کیا نہ تھی	اللہ کی زمین	وسیع، کشادہ	تو تم ہجرت کر جاتے

زمین میں کمزور تھے۔ تو فرشتے کہتے ہیں: کیا اللہ کی زمین کشادہ نہ تھی کہ تم اس میں ہجرت

فِيهَا قَالُوا لَيْكَ مَاؤُهُمْ جَهَنَّمُ ۖ وَسَاءَتْ مَصِيرًا ۝۹۷

فِيهَا	قَالُوا لَيْكَ	مَاؤُهُمْ	جَهَنَّمُ	وَسَاءَتْ	مَصِيرًا ۝۹۷
اس میں	تو یہ لوگ	ان کا ٹھکانہ	جہنم	اور	کتنی بری

کر جاتے؟ تو یہ وہ لوگ ہیں جن کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ کتنی بری لوٹنے کی جگہ ہے ۝ مگر

الْمُسْتَضْعِفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيعُونَ

الْمُسْتَضْعِفِينَ	مِنَ الرِّجَالِ	وَالنِّسَاءِ	وَالْوِلْدَانِ	لَا يَسْتَطِيعُونَ
کمزور، مجبور لوگ	سے	مرد	اور عورتیں	اور بچے

وہ مجبور مرد اور عورتیں اور بچے جو نہ تو کوئی تدبیر کرنے کی طاقت

حِيلَةٌ وَلَا يَهْتَدُونَ سَبِيلًا ۝۹۸ قَالُوا لَيْكَ عَسَىٰ

حِيلَةٌ	وَلَا يَهْتَدُونَ	سَبِيلًا ۝۹۸	قَالُوا لَيْكَ	عَسَىٰ
کوئی تدبیر (کرنے کی)	اور	راستہ (کی)	پس یہ لوگ	قریب ہے

رکھتے ہوں اور نہ راستہ جانتے ہوں ۝ تو عنقریب

①۔ اس آیت سے ثابت ہوا کہ جو شخص کسی شہر میں اپنے دین پر قائم نہ رہ سکا ہو اور یہ جانے کہ دوسری جگہ جانے سے اپنے فرائض دینی ادا کر سکے گا تو اس پر ہجرت واجب ہو جاتی ہے۔ اس ظلم کو سامنے رکھ کر کافروں کے درمیان رہنے والے بہت سے مسلمانوں کو اپنی حالت پر غور کرنے کی حاجت ہے۔



اللَّهُ أَنْ يَغْفُو عَنْهُمْ ۖ وَكَانَ اللَّهُ عَفُوًّا غَفُورًا ۝۹۹

اللَّهُ	أَنْ	يَغْفُو	عَنْهُمْ	وَ	كَانَ	اللَّهُ	عَفُوًّا	غَفُورًا ۝۹۹
اللہ	کہ	درگزر فرمائے گا	ان سے	اور	ہے	اللہ	معاف فرمانے والا	بخشنے والا

اللہ ان لوگوں سے درگزر فرمائے گا اور اللہ معاف فرمانے والا، بخشنے والا ہے ۝

وَمَنْ يُهَاجِرْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَجِدْ فِي الْأَرْضِ مُرْعَمًا

وَمَنْ	يُهَاجِرْ	فِي	سَبِيلِ اللَّهِ	يَجِدْ	فِي الْأَرْضِ	مُرْعَمًا
اور	جو	ہجرت کرے	میں	اللہ کی راہ	وہ پائے گا	زمین میں

اور جو اللہ کی راہ میں ہجرت کرے تو وہ زمین میں بہت جگہ

كَثِيرًا وَسَعَةً ۖ وَمَنْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ مُهَاجِرًا

كَثِيرًا	وَسَعَةً	وَمَنْ	يَخْرُجْ	مِنْ	بَيْتِهِ	مُهَاجِرًا
بہت	اور	وسعت، گنجائش	اور	جو	نکلے	اپنے گھر

اور گنجائش پائے گا اور جو اپنے گھر سے اللہ و رسول کی طرف

إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ يُدْرِكُهُ الْوَيْلُ فَقَدْ

إِلَى	اللَّهُ	وَمَنْ	يَخْرُجْ	مِنْ	بَيْتِهِ	مُهَاجِرًا
کی طرف	اللہ	اور	اس کے رسول	پھر	آلے اسے	موت

ہجرت کرتے ہوئے نکلا پھر اسے موت نے آیا تو

وَقَعَ أَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ ۖ وَكَانَ اللَّهُ عَفُوًّا رَحِيمًا ۝۱۰۰

وَقَعَ	أَجْرُهُ	عَلَى اللَّهِ	وَمَنْ	يَخْرُجْ	مِنْ	بَيْتِهِ	مُهَاجِرًا
واقع ہو گیا	اس کا اجر	اللہ (کے ذمہ) پر	اور	ہے	اللہ	بخشنے والا	مہربان

اس کا ثواب اللہ کے ذمہ پر ہو گیا اور اللہ بخشنے والا، مہربان ہے ۝

۱۔ اس سے معلوم ہوا کہ جو کوئی نیکی کا ارادہ کرے اور اس کو پورا کرنے سے عاجز ہو جائے تو وہ اس نیکی کا ثواب پائے گا۔

۲۔ دوران ہجرت انتقال کر جانے والے کا اجر اللہ کریم کے وعدے اور اس کے فضل و کرم سے اس کے ذمہ کرم پر ہے، یوں نہیں کہ اس پر بطور معاوضہ

واجب ہے کیونکہ اس طور پر کوئی چیز اللہ عزوجل پر واجب نہیں۔



حالت سفر میں نماز قصر سے پڑھنے کا حکم

وَإِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا

وَ	إِذَا	ضَرَبْتُمْ	فِي الْأَرْضِ	فَلَيْسَ	عَلَيْكُمْ	جُنَاحٌ	أَنْ	تَقْصُرُوا <sup>(۱)</sup>
اور	جب	تم سفر کرو	زمین میں	تو نہیں	تمہارے اوپر	کوئی گناہ	کہ	قصر کرو، کم کرو

اور جب تم زمین میں سفر کرو تو تم پر گناہ نہیں کہ بعض نمازیں قصر سے

مِنَ الصَّلَاةِ ۚ إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَفْتِنَكُمُ الَّذِينَ

مِنَ	الصَّلَاةِ	إِنْ	خِفْتُمْ	أَنْ	يَفْتِنَكُمُ	الَّذِينَ
سے	نماز	اگر	تمہیں اندیشہ ہو	کہ	ایذا دیں گے تمہیں	وہ لوگ جو (جنہوں نے)

پڑھو اگر تمہیں یہ اندیشہ ہو کہ کافر تمہیں ایذا

كَفَرُوا ۖ إِنَّ الْكَافِرِينَ كَانُوا أَلَكُمُ عَدُوًّا وَمُبِينًا ۖ وَ

كَفَرُوا	إِنَّ	الْكَافِرِينَ	كَانُوا	لَكُمْ	عَدُوًّا	مُبِينًا ۖ	وَ
کفر کیا	بیشک	کفر کرنے والے	ہیں	تمہارے لئے (تمہارے)	دشمن	کھلے	اور

دیں گے بیشک کفار تمہارے کھلے دشمن ہیں ○ اور

إِذَا كُنْتُمْ فِيهِمْ فَأَقْبِتْ لَهُمُ الصَّلَاةَ فَلْتَقُمْ

إِذَا	كُنْتُمْ	فِيهِمْ	فَأَقْبِتْ <sup>(۲)</sup>	لَهُمُ	الصَّلَاةَ	فَلْتَقُمْ
جب	تم (موجود) ہو	ان میں	تو قائم کرو	ان کے لئے	نماز	تو چاہئے کہ کھڑی ہو

اے حبیب! جب تم ان میں تشریف فرما ہو پھر نماز میں ان کی امامت کرو تو چاہئے کہ

طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَكَ وَلْيَأْخُذُوا بِأَسْلِحَتِهِمْ ۚ فَإِذَا

طَائِفَةٌ	مِّنْهُمْ	مَّعَكَ	وَلْيَأْخُذُوا	بِأَسْلِحَتِهِمْ	فَإِذَا
ایک جماعت	ان میں سے	تمہارے ساتھ	اور چاہئے کہ لیے رہیں	اپنے ہتھیار	پھر جب

ان میں ایک جماعت تمہارے ساتھ ہو اور وہ اپنے ہتھیار لیے رہیں پھر جب

①۔ اس آیت میں نماز کو قصر کرنے کا مسئلہ بیان کیا گیا ہے یعنی سفر کی حالت میں ظہر، عصر اور عشاء میں چار فرضوں کی بجائے دو پڑھیں گے۔ نماز قصر سے متعلق مزید معلومات کے لئے تفسیر صراط الہدایہ ج ۲، ص ۲۸۷ اور بہار شریعت حصہ ۴ سے "نماز مسافر کا بیان" مطالعہ فرمائیں۔

②۔ اس آیت میں نماز خوف کی جماعت کا طریقہ بیان کیا گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ نماز کی جماعت ایسی اہم ہے کہ سخت جنگ کی حالت میں بھی جماعت کا طریقہ سکھایا گیا۔ انفسوس ان پر جو بلا وجہ جماعت چھوڑ دیتے ہیں حالانکہ اس میں ستائیس گنا زیادہ ثواب ہے۔

نماز خوف ادا کرنے کا ایک طریقہ



سَجَدُوا أَفَلْيَكُونُوا مِن وَّ رَأْيِكُمْ ۚ وَلَتَأْتِ

سَجَدُوا	فَلْيَكُونُوا	مِن	وَّ رَأْيِكُمْ	وَلَتَأْتِ
وہ سجدہ کر لیں	تو چاہئے کہ ہو جائیں	سے	تمہارے پیچھے	اور (اب) چاہئے کہ آئے

وہ سجدہ کر لیں تو ہٹ کر تم سے پیچھے ہو جائیں اور اب دوسری جماعت

طَائِفَةٌ أُخْرَى لَمْ يُصَلُّوا أَفَلْيُصَلُّوا مَعَكَ

طَائِفَةٌ أُخْرَى	لَمْ يُصَلُّوا	فَلْيُصَلُّوا	مَعَكَ
دوسری جماعت	انہوں نے نماز ادا نہیں کی (تھی)	تو چاہئے کہ وہ نماز پڑھیں	تمہارے ساتھ

آئے جو اس وقت تک نماز میں شریک نہ تھی اب وہ تمہارے ساتھ نماز پڑھیں

وَلْيَأْخُذُوا حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ ۚ وَذَ الَّذِينَ

وَلْيَأْخُذُوا	حِذْرَهُمْ	و	أَسْلِحَتَهُمْ <sup>(۱)</sup>	وَذَ الَّذِينَ
اور چاہئے کہ لیے رہیں	اپنی حفاظت کا سامان	اور	اپنے ہتھیار	چاہتے ہیں وہ لوگ جو (جنہوں نے)

اور (انہیں بھی) چاہئے کہ اپنی حفاظت کا سامان اور اپنے ہتھیار لیے رہیں۔ کافر چاہتے ہیں

كَفَرُوا وَالتَّغْفُلُونَ عَنْ أَسْلِحَتِكُمْ وَأَمْتِعَتِكُمْ

كَفَرُوا	وَالْتَّغْفُلُونَ	عَنْ	أَسْلِحَتِكُمْ	وَأَمْتِعَتِكُمْ
کفر کیا	اگر	تم غافل ہو جاؤ	اپنے ہتھیاروں	اپنے سامانوں، اسباب

کہ اگر تم اپنے ہتھیاروں اور اپنے سامان سے غافل ہو جاؤ

فَيَمِيلُونَ عَلَيْكُمْ مَيْلَةً وَاحِدَةً ۖ وَلَا جُنَاحَ

فَيَمِيلُونَ	عَلَيْكُمْ	مَيْلَةً	وَاحِدَةً	و	لَا	جُنَاحَ
تو وہ ٹوٹ پڑیں	تمہارے اوپر	ٹوٹ پڑنا	ایک (ہی بار)	اور	نہیں	کوئی گناہ

تو ایک ہی دفعہ تم پر حملہ کر دیں اور اگر تمہیں

۱۔ اگر زیادہ خطرہ نہ ہو تو نماز خوف ہتھیار لے کر ادا کرنا مستحب ہے اور اس ہتھیار بندی سے نماز کی نماز میں خلل واقع نہ ہو گا۔



عَلَيْكُمْ إِنْ كَانَ بِكُمْ أَذًى مِنْ مَّطَرٍ أَوْ كُنْتُمْ مَرْضَى أَنْ

عَلَيْكُمْ	إِنْ	كَانَ	بِكُمْ	أَذًى	مِنْ	مَّطَرٍ	أَوْ	كُنْتُمْ	مَرْضَى	أَنْ
تمہارے اوپر	اگر	ہو	تم کو	تکلیف	سے	بارش	یا	تم ہو	بیمار، مریض	کہ

بارش کے سبب تکلیف ہو یا بیمار ہو تو تم پر کوئی مضائقہ نہیں کہ

تَضَعُوا أَسْلِحَتَكُمْ وَخُذُوا حِذْرَكُمْ إِنَّ اللَّهَ

تَضَعُوا	أَسْلِحَتَكُمْ	وَ	خُذُوا	حِذْرَكُمْ	إِنَّ	اللَّهَ
رکھ دو	اپنے ہتھیار	اور	لے رہو	اپنی حفاظت کا سامان	بیشک	اللہ (نے)

اپنے ہتھیار کھول رکھو اور اپنی حفاظت کا سامان لے رہو۔ بیشک اللہ نے

أَعَدَّ لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُهِينًا ۝۱۰۲ فَإِذَا قُضِيَتْ

أَعَدَّ	لِلْكَافِرِينَ	عَذَابًا	مُهِينًا	فَإِذَا	قُضِيَتْ
تیار کر رکھا ہے	کافروں کے لئے	عذاب	ذلیل و رسوا کر دینے والا	پھر جب	تم پوری کر لو

کافروں کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے ۝ پھر جب تم نماز

الصَّلَاةَ فَإِذْكُمْ رُكَّعًا وَقَعُودًا ۖ وَ عَلَىٰ جُنُوبِكُمْ فَإِذَا

الصَّلَاةَ	فَإِذْكُمْ رُكَّعًا	وَقَعُودًا	وَ	عَلَىٰ	جُنُوبِكُمْ	فَإِذَا
نماز	تو ذکر کرو	اللہ (کا)	کھڑے اور	بیٹھے اور	اپنی گردنوں پر	پھر جب

پڑھ لو تو کھڑے اور بیٹھے اور گردنوں پر لیئے اللہ کو یاد کرو پھر جب

أَطْبَأْنْتُمْ فَاقْبِسُوا الصَّلَاةَ ۚ إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَىٰ الْمُؤْمِنِينَ

أَطْبَأْنْتُمْ	فَاقْبِسُوا	الصَّلَاةَ	إِنَّ	الصَّلَاةَ	كَانَتْ	عَلَىٰ	الْمُؤْمِنِينَ
تم مطمئن ہو جاؤ	تو قائم کرو	نماز	بیشک	نماز	ہے	پر	ایمان والوں

تم مطمئن ہو جاؤ تو حسب معمول نماز قائم کرو بیشک نماز مسلمانوں پر

۱۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ جہاد جیسی سخت حالت میں بھی اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل نہیں ہونا چاہئے، نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ نمازوں کے بعد جو کلمہ توحید کا ذکر کیا جاتا ہے وہ جائز ہے۔

نماز کے بعد ذکر اللہ کرنا حکم

حالت امن میں حسب معمول نماز پڑھنے کا حکم

نماز قدرہ وقت پر فرض ہے



كِتَابًا مَّقْشُورًا ۱۰۳ وَلَا تَهْنُوا فِي ابْتِغَاءِ الْقَوْمِ ۱۰۴ إِنَّ

كِتَابًا	مَّقْشُورًا ۱۰۳	وَلَا	تَهْنُوا	فِي	ابْتِغَاءِ الْقَوْمِ ۱۰۴	إِنَّ
لکھی ہوئی، فرض (ہے)	مقررہ وقت (میں)	اور	سستی نہ کرو	میں	(کافر) قوم کی تلاش	اگر

مقررہ وقت میں فرض ہے ○ اور کافروں کی تلاش میں سستی نہ کرو۔ اگر

تَكُونُوا تَائِبُونَ فَإِنَّهُمْ يَأْتُونَ كَمَا تَأْتُونَ ۱۰۵ وَ

تَكُونُوا تَائِبُونَ	فَإِنَّهُمْ	يَأْتُونَ	كَمَا	تَأْتُونَ	وَلَا
تمہیں دکھ پہنچتا ہے	تو بیشک وہ	انہیں دکھ پہنچتا ہے	جیسے	تمہیں دکھ پہنچتا ہے	اور (حالانکہ)

تمہیں دکھ پہنچتا ہے تو جیسے تمہیں دکھ پہنچتا ہے ویسے ہی انہیں بھی دکھ پہنچتا ہے حالانکہ

تَرْجُونَ مِنَ اللَّهِ مَا لَا يَرْجُونَ ۱۰۶ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا

تَرْجُونَ	مِنَ اللَّهِ	مَا لَا يَرْجُونَ	وَلَا	كَانَ	اللَّهُ	عَلِيمًا
تم امید رکھتے ہو	سے	وہ امید نہیں رکھتے	اور	ہے	اللہ	علم والا

تم اللہ سے وہ امید رکھتے ہو جو وہ نہیں رکھتے۔ اور اللہ جاننے والا

حَكِيمًا ۱۰۷ إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ

حَكِيمًا ۱۰۷	إِنَّا	أَنْزَلْنَاهُ	إِلَيْكَ	الْكِتَابَ	بِالْحَقِّ
حکمت والا	بیشک	ہم نے نازل کی	تمہاری طرف	کتاب	حق کے ساتھ

حکمت والا ہے ○ اے حبیب! بیشک ہم نے تمہاری طرف سچی کتاب اتاری

لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا أَرَاكَ اللَّهُ ۱۰۸ وَلَا تَكُنْ

لِتَحْكُمَ	بَيْنَ النَّاسِ	بِمَا	أَرَاكَ	اللَّهُ	وَلَا تَكُنْ ۱۰۸
تاکہ تم فیصلہ کرو	لوگوں کے درمیان	(اس کے) ساتھ جو	دکھایا تمہیں	اللہ (نے)	اور تم نہ ہونا

تاکہ تم لوگوں میں اس (حق) کے ساتھ فیصلہ کرو جو اللہ نے تمہیں دکھایا ہے اور تم

۱۰۳۔۔۔ اس آیت میں بظاہر خطاب نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہے لیکن درحقیقت قیامت تک کے حکام کو سنانا مقصود ہے کہ وہ فیصلہ کرنے میں کوتاہی نہ کیا کریں اور صحیح ملامت کو بغیر زور و جارحیت سے اپوری دیا کریں۔ اسی آیت سے تعصب کا رد بھی ہوتا ہے کہ اسلام میں اس بات کی کوئی گنجائش نہیں کہ آدمی اپنی قوم یا خاندان کی ہر معاملے میں تائید کرے اگرچہ وہ باطل پر ہوں بلکہ حق کی اتباع کرنا ضروری ہے۔ اس میں رنگ و نسل، قوم و علاقہ، ملک و صوبہ، زبان و ثقافت کے ہر قسم کے تعصب کا رد ہے۔



لِلْخَائِنِينَ خَصِيمًا ۝۱۰۵ وَاسْتَغْفِرِ اللَّهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ

لِخَائِنِينَ	خَصِيمًا ۝۱۰۵	وَ	اسْتَغْفِرِ	اللَّهُ	إِنَّ	اللَّهُ
خیانت کرنے والوں کے لئے	جھگڑنے والا	اور	معافی چاہو، استغفار کرو	اللہ (سے)	بیشک	اللہ

خیانت کرنے والوں کی طرف سے جھگڑانہ کرنا ○ اور اللہ کی بارگاہ میں استغفار کریں۔ بیشک اللہ

كَانَ عَفُوًّا رَّاحِمًا ۝۱۰۶ وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِينَ

كَانَ	عَفُوًّا	رَّاحِمًا ۝۱۰۶	وَ	لَا تُجَادِلْ	عَنِ	الَّذِينَ
ہے	بخشنے والا	مہربان	اور	نہ جھگڑو	(کی طرف سے)	ان لوگوں کی جو

بخشنے والا مہربان ہے ○ اور ان لوگوں کی طرف سے نہ جھگڑنا جو

يَخْتَانُونَ أَنْفُسَهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ

يَخْتَانُونَ ۝۱۰۷	أَنْفُسَهُمْ	إِنَّ	اللَّهُ	لَا يُحِبُّ	مَنْ	كَانَ
خیانت میں ڈالتے ہیں	اپنی جانوں (کو)	بیشک	اللہ	پسند نہیں فرماتا	(اسے) جو	ہو

اپنی جانوں کو خیانت میں ڈالتے ہیں۔ بیشک اللہ پسند نہیں کرتا اُسے جو

خَوَانًا آثِمًا ۝۱۰۸ يَسْتَحْفُونَ مِنَ النَّاسِ وَ

خَوَانًا	آثِمًا ۝۱۰۸	يَسْتَحْفُونَ	مِنَ	النَّاسِ	وَ
بہت خیانت کرنے والا	بڑا گناہگار	وہ چھپتے ہیں (یا) شرماتے ہیں	سے	لوگوں	اور

بہت خیانت کرنے والا، بڑا گناہگار ہو ○ وہ لوگوں سے شرماتے ہیں اور

لَا يَسْتَحْفُونَ مِنَ اللَّهِ وَهُوَ مَعَهُمْ إِذْ

لَا يَسْتَحْفُونَ ۝۱۰۹	مِنَ	اللَّهِ	وَ	هُوَ	مَعَهُمْ	إِذْ
چھپ نہیں سکتے (یا) شرم نہیں کرتے	سے	اللہ	اور (حالانکہ)	وہ	ان کے ساتھ (ہوتا ہے)	جب

اللہ سے نہیں شرماتے حالانکہ اللہ اس وقت بھی ان کے ساتھ ہوتا ہے جب

۱۔ اس آیت میں خیانت کرنے والوں کی طرف سے جھگڑنے سے منع فرمایا گیا۔ اس سے وکالت کا پیشہ کرنے والوں کو غور کرنا چاہیے کہ بارہا ایسا ہوتا ہے کہ وکیل اپنے موکل کا مجرم و خائن ہوتا جاتا ہے لیکن وہ مال بٹورنے کے چکر میں مظلوم کو ظالم اور ظالم کو مظلوم بنا دیتا ہے اور ظالم کی طرف داری کرتا، اس کی طرف سے دلائل پیش کرتا، جھوٹ بولتا، دوسرے فریق کا حق مارتا اور نہ جانے کن کن حرام کاموں کا مرتکب ہوتا ہے۔

۲۔ یہ آیت مہار کہ تقویٰ و طہارت کی بنیاد ہے۔ اگر انسان یہ خیال رکھے کہ میرا کوئی حال اللہ عزوجل سے چھپا ہوا نہیں تو گناہ کرنے کی ہمت نہ کرے۔

بارگاہ الہی میں استغفار کرنے کا حکم

خیانت کرنے والوں کی طرف سے نہ جھگڑنے کا حکم

اللہ تعالیٰ زیادہ عفو ہے کہ اس سے ڈرا جائے



يُبَيِّتُونَ مَا لَا يَرْضَىٰ مِنَ الْقَوْلِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ

يُبَيِّتُونَ	مَا	لَا يَرْضَىٰ	مِنَ الْقَوْلِ	وَ	كَانَ	اللَّهُ
رات میں مشورہ کرتے ہیں	(اس چیز کا) جو	(اللہ) پسند نہیں کرتا	سے	بات	اور	ہے اللہ

وہ رات کو ایسی بات کا مشورہ کرتے ہیں جو اللہ کو پسند نہیں اور اللہ

بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطًا ۝ (۱۰۸) هَآأَنْتُمْ هَآؤَ لَا جِدَلْتُمْ

بِمَا	يَعْمَلُونَ	مُحِيطًا ۝	هَآأَنْتُمْ	هَآؤَ لَا	جِدَلْتُمْ
(اس) کو جو	وہ کرتے ہیں	گھیرے ہوئے	خبردار تم	وہ لوگ (ہو جو)	جھگڑے

ان کے کاموں کو گھیرے ہوئے ہے ○ (اے لوگو!) سن لو، یہ تم ہی ہو جو دنیا کی زندگی میں

عَنْهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۚ فَمَنْ يُجَادِلِ اللَّهَ

عَنْهُمْ	فِي	الْحَيَاةِ الدُّنْيَا	فَمَنْ	يُجَادِلِ	اللَّهُ
ان (کی طرف) سے	میں	دنیا کی زندگی	تو کون	جھگڑا کرے گا	اللہ (سے)

ان کی طرف سے جھگڑے تو قیامت کے دن ان کی طرف سے اللہ سے

عَنْهُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ أَمْ مَنْ يَكُونُ عَلَيْهِمْ وَكِيلًا ۝ (۱۰۹) وَ

عَنْهُمْ	يَوْمَ الْقِيَمَةِ	أَمْ	مَنْ	يَكُونُ	عَلَيْهِمْ	وَ
ان (کی طرف) سے	قیامت کے دن	یا	کون	ہو گا	ان پر (ان کا)	کار ساز، وکیل اور

کون جھگڑے گا یا کون ان کا کار ساز ہو گا؟ ○ اور

مَنْ يَعْمَلْ سَوْءًا أَوْ يظْلِمْ نَفْسَهُ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللَّهَ

مَنْ	يَعْمَلْ	سَوْءًا	أَوْ	يظْلِمْ	نَفْسَهُ	ثُمَّ	يَسْتَغْفِرِ	اللَّهُ
جو	کرے	براکام	یا	ظلم کرے	اپنی جان (پر)	پھر	مغفرت طلب کرے	اللہ (سے)

جو کوئی براکام کرے یا اپنی جان پر ظلم کرے پھر اللہ سے مغفرت طلب کرے

۱۔ دعو کا دینے کے لئے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں جھگڑنا ممکن ہے کہ اللہ عزوجل سے کچھ پوشیدہ نہیں۔ نیز اس آیت میں شفاعت کا اظہار نہیں کیونکہ محبوبوں کی شفاعت اور چھوٹے بچوں کا اپنے ماں باپ کی بخشش کے لئے رب تعالیٰ سے ہلکے طور پر جھگڑنا آیات و احادیث سے ثابت ہے۔

خیانت کرنے والوں کی طرف سے جھگڑنے والوں کو جھجھکی

مجبوری تو یہ کرنے والا کتنا بھگتا اللہ تعالیٰ کو غور و درجہ پہنائے گا



يَجِدِ اللَّهُ عَفْوَ رَأْسًا حَيْمًا ۝۱۱۰ وَمَنْ يَكْسِبْ إِثْمًا

يَجِدِ	اللَّهُ	عَفْوَ	رَأْسًا	حَيْمًا ۝۱۱۰	وَمَنْ	يَكْسِبْ	إِثْمًا
(تو) وہ پائے گا	اللہ (کو)	بخشنے والا	مہربان	اور	مَنْ	کمائے	گناہ

تو اللہ کو بخشنے والا مہربان پائے گا ○ اور جو گناہ کمائے

فَأَثْمًا يَكْسِبُهُ عَلَى نَفْسِهِ ۖ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ۝۱۱۱ وَ

فَأَثْمًا	يَكْسِبُهُ	عَلَى نَفْسِهِ ۝۱۱۱	وَ	كَانَ	اللَّهُ	عَلِيمًا	حَكِيمًا ۝۱۱۱	وَ
تو صرف	وہ کماتا ہے اسے	اپنی جان پر	اور	ہے	اللہ	علم والا	حکمت والا	اور

تو وہ اپنی جان پر ہی گناہ کما رہا ہے اور اللہ علم و حکمت والا ہے ○ اور

مَنْ يَكْسِبْ خَطِيئَةً أَوْ إِثْمًا ثُمَّ يَرْمِيهِ

مَنْ	يَكْسِبْ	خَطِيئَةً ۝۱۱۲	أَوْ	إِثْمًا	ثُمَّ	يَرْمِيهِ
جو	کمائے (ارٹکاب کرے)	کسی خطا	یا	گناہ (کا)	پھر	الزام لگا دے

جو کوئی غلطی یا گناہ کا ارتکاب کرے پھر کسی بے گناہ پر اس کا

بِرِّيًّا فَقَدْ اِحتَلَّ بِهٖتَانًا وَاِثْمًا مُّبِينًا ۝۱۱۳ وَ

بِرِّيًّا	فَقَدْ	اِحتَلَّ ۝۱۱۳	بِهٖتَانًا	وَ	اِثْمًا	مُبِينًا ۝۱۱۳	وَ
کسی بے گناہ (پر)	تو بیشک	اس نے اٹھایا	بہتان	اور	گناہ	کھلا	اور

الزام لگا دے تو یقیناً اس نے بہتان اور کھلا گناہ اٹھایا ○ اور

لَوْ لَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهُ لَهَمَّتْ

لَوْ لَا	فَضْلُ اللَّهِ	عَلَيْكَ	وَ	رَحْمَتُهُ	لَهَمَّتْ
اگر نہ ہوتا	اللہ کا فضل	تمہارے اوپر	اور	اس کی رحمت	(تو) ضرور ارادہ کیا تھا

اے حبیب! اگر تمہارے اوپر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو ان میں ایک گروہ نے

۱۔ جو گناہ کرے گا وہی اس گناہ کا وبال اٹھائے گا، البتہ جو کسی گناہ جاریہ کا سبب بنا تو اسے گناہ کرنے والوں کے گناہ سے بھی حصہ ملے گا۔

۲۔ یہاں خطا سے مراد گناہ صغیرہ اور گناہ سے مراد گناہ کبیرہ ہے۔

۳۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ بے گناہ کو تہمت لگانا سخت جرم ہے وہ بے گناہ خواہ مسلمان ہو یا کافر۔ نیز اس سے اسلام کے اعلیٰ اخلاقی اصولوں کا علم ہوا کہ اسلام میں انسانی حقوق کا کس قدر پاس اور لحاظ ہے، حتیٰ کہ کافر تک کے حقوق اسلام میں بیان کئے گئے ہیں۔



طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ أَن يُضِلُّوكَ ۖ وَمَا يُضِلُّونَ إِلَّا

طَائِفَةٌ	مِّنْهُمْ	أَن	يُضِلُّوكَ <sup>(۱)</sup>	وَ	مَا يُضِلُّونَ	إِلَّا
ایک گروہ (نے)	ان میں سے	کہ	وہ بہکا دیں تمہیں	اور	وہ نہیں گمراہ کرتے	مگر

آپ کو (صحیح فیصلہ کرنے سے) ہٹانے کا ارادہ کیا تھا حالانکہ وہ اپنے آپ ہی کو

أَنفُسَهُمْ وَمَا يَصُرُّونَكَ مِن شَيْءٍ ۖ وَأَنزَلَ

أَنفُسَهُمْ	وَ	مَا يَصُرُّونَكَ	مِن	شَيْءٍ	وَ	أَنزَلَ
اپنی جانوں (کو)	اور	وہ نقصان نہیں پہنچا سکتے تمہیں	سے (کچھ)	کسی چیز	اور	نازل کی

گمراہ کر رہے تھے اور آپ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے اور اللہ نے

اللَّهُ عَلَيْكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا

اللَّهُ	عَلَيْكَ	الْكِتَابَ	وَ	الْحِكْمَةَ	وَ	مَا
اللہ (نے)	تمہارے اوپر	کتاب	اور	حکمت	اور	جو کچھ

آپ پر کتاب اور حکمت نازل فرمائی اور آپ کو وہ سب کچھ سکھا دیا جو

لَمْ تَكُن تَعْلَمُ ۖ وَكَانَ فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا ۝۱۳ لَا خَيْرَ

لَمْ تَكُن تَعْلَمُ	وَ	كَانَ	فَضْلُ اللَّهِ	عَلَيْكَ	عَظِيمًا ۝۱۳	لَا	خَيْرَ
تم نہ جانتے تھے	اور	ہے	اللہ کا فضل	تمہارے اوپر	بہت بڑا	نہیں	کوئی بھلائی

آپ نہ جانتے تھے اور آپ پر اللہ کا فضل بہت بڑا ہے ۝۱۳ اُن کے

فِي كَثِيرٍ مِّن نَّجْوَاهُمْ إِلَّا مَنْ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ

فِي	كَثِيرٍ	مِّن	نَّجْوَاهُمْ	إِلَّا	مَنْ	أَمَرَ	بِصَدَقَةٍ	أَوْ
میں	بہت	سے	ان کی سرگوشیوں، خفیہ مشوروں	مگر	جو	حکم دے	صدقہ کا	یا

اکثر خفیہ مشوروں میں کوئی بھلائی نہیں ہوتی مگر ان لوگوں (کے مشوروں) میں جو صدقے کا یا

①۔ یہاں بہکانے سے مراد دھوکہ دے کر غلط فیصلہ کروالینا ہے۔

②۔ یہ آیت مبارکہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظیم درج پر مشتمل ہے۔ اللہ ملائکہ نے فرمایا کہ اے حبیب امی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

اللہ تعالیٰ نے آپ پر کتاب اور حکمت نازل فرمائی اور آپ کو دین کے امور، شریعت کے احکام اور غیب کے وہ علوم عطا فرمادیئے جو آپ نہ جانتے تھے۔



مَعْرُوفٍ أَوْ إِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ ۖ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ

مَعْرُوفٍ	أَوْ	إِصْلَاحٍ	بَيْنَ النَّاسِ	و	مَنْ	يَفْعَلْ	ذَلِكَ
اچھی بات (کا)	یا	صلح کرانے (کا)	لوگوں کے درمیان	اور	جو	کرے	یہ (کام)

نیکی کا یا لوگوں میں باہم صلح کرانے کا مشورہ کریں اور جو

ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا ۖ وَمَنْ

ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ	(۱)	فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ	أَجْرًا	عَظِيمًا	(۱۳)	و	مَنْ
اللہ کی رضامندی چاہنے (کے لئے)		تو عنقریب ہم دیں گے اسے	اجر، ثواب	بڑا	اور	جو	

اللہ کی رضامندی تلاش کرنے کے لئے یہ کام کرتا ہے تو اسے عنقریب ہم بڑا ثواب عطا فرمائیں گے ○ اور جو

يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ

يُشَاقِقِ	(۲)	الرَّسُولَ	مِنْ	بَعْدِ	مَا	تَبَيَّنَ	لَهُ	الْهُدَىٰ
مخالفت کرے		رسول (کی)	سے	(اس کے) بعد	جو	ظاہر ہو چکی	اس کے لئے	ہدایت

اس کے بعد کہ اس کے لئے ہدایت بالکل واضح ہو چکی رسول کی مخالفت کرے

وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُسْلِمِينَ تُولِيهِ مَاتَوَلَّىٰ

وَيَتَّبِعْ	غَيْرَ سَبِيلِ الْمُسْلِمِينَ	تُولِيهِ	مَا	تَوَلَّىٰ
اور پیروی کرے	ایمان والوں کی راہ سے جدا (راستے کی)	ہم پھیر دیں گے اسے	جدھر	وہ پھرتا ہے

اور مسلمانوں کی راہ سے جدا راہ چلے تو ہم اسے ادھر ہی پھیر دیں گے جدھر وہ پھرتا ہے

وَنُصَلِّهِمْ جَهَنَّمَ ۖ وَسَاءَتْ مَصِيرًا ۚ إِنَّ اللَّهَ

وَنُصَلِّهِمْ	جَهَنَّمَ	و	سَاءَتْ	مَصِيرًا	(۱۵)	إِنَّ	اللَّهَ
اور ہم داخل کریں گے اسے	جہنم (میں)	اور	کیا ہی بری	لوٹنے کی جگہ		پیش	اللہ

اور اسے جہنم میں داخل کریں گے اور وہ کتنی بری لوٹنے کی جگہ ہے ○ اللہ

۱۔ اچھے مشوروں پر اجر و ثواب ملتا ہے لیکن یہ اس صورت میں ہے جبکہ یہ اللہ عزوجل کی رضا کیلئے کئے جائیں، اگر بیاکاری کیلئے، اپنی واہ وادہ کروانے کیلئے، خود کو بڑا ایڈر، یا مصلح کھلوانے کیلئے، لوگوں میں عزت و شہرت اور دولت حاصل کرنے کیلئے، ٹیک نامی کیلئے، بڑا عالم یا مبلغ یا متحرک کھلوانے کیلئے مشورے کئے تو یہ سراسر تباہی اور خسارہ ہے۔ ۲۔ اس آیت میں دو چیزوں سے منع کیا گیا ہے جو حقیقت میں ایک ہیں۔ (۱) رسول اللہ ﷺ کی مخالفت سے۔ (۲) مسلمانوں کے راستے سے ہٹ کر چلنے سے، کیونکہ مسلمانوں کا راستہ اطاعت رسول کا راستہ ہے تو اس سے ہٹنا اطاعت رسول سے ہٹنا ہو گا۔

صرف رضائے الٰہی کیلئے کئے جانے والے مشوروں پر ثواب ملے گا

رسول کریم محمد ﷺ کی مخالفت اور مسلمانوں کے راستے سے ہٹ کر چلنا جائز نہیں

بروز قیامت شرم کے علاوہ ہر گناہ بچنے جانے کی امید ہے

۱۵۷



لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ

لَا يَغْفِرُ <sup>(۱)</sup>	أَنْ	يُشْرَكَ	بِهِ	وَ	يَغْفِرُ	مَا	دُونَ ذَلِكَ
نہیں بخشتا	کہ	شریک ٹھہرایا جائے	اس کے ساتھ	اور	بخش دیتا ہے	جو (گناہ)	اس کے نیچے

اس بات کو نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا جائے اور اس سے نیچے جو کچھ ہے

لِمَنْ يَشَاءُ ۖ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ ضَلَّ

لِمَنْ	يَشَاءُ <sup>(۲)</sup>	وَ	مَنْ	يُشْرِكْ	بِاللَّهِ	فَقَدْ	ضَلَّ
جس کے لئے	وہ چاہے	اور	جو	شریک ٹھہرائے	اللہ کے ساتھ	تو بیک	وہ بھٹک گیا

جسے چاہے معاف فرما دیتا ہے اور جو اللہ کا شریک ٹھہرائے وہ

صَلَاً بَعِيدًا ۝۱۱۶ إِنَّ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهَا آلِهَةً

صَلَاً	بَعِيدًا <sup>(۳)</sup>	إِنَّ	يَدْعُونَ	مِنْ	دُونِهَا	آلِهَةً
دور کی گمراہی (میں)	نہیں	وہ عبادت کرتے	سے	اس (اللہ) کے سوا	مگر	چند عورتوں (کی)

دور کی گمراہی میں جا پڑا ۝ یہ شرک کرنے والے اللہ کے سوا عبادت نہیں کرتے مگر چند عورتوں کی

وَأِنَّ يَدْعُونَ إِلَّا شَيْطَانًا مَرِيدًا ۝۱۱۷ لَعَنَهُ اللَّهُ

وَ	إِنَّ	يَدْعُونَ	إِلَّا	شَيْطَانًا	مَرِيدًا <sup>(۴)</sup>	لَعَنَهُ	اللَّهُ	وَ
اور	نہیں	وہ عبادت کرتے	مگر	شیطان	سرکش (کی)	لعت فرمائی اس پر	اللہ (نے)	اور

اور یہ عبادت نہیں کرتے مگر سرکش شیطان کی ۝ جس پر اللہ نے لعنت کی اور

قَالَ لَا تَخَذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيبًا مَفْرُوضًا ۝۱۱۸ وَ

قَالَ	لَا تَخَذَنَّ	مِنْ	عِبَادِكَ	نَصِيبًا	مَفْرُوضًا <sup>(۵)</sup>	وَ
کہا	میں ضرور لوں گا	سے	تیرے بندوں	ایک حصہ	مقرر شدہ	اور

اس نے کہا: میں ضرور تیرے بندوں سے مقررہ حصہ لوں گا ۝ اور

۱۔ یہ آیت اس بات کی قطعی دلیل ہے کہ شرک نہیں بخشتا جائے گا جبکہ شرک اپنے شرک پر سرے اور یہی حکم کفر کا ہے، یہاں کافر و شرک و دغی میں توپ کرے تو اس کی توپ بقیعہ متبول ہے۔

۲۔ اس سے معلوم ہوا کہ کفر و شرک کے علاوہ گناہوں کی بخشش یعنی نہیں بلکہ امید ہے کیونکہ اللہ عزوجل نے فرمایا کہ جسے چاہے بخشے۔ اب اللہ عزوجل کے چاہے کا یہ معلوم نہیں، لہذا یہ آیت گناہ پر دلیر نہیں کرتی بلکہ گناہ سے روکتی ہے۔



لَا ضَلَّتْهُمْ لَأْمَرِيَّتَهُمْ وَلَا مَرَّتَهُمْ

لَا ضَلَّتْهُمْ	وَلَا	لَأْمَرِيَّتَهُمْ <sup>(۱)</sup>	وَلَا	مَرَّتَهُمْ
ضرور میں گمراہ کروں گا انہیں	اور	ضرور امیدیں دلاؤں گا انہیں	اور	ضرور حکم دوں گا انہیں

میں ضرور انہیں گمراہ کروں گا اور انہیں امیدیں دلاؤں گا میں اور انہیں ضرور حکم دوں گا

فَلْيُبَيِّنَنَّ أَذَانَ الْأَنْعَامِ وَلَا مَرَّتَهُمْ فَلْيُغَيِّرَنَّ

فَلْيُبَيِّنَنَّ	أَذَانَ الْأَنْعَامِ	وَلَا	مَرَّتَهُمْ	فَلْيُغَيِّرَنَّ <sup>(۲)</sup>
تو ضرور وہ چیریں گے	چوپایوں کے کان	اور	ضرور حکم دوں گا انہیں	تو ضرور وہ بدل دیں گے

تو یہ ضرور جانوروں کے کان چیریں گے اور میں انہیں ضرور حکم دوں گا تو یہ اللہ کی پیدا کی ہوئی چیزیں

خَلَقَ اللَّهُ ۖ وَمَنْ يَتَّخِذِ الشَّيْطَانَ وَلِيًّا مِّنْ دُونِ اللَّهِ

خَلَقَ اللَّهُ	وَلَا	مَنْ	يَتَّخِذِ	الشَّيْطَانَ	وَلِيًّا	مِّنْ	دُونِ اللَّهِ
اللہ کی پیدا کی ہوئی چیزیں	اور	جو	بنائے	شیطان (کو)	دوست	سے	اللہ کے علاوہ

بدل دیں گے اور جو اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو دوست بنائے

فَقَدْ خَسِرَ خُسْرًا مُّبِينًا ۖ يَعِدُهُمْ

فَقَدْ	خَسِرَ	خُسْرًا	مُبِينًا <sup>(۱۱۹)</sup>	يَعِدُهُمْ	وَلَا
تو بیشک	اس نے نقصان اٹھایا	نقصان	کھلا	وہ وعدہ دیتا ہے انہیں	اور

تو وہ کھلے نقصان میں جا پڑا ○ شیطان انہیں وعدے دیتا ہے اور

يُمَيِّتُهُمْ ۖ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطَانُ إِلَّا غُرُورًا ۚ أُولَٰئِكَ

يُمَيِّتُهُمْ	وَلَا	مَا يَعِدُهُمْ	الشَّيْطَانُ	إِلَّا	غُرُورًا <sup>(۱۲۰)</sup>	أُولَٰئِكَ
امیدیں دلاتا ہے انہیں	اور	وعدہ نہیں دیتا انہیں	شیطان	مگر	فریب (کے)	یہ لوگ

آرزوئیں دلاتا ہے اور شیطان انہیں صرف فریب کے وعدے دیتا ہے ○ ان کا

① شیطان مردود کا بڑا مقصد لوگوں کو بہکانا اور عملی اعتبار سے ایسا کر دینا ہے کہ نجات و مغفرت کا کوئی راستہ باقی نہ رہے، اس کے لئے وہ مختلف طریقے لہتا ہے، ان میں سے ایک یہ ہے کہ لمبے عرصے تک زندہ رہنے کی سوچ انسان کے دل، دماغ میں بٹھا کر موت سے غافل رکھتا ہے، حتیٰ کہ اسی آس امید پر جیتے جیتے اچانک وہ وقت آ جاتا ہے کہ موت اپنے دردناک گھٹنے میں کس لپٹی ہے اور تاجار اپنے کئے اعمال کے انجام سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ افسوس اتنی زبان لوگوں کی اکثریت موت کو بھول کر دنیا کی لمبی امیدوں میں کھوئی ہوئی ہے۔ ○ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پیدا کی ہوئی چیزوں میں خلافِ شرع تہذیبیاں حرام ہیں۔

شیطان کو دوست بنانے والا  
کھلے نقصان میں ہے

شیطان صرف فریب کے  
وعدے دیتا ہے

شیطان کو دوست بنانے والوں  
کا ٹھکانہ جہنم ہے



باجل مسلمانوں کے لئے جنت کا وعدہ

مَا لَهُمْ جَهَنَّمَ ۖ وَلَا يَجِدُونَ عَنْهَا مَحِيصًا ۝ (۱۲۱) وَالَّذِينَ

مَا لَهُمْ	جَهَنَّمَ	وَلَا يَجِدُونَ	عَنْهَا	مَحِيصًا	وَالَّذِينَ
ان کا ٹھکانہ	جہنم	وہ نہیں پائیں گے	اس سے	بچنے کی جگہ	وہ لوگ جو

ٹھکانہ دوزخ ہے اور یہ اس سے بچنے کی جگہ نہ پائیں گے ○ اور جو

أَمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ

أَمَنُوا	وَعَمِلُوا	الصَّالِحَاتِ	سَنُدْخِلُهُمْ	جَنَّاتٍ
ایمان لائے	اور عمل کئے	اچھے، نیک	عنقریب ہم داخل کریں گے انہیں	باغوں (میں)

ایمان لائے اور اچھے کام کرے تو عنقریب ہم انہیں ایسے باغوں میں داخل کریں گے

تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ۖ وَعْدَ اللَّهِ

تَجْرِي	مِنْ	تَحْتِهَا	الْأَنْهَارُ	خَالِدِينَ	فِيهَا	وَعْدَ اللَّهِ
بہتی ہیں	سے	ان کے نیچے	نہریں	ہمیشہ رہنے والے	ان (باغوں) میں	اللہ کا وعدہ

جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، (یہ) اللہ کا سچا

حَقًّا ۖ وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللَّهِ قِيلًا ۝ (۱۲۲) لَيْسَ

حَقًّا	وَمَنْ	أَصْدَقُ	مِنَ اللَّهِ	قِيلًا	لَيْسَ
سچا	اور کون	زیادہ سچا	سے	اللہ	نہیں ہے

وعدہ ہے اور اللہ سے زیادہ کس کی بات سچی ہے؟ ○ نہ

بِمَا نَبِّئُكُمْ وَلَا آمَانِي أَهْلِ الْكِتَابِ ۖ مَنْ يَعْملْ سُوءًا

بِمَا نَبِّئُكُمْ	وَلَا	آمَانِي	أَهْلِ الْكِتَابِ	مَنْ يَعْملْ	سُوءًا
تمہاری امیدوں پر	اور نہ	اہل کتاب کی جھوٹی امیدوں پر	جو	کے گا	براکام

تمہاری جھوٹی امیدوں کی کوئی حیثیت ہے اور نہ ہی اہل کتاب کی جھوٹی امیدوں کی۔ جو کوئی برائی کرے گا

①۔ اس سے معلوم ہوا کہ ایمان اعمال پر مقدم ہے کیونکہ ایمان کے بغیر کوئی نیکی مقبول نہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ایمان کے ساتھ نیک اعمال کی بھی ضرورت ہے اور جو کہے کہ مسلمان کو نیک اعمال کی ضرورت نہیں وہ اس آیت کے خلاف کہتا ہے۔

②۔ اس سے معلوم ہوا کہ صرف نسب اور نسبتوں پر فخر کرنا، اعمال کی کوشش نہ کرنا، پھر خود کو جنتی سمجھنا جھوٹی ہوس اور خام خیالی ہے۔ اس سے ان لوگوں کو عبرت حاصل کرنی چاہئے جو بزرگوں سے محبت کا دعویٰ کر کے خود کو نماز روزے سے بے نیاز سمجھتے ہیں۔

نجات کا دار و مدار کیسی جھوٹی امید پر نہیں

برائی اور نیکی کرنے والے سے متعلق قانون الہی



يُجْزَى بِهِ<sup>١</sup> وَلَا يُجِدُ لَهُ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلِيًّا

يُجْزَى	بِهِ	وَ	لَا يُجِدُ	لَهُ	مِنْ	دُونِ اللَّهِ	وَلِيًّا <sup>(۱)</sup>
(تو) اسے بدلہ دیا جائے گا	اس کا	اور	وہ نہ پائے گا	اپنے لئے	سے	اللہ کے علاوہ	کوئی حمایتی

اسے اس کا بدلہ دیا جائے گا اور اللہ کے سوانہ کوئی اپنا حمایتی پائے گا

وَلَا تَصِيرَا<sup>(۱۲۲)</sup> وَمَنْ يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ مِنْ ذَكَرٍ أَوْ

وَلَا	تَصِيرَا <sup>(۱۲۲)</sup>	وَمَنْ	يَعْمَلْ	مِنَ	الصَّالِحَاتِ	مِنْ	ذَكَرٍ	أَوْ
اور نہ	کوئی مددگار	اور	جو	کے	اچھے اعمال	سے	مرد (ہو)	یا

اور نہ مددگار ○ اور جو کوئی مرد ہو یا عورت اچھے عمل کرے

أَنْتُمْ<sup>(۲)</sup> وَهُوَ<sup>(۳)</sup> مُؤْمِنٌ<sup>(۳)</sup> فَأُولَٰئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَ

أَنْتُمْ <sup>(۲)</sup>	وَهُوَ <sup>(۳)</sup>	مُؤْمِنٌ <sup>(۳)</sup>	فَأُولَٰئِكَ	يَدْخُلُونَ	الْجَنَّةَ	وَ
عورت	اور وہ	ایمان والا (ہو)	تو یہ لوگ	داخل ہوں گے	جنت (میں)	اور

اور وہ مسلمان بھی ہو تو یہی لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور

لَا يُظْلَمُونَ نَقِيرًا<sup>(۱۲۳)</sup> وَمَنْ أَحْسَنُ دِينًا مِّنْ

لَا يُظْلَمُونَ	نَقِيرًا <sup>(۱۲۳)</sup>	وَمَنْ	أَحْسَنُ	دِينًا	مِّنْ
ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا	تل برابر	اور	کون	زیادہ اچھا	دین (میں)

ان پر تل کے برابر بھی ظلم نہیں کیا جائے گا ○ اور اس سے بہتر کس کا دین جس نے

أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَاتَّبَعَ

أَسْلَمَ	وَجْهَهُ	لِلَّهِ	وَهُوَ	مُحْسِنٌ	وَاتَّبَعَ
جھکا دیا	اپنا چہرہ	اللہ کے لئے	وہ	نیکی کرنے والا (ہو)	اور اس نے پیروی کی

اپنا چہرہ اللہ کے لئے جھکا دیا اور وہ نیکی کرنے والا ہو اور وہ

- قیامت کے دن کفار کا کوئی حمایتی اور مددگار نہیں ہو گا، وہاں ان کی دوستیاں اور رشتے داریاں دشمنی میں تبدیل ہو جائیں گی جبکہ ایمان والوں کے اس دن حمایتی اور مددگار بہت ہوں گے۔
- اعمال کی جزا ملنے میں مرد اور عورت دونوں برابر ہیں، جتنا ثواب مرد کو نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ وغیرہ کا ملتا ہے اتنا ہی عورت کو ان اعمال پر ملے گا اگرچہ بعض اعمال میں عورت کو شریعت کی طرف سے تخفیف دی گئی ہے۔
- اس سے معلوم ہوا کہ نیک عمل کی قبولیت کے لئے ایمان شرط ہے اور بے ایمان کو کسی نیکی کا ثواب نہیں ملے گا۔

ایمان والوں کا دین بہتر ہے



مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا ۖ وَاتَّخَذَ اللَّهُ إِبْرَاهِيمَ

مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ	حَنِيفًا	وَ	اتَّخَذَ	اللَّهُ	إِبْرَاهِيمَ
ابراہیم کے دین (کی)	(جو) ہر باطل سے جدا (تھے)	اور	بنالیا	اللہ (نے)	ابراہیم (کو)

ابراہیم کے دین کا پیر و کار ہو جو ہر باطل سے جدا تھے اور اللہ نے ابراہیم کو

خَلِيلًا ۝ (۱۲۵) وَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَ

خَلِيلًا ۝ (۱۲۵)	وَ	لِلّٰهِ	مَا	فِي السَّمٰوٰتِ	وَ	مَا	فِي الْاَرْضِ	وَ
گہرا دوست	اور	اللہ کے لئے	جو کچھ	آسمانوں میں	اور	جو کچھ	زمین میں	اور

اپنا گہرا دوست بنالیا ۝ اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں اور

كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيطًا ۝ (۱۲۶) وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي

كَانَ	اللّٰهُ	بِكُلِّ شَيْءٍ	مُحِيطًا ۝ (۱۲۶)	وَ	يَسْتَفْتُونَكَ	فِي
ہے	اللہ	ہر چیز کو	گھیرے ہوئے	اور	وہ فتویٰ مانگتے ہیں تم سے	(کے بارے) میں

اللہ ہر شے کو گھیرے ہوئے ہے ۝ اور آپ سے عورتوں کے بارے میں

النِّسَاءِ ۚ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ ۚ وَمَا

النِّسَاءِ	قُلِ	اللّٰهُ	يُفْتِيكُمْ	فِيهِنَّ	وَ	مَا
عورتوں	تم کو	اللہ	فتویٰ دیتا ہے تمہیں	ان (کے بارے) میں	اور	(فتویٰ دیتا ہے وہ) جو

فتویٰ مانگتے ہیں: تم فرماؤ کہ اللہ اور جو کتاب تمہارے سامنے تلاوت کی جاتی ہے وہ تمہیں

يُثَلِّىٰ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ فِي يَتْلَى النِّسَاءِ الَّتِي

يُثَلِّىٰ	عَلَيْكُمْ	فِي	الْكِتَابِ	فِي	يَتْلَى	النِّسَاءِ	الَّتِي
پڑھا جاتا ہے	تمہارے اوپر	میں	کتاب	(کے بارے) میں	یتیم عورتوں، بچیوں	جو	

ان (عورتوں) کے بارے میں فتویٰ دیتے ہیں (کہ ان کے حقوق ادا کرو) اور (وہ تمہیں فتویٰ دیتا ہے) ان یتیم لڑکیوں

۱۔ قُلَّت کے معنی ہیں غیر سے منقطع ہو جانا، یہ اس گہری دوستی کو کہا جاتا ہے جس میں دوست کے غیر سے انقطاع ہو جائے۔ ایک معنی یہ ہے کہ غلیل اس محب کو کہتے ہیں جس کی محبت کاملہ ہو اور اس میں کسی قسم کا غلیل اور نقصان نہ ہو۔ یہ معنی حضرت ابراہیم علیہ السلام میں پائے جاتے ہیں۔

۲۔ قرآن پاک میں عورتوں، یتیموں، یتیموں اور محروموں کے کمزور و محروم افراد کیلئے بہت زیادہ ہدایات دی گئی ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ یتیموں، یتیموں، عورتوں، کمزوروں اور محروموں کو ان کے حقوق دلانا اللہ عزوجل کی سنت ہے اور اس کیلئے کوشش کرنا اللہ عزوجل کو بہت پسند ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام  
اللہ تعالیٰ کے خلیل ہیں

اللہ تعالیٰ کی عظمت و شان

عورتوں اور یتیم بچوں سے متعلق قرآن مجید کی تعلیمات



لَا تُؤْتُونَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُونَ أَنْ

لَا تُؤْتُونَهُنَّ	مَا	كُتِبَ	لَهُنَّ	وَ	تَرْغَبُونَ	أَنْ
تم نہیں دیتے انہیں	(وہ حصہ) جو	لکھا گیا، مقرر کیا گیا	ان کے لئے	اور	تم بے رغبتی کرتے ہو	کہ

کے بارے میں جنہیں تم ان کا مقرر کیا ہوا (میراث کا) حصہ نہیں دیتے اور ان سے نکاح کرنے سے

تَنْكَحُوهُنَّ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْوِلْدَانِ وَأَنْ

تَنْكَحُوهُنَّ	وَ	الْمُسْتَضْعَفِينَ	مِنَ	الْوِلْدَانِ	وَ	أَنْ
نکاح کرو ان سے	اور	کمزور	سے (یعنی)	بچے	اور	یہ کہ

بے رغبتی کرتے ہو (حکم یہ دیتا ہے کہ تم یہ کام نہ کرو۔) اور کمزور بچوں کے بارے میں

تَقْوُمُوا لِلْيَتَامَى بِالْقِسْطِ ۖ وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ

تَقْوُمُوا	لِلْيَتَامَى	بِالْقِسْطِ	وَ	مَا	تَفْعَلُوا	مِنَ	خَيْرٍ	فَإِنَّ	اللَّهَ
تم قائم رہو	یتیموں کے لئے	انصاف پر	اور	جو	تم کرو	سے	بھلائی	تو بیشک	اللہ

(فتویٰ دیتا ہے کہ ان کے حقوق ادا کرو) اور یتیموں کے حق میں انصاف پر قائم رہو اور تم جو نیکی کرتے ہو تو اللہ

كَانَ بِهِ عَلِيمًا ۝ وَإِنْ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ

كَانَ	بِهِ	عَلِيمًا	وَ	إِنْ	امْرَأَةٌ	خَافَتْ	مِنْ
ہے	اس کو	جاننے والا	اور	اگر	کوئی عورت	خوف کرے، اندیشہ کرے	سے

اسے جانتا ہے ۝ اور اگر کسی عورت کو اپنے شوہر کی

بَعْلَهَا شَوْرًا أَوْ إِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يُصْلِحَا

بَعْلَهَا	شَوْرًا	أَوْ	إِعْرَاضًا	فَلَا	جُنَاحَ	عَلَيْهِمَا	أَنْ	يُصْلِحَا
اپنے شوہر	زیادتی	یا	بے رغبتی (کا)	تو نہیں	کوئی کناہ	ان دونوں پر	کہ	صلح کر لیں

زیادتی یا بے رغبتی کا اندیشہ ہو تو ان پر کوئی حرج نہیں کہ آپس میں صلح کر لیں

۱۔ قرآن نے گمریلو زندگی اور معاشرتی برائیوں کی اصلاح پر بہت زور دیا ہے اسی لئے جو گناہ معاشرے میں بگاڑ کا سبب بنتے ہیں اور جو چیزیں خانہ دانی نظام میں بگاڑ کا سبب بنتی اور خرابیوں کو جنم دیتی ہیں ان کی قرآن میں بار بار اصلاح فرمائی گئی ہے جیسے یہاں عورت کو شوہر کی طرف سے زیادتی اور بے رغبتی کا اندیشہ ہونے پر آپس میں افہام و تفہیم سے صلح کرنے کا فرمایا گیا اور یہ واضح کر دیا گیا کہ آپس میں صلح کر لینا زیادتی کرنے اور جدائی ہو جانے دونوں سے بہتر ہے کیونکہ طلاق اگرچہ بعض صورتوں میں جائز ہے مگر اللہ عزوجل کی بارگاہ میں نہایت ناپسندیدہ چیز ہے۔

گمریلو زندگی میں بگاڑ کا سبب بننے والی ایک خرابی کی اصلاح



بَيْنَهُمَا صُلْحًا<sup>ط</sup> وَالصُّلْحُ خَيْرٌ<sup>ط</sup> وَأُحْضِرَتِ الْأَنْفُسُ

بَيْنَهُمَا	صُلْحًا	و	الصُّلْحُ	خَيْرٌ	و	أُحْضِرَتِ	الْأَنْفُسُ
اپنے درمیان	صلح (کرتا)	اور	صلح	بہتر (ہے)	اور	قرب کر دی گئیں	جانیں

اور صلح بہتر ہے اور دل کو لالچ کے قریب کر دیا گیا

الْحَسَنَ<sup>ط</sup> وَإِنْ تَحْسِنُوا<sup>ط</sup> وَتَتَّقُوا<sup>ط</sup> أَفَاتُ اللَّهِ

الْحَسَنَ <sup>(۱)</sup>	وَ	إِنْ	تَحْسِنُوا	وَ	تَتَّقُوا	فَإِنَّ	اللَّهَ
بھل، لالچ (کے)	اور	اگر	تم نیکی کرو	اور	پرہیز گاری اختیار کرو	تو بیشک	اللہ

ہے۔ اور اگر تم نیکی اور پرہیز گاری اختیار کرو تو اللہ کو

كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَيْرًا<sup>(۱۲۸)</sup> وَلَنْ تَسْتَطِيعُوا أَنْ

كَانَ	بِمَا	تَعْمَلُونَ	خَيْرًا <sup>(۱۲۸)</sup>	وَ	لَنْ	تَسْتَطِيعُوا	أَنْ
ہے	(اس) پر جو	تم کرتے ہو	خبردار	اور	ہرگز تم طاقت نہ رکھو گے	کہ	

تمہارے کاموں کی خبر ہے ○ اور تم سے ہر گز نہ ہو سکے گا کہ

تَعْدِلُوا بَيْنَ النِّسَاءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَبِيلُوا

تَعْدِلُوا	بَيْنَ النِّسَاءِ	وَلَوْ	حَرَصْتُمْ	فَلَا تَبِيلُوا
عدل کرو	عورتوں کے درمیان	اگرچہ	تم حرص کرو	پس نہ جھک جاؤ (ایک بیوی کی طرف)

عورتوں کو برابر رکھو اگرچہ تم کتنی ہی (اس کی) حرص کرو تو یہ نہ کرو کہ (ایک ہی بیوی کی طرف)

كُلَّ السَّبِيلِ فَعُدَّ رُؤُوسَهُمَا كَالْمُعَلَّقَةِ<sup>ط</sup> وَإِنْ تَصْلِحُوا

كُلَّ السَّبِيلِ	فَعُدَّ رُؤُوسَهُمَا	وَ	كَالْمُعَلَّقَةِ	وَ	إِنْ	تَصْلِحُوا
پورا جھک جانا	کہ چھوڑ دو اس (دوسری) کو	اور	جیسے لٹکی ہوئی	اور	اگر	اصلاح کر لو، نیکی کرو

پورے پورے جھک جاؤ اور دوسری لٹکتی ہوئی چھوڑ دو اور اگر تم نیکی اور

①۔ میاں بیوی کے اعتبار سے بھی اور اس سے ہٹ کر بھی معاملہ یہ ہے کہ دل لالچ کے پھندے میں پھنسے ہوئے ہیں، ہر ایک اپنی راحت و آسائش چاہتا ہے

اور اپنے اوپر کچھ مشقت گوارا کر کے دوسرے کی آسائش کو ترجیح نہیں دیتا۔ لہذا جو شخص دوسرے کی راحت کو مقدم رکھتا ہے اور خود تکلیف اٹھا کر دوسروں کو

سکون پہنچاتا ہے وہ بہت باہمت ہے۔



طلاق ہو جائے تو مہر یا بیوی اللہ تعالیٰ پر توکل کریں

اللہ تعالیٰ سب کا مالک اور بے نیاز ہے

تَتَّقُوا فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا ۝ (۱۲۹) وَإِنْ يَتَفَرَّقَا

تَتَّقُوا	فَإِنَّ	اللَّهُ	كَانَ	غَفُورًا	رَحِيمًا	وَ	إِنْ	يَتَفَرَّقَا
پرہیز گار بنو	تو بیشک	اللہ	ہے	بخشنے والا	مہربان	اور	اگر	وہ دونوں جدا ہو جائیں

پرہیز گاری اختیار کرو تو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○ اور اگر وہ (میاں بیوی) دونوں جدا ہو جائیں

يُغْنِ اللَّهُ كُلًّا مِّنْ سَعَتِهِ ۖ وَكَانَ اللَّهُ وَاسِعًا

يُغْنِ	اللَّهُ	كُلًّا	مِّنْ	سَعَتِهِ	وَ	كَانَ	اللَّهُ	وَاسِعًا
(تو) بے نیاز کر دے گا	اللہ	ہر ایک (کو)	سے	اپنی وسعت	اور	ہے	اللہ	وسعت والا

تو اللہ اپنی وسعت سے ہر ایک کو دوسرے سے بے نیاز کر دے گا اور اللہ وسعت والا،

حَكِيمًا ۝ (۱۳۰) وَ لِلَّهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۖ وَ

حَكِيمًا	وَ	لِلَّهِ	مَا	فِي السَّمٰوٰتِ	وَ	مَا	فِي الْاَرْضِ	وَ
حکمت والا	اور	اللہ کے لئے	جو کچھ	آسمانوں میں	اور	جو کچھ	زمین میں	اور

حکمت والا ہے ○ اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں اور

لَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِينَ اٰتَوْا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ

لَقَدْ	وَصَّيْنَا	الَّذِينَ	اٰتَوْا	الْكِتٰبَ	مِنْ	قَبْلِكُمْ
ضرور بیشک	ہم نے تاکید فرمادی	ان لوگوں کو جو (جنہیں)	دی گئی	کتاب	سے	تم سے پہلے

بیشک ہم نے ان لوگوں کو جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی

وَ اِيَّاكُمْ اَنِ اتَّقُوا اللَّهَ ۖ وَ اِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ

وَ	اِيَّاكُمْ	اَنِ	اتَّقُوا	اللَّهُ	وَ	اِنْ	تَكْفُرُوْا	فَاِنَّ
اور	تمہیں (بھی تاکید کر دی)	کہ	ڈرتے رہو	اللہ (سے)	اور	اگر	تم انکار کرو	تو بیشک

اور تمہیں بھی تاکید فرمادی ہے کہ اللہ سے ڈرتے رہو اور اگر نہ مانو تو بیشک

۱۔۔۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ نہ عورت بالکل مرد کی محتاج ہے اور نہ مرد بالکل عورت کا حاجت مند، سب رب عزوجل کے حاجت مند ہیں، ایک دوسرے

کے بغیر کام چل سکتا ہے۔ عام طور پر طلاق کے بعد عورت اور اس کے گھر والے بہت غمزدہ ہوتے ہیں۔ ایسے موقع پر اگر یہ آیت مبارکہ بار بار پڑھی جائے تو

إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ دل کو تسکین ملے گی اور اللہ عزوجل مناسب حل بھی عطا فرمادے گا۔



يَلَهُ مَا فِي السَّمُوتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ

يَلَهُ	مَا	فِي السَّمُوتِ	وَمَا	فِي الْأَرْضِ	وَمَا	كَانَ	اللَّهُ
اللہ کے لئے	جو کچھ	آسمانوں میں	اور	جو کچھ	زمین میں	اور	ہے

اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور اللہ

غَنِيًّا حَبِيدًا ۝ (۱۳۱) وَيَلَهُ مَا فِي السَّمُوتِ وَمَا

غَنِيًّا	حَبِيدًا ۝ (۱۳۱)	وَمَا	يَلَهُ	مَا	فِي السَّمُوتِ	وَمَا	اللَّهُ
بے نیاز، بے پرواہ	سب خوبیوں والا	اور	اللہ کے لئے	جو کچھ	آسمانوں میں	اور	جو کچھ

بے نیاز ہے، خوبیوں کا مالک ہے ۝ اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ

فِي الْأَرْضِ ۚ وَكَفَى بِاللَّهِ وَكَفَى ۝ (۱۳۲) إِنَّ يَسْأَلُكُمْ أَيْهَا

فِي الْأَرْضِ	وَمَا	كَفَى	بِاللَّهِ	وَمَا	يَسْأَلُكُمْ	أَيْهَا	اللَّهُ
زمین میں	اور	کافی ہے	اللہ	کار ساز	اگر	وہ چاہے	(تو) لے جائے تمہیں

زمین میں اور اللہ کافی کار ساز ہے ۝ اے لوگو! اگر وہ چاہے تو تمہیں لے جائے

النَّاسِ وَيَأْتِ الْآخَرِينَ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ ذَٰلِكُمْ قَدِيرًا ۝ (۱۳۳)

النَّاسِ	وَمَا	يَأْتِ	بِالْآخَرِينَ	وَمَا	كَانَ	اللَّهُ	عَلَىٰ ذَٰلِكُمْ	قَدِيرًا ۝ (۱۳۳)
لوگو	اور	لے آئے	دوسروں کو	اور	ہے	اللہ	اس پر	قدرت والا (ہے)

اور دوسروں کو لے آئے اور اللہ اس پر قادر ہے ۝

مَنْ كَانَ يُرِيدُ ثَوَابَ الدُّنْيَا فَعِثْهُ اللَّهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا ۚ

مَنْ	كَانَ	يُرِيدُ	ثَوَابَ الدُّنْيَا	فَعِثْهُ اللَّهُ	ثَوَابَ الدُّنْيَا	وَمَا	اللَّهُ
جو	ہو	چاہتا	دنیا کا ثواب، انعام	تو اللہ کے پاس	دنیا کا ثواب، انعام	اور	اللہ

جو دنیا کا انعام چاہتا ہے تو دنیا و آخرت کا انعام اللہ ہی کے پاس ہے اور

۱۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جسے اپنے عمل سے دنیا مقصود ہو وہ دنیا تو پاسکتا ہے لیکن ثواب آخرت سے محروم رہتا ہے اور جس نے رضائے الہی اور ثواب آخرت کے لئے عمل کیا ہو تو اللہ عزوجل دنیا و آخرت دونوں میں ثواب دینے والا ہے، لہذا جو شخص اللہ عزوجل سے فقط دنیا کا طالب ہو وہ نادان، نحس اور کم ہمت ہے۔ جب اللہ عزوجل کے پاس دنیا و آخرت سب کچھ ہے تو اس سے دنیا و آخرت کی بھلائی مانگو۔



الْآخِرَةُ ۖ وَكَانَ اللَّهُ سَمِيعًا بَصِيرًا ﴿۳۳﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

الْآخِرَةُ	وَ	كَانَ	اللَّهُ	سَمِيعًا	بَصِيرًا ﴿۳۳﴾	يَا أَيُّهَا	الَّذِينَ	آمَنُوا
آخرت (کا)	اور	ہے	اللہ	سننے والا	دیکھنے والا	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے

اللہ ہی سنا دیکھتا ہے ○ اے ایمان والو!

كُونُوا قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاءَ لِلَّهِ وَلَوْ

كُونُوا	قَوَّامِينَ	بِالْقِسْطِ ﴿۱﴾	شُهَدَاءَ	لِلَّهِ	وَلَوْ
ہو جاؤ	خوب قائم رہنے والے	انصاف پر	گواہی دینے والے	اللہ کے لئے	اگرچہ

اللہ کے لئے گواہی دیتے ہوئے انصاف پر خوب قائم ہو جاؤ چاہے

عَلَىٰ أَنْفُسِكُمْ أَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ ۚ إِنَّ يَكُنْ

عَلَىٰ	أَنْفُسِكُمْ	أَوِ	الْوَالِدَيْنِ	وَالْأَقْرَبِينَ	إِنَّ	يَكُنْ
پر (کے خلاف)	تمہاری جانوں	یا	ماں باپ	اور رشتہ داروں (کے خلاف ہو)	اگر	وہ ہو

تمہارے اپنے یا والدین یا رشتہ داروں کے خلاف ہی (گواہی) ہو۔

غَنِيًّا أَوْ فَاقِيًّا فَإِنَّهُ أَوْ لِىٰ بِهِمَا ۖ فَلَا تَتَّبِعُوا

غَنِيًّا	أَوْ	فَاقِيًّا	فَإِنَّهُ	أَوْ لِىٰ	بِهِمَا	فَلَا تَتَّبِعُوا
مالدار	یا	فقیر	پس اللہ	زیادہ قریب ہے	ان دونوں کے	تو (گواہی دینے میں) پیچھے نہ چلو

جس پر گواہی دو وہ غنی ہو یا فقیر بہر حال اللہ ان کے زیادہ قریب ہے تو

الْهَوَىٰ أَنْ تَعْدِلُوا ۚ وَإِنْ تَلَوْا

الْهَوَىٰ	أَنْ	تَعْدِلُوا	وَ	إِنْ	تَلَوْا
خواہش (کے)	کہ	عدل نہ کرو (یا راہِ راست سے) ہٹ جاؤ	اور	اگر	تم ہیر پھیر کرو (گواہی میں)

(نفس کی) خواہش کے پیچھے نہ چلو کہ عدل نہ کرو۔ اگر تم ہیر پھیر کرو

۱۔ یہ آیت دین اسلام کی شاہکار تعلیم پر مشتمل ہے۔ اس میں انصاف کے تقاضے پورے کرنے میں رکاوٹ بننے والی چیزیں جیسے اقربا پروری، رشتے داروں کی طرف داری کرنا، تعلق والوں کی رعایت کرنا، کسی کی امیری کی وجہ سے اس کی حمایت کرنا یا کسی کی غریبی پر ترس کھا کر دوسرے فریق پر زیادتی کر دینا، بیان فرما کر یہ حکم دیا گیا ہے کہ فیصلہ کرتے ہوئے اور گواہی دیتے ہوئے جو صحیح حکم ہے اس کے مطابق چلو اور کسی قسم کی تعلق داری کا لحاظ نہ کرو حتیٰ کہ اگر تمہارا فیصلہ یا تمہاری گواہی تمہارے سبکے ماں باپ کے بھی خلاف ہو تو عدل سے نہ ہٹو۔



# أَوْ تَعْرِضُوا أَقْرَبَ لِلَّهِ كَانَ بِمَا

أَوْ	تَعْرِضُوا	فَإِنَّ	اللَّهِ	كَانَ	بِمَا
یا	(گواہی دینے سے) منہ پھیرو	تو بیشک	اللہ	ہے	(اس) پر جو

یا منہ پھیرو تو اللہ کو تمہارے

## تَعْمَلُونَ خَيْرًا ۝ يَأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا آمِنُوا

تَعْمَلُونَ	خَيْرًا ۝	يَأَيُّهَا	الَّذِينَ	آمِنُوا	آمِنُوا (۱)
تم کرتے ہو	خبردار	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	ایمان رکھو

کاموں کی خبر ہے ۝ اے ایمان والو!

## بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَالْكِتَابِ الَّذِي نَزَّلَ

بِاللَّهِ	وَرَسُولِهِ	وَالْكِتَابِ	الَّذِي	نَزَّلَ
اللہ پر	اس کے رسول	(اس) کتاب (پر)	جو	اس نے نازل کی

اللہ اور اس کے رسول پر اور اس کتاب پر جو اس نے

## عَلَى رَسُولِهِ وَالْكِتَابِ الَّذِي أَنْزَلَ مِنْ

عَلَى	رَسُولِهِ (۲)	وَالْكِتَابِ	الَّذِي	أَنْزَلَ	مِنْ
پر	اپنے رسول	(اس) کتاب (پر)	جو	نازل کی	سے

اپنے رسول پر اتاری اور اس کتاب پر جو اس سے پہلے نازل کی

## قَبْلُ ۝ وَمَنْ يَكْفُرْ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَ

قَبْلُ	وَمَنْ	يَكْفُرْ	بِاللَّهِ	وَمَلَائِكَتِهِ	وَمَنْ
(اس سے) پہلے	اور	انکار کرے	اللہ کا	اس کے فرشتوں	اور

(ان سب پر ہمیشہ) ایمان رکھو اور جو اللہ اور اس کے فرشتوں اور

۱۔ اگر یہ خطاب حقیقی مسلمانوں کو ہے تو اس کا معنی ہو گا کہ ایمان پر ثابت قدم رہو۔ اور اگر یہ خطاب یہود و نصاریٰ سے ہو تو معنی یہ ہوں گے کہ اے بعض کتابوں اور بعض رسولوں پر ایمان لانے والو! تم مکمل ایمان لاؤ۔ اور اگر یہ خطاب منافقین سے ہو تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ اے ایمان کا ظاہری دعویٰ کرنے والو! اخلاص کے ساتھ ایمان لے آؤ۔ یہاں رسول سے حضور اقدس ﷺ اور کتب سے قرآن پاک مراد ہے۔ یاد رکھیں کہ موجودہ زمانے میں اہل ایمان کا لفظ حقیقی معنی کے اعتبار سے صرف مسلمانوں پر بولا جاسکتا ہے، کسی اور مذہب والے پر یہ لفظ نہیں بول سکتے۔

مسلمانوں کو ایمان پر ثابت قدمی کا حکم

کفر کرنے والا دور کی گمراہی میں جا پڑا



كُتِبَهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَقَدْ

كُتِبَهِ	و	رُسُلِهِ	و	الْيَوْمِ الْآخِرِ	فَقَدْ
اس کی کتابوں	اور	اس کے رسولوں	اور	آخرت کے دن (کا)	تو بیشک

اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں اور قیامت کو نہ مانے تو وہ ضرور

صَلَّ صَلًّا بَعِيدًا ۱۳۳۲ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا هُمْ

صَلَّ	صَلًّا بَعِيدًا ۱۳۳۲	اِنَّ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوا	هُمْ
وہ بھٹک گیا	دور کی گمراہی (میں)	بیشک	وہ لوگ جو	ایمان لائے	پھر

دور کی گمراہی میں جا پڑا ○ بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے پھر

كَفَرُوا هُمْ اٰمَنُوا هُمْ كَفَرُوا هُمْ اٰمَنُوا ۱۳۳۳

كَفَرُوا ۱۳۳۳	هُمْ	اٰمَنُوا	هُمْ	كَفَرُوا	هُمْ	اٰمَنُوا	هُمْ
انہوں نے کفر کیا	پھر	ایمان لائے	پھر	کفر کیا	پھر	بڑھ گئے	بڑھ گئے

کافر ہو گئے پھر ایمان لائے پھر کافر ہو گئے پھر کفر میں اور بڑھ گئے

لَمْ يَكُنِ اللَّهُ لِيَغْفِرْ لَهُمْ وَلَا

لَمْ يَكُنِ اللَّهُ لِيَغْفِرْ لَهُمْ	و	لَا
اللہ ہرگز نہیں مغفرت فرمائے گا	ان کی	نہ

تو اللہ ہرگز نہ انہیں بخشے گا اور نہ

لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيلًا ۱۳۳۴ بَشِّرِ الْمُنَافِقِيْنَ بِاَنَّ

لِيَهْدِيَهُمْ	سَبِيلًا ۱۳۳۴	بَشِّرِ	الْمُنَافِقِيْنَ	بِاَنَّ
وہ ہدایت دے گا انہیں	راستے (کی)	خوشخبری دو	منافقوں (کو)	کہ

انہیں راہ دکھائے گا ○ منافقوں کو خوشخبری دو کہ

۱۔ حضرت عہد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت یہودیوں کے بارے میں نازل ہوئی جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائے پھر چھڑے کی پوجا کر کے کافر ہوئے پھر اس کے بعد ایمان لائے پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور انجیل کا انکار کر کے کافر ہو گئے پھر محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور قرآن کا انکار کر کے اور کفر میں بڑھ گئے۔ یہ کفر پر قائم رہیں اور حالت کفری میں مریں تو اللہ تعالیٰ ہرگز انہیں نہ بخشے گا۔

کفر پر قائم رہنے اور حالت کفر میں رہنے والا نہیں بخشا جائے گا

منافقوں کے لئے روٹنا کہ عذاب کی دوسری



لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ (۱۳۸) الَّذِينَ يَتَّخِذُونَ الْكَافِرِينَ

لَهُمْ	عَذَابٌ	أَلِيمٌ ۝	الَّذِينَ	يَتَّخِذُونَ (۱)	الْكَافِرِينَ
ان کے لئے	عذاب	دردناک	وہ لوگ جو	بناتے ہیں	کافروں (کو)

ان کے لئے دردناک عذاب ہے ○ وہ جو مسلمانوں کو چھوڑ کر

أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ ۝ أَيْبَتَعُونَ عِنْدَهُمْ

أَوْلِيَاءَ	مِنْ	دُونِ الْمُؤْمِنِينَ	أَيْبَتَعُونَ	عِنْدَهُمْ
دوست	سے	ایمان والوں کے علاوہ	کیا وہ تلاش کرتے ہیں	ان کے پاس

کافروں کو دوست بناتے ہیں۔ کیا یہ ان کے پاس عزت

الْعِزَّةَ فَإِنَّ الْعِزَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا ۝ (۱۳۹) وَقَدْ

الْعِزَّةَ	فَإِنَّ	الْعِزَّةَ	لِلَّهِ	جَمِيعًا ۝	وَقَدْ
عزت	تو بیشک	عزت	اللہ کے لئے	ساری	اور بیشک

ڈھونڈتے ہیں؟ تو تمام عزتوں کا مالک اللہ ہے ○ اور بیشک

نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ أَنْ إِذَا سَمِعْتُمْ

نَزَّلَ	عَلَيْكُمْ	فِي	الْكِتَابِ	أَنْ	إِذَا	سَمِعْتُمْ
اس نے نازل کر دیا	تمہارے اوپر	میں	کتاب	کہ	جب	تم سنو

اللہ تم پر کتاب میں یہ حکم نازل فرما چکا ہے کہ جب تم سنو کہ

أُيْتِ اللَّهُ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَأُ بِهَا

أُيْتِ اللَّهُ	يُكْفَرُ	بِهَا	وَيُسْتَهْزَأُ	بِهَا
اللہ کی آیتیں	انکار کیا جا رہا ہے	ان کا	مذاق کیا جا رہا ہے	ان کے ساتھ

اللہ کی آیتوں کا انکار کیا جا رہا ہے اور ان کا مذاق اڑایا جا رہا ہے

۱۔ منافق لوگ مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست بناتے تھے کیونکہ ان کا خیال تھا کہ اسلام غالب نہ ہو گا، اس لئے وہ کفار کو قوت و شوکت والا سمجھ کر ان سے دوستی کرتے تھے اور ان سے ملنے میں عزت جانتے تھے۔ ان کے طرز عمل کو سامنے رکھ کر آج دنیا کے حالات کو دیکھیں تو معلوم ہو گا کہ یہ مرض آج کل بکثرت پایا جا رہا ہے، انہوں کو چھوڑ کر بیگانوں سے دوستیاں، مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں سے پیار، باہمی اتحاد سے عزت حاصل کرنے کی بجائے کفار کے قدموں میں بیٹھ کر عزت حاصل کرنے کی کوشش کرنا مسلمان قوم میں کس طرح سرایت کئے ہوئے ہے۔



فَلَا تَقْعُدُوا مَعَهُمْ حَتَّىٰ يَخُوضُوا فِي

فَلَا تَقْعُدُوا (۱)	مَعَهُمْ	حَتَّىٰ	يَخُوضُوا	فِي
تو نہ بیٹھو	ان (لوگوں) کے ساتھ	یہاں تک کہ	وہ مشغول ہو جائیں	میں

تو ان لوگوں کے ساتھ نہ بیٹھو جب تک وہ کسی دوسری بات میں

حَدِيثٍ غَيْرَةٍ ۖ إِنَّكُمْ إِذَا مَسَلْتُمْ

حَدِيثٍ غَيْرَةٍ	إِنَّكُمْ	إِذَا	مَسَلْتُمْ	
اس کے علاوہ کسی بات	(اگر بیٹھے تو) بیشک تم	اس وقت	ان کے جیسے (ہو جاؤ گے)	

مشغول نہ ہو جائیں ورنہ تم بھی انہیں جیسے ہو جاؤ گے۔

إِنَّ اللَّهَ جَامِعُ الْمُنَافِقِينَ وَالْكَافِرِينَ فِي

إِنَّ	اللَّهُ	جَامِعُ الْمُنَافِقِينَ وَالْكَافِرِينَ	فِي
بیشک	اللہ	منافقوں اور کافروں کو جمع کرنے والا	میں

بیشک اللہ منافقوں اور کافروں سب کو جہنم میں

جَهَنَّمَ جَمِيعًا ۚ الَّذِينَ يَتَرَبَّصُّونَ بِكُمْ

جَهَنَّمَ	جَمِيعًا ۚ	الَّذِينَ	يَتَرَبَّصُّونَ	بِكُمْ
جہنم	سب (کو)	وہ لوگ جو	انتظار کرتے رہتے ہیں	تم پر (گردشوں کا)

اکٹھا کرنے والا ہے ۝ وہ جو تمہارے اوپر (گردش زمانہ) کا انتظار کرتے رہتے ہیں

فَإِنْ كَانَ لَكُمْ فَتْحٌ مِّنَ اللَّهِ قَالُوا

فَإِنْ	كَانَ	لَكُمْ	فَتْحٌ	مِّنَ	اللَّهِ	قَالُوا
پھر اگر	ہو	تمہارے لئے	فتح	کی طرف سے	اللہ	(تو) کہتے ہیں

پھر اگر اللہ کی طرف سے تمہیں فتح ملے تو کہتے ہیں:

۱۔ اس آیت میں واضح طور پر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی آجوں کا انکار کرنے اور ان کا مذاق اڑانے والے جب وہ اس غیبت فعل میں مصروف ہوں تو ان کے پاس نہ بیٹھو۔ اس سے وہ لوگ سبق حاصل کریں جو ظلموں، ڈراموں، گانوں، تمیزوں، دوستوں کی گپوں اور بد مذہبوں کی صحبتوں میں دین کا مذاق اڑاتا ہوا دیکھتے ہیں اور پھر بھی وہاں بیٹھے رہتے ہیں بلکہ معاذ اللہ ان کی ہاں میں ہاں ملا رہے ہوتے ہیں۔

منافقوں کی موقع پرستی



أَلَمْ تَكُنْ مَعَكُمْ ۖ وَإِنْ كَانَ لِلْكَافِرِينَ

أَلَمْ تَكُنْ	مَعَكُمْ	وَ	إِنْ	كَانَ	لِلْكَافِرِينَ
کیا ہم نہ تھے	تمہارے ساتھ	اور	اگر	ہو	کافروں کے لئے

کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے؟ اور اگر کافروں کے لئے (فتح کا) حصہ ہو

فَصِيبٌ ۚ قَالُوا أَلَمْ تَسْتَحْوَذْ عَلَيْهِمْ وَ

فَصِيبٌ	قَالُوا	أَلَمْ تَسْتَحْوَذْ	عَلَيْهِمْ	وَ
(فتح کا) حصہ	(تو ان سے) کہتے ہیں	کیا ہم غالب نہیں ہو گئے تھے	تمہارے اوپر	اور

تو (ان سے) کہتے ہیں: کیا ہم تم پر غالب نہ تھے؟ اور

تَسْتَعْنِمْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۚ قَالَ اللَّهُ يَحْكُمُ

تَسْتَعْنِمْ	مِنَ	الْمُؤْمِنِينَ	قَالَ اللَّهُ	يَحْكُمُ
(کیا) ہم نے (نہ) تحفظ کیا تمہارا	سے	مسلمانوں	پس اللہ	فیصلہ کر دے گا

(کیا) ہم نے مسلمانوں کو تم سے روکے (نہ) رکھا؟ تو اللہ تمہارے درمیان

بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ ۚ وَلَنْ يَجْعَلَ اللَّهُ

بَيْنَكُمْ	يَوْمَ الْقِيَمَةِ	وَ	لَنْ يَجْعَلَ	اللَّهُ
تمہارے درمیان	قیامت کے دن	اور	ہرگز نہ بنائے گا	اللہ

قیامت کے دن فیصلہ کر دے گا اور اللہ

لِلْكَافِرِينَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ سَبِيلًا ۚ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ

لِلْكَافِرِينَ	عَلَى	الْمُؤْمِنِينَ	سَبِيلًا	إِنَّ	الْمُنَافِقِينَ
کافروں کے لئے	پر	مسلمانوں	کوئی راہ	بیشک	منافق لوگ

کافروں کو مسلمانوں پر کوئی راہ نہ دے گا ○ بیشک منافق لوگ

۱۔ اس سے معلوم ہوا کہ منافقوں کی زندگی صرف اپنے مفاد کے گرد گھومتی ہے اور وہ کسی کے ساتھ بھی حقیقی طور پر خلص نہیں ہوتے۔



نماز میں سستی اور ریاکاری منافقوں کی علامت ہے

يُخْذِعُونَ اللَّهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ ۚ وَ

يُخْذِعُونَ	اللَّهِ	وَ	هُوَ	خَادِعُهُمْ	وَ
فریب دینا چاہتے ہیں	اللہ (کو)	اور	وہ	فریب کی سزا دینے والا نہیں	اور

اپنے گمان میں اللہ کو فریب دینا چاہتے ہیں اور وہی انہیں غافل کر کے مارے گا اور

إِذَا قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ قَامُوا كَسَالًا ۖ

إِذَا	قَامُوا	إِلَى	الصَّلَاةِ	قَامُوا	كَسَالًا ۖ
جب	کھڑے ہوتے ہیں	کی طرف	نماز	کھڑے ہوتے ہیں	بڑے ست (ہو کر)

جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو بڑے ست ہو کر

يُرَآءُونَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلَّا

يُرَآءُونَ	النَّاسَ	وَ	لَا يَذْكُرُونَ	اللَّهَ	إِلَّا
دکھاتے ہیں	لوگوں (کو)	اور	وہ ذکر نہیں کرتے	اللہ (کا)	مگر

لوگوں کے سامنے ریاکاری کرتے ہوئے کھڑے ہوتے ہیں اور اللہ کو

قَلِيلًا ۖ مَّذْبَدٍ بَيْنَ بَيْنٍ ذَلِكُمْ ۚ لَا إِلَى هَؤُلَاءِ

قَلِيلًا ۖ	مَّذْبَدٍ بَيْنَ بَيْنٍ	ذَلِكُمْ ۚ	لَا إِلَى هَؤُلَاءِ
تھوڑا	ڈمگانے والے ہیں	اس کے درمیان	نہ کی طرف ان

بہت تھوڑا یاد کرتے ہیں ○ درمیان میں ڈمگار ہے ہیں، نہ ان کی طرف ہیں

وَلَا إِلَى هَؤُلَاءِ ۚ وَمَنْ يُضْلِلِ اللَّهُ

وَلَا	إِلَى	هَؤُلَاءِ ۚ	وَمَنْ	يُضْلِلِ	اللَّهُ
اور	نہ	کی طرف	اُن	اور	جسے گمراہ کر دے

نہ اُن کی طرف اور جسے اللہ گمراہ کرے

①۔ اس سے معلوم ہوا کہ نماز میں سستی کرنا منافقوں کی علامت ہے۔ نماز نہ پڑھنا یا صرف لوگوں کے سامنے پڑھنا جبکہ تنہائی میں نہ پڑھنا یا لوگوں کے سامنے خشوع و خضوع سے اور تنہائی میں جلدی جلدی پڑھنا نماز میں ادھر ادھر خیال لے جانا اور دلجمعی کیلئے کوشش نہ کرنا وغیرہ سب سستی کی علامتیں ہیں۔

②۔ یعنی منافق لوگ کفر و ایمان کے درمیان ڈمگار ہے ہیں، وہ نہ صحیح مومن ہیں، نہ کھلے کافر۔

منافق اور ایمان کے درمیان ڈمگار ہے ہیں



فَلَنْ تَجِدَ لَهُ سَبِيلًا ﴿١٣٣﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ

فَلَنْ تَجِدَ	لَهُ	سَبِيلًا ﴿١٣٣﴾	يَا أَيُّهَا	الَّذِينَ
تو تم ہرگز نہ پاؤ گے	اس کے لئے	کوئی راہ	اے	وہ لوگو جو

تو تم اس کے لئے کوئی راستہ نہ پاؤ گے ○ اے ایمان والو!

أَمْنُوا إِلَّا تَتَّخِذُوا الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ ٥

أَمْنُوا	لَا تَتَّخِذُوا	الْكَافِرِينَ	أَوْلِيَاءَ ﴿١﴾	مِنْ	دُونِ الْمُؤْمِنِينَ
ایمان لائے	نہ بناؤ	کافروں (کو)	دوست	سے	مسلمانوں کے علاوہ

مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست نہ بناؤ۔

أَتُرِيدُونَ أَنْ تَجْعَلُوا لِلَّهِ عَلَيْكُمْ سُلْطَانًا مُبِينًا ﴿١٣٤﴾

أَتُرِيدُونَ	أَنْ	تَجْعَلُوا	لِلَّهِ	عَلَيْكُمْ	سُلْطَانًا مُبِينًا ﴿١٣٤﴾
کیا تم چاہتے ہو	کہ	بنالو	اللہ کی	اپنے اوپر	مرتب حجت

کیا تم یہ چاہتے ہو کہ اپنے اوپر اللہ کے لئے مرتب حجت قائم کر لو ○

إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرَجَاتِ الْأَسْفَلِ مِنَ

إِنَّ	الْمُنَافِقِينَ	فِي	الدَّرَجَاتِ الْأَسْفَلِ ﴿٢﴾	مِنْ
بیشک	منافقین	میں	سب سے نچلے طبقے	سے

بیشک منافق دوزخ کے سب سے نچلے طبقے

النَّاسِ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيرًا ٥ ﴿١٣٥﴾ إِلَّا

النَّاسِ	وَلَنْ	تَجِدَ	لَهُمْ	نَصِيرًا ﴿١٣٥﴾	إِلَّا
آگ	اور	تم ہرگز نہ پاؤ گے	ان کے لئے	کوئی مددگار	مگر

میں ہیں اور تو ہرگز ان کا کوئی مددگار نہ پائے گا ○ مگر

۱۔ اس آیت میں اہل ایمان کو بتایا گیا کہ مسلمانوں کی بھائی کفار کو دوست بنانا منافقوں کی خصلت ہے، لہذا تم اس سے بچو۔ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ کافروں کو دوست بنا کر منافقت کی راہ اختیار کرو اور یوں اپنے خلاف اللہ تعالیٰ کی حجت قائم کر لو۔

۲۔ منافق کا عذاب کافر سے بھی زیادہ اس لئے ہو گا کہ وہ دنیا میں خود کو مسلمان کہہ کر کافروں سے متعلق شرعی احکام سے بچا رہا اور کافر ہونے کے باوجود مسلمانوں کو دھوکہ دینا اور اسلام کے ساتھ استہزاء کرنا اس کا شیعہ رہا ہے۔

مسلمانوں کو چھوڑنے اور کافروں کو دوست بنانے کی ممانعت

منافقین میں ہوں گے

غافل سے کجی تو یہ کرنے والے مسلمانوں کے ساتھ ہوں گے



الَّذِينَ تَابُوا وَاصْلَحُوا وَاعْتَصَبُوا

الَّذِينَ	تَابُوا <sup>(۱)</sup>	وَ	اصْلَحُوا	وَ	اعْتَصَبُوا
وہ لوگ جو (جنہوں نے)	توبہ کی	اور	اصلاح کر لی، سدھر گئے	اور	مضبوطی سے تھام لیا

وہ لوگ جنہوں نے توبہ کی اور اپنی اصلاح کر لی اور اللہ کی رسی کو

بِاللَّهِ وَاخْلَصُوا دِيْنَهُمْ لِلَّهِ قَاوِلِيْكَ

بِاللَّهِ	وَ	اخْلَصُوا	وَدِيْنَهُمْ	لِلَّهِ	قَاوِلِيْكَ
اللہ (کی رسی) کو	اور	خالص کر لیا	اپنا دین	اللہ کے لئے	تو یہ لوگ

مضبوطی سے تھام لیا اور اپنا دین خالص اللہ کے لئے کر لیا تو یہ

مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَسَوْفَ يُؤْتِي اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَجْرًا

مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ	وَ	سَوْفَ يُؤْتِي	اللّٰهُ	الْمُؤْمِنِيْنَ	اَجْرًا
مسلمانوں کے ساتھ (ہیں)	اور	عنقریب دے گا	اللہ	مسلمانوں (کو)	ثواب

مسلمانوں کے ساتھ ہیں اور عنقریب اللہ مسلمانوں کو بڑا ثواب

عَظِيْمًا ۝۳۶ مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَدَايْكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ

عَظِيْمًا ۝۳۶	مَا	يَفْعَلُ <sup>(۲)</sup>	اللّٰهُ	اِنْ	شَكَرْتُمْ
بڑا	کیا	کرے گا	اللہ	اگر	تم شکر گزار بن جاؤ

دے گا ○ اور اگر تم شکر گزار بن جاؤ اور ایمان لاؤ تو اللہ تمہیں عذاب دے کر

وَاَمَنْتُمْ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيْمًا ۝۳۷

وَ	اَمَنْتُمْ	وَ	كَانَ	اللّٰهُ	شَاكِرًا	عَلِيْمًا ۝۳۷
اور	ایمان لاؤ	اور	ہے	اللہ	قدر کرنے والا، شکر کا صلہ دینے والا	جاننے والا

کیا کرے گا اور اللہ قدر کرنے والا، جاننے والا ہے ○

اللہ تعالیٰ شکر گزار بندوں کی قدر فرماتا ہے

۱۔ منافق لوگ بدترین کفار ہیں لیکن انہیں بھی توبہ کی دعوت دی گئی ہے، اس سے معلوم ہوا کہ اگر بدترین کافر بھی سچی توبہ کر لے تو اس کی توبہ مقبول ہے۔

۲۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے کام حکمت سے تو ہوتے ہیں لیکن کسی غرض سے نہیں ہوتے کیونکہ وہ رب کریم غرض و غایت سے پاک ہے۔



## عنوانات

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
14	قرآن مجید میں بیان کی گئی مثالوں کا مقصد اور انہیں سن کر مسلمانوں اور کافروں کے طرز عمل میں فرق	3	پہلا پارہ
15	فاسقوں کی تین علامات، عہد شکنی، قطع تعلقی اور فساد پھیلانا	3	سُورَةُ النَّازِعَاتِ
15	قدرت الہی کی نشانیاں: انسان کی تخلیق، اسے موت دینا اور زمین و آسمان کی پیدائش	3	اللہ تعالیٰ کی حمد اور اُس کی صفات
16	حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق کا واقعہ، انہیں خلیفہ بنانا اور علم عطا فرمانا	3	صرف اللہ عزوجل کی عبادت اور اسی سے حقیقی استعانت
17	حضرت آدم علیہ السلام کو علم الاسماء سکھایا جانا اور فرشتوں پر فضیلت	3	صراطِ مستقیم پر چلنے کی دعا
18	حکم الہی پر فرشتوں کا آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنا جبکہ ابلیس کا انکار و تکبر	3	سیدھا راستہ وہی ہے جو نیک لوگوں کا ہو
19	حضرت آدم علیہ السلام کی جنت میں تشریف آوری اور شیطان کا واقعہ	4	سُورَةُ الْبَقَرَةِ
20	حضرت آدم علیہ السلام کا زمین پر اترنا اور احکام الہیہ	4	قرآن شک و شبہ سے پاک ہدایت کی کتاب ہے
21	بنی اسرائیل کو نعمتوں کی یاد دہانی اور چند احکام: عہد پورا کرنا، حق و باطل کو نہ ملانا، نماز و زکوٰۃ کی پابندی وغیرہا	4	متقین کے اوصاف
22	بنی اسرائیل کا دوسروں کو نیکی کا حکم دینا اور اپنے آپ کو بھلا دینا	5	متقی لوگوں کا صلہ، دنیا میں ہدایت اور آخرت میں کامیابی
23	صبر اور نماز سے مدد حاصل کرنے کا حکم	5	کچھ خاص کافروں کا حال اور ان کا انجام
23	یہودیوں کو نعمتوں کی تفصیلی یاد دہانی	6	ایمان لانے میں منافقوں کا حال اور ان کا انجام
24	یہودیوں کو فکر آخرت کا حکم	7	منافقوں کا اصلاح کے نام پر فساد
24	فرعون کے بنی اسرائیل پر مظالم اور اللہ تعالیٰ کا موسیٰ علیہ السلام کے وسیلے سے انہیں نجات دینا	7	صحابہ پر اعتراض اور اس کا جواب
		7	منافقوں کا دو غلاظین اور مسلمانوں کا مذاق اڑانا
		8	منافقوں کی سزا
		8	منافقوں کی حالت کا دو مثالوں کے ذریعے بیان، پہلی مثال
		9	منافقوں کی حالت کی دوسری مثال
		10	عبادت الہی کا حکم اور اس کے مستحق عبادت ہونے کے اسباب
		11	حقانیت قرآن پر منکروں کو چیلنج اور غیب کی خبر کہ کفار اس چیلنج کو پورا نہیں کر پائیں گے
		12	باعمل مسلمانوں کو جنت کی بشارت اور جنتی نعمتوں کا بیان



صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
38	یہودیوں کا حق چھپانے کا انداز	25	بنی اسرائیل کے لئے دریا میں راستہ بننا اور فرعون یوں کا غرق ہونا
39	یہودیوں کی منافقت	25	تورات عطا کئے جانے کا وعدہ، بنی اسرائیل کی بچھڑا پرستی اور اس سے توبہ و معافی
40	یہودیوں کے ایک ان پڑھ گروہ کا حال	26	بنی اسرائیل کی ہدایت کے لئے تورات عطا کیا جانا
40	یہودی علماء کی تحریفات اور ان پر وعید	27	بنی اسرائیل کا اعلانیہ دیدار الہی کا مطالبہ کرنا اور اس کا نتیجہ
40	عذابِ جہنم سے متعلق یہودیوں کا من گھڑت نظریہ	27	بنی اسرائیل پر بادل کا سایہ اور من و سلوی کا نزول
41	جزا و سزا کا خدا کی قانون	28	بنی اسرائیل کو مصر یا کسی خاص شہر میں داخل ہونے کا حکم لیکن ان کا خلاف ورزی کرنا اور سزا پانا
42	بنی اسرائیل کو عہد و میثاق میں دیئے گئے احکام	29	میدانِ تیہ میں بنی اسرائیل کا پانی طلب کرنا اور موسیٰ علیہ السلام کے وسیلہ و معجزہ سے انہیں پانی عطا کیا جانا
42	بنی اسرائیل کی ان احکام کی خلاف ورزی کی تفصیل	30	بنی اسرائیل کا من و سلوی کی بجائے زمینی اجناس کا مطالبہ
45	بنی اسرائیل میں انبیاء کا مسلسل تشریف لانا اور یہودیوں کا انہیں شہید کرنا	31	بنی اسرائیل پر ذلت کا مسلط کیا جانا اور اس کے اسباب
46	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے پہلے اور بعد میں یہودیوں کا حال	31	بارگاہِ الہی میں اجر و ثواب کا اصلی حقدار کون ہے؟
46	یہودیوں کا حسد کی وجہ سے اسلام قبول نہ کرنا	32	تورات کے احکام قبول نہ کرنے کی وجہ سے بنی اسرائیل پر سختی اور ان کا طرزِ عمل
47	یہودیوں کا تورات پر ایمان کا دعویٰ بھی جھوٹا ہے	33	بنی اسرائیل کا ممانعت کے باوجود حیلے سے ہفتے کے دن مچھلیاں پکڑنا اور اس پر انہیں نشانِ عبرت بنا دیا جانا
48	بنی اسرائیل کی بچھڑا پرستی کا ذکر کر کے یہودیوں کے خلاف حجت قائم کرنا	34	ایک مقتول کے معاملے میں بنی اسرائیل کو گائے ذبح کرنے کا حکم اور ان کی بے جا بحث
49	یہودیوں کے اس دعوے کا رد کہ جنت صرف ان کے لئے ہے	37	مردوں کو زندہ کرنے پر قدرت الہی کی ایک دلیل
50	یہودیوں اور مشرکوں کی زندہ رہنے کی حرص و ہوس	37	یہودیوں کی سخت دلی کا حال
51	یہودیوں کی حضرت جبریل علیہ السلام سے دشمنی		
51	اللہ عزوجل کے مقرب بندوں سے دشمنی اللہ عزوجل سے دشمنی ہے		
51	یہودیوں کا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کا عہد توڑ دینا		



صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
64	کتاب اللہ کی تلاوت کا حقہ کرنے والے		حضرت سلیمان علیہ السلام پر جادو کی تہمت کی تردید،
65	یہودیوں کو نعمتوں کی یاد دہانی اور انہیں فکر آخرت کا حکم	53	یہودیوں کا جادو سیکھنا اور ہاروت و ماروت علیہما السلام کا واقعہ
65	حضرت ابراہیم علیہ السلام کا امتحان، کامیابی اور صلہ	55	ایمان و تقویٰ کی فضیلت
66	مسجد حرام کی خصوصیات اور اسے پاک صاف رکھنے کا حکم	55	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کرنے کا باادب طریقہ
67	مکہ مکرمہ کے لئے دعائے ابراہیمی	55	یہودیوں کی مسلمانوں سے دوستی اور خیر خواہی جھوٹی ہے
68	تغییر کعبہ اور حضرت ابراہیم و اسماعیل علیہما السلام کی دعائیں	56	شرعی احکام منسوخ ہونے کا ثبوت
69	حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کے متعلق دعائے ابراہیمی	57	نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے لائینی سوالات کرنے پر یہودیوں کو تنبیہ
69	ملت ابراہیمی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عظمت	57	اسلام کی حقانیت جاننے کے بعد یہودیوں کا مسلمانوں کے کافر و مرتد ہونے کی تمنا کرنا
70	حضرت ابراہیم اور یعقوب علیہما السلام کی اپنے بیٹوں کو دین حق پر ثابت قدمی کی وصیت	58	نماز و زکوٰۃ اور محاسبہ اعمال کا حکم
71	حضرت یعقوب علیہ السلام کی وصیت کی تفصیل	59	یہود و نصاریٰ کی جنت کے متعلق خوش فہمیاں اور جنتی ہونے کے بارے میں قانون الہی
72	قانون عدل کے مطابق ہر ایک اپنے اعمال کی جزا و سزا پائے گا	59	یہود و نصاریٰ کی ایک دوسرے کے بارے میں رائے
72	ملت ابراہیمی کی پیروی کرنے کی تاکید	60	مسجدوں میں نماز سے روکنا اور ان کی ویرانی کی کوشش کرنا بڑا ظلم ہے
73	نبیوں کا دین ہی سچا دین ہے	61	قبلہ کسی بھی طرف ہو، عبادت صرف اللہ ہی کی ہے
74	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ایمان معتبر اور مثالی ہے	61	اللہ تعالیٰ کی طرف اولاد کی نسبت کا رد
74	اللہ تعالیٰ کا دین ہی سب سے بہتر ہے	62	اللہ تعالیٰ کا ارادہ قطعی طور پر نافذ ہے
75	نبوت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں جھگڑنے والے یہودیوں کو جواب	62	یہودیوں کے اللہ تعالیٰ سے ہم کلامی کے مطالبے کا رد
75	حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف یہودیت اور عیسائیت کی نسبت کا رد	63	تبلیغ کے باوجود لوگوں کے ایمان نہ لانے پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی
76	قانون عدل کے مطابق ہر ایک اپنے اعمال کی جزا و سزا پائے گا	63	یہودیوں اور عیسائیوں کی پیروی کی صورت میں عذاب الہی کی وعید



صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
			دوسرا پارہ
82	سفر و حضر ہر جگہ نماز میں خانہ کعبہ کی طرف منہ کرنے کا حکم	77	تبدیلی قبلہ پر یہودیوں کے اعتراض کی غیبی خبر اور اعتراض کا جواب
82	مقرضین سے نہ ڈرنے اور صرف اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کا حکم اور نماز میں خانہ کعبہ کی طرف منہ کرنے کی مزید حکمتیں	77	امتِ مصطفیٰ کا بہترین امت ہونا اور قیامت میں لوگوں پر گواہ ہونا
83	نبی کریم ﷺ کی آمد کا مقصد، لوگوں کے سامنے آیات الہی کی تلاوت، انہیں پاک کرنا اور کتاب و حکمت سکھانا وغیرہ	77	تبدیلی قبلہ کی ایک حکمت کہ مومن و کافر میں فرق ظاہر کرنا
83	اللہ تعالیٰ کا ذکر اور اس کی نعمتوں پر شکر کرنے اور ناشکری سے بچنے کا حکم	78	بیت المقدس کی طرف پڑھی گئی نمازوں کا ثواب ضائع نہ ہونا
83	صبر اور نماز سے مدد چاہنے کا حکم اور صبر والوں کی فضیلت	78	رسول اللہ ﷺ کی رضا و خوشی کے لئے کعبہ کو قبلہ بنانے کا حکم
84	شہید کی عظمت کہ اسے مردہ کہنا منع ہے اور وہ زندہ ہوتا ہے	79	اہل کتاب کو قبلہ تبدیل ہونے کی حقانیت پہلے سے معلوم تھی
84	مصیبتوں کے ذریعے آزمائش کی جاتی ہے اور صبر کرنے والوں کے لئے بشارت	79	قبلہ کی تبدیلی ماننے سے متعلق اہل کتاب کے ایک خاص گروہ کا حال اور اہل کتاب کا اپنے قبلہ میں باہمی اختلاف
84	مصیبتوں پر صبر کرنے والے لوگوں کا وصف اور ان کا صلہ	80	نبی کریم ﷺ کی اہل کتاب کا حال اور ان کے ایک گروہ کا جان بوجھ کر حق چھپانا
85	صفا اور مردہ پہاڑوں کی عظمت اور ان سے متعلق مسلمانوں کے ایک شبہ کا اطمینان بخش جواب	81	قبلہ کی تبدیلی اور احکام الہی میں شک کرنے کی ممانعت
86	حق چھپانے والوں کے لئے لعنت کی وعید اور سچی توبہ کرنے والوں کے لئے معافی کا وعدہ	81	تبدیلی قبلہ کی دوسری حکمت کہ ہر امت کے لئے قبلہ کا تقرر ہے نیز بھلائی کے کاموں میں مقابلہ کرنے کا حکم
86	کفر کی حالت میں مرنے والوں کے لئے وعیدیں		
87	اللہ تعالیٰ ہی اکیلا معبود ہے		
87	اللہ تعالیٰ کی قدرت اور رحمت کی نشانیاں نیز ان نشانوں میں تفکر کا حکم	81	حالتِ سفر میں نماز کے دوران خانہ کعبہ کی طرف منہ کرنے کا حکم



صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
103	رمضان اور حالتِ اعتکاف میں ازدواجی تعلقات اور سحری سے متعلق شرعی احکام	89	مشرکین کی باطل معبودوں سے محبت کا حال
104	لوگوں کا مال ناحق کھانا اور اس مقصد کے لئے کورٹ کچہری میں گھسنا حرام ہے	89	مومنوں کی اللہ تعالیٰ سے محبت
105	چاند کے چھوٹا ہونا ہونے کی حکمت	89	مشرکوں کے لئے وعید
105	اصل نیکی پر بیزار گاری ہے	90	قیامت میں مشرکوں کا اپنے پیشواؤں سے بیزار ہونا
106	جہاد کا حکم اور زیادتی سے ممانعت	91	حلال اور پاکیزہ چیزیں کھانے کا حکم اور شیطان کے طریقوں پر چلنے سے ممانعت
106	دورانِ جہاد کافروں کو قتل کرنے کا حکم اور حدودِ حرم میں لڑائی کی ابتدا کرنے سے ممانعت	91	شیطان کا کام برائی، بے حیائی اور اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھنے کا حکم دینا
107	شرک کا فتنہ ختم ہونے تک عرب کے کافروں سے جہاد کا حکم	92	مشرکوں کا اپنے آباؤ اجداد کی اندھی پیروی کرنا اور اس کی مذمت
107	حرمت والے مہینے میں جنگ کرنے سے متعلق مسلمانوں کو تسلی	92	حق قبول نہ کرنے میں کافروں کی حالت کی ایک مثال
108	راہِ خدا میں خرچ کرنے کا حکم اور خود کو ہلاکت میں ڈالنے کی ممانعت	93	حلال رزق کھانے اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کا حکم
108	حج اور عمرہ سے متعلق چند احکام اور آداب	93	کھانے کی حرام چیزوں کا بیان اور شرعی مجبوری کے وقت انہیں کھانے کی رخصت کا بیان
109	إحصار یعنی حج سے روکے جانے کے احکام	94	دین فروشی کی عبرتناک سزائیں اور ان کی وجہ
109	حج تمتع و قرآن یعنی ایک ہی سفر میں عمرہ اور حج اکٹھے کرنے کا بیان	95	حقیقی نیکیوں کی تفصیل جیسے ایمان لانا، رشتہ داروں اور یتیموں کی مدد کرنا، نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا وغیرہ
110	حج تمتع و قرآن کی اجازت کسے ہے؟	97	قصاص کی فرضیت اور دیت کے چند احکام
110	حج میں کچھ ممنوعہ چیزیں	98	قصاص کا حکم دینے کا ایک عظیم فائدہ
111	تقویٰ بہترین توشہ سفر	98	وصیت کرنے کا حکم اور اس سے متعلق چند احکام
111	دورانِ حج کاروبار کی اجازت اور ذکر الہی کی کثرت کا حکم	99	روزوں کی فرضیت اور مریض و مسافر کے لئے رخصت کا بیان
113	طالب دنیا اور طالب آخرت کی دعائیں فرق	101	ماہِ رمضان کی فضیلت، روزوں کی فرضیت اور مریض و مسافر سے متعلق احکام
114	منیٰ میں قیام کے احکام	102	قبولیت دعا کا بیان اور اطاعتِ احکام کی ترغیب



صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
127	حیض (عورتوں کی ماہواری) کے چند احکام	114	ایک خاص منافق کی 6 خرابیاں
128	ازدواجی تعلقات کے بارے میں رہنمائی اور اعمال صالحہ کرنے کا حکم	116	رضائے الہی کے لئے جاں فروشی نفع بخش تجارت ہے
128	نیک کام نہ کرنے کی قسم کھانے سے ممانعت	116	اسلامی احکام کی مکمل پیروی کرنے کا حکم
129	جھوٹی قسم کھانا قابل گرفت عمل ہے	116	واضح دلیلوں کے باوجود راہِ اسلام کے خلاف روش اختیار کرنا سخت جرم ہے
129	ایلاء یعنی بیویوں سے صحبت نہ کرنے کی قسم کھانے والوں کے لئے شرعی حکم	117	دین اسلام چھوڑنے والے عذابِ الہی کے منتظر ہیں
130	طلاق کے بعد عدت و رجوع کے چند احکام	117	بنی اسرائیل سے روشن نشانیوں کے بارے میں سوال
131	رجعی طلاقوں کی تعداد	117	نعمتِ الہی تبدیل کرنے والوں کو تنبیہ
131	خلع کا بیان	118	کافروں کے لئے دنیوی زندگی کو خوشمانا یا جاننا اور بروز قیامت مسلمانوں کا کافروں سے بلند و بالا ہونا
132	تین طلاقوں کے بعد عورت شرعی حلالہ کے بغیر پہلے شوہر کے لئے حلال نہیں	118	انبیاء علیہم السلام کی ہدایت آجانے کے بعد لوگوں کا اختلاف، اس کی وجہ اور مسلمانوں کو حق بات کی ہدایت
133	عورت کو رکھنے یا طلاق دینے دونوں صورتوں میں اچھے سلوک کا حکم اور عورتوں پر ظلم حرام ہونے کا بیان	120	مسلمانوں کا امتحان اور سابقہ امتوں کی تکلیف و شدت کا بیان
134	طلاق کے بعد مرد و عورت دوبارہ نکاح کے لئے رضامند ہوں تو کئی صورتوں میں سرپرستوں کو بلاوجہ منع کرنے کا حق نہیں	121	راہِ خدا میں نفلی صدقہ کرنے کی ایک اعلیٰ مقدار اور اس کا مصرف
135	بچے کو دودھ پلانے سے متعلق چند شرعی احکام	121	جہاد کی فرضیت اور مسلمانوں کو نصیحت
137	فوت شدہ آدمی کی بیوی کی عدت کا بیان	122	ماہِ حرام میں جہاد کی اجازت کی صورت
138	عدتِ وفات گزارنے والی عورت کے ساتھ نکاح سے متعلق شرعی احکام	123	مرد تہ ہونے کی حالت میں مرنے والے کی سزا کا بیان
139	عورت کے حق مہر سے متعلق چند شرعی احکام	124	ایمان لانے، ہجرت اور جہاد کرنے جیسے اعمال کرنے والے رحمتِ الہی کے امیدوار ہیں
141	طلاق کے بعد بھی آپس میں دشمنیاں پالنے کی ممانعت	124	شراب اور جوئے کی حرمت
141	عمومی طور پر تمام نمازوں اور بطور خاص نمازِ عصر کی پابندی کرنے کی تاکید	125	صدقہ کی مقدار کا بیان
		126	یتیموں کا مال اپنے مال سے ملانے کا شرعی حکم
			مشرک عورت اور مشرک مرد سے نکاح حرام قطعی ہے



صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
153	اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے	141	خوف کی حالت میں نماز کا شرعی حکم اور اس کا طریقہ
154	راہِ خدا میں مال خرچ کر کے آخرت کی تیاری کا حکم	142	ایک منسوخ حکم کہ مرنے والے کے لئے بیوی کو سال بھر کا نفقہ دینے کی وصیت ضروری ہے
155	آیہ انکسری میں ایسیت کے اعلیٰ مسائل کا بیان	143	طلاق کی عدت میں عورت کو نان نفقہ دینا شوہر پر لازم ہے
156	دین منوانے میں کوئی زبردستی نہیں	143	طلاق اور عدت کے احکام بیان کرنے کا مقصد
156	قرآن مجید سے ہدایت اور گمراہی پوری طرح ظاہر ہو چکی	143	موت سے ڈر کر بھاگنے والی بنی اسرائیل کی ایک جماعت کا واقعہ
156	اسلام پر مضبوطی سے قائم رہنے کے لئے ہر سرکش و گمراہ سے بچنا ضروری ہے	144	راہِ خدا میں جہاد کرنے کا حکم
157	مسلمانوں کا ولی اللہ تعالیٰ ہے اور کافروں کے حمایتی شیاطین ہیں	144	راہِ خدا میں اخلاص کے ساتھ خرچ کرنے کی ترغیب اور خرچ کرنے کا ثمرہ
157	حضرت ابراہیم علیہ السلام کا نمرود بادشاہ سے مناظرہ	145	حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد بنی اسرائیل پر جہاد کی فرضیت اور قوم کا طرزِ عمل
159	حضرت عزیر علیہ السلام کی وفات اور آپ کو دوبارہ زندہ کئے جانے کا واقعہ	146	طالوت کو بنی اسرائیل کا بادشاہ بنائے جانے کا واقعہ
160	حضرت ابراہیم علیہ السلام اور چار پرندوں کو زندہ کئے جانے کا واقعہ	149	سفرِ جہاد کے دوران طالوت کے لشکریوں کی ایک نہر کے پانی سے آزمائش
161	راہِ خدا میں مال خرچ کرنے والوں کی ایک مثال	151	جالوت اور اس کے لشکر سے مقابلے کے وقت صبر، ثابت قدمی اور مدد کی دعا
162	صدقہ قبول ہونے کی دو شرائط، احسان نہ جتنا اور تکلیف نہ دینا	151	جالوت اور اس کے لشکر کی شکست، جالوت کا قتل اور حضرت داؤد علیہ السلام کو بادشاہی، حکمت اور علم عطا ہونا
163	صدقہ دے کر تکلیف پہنچانے سے بہتر اچھی بات کہہ دینا ہے	152	جہاد کی ایک حکمت زمین میں فساد کو روکنا
163	احسان جتنا کر اور تکلیف دے کر صدقات کا ثواب باطل کرنے کی ممانعت	152	نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نبوت و رسالت کی دلیل
163	ریاکاری کے طور پر صدقہ کرنے والوں کی مثال		
164	رضائے الہی کے لئے صدقہ کرنے والوں کی مثال		
165	ریاکاری کے طور پر صدقہ کرنے والوں کے لئے دل ہلا دینے والی مثال	153	انبیاء علیہم السلام کی عظمت و شان اور تین انبیاء علیہم السلام کے خصوصی فضائل

تیسرا پارہ



صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
175	معادہ انصاف کے ساتھ لکھنا چاہئے	166	راہِ خدا میں پاکیزہ اور حلال مال خرچ کرنے کا حکم
175	جو لکھنے پر قادر نہ ہو وہ دوسرے سے لکھو الے	166	راہِ خدا میں ناقص اور گھٹیا مال دینے کی ممانعت
176	معادہ لکھنے کے بعد اس پر گواہ بنائے جائیں	167	راہِ خدا میں خرچ کرنے پر محتاجی سے ڈرانا شیطان کا کام ہے
177	چھوٹے بڑے ہر قرض کو لکھ لینا مفید ہے	167	علم و حکمت کی فضیلت
177	ہاتھوں ہاتھ تجارت ہو تو نہ لکھنے میں حرج نہیں	167	کوئی صدقہ اور نذر اللہ تعالیٰ سے پوشیدہ نہیں
178	سودا کرتے وقت گواہ بنانے اور کاتب و گواہ کو نقصان نہ پہنچانے کا حکم	168	صدقہ خفیہ اور اعلانیہ دونوں طرح جائز ہے
178	حالتِ سفر میں کاتب نہ ملے تو کوئی چیز گروی رکھ دی جائے	168	کسی کو ہدایت دے دینا اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے
179	گو اہی چھپانے کی ممانعت	169	رضائے الہی کے لئے صدقہ کرنے کا فائدہ بندے کو ہی ہو گا
179	اللہ تعالیٰ بندوں کے اعمال اور پختہ نیتوں کا محاسبہ فرمائے گا	169	صدقات کے عمدہ مصرف محتاجی کے باوجود نہ مانگنے والے خود اور لوگ ہیں
180	اصول اور ضروریاتِ ایمان کے چار مراتب	170	پوشیدہ اور اعلانیہ مال خرچ کرنے والوں کا اجر و ثواب
181	لوگوں کو ان کی طاقت کے مطابق ہی حکم دیا جاتا ہے	171	سود خوروں کا بیان اور ان کا انجام
181	آدمی کے اچھے عمل کی جزا اور برے عمل کی سزا اسے ہی ملے گی	172	اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتا اور صدقہ و خیرات کو زیادہ کرتا ہے
181	مسلمانوں کو ایک اہم دعا کی تلقین	172	با عمل مسلمانوں کا اجر و ثواب
183	<b>سُورَةُ الْاَنْعَامِ</b>	173	مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ سے ڈرنے اور بقایا سود نہ لینے کا حکم
183	اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اس کے اوصاف	173	سود خوروں کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے جنگ کی شدید وعید
183	آسمانی کتابوں کے نزول اور ان کی عظمت و شان کا بیان	174	تنگدست قرض دار کو مہلت دینے اور قرض معاف کر دینے کی ترغیب
184	آیاتِ الہی کا انکار کرنے والوں کی سزا	174	قیامت کے ہولناک دن سے ڈرنے کا حکم
184	زمین و آسمان میں کوئی چیز اللہ تعالیٰ سے پوشیدہ نہیں	174	ادھار کا معاملہ لکھ لینے کا حکم
184	انسانی تخلیق میں قدرتِ الہی	174	کاتب انصاف کے ساتھ لکھ اور لکھنے سے انکار نہ کرے
185	معانی کے اعتبار سے آیاتِ قرآنی کی تقسیم	175	



صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
194	یہودیوں کی تورات کے احکام سے روگردانی	185	متشابه آیات کے ظاہری معنی لینا اور غلط تاویل کرنا
195	نجات اور بخشش سے متعلق یہودیوں کا من گھڑت خیال	185	گمراہ لوگوں کا کام ہے
195	نجات کے من گھڑت خیالات پالنے والوں کو تنبیہ	186	متشابه آیات کا حقیقی مطلب اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے
196	اللہ تعالیٰ کی قدرت اور عظمت کے دلائل	186	متشابه آیات سے متعلق علم میں راسخ لوگوں کا عقیدہ
197	کافروں کو دوست بنانے کی ممانعت	186	ہدایت کے بعد دل ٹیڑھے نہ کئے جانے کی دعا
198	اللہ تعالیٰ دلوں کی جھپی اور ظاہر بات جانتا ہے	187	اللہ تعالیٰ جھوٹ سے پاک ہے
198	برے اعمال کرنے والوں کی قیامت کے دن حسرت	187	مال اور اولاد پر غرور کرنے والے کافروں کا انجام
199	نبی کریم ﷺ کی اتباع محبت الہی کی دلیل ہے	187	مغرور کافروں کی ایک مثال
200	اطاعتِ رسول کا انکار کرنے والے اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہیں	188	یہودیوں کا دنیوی اور اخروی انجام
200	اللہ تعالیٰ کے چنے ہوئے مقبول بندے	188	غزوہ بدر میں سب کے لئے عبرت و نصیحت تھی
200	حضرت مریم رَحِمَہُ اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہَا وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نذر	189	لوگوں کے لئے من پسند چیزوں کی محبت خوشنما بنا دی گئی
201	حضرت مریم رَحِمَہُ اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہَا وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے میلاد اور دیگر واقعاتِ میلاد کا تذکرہ	190	جنت کی نعمتیں دنیا کی نعمتوں سے بہتر ہیں
202	حضرت مریم رَحِمَہُ اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہَا وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہِ الہی میں مقبولیت	191	گناہوں کی مغفرت اور عذابِ جہنم سے پناہ کی دعا
202	حضرت مریم رَحِمَہُ اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہَا وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو غیب سے رزق عطا ہونا	191	متقین کے اوصاف: صبر کرنا، سچ بولنا، اطاعت کرنا، راہِ خدا میں خرچ کرنا اور سحری کے وقت بخشش کی دعا مانگنا
203	محرابِ مریم میں پاکیزہ اولاد کے لئے حضرت زکریا عَلَیْہِ السَّلَام کی دعا	192	اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی گواہی
203	حضرت زکریا عَلَیْہِ السَّلَام کو حضرت یحییٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی بشارت اور ان کے اوصاف	192	بارگاہِ الہی میں مقبول دین صرف ”اسلام“ ہے
204	بیٹے کی بشارت ملنے پر حضرت زکریا عَلَیْہِ السَّلَام کی بارگاہِ الہی میں عرض	192	یہودیوں اور عیسائیوں کے باہمی اختلاف کا سبب حسد تھا
		192	آیاتِ الہی کا انکار کرنے والے کو تنبیہ
		192	حضور اقدس ﷺ کی ذمہ داری احکام پہنچا دینا ہے
		193	انبیاء کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اور انصاف کا حکم دینے والوں کو شہید کرنے والوں کا انجام



صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
214	حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا ماننے والوں سے مباہلہ	204	حضرت زکریا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زوجہ کے حاملہ ہونے کی نشانی کا تقرر
215	اہل کتاب کو کلمہ اسلام کی طرف آنے کی دعوت	205	حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ان کی عظمت و شان کی بشارت
216	حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں جھگڑنے والوں کو تنبیہ	205	حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اطاعت و عبادت الہی کا حکم
217	حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہر باطل سے جدا مسلمان تھے	205	حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی کفالت کے لئے قرعہ اندازی
217	حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قریبی ہونے کے حقدار	206	حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بشارت اور ان کے اوصاف
218	اہل کتاب کے ایک گروہ کی مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی تمنا	207	بیٹے کی بشارت ملنے پر حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بارگاہ الہی میں عرض
218	آیت الہی کا انکار کرنے پر اہل کتاب کو تنبیہ	207	حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کتاب و حکمت کی تعلیم
218	حق کو باطل سے ملانے اور حق چھپانے پر اہل کتاب کو تنبیہ	208	حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزات
218	یہودیوں کی مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی سازش اور انہیں جواب	209	حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تشریف آوری کے مقاصد
220	نبوت خاص فضل الہی ہے	210	عبادت الہی کا راستہ سیدھا راستہ ہے
220	امانت کی ادائیگی میں اہل کتاب کے دو گروہوں کا حال	210	حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مددگار
221	متقی لوگ اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں	210	حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حواریوں کی دعا
222	اللہ تعالیٰ کے عہد کے بدلے دنیا خریدنے والوں کا آخری انجام	211	کافروں کا مکر اور اللہ تعالیٰ کی خفیہ تدبیر
222	اہل کتاب کے ایک گروہ کا جھوٹ	211	حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چار فضائل
223	انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اپنی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کی دعوت دیتے ہیں	212	کافروں کی دنیوی اور اخروی سزا
225	حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت و شان	212	باعمل مسلمانوں کا اجر و ثواب
226	اسلام کے علاوہ کوئی دین مقبول نہیں	213	حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام باپ کے بغیر پیدا ہوئے
		213	حق بات میں شک نہ کرنے کا حکم



صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
237	نیکی کی دعوت دینے اور برائی سے منع کرنے والا ایک گروہ ہونا چاہیے	226	تمام انبیاء کرام علیہم السلام پر ایمان لانے کا بیان
237	مسلمانوں کو باہمی اتفاق کا حکم اور اختلافات میں پڑنے کی ممانعت	227	دین اسلام کے علاوہ اور کوئی دین بارگاہ الہی میں مقبول نہیں
238	قیامت کے دن مومنوں کے چہرے روشن اور کافروں کے سیاہ ہوں گے	228	مرتد ہونے والوں کی سزا
238	روشن چہرے والے رحمت الہی کی جگہ جنت میں ہوں گے	229	ارتداد سے سچی توبہ کرنے والوں کی بخشش کا بیان
		229	ارتداد پر قائم رہنے والوں کی توبہ مقبول نہیں
238		230	حالت کفر میں مرنے والوں کی سزا
			چوتھا پارہ
238	اللہ تعالیٰ ظلم سے پاک ہے	231	راہ خدا میں پسندیدہ مال خرچ کرنے کی ترغیب
239	زمین و آسمان میں موجود ہر چیز کا مالک اللہ تعالیٰ ہے	231	بعض کھانوں کے حرام ہونے پر یہودیوں کے جھوٹے دعوے کا رد
239	امت محمدیہ بہترین امت ہے	231	اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھنے والے ظالم ہیں
239	امت محمدیہ کی عظمت کا ایک سبب، نیکی کی دعوت دینا اور برائی سے منع کرنا	232	دین ابراہیمی کی پیروی کا حکم
239	اہل کتاب کے لئے ایمان لے آنا بہتر ہے	232	خانہ کعبہ کی خصوصیات
240	مسلمانوں کے غلبے کی نبی خبر	233	حج کی فرضیت اور اس کی بنیادی شرط کا بیان
240	یہودیوں پر ذلت اور محتاجی مسلط کئے جانے اور اس کے اسباب کا بیان	233	اللہ تعالیٰ مخلوق کی عبادت سے بے نیاز ہے
241	اہل کتاب میں سے حق پر قائم لوگوں کے اوصاف	233	آیات الہی کا انکار کرنے پر اہل کتاب کو تنبیہ
242	مسلمانوں کے نیک اعمال کی ناقدری نہ کی جائے گی	233	ایمان والوں کو راہ خدا سے روکنے پر اہل کتاب کو تنبیہ
242	کافروں کو ان کے مال اور اولاد عذاب الہی سے نہیں بچا سکتے	234	مسلمانوں کو اہل کتاب کی اطاعت نہ کرنے کی ہدایت
243	کافر اور ریاکار کے خرچ کرنے کی مثال	234	کافروں والے کام کرنا مسلمان کی شان نہیں
243	کافروں کو رازدار بنانے کی ممانعت اور کفار کی خواہشات	235	دین اسلام کو مضبوطی سے تھامنے والا ہدایت پر ہے
244	مسلمانوں کو اپنے ایمان میں پختہ ہونے کا حکم اور منافقوں کا دو غلاظین	235	تقویٰ اور ایمان پر خاتمے کا حکم
		235	قرآن کو تھامنے کا حکم اور باہمی تفرقہ کی ممانعت
		236	حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعے مسلمانوں میں الفت پیدا ہونا اور جہنم سے نجات ملنا



صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
253	مسلمانوں پر کفار کے غلبے کی حکمتیں	245	مسلمانوں کو صبر اور پرہیزگاری اختیار کرنے کی تلقین
254	مسلمان پر آنے والی آزمائشوں کی حکمت	246	غزوہٴ احد کا بیان، جنگ کی تیاری
255	شہادت کی تمنا کرنے اور موقع ملنے پر بھاگنے والوں کی تفہیم	246	اللہ تعالیٰ کا مسلمانوں کے دو گروہوں کو ثابت قدم رکھنا
255	نبی کریم ﷺ کی پیروی ہر حال میں لازم ہے	247	جنگ بدر میں اللہ تعالیٰ کا مسلمانوں کی مدد کرنا
256	جہاد کرنے کی ترغیب	247	تین ہزار فرشتوں سے مسلمانوں کی مدد کئے جانے کی غیبی خبر
256	اعمال کے ثواب کا دار و مدار نیت پر ہے	247	پانچ ہزار ممتاز فرشتوں کے ذریعے مدد کئے جانے کی بشارت
256	سابقہ امتوں کا جذبہ جہاد سنا کر مسلمانوں کو جہاد میں صبر کی ترغیب	248	غزوہٴ بدر میں صحابہ کرام کی مدد کی حکمت
257	مغفرت، ثابت قدمی اور فتح و نصرت کی دعا	248	غزوہٴ بدر میں مسلمانوں کی مدد کا ایک سبب کفار کی قوت کا خاتمہ
258	انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی معیت میں جہاد کرنے والوں کا صلہ	249	اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضور اقدس ﷺ کی تربیت
258	کافروں کی ہدایات پر چلنے کا نقصان	249	ہر چیز کا مالک اور بخشش و عذاب کا اختیار رکھنے والا اللہ تعالیٰ ہے
259	اللہ تعالیٰ سب سے بہتر مددگار ہے	250	سود کھانے کی ممانعت اور اطاعت رسول کا حکم
259	جنگِ احد سے واپس ہونے والے کفار پر رعب طاری کرنے کی غیبی خبر	250	مغفرت اور جنت پانے کی طرف جلدی کرنے کا حکم
259	غزوہٴ احد میں نبی کریم ﷺ کے حکم پر عمل نہ کرنے کا نقصان	251	مستحقین کے اوصاف
261	غزوہٴ احد میں خطا کرنے والوں کی معافی کا اعلان	251	پرہیز گاروں کا ایک وصف: گناہ ہو جانے کی صورت میں فوراً سچی توبہ کر لینا
261	غزوہٴ احد میں مسلمانوں کی افراتفری اور خطا کرنے والوں کی دلجوئی	252	مستحقین کی جزا، بخشش اور جنتیں
262	غزوہٴ احد میں مخلص مومنوں پر چین کی نیند اتار کر خاص کرم نوازی	252	اُجڑی بستیوں کو دیکھ کر عبرت حاصل کی جائے
262	غزوہٴ احد میں منافقوں کی بے صبری اور بدگمانی	253	قرآن مجید ہدایت اور نصیحت کی کتاب ہے
		253	غزوہٴ احد میں نقصان اٹھانے والے مسلمانوں کو نصیحت



صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
274	صحابہ کرام کی ہمت و جواں مردی اور ایمان کی ایک مثال	263	غزوہ احد میں پیش آنے والے واقعات کی حکمت
275	شیطان مسلمانوں کو مشرکین کی کثرت سے ڈراتا ہے	264	غزوہ احد میں مسلمانوں سے ہونے والی لغزش اور ان کی معافی کا اعلان
275	لوگوں کی کفر میں جلدی دیکھ کر غمگین ہونے پر نبی کریم ﷺ کو تسلی	264	جہاد سے نفرت دلانے میں منافقوں کی کوشش اور مسلمانوں کو ان سے بچنے کا حکم
275	ایمان چھوڑ کر کفر اختیار کرنے والوں کو دردناک عذاب کی وعید	265	راہِ خدا میں آنے والی موت رحمت و مغفرت کا سبب ہوگی
276	کافروں کو مہلت ملنا ان کے حق میں ہرگز بہتر نہیں	266	مرنے کے بعد تمام لوگ بارگاہِ الہی میں جمع ہوں گے
276	مسلمانوں اور منافقوں میں امتیاز کر دیا جائے گا	266	نبی اکرم ﷺ کے اخلاقِ کریمہ
277	اللہ تعالیٰ اپنے رسول کو غیب کا علم عطا فرماتا ہے	266	اہم کاموں میں مشورہ لینے اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنے کا حکم
277	زکوٰۃ کی ادائیگی میں بخل کرنے والوں کے لئے وعید	267	مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ پر ہی بھروسہ کرنا چاہئے
278	اللہ تعالیٰ کی گستاخی اور انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کا قتل بدترین جرم ہیں	267	نبی کا خیانت کرنا محال ہے
279	اسلام قبول کرنے سے بچنے اور جاہلوں کو ورغلائے کے لئے یہودیوں کا حیلہ	267	خیانت کی مذمت
280	نبی کریم ﷺ کو تسلی	268	رضائے الہی کا طالب اور اللہ تعالیٰ کی ناراضی کا مستحق دونوں برابر نہیں
281	اللہ تعالیٰ نے ہر جاندار پر موت مقرر فرمادی ہے	269	رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مسلمانوں پر اللہ تعالیٰ کا عظیم احسان ہیں
281	حقیقی کامیابی جہنم سے نجات اور جنت میں داخلہ ہے	269	میدانِ احد میں مسلمانوں کو تکلیف پہنچنے کا سبب اور اس کی ایک حکمت
281	مسلمانوں کا ان کی جان و مال کے حوالے سے امتحان ضرور ہوگا	270	غزوہ احد میں نقصان اٹھانے کی دوسری حکمت: مسلمانوں اور منافقوں کو ممتاز کرنا
282	اہل کتاب کا رشوتیں لے کر نبی کریم ﷺ کو تسلی	270	منافقوں کا راہِ خدا میں جہاد اور مسلمانوں کی مدد نہ کرنا
283	خود پسندی اور حبِ جاہ میں مبتلا لوگوں کے لئے وعید	271	جہاد میں شرکت نہ کرنا موت سے نہیں بچا سکتا
283	زمین و آسمان کے دائرے میں آنے والی ہر چیز کا مالک اللہ تعالیٰ ہے	272	شہداء کی عظمت و شان اور ان پر اللہ تعالیٰ کی کرم نوازیں
		273	غزوہ احد کے بعد صحابہ کرام کی ہمت و اطاعت



صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
293	نا سمجھ یتیموں کو ان کا مال نہ دیا جائے اور ان سے اچھی بات کہی جائے	284	قدرت الہی کی نشانیاں: زمین و آسمان کی پیدائش اور دن و رات کی تبدیلی
293	یتیموں کے مال سے متعلق چند احکام اور سرپرستوں کو خصوصی ہدایات	284	کامل ایمان والوں کے اوصاف: ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا اور زمین و آسمان کی تخلیق میں غور و فکر کرنا
294	مردوں کے ساتھ ساتھ عورتیں بھی وراثت کی حقدار ہیں	284	عذاب الہی سے پناہ مانگنے کی ایک بہترین دعا
295	تقسیم میراث سے پہلے غیر وارثوں کو کچھ مال دینے اور ان سے اچھی بات کہنے کی ترغیب	285	گناہوں کی مغفرت اور نیک لوگوں کے ساتھ موت ملنے کی دعا
295	سرپرست یتیموں کے ساتھ اپنی اولاد جیسا سلوک کریں	286	قیامت کی رسوائی سے بچنے اور جنت ملنے کی دعا
296	یتیموں کا مال ناحق کھانے کی انتہائی سخت وعید	286	ہجرت اور جہاد کا ثواب
296	مالی وراثت سے متعلق احکام الہیہ: بیٹیوں کا حصہ	287	کفار کے عیش و آرام سے دھوکا نہ کھائیں
296	بیٹیوں کا حصہ	288	کافروں کی راحت و آرام عارضی ہے
297	ماں باپ کا حصہ	288	مسلمانوں کو جنت میں ابدی راحت و آرام ملے گا
298	وراثت وصیت پوری کرنے اور قرض کی ادائیگی کے بعد تقسیم ہوگی	288	اہل کتاب میں سے ایمان لانے والوں کی شان
298	وارثوں اور ان کے حصوں کی مقدار کی مکمل حکمت و مصلحت اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے	289	کامیاب کرنے والے اعمال
298	بیوی کی میراث میں شوہر کا حصہ	290	<b>سُورَةُ النِّسَاءِ</b>
299	شوہر کی میراث میں بیوی کا حصہ	290	تخلیق انسانیت کی ابتداء
300	کلالہ کی میراث کے احکام	290	حضرت آدم و حوا سے نسل در نسل انسانوں کا سلسلہ جاری ہوا
301	وراثت کے احکام اللہ تعالیٰ کی حدیں ہیں	290	اللہ تعالیٰ سے ڈرنے اور رشتہ داری توڑنے سے بچنے کا حکم
301	تقسیم میراث میں اللہ و رسول کی اطاعت حصول جنت کا ذریعہ ہے	291	یتیموں کو گھنیا مال دینا اور ان کا مال کھا جانا حرام ہے
301	میراث کی تقسیم میں ظلم کرنا عذاب الہی کا باعث ہے	291	مرد کو ایک وقت میں چار عورتوں سے نکاح جائز ہے
302	ابتداء اسلام میں زانیہ عورتوں کی سزا	292	عدل نہ کر سکنے کی صورت میں صرف ایک عورت سے نکاح کی اجازت
302	زانی مرد و عورت کی بعد میں مقرر ہونے والی ایک سزا	292	بیوی کو بوجھ سمجھ کر نہیں بلکہ خوشی سے مہر دینا چاہئے
		292	عورت کا اپنی خوشی سے دیا ہوا مہر شوہر کے لئے حلال ہے



صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
314	کبیرہ گناہوں سے بچنے کی فضیلت	303	توبہ قبول ہونے کی ایک صورت
314	حسد کی ممانعت	304	ان لوگوں کا بیان جن کی توبہ مقبول نہیں
314	مرد و عورت میں سے ہر ایک اپنے نیک اعمال کی جزا پائے گا	304	عورتوں کا زبردستی وارث بننے اور ان کے مہر پر قبضہ جمانے کی جاہلانہ رسم کا خاتمہ
315	اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگا جائے	305	گھروں کو امن کا گہوارا بنانے کیلئے ایک بہت عمدہ طریقہ
315	اللہ تعالیٰ ہر چیز جانتا ہے	305	عورت سے اس کا مہر واپس نہ لینے کا حکم
315	مال وراثت کے حقدار ہیں	306	مرد و عورتوں سے مہر واپس نہیں لے سکتے
315	عقد موالات پورا کرنے کا حکم	306	باپ دادا کی منکوحہ سے نکاح حرام ہے
316	مرد و عورتوں پر حاکم ہیں اور اس فضیلت کی وجوہات	307	ماؤں، بیٹیوں اور بہنوں وغیرہ سے نکاح کرنا حرام ہے
316	نیک و پارسا عورتوں کے اوصاف		<b>پانچواں پارہ</b>
316	نافرمان بیوی کی اصلاح کا طریقہ	309	دوسرے کی منکوحہ عورت سے نکاح حرام ہے
317	نافرمان بیوی اطاعت گزار بن جائے تو اسے تنگ نہ کریں	309	ممنوعہ عورتوں کے علاوہ تمام عورتوں سے نکاح حلال ہے
317	نافرمان بیوی کی اصلاح نہ ہو سکے تو میاں بیوی کے قریبی رشتہ دار مسئلے کا حل نکالیں	309	مہر اور نکاح سے متعلق چند احکام اور ہدایات
318	اللہ تعالیٰ اور بندوں کے حقوق کا بیان	310	مقررہ مہر میں باہمی رضامندی سے کمی بیشی ہو سکتی ہے
319	متکبر اور فخر کرنے والا اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں	310	دوسرے شخص کی باندی سے نکاح کی اجازت
319	بخل کی مذمت اور کافروں کے لئے وعید	310	باندیوں سے نکاح باعث عار سمجھنے کی تردید
319	دکھاوے اور شہرت کے لئے مال خرچ کرنے کی مذمت	311	باندیوں سے نکاح ان کے مالکوں کی اجازت سے اور پاکدامنی کے لئے ہو
320	ناموری اور دکھاوے کے لئے مال خرچ کرنے والوں کو تنبیہ	311	شادی شدہ زانیہ باندی کی شرعی سزا
320	اللہ تعالیٰ ذرہ بھر بھی ظلم نہیں فرماتا	312	باندی سے نکاح کس کے لئے بہتر ہے؟
320	اللہ تعالیٰ نیکی کا ثواب عمل سے زیادہ دیتا ہے	312	نکاح سے متعلق آیات نازل کرنے کی حکمتیں
321	بروز قیامت ہر اُمت سے ایک گواہ لایا جائے گا اور حضور ﷺ سب پر گواہ ہوں گے	313	اللہ تعالیٰ بندوں پر آسانی چاہتا ہے
		313	باطل طریقے سے ایک دوسرے کا مال کھانے کی ممانعت
		313	باہمی رضامندی سے تجارت حلال ہے
		313	خود کو ہلاک کرنے کی ممانعت



صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
331	اختلافی بات قرآن و سنت پر پیش کی جائے	321	بروزِ قیامت کافروں اور نافرمانوں کی حسرتیں
331	جھگڑے کا فیصلہ کروانے میں منافقوں کا حال	321	نشے اور جنابت کی حالت میں نماز کے قریب جانے کی ممانعت
332	منافقوں کا قرآن اور رسول کریم ﷺ سے منہ پھیرنا	322	تبیہ کے حکم کی تفصیل
332	منافقوں کا قسمیں کھا کر اپنے کرتوتوں کی تاویل کرنا	322	یہودی خود گمراہی کے خریدار اور مسلمانوں کو گمراہ کرنا چاہتے ہیں
333	منافقوں سے چشم پوشی کرنے اور انہیں سمجھانے کا حکم	323	اللہ تعالیٰ مسلمانوں کا حامی و ناصر ہے
333	رسولوں کی تشریف آوری کا مقصد	323	یہودیوں کی بری عادتیں اور ایمان نہ لانے پر شدید وعید
334	بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر گناہوں کی معافی چاہنے کا حکم	325	بروزِ قیامت شرک کے علاوہ ہر گناہ بخشے جانے کا امکان ہے
334	نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ عنہ و آلہ وسلم کے حکم کو تسلیم کرنا فرضِ قطعی ہے	326	شرک بہت بڑا ہتھان ہے
335	مسلمانوں کو بنی اسرائیل کی طرح سخت احکام نہیں دیئے گئے	326	خود پسندی کی مذمت
335	اطاعتِ رسول ایمان میں پہنچتی، اجرِ عظیم اور صراطِ مستقیم کی ہدایت ملنے کا ذریعہ ہے	326	عداوتِ رسول میں یہودیوں کا بتوں کی پوجا کرنا
336	اطاعتِ گزار مسلمانوں کا صلہ	327	بتوں کو پوجنے والے یہودیوں پر لعنت
336	جنت میں نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ عنہ و آلہ وسلم کا قرب ملنا اللہ تعالیٰ کا فضل ہے	327	بادشاہت اور نبوت کا حقدار ہونے میں یہودیوں کے دعوے کی تردید
337	دشمن کے مقابلے میں ہوشیاری اور سمجھداری سے کام لینے کا حکم	328	یہودیوں کا حسد
337	منافقوں کی خود غرضی، مفاد پرستی اور مال کی ہوس	328	ایمان لانے اور نہ لانے میں یہودیوں کا حال
338	اچھی نیت سے راہِ خدا میں جہاد کرنے کی ترغیب	328	کافروں کے سخت عذاب اور عذابِ جہنم کی شدت کا بیان
338	جہاد کی ترغیب کے لئے مسلمانوں کی مظلومیت کا بیان	329	باعمل مسلمانوں کو جنت اور اس کی نعمتوں کی بشارت
339	ایمان والے راہِ خدا میں اور کافر راہِ شیطان میں لڑتے ہیں	330	امانت کی ادائیگی اور انصاف کے ساتھ فیصلہ کرنے کا حکم
		330	اطاعتِ رسول اور اطاعتِ امیر کا حکم



صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
353	معاملے کی تحقیق کرنے سے متعلق مسلمانوں کو نصیحت	340	جہاد فرض ہونے پر بعض مسلمانوں کا طبعی خوف اور فرضیت جہاد کی حکمت سے متعلق سوال
354	مجاہدین کی عظمت و فضیلت	341	موت ہر جگہ آکر رہے گی
355	مجاہدین کا اجر و ثواب	341	بھلائی اور برائی کی نسبت کرنے میں منافقوں کا حال
355	قدرت کے باوجود فرض ہجرت نہ کرنے والوں کا کوئی عذر مقبول نہیں	342	اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضور اقدس ﷺ کا دفاع
356	ہجرت کی طاقت نہ رکھنے والے قابل گرفت نہیں	342	بھلائی اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور برائی بندوں کی طرف سے ہے
357	ہجرت کرنے کی ترغیب	343	اطاعت رسول اطاعت خدا ہے
357	دوران ہجرت انتقال کرنے والا ہجرت کا ثواب پائے گا	343	اطاعت رسول سے متعلق منافقوں کا حال
358	حالت سفر میں نماز قصر سے پڑھنے کا حکم	344	عظمت قرآن اور قرآن پاک میں غور و فکر کی دعوت
358	نماز خوف ادا کرنے کا ایک طریقہ	344	خوف پھیلانے والی خبر کے متعلق ایک اہم ضابطہ
360	نماز کے بعد ذکر اللہ کرنے کا حکم	345	جہاد کا حکم اور ترک جہاد سے ممانعت
360	حالت امن میں حسب معمول نماز پڑھنے کا حکم	346	اچھی سفارش باعث ثواب اور بری سفارش ناجائز ہے
360	نماز مقررہ وقت پر فرض ہے	347	سلام کا جواب دینے کا طریقہ
361	غزوہ احد کے بعد تلاش کفار میں سستی کرنے والوں کو نصیحت	347	اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ سچا ہے
361	نزول قرآن کا ایک اہم مقصد: اس کے احکام کے مطابق فیصلہ کرنا	347	چند منافقوں کے بارے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے دو گروہ
362	بارگاہ الہی میں استغفار کرنے کا حکم	348	منافقوں کا کفر و سرکشی میں حد سے تجاوز اور مسلمانوں کو نصیحت
362	خیانت کرنے والوں کی طرف سے نہ جھگڑنے کا حکم	349	کفار سے صلح و لڑائی کے حوالے سے چند احکام
362	اللہ تعالیٰ زیادہ حقدار ہے کہ اس سے ڈرا جائے	350	منافقوں کا دو غلاظین اور ان کے متعلق حکم
363	خیانت کرنے والوں کی طرف سے جھگڑنے والوں کو تنبیہ	351	مسلمان کو ناحق قتل کرنا حرام ہے
363	سچی توبہ کرنے والا گناہگار اللہ تعالیٰ کو غفور و رحیم پائے گا	351	قتل خطا کی صورتیں اور ان کے احکام
364	گناہ کا وبال گناہ کرنے والا اٹھائے گا	353	مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرنے پر شدید وعیدیں



صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
373	بیویوں کے لازمی حقوق میں یکساں برتاؤ کرنے کا حکم	364	اپنے گناہ کا دوسرے پر الزام لگانے والا بہتان
374	طلاق ہو جائے تو میاں بیوی اللہ تعالیٰ پر توکل کریں		تراش اور بڑا گناہگار ہے
374	اللہ تعالیٰ سب کا مالک اور بے نیاز ہے	364	نبی کریم ﷺ کی عظمت و شان
375	نیکیوں کے ذریعے دنیا طلب کرنے والا ثواب سے محروم ہے	365	صرف اچھے کاموں کیلئے کئے جانے والے مشوروں میں بھلائی ہے
376	عدل و انصاف اور ان کے تقاضے پورے کرنے کا حکم	366	صرف رضائے الہی کیلئے کئے جانے والے مشوروں پر ثواب ملے گا
377	مسلمانوں کو ایمان پر ثابت قدمی کا حکم		رسول کریم ﷺ کی مخالفت اور
377	کفر کرنے والا دور کی گمراہی میں چارپا	366	مسلمانوں کے راستے سے ہٹ کر چلنا جائز نہیں
378	کفر پر قائم رہنے اور حالت کفر میں مرنے والا نہیں بخشا جائے گا	366	بروز قیامت شرک کے علاوہ ہر گناہ بخشے جانے کی امید ہے
378	منافقوں کے لئے دردناک عذاب کی وعید	367	بتوں کو پوجنے والے درحقیقت شیطان کے بچاری ہیں
379	منافقوں کی ایک حرکت: مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست بنانا	367	شیطان کے بنیادی کام
379	آیت الہی کا انکار کرنے اور مذاق اڑانے والوں کے پاس نہ بیٹھا جائے	368	شیطان کو دوست بنانے والا کھلے نقصان میں ہے
380	منافقوں کی موقع پرستی	368	شیطان صرف فریب کے وعدے دیتا ہے
381	اللہ تعالیٰ منافقوں کو دھوکا دہی کی سزا دے گا	368	شیطان کو دوست بنانے والوں کا ٹھکانہ جہنم ہے
382	نماز میں سستی اور ریاکاری منافقوں کی علامت ہے	369	با عمل مسلمانوں کے لئے جنت کا وعدہ
382	منافق کفر اور ایمان کے درمیان ڈگمگا رہے ہیں	369	نجات کا دار و مدار کسی کی جھوٹی امید پر نہیں
383	مسلمانوں کو چھوڑنے اور کافروں کو دوست بنانے کی ممانعت	370	برائی اور نیکی کرنے والے سے متعلق قانون الہی
383	منافق جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں ہوں گے	371	اچھا دین تابع فرمان مسلمان کا ہے
383	نفاق سے سچی توبہ کرنے والے مسلمانوں کے ساتھ ہوں گے	371	حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے خلیل ہیں
384	اللہ تعالیٰ شکر گزار بندوں کی قدر فرماتا ہے	372	اللہ تعالیٰ کی عظمت و شان
			عورتوں اور یتیم بچوں سے متعلق قرآن مجید کی تعلیمات
			گھریلو زندگی میں بگاڑ کا سبب بننے والی ایک خرابی کی اصلاح











## مَحْرِفَةُ الْقُرْآنِ کی ایک اہم خصوصیت

قرآن پاک میں بعض اوقات ایک آیت میں مختلف چیزیں بیان ہوتی ہیں اور بعض اوقات دو تین آیات کے بعد نئی بات شروع ہو جاتی ہے، فہم قرآن یعنی قرآن سمجھنے میں آسانی کیلئے ہم نے ہر ایسی جگہ پر نیا عنوان لگا دیا ہے، جس کا فائدہ یہ ہے کہ اس نئے عنوان کو پڑھنے کے بعد وہاں سے شروع ہونے والی آیات کو بڑی آسانی سے سمجھا جاسکے گا کیونکہ پہلے سے معلوم ہو جائے گا کہ اب اس مضمون کی آیات آرہی ہیں۔



ISBN 978-969-631-521-6



0125248



فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 1284

Web: [www.dawateislami.net](http://www.dawateislami.net) / Email: [ilmia@dawateislami.net](mailto:ilmia@dawateislami.net)



چار مفید چیزوں پر مشتمل لفظی ترجمہ

آیات کے عنوانات

مختصر حواشی

مکمل با محاورہ ترجمہ

لفظ بہ لفظ ترجمہ



جلد دوم  
پارہ 6.. تا 10



چار مفید چیزوں پر مشتمل لفظی ترجمہ

آیات کے عنوانات

مختصر حواشی

مکمل با محاورہ ترجمہ

لفظ بہ لفظ ترجمہ



مترجم: شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مولانا الحاج مفتی ابوالصالح محمد قاسم قادری مدظلہ العالی



## جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

- نام کتاب : **محرم القرآن علی کثر العرفان** (جلد دوم)
- مترجم : شیخ الحدیث و التفسیر حضرت علامہ مولانا الحاج مفتی ابوالصالح محمد قاسم قادری رحمۃ اللہ علیہ
- پہلی بار : صفر المظفر ۱۴۳۷ھ، نومبر 2015ء
- تعداد : 5000 (پانچ ہزار)
- ناشر : مکتبۃ المدینہ فیضان مدینہ محلہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ، کراچی

## مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

- |              |   |   |                             |
|--------------|---|---|-----------------------------|
| 021-34250168 | ☎ | شہید مسجد، کھارادر، باب المدینہ کراچی             | .....باب المدینہ (کراچی)    |
| 042-37311679 | ☎ | واتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ                    | .....مرکز الاولیاء (لاہور)  |
| 041-2632625  | ☎ | امین پور بازار                                    | .....سردار آباد (فیصل آباد) |
| 058274-37212 | ☎ | چوک شہیدان، میرپور                                | .....کشمیر                  |
| 022-2620122  | ☎ | فیضان مدینہ، آفندی ٹاؤن                           | .....حیدر آباد              |
| 061-4511192  | ☎ | نزد پتیل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ               | .....مدینۃ الاولیاء (ملتان) |
| 044-2550767  | ☎ | کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد، نزد تحصیل کونسل ہال | .....اوکاڑہ                 |
| 051-5553765  | ☎ | فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ               | .....راولپنڈی               |
| 068-5571686  | ☎ | ڈرائی چوک، نہر کنارہ                              | .....خان پور                |
| 024-44362145 | ☎ | چکر بازار، نزد MCB بینک                           | .....نواب شاہ               |
| 071-5619195  | ☎ | فیضان مدینہ، بیراج روڈ                            | .....سکھر                   |
| 055-4225653  | ☎ | فیضان مدینہ، شیخوپورہ موڑ، گوبرا نوالہ            | .....گوجرانوالہ             |
|              |   | فیضان مدینہ، گلبرگ نمبر 1، النور سٹریٹ، صدر       | .....پشاور                  |

E.mail: [ilmia@dawateislami.net](mailto:ilmia@dawateislami.net)

[www.dawateislami.net](http://www.dawateislami.net)

مدنی التجاء: کسی اور کو یہ کتاب چھاپنے کی اجازت نہیں



## ”مَعْرِفَةُ الْقُرْآنِ عَلَى كَثَرِ الْعِرْفَانِ“ سے متعلق کچھ ضروری باتیں

مَعْرِفَةُ الْقُرْآنِ دورِ جدید کے تقاضوں کے عین مطابق قرآنِ مجید کا آسان اور منفرد لفظی ترجمہ ہے، یہاں اس سے متعلق چند فنی باتیں اور اس کی خصوصیات ملاحظہ ہوں،

1 قرآنِ مجید کا متن P.D.F فارمیٹ میں موجود مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ نسخے سے پیسٹ کیا گیا اور پیسٹنگ کے بعد دوسرے اصل نسخے سے باریک بینی کے ساتھ تقابل کیا گیا ہے تاکہ حتی المقدور متن میں غلطی کا امکان نہ رہے۔ نیز ایک لائن میں اتنا متن پیسٹ کیا گیا ہے جتنے نیچے اجزاء مذکور ہیں اور لائن کے شروع اور آخر سے فاصلہ ختم کرنے کے لئے کمپیوٹر سافٹ ویئر کے ذریعے متن قرآن کے ٹیکسٹ کو مناسب حد تک پھیلا کر لائن کا شروع اور آخر برابر کیا گیا ہے۔

2 مختلف خانے بنا کر ان میں آیات کے اجزاء لکھے گئے اور ان کے رَسْمُ الْخَطِّ کو حتی الامکان متن قرآن کے رَسْمُ الْخَطِّ کے مطابق رکھنے کے لئے ”اَلْمُصَصَّف“ فاونٹ استعمال کیا گیا ہے۔

3 قرآنِ مجید کا اصل رَسْمُ الْخَطِّ برقرار رکھنے کے لئے اجزاء میں تقسیم کے دوران الفاظ کے ساتھ متصل حروف اور ضمائر وغیرہ کو جدا لکھنے کی بجائے ایک ساتھ لکھا ہے اور مختلف رنگوں کے ذریعے انہیں اور ان کا ترجمہ ممتاز کر دیا ہے، جیسے ”وَمَا“ میں ”مِنْ“ اور ”مَا“ کو اور ”اَنْفُسُهُمْ“ میں ”اَنْفُسُ“ اور ”هُمْ“ کو الگ الگ لکھنے کی بجائے ایک ساتھ لکھا اور رنگوں کے ذریعے ان الفاظ اور ان کے ترجمے میں امتیاز کر دیا ہے۔

4 بعض مقامات پر معنی سمجھنے میں آسانی کے پیش نظر غیر متصل حروف و الفاظ اور اضافت سے خالی الفاظ کو بھی ایک ہی خانے میں لکھا گیا اور رنگوں کے ذریعے ان کے معانی میں امتیاز کیا گیا ہے۔ جیسے ”فِي الْاَرْضِ“ کو ایک ہی خانے میں لکھا ہے۔

5 صیغہ خواہ منفی ہو جیسے ”لَمْ تُنْذِرْ“ اور ”لَا يَعْلَمُونَ“ اور ”لَنْ تَفْعَلُوا“ یا دوسرا جیسے ”كُنْتُمْ تَكْتُمُونَ“ مکمل صیغہ ایک ہی خانے میں لکھا ہے اسی طرح بعض مقامات پر پورا جملہ جیسے ”فَتَابَ عَلَيْهِ“ بھی ایک ہی خانے میں لکھا ہے تاکہ آیت کا اصل مراد ترجمہ لکھنے میں آسانی رہے۔

6 ترجمے میں سلاست (روانی) کو برقرار رکھنے اور عربی الفاظ کے مفہوم کو مزید واضح کرنے کے لئے اضافت والے الفاظ جیسے ”كَلَّمَ اللّٰهُ“، اکثر مقامات پر موصوف صفت جیسے ”صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا“ اور بعض مقامات پر پورا جملہ ایک ہی خانے میں لکھا گیا اور رنگوں کے ذریعے ان کے لفظی ترجمے کی نشاندہی کر دی گئی ہے۔

7 حروف و الفاظ کا اصل وضع کے اعتبار سے جو ترجمہ بتا ہے اسے لکھنے کا التزام کیا گیا اور ان کا مرادی اور مفہومی ترجمہ



بریکٹ میں لکھ دیا ہے جیسے ”وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ“ میں مذکور ”و“ حالیہ ہے، اس کا ترجمہ یوں لکھا ہے ”اور (حالانکہ)“ البتہ بعض مقامات پر لغوی ترجمہ لکھنے میں شرعی مسائل ہونے کی وجہ سے تاویلی ترجمہ لکھا ہے اور حتمی الامکان حاشیہ لگا کر ایسے مقامات کی وضاحت کر دی ہے۔

8 جن حروف زائدہ کا باقاعدہ کوئی ترجمہ نہیں بتا انہیں کوئی رنگ کئے بغیر اسی طرح برقرار رکھا ہے جیسے ”بِئُورُونِیْنِ“ میں حرف ”ب“ اور ”مُؤْمِنِیْنِ“ کو ایک ہی رنگ میں لکھا ہے۔

9 لفظی ترجمے کے ساتھ راقم کے با محاورہ ترجمے ”مَكَزُ الْعِرْفَانِ فِي تَرْجَمَةِ الْقُرْآنِ“ کا بھی اضافہ کیا گیا ہے۔

10 سمجھنے میں آسانی کے لئے موقع محل کی مناسبت سے بریکٹوں میں الفاظ کا اضافہ کیا گیا اور ان کا رنگ سیاہ رکھا گیا ہے۔ نیز اجزاء میں جہاں آیت ختم ہوئی یونہی با محاورہ ترجمے میں جہاں ایک آیت کا ترجمہ ختم ہوا وہاں اختتامیہ نشان ○ بھی ڈال دیا ہے۔

11 قرآن پاک میں بعض اوقات ایک آیت میں مختلف چیزیں بیان ہوتی ہیں اور بعض اوقات دو تین آیات کے بعد نئی بات شروع ہو جاتی ہے، فہم قرآن یعنی قرآن سمجھنے میں آسانی کیلئے ہم نے ہر ایسی جگہ پر نیا عنوان لگا دیا ہے جس کا فائدہ یہ ہے کہ اس نئے عنوان کو پڑھنے کے بعد وہاں سے شروع ہونے والی آیات کو بڑی آسانی سے سمجھا جاسکے گا کیونکہ پہلے سے معلوم ہو جائے گا کہ اب اس مضمون کی آیات آرہی ہیں۔

12 عنوانات صفحے کی سائیڈ میں لکھے ہیں اور جن آیات میں وہ عنوان بیان ہوا ہے انہیں اور ان کے با محاورہ ترجمے کو مختلف رنگوں کے ذریعے ممتاز کیا ہے تاکہ قاری آسانی سمجھ سکے کہ اس عنوان کا مضمون کہاں سے کہاں تک ہے، نیز موقع کی مناسبت سے صراطِ الجنان تفسیر القرآن اور دیگر معتبر تفاسیر سے مختصر اور جامع حواشی بھی لگائے گئے ہیں۔

13 حروف و الفاظ کے معنی متعین کرنے کے لئے پانچ رنگوں کا استعمال کیا گیا ہے، سبز، سرخ، نیلا، سیاہ اور جامنی۔ پہلے چار رنگ مختلف حروف و الفاظ کے لئے استعمال کئے گئے ہیں اور جامنی رنگ بطور خاص لفظی ترجمے میں آنے والے اضافی الفاظ کے لئے استعمال کیا گیا ہے تاکہ قاری آسانی کے ساتھ یہ سمجھ سکے کہ جامنی رنگ والے الفاظ کسی خاص لفظ کا ترجمہ نہیں ہیں۔ جیسے ”عَلَى الْبِرِّ وَ الشَّقْوَى“ اور اس کا ترجمہ ”نیکی اور پرہیز گاری پر“

اللہ تعالیٰ اس کوشش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور اسے میری، میرے اہل خانہ، رشتہ داروں، دوست احباب اور دیگر متعلقین کی نجات کا ذریعہ بنائے اور جن جن احباب نے اس کام کے سلسلے میں تعاون کیا ان کی کوششوں کو بھی قبول و منظور فرمائے اور سب کی بے حساب مغفرت فرمائے۔

أَبُو الصَّالِحِ مُحَمَّدٌ قَاسِمٌ قَادِرِي





لَا يُحِبُّ اللَّهُ

6



لَا يُحِبُّ اللَّهُ الْجَهْرَ بِالسُّوءِ مِنَ الْقَوْلِ إِلَّا مَنْ ظَلِمَ ١

لَا يُحِبُّ	اللَّهُ	الْجَهْرَ	بِالسُّوءِ (١)	مِنْ	الْقَوْلِ	إِلَّا	مَنْ	ظَلِمَ (٢)
پسند نہیں کرتا	اللہ	اعلان کرنا	بری (بات) کا	سے	بات	مگر	جو (جس پر)	ظلم کیا گیا

بری بات کا اعلان کرنا اللہ پسند نہیں کرتا مگر مظلوم سے

وَكَانَ اللَّهُ سَبِيحًا عَلِيمًا ١٣٨

وَ	كَانَ	اللَّهُ	سَبِيحًا	عَلِيمًا ١٣٨	إِنْ	تُبْدُوا	خَيْرًا	أَوْ
اور	ہے	اللہ	سننے والا	جاننے والا	اگر	تم ظاہر کرو، اعلانیہ کرو	کوئی بھلائی	یا

اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے ○ اگر تم کوئی بھلائی اعلانیہ کر دیا

تُخَفُّوهُ أَوْ تَعْفُوا عَنْ سُوءٍ فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ

تُخَفُّوهُ	أَوْ	تَعْفُوا (٣)	عَنْ سُوءٍ	فَإِنَّ	اللَّهُ	كَانَ
چھپاؤ، چھپ کر کرو اسے	یا	درگزر کرو	برائی سے	تو بیشک	اللہ	ہے

چھپ کر یا کسی کی برائی سے درگزر کرو تو بیشک اللہ

عَفْوًا قَدِيرًا ١٣٩

عَفْوًا	قَدِيرًا ١٣٩	إِنَّ	الَّذِينَ	يَكْفُرُونَ	بِاللَّهِ
معاف کرنے والا	قدرت والا	بیشک	وہ لوگ جو	انکار کرتے ہیں	اللہ کا

معاف کرنے والا قدرت والا ہے ○ وہ لوگ جو اللہ

وَرُسُلِهِ وَيُرِيدُونَ أَنْ يُفَرِّقُوا

وَ	رُسُلِهِ	وَ	يُرِيدُونَ	أَنْ	يُفَرِّقُوا
اور	اس کے رسولوں (کا)	اور	وہ چاہتے ہیں	کہ	فرق کریں

اور اس کے رسولوں کو نہیں ماننے اور چاہتے ہیں کہ

١..... بری بات کے اعلان میں لوگوں کے پوشیدہ معاملات کو ظاہر کرنا، غیبت کرنا، چغلی کھانا اور گالی دینا سب داخل ہیں۔

٢..... یہاں مظلوم کو ظلم بیان کرنے کی اجازت دی گئی۔ اس سے معلوم ہوا کہ مظلوم، حاکم کے سامنے ظالم کی برائی بیان کر سکتا ہے، یہ ناجائز غیبت میں داخل نہیں۔

٣..... ظالم سے بدلہ لینا اگرچہ جائز ہے لیکن بدلہ لینے پر قادر ہونے کے باوجود اس کے ظلم پر عہد کرنا اور اسے معاف کر دینا بہتر اور اجر و ثواب کا باعث ہے۔



بَيْنَ اللَّهِ وَرُسُلِهِ وَيَقُولُونَ نُؤْمِنُ مِنْ بَعْضٍ وَ

و	يَقُولُونَ	نُؤْمِنُ	بِبَعْضٍ	و
اللہ اور اس کے رسولوں کے درمیان	اور	کہتے ہیں	ہم ایمان لاتے ہیں	بعض پر اور

اللہ اور اس کے رسولوں میں فرق کریں اور کہتے ہیں ہم کسی پر تو ایمان لاتے ہیں اور

نَكْفُرُ بِبَعْضٍ لَا يُرِيدُونَ أَنْ يَتَّخِذُوا بَيْنَ ذَلِكَ

نَكْفُرُ	بِبَعْضٍ	و	يُرِيدُونَ	أَنْ	يَتَّخِذُوا	بَيْنَ ذَلِكَ
انکار کرتے ہیں	بعض کا	اور	وہ چاہتے ہیں	کہ	بنالیں	اس (ایمان و کفر) کے درمیان

کسی کا انکار کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ ایمان و کفر کے بیچ میں

سَبِيلًا ۱۵۰ أُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ حَقًّا ۚ وَأَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ

سَبِيلًا ۱۵۰	أُولَٰئِكَ	هُمُ	الْكَافِرُونَ	حَقًّا ۲	و	أَعْتَدْنَا	لِلْكَافِرِينَ
کوئی راہ	یہ لوگ	وہ	کافر ہیں	کے	اور	ہم نے تیار کر رکھا ہے	کافروں کے لئے

کوئی راہ نکال لیں ۰ تو یہی لوگ کپے کافر ہیں اور ہم نے کافروں کے لئے

عَذَابًا مُّهِينًا ۱۵۱ وَالَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَ

عَذَابًا مُّهِينًا ۱۵۱	و	الَّذِينَ	آمَنُوا	بِاللَّهِ	و
ذلیل و سزا کر دینے والا عذاب	اور	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اللہ پر	اور

ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے ۰ اور وہ جو اللہ اور

رُسُلِهِ وَلَمْ يُفَرِّقُوا بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْهُمْ

رُسُلِهِ	وَ	لَمْ يُفَرِّقُوا	بَيْنَ أَحَدٍ	مِّنْهُمْ
اس کے سب رسولوں (پر)	اور	فرق نہ کریں	کسی ایک کے درمیان	ان میں سے

اس کے سب رسولوں پر ایمان لائے اور ان میں سے کسی (پر ایمان لانے) میں فرق نہ کرے

۱..... کفر اور ایمان دونوں میں سے کوئی ایک دین ضرور ہوگا، ان کے درمیان ایسا کوئی مذہب نہیں جو نہ کفر ہو نہ اسلام۔

۲..... صرف بعض رسولوں عَلَیْهِمُ السَّلَوةُ وَالسَّلَامُ پر ایمان لانا کفر سے نہیں بچاتا بلکہ سب پر ایمان لانا ضروری ہے اور ایک نبی کا انکار بھی تمام انبیاء عَلَیْهِمُ السَّلَوةُ وَالسَّلَامُ کے انکار کے برابر ہے۔



أُولَٰئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيهِمْ أَجْرُهُمْ ۖ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ١٥٢

أُولَٰئِكَ	سَوْفَ يُؤْتِيهِمْ	أَجْرُهُمْ	وَ	كَانَ	اللَّهُ	غَفُورًا	رَّحِيمًا ١٥٢
یہ لوگ	عنقریب (اللہ) دے گا انہیں	ان کے اجر	اور	ہے	اللہ	بخشنے والا	مہربان

تو عنقریب اللہ انہیں ان کے اجر عطا فرمائے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○

يَسْأَلُكَ أَهْلُ الْكِتَابِ أَنْ تُنَزِّلَ عَلَيْهِمْ كِتَابًا مِّنَ السَّمَاءِ

يَسْأَلُكَ	أَهْلُ الْكِتَابِ	أَنْ	تُنَزِّلَ	عَلَيْهِمْ	كِتَابًا	مِّنَ السَّمَاءِ
سوال کرتے ہیں تم سے	اہل کتاب	کہ	تم اتار دو	ان پر	ایک کتاب	آسمان سے

(اے حبیب!) اہل کتاب آپ سے سوال کرتے ہیں کہ آپ ان پر آسمان سے ایک کتاب اتار دیں

فَقَدْ سَأَلُوا مُوسَىٰ أَكْبَرَ مِنْ ذَٰلِكَ فَقَالُوا

فَقَدْ	سَأَلُوا ١)	مُوسَىٰ	أَكْبَرَ مِنْ ذَٰلِكَ	فَقَالُوا
تو تحقیق	انہوں نے سوال کیا تھا	موسیٰ (سے)	اس سے زیادہ بڑا	پس انہوں نے کہا

تو یہ لوگ تو موسیٰ سے اس سے بھی بڑا سوال کر چکے ہیں جو انہوں نے کہا تھا:

أَرِنَا اللَّهُ جَهَنَّمَ ۖ فَآخَذَتْهُمْ الصُّعْفَةُ يَطْلِيهِمْ ثُمَّ

أَرِنَا	اللَّهُ	جَهَنَّمَ	فَآخَذَتْهُمْ	الصُّعْفَةُ	يَطْلِيهِمْ	ثُمَّ
دکھا دو ہمیں	اللہ	اعلانیہ	تو پکڑ لیا انہیں	کڑک (نے)	ان کے ظلم کے سبب	پھر

(اے موسیٰ!) اللہ ہمیں اعلانیہ دکھا دو تو ان کے ظلم کی وجہ سے انہیں کڑک نے پکڑ لیا پھر

اتَّخَذُوا الْعِجْلَ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمْ الْبَيِّنَاتُ

اتَّخَذُوا	الْعِجْلَ	مِنْ بَعْدِ	مَا	جَاءَتْهُمْ	الْبَيِّنَاتُ
انہوں نے بنالیا	(بطور معبود) بچھڑا	(اس کے بعد)	جو	آگئیں ان کے پاس	روشن نشانیاں

ان کے پاس روشن نشانیاں آ جانے کے باوجود وہ بچھڑے کو (معبود) بنا بیٹھے۔

۱..... حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ویدار الہی کا مطالبہ مدینہ منورہ کے یہودیوں نے نہیں بلکہ ان کے باپ دادا نے کیا تھا اور یہاں ان کی طرف اس سوال کی نسبت اس لئے کی گئی کہ یہ لوگ اپنے باپ دادا کے نقش قدم پر تھے۔



حضرت موسیٰ علیہ السلام کی عظمت و شان

میتوں پر کدو طرز بلند کیا جاتا اور انہیں دینے جانے والے دوا کا نام

میتوں پر لعنت کے جانے کے اسباب

فَعَفَوْنَا عَنْ ذَلِكَ وَآتَيْنَا مُوسَىٰ سُلْطَانًا مُّبِينًا ۝١٥٣				
فَعَفَوْنَا	عَنْ ذَلِكَ	وَ	آتَيْنَا	مُوسَىٰ
پھر ہم نے درگزر کیا	اس سے	اور	ہم نے عطا کیا	موسیٰ (کو)
پھر ہم نے یہ معاف کر دیا اور ہم نے موسیٰ کو روشن غلبہ عطا فرمایا ۝				
وَرَفَعْنَا قَوْمَهُمُ الطُّورَ رَبِّیْثًا قَوْمًا وَقُلْنَا لَهُمْ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَقُلْنَا لَهُمْ				
وَرَفَعْنَا	قَوْمَهُمُ	الطُّورَ	رَبِّیْثًا قَوْمًا	وَقُلْنَا
اور	ہم نے بلند کر دیا	ان کے اوپر	ان سے عہد لینے کے لئے	اور
پھر ہم نے ان سے عہد لینے کے لئے ان پر کدو طرز بلند کر دیا اور ان سے				
لَهُمْ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَقُلْنَا لَهُمْ				
لَهُمْ	ادْخُلُوا	الْبَابَ	سُجَّدًا	وَقُلْنَا
ان سے	داخل ہو	دروازہ (میں)	سجدہ کرنے والے، سجدہ کرتے	اور
فرمایا کہ دروازے میں سجدہ کرتے داخل ہو اور ان سے فرمایا کہ				
لَا تَعْدُوا فِي السَّبْتِ وَأَخَذْنَا مِنْهُمْ مِيثَاقًا غَلِيظًا ۝١٥٤				
لَا تَعْدُوا	فِي السَّبْتِ	وَ	أَخَذْنَا	مِنْهُمْ
حد سے نہ بڑھو	ہفتہ کے دن میں	اور	ہم نے لیا	ان سے
ہفتہ کے دن میں حد سے نہ بڑھو اور ہم نے ان سے مضبوط عہد لیا ۝				
فَمَا نَقِضْهُمْ مِيثَاقَهُمْ وَكُفِّرْهُمْ بِآيَاتِ اللَّهِ وَ				
فَمَا	نَقِضْهُمْ	مِيثَاقَهُمْ	وَ	كُفِّرْهُمْ
تو بسبب	ان کے اپنے عہد کو توڑ دینے	اور	اللہ کی آیتوں کے ساتھ ان کے کفر کرنے	اور
تو (ہم نے ان پر لعنت کی) ان کے عہد کو توڑنے اور اللہ کی آیات کے ساتھ کفر کرنے اور				

۱..... یہاں میثاق سے مراد تورات کو ماننے اور اس پر عمل کرنے کا عہد و پیمان ہے یا اس سے مراد حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دین پر قائم رہنے کا

وعدہ ہے۔

۲..... سجدہ کرتے ہوئے داخل ہونے سے مراد سر جھکا کر ادب سے داخل ہونا ہے یا اس سے مراد دروازے کے پاس نوافل ادا کر کے داخل ہونا ہے۔



قَتْلِهِمُ إِلَّا نُبَيَّاءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَقَوْلِهِمْ قُلُوبُنَا غُلْفٌ ط

قَتْلِهِمُ إِلَّا نُبَيَّاءَ	بِغَيْرِ حَقٍّ	وَقَوْلِهِمْ قُلُوبُنَا	غُلْفٌ
ان کے انبیاء کو شہید کرنے	حق کے بغیر، ناحق	ان کا کہنے	ہمارے دل

انبیاء کو ناحق شہید کرنے اور ان کے یہ کہنے کی وجہ سے (کہ) ہمارے دلوں پر غلاف ہیں

بَلْ طَبَعَ اللَّهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُونَ إِلَّا

بَلْ طَبَعَ (۱)	اللَّهُ	عَلَيْهَا	بِكُفْرِهِمْ	فَلَا يُؤْمِنُونَ	إِلَّا
بلکہ	مہر لگادی	اللہ (نے)	ان (کے دلوں) پر	ان کے کفر کے سبب	تو وہ ایمان نہیں لاتے

بلکہ اللہ نے ان کے کفر کے سبب ان کے دلوں پر مہر لگادی ہے تو (ان میں سے) بہت تھوڑے

قَلِيلًا ۝۱۵۵ وَبِكُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ عَلَىٰ مَرْيَمَ

قَلِيلًا ۝۱۵۵	وَقَوْلِهِمْ	وَبِكُفْرِهِمْ	وَعَلَىٰ مَرْيَمَ
تھوڑے	اور	ان کے کفر کے سبب	اور

ایمان لاتے ہیں ○ اور (ان پر لعنت کی) ان کے کفر اور مریم پر

بُهْتَانًا عَظِيمًا ۝۱۵۶ وَقَوْلِهِمْ إِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيحَ

بُهْتَانًا عَظِيمًا ۝۱۵۶ (۲)	وَقَوْلِهِمْ	إِنَّا قَتَلْنَا	الْمَسِيحَ
بڑا بہتان	اور	ان کے کہنے (کے سبب)	کہ ہم نے شہید کیا

بڑا بہتان لگانے کی وجہ سے ○ اور ان کے اس کہنے کی وجہ سے کہ ہم نے مسیح

عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ رَسُولَ اللَّهِ ۝۱۵۷ وَمَا قَتَلُوهُ

عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ	رَسُولَ اللَّهِ	وَمَا قَتَلُوهُ	وَعَلَىٰ
مریم کے بیٹے عیسیٰ	اللہ کے رسول (کو)	اور (حالانکہ)	انہوں نے قتل نہیں کیا

عیسیٰ بن مریم اللہ کے رسول کو شہید کیا حالانکہ انہوں نے نہ تو اسے قتل کیا اور

۱..... یہودی کہتے ہیں ہمارے دلوں پر دے پڑے ہوئے ہیں، اس پر فرمایا گیا کہ حقیقت یہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کے کفر کی وجہ سے ان کے دلوں پر مہر لگادی ہے لہذا کوئی وعظ و نصیحت ان کے دلوں پر کارگر نہیں ہو سکتی۔ معلوم ہوا کہ کفر اور بدکاریاں دل پر مہر لگ جانے کا سبب بن جاتی ہیں۔

۲..... اس سے معلوم ہوا کہ پاکدامن عورت پر تہمت لگانا سخت گناہ ہے اور خصوصاً کسی مقدس عورت پر اور مقدس نسبت رکھنے والی پر تہمت لگانا اور بھی زیادہ سنگین ہے۔ اسی لئے حضرت عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا پر تہمت لگانے والوں کی مذمت زیادہ بیان کی گئی۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور رسول کی تردید



مَا صَلَّبُوهُ وَلَكِنْ شَبَّهَ لَهُمْ ط وَ

و	لَكِنْ	شَبَّهَ	لَهُمْ	و
نہ سولی دی اسے	اور لیکن	(ایک آدمی عیسیٰ سے) ملتا جلتا بنا دیا گیا	ان (یہودیوں) کے لئے	اور

نہ اسے سولی دی بلکہ ان (یہودیوں) کے لئے (عیسیٰ سے) ملتا جلتا (ایک آدمی) بنا دیا گیا اور

إِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِيهِ لَغِي شَكِّ

إِنَّ	الَّذِينَ	اخْتَلَفُوا	فِيهِ	لَغِي شَكِّ
بیشک	وہ لوگ جو	اختلاف کر رہے ہیں	اس (عیسیٰ کے بارے) میں	ضرور شبہ میں (پڑے ہیں)

بیشک یہ (یہودی) جو اس عیسیٰ کے بارے میں اختلاف کر رہے ہیں ضرور اس کی طرف سے

مِّنْهُ ط مَا لَهُمْ بِهِ مِنْ عِلْمٍ إِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ع وَ

مِّنْهُ	مَا	لَهُمْ	بِهِ	مِنْ عِلْمٍ	إِلَّا	اتِّبَاعَ الظَّنِّ	وَ
اس کی طرف سے	نہیں	ان کو	اس کا	کچھ علم	مگر	گمان کی پیروی	اور

شبہ میں پڑے ہوئے ہیں (حقیقت یہ ہے کہ) سوائے گمان کی پیروی کے ان کو اس کی کچھ بھی خبر نہیں اور

مَا قَتَلُوهُ يَقِينًا ۝۱۵۷ بَلْ رَفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ ط وَكَانَ

مَا قَتَلُوهُ	يَقِينًا ۝۱۵۷	بَلْ	رَفَعَهُ	اللَّهُ	إِلَيْهِ	وَ	كَانَ
انہوں نے قتل نہیں کیا اسے	بیشک، یقیناً	بلکہ	اٹھالیا اسے	اللہ (نے)	اپنی طرف	اور	ہے

بیشک انہوں نے اس کو قتل نہیں کیا ○ بلکہ اللہ نے اسے اپنی طرف اٹھالیا تھا اور

اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ۝۱۵۸ وَإِنْ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا

اللَّهُ	عَزِيزًا	حَكِيمًا ۝۱۵۸	وَ	إِنْ	مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ	إِلَّا
اللہ	عزت والا، غلبے والا	حکمت والا	اور	نہیں	اہل کتاب سے (کوئی)	مگر

اللہ غالب حکمت والا ہے ○ کوئی کتابی ایسا نہیں جو

۱..... یہودیوں نے دعویٰ کیا کہ انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کر دیا ہے اور عیسائیوں نے اس کی تصدیق کی تھی، اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کی تردید فرمادی، نیز یہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنے کی نفی بھی کی گئی اور انہیں سولی پر چڑھا دینے کی بھی لہذا قادیانیوں کا یہ عقیدہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سولی پر لٹکایا گیا تو بیہوش ہو گئے لیکن جان نہ نکلی، اس آیت کریمہ کے بالکل خلاف ہے۔

ترجمہ قرآن میں ہر کتابی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں



## لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ ۚ وَيَوْمَ الْقِيَمَةِ

لَيُؤْمِنَنَّ	بِهِ	قَبْلَ مَوْتِهِ <sup>(۱)</sup>	و	يَوْمَ الْقِيَمَةِ
ضرور ایمان لے آئے گا	اس پر	اس کی موت سے پہلے (یا اپنی موت سے پہلے)	اور	قیامت کے دن
اس کی موت سے پہلے ان پر ایمان نہ لے آئے گا اور قیامت کے دن				

## يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا ۝۱۵۹ فَيُظْلِمُ مِّنَ الَّذِينَ

يَكُونُ	عَلَيْهِمْ	شَهِيدًا ۝۱۵۹	فَيُظْلِمُ <sup>(۲)</sup>	مِّنَ الَّذِينَ
وہ (عیسیٰ) ہوں گے	ان پر	گواہ	تو بڑے ظلم کے سبب	ان لوگوں کے جو
وہ (عیسیٰ) ان پر گواہ ہوں گے ○ تو یہودیوں کے بڑے ظلم کی وجہ سے				

## هَادُوا ۖ حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبَاتٍ أُحِلَّت لَّهُمْ

هَادُوا	حَرَّمْنَا	عَلَيْهِمْ	طَيِّبَاتٍ	أُحِلَّت لَّهُمْ
یہودی ہوئے	ہم نے حرام کر دیں	ان کے اوپر	پاکیزہ چیزیں	حلال کی گئیں (تھیں) ان کے لئے
اور ان کے بہت سے لوگوں کو اللہ کے راستے سے روکنے کی وجہ سے ہم نے ان پر				

## وَبَصَدَّ هُمْ عَنِ سَبِيلِ اللَّهِ كَثِيرًا ۝۱۶۰ وَ

وَبَصَدَّ	هُمْ	عَنِ سَبِيلِ اللَّهِ	كَثِيرًا ۝۱۶۰	وَ
اور	ان کے روکنے کے سبب	اللہ کی راہ سے	بہت سے (لوگوں کو)	اور
وہ بعض پاکیزہ چیزیں حرام کر دیں جو ان کے لئے حلال تھیں ○ اور				

## أَخَذَهُمُ الرِّبَا وَقَدْ نُهُوا عَنْهُ وَ

أَخَذَهُمُ	الرِّبَا	وَقَدْ	نُهُوا	عَنْهُ وَ
ان کے لئے (کے سبب)	سود	اور (حالانکہ)	تحقیق	انہیں منع کیا گیا تھا اس سے
اس لئے (حرام کیں) کہ وہ سود لیتے حالانکہ انہیں اس سے منع کیا گیا تھا اور				

۱..... اس آیت کا ایک معنی یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قیامت کے قریب وفات سے پہلے یہودی اور عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر صحیح ایمان لے نہیں گئے۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ ہر کتابی اپنی موت سے پہلے اللہ تعالیٰ یا نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لے آئے گا لیکن موت کے وقت کا ایمان مقبول نہیں، اور اس سے کچھ نفع نہ ہوگا۔

۲..... یہاں اس لفظ پر آنے والی تین ”تخفیم“ یعنی کسی چیز کا بڑا ہونا بیان کرنے کے لئے ہے، اس لئے اس کا ترجمہ ”بڑے ظلم“ کیا گیا ہے۔



## أَكْثِلَهُمْ أَمْوَالُ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ ۖ وَآخِثْنَا

أَكْثِلَهُمْ	أَمْوَالُ النَّاسِ	بِالْبَاطِلِ	وَ	آخِثْنَا
ان کے کھانے (کے سبب)	لوگوں کے مال	باطل (طریقے) سے	اور	ہم نے تیار کر رکھا ہے

وہ باطل طریقے سے لوگوں کا مال کھا جاتے تھے اور ان میں سے

## لِلْكَافِرِينَ مِنْهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ لَكِنَّ الرُّسُخُونَ فِي الْعِلْمِ

لِلْكَافِرِينَ مِنْهُمْ	عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝	لَكِنَّ	الرُّسُخُونَ	فِي الْعِلْمِ
ان میں سے کافروں کے لئے	دردناک عذاب	لیکن	پختگی رکھنے والے	علم میں

کافروں کے لئے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے ۝ لیکن ان میں علم میں پختگی والے

## مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُونَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَ

مِنْهُمْ	وَالْمُؤْمِنُونَ	يُؤْمِنُونَ	بِمَا	أُنْزِلَ	إِلَيْكَ	وَ
ان میں سے	اور ایمان والے	ایمان لاتے ہیں	(اس) پر جو	نازل کیا گیا	تمہاری طرف	اور

اور ایمان والے ایمان لاتے ہیں اُس پر جو، اے حبیب! تمہاری طرف نازل کیا گیا اور

## مَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَالْمُقِيمِينَ الصَّلَاةَ وَالْمُؤْتُونَ

مَا	أُنْزِلَ	مِنْ قَبْلِكَ	وَالْمُقِيمِينَ	الصَّلَاةَ	وَالْمُؤْتُونَ
جو	نازل کیا گیا	تم سے پہلے	اور قائم رکھنے والے	نماز	اور ادا کرنے والے

جو تم سے پہلے نازل کیا گیا اور نماز قائم رکھنے والے اور زکوٰۃ

## الزَّكَاةَ وَالْمُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۖ أُولَٰئِكَ سَنُؤْتِيهِمْ

الزَّكَاةَ	وَالْمُؤْمِنُونَ	بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ	أُولَٰئِكَ	سَنُؤْتِيهِمْ
زکوٰۃ	اور ایمان لانے والے	اللہ اور آخرت کے دن پر	یہ لوگ	عنقریب ہم دیں گے انہیں

دینے والے اور اللہ اور قیامت پر ایمان لانے والے ایسوں کو عنقریب ہم

۱..... راسخ فی العلم وہ عالم ہے جس کا علم اس کے دل میں اتر گیا ہو جیسے مضبوط درخت وہ ہے جس کی جڑیں زمین میں جگہ پکڑ چکی ہوں، اس سے مراد خوش عقیدہ اور باعمل علماء ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ عالم باعمل کا ثواب دوسروں سے زیادہ ہے کیونکہ باعمل عالم خود بھی نیک ہے اور دوسروں کو بھی نیک بناتا ہے۔ چاہئے کہ عالم کا عمل سنت نبوی کا نمونہ ہو اور اس کی ہر ادا تبلیغ کرے۔ اس سے اشارہ یہ بھی معلوم ہوا کہ بے دین یا بے عمل عالم کا عذاب بھی دوسروں سے زیادہ ہے کیونکہ وہ گمراہ بھی ہے اور گمراہ کن بھی اور اس کی بد عملی دوسروں کو بھی بد عمل بنادے گی۔

خوش عقیدہ عیسائیوں کے ایمان، نیک اعمال اور اجر و ثواب کا بیان



أَجْرًا عَظِيمًا ۱۶۲ إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ كَمَا أَوْحَيْنَا					
أَجْرًا عَظِيمًا ۱۶۲	إِنَّا	أَوْحَيْنَا ۱۶۱	إِلَيْكَ	كَمَا	أَوْحَيْنَا
بڑا ثواب	بیشک	ہم نے وحی بھیجی	تمہاری طرف	جیسے	ہم نے وحی بھیجی
بڑا ثواب دیں گے ○ بیشک اے حبیب! ہم نے تمہاری طرف وحی بھیجی جیسے					
إِلَى نُوحٍ وَالتَّيِّبِينَ مِنْ بَعْدِهِ ۚ وَ أَوْحَيْنَا					
إِلَى نُوحٍ	وَ	التَّيِّبِينَ	مِنْ بَعْدِهِ ۚ	وَ	أَوْحَيْنَا
نوح کی طرف	اور	پہنچنے والوں (کی طرف)	اس کے بعد	اور	ہم نے وحی فرمائی
ہم نے نوح اور اس کے بعد پہنچنے والوں کی طرف بھیجی اور ہم نے					
إِلَى إِبْرَاهِيمَ وَاسْمَاعِيلَ وَاسْحٰقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ					
إِلَى إِبْرَاهِيمَ	وَ	إِسْمَاعِيلَ	وَ	إِسْحٰقَ	وَالْأَسْبَاطِ
ابراہیم کی طرف	اور	اسماعیل	اور	اسحاق	اور (ان کے بیٹوں)
ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب اور ان کے بیٹوں					
وَعِيسَىٰ وَآيُوبَ وَيُونُسَ وَهَارُونَ وَسَلِيمَانَ ۚ وَ					
وَعِيسَىٰ	وَ	آيُوبَ	وَ	يُونُسَ	وَهَارُونَ
اور عیسیٰ	اور	ایوب	اور	یونس	اور ہارون
اور عیسیٰ اور ایوب اور یونس اور ہارون اور سلیمان کی طرف وحی فرمائی اور					
أَتَيْنَا دَاوُدَ وَزَبُورًا ۱۶۳ وَرُسُلًا قَدْ					
أَتَيْنَا	دَاوُدَ	زَبُورًا ۱۶۳	وَ	رُسُلًا	قَدْ
ہم نے عطا فرمائی	داؤد (کو)	زبور	اور	(ہم نے بھیجے) بہت سے رسول	بیشک
ہم نے داؤد کو زبور عطا فرمائی ○ اور (ہم نے بھیجے) بہت سے ایسے رسول					

۱..... یہودیوں اور عیسائیوں نے یہ کہا تھا کہ اگر ان کے لئے آسمان سے ایک ہی بار میں پوری کتاب نازل کی جائے تو وہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لے آئیں گے۔ اس پر اس آیت میں فرمایا گیا کہ کتنے ہی نبیوں کو یہودی اور عیسائی مانتے ہیں حالانکہ ان پر کوئی آسمانی کتاب ہی نازل نہیں ہوئی تو جب ان کی نبوت تسلیم کرنے میں اہل کتاب کو کچھ اعتراض نہ ہو تو امام الانبیاء، سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت تسلیم کرنے میں انہیں کیا عذر ہے؟



## قَصَصْنَهُمْ عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَرُسُلًا

قَصَصْنَهُمْ	عَلَيْكَ	مِنْ قَبْلُ	وَ	رُسُلًا
ہم نے ذکر کر دیا ان کا	تم پر (تمہارے سامنے)	(اس) سے پہلے	اور	بہت سے رسول
جن کا ذکر ہم تم سے پہلے فرما چکے اور بہت سے وہ رسول				

## لَمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ ۖ وَكَلَّمَ اللَّهُ مُوسَىٰ

لَمْ نَقْصُصْهُمْ	عَلَيْكَ	وَ	كَلَّمَ	اللَّهُ	مُوسَىٰ (۱)
ہم نے ذکر نہیں کیا ان کا	تم پر (تمہارے سامنے)	اور	کلام فرمایا	اللہ (نے)	موسیٰ (سے)
جن کا ذکر تم سے نہ فرمایا اور اللہ نے موسیٰ سے					

## تَكْلِيمًا ۚ رُسُلًا مُبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ لِئَلَّا يَكُونَ

تَكْلِيمًا ۚ	رُسُلًا	مُبَشِّرِينَ	وَ	مُنذِرِينَ	لِئَلَّا يَكُونَ
کلام فرمانا	(ہم نے بھیجے) رسول	خوشخبری دینے والے	اور	ڈرسانے والے	تاکہ نہ ہو
حقیقتاً کلام فرمایا ۝ (ہم نے) رسول خوشخبری دیتے اور ڈر سنا تے (بھیجے) تاکہ					

## لِلنَّاسِ عَلَى اللَّهِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ ۖ وَكَانَ اللَّهُ

لِلنَّاسِ	عَلَى اللَّهِ	حُجَّةٌ	بَعْدَ الرُّسُلِ	وَ	كَانَ	اللَّهُ
لوگوں کے لئے	اللہ پر	کوئی حجت، عذر	رسولوں کے بعد	اور	ہے	اللہ
رسولوں (کو بھیجنے) کے بعد اللہ کے یہاں لوگوں کے لئے کوئی عذر (باقی) نہ رہے اور اللہ						

## عَزِيزًا حَكِيمًا ۝ لَكِنَّ اللَّهَ يَشْهَدُ بِمَا أَنْزَلَ

عَزِيزًا	حَكِيمًا ۝	لَكِنَّ	اللَّهُ	يَشْهَدُ	بِمَا	أَنْزَلَ
عزت والا، زبردست	حکمت والا	لیکن	اللہ	گواہی دیتا ہے	(اس) کی جو	اس نے نازل کیا
زبردست ہے، حکمت والا ہے ۝ لیکن اے حبیب! اللہ گواہی دیتا ہے اس کی جو اس نے						

۱..... حضرت موسیٰ علیہ السلام انبیاء بنی اسرائیل علیہم السلام میں بہت شان والے ہیں کہ ان کا ذکر خصوصیت سے علیحدہ ہوا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے بعض انبیاء علیہم السلام کو خاص عظمتیں بخشی ہیں، ایک نبی کی خصوصیت تمام نبیوں میں ڈھونڈنا غلطی ہے، جیسے ہر نبی کلیم اللہ نہیں۔



إِلَيْكَ أَنْزَلَهُ بِعِلْمِهِ وَالْمَلَكُ يَشْهَدُونَ ط

إِلَيْكَ	أَنْزَلَهُ	بِعِلْمِهِ	وَالْمَلَكُ	يَشْهَدُونَ
تمہاری طرف	اس نے نازل کیا ہے اسے	اپنے علم کے ساتھ	اور	فرشتے گواہی دیتے ہیں

تمہاری طرف نازل کیا، اس نے اسے اپنے علم کے ساتھ نازل فرمایا ہے اور فرشتے گواہی دیتے ہیں

وَكُفِيَ بِاللَّهِ شَهِيدًا ۝۱۲۶ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَاصْذُوا

وَكُفِيَ	بِاللَّهِ	شَهِيدًا ۝۱۲۶	إِنَّ	الَّذِينَ	كَفَرُوا	وَ	اصْذُوا
اور	کافی ہے	اللہ	گواہ	بیشک	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	اور روکا

اور اللہ کافی گواہ ہے ۝ بیشک وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور

عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ قَدْ ضَلُّوا ضَلَالًا بَعِيدًا ۝۱۲۷ إِنَّ الَّذِينَ

عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ	قَدْ	ضَلُّوا	ضَلَالًا بَعِيدًا ﴿١٢٧﴾	إِنَّ	الَّذِينَ
اللہ کی راہ سے	بیشک	وہ بھٹک گئے	دور کی گمراہی (میں)	بیشک	وہ لوگ جنہوں نے

اللہ کی راہ سے روکا بیشک وہ دور کی گمراہی میں جا پڑے ۝ بیشک وہ لوگ جنہوں نے

كَفَرُوا وَاطْلَمُوا لَمْ يَكُنِ اللَّهُ لِيَعْفَرَ لَهُمْ وَلَا

كَفَرُوا	وَ	اطْلَمُوا	لَمْ يَكُنِ	اللَّهُ لِيَعْفَرَ	لَهُمْ وَلَا
کفر کیا	اور	ظلم کیا	ہرگز	اللہ نہیں مغفرت فرمائے گا	ان کی اور نہ

کفر کیا اور ظلم کیا، اللہ ہرگز انہیں نہ بخشے گا اور نہ

لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيقًا ۝۱۲۸ إِلَّا طَرِيقَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا

لِيَهْدِيَهُمْ	طَرِيقًا ﴿٢٨﴾	إِلَّا	طَرِيقَ جَهَنَّمَ	خَالِدِينَ	فِيهَا
ہرگز راستہ دکھائے گا انہیں	کوئی راستہ	سوائے	جہنم کے راستے کے	ہمیشہ رہنے والے	اس میں

انہیں کسی راستے کی ہدایت فرمائے گا ۝ مگر جہنم کے راستے (کی) جس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے

۱..... اس سے مراد یہ ہے کہ جن بیہودوں نے تورات میں موجود سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اوصاف بدل کر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نبوت کا انکار کر کے ظلم کیا وہ اگر اپنے کفر پر قائم رہیں اور کفر پر ہی مریں تو ان کی بخشش کی کوئی گنجائش نہیں البتہ ان میں سے جو ایمان لے آیا اور حاسن ایمان میں ہی اس کا انتقال ہو تو اس کی مغفرت ہو جائے گی۔



أَبَدًا ۖ وَكَانَ ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا ﴿١٦٩﴾ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ

أَبَدًا	وَ	كَانَ	ذَلِكَ	عَلَى اللَّهِ	يَسِيرًا ﴿١٦٩﴾	يَا أَيُّهَا	النَّاسُ (۱)	قَدْ
ہمیشہ	اور	ہے	یہ	اللہ پر	بہت آسان	اے	لوگو	بیشک

اور یہ اللہ پر بہت آسان ہے ○ اے لوگو!

جَاءَكُمْ الرَّسُولُ بِالْحَقِّ مِنْ رَبِّكُمْ فَآمِنُوا

جَاءَكُمْ	الرَّسُولُ	بِالْحَقِّ	مِنْ رَبِّكُمْ	فَآمِنُوا
تمہارے پاس آیا	رسول	حق کے ساتھ	تمہارے رب کی طرف سے	تو ایمان لاؤ

تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس یہ رسول حق کے ساتھ تشریف لائے تو ایمان لاؤ،

خَيْرًا لَّكُمْ ۖ وَإِنْ تَكْفُرُوا فَإِنَّ اللَّهَ كَاذِبٌ

خَيْرًا	لَّكُمْ	وَ	إِنْ	تَكْفُرُوا	فَإِنَّ	اللَّهَ	كَاذِبٌ
بہتر (ہوگا)	تمہارے لئے	اور	اگر	تم کفر کرو گے	تو بیشک	اللہ کا (ہے)	جو کچھ

تمہارے لئے بہتر ہوگا اور اگر تم کفر کرو گے تو بیشک اللہ ہی کا ہے جو کچھ

فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿١٧٠﴾ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ

فِي السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضِ	وَ	كَانَ	اللَّهُ	عَلِيمًا	حَكِيمًا ﴿١٧٠﴾	يَا أَهْلَ الْكِتَابِ
آسمانوں میں	اور	زمین (میں ہے)	اور	ہے	اللہ	علم والا	حکمت والا	اے اہل کتاب

آسمانوں اور زمین میں ہے اور اللہ علم والا، حکمت والا ہے ○ اے کتاب والو!

لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ وَلَا تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ إِلَّا الْحَقَّ ۚ إِنَّمَا

لَا تَغْلُوا (۲)	فِي دِينِكُمْ	وَ	لَا تَقُولُوا	عَلَى اللَّهِ	إِلَّا	الْحَقَّ	إِنَّمَا
حد سے نہ بڑھو	اپنے دین میں	اور	نہ کہو	اللہ پر	مگر	حق، سچ	بیشک

اپنے دین میں حد سے نہ بڑھو اور اللہ پر سچ کے سوا کوئی بات نہ کہو۔ بیشک

۱..... اس آیت میں تمام بنی نوع انسان کو عظیم خوشخبری سنائی جا رہی ہے کہ اے لوگو! آخری رسول محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حق کے ساتھ تشریف لا چکے، وہ خود بھی حق ہیں اور ان کا ہر قول، ہر فعل، ہر ادا حق ہے، ان کی شریعت، طبیعت اور تعلیم حق ہے، وہاں باطل کا گزر نہیں۔ لہذا ان پر ایمان لے آؤ، اس میں تمہارے لئے خیر ہی خیر ہے۔

۲..... غلو کا مطلب اگلے حاشیے میں موجود ہے۔



الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُولُ اللَّهِ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا

الْمَسِيحُ <sup>(۱)</sup>	عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ	رَسُولُ اللَّهِ	وَ	كَلِمَتُهُ	أَلْقَاهَا
مسیح	مریم کا بیٹا عیسیٰ	اللہ کا رسول	اور	اس کا کلمہ (ہے)	اس نے ڈالا، بھیجا اسے

مسیح، مریم کا بیٹا عیسیٰ صرف اللہ کا رسول اور اس کا ایک کلمہ ہے جو اس نے

إِلَى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ فَآمَنُوا بِاللَّهِ وَ

إِلَى مَرْيَمَ	وَ	رُوحٌ	مِنْهُ	فَآمَنُوا	بِاللَّهِ	وَ
مریم کی طرف	اور	ایک خاص روح (ہے)	اس کی طرف سے	تو ایمان لاؤ	اللہ پر	اور

مریم کی طرف بھیجا اور اس کی طرف سے ایک خاص روح ہے تو اللہ اور

رُسُلِهِ قُلْ لَا تَقُولُوا ثَلَاثَةً<sup>ط</sup> إِنْتَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ<sup>ط</sup>

رُسُلِهِ	وَ	لَا تَقُولُوا	ثَلَاثَةً	إِنْتَهُوَ	خَيْرٌ	لَّكُمْ
اس کے رسولوں (پر)	اور	نہ کہو	(کہ معبود) تین (ہیں)	تم باز رہو	بہتر (ہے)	تمہارے لئے

اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ اور نہ کہو (کہ معبود) تین ہیں۔ (اس سے) باز رہو، (یہ) تمہارے لئے بہتر ہے۔

إِنَّمَا اللَّهُ إِلَهٌ وَاحِدٌ<sup>ط</sup> سُبْحَنَهُ أَنْ يَكُونَ لَهُ

إِنَّمَا	اللَّهُ	إِلَهٌ وَاحِدٌ	سُبْحَنَهُ	أَنْ	يَكُونَ	لَهُ
صرف	اللہ	ایک معبود (ہے)	پاک ہے اسے	(اس سے) کہ	ہو	اس کی

صرف اللہ ہی ایک معبود ہے، وہ پاک ہے اس سے کہ اس کی

وَلَدٌ<sup>ط</sup> لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَكَفَى

وَلَدٌ	لَهُ	مَا	فِي السَّمَوَاتِ	وَ	مَا	فِي الْأَرْضِ	وَ	كَفَى
کوئی اولاد	اس کا (ہے)	جو کچھ	آسمانوں میں	اور	جو کچھ	زمین میں	اور	کافی ہے

کوئی اولاد ہو۔ اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور

۱..... اس آیت میں اہل کتاب کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَامُ کے بارے میں غلو سے باز رہیں، انہیں خدا اور خدا کا بیٹا کہہ کر حد سے نہ بڑھیں، بلکہ یہ عقیدہ رکھیں کہ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَامُ حضرت مریم زینِ اَعْلٰی عَلَیْہَا السَّلَام کے بیٹے ہیں، اللہ تعالیٰ کے رسول اور اس کا ایک کلمہ ہیں کہ بغیر پاپ کے ”کُن“ سے پیدا کئے گئے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک خاص روح ہیں۔



اللہ تعالیٰ کا بندہ بننا شرم و عار نہیں بلکہ فخر کا باعث ہے

۲۰

بِاللَّهِ وَكَيْلًا ۝ لَنْ يَسْتَنْكِفَ الْمَسِيحُ أَنْ يَكُونَ عَبْدًا				
بِاللَّهِ	وَكَيْلًا ۝	لَنْ يَسْتَنْكِفَ	الْمَسِيحُ	أَنْ يَكُونَ عَبْدًا
اللہ	کار ساز	ہر گز عار، نفرت نہیں کرتا	مسیح	(اس سے) کہ ہو بندہ
اللہ کافی کار ساز ہے ○ نہ تو مسیح اللہ کا بندہ بننے سے کچھ عار کرتا ہے				
لِلَّهِ وَلَا الْمَلِكَةُ الْمُقَرَّبُونَ ۖ وَمَنْ يَسْتَنْكِفْ				
لِلَّهِ	وَلَا	الْمَلِكَةُ	الْمُقَرَّبُونَ	وَمَنْ يَسْتَنْكِفْ
اللہ کا	اور نہ	فرشتے	خاص قرب دیئے ہوئے	عار، نفرت کرے
اور نہ مقرب فرشتے اور جو اللہ کی بندگی سے				
عَنْ عِبَادَتِهِ وَيَسْتَكْبِرُ فَسِيَحْشُرُهُمْ إِلَيْهِ جَمِيعًا ۝				
عَنْ عِبَادَتِهِ	وَلَا	يَسْتَكْبِرُ	فَسِيَحْشُرُهُمْ	إِلَيْهِ جَمِيعًا ۝
اس (اللہ) کی عبادت سے	اور	تکبر کرے	تو عنقریب (اللہ) جمع کرے گا انہیں	سب کو اپنی طرف
نفرت اور تکبر کرے تو عنقریب وہ ان سب کو اپنے پاس جمع کرے گا ○				
فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَيُوَفِّيهِمْ				
فَأَمَّا	الَّذِينَ	آمَنُوا	وَعَمِلُوا	الصَّالِحَاتِ فَيُوَفِّيهِمْ
پس بہر حال	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے عمل کئے نیک، اچھے
تو وہ جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے عمل کئے تو (اللہ) انہیں ان کے پورے اجر				
أُجُورَهُمْ وَيَزِيدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهِ ۚ وَأَمَّا الَّذِينَ				
أُجُورَهُمْ	وَلَا	يَزِيدُهُمْ	مِّنْ فَضْلِهِ	أَمَّا
ان کے اجر	اور	زیادہ دے گا انہیں	اپنے فضل سے	بہر حال
عطا فرمائے گا اور انہیں اپنے فضل سے اور زیادہ دے گا اور وہ جنہوں نے				

بندگی کو اعزاز سمجھنے والوں کے لئے بشارت اور اس سے  
بندگی کو عجز سمجھنے والوں کے لئے وعید

۱..... نجران کے عیسائیوں کا ایک وفد سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس میں شریک لوگوں نے کہا: آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا بندہ کہہ کر ان پر عیب لگاتے ہیں۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی جس میں فرمایا گیا کہ اللہ تعالیٰ کا بندہ ہونا باعث شرم نہیں بلکہ باعث فخر ہے۔ نیز اللہ تعالیٰ کی عبادت سے نفرت کرنا اور اس میں شرم محسوس کرنا کافرا کا کام ہے مسلمان کا نہیں۔



اسْتَنْكفُوا وَاسْتَكْبَرُوا فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا<sup>۱۷</sup>

اسْتَنْكفُوا	وَ	اسْتَكْبَرُوا	فَيُعَذِّبُهُمْ	عَذَابًا أَلِيمًا
عار، نفرت کی	اور	تکبر کیا	تو وہ عذاب دے گا انہیں	دردناک عذاب

نفرت اور تکبر کیا تھا انہیں دردناک سزا دے گا

وَلَا يَجِدُونَ لَهُمْ مِّنْ دُونِ اللَّهِ وَلِيًّا

وَلَا يَجِدُونَ	لَهُمْ	مِّنْ دُونِ اللَّهِ	وَلِيًّا	وَ
وہ نہیں پائیں گے	اپنے لئے	اللہ کے سوا	کوئی حمایتی	اور

اور وہ اللہ کے سوا نہ اپنا کوئی حمایتی پائیں گے

لَا نَصِيرًا<sup>۱۸</sup> يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ بُرْهَانٌ

لَا نَصِيرًا <sup>۱۸</sup>	يَا أَيُّهَا	النَّاسُ <sup>(۱)</sup>	قَدْ	جَاءَكُمْ	بُرْهَانٌ
نہ	کوئی مددگار	اے	لوگو	بیشک	آئی تمہارے پاس

نہ مددگار ○ اے لوگو! بیشک تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے

مِّنْ سِرِّكُمْ وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ نُورًا مُّبِينًا<sup>۱۹</sup>

مِّنْ سِرِّكُمْ	وَ	أَنْزَلْنَا	إِلَيْكُمْ	نُورًا مُّبِينًا <sup>(۲)</sup>
تمہارے رب کی طرف سے	اور	ہم نے نازل کیا	تمہاری طرف	روشن نور

واضح دلیل آگئی اور ہم نے تمہاری طرف روشن نور نازل کیا ○

فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَاعْتَصَمُوا

فَأَمَّا	الَّذِينَ	آمَنُوا	بِاللَّهِ	وَ	اعْتَصَمُوا
پس بہر حال	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اللہ پر	اور	انہوں نے مضبوطی سے تھام لیا

تو وہ جو اللہ پر ایمان لائے اور انہوں نے اس کی رسی مضبوطی سے

۱..... یہاں قیامت تک کے تمام انسانوں سے خطاب ہے کہ نبی کریم ﷺ تمام زمانوں، جگہوں اور اقوام کیلئے خدا کی رہبان و دلیل بن کر تشریف لائے ہیں۔

۲..... روشن نور سے مراد قرآن پاک ہے جو حضور اقدس ﷺ اللہ تعالیٰ عنہ و علیہ وسلم کے ذریعے ہمیں ملا۔

مضمون: اگر کھلی اللہ تعالیٰ عنہ و علیہ وسلم کی نبوت کسی جگہ اور قوم کے ساتھ خاص نہیں

کامل ایمان والوں کو رحمت، فضل اور سیدھے راستے کی بشارت



## بِهِ فَسَيِّدٌ خَلَهُمْ فِي رَحْمَةٍ مِّنْهُ

بِهِ	فَسَيِّدٌ خَلَهُمْ <sup>(۱)</sup>	فِي رَحْمَةٍ مِّنْهُ
اس (کی رسی) کو	تو عنقریب (اللہ) داخل کرے گا انہیں	اپنی طرف سے رحمت میں
تھام لی تو عنقریب اللہ انہیں اپنی رحمت		

## وَفَضِّلٌ لَا يَهْدِيهِمْ إِلَيْهِ صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا<sup>ط</sup>

وَفَضِّلٌ	وَّ	يَهْدِيهِمْ	إِلَيْهِ	صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا <sup>ط</sup>
اور	فضل (میں)	اور	رہنمائی کرے گا ان کی	اپنی طرف
				سیدھے راستے (کی)
اور اپنے فضل میں داخل کرے گا اور انہیں اپنی طرف سیدھی راہ دکھائے گا ○				

## يَسْتَفْتُونَكَ<sup>ط</sup> قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ<sup>ط</sup>

يَسْتَفْتُونَكَ	قُلِ	اللَّهُ	يُفْتِيكُمْ	فِي الْكَلَالَةِ <sup>(۲)</sup>
وہ فتویٰ پوچھتے ہیں تم سے	تم کہو	اللہ	فتویٰ دیتا ہے تمہیں	کلالہ (کے بارے) میں
اے حبیب! تم سے فتویٰ پوچھتے ہیں تم فرما دو کہ اللہ تمہیں کلالہ کے بارے میں فتویٰ دیتا ہے۔				

## إِنْ أَمْرٌ وَأَهْلَكَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ

إِنْ	أَمْرٌ	وَأَهْلَكَ	لَيْسَ	لَهُ	وَلَدٌ
اگر	کوئی مرد	فوت ہو جائے	نہ (ہو)	اس کی	کوئی اولاد
اگر کسی مرد کا انتقال ہو جس کی اولاد نہ ہو					

## وَلَهُ أَخْتُ فَلَهَا نِصْفُ مَا

وَّ	لَهُ	أُخْتُ	فَلَهَا	نِصْفُ	مَا
اور	اس کی	ایک بہن (ہو)	تو اس (بہن) کا	آدھا (حصہ ہے)	(اس مال سے) جو
اور اس کی ایک بہن ہو تو ترکہ میں اس کی بہن کا					

۱..... اس آیت میں ایمان والوں کو رحمت، فضل اور سیدھے راستے کی بشارت عطا فرمائی گئی ہے۔ رحمت جنت ہے اور فضل جنت میں کرم بالائے کرم والے امور ہیں اور سیدھا راستہ دین اسلام ہے جو سیدھا قرب الہی تک لے جاتا ہے۔

۲..... کلالہ اسے کہتے ہیں جس کے فوت ہونے پر ورثہ میں باپ اور اولاد نہ ہو۔



تَرَكَ ۚ وَهُوَ يَرِثُهَا إِنْ تَمَّ يَكُنْ لَهَا

تَرَكَ (۱)	وَ	هُوَ	يَرِثُهَا	إِنْ	لَمْ يَكُنْ	لَهَا
وہ چھوڑ گیا	اور	وہ (مرد)	وارث ہو گا اس (بہن) کا	اگر	نہ ہو	اس (بہن) کی

آدھا ہے اور مرد اپنی بہن کا وارث ہو گا اگر بہن کی

وَلَدٌ ۖ فَإِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الشُّلُّانِ

وَلَدٌ	فَإِنْ	كَانَتَا	اِثْنَتَيْنِ	فَلَهُمَا	الشُّلُّانِ
کوئی اولاد	پھر اگر	وہ ہوں	دو (بہنیں)	تو ان دونوں کا	دو تہائی (حصہ ہو گا)

اولاد نہ ہو پھر اگر دو بہنیں ہوں ترکہ میں ان کا دو تہائی (حصہ ہو گا)

مِمَّا تَرَكَ ۖ وَإِنْ كَانُوا إِخْوَةً رِّجَالًا وَ

مِمَّا	تَرَكَ	وَ	إِنْ	كَانُوا	إِخْوَةً	رِّجَالًا	وَ
(اس مال) سے جو	(مرنے والا) چھوڑ گیا	اور	اگر	وہ ہوں	بھائی بہن	مرد	اور

اور اگر بھائی بہن ہوں (جن میں) مرد بھی (ہوں) اور

نِسَاءً فَلِلَّذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ ۚ يُبَيِّنُ اللَّهُ

نِسَاءً	فَلِلَّذَّكَرِ	مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ	يُبَيِّنُ	اللَّهُ
عورتیں	تو مرد کے لئے	دو عورتوں کے حصے کی مثل (ہے)	بیان فرماتا ہے	اللہ

عورتیں بھی تو مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر ہو گا۔ اللہ تمہارے لئے

لَكُمْ أَنْ تَضَلُّوا ۖ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝

لَكُمْ	أَنْ	تَضَلُّوا	وَاللَّهُ	بِكُلِّ شَيْءٍ	عَلِيمٌ ۝
تمہارے لئے	تاکہ	تم بھٹک (نہ) جاؤ	اور	اللہ	ہر چیز کو جاننے والا

صاف بیان فرماتا ہے تاکہ تم بھٹک نہ جاؤ اور اللہ ہر چیز جانتا ہے ○

①..... آیت مبارکہ میں گالہ کی وراثت کا بیان کیا گیا ہے۔ وراثت کے مسائل میں یہ یاد رکھیں کہ ان میں بہت وسعت اور قیود ہوتی ہیں لہذا اگر وراثت کا کوئی مسئلہ درپیش ہو تو کسی ماہر میراث عالم سے رہنمائی لئے بغیر خود حل نہ نکالیں۔



رکوع: 16

آیات: 120

## سُورَةُ الْمَائِدَةِ مَدَنِيَّةٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ	اللَّهُ	الرَّحْمَنِ	الرَّحِيمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْفُوا بِالْعُقُودِ ۖ أُحِلَّتْ لَكُمْ

يَا أَيُّهَا	الَّذِينَ	آمَنُوا	أَوْفُوا	بِالْعُقُودِ	أُحِلَّتْ	لَكُمْ
اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	پورے کیا کرو	تمام عہدوں کو	حلال کر دیے گئے	تمہارے لئے

اے ایمان والو! تمام عہد پورے کیا کرو۔ تمہارے لئے

بِهَيْمَةِ الْأَنْعَامِ إِلَّا مَا يُثَلَّى عَلَيْكُمْ

بِهَيْمَةِ	الْأَنْعَامِ	إِلَّا	مَا	يُثَلَّى	عَلَيْكُمْ
چوپائے جانور (یعنی مویشی)	مگر	جو (جن کا)	(آگے حکم) پڑھا جائے گا	تمہارے اوپر	

چوپائے جانور حلال کر دیے گئے سوائے ان کے جو (آگے) تمہارے سامنے بیان کئے جائیں گے

غَيْرَ مُحِلِّي الصَّيْدِ وَأَنْتُمْ حُرْمٌ ۖ إِنَّ اللَّهَ

غَيْرَ مُحِلِّي	الصَّيْدِ	وَأَنْتُمْ	حُرْمٌ	إِنَّ	اللَّهَ
نہ (ہو) شکار کو حلال ٹھہرانے والے	اور (حالانکہ)	تم	احرام والے (ہو)	بیشک	اللہ

لیکن احرام کی حالت میں شکار حلال نہ سمجھو۔ بیشک اللہ

- بہیمہ خشکی اور تری کے ہر اس جانور کا نام ہے جس کی چار ٹانگیں ہوں اور یہاں آیت میں اس کی "الانعام" کی طرف اضافت بیان ہے۔
- اس سے معلوم ہوا کہ حرام صرف وہ ہے جو قرآن وحدیث میں آگیا، بقیہ حلال ہے کیونکہ حلال کے لئے خاص دلیل کی ضرورت نہیں، کسی چیز کا حرام نہ ہونا ہی حلال کی دلیل ہے۔ اس سے ان لوگوں کو عبرت حاصل کرنی چاہئے جو مسلمانوں کے پاکیزہ کھانوں کو حیلے بہانوں سے حرام بلکہ شرک قرار دیتے رہتے ہیں۔



دین کی نشانیوں کی قدر کرنے کا حکم

يَحْكُمُ مَا يُرِيدُ ① يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَحْلُوا شَعَائِرَ اللَّهِ

يَحْكُمُ	مَا	يُرِيدُ ①	يَا أَيُّهَا	الَّذِينَ	آمَنُوا	لَا تَحْلُوا	شَعَائِرَ اللَّهِ ①
حکم فرماتا ہے	جو	چاہتا ہے	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	حلال نہ ٹھہراؤ	اللہ کی نشانیاں

جو چاہتا ہے حکم فرماتا ہے ① اے ایمان والو! اللہ کی نشانیاں حلال نہ ٹھہراؤ

وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْيَ وَلَا

وَلَا	الشَّهْرَ	الْحَرَامَ	وَلَا	الْهَدْيَ	وَلَا
اور نہ	حرمت والا مہینہ	اور نہ	حرم کو بھیجی ہوئی قربانیاں	اور نہ	اور نہ

اور نہ ادب والے مہینے اور نہ حرم کو بھیجی گئی قربانیاں اور نہ

الْقَلَائِدَ وَلَا آمِينَ الْبَيْتِ الْحَرَامَ

الْقَلَائِدَ	وَلَا	آمِينَ	الْبَيْتِ	الْحَرَامَ ②
علامتی پٹوں والے جانور	اور نہ	ادب والے گھر کا قصد کر کے آنے والوں (کو)		

(حرم میں لائے جانے والے وہ جانور) جن کے گلے میں علامتی پٹے ہوں اور نہ ادب والے گھر کا قصد کر کے آنے والوں

يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّن رَّبِّهِمْ وَرِضْوَانًا ③ وَإِذَا

يَبْتَغُونَ	فَضْلًا	مِّن رَّبِّهِمْ ③	وَلَا	رِضْوَانًا	وَإِذَا
وہ تلاش کرتے ہیں	فضل	اپنے رب کی طرف سے	اور	رضامندی	اور جب

(کے مال و عزت) کو جو اپنے رب کا فضل اور اس کی رضا تلاش کرتے ہیں اور جب

حَلَلْتُمْ فَاَصْطَادُوا ④ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ

حَلَلْتُمْ	فَاَصْطَادُوا ④	وَلَا	يَجْرِمَنَّكُمْ	شَنَاٰنُ قَوْمٍ ④	اَنْ
احرام سے باہر آ جاؤ	تو شکار کرو	اور	نہ ابھارے تمہیں	کسی قوم کی دشمنی، بغض	کہ

احرام سے باہر جاؤ تو شکار کر سکتے ہو اور تمہیں کسی قوم کی دشمنی اس وجہ سے زیادتی کرنے پر

① اس آیت میں دین کی نشانیوں کی قدر کرنے کا حکم فرمایا گیا ہے اور معنی یہ ہیں کہ جو چیزیں اللہ عزوجل نے فرض کیں اور جو منع فرمائیں سب کی حرمت کا لحاظ رکھو۔ نیز جو چیزیں اللہ عزوجل کی نشانیاں قرار پائیں ان کا احترام کرنا بہت ضروری ہے لہذا دینی عظمت والی چیزوں کا احترام کیا جائے گا۔ اس شعائر اللہ یعنی اللہ عزوجل کی نشانوں میں خانہ کعبہ، قرآن پاک، مساجد، اذان، بزرگوں کے مزارات وغیرہ سب ہی داخل ہیں بلکہ جس چیز کو اللہ عزوجل کے مقبول بندوں سے نسبت ہو جائے وہ بھی درجہ جات کے فرق کے ساتھ شعائر اللہ بن جاتی ہے۔ ② اس سے مراد حج و عمرہ کرنے کے لئے آنے والے ہیں۔



صَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ أَنْ تَعْتَدُوا<sup>۱</sup> وَتَعَاوَنُوا

صَدُّوْكُمْ	عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ	أَنْ	تَعْتَدُوا	وَ	تَعَاوَنُوا <sup>(۱)</sup>
انہوں نے روکا تھا تمہیں	مسجد حرام سے	کہ	تم حد سے بڑھ جاؤ	اور	ایک دوسرے کی مدد کرو

نہ ابھارے کہ انہوں نے تمہیں مسجد حرام سے روکا تھا اور

عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَى<sup>۲</sup> وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ<sup>۳</sup>

عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَى	وَ	لَا تَعَاوَنُوا	عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ
نیکی اور پرہیز گاری پر	اور	باہم مدد نہ کرو	گناہ اور زیادتی پر

نیکی اور پرہیز گاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ کرو

وَاتَّقُوا اللَّهَ<sup>۴</sup> إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ<sup>۵</sup> حُرِّمَتْ

وَاتَّقُوا	اللَّهُ	إِنَّ	اللَّهُ	شَدِيدُ الْعِقَابِ	حُرِّمَتْ
اور ڈرتے رہو	اللہ (سے)	بیشک	اللہ	سخت عذاب دینے والا (ہے)	حرام کر دیا گیا

اور اللہ سے ڈرتے رہو بیشک اللہ شدید عذاب دینے والا ہے ○ تم پر

عَلَيْكُمْ الْمَيْتَةُ وَالْدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا

عَلَيْكُمْ	الْمَيْتَةُ	وَ	الْدَّمُ	وَ	لَحْمُ الْخِنْزِيرِ	وَ	مَا
تمہارے اوپر	مردار	اور	خون	اور	سور کا گوشت	اور	(وہ جانور) جو

حرام کر دیا گیا ہے مردار اور خون اور سور کا گوشت اور وہ جانور

أَهْلٌ لِّغَيْرِ اللَّهِ<sup>۶</sup> وَالْمُنْخَنِقَةُ<sup>۷</sup>

أَهْلٌ	لِّغَيْرِ اللَّهِ	وَ	الْمُنْخَنِقَةُ	وَ
(ذبح کے وقت) پکارا جائے	اللہ کے غیر (کانام)	اس پر	اور	گلا گھونٹنے سے مرنے والا

جس کے ذبح کے وقت غیر اللہ کا نام پکارا گیا ہو اور وہ جو گلا گھونٹنے سے مرے اور

۱..... اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے نیکی اور پرہیز گاری پر ایک دوسرے کی مدد کرنے اور گناہ و زیادتی پر باہمی تعاون نہ کرنے کا حکم دیا ہے۔ پر سے مراد ہر وہ نیک کام ہے جس کے کرنے کا شریعت نے حکم دیا ہے اور تقویٰ سے مراد یہ ہے کہ ہر اس کام سے بچا جائے جس سے شریعت نے روکا ہے۔ ائم سے مراد گناہ سے اور غزوہ ان سے مراد اللہ تعالیٰ کی حدود میں حد سے تجاوز کرنا ہے۔ ۲..... جس جانور کو ذبح کرتے وقت غیر خدا کا نام لیا گیا ہو وہ حرام ہے اور جس جانور کو ذبح تو صرف اللہ عزوجل کے نام پر کیا گیا ہو مگر دوسرے اوقات میں وہ غیر خدا کی طرف منسوب رہا ہو وہ حرام نہیں جیسے یہ کہہ دیا جائے کہ عبد اللہ کی گائے =



## الْمَوْقُودَةُ وَالْمُتَرَدِّيةُ وَالنَّطِيحَةُ وَ

الْمَوْقُودَةُ	و	الْمُتَرَدِّيةُ	و	النَّطِيحَةُ	و
چوٹ مار کر ہلاک کیا گیا	اور	بلندی سے گر کر مرنے والا	اور	سینگ لگنے سے مرنے والا	اور

وہ جو بغیر دھاری دار چیز (کی چوٹ) سے مارا جائے اور جو بلندی سے گر کر مر اہو اور جو کسی جانور کے سینگ مارنے

## مَا أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ

مَا	أَكَلَ	السَّبُعُ	إِلَّا	مَا	ذَكَّيْتُمْ	و	مَا	ذُبِحَ
جو (جسے)	کھا جائیں	درندے	مگر	جو (جنہیں)	تم نے ذبح کر لیا	اور	جو	ذبح کیا گیا

سے مر اہو اور وہ جسے کسی درندے نے کھا لیا ہو مگر (درندوں کا شکار کیا ہوا) وہ جانور جنہیں تم نے (زندہ پا کر) ذبح کر لیا ہو

## عَلَى النَّصَبِ وَأَنْ تَسْتَقْسِمُوا بِأَلَا ذَلَامٌ ذِكُّكُمْ

عَلَى النَّصَبِ	و	أَنْ	تَسْتَقْسِمُوا	بِأَلَا ذَلَامٌ	ذِكُّكُمْ
بتوں (کے آستانے) پر	اور	یہ کہ	قسمت معلوم کرو	مخصوص تیروں کے ساتھ	یہ (کام)

اور جو کسی بت کے آستانے پر ذبح کیا گیا ہو اور (حرام ہے) کہ پانے ڈال کر قسمت معلوم کر دے

## فَسُقُ الْيَوْمَ يَيسُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ دِينِكُمْ

فَسُقُ	الْيَوْمَ	يَيسُ	الَّذِينَ كَفَرُوا	مِنْ دِينِكُمْ
گناہ (ہے)	آج	مایوس ہو گئے وہ جنہوں نے کفر کیا	تمہارے دین سے	

گناہ کا کام ہے۔ آج تمہارے دین کی طرف سے کافر نا امید ہو گئے

## فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ

فَلَا تَخْشَوْهُمْ	و	اَخْشَوْنِ	الْيَوْمَ	اَكْمَلْتُ	لَكُمْ	دِينَكُمْ
تو نہ ڈرو ان سے	اور	ڈرو مجھ سے	آج	میں نے مکمل کر دیا	تمہارے لئے	تمہارا دین

تو ان سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو۔ آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا

== عقیقہ کا بکرا، ولیمہ کا جانور یا فلاں ولی کے ایصالِ ثواب کا بکرا، گائے۔

① مفسرین فرماتے ہیں کہ دین کا اِمَآل یعنی مکمل کرنا یہ ہے کہ وہ پچھلی شریعتوں کی طرح منسوخ نہ ہو گا اور قیامت تک باقی رہے گا۔ اس سے معلوم ہوا کہ سید المرسلین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد کوئی نبی نہیں بن سکتا کیونکہ دین کامل ہو چکا، سورج نکل آنے پر چرائی کی ضرورت نہیں، لہذا قادیانی مذہب باطل ہے۔ اصول دین میں زیادتی کمی نہیں ہو سکتی، البتہ اجتہادی فروعی مسئلہ ہمیشہ نکلتے رہیں گے۔



وَأَتَيْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا

وَأَتَيْتُ	عَلَيْكُمْ	نِعْمَتِي	وَرَضِيتُ	لَكُمْ	الْإِسْلَامَ	دِينًا
اور	پوری کردی	تمہارے اوپر	اپنی نعمت	اور	پسند کیا	تمہارے لئے
					اسلام (کو)	دین

اور میں نے تم پر اپنی نعمت پوری کردی اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا

فَمَنْ اضْطُرَّ فِي مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِإِثْمِهِ فَإِنَّ

فَمَنْ	اضْطُرَّ	فِي مَخْمَصَةٍ	غَيْرَ مُتَجَانِفٍ	لِإِثْمِهِ	فَإِنَّ
تو جو	مجبور ہو جائے	بھوک پیاس کی شدت میں	نہ مائل ہونے والا	گناہ کی طرف	تو بیشک

تو جو بھوک پیاس کی شدت میں مجبور ہو اس حال میں کہ گناہ کی طرف مائل نہ ہو (تو وہ کھا سکتا ہے۔) تو بیشک

اللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝ يَسْأَلُونَكَ مَاذَا أَحَلَّ لَهُمْ قُلْ

اللَّهُ	غَفُورٌ	رَّحِيمٌ	يَسْأَلُونَكَ	مَاذَا	أَحَلَّ	لَهُمْ	قُلْ
اللہ	بخشنے والا	مہربان	وہ پوچھتے ہیں تم سے	کیا	حلال کیا گیا	ان کے لئے	تم کہو

اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۝ اے حبیب! تم سے پوچھتے ہیں کہ ان کے لئے کیا حلال ہوا؟ تم فرما دو کہ

أَحَلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتِ ۚ وَمَا عَلَّمْتُمُ

أَحَلَّ	لَكُمْ	الطَّيِّبَاتِ	وَمَا	عَلَّمْتُمُ
حلال کی گئیں	تمہارے لئے	پاک چیزیں	اور	تم نے سکھادیا

حلال کی گئیں تمہارے لئے پاک چیزیں اور ان شکاری جانوروں (کا شکار) جنہیں

مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِينَ تُعَلِّمُونَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللَّهُ

مِّنَ الْجَوَارِحِ	مُكَلِّبِينَ	تُعَلِّمُونَهُنَّ	مِمَّا	عَلَّمَكُمُ	اللَّهُ
شکاری جانوروں سے	شکار پر دوڑاتے ہوئے	تم سکھاتے ہو انہیں	(اس سے جو)	سکھایا تمہیں	اللہ (نے)

تم نے شکار پر دوڑاتے ہوئے شکار کرنا سکھادیا ہے۔ تم انہیں وہ سکھاتے ہو جس کی اللہ نے تمہیں تعلیم دی ہے

۱۔ اس سے معلوم ہوا کہ صرف اسلام اللہ عزوجل کو پسند ہے یعنی جو دین محمدی کی صورت میں اب موجود ہے، باقی سب دین اب ناقابل قبول ہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اسلام کو چھوڑ کر کوئی لاکھوں نیکیاں کرے خدا عزوجل کو پیارا نہیں کیونکہ اسلام جڑ ہے اور اعمال شاخیں اور پتے اور جڑ کاٹ جانے کے بعد شاخوں اور پتوں کو پانی دینا بے کار ہے۔ ۲۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب کھانے پینے کو کوئی حلال چیز میسر نہ آئے اور بھوک پیاس کی شدت سے جان پر بن جائے تو اس وقت جان بچانے کے لئے بقدر ضرورت کھانے پینے کی اجازت ہے اور ضرورت اسی قدر کھانے سے پوری ہو جاتی ہے جس سے خطرہ جان کا تار ہے۔



## فَكُلُوا مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَادْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ

فَكُلُوا	مِمَّا	أَمْسَكْنَ	عَلَيْكُمْ	وَ	ادْكُرُوا <sup>(۱)</sup>	اسْمَ اللَّهِ
تو کھاؤ	(اس شکار) سے جو	وہ روک دیں	تمہارے اوپر	اور	(چھوڑتے وقت) ذکر کرو	اللہ کا نام

تو اس میں سے کھاؤ جو وہ شکار کر کے تمہارے لئے روک دیں اور (شکاری جانور کو چھوڑتے وقت) اس پر اللہ کا نام

## عَلَيْهِ ۝ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۖ إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ۝

عَلَيْهِ	وَ	اتَّقُوا	اللَّهُ	إِنَّ	اللَّهُ	سَرِيعُ الْحِسَابِ ۝
اس (شکاری جانور) پر	اور	ڈرتے رہو	اللہ (سے)	بیشک	اللہ	جلد حساب لینے والا ہے

لو اور اللہ سے ڈرتے رہو بیشک اللہ بہت جلد حساب لینے والا ہے ۝

## الْيَوْمَ أُحِلَّ لَكُمْ الطَّيِّبُ ۖ وَطَعَامُ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ

الْيَوْمَ	أُحِلَّ	لَكُمْ	الطَّيِّبُ	وَ	طَعَامُ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ <sup>(۲)</sup>
آج	حلال کر دی گئیں	تمہارے لئے	پاک چیزیں	اور	ان لوگوں کا کھانا جنہیں کتاب دی گئی

آج تمہارے لئے پاک چیزیں حلال کر دی گئیں اور اہل کتاب کا کھانا

## حِلِّ تَكْمٌ ۖ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ تَكْمٌ ۚ وَ

حِلٌّ	تَكْمٌ	وَ	طَعَامُكُمْ	حِلٌّ	تَكْمٌ	وَ
حلال ہے	تمہارے لئے	اور	تمہارا کھانا	حلال ہے	ان کے لئے	اور

تمہارے لئے حلال ہے اور تمہارا کھانا ان کے لئے حلال ہے اور

## الْمُحْصَنَاتُ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ

الْمُحْصَنَاتُ	مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ	وَ	الْمُحْصَنَاتُ	مِنَ
(تمہارے لئے حلال کی گئیں) پاکدامن عورتیں	ایمان والیوں سے	اور	پاکدامن عورتیں	سے

پاکدامن مسلمان عورتیں اور جن لوگوں کو تم سے پہلے کتاب دی گئی

۱۔ خلاصہ یہ ہے کہ شکار پر چھوڑے ہوئے جانور کا شکار چند شرطوں سے حلال ہے۔ (۱) شکاری جانور مسلمان یا کتابی کا ہو اور سکھا یا ہو۔ (۲) اس نے شکار کو زخم لگا کر مارا ہو۔ (۳) شکاری جانور پسیم اللہ آنکھ کھڑا کر چھوڑا گیا ہو۔ (۴) اگر شکاری کے پاس شکار زندہ پہنچا ہو تو اس کو پسیم اللہ آنکھ کھڑا کر زخم کرے اگر ان شرطوں میں سے کوئی شرط نہ پائی گئی تو حلال نہ ہو گا۔ ۲۔ اہل کتاب کا ذکر کیا ہو جانور بھی مسلمانوں کیلئے حلال ہے لیکن یہ یاد رکھنا نہایت ضروری ہے کہ ان اہل کتاب کا ذکر حلال ہے جو اہل کتاب ہوں، موجودہ زمانے میں عیسائیوں کی بہت بڑی تعداد دہریہ اور خدا کے منکر ہو چکے ہیں لہذا ان کا ذکر حلال نہیں۔



الَّذِينَ أَوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ إِذَا آتَيْتُمُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ

الَّذِينَ أَوْتُوا الْكِتَابَ <sup>(۱)</sup>	مِنْ قَبْلِكُمْ	إِذَا	آتَيْتُمُوهُنَّ	أُجُورَهُنَّ
ان لوگوں کی جنہیں کتاب دی گئی	تم سے پہلے	جب	تم دو انہیں	ان کے مہر

ان کی پاکدامن عورتیں (تمہارے لئے حلال کر دی گئیں) جبکہ تم ان سے نکاح کرتے ہوئے

مُحْصِنِينَ غَيْرِ مُسْفِحِينَ وَلَا مُتَّخِذِي

مُحْصِنِينَ	غَيْرِ مُسْفِحِينَ	و	لَا مُتَّخِذِي
نکاح کرنے والے (ہوں)	نہ کہ بدکاری کرنے والے (ہوں)	اور	نہ بنانے والے (ہوں)

انہیں ان کے مہر دو، نہ زنا کرتے ہوئے اور نہ انہیں پوشیدہ آشنا

أَخْدَانٍ<sup>ط</sup> وَمَنْ يَكْفُرْ بِالْإِيمَانِ فَقَدْ حَبِطَ

أَخْدَانٍ	و	مَنْ	يَكْفُرْ	بِالْإِيمَانِ	فَقَدْ	حَبِطَ
چھپے آشنا، خفیہ دوست	اور	جو	کافر ہو جائے	ایمان سے (پھر کر)	تو بیشک	برباد ہو گیا

بناتے ہوئے اور جو ایمان سے پھر کر کافر ہو جائے تو اس کا

عَمَلُهُ<sup>ح</sup> وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَسِرِينَ<sup>ع</sup> يَا أَيُّهَا الَّذِينَ

عَمَلُهُ	و	هُوَ	فِي الْآخِرَةِ	مِنَ الْخَسِرِينَ <sup>ع</sup>	يَا أَيُّهَا	الَّذِينَ
اس کا عمل	اور	وہ	آخرت میں	خسارہ پانے والوں سے (ہو گا)	اے	وہ لوگو جو

ہر عمل برباد ہو گیا اور وہ آخرت میں خسارہ پانے والوں میں ہو گا ○ اے ایمان

أَمْنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَ

أَمْنُوا	إِذَا	قُمْتُمْ	إِلَى الصَّلَاةِ	فَاغْسِلُوا	وُجُوهَكُمْ	و
ایمان لائے	جب	تم کھڑے ہونے لگو	نماز کی طرف	تو دھولو	اپنے چہرے	اور

والو! جب تم نماز کی طرف کھڑے ہونے لگو تو اپنے چہروں کو اور

۱..... اہل کتاب کی عورتوں سے نکاح حلال ہے لیکن اس میں بھی یہ شرط ہے کہ وہ واقعی اہل کتاب ہوں، وہر یہ نہ ہوں جیسے آج کل بہت سے ایسے بھی ہیں اور یہ اجازت بھی دارالاسلام میں رہنے والی ذمیہ اہل کتاب عورت کے ساتھ ہے۔ موجودہ زمانے میں جو اہل کتاب ہیں یہ جڑی ہیں اور حریہ اہل کتاب کے ساتھ نکاح کرنا کفر و تحریک ہے۔ نیز ایک اور اہم مسئلہ یہ ہے کہ یہ اجازت صرف مسلمان مردوں کو ہے مسلمان عورت کا نکاح کتابی مرد سے قطعی حرام ہے۔



أَيِّدِيكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلُكُمْ

أَيِّدِيكُمْ	إِلَى الْمَرَافِقِ <sup>(۱)</sup>	وَ	امْسَحُوا	بِرُءُوسِكُمْ	وَ	أَرْجُلُكُمْ
اپنے ہاتھ	کہنیوں تک	اور	مسح کرو	اپنے سروں کا	اور	اپنے پاؤں (دھولو)

اپنے ہاتھ کہنیوں تک دھولو اور سروں کا مسح کرو اور ٹخنوں تک پاؤں

إِلَى الْكَعْبَيْنِ<sup>ط</sup> وَإِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا<sup>ط</sup> وَإِنْ كُنْتُمْ

إِلَى الْكَعْبَيْنِ <sup>(۲)</sup>	وَ	إِنْ كُنْتُمْ	جُنُبًا	فَاطَّهَّرُوا	وَ	إِنْ كُنْتُمْ
ٹخنوں تک	اور	اگر تم ہو	ناپاکی کی حالت میں	تو خوب پاک ہو جاؤ	اور	اگر تم ہو

دھولو اور اگر تم بے غسل ہو تو خوب پاک ہو جاؤ اور اگر تم

مَرَضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِّنْكُم مِّنَ الْغَايِطِ

مَرَضَىٰ	أَوْ	عَلَىٰ سَفَرٍ	أَوْ	جَاءَ	أَحَدٌ	مِّنْكُمْ	مِّنَ الْغَايِطِ
مریض، بیمار	یا	سفر پر (ہو)	یا	آئے	کوئی ایک	تم میں سے	تضائے حاجت سے

بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی بیت الخلاء سے آیا ہو

أَوْ لِمَسْتُمِ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَسَّؤُوا صَعِيدًا طَيِّبًا

أَوْ	لِمَسْتُمِ	النِّسَاءَ	فَلَمْ تَجِدُوا	مَاءً	فَتَيَسَّؤُوا	صَعِيدًا طَيِّبًا
یا	تم نے صحبت کی ہو	عورتوں (سے)	پس تم نہ پاؤ	پانی	تو تیمم کر لو	پاک مٹی (سے)

یا تم نے عورتوں سے صحبت کی ہو اور ان صورتوں میں پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی سے تیمم کر لو

فَامْسَحُوا بِوُجُوْهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ مِنْهُ<sup>ط</sup> مَا يُرِيدُ اللَّهُ

فَامْسَحُوا	بِوُجُوْهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ	مِنْهُ	مَا يُرِيدُ	اللَّهُ
تو مسح کر لو	اپنے چہروں اور ہاتھوں کا	اس (مٹی) سے	نہیں چاہتا	اللہ

تو اپنے چہروں اور ہاتھوں کا اس سے مسح کر لو۔ اللہ نہیں چاہتا کہ

۱..... اس آیت میں وضو کے فرائض، غسل اور تیمم کے چند احکام بیان کئے گئے ہیں، ان سے متعلق تفصیلی معلومات حاصل کرنے کے لئے فقہی کتابوں جیسے بہار شریعت اور نماز کے احکام وغیرہ کا مطالعہ فرمائیں۔

۲..... جہاں دھونے کا حکم ہے وہاں دھونا ہی ضروری ہے وہاں مسح نہیں کر سکتے جیسے پاؤں کو دھونا ہی ضروری ہے مسح کرنے کی اجازت نہیں، ہاں اگر موزے پہنے ہوں تو اس کی شرائط پائے جانے کی صورت میں موزوں پر مسح کر سکتے ہیں کہ یہ احادیث مشہورہ سے ثابت ہے۔

حالت جنابت میں غسل کرنے کا حکم  
تیمم کے اسباب اور اس کا طریقہ

امت محمدیہ پر اللہ تعالیٰ  
کا فضل و احسان



لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ حَرَجٍ وَلَكِنْ يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ

لِيَجْعَلَ	عَلَيْكُمْ	مِنْ حَرَجٍ	وَلَكِنْ	يُرِيدُ	لِيُطَهِّرَكُمْ
وہ بنائے	تمہارے اوپر	کوئی حرج	اور	لیکن	وہ چاہتا ہے

تم پر کچھ تنگی رکھے لیکن وہ یہ چاہتا ہے کہ تمہیں خوب پاک کر دے

وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ٦ وَادْكُرُوا

وَلِيُتِمَّ	نِعْمَتَهُ	عَلَيْكُمْ	لَعَلَّكُمْ	تَشْكُرُونَ ٦	وَادْكُرُوا
اور	اپنی نعمت	تمہارے اوپر	تاکہ تم	شکر ادا کرو	یاد کرو

اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دے تاکہ تم شکر ادا کرو ۶ اور

نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَمِيثَاقَهُ الَّذِي وَاثَقَكُمْ

نِعْمَةَ اللَّهِ (۱)	عَلَيْكُمْ	و	مِيثَاقَهُ	الَّذِي	وَاثَقَكُمْ
اللہ کی نعمت، احسان	اپنے اوپر	اور	اس کا پختہ عہد	جو	اس نے لیا تم سے

اپنے اوپر اللہ کا احسان اور اس کا وہ عہد یاد کرو جو اس نے تم سے لیا تھا

بِهِ ۱ اِذْ قُلْتُمْ سَبْعًا وَاطَّعْنَا

بِهِ ۱	اِذْ	قُلْتُمْ	سَبْعًا	وَاطَّعْنَا	اِتَّقُوا
اس کے ساتھ	جب	تم نے کہا	ہم نے سنا	اور	ہم نے اطاعت کی

جب تم نے کہا: ہم نے سنا اور مانا اور اللہ سے

اللَّهُ ۱ اِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۱۰ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا

اللَّهُ	اِنَّ	اللَّهُ	عَلِيمٌ	بِذَاتِ الصُّدُورِ ۱۰	يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا
اللہ (سے)	بیشک	اللہ	جاننے والا	دلوں والی بات (کو)	اے وہ لوگو جو ایمان لائے

ڈرو۔ بیشک اللہ دلوں کی بات جانتا ہے ۱۰ اے ایمان والو!

۱۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی نعمت سے مراد بیعت عقبہ یا بیعت رضوان ہے اور اس سے معلوم ہوا: (۱) انسان ہر نیکی رب عَزَّوَجَلَّ کی توفیق سے کرتا ہے لہذا اس پر فخر نہ کرے بلکہ رب کریم عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرے۔ (۲) بیعت عقبہ اور بیعت رضوان والے سارے صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مقبول بندے ہیں جنہیں اُس بیعت کا شرف بخش گیا۔ اُسی بیعت کو یہاں نعمت قرار دیا گیا ہے۔

بیعت عقبہ اور بیعت رضوان کے موقع پر کیا جانے والا عہد یاد کرنے کا حکم

ہر حال عدل و انصاف پر قائم رہنے اور ناراضی نہ کرنے کا حکم



## كُونُوا قَوْمِينَ لِلَّهِ شُهَدَاءَ بِالْقِسْطِ وَ

كُونُوا	قَوْمِينَ	لِلَّهِ	شُهَدَاءَ	بِالْقِسْطِ <sup>(۱)</sup>	وَ
ہو جاؤ	خوب قائم رہنے والے	اللہ کے لئے	گواہی دینے والے	انصاف کے ساتھ	اور

انصاف کے ساتھ گواہی دیتے ہوئے اللہ کے حکم پر خوب قائم ہو جاؤ اور

## لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَا نَقَوْمٍ عَلَىٰ أَلَّا تَعْدِلُوا ۖ اِعْدِلُوا ۖ هُوَ

لَا يَجْرِمَنَّكُمْ	شَنَا نَقَوْمٍ	عَلَىٰ	أَلَّا تَعْدِلُوا	اِعْدِلُوا	هُوَ
نہ ابھارے تمہیں	کسی قوم کی دشمنی، بغض	(اس) پر	کہ تم انصاف نہ کرو	انصاف کرو	وہ

تمہیں کسی قوم کی عداوت اس پر نہ ابھارے کہ تم انصاف نہ کرو (بلکہ) انصاف کرو، یہ

## أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۖ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ

أَقْرَبُ	لِلتَّقْوَىٰ	وَ	اتَّقُوا	اللَّهُ	إِنَّ	اللَّهُ	خَبِيرٌ
زیادہ قریب ہے	پرہیز گاری کے	اور	ڈرو	اللہ (سے)	بیشک	اللہ	خبردار (ہے)

پرہیز گاری کے زیادہ قریب ہے اور اللہ سے ڈرو، بیشک اللہ تمہارے

## بِمَا تَعْمَلُونَ ۖ ۝۸ وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا

بِمَا	تَعْمَلُونَ ۝۸	وَعَدَ	اللَّهُ	الَّذِينَ	آمَنُوا
(اس) سے جو	تم کرتے ہو	وعدہ فرمایا	اللہ (نے)	ان لوگوں سے جو	ایمان لائے

تمام اعمال سے خبردار ہے ۝ اللہ نے ایمان والوں

## وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ ۖ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ ۖ ۝۹ وَ

وَ	عَمِلُوا	الصَّالِحَاتِ <sup>(۲)</sup>	لَهُمْ	مَغْفِرَةٌ	وَ	أَجْرٌ عَظِيمٌ ۝۹	وَ
اور	انہوں نے عمل کئے	اچھے، نیک	ان کے لئے	بخشش	اور	بڑا ثواب	اور

اور اچھے عمل کرنے والوں سے وعدہ فرمایا ہے کہ ان کے لئے بخشش اور بڑا ثواب ہے ۝ اور

۱۔ اس آیت مبارکہ میں بطور خاص گواہی دینے کے معاملے میں عدل و انصاف سے کام لینے کا حکم فرمایا گیا ہے اور یہ بھی فرمایا گیا کہ کسی سے عداوت و دشمنی تمہیں عدل کے تقاضوں سے نہ ہٹا سکے۔ یہ دین اسلام کی عظیم الشان تعلیمات میں سے ایک اعلیٰ تعلیم ہے۔

۲۔ اچھے اعمال سے مراد ہر وہ عمل ہے جو خدائے الہی کا سبب ہے۔ اس میں قرآن و واجبات، سنتیں، مستحبات، جائی مالی عبادتیں، حقوق اللہ اور حقوق العباد وغیرہ سب داخل ہیں۔



الَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ⑩					
الَّذِينَ	كَفَرُوا	وَ	كَذَّبُوا	بِآيَاتِنَا	أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ⑩
وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	اور	جھٹلایا	ہماری آیتوں کو	یہ لوگ جہنم والے (ہیں)
جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہی دوزخ والے ہیں ○					
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ هُمْ					
يَا أَيُّهَا	الَّذِينَ	آمَنُوا	اذْكُرُوا	نِعْمَتَ اللَّهِ	عَلَيْكُمْ
اے	وہ لوگ جو	ایمان لائے	یاد کرو	اللہ کی نعمت	اپنے اوپر
اے ایمان والو! اپنے اوپر اللہ کا احسان یاد کرو جب ایک قوم نے					
قَوْمٌ أَنْ يَبْسُطُوا إِلَيْكُمْ أَيْدِيَهُمْ فَكَفَّ					
قَوْمٌ	أَنْ	يَبْسُطُوا	إِلَيْكُمْ	أَيْدِيَهُمْ	فَكَفَّ ⑪
ایک قوم (نے)	کہ	پھیلائیں، دراز کریں	تمہاری طرف	اپنے ہاتھ	تو (اللہ نے) روک دیے
ارادہ کیا کہ تمہاری طرف اپنے ہاتھ دراز کریں تو اللہ نے					
أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ					
أَيْدِيَهُمْ	عَنْكُمْ	وَ	اتَّقُوا	اللَّهَ	وَ
ان کے ہاتھ	تم سے	اور	ڈرو	اللہ (سے)	اور
ان کے ہاتھ تم پر سے روک دیئے اور اللہ سے ڈرو اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر					
الْمُؤْمِنُونَ ⑪ وَلَقَدْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَءِيلَ					
الْمُؤْمِنُونَ ⑪	وَ	لَقَدْ	أَخَذَ	اللَّهُ	مِيثَاقَ
ایمان والے	اور	ضرور بیشک	لیا	اللہ (نے)	عہد
بھروسہ کرنا چاہئے ○ اور بیشک اللہ نے بنی اسرائیل سے عہد لیا اور					

کفار کے شر سے بچنا نعمت الہی ہے

بنی اسرائیل سے لیا گیا ایک عہد اور اسے پورا کرنے والوں کی جزاء

① اس آیت سے معلوم ہوا کہ دائمی جہنمی صرف کافر ہیں جبکہ مسلمان ہمیشہ کے لئے جہنم میں نہ رہیں گے۔

② اس سے معلوم ہوا کہ کفار کے دل میں مسلمانوں کی بیعت ڈال دینا یا ان کے مقابلے میں مسلمانوں کے دل میں ہمت و جرأت پیدا فرما دینا، یا کفار کی تدبیروں سے مسلمانوں کو بچالینا اللہ تعالیٰ کا خاص کرم ہے۔



## بَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيبًا ۖ وَقَالَ اللَّهُ

بَعَثْنَا	مِنْهُمْ	اثْنَيْ عَشَرَ	نَقِيبًا	وَ	قَالَ	اللَّهُ
ہم نے قائم کئے، مقرر کیے	ان میں سے	بارہ	نقیب، سردار	اور	فرمایا	اللہ (نے)

ہم نے ان میں بارہ سردار قائم کیے اور اللہ نے فرمایا:

## إِنِّي مَعَكُمْ ۖ لَئِنْ أَقَمْتُمُ الصَّلَاةَ وَآتَيْتُمُ الزَّكَاةَ

إِنِّي	مَعَكُمْ	لَئِنْ	أَقَمْتُمُ	الصَّلَاةَ	وَ	آتَيْتُمُ	الزَّكَاةَ
بیشک میں	تمہارے ساتھ (ہوں)	ضرور اگر	تم قائم کرو	نماز	اور	ادا کرو	زکوٰۃ

بیشک میں تمہارے ساتھ ہوں۔ اگر تم نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دیتے رہو

## وَأَمَنْتُمْ بِرُسُلِي وَعَرِّضْتُمْ لَهُمْ وَاقْرَضْتُمْ اللَّهَ

وَأَمَنْتُمْ	بِرُسُلِي	وَعَرِّضْتُمْ	لَهُمْ	وَ	أَقْرَضْتُمْ	اللَّهُ
اور ایمان لاؤ	میرے رسولوں پر	اور	تعظیم کرو ان کی	اور	قرض دو	اللہ (کو)

اور میرے رسولوں پر ایمان لاؤ اور ان کی تعظیم کرو اور اللہ کو

## قَرْضًا حَسَنًا ۚ لَّا يَكْفُرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَلَا دُخِلَتْكُمْ

قَرْضًا حَسَنًا	لَّا يَكْفُرَنَّ	عَنْكُمْ	سَيِّئَاتِكُمْ	وَ	لَا دُخِلَتْكُمْ
قرض حسن	ضرور میں مٹا دوں گا	تم سے	تمہارے گناہ	اور	ضرور داخل کروں گا تمہیں

قرض حسن دو تو بیشک میں تم سے تمہارے گناہ مٹا دوں گا اور ضرور تمہیں

## جَنَّتْ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۖ فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذَلِكَ

جَنَّتْ	تَجْرِي	مِنْ تَحْتِهَا	الْأَنْهَارُ	فَمَنْ	كَفَرَ	بَعْدَ ذَلِكَ
باغات (میں)	بہتی ہیں	ان کے نیچے	نہریں	تو جو	کفر کرے	اس کے بعد

ان باغوں میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں تو اس (عہد) کے بعد

۱..... اس آیت میں رسولوں پر ایمان لانے کے ساتھ ان کی تعظیم کا حکم دیا گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تعظیم اہم ترین فرائض میں سے ہے۔

۲..... یہاں قرض حسن سے زکوٰۃ کے علاوہ صدقات مراد ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ صرف زکوٰۃ دینے پر ہی قناعت نہ کی جائے بلکہ اس کے علاوہ نفلی صدقات بھی دینے رہنا چاہئے۔



نبی اکرمؐ کی بد اعمالیاں اور ان کی دینی سزا

مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ ۱۲ فَبِمَا نَقُضِهِمْ مِيثَاقَهُمْ					
مِنْكُمْ	فَقَدْ	ضَلَّ	سَوَاءَ السَّبِيلِ ۱۲	فَبِمَا نَقُضِهِمْ مِيثَاقَهُمْ	(۱)
تم میں سے	تو بیشک	وہ بھٹک گیا	سیدھے راستے (سے)	تو ان کے اپنا عہد توڑنے کے سبب	
تم میں سے جس نے کفر کیا تو وہ ضرور سیدھی راہ سے بھٹک گیا ○ تو ان کے عہد توڑنے کی وجہ سے					
لَعْنَهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوبَهُمْ قُصِيَّةً يُحَرِّفُونَ					
لَعْنَهُمْ	وَ	جَعَلْنَا	قُلُوبَهُمْ	قُصِيَّةً	يُحَرِّفُونَ
ہم نے لعنت کی ان پر	اور	ہم نے کر دیئے	ان کے دل	سخت	وہ بدل دیتے ہیں
ہم نے ان پر لعنت کی اور ان کے دل سخت کر دیئے۔ وہ					
الْكَلِمَ عَنْ مَوَاضِعِهِ ۚ وَنَسُوا حَظًّا مِمَّا ذُكِّرُوا					
الْكَلِمَ	عَنْ مَوَاضِعِهِ ۚ	وَ	نَسُوا	حَظًّا	مِمَّا ذُكِّرُوا
کلمات (کو)	ان کی جگہوں سے	اور	انہوں نے بھلا دیا	بڑا حصہ (اس) کا جو	انہیں نصیحت کی گئی
اللہ کی باتوں کو ان کے مقامات سے بدل دیتے ہیں اور انہوں نے ان نصیحتوں کا بڑا حصہ بھلا دیا جو انہیں کی گئی تھیں					
بِهِ ۚ وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلَى خَائِنَةٍ مِنْهُمْ إِلَّا					
بِهِ ۚ	وَ	لَا تَزَالُ	تَطَّلِعُ	عَلَى خَائِنَةٍ مِنْهُمْ	إِلَّا
اس کے ساتھ	اور	بیشک	تم مطلع ہوتے رہو گے	ان کی طرف سے کسی خیانت پر	مگر
اور تم ان میں سے چند ایک کے علاوہ سب کی کسی نہ کسی خیانت پر مطلع ہوتے					
قَلِيلًا مِّنْهُمْ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ ۚ إِنَّ اللَّهَ يَحِبُّ					
قَلِيلًا مِّنْهُمْ	فَاعْفُ	عَنْهُمْ	وَ	اصْفَحْ	إِنَّ اللَّهَ يَحِبُّ
ان میں سے تھوڑے	تو معاف کر دو	ان سے (انہیں)	اور	درگزر کرو	بیشک اللہ پسند فرماتا ہے
رہو گے تو انہیں معاف کر دو اور ان سے درگزر کرو بیشک اللہ احسان کرنے والوں سے					

خیانت کرنا نبی اکرمؐ کی تحریریت کی عادت ہے

مغفور گنہگار کا حکم

۱..... اس سے معلوم ہوا کہ وعدہ خلافی کرنا اور عہد توڑ دینا بہت بڑا جرم ہے، اس کی وجہ سے بندہ رحمت الہی سے دور اور دل کی سختی کا شکار ہو جاتا ہے۔



## الْمُحْسِنِينَ ۱۳ وَمَنِ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّا نَصْرَى

الْمُحْسِنِينَ ۱۳ (۱)	وَ	مَنِ الَّذِينَ	قَالُوا	إِنَّا	نَصْرَى
احسان کرنے والوں (کو)	اور	ان لوگوں سے جنہوں نے	کہا	ہم نصاریٰ ہیں	

محبت فرماتا ہے ○ اور جنہوں نے دعویٰ کیا کہ ہم نصاریٰ ہیں

## أَخَذْنَا مِيثَاقَهُمْ فَنَسُوا حَظًّا مِمَّا ذُكِّرُوا

أَخَذْنَا	مِيثَاقَهُمْ	فَنَسُوا	حَظًّا	مِمَّا	ذُكِّرُوا
ہم نے لیا	ان سے عہد	تو انہوں نے بھلا دیا	بڑا حصہ	(اس میں) سے جو	انہیں نصیحت کی گئی

ان سے ہم نے عہد لیا تو وہ ان نصیحتوں کا بڑا حصہ بھلا بیٹھے جو انہیں

## بِهِ ۖ فَأَعْرَيْتَابِيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ

بِهِ	فَأَعْرَيْتَابِيْنَهُمُ	الْعَدَاوَةَ	وَالْبَغْضَاءَ (۲)
اس کے ساتھ	تو ہم نے ڈال دی	ان کے درمیان	عداوت، دشمنی اور بغض

کی گئی تھی تو ہم نے ان کے درمیان قیامت کے دن تک کے لئے دشمنی اور بغض

## إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ ۖ وَسَوْفَ يُنَبِّئُهُمُ اللَّهُ بِمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ ۱۴

إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ	وَسَوْفَ يُنَبِّئُهُمُ	اللَّهُ	بِمَا	كَانُوا يَصْنَعُونَ ۱۴
قیامت کے دن تک	اور	عنقریب خبر دے گا انہیں	اللہ	(اس کی جو کچھ وہ کرتے تھے

ڈال دیا اور عنقریب اللہ انہیں بتا دے گا جو کچھ وہ کرتے تھے ○

## يَا أَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ جَاءَكُمْ رَسُولُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ

يَا أَهْلَ الْكِتَابِ	قَدْ	جَاءَكُمْ	رَسُولُنَا	يُبَيِّنُ	لَكُمْ
اے اہل کتاب	بیشک	آیا تمہارے پاس	ہمارا رسول	وہ ظاہر کرتا ہے	تمہارے لئے (تم پر)

اے اہل کتاب! بیشک تمہارے پاس ہمارے رسول تشریف لائے، وہ تم پر بہت سی

۱..... معافی دینا اور درگزر کرنا وہ عظیم عمل ہے جس سے بندہ اللہ تعالیٰ کا پیارا بن سکتا ہے۔

۲..... جب عیسائیوں نے اللہ تعالیٰ کی کتاب انجیل پر عمل کرنا ترک کر دیا، رسولوں کی نافرمانی کی، فرائض ادا نہ کئے اور حدودِ الہی کی پرواہ نہ کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کے درمیان بغض و عداوت ڈال دی، جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ یہ فرقوں میں بٹ گئے اور ایک دوسرے کو تباہ کرنے لگے۔ ماضی قریب کی تاریخ سے واقف کار بخوبی جانتے ہیں کہ دوعالمی عظیم جنگیں اور ان کی تباہیاں انہی لوگوں کی وجہ سے ہوئیں۔



## كَثِيرًا مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُونَ مِنَ الْكِتَابِ وَيَعْفُوا

كَثِيرًا	مِمَّا	كُنْتُمْ تُخْفُونَ	مِنَ الْكِتَابِ	وَ	يَعْفُوا
بہت سی	(ان چیزوں) سے جو	تم چھپاتے تھے	کتاب سے	اور	درگزر کر دیتا ہے

وہ چیزیں ظاہر فرماتے ہیں جو تم نے (اللہ کی) کتاب سے چھپاؤالی تھیں اور بہت سی

## عَنْ كَثِيرٍ ۖ قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ ۝۱۵

عَنْ كَثِيرٍ	قَدْ	جَاءَكُمْ	مِنَ اللَّهِ	نُورٌ (۱)	وَ	كِتَابٌ مُبِينٌ ۝۱۵
بہت (سی چیزوں) سے	بیشک	آیا تمہارے پاس	اللہ کی طرف سے	نور	اور	روشن کتاب

معاف فرمادیتے ہیں، بیشک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آگیا اور ایک روشن کتاب ۝

## يَهْدِي بِهِ اللَّهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهُ

يَهْدِي	بِهِ (۲)	اللَّهُ	مَنِ	اتَّبَعَ	رِضْوَانَهُ
ہدایت دیتا ہے	اس کے ذریعے	اللہ	(اسے) جو	تابع ہو جائے	اس کی مرضی (کا)

اللہ اس کے ذریعے اسے سلامتی کے راستوں کی ہدایت دیتا ہے جو اللہ کی مرضی کا

## سُبُلَ السَّلَامِ وَيُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ

سُبُلَ السَّلَامِ	وَ	يُخْرِجُهُم	مِّنَ الظُّلُمَاتِ	إِلَى النُّورِ
سلامتی کے راستوں (کی)	اور	نکالتا ہے انہیں	تاریکیوں سے	روشنی کی طرف

تابع ہو جائے اور انہیں اپنے حکم سے تاریکیوں سے روشنی کی طرف

## بِإِذْنِهِ وَيَهْدِيهِمْ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۝۱۶ لَقَدْ

بِإِذْنِهِ	وَ	يَهْدِيهِمْ	إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۝۱۶	لَقَدْ
اپنے حکم سے	اور	ہدایت دیتا ہے انہیں	سیدھے راستے کی طرف	ضرور بیشک

لے جاتا ہے اور انہیں سیدھی راہ کی طرف ہدایت دیتا ہے ۝ بیشک

۱..... اس آیت میں لفظ ”نور“ سے مراد سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ مبارک ہے۔ مزید تفصیل تفسیر صراطِ الجہان، ج 2، ص 400 پر ملاحظہ فرمائیں۔

۲..... بعض مفسرین کے نزدیک یہاں ”بہ“ کی ضمیر سے قرآن مجید مراد ہے اور بعض کے نزدیک اس سے سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی مراد ہیں۔ دوسری صورت میں آیت کا معنی یہ بنے گا کہ اللہ تعالیٰ حضور پر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ذریعے ہدایت عطا فرماتا ہے۔



كَفَرَالَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ ۖ قُلْ

كَفَرُ	الَّذِينَ	قَالُوا	إِنَّ	اللَّهِ <sup>(۱)</sup>	هُوَ	الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ	قُلْ
کافر ہو گئے	وہ لوگ جو جنہوں نے	کہا	بیشک	اللہ	وہ	مریم کا بیٹا مسیح (ہے)	تم کہو

وہ لوگ کافر ہو گئے جنہوں نے کہا کہ اللہ ہی مسیح بن مریم ہے۔ تم فرما دو:

فَمَنْ يَمْلِكُ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا إِنْ أَرَادَ أَنْ يُهْلِكَ

فَمَنْ	يَمْلِكُ	مِنَ اللَّهِ	شَيْئًا	إِنْ	أَرَادَ	أَنْ	يُهْلِكَ
تو کون	طاقت رکھتا ہے	اللہ سے (بچانے کی)	کچھ	اگر	وہ ارادہ کرے	کہ	ہلاک کر دے

اگر اللہ مسیح بن مریم کو اور اس کی ماں اور تمام زمین والوں کو

الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ وَأُمَّهُ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ۖ وَ

الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ	وَأُمُّهُ	وَمَنْ	فِي الْأَرْضِ	جَمِيعًا	وَأَمْرُ
مریم کے بیٹے مسیح	اس کی ماں	اور	زمین میں (ہیں)	سب (کو)	اور

ہلاک کرنے کا ارادہ فرمائے تو کون ہے جو اللہ سے بچانے کی طاقت رکھتا ہے؟ اور

لِلَّهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۚ

لِلَّهِ	مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	وَمَا	بَيْنَهُمَا
اللہ کے لئے	آسمانوں اور زمین کی بادشاہت	اور	جو کچھ ان کے درمیان (ہے)

آسمانوں اور زمین کی اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کی بادشاہت اللہ ہی کے لئے ہے۔

يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝۱۷ وَقَالَتْ

يَخْلُقُ	مَا	يَشَاءُ	وَاللَّهُ	عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ	قَدِيرٌ ۝۱۷	وَقَالَتْ
وہ پیدا کرتا ہے	جو	چاہتا ہے	اللہ	ہر چیز پر	قدرت والا (ہے)	اور کہا

وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور اللہ ہر شے پر قادر ہے ۝ اور

۱..... عیسائیوں کے ایک فرقہ کا یہ عقیدہ ہے کہ (معاذ اللہ) حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام ”اللہ“ ہیں۔ اس آیت میں ان کے عقیدے کی کئی طرح سے تردید کی گئی ہے، جیسے (۱) حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو موت آسکتی ہے، اور جسے موت آسکتی ہے وہ خدا نہیں ہو سکتا۔ (۲) آپ عَلَیْہِ السَّلَام ماں کے شکم سے پیدا ہوئے، اور جو پیدا ہو کر عدم سے وجود میں آئے وہ اللہ نہیں ہو سکتا۔ (۳) اللہ تعالیٰ تمام آسمانی اور زمینی چیزوں کا مالک ہے اور ہر چیز اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کی عہدیت میں ہے، اور حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام بھی اللہ تعالیٰ کے بندہ ہونے کا اقرار کرتے ہیں جبکہ اگر وہ خدا ہوتے تو خدا کے بندہ ہونے کا اقرار نہ کرتے۔ =



الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى نَحْنُ أَبْنَاءُ اللَّهِ وَأَحِبَّاؤُهُ قُلْ

الْيَهُودُ	وَالنَّصَارَى	نَحْنُ	أَبْنَاءُ اللَّهِ <sup>(۱)</sup>	وَالْ	أَحِبَّاؤُهُ <sup>(۲)</sup>	قُلْ
یہودیوں	اور عیسائیوں (نے)	ہم ہیں	اللہ کے بیٹے	اور	اس کے پیارے	تم کہو
یہودیوں اور عیسائیوں نے کہا: ہم اللہ کے بیٹے اور اس کے پیارے ہیں۔ اے حبیب! تم فرما دو:						

قَلِمَ يَعْدِبْكُمْ بِدُنُوبِكُمْ بَلْ أَنْتُمْ بَشَرٌ مِّمَّنْ

قَلِمَ	يَعْدِبْكُمْ	بِدُنُوبِكُمْ	بَلْ	أَنْتُمْ	بَشَرٌ	مِّمَّنْ
پھر کیوں	وہ عذاب دیتا ہے تمہیں	تمہارے گناہوں پر	بلکہ	تم	آدمی (ہو)	(اس مخلوق) سے جو
(اگر ایسا ہے تو) پھر وہ تمہیں تمہارے گناہوں پر عذاب کیوں دیتا ہے؟ بلکہ تم (بھی) اس کی مخلوق میں سے						

خَلَقَ يَغْفِرْ لِمَنْ يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ

خَلَقَ	يَغْفِرْ	لِمَنْ	يَشَاءُ	وَالْ	يُعَذِّبُ	مَنْ
اس نے پیدا کی	وہ مغفرت فرماتا ہے	جس کی	چاہتا ہے	اور	سزا دیتا ہے	جسے
(عام) آدمی ہو۔ وہ جسے چاہتا ہے بخش دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے						

يَشَاءُ وَبِاللَّهِ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا

يَشَاءُ	وَالْ	بِاللَّهِ	مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ	وَالْ	وَمَا
چاہتا ہے	اور	اللہ کے لئے	آسمانوں اور زمین کی سلطنت	اور	جو کچھ
سزا دیتا ہے اور آسمانوں اور زمین اور جو کچھ اس کے درمیان ہے سب کی سلطنت اللہ ہی					

بَيْنَهُمَا وَإِلَيْهِ الْمَصِيرُ<sup>۱۸</sup> يَا أَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ

بَيْنَهُمَا	وَالْ	إِلَيْهِ	الْمَصِيرُ <sup>۱۸</sup>	يَا أَهْلَ الْكِتَابِ	قَدْ
ان کے درمیان (ہے)	اور	اس کی طرف	پھرنا (ہے)	اے اہل کتاب	بیشک
کے لئے ہے اور اسی کی طرف پھرنا ہے ○ اے کتاب والو! بیشک					

(4) اللہ تعالیٰ خالق حقیقی و خالق کائنات ہے، اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام میں الوہیت ہوتی تو آپ علیہ السلام بھی پونہی حقیقی خالق ہوتے۔  
 ۱۔ یہاں بیٹے سے مراد اولاد نہیں کیونکہ وہ لوگ اپنے آپ کو اس معنی میں خدا کا بیٹا نہ کہتے تھے بلکہ اس سے ان کا مطلب یہ تھا کہ ہم خدا اور جن کو ایسے پیارے ہیں جیسے بیٹا باپ کو کیونکہ بیٹا کتنا ہی برا ہو مگر باپ کو پیارا ہوتا ہے، ایسے ہی ہم ہیں۔ ۲۔ معلوم ہوا کہ خود کو اعمال سے بے نیاز جانا یہودیوں اور عیسائیوں کا عقیدہ ہے۔ آج کل بعض جاہل عقیدت مندوں یا نسبت والوں کا یہی عقیدہ ہے، ایسا عقیدہ کفر ہے کیونکہ قرآن کریم نے ہر جگہ ایمان کے ساتھ اعمال صالحہ کا ذکر فرمایا۔

حضرت اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توفیق اور ان کا ذکر اور اس کا ایک مقصد



جَاءَكُمْ رَسُولُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلَى فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ

جَاءَكُمْ	رَسُولُنَا	يُبَيِّنُ	لَكُمْ	عَلَى فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ <sup>(۱)</sup>
آیا تمہارے پاس	ہمارا رسول	ظاہر فرما رہا ہے	تمہارے لئے (تم پر)	رسولوں کی آمد بند ہو جانے پر (آیا)
تمہارے پاس ہمارے رسول تشریف لائے، وہ رسولوں کی تشریف آوری بند ہو جانے کے عرصہ بعد				

أَنْ تَقُولُوا مَا جَاءَنَا نَاصِحٌ بَشِيرٌ وَلَا

أَنْ	تَقُولُوا	مَا جَاءَنَا	مِنْ بَشِيرٍ	وَلَا
تاکہ	تم (نہ) کہو	(کہ) نہیں آیا ہمارے پاس	کوئی خوشخبری دینے والا	اور نہ
تم پر ہمارے احکام ظاہر فرما رہے ہیں تاکہ تم یہ نہ کہو کہ ہمارے پاس تو کوئی خوشخبری دینے والا اور				

نَذِيرٌ فَقَدْ جَاءَكُمْ بَشِيرٌ وَنَذِيرٌ ۖ وَاللَّهُ

نَذِيرٌ	فَقَدْ	جَاءَكُمْ	بَشِيرٌ	وَلَا	نَذِيرٌ	وَاللَّهُ
ڈرسانے والا	تو بیشک	آگیا تمہارے پاس	خوشخبری دینے والا	اور	ڈرسانے والا	اللہ
ڈرسانے والا آیات نہیں تو بیشک تمہارے پاس خوشخبری دینے والا اور ڈرسانے والا تشریف لاپکا اور اللہ						

عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۚ وَإِذْ قَالَ مُوسَى لِقَوْمِهِ لِقَوْمٍ

عَلَى كُلِّ شَيْءٍ	قَدِيرٌ ۚ	وَ	إِذْ	قَالَ	مُوسَى	لِقَوْمِهِ	لِقَوْمٍ
ہر چیز پر	قدرت والا (ہے)	اور	جب	کہا	موسیٰ (نے)	اپنی قوم سے	اے میری قوم
ہر شے پر قادر ہے اور یاد کرو جب موسیٰ نے اپنی قوم سے فرمایا: اے میری قوم!							

إِذْ كُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ جَعَلَ فِيكُمْ أَنْبِيَاءَ وَ

إِذْ كُرُوا	نِعْمَةَ اللَّهِ	عَلَيْكُمْ	إِذْ	جَعَلَ	فِيكُمْ	أَنْبِيَاءَ <sup>(۲)</sup>	وَ
یاد کرو	اللہ کی نعمت، احسان	اپنے اوپر	جب	اس نے بنائے	تم میں	انبیاء	اور
اللہ کا احسان اپنے اوپر یاد کرو جب اس نے تم میں سے انبیاء پیدا فرمائے اور							

۱..... حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے درمیانی زمانے کا نام ”زمانہ فترت“ ہے، یعنی ایسا زمانہ جس میں کوئی نبی نہ ہو۔ اس زمانہ کے لوگوں کو صرف عقیدہ توحید کافی تھا جیسے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے والدین کریمین۔ ۲..... اس سے معلوم ہوا کہ پیغمبروں کی تشریف آوری نعمت ہے جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی قوم کو اس کا ذکر کرنے کا حکم دیا۔ اس سے نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے مبادا مبارک منانے اور اس کا ذکر کرنے کی واضح طور پر دلیل ملتی ہے کہ جب انبیاء بنی اسرائیل علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تشریف آوری کو نعمت سمجھ کر یاد کرنے کا حکم دیا گیا =



جَعَلَكُمْ مُلُوكًا ۖ وَآتَاكُمْ مَا لَمْ يُؤْتِ أَحَدًا مِّنَ الْعَالَمِينَ ۝۲۰

جَعَلَكُمْ	مُلُوكًا (۱)	وَ	آتَاكُمْ	مَا	لَمْ يُؤْتِ	أَحَدًا	مِّنَ الْعَالَمِينَ ۝۲۰
بنایا تمہیں	بادشاہ	اور	عطا کیا تمہیں	وہ جو	نہیں دیا	کسی ایک (کو)	تمام جہانوں سے

تمہیں بادشاہ بنایا اور تمہیں وہ کچھ عطا فرمایا جو سارے جہان میں کسی کو نہ دیا ○

يَقُومُوا دِخُلُوا الْأَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِي كَتَبَ اللَّهُ

يَقُومُوا	ادخلوا	الأرض المقدسة (۲)	التي	كتبت	الله
اے میری قوم	داخل ہو جاؤ	(اس) پاک سرزمین (میں)	جو	لکھ دی ہے	اللہ (نے)

(موسیٰ نے فرمایا: اے میری قوم! اس پاک سرزمین میں داخل ہو جاؤ جو اللہ نے

لَكُمْ وَلَا تَرْتَدُّوا عَلَىٰ أَدْبَارِكُمْ فَتَنْقَلِبُوا خَاسِرِينَ ۝۲۱

لَكُمْ	وَ	لَا تَرْتَدُّوا	عَلَىٰ أَدْبَارِكُمْ	فَتَنْقَلِبُوا	خَاسِرِينَ ۝۲۱
تمہارے لئے	اور	پھر نہ جاؤ	اپنی پیٹھوں پر	تو تم پلٹو گے	خسارہ اٹھانے والے (ہو کر)

تمہارے لئے لکھ دی ہے اور اپنے پیٹھ پیچھے نہ پھرو کہ تم نقصان اٹھاتے ہوئے پلٹو گے ○

قَالُوا يٰمُوسَىٰ إِنَّ فِيهَا قَوْمًا جَبَّارِينَ ۖ وَإِنَّا

قَالُوا	يٰمُوسَىٰ	إِنَّ	فِيهَا	قَوْمًا جَبَّارِينَ	وَ	إِنَّا
انہوں نے کہا	اے موسیٰ	بیشک	(اس سرزمین) میں	بڑی زبردست قوم (ہے)	اور	بیشک

(قوم نے) کہا: اے موسیٰ! اس (سرزمین) میں تو بڑے زبردست لوگ ہیں اور ہم

لَن نَّدْخُلَهَا حَتَّىٰ يَخْرُجُوا مِنْهَا ۚ فَإِن يَخْرُجُوا

لَن نَّدْخُلَهَا	حَتَّىٰ	يَخْرُجُوا	مِنْهَا	فَإِن	يَخْرُجُوا
ہم ہرگز داخل نہ ہوں گے اس میں	یہاں تک کہ	وہ نکل جائیں	اس سے	تو اگر	وہ نکل جائیں

اس میں ہرگز داخل نہ ہوں گے جب تک وہ وہاں سے نکل نہ جائیں، تو اگر وہ وہاں سے

== تو حضور اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تشریف آوری تو اس سے بڑھ کر نعمت ہے۔

۱۔۔۔ اس سے معلوم ہوا کہ حکومت و سلطنت اور اقتدار بھی اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے اور اس کا بھی شکر ادا کرنا چاہئے اور اس کے شکر کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ حکومت و سلطنت اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق چلائی جائے، غریبوں کی مدد کی جائے، لوگوں کے حقوق ادا کئے جائیں، ظلم کا خاتمہ کیا جائے اور ملک کے باشندوں کو امن و سکون کی زندگی گزارنے کے مواقع فراہم کئے جائیں۔ ۲۔۔۔ اس زمین کو مقدس اس لئے کہا گیا کہ وہ انبیاء کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی رہائش گاہ تھی۔ =

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی اس آیت میں کون  
مقدس سرزمین میں داخل ہونے کا حکم

شہر میں داخل ہونے پر بھی اس آیت میں کی برادری



## مِنْهَا فَإِنَّا دَخَلُونَ ﴿٣٢﴾ قَالَ رَاجِلِينَ مِنَ الَّذِينَ

مِنْهَا	فَإِنَّا	دَخَلُونَ ﴿٣٢﴾	قَالَ	رَاجِلِينَ <sup>(۱)</sup>	مِنَ الَّذِينَ
اس سے	تو بیشک ہم	داخل ہونے والے (ہیں)	کہا	دو مردوں (نے)	ان لوگوں سے جو

نکل جائیں تو ہم (شہر میں) داخل ہوں گے ○ اللہ سے ڈرنے والوں میں سے وہ دوسرا

## يَخَافُونَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمَا ادْخُلُوا عَلَيْهِمُ الْبَابَ

يَخَافُونَ	أَنْعَمَ	اللَّهُ	عَلَيْهِمَا	ادْخُلُوا	عَلَيْهِمُ	الْبَابَ
ڈرتے تھے	احسان فرمایا	اللہ (نے)	ان دونوں پر	(کہا) تم داخل ہو جاؤ	ان پر	دروازہ (سے)

جن پر اللہ نے احسان کیا تھا انہوں نے کہا: (شہر کے) دروازے سے ان پر داخل ہو جاؤ

## فَإِذَا دَخَلْتُمُوهُ فَإِنَّكُمْ غُلَبُونَ ۚ وَعَلَى اللَّهِ

فَإِذَا	دَخَلْتُمُوهُ	فَإِنَّكُمْ	غُلَبُونَ	و	عَلَى اللَّهِ
تو جب	تم داخل ہو جاؤ گے اس میں	تو بیشک تم	غالب آنے والے (ہو)	اور	اللہ پر

تو جب تم دروازے میں داخل ہو جاؤ گے تو تم ہی غالب ہو گے اور اگر تم ایمان والے ہو

## فَتَوَكَّلُوا إِن كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿٣٣﴾ قَالُوا يَبُوسَىٰ إِنَّا

فَتَوَكَّلُوا	إِن	كُنْتُمْ	مُؤْمِنِينَ ﴿٣٣﴾	قَالُوا	يَبُوسَىٰ	إِنَّا
تو بھروسہ کرو	اگر	تم ہو	ایمان والے	انہوں نے کہا	اے موسیٰ	بیشک

تو اللہ ہی پر بھروسہ کرو ○ (پھر قوم نے) کہا: اے موسیٰ! بیشک ہم تو

## لَنْ نَدْخُلَهَا أَبَدًا مَّا دَامُوا فِيهَا فَادْهَبْ أَنْتَ وَ

لَنْ نَدْخُلَهَا <sup>(۲)</sup>	أَبَدًا	مَّا دَامُوا	فِيهَا	فَادْهَبْ	أَنْتَ وَ
ہم ہرگز داخل نہ ہوں گے اس میں	کبھی	جب تک وہ ہیں	اس میں	تو جاؤ	آپ اور

وہاں ہرگز کبھی نہیں جائیں گے جب تک وہ وہاں ہیں تو آپ اور

== اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء کرام علیہم السلام کی سکونت سے زمینوں کو بھی شرف حاصل ہوتا ہے اور دوسروں کے لئے باعث برکت ہو جاتی ہیں۔

۱..... یہ دوسرا حضرت کالب بن یوقا اور یوشع بن نون رضی اللہ تعالیٰ عنہما تھے۔

۲..... بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ جہاد میں جانے سے صاف انکار کر دیا جبکہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے سخت مواقع پر بھی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ساتھ نہیں چھوڑا اور ایسا روکھا جواب نہ دیا بلکہ ایسا سب کچھ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر قربان کر دیا۔



## رَبُّكَ فَقَاتِلَا إِنَّا هُنَا قَاعِدُونَ ﴿٢٣﴾ قَالَ

رَبُّكَ	فَقَاتِلَا	إِنَّا	هُنَا	قَاعِدُونَ ﴿٢٣﴾	قَالَ
آپ کا رب	تو دونوں لڑو	بیشک ہم	یہاں	بیٹھے ہوئے (ہیں)	(موسیٰ نے) عرض کیا

آپ کا رب دونوں جاؤ اور لڑو، ہم تو یہیں بیٹھے ہوئے ہیں ○ موسیٰ نے عرض کی:

## رَبِّ إِنِّي لَا أَمْلِكُ إِلَّا نَفْسِي وَ أَخِي فَأَفِرُّ

رَبِّ	إِنِّي	لَا أَمْلِكُ	إِلَّا	نَفْسِي وَ أَخِي	فَأَفِرُّ ﴿٢٤﴾
اے میرے رب	بیشک میں	اختیار نہیں رکھتا	مگر	اپنی جان اور اپنے بھائی (کا)	پس تو جدائی ڈال دے

اے میرے رب! مجھے صرف اپنی جان اور اپنے بھائی کا اختیار ہے تو تو ہمارے

## بَيْنَنَا وَ بَيْنَ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ ﴿٢٥﴾ قَالَ فَإِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ

بَيْنَنَا	وَ	بَيْنَ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ ﴿٢٥﴾	قَالَ	فَإِنَّهَا	مُحَرَّمَةٌ
ہمارے درمیان	اور	نافرمانی کرنے والی قوم کے درمیان	فرمایا	تو بیشک وہ	حرام کر دی گئی

اور نافرمان قوم کے درمیان جدائی ڈال دے ○ (اللہ نے) فرمایا: پس چالیس سال تک

## عَلَيْهِمْ أَرْبَعِينَ سَنَةً يَتِيَهُونَ فِي الْأَرْضِ ۖ فَلَا تَأْسَ عَلَى

عَلَيْهِمْ	أَرْبَعِينَ سَنَةً	يَتِيَهُونَ	فِي الْأَرْضِ	فَلَا تَأْسَ	عَلَى
ان پر	چالیس سال	وہ حیران پھریں گے	زمین میں	پس تم افسوس نہ کرو	پر

وہ زمین ان پر حرام ہے یہ زمین میں بھٹکتے پھریں گے تو (اے موسیٰ!) تم (اس) نافرمان قوم پر

## الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ ﴿٢٦﴾ وَ اتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ ابْنِ آدَمَ بِالْحَقِّ ۖ إِذْ

الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ ﴿٢٦﴾	وَ	اتْلُ	عَلَيْهِمْ	نَبَأَ ابْنِ آدَمَ ﴿٢﴾	بِالْحَقِّ	إِذْ
نافرمانی کرنے والی قوم	اور	پڑھو	ان پر	آدم کے دو بیٹوں کی خبر	حق کے ساتھ (سچی)	جب

افسردہ نہ ہو ○ اور (اے حبیب!) انہیں آدم کے دو بیٹوں کی سچی خبر پڑھ کر سناؤ جب

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بروں سے علیحدگی کی

خانی اسرائیل کو عزرائیلی اور نافرمانی کی سزا

حضرت آدم علیہ السلام کی بروں سے علیحدگی کی

وقفہ ۱۴

۱..... بروں سے علیحدگی اچھی چیز ہے جس کی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعا مانگی۔

۲..... حضرت آدم علیہ السلام کے ان دو بیٹوں کا نام ہاتیل اور قابیل تھا۔ اس واقعہ کو سنانے سے مقصد یہ ہے کہ حسد کی برائی معلوم ہو اور سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے حسد کرنے والوں کو اس سے سبق حاصل کرنے کا موقع ملے۔



قَرَّ بَاغْرًا بَانًا فَتَقَبَّلَ مِنْ أَحَدِهِمَا وَ

قَرَّ بَا	قَرَّ بَانًا (۱)	فَتَقَبَّلَ	مِنْ أَحَدِهِمَا	وَ
انہوں نے پیش کی	(ایک ایک) قربانی	تو قبول کر لی گئی	ان دونوں میں ایک کی طرف سے	اور
دونوں نے ایک ایک قربانی پیش کی تو ان میں سے ایک کی طرف سے قبول کر لی گئی اور				

لَمْ يَتَقَبَّلْ مِنَ الْآخَرِ ط قَالَ لَا قُتِلَكَ ط قَالَ إِنَّمَا

لَمْ يَتَقَبَّلْ	مِنْ الْآخَرِ	قَالَ	لَا قُتِلَكَ	قَالَ إِنَّمَا
قبول نہ کی گئی	دوسرے کی طرف سے	اس نے کہا	میں ضرور قتل کر دوں گا تجھے	کہا صرف
دوسرے کی طرف سے قبول نہ کی گئی، تو (وہ دوسرا) بولا: میں ضرور تجھے قتل کر دوں گا۔ (پہلے نے) کہا:				

يَتَقَبَّلُ اللَّهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ ۚ لَئِنْ بَسَطْتَ إِلَىَّ

يَتَقَبَّلُ	اللَّهُ	مِنَ الْمُتَّقِينَ ۚ	لَئِنْ	بَسَطْتَ	إِلَىَّ
قبول کرتا ہے	اللہ	ڈرنے والوں سے	ضرور اگر	تو پھیلائے گا، بڑھائے گا	میری طرف
اللہ صرف ڈرنے والوں سے قبول فرماتا ہے ۚ بیشک اگر تو مجھے قتل کرنے کے لئے					

يَدَكَ لَتَقْتُلَنِي مَا أَنَا بِبَاسٍ يَدِي إِلَيْكَ

يَدَكَ	لَتَقْتُلَنِي	مَا أَنَا بِبَاسٍ	يَدِي	إِلَيْكَ
اپنا ہاتھ	تاکہ تو قتل کر دے مجھے	میں نہیں پھیلائے والا، بڑھانے والا	اپنا ہاتھ	تیری طرف
میری طرف اپنا ہاتھ بڑھائے گا تو میں تجھے قتل کرنے کے لئے اپنا ہاتھ تیری طرف				

لَا قُتِلَكَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ رَبَّ الْعَالَمِينَ ۚ إِنِّي

لَا قُتِلَكَ	إِنِّي	أَخَافُ	اللَّهُ	رَبَّ الْعَالَمِينَ ۚ	إِنِّي
تاکہ قتل کر دوں تجھے	بیشک میں	ڈرتا ہوں	اللہ (سے)	(جو) تمام جہانوں کا مالک (ہے)	بیشک میں
نہیں بڑھاؤں گا۔ میں اللہ سے ڈرتا ہوں جو سارے جہانوں کا مالک ہے ۚ میں تو					

۱..... ہاتھ اور قاتیل کے اس واقعے کی تفصیل جاننے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج 2، ص 416 کا مطالعہ فرمائیں۔



## أُرِيدُ أَنْ تَبْوَأَ بِأَشْيٍ وَإِثْمِكَ فَتَكُونَ

أُرِيدُ	أَنْ	تَبْوَأَ	بِأَشْيٍ وَإِثْمِكَ	فَتَكُونَ
چاہتا ہوں	کہ	تم لوٹو	میرے گناہ اور اپنے گناہ کے ساتھ	تو تو ہو جائے

یہ چاہتا ہوں کہ میرا اور تیرا گناہ دونوں تیرے اوپر ہی پڑ جائیں تو تو

## مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ ۚ وَذَلِكَ جَزَاءُ الظَّالِمِينَ ﴿٢٩﴾ فَطَوَّعْتُ لَهُ

مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ	وَ	ذَلِكَ	جَزَاءُ الظَّالِمِينَ ﴿٢٩﴾	فَطَوَّعْتُ لَهُ
آگ والوں سے	اور	یہ	ظلم کرنے والوں کی سزا	پھر راضی کر دیا

دوزخی ہو جائے اور ظلم کرنے والوں کی یہی سزا ہے ۵ تو اس کے نفس نے

## نَفْسُهُ قَتَلَ أَخِيهِ فَقَتَلَهُ فَأَصْبَحَ

نَفْسُهُ	قَتَلَ أَخِيهِ	فَقَتَلَهُ	فَأَصْبَحَ
اس کے نفس (نے)	اپنے بھائی کے قتل پر	تو اس نے قتل کر دیا اسے	پھر وہ ہو گیا

اسے اپنے بھائی کے قتل پر راضی کر لیا تو اس نے اسے قتل کر دیا پھر وہ نقصان اٹھانے والوں

## مِنَ الْخُسِرِينَ ﴿٣٠﴾ فَبَعَثَ اللَّهُ غُرَابًا يَبْحَثُ فِي الْأَرْضِ

مِنَ الْخُسِرِينَ ﴿٣٠﴾	فَبَعَثَ	اللَّهُ	غُرَابًا	يَبْحَثُ	فِي الْأَرْضِ
نقصان اٹھانے والوں سے	پھر بھیجا	اللہ (نے)	ایک کوا	وہ کرید رہا تھا	زمین میں

میں سے ہو گیا ۵ پھر اللہ نے ایک کوا بھیجا جو زمین کرید رہا تھا

## لِيُرِيَهُ كَيْفَ يُوَارِثُ سَوْءَةَ أَخِيهِ ۖ قَالَ يُوَارِثُ

لِيُرِيَهُ	كَيْفَ	يُوَارِثُ	سَوْءَةَ أَخِيهِ	قَالَ	يُوَارِثُ
تاکہ وہ دکھا دے اسے	کیسے	وہ چھپائے	اپنے بھائی کی لاش	اس (قاتل) نے کہا	ہائے افسوس

تاکہ وہ اسے دکھا دے کہ وہ اپنے بھائی کی لاش کیسے چھپائے۔ (کوئے کا واقعہ دیکھ کر قاتل نے) کہا: ہائے افسوس،

۱..... یہ واقعہ بہت سی عبرتوں اور نصیحتوں پر مشتمل ہے، یہ کہ زمین پر حسد اور قتل ابتدائی جرائم میں سے ہیں۔ حسد بڑی بری چیز ہے، حسد ہی نے شیطان کو برباد کیا اور حسد ہی نے دنیا میں قاتیل کو تباہ کیا۔

نفس کے پھانسی میں آکر قاتیل کا پائل کو قتل کر دینا

قاتیل کا ایک کوسے سے مرہ دفن کرنا دیکھنا



أَعَجَزْتُ أَنْ أَكُونَ مِثْلَ هَذَا الْغُرَابِ فَأَوَارِي سَوْعَةَ أَخِي ج

أَعَجَزْتُ	أَنْ	أَكُونَ	مِثْلَ هَذَا الْغُرَابِ	فَأَوَارِي	سَوْعَةَ أَخِي
کیا میں عاجز رہا	(اس سے بھی) کہ	ہوتا	اس کوے کی مثل	تو چھپا لیتا	اپنے بھائی کی لاش

میں اس کوے جیسا بھی نہ ہو سکا کہ اپنے بھائی کی لاش چھپا لیتا

فَأَصْبَحَ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا ۚ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ كَتَبْنَا عَلَى بَنِي إِسْرَآءِيلَ

فَأَصْبَحَ	مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا ۚ	مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ	كَتَبْنَا	عَلَى بَنِي إِسْرَآءِيلَ (۱)
پس وہ ہو گیا	پچھتاتے والوں سے	اس (قتل) کی وجہ سے	ہم نے لکھ دیا	بنی اسرائیل پر

تو وہ پچھتاتے والوں میں سے ہو گیا ○ اس کے سبب ہم نے بنی اسرائیل پر لکھ دیا

أَنَّهُ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ

أَنَّهُ	مَنْ	قَتَلَ	نَفْسًا	بِغَيْرِ نَفْسٍ	أَوْ
(کہ) بیشک	جو	قتل کرے	کسی جان (کو)	کسی جان کے بدلے کے بغیر	یا

کہ جس نے کسی جان کے بدلے یا

فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا ۚ وَ

فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ	فَكَأَنَّمَا	قَتَلَ	النَّاسَ جَمِيعًا	وَ
زمین میں فساد (کی سزا کے بغیر)	تو گویا کہ	اس نے قتل کر دیا	تمام انسانوں (کو)	اور

زمین میں فساد پھیلانے کے بدلے کے بغیر کسی شخص کو قتل کیا تو گویا اس نے تمام انسانوں کو قتل کر دیا اور

مَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا ۚ وَلَقَدْ

مَنْ	أَحْيَاهَا	فَكَأَنَّمَا	أَحْيَا	النَّاسَ جَمِيعًا	وَ	لَقَدْ
جو (جس نے)	زندہ رکھا اسے	تو گویا کہ	اس نے زندہ رکھا	تمام انسانوں (کو)	اور	ضرور بیشک

جس نے کسی ایک جان کو (قتل سے بچا کر) زندہ رکھا اس نے گویا تمام انسانوں کو زندہ رکھا اور بیشک

۱..... اس آیت میں بنی اسرائیل سے جو فرمایا گیا وہ فرمان ہمارے لئے بھی ہے اور یہ آیت مبارکہ اسلام کی اصل تعلیمات کو واضح کرتی ہے کہ اسلام میں انسانی جان کی حرمت کس قدر زیادہ ہے۔ جو لوگ قتل و غارت گری کرتے ہیں وہ سخت مجرم ہیں اور خصوصاً اسلام کے نام پر قتل کرنے والے بدترین مجرم ہیں۔



جَاءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنَاتِ ثُمَّ إِنَّ كَثِيرًا

جَاءَتْهُمْ	رُسُلُنَا	بِالْبَيِّنَاتِ	ثُمَّ	إِنَّ	كَثِيرًا
آئے ان کے پاس	ہمارے رسول	روشن دلیلوں کے ساتھ	پھر	بیشک	بہت سے
ان کے پاس ہمارے رسول روشن دلیلوں کے ساتھ آئے پھر بیشک ان میں سے					

مِّنْهُمْ بَعْدَ ذَلِكَ فِي الْأَرْضِ لَكُسْرٌ فُؤَن ۝۳۲ إِنَّمَا جَزَاؤُا

مِّنْهُمْ	بَعْدَ ذَلِكَ	فِي الْأَرْضِ	لَكُسْرٌ فُؤَن ۝۳۲	إِنَّمَا	جَزَاؤُا ۝۳۱
ان (امتیوں) میں سے	اس کے بعد	زمین میں	ضرور زیادتی کرنے والے	بیشک	سزا
بہت سے لوگ اس کے بعد (کبھی) زمین میں زیادتی کرنے والے ہیں ○ بیشک جو لوگ					

الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ

الَّذِينَ	يُحَارِبُونَ	اللَّهَ وَرَسُولَهُ	و	يَسْعَوْنَ
ان لوگوں کی جو	لڑتے ہیں	اللہ اور اس کے رسول (سے)	اور	کوشش کرتے ہیں
اللہ اور اس کے رسول سے لڑتے ہیں اور زمین میں				

فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَنْ يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا أَوْ

فِي الْأَرْضِ	فَسَادًا	أَنْ	يُقَتَّلُوا	أَوْ	يُصَلَّبُوا
زمین میں	فساد (کی)	کہ	انہیں خوب قتل کیا جائے	یا	سولی دیدی جائے
فساد برپا کرنے کی کوشش کرتے ہیں ان کی سزا یہی ہے کہ انہیں خوب قتل کیا جائے یا انہیں سولی دیدی جائے یا					

تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ أَوْ يُنْفَوْا

تُقَطَّعَ	أَيْدِيهِمْ	و	أَرْجُلُهُمْ	مِّنْ خِلَافٍ	أَوْ يُنْفَوْا
کاٹ دیئے جائیں	ان کے ہاتھ	اور	ان کے پاؤں	مختلف طرف سے	یا دور کر دیئے جائیں
ان کے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹ دیئے جائیں یا (ملک کی سر) زمین سے					

1..... اس آیت کریمہ میں راہزن یعنی ڈاکو کی سزا کا بیان ہے۔ اس سے متعلق تفصیلی معلومات حاصل کرنے کے لئے تفسیر صراط الہیمان، ج 2، ص 422 کا مطالعہ فرمائیں۔



مِنَ الْأَرْضِ ۖ ذَٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ

مِنَ الْأَرْضِ	ذَٰلِكَ	لَهُمْ	خِزْيٌ	فِي الدُّنْيَا	وَ	لَهُمْ
(ملک کی سر) زمین سے	یہ	ان کے لئے	رسوائی	دنیا میں	اور	ان کے لئے

(جلا وطن کر کے) دور کر دیئے جائیں۔ یہ ان کے لئے دنیا میں رسوائی ہے اور آخرت میں

فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۖ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا

فِي الْآخِرَةِ	عَذَابٌ عَظِيمٌ	إِلَّا	الَّذِينَ	تَابُوا
آخرت میں	بڑا عذاب (ہے)	مگر	وہ لوگ جنہوں نے	توبہ کر لی

ان کے لیے بڑا عذاب ہے ۝ مگر وہ کہ جنہوں نے توبہ کر لی

مِنْ قَبْلِ أَنْ تَقْدِرُوا عَلَيْهِمْ ۖ فَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۖ

مِنْ قَبْلِ	أَنْ	تَقْدِرُوا	عَلَيْهِمْ	فَاعْلَمُوا	أَنَّ	اللَّهَ	غَفُورٌ	رَّحِيمٌ
(اس) سے پہلے	کہ	تم قابو پاؤ	ان پر	تو جان لو	بیشک	اللہ	بخشنے والا	مہربان

اس سے پہلے کہ تم ان پر قابو پاؤ تو جان لو کہ اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۝

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ

يَا أَيُّهَا	الَّذِينَ	آمَنُوا	اتَّقُوا	اللَّهَ	وَ	ابْتَغُوا	إِلَيْهِ
اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	ڈرو	اللہ (سے)	اور	تلاش کرو	اس کی طرف

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو

الْوَسِيلَةَ وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۖ إِنَّ

الْوَسِيلَةَ	وَ	جَاهِدُوا	فِي سَبِيلِهِ	لَعَلَّكُمْ	تُفْلِحُونَ	إِنَّ
وسیلہ	اور	جہاد کرو	اس کی راہ میں	تاکہ تم	کامیابی پاؤ	بیشک

اور اس کی راہ میں جہاد کرو اس امید پر کہ تم فلاح پاؤ ۝ بیشک

۱..... آیت میں وسیلہ کا معنی یہ ہے کہ ”جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہو۔“ یعنی اللہ تعالیٰ کی عبادات چاہے فرض ہوں یا نفل، ان کی ادائیگی کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرو۔ جیسے نیک اعمال وسیلہ بنتے ہیں ایسے ہی نیک اعمال والے بھی وسیلہ بنتے ہیں جیسا کہ احادیث میں نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، نیز حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وسیلہ بنانے کا ذکر موجود ہے۔

ذاکر زنی کی سزا سے بچنے کی ایک صورت

خوفِ خدا، وسیلہ کی تلاش اور راہِ خدا میں جہاد کا حکم

بروز قیامت کا فرداں کے پاس عذاب سے چھٹکارے کی کوئی صورت نہ ہوگی



## الَّذِينَ كَفَرُوا وَالَّذِينَ اتَّوَاتُوا لَهُمْ مَا فِي الْأَرْضِ

الَّذِينَ	كَفَرُوا	وَالَّذِينَ	اتَّوَاتُوا	لَهُمْ	مَا	فِي الْأَرْضِ
وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	اگر	تحقیق	ان کی (ملک ہو)	جو کچھ	زمین میں
اگر کافر لوگ جو کچھ زمین میں ہے						

## جَمِيعًا وَمِثْلَهُ مَعَهُ لِيَفْتَدُوا بِهِ

جَمِيعًا	وَمِثْلَهُ	مَعَهُ	لِيَفْتَدُوا <sup>(۱)</sup>	بِهِ
سب	اور	اس کے برابر	اس کے ساتھ	تاکہ وہ چھٹکارے کے لئے دیں
وہ سب اور اس کے برابر اتنا ہی اور اس کے ساتھ (ملا کر) قیامت کے دن کے عذاب				

## مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْقِيَمَةِ مَا تُقْبَلُ مِنْهُمْ وَلَهُمْ

مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْقِيَمَةِ	مَا تُقْبَلُ	مِنْهُمْ	وَلَهُمْ
قیامت کے دن کے عذاب سے	(تو) نہیں قبول کیا جائے گا	ان سے	ان کے لئے
سے چھٹکارے کے لئے دیں تو ان سے قبول نہیں کیا جائے گا اور ان کے لئے			

## عَذَابِ آلِيمٍ<sup>(۳۱)</sup> يُرِيدُونَ أَنْ يُخْرِجُوا مِنَ النَّارِ وَمَاهُمْ

عَذَابِ آلِيمٍ <sup>(۳۱)</sup>	يُرِيدُونَ	أَنْ	يُخْرِجُوا	مِنَ النَّارِ	وَمَا هُمْ
دردناک عذاب (ہے)	وہ چاہیں گے	کہ	نکل جائیں	آگ سے	اور نہیں وہ
دردناک عذاب ہے ○ وہ دوزخ سے نکلنا چاہیں گے اور وہ					

## بِخُرْجَيْنَ مِنْهَا وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيمٌ<sup>(۳۲)</sup> وَالسَّارِقُ

بِخُرْجَيْنَ	مِنْهَا	وَلَهُمْ	عَذَابٌ مُّقِيمٌ <sup>(۳۲)</sup>	وَالسَّارِقُ	وَلَهُمْ
نکلنے والے	اس سے	اور	ان کے لئے	دائمی عذاب (ہے)	اور چوری کرنے والا مرد
اس سے نکل نہ سکیں گے اور ان کے لئے ہمیشہ کا عذاب ہے ○ اور جو مرد یا					

1 یعنی اگر کافر دنیا کا مالک ہو اور اس کے ساتھ اس کے برابر اتنی ہی اور دنیا کا مالک ہو جائے اور یہ سب کچھ اپنی جان کو قیامت کے دن کے عذاب سے چھڑانے کے لئے فدیہ کر دے تو اس کا یہ فدیہ قبول نہیں کیا جائے گا اور قیامت کے دن کافروں کو عذاب ضرور ہو گا، اس دن ان کے پاس عذاب سے چھٹکارے کی کوئی صورت نہ ہو گی۔ اس سے معلوم ہوا کہ ایمان ہو گا تو ہی قیامت کے دن اعمال کا اجر ملے گا، تنبیہ شفاعت کا فائدہ ہو گا، تنبیہ رحمت الہی متوجہ ہو گی اور تنبیہ جہنم سے چھٹکارا ملے گا، اس لئے ایمان کی حفاظت کی فکر کرنا نہایت ضروری ہے۔

چھڑائی کرنے والے مرد و عورت کی شرعی ہدایت



## السَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا جَزَاءً بِمَا

السَّارِقَةُ	فَاقْطَعُوا <sup>(١)</sup>	أَيْدِيَهُمَا	جَزَاءً	بِمَا
چوری کرنے والی عورت	پس کاٹ دو	ان دونوں کے ہاتھ	(بطور) سزا	(اس کے) سبب جو

عورت چور ہو تو اللہ کی طرف سے سزا کے طور پر

## كَسَبَاتُكَالَا مِنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ٣٨

كَسَبَاتُ	نَكَالًا مِنَ اللَّهِ	وَ	اللَّهُ	عَزِيزٌ	حَكِيمٌ ٣٨
ان دونوں نے کمایا (عمل کیا)	اللہ کی طرف سے سزا	اور	اللہ	عزت والا، زبردست	حکمت والا

ان کے عمل کے بدلے میں ان کے ہاتھ کاٹ دو اور اللہ غالب حکمت والا ہے ○

## فَمَنْ تَابَ مِنْ بَعْدِ ظُلْمِهِ وَأَصْلَحَ فَإِنَّ

فَمَنْ	تَابَ <sup>(٢)</sup>	مِنْ بَعْدِ ظُلْمِهِ	وَ	أَصْلَحَ	فَإِنَّ
تو جو	توبہ کر لے	اپنے ظلم کے بعد	اور	اپنی اصلاح کر لے	تو بیشک

تو جو اپنے ظلم کے بعد توبہ کر لے اور اپنی اصلاح کر لے تو

## اللَّهُ يَتُوبُ عَلَيْهِ إِنَّ اللَّهَ عَفُورٌ رَحِيمٌ ٣٩ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ

اللَّهُ	يَتُوبُ عَلَيْهِ	إِنَّ	اللَّهُ	عَفُورٌ	رَحِيمٌ ٣٩	أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ
اللہ	توبہ قبول فرمائے گا اس کی	بیشک	اللہ	بخشنے والا	مہربان	کیا تجھے معلوم نہیں

اللہ اپنی مہربانی سے اس پر رجوع فرمائے گا۔ بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○ کیا تجھے معلوم نہیں کہ

## اللَّهُ لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ يُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ

اللَّهُ	لَهُ	مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ	يُعَذِّبُ	مَنْ	يَشَاءُ
اللہ	اس کے لئے (ہے)	آسمانوں اور زمین کی بادشاہی	وہ سزا دیتا ہے	جسے	چاہتا ہے

آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اللہ ہی کے لئے ہے۔ وہ جسے چاہتا ہے سزا دیتا ہے

1..... اس آیت میں چور کی سزا بیان کی گئی ہے کہ شرعی اعتبار سے جب چوری ثابت ہو جائے تو چور کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا۔ تنبیہ: حدود و تعزیر کے مسائل میں عوام الناس کو قانون ہاتھ میں لینے کی شرعاً اجازت نہیں۔ چوری کے مسائل کی تفصیلی معلومات کے لئے بہار شریعت، حصہ 9 کا مطالعہ کیجئے۔

2..... توبہ نہایت نفیس شے ہے۔ کتنا ہی بڑا گناہ ہو اگر اس سے توبہ کر لی جائے تو اللہ تعالیٰ اپنا حق معاف فرمادیتا ہے اور توبہ کرنے والے کو عذابِ آخرت سے نجات دیدیتا ہے لیکن یہ یاد رہے کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد میں تو یہی مختلف شرائط ہیں، انہیں بھی پورا کرنا ضروری ہے۔

پہلی توبہ کرنے والے غلام کی توبہ مقبول ہوگی

مغفرت و عذاب اللہ تعالیٰ کی مشیت پر موقوف ہے



وَيَغْفِرْ لِمَن يَشَاءُ ۖ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿۲۰﴾

و	يَغْفِرُ	لِمَن	يَشَاءُ	و	اللَّهُ	عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ	قَدِيرٌ
اور	مغفرت فرماتا ہے	جس کی	وہ چاہتا ہے	اور	اللہ	ہر چیز پر	قدرت والا (ہے)
اور جسے چاہتا ہے بخش دیتا ہے اور اللہ ہر شے پر قادر ہے ○							

يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ لَا يَحْزُنكَ الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْكُفْرِ

يَا أَيُّهَا	الرَّسُولُ	لَا يَحْزُنُكَ	الَّذِينَ	يُسَارِعُونَ	فِي الْكُفْرِ
اے	رسول	غمگین نہ کریں تمہیں	وہ لوگ جو	دوڑے جارہے ہیں	کفر میں
اے رسول! جو کفر میں دوڑے جاتے ہیں تمہیں غمگین نہ کریں					

مِنَ الَّذِينَ قَالُوا آمَنَّا بِأَقْوَاهِمُ وَلَمْ تُوْ مِنْ

مِنَ الَّذِينَ	قَالُوا آمَنَّا بِأَقْوَاهِمُ	و	لَمْ تُوْ مِنْ
ان لوگوں میں سے جنہوں نے	اپنے منہ سے کہا ہم ایمان لائے	اور (حالانکہ)	ایمان نہیں لائے
(یہ وہ ہیں) جو اپنے منہ سے کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے حالانکہ ان کے دل			

قُلُوبُهُمْ ۖ وَمِنَ الَّذِينَ هَادُوا ۖ سَعَوْْنَ لِلْكَذِبِ سَعَوْْنَ

قُلُوبُهُمْ	و	مِنَ الَّذِينَ	هَادُوا	سَعَوْْنَ	لِلْكَذِبِ	سَعَوْْنَ
ان کے دل	اور	کچھ وہ لوگ ہیں جو	یہودی ہوئے	بہت سننے والے	جھوٹ کو	بہت سننے والے
مسلمان نہیں اور کچھ یہودی بہت جھوٹ سنتے ہیں، اُن دوسرے لوگوں کی (بھی)						

لِقَوْمٍ آخَرِينَ ۖ لَمْ يَأْتُوكَ يَحْرِفُونَ الْكَلِمَ

لِقَوْمٍ آخَرِينَ	لَمْ يَأْتُوكَ	يَحْرِفُونَ	الْكَلِمَ
دوسری قوم کی (بھی)	(جو) نہیں آئے تمہارے پاس	وہ بدل دیتے ہیں	(اللہ کے) کلمات (کو)
خوب سنتے ہیں جو آپ کی بارگاہ میں نہیں آئے۔ یہ اللہ کے کلام کو			

۱..... اس سے معلوم ہوا کہ عذاب کرنا اور رحمت فرمانا اللہ تعالیٰ کی مشیت پر موقوف ہے، وہ مالک ہے جو چاہے کرے کسی کو اعتراف کرنے کی مجال نہیں۔

۲..... اس میں ہر مبلغ کے لئے بھی نصیحت ہے کہ وہ لوگوں کے اثر نہ لینے سے غمگین نہ ہو بلکہ تبلیغ کرتا رہے کیونکہ یہ خود بڑا باعث ثواب کام ہے۔

مضمون: اقدس صل اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سب کی اور منافقوں کی منافقت کا بیان

شرعی احکام سے متعلق مبہم دبیوں کا حال



مَنْ بَعْدَ مَوَاضِعِهِ يَقُولُونَ إِنْ أُوتِيتُمْ هَذَا فَخُذُوهُ

مَنْ بَعْدَ مَوَاضِعِهِ يَقُولُونَ إِنْ أُوتِيتُمْ (۱) هَذَا فَخُذُوهُ

ان کی (اصل) جگہوں کے بعد وہ کہتے ہیں اگر تمہیں دیا جائے یہ (تحریف والا حکم) تو لے لو اسے اس کے مقامات کے بعد بدل دیتے ہیں۔ یہ (آپس میں) کہتے ہیں: اگر تمہیں یہ (تحریف والا) حکم ملے تو اسے لے لینا

وَإِنْ لَّمْ تَوْتَوْهُ فَاحْذَرُوا وَمَنْ يَرِدِ اللَّهُ

وَ إِنْ لَمْ تَوْتَوْهُ فَاحْذَرُوا وَمَنْ يَرِدِ اللَّهُ

اور اگر تمہیں نہ دیا جائے اسے تو (لینے سے) بچو اور جسے چاہے اللہ

اور اگر تمہیں یہ نہ ملے تو بچنا اور جسے اللہ

فَتَنَّتْهُ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهُ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا أُولَٰئِكَ

فَتَنَّتْهُ فَلَنْ تَمْلِكَ (۲) لَهُ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا أُولَٰئِكَ

اسے گمراہ کرنا تو تو ہرگز اختیار نہیں رکھتا اس کو اللہ سے (بچانے کا) کچھ یہ

گمراہ کرنا چاہے تو (اے مخاطب!) تو ہرگز اسے اللہ سے بچانے کا کچھ اختیار نہیں رکھتا۔ یہی

الَّذِينَ لَمْ يَرِدِ اللَّهُ أَنْ يُطَهِّرَ قُلُوبَهُمْ لَهُمُ

الَّذِينَ لَمْ يَرِدِ اللَّهُ أَنْ يُطَهِّرَ قُلُوبَهُمْ لَهُمُ

وہ لوگ ہیں جو اللہ نے نہیں چاہتا کہ پاک کرے ان کے دلوں (کو) ان کے لئے

وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو پاک کرنے کا اللہ نے ارادہ نہیں فرمایا۔ ان کے لئے

فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ ۚ وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝ سَعُونَ

فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ ۚ وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝ سَعُونَ

دنیا میں رسوائی اور ان کے لئے آخرت میں بڑا عذاب (ہے) بہت سنے والے

دنیا میں رسوائی ہے اور ان کے لئے آخرت میں بڑا عذاب ہے ۝ بہت جھوٹ

۱..... یہودیوں کے اس طرز عمل کو سامنے رکھتے ہوئے ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ شریعت کو اپنی رائے کے مطابق کرنے کی کوشش نہ کرے بلکہ خود کو شریعت

کے پیچھے چلائے، یونہی یہ نہ کیا جائے کہ علماء سے مرضی کے مطابق فتویٰ مل جائے تو عمل کرے ورنہ چھوڑ دے۔

۲..... ہدایت دینے کا مالک و مختار اللہ تعالیٰ ہے، جسے وہ ہدایت نہ دینا چاہے اسے کبھی جلد سے ہدایت نہیں مل سکتی۔



لِيَكْذِبَ أَكْثَرُونَ لِلْسُّحْتِ ط فَإِنْ جَاءُوكَ فَاحْكَمْ

لِيَكْذِبَ	أَكْثَرُونَ	لِلْسُّحْتِ (۱)	فَإِنْ	جَاءُوكَ	فَاحْكَمْ
جھوٹ کو	بہت کھانے والے	حرام مال کو	تو اگر	وہ آئیں تمہارے پاس	تو فیصلہ کرو

سننے والے، بڑے حرام خور ہیں تو اگر یہ تمہارے حضور حاضر ہوں تو ان میں

بَيْنَهُمْ أَوْ أَعْرَضُ عَنْهُمْ ج وَإِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ

بَيْنَهُمْ	أَوْ	أَعْرَضُ	عَنْهُمْ	وَ	إِنْ	تُعْرِضْ	عَنْهُمْ
ان کے درمیان	یا	منہ پھیر لو	ان سے	اور	اگر	تم منہ پھیر لو گے	ان سے

فیصلہ فرماؤ یا ان سے منہ پھیر لو (دونوں کا آپ کو اختیار ہے) اور اگر آپ ان سے منہ پھیر لو گے

فَلَنْ يَصْرُوكَ شَيْئًا ط وَإِنْ حَكَمْتَ فَاحْكَمْ

فَلَنْ يَصْرُوكَ شَيْئًا	وَ	إِنْ	حَكَمْتَ	فَاحْكَمْ
تو وہ ہرگز نہ بگاڑ سکیں گے تمہارا کچھ بھی	اور	اگر	تم فیصلہ کرو	تو فیصلہ کرو

تو وہ تمہارا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے اور اگر آپ ان میں فیصلہ فرمائیں تو انصاف کے ساتھ

بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ط إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ (۳۲) وَ

بَيْنَهُمْ	بِالْقِسْطِ	إِنَّ	اللَّهَ	يُحِبُّ	الْمُقْسِطِينَ (۳۲)	وَ
ان کے درمیان	انصاف کے ساتھ	بیشک	اللہ	پسند فرماتا ہے	انصاف کرنے والوں (کو)	اور

فیصلہ کر دیں۔ بیشک اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے ○ اور

كَيْفَ يُحْكُمُونَكَ وَعِنْدَهُمُ التَّوْرَةُ فِيهَا حُكْمُ اللَّهِ

كَيْفَ	يُحْكُمُونَكَ	وَ	عِنْدَهُمُ	التَّوْرَةُ	فِيهَا	حُكْمُ اللَّهِ
کیسے	وہ حاکم بنائیں گے تمہیں	اور (حالانکہ)	ان کے پاس	تورات	اس میں	اللہ کا حکم

یہ آپ کو کیسے حاکم بنائیں گے حالانکہ ان کے پاس تورات موجود ہے جس میں اللہ کا حکم موجود ہے۔

۱..... یہودی حکمران اور پادری رشوتیں لے کر فیصلے بدل دیتے، حرام کو حلال کرتے اور شریعت کے احکام کو بدل دیتے تھے، اس لئے انہیں بڑے حرام خور فرمایا گیا۔ یاد رہے کہ رشوت کا لینا دینا دونوں حرام ہیں اور لینے دینے والے دونوں جہنمی ہیں، البتہ ظالم کے ظلم کو دور کرنے کیلئے یا کسی پر اپنا موجود حق وصول کرنے کیلئے رشوت دینے کی اجازت ہے اگرچہ لینے والے کے حق میں پھر بھی حرام ہے۔

الحق کتاب کے مقدمات کا فیصلہ کرنے سے متعلق مضمون رسول اللہ ﷺ کا اختیار

یہودیوں کا حضور رسول اللہ ﷺ سے فیصلہ چاہنا قابلِ توجہ ہے



ثُمَّ يَتَوَكَّلُونَ مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ وَمَا أُولَئِكَ بِالْمُؤْمِنِينَ ۝ إِنَّا				
ثُمَّ	يَتَوَكَّلُونَ	مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ	وَمَا	أُولَئِكَ بِالْمُؤْمِنِينَ ۝
پھر	وہ منہ پھیرتے ہیں	اس کے بعد سے	اور	نہیں یہ لوگ ایمان والے
اس کے باوجود یہ منہ پھیرتے ہیں اور یہ ایمان لانے والے نہیں ہیں ○ بیشک				
أَنزَلْنَا التَّوْرَةَ فِيهَا هُدًى وَنُورٌ يَحْكُمُ بِهَا				
أَنزَلْنَا	التَّوْرَةَ	فِيهَا	هُدًى	وَنُورٌ يَحْكُمُ
ہم نے نازل کی	تورات	اس میں	ہدایت	اور نور حکم دیتے تھے
ہم نے تورات نازل فرمائی جس میں ہدایت اور نور ہے، فرمانبردار نبی				
الَّتِي يُؤْنِ الْزَيْنِ أَسْلَمُوا لِلَّذِينَ هَادُوا وَالرَّبِّيُّونَ				
الَّتِي يُؤْنِ	الَّذِينَ	أَسْلَمُوا	لِلَّذِينَ	هَادُوا وَالرَّبِّيُّونَ
انبیاء	وہ لوگ جو	فرمانبردار تھے	ان لوگوں کو جو	یہودی ہوئے اور (حکم دیتے) ربانی علماء
اور ربانی علماء اور فقہاء یہودیوں کو اسی کے مطابق حکم دیتے				
وَالْأَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ وَكَانُوا				
وَالْأَحْبَارُ	بِمَا	اسْتُحْفِظُوا	مِنْ كِتَابِ اللَّهِ	وَكَانُوا
اور	فقہاء	(اس کے) سبب جو	انہیں محافظ بنایا گیا تھا	اللہ کی کتاب سے (کا) اور وہ تھے
تھے کیونکہ انہیں (اللہ کی اس) کتاب کا محافظ بنایا گیا تھا اور وہ				
عَلَيْهِ شَهَادَةٌ فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاحْشَوْنِي وَلَا تَشْتَرُوا				
عَلَيْهِ	شَهَادَةٌ	فَلَا تَخْشَوُا	النَّاسَ	وَاحْشَوْنِي وَلَا تَشْتَرُوا
اس پر	گواہ	پس خوف نہ کرو	لوگوں سے (سے)	اور ڈرو مجھ سے اور نہ خریدو
اس کے خود گواہ تھے۔ تو لوگوں سے خوف نہ کرو اور مجھ سے ڈرو اور میری آیتوں کے بدلے				

۱..... سابقہ شریعتوں کے وہ احکام جو قرآن وحدیث میں بیان ہوئے ہوں اور انہیں منسوخ نہ کیا گیا ہو تو وہ ہم پر بھی لاگو ہوتے ہیں۔

۲..... اس آیت میں علماء کیلئے بھی ایک حکم موجود ہے کہ وہ اللہ کی کتاب کی حفاظت کریں اور اس کی آیات کے بدلے دنیا کی ذلیل دولت حاصل نہ کریں اور لوگوں سے ڈرنے کی بجائے اللہ تعالیٰ سے ڈریں۔



## بَايَتِي شِمًا قَلِيلًا ۖ وَمَنْ لَّمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنزَلَ

بَايَتِي	شِمًا قَلِيلًا	وَمَنْ	لَّمْ يَحْكَمْ	بِمَا	أَنزَلَ
میری آیتوں کے بدلے	تھوڑی قیمت	اور	جو	فیصلہ نہ کرے (اس کے ساتھ جو)	نازل کیا

تھوڑی ذلیل قیمت نہ لو اور جو اس کے مطابق فیصلہ نہ کریں جو اللہ نے

## اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ ۝۳۳ وَكُتِبْنَا عَلَيْهِمُ

اللَّهُ	فَأُولَٰئِكَ	هُمُ	الْكَافِرُونَ ۝۳۳	وَمَنْ	كُتِبْنَا	عَلَيْهِمُ
اللہ (نے)	تو یہ لوگ	وہ	کفر کرنے والے	اور	ہم نے لکھ دیا، لازم کر دیا	ان پر

نازل کیا تو وہی لوگ کافر ہیں ۝ اور ہم نے تورات میں ان پر

## فِيهَا أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ ۖ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ ۖ وَالْأَنفَ بِالْأَنفِ

فِيهَا (۱)	أَنَّ	النَّفْسَ	بِالنَّفْسِ	وَمَنْ	الْعَيْنَ	بِالْعَيْنِ	وَمَنْ	الْأَنفَ	بِالْأَنفِ
اس (تورات) میں	کہ	جان کے بدلے جان	اور	آنکھ کے بدلے آنکھ	اور	ناک کے بدلے ناک	اور	ناک کے بدلے ناک	ناک

لازم کر دیا تھا کہ جان کے بدلے جان اور آنکھ کے بدلے آنکھ اور ناک کے بدلے ناک

## وَالْأُذُنَ بِالْأُذُنِ ۖ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ ۖ وَالْجُرُوحَ قِصَاصٌ ۖ

وَمَنْ	الْأُذُنَ	بِالْأُذُنِ	وَمَنْ	السِّنَّ	بِالسِّنِّ	وَمَنْ	الْجُرُوحَ	قِصَاصٌ
اور	کان کے بدلے کان	اور	دانت کے بدلے دانت	اور	تمام زخموں (میں)	اور	تمام زخموں	قصاص (ہوگا)

اور کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت (کا قصاص لیا جائے گا) اور تمام زخموں کا قصاص ہوگا

## فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارٌ ۚ

فَمَنْ	تَصَدَّقَ بِهِ	فَهُوَ	كَفَّارٌ ۚ
پھر جو	معاف کر دے اس (قصاص) کو (یا، خود کو) پیش کر دے اس (قصاص) پر	تو وہ	کفارہ ہوگا

پھر جو دل کی خوشی سے (خود کو) قصاص کے لئے پیش کر دے تو یہ اس کا کفارہ

①..... اس آیت میں اگرچہ یہ بیان ہے کہ تورات میں یہودیوں پر قصاص کے یہ احکام تھے لیکن چونکہ ہمیں ان کے ترک کرنے کا حکم نہیں دیا گیا اس لئے ہم پر بھی یہ احکام لازم رہیں گے جیسا دو حاشیہ پیچھے بیان کیا گیا ہے۔



لَهُ ۥ وَ مَنْ لَّمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ

لَهُ	وَ	مَنْ	لَّمْ يَحْكَمْ	بِمَا	أَنزَلَ	اللَّهُ
اس کے لئے	اور	جو	فیصلہ نہ کرے	(اس کے) مطابق جو	نازل فرمایا	اللہ (نے)

بن جائے گا اور جو اس کے مطابق فیصلہ نہ کرے جو اللہ نے نازل کیا

فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ﴿٣٥﴾ وَقَفَّيْنَا عَلَىٰ آثَارِهِمُ

فَأُولَٰئِكَ	هُمُ	الظَّالِمُونَ ﴿٣٥﴾	وَ	قَفَّيْنَا	عَلَىٰ	آثَارِهِمُ
تو یہ لوگ	وہ	ظلم کرنے والے	اور	ہم نے پیچھے بھیجا	ان (نبیوں) کے نقش قدم پر	

تو وہی لوگ ظالم ہیں ○ اور ہم نے ان نبیوں کے پیچھے ان کے نقش قدم پر

بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرَةِ

بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ	مُصَدِّقًا	لِّمَا	بَيْنَ يَدَيْهِ	مِنَ	التَّوْرَةِ
مریم کے بیٹے عیسیٰ کو	تصدیق کرنے والا	(اس) کی جو	اس سے پہلے (تھی)	سے (یعنی)	تورات

عیسیٰ بن مریم کو بھیجا اُس تورات کی تصدیق کرتے ہوئے جو اس سے پہلے موجود تھی

وَأَتَيْنَاهُ الْإِنجِيلَ فِيهِ هُدًى وَنُورٌ ۖ وَمُصَدِّقًا

وَأَتَيْنَاهُ	الْإِنجِيلَ	فِيهِ	هُدًى	وَ	نُورٌ	وَ	مُصَدِّقًا
اور ہم نے اسے	انجیل	اس میں	ہدایت	اور	نور	اور	(وہ) تصدیق کرنے والی

اور ہم نے اسے انجیل عطا کی جس میں ہدایت اور نور تھا اور وہ (انجیل) اس سے

لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرَةِ وَهُدًى وَمَوْعِظَةٌ

لِّمَا	بَيْنَ يَدَيْهِ	مِنَ	التَّوْرَةِ	وَ	هُدًى	وَ	مَوْعِظَةٌ
(اس) کی جو	اس سے پہلے (تھی)	سے (یعنی)	تورات	اور	ہدایت	اور	نصیحت

پہلے موجود تورات کی تصدیق فرمانے والی تھی اور پرہیز گاروں کے لئے ہدایت اور



لِّلْمُتَّقِينَ ﴿٣٦﴾ وَلِيَحْكُمَ أَهْلُ الْأَنْجِيلِ بِمَا أَنْزَلَ

لِّلْمُتَّقِينَ ﴿٣٦﴾	وَ	لِيَحْكُمَ ﴿١﴾	أَهْلُ الْأَنْجِيلِ	بِمَا	أَنْزَلَ
پرہیز گاروں کے لئے	اور	چاہئے کہ فیصلہ کریں	انجیل والے	(اس کے) مطابق جو	نازل کیا

نصیحت تھی ○ اور انجیل والوں کو بھی اسی کے مطابق حکم کرنا چاہیے جو اللہ نے

اللَّهُ فِيهِ ط وَمَنْ لَّمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ

اللَّهُ	فِيهِ	وَ	مَنْ	لَّمْ يَحْكَمْ	بِمَا	أَنْزَلَ	اللَّهُ
اللہ (نے)	اس میں	اور	جو	فیصلہ نہ کرے	(اس کے) مطابق جو	نازل کیا	اللہ (نے)

اس میں نازل فرمایا ہے اور جو اس کے مطابق فیصلہ نہ کرے جو اللہ نے نازل کیا

فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ﴿٣٧﴾ وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ

فَأُولَٰئِكَ	هُمُ	الْفَاسِقُونَ ﴿٣٧﴾	وَ	أَنْزَلْنَا	إِلَيْكَ	الْكِتَابَ
تو یہ لوگ	وہ	نافرمانی کرنے والے	اور	ہم نے نازل کی	تمہاری طرف	کتاب

تو وہی لوگ نافرمان ہیں ○ اور اے حبیب! ہم نے تمہاری طرف سچی کتاب

بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتَابِ

بِالْحَقِّ	مُصَدِّقًا	لِّمَا	بَيْنَ يَدَيْهِ	مِنْ	الْكِتَابِ
حق کے ساتھ	تصدیق کرنے والی	(اس) کی جو	اس سے پہلے (موجود تھیں)	سے (یعنی)	کتابیں

اتاری جو پہلی کتابوں کی تصدیق فرمانے والی

وَمُهَيِّئْنَا عَلَيْهِ فَاحْكُم بَيْنَهُم بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ

وَ	مُهَيِّئْنَا	عَلَيْهِ	فَاحْكُم	بَيْنَهُم	بِمَا	أَنْزَلَ	اللَّهُ
اور	نگہبان	ان پر	توفیصلہ کرو	ان کے درمیان	(اس کے) مطابق جو	نازل کیا	اللہ (نے)

اور ان پر نگہبان ہے تو ان (اہل کتاب) میں اللہ کے نازل کردہ حکم کے مطابق فیصلہ کرو

۱..... اس آیت کا ایک معنی یہ ہے کہ انجیل والوں کو بھی اسی کے مطابق حکم کرنا چاہئے جو اللہ عزوجل نے انجیل میں نازل فرمایا ہے یعنی سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانا چاہئے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کی تصدیق کرنی چاہئے کیونکہ انجیل میں اسی کا حکم دیا گیا ہے۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ جب ہم نے عیسائیوں کو انجیل عطا کی تو اس وقت ان کو یہ حکم دیا تھا کہ وہ ان احکام پر عمل کریں جو انجیل میں مذکور ہیں۔

انجیل عطا ہونے کے بعد اس کے احکام پر عمل کرنے کا حکم

قرآن مجید کی عظمت و شان

قرآن مجید کے حکم کے مطابق فیصلہ کرنے کا حکم



وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ عَمَّا جَاءَكَ مِنَ الْحَقِّ ط				
و	لَا تَتَّبِعْ	أَهْوَاءَهُمْ	عَمَّا	جَاءَكَ
اور	پیروی نہ کرنا	ان کی خواہشات (کی)	(اس) سے (ہٹ کر) جو	آیا تمہارے پاس
اور اے سننے والے! اپنے پاس آیا ہوا حق چھوڑ کر ان کی خواہشوں کی پیروی نہ کرنا۔				
لِكُلِّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شُرْعَةً وَمِنْهَا جَا ط وَ لَوْ شَاءَ				
لِكُلِّ	جَعَلْنَا	مِنْكُمْ	شُرْعَةً	وَّ
سب کے لئے	ہم نے بنایا	تم میں سے	(ایک ایک) شریعت	اور
ہم نے تم سب کے لیے ایک ایک شریعت اور راستہ بنایا ہے اور اگر				
اللَّهُ لَجَعَلَكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ				
اللَّهُ	لَجَعَلَكُمْ	أُمَّةً وَاحِدَةً	وَّ	لَكِنْ
اللہ	ضرور بنا دیتا تمہیں	ایک امت	اور	لیکن (اس نے ایسا نہ کیا)
اللہ چاہتا تو تم سب کو ایک ہی امت بنا دیتا مگر (اس نے ایسا نہیں کیا) تاکہ جو (شریعتیں) اس نے تمہیں دی ہیں				
فِي مَا أَتَاكُمْ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ ط إِلَى اللَّهِ				
فِي مَا	أَتَاكُمْ	فَاسْتَبِقُوا	الْخَيْرَاتِ	إِلَى اللَّهِ
(ان شریعتوں) میں جو	اس نے دیں تمہیں	تو آگے بڑھ جاؤ	نیکیوں (میں)	اللہ کی طرف
ان میں تمہیں آزمائے تو نیکیوں کی طرف دوسروں سے آگے بڑھ جاؤ، تم سب کو اللہ ہی کی طرف				
مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ۝۳۸				
مَرْجِعُكُمْ	جَمِيعًا	فَيُنَبِّئُكُمْ	بِمَا	كُنْتُمْ
تم سب کو لوٹنا (ہے)	تو وہ خبر دے گا تمہیں	(اس) کی جو	تم تھے	اس میں
لوٹنا ہے تو وہ تمہیں بتا دے گا وہ بات جس میں تم جھگڑتے تھے ○				

۱ یعنی فروعی اعمال ہر ایک کے خاص اور جدا ہیں جیسے نمازوں، روزوں کی تعداد اور اس طرح کے احکام جدا جدا ہیں لیکن اصل دین سب کا ایک ہے یعنی توحید و رسالت، عقیدہ آخرت، یونہی بنیادی اخلاقیات سب کی مشترک ہیں۔ ۲ قرآن پاک کا حکیمانہ طریقہ یہ ہے کہ جن معاملات سے انسان کی دنیا و آخرت کا کوئی قابل قبول فائدہ متعلق نہیں ہے ان میں بحث و مقابلہ کرنے کی بجائے انہیں رضائے الہی اور بھلائی کے کاموں میں مقابلہ کرنے کی دعوت دیتا ہے۔ یہاں بھی اسی انداز کی ایک جھلک ہے کہ شریعتوں کے اختلاف کی وجوہات میں فلسفیانہ بحثیں کرنے اور پال کی کھال اتارنے کی بجائے نیکیوں کی طرف =



وَإِنْ أَحْكَمُ بَيْنَهُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ وَ					
وَ	إِنْ أَحْكَمُ <sup>(۱)</sup>	بَيْنَهُمْ	بِمَا	أَنْزَلَ	اللَّهُ وَ
اور	یہ کہ تم فیصلہ کرو	ان کے درمیان	(اس کے) مطابق جو	نازل کیا	اللہ (نے) اور
اور (اے مسلمان!) یہ کہ ان (لوگوں) کے درمیان اس کے مطابق فیصلہ کرو جو اللہ نے نازل فرمایا ہے اور					
لَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ وَاحْذَرْهُمْ أَنْ يَفْتِنُوكَ					
لَا تَتَّبِعْ	أَهْوَاءَهُمْ	وَ	احْذَرْهُمْ	أَنْ	يَفْتِنُوكَ
پیچھے نہ چلو	ان کی خواہشات (کے)	اور	بچتے رہو ان سے	کہ	وہ بہکا (نہ) دیں تمہیں
ان کی خواہشات کے پیچھے نہ چلو اور ان سے بچتے رہو کہ کہیں وہ تمہیں					
عَنْ بَعْضِ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ إِلَيْكَ ۖ فَإِنْ تَوَلَّوْا					
عَنْ بَعْضِ	مَا	أَنْزَلَ	اللَّهُ	إِلَيْكَ	فَإِنْ تَوَلَّوْا
(اس کے) بعض (احکام) سے	جو	نازل کیا	اللہ (نے)	تمہاری طرف	وہ منہ پھیریں
اس کے بعض احکام سے ہٹانہ دیں جو اللہ نے تمہاری طرف نازل کیا ہے۔ پھر اگر وہ منہ پھیریں					
فَاعْلَمْ أَنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ أَنْ يُصِيبَهُمْ بِبَعْضِ ذُنُوبِهِمْ ۖ وَ					
فَاعْلَمْ	أَنَّمَا	يُرِيدُ	اللَّهُ	أَنْ	يُصِيبَهُمْ
تو جان لو	صرف	چاہتا ہے	اللہ	کہ	ان کے کچھ گناہوں کی
تو جان لو کہ اللہ انہیں ان کے بعض گناہوں کی سزا پہنچانا چاہتا ہے اور					
إِنَّ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ لَفَاسِقُونَ ۝۳۹ أَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُونَ ۖ					
إِنَّ	كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ	لَفَاسِقُونَ ۝۳۹	أَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ	يَبْغُونَ	
بیشک	بہت سے لوگ	خرد و نافرمانی کرنے والے (ہیں)	تو کیا جاہلیت کا حکم	وہ چاہتے ہیں	
بیشک بہت سے لوگ نافرمان ہیں ○ تو کیا یہ لوگ جاہلیت کا حکم چاہتے ہیں					

== آنے کی دعوت دی۔ اس میں ہماری بہت سی چیزوں کی اصلاح ہے۔

۱..... یہاں مسلمان فیصلہ کرنے والوں کو فرمایا کہ اہل کتاب کے درمیان اللہ عزوجل کے نازل فرمائے ہوئے حکم کے مطابق فیصلہ کرو اور اس بات سے بچتے رہو کہ یہ لوگ تمہیں کسی غلطی کے مرتکب نہ کروادیں اور اگر یہ اہل کتاب لوگ قرآن سے اعراض کریں تو سمجھ جاؤ کہ اللہ تعالیٰ انہیں ان کے گناہوں کی سزا دینا چاہتا ہے جو دنیا میں قتل و گرفتاری اور جلا وطنی کے ساتھ ہوگی۔ جبکہ ویسے تمام گناہوں کی سزا آخرت میں دے گا۔



وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُوقَتُونَ ۝٥٠

وَمَنْ	أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ	حُكْمًا	لِّقَوْمٍ	يُوقَتُونَ ۝٥٠
اور کون	اللہ سے بہتر	حکم (میں)	(اس) قوم کے لیے	(جو) یقین کرتے ہیں

اور یقین والوں کے لیے اللہ سے بہتر کس کا حکم ہو سکتا ہے؟ ○

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَىٰ أَوْلِيَاءَ ۚ

يَا أَيُّهَا	الَّذِينَ	آمَنُوا	لَا تَتَّخِذُوا	الْيَهُودَ	وَالنَّصَارَىٰ	أَوْلِيَاءَ ۚ
اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	نہ بناؤ	یہودیوں	اور عیسائیوں (کو)	دوست

اے ایمان والو! یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ،

بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ۚ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَإِنَّهُ

بَعْضُهُمْ	أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ	وَمَنْ	يَتَوَلَّهُمْ	مِّنْكُمْ	فَإِنَّهُ
ان کے بعض	بعض کے دوست (ہیں)	اور جو	دوستی رکھے گا ان سے	تم میں سے	تو بیشک وہ

وہ (صرف) آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی رکھے گا تو وہ

مِنْهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝٥١ فَتَرَىٰ

مِنْهُمْ	إِنَّ	اللَّهَ	لَا يَهْدِي	الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝٥١	فَتَرَىٰ
ان میں سے (ہے)	بیشک	اللہ	ہدایت نہیں دیتا	ظلم کرنے والی قوم (کو)	تو تم دیکھو گے

انہیں میں سے ہے بیشک اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا ○ تو جن کے

الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَّرَضٌ يُسَارِعُونَ فِيهِمْ

الَّذِينَ	فِي قُلُوبِهِمْ	مَّرَضٌ	يُسَارِعُونَ	فِيهِمْ
ان لوگوں کو جو	ان کے دلوں میں	مرض (ہے)	جلدی کرتے ہیں	ان (سے دوستی کرنے) میں

دلوں میں مرض ہے تم انہیں دیکھو گے کہ یہود و نصاریٰ کی طرف دوڑے جاتے ہیں۔

۱..... اس آیت میں یہود و نصاریٰ کے ساتھ دوستی و موالات سے منع فرمایا گیا۔ یہ حکم عام ہے اگرچہ آیت کا نزول کسی خاص واقعہ میں ہوا ہو۔

۲..... اس سے معلوم ہوا کہ کفار کی طرف میان اور ان کی طرف کچھاؤں کی بیماری یعنی کفر، نفاق یا ایمانی کمزوری کی علامت ہے۔



يَقُولُونَ نَحْشَى أَنْ تُصِيبَنَا آيَةٌ ۖ فَعَسَى اللَّهُ أَنْ

يَقُولُونَ	نَحْشَى	أَنْ	تُصِيبَنَا	دَايِرَةُ (۱)	فَعَسَى	اللَّهُ	أَنْ
کہتے ہیں	ہم ڈرتے ہیں	کہ	ہمیں پہنچے	کوئی گردش	تو قریب ہے	اللہ	کہ

کہتے ہیں کہ ہمیں اپنے اوپر گردش آنے کا ڈر ہے تو قریب ہے کہ اللہ

يَأْتِي بِالْفَتْحِ أَوْ أَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهِ فَيُصْبِحُوا عَلَىٰ مَا

يَأْتِي بِالْفَتْحِ	أَوْ	أَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهِ	فَيُصْبِحُوا	عَلَىٰ	مَا
لے آئے فتح	یا	اپنے پاس سے کوئی خاص حکم	پھر وہ ہو جائیں گے	(اس) پر	جو

فتح یا اپنی طرف سے کوئی خاص حکم لے آئے پھر یہ لوگ اس پر

أَسْرَوْا فِي أَنْفُسِهِمْ لِدَمِيمٍ ۖ وَيَقُولُ الَّذِينَ آمَنُوا

أَسْرَوْا	فِي أَنْفُسِهِمْ	لِدَمِيمٍ (۲)	وَيَقُولُ	الَّذِينَ آمَنُوا
انہوں نے چھپایا تھا	اپنے دلوں میں	پچھتانے والے	اور کہیں گے	وہ لوگ جو ایمان لائے

پچھتائیں گے جو اپنے دلوں میں چھپاتے تھے ○ اور ایمان والے کہیں گے:

أَهْوَ لَاءِ الَّذِينَ أَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ ۖ

أَهْوَ لَاءِ	الَّذِينَ	أَقْسَمُوا	بِاللَّهِ	جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ
کیا یہ	وہ لوگ ہیں جنہوں نے	قسم کھائی	اللہ کی	اپنی قسموں میں پوری کوشش (سے)

کیا یہی ہیں وہ لوگ جنہوں نے اللہ کی بڑی پکی قسمیں کھائی تھیں

إِنَّهُمْ لَمَعَكُمْ ۖ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فَاصْبَحُوا

إِنَّهُمْ	لَمَعَكُمْ	حَبِطَتْ	أَعْمَالُهُمْ	فَاصْبَحُوا
کہ وہ	ضرور تمہارے ساتھ (ہیں)	(تو) ضائع ہو گئے	ان کے اعمال	پس وہ ہو گئے

کہ وہ تمہارے ساتھ ہیں۔ تو ان کے تمام اعمال برباد ہو گئے پس یہ

۱..... منافقین دنیاوی مصیبت کے اندیشے کی بنا پر یہودیوں سے محبت اور میل جول رکھتے تھے حالانکہ ان سے میل جول رکھنا دین کے لئے بہت خطرناک تھا، اس سے معلوم ہوا کہ دنیاوی خطرات کی وجہ سے اپنے دین کو خطرے میں ڈال دینا منافقوں کا طریقہ ہے۔

۲..... اس آیت میں دی گئی خبر صحیح ثابت ہوئی اور اللہ تعالیٰ کے کرم سے مکہ مکرمہ اور یہودیوں کے علاقے فتح ہوئے اور منافق دونوں طرف سے ذلیل ہوئے، انہیں نہ مسلمانوں میں عزت ملی اور نہ یہودیوں میں۔



## خُسْرَيْنَ ﴿۵۳﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَنْ يَرْتَدَّ مِنْكُمْ

خُسْرَيْنَ ﴿۵۳﴾	يَا أَيُّهَا	الَّذِينَ	آمَنُوا	مَنْ	يَرْتَدَّ (۱)	مِنْكُمْ
نقصان اٹھانے والوں (سے)	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	جو کوئی	پھرے گا	تم میں سے

نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو گئے ○ اے ایمان والو! تم میں جو کوئی اپنے دین سے

## عَنْ دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَ

عَنْ دِينِهِ	فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ (۲)	يُحِبُّهُمْ	وَ
اپنے دین سے	تو عنقریب لے آئے گا اللہ (ایسی) قوم	(اللہ) محبت فرماتا ہے ان سے	اور

پھرے گا تو عنقریب اللہ ایسی قوم لے آئے گا جن سے اللہ محبت فرماتا ہے اور

## يُحِبُّونَهُ لَا أَذِلَّةَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةَ عَلَى الْكَافِرِينَ

يُحِبُّونَهُ	أَذِلَّةَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ	أَعِزَّةَ عَلَى الْكَافِرِينَ
وہ محبت کرتے ہیں اس سے	ایمان والوں پر نرم	کافروں پر سخت (ہیں)

وہ اللہ سے محبت کرتے ہیں مسلمانوں پر نرم اور کافروں پر سخت ہیں،

## يُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ

يُجَاهِدُونَ	فِي سَبِيلِ اللَّهِ	وَلَا يَخَافُونَ	لَوْمَةَ لَائِمٍ
جہاد کرتے ہیں	اللہ کی راہ میں	اور نہیں ڈرتے	کسی ملامت کرنے والے کی ملامت (سے)

اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈرتے۔

## ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ وَاسِعٌ

ذَلِكَ	فَضْلُ اللَّهِ	يُؤْتِيهِ	مَنْ يَشَاءُ	وَاللَّهُ	وَاسِعٌ
یہ (اچھی سیرت)	اللہ کا فضل (ہے)	وہ دیتا ہے اے	جسے	وہ چاہتا ہے	اور اللہ وسعت والا

یہ (اچھی سیرت) اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا فرمادیتا ہے اور اللہ وسعت والا،

۱..... کفار کے ساتھ دوستی یاری اور محبت و قلبی تعلق چونکہ بعض اوقات بے دینی اور ارتداد کا سبب بن جاتا ہے، اس لئے کفار سے دوستی کی ممانعت کے بعد مرتدین کا ذکر فرمایا اور مرتد ہونے سے پہلے لوگوں کے مرتد ہونے کی خبر دی چنانچہ یہ خبر سچ ثابت ہوئی اور بہت سے لوگ مرتد ہوئے۔

۲..... آیت کے اس حصے سے مسلمانوں کے سامنے ایک کامل مسلمان کا نمونہ پیش کیا گیا ہے کہ کامل مسلمان کیسا ہوتا ہے؟ لہذا ہمیں بھی یہاں بیان کردہ صفات کی روشنی میں اپنے اوپر غور کر لینا چاہئے۔



اللہ تعالیٰ اس کا رسول اور باطنی مسلمان تمہارے دوست ہیں

عَلَيْهِمْ ۵۳) اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ				
عَلَيْهِمْ ۵۳)	اِنَّمَا	وَلِيُّكُمْ	اللَّهُ	وَ رَسُوْلُهُ
علم والا	صرف	تمہارے دوست	اللہ	اور اس کا رسول
علم والا ہے ○ تمہارے دوست صرف اللہ اور اس کا رسول اور				
اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُوْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ				
اٰمَنُوا (۱)	الَّذِيْنَ	يُقِيْمُوْنَ	الصَّلٰوةَ	وَيُوْتُوْنَ
ایمان لائے	وہ لوگ جو	قائم کرتے ہیں	نماز	اور ادا کرتے ہیں
ایمان والے ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور				
رُكِعُوْنَ ۵۵) وَمَنْ يَتَوَلَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ				
رُكِعُوْنَ ۵۵)	وَمَنْ	يَتَوَلَّ	اللَّهُ	وَرَسُوْلُهُ
(اللہ کے حضور) جھکنے والے (ہیں)	اور جو	دوست بنائے	اللہ	اور اس کے رسول
اللہ کے حضور جھکے ہوئے ہیں ○ اور جو اللہ اور اس کے رسول اور				
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ ۵۶) يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ				
الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	فَاِنَّ	حِزْبَ اللّٰهِ	هُمُ الْغٰلِبُوْنَ ۵۶)
ان لوگوں کو جو	ایمان لائے	تو بیشک	اللہ کا گروہ	وہ غالب آنے والے اے وہ لوگو جو
مسلمانوں کو اپنا دوست بنائے تو بیشک اللہ ہی کا گروہ غالب ہے ○ اے ایمان والو!				
اٰمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِيْنَ اتَّخَذُوا دِيْنََكُمْ هُزُوًا				
اٰمَنُوا	لَا تَتَّخِذُوا	الَّذِيْنَ	اَتَّخَذُوا	دِيْنََكُمْ ۵۷)
ایمان لائے	نہ بناؤ	ان لوگوں کو جنہوں نے	بنالیا	تمہارے دین (کو) مذاق
جن لوگوں کو تم سے پہلے کتب دی گئی ان میں سے وہ لوگ جنہوں نے تمہارے دین کو مذاق				

کافروں کو دوست بنانے والے مغلوب ہوں گے

دین کو مذاق اور کھیل بنانے والوں اور کافروں سے دوستی کی ممانعت

- ۱۔ جن لوگوں یعنی کافروں کے ساتھ ولی دوستیاں لگانا حرام ہے، ان کا ذکر فرمانے کے بعد اب ان کا بیان فرمایا گیا جن کے ساتھ مموالات واجب ہے۔ نوٹ: اس آیت مبارکہ میں بیان کر دہ حکم تمام مسلمانوں کے لیے عام ہے سب ایک دوسرے کے دوست اور محب نہیں۔
- ۲۔ زبان سے اسلام کا اظہار کرنا اور دل میں کفر چھپائے رکھنا دین کو فحشی اور کھیل بنانا ہے، ایسے لوگوں اور ان کے علاوہ مشرکوں کافروں کو دوست بنانے سے بھی منع کیا گیا ہے کیونکہ خدا عزوجل کے دشمنوں سے دوستی کرنا ایمان دار کا کام نہیں۔



## وَلِعِبَا۟مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ

وَلِعِبَا۟	مِنَ الَّذِينَ	أُوتُوا	الْكِتَابَ	مِنْ قَبْلِكُمْ	وَلِ
اور	ان لوگوں میں سے جنہیں	دی گئی	کتاب	تم سے پہلے	اور

اور کھیل بنالیا ہے انہیں اور کافروں کو

## الْكُفَّارَ أَوْلِيَاءَ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿۵۷﴾ وَ

الْكُفَّارَ	أَوْلِيَاءَ	وَاتَّقُوا	اللَّهَ	إِنَّ كُنْتُمْ	مُؤْمِنِينَ ﴿۵۷﴾	وَلِ
کفار (کو)	دوست (نہ بناؤ)	اور ڈرتے رہو	اللہ (سے)	اگر تم ہو	ایمان والے	اور

اپنا دوست نہ بناؤ اور اگر ایمان رکھتے ہو تو اللہ سے ڈرتے رہو ○

## إِذَا نَادَيْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ اتَّخَذُوا هَاهُنَا وَلِعِبَا۟

إِذَا	نَادَيْتُمْ	إِلَى الصَّلَاةِ	اتَّخَذُوا	هَاهُنَا	وَلِ	لِعِبَا۟
جب	تم پکارتے (اذان دیتے) ہو	نماز کی طرف	وہ بنالیتے ہیں اس کو	ہنسی مذاق	اور	کھیل

جب تم نماز کے لئے اذان دیتے ہو تو یہ اس کو ہنسی مذاق اور کھیل بنالیتے ہیں۔

## ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَعْقِلُونَ ﴿۵۸﴾ قُلْ يَا هَلْ أَتٰكُمِ

ذٰلِكَ	بِأَنَّهُمْ	قَوْمٌ	لَا يَعْقِلُونَ ﴿۵۸﴾	قُلْ	يَا هَلْ أَتٰكُمِ
یہ	(اس کے) سبب کہ وہ	(ایسے) لوگ (ہیں)	(جو) عقل نہیں رکھتے	تم کو	اے اہل کتاب

یہ اس لئے ہے کہ وہ بالکل بے عقل لوگ ہیں ○ تم فرماؤ: اے اہل کتاب!

## هَلْ تَتَّقُمُونَ مِنَّا إِلَّا أَنْ أَمَّنَّا بِاللهِ

هَلْ	تَتَّقُمُونَ	مِنَّا	إِلَّا أَنْ	أَمَّنَّا	بِاللهِ
کیا (یعنی نہیں)	تمہیں برا لگا	ہماری طرف سے	مگر یہ کہ	ہم ایمان لائے	اللہ پر

تمہیں ہماری طرف سے یہی برا لگا ہے کہ ہم اللہ پر

۱..... افسوس کہ جو کام بیہودی اور منافق کیا کرتے تھے وہی کام آج مسلمان کہلانے والوں میں آتے جا رہے ہیں۔ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، فرشتے، جنت، حوریں، دوزخ، اس کے عذاب، قرآنی آیات، احادیث نبوی، دینی کتابوں، دینی شعائر، عمامہ، داڑھی، مسجد، مدرسے، دیندار آدمی، دینی لباس، دینی جملے، مقدس کلمات الغرض وہ کوئی مذہبی چیز ہے کہ جس کا اس زمانے میں کھلے عام فلموں، ڈراموں، خصوصاً مزاحیہ ڈراموں، عام بول چال، دوستوں کی مجلسوں، دنیاوی تقریروں، ہنسی مذاق کی نشستوں اور باہمی گپ شپ میں مذاق نہیں اڑایا جاتا حالانکہ دینی شعائر کا مذاق اڑانا کفر ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت اور عقل سلیم عطا فرمائے۔



## وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ ۚ وَآن

و	مَا	أُنْزِلَ	إِلَيْنَا	و	مَا	أُنْزِلَ	مِنْ قَبْلُ	و	آن
اور	جو	نازل کیا گیا	ہماری طرف	اور	جو	نازل کیا گیا	(اس) سے پہلے	اور	پیشک

اور جو ہماری طرف نازل کیا گیا اس پر اور جو پہلے نازل کیا گیا اس پر ایمان لائے ہیں اور پیشک

## أَكْثَرَكُمْ فَسِقُونَ ﴿٥٩﴾ قُلْ هَلْ أَنْتُمْ بِبَشَرٍ مِّنْ ذَلِكَ

أَكْثَرَكُمْ	فَسِقُونَ ﴿٥٩﴾	قُلْ	هَلْ	أَنْتُمْ	بِشَرٍ مِّنْ ذَلِكَ ﴿١﴾
تمہارے اکثر (لوگ)	فاسق ہیں	تم کہو	کیا	میں خبر دوں تمہیں	اس سے زیادہ برے کی

تمہارے اکثر لوگ فاسق ہیں ○ اے محبوب! تم فرماؤ: کیا میں تمہیں وہ لوگ بتاؤں جو

## مَثُوبَةٌ عِنْدَ اللَّهِ ۖ مَن لَّعَنَهُ اللَّهُ وَغَضِبَ

مَثُوبَةٌ	عِنْدَ اللَّهِ	مَن	لَّعَنَهُ	اللَّهُ	وَ	غَضِبَ
درجے (میں)	اللہ کے ہاں	(یہ وہ ہے) جو	لعنت فرمائی اس پر	اللہ (نے)	اور	غضب فرمایا

اللہ کے ہاں اس سے بدتر درجہ کے ہیں، یہ وہ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی اور ان پر

## عَلَيْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمْ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيرَ وَعَبَدَ

عَلَيْهِ	وَ	جَعَلَ	مِنْهُمْ	الْقِرَدَةَ	وَ	الْخَنَازِيرَ	وَ	عَبَدَ
اس پر	اور	بنادینے	ان میں سے	بندر	اور	خنزیر	اور	(جس نے) عبادت کی

غضب فرمایا اور ان میں سے بہت سے لوگوں کو بندر اور سور بنادیا اور جنہوں نے

## الطَّاغُوتَ ۖ أُولَٰئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَأَضَلُّ

الطَّاغُوتَ	أُولَٰئِكَ	شَرٌّ	مَّكَانًا	وَ	أَضَلُّ
شیطان (کی)	یہ لوگ	سب سے برے (ہیں)	ٹھکانے (کے اعتبار سے)	اور	سب زیادہ بھٹکے ہوئے

شیطان کی عبادت کی، یہ لوگ بدترین مقام والے اور سیدھے راستے سے

۱..... یہودیوں نے مسلمانوں سے کہا کہ تمہارے دین سے بدتر کوئی دین ہم نہیں جانتے۔ اس پر فرمایا گیا کہ مسلمانوں کو تو تم صرف اپنے بغض و کینہ اور دشمنی کی وجہ سے ہی برا کہتے ہو جبکہ حقیقت میں اصل بدتر تو تم لوگ ہو اور ذرا اپنے حالات دیکھ کر خود فیصلہ کر لو کہ تم اللہ تعالیٰ کے محبوب ہو یا مردود؟ پیچھے زمانہ میں صورتیں تمہاری منہ نہیں، سور، بندر تم بنائے گئے، بچھڑے کو تم نے پوجا، اللہ تعالیٰ کی لعنت تم پر ہوئی، غضب الہی کے مستحق تم ہوئے تو حقیقی بد نصیب اور بدتر تو تم ہو اور تم ہی بدترین مقام یعنی جہنم میں جاؤ گے۔



عَنْ سَوَاءِ السَّبِيلِ ⑥۰ وَإِذَا جَاءَ وَكُمُ قَالُوا آمَنَّا

عَنْ سَوَاءِ السَّبِيلِ ⑥۰	وَ	إِذَا	جَاءَ وَكُمُ	قَالُوا	آمَنَّا
سیدھے راستے سے	اور	جب	وہ آتے ہیں تمہارے پاس	(تو) کہتے ہیں	ہم ایمان لائے

سب سے زیادہ بھٹکے ہوئے ہیں ○ اور جب تمہارے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں ہم مسلمان ہیں

وَقَدْ دَخَلُوا بِالنِّكْفِ وَهُمْ قَدْ خَرَجُوا بِهِ ط

وَ	قَدْ	دَخَلُوا	بِالنِّكْفِ	وَ	هُمْ	قَدْ	خَرَجُوا ①	بِهِ
اور (حالانکہ)	تحقیق	وہ داخل ہوئے	کفر کے ساتھ	اور	وہ	تحقیق	نکلے	اس کے ساتھ

حالانکہ وہ آتے وقت بھی کافر تھے اور جاتے وقت بھی کافر ہی تھے

وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا يَكْتُمُونَ ⑥۱ وَتَرَى كَثِيرًا

وَ	اللَّهُ	أَعْلَمُ	بِمَا	كَانُوا يَكْتُمُونَ ⑥۱	وَ	تَرَى	كَثِيرًا
اور	اللہ	خوب جانتا ہے	(اس) کو جو	وہ چھپا رہے ہیں	اور	تم دیکھو گے	بہت سے

اور اللہ خوب جانتا ہے جو وہ چھپا رہے ہیں ○ اور تم ان میں سے

مِنْهُمْ يُسَارِعُونَ فِي الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَأَكْلِهِمُ السُّحْتَ ط

مِنْهُمْ	يُسَارِعُونَ	فِي الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ	وَ	أَكْلِهِمُ السُّحْتَ ②
ان میں سے	وہ دوڑے جاتے ہیں	گناہ اور زیادتی میں	اور	اپنے حرام مال کھانے (میں)

بہت سے لوگوں کو دیکھو گے کہ گناہ اور زیادتی اور حرام خوری کے کاموں میں دوڑے جاتے ہیں۔

لَيْسَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ⑥۲ لَوْلَا يَنْهَاهُمُ الرَّبُّنِيُّونَ

لَيْسَ	مَا	كَانُوا يَعْمَلُونَ ⑥۲	لَوْلَا	يَنْهَاهُمُ	الرَّبُّنِيُّونَ
ضرور برا ہے	جو	وہ کام کرتے ہیں	کیوں نہیں	منع کرتے انہیں	(ان کے) درویش

بیشک یہ بہت ہی برے کام کرتے ہیں ○ ان کے درویش

① منافق بد اعتقادی کے ساتھ آتے تھے تو جیسے آتے ویسے ہی جاتے اور صحابہ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ عقیدت و محبت کے ساتھ آتے تو فیض کے دریا سیٹھ کر جاتے تھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ بد اعتقادی کے ساتھ کسی کے پاس جانے والا فیض نہیں اٹھا سکتا۔

② یہاں گناہ سے مراد تورات کی وہ آیات چھپانا ہے جن میں تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عظمت و شان کا بیان تھا اور زیادتی سے مراد تورات میں اپنی طرف سے بڑھادینا ہے اور حرام خوری سے مراد وہ رشوتیں ہیں جو وصول کر کے یہودی علماء تورات کے احکام بدل دیتے تھے۔



وَالْأَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْإِثْمَ وَ أَكْلِهِمُ السُّحْتَ ط

وَ	الْأَحْبَارُ (۱)	عَنْ قَوْلِهِمُ الْإِثْمَ	وَ	أَكْلِهِمُ السُّحْتَ
اور	علماء	ان کے گناہ کی بات کہنے سے	اور	ان کے حرام مال کھانے (سے)

اور علماء انہیں گناہ کی بات کہنے اور حرام کھانے سے کیوں نہیں منع کرتے۔

لَيْسَ مَا كَانُوا يَصْنَعُونَ ۝۶۳ وَقَالَتِ الْيَهُودُ يَدُ اللَّهِ

لَيْسَ	مَا	كَانُوا يَصْنَعُونَ ۝۶۳	وَ	قَالَتِ الْيَهُودُ	يَدُ اللَّهِ
ضرور برا ہے	جو	وہ کر رہے ہیں	اور	کہا	یہودیوں (نے)

بیشک یہ بہت ہی برے کام کر رہے ہیں ○ اور یہودیوں نے کہا: اللہ کا ہاتھ

مَغْلُوكَةٌ ط عُلَّتْ أَيْدِيهِمْ وَلَعْنُوا إِيَّاسَا

مَغْلُوكَةٌ	عُلَّتْ	أَيْدِيهِمْ	وَ	لَعْنُوا	إِيَّاسَا
بندھا ہوا (ہے)	باندھے جائیں	ان کے ہاتھ	اور	ان پر لعنت کی گئی	(اس کے) سبب جو

بندھا ہوا ہے۔ ان کے ہاتھ باندھے جائیں اور ان پر اس کہنے کی وجہ سے

قَالُوا مَبْلُ يَدَاهُ مَبْسُوطَتْنِ لَا يَنْفِقُ كَيْفَ يَشَاءُ ط

قَالُوا	مَبْلُ	يَدَاهُ	مَبْسُوطَتْنِ (۲)	لَا يَنْفِقُ	كَيْفَ يَشَاءُ
انہوں نے کہا	بلکہ	اس کے ہاتھ	کشادہ ہیں	وہ خرچ کرتا ہے	جیسے چاہتا ہے

لعنت ہے بلکہ اللہ کے ہاتھ کشادہ ہیں جیسے چاہتا ہے خرچ فرماتا ہے اور

لَيَزِيدَنَّ كَثِيرًا مِّنْهُمْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ

لَيَزِيدَنَّ	كَثِيرًا	مِّنْهُمْ	مَا	أُنْزِلَ	إِلَيْكَ
ضرور بڑھا دے گا	بہت سے (لوگوں کو)	ان میں سے	وہ جو	نازل کیا گیا	تمہاری طرف

اے حبیب! یہ جو تمہاری طرف تمہارے رب کی طرف سے

۱ یہاں یہودی و ریشیوں اور علماء کے متعلق فرمایا گیا کہ انہوں نے اپنی قوم کو گناہ کی بات کہنے اور حرام کھانے سے کیوں نہ روکا۔ اس سے معلوم ہوا کہ عالم دین کی اس بات پر بھی پکڑ ہوگی کہ وہ گناہ ہوتے ہوئے دیکھیں اور قدرت کے باوجود منع نہ کریں کیونکہ ایسا عالم گناہ کرنے والے کی طرح ہے۔ عالم پر واجب ہے کہ خود بھی سنبھلے اور دوسروں کو بھی سنبھالے۔ ۲ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ کشادہ ہونے سے مراد بے حد کرم اور مہربانی ہے کہ دوستوں کو بھی نوازے اور دشمنوں کو بھی محروم نہ کرے ورنہ اللہ تعالیٰ جسمانی ہاتھ اور ہاتھ کے کھلنے سے پاک ہے۔



# مَنْ سَرِبَكَ طُعْيَانًا وَكُفْرًا<sup>ط</sup> وَالْقَيْنَا بَيْنَهُمْ

مِنْ رَبِّكَ	طُعْيَانًا وَكُفْرًا <sup>(۱)</sup>	وَ	الْقَيْنَا	بَيْنَهُمْ
تمہارے رب کی طرف سے	سرکشی اور کفر (میں)	اور	ہم نے ڈال دی	ان کے درمیان
نازل کیا گیا ہے یہ ان میں سے بہت سے لوگوں کی سرکشی اور کفر میں اضافہ کرے گا اور ہم نے				

# الْعَدَاوَةِ وَالْبُغْضَاءِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ<sup>ط</sup> كُلَّمَا أَوْقَدُوا نَارًا

الْعَدَاوَةِ	وَالْبُغْضَاءِ	إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ	كُلَّمَا	أَوْقَدُوا	نَارًا
دشمنی	اور	بغض	قیامت کے دن تک	جب کبھی	وہ بھڑکاتے ہیں
قیامت تک ان میں دشمنی اور بغض ڈال دیا۔ جب کبھی یہ لڑائی کی آگ					

# لِلْحَرْبِ أَطْفَاها اللَّهُ<sup>ط</sup> وَيَسْعُونَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا

لِلْحَرْبِ	أَطْفَاها <sup>(۲)</sup>	وَاللَّهُ	وَيَسْعُونَ	فِي الْأَرْضِ	فَسَادًا
لڑائی کے لئے	بجھا دیتا ہے اسے	اللہ	اور	زمین میں	فساد (پھیلانے کی)
بھڑکاتے ہیں تو اللہ اسے بجھا دیتا ہے اور یہ زمین میں فساد پھیلانے کے لئے کوشش کرتے ہیں					

# وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ<sup>ط</sup> وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ

وَاللَّهُ	لَا يُحِبُّ	الْمُفْسِدِينَ <sup>(۳)</sup>	وَلَوْ أَنَّ	أَهْلَ الْكِتَابِ
اور اللہ	پسند نہیں فرماتا	فساد پھیلانے والوں (کو)	اگر	اہل کتاب
اور اللہ فساد پھیلانے والوں کو پسند نہیں کرتا اور اگر اہل کتاب				

# أَمَنُوا وَاتَّقُوا الْكُفْرَ نَاعْنَهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَ

أَمَنُوا	وَ	اتَّقُوا	لَكُفْرًا	عَنْهُمْ	سَيِّئَاتِهِمْ	وَ
ایمان لاتے	اور	پرہیز گاری اختیار کرتے	(تو) ضرور ہم مٹا دیتے	ان سے	ان کے گناہ	اور
ایمان لاتے اور پرہیز گاری اختیار کرتے تو ضرور ہم ان کے گناہ مٹا دیتے اور						

۱۔ اس سے معلوم ہوا کہ جس کے دل میں سرور کائنات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عظمت نہ ہو اس کے لئے قرآن وحدیث کفر کی زیادتی کا سبب ہیں جیسے آج کل بہت سے بے دینوں کو دکھا جا رہا ہے۔ یاد رہے کہ دین کی عظمت، دین لانے والے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عظمت سے ہے۔

۲۔ جب بھی یہودیوں نے فساد، شر انگیزی اور اللہ تعالیٰ کے حکم کی مخالفت کی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کسی ایسے شخص کو ان پر مسلط کر دیا جس نے انہیں ہلاکت اور بربادی سے دوچار کر دیا، چنانچہ بخت نصر، طیلوس رومی، فارسی جو سیوں اور مسلمانوں کے ہاتھوں ان کا جو شہر ہوا اس سے کوئی تاریخ دان ناواقف نہیں۔



لَا دَخْلَهُمْ جَنَّاتِ النَّعِيمِ ۝ وَلَوْ أَنَّهُمْ أَقَامُوا التَّوْرَةَ

لَا دَخْلَهُمْ	جَنَّاتِ النَّعِيمِ ۝	وَلَوْ	أَنَّهُمْ	أَقَامُوا	التَّوْرَةَ
ضرور داخل کرتے انہیں	نعمتوں کے باغات (میں)	اور	اگر	قائم رکھتے	تورات

ضرور انہیں نعمتوں کے باغوں میں داخل کرتے ○ اور اگر وہ تورات

وَالْإِنْجِيلَ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِمْ مِنْ رَبِّهِمْ

وَالْإِنْجِيلَ	وَمَا	أُنْزِلَ	إِلَيْهِمْ	مِنْ رَبِّهِمْ
انجیل	اور	جو کچھ	نازل کیا گیا	ان کی طرف سے

اور انجیل اور جو کچھ ان کی طرف ان کے رب کی جانب سے نازل کیا گیا اسے قائم کر لیتے

لَا كُلُوا مِنْ ثَمَرِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ أَرْجُلِهِمْ ۖ مِنْهُمْ

لَا كُلُوا	مِنْ ثَمَرِهِمْ	وَمِنْ تَحْتِ أَرْجُلِهِمْ	مِنْهُمْ
(تو) ضرور وہ (رزق) کھاتے	اپنے اوپر سے	اپنے پاؤں کے نیچے سے	ان میں سے

تو انہیں ان کے اوپر سے اور ان کے قدموں کے نیچے سے رزق ملتا۔ ان میں

أُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ ۖ وَكَثِيرٌ مِنْهُمْ سَاءٌ مَا

أُمَّةٌ	مُّقْتَصِدَةٌ ۖ	وَكَثِيرٌ	مِنْهُمْ	سَاءٌ مَا
ایک گروہ	میانہ روی والا (ہے)	اور	بہت سے	ان میں سے

ایک گروہ اعتدال کی راہ والا ہے اور ان میں اکثر بہت ہی برے

يَعْمَلُونَ ۖ يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَدِّعْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ

يَعْمَلُونَ ۖ	يَا أَيُّهَا	الرَّسُولُ	بَدِّعْ	مَا أُنْزِلَ	إِلَيْكَ
وہ کام کر رہے ہیں	اے	رسول	پہنچا دو	جو	تمہاری طرف

کام کر رہے ہیں ○ اے رسول! جو کچھ آپ کی طرف آپ کے رب کی جانب سے

بعض اہل کتاب اعتدال پسند ہیں

حضرت قدس سرہ اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تم کو بتا رہا ہوں کہ بعض اہل کتاب اعتدال کا وعدہ دیتے ہیں اور ان کی حفاظت کا وعدہ دیتے ہیں

۱۰۰

۱۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ دین کی پابندی اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری سے رزق میں وسعت پیدا ہوتی ہے۔

۲۔ یعنی سارے اہل کتاب یکساں نہیں ہیں بلکہ بعض اعتدال پسند ہیں اور وہ حد سے تجاوز نہیں کرتے، یہ یہودیوں میں سے وہ لوگ ہیں جو تاجدار رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لے آئے جیسے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہ جبکہ اقلیت اکثریت نافرمان ہے جو کفر پر چڑھے ہوئے ہیں۔



مِنْ رَبِّكَ ۖ وَإِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَغْتَ رِسَالَتَهُ ۖ

مِنْ رَبِّكَ	وَ	إِنْ	لَّمْ تَفْعَلْ	فَمَا بَلَغْتَ	رِسَالَتَهُ (۱)
تمہارے رب کی طرف سے	اور	اگر	تم نے (ایسا) نہ کیا	تو تم نے نہیں پہنچایا	اس کا (کوئی) پیغام

نازل کیا گیا اس کی تبلیغ فرمادیں اور اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو آپ نے اس کا کوئی پیغام بھی نہ پہنچایا

وَاللَّهُ يُعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي

وَاللَّهُ	يُعْصِمُكَ	مِنَ النَّاسِ	إِنَّ	اللَّهُ	لَا يَهْدِي	
اور	اللہ	حفاظت فرمائے گا تمہاری	لوگوں سے	بیشک	اللہ	ہدایت نہیں دیتا

اور اللہ لوگوں سے آپ کی حفاظت فرمائے گا۔ بیشک اللہ کافروں کو

الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ ۚ قُلْ يَا هَلْ الْكِتَابِ لَسْتُمْ عَلَى شَيْءٍ حَتَّى

الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ ۚ	قُلْ	يَا هَلْ الْكِتَابِ	لَسْتُمْ	عَلَى شَيْءٍ (۲)	حَتَّى
کفر کرنے والی قوم (کو)	تم کہو	اے اہل کتاب	تم نہیں ہو	کسی چیز پر	یہاں تک کہ

ہدایت نہیں دیتا ۝ تم فرما دو اے کتابیو! جب تک تم تورات اور انجیل اور

تُقِيمُوا التَّوْرَةَ وَالْإِنْجِيلَ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ

تُقِيمُوا	التَّوْرَةَ	وَ	الْإِنْجِيلَ	وَ	مَا	أُنْزِلَ	إِلَيْكُمْ
تم قائم کرلو	تورات	اور	انجیل	اور	جو	نازل کیا گیا	تمہاری طرف

جو کچھ تمہاری طرف تمہارے رب کی جانب سے نازل کیا گیا ہے

مِنْ رَبِّكُمْ ۖ وَلَئِزِيدَنَّ كَثِيرًا مِّنْهُمْ مَا

مِنْ رَبِّكُمْ	وَ	لَئِزِيدَنَّ	كَثِيرًا	مِّنْهُمْ	مَا
تمہارے رب کی طرف سے	اور	ضرور بڑھا دے گا	بہت سے (لوگوں کو)	ان میں سے	وہ جو

اسے قائم نہیں کر لیتے تم کسی شے پر نہیں ہو اور اے حبیب! یہ جو تمہاری طرف تمہارے رب کی جانب سے

۱..... حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کوئی شرعی حکم نہیں چھپایا بلکہ ایک ایک حکم کی پوری تبلیغ فرمائی ہے، لہذا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف کسی شرعی حکم کے چھپانے کی نسبت ہرگز نہیں کی جاسکتی۔

۲..... اس آیت سے معلوم ہو کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان پر عمل کئے بغیر انسان کچھ نہیں، نہ اس کی کوئی قدر ہے نہ کچھ حقیقت اگرچہ عالم فاضل، خاندانی اور انبیاء کرام علیہم السلام کی اولاد میں سے ہو۔



# أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ طُغْيَانًا وَكُفْرًا

أُنْزِلَ	إِلَيْكَ	مِنْ رَبِّكَ	طُغْيَانًا وَكُفْرًا
نازل کیا گیا	تمہاری طرف	تمہارے رب کی طرف سے	سرکشی اور کفر (میں)

نازل کیا گیا ہے یہ ان میں سے بہت سے لوگوں کی سرکشی اور کفر میں اضافہ کرے گا

## فَلَا تَأْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ﴿٦٨﴾ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا

فَلَا تَأْسَ <sup>(۱)</sup>	عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ <sup>(۲)</sup>	إِنَّ	الَّذِينَ	آمَنُوا
پس تم غم نہ کھاؤ	کفر کرنے والی قوم پر	بیشک	وہ لوگ جو	(صرف زبان سے) ایمان لائے

تو تم کافر قوم پر کچھ غم نہ کھاؤ ○ بیشک (وہ جو اپنے آپ کو) مسلمان (کہتے ہیں)

## وَالَّذِينَ هَادُوا وَالصَّيُّونَ وَالنَّصَارَى

وَالَّذِينَ	هَادُوا	وَالصَّيُّونَ	وَالنَّصَارَى
وہ لوگ جو	یہودی ہوئے	ستاروں کی پوجا کرنے والے	عیسائی

اور یہودی اور ستاروں کی پوجا کرنے والے اور عیسائی

## مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَعَمِلَ

مَنْ	آمَنَ	بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ	وَعَمِلَ
(ان میں سے) جو	(دل سے) ایمان لائے	اللہ اور آخرت کے دن پر	عمل کرے

(ان میں سے) جو (سچے دل سے) اللہ اور قیامت پر ایمان لائے اور اچھے عمل

## صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿٦٩﴾ لَقَدْ

صَالِحًا <sup>(۲)</sup>	فَلَا خَوْفٌ	عَلَيْهِمْ	وَلَا هُمْ	يَحْزَنُونَ <sup>(۳)</sup>	لَقَدْ
نیک، اچھا	تو کوئی خوف نہیں	ان پر	اور نہ	وہ غمگین ہوں گے	ضرور بیشک

کرے تو ان پر نہ کچھ خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے ○ بیشک

۱..... اس سے معلوم ہوا کہ کسی شخص کے جہٹ دھرمی کی بنا پر بدایت قبول نہ کرنے پر رنج و غم نہیں کرنا چاہئے بلکہ مبلغ کو چاہئے کہ وہ اپنا تبلیغی کام جاری رکھے اگرچہ لوگ قبول کریں یا نہ کریں۔

۲..... اس سے معلوم ہوا کہ مومن خواہ کسی درجے کا ہو وہ نیک اعمال ضرور کرے، کوئی شخص اعمال اور تقویٰ سے بے نیاز نہیں۔

سچے دل سے ایمان لانے اور نیک اعمال کرنے والوں کی جزا

نئی امرائیں کا دنیاوی کرامتیں اللہ تعالیٰ کا شہید کرنا ایک گروہ کو جھٹکانا اور ایک کو شہید کرنا



أَخَذْنَا مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَآءِيلَ وَارْسَلْنَا إِلَيْهِمْ رَسُولًا ط كَلَّمَا

أَخَذْنَا	مِيثَاقَ	بَنِي إِسْرَآءِيلَ	وَ	ارْسَلْنَا	إِلَيْهِمْ	رَسُولًا	كَلَّمَا
ہم نے لیا	عہد	بنی اسرائیل (سے)	اور	ہم نے بھیجے	ان کی طرف	رسول	جب کبھی

ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا اور ان کی طرف رسول بھیجے (تو) جب کبھی

جَاءَهُمْ رَسُولٌ بِمَا لَا تَهْوَىٰ أَنْفُسُهُمْ لَا

جَاءَهُمْ	رَسُولٌ	بِمَا	لَا تَهْوَىٰ	أَنْفُسُهُمْ
آیا ان کے پاس	کوئی رسول	(اس کے) ساتھ جو	پسند نہیں کرتے	ان کے نفس

ان کے پاس کوئی رسول وہ بات لے کر آیا جو ان کے نفس کو پسند نہ تھی

فَرِيقًا كَذَّبُوا وَفَرِيقًا يَقْتُلُونَ ﴿٦﴾

فَرِيقًا	كَذَّبُوا	وَ	فَرِيقًا	يَقْتُلُونَ ﴿٦﴾	وَ
(تو انبیاء کے) ایک گروہ (کو)	انہوں نے جھٹلایا	اور	ایک گروہ (کو)	شہید کرتے رہے	اور

تو انہوں نے (انبیاء کے) ایک گروہ کو جھٹلایا اور ایک گروہ کو شہید کرتے رہے ○ اور

حَسِبُوا أَلَّا تَكُونَ فِتْنَةً فَعَمُوا وَصَمُوا

حَسِبُوا	أَلَّا تَكُونَ	فِتْنَةً	فَعَمُوا	وَ	صَمُوا
انہوں نے گمان کیا	کہ (انہیں) نہ ہوگی	کوئی سزا	تو وہ (حق سے) اندھے ہو گئے	اور	بہرے ہو گئے

انہوں نے یہ گمان کیا کہ انہیں کوئی سزا نہ ہوگی تو یہ اندھے اور بہرے ہو گئے

ثُمَّ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ عَمُوا وَصَمُوا

ثُمَّ	تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ	ثُمَّ	عَمُوا	وَ	صَمُوا
پھر	اللہ نے توبہ قبول فرمائی ان کی	پھر	(دوبارہ) اندھے ہو گئے	اور	بہرے ہو گئے

پھر اللہ نے ان کی توبہ قبول کی پھر ان میں سے بہت سے اندھے اور بہرے ہو گئے

۱..... انبیاء کرام علیہم السلام کی تکذیب میں تو یہودی اور عیسائی سب شریک ہیں مگر قتل کرنا یہ خاص یہودیوں کا کام ہے، انہوں نے بہت سے انبیاء کرام علیہم السلام کو شہید کیا جن میں سے حضرت زکریا اور حضرت یحییٰ علیہما السلام بھی ہیں۔



حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ”اللہ“ کہنے والے کافروں

اللہ کا شریک ٹھہرانے والوں کی عجز و تکبر

كَثِيرٌ مِنْهُمْ ۖ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِمَا يَعْمَلُونَ ﴿٤١﴾ لَقَدْ						
كَثِيرٌ	مِنْهُمْ	وَ	اللَّهُ	بَصِيرٌ	بِمَا	يَعْمَلُونَ ﴿٤١﴾
بہت سے	ان میں سے	اور	اللہ	دیکھنے والا	(اس) کو جو	وہ کرتے ہیں
اور اللہ ان کے کام دیکھ رہا ہے ۝ بیشک						
كَفَرَالَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ ۖ						
كَفَرُوا	الَّذِينَ	قَالُوا	إِنَّ	اللَّهَ	هُوَ	الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ ﴿٤٢﴾
کافر ہو گئے	وہ لوگ جنہوں نے	کہا	بیشک	اللہ	وہ	مریم کا بیٹا مسیح (ہے)
وہ لوگ کافر ہو گئے جنہوں نے کہا کہ اللہ وہی مسیح مریم کا بیٹا ہے						
وَقَالَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ إِسْرَءِيلُ اَعْبُدُوا اللَّهَ						
وَقَالَ	الْمَسِيحُ	ابْنُ مَرْيَمَ	إِسْرَءِيلُ	اَعْبُدُوا	اللَّهَ	
اور (حالانکہ)	کہا (تھا)	مسیح (نے)	اے بنی اسرائیل	عبادت کرو	اللہ (کی)	
حالانکہ مسیح نے تو یہ کہا تھا: اے بنی اسرائیل! اللہ کی بندگی کرو جو میرا بھی رب ہے						
رَبِّي وَرَبَّكُمْ ۖ إِنَّهُ مَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ						
رَبِّي وَرَبَّكُمْ	إِنَّهُ	مَنْ	يُشْرِكْ	بِاللَّهِ	فَقَدْ	حَرَّمَ
(جو) میرا اور تمہارا رب (ہے)	بیشک وہ	جو	شریک ٹھہرائے	اللہ کا	تو تحقیق	حرام کر دی
اور تمہارا بھی رب ہے۔ بیشک جو اللہ کا شریک ٹھہرائے تو اللہ نے						
اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةُ وَمَا أَوْهَتْ النَّارُ ۖ وَمَالِ الظَّالِمِينَ						
اللَّهُ	عَلَيْهِ	الْجَنَّةُ	وَمَا	أَوْهَتْ	النَّارُ	وَمَا لِلظَّالِمِينَ
اللہ (نے)	اس پر	جنت	اور	اس کا ٹھکانہ	آگ (ہے)	اور نہیں ظالموں کے لئے
اس پر جنت حرام کر دی اور اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور ظالموں کا						

۱..... عیسائیوں کے بہت سے فرقے ہیں: ان میں سے یعقوبیہ اور ملکانیہ کہتے تھے کہ مریم نے الہ یعنی معبود کو جنم دیا اور وہ یہ بھی کہتے تھے کہ الہ یعنی معبود نے عیسیٰ کی ذات میں حلول کر لیا اور وہ ان کے ساتھ متحد ہو گیا تو عیسیٰ الہ (معبود) ہو گئے۔ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ۔ عیسائیوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو شریک کی بھی توہین کی کہ وہ تو اپنے کو رب عزوجل کا بندہ کہتے تھے اور یہ انہیں جھٹلا کر انہی کو رب کہنے لگے۔



## مِنْ أَنْصَارٍ ۚ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ

مِنْ أَنْصَارٍ ۚ (۱)	لَقَدْ	كَفَرَ	الَّذِينَ	قَالُوا	إِنَّ
کوئی مدد کرنے والا	ضرور بیشک	کافر ہو گئے	وہ لوگ جنہوں نے	کہا	بیشک

کوئی مدد گار نہیں ○ بیشک وہ لوگ کافر ہو گئے جنہوں نے کہا: بیشک اللہ

## اللَّهُ ثَالِثُ ثَلَاثَةٍ ۖ وَمَا مِنْ إِلَهٍ إِلَّا

اللَّهُ	ثَالِثُ ثَلَاثَةٍ (۲)	وَ	مَا مِنْ إِلَهٍ	إِلَّا
اللہ	تین میں سے تیسرا (ہے)	اور (حالانکہ)	کوئی معبود نہیں	مگر

تین (معبودوں) میں سے تیسرا ہے حالانکہ عبادت کے لائق تو صرف

## إِلَهُ وَاحِدٌ ۖ وَإِنْ لَّمْ يَنْتَهُوا عَمَّا يَقُولُونَ

إِلَهُ وَاحِدٌ	وَ	إِنْ	لَّمْ يَنْتَهُوا	عَمَّا	يَقُولُونَ
ایک معبود	اور	اگر	وہ باز نہ آئے	(اس) سے جو	وہ کہہ رہے ہیں

ایک ہی معبود ہے اور اگر یہ لوگ اس سے باز نہ آئے جو یہ کہہ رہے ہیں

## لَيَسَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۚ

لَيَسَنَّ	الَّذِينَ	كَفَرُوا	مِنْهُمْ	عَذَابٌ أَلِيمٌ ۚ (۳)
(تو) ضرور چھوئے گا، پہنچے گا	ان لوگوں کو جو	کافر رہیں گے	ان میں سے	دردناک عذاب

تو جو ان میں کافر رہیں گے ان کو ضرور دردناک عذاب پہنچے گا ○

## أَفَلَا يَتُوبُونَ إِلَى اللَّهِ وَيَسْتَغْفِرُونَ ۖ وَ

أَفَلَا يَتُوبُونَ	إِلَى اللَّهِ	وَ	يَسْتَغْفِرُونَ ۖ	وَ
تو کیا وہ رجوع نہیں کرتے	اللہ کی طرف	اور	مغفرت طلب (نہیں) کرتے اس سے	اور (حالانکہ)

تو یہ کیوں اللہ کی بارگاہ میں توبہ نہیں کرتے اور کیوں اس سے مغفرت طلب نہیں کرتے؟ حالانکہ

۱..... انصار، نصیر یا ناصر کی جمع ہے اور یہاں ترجمے میں لفظ ”کوئی“ حرف ”من“ کی وجہ سے ہے۔ ۲..... عیسائیوں میں فرقہ مر قوسیہ اور نسطوریہ کا عقیدہ یہ ہے کہ الہ تین ہیں، باپ، بیٹا اور روح القدس، اللہ تعالیٰ کو باپ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اس کا بیٹا اور حضرت جبریل علیہ السلام کو روح القدس کہتے ہیں۔ معاذ اللہ۔ یہاں ان کا رد فرمایا گیا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، نہ اس کا کوئی ثانی ہے نہ ثالث۔ وہ وحدانیت کے ساتھ موصوف ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، باپ بیٹے نبوی سب سے پاک ہے۔ اگر یہ کفار تثلیث (تین خدا ماننے) کے معتقد رہے اور توحید اختیار نہ کی تو آخرت میں دردناک عذاب سے دوچار ہوں گے۔



اللَّهُ عَفُوٌّ رَّحِيمٌ ﴿۴۳﴾ مَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ إِلَّا				
اللَّهُ	عَفُوٌّ	رَّحِيمٌ ﴿۴۳﴾	مَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ	إِلَّا
اللَّهُ	بخشنے والا	مہربان (ہے)	مریم کا بیٹا مسیح نہیں	مگر
اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○ مسیح بن مریم تو صرف				
رَسُولٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ۖ وَ				
رَسُولٌ ﴿۱﴾	قَدْ	خَلَتْ	مِنْ قَبْلِهِ	الرُّسُلُ
ایک رسول	تحقیق	گزر گئے	اس سے پہلے	بہت سے رسول
ایک رسول ہے۔ اس سے پہلے بہت سے رسول گزر چکے ہیں اور				
أُمُّهُ صِدِّيقَةٌ ۖ كَانَا يَأْكُلَنِ الطَّعَامَ ۖ أَنْظُرْ				
أُمُّهُ	صِدِّيقَةٌ	كَانَا يَأْكُلَنِ	الطَّعَامَ	أَنْظُرْ
اس کی ماں	صدیقہ، بہت سچی (ہے)	وہ دونوں کھاتے تھے	کھانا	تم دیکھو
اس کی ماں صدیقہ (بہت سچی) ہے۔ وہ دونوں کھانا کھاتے تھے دیکھو تو				
كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْآيَاتِ شِمَّ أَنْظُرْ آتَى				
كَيْفَ	نُبَيِّنُ	لَهُمُ	الْآيَاتِ	شِمَّ أَنْظُرْ آتَى
کیسے	ہم کھول کر بیان کرتے ہیں	ان کے لئے	نشانیاں	پھر دیکھو کیسے
ہم ان کے لئے کیسی صاف نشانیاں بیان کرتے ہیں پھر دیکھو وہ کیسے				
يُؤْفَكُونَ ﴿۴۵﴾ قُلْ أَتَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ				
يُؤْفَكُونَ ﴿۴۵﴾	قُلْ	أَتَعْبُدُونَ	مِنْ دُونِ اللَّهِ	
وہ پھرے جاتے ہیں	تم کہو	کیا تم عبادت کرتے ہو	اللہ کے سوا	
پھرے جاتے ہیں؟ ○ تم فرماؤ، کیا تم اللہ کے سوا اس کی عبادت کرتے ہو				

۱۔ یہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خدا نہ ہونے کے دلائل بیان کئے گئے ہیں جیسے وہ ایک رسول ہیں لہذا ان کو خدا ماننا غلط، باطل اور کفر ہے۔ یونہی ان سے پہلے بھی بہت سے رسول گزر چکے ہیں جو معجزات رکھتے تھے، توجہ دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کو معجزات کی بنا پر خدا نہیں مانتے تو انہیں بھی خدا مانو۔ اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ دونوں کھانا کھاتے تھے جبکہ معبود کھانے سے پاک ہوتا ہے کیونکہ معبود غذا کا محتاج نہیں ہو سکتا تو جو خدا کھائے، جسم رکھے اور اس جسم میں تبدیلیاں واقع ہوں، غذا اس کا جزو بدن بنے وہ کیسے معبود ہو سکتا ہے؟



## مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا ۗ

مَا	لَا يَمْلِكُ	لَكُمْ	ضَرًّا	وَلَا	نَفْعًا <sup>(۱)</sup>	و
(اس کی) جو	مالک نہیں ہے	تمہارے لئے	نقصان (کا)	اور نہ	نفع (کا)	اور

جو نہ تمہارے نقصان کا مالک ہے اور نہ نفع کا اور

## اللَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿٦﴾ قُلْ يَا هَذِهِ الْكِتَابِ

اللَّهُ	هُوَ	السَّمِيعُ	الْعَلِيمُ <sup>(۱)</sup>	قُلْ	يَا هَذِهِ الْكِتَابِ
اللہ	وہ	سننے والا	جاننے والا	تم کہو	اے اہل کتاب

اللہ ہی سننے والا، جاننے والا ہے ○ تم فرماؤ، اے کتاب والو!

## لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوا

لَا تَغْلُوا <sup>(۲)</sup>	فِي دِينِكُمْ	غَيْرَ الْحَقِّ	وَلَا	تَتَّبِعُوا
تم غلو، زیادتی نہ کرو	اپنے دین میں	ناحق	اور	پیچھے نہ چلو

اپنے دین میں ناحق غلو (زیادتی) نہ کرو اور ان لوگوں کی

## أَهْوَاءَ قَوْمٍ قَدْ صَلُّوا مِنْ قَبْلُ وَآصَلُوا

أَهْوَاءَ قَوْمٍ	قَدْ	صَلُّوا	مِنْ قَبْلُ	وَلَا	آصَلُوا
قوم کی خواہشات (کے)	تحقیق	وہ گراہ ہوئے	(اس) سے پہلے	اور	انہوں نے گمراہ کیا

خواہشات پر نہ چلو جو پہلے خود بھی گمراہ ہو چکے ہیں اور

## كَثِيرًا وَصَلُّوا عَنْ سَوَاءِ السَّبِيلِ ﴿٧﴾ لُعِنَ

كَثِيرًا	وَلَا	صَلُّوا	عَنْ سَوَاءِ السَّبِيلِ <sup>(۲)</sup>	لُعِنَ
بہت سے (لوگوں کو)	اور	وہ بہک گئے	سیدھے راستے سے	لعنت کی گئی

بہت سے دوسرے لوگوں کو بھی گمراہ کر چکے ہیں اور سیدھی راہ سے بھٹک چکے ہیں ○ بنی اسرائیل

۱۔ اس آیت میں شرک کو باطل کرنے کی ایک اور دلیل بیان کی گئی ہے، اس کا خلاصہ یہ ہے کہ مستحق عبادت وہی ہو سکتا ہے جو نفع نقصان وغیرہ ہر چیز پر ذاتی قدرت و اختیار رکھتا ہو اور جو ایسا نہ ہو وہ مستحق عبادت نہیں ہو سکتا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نفع و ضرر کے بالذات مالک نہ تھے بلکہ اللہ تعالیٰ کے مالک کرنے سے مالک ہوئے تو ان کی نسبت الوہیت کا اعتقاد باطل ہے۔ ۲۔ یہاں تمام اہل کتاب کو ناحق زیادتی کرنے سے منع فرمایا۔ یہودیوں کی زیادتی تو یہ تھی کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت ہی نہیں مانتے تھے اور نصاریٰ کی زیادتی یہ تھی کہ وہ انہیں معبود ٹھہراتے تھے۔



## الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ عَلَى لِسَانِ دَاوُدَ

الَّذِينَ	كَفَرُوا	مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ	عَلَى لِسَانِ دَاوُدَ
ان لوگوں پر جنہوں نے	کفر کیا	بنی اسرائیل میں سے	(ان پر لعنت کی گئی) داؤد کی زبان پر
میں سے کفر کرنے والوں پر داؤد اور عیسیٰ بن مریم			

## وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ط ذَلِكِ بِسَاعَصُوا

وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ (۱)	ذَلِكِ	بِسَا	عَصُوا
مریم کے بیٹے عیسیٰ (کی زبان پر)	یہ (لعنت)	(اس کے) سبب جو	انہوں نے نافرمانی کی
کی زبان پر سے لعنت کی گئی۔ یہ لعنت اس وجہ سے تھی کہ انہوں نے نافرمانی کی			

## وَكَاثُوعِدُّوْنَ ۞ كَاثُوعِدُّوْنَ عَنِ مِّنْكَرٍ

وَكَاثُوعِدُّوْنَ ۞	كَاثُوعِدُّوْنَ	عَنِ مِّنْكَرٍ
اور وہ سرکشی کرتے رہتے تھے	وہ ایک دوسرے کو روکتے نہیں تھے	کسی برے کام سے
اور وہ سرکشی کرتے رہتے تھے ۞ وہ ایک دوسرے کو کسی برے کام سے منع نہ کرتے تھے		

## فَعَلُوْهُ ط لَيْسَ مَا كَاثُوعِدُّوْنَ ۞ تَرَى

فَعَلُوْهُ ط	لَيْسَ	مَا كَاثُوعِدُّوْنَ ۞	تَرَى
انہوں نے کیا اسے	ضرور برا ہے	جو (کام)	وہ کرتے تھے
جو وہ کیا کرتے تھے۔ بیشک یہ بہت ہی برے کام کرتے تھے ۞ تم ان میں سے			

## كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ اَ لَّذِيْنَ

كَثِيْرًا	مِّنْهُمْ	يَتَوَلَّوْنَ	اَ لَّذِيْنَ
بہت سے (لوگوں کو)	ان میں سے	وہ دوستی کرتے ہیں	ان لوگوں سے جنہوں نے
بہت سے لوگوں کو دیکھو گے کہ کافروں سے			

۱..... ایلہ کے رہنے والوں کو ہفتہ کے دن شکار کرنا منع تھا، انہوں نے جب اس حکم کی مخالفت کی اور شکار کرنے سے باز نہ آئے تو حضرت داؤد علیہ السلام نے ان پر لعنت کی اور ان کے خلاف دعا فرمائی چنانچہ ان سب کو بندروں اور خنزیروں کی شکل میں مسخ کر دیا گیا اور اصحابِ مانہ نے جب نازل شدہ دسترخوان کی نعمتیں کھانے کے بعد ممانعت کے باوجود انہیں ذبح کر دیا اور ایمان نہ لائے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ان کے خلاف دعا فرمائی تو وہ خنزیر اور بندر بن گئے۔ ۲..... اس سے معلوم ہوا کہ قدرت و شرائط کے پائے جانے کے وقت برائی سے لوگوں کو روکنا واجب ہے اور ایسی صورت میں گناہ =

ہیرو دیوں کی ایک سرکشی، دوسروں کو گناہ سے باز نہ کرنا

مجموعہ رسالت کے ہیرو دیوں کی کفارتی دوستی اور ان کا انجام



## كَفَرُوا ۖ لَيْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ أَنْفُسُهُمْ أَنْ

كَفَرُوا	لَيْسَ	مَا	قَدَّمَتْ	لَهُمْ	أَنْفُسُهُمْ	أَنْ
کفر کیا	بیشک کتنی بری ہے	وہ (چیز) جو	آگے بھیجی	ان کے لئے	ان کی جانوں (نے)	کہ

دوستی کرتے ہیں تو ان کی جانوں نے ان کے لئے کتنی بری چیز آگے بھیجی کہ

## سَخَطَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَفِي الْعَذَابِ لَهُمْ خُلْدُونَ ۝۸۰

سَخَطَ	اللَّهُ	عَلَيْهِمْ	وَ	فِي الْعَذَابِ	لَهُمْ	خُلْدُونَ ۝۸۰
غضب فرمایا	اللہ (نے)	ان پر	اور	عذاب میں	وہ	ہمیشہ رہنے والے

ان پر اللہ نے غضب کیا اور یہ لوگ ہمیشہ عذاب میں ہی رہیں گے ○

## وَلَوْ كَانُوا يُؤْمِنُونَ بِاللهِ وَالنَّبِيِّ وَمَا

وَ	لَوْ	كَانُوا يُؤْمِنُونَ	بِاللهِ وَالنَّبِيِّ	وَ	مَا
اور	اگر	وہ ایمان لاتے	اللہ اور نبی پر	اور	(اس پر) جو

اور اگر یہ اللہ اور نبی پر اور اُس پر جو

## أُنْزِلَ إِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوا آلِيَاءَ

أُنْزِلَ	إِلَيْهِ	مَا اتَّخَذُوا	آلِيَاءَ ۝۸۱
نازل کیا گیا	اس (نبی) کی طرف	(تو) نہ بناتے انہیں	دوست

نبی کی طرف نازل کیا گیا ہے ایمان لاتے تو کافروں کو دوست نہ بناتے

## وَلَكِنَّ كَثِيرًا مِّنْهُمْ فَسِقُونَ ۝۸۱ لَتَجِدَنَّ

وَ	لَكِنَّ	كَثِيرًا	مِّنْهُمْ	فَسِقُونَ ۝۸۱	لَتَجِدَنَّ
اور	لیکن	بہت سے	ان میں سے	نافرمانی کرنے والے (ہیں)	ضرور تم پاؤ گے

لیکن ان میں بہت زیادہ فاسق ہیں ○ ضرور تم

== سے منع کرنے سے باز رہنا سخت گناہ ہے۔

۱..... معلوم ہوا کہ کفار سے دوستی اور موالات حرام ہے۔ یہ آیت مبارکہ ان مسلمانوں کے لئے تازیانہ عبرت ہے جو کفار کی مسلمانوں سے کھلی دشمنی دیکھنے کے باوجود، صرف اپنے مفادات کی خاطر ان کے ساتھ دوستی کرتے، ہاں میں ہاں ملاتے اور ان کی ناراضی سے خوف کھاتے ہیں۔ ۲..... ان آیات کے پس منظر پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہودیوں کا اصل مقصود ریاست کی حکمرانی اور منصب کا حصول تھا اور اس کے لئے انہیں کوئی بھی طریقہ اپنانا پڑا، کسی =



## أَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِلَّذِينَ آمَنُوا الْيَهُودُ وَ

أَشَدَّ النَّاسِ	عَدَاوَةً	لِلَّذِينَ	آمَنُوا	الْيَهُودُ	وَ
لوگوں میں سب سے زیادہ شدید	دشمنی (میں)	ان لوگوں کی جو	ایمان لائے	یہودیوں (کو)	اور

مسلمانوں کا سب سے زیادہ شدید دشمن یہودیوں اور

## الَّذِينَ أَشْرَكُوا ۚ وَلَتَجِدَنَّ أَقْرَبَهُم

الَّذِينَ	أَشْرَكُوا	وَ	لَتَجِدَنَّ	أَقْرَبَهُم
ان لوگوں کو جنہوں نے	شرک کیا	اور	ضرور تم پاؤ گے	ان میں سب سے زیادہ قریب
مشرکوں کو پاؤ گے اور ضرور تم				

## مَوَدَّةَ الَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ

مَوَدَّةَ	لِلَّذِينَ	آمَنُوا	الَّذِينَ
دوستی (میں)	ان لوگوں کی جو	ایمان لائے	ان لوگوں کو جنہوں نے

مسلمانوں کی دوستی میں سب سے زیادہ قریب ان کو پاؤ گے

## قَالُوا إِنَّا نَصْرِي ۖ ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ

قَالُوا	إِنَّا	نَصْرِي	ذَلِكَ	بِأَنَّهُمْ
کہا	بیشک ہم	نصاری (ہیں)	یہ	(اس کے) سب کے
ان میں سے				

جو کہتے تھے: ہم نصاریٰ ہیں۔ یہ اس لئے ہے کہ ان میں

## قَسِيصِينَ وَرُهَبَانًا وَأَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ ۝۸۲

قَسِيصِينَ	وَ	رُهَبَانًا	وَ	أَنَّهُمْ	لَا يَسْتَكْبِرُونَ ۝۸۲
علماء	اور	درویش (موجود ہیں)	اور	(اس کے سب کے) وہ	تکبر نہیں کرتے

علماء اور عبادت گزار موجود ہیں اور یہ تکبر نہیں کرتے ○

== بھی ذریعے کو اختیار کرنا پڑا وہ کر گزرے۔ کچھ ایسی ہی صورت حال فی زمانہ ہم مسلمانوں میں عام ہو چکی ہے۔ اپنی کرسی کو بچانے کے چکر میں کفار کے سامنے گھٹنے ٹیتنے اور ایڑیاں گھٹیتے پھرتے ہیں۔

①..... اس آیت کریمہ میں ان عیسائیوں کی تعریف بیان کی گئی ہے جو حضور اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے زمانہ اقدس تک حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے دین پر قائم رہے اور تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بعثت معلوم ہونے کے بعد سرکارِ کائنات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان لے آئے۔



وَادْأَسِيعُوا

7



وَإِذَا سَمِعُوا مَا أُنْزِلَ إِلَى الرَّسُولِ تَرَىٰ أَعْيُنُهُمْ

وَ	إِذَا	سَمِعُوا	مَا	أُنْزِلَ	إِلَى الرَّسُولِ	تَرَىٰ	أَعْيُنُهُمْ
اور	جب	وہ سنتے ہیں	وہ جو	نازل کیا گیا	رسول کی طرف	تم دیکھو گے	ان کی آنکھیں

اور جب یہ سنتے ہیں وہ جو رسول کی طرف نازل کیا گیا تو تم دیکھو گے کہ ان کی آنکھیں

تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ مَسَاعَرُ فَوَ مِنَ الْحَقِّ ۚ

تَفِيضُ	مِنَ الدَّمْعِ	مِنَ	عَرَفُوا	مِنَ	الْحَقِّ
اہل پڑتی ہیں	آنسوؤں سے	(اس) وجہ سے جو	وہ پہچان گئے	سے	حق

آنسوؤں سے اہل پڑتی ہیں اس لیے کہ وہ حق کو پہچان گئے۔

يَقُولُونَ رَبَّنَا آمَنَّا فَاغْبُثْنَا

يَقُولُونَ	رَبَّنَا	آمَنَّا	فَاغْبُثْنَا
وہ کہتے ہیں	اے ہمارے رب	ہم ایمان لائے	پس تو لکھ دے ہمیں

کہتے ہیں اے ہمارے رب! ہم ایمان لائے پس تو ہمیں (حق کے) گواہوں

مَعَ الشَّاهِدِينَ ۝۸۳ وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ

مَعَ الشَّاهِدِينَ	وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ
(حق کی) گواہی دینے والوں کے ساتھ	اور کیا ہے (کہ) ہم ایمان نہ لائیں

کے ساتھ لکھ دے ۝ اور ہمیں کیا ہے کہ ہم

بِاللَّهِ وَمَا جَاءَنَا مِنَ الْحَقِّ وَنَطْمَعُ أَنْ

بِاللَّهِ	وَمَا	جَاءَنَا	مِنَ الْحَقِّ	وَنَطْمَعُ	أَنْ
اللہ پر	اور	(اس پر) جو	آیا ہمارے پاس	حق سے	اور ہم امید کرتے ہیں کہ

اللہ پر اور اس حق پر ایمان نہ لائیں جو ہمارے پاس آیا اور ہم طمع کرتے ہیں کہ

1..... نجاتی بادشاہ اور اس کی طرف سے دربار رسالت میں بھیجے ہوئے وفد کے لوگ تلاوت قرآن سن کر رو پڑے۔ اس آیت میں انہی کا ذکر ہے۔ تلاوت قرآن کے وقت رونا مستحب ہے اور یہ ہمیشہ سے صالحین کا طریقہ رہا ہے۔

2..... جب حبشہ کا وفد اسلام سے مشرف ہو کر واپس گیا تو یہودیوں نے انہیں اس پر ملامت کی۔ اس کے جواب میں انہوں نے یہ کہا کہ جب حق واضح ہو گیا تو ایسی حالت میں ایمان نہ لانا قابل ملامت ہے نہ کہ ایمان لانا۔



يَدْخُلْنَا رَبَّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصَّالِحِينَ ﴿٨٣﴾ فَأَثَابَهُمْ

يَدْخُلْنَا	رَبَّنَا	مَعَ الْقَوْمِ الصَّالِحِينَ ﴿٨٣﴾	فَأَثَابَهُمْ
(جنت میں) داخل کر دے ہمیں	ہمارا رب	نیک لوگوں کی قوم کے ساتھ	تو عطا فرمائے انہیں

ہمیں ہمارا رب نیک لوگوں کے ساتھ (جنت میں) داخل کر دے ○ تو اللہ نے

اللَّهُ بِمَا قَالُوا اجْتَبَتْ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ

اللَّهُ	بِمَا	قَالُوا	اجْتَبَتْ	تَجْرِي	مِنْ تَحْتِهَا	الْأَنْهَارُ
اللہ (نے)	(اس کے) بدلے جو	انہوں نے کہا	باغات	بہتی ہیں	ان کے نیچے	نہریں

اُن کے اِس کہنے کے بدلے انہیں وہ باغات عطا فرمائے جن کے نیچے نہریں جاری ہیں،

خُلِدِينَ فِيهَا ۖ وَذَلِكَ جَزَاءُ الْمُحْسِنِينَ ﴿٨٤﴾

خُلِدِينَ	فِيهَا	وَ	ذَلِكَ	جَزَاءُ الْمُحْسِنِينَ ﴿٨٤﴾	وَ
ہمیشہ رہنے والے	ان (باغوں) میں	اور	یہ	نیکی کرنے والوں کی جزا (ہے)	اور

ہمیشہ ان میں رہیں گے اور یہ نیک لوگوں کی جزا ہے ○ اور

الَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ

الَّذِينَ	كَفَرُوا	وَ	كَذَّبُوا	بِآيَاتِنَا	أُولَٰئِكَ
وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	اور	جھٹلایا	ہماری آیتوں کو	(تو) یہ لوگ

جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا تو وہ

أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ﴿٨٥﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَحَرَّيْكُمْ مَوَاطِنُ

أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ﴿٨٥﴾	يَا أَيُّهَا	الَّذِينَ	آمَنُوا	لَا تَحَرَّيْكُمْ	مَوَاطِنُ
جہنم والے (ہیں)	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	تم حرام نہ ٹھہراؤ	پاکیزہ چیزیں

دوزخ والے ہیں ○ اے ایمان والو! ان پاکیزہ چیزوں کو حرام نہ قرار دو

۱..... اس سے معلوم ہوا کہ اچھوں کا ساتھ اور نیک لوگوں کے زمرہ میں داخل ہونا اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے۔



مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا ۖ إِنَّ اللَّهَ

مَا	أَحَلَّ (۱)	اللَّهُ	لَكُمْ	وَلَا تَعْتَدُوا	إِنَّ اللَّهَ
وہ جو	حلال فرمائیں	اللہ (نے)	تمہارے لئے	اور حد سے نہ بڑھو	بیشک اللہ

جنہیں اللہ نے تمہارے لئے حلال فرمایا ہے اور حد سے نہ بڑھو۔ بیشک اللہ

لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ۝ (۸۷) وَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ

لَا يُحِبُّ	الْمُعْتَدِينَ (۸۷)	وَكُلُوا	مِمَّا	رَزَقَكُمُ	اللَّهُ
پسند نہیں فرماتا	حد سے بڑھنے والوں (کو)	اور کھاؤ	(اس) سے جو	رزق دیا تمہیں	اللہ (نے)

حد سے بڑھنے والوں کو نا پسند فرماتا ہے ۝ اور جو کچھ تمہیں اللہ نے

حَلَالًا طَيِّبًا ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي أَنْتُمْ بِهِ مُؤْمِنُونَ ۝ (۸۸)

حَلَالًا	طَيِّبًا	وَاتَّقُوا	اللَّهُ	الَّذِي أَنْتُمْ بِهِ	مُؤْمِنُونَ (۸۸)
حلال	پاکیزہ	اور ڈرو	اللہ (سے)	جس پر تم	ایمان رکھنے والے (ہو)

حلال پاکیزہ رزق دیا ہے اس میں سے کھاؤ اور اس اللہ سے ڈرو جس پر تم ایمان رکھنے والے ہو ۝

لَا يُوَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْسَانِكُمْ وَلَكِنْ

لَا يُوَاخِذُكُمُ	اللَّهُ	بِاللَّغْوِ	فِي أَيْسَانِكُمْ	وَلَكِنْ
پکڑ نہیں فرمائے گا تمہاری	اللہ	بے معنی پر	تمہاری قسموں میں	لیکن

اللہ تمہیں تمہاری فضول قسموں پر نہیں پکڑے گا البتہ

يُوَاخِذُكُم بِمَا عَقَّدْتُمُ الْأَيْسَانَ ۖ فَكَفَّارَتُهُ

يُوَاخِذُكُم	بِمَا	عَقَّدْتُمُ	الْأَيْسَانَ	فَكَفَّارَتُهُ
وہ پکڑ فرمائے گا تمہاری	(اس) پر کہ	تم نے مضبوط کر لیں	قسمیں (پھر انہیں توڑ دیا)	تو اس کا کفارہ

ان قسموں پر گرفت فرمائے گا جنہیں تم مضبوط کر لو تو ایسی قسم کا کفارہ

۱..... اس آیت مبارکہ میں پاکیزہ چیزوں کو حرام قرار دینے سے منع فرمایا، اس سے وہ لوگ عبرت پکڑیں جو متہولانِ بارگاہِ الہی کی طرف منسوب ہر چیز پر حرام کا فتویٰ دے دیتے ہیں۔ نیز بے علم شرعی مسائل بتانے والے بھی توبہ کریں کہ بارہادہ بھی حلال کو حرام قرار دیدیتے ہیں۔



إِطْعَامُ عَشْرَةِ مَسْكِينٍ مِنْ أَوْسَطِ مَا تَطْعُمُونَ أَهْلِيكُمْ

إِطْعَامُ عَشْرَةِ مَسْكِينٍ	مِنْ أَوْسَطِ	مَا تَطْعُمُونَ	أَهْلِيكُمْ
دس مسکینوں کو کھانا دینا (یا کھلانا)	(اس) درمیانی (کھانے) سے	جو تم کھلاتے ہو	اپنے گھر والوں (کو)
دس مسکینوں کو اس طرح کا درمیانے درجے کا کھانا دینا ہے جو تم اپنے گھر والوں کو کھلاتے ہو			

أَوْ كِسْوَتُهُمْ أَوْ تَحْرِيرُ رَقَبَةٍ ۖ فَمَنْ

أَوْ كِسْوَتُهُمْ	أَوْ	تَحْرِيرُ رَقَبَةٍ	فَمَنْ
یا ان (دس مسکینوں) کو کپڑے دینا	یا	ایک مملوک (غلام، لونڈی) آزاد کرنا (ہے)	تو جو
یا ان دس کو کپڑے دینا ہے یا ایک مملوک (غلام یا لونڈی) آزاد کرنا ہے تو جو			

لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ ۖ ذَلِكَ كَفَّارَةٌ لِّآيَاتِكُمْ

لَمْ يَجِدْ	فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ	ذَلِكَ	كَفَّارَةٌ لِّآيَاتِكُمْ (۱)
(ان تینوں پر قدرت) نہ پائے	تو (اس کا کفارہ) تین دن کے روزے (رکھنا)	یہ	تمہاری قسموں کا کفارہ
نہ پائے تو تین دن کے روزے یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے			

إِذَا حَلَفْتُمْ ۖ وَاحْفَظُوا أَيْمَانَكُمْ ۖ كَذَلِكَ يُبَيِّنُ

إِذَا حَلَفْتُمْ	وَ	احْفَظُوا (۲)	أَيْمَانَكُمْ	كَذَلِكَ	يُبَيِّنُ
جب تم قسم کھاؤ (پھر اسے توڑ دو)	اور	حفاظت کرو	اپنی قسموں (کی)	اسی طرح	بیان فرماتا ہے
جب قسم کھاؤ اور اپنی قسموں کی حفاظت کرو۔ اسی طرح اللہ تم سے					

اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝ يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

اللَّهُ	لَكُمْ	آيَاتِهِ	لَعَلَّكُمْ	تَشْكُرُونَ (۳)	يٰٓأَيُّهَا	الَّذِينَ	آمَنُوا
اللہ	تمہارے لئے	اپنی آیتیں	تاکہ تم	شکر گزار بن جاؤ	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے
اپنی آیتیں بیان فرماتا ہے تاکہ تم شکر گزار ہو جاؤ ۝ اے ایمان والو!							

۱۔ قسم اور اس کے کفارے کے بارے میں تفصیل جاننے کیلئے تفسیر صراط الجنان، ج 3، ص 19 کا مطالعہ کریں، نیز بہار شریعت حصہ 9 سے ”قسم کا بیان“ بھی مطالعہ فرمائیں۔

۲۔ قسموں کی حفاظت کی صورت یہ ہے کہ انہیں پورا کیا جائے جبکہ اس میں شرعاً کوئی حرج نہ ہو اور یہ بھی حفاظت کی صورت ہے کہ قسم کھانے کی عادت ترک کی جائے۔ اگر کوئی گناہ کرنے کی قسم کھا بیٹھے تو ایسی قسم کو پورا نہ کرنا واجب ہے۔



## إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ

إِنَّمَا	الْخَمْرُ	وَالْمَيْسِرُ <sup>(۱)</sup>	وَالْأَنْصَابُ	وَالْأَزْلَامُ <sup>(۲)</sup>	رِجْسٌ
بیشک	شراب	اور	جوا	اور	بت
شراب اور جوا اور بت اور قسمت معلوم کرنے کے تیر ناپاک					

## مَنْ عَمِلَ الشَّيْطَانُ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝۹۰ إِنَّمَا يُرِيدُ

مَنْ عَمِلَ الشَّيْطَانُ	فَاجْتَنِبُوهُ	لَعَلَّكُمْ	تُفْلِحُونَ ۝۹۰	إِنَّمَا	يُرِيدُ
شیطان کے کام سے (ہیں)	تو ان سے بچتے رہو	تاکہ تم	فلاح پاؤ	صرف	چاہتا ہے
شیطانی کام ہی ہیں تو ان سے بچتے رہو تاکہ تم فلاح پاؤ ۝ شیطان تو یہی					

## الشَّيْطَانُ أَنْ يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ

الشَّيْطَانُ	أَنْ يُوقِعَ <sup>(۳)</sup>	بَيْنَكُمُ	الْعَدَاوَةَ	وَالْبَغْضَاءَ
شیطان	کہ وہ ڈال دے	تمہارے درمیان	دشمنی	اور بغض و کینہ
چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے تمہارے درمیان دشمنی اور بغض و کینہ				

## فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصَدَّ كُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَعَنِ الصَّلَاةِ ۝۹۱

فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ	وَيَصَدَّ كُمْ	عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ	وَعَنِ الصَّلَاةِ
شراب اور جوئے میں (بتلا کر کے)	اور وہ روک دے تمہیں	اللہ کے ذکر سے	اور نماز سے
ڈال دے اور تمہیں اللہ کی یاد سے اور نماز سے روک دے			

## فَهَلْ أَنْتُمْ مُنْتَهُونَ ۝۹۱ وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا

فَهَلْ	أَنْتُمْ	مُنْتَهُونَ ۝۹۱	وَأَطِيعُوا	اللَّهَ	وَأَطِيعُوا
تو کیا	تم	باز آنے والے (ہو)	اور اطاعت کرو	اللہ (کی)	اور اطاعت کرو
تو کیا تم باز آتے ہو؟ ۝ اور اللہ کا حکم مانو اور رسول کا					

۱..... اس سے مراد وہ پتھر ہیں جن کے پاس کفار اپنے جانور ذبح کرتے تھے یا اس سے مراد بت ہیں کیونکہ انہیں نصب کر کے ان کی پوجا کی جاتی ہے۔ ۲..... زمانہ جاہلیت میں کفار نے تین تیر بنائے ہوئے تھے، ان میں سے ایک پر ”ہاں“ اور دوسرے پر ”نہیں“ لکھا تھا جبکہ تیسرا خالی تھا۔ جب انہیں کوئی سفر یا اہم کام درپیش ہوتا تو وہ ان تیروں سے پائے ڈالتے اور جو ان پر لکھا ہوتا اس کے مطابق عمل کرتے تھے۔ ۳..... شراب خوری اور جوئے کا دنیوی وبال یہ ہے کہ اس سے باہمی بغض اور عداوتیں پیدا ہوتی ہیں جبکہ دینی وبال یہ ہے کہ جو ان میں مبتلا ہوتا ہے وہ ذکر الہی اور نماز سے عموماً محروم ہو جاتا ہے اور خود ان گناہوں کا وبال اپنی جگہ ہے۔



## الرَّسُولَ وَاحْذَرُوا ۚ فَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَأَعْلَمُوا ۖ إِنَّا

الرَّسُولَ	وَ	احْذَرُوا	فَإِنْ	تَوَلَّيْتُمْ	فَاعْلَمُوا	إِنَّا
رسول (کی)	اور	ہوشیار رہو	پھر اگر	تم پھر جاؤ	تو جان لو	(کہ) صرف

حکم مانو اور ہوشیار رہو پھر اگر تم پھر جاؤ تو جان لو کہ

## عَلَى رَسُولِنَا الْبَلَدُ الْبَيْتِ ۙ لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا

عَلَى رَسُولِنَا	الْبَلَدُ الْبَيْتِ ۙ	لَيْسَ	عَلَى الَّذِينَ	آمَنُوا	وَ
ہمارے رسول پر	واضح پہنچا دینا (لازم ہے)	نہیں ہے	ان لوگوں پر جو	ایمان لائے	اور

ہمارے رسول پر تو صرف واضح طور پر تبلیغ فرما دینا لازم ہے جو ایمان لائے اور

## عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا ۖ إِذَا مَا اتَّقَوْا

عَمِلُوا	الصَّالِحَاتِ	جُنَاحٌ	فِيمَا	طَعِمُوا	إِذَا مَا	اتَّقَوْا	وَ
انہوں نے عمل کئے	نیک	کوئی گناہ	(اس) میں جو	انہوں نے کھایا	جب	ڈریں	اور

انہوں نے نیک عمل کئے ان پر کھانے میں کوئی گناہ نہیں جب کہ ڈریں اور

## آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَأَمْنُوا ثُمَّ اتَّقَوْا

آمَنُوا	وَ	عَمِلُوا	الصَّالِحَاتِ	ثُمَّ	اتَّقَوْا	وَ	آمَنُوا	ثُمَّ	اتَّقَوْا	(۱)
ایمان رکھیں	اور	عمل کریں	نیک	پھر	ڈریں	اور	ایمان رکھیں	پھر	ڈریں	

ایمان رکھیں اور اچھے عمل کریں پھر ڈریں اور ایمان رکھیں پھر ڈریں

## وَأَحْسِنُوا ۗ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ۙ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ

وَأَحْسِنُوا ۗ	وَاللَّهُ	يُحِبُّ	الْمُحْسِنِينَ ۙ	يَا أَيُّهَا	الَّذِينَ
اور	نیکیاں کریں	اور	اللہ پسند فرماتا ہے	نیک کرنے والوں (کو)	اے وہ لوگو جو

اور نیکیاں کریں اور اللہ نیک کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے اے ایمان

۱۔ اس آیت مبارکہ میں لفظ ”اتَّقُوا“ جس کے معنی ڈرنے اور پرہیز کرنے کے ہیں تین مرتبہ آیا ہے: پہلے سے مراد شرک سے بچنا، دوسرے سے مراد تمام حرام کاموں اور گناہوں سے بچنا اور تیسرے سے مراد شبہات کا ترک کر دینا ہے۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ پہلے سے مراد تمام حرام چیزوں سے بچنا اور دوسرے سے اس پر قائم رہنا اور تیسرے سے مراد وحی کے نازل ہونے کے زمانے میں یا اس کے بعد جو چیزیں منع کی جائیں ان کو چھوڑ دینا ہے۔ بعض مفسرین نے یہ معنی بیان کیا کہ پہلے بھی گناہوں سے بچتے رہے ہوں اور اب بھی بچتے رہیں اور آئندہ بھی بچتے رہیں۔

زبردستی سے پلے شراب پینے والوں کا حکم

حالات احرام میں شکار کے ذریعے تراکس کی خبر

۱۱۳۲



أَمُّو الْيَبُوتُكُمُ اللَّهُ بِشَيْءٍ مِّنَ الصَّيْدِ

اٰمَنُوْا	لِيَبْلُوَنَكُمْ <sup>(۱)</sup>	اَللّٰهُ	بِشَيْءٍ	مِّنَ الصَّيْدِ
ایمان لائے	ضرور امتحان کرے گا تمہارا	اللہ	کسی چیز کے ساتھ	شکار سے

والو! ضرور اللہ ان شکاروں کے ذریعے

تَنَالَهُ آيُورِيكُمُ وَرِمَا حُكْمُ لِيَعْلَمَ اللَّهُ مَنْ

تَنَالَهُ	أَيَّدِيكُمْ	وَ	رِمَاحُكُمْ	لِيَعْلَمَ	اللَّهُ	مَنْ
پہنچ سکتے ہیں اسے	تمہارے ہاتھ	اور	تمہارے نیزے	تاکہ پہچان کر اے	اللہ	(اس کی) جو

جن تک تمہارے ہاتھ اور نیزے پہنچ سکیں گے تمہارا امتحان کرے گا تاکہ اللہ ان لوگوں کی

يَخَافُهُ بِالْغَيْبِ ۚ فَمَنِ اعْتَدَىٰ بَعْدَ ذَلِكَ فَلَهُ

يَخَافُهُ	بِالْغَيْبِ	فَمِنْ	اعْتَدَى	بَعْدَ ذَلِكَ	فَلَهُ
ڈرتا ہے اس سے	بن دیکھے	توجہ	حد سے بڑھے	اس (ممانعت) کے بعد	تو اس کے لئے

پہچان کرادے جو اس سے بن دیکھے ڈرتے ہیں پھر اس (ممانعت) کے بعد جو حد سے بڑھے تو اس کے لئے

عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٩٣﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَأَنْتُمْ

يَا أَيُّهَا	الَّذِينَ	آمَنُوا	لَا تَقْتُلُوا	الصَّيِّدَ	وَ	أَنْتُمْ
اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	قتل نہ کرو	شکار	اور (جبکہ)	تم

دردناک عذاب ہے ○ اے ایمان والو! حالت احرام میں شکار کو

حُرْمٌ ط وَمَنْ قَتَلَهُ مِنْكُمْ مُتَعَبِدًا

حُرْمٌ	وَ	مَنْ	قَتَلَهُ	مِنْكُمْ	مُتَعَبِدًا
احرام والے (ہو)	اور	جو	قتل کرے اس (شکار) کو	تم میں سے	جان بوجھ کر

قتل نہ کرو اور تم میں جو اسے قصداً قتل کرے

① صلح حدیبیہ کے سال مسلمان حالت احرام میں تھے۔ اُس وقت انہیں اس آزمائش میں والا گیا کہ شکار کئے جانے والے جانور اور پرندے بڑی کثرت سے آئے اور اُن کی سواریوں پر چھا گئے۔ صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کہنے لگے: ہمیں ہتھیار سے شکار کر لینا بلکہ ہاتھ سے پکڑ لینا باطل، اعتبار میں تھا، اُس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ حکم الہی کی پابندی میں ثابت قدم رہے اور حالت احرام میں شکار نہ کیا۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ کسی گناہ کے اسباب و مواقع جس قدر کثرت سے موجود ہوں ان سے بچنے میں انتہائی زیادہ ثواب ہے۔



## فَجَزَاءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ

فَجَزَاءٌ (۱)	مِثْلُ	مَا	قَتَلَ	مِنَ النَّعَمِ	يَحْكُمُ
تو (اس کا بدلہ)	(اس کی) مثل	جو	اس نے قتل کیا	مویشیوں سے (جانور دینا ہے)	فیصلہ کریں

تو اس کا بدلہ یہ ہے کہ مویشیوں میں سے اسی طرح کا وہ جانور دیدے جس کے

## بِهِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ هَدْيًا بِلِغَةِ الْكَعْبَةِ أَوْ

بِهِ	ذَوَا عَدْلٍ	مِّنْكُمْ	هَدْيًا	بِلِغَةِ الْكَعْبَةِ	أَوْ
اس (شکار کی مثل ہونے) کا	دو عدل والے	تم میں سے	قربانی	کعبہ کو پہنچتی ہوئی	یا

شکار کی مثل ہونے کا تم میں سے دو معتبر آدمی فیصلہ کریں، یہ کعبہ کو پہنچتی ہوئی قربانی ہو یا

## كَفَّارَةً طَعَامٍ مَّسْكِينٍ أَوْ عَدْلٌ ذَلِكْ صِيَامًا لَّيْدُوقٍ وَبِالْأَمْرِ ط

كَفَّارَةً	طَعَامٍ مَّسْكِينٍ	أَوْ	عَدْلٌ ذَلِكْ	صِيَامًا	لَّيْدُوقٍ	وَبِالْأَمْرِ ط
کفارہ (دے)	مسکینوں کا کھانا	یا	اس کے برابر	روزے	تاکہ وہ چکھے	اپنے کام کا وبال

چند مسکینوں کا کھانا کفارے میں دے یا اس کے برابر روزے تاکہ وہ اپنے کام کا وبال چکھے۔

## عَفَا اللَّهُ عَمَّا سَلَفَ ط وَ مَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ

عَفَا	اللَّهُ	عَمَّا	سَلَفَ	وَ	مَنْ	عَادَ	فَيَنْتَقِمُ
معاف کر دیا	اللہ (نے)	(اس) سے جو	گزر گیا	اور	جو	دوبارہ کرے گا	تو بدلہ لے گا

اللہ نے پہلے جو کچھ گزرا اسے معاف فرما دیا اور جو دوبارہ کرے گا تو اللہ اس سے

## اللَّهُ مِنْهُ ط وَاللَّهُ عَزِيزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۝۹۵ اُحِلَّ لَكُمْ

اللَّهُ	مِنْهُ	وَ	اللَّهُ	عَزِيزٌ	ذُو انْتِقَامٍ ۝۹۵	اُحِلَّ لَكُمْ
اللہ	اس سے	اور	اللہ	عزت والا	بدلہ لینے والا	حلال کر دیا گیا

انتقام لے گا اور اللہ غالب ہے، بدلہ لینے والا ہے ۝ تمہارے اور مسافروں

۱..... حالت احرام میں شکار یعنی خشکی کے کسی وحشی (جنگلی) جانور کو مارنا، پونہی اس کی طرف شکار کرنے کے لئے اشارہ کرنا کسی طرح بتانا حرام ہے اور یہ ہر حال میں حرام ہے خواہ جان پو جو کر ہو یا غلطی سے، پہلی صورت کا حکم اس آیت سے اور دوسری کا حدیث پاک سے ثابت ہے۔ ان سب صورتوں میں کفارہ واجب ہے اور کفارہ اس جانور کی قیمت ہے یعنی دو عادل وہاں کے حساب سے جو قیمت بتادیں وہ دینی ہوگی اور اگر وہاں اس کی کوئی قیمت نہ ہو تو وہاں سے قریب جگہ میں جو قیمت ہو وہ دینا لازم ہے اور اگر ایک ہی عادل نے بتا دیا جب بھی کافی ہے۔ مزید تفصیل فقہی کتابوں میں ملاحظہ فرمائیں۔

حالت احرام میں شکار کا حکم حلال ہے



## صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلْسَيَّارَةِ ۚ

وَصَيْدُ الْبَحْرِ <sup>(۱)</sup>	وَطَعَامُهُ	مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلْسَيَّارَةِ	وَصَيْدُ الْبَحْرِ <sup>(۱)</sup>
سمندر کا شکار	اس کا کھانا	تمہارے اور مسافروں کے فائدے (کے لئے)	اور

کے فائدے کے لئے تمہارے لئے سمندر کا شکار اور اس کا کھانا حلال کر دیا گیا اور

## حُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا ۚ

حُرِّمَ	عَلَيْكُمْ	صَيْدُ الْبَرِّ	مَا دُمْتُمْ	حُرُمًا	وَحُرِّمَ
حرام کر دیا گیا	تمہارے اوپر	خشکی کا شکار	جب تک تم ہو	احرام والے	اور

جب تک تم احرام کی حالت میں ہو تب تک تم پر خشکی کا شکار حرام کر دیا گیا اور

## اتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ۙ ۞ جَعَلَ اللَّهُ

اتَّقُوا	اللَّهُ	الَّذِي إِلَيْهِ	تُحْشَرُونَ ۙ ۞	جَعَلَ	اللَّهُ
ڈرو	اللہ (سے)	جس کی طرف	تمہیں اٹھایا جائے گا	بنادیا	اللہ (نے)

اللہ سے ڈرو جس کی طرف تمہیں اٹھایا جائے گا ۞ اللہ نے

## الْكُعْبَةَ الْبَيْتِ الْحَرَامِ قِيلًا لِلنَّاسِ وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ ۚ

الْكُعْبَةَ الْبَيْتِ الْحَرَامِ <sup>(۲)</sup>	قِيلًا	لِلنَّاسِ	وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ	وَالْكُعْبَةَ الْبَيْتِ الْحَرَامِ <sup>(۲)</sup>
حرمت والے گھر کعبہ (کو)	قیام کا ذریعہ	لوگوں کے لئے	حرمت والے مہینے (کو)	اور

ادب والے گھر کعبہ کو اور حرمت والے مہینے کو اور

## الْهَدْيَ وَالْقَلَائِدَ ۚ ذَٰلِكَ لِتَعْلَمُوا

الْهَدْيَ	وَالْقَلَائِدَ	ذَٰلِكَ	لِتَعْلَمُوا	الْهَدْيَ
حرم کی قربانی (کو)	اور	گلے میں نشانی لٹکائے ہوئے جانوروں (کو)	یہ	(اس لئے) تاکہ تم یقین کر لو

حرم کی طرف لیجائے جانے والی قربانی کو اور ان جانوروں کو جن کے گلے میں (حج کی قربانی ہونے کی) نشانی لٹکائی

۱..... اس آیت میں یہ مسئلہ بیان فرمایا گیا کہ احرام والے کے لئے دریا کا شکار حلال ہے اور خشکی کا حرام۔ دریا کا شکار وہ ہے جس کی پیدائش دریا میں ہوتی ہو اور خشکی کا وہ جس کی پیدائش خشکی میں ہوتی ہو۔ ۲..... اللہ عزوجل نے خانہ کعبہ کو لوگوں کیلئے قیام کا باعث بنایا کہ وہاں دینی اور دنیوی امور کا قیام ہوتا ہے، جیسے وہاں خوفزدہ پنہاں لیتا اور کمزوروں کو امن ملتا ہے، تاجر نفع پاتے ہیں اور حج و عمرہ کرنے والے وہاں حاضر ہو کر مناسک ادا کرتے ہیں۔ یونہی ذی الحجہ کا مہینہ جس میں حج کیا جاتا ہے اور ہدی کے جانور ان سب کے ساتھ بھی دینی اور دنیاوی امور وابستہ ہیں کہ اس کے گوشت سے غریبوں اور امیروں کا گزارہ ہوتا ہے اور اس =



أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَأَنَّ

أَنَّ	اللَّهُ	يَعْلَمُ	مَا	فِي السَّمَوَاتِ	وَمَا	فِي الْأَرْضِ	وَأَنَّ
کہ	اللہ	جانتا ہے	جو کچھ	آسمانوں میں	اور	زمین میں (ہے)	اور بیشک

ہوئی ہو (ان سب کو) لوگوں کے قیام کا ذریعہ بنادیا۔ یہ اس لیے ہیں تاکہ تم یقین کر لو کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں

اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿٩٤﴾ اَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ وَ

اللَّهُ	بِكُلِّ شَيْءٍ	عَلِيمٌ ﴿٩٤﴾	اَعْلَمُوا	أَنَّ	اللَّهُ	شَدِيدُ الْعِقَابِ ﴿٩٤﴾	وَأَنَّ
اللہ	ہر چیز کو	جاننے والا	جان رکھو	بیشک	اللہ	سخت عذاب دینے والا (بھی ہے)	اور

میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور یقین کر لو کہ اللہ سب کچھ جانتا ہے ○ جان رکھو کہ اللہ سخت عذاب دینے والا

أَنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿٩٨﴾ مَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ وَاللَّهُ

أَنَّ	اللَّهُ	غَفُورٌ	رَحِيمٌ ﴿٩٨﴾	مَا عَلَى الرَّسُولِ	إِلَّا	الْبَلَاغُ	وَاللَّهُ
بیشک	اللہ	بخشنے والا	مہربان (بھی)	رسول پر (لازم) نہیں	مگر	(حکم) پہنچا دینا	اللہ

بھی ہے اور اللہ بخشنے والا، مہربان بھی ہے ○ رسول پر صرف تبلیغ لازم ہے اور اللہ جانتا ہے

يَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا تَكْتُمُونَ ﴿٩٩﴾ قُلْ لَا يَسْتَوِي

يَعْلَمُ	مَا	تُبْدُونَ	وَمَا	تَكْتُمُونَ ﴿٩٩﴾	قُلْ	لَا يَسْتَوِي
جانتا ہے	جو کچھ	تم ظاہر کرتے ہو	اور	جو کچھ	تم چھپاتے ہو	تم کہو برابر نہیں

جو تم ظاہر کرتے اور جو تم چھپاتے ہو ○ تم فرما دو کہ

الْخَبِيثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ أَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيثِ فَاتَّقُوا

الْخَبِيثُ	وَالطَّيِّبُ	وَلَوْ	أَعْجَبَكَ	كَثْرَةُ الْخَبِيثِ	فَاتَّقُوا
گندہ	اور پاکیزہ	اگرچہ	اچھی لگے تمہیں	گندے (لوگوں) کی کثرت	تو ڈرتے رہو

گندہ اور پاکیزہ برابر نہیں ہیں اگرچہ گندے لوگوں کی کثرت تمہیں تعجب میں ڈالے تو اسے عقل والو!

== سے ایک رکن اسلامی ادا ہوتا ہے۔

1..... اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمتوں کا ذکر فرمانے کے بعد اپنی صفت ”شَدِيدُ الْعِقَابِ“ ذکر فرمائی تاکہ خوف و امید سے ایمان کی تکمیل ہو، اس کے بعد صفت ”غفور و رحیم“ بیان فرما کر اپنی وسعت رحمت کا اظہار فرمایا۔ 2..... اس کا معنی یہ ہے کہ دنیا داروں کو مال و دولت کی کثرت اور دنیا کی زیب و زینت بھاتی ہے حالانکہ جو نعمتیں اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں وہ سب سے اچھی اور سب سے زیادہ باقی رہنے والی ہیں۔ دنیا کے مال و دولت کی چاہت، اس کی نعمتوں اور

اللہ تعالیٰ کی تین صفات

رسول کریم (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے منصب اور علم الہی کا بیان

کثرت رہ جاتا ہے۔ کثرت نہیں



اللَّهُ يَا وَلِيَّ الْأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَفْلَحُونَ ۝ يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا				
اللہ	یٰٓأَوَّلِ الْأَلْبَابِ	لَعَلَّكُمْ	تَفْلَحُونَ ۝	يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
اللہ (سے)	اے عقل والو	تاکہ تم	فلاح پاؤ	اے وہ لوگو جو ایمان لائے
تم اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم فلاح پاؤ ۝ اے ایمان والو!				
لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبَدِّلَكُمْ تَسْأَلُكُمْ ج				
لَا تَسْأَلُوا (۱)	عَنْ أَشْيَاءَ	إِنْ	تُبَدِّلَكُمْ	تَسْأَلُكُمْ
نہ پوچھو	(ایسی چیزوں سے متعلق	اگر	ظاہر کی جائیں تمہارے لئے	(تو) بری لگیں تمہیں
ایسی باتیں نہ پوچھو جو تم پر ظاہر کی جائیں تو تمہیں بری لگیں				
وَإِنْ تَسْأَلُوا عَنْهَا حِينَ يُنَزَّلُ الْقُرْآنُ				
وَ	إِنْ	تَسْأَلُوا	عَنْهَا	حِينَ يُنَزَّلُ الْقُرْآنُ
اور	اگر	تم سوال کرو گے	ان کے بارے	(اس وقت) (جب) نازل کیا جا رہا ہے قرآن
اور اگر تم انہیں اس وقت پوچھو گے جبکہ قرآن نازل کیا جا رہا ہے				
تُبَدِّلَكُمْ عَفَا اللَّهُ عَنْهَا ۝ وَاللَّهُ				
تُبَدِّلَكُمْ	عَفَا (۲)	اللَّهُ	عَنْهَا	وَاللَّهُ
(تو) ظاہر کر دی جائیں گی تمہارے لئے	معاف کر دیا	اللہ (نے)	ان (سوالوں) سے	اور اللہ
تو تم پر وہ چیزیں ظاہر کر دی جائیں گی اور اللہ ان کو معاف کر چکا ہے اور اللہ				
عَفُوٌّ حَلِيمٌ ۝ قَدْ سَأَلَهَا قَوْمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ				
عَفُوٌّ	حَلِيمٌ ۝	قَدْ	سَأَلَهَا	قَوْمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ
بخشنے والا	حلم والا	بیشک	سوال کیا ان (چیزوں کے بارے)	ایک قوم (نے) تم سے پہلے
بخشنے والا، حلم والا ہے ۝ بیشک تم سے پہلے ایک قوم نے ان اشیاء کے بارے میں سوال کیا تھا				

== آسمانوں کی خواہشات اور اس کی رنگینیوں سے لطف اندوز ہونے کی تمنا میں لگے رہنا اور اپنی آخرت کی تیاری سے غافل رہنا مذموم ہے۔

۱..... نزول وحی کے زمانے میں یہ حکم دیا گیا کہ جن چیزوں کے متعلق ممانعت نہیں کی گئی ان کے بارے میں بہت زیادہ نہ پوچھو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارے زیادہ پوچھنے پر وہ چیز حرام قرار دیدی جائے۔ نیز بے مقصد ایسے سوالات نہ کرو کہ ان کا جواب دیدیا جائے تو تمہیں برا لگے۔

۲..... اس آیت سے یہ بھی ثابت ہوا کہ جس امر کی شریعت میں ممانعت نہ آئی وہ وہ مبارک و جائز ہے۔



کافروں کے چند جانوروں کو حرام قرار دیتے ہیں

ثُمَّ أَصْبَحُوا بِهَا كَافِرِينَ ۱۰۲ مَا جَعَلَ اللَّهُ مِنْ بَحِيرَةٍ						
ثُمَّ	أَصْبَحُوا	بِهَا	كَافِرِينَ ۱۰۲	مَا جَعَلَ	اللَّهُ	مِنْ بَحِيرَةٍ
پھر	وہ ہو گئے	اس کا	انکار کرنے والے	نہیں مقرر کیا	اللہ (نے)	کوئی بحیرہ
پھر اس کا انکار کرنے والے ہو گئے ۱۰۲ اللہ نے بحیرہ						
وَلَا سَابِئَةٍ وَلَا وَصِيلَةٍ وَلَا حَامٍ ۱۰۳ وَلَكِنَّ						
وَلَا	سَابِئَةٍ	وَلَا	وَصِيلَةٍ	وَلَا	حَامٍ ۱۰۳	وَلَكِنَّ
اور	نہ	سائبہ	اور نہ	وصیلہ	اور نہ	حام
اور سائبہ اور وصیلہ اور حام کو مقرر نہیں کیا لیکن						
الَّذِينَ كَفَرُوا يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ ۱۰۴ وَأَكْثَرُهُمْ						
الَّذِينَ	كَفَرُوا	يَفْتَرُونَ	عَلَى اللَّهِ	الْكَذِبَ	وَأَكْثَرُهُمْ	
وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	بہتان باندھتے ہیں	اللہ پر	جھوٹ	اور	ان میں اکثر
کافر لوگ اللہ پر جھوٹا بہتان لگاتے ہیں اور ان میں اکثر						
لَا يَعْقِلُونَ ۱۰۵ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا إِلَى مَا أَنْزَلَ						
لَا يَعْقِلُونَ ۱۰۵	وَإِذَا	قِيلَ	لَهُمْ	تَعَالَوْا	إِلَى	مَا أَنْزَلَ
عقل نہیں رکھتے	اور	جب	کہا جائے	ان سے	آؤ	(اس کی طرف جو
بے عقل ہیں ۱۰۵ اور جب ان سے کہا جائے کہ جو اللہ نے نازل فرمایا ہے اس کی طرف						
اللَّهُ وَ إِلَى الرَّسُولِ قَالُوا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا						
اللَّهُ	وَ	إِلَى الرَّسُولِ	قَالُوا	حَسْبُنَا	مَا	وَجَدْنَا
اللہ (نے)	اور	رسول کی طرف	(تو) کہتے ہیں	کافی ہے ہمیں	وہ جو	ہم نے پایا
اور رسول کی طرف آؤ تو کہتے ہیں کہ ہمیں وہی کافی ہے جس پر ہم نے						

شریعت کے متعلق جہاں باپ اور ان کی کہیں معتبر نہیں

۱..... زمانہ جاہلیت میں مشرکین نے اپنی طرف سے بتوں کے نام پر جانوروں کو چھوڑ دیئے اور خود نفع نہ اٹھانے کی کچھ رسومات مقرر کی ہوئی تھیں کہ مثلاً ایسا ہو گا یا میرا فلاں کام ہو گا یا اس جانور سے فلاں فلاں انداز میں نفع حاصل ہو گا تو ان جانوروں کا یہ یہ نام ہو گا جن میں سے چار نام بَحِيرَة، سَابِئَة، وَصِيلَة اور حَامِ یہاں آیت میں بیان ہوئے ہیں۔ ان جانوروں کو یہ لوگ بتوں کے لئے چھوڑ دیتے اور خود ان سے کسی قسم کا نفع اٹھانا حرام جانتے اور یہ کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایسا کرنے کا حکم دیا ہے۔ اس آیت میں مشرکوں کا رد کرتے ہوئے فرمایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ایسا کرنے کا کوئی حکم نہیں دیا اور یہ لوگ اس =



عَلَيْهِ آبَاءَنَا ۖ أَوْ لَوْ كَانَ آبَاؤُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ

عَلَيْهِ	آبَاءَنَا <sup>(۱)</sup>	أَوْ لَوْ	كَانَ	آبَاؤُهُمْ	لَا يَعْلَمُونَ
اس پر (جس پر)	اپنے باپ دادا (کو)	کیا اگرچہ	ہوں	ان کے باپ دادا	نہ جانتے

اپنے باپ دادا کو پایا ہے۔ کیا اگرچہ ان کے باپ دادا نہ کچھ جانتے ہوں

شَيْءًا وَلَا يَهْتَدُونَ ۝ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلٰیكُمْ

شَيْءًا	وَلَا يَهْتَدُونَ ۝	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	عَلٰیكُمْ
کچھ	اور	نہ وہ ہدایت پر ہوں	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے

اور نہ انہیں ہدایت ہو ۝ اے ایمان والو! تم

اَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مِّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ ط

اَنْفُسَكُمْ	لَا يَضُرُّكُمْ	مِّنْ	ضَلَّ	اِذَا	اهْتَدَيْتُمْ
اپنی جانوں (کی فکر لازم ہے)	نقصان نہیں پہنچائے گا تمہیں	وہ جو	گمراہ ہوا	جب	تم ہدایت پر ہو

اپنی جانوں کی فکر کرو جب تم ہدایت پر ہو تو گمراہ ہونے والا تمہارا کچھ نہ بگاڑے گا

اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝

اِلَى اللّٰهِ	مَرْجِعُكُمْ	جَمِيعًا	فَيُنَبِّئُكُمْ	بِمَا	كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝
اللہ کی طرف	تم سب کا لوٹنا (ہے)	تو وہ خبر دے گا تمہیں	(اس) کی جو	تم کرتے تھے	

اللہ ہی کی طرف تم سب کا لوٹنا ہے پھر وہ تمہیں بتا دے گا جو تم کرتے تھے ۝

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهِادَةٌ بَيْنَكُمْ اِذَا حَضَرَ

يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	شَهِادَةٌ	بَيْنَكُمْ	اِذَا حَضَرَ
اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	تمہارے درمیان کی گواہی (دینے والے)	جب	آنے لگے

اے ایمان والو! جب تم میں کسی کو موت آنے لگے تو وصیت کرتے وقت

کی طرف جھوٹی بات منسوب کر رہے ہیں۔

۱..... اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت سب پر مقدم ہے۔ کفار اپنے باپ دادا کے کفر و شرک کے طریقے کو حکم خدا پر فوقیت دیتے تھے یہاں اسی کا بیان ہے۔ اس سے وہ لوگ بھی عبرت حاصل کریں جو غی، خوشی کے مواقع پر اپنی خاندانی رسموں کی ادائیگی کو احکام شریعت پر عملی طور پر ترجیح دیتے ہیں کہ حکم شریعت چھوڑ دیتے ہیں لیکن رسمیں نہیں چھوڑتے۔



أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِينَ الْوَصِيَّةِ اثْنِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ

أَحَدَكُمُ	الْمَوْتُ <sup>(۱)</sup>	حِينَ الْوَصِيَّةِ	اثْنِ	ذَوَا عَدْلٍ	مِّنْكُمْ
تم میں سے کسی ایک (کو)	موت	وصیت کے وقت	دو	عدل والے (گواہ ہوں)	تم میں سے

تمہاری آپس کی گواہی (دینے والے) تم میں سے دو معتبر شخص ہوں

أَوْ آخَرٍ مِّنْ غَيْرِكُمْ إِنْ أَنْتُمْ صَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ

أَوْ	آخَرٍ	مِّنْ غَيْرِكُمْ	إِنْ	أَنْتُمْ	صَرَبْتُمْ	فِي الْأَرْضِ
یا	دوسرے دو (گواہ ہوں)	تمہارے غیروں سے	اگر	تم	سفر کر رہے ہو	زمین میں

یا اگر تم زمین میں سفر کر رہے ہو پھر تمہیں موت کا حادثہ آپہنچے

فَأَصَابَتْكُمُ مُّصِيبَةُ الْمَوْتِ تَحْسُونَهُمَا مِّنْ بَعْدِ الصَّلَاةِ

فَأَصَابَتْكُمُ	مُصِيبَةُ الْمَوْتِ	تَحْسُونَهُمَا	مِّنْ بَعْدِ الصَّلَاةِ <sup>(۲)</sup>
پھر پہنچے تمہیں	موت کی مصیبت	تم روک لو ان دونوں (گواہوں) کو	نماز کے بعد

تو تمہارے غیروں میں سے دو آدمی (گواہ ہوں)۔ تم ان دونوں کو نماز کے بعد روک لو

فَيُقْسِمُنِ بِاللَّهِ إِنْ أَرْتَبْتُمْ لَا نَشْتَرِي بِهِ

فَيُقْسِمُنِ	بِاللَّهِ	إِنْ أَرْتَبْتُمْ	لَا نَشْتَرِي	بِهِ
پھر وہ دونوں قسم کھائیں	اللہ کی	اگر تمہیں شک ہو	ہم نہیں لیں گے	اس (قسم) کے بدلے

پھر اگر تمہیں کچھ شک ہو تو وہ دونوں اللہ کی قسم کھائیں کہ ہم قسم کے بدلے

ثَمَّا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ وَلَا نَكْتُمُ شَهَادَةَ اللَّهِ إِنْ آتَا

ثَمَّا	وَلَوْ	كَانَ	ذَا قُرْبَىٰ	وَلَا نَكْتُمُ	شَهَادَةَ اللَّهِ	إِنْ آتَا
کوئی قیمت	اگرچہ	وہ ہو	قربت والا	اور	ہم نہیں چھپائیں گے	اللہ کی گواہی

کوئی مال نہ لیں گے اگرچہ قریبی رشتہ دار ہو اور ہم اللہ کی گواہی نہ چھپائیں گے۔ (اگر ہم ایسا کریں تو)

۱..... اس آیت میں یہ حکم فرمایا گیا ہے کہ جب تم میں سے کسی کی موت کا وقت قریب آئے تو اپنی وصیت پر دو مسلمانوں کو گواہ بنا لو اور اگر سفر وغیرہ میں ہو اور اپنے آدمی یعنی مسلمان نہ ملیں تو غیر مسلموں کو گواہ بناؤ۔

۲..... اس سے پہلے وصیت پر گواہ بنانے کا طریقہ بتایا گیا اور اب قرائن اور علامات کی روشنی میں گواہی میں جھوٹ کا عنصر نمایاں ہوتا نظر آئے تو اس صورت میں گواہی لینے کا طریقہ بتایا جا رہا ہے۔ آیت میں نماز سے مراد عصر کی نماز ہے۔



## إِذَا لَيْنَ الْأُشْيُنَ ۝۱۰۶ فَإِنْ عُثِرَ عَلَىٰ

إِذَا	لَيْنَ الْأُشْيُنَ ۝۱۰۶	فَإِنْ	عُثِرَ ۝۱۰۶	عَلَىٰ
اس وقت	ضرور گناہگاروں میں سے (ہوں گے)	پھر اگر	اطلاع مل جائے	(اس) پر
اس وقت ہم ضرور گناہگاروں میں ہوں گے ○ پھر اگر اس بات پر اطلاع ملے				

## أَنَّهُمَا اسْتَحَقَّا إِثْبًا فَآخَرُ ۝۱۰۷ يَقُولُ مَنِ

أَنَّهُمَا	اسْتَحَقَّا	إِثْبًا	فَآخَرُ	يَقُولُ مَنِ
کہ وہ دونوں (گواہ)	سزاوار ہوئے	کسی گناہ (کے)	تو دوسرے دو	کھڑے ہو جائیں
کہ وہ دونوں گواہ (گواہی میں جھوٹ بول کر) کسی گناہ کے مستحق ہوئے ہیں تو ان کی جگہ ان لوگوں میں سے				

## مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِينَ اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْأُولٰٓئِ

مَقَامَهُمَا	مِنَ الَّذِينَ	اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ	الْأُولٰٓئِ
ان دونوں کی جگہ	ان لوگوں میں سے جو	حق دیا گیا ان کا	زیادہ قریبی دو افراد (میت کے)
جن کا حق دیا گیا میت کے زیادہ قریبی دو (آدمی قسم کھانے کے لئے) کھڑے ہو جائیں			

## فَيُقْسِمْنَ بِاللّٰهِ لَشَهَادَتُنَا أَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا

فَيُقْسِمْنَ	بِاللّٰهِ	لَشَهَادَتُنَا	أَحَقُّ	مِنْ شَهَادَتِهِمَا
پھر وہ قسم کھائیں	اللہ کی	ضرور ہماری گواہی	زیادہ سچی، زیادہ حق والی	ان دونوں کی گواہی سے
پھر وہ اللہ کی قسم کھائیں کہ ہماری گواہی (یعنی ہماری قسم) ان کی گواہی سے زیادہ درست ہے				

## وَمَا عَتَدَيْنَا ۖ إِنَّا إِذَا لَيْنَ الظَّالِمِينَ ۝۱۰۸

وَمَا عَتَدَيْنَا ۖ	إِنَّا	إِذَا	لَيْنَ الظَّالِمِينَ ۝۱۰۸
اور ہم حد سے نہیں بڑھے	(اگر ایسا ہو تو) بیشک ہم	اس وقت	ضرور ظلم کرنے والوں سے (ہوں گے)
اور ہم حد سے نہیں بڑھے (اور اگر ایسا کریں تو) اس وقت ہم ظالموں میں ہوں گے ○			

۱..... وصیت کے گواہوں کا جھوٹ ثابت ہو جائے تو اس صورت میں حکم یہ ہے کہ میت کے وارثوں میں سے دو آدمی قسم کھا کر کہیں کہ یہ دونوں امین جھوٹے ہیں، ہماری گواہی یعنی قسم ان دونوں کی گواہی سے زیادہ درست ہے اور ہم حد سے نہیں بڑھے، اگر ہم ایسا کریں گے تو اس وقت ہم ظالموں میں ہوں گے۔



ذَلِكَ أَذَىٰ أَنْ يَأْتُوا بِالشَّهَادَةِ عَلَىٰ وَجْهٍ

ذَلِكَ	أَذَىٰ	أَنْ	يَأْتُوا بِالشَّهَادَةِ	عَلَىٰ وَجْهٍ
یہ (حکم)	زیادہ قریب ہے	(اس سے) کہ	وہ لائیں گواہی	اس کی (اصل) صورت پر

یہ اس کے زیادہ قریب ہے کہ وہ گواہ صحیح طریقے سے گواہی ادا کریں

أَوْ يَخَافُونَ أَنْ تُرَدَّ آيَاتُ

أَوْ	يَخَافُونَ	أَنْ	تُرَدَّ	آيَاتُ
یا	وہ ڈریں	(اس بات سے) کہ	رد کردی جائیں گی (یا) لوٹادی جائیں گی	کچھ قسمیں

یادہ اس بات سے ڈریں کہ ان کی قسموں کے بعد قسموں کو (ورثاء کی طرف)

بَعْدَ آيَاتِهِمْ ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَسْعُوا ۖ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي

بَعْدَ آيَاتِهِمْ	وَ	اتَّقُوا	اللَّهَ	وَ	أَسْعُوا	وَاللَّهُ	لَا يَهْدِي
ان کی قسموں کے بعد	اور	ڈرو	اللہ (سے)	اور	(حکم) سنو	اللہ	ہدایت نہیں دیتا

لوٹا دیا جائے گا اور اللہ سے ڈرو اور حکم سنو اور اللہ نافرمانوں کو

الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ۝ يَوْمَ يَجْمَعُ اللَّهُ الرُّسُلَ فَيَقُولُ

الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ	يَوْمَ	يَجْمَعُ	اللَّهُ	الرُّسُلَ	فَيَقُولُ
نافرمانی کرنے والی قوم (کو)	(جس) دن	جمع فرمائے گا	اللہ	رسولوں (کو)	پھر فرمائے گا

ہدایت نہیں دیتا ۝ جس دن اللہ رسولوں کو جمع فرمائے گا پھر فرمائے گا:

مَاذَا أَجَبْتُمْ ۖ قَالُوا لَا عِلْمَ لَنَا ۖ إِنَّكَ

مَاذَا	أَجَبْتُمْ	قَالُوا	لَا عِلْمَ لَنَا	إِنَّكَ
کیا	تمہیں جواب دیا گیا	وہ عرض کریں گے	ہمیں کچھ علم نہیں	بیشک تو

تمہیں کیا جواب دیا گیا؟ وہ عرض کریں گے، ہمیں کچھ علم نہیں۔ بیشک تو

۱۔ مراد یہ ہے کہ گواہی سے متعلق جو احکام ذکر ہوئے ان پر عمل کرنے سے گواہ صحیح طریقے سے گواہی دیں گے یا انہیں اس بات کا خوف ہو گا کہ ہم نے جھوٹی قسم کھائی اور علامات و قرآن سے ہمارا جھوٹ ظاہر ہو گیا تو قسمیں میت کے ورثاء کی طرف منتقل کردی جائیں گی اور انہوں نے ہمارے خلاف قسم کھالی تو ہماری قسمیں مسترد کردی جائیں گی یوں سب کے سامنے رسوائی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ جب انہیں یہ خوف ہو گا تو وہ جھوٹی قسم کھانے سے باز رہیں گے۔



أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ ۝ (۱۰۹) إِذْ قَالَ اللَّهُ لِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ادْكُرْ

أَنْتَ	عَلَّامُ الْغُيُوبِ ۝ (۱۰۹)	إِذْ (۱)	قَالَ	اللَّهُ	لِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ	ادْكُرْ
تو	تمام غیبوں کو خوب جاننے والا	جب	فرمائے گا	اللہ	اے مریم کے بیٹے عیسیٰ	یاد کر
ہی سب غیبوں کا جاننے والا ہے ○ جب اللہ فرمائے گا: اے مریم کے بیٹے عیسیٰ!						

نِعْمَتِي عَلَيْكَ وَعَلَىٰ وَالِدَتِكَ ۖ إِذْ أَيْدَتْكَ

نِعْمَتِي	عَلَيْكَ	وَعَلَىٰ	وَالِدَتِكَ	إِذْ	أَيْدَتْكَ (۲)
میری نعمت، احسان	اپنے اوپر	اور	اپنی ماں کے اوپر	جب	میں نے مدد کی تیری
اپنے اوپر اور اپنی والدہ پر میرا وہ احسان یاد کر، جب میں نے					

بِرُوحِ الْقُدُسِ ۚ تَكَلَّمَ النَّاسُ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا ۚ وَ

بِرُوحِ الْقُدُسِ	تَكَلَّمَ	النَّاسُ	فِي الْمَهْدِ	وَعَلَىٰ	كَهْلًا	وَ
پاک روح کے ساتھ	تو باتیں کرتا	لوگوں (سے)	گہوارے میں	اور	بڑی عمر (میں)	اور
پاک روح سے تیری مدد کی۔ تو گہوارے میں اور بڑی عمر میں لوگوں سے باتیں کرتا تھا اور						

إِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرَةَ وَالْإِنْجِيلَ ۚ

إِذْ	عَلَّمْتُكَ	الْكِتَابَ	وَالْحِكْمَةَ	وَالْتَّوْرَةَ	وَالْإِنْجِيلَ
جب	میں نے سکھائی تمہیں	کتاب	حکمت	تورات	انجیل
جب میں نے تجھے کتاب اور حکمت اور توریت اور انجیل سکھائی					

وَإِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّينِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ بِأَدْنَىٰ فَتَنفُخُ

وَ	إِذْ	تَخْلُقُ	مِنَ الطِّينِ	كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ	بِأَدْنَىٰ	فَتَنفُخُ
اور	جب	تو بناتا	مٹی سے	پرندے کی صورت جیسی	میرے حکم سے	پھر تو پھونک مارتا
اور جب تو میرے حکم سے مٹی سے پرندے جیسی صورت بنا کر اس میں پھونک مارتا تھا						

۱..... اس آیت میں بھی قیامت کے دن کا ایک معاملہ بیان فرمایا گیا، گویا کہ ارشاد فرمایا ”آپ یاد کریں جس دن اللہ تعالیٰ رسولوں کو جمع فرمائے گا اور جب اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے اس طرح فرمائے گا۔ ”یہاں آیت میں یہ معاملہ ماضی کے صیغہ سے اس لئے بیان کیا گیا کہ بروز قیامت اس کا واقع ہونا یقینی ہے اور جس چیز کا مستقبل میں ہونا یقینی ہو اسے ماضی کے صیغہ سے بیان کر دیا جاتا ہے۔

۲..... اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کی مدد جبرئیل امین کے ذریعے فرمائی، اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے مقبول بندوں کی مدد برحق ہے۔



فِيهَا فَتَكُونُ طَيْرًا بِإِذْنِي وَتُبْرِئُ الْأَكْمَةَ وَ

فِيهَا	فَتَكُونُ	طَيْرًا	بِإِذْنِي	و	تُبْرِئُ	الْأَكْمَةَ	و
اس میں	تو وہ ہو جاتی	پرندہ	میرے حکم سے	اور	توشفا دیتا	پیدا انکی ناپینا	اور

تو وہ میرے حکم سے پرندہ بن جاتی اور تو میرے حکم سے پیدا انکی ناپینا اور

الْأَبْرَصَ بِإِذْنِي ۚ وَإِذْ أَخْرَجَ الْجَمْعَ السَّوْتِ

الْأَبْرَصَ	(۱)	بِإِذْنِي	و	إِذْ	تُخْرِجُ	(۲)	الْجَمْعَ
سفید داغ کے مریض (کو)		میرے حکم سے	اور	جب	(زندہ کر کے) نکالتا		مردوں (کو)

سفید داغ کے مریض کو شفا دیتا تھا اور جب تو میرے حکم سے مردوں کو زندہ کر کے

بِإِذْنِي ۚ وَإِذْ كَفَفْتُ بَنِي إِسْرَءِيلَ عَنْكَ إِذْ

بِإِذْنِي	و	إِذْ	كَفَفْتُ	بَنِي إِسْرَءِيلَ	عَنْكَ	إِذْ
میرے حکم سے	اور	جب	میں نے روک دیا	بنی اسرائیل (کو)	تم سے	جب

نکالتا اور جب میں نے بنی اسرائیل کو تم سے روک دیا۔ جب

جِئْتَهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا

جِئْتَهُمْ	بِالْبَيِّنَاتِ	فَقَالَ	الَّذِينَ كَفَرُوا
تو آیا ان کے پاس	روشن نشانیوں کے ساتھ	تو کہا	ان لوگوں نے جنہوں نے کفر کیا

تو ان کے پاس روشن نشانیاں لے کر آیا تو ان میں سے کافروں نے

مِنْهُمْ إِنَّ هَذَا إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ ۝۱۰ وَإِذَا أُوحِيَتْ

مِنْهُمْ	إِنْ	هَذَا	إِلَّا	سِحْرٌ مُّبِينٌ	۝۱۰	وَ	إِذَا	أُوحِيَتْ
ان میں سے	نہیں	یہ	مگر	کھلا جادو		اور	جب	میں نے القا کیا

کہا: یہ تو کھلا جادو ہے ۝ اور جب میں نے

۱..... پیدا انکی اندھا جن اور برص کا مرض بہت بڑی مصیبتیں ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حکم سے ان مصیبتوں کو دور فرما دیتے تھے، اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے مقبول بندے اس کی عطا سے دافع الہاء، مشکل کشا اور حاجت روا ہوتے ہیں۔

۲..... اس سے معلوم ہوا کہ یہ کہنا جائز ہے کہ اللہ تعالیٰ کے مقبول بندے اس کے دیئے ہوئے اختیار سے مردوں کو زندہ کر سکتے ہیں۔

۳..... اس آیت میں لفظ ”وحی“ کی نسبت غیر انبیاء کی طرف ہے اور جب وحی کی نسبت غیر نبی کی طرف ہو تو اس سے مراد دل میں بات ڈالنا ہوتا ہے۔

خواریوں کی طرف ایمان لانے کا  
القا اور ان کا ایمان لانا



إِلَى الْحَوَارِيِّينَ أَنْ آمِنُوا بِي وَبِرَسُولِي قَالُوا

إِلَى الْحَوَارِيِّينَ <sup>(۱)</sup>	أَنْ	آمِنُوا	بِي	وَ	بِرَسُولِي	قَالُوا
حواریوں کی طرف	کہ	ایمان لاؤ	مجھ پر	اور	میرے رسول پر	(تو) انہوں نے کہا

حواریوں کے دل میں یہ بات ڈالی کہ مجھ پر اور میرے رسول پر ایمان لاؤ تو انہوں نے کہا:

أَمَّا وَاشْهَدْ بِأَنَّا مُسْلِمُونَ ۝۱۱۱ إِذْ قَالَ

أَمَّا	وَ	اشْهَدْ	بِأَنَّا	مُسْلِمُونَ ۝۱۱۱	إِذْ	قَالَ
ہم ایمان لائے	اور	(اے عیسیٰ) آپ گواہ ہو جائیں	(اس) پر کہ ہم	مسلمان (ہیں)	جب	کہا

ہم ایمان لائے اور (اے عیسیٰ!) آپ گواہ ہو جائیں کہ ہم مسلمان ہیں ○ یاد کرو جب

الْحَوَارِيُّونَ يُعِيسِي ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيعُ رَبُّكَ أَنْ يُنْزِلَ

الْحَوَارِيُّونَ	يُعِيسِي ابْنَ مَرْيَمَ	هَلْ	يَسْتَطِيعُ <sup>(۲)</sup>	رَبُّكَ	أَنْ	يُنْزِلَ
حواریوں (نے)	اے مریم کے بیٹے عیسیٰ	کیا	(ایسا) کرے گا	آپ کا رب	کہ	وہ اتار دے

حواریوں نے کہا: اے عیسیٰ بن مریم! کیا آپ کا رب ایسا کرے گا کہ ہم پر

عَلَيْنَا مَا يَدَّ مِنَ السَّمَاءِ ۝ قَالَ اتَّقُوا اللَّهَ إِنْ كُنْتُمْ

عَلَيْنَا	مَا يَدَّ	مِنَ السَّمَاءِ	قَالَ	اتَّقُوا	اللَّهَ	إِنْ	كُنْتُمْ
ہمارے اوپر	دسترخوان	آسمان سے	فرمایا	ڈرو	اللہ (سے)	اگر	تم ہو

آسمان سے ایک دسترخوان اُتار دے؟ فرمایا: اللہ سے ڈرو، اگر

مُؤْمِنِينَ ۝۱۱۲ قَالُوا نَرِيدُ أَنْ نَأْكُلَ مِنْهَا

مُؤْمِنِينَ ۝۱۱۲	قَالُوا	نُرِيدُ	أَنْ	نَأْكُلَ	مِنْهَا	وَ
ایمان والے	انہوں نے کہا	ہم چاہتے ہیں	کہ	کھائیں	اس میں سے	اور

ایمان رکھتے ہو ○ (حواریوں نے) کہا: ہم یہ چاہتے ہیں کہ اس میں سے کھائیں اور

۱..... حواری حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مخصوص اور مخلص حضرات کو کہا جاتا ہے۔

۲..... اس سے حواریوں کی مراد یہ تھی کہ کیا اللہ تعالیٰ اس بارے میں آپ کی دعا قبول فرمائے گا؟ یہ مراد نہیں تھی کہ کیا آپ کا رب عَزَّوَجَلَّ ایسا کر سکتا ہے یا نہیں؟ کیونکہ وہ حضرات اللہ تعالیٰ کی قدرت پر ایمان رکھتے تھے۔



## تَطْمِئِنُّ قُلُوبُنَا وَنَعْلَمَ أَنَّ قَدْ صَدَقْتَنَا

تَطْمِئِنُّ	قُلُوبُنَا	وَ	نَعْلَمَ	أَنَّ	قَدْ	صَدَقْتَنَا
مطمئن ہو جائیں	ہمارے دل	اور	(دیکھ کر) جان لیں	کہ	بیشک	آپ نے سچ فرمایا ہم سے

ہمارے دل مطمئن ہو جائیں اور ہم آنکھوں سے دیکھ لیں کہ آپ نے ہم سے سچ فرمایا ہے

## وَنَكُونُ عَلَيْهَا مِنَ الشَّاهِدِينَ ﴿۱۳﴾ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ

وَنَكُونُ	عَلَيْهَا	مِنَ الشَّاهِدِينَ ﴿۱۳﴾	قَالَ	عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ
اور ہم ہو جائیں	اس پر	گو اسی دینے والوں سے	عرض کی	مریم کے بیٹے عیسیٰ (نے)

اور ہم اس پر گواہ ہو جائیں ○ عیسیٰ بن مریم نے عرض کی:

## اللَّهُمَّ رَبَّنَا أَنْزِلْ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِنَ السَّمَاءِ تَكُونُ

اللَّهُمَّ	رَبَّنَا	أَنْزِلْ	عَلَيْنَا	مَائِدَةً	مِنَ السَّمَاءِ	تَكُونُ
اے اللہ	ہمارے رب	اتار دے	ہمارے اوپر	ایک دسترخوان	آسمان سے	وہ ہو جائے

اے اللہ! اے ہمارے رب! ہم پر آسمان سے ایک دسترخوان اتار دے جو

## لَنَا عِيدًا لِأَوَّلِنَا وَآخِرِنَا وَ

لَنَا	عِيدًا (۲)	لِأَوَّلِنَا	وَ	آخِرِنَا	وَ
ہمارے لئے	عید	ہمارے پہلوں کے لئے	اور	ہمارے بعد آنے والوں (کے لئے)	اور

ہمارے لئے اور ہمارے بعد میں آنے والوں کے لئے عید اور

## آيَةً مِّنكَ وَارْزُقْنَا وَأَنْتَ

آيَةً	مِّنكَ	وَ	ارْزُقْنَا	وَ	أَنْتَ
ایک نشانی (ہو جائے)	تیری طرف سے	اور	رزق عطا فرما ہمیں	اور	تو

تیری طرف سے ایک نشانی ہو جائے اور ہمیں رزق عطا فرما اور تو

۱..... حواریوں کے جواب نے واضح کر دیا کہ انہوں نے قدرت الہی میں شک و شبہ کی وجہ سے سابقہ مطالبہ نہیں کیا تھا بلکہ اس کا مقصد کچھ اور تھا۔ ۲..... اس آیت سے معلوم ہوا کہ جس روز اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت نازل ہو اُس دن کو عید بنانا، خوشیاں منانا، عبادتیں کرنا اور شکر الہی بجالانا صالحین کا طریقہ ہے اور بیشک حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تشریف آوری یقیناً قطعاً حتماً اللہ تعالیٰ کی عظیم ترین نعمت اور بزرگ ترین رحمت ہے۔ اس لئے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت مبارکہ کے دن عید منانا اور میاں دشریف پڑھ کر شکر الہی بجالانا اور فرحت و سرور کا اظہار کرنا مستحسن و محمود اور اللہ عزوجل کے مقبول بندوں کا طریقہ ہے۔



## خَيْرُ الرِّزْقَيْنِ ۱۱۳ قَالَ اللَّهُ إِنِّي مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ ۚ

خَيْرُ الرِّزْقَيْنِ ۱۱۳	قَالَ	اللَّهُ	إِنِّي	مُنَزِّلُهَا	عَلَيْكُمْ
سب سے بہتر رزق دینے والا	فرمایا	اللہ (نے)	بیشک میں	اتارنے والا ہوں اسے	تمہارے اوپر
سب سے بہتر رزق دینے والا ہے ○ اللہ نے فرمایا: بیشک میں وہ تم پر اتارتا ہوں					

## فَمَنْ يَكْفُرْ بَعْدَ مِنْكُمْ فَإِنِّي أُعَذِّبُهُ عَذَابًا

فَمَنْ	يَكْفُرْ	بَعْدُ	مِنْكُمْ	فَإِنِّي	أُعَذِّبُهُ	عَذَابًا
پھر جو	کفر کرے گا	(اس کے) بعد	تم میں سے	تو بیشک میں	عذاب دوں گا اسے	(ایسا) عذاب
پھر اس کے بعد جو تم میں سے کفر کرے گا تو بیشک میں اسے وہ عذاب دوں گا						

## لَّا أُعَذِّبُهُ أَحَدًا مِّنَ الْعَالَمِينَ ۱۱۴ وَإِذْ قَالَ اللَّهُ

لَّا أُعَذِّبُهُ	أَحَدًا	مِّنَ الْعَالَمِينَ ۱۱۴	وَ	إِذْ ۲	قَالَ	اللَّهُ
(کہ) نہ دوں گا وہ عذاب	کسی ایک (کو)	سارے جہان والوں سے	اور	جب	فرمائے گا	اللہ
کہ سارے جہان میں کسی کو نہ دوں گا ○ اور جب اللہ فرمائے گا:						

## يَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ءَ أَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُونِي وَ

يَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ	ءَ أَنْتَ	قُلْتَ	لِلنَّاسِ	اتَّخِذُونِي	وَ
اے مریم کے بیٹے عیسیٰ	کیا تم (نے)	کہا تھا	لوگوں سے	(کہ) بنا لو مجھے	اور
اے مریم کے بیٹے عیسیٰ! کیا تم نے لوگوں سے کہا تھا کہ					

## أُمِّي إِلَهِينِ مِنْ دُونِ اللَّهِ ۱۱۵ قَالَ سُبْحَنَكَ مَا يَكُونُ

أُمِّي	إِلَهِينِ	مِنْ دُونِ اللَّهِ	قَالَ	سُبْحَنَكَ	مَا يَكُونُ
میری ماں (کو)	دو معبود	اللہ کے سوا	وہ عرض کرے گا	تو پاک ہے	نہیں ہے
اللہ کے سوا مجھے اور میری ماں کو معبود بنا لو؟ تو وہ عرض کریں گے: (اے اللہ!) تو پاک ہے۔ میرے لئے					

۱..... اللہ تعالیٰ نے آسمان سے دسترخوان نازل فرمایا، اس کے بعد جنہوں نے کفر کیا وہ صورتیں مسح کر کے خیزر بنا دیئے گئے اور تین دن میں سب مسخ شدہ ہلاک ہو گئے۔

۲..... اس آیت میں بھی قیامت کے واقعے کا بیان ہے کہ بروز قیامت عیسائیوں کی سرزنش کے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سے یہ فرمائے گا۔



لِيَ أَن أَقُولَ مَا لَيْسَ لِي بِحَقِّ ط إِن						
لِي	أَنْ	أَقُولَ	مَا	لَيْسَ	لِي	بِحَقِّ
میرے لئے	کہ	میں کہوں	وہ (بات) جو (جس کا)	نہیں ہے	میرے لئے	کوئی حق
ہرگز جائز نہیں کہ میں وہ بات کہوں جس کا مجھے کوئی حق نہیں۔ اگر						
كُنْتُ قُلْتُهُ فَقَدْ عَلِمْتَهُ ط تَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِي وَ						
كُنْتُ قُلْتُهُ	فَقَدْ	عَلِمْتَهُ	تَعْلَمُ	مَا	فِي نَفْسِي	وَ
میں نے کہی ہوئی یہ بات	تو بیشک	(تو) تو جانتا ہے	تو جانتا ہے	وہ جو	میرے دل میں (ہے)	اور
میں نے ایسی بات کہی ہوئی تو تجھے ضرور معلوم ہوتی۔ تو جانتا ہے جو میرے دل میں ہے اور						
لَا أَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِكَ ط إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ ۝۱۱۶						
لَا أَعْلَمُ	مَا	فِي نَفْسِكَ	إِنَّكَ	أَنْتَ	عَلَّامُ الْغُيُوبِ ۝۱۱۶	(۱)
میں نہیں جانتا	وہ جو	تیرے علم میں (ہے)	بیشک تو	تو	تمام غیبوں کو خوب جاننے والا	
میں نہیں جانتا جو تیرے علم میں ہے۔ بیشک تو ہی سب غیبوں کا خوب جاننے والا ہے ○						
مَا قُلْتُ لَهُمْ إِلَّا مَا أَمَرْتَنِي بِهِ						
مَا قُلْتُ	لَهُمْ	إِلَّا	مَا	أَمَرْتَنِي	بِهِ	
میں نے نہیں کہا تھا	ان سے	مگر	وہ جو	تو نے حکم دیا تھا مجھے	اس کا	
میں نے تو ان سے وہی کہا تھا جس کا تو نے مجھے حکم دیا تھا						
أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ ۝						
أَنِ اعْبُدُوا	اللَّهِ	رَبِّي	وَ	رَبَّكُمْ	وَ	
کہ تم عبادت کرو	اللہ (کی)	(جو) میرا رب	اور	تمہارا رب (ہے)	اور	
کہ اللہ کی عبادت کرو جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے اور						

۱..... علم کو اللہ تعالیٰ کی طرف نسبت کرنا اور معاملہ اس کے سپرد کر دینا اور عظمت الہی کے سامنے اپنی عاجزی کا اظہار کرنا یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شانِ ادب ہے۔



كُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَّا دُمْتُ فِيهِمْ ۚ

كُنْتُ	عَلَيْهِمْ	شَهِيدًا	مَا دُمْتُ	فِيهِمْ
میں رہا	ان (کے اعمال) پر	نگہبان	جب تک میں رہا	ان میں

میں ان پر مطلع رہا جب تک ان میں رہا،

فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتُ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ ۚ

فَلَمَّا	تَوَفَّيْتَنِي (۱)	كُنْتُ أَنْتَ	الرَّقِيبَ	عَلَيْهِمْ
پھر جب	تو نے مجھے اٹھالیا	(تو) تو ہی تھا	نگہبان	ان کے اوپر

پھر جب تو نے مجھے اٹھالیا تو تو ہی ان پر نگاہ رکھتا تھا

وَأَنْتَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ۚ إِنَّ تَعَذِّبُهُمْ فَإِنَّهُمْ

وَأَنْتَ	عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ	شَهِيدٌ (۱)	إِنَّ	تَعَذِّبُهُمْ	فَإِنَّهُمْ
اور تو	ہر چیز پر	گواہ (ہے)	اگر	تو عذاب دے انہیں	تو بیشک وہ

اور تو ہر شے پر گواہ ہے ۝ اگر تو انہیں عذاب دے تو وہ

عِبَادُكَ ۚ وَإِنْ تَعْفُرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ

عِبَادُكَ	وَ	إِنْ	تَعْفُرْ	لَهُمْ	فَإِنَّكَ أَنْتَ
تیرے بندے (ہیں)	اور	اگر	تو مغفرت فرما دے	ان کی	تو بیشک تو

تیرے بندے ہیں اور اگر تو انہیں بخش دے تو بیشک تو ہی

الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۚ قَالَ اللَّهُ هَذَا يَوْمُ

الْعَزِيزُ	الْحَكِيمُ (۱)	قَالَ	اللَّهُ	هَذَا	يَوْمُ
عزت والا، غلبے والا	حکمت والا (ہے)	فرمایا	اللہ (نے)	یہ (ہے)	(وہ) دن

غلبے والا، حکمت والا ہے ۝ اللہ نے فرمایا: یہ (قیامت) وہ دن ہے

۱..... اس لفظ سے قادیانی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات پر استدلال کرتے ہیں، ان کا یہ استدلال غلط ہے کیونکہ لفظ ”تَوَفَّيْتُ“ موت کے لئے خاص نہیں بلکہ کسی شے کو پورے طور پر لینے کو کہتے ہیں خواہ وہ موت کے بغیر ہو نیز جب یہ سوال وجواب روز قیامت کا ہے تو اگر لفظ ”تَوَفَّيْتُ“ موت کے معنی میں بھی فرض کر لیا جائے جب بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے زمین پر تشریف لانے سے پہلے وفات پانا اس سے ثابت نہ ہو سکے گا۔



يَنْفَعُ الصَّادِقِينَ صُدُقُهُمْ ۝ لَهُمْ جَنَّاتٌ

يَنْفَعُ	الصَّادِقِينَ	صُدُقُهُمْ <sup>(۱)</sup>	لَهُمْ	جَنَّاتٌ
نفع دے گا (اس میں)	سچ بولنے والوں (کو)	ان کا سچ	ان کے لئے	باغات (ہیں)

جس میں سچوں کو ان کا سچ نفع دے گا ان کے لئے باغ ہیں

تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خُلِدِينَ فِيهَا

تَجْرِي	مِنْ تَحْتِهَا	الْأَنْهَارُ	خُلِدِينَ	فِيهَا
بہہ رہی ہیں	ان کے نیچے	نہریں	ہمیشہ رہنے والے	ان (باغوں) میں

جن کے نیچے نہریں جاری ہیں، وہ ہمیشہ ہمیشہ اس میں رہیں گے،

أَبَدًا ۝ رَاضٍ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَاضُوا عَنْهُ ۝ ذَلِكَ

أَبَدًا	رَاضٍ	اللَّهُ	عَنْهُمْ	و	رَاضُوا	عَنْهُ	ذَلِكَ
ہمیشہ	راضی ہوا	اللہ	ان سے	اور	وہ راضی ہوئے	اس سے	یہ

اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے۔ یہی

الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝ ۱۱۹ ۝ لِلَّهِ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ

الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۱۱۹	لِلَّهِ	مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
بڑی کامیابی (ہے)	اللہ کے لئے (ہے)	آسمانوں اور زمین کی بادشاہی

بڑی کامیابی ہے ۝ آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے

وَمَا فِيهِنَّ ۝ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ ۱۲۰

وَمَا فِيهِنَّ	وَهُوَ	عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ	قَدِيرٌ ۱۲۰
اور جو کچھ	ان میں (ہے)	اور وہ	ہر چیز پر

سب کی سلطنت اللہ ہی کے لئے ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ۝

۱..... اس آیت سے مراد یہ ہے کہ جنہوں نے دنیا میں سچ بولا تھا ان کا سچ قیامت کے دن انہیں کام آئے گا اور انہیں نفع دے گا۔



رکوع: 20

آیات: 165

## سُورَةُ الْاَنْجِلِ ۷ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللّٰهِ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللّٰہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَ

اَلْحَمْدُ	لِلّٰهِ	الَّذِیْ	خَلَقَ	السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضَ	وَ
تمام تعریفیں	اللّٰہ کے لئے	جس نے	پیدا کیا	آسمانوں	اور	زمین (کو)	اور

تمام تعریفیں اللّٰہ کے لئے ہیں جس نے آسمان اور زمین پیدا کئے اور

جَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ ۝ ثُمَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا

جَعَلَ	الظُّلُمٰتِ	وَ	النُّوْرَ	ثُمَّ	الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا
بنایا، پیدا کیا	اندھیروں	اور	نور (کو)	پھر	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا

اندھیروں اور نور کو پیدا کیا پھر (بھی) کافر لوگ

یَرْبِّیْهِمْ یَعْدِلُوْنَ ۝ ۱ ۝ هُوَ الَّذِیْ

یَرْبِّیْهِمْ	یَعْدِلُوْنَ	۝ ۱ ۝	هُوَ	الَّذِیْ
اپنے رب سے (یا) اپنے رب کے	وہ انحراف کرتے ہیں (یا) برابر ٹھہراتے ہیں		وہ (وہی ہے)	جس نے

اپنے رب کے برابر ٹھہراتے ہیں ۝ وہی ہے جس نے

۱..... مفسرین کے بیان کے مطابق لفظ ”یَرْبِّیْهِمْ“ کا تعلق ”یَعْدِلُوْنَ“ کے ساتھ ہے اور ”یَعْدِلُوْنَ“ کا ایک معنی عدول یعنی انحراف کرنا ہے، اس صورت میں آیت کا معنی یہ ہوگا کہ کافر لوگ اپنے رب سے انحراف کرتے ہیں۔ دوسرا معنی تسویہ یعنی برابری ہے۔ اس صورت میں آیت کا معنی یہ ہوگا کہ کافر لوگ اپنے رب کے برابر ٹھہراتے ہیں۔ نیز یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ”یَرْبِّیْهِمْ“ کا تعلق اس سے پہلے لفظ ”كَفَرُوْا“ کے ساتھ ہو۔ اس صورت میں آیت کا معنی یہ ہوگا کہ وہ لوگ جنہوں نے اپنے رب کے ساتھ کفر کیا وہ (اس سے) انحراف کرتے (یا، اس کے) برابر ٹھہراتے ہیں۔

قدرت الہی کے دلائل اور کافروں کا حال

دوبارہ زندہ کئے جانے کے متکرر کارو



خَلَقَكُمْ مِّن طِينٍ ثُمَّ قَضَىٰ أَجَلًا ۖ وَأَجَلٌ مُّسَمًّى					
خَلَقَكُمْ	مِّن طِينٍ	ثُمَّ	قَضَىٰ	أَجَلًا	وَأَجَلٌ مُّسَمًّى
پیدا کیا تمہیں	مٹی سے	پھر	فیصلہ فرمایا	ایک مدت (کا)	ایک مدت مقررہ
تمہیں مٹی سے پیدا کیا پھر ایک مدت کا فیصلہ فرمایا اور ایک مقررہ					
عِنْدَكَ ۖ أَنْتُمْ تَسْتَرْوْنَ ۝۷ وَهُوَ اللَّهُ					
عِنْدَكَ	ثُمَّ	أَنْتُمْ	تَسْتَرْوْنَ ۝۷	وَهُوَ	اللَّهُ
اس کے پاس (ہے)	پھر	تم	شک کرتے ہو	اور وہ (وہی)	اللہ (ہے)
مدت اسی کے پاس ہے پھر تم لوگ شک کرتے ہو ۝ اور وہی اللہ					
فِي السَّمٰوٰتِ وَفِي الْاَرْضِ ۖ يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ وَيَعْلَمُ					
فِي السَّمٰوٰتِ	وَفِي الْاَرْضِ ۖ	يَعْلَمُ	سِرَّكُمْ	وَجَهْرَكُمْ	وَيَعْلَمُ
آسمانوں میں	اور زمین میں	وہ جانتا ہے	تمہارا چھپا	اور تمہارا ظاہر	وہ جانتا ہے
آسمانوں میں اور زمین میں (لا اُنْقِ عِبَادَت) ہے۔ وہ تمہاری ہر پوشیدہ اور ظاہر بات کو جانتا ہے اور وہ					
مَا تَكْسِبُونَ ۝۸ وَمَا تَأْتِيهِمْ مِّنْ آيَةٍ مِّنْ آيَاتِ رَبِّهِمْ					
مَا تَكْسِبُونَ ۝۸	وَمَا تَأْتِيهِمْ	مِّنْ آيَةٍ	مِّنْ آيَاتِ رَبِّهِمْ		
جو تم کام کرتے ہو	اور	نہیں آتی ان کے پاس	کوئی نشانی	ان کے رب کی نشانیوں میں سے	
تمہارے سب کام جانتا ہے ۝ اور ان کے پاس ان کے رب کی نشانیوں میں سے کوئی بھی نشانی نہیں آتی					
إِلَّا كَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ ۝۹ فَقَدْ كَذَّبُوا بِالْحَقِّ					
إِلَّا كَانُوا	عَنْهَا	مُعْرِضِينَ ۝۹	فَقَدْ	كَذَّبُوا	بِالْحَقِّ
مگر وہ ہوتے ہیں	اس (نشانی) سے	منہ پھیرنے والے	تو بیشک	انہوں نے جھٹلایا	حق کو
مگر یہ اس سے منہ پھیر لیتے ہیں ۝ تو بیشک انہوں نے حق کو جھٹلایا					

۱..... اس آیت کا یہ مطلب نہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ آسمانوں اور زمینوں میں رہتا ہے بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ ہر جگہ اس کی عبادت ہو رہی ہے اور ہر جگہ وہی معبود حقیقی اور ہر جگہ اسی کی سلطنت و حکومت ہے۔

۲..... یہاں حق سے قرآن مجید کی آیات یا تاجدار رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معجزات مراد ہیں۔

آسمان و زمین میں اللہ تعالیٰ ہی لائق عبادت ہے

اللہ تعالیٰ کے کامل علم کا بیان

آیات الہی سے متعلق کافروں کا طرز عمل اور اس کا انجام



لَبَّاجَاءَهُمْ ۖ فَسَوْفَ يَأْتِيهِمْ أَتْبَؤُا مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ۝

لَبَّآ	جَاءَهُمْ	فَسَوْفَ يَأْتِيهِمْ	أَتَّبُوا مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ۝
جب	آیا ان کے پاس	تو عنقریب آنے والی ہیں ان کے پاس	(اس کی) خبریں جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے

جب ان کے پاس آیا تو عنقریب ان کے پاس اس کی خبریں آنے والی ہیں جس کا یہ مذاق اڑاتے تھے ۝

الَّذِينَ يَرَوْا كَمْ أَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِنْ قَرْنٍ

الَّذِينَ يَرَوْا	كَمْ	أَهْلَكْنَا	مِنْ قَبْلِهِمْ	مِنْ قَرْنٍ
کیا انہوں نے نہ دیکھا	کتنی	ہم نے ہلاک کر دیں	ان سے پہلے	قومیں

کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی قوموں کو ہلاک کر دیا،

مَكَثَتْهُمْ فِي الْأَرْضِ مَالَهُمْ تُكِنُّ تُكْمُ وَ

مَكَثَتْهُمْ	فِي الْأَرْضِ	مَا	لَهُمْ تُكِنُّ	تُكْمُ وَ
ہم نے قوت و طاقت دی انہیں	زمین میں	وہ جو	قوت و طاقت نہ دی تھی	تمہیں اور

انہیں ہم نے زمین میں وہ قوت و طاقت عطا فرمائی تھی جو تمہیں نہیں دی اور

أَرْسَلْنَا السَّمَاءَ عَلَيْهِمْ مِدْرَارًا ۖ وَجَعَلْنَا آلَهُمْ تَجْرِي

أَرْسَلْنَا	السَّمَاءَ	عَلَيْهِمْ	مِدْرَارًا ۖ	وَجَعَلْنَا	آلَهُمْ	تَجْرِي
ہم نے بھیجی	بارش	ان کے اوپر	موسلا دھار	اور	ہم نے بنائیں	انہیں بہتی تھیں

ہم نے ان پر موسلا دھار بارش بھیجی اور ان کے نیچے

مِنْ تَحْتِهِمْ فَأَهْلَكْنَاهُمْ بِذُنُوبِهِمْ وَأَنْشَأْنَا

مِنْ تَحْتِهِمْ	فَأَهْلَكْنَاهُمْ	بِذُنُوبِهِمْ	وَأَنْشَأْنَا
ان کے نیچے	پھر ہم نے ہلاک کر دیا انہیں	ان کے گناہوں کے سبب	اور ہم نے پیدا کر دیں

نہیں بہادیں پھر ان کے گناہوں کی وجہ سے انہیں ہلاک کر دیا اور

۱..... اس آیت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ دنیوی خوشحالی، مال و دولت اور سہولیات کی کثرت اللہ عزوجل کی رضا مندی کی علامت نہیں ورنہ قارون تو بہت بڑا مقبول بارگاہ الہی ہوتا۔ یہاں سے ان لوگوں کو درس حاصل کرنا چاہئے جو مسلمانوں کے مقابلے میں کفار کی دنیوی ترقی، سائنسی مہارت، سہولیات کی کثرت، ایجادات کی بہتات، مال و دولت کی فراوانی دیکھ کر انہیں بارگاہ الہی میں مقبول اور مسلمانوں کو مردود سمجھتے ہیں اور اخلاق و کردار میں مسلمانوں کو کفار کی تقلید کا مشورہ دیتے ہیں۔ کفار کی یہ دنیوی کامیابی مقبولیت کی نہیں بلکہ مہلت کی دلیل ہے۔



مِنْ بَعْدِهِمْ قَرْنًا آخَرِينَ ۶ وَلَوْ نَزَّلْنَاهُ عَلَيْكَ كِتَابًا				
مِنْ بَعْدِهِمْ	قَرْنًا آخَرِينَ ۶ (۱)	وَ	لَوْ	نَزَّلْنَاهُ عَلَيْكَ كِتَابًا
ان کے بعد	دوسری قومیں	اور	اگر	ہم نازل کر دیتے تمہارے اوپر کچھ لکھا ہوا
ان کے بعد دوسری قومیں پیدا کر دیں ○ اور اگر ہم کاغذ میں کچھ لکھا ہوا آپ پر				
فِي قُرْطَاسٍ فَلْيَسُوهُ يَا يَدِ يَهُم لَقَالَ الَّذِينَ				
فِي قُرْطَاسٍ	فَلْيَسُوهُ	يَا يَدِ يَهُم	لَقَالَ	الَّذِينَ
کاغذ میں	پھر وہ چھولیتے اسے	اپنے ہاتھوں سے	(تو بھی) ضرور کہتے	وہ لوگ جنہوں نے
اتار دیتے پھر یہ اسے چھولیتے تب بھی				
كَفَرُوا وَإِنْ هَذَا إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ ۷ وَقَالُوا الْوَلَا أُنْزِلَ				
كَفَرُوا	وَ	إِنْ هَذَا إِلَّا	سِحْرٌ مُّبِينٌ ۷	وَقَالُوا الْوَلَا أُنْزِلَ
کفر کیا	نہیں	یہ	مگر کھلا جادو	اور انہوں نے کہا کیوں نہیں اتارا گیا
کافر کہہ دیتے کہ یہ تو کھلا جادو ہے ○ اور (کافروں نے) کہا: ان پر آسمان سے				
عَلَيْهِ مَلَكٌ ۸ وَلَوْ أَنزَلْنَا مَلَكَاتُ قَضَىٰ إِلَّا مَرُثَمَ				
عَلَيْهِ	مَلَكٌ ۸	وَ	لَوْ أَنزَلْنَا	مَلَكَاتُ قَضَىٰ إِلَّا مَرُثَمَ
اس پر	کوئی فرشتہ	اور	اگر ہم اتارتے	کوئی فرشتہ (تو) ضرور پورا کر دیا جاتا کام پھر
کوئی فرشتہ کیوں نہ اتار دیا گیا حالانکہ اگر ہم کوئی فرشتہ اتارتے تو فیصلہ کر دیا جاتا پھر				
لَا يُنْظَرُونَ ۸ وَلَوْ جَعَلْنَاهُ مَلَكَاتُ جَعَلْنَاهُ				
لَا يُنْظَرُونَ ۸	وَ	لَوْ جَعَلْنَاهُ	مَلَكَاتُ	جَعَلْنَاهُ
انہیں مہلت نہ دی جاتی	اور	اگر ہم بنا دیتے اس (نبی) کو	فرشتہ	(تو) ضرور بناتے اسے
انہیں مہلت نہ دی جاتی ○ اور اگر ہم نبی کو فرشتہ بنا دیتے تو بھی اسے				

۱..... اس آیت میں گزری ہوئی امتوں کا جو حال اور انجام بیان کیا گیا کہ وہ لوگ قوت، دولت اور مال و عیال کی کثرت کے باوجود کفر و سرکشی اور انبیاء کرام علیہم السلام کے احکام کی مخالفت کرنے کی وجہ سے ہلاک کر دیئے گئے، اس میں بطور خاص کفار اور عمومی طور پر ہر مسلمان کے لئے عبرت اور نصیحت ہے، اس لئے سب کو چاہئے کہ ان کے حال سے عبرت حاصل کر کے خواب غفلت سے بیدار ہوں اور کفر و سرکشی اور گناہوں کو چھوڑ کر ایمان، اطاعت، عبادت اور نیک کاموں میں مصروف ہو جائیں۔



## رَجُلًا وَلَلْبَسْنَا عَلَيْهِمْ مَا يُلِيْسُونَ ٩ وَلَقَدْ

رَجُلًا	وَلَلْبَسْنَا	عَلَيْهِمْ	مَا	يُلِيْسُونَ ٩	وَلَقَدْ
مرد	اور	ضرور شبہ ڈال دیتے	ان پر	جو (جس) شبہ میں (اب) پڑے ہیں	اور ضرور بیشک

مرد ہی بناتے اور ان پر وہی شبہ ڈال دیتے جس میں اب پڑے ہیں ○ اور اے حبیب! بیشک

## اسْتَهْزِئْ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِينَ سَخِرُوا

اسْتَهْزِئْ	بِرُسُلٍ	مِّنْ قَبْلِكَ	فَحَاقَ	بِالَّذِينَ	سَخِرُوا
مذاق کیا گیا	رسولوں کے ساتھ	تم سے پہلے	تو گھیر لیا	ان لوگوں کو جنہوں نے	مذاق کیا

تم سے پہلے رسولوں کے ساتھ بھی مذاق کیا گیا تو وہ جو ان میں سے (رسولوں کا) مذاق اڑاتے تھے

## مِنْهُمْ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ١٠ قُلْ سِيرُوا

مِنْهُمْ	مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ﴿١٠﴾	قُلْ	سِيرُوا (۱)
ان (رسولوں) سے	(اس عذاب نے) جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے	تم کہو	سیر کرو

ان پر ان کا مذاق ہی اتر آیا ○ تم فرمادو: زمین میں

## فِي الْأَرْضِ ثُمَّ أَنْظِرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكْذِبِينَ ١١ قُلْ لِّسَنُ

فِي الْأَرْضِ	ثُمَّ	أَنْظِرُوا	كَيْفَ	كَانَ	عَاقِبَةُ الْمُكْذِبِينَ ١١	قُلْ	لِّسَنُ
زمین میں	پھر	تم دیکھو	کیسا	ہوا	جھٹلانے والوں کا انجام	تم کہو	کس کا (ہے)

سیر کرو پھر دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا کیسا انجام ہوا؟ ○ تم فرماؤ: کس کا ہے

## مَا فِي السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ قُلْ لِلَّهِ كُتِبَ عَلَى نَفْسِهِ

مَا	فِي السَّمُوتِ	وَالْأَرْضِ	قُلْ	لِلَّهِ	كُتِبَ	عَلَى نَفْسِهِ
جو کچھ	آسمانوں میں	اور	زمین (میں)	تم کہو	اللہ کا	اس نے لکھ لی

جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے؟ فرمادو: اللہ ہی کا ہے اس نے اپنے ذمہ کرم پر

۱..... عذاب والی جگہ کو دیکھ کر جو عبرت ملتی ہے وہ سننے سے بڑھ کر ہے کیونکہ خبر کے مقابلے میں مشاہداتی چیز کا اثر زیادہ ہوتا ہے، نیز جیسے عذاب کی جگہ دیکھنے سے خوف پیدا ہوتا ہے اسی طرح رحمت کی جگہ دیکھنے سے عبادت کی رغبت اور اللہ عزوجل کی محبت پیدا ہوتی ہے، لہذا اللہ عزوجل کی رحمت دیکھنے کے لئے بزرگوں کے آستانے جہاں اللہ تعالیٰ کی رحمتیں برسی ہیں، وہاں جا کر دیکھنا بہت مفید ہے تاکہ اللہ عزوجل کی اطاعت کا شوق پیدا ہو۔



الرَّحْمَةُ ١ لِيَجْمَعَ كُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ لَا رَيْبَ فِيهِ ٢				
الرَّحْمَةُ (۱)	لِيَجْمَعَ كُمْ	إِلَى	يَوْمِ الْقِيَمَةِ	لَا رَيْبَ فِيهِ
رحمت	ضرورہ جمع کرے گا تمہیں	کی طرف	قیامت کے دن	نہیں کوئی شک اس میں
رحمت لکھ لی ہے۔ بیشک وہ ضرور تمہیں قیامت کے دن جمع کرے گا جس میں کچھ شک نہیں۔				
الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ١٣ وَ				
الَّذِينَ	خَسِرُوا	أَنْفُسَهُمْ	فَهُمْ	لَا يُؤْمِنُونَ ١٣ وَ
وہ لوگ جنہوں نے	خسرے میں ڈالیں	اپنی جانیں	تو وہ	ایمان نہیں لاتے اور
وہ جنہوں نے اپنی جانوں کو نقصان میں ڈالا ہوا ہے تو وہ ایمان نہیں لاتے ○ اور				
لَهُمْ مَسَاكِنُ فِي النَّارِ وَالنَّهَارِ ١٤ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ١٥				
لَهُ	مَا	سَكَنَ	فِي النَّارِ وَالنَّهَارِ	وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ١٥
اس (یعنی اللہ کا) ہے	جو کچھ	بتا ہے	رات اور دن میں	وہ سننے والا علم والا
سب کچھ اسی کا ہے جو رات اور دن میں بستا ہے اور وہی سننے والا جاننے والا ہے ○				
قُلْ أَعْيَرَ اللَّهُ اتَّخَذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَ				
قُلْ	أَعْيَرَ اللَّهُ	اتَّخَذُ	وَلِيًّا	فَاطِرِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَ
تم کہو	کیا اللہ کے سوا	میں بنالوں	کوئی والی	(حالانکہ وہ) آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمانے والا اور
تم فرماؤ: کیا کسی اور کو اس اللہ کے سوا والی بنالوں جو آسمانوں اور زمین کا پیدا فرمانے والا ہے؟ اور				
هُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ ١٦ قُلْ إِنِّي أُمِرْتُ أَنْ				
هُوَ	يُطْعِمُ	وَلَا يُطْعَمُ	قُلْ	إِنِّي أُمِرْتُ أَنْ
وہ	کھلاتا ہے	اور	اے کھلایا نہیں جاسکتا	تم کہو بیشک مجھے حکم دیا گیا ہے کہ
وہ کھلاتا ہے اور وہ خود کھانے سے پاک ہے۔ تم فرماؤ: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ				

۱..... اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رحمت کا وعدہ فرمایا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا وعدہ خلافی کرنا اور معاذ اللہ جھوٹ بولنا محال ہے۔ اس نے رحمت کا وعدہ فرمایا اور رحمت عام ہے دینی ہو یا دنیوی، اپنی معرفت اور توحید اور علم کی طرف ہدایت فرمانا بھی اسی رحمت فرمانے میں داخل ہے، یونہی کفار کو مہلت دینا اور سزا دینے میں جلدی نہ فرمانا بھی رحمت میں داخل ہے کیونکہ اس سے انہیں توبہ اور رجوع کا موقع ملتا ہے۔



## اَكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ وَلَا تَكُوْنَنَّ

اَكُوْنَ	اَوَّلَ	مَنْ	اَسْلَمَ	وَلَا	تَكُوْنَنَّ
ہو جاؤں	سب سے پہلا	جس نے	فرمانبرداری کے لئے گردن جھکائی	اور	تم ہرگز نہ ہونا

میں سب سے پہلے فرمانبرداری کے لئے گردن جھکاؤں اور تو

## مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ قُلْ اِنِّیْۤ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ

مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝	قُلْ	اِنِّیْ	اَخَافُ	اِنْ	عَصَيْتُ
شرک کرنے والوں میں سے	تم کہو	بیشک میں	مجھے خوف ہے	اگر	میں نے نافرمانی کی

ہرگز شرک کرنے والوں میں سے نہ ہونا ۝ تم فرماؤ: اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں

## رَبِّیْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ۝ مَنْ یُّصْرَفْ عَنْهُ یَوْمَئِذٍ

رَبِّیْ	عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ۝	مَنْ	یُّصْرَفْ (۱)	عَنْهُ	یَوْمَئِذٍ
اپنے رب کی	بڑے دن کے عذاب (کا)	وہ شخص (کہ)	(عذاب) پھیر دیا گیا	اس سے	اس دن

تو مجھے بڑے دن کے عذاب کا ڈر ہے ۝ اس دن جس سے عذاب پھیر دیا گیا

## فَقَدْ رَاحَهُ ۝ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْمُبِیْنُ ۝ وَاِنْ

فَقَدْ	رَاحَهُ	وَ	ذٰلِكَ	الْفَوْزُ الْمُبِیْنُ ۝	وَاِنْ
تو بیشک	اللہ نے رحم فرمایا اس پر	اور	یہ	کھلی کامیابی (ہے)	اور اگر

تو ضرور اس پر اللہ نے رحم فرمایا اور یہی کھلی کامیابی ہے ۝ اور اگر

## یَسْأَلُكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا کَاشِفَ لَہٗ اِلَّا هُوَ ۝ وَاِنْ

یَسْأَلُكَ	اللّٰهُ	بِضُرٍّ	فَلَا کَاشِفَ	لَہٗ	اِلَّا هُوَ ۝
پہنچائے تمہیں	اللہ	کوئی برائی	تو کوئی دور کرنے والا نہیں	اس کو	مگر وہی اور اگر

اللہ تجھے کوئی برائی پہنچائے تو اس کے سوا اس برائی کو کوئی دور کرنے والا نہیں اور اگر

۱..... اس آیت میں فرمایا گیا کہ جس سے قیامت کے دن عذاب پھیر دیا گیا اس پر اللہ تعالیٰ نے رحم فرمایا۔ اس سے معلوم ہوا کہ قیامت کے دن عذاب سے بچنا اللہ تعالیٰ کے رحم و کرم سے ہو گا۔ صرف اپنے نیک اعمال نجات کے لئے کافی نہیں کیونکہ یہ اس کا ظاہری سبب ہیں جبکہ حقیقی سبب اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت ہے۔



يَسْسُكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ ۱۷ وَهُوَ الْقَاهِرُ					
يَسْسُكَ	بِخَيْرٍ	فَهُوَ	عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ	قَدِيرٌ ۝ ۱۷	وَهُوَ الْقَاهِرُ
وہ پھنچائے تمہیں	بھلائی	تو وہ	ہر چیز پر	قدرت والا (ہے)	اور وہ غالب
اللہ تجھے بھلائی پہنچائے تو وہ ہر شے پر قادر ہے ۝ اور وہی اپنے بندوں پر					
فَوْقَ عِبَادِهِ ۝ ۱۸ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ ۝ ۱۹ قُلْ أَمْرٌ شَيْءٌ أَكْبَرُ					
فَوْقَ عِبَادِهِ ۝ ۱۸	وَهُوَ	الْحَكِيمُ	الْخَبِيرُ ۝ ۱۹	قُلْ	أَمْرٌ شَيْءٌ أَكْبَرُ
اپنے بندوں پر	اور وہ	حکمت والا	خبردار (ہے)	تم کہو	کون سی شے زیادہ بڑی
غالب ہے اور وہی حکمت والا خبردار ہے ۝ تم فرماؤ: سب سے بڑی گواہی					
شَهَادَةً ۝ ۲۰ قُلِ اللَّهُ شَهِيدٌ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ ۝ ۲۱					
شَهَادَةً ۝ ۲۰	قُلِ	اللَّهُ	شَهِيدٌ ۝ ۲۱	بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ	وَهُوَ
گواہی (میں)	تم کہو	اللہ	گواہ (ہے)	میرے اور تمہارے درمیان	اور
کس کی ہے؟ فرما دو کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ گواہ ہے اور					
أَوْحَىٰ إِلَىٰ هَٰذَا الْقُرْآنِ لِأُنْذِرَكُمْ بِهِ ۝ ۲۲					
أَوْحَىٰ	إِلَىٰ	هَٰذَا	الْقُرْآنِ	لِأُنْذِرَكُمْ	بِهِ ۝ ۲۲
وحی کیا گیا	میری طرف	یہ	قرآن	تاکہ میں ڈراؤں تمہیں	اس کے ذریعے اور
میری طرف اس قرآن کی وحی کی گئی ہے تاکہ میں اس کے ذریعے تمہیں اور					
مَنْ يَدْعُ ۝ ۲۳ أَيْتَكُمْ لَتَشْهَدُونَ أَنَّ مَعَ اللَّهِ					
مَنْ يَدْعُ ۝ ۲۳	أَيْتَكُمْ	لَتَشْهَدُونَ	أَنَّ	مَعَ اللَّهِ	
(اسے ڈراؤں) جسے	وہ (قرآن) پہنچے	کیا بیشک تم	ضرور گواہی دیتے ہو	کہ	اللہ کے ساتھ
جن کو یہ پہنچے انہیں ڈراؤں۔ کیا تم یہ گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے ساتھ					

۱..... اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی حقانیت کی گواہی کئی طرح دی: (۱) اپنے خاص بندوں سے گواہی دلوا دی۔ (۲) آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر جو کلام اتارا، اس میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کا اعلان فرمایا۔ (۳) آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو بہت سے معجزات عطا فرمائے۔ یہ سب رب تعالیٰ کی گواہیاں ہیں۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کی گواہی

نبوت قرآن کا کیا ہی مفہم

جموعہ خداموں سے پیرا ارکی کا اظہار



الِهَةِ اُخْرٰی ۚ قُلْ لَا اَشْهَدُ ۚ قُلْ اِنَّمَا هُوَ اِلَهٌ وَّاحِدٌ

الِهَةِ اُخْرٰی	قُلْ	لَا اَشْهَدُ (۱)	قُلْ	اِنَّمَا	هُوَ	اِلَهٌ وَّاحِدٌ
دوسرے معبود (بھی ہیں)	تم کہو	میں (یہ) گواہی نہیں دیتا	تم کہو	صرف	وہ	ایک معبود

دوسرے معبود بھی ہیں؟ تم فرماؤ کہ میں یہ گواہی نہیں دیتا۔ تم فرماؤ کہ وہ تو ایک ہی معبود ہے

وَ اِنِّیْ بِرَبِّیْٓ عَمَّاسَتُّرٌ ۙ کُوْنُ ۙ اَلَّذِیْنَ

وَ	اِنِّیْ	بِرَبِّیْٓ	عَمَّاسَتُّرٌ	کُوْنُ ۙ	اَلَّذِیْنَ
اور	بیشک میں	بیزار (ہوں)	مہما (ان) سے جنہیں	تم شریک ٹھہراتے ہو	وہ لوگ جو

اور میں ان سے بیزار ہوں جنہیں تم (اللہ کا) شریک ٹھہراتے ہو ○ وہ لوگ

اَتِیْنَهُمُ الْکِتٰبَ یَعْرِفُوْنَهٗ ۙ کَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ ۙ

اَتِیْنَهُمُ	الْکِتٰبَ	یَعْرِفُوْنَهٗ	کَمَا	یَعْرِفُوْنَ	اَبْنَآءَهُمْ
ہم نے دی انہیں	کتاب	وہ پہچانتے ہیں اس (نبی کو)	جیسے	پہچانتے ہیں	اپنے بیٹوں (کو)

جنہیں ہم نے کتاب عطا فرمائی وہ اس نبی کو ایسے پہچانتے ہیں جیسے اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں

اَلَّذِیْنَ خَسِرُوْا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ۙ وَ مَنْ

اَلَّذِیْنَ	خَسِرُوْا	اَنْفُسَهُمْ	فَهُمْ	لَا یُؤْمِنُوْنَ ۙ	وَ مَنْ
وہ لوگ جنہوں نے	نقصان میں ڈالیں	اپنی جانیں	تو وہ	ایمان نہیں لاتے	اور کون

(لیکن) جو اپنی جانوں کو نقصان میں ڈالنے والے ہیں تو وہ ایمان نہیں لاتے ○ اور

اَظْلَمُ مِّنْ اِفْتَرٰی عَلٰی اللّٰهِ کَذِبًا ۙ اَوْ کَذَّبَ بِآٰیٰتِہٖ ۚ

اَظْلَمُ (۲)	مِّنْ	اِفْتَرٰی	عَلٰی اللّٰهِ	کَذِبًا ۙ	اَوْ کَذَّبَ	بِآٰیٰتِہٖ ۚ
زیادہ ظالم	(اس) سے جو	بہتان باندھے	اللہ پر	جھوٹ	یا جھٹلائے	اس کی آیتوں کو

اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا اس کی آیتوں کو جھٹلائے۔

۱..... اس سے ثابت ہوا کہ مسلمان کو توحید و رسالت کی شہادت کے ساتھ اسلام کے ہر مخالف عقیدہ و دین سے بیزاری کا اظہار بھی کرنا چاہئے بلکہ اس پر لازم ہے کہ تمام بے دینوں سے دور اور کفر و شرک و گناہ سے بیزار رہے اور اپنی صورت، سیرت، رفتار و گفتار سے اپنے ایمان کا اعلان کرے۔ ۲..... اس وعید میں کفار و مشرکین کے ساتھ ساتھ فلموں، ڈراموں یا کسی بھی ذریعے سے کفریات سیکھ کر بولنے یا خوشی سے سننے والے بھی داخل ہیں کہ وہ بھی اللہ عزوجل کی شان کے خلاف چیزیں اس کی طرف منسوب کرتے ہیں اور اس میں وہ اس کا لرز، دانشور اور مفکر بھی شامل ہیں جو دیدہ و دانستہ قرآن کی غلط تفسیریں یا نااہل ہوتے =



إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ ۲۱ وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَبِيْعًا					
إِنَّهُ	لَا يُفْلِحُ	الظَّالِمُونَ ۲۱	وَ	يَوْمَ	نَحْشُرُهُمْ
بیشک	فلاح نہیں پائیں گے	ظلم کرنے والے	اور	(جس) دن	ہم اٹھائیں گے انہیں
بیشک ظالم فلاح نہ پائیں گے ○ اور جس دن ہم سب کو اٹھائیں گے					
ثُمَّ نَقُولُ لِلَّذِينَ أَشْرَكُوا آيِنَ شِرْكَائِكُمْ					
ثُمَّ	نَقُولُ	لِلَّذِينَ	أَشْرَكُوا	آيِنَ	شِرْكَائِكُمْ
پھر	فرمائیں گے	ان لوگوں سے جنہوں نے	شریک ٹھہرائے	کہاں (ہیں)	تمہارے شریک
پھر مشرکوں سے کہیں گے، تمہارے وہ شریک کہاں ہیں					
الَّذِينَ كُنْتُمْ تَزْعُمُونَ ۲۲ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فَتَسْتُهُمْ إِلَّا أَنْ					
الَّذِينَ	كُنْتُمْ تَزْعُمُونَ ۲۲	ثُمَّ	لَمْ تَكُنْ	فَتَسْتُهُمْ	إِلَّا أَنْ
وہ جنہیں	تم (اللہ کا شریک) گمان کرتے تھے	پھر	نہ ہوگی	ان کی معذرت	مگر یہ کہ
جنہیں تم (خدا کا شریک) گمان کرتے تھے ○ پھر ان کی اس کے سوا کوئی معذرت نہ ہوگی کہ					
قَالُوا وَاللَّهِ رَبَّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِينَ ۲۳ أَنْظُرْ كَيْفَ					
قَالُوا	وَاللَّهِ رَبَّنَا	مَا كُنَّا	مُشْرِكِينَ ۲۳	أَنْظُرْ	كَيْفَ
وہ کہیں گے	ہمارے رب اللہ کی قسم	ہم نہیں تھے	شرک کرنے والے	تم دیکھو	کیسا
کہیں گے، ہمیں اپنے رب اللہ کی قسم کہ ہم ہرگز مشرک نہ تھے ○ اے حبیب! دیکھو					
كَذَّبُوا عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَآ					
كَذَّبُوا	عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ	وَ	ضَلَّ	عَنْهُمْ	مَآ
انہوں نے جھوٹ بولا	اپنی جانوں پر	اور	غائب ہو گئیں	ان سے	(وہ باتیں) جن کا
اپنے اوپر انہوں نے کیسا جھوٹ باندھا؟ اور ان سے غائب ہو گئیں وہ باتیں جن کا					

== ہوئے قرآن کی تفسیر کرتے ہیں کیونکہ یہ بھی اللہ عزوجل پر بار جھوٹ باندھتے ہیں۔

1..... مشرکین شروع میں تو اپنے جرموں کا انکار کریں گے پھر دوسرے وقت اقرار کریں گے اور پھر ایک دوسرے پر الزام تراشی کریں گے کہ ہمیں تو ہمارے بڑوں نے گمراہ کیا تھا۔



قرآن مجید سے متعلق کفار مکہ کا نظریہ

كَانُوا يَفْتَرُونَ ۝۲۳ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَبِعُ إِلَيْكَ ۚ وَ				
كَانُوا يَفْتَرُونَ ۝۲۳	وَ	مِنْهُمْ	مَّنْ	يَّسْتَبِعُ إِلَيْكَ
وہ بہتان باندھتے تھے	اور	ان میں سے	(کوئی وہ ہے) جو	کان لگا کر سنتا ہے
یہ بہتان باندھتے تھے ○ اور ان میں سے کوئی وہ ہے جو تمہاری طرف کان لگا کر سنتا ہے				
جَعَلْنَا عَلَى قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً أَنْ يَفْقَهُوهُ وَ				
جَعَلْنَا	عَلَى قُلُوبِهِمْ	أَكِنَّةً	أَنْ	يَفْقَهُوهُ
ہم نے کر دیئے	ان کے دلوں پر	غلاف	کہ	وہ (نہ) سمجھیں اس (قرآن) کو
ہم نے ان کے دلوں پر غلاف کر دیئے ہیں کہ اس کو نہ سمجھیں اور				
فَإِذَا نَهَمُ وَقَرَأْ ۖ وَإِنْ يَرَوْا آيَةً لَا يُؤْمِنُوا				
فَإِذَا نَهَمُ	وَقَرَأْ ۖ	وَ	إِنْ	يَرَوْا
ان کے کانوں میں	بوجھ (ڈال دیا)	اور	اگر	وہ دیکھ (بھی) لیں
ان کے کانوں میں بوجھ ڈال دیا ہے اور اگر ساری نشانیاں (بھی) دیکھ لیں تو ان پر ایمان نہ لائیں گے				
بِهَآءِ حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوكَ يُجَادِلُونَكَ يَقُولُ				
بِهَآءِ	حَتَّىٰ	إِذَا	جَاءُوكَ	يُجَادِلُونَكَ
اس پر	یہاں تک کہ	جب	وہ آتے ہیں تمہارے پاس	جھگڑتے ہیں تم سے
حتیٰ کہ جب تمہارے پاس تم سے جھگڑتے ہوئے آتے ہیں				
الَّذِينَ كَفَرُوا إِنَّ هَٰذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ۝۲۵ وَهُمْ				
الَّذِينَ	كَفَرُوا	إِنَّ	هَٰذَا	إِلَّا
وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	نہیں	یہ (قرآن)	مگر
تو کافر کہتے ہیں یہ تو پہلے لوگوں کی داستانیں ہیں ○ اور وہ				

۱..... کفار مکہ، قرآن مجید کو سابقہ لوگوں کی داستانیں اس لئے کہتے تھے کہ جیسے وہ داستانیں مثلاً رستم و اسفندیار وغیرہ کی کہانیاں جھوٹی، مبالغہ آرائیوں پر مشتمل اور محض وقت گزاری کا فائدہ دینے والی ہیں اسی طرح معاذ اللہ قرآن مجید کا معاملہ ہے، اس پر ان کفار کا رد ہے کہ یہ کہنا سراسر جھوٹ ہے کیونکہ قرآن کے واقعات قطعاً سچے ہیں، قرآن کی خبریں حقیقی ہیں، قرآن کا موت کے بعد زندگی کا بیان کرنا قطعی، حتمی اور یقینی ہے اور اس میں بیان کردہ واقعات عظیم حکمتوں اور کثیر فوائد پر مشتمل ہیں۔

قرآن، ایمان اور امتیاز رسول سے متعلق کافروں کا حال



## يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَيَنْهَوْنَ عَنْهُ وَإِنْ

يَنْهَوْنَ	عَنْهُ	وَ	يَنْهَوْنَ	عَنْهُ	وَ	إِنْ
(دوسروں کو روکتے ہیں)	اس (قرآن) سے	اور	(خود) دور بھاگتے ہیں	اس سے	اور	نہیں
(دوسروں کو) اس سے روکتے اور خود اس سے دور بھاگتے ہیں اور						

## يُهْلِكُونَ إِلَّا أَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ ۲۶ ۝ وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ

يُهْلِكُونَ	إِلَّا	أَنْفُسَهُمْ	وَ	مَا يَشْعُرُونَ ۲۶	وَ	لَوْ	تَرَىٰ	إِذْ
وہ ہلاک کرتے	مگر	اپنی جانوں (کو)	اور	وہ شعور نہیں رکھتے	اور	اگر	تم دیکھو	جب
وہ اپنے آپ ہی کو ہلاکت میں ڈالتے ہیں اور انہیں شعور نہیں ۝ اور اگر آپ دیکھیں جب								

## وَقَفُّوا عَلَى السَّارِ فَقَالُوا إِلَيْتَنَّا رُدُّوْا لَا نُكَذِّبُ

وَقَفُّوا	عَلَى السَّارِ	فَقَالُوا	إِلَيْتَنَّا	رُدُّوْا	وَ	لَا نُكَذِّبُ
انہیں کھڑا کیا جائے گا	آگ پر	تو کہیں گے	اے کاش	ہمیں لوٹا دیا جائے	اور	ہم نہ جھٹلائیں
انہیں آگ پر کھڑا کیا جائے گا پھر یہ کہیں گے اے کاش کہ ہمیں واپس بھیج دیا جائے اور ہم						

## بَايَتِ رَبَّنَا وَنَكُونُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۲۷ ۝ بَلْ بَدَا

بَايَتِ رَبَّنَا	وَ	نَكُونُ	مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۲۷	بَلْ	بَدَا ۲۸
اپنے رب کی آیتوں کو	اور	ہم ہوں جائیں	ایمان والوں میں سے	بلکہ	ظاہر ہو گیا
اپنے رب کی آیتیں نہ جھٹلائیں اور مسلمان ہو جائیں ۝ بلکہ پہلے جو					

## لَهُمْ مَا كَانُوا يُخْفُونَ مِنْ قَبْلُ ۝ وَلَوْ رُدُّوا

لَهُمْ	مَا	كَانُوا يُخْفُونَ	مِنْ قَبْلُ	وَ	لَوْ	رُدُّوا
ان کے لئے	جو	وہ چھپاتے تھے	(اس) سے پہلے	اور	اگر	انہیں لوٹا دیا جائے
یہ چھپا رہے تھے وہ ان پر کھل گیا ہے اور اگر انہیں لوٹا دیا جائے						

۱۔ جب کافروں کو آگ پر کھڑا کیا جائے گا تو وہ کہیں گے کہ کاش ہمیں دنیا میں لوٹا دیا جائے اور ہم وعدہ کرتے ہیں کہ اپنے رب کی آیتوں کو نہیں جھٹلائیں گے اور ایمان بھی لے آئیں گے۔ اس پر فرمایا گیا کہ کافر اگرچہ دنیا میں لوٹائے جانے کی تمنا اور ایمان لانے کا وعدہ کر رہے ہیں لیکن یہ اپنی بات میں سچے نہیں بلکہ اصل بات یہ ہے کہ روزِ قیامت پہلے جو یہ اپنا مشرک ہونا چھپا رہے تھے وہ ان پر (انجام اور بطلان کے ساتھ) ظاہر ہو گیا ہے اور اگر بالفرض دوبارہ بھی انہیں دنیا میں لوٹا دیا جائے تو یہ پھر وہی کریں گے جس سے انہیں منع کیا گیا تھا اور بیشک یہ ضرور اپنی بات میں جھوٹے ہیں۔

بروز قیامت کافروں کی دنیا میں واپسی اور ایمان کی تمنا

کافروں کی دنیا میں واپسی اور ایمان کی تمنا جھوٹی ہے



## لَعَادُوا الْمَائِهُوَ اعْنَهُ وَ اِنَّهُمْ

لَعَادُوا	لِهَا	نُهُوا	عَنْهُ	وَ	اِنَّهُمْ
ضرور وہ دوبارہ کریں گے	(اسی عمل) کو جو	انہیں منع کیا گیا تھا	اس سے	اور	بیشک وہ

تو پھر وہی کریں گے جس سے انہیں منع کیا گیا تھا اور بیشک یہ

## لَكُذِبُونَ ۝۲۸ وَقَالُوا اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا

لَكُذِبُونَ ۝۲۸	وَ	قَالُوا	اِنْ	هِيَ	اِلَّا	حَيَاتُنَا الدُّنْيَا
ضرور جھوٹ بولنے والے (ہیں)	اور	انہوں نے کہا	نہیں	یہ (یعنی زندگی)	مگر	ہماری دنیاوی زندگی

ضرور جھوٹے ہیں ○ اور انہوں نے کہا تھا کہ زندگی تو صرف دنیاوی زندگی ہی ہے

## وَمَا نَحْنُ بِبَعُوثَيْنِ ۝۲۹ وَلَوْ تَرَى اِذْ وَقَفُوا

وَ	مَا نَحْنُ	بِبَعُوثَيْنِ ۝۲۹	وَ	لَوْ	تَرَى	اِذْ	وَقَفُوا
اور	ہم نہیں	اٹھائے جانے والے	اور	اگر	تم دیکھو	جب	انہیں کھڑا کیا جائے گا

اور ہمیں اٹھایا نہیں جائے گا ○ اور اگر تم دیکھو جب انہیں ان کے رب کی بارگاہ میں

## عَلَىٰ رَبِّهِمْ ۝ قَالَ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ۝۳۰ قَالُوا

عَلَىٰ رَبِّهِمْ	قَالَ	اَلَيْسَ	هٰذَا	بِالْحَقِّ	قَالُوا
ان کے رب کے حضور	(تو) وہ فرمائے گا	کیا نہیں	یہ (اٹھانا اور حساب)	حق	وہ کہیں گے

کھڑا کیا جائے گا تو وہ فرمائے گا: کیا یہ حق نہیں؟ تو کہیں گے:

## بَلٰی وَرَبِّنَا ۝ قَالَ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا

بَلٰی	وَ رَبِّنَا	قَالَ	فَذُوقُوا	الْعَذَابَ	بِمَا
کیوں نہیں	ہمارے رب کی قسم	فرمائے گا	تو چکھو	عذاب	(اس کے) بدلے جو

کیوں نہیں، ہمیں اپنے رب کی قسم۔ فرمائے گا تو اب اپنے کفر کے بدلے میں

۱..... کافروں کا تو عقیدہ ہی یہ تھا کہ زندگی تو صرف دنیا کی زندگی ہے اور مرنے کے بعد کوئی اٹھایا نہیں جائے گا اور اسی اعتقاد کی بنا پر ان کی زندگی میں غفلت کا شکار تھیں اور لیکن مسلمانوں پر بھی افسوس ہے کہ ان کا تو قطعی عقیدہ یہ ہے کہ مرنے کے بعد لوگوں کو اٹھایا جائے گا، اعمال کا جواب دینا پڑے گا لیکن اس کے باوجود وہ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔ نوٹ: دہریوں کا بھی یہی عقیدہ ہے کہ زندگی صرف یہی دنیا کی زندگی ہے اور مرنے کے بعد دوبارہ نہ زندگی ہے نہ کچھ اور اس آیت میں ان کے عقیدے کا بھی رد ہے۔



كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ۝ قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ كَذَّبُوا

كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ۝	قَدْ	خَسِرَ	الَّذِينَ	كَذَّبُوا
تم کفر کرتے تھے	بیشک	نقصان اٹھایا	ان لوگوں نے جنہوں نے	جھٹلایا

عذاب کا مزہ چکھو ○ بیشک ان لوگوں نے نقصان اٹھایا جنہوں نے اپنے رب سے ملنے کو

بَلَقَاءِ اللَّهِ ۖ حَتَّىٰ إِذَا جَاءَتْهُمْ السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوا

بَلَقَاءِ اللَّهِ	حَتَّىٰ	إِذَا	جَاءَتْهُمْ	السَّاعَةُ	بَغْتَةً	قَالُوا
اللہ سے ملنے کو	یہاں تک کہ	جب	آئے گی ان کے پاس	قیامت	اچانک	(تو) کہیں گے

جھٹلایا یہاں تک کہ جب ان پر اچانک قیامت آئے گی تو کہیں گے:

لِيَحْسَرَ تَنَا عَلَىٰ مَا فَرَّطْنَا فِيهَا وَهُمْ يَحْمِلُونَ

لِيَحْسَرَ تَنَا	عَلَىٰ مَا	فَرَّطْنَا	فِيهَا	وَهُمْ	يَحْمِلُونَ
ہائے افسوس	(اس) پر جو	ہم نے کوتاہی کی	اس (قیامت کو ماننے) میں	اور وہ	اٹھائیں گے

ہائے افسوس اس پر جو ہم نے اس کے ماننے میں کوتاہی کی اور وہ اپنے گناہوں کے

أَوْذَارَهُمْ عَلَىٰ ظُهُورِهِمْ ۖ أَلَا سَاءَ مَا يَزِرُونَ ۝

أَوْذَارَهُمْ	عَلَىٰ ظُهُورِهِمْ	أَلَا	سَاءَ	مَا	يَزِرُونَ ۝
اپنے (گناہوں کے) بھاری بوجھ	اپنی پشتوں پر	سن لو	کتنا برا ہے	جو	وہ بوجھ اٹھائیں گے

بوجھ اپنی پیٹھ پر لادے ہوئے ہوں گے۔ خبردار، وہ کتنا برا بوجھ اٹھائے ہوئے ہیں ○

وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا لَعِبٌ وَلَهْوٌ ۖ وَلَلْآخِرَةُ خَيْرٌ

وَمَا	الْحَيَاةُ الدُّنْيَا	إِلَّا	لَعِبٌ	وَلَهْوٌ	وَلَلْآخِرَةُ	خَيْرٌ
اور نہیں	دنیا کی زندگی	مگر	کھیل	اور تماشا	ضرور آخرت کا گھر	بہتر (ہے)

اور دنیا کی زندگی صرف کھیل کو دہے اور بیشک آخرت والا گھر

۱..... اس آیت میں قیامت کے دن کافر کا حال بیان کیا گیا ہے اور کثیر احادیث سے ثابت ہے کہ دنیا میں کئے گئے برے اعمال مسلمان کے لئے بھی آخری خسارے کا سبب بن سکتے ہیں لہذا مسلمانوں کو برے اعمال سے بچنے اور نیک اعمال میں مصروف رہنا چاہئے تاکہ آخری خسارے سے بچ سکیں۔

۲..... دنیا کی زندگی وہ ہے جو نفس کی خواہشات میں گزر جائے اور جو زندگی آخرت کے لئے توشہ جمع کرنے میں صرف ہو، وہ دنیا میں زندگی تو ہے مگر دنیا کی زندگی نہیں لہذا انبیاء و صالحین کی زندگی دنیا کی نہیں بلکہ دین کی ہے، غرضیکہ غافل اور عاقل کی زندگیوں میں بڑا فرق ہے۔



لِّلَّذِينَ يَتَّقُونَ ۖ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿۳۲﴾ قَدْ نَعْلَمُ إِنَّهُ

لِّلَّذِينَ	يَتَّقُونَ	أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿۳۲﴾	قَدْ	نَعْلَمُ	إِنَّهُ
ان لوگوں کے لئے جو	ڈرتے ہیں	تو کیا تم سمجھتے نہیں	بیشک	ہم جانتے ہیں	(کہ) بیشک

ڈرنے والوں کے لئے بہتر ہے تو کیا تم سمجھتے نہیں؟ ○ ہم جانتے ہیں کہ

لِيَحْزُنَكَ الَّذِي يَقُولُونَ فَإِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُونَكَ وَ

لِيَحْزُنَكَ	الَّذِي	يَقُولُونَ	فَإِنَّهُمْ	لَا يُكَذِّبُونَكَ	وَ
ضرور رنجیدہ کرتی ہیں تمہیں	(جو) باتیں	وہ کہتے ہیں	پس بیشک وہ	نہیں جھٹلاتے تمہیں	اور

ان کی باتیں تمہیں رنجیدہ کرتی ہیں تو بیشک یہ تمہیں نہیں جھٹلاتے

لَكِنَّ الظَّالِمِينَ بِآيَاتِ اللَّهِ يَجْحَدُونَ ﴿۳۳﴾ وَلَقَدْ كُذِّبَتْ

لَكِنَّ	الظَّالِمِينَ	بِآيَاتِ اللَّهِ (۱)	يَجْحَدُونَ ﴿۳۳﴾	وَ	لَقَدْ	كُذِّبَتْ
لیکن	ظالم	اللہ کی آیتوں کا	انکار کرتے ہیں	اور	ضرور بیشک	جھٹلائے گئے

بلکہ ظالم اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں ○ اور آپ سے پہلے

رُسُلٌ مِّن قَبْلِكَ فَصَبِرُواْ عَلَىٰ مَا كُذِّبُواْ وَ

رُسُلٌ	مِّن قَبْلِكَ	فَصَبِرُواْ (۲)	عَلَىٰ	مَا	كُذِّبُواْ	وَ
رسول	تم سے پہلے	تو انہوں نے صبر کیا	(اس) پر	کہ	انہیں جھٹلایا گیا	اور

رسولوں کو جھٹلایا گیا تو انہوں نے جھٹلائے جانے اور تکلیف دیئے جانے پر

أَوْذُواْ حَتَّىٰ أَتَاهُمْ نَصْرُنَا وَ لَا مُبَدِّلَ

أَوْذُواْ	حَتَّىٰ	أَتَاهُمْ	نَصْرُنَا	وَ	لَا	مُبَدِّلَ
انہیں تکلیف دی گئی	یہاں تک کہ	آئی ان کے پاس	ہماری مدد	اور	نہیں	کوئی بدلنے والا

صبر کیا یہاں تک کہ ان کے پاس ہماری مدد آگئی اور کوئی اللہ کی باتوں کو

۱..... اللہ تعالیٰ کی آیتوں کے انکار سے مراد قرآن مجید کا انکار کرنا ہے اور اس آیت کے ایک معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ ”اے حبیب اکرم! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کی تکذیب آیات الہیہ کی تکذیب کرنے والے ظالم ہیں یعنی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جھٹلانا اللہ عزوجل کو جھٹلانا ہے۔“

۲..... اس آیت میں مبلغین کیلئے بھی تسلی ہے کہ اگر انہیں راہ تبلیغ میں مشقتیں پیش آئیں تو وہ انبیاء کرام علیہم السلام کی مثال کو یاد کر کے صبر اختیار کریں۔



لَكَلِمَتِ اللَّهِ ۚ وَلَقَدْ جَاءَكَ مِنْ نَبَايَ الْمُرْسَلِينَ ۝۳۳					
لَكَلِمَتِ اللَّهِ	وَلَقَدْ	جَاءَكَ	مِنْ	نَبَايَ الْمُرْسَلِينَ ۝۳۳	وَلَقَدْ
اللہ کے کلمات کو	اور	ضرور پیشک	آگئیں تمہارے پاس	سے	رسولوں کی خبریں
بدلنے والا نہیں اور بیشک تمہارے پاس رسولوں کی خبریں آچکی ہیں ۝ اور					
إِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ إِعْرَاضُهُمْ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ					
إِنْ	كَانَ كَبُرَ ۱)	عَلَيْكَ	إِعْرَاضُهُمْ	فَإِنِ	اسْتَطَعْتَ
اگر	بڑا شاق گزرا ہے	تمہارے اوپر	ان کا منہ پھیرنا	تو اگر	تمہیں طاقت ہو
اگر ان کا منہ پھیرنا آپ پر شاق گزرتا ہے تو اگر تم سے ہو سکے					
تَبْتَغِي نَفَقًا فِي الْأَرْضِ أَوْ سُلَّمًا فِي السَّمَاءِ فَتَأْتِيَهُمْ					
تَبْتَغِي	نَفَقًا	فِي الْأَرْضِ	أَوْ	سُلَّمًا	فِي السَّمَاءِ
تلاش کر لو	کوئی سرنگ	زمین میں	یا	سیڑھی	آسمان میں
تو زمین میں کوئی سرنگ یا آسمان میں کوئی سیڑھی تلاش کر کے ان کے پاس					
بَيَاةٍ ۖ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَعَلَهُمْ عَلَى الْهُدَى					
بَيَاةٍ	وَلَوْ	شَاءَ	اللَّهُ	لَجَعَلَهُمْ	عَلَى الْهُدَى
کسی نشانی کے ساتھ	اور	اگر	چاہتا	اللہ	ہدایت پر
کوئی نشانی لے آؤ اور اگر اللہ چاہتا تو انہیں ہدایت پر اکٹھا کر دیتا					
فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْجَاهِلِينَ ۝۳۵ إِنَّمَا يَسْتَجِيبُ الَّذِينَ يَسْمَعُونَ ۖ					
فَلَا تَكُونَنَّ	مِنَ الْجَاهِلِينَ ۝۳۵	إِنَّمَا	يَسْتَجِيبُ ۲)	الَّذِينَ	يَسْمَعُونَ
پس تم ہرگز نہ ہونا	بے خبروں میں سے	صرف	قبول کرتے ہیں	وہ لوگ جو	سننے ہیں
تو اے سننے والے! ہرگز بے خبر نہ بن ۝ صرف وہ لوگ مانتے ہیں جو سنتے ہیں					

۱..... سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہ وسلم کو بہت خواہش تھی کہ سب لوگ اسلام لے آئیں اور جو اسلام سے محروم رہتے ان کی محرومی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہ وسلم پر بہت شاق رہتی تھی۔ اس پر یہاں سمجھایا گیا کہ نظام کائنات میں اللہ تعالیٰ کی اپنی نکوئی حکمتیں ہیں جن میں ایک بڑی تعداد کا ایمان نہ لانا بھی داخل ہے لہذا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہ وسلم مشیت الہی کے آگے سر تسلیم خم کئے رہیں۔

۲..... وعظ و نصیحت کا اثر بھی تمہی ہوتا ہے جب آدمی ماننے اور عمل کرنے کے جذبے کے ساتھ توجہ کے ساتھ سننے ورنہ بے توجہی سے سننے کا نتیجہ عام طور پر =

جو تمہارے لئے ہوتا ہے

النصف  
وقف غفران



وَالْمَوْتَىٰ يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ ثُمَّ إِلَيْهِ يُرْجَعُونَ ﴿٣٦﴾

و	الْمَوْتَىٰ	يَبْعَثُهُمُ	اللَّهُ	ثُمَّ	إِلَيْهِ	يُرْجَعُونَ ﴿٣٦﴾
اور	(ان دل کے) مردوں (کو)	اٹھائے گا انہیں	اللہ	پھر	اس کی طرف	انہیں لوٹایا جائے گا

اور اللہ ان مردہ دلوں کو اٹھائے گا پھر اس کی طرف انہیں لوٹایا جائے گا ○

وَقَالُوا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِّن رَّبِّهِ ۖ

و	قَالُوا	لَوْلَا	نُزِّلَ	عَلَيْهِ	آيَةٌ	مِّن رَّبِّهِ
اور	انہوں نے کہا	کیوں نہیں	اتاری جاتی	اس پر	کوئی نشانی	اس کے رب کی طرف سے

اور کہا: ان پر ان کے رب کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نہیں اترتی؟

قُلْ إِنَّ اللَّهَ قَادِرٌ عَلَىٰ أَنْ يُنْزِلَ آيَةً وَلَٰكِن

قُلْ	إِنَّ	اللَّهَ	قَادِرٌ	عَلَىٰ	أَنْ	يُنْزِلَ	آيَةً	وَّ	لَٰكِن
تم کہو	بیشک	اللہ	قادر (ہے)	(اس) پر	کہ	وہ اتار دے	کوئی نشانی	اور	لیکن

تم فرما دو کہ بیشک اللہ کسی نشانی کے اتارنے پر قادر ہے لیکن

أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٣٧﴾ وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا

أَكْثَرُهُمْ	لَا يَعْلَمُونَ ﴿٣٧﴾	وَّ	مَا	مِّن دَآبَّةٍ فِي الْأَرْضِ	وَّ	لَا
ان میں سے اکثر	علم نہیں رکھتے	اور	نہیں	زمین میں چلنے والا کوئی جاندار	اور	نہ

اکثر لوگ بے علم ہیں ○ اور زمین میں چلنے والا کوئی جاندار نہیں ہے اور نہ ہی

ظَلِيرٍ يَّطِيرُ بِجَنَاحَيْهِ إِلَّا أُمَمٌ أَمْثَالُكُمْ ۖ

ظَلِيرٍ يَّطِيرُ	بِجَنَاحَيْهِ	إِلَّا	أُمَمٌ أَمْثَالُكُمْ (۱)
کوئی پرندہ اڑتا ہے	اپنے پروں کے ساتھ	مگر	(وہ) تمہارے جیسی امتیں (ہیں)

اپنے پروں کے ساتھ اڑنے والا کوئی پرندہ ہے مگر وہ تمہاری جیسی امتیں ہیں۔

= کچھ بھی برآمد نہیں ہوتا۔

۱..... یہ مماثلت تمام اعتبارات سے نہیں بلکہ بعض اعتبار سے ہے اور ان وجوہ کے بیان میں بعض مفسرین نے فرمایا کہ حیوانات تمہاری طرح اللہ عَزَّوَجَلَّ کو پہچانتے اور اسے واحد و یکتا جانتے، اس کی تسبیح پڑھتے اور اس کی عبادت کرتے ہیں۔ بعض کا قول ہے کہ وہ مخلوق ہونے میں تمہاری مثل ہیں۔ بعض نے کہا کہ وہ انسان کی طرح باہمی الفت رکھتے اور ایک دوسرے کو سمجھتے سمجھاتے ہیں۔ بعض کا قول ہے کہ روزی طلب کرنے، ہلاکت سے بچنے، نرماہ کا امتیاز رکھنے =



## مَا قَرَّ طَنَا فِي الْكِتَابِ مِنْ شَيْءٍ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّهِمْ

مَا قَرَّ طَنَا	فِي الْكِتَابِ (۱)	مِنْ شَيْءٍ	ثُمَّ	إِلَىٰ رَبِّهِمْ
ہم نے کوئی کمی نہیں چھوڑی	کتاب میں	کسی چیز سے	پھر	ان کے رب کی طرف

ہم نے اس کتاب میں کسی شے کی کوئی کمی نہیں چھوڑی۔ پھر یہ اپنے رب کی طرف ہی

## يُحْشَرُونَ ۝ وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا صُمُّوا

يُحْشَرُونَ ۝	وَالَّذِينَ	كَذَّبُوا	بِآيَاتِنَا	صُمُّوا
انہیں اٹھایا جائے گا	اور	وہ لوگ جنہوں نے	جھٹلایا	ہماری آیتوں کو

اٹھائے جائیں گے ○ اور جنہوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں وہ بہرے اور

## بُكْمٌ فِي الظُّلُمِ ۝ مَنْ يَشَأِ اللَّهُ يُضِلَّهُ ۝ وَمَنْ يَشَأْ

بُكْمٌ	فِي الظُّلُمِ	مَنْ	يَشَأِ اللَّهُ	يُضِلَّهُ	وَمَنْ	يَشَأْ
گونگے	اندھیروں میں (ہیں)	جسے	چاہے اللہ	گمراہ کر دے اسے	اور	جسے

گونگے ہیں، اندھیروں میں (ہیں)۔ اللہ جسے چاہے گمراہ کرے اور جسے چاہے

## يَجْعَلَهُ عَلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۝ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ

يَجْعَلُهُ	عَلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۝	قُلْ	أَرَأَيْتُمْ	إِنْ
ڈال دے اسے	سیدھے راستے پر	تم کہو	بھلا بتاؤ	اگر

سیدھے راستے پر ڈال دے ○ تم فرماؤ، بھلا بتاؤ کہ اگر

## أَتُكْمُ عَذَابِ اللَّهِ أَوْ أَتُكْمُ السَّاعَةِ ۝ أَعْيُرَ اللَّهُ

أَتُكْمُ	عَذَابِ اللَّهِ	أَوْ	أَتُكْمُ	السَّاعَةِ	أَعْيُرَ اللَّهُ
آئے تمہارے پاس	اللہ کا عذاب	یا	آئے تمہارے پاس	قیامت	کیا اللہ کے غیر کو

تم پر اللہ کا عذاب آجائے یا تم پر قیامت آجائے تو کیا اللہ کے سوا

== میں تمہاری مثل ہیں۔ بعض نے کہا کہ پیدا ہونے، مرنے، بعد حساب کے لئے انھیں میں تمہاری مثل ہیں۔

۱..... کتاب سے قرآن کریم مراد ہے یا لوح محفوظ اور آیت کا معنی یہ ہے کہ جملہ علوم اور تمام ”مَآکَانَ وَمَا يَكُونُ“ کا اس میں بیان ہے اور جمیع اشیاء کا علم اس میں ہے۔ اس سے رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کا علم کلی ثابت ہوا کیونکہ سارے علوم لوح محفوظ یا قرآن میں ہیں اور یہ کتابیں حضور اقدس ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کے علم میں ہیں۔

سادے علوم اور محفوظ یا قرآن میں ہیں

آیات الہی کو جھٹلانے والے جن سے گونگے بہرے ہیں

گمراہی اور ہدایت اللہ تعالیٰ کی مشیت پر موقوف ہے

محیطیت عذاب اور قیامت آنے پر مشرکوں کا اللہ تعالیٰ ہی کو پکڑنا



تَدْعُونَ ۚ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝۶ بَلْ اِيَّآهٖ تَدْعُونَ فَيَكْشِفُ

تَدْعُونَ	اِنْ	كُنْتُمْ	صٰدِقِيْنَ ۝۶	بَلْ	اِيَّآهٖ	تَدْعُونَ	فَيَكْشِفُ
تم پکارو گے	اگر	تم ہو	سچے	بلکہ	اسی (اللہ) کو	تم پکارو گے	تو دور کر دے

کسی اور کو پکارو گے؟ اگر تم سچے ہو ۝ بلکہ تم اسی (اللہ) کو پکارو گے تو اگر اللہ چاہے

مَا تَدْعُونَ اِلَيْهِ اِنْ شَاءَ وَتَنْسَوْنَ مَا

مَا	تَدْعُونَ	اِلَيْهِ	اِنْ	شَاءَ	وَ	تَنْسَوْنَ	مَا
وہ (مصیبت) جو	تم پکارتے ہو	اس کی طرف	اگر	وہ چاہے	اور	تم بھول جاؤ گے	(ان کو) جنہیں

تو وہ مصیبت بٹا دے جس کی طرف تم اسے پکارو گے اور تم شریکوں کو

تُشْرِكُوْنَ ۝۷ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا اِلٰى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ

تُشْرِكُوْنَ ۝۷	وَ	لَقَدْ	اَرْسَلْنَا	اِلٰى اُمَمٍ	مِّنْ قَبْلِكَ
تم شریک ٹھہراتے ہو	اور	ضرور بیشک	ہم نے رسول بھیجے	امتوں کی طرف	تم سے پہلے

بھول جاؤ گے ۝ اور بیشک ہم نے تم سے پہلی امتوں کی طرف رسول بھیجے

فَاَخَذْنٰهُمْ بِالْبَاسِ ۚ وَالضَّرَّآءُ لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُونَ ۝۸ فَلََوْلَا

فَاَخَذْنٰهُمْ	بِالْبَاسِ ۚ	وَالضَّرَّآءُ	لَعَلَّهُمْ	يَتَضَرَّعُونَ ۝۸	فَلََوْلَا
تو ہم نے گرفتار کر دیا ان (امتوں) کو	سختی اور تکلیف میں	تاکہ وہ	گڑ گڑائیں	تو کیوں نہ ہوا	

تو انہیں سختی اور تکلیف میں گرفتار کر دیا تاکہ وہ کسی طرح گڑ گڑائیں ۝ تو کیوں ایسا نہ ہوا

اِذْ جَآءَهُمْ بَاسُنَا تَضَرَّعُوا وَلٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ

اِذْ	جَآءَهُمْ	بَاسُنَا	تَضَرَّعُوا	وَ	لٰكِنْ	قَسَتْ	قُلُوْبُهُمْ
جب	آیا ان کے پاس	ہمارا عذاب	(تو) وہ گڑ گڑاتے	اور	لیکن	سخت ہو گئے	ان کے دل

کہ جب ان پر ہمارا عذاب آیا تو گڑ گڑاتے لیکن ان کے دل سخت ہو گئے تھے

۱..... دنیا میں تکالیف اور مصیبتیں بعض اوقات اللہ عزوجل کی رحمت بن جاتی ہیں کہ بندوں کو اللہ عزوجل کی طرف متوجہ کرتی اور صالحین کے درجات بلند کرتی ہیں۔ حدیث پاک میں ارشاد فرمایا ”مسلمان کو جو تکلیف، رنج، ملامت اور اذیت وغنم پہنچے، یہاں تک کہ اس کے پیر میں کوئی کانٹا ہی جھے تو اللہ تعالیٰ ان کے سبب اس کے گناہ مٹا دیتا ہے۔“ (بخاری، ۴/۳، الحدیث: ۵۶۴۱)



وَزَيْنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۳۲﴾ فَلَمَّا					
وَزَيْنَ	لَهُمُ	الشَّيْطَانُ	مَا	كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۳۲﴾	فَلَمَّا
اور	آراستہ کر دیا	ان کے لئے	شیطان (نے)	(اسے) جو	وہ عمل کرتے تھے
اور شیطان نے ان کے اعمال ان کے لئے آراستہ کر دیئے تھے ○ پھر جب					
تَسُوا مَا دُكِّرُوا بِهِ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ					
تَسُوا	مَا	دُكِّرُوا	بِهِ	فَتَحْنَا ﴿۱﴾	عَلَيْهِمْ
انہوں نے بھلا دیا	(اسے) جو	انہیں نصیحت کی گئی	اس کے ساتھ	(تو) ہم نے کھول دیئے	ان کے اوپر
انہوں نے ان نصیحتوں کو بھلا دیا جو انہیں کی گئی تھیں تو ہم نے ان پر					
أَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ ۖ حَتَّىٰ إِذَا فَرَحوَا بِمَا أُوتُوا					
أَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ ۖ	حَتَّىٰ	إِذَا	فَرَحوَا ﴿۲﴾	بِمَا	أُوتُوا
ہر چیز کے دروازے	یہاں تک کہ	جب	وہ خوش ہو گئے	(اس) پر جو	انہیں دیا گیا
ہر چیز کے دروازے کھول دیئے یہاں تک کہ جب وہ اس پر خوش ہو گئے جو انہیں دی گئی					
أَخَذْنَاهُمْ بَغْتَةً ۖ فَادَّاهُمْ مُّبِلْسُونَ ﴿۳۳﴾ فَقَطَّعَ					
أَخَذْنَاهُمْ	بَغْتَةً	فَادَّاهُمْ	مُّبِلْسُونَ ﴿۳۳﴾	فَقَطَّعَ	
(تو) ہم نے پکڑ لیا انہیں	اچانک	پس اب	وہ	مایوسی میں پڑے ہوئے (ہیں)	پس کاٹ دی گئی
تو ہم نے اچانک انہیں پکڑ لیا پس اب وہ مایوس ہیں ○ پس ظالموں کی					
دَابِرَ الْقَوْمِ الَّذِينَ ظَلَمُوا ۖ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ					
دَابِرَ الْقَوْمِ	الَّذِينَ	ظَلَمُوا	وَالْحَمْدُ	لِلَّهِ	
قوم کی جڑ	ان لوگوں کی جنہوں نے	ظلم کیا	اور تمام خوبیاں	اللہ کے لئے	
جڑ کاٹ دی گئی اور تمام خوبیاں اللہ کے لئے ہیں					

۱..... کفر اور گناہوں کے باوجود دنیاوی راجتیں ملنا اور اصل اللہ تعالیٰ کی طرف سے ڈھیل ہے اور عموماً اُس سے انسان اور زیادہ غافل ہو کر گناہ پر دلیر ہو جاتا ہے بلکہ کبھی خیال کرتا ہے کہ گناہ اچھی چیز ہے ورنہ مجھے یہ نعمتیں نہ ملتیں اور یہ کفر ہے۔ اس سے ان نام نہاد دانشوروں کو بھی سبق حاصل کرنا چاہئے جو کافروں کی ترقی دیکھ کر اسلام سے ہی ناراض ہو جاتے ہیں اور مسلمانوں کی معیشت کا رونا روتے ہوئے انہیں کفار کی اندھی تقلید کا درس دیتے ہیں اور اسلامی شرم و حیا اور تجارت کے شرعی قوانین کو لات مارنے کا مشورہ دیتے ہیں۔ ۲..... اللہ عزوجل کی نعمت پر خوش ہونا اگر فخر، تکبر اور شہنی کے طور پر ہو =



توحید الہی کا بیان

رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝۳۵ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَخَذَ اللَّهُ سَمْعَكُمْ وَ					
رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝۳۵	قُلْ	أَرَأَيْتُمْ	إِنْ	أَخَذَ	اللَّهُ سَمْعَكُمْ وَ
(جو) تمام جہانوں کو پالنے والا ہے	تم کہو	بھلا بتاؤ	اگر	لے لے	اللہ تمہارے کان اور
جو تمام جہانوں کو پالنے والا ہے ۝ تم فرماؤ، (اے لوگو!) بھلا بتاؤ کہ اگر اللہ تمہارے کان اور					
أَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ عَلَى قُلُوبِكُمْ مَنْ إِلَهٌ غَيْرُ اللَّهِ					
أَبْصَارَكُمْ وَ	خَتَمَ	عَلَى قُلُوبِكُمْ	مَنْ إِلَهٌ غَيْرُ اللَّهِ		
تمہاری آنکھیں	اور	مہر لگا دے	تمہارے دلوں پر	(تو) اللہ کے سوا کون معبود ہے	(ہے)
تمہاری آنکھیں لے لے اور تمہارے دلوں پر مہر لگا دے تو اللہ کے سوا کون معبود ہے					
يَأْتِيَكُمْ بِهِ ۝ أَنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْآيَاتِ ثُمَّ هُمْ					
يَأْتِيَكُمْ بِهِ ۝	أَنْظُرْ	كَيْفَ	نُصَرِّفُ	الْآيَاتِ	ثُمَّ هُمْ
(جو) لا دے تمہیں یہ چیزیں	تم دیکھو	کیسے	ہم بار بار بیان کرتے ہیں	نشانیوں	پھر وہ
جو تمہیں یہ چیزیں لا دے گا؟ دیکھو ہم کیسے بار بار نشانیاں بیان کرتے ہیں پھر (بھی) یہ لوگ					
يَصْدِفُونَ ۝۳۶ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَتَاكُمْ عَذَابُ اللَّهِ بَغْتَةً أَوْ					
يَصْدِفُونَ ۝۳۶	قُلْ	أَرَأَيْتُمْ	إِنْ	أَتَاكُمْ	عَذَابُ اللَّهِ بَغْتَةً أَوْ
وہ منہ پھیرتے ہیں	تم کہو	بھلا بتاؤ	اگر	آئے تمہارے پاس	اللہ کا عذاب اچانک یا
منہ پھیرتے ہیں ۝ تم فرماؤ، بھلا بتاؤ اگر تم پر اچانک یا					
جَهْرَةً هَلْ يُهْلِكُ إِلَّا الْقَوْمَ الظَّالِمُونَ ۝۳۷ وَمَا نُرْسِلُ					
جَهْرَةً (۱)	هَلْ	يُهْلِكُ	إِلَّا	الْقَوْمَ الظَّالِمُونَ ۝۳۷	وَمَا نُرْسِلُ
کھلم کھلا	کیا (یعنی نہیں)	ہلاک کی جائے گی	مگر	ظلم کرنے والی قوم	اور ہم نہیں بھیجتے
کھلم کھلا اللہ کا عذاب آجائے تو ظالموں کے سوا کون تباہ کیا جائے گا؟ ۝ اور ہم رسولوں کو					

تو برا ہے اور طریقہ کفار ہے جبکہ اگر شکر کے طور پر ہو تو بہتر ہے اور صالحین کا طریقہ بلکہ حکم الہی ہے۔

۱..... اس آیت میں اللہ تعالیٰ کا عذاب آنے کی دو قسمیں بیان کی گئی ہیں: (۱) اچانک آنے والا عذاب۔ یہ وہ عذاب ہے جو چشمی علامتوں کے بغیر آتا ہے اور اس کے ذریعے کفار کو تباہ و برباد کر دیا جاتا ہے۔ (۲) کھلم کھلا آنے والا عذاب۔ یہ وہ عذاب ہے جس کے آنے سے پہلے اس کی علامتیں نمودار ہوتی ہیں تاکہ لوگ اگر اس عذاب سے بچنا چاہیں تو اپنے کفر اور سرکشی سے توبہ کر کے بچ سکیں اور اگر وہ توبہ نہ کریں تو انہیں عذاب میں مبتلا کر کے تباہ کر دیا جاتا ہے۔

کافروں کی عذاب الہی سے بھائی و بھائی

رسولوں کا منصب اور اخروی نجات کے لئے ضروری چیزیں



## الْمُرْسَلِينَ إِلَّا مُبَشِّرِينَ وَمُنْذِرِينَ ۚ فَسَنُ

الْمُرْسَلِينَ	إِلَّا	مُبَشِّرِينَ	و	مُنْذِرِينَ	فَسَنُ
رسولوں (کو)	مگر	(یوں کہ وہ) خوشخبری دینے والے	اور	ڈرسانے والے (ہوتے ہیں)	تو جو

اسی حال میں بھیجے ہیں کہ وہ خوشخبری دینے والے اور ڈرسانے والے ہوتے ہیں تو جو

## أَمَنَ وَأَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿۳۸﴾ وَ

أَمَنَ	و	أَصْلَحَ ﴿۱﴾	فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ	و	لَا هُمْ	يَحْزَنُونَ ﴿۳۸﴾	و
ایمان لائے	اور	اصلاح کر لے	تو ان پر کوئی خوف نہیں	اور	نہ	وہ غمگین ہوں گے	اور

ایمان لائیں اور اپنی اصلاح کر لیں تو ان پر نہ کچھ خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے ○ اور

## الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا يَسْمُومُهُمُ الْعَذَابُ بِمَا

الَّذِينَ	كَذَّبُوا	بِآيَاتِنَا	يَسْمُومُهُمُ	الْعَذَابُ	بِمَا
وہ لوگ جنہوں نے	جھٹلایا	ہماری آیتوں کو	پہنچے گا انہیں	عذاب	(اس کے) سبب جو

جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تو انہیں ان کی مسلسل نافرمانی کے سبب

## كَانُوا يَفْسُقُونَ ﴿۳۹﴾ قُلْ لَا أَقُولُ لَكُمْ عِنْدِي

كَانُوا يَفْسُقُونَ ﴿۳۹﴾	قُلْ	لَا أَقُولُ	لَكُمْ	عِنْدِي
وہ نافرمانی کرتے رہتے تھے	تم کہو	میں نہیں کہتا	تم سے	(کہ) میرے پاس

عذاب پہنچے گا ○ (اے حبیب!) تم فرما دو: میں تم سے نہیں کہتا کہ میرے پاس

## خَزَائِنُ اللَّهِ وَلَا أَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَا أَقُولُ لَكُمْ

خَزَائِنُ اللَّهِ	و	لَا أَعْلَمُ ﴿۲﴾	الْغَيْبَ	و	لَا أَقُولُ	لَكُمْ
اللہ کے خزانے (ہیں)	اور	نہ میں جان لیتا ہوں	غیب	اور	نہ میں کہتا ہوں	تم سے

اللہ کے خزانے ہیں اور نہ یہ کہتا ہوں کہ میں خود غیب جان لیتا ہوں اور نہ تم سے یہ کہتا ہوں

۱۔ اس سے معلوم ہوا کہ اخروی نجات کے لئے ایمان اور نیک اعمال دونوں ضروری ہیں، ایمان لانے کے بعد خود کو نیک اعمال سے بے نیاز سمجھنے والے اور ایمان قبول کئے بغیر اچھے اعمال کو اپنی نجات کے لئے کافی سمجھنے والے دونوں امتوں کی دنیا کے باسی ہیں البتہ ان دونوں صورتوں میں حقیقی صاحب ایمان قطعاً بے ایمان سے بہتر ہے۔ ۲۔ اس آیت سے حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ذاتی علم کی نفی ہے، علم عطائی کی نفی کسی طرح مردہ ہی نہیں ہو سکتی کیونکہ اس صورت میں آیتوں میں تعارض کا قائل ہونا پڑے گا جبکہ قرآن کی آیتوں میں تضاد نہیں ہو سکتا۔



## إِنِّي مَلَكٌ ۚ إِنِ اتَّبَعُوا إِلَّا صَايُوحِي

اِنِّي	مَلَكٌ	اِنْ	اَتَّبِعُوا	اِلَّا	مَا	يُوحِي
کہ میں	فرشتہ (ہوں)	نہیں	میں پیروی کرتا	مگر	(اس کی) جو	وحی کی جاتی ہے

کہ میں فرشتہ ہوں۔ میں تو صرف اس وحی کا پیروکار ہوں جو میری طرف آتی ہے۔

## إِلَىٰ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْأَعْلَىٰ وَالْبَصِيرُ ۖ أَفَلَا تَتَفَكَّرُونَ ۝

اِلَیَّ	قُلْ	هَلْ	يَسْتَوِي	اَلْاَعْلٰی	وَالْبَصِيرُ	اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ
میری طرف	تم کہو	کیا	برابر ہو سکتا ہے	اندھا	اور دیکھنے والا	تو کیا تم غور نہیں کرتے

تم فرماؤ، کیا اندھا اور دیکھنے والا برابر ہو سکتے ہیں؟ تو کیا تم غور نہیں کرتے؟ ○

## وَأَنْذِرْ رَّبِّهِ الَّذِينَ يَخَافُونَ أَنْ يُحْشَرُوا

وَأَنْذِرْ	رَبِّهِ	الَّذِينَ	يَخَافُونَ	أَنْ	يُحْشَرُوا
اور ڈراؤ	اس (قرآن) سے	ان لوگوں کو جو	ڈرتے ہیں	کہ	انہیں اٹھایا جائے گا

اور اس قرآن سے ان لوگوں کو ڈراؤ جو اس بات سے ڈرتے ہیں کہ انہیں

## إِلَىٰ رَبِّهِمْ لَيْسَ لَهُمْ مِنْ دُونِهِ وَلِيٌّ وَ

إِلَىٰ رَبِّهِمْ	لَيْسَ	لَهُمْ	مِنْ دُونِهِ	وَلِيٌّ	وَ
ان کے رب کی طرف	(یوں کہ) نہ ہو گا	ان کا	اس (اللہ) کے علاوہ	کوئی حمایتی	اور

ان کے رب کی طرف یوں اٹھایا جائے گا کہ اللہ کے سوانہ ان کا کوئی حمایتی ہو گا اور

## لَا شَفِيعٌ لَّهُمْ يَتَّقُونَ ۝ لَا تَطْرُدْ

لَا	شَفِيعٌ (۱)	لَّهُمْ	يَتَّقُونَ (۵)	وَ	لَا تَطْرُدْ
نہ	کوئی سفارش کرنے والا	(انہیں ڈراؤ) تاکہ وہ	وہ پرہیز گار ہو جائیں	اور	تم دور نہ کرو

نہ کوئی سفارشی۔ (انہیں اس) امید پر (ڈراؤ) کہ یہ پرہیز گار ہو جائیں ○ اور ان لوگوں کو

۱۔ قیامت کے دن اللہ عزوجل کے مقابلے میں کوئی کسی کا حمایتی اور سفارشی نہ ہو گا ہاں اللہ عزوجل کی اجازت سے حمایتی و سفارشی ہوں گے جیسے انبیاء، اولیاء، شہداء، علماء اور تاجران کرام وغیرہ، یہ سب اللہ عزوجل کے اذن اور اس کی اجازت سے لوگوں کی حمایت اور سفارش کریں گے اور اس کی مختلف صورتیں ہوں گی جیسے ایک شفاعت محبت کی وجہ سے، ایک وجاہت کے سبب اور ایک اذن کی بنا پر ہوں گی۔



الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْعُدْوَةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ

الَّذِينَ	يَدْعُونَ	رَبَّهُمْ	بِالْعُدْوَةِ وَالْعَشِيِّ	يُرِيدُونَ
ان لوگوں کو جو	پکارتے ہیں	اپنے رب (کو)	صبح اور شام میں	وہ چاہتے ہیں

دور نہ کرو جو صبح و شام اپنے رب کو اس کی رضا چاہتے ہوئے

وَجْهَهُ ۖ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِنْ شَيْءٍ وَمَا

وَجْهَهُ	مَا عَلَيْكَ	مِنْ حِسَابِهِمْ	مِنْ شَيْءٍ	وَمَا
اس کی رضا	تمہارے اوپر نہیں	ان کے حساب سے	کوئی چیز	اور نہ

پکارتے ہیں۔ آپ پر ان کے حساب سے کچھ نہیں اور

مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِنْ شَيْءٍ ۖ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُونُ

مِنْ حِسَابِكَ	عَلَيْهِمْ	مِنْ شَيْءٍ	فَتَطْرُدَهُمْ	فَتَكُونُ
تمہارے حساب سے	ان کے اوپر	کوئی چیز (ہے)	پھر تم دور کرو انہیں	تو ہو جاؤ گے تم

ان پر تمہارے حساب سے کچھ نہیں۔ پھر آپ انہیں دور کریں تو یہ کام

مِنَ الظَّالِمِينَ ۝۵۲ وَكَذَلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُم بِبَعْضٍ

مِنَ الظَّالِمِينَ ۝۵۲	وَ	كَذَلِكَ	فَتَنَّا	بَعْضَهُم بِبَعْضٍ
نا انصافی کرنے والوں سے	اور	اسی طرح	ہم نے آزمائش کی	ان کے بعض کی بعض کے ذریعے

انصاف سے بعید ہے ۝ اور یوں ہی ہم نے ان میں بعض کی دوسروں کے ذریعے آزمائش کی

لَيَقُولُوا أَهَؤُلَاءِ مَنَّ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنْ بَيْنِنَا ۖ

لَيَقُولُوا	أَهَؤُلَاءِ	مَنَّ	اللَّهُ	عَلَيْهِمْ	مِنْ بَيْنِنَا
تاکہ وہ کہیں	کیا یہ لوگ (ہیں)	احسان فرمایا	اللہ (نے)	ان کے اوپر	ہمارے درمیان میں سے

کہ یہ کہیں: کیا یہ لوگ ہیں جن پر ہمارے درمیان میں سے اللہ نے احسان کیا؟

۱۔ ان آیات سے بہت سے مذہبی لوگوں اور خود امیروں کو بھی درس حاصل کرنا چاہئے کیونکہ ہمارے زمانے میں بھی یہ رجحان موجود ہے کہ امیر کی تعظیم کی جاتی اور غریب کو نگاہ حقارت سے دیکھا جاتا ہے۔ غریب کی دل شکنی کی جاتی اور امیر کے آگے بھجا کھینچا جاتا ہے، خود امیروں کی یہ تمنا ہوتی ہے کہ ہمیں ذرا ہٹ کر ڈیل کیا جائے، ہمارے لئے اسپیشل وقت نکالا جائے، ہمارے آنے پر مولوی آدمی ساری مصروفیت چھوڑ کر پیچھے پیچھے پھرے۔ غریب آدمی پاس بیٹھ جائے تو امیر اپنے سٹیشن کے خلاف سمجھتا ہے، اُسے غریب کے کپڑوں سے بو آتی، غریب کا پاس بیٹھنا اس کی طبیعت خراب کر دیتا اور غریب سے ہاتھ ملانا اس امیر =

غریبوں کے ذریعے امیروں کی آزمائش ہوتی رہتی ہے



## اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِيْنَ ﴿۵۳﴾ وَاِذَا جَآءَكَ

اَلَيْسَ	اللّٰهُ	بِاَعْلَمَ	بِالشّٰكِرِيْنَ ﴿۵۳﴾	وَ	اِذَا	جَآءَكَ
کیا نہیں ہے	اللّٰهُ	خوب جانتا	شکر کرنے والوں کو	اور	جب	آئیں تمہارے پاس

کیا اللہ شکر گزاروں کو خوب نہیں جانتا؟ اور جب آپ کی بارگاہ میں

## الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلَمٌ عَلٰيْكُمْ كَتَبَ

الَّذِيْنَ	يُؤْمِنُوْنَ	بِاٰيٰتِنَا	فَقُلْ	سَلَمٌ عَلٰيْكُمْ (۱)	كَتَبَ
وہ لوگ جو	ایمان لاتے ہیں	ہماری آیتوں پر	تو تم کہو	تم پر سلام	لکھ دی

وہ لوگ حاضر ہوں جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں تو ان سے فرماؤ: ”تم پر سلام“

## رَبُّكُمْ عَلٰی نَفْسِهِ الرَّحْمٰةُ ۚ اِنَّهٗ مِنْ عَمَلٍ مِنْكُمْ سُوْءًا

رَبُّكُمْ	عَلٰی نَفْسِهِ	الرَّحْمٰةُ	اِنَّهٗ	مِنْ عَمَلٍ	مِنْكُمْ	سُوْءًا
تمہارے رب (نے)	اپنے ذمہ کرم پر	رحمت	کہ	جو کر لے	تم میں سے	کوئی برائی

تمہارے رب نے اپنے ذمہ کرم پر رحمت لازم کر لی ہے کہ تم میں سے جو کوئی نادانی سے کوئی برائی

## بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْۢ بَعْدِهَا وَاَصْلَحَ فَاِنَّهٗ غَفُوْرٌ

بِجَهَالَةٍ	ثُمَّ	تَابَ	مِنْۢ بَعْدِهَا	وَ	اَصْلَحَ	فَاِنَّهٗ	غَفُوْرٌ
نادانی سے	پھر	توبہ کر لے	اس کے بعد سے	اور	اصلاح کر لے	تو بیشک وہ	بخشنے والا

کر لے پھر اس کے بعد توبہ کرے اور اپنی اصلاح کر لے تو بیشک اللہ بخشنے والا

## رَّحِيْمٌ ﴿۵۴﴾ وَكَذٰلِكَ نَفْصِلُ الْاٰيٰتِ وَلِتَسْتَبِيْنَ

رَّحِيْمٌ ﴿۵۴﴾	وَ	كَذٰلِكَ	نَفْصِلُ	الْاٰيٰتِ	وَ	لِتَسْتَبِيْنَ (۲)
مہربان	اور	اسی طرح	ہم تفصیل سے بیان کرتے ہیں	آیتیں	اور	تاکہ واضح ہو جائے

مہربان ہے اور اسی طرح ہم آیتوں کو مفصل بیان فرماتے ہیں اور اس لیے کہ مجرموں کا راستہ

== کے ہاتھ پر جراثیم چڑھا دیتا ہے۔ الغرض یہ سب باتیں غرور و تکبر کی ہیں، ان سے بچنا لازم و ضروری ہے۔

۱۔ نیک مسلمانوں کا احترام اور ان کی تعظیم کرنی چاہیے اور ہر ایسی بات سے بچنا چاہیے جو ان کی ناراضی کا سبب بنے کیونکہ انہیں ناراض کرنا اللہ تعالیٰ کی ناراضی کا سبب ہے۔ ۲۔ اس سے معلوم ہوا کہ آدمی کو چاہئے کہ وہ فلاح و کامیابی کے راستے پر چلے اور وہاں تک پہنچے جہاں نیک لوگ پہنچے اور اس کا سب سے بہترین راستہ فوری طور پر اپنے سابقہ گناہوں سے توبہ و استغفار کرنا اور آئندہ کے لئے نیک اعمال کرنا ہے۔



سَبِيلُ الْمُجْرِمِينَ ۵۵ قُلْ إِنِّي نُهِيتُ أَنْ أَعْبُدَ				
سَبِيلُ الْمُجْرِمِينَ ۵۵	قُلْ	إِنِّي	نُهِيتُ	أَنْ
مجرموں کا راستہ	تم کہو	بیشک مجھے	منع کیا گیا ہے	کہ
واضح ہو جائے ۵ تم فرماؤ: مجھے منع کیا گیا ہے کہ میں اس کی عبادت کروں				
الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ قُلْ لَا آتِيَهُمُ				
الَّذِينَ	تَدْعُونَ	مِنْ دُونِ اللَّهِ	قُلْ	لَا آتِيَهُمُ
جن کی	تم عبادت کرتے ہو	اللہ کے علاوہ	تم کہو	میں پیروی نہیں کرتا
جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو۔ تم فرماؤ، میں تمہاری خواہشوں پر				
أَهْوَاءَكُمْ قَدْ ضَلُّتُمْ إِذَا وَمَا آنَا				
أَهْوَاءَكُمْ	قَدْ	ضَلُّتُمْ	إِذَا	وَمَا آنَا
تمہاری خواہشات (کی)	تحقیق	میں بھٹک جاتا	اس وقت	اور میں نہ (ہوتا)
نہیں چلتا۔ (اگر یوں ہوتا) تو میں بھٹک جاتا اور ہدایت یافتہ لوگوں				
مِنَ الْمُهْتَدِينَ ۵۶ قُلْ إِنِّي عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّنْ رَبِّي وَ				
مِنَ الْمُهْتَدِينَ ۵۶	قُلْ	إِنِّي	عَلَىٰ بَيِّنَةٍ	مِّنْ رَبِّي وَ
ہدایت یافتہ لوگوں سے	تم کہو	بیشک میں	روشن دلیل پر (ہوں)	اپنے رب کی طرف سے اور
سے نہ ہوتا ۵ تم فرماؤ: میں تو اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہوں اور				
كَذَّبْتُمْ بِهِ مَاعِنْدِي مَا تَسْتَعْجِلُونَ بِهِ ط				
كَذَّبْتُمْ بِهِ	مَا عِنْدِي (۱)	مَا	تَسْتَعْجِلُونَ	بِهِ ط
تم نے جھٹلایا ہے	اس کو نہیں ہے میرے پاس	وہ (عذاب) جو	تم جلدی مچا رہے ہو	اس کی
تم نے اسے جھٹلایا ہے۔ جس (عذاب کے آنے) کی تم جلدی مچا رہے ہو وہ میرے پاس نہیں،				

۱..... کفار مذاق اڑانے کیلئے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کرتے تھے کہ ہم پر جلدی عذاب نازل کر ایسے، اس آیت میں انہیں جواب دیا گیا اور ظاہر کر دیا گیا کہ یہ سوال کرنا نہایت غلط ہے کیونکہ عذاب نازل کرنا اللہ عز و جل کا کام ہے، کسی اور کا نہیں۔ ہاں اگر سرکارِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اس کیلئے دعا کریں تو بات جدا ہے جیسے نوح علیہ السلام کی دعا سے ہی قوم پر طوفان آیا تھا۔



## إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ ۖ يَقُصُّ الْحَقُّ وَهُوَ

إِنِ الْحُكْمُ	إِلَّا	لِلَّهِ	يَقُصُّ	الْحَقُّ	وَ	هُوَ
نہیں حکم	مگر	اللہ کا	وہ بیان فرماتا ہے	حق	اور	وہ

حکم صرف اللہ ہی کا ہے۔ وہ حق بیان فرماتا ہے اور وہ

## خَيْرُ الْفَصْلَيْنِ ۝ قُلْ لَّوْ أَنَا عِنْدِي مَا

خَيْرُ الْفَصْلَيْنِ ۝	قُلْ	لَّوْ	أَنَّا	عِنْدِي	مَا
سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا (ہے)	تم کہو	اگر	بیشک	میرے پاس (ہوتا)	وہ (عذاب) جو

سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے ۝ تم فرماؤ اگر وہ (عذاب) میرے پاس ہوتا

## تَسْتَعْجِلُونَ بِهِ لَقُضِيَ الْأَمْرُ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ ۖ

تَسْتَعْجِلُونَ	بِهِ	لَقُضِيَ	الْأَمْرُ	بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ
تم جلدی مچا رہے ہو	اس کی	(تو) ضرور پورا ہو جاتا	کام	میرے اور تمہارے درمیان

جس کی تم جلدی مچا رہے ہو تو میرے اور تمہارے درمیان معاملہ ختم ہو چکا ہوتا

## وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالظَّالِمِينَ ۝ وَعِنْدَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ

وَاللَّهُ	أَعْلَمُ	بِالظَّالِمِينَ ۝	وَعِنْدَهُ	مَفَاتِحُ الْغَيْبِ
اور اللہ	خوب جانتا ہے	ظلم کرنے والوں کو	اور اس کے پاس (ہیں)	غیب کی چابیاں

اور اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے ۝ اور غیب کی کنجیاں اسی کے پاس ہیں۔

## لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ ۖ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۖ

لَا يَعْلَمُهَا	إِلَّا هُوَ ۖ	وَيَعْلَمُ	مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۖ
نہیں جانتا انہیں	مگر وہ	اور وہ جانتا ہے	خشکی اور تری میں (ہے) اور

ان کو صرف وہی جانتا ہے اور جو کچھ خشکی اور تری میں ہے وہ سب جانتا ہے اور

۱..... غیب کی کنجیاں اللہ ہی کے پاس ہیں اس کے سوا انہیں کوئی نہیں جانتا، اس خصوصیت کے یہ معنی ہیں کہ ابتداء بغیر بتائے ان کی حقیقت دوسرے پر نہیں کھلتی۔ نیز یہ آیت کریمہ اس بات کے منافی نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے بعض انبیاء علیہم السلام اور اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کو بعض چیزوں کا علم غیب عطا فرمایا ہے کیونکہ وہ بھی قرآن وحدیث سے ثابت ہے۔



مَا تَسْقُطُ مِنْ رَقَةٍ إِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٌ

مَا تَسْقُطُ	مِنْ رَقَةٍ	إِلَّا	يَعْلَمُهَا	وَ لَا	حَبَّةٌ
نہیں گرتا	کوئی پتہ	مگر	وہ جانتا ہے اسے	اور نہ	کوئی دانہ (ہے)

کوئی پتہ نہیں گرتا اور نہ ہی زمین کی تاریکیوں میں

فِي ظُلُمَاتٍ أَلَسْرُضٍ وَلَا رَاطٍ وَلَا يَابِسٍ إِلَّا

فِي ظُلُمَاتٍ	أَلَسْرُضٍ	وَ لَا	رَاطٍ	وَ لَا	يَابِسٍ	إِلَّا
زمین کی تاریکیوں میں	اور	نہیں	کوئی تر چیز	اور نہ	کوئی خشک چیز	مگر

کوئی دانہ ہے مگر وہ ان سب کو جانتا ہے۔ اور کوئی تر چیز نہیں اور نہ ہی خشک چیز مگر

فِي كِتَابٍ مُبِينٍ ۝۵۹ وَهُوَ الَّذِي يَتَوَفَّاكُم

فِي كِتَابٍ مُبِينٍ ۝۵۹	وَ	هُوَ	الَّذِي	يَتَوَفَّاكُم
(اس کا ذکر) ایک روشن کتاب میں (ہے)	اور	وہی (ہے)	جو	قبض کر لیتا ہے تمہیں (تمہاری روحوں کو)

وہ ایک روشن کتاب میں ہے ○ اور وہی ہے جو رات کو تمہاری روحوں

بِالْبَيِّنَاتِ وَيَعْلَمُ مَا جَرَحْتُم بِالنَّهَارِ ثُمَّ يَبْعَثُكُمْ

بِالْبَيِّنَاتِ	وَ	يَعْلَمُ	مَا جَرَحْتُم	بِالنَّهَارِ	ثُمَّ	يَبْعَثُكُمْ (۱)
رات میں	اور	جانتا ہے	جو	تم کھاتے ہو	دن میں	پھر وہ اٹھاتا ہے تمہیں

قبض کر لیتا ہے اور جو کچھ تم دن میں کھاتے ہو اسے جانتا ہے پھر تمہیں دن کے وقت

فِيهِ لِيُقْضَىٰ أَجَلٌ مُّسَمًّى ثُمَّ إِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ ثُمَّ

فِيهِ	لِيُقْضَىٰ	أَجَلٌ مُّسَمًّى	ثُمَّ	إِلَيْهِ	مَرْجِعُكُمْ	ثُمَّ
اس (دن) میں	تاکہ پوری ہو جائے	مقررہ مدت	پھر	اس کی طرف	تمہارا لوٹنا	پھر

اٹھاتا ہے تاکہ مقررہ مدت پوری ہو جائے پھر اسی کی طرف تمہارا لوٹنا ہے پھر

۱..... یہاں آیت میں پہلے نیند مسلط کرنے اور اس کے بعد بیدار کرنے کا بیان ہوا، اس میں قیامت قائم ہونے اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے پر واضح دلیل ہے کہ جو رب عَزَّوَجَلَّ اس چیز پر قادر ہے کہ روزمرہ سونے کے وقت ایک طرح کی موت تم پر وارد کرتا ہے جس سے تمہارے حواس اور ان کے ظاہری افعال جیسے دیکھنا، سنا، بولنا، چلنا پھرنا اور کھڑنا وغیرہ سب معطل ہو جاتے ہیں اور اس کے بعد پھر بیداری کے وقت وہی رب عَزَّوَجَلَّ تمام اعضاء کو ان کے تصرفات عطا فرمادیتا ہے تو وہ رب عَزَّوَجَلَّ مخلوق کو ان کی حقیقی موت کے بعد زندگانی کے تصرفات عطا کرنے پر بھی قادر ہے۔

اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کا بیان



يُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۖ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ

يُنَبِّئُكُمْ	بِمَا	كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۖ	وَ	هُوَ	الْقَاهِرُ	فَوْقَ عِبَادِهِ
وہ خبر دے گا تمہیں	(اس) کی جو	تم عمل کرتے تھے	اور	وہ	غالب (ہے)	اپنے بندوں پر

وہ بتا دے گا جو کچھ تم کرتے تھے ۝ اور وہی اپنے بندوں پر غالب ہے

وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً ۖ حَتَّىٰ إِذَا جَاءَ أَحَدَكُمْ

وَيُرْسِلُ	عَلَيْكُمْ	حَفَظَةً ۖ	حَتَّىٰ	إِذَا	جَاءَ	أَحَدَكُمْ
اور بھیجتا ہے	تمہارے اوپر	نگہبان	یہاں تک کہ	جب	آئے	تم میں سے کسی ایک (کو)

اور وہ تم پر نگہبان بھیجتا ہے یہاں تک کہ جب تم میں کسی کو

الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُونَ ۖ

الْمَوْتُ	تَوَفَّتْهُ	رُسُلُنَا ۖ	وَ	هُمْ	لَا يُفَرِّطُونَ ۖ
موت	(تو) قبض کرتے ہیں اس (کی روح) کو	ہمارے فرشتے	اور	وہ	کو تاہی نہیں کرتے

موت آتی ہے تو ہمارے فرشتے اس کی روح قبض کرتے ہیں اور وہ کوئی کوتاہی نہیں کرتے ۝

ثُمَّ رُدُّوْا إِلَى اللَّهِ مَوْلَاهُمُ الْحَقِّ ۖ أَلَا لَهُ الْحُكْمُ

ثُمَّ	رُدُّوْا	إِلَى اللَّهِ	مَوْلَاهُمُ الْحَقِّ	أَلَا	لَهُ الْحُكْمُ
پھر	انہیں لوٹایا جائے گا	اللہ کی طرف	(جو) ان کا حقیقی مالک (ہے)	سن لو	اسی کا حکم (ہے)

پھر انہیں اللہ کی طرف لوٹایا جائے گا جو ان کا مالک حقیقی ہے۔ سن لو، اسی کا حکم ہے

وَهُوَ أَسْرَعُ الْحُسْبَيْنِ ۖ قُلْ مَنْ يُنَجِّيْكُمْ

وَهُوَ	أَسْرَعُ الْحُسْبَيْنِ ۖ	قُلْ	مَنْ	يُنَجِّيْكُمْ
اور وہ	سب سے جلد حساب کرنے والا (ہے)	تم کہو	کون	نجات دیتا ہے تمہیں

اور وہ سب سے جلد حساب کرنے والا ہے ۝ تم فرماؤ، وہ کون ہے جو تمہیں

۱..... ان سے مراد وہ فرشتے ہیں جو بنی آدم کی نیکیاں اور گناہ لکھتے ہیں، انہیں کراما کا تین کہتے ہیں۔ ہر عمل لکھا جاتا ہے اور روزِ قیامت وہ نامہ اعمال تمام مخلوق کے سامنے پڑھا جائے گا تو اس وقت گناہ بہت رسوائی کا سبب ہوں گے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اس رسوائی سے بچا دے، آمین۔

۲..... ان فرشتوں سے مراد یا تو تھا حضرت ملک الموت عَلَيْهِ السَّلَامُ الشَّكُورُ ہیں، اس صورت میں جمع کا لفظ ”وَمُل“، تعظیم کے لئے ہے یا ان سے حضرت ملک الموت عَلَيْهِ السَّلَامُ اور وہ فرشتے مراد ہیں جو ان کے مددگار ہیں۔



مَنْ ظَلَمَ الْبَرَّ وَالْبَحْرَ تَدْعُوهُ تَضْرَعًا وَخُفِيَةً ۝				
مَنْ ظَلَمَ الْبَرَّ وَالْبَحْرَ	تَدْعُوهُ (۱)	تَضْرَعًا	وَ	خُفِيَةً
خشکی اور سمندر کی تاریکیوں (ہولناکیوں) سے	تم پکارتے ہو اسے	گڑ گڑاتے ہوئے	اور	پوشیدہ (طور پر)
خشکی اور سمندر کی ہولناکیوں سے نجات دیتا ہے؟ تم اسے گڑ گڑا کر اور پوشیدہ طور پر پکارتے ہو				
لَيْتَ أَنْجَيْنَا مِنْ هَذِهِ لَنَكُونَنَّ				
لَيْتَ	أَنْجَيْنَا	مِنْ هَذِهِ	لَنَكُونَنَّ	
(اور کہتے ہو) ضرور اگر	اس نے نجات دیدی ہمیں	اس سے	(تو) ضرور ہم ہو جائیں گے	
(اور تم کہتے ہو کہ) اگر وہ ہمیں اس سے نجات دیدے تو ہم ضرور شکر گزاروں میں سے				
مِنَ الشَّاكِرِينَ ۝ قُلِ اللَّهُ يَبْخِجُكُمْ مِنْهَا ۝				
مِنَ الشَّاكِرِينَ ۝	قُلِ	اللَّهُ	يَبْخِجُكُمْ	مِنْهَا
شکر کرنے والوں سے	تم کہو	اللہ	تمہیں نجات دیتا ہے	ان (ہولناکیوں) سے
ہو جائیں گے ○ تم فرماؤ، اللہ تمہیں ان ہولناکیوں سے اور				
مِنْ كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ أَنْتُمْ مُشْرِكُونَ ۝ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَىٰ أَنْ				
مِنْ كُلِّ كَرْبٍ	ثُمَّ	أَنْتُمْ	مُشْرِكُونَ ۝	قُلْ
ہر بے چینی سے	پھر	تم	شریک ٹھہراتے ہو	تم کہو
ہر بے چینی سے نجات دیتا ہے پھر بھی تم شرک کرتے ہو ○ تم فرماؤ وہی اس پر قادر ہے کہ				
يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْضِكُمْ أَوْ				
يَبْعَثَ	عَلَيْكُمْ	عَذَابًا	مِّنْ فَوْقِكُمْ	أَوْ
بھیج دے	تم پر	عذاب	تمہارے اوپر سے	یا
تم پر تمہارے اوپر سے یا تمہارے قدموں کے نیچے سے عذاب بھیجے یا				

۱..... ان آیات میں کفار کو ان کے شرک پر تنبیہ کی گئی ہے کیونکہ خشکی اور تری کے سفروں میں جب وہ مبتلائے آفت ہو کر پریشان ہوتے ہیں اور انہیں ایسی شدتوں اور ہولناکیوں سے واسطہ پڑتا ہے جن سے دل کا پ جاتے ہیں اور خطرات قلوب کو مضطرب اور بے چین کر دیتے ہیں اس وقت بہت پرست بھی بتوں کو بھول جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہی سے دعا کرتا ہے اور اسی کی جناب میں تضرع و زاری کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اس مصیبت سے اگر تو نے نجات دی تو میں شکر گزار ہوں گا اور تیرا حق نعت بجاؤں گا لیکن ہوتا یہ ہے کہ نجات ملنے کے بعد شکر گزاری کی بجائے وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے شریک ٹھہرا کر بڑی ناشکری کرتے ہیں۔

عذاب الہی کی متعدد صورتیں



## يَلِيْسَكُمْ شَيْعًا وَيَذِيْقُ بَعْضَكُمْ

يَلِيْسَكُمْ <sup>(۱)</sup>	شَيْعًا	وَّ	يُذِيْقُ	بَعْضَكُمْ
آپس میں لڑا دے تمہیں	مختلف گروہوں (کی صورت میں)	اور	مزہ چکھا دے	تمہارے بعض (کو)
مختلف گروہ بنا کر آپس میں لڑا دے اور تمہارے ایک کو				

## بِأَسْ بَعْضٍ ۖ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰلِيَّتِ لَعَلَّهْمْ

بِأَسْ بَعْضٍ	اُنْظُرْ	كَيْفَ	نُصَرِّفُ	الْاٰلِيَّتِ	لَعَلَّهْمْ
بعض کی سختی، لڑائی (کا)	تم دیکھو	کیسے	ہم بار بار بیان کرتے ہیں	آیتیں	تاکہ وہ
دوسرے کی لڑائی کا مزہ چکھا دے۔ دیکھو ہم کس طرح بار بار آیتیں بیان کرتے ہیں تاکہ					

## يَفْقَهُوْنَ ۖ ۝۶۵ وَكَذَّبَ بِهٖ قَوْمُكَ وَهُوَ

يَفْقَهُوْنَ ۖ ۝۶۵	وَ	كَذَّبَ	بِهٖ	قَوْمُكَ	وَ	هُوَ
سمجھ جائیں	اور	جھٹلایا	اس (قرآن یا نزول عذاب) کو	تمہاری قوم (نے)	اور (حالانکہ)	وہ
وہ لوگ سمجھ جائیں ○ اور تمہاری قوم نے اس کو جھٹلایا حالانکہ یہی						

## الْحَقُّ ۖ قُلْ لَّسْتُ عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ۖ ۝۶۶ لِكُلِّ نَبِيٍّ

الْحَقُّ	قُلْ	لَّسْتُ	عَلَيْكُمْ	بِوَكِيْلٍ ۖ ۝۶۶	لِكُلِّ نَبِيٍّ
حق (ہے)	تم کہو	میں نہیں ہوں	تمہارے اوپر	نگہبان	ہر خبر کے لئے
حق ہے۔ تم فرماؤ، میں تم پر نگہبان نہیں ہوں ○ ہر خبر کے لئے					

## مُسْتَقَرٍّ ۚ وَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۖ ۝۶۷ وَإِذَا رَأَيْتَ الَّذِيْنَ

مُسْتَقَرٍّ ۚ	وَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۖ ۝۶۷	وَ	إِذَا	رَأَيْتَ	الَّذِيْنَ
ایک مقررہ وقت (ہے)	اور	عنقریب تم جان جاؤ گے	اور	جب	تم دیکھو
ایک وقت مقرر ہے اور عنقریب تم جان جاؤ گے ○ اور اے سننے والے! جب تو انہیں دیکھے جو					

۱..... اللہ تعالیٰ کی سنت جاری ہے کہ وہ اپنی نافرمانی کرنے کی سزائیں لوگوں کو آپس میں لڑا کر انہیں اپنے عذاب کا مزہ چکھاتا ہے جیسے ہمارے زمانے میں اس کی مثالیں پائی جا رہی ہیں۔

۲..... اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کافروں اور گناہگاروں کے لئے عذاب کی جو خبریں دی ہیں ان کا اپنے وقت پر واقع ہونا یقینی ہے، یہ اعلان سننے کے بعد بھی کفر پر اڑے رہنا اور گناہوں میں مشغول رہنا درجہ کی حماقت ہے۔



يَخُوضُونَ فِي الْاِيتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتَّى يَخُوضُوا

يَخُوضُونَ	فِي الْاِيتِنَا	فَاَعْرِضْ <sup>(۱)</sup>	عَنْهُمْ	حَتَّى	يَخُوضُوا
بیہودہ گفتگو کرتے ہیں	ہماری آیتوں میں	تو منہ پھیر لو	ان سے	یہاں تک کہ	وہ مشغول ہو جائیں

ہماری آیتوں میں بیہودہ گفتگو کرتے ہیں تو ان سے منہ پھیر لے جب تک وہ کسی اور بات میں

فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ ۖ وَاَمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطَانُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرِى

فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ	وَ	اَمَّا	يُنْسِيَنَّكَ	الشَّيْطَانُ	فَلَا تَقْعُدْ	بَعْدَ الذِّكْرِى
اس کے علاوہ کسی بات میں	اور	اگر	بھلا دے تجھے	شیطان	تو تو نہ بیٹھ	یاد آنے کے بعد

مشغول نہ ہو جائیں اور اگر شیطان تمہیں بھلا دے تو یاد آنے کے بعد

مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝ وَمَا عَلَى الَّذِينَ يَتَّقُونَ مِنْ حِسَابِهِمْ

مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝	وَ	مَا	عَلَى الَّذِينَ	يَتَّقُونَ	مِنْ حِسَابِهِمْ
ظلم کرنے والی قوم کے ساتھ	اور	نہیں	ان لوگوں پر جو	ڈرتے ہیں	ان (گمراہوں) کے حساب سے

ظالموں کے پاس نہ بیٹھ ۝ اور پرہیزگاروں پر گمراہوں کے حساب سے

مِنْ شَيْءٍ ۚ وَلَٰكِنْ ذِكْرَىٰ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ۝ وَذَرِ

مِنْ شَيْءٍ ۚ	وَ	لَٰكِنْ	ذِكْرَىٰ	لَعَلَّهُمْ	يَتَّقُونَ ۝	وَ	ذَرِ
کوئی چیز	اور	لیکن	نصیحت کرنا	تاکہ وہ	بچیں	اور	چھوڑ دو

کچھ نہیں لیکن نصیحت کرنا ہے تاکہ وہ بچیں ۝ اور ان لوگوں کو چھوڑ دو

الَّذِينَ اتَّخَذُوا اَدِيْنَهُمْ لَعِبًا وَّلَهْوًَا

الَّذِينَ	اتَّخَذُوا	اَدِيْنَهُمْ	لَعِبًا	وَّلَهْوًَا
ان لوگوں کو جنہوں نے	بنالیا	اپنا دین	کھیل	اور تماشا

جنہوں نے اپنا دین ہنسی مذاق اور کھیل بنالیا اور

۱..... اس آیت مبارکہ میں کافروں، بے دینوں کی صحبت میں بیٹھنے سے منع کیا گیا اور فرمایا کہ ان کے پاس نہ بیٹھو اور اگر بھول کر بیٹھ جاؤ تو یاد آنے پر اٹھ جاؤ۔ اس سے معلوم ہوا کہ کفار اور بے دینوں کے مذہبی جلسوں میں جانا، شرکت کرنا جائز نہیں، البتہ وہ علماء جو ان بد مذہبوں کا رد کرنے کیلئے جاتے ہیں وہ اس حکم میں داخل نہیں۔



## عَرَّتَهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَذَكَّرٰهُمْ بِهٖ اَنْ

عَرَّتَهُمُ (۱)	الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا	وَ	ذَكَّرٰهُمْ	بِهٖ	اَنْ
دھوکے میں ڈال دیا انہیں	دنیا کی زندگی (نے)	اور	نصیحت کرو	اس (قرآن) کے ذریعے	تاکہ
جنہیں دنیا کی زندگی نے دھوکے میں ڈال دیا اور قرآن کے ذریعے نصیحت کرو تاکہ					

## تُبَسِّلَ نَفْسٌ بِمَا كَسَبَتْ ۖ لَيْسَ

تُبَسِّلَ	نَفْسٌ	بِمَا	كَسَبَتْ	لَيْسَ
ہلاکت کے سپرد (نہ) کر دی جائے	کوئی جان	(اس کے) سبب جو	اس نے کمایا	نہیں ہوگا
کوئی جان اپنے اعمال کی وجہ سے ہلاکت کے سپرد نہ کر دی جائے، اللہ کے سوا				

## لَهَا مِنْ دُونِ اللّٰهِ وَلِيٌّ وَلَا شَفِيعٌ ۚ وَاِنْ

لَهَا	مِنْ دُونِ اللّٰهِ	وَلِيٌّ	وَلَا	شَفِيعٌ	وَاِنْ
اس کا	اللہ کے سوا	کوئی مددگار	اور	نہ	کوئی سفارشی
نہ اس کا کوئی مددگار ہوگا اور نہ ہی سفارشی اور اگر					

## تَعْدِلُ كُلُّ عَدْلٍ لَّا يُؤْخَذُ بِهَا ۚ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ

تَعْدِلُ	كُلُّ عَدْلٍ	لَّا يُؤْخَذُ	بِهَا	اُولٰٓئِكَ	الَّذِيْنَ
وہ بدلے میں دیدے	ہر معاوضہ	(تو) نہیں لیا جائے گا	اس سے	یہ	وہ لوگ ہیں جو
وہ اپنے بدلے میں سارے معاوضے دیدے تو اس سے نہ لیے جائیں گے۔ یہی وہ لوگ ہیں					

## اُبْسِلُوْا بِمَا كَسَبُوْا ۚ لَهُمْ شَرَابٌ

اُبْسِلُوْا	بِمَا	كَسَبُوْا	لَهُمْ	شَرَابٌ
انہیں ہلاکت کے سپرد کر دیا گیا	(اس کے) سبب جو	انہوں نے کمایا	ان کے لئے	مشروب
جنہیں ان کے اعمال کی وجہ سے ہلاکت کے سپرد کر دیا گیا۔ ان کے لئے ان کے کفر کے سبب				

۱..... دنیاوی زندگی کا دھوکا یہ ہے کہ دل پر دنیا کی محبت غالب آجائے اور دنیاوی زندگی پر مطمئن ہو کر بندہ اپنی آخرت سے غافل ہو جائے۔ کفار اس دھوکے میں بری طرح بہتا ہیں اور فی زمانہ کئی ایک مسلمان بھی اسی کا شکار نظر آ رہے ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت اور اپنی آخرت بہتر بنانے کی طرف بھرپور توجہ اور کوشش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔



مَنْ حَيِّمٌ وَعَذَابٌ أَلِيمٌ بِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ ۝ قُلْ				
مَنْ حَيِّمٌ	و	عَذَابٌ أَلِيمٌ	بِمَا	كَانُوا يَكْفُرُونَ ۝ قُلْ
کھولتے ہوئے پانی کا	اور	دردناک عذاب	(اس کے) سبب جو	وہ کفر کرتے تھے تم کہو
کھولتے ہوئے پانی کا مشروب اور دردناک عذاب ہے ۝ تم فرماؤ				
أَنْدَعُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنْفَعُنَاو				
أَنْدَعُوا	مِنْ دُونِ اللَّهِ	مَا	لَا يَنْفَعُنَا	و
کیا ہم عبادت کریں	اللہ کے سوا	(اس کی) جو	ہمیں نفع نہیں دے سکتا	اور
کیا ہم اللہ کے سوا اس کی عبادت کریں جو نہ ہمیں نفع دے سکتا ہے اور				
لَا يَضُرُّنَا وَنُرَدُّ عَلَىٰ أَعْقَابِنَا بَعْدَ				
لَا يَضُرُّنَا	و	نُرَدُّ (۱)	عَلَىٰ أَعْقَابِنَا	بَعْدَ
ہمیں نقصان نہیں پہنچا سکتا	اور	ہم پھیر دیئے جائیں	اپنی ایڑیوں پر (اٹے پاؤں)	(اس کے) بعد
نہ ہمیں نقصان پہنچا سکتا ہے؟ اور کیا اس کے بعد ہم اٹے پاؤں پھر جائیں				
إِذْ هَدَيْنَا اللَّهَ كَالَّذِي اسْتَهْوَتْهُ الشَّيَاطِينُ				
إِذْ	هَدَيْنَا	اللَّهُ	كَالَّذِي	اسْتَهْوَتْهُ الشَّيَاطِينُ
جب	ہمیں ہدایت دی	اللہ (نے)	(اس کی طرح جسے)	شیطانوں (نے)
جب کہ ہمیں اللہ نے ہدایت دی ہے اس شخص کی طرح (اٹے پاؤں پھر جائیں) جسے شیطانوں نے				
فِي الْأَرْضِ حَيْرَانَ لَهُ أَصْحَابٌ يَدْعُونَهُ إِلَى الْهُدَىٰ ائْتِنَا				
فِي الْأَرْضِ	حَيْرَانَ	لَهُ	أَصْحَابٌ	يَدْعُونَهُ إِلَى الْهُدَىٰ ائْتِنَا
زمین میں	(وہ حیران ہے)	اس کے	کچھ ساتھی	راستے کی طرف ہمارے پاس آؤ
زمین میں راستہ بھلا دیا ہو وہ حیران ہے، اس کے ساتھی اسے راستے کی طرف بلارہے ہیں کہ ادھر آؤ۔				

۱..... اس آیت میں حق اور باطل کی دعوت دینے والوں کی ایک مثال بیان فرمائی گئی جس کا خلاصہ یہ ہے کہ دوران سفر ایک شخص کو شیطانوں نے منزل مقصود تک پہنچانے والے راستے سے ہکا کر راہ ہلاکت پر چلا دیا، اس کے ساتھی اسے راہ راست کی طرف بلانے لگے اور وہ حیران کھڑا سوچ رہا ہے کہ کدھر جائے۔ اب اگر وہ شیطانوں کے بتائے ہوئے راستے پر چل پڑا تو ہلاک ہو جائے گا اور اگر اس نے ساتھیوں کا کہا مانا تو سلامت رہے گا اور منزل پر بھی پہنچ جائے گا۔ یہی حال اس شخص کا ہے جو اسلام کے طریقے سے بہک کر شیطان کے راستے پر چل پڑا ہے اور مسلمان اسے راہ راست کی طرف بلارہے ہیں، اب اگر یہ مسلمانوں =



قُلْ إِنْ هَدَىٰ اللَّهُ هُوَ الْهُدَىٰ ۖ وَأَمْرًا لِّلسُّلَمِ

قُلْ	إِنْ	هُدَىٰ	اللَّهُ	هُوَ	الْهُدَىٰ	وَ	أَمْرًا	لِّلسُّلَمِ
تم کہو	بیشک	اللہ کی ہدایت	وہ	ہدایت (ہے)	اور	ہمیں حکم دیا گیا ہے	کہ ہم گردن جھکا دیں	

تم فرماؤ کہ اللہ کی ہدایت ہی ہدایت ہے اور ہمیں حکم ہے کہ ہم اس کے لیے گردن رکھ دیں

لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٤١﴾ وَأَنْ أَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا

لِرَبِّ	الْعَالَمِينَ	﴿٤١﴾	وَأَنْ	أَقِيمُوا	الصَّلَاةَ	وَ	آتُوا
تمام جہانوں کو پالنے والے کے لئے	اور	یہ کہ	تم قائم کرو	نماز	اور	ڈرو اس سے	

جو سارے جہانوں کو پالنے والا ہے اور یہ کہ نماز قائم رکھو اور اس سے ڈرو

وَهُوَ الَّذِي إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ﴿٤٢﴾ وَهُوَ الَّذِي

وَهُوَ	الَّذِي	إِلَيْهِ	تُحْشَرُونَ	﴿٤٢﴾	وَهُوَ	الَّذِي
اور وہی (ہے)	جس کی طرف	تمہیں اٹھایا جائے گا	اور	وہی (ہے)	جس نے	

اور وہی ہے جس کی طرف تمہیں اٹھایا جائے گا اور وہی ہے

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۖ وَيَوْمَ يَقُولُ

خَلَقَ	السَّمٰوٰتِ	وَالْاَرْضَ	بِالْحَقِّ	﴿٤٣﴾	وَيَوْمَ	يَقُولُ
پیدا کئے	آسمان	اور	زمین	حق کے ساتھ	اور	وہ فرمائے گا

جس نے حق کے ساتھ آسمان و زمین بنائے اور جس دن فنا کی ہوئی ہر چیز کو وہ فرمائے گا:

كُنْ فَيَكُونُ ۚ قَوْلُهُ الْحَقُّ ۖ وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ

كُنْ	فَيَكُونُ	قَوْلُهُ	الْحَقُّ	﴿٤٤﴾	وَلَهُ	الْمُلْكُ	يَوْمَ
ہو جا	تو وہ ہو جائے گی	اس کی بات	حق، سچی (ہے)	اور	اس کی	سلطنت (ہے)	(جس دن)

”ہو جا“ تو وہ فوراً ہو جائے گی۔ اس کی بات سچی ہے جس دن صور میں پھونکا جائے گا

== کی بات مان لے گا تو نجات پائے گا ورنہ ہلاک ہو جائے گا۔

۱..... نماز قائم کرنے سے مراد یہ ہے کہ نماز کے ظاہری اور باطنی حقوق ادا کرتے ہوئے نماز پڑھی جائے۔ نماز کے ظاہری حقوق یہ ہیں کہ ہمیشہ، ٹھیک وقت پر پابندی کے ساتھ نماز پڑھی جائے اور نماز کے فرائض، سنن اور مستحبات کا خیال رکھا جائے اور تمام مفادات و کمزوریات سے بچا جائے جبکہ باطنی حقوق یہ ہیں کہ آدمی دل کو بغیر اللہ کے خیال سے فارغ کر کے ظاہر و باطن کے ساتھ بارگاہ حق میں متوجہ ہو اور بارگاہ الہی میں عرض و نیاز اور مناجات میں مجتہد ہو جائے۔



يُنْفَخُ فِي الصُّورِ ۖ عَلِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۖ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ ﴿٤٦﴾

يُنْفَخُ	فِي الصُّورِ	عَلِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ	وَ	هُوَ	الْحَكِيمُ	الْخَبِيرُ ﴿٤٦﴾
پھونکا جائے گا	صور میں	ہر چھپے اور ظاہر کو جاننے والا	اور	وہ	حکمت والا	خبردار

اس دن اسی کی سلطنت ہے (وہ) ہر چھپے اور ظاہر کو جاننے والا ہے اور وہی حکمت والا، خبردار ہے ○

وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ لِأَبِيهِ إِذْ رَأَىٰ أَن تَتَّخِذُ أَصْنَامًا لِلَّهِ ۖ

وَ	إِذْ	قَالَ	إِبْرَاهِيمُ	لِأَبِيهِ إِذْ رَأَىٰ	أَن تَتَّخِذُ	أَصْنَامًا لِلَّهِ
اور	جب	کہا	ابراہیم (نے)	اپنے (عرفی) باپ آزر سے	کیا تو بناتا ہے	بتوں (کو) معبود

اور یاد کرو جب ابراہیم نے اپنے باپ آزر سے فرمایا، کیا تم بتوں کو (اپنا) معبود بناتے ہو۔

إِنِّي أَرَىٰ أَرْسَكَ وَقَوْمَكَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿٤٧﴾ وَكَذَلِكَ

إِنِّي	أَرَىٰ	وَ	قَوْمَكَ	فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿٤٧﴾	وَ	كَذَلِكَ
بیشک میں	دیکھ رہا ہوں تجھے	اور	تیری قوم (کو)	کھلی گمراہی میں	اور	اسی طرح

بیشک میں تمہیں اور تمہاری قوم کو کھلی گمراہی میں دیکھ رہا ہوں ○ اور اسی طرح

نُرِئِ إِبْرَاهِيمَ مَلَكُوتَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلِيَكُونَ

نُرِئِ	إِبْرَاهِيمَ	مَلَكُوتَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ	وَ	لِيَكُونَ
ہم دکھاتے ہیں	ابراہیم (کو)	آسمانوں اور زمین کی بادشاہی	اور	تاکہ وہ ہو جائے

ہم ابراہیم کو آسمانوں اور زمین کی عظیم سلطنت دکھاتے ہیں اور اس لیے کہ

مِنَ الْمُؤَقِنِينَ ﴿٤٨﴾ فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ اللَّيْلُ

مِنَ الْمُؤَقِنِينَ ﴿٤٨﴾	فَلَمَّا	جَنَّ	عَلَيْهِ	الْلَّيْلُ
(آنکھوں سے دیکھ کر) یقین کرنے والوں سے	پھر جب	اندھیرا کر دیا	اس پر	رات (نے)

وہ عین یقین والوں میں سے ہو جائے ○ پھر جب ان پر رات کا اندھیرا اچھایا

۱..... یہاں آیت میں آزر کیلئے ”ابن“ کا لفظ ذکر کیا گیا ہے۔ اس کا لغوی معنی ہے ”باپ“ لیکن عرف میں ”چچا“ کیلئے بھی کثرت استعمال ہوتا ہے اور یہاں اس سے مراد چچا ہے، جیسا کہ القاموس المحيط ج ۱، ص 491 پر مذکور ہے کہ آزر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے چچا کا نام ہے۔ اور امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ”مسائل الحنفیہ“ میں بھی ایسا ہی لکھا ہے۔ نیز چچا کو باپ کہنا تمام ممالک میں معمول ہے بالخصوص عرب میں اور قرآن و حدیث میں بھی چچا کو باپ کہنے کی مثالیں موجود ہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا آزر سے مکالمہ

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ہم سفران کا بیان

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے توجہ پر والوں



رَأَوْ كُبَّاءَ ۚ قَالَ هَذَا رَأْيِي ۚ فَلَمَّا أَفَلَ قَالَ

رَأَوْ (۱)	كُبَّاءَ	قَالَ	هَذَا رَأْيِي	فَلَمَّا	أَفَلَ	قَالَ
(تو) اس نے دیکھا	ایک ستارہ	فرمایا	(کیا) یہ میرا رب (ہے؟)	پھر جب	وہ ڈوب گیا	فرمایا

تو ایک تارا دیکھا، فرمایا: کیا اسے میرا رب ٹھہراتے ہو؟ پھر جب وہ ڈوب گیا تو فرمایا:

لَا أُحِبُّ الْإِفْلِينَ ۚ ۝ فَلَمَّا رَأَى الْقَمَرَ بَازِعًا قَالَ

لَا أُحِبُّ	الْإِفْلِينَ ۝	فَلَمَّا	رَأَى الْقَمَرَ	بَازِعًا	قَالَ
میں پسند نہیں کرتا	ڈوبنے والوں (کو)	پھر جب	اس نے دیکھا چاند	چمکتا	فرمایا

میں ڈوبنے والوں کو پسند نہیں کرتا ○ پھر جب چاند چمکتا دیکھا تو فرمایا:

هَذَا رَأْيِي ۚ فَلَمَّا أَفَلَ لَبِثَ لَمْ يَهْدِنِي رَأْيِي

هَذَا رَأْيِي	فَلَمَّا	أَفَلَ	قَالَ	لَبِثَ لَمْ يَهْدِنِي	رَأْيِي
(کیا) یہ میرا رب (ہے؟)	پھر جب	وہ ڈوب گیا	کہا	ضرور اگر مجھے ہدایت نہ دیتا	میرا رب

کیا اسے میرا رب کہتے ہو؟ پھر جب وہ ڈوب گیا تو فرمایا: اگر مجھے میرے رب نے ہدایت نہ دی ہوتی

لَا كُونَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّالِّينَ ۝ فَلَمَّا رَأَى الشَّمْسَ بَازِعَةً

لَا كُونَنَّ	مِنَ الْقَوْمِ الضَّالِّينَ ۝	فَلَمَّا	رَأَى الشَّمْسَ	بَازِعَةً
ضرور میں ہو جاتا	گمراہ ہونے والی قوم سے	پھر جب	اس نے دیکھا سورج	چمکتا

تو میں بھی گمراہ لوگوں میں سے ہوتا ○ پھر جب سورج کو چمکتا دیکھا تو

قَالَ هَذَا رَأْيِي ۚ هَذَا أَكْبَرُ ۚ فَلَمَّا أَفَلْتُ قَالَ

قَالَ	هَذَا رَأْيِي	هَذَا أَكْبَرُ ۚ	فَلَمَّا	أَفَلْتُ	قَالَ
فرمایا	(کیا) یہ میرا رب (ہے؟)	یہ (ان) سب سے بڑا (ہے)	پھر جب	وہ ڈوب گیا	فرمایا

فرمایا: کیا اسے میرا رب کہتے ہو؟ یہ تو ان سب سے بڑا ہے پھر جب وہ ڈوب گیا تو فرمایا:

۱..... حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانے میں لوگ بتوں، ستاروں، چاند اور سورج کی پوجا کرتے تھے، چنانچہ آپ علیہ السلام نے بہت عمدہ انداز میں ان چیزوں کے خدا ہونے کا رد کیا کہ جو چیزیں تغیر پذیر ہیں کہ ظاہر ہوتی اور ڈوب جاتی ہیں وہ خدا نہیں ہو سکتیں۔



يَقُومُ إِنِّي بَرِيءٌ مِّمَّا تُشْرِكُونَ ﴿٨﴾ إِنِّي

يَقُومُ	إِنِّي	بَرِيءٌ	مِّمَّا	تُشْرِكُونَ ﴿٨﴾	إِنِّي
اے میری قوم! میں ان چیزوں سے بیزار ہوں جنہیں تم (اللہ کا) شریک ٹھہراتے ہو	بیشک میں	بیزار (ہوں)	(ان) سے جو	تم شریک ٹھہراتے ہو	بیشک میں (نے)

اے میری قوم! میں ان چیزوں سے بیزار ہوں جنہیں تم (اللہ کا) شریک ٹھہراتے ہو ○ میں نے

وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ

وَجَّهْتُ	وَجْهِيَ	لِلَّذِي	فَطَرَ	السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ
متوجہ کر لیا	اپنا چہرہ	(اس ذات) کی طرف جس نے	آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا	

ہر باطل سے جدا ہو کر اپنا منہ اس کی طرف کیا جس نے آسمان اور زمین

حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿٩﴾ وَحَاجَّةٌ

حَنِيفًا (۱)	وَ	مَا أَنَا مِنَ	الْمُشْرِكِينَ ﴿٩﴾	وَ	حَاجَّةٌ
ہر باطل سے جدا (ہو کر)	اور	میں مشرکوں میں سے نہیں (ہوں)	اور	جھگڑا کرنے لگی اس سے	

بنائے اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں ○ اور ان کی قوم ان سے

قَوْمَهُ ۖ قَالَ اتَّحَا جُوتَنِي فِي اللَّهِ وَقَدْ

قَوْمَهُ	قَالَ	اتَّحَا جُوتَنِي	فِي اللَّهِ	وَ	قَدْ
اس کی قوم	فرمایا	کیا تم جھگڑتے ہو مجھ سے	اللہ کے بارے میں	اور (حالانکہ)	بیشک

جھگڑنے لگی (ابراہیم نے) فرمایا: کیا تم اللہ کے بارے میں مجھ سے جھگڑتے ہو حالانکہ

هَٰذِهِ ۖ وَلَا آخَافُ مِمَّا تُشْرِكُونَ

هَٰذِهِ	وَ	لَا آخَافُ (۲)	مِمَّا	تُشْرِكُونَ
اس نے ہدایت دے دی مجھے	اور	میں نہیں ڈرتا	(ان سے) جن کو	تم شریک ٹھہراتے ہو

وہ تو مجھے ہدایت عطا فرما چکا اور مجھے ان کا (کوئی) ڈر نہیں جنہیں تم شریک بتاتے ہو

۱..... اس آیت میں بیان ہوا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خود کو حنیف فرمایا۔ حنیف کے معنی ہیں ”تمام جھوٹے دینوں سے صاف اور ہر باطل سے جدا۔ اس سے معلوم ہوا کہ دین حق کا قیام و استحکام جب ہی ہو سکتا ہے جب کہ تمام باطل دینوں سے بیزاری اور دین حق پر پختگی ہو۔ دین کے معاملے میں پلپلے پن کا مظاہرہ کرنے، سب کو اپنی اپنی جگہ درست مانتے اور سب مذاہب میں اتفاق اور اتحاد پیدا کرنے کی کوششیں کرنے سے دین حق کا استحکام ممکن نہیں۔

۲..... اس سے معلوم ہوا کہ پیغمبر علیہ السلام کے دل میں مخلوق کی ایسی ہیبت نہیں آ سکتی جو انہیں فرائض کی ادائیگی سے روک دے۔



# بِهٖ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ رَبِّي شَيْئًا وَسِعَ رَبِّي

بِهٖ	اِلَّا	اَنْ	يَّشَاءَ	رَبِّي	شَيْئًا	وَسِعَ	رَبِّي
اس (اللہ) کا	البتہ	یہ کہ	چاہے	میرا رب	کوئی چیز	گھیرا ہوا ہے	میرے رب (نے)

البتہ یہ کہ میرا رب کوئی بات چاہے۔ میرے رب کا علم

## كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ۝ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ۝ وَكَيْفَ اَخَافُ

كُلَّ شَيْءٍ	عِلْمًا	اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ	وَ	كَيْفَ	اَخَافُ
ہر چیز (کو)	علم (سے)	تو کیا تم نصیحت نہیں مانتے	اور	کیسے	میں ڈروں

ہر چیز کو محیط ہے تو کیا تم نصیحت نہیں مانتے؟ اور میں تمہارے شریکوں سے

## مَا اَشْرَكْتُمْ وَلَا تَخَافُوْنَ اَنْتُمْ

مَا	اَشْرَكْتُمْ	وَ	لَا تَخَافُوْنَ	اَنْتُمْ
(ان سے) جنہیں	تم شریک ٹھہراتے ہو	اور	تم نہیں ڈرتے	(اس سے) کہ تم (نے)

کیوں ڈروں؟ اور تم اس بات سے نہیں ڈرتے کہ

## اَشْرَكْتُمْ بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ عَلَیْكُمْ سُلْطٰنًا

اَشْرَكْتُمْ	بِاللّٰهِ	مَا	لَمْ يُنَزِّلْ	بِهٖ	عَلَیْكُمْ	سُلْطٰنًا
شریک ٹھہرایا	اللہ کا	(اسے) جو	اللہ نے نہیں اتاری	اس کی	تمہارے اوپر	کوئی دلیل

تم نے اللہ کا شریک اس کو ٹھہرایا جس کی کوئی دلیل اللہ نے تم پر نہیں اتاری

## فَاَمِی الْفَرِیْقَیْنِ اَحَقُّ بِالْاٰمَنِ ۚ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ اَلَّذِیْنَ

فَاَمِی الْفَرِیْقَیْنِ	اَحَقُّ بِالْاٰمَنِ	اِنْ	كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ	اَلَّذِیْنَ
تو دو گروہوں میں کون	امان کا زیادہ حق دار (ہے)	اگر	تم جانتے ہو	وہ لوگ جو

تو دونوں گروہوں میں امان کا زیادہ حقدار کون ہے؟ اگر تم جانتے ہو وہ جو

۱..... حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مزید فرمایا کہ ”میں تمہارے شریکوں سے کیوں ڈروں جو بے جان، جمادات اور بالکل عاجز و بے بس ہیں اور مجھے ڈرانے کی بجائے تو تمہیں ڈرانا چاہتے کیونکہ تم نے ان بتوں کو اللہ عزوجل کا شریک ٹھہرایا جن کے شریک ہونے کی تمہارے پاس کوئی دلیل نہیں۔ اس بات کو سامنے رکھ کر غور کرو کہ امن کا مستحق کون ہے وہ مومن جس کے پاس اپنے عقیدے کی حقانیت کے دلائل ہیں یا وہ مشرک امن کا مستحق ہے جس کے پاس اس کے عقیدے کی کوئی معقول و قابل قبول دلیل نہیں ہے۔



اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلِيْسُوْا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ

اٰمَنُوْا	وَ	لَمْ يَلِيْسُوْا	اِيْمَانَهُمْ	بِظُلْمٍ	اُولٰٓئِكَ
ایمان لائے	اور	انہوں نے نہیں ملایا	اپنے ایمان (کو)	ظلم (شرک) کے ساتھ	یہ لوگ

ایمان لائے اور اپنے ایمان میں شرک کو نہ ملایا تو

لَهُمْ الْاٰمَنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۸۲﴾ وَتِلْكَ حُجَّتُنَا

لَهُمْ	الْاٰمَنُ	وَ	هُمْ	مُّهْتَدُوْنَ ﴿۸۲﴾	وَ	تِلْكَ	حُجَّتُنَا ﴿۱﴾
ان کے لئے	امان (ہے)	اور	وہ	ہدایت یافتہ ہیں	اور	یہ	ہماری مضبوط دلیل (ہے)

انہی کے لیے امان ہے اور یہی ہدایت یافتہ ہیں ○ اور یہ ہماری مضبوط دلیل ہے

اَتَيْنٰهَا اِبْرٰهِيْمَ عَلٰى قَوْمِهِ ۚ تَرْفَعُ دَرَجٰتٍ

اَتَيْنٰهَا	اِبْرٰهِيْمَ	عَلٰى قَوْمِهِ	تَرْفَعُ	دَرَجٰتٍ
ہم نے عطا کی یہ	ابراہیم (کو)	اس کی قوم پر (کے مقابلے میں)	ہم بلند کر دیتے ہیں	درجات

جو ہم نے ابراہیم کو اس کی قوم کے مقابلے میں عطا فرمائی۔ ہم جس کے چاہتے ہیں

مَنْ نَّشَآءُ ۚ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿۸۳﴾ وَهَبْنَا

مَنْ	نَّشَآءُ	اِنَّ	رَبَّكَ	حَكِيْمٌ	عَلِيْمٌ ﴿۸۳﴾	وَ	هَبْنَا
جس کے	ہم چاہتے ہیں	بیشک	تمہارا رب	حکمت والا	علم والا	اور	ہم نے عطا کئے

درجات بلند کر دیتے ہیں۔ بیشک تمہارا رب حکمت والا، علم والا ہے ○ اور ہم نے

لَكَ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ۚ كُلًّا هَدَيْنَا وَنُوحًا

لَكَ	اِسْحٰقَ	وَ	يَعْقُوْبَ	كُلًّا	هَدَيْنَا	وَ	نُوحًا
اس (ابراہیم) کو	اسحاق	اور	یعقوب	سب (کو)	ہم نے ہدایت دی	اور	نوح (کو)

انہیں اسحاق اور یعقوب عطا کیے۔ ان سب کو ہم نے ہدایت دی اور ان سے پہلے نوح کو

۱..... اس رکوع میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی شان اور دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کی عظمت کا بیان ہے اور اس سارے بیان کا مقصد سب انبیاء علیہم السلام کے آقا، امام الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تسکین و تعلیم اور تربیت ہے، جیسا کہ رکوع کے آخر میں ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء کرام علیہم السلام کا کثرت سے تذکرہ کرنا اور محفلوں، مجلسوں کو ان کے ذکر پاک سے آراستہ کرنا اللہ عزوجل کو نہایت محبوب ہے اور ایمان کی طاقت اور عقیدہ و توحید کو مضبوط کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عظمت و شان

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد اور ان کی شان کا بیان



هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِ دَاوُدَ وَسُلَيْمَنَ وَ

هَدَيْنَا	مِنْ قَبْلُ	و	مِنْ ذُرِّيَّتِهِ	دَاوُدَ	و	سُلَيْمَنَ	و
ہم نے ہدایت دی	(اس سے پہلے	اور	اس کی اولاد سے	داؤد	اور	سلیمان	اور

ہدایت دی اور اس کی اولاد میں سے داؤد اور سلیمان اور

أَيُّوبَ وَيُوسُفَ وَمُوسَى وَهَارُونَ ۖ وَكَذَلِكَ

أَيُّوبَ	و	يُوسُفَ	و	مُوسَى	و	هَارُونَ	و	كَذَلِكَ
ایوب	اور	یوسف	اور	موسیٰ	اور	ہارون (کو ہدایت دی)	اور	ایسا ہی

ایوب اور یوسف اور موسیٰ اور ہارون کو (ہدایت عطا فرمائی) اور ایسا ہی

نَجْرِي الْمُحْسِنِينَ ۝ (۸۳) وَزَكَرِيَّا وَيَحْيَىٰ وَعِيسَىٰ وَ

نَجْرِي	الْمُحْسِنِينَ	(۸۳)	و	زَكَرِيَّا	و	يَحْيَىٰ	و	عِيسَىٰ	و
ہم بدلہ دیتے ہیں	نیک لوگوں (کو)	اور	زکریا	اور	یحییٰ	اور	عیسیٰ	اور	

ہم نیک لوگوں کو بدلہ دیتے ہیں ○ اور زکریا اور یحییٰ اور عیسیٰ اور

إِلْيَاسَ ۖ كُلٌّ مِّنَ الصَّالِحِينَ ۝ (۸۵) وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَ

إِلْيَاسَ	كُلٌّ	مِّنَ الصَّالِحِينَ	(۸۵)	و	إِسْمَاعِيلَ	و	إِسْحَاقَ	و
الیاس (کو ہدایت دی)	سب	صالحین میں سے (ہیں)	اور	اسماعیل	اور	یسع	اور	

الیاس کو (ہدایت یافتہ بنایا) یہ سب ہمارے خاص بندوں میں سے ہیں ○ اور اسماعیل اور یسع اور

يُونُسَ وَلُوطًا ۖ وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعَالَمِينَ ۝ (۸۶)

يُونُسَ	و	لُوطًا	و	كُلًّا	فَضَّلْنَا	عَلَى الْعَالَمِينَ	(۸۶)
یونس	اور	لوط (کو ہدایت دی)	اور	سب کو	ہم نے فضیلت دی	جہان والوں پر	

یونس اور لوط کو (ہدایت دی) اور ہم نے سب کو تمام جہان والوں پر فضیلت عطا فرمائی ○

۱..... حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے یہ مقام اور مرتبہ عطا فرمایا کہ آپ کے بعد جتنے بھی انبیاء کرام علیہم السلام مبعوث ہوئے سب آپ کی اولاد سے تھے۔

۲..... اس آیت میں اس بات کی دلیل ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام فرشتوں سے افضل ہیں کیونکہ عالم یعنی جہان میں اللہ عزوجل کے سوا تمام موجودات داخل ہیں تو فرشتے بھی اس میں داخل ہیں اور جب تمام جہان والوں پر فضیلت دی تو فرشتوں پر بھی فضیلت ثابت ہو گئی۔



وَمِنْ آبَائِهِمْ وَذُرِّيَّتِهِمْ وَإِخْوَانِهِمْ ٥				
وَمِنْ آبَائِهِمْ	وَذُرِّيَّتِهِمْ	وَإِخْوَانِهِمْ	وَمِنْ آبَائِهِمْ	وَذُرِّيَّتِهِمْ
اور ان کے باپ دادا سے	اور ان کی اولاد	اور ان کے بھائیوں (سے بعض کو ہدایت دی)	اور ان کے باپ دادا اور ان کی اولاد اور ان کے بھائیوں میں سے (بھی) بعض کو (ہدایت دی) اور	اور ان کے باپ دادا اور ان کی اولاد اور ان کے بھائیوں میں سے (بھی) بعض کو (ہدایت دی) اور
اجْتَبَيْنَاهُمْ وَهَدَيْنَاهُمْ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ﴿٨﴾ ذَلِكَ				
اجْتَبَيْنَاهُمْ	وَهَدَيْنَاهُمْ	إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ﴿٨﴾	ذَلِكَ ﴿١﴾	اجْتَبَيْنَاهُمْ
ہم نے چن لیا انہیں	اور ہدایت دی انہیں	سیدھے راستے کی طرف	یہ	ہم نے چن لیا انہیں
ہم نے انہیں چن لیا اور ہم نے انہیں سیدھے راستے کی طرف ہدایت دی ﴿١﴾ یہ				
هُدًى اللَّهُ يَهْدِي بِهَا مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ ٦				
هُدًى اللَّهُ	يَهْدِي	بِهَا	مَنْ	يَشَاءُ
اللہ کی ہدایت (ہے)	وہ ہدایت دیتا ہے	اس کی	جسے	چاہتا ہے
اللہ کی ہدایت ہے وہ اپنے بندوں میں جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور				
لَوْ أَشْرَكُوا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٨﴾				
لَوْ	أَشْرَكُوا	لَحَبِطَ	عَنْهُمْ	مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٨﴾
اگر	(بالفرض) وہ شرک کرتے	(تو) ضرور ضائع ہو جاتا	ان سے	جو وہ عمل کرتے تھے
اگر وہ (بھی بالفرض) شرک کرتے تو ضرور ان کے تمام اعمال ضائع ہو جاتے ﴿٨﴾				
أُولَٰئِكَ الَّذِينَ اتَّيْنَاهُمُ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ٧ فَإِنْ				
أُولَٰئِكَ	الَّذِينَ	اتَّيْنَاهُمُ	الْكِتَابَ	وَالْحُكْمَ
یہ	وہ لوگ ہیں جنہیں	ہم نے عطا کی انہیں	کتاب اور حکمت	اور نبوت
یہی وہ ہستیاں ہیں جنہیں ہم نے کتاب اور حکمت اور نبوت عطا کی تو اگر				

ہدایت اللہ تعالیٰ کی مشیت سے ہے، نیز شرک سے اجتناب کی ہدایت کا بیان

جنہوں کی شان

1..... یہاں اس سے مراد صراطِ مستقیم کی طرف ہدایت ہے یا اس چیز کی معرفت مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ واحد و یکتا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں۔



## يَكْفُرُ بِهَا هُوَ لَا فَعْدَ وَكَلْنَا بِهَا قَوْمًا

يَكْفُرُ	بِهَا	هُوَ لَا	فَعْدَ	وَكَلْنَا	بِهَا	قَوْمًا
انکار کرتے ہیں	اس کا	یہ (کافر) لوگ	تو بیشک	ہم نے مقرر کر رکھی ہے	اس پر	(ایسی) قوم

کفار ان چیزوں کا انکار کرتے ہیں تو ہم نے اس کے لئے ایسی قوم مقرر کر رکھی ہے

## لَيَسْئُرُوا بِهَا يَكْفِرِينَ ۝۸۹ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ

لَيَسْئُرُوا	بِهَا	بِكْفِرِينَ ۝۸۹	أُولَٰئِكَ	الَّذِينَ	هَدَى	اللَّهُ
وہ نہیں ہیں	اس کا	انکار کرنے والے	یہ	وہ لوگ ہیں جنہیں	ہدایت دی	اللہ (نے)

جو ان چیزوں کا انکار کرنے والی نہیں ○ یہی وہ (مقدس) ہستیاں ہیں جنہیں اللہ نے ہدایت کی

## فَهَدَاهُمْ أَقْتَدَا قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا ۝

فَهَدَاهُمْ	أَقْتَدَا	قُلْ	لَا أَسْأَلُكُمْ	عَلَيْهِ	أَجْرًا
تو ان کے طریقے کی	تم (بھی) پیروی کرو اس کی	تم کہو	میں نہیں مانگتا تم سے	اس پر	کوئی اجرت

تو تم ان کی ہدایت کی پیروی کرو۔ تم فرماؤ: میں اس پر تم سے کوئی اجرت نہیں مانگتا۔

## إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِلْعَالَمِينَ ۝۹۰ وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ

إِنْ هُوَ	إِلَّا	ذِكْرٌ	لِلْعَالَمِينَ ۝۹۰	وَمَا	قَدَرُوا	اللَّهُ
نہیں	وہ	مگر	نصیحت	سارے جہان والوں کے لئے	اور	انہوں نے قدر نہ کی

یہ صرف سارے جہان والوں کے لئے نصیحت ہے ○ اور یہودیوں نے اللہ کی قدر نہ کی

## حَتَّىٰ قَدَرُوا مَا أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَىٰ بَشَرٍ

حَتَّىٰ قَدَرُوا	مَا أَنْزَلَ	اللَّهُ	عَلَىٰ بَشَرٍ
(جیسے) اس کی قدر کرنے کا حق (تھا)	جب	انہوں نے کہا	ما آنزل کی

جیسا اس کی قدر کرنے کا حق تھا جب انہوں نے کہا: اللہ نے کسی انسان پر کوئی چیز

۱..... علمائے دین نے اس آیت سے یہ مسئلہ ثابت کیا ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے افضل ہیں کیونکہ جو شرف و کمال اور خصوصیات و اوصاف جدا جدا انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو عطا فرمائے گئے تھے ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لئے سب کو جمع فرمادیا اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو حکم دیا "فَيَهْدَاهُمْ أَقْتَدَا" تو جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے اوصاف کمالیہ کے جامع ہیں تو بے شک سب سے افضل ہوں گے۔ ۲..... یہودیوں کے ایک بڑے عالم مالک ابن صیف نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے بحث کے



مِّنْ شَيْءٍ ۖ قُلْ مَنْ أَنْزَلَ الْكِتَابَ الَّذِي جَاءَ بِهِ مُوسَىٰ

مِّنْ شَيْءٍ	قُلْ	مَنْ	أَنْزَلَ	الْكِتَابَ	الَّذِي	جَاءَ بِهِ	مُوسَىٰ
کوئی چیز	تم کہو	کس نے	نازل کی	کتاب	جو	لے کر آیا اس کو	موسیٰ

نہیں نازل کی۔ تم فرماؤ: وہ کتاب کس نے اتاری تھی جسے موسیٰ لے کر آئے تھے؟

نُورًا وَهُدًى لِلنَّاسِ تَجْعَلُونَهُ قَرَاطِيسَ

نُورًا	وَّ	هُدًى	لِّلنَّاسِ	تَجْعَلُونَهُ	قَرَاطِيسَ
نور	اور	ہدایت (تھی)	لوگوں کے لیے	تم نے بنا لئے اس کے	بہت سے کاغذ

نور اور لوگوں کے لیے ہدایت تھی، جس کے تم نے الگ الگ کاغذ بنا لیے تھے،

تُبْدُوْنَهَا وَتُخْفُوْنَ كَثِيْرًا ۚ وَعَلِمْتُمْ مَا

تُبْدُوْنَهَا	وَّ	تُخْفُوْنَ	كَثِيْرًا	وَّ	عَلِمْتُمْ	مَا
تم ظاہر کرتے ہو انہیں	اور	چھپا لیتے ہو	بہت کچھ	اور	تمہیں سکھائی گئیں	وہ (باتیں) جو

کچھ ظاہر کرتے ہو اور بہت کچھ چھپا لیتے ہو اور تمہیں وہ سکھایا جاتا ہے جو

لَمْ تَعْلَمُوْا اَنْتُمْ وَلَا اٰبَاؤُكُمْ ۚ قُلِ اللّٰهُ لَا شَءَ

لَمْ تَعْلَمُوْا	اَنْتُمْ	وَّ	لَا	اٰبَاؤُكُمْ	قُلِ	اللّٰهُ	لَا شَءَ
نہیں جانتے	تم	اور	نہ	تمہارے باپ دادا	تم کہو	اللہ (نے تورات اتاری)	پھر

نہ تم کو معلوم تھا اور نہ تمہارے باپ دادا کو۔ تم کہو: ”اللہ“ پھر

ذُرُّهُمْ فِيْ خَوْضِهِمْ يَلْعَبُوْنَ ۙ ۝۹۱ وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ

ذُرُّهُمْ	فِيْ خَوْضِهِمْ	يَلْعَبُوْنَ ۙ	وَّ	هٰذَا	كِتٰبٌ	اَنْزَلْنٰهُ
چھوڑ دو ان لوگوں کو	ان کی بیہودہ باتوں میں	کھیلنے ہوئے	اور	یہ	کتاب	ہم نے نازل کیا اسے

انہیں ان کی بیہودگی میں کھیلنے ہوئے چھوڑ دو ۝ اور یہ برکت والی کتاب ہے جسے ہم نے نازل فرمایا ہے،

== دوران یہ کہا کہ اللہ عزوجل نے کسی آدمی پر کچھ نہیں اتارا۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

۱..... یہاں قرآن پاک کے بارے میں فرمایا کہ یہ قرآن پاک برکت والی کتاب ہے جسے ہم نے نازل فرمایا ہے۔ یہ پہلی کتابوں کی تصدیق کرنے والا ہے اور ہم نے اسے اس لئے نازل فرمایا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے ذریعے مرکزی شہر مکہ مکرمہ اور اس کے ارد گرد والوں کو اللہ عزوجل کے عذاب کی خبریں دو۔

مکہ مکرمہ کے چاروں طرف

قرآن مجید کی شان اور اس کے  
نور کی حکمت



## مُبْرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَلِتُنْذِرَ

مُبْرَكٌ	مُصَدِّقُ	الَّذِي	بَيْنَ يَدَيْهِ	و	لِتُنْذِرَ
برکت والی	تصدیق کرنے والی	(ان کتابوں کی) جو	اس سے پہلے (نازل ہوئیں)	اور	تاکہ تم ڈراؤ

پہلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے اور اس لئے (اتری) تاکہ تم اس کے ذریعے

## أُمُّ الْقُرَىٰ وَمَنْ حَوْلَهَا ۖ وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ

أُمُّ الْقُرَىٰ	و	مَنْ	حَوْلَهَا	و	الَّذِينَ	يُؤْمِنُونَ
مرکزی شہر (والوں کو)	اور	جو	اس کے ارد گرد (ہیں)	اور	وہ لوگ جو	ایمان لاتے ہیں

مرکزی شہر اور اس کے ارد گرد والوں کو ڈر سناؤ اور جو آخرت پر

## بِالْآخِرَةِ يُؤْمِنُونَ بِهِ وَهُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ ﴿٩٦﴾

بِالْآخِرَةِ	يُؤْمِنُونَ	بِهِ	و	هُمْ	عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ	يُحَافِظُونَ ﴿٩٦﴾
آخرت پر	وہ ایمان لاتے ہیں	اس (کتاب) پر	اور	وہ	اپنی نمازوں پر	محافظت کرتے ہیں

ایمان لاتے ہیں وہی اس کتاب پر ایمان لاتے ہیں اور وہ اپنی نماز کی حفاظت کرتے ہیں ○

## وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ قَالَ

و	مَنْ	أَظْلَمُ	مِمَّنِ	افْتَرَىٰ	عَلَى اللَّهِ	كَذِبًا	أَوْ	قَالَ
اور	کون	زیادہ ظالم	(اس) سے جو	بہتان باندھے	اللہ پر	جھوٹ	یا	کہے

اور اس سے بڑھ کر ظالم کون؟ جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا کہے:

## أَوْ حَىٰ إِلَىٰ وَلَمْ يُؤْخَرِ إِلَيْهِ شَيْءٌ وَمَنْ

أَوْ حَىٰ	إِلَىٰ	وَلَمْ	يُؤْخَرِ	إِلَيْهِ	شَيْءٌ	و	مَنْ
وحی کی گئی ہے	میری طرف	اور (حالانکہ)	وحی نہیں کی گئی	اس کی طرف	کچھ	اور	جو

میری طرف وحی کی گئی حالانکہ اس کی طرف کسی شے کی وحی نہیں بھیجی گئی اور جو

۱..... یہاں نماز کو بطور خاص اس لئے ذکر کیا گیا کہ یہ ایمان کے بعد سب سے اعلیٰ عبادت ہے اور جب بندہ تمام ارکان و شرائط کے ساتھ اس کی پابندی کرتا ہے تو دیگر عبادات اور طاعات کی پابندی کرنا بھی شروع کر دیتا ہے۔ قرآن مجید پر ایمان کا ایک تقاضا یہ ہے کہ پانچوں نمازیں ان کے تمام ارکان و شرائط کے ساتھ پابندی سے ادا کی جائیں اور ان کی ادائیگی میں کسی طرح کی سستی اور کاہلی سے کام نہ لیا جائے۔ ۲..... آیت کا یہ حصہ مَسْبُوحٌ کَرَامٌ کے بارے میں نازل ہوا جس نے یمن کے علاقے یمامہ میں نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا تھا اور قبیلہ بنی حنیفہ کے چند لوگ اس کے قریب میں آگئے تھے۔ ۳..... آیت کا یہ حصہ عبد اللہ =



قَالَ سَأُنْزِلُ مِثْلَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ ۖ وَلَوْ تَرَى				
قَالَ	سَأُنْزِلُ	مِثْلَ	مَا	أَنْزَلَ
کہے	عنقریب میں اتار دوں گا	(اس کی) مثل	جو	نازل کیا
کہے: میں بھی ابھی ایسا اتار دوں گا جیسا اللہ نے اتارا ہے۔ اور اگر تم دیکھو				
إِذَا الظَّالِمُونَ فِي عُمَرَاتِ الْمَوْتِ وَالْمَلَائِكَةُ بَاسِطُو أَيْدِيهِمْ ۚ				
إِذَا	الظَّالِمُونَ	فِي عُمَرَاتِ الْمَوْتِ	وَالْمَلَائِكَةُ	بَاسِطُو أَيْدِيهِمْ
جب	ظالم لوگ	موت کی سختیوں میں (ہوتے ہیں)	اور	فرشتے
جب ظالم موت کی سختیوں میں ہوتے ہیں اور فرشتے ہاتھ پھیلاتے ہوئے کہتے ہیں				
أَخْرِجُوا أَنْفُسَكُمْ الْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُونِ				
أَخْرِجُوا	أَنْفُسَكُمْ	الْيَوْمَ	تُجْزَوْنَ	عَذَابَ الْهُونِ
(کہتے ہیں) نکالو	اپنی جانیں	آج	تمہیں سزا دی جائے گی	ذلت کے عذاب (کی)
کہ اپنی جانیں نکالو۔ آج تمہیں ذلت کا عذاب دیا جائے گا				
بِمَا كُنْتُمْ تَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنْتُمْ				
بِمَا	كُنْتُمْ تَقُولُونَ	عَلَى اللَّهِ	غَيْرَ الْحَقِّ	وَكُنْتُمْ
(اس کے) سبب جو	تم کہتے تھے	اللہ پر	حق کے علاوہ، ناحق	اور
اس کے بدلے میں جو تم اللہ پر ناحق باتیں کہتے تھے اور				
عَنْ آيَتِهِ تَسْتَكْبِرُونَ ۖ وَلَقَدْ جِئْتُمُونَا				
عَنْ آيَتِهِ	تَسْتَكْبِرُونَ ۖ	وَلَقَدْ	جِئْتُمُونَا	(۱)
اس کی آیتوں سے	تکبر کرتے	اور	ضرور بیشک	تم آئے (آؤ گے) ہمارے پاس
اس کی آیتوں سے تکبر کرتے تھے ○ اور بیشک تم ہمارے پاس				

== ابن ابی سرح کا تیب وحی کے بارے میں نازل ہوا جس نے ایک موقع پر یہ گمان کر لیا کہ اس پر وحی نازل ہونے لگی ہے، پھر یہ مرد ہو گیا اور آخر کار حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ ہی میں فتح مکہ سے پہلے دوبارہ اسلام سے مشرف ہوا۔

1..... عربی زبان کا یہ اسلوب ہے کہ مستقبل میں ہونے والی قطعی اور یقینی بات کو ماضی کے صیغہ سے بیان کیا جاتا ہے اور چونکہ قیامت کے دن بارگاہ الہی میں اس کیلے حاضر ہونا یقینی اور قطعی ہے اس لئے یہاں اسے ماضی سے تعبیر کیا گیا ہے۔



فَرَادَىٰ كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَتَرْكَنْتُمْ

فَرَادَىٰ <sup>(۱)</sup>	کھا	خَلَقْنٰكُمْ	اَوَّلَ مَرَّةٍ	وَ	تَرْكَنْتُمْ
اکیلے اکیلے	جیسے	ہم نے پیدا کیا تمہیں	پہلی بار	اور	تم چھوڑ آئے

اکیلے آئے جیسا ہم نے تمہیں پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا اور تم

مَّا خَوَّلْنٰكُمْ وَّرَآءَ ظُهُورِكُمْ وَصَانَدِرَىٰ

مَّا	خَوَّلْنٰكُمْ	وَّرَآءَ ظُهُورِكُمْ	وَ	صَانَدِرَىٰ
وہ جو (مال و متاع)	ہم نے دیا تھا تمہیں	تمہاری پشتوں کے پیچھے	اور	(آج) ہم نہیں دیکھتے

اپنے پیچھے وہ سب مال و متاع چھوڑ آئے جو ہم نے تمہیں دیا تھا اور (آج) ہم

مَعَكُمْ شُفَعَاءَ كُمُ الَّذِيْنَ رَعٰىتُمْ اَنَّهُمْ

مَعَكُمْ	شُفَعَاءَ كُمْ	الَّذِيْنَ	رَعٰىتُمْ	اَنَّهُمْ
تمہارے ساتھ	تمہارے سفارشی	وہ جنہیں	تم نے گمان کیا	کہ وہ

تمہارے ساتھ تمہارے ان سفارشیوں کو نہیں دیکھتے جنہیں تم گمان کرتے تھے کہ وہ

فِيْكُمْ شُرَكَآؤُا ۝ لَقَدْ تَقَطَّعَ بَيْنَكُمْ

فِيْكُمْ <sup>(۲)</sup>	شُرَكَآؤُا	لَقَدْ	تَقَطَّعَ	بَيْنَكُمْ
تم میں	(اللہ کے) شریک ہیں	ضرور بیشک	(تعلق) کٹ چکا	تمہارے درمیان

تم میں (ہمارے) شریک ہیں۔ بیشک تمہارے درمیان جدائی ہو گئی

وَصَلَّ عَنْكُمْ مَّا كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ۝

وَ	صَلَّ	عَنْكُمْ	مَّا	كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ <sup>(۳)</sup>
اور	غائب ہو گئے	تم سے	وہ جنہیں	تم (معبود) گمان کرتے تھے

اور تم سے وہ غائب ہو گئے جن (کے معبود ہونے) کا تم دعویٰ کرتے تھے ۝

- ۱..... مرنے کے بعد انسان قبر میں تنہا ہو گا اور میدانِ حشر میں نیز اپنے اعمال کا حساب دیتے وقت بھی اکیلا ہو گا کیونکہ اس وقت ہر کوئی دوسروں سے بے نیاز ہو کر اپنے انجام کی فکر میں مبتلا ہو گا۔ لہذا ادائیگی یہی ہے کہ دنیا کی زندگی میں رہتے ہوئے اپنے اپنے ساتھ بنائے جائیں جو قبر کی وحشت انگیز تنہائی میں انسیت اور غمخواری کا باعث ہوں اور قیامت کے دن نفسی نفسی کے بولناک عالم میں تسکین کا سبب بنیں اور یہ ساری نیک اعمال ہیں۔
- ۲..... اس سے مراد یہ ہے کہ تمہارے گمان کے مطابق تمہاری عبادت کا مستحق ہونے میں اللہ تعالیٰ کے شریک ہیں۔



إِنَّ اللَّهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالْتَوَى ۝ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ				
اِنَّ	اللہ	فَالِقُ الْحَبِّ وَالْتَوَى	يُخْرِجُ	الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ
بیشک	اللہ	دانے اور گٹھلی کو چیرنے والا (ہے)	وہ نکالتا	زندہ کو بے جان سے
بیشک اللہ دانے اور گٹھلی کو چیرنے والا ہے، زندہ کو مردہ سے نکالنے				
وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ ۝ ذِكْرُكُمْ اللَّهُ فَآلِي				
وَ	مُخْرِجُ الْمَيِّتِ	مِنَ الْحَيِّ	ذِكْرُكُمْ	اللَّهُ فَآلِي
اور	بے جان کو نکالنے والا (ہے)	زندہ سے	یہ (ہے)	اللہ تو کہاں
اور مردہ کو زندہ سے نکالنے والا ہے، یہ اللہ ہے تو تم کہاں				
تَوَفَّكُونَ ۝ ۹۵ فَالِقُ الْإِصْبَاحِ ۝ وَجَعَلَ اللَّيْلَ				
تَوَفَّكُونَ ۝	فَالِقُ الْإِصْبَاحِ	وَ	جَعَلَ	الَّيْلَ
تم اوندھے جاتے ہو	(رات کی تاریکی) چیر کر صبح نکالنے والا	اور	اس نے بنایا	رات (کو)
پھرے جاتے ہو؟ ○ (وہ) تاریکی کو چاک کر کے صبح نکالنے والا (ہے) اور اس نے رات کو				
سَكَنَّا وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ حُسْبَانًا ۝ ذِكْرُ				
سَكَنَّا	وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ	حُسْبَانًا	ذِكْرُ	
چلین، سکون	اور سورج اور چاند (کو بنایا)	حساب (کا ذریعہ)	یہ (نظام)	
آرام (کا ذریعہ) بنایا اور اس نے سورج اور چاند کو (اوقات کے) حساب (کا ذریعہ بنایا) یہ				
تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ۝ ۹۶ وَهُوَ الَّذِي				
تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ۝	وَهُوَ	الَّذِي		
زبردست، علم والے کا مقرر کیا ہوا اندازہ (ہے)	اور وہی (ہے)	جس نے		
زبردست، علم والے کا مقرر کیا ہوا اندازہ ہے ○ اور وہی ہے جس نے				

۱..... اس آیت سے معلوم ہوا کہ علم ریاضی، علم نباتات، علم فلکیات اور علم حیوانات بھی بہت اعلیٰ علوم ہیں کہ ان سے خالق کائنات جن جلال کی قدرت کا ملہ ظاہر ہوتی ہے کیونکہ اللہ عزوجل نے آسمانی اور زمینی چیزوں کو اپنی قدرت کا نمونہ بنایا ہے۔



## جَعَلَ لَكُمُ السُّجُومَ لِيَتَهْتَدُوا بِهَا

جَعَلَ	لَكُمُ	السُّجُومَ	لِيَتَهْتَدُوا	بِهَا
بنائے	تمہارے لیے	ستارے	تاکہ تم راستہ پاؤ	ان کے ذریعے

تمہارے لیے ستارے بنائے تاکہ تم ان کے ذریعے

## فِي ظُلُمَاتِ اللَّيْلِ وَالْبَحْرِ ط قَدْ فَصَّلْنَا الْآيَاتِ

فِي ظُلُمَاتِ اللَّيْلِ وَالْبَحْرِ	قَدْ	فَصَّلْنَا	الْآيَاتِ
خشکی اور سمندر کی تاریکیوں میں	بیشک	ہم نے تفصیل سے بیان کر دیں	نشانیوں

خشکی اور سمندر کی تاریکیوں میں راستہ پاؤ۔ بیشک ہم نے علم والوں کے لیے تفصیل سے

## لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ۝۹۷ وَهُوَ الَّذِي أَنْشَأَكُمْ

لِقَوْمٍ	يَعْلَمُونَ ۝۹۷	وَ	هُوَ	الَّذِي	أَنْشَأَكُمْ
(اس) قوم کے لئے	(جو) علم رکھتے ہیں	اور	وہی (ہے)	جس نے	پیدا کیا تمہیں

نشانیوں بیان کر دیں ○ اور وہی ہے جس نے تم کو ایک جان سے

## مِّنْ نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَمُسْتَوْدَعٌ ط

مِّنْ نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ	فَمُسْتَقَرٌّ	وَ	مُسْتَوْدَعٌ ۝۹۸
ایک جان سے	پھر (کہیں) ٹھکانہ (ہے)	اور	(کہیں) امانت رکھے جانے کی جگہ

پیدا کیا پھر کہیں ٹھکانہ ہے اور کہیں امانت رکھے جانے کی جگہ ہے۔

## قَدْ فَصَّلْنَا الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَفْقَهُونَ ۝۹۸

قَدْ	فَصَّلْنَا	الْآيَاتِ	لِقَوْمٍ	يَفْقَهُونَ ۝۹۸
بیشک	ہم نے تفصیل سے بیان کر دیں	نشانیوں	(اس) قوم کے لئے	(جو) سمجھ رکھتے ہیں

بیشک ہم نے سمجھنے والوں کے لیے نشانیوں تفصیل سے بیان کر دیں ○

① یہاں آیت میں ”مُسْتَقَرٌّ“ سے مراد یہ ہے کہ ماں کے رحم میں یازمین کے اوپر تمہارا ٹھکانہ بنایا اور ”مُسْتَوْدَعٌ“ سے مراد یہ ہے کہ باپ کی پیٹھ یازمین کے اندر تمہارے لئے امانت رکھے جانے کی جگہ بنائی ہے۔



وَهُوَ الَّذِي أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً ۚ					
و	هُوَ	الَّذِي	أَنْزَلَ <sup>(۱)</sup>	مِنَ السَّمَاءِ	مَاءً
اور	وہ (وہی ہے)	جس نے	اتارا	آسمان سے	پانی
اور وہی ہے جس نے آسمان سے پانی اتارا					
فَأَخْرَجْنَا بِهِ نَبَاتَ كُلِّ شَيْءٍ فَأَخْرَجْنَا مِنْهُ					
فَأَخْرَجْنَا	بِهِ	نَبَاتَ كُلِّ شَيْءٍ	فَأَخْرَجْنَا	مِنْهُ	
پھر ہم نے نکالی	اس کے ذریعے	ہر اگنے والی چیز	تو ہم نے نکالی	اس سے	
پھر ہم نے اس کے ذریعے ہر اگنے والی چیز نکالی تو ہم نے اس سے					
خَضِرًا أُنْخِرَ جَمِيعًا مِنْهُ حَبًّا مُتَرَاكِبًا ۚ وَ					
خَضِرًا	أُنْخِرَ	جَمِيعًا	مِنْهُ	حَبًّا	مُتَرَاكِبًا
سرسبز کھیتی	ہم نکالتے ہیں	اس سے	دانہ	ایک دوسرے پر چڑھا ہوا	اور
سرسبز کھیتی نکالی جس میں سے ہم ایک دوسرے پر چڑھے ہوئے دانے نکالتے ہیں اور					
مِنَ النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ ۚ وَ					
مِنَ النَّخْلِ	مِنْ طَلْعِهَا	قِنْوَانٌ	دَانِيَةٌ	وَ	
کھجور سے	اس کے ابتدائی کچے شگوفوں سے	خوشے	لنگے ہوئے	اور	
کھجور کے ابتدائی کچے شگوفوں سے (کھجور کے) خوشے (نکلتے ہیں جو پھلوں کی کثرت سے) لنگے ہوئے ہوتے ہیں۔ اور					
جَنَّتْ مِنَ الْأَعْنَابِ وَالزَّيْتُونِ وَالرُّمَّانِ					
جَنَّتْ	مِنَ الْأَعْنَابِ	وَالزَّيْتُونِ	وَالرُّمَّانِ	وَ	
باغات	انگوروں سے	زیتون	انار (نکالتے ہیں)	اور	
انگور کے باغ اور زیتون اور انار (نکالتے ہیں جو)					

۱..... اس آیت میں اللہ عزوجل نے اپنی قدرت کی کیسی عظیم دلیل بیان فرمائی کہ دیکھو پانی ایک ہے اور جس زمین سے سب کچھ اگ رہا ہے وہ ایک ہے لیکن اللہ عزوجل نے اس سے جو چیزیں اگانیں وہ قسم قسم اور رنگارنگ کی ہیں تو جو رب عظیم عزوجل ایک پانی سے اتنی قسم کی سبزیاں پیدا فرمانے پر قادر ہے تو وہ ایک صورت کی پھونک سے سارے عالم کو مارنے اور زندہ کرنے پر بھی قادر ہے لہذا قیامت برحق ہے۔



## مُشْتَبِهًا وَغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ۚ اُنْظُرُوا اِلَى شَرِّهِ

مُشْتَبِهًا	وَ	غَيْرَ مُتَشَابِهٍ	اُنْظُرُوا	اِلَى شَرِّهِ
ایک دوسرے سے ملتے جلتے	اور	ایک دوسرے سے مختلف	تم دیکھو	اس کے پھل کی طرف
کسی وصف میں ایک دوسرے سے ملتے ہوتے ہیں اور کسی وصف میں جدا ہوتے ہیں۔ تم درخت کے پھل				

## اِذَا اَشْرَوْيَعِهِ ۚ اِنَّ فِيْ ذٰلِكُمْ لَاٰيٰتٍ

اِذَا	اَشْرَوْ	وَ	يَعِهِ	اِنَّ	فِيْ ذٰلِكُمْ	لَاٰيٰتٍ
جب	وہ پھل دے	اور	اس کا پلٹنا (دیکھو)	بیشک	اس میں	ضرور نشانیاں (ہیں)
اور اس کے پکنے کی طرف دیکھو جب وہ پھل دے۔ بیشک اس میں ایمان والوں کے لیے						

## لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۙ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ

لِقَوْمٍ	يُّؤْمِنُوْنَ	وَ	جَعَلُوْا	لِلّٰهِ
(اس) قوم کے لئے	(جو) ایمان رکھتے ہیں	اور	انہوں نے بنالیا	اللہ کا
نشانیاں ہیں ○ اور لوگوں نے جنوں کو اللہ کا				

## شُرَكَآءَ الْجِنَّ وَخَلَقَهُمْ وَخَرَقُوا

شُرَكَآءَ	الْجِنَّ	وَ	خَلَقَهُمْ	وَ	خَرَقُوا
شریک	جنوں (کو)	اور (حالانکہ)	اللہ نے پیدا کیا ان (جنوں) کو	اور	لوگوں نے گڑھ لئے
شریک بنالیا حالانکہ اللہ نے تو ان جنوں کو پیدا کیا ہے اور لوگوں نے					

## لَهُ بَنِيْنَ وَبَنٰتٍ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ سُبْحٰنَهُ وَ

لَهُ	بَنِيْنَ	وَ	بَنٰتٍ	بِغَيْرِ عِلْمٍ	سُبْحٰنَهُ	وَ
اس (یعنی اللہ) کے لئے	بیٹے	اور	بیٹیاں	علم کے بغیر	پاک ہے اسے	اور
اللہ کے لئے جہالت سے بیٹے اور بیٹیاں گڑھ لیں حالانکہ اللہ						

① ..... سابقہ آیات میں بیان کردہ دلائل قدرت، عجائب حکمت اور بے شمار نعمتیں پیدا کئے جانے اور لوگوں کو عطا کئے جانے کا تقاضا یہ تھا کہ سب لوگ اس کریم کار ساز پر ایمان لاتے لیکن اس کی بجائے بت پرستوں نے یہ ستم کیا کہ جنوں کو خدا عزوجل کا شریک قرار دیا کہ ان کی اطاعت کر کے بت پرست ہو گئے اور اللہ عزوجل کیلئے معاذ اللہ بیٹے اور بیٹیاں گھڑ لیں حالانکہ اللہ عزوجل ان کی بیان کی ہوئی چیزوں سے پاک اور بلند ہے اور یہ چیزیں اس کی شان کے لائق ہی نہیں۔



اللہ تعالیٰ اولاد سے پاک ہے

۸۰

تَعَالَى عَمَّا يَصِفُونَ ۱۰۰ بِدِيعِ السَّلَوَاتِ وَالْأَرْضِ ط					
تَعَالَى	عَمَّا	يَصِفُونَ ۱۰۰	بِدِيعِ السَّلَوَاتِ وَالْأَرْضِ		
وہ بلند ہے	(اس) سے جو	وہ باتیں کرتے ہیں	آسمانوں اور زمین کو کسی نمونے کے بغیر بنانے والا	ان کی بیان کی ہوئی چیزوں سے پاک اور بلند ہے ۱۰۰ وہ بغیر کسی نمونے کے آسمانوں اور زمین کا بنانے والا ہے۔	
أَنِّي يَكُونُ لَهُ وَلَدٌ وَلَمْ تَكُنْ لَهُ					
أَنِّي	يَكُونُ	لَهُ	وَلَدٌ	وَلَمْ تَكُنْ	لَهُ
کیسے	ہوگی	اس کے لئے	اولاد	اور (حالانکہ)	نہیں ہے اس کی
اس کے لئے اولاد کیسے ہو سکتی ہے؟ حالانکہ اس کی					
صَاحِبَةٌ ط وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ ج وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ					
صَاحِبَةٌ	وَ	خَلَقَ	كُلَّ شَيْءٍ ج	وَ	هُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ
کوئی بیوی	اور	اس نے پیدا کی	ہر چیز	اور	وہ ہر چیز کو
بیوی (ہی) نہیں ہے اور اس نے ہر شے کو پیدا کیا ہے اور وہ ہر شے کو					
عَلَيْهِم ۱۰۱ ذَلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ ج لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ج					
عَلَيْهِم ۱۰۱	ذَلِكُمُ ۱۱	اللَّهُ	رَبُّكُمْ	لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ	
جاننے والا (ہے)	یہ	اللہ	تمہارا رب	کوئی معبود نہیں مگر وہ	
جاننے والا ہے ۱۰۱ یہ اللہ تمہارا رب ہے، اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں،					
خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ج فَاعْبُدُوهُ ج وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ					
خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ	فَاعْبُدُوهُ	وَ	هُوَ	عَلَى كُلِّ شَيْءٍ	
ہر چیز کو پیدا کرنے والا	تو تم عبادت کرو اس کی	اور	وہ	ہر چیز پر	
ہر شے کو پیدا فرمانے والا ہے تو تم اس کی عبادت کرو اور وہ ہر چیز پر					

مستحق عبادت صرف اللہ تعالیٰ ہے

۱..... اللہ تعالیٰ کی عظمت و شان اور قدرت بیان کر کے فرمایا جا رہا ہے کہ جس کی ایسی عظیم صفات ہیں وہی اللہ تمہارا رب ہے اور وہی مستحق عبادت ہیں لہذا تم صرف اسی کی عبادت کرو۔



وَكَيْلٌ ۝ لَا تَذَرِكُهُ إِلَّا بَصَارٌ ۚ وَهُوَ يُدْرِكُ

وَكَيْلٌ ۝	لَا تَذَرِكُهُ ۚ (۱)	الْبَصَارُ	وَهُوَ	يُدْرِكُ
نگہبان (ہے)	احاطہ نہیں کر سکتیں اس کا	آنکھیں	اور	وہ احاطہ کئے ہوئے ہے

نگہبان ہے ○ آنکھیں اس کا احاطہ نہیں کر سکتیں اور وہ تمام آنکھوں کا

الْبَصَارَ ۚ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ ۝ قَدْ

الْبَصَارَ	وَهُوَ	اللَّطِيفُ	الْخَبِيرُ ۝	قَدْ
تمام آنکھوں (کا)	وہ	ہر باریک چیز کو جاننے والا	بڑا خبردار	بیشک

احاطہ کئے ہوئے ہے اور وہی ہر باریک چیز کو جاننے والا، بڑا خبردار ہے ○ بیشک

جَاءَكُمْ بِصَآئِرٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۚ قَسْنِ

جَاءَكُمْ	بَصَآئِرٍ	مِّنْ رَّبِّكُمْ	قَسْنِ
آگئیں تمہارے پاس	آنکھیں کھولنے والی دلیلیں	تمہارے رب کی طرف سے	تو جس نے

تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے آنکھیں کھولنے والی دلیلیں آگئیں تو جس نے

أَبْصَرَ فَلْيَنْفَسِهِ ۚ وَمَنْ عَمِيَ

أَبْصَرَ	فَلْيَنْفَسِهِ	وَمَنْ	عَمِيَ
(انہیں) دیکھ لیا	تو اپنی ذات (کے فائدے) کے لئے (ایسا کیا)	اور	جو اندھا رہا

(انہیں) دیکھ لیا تو اپنے فائدے کے لئے ہی (کیا) اور جو (دیکھنے سے) اندھا رہا

فَعَلَيْهَا ۚ وَمَا آتَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيفٍ ۝

فَعَلَيْهَا	وَمَا	آتَا	عَلَيْكُمْ	بِحَفِيفٍ ۝
تو اس پر (اس کا وبال ہے)	اور	نہیں	میں	تمہارے اوپر

تو یہ بھی اسی پر ہے اور میں تم پر نگہبان نہیں ○

۱..... اس آیت کا مفہوم سمجھنا نہایت ضروری ہے کیونکہ عقائد کے متعلق بہت سے مسائل کا دار و مدار اسی پر ہے، مختصر طور پر یہ یاد رکھیں کہ إدراک کے معنی ہیں کہ دیکھی جانے والی چیز کی تمام طرفوں اور حدوں پر واقف ہونا کہ یہ چیز فلاں جگہ سے شروع ہو کر فلاں جگہ ختم ہو گئی جیسے انسان کو ہم کہیں کہ سر سے شروع ہو کر پاؤں پر ختم ہو گیا، اسی کو احاطہ (گیر) کہتے ہیں۔ جمہور مفسرین إدراک کی تفسیر احاطہ سے فرماتے ہیں اور احاطہ اسی چیز کا ہو سکتا ہے جس کی حدیں اور جہتیں ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے لئے حد اور جہت محال ہے تو اس کا إدراک و احاطہ بھی ناممکن ہے، ہاں دیدار ممکن اور قیامت میں مومنوں کے لئے ثابت ہے =

ذات الہی کا آنکھوں سے احاطہ نہیں ہو سکتا

توحید و رسالت کے دارا کل سے فائدہ اٹھانے اور نہ اٹھانے کا نتیجہ



وَكَذَلِكَ نُصَرِّفُ الْآيَاتِ وَلِيَقُولُوا

وَ	كَذَلِكَ	نُصَرِّفُ	الْآيَاتِ	وَ	لِيَقُولُوا
اور	اسی طرح	ہم بار بار بیان کرتے ہیں	آیتیں	اور	تاکہ وہ (کافر) کہیں

اور ہم اسی طرح بار بار آیتیں بیان کرتے ہیں اور اس لیے تاکہ کافر بول انھیں کہ

دَرَسْتَ وَلِنُبَيِّنَهُ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ﴿۱۰۵﴾

دَرَسْتَ	وَ	لِنُبَيِّنَهُ	لِقَوْمٍ	يَعْلَمُونَ ﴿۱۰۵﴾
تم نے پڑھ لیا ہے	اور	تاکہ ہم وضاحت سے بیان کر دیں اسے	(اس) قوم کے لئے	(جو) علم رکھتے ہیں

تم نے پڑھ لیا ہے اور اس لیے تاکہ ہم اسے علم والوں کے لئے واضح کر دیں ○

اتَّبِعْ مَا أَوْحَىٰ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ ۚ

اتَّبِعْ	مَا	أَوْحَىٰ	إِلَيْكَ	مِنْ رَبِّكَ
تم پیروی کرو	(اس کی) جو	وحی کیا گیا	تمہاری طرف	تمہارے رب کی جانب سے

تم اس وحی کی پیروی کرو جو تمہاری طرف تمہارے رب کی طرف سے بھیجی گئی ہے،

لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ۚ وَاعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ ﴿۱۰۶﴾

لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ	وَ	اعْرِضْ	عَنِ الْمُشْرِكِينَ ﴿۱۰۶﴾
کوئی معبود نہیں مگر وہ	اور	منہ پھیر لو	مشرکوں سے

اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور مشرکوں سے منہ پھیر لو ○ اور

لَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا أَشْرَكُوا ۚ وَمَا جَعَلْنَاكَ

لَوْ	شَاءَ (۱)	اللَّهُ	مَا أَشْرَكُوا	وَ	مَا جَعَلْنَاكَ
اگر	چاہتا	اللہ	(تو) لوگ شرک نہ کرتے	اور	ہم نے نہیں بنایا تمہیں

اگر اللہ چاہتا تو وہ شرک نہ کرتے اور ہم نے تمہیں

○ اور یہی اہل سنت کا مذہب ہے۔ مزید تفصیل تفسیر صراط الجنان، ج 3، ص 168 پر ملاحظہ فرمائیں۔

①..... دنیا کا کوئی کام اللہ تعالیٰ کی مشیت اور ارادے کے بغیر نہیں ہو سکتا، لہذا کافر کا کفر، مشرکین کا شرک اور گناہ گاروں کے گناہ اللہ تعالیٰ کے ارادے اور مشیت سے ہیں، ہاں اللہ تعالیٰ کفر و شرک اور گناہ سے راضی نہیں اور نہ ہی اس نے ان چیزوں کا حکم دیا ہے۔

توحید و رسالت کے دلائل مختلف پہلوؤں سے بیان کرنے کی دو حکمتیں

وحی کی پیروی کرنے اور مشرکوں سے متعلق حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو براہِ راست



بول کو برا کہنے سے متعلق قرآنی ہدایت

عَلَيْهِمْ حَفِيطًا ۝ وَمَا أَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيلٍ ۝۱۰۷						
عَلَيْهِمْ	حَفِيطًا	و	مَا أَنْتَ	عَلَيْهِمْ	بِوَكِيلٍ ۝۱۰۷	و
ان کے اوپر	نگہبان	اور	تم نہیں	ان کے اوپر	نگران	اور
ان پر نگہبان نہیں بنایا اور نہ آپ ان پر نگران ہیں ۝ اور						
لَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ						
لَا تَسُبُّوا (۱)	الَّذِينَ	يَدْعُونَ	مِنْ دُونِ اللَّهِ			
برا بھلانہ کہو	انہیں جن کو	وہ پوجتے ہیں	اللہ کے سوا			
انہیں برا بھلانہ کہو جنہیں وہ اللہ کے سوا پوجتے ہیں						
فَيَسُبُّوا اللَّهَ عَدُوًّا وَابْغِئِرْ عِلْمٌ ۝ كَذَلِكَ						
فَيَسُبُّوا	اللَّهُ	عَدُوًّا	وَابْغِئِرْ	عِلْمٌ	كَذَلِكَ	
تو وہ برا کہیں گے	اللہ کو	زیادتی (کرتے ہوئے)	جہالت کی وجہ سے		اسی طرح	
کہ وہ زیادتی کرتے ہوئے جہالت کی وجہ سے اللہ کی شان میں بے ادبی کریں گے یونہی						
رَبِّهَا لِكُلِّ أُمَّةٍ عَمَلُهُمْ ۝ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّهِمْ						
رَبِّهَا	لِكُلِّ أُمَّةٍ	عَمَلُهُمْ	ثُمَّ	إِلَىٰ رَبِّهِمْ		
ہم نے آراستہ کر دیا	ہر امت کے لئے	اس کا عمل	پھر	ان کے رب کی طرف		
ہم نے ہر امت کی نگاہ میں اس کے عمل کو آراستہ کر دیا پھر انہیں اپنے رب کی طرف						
مَرْجِعُهُمْ فَيَنْبِئُهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝۱۰۸ وَأَقْسُوا						
مَرْجِعُهُمْ	فَيَنْبِئُهُمْ	بِمَا	كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝۱۰۸	و	أَقْسُوا	
ان کا لوٹنا	تو وہ خبر دے گا انہیں	(اس) کی جو	وہ کام کرتے تھے	اور	انہوں نے قسم کھائی	
پھر ناپے تو وہ انہیں بتا دے گا جو وہ کرتے تھے ۝ اور انہوں نے						

دنیا میں ہی گناہوں کی سزا اللہ ضروری نہیں

کفار کا مطلوبہ نشانی دکھانے پر ایمان لانے کا وعدہ اور انہیں جواب

۱۔ اس آیت سے 4 مسئلے معلوم ہوئے (۱) اگر غیر ضروری عبادت ایسے فساد کا ذریعہ بن جائے جو ختم نہ ہو سکے تو اس کو چھوڑ دیا جائے۔ (۲) واعظ و عالم اس طریقے سے وعظ نہ کرے جس سے لوگوں میں ضد پیدا ہو جائے اور فساد اور مار پیٹ تک نوبت پہنچے۔ (۳) اگر کسی کے متعلق یہ قوی اندیشہ ہو کہ اسے نصیحت کرنا اور زیادہ خرابی کا باعث ہو گا تو نہ کرے۔ (۴) کبھی ضد سے انسان اپنا دین بھی کھو بیٹھتا ہے جیسے کفار مکہ اللہ عزوجل کو مانستے تھے پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ضد میں اللہ عزوجل کی شان میں بھی بے ادبی کرتے تھے۔



بِاللّٰهِ جَهْدَ آيَاتِهِمْ لِيَنْ جَاءَ تَهُمْ آيَةٌ

بِاللّٰهِ	جَهْدَ آيَاتِهِمْ	لِيَنْ	جَاءَ تَهُمْ	آيَةٌ
اللہ کی	اپنی قسموں میں پوری کوشش (سے)	ضرور اگر	آئی ان کے پاس	کوئی نشانی

بڑی تاکید سے اللہ کی قسم کھائی کہ اگر ان کے پاس کوئی نشانی آئی

لَيُؤْمِنَنَّ بِهَا قُلُوبُ الْإِنَّمَا لَا يَتُوعِنْدَ اللّٰهِ وَ

لَيُؤْمِنَنَّ	بِهَا	قُلُوبُ	إِنَّمَا	لَا يَتُوعِنْدَ اللّٰهِ وَ
(تو) ضرور وہ ایمان لائیں گے	اس پر	تم کہو	صرف	نشانیاں (اللہ کے پاس ہیں) اور

تو ضرور اس پر ایمان لائیں گے۔ تم فرما دو کہ نشانیاں تو اللہ کے پاس ہیں اور

مَا يُشْعِرُكُمْ أَنَّهَا إِذَا جَاءَتْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝۱۰۹

مَا يُشْعِرُكُمْ	أَنَّهَا	إِذَا	جَاءَتْ	لَا يُؤْمِنُونَ ۝۱۰۹
تمہیں کیا خبر ہے	کہ وہ (نشانی)	جب	آئے گی	(تو بھی) وہ ایمان نہیں لائیں گے اور

تمہیں کیا خبر کہ جب وہ (نشانیاں) آئیں گی تو (بھی) یہ ایمان نہیں لائیں گے ۝ اور

نُقَلِّبُ أَفْئِدَتَهُمْ وَأَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوا بِهِ

نُقَلِّبُ ۝۱۱	أَفْئِدَتَهُمْ	و	أَبْصَارَهُمْ	كَمَا	لَمْ يُؤْمِنُوا	بِهِ
ہم پھیر دیں گے	ان کے دلوں	اور	ان کی آنکھوں (کو)	جیسے	وہ ایمان نہیں لائے	اس پر

ہم ان کے دلوں اور ان کی آنکھوں کو پھیر دیں گے جیسا کہ یہ پہلی بار اس پر

أَوَّلَ مَرَّةٍ وَنَذَرُهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ ۝۱۱۰

أَوَّلَ مَرَّةٍ	و	نَذَرُهُمْ	فِي طُغْيَانِهِمْ	يَعْمَهُونَ ۝۱۱۰
پہلی بار	اور	ہم چھوڑ دیں گے انہیں	(کہ) اپنی سرکشی میں	وہ بھٹکتے رہیں

ایمان نہ لائے تھے اور انہیں ان کی سرکشی میں بھٹکتے ہوئے چھوڑ دیں گے ۝

۱..... اس آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ کفار پہلے بھی معجزات دیکھ کر ایمان نہیں لائے جیسے چاند کا دو ٹکڑے ہو جانا اور دیگر معجزات، اسی طرح یہ اب بھی ایمان نہیں لائیں گے اور ان کے ایمان لانے کے سب وعدے جھوٹے ہیں۔



وَلَوْ أَنَّمَا

8



وَلَوْ أَنَّنَا نَرَأِيهِمُ الْمَلَائِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتَى

وَلَوْ	أَنَّنَا	نَرَأِيهِمُ	الْمَلَائِكَةَ	وَكَلَّمَهُمُ	الْمَوْتَى
اور	اگر	بیشک ہم	اتار دیتے	ان کی طرف	فرشتے
اور	اگر	ہم	ان کی طرف	فرشتے	اور مردے

اور اگر ہم ان کی طرف فرشتے اتار دیتے اور مردے ان سے باتیں کرتے

وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا مَّا كَانُوا

وَحَشَرْنَا	عَلَيْهِمْ	كُلَّ شَيْءٍ	قُبُلًا	مَّا كَانُوا
اور	ہم جمع کر دیتے	ان پر	ہر چیز	گروہ گروہ (کر کے "یا" ان کے سامنے)
اور	ہم	ان پر	ہر چیز	گروہ گروہ (کر کے "یا" ان کے سامنے)

اور ہم ہر چیز ان کے سامنے جمع کر دیتے جب بھی وہ

لِيُؤْمِنُوا إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ وَلَكِنْ أَكْثَرُهُمْ يَجْهَلُونَ ۝

لِيُؤْمِنُوا	إِلَّا أَنْ	يَشَاءَ	اللَّهُ	وَلَكِنْ	أَكْثَرُهُمْ	يَجْهَلُونَ
کہ ایمان لاتے	مگر	یہ کہ	چاہتا	اللہ	اور	لیکن
کہ ایمان لاتے	مگر	یہ کہ	چاہتا	اللہ	اور	لیکن

ایمان لانے والے نہ تھے مگر یہ کہ خدا چاہتا لیکن ان میں اکثر لوگ جاہل ہیں ○

وَكَذَلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَاطِئِينَ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ

وَكَذَلِكَ	جَعَلْنَا	لِكُلِّ نَبِيٍّ	عَدُوًّا	شَاطِئِينَ	الْإِنْسِ وَالْجِنِّ
اور	اسی طرح	ہم نے بنایا	ہر نبی کا	دشمن	جنوں اور انسانوں کے شیطانوں (کو)
اور	اسی طرح	ہم نے بنایا	ہر نبی کا	دشمن	جنوں اور انسانوں کے شیطانوں (کو)

اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کا دشمن بنایا انسانوں اور جنوں کے شیطانوں کو

يُوحِي بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُورًا ۖ

يُوحِي	بَعْضُهُمْ	إِلَى بَعْضٍ	زُخْرُفَ الْقَوْلِ	غُرُورًا	ۖ
وسوسے ڈالتے ہیں	ان کے بعض	بعض کی طرف	بناوٹی بات	(کے)	دھوکا دینے (کے لئے)
ان میں ایک	دوسرے کو	دھوکا دینے کے لئے	بناوٹی باتوں کے	وسوسے ڈالتا ہے	اور

ان میں ایک دوسرے کو دھوکا دینے کے لئے بناوٹی باتوں کے وسوسے ڈالتا ہے اور

۱..... جو گمراہ دوسروں کو شریعت کے خلاف کام کی ترغیب دے وہ انسانی شیطان ہے اگرچہ وہ اپنے عزیزوں میں سے ہو یا عالم کے لباس میں ہو، نیز اس میں وہ تمام لوگ داخل ہیں جو آزاد خیالی یا روشن خیالی کے نام پر شرعی کاموں کے خلاف پلاننگ کرتے اور منصوبے بناتے اور اس کیلئے تنظیمیں تشکیل دیتے ہیں۔ ان سب سے بچنا لازم ہے۔



لَوْ شَاءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُونَ ﴿۱۱۲﴾

لَوْ	شَاءَ	رَبُّكَ	مَا فَعَلُوهُ	فَذَرْهُمْ	وَمَا	يَفْتَرُونَ ﴿۱۱۲﴾
اگر	چاہتا	تمہارا رب	(تو) وہ نہ کرتے اسے	تو تم چھوڑ دو انہیں	اور	جنہیں وہ گھڑتے ہیں

اگر تمہارا رب چاہتا تو وہ ایسا نہ کرتے تو تم انہیں اور ان کی بناوٹی باتوں کو چھوڑ دو ○

وَلِتَصْغَىٰ إِلَيْهِ أَفْئِدَةُ الَّذِينَ

وَلِتَصْغَىٰ	إِلَيْهِ	أَفْئِدَةُ الَّذِينَ
اور	(وہ سو سے ڈالتے ہیں) تاکہ مائل ہو جائیں	اس (بناوٹی بات) کی طرف ان لوگوں کے دل جو

اور تاکہ آخرت پر ایمان نہ لانے والوں کے دل ان بناوٹی باتوں کی طرف

لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ وَلَيَرَّضَوْهُ وَلِيَقْتَرِفُوا

لَا يُؤْمِنُونَ	بِالْآخِرَةِ	وَلَيَرَّضَوْهُ	وَلِيَقْتَرِفُوا
ایمان نہیں لاتے	آخرت پر	اور تاکہ وہ پسند کر لیں اسے	اور تاکہ وہ (اسی گناہ کا) ارتکاب کریں

مائل ہو جائیں اور تاکہ وہ ان باتوں کو پسند کر لیں اور وہ اُسی گناہ کا ارتکاب کریں جس کے

مَا هُمْ مُّقْتَرِفُونَ ﴿۱۱۳﴾ أَفَعَيَّرَ اللَّهُ أَبْتَغَىٰ حَكَمًا

مَا	هُم	مُقْتَرِفُونَ ﴿۱۱۳﴾	أَفَعَيَّرَ اللَّهُ	أَبْتَغَىٰ	حَكَمًا ﴿۲﴾
جس کے	وہ	مرتکب ہیں	تو کیا اللہ کے سوا	میں تلاش کر لوں	کوئی فیصلہ کرنے والا، حاکم

یہ خود مرتکب ہیں ○ تو کیا میں اللہ کے سوا کسی کو حاکم بنا لوں؟

وَهُوَ الَّذِي أَنزَلَ إِلَيْكُمُ الْكِتَابَ

وَهُوَ	الَّذِي	أَنزَلَ	إِلَيْكُمُ	الْكِتَابَ
اور (حالانکہ)	وہی (ہے)	جس نے	نازل کی	تمہاری طرف کتاب

حالانکہ وہی ہے جس نے تمہاری طرف مفصل کتاب

۱..... ہر ایک کا دل اپنے ہم جنس کی طرف جھکتا ہے، لہذا اگر کسی آدمی کا دل گناہگاروں، مگر اہوں کی طرف زیادہ جھکتا ہے تو اسے غور کرنا چاہئے کہ کہیں ایسا تو نہیں کہ اس کے دل میں بھی گمراہی اور برائی کی محبت بیٹی ہوئی ہے۔

۲..... اسلامی عقیدوں اور شرعی قطعی مسائل میں کسی کو فیصلہ بنانا، کثرت رائے کا اعتبار کرنا یا جمہوریت کی رٹ لگانا وغیرہ کسی چیز کی اجازت نہیں، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے فرمان بہر حال لازم العمل ہیں، کوئی اس کا فیصلہ کرے یا نہ کرے، لوگوں کی رائے اس کے موافق ہو یا مخالف۔



## مُفَصَّلًا ۖ وَالَّذِينَ اتَّيَهُمُ الْكِتَابُ يَعْلَمُونَ أَنَّهُ

مُفَصَّلًا	وَالَّذِينَ	اتَّيَهُمُ	الْكِتَابُ	يَعْلَمُونَ	أَنَّهُ
مفصل، خوب واضح کی ہوئی	اور	وہ لوگ جو	ہم نے دی انہیں	کتاب	وہ جانتے ہیں کہ وہ
اُتاری اور جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی وہ جانتے ہیں کہ یہ					

## مُنْزَلٌ مِّن رَّبِّكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُسْتَرِينَ ۝۱۱۳

مُنْزَلٌ	مِّن رَّبِّكَ	بِالْحَقِّ	فَلَا تَكُونَنَّ	مِنَ الْمُسْتَرِينَ	۝۱۱۳
اُتاری ہوئی ہے	تیرے رب کی طرف سے	حق کے ساتھ	تو تم ہرگز نہ ہونا	شک کرنے والوں میں سے	
تیرے رب کی طرف سے حق کے ساتھ نازل شدہ ہے تو اے سننے والے تو ہرگز شک والوں میں نہ ہو					

## وَتَبَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدًا ۖ لَا مُبَدِّلَ

وَتَبَّتْ	كَلِمَتُ رَبِّكَ	صِدْقًا وَعَدًا	لَا مُبَدِّلَ	
اور	پوری ہوئیں، کامل ہوئیں	تیرے رب کی باتیں	سچ اور انصاف (میں)	کوئی بدلنے والا نہیں
اور سچ اور انصاف کے اعتبار سے تیرے رب کے کلمات کامل ہیں۔ اس کے کلمات کو				

## لِكَلِمَتِهِ ۚ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝۱۱۵ وَإِنْ تَطَعْ

لِكَلِمَتِهِ	وَهُوَ	السَّمِيعُ	الْعَلِيمُ	وَ	إِنْ	تَطَعْ	۝۱۱۵
اس کی باتوں کو	اور	وہی	سننے والا	جانتے والا (ہے)	اور	اگر	تو بات مانے گا
کوئی بدلنے والا نہیں اور وہی سننے والا، جاننے والا ہے اور اے سننے والے! زمین میں اکثر وہ ہیں							

## أَكْثَرُ مَنْ فِي الْأَرْضِ يَضِلُّكَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ۖ

أَكْثَرُ	مَنْ فِي الْأَرْضِ	يَضِلُّكَ	عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ	
اکثر (لوگوں کی)	جو زمین میں (رہتے ہیں)	(تو) وہ بہکا دیں گے تجھے	اللہ کی راہ سے	
کہ تو ان کے کہے پر چلے تو تجھے اللہ کی راہ سے بہکا دیں،				

۱۔ ایسی جگہوں پر آیت کو سننے والا ہر مخاطب مراد ہوتا ہے یا ظاہر خطاب نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہوتا ہے لیکن مراد آپ کی امت ہوتی ہے۔ ۲۔ اس آیت میں یہ پہلو بھی داخل ہے کہ عوام ایسے لوگوں سے بھی محتاط رہیں جو اسلام کا لبادہ اوڑھ کر، اسلامی تعلیمات کی اشاعت کو اپنی ڈھال بنا کر اسلام ہی کی بنیادیں کھوکھلی کرنے میں مصروف ہیں، دین کے مسئلہ امور میں ان کی قیاس آرائیاں، حق کو باطل اور باطل کو حق ظاہر کرنے میں ان کی صرف کی ہوئی توانائیاں کسی کام کی نہیں، ان کی پیروی دنیا و آخرت کے عظیم خسارے کا سبب بن سکتی ہے۔



إِنْ يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا

إِنْ	يَتَّبِعُونَ	إِلَّا	الظَّنَّ	وَ	إِنْ	هُمْ	إِلَّا
نہیں	وہ پیروی کرتے	مگر	گمان (کی)	اور	نہیں	وہ	مگر

یہ صرف گمان کی پیروی کرتے ہیں اور یہ صرف

يَخْرُصُونَ ۖ (۱۱۶) إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ مَنْ يَضِلُّ

يَخْرُصُونَ	(۱۱۶)	إِنَّ	رَبَّكَ	هُوَ	أَعْلَمُ	مَنْ	يَضِلُّ
اندازے لگا رہے ہیں		بیشک	تمہارا رب	وہ	خوب جانتا ہے	(اسے) جو	بھٹکتا ہے

اندازے لگا رہے ہیں ○ بیشک تیرا رب خوب جانتا ہے کہ کون اس کی راہ سے

عَنْ سَبِيلِهِ ۚ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ۖ (۱۱۷) فَكُلُوا مِمَّا

عَنْ سَبِيلِهِ	وَ	هُوَ	أَعْلَمُ	بِالْمُهْتَدِينَ	(۱۱۷)	فَكُلُوا	مِمَّا
اس کی راہ سے	اور	وہ	خوب جانتا ہے	ہدایت والوں کو		تو کھاؤ	(اس میں) سے جو

بھٹکا ہوا ہے اور وہ ہدایت والوں کو (بھی) خوب جانتا ہے ○ تو اس میں سے کھاؤ

ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كُنْتُمْ بِآيَاتِهِ مُؤْمِنِينَ ۖ (۱۱۸) وَ

ذُكِرَ	اسْمُ اللَّهِ	عَلَيْهِ	إِنْ	كُنْتُمْ	بِالآيَاتِهِ	مُؤْمِنِينَ	وَ
ذکر کیا گیا	اللہ کا نام	اس پر	اگر	تم ہو	اس کی آیتوں پر	ایمان رکھنے والے	اور

جس پر اللہ کا نام لیا گیا اگر تم اس کی آیتوں پر ایمان رکھتے ہو ○ اور

مَا كُنْتُمْ إِلَّا تَاكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ

مَا	كُنْتُمْ	إِلَّا تَاكُلُوا	مِمَّا	ذُكِرَ	اسْمُ اللَّهِ	عَلَيْهِ
کیا ہوا	تمہیں	کہ نہ کھاؤ	(اس میں) سے جو	ذکر کیا گیا	اللہ کا نام	اس پر

تمہیں کیا ہے کہ تم اس میں سے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہے

۱..... اس آیت کا معنی یہ ہے کہ ”جو جانور اللہ تعالیٰ کے نام پر ذبح کیا گیا اسے کھاؤ اور جو اپنی موت مرابطوں کے نام پر ذبح کیا گیا وہ حرام ہے۔“ جانور کے حلال ہونے کا تعلق اللہ عزوجل کے نام پر ذبح ہونے سے ہے، نیز حلال و حرام کا اختیار اللہ تعالیٰ کے پاس ہے لہذا اس کی ہدایت کے مطابق ہی چیزوں کو حرام یا حلال قرار دو۔

کسی کی گواہی اور ہدایت  
اللہ تعالیٰ سے پوشیدہ نہیں

اللہ کے نام پر ذبح کردہ جانور حلال ہے

حالت و حرمت کا شرعی قانون



## وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَا حَرَّمَ

و	قَدْ	فَصَّلَ <sup>(۱)</sup>	لَكُمْ	مَا	حَرَّمَ
اور (حالانکہ)	بیشک	اللہ نے تفصیل سے بیان کر دیں	تمہارے لئے	وہ (چیزیں) جو	اس نے حرام کی ہیں
حالانکہ وہ تمہارے لئے وہ چیزیں تفصیل سے بیان کر چکا ہے جو اس نے تم پر					

## عَلَيْكُمْ إِلَّا مَا اضْطُرُّرْتُمْ إِلَيْهِ ط وَإِنْ

عَلَيْكُمْ	إِلَّا	مَا	اضْطُرُّرْتُمْ	إِلَيْهِ	وَ	إِنْ
تمہارے اوپر	سوائے	(ان چیزوں کے) جو	تم مجبور ہو جاؤ	ان کی طرف	اور	بیشک
حرام کی ہیں سوائے ان چیزوں کے جن کی طرف تم مجبور ہو جاؤ اور بیشک						

## كَثِيرًا لِّيُضِلُّونَ بِأَهْوَاءِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ط إِنَّ رَبَّكَ

كَثِيرًا	لِّيُضِلُّونَ	بِأَهْوَاءِهِمْ <sup>(۲)</sup>	بِغَيْرِ عِلْمٍ	إِنَّ	رَبَّكَ
بہت سے (لوگ)	ضرور گمراہ کرتے ہیں	اپنی خواہشات کے سبب	علم کے بغیر	بیشک	تمہارا رب
بہت سے لوگ لاعلمی میں اپنی خواہشات کی وجہ سے گمراہ کرتے ہیں۔ بیشک تیرا رب					

## هُوَ أَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِينَ ۝۱۱۹ وَذَرُوا ظَاهِرَ الْإِثْمِ وَبَاطِنَهُ ط

هُوَ	أَعْلَمُ	بِالْمُعْتَدِينَ ۝۱۱۹	وَ	ذَرُوا	ظَاهِرَ الْإِثْمِ وَبَاطِنَهُ
وہ	خوب جانتا ہے	حد سے بڑھنے والوں کو	اور	چھوڑ دو	ظاہری اور باطنی گناہ
حد سے بڑھنے والوں کو خوب جانتا ہے اور ظاہری اور باطنی سب گناہ چھوڑ دو					

## إِنَّ الَّذِينَ يَكْسِبُونَ الْإِثْمَ سَيَجْزُونَ بِمَا

إِنَّ	الَّذِينَ	يَكْسِبُونَ	الْإِثْمَ	سَيَجْزُونَ	بِمَا
بیشک	وہ لوگ جو	کما تے ہیں	گناہ	عنقریب انہیں بدلہ دیا جائے گا	(ان گناہوں کا) جن کا
بیشک جو لوگ گناہ کما تے ہیں انہیں عنقریب ان گناہوں کا بدلہ دیا جائے گا جن کا					

۱..... اس سے معلوم ہوا کہ قانون یہ ہے کہ حرام چیزوں کا مفصل ذکر ہوتا ہے اور جس چیز کو حرام نہ فرمایا گیا ہو وہ حلال ہے۔

۲..... اپنی طرف سے مختلف جانوروں یا اشیاء کو حرام قرار دینا مگر ایسی ہے۔ اس آیت پر وہ لوگ بھی غور کریں جو اولیاء کرام کے ایصالِ ثواب کیلئے مقرر کردہ جانوروں کو حرام قرار دیتے ہیں حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نام پر ہی ذبح کئے جاتے ہیں۔



كَانُوا يَقْتَرِفُونَ ﴿١٢٠﴾ وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يَذْكُرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ

كَانُوا يَقْتَرِفُونَ ﴿١٢٠﴾	وَلَا تَأْكُلُوا ﴿١﴾	مِمَّا	لَمْ يَذْكُرِ	اسْمُ اللَّهِ	عَلَيْهِ
وہ ارتکاب کرتے تھے	اور	تم نہ کھاؤ	(اس میں) سے جو	اللہ کا نام	اس پر

وہ ارتکاب کرتے تھے ○ اور جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو اسے نہ کھاؤ

وَإِنَّهُ لَفِسْقٌ ط وَإِنَّ الشَّيْطَانَ لِيُؤْخُونَ

وَ	إِنَّهُ	لَفِسْقٌ	وَ	إِنَّ	الشَّيْطَانَ	لِيُؤْخُونَ
اور	بیشک وہ	ضرور نافرمانی (ہے)	اور	بیشک	شیاطین	ضرور (وسوسے) ڈالتے ہیں

اور بیشک یہ نافرمانی ہے اور بیشک شیطان اپنے دوستوں کے دلوں میں

إِلَىٰ أَوْلِيَائِهِمْ لِيُجَادِلُوكُمْ ۖ وَإِنْ أَطَعْتُمُوهُمْ إِنَّكُمْ

إِلَىٰ أَوْلِيَائِهِمْ	لِيُجَادِلُوكُمْ ﴿٢﴾	وَ	إِنْ	أَطَعْتُمُوهُمْ	إِنَّكُمْ
اپنے دوستوں کی طرف	تاکہ وہ جھگڑا کریں تم سے	اور	اگر	تم بات مانو گے ان کی	(تو) بیشک تم

وسوسے ڈالتے ہیں تاکہ وہ تم سے جھگڑیں اور اگر تم ان کا کہنا مانو گے تو اس وقت

لَتَشْرِكُنَّ ﴿١٢١﴾ أَوْ مَن كَانَ مِثْلًا فَأَحْيَيْنَاهُ وَجَعَلْنَا

لَتَشْرِكُنَّ ﴿١٢١﴾	أَوْ مَن	كَانَ	مِثْلًا	فَأَحْيَيْنَاهُ	وَ	جَعَلْنَا
ضرور مشرک ہو گے	کیا اور جو	تھا	مردہ	پھر ہم نے زندہ کر دیا ہے	اور	بنادیا

تم بھی یقیناً مشرک ہو گے ○ اور کیا وہ جو مردہ تھا پھر ہم نے اسے زندہ کر دیا اور ہم نے

لَهُ نُورًا يَّشْهَىٰ بِهِ فِي النَّاسِ كَمَن مَّثَلُهُ

لَهُ	نُورًا	يَّشْهَىٰ	بِهِ	فِي النَّاسِ	كَمَن مَّثَلُهُ
اس کے لئے	ایک نور	وہ چلتا ہے	اس کے ساتھ	لوگوں میں	(کیا) اس کی مثال اس جیسی ہوگی جو

اس کے لیے ایک نور بنادیا جس کے ساتھ وہ لوگوں میں چلتا ہے (کیا) وہ اس جیسا ہو جائے گا جو

۱..... حکم یہ ہے کہ جس جانور پر مسلمان یا کاتبی نے جان بوجھ کر اللہ تعالیٰ کا نام ذکر نہ کیا وہ حرام ہے اور اگر بھول کر نام لیتا رہ گیا تو حلال ہے اور مسلمان و کاتبی کے علاوہ کسی دوسرے کا ذبح کیا ہو مطلقاً حرام ہے۔ یہاں کتابی سے مراد وہ اہل کتاب ہیں جو اپنے نبی اور کتاب پر ایمان رکھتے ہیں۔ محض نام کے عیسائی اور حقیقت میں دہریہ مراد نہیں ہیں۔ ۲..... اس آیت سے معلوم ہوا کہ بغیر علم دینی مسائل میں جھگڑنا یا محض جھگڑے کی نیت سے مناظرہ کرنا شیطانی لوگوں کا کام ہے لیکن تحقیق حق کے لئے مناظرہ کرنا عبادت ہے۔

ذبح کے وقت اللہ کا نام پھیر دیا تو جانور حرام ہے

شیاطین کی وسوسہ اندازیاں

مومن و کافر کی مثال



## فِي الظُّلُمَاتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا ۚ كَذَلِكَ زُيِّنَ

فِي الظُّلُمَاتِ	لَيْسَ	بِخَارِجٍ	مِّنْهَا	كَذَلِكَ	زُيِّنَ
اندھیروں میں (ہے)	وہ نہیں	نکلنے والا	ان سے	اسی طرح	آراستہ کر دیئے گئے

اندھیروں میں (پڑا ہوا) ہے (اور) ان سے نکلنے والا بھی نہیں۔ یونہی کافروں کے لئے

## لِّلْكَافِرِينَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٢٦﴾ وَكَذَلِكَ جَعَلْنَا فِي كُلِّ قَرْيَةٍ

لِّلْكَافِرِينَ	مَا	كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٢٦﴾	وَ	كَذَلِكَ	جَعَلْنَا	فِي كُلِّ قَرْيَةٍ
کافروں کے لئے	جو	وہ عمل کرتے تھے	اور	اسی طرح	ہم نے بنادیئے	ہر بستی میں

ان کے اعمال آراستہ کر دیئے گئے ○ اور ویسے ہی ہم نے ہر بستی میں

## أَكْبَرَ مُجْرِمِيهَا لِيَسْأَلُ فِيهَا ۚ وَ

أَكْبَرَ مُجْرِمِيهَا	لِيَسْأَلُ فِيهَا (۱)	وَ
اس کے مجرموں کے سرغنے (یا) اس کے مجرموں کو سردار	تاکہ وہ سازشیں کریں	اس میں

اس کے مجرموں کو (ان کا) سردار بنادیا تاکہ اس میں وہ اپنی سازشیں کریں اور

## مَا يَنْتَهُونَ إِلَّا بِأَنفُسِهِمْ وَمَا يَشْعُرُونَ ﴿١٢٧﴾ وَإِذَا

مَا يَنْتَهُونَ	إِلَّا	بِأَنفُسِهِمْ	وَ	مَا يَشْعُرُونَ ﴿١٢٧﴾	وَ	إِذَا
وہ سازشیں نہیں کرتے	مگر	اپنی جانوں کے ساتھ	اور	وہ شعور نہیں رکھتے	اور	جب

وہ صرف اپنے خلاف سازشیں کر رہے ہیں اور انہیں شعور نہیں ○ اور جب

## جَاءَتْهُمْ آيَةٌ قَالُوا الْبَشَرُ لَشَيْءٌ مُِّنْ نُؤُوتِي

جَاءَتْهُمْ	آيَةٌ	قَالُوا	لَنُؤُوتِي	حَتَّى	نُؤُوتِي
آئے ان کے پاس	کوئی نشانی	(تو) کہتے ہیں	ہم ہرگز ایمان نہ لائیں گے	یہاں تک کہ	ہمیں دیا جائے

ان کے پاس کوئی نشانی آئے تو کہتے ہیں کہ ہم ہرگز ایمان نہ لائیں گے جب تک ہمیں بھی

۱..... اس آیت میں سرور کائنات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی دی گئی ہے کہ آپ سردارانِ مکہ کی دشمنی سے پریشان نہ ہوں، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے پہلے جو انبیاء کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام گزرے وہ جس شہر میں مبعوث ہوئے وہاں کے سرداروں نے ان کی اسی طرح مخالفت کی تھی۔



مَثَلُ مَا أُوتِيَ رُسُلُ اللَّهِ ۖ اللَّهُ أَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ

مَثَلُ	مَا	أُوتِيَ	رُسُلُ اللَّهِ	اللَّهُ	أَعْلَمُ	حَيْثُ	يَجْعَلُ
(اس کی) مثل	جیسا	دیا گیا	اللہ کے رسولوں (کو)	اللہ	خوب جانتا ہے	جہاں	وہ رکھے

ویسا ہی نہ ملے جیسا اللہ کے رسولوں کو دیا گیا۔ اللہ اسے خوب جانتا ہے جہاں وہ

رِاسَلَتَهُ ۖ سَيُصِيبُ الَّذِينَ أَجْرَمُوا صَغَارٌ عِنْدَ اللَّهِ وَ

رِاسَلَتَهُ (۱)	سَيُصِيبُ	الَّذِينَ	أَجْرُمُوا	صَغَارٌ	عِنْدَ اللَّهِ	وَ
اپنی رسالت	عنقریب پہنچے گی	ان لوگوں کو جنہوں نے	جرم کئے	ذلت	اللہ کے ہاں	اور

اپنی رسالت رکھے۔ عنقریب مجرموں کو ان کے مکرو فریب کے بدلے میں اللہ کے ہاں

عَذَابٌ شَدِيدٌ بِمَا كَانُوا يَسْكُرُونَ ۖ فَمَنْ يُرِدِ اللَّهُ أَنْ

عَذَابٌ شَدِيدٌ	بِمَا	كَانُوا يَسْكُرُونَ (۲)	فَمَنْ	يُرِدِ	اللَّهُ	أَنْ
شدید عذاب	(اس کے) بدلے جو	وہ مکرو فریب کرتے تھے	تو جسے	چاہتا ہے	اللہ	کہ

ذلت اور شدید عذاب پہنچے گا ۝ اور جسے اللہ ہدایت دینا

يَهْدِيهِ يَشْرَحْ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ ۖ وَمَنْ يُرِدْ أَنْ

يَهْدِيهِ	يَشْرَحْ (۲)	صَدْرَهُ	لِلْإِسْلَامِ	وَمَنْ	يُرِدْ	أَنْ
ہدایت دے اسے	(تو) وہ کھول دیتا ہے	اس کا سینہ	اسلام کے لئے	اور جسے	چاہتا ہے	کہ

چاہتا ہے تو اس کا سینہ اسلام کے لیے کھول دیتا ہے اور جسے گمراہ کرنا

يُضِلَّهُ يَجْعَلْ صَدْرَهُ ضَيِّقًا حَرَجًا كَانْتِبَايَ صَعْدُ

يُضِلَّهُ	يَجْعَلْ	صَدْرَهُ	ضَيِّقًا (۳)	حَرَجًا	كَانْتِبَايَ	صَعْدُ
گمراہ کر دے اسے	بنادیتا ہے	اس کا سینہ	تنگ	بہت ہی تنگ	گویا کہ	وہ زبردستی چڑھ رہا ہے

چاہتا ہے اس کا سینہ تنگ، بہت ہی تنگ کر دیتا ہے گویا کہ وہ زبردستی آسمان پر

- ۱۔ اس سے معلوم ہوا کہ نبوت خاص عطاۃ الہی ہے۔ قومیت یا مال کی وجہ سے نبوت نہیں ملتی اور نہ ہی یہ ہے کہ اعمال صالحہ کر کے کوئی نبی بن جائے۔
- ۲۔ شرح کا معنی ہے ”کشادہ کرنا“ اور شرح صدر یعنی سینے کا کھل جانا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بندے کے دل میں روشنی پیدا فرماتا ہے یہاں تک کہ اس کا ہر عمل اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق ہو جاتا ہے۔ دل دنیائے دور اور آخرت کی طرف راغب ہو جاتا ہے۔
- ۳۔ سینے کی تنگی یہ ہے کہ کفر کو پسند کرے اور اسلام کو برا سمجھے۔ پونہ نیکوں سے رغبت نہ ہو نا اور گناہوں کا شوق ہو نا بھی دل کی تنگی میں داخل ہے۔



فِي السَّمَاءِ ط كَذَلِكَ يَجْعَلُ اللَّهُ الرَّجْسَ عَلَى الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ ۝۱۳۵

فِي السَّمَاءِ	كَذَلِكَ	يَجْعَلُ	اللَّهُ	الرَّجْسَ	عَلَى الَّذِينَ	لَا يُؤْمِنُونَ ۝۱۳۵
آسمان میں	اسی طرح	ڈال دیتا ہے	اللہ	عذاب	ان لوگوں پر جو	ایمان نہیں لاتے

چڑھ رہا ہے۔ اسی طرح اللہ ایمان نہ لانے والوں پر عذاب مسلط کر دیتا ہے ۝

وَهَذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيمًا ط قَدْ فَصَّلْنَا الْآيَاتِ

وَهَذَا	صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيمًا	قَدْ	فَصَّلْنَا	الْآيَاتِ
اور یہ	تمہارے رب کا سیدھا راستہ (ہے)	بیشک	ہم نے تفصیل سے بیان کر دیں	نشانیاں

اور یہ تمہارے رب کی سیدھی راہ ہے بیشک ہم نے نصیحت ماننے والوں کے لیے

لِقَوْمٍ يَذَّكَّرُونَ ۝۱۳۶ لَهُمْ دَارُ السَّلَامِ عِنْدَ رَبِّهِمْ

لِقَوْمٍ	يَذَّكَّرُونَ ۝۱۳۶	لَهُمْ	دَارُ السَّلَامِ	عِنْدَ رَبِّهِمْ
(ان) لوگوں کے لئے	(جو) نصیحت قبول کرتے ہیں	ان کے لئے	سلامتی کا گھر	ان کے رب کے پاس

تفصیل سے آیتیں بیان کر دیں ۝ ان کے لیے ان کے اعمال کے بدلے میں

وَهُوَ وَلِيُّهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝۱۳۷ وَيَوْمَ

وَهُوَ	وَلِيُّهُمْ	بِمَا	كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝۱۳۷	وَيَوْمَ
اور وہ	ان کا مددگار (ہے)	(اس کے) بدلے جو	وہ عمل کرتے تھے	اور (جس دن)

ان کے رب کے حضور سلامتی کا گھر ہے اور وہ ان کا مددگار ہے ۝ اور (یاد کرو) وہ دن

يَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا يَبْعَثُ الْجِنَّ قَدْ اسْتَكْثَرْتُمْ

يَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا	يَبْعَثُ الْجِنَّ	قَدْ	اسْتَكْثَرْتُمْ
وہ جمع کرے گا ان سب کو	(اور فرمائے گا) اے جنوں کے گروہ	بیشک	تم نے بہت سے گھیر لئے

جب وہ ان سب کو اٹھائے گا (اور فرمائے گا) اے جنوں کے گروہ! تم نے بہت سے لوگوں کو

۱۔ اس سے معلوم ہوا کہ نیک کام بھاری معلوم ہونا اور گناہ کے کام میں راحت محسوس کرنا، سینے کی تنگی کی علامت ہے۔

۲۔ دارالسلام کے دو معنی ہیں (۱) سلام اللہ تعالیٰ کا نام ہے، تو ”دارالسلام“ کا معنی ہوا ”اللہ تعالیٰ کا گھر“، یعنی وہ گھر جس کی اضافت اللہ تعالیٰ کی طرف ہے اور یہ اضافت اس گھر یعنی جنت کی عزت افزائی کے لئے ہے جیسے بیت اللہ اور ناقۃ اللہ میں ہے۔ (۲) اس کا دوسرا معنی ہے ”سلامتی کا گھر“ اور جنت کو ”دارالسلام“ اس لئے فرمایا ہے کہ جنت میں ہر قسم کی خرابیوں، تکلیفوں اور مشقتوں سے سلامتی ہے۔



مِّنَ الْإِنسِ ۚ وَقَالَ أَوْلِيُوهُمْ مِّنَ الْإِنسِ رَبَّنَا اسْتَمِعْ				
مِّنَ الْإِنسِ	وَ	قَالَ	أَوْلِيُوهُمْ مِّنَ الْإِنسِ	رَبَّنَا اسْتَمِعْ
انسانوں سے	اور	کہیں گے	انسانوں میں سے ان کے دوست	اے ہمارے رب فائدہ اٹھایا
اپنا تابع بنالیا اور انسانوں میں سے جو ان کے دوست ہوں گے وہ کہیں گے: اے ہمارے رب! ہم نے				
بَعْضًا بِبَعْضٍ وَبَلَعْنَا أَجَلَنَا الَّذِي أَجَلْت				
بَعْضًا بِبَعْضٍ	وَ	بَلَعْنَا	أَجَلَنَا	الَّذِي أَجَلْت
ہمارے بعض نے بعض سے	اور	ہم پہنچ گئے	اپنی مدت (کو)	جو تو نے مقرر فرمائی
ایک دوسرے سے فائدہ اٹھایا اور ہم اپنی اس مدت کو پہنچ گئے جو تو نے ہمارے لیے مقرر فرمائی				
لَنَا ۚ قَالَ النَّارُ مَثْوً لَّكُمْ خُلْدِيْنَ فِيْهَا اِلَّا				
لَنَا	قَالَ	النَّارُ	مَثْوً لَّكُمْ	خُلْدِيْنَ فِيْهَا اِلَّا
ہمارے لئے	اللہ فرمائے گا	آگ	تمہارا ٹھکانہ (ہے)	ہمیشہ رہنے والے اس میں مگر
تھی۔ اللہ فرمائے گا: آگ تمہارا ٹھکانہ ہے، تم ہمیشہ اس میں رہو گے مگر				
مَا شَاءَ اللّٰهُ ط اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۳۸﴾ وَكَذٰلِكَ				
مَا شَاءَ اللّٰهُ	اِنَّ	رَبَّكَ	حَكِيْمٌ	عَلِيْمٌ ﴿۱۳۸﴾ وَكَذٰلِكَ
جسے چاہے	اللہ	بیشک	تمہارا رب	حکمت والا علم والا (ہے) اور اسی طرح
جسے خدا چاہے۔ بیشک تمہارا رب حکمت والا، علم والا ہے ○ اور یونہی				
نُوْلِيْ بَعْضُ الظَّالِمِيْنَ بَعْضًا بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۳۹﴾				
نُوْلِيْ	بَعْضُ الظَّالِمِيْنَ	بَعْضًا	بِمَا	كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۳۹﴾
ہم مسلط کر دیتے ہیں	بعض ظالموں کو	بعض (پر)	(اس کے) سبب جو	وہ کام کرتے تھے
ہم ظالموں میں ایک کو دوسرے پر ان کے اعمال کے سبب مسلط کر دیتے ہیں ○				

① کفار جہنم سے کبھی نکالے نہیں جائیں گے بلکہ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔ یہاں آیت میں اس استثناء کے دو معنی ہیں (۱) وہ ہمیشہ جہنم میں رہیں گے لیکن قبر سے حشر تک اور میدان حشر میں حساب کتاب سے لے کر جہنم میں داخل ہونے تک جہنم میں نہ رہیں گے۔ (۲) اس سے مراد وہ اوقات ہیں جن میں انہیں ایک عذاب سے دوسرے عذاب میں منتقل کیا جائے گا، جہنمی جب دوزخ کی آگ کی شدت سے فریاد کریں گے تو انہیں ڈھکڑی بھری سخت ٹھنڈے اور برفانی طبقے میں ڈال دیا جائے گا اور جب ڈھکڑی بھری کی ٹھنڈک سے گھبرا کر فریاد کریں گے تو انہیں پھر نار جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ ② اس آیت میں ظلم کرنے والوں =



يُبْعَثُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّونَ				
يُبْعَثُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ	أَلَمْ يَأْتِكُمْ	رُسُلٌ	مِّنْكُمْ <sup>(۱)</sup>	يَقُصُّونَ
اے جنوں اور انسانوں کے گروہ	کیا نہیں آئے تمہارے پاس	رسول	تم میں سے	وہ بیان کرتے
اے جنوں اور آدمیوں کے گروہ! کیا تمہارے پاس تم میں سے وہ رسول نہ آئے تھے جو تم پر				
عَلَيْكُمْ آيَتِي وَيُنذِرُوكُم لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَذَا قَالُوا				
عَلَيْكُمْ	آيَتِي	و	يُنذِرُوكُم	لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَذَا قَالُوا
تم پر	میری آیتیں	اور	ڈراتے تمہیں	تمہاری اس دن کی ملاقات (سے) وہ کہیں گے
میری آیتیں پڑھتے تھے اور تمہیں تمہارے آج کے اس دن کی حاضری سے ڈراتے تھے؟ وہ کہیں گے:				
شَهِدْنَا عَلَىٰ أَنْفُسِنَا وَغَرَّتْهُمْ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا				
شَهِدْنَا	عَلَىٰ أَنْفُسِنَا	و	غَرَّتْهُمْ	الْحَيَاةُ الدُّنْيَا
ہم نے گواہی دی	اپنی جانوں پر (کے خلاف)	اور	دھوکے میں ڈال دیا انہیں	دنیا کی زندگی (نے)
ہم اپنی جانوں کے خلاف گواہی دیتے ہیں اور انہیں دنیا کی زندگی نے دھوکے میں ڈال دیا اور				
شَهِدُوا عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ أَنَّهُمْ كَانُوا كَافِرِينَ ۝۱۲۰ ذٰلِكَ				
شَهِدُوا	عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ	أَنَّهُمْ	كَانُوا	كَافِرِينَ ۝۱۲۰ ذٰلِكَ
وہ گواہی دیں گے	اپنی جانوں پر (کے خلاف)	کہ وہ	تھے	کفر کرنے والے
یہ (رسولوں کا بھیجنا)				
وہ خود اپنی جانوں کے خلاف گواہی دیں گے کہ وہ کافر تھے ۝				
أَنْ لَّمْ يَكُنْ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرَىٰ بِظُلْمٍ ۖ وَ				
أَنْ	لَّمْ يَكُنْ	رَبُّكَ	مُهْلِكَ الْقُرَىٰ	بِظُلْمٍ ۖ وَ
(اس لئے) کہ	نہیں ہے	تمہارا رب	بستیوں کو ہلاک کرنے والا	ظلم سے
اس لیے ہے کہ تیرا رب بستیوں کو ظلم سے تباہ نہیں کرتا جبکہ				

- ۱۔ کو تنبیہ کی جارہی ہے کہ اگر وہ اپنے ظلم سے باز نہ آئے تو اللہ تعالیٰ ان پر دوسرا عالم مسلط کر دے گا جو انہیں ذلیل و خوار اور تباہ و برباد کر دے گا۔
- ۲۔ رسول صرف انسانوں میں سے ہوتے ہیں جنات سے نہیں۔ چونکہ یہاں جن و انس دونوں سے خطاب ہے اس لئے تَقْلِيْبًا یعنی جنوں کو انسانوں کے ماتحت شمار کرتے ہوئے منکلمہ فرمایا گیا۔ بہر حال اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ جنات میں نبی آئے، ہاں جنات کے لئے نبی آئے مگر وہ انسان تھے۔
- ۳۔ جمہور مفسرین کے نزدیک اس اسم اشارہ کا مشار الیہ ”رسولوں کا بھیجنا اور کفار کو عذاب الہی سے ڈرانا“ ہے۔



أَهْلَهَا غَفِلُونَ ۝۱۳۱ۖ وَلِكُلِّ دَرَجَاتٍ مِّمَّا				
أَهْلَهَا	غَفِلُونَ ۝۱۳۱	وَ	لِكُلِّ	دَرَجَاتٍ مِّمَّا
اس کے باشندے	بے خبر ہوں	اور	ہر ایک کے لئے	درجات (ہیں) (اس کی) وجہ سے جو
ان کے لوگ بے خبر ہوں ۝ اور ہر ایک کے لیے ان کے اعمال سے				
عَمِلُوا ۙ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُونَ ۝۱۳۲ۖ وَ				
عَمِلُوا ۙ (۱)	وَ	مَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ	عَمَّا	يَعْمَلُونَ ۝۱۳۲
انہوں نے عمل کئے	اور	تمہارا رب بے خبر نہیں	(اس) سے جو	وہ عمل کرتے ہیں
درجات ہیں اور تیرا رب ان کے اعمال سے بے خبر نہیں ۝ اور				
رَبُّكَ الْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ ۙ إِنَّ يَسَاءَ يَدُّ هِبِكُمْ وَ				
رَبُّكَ	الْغَنِيُّ	ذُو الرَّحْمَةِ	إِنَّ	يَسَاءَ يَدُّ هِبِكُمْ وَ
تمہارا رب	بے پروا	رحمت والا (ہے)	اگر	وہ چاہے (تو اے لوگو!) تمہیں لے جائے
اے حبیب! تمہارا رب بے پروا ہے، رحمت والا ہے۔ اے لوگو! اگر وہ چاہے تو تمہیں لے جائے اور				
يَسْتَخْلِفُ مِنْ بَعْدِكُمْ مَا يَشَاءُ كَمَا أَنْشَأَكُمْ				
يَسْتَخْلِفُ	مِنْ بَعْدِكُمْ	مَا يَشَاءُ	كَمَا	أَنْشَأَكُمْ
جانشین بنا دے	تمہارے بعد	جسے	وہ چاہے	جیسے اس نے پیدا کیا تمہیں
جسے چاہے تمہاری جگہ لے آئے جیسے اس نے تمہیں				
مِّنْ ذُرِّيَّةٍ قَوْمٍ آخَرِينَ ۝۱۳۳ۖ إِنَّ مَا تُوْعَدُونَ لَآتٍ ۙ وَ				
مِّنْ ذُرِّيَّةٍ قَوْمٍ آخَرِينَ ۝۱۳۳	إِنَّ	مَا	تُوْعَدُونَ	لَآتٍ ۙ وَ
دوسرے لوگوں کی اولاد سے	بیشک	جس کا	تم سے وعدہ کیا جاتا ہے	ضرور آنے والی (ہے) اور
دوسرے لوگوں کی اولاد سے پیدا کیا ۝ بیشک جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ ضرور آنے والی ہے اور				

۱..... اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر ایک کے لیے چاہے وہ نیک ہو یا گنہگار اس کے اچھے اور برے اعمال کے اعتبار سے درجے ہیں اور انہی کے مطابق ثواب اور عذاب ہوگا، یونہی نیک اعمال کے درجات مختلف ہوتے ہیں کہ ایک ہی عمل اخلاص اور نیتوں کے فرق کی وجہ سے ایک شخص کے لئے زیادہ ثواب کا اور دوسرے کے لئے کم ثواب کا باعث ہوتا ہے۔



دنیا میں بر عمل پر مہلت ملی ہوئی ہے

مَا أَنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ ۝ قُلْ يَقَوْمِ اعْمَلُوا عَلَىٰ مَكَانَتِكُمْ

مَا أَنْتُمْ	بِـمُعْجِزِينَ ۝	قُلْ	يَقَوْمِ	اعْمَلُوا <sup>(۱)</sup>	عَلَىٰ مَكَانَتِكُمْ
نہیں	تم	بے بس کرنے والے	تم کہو	اے میری قوم	تم عمل کرتے رہو
تم (اللہ کو) عاجز نہیں کر سکتے ○ تم فرماؤ، اے میری قوم! تم اپنی جگہ پر عمل کرتے رہو،					

إِنِّي عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ۚ مَنْ تَكُونُ لَهُ

إِنِّي	عَامِلٌ	فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ	مَنْ تَكُونُ لَهُ
بیشک میں	(اپنی جگہ پر) کام کرتا ہوں	تو عنقریب تم جان لو گے	کس کے لئے ہوتا ہے
میں اپنا کام کرتا ہوں تو عنقریب تم جان لو گے کہ آخرت کے گھر کا (اچھا) انجام			

عَاقِبَةُ الدَّارِ ۚ إِنَّهُ لَا يُغْلِبُ الظَّالِمُونَ ۝ وَ

عَاقِبَةُ الدَّارِ <sup>(۲)</sup>	إِنَّهُ	لَا يُغْلِبُ	الظَّالِمُونَ ۝	وَ
(آخرت کے) گھر کا (اچھا) انجام	بیشک وہ	فلاح نہیں پاتے	ظلم کرنے والے	اور
کس کے لئے ہے؟ بیشک ظالم فلاح نہیں پاتے ○ اور				

جَعَلُوا لِلَّهِ مَسَازِيرَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْأَنْعَامِ

جَعَلُوا <sup>(۳)</sup>	لِلَّهِ	مَسَازِيرَ	مِنَ الْحَرْثِ وَالْأَنْعَامِ
انہوں نے بنایا، مقرر کیا	اللہ کے لئے	(اس میں) سے جو	کھیتی اور مویشیوں سے
اللہ نے جو کھیتی اور مویشی پیدا کیے ہیں یہ مشرک ان میں سے ایک حصہ اللہ کے لئے			

نَصِيبًا فَقَالُوا هَذَا لِلَّهِ بِزَعْمِهِمْ وَهَذَا

نَصِيبًا	فَقَالُوا	هَذَا	لِلَّهِ	بِزَعْمِهِمْ	وَ هَذَا
ایک حصہ	پھر انہوں نے کہہ دیا	یہ	اللہ کے لئے (ہے)	اپنے گمان سے	اور یہ
قرار دیتے ہیں پھر اپنے گمان سے کہتے ہیں کہ یہ حصہ تو اللہ کے لئے ہے اور یہ					

۱..... اس میں کفر یا گناہ کی اجازت نہیں بلکہ اظہارِ غضب کے لئے اس طرح فرمایا گیا ہے۔

۲..... اس سے مراد یہ ہے کہ اگرچہ آج بھی فیملہ ہو چکا کہ مومن جنتی ہے اور کافر دوزخی لیکن اسلام نے چشم دید فیملہ قیامت میں یا عذاب آتے وقت ہو گا۔

۳..... یہاں زمانہ جاہلیت میں مشرکین کی ایک جہالت بتائی جا رہی ہے کہ وہ اپنے مختلف مالوں سے اللہ تعالیٰ اور بتوں کے نام جدا جدا حصے مقرر کرتے ہیں، پھر اگر اللہ تعالیٰ کیلئے مقرر کردہ حصے سے کچھ بتوں کے حصے میں مل جائے تو اسے واپس نہیں نکالتے لیکن اگر بتوں کا حصہ اوھر مل جاتا تو اسے نکال لیتے ہیں۔



لِشْرَكَائِنَا ۚ فَمَا كَانَ لِشُرَكَائِهِمْ فَلَا يَصِلُ إِلَى اللَّهِ ۚ

لِشْرَكَائِنَا	فَمَا	كَانَ	لِشْرَكَائِهِمْ	فَلَا يَصِلُ	إِلَى اللَّهِ
ہمارے شریکوں کے لئے (ہے)	تو جو	ہے	ان کے شریکوں کے لئے	پس وہ نہیں پہنچتا	اللہ تک

ہمارے شریکوں کے لئے ہے تو جو ان کے شریکوں کے لئے ہے وہ تو اللہ تک نہیں پہنچتا

وَمَا كَانَ لِلَّهِ فَهُوَ يَصِلُ إِلَى شُرَكَائِهِمْ ۖ سَاءَ مَا

وَمَا	كَانَ	لِلَّهِ	فَهُوَ	يَصِلُ	إِلَى شُرَكَائِهِمْ	سَاءَ	مَا
اور جو	ہے	اللہ کے لئے	تو وہ	پہنچ جاتا ہے	ان کے شریکوں تک	کتنا برا ہے	جو

اور جو اللہ کے لئے ہے وہ ان کے شریکوں کو پہنچ جاتا ہے۔ کتنا برا

يَحْكُمُونَ ﴿٣٦﴾ وَكَذَلِكَ زَيْنَ لِكَثِيرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ قَتْلَ أَوْلَادِهِمْ

يَحْكُمُونَ ﴿٣٦﴾	وَ	كَذَلِكَ	زَيْنَ	لِكَثِيرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ	قَتْلَ أَوْلَادِهِمْ
وہ فیصلہ کرتے ہیں	اور	اسی طرح	عمدہ کر دکھایا	بہت سے مشرکوں کے لئے	اپنی اولاد کا قتل

یہ فیصلہ کرتے ہیں ○ اور یوں ہی بہت سے مشرکوں کی نگاہ میں ان کے شریکوں نے اولاد کا قتل

شُرَكَائِهِمْ لِيُذْذَوْهُمْ وَلِيَلْبِسُوا عَلَيْهِمْ

شُرَكَائِهِمْ (۱)	لِيُذْذَوْهُمْ	وَ	لِيَلْبِسُوا	عَلَيْهِمْ
ان کے شریکوں (نے)	تاکہ وہ ہلاک کریں انہیں	اور	تاکہ خلط ملط کر دیں، مشتبہ کر دیں	ان پر

عمدہ کر دکھایا ہے تاکہ وہ انہیں ہلاک کریں اور ان کا دین اُن پر

دِينَهُمْ ۖ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا فَعَلُوا ۚ فَذَرْهُمْ وَ

دِينَهُمْ	وَ	لَوْ	شَاءَ	اللَّهُ	مَا فَعَلُوا ۚ	فَذَرْهُمْ	وَ
ان کا دین	اور	اگر	چاہتا	اللہ	(تو) وہ نہ کرتے اسے	تو چھوڑ دو انہیں	اور

مشتبہ کر دیں اور اگر اللہ چاہتا تو وہ ایسا نہ کرتے تو تم انہیں اور

۱..... یہاں شریکوں سے مراد وہ شیاطین ہیں جن کی اطاعت کے شوق میں مشرکین اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور اس کی معصیت گوارا کرتے تھے اور ایسے قبیح اور جاہلانہ افعال کے مرتکب ہوتے تھے کہ جن کو عقل صحیح بھی گوارا نہ کر سکے اور جن کی قباحیت میں ادنیٰ سمجھ کے آدمی کو بھی تردد نہ ہو۔ بت پرستی کی شامت سے وہ ایسے فساد عقل میں مبتلا ہوئے کہ حیوانوں سے بدتر ہو گئے کیونکہ اولاد کے ساتھ تو جانور بھی پیار کرتے ہیں لیکن یہ کفار شیاطین کی پیروی میں اولاد یعنی بیٹیوں کا بھی خون بہا دیتے ہیں۔



مَا يَفْتَرُونَ ﴿۱۳۷﴾ وَقَالُوا هَذِهِ أَنْعَامٌ وَحَرْتُ حِجْرٌ ۖ				
مَا	يَفْتَرُونَ ﴿۱۳۷﴾	وَقَالُوا ﴿۱﴾	هَذِهِ أَنْعَامٌ	وَحَرْتُ حِجْرٌ
جو	وہ بہتان تراشی کرتے ہیں	اور	انہوں نے کہا یہ	موشی اور کھیتی (منوع ہے)
ان کے بہتانوں کو چھوڑ دو ○ اور مشرک اپنے خیال سے کہتے ہیں: یہ موشی اور کھیتی ممنوع ہے،				
لَّا يَطْعَمُهَا إِلَّا مَنْ نَّشَاءُ بَزْعُمِهِمْ وَأَنْعَامٌ				
لَّا يَطْعَمُهَا	إِلَّا	مَنْ	نَّشَاءُ	بَزْعُمِهِمْ
نہیں کھائے گا	مگر	وہ جسے	ہم چاہیں گے	(یہ اپنے گمان سے) کہا اور کچھ موشی
اسے وہی کھائے جسے ہم چاہیں اور کچھ موشی ایسے ہیں				
حُرِّمَتْ ظُهُورُهُمْ وَأَنْعَامٌ لَّا يَذْكُرُونَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا				
حُرِّمَتْ	ظُهُورُهُمْ	وَأَنْعَامٌ	لَّا يَذْكُرُونَ	اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا
حرام کر دی گئیں	ان کی پشتیں (سواری کے لئے)	اور کچھ موشی	وہ نہیں لیتے	اللہ کا نام ان پر
جن کی پیٹھوں (پر سواری) کو حرام کر دیا گیا اور کچھ موشی وہ ہیں جن کے ذبح پر اللہ کا نام نہیں لیتے،				
اَفْتَرَاءً عَلَيْهِ سَيَجْزِيهِمْ بِمَا				
اَفْتَرَاءً	عَلَيْهِ	سَيَجْزِيهِمْ	بِمَا	
(یہ سب) بہتان باندھتے ہوئے	(کہا) اس پر (یعنی اللہ پر)	عنقریب وہ بدلہ دے گا انہیں	(اس) کا جو	
(یہ باتیں) اللہ پر جھوٹ باندھتے ہوئے (کہتے ہیں) عنقریب وہ انہیں ان کے				
كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿۱۳۸﴾ وَقَالُوا مَا فِي بُطُونِ هَذِهِ الْأَنْعَامِ خَالِصَةٌ				
كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿۱۳۸﴾	وَقَالُوا	مَا	فِي بُطُونِ هَذِهِ الْأَنْعَامِ	خَالِصَةٌ
وہ بہتان باندھتے تھے	اور	انہوں نے کہا	جو	ان موشیوں کے پیٹوں میں (ہے) خالص
بہتانوں کا بدلہ دے گا ○ اور کہتے ہیں: ان موشیوں کے پیٹ میں جو ہے وہ خالص				

۱..... اس آیت میں کفار کی چند عملیوں کا ذکر ہے۔ (۱) اپنے بعض کھیتوں کو بتوں کے نام پر یوں وقف کرنا کہ اس کی پیداوار اور آمدنی صرف بتوں کے خادمین میں سے صرف مرد کھائیں، عورتیں نہ کھائیں۔ (۲) بتوں کے نام پر جانور چھوڑ دینا جیسے بحیرہ، سائبہ وغیرہ جن سے کوئی کام نہ لیا جائے، نہ کسی کھیت سے انہیں بنایا جائے۔ کفار کے یہ دونوں کام تو شرک ہیں مگر شرعاً ان جانوروں کا گوشت کھانا حرام نہیں۔ اسی لئے جہاد میں صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ ان تمام چیزوں پر قبضہ کر کے استعمال فرماتے تھے۔ (۳) بتوں کے نام پر ذبح کرنا۔ یہ کام بھی شرک ہے اور اس ذبیحہ کا کھانا بھی حرام ہے اور یہ ”مَأْخُذٌ بِمَغْیَرِ اللہِ“ میں داخل ہے۔



لِّذُنُورِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلَىٰ أَزْوَاجِنَا وَإِنْ يَكُنْ

لِّذُنُورِنَا <sup>(۱)</sup>	وَ	مُحَرَّمٌ	عَلَىٰ أَزْوَاجِنَا	وَ	إِنْ	يَكُنْ
ہمارے مردوں کے لئے (ہے)	اور	حرام کیا گیا ہے	ہماری بیویوں پر	اور	اگر	وہ ہو

ہمارے مردوں کیلئے ہے اور ہماری عورتوں پر حرام ہے اور اگر وہ

مَيِّتَةٌ فَهُمْ فِيهِ شُرَكَاءُ ۖ سَيَجْزِيهِمْ

مَيِّتَةٌ	فَهُمْ	فِيهِ	شُرَكَاءُ	سَيَجْزِيهِمْ
مرہو ہوا	تو وہ (سب)	اس میں	شریک (ہیں)	عقربند بدلہ دے گا انہیں

مرہو ہوا ہو تو پھر سب اس میں شریک ہیں۔ عقربند اللہ انہیں ان کی باتوں کا

وَصَفَّهُمْ ۖ إِنَّهُ حَكِيمٌ عَلِيمٌ ۝۱۳۹ قَدْ خَسِرَ

وَصَفَّهُمْ	إِنَّهُ	حَكِيمٌ	عَلِيمٌ ۝۱۳۹	قَدْ	خَسِرَ <sup>(۲)</sup>
ان کی باتوں (کا)	بیشک وہ	حکمت والا	علم والا (ہے)	بیشک	نقصان میں پڑے

بدلہ دے گا۔ بیشک وہ حکمت والا، علم والا ہے ۝ بیشک وہ لوگ تباہ ہو گئے

الَّذِينَ قَتَلُوا أَوْلَادَهُمْ سَفَهًا بِغَيْرِ عِلْمٍ وَ

الَّذِينَ	قَتَلُوا	أَوْلَادَهُمْ	سَفَهًا	بِغَيْرِ عِلْمٍ	وَ
وہ لوگ جنہوں نے	قتل کی	اپنی اولاد	بیوقوفی (کرتے ہوئے)	علم کے بغیر	اور

جو اپنی اولاد کو جہالت سے بیوقوفی کرتے ہوئے قتل کرتے ہیں اور

حَرَّمُوا مَا رَزَقَهُمُ اللَّهُ افْتِرَاءً عَلَىٰ اللَّهِ قَدْ

حَرَّمُوا	مَا	رَزَقَهُمُ	اللَّهُ	افْتِرَاءً	عَلَىٰ اللَّهِ	قَدْ
حرام قرار دیا	(اسے) جو	رزق دیا انہیں	اللہ (نے)	بہتان باندھتے (ہوئے)	اللہ پر	بیشک

اللہ نے جو رزق انہیں عطا فرمایا ہے اسے اللہ پر جھوٹ باندھتے ہوئے حرام قرار دیتے ہیں۔ بیشک

۱..... کفار عرب کا اعتقاد تھا کہ بحیرہ، سائبہ، اونٹنی کا بچہ اگر زندہ پیدا ہو تو صرف مرد کھا سکتے ہیں اور عورتیں نہیں کھا سکتیں اور اگر مرد پیدا ہو تو عورت مرد سب کھا سکتے ہیں۔ اس آیت میں ان کے اس عقیدے کا ذکر ہے اور اس پر سخت وعید ہے۔

۲..... اولاد اللہ تعالیٰ کی ایک عظیم نعمت ہے اور اسے قتل کر دینا دنیا و آخرت میں نقصان و تباہی کا باعث ہے اور اپنی دنیا اور آخرت دونوں تباہ کر لینا اور اولاد جیسی عزیز اور بیماری چیز کے ساتھ اس قسم کی سفاکی اور بے دردی گوارا کرنا انتہاء درجہ کی حماقت اور جہالت ہے۔



صَلُّوا وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ ﴿۱۶۰﴾ وَهُوَ الَّذِي أَنشَأَ

صَلُّوا	و	مَا كَانُوا	مُهْتَدِينَ ﴿۱۶۰﴾	و	هُوَ	الَّذِي	أَنشَأَ
وہ گمراہ ہو گئے	اور	وہ نہیں تھے	ہدایت پانے والے	اور	وہی (ہے)	جس نے	پیدا کئے

یہ لوگ گمراہ ہوئے اور یہ ہدایت والے نہیں ہیں ○ اور وہی ہے جس نے کچھ باغات

جَنَّتْ مَعْرُوشَتٍ وَغَيْرَ مَعْرُوشَتٍ وَالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ

جَنَّتْ	مَعْرُوشَتٍ	و	غَيْرَ مَعْرُوشَتٍ	وَالنَّخْلَ	وَالزَّرْعَ
کچھ باغات	(زمین پر) پھیلے ہوئے	اور	نہ پھیلے ہوئے	اور کھجور اور کھیتی	(کو پیدا کیا)

زمین پر پھیلے ہوئے اور کچھ نہ پھیلے ہوئے (تنوں والے) اور کھجور اور کھیتی کو پیدا کیا

مُخْتَلِفًا أَكْلُهُمُ وَالزَّيْتُونَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَ

مُخْتَلِفًا أَكْلُهُمُ	وَالزَّيْتُونَ	وَالرُّمَّانَ	مُتَشَابِهًا	و
ان کے کھانے مختلف (ہیں)	اور زیتون اور انار	(کو پیدا کیا)	(کسی بات میں) ملتے جلتے	اور

جن کے کھانے مختلف ہیں اور زیتون اور انار (کو پیدا کیا، یہ سب) کسی بات میں آپس میں ملتے ہیں اور

غَيْرَ مُتَشَابِهٍ ۖ كُلُوا مِنْ ثَمَرِهِ إِذَا أَثْمَرَ

غَيْرَ مُتَشَابِهٍ	كُلُوا	مِنْ ثَمَرِهِ	إِذَا	أَثْمَرَ
(کسی میں) نہیں ملتے	تم کھاؤ	اس کے پھل سے	جب	وہ (درخت) پھل دے

کسی میں نہیں ملتے۔ جب وہ درخت پھل لائے تو اس کے پھل سے کھاؤ

وَأَتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ ۚ وَلَا تُسْرِفُوا ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ

وَأَتُوا	حَقَّهُ	يَوْمَ حَصَادِهِ ۚ	و	لَا تُسْرِفُوا ۚ	إِنَّهُ	لَا يُحِبُّ
اور	دو	اس کا حق	اس کی کٹائی کے دن	اور	فضول خرچی نہ کرو	پسند نہیں فرماتا

اور اس کی کٹائی کے دن اس کا حق دو اور فضول خرچی نہ کرو بیشک وہ فضول خرچی کرنے والوں کو

۱..... یہاں فصلوں کا حق ادا کرنے کا حکم ہے، اس میں سب سے پہلے تو عشر یعنی پیدوار کا دسواں حصہ یا نصف عشر یعنی پیدوار کا بیسواں حصہ داخل ہے اور اس کے علاوہ مساکین کو کچھ پھل وغیرہ دینا بھی پیدوار کے حقوق میں آتا ہے۔ اس آیت میں اس بات کی دلیل بھی ہے کہ ہر پیدوار میں زکوٰۃ ہے، چاہے پیدوار کم ہو یا زیادہ، اس کے پھل سال تک رہیں یا نہ رہیں۔



السَّرَفَيْنِ ۱۳۱ وَمِنَ الْأَنْعَامِ حَوْلَتَهُ ۱۳۲				
السَّرَفَيْنِ ۱۳۱	و	مِنَ الْأَنْعَامِ	حَوْلَتَهُ	و
فضول خرچی کرنے والوں (کو)	اور	مویشیوں میں سے	کچھ بوجھ اٹھانے والے	اور
پسند نہیں فرماتا اور مویشیوں میں سے کچھ بوجھ اٹھانے والے اور				
فَرَّشًا ۱۳۳ كُلُوا مِن مَّاءِ رِزْقِكُمُ اللَّهُ وَلَا تَتَّبِعُوا				
فَرَّشًا	كُلُوا	مِمَّا	رَزَقَكُمُ	اللَّهُ وَ لَا تَتَّبِعُوا
کچھ زمین پر بچھے (پیدا کئے)	کھاؤ	(اس میں) سے جو	رزق دیا تمہیں	اللہ (نے) اور پیروی نہ کرو
کچھ زمین پر بچھے ہوئے جانور (پیدا کئے)۔ اللہ نے تمہیں جو رزق عطا فرمایا ہے اس میں سے کھاؤ اور				
خُطُوتِ الشَّيْطَانِ ۱۳۴ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ۱۳۵ ثَلَاثِيَّةَ أَزْوَاجٍ ۱۳۶				
خُطُوتِ الشَّيْطَانِ	إِنَّهُ	لَكُمْ	عَدُوٌّ مُّبِينٌ ۱۳۵	ثَلَاثِيَّةَ أَزْوَاجٍ ۱۳۶
شیطان کے قدموں (راستوں) کی	بیشک وہ	تمہارا	کھلا دشمن (ہے)	آٹھ جوڑے (پیدا کیے)
شیطان کے راستوں پر نہ چلو۔ بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔ (اللہ نے) آٹھ نر و مادہ جوڑے (پیدا کیے)۔				
مِنَ الضَّأْنِ اثْنَيْنِ ۱۳۷ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ ۱۳۸ قُلْ آلَ الدَّكَرَيْنِ حَرَّمَ				
مِنَ الضَّأْنِ اثْنَيْنِ	و	مِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ	قُلْ	آلَ الدَّكَرَيْنِ
ایک جوڑا بھیڑ سے	اور	ایک جوڑا بکری سے	تم کہو	کیا دونوں نر
ایک جوڑا بھیڑ سے اور ایک جوڑا بکری سے۔ تم فرماؤ، کیا اس نے دونوں نر حرام کیے				
أَمِ الْإِنثَيْنِ ۱۳۹ أَمْ أَشْتَبَلَتْ عَلَيْهِ أَرْحَامُ الْإِنثَيْنِ ۱۴۰ تَبَيَّنُوا ۱۴۱				
أَمِ الْإِنثَيْنِ	أَمْ	أَشْتَبَلَتْ	عَلَيْهِ	أَرْحَامُ الْإِنثَيْنِ
یا دونوں مادہ	یا جو	لئے ہوئے ہیں	اس پر (اس کو)	دونوں مادوں کے پیٹ
یا دونوں مادہ یا وہ جسے دونوں مادہ جانور بیٹوں میں لئے ہوئے ہیں؟ اگر تم سچے ہو				

۱..... اس آیت میں جانوروں کے آٹھ جوڑے بیان کئے گئے یعنی نر و مادہ اونٹ، گائے، بھیڑ، بکری کے جوڑے۔ جانور تو اس کے علاوہ بھی ہیں لیکن چونکہ اہل عرب کے سامنے زیادہ تر یہی جانور ہوتے تھے اور حلال کے جو انہوں نے قاعدے بنائے وہ بھی انہی کے بارے میں تھے اس لئے بطور خاص ان جوڑوں کا بیان کیا گیا۔ ۲..... اس سے معلوم ہوا کہ حلت کا دعویٰ کرنے والے سے دلیل نہ مانگی جائے گی بلکہ حرمت کا دعویٰ کرنے والے پر دلیل لانا لازم ہے۔ آج کل کچھ لوگ ہر چیز کے حلال ہونے پر دلیل مانگتے ہیں اور خود حرمت کی دلیل نہیں پیش کرتے۔ یہ اصول قرآن کے صریح خلاف ہے۔



بِعَلِمِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿۱۳۳﴾ وَمَنِ الْإِبِلِ اثْنَيْنِ وَ

و	بِعَلِمِ	إِنْ	كُنْتُمْ	صَادِقِينَ ﴿۱۳۳﴾	و	مَنِ الْإِبِلِ اثْنَيْنِ	و
اور	علم کے ساتھ	اگر	تم ہو	سچے	اور	ایک جوڑا اونٹ سے	

تو علم کے ساتھ بتاؤ ○ اور (اللہ نے نر اور مادہ کا) ایک جوڑا اونٹ سے اور

مَنِ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ ۖ قُلْ آلَذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ أَمِ الْأُنثَيَيْنِ أَمَّا

أَمَّا	مَنِ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ	قُلْ	آلَذَّكَرَيْنِ	حَرَّمَ ﴿۱﴾	أَمِ الْأُنثَيَيْنِ	أَمَّا
یا جو	ایک جوڑا گائے سے (پیدا فرمایا)	تم کہو	کیا دونوں نر	اس نے حرام کئے	یا دونوں مادہ	یا جو

ایک جوڑا گائے سے (پیدا فرمایا)۔ تم فرماؤ، کیا اس نے دونوں نر حرام کیے یا دونوں مادہ یا

اشْتَبَكْتُ عَلَيْهِ أَرْحَامُ الْأُنثَيَيْنِ ۖ أَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاءَ إِذْ

إِذْ	اشْتَبَكْتُ عَلَيْهِ	أَرْحَامُ الْأُنثَيَيْنِ	أَمْ	كُنْتُمْ	شُهَدَاءَ ﴿۲﴾	إِذْ
جب	لئے ہوئے ہیں	اس پر (اس کو)	دونوں مادوں کے پیٹ	کیا	تم تھے	موجود

وہ جسے دونوں مادہ جانور اپنے پیٹوں میں لئے ہوئے ہیں؟ کیا تم اس وقت موجود تھے جب

وَصُكِّمُ اللَّهُ بِهَذَا ۖ فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَى

افْتَرَى	وَصُكِّمُ	اللَّهُ	بِهَذَا	فَمَنْ	أَظْلَمُ	مِمَّنِ
بہتان باندھے	حکم دیا تمہیں	اللہ (نے)	اس کا	تو کون	زیادہ ظالم	(اس) سے جو

اللہ نے تمہیں یہ حکم دیا؟ تو اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر

عَلَى اللَّهِ كَذِبًا لِّيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ إِنَّ اللَّهَ

اللَّهُ	عَلَى اللَّهِ	كَذِبًا	لِّيُضِلَّ	النَّاسَ	بِغَيْرِ عِلْمٍ	إِنَّ	اللَّهُ
اللہ	اللہ پر	جھوٹ	تاکہ وہ گمراہ کرے	لوگوں (کو)	علم کے بغیر	بیشک	اللہ

جھوٹ باندھے؟ تاکہ لوگوں کو اپنی جہالت سے گمراہ کرے۔ بیشک اللہ

۱۔ اس آیت کریمہ میں دور جاہلیت کے ان لوگوں کا رویہ جو اپنی طرف سے حلال چیزوں کو حرام ٹھہرایا کرتے تھے۔

۲۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے تم سے براہ راست تو بیان فرمایا نہیں اور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعے ان جانوروں کی حرمت آئی نہیں تو اب ان جانوروں کے حرام ہونے کی کیا صورت باقی رہی۔ لہذا جب یہ بات نہیں ہے تو حرمت کے ان احکام کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرنا جھوٹ، باطل اور خالص بہتان ہے۔



لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ﴿۱۳۳﴾ قُلْ لَا أَجِدُ فِي مَا أُوحِيَ

لَا يَهْدِي	الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ﴿۱۳۳﴾	قُلْ	لَا أَجِدُ ﴿۱﴾	فِي	مَا	أُوحِيَ
ہدایت نہیں دیتا	ظلم کرنے والی قوم (کو)	تم کہو	میں نہیں پاتا	(اس) میں	جو	وحی کی جاتی ہے

ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا ○ تم فرماؤ، جو میری طرف وحی کی جاتی ہے، اُس میں

إِلَىٰ مَحَرَّمًا عَلَىٰ طَاعِمٍ يَّطْعُمُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ

إِلَىٰ	مَحَرَّمًا	عَلَىٰ طَاعِمٍ	يَّطْعُمُهُ	إِلَّا	أَنْ	يَكُونَ
میری طرف	حرام کی ہوئی (کوئی چیز)	کسی کھانے والے پر	وہ کھاتا ہو اسے	مگر	یہ کہ	ہو

کسی کھانے والے پر میں کوئی کھانا حرام نہیں پاتا مگر یہ کہ

مَيْتَةً أَوْ دَمًا مَّسْفُوحًا أَوْ لَحْمَ خَنْزِيرٍ فَإِنَّهُ رِجْسٌ أَوْ فِسْقًا

مَيْتَةً	أَوْ	دَمًا مَّسْفُوحًا	أَوْ	لَحْمَ خَنْزِيرٍ	فَإِنَّهُ	رِجْسٌ	أَوْ	فِسْقًا
مردار	یا	بہتا خون	یا	خنزیر کا گوشت	کیونکہ وہ	ناپاک (ہے)	یا	نافرمانی (کا وہ جانور)

مردار ہو یا رگوں میں بہنے والا خون ہو یا سور کا گوشت ہو کیونکہ وہ ناپاک ہے یا وہ نافرمانی کا جانور ہو

أَهْلٌ لِّغَيْرِ اللَّهِ بِهِ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ

أَهْلٌ	لِّغَيْرِ اللَّهِ	بِهِ ۚ	فَمَنِ	اضْطُرَّ	غَيْرَ بَاغٍ
(جسے) ذبح کرتے وقت (پکارا گیا	اللہ کے غیر کا نام)	اس پر	توجہ	مجبور ہو جائے	نہ خواہش والا

جس کے ذبح میں غیر اللہ کا نام پکارا گیا ہو تو جو مجبور ہو جائے (اور اس حال میں کھائے کہ) نہ خواہش (سے کھانے والا ہو

وَلَا عَادٍ فَإِنَّ رَبَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿۱۳۵﴾ وَ

وَلَا	عَادٍ	فَإِنَّ	رَبَّكَ	غَفُورٌ	رَّحِيمٌ ﴿۱۳۵﴾	وَ
اور	نہ	حد سے بڑھنے والا (ہو)	تو بیشک	تمہارا رب	بخشنے والا	مہربان (ہے) اور

اور نہ ضرورت سے بڑھنے والا تو بے شک آپ کا رب بخشنے والا مہربان ہے ○ اور

۱..... مجموعی طور پر اس آیت کے متعلق چند احکام ہیں: (۱) حرمت شریعت کی جانب سے ثابت ہوتی ہے نہ کہ نفسانی خواہش سے۔ (۲) بہتا ہو خون حرام ہے اگرچہ نکل کر جم جائے، البتہ تلی، کھچی حلال ہے اور یہ ویسے بھی جما ہوا خون ہوتا ہے۔ (۳) ہر نجس چیز حرام ہے مگر ہر حرام چیز نجس نہیں۔ (۴) سور کی ہر چیز حرام ہے کیونکہ وہ نجس العین ہے۔ (۵) سور کی کوئی چیز ذبح کرنے یا پکانے سے پاک نہیں ہو سکتی۔ (۶) جانور کی زندگی میں اس پر کسی کے نام پکارنے کا نہیں بلکہ ذبح کے وقت کا اعتبار ہے۔ (۷) ان کے نام پر جانور ذبح کرنا فسق اعتقادی یعنی کفر ہے۔ (۸) شرعی مجبوری کی حالت میں مردار وغیرہ چیزیں بغیر ضرورت =

شرعی مجبوری کے لئے حرام چیز کھانے کی نصیحت

میتوں پر چند حرام چیزوں کا بیان



عَلَى الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِي ظُفْرٍ ۚ وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ

عَلَى الَّذِينَ	هَادُوا	حَرَّمْنَا	كُلَّ ذِي ظُفْرٍ <sup>(۱)</sup>	وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ
ان لوگوں پر جو	یہودی ہوئے	ہم نے حرام کر دیا	ہر ناخن والا (جانور)	گائے اور بکری سے

ہم نے یہودیوں پر ہر ناخن والا جانور حرام کر دیا اور ہم نے ان پر

حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُومَهُمَا إِلَّا مَا حَبَلَتْ

حَرَّمْنَا	عَلَيْهِمْ	شُحُومَهُمَا <sup>(۲)</sup>	إِلَّا مَا	حَبَلَتْ
ہم نے حرام کر دیں	ان پر	ان دونوں کی چربیاں	سوائے	(اس چربی کے) جو

گائے اور بکری کی چربی حرام کر دی سوائے اس چربی کے جو

ظُهُورُهُمَا أَوِ الْحَوَايَا أَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ ۚ ذَٰلِكَ جَزَآئُهُم

ظُهُورُهُمَا	أَوِ الْحَوَايَا	أَوْ مَا	اخْتَلَطَ	بِعَظْمٍ	ذَٰلِكَ	جَزَآئُهُم
ان کی پیٹھوں یا انتڑیوں (نے)	یا	جو	ملی ہوئی ہو	ہڈی کے ساتھ	یہ	ہم نے بدلہ دیا انہیں

ان کی پیٹھ کے ساتھ یا انتڑیوں سے لگی ہو یا جو چربی ہڈی سے ملی ہوئی ہو۔ ہم نے یہ ان کی سرکشی کا

بِغْيِهِمْ ۚ وَإِنَّا لَصَدِيقُونَ ﴿۱۳۶﴾ فَإِنْ كَذَّبُوكَ فَقُلْ

بِغْيِهِمْ	وَ	إِنَّا	لَصَدِيقُونَ ﴿۱۳۶﴾	فَإِنْ	كَذَّبُوكَ	فَقُلْ
ان کی سرکشی کا	اور	بیشک ہم	ضرور سچے (ہیں)	پھر اگر	وہ جھٹلائیں تمہیں	تو تم کہو

بدلہ دیا اور بیشک ہم ضرور سچے ہیں ○ پھر اگر وہ تمہیں جھٹلائیں تو تم فرماؤ

رَبُّكُمْ ذُو رَحْمَةٍ وَاسِعَةٍ ۚ وَلَا يَرُدُّ بَأْسَهُ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِينَ ﴿۱۳۷﴾

رَبُّكُمْ	ذُو رَحْمَةٍ وَاسِعَةٍ	وَلَا يَرُدُّ	بَأْسَهُ	عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِينَ ﴿۱۳۷﴾
تمہارا رب	وسیع رحمت والا (ہے)	اور	ٹالا نہیں جاتا	اس کا عذاب

کہ تمہارا رب وسیع رحمت والا ہے اور اس کا عذاب مجرموں پر سے نہیں ٹالا جاتا ○

== حلال ہوں گی۔ (۹) اگر اندازے میں غلطی کر کے ضرورت سے زیادہ ایک آدھ لقمہ کھالیا تو پکڑ نہ ہوگی۔

①..... یہاں ناخن سے مراد انگلی ہے خواہ انگلیاں سچ سے پھٹی ہوں جیسے کتا اور درندے یا نہ پھٹی ہوں بلکہ کھر کی صورت میں ہوں جیسے اونٹ، شتر مرغ اور بلیغ وغیرہ۔ بعض مفسرین کا قول ہے کہ یہاں بطور خاص شتر مرغ، بلیغ اور اونٹ مراد ہیں۔ جانور یہ یہودیوں پر حرام تھے۔ ②..... یہودیوں پر گائے، بکری کا گوشت وغیرہ حلال تھا لیکن ان کی چربی حرام تھی البتہ جو چربی گائے بکری کی پیٹھ میں لگی ہو یا آنت یا ہڈی سے ملی ہو وہ ان کے لئے حلال تھی۔ یہودی چونکہ اپنی سرکشی ==



سَيَقُولُ الَّذِينَ أَشْرَكُوا لَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا أَشْرَكْنَا					
سَيَقُولُ <sup>(۱)</sup>	الَّذِينَ	أَشْرَكُوا	لَوْ	شَاءَ	اللَّهُ
عنقریب کہیں گے	وہ لوگ جنہوں نے	شرک کیا	اگر	چاہتا	اللہ
اب مشرک کہیں گے کہ اگر اللہ چاہتا تو نہ ہم شرک کرتے					
وَلَا آبَاءُ وَلَا أَوْلَادُ لَا حَرَمٌ مِّنْ شَيْءٍ ط كَذَلِكَ كَذَّبَ					
وَلَا	آبَاءُ	وَلَا	أَوْلَادُ	لَا	حَرَمٌ
اور	نہ	ہمارے باپ	اور	نہ	ہم حرام قرار دیتے
اور نہ ہمارے باپ دادا اور نہ ہی ہم کسی چیز کو حرام قرار دیتے۔ ان سے پہلے لوگوں نے بھی					
الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ حَتَّىٰ ذَاقُوا آبَاءَنَا ط قُلْ					
الَّذِينَ	مِنْ قَبْلِهِمْ	حَتَّىٰ	ذَاقُوا	آبَاءَنَا	قُلْ
ان لوگوں نے جو	ان سے پہلے (تھے)	یہاں تک کہ	انہوں نے چکھا	ہمارا عذاب	تم کہو
ایسے ہی جھٹلایا تھا یہاں تک کہ ہمارا عذاب چکھا۔ تم فرماؤ،					
هَلْ عِندَكُمْ مِّنْ عِلْمٍ فَتُخْرِجُوهُ لَنَا ط إِنَّ تَتَّبِعُونَ					
هَلْ	عِندَكُمْ	مِنْ عِلْمٍ	فَتُخْرِجُوهُ	لَنَا	إِنَّ تَتَّبِعُونَ
کیا	تمہارے پاس	کوئی علم (ہے)	تو تم نکالو اسے	ہمارے لئے	نہیں
کیا تمہارے پاس کوئی علم ہے تو اسے ہمارے لئے نکالو۔ تم تو صرف جھوٹے خیال کے					
إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ أَنْتُمْ إِلَّا تَخْرُصُونَ ﴿٣٨﴾ قُلْ					
إِلَّا	الظَّنَّ	وَ	إِنْ أَنْتُمْ	إِلَّا	تَخْرُصُونَ ﴿٣٨﴾
مگر	گمان (کی)	اور	نہیں	تم	اندازے لگا رہے ہو
بیروکار ہو اور تم یو نہی غلط اندازے لگا رہے ہو ﴿۳۸﴾ تم فرماؤ					

= کے باعث ان چیزوں سے محروم کئے گئے تھے لہذا یہ چیزیں ان پر حرام رہیں اور ہماری شریعت میں گائے بکری کی چربی اور اونٹ، بٹخ اور شتر مرغ حلال ہیں۔  
 ۱..... اس آیت میں نبی خبر ہے کہ مشرک جو آئندہ کہنے والے تھے، اس سے پہلے ہی خبردار کر دیا گیا۔



فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ ۚ فَلَوْ شَاءَ لَهَدٰكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝۱۳۹ قُلْ

قُلْ	فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ (۱)	فَلَوْ	شَاءَ	لَهَدٰكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝۱۳۹	قُلْ
تو کامل	دلیل اللہ کی (ہے)	تو اگر	وہ چاہتا	(تو) ضرور تم سب کو ہدایت دے دیتا	تم کہو

تو کامل دلیل اللہ ہی کی ہے تو اگر وہ چاہتا تو تم سب کو ہدایت دیدیتا ۝ تم فرماؤ،

هَلَمْ شُهَدَا۟كُمْ اَلَّذِيْنَ يَشْهَدُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ هٰذَا ۚ فَاِنْ

هَلَمْ (۲)	شُهَدَا۟كُمْ	اَلَّذِيْنَ	يَشْهَدُوْنَ	اَنَّ	اللّٰهَ	حَرَّمَ	هٰذَا	فَاِنْ
لے آؤ	اپنے گواہ	وہ لوگ جو	گواہی دیں	کہ	اللہ (نے)	حرام کیا ہے	اسے	پھر اگر

اپنے وہ گواہ لے آؤ جو گواہی دیں کہ اللہ نے اس چیز کو حرام کیا ہے (جسے تم حرام کہتے ہو) پھر اگر

شَهِدُوْا فَاَلَّا تَشْهَدُ مَعَهُمْ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ

شَهِدُوْا	فَاَلَّا تَشْهَدُ (۳)	مَعَهُمْ	وَ	لَا تَتَّبِعْ
وہ گواہی دے دیں	تو (اے مخاطب) تم گواہی نہ دینا	ان کے ساتھ	اور	پیچھے نہ چلنا

وہ گواہی دے بیٹھیں تو اے سننے والے! تو ان کے ساتھ گواہی نہ دینا اور ان لوگوں کی

اَهْوَا۟ اَلَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَ اَلَّذِيْنَ

اَهْوَا۟ اَلَّذِيْنَ	كَذَّبُوْا	بِاٰیٰتِنَا	وَ	اَلَّذِيْنَ
ان لوگوں کی خواہشات کے جنہوں نے	جھٹلایا	ہماری آیتوں کو	اور	(نہ) ان لوگوں کی جو

خواہشوں کے پیچھے نہ چلنا جو ہماری آیتوں کو جھٹلاتے ہیں اور جو

لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَ هُمْ بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ۝۱۴۰ قُلْ

لَا يُؤْمِنُوْنَ	بِالْاٰخِرَةِ	وَ	هُمْ	بِرَبِّهِمْ	يَعْدِلُوْنَ ۝۱۴۰	قُلْ
ایمان نہیں لاتے	آخرت پر	اور	وہ	اپنے رب کے	برابر والے ٹھہراتے ہیں	تم کہو

آخرت پر ایمان نہیں لاتے اور وہ اپنے رب کے برابر ٹھہراتے ہیں ۝ تم فرماؤ،

۱..... اس آیت کا معنی یہ ہے کہ ایسی دلیل جو تمام تر خلوک و شبہات کو جڑ سے اکھاڑ دے وہ صرف اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے۔

۲..... یہ گواہی اس لئے طلب کی گئی کہ ظاہر ہو جائے کہ کفار کے پاس کوئی سچا گواہ نہیں ہے اور جو وہ کہتے ہیں وہ ان کی اپنی تراشیدہ باتیں ہیں۔

۳..... اس میں تنبیہ ہے کہ اگر کوئی ایسی شہادت دے بھی دے تو وہ محض خواہش کی اتباع اور کذب و باطل ہوگی۔ اس سے معلوم ہوا کہ جھوٹی گواہی بھی حرام ہے اور اس کی تصدیق و تائید بھی اور جھوٹے آدمی کی وکالت بھی کیونکہ گناہ کے کام میں مدد کرنا بھی گناہ ہے۔



## تَعَالَوْا أَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ

تَعَالَوْا	أَتْلُ	مَا	حَرَّمَ	رَبُّكُمْ	عَلَيْكُمْ
آؤ	میں پڑھ کر سناؤں	(وہ چیزیں) جنہیں	حرام کیا	تمہارے رب (نے)	تمہارے اوپر
آؤ میں تمہیں پڑھ کر سناؤں جو تم پر تمہارے رب نے حرام کیا					

## أَلَّا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ

أَلَّا تُشْرِكُوا	بِهِ	شَيْئًا	وَّ	بِالْوَالِدَيْنِ
(وہ یہ) کہ تم شریک نہ ٹھہراؤ	اس کے ساتھ	کسی چیز (کو)	اور	ماں باپ کے ساتھ
وہ یہ کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور ماں باپ کے ساتھ				

## إِحْسَانًا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ مِمَّنْ أَمْلَاقٍ نَحْنُ

إِحْسَانًا	وَّ	لَا تَقْتُلُوا	أَوْلَادَكُمْ	مِمَّنْ أَمْلَاقٍ <sup>(۱)</sup>	نَحْنُ
احسان، بھلائی (کرو)	اور	قتل نہ کرو	اپنی اولاد	تنگدستی (کے ڈر) سے	ہم
بھلائی کرو اور مفلسی کے باعث اپنی اولاد قتل نہ کرو، ہم					

## نَرْزُقُكُمْ وَإِيَّاهُمْ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ

نَرْزُقُكُمْ	وَّ	إِيَّاهُمْ	وَّ	لَا تَقْرَبُوا	الْفَوَاحِشَ	مَا ظَهَرَ
رزق دیں گے تمہیں	اور	انہیں	اور	قریب نہ جاؤ	بے حیائیوں (کے)	وہ جو ظاہر ہیں
تمہیں اور انہیں سب کو رزق دیں گے اور ظاہری و باطنی بے حیائیوں کے						

## مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي

مِنْهَا	وَّ	مَا	بَطَنَ	وَّ	لَا تَقْتُلُوا	النَّفْسَ	الَّتِي
ان میں سے	اور	جو	پوشیدہ ہیں	اور	قتل نہ کرو	(اس) جان (کو)	جس کا (قتل)
پاس نہ جاؤ اور جس جان (کے قتل) کو اللہ نے حرام کیا ہے							

۱..... دور جاہلیت میں اولاد کو قتل کرنے کے بنیادی اسباب میں سے ایک سبب یہ بھی تھا کہ وہ اس ڈر سے اپنی اولاد قتل کر دیتے تھے کہ غربت کی وجہ سے انہیں کھانا پلانے کے لیے کہاں سے اور ان کے لباس اور دیگر ضروریات کا انتظام کیسے کریں گے۔ افسوس! فی زمانہ بہت سے مسلمان بھی دور جاہلیت کے کفار کا طریقہ اختیار کر ہوئے ہیں اور وہ بھی نو مولود یا ماں کے پیٹ میں ہی بچے کو قتل کر دیتے ہیں کہ ان کی پرورش، تعلیم اور تربیت کے اخراجات کہاں سے پورے کریں گے اور یہ عمل خاص طور پر اس وقت کرتے ہیں جب انہیں معلوم ہو جاتا ہے کہ ماں کے پیٹ میں پلنے والی جان بچی ہے۔

مفلسی کے خوف سے اولاد کو قتل کرنے کی ممانعت

ظاہری و باطنی بے حیائیوں سے بچنے کا حکم

ناجائز قتل کی ممانعت



## حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ ۖ ذُكُّكُمْ وَصُكُّكُمْ بِهِ

حَرَّمَ	اللَّهُ	إِلَّا	بِالْحَقِّ (۱)	ذُكُّكُمْ	وَصُكُّكُمْ	بِهِ
حرام قرار دیا ہے	اللہ (نے)	مگر	حق کے ساتھ	یہ	اللہ نے حکم دیا تمہیں	اس کا

اسے ناحق نہ مارو۔ تمہیں یہ حکم فرمایا ہے

## لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ۝ وَلَا تَقْرُبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ

لَعَلَّكُمْ	تَعْقِلُونَ ۝ (۵)	وَلَا تَقْرُبُوا (۲)	مَالَ الْيَتِيمِ	إِلَّا	بِالَّتِي	هِيَ
تاکہ تم	سمجھ جاؤ	اور	قریب نہ جاؤ	یتیم کے مال (کے)	مگر	(اس طریقے) سے جو وہ

تاکہ تم سمجھ جاؤ ۝ اور یتیموں کے مال کے پاس نہ جاؤ مگر بہت اچھے طریقے

## أَحْسَنُ حَتَّىٰ يَبْلُغَ أَشُدَّهُ ۖ وَأَوْفُوا بِالْكِلِّ وَ

أَحْسَنُ	حَتَّىٰ	يَبْلُغَ	أَشُدَّهُ	وَلَا	أَوْفُوا	الْكِلِّ وَ
بہت اچھا (ہو)	یہاں تک کہ	وہ پہنچ جائے	اپنی جوانی (کو)	اور	پورا کرو	ناپ اور

سے حتیٰ کہ وہ اپنی جوانی (کی عمر) کو پہنچ جائے اور ناپ اور تول

## الْبِيزَانِ بِالْقِسْطِ ۖ لَا تُكَلِّفُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا ۖ

الْبِيزَانِ	بِالْقِسْطِ	لَا تُكَلِّفُ	نَفْسًا	إِلَّا	وُسْعَهَا
تول	انصاف کے ساتھ	ہم بوجھ نہیں ڈالتے	کسی جان (پر)	مگر	اس کی طاقت (کے برابر)

انصاف کے ساتھ پورا کرو۔ ہم کسی جان پر اس کی طاقت کے برابر ہی بوجھ ڈالتے ہیں

## وَإِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوا ۖ وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ ۖ وَبِعَهْدِ اللَّهِ

وَإِذَا	قُلْتُمْ (۳)	فَاعْدِلُوا	وَلَوْ	كَانَ	ذَا قُرْبَىٰ	وَبِعَهْدِ اللَّهِ
اور جب	تم بات کرو	تو عدل کرو	اگرچہ	وہ ہو	قربت والا، رشتہ دار	اللہ کے عہد کو

اور جب بات کرو تو عدل کرو اگرچہ تمہارے رشتے دار کا معاملہ ہو اور اللہ ہی کا عہد

- چند صورتیں ایسی ہیں کہ جن میں حاکم اسلام کیلئے مجرم کو قتل کرنے کی اجازت ہے جیسے قاتل کو قصاص میں، شادی شدہ زانی کو رجم میں اور مرتد کو سزا کے طور پر قتل کرنا البتہ یہ یاد رہے کہ قتل برحق کی جو صورتیں بیان ہوئیں ان پر عام لوگ عمل نہیں کر سکتے بلکہ اس کی اجازت صرف حاکم اسلام کو ہے۔
- اس کا مطلب یہ ہے کہ یتیم کے مال کے پاس اس طریقے سے جاؤ جس سے اس کا فائدہ ہو اور جب وہ اپنی جوانی کی عمر کو پہنچ جائے اس وقت اس کا مال اس کے سپرد کرو۔ یعنی خواہ گواہی دو یا فتویٰ دو یا حاکم بن کر فیصلہ کر دو کچھ بھی ہو انصاف سے ہو اس میں قربت یا وجاہت کا لحاظ نہ ہو۔



اَوْفُوا ذِكْمَ وَصَكْمَ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱۵۲﴾ وَ				
اَوْفُوا	ذِكْمَ	وَصَكْمَ	بِهٖ	لَعَلَّكُمْ
پورا کرو	یہ	اللہ نے تاکید فرمائی تمہیں	اس کی	تاکہ تم
پورا کرو۔ (اللہ نے) تمہیں یہ تاکید فرمائی ہے تاکہ نصیحت حاصل کرو اور				
اِنَّ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوْا				
اِنَّ	هٰذَا	صِرَاطٌ	مُّسْتَقِيْمًا	فَاتَّبِعُوْهُ
(اس لئے) کہ	یہ (ہے)	میرا سیدھا راستہ	تو تم چلو اس پر	اور
یہ کہ یہ میرا سیدھا راستہ ہے تو اس پر چلو اور دوسری راہوں پر				
السَّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهِ ذِكْمَ				
السَّبُلَ	فَتَفَرَّقَ	بِكُمْ	عَنْ سَبِيْلِهِ	ذِكْمَ
(دوسرے) راستوں (پر)	(اگر چلے) تو وہ جدا کر دیں گے	تم کو	اس (اللہ) کے راستے سے	یہ
نہ چلو ورنہ وہ راہیں تمہیں اس کے راستے سے جدا کر دیں گی۔ تمہیں				
وَصَكْمَ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۵۳﴾ ثُمَّ اٰتَيْنَا مُوسٰی				
وَصَكْمَ	بِهٖ	لَعَلَّكُمْ	تَتَّقُوْنَ	ثُمَّ اٰتَيْنَا
اللہ نے حکم دیا تمہیں	اس کا	تاکہ تم	پر ہیز گار ہو جاؤ	پھر ہم نے دی
یہ حکم فرمایا ہے تاکہ تم پر ہیز گار ہو جاؤ پھر ہم نے موسیٰ کو				
الْكِتٰبَ تَمَامًا عَلٰی الَّذِیْ اٰحْسَنَ وَ				
الْكِتٰبَ	تَمَامًا	عَلٰی	الَّذِیْ	اٰحْسَنَ
کتاب	(تاکہ احسان) پورا (ہو)	(اس آدمی) پر	جس نے	نیکی کی
کتاب عطا فرمائی تاکہ نیک آدمی پر احسان پورا ہو اور				

۱۔ اس سے معلوم ہوا کہ عتقاد کی درستی، عبادت کی ادائیگی، معاملات کی صفائی اور حقوق کا ادا کرنا سیدھا راستہ ہے۔ جو ان میں سے کسی میں کوتاہی کرتا ہے وہ سیدھے راستے پر نہیں۔ عقیدہ بمنزلہ شرط و بنیاد ہے کہ جس کے بغیر اعمال اصلاً معتبر نہیں جبکہ عبادت و معاملات میں بھی کثیر چیزیں فرض و واجب کے درجے میں ہیں۔ ۲۔ یہاں دوسرے راستوں سے مراد وہ راستے ہیں جو اسلام کے خلاف ہوں یہودیت ہو یا نصرانیت یا اور کوئی ملت یا اسلام ہی کا نام لے کر کوئی کفر یہ راستہ اپناتا جیسے قادیانی ہیں۔



تَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ بِلِقَاءِ رَبِّهِمْ

تَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَ هُدًى وَ رَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ بِلِقَاءِ رَبِّهِمْ

ہر چیز کی تفصیل (ہو) اور ہدایت اور رحمت (ہو) تاکہ وہ اپنے رب سے ملنے پر

ہر شے کی تفصیل ہو اور ہدایت و رحمت ہو کہ کہیں وہ اپنے رب سے ملنے پر

يَوْمُنَّ ۝ وَهَذَا كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ مُبْرَكٌ فَاتَّبِعُوهُ وَ

يَوْمُنَّ ۝ وَ هَذَا كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ مُبْرَكٌ فَاتَّبِعُوهُ (۱) وَ

ایمان لائیں اور یہ کتاب ہم نے نازل کیا ہے برکت والی تو تم پیروی کرو اس کی اور

ایمان لائیں اور یہ برکت والی کتاب ہے جسے ہم نے نازل کیا ہے، تو تم اس کی پیروی کرو اور

اتَّبِعُوا الْعَلَمَ تَرْحَمُونَ ۝ أَنْ تَقُولُوا إِنَّمَا أَنْزَلَ

اتَّبِعُوا لَعَلَّكُمْ تَرْحَمُونَ ۝ أَنْ تَقُولُوا إِنَّمَا أَنْزَلَ

پرہیز گار بنو تاکہ تم پر رحم کیا جائے (اس لئے نازل کی) کہ تم (نہ) کہو صرف نازل کی گئی

پرہیز گار بنو تاکہ تم پر رحم کیا جائے (اس لئے اتر) تاکہ تم یہ (نہ) کہو کہ کتاب تو

الْكِتَابُ عَلَى طَائِفَتَيْنِ مِنْ قَبْلِنَا ۚ وَإِنْ كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ

الْكِتَابُ عَلَى طَائِفَتَيْنِ مِنْ قَبْلِنَا ۚ وَ إِن كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ

کتاب دو گروہوں پر ہم سے پہلے اور بیشک ہم تھے ان کے پڑھنے پڑھانے سے

ہم سے پہلے دو گروہوں پر اتری تھی اور ہمیں ان کے پڑھنے پڑھانے کی

لُعْظِلِينَ ۝ أَوْ تَقُولُوا إِنَّمَا أَنْزَلَ عَلَيْنَا الْكِتَابُ

لُعْظِلِينَ ۝ أَوْ تَقُولُوا إِنَّمَا أَنْزَلَ عَلَيْنَا الْكِتَابُ

ضرور بے خبر یا تم (یہ نہ) کہو اگر بیشک نازل کی جاتی ہمارے اوپر کتاب

کچھ خبر نہ تھی یا (تاکہ تم یہ نہ) کہو کہ اگر ہم پر کتاب اترتی

۱..... قرآن مجید کا ایک حق یہ ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔ افسوس! فی زمانہ قرآن کریم پر عمل کے اعتبار سے مسلمانوں کا حال انتہائی ناگفتہ بہ ہے، آج مسلمانوں نے اس کتاب کی روزانہ تلاوت کرنے کی بجائے اسے گھروں میں جزدان و غلاف کی زینت بنا کر اور دکانوں پر کاروبار میں برکت کے لئے رکھا ہوا ہے اور تلاوت کرنے والے بھی صحیح طریقے سے تلاوت نہیں کرتے ہیں اور سمجھنے والوں کی تعداد تو اور بھی قلیل ہے۔



لَكُنَّا أَهْدَىٰ مِنْهُمْ ۚ فَقَدْ جَاءَكُمْ بَيِّنَةٌ

لَكُنَّا (۱)	أَهْدَىٰ مِنْهُمْ	فَقَدْ	جَاءَكُمْ	بَيِّنَةٌ
ضرور ہم ہوتے	ان سے زیادہ ہدایت یافتہ	تو بیشک	آگئی تمہارے پاس	روشن دلیل

تو ہم ان سے زیادہ ہدایت یافتہ ہوتے تو تمہارے پاس تمہارے رب کی

مِّن رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَرَحْمَةً ۚ فَمَن أَظْلَمُ مِمَّن

مِّن رَّبِّكُمْ	وَهُدًى	وَرَحْمَةً	فَمَن	أَظْلَمُ	مِمَّن
تمہارے رب کی طرف سے	اور	ہدایت اور	رحمت	تو کون	زیادہ ظالم

روشن دلیل اور ہدایت اور رحمت آگئی ہے تو اس سے زیادہ ظالم کون جو

كَذَّبَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَصَدَفَ عَنْهَا سَنَجْزِي الَّذِينَ

كَذَّبَ	بِآيَاتِ اللَّهِ	وَصَدَفَ	عَنْهَا	سَنَجْزِي	الَّذِينَ
جھٹلائے	اللہ کی آیتوں کو	اور	منہ پھیرے	ان سے	غفریب ہم سزا دیں گے

اللہ کی آیتوں کو جھٹلائے اور ان سے منہ پھیرے۔ غفریب وہ لوگ جو

يَصْدِفُونَ عَنِ اٰیٰتِنَا سُوْءَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يَصْدِفُوْنَ ۝۱۵۰

يَصْدِفُونَ	عَنِ اٰیٰتِنَا	سُوْءَ الْعَذَابِ	بِمَا	كَانُوْا يَصْدِفُوْنَ ۝۱۵۰
منہ پھیرتے ہیں	ہماری آیتوں سے	برے عذاب (کی)	(اس کے) سبب کہ	وہ منہ پھیرتے تھے

ہماری آیتوں سے منہ پھیرتے ہیں ہم انہیں ان کے منہ پھیرنے کی وجہ سے برے عذاب کی سزا دیں گے ○

هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا أَنْ تَأْتِيَهُمُ الْمَلَائِكَةُ أَوْ

هَلْ	يَنْظُرُونَ	إِلَّا	أَنْ	تَأْتِيَهُمُ	الْمَلَائِكَةُ
کیا (یعنی نہیں)	وہ انتظار کر رہے	مگر	(اس کا) کہ	آجائیں ان کے پاس	فرشتے

وہ صرف اسی چیز کا انتظار کر رہے ہیں کہ ان کے پاس فرشتے آجائیں یا

① کفار عرب کی ایک جماعت نے کہا تھا کہ یہود و نصاریٰ پر توریت و انجیل نازل ہوئیں مگر وہ بے عقل ان کتابوں سے ہدایت حاصل نہ کر سکے ہم ان کی طرح خفیف العقل اور نادان نہیں ہیں ہماری عقلیں صحیح ہیں اور ہماری عقل و ذہانت اور فہم و فراست تو ایسی ہے کہ اگر ہم پر کتاب آتری تو ہم ان سے زیادہ سیدھی راہ پر ہوتے۔ ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی کہ اب تو قرآن نازل ہو گیا تو اب اس پر عمل کیوں نہیں کرتے؟



## يَا أَيُّ رَبُّكَ أَوْ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ ۖ يَوْمَ

يَأْتِي	رَبُّكَ	أَوْ	يَأْتِي	بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ	يَوْمَ
آجائے	تمہارے رب (کا عذاب)	یا	آجائیں	تمہارے رب کی بعض نشانیاں	(جس دن)

تمہارے رب کا عذاب آجائے یا تمہارے رب کی کچھ نشانیاں آجائیں۔ جس دن

## يَا أَيُّ بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا

يَأْتِي	بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ	لَا يَنْفَعُ	نَفْسًا
آجائیں گی	تمہارے رب کی بعض نشانیاں	(اس دن) نفع نہیں دے گا	کسی جان (کو)

تیرے رب کی بعض نشانیاں آجائیں گی اس دن کسی شخص کو اس کا ایمان قبول کرنا

## إِيَّاهُمْ تَكُنْ أَمْنٌ مِّنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ

إِيَّاهُمْ	لَمْ تَكُنْ أَمْنٌ	مِّنْ قَبْلُ	أَوْ	كَسَبَتْ
اس کا ایمان (لانا)	(جو جان) ایمان نہیں لائی تھی	(اس سے پہلے)	یا	(جس نے نہیں) کمائی

نفع نہ دے گا جو اس سے پہلے ایمان نہ لایا ہو گا یا جس نے

## فِي إِيَّاهُمْ خَيْرًا ۖ قُلِ انْتَظِرُوا إِنَّا مُنْتَظِرُونَ ۝١٥٨

فِي إِيَّاهُمْ	خَيْرًا (۱)	قُلِ	انْتَظِرُوا	إِنَّا	مُنْتَظِرُونَ ۝١٥٨	إِنْ
اپنے ایمان میں	کوئی بھلائی	تم کہو	تم انتظار کرو	بیشک ہم	انتظار کرنے والے (ہیں)	بیشک

اپنے ایمان میں کوئی بھلائی نہ حاصل کی ہوگی۔ تم فرمادو: تم بھی انتظار کرو اور ہم بھی منتظر ہیں ○ بیشک

## الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيعًا ۖ أُولَٰئِكَ

الَّذِينَ	فَرَّقُوا	دِينَهُمْ	وَ	كَانُوا	شِيعًا	أُولَٰئِكَ
وہ لوگ جنہوں نے	ٹکڑے ٹکڑے کر دیا	اپنا دین	اور	وہ ہو گئے	مختلف گروہ	تم نہیں ہو

وہ لوگ جنہوں نے اپنے دین کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے اور خود مختلف گروہ بن گئے اے حبیب!

- ① اس کے معنی یہ ہیں کہ مغرب کی جانب سے سورج طلوع ہونے سے پہلے جس گنہگار مومن نے توبہ نہ کی تو اس کے بعد اس کی توبہ مقبول نہیں۔  
 ② ان لوگوں سے مراد یہودی اور عیسائی ہیں جو مختلف فرقوں میں تقسیم ہو گئے تھے، یا ان سے تمام مشرکین مراد ہیں جو مختلف چیزوں کی پوجا کرتے ہیں۔



مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ ۚ إِنَّمَا أَمْرُهُمْ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ

مِنْهُمْ	فِي شَيْءٍ	إِنَّمَا	أَمْرُهُمْ	إِلَى اللَّهِ	ثُمَّ
ان کی طرف سے	کسی چیز میں (جو ابدہ)	صرف	ان کا معاملہ	اللہ کی طرف (ہے)	پھر

آپ کا ان سے کوئی تعلق نہیں۔ ان کا معاملہ صرف اللہ کے حوالے ہے پھر

يُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ﴿۱۵۹﴾ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ

يُنَبِّئُهُمْ	بِمَا	كَانُوا يَفْعَلُونَ ﴿۱۵۹﴾	مَنْ	جَاءَ بِالْحَسَنَةِ
وہ خبر دے گا انہیں	(اس) کی جو	وہ کیا کرتے تھے	جو	ایک نیکی لائے

وہ انہیں بتا دے گا جو کچھ وہ کیا کرتے تھے ○ جو ایک نیکی لائے

فَلَهُ عَشْرٌ أَمْثَالِهَا ۚ وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ

فَلَهُ	عَشْرٌ أَمْثَالِهَا ﴿۱﴾	وَمَنْ	جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ
تو اس کے لیے	اس جیسی دس (نیکیاں ہیں)	اور	برائی لائے

تو اس کے لیے اس جیسی دس نیکیاں ہیں اور جو کوئی برائی لائے

فَلَا يُجْزَى إِلَّا أَلَا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿۱۶۰﴾ قُلْ

فَلَا يُجْزَى	إِلَّا	أَلَا مِثْلَهَا	وَمَنْ	لَا يُظْلَمُونَ ﴿۱۶۰﴾	قُلْ
تو اسے بدلہ نہیں دیا جائے گا	مگر	اس کی مثل	اور	ظلم نہیں کیا جائے گا	تم کہو

تو اسے صرف اتنا ہی بدلہ دیا جائے گا اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا ○ تم فرماؤ،

إِنِّي هَدَيْتُ رَبِّيَ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۚ دِيْنًا قَيِّمًا

إِنِّي	هَدَيْتُ	رَبِّيَ	إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ	دِيْنًا قَيِّمًا
بیشک میں	ہدایت دی مجھے	میرے رب (نے)	سیدھے راستے کی طرف	(یہ) مضبوط دین (ہے)

بیشک مجھے میرے رب نے سیدھے راستے کی طرف ہدایت فرمائی، (یہ) مضبوط دین ہے

۱..... ایک نیکی کرنے والے کو دس نیکیوں کی جزاء ملے گی اور یہ کوئی انتہائی مقدار نہیں بلکہ یہ تو فضل الہی کی ابتدا ہے۔ اللہ تعالیٰ جس کے لئے جتنا چاہے اس کی نیکیوں کو بڑھائے ایک کے سات سو کرے یا بے حساب عطا فرمائے۔



عبادت، زندگی اور موت سب اللہ کیلئے ہو

مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا ۖ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿۱۲۱﴾ قُلْ

مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ	حَنِيفًا	وَ	مَا كَانَ	مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿۱۲۱﴾	قُلْ ﴿۱﴾
ابراہیم کی ملت	ہر باطل سے جدا	اور	وہ نہیں تھے	مشرکوں میں سے	تم کہو

جو ہر باطل سے جدا ابراہیم کی ملت ہے اور وہ مشرکوں میں سے نہیں تھے ۝ تم فرماؤ،

إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي

إِنَّ	صَلَاتِي	وَ	نُسُكِي	وَ	مَحْيَايَ	وَ	مَمَاتِي
بیشک	میری نماز	اور	میری قربانیاں (یا، دیگر) عبادتیں	اور	میرا جینا	اور	میرا مرنا

بیشک میری نماز اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا

لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿۱۲۲﴾ لَا شَرِيكَ لَهُ ۚ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ

لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿۱۲۲﴾	لَا شَرِيكَ لَهُ	وَ	بِذَلِكَ	أُمِرْتُ
تمام جہانوں کے رب اللہ کے لیے (ہے)	اس کا کوئی شریک نہیں	اور	اسی کا	مجھے حکم دیا گیا ہے

سب اللہ کے لیے ہے جو سارے جہانوں کا رب ہے ۝ اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے

وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ ﴿۱۲۳﴾ قُلْ أَغْيَرَ اللَّهُ آبِغِي رَبًّا

وَ	أَنَا	أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ ﴿۱۲۳﴾	قُلْ	أَغْيَرَ اللَّهُ	أَبِغِي	رَبًّا
اور	میں	سب سے پہلا مسلمان (ہوں)	تم کہو	کیا اللہ کے علاوہ	میں تلاش کر لوں	رب

اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں ۝ تم فرماؤ، کیا اللہ کے سوا اور رب طلب کروں

وَهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ ۖ وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ إِلَّا

وَ	هُوَ	رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ ۖ	وَ	لَا تَكْسِبُ	كُلُّ نَفْسٍ	إِلَّا
اور (حالانکہ)	وہ	ہر چیز کا رب (ہے)	اور	نہیں کمائے گی	ہر جان	مگر

حالانکہ وہ ہر چیز کا رب ہے اور ہر شخص جو عمل کرے گا وہ اسی کے

۱ یہاں جو فرمایا گیا وہ حقیقتاً ایک مومن کی زندگی کی عکاسی ہے کہ مسلمان کا جینا، مرنا، اور عبادت و ریاضت سب کچھ اللہ عزوجل کیلئے ہونا چاہئے۔ زندگی اللہ عزوجل کی رضا کے کاموں میں صرف ہو۔ یونہی مرنا حالت ایمان میں ہو اور ہو سکے تو کلمہ حق بلند کرنے کیلئے ہو۔ یونہی عبادت کا شرک جلی سے پاک ہونا تو بہر حال ایمانیات میں داخل ہے، عبادت شرک خفی یعنی ریاکاری سے بھی پاک ہو اور خالصتاً اللہ عزوجل کی رضا و خوشنودی کیلئے ہو۔ ۲ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نور تمام مخلوق سے پہلے پیدا ہوا، یونہی یوم الاست میں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا اقرار کیا اور امت کیلئے بھی ایمان و اسلام کا اول نمونہ =



عَلَيْهَا ۙ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى ۚ ثُمَّ

عَلَيْهَا	وَلَا تَزِرُ	وَازِرَةٌ	وِزْرَ أُخْرَى <sup>(۱)</sup>	ثُمَّ
اسی پر (اس کا وبال ہے)	اور	نہیں اٹھائے گی	کوئی بوجھ اٹھانے والی جان	دوسرے کا بوجھ

ذمہ ہے اور کوئی بوجھ اٹھانے والا آدمی کسی دوسرے آدمی کا بوجھ نہیں اٹھائے گا پھر

إِلَىٰ رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ

إِلَىٰ رَبِّكُمْ	مَرْجِعُكُمْ	فَيُنَبِّئُكُمْ	بِمَا	كُنتُمْ
تمہارے رب کی طرف	تمہارا لوٹنا (ہے)	تو وہ خبر دے گا تمہیں	(اس) کی جو	تم تھے

تمہیں اپنے رب کی طرف لوٹنا ہے تو وہ تمہیں بتا دے گا جس میں

فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ۖ ۝۱۶۳ وَهُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ

فِيهِ	تَخْتَلِفُونَ ۝۱۶۳	وَ	هُوَ	الَّذِي	جَعَلَكُمْ
اس میں	اختلاف کرتے	اور	وہی (ہے)	جس نے	بنایا تمہیں

اختلاف کرتے تھے ○ اور وہی ہے جس نے زمین میں

خَلِيفَ الْأَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَاتٍ

خَلِيفَ الْأَرْضِ	وَ	رَفَعَ	بَعْضَكُمْ	فَوْقَ بَعْضٍ	دَرَجَاتٍ
زمین میں (ایک دوسرے کا جانشین)	اور	بلندی دی	تمہارے بعض (کو)	بعض کے اوپر	کئی درجے

تمہیں نائب بنایا اور تم میں ایک کو دوسرے پر کئی درجے بلندی عطا فرمائی

لِّيَبْلُوَكُمْ فِي مَا آتَاكُمْ ۖ إِنَّ رَبَّكَ

لِّيَبْلُوَكُمْ	فِي	مَا	آتَاكُمْ	إِنَّ	رَبَّكَ
تاکہ وہ آزمائے تمہیں	(اس چیز) میں	جو	اس نے عطا کی تمہیں	بیشک	تمہارا رب

تاکہ وہ تمہیں اس چیز میں آزمائے جو اس نے تمہیں عطا فرمائی ہے بیشک تمہارا رب

== آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ہی ذات ہے۔

①..... یعنی مجرم گناہ سے بالکل بری ہو جائے اور کسی دوسرے پر اس کے گناہ ڈال دیئے جائیں یہ نہیں ہو سکتا اور یونہی ایک آدمی کے گناہ دوسرے پر بغیر کسی سبب کے ڈال دیئے جائیں یہ بھی نہیں ہو سکتا البتہ جو آدمی گناہ کا طریقہ ایجاد کرے یا دوسرے کو گمراہ کرے یا گناہ کے راستے پر لگائے تو یہ اپنے ان افعال کی وجہ سے پکڑ میں آئے گا اور یہ اس کے گناہ کی شدت ہوگی کہ اس کی وجہ سے جتنے لوگوں نے جتنے گناہ کئے ان سب کے وہ گناہ اس پہلے آدمی پر ڈال دیئے جائیں۔ =



## سَرِيعُ الْعِقَابِ ۝ وَإِنَّهُ لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝

سَرِيعُ الْعِقَابِ (۱)	وَ	إِنَّهُ	لَغَفُورٌ	رَّحِيمٌ (۱۵)
بہت جلد عذاب دینے والا (ہے)	اور	بیشک وہ	ضرور بخشنے والا	مہربان (ہے)
بہت جلد عذاب دینے والا ہے اور بیشک وہ ضرور بخشنے والا مہربان ہے ○				

رکوع: 24

آیات: 206

## سُورَةُ الْأَعْرَافِ مَكِّيَّةٌ

## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ	اللَّهُ	الرَّحْمَنِ	الرَّحِيمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا
اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔			

## الْبَصِّ ۝ كِتَابٌ أَنْزَلَ إِلَيْكَ فَلَا يَكُنْ

الْبَصِّ ①	كِتَابٌ	أَنْزَلَ	إِلَيْكَ	فَلَا يَكُنْ
حروف مقطعات	(یہ) ایک کتاب (ہے)	نازل کی گئی (ہے)	تمہاری طرف	پس نہ ہو
اے حبیب! (یہ) ایک کتاب ہے جو آپ کی طرف نازل کی گئی ہے				

## فِي صَدْرِكَ حَرَجٌ مِّنْهُ لِتُنذِرَ بِهِ وَذِكْرَى

فِي صَدْرِكَ	حَرَجٌ (2)	مِّنْهُ	لِتُنذِرَ	بِهِ	وَ	ذِكْرَى
تمہارے سینے میں	کوئی تنگی	اس کی طرف سے	تاکہ تم ڈراؤ	اس کے ذریعے	اور	نہایت (ہے)
تاکہ آپ اس کے ذریعے ڈر سناں اور مومنوں کے لئے نصیحت ہے پس آپ کے دل میں اس کی طرف سے						

= حقیقت میں یہ اس آدمی کے اپنے ہی اعمال کا انجام ہے نہ یہ کہ بلا وجہ دوسروں کے گناہ اس پر ڈال دیئے گئے۔

① ..... اس کا معنی یہ ہے کہ جب عذاب کا وقت آجائے تو اس وقت اللہ تعالیٰ عذاب نازل کرنے میں دیر نہیں فرماتا۔

② ..... اس آیت میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تسکین و تسلی اور حوصلہ افزائی ہے اور اس کے ذریعے امت کے تمام مبلغین کو درس اور سبق ہے کہ لوگوں کے نہ ماننے یا تکفیر دینے کی وجہ سے تبلیغ دین میں دل تنگ نہیں ہونا چاہئے۔ نیکی کی دعوت کا کام ہی ایسا ہے کہ اس میں تکالیف ضرور آتی ہیں۔



## لِّلْمُؤْمِنِينَ ۝۲۰ اَتَّبِعُوا مَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ

لِّلْمُؤْمِنِينَ ۝۲۰	اَتَّبِعُوا	مَا	أُنْزِلَ	إِلَيْكُمْ
ایمان والوں کے لئے	پیروی کرو	(اس کی) جو	نازل کیا گیا	تمہاری طرف

کوئی تنگی نہ ہو ۝ اے لوگو! تمہارے رب کی جانب سے تمہاری طرف

## مِّنْ سَرِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ ۝۲۱

مِّنْ رَّبِّكُمْ	وَلَا تَتَّبِعُوا	مِّنْ دُونِهِ	أَوْلِيَاءَ
تمہارے رب کی جانب سے	اور پیچھے نہ جاؤ	اس (رب) کے سوا	دوستوں (یا) حاکموں (کے)

جو نازل کیا گیا ہے اس کی پیروی کرو اور اسے چھوڑ کر اور حاکموں کے پیچھے نہ جاؤ۔

## قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ ۝۲۲ وَكَمْ مِّنْ قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا

قَلِيلًا مَّا	تَذَكَّرُونَ ﴿٢٢﴾	وَ	كَمْ مِّنْ قَرْيَةٍ	أَهْلَكْنَاهَا
بہت ہی کم	تم نصیحت مانتے ہو	اور	کتنی ہی بستیاں (ایسی ہیں)	ہم نے ہلاک کر دیا انہیں

تم بہت ہی کم سمجھتے ہو ۝ اور کتنی ہی ایسی بستیاں ہیں جنہیں ہم نے ہلاک کر دیا

## فَجَاءَهُمَا بَاسٌ بَاسًا ۝۲۳ قَالُوا إِنَّا

فَجَاءَهُمَا	بَاسٌ بَاسًا	بَاسًا	قَالُوا	إِنَّا
تو آیا ان پر	ہمارا عذاب	رات (میں)	یا وہ	دو پہر میں سوئے ہوئے (تھے)

تو ان پر ہمارا عذاب رات کے وقت آیا، یا (جب) وہ دو پہر کو سو رہے تھے ۝

## فَمَا كَانَ دَعْوَاهُمْ إِذْ جَاءَهُمْ بَاسُنَا إِلَّا أَنْ قَالُوا إِنَّا

فَمَا كَانَ	دَعْوَاهُمْ	إِذْ جَاءَهُمْ	بَاسُنَا	إِلَّا أَنْ قَالُوا	إِنَّا
تو نہیں تھا	ان کا پکارنا	جب	آیا ان کے پاس	ہمارا عذاب	مگر یہ کہ انہوں نے کہا بیشک

تو جب ان پر ہمارا عذاب آیا تو ان کی پکار اس کے سوا اور کچھ نہ تھی کہ بیشک

۱..... اس کے معنی یہ ہیں کہ ان پر اللہ تعالیٰ کا عذاب ایسے وقت آیا جب انہیں خیال بھی نہ تھا کیونکہ وہ یا تو رات کا وقت تھا اور وہ آرام کی نیند سوتے تھے یا دن میں قبولہ کا وقت تھا اور وہ مصروفِ راحت تھے۔ نہ عذاب کے نزول کی کوئی نشانی تھی اور نہ کوئی قرینہ کہ پہلے سے آگاہ ہوتے بلکہ اچانک آگیا اور وہ بھاگنے کی کوشش بھی نہ کر سکے۔ اس سے کفار کو متنبہ کیا جا رہا ہے کہ وہ اسبابِ امن و راحت پر مغرور نہ ہوں عذابِ الہی جب آتا ہے تو دفعہ آجاتا ہے۔



قیامت کے دن رسول اور قوموں سے سوال

## كُنَّا ظَالِمِينَ ۝ فَلَنَسْأَلَنَّ الَّذِينَ أُرْسِلَ

كُنَّا	ظَالِمِينَ ۝	فَلَنَسْأَلَنَّ (۱)	الَّذِينَ	أُرْسِلَ
ہم تھے	ظلم کرنے والے	پس ہم ضرور پوچھیں گے	ان لوگوں سے جو	(رسول) بھیجے گئے
ہم (ہی) ظالم تھے ۝ تو بیشک ہم ضرور ان لوگوں سے سوال کریں گے جن کی طرف				

## إِلَيْهِمْ وَلَنَسْأَلَنَّ الْمُرْسَلِينَ ۝ فَلَنَقْصُصَ عَلَيْهِمْ

إِلَيْهِمْ	وَلَنَسْأَلَنَّ	الْمُرْسَلِينَ ۝	فَلَنَقْصُصَ	عَلَيْهِمْ
ان کی طرف	اور	ضرور ہم پوچھیں گے	رسولوں (سے)	پس ہم ضرور بیان کر دیں گے
(رسول) بھیجے گئے اور بیشک ہم ضرور رسولوں سے سوال کریں گے ۝ تو ضرور ہم ان کو اپنے علم سے				

## بِعِلْمِهِمْ وَمَا كُنَّا غَائِبِينَ ۝ وَالْوُزُنُ يُوزَنُ بِالْحَقِّ فَكُنْ

بِعِلْمِهِمْ	وَمَا كُنَّا	غَائِبِينَ ۝	وَالْوُزُنُ (۲)	يُوزَنُ بِالْحَقِّ	فَكُنْ
علم کے ساتھ	اور	ہم نہ تھے	غائب	اور وزن	اس دن برحق (ہے)
بتادیں گے اور ہم غائب نہ تھے ۝ اور اس دن وزن کرنا ضرور برحق ہے تو جن کے					

## ثَقُلْتَ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝ وَمَنْ

ثَقُلْتَ	مَوَازِينُهُ	فَأُولَٰئِكَ	هُمُ	الْمُفْلِحُونَ ۝	وَمَنْ
بھاری ہوں گے	اس کے پلڑے	تو یہ لوگ	وہی	فلاح پانے والے (ہوں گے)	اور جو شخص
پلڑے بھاری ہوں گے تو وہی لوگ فلاح پانے والے ہوں گے ۝ اور جن کے					

## خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا

خَفَّتْ	مَوَازِينُهُ	فَأُولَٰئِكَ	الَّذِينَ	خَسِرُوا
ہلکے ہوں گے	اس کے پلڑے	تو یہ لوگ	وہیں جنہوں نے	خسارے میں ڈال دیں
پلڑے ہلکے ہوں گے تو وہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنی جانوں کو خسارے میں				

۱ یعنی ان امتوں سے پوچھا جائے گا جن کی طرف رسول بھیجے گئے کہ تمہیں تمہارے رسولوں نے تبلیغ کی یا نہیں؟ اور تم نے رسولوں کی دعوت کا کیا جواب دیا اور ان کے حکم کی تعمیل کی؟ اور رسولوں سے دریافت کیا جائے گا کہ کیا آپ نے اپنی امتوں کو ہمارے پیغام پہنچائے اور تمہاری قوم نے تمہیں کیا جواب دیا تھا؟ ۲ صحیح اور متواتر احادیث سے یہ ثابت ہے کہ قیامت کے دن ایک میزان لا کر رکھی جائے گی جس میں دو پلڑے اور ایک ڈنڈی ہوگی۔ اس پر ایمان لانا اور اسے حق سمجھنا ضروری ہے، ورنہ یہ بات کہ اس میزان کے دونوں پلڑوں کی نوعیت اور کیفیت کیا ہوگی اور اس سے وزن معلوم کرنے کا طریقہ =



أَنفُسَهُمْ بِمَا كَانُوا بِآيَاتِنَا يَظْلِمُونَ ۙ وَلَقَدْ				
أَنفُسَهُمْ	بِمَا	كَانُوا بِآيَاتِنَا يَظْلِمُونَ ۙ	وَلَقَدْ	
اپنی جانیں	(اس کے) سبب کہ	وہ ظلم کرتے تھے ہماری آیتوں پر	اور	ضرور بیشک
ڈالا اس وجہ سے کہ وہ ہماری آیتوں پر ظلم کیا کرتے تھے ○ اور بیشک				
مَكِّنْكُمْ فِي الْأَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا				
مَكِّنْكُمْ	فِي الْأَرْضِ	وَجَعَلْنَا	لَكُمْ	فِيهَا
ہم نے ٹھکانہ دیا تمہیں	زمین میں	اور	ہم نے بنائے	تمہارے لیے
ہم نے تمہیں زمین میں ٹھکانہ دیا اور تمہارے لیے اس میں زندگی گزارنے کے اسباب				
مَعَاشٍ ۖ قَلِيلًا مَّا تَشْكُرُونَ ۙ وَلَقَدْ				
مَعَاشٍ	قَلِيلًا مَّا	تَشْكُرُونَ ۙ	وَلَقَدْ	
زندگی گزارنے کے اسباب	بہت ہی کم	تم شکر ادا کرتے ہو	اور	ضرور بیشک
بنائے، تم بہت ہی کم شکر ادا کرتے ہو ○ اور بیشک				
خَلَقْنَكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنَاكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ				
خَلَقْنَكُمْ	ثُمَّ	صَوَّرْنَاكُمْ	ثُمَّ	قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ
ہم نے پیدا کیا تمہیں	پھر	ہم نے صورتیں بنائیں تمہاری	پھر	ہم نے فرمایا
ہم نے تمہیں پیدا کیا پھر تمہاری صورتیں بنائیں پھر ہم نے فرشتوں سے فرمایا				
اِسْجُدْوا۟ لِاٰدَمَ ۚ فَسَجَدُوۡا۟ اِلَّاۤ اِبٰلِیْسَ ۚ لَّمْ یَّكُنْ				
اِسْجُدْوا۟	لِاٰدَمَ	فَسَجَدُوۡا۟	اِلَّاۤ اِبٰلِیْسَ	لَّمْ یَّكُنْ
تم سجدہ کرو	آدم کو	تو انہوں نے سجدہ کیا	سوائے	ابلیس (کے)
کہ آدم کو سجدہ کرو تو ابلیس کے سوا سب نے سجدہ کیا، وہ سجدہ کرنے والوں میں سے				

— کیا ہو گا؟ یہ سب ہماری عقل اور فہم کے دائرے سے باہر ہے اور نہ ہم اسے جاننے کے مکلف ہیں، ہم پر غیب کی چیزوں پر ایمان لانا فرض ہے، ان کی نوعیت اور کیفیت اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ اللہ تعالیٰ عنہ و علیہ وسلم بہتر جانتے ہیں۔

1..... تخلیقی آدم و سجدہ آدم کا واقعہ اس سے پہلے سورہ بقرہ میں گزر چکا ہے، یہاں اسے دوبارہ بیان کرنے کا مقصد ایک مرتبہ پھر اللہ عزوجل کی عظیم نعمت کو یاد دلانا، شرف انسانیت کو بیان کرنا اور اللہ عزوجل کے دوست اور دشمن کی روش کو دکھانا ہے کہ دیکھو دوست بھول کر بھی خطا کرتا ہے تو کس طرح گریہ و زاری =



## مِّنَ السَّجْدِينَ ۝ قَالَ مَامَنَعَكَ آلَّا تَسْجُدَ إِذْ

مِّنَ السَّجْدِينَ ۝	قَالَ	مَا	مَنَعَكَ	آلَّا تَسْجُدَ	إِذْ
سجدہ کرنے والوں میں سے	فرمایا	کس چیز نے	روکا تجھے	کہ تو نے سجدہ نہ کیا	جب

نہ ہوا ○ اللہ نے فرمایا: جب میں نے تجھے حکم دیا تھا تو تجھے سجدہ کرنے سے

## أَمَرْتُكَ ۖ قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِي مِن نَّارٍ وَ

أَمَرْتُكَ	قَالَ	أَنَا	خَيْرٌ	مِّنْهُ	خَلَقْتَنِي	مِن نَّارٍ (۱)	و
میں نے حکم دیا تھیں	(ابلیس نے) کہا	میں	بہتر (ہوں)	اس سے	تو نے بنایا مجھے	آگ سے	اور

کس چیز نے روکا؟ ابلیس نے کہا: میں اس سے بہتر ہوں۔ تو نے مجھے آگ سے بنایا اور

## خَلَقْتَهُ مِن طِينٍ ۝ قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُونُ

خَلَقْتَهُ	مِن طِينٍ ۝	قَالَ	فَاهْبِطْ	مِنْهَا	فَمَا يَكُونُ
بنایا اسے	مٹی سے	(اللہ نے) فرمایا	پس تو اتر جا	اس (جنت) سے	تو (جائز) نہیں ہے

اسے مٹی سے بنایا ○ اللہ نے فرمایا: تو یہاں سے اتر جا، پس تیرے لئے

## لَكَ أَنْ تَتَكَبَّرَ فِيهَا فَاخْرُجْ إِنَّكَ

لَكَ	أَنْ	تَتَكَبَّرَ (۲)	فِيهَا	فَاخْرُجْ	إِنَّكَ
تیرے لئے	کہ	تو تکبر کرے	اس (جنت) میں	پس نکل جا	بیشک تو

جائز نہیں کہ تو اس مقام میں تکبر کرے، نکل جا، بیشک تو

## مِنَ الصُّغَرِ ۝ قَالَ أَنْظِرْنِي إِلَى يَوْمِ

مِنَ الصُّغَرِ ۝	قَالَ	أَنْظِرْنِي	إِلَى يَوْمِ
ذلت والوں میں سے (ہے)	(ابلیس نے) کہا	تو مہلت دیدے مجھے	(اس) دن تک

ذلت والوں میں سے ہے ○ شیطان نے کہا: تو مجھے اس دن تک مہلت دیدے

== کرتا ہے اور محبوب حقیقی کو ممانے کی کوشش کرتا ہے اور دشمن خدا قصداً تکبر سے حکم الہی کی خلاف ورزی کرتا ہے اور توبہ و معافی طلب کرنے کی بجائے غرور و تکبر اور حیلہ و تاویل کی راہ اپناتا ہے اور اپنا قصور ماننے کو تیار ہی نہیں ہوتا بلکہ الناقذیر کا بہانہ بنا کر خود کو قصور وار قرار دینے کی بجائے کہتا ہے کہ یا اللہ! یہ میرا قصور نہیں ہے کیونکہ تو نے ہی مجھے گمراہ کیا ہے۔

1..... اس سے ابلیس کی مراد یہ تھی کہ آگ مٹی سے افضل اور اعلیٰ ہے تو جس کی اصل آگ ہوگی وہ اس سے افضل ہوگا جس کی اصل مٹی ہوگی اور شیطان کا یہ ==



يُبْعَثُونَ ۙ قَالَ إِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِينَ ۝ قَالَ				
يُبْعَثُونَ ۙ	قَالَ	إِنَّكَ	مِنَ الْمُنْظَرِينَ ۝	قَالَ
(جس میں) لوگ اٹھائے جائیں گے	(اللہ نے) فرمایا	بیشک تو	مہلت دیئے ہوؤں میں سے (ہے)	کہا
جس میں لوگ اٹھائے جائیں گے ۝ اللہ نے فرمایا: تجھے مہلت ہے ۝ شیطان نے کہا:				
فَبِمَا أَغْوَيْتَنِي لَأَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيمَ ۝				
فَبِمَا	أَغْوَيْتَنِي (۱)	لَأَقْعُدَنَّ	لَهُمْ	صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيمَ ۝
تو (اس کی) قسم کہ	تو نے گمراہ کیا مجھے	میں ضرور تاک میں بیٹھوں گا	ان کی	تیرے سیدھے راستے پر
مجھے اس کی قسم کہ تو نے مجھے گمراہ کیا، میں ضرور تیرے سیدھے راستے پر لوگوں کی تاک میں بیٹھوں گا ۝				
ثُمَّ لَا تَبِيبُهُمْ مِّنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ ۙ				
ثُمَّ	لَا تَبِيبُهُمْ	مِّنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ (۲)	وَمِنْ	خَلْفِهِمْ ۙ
پھر	میں ضرور آؤں گا ان کے پاس	ان کے آگے سے	اور	ان کے پیچھے سے
پھر ضرور میں ان کے آگے اور ان کے پیچھے اور				
عَنْ أَيْبَانِهِمْ وَعَنْ شَمَائِلِهِمْ ۙ وَلَا تَجِدُ أَكْثَرَهُمْ				
عَنْ أَيْبَانِهِمْ	وَعَنْ شَمَائِلِهِمْ	وَلَا تَجِدُ	أَكْثَرَهُمْ	
ان کے دائیں سے	اور	ان کے بائیں سے	اور	تو نہ پائے گا
ان کے دائیں اور ان کے بائیں سے ان کے پاس آؤں گا اور تو ان میں سے اکثر کو				
شُكْرِيْنَ ۝ قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْعُوًّا مُّذْ حُورًا ۙ لَسَنَ				
شُكْرِيْنَ ۝	قَالَ	اُخْرِجْ	مِنْهَا	مَذْعُوًّا مُّذْ حُورًا ۙ
شکر کرنے والے	(اللہ نے) فرمایا	تو نکل جا	اس سے	ذلیل (مردود ہو کر)
شکر گزار نہ پائے گا ۝ اللہ نے فرمایا: تو یہاں سے ذلیل و مردود ہو کر نکل جا۔ بیشک				

= خیال غلط تھا کیونکہ افضل وہ ہے جسے مالک و مولیٰ فضیلت دے، اللہ عزوجل کے حضور فضیلت کا معیار مالک کی اطاعت و فرمانبرداری ہے۔ ۲..... اس سے معلوم ہوا کہ تکبر ایسا مذموم و صنف ہے کہ ہزاروں برس کا عبادت گزار ابلیس بھی اس کی وجہ سے بارگاہِ الہی میں مردود ٹھہرے اور قیامت تک کے لئے ذلت و رسوائی کا شکار ہو گیا۔

۱..... شیطان نے یہاں گمراہ کرنے کی نسبت اللہ عزوجل کی طرف کی، اس میں یا تو شیطان نے خود کو مجبور محض مان کر یوں کہا یا پھر اللہ تعالیٰ کی بے ادبی کے =



حضرت آدمؑ وحواءؑ کی جنت میں رہائش اور شجر ممنوعہ

حضرت آدمؑ وحواءؑ کے خلاف شیطان کی وسوسہ اندازی

تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَا مُلْكَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ أَجْعَلِينَ ۝۱۸				
تَبِعَكَ	مِنْهُمْ	لَا مُلْكَنَّ	جَهَنَّمَ	مِنْكُمْ أَجْعَلِينَ ۝۱۸ (۱)
پیروی کرے گاتیری	ان میں سے	میں ضرور بھردوں گا	جہنم	تم سب سے
ان میں سے جو تیری پیروی کرے گا تو میں ضرور تم سب سے جہنم بھردوں گا ۝ اور				
يَا آدَمُ اسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ فَكُلَا مِنْ حَيْثُ				
يَا آدَمُ	اسْكُنْ	أَنْتَ وَ	زَوْجُكَ	الْجَنَّةَ فَكُلَا مِنْ حَيْثُ
اے آدم	رہو	تم	اور تمہاری بیوی	جنت (میں) تو دونوں کھاؤ جہاں سے
اے آدم! تم اور تمہاری بیوی جنت میں رہو پھر اُس میں سے جہاں چاہو				
شَتَّابَا وَلَا تَقْرَبَا هَذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا				
شَتَّابَا	وَلَا تَقْرَبَا	هَذِهِ الشَّجَرَةَ	فَتَكُونَا	
تم چاہو	اور	تم دونوں قریب نہ جانا	اس درخت (کے)	(اگر گئے) تو ہو جاؤ گے
کھاؤ اور اُس درخت کے پاس نہ جانا ورنہ حد سے بڑھنے والوں میں سے				
مِنَ الظَّالِمِينَ ۝۱۹ فَوَسَّوَسَ لَهُمَا الشَّيْطَانُ لِيُبْدِيَ				
مِنَ الظَّالِمِينَ ۝۱۹	فَوَسَّوَسَ	لَهُمَا	الشَّيْطَانُ	لِيُبْدِيَ
حد سے بڑھنے والوں میں سے	پھر وسوسہ ڈالا	ان دونوں کو	شیطان (نے)	تاکہ ظاہر کر دے
ہو جاؤ گے ۝ پھر شیطان نے انہیں وسوسہ ڈالا تاکہ ان پر				
لَهُمَا مَا وُورِيَ عَنْهُمَا مِنْ سَوْآتِهِمَا وَقَالَ				
لَهُمَا	مَا وُورِيَ	عَنْهُمَا	مِنْ سَوْآتِهِمَا	وَقَالَ
ان کے لئے	وہ جو	چھپائی گئیں	ان دونوں سے	(یعنی) ان کی شرمگاہیں اور کہنے لگا
ان کی چھپی ہوئی شرم کی چیزیں کھول دے اور کہنے لگا				

== طور پر اس طرح کہا۔ ۲..... سامنے سے مراد یہ ہے کہ میں ان کی دنیا کے متعلق وسوسے ڈالوں گا اور پیچھے سے مراد یہ ہے کہ ان کی آخرت کے متعلق وسوسے ڈالوں گا اور دائیں سے مراد یہ ہے کہ ان کے دین میں شبہات ڈالوں گا اور بائیں سے مراد یہ ہے کہ ان کو گناہوں کی طرف راغب کروں گا۔

۱..... اس سے معلوم ہوا کہ دوزخ میں شیطان، جنت اور انسان سب ہی جائیں گے اور اللہ تعالیٰ ان سے جہنم کو بھر دے گا۔



مَا نَهَكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ إِلَّا أَنْ تَكُونَا

مَا نَهَكُمَا	رَبُّكُمَا	عَنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ	إِلَّا	أَنْ	تَكُونَا
نہیں منع کیا تمہیں	تمہارے رب (نے)	اس درخت سے	مگر	(اس لیے) کہ	تم (نہ) ہو جاؤ

تمہیں تمہارے رب نے اس درخت سے اسی لیے منع فرمایا ہے کہ کہیں

مَلَکَیْنِ أَوْ تَكُونَا مِنَ الْخَالِدِیْنَ ۝۲۰ وَقَاسَہُمَا اِیَّی

مَلَکَیْنِ	أَوْ	تَكُونَا	مِنَ الْخَالِدِیْنَ ۝۲۰	وَقَاسَہُمَا	اِیَّی
فرشتے	یا	(نہ) ہو جاؤ	بہمیشہ رہنے والوں سے	اور	اس نے قسم کھائی ان دونوں سے کہ میں

تم فرشتہ نہ بن جاؤ یا تم ہمیشہ زندہ رہنے والے نہ بن جاؤ ○ اور ان دونوں سے قسم کھا کر کہا کہ بیشک میں

لَكُمَا مِنَ النَّاصِحِیْنَ ۝۲۱ فَدَلَّہُمَا بِغُرُورٍ ۚ فَلَمَّا

لَكُمَا	لَمِنَ النَّاصِحِیْنَ ۝۲۱	فَدَلَّہُمَا	بِغُرُورٍ	فَلَمَّا
تمہارے لئے	ضرور خیر خواہوں میں سے (ہوں)	تو وہ اتار لایا ان دونوں کو	دھوکے سے	پھر جب

تم دونوں کا خیر خواہ ہوں ○ تو وہ دھوکا دے کر ان دونوں کو اتار لایا پھر جب

ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَہُمَا سَوَاتِہُمَا ۚ وَ

ذَاقَا	الشَّجَرَةَ	بَدَتْ	لَہُمَا	سَوَاتِہُمَا	وَ
دونوں نے کچھ لیا	درخت (کا پھل)	(تو) ظاہر ہو گئیں	ان دونوں کے لئے	ان کی شرمگاہیں	اور

انہوں نے اس درخت کا پھل کھایا تو ان کی شرم کے مقام ان پر کھل گئے اور

طَفِقَا یُخَصِّفٰنِ عَلَیْہِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ۖ وَنَادٰہُمَا رَبُّہُمَا

طَفِقَا یُخَصِّفٰنِ (۱)	عَلَیْہِمَا	مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ	وَ	نَادٰہُمَا	رَبُّہُمَا
وہ چمٹانے لگ گئے	ان پر	جنت کے پتوں سے	اور	فرمایا انہیں	ان کے رب (نے)

وہ جنت کے پتے ان پر ڈالنے لگے اور انہیں ان کے رب نے فرمایا:

۱..... حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا زین اللہ تعالیٰ عنہا کے لباس جدا ہوتے ہی دونوں کا پتوں کے ساتھ اپنے بدن کو چھپانا شروع کر دینا اس بات کی دلیل ہے کہ پوشیدہ اعضاء کا چھپانا انسانی فطرت میں داخل ہے۔ لہذا جو شخص ننگے ہونے کو فطرت سمجھتا ہے جیسے مغربی ممالک میں ایک بڑے طبقے کا رجحان ہے تو وہ ان لوگوں میں سے ہے جن کی فطرتیں منہ ہو چکی ہیں۔



أَلَمْ أَنُحَمَّاكَ عَنْ تِلْكَ الشَّجَرَةِ وَأَقُلْ لَّكَ إِنَّا الشَّيْطَانُ

اَلَمْ اُنُحَمَّاكَ	عَنْ تِلْكَ الشَّجَرَةِ	وَ	اَقُلْ	لَكَ	اِنَّ الشَّيْطَانَ
کیا میں نے منع نہیں کیا تھا تمہیں	اس درخت سے	اور	(نہیں) کہا	تم سے	کہ شیطان

کیا میں نے تمہیں اس درخت سے منع نہیں کیا تھا؟ اور میں نے تم سے یہ نہ فرمایا تھا کہ شیطان

لَكُمْ أَعْدُوٌّ مُّبِينٌ ۝۲۲ قَالَ رَبِّ نَاظِرُنَا آَنفُسَنَا سَكَنَةً

لَكُمْ	اَعْدُوٌّ مُّبِينٌ ۝۲۲	قَالَ	رَبَّنَا	ظَلَمْنَا ۝۱	اَنفُسَنَا
تمہارا	کھلا دشمن (ہے)	دونوں نے عرض کی	اے ہمارے رب	ہم نے زیادتی کی	اپنی جانوں (پر)

تمہارا کھلا دشمن ہے؟ ○ دونوں نے عرض کی: اے ہمارے رب! ہم نے اپنی جانوں پر زیادتی کی

وَإِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ

وَ	اِنْ	لَمْ تَغْفِرْ	لَنَا	وَ	تَرْحَمْنَا	لَنَكُونَنَّ
اور	اگر	تو نے مغفرت نہ فرمائی	ہماری	اور	ہم پر رحم نہ کیا	(تو) ہم ضرور ہو جائیں گے

اور اگر تو نے ہماری مغفرت نہ فرمائی اور ہم پر رحم نہ فرمایا تو ضرور ہم نقصان والوں

مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝۲۳ قَالَ اٰهِيْطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ

مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝۲۳	قَالَ	اٰهِيْطُوْا	بَعْضُكُمْ	لِبَعْضٍ	عَدُوٌّ
نقصان اٹھانے والوں میں سے	فرمایا	تم اتر جاؤ	تمہارے بعض	بعض کے	دشمن (ہیں)

میں سے ہو جائیں گے ○ اللہ نے فرمایا: تم اتر جاؤ، تم میں ایک دوسرے کا دشمن ہے

وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ۝۲۴

وَ	لَكُمْ	فِي الْاَرْضِ	مُسْتَقَرٌّ	وَ	مَتَاعٌ	اِلٰى حِيْنٍ ۝۲۴
اور	تمہارے لئے	زمین میں	ٹھہرنا (یا) ٹھہرنے کی جگہ	اور	نفع اٹھانا (ہے)	ایک مدت تک

اور تمہارے لئے زمین میں ایک وقت تک ٹھہرنا اور نفع اٹھانا ہے ○

1..... اس آیت میں اپنی جانوں پر زیادتی کرنے سے مراد گناہ کرنا نہیں بلکہ اپنا نقصان کرنا ہے اور وہ اس طرح کہ جنت کی بجائے زمین پر آنا پڑا اور وہاں کی آرام کی زندگی کی جگہ یہاں مشقت کی زندگی اختیار کرنا پڑی۔ حضرت آدم علیہ السلام نے اپنی لغزش کے بعد جس طرح دعا فرمائی اس میں مسلمانوں کے لئے یہ تربیت ہے کہ ان سے جب کوئی غلطی سرزد ہو جائے تو وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ندامت کا اظہار کرتے ہوئے اس کا اعتراف کریں اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت و رحمت کا انتہائی لاجبت کے ساتھ سوال کریں تاکہ اللہ تعالیٰ ان کا گناہ بخش دے اور ان پر اپنا رحم فرمائے۔



## قَالَ فِيهَا تَحْيَوْنَ وَفِيهَا تَمُوتُونَ وَمِنْهَا

قَالَ	فِيهَا	تَحْيَوْنَ	وَ	فِيهَا	تَمُوتُونَ	وَ	مِنْهَا
فرمایا	اس میں	تم جیو گے (زندگی گزارو گے)	اور	اس میں	تم مرو گے	اور	اس سے
(اللہ نے) فرمایا: تم اسی میں زندگی بسر کرو گے اور اسی میں مرو گے اور اسی سے							

## تُخْرِجُونَ ۝۲۵ لِبَنِي آدَمَ قَدْ أَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُوَارِي

تُخْرِجُونَ ۝۲۵	لِبَنِي آدَمَ	قَدْ	أَنْزَلْنَا	عَلَيْكُمْ	لِبَاسًا ۝۱	يُوَارِي
تم نکالے جاؤ گے	اے آدم کی اولاد	بیشک	ہم نے اتارا	تم پر	ایک لباس	وہ چھپاتا ہے
اٹھائے جاؤ گے ○ اے آدم کی اولاد! بیشک ہم نے تمہاری طرف ایک لباس وہ اتارا جو						

## سَوَاتِكُمْ وَرِيشًا ۙ وَلِبَاسُ التَّقْوَىٰ ذَٰلِكَ

سَوَاتِكُمْ	وَ	رِيشًا	وَ	لِبَاسُ التَّقْوَىٰ ۝۲	ذَٰلِكَ
تمہاری شرمگاہیں	اور	زیب وزینت (کالباس اتارا)	اور	پرہیز گاری کا لباس	یہ
تمہاری شرم کی چیزیں چھپاتا ہے اور (ایک لباس وہ جو) زیب وزینت ہے اور پرہیز گاری کا لباس سب سے					

## خَيْرٌ ۙ ذَٰلِكَ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُونَ ۝۲۶ لِبَنِي آدَمَ

خَيْرٌ	ذَٰلِكَ	مِنْ آيَاتِ اللَّهِ	لَعَلَّهُمْ	يَذَّكَّرُونَ ۝۲۶	لِبَنِي آدَمَ
سب سے بہتر (ہے)	یہ	اللہ کی نشانیوں میں سے	تاکہ وہ	نصیحت حاصل کریں	اے آدم کی اولاد
بہتر ہے۔ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں ○ اے آدم کی اولاد!					

## لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطَانُ كَمَا أَخْرَجَ أَبَوَيْكُمُ مِنَ الْجَنَّةِ

لَا يَفْتِنَنَّكُمُ	الشَّيْطَانُ	كَمَا	أَخْرَجَ	أَبَوَيْكُمُ	مِنَ الْجَنَّةِ
قنہ میں نہ ڈال دے تمہیں	شیطان	جیسے	اس نے نکال دیا	تمہارے ماں باپ (کو)	جنت سے
تمہیں شیطان قنہ میں نہ ڈالے جیسے اس نے تمہارے ماں باپ کو جنت سے نکال دیا،					

- اس سے معلوم ہوا کہ زمینی مخلوق میں لباس صرف انسانوں کے لئے بنایا گیا اسی لئے جانور بے لباس ہی ہوتے ہیں۔ ستر عورت چھپانے کے قابل لباس پہننا فرض ہے اور لباس زینت پہننا مستحب ہے۔ لباس اللہ عزوجل کی بہت بڑی نعمت ہے اس لئے اس کے پہننے پر اللہ عزوجل کا شکر ادا کرنا چاہئے۔
- لباس تقویٰ کا مطلب ہے ”برے عقائد اور برے اعمال کو ترک کر دینا اور پاکیزہ سیرت اپنانا“، جس طرح کپڑوں کا لباس انسان کو سردی، گرمی اور برسات کے موسموں کی شدت سے محفوظ رکھتا ہے اسی طرح تقویٰ کا لباس انسان کو اخروی عذاب سے بچاتا ہے۔



يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوْآتِهِمَا ۖ إِنَّهُ

يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوْآتِهِمَا ۖ إِنَّهُ

اس نے اتروادیا ان سے ان کا لباس تاکہ وہ دکھا دے انہیں ان کی شرمگاہیں بیشک وہ

ان دونوں سے ان کے لباس اتروادینے تاکہ انہیں ان کی شرم کی چیزیں دکھا دے۔ بیشک

يُرِيَهُمْ هُوَ وَقَبِيلُهُ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْهُمْ ۖ إِنَّا جَعَلْنَا

يُرِيَهُمْ (۱) هُوَ وَقَبِيلُهُ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْهُمْ ۖ إِنَّا جَعَلْنَا  
دیکھتے ہیں تمہیں وہ اور اس کا قبیلہ جہاں سے تم نہیں دیکھتے انہیں بیشک ہم نے بنادیا

وہ خود اور اس کا قبیلہ تمہیں وہاں سے دیکھتے ہیں جہاں سے تم انہیں نہیں دیکھتے۔ بیشک ہم نے

الشَّيْطَانِ أَوْلِيَآءَ لِلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ ۚ وَإِذَا فَعَلُوا

الشَّيْطَانِ أَوْلِيَآءَ لِلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ ۚ وَإِذَا فَعَلُوا  
شیطانوں (کو) دوست ان لوگوں کا جو ایمان نہیں لاتے اور جب وہ کریں

شیطانوں کو ایمان نہ لانے والوں کا دوست بنا دیا ہے اور جب کوئی بے حیائی

فَاحِشَةً قَالُوا وَجَدْنَا عَلَيْهَا آبَاءَنَا وَاللَّهُ

فَاحِشَةً (۲) قَالُوا وَجَدْنَا عَلَيْهَا آبَاءَنَا وَاللَّهُ  
کوئی بے حیائی (تو) کہتے ہیں ہم نے پایا اس پر اپنے باپ دادا (کو) اور اللہ (نے)

کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو اسی پر پایا تھا اور اللہ نے (بھی)

أَمَرْنَا بِهَا قُلْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَأْمُرُ بِالْفَحْشَاءِ ۖ اتَّقُوا اللَّهَ

أَمَرْنَا بِهَا قُلْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَأْمُرُ بِالْفَحْشَاءِ ۖ اتَّقُوا اللَّهَ  
ہمیں اسی کا حکم دیا ہے۔ (اے حبیب!) تم فرماؤ: بیشک اللہ بے حیائی کا حکم نہیں دیتا۔ کیا تم اللہ پر وہ بات

۱ یعنی ”شیطان اور اس کی ذریت سارے جہان کے لوگوں کو دیکھتے ہیں جبکہ لوگ انہیں نہیں دیکھتے۔“ شیطان خطرناک دشمن ہے، اس سے بچنے کا طریقہ اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنا اور شیطان کے سکرو فریب سے ہوشیار رہنے کی کوشش کرنا نیز صالحین کی صحبت اختیار کرنا ہے۔ ۲ یہاں ”فاحشہ“ سے مراد بیاہنہ شرک ہے جس کی برائی واضح ہے اور یا پھر زمانہ جاہلیت کے کافروں کا ایک طریقہ ہے اور وہ طریقہ یہ تھا کہ کفار مرد و عورت ننگے ہو کر خانہ کعبہ کا طواف کیا کرتے تھے اور اس کے جواز کی دلیل میں اپنے باپ دادا کو پیش کرتے تھے کہ وہ بھی ایسے ہی کیا کرتے تھے۔ یہاں اس کا رد کیا گیا ہے۔



عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿٢٨﴾ قُلْ أَمَرَ رَبِّي بِالْقِسْطِ قَف				
عَلَى اللَّهِ	مَا	لَا تَعْلَمُونَ ﴿٢٨﴾	قُلْ	أَمَرَ رَبِّي بِالْقِسْطِ (۱)
اللہ پر	وہ (بات) جو	تم نہیں جانتے	تم کہو	حکم دیا میرے رب (نے) انصاف کا
کہتے ہو جس کی تمہیں خبر نہیں؟ ○ تم فرماؤ: میرے رب نے عدل کا حکم دیا ہے				
وَاقِيمُوا دُجُوهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَادْعُوهُ				
وَ	اقِيمُوا	دُجُوهَكُمْ	عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ (۲)	وَ
اور	سیدھے کر لو	اپنے چہرے	ہر مسجد (نماز) کے وقت	اور پکارو اسے
اور (یہ کہ) ہر نماز کے وقت تم اپنے منہ سیدھے کرو اور عبادت کو				
مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ۚ كَمَا بَدَأَكُمْ تَعُودُونَ ﴿٢٩﴾				
مُخْلِصِينَ	لَهُ	الدِّينَ	كَمَا	تَعُودُونَ ﴿٢٩﴾
خالص کرتے ہوئے	اس کے لئے	دین (عبادت)	جیسے	اس نے آغاز کیا تمہارا (ویسے ہی) تم پلٹو گے
اسی کے لئے خالص کر کے اس کی بندگی کرو۔ اس نے جیسے تمہیں پیدا کیا ہے ویسے ہی تم پلٹو گے ○				
فَرِيقًا هَدَىٰ وَفَرِيقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلَالَةُ ۚ إِنَّهُمْ				
فَرِيقًا	هَدَىٰ	وَ	فَرِيقًا	حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلَالَةُ ۚ إِنَّهُمْ
ایک گروہ (کو)	اس نے ہدایت دی	اور	ایک گروہ	ثابت ہو گئی ان پر گمراہی بیشک وہ
ایک گروہ کو ہدایت دی اور ایک فرقے پر گمراہی ثابت ہو گئی، انہوں نے				
اتَّخَذُوا الشَّيَاطِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ				
اتَّخَذُوا	الشَّيَاطِينَ	أَوْلِيَاءَ (۳)	مِنْ دُونِ اللَّهِ	وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ
انہوں نے بنالیا	شیطانوں (کو)	دوست	اللہ کے سوا	اور وہ گمان کرتے ہیں کہ وہ
اللہ کو چھوڑ کر شیطانوں کو دوست بنالیا ہے اور سمجھتے ہیں کہ یہ				

۱۔ قسط کے کئی معانی ہیں جیسے حصہ، عدل و انصاف اور درمیانی چیز یعنی جس میں کمی زیادتی نہ ہو۔ اکثر مفسرین کے نزدیک یہاں آیت میں ”قسط“ عدل و انصاف کے معنی میں ہے۔

۲۔ یہ مصدر میمی ہے جس کا معنی سجدہ ہے اور اس سے مراد نماز ہے۔

۳۔ شیطانوں کو دوست بنانے کا مطلب یہ ہے کہ لوگوں نے شیطان کی اطاعت کی اور اس کے بتائے ہوئے کفر، سرکشی، گناہ اور نافرمانی کے راستے پر چلے۔



نماز کے وقت اچھی حالت اختیار کرنے کا حکم

کھانے پینے کی اجازت اور فضول اڑانے کی ممانعت

زینت اور پاکیزہ رزق کی حالت اور اہل ایمان کی خصوصیت

مُهِتَدُونَ ۳۰) لِبَنِي آدَمَ خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ

مُهِتَدُونَ ۳۰)	لِبَنِي آدَمَ	خُذُوا	زِينَتَكُمْ	عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ
ہدایت پر ہیں	اے آدم کی اولاد	لے لو	اپنی زینت	ہر مسجد (نماز) کے وقت

ہدایت یافتہ ہیں ○ اے آدم کی اولاد! ہر نماز کے وقت اپنی زینت لے لو

وَكُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ

وَكُلُوا	وَ	اشْرَبُوا	وَ	لَا تُسْرِفُوا	إِنَّهُ	لَا يُحِبُّ
اور کھاؤ	اور	پیو	اور	حد سے نہ بڑھو	بیشک وہ	پسند نہیں فرماتا

اور کھاؤ اور پیو اور حد سے نہ بڑھو بیشک وہ حد سے بڑھنے والوں کو

الْمُسْرِفِينَ ۳۱) قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللَّهِ الَّتِي أَخْرَجَ

الْمُسْرِفِينَ ۳۱)	قُلْ	مَنْ	حَرَّمَ	زِينَةَ اللَّهِ	الَّتِي	أَخْرَجَ
حد سے بڑھنے والوں (کو)	تم کہو	کس نے	حرام کی	اللہ کی زینت	وہ جو	اس نے نکالی

پسند نہیں فرماتا ○ تم فرماؤ: اللہ کی اس زینت کو کس نے حرام کیا جو اس نے

لِعِبَادِهِ وَالتَّيِّبَاتِ مِنَ الرِّزْقِ ۚ قُلْ هِيَ لِلَّذِينَ

لِعِبَادِهِ	وَ	التَّيِّبَاتِ مِنَ الرِّزْقِ	قُلْ	هِيَ	لِلَّذِينَ
اپنے بندوں کے لئے	اور	پاکیزہ رزق	تم کہو	وہ	ان لوگوں کے لئے ہے جو

اپنے بندوں کے لئے پیدا فرمائی ہے؟ اور پاکیزہ رزق کو (کس نے حرام کیا؟) تم فرماؤ: یہ دنیا میں

أَمْنُو فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَوْمَ الْقِيَمَةِ ۚ كَذَلِكَ

أَمْنُو	فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا	خَالِصَةً يَوْمَ الْقِيَمَةِ	كَذَلِكَ
ایمان لائے	دنیا کی زندگی میں	قیامت کے دن خاص (انہی کے لئے ہوگا)	اسی طرح

ایمان والوں کے لئے ہے، قیامت میں تو خاص انہی کے لئے ہوگا۔ ہم اسی طرح

۱..... اس آیت مبارکہ کی روشنی میں بہت سے لوگوں کو اپنی اصلاح کی ضرورت ہے۔ (۱) وہ لوگ جو اپنے زہد و تقویٰ کے گھنٹھ میں لوگوں کی حلال اشیاء میں بھی تحقیق کر کے ان کی دل آزاری کرتے ہیں۔ یہ سخت ناجائز اور سراسر تقویٰ کے خلاف ہے۔ (۲) وہ لوگ جو خود تو اپنے نفس پر سختی کرنے کی خاطر لذتِ غذاؤں کو ترک کرتے ہیں لیکن دوسرا شخص اگر ان غذاؤں کو استعمال کرتا ہے تو اسے انتہائی نفرت و حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ یہ بھی سراسر حرام ہے۔ (۳) وہ لوگ جو گیارہویں، میاں و شریف، بزرگوں کی فاتحہ، عرس، مجالس شہادت وغیرہ کی شیرینی اور سبیل وغیرہ کے شربت کو ممنوع و حرام کہتے ہیں وہ بھی اس آیت کے =



نُقْصِلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ﴿۳۲﴾ قُلْ إِنَّمَا					
نُقْصِلُ	الْآيَاتِ	لِقَوْمٍ	يَعْلَمُونَ ﴿۳۲﴾	قُلْ	إِنَّمَا
ہم تفصیل سے بیان کرتے ہیں	آیتیں	(ان) لوگوں کے لئے	(جو) علم رکھتے ہیں	تم کہو	صرف
علم والوں کے لئے تفصیل سے آیات بیان کرتے ہیں ○ تم فرماؤ،					
حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا					
حَرَّمَ	رَبِّيَ	الْفَوَاحِشَ ﴿۱﴾	مَا	ظَهَرَ	مِنْهَا
حرام قرار دی ہیں	میرے رب (نے)	بے حیائیاں	وہ جو	ظاہر ہوں	ان میں سے
میرے رب نے تو ظاہری باطنی بے حیائیاں					
بَطْنٍ وَالْإِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَأَنْ تُشْرِكُوا					
بَطْنٍ	وَالْإِثْمَ ﴿۲﴾	وَالْبَغْيَ	بِغَيْرِ الْحَقِّ ﴿۳﴾	وَأَنْ	تُشْرِكُوا
چھپی ہوں	اور گناہ	اور	ناحق زیادتی	اور	تم شریک قرار دو
اور گناہ اور ناحق زیادتی کو حرام قرار دیا ہے اور اسے کہ تم اللہ کے ساتھ اس چیز کو					
بِاللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ سُلْطَانًا وَأَنْ تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ					
بِاللَّهِ	مَا	لَمْ يُنَزِّلْ	بِهِ	سُلْطَانًا	وَأَنْ تَقُولُوا
اللہ کے ساتھ	وہ چیز	اللہ نے نہیں اتاری	اس پر	کوئی دلیل	اور یہ کہ تم کہو
شریک قرار دو جس کی اللہ نے کوئی دلیل نہیں اتاری اور یہ کہ تم اللہ پر وہ باتیں کہو					
مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿۳۳﴾ وَلِكُلِّ أُمَّةٍ أَجَلٌ فَإِذَا					
مَا	لَا تَعْلَمُونَ ﴿۳۳﴾	وَلِكُلِّ	أُمَّةٍ	أَجَلٌ	فَإِذَا
وہ (باتیں) جو	تمہیں معلوم نہیں	اور	ہر گروہ کے لئے	ایک مدت (مقرر ہے)	تو جب
جس کا تم علم نہیں رکھتے ○ اور ہر گروہ کے لئے ایک مدت مقرر ہے تو جب					

لوگ اپنی قوم پر مدت سے ایک گھڑی آگے پیچھے نہ ہوں گے

== صریح خلاف کر کے گناہ کا رہوتے ہیں کیونکہ یہ چیزیں حلال ہیں اور انہیں ممنوع کہنا اپنی رائے کو دین میں داخل کرنا ہے اور یہی بدعت و ضلالت ہے۔

۱..... اس سے مراد ہر گناہ گناہ ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ اس سے وہ گناہ مراد ہیں جن میں شرعی سزا لازم ہو اور ایک قول یہ ہے کہ اس سے مراد گناہ ہے۔

۲..... اس کی تفسیر میں بھی چند قول ہیں (۱) ہر صغیرہ گناہ (۲) وہ گناہ ہے کہ جس پر شرعی سزا لازم نہ ہو۔ (۳) ہر گناہ "إِثْمٌ" ہے چاہے صغیرہ ہو یا کبیرہ۔

۳..... ناحق زیادتی کا معنی ہے "کسی شخص کا اس چیز کو طلب کرنا جو اس کا حق نہیں" جبکہ اپنے حق کو طلب کرنا اس میں داخل نہیں۔



جَاءَ أَجْلُهُمْ لَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً وَلَا يَسْتَقْدِرُونَ ۝۳۳

جَاءَ	أَجْلُهُمْ	لَا يَسْتَأْخِرُونَ	سَاعَةً	وَلَا	لَا يَسْتَقْدِرُونَ ۝۳۳
آجائے گی	ان کی مدت	(تو) وہ پیچھے نہیں ہٹ سکیں گے	ایک گھڑی	اور	نہ آگے ہو سکیں گے

ان کی وہ مدت آجائے گی تو ایک گھڑی نہ پیچھے ہوں گے اور نہ ہی آگے ○

يَبْنِيْ اٰدَمَ اِمَا يَاتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّونَ

يَبْنِيْ اٰدَمَ	اِمَّا	يَاتِيَنَّكُمْ	رُسُلٌ	مِّنْكُمْ	يَقُصُّونَ
اے آدم کی اولاد	اگر	آئیں تمہارے پاس	رسول	تم میں سے	(جو) بیان کریں

اے آدم کی اولاد! اگر تمہارے پاس تم میں سے وہ رسول تشریف لائیں جو تمہارے سامنے

عَلَيْكُمْ اٰيَاتِيْ ۙ فَمِنْ اَتَقٰى وَ اَصْلَحَ

عَلَيْكُمْ	اٰيَاتِيْ	فَمِنْ	اَتَقٰى	وَ	اَصْلَحَ
تم پر (تمہارے سامنے)	میری آیتیں	تو جو	پرہیزگاری اختیار کرے	اور	اپنی اصلاح کر لے

میری آیتوں کی تلاوت کریں تو جو پرہیزگاری اختیار کرے گا اور اپنی اصلاح کر لے گا

فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝۳۵ وَالَّذِينَ

فَلَا خَوْفٌ	عَلَيْهِمْ	وَلَا	هُمْ	يَحْزَنُونَ ۝۳۵	وَالَّذِينَ
تو کوئی خوف نہیں (ہوگا)	ان پر	اور	نہ	وہ	وہ لوگ جنہوں نے

تو ان پر نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے ○ اور جو

كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَاسْتَكْبَرُوا عَنْهَا اُولٰٓئِكَ اَصْحَابُ النَّارِ هُمْ

كَذَّبُوا	بِآيَاتِنَا	وَ	اسْتَكْبَرُوا <sup>(۱)</sup>	عَنْهَا	اُولٰٓئِكَ	اَصْحَابُ النَّارِ	هُمْ
جھٹلایا	ہماری آیتوں کو	اور	تکبر کیا	ان سے	یہ لوگ	آگ والے (ہیں)	وہ

ہماری آیتیں جھٹلائیں گے اور ان کے مقابلے میں تکبر کریں گے تو یہ لوگ جہنمی ہیں،

۱..... آیات کے مقابلے میں تکبر کا معنی ہے انہیں تسلیم نہ کرنا۔ تکبر کی ایک خواست یہ بھی ہے کہ تکبر کیلئے نصیحت قبول کرنا بہت مشکل ہوتا ہے۔



فِيهَا خُلِدُونَ ﴿٣٦﴾ فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ فِيهَا				
خُلِدُونَ ﴿٣٦﴾	فَمَنْ	أَظْلَمُ	مِمَّنِ	افْتَرَىٰ <sup>(۱)</sup>
اس میں	ہمیشہ رہنے والے	تو کون	بڑا ظالم	(اس) سے جو
اس میں	ہمیشہ رہنے والے	تو کون	بڑا ظالم	(اس) سے جو
اس میں ہمیشہ رہیں گے ○ تو اس سے بڑھ کر ظالم کون جس نے اللہ پر				
كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِآيَاتِهِ ۖ أُولَٰئِكَ يَنَالُهُم				
كَذِبًا	أَوْ	كَذَّبَ	بِآيَاتِهِ	أُولَٰئِكَ
جھوٹ	یا	وہ جھٹلائے	اس کی آیتوں کو	یہ لوگ
جھوٹ باندھا یا اس کی آیتیں جھٹلائیں؟ تو انہیں				
نَصِيبُهُم مِّنَ الْكِتَابِ ۖ حَتَّىٰ إِذَا جَاءَهُمْ				
نَصِيبُهُم	مِّنَ الْكِتَابِ	حَتَّىٰ	إِذَا	جَاءَهُمْ
ان کا حصہ	(نصیب میں) لکھے ہوئے سے	یہاں تک کہ	جب	آتے ہیں ان کے پاس
ان کا لکھا ہوا حصہ پہنچتا رہے گا حتیٰ کہ جب ان کے پاس ان کی جان قبض کرنے کے لئے				
رُسُلَنَا يَتَوَقَّوْنَهُمْ ۚ قَالُوا آيِنَ مَا				
رُسُلَنَا	يَتَوَقَّوْنَهُمْ	قَالُوا	آيِنَ	مَا
ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے)	جان نکالتے ہیں ان کی	(تو فرشتے) کہتے ہیں	کہاں ہیں	وہ جن کی
ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) آتے ہیں تو وہ (فرشتے ان سے) کہتے ہیں: وہ کہاں ہیں جن کی				
كُنْتُمْ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ ۚ قَالُوا ضَلُّوا عَنَّا				
كُنْتُمْ تَدْعُونَ	مِنْ دُونِ اللَّهِ	قَالُوا	ضَلُّوا	عَنَّا
تم عبادت کیا کرتے تھے	اللہ کے سوا	(جواب میں) وہ کہتے ہیں	وہ غائب ہو گئے	ہم سے
تم اللہ کے سوا عبادت کیا کرتے تھے؟ وہ (جواباً) کہتے ہیں: وہ ہم سے غائب ہو گئے				

۱..... اللہ تعالیٰ پر افتراء کی مختلف صورتیں ہیں (۱) بتوں یا ستاروں کو اللہ عزوجل کا شریک ٹھہرانا۔ (۲) یزدواں اور اہرمن دود خدا قرار دینا۔ (۳) اللہ تعالیٰ کے لئے بیٹے یا بیٹیاں ٹھہرانا۔ (۴) باطل احکام کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرنا۔ آیات کو جھٹلانے سے مراد یہ ہے کہ قرآن پاک کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ کتاب نہ ماننا اور نہی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت کا انکار کرنا۔



وَشَهِدُوا عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ أَنَّهُمْ كَانُوا كَافِرِينَ ﴿۳۷﴾

و	شَهِدُوا	عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ	أَنَّهُمْ	كَانُوا	كَافِرِينَ ﴿۳۷﴾
اور	وہ گواہی دیتے ہیں	اپنی جانوں پر (کے خلاف)	کہ وہ	تھے	کفر کرنے والے
اور اپنی جانوں پر آپ گواہی دیتے ہیں کہ وہ کافر تھے ○					

قَالَ ادْخُلُوا فِي أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ

قَالَ	ادْخُلُوا	فِي أُمَمٍ	قَدْ	خَلَتْ	مِنْ قَبْلِكُمْ
اللہ فرمائے گا	داخل ہو جاؤ	(ان) گروہوں میں	تحقیق	وہ گئے	تم سے پہلے
اللہ ان سے فرمائے گا کہ تم سے پہلے جو جنوں اور آدمیوں کے گروہ					

مِّنَ الْجِنَّ وَالْإِنسِ فِي النَّارِ ۖ كُلَّمَا دَخَلَتْ أُمَّةٌ لَّعَنَتْ

مِّنَ الْجِنَّ وَالْإِنسِ	فِي النَّارِ	كُلَّمَا	دَخَلَتْ	أُمَّةٌ	لَّعَنَتْ
جنوں اور انسانوں میں سے	آگ میں	جب کبھی	داخل ہو گا	ایک گروہ	لعنت کرے گا
آگ میں گئے ہیں تم بھی ان میں داخل ہو جاؤ۔ جب ایک گروہ (جہنم میں) داخل ہو گا تو دوسرے (گروہ) پر					

أُخْتِمَتْ حَتَّىٰ إِذَا دَارَسُوا

أُخْتِمَتْ	حَتَّىٰ	إِذَا	دَارَسُوا
اپنے ہم مذہب (گروہ پر)	یہاں تک کہ	جب	وہ ایک دوسرے کے پیچھے جا کر جمع ہو جائیں گے
لعنت کرے گا حتیٰ کہ جب سب اس میں جمع ہو جائیں گے			

فِيهَا جَمِيعًا ۚ قَالَتْ أُحْرِبُهُمْ وَلَاؤُلَهُمْ رَبَّنَا

فِيهَا	جَمِيعًا	قَالَتْ	أُحْرِبُهُمْ	لَاؤُلَهُمْ	رَبَّنَا
اس (آگ) میں	سب	(تو) کہیں گے	ان کے بعد والے	اپنے پہلوں کے بارے	اے ہمارے رب
تو ان میں بعد والے پہلے والوں کے لئے کہیں گے: اے ہمارے رب!					

۱..... یعنی ہر قسم کا کافر اپنی قسم کے کافر کو لعنت کرے گا۔ مشرک مشرکوں پر لعنت کریں گے، یہودی یہودیوں پر اور عیسائی عیسائیوں پر لعنت کرے گا۔ اس سے معلوم ہوا کہ قیامت میں ہر ایک اس ہی کے ساتھ ہو گا جس سے دل کا تعلق ہو گا، زمانہ اور جگہ ایک ہو یا مختلف۔



هَؤُلَاءِ أَصَلُّوْا نَافَاتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ ۚ

هَؤُلَاءِ	أَصَلُّوْنَا	فَاتِهِمْ	عَذَابًا ضِعْفًا	مِّنَ النَّارِ
یہ لوگ	انہوں نے گمراہ کیا ہمیں	پس تو دے انہیں	دگنا عذاب	آگ سے

انہوں نے ہمیں گمراہ کیا تھا تو انہیں آگ کا دگنا عذاب دے۔

قَالَ لِكُلِّ ضِعْفٍ وَلَكِنْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿٣٨﴾ وَقَالَتْ

قَالَ	لِكُلِّ	ضِعْفٍ	وَلَكِنْ	لَا تَعْلَمُونَ ﴿٣٨﴾	وَقَالَتْ
اللہ فرمائے گا	سب کے لئے	دگنا (ہے)	اور	لیکن	تمہیں معلوم نہیں

اللہ فرمائے گا: سب کے لئے دگنا ہے لیکن تمہیں معلوم نہیں ○ اور پہلے والے

أُولَٰئِهِمْ لِأَخْرَجَهُمْ فَمَا كَانَ لَكُمْ عَلَيْهَا مِنْ فَضْلٍ

أُولَٰئِهِمْ	لِأَخْرَجَهُمْ	فَمَا كَانَ	لَكُمْ	عَلَيْهَا	مِنْ فَضْلٍ
ان کے پہلے	اپنے بعد والوں سے	تو نہیں ہے	تمہارے لئے	ہم پر	کوئی فضیلت، برتری

دوسروں سے کہیں گے تو تمہیں ہم پر کوئی برتری نہ رہی

فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُونَ ﴿٣٩﴾ إِنَّ الَّذِينَ

فَذُوقُوا	الْعَذَابَ	بِمَا	كُنْتُمْ تَكْسِبُونَ ﴿٣٩﴾	إِنَّ	الَّذِينَ
تو چکھو	عذاب	(اس کے) بدلے جو	تم کام کرتے تھے	بیشک	وہ لوگ جنہوں نے

تو اپنے اعمال کے بدلے عذاب کا مزہ چکھو ○ بیشک وہ لوگ جنہوں نے

كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَاسْتَكْبَرُوا عَنْهَا لَا تُفَتِّحُ لَهُمْ

كَذَّبُوا	بِآيَاتِنَا	وَ	اسْتَكْبَرُوا	عَنْهَا	لَا تُفَتِّحُ لَهُمْ
جھٹلایا	ہماری آیتوں کو	اور	تکبر کیا	ان سے	نہیں کھولے جائیں گے

ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور ان کے مقابلے میں تکبر کیا تو ان کے لیے آسمان کے دروازے

۱..... کافر کے لیے آسمان کے دروازے نہ کھولے جانے کا ایک معنی یہ ہے کہ کفار کے اعمال اور ان کی ارواح کے لیے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے کیونکہ ان کے اعمال و ارواح دونوں غیث ہیں۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ وہ خیر و برکت اور رحمت کے نزول سے محروم رہتے ہیں۔



## أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَلَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّىٰ يَلْبِجَ

أَبْوَابُ السَّمَاءِ	و	لَا يَدْخُلُونَ	الْجَنَّةَ	حَتَّىٰ	يَلْبِجَ
آسمان کے دروازے	اور	وہ داخل نہ ہوں گے	جنت (میں)	یہاں تک کہ	داخل ہو جائے

نہ کھولے جائیں گے اور وہ جنت میں داخل نہ ہوں گے حتیٰ کہ سوئی کے سوراخ میں

## الْجَبَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ ۖ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُجْرِمِينَ ﴿٣٠﴾

الْجَبَلُ	فِي سَمِّ الْخِيَاطِ (۱)	و	كَذٰلِكَ	نَجْزِي	الْمُجْرِمِينَ (۲)
اونٹ	سوئی کے سوراخ میں	اور	ایسا ہی	ہم بدلہ دیتے ہیں	مجرموں (کو)

اونٹ داخل ہو جائے اور ہم مجرموں کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں ○

## لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَمِّنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ ۖ

لَهُمْ	مِّنْ جَهَنَّمَ	و	مِهَادٌ	و	مِّنْ فَوْقِهِمْ	غَوَاشٍ (۳)
ان کے لئے	جہنم سے	اور	بچھونا (ہے)	اور	ان کے اوپر سے	(آگ کی) اوڑھنیاں (ہوں گی)

ان کے لئے آگ بچھونا ہے اور ان کے اوپر سے (اسی کا) اوڑھنا ہو گا

## وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِينَ ﴿٣١﴾ وَالَّذِينَ آمَنُوا

و	كَذٰلِكَ	نَجْزِي	الظَّالِمِينَ (۴)	و	الَّذِينَ	آمَنُوا	و
اور	ایسا ہی	ہم بدلہ دیتے ہیں	ظالموں (کو)	اور	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور

اور ہم ظالموں کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں ○ اور وہ جو ایمان لائے اور

## عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۚ

عَمِلُوا	الصَّالِحَاتِ	لَا نُكَلِّفُ	نَفْسًا	اِلَّا	وُسْعَهَا
انہوں نے عمل کئے	ایچھے	ہم بوجھ نہیں رکھتے	کسی جان (پر)	مگر	اس کی طاقت (کے مطابق)

انہوں نے ایچھے اعمال کئے ہم کسی پر طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں رکھتے،

۱..... اس سے ثابت ہوا کہ کفار کا جنت سے محروم رہنا قطعی ہے کیونکہ سوئی کے سوراخ میں اونٹ کا داخل ہونا محال ہے اور جو محال پر موقوف ہو وہ بھی محال ہوتا ہے، لہذا کفار کا جنت میں داخل ہونا بھی محال ہے۔

۲..... اس آیت میں مجرمین سے کفار مراد ہیں کیونکہ اوپر ان کی صفت میں اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلانے اور ان سے تکبر کرنے کا بیان ہو چکا ہے۔

۳..... یعنی اوپر نیچے ہر طرف سے آگ انہیں گھیرے ہوئے ہے۔ یہاں صرف اوپر نیچے کا ذکر فرمایا گیا کیونکہ وہاں باہاں سیاق کلام سے خود ہی سمجھ میں آگیا۔



اہل جنت کے دل کیسے سے غافل ہوں گے  
اہل جنت کا حشر و شکار اور نافرمانی پر ایسا رب مانتا ہے کہ ان کا تڑا

نیک اعمال کے بدلے جنت

أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿۳۲﴾ وَنَزَعْنَا مَا					
أُولَٰئِكَ	أَصْحَابُ الْجَنَّةِ	هُمْ	فِيهَا	خَالِدُونَ ﴿۳۲﴾	وَنَزَعْنَا مَا
یہ لوگ	جنت والے (ہیں)	وہ	اس میں	ہمیشہ رہنے والے	اور ہم نے کھینچ لیا جو
وہ جنت والے ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے ○ اور ہم نے ان کے سینوں سے					
فِي صُدُورِهِمْ مِّنْ غَلٍّ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ ۖ وَ					
فِي صُدُورِهِمْ	مِّنْ غَلٍّ (۱)	تَجْرِي	مِنْ تَحْتِهِمْ	الْأَنْهَارُ	وَ
ان کے سینوں میں (تھا)	بغض و کینہ	(جنت میں) بہیں گی	ان کے نیچے	نہریں	اور
بغض و کینہ کھینچ لیا، ان کے نیچے نہریں بہیں گی اور					
قَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهٰذَا ۖ وَ					
قَالُوا	الْحَمْدُ (۲)	لِلَّهِ	الَّذِي	هَدَانَا	لِهٰذَا ۖ وَ
وہ کہیں گے	تمام تعریفیں	اللہ کے لئے	جس نے	ہدایت دی ہمیں	اس کی
وہ کہیں گے: تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں اس کی ہدایت دی اور					
مَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنَّ هَدَانَا اللَّهُ ۖ لَقَدْ					
مَا كُنَّا	لِنَهْتَدِيَ	لَوْلَا	أَنَّ	هَدَانَا	اللَّهُ ۖ لَقَدْ
ہم نہیں تھے	کہ ہدایت پاتے	اگر نہ ہوتا	کہ	ہدایت دیتا ہمیں	اللہ ضرور بیشک
ہم ہدایت نہ پاتے اگر اللہ ہمیں ہدایت نہ دیتا۔ بیشک					
جَاءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ۖ وَنُودُوا أَن تَبْلُغُوا					
جَاءَتْ	رُسُلُ رَبِّنَا	بِالْحَقِّ	وَ	نُودُوا	أَن تَبْلُغُوا
آئے	ہمارے رب کے رسول	حق کے ساتھ	اور	انہیں ندا کی جائے گی	کہ یہ
ہمارے رب کے رسول حق لائے اور انہیں ندا کی جائے گی کہ یہ					

۱..... جنتیوں کے دل بغض و کینہ سے پاک ہوں گے اور اللہ عزوجل کے فضل سے امید ہے کہ جو یہاں اپنے دل کو بغض و کینہ اور حسد سے پاک رکھے گا اللہ عزوجل قیامت کے دن اسے پاکیزہ دل والوں یعنی جنتیوں میں داخل فرمائے گا۔ ۲..... اس سے معلوم ہوا کہ اللہ عزوجل کی حمد اور اس کا شکر جنت میں بھی ہوگا کیونکہ وہ حمد و شکر کی کا مقام ہے۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ علم و عمل اور ہدایت کی توفیق اللہ عزوجل ہی کی عطا سے ہے لہذا کسی کو علم یا حق سے عمل کی توفیق ملے تو اللہ عزوجل کی حمد کرے اور اسے اللہ عزوجل ہی کی توفیق جانے۔ اسی وجہ سے ہمیں کثرت لاجل شریف پڑھنے کا فرمایا گیا ہے۔



الْجَنَّةُ أَوْ رِشْتُمْوهَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿۳۳﴾ وَنَادَى				
الْجَنَّةُ	أَوْ رِشْتُمْوهَا <sup>(۱)</sup>	بِهَا	كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿۳۳﴾ <sup>(۲)</sup>	و نَادَى
جنت (ہے)	تمہیں وارث بنادیا گیا اس کا	(اس کے) بدلے جو	تم عمل کرتے تھے	اور پکاریں گے
جنت ہے، تمہیں تمہارے اعمال کے بدلے میں اس کا وارث بنادیا گیا اور جنتی				
أَصْحَبُ الْجَنَّةِ أَصْحَبُ النَّارِ أَنْ قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا				
أَصْحَبُ الْجَنَّةِ	أَصْحَبُ النَّارِ <sup>(۳)</sup>	أَنْ	قَدْ	وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا
جنت والے	دوزخ والوں (کو)	کہ	بیشک	ہم نے پایا (اسے) جو وعدہ کیا ہم سے
جہنم والوں کو پکار کر کہیں گے کہ ہمارے رب نے جو ہم سے وعدہ فرمایا تھا				
رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا				
رَبُّنَا	حَقًّا	فَهَلْ	وَجَدْتُمْ	مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا
ہمارے رب (نے)	سچا	تو کیا	تم نے پایا	(اسے) جو وعدہ کیا تمہارے رب (نے) سچا
ہم نے اسے سچا پایا تو کیا تم نے بھی اس وعدے کو سچا پایا جو تم سے تمہارے رب نے کیا تھا؟				
قَالُوا نَعَمْ قَاذَنَ مَوْذَنَ بَيْنَهُمْ أَنْ				
قَالُوا	نَعَمْ	قَاذَنَ	مَوْذَنَ	بَيْنَهُمْ أَنْ
وہ کہیں گے	ہاں	پھر پکارے گا	ایک ندا دینے والا	ان (جنتیوں اور جہنمیوں) کے درمیان کہ
وہ کہیں گے: ہاں، پھر ایک ندا دینے والا ان کے درمیان پکارے گا کہ				
لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ ﴿۳۴﴾ الَّذِينَ يَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَ				
لَعْنَةُ اللَّهِ	عَلَى الظَّالِمِينَ ﴿۳۴﴾	الَّذِينَ	يَصُدُّونَ	عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَ
اللہ کی لعنت (ہو)	ظالموں پر	وہ لوگ جو	روکتے ہیں	اللہ کی راہ سے اور
ظالموں پر اللہ کی لعنت ہو جو اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اور				

۱..... جنت کو دوجہ سے میراث فرمایا گیا۔ (۱) کافروں کے ایمان لانے کی صورت میں جو جنتی محلات ان کیلئے تیار تھے وہ ان کے کفر کی وجہ سے ان کی بجائے اہل ایمان کو دیدیے جائیں گے تو یہ گویا ان کی میراث ہوئی۔ (۲) جیسے میراث اپنی محنت و کمائی سے نہیں ملتی اسی طرح جنت کا ملنا بھی اللہ عزوجل کے فضل و کرم سے ہوگا۔ ۲..... قرآن مجید میں جنت میں داخلے کے دو اسباب بیان کئے گئے ہیں (۱) اللہ تعالیٰ کا فضل۔ (۲) بندوں کے نیک اعمال۔ دونوں میں تطبیق یہ ہے کہ پہلا حقیقی سبب ہے اور دوسرا ظاہری سبب ہے۔ ۳..... ان سے مراد جہنمی کفار ہیں نہ کہ گنہگار مومن، کیونکہ جنتی مسلمان ان گنہگاروں کو قطع نہ دیں گے بلکہ ان کی شفاعت کر کے وہاں سے نکالیں گے۔



يَبْعُونَهَا عِوَجًا ۚ وَهُمْ بِالْآخِرَةِ كَفُورُونَ ﴿٣٥﴾ وَ

و	عِوَجًا (۱)	وَهُمْ	بِالْآخِرَةِ	كُفُورُونَ (۳۵)	و
چاہتے ہیں اس میں	ٹیڑھا پن	اور وہ	آخرت کا	انکار کرنے والے (ہیں)	اور

اسے ٹیڑھا (کرنا) چاہتے ہیں اور وہ آخرت کا انکار کرنے والے ہیں ○ اور

بَيْنَهُمَا حِجَابٌ ۚ وَعَلَى الْأَعْرَافِ رِجَالٌ

بَيْنَهُمَا	حِجَابٌ (۲)	و	عَلَى الْأَعْرَافِ	رِجَالٌ
ان دونوں کے درمیان	ایک پردہ (ہے)	اور	اعراف پر	کچھ مرد (ہوں گے)

جنت و دوزخ کے درمیان میں ایک پردہ ہے اور اعراف پر کچھ مرد ہوں گے

يَعْرِفُونَ كُلًّا بِسَيِّئِهِمْ ۚ وَنَادُوا أَصْحَابَ الْجَنَّةِ أَنْ

يَعْرِفُونَ	كُلًّا	بِسَيِّئِهِمْ	و	نَادُوا	أَصْحَابَ الْجَنَّةِ	أَنْ
وہ پہچانیں گے	سب (کو)	ان کی پیشانیوں سے	اور	وہ پکاریں گے	جنت والوں (کو)	کہ

جو سب کو ان کی پیشانیوں سے پہچانیں گے اور وہ جنتیوں کو پکاریں گے کہ

سَلَامٌ عَلَيْكُمْ ۖ لَمْ يَدْخُلُوهَا وَهُمْ

سَلَامٌ عَلَيْكُمْ	لَمْ يَدْخُلُوهَا	و	وَهُمْ
تم پر سلام (ہو)	وہ (اعراف والے) داخل نہیں ہوئے اس (جنت) میں	اور (جبکہ)	وہ

تم پر سلام ہو۔ یہ اعراف والے خود جنت میں داخل نہ ہوئے ہوں گے اور

يَطْمَعُونَ ﴿٣٦﴾ وَإِذَا صُرِفَتْ أَبْصَارُهُمْ

يَطْمَعُونَ (۳۶)	وَ	إِذَا	صُرِفَتْ	أَبْصَارُهُمْ
(جنت کی) طمع رکھتے ہوں گے	اور جب	پھیری جائیں گی	ان (اعراف والوں) کی آنکھیں	

اس کی طمع رکھتے ہوں گے ○ اور جب ان اعراف والوں کی آنکھیں جہنمیوں کی طرف

۱ یہاں یہ وعیدیں بطور خاص کافروں کے متعلق ہیں لیکن جو مسلمان کہلانے والے بھی دوسروں کو دین پر عمل کرنے سے منع کرتے ہیں اور وہ لوگ جو دین میں تحریف و تبدیلی چاہتے ہیں جیسے بے دین و طہ لوگ جو دین میں تحریف و تغیر کی کوششیں کرتے رہتے ہیں ایسے لوگ بھی کوئی کم جرم نہیں بلکہ وہ بھی جہنم کے مستحق ہیں۔ ۲ یہ پردہ اس لئے ہے تاکہ دوزخ کا اثر جنت میں اور جنت کا اثر دوزخ میں نہ آسکے اور حق یہ ہے کہ یہ پردہ اعراف ہی ہے چونکہ یہ پردہ بہت اونچا ہو گا اس لئے اسے اعراف کہا جاتا ہے کیونکہ اعراف کا معنی ہے ”بلند جگہ“۔

اعراف پر موجود لوگوں کا اعلیٰ جنت سے کلام

جہنمیوں کو دیکھ کر اعلیٰ اعراف کی دعا



تِلْقَاءَ أَصْحَابِ النَّارِ ۚ قَالُوا أَمَرَبْنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝

تِلْقَاءَ أَصْحَابِ النَّارِ ۚ قَالُوا رَّبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝

جہنم والوں کی طرف وہ کہیں گے اے ہمارے رب تونہ کرنا ہمیں ظلم کرنے والی قوم کے ساتھ

پھیری جائیں گی تو کہیں گے: اے ہمارے رب! ہمیں ظالموں کے ساتھ نہ کرنا ○

وَنَادَى أَصْحَابُ الْأَعْرَافِ رِجَالًا يَعْرِفُونَ هُمْ

وَنَادَى أَصْحَابُ الْأَعْرَافِ رِجَالًا يَعْرِفُونَ هُمْ

اور پکاریں گے اعراف والے کچھ مردوں (کو) وہ پہچانتے ہوں گے انہیں

اور اعراف والے کچھ مردوں کو پکار کر کہیں گے جنہیں ان کی پیشانیوں سے

بَسِيئَتُهُمْ قَالُوا مَا أَغْنَىٰ عَنْكُمْ جِئْتُمْ وَمَا

بَسِيئَتُهُمْ قَالُوا مَا أَغْنَىٰ عَنْكُمْ جِئْتُمْ وَمَا

ان کی پیشانیوں سے کہیں گے نہیں کام آئی تم سے (تمہیں) تمہاری جماعت اور جو

پہچانتے ہوں گے: تمہاری جماعت اور جو تم تکبر کرتے تھے

كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُونَ ۝ أَهْلُوا الَّذِينَ أَقْسَمْتُمْ

كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُونَ ۝ أَهْلُوا الَّذِينَ أَقْسَمْتُمْ

تم تکبر کرتے تھے کیا یہ ہیں وہ لوگ جو (جن کے بارے) تم نے قسمیں کھائیں

وہ تمہیں کام نہ آیا ○ کیا یہی وہ لوگ ہیں جن کے متعلق تم قسمیں کھا کر کہتے تھے

لَا يَنَالُهُمُ اللَّهُ بِرَحْمَةٍ ۖ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ

لَا يَنَالُهُمُ اللَّهُ بِرَحْمَةٍ ۖ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ

(کہ) اللہ انہیں رحمت نہیں پہنچائے گا (ان سے تو فرمایا گیا کہ) تم داخل ہو جاؤ جنت (میں)

کہ اللہ ان پر رحمت نہیں کرے گا (ان سے تو فرمایا گیا ہے کہ) تم جنت میں داخل ہو جاؤ

۱..... اعراف والے غریب جنتی مسلمانوں کی طرف اشارہ کر کے مشرکوں سے کہیں گے کہ کیا یہی وہ غریب مسلمان ہیں جنہیں تم دنیا میں حقیر سمجھتے تھے اور جن کی غریبی فقیری دیکھ کر تم قسمیں کھاتے تھے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ان پر رحمت نہیں فرمائے گا، اب خود دیکھ لو کہ وہ جنت کے دائمی عیش و راحت میں کس عزت و احترام کے ساتھ ہیں اور تم کس بڑی مصیبت میں مبتلا ہو۔ اس سے معلوم ہوا کہ دنیا میں مومن کی فقیری یا کافری امیری سے دھوکا نہ کھانا چاہئے نیز کسی غریب کی غربت کا مذاق نہیں اڑانا چاہئے۔ غریبوں کی بے کسی کا مذاق اڑانا کافروں کا طریقہ ہے اور مسلمان کو غربت کے طعنے دینا ایذا، مسلم اور حرام فعل ہے۔



لَا خَوْفَ عَلَيْكُمْ وَلَا أَنْتُمْ تَحْزَنُونَ ﴿۳۹﴾ وَنَادَىٰ أَصْحَابُ النَّارِ					
لَا خَوْفَ	عَلَيْكُمْ	وَا	لَا	أَنْتُمْ	تَحْزَنُونَ ﴿۳۹﴾
کوئی خوف نہیں	تم پر	اور نہ	تم	غمگین ہو گے	اور پکاریں گے
تم پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ تم غمگین ہو گے ○ اور جہنمی					
أَصْحَابُ الْجَنَّةِ أَنْ أَفِيضُوا عَلَيْنَا مِنَ الْمَاءِ أَوْ مِمَّا					
أَصْحَابُ الْجَنَّةِ	أَنْ	أَفِيضُوا	عَلَيْنَا	مِنَ الْمَاءِ	أَوْ مِمَّا
جنت والوں (کو)	کہ	ڈال دو	ہمارے اوپر	کچھ پانی	یا (اس) سے جو
جنتیوں کو پکاریں گے کہ ہمیں کچھ پانی دیدو یا اس رزق سے					
رَزَقَكُمْ اللَّهُ ط قَالُوا إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ مَهْمَا					
رَزَقَكُمْ	اللَّهُ	قَالُوا	إِنَّ	اللَّهُ	حَرَّمَ مَهْمَا (۱)
رزق دیا تمہیں	اللہ (نے)	وہ کہیں گے	بیشک	اللہ (نے)	حرام کر دیا ہے ان دونوں کو
کچھ دیدو جو اللہ نے تمہیں دیا ہے۔ جنتی کہیں گے: بیشک اللہ نے یہ دونوں چیزیں کافروں پر					
عَلَى الْكَافِرِينَ ﴿۴۰﴾ الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَهُمْ لَهْوًا وَلَعِبًا					
عَلَى الْكَافِرِينَ ﴿۴۰﴾	الَّذِينَ	اتَّخَذُوا	دِينَهُمْ	لَهْوًا	وَلَعِبًا
کافروں پر	وہ لوگ جنہوں نے	بنالیا	اپنے دین (کو)	تماشا	اور کھیل
حرام کر دی ہیں ○ جنہوں نے اپنے دین کو کھیل تماشا بنالیا					
وَعَرَّتْهُمْ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا فَالْيَوْمَ نَنسُهُمُ كَمَا					
وَعَرَّتْهُمْ	الْحَيَاةُ الدُّنْيَا	فَالْيَوْمَ	نَنسُهُمُ	كَمَا	وَا
دھوکا دیا انہیں	دنیا کی زندگی (نے)	تو آج	ہم چھوڑ دیں گے انہیں	کیونکہ	اور
اور دنیا کی زندگی نے انہیں دھوکا دیا تو آج ہم انہیں چھوڑ دیں گے کیونکہ					

۱..... یہاں حرام سے مراد شرعی حرام نہیں کیونکہ وہاں شرعی احکام جاری نہ ہوں گے بلکہ مراد کامل محرومی ہے۔ نیز جنتیوں کا جہنمیوں کی مدد نہ کرنا کافر جہنمیوں کے متعلق ہے ورنہ جہنم کے مستحق بہت سے گناہگار مسلمانوں کو ان کے نیک رشتے داروں کی شفاعت نصیب ہوگی۔ ۲..... اس سے معلوم ہوا کہ جنتی مومن کو دوزخی کافر سے بالکل محبت نہ ہوگی اور نہ ہی اس پر رحم آئے گا اگرچہ اس کا سگ باپ، بیٹا یا بہترین دوست ہو، وہ اس کے مانگنے پر بھی اُدھر کچھ نہ پھینکے گا۔ ۳..... یہاں اللہ تعالیٰ کی طرف نسیان کی نسبت کا مطلب کفار کے نسیان (بھولنے) کا بدلہ دینا ہے۔



## نَسُوا لِقَاءَ يَوْمِهِمْ هَٰذَا وَمَا كَانُوا

نَسُوا	لِقَاءَ يَوْمِهِمْ هَٰذَا	وَمَا	كَانُوا
انہوں نے بھلا دیا	اپنے اس دن کی ملاقات (کو)	اور (اس لئے) کہ	وہ تھے

انہوں نے اپنے اس دن کی ملاقات کو بھلا رکھا تھا اور وہ

## بِأَيَّتِنَا يَجْجَدُونَ ۝۵۱ وَلَقَدْ جِئْنَاهُمْ بِكِتَابٍ

بِأَيَّتِنَا	يَجْجَدُونَ ۝۵۱	وَلَقَدْ	جِئْنَاهُمْ بِكِتَابٍ ۝۵۱
ہماری آیتوں کا	انکار کرتے	اور	ضرور پیشک
ہماری آیتوں سے انکار کرتے تھے	اور پیشک ہم ان کے پاس ایک کتاب لائے		

ہماری آیتوں سے انکار کرتے تھے اور پیشک ہم ان کے پاس ایک کتاب لائے

## فَصَلَّنَاهُ عَلَىٰ عِلْمٍ هُدًى وَرَحْمَةً

فَصَلَّنَاهُ	عَلَىٰ عِلْمٍ	هُدًى وَرَحْمَةً ۝۵۲
ہم نے تفصیل سے بیان کیا اسے	ایک عظیم علم (کی بنا پر)	(وہ) ہدایت اور رحمت (ہے)

جسے ہم نے ایک عظیم علم کی بنا پر بڑی تفصیل سے بیان کیا، ایمان لانے والوں کے لئے

## لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ۝۵۲ هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا

لِّقَوْمٍ	يُؤْمِنُونَ ۝۵۲	هَلْ	يَنْظُرُونَ إِلَّا
(ان) لوگوں کے لئے	(جو) ایمان لاتے ہیں	کیا (یعنی نہیں)	وہ انتظار کر رہے

ہدایت اور رحمت ہے وہ تو صرف قرآن کے کہے ہوئے

## تَأْوِيلَهُ ۖ يَوْمَ يَأْتِي تَأْوِيلَهُ

تَأْوِيلَهُ	يَوْمَ	يَأْتِي	تَأْوِيلَهُ
اس (قرآن) کا (بتایا ہوا) انجام	(جس) دن	(اُن کے سامنے) آئے گا	اس کا (بتایا ہوا) انجام

آخری انجام کا انتظار کر رہے ہیں۔ جس دن وہ آخری انجام آئے گا

۱۔ کتاب سے مراد قرآن پاک ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے کامل علم کی بنا پر بڑی تفصیل سے بیان کیا کہ اس میں انسانی ہدایت کیلئے جن جن چیزوں کی ضرورت ہے اللہ عزوجل نے وہ تمام چیزیں بیان فرمادیں اور جس چیز کی طرف اللہ عزوجل نے دعوت دی اس کی حقانیت کے زبردست دلائل قائم فرمائے اور اسے بار بار دلنشین انداز اور حسین پیرایوں میں بیان کیا۔ قرآن پاک عتاد حقہ اور اعمال صالحہ کے بیان کا حسین مجموعہ ہے۔ ۲۔ قرآن کی رحمت عامہ تو سارے عالم کیلئے ہے کہ ساری دنیا کو ایک ہدایت نامہ مل گیا مگر رحمت خاصہ صرف مومنوں کیلئے ہے کیونکہ اس سے نفع صرف وہی اٹھاتے ہیں۔



يَقُولُ الَّذِينَ نَسُوهُ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَاءَتْ

يَقُولُ	الَّذِينَ	نَسُوهُ	مِنْ قَبْلُ	قَدْ	جَاءَتْ
(تو) کہیں گے	وہ لوگ جنہوں نے	بھلا دیا تھا اسے	(اس) سے پہلے	(کہ) بیشک	آئے تھے

تو جو اس سے پہلے بھولے ہوئے تھے بول انھیں گے کہ بیشک

رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ قَهْلُ لَنَا مِنْ شَفْعَاءِ

رُسُلُ رَبِّنَا	بِالْحَقِّ	قَهْلُ	لَنَا	مِنْ شَفْعَاءِ
ہمارے رب کے رسول	حق کے ساتھ	تو کیا	ہمارے لئے (ہیں)	کوئی سفارشی

ہمارے رب کے رسول حق کے ساتھ تشریف لائے تھے، تو ہیں کوئی ہمارے سفارشی

فَيَشْفَعُوا لَنَا أَوْ نُرَدُّ فَنَعْمَلْ

فَيَشْفَعُوا	لَنَا	أَوْ	نُرَدُّ	فَنَعْمَلْ
تو وہ سفارش کریں	ہمارے لئے	یا	ہمیں واپس بھیج دیا جائے	تو ہم عمل کریں

جو ہماری شفاعت کر دیں؟ یا ہمیں واپس بھیج دیا جائے تو ہم جو پہلے عمل کیا کرتے تھے

غَيْرَ الَّذِي كُنَّا نَعْمَلْ قَدْ خَسِرْنَا أَنْفُسَهُمْ وَ

غَيْرَ الَّذِي	كُنَّا نَعْمَلْ	قَدْ	خَسِرْنَا	أَنْفُسَهُمْ وَ
(اس کے) علاوہ جو	ہم عمل کیا کرتے تھے	بیشک	انہوں نے خسارے میں ڈالیں	اپنی جانیں اور

اس کے برخلاف اعمال کر لیں۔ بیشک انہوں نے اپنی جانیں نقصان میں ڈالیں اور

صَلَّ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ۝ (۵۳) إِنَّ رَبَّكُمْ اللَّهُ الَّذِي

صَلَّ	عَنْهُمْ	مَا	كَانُوا يَفْتَرُونَ ۝ (۵۳)	إِنَّ	رَبَّكُمْ	اللَّهُ	الَّذِي
گم ہو گئے	ان سے	جو	وہ بہتان باندھتے تھے	بیشک	تمہارا رب	اللہ (ہے)	جس نے

ان سے کھو گئے جو یہ بہتان باندھتے تھے ۝ بیشک تمہارا رب اللہ ہے جس نے

۱..... مذکورہ بالا آیات میں جو کچھ بیان ہوا اس میں بنیادی طور پر مسلمانوں اور کافروں کے انعام کا بیان کیا گیا ہے لیکن اس کے ساتھ اصحاب اعراف کا بھی بیان ہے جن کی نیکیاں اور گناہ برابر ہوں گے۔ اب یہاں مسلمانوں کا ایک وہ گروہ بھی ہو گا جن کے گناہ زیادہ اور نیکیاں کم ہوں گی اور یونہی وہ لوگ بھی ہوں گے جو نیکیوں کے باوجود کسی گناہ پر پکڑے جائیں گے۔ ان تمام چیزوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہمیں اپنی آخرت کی فکر کرنی چاہئے۔ سب سے پہلے تو کفر سے بچنے کی انتہائی کوشش کریں، دوسرے یہ کہ اگرچہ کوئی مسلمان ہمیشہ کیلئے جہنم میں نہیں جائے گا لیکن یہ بات طے شدہ ہے کہ کچھ گناہ کار =

محنت و تدریس الہی کے وسائل

۵۴



خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ۖ ثُمَّ

خَلَقَ	السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضَ	فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ <sup>(۱)</sup>	ثُمَّ
بنائے	آسمان	اور	زمین	چھ دن میں	پھر

آسمان اور زمین چھ دن میں بنائے پھر

اَسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ ۖ یُعْشِی الْیَلَّ النَّهَارَ

اَسْتَوٰی <sup>(۲)</sup>	عَلَى الْعَرْشِ	یُعْشِی	الْیَلَّ النَّهَارَ
(اپنی شان کے لائق) استواء فرمایا	عرش پر	وہ ڈھانپ دیتا ہے	رات دن (کو ایک دوسرے سے)

عرش پر استواء فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے، رات دن کو ایک دوسرے سے ڈھانپ دیتا ہے

یَطْلُبُهُ حَیْثُمَا ۖ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۚ

یَطْلُبُهُ	حَیْثُمَا	وَالشَّمْسُ	وَالْقَمَرُ ۚ
(کہ ہر ایک) پیچھے چلا آ رہا ہے اس (دوسرے) کے	تیزی (سے)	اور سورج	اور چاند

کہ (ایک) دوسرے کے پیچھے جلد جلد چلا آ رہا ہے اور اس نے سورج اور چاند اور

النُّجُومَ مُسَخَّرَاتٍ بِاَمْرِہٖ ۚ اَلَا لَہُ الْخَلْقُ ۚ

النُّجُومَ	مُسَخَّرَاتٍ بِاَمْرِہٖ	اَلَا	لَہُ	الْخَلْقُ ۚ
ستاروں (کو بنایا)	(یہ سب) اس کے حکم کے پابند (ہیں)	سن لو	اسی کے (لائق ہے)	پیدا کرنا اور

ستاروں کو بنایا اس حال میں کہ سب اس کے حکم کے پابند ہیں۔ سن لو! پیدا کرنا اور تمام کاموں میں

اَلَا مَرُّ ۖ تَبٰرَکَ اللّٰہُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ۝۵۳ اُدْعُوا رَبَّکُمْ

اَلَا مَرُّ ۖ	تَبٰرَکَ	اللّٰہُ	رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ۝۵۳	اُدْعُوا	رَبَّکُمْ
حکم دینا	بڑی برکت والا ہے	اللہ	(جو) تمام جہانوں کا رب (ہے)	دعا کرو	اپنے رب (سے)

تصرف کرنا اسی کے لائق ہے۔ اللہ بڑی برکت والا ہے جو سارے جہانوں کا رب ہے ○ اپنے رب سے

== مسلمان ضرور جہنم میں جائیں گے لہذا ہمیں جہنم کے عذاب اور اس کی ہولناکیوں سے ڈرتے رہنا چاہئے۔

① چھ دن میں تخلیق سے کیا مراد ہے، اس کے متعلق بعض نے فرمایا کہ چھ دن سے مراد چھ ادوار ہیں اور اکثر نے فرمایا کہ دنیوی اعتبار سے جو چھ دن کی مقدار بنتی ہے وہ مراد ہے۔ بہر حال جو بھی صورت ہو اللہ تعالیٰ ہر صورت پر قادر ہے۔ ② یہ آیت تشابہات میں سے ہے، اس سے درحقیقت کیا مراد ہے وہ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے اور ہم اس کے حق ہونے پر ایمان لاتے ہیں۔ اس سے متعلق مزید تفصیل تفسیر صراط الجنان، ج 3، ص 339 پر ملاحظہ فرمائیں۔

دعا مانگنے کا ایک ادب اور حد سے بڑھنے کی ممانعت



تَضَرَّعًا وَخُفْيَةً ۱ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ۵۵ وَ				
تَضَرَّعًا	وَ	خُفْيَةً	إِنَّهُ	لَا يُحِبُّ
گڑ گڑاتے	اور	آہستہ	بیشک وہ	پسند نہیں فرماتا
گڑ گڑاتے ہوئے اور آہستہ آواز سے دعا کرو۔ بیشک وہ حد سے بڑھنے والے کو پسند نہیں فرماتا ۵ اور				
لَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا وَادْعُوهُ خَوْفًا وَ				
لَا تُفْسِدُوا	فِي الْأَرْضِ	بَعْدَ إِصْلَاحِهَا	وَ	ادْعُوهُ
تم فساد نہ کرو	زمین میں	اس کی اصلاح کے بعد	اور	دعا کرو اس سے
زمین میں اس کی اصلاح کے بعد فساد برپا نہ کرو اور اللہ سے دعا کرو ڈرتے ہوئے اور				
طَبَعًا ۲ إِنَّ رَحْمَتَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِينَ ۵۶ وَهُوَ				
طَبَعًا	۲	إِنَّ	رَحْمَتَ اللَّهِ	قَرِيبٌ
طبع کرتے (ہوئے)		بیشک	اللہ کی رحمت	قریب (ہے)
طبع کرتے ہوئے۔ بیشک اللہ کی رحمت نیک لوگوں کے قریب ہے ۵ اور وہی ہے				
الَّذِي يُرْسِلُ الرِّيحَ بُشْرًا لِّبَنِي يَدَي رَحْمَتِهِ ۳ حَتَّىٰ إِذَا				
الَّذِي	يُرْسِلُ	الرِّيحَ	بُشْرًا	لِّبَنِي يَدَي رَحْمَتِهِ
جو	بھیجتا ہے	ہوائیں	خوشخبری (دیتی ہوئیں)	اس کی رحمت کے آگے
جو ہواؤں کو اس حال میں بھیجتا ہے کہ اس کی رحمت کے آگے آگے خوشخبری دے رہی ہوتی ہیں یہاں تک کہ جب				
أَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا سَقْنَهُ لِبَدٍ مَّيِّتٍ فَأَنزَلْنَا				
أَقَلَّتْ	سَحَابًا ثِقَالًا	سَقْنَهُ	لِبَدٍ مَّيِّتٍ	فَأَنزَلْنَا
وہ اٹھا کر لاتی ہے	بھاری بادل	(تو) ہم چلاتے ہیں اسے	کسی مردہ شہر کی طرف	پھر ہم اتارتے ہیں
وہ ہوائیں بھاری بادل کو اٹھا لاتی ہیں تو ہم اس بادل کو کسی مردہ شہر کی طرف چلاتے ہیں پھر				

۱ یعنی لوگوں کو دعا وغیرہ جن چیزوں کا حکم دیا گیا ان میں حد سے بڑھنے والوں کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا۔ یاد رہے کہ دعا میں حد سے بڑھنے کی مختلف صورتیں ہیں جیسے ہمیشہ کے لئے تندرستی اور عافیت مانگنا، گناہ کی دعا مانگنا، سب مسلمانوں کے سب گناہ بخشے جانے کی دعا مانگنا اور کافر کی مغفرت کی دعا کرنا وغیرہ۔ ۲ اس میں دعا مانگنے کا ایک ادب بیان فرمایا گیا ہے کہ جب بھی دعا مانگو تو اللہ عزوجل کے عذاب سے ڈرتے ہوئے اور اس کی رحمت کی طبع کرتے ہوئے دعا کرو۔ اس سے معلوم ہوا کہ دعا اور عبادت میں خوف و امید دونوں ہونے چاہئیں اس سے ان شاء اللہ عزوجل یہ جلد قبول ہوں گی۔



## بِهِ الْمَاءَ فَأَخْرَجْنَا بِهِ مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ ط

بِهِ <sup>(۱)</sup>	الْمَاءَ	فَأَخْرَجْنَا	بِهِ	مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ
اس (بادل) سے (یا) اس (مردہ شہر) میں	پانی	تو ہم نکالتے ہیں	اس (پانی) کے ذریعے	ہر (قسم کے) پھل
اس مردہ شہر میں پانی اتارتے ہیں تو اس پانی کے ذریعے ہر طرح کے پھل نکالتے ہیں۔				

## كَذَلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتَى لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ۝۷۰ وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ

كَذَلِكَ	نُخْرِجُ	الْمَوْتَى	لَعَلَّكُمْ	تَذَكَّرُونَ ۝۷۰	وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ <sup>(۲)</sup>
اسی طرح	ہم نکالیں گے	مردوں (کو)	تاکہ تم	نصیحت حاصل کرو	اچھی زمین
اسی طرح ہم مردوں کو نکالیں گے۔ (یہ بیان اس لئے ہے) تاکہ تم نصیحت حاصل کرو اور جو اچھی زمین ہوتی ہے					

## يَخْرُجُ نَبَاتُهُ بِإِذْنِ رَبِّهِ ۚ وَالَّذِي خَبَثَ لَا يَخْرُجُ

يَخْرُجُ	نَبَاتُهُ	بِإِذْنِ رَبِّهِ	وَالَّذِي خَبَثَ	لَا يَخْرُجُ
نکل آتا ہے	اس کا سبزہ	اپنے رب کے حکم سے	جو	خراب ہو (اس کا سبزہ) نہیں نکلتا
اس کا سبزہ تو اپنے رب کے حکم سے نکل آتا ہے اور جو خراب ہو اس کا سبزہ بڑی مشکل سے				

## إِلَّا نَكِيدًا ط كَذَلِكَ نَصْرَفُ الْأَيْتِ لِقَوْمٍ

إِلَّا	نَكِيدًا	كَذَلِكَ	نَصْرَفُ	الْأَيْتِ	لِقَوْمٍ
مگر	تھوڑا، بڑی مشکل (سے)	اسی طرح	ہم بار بار بیان کرتے ہیں	آیتیں	(ان) لوگوں کے لئے
تھوڑا سا نکلتا ہے۔ ہم اسی طرح شکر کرنے والے لوگوں کے لئے تفصیل سے آیات					

## يَشْكُرُونَ ۝۷۱ لَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ فَقَالَ

يَشْكُرُونَ ۝۷۱	لَقَدْ	أَرْسَلْنَا	نُوحًا	إِلَىٰ قَوْمِهِ	فَقَالَ
(جو) شکر کرتے ہیں	ضرور بیشک	ہم نے بھیجا	نوح (کو)	اس کی قوم کی طرف	تو اس نے کہا
بیان کرتے ہیں ○ بیشک ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا تو اس نے کہا:					

- بعض مفسرین کے نزدیک یہاں لفظ ”بہ“ میں ضمیر کا مرجع ”بادل“ ہے، اس صورت میں آیت کا معنی ہوا ”پھر ہم نے اس بادل سے پانی اتارا“ اور بعض مفسرین کے نزدیک اس کا مرجع ”مردہ شہر“ ہے، اس صورت میں آیت کا معنی ہو گا ”پھر ہم نے اس مردہ شہر میں پانی اتارا“
- یہ مومن کی مثال ہے کہ جس طرح عمدہ زمین پانی سے نفع پاتی ہے اسی طرح مومن قرآنی انوار کی بارش سے نفع پاتا ہے۔
- یہ کافر کی مثال ہے کہ جیسے خراب زمین بارش سے نفع نہیں پاتی ایسے ہی کافر قرآنی انوار کی بارش سے نفع نہیں پاتا۔



يُقَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُمْ مِنْ إِلَهٍ غَيْرُهُ ۚ

يُقَوْمِ	اعْبُدُوا	اللَّهُ	مَا لَكُمْ	مِنْ إِلَهٍ غَيْرُهُ
اے میری قوم	تم عبادت کرو	اللہ (کی)	تمہارے لئے نہیں	اس کے علاوہ کوئی معبود

اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو۔ اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔

إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿٥٩﴾ قَالَ

إِنِّي	أَخَافُ	عَلَيْكُمْ	عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿٥٩﴾	قَالَ
بیشک میں	خوف کرتا ہوں	تمہارے اوپر	بڑے دن کے عذاب (کا)	کہا

بے شک میں تم پر بڑے دن کے عذاب کا خوف کرتا ہوں ○ اس کی

الْمَلَأُ مِنْ قَوْمِهِ إِنَّا لَنَرُكَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿٦٠﴾ قَالَ

الْمَلَأُ مِنْ قَوْمِهِ	إِنَّا	لَنَرُكَ	فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿٦٠﴾	قَالَ ﴿٦٠﴾
اس کی قوم میں سے سرداروں (نے)	بیشک ہم	ضرور دیکھتے ہیں تمہیں	کھلی گمراہی میں	فرمایا

قوم کے سردار بولے: بیشک ہم تمہیں کھلی گمراہی میں دیکھتے ہیں ○ فرمایا:

يُقَوْمِ لَيْسَ بِضَلَالَةٍ وَلَكِنِّي رَسُولٌ

يُقَوْمِ	لَيْسَ	بِضَلَالَةٍ	وَلَكِنِّي	رَسُولٌ
اے میری قوم	نہیں ہے	مجھ میں	کوئی گمراہی	لیکن میں رسول (ہوں)

اے میری قوم! مجھ میں کوئی گمراہی نہیں لیکن میں تو

مَنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٦١﴾ أُبَلِّغُكُمْ رِسَالَتِ رَبِّي وَ

مَنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٦١﴾	أُبَلِّغُكُمْ	رِسَالَتِ رَبِّي وَ	و
تمام جہانوں کے رب کی طرف سے	میں پہنچاتا ہوں تمہیں	اپنے رب کے پیغامات	اور

رب العالمین کا رسول ہوں ○ میں تمہیں اپنے رب کے پیغامات پہنچاتا ہوں اور

۱..... بڑے دن کے عذاب سے مراد روز قیامت یا روز طوفان کا عذاب ہے۔ ۲..... حضرت نوح علیہ السلام نے قوم کی کجیوں پر نہایت شفقت و محبت اور خیر خواہی کے ساتھ جواب عطا فرمایا، اس سے مبلغین کو بھی درس حاصل کرنا چاہئے کہ مخاطب کی جہالت پر براہِ محنت ہونے کی بجائے حتی الامکان نرمی اور شفقت کے ساتھ جواب دیا جائے۔ ۳..... اس آیت سے معلوم ہوا کہ نبوت اور گمراہی دونوں جمع نہیں ہو سکتیں اور کوئی نبی ایک آن کے لئے بھی گمراہ نہیں ہو سکتا کیونکہ اگر نبی ہی گمراہ ہوں تو پھر لوگوں کو ہدایت کون کرے گا۔



أَنْصَحْ لَكُمْ وَأَعْلَمْ مِنْ اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿٢٢﴾

أَنْصَحْ	لَكُمْ	وَ	أَعْلَمْ	مِنْ اللَّهِ	مَا	لَا تَعْلَمُونَ ﴿٢٢﴾
خیر خواہی کرتا ہوں	تمہاری	اور	جانتا ہوں	اللہ کی طرف سے	وہ جو	تم نہیں جانتے

تمہاری خیر خواہی کرتا ہوں اور میں اللہ کی طرف سے وہ علم رکھتا ہوں جو تم نہیں رکھتے ○

أَوْ عَجِبْتُمْ أَنْ جَاءَكُمْ ذِكْرٌ مِنْ رَبِّكُمْ

أَوْ عَجِبْتُمْ	أَنْ	جَاءَكُمْ	ذِكْرٌ	مِنْ رَبِّكُمْ
اور کیا تمہیں تعجب ہوا	(اس بات پر) کہ	آئی تمہارے پاس	نصیحت	تمہارے رب کی طرف سے

اور کیا تمہیں اس بات پر تعجب ہے کہ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے

عَلَى رَجُلٍ مِنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ وَلِتَتَّقُوا وَلَعَلَّكُمْ

عَلَى رَجُلٍ مِنْكُمْ	لِيُنْذِرَكُمْ	وَلِتَتَّقُوا	وَلَعَلَّكُمْ
تم میں سے ایک مرد پر (کے ذریعے)	تاکہ وہ ڈرائے تمہیں	اور تاکہ تم ڈرو	اور تاکہ تم

تمہیں میں سے ایک مرد کے ذریعے نصیحت آئی تاکہ وہ تمہیں ڈرائے اور تاکہ تم ڈرو اور تاکہ

تُرْحَمُونَ ﴿٢٣﴾ فَكَذَّبُوا فَانْجَيْنَاهُ وَالَّذِينَ

تُرْحَمُونَ ﴿٢٣﴾	فَكَذَّبُوا <sup>(۱)</sup>	فَانْجَيْنَاهُ	وَالَّذِينَ
تم پر رحم کیا جائے	تو انہوں نے جھٹلایا اسے	تو ہم نے نجات دی اسے	اور ان لوگوں کو جو

تم پر رحم کیا جائے ○ تو انہوں نے نوح کو جھٹلایا تو ہم نے اسے اور جو

مَعَهُ فِي الْفُلِّ وَاعْرِفْنَا الَّذِينَ كَذَّبُوا

مَعَهُ <sup>(۲)</sup>	فِي الْفُلِّ	وَ	اعْرِفْنَا	الَّذِينَ	كَذَّبُوا
اس کے ساتھ	کشتی میں (تھے)	اور	ہم نے غرق کر دیا	ان لوگوں کو جنہوں نے	جھٹلایا

اس کے ساتھ کشتی میں تھے سب کو نجات دی اور ہماری آیتیں جھٹلانے والوں کو

۱..... اس سے معلوم ہوا کہ اللہ عزوجل کے دشمنوں پر اس وقت تک دنیاوی عذاب نہیں آتے جب تک وہ پیغمبر کی نافرمانی نہ کریں۔

۲..... حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی میں چالیس مرد اور چالیس عورتیں سوار تھیں مگر آپ علیہ السلام کی اولاد کے سوا کسی کی نسل نہ چلی اس لئے آپ کو ”آدم ثانی“ کہتے ہیں۔



بَايْتَنَا ۖ إِنَّهُمْ كَانُوا اقْوَمًا عَيْنِينَ ۖ وَإِلَىٰ عَادٍ آخَاهُمْ

بَايْتَنَا	إِنَّهُمْ	كَانُوا	اقْوَمًا عَيْنِينَ ۖ (۱)	وَ	إِلَىٰ عَادٍ (۲)	آخَاهُمْ (۳)
ہماری آیتوں کو	بیشک وہ	تھے	اندھے لوگ	اور	عاد کی طرف	ان کے (قومی) بھائی

غرق کر دیا بیشک وہ اندھے لوگ تھے ○ اور قوم عاد کی طرف ان کے ہم قوم

هُودًا ۖ قَالَ يُقَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُمْ

هُودًا	قَالَ	يُقَوْمِ	اعْبُدُوا	اللَّهُ	مَا لَكُمْ
ہود (کو بھیجا)	(انہوں نے) فرمایا	اے میری قوم	تم عبادت کرو	اللہ (کی)	تمہارے لئے نہیں

ہود کو بھیجا۔ (ہود نے) فرمایا: اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو، اس کے سوا

مِّنَ الْإِغْيَرَةِ ۖ أَفَلَا تَتَّقُونَ ۖ قَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ

مِّنَ الْإِغْيَرَةِ ۖ	أَفَلَا تَتَّقُونَ ۖ (۲۵)	قَالَ	الْمَلَأُ	الَّذِينَ
اس کے علاوہ کوئی معبود	تو کیا تم ڈرتے نہیں	کہا	سرداروں (نے)	وہ لوگ جنہوں نے

تمہارا کوئی معبود نہیں۔ تو کیا تم ڈرتے نہیں؟ ○ اس کی قوم کے

كَفَرُوا مِنْ قَوْمِهِ ۖ إِنَّا لَنَرُكَ فِي سَفَاهَةٍ ۖ وَإِنَّا

كَفَرُوا	مِنْ قَوْمِهِ ۖ	إِنَّا	لَنَرُكَ	فِي سَفَاهَةٍ ۖ	وَ	إِنَّا
کفر کیا	اس کی قوم میں سے	بیشک ہم	ضرور دیکھتے ہیں تمہیں	یہ قوفی میں (مثلاً)	اور	بیشک ہم

کافر سردار بولے، بیشک ہم تمہیں یہ قوف سمجھتے ہیں اور بیشک

لَنُظَنُّكَ مِنَ الْكَاذِبِينَ ۖ قَالَ يُقَوْمِ لَيْسَ بِ

لَنُظَنُّكَ	مِنَ الْكَاذِبِينَ ۖ (۲۶)	قَالَ	يُقَوْمِ	لَيْسَ	بِ
ضرور گمان کرتے ہیں تمہیں	جھوٹوں میں سے	فرمایا	اے میری قوم	نہیں ہے	مجھ میں

ہم تمہیں جھوٹوں میں سے گمان کرتے ہیں ○ (ہود نے) فرمایا: اے میری قوم! میرے ساتھ

- یعنی ان کے پاس نبوت کی شان دیکھنے والی آنکھ نہ تھی، ان کے دل اندھے تھے اگرچہ آنکھیں کھلی تھیں۔
- قوم عاد وہ ہیں: عاد اولیٰ یہ حضرت ہود علیہ السلام کی قوم ہے اور یہ یمن میں آباد تھے اور عاد ثانیہ، یہ حضرت صالح علیہ السلام کی قوم ہے، اسی کو ثمود کہتے ہیں ان دونوں کے درمیان سو برس کا فاصلہ ہے۔ یہاں عاد اولیٰ مراد ہے۔
- یہاں بھائی سے مراد حقیقی بھائی نہیں بلکہ ”ہم قوم“ مراد ہے۔



## سَفَاهَةٌ وَلَكِنِّي رَسُولٌ مِّن رَّبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٦٧﴾

سَفَاهَةٌ <sup>(۱)</sup>	وَ	لَكِنِّي	رَسُولٌ	مِّن رَّبِّ الْعَالَمِينَ <sup>(۲)</sup>
کوئی بیوقوفی	اور	لیکن میں	رسول (ہوں)	تمام جہانوں کے رب کی طرف سے

بے وقوفی کا کوئی تعلق نہیں۔ میں تو رب العالمین کا رسول ہوں ○

## أُبَلِّغُكُمْ رِسَالَتِ رَبِّي وَأَنَا كُمْ نَاصِحٌ أَمِينٌ ﴿٦٨﴾

أُبَلِّغُكُمْ <sup>(۲)</sup>	رِسَالَتِ رَبِّي	وَ	أَنَا	كُمْ	نَاصِحٌ	أَمِينٌ <sup>(۳)</sup>
میں پہنچاتا ہوں تمہیں	اپنے رب کے پیغامات	اور	میں	تمہارے لئے	خیر خواہ	امانت دار (ہوں)

میں تمہیں اپنے رب کے پیغامات پہنچاتا ہوں اور میں تمہارے لئے قابل اعتماد خیر خواہ ہوں ○

## أَوْ عَجِبْتُمْ أَن جَاءَكُمْ ذِكْرٌ مِّن رَّبِّكُمْ

أَوْ عَجِبْتُمْ	أَنَّ	جَاءَكُمْ	ذِكْرٌ	مِّن رَّبِّكُمْ
اور کیا تمہیں تعجب ہوا	(اس بات پر) کہ	آئی تمہارے پاس	نصیحت	تمہارے رب کی طرف سے

اور کیا تمہیں اس بات پر تعجب ہے کہ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے

## عَلَى رَجُلٍ مِّنكُمْ لِيُنذِرَكُمْ ۖ وَاذْكُرُوا إِذْ جَعَلَكُمْ

عَلَى رَجُلٍ مِّنكُمْ	لِيُنذِرَكُمْ	وَ	اذْكُرُوا	إِذْ	جَعَلَكُمْ
تم میں سے ایک مرد پر (کے ذریعے)	تاکہ وہ ڈرائے تمہیں	اور	یاد کرو	جب	اس نے بنایا تمہیں

تمہیں میں سے ایک مرد کے ذریعے نصیحت آئی تاکہ وہ تمہیں ڈرائے اور یاد کرو جب اس نے تمہیں

## خُلَفَاءَ مِنْ بَعْدِ قَوْمِ نُوحٍ وَزَادَكُمْ فِي الْخَلْقِ

خُلَفَاءَ	مِّن بَعْدِ قَوْمِ نُوحٍ	وَ	زَادَكُمْ	فِي الْخَلْقِ
جانشین	نوح کی قوم کے بعد	اور	زیادہ کیا تمہیں	جسامت میں

قوم نوح کے بعد جانشین بنایا اور تمہاری جسامت میں

۱..... نبی کے ساتھ بیوقوفی کا کوئی تعلق نہیں اور اس کی وجہ صاف ظاہر ہے کہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلامہ کامل عقل والے اور ہمیشہ ہدایت پر ہوتے ہیں۔ تمام جہان کی عقل نبی کی عقل کے مقابلے میں ایسی ہے جیسے سمندر کا ایک قطرہ کیونکہ نبی تو وحی کے ذریعے اپنے رب عزوجل سے علم و عقل حاصل کرتا ہے اور اس چیز کے برابر کسی دوسری چیز کا ہونا محال ہے۔ ۲..... اس آیت سے دو باتیں معلوم ہوئیں (۱) جاہل اور بیوقوف لوگوں کی بدتمیزی و جہالت پر بردباری کا مظاہرہ کرنا سنت انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلامہ ہے۔ (۲) اہل علم و کمال کو ضرورت کے موقع پر اپنے منصب و کمال کا اظہار جائز ہے۔



## بَصَّطَةً ۚ فَادْكُرُوا ۙ الْآءَ اللَّهِ لَعَلَّكُمْ

بَصَّطَةً (۱)	فَادْكُرُوا	الْآءَ اللَّهِ	لَعَلَّكُمْ
قوت اور وسعت (کے اعتبار سے)	تو یاد کرو	اللہ کی نعمتیں	تاکہ تم
قوت اور وسعت زیادہ کی تو اللہ کی نعمتیں یاد کرو تاکہ تم			

## تُفْلِحُونَ ۝۶۹ قَالُوا ۙ أَجِئْنَا لِنُعْبَدَ

تُفْلِحُونَ ۝۶۹	قَالُوا	أَجِئْنَا	لِنُعْبَدَ
فلاح پا جاؤ	انہوں نے کہا	کیا تم آئے ہو ہمارے پاس	تاکہ ہم عبادت کریں
فلاح پاؤ ۝ قوم نے کہا: کیا تم ہمارے پاس اس لیے آئے ہو کہ ہم			

## اللَّهُ وَحْدَهُ ۙ وَنَدَّ رَمًا ۚ كَانَ يَعْبُدُ

اللَّهُ وَحْدَهُ	وَ	نَدَّ رَمًا	كَانَ يَعْبُدُ
ایک اللہ (کی)	اور	ہم چھوڑ دیں	(وہ چیزیں) جن کی عبادت کرتے تھے
ایک اللہ کی عبادت کریں اور جن چیزوں کی عبادت ہمارے باپ دادا			

## أَبَاءُ وُنَا ۚ فَاتَّبَعُوا مَا تَّبَعُوا ۚ أَنِ

أَبَاءُ وُنَا	فَاتَّبَعُوا مَا تَّبَعُوا	أَنِ
ہمارے باپ دادا	تو لے آؤ ہمارے پاس وہ جس کی	تم وعیدیں سناتے ہو ہمیں
کیا کرتے تھے انہیں چھوڑ دیں۔ اگر تم سچے ہو تو لے آؤ وہ (عذاب) جس کی تم		

## كُنْتُ مِنَ الصَّادِقِينَ ۝۷۰ قَالَ قَدْ وَقَعَ عَلَيْكُمْ

كُنْتُ	مِنَ الصَّادِقِينَ ۝۷۰	قَالَ	قَدْ	وَقَعَ	عَلَيْكُمْ
تم ہو	سچوں میں سے	فرمایا	بیشک	پڑ گیا، لازم ہو گیا	تمہارے اوپر
ہمیں وعیدیں سناتے ہو ۝ فرمایا: بیشک تم پر تمہارے رب کا					

قوم ہود کی سرکشی اور عذاب کا مطالبہ

حضرت ہود علیہ السلام کی طرف سے نزول عذاب کی خبر

۱..... اللہ تعالیٰ نے قوم عاد کو سلطنت اور بدنی قوت عطا فرمائی تھی، چنانچہ شداد ابن عاد جیسا بڑا بادشاہ انہیں میں ہوا۔ یہ بہت لمبے قد والے اور بڑے بھاری ذیل ڈول والے تھے۔



مِّنْ رَبِّكُمْ رَجُسٌ وَغَضَبٌ ۖ أَتَجَادِلُونَنِي

مِّنْ رَبِّكُمْ	رَجُسٌ	وَ	غَضَبٌ	أَتَجَادِلُونَنِي
تمہارے رب کی طرف سے	عذاب	اور	غضب	کیا تم جھگڑتے ہو مجھ سے

عذاب اور غضب لازم ہو گیا۔ کیا تم مجھ سے

فِيْ اَسْبَآءٍ سَيِّئُوْهَا اَنْتُمْ وَاَبَاؤُكُمْ

فِيْ اَسْبَآءٍ	سَيِّئُوْهَا	اَنْتُمْ	وَ	اَبَاؤُكُمْ
(ان) ناموں کے بارے میں	رکھ لیا انہیں	تم	اور	تمہارے باپ دادا (نے)

ان ناموں کے بارے میں جھگڑ رہے ہو جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے رکھ لیے ہیں،

مَا نَزَّلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ۖ فَاَنْتَ ظَرٌّ وَّا

مَا نَزَّلَ	اللّٰهُ	بِهَا	مِنْ سُلْطٰنٍ	فَاَنْتَ ظَرٌّ وَّا
نہیں اتاری	اللہ (نے)	ان کی	کوئی دلیل	تو تم انتظار کرو

جن کی کوئی دلیل اللہ نے نہیں اتاری تو تم بھی انتظار کرو

اِنِّیْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِیْنَ ۝۴۱ فَاَنْجِيْهُ

اِنِّیْ	مَعَكُمْ	مِّنَ الْمُنْتَظِرِیْنَ ۝۴۱	فَاَنْجِيْهُ ۝۴۱
بیشک میں (بھی)	تمہارے ساتھ	انتظار کرنے والوں میں سے (ہوں)	تو ہم نے نجات دی اسے

اور میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں ۝ تو ہم نے اسے

وَالَّذِیْنَ مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا

وَالَّذِیْنَ	مَعَهُ	بِرَحْمَةٍ	مِّنَّا	وَ
اور	اس کے ساتھ (تھے)	ایک بڑی رحمت کے ساتھ	اپنی طرف سے	اور

اور اس کے ساتھیوں کو اپنی رحمت کے ساتھ نجات دی اور

①..... اس آیت میں حضرت ہود علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کی نجات اور قوم عاد پر نزول عذاب کا ذکر ہے۔ اس کی تفصیل جاننے کے لئے تفسیر صراط الہدیان، ج 3، ص 356 کا مطالعہ فرمائیں۔



## قَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا

قَطَعْنَا	دَابِرَ	الَّذِينَ	كَذَّبُوا	بِآيَاتِنَا
ہم نے کاٹ دی	جڑ	ان لوگوں کی جنہوں نے	جھٹلایا	ہماری آیتوں کو

جو ہماری آیتیں جھٹلاتے تھے ان کی جڑ کاٹ دی

## وَمَا كَانُوا مُؤْمِنِينَ ﴿٢٦﴾ وَإِلَىٰ شِمُودَ أَخَاهُمْ

وَمَا كَانُوا	مُؤْمِنِينَ ﴿٢٦﴾	وَ	إِلَىٰ شِمُودَ ﴿١﴾	أَخَاهُمْ
اور	وہ نہیں تھے	ایمان والے	اور	شمود کی طرف
				ان کے (قوی) بھائی

اور وہ ایمان والے نہ تھے ○ اور قوم شمود کی طرف ان کے ہم قوم

## صَلِحًا قَالَ يُقَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ

صَلِحًا	قَالَ	يُقَوْمِ	اعْبُدُوا	اللَّهُ
صالح (کو بھیجا)	(انہوں نے) فرمایا	اے میری قوم	تم عبادت کرو	اللہ (کی)

صالح کو بھیجا۔ صالح نے فرمایا: اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو

## مَا لَكُمْ مِنَ الْغَيْرِ ۖ قَدْ جَاءَ ثُكْمَ بَيْنَةٍ

مَا لَكُمْ	مِنَ الْغَيْرِ ۖ	قَدْ	جَاءَ ثُكْمَ	بَيْنَةٍ
تمہارے لئے نہیں	اس کے علاوہ کوئی معبود	بیشک	آگئی تمہارے پاس	روشن نشانی

اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ بیشک تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے

## مِّنْ رَبِّكُمْ هَذِهِ نَاقَةُ اللَّهِ لَكُمْ آيَةٌ

مِّنْ رَبِّكُمْ	هَذِهِ	نَاقَةُ اللَّهِ	لَكُمْ	آيَةٌ
تمہارے رب کی طرف سے	یہ	اللہ کی اونٹنی (ہے)	تمہارے لئے	نشانی

روشن نشانی آگئی۔ تمہارے لئے نشانی کے طور پر اللہ کی یہ اونٹنی ہے۔

۱..... شمود بھی عرب کا ہی ایک قبیلہ تھا۔ یہ لوگ شمود بن رام بن سام بن نوح علیہ السلام کی اولاد میں تھے اور حجاز و شام کے درمیان سرزمین حجاز میں رہتے تھے۔



فَذَرُوهُمَا تَاكُلْ فِي أَرْضِ اللَّهِ وَلَا تَمْسُوْهَا

فَذَرُوْهَا	تَاكُلْ	فِي أَرْضِ اللَّهِ	وَلَا تَمْسُوْهَا
تو تم چھوڑ دو اسے	(تا کہ) وہ کھائے	اللہ کی زمین میں	ہاتھ نہ لگاؤ اسے

تو تم اسے چھوڑے رکھو تا کہ اللہ کی زمین میں کھائے اور اسے برائی کے ساتھ

بِسُوءٍ فَيَاْخُذْكُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿۳﴾

بِسُوْءٍ	فَيَاْخُذْكُمْ	عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿۳﴾	وَلَا
برائی کے ساتھ	(اگر ایسا کیا) تو پکڑ لے گا تمہیں	دردناک عذاب	اور

ہاتھ نہ لگاؤ ورنہ تمہیں دردناک عذاب پکڑ لے گا ○ اور

اِذْ كُرُوا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَاءَ مِنْ بَعْدِ عَادٍ

اِذْ كُرُوا	اِذْ	جَعَلَكُمْ	خُلَفَاءَ	مِنْ بَعْدِ عَادٍ
یاد کرو	جب	اس نے بنایا تمہیں	جانشین	(قوم) عاد کے بعد

یاد کرو جب اس نے تمہیں قوم عاد کے بعد جانشین بنایا

وَبَوَّأَكُمْ فِي الْأَرْضِ تَتَّخِذُونَ مِنْ سُهُولِهَا

وَبَوَّأَكُمْ	فِي الْأَرْضِ	تَتَّخِذُونَ	مِنْ سُهُولِهَا
اور اس نے ٹھکانہ دیا تمہیں	زمین میں	تم بناتے	اس کے نرم حصے میں

اور اس نے تمہیں زمین میں ٹھکانہ دیا، تم نرم زمین میں محلات

قُصُورًا وَتَتَّخِثُونَ الْجِبَالَ بُيُوتًا فَاذْكُرُوا

قُصُورًا (۱)	وَلَا	تَتَّخِثُونَ	الْجِبَالَ	بُيُوتًا	فَاذْكُرُوا
محلات	اور	تراش کر بناتے	پہاڑوں (کو)	مکانات	تو یاد کرو

بناتے تھے اور پہاڑوں کو تراش کر مکانات بناتے تھے تو اللہ کی نعمتیں

۱..... قوم ثمود نے گرمیوں کے لئے بستیوں میں محل بنائے ہوئے تھے اور سردی کے موسم کے لئے پہاڑوں میں گرم مکانات تعمیر کئے تھے جیسا کہ آج کل بھی دولت مند لوگ کرتے ہیں ٹھنڈے اور گرم علاقوں میں جدا جدا مکانات بناتے ہیں۔



## اَلَاۤءَ اللّٰهِ وَلَا تَعْشَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿۴۴﴾

اَلَاۤءَ اللّٰهِ	وَلَا تَعْشَوْا	فِي الْاَرْضِ	مُفْسِدِيْنَ ﴿۴۴﴾ (۱)
اللہ کی نعمتیں	اور	زمین میں	فساد کرتے ہوئے
یاد کرو اور زمین میں فساد مچاتے نہ پھرو ○			

## قَالَ الْمَلَأُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ

قَالَ	الْمَلَأُ	الَّذِيْنَ	اسْتَكْبَرُوْا	مِنْ قَوْمِهٖ
کہا	سرداروں (نے)	وہ لوگ جنہوں نے	تکبر کیا	اس (صالح) کی قوم میں سے
اس کی قوم کے متکبر سردار				

## لِّلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِمَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ

لِّلَّذِيْنَ	اسْتُضْعِفُوْا	لِمَنْ	اٰمَنَ	مِنْهُمْ
ان لوگوں سے جو	کمزور سمجھے گئے	(اس) سے جو	ایمان لایا	ان میں سے
کمزور مسلمانوں سے کہنے لگے:				

## اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ صَلِحًا مَّرْسَلٌ مِّنْ رَّبِّهِ ط

اَتَعْلَمُوْنَ	اَنَّ	صَلِحًا	مَّرْسَلٌ	مِّنْ رَّبِّهِ
کیا تم جانتے ہو	کہ	صالح	بھیجا ہوا ہے	اپنے رب کی طرف سے
کیا تم جانتے ہو کہ صالح اپنے رب کا رسول ہے؟				

## قَالُوْا اِنَّا بِمَا اُرْسِلَ بِهٖ مُّؤْمِنُوْنَ ﴿۴۵﴾

قَالُوْا	اِنَّا	بِمَا	اُرْسِلَ	بِهٖ	مُؤْمِنُوْنَ ﴿۴۵﴾
انہوں نے کہا	بیشک ہم	جس کے ساتھ	انہیں بھیجا گیا	اس پر	ایمان رکھنے والے (ہیں)
انہوں نے کہا: بیشک ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں جس کے ساتھ انہیں بھیجا گیا ہے ○					

۱..... اس سے معلوم ہوا کہ قوم میں فساد پھیلانا بدترین جرم ہے خواہ یہ قتل و غارتگری سے ہو، کفر و شرک کی اشاعت سے یا فتنہ پھیلانے والی تقریروں اور تحریروں سے ہو۔ آج کل اکثر علم وین سے نابالغ لوگ علماء کے لباس میں فساد پھیلاتے اور علماء کو بدنام کرتے پھر رہے ہیں، ان سے ہوشیار رہنا چاہئے۔



## قَالَ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا إِنَّا بِالَّذِي

قَالَ	الَّذِينَ	اسْتَكْبَرُوا	إِنَّا	بِالَّذِي
بولے	وہ لوگ جنہوں نے	تکبر کیا	بیشک ہم	جس پر

متکبر بولے: بیشک ہم اس کا انکار کرنے والے ہیں

## أَمْنتُمْ بِهِ كُفْرًا ۚ فَعَقَّرُوا

أَمْنتُمْ	بِهِ	كُفْرًا ۚ	فَعَقَّرُوا
تم ایمان لائے ہو	اس کا	انکار کرنے والے (ہیں)	تو انہوں نے ٹانگوں کی رگیں کاٹ دیں

جس پر تم ایمان لائے ہو ○ پس (کافروں نے) اونٹنی کی ٹانگوں کی رگوں کو

## النَّاقَةَ وَعَتَوْا عَنْ أَمْرِ رَبِّهِمْ وَقَالُوا

النَّاقَةَ	وَعَتَوْا	عَنْ أَمْرِ رَبِّهِمْ	وَقَالُوا
اونٹنی (کی)	اور	اپنے رب کے حکم سے	انہوں نے کہا

کاٹ دیا اور اپنے رب کے حکم سے سرکشی کی اور کہنے لگے:

## يُصْلِحْ أَعْتَابَنَا إِن كُنْتَ

يُصْلِحْ	أَعْتَابَنَا	تَعِدُنَا	إِنْ كُنْتَ
اے صالح	لے آؤ ہمارے پاس جس کی	تم وعیدیں سناتے ہو ہمیں	اگر تم ہو

اے صالح! اگر تم رسول ہو تو ہم پر وہ عذاب لے آؤ جس کی تم ہمیں وعیدیں

## مِنَ الْمُرْسَلِينَ ۚ فَآخَذَتْهُمْ الرَّجْفَةُ فَأَصْبَحُوا

مِنَ الْمُرْسَلِينَ ۚ	فَآخَذَتْهُمْ	الرَّجْفَةُ	فَأَصْبَحُوا
رسولوں میں سے	تو پکڑ لیا انہیں	زلزلے (نے)	تو وہ صبح کو رہ گئے

ساتے رہتے ہو ○ تو انہیں زلزلے نے پکڑ لیا تو وہ صبح کو

۱..... اونٹنی کو ذبح کرنے والا ایک شخص قیدار بن سالف تھا اور ایک شخص مصدق ابن دہر اس کا مددگار تھا لیکن چونکہ یہ کام ساری قوم کی رضامندی سے ہوا تھا اس لئے ان سب کو اس کا قاتل قرار دیا گیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ گناہ کرنا، گناہ پر راضی ہونا، گناہ پر مدد کرنا سب ہی جرم ہیں جن کی وجہ سے عذاب آسکتا ہے۔ ۲..... قوم ثمود کے عذاب سے متعلق مختلف آیات میں مختلف چیزوں کا ذکر ہے، جیسے یہاں زلزلے کا ذکر ہے اور سورہ حجر کی آیت نمبر 83 میں چیخ کا ذکر ہے۔ ان دونوں میں تطبیق یہ ہے کہ پہلے وہ ہولناک آواز میں گرفتار ہوئے، پھر سخت زلزلہ قائم کیا گیا۔



## فِي دَارِهِمْ جُشِيبِينَ ﴿٤٨﴾ فَتَوَلَّى عَنْهُمْ وَ

فِي دَارِهِمْ	جُشِيبِينَ ﴿٤٨﴾	فَتَوَلَّى	عَنْهُمْ	وَ
اپنے گھروں میں	اوندھے منہ (مرے ہوئے)	پس اس (صالح) نے منہ پھیر لیا	ان سے	اور

اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے ○ تو صالح نے ان سے منہ پھیر لیا اور

## قَالَ يُقَوْمُ لَقَدْ أَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ رَبِّي

قَالَ	يُقَوْمُ	لَقَدْ	أَبْلَغْتُكُمْ	رِسَالَةَ رَبِّي
فرمایا	اے میری قوم	ضرور بیشک	میں نے پہنچا دیا تمہیں	اپنے رب کا پیغام

فرمایا: اے میری قوم! بیشک میں نے تمہیں اپنے رب کا پیغام پہنچا دیا

## وَنَصَحْتُ لَكُمْ وَلَكِنْ لَا تُحِبُّونَ

وَ	نَصَحْتُ	لَكُمْ	وَلَكِنْ	لَا تُحِبُّونَ
اور	میں نے خیر خواہی کی	تمہاری	لیکن	تم پسند نہیں کرتے

اور میں نے تمہاری خیر خواہی کی لیکن تم خیر خواہوں کو

## التَّصْحِيْنَ ﴿٤٩﴾ وَلَوْ طَا إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ

التَّصْحِيْنَ ﴿٤٩﴾	وَ	لَوْ طَا	إِذْ	قَالَ	لِقَوْمِهِ
خیر خواہی کرنے والوں (کو)	اور	لو ط (کو بھیجا)	جب	اس نے کہا	اپنی قوم سے

پسند نہیں کرتے ○ اور (ہم نے) لو ط کو بھیجا، جب اس نے اپنی قوم سے کہا:

## أَتَأْتُونَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ أَحَدٍ

أَتَأْتُونَ	الْفَاحِشَةَ (۱)	مَا سَبَقَكُمْ	بِهَا	مِنْ أَحَدٍ
کیا تم کرتے ہو	بے حیائی	تم سے پہلے نہیں کیا	اس کو	کسی ایک (نے)

کیا تم وہ بے حیائی کرتے ہو جو تم سے پہلے جہان میں کسی نے

۱..... یہاں فاحشہ سے مراد لڑکوں کے ساتھ بد فعلی کرنا ہے۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ لڑکوں کے ساتھ بد فعلی کرنا قوم لوط کی ایجاد ہے، اسی لئے اسے ”لواطت“ کہتے ہیں۔ یاد رہے کہ مرد و کامرد کے ساتھ بد فعلی حرام اور اسے حلال سمجھنے والا کافر ہے۔ عورت کا عورت سے شہوانی لذت حاصل کرنا حرام ہے اور اپنی بیوی کے پچھلے مقام میں جماع کرنا بھی حرام ہے۔



## مِّنَ الْعَالَمِينَ ۝۸۰ إِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الرِّجَالَ

مِّنَ الْعَالَمِينَ ۝۸۰	إِنَّكُمْ	لَتَأْتُونَ	الرِّجَالَ
سارے جہان والوں میں سے	بیشک تم	ضرور آتے ہو	مردوں (کے پاس)

نہیں کی ۝ بیشک تم عورتوں کو چھوڑ کر مردوں

## شَهْوَةً مِّنْ دُونِ النِّسَاءِ ۖ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُونَ ۝۸۱

شَهْوَةً	مِّنْ دُونِ النِّسَاءِ	بَلْ	أَنْتُمْ	قَوْمٌ مُّسْرِفُونَ ۝۸۱
نفسانی خواہش (کے لئے)	عورتوں کی بجائے	بلکہ	تم	حد سے گزرے ہوئے لوگ (ہو)

کے پاس شہوت سے جاتے ہو بلکہ تم لوگ حد سے گزرے ہوئے ہو ۝

## وَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَنْ قَالُوا

وَمَا كَانَ	جَوَابَ قَوْمِهِ	إِلَّا	أَنْ	قَالُوا
اور	اس کی قوم کا جواب	مگر	یہ کہ	انہوں نے کہا

اور ان کی قوم کا اس کے سوا کوئی جواب نہ تھا کہ انہوں نے کہا:

## أَخْرِجُوهُمْ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۖ إِنَّهُمْ أَنَاسٌ يَّتَطَهَّرُونَ ۝۸۲

أَخْرِجُوهُمْ	مِّنْ قَرْيَتِكُمْ	إِنَّهُمْ	أَنَاسٌ	يَّتَطَهَّرُونَ ۝۸۲
نکال دو انہیں	اپنی بستی سے	بیشک وہ	لوگ	بڑے پاک بنتے ہیں

ان کو اپنی بستی سے نکال دو۔ یہ لوگ بڑے پاک بنتے پھرتے ہیں ۝

## فَأَنْجَيْنَاهُ وَأَهْلَهُ إِلَّا امْرَأَتَهُ ۖ

فَأَنْجَيْنَاهُ	وَأَهْلَهُ	إِلَّا	امْرَأَتَهُ
تو ہم نے نجات دی اسے	اس کے گھر والوں (کو)	سوائے	اس کی بیوی (کے)

تو ہم نے اسے اور اس کے گھر والوں کو نجات دی سوائے اس کی بیوی کے۔

۱..... انسان کو شہوت اس لئے دی گئی کہ نسل انسانی باقی رہے اور دنیا کی آبادی ہو اور عورتوں کو شہوت کا محل اور نسل چلانے کا ذریعہ بنایا کہ ان سے معروف طریقے کے مطابق اور جیسے شریعت نے اجازت دی اس طرح شہوت پوری کی جائے اور ان سے اولاد حاصل کی جائے، جب آدمیوں نے عورتوں کو چھوڑ کر ان کا کام مردوں سے لینا چاہا تو وہ حد سے گزر گئے اور انہوں نے اس قوت کے مقصد صحیح کو فوت کر دیا کیونکہ مرد کو نہ حمل ہوتا ہے اور نہ وہ بچہ جنتا ہے تو اس کے ساتھ مشغول ہونا سوائے شیطانیات کے اور کیا ہے۔



كَانَتْ مِنَ الْغَيْرِينَ ﴿۸۲﴾ وَآمَطْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ط

كَانَتْ	مِنَ الْغَيْرِينَ ﴿۸۲﴾	وَ	آمَطْنَا	عَلَيْهِمْ	مَّطَرًا
وہ تھی	باقی رہنے والوں میں سے	اور	ہم نے برسائی	ان پر	بارش

وہ باقی رہنے والوں میں سے تھی ○ اور ہم نے ان پر بارش برسائی

فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْجُورِ ﴿۸۳﴾ وَإِلَىٰ مَدْيَنَ

فَانْظُرْ	كَيْفَ	كَانَ	عَاقِبَةُ الْجُورِ ﴿۸۳﴾	وَ	إِلَىٰ مَدْيَنَ
تو دیکھو	کیسا	ہوا	مجرموں کا انجام	اور	مدین کی طرف

تو دیکھو، مجرموں کا کیسا انجام ہوا؟ ○ اور مدین کی طرف

آخَاهُمْ شُعَيْبًا ط قَالَ يُقَوْمُ اعْبُدُوا

آخَاهُمْ	شُعَيْبًا	قَالَ	يُقَوْمُ	اعْبُدُوا
ان کے (قومی) بھائی	شعیب (کو بھیجا)	اس نے کہا	اے میری قوم	تم عبادت کرو

ان کے ہم قوم شعیب کو بھیجا: انہوں نے فرمایا: اے میری قوم! اللہ کی

اللَّهِ مَا لَكُمْ مِّنَ الْغَيْرِ ط قَدْ جَاءَ ثَمَّ

اللَّهِ	مَا لَكُمْ	مِّنَ الْغَيْرِ ط	قَدْ	جَاءَ ثَمَّ
اللہ (کی)	تمہارے لئے نہیں	اس کے علاوہ کوئی معبود	بیشک	آگئی تمہارے پاس

عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں، بے شک تمہارے پاس

بَيِّنَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ فَأَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيزَانَ

بَيِّنَةٌ	مِّن رَّبِّكُمْ	فَأَوْفُوا	الْكَيْلَ	وَالْمِيزَانَ
روشن نشانی	تمہارے رب کی طرف سے	تو پورا کرو	ناپ	تول

تمہارے رب کی طرف سے روشن دلیل آگئی تو ناپ اور تول پورا پورا کرو

۱..... حضرت لوط علیہ السلام کی بیوی جس کا نام وابلہ تھا وہ آپ پر ایمان نہ لائی بلکہ کافرہ بنی رہی، اپنی قوم سے محبت رکھتی اور ان کے لئے جاسوسی کرتی تھی، یہ عذاب میں مبتلا ہوئی۔

۲..... اس سے معلوم ہوا بد فعلی انتہائی مبعوض و شدید جرم ہے کہ اس جرم کی وجہ سے قوم لوط پر ایسا عذاب آیا جو دوسری عذاب پانے والی قوموں پر نہ آیا۔



وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ وَلَا تَقْسِدُوا

وَلَا تَبْخَسُوا	النَّاسَ	أَشْيَاءَهُمْ <sup>(۱)</sup>	وَلَا تَقْسِدُوا
اور کم کر کے نہ دو	لوگوں (کو)	ان کی چیزیں	اور فساد نہ کرو

اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم کر کے نہ دو اور زمین میں

فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا ذُكُّمُ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن

فِي الْأَرْضِ	بَعْدَ إِصْلَاحِهَا	ذُكُّمُ	خَيْرٌ	لَّكُمْ	إِن
زمین میں	اس کی اصلاح کے بعد	یہ	بہتر (ہے)	تمہارے لئے	اگر

اس کی اصلاح کے بعد فساد نہ پھیلاؤ۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر

كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۖ وَلَا تَقْعُدُوا بِكُلِّ صِرَاطٍ

كُنْتُمْ	مُؤْمِنِينَ <sup>(۸۵)</sup>	وَلَا تَقْعُدُوا	بِكُلِّ صِرَاطٍ
تم ہو	ایمان لانے والے	اور (اس لئے) نہ بیٹھو	ہر راستے پر

تم ایمان لاؤ ○ اور ہر راستے پر یوں نہ بیٹھو

تُوعِدُونَ وَتَصَدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ مَنْ

تُوعِدُونَ	وَتَصَدُّونَ	عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ	مَنْ
(کہ آنے جانے والوں کو) ڈراؤ	اور روکو	اللہ کی راہ سے	(اسے) جو

کہ راہگیروں کو ڈراؤ اور اللہ کے راستے سے ایمان لانے والوں کو

أَمَّنْ بِهِ وَتَبْغُونَهَا عِوَجًا ۚ وَأَذْكُرُوا

أَمَّنْ	بِهِ	وَتَبْغُونَهَا	عِوَجًا	وَأَذْكُرُوا
ایمان لایا	اس پر	تم تلاش کرو اس میں	ٹیڑھا پن	یاد کرو

روکو اور تم اس میں ٹیڑھا پن تلاش کرو اور یاد کرو

۱..... اس سے معلوم ہوا کہ بعض احکام کے کفار بھی مکلف ہیں کیونکہ حضرت شعیب علیہ السلام نے اپنی کافر قوم کو ناپ تول درست کرنے کا حکم دیا اور نہ ماننے پر عذاب الہی آگیا۔



## اِذْ كُنْتُمْ قَلِيلًا فَكَثَّرَكُمْ ۚ وَانْظُرُوا

اِذْ	كُنْتُمْ	قَلِيلًا	فَكَثَّرَكُمْ	وَ	انْظُرُوا <sup>(۱)</sup>
جب	تم تھے	تھوڑے	تو اس نے زیادہ کر دیا تمہیں	اور	دیکھو
جب تم تھوڑے تھے تو اس نے تمہاری تعداد میں اضافہ کر دیا اور دیکھو،					

## كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِينَ ۝۸۶ وَإِنْ كَانَ طَائِفَةٌ

كَيْفَ	كَانَ	عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِينَ <sup>(۸۶)</sup>	وَ	إِنْ	كَانَ	طَائِفَةٌ
کیسا	ہوا	فساد کرنے والوں کا انجام	اور	اگر	ہو	ایک گروہ
فساد یوں کا کیسا انجام ہوا؟ ○ اور اگر تم میں ایک گروہ						

## مِّنْكُمْ أَمْثَلُ أَبِي الْأَدْنَىٰ أَرْسَلْتُ بِهِ

مِّنْكُمْ	أَمْثَلُ	بِالْأَدْنَىٰ	أَرْسَلْتُ	بِهِ	وَ
تم میں سے	وہ ایمان لائیں	جس کے ساتھ	مجھے بھیجا گیا	اس پر	اور
اس پر ایمان لائے جس کے ساتھ مجھے بھیجا گیا ہے اور					

## طَائِفَةٌ لَّمْ يُؤْمِرُوا فَاَصْبِرُوا حَتَّىٰ يَحْكُمَ

طَائِفَةٌ	لَّمْ يُؤْمِرُوا <sup>(۲)</sup>	فَاَصْبِرُوا	حَتَّىٰ	يَحْكُمَ
ایک گروہ	وہ ایمان نہ لائیں	تو صبر کرو	یہاں تک کہ	فیصلہ کر دے
ایک گروہ (اس پر) ایمان نہ لائے تو تم انتظار کرو حتیٰ کہ اللہ ہمارے درمیان				

## اللَّهُ بَيْنَنَا وَهُوَ خَيْرُ الْحَكِيمِينَ ۝۸۷

اللَّهُ	بَيْنَنَا	وَ	هُوَ	خَيْرُ الْحَكِيمِينَ <sup>(۸۷)</sup>
اللہ	ہمارے درمیان	اور	وہ	سب سے بہترین فیصلہ کرنے والا
فیصلہ کر دے اور وہ سب سے بہترین فیصلہ فرمانے والا ہے ○				

۱..... اس سے معلوم ہوا کہ قوموں کے تاریخی حالات معلوم کرنا اور نزول عذاب کے مقالات کو دیکھنا عبرت حاصل کرنے کے لئے بہت مفید ہے، اس سے اللہ تعالیٰ کا خوف اور اس کی عبادت کی ترغیب پیدا ہوتی ہے۔ ۲..... اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء کرام علیہم السلام پر تمام لوگ ایمان نہ لائے بلکہ کچھ لائے اور کچھ نہ لائے۔ اس میں ہر عالم و مبلغ کے لئے نصیحت ہے کہ تمام لوگ ان کی بات مان کر اس پر عمل پیرا نہیں ہوں گے لہذا انہیں چاہئے کہ لوگوں کی روگردانی دیکھ کر نچیدہ نہ ہوں اور استقامت کے ساتھ دین کی خدمت میں مصروف رہیں۔



# قَالَ الْمَلَأُ

9



قَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا مِنْ قَوْمِهِ

قَالَ	الْمَلَأُ <sup>(۱)</sup>	الَّذِينَ	اسْتَكْبَرُوا	مِنْ قَوْمِهِ
کہا	سرداروں (نے)	وہ لوگ جنہوں نے	تکبر کیا	اس کی قوم میں سے

اس کی قوم کے متکبر سردار کہنے لگے:

لَنُخْرِجَنَّكَ يَشْعِبُ وَالَّذِينَ اٰمَنُوا مَعَكَ

لَنُخْرِجَنَّكَ	يَشْعِبُ	وَالَّذِينَ	اٰمَنُوا	مَعَكَ
ضرور ہم نکال دیں گے تمہیں	اے شعیب	اور	ان لوگوں کو جو	ایمان لائے

اے شعیب! ہم ضرور تمہیں اور تمہارے ساتھ والے مسلمانوں کو اپنی بستی سے

مِنْ قَرْيَتِنَا اَوْ لَنَعُوْدَنَّ فِيْ مَلَّتِنَا قَالَ اَوْ لَوْ كُنَّا

مِنْ قَرْيَتِنَا	اَوْ	لَنَعُوْدَنَّ	فِيْ مَلَّتِنَا	قَالَ	اَوْ لَوْ	كُنَّا
اپنی بستی سے	یا	ضرور تم آ جاؤ گے	ہمارے دین میں	فرمایا	کیا اگرچہ	ہم ہوں

نکال دیں گے یا تم ہمارے دین میں آ جاؤ۔ فرمایا: کیا اگرچہ ہم

كُرِهِيْنَ ۞۸۸ قَدْ افْتَرَيْنَا عَلٰی اللّٰهِ كَذِبًا اِنْ عُدْنَا

كُرِهِيْنَ ۞۸۸	قَدْ افْتَرَيْنَا	عَلٰی اللّٰهِ	كَذِبًا	اِنْ	عُدْنَا
بیزار، ناپسند کرنے والے	بیشک ہم بہتان باندھیں گے	اللہ پر	جھوٹ	اگر	ہم آجائیں

بیزار ہوں؟ ۞۸۸ بیشک (پھر تو) ضرور ہم اللہ پر جھوٹ باندھیں گے اگر اس کے بعد بھی

فِيْ مَلَّتِكُمْ بَعْدَ اِذْ نَجَّيْنَا اللّٰهَ مِنْهَا و

فِيْ مَلَّتِكُمْ	بَعْدَ	اِذْ	نَجَّيْنَا	اللّٰهَ	مِنْهَا	و
تمہارے دین میں	(اس کے) بعد	جبکہ	بچایا ہے ہمیں	اللہ (نے)	اس (دین) سے	اور

ہم تمہارے دین میں آئیں جبکہ اللہ نے ہمیں اس سے بچایا ہے اور

۱..... حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم کے سرداروں کا تکبر اور حق قبول کرنے سے سرکشی ان کی ہلاکت کا سبب بنی، معلوم ہوا کہ قوم کے سردار قوم کی ہلاکت کا باعث بنتے ہیں، ان کا درست ہونا قوم کو اعلیٰ درجے پر پہنچا دیتا اور گمراہی کی گہری کھائیوں میں گرا دیتا ہے۔



مَا يَكُونُ لَنَا أَنْ نَعُوذَ فِيهَا إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ

مَا يَكُونُ	لَنَا	أَنْ	نَعُوذَ	فِيهَا	إِلَّا	أَنْ	يَشَاءَ <sup>(۱)</sup>	اللَّهُ
(جائز) نہیں ہے	ہمارے لئے	کہ	ہم آئیں	اس (دین) میں	مگر	یہ کہ	چاہے	اللہ

ہم مسلمانوں میں کسی کا کام نہیں کہ تمہارے دین میں آئے مگر یہ کہ ہمارا رب

رَبَّنَا وَسِعَ رَبَّنَا كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا عَلَى اللَّهِ

رَبَّنَا	وَسِعَ	رَبَّنَا	كُلَّ شَيْءٍ	عِلْمًا <sup>(۲)</sup>	عَلَى اللَّهِ
(جو) ہمارا رب (ہے)	گھیرے ہوئے ہے	ہمارا رب	ہر چیز (کو)	علم (سے)	اللہ پر

اللہ چاہے۔ ہمارے رب کا علم ہر چیز کو محیط ہے، ہم نے اللہ ہی پر

تَوَكَّلْنَا رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا

تَوَكَّلْنَا	رَبَّنَا	افْتَحْ	بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا
ہم نے بھروسہ کیا	اے ہمارے رب	فیصلہ کر دے	ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان

بھروسہ کیا۔ اے ہمارے رب! ہم میں اور ہماری قوم میں حق کے ساتھ

بِالْحَقِّ وَأَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِينَ ۝۸۹ وَقَالَ الْمَلَأُ

بِالْحَقِّ	وَأَنْتَ	خَيْرُ الْفَاتِحِينَ ۝۸۹	وَقَالَ	الْمَلَأُ
حق کے ساتھ	اور	تو سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا (ہے)	اور	کہا

فیصلہ فرما دے اور تو سب سے بہتر فیصلہ فرمانے والا ہے ○ اور اس کی قوم کے

الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قَوْمِهِ لِيَتَّبِعْتُمْ شُعَبًا إِنْ كُنْ

الَّذِينَ	كَفَرُوا	مِنْ قَوْمِهِ	لِيَتَّبِعْتُمْ	شُعَبًا	إِنْ كُنْ
وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	اس کی قوم میں سے	ضرور اگر تم نے پیروی کی	شعب (کی)	بیشک تم

کافر سردار بولے کہ اگر تم شعب کے تابع ہوئے تو ضرور

۱..... گمراہ ہونے سے نبی علیہ السلام خارج ہیں کیونکہ وہ قطعی معصوم ہوتے ہیں اور شیطان انہیں گمراہ نہیں کر سکتا۔ حضرت شعب علیہ السلام و السلام کا یہ فرمان کہ ”ہمارا رب اللہ عزوجل چاہے تو کچھ بھی ہو سکتا ہے“ درحقیقت اللہ تعالیٰ کی مشیت و قدرت کا بیان ہے۔

۲..... یہ آیت ان آیات کی تفسیر ہے جن میں فرمایا گیا کہ اللہ عزوجل ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے۔ ان سے مراد یہ ہے کہ اللہ عزوجل کا علم اور اس کی قدرت گھیرے ہوئے ہے یعنی کوئی شے اللہ تعالیٰ کے علم اور قدرت سے خارج نہیں۔ اللہ تعالیٰ جسم اور مکان کے اعتبار سے گھیرنے اور گھرنے سے پاک ہے۔



قوم شعیب پر نزولِ عذاب اور ان کا حال

إِذَا الْخُسُوفُ ۖ ﴿٩٠﴾ فَأَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ

اِذَا	لَخَسِمْوْنَ ﴿٩٠﴾ (۱)	فَاَخَذَتْهُمُ	الرَّجْفَةُ
اس وقت	ضرور نقصان اٹھانے والے (ہو گئے)	تو پکڑ لیا انہیں	زلزلے (نے)

نقصان میں رہو گے ○ تو انہیں شدید زلزلے نے اپنی گرفت میں لے لیا

فَاصْبِرْ فِي دَارِهِمْ جَثِيئًا ﴿٩١﴾ الَّذِينَ كَذَبُوا

فَاَصْبَحُوا	فِي دَارِهِمْ	جَشِيدِينَ ۙ	الَّذِينَ	كَدَّبُوا
تو وہ صبح کے وقت رہ گئے	اپنے گھروں میں	اوندھے پڑے ہوئے	وہ لوگ جنہوں نے	جھٹلایا

تو صبح کے وقت وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے ○ وہ جنہوں نے شعیب کو

شُعَيْبًا كَانَ لَمْ يُعْتَوِ فِيهَا ۖ الَّذِينَ كَذَبُوا شُعَيْبًا

شُعَيْبًا	كَذَّبُوا	الَّذِينَ	فِيهَا	لَمْ يَغْنَوْا	كَانَ	شُعَيْبًا
شعیب (کو)	جھٹلایا	وہ لوگ جنہوں نے	ان (گھروں) میں	وہ نہیں رہے	گویا	شعیب (کو)

جھٹلایا ایسے ہو گئے گویا ان گھروں میں کبھی رہے ہی نہ تھے۔ شعیب کو جھٹلانے والے ہی

كَانُوا لَهُمُ الْخُسْرَىٰ ۖ (٩٢) فَتَوَلَّىٰ عَنْهُمْ وَقَالَ

كَانُوا هُمْ	الْخَسِرِينَ ﴿٩٦﴾	فَتَوَلَّ	عَنْهُمْ	وَ	قَالَ
ہو گئے وہ	نقصان اٹھانے والے	تو (شعیب نے) منہ پھیر لیا	ان سے	اور	فرمایا

نقصان اٹھانے والے ہوئے ○ تو شعیب نے ان سے منہ پھیر لیا اور فرمایا،

يَقُومُ لَقَدْ أَبْلَغْتُمْ رِسَالَتِ رَبِّي وَنَصَحْتُ

لَقَدْ	أَبْلَغْتُكُمْ	رِسَلَتْ رَبِّي	وَ	نَصَحْتُ
اے میری قوم	میں نے پہنچائیے تمہیں	اپنے رب کے پیغامات	اور	میں نے خیر خواہی کی

اے میری قوم! بیشک میں نے تمہیں اپنے رب کے پیغامات پہنچا دیئے اور میں نے تمہاری

۱ حضرت شعیب علیہ السلام کے قلم کو احکام الہیہ کی پابندی میں اپنی ناکامی، رادراست پر چلنے میں اپنی بلاکست اور دین حق پر ایمان لانے میں مہیب خطرات نظر آنے لگے تو انھوں نے دوسروں کو بھی دینی حق سے دور کرنے کی کوشش شروع کر دی۔ اس طرح کی بیمار ذہنیت کے حامل افراد کی ہمارے معاشرے میں بھی کوئی کمی نہیں، اسلام کے اصول و قوانین کو اہمیت نہ دینے والوں، شریعت کے قوانین میں تبدیلی کی زت لگانے والوں، پردے کو عورت کی آزادی کے خلاف قرار دینے والوں، اسلامی سزاؤں کو ظلم و بربریت شمار کرنے والوں کو چاہئے کہ اہل مدین کے حالات اور ان کے انجام پر غور کر لیں۔

مع

حضرت شعیب علیہ السلام کا انشور سے خطاب



لَكُمْ فَكَيْفَ اِلسَى عَلَى قَوْمٍ كَافِرِينَ ۙ وَمَا اَرْسَلْنَا فِي قَرْيَةٍ				
لَكُمْ	فَكَيْفَ	اِلسَى	عَلَى قَوْمٍ كَافِرِينَ ۙ (۹۱)	وَمَا اَرْسَلْنَا فِي قَرْيَةٍ
تمہاری	تو کیسے	میں غم کروں	کفر کرنے والی قوم پر	ہم نے نہ بھیجا کسی بستی میں
خیر خواہی کی تو کافر قوم پر میں کیسے غم کروں؟ ○ اور ہم نے کسی بستی میں کوئی نبی				
مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّا اَخَذْنَا اَهْلَهَا بِالْبِاسِ ۙ وَالْضَّرَّاءِ				
مِّنْ نَّبِيٍّ	اِلَّا	اَخَذْنَا	اَهْلَهَا	بِالْبِاسِ ۙ وَالْضَّرَّاءِ
کوئی نبی	مگر	(انہیں جھٹلانے پر) ہم نے پکڑ لیا	اس کے باشندوں (کو)	سختی اور تکلیف میں
نہ بھیجا مگر ہم نے اس کے رہنے والوں کو سختی اور تکلیف میں پکڑا				
لَعَلَّهُمْ يَرْصَرُونَ ۙ ثُمَّ بَدَّلْنَا مَكَانَ السَّيِّئَةِ الْحَسَنَةَ				
لَعَلَّهُمْ	يَرْصَرُونَ ۙ (۹۲)	ثُمَّ	بَدَّلْنَا	مَكَانَ السَّيِّئَةِ الْحَسَنَةَ
تاکہ وہ	گڑ گڑائیں	پھر	ہم نے بدل دی	برائی (یعنی بد حالی) کی جگہ بھلائی (یعنی خوش حالی)
تاکہ وہ گڑ گڑائیں ○ پھر ہم نے بد حالی کی جگہ خوش حالی بدل دی				
حَتَّىٰ عَفَوْا ۙ وَقَالُوا قَدْ مَسَّ اِبَاءَنَا				
حَتَّىٰ	عَفَوْا ۙ	وَقَالُوا	قَدْ	مَسَّ اِبَاءَنَا
یہاں تک کہ	وہ بہت بڑھ گئے	اور	انہوں نے کہا	ہماریے باپ دادا (کو)
یہاں تک کہ وہ بہت بڑھ گئے اور وہ کہنے لگے: بیشک ہمارے باپ دادا (کو) بھی				
الضَّرَّاءُ ۙ وَالسَّرَّاءُ فَآخَذْنَاهُمْ بِغَتَّةٍ ۙ وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ۙ (۹۵)				
الضَّرَّاءُ ۙ	وَالسَّرَّاءُ	فَآخَذْنَاهُمْ	بِغَتَّةٍ ۙ (۹۵)	وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ۙ
تکلیف	اور	راحت	تو ہم نے پکڑ لیا انہیں	اچانک اور وہ
تکلیف اور راحت پہنچتی رہی ہے تو ہم نے انہیں اچانک پکڑ لیا اور انہیں اس کا کچھ علم نہ تھا ○				

۱۔ کفار کی ہلاکت کے بعد حضرت شعیب علیہ السلام نے ان سے جو کلام فرمایا اس سے معلوم ہوا کہ مردے سنتے ہیں۔ ۲۔ گزشتہ قوموں کے حالات کو سامنے رکھتے ہوئے ہمیں بھی اپنے موجودہ حالات پر تھوڑا غور اور اپنا محاسبہ کرنا چاہئے کہ ہم بھی طوفان، زلزلے، سیلاب اور دیگر مصائب میں مبتلا ہوتے ہیں تو کیا انہیں دیکھ کر ہم نصیحت حاصل کرتے ہیں یا ہمارا حال کچھ اور ہی نظر آتا ہے۔ افسوس! کچھ لوگوں کے دل کی سختی کا یہ عالم ہے کہ زلزلے، طوفان اور سیلاب کو عبرت کی بجائے تفرقہ بنالیتے ہیں اور کئی بد بخت ایسے ہیں کہ ان ہی آفت زدگان کو لوٹنا اور انہیں دی جانے والی مالی امداد کو لوٹنا شروع کر دیتے ہیں۔



وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْقُرَىٰ آمَنُوا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا

و	لَوْ	أَنَّ	أَهْلَ الْقُرَىٰ	آمَنُوا	وَ	اتَّقَوْا	لَفَتَحْنَا
اور	اگر	بیشک	بستیوں والے	ایمان لاتے	اور	تقویٰ اختیار کرتے	(تو) ضرور ہم کھول دیتے

اور اگر بستیوں والے ایمان لاتے اور تقویٰ اختیار کرتے تو ضرور ہم ان پر

عَلَيْهِمْ بَرَكَاتٍ مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَلَٰكِن كَذَّبُوا

عَلَيْهِمْ	بَرَكَاتٍ	مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ	وَ	لَٰكِن	كَذَّبُوا
ان کے اوپر	برکتیں	آسمان اور زمین سے	اور	لیکن	انہوں نے جھٹلایا

آسمان اور زمین سے برکتیں کھول دیتے مگر انہوں نے تو جھٹلایا

فَاَخَذْنَاهُمْ بِمَا كَانُوا اَيْكِسِبُونَ ﴿٩٦﴾ اَفَاَمِنَ

فَاَخَذْنَاهُمْ	بِمَا	كَانُوا اَيْكِسِبُونَ ﴿٩٦﴾	اَفَاَمِنَ (۲)
تو ہم نے پکڑ لیا انہیں	(اس کے) سبب جو	وہ کام کرتے تھے	تو کیا بے خوف ہو گئے

تو ہم نے انہیں ان کے اعمال کی وجہ سے پکڑ لیا ۝ کیا بستیوں والے

أَهْلُ الْقُرَىٰ أَنْ يَأْتِيَهُمْ بَأْسُنَا بَيَاتًا وَهُمْ

أَهْلُ الْقُرَىٰ	أَنْ	يَأْتِيَهُمْ	بَأْسُنَا	بَيَاتًا	وَ	هُمْ
بستیوں والے	(اس بات سے) کہ	آئے ان کے پاس	ہمارا عذاب	رات (میں)	اور (جبکہ)	وہ

اس بات سے بے خوف ہو گئے کہ ان پر ہمارا عذاب رات کو آئے جب وہ

نَآسِبُونَ ﴿٩٧﴾ أَوْ آمِنَ أَهْلُ الْقُرَىٰ أَنْ يَأْتِيَهُمْ

نَآسِبُونَ ﴿٩٧﴾	أَوْ آمِنَ	أَهْلُ الْقُرَىٰ	أَنْ	يَأْتِيَهُمْ
سورہے ہوں	اور کیا بے خوف ہو گئے	بستیوں والے	(اس بات سے) کہ	آئے ان کے پاس

سورہے ہوں ۝ یا بستیوں والے اس بات سے بے خوف ہیں کہ ان پر

۱..... اس آیت سے ثابت ہوا کہ جب انسان اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ ہو تو رزق میں وسعت اور فراخ دستی سعادت ہے اور جب ناشکر ہو تو یہ اس کے لئے وبال ہے۔

۲..... ان آیات میں بطور خاص کفار کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرایا گیا ہے اور عمومی طور پر مسلمانوں کو بھی نیک اعمال کرنے اور اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔



## بِاسْتِزَاعِيٍّ وَهُمْ يَلْعَبُونَ ﴿٩٨﴾ أَفَأَمِنُوا

بِاسْتِزَاعِيٍّ	وَهُمْ	وَهُمْ	وَهُمْ	وَهُمْ	وَهُمْ
ہمارا عذاب	دن چڑھے	اور (جبکہ)	وہ	کھیل رہے ہوں	تو کیا وہ بے خوف ہو گئے

ہمارا عذاب دن کے وقت آجائے جب وہ کھیل میں پڑے ہوئے ہوں ○ کیا وہ

## مَكَرَ اللَّهُ ۚ فَلَا يَأْمَنُ مَكَرَ اللَّهِ إِلَّا

مَكَرَ اللَّهُ (۲)	فَلَا يَأْمَنُ	مَكَرَ اللَّهِ	إِلَّا
اللہ کی خفیہ تدبیر (سے)	تو بے خوف نہیں ہوتے	اللہ کی خفیہ تدبیر (سے)	مگر

اللہ کی خفیہ تدبیر سے بے خوف ہیں تو اللہ کی خفیہ تدبیر سے صرف

## الْقَوْمُ الْخَاسِرُونَ ﴿٩٩﴾ أَوَلَمْ يَهْدِ لِلَّذِينَ يَرِثُونَ الْأَرْضَ

الْقَوْمُ الْخَاسِرُونَ (۹۹)	أَوَلَمْ يَهْدِ	لِلَّذِينَ	يَرِثُونَ	الْأَرْضَ
نقصان اٹھانے والے لوگ	اور کیا رہنمائی نہیں کرتی	ان لوگوں کی جو	وارث ہوئے	زمین (کے)

تباہ ہونے والے لوگ ہی بے خوف ہوتے ہیں ○ اور کیا وہ لوگ جو زمین والوں کے بعد اس کے

## مِنْ بَعْدِ أَهْلِهَا أَنْ لَوْ نَشَاءُ أَصَبْنَاهُمْ

مِنْ بَعْدِ أَهْلِهَا	أَنْ	لَوْ	نَشَاءُ	أَصَبْنَاهُمْ
اس کے باشندوں کے بعد	(یہ بات) کہ	اگر	ہم چاہیں	(تو) پہنچادیں انہیں (عذاب)

وارث ہوئے انہیں اس بات نے بھی ہدایت نہ دی کہ اگر ہم چاہیں تو ان کے گناہوں کے سبب

## بِذُنُوبِهِمْ ۚ وَنُطْبِعُ عَلَى قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ ﴿۱۰۰﴾

بِذُنُوبِهِمْ	وَنُطْبِعُ	عَلَى قُلُوبِهِمْ	فَهُمْ	لَا يَسْمَعُونَ (۱۰۰)
ان کے گناہوں کے سبب	اور	ہم مہر لگا دیتے ہیں	ان کے دلوں پر	تو وہ نہیں سنتے

انہیں پکڑ لیں اور ہم ان کے دلوں پر مہر لگا دیتے ہیں تو وہ کچھ نہیں سنتے ○

۱..... اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خوف کا دل سے نکل جانا سخت نقصان کا سبب ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ڈھیل یا اس کا کسی بندے کو گناہ پر نہ پکڑنا یہ اس کی خفیہ تدبیر ہے لہذا ہر وقت اللہ تعالیٰ کی خفیہ تدبیر سے ڈرتے رہنا چاہئے۔ ۲..... کمر کے لغوی معنی ہیں ”خفیہ تدبیر“ جبکہ عام محاورہ میں دھوکا اور فریب کو ”مکر“ کہا جاتا ہے، یہاں اس کا لغوی معنی یعنی خفیہ تدبیر مراد ہے۔ ۳..... اس کا معنی یہ ہے کہ جس کے سامنے اللہ تعالیٰ نے ہدایت کے راستے واضح فرما دیئے اور گزشتہ امتوں کی مثالیں بھی بیان فرمادیں وہ اس کے بعد بھی اپنے کفر اور سرکشی پر قائم رہے تو اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے جس کے سبب وہ کسی حق بات کو قبول کرنے کیلئے مستعدی نہیں۔



تِلْكَ الْقُرَى نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنْبَاءِهَا وَلَقَدْ				
تِلْكَ	الْقُرَى	نَقُصُّ	عَلَيْكَ	مِنْ أَنْبَاءِهَا
یہ	بستیاں (ہیں)	ہم بیان کرتے ہیں	تم پر (تمہارے سامنے)	ان کی کچھ خبریں
یہ بستیاں ہیں جن کے احوال ہم تمہیں سناتے ہیں اور بیشک				
جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ ۖ فَمَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا				
جَاءَتْهُمْ	رُسُلُهُمْ	بِالْبَيِّنَاتِ	فَمَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا <sup>(۱)</sup>	
آئے ان کے پاس	ان کے رسول	روشن دلیلوں کے ساتھ	تو وہ ہرگز ایمان لانے والے نہ ہوئے	
ان کے پاس ان کے رسول روشن دلائل لے کر تشریف لائے تو وہ اس قابل نہ ہوئے				
بِمَا كَذَّبُوا مِنْ قَبْلُ ۖ كَذَلِكِ يَطْبَعُ				
بِمَا	كَذَّبُوا	مِنْ قَبْلُ	كَذَلِكِ	يَطْبَعُ
(اس) پر جسے	انہوں نے جھٹلادیا	(اس) سے پہلے	اسی طرح	مہر لگا دیتا ہے
کہ اس پر ایمان لے آتے جسے پہلے جھٹلا چکے تھے۔ اللہ یونہی				
اللَّهُ عَلَى قُلُوبِ الْكَافِرِينَ ۝ وَمَا وَجَدْنَا لِأَكْثَرِهِمْ				
اللَّهُ	عَلَى قُلُوبِ الْكَافِرِينَ ۝	وَمَا وَجَدْنَا	لِأَكْثَرِهِمْ	
اللہ	کافروں کے دلوں پر	اور	ہم نے نہیں پایا	
کافروں کے دلوں پر مہر لگا دیتا ہے ۝ اور ہم نے ان کے اکثر لوگوں کو عہد پورا کرنے والا				
مِّنْ عَهْدٍ ۚ وَإِنْ وَجَدْنَا أَكْثَرَهُمْ لَفَاسِقِينَ ۝				
مِّنْ عَهْدٍ <sup>(۲)</sup>	وَ	إِنْ	وَجَدْنَا	أَكْثَرَهُمْ
عہد (پورا کرنے والوں) سے	اور	بیشک	ہم نے پایا	ان کی اکثریت (کو)
نہ پایا اور بیشک ہم نے ان میں اکثر کو نافرمان ہی پایا ۝				

۱..... مفسرین نے آیت کے اس حصے کے مختلف معنی بیان کئے ہیں، ان میں سے دو یہ ہیں (۱) نبیوں کے معجزات دیکھنے سے پہلے جس چیز کو جھٹلا چکے تھے اسے معجزات دیکھ کر بھی نہ مانے۔ (۲) انبیاء کرام علیہم السلام کی تشریف آوری پر پہلے دن جس کا انکار کر چکے تھے آخر تک اسے نہ مانے جھٹلاتے ہی رہے۔

۲..... اس عہد سے مراد دو وعدہ اور عہد و پیمان ہے جو اللہ تعالیٰ نے بیشاک کے دن ان سے لیا تھا یا مراد یہ ہے کہ جب کبھی کوئی مصیبت آتی تو عہد کرتے کہ یا رب! عذراں، اگر تو ہمیں اس سے نجات دے تو ہم ضرور ایمان لائیں گے پھر جب نجات پاتے تو اس عہد سے بھر جاتے اور ایمان نہ لاتے۔



ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا				
ثُمَّ	بَعَثْنَا	مِنْ بَعْدِهِمْ	مُوسَىٰ <sup>(۱)</sup>	بِآيَاتِنَا
پھر	ہم نے بھیجا	ان کے بعد	موسیٰ (کو)	اپنی نشانیوں کے ساتھ
پھر ان کے بعد ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیوں کے ساتھ				
إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَ مَلَأَيْهِمْ فَظَلَمُوا بِهَا ۖ فَأَنْظُرْ كَيْفَ				
إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَ مَلَأَيْهِمْ <sup>(۲)</sup>	فَظَلَمُوا	بِهَا	فَأَنْظُرْ	كَيْفَ
فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف	تو انہوں نے زیادتی کی	ان (نشانیوں) پر	تو دیکھو	کیسا
فرعون اور اس کی قوم کی طرف بھیجا تو انہوں نے ان نشانیوں پر زیادتی کی تو دیکھو				
كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِينَ ۝۱۰۲ وَقَالَ مُوسَىٰ يُفِرُّ عَوْنُ إِيَّيْ				
كَانَ	عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِينَ ۝۱۰۲	وَقَالَ	مُوسَىٰ	يُفِرُّ عَوْنُ إِيَّيْ
ہوا	فساد کرنے والوں کا انجام	اور	فرمایا	موسیٰ (نے)
فسادیوں کا کیسا انجام ہوا؟ اور موسیٰ نے فرمایا: اے فرعون! میں				
رَأْسُوكَ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝۱۰۳ حَقِيقٌ عَلَىٰ أَنْ لَا أَقُولَ				
رَأْسُوكَ	مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝۱۰۳	حَقِيقٌ	عَلَىٰ أَنْ لَا أَقُولَ	
رسول (ہوں)	تمام جہانوں کے رب کی طرف سے	(مجھے) سزاوار (ہے)	کہ میں نہ کہوں	
رب العالمین کا رسول ہوں ○ میری شان کے لائق یہی ہے کہ اللہ کے بارے میں				
عَلَى اللَّهِ إِلَّا الْحَقُّ ۖ قَدْ جِئْتُكُمْ بِبَيِّنَةٍ				
عَلَى اللَّهِ	إِلَّا الْحَقُّ	قَدْ	جِئْتُكُمْ	بِبَيِّنَةٍ
اللہ پر	مگر	حق	بیشک	میں لے کر آیا ہوں تمہارے پاس نشانی
سچ کے سوا کچھ نہ کہوں۔ بیشک میں تم سب کے پاس تمہارے رب کی طرف سے				

۱..... حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے ایک عظیم رسول ہیں۔ آپ علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی وفات سے چار سو برس اور حضرت ابراہیم علیہ السلام سے سات سو برس بعد پیدا ہوئے اور ایک سو تیس برس عمر پائی۔ ۲..... فرعون اصل میں ایک شخص کا نام تھا پھر یہ مصر کے بادشاہوں کا لقب بن گیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے کے فرعون کا نام ولید بن مصعب بن ریان تھا۔



مِّن رَّبِّكُمْ فَأَرْسِلْ مَعِيَ بَنِي إِسْرَءِيلَ ۖ قَالَ إِن

مِّن رَّبِّكُمْ	فَأَرْسِلْ	مَعِيَ	بَنِي إِسْرَءِيلَ ۖ (۱)	قَالَ إِن
تمہارے رب کی طرف سے	پس تو بھیج دے	میرے ساتھ	بنی اسرائیل (کو)	کہا اگر

نشانے لے کر آیا ہوں تو بنی اسرائیل کو میرے ساتھ چھوڑ دے ○ کہا: اگر

كُنْتَ جِئْتَ بِآيَةٍ فَأْتِ بِهَا إِن كُنتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۖ (۱۰۱)

كُنْتَ جِئْتَ بِآيَةٍ	فَأْتِ بِهَا	إِن	كُنْتَ	مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۖ (۱۰۱)
تم لے کر آئے ہو کوئی نشانی	تو پیش کرو اسے	اگر	تم ہو	سچوں میں سے

تم کوئی نشانی لے کر آئے ہو تو اسے پیش کرو اگر تم سچے ہو ○

فَأَلْفَىٰ عَصَاهُ فَإِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِينٌ ۖ وَ

فَأَلْفَىٰ	عَصَاهُ	فَإِذَا	هِيَ	ثُعْبَانٌ مُّبِينٌ ۖ (۱۰۲)
تو اس نے ڈال دیا	اپنا عصا	تو اسی وقت	وہ	ایک ظاہر اثر دہا بن گیا (اور)

تو موسیٰ نے اپنا عصا ڈال دیا تو وہ فوراً ایک ظاہر اثر دہا بن گیا ○ اور

نَزَعَ يَدَهُ فَإِذَا هِيَ بَيْضَاءُ لِلنُّظْرِ ۖ قَالَ

نَزَعَ	يَدَهُ	فَإِذَا	هِيَ	بَيْضَاءُ لِلنُّظْرِ ۖ (۱۰۳)
(گریبان میں ڈال کر) نکالا	اپنا ہاتھ	تو اسی وقت	وہ	جگمگانے لگا دیکھنے والوں کے لئے

اپنا ہاتھ گریبان میں ڈال کر نکالا تو وہ دیکھنے والوں کے سامنے جگمگانے لگا ○ قوم فرعون کے

الْمَلَأُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ إِنَّ هَذَا السَّحَرُ عَلِيمٌ ۖ يُرِيدُ

الْمَلَأُ	مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ	إِنَّ	هَذَا	السَّحَرُ عَلِيمٌ ۖ (۱۰۴)
سرداروں (نے)	فرعون کی قوم میں سے	بیشک	یہ	ضرور علم والا جادوگر (ہے) وہ چاہتا ہے

سردار بولے: بیشک یہ تو بڑے علم والا جادوگر ہے ○ یہ تمہیں

۱..... حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو فرعون کی غلامی سے نجات دلانے کے لئے فرعون سے یہ کہا کہ ان کی غلامی کا سبب یہ ہوا تھا کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد حضرت یوسف علیہ السلام کی وجہ سے اپنے وطن فلسطین سے ہجرت کر کے مصر میں آباد ہو گئی، مصر میں ان کی نسل کافی بڑھی، جب فرعون کی حکومت آئی تو اس نے انہیں اپنا غلام بنالیا اور ان سے جبری مشقت لینا شروع کر دی۔ ۲..... حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں جادو کا بڑا زور تھا، جادو کی بہت سی قسمیں تھیں اور بعض قسمیں بڑی حیران کن تھیں، اسی لئے فرعون کی قوم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے



أَنْ يُخْرِجَكُمْ مِنْ أَرْضِكُمْ ۚ فَمَاذَا تَأْمُرُونَ ۝۱۱۰ قَالُوا				
أَنْ	يُخْرِجَكُمْ	مِنْ أَرْضِكُمْ	فَمَاذَا	تَأْمُرُونَ ۝۱۱۰ قَالُوا
کہ	نکال دے تمہیں	تمہاری زمین (ملک) سے	تو کیا	تم مشورہ دیتے ہو انہوں نے کہا
تمہارے ملک سے نکالنا چاہتا ہے تو تم کیا مشورہ دیتے ہو؟ ○ انہوں نے کہا:				
أَرْجِهْ وَأَخَاهُ وَأَرْسِلْ فِي الْمَدَائِنِ حَاشِرِينَ ۝۱۱۱				
أَرْجِهْ	وَأَخَاهُ	وَأَرْسِلْ	فِي الْمَدَائِنِ	حَاشِرِينَ ۝۱۱۱
مہلت دو انہیں	اور ان کے بھائی (کو)	اور بھیج دو	شہروں میں	جمع کرنے والے
انہیں اور ان کے بھائی کو کچھ مہلت دو اور شہروں میں جمع کرنے والوں کو بھیج دو ○				
يَأْتُوكَ بِكُلِّ سِحْرِ عَلِيمٍ ۝۱۱۲ وَجَاءَ السَّحَرَةُ فِرْعَوْنَ				
يَأْتُوكَ بِكُلِّ سِحْرِ عَلِيمٍ ۝۱۱۲	وَأَرْسِلْ	وَجَاءَ	السَّحَرَةُ	فِرْعَوْنَ
وہ لے آئیں گے تیرے پاس ہر علم والا جادوگر	اور آگئے	جادوگر	فرعون (کے پاس)	
وہ تمہارے پاس ہر علم والا جادوگر کو لے آئیں گے ○ اور (پھر) جادوگر فرعون کے پاس آگئے				
قَالُوا إِنَّا لَنَنَالُ جُرَّاءَ إِنْ كُنَّا نَحْنُ				
قَالُوا	إِنَّا	لَنَنَالُ	لَا جُرَّاءَ	إِنْ كُنَّا نَحْنُ
انہوں نے کہا	(کیا) یقیناً	ہمارے لئے	ضرور کوئی انعام (ہو گا)	اگر ہم ہو گئے
تو کہنے لگے: اگر ہم غالب آگئے تو (کیا) ہمارے لئے یقینی طور پر				
الْغُلَبِينَ ۝۱۱۳ قَالَ نَعَمْ وَإِنَّكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ ۝۱۱۴				
الْغُلَبِينَ ۝۱۱۳	قَالَ	نَعَمْ	وَإِنَّكُمْ	لَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ ۝۱۱۴
غالب آنے والے	کہا	ہاں	اور بیشک تم	ضرور قرب والوں میں سے (ہو جاؤ گے)
کوئی انعام ہو گا ○ (فرعون نے) کہا: ہاں اور بیشک تم تو (میرے) قریبی لوگوں میں سے ہو جاؤ گے ○				

== بارے میں خیال کیا کہ یہ جادو میں بڑے ماہر ہیں۔

۱..... فرعون اور اس کی قوم کے لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزات دیکھ کر خوفزدہ ہو گئے اور ان میں آپ علیہ السلام کا مقابلہ کرنے کی ہمت اور جرأت نہ رہی اسی لئے وہ آپ کی ایک ذات کا مقابلہ کرنے کے لئے ملک بھر سے ماہر جادو گروں کو جمع کرنے لگ گئے۔



قَالُوا يٰمُوسٰى اِمَّا اَنْ تُلْقٰى وَاِمَّا اَنْ تَكُوْنَ نَحْنُ

قَالُوا	يٰمُوسٰى	اِمَّا	اَنْ	تُلْقٰى <sup>(۱)</sup>	وَ	اِمَّا	اَنْ	تَكُوْنَ	نَحْنُ
انہوں نے کہا	اے موسیٰ	یا	کہ	آپ ڈالیں	اور	یا	کہ	ہوں	ہم

(جادو گروں نے) کہا: اے موسیٰ! یا تو آپ (اپنا عصا) ڈالیں یا ہم

الْمُتَّقِيْنَ ۝۱۱۵ قَالَ اَلْقُوا فَلَمَّا اَلْقَوْا سَحَرُوْا اَعْيُنَ النَّاسِ

الْمُتَّقِيْنَ ۝۱۱۵	قَالَ	اَلْقُوا	فَلَمَّا	اَلْقَوْا	سَحَرُوْا	اَعْيُنَ النَّاسِ <sup>(۲)</sup>
ڈالنے والے	فرمایا	تم ڈالو	تو جب	انہوں نے ڈالا	(تو) جادو کر دیا	لوگوں کی آنکھوں (پر)

(کچھ) ڈالتے ہیں ○ فرمایا: تم ہی ڈالو۔ جب انہوں نے ڈالیں تو لوگوں کی آنکھوں پر جادو کر دیا

وَاسْتَرْهَبُوْهُمْ وَجَاعُوْا بِسِحْرِ عَزِيْزٍ ۝۱۱۶ وَ اَوْحَيْنَا

وَ	اسْتَرْهَبُوْهُمْ	وَ	جَاعُوْا بِسِحْرِ عَزِيْزٍ ۝۱۱۶	وَ	اَوْحَيْنَا
اور	خوف زدہ کر دیا انہیں	اور	وہ لے کر آئے بہت بڑا جادو	اور	ہم نے وحی کی

اور انہیں خوف زدہ کر دیا اور وہ بہت بڑا جادو لے کر آئے ○ اور ہم نے موسیٰ کو

اِلٰى مُوسٰى اَنْ اَتٰى عَصَاكَ فَاِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا

اِلٰى مُوسٰى	اَنْ	اَتٰى	عَصَاكَ	فَاِذَا	هِيَ	تَلْقَفُ	مَا
موسیٰ کی طرف	کہ	تم ڈال دو	اپنا عصا	(جب ڈالا) تو اچانک	وہ	نگلنے لگا	وہ (چیزیں) جو

وحی فرمائی کہ تم اپنا عصا ڈال دو تو اچانک وہ عصا ان کی بناوٹی چیزوں کو

يَا فِكُوْنَ ۝۱۱۷ فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝۱۱۸

يَا فِكُوْنَ ۝۱۱۷	فَوَقَعَ	الْحَقُّ	وَ	بَطَلَ	مَا	كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝۱۱۸
انہوں نے بنائیں	تو ثابت ہو گیا	حق	اور	باطل ہو گیا	جو کچھ	وہ کر رہے تھے

نگلنے لگا ○ تو حق ثابت ہو گیا اور جو کچھ وہ کر رہے تھے سب باطل ہو گیا ○

۱..... جادو گروں نے اپنے جملوں میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا یہ ادب کیا کہ آپ کو مقدم کیا اور آپ کی اجازت کے بغیر اپنے عمل میں مشغول نہ ہوئے، اس ادب کا عوض انہیں یہ ملا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ایمان و ہدایت کی دولت سے سرفراز فرمادیا۔

۲..... اس آیت میں جادو گروں کے جادو کے اثر کا ذکر ہے کہ انہوں نے اپنے جھٹکنے ہوئے رسوں اور لاشیوں کی حقیقت نہ بدلی بلکہ لوگوں کی نگاہوں پر اثر ڈال دیا کہ لوگوں کو ریگتے دوڑتے سانپ محسوس ہوئے۔ اس سے معلوم ہوا کہ فرعون کے جادو گروں کے جادو کی صورت یہ تھی یعنی چیز کی حقیقت نہ بدلی تھی۔



فَعْلَبُوا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوا صَغِيرِينَ ۝ ۱۱۹ ۚ وَ أُلْقِيَ السَّحَرَةُ				
فَعْلَبُوا	هُنَالِكَ	وَ	انْقَلَبُوا	صَغِيرِينَ ۝ ۱۱۹ ۚ
تو وہ مغلوب ہو گئے	وہیں	اور	پلٹے	ذلیل (ہو کر)
تو وہ وہیں مغلوب ہو گئے اور ذلیل ہو کر پلٹے ۝ اور جادو گر سجدے میں				
سُجِدِينَ ۝ ۱۲۰ ۚ قَالُوا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ ۱۲۱				
سُجِدِينَ ۝ ۱۲۰ ۚ	قَالُوا	اٰمَنَّا	بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ ۱۲۱	
سجدہ کرنے والے (سجدے میں)	انہوں نے کہا	ہم ایمان لائے	تمام جہانوں کے رب پر	
گرادیے گئے ۝ وہ کہنے لگے: ہم تمام جہانوں کے رب پر ایمان لائے ۝				
رَبِّ مُوسٰى وَ هٰرُونَ ۝ ۱۲۲ ۚ قَالَ فِرْعَوْنُ اَمَنْتُمْ بِهٖ				
رَبِّ مُوسٰى وَ هٰرُونَ ۝ ۱۲۲ ۚ	قَالَ	فِرْعَوْنُ	اَمَنْتُمْ بِهٖ	
(جو) موسیٰ اور ہارون کا رب (ہے)	کہا	فرعون (نے)	تم ایمان لے آئے	اس پر
جو موسیٰ اور ہارون کا رب ہے ۝ فرعون نے کہا: تم اس پر ایمان لے آئے				
قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ نَّكُمْ ۚ اِنَّ هٰذَا لَمَكْرٌ				
قَبْلَ	اَنْ	اٰذَنَ	نَّكُمْ	اِنَّ هٰذَا لَمَكْرٌ
(اس سے) پہلے	کہ	میں اجازت دوں	تمہیں	بیشک یہ
قبل اس کے کہ میں تمہیں اجازت دوں۔ یہ تو بہت بڑا دھوکا ہے				
مَكْرٌ تَسُوْهُ فِی الْمَدِيْنَةِ لِتُخْرِجُوْا مِنْهَا اَهْلَهَا ۚ				
مَكْرٌ تَسُوْهُ	فِی الْمَدِيْنَةِ	لِتُخْرِجُوْا ۝ ۱۲۱	مِنْهَا	اَهْلَهَا
تم نے کیا ہے اسے	(اس) شہر میں	تاکہ نکال دو	(شہر) سے	اس کے (اصل) باشندوں (کو)
جو تم نے اس شہر میں کیا ہے تاکہ تم شہر کے لوگوں کو اس سے نکال دو				

۱۔ اس سے معلوم ہوا کہ ایمان اور نیک اعمال کو نقصان دہ اور اپنی دنیا کی تباہی کا ذریعہ سمجھنا کافروں کا طریقہ ہے۔ حقیقی مومن کے نزدیک یہ چیزیں دنیا اور آخرت دونوں میں مفید تر ہوتی ہیں۔



فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ﴿۱۳۲﴾ لَا قَطْعَنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلُكُمْ

فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ﴿۱۳۲﴾ لَا قَطْعَنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلُكُمْ

تو عنقریب تم جان جاؤ گے بیشک میں ضرور کاٹ دوں گا تمہارے ہاتھ اور تمہارے پاؤں

تو اب تم جان جاؤ گے ○ میں ضرور تمہارے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں

مَنْ خِلَافٍ ثُمَّ لَا صَلْبَ لَكُمْ أَجْعِلْنَ ﴿۱۳۳﴾ قَالُوا

مَنْ خِلَافٍ ثُمَّ لَا صَلْبَ لَكُمْ أَجْعِلْنَ ﴿۱۳۳﴾ قَالُوا

مخالف طرفوں سے پھر بیشک میں ضرور سولی دے دوں گا تم سب کو انہوں نے کہا

کاٹ دوں گا پھر تم سب کو پھانسی دے دوں گا ○ (جادوگر) کہنے لگے:

إِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا مُنْقَلِبُونَ ﴿۱۳۴﴾ وَمَا تَنْقِمُ مِنَّا إِلَّا أَنْ

إِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا مُنْقَلِبُونَ ﴿۱۳۴﴾ وَمَا تَنْقِمُ مِنَّا إِلَّا أَنْ

بیشک ہم اپنے رب کی طرف پلٹنے والے ہیں اور تمہیں ہمیں برا لگا ہم سے سوائے یہ کہ

بیشک ہم اپنے رب کی طرف پلٹنے والے ہیں ○ اور تجھ ہماری طرف سے یہی بات بری لگی ہے کہ

أَمْثَابُهَا يُتَرَبِّئْنَا لَهَا تَرْبِيَةً وَنَا تَرْبِيَةً

أَمْثَابُهَا يُتَرَبِّئْنَا لَهَا تَرْبِيَةً وَنَا تَرْبِيَةً

ہم ایمان لے آئے اپنے رب کی نشانیوں پر جب وہ آئیں ہمارے پاس اے ہمارے رب

ہم اپنے رب کی نشانیوں پر ایمان لے آئے جب وہ ہمارے پاس آئیں۔ اے ہمارے رب!

أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَتَوَقَّنَا مُسْلِبِينَ ﴿۱۳۵﴾ وَ

أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَتَوَقَّنَا مُسْلِبِينَ ﴿۱۳۵﴾ وَ

انڈیل دے ہمارے اوپر صبر اور موت عطا فرما ہمیں (ہونے کی حالت میں) اور

ہم پر صبر انڈیل دے اور ہمیں حالت اسلام میں موت عطا فرما ○ اور

۱..... مومن کے دل میں جذبہ ایمانی کے غلبے کے وقت غیر اللہ کا خوف نہیں ہوتا، اسی لئے حق قبول کرنے کے بعد ان جادوگروں کا حال یہ ہوا کہ فرعون کی ایسی ہوش رہا ساز اس کر بھی ان کے قدم و گنگا نہیں بلکہ انہوں نے علی الاعلان فرعون کے منہ پر اس کی دھمکی کا بڑی جرأت کے ساتھ جواب دیا اور اپنے ایمان کو کسی تفتیہ کے خلاف میں نہ لپیٹا۔ ۲..... یہ لوگ شروع دن میں جادو گر تھے اور اسی روز مومن بنے اور دن کے آخر میں شہید ہو گئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی برکت سے ایک ہی دن میں ایمان، صحابیت اور شہادت کا مرتبہ پالیا۔



قَالَ الْمَلَأُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ أَتَدْرُسُ

قَالَ	الْمَلَأُ	مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ	أَتَدْرُسُ	مُوسَى	وَ
کہا	سرداروں (نے)	فرعون کی قوم میں سے	کیا تو چھوڑ دے گا	موسیٰ	اور

قوم فرعون کے سردار بولے: کیا تو موسیٰ اور اس کی قوم کو

قَوْمَهُ لِيُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَيَذَرَكَ

قَوْمَهُ	لِيُفْسِدُوا	فِي الْأَرْضِ	وَيَذَرَكَ	وَ
اس کی قوم (کو)	تاکہ وہ فساد پھیلانیں	زمین میں	موسیٰ چھوڑے رکھے تجھے	اور

اس لیے چھوڑ دے گا تاکہ وہ زمین میں فساد پھیلانیں اور وہ موسیٰ تجھے اور

الْهَيْكَلُ ۖ قَالَ سَتَقْبَلُونَ أَتْنَاءَهُمْ

الْهَيْكَلُ (۱)	قَالَ	سَتَقْبَلُونَ	أَتْنَاءَهُمْ	وَ
تیرے (مقرر کردہ) معبودوں (کو)	فرعون نے کہا	عنقریب ہم قتل کریں گے	ان کے بیٹے	اور

تیرے مقرر کئے ہوئے معبودوں کو چھوڑے رکھے۔ (فرعون نے) کہا: اب ہم ان کے بیٹوں کو قتل کریں گے اور

تَسْتَحْيِي نِسَاءَهُمْ وَإِنَّا فَوْقَهُمْ قَاهِرُونَ ۚ قَالَ

تَسْتَحْيِي	نِسَاءَهُمْ	وَ	إِنَّا	فَوْقَهُمْ	قَاهِرُونَ (۲)	قَالَ
زندہ رکھیں گے	ان کی عورتیں، بچیاں	اور	بیشک ہم	ان کے اوپر	غالب (ہیں)	فرمایا

ان کی بیٹیاں زندہ رکھیں گے اور بیشک ہم ان پر غالب ہیں ○ موسیٰ نے

مُوسَى لِقَوْمِهِ اسْتَعِينُوا بِاللَّهِ وَاصْبِرُوا ۚ إِنَّ الْأَرْضَ

مُوسَى	لِقَوْمِهِ	اسْتَعِينُوا	بِاللَّهِ	وَ	اصْبِرُوا	إِنَّ	الْأَرْضَ
موسیٰ (نے)	اپنی قوم سے	تم مدد چاہو	اللہ سے	اور	صبر کرو	بیشک	زمین

اپنی قوم سے فرمایا: اللہ سے مدد طلب کرو اور صبر کرو۔ بیشک زمین کا

- 1 فرعون نے اپنی قوم کے لئے بتے بنوائے تھے جن کی عبادت کرنے کا حکم دیتا اور کہتا تھا کہ ”میں تمہارا بھی رب ہوں اور ان بتوں کا بھی۔“
- 2 فرعون نے یہ بات عوام میں اپنا بھرم رکھنے کے لئے کہی اور اس سے اس کا مقصود یہ تھا کہ عوام کو پتا چل جائے کہ اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اللہ کے رسول اور ان کی قوم کو کسی تجزیہ خوف کی وجہ سے نہیں چھوڑا بلکہ وہ جب چاہے انہیں پکڑ سکتا ہے۔ یہ بات وہ اپنے منہ سے کہتا تھا جبکہ فرعون کا حال یہ تھا کہ اس کا دل حضرت موسیٰ علیہ السلام کے رعب سے بھرا ہوا تھا۔



لِلّٰهِ يُوْرِثُهَا مِنْ يَّشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ ٥

لِلّٰهِ	يُوْرِثُهَا	مِنْ	يَّشَاءُ	مِنْ عِبَادِهِ	وَ
اللہ کی (ملک ہے)	وہ وارث بنا دیتا ہے اس کا	جسے	چاہتا ہے	اپنے بندوں میں سے	اور

مالک اللہ ہے، وہ اپنے بندوں میں جسے چاہتا ہے وارث بنا دیتا ہے اور

الْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ ۝ قَالَوَا اَوْ ذِيْنَا مِنْ قَبْلِ

الْعَاقِبَةُ	لِلْمُتَّقِينَ ۝	قَالُوَا	اَوْ ذِيْنَا	مِنْ قَبْلِ
اچھا انجام	پرہیز گاروں کے لئے (ہے)	(قوم نے) کہا	ہمیں ستایا گیا	پہلے

اچھا انجام پرہیز گاروں کیلئے ہی ہے ۝ (قوم نے) کہا: ہمیں آپ کے تشریف لانے سے پہلے بھی

اَنْ تَاْتِيَنَا وَ مِنْ بَعْدِ مَا جِئْنَا ٥ قَالَ

اَنْ تَاْتِيَنَا	وَ	مِنْ بَعْدِ	مَا جِئْنَا	قَالَ
آپ کے ہمارے پاس آنے (سے)	اور	بعد	آپ کے ہمارے پاس آنے (کے)	فرمایا

اور تشریف آوری کے بعد بھی ستایا گیا ہے۔ (موسیٰ نے) فرمایا:

عَسَىٰ رَبُّكُمْ اَنْ يُّهْلِكَ عَدُوُّكُمْ وَ

عَسَىٰ	رَبُّكُمْ	اَنْ	يُّهْلِكَ	عَدُوُّكُمْ	وَ
قریب ہے	تمہارا رب	کہ	وہ ہلاک کر دے گا	تمہارے دشمن (کو)	اور

غمنقریب تمہارا رب تمہارے دشمنوں کو ہلاک کر دے گا اور

يَسْتَخْلِفُكُمْ فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُونَ ۝ وَلَقَدْ

يَسْتَخْلِفُكُمْ	فِي الْاَرْضِ ۝	فَيَنْظُرَ	كَيْفَ	تَعْمَلُونَ ۝	وَ	لَقَدْ
وہ جانشین بنا دے گا تمہیں	زمین میں	پھر دیکھے گا	کیسے	تم کام کرتے ہو	اور	ضرور بیشک

تمہیں زمین میں جانشین بنا دے گا پھر وہ دیکھے گا کہ تم کیسے کام کرتے ہو ۝ اور بیشک

۱..... حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عطاء الہی سے آئندہ پیش آنے والے غیب کے واقعات بلا کم و کاست بیان فرمادیے اور جیسا آپ علیہ السلام نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا کہ فرعون اپنی قوم کے ساتھ ہلاک کر دیا گیا اور بنی اسرائیل ملک مصر کے مالک بن گئے۔



أَخَذْنَا آلَ فِرْعَوْنَ بِالسِّنِينَ وَنَقْصِ مِنَ الشُّبُرِ لَعَلَّهُمْ

أَخَذْنَا	آلَ فِرْعَوْنَ	بِالسِّنِينَ وَنَقْصِ مِنَ الشُّبُرِ	لَعَلَّهُمْ
ہم نے پکڑ لیا	فرعون والوں (کو)	کئی سالوں کے قحط اور پھلوں کی کمی سے	تاکہ وہ

ہم نے فرعونوں کو کئی سال کے قحط اور پھلوں کی کمی میں گرفتار کر دیا تاکہ

يَذْكُرُونَ ﴿١٣٠﴾ فَإِذَا جَاءَتْهُمْ الْحَسَنَةُ قَالُوا إِنَّا

يَذْكُرُونَ ﴿١٣٠﴾	فَإِذَا	جَاءَتْهُمْ	الْحَسَنَةُ	قَالُوا	لَنَا
نصیحت حاصل کریں	توجہ	آتی ان کے پاس	بھلائی	(تو) کہتے	ہمارے لئے (ہے)

وہ نصیحت حاصل کریں ○ توجہ انہیں بھلائی ملتی تو کہتے یہ

هَذِهِ ۚ وَإِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَطَّيَّرُوا بِمُوسَى وَمَنْ

هَذِهِ ۚ	وَ	إِنْ	تُصِبْهُمْ	سَيِّئَةٌ	يَطَّيَّرُوا <sup>(۱)</sup>	بِمُوسَى	وَ	مَنْ
یہ	اور	اگر	پہنچتی انہیں	کوئی برائی	(تو) بدشگونی لیتے	موسیٰ سے	اور	جو

ہمارے لئے ہے اور جب برائی پہنچتی تو اسے موسیٰ اور ان کے ساتھیوں کی

مَعَهُ ۖ إِلَّا اِتَّطَاعُوا عِنْدَ اللَّهِ وَلَكِنْ

مَعَهُ ۖ	إِلَّا	اِتَّطَاعُوا	عِنْدَ اللَّهِ	وَلَكِنْ
اس کے ساتھ (ہیں)	سن لو	صرف	ان کی نحوست	اللہ کے پاس (ہے)

نحوست قرار دیتے۔ سن لو! ان کی نحوست اللہ ہی کے پاس ہے لیکن

أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿١٣١﴾ وَقَالُوا مَهْمَا تَأْتِنَا بِهِ

أَكْثَرَهُمْ	لَا يَعْلَمُونَ ﴿١٣١﴾	وَ	قَالُوا	مَهْمَا	تَأْتِنَا بِهِ
ان میں اکثر	نہیں جانتے	اور	انہوں نے کہا	کیسی ہی	تم لے آؤ ہمارے پاس اسے

ان میں اکثر نہیں جانتے ○ اور (فرعونوں نے) کہا: (اے موسیٰ!) تم ہمارے اوپر

①..... مشرک قوموں میں مختلف چیزوں سے برا شگون لینے کی رسم بہت پرانی ہے اور ان کے توہم پرست حجاز ہر چیز سے اثر قبول کر لیتے، جیسے کوئی شخص کسی کام کو نکلا اور راستے میں کالی بلی سانسے سے گزر گئی یا کسی مخصوص پرندے کی آواز کان میں پڑ گئی تو فوراً گھر واپس لوٹ آتا۔ اسی طرح کسی کے آنے کو یا بعض دنوں اور مہینوں کو مٹھوس سمجھنا ان کے ہاں عام تھا۔ اسی طرح کے تصورات اور خیالات ہمارے معاشرے میں بھی بہت پھیلے ہوئے ہیں۔ اسلام نے اس طرح کی توہم پرستی کو باطل قرار دیا ہے اور ایسی بدشگونیاں شرعاً درست نہیں۔



## مِنْ اٰیَةٍ لِّتَسْحَرَ نَابِهَا ۚ فَمَا نَحْنُ لَكَ

مِنْ	اٰیَةٍ	لِّتَسْحَرَ نَا	بِهَا	فَمَا نَحْنُ	لَكَ
سے (یعنی)	نشانی	تاکہ تم جادو کرو ہمارے اوپر	اس کے ذریعے	پھر (بھی) ہم نہیں	تم پر

جادو کرنے کے لئے ہمارے پاس کیسی بھی نشانی لے آؤ، ہم ہرگز تم پر

## بِسُوْمَيْنِ ۝۱۳۱ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوفَانَ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ

بِسُوْمَيْنِ ۝۱۳۱	فَاَرْسَلْنَا ۝۱۳۱	عَلَيْهِمْ	الطُّوفَانَ	وَالْجَرَادَ	وَالْقُمَّلَ
ایمان لانے والے	تو ہم نے بھیج دیا	ان کے اوپر	طوفان	ٹڈی	پشوپا (یا) جوئیں

ایمان لانے والے نہیں ○ تو ہم نے ان پر طوفان اور ٹڈی اور پشوپا (یا جوئیں)

## وَالضَّفَادِعَ وَالْدَّمَ اٰیَاتٍ مُّفَصَّلَاتٍ ۚ فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا

وَالضَّفَادِعَ	وَالْدَّمَ	اٰیَاتٍ مُّفَصَّلَاتٍ	فَاسْتَكْبَرُوْا	وَ	كَانُوْا
اور	مینڈک	اور	خون	جد اجد انشانیاں	تو انہوں نے تکبر کیا اور وہ تھے

اور مینڈک اور خون کی جد اجد انشانیاں بھیجیں تو انہوں نے تکبر کیا اور وہ

## قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ۝۱۳۲ وَلَسَا وَقَعْ عَلَيْهِمُ الرَّجْزُ قَالُوْا يٰمُوسٰی

قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ۝۱۳۲	وَلَسَا	وَقَعْ	عَلَيْهِمْ	الرَّجْزُ	قَالُوْا
جرم کرنے والے لوگ	اور	جب	واقع ہوتا	ان پر	عذاب (تو) کہتے اے موسیٰ

مجرم قوم تھی ○ اور جب ان پر عذاب واقع ہوتا تو کہتے، اے موسیٰ!

## اِدْعُ لَكَ رَبِّكَ بِمَا عٰهَدَ عِنْدَكَ ۚ

اِدْعُ	لَكَ	رَبِّكَ	بِمَا	عٰهَدَ	عِنْدَكَ
دعا کرو	ہمارے لیے	اپنے رب (سے)	(اس کے) سبب جو	اس نے عہد کیا	تمہارے پاس

ہمارے لیے اپنے رب سے دعا کرو اس عہد کے سبب جو اس کا تمہارے پاس ہے۔

۱..... جب فرعون اور اس کی قوم نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام پر ایمان لانے سے صاف صاف انکار کر دیا تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اُن کے خلاف دعا کی جو قبول ہوئی اور اس دعاے ضرر کے بعد فرعون اور اس کی قوم پر جو عذاب آئے ان کا ذکر اس آیت میں کیا گیا ہے، ان کی تفصیل جاننے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج 3، ص 414 کا مطالعہ فرمائیں۔



## لَئِنْ كَشَفْتَ عَنَّا الرِّجْزَ لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ وَ

لَئِنْ	كَشَفْتَ <sup>(۱)</sup>	عَنَّا	الرِّجْزَ	لَنُؤْمِنَنَّ	لَكَ	وَ
بیشک اگر	تم اٹھا دو گے	ہم سے	عذاب	(تو) بیشک ہم ضرور ایمان لائیں گے	تم پر	اور

بیشک اگر آپ ہم سے عذاب اٹھا دو گے تو ہم ضرور آپ پر ایمان لائیں گے اور

## لَنُرْسِلَنَّ مَعَكَ بَنِي إِسْرَءِيلَ ۚ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمْ

لَنُرْسِلَنَّ	مَعَكَ	بَنِي إِسْرَءِيلَ <sup>(۱۳۳)</sup>	فَلَمَّا	كَشَفْنَا	عَنْهُمْ
بیشک ہم ضرور بھیج دیں گے	تمہارے ساتھ	بنی اسرائیل (کو)	پھر جب	ہم اٹھالیتے	ان سے

ضرور ہم بنی اسرائیل کو تمہارے ساتھ کر دیں گے ○ پھر جب ہم ان سے اس مدت تک کے لئے

## الرِّجْزَ إِلَىٰ أَجَلٍ هُمْ بِلُغُوهِ إِذَا هُمْ يَنْكُثُونَ ۚ

الرِّجْزَ	إِلَىٰ أَجَلٍ	هُمْ	بِلُغُوهِ	إِذَا	هُمْ	يَنْكُثُونَ <sup>(۱۳۵)</sup>
عذاب	ایک مدت تک	وہ	پہنچنے والے (تھے) اس تک	(تو) جبھی	وہ	(اپنا عہد) توڑ دیتے

عذاب اٹھالیتے جس تک انہیں پہنچنا تھا تو وہ فوراً (اپنا عہد) توڑ دیتے ○

## فَأَنتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَأَغْرَقْنَاهُمْ فِي الْيَمِّ يَاسِينَ ۚ

فَأَنتَقَمْنَا <sup>(۲)</sup>	مِنْهُمْ	فَأَغْرَقْنَاهُمْ	فِي الْيَمِّ	يَاسِينَ	كَذَّبُوا
تو ہم نے بدلہ لیا	ان سے	تو ہم نے ڈبو دیا انہیں	دریا میں	(اس کے) سبب کہ وہ	جھٹلاتے

تو ہم نے ان سے بدلہ لیا تو انہیں دریا میں ڈبو دیا کیونکہ انہوں نے

## يَايَتِنَا وَكَانُوا عَنْهَا غُفْلِينَ ۚ وَأَوْرَثْنَا

يَايَتِنَا	وَ	كَانُوا	عَنْهَا	غُفْلِينَ <sup>(۱۳۶)</sup>	وَ	أَوْرَثْنَا
ہماری آیتوں کو	اور	وہ تھے	ان سے	لا پرواہی کرنے والے	اور	ہم نے وارث بنا دیا

ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور ان سے بالکل غافل رہے ○ اور ہم نے

۱..... فرعونوں کو بھی معلوم تھا کہ عذاب الہی سے مشکل کشائی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ذریعے ہی ہوگی، اسی لئے مقبولان بارگاہ الہی کو مشکل کشا اور حاجت روا کہا جاتا ہے۔

۲..... اس کا معنی یہ ہے کہ جب بار بار فرعونوں کو عذابوں سے نجات دی گئی اور وہ کسی عہد پر قائم نہ رہے اور ایمان نہ لائے اور کفر نہ چھوڑا تو جو میعاد ان کے لئے مقرر فرمائی گئی تھی وہ پوری ہونے کے بعد انہیں اللہ تعالیٰ نے دریائے نیل میں غرق کر کے ہلاک کر دیا۔



الْقَوْمَ الَّذِينَ كَانُوا يُسْتَضَعُونَ مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَالْ				
الْقَوْمَ	الَّذِينَ	كَانُوا يُسْتَضَعُونَ	مَشَارِقَ الْأَرْضِ	وَالْ
(ان لوگوں کو)	جو	کمزور سمجھے جاتے تھے	زمین کے مشرقوں	اور
اس قوم کو جسے دبایا گیا تھا اُس زمین کے مشرقوں اور				
مَعَارِبَهَا الَّتِي بَرَكْنَا فِيهَا ط وَتَبَّتْ				
مَعَارِبَهَا	الَّتِي	بَرَكْنَا	فِيهَا	وَالْ
اس کے مغربوں (کا)	جس (میں)	ہم نے برکت رکھی	اس میں	اور
مغربوں کا مالک بنا دیا جس میں ہم نے برکت رکھی تھی اور بنی اسرائیل پر				
كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنَىٰ عَلَىٰ بَنِي إِسْرَءِيلَ ۖ بِمَا صَبَرُوا ط وَ				
كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنَىٰ	عَلَىٰ بَنِي إِسْرَءِيلَ	بِمَا	صَبَرُوا (۱)	وَالْ
تیرے رب کی اچھی بات	بنی اسرائیل پر	(اس کے) بدلے جو	انہوں نے صبر کیا	اور
ان کے صبر کے بدلے میں تیرے رب کا اچھا وعدہ پورا ہو گیا اور				
دَمَّرْنَا مَا كَانَ يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَقَوْمُهُ وَمَا				
دَمَّرْنَا	مَا	كَانَ يَصْنَعُ	فِرْعَوْنُ	وَالْ
ہم نے برباد کر دیا	(اسے) جو	بناتا تھا	فرعون	اور
ہم نے وہ سب تعمیرات برباد کر دیں جو فرعون اور اس کی قوم بناتی تھی اور وہ عمارتیں				
كَانُوا يَعْرِشُونَ ۝۱۳۷ وَجُودًا بِبَنِي إِسْرَءِيلَ الْبَحْرَ فَأَتَوْا				
كَانُوا يَعْرِشُونَ ۝۱۳۷	وَالْ	جُودًا	بِبَنِي إِسْرَءِيلَ	الْبَحْرَ فَأَتَوْا
وہ (عمارتیں) بلند کرتے تھے	اور	ہم نے پار کر دیا	بنی اسرائیل کو	دریا (سے)
جنہیں وہ بلند کرتے تھے ○ اور ہم نے بنی اسرائیل کو دریا سے پار کر دیا تو ان کا گزر				

۱..... بنی اسرائیل کو ان کے صبر کی وجہ سے عزت، غلبہ، خوشحالی اور حکمرانی نصیب ہوئی۔ اس سے معلوم ہوا کہ صبر بہت باعثِ فضیلتِ عمل ہے۔



عَلَىٰ قَوْمٍ يَعْكُفُونَ عَلَىٰ أَصْنَامٍ لَهُمْ ۚ قَالُوا يَمُوسَىٰ

عَلَىٰ قَوْمٍ يَعْكُفُونَ عَلَىٰ أَصْنَامٍ لَهُمْ قَالُوا ۙ يَمُوسَىٰ

ایک قوم پر وہ جم کر بیٹھے تھے اپنے بتوں پر (کے آگے) (بنی اسرائیل نے) کہا اے موسیٰ

ایک ایسی قوم کے پاس سے ہوا جو اپنے بتوں کے آگے جم کر بیٹھے ہوئے تھے۔ (بنی اسرائیل نے) کہا: اے موسیٰ!

اجْعَلْ لَّنَا إِلَهًا كَمَا لَهُمْ آلِهَةٌ ۚ قَالَ

اجْعَلْ لَّنَا إِلَهًا كَمَا لَهُمْ آلِهَةٌ ۚ قَالَ

بنادو ہمارے لئے ایک معبود جیسے ان کے لئے کئی معبود (ہیں) فرمایا

ہمارے لئے بھی ایسا ہی ایک معبود بنادو جیسے ان کے لئے کئی معبود ہیں۔ (موسیٰ نے) فرمایا:

إِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُونَ ۚ (۱۳۸) إِنَّ هَٰؤُلَاءِ مُتَّبِعُونَ

إِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُونَ ۚ (۱۳۸) إِنَّ هَٰؤُلَاءِ مُتَّبِعُونَ

یقیناً تم لوگ جاہل ہو بیشک یہ لوگ برباد ہونے والا (ہے)

تم یقیناً جاہل لوگ ہو بیشک یہ لوگ جس کام میں پڑے ہوئے ہیں

مَا هُمْ فِيهِ وَبِطُلٌ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۚ قَالَ

مَا هُمْ فِيهِ وَبِطُلٌ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۚ قَالَ

(وہ کام) جس میں وہ (پڑے ہیں) اور باطل (ہے) جو کچھ وہ کر رہے ہیں (موسیٰ نے) فرمایا

وہ سب برباد ہونے والا ہے اور جو کچھ یہ کر رہے ہیں وہ سب باطل ہے ○ (موسیٰ نے) فرمایا:

أَغْيَرَا اللَّهُ أَبْغِيكُمْ إِلَهًا وَهُوَ فَضَّلَكُمْ

أَغْيَرَا اللَّهُ أَبْغِيكُمْ إِلَهًا وَهُوَ فَضَّلَكُمْ

کیا اللہ کے سوا میں تلاش کروں تمہارے لئے کوئی معبود اور (حالانکہ) وہ اس نے فضیلت دی تمہیں

کیا تمہارے لئے اللہ کے سوا کوئی اور معبود تلاش کروں حالانکہ اس نے تمہیں سارے جہان والوں پر

۱..... حضرت موسیٰ علیہ السلام سے یہ عرض سارے بنی اسرائیل نے نہ کی تھی کیونکہ ان میں حضرت ہارون علیہ السلام اور دیگر بزرگ اولیاء اللہ رُحمة اللہ تعالیٰ علیہم بھی تھے، بلکہ ان لوگوں نے کی تھی جو ابھی تک راسخ الایمان نہ ہوئے تھے۔



عَلَى الْعَلِيِّينَ ۱۳۰) وَإِذَا أَنْجَيْنَاكُمْ مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ

عَلَى الْعَلِيِّينَ ۱۳۰) وَ إِذَا أَنْجَيْنَاكُمْ مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ

سارے جہان (والوں) پر اور جب ہم نے نجات دی تمہیں فرعون والوں سے

فضیلت عطا فرمائی ہے اور یاد کرو جب ہم نے تمہیں فرعونوں سے نجات دی

يَسُومُونَكُمْ سُوءَ الْعَذَابِ يُقَتِّلُونَ أَبْنَاءَكُمْ وَيَسْتَحْيُونَ

يَسُومُونَكُمْ سُوءَ الْعَذَابِ يُقَتِّلُونَ أَبْنَاءَكُمْ وَيَسْتَحْيُونَ

وہ دیتے تمہیں بری سزا قتل کر دیتے تمہارے بیٹے اور زندہ رہنے دیتے

جو تمہیں بہت بری سزا دیتے، تمہارے بیٹوں کو قتل کرتے اور تمہاری بیٹیوں کو

نِسَاءَكُمْ وَ فِي ذُلِّكُمْ بَلَاءٌ مِّنْ رَبِّكُمْ

نِسَاءَكُمْ وَ فِي ذُلِّكُمْ بَلَاءٌ مِّنْ رَبِّكُمْ

تمہاری عورتیں، بچیاں اور اس (سزا) میں آزمائش (تھی) تمہارے رب کی طرف سے

زندہ رکھتے اور اس میں تمہارے رب کی طرف سے بڑی

عَظِيمٌ ۱۳۱) وَ وَعَدْنَا مُوسَى ثَلَاثِينَ لَيْلَةً وَأَتَمَّمْنَا

عَظِيمٌ ۱۳۱) وَ وَعَدْنَا مُوسَى ثَلَاثِينَ لَيْلَةً وَأَتَمَّمْنَا

بڑی اور ہم نے وعدہ فرمایا موسیٰ (سے) تیس راتوں (کا) اور ہم نے پورا کر دیا انہیں

آزمائش تھی اور ہم نے موسیٰ سے تیس راتوں کا وعدہ فرمایا اور ان میں

بِعَشْرِ فِتْنٍ مِّمَّاتٍ رَبِّهِ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً وَ

بِعَشْرِ فِتْنٍ مِّمَّاتٍ رَبِّهِ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً وَ

(مزید) دس (راتوں) سے تو پوری ہو گئی اس کے رب کی مقررہ مدت چالیس راتیں اور

دس (راتوں) کا اضافہ کر کے پورا کر دیا تو اس کے رب کا وعدہ چالیس راتوں کا پورا ہو گیا اور

۱..... فرعون کی ہلاکت کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بارگاہ الہی میں تورات عطا کئے جانے کی دعا کی تو تیس راتوں کیلئے کوہ طور پر آنے کا وعدہ فرمایا گیا اور ان ایام میں روزے رکھنے کا حکم دیا گیا۔ چنانچہ آپ علیہ السلام اپنے بھائی حضرت ہارون علیہ السلام کو اپنا نائب مقرر کر کے کوہ طور کی طرف روانہ ہوئے۔ وہاں جب عبادت و ریاضت میں تیس دن پورے ہو گئے تو بارگاہ الہی میں مناجات سے پہلے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مسواک کر لی تاکہ منہ سے مہک نہ آئے۔ اس پر انہیں مزید دس دن روزے رکھنے کا حکم دیا گیا۔ ان روزوں کی ابتداء ذوالقعدہ کی پہلی تاریخ سے ہوئی، پھر ذوالحجہ کے دس دن =



قَالَ مُوسَى لِأَخِيهِ هَارُونَ اخْلُفْنِي فِي قَوْمِي وَ

قَالَ	مُوسَى	لِأَخِيهِ هَارُونَ	اخْلُفْنِي	فِي قَوْمِي	وَ
کہا	موسیٰ (نے)	اپنے بھائی ہارون سے	تم نائب رہنا میرے	میری قوم میں	اور

موسیٰ نے اپنے بھائی ہارون سے کہا: تم میری قوم میں میرا نائب رہنا اور

أَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيلَ الْمُفْسِدِينَ ﴿۱۳۲﴾ وَلَسَا

أَصْلِحْ	وَ	لَا تَتَّبِعْ	سَبِيلَ الْمُفْسِدِينَ ﴿۱۳۲﴾	وَ	لَسَا
(ان کی) اصلاح کرنا	اور	نہ چلنا	فساد کرنے والوں کے راستے (پر)	اور	جب

اصلاح کرنا اور فساد یوں کے راستے پر نہ چلنا ○ اور جب

جَاءَ مُوسَى لِسَبِّحَاتِنَا وَكَلَّمَہٗ رَبُّہٗ لَا

جَاءَ	مُوسَى	لِسَبِّحَاتِنَا	وَ	كَلَّمَہٗ	رَبُّہٗ
آیا	موسیٰ	ہمارے مقرر کردہ وقت پر	اور	کلام فرمایا اس سے	اس کے رب (نے)

موسیٰ ہمارے وعدے کے وقت پر حاضر ہوا اور اس کے رب نے اس سے کلام فرمایا،

قَالَ رَبِّ أَرِنِي أَنظُرَ إِلَيْكَ ط

قَالَ	رَبِّ	أَرِنِي	أَنظُرَ	إِلَيْكَ
(تو) موسیٰ نے عرض کی	اے میرے رب	مجھے (اپنا جلوہ) دکھا	(تاکہ) میں دیدار کر لوں	تیرا

تو اس نے عرض کی: اے میرے رب! مجھے اپنا جلوہ دکھاتا کہ میں تیرا دیدار کر لوں۔

قَالَ لَن تَرِنِي وَلَكِنِ انْظُرْ إِلَى الْجَبَلِ

قَالَ	لَن تَرِنِي ﴿۲﴾	وَ	لَكِنِ	انْظُرْ	إِلَى الْجَبَلِ
(اللہ نے) فرمایا	تو ہرگز نہ دیکھ سکے گا مجھے	اور	البتہ	تو دیکھ	(اس) پہاڑ کی طرف

(اللہ نے) فرمایا: تو مجھے ہرگز نہ دیکھ سکے گا، البتہ اس پہاڑ کی طرف دیکھ،

= مزید شامل ہوئے تھے۔

۱ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا حضرت ہارون علیہ السلام سے یہ فرمان درحقیقت آپ کے واسطے سے بنی اسرائیل کے لئے تھا اور نہ انبیاء کرام علیہم السلام تو فساد یوں کے راستے پر چلنے سے معصوم ہیں، نیز یہ کلام تاکید و استقامت کے طور پر بھی ہو سکتا ہے۔ ۲ اس آیت سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ کا دیدار ناممکن ہے کیونکہ اگر یہ ناممکن ہوتا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام ہرگز اس کی وعانہ کرتے کیونکہ محال کی دعا گنا جائز نہیں ہوتا =



فَإِنْ اسْتَقَرَّ مَكَانَهُ فَسَوْفَ تَرِنُنِي ۖ فَلَمَّا تَجَلَّىٰ

فَإِنْ اسْتَقَرَّ	مَكَانَهُ	فَسَوْفَ تَرِنُنِي	فَلَمَّا	تَجَلَّىٰ
تو اگر وہ ٹھہر ا رہا	اپنی جگہ (پر)	تو عنقریب تو دیکھ لے گا مجھے	پھر جب	تجلی فرمائی

یہ اگر اپنی جگہ پر ٹھہر ا رہا تو عنقریب تو مجھے دیکھ لے گا پھر جب اس کے رب نے

رَبُّهُ لِيَجْبَلَ جَعَلَهُ دَكَّا وَخَرَّ مُوسَىٰ

رَبُّهُ	لِيَجْبَلَ	جَعَلَهُ	دَكَّا	وَ	خَرَّ	مُوسَىٰ
اس کے رب (نے)	پہاڑ پر	(تو) کر دیا اسے	ریزہ ریزہ	اور	گر گئے	موسیٰ

پہاڑ پر اپنا نور چمکایا تو اسے پاش پاش کر دیا اور موسیٰ بے ہوش ہو کر

صَعِقًا ۖ فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ سُبْحَنَكَ

صَعِقًا	فَلَمَّا	أَفَاقَ	قَالَ	سُبْحَنَكَ
بے ہوش (ہو کر)	پھر جب	انہیں ہوش آیا	(تو) عرض کی	تو پاک ہے

گر گئے پھر جب ہوش آیا تو عرض کی: تو پاک ہے،

تُبْتُ إِلَيْكَ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُؤْمِنِينَ ﴿۱۳۲﴾ قَالَ يُوسَىٰ

تُبْتُ إِلَيْكَ	وَ	أَنَا	أَوَّلُ الْمُؤْمِنِينَ ﴿۱۳۲﴾	قَالَ	يُوسَىٰ
میں رجوع لایا تیری طرف	اور	میں	سب سے پہلا مسلمان (ہوں)	فرمایا	اے موسیٰ

میں تیری طرف رجوع لایا اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں ○ (اللہ نے) فرمایا: اے موسیٰ!

إِنِّي اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسَالَتِي ۖ وَبِكَلَامِي ۖ

إِنِّي	اصْطَفَيْتُكَ	عَلَى النَّاسِ ﴿۱﴾	بِرِسَالَتِي	وَ	بِكَلَامِي
بیتک میں (نے)	منتخب کر لیا تجھے	لوگوں پر	اپنی رسالتوں کے ساتھ	اور	اپنے کلام کے ساتھ

میں نے اپنی رسالتوں اور اپنے کلام کے ساتھ تجھے لوگوں پر منتخب کر لیا

== اور اللہ تعالیٰ نے بھی دعائے گننے کو ناجائز قرار نہیں دیا بلکہ دنیا میں اس کی عدم قبولیت کو بیان کیا ہے یونہی اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دیکھنے کی نفی کی ہے، یہ نہیں فرمایا کہ میرا دیکھنا ممکن نہیں۔

①..... یہاں ”لوگوں“ سے مراد حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے کے لوگ ہیں اور اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ علیہ السلام اپنے زمانے کے لوگوں میں سب سے زیادہ عزت و مرتبے اور شرافت و جاہت والے تھے کیونکہ آپ صاحب شریعت تھے اور آپ پر اللہ عزوجل کی کتاب تورات بھی نازل ہوئی۔



فَخُذْ مَا آتَيْنَكَ وَكُنْ مِنَ الشَّاكِرِينَ ﴿١٣٣﴾ وَكُتِبْنَا					
فَخُذْ	مَا	آتَيْنَكَ	وَ	كُنْ	مِنَ الشَّاكِرِينَ ﴿١٣٣﴾
تو لے لو	جو	میں نے دیا تجھے	اور	ہو جاؤ	شکر گزاروں میں سے
تو جو میں نے تمہیں عطا فرمایا ہے اسے لے لو اور شکر گزاروں میں سے ہو جاؤ اور ہم نے					
لَهُ فِي الْأَلْوَا حِ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَّوْعَظَةٌ وَتَفْصِيلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ فَخُذْهَا					
لَهُ	فِي الْأَلْوَا حِ	مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَّوْعَظَةٌ (۱)	وَ	تَفْصِيلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ	فَخُذْهَا
اس کے لیے	تختیوں میں	ہر چیز کی نصیحت	اور	ہر چیز کی تفصیل	تو پکڑ لو اسے
اس کے لیے (تورات کی) تختیوں میں ہر چیز کی نصیحت اور ہر چیز کی تفصیل لکھ دی (اور فرمایا) اسے مضبوطی سے					
بِقُوَّةٍ وَأَمْرٌ قَوْمَكَ يَأْخُذُوا بِأَحْسَنِهَا (۳)					
بِقُوَّةٍ	وَأَمْرٌ	قَوْمَكَ	يَأْخُذُوا	بِأَحْسَنِهَا (۳)	
مضبوطی کے ساتھ	اور	حکم دو	اپنی قوم (کو)	وہ اختیار کریں	اس کی بہترین باتوں کو
پکڑ لو اور اپنی قوم کو حکم دو کہ وہ اس کی اچھی باتیں اختیار کریں۔					
سَاوِرِيكُمْ دَارَ الْفُسِقِينَ ﴿١٣٤﴾ سَاَصْرَفُ عَنْ آيَتِي					
سَاوِرِيكُمْ	دَارَ الْفُسِقِينَ ﴿١٣٤﴾	سَاَصْرَفُ	عَنْ آيَتِي		
عنقریب میں دکھاؤں گا تمہیں	نافرمانوں کا گھر	عنقریب میں پھیر دوں گا	اپنی آیتوں سے		
عنقریب میں تمہیں نافرمانوں کا گھر دکھاؤں گا اور میں اپنی آیتوں سے					
الَّذِينَ يَتَكَبَّرُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَإِنْ يَرَوْا					
الَّذِينَ	يَتَكَبَّرُونَ	فِي الْأَرْضِ	بِغَيْرِ الْحَقِّ	وَ	إِنْ يَرَوْا
ان لوگوں کو جو	تکبر کرتے ہیں	زمین میں	حق کے بغیر، ناحق	اور	اگر
ان لوگوں کو پھیر دوں گا جو زمین میں ناحق اپنی بڑائی چاہتے ہیں اور اگر وہ					

== اور ہمارے نبی ﷺ پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام تمام کائنات میں سب سے افضل ہیں۔  
 ۱..... اس سے مراد تورات کی تختیاں ہیں، یہ زبردیا و مردکی تھیں اور ان کی تعدا سات یا دس تھی۔ ۲..... بنی اسرائیل کو اپنے دین میں حلال حرام اور اچھی بری چیزوں سے متعلق جن احکام کی ضرورت تھی وہ سب تورات میں لکھی ہوئی تھیں۔ ۳..... اس کا معنی یہ ہے کہ تورات میں جو احکام مذکور ہیں ان میں جو زیادہ بہتر ہواست اختیار کرنے کا حکم دو کیونکہ تورات میں عزیمت اور رخصت، جائز اور مستحب امور کا بھی ذکر ہے۔ عزیمت پر عمل کرنا رخصت پر عمل کے



كُلَّ آيَةٍ لَا يُؤْمِنُوا بِهَا ۚ وَإِنْ يَرَوْا سَبِيلَ الرُّشْدِ

كُلَّ آيَةٍ	لَا يُؤْمِنُوا	بِهَا	وَ	إِنْ	يَرَوْا	سَبِيلَ الرُّشْدِ
سبب نشانیاں	(تو بھی) ایمان نہیں لاتے	ان پر	اور	اگر	وہ دیکھ لیں	ہدایت کی راہ

سب نشانیاں دیکھ لیں تو بھی ان پر ایمان نہیں لاتے اور اگر وہ ہدایت کی راہ دیکھ لیں

لَا يَتَّخِذُوهُ سَبِيلًا ۚ وَإِنْ يَرَوْا سَبِيلَ الْغَيِّ يَتَّخِذُوهُ

لَا يَتَّخِذُوهُ	سَبِيلًا	وَ	إِنْ	يَرَوْا	سَبِيلَ الْغَيِّ	يَتَّخِذُوهُ
(تو) نہیں بناتے اسے	(اپنا) راستہ	اور	اگر	وہ دیکھ لیں	گمراہی کا راستہ	(تو) بنا لیتے ہیں اسے

تو اسے اپنا راستہ نہیں بناتے اور اگر گمراہی کا راستہ دیکھ لیں تو اسے اپنا راستہ

سَبِيلًا ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَكَانُوا

سَبِيلًا (۱)	ذَٰلِكَ	بِأَنَّهُمْ	كَذَّبُوا	بِآيَاتِنَا	وَ	كَانُوا
(اپنا) راستہ	یہ	(اس کے) سبب کہ وہ	انہوں نے جھٹلایا	ہماری آیتوں کو	اور	وہ تھے

بنالیتے ہیں۔ یہ اس لیے کہ انہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور

عَنْهَا غُفِلِينَ ۚ وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا

عَنْهَا	غُفِلِينَ ۚ	وَ	الَّذِينَ	كَذَّبُوا	بِآيَاتِنَا	وَ
ان سے	لا پرواہی کرنے والے	اور	وہ لوگ جنہوں نے	جھٹلایا	ہماری آیتوں کو	اور

ان سے غافل رہے ○ اور جنہوں نے ہماری آیتوں اور

لِقَاءِ الْآخِرَةِ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ ۖ هَلْ يُجْزَوْنَ إِلَّا

لِقَاءِ الْآخِرَةِ	حَبِطَتْ	أَعْمَالُهُمْ	هَلْ	يُجْزَوْنَ	إِلَّا
آخرت کی ملاقات (کو)	برباد ہو گئے	ان کے اعمال	کیا (یعنی نہیں)	انہیں بدلہ دیا جائے گا	مگر

آخرت کی ملاقات کو جھٹلایا تو ان کے تمام اعمال برباد ہوئے، انہیں ان کے اعمال ہی کا

== مقابلے میں بہتر ہے جیسے معاف کرنا بدلہ لینے سے بہتر ہے۔

1..... تکبر کے ہوتے ہوئے حق قبول کرنا بڑا مشکل ہو جاتا ہے جبکہ سرکشی کا راستہ بڑا بھلا معلوم ہوتا ہے۔



مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۱۳۷﴾ وَ اتَّخَذَ قَوْمُ مُوسَىٰ مِنْ بَعْدِهِ				
مَا	كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۱۳۷﴾	وَ	اتَّخَذَ ﴿۱﴾	قَوْمُ مُوسَىٰ
(اس کا جو)	وہ عمل کرتے تھے	اور	بنالیا	موسیٰ کی قوم (نے)
اس کے بعد				
بدلہ دیا جائے گا ○ اور موسیٰ کے پیچھے اس کی قوم نے				
مِنْ حُلِيِّهِمْ عِجْلًا جَسَدًا آلَهُ خَوَاسِرٌ				
مِنْ حُلِيِّهِمْ	عِجْلًا	جَسَدًا	لَّهُ	خَوَاسِرٌ
اپنے زیورات سے	ایک پچھڑا (معبود)	بے جان	اس کی	گائے جیسی آواز (تھی)
اپنے زیورات سے ایک بے جان پچھڑے کو (معبود) بنالیا جس کی گائے جیسی آواز تھی۔				
الْمَيْرُ وَالْآلَهُ لَا يَكْلَمُهُمْ وَلَا يَهْدِيهِمْ				
الْمَيْرُ وَالْآلَهُ	لَا يَكْلَمُهُمْ	وَ	لَا يَهْدِيهِمْ	
کیا انہوں نے نہ دیکھا	کہ وہ	کلام نہیں کر سکتا ان سے	اور	دکھا نہیں سکتا انہیں
کیا انہوں نے یہ نہ دیکھا کہ وہ (پچھڑا) ان سے نہ کلام کرتا ہے اور نہ انہیں کوئی ہدایت				
سَبِيلًا ۚ اتَّخَذُوهُ وَكَانُوا ظَالِمِينَ ﴿۱۳۸﴾ وَلَٰكِنَّا				
سَبِيلًا	اتَّخَذُوهُ	وَ	كَانُوا	ظَالِمِينَ ﴿۱۳۸﴾
راستہ	انہوں نے بنالیا اسے (معبود)	اور	وہ تھے	ظلم کرنے والے
دیتا ہے؟ انہوں نے اسے (معبود) بنالیا اور وہ ظالم تھے ○ اور جب				
سُقِطَ فِي أَيْدِيهِمْ وَرَأَوْا أَنَّهُمْ قَدْ ضَلُّوا ۚ				
سُقِطَ فِي أَيْدِيهِمْ	وَ	رَأَوْا	أَنَّهُمْ	قَدْ ضَلُّوا
وہ گرائے گئے اپنے ہاتھوں میں (یعنی شرمندہ ہوئے)	اور	انہوں نے دیکھا	کہ وہ	یقیناً
شرمندہ ہوئے اور سمجھ گئے کہ وہ یقیناً گمراہ ہو گئے تھے				

۱..... جب حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَامُ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے کلام کرنے کیلئے کوہ طور پر تشریف لے گئے تو ان کے جانے کے تیس دن بعد سامری نے بنی اسرائیل سے تمام زیورات جمع کر کے ایک بے جان پچھڑا بنایا، پھر اس میں حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَامُ کے گھوڑے کے ٹم کے نیچے سے لی ہوئی خاک ڈالی تو اس کے اثر سے وہ گائے کی طرح ڈکارنے لگا اور سامری کے بہکانے پر بنی اسرائیل کے بارہ ہزار لوگوں کے علاوہ بقیہ سب نے اس پچھڑے کی پوجا کی۔ پھر جب پوجا کرنے والے اپنی اس کوتاہ پر شرمندہ ہوئے اور سمجھ گئے کہ وہ یقیناً گمراہ ہو گئے تھے تو انہوں نے بارگاہ الہی میں رحمت و مغفرت کی دعا کی۔



قَالُوا لَئِنْ لَّمْ يَرْحَمْنَا رَبُّنَا وَيَغْفِرْ لَنَا

قَالُوا	لَئِنْ	لَّمْ يَرْحَمْنَا	رَبُّنَا	و	يَغْفِرْ	لَنَا
(تو) انہوں نے کہا	ضرور اگر	رحم نہ کیا ہم پر	ہمارے رب (نے)	اور	مغفرت (نہ) فرمائی	ہماری

تو کہنے لگے: اگر ہمارے رب نے ہم پر رحم نہ فرمایا اور ہماری مغفرت نہ فرمائی

لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ ﴿۱۳۹﴾ وَلَمَّا رَجَعَ مُوسَىٰ

لَنَكُونَنَّ	مِنَ الْخَاسِرِينَ ﴿۱۳۹﴾	و	لَمَّا	رَجَعَ	مُوسَىٰ
(تو) بیشک ہم ضرور ہوجائیں گے	نقصان اٹھانے والوں میں سے	اور	جب	لوٹے	موسیٰ

تو ہم ضرور تباہ ہوجائیں گے ○ اور جب موسیٰ اپنی قوم کی طرف

إِلَىٰ قَوْمِهِ غَضْبَانَ آسِفًا ۖ قَالَ بِئْسَمَا خَلَفْتُونِي

إِلَىٰ قَوْمِهِ	غَضْبَانَ	آسِفًا	قَالَ	بِئْسَمَا	خَلَفْتُونِي
اپنی قوم کی طرف	غضب ناک	افسردہ	(تو) فرمایا	کتنی بری	تم نے جانشینی کی میری

بہت زیادہ غم و غصے میں بھرے ہوئے لوٹے تو فرمایا: تم نے میرے بعد کتنا برا

مِنْ بَعْدِي ۚ أَعَجَلْتُمْ أَمْرَ رَبِّكُمْ ۖ وَآلَقَىٰ الْأَلْوَاخَ ۚ

مِنْ بَعْدِي ۚ	أَعَجَلْتُمْ	أَمْرَ رَبِّكُمْ ۖ	و	آلَقَىٰ	الْأَلْوَاخَ ۚ
میرے بعد	کیا تم نے جلدی کی	اپنے رب کے حکم (سے)	اور	موسیٰ نے ڈال دیں	تختیاں

کام کیا، کیا تم نے اپنے رب کے حکم میں جلدی کی؟ اور موسیٰ نے تختیاں (زمین پر) ڈال دیں اور

أَخَذَ بِرَأْسِ أَخِيهِ يَجُرُّهُ إِلَيْهِ ۚ قَالَ ابْنَ أُمَّ إِنَّ

أَخَذَ	بِرَأْسِ أَخِيهِ	يَجُرُّهُ	إِلَيْهِ ۚ	قَالَ	ابْنَ أُمَّ
پکڑ لیا	اپنے بھائی کے سر کو	کھینچنے لگا اسے	اپنی طرف	کہا	(اے) میری ماں کے بیٹے

اپنے بھائی کے سر کے بال پکڑ کر اپنی طرف کھینچنے لگے۔ (ہارون نے) کہا: اے میری ماں کے بیٹے! بیشک

①..... یہاں صرف دینی حیثیت اور فرط غضب کی وجہ سے جلدی میں ان تختیوں کو زمین پر رکھنا مراد ہے جسے قرآن پاک میں ڈالنے سے تعبیر کیا گیا ہے اور اس ڈالنے میں کسی بھی طرح تواریخ کی تختیوں کی بے حرمتی مقصود نہ تھی اور وہ جو منقول ہے کہ ”بعض تختیاں ٹوٹ چکیں“ یہ اگر درست ہے تو جلدی میں زمین پر رکھنے کی وجہ سے تختیاں ٹوٹی ہوں گی، نہ یہ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَامُ نے جان بوجھ کر انہیں توڑا تھا اور نہ ہی ان کو یہ گمان تھا کہ ایسا ہو جائے گا۔



الْقَوْمَ اسْتَزَعَفُونِي وَكَادُوا يَقْتُلُونَنِي ۖ فَلَا تُشَبِّتْ بِي

الْقَوْمَ	اسْتَزَعَفُونِي	وَ	كَادُوا يَقْتُلُونَنِي	فَلَا تُشَبِّتْ <sup>(۱)</sup>	بِي
قوم (نے)	کمزور سمجھا مجھے	اور	وہ قریب تھے کہ قتل کر دیتے مجھے	تو تم نہ ہنسناؤ	مجھ پر
قوم نے مجھے کمزور سمجھا اور قریب تھا کہ مجھے مار ڈالتے تو تم مجھ پر دشمنوں کو ہنسنے کا					

الْأَعْدَاءَ وَلَا تَجْعَلْنِي مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝۱۵۰ قَالَ رَبِّ

الْأَعْدَاءَ	وَلَا تَجْعَلْنِي	مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝۱۵۰	قَالَ	رَبِّ
دشمنوں (کو)	اور	نہ بناؤ مجھے	ظالم لوگوں کے ساتھ	عرض کی
موقع نہ دو اور مجھے ظالموں کے ساتھ نہ ملا ۝ عرض کی: اے میرے رب!				

اغْفِرْ لِي وَلَا خِيَّ وَأَدْخِلْنَا فِي رَحْمَتِكَ ۖ وَأَنْتَ

اغْفِرْ <sup>(۲)</sup>	لِي	وَلَا خِيَّ	وَلَا خِيَّ	وَلَا خِيَّ	وَلَا خِيَّ
بخش دے	مجھے	اور	میرے بھائی کو	اور	داخل فرما ہمیں
مجھے اور میرے بھائی کو بخش دے اور ہمیں اپنی رحمت میں داخل فرما اور تو					

أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ۝۱۵۱ إِنَّ الَّذِينَ اتَّخَذُوا

أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ۝۱۵۱	إِنَّ	الَّذِينَ	اتَّخَذُوا
سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم فرمانے والا ہے	بیشک	وہ لوگ جنہوں نے	بنالیا
سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم فرمانے والا ہے ۝ بیشک وہ لوگ جنہوں نے پچھڑے کو			

الْعَجَلَ سَيَسْأَلُهُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَبِّهِمْ وَذِلَّةٌ

الْعَجَلَ	سَيَسْأَلُهُمْ	غَضَبٌ	مِّنْ رَبِّهِمْ	وَلَا	ذِلَّةٌ
پچھڑے (کو معبود)	عنقریب پہنچے گا انہیں	غضب	ان کے رب کی طرف سے	اور	ذلت و رسوائی
(معبود) بنالیا عنقریب انہیں دنیا کی زندگی میں ان کے رب کا غضب اور ذلت					

- ۱۔ شکایت کا معنی ہے کسی کی تکلیف پر خوشی کا اظہار کرنا۔ فی زمانہ دینی اور دنیوی دونوں شعبوں میں شکایت کے نظارے بہت عام ہیں، مذہبی لوگ اور اسی طرح کارکن، دوکاندار، کارخانے، فیکٹری یا مل میں ملازمت کرنے والوں، یونیورسٹی، ہسپتال، ادارے یا بینک میں جاب کرنے والوں کی ایک بڑی تعداد بھی شکایت یعنی اپنے مسلمان بھائی پر آنے والی مصیبت پر خوش ہونے کے مذموم فعل میں مبتلا نظر آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت عطا فرمائے، آمین۔
- ۲۔ یہ دعائے مغفرت امت کی تعلیم کے لئے ہے، ورنہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام گناہوں سے پاک ہوتے ہیں۔

حضرت مولیٰ علیہ السلام کا دعائے مغفرت کرنا

پچھڑے پر سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم فرمانے والا ہے

۱۵۰



## فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ وَكَذَلِكَ نَجْزِي الْمُفْتَرِينَ ﴿١٥٢﴾ وَ

و	كَذَلِكَ	نَجْزِي	الْمُفْتَرِينَ ﴿١٥٢﴾	و
اور	ایسا ہی	ہم بدلہ دیتے ہیں	بہتان باندھنے والوں (کو)	اور

پہنچے گی اور ہم بہتان باندھنے والوں کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں ○ اور

## الَّذِينَ عَمِلُوا السَّيِّئَاتِ ثُمَّ تَابُوا مِنْهُمْ بَعْدَ هَٰؤُلَاءِ

الَّذِينَ	عَمِلُوا	السَّيِّئَاتِ	ثُمَّ	تَابُوا <sup>(۱)</sup>	مِنْهُمْ	بَعْدَ هَٰؤُلَاءِ	و
وہ لوگ جنہوں نے	عمل کئے	برے	پھر	انہوں نے توبہ کر لی	ان کے بعد	اور	

وہ لوگ جنہوں نے برے اعمال کئے پھر ان کے بعد توبہ کر لی اور

## أَمْنُوا ۚ إِنَّ رَبَّكَ مِنَ الْبَعْدِ ۚ

أَمْنُوا	إِنَّ	رَبَّكَ	مِنَ الْبَعْدِ ۚ	لَعَفُورٌ
ایمان لے آئے	(تو) بیشک	تمہارا رب	اس (توبہ و ایمان) کے بعد	ضرور بخشنے والا

ایمان لے آئے تو بیشک اس توبہ و ایمان کے بعد تمہارا رب بخشنے والا

## رَّحِيمٌ ﴿١٥٣﴾ وَلَبَّاسًا كَتَبَ عَنْ مُوسَى الْغَضَبِ أَخَذَ

رَّحِيمٌ ﴿١٥٣﴾	و	لَبَّاسًا	كَتَبَ	عَنْ مُوسَى	الْغَضَبِ	أَخَذَ
مہربان (ہے)	اور	جب	تھم گیا	موسیٰ سے (کا)	غصہ	(تو) اس نے پکڑ لیں

مہربان ہے ○ اور جب موسیٰ کا غصہ تھم گیا تو اس نے تختیاں

## الْأَلْوَاخَ ۚ وَفِي نُحُسْحَتِهَا هُدًى وَرَحْمَةً لِلَّذِينَ هُمْ

الْأَلْوَاخَ	و	فِي نُحُسْحَتِهَا	هُدًى	و	رَحْمَةً	لِلَّذِينَ	هُمْ
تختیاں	اور	ان (تختیوں) کی تحریر میں	ہدایت	اور	رحمت (ہے)	ان لوگوں کے لیے جو	وہ

اٹھالیں اور ان کی تحریر میں ہدایت اور رحمت ہے ان کے لیے جو

۱..... اس آیت میں گناہ کے بعد توبہ کرنے والوں کیلئے بہت بڑی بشارت اور اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے پائیاں کا ذکر ہے۔ نیز اس آیت سے ثابت ہوا کہ گناہ خواہ صغیرہ ہوں یا کبیرہ جب بندہ ان سے توبہ کرتا ہے تو اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے فضل و رحمت سے ان سب کو معاف فرماتا ہے۔



لِرَبِّهِمْ يَرْهَبُونَ ﴿۵۳﴾ وَ اخْتَارَ مُوسَىٰ قَوْمَهُ سَبْعِينَ رَجُلًا				
لِرَبِّهِمْ	يَرْهَبُونَ ﴿۵۳﴾	وَ	اخْتَارَ	مُوسَىٰ قَوْمَهُ سَبْعِينَ رَجُلًا (۱)
اپنے رب سے	ڈرتے ہیں	اور	منتخب کر لیے	موسیٰ (نے) اپنی قوم (سے) ستر مرد
لِيَمِيقَاتِنَا فَلَمَّا أَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ قَالَ				
لِيَمِيقَاتِنَا	فَلَمَّا	أَخَذَتْهُمُ	الرَّجْفَةُ	قَالَ
ہمارے مقرر کردہ وقت کے لئے	پھر جب	پکڑ لیا انہیں	زلزلے (نے)	(تو) موسیٰ نے عرض کی
رَبِّ لَوْ شِئْتَ أَهْلَكْتَهُم مِّن قَبْلُ وَإِيَّايَ ۖ				
رَبِّ	لَوْ	شِئْتَ	أَهْلَكْتَهُم	مِّن قَبْلُ وَ
اے میرے رب	اگر	تو چاہتا	تو ہلاک کر دیتا انہیں	(اس) سے پہلے اور مجھے
أَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ السُّفَهَاءُ إِن هِيَ				
أَتُهْلِكُنَا	بِمَا	فَعَلَ	السُّفَهَاءُ	إِن هِيَ
کیا تو ہلاک کرے گا ہمیں	(اس کام کے) سبب جو	کیا	ہم میں سے بے عقلوں (نے)	نہیں وہ
إِلَّا فِتْنَتَكَ ۖ تَضِلُّ بِهَا مَن تَشَاءُ وَ تَهْدِي				
إِلَّا	فِتْنَتَكَ	تَضِلُّ	بِهَا	مَن تَشَاءُ وَ تَهْدِي
مگر	تیری آزمائش	تو گمراہ کرتا ہے	اس کے ذریعے	جسے چاہتا ہے اور ہدایت دیتا ہے
مگر تیری طرف سے آزمانا تو اس کے ذریعے جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے				

۱..... حضرت موسیٰ علیہ السلام باختلاف روایات اللہ تعالیٰ کے حکم سے یا نبی اسرائیل کے مطالبے پر 70 افراد کو منتخب کر کے کوہ طور پر لے گئے، وہاں احکام الہی سن کر انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے مطالبہ کر دیا کہ جب تک ہم اللہ تعالیٰ کو اعلانیہ نہ دیکھ لیں گے تب تک ہم آپ کی بات کا یقین نہ کریں گے۔ اس پر انہیں زلزلے نے آیا اور وہ تمام افراد ہلاک ہو گئے۔ پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا سے انہیں دوبارہ زندہ کر دیا گیا۔



مَنْ تَشَاءُ ۚ أَنْتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا

مَنْ	تَشَاءُ	أَنْتَ	وَلِيُّنَا	فَاغْفِرْ	لَنَا	وَ	ارْحَمْنَا	وَ
جسے	چاہتا ہے	تو	ہمارا مولیٰ (ہے)	پس تو بخش دے	ہمیں	اور	ہم پر رحم فرما	اور

ہدایت دیتا ہے۔ تو ہمارا مولیٰ ہے، تو ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما اور

أَنْتَ خَيْرُ الْغُفَرِينَ ۝۱۵۵ وَ اكْتُبْ لَنَا فِي هَذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً

أَنْتَ	خَيْرُ الْغُفَرِينَ ۝۱۵۵	وَ	اَكْتُبْ	لَنَا	فِي هَذِهِ الدُّنْيَا	حَسَنَةً (۱)
تو	سب سے بہتر بخشنے والا (ہے)	اور	لکھ دے	ہمارے لیے	اس دنیا میں	بھلائی

تو سب سے بہتر بخشنے والا ہے ۝ اور ہمارے لیے اس دنیا میں اور آخرت میں

وَفِي الْآخِرَةِ اِنَّا هَدَيْنَاكَ اِلَيْكَ ۚ قَالَ عَذَابِي

وَ	فِي الْآخِرَةِ	اِنَّا	هُدَيْنَاكَ	اِلَيْكَ	قَالَ	عَذَابِي
اور	آخرت میں (بھلائی)	بیشک	ہم نے رجوع کیا	تیری طرف	فرمایا	میرا عذاب

بھلائی لکھ دے، بیشک ہم نے تیری طرف رجوع کیا۔ فرمایا: میں جسے چاہتا ہوں

اُصِيبُ بِهِ مِنْ اَشَاءٍ وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ۚ

اُصِيبُ	بِهِ	مِنْ	اَشَاءٍ	وَ	رَحْمَتِي	وَسِعَتْ	كُلَّ شَيْءٍ ۚ
میں پہنچاتا ہوں	اس کو	جسے	چاہتا ہوں	اور	میری رحمت	گھیرے ہوئے ہے	ہر چیز (کو)

اپنا عذاب پہنچاتا ہوں اور میری رحمت ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے

فَسَا كُتِبَ لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ وَيُؤْتُونَ

فَسَا كُتِبَ	لِلَّذِينَ	يَتَّقُونَ	وَ	يُؤْتُونَ
تو عنقریب میں لکھ دوں گا اس (رحمت) کو	ان لوگوں کے لیے جو	پرہیز گار ہیں	اور	دیتے ہیں

تو عنقریب میں اپنی رحمت ان کے لیے لکھ دوں گا جو پرہیز گار ہیں اور زکوٰۃ

- ۱..... دنیا کی بھلائی سے پاکیزہ زندگی اور نیک اعمال مراد ہیں اور آخرت کی بھلائی سے جنت، اللہ تعالیٰ کا دیدار اور دنیا کی نیکیوں پر ثواب مراد ہے۔  
 ۲..... یہودیوں نے جب اس آیت کو سنا تو کہنے لگے ہم متقی ہیں اور ہم زکوٰۃ دیتے ہیں اور اپنے رب کی آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں تو انکی آیت نازل فرما کہ اللہ تعالیٰ نے واضح فرمادیا کہ یہ فضیلت امت محمدیہ کے ساتھ خاص ہیں۔



الزَّكَاةَ وَالَّذِينَ هُمْ بِآيَاتِنَا يُؤْمِنُونَ ﴿١٥٦﴾ الَّذِينَ					
الزَّكَاةَ	وَالَّذِينَ	هُمْ	بِآيَاتِنَا	يُؤْمِنُونَ ﴿١٥٦﴾	الَّذِينَ
زکوٰۃ	اور	وہ لوگ جو	وہ	ہماری آیتوں پر	ایمان لاتے ہیں
دیتے ہیں اور وہ ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں ○ وہ جو					
يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِي					
يَتَّبِعُونَ	الرَّسُولَ ﴿١﴾	النَّبِيَّ	الْأُمِّيَّ ﴿٢﴾	الَّذِي	
پیروی کرتے ہیں	رسول (کی)	(جو) غیب کی خبریں دینے والا	(کسی سے) پڑھا ہوا انہیں (ہے)	جسے	
اس رسول کی اتباع کریں جو غیب کی خبریں دینے والے ہیں، جو کسی سے پڑھے ہوئے نہیں ہیں، جسے					
يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ					
يَجِدُونَهُ	مَكْتُوبًا	عِنْدَهُمْ	فِي التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ		
وہ (اہل کتاب) پاتے ہیں اسے	لکھا ہوا	اپنے پاس	تورات اور انجیل میں		
یہ (اہل کتاب) اپنے پاس تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں،					
يَأْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ					
يَأْمُرُهُمْ	بِالْمَعْرُوفِ	وَيَنْهَاهُمْ	عَنِ الْمُنْكَرِ	يُحِلُّ	
وہ حکم دیتا ہے انہیں	نیکی کا	اور منع کرتا ہے انہیں	برائی سے	اور حلال فرماتا ہے	
وہ انہیں نیکی کا حکم دیتے ہیں اور انہیں برائی سے منع کرتے ہیں اور ان کیلئے					
لَهُمُ الطَّيِّبَاتُ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبِيثَاتُ وَيَضَعُ					
لَهُمُ	الطَّيِّبَاتُ	وَيُحَرِّمُ	عَلَيْهِمُ	الْخَبِيثَاتُ	وَيَضَعُ
ان کے لئے	پاکیزہ چیزیں	اور حرام فرماتا ہے	ان کے اوپر	گندی چیزیں	اور اتار دیتا ہے
پاکیزہ چیزیں حلال فرماتے ہیں اور گندی چیزیں ان پر حرام کرتے ہیں اور ان کے اوپر سے					

۱۔ مفسرین کا اس بات پر اجماع ہے کہ اس آیت میں رسول سے سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مراد ہیں۔

۲۔ یقیناً اُمی ہونا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معجزات میں سے ایک معجزہ ہے کہ دنیا میں کسی سے پڑھا نہیں لیکن دنیا کی بہترین کتاب یعنی قرآن کو لے کر آئے اور لوگوں کے سامنے ہمیشہ باقی و مفید رہنے والی بہترین تعلیمات پیش فرمائیں۔



عَنْهُمْ اَصْرَهُمْ وَالْاَعْلَالُ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ ۚ قَالَ زَيْنُ

عَنْهُمْ	اَصْرَهُمْ (۱)	وَ	الْاَعْلَالُ	الَّتِي	كَانَتْ	عَلَيْهِمْ	قَالَ زَيْنُ
ان سے	ان کے بوجھ	اور	گلے کے طوق	جو	تھے	ان پر	پس وہ لوگ جو

وہ بوجھ اور قیدیں اتارتے ہیں جو ان پر تھیں تو وہ لوگ جو

اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَسٰى رُّوْكَهٗ وَنَصْرُوْكَهٗ وَاتَّبِعُوْا

اٰمَنُوْا	بِهٖ	وَ	عَسٰى رُّوْكَهٗ (۲)	وَ	نَصْرُوْكَهٗ	وَ	اتَّبِعُوْا
ایمان لائیں	اس (نبی) پر	اور	تعظیم کریں اس کی	اور	مدد کریں اس کی	اور	پیروی کریں

اس نبی پر ایمان لائیں اور اس کی تعظیم کریں اور اس کی مدد کریں اور اس نور کی

النُّوْرِ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهُ ۚ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝۱۵۷

النُّوْرُ	الَّذِيْٓ	اُنْزِلَ	مَعَهُ	اُولٰٓئِكَ	هُمُ	الْمُفْلِحُوْنَ ۝۱۵۷
(اس) نور (کی)	جو	نازل کیا گیا	اس کے ساتھ	یہ لوگ	وہی	فلاح پانے والے (ہیں)

پیروی کریں جو اس کے ساتھ نازل کیا گیا تو وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں ○

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا

قُلْ	يٰٓاَيُّهَا	النَّاسُ	اِنِّيْ	رَسُوْلُ اللّٰهِ	اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا (۳)
تم کہو	اے	لوگو	بیشک میں	(اس) اللہ کا رسول (ہوں)	تم سب کی طرف

تم فرماؤ: اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں

الَّذِيْٓ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيِ

الَّذِيْٓ لَهٗ	مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	لَا	اِلٰهَ	اِلَّا هُوَ	يُحْيِ
جس کے لئے (ہے)	آسمانوں اور زمین کی بادشاہت	نہیں	کوئی معبود	مگر	وہ

جس کے لئے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہی زندہ کرتا ہے

۱..... بوجھ سے مراد سخت تکلیفیں ہیں جیسا کہ توبہ میں اپنے آپ کو قتل کرنا اور جن اعضاء سے گناہ صادر ہوں ان کو بغض صورتوں میں کاٹ ڈالنا اور قید سے مراد مشقت والے احکام ہیں جیسا کہ کپڑے کے جس مقام کو نجاست کہتے اس کو قچی سے کاٹ ڈالنا اور غنیمتوں کو چلانا۔

۲..... اس سے معلوم ہوا کہ حضور اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم اعتقادی، عملی، قولی، فاعلی، ظاہری، باطنی ہر طرح لازم ہے بلکہ روح ایمان ہے۔

۳..... یہ آیت سرورِ کائنات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے عوم رسالت کی دلیل ہے کہ آپ تمام مخلوق کیلئے رسول ہیں اور کل جہاں آپ کی امت ہے۔



## وَيُبَيِّتُ ۖ فَأَمْلَأُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ

و	يُبَيِّتُ	فَأَمْلَأُوا	بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ	النَّبِيِّ	الْأُمِّيَّ
اور	موت دیتا ہے	تو ایمان لاؤ	اللہ اور اس کے رسول پر	نبی	(کسی سے) پڑھا ہوا نہیں (ہے)

اور مارتا ہے تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول پر جو نبی ہیں، (کسی سے) پڑھے ہوئے نہیں ہیں،

## الَّذِي يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمَتِهِ وَاتَّبَعُوهُ لَعَلَّكُمْ

الَّذِي	يُؤْمِنُ	بِاللّٰهِ وَكَلِمَتِهِ	و	اتَّبَعُوهُ	لَعَلَّكُمْ
جو	ایمان لاتا ہے	اللہ اور اس کی تمام باتوں پر	اور	پیروی کرو اس (رسول) کی	تاکہ تم

اللہ اور اس کی تمام باتوں پر ایمان لاتے ہیں اور ان کی پیروی کرو تاکہ تم

## تَهْتَدُونَ ۝۵۸ وَمِنْ قَوْمِ مُوسَى أُمَّةٌ يَّهْدُونَ بِالْحَقِّ وَ

تَهْتَدُونَ ۝۵۸	و	مِنْ قَوْمِ مُوسَى	أُمَّةٌ	يَّهْدُونَ	بِالْحَقِّ ۝۵۸
ہدایت پا جاؤ	اور	موسیٰ کی قوم میں سے	ایک گروہ (ہے)	وہ رہنمائی کرتے ہیں	حق کی

ہدایت پالو ۝ اور موسیٰ کی قوم سے ایک گروہ وہ ہے جو حق کی راہ بتاتا ہے اور

## بِهِ يَعْدِلُونَ ۝۵۹ وَقَطَّعُوهُمْ اِثْنَتَيْ عَشْرَةَ اَسْبَاطًا

بِهِ	يَعْدِلُونَ ۝۵۹	و	قَطَّعُوهُمْ	اِثْنَتَيْ عَشْرَةَ اَسْبَاطًا
اسی کے ساتھ	وہ انصاف کرتے ہیں	اور	ہم نے تقسیم کر دیا انہیں	بارہ قبیلوں (میں)

اسی کے مطابق انصاف کرتا ہے ۝ اور ہم نے انہیں بارہ قبیلوں میں تقسیم کر کے

## اُمَمًا ۚ وَ اَوْحَيْنَا اِلٰى مُوسٰى اِذَا اسْتَسْقٰهُ

اُمَمًا	و	اَوْحَيْنَا	اِلٰى مُوسٰى	اِذَا	اسْتَسْقٰهُ
الگ الگ جماعت	اور	ہم نے وحی کی	موسیٰ کی طرف	جب	پانی طلب کیا اس سے

الگ الگ جماعت بنا دیا اور ہم نے موسیٰ کی طرف وحی بھیجی جب اُس سے اس کی قوم نے

۱..... یہاں حق کی راہ بتانے والوں سے کون لوگ مراد ہیں، اس بارے میں مفسرین کے مختلف اقوال ہیں، ان میں سے دو قول یہ ہیں (۱) اس سے مراد بنی اسرائیل کے وہ لوگ ہیں جنہوں نے اسلام قبول کر لیا، جیسے حضرت عبداللہ بن سلام اور ان کے ساتھی رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ۔ (۲) اس سے مراد بنی اسرائیل کے وہ لوگ ہیں جنہوں نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی شریعت منسوخ ہونے سے پہلے اسے مضبوطی سے تھامے رکھا، اس میں کوئی تبدیلی نہ کی اور نہ ہی انبیاء عَلَیْہِہِ السَّلَام کو شہید کیا۔



قَوْمَهُ أَنْ اضْرِبْ بِعَصَاكَ الْحَجَرَ فَانْبَجَسَتْ

قَوْمَهُ	أَنْ اضْرِبْ	بِعَصَاكَ <sup>(۱)</sup>	الْحَجَرَ	فَانْبَجَسَتْ
اس کی قوم (نے)	کہ مار	اپنا عصا	پتھر (پر)	(جب عصا مارا) تو پھوٹ پڑے، جاری ہو گئے

پانی مانگا کہ اس پتھر پر اپنا عصا مارو تو اس میں سے بارہ چشمے

مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ۖ قَدْ عَلِمَ كُلُّ أُنَاسٍ

مِنْهُ	اثْنَتَا عَشْرَةَ	عَيْنًا	قَدْ	عَلِمَ	كُلُّ أُنَاسٍ
اس سے	بارہ	چشمے	تحقیق	جان، پہچان لی	تمام لوگوں، ہر گروہ (نے)

جاری ہو گئے، ہر گروہ نے اپنے پینے کی جگہ کو

مَشْرَبَهُمْ ۖ وَظَلَّلْنَا عَلَيْهِمُ الْغَمَامَ وَأَنْزَلْنَا

مَشْرَبَهُمْ	وَ	ظَلَّلْنَا	عَلَيْهِمْ	الْغَمَامَ	وَ	أَنْزَلْنَا
اپنے پینے کی جگہ	اور	ہم نے سایہ بنا دیا	ان کے اوپر	بادلوں (کو)	اور	ہم نے اتارا

پہچان لیا اور ہم نے ان پر بادلوں کا سایہ کیا اور ان پر

عَلَيْهِمُ الْمَنَّاءَ وَالسَّلْوَى ۖ كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ ۖ

عَلَيْهِمْ	الْمَنَّاءَ	وَ	السَّلْوَى	كُلُوا	مِنْ طَيِّبَاتِ	مَا	رَزَقْنَاكُمْ
ان کے اوپر	من	اور	سلوی	کھاؤ	(اس) پاکیزہ سے	جو	ہم نے رزق دیا تمہیں

من و سلویٰ اتارا (اور فرمایا) ہماری دی ہوئی پاک چیزیں کھاؤ

وَمَا ظَلَمُونَا وَلَكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿١٦٠﴾

وَمَا ظَلَمُونَا	وَلَكِنْ	كَانُوا	أَنْفُسَهُمْ	يَظْلِمُونَ ﴿١٦٠﴾
اور انہوں نے ہم پر کوئی ظلم نہ کیا، ہمارا کچھ نہ بگاڑا	اور	لیکن	وہ اپنی جانوں پر ظلم کرتے رہے	اور

اور انہوں نے (ہماری نافرمانی کر کے) ہمارا کچھ نقصان نہ کیا لیکن اپنی ہی جانوں کا نقصان کرتے رہے ○ اور

۱..... اگرچہ اللہ تعالیٰ اس پر قادر ہے کہ ہر چیز بندوں کو بلا واسطہ خود ہی دیدے مگر اس کا قانون یہ ہے کہ وہ بندوں کے توسل اور ان کے وسیلے سے دیتا ہے۔ اس کی ایک مثال اسی آیت میں ہے کہ پانی مانگتے پر بنی اسرائیل کو خود پانی نہ دیا بلکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو درمیان میں وسیلہ بنایا۔



اِذْقِيلَ لَهُمْ اَسْكُنُوا هَذِهِ الْقَرْيَةَ وَكُلُوا مِنْهَا

اِذْ	قِيلَ	لَهُمْ	اَسْكُنُوا	هَذِهِ الْقَرْيَةَ	وَ	كُلُوا	مِنْهَا
جب	فرمایا گیا	ان سے	(کہ) سکونت اختیار کرو	اس بستی، شہر (میں)	اور	کھاؤ	اس میں سے

یاد کرو جب ان سے فرمایا گیا کہ اس شہر میں سکونت اختیار کرو اور اس میں

حَيْثُ شِئْتُمْ وَقُولُوا حِطَّةٌ وَادْخُلُوا

حَيْثُ	شِئْتُمْ	وَ	قُولُوا	حِطَّةٌ	وَ	ادْخُلُوا
جہاں، جو	تم چاہو	اور	کہو	ہمارے گناہ معاف ہوں	اور	داخل ہو جاؤ

جو چاہو کھاؤ اور یوں کہو ”ہماری بخشش ہو“ اور (شہر کے) دروازے میں

الْبَابِ سَجْدًا تَغْفِرَ لَكُمْ خَطِيئَتَكُمْ ۖ

الْبَابِ	سَجْدًا	تَغْفِرَ	لَكُمْ	خَطِيئَتَكُمْ
دروازہ (میں)	سجدہ کرنے والے، سجدہ کرتے	ہم بخش دیں گے	تمہارے لئے	تمہاری خطائیں

سجدہ کرتے ہوئے داخل ہو جاؤ تو ہم تمہاری خطائیں معاف کر دیں گے

سَنَزِيدُ الْمُحْسِنِينَ ﴿١٦١﴾ فَبَدَّلَ الَّذِينَ ظَلَمُوا

سَنَزِيدُ	الْمُحْسِنِينَ ﴿١٦١﴾	فَبَدَّلَ ﴿١﴾	الَّذِينَ	ظَلَمُوا
عنقریب ہم زیادہ دیں گے	نیکی کرنے والوں (کو)	تو بدل دی	ان لوگوں نے جنہوں نے	ظلم کیا

(اور) نیکی کرنے والوں کو عنقریب اور زیادہ عطا فرمائیں گے ۝ تو ان میں سے ظالموں نے جو بات

مِنْهُمْ قَوْلًا غَيْرَ الَّذِي قِيلَ لَهُمْ فَأَرْسَلْنَا

مِنْهُمْ	قَوْلًا	غَيْرَ	الَّذِي	قِيلَ	لَهُمْ	فَأَرْسَلْنَا
ان میں سے	بات	علاوہ، دوسری (بات سے)	جو	کہی گئی	ان سے	تو ہم نے بھیج دیا

ان سے کہی گئی تھی اسے دوسری بات سے بدل دیا تو ہم نے ان پر

۱..... بنی اسرائیل کو حکم یہ تھا کہ حِطَّة کہتے ہوئے دروازے میں داخل ہوں، یہ تو یہ اور استغفار کا کلمہ ہے لیکن وہ اس کی بجائے براہِ تسخر حِطَّةً فی شَعْبِیِّہ کہتے ہوئے داخل ہوئے۔ اس وجہ سے ان پر عذاب نازل ہوا اور وہ عذاب طاعون کی وبا تھی جس سے ایک ساعت میں چوبیس ہزار اسرائیلی فوت ہو گئے۔



عَلَيْهِمْ رَجْزًا مِّنَ السَّمَاءِ بِمَا كَانُوا يَظْلِمُونَ ﴿٢٢٢﴾ وَسَلَّهْمُ

عَلَيْهِمْ	رَجْزًا	مِّنَ السَّمَاءِ	بِمَا	كَانُوا يَظْلِمُونَ ﴿٢٢٢﴾	وَسَلَّهْمُ (۱)
ان کے اوپر	عذاب	آسمان سے	(اس) وجہ سے کہ	وہ ظلم کرتے تھے	اور پوچھو ان سے

آسمان سے عذاب بھیجا کیونکہ وہ ظلم کرتے تھے ○ اور ان سے اُس بستی کا

عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِي كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ إِذْ يَعْدُونَ

عَنِ الْقَرْيَةِ	الَّتِي	كَانَتْ	حَاضِرَةَ الْبَحْرِ	إِذْ	يَعْدُونَ
(اس) بستی کے بارے	جو	تھی	دریا کے کنارے (پر)	جب	وہ حد سے بڑھنے لگے

حال پوچھو جو دریا کے کنارے پر تھی، جب وہ ہفتے کے بارے میں

فِي السَّبْتِ إِذْ تَأْتِيهِمْ حِثَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا

فِي السَّبْتِ	إِذْ	تَأْتِيهِمْ	حِثَانُهُمْ	يَوْمَ سَبْتِهِمْ	شُرَّعًا
ہفتے کے بارے میں	جب	آتیں ان کے سامنے	ان کی مچھلیاں	ان کے ہفتے کے دن	پانی پر تیرتی

حد سے بڑھنے لگے، جب ہفتے کے دن تو مچھلیاں پانی پر تیرتی ہوئی ان کے سامنے آتیں

وَيَوْمَ لَا يَسْبِتُونَ لَا تَأْتِيهِمْ كَذَلِكَ نَبْلُوهُمْ

وَيَوْمَ	لَا يَسْبِتُونَ	لَا تَأْتِيهِمْ	كَذَلِكَ	نَبْلُوهُمْ
اور	(جس) دن	وہ ہفتہ نہ پاتے	(تو مچھلیاں) نہ آتیں ان کے پاس	ہم آزماتے انہیں

اور جس دن ہفتہ نہ ہوتا اس دن مچھلیاں نہ آتیں۔ اسی طرح ہم ان کی نافرمانی کی وجہ سے

بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ ﴿٢٢٣﴾ وَإِذْ قَالَتْ أُمَةٌ مِّنْهُمْ

بِمَا	كَانُوا يَفْسُقُونَ ﴿٢٢٣﴾	وَ	إِذْ	قَالَتْ	أُمَةٌ مِّنْهُمْ
(اس کے) سبب کہ	وہ نافرمانی کرتے تھے	اور	جب	کہا	ایک گروہ (نے)

ان کی آزمائش کرتے تھے ○ اور جب ان میں سے ایک گروہ نے کہا:

۱..... اس آیت میں خطاب سرکارِ دو عالم ﷺ سے ہے کہ آپ اپنے قریب رہنے والے یہودیوں سے سرزنش کے طور پر اس بستی والوں کا حال دریافت فرمائیں۔ اس سوال سے مقصود ان پر یہ ظاہر کرنا تھا کہ حضور اقدس ﷺ کی نبوت اور معجزات کا انکار کرنا ان یہودیوں کیلئے کوئی نئی بات نہیں ہے بلکہ کفر و معصیت تو ان کا پرانا دستور ہے کہ ان کے آباؤ اجداد بھی کفر پر قائم رہے۔



لِمَ تَعْطُونَ قَوْمًا لَا إِلَهَ مِثْلَهُمْ أَوْ

لِمَ	تَعْطُونَ	قَوْمًا	اللَّهُ	مِثْلَهُمْ	أَوْ
کیوں	تم نصیحت کرتے ہو	(ان) لوگوں (کو)	اللہ	بلاک کرنے والا (ہے) انہیں	یا

تم ان لوگوں کو کیوں نصیحت کرتے ہو جنہیں اللہ ہلاک کرنے والا ہے یا

مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا ۖ قَالُوا مَعَدٍ رَبَّنَا

مُعَذِّبُهُمْ	عَذَابًا شَدِيدًا <sup>(۱)</sup>	قَالُوا	مَعَدٍ رَبَّنَا
عذاب دینے والا (ہے) انہیں	سخت عذاب	انہوں نے کہا	عذر پیش کرنے (کے لئے)

انہیں سخت عذاب دینے والا ہے؟ انہوں نے کہا: تمہارے رب کے حضور

إِلَىٰ رَبِّكُمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ﴿۱۶۳﴾ فَلَمَّا نَسُوا

إِلَىٰ رَبِّكُمْ	وَلَعَلَّهُمْ	يَتَّقُونَ ﴿۱۶۳﴾	فَلَمَّا	نَسُوا
تمہارے رب کے حضور	اور	(اس لئے کہ) شاید وہ	پھر جب	انہوں نے بھلا دیا

عذر پیش کرنے کے لئے اور شاید یہ ڈریں ○ پھر جب انہوں نے اس نصیحت کو بھلا دیا

مَا ذُكِّرُوا ۖ أَنَجَيْنَا الَّذِينَ يَنْهَوْنَ

مَا	ذُكِّرُوا	بِهِ	أَنَجَيْنَا	الَّذِينَ	يَنْهَوْنَ
(اسے) جو	انہیں نصیحت کی گئی	اس کے ساتھ	(تو) ہم نے نجات دی	ان لوگوں کو جو	منع کرتے تھے

جو انہیں کی گئی تھی تو ہم نے برائی سے منع کرنے والوں کو

عَنِ السُّوءِ ۖ وَآخِذْنَا الَّذِينَ ظَلَمُوا بِعَدَابِ بَیْسٍ

عَنِ السُّوءِ	وَ	آخِذْنَا	الَّذِينَ	ظَلَمُوا	بِعَدَابِ بَیْسٍ
برائی سے	اور	ہم نے پکڑ لیا	ان لوگوں کو جنہوں نے	ظلم کیا	برے عذاب کے ساتھ

نجات دی اور ظالموں کو ان کی نافرمانی کے سبب برے عذاب

۱..... اس آیت میں اس گروہ کا ذکر ہے کہ جنہوں نے شکار سے منع کرنے پر خاموشی اختیار کی تھی۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ لوگ مچھلی کے شکار پر بالکل راضی نہ تھے بلکہ ان سے متغیر تھے جبکہ انہیں سمجھاتے اس لئے نہیں تھے کہ ان کے ماننے کی امید نہ تھی۔ اس سے ظاہر یہ سمجھ آتا ہے کہ یہ لوگ بھی نجات پا گئے تھے کیونکہ جب کسی کے ماننے کی امید نہ ہو تو امر بالمعروف کرنا فرض نہیں رہتا، ہاں افضل ضرور ہوتا ہے نیز امر بالمعروف فرض کفایہ ہے لہذا جب ایک گروہ یہ کر رہی رہا تھا تو ان پر بعینہ فرض نہ رہا۔



بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ ﴿١٦٥﴾ فَلَمَّا عَتَوْا عَنْ مَا

بِمَا	كَانُوا يَفْسُقُونَ ﴿١٦٥﴾	فَلَمَّا	عَتَوْا	عَنْ مَا
(اس کے) سب کچھ	وہ نافرمانی کرتے تھے	پھر جب	انہوں نے سرکشی کی	جس سے

میں گرفتار کر دیا ○ پھر جب انہوں نے ممانعت کے حکم سے

نَهَوْا عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُونُوا قِرَدَةً خَاسِئِينَ ﴿١٦٦﴾

نَهَوْا	عَنْهُ	قُلْنَا	لَهُمْ	كُونُوا	قِرَدَةً (۱)	خَاسِئِينَ ﴿١٦٦﴾
انہیں منع کیا گیا	اس سے	(تو) ہم نے کہا	ان سے	ہو جاؤ	بندر	دھتکارے ہوئے

سرکشی کی ہم نے ان سے فرمایا: دھتکارے ہوئے بندر بن جاؤ ○

وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكَ لِيَبْعَثَنَّ عَلَيْهِمْ

وَ	إِذْ	تَأَذَّنَ	رَبُّكَ	لِيَبْعَثَنَّ (۲)	عَلَيْهِمْ
اور	جب	اعلان کر دیا	تمہارے رب (نے)	(کہ) ضرور وہ بھیجتا رہے گا	ان پر

اور جب تمہارے رب نے اعلان کر دیا کہ وہ ضرور قیامت کے دن تک

إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَنْ يَسُومُهُمْ سُوءَ الْعَذَابِ ۖ إِنَّ رَبَّكَ

إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ	مَنْ	يَسُومُهُمْ	سُوءَ الْعَذَابِ	إِنَّ	رَبَّكَ
قیامت کے دن تک	(انہیں) جو	پہنچاتے رہیں گے انہیں	برا عذاب	بیشک	تمہارا رب

ان پر ایسوں کو بھیجتا رہے گا جو انہیں برا عذاب دیتے رہیں گے بیشک تمہارا رب

لَسَرِيعُ الْعِقَابِ ۖ وَإِنَّهُ لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١٦٧﴾ وَ

لَسَرِيعُ الْعِقَابِ	وَ	إِنَّهُ	لَغَفُورٌ	رَّحِيمٌ ﴿١٦٧﴾	وَ
ضرور جلد عذاب دینے والا (ہے)	اور	بیشک وہ	ضرور بخشنے والا	مہربان (ہے)	اور

ضرور جلد عذاب دینے والا ہے اور بیشک وہ بخشنے والا مہربان ہے ○ اور

۱..... موجودہ بندر اور خنزیر سرخ شدہ لوگوں کی اولاد میں سے نہیں ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کسی قوم کو ہلاک کر کے یا کسی قوم کو عذاب دے کر اس کی نسل نہیں چلائی، نیز بندر اور خنزیر تو ان قوموں سے پہلے بھی دنیا میں موجود تھے۔ ۲..... اس آیت میں قیامت تک یہودیوں کے لئے ذلت اور غلامی مقدر کر دیئے جانے کا ذکر ہے، چنانچہ بخت نصر، سنجاریب، اور رومی عیسائی بادشاہوں کا یہودیوں پر تسلط، پھر ان پر مسلمان سلطین کا تقرر، پھر انگریزوں کی غلامی میں رہنا، قریب کے دور میں جرمنی میں ہٹلر کا انہیں چن چن کر قتل کرنا اور اپنے ملک سے نکال دینا اس آیت کی صداقت کی واضح دلیلیں ہیں۔



قَطَّعْنَهُمْ فِي الْأَرْضِ أَمْمَاءَ مِنْهُمْ الصَّالِحُونَ وَ

قَطَّعْنَهُمْ	فِي الْأَرْضِ	أَمْمَاءَ	مِنْهُمْ	الصَّالِحُونَ	وَ
ہم نے تقسیم کر دیا انہیں	زمین میں	مخلف گروہوں (میں)	ان میں سے (کچھ)	نیک (ہیں)	اور

ہم نے انہیں زمین میں مخلف گروہوں میں تقسیم کر دیا، ان میں کچھ صالحین ہیں اور

مِنْهُمْ دُونَ ذَلِكَ وَبَلَوْنَهُمْ بِالْحَسَنَاتِ وَ

مِنْهُمْ	دُونَ ذَلِكَ	وَ	بَلَوْنَهُمْ	بِالْحَسَنَاتِ	وَ
ان میں سے (کچھ)	اس کے علاوہ (ہیں)	اور	ہم نے آزمایا انہیں	بھلائیوں (خوشالیوں) سے	اور

کچھ اس کے علاوہ ہیں اور ہم نے انہیں خوشالیوں اور

السَّيِّئَاتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿٢٧٨﴾ فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ

السَّيِّئَاتِ	لَعَلَّهُمْ	يَرْجِعُونَ ﴿٢٧٨﴾	فَخَلَفَ	مِنْ بَعْدِهِمْ	خَلْفٌ
برائیوں (بد حالیوں سے)	تاکہ وہ	لوٹ آئیں	پھر آئے	ان کے بعد	(برے) جانشین

بد حالیوں سے آزمایا تاکہ وہ لوٹ آئیں ○ پھر ان کے بعد ایسے برے جانشین آئے

وَرِثُوا الْكِتَابَ يَأْخُذُونَ عَرَضَ هَذَا الْأَدْنَى وَيَقُولُونَ

وَرِثُوا	الْكِتَابَ	يَأْخُذُونَ	عَرَضَ هَذَا الْأَدْنَى	وَ	يَقُولُونَ
(جو) وارث ہوئے	کتاب (کے)	وہ لیتے ہیں	اس دنیا کا مال	اور	کہتے ہیں

جو کتاب کے وارث ہوئے وہ اس دنیا کا مال لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ

سَيُغْفَرُ لَنَا وَإِنْ يَأْتِهِمْ عَرَضٌ مِثْلَهُ

سَيُغْفَرُ لَنَا (۱)	وَ	إِنْ	يَأْتِهِمْ	عَرَضٌ مِثْلَهُ
عزیم بخش دیا جائے گا	ہمیں	اور (حالانکہ)	اگر	(مزید) آجائے ان کے پاس

ہماری مغفرت کر دی جائے گی حالانکہ اگر ویسا ہی مال ان کے پاس مزید آجائے

۱..... یہودی نافرمانوں کے باوجود بخشش کا یقین رکھتے تھے، اس بنا پر کہ ہم انبیاء علیہم السلام کی اولاد اور اللہ عزوجل کے پیارے ہیں اس لئے ان گناہوں پر ہم سے کچھ مواخذہ نہ ہو گا۔ فی زمانہ بھی ایسے لوگوں کی کمی نہیں کہ جو اپنی بد اعمالیوں کے باوجود خود کو آخرت کے اجر و ثواب کا قطعی حق دار سمجھتے ہیں۔ اولیاء و صالحین سے نسبت کی وجہ سے بشرط ایمان قیامت میں شفاعت کی امید برحق ہے لیکن اس وجہ سے اپنی بخشش کا یقین کر لینا اور اعمالی صالحہ سے خود کو بے نیاز سمجھنا سراسر باطل و مردود ہے۔



يَا خُذُوهُ ۖ اَلَمْ يُوْحَدْ عَلَيْهِمْ مِّيثَاقُ الْكِتٰبِ اَنْ لَا يَقُولُوْا

يَا خُذُوهُ	اَلَمْ يُوْحَدْ	عَلَيْهِمْ	مِّيثَاقُ الْكِتٰبِ	اَنْ	لَا يَقُولُوْا
(تو) وہ لے لیں گے اسے	کیا نہیں لیا گیا	ان پر (سے)	کتاب میں عہد	کہ	وہ نہیں کہیں گے

تو اسے (بھی) لے لیں گے۔ کیا کتاب میں ان سے یہ عہد نہیں لیا گیا تھا؟ کہ اللہ کے بارے میں

عَلٰی اللّٰهِ اِلَّا الْحَقُّ وَدَرَسُوْا مَا فِيْهِ ۖ وَ

عَلٰی اللّٰهِ	اِلَّا	الْحَقُّ	وَ	دَرَسُوْا	مَا	فِيْهِ	وَ
اللہ پر (کے بارے)	مگر	حق	اور	انہوں نے پڑھ لیا	(اسے) جو	اس (کتاب) میں (ہے)	اور

حق بات کے سوا کچھ نہ کہیں گے اور وہ پڑھ چکے ہیں جو اس کتاب میں ہے اور

الدَّارِ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ۖ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝۱۶۹

الدَّارِ الْاٰخِرَةِ	خَيْرٌ	لِّلَّذِيْنَ	يَتَّقُوْنَ	اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝۱۶۹	وَ
آخرت کا گھر	بہتر (ہے)	ان لوگوں کے لئے جو	پرہیز گار ہیں	تو کیا تمہیں عقل نہیں	اور

بیشک آخرت کا گھر پرہیز گاروں کے لئے بہتر ہے، تو کیا تمہیں عقل نہیں؟ ۝ اور

الَّذِيْنَ يُسَيِّكُوْنَ بِالْكِتٰبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۖ اِنَّا

الَّذِيْنَ	يُسَيِّكُوْنَ	بِالْكِتٰبِ	وَ	اَقَامُوا	الصَّلٰوةَ ۝۱۷۰	اِنَّا
وہ لوگ جو	مضبوطی سے تھامتے ہیں	کتاب کو	اور	انہوں نے قائم رکھی	نماز	بیشک

وہ جو کتاب کو مضبوطی سے تھامتے ہیں اور انہوں نے نماز قائم رکھی، بیشک ہم

لَا نُضِيعُ اَجْرَ الْمُصْلِحِيْنَ ۝۱۷۰ وَاِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ

لَا نُضِيعُ	اَجْرَ الْمُصْلِحِيْنَ ۝۱۷۰	وَ	اِذْ	نَتَقْنَا	الْجَبَلَ
ہم ضائع نہیں کرتے	اصلاح کرنے والوں کا اجر	اور	جب	ہم نے بلند کر دیا	پہاڑ

اصلاح کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتے ۝ اور یاد کرو جب ہم نے پہاڑ ان کے اوپر

۱..... کتاب کو مضبوطی سے تھامتے سے مراد اس کے مطابق عمل کرنا، اس کے تمام احکام کو ماننا اور اس میں کسی طرح کی تبدیلی روا نہ رکھنا ہے۔

۲..... نماز اگرچہ کتاب کو مضبوطی سے تھامتے میں داخل ہے البتہ اسے جداگانہ ذکر کرنے سے مقصود اس کی عظمت کا اظہار اور یہ بتانا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لانے کے بعد سب سے اہم عبادت نماز ہے۔



فَوَقَّعَهُمْ كَأَنَّهُ ظُلَّةٌ وَظَنُّوا أَنَّهُ وَاقِعٌ بِهِمْ ۚ					
فَوَقَّعَهُمْ (۱)	كَأَنَّهُ	ظُلَّةٌ	وَ	ظَنُّوا	أَنَّهُ وَاقِعٌ بِهِمْ
ان کے اوپر	گویا کہ وہ	سانبان (ہے)	اور	انہوں نے گمان کر لیا	کہ وہ ان پر گرنے والا (ہے)
بلند کر دیا گویا وہ سانبان ہے اور انہوں نے سمجھ لیا کہ یہ ان پر گرنے ہی والا ہے					
حُدُّوْا مَا آتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّ اذْكُرُوا مَا					
حُدُّوْا	مَا	آتَيْنٰكُمْ	بِقُوَّةٍ	وَ	اذْكُرُوا مَا
(ہم نے فرمایا) تھام لو	(اسے) جو	ہم نے دیا تمہیں	مضبوطی کے ساتھ	اور	یاد کرو جو کچھ
(اور ہم نے کہا) جو ہم نے تمہیں دیا ہے اسے مضبوطی سے تھام لو اور جو کچھ اس میں ہے					
فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝۱۷۱ وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ					
فِيْهِ	لَعَلَّكُمْ	تَتَّقُوْنَ ۝۱۷۱	وَ	اِذْ	اَخَذَ رَبُّكَ
اس میں (ہے)	تاکہ تم	پرہیز گار بن جاؤ	اور	جب	تمہارے رب (نے)
اسے یاد کرو تاکہ تم پرہیز گار بن جاؤ ۝ اور اے محبوب! یاد کرو جب تمہارے رب نے					
مِنْ بَنِيْ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَاَشْهَدُهُمْ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ ۚ					
مِنْ بَنِيْ اٰدَمَ	مِنْ ظُهُوْرِهِمْ	ذُرِّيَّتَهُمْ	وَ	اَشْهَدُهُمْ	عَلٰى اَنْفُسِهِمْ
اولادِ آدم سے	ان کی پشتوں سے	ان کی اولاد	اور	گواہ بنایا انہیں	ان کی جانوں پر
اولادِ آدم کی پشت سے ان کی نسل نکالی اور انہیں خود ان پر گواہ بنایا					
اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ط قَالُوْا بَلٰى شَهِدْنَا ۚ					
اَلَسْتُ	بِرَبِّكُمْ (۲)	قَالُوْا	بَلٰى	شَهِدْنَا	
(اور فرمایا) کیا میں نہیں ہوں	تمہارا رب	انہوں نے کہا	کیوں نہیں	ہم نے گواہی دی	
(اور فرمایا) کیا میں تمہارا رب نہیں؟ سب نے کہا: کیوں نہیں، ہم نے گواہی دی۔					

۱..... جب بنی اسرائیل نے احکامِ الہی کو بوجھ سمجھ کر قبول کرنے سے انکار کیا تو اللہ تعالیٰ نے ایک تین میل لمبا اور چوڑا پہاڑ اٹھا کر ان پر متعلق کر دیا اور فرمایا کہ تورات کے احکام مانو ورنہ یہ تم پر گر دیا جائے گا۔ یہ دیکھ کر سب سجدے میں گر گئے اور احکام کو قبول کر لیا۔ ۲..... اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام سے ان کی تمام اولاد ارواح کی صورت میں نکال کر انہیں فرمایا: کیا میں تمہارا رب نہیں؟ سب نے کہا: کیوں نہیں، ہم اس کی گواہی دیتے ہیں، پھر دنیا میں رسولوں اور کتابوں کی آمد کے ذریعے یہ عہد یاد دلایا جاتا رہا۔ تو یہ گواہ بنانا لوگوں پر حجت پوری کرنا تھا تاکہ بروز قیامت وہ یہ نہ کہیں کہ ہم =



أَنْ تَقُولُوا يَوْمَ الْقِيَمَةِ إِنَّا كُنَّا عَنْ هَذَا غَافِلِينَ ﴿١٤٢﴾

أَنْ	تَقُولُوا	يَوْمَ الْقِيَمَةِ	إِنَّا	كُنَّا	عَنْ هَذَا	غَافِلِينَ ﴿١٤٢﴾
(یہ اس لئے ہوا) تاکہ	تم (نہ) کہو	قیامت کے دن	بیشک	ہم تھے	اس سے	بے خبر

(یہ اس لئے ہوا) تاکہ تم قیامت کے دن یہ نہ کہو کہ ہمیں اس کی خبر نہ تھی ○

أَوْ تَقُولُوا إِنَّمَا أَشْرَكَ آبَاؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا

أَوْ	تَقُولُوا	إِنَّمَا	أَشْرَكَ	أَبَاؤُنَا	مِنْ قَبْلُ	وَ	كُنَّا
یا	کہنے لگو	صرف	شرک کیا	ہمارے باپ دادا (نے)	(اس سے پہلے)	اور	ہم ہوئے

یا یہ کہنے لگو کہ شرک تو پہلے ہمارے باپ دادا نے کیا اور ہم

ذُرِّيَّةٌ مِمَّنْ بَعْدَهُمْ ۖ أَفْتَهَلِكُنَا بِمَا فَعَلَ

ذُرِّيَّةٌ	مِمَّنْ بَعْدَهُمْ	أَفْتَهَلِكُنَا	بِمَا	فَعَلَ
اولاد	ان کے بعد	تو کیا تو ہلاک فرمائے گا ہمیں	(اس کے) سبب جو	کیا

ان کے بعد (ان کی) اولاد ہوئے تو کیا تو ہمیں اس پر ہلاک فرمائے گا جو

الْمُبْطِلُونَ ﴿١٤٣﴾ وَكَذَلِكَ نَقُصُّ الْأَيَّاتِ وَلَعَلَّهُمْ

الْمُبْطِلُونَ ﴿١٤٣﴾	وَ	كَذَلِكَ	نَقُصُّ	الْأَيَّاتِ	وَلَعَلَّهُمْ
اہلِ باطل (نے)	اور	اسی طرح	ہم تفصیل سے بیان کرتے ہیں	آیتیں	اور تاکہ وہ

اہلِ باطل نے کیا ○ اور ہم اسی طرح تفصیل سے آیات بیان کرتے ہیں اور اس لیے کہ

يَرْجِعُونَ ﴿١٤٤﴾ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ الَّذِي آتَيْنَاهُ آيَاتِنَا

يَرْجِعُونَ ﴿١٤٤﴾	وَ	اتْلُ	عَلَيْهِمْ	نَبَأَ	الَّذِي	آتَيْنَاهُ	آيَاتِنَا
رجوع کر لیں	اور	پڑھو	ان پر	(اس کی) خبر	جسے	ہم نے دیں اسے	اپنی آیتیں

وہ رجوع کر لیں ○ اور اے محبوب! انہیں اس آدمی کا حال سناؤ جسے ہم نے اپنی آیات عطا فرمائیں

= لاطمی کی وجہ سے یا باپ دادا کا عمل دیکھ کر شرک میں پڑے تھے۔

۱..... یہاں چند باتیں توجہ طلب ہیں، ایک یہ کہ عمومی طور پر شرعی احکام میں جہالت معتبر نہیں، کوئی یہ عذر پیش کر کے کہ مجھے معلوم نہیں تھا تو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے نہیں چھوٹ سکتا۔ ہر شخص پر فرض ہے کہ ضرورت کے مطابق دینی مسائل سیکھے۔ دوسری بات یہ کہ آباء اجداد کی جاہلانہ پیروی کا عذر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں معتبر نہیں۔ تیسری بات یہ کہ گناہ کی بنیاد والنا اگرچہ سخت تر جرم ہے مگر اس جرم کے ارتکاب کرنے والے سب مجرم ہوں گے، وہ یہ عذر نہیں =



فَانْسَدَخَ مِنْهَا فَأَتْبَعَهُ الشَّيْطَانُ فَكَانَ مِنَ الْغُورِينَ ﴿۱۴۵﴾

فَانْسَدَخَ (۱)	مِنْهَا	فَاتَّبَعَهُ	الشَّيْطَانُ	فَكَانَ	مِنَ الْغُورِينَ (۱۴۵)
تو وہ صاف نکل گیا	ان سے	پھر پیچھے لگ گیا اس کے	شیطان	تو وہ ہو گیا	گمراہوں میں سے

تو وہ ان سے صاف نکل گیا پھر شیطان اس کے پیچھے لگ گیا تو وہ آدمی گمراہوں میں سے ہو گیا۔

وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنَاهُ بِهَا وَلَكِنَّهُ أَخْلَدَ

وَ	لَوْ	شِئْنَا	لَرَفَعْنَاهُ	بِهَا	وَ	لَكِنَّهُ	أَخْلَدَ
اور	اگر	ہم چاہتے	(تو) ضرور بلند کر دیتے اسے	ان (آیتوں) کے سبب	اور	لیکن وہ	جھک گیا

اور اگر ہم چاہتے تو آیتوں کے سبب اسے بلند مرتبہ کر دیتے مگر وہ تو دنیا کی طرف

إِلَى الْأَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوَاهُ فَفَشِلَ لَهُ الْكُفُّ ۖ

إِلَى الْأَرْضِ	وَ	اتَّبَعَ	هُوَ	فَفَشِلَ	لَهُ الْكُفُّ (۲)
زمین (دنیا) کی طرف	اور	تابع ہو گیا	اپنی خواہش (کے)	تو اس کی مثال	کتے کی مثال جیسی (ہے)

ماں مل ہو گیا اور اپنی خواہش کا تابع ہو گیا تو اس کا حال کتے کی طرح ہے

إِنْ تَحِيلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ أَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ۖ

إِنْ	تَحِيلْ	عَلَيْهِ	يَلْهَثْ	أَوْ	تَتْرُكْهُ	يَلْهَثْ
اگر	تم سختی کرو	اس پر	(تو) وہ زبان نکالتا ہے	یا	تم چھوڑ دے	(تو) زبان نکالتا ہے

تو اس پر سختی کرے تو زبان نکالے اور تو اسے چھوڑ دے تو (بھی) زبان نکالے۔

ذَلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَبُوا بِآيَاتِنَا ۖ فَاقْصُصْ

ذَلِكَ	مَثَلُ الْقَوْمِ	الَّذِينَ	كَذَبُوا	بِآيَاتِنَا	فَاقْصُصْ
یہ	(ان) لوگوں کی مثال (ہے)	جنہوں نے	جھٹلایا	ہماری آیتوں کو	تو تم بیان کرو

یہ ان لوگوں کا حال ہے جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تو تم یہ واقعات

== کر سکتے کہ ہم چونکہ اس گناہ کو ایجاد کرنے والے نہیں اس لئے قصور وار بھی نہیں۔

۱..... اکثر مفسرین کے نزدیک یہ آیت بلعم بن باعوراء کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں بہت فضل و کمال والا ایک شخص تھا لیکن نفسانی خواہشات کی پیروی نے اس کی دنیا و آخرت تباہ کر دی۔ اس سے متعلق تفصیل جاننے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج 3، ص 472 کا مطالعہ فرمائیں۔ ۲..... دنیا کی طلب میں بلعم بن باعوراء نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی گستاخی کی تو اللہ تعالیٰ نے اسے کتے کی بدترین حالت سے تشبیہ =



آیات الہی جھٹلانے والوں کا حال

ہدایت کا اصول اور گمراہی کا انجام

کثیر جنوں اور انسانوں کا انجام دوزخ ہے

الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ﴿۱۷۶﴾ سَاءَ مَثَلًا الْقَوْمَ الَّذِينَ				
الْقَصَصَ	لَعَلَّهُمْ	يَتَفَكَّرُونَ ﴿۱۷۶﴾	سَاءَ	مَثَلًا الْقَوْمَ
(یہ) واقعات	تاکہ وہ	غور و فکر کریں	کتنی بری ہے	(ان) لوگوں کی مثال
بیان کرو تاکہ وہ غور و فکر کریں ○ کتنی بری مثال ہے ان لوگوں کی جنہوں نے				
كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَانْفُسَهُمْ كَانُوا يَظْلِمُونَ ﴿۱۷۷﴾ مَنْ يَهْدِ				
كَذَّبُوا	بِآيَاتِنَا	وَ	انْفُسَهُمْ	كَانُوا يَظْلِمُونَ ﴿۱۷۷﴾
جھٹلایا	ہماری آیتوں کو	اور	اپنی جانوں (پر)	وہ ظلم کیا کرتے تھے
ہماری آیات کو جھٹلایا اور وہ اپنی جانوں پر ہی ظلم کیا کرتے تھے ○ جسے اللہ				
اللَّهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِیْ وَمَنْ يُضِلْ فَإِنَّهُ لَمِنَ				
اللَّهُ	فَهُوَ	الْمُهْتَدِیْ	وَ	مَنْ يُضِلْ
اللہ	تو وہی	ہدایت یافتہ (ہے)	اور	جسے
ہدایت دے تو وہی ہدایت یافتہ ہوتا ہے اور جنہیں اللہ گمراہ کر دے تو وہی				
الْخَسِرُونَ ﴿۱۷۸﴾ وَلَقَدْ ذَرَأْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيرًا				
الْخَسِرُونَ ﴿۱۷۸﴾	وَ	لَقَدْ	ذَرَأْنَا	لِجَهَنَّمَ ﴿۱۷۸﴾
نقصان اٹھانے والے (ہیں)	اور	ضرور بیشک	ہم نے پیدا کئے	جہنم کے لئے
نقصان اٹھانے والے ہیں ○ اور بیشک ہم نے جہنم کے لیے بہت سے				
مِّنَ الْجِنَّ وَالْإِنسِ ۚ لَهُمْ قُلُوبٌ لَا يَفْقَهُونَ بِهَا وَلَهُمْ				
مِّنَ الْجِنَّ وَالْإِنسِ	لَهُمْ	قُلُوبٌ	لَا يَفْقَهُونَ	بِهَا
جنوں اور انسانوں میں سے	ان کے	(ایسے) دل (ہیں)	وہ سمجھتے نہیں	ان کے ذریعے
جنات اور انسان پیدا کئے ہیں ان کے ایسے دل ہیں جن کے ذریعے وہ سمجھتے نہیں اور ان کی				

= دی۔ اس سے گستاخی کی انتہائی قحاحت بھی معلوم ہوئی اور دنیا کی محبت کا ایک برا انجام بھی معلوم ہوا۔

۱..... اس آیت کا معنی یہ ہے کہ ہدایت اور گمراہی دونوں کو پیدا کرنا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے جبکہ ان میں سے کسی کو اختیار کرنا بندے کی طرف سے ہے، لہذا بندہ اگر ہدایت اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس میں ہدایت پیدا فرماتا ہے اور اگر وہ گمراہی اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس میں گمراہی پیدا فرماتا ہے۔ ۲..... اس سے مراد یہ ہے کہ جنوں اور انسانوں کو پیدا کرنے کا اصل مقصد اگرچہ اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے لیکن ان میں سے بہت کا آخری انجام جہنم ہے۔ لفظ ”جہنم“ میں =



## أَعْيُنٌ لَا يُبْصِرُونَ بِهَا ۖ وَلَهُمْ أَذَانٌ

أَعْيُنٌ	لَا يُبْصِرُونَ	بِهَا	وَ	لَهُمْ	أَذَانٌ
آنکھیں (ہیں)	وہ نہیں دیکھتے	ان کے ساتھ	اور	ان کے	کان (ہیں)

ایسی آنکھیں ہیں جن کے ساتھ وہ دیکھتے نہیں اور ان کے ایسے کان ہیں

## لَا يَسْمَعُونَ بِهَا ۖ أُولَٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ

لَا يَسْمَعُونَ	بِهَا	أُولَٰئِكَ	كَالْأَنْعَامِ	بَلْ هُمْ
وہ نہیں سنتے	ان کے ذریعے	یہ لوگ	جانوروں کی طرح (ہیں)	بلکہ وہ

جن کے ذریعے وہ سنتے نہیں، یہ لوگ جانوروں کی طرح ہیں بلکہ

## أَضَلُّ ۖ أُولَٰئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ ﴿١٤٩﴾ وَ لِلَّهِ

أَضَلُّ	أُولَٰئِكَ	هُمُ	الْغَافِلُونَ ﴿١٤٩﴾	وَ	لِلَّهِ
زیادہ بھٹکے ہوئے (ہیں)	یہ لوگ	وہی	غفلت میں پڑے ہوئے (ہیں)	اور	اللہ کے (ہیں)

ان سے بھی زیادہ بھٹکے ہوئے، یہی لوگ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں ○ اور بہت اچھے نام

## الْأَسْبَاءُ الْحُسْنَىٰ فَادْعُوهُ بِهَا ۖ وَذَرُوا

الْأَسْبَاءُ الْحُسْنَىٰ	فَادْعُوهُ	بِهَا	وَ	ذَرُوا
بہت اچھے نام	تو تم پکارو اسے	ان (ناموں) کے ساتھ	اور	چھوڑ دو

اللہ ہی کے ہیں تو اسے ان ناموں سے پکارو اور ان لوگوں کو

## الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي أَسْمَائِهِ ۖ سَيُجْزَوْنَ

الَّذِينَ	يُلْحِدُونَ <sup>(۱)</sup>	فِي أَسْمَائِهِ	سَيُجْزَوْنَ
ان لوگوں کو جو	حق سے نکل جاتے ہیں	اس کے ناموں میں	عقرب انہیں بدلہ دیا جائے گا

چھوڑ دو جو اس کے ناموں میں حق سے دور ہوتے ہیں، عقرب انہیں

== مذکور "ل" کو لام عاقبت کہتے ہیں۔ عربی بلاغت سے واقف حضرات اسے آسانی سے سمجھ لیں گے۔

①..... اللہ تعالیٰ کے ناموں میں حق سے نکلنے کی کئی صورتیں ہیں جیسے اللہ تعالیٰ کے ناموں کو کچھ بگاڑ کر غیروں پر اطلاق کرنا، اللہ تعالیٰ کے لئے قرآن و حدیث میں مذکور ناموں سے جدا نام مقرر کرنا، نام میں حسن ادب کی رعایت نہ کرنا، اللہ تعالیٰ کے لئے فاسد معنی والے نام مقرر کرنا وغیرہ، نیز اس کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ غیر اللہ پر اللہ تعالیٰ کے ان ناموں کا اطلاق کیا جائے جو اللہ ہی کے ساتھ خاص ہیں۔ جیسے کسی کا نام رحمن، قدوس، خالق، قدیر رکھنا یا کہہ کر پکارنا، ہمارے

اللہ تعالیٰ کو اسامیٰ خبی سے پکارنا ہے



مخلوق میں جو حق کی ہدایت دینے والا ایک گروہ ہے

## مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۱۸۰﴾ وَمِمَّنْ خَلَقْنَا

مَا	كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۱۸۰﴾	وَ	مِمَّنْ	خَلَقْنَا
(اس کا) جو	وہ عمل کرتے تھے	اور	(ان میں) سے جنہیں	ہم نے پیدا کیا

ان کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا ○ اور ہماری مخلوق میں سے

## أُمَّةً يَشْهَدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ

أُمَّةً	يَشْهَدُونَ	بِالْحَقِّ	وَ	بِهِ
ایک گروہ (ہے)	وہ رہنمائی کرتے ہیں	حق کی	اور	اس کے ساتھ

ایک ایسا گروہ ہے جو حق کی ہدایت دیتا ہے اور اسی کے مطابق

## يَعْدِلُونَ ﴿۱۸۱﴾ وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا

يَعْدِلُونَ ﴿۱۸۱﴾	وَ	الَّذِينَ	كَذَّبُوا	بِآيَاتِنَا
وہ انصاف کرتے ہیں	اور	وہ لوگ جنہوں نے	جھٹلایا	ہماری آیتوں کو

عدل کرتے ہیں ○ اور جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا

## سَنَسْتَدْرِجُهُم مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ ﴿۱۸۲﴾ وَ

سَنَسْتَدْرِجُهُم ﴿۱﴾	مِّنْ حَيْثُ	لَا يَعْلَمُونَ ﴿۱۸۲﴾	وَ
عنقریب ہم آہستہ آہستہ (عذاب کی طرف) لے جائیں گے انہیں	جہاں سے	انہیں خبر نہ ہوگی	اور

تو عنقریب ہم انہیں آہستہ آہستہ (عذاب کی طرف) لے جائیں گے جہاں سے انہیں خبر بھی نہ ہوگی ○ اور

## أُمْلِي لَهُمْ ۖ إِنَّ كَيْدِي مَتِينٌ ﴿۱۸۳﴾

أُمْلِي لَهُمْ	إِنَّ	كَيْدِي	مَتِينٌ ﴿۱۸۳﴾
میں ڈھیل دوں گا	انہیں	میری خفیہ تدبیر	بہت مضبوط (ہے)

میں انہیں ڈھیل دوں گا بیشک میری خفیہ تدبیر بہت مضبوط ہے ○

== زمانے میں یہ بلا بہت عام ہے کہ عبد الرحمن کو حلق، عبد الملق کو خالق اور عبد القدر کو قدیر وغیرہ کہہ کر پکارتے ہیں۔ یہ حرام ہے، اس سے بچنا لازم ہے۔  
 ① یعنی اللہ تعالیٰ انہیں اس طرح بلاکت و عذاب کے قریب کر دے گا کہ انہیں پتا بھی نہ چل سکے گا کیونکہ یہ لوگ جب کوئی جرم یا گناہ کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ دنیا میں ان پر نعمتوں کے دروازے کھول دیتا ہے، دنیوی نعمتوں کی فراوانی دیکھ کر یہ بہت خوش ہوتے اور سرکشی و گمراہی، گناہ اور معاصی کا بازار مزید گرم کر دیتے ہیں، پھر اچانک عین غفلت کی حالت میں اللہ تعالیٰ انہیں اپنی گرفت میں لے لیتا ہے۔ ہمیں بھی غور کرنا چاہئے کہ گناہوں کے باوجود نعمتوں کی فراوانی ==

جھٹلانے والوں کیلئے اللہ تعالیٰ کی مہلت اور خفیہ تدبیر



أَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوا<sup>سکتہ</sup> مَا بِصَاحِبِهِمْ<sup>سکتہ</sup> مِنْ جِنَّةٍ<sup>ط</sup> إِنَّ هُوَ إِلَّا

أَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوا	مَا	بِصَاحِبِهِمْ	مِنْ جِنَّةٍ	إِنَّ هُوَ إِلَّا
اور کیا وہ غور و فکر نہیں کرتے	(کہ) نہیں	ان کے صاحب کو	کوئی جنون	نہیں وہ مگر

کیا وہ غور و فکر نہیں کرتے کہ ان کے صاحب کے ساتھ جنون کا کوئی تعلق نہیں، وہ تو

نَذِيرٌ مُبِينٌ ﴿۱۸۳﴾ أَوَلَمْ يَنْظُرُوا فِي مَلَكُوتِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا

نَذِيرٌ مُبِينٌ ﴿۱۸۳﴾	أَوَلَمْ يَنْظُرُوا	فِي مَلَكُوتِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ	وَمَا
صاف ڈرسانے والے	اور کیا انہوں نے نہیں دیکھا	آسمانوں اور زمین کی سلطنت میں	اور جو

صاف ڈرسانے والے ہیں ○ کیا انہوں نے آسمانوں اور زمین کی سلطنت اور جو جو

خَلَقَ اللَّهُ مِنْ شَيْءٍ ۖ وَأَنْ عَسَى أَنْ يَكُونَ قَدِ اقْتَرَبَ

خَلَقَ	اللَّهُ	مِنْ شَيْءٍ ۖ	وَأَنْ	عَسَى	أَنْ	يَكُونَ	قَدِ اقْتَرَبَ
پیدا کی	اللہ (نے)	کوئی چیز	اور	(اس بات میں) کہ	شاید	کہ	ہو قریب آگئی

چیز اللہ نے پیدا کی ہے اس میں غور نہیں کیا؟ اور اس بات میں کہ شاید ان کی مدت

أَجَلُهُمْ<sup>ج</sup> فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَ أَيُّومٍ مُّوْنُونَ ﴿۱۸۵﴾ مَنْ يُضِلِلِ اللَّهُ

أَجَلُهُمْ <sup>ج</sup>	فَبِأَيِّ حَدِيثٍ	بَعْدَ أَيُّومٍ مُّوْنُونَ ﴿۱۸۵﴾	مَنْ	يُضِلِلِ اللَّهُ
ان کی مدت	تو کون سی بات پر	اس کے بعد	وہ ایمان لائیں گے	جسے گمراہ کر دے

نزدیک آگئی ہو تو اس (قرآن) کے بعد اور کوئی بات پر ایمان لائیں گے؟ جسے اللہ گمراہ کرے

فَلَا هَادِيَ لَهُ<sup>ط</sup> وَيَذَرُهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ ﴿۱۸۶﴾

فَلَا	هَادِيَ	لَهُ ۚ	وَيَذَرُهُمْ	فِي طُغْيَانِهِمْ	يَعْمَهُونَ ﴿۱۸۶﴾
تو نہیں	کوئی ہدایت دینے والا	اسے	اور	وہ چھوڑ دیتا ہے انہیں	(کہ) اپنی سرکشی میں وہ بھٹکتے رہیں

اسے کوئی راہ دکھانے والا نہیں اور وہ انہیں چھوڑتا ہے کہ اپنی سرکشی میں بھٹکتے رہیں ○

== اللہ تعالیٰ کی طرف سے کہیں مہلت اور ڈھیل ہی نہ ہو۔

۱..... اس آیت کا مقصد یہ ہے کہ جب مسلسل کفر یہ عقائد پرستے رہنے کی وجہ سے کفار کے دلوں میں گمراہی راسخ ہو گئی اور وہ اپنی سرکشی میں حد سے بڑھ گئے حتیٰ کہ انہوں نے اپنے اختیار سے اس چیز کو ضائع کر دیا جو انہیں ہدایت اور ایمان کی دعوت دیتی تو پھر ان کے دل دماغ سے دعوت حق قبول کرنے کی استعداد جاتی رہی اور وہ اس طرح ہو گئے گویا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں گمراہی پر پیدا کیا ہے۔



دفع قیامت سے متعلق سوال کرنے والوں کو جواب

يَسْأَلُكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسَهَا ۖ قُلْ				
يَسْأَلُكَ	عَنِ السَّاعَةِ	أَيَّانَ	مُرْسَهَا	قُلْ
وہ سوال کرتے ہیں تم سے	قیامت کے بارے	کب (ہے)	اس کا قائم ہونا	تم کہو
آپ سے قیامت کے متعلق سوال کرتے ہیں کہ اس کے قائم ہونے کا وقت کب ہے؟ تم فرماؤ:				
إِنَّمَا عَلِمُهَا عِنْدَ رَبِّي ۚ لَا يُجَلِّيهَا لِوَقْتِهَا إِلَّا				
إِنَّمَا	عَلِمُهَا	عِنْدَ رَبِّي (۱)	لَا يُجَلِّيهَا	لِوَقْتِهَا إِلَّا
صرف	اس کا علم	میرے رب کے پاس (ہے)	ظاہر نہیں فرمائے گا اسے	اس کے وقت پر مگر
اس کا علم تو میرے رب کے پاس ہے، اسے وہی اس کے وقت پر ظاہر				
هُوَ ثَقُلَتْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ لَا تَأْتِيكُمُ إِلَّا بَغْثَةً ۖ				
هُوَ	ثَقُلَتْ	فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ	لَا تَأْتِيكُمُ	إِلَّا بَغْثَةً
وہی	وہ (قیامت) بھاری پڑ رہی ہے	آسمانوں اور زمین میں	وہ نہیں آئے گی تم پر	مگر اچانک
کرے گا، وہ آسمانوں اور زمین میں بھاری پڑ رہی ہے، تم پر وہ اچانک ہی آجائے گی۔				
يَسْأَلُكَ كَأَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا ۖ قُلْ إِنَّمَا عَلِمُهَا				
يَسْأَلُكَ	كَأَنَّكَ	حَفِيٌّ	عَنْهَا	قُلْ إِنَّمَا عَلِمُهَا
وہ پوچھتے ہیں تم سے	گویا کہ تم	خوب واقف (ہو)	اس سے	تم کہو صرف اس کا علم
آپ سے ایسا پوچھتے ہیں گویا آپ اس کی خوب تحقیق کر چکے ہیں، تم فرماؤ: اس کا علم تو				
عِنْدَ اللَّهِ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۚ قُلْ لَا أَمْلِكُ				
عِنْدَ اللَّهِ	وَلَكِنَّ	أَكْثَرَ النَّاسِ	لَا يَعْلَمُونَ ۚ	قُلْ لَا أَمْلِكُ
اللہ کے پاس (ہے)	اور	لیکن	اکثر لوگ	نہیں جانتے
اللہ ہی کے پاس ہے، لیکن اکثر لوگ جانتے نہیں ۝ تم فرماؤ، میں اپنی جان کے				

۱۔ قیامت کے معین وقت کی خبر دینا رسول کی ذمہ داری نہیں کیونکہ یہ علم شریعت نہیں جس کی اشاعت کی جائے بلکہ قیامت کا علم اللہ تعالیٰ کے اسرار میں سے ہے جسے چھپانا ضروری ہے۔ عوام سے قیامت کا علم اور اس کے وقوع کا وقت مخفی رکھنے کا سبب یہ بیان کیا گیا ہے کہ لوگ قیامت سے خوف زدہ اور ڈرتے رہیں کیونکہ جب انہیں معلوم نہیں ہو گا کہ قیامت کس وقت آئے گی تو وہ اس سے بہت زیادہ ڈریں گے اور ہر وقت گناہوں سے بچنے کی کوشش کریں گے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت میں کوشاں رہیں گے ورنہ نہیں ایسا نہ ہو کہ وہ گناہوں میں مشغول ہوں اور قیامت آجائے۔



لِنَفْسِي نَفْعًا وَلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ ۖ وَلَوْ كُنْتَ أَعْلَمُ

لِنَفْسِي نَفْعًا وَلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ ۖ وَلَوْ كُنْتَ أَعْلَمُ

اپنی جان کے نفع اور نہ نقصان (کا) مگر جو چاہے اللہ اور اگر میں جان لیا کرتا

نفع اور نقصان کا خود مالک نہیں مگر جو اللہ چاہے اور اگر میں غیب

الْغَيْبِ لَا سَتَكُنُّ مِنَ الْخَيْرِ ۖ وَمَا مَسْنِيَ السُّوءُ ۖ إِنْ أَنَا

الْغَيْبِ ۖ لَا سَتَكُنُّ مِنَ الْخَيْرِ ۖ وَمَا مَسْنِيَ السُّوءُ ۖ إِنْ أَنَا

غیب (تو) ضرور بہت جمع کر لیتا بھلائی اور نہ پہنچتی مجھے کوئی برائی نہیں میں

جان لیا کرتا تو میں بہت سی بھلائی جمع کر لیتا اور مجھے کوئی برائی نہ پہنچتی۔ میں تو

إِلَّا نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ۝ ۱۸۸ ۚ هُوَ

إِلَّا نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ۝ ۱۸۸ ۚ هُوَ

مگر ڈرسانے والا اور خوشخبری دینے والا (ان) لوگوں کو (جو) ایمان لاتے ہیں وہی (ہے)

ایمان والوں کو صرف ڈر اور خوشخبری سنانے والا ہوں ○ وہی ہے

الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَجَعَلَ مِنْهَا

الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَجَعَلَ مِنْهَا

جس نے پیدا کیا تمہیں ایک جان سے اور بنایا اس میں سے

جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی میں سے

رَوْحَهَا لِيَسْكُنَ إِلَيْهَا ۖ فَلَمَّا تَغَشَّهَا

رَوْحَهَا لِيَسْكُنَ إِلَيْهَا ۖ فَلَمَّا تَغَشَّهَا

اس کا جوڑا تاکہ وہ سکون حاصل کرے اس کی طرف (سے) پھر جب مرد چھایا اس (عورت) پر

اس کی بیوی بنائی تاکہ اس سے سکون حاصل کرے پھر جب مرد اس عورت پر چھایا

۱..... اس آیت میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کمال درجے کی عاجزی، عظمت الہی اور عقیدہ توحید کے اظہار کا حکم فرمایا گیا کہ اصل قدرت و اختیار اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے اور کائنات میں اگر کسی کو ذرہ برابر بھی کوئی اختیار ہے تو اللہ تعالیٰ کے دینے سے ہے جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بہاروں کو شفا یاب کرنا، اندھوں کو بینا کرنا، مردوں کو زندہ کرنا، اللہ کے اختیار دینے سے تھا۔ ۲..... نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علم غیب عطا کیا گیا جیسا کہ قرآن وحدیث سے قطعاً ثابت ہے، یہاں اس آیت میں علم غیب کی نفی کی توجیہات یہ ہیں۔ (۱) اس آیت میں علم عطائی کی نفی نہیں بلکہ علم ذاتی =



حَصَلَتْ حَمَلًا خَفِيفًا فَمَرَّتْ بِهِ ۖ فَلَمَّا

حَصَلَتْ	حَمَلًا خَفِيفًا	فَمَرَّتْ	بِهِ	فَلَمَّا
(تو) وہ حاملہ ہو گئی	ہلکے حمل (کے ساتھ)	تو وہ چلتی پھرتی رہی	اس کے ساتھ	پھر جب

تو اسے ایک ہلکے سے بوجھ کا حمل ہو گیا تو وہ اسی کو لے کر چلتی رہی پھر جب

أَثْقَلَتْ دَعَا اللَّهَ رَبَّهُمَا لَئِنْ آتَيْتَنَا

أَثْقَلَتْ	دَعَا	اللَّهُ رَبَّهُمَا	لَئِنْ	آتَيْتَنَا
بوجھل ہو گئی	(تو) دونوں نے دعا کی	اپنے رب اللہ (سے)	ضرور اگر	تو عطا فرما دے ہمیں

حمل کا وزن بڑھ گیا تو دونوں اپنے رب سے دعا کرنے لگے: اگر تو ہمیں

صَالِحًا لَّنْكَوْنَنَّ مِنَ الشَّاكِرِينَ ﴿١٨٩﴾ فَلَمَّا أَتَاهَا

صَالِحًا	لَّنْكَوْنَنَّ	مِنَ الشَّاكِرِينَ ﴿١٨٩﴾	فَلَمَّا	أَتَاهَا
تندرست بچہ	(تو) ضرور ہم ہوں گے	شکر کرنے والوں سے	پھر جب	اس نے عطا کر دیا انہیں

صحیح سالم بچہ عطا فرما دے تو ہم یقیناً شکر گزار ہوں گے ○ پھر جب اس نے انہیں صحیح سالم بچہ

صَالِحًا جَعَلَا لَهُ شُرَكَاءَ فِيمَا آتَاهُمَا ۚ

صَالِحًا	جَعَلَا	لَهُ	شُرَكَاءَ	فِيمَا	أَتَاهُمَا
تندرست بچہ	(تو) ان دونوں نے ٹھہرادیئے	اس (رب) کے	شریک	(اس) میں جو	اس نے دیا انہیں

عطا فرما دیا تو انہوں نے اس کی عطا میں شریک ٹھہرادیئے

فَتَعَلَّى اللَّهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿١٩٠﴾ أَيْشُرِكُونَ مَا

فَتَعَلَّى	اللَّهُ	عَمَّا	يُشْرِكُونَ ﴿١٩٠﴾	أَيْشُرِكُونَ	مَا
تو بلند وبالا ہے	اللہ	(اس) سے جو	وہ شریک ٹھہراتے ہیں	کیا وہ شریک ٹھہراتے ہیں	(اسے) جو

تو اللہ ان کے شرک سے بلند وبالا ہے ○ کیا وہ اسے (اللہ کا) شریک بناتے ہیں جو

== کی نفی ہے۔ (2) یہ کلام ادب و تواضع کے طور پر ہے۔ (3) اس آیت میں فی الحال غیب جاننے کی نفی ہے مستقبل میں نہ جاننے پر دلیل نہیں ہے۔

1..... اس آیت اور اگلی چند آیات میں بتوں کے معبود ہونے کی نفی پر کئی دلیلیں قائم فرمائی گئی ہیں اور ان میں بتوں کی بے قدری، شرک کے بطلان کا بیان اور مشرکین کی کمال جہالت وغیرہ کا اظہار کیا گیا ہے۔



لَا يَخْلُقُ شَيْئًا وَهُمْ يُخْلِقُونَ ﴿١٩١﴾ وَلَا يَسْتَطِيعُونَ لَهُمْ

لَا يَخْلُقُ	شَيْئًا	وَهُمْ	يُخْلِقُونَ ﴿١٩١﴾	وَلَا	يَسْتَطِيعُونَ	لَهُمْ
بنا نہیں سکتا	کوئی چیز	اور وہ	بنائے جاتے ہیں	اور وہ طاقت نہیں رکھتے	ان کے لئے	

کوئی چیز نہیں بنا سکتا اور خود انہیں بنایا جاتا ہے ○ اور نہ وہ ان کی کوئی مدد کرنے کی طاقت

نَصْرًا وَلَا أَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُونَ ﴿١٩٢﴾ وَإِنْ تَدْعُوهُمْ

نَصْرًا	وَلَا	أَنْفُسَهُمْ	يَنْصُرُونَ ﴿١٩٢﴾	وَإِنْ	تَدْعُوهُمْ
کسی مدد (کی)	اور نہ	اپنی جانوں (کی)	وہ مدد کر سکتے ہیں	اور اگر	تم بلاؤ انہیں

رکھتے ہیں اور نہ اپنی جانوں کی مدد کر سکتے ہیں ○ اور اگر تم انہیں رہنمائی کرنے کے لئے

إِلَى الْهُدَى لَا يَتَّبِعُوكُمْ سَوَاءٌ عَلَيْكُمْ

إِلَى الْهُدَى	لَا يَتَّبِعُوكُمْ	سَوَاءٌ	عَلَيْكُمْ
رہنمائی (کرنے) کی طرف	(تو) وہ پیچھے نہیں آئیں گے تمہارے	برابر (ہے)	تم پر

بلاؤ تو تمہارے پیچھے نہیں آئیں گے۔ تم پر برابر ہے

أَدْعَوْتُهُمْ أَمْ أَنْتُمْ صَامِتُونَ ﴿١٩٣﴾ إِنَّ الَّذِينَ تَدْعُونَ ﴿١﴾ مِنْ دُونِ اللَّهِ

أَدْعَوْتُهُمْ	أَمْ أَنْتُمْ	صَامِتُونَ ﴿١٩٣﴾	إِنَّ الَّذِينَ	تَدْعُونَ ﴿١﴾	مِنْ دُونِ اللَّهِ
کیا تم پکارو انہیں	یا تم	خاموش رہو	بیشک	وہ جنہیں تم پوجتے ہو	اللہ کے سوا

کہ تم انہیں پکارو یا تم خاموش رہو ○ بیشک وہ جنہیں تم اللہ کے سوا پوجتے ہو وہ

عِبَادٌ أَمْثَالُكُمْ قَادِعُوهُمْ فَلْيَسْتَجِيبُوا لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ

عِبَادٌ	أَمْثَالُكُمْ	قَادِعُوهُمْ	فَلْيَسْتَجِيبُوا	لَكُمْ	إِنْ كُنْتُمْ
(وہ) بندے (ہیں)	تمہاری مثل	تو تم پکارو انہیں	پھر انہیں چاہیے کہ جواب دیں	تمہیں	اگر تم ہو

تمہاری طرح بندے ہیں تو تم انہیں پکارو پھر اگر تم سچے ہو تو انہیں چاہیے کہ وہ تمہیں

① اس لفظ کا معنی ہے ”تَعْبُدُونَ“، یعنی جن کی تم عبادت کرتے ہو۔ یہاں ایک اہم بات یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کسی کی بھی عبادت کرنا شرک ہے، اسی طرح مخلوق میں سے کسی کو معبود مان کر اسے پکارنا یا اس سے حاجتیں اور مدد طلب کرنا بھی شرک ہے البتہ اگر کوئی اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کو معبود نہ مانتا ہو اور وہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کو اس کی عطا سے مشکلات دور کرنے والا مانتا ہو تو یہ ہرگز شرک نہیں جیسے عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا پیاروں کو شفا دینا، اندھوں کو بینا کرنا قرآن میں بیان ہوا اور یہ مشکل کشائی ہی کی صورتیں ہیں۔



صٰدِقِيْنَ ۝۹۳ اَلْهَمَّ اَرْجُلُ يَّسْشُوْنَ بِهَآ اَمَّ لَهْمَّ اَيِّدِ

صٰدِقِيْنَ ۝۹۳	اَلْهَمَّ	اَرْجُلُ	يَّسْشُوْنَ	بِهَآ	اَمَّ	لَهْمَّ	اَيِّدِ
سچے	کیا ان کے	پاؤں (ہیں)	وہ چلتے ہیں	ان کے ساتھ	یا	ان کے	ہاتھ (ہیں)

جواب دیں ○ کیا ان کے پاؤں ہیں جن سے یہ چلتے ہیں؟ یا ان کے ہاتھ ہیں جن سے

يَّبْطِشُوْنَ بِهَآ اَمَّ لَهْمَّ اَعْيُنُ يُّبْصِرُوْنَ بِهَآ اَمَّ

يَّبْطِشُوْنَ	بِهَآ	اَمَّ	لَهْمَّ	اَعْيُنُ	يُّبْصِرُوْنَ	بِهَآ	اَمَّ
وہ پکڑتے ہیں	ان کے ساتھ	یا	ان کی	آنکھیں (ہیں)	وہ دیکھتے ہیں	ان کے ساتھ	یا

یہ پکڑتے ہیں؟ یا ان کی آنکھیں ہیں جن سے یہ دیکھتے ہیں؟ یا

لَهْمَّ اِذَا نَّ يَّسْمَعُوْنَ بِهَآ قُلْ اَدْعُوا شَرَّكَاءَ كُمْ ثُمَّ

لَهْمَّ	اِذَا نَّ	يَّسْمَعُوْنَ	بِهَآ	قُلْ (۱)	اَدْعُوا	شَرَّكَاءَ كُمْ	ثُمَّ
ان کے	کان (ہیں)	وہ سنتے ہیں	ان کے ساتھ	تم کہو	بلاؤ	اپنے شریکوں (کو)	پھر

ان کے کان ہیں جن سے یہ سنتے ہیں؟ تم فرما دو کہ اپنے شریکوں کو بلاؤ پھر

كَيْدُوْنَ فَلَا تُنْظِرُوْنَ ۝۱۹۵ اِنَّ وَلِيََّ اللّٰهُ الَّذِيْ نَزَّلَ

كَيْدُوْنَ	فَلَا تُنْظِرُوْنَ ۝۱۹۵	اِنَّ	وَلِيََّ اللّٰهُ	الَّذِيْ	نَزَّلَ
اپنا دَاؤ چلاؤ مجھ پر	پھر مہلت نہ دو مجھے	بیشک	میرا مددگار اللہ (ہے)	جس نے	نازل کی

میرے اوپر اپنا دَاؤ چلاؤ اور مجھے مہلت نہ دو ○ بیشک میرا مددگار اللہ ہے جس نے

الْكِتٰبِ ۚ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ ۝۱۹۶ وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ

الْكِتٰبِ	وَ	هُوَ	يَتَوَلَّى	الصّٰلِحِيْنَ ۝۱۹۶	وَ	الَّذِيْنَ	تَدْعُوْنَ
کتاب	اور	وہ	مدد کرتا ہے	نیک لوگوں (کی)	اور	جن کی	تم عبادت کرتے ہو

کتاب اتاری اور وہ صالحین کی مدد کرتا ہے ○ اور اللہ کے سوا جن کی تم

۱..... رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے جب بت پرستی کی مذمت کی اور بتوں کی عاجزی اور بے اختیاری کا بیان فرمایا تو مشرکین نے دھمکیاں اور کہا کہ بتوں کو برا کہنے والے تباہ و برباد ہو جاتے ہیں اور یہ بت انہیں ہلاک کر دیتے ہیں۔ ان مشرکوں کی تردید میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔



مِنْ دُونِهِ لَا يَسْتَطِيعُونَ نَصْرَكُمْ وَلَا أَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُونَ ﴿١٩٥﴾

مِنْ دُونِهِ	لَا يَسْتَطِيعُونَ	نَصْرَكُمْ	وَ لَا	أَنْفُسَهُمْ	يَنْصُرُونَ ﴿١٩٥﴾
اس کے سوا	وہ طاقت نہیں رکھتے	تمہاری مدد (کی)	اور نہ	اپنی جانوں (کی)	وہ مدد کر سکتے ہیں

عبادت کرتے ہو وہ تمہاری مدد کرنے کی طاقت نہیں رکھتے اور نہ ہی وہ اپنی مدد کر سکتے ہیں ○

وَإِنْ تَدْعُوهُمْ إِلَى الْهُدَىٰ لَا يَسْمَعُوا ۖ وَتَرْهَقُهُمْ

وَ	إِنْ	تَدْعُوهُمْ	إِلَى الْهُدَىٰ	لَا يَسْمَعُوا	وَ	تَرْهَقُهُمْ
اور	اگر	تم بلاؤ انہیں	رہنمائی کی طرف	(تو) وہ نہ سنیں گے	اور	تم دیکھو انہیں

اور اگر تم انہیں رہنمائی کرنے کے لئے بلاؤ تو وہ نہ سنیں گے اور تم انہیں دیکھو (تو یوں لگے گا)

يَنْظُرُونَ إِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ ﴿١٩٨﴾ خَذِ

يَنْظُرُونَ	إِلَيْكَ	وَ	هُمْ	لَا يُبْصِرُونَ ﴿١٩٨﴾	خَذِ ﴿١﴾
(گویا کہ) وہ دیکھ رہے ہیں	تمہاری طرف	اور (حالانکہ)	وہ	دیکھ نہیں سکتے	اختیار کرو

کہ وہ تمہاری طرف دیکھ رہے ہیں حالانکہ انہیں کچھ دکھائی نہیں دیتا ○ اے حبیب! معاف کرنا

الْعَفْوُ أَمْرٌ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ ﴿١٩٩﴾ وَإِمَّا

الْعَفْوُ	وَ	أَمْرٌ	بِالْعُرْفِ	وَ	أَعْرِضْ	عَنِ الْجَاهِلِينَ ﴿١٩٩﴾	وَ	إِمَّا
معاف کرنا	اور	حکم دو	بھلائی کا	اور	منہ پھیر لو	جاہلوں سے	اور	اگر

اختیار کرو اور بھلائی کا حکم دو اور جاہلوں سے منہ پھیر لو ○ اور اے سننے والے! اگر

يَنْزَعَنَّكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْعٌ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ ۖ إِنَّهُ سَمِيعٌ

يَنْزَعَنَّكَ	مِنَ الشَّيْطَانِ	نَزْعٌ	فَاسْتَعِذْ	بِاللَّهِ	إِنَّهُ	سَمِيعٌ
بھارے تجھے	شیطان کی طرف سے	کوئی وسوسہ	تو پناہ مانگ	اللہ کی	بیشک وہ	سننے والا

شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ تجھے بھارے (نو!) اللہ کی پناہ مانگ، بیشک وہی سننے والا

۱..... دوسروں کی خطاؤں کو معاف کر دینا، بھلائی کا حکم دینا اور ناسمجھ لوگوں سے الجھنے کے بجائے ان سے منہ پھیر لینا اعلیٰ درجے کی اسلامی اخلاقیات میں سے

ہیں۔



عَلَيْهِمْ ۝۲۰۰ اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طَٰغِفٌ

عَلَيْهِمْ ۝۲۰۰	اِنَّ	الَّذِيْنَ	اتَّقَوْا	اِذَا	مَسَّهُمْ	طَٰغِفٌ
جاننے والا ہے	بیشک	وہ لوگ جو	پرہیز گار ہوئے	جب	چھوٹا ہے انہیں	کوئی خیال

جاننے والا ہے ۝ بیشک پرہیز گاروں کو جب شیطان کی طرف سے

مِّنَ الشَّيْطٰنِ تَذَكُّرٌ وَّاَقَاذَاهُمْ مُّبْصُرٌ ۝۲۰۱ وَ

مِّنَ الشَّيْطٰنِ	تَذَكُّرٌ	وَّاَقَاذَاهُمْ	مُبْصُرٌ ۝۲۰۱	وَ
شیطان کی طرف سے	(تو) وہ یاد کرتے ہیں	پھر اسی وقت	وہ	دیکھنے لگتے ہیں

کوئی خیال آتا ہے تو وہ (حکم خدا) یاد کرتے ہیں پھر اسی وقت ان کی آنکھیں کھل جاتی ہیں ۝ اور

اِخْوَانُهُمْ يَبْسُدُوْنَهُمْ فِى النِّعَى ثُمَّ لَا يُقْصِرُوْنَ ۝۲۰۲ وَ

اِخْوَانُهُمْ	يَبْسُدُوْنَهُمْ	فِى النِّعَى	ثُمَّ	لَا يُقْصِرُوْنَ ۝۲۰۲	وَ
ان (شیطانوں) کے بھائی	انہیں کھینچ رہے ہیں (شیطان)	سرکشی میں	پھر	وہ کمی نہیں کرتے	اور

وہ جو شیطانوں کے بھائی ہیں شیطان انہیں گمراہی میں کھینچتے ہیں پھر وہ کمی نہیں کرتے ۝ اور

اِذَا لَمْ تَأْتِهِمْ بِآيَةٍ قَالُوا لَوْلَا اجْتَبَيْتَهَا قُلْ

اِذَا	لَمْ تَأْتِهِمْ بِآيَةٍ	قَالُوا	لَوْلَا	اجْتَبَيْتَهَا	قُلْ
جب	تم نہیں لاتے ان کے پاس کوئی نشانی	(تو) کہتے ہیں	کیوں نہیں	تم نے خود بنا لیا اسے	تم کہو

اے حبیب! جب تم ان کے پاس نشانی نہیں لاتے تو کہتے ہیں کہ تم نے خود ہی کیوں نہ بنالی؟ تم فرماؤ:

اِنَّمَا اتَّبِعْ مَا يُوحٰى اِلٰىَّ مِنْ رَبِّىْ ۚ

اِنَّمَا	اَتَّبِعُ	مَا	يُوحٰى	اِلٰىَّ	مِنْ رَبِّىْ ۚ
صرف	میں پیروی کرتا ہوں	(اس کی) جو	وحی کی جاتی ہے	میری طرف	میرے رب کی جانب سے

میں تو اسی کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف میرے رب کی طرف سے وحی بھیجی جاتی ہے۔

۱..... جب شیطان دل میں گناہ کرنے کا وسوسہ ڈالے تو اس وقت اللہ تعالیٰ کی قدرت اور اس کے انعامات میں غور کرنا اور اللہ تعالیٰ کے جزا اور سزا دینے کو یاد کرنا اس وسوسے کو دور کرنے اور گناہ سے رککنے میں معاون و مددگار ہے۔

۲..... ان سے مراد مشرکین ہیں جنہیں شیطان گمراہی میں کھینچتے ہیں یہاں تک کہ وہ گمراہی پر کچے ہو جاتے ہیں، پھر وہ نہ تو گمراہی سے رکتے ہیں اور نہ گمراہی چھوڑتے ہیں۔



هَذَا بَصَائِرُ مِنْ رَبِّكُمْ وَهُدًى وَ

هَذَا	بَصَائِرُ	مِنْ رَبِّكُمْ	وَ	هُدًى	وَ
یہ	آنکھیں کھول دینے والے دلائل (ہیں)	تمہارے رب کی طرف سے	اور	ہدایت	اور

یہ تمہارے رب کی طرف سے آنکھیں کھول دینے والے دلائل ہیں اور مسلمانوں کے لیے

رَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ۝۳۰ وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ

رَحْمَةً	لِّقَوْمٍ	يُؤْمِنُونَ ۝۳۰	وَ	إِذَا	قُرِئَ ۝۱	الْقُرْآنُ
رحمت	(ان) لوگوں کے لئے	(جو) ایمان لاتے ہیں	اور	جب	پڑھا جائے	قرآن

ہدایت اور رحمت ہے ○ اور جب قرآن پڑھا جائے

فَاسْتَبِعُوا اللَّهَ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ۝۳۱

فَاسْتَبِعُوا	لَهُ	وَ	أَنْصِتُوا	لَعَلَّكُمْ	تُرْحَمُونَ ۝۳۱
تو غور سے سنو	اسے	اور	خاموش رہو	تاکہ تم	تم پر رحم کیا جائے

تو اسے غور سے سنو اور خاموش رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے ○

وَإِذْ كُنْ رَبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرَّعًا وَخِيفَةً

وَ	إِذْ كُنْ	رَبَّكَ	فِي نَفْسِكَ	تَضَرَّعًا	وَ	خِيفَةً
اور	یاد کرو	اپنے رب (کو)	اپنے دل میں	گڑ گڑاتے (ہوئے)	اور	ڈرتے (ہوئے)

اور اپنے رب کو اپنے دل میں یاد کرو گڑ گڑاتے ہوئے اور ڈرتے ہوئے

وَدُّونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ وَلَا تَكُنْ

وَ	دُّونَ الْجَهْرِ	مِنَ الْقَوْلِ	بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ	وَ	لَا تَكُنْ
اور	بلندی سے کچھ کم	قول (آواز) سے	صبح اور شام کو	اور	تم نہ ہونا

اور بلندی سے کچھ کم آواز میں، صبح و شام، اور غافلوں میں سے

۱۔ جب قرآن کی تلاوت ہو رہی ہو تو دیگر لوگوں کو خاموشی سے سننے کا حکم ہے خصوصاً نماز میں جیسے امام سورت فاتحہ یا کوئی دوسری سورت پڑھ رہا ہو تو خاموشی سے سنا ضروری ہے۔ امام کے پیچھے قراءت کرنے کی اجازت نہیں۔ ۲۔ اس آیت میں ذکر الہی کے متعدد آداب اور انداز بیان کئے گئے ہیں۔ آداب میں یہ ہے کہ عاجزی اور خوف سے اللہ تعالیٰ کو یاد کیا جائے اور انداز یہ ہے کہ دل میں یاد کیا جائے جسے ذکر قلبی کہتے ہیں یا آہستہ آواز میں ذکر کریں جسے ذکر سری کہتے ہیں۔ مزید یہ کہ جبری ذکر بھی جائز و مستحب ہے لیکن دوسروں کی تکلیف کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

تلاوت قرآن غور سے اور خاموش رہ کر سننے کا حکم

ذکر الہی کے آداب



مِّنَ الْغَفْلِينَ ﴿۲۵﴾ إِنَّ الَّذِينَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُونَ			
مِّنَ الْغَفْلِينَ ﴿۲۵﴾	إِنَّ	الَّذِينَ	عِنْدَ رَبِّكَ
غافلوں میں سے	بیشک	وہ جو	تیرے رب کے پاس (ہیں)
نہ ہونا ○ بیشک وہ جو تیرے رب کے پاس ہیں وہ اس کی عبادت سے			
عَنْ عِبَادَتِهِ وَيُسَبِّحُونَهُ وَلَهُ يَسْجُدُونَ ﴿۲۶﴾			
عَنْ عِبَادَتِهِ	و	يُسَبِّحُونَهُ	و لَهُ
اس کی عبادت سے	اور	وہ پاکی بیان کرتے ہیں اس کی	اسی کو
تکبر نہیں کرتے اور اس کی پاکی بیان کرتے ہیں اور اسی کو سجدہ کرتے ہیں ○			

رکوع: 10

آیات: 75

## سُورَةُ الْأَنْفَالِ

## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ	اللَّهُ	الرَّحْمَنِ	الرَّحِيمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا
اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔			
يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ ۖ قُلِ الْأَنْفَالُ لِلَّهِ وَالرَّسُولِ ۚ			
يَسْأَلُونَكَ	عَنِ الْأَنْفَالِ ﴿۲﴾	قُلِ الْأَنْفَالُ	لِلَّهِ وَالرَّسُولِ
وہ پوچھتے ہیں تم سے	اموالِ غنیمت کے بارے	تم کہو غنیمت کے مال	اللہ اور رسول کے (ہیں)
اے محبوب! تم سے اموالِ غنیمت کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ تم فرماؤ، غنیمت کے مالوں کے مالک اللہ اور رسول ہیں			

۱..... یہ آیت آیات سجدہ میں سے ہے، اس کی تلاوت کرنے اور سننے والے پر سجدہ تلاوت کرنا واجب ہے۔

۲..... انفال، نفل کی جمع ہے اور اس سے مراد مالی غنیمت ہے۔ اور نفل کو غنیمت اس لئے کہتے ہیں کہ یہ بھی محض اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی عطا ہے۔



فَاقْبَلُوا اللَّهَ وَاصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِكُمْ ۖ وَاطِيعُوا

فَاقْبَلُوا	اللَّهُ	وَ	اصْلِحُوا	ذَاتَ بَيْنِكُمْ	وَ	اطِيعُوا
تو ڈرتے رہو	اللہ (سے)	اور	صلح صفائی رکھو	اپنے درمیان	اور	اطاعت کرو

تو اللہ سے ڈرتے رہو اور آپس میں صلح صفائی رکھو اور اللہ

اللَّهُ وَرَسُولَهُ إِنَّ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۝۱ إِنَّا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ

اللَّهُ وَرَسُولَهُ	إِنَّ كُنْتُمْ	مُؤْمِنِينَ ۝۱	إِنَّا	الْمُؤْمِنُونَ	الَّذِينَ
اللہ اور اس کے رسول (کی)	اگر	تم ہو	ایمان والے	صرف	ایمان والے

اور اس کے رسول کا حکم مانو اگر تم مومن ہو ۝ ایمان والے وہی ہیں کہ

إِذَا دُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ

إِذَا	دُكِرَ	اللَّهُ	وَجِلَتْ ۝۱	قُلُوبُهُمْ	وَ	إِذَا	تُلِيَتْ
جب	یاد کیا جائے	اللہ (کو)	(تو) ڈر جاتے ہیں	ان کے دل	اور	جب	تلاوت کی جائے

جب اللہ کو یاد کیا جائے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب ان پر

عَلَيْهِمْ آيَةٌ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ

عَلَيْهِمْ	آيَةٌ	زَادَتْهُمْ	إِيمَانًا	وَ	عَلَىٰ رَبِّهِمْ
ان پر	اس کی آیتوں (کی)	وہ ترقی دیتی ہیں انہیں	ایمان (میں)	اور	اپنے رب پر

اس کی آیات کی تلاوت کی جاتی ہے تو ان کے ایمان میں اضافہ ہو جاتا ہے اور وہ اپنے رب پر ہی

يَتَوَكَّلُونَ ۝۲ الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا

يَتَوَكَّلُونَ ۝۲	الَّذِينَ	يُقِيمُونَ	الصَّلَاةَ	وَ	مِمَّا
وہ بھروسہ کرتے ہیں	وہ لوگ جو	قائم کرتے ہیں	نماز	اور	(اس میں) سے جو

بھروسہ کرتے ہیں ۝ وہ جو نماز قائم رکھتے ہیں اور ہمارے دیئے ہوئے رزق میں سے

۱ خوف خدا کی دو قسمیں ہیں: (۱) عذاب کے خوف سے گناہوں کو ترک کر دینا۔ (۲) اللہ عَزَّوَجَلَّ کے جلال، اس کی عظمت اور اس کی بے نیازی سے ڈرنا۔ پہلی قسم کا خوف عام مسلمانوں میں سے پرہیزگاروں کو ہوتا ہے اور دوسری قسم کا خوف انبیاء و مرسلین، اولیائے کاملین اور مقرب فرشتوں کو ہوتا ہے اور جس کا اللہ تعالیٰ سے جتنا زیادہ قرب ہو تا ہے اسے اتنا ہی زیادہ خوف ہوتا ہے۔ ۲..... توکل کا حقیقی معنی یہ ہے کہ انسان ظاہری اسباب کو اختیار کرے لیکن دل سے ان اسباب پر قطعی بھروسہ نہ کرے بلکہ اللہ تعالیٰ کی نصرت، اس کی تائید اور اس کی حمایت پر بھروسہ کرے۔

کامل ایمان والوں کے تین باطنی اوصاف

کامل ایمان والوں کے دو ظاہری اوصاف



رَزَقْنَاهُمْ يَنْفَقُونَ ﴿۳﴾ اُولَٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا لَّهُمْ

رَزَقْنَاهُمْ	يَنْفَقُونَ ﴿۳﴾	اُولَٰئِكَ هُمْ	الْمُؤْمِنُونَ	حَقًّا	لَّهُمْ
ہم نے رزق دیا انہیں	وہ خرچ کرتے ہیں	یہ لوگ	وہی	ایمان والے (ہیں)	سچے

ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں ○ یہی سچے مسلمان ہیں، ان کے لیے

دَرَجَاتٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ ۖ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ﴿۴﴾ كَمَا

دَرَجَاتٍ	عِنْدَ رَبِّهِمْ	و	مَغْفِرَةٌ	و	رِزْقٌ كَرِيمٌ ﴿۴﴾	كَمَا ﴿۱﴾
درجات (ہیں)	ان کے رب کے پاس	اور	مغفرت	اور	عزت والا رزق (ہے)	جیسے

ان کے رب کے پاس درجات اور مغفرت اور عزت والا رزق ہے ○ جیسے

اَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ ۚ وَاِنْ فَرِيقًا

اَخْرَجَكَ	رَبُّكَ	مِنْ بَيْتِكَ	بِالْحَقِّ	و	اِنْ	فَرِيقًا
باہر لایا تمہیں	تمہارا رب	تمہارے گھر سے	حق کے ساتھ	اور	بیشک	ایک گروہ

تمہیں تمہارے رب نے تمہارے گھر سے حق کے ساتھ برآمد کیا حالانکہ یقیناً مسلمانوں کا

مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ لَكِرْهُونَ ﴿۵﴾ يُجَادِلُونَكَ فِي الْحَقِّ بَعْدَ

مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ	لَكِرْهُونَ ﴿۵﴾	يُجَادِلُونَكَ	فِي الْحَقِّ	بَعْدَ
ایمان والوں میں سے	ضرور ناخوش (تھا)	وہ جھگڑتے (تھے) تم سے	حق کے بارے میں	(اس کے) بعد

ایک گروہ اس پر ناخوش تھا ○ یہ حق بات کے بارے میں اس کے روشن ہو جانے کے بعد تم سے

مَاتَبِينَ كَأَنَّمَا يُسَاقُونَ إِلَى الْمَوْتِ وَهُمْ يَنْظُرُونَ ﴿۶﴾ وَ

مَا	تَبِينَ	كَأَنَّمَا	يُسَاقُونَ	إِلَى الْمَوْتِ	و	هُمْ يَنْظُرُونَ ﴿۶﴾
کہ	وہ ظاہر ہو چکا	گویا کہ	انہیں ہانکا جا رہا ہے	موت کی طرف	اور	وہ دیکھ رہے ہیں

جھگڑتے تھے گویا انہیں آنکھوں دیکھی موت کی طرف ہانکا جا رہا ہے ○ اور

۱..... اس آیت کا معنی یہ ہے کہ اے حبیب! اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم مال غنیمت کا مسلمانوں کے اختیار سے نکال کر آپ کے اختیار میں دیدینا ایسے ہی حق ہے جیسے آپ کا غزوہ بدر کے لئے اپنے گھر سے نکلنا برحق تھا اگرچہ دونوں چیزیں طبعی طور پر بعض مسلمانوں کی طبیعت پر گراں گزر رہی ہیں۔

۲..... اس گروہ کے ناخوش ہونے کی وجہ یہ تھی کہ وہ دیکھ رہے تھے کہ ان کی تعداد کم ہے، ہتھیار تھوڑے ہیں جبکہ دشمن کی تعداد بھی زیادہ ہے اور وہ اسلحہ وغیرہ کا بڑا سامان رکھتا ہے۔



اِذْ يَعِدُّكُمْ اللّٰهُ اِحْدٰى الطّٰیِفَتَيْنِ اَنْتَهَا نَكُم

اِذْ	يَعِدُّكُمْ <sup>(۱)</sup>	اللّٰهُ	اِحْدٰى الطّٰیِفَتَيْنِ	اَنْتَهَا	نَكُم
جب	وعدہ کیا تم سے (اے لوگو!) اللہ (نے)	دو گروہوں میں سے ایک (کا)	کہ وہ	تمہارے لیے	

یاد کرو جب اللہ نے تم سے وعدہ کیا کہ ان دونوں گروہوں میں ایک تمہارے لیے ہے

وَتَوَدُّوْنَ اَنْ غَيَّرَ ذَاتِ الشُّوْكَهٖ تَكُوْنُ نَكُم وَاِيْرٰى

وَاِيْرٰى	وَتَوَدُّوْنَ	اَنْ	غَيَّرَ ذَاتِ الشُّوْكَهٖ	تَكُوْنُ	نَكُم	وَاِيْرٰى
اور	تم (لوگ) چاہتے (تھے)	کہ	کانٹے والے کے علاوہ	ہو	تمہارے لئے	اور
						چاہتا (تھا)

اور تم یہ چاہتے تھے کہ تمہیں وہ ملے جس میں کانٹے کا کھٹکانہ ہو اور اللہ

اللّٰهُ اَنْ يُّحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمَتِهٖ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكَافِرِيْنَ ۝

اللّٰهُ	اَنْ	يُّحِقَّ	الْحَقَّ	بِكَلِمَتِهٖ	وَاِيْرٰى	يَقْطَعَ	دَابِرَ الْكَافِرِيْنَ ۝
اللہ	کہ	حق کر دکھائے	حق (کو)	اپنے کلمات سے	اور	کاٹ دے	کافروں کی جڑ

یہ چاہتا تھا کہ اپنے کلام سے سچ کو سچ کر دکھائے اور کافروں کی جڑ کاٹ دے ۝

لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ

لِيُحِقَّ	الْحَقَّ	وَاِيْرٰى	يُبْطِلَ	الْبَاطِلَ	وَلَوْ	كَرِهَ
تاکہ حق کر دکھائے	حق (کو)	اور	باطل کر دکھائے	باطل (کو)	اگرچہ	ناپسند کریں

تاکہ سچ کو سچا کر دکھائے اور جھوٹ کو جھوٹا کر دکھائے اگرچہ

الْمُجْرِمُوْنَ ۝ اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ نَكُم

الْمُجْرِمُوْنَ ۝	اِذْ	تَسْتَغِيْثُوْنَ	رَبَّكُمْ	فَاسْتَجَابَ	نَكُم
جرم کرنے والے	جب	تم فریاد کرتے (تھے)	اپنے رب سے	تو اس نے فریاد قبول کر لی	تمہاری

مجرم ناپسند کریں ۝ یاد کرو جب تم اپنے رب سے فریاد کرتے تھے تو اس نے تمہاری فریاد قبول کی

۱..... ان آیات میں غزوہ بدر کا واقعہ بیان کیا گیا ہے، اس کی تفصیل جاننے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج 3، ص 524 کا مطالعہ فرمائیں۔



آتِي مُبِدُّكُمْ بِأَلْفٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدَفِينَ ۝

آتِي	مُبِدُّكُمْ	بِأَلْفٍ	مِّنَ الْمَلَائِكَةِ	مُرْدَفِينَ ۝	و
کہ میں	مدد کرنے والا ہوں تمہاری	ایک ہزار کے ساتھ	فرشتوں میں سے	لگاتار آنے والے	اور
کہ میں ایک ہزار لگاتار آنے والے فرشتوں کے ساتھ تمہاری مدد کرنے والا ہوں ۝ اور					

مَا جَعَلَ اللَّهُ إِلَّا بُشْرَىٰ وَلِتَطْمَئِنَّ بِهِ

مَا جَعَلَ	اللَّهُ	إِلَّا	بُشْرَىٰ	و	لِتَطْمَئِنَّ	بِهِ
نہیں بنایا اس (امداد) کو	اللہ (نے)	مگر	خوشخبری (کے لئے)	اور	تاکہ مطمئن ہو جائیں	اس سے
اللہ نے اس کو خوشخبری کیلئے ہی بنایا اور اس لیے کہ تمہارے دل						

قُلُوبِكُمْ ۖ وَمَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ ۖ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ

قُلُوبِكُمْ	و	مَا	النَّصْرُ	إِلَّا	مِنْ عِنْدِ اللَّهِ	إِنَّ	اللَّهُ	عَزِيزٌ
تمہارے دل	اور	نہیں	مدد	مگر	اللہ کے پاس سے	بیشک	اللہ	عزت والا، غلبے والا
مطمئن ہو جائیں اور مدد صرف اللہ ہی کی طرف سے ہوتی ہے۔ بیشک اللہ غالب								

حَكِيمٌ ۝ اِذْ يُغَشِّيكُمُ اللَّعَاسُ أَمَنَةً مِّنْهُ ۚ

حَكِيمٌ ۝	اِذْ	يُغَشِّيكُمُ	اللَّعَاسُ ۝	أَمَنَةً	مِّنْهُ	و
حکمت والا (ہے)	جب	اس نے ڈال دی تم پر	اونگھ	تسکین (کے لئے)	اپنی طرف سے	اور
حکمت والا ہے ۝ یاد کرو جب اس نے اپنی طرف سے تمہاری تسکین کے لئے تم پر اونگھ ڈال دی اور						

يُنَزِّلُ عَلَيْكُم مِّنَ السَّمَاءِ مَاءً لِّيُطَهِّرَ كُمْ بِهِ

يُنَزِّلُ	عَلَيْكُمْ	مِّنَ السَّمَاءِ	مَاءً	لِّيُطَهِّرَ كُمْ	بِهِ
اس نے اتارا	تمہارے اوپر	آسمان سے	پانی	تاکہ وہ پاک کر دے تمہیں	اس کے ذریعے
تم پر آسمان سے پانی اتارتا کہ اس کے ذریعے وہ تمہیں پاک کر دے					

۱..... غنودگی اگر جنگ میں ہو تو امن ہے اور اس کا امن ہونا اس سے ظاہر ہے کہ جسے جان کا اندیشہ ہو اُسے نیند اور اونگھ نہیں آتی، وہ خطرے اور اضطراب میں رہتا ہے۔ شدید خوف کے وقت غنودگی آنا حصول امن اور زوال خوف کی دلیل ہے۔



وَيَذْهَبَ عَنْكُم رَجَزُ الشَّيْطَانِ وَلِيَرْبِطَ

وَيَذْهَبَ	عَنْكُم	رَجَزُ الشَّيْطَانِ	وَلِيَرْبِطَ
اور لے جائے (دور کر دے)	تم سے	شیطان کی ناپاکی	تاکہ (ڈھارس) باندھ دے

اور تم سے شیطان کی ناپاکی کو دور کر دے اور تمہارے دلوں کو

عَلَى قُلُوبِكُمْ وَيُثَبِّتْ بِهِ الْأَقْدَامَ ۖ اِذْ يُوحِي رَبُّكَ

عَلَى قُلُوبِكُمْ	وَيُثَبِّتْ	بِهِ	اِذْ يُوحِي	رَبُّكَ
تمہارے دلوں پر	اور جمادے	اس سے	جب وحی بھیجتا تھا	تمہارا رب

مضبوط کر دے اور اس سے تمہارے قدم جمادے ۝ یاد کرو اے حبیب! جب تمہارا رب

اِلَى الْمَلَائِكَةِ اَتَى مَعَكُمْ فَتَبَيَّنُوا لِلَّذِينَ اٰمَنُوا ط

اِلَى الْمَلَائِكَةِ	اَتَى	مَعَكُمْ	فَتَبَيَّنُوا	لِلَّذِينَ اٰمَنُوا
فرشتوں کی طرف	کہ میں	تمہارے ساتھ (ہوں)	تو ثابت رکھو	ان لوگوں کو جو ایمان لائے

فرشتوں کو وحی بھیجتا تھا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں تم مسلمانوں کو ثابت رکھو۔

سَأَلْتَنِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا وَالرُّعْبَ فَاضْرِبُوا

سَأَلْتَنِي	فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا	وَالرُّعْبَ	فَاضْرِبُوا
عنقریب میں ڈال دوں گا	ان لوگوں کے دلوں میں جنہوں نے کفر کیا	رعب، ہیبت	تو مارو

عنقریب میں کافروں کے دلوں میں ہیبت ڈال دوں گا تو تم کافروں کی

فَوْقَ الْأَعْنَاقِ وَاصْرِبُوا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ۖ ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ

فَوْقَ الْأَعْنَاقِ	وَاصْرِبُوا	مِنْهُمْ	كُلَّ بَنَانٍ	ذٰلِكَ	بِأَنَّهُمْ
گردنوں کے اوپر	اور	ضر میں لگاؤ	تمام جوڑوں (پر)	یہ	(اس کے) سبب کہ وہ

گردنوں کے اوپر مارا اور ان کے ایک ایک جوڑ پر ضر میں لگاؤ ۝ یہ عذاب اس لیے ہوا کہ

۱..... یعنی غزوہ بدر کے دن کفار کے دلوں میں رعب ڈالا جانا، ان کا قتل ہونا اور قیدی ہونا اس وجہ سے تھا کہ انہوں نے اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مخالفت کی۔



## شَاقُّوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۚ وَمَنْ يُشَاقِقِ

شَاقُّوا	اللَّهُ وَرَسُولُهُ	وَمَنْ	يُشَاقِقِ
انہوں نے مخالفت کی	اللہ اور اس کے رسول (کی)	اور	جو

انہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی اور جو اللہ اور اس کے رسول سے

## اللَّهُ وَرَسُولَهُ فَإِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝۱۳ ذَلِكُمْ فَذَوْقُوهُ

اللَّهُ وَرَسُولُهُ	فَإِنَّ	اللَّهُ	شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝۱۳	ذَلِكُمْ	فَذَوْقُوهُ
اللہ اور اس کے رسول (کی)	تو بیشک	اللہ	سخت عذاب دینے والا ہے	یہ (سزا ہے)	تو چکھو اسے

مخالفت کرے تو بیشک اللہ سخت سزا دینے والا ہے ۝ یہ (سزا ہے) تو اس کا مزہ چکھو اور

## وَأَنَّ لِلْكَافِرِينَ عَذَابَ النَّارِ ۝۱۴ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا

وَأَنَّ	لِلْكَافِرِينَ	عَذَابَ النَّارِ ۝۱۴	يَا أَيُّهَا	الَّذِينَ	آمَنُوا	إِذَا
اور	بیشک	کافروں کے لئے	آگ کا عذاب ہے	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے

اس کے ساتھ یہ بھی ہے کہ کافروں کے لئے آگ کا عذاب ہے ۝ اے ایمان والو! جب

## لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا زَحَفًا فَلَا تُولُوهُمْ إِلَّا دَبَارَ ۝۱۵

لَقِيتُمُ	الَّذِينَ	كَفَرُوا	زَحَفًا	فَلَا تُولُوهُمْ إِلَّا دَبَارَ ۝۱۵
تم ملو	ان لوگوں سے جنہوں نے	کفر کیا	(ان کے) لشکر سے	تو نہ پھیر واپس نہ پٹھیں

کافروں کے لشکر سے تمہارا مقابلہ ہو تو ان سے پیٹھ نہ پھیرو ۝

## وَمَنْ يُؤْلِهِمْ يَوْمَ ذِئْبٍ إِلَّا مَتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ

وَمَنْ	يُؤْلِهِمْ	يَوْمَ ذِئْبٍ	إِلَّا	مَتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ
اور	جو	پھیرے گا ان سے	اس دن	ابنی پیٹھ

اور جو اس دن لڑائی میں ہنر مندی کا مظاہرہ کرنے یا

۱..... مسلمانوں کو یہ حکم ہے کہ وہ میدان جنگ سے پیٹھ پھیر کر نہ بھاگیں اور یہ حکم اس وقت ہے جب کفار مسلمانوں سے تعداد میں ڈبل ہوں اس سے زیادہ نہ ہوں اور اگر کفار کی تعداد مسلمانوں کے مقابلے میں ڈبل سے زیادہ ہو تو پھر مسلمانوں کا پیٹھ پھیر کر بھاگنا جائز و حرام نہیں ہے۔ جمہور کے نزدیک ایک سو مسلمانوں کا دو سو کفار کے مقابلے سے بھاگنا کسی حال میں جائز نہیں ہے اور اگر کافروں کی تعداد دو سو سے زیادہ ہو تو ان کے مقابلے سے بھاگنا اگرچہ جائز ہے لیکن صبر و استقامت سے ان کے مقابلے میں ڈٹ رہنا بہتر اور افضل ہے۔



اَوْ مُتَحَيِّرًا اِلٰی فِتْنَةٍ فَقَدْ بَاءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ

اَوْ	مُتَحَيِّرًا	اِلٰی فِتْنَةٍ <sup>(۱)</sup>	فَقَدْ	بَاءَ	بِغَضَبٍ	مِّنَ اللّٰهِ
یا	ملنے والا (ہو)	لشکر کی طرف	تو بیشک	وہ پلٹا	غضب کے ساتھ	اللہ کی طرف سے

اپنے لشکر سے ملنے کے علاوہ کسی اور صورت میں انہیں پیٹھ دکھائے گا تو وہ اللہ کے غضب کا مستحق ہو گا

وَمَا لَهُ جَهَنَّمَ ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ۝۱۶ فَلَمْ تَقْتُلُوهُمْ ۖ

وَمَا لَهُ	جَهَنَّمَ	وَبِئْسَ	الْمَصِيرُ ۝۱۶	فَلَمْ تَقْتُلُوهُمْ	وَمَا لَهُ	وَبِئْسَ
اور	اس کا ٹھکانہ	جہنم (ہے)	اور	کتنی بری	لوٹنے کی جگہ	تو تم نے قتل نہیں کیا انہیں

اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے اور بہت بری لوٹنے کی جگہ ہے ۝ تو تم نے انہیں قتل نہیں کیا

لَكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ ۖ وَ مَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ ۖ

لَكِنَّ	اللّٰهَ	قَتَلَهُمْ <sup>(۲)</sup>	وَمَا رَمَيْتَ	اِذْ رَمَيْتَ	وَمَا رَمَيْتَ	وَمَا رَمَيْتَ
لیکن	اللہ (نے)	قتل کیا انہیں	اور	تم نے (خاک) نہیں پھینکی	جب	تم نے پھینکی

بلکہ اللہ نے انہیں قتل کیا اور اے حبیب! جب آپ نے خاک پھینکی تو آپ نے نہ پھینکی تھی

لَكِنَّ اللّٰهَ رَمٰی ۚ وَ لِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْهُ

لَكِنَّ	اللّٰهَ	رَمٰی	وَلِيُبْلِيَ	الْمُؤْمِنِيْنَ	مِنْهُ	مِنْهُ
لیکن	اللہ (نے)	پھینکی	اور	تاکہ وہ انعام عطا فرمائے	ایمان والوں (کو)	اپنی طرف سے

بلکہ اللہ نے پھینکی تھی اور اس لئے تاکہ مسلمانوں کو اپنی طرف سے اچھا انعام

بَلَاءٌ حَسَنًا ۚ اِنَّ اللّٰهَ سَبِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝۱۷ ذٰلِكُمْ وَاَنْ

بَلَاءٌ حَسَنًا	اِنَّ	اللّٰهَ	سَبِيْعٌ	عَلِيْمٌ ۝۱۷	ذٰلِكُمْ	وَاَنْ
اچھا انعام	بیشک	اللہ	سننے والا	جاننے والا (ہے)	یہ (حق ہے)	اور بیشک

عطا فرمائے۔ بیشک اللہ سننے والا جاننے والا ہے ۝ یہ حق ہے اور یہ کہ

۱..... دوران جنگ کفار کے مقابلے سے بھاگنے والا مسلمان غضب الہی میں گرفتار ہو گا اور اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے البتہ دو صورتیں ایسی ہیں جن میں وہ پیٹھ دکھا کر بھاگنے والا نہیں ہے۔ (۱) کسی جنگی حکمت عملی کی وجہ سے پیچھے ہٹنا۔ (۲) اپنی جماعت میں ملنے کے لئے پیچھے ہٹنا۔ یاد رہے کہ غزوہ احد اور حنین میں پسپائی اختیار کرنے والے صحابہ کرام اس آیت کی وعید میں داخل نہیں کیونکہ ان کی عام معافی کا اعلان خود اللہ تعالیٰ نے فرما دیا ہے۔ ۲..... اس آیت سے معلوم ہوا کہ اچھے اور نیک کام کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کرنی چاہئے اور اچھے کام پر فخر نہیں کرنا چاہئے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے ہی ہوتا ہے۔



اللَّهُ مُؤْمِنٌ كَيْدُ الْكُفْرَيْنِ ۝۱۸ اِنْ تَسْتَفْتِحُوا فَقَدْ				
اللَّهُ	مُؤْمِنٌ	كَيْدُ الْكُفْرَيْنِ ۝۱۸	اِنْ	تَسْتَفْتِحُوا فَقَدْ
اللہ	کمزور کرنے والا ہے	کافروں کے کمزور فریب (کو)	اگر	تم فیصلہ مانگتے ہو تو بیشک
اللہ کافروں کے کمزور فریب کو کمزور کرنے والا ہے ۝ اے کافرو! اگر تم فیصلہ مانگتے ہو تو				
جَاءَكُمْ الْفَتْحُ ۚ وَاِنْ تَنْتَهُوا فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَاِنْ				
جَاءَكُمْ	الْفَتْحُ ۝۱۹	وَاِنْ	تَنْتَهُوا	فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَاِنْ
آگیا تمہارے پاس	فیصلہ	اور	اگر تم باز آ جاؤ	تو وہ بہتر ہے تمہارے لئے اور اگر
یہ فیصلہ تم پر آچکا اور اگر تم باز آ جاؤ تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اور اگر				
تَعُوذُوا ۚ وَاَنْعَدْ لَنْ تَغْنِيَ عَنْكُمْ				
تَعُوذُوا	وَاَنْعَدْ	لَنْ تَغْنِيَ ۝۲۰	عَنْكُمْ	
تم پھر (بھی) کرو گے	(تو) ہم پھر (ان کی مدد) کریں گے	اور	ہرگز فائدہ نہ دے گا	تم سے (تمہیں)
تم پھر یہی کرو گے تو ہم بھی پھر وہی کریں گے اور تمہارا گروہ				
فَتَكُمْ شَيْءًا وَلَوْ كَثُرَتْ ۚ وَاَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ ۝۱۹				
فَتَكُمْ	شَيْءًا وَلَوْ	كَثُرَتْ ۚ وَاَنَّ	اللَّهِ	مَعَ الْمُؤْمِنِينَ ۝۱۹
تمہارا گروہ	کچھ	اگرچہ وہ بہت زیادہ ہو	اور بیشک	اللہ ایمان والوں کے ساتھ ہے
تمہیں کوئی فائدہ نہ دے گا اگرچہ بہت زیادہ ہو اور مزید یہ کہ اللہ مسلمانوں کے ساتھ ہے ۝				
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَوَلَّوْا				
يَا أَيُّهَا	الَّذِينَ آمَنُوا	أَطِيعُوا ۝۲۱	وَلَا تَوَلَّوْا	
اے	وہ لوگو جو ایمان لائے	اطاعت کیا کرو	اللہ اور اس کے رسول (کی)	اور منہ نہ پھيرو
اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کیا کرو اور سن کر				

۱..... جنگ بدر در حقیقت حق و باطل کا فیصلہ تھی کہ وہاں فتح حقانیت کی دلیل جبکہ شکست باطل ہونے کی دلیل تھی۔

۲..... اس سے معلوم ہوا کہ جنگ صرف لشکر کی بڑی تعدد اور یا زیادہ سامان جنگ سے نہیں جیتی جاتی بلکہ اللہ تعالیٰ کی مشیت ساتھ ہونا ضروری ہے۔

۳..... اس آیت سے مقصود سرکارِ دو عالم ﷺ اللہ تعالیٰ عنہ و آلہ و سلم کی اطاعت کرنے کا حکم دینا اور ان کی نافرمانی سے منع کرنا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا ذکر اس بات پر متنبہ کرنے کے لئے ہے کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ عنہ و آلہ و سلم کی اطاعت اللہ عزوجل ہی کی اطاعت ہے۔



عَنْهُ وَ أَنْتُمْ تَسْعُونَ ﴿۲۰﴾ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ قَالُوا

عَنْهُ	وَ	أَنْتُمْ	تَسْعُونَ ﴿۲۰﴾	وَ	لَا تَكُونُوا	كَالَّذِينَ	قَالُوا
اس سے	اور	تم	سنتے ہو	اور	نہ ہونا	ان لوگوں کی طرح جنہوں نے	کہا

اس سے منہ نہ پھیرو ○ اور ان لوگوں کی طرح نہ ہونا جنہوں نے کہا:

سَبْعًا وَهُمْ لَا يَسْعُونَ ﴿۲۱﴾ إِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ

سَبْعًا	وَ	هُمْ	لَا يَسْعُونَ ﴿۲۱﴾	إِنَّ	شَرَّ الدَّوَابِّ ﴿۱﴾
ہم نے سن لیا	اور (حالانکہ)	وہ	نہیں سنتے	بیشک	سب جانوروں میں بدتر

ہم نے سن لیا حالانکہ وہ نہیں سنتے ○ بیشک سب جانوروں میں بدتر

عِنْدَ اللَّهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ ﴿۲۲﴾ وَلَوْ عَلِمَ اللَّهُ

عِنْدَ اللَّهِ	الصُّمُّ	الْبُكْمُ	الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ ﴿۲۲﴾	وَ	لَوْ عَلِمَ اللَّهُ
اللہ کے نزدیک	بہرے	گوئے (ہیں)	جو عقل نہیں رکھتے	اور	اگر جانتا

اللہ کے نزدیک وہ ہیں جو بہرے گوئے ہیں جن کو عقل نہیں ○ اور اگر اللہ

فِيهِمْ خَيْرٌ أَلَّا سَمِعَهُمْ ۖ وَلَوْ أَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا

فِيهِمْ	خَيْرًا ﴿۲﴾	أَلَّا سَمِعَهُمْ	وَ	لَوْ	أَسْمَعَهُمْ	لَتَوَلَّوْا	وَ
ان میں	کچھ بھلائی	ضرور سنا دیتا نہیں	اور	اگر	وہ سنا دیتا نہیں	(تو) ضرور پلٹ جاتے	اور

ان میں کچھ بھلائی جانتا تو انہیں سنا دیتا اور اگر وہ انہیں سنا دیتا تو بھی وہ روگردانی کرتے ہوئے

هُمْ مُعْرِضُونَ ﴿۲۳﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ

هُمْ	مُعْرِضُونَ ﴿۲۳﴾	يَا أَيُّهَا	الَّذِينَ آمَنُوا	اسْتَجِيبُوا	لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ
وہ	منہ پھیرتے ہوئے	اے	وہ لوگو جو ایمان لائے	حاضر ہو جاؤ	اللہ اور رسول کی (بارگاہ میں)

پلٹ جاتے ○ اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کی بارگاہ میں حاضر ہو جاؤ

۱..... یعنی مخلوق میں سے روئے زمین پر اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدتر وہ ہیں جو نہ تو حق سنتے ہیں اور نہ ہی حق بات بولتے اور سمجھتے ہیں۔

۲..... یہاں خیر سے مراد صدق و رغبت ہے یعنی اگر اللہ عزوجل ان لوگوں کے دلوں میں قبول حق کا سچا جذبہ اور رغبت جانتا یعنی یا تا تو ان کے مطلوبہ معجزات انہیں دکھا دیتا اور حق سنا دیتا لیکن چونکہ ان کے دلوں میں وہ صدق و رغبت موجود ہی نہیں لہذا اللہ عزوجل نے انہیں ان کے مطلوبہ معجزات نہ دکھائے اور اگر اللہ عزوجل انہیں دکھا بھی دیتا تو یہ منہ پھیر لیتے۔

شرکین و منافقین جیسے نہ ہونے کا حکم

حق بات سننے اور کہنے سے ہر س گونگے بدترین لوگ ہیں

شرکین کے مطلوبہ معجزات نہ دکھائے جانے کی وجہ

مضمون رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارے پر حاضر ہونا ضروری ہے



اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ

اِذَا	دَعَاكُمْ <sup>(۱)</sup>	لِمَا	يُحْيِيكُمْ	وَ	اعْلَمُوا	أَنَّ	اللَّهُ
جب	وہ بلائیں تمہیں	(اس چیز) کے لئے جو	زندگی دیتی ہے تمہیں	اور	جان لو	بیشک	اللہ

جب وہ تمہیں اس چیز کے لئے بلائیں جو تمہیں زندگی دیتی ہے اور جان لو کہ اللہ کا حکم

يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ ۚ وَأَنَّهُ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ﴿۲۳﴾

يَحُولُ	بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ	وَ	أَنَّهُ	إِلَيْهِ	تُحْشَرُونَ <sup>(۲)</sup>
حائل ہو جاتا ہے	آدمی اور اس کے دل کے درمیان	اور	بیشک وہ	اس کی طرف	تمہیں اٹھایا جائے گا

آدمی اور اس کے دل کے درمیان حائل ہو جاتا ہے اور یہ کہ اسی کی طرف تمہیں اٹھایا جائے گا ○

وَاتَّقُوا فِتْنَةً لَا تُصِيبُ الَّذِينَ ظَلَمُوا

وَ	اتَّقُوا <sup>(۲)</sup>	فِتْنَةً	لَا تُصِيبُ	الَّذِينَ	ظَلَمُوا
اور	ڈرتے رہو	(اس) فتنہ (سے)	(جو) ہرگز نہیں پہنچے گا	ان لوگوں کو جنہوں نے	ظلم کیا

اور اس فتنے سے ڈرتے رہو جو ہرگز تم میں خاص ظالموں کو ہی

مِنْكُمْ خَاصَّةً ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ﴿۲۵﴾

مِنْكُمْ	خَاصَّةً	وَ	اعْلَمُوا	أَنَّ	اللَّهُ	شَدِيدُ الْعِقَابِ <sup>(۲)</sup>	وَ
تم میں سے	(بطور) خاص	اور	جان لو	بیشک	اللہ	سخت عذاب دینے والا (ہے)	اور

نہیں پہنچے گا اور جان لو کہ اللہ سخت سزا دینے والا ہے ○

اِذْ كُرُوا اِذْ أَنْتُمْ قَلِيلٌ مُّسْتَضْعَفُونَ فِي الْأَرْضِ تَخَافُونَ أَنْ

اِذْ كُرُوا	اِذْ أَنْتُمْ	قَلِيلٌ	مُّسْتَضْعَفُونَ	فِي الْأَرْضِ	تَخَافُونَ	أَنْ
یاد کرو	جب	تم	قلیل (تھے)	کمزور سمجھے جاتے (تھے)	زمین میں	تم ڈرتے (تھے) کہ

یاد کرو جب تم زمین میں تھوڑے تھے، دہلے ہوئے تھے، تم ڈرتے تھے کہ

۱..... اس آیت سے ثابت ہوا کہ تاجدار رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جب بھی کسی کو بلائیں تو اس پر لازم ہے کہ وہ آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو جائے چاہے وہ کسی بھی کام میں مصروف ہو اگرچہ نماز میں ہو جیسے بخاری کی حدیث میں اسے باقاعدہ بیان کیا گیا ہے۔ ۲..... حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مؤمنین کو حکم فرمایا ہے کہ وہ اپنی طاقت و قدرت کے مطابق برائیوں کو روکیں اور گناہ کرنے والوں کو گناہ سے منع کریں اگر انہوں نے ایسا نہ کیا تو عذاب ان سب کو عام ہو گا اور خطا کار اور غیر خطا کار سب کو پہنچے گا۔ اس سے معلوم ہوا کہ جو قوم قدرت کے باوجود =



## يَتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَادْكُمُ وَاَيَّدَكُمُ

يَتَخَطَّفَكُمُ	النَّاسُ	فَادْكُمُ	وَاَيَّدَكُمُ
اچک کر (نہ) لے جائیں تمہیں	لوگ	تو اللہ نے ٹھکانہ دیا تمہیں	قوت دی تمہیں

کہیں لوگ تمہیں اچک کر نہ لے جائیں تو اللہ نے تمہیں ٹھکانہ دیا اور اپنی مدد سے

## بِصْرِهِ وَرَزَقَكُم مِّنَ الطَّيِّبَاتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝۲۶ يَا أَيُّهَا

بِصْرِهِ	وَاَيَّدَكُمُ	مِّنَ الطَّيِّبَاتِ	لَعَلَّكُمْ	تَشْكُرُونَ ۝۲۶	يَا أَيُّهَا
اپنی مدد کے ساتھ	اور	رزق دیا تمہیں	پاکیزہ چیزوں سے	تاکہ تم	شکر ادا کرو

تمہیں قوت دی اور تمہیں پاکیزہ چیزوں کا رزق دیا تاکہ تم شکر ادا کرو ۝۲۶

## الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَخُونُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ وَتَخُونُوا

الَّذِينَ	آمَنُوا	لَا تَخُونُوا	اللَّهِ وَالرَّسُولَ	وَتَخُونُوا
وہ لوگ جو	ایمان لائے	خیانت نہ کرو	اللہ اور رسول (سے)	(نہ) خیانت کرو

ایمان والو! اللہ اور رسول سے خیانت نہ کرو اور نہ جان بوجھ کر

## أَمْنِيَّتِكُمْ وَأَنْتُمْ تَعْلَبُونَ ۝۲۷ وَاعْلَمُوا أَنَّ

أَمْنِيَّتِكُمْ	وَأَنْتُمْ	تَعْلَبُونَ ۝۲۷	وَاعْلَمُوا	أَنَّ
اپنی امانتوں (میں)	اور (حالانکہ)	تم	جانتے ہو	جان لو

اپنی امانتوں میں خیانت کرو ۝۲۷ اور جان لو کہ

## أَمْوَالِكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ وَأَنَّ اللَّهَ عِنْدَ

أَمْوَالِكُمْ	وَأَوْلَادُكُمْ	فِتْنَةٌ	وَأَنَّ	اللَّهُ	عِنْدَ
تمہارے اموال	اور	تمہاری اولاد	ایک امتحان (ہے)	اور	بیشک

تمہارے مال اور تمہاری اولاد ایک امتحان ہے اور یہ کہ اللہ کے پاس

= برائیوں سے منع کرنا چھوڑ دینی ہے اور لوگوں کو گناہوں سے نہیں روکتی تو وہ اپنے اس ترک فرض کی شامت میں مبتلائے عذاب ہوتی ہے۔

① ہر دور میں اسی طرح اللہ تعالیٰ اجتماعی اور انفرادی طور پر مسلمانوں کو طرح طرح کی نعمتوں سے نوازتا اور مصائب و آلام سے نجات دے کر راحت و آرام عطا کرتا ہے۔ جب مسلمان اللہ تعالیٰ کی ناشکری کرتے اور یا وہ خدا سے غفلت کو اپنا شعار بنا لیتے ہیں اور گناہوں کی کثرت سے خود کو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے لئے نااہل ثابت کر دیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے اپنی دی ہوئی نعمتیں واپس لے لیتا ہے۔ ② خیانت کا لفظ امانت کی ضد کے طور پر استعمال =



اَجْرٌ عَظِيمٌ ﴿٢٨﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن تَتَّقُوا اللَّهَ

اَجْرٌ عَظِيمٌ ﴿٢٨﴾	يَا أَيُّهَا	الَّذِينَ	آمَنُوا	إِن تَتَّقُوا ﴿٢٨﴾	اللَّهُ
بڑا ثواب (ہے)	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	اگر	تم ڈرو گے

بڑا ثواب ہے ○ اے ایمان والو! اگر تم اللہ سے ڈرو گے

يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَيُكَفِّرْ عَنْكُمْ

يَجْعَلْ	لَّكُمْ	فُرْقَانًا	وَيُكَفِّرْ	عَنْكُمْ
(تو) وہ بنا دے گا	تمہارے لئے	حق و باطل میں فرق کرنے والا (نور)	اور	مٹا دے گا

تو تمہیں حق و باطل میں فرق کر دینے والا نور عطا فرما دے گا اور تمہارے گناہ

سَيَاتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۖ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ﴿٢٩﴾ وَ

سَيَاتِكُمْ	وَيَغْفِرْ	لَكُمْ	وَاللَّهُ	ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ﴿٢٩﴾	وَ
تمہاری خطائیں	اور	مغفرت فرما دے گا	تمہاری	اور	اللہ بڑے فضل والا (ہے)

مٹا دے گا اور تمہاری مغفرت فرما دے گا اور اللہ بڑے فضل والا ہے ○ اور

إِذْ يَبْغِى بَكَ الَّذِينَ كَفَرُوا الْيَثِیْتُوكَ

إِذْ	يَبْغِی	بَكَ	الَّذِينَ	كَفَرُوا	الْيَثِیْتُوكَ
جب	سازش کرتے (تھے)	تمہارے ساتھ	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	تا کہ وہ باندھ دیں تمہیں

اے حبیب! یاد کرو جب کافروں نے تمہارے خلاف سازش کی کہ تمہیں باندھ دیں

أَوْ يَقْتُلُوكَ أَوْ يُخْرِجُوكَ ۖ وَيَبْغِیُونَ وَ

أَوْ	يَقْتُلُوكَ	أَوْ	يُخْرِجُوكَ	وَيَبْغِیُونَ	وَ
یا	قتل کر دیں تمہیں	یا	نکل دیں تمہیں	وہ سازشیں کر رہے (تھے)	اور

یا تمہیں شہید کر دیں یا تمہیں نکال دیں اور وہ اپنی سازشیں کر رہے تھے اور

== ہوتا ہے، یہاں اس سے مراد بطور خاص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے راز و دشمنوں تک پہنچنا ہے اور عمومی طور پر اس میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے احکام کی خلاف ورزی کرنا داخل ہے۔

1..... جو شخص رب تعالیٰ سے ڈرے اور اس کے حکم پر چلے تو اللہ تعالیٰ اسے تین خصوصی انعام عطا فرمائے گا۔ پہلا انعام یہ کہ اسے فرقان عطا فرمائے گا۔ یعنی اللہ تعالیٰ اس کے دل کو ایسا نور اور توفیق عطا کرے گا جس سے وہ حق و باطل کے درمیان فرق کر لیا کرے۔ دوسرا انعام یہ کہ اس کے سابقہ گناہ مٹا دیئے۔



يَكْرَهُ اللَّهُ ۖ وَاللَّهُ خَيْرُ الْمَكْرِيْنَ ۝۳۰ ۚ وَإِذَا					
يَكْرَهُ	اللَّهُ	و	اللَّهُ	خَيْرُ الْمَكْرِيْنَ ۝۳۰	وَ
خفیہ تدبیر فرما رہا تھا	اللہ	اور	اللہ	سب سے بہتر خفیہ تدبیر فرمانے والا ہے	جب
اللہ اپنی خفیہ تدبیر فرما رہا تھا اور اللہ سب سے بہتر خفیہ تدبیر فرمانے والا ہے ۝ اور جب					
تُتْلٰی عَلَيْهِمْ اٰیٰتُنَا قَالُوْا قَدْ سَمِعْنَاوْ					
تُتْلٰی	عَلَيْهِمْ	اٰیٰتُنَا	قَالُوْا	قَدْ	سَمِعْنَا
تلاوت کی جاتی ہیں	ان پر (کے سامنے)	ہماری آیتیں	(تو) وہ کہتے ہیں	بیشک	ہم نے سن لیا
ان کے سامنے ہماری آیات کی تلاوت کی جاتی ہے تو کہتے ہیں: بیشک ہم نے سن لیا، اگر					
نَسْأَء لَّقُلْنَا مِثْلَ هٰذَا اِنْ هٰذَا اِلَّا اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝۳۱					
نَسْأَء	لَّقُلْنَا	مِثْلَ هٰذَا	اِنْ	هٰذَا	اِلَّا اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝۳۱
ہم چاہتے	(تو) ضرور کہہ دیتے	اس (کلام) کی مثل	نہیں	یہ	پہلے لوگوں کی داستانیں
ہم چاہتے تو ایسا (کلام) ہم بھی کہہ دیتے، یہ صرف پہلے لوگوں کی داستانیں ہیں ۝					
وَ اِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقُّ					
وَ	اِذْ	قَالُوا <sup>(۱)</sup>	اللّٰهُمَّ	اِنْ	كَانَ هٰذَا هُوَ
اور جب	انہوں نے کہا	اے اللہ	اگر ہے	یہ	وہ (قرآن ہی) حق
اور جب انہوں نے کہا: اے اللہ اگر یہ (قرآن) ہی تیری طرف سے حق ہے					
مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حَجَارَةً مِّنَ السَّمَاءِ					
مِنْ عِنْدِكَ	فَاَمْطِرْ	عَلَيْنَا	حَجَارَةً	مِّنَ السَّمَاءِ	
تیری طرف سے	تو تو برسادے	ہمارے اوپر	پتھر	آسمان سے	
تو ہم پر آسمان سے پتھر برسادے یا					

= جائیں گے اور تیسرا انعام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے سینوں کو چھپالے گا۔ ۲۔ اس آیت میں کفار قریش کی اس سازش کا ذکر کیا گیا ہے جو انہوں نے نبی کریم ﷺ کو شہید کرنے کیلئے دارالندوہ میں بیٹھ کر تیار کی تھی، اس کے بعد ہی نبی کریم ﷺ نے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ ہجرت کی تھی۔

۱۔ اس سے پہلی آیت میں مذکور دعویٰ اور اس آیت میں مذکور وعافض بن حارث وغیرہ کفار نے نبی اور نضر بن حارث وہ بدر بخت کافر ہے جس کی =



اَوِ اتَّبَعَ عَذَابِ اِلِيْمٍ ۝۳۱ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَا

اَوِ اتَّبَعَ عَذَابِ اِلِيْمٍ ۝۳۱	وَا	مَا كَانَ	اللّٰهُ	لِيُعَذِّبَهُمْ	وَا
یا ہم پر دردناک عذاب لے آ	اور	نہیں ہے	اللہ (کی شان)	وہ عذاب دے انہیں	اور (جبکہ)

کوئی دردناک عذاب ہم پر لے آ اور اللہ کی یہ شان نہیں کہ انہیں عذاب دے جب تک

اَنْتَ فِيْهِمْ ۝۳۲ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ

اَنْتَ (۱)	فِيْهِمْ	وَا	مَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ	وَا	هُمْ
تم	ان میں (تشریف فرما ہو)	اور	اللہ انہیں عذاب دینے والا نہیں ہے	اور (جبکہ)	وہ

اے حبیب! تم ان میں تشریف فرما ہو اور اللہ انہیں عذاب دینے والا نہیں جبکہ وہ

يَسْتَغْفِرُوْنَ ۝۳۳ وَمَا لَهُمْ اَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَهُمْ

يَسْتَغْفِرُونَ ﴿٣٣﴾ (2)	وَ	مَا لَهُمْ	أَلَّا يُعَذِّبَهُمُ	اللَّهُ	وَ	هُمْ
بخشش مانگ رہے ہیں	اور	کیا ہے	انہیں کہ عذاب نہ دے انہیں	اللہ	اور (حالانکہ)	وہ

بخشش مانگ رہے ہیں اور انہیں کیا ہے کہ اللہ انہیں عذاب نہ دے حالانکہ یہ

يَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَا كَانُوْا اَوْلِيَاءَ ۙ اِنْ

يَصُدُّوْنَ	عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ	وَا	مَا كَانُوْا	اَوْلِيَاءَ ۙ (۳)	اِنْ
روک رہے ہیں	مسجد حرام سے	اور (حالانکہ)	وہ نہیں تھے	اس کے متولی	نہیں

مسجد حرام سے روک رہے ہیں اور یہ اس کے اہل ہی نہیں، اس کے

اَوْلِيَاءَ ۙ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ وَلٰكِنْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۳۴

اَوَّلِيَاءُ ۙ	اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ	وَ لٰكِنَّ	اَكْثَرَهُمْ	لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٣٤﴾	وَ		
اس کے متولی	مگر	پرہیز گار لوگ	اور	لیکن	ان میں اکثر	نہیں جانتے	اور

اہل تو پرہیز گار ہی ہیں مگر ان میں اکثر جانتے نہیں اور

== مذمت میں قرآن پاک کی دس آیات نازل ہوئیں اور غزوہ بدر کے دن سرکار عالی و قارضی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست اقدس سے جہنم واصل ہوا۔  
 ۱ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی رحمت اور امان ہیں کہ آپ کی وجہ سے دنیا میں عام عذاب الہی نہیں آتے۔ ۲ معلوم ہوا کہ استغفار عذاب سے امن میں رہنے کا ذریعہ ہے۔ ۳ کفار یہ دعویٰ کرتے تھے کہ ہم خانہ کعبہ اور حرم شریف کے متولی ہیں تو ہم جسے چاہیں اس میں داخل ہونے دیں اور جسے چاہیں روک دیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے رویں ارشاد فرمایا کہ یہ مسجد حرام کے اہل نہیں اور کعبہ کے امور میں تصرف و انتظام کا کوئی اختیار نہیں ==

کفار مکہ کی دعا قبول نہ ہونے کی وجوہات

مسجد حرام کے متولی ہونے کے حقدار پرہیز گار لوگ ہیں

پیش اللہ کے پاس غار کے کی عبارت کا انداز



مَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ إِلَّا مُكَاءً وَتَصْدِيَةً <sup>ط</sup>				
مَا كَانَ	صَلَاتُهُمْ	عِنْدَ الْبَيْتِ <sup>(۱)</sup>	إِلَّا	مُكَاءً وَ تَصْدِيَةً
نہیں تھی	ان کی نماز	خانہ کعبہ کے پاس	مگر	سیٹیاں بجانا اور تالیاں بجانا
بیت اللہ کے پاس ان کی نماز صرف سیٹیاں بجانا اور تالیاں بجانا ہی تھا				
فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ <sup>(۳۵)</sup> إِنَّ				
فَذُوقُوا	الْعَذَابَ	بِمَا	كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ <sup>(۳۵)</sup>	إِنَّ
تو چکھو	عذاب	(اس کے) بدلے جو	تم کفر کرتے تھے	بیشک
تو اپنے کفر کے بدلے عذاب کا مزہ چکھو ○ بیشک				
الَّذِينَ كَفَرُوا يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ لِيَصُدَّوْا				
الَّذِينَ	كَفَرُوا	يُنْفِقُونَ	أَمْوَالَهُمْ	لِيَصُدَّوْا
وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	وہ خرچ کرتے ہیں	اپنے اموال	تاکہ وہ روکیں
کافر اپنے مال اس لئے خرچ کرتے ہیں کہ اللہ کی راہ سے				
عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ <sup>ط</sup> فَسَيُنفِقُونَهَا ثُمَّ تَكُونُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً				
عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ	فَسَيُنفِقُونَهَا	ثُمَّ	تَكُونُ	عَلَيْهِمْ حَسْرَةً
اللہ کی راہ سے	تو اب وہ خرچ کریں گے اسے	پھر	وہ ہو گا	ان پر حسرت، ندامت
روکیں تو اب مال خرچ کریں گے پھر وہی مال ان پر حسرت و ندامت ہو جائیں گے				
ثُمَّ يُغْلَبُونَ وَالَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ جَهَنَّمَ				
ثُمَّ	يُغْلَبُونَ	وَالَّذِينَ	كَفَرُوا	إِلَىٰ جَهَنَّمَ
پھر	وہ مغلوب کر دیے جائیں گے	اور	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا جہنم کی طرف
پھر یہ مغلوب کر دیے جائیں گے اور کافروں کو جہنم کی طرف				

== رکھتے کیونکہ یہ مشرک ہیں جبکہ مسجد حرام کا متولی ہونے کے اہل تو پرہیز گاری ہیں۔

① ..... حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ کفار قریش ننگے ہو کر خانہ کعبہ کا طواف کرتے تھے اور سیٹیاں اور تالیاں بجاتے تھے اور ان کا یہ فعل یا تو اس باطل عقیدے کی وجہ سے تھا کہ سیٹی اور تالی بجانا عبادت ہے اور یا اس شرارت کی وجہ سے کہ ان کے اس شور سے تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو نماز میں پریشانی ہو۔

راہ خدا سے روکنے پر مال خرچ کرنے والے کافروں کا حال



يُحْشَرُونَ ﴿٣٦﴾ لِيَمِيزَ اللَّهُ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَ

يُحْشَرُونَ ﴿٣٦﴾	لِيَمِيزَ	اللَّهُ	الْخَبِيثَ (۱)	مِنَ الطَّيِّبِ	وَ
انہیں چلایا جائے گا	تاکہ جدا کر دے	اللہ	خبیث، ناپاک (کو)	پاکیزہ سے	اور

چلایا جائے گا ○ تاکہ اللہ خبیث کو پاکیزہ سے جدا کر دے اور

يَجْعَلَ الْخَبِيثَ بَعْضٌ عَلَى بَعْضٍ فَيَرْكَبُهُ جَبِيْعًا

يَجْعَلَ	الْخَبِيثَ	بَعْضُهُ	عَلَى بَعْضٍ	فَيَرْكَبُهُ جَبِيْعًا
رکھ دے	خبیثوں، ناپاکوں (کو)	ان کے بعض (کو)	بعض پر	پھر ڈھیر بنا دے ان سب کو

خبیثوں کو ایک دوسرے کے اوپر کر کے سب کو ڈھیر بنا کر

فَيَجْعَلَهُ فِي جَهَنَّمَ ط اُولَٰئِكَ هُمُ الْخٰسِرُونَ ﴿٣٧﴾ قُلْ

فَيَجْعَلَهُ	فِي جَهَنَّمَ	اُولَٰئِكَ	هُمُ	الْخٰسِرُونَ ﴿٣٧﴾	قُلْ
پھر ڈال دے اسے	جہنم میں	یہ لوگ	وہی	نقصان اٹھانے والے (ہیں)	تم کہو

جہنم میں ڈال دے، وہی نقصان پانے والے ہیں ○ تم کافروں سے

لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ يَّتَنَّبَهُوْۤا يُعْغَمِّرْ لَهُمْ مَّآ

لِّلَّذِيْنَ	كَفَرُوْۤا	اِنْ	يَّتَنَّبَهُوْۤا	يُعْغَمِّرْ	لَهُمْ مَّآ
ان لوگوں سے جنہوں نے	کفر کیا	اگر	وہ باز آ گئے	(تو) بخش دیا جائے گا	ان کے لئے

فرماؤ کہ اگر وہ باز آ گئے تو جو پہلے گزر چکا وہ انہیں معاف

قَدْ سَلَفَ ۚ وَاِنْ يَّعُوْۤدُوْۤا فَقَدْ مَّصَّتْ

قَدْ	سَلَفَ (۲)	وَ	اِنْ	يَّعُوْۤدُوْۤا	فَقَدْ	مَّصَّتْ
تحقیق	گزر چکا	اور	اگر	وہ دوبارہ (لڑائی) کریں گے	تو بیشک	گزر چکا

کر دیا جائے گا اور اگر وہ دوبارہ (لڑائی) کریں گے تو پہلے لوگوں کا

۱..... مومن اپنے ایمان کا وجہ سے طیب یعنی پاکیزہ ہے جبکہ کافر اپنے کفر کی وجہ سے خبیث ہے۔ مسلمان کو خبیث کہنا جائز نہیں۔

۲..... اس آیت سے معلوم ہوا کہ کافر جب کفر سے باز آئے اور اسلام قبول کر لے تو اس کا پہلا کفر اور حالت کفر میں کئے گئے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔



سُنْتُ إِلَّا وَٰلِيَيْنِ ۝۳۸ وَ قَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ				
سُنْتُ إِلَّا وَٰلِيَيْنِ ۝۳۸	وَ	قَاتِلُوْهُمْ	حَتّٰى	لَا تَكُوْنَ
پہلے لوگوں کا دستور	اور	لڑو ان سے	یہاں تک کہ	نہ رہے
دستور گزر چکا ○ اور ان سے لڑو یہاں تک کہ				
فَنِّتَهُ وَيَكُوْنَ الدِّیْنُ حِلَّةً لِلَّهِ ۙ				
فَنِّتَهُ ۝۳۹	وَ	يَكُوْنَ	الدِّیْنُ حِلَّةً	لِلَّهِ
کوئی فساد	اور	ہو جائے	سارا دین	اللہ ہی کا
کوئی فساد باقی نہ رہے اور سارا دین اللہ ہی کا ہو جائے				
فَاِنْ اَنْتَهُمْ اَفَاِنَّ اللّٰهَ بِمَا یَعْمَلُوْنَ				
فَاِنْ اَنْتَهُمْ	فَاِنَّ	اللّٰهَ	بِمَا	یَعْمَلُوْنَ
پھر اگر وہ باز آجائیں	تو بیشک	اللہ	(اس) کو جو	وہ کام کرتے ہیں
پھر اگر وہ باز آجائیں تو اللہ ان کے کام				
بَصِيْرٌ ۝۴۰ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاَعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ				
بَصِيْرٌ ۝۴۰	وَ	اِنْ	تَوَلَّوْا	فَاَعْلَمُوْا
دیکھ رہا ہے	اور	اگر	وہ منہ پھیریں	تو جان لو
دیکھ رہا ہے ○ اور اگر یہ روگردانی کریں تو جان لو کہ اللہ				
مَوْلٰکُمْ ۙ نِعَمَ الْمَوْلٰی وَ نِعَمَ النَّصِيْرِ ۝۴۱				
مَوْلٰکُمْ	نِعَمَ	الْمَوْلٰی	وَ	نِعَمَ النَّصِيْرِ ۝۴۱
تمہارا مولیٰ، مددگار (ہے)	کیا ہی اچھا	مولیٰ	اور	کیا ہی اچھا (مددگار ہے)
تمہارا مددگار ہے، کیا ہی اچھا مولیٰ اور کیا ہی اچھا مددگار ○				

۱ یہاں فتنہ سے مراد کفر و شرک ہے۔

۲ اس سے معلوم ہوا کہ غازی مومن کو چاہئے کہ صرف ہتھیاروں اور ظاہری اسباب پر بھروسہ نہ کرے بلکہ اپنا کامل بھروسہ اللہ تعالیٰ پر رکھے کیونکہ وہی سب سے اچھا مولیٰ و مددگار ہے۔ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ وہ بہترین ہتھیار ہے جو مسلمانوں کے پاس تو ہے لیکن کفار کے پاس نہیں۔



وَأَعْلَمُوا

10



وَأَعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَإِنَّ لِلَّهِ

وَأَعْلَمُوا	أَنَّمَا	غَنِمْتُمْ <sup>(۱)</sup>	مِّنْ شَيْءٍ	فَإِنَّ	لِلَّهِ
اور جان لو	کہ جو	تم غنیمت حاصل کرو	کوئی چیز	تو بیشک	اللہ کے لئے (ہے)

اور جان لو کہ تم جو مال غنیمت حاصل کرو تو اس کا پانچواں حصہ

حُصَّهِ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ

حُصَّهِ	وَلِلرَّسُولِ	وَلِذِي الْقُرْبَىٰ	وَالْيَتَامَىٰ
اس کا پانچواں حصہ	رسول کے لئے	رشتہ داروں کے لئے	یتیموں

خاص اللہ کے لئے اور رسول کے لئے اور (رسول کے) رشتہ داروں کیلئے اور یتیموں

وَالْمَسْكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ ۚ إِن كُنتُمْ أَمْتُمْ بِاللَّهِ وَمَا

وَالْمَسْكِينِ	وَابْنِ السَّبِيلِ	إِن كُنتُمْ أَمْتُمْ	بِاللَّهِ	وَمَا
اور مسکینوں	اور مسافر (کے لئے ہے)	اگر تم ایمان رکھتے ہو	اللہ پر	اور (اس پر) جو

اور مسکینوں اور مسافروں کے لئے ہے، اگر تم اللہ پر اور اس پر ایمان رکھتے ہو جو

أَنْزَلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا يَوْمَ الْفُرْقَانِ يَوْمَ التَّقِي الْجَعْنِ ط

أَنْزَلْنَا	عَلَىٰ عَبْدِنَا	يَوْمَ الْفُرْقَانِ <sup>(۲)</sup>	يَوْمَ التَّقِي	الْجَعْنِ
ہم نے نازل کیا	اپنے بندے پر	حق و باطل میں فرق کرنے والے دن	(جس) دن لیس	دو فوجیں

ہم نے اپنے خاص بندے پر فیصلہ کے دن اتارا جس دن دونوں فوجیں آمنے سامنے ہوئی تھیں

وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝۳۱ اِذْ أَنْتُمْ بِالْعُدْوَةِ الدُّنْيَا

وَاللَّهُ	عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ	قَدِيرٌ ۝۳۱	اِذْ أَنْتُمْ	بِالْعُدْوَةِ الدُّنْيَا
اور اللہ	ہر چیز پر	قدرت والا (ہے)	جب تم	(مدینہ سے) قریب والے کنارے پر

اور اللہ ہر شے پر قادر ہے ۝ جب تم قریب والی جانب تھے

۱..... وہاں جیسے مسلمان کفار سے جنگ میں قبر وغلبہ کے طور پر حاصل کریں اسے غنیمت کہتے ہیں اور جنگ کے بغیر جو مال کفار سے حاصل کیا جائے جیسے خراج اور جزیہ، اسے لئے کہتے ہیں۔ یہاں آیت میں مال غنیمت کا حکم اور اس کی تقسیم کا طریقہ بتایا گیا ہے جس کی تفصیل جاننے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج 4، ص 12 کا مطالعہ فرمائیں۔ ۲..... اس دن سے مراد غزوہ بدر کا دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے حق اور باطل میں امتیاز کر دیا تھا اور دونوں فوجوں سے مراد مسلمانوں اور کافروں کی فوجیں ہیں۔



وَهُمْ بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوَى وَالرَّكْبِ أَسْفَلَ مِنْكُمْ ۖ وَ

و	هُمْ	بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوَى	و	الرَّكْبِ	أَسْفَلَ مِنْكُمْ	و
اور	وہ (یعنی کافر)	دور والے کنارے پر (تھے)	اور	قافلہ	تم سے نیچے (والی طرف تھا)	اور

اور وہ کافر دور والی جانب تھے اور قافلہ تم سے نیچے والی طرف تھا اور

لَوْ تَوَاعَدْتُمْ لَا خْتَلَفْتُمْ فِي الْمِيعَةِ ۖ وَ

لَوْ	تَوَاعَدْتُمْ	لَا خْتَلَفْتُمْ	فِي الْمِيعَةِ	و
اگر	تم آپس میں وعدہ کر لیتے	(تو) ضرور تم اختلاف کرتے	مدت کے بارے میں	اور

اگر تم آپس میں کوئی وعدہ کرتے تو ضرور مدت کے بارے میں تمہارا اختلاف ہو جاتا

لَكِنْ لِّيَقْضِيَ اللَّهُ أَمْرًا كَانَ مَفْعُولًا ۖ

لَكِنْ	لِّيَقْضِيَ	اللَّهُ	أَمْرًا (۱)	كَانَ	مَفْعُولًا
لیکن	(تم وعدے کے بغیر ملے) تاکہ پورا کر دے	اللہ	(وہ) کام	(جسے) تھا	ہونا

لیکن کیونکہ اللہ نے اس کام کو پورا کرنا تھا جسے ہو کر ہی رہنا تھا

لِيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْ بَيِّنَةٍ وَيَحْيَىٰ مَنْ حَيَّ

لِيَهْلِكَ	مَنْ	هَلَكَ	عَنْ بَيِّنَةٍ	وَيَحْيَىٰ	مَنْ	حَيَّ
تاکہ ہلاک ہو جائے	جسے	ہلاک ہونا ہے	واضح دلیل سے	اور	زندہ رہے	جسے

تاکہ جسے ہلاک ہونا ہے وہ واضح دلیل سے ہلاک ہو اور جو زندہ رہے

عَنْ بَيِّنَةٍ ۖ وَإِنَّ اللَّهَ لَسَمِيعٌ عَلِيمٌ ۚ اذْهَبْ

عَنْ بَيِّنَةٍ	و	إِنَّ	اللَّهَ	لَسَمِيعٌ	عَلِيمٌ (۲)	اِذْ	يُرِيكُمْ
واضح دلیل سے	اور	بیشک	اللہ	ضرور سننے والا	جاننے والا ہے	جب	دکھائے تمہیں وہ کافر

وہ بھی واضح دلیل سے زندہ رہے اور بیشک اللہ ضرور سننے والا جاننے والا ہے ○ (اے حبیب! یاد کرو) جب اللہ نے

۱ یعنی اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو پہلے سے وقت مقرر کئے بغیر کافروں کے مقابلے میں کھڑا کر دیا تاکہ اللہ تعالیٰ نے اسلام و مسلمین کی مدد اور دشمنان دین کی ہلاکت کا جو کام پورا کرنا تھا وہ پورا ہو جائے۔ ۲ یہاں ہلاکت سے مراد کفر اور زندگی سے مراد ایمان ہے اور آیت کا معنی یہ ہے کہ بدر کی فتح سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت اور اسلام کی صداقت پر مضبوط دلیل قائم ہو گئی، اس لئے اب جو کفر اختیار کر کے ہلاکت میں پڑے گا تو دلیل قائم ہونے اور جنت پوری ہو جانے کے بعد پڑے گا اور جو اسلام قبول کر کے زندگی حاصل کرے گا تو وہ دلیل قائم ہونے کے بعد کرے گا۔



اللَّهُ فِي مَنَامِكَ قَلِيلًا ۖ وَلَوْ أَرَاكَهُمْ كَثِيرًا

اللَّهُ	فِي مَنَامِكَ	قَلِيلًا	وَلَوْ	أَرَاكَهُمْ	كَثِيرًا
اللہ (نے)	تمہاری خواب میں	تھوڑے	اور	اگر	دکھا دیتا تمہیں وہ کافر زیادہ

یہ کافر تمہاری خواب میں تمہیں تھوڑے کر کے دکھائے اور اگر وہ ان کو زیادہ کر کے تمہیں دکھاتا

لَفَشَلَّتُمْ وَلِتَنَازَعْتُمْ فِي الْأَمْرِ وَلَكِنْ

لَفَشَلَّتُمْ	وَلِتَنَازَعْتُمْ	فِي الْأَمْرِ	وَلَكِنْ
(تو اے مسلمانو) ضرور تم بزدل ہو جاتے	اور	ضرور تم آپس میں جھگڑتے	کام میں اور لیکن

تو اے مسلمانو! تم ضرور بزدل ہو جاتے اور تم ضرور معاملے میں اختلاف کرتے لیکن

اللَّهُ سَلَّمَ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝۳۳ وَإِذْ

اللَّهُ	سَلَّمَ	إِنَّهُ	عَلِيمٌ	بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝۳۳	وَإِذْ
اللہ (نے)	سلامت رکھا، بچالیا	بیشک وہ	جاننے والا (ہے)	سینوں والی (بات) کو	اور جب

اللہ نے سلامت رکھا، بیشک وہ دلوں کی باتیں جانتا ہے ۝ اور (اے مسلمانو! یاد کرو) جب

يُرِيكُمْوَهُمْ إِذِ اتَّقَيْتُمْ فِي أَعْيُنِكُمْ قَلِيلًا وَ

يُرِيكُمْوَهُمْ	إِذِ اتَّقَيْتُمْ	فِي أَعْيُنِكُمْ	قَلِيلًا (۱)	وَ
اللہ دکھا رہا تھا تمہیں وہ کافر	جس وقت تم (لے) تمہارا مقابلہ (ہوا)	تمہاری نگاہوں میں	تھوڑے	اور

لڑتے وقت اللہ تمہیں وہ کافر تمہاری نگاہوں میں تھوڑے کر کے دکھا رہا تھا اور

يُقَلِّلُكُمْ فِي أَعْيُنِهِمْ لِيَقْضَى اللَّهُ أَمْرًا كَانَ

يُقَلِّلُكُمْ	فِي أَعْيُنِهِمْ	لِيَقْضَى	اللَّهُ	أَمْرًا (۲)	كَانَ
تھوڑا کر دیا تمہیں	ان کی نگاہوں میں	تاکہ پورا کر دے	اللہ	وہ کام	(جو) ہے

تمہیں ان کی نگاہوں میں تھوڑا کر دیا تاکہ اللہ اس کام کو پورا کرے جسے ہو کر ہی

۱..... مسلمانوں کو مشرکین تھوڑے دکھانے میں حکمت یہ تھی کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے خواب کی صداقت ظاہر ہو جائے، مسلمانوں کے دل مضبوط ہو جائیں اور کفار پر ان کی جرأت بڑھ جائے جبکہ مشرکین کو مسلمانوں کی تعداد تھوڑی دکھانے میں یہ حکمت تھی کہ مشرکین مقابلے پر جم جائیں، بھاگ نہ پڑیں اور یہ بات ابتدا میں تھی، مقابلہ ہونے کے بعد انہیں مسلمان بہت زیادہ نظر آنے لگے۔ ۲..... اس کام سے مراد اسلام کا غلبہ، مسلمانوں کی نصرت، شرک کا ابطال، مشرکین کی ذلت اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے معجزے کا اظہار ہے کہ جو فرمایا تھا وہ ہوا اور قلیل جماعت بھاری لشکر پر فتح یاب ہوئی۔



مَفْعُولًا ۱۰ وَ إِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ ۳۳ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا				
مَفْعُولًا	وَ	إِلَى اللَّهِ	تُرْجَعُ	الْأُمُورُ ۳۳
ہونے والا	اور	اللہ کی طرف	لوٹائے جاتے ہیں	سب کام اے وہ لوگو جو ایمان لائے
رہنا ہے اور اللہ ہی کی طرف تمام کاموں کا رجوع ہے ○ اے ایمان والو!				
إِذَا لَقِيتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوا وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا				
إِذَا	لَقِيتُمْ	فِئَةً	فَاثْبُتُوا	وَ اذْكُرُوا
جب	تم ملو (تمہارا مقابلہ ہو)	کسی فوج (سے)	تو ثابت قدم رہو	اور یاد کرو اللہ (کو) بہت
جب کسی فوج سے تمہارا مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہو اور اللہ کو کثرت سے یاد کرو				
لَعَلَّكُمْ تَفْلِحُونَ ۳۵ وَ أَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَ				
لَعَلَّكُمْ	تَفْلِحُونَ ۳۵	وَ	أَطِيعُوا	اللَّهُ وَرَسُولَهُ
تاکہ تم	کامیاب ہو جاؤ	اور	اطاعت کرو	اللہ اور اس کے رسول (کی) اور
تاکہ فلاح پاؤ ○ اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور				
لَا تَنَارَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ				
لَا تَنَارَعُوا	فَتَفْشَلُوا	وَ	تَذْهَبَ	رِيحُكُمْ
آپس میں جھگڑانہ کرو	(اگر جھگڑے) تو تم بزدل ہو جاؤ گے	اور	جاتی رہے گی	تمہاری ہوا (قوت)
آپس میں بے اتفاقی نہ کرو ورنہ تم بزدل ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا (قوت) اکھڑ جائے گی				
وَاصْبِرُوا إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ ۳۶ وَلَا تَكُونُوا				
وَ	اصْبِرُوا	إِنَّ	اللَّهُ	مَعَ الصَّابِرِينَ ۳۶
اور	صبر کرو	بیشک	اللہ	صبر کرنے والوں کے ساتھ (ہے) اور نہ ہونا
اور صبر کرو، بیشک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے ○ اور ان لوگوں جیسا				

۱..... اس آیت میں جنگ کے آداب اور دوران جنگ باہمی اختلاف و جھگڑے سے بچنے کا حکم اور اختلاف کے نقصانات کا بیان ہے البتہ عمومی حالات میں بھی مسلمانوں کو باہمی اختلاف سے بچنا اور اتفاق و اتحاد کا راستہ ہی اختیار کرنا چاہئے۔ تاریخ شاہد ہے کہ جب تک مسلمان آپس میں متحد رہے تو ان کی جرأت و بہادری کے اپنے بیگانے سبھی معترف رہے اور کافروں پر ان کا رعب و دبدبہ قائم رہا اور جب سے ان کی وحدت پارہ پارہ ہو کر ٹکڑوں میں تقسیم ہو گئی تو ان کی جرأت اور رعب ختم ہو کر رہ گیا ہے۔



كَالَّذِينَ خَرَجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَرِئَاءَ النَّاسِ

كَالَّذِينَ	خَرَجُوا <sup>(۱)</sup>	مِنْ دِيَارِهِمْ	بَطَرًا	و	رِئَاءَ النَّاسِ
ان لوگوں کی طرح جو	نکلے	اپنے گھروں سے	اترا تے (ہوئے)	اور	لوگوں کو دکھاتے (ہوئے)

نہ ہونا جو اپنے گھروں سے اترتے ہوئے اور لوگوں کو دکھاوا کرتے ہوئے نکلے

وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ۖ وَاللَّهُ بِمَا يَعْمَلُونَ

وَيَصُدُّونَ	عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ	و	اللَّهُ	بِمَا	يَعْمَلُونَ
اور وہ روک رہے تھے	اللہ کی راہ سے	اور	اللہ	(ان) کو جو	وہ کام کرتے ہیں

اور وہ اللہ کے راستے سے روک رہے تھے اور اللہ ان کے تمام اعمال کو

مُحِيطٌ ۚ وَإِذْ زَيْنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ

مُحِيطٌ <sup>(۲)</sup>	وَ	إِذْ	زَيْنَ	لَهُمُ	الشَّيْطَانُ <sup>(۲)</sup>	أَعْمَالَهُمْ
گھیرے ہوئے (ہے)	اور جب	خوبصورت بنادیئے	ان کے لئے	شیطان (نے)	ان کے اعمال	گھیرے ہوئے ہے

○ اور (یاد کرو) جب شیطان نے ان کی نگاہ میں ان کے اعمال خوبصورت کر کے دکھائے

وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمْ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَإِنِّي

وَقَالَ	لَا غَالِبَ	لَكُمْ	الْيَوْمَ	مِنَ النَّاسِ	وَ	إِنِّي
اور اس نے کہا	کوئی غالب آنے والا نہیں	تم پر	آج	لوگوں میں سے	اور	بیٹھک میں

اور شیطان نے کہا: آج لوگوں میں سے کوئی تم پر غالب آنے والا نہیں اور بیٹھک میں

جَارٍ لَّكُمْ ۚ فَلَمَّا تَرَ آتِ الْفَيْشَنِ نَكَصَ

جَارٍ	لَكُمْ	فَلَمَّا	تَرَ آتِ	الْفَيْشَنِ	نَكَصَ
پناہ دینے والا (ہوں)	تمہیں	توجہ	ایک دوسرے کو دیکھا	دونوں لشکروں (نے)	(تو شیطان) بھاگا

تمہارا مددگار ہوں پھر جب دونوں لشکر آمنے سامنے ہوئے تو شیطان الٹے پاؤں

۱..... یہ آیت ان کفار قریش کے بارے میں نازل ہوئی جو بدر میں بہت اتراتے اور تکبر کرتے ہوئے آئے اور بدر کے میدان میں ذلت کی موت مرے اور یہاں اللہ تعالیٰ مؤمنین کو فتح فرما رہا ہے کہ وہ ان سے عبرت حاصل کریں اور سمجھ لیں کہ فخر و غرور و تکبر کا انجام انتہائی خراب ہے۔ ۲..... جب قریش نے بدر میں جانے پر اتفاق کر لیا تو انہیں قبیلہ بنی بکر سے اپنی دشمنی یاد آئی، ممکن تھا کہ وہ وہاں کا ارادہ کر لیتے لیکن یہ شیطان کو منظور نہ تھا، اس لئے اس نے بنی کنانہ کے سردار سراقہ بن مالک کی صورت میں نمودار ہو کر انہیں دھوکے سے جنگ کے لئے تیار کر لیا، پھر دوران جنگ فرشتوں کو دیکھا تو انہیں اکیلا چھوڑ کر بھاگ =



عَلَىٰ عَقِبَيْهِ وَقَالَ إِنِّي بَرِيءٌ مِّنْكُمْ إِنِّي أَرَىٰ مَا

عَلَىٰ عَقِبَيْهِ	وَقَالَ	إِنِّي	بَرِيءٌ	مِّنْكُمْ	إِنِّي	أَرَىٰ	مَا
اپنی ایڑوں پر	اور	کہنے لگا	بیشک میں	تم سے	بیشک میں	دیکھ رہا ہوں	جو

بھاگا اور کہنے لگا: بیشک میں تم سے بیزار ہوں۔ میں وہ دیکھ رہا ہوں جو

لَا تَرُونَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ ۖ وَاللَّهُ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝۳۸

لَا تَرُونَ	إِنِّي	أَخَافُ	اللَّهُ	وَاللَّهُ	شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝۳۸
تم نہیں دیکھ رہے	بیشک میں	ڈرتا ہوں	اللہ (سے)	اور	اللہ سخت عذاب دینے والا (ہے)

تم نہیں دیکھ رہے۔ بیشک میں اللہ سے ڈرتا ہوں اور اللہ سخت سزا دینے والا ہے ○

إِذْ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ

إِذْ	يَقُولُ	الْمُنَافِقُونَ (۱)	وَالَّذِينَ	فِي قُلُوبِهِم	مَّرَضٌ
جب	کہنے لگے	منافقین	اور	وہ لوگ جو	ان کے دلوں میں

جب منافق اور وہ لوگ جن کے دلوں میں بیماری ہے کہنے لگے کہ

غَرَّهُمْ ذَلَالٌ وَدِيْهُمْ ۖ وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ

غَرَّهُمْ	ذَلَالٌ	وَدِيْهُمْ	وَمَنْ	يَتَوَكَّلْ	عَلَى اللَّهِ (۲)
دھوکے میں ڈال رکھا ہے	انہیں	ان کے دین (نے)	اور	جو	توکل کرے

ان مسلمانوں کو ان کے دین نے دھوکے میں ڈالا ہوا ہے اور جو اللہ پر توکل کرے

فَإِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝۳۹ وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ

فَإِنَّ	اللَّهُ	عَزِيزٌ	حَكِيمٌ ۝۳۹	وَلَوْ	تَرَىٰ	إِذْ
تو بیشک	اللہ	عزت والا، غلبے والا	حکمت والا (ہے)	اور	اگر	تم دیکھتے

تو بیشک اللہ غالب حکمت والا ہے ○ اور اگر آپ دیکھتے جب

== گیلہ اس آیت میں اسی واقعے کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

۱..... یہاں ”منافقین“ سے مراد اوس اور خورج قبیلے کے چند افراد ہیں جبکہ دوسرے الفاظ یعنی ”جن کے دلوں میں بیماری ہے“ سے مراد مکہ مکرمہ کے وہ لوگ ہیں جنہوں نے کل اسلام تو پڑھ لیا تھا مگر ابھی تک ان کے دلوں میں شک و تردید باقی تھی۔ ۲..... اس آیت میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے توکل کی تعریف اور دیگر مسلمانوں کے لئے یہ تعلیم ہے کہ وہ بھی اپنے سب معاملات اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیں اور اس کی فتوا و تقدیر پر ہر دم راضی رہیں۔



يَتَوَقَّى الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ وَالْمَلِكَةُ يُضْرَبُونَ وَجُوهَهُمْ

يَتَوَقَّى	الَّذِينَ	كَفَرُوا	وَالْمَلِكَةُ	يُضْرَبُونَ	وَجُوهَهُمْ
جان نکالتے ہیں	ان لوگوں کی جنہوں نے	کفر کیا	فرشتے	وہ مارتے ہیں	ان کے چہروں

فرشتے کافروں کی ان کے چہروں اور پیٹھوں پر مارتے ہوئے

وَأَذْبَارَهُمْ ۚ وَذُوقُوا عَذَابَ الْحَرِيقِ ۝ ذَلِكِ بِمَا

وَأَذْبَارَهُمْ	وَذُوقُوا	عَذَابَ الْحَرِيقِ ۝	ذَلِكِ	بِمَا
اور ان کی پیٹھوں (پر)	اور (کہتے ہیں) چکھو	آگ کا عذاب	یہ	(اس کا) بدلہ جو

جان نکالتے ہیں اور (کہتے ہیں) آگ کا عذاب چکھو ۝ یہ بدلہ ہے ان اعمال کا جو

قَدْ مَتَّ آيِدِيكُمْ وَأَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ

قَدْ مَتَّ	آيِدِيكُمْ	وَأَنَّ	اللَّهُ	لَيْسَ	بِظَلَّامٍ
آگے بھیجا	تمہارے ہاتھوں (نے)	اور بیشک	اللہ	نہیں ہے	ذرا سا بھی ظلم کرنے والا

تمہارے ہاتھوں نے آگے بھیجے ہیں اور اللہ بندوں پر ظلم

لِلْعَبِيدِ ۝ كَذَّابِ الْفِرْعَوْنَ ۚ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ط

لِلْعَبِيدِ ۝	كَذَّابِ الْفِرْعَوْنَ	وَالَّذِينَ	مِنْ قَبْلِهِمْ
بندوں پر	جیسا فرعون والوں کا طریقہ	اور ان لوگوں کا جو	ان سے پہلے (تھے)

نہیں کرتا ۝ جیسا فرعونوں اور ان سے پہلوں کا طریقہ

كَفَرُوا بِآيَاتِ اللَّهِ فَأَخَذَهُمُ اللَّهُ بِذُنُوبِهِمْ ط

كَفَرُوا	بِآيَاتِ اللَّهِ	فَأَخَذَهُمُ	اللَّهُ	بِذُنُوبِهِمْ
انہوں نے کفر کیا	اللہ کی آیتوں کے ساتھ	تو پکڑ لیا انہیں	اللہ (نے)	ان کے گناہوں کے سبب

وہ اللہ کی آیات کے ساتھ کفر کرتے تھے تو اللہ نے ان کے گناہوں کے سبب انہیں پکڑ لیا،

۱..... یعنی یہ مصیبتیں اور عذاب تمہارے اپنے کیے ہوئے کفر اور گناہوں کا بدلہ ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کسی پر جرم کے بغیر عذاب نہیں کرتا اور کافر چونکہ مجرم ہیں لہذا ان پر عذاب کرنا اللہ کا عدل ہے۔

۲..... اس سے مراد بہت ظلم کرنے والا نہیں بلکہ مطلق ظلم کرنے والا مراد ہے یعنی اللہ تعالیٰ بالکل ظلم کرنے والا نہیں ہے۔



إِنَّ اللَّهَ قَوِيٌّ شَدِيدُ الْعِقَابِ ﴿۵۲﴾ ذَلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ					
إِنَّ	اللَّهُ	قَوِيٌّ	شَدِيدُ الْعِقَابِ ﴿۵۲﴾	ذَلِكَ	بِأَنَّ
بیشک	اللہ	بڑی قوت والا	سخت عذاب دینے والا (ہے)	یہ	(اس) وجہ سے کہ
بیشک اللہ بڑی قوت والا، سخت عذاب دینے والا ہے ۵۲ یہ اس وجہ سے ہے کہ اللہ					
لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً أَنْعَمَهَا عَلَىٰ قَوْمٍ حَتَّىٰ					
لَمْ يَكُ	مُغَيِّرًا (۱)	نِّعْمَةً	أَنْعَمَهَا	عَلَىٰ قَوْمٍ	حَتَّىٰ
نہیں ہے	بدلنے والا	کسی نعمت (کو)	اس نے انعام فرمایا ہو اس کا	کسی قوم پر	یہاں تک کہ
کسی نعمت کو ہر گز نہیں بدلتا جو اس نے کسی قوم کو عطا فرمائی ہو جب تک					
يُغَيِّرُوا أَمْثَارًا بِأَنْفُسِهِمْ ۖ وَأَنَّ اللَّهَ سَبِيْعٌ عَلِيمٌ ﴿۵۳﴾					
يُغَيِّرُوا	مَا	بِأَنْفُسِهِمْ	وَ أَنَّ	اللَّهُ	سَبِيْعٌ عَلِيمٌ ﴿۵۳﴾
وہ بدل دیں	(اسے) جو	ان کی ذاتوں میں (ہے)	اور	بیشک	اللہ سننے والا جاننے والا (ہے)
وہ خود ہی اپنی حالت کو نہ بدلیں اور بیشک اللہ سننے والا جاننے والا ہے ۵۳					
كَذَّابٍ أَلْفِرْعَوْنَ ۖ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۖ كَذَّبُوا					
كَذَّابٍ أَلْفِرْعَوْنَ	وَ	الَّذِينَ	مِنْ قَبْلِهِمْ	كَذَّبُوا	
جیسا فرعون والوں کا طریقہ	اور	ان لوگوں کا جو	ان سے پہلے (تھے)	انہوں نے جھٹلایا	
جیسا فرعونوں اور ان سے پہلوں کا طریقہ، انہوں نے					
بِأَيِّ رَبٍّ سَاءَ فَاهْلَكْنَاهُمْ بِذُنُوبِهِمْ وَاعْرِقْنَا					
بِأَيِّ رَبٍّ سَاءَ	فَاهْلَكْنَاهُمْ	بِذُنُوبِهِمْ	وَ	اعْرِقْنَا	
اپنے رب کی آیتوں کو	تو ہم نے ہلاک کر دیا انہیں	ان کے گناہوں کے سبب	اور	ہم نے غرق کر دیا	
اپنے رب کی آیتوں کو جھٹلایا تو ہم نے انہیں ان کے گناہوں کے سبب ہلاک کر دیا اور ہم نے فرعونوں کو					

۱..... اللہ تعالیٰ کا یہ قانون ہے کہ کسی قوم کو نعمت دے کر اس وقت تک اس نعمت کو عذاب سے تبدیل نہیں کرتا جب تک وہ قوم خود اپنی بد اعمالیوں کی وجہ سے اپنے آپ کو اس نعمت کا نااہل ثابت نہیں کرتی۔ گزری ہوئی اور موجودہ قوموں کے عروج و زوال کیلئے یہی اہل قانون ہے کہ نعمت کا شکر اور حق ادا کرنے پر نعمت بڑھ جاتی ہے اور ناشکری کرنے پر سزا دی جاتی ہے۔ یہ قانون صرف کافر قوموں کے ساتھ ہی خاص نہیں بلکہ مسلمان بھی اگر انی روش پر چلیں تو اللہ تعالیٰ ان سے بھی اپنی دی ہوئی نعمتیں واپس لے لیتا اور مسلمانوں کو بھی دولت و سوائی کا سامنا کرنا پڑ جاتا ہے جیسا کہ مسلمانوں کے عروج و زوال کے اسباب سمجھنے والے بخوبی جانتے ہیں۔



أَلْ فِرْعَوْنَ ۚ وَكُلُّ كَانُوا ظَالِمِينَ ﴿٥٣﴾ إِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ

أَلْ فِرْعَوْنَ ۚ وَ كُلُّ كَانُوا ظَالِمِينَ ﴿٥٣﴾ إِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ (۱)

فرعون والوں (کو) اور (وہ) سب تھے ظلم کرنے والے بیشک سب جانوروں میں بدتر

غرق کر دیا اور وہ سب ظالم تھے ۰ بیشک جانوروں میں سب سے بدتر،

عِنْدَ اللَّهِ الَّذِينَ كَفَرُوا فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٥٤﴾ الَّذِينَ

عِنْدَ اللَّهِ الَّذِينَ كَفَرُوا فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٥٤﴾ الَّذِينَ

اللہ کے نزدیک وہ لوگ ہیں جنہوں نے کفر کیا تو وہ ایمان نہیں لاتے وہ لوگ جو

اللہ کے نزدیک وہ ہیں جنہوں نے کفر کیا تو وہ ایمان نہیں لاتے وہ جن سے

عَاهَدَتْ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنْفُضُونَ عَهْدَهُمْ فِي كُلِّ مَرَّةٍ وَهُمْ

عَاهَدَتْ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنْفُضُونَ (۲) عَهْدَهُمْ فِي كُلِّ مَرَّةٍ وَهُمْ

تم نے معاہدہ کیا ان سے پھر وہ توڑ دیتے ہیں اپنا عہد ہر بار میں اور وہ

تم نے معاہدہ کیا تھا پھر وہ ہر بار اپنا عہد توڑ دیتے ہیں اور

لَا يَتَّقُونَ ﴿٥٦﴾ فَمَا تَتَّقُهُمْ فِي الْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِهِمْ

لَا يَتَّقُونَ ﴿٥٦﴾ فَمَا تَتَّقُهُمْ فِي الْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِهِمْ

نہیں ڈرتے تو اگر تم انہیں لڑائی میں پاؤ تو انہیں ایسی مار مارو جس سے ان کے پیچھے والے (بھی)

ڈرتے نہیں ۰ تو اگر تم انہیں لڑائی میں پاؤ تو انہیں ایسی مار مارو جس سے ان کے پیچھے والے (بھی)

مَنْ خَلَفَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَدَّكُرُونَ ﴿٥٧﴾ وَإِمَاتُ خَافَنَّ

مَنْ خَلَفَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَدَّكُرُونَ ﴿٥٧﴾ وَإِمَاتُ خَافَنَّ

(ان کو) جو (ان کے پیچھے) تاکہ وہ عبرت حاصل کریں اور اگر تمہیں اندیشہ ہو

بھاگ جائیں، اس امید پر (مارو) کہ شاید انہیں عبرت ہو ۰ اور اگر تمہیں کسی قوم سے

۱۔ کفار کو جانوروں سے بھی بدتر فرمائے جانے کی وجوہات یہ بیان کی گئی ہیں کہ جانور اللہ تعالیٰ کی آیات سننے، سمجھنے اور دیکھنے کی قوت سے خالی ہیں، اپنا نفع نقصان پہچانتے اور اپنے مالک کی اطاعت کرتے ہیں جبکہ کفار اپنے اعضاء میں اللہ عزوجل کی آیات سننے، سمجھنے اور دیکھنے کی قوت رکھنے کے باوجود ان سے کام نہیں لیتے، کفر اختیار کر کے خود اپنا نقصان کرتے اور اپنے مالک و مولیٰ عزوجل کے نافرمان ہیں اس لیے سب جانوروں سے بدتر ہیں۔

۲۔ خواہ بندوں سے کیا ہو اجاڑ عہد توڑا جائے یا اللہ تعالیٰ سے کیے ہوئے عہد کی خلاف ورزی کی جائے دونوں انتہائی مذموم ہیں۔



مَنْ قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْزِلْ إِلَيْهِمْ عَلَى سَوَاءٍ ۖ إِنَّ اللَّهَ

مَنْ قَوْمٍ	خِيَانَةً	فَانْزِلْ <sup>(۱)</sup>	إِلَيْهِمْ	عَلَى سَوَاءٍ	إِنَّ	اللَّهُ
کسی قوم سے	خیانت (کا)	تو (ان کا عہد) پھینک دو	ان کی طرف	برابری (کی بنیاد) پر	بیشک	اللہ

عہد شکنی کا اندیشہ ہو تو ان کا عہد ان کی طرف اس طرح پھینک دو کہ (دونوں علم میں) برابر ہوں بیشک اللہ

لَا يُحِبُّ الْخَائِنِينَ ۝ وَلَا يُحْسِبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا

لَا يُحِبُّ	الْخَائِنِينَ ۝	وَ	لَا يُحْسِبَنَّ	الَّذِينَ	كَفَرُوا
پسند نہیں کرتا	خیانت کرنے والوں (کو)	اور	ہرگز گمان نہ کریں	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا

خیانت کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا ۝ اور ہرگز کافر یہ خیال نہ کریں کہ

سَبَقُوا ۖ إِنَّهُمْ لَا يُعْجِزُونَ ۝ وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا

سَبَقُوا	إِنَّهُمْ	لَا يُعْجِزُونَ ۝	وَ	أَعِدُّوا	لَهُمْ	مَا
(کہ) وہ سبقت لے گئے	بیشک وہ	عاجز نہیں کر سکتے	اور	تیار رکھو	ان کے لیے	جو

وہ ہاتھ سے نکل گئے ہیں، بیشک وہ (اللہ کو) عاجز نہیں کر سکتے ۝ اور ان کے لیے جتنی قوت ہو سکے

اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ وَمِنْ رِبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُونَ بِهِ

اسْتَطَعْتُمْ	مِنْ قُوَّةٍ <sup>(۲)</sup>	وَ	مِنْ رِبَاطِ الْخَيْلِ	تُرْهِبُونَ	بِهِ
تم سے ہو سکے	قوت	اور	گھوڑے باندھنے	تم ڈراؤ	اس کے ذریعے

تیار رکھو اور جتنے گھوڑے باندھ سکو تاکہ اس تیاری کے ذریعے تم اللہ کے دشمنوں

عَدُوَّ اللَّهِ وَعَدُوَّكُمْ وَآخَرِينَ مِنْ دُونِهِمْ ۚ

عَدُوَّ اللَّهِ	وَ	عَدُوَّكُمْ	وَ	آخَرِينَ	مِنْ دُونِهِمْ
اللہ کے دشمنوں	اور	اپنے دشمنوں (کو)	اور	(انہیں جو) دوسرے	ان کے علاوہ (ہیں)

اور اپنے دشمنوں کو اور جو ان کے علاوہ ہیں انہیں ڈراؤ،

۱..... اس آیت میں عام مسلمانوں اور مسلم حکمرانوں سے خطاب ہے کہ جب کسی قوم کی طرف سے عہد شکنی کی علامات ظاہر ہوں تو مسلمانوں کا امیر انہیں معاہدہ ختم ہونے سے متعلق بتا دے اور ان پر حملہ کرنے سے پہلے انہیں جنگ کی اطلاع دیدے تاکہ یہ اس قوم سے بدعہدی کرنے والا شمار نہ ہو اور اگر عہد شکنی روز روشن کی طرح ظاہر ہو جائے تو عہد ختم ہونے اور جنگ کی اطلاع دینے کی ضرورت نہیں بلکہ بلا اطلاع بھی حملہ کیا جاسکتا ہے۔ ۲..... اس سے مراد یہ ہے کہ اسلحہ اور آلات کی وہ تمام اقسام تیار رکھیں جو ان کے ذریعے دشمن سے جنگ کے دوران قوت حاصل ہو۔ فی زمانہ چونکہ بری، بحری اور فضائی جنگیں ہوتی ہیں جن میں ٹینک، میزائل، فضائی =

کافر خود گرفتاری سے باہر نہ جائیں  
جنگ کی بحر پر طاقت حاصل کرنے کا حکم

۱۰۰



راہ خدا میں خرچ کرنے کی فضیلت

صلح کی طرف مسائل کفار سے صلح کرنا جائز ہے

مفسر قرآن علیہ السلام نے مدد سے متعلق وعدہ الہی

لَا تَعْلَمُوهُمْ ۚ اللَّهُ يَعْلَمُهُمْ ۖ وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ شَيْءٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ					
لَا تَعْلَمُوهُمْ	اللَّهُ	يَعْلَمُهُمْ	وَمَا	تُنْفِقُوا	مِنْ شَيْءٍ
تم نہیں جانتے	اللہ	جانتا ہے	اور	جو	تم خرچ کرو گے
اللہ کی راہ میں					
تم انہیں نہیں جانتے اور اللہ انہیں جانتا ہے اور تم جو کچھ اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے					
يُوفِّ إِلَيْكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تُظْلَمُونَ ۖ وَإِنْ جَنَحُوا					
يُوفِّ	إِلَيْكُمْ	وَأَنْتُمْ	لَا تُظْلَمُونَ	وَإِنْ	جَنَحُوا
(اس کا اجر)	پورا دیا جائے گا	تمہیں	اور	تم (پر)	زیادتی نہیں کی جائے گی
اور					اگر وہ مائل ہوں
تمہیں اس کا پورا بدلہ دیا جائے گا اور تم پر کوئی زیادتی نہیں کی جائے گی ○ اور اگر وہ صلح کی طرف					
لِلسَّلَامِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ۖ إِنَّهُ هُوَ					
لِلسَّلَامِ	فَاجْنَحْ	لَهَا	وَتَوَكَّلْ	عَلَى اللَّهِ	إِنَّهُ هُوَ
صلح کی طرف	تو تم مائل ہو جاؤ	اس کی طرف	اور	بھروسہ رکھو	اللہ پر
بیشک وہ					وہی
مائل ہوں تو تم بھی مائل ہو جاؤ اور اللہ پر بھروسہ رکھو بیشک وہی					
السَّيِّعُ الْعَلِيمُ ۖ وَإِنْ يُرِيدُوا أَنْ يَخْدَعُوكَ فَإِنَّ					
السَّيِّعُ	الْعَلِيمُ	وَإِنْ	يُرِيدُوا	أَنْ يَخْدَعُوكَ	فَإِنَّ
سننے والا	جاننے والا (ہے)	اور	اگر	وہ چاہیں گے	دھوکا دینا تجھے
تو بیشک					
سننے والا جاننے والا ہے ○ اور (اے حبیب!) اگر وہ تمہیں دھوکا دینا چاہیں گے تو بیشک					
حَسْبُكَ اللَّهُ ۖ هُوَ الَّذِي آيَدَكَ بِزُفَرٍ ۚ وَ					
حَسْبُكَ	اللَّهُ	هُوَ	الَّذِي	آيَدَكَ	بِزُفَرٍ
تجھے کافی (ہے)	اللہ	وہی (ہے)	جس نے	تائید کی	تمہاری
اپنی مدد سے					
اللہ تمہیں کافی ہے۔ وہی ہے جس نے اپنی مدد اور مسلمانوں کے ذریعے					

بحری جنگی جہاز اور آبدوز وغیرہ سب ہتھیاروں سے دشمن کے مقابلے میں قوت حاصل ہوتی ہے، اس لئے ان ہتھیاروں کی تیلری وغیرہ بھی اس آیت میں داخل ہوگی۔  
 ۱۔ اگر صلح مسلمانوں کے حق میں بہتر ہو تو صلح کرنا جائز ہے اور صلح کے بعد اگر اسے توڑنے میں مصلحت ہو اور اس کی کوئی مدت معین نہ ہو تو اطلاع دے کر توڑ سکتے ہیں اور اطلاع کے بعد فوراً جنگ شروع نہ کریں بلکہ اتنی مہلت دیں کہ کافر بادشاہ اپنے تمام ممالک میں اس خبر کو پہنچا سکے اور اگر مدت معین ہو تو اس کے پورا ہونے کے بعد اطلاع دینے کی کچھ حاجت نہیں۔ ۲۔ بدر میں اللہ تعالیٰ کی مدد تو وہ تھی جو فرشتوں کے ذریعے آئی اور مسلمانوں کے ذریعے مدد =



بِالْمُؤْمِنِينَ ۲۲) وَالْفَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ ۖ لَوْ أَنفَقْتَ					
بِالْمُؤْمِنِينَ ۲۲)	وَ	الْفَ ۲۱)	بَيْنَ قُلُوبِهِمْ	لَوْ	أَنفَقْتَ
مسلمانوں کے ذریعے	اور	الفت پیدا کر دی	ان کے دلوں کے درمیان	اگر	تم خرچ کر دیتے
تمہاری تائید فرمائی ۱ اور اس نے مسلمانوں کے دلوں میں الفت پیدا کر دی۔ اگر تم زمین میں					
مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مَّا أَلْفَتْ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ ۖ وَ					
مَا	فِي الْأَرْضِ	جَمِيعًا	مَّا أَلْفَتْ	بَيْنَ قُلُوبِهِمْ	وَ
جو کچھ	زمین میں (ہے)	سب	(تو بھی) تم الفت پیدا نہ کر سکتے	ان کے دلوں کے درمیان	اور
جو کچھ ہے سب خرچ کر دیتے تب بھی ان کے دلوں میں الفت پیدا نہ کر سکتے تھے					
لَكِنَّ اللَّهَ أَلْفَ بَيْنَهُمْ ۖ إِنَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۲۳)					
لَكِنَّ	اللَّهِ	أَلْفَ	بَيْنَهُمْ	إِنَّهُ	عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۲۳)
لیکن	اللہ (نے)	الفت پیدا کر دی	ان کے درمیان	بیٹھ وہ	عزت والا، غلبے والا حکمت والا (ہے)
لیکن اللہ نے ان کے دلوں کو ملا دیا، بیٹھ وہ غالب حکمت والا ہے ۱					
يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللَّهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ					
يَا أَيُّهَا	النَّبِيُّ	حَسْبُكَ	اللَّهُ	وَ	مَنِ
اے	نبی	تمہے کافی (ہے)	اللہ	اور	جو
اے نبی! اللہ تمہیں کافی ہے اور جو مسلمان تمہارے					
مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۲۴) يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ ۖ إِنَّ					
مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۲۴)	يَا أَيُّهَا	النَّبِيُّ	حَرِّضِ ۲۵)	الْمُؤْمِنِينَ	عَلَى الْقِتَالِ ۖ إِنَّ
مسلمانوں میں سے	اے	نبی	ترغیب دو، ابھارو	ایمان والوں (کو)	جہاد پر
پیر و کار ہیں ۱ اے نبی! مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دو، اگر					

مفسر رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نصرت و کامیابی کا وعدہ

جہاد کے متعلق چند احکام

== وہ تھی جو مجاہدین و انصار کے ذریعے پہنچی۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی مدد و فرشتوں کے ذریعے بھی ہوتی ہے اور نیک بندوں کے ذریعے بھی، نیز ظاہری اسباب کے ساتھ بھی ہوتی ہے اور ظاہری اسباب سے ہٹ کر بھی۔

1..... انصار کے دو قبیلوں اوس اور خزرج میں برسوں سے عداوت چلی آ رہی تھی اور انہیں ملا دینے کی کوئی صورت باقی نہ رہی تھی۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع سے یہ حالت بدل گئی اور اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں الفت پیدا فرمادی، دلوں سے عداوتیں دور اور ایمانی محبتیں پیدا ہوئیں۔ یہ حضور ==



يَكُنْ مِنْكُمْ عَشْرُونَ صَبِيرُونَ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ ۚ

يَكُنْ	مِنْكُمْ	عَشْرُونَ	صَبِيرُونَ	يَغْلِبُوا	مِائَتَيْنِ (۱)
ہوں گے	تم میں سے	بیس	صبر کرنے والے	(تو) وہ غالب آئیں گے	دوسو (پر)

تم میں سے بیس صبر کرنے والے ہوں گے تو دوسو پر غالب آئیں گے

وَإِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ مِائَةٌ يَغْلِبُوا أَلْفًا

وَ	إِنْ	يَكُنْ	مِنْكُمْ	مِائَةٌ	يَغْلِبُوا	أَلْفًا
اور	اگر	ہوں گے	تم میں سے	سو	(تو) وہ غالب آئیں گے	ایک ہزار (پر)

اور اگر تم میں سے سو ہوں گے تو ہزار کافروں پر

مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآثَمُ قَوْمٍ لَا يَفْقَهُونَ ۖ ۝۶۵ أَلَّنْ

مِنَ الَّذِينَ	كَفَرُوا	بِآثَمُ	قَوْمٍ	لَا يَفْقَهُونَ ۖ ۝۶۵	أَلَّنْ
ان لوگوں میں سے جنہوں نے	کفر کیا	(اس کے) سبب کہ وہ	لوگ	سمجھ نہیں رکھتے	اب

غالب آئیں گے کیونکہ کافر سمجھ نہیں رکھتے ۝۶۵ اب

خَفَّفَ اللَّهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ أَنَّ فِيكُمْ ضَعْفًا فَإِنْ

خَفَّفَ (۲)	اللَّهُ	عَنْكُمْ	وَعَلِمَ	أَنَّ	فِيكُمْ	ضَعْفًا (۳)	فَإِنْ
تخفیف فرمادی	اللہ (نے)	تم سے	اور	وہ جانتا ہے	کہ	تم میں	تو اگر

اللہ نے تم پر سے تخفیف فرمادی اور اسے علم ہے کہ تم کمزور ہو تو اگر

يَكُنْ مِنْكُمْ مِائَةٌ صَابِرَةٌ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ ۚ وَإِنْ

يَكُنْ	مِنْكُمْ	مِائَةٌ	صَابِرَةٌ	يَغْلِبُوا	مِائَتَيْنِ	وَ	إِنْ
ہوں	تم میں سے	سو	صبر کرنے والے	(تو) وہ غالب آئیں گے	دوسو (پر)	اور	اگر

تم میں سو صبر کرنے والے ہوں تو دوسو پر غالب آئیں گے اور اگر

۱۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا روشن مجرہ ہے۔ ۲۔ جہاد بہت اعلیٰ عبادت ہے جس کی رغبت دلانے کا حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو حکم دیا گیا اور جہاد کی ہر جائز طریقہ سے رغبت دینا جائز ہے۔

۱۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے وعدہ اور بشارت ہے کہ مسلمانوں کی جماعت صابر رہے تو مدد الہی سے دس گنا کافروں پر غالب رہے گی۔ ۲۔ یہ آیت اس سے پہلی آیت کی تائید ہے یعنی پہلے تو دس گنا مد مقابل افرائے کے سامنے ڈٹ جانا فرض تھا اور اب صرف دو گنا کے مقابلے میں ڈٹ جانا فرض رہ گیا۔



يَكُنْ مِنْكُمْ أَلْفٌ يَّعْلَبُونَ ۖ أَلْفَيْنِ بِإِذْنِ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ

يَكُنْ	مِنْكُمْ	أَلْفٌ	يَّعْلَبُونَ	أَلْفَيْنِ	بِإِذْنِ اللَّهِ	وَاللَّهُ
ہوں	تم میں سے	ایک ہزار	(تو) وہ غالب آئیں گے	دو ہزار (پر)	اللہ کے حکم سے	اور اللہ

تم میں سے ہزار ہوں تو اللہ کے حکم سے دو ہزار پر غالب ہوں گے اور اللہ

مَعَ الصَّابِرِينَ ۖ ﴿٦٢﴾ مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَكُونَ لَهُ

مَعَ الصَّابِرِينَ	﴿٦٢﴾	مَا كَانَ	لِنَبِيٍّ	أَنْ	يَكُونَ	لَهُ
صبر کرنے والوں کے ساتھ (ہے)		(لا اُلْقَ)	نہیں ہے	کسی نبی کے	کہ	ہوں اس کے لئے

صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے ○ کسی نبی کے لائق نہیں کہ

أَسْرَىٰ حَتَّىٰ يُتَخَنَ فِي الْأَرْضِ ۖ تُرِيدُونَ عَرَصَ الدُّنْيَا ۖ وَ

أَسْرَىٰ	حَتَّىٰ	يُتَخَنَ	فِي الْأَرْضِ	تُرِيدُونَ	عَرَصَ الدُّنْيَا	وَ
قیدی	یہاں تک کہ	وہ خوب خون بہالے	زمین میں	تم چاہتے ہو	دنیا کا مال و اسباب	اور

کافروں کو زندہ قید کر لے جب تک زمین میں ان کا خون خوب نہ بہالے۔ تم لوگ دنیا کا مال و اسباب چاہتے ہو اور

اللَّهُ يُرِيدُ الْآخِرَةَ ۗ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۖ ﴿٦٣﴾ لَوْلَا

اللَّهُ	يُرِيدُ	الْآخِرَةَ	وَاللَّهُ	عَزِيزٌ	حَكِيمٌ	﴿٦٣﴾	لَوْلَا
اللہ	چاہتا ہے	آخرت	اور اللہ	عزت والا، غلبے والا	حکمت والا (ہے)		اگر نہ ہوتا

اللہ آخرت چاہتا ہے اور اللہ غالب حکمت والا ہے ○ اگر

كُتِبَ مِنَ اللَّهِ سَبَقٌ لِّمَسْكُمْ فِيمَا أَخَذْتُمْ

كُتِبَ	مِنَ اللَّهِ	سَبَقٌ	لِّمَسْكُمْ	فِيمَا	أَخَذْتُمْ
پہلے سے لکھا ہوا	اللہ کی طرف سے	(تو) ضرور پہنچتا تمہیں	(اس کے بدلے) میں جو	تم نے لیا	

اللہ کی طرف سے پہلے سے ایک حکم لکھا ہوا نہ ہوتا، تو اے مسلمانو! تم نے کافروں سے جو مال لیا ہے

○ اس سے ایمان کی کمزوری نہیں بلکہ ابدان کی کمزوری مراد ہے۔

۱ غزوہ بدر کے قیدیوں سے متعلق بعض کی رائے یہ تھی کہ انہیں فدیہ لے کر چھوڑ دیا جائے اور بعض کی رائے یہ تھی کہ انہیں قتل کر دیا جائے، آخر میں فدیہ لے کر چھوڑ دینا طے پایا جبکہ بارگاہ الہی میں زیادہ پند یہ یہ تھا کہ قیدیوں کو اس موقع پر قتل کیا جاتا، اسی اعتبار سے یہاں ان مسلمانوں سے خطاب فرمایا گیا ہے جنہوں نے حصول مال کے پیش نظر فدیہ لینے کا مشورہ دیا تھا۔ اس میں وہ لوگ شامل نہیں جنہوں نے قیدیوں کے ایمان لانے کی امید پر فدیہ کا مشورہ دیا تھا۔



ماں غنیمتِ حلال ہے  
مصطفیٰ کے لئے

غزوفہ بدر کے قیدیوں کے متعلق چند باتیں

عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿٦٨﴾ فَكُلُوا مِن مَّا غَنِمْتُمْ حَلَالًا طَيِّبًا وَ

وَّ	طَيِّبًا	حَلَالًا	غَنِيْمٌ (۱)	مِمَّا	فَكُلُوْا	عَذَابٌ عَظِيْمٌ (۲۸)
اور	پاکیزہ	حلال	تمہیں غنیمت ملی	(اس میں) سے جو	تو کھاؤ	بڑا عذاب

اس کے بدلے تمہیں بڑا عذاب پکڑ لیتا ۝ تو اس سے کھاؤ جو حلال پاکیزہ غنیمت تمہیں ملی ہے اور

اتَّقُوا اللَّهَ ۖ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿٦٩﴾ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ

اتَّقُوا	اللَّهَ	إِنَّ	اللَّهَ	عَفُورٌ	رَحِيمٌ ﴿٦٩﴾	يَأْتِيهَا	النَّبِيُّ	قُلْ
ڈرتے رہو	اللہ (سے)	بیشک	اللہ	بخشنے والا	مہربان (ہے)	اے	نبی	تم کہو

اللہ سے ڈرتے رہو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○ اے نبی! جو قیدی

لَيْسَ فِي آيِدِيكُمْ مِنَ الْأَسْرَىٰ ۚ إِن يُعْلِمِ اللَّهُ

لَئِنْ	فِي آيِدِيكُمْ	مِّنَ الْأَشْأَىٰ <sup>(2)</sup>	إِنْ	يَعْلَمِ	اللَّهُ
(ان) سے جو	تمہارے ہاتھ میں (ہیں)	قیدیوں میں سے	اگر	جانے گا	اللہ

تمہارے ہاتھ میں ہیں ان سے فرماؤ، اگر اللہ تمہارے دل میں

فِي قُلُوبِكُمْ خَيْرٌ أَيْؤْتِكُمْ خَيْرًا مِّمَّا أُخِذَ مِنْكُمْ

فِي قُلُوبِكُمْ	خَيْرًا	يُؤْتِكُمْ	خَيْرًا	مِّمَّا	أُخِذَ	مِنْكُمْ
تمہارے دلوں میں	بھلائی	(تو) وہ عطا فرمائے گا تمہیں	بہتر	(اس) سے جو	لیا گیا	تم سے

بھلائی دیکھے گا تو جو مال تم سے لیا گیا اس سے بہتر تمہیں عطا فرمائے گا

وَيَغْفِرْ لَكُمْ<sup>ط</sup> وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ<sup>٤٠</sup> وَإِنْ يُرِيدُوا

وَ	يَغْفِرُ	لَكُمْ	وَ	اللَّهُ	غَفُورٌ	رَّحِيمٌ	وَ	إِنْ	يُرِيدُوا
اور	بخش دے گا	تمہیں	اور	اللہ	بخشنے والا	مہربان (ہے)	اور	اگر	وہ چاہتے ہیں

اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○ اور اے حبیب! اگر وہ تم سے

== جیسے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ 2..... اس لکھے ہوئے سے مراد یہ ہے کہ اجتہاد پر عمل کرنے والے سے مواخذہ نہ فرمائے گا، یا اس سے وہ مراد ہے جو اللہ تعالیٰ نے لوح محفوظ میں لکھا کہ اہل بدر پر عذاب نہ کیا جائے گا، یا اس سے وہ مراد ہے جو اس نے لوح محفوظ میں لکھا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے غنیمتیں حلال فرمائے گا۔

۱..... مالِ غنیمت حلال ہونا حضور ﷺ اور آپ کی امت کا خاصہ ہے، ان سے پہلے کسی کے لئے غنیمت کمال حلال نہیں ہوا۔ ۲..... یہ =



## خِيَانَتِكَ فَقَدْ خَانُوا اللَّهَ مِنْ قَبْلُ

خِيَانَتِكَ <sup>(۱)</sup>	فَقَدْ	خَانُوا	اللَّهُ	مِنْ قَبْلُ
تم سے خیانت کرنا	تو بیشک	وہ خیانت کر چکے ہیں	اللہ (سے)	(اس) سے پہلے

خیانت کرنا چاہتے ہیں تو بیشک یہ اس سے پہلے اللہ سے خیانت کر چکے ہیں

## فَأَمْكَنَ مِنْهُمْ ۖ وَاللَّهُ عَلَيْهِمْ حَكِيمٌ ۝۴۱

فَأَمْكَنَ	مِنْهُمْ	وَاللَّهُ	عَلَيْهِمْ	حَكِيمٌ ۝۴۱
تو اس نے (تمہارے) قابو میں دے دیئے	ان میں سے	اور	اللہ	علم والا (ہے)

جس پر اس نے انہیں تمہارے قابو میں دے دیا اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے ○

## إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجْهَهُدُوا

إِنَّ	الَّذِينَ	آمَنُوا	وَالَّذِينَ	هَاجَرُوا	وَالَّذِينَ	جَاهَدُوا
بیشک	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے ہجرت کی	اور	جہاد کیا

بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے اور ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں

## بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ آوَوْا

بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ	فِي سَبِيلِ اللَّهِ	وَالَّذِينَ	آوَوْا	وَالَّذِينَ
اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ	اللہ کی راہ میں	اور	وہ لوگ جنہوں نے	جگہ دی، پناہ دی اور

اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کیا اور وہ جنہوں نے پناہ دی اور

## نَصَرُوا أُولَئِكَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ۖ وَالَّذِينَ آمَنُوا

نَصَرُوا	أُولَئِكَ	بَعْضُهُمْ	أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ <sup>(۲)</sup>	وَالَّذِينَ	آمَنُوا	وَالَّذِينَ
مدد کی	یہ لوگ	ان کے بعض	بعض کے وارث (ہیں)	اور	وہ لوگ جو	ایمان لائے اور

مدد کی وہ سب ایک دوسرے کے وارث ہیں اور وہ جو ایمان لائے اور

== آیت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق نازل ہوئی، انہوں نے بھی لشکر کو کھانا کھانے کی ذمہ داری لی تھی اور اس کے لئے میں نے اوقیہ سونا ساتھ لائے تھے لیکن ان کی باری کے دن جنگ ہو گئی اور کھانا کھانے کی نوبت نہ آئی، فتح کے بعد ان سے یہ سونا لے لیا گیا تھا، پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبان اقدس سے اپنے مال کے متعلق ایک غیبی خبر سن کر اسلام قبول کر لیا اور انہیں حرمین کے مال سے بہت مال عطا کیا گیا۔

..... ۱ آزادی کے وقت بدر کے قیدیوں سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دوبارہ جنگ نہ کرنے اور مشرکین سے معاہدہ نہ کرنے کا عہد لیا تھا، لیکن ان

وراثت سے متعلق ایک مندرجہ حکم



لَمْ يَهَاجِرُوا مَالَكُمْ مِّنْ وَلَا يَتْرَهُمْ مِّنْ شَيْءٍ حَتَّىٰ

لَمْ يَهَاجِرُوا	مَا	لَكُمْ	مِّنْ وَلَا يَتْرَهُمْ	مِّنْ شَيْءٍ	حَتَّىٰ
انہوں نے ہجرت نہ کی	نہیں (ہے)	تمہارے لئے	ان کی میراث سے	کوئی چیز	یہاں تک کہ

ہجرت نہ کی تمہارا ان سے میراث کا کوئی تعلق نہیں جب تک

يُهَاجِرُوا ۚ وَإِنِ اسْتَنْصَرُوكُمْ فِي الدِّينِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ إِلَّا

يُهَاجِرُوا	وَ	إِنِ اسْتَنْصَرُوكُمْ	فِي الدِّينِ	فَعَلَيْكُمُ	النَّصْرُ	إِلَّا
وہ ہجرت کر لیں	اور	اگر وہ مدد مانگیں تم سے	دین میں	تو تم پر (واجب ہے)	مدد کرنا	سوائے

وہ ہجرت نہ کریں اور اگر وہ دین میں تم سے مدد مانگیں تو تم پر مدد کرنا واجب ہے مگر

عَلَىٰ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيثَاقٌ ۖ وَاللَّهُ

عَلَىٰ قَوْمٍ	بَيْنَكُمْ	وَ	بَيْنَهُمْ	مِّيثَاقٌ	وَاللَّهُ
(اس) قوم پر (کے خلاف)	(کہ) تمہارے درمیان	اور	ان کے درمیان	معاہدہ (ہو)	اور اللہ

یہ کہ ایسی قوم کے خلاف (مدد مانگیں) کہ تمہارے اور ان کے درمیان معاہدہ ہو اور اللہ

يَسَاتِعْمَلُونَ بِصِيرٍ ۚ وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِعَصْمِهِمْ

يَسَاتِعْمَلُونَ	بِصِيرٍ	وَ	الَّذِينَ	كَفَرُوا	بِعَصْمِهِمْ
(اس) کو جو	تم کرتے ہو	دیکھ رہا (ہے)	اور	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا

تمہارے اعمال دیکھ رہا ہے ○ اور کافر آپس میں

أُولِيَاءَ بَعْضٍ إِلَّا تَفْعَلُوهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ وَ

أُولِيَاءَ بَعْضٍ	إِلَّا تَفْعَلُوهُ	تَكُنْ	فِتْنَةٌ	فِي الْأَرْضِ	وَ
بعض کے وارث (ہیں)	اگر تم نہ کرو گے اسے	(جو حکم دیا گیا)	(تو) ہوگا	فتنہ	زمین میں

ایک دوسرے کے وارث ہیں اگر تم ایسا نہ کرو گے تو زمین میں فتنہ اور

== کی طرف سے عہد شکنی کا اندیشہ موجود تھا، اس پر اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا کہ اگر یہ آپ سے خیانت کرنا چاہتے ہیں تو اس پر آپ غم نہ کریں یہ تو اس سے پہلے اللہ تعالیٰ سے بھی عہد کر کے توڑ چکے ہیں جیسے یوم الست کا عہد یثاق جملہ دیا اور مصیبتوں میں شکر گزار بندہ بننے کا عہد کر کے بعد میں توڑ دیا۔ ② یہاں مہاجرین و انصار کو (دینی اخوت کی بنا پر) ایک دوسرے کے مال کا وارث قرار دیا گیا ہے، بعد میں اس آیت سے یہ وراثت منسوخ ہو گئی جس میں نبی رشتہ داروں کو ایک دوسرے کا وارث قرار دیا گیا۔ ① اس آیت میں تین مسئلے بیان ہوئے ہیں: (۱) غیر مہاجر مومن اگر کسی کافر قوم =



فَسَادٌ كَبِيرٌ ۚ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا				
فَسَادٌ كَبِيرٌ ۚ (۱)	وَالَّذِينَ	آمَنُوا	وَهَاجَرُوا	وَجَاهَدُوا
بڑا فساد	اور	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور انہوں نے ہجرت کی اور جہاد کیا
بڑا فساد ہو گا اور وہ جو ایمان لائے اور مہاجر بنے اور اللہ کی راہ میں				
فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ آوَوْا وَانْتَصَرُوا أُولَٰئِكَ هُم				
فِي سَبِيلِ اللَّهِ	وَالَّذِينَ	آوَوْا	وَانْتَصَرُوا	أُولَٰئِكَ هُم
اللہ کی راہ میں	اور	وہ لوگ جنہوں نے	جگہ دی، پناہ دی	اور مدد کی یہ لوگ وہی
لڑے اور جنہوں نے پناہ دی اور مدد کی وہی				
الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ۚ وَالَّذِينَ				
الْمُؤْمِنُونَ	حَقًّا	لَهُمْ	مَّغْفِرَةٌ	وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ۚ (۲)
ایمان والے (ہیں)	سچے	ان کے لیے	مغفرت	اور عزت والا رزق (ہے) اور وہ لوگ جو
سچے ایمان والے ہیں، ان کے لیے بخشش اور عزت کی روزی ہے اور جو				
آمَنُوا مِنْ بَعْدُ وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا مَعَكُمْ				
آمَنُوا	مِنْ بَعْدُ	وَهَاجَرُوا	وَجَاهَدُوا	مَعَكُمْ
ایمان لائے	(اس کے بعد)	اور	انہوں نے ہجرت کی اور	جہاد کیا تمہارے ساتھ
اس کے بعد ایمان لائے اور ہجرت کی اور تمہارے ساتھ مل کر جہاد کیا				
فَأُولَٰئِكَ مِنْكُمْ وَأُولُوا الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ				
فَأُولَٰئِكَ	مِنْكُمْ	وَأُولُوا الْأَرْحَامِ	بَعْضُهُمْ	أَوْلَىٰ
تو یہ لوگ	تم میں سے (ہی ہیں)	اور	رشتے والے	ان کے بعض زیادہ حقدار (ہیں)
وہ بھی تمہیں میں سے ہیں اور رشتے دار اللہ کی کتاب میں (وراثت میں)				

== سے دینی وجہ سے جنگ کریں اور وہ تم سے مدد مانگیں تو مدد دو۔ لہذا ہر مسلمان پر اپنے مسلم بھائی کی دینی جنگ میں مدد کرنا لازم ہے۔ (2) مدد دینا جہاد میں ضروری ہے نہ کہ محض دنیاوی جھگڑوں میں۔ (3) اگر دارالحدیث کے مسلمانوں کی جنگ کسی ایسی کافر قوم سے ہو جن کا ہمارے ساتھ معاہدہ ہو چکا ہے تو ہم اب ان کے خلاف مدد نہیں دے سکتے کیونکہ اس میں بدعہدی ہے بلکہ اس پر کوشش کی جائے کہ ان کفار اور ان مسلمانوں میں صلح ہو جائے اگر صلح ناممکن ہے۔ تو ہم غیر جانبدار رہیں۔  
 1..... اس آیت میں فرمایا گیا کہ اگر باہمی تعاون نہ کریں اور ایک دوسرے سے مدد گار ہو کر ایک قوت نہ بن جائیں تو کفار مضبوط اور مسلمان کمزور ہو جائیں۔



بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ ۖ إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝۵

بِبَعْضٍ (۱)	فِي كِتَابِ اللَّهِ	إِنَّ	اللَّهُ	بِكُلِّ شَيْءٍ	عَلِيمٌ ۝۵
بعض کے	اللہ کی کتاب میں	بیشک	اللہ	ہر چیز کو	جاننے والا (ہے)

ایک دوسرے کے زیادہ حقدار ہیں۔ بیشک اللہ سب کچھ جانتا ہے ۝

رکوع: 16

آیات: 129

## سُورَةُ التَّوْبَةِ مَكِّيَّةٌ

بَرَاءَةٌ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ إِلَى الَّذِينَ

بَرَاءَةٌ (۲)	مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ	إِلَى الَّذِينَ
(یہ اعلانِ برائت ہے)	اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے	ان لوگوں کی طرف جن سے

یہ اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے ان مشرکوں کی طرف

عَهْدَتْكُمْ مِّنَ الْمَشْرِكِينَ ۖ فَسِيحُوا فِي الْأَرْضِ

عَهْدَتْكُمْ	مِّنَ الْمَشْرِكِينَ ۖ	فَسِيحُوا	فِي الْأَرْضِ
تم نے معاہدہ کیا	مشرکوں میں سے	تو (اے مشرک!) تم چل پھرو	زمین میں

اعلانِ برائت ہے جن سے تمہارا معاہدہ تھا ۖ تو (اے مشرک!) تم چار مہینے تک

أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللَّهِ ۚ

أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ	وَ	اعْلَمُوا	أَنَّكُمْ	غَيْرُ مُعْجِزِي اللَّهِ
چار مہینے	اور	جان لو	کہ تم	اللہ کو عاجز کر سکنے والے نہیں

زمین میں چلو پھرو اور جان لو کہ تم اللہ کو تھکا نہیں سکتے

== گے، اس صورت میں زمین میں فتنہ اور بڑا فساد برپا ہو گا۔ اس آیت کی حقانیت روزِ روشن کی طرح واضح ہے کہ مسلمانوں کو آپس کے عدم اتحاد پر فرمایا گیا تھا کہ اس سے فتنہ اور فسادِ کبیر ہو گا اور اب ہر کوئی دیکھ سکتا ہے کہ آج مسلمانوں کے خلاف فتنہ اور فسادِ کبیر ہے یا نہیں اور اس کی وجہ بھی مسلمانوں کا عدم اتحاد ہے یا نہیں؟

1..... ہجرت اور اخوت کی وجہ سے وراثت دینے کا حکم منسوخ ہو چکا ہے اور اب وراثت کا دار و مدار کسی قرابت داری پر ہے جبکہ رضاعی رشتے کی وجہ سے کوئی ایک دوسرے کا وارث نہیں اور سسرالی رشتے میں بھی صرف شوہر اور بیوی ایک دوسرے کے وارث ہیں۔ 2..... مشرکین عرب اور مسلمانوں کے درمیان ==



## وَأَنَّ اللَّهَ مُخْزِي الْكَافِرِينَ ۝۳ وَآذَانٌ

و	أَنَّ	اللَّهُ	مُخْزِي	الْكَافِرِينَ ۝۳	و	آذَانٌ
اور	یہ کہ	اللہ	ذلیل و رسوا کرنے والا ہے	کافروں (کو)	اور	(یہ) اعلان ہے

اور یہ کہ اللہ کافروں کو ذلیل و رسوا کرنے والا ہے ۝ اور (یہ) اللہ

## مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ إِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ أَنَّ اللَّهَ

اللَّهُ	مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ	إِلَى النَّاسِ	يَوْمَ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ ۝۱۱	أَنَّ	اللَّهُ
اللہ	اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے	لوگوں کی طرف	بڑے حج کے دن	کہ	اللہ

اور اس کے رسول کی طرف سے تمام لوگوں کی طرف بڑے حج کے دن اعلان ہے کہ اللہ

## بَرِيءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ ۚ وَرَسُولُهُ ۚ فَإِنْ تُبْتُمْ فَهُوَ خَيْرٌ

بَرِيءٌ	مِّنَ الْمُشْرِكِينَ ۚ	و	رَسُولُهُ ۚ	فَإِنْ	تُبْتُمْ	فَهُوَ	خَيْرٌ
بری ہے	مشرکوں سے	اور	اس کا رسول (بھی)	تو اگر	تم توبہ کر لو	تو وہ	بہتر ہے

مشرکوں سے بری ہے اور اس کا رسول بھی تو اگر تم توبہ کرو تو تمہارے لئے

## لَكُمْ ۚ وَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَأَعْلَمُوا أَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللَّهِ ۚ وَ

لَكُمْ ۚ	وَ	إِنْ	تَوَلَّيْتُمْ	فَاعْلَمُوا	أَنَّكُمْ	غَيْرُ مُعْجِزِي اللَّهِ ۚ	وَ
تمہارے لئے	اور	اگر	تم منہ پھيرو	تو جان لو	کہ تم	اللہ کو عاجز کر سکنے والے نہیں	اور

بہتر ہے اور اگر تم منہ پھيرو تو جان لو کہ تم اللہ کو تھکا نہیں سکتے اور

## بَشَرِ الَّذِينَ كَفَرُوا وَعَذَابٌ أَلِيمٌ ۝۴ إِلَّا الَّذِينَ

بَشَرِ	الَّذِينَ	كَفَرُوا	وَعَذَابٌ أَلِيمٌ ۝۴	إِلَّا	الَّذِينَ
خوشخبری سنادو	ان لوگوں کو جنہوں نے	کفر کیا	دردناک عذاب کی	مگر	وہ لوگ جن سے

کافروں کو دردناک عذاب کی خوشخبری سناؤ ۝ مگر وہ مشرکین

== معاہدہ تھا لیکن چند مشرکوں کے سوا سب نے معاہدہ توڑ دیا تو ان عہد شکنوں کا معاہدہ ساقط کر دیا گیا اور حکم دیا گیا کہ چار مہینے وہ امن کے ساتھ جہاں چاہیں گزاریں ان سے کوئی تعرض نہ کیا جائے گا، اس عہد میں انہیں موقع ہے کہ خوب سوچ سمجھ لیں کہ ان کے لئے کیا بہتر ہے اور اپنی احتیاطیں کر لیں۔

۱..... ”عمرہ“ حج اصغر ہے اور ”حج“ حج اکبر ہے۔ عوام میں یہ مشہور ہے کہ جب یوم عرفہ جمعہ کے دن ہو تو وہ حج اکبر ہو تا ہے۔ یہ کہنا بھی غلط نہیں کیونکہ مفسرین اور محدثین کی ایک تعداد نے اس دن پر ”حج اکبر“ کا اطلاق کیا ہے۔

معاہدہ کے پابند مشرکوں کے ساتھ معاہدہ پورا کرنا حکم



## عَهْدْتُمْ مِنَ الْمَشْرِكِينَ ثُمَّ لَمْ يَنْقُصُوكُمْ شَيْئًا

عَهْدْتُمْ <sup>(۱)</sup>	مِنَ الْمَشْرِكِينَ	ثُمَّ	لَمْ يَنْقُصُوكُمْ	شَيْئًا	و
تم نے معاہدہ کیا	مشرکوں میں سے	پھر	انہوں نے کسی نہ کسی تمہارے (عہد میں)	کچھ	اور

جن سے تمہارا معاہدہ تھا پھر انہوں نے تمہارے معاہدے میں کوئی کمی نہیں کی اور

## لَمْ يُظَاهِرُوا عَلَيْكُمْ أَحَدًا فَأَتَيْتُمَا إِيَّاهُمْ عَهْدَهُمْ

لَمْ يُظَاهِرُوا	عَلَيْكُمْ	أَحَدًا	فَأَتَيْتُمَا	إِيَّاهُمْ	عَهْدَهُمْ
مدد نہیں کی	تم پر (تمہارے خلاف)	کسی ایک (کی)	تو تم پورا کرو	ان کی طرف	ان کا عہد

تمہارے مقابلے میں کسی کی مدد نہیں کی تو ان کا معاہدہ ان کی مقررہ مدت تک

## إِلَىٰ مَدَّتِهِمْ ۖ إِنَّ اللَّهَ بِحِبِّ الْمُتَّقِينَ ۝۳۱ فَاذًا اُنْسَلَخَ

إِلَىٰ مَدَّتِهِمْ	إِنَّ	اللَّهَ	يُحِبُّ	الْمُتَّقِينَ ۝۳۱	فَاذًا	اُنْسَلَخَ
ان کی مدت تک	بیشک	اللہ	محبت فرماتا ہے	پرہیز گاروں (سے)	پھر جب	گزر جائیں

پورا کرو، بیشک اللہ پرہیز گاروں سے محبت فرماتا ہے ۝ پھر جب حرمت والے مہینے

## الْأَشْهُرِ الْحُرْمِ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ وَخُذُوا مِنْهُمْ

الْأَشْهُرِ الْحُرْمِ	فَاقْتُلُوا	الْمُشْرِكِينَ	حَيْثُ	وَجَدْتُمُوهُمْ <sup>(۲)</sup>	وَ	خُذُوا مِنْهُمْ
حرمت والے مہینے	تو تم قتل کرو	مشرکوں (کو)	جہاں	تم پاؤ انہیں	اور	پکڑ لو انہیں

گزر جائیں تو مشرکوں کو مارو جہاں تم انہیں پاؤ اور انہیں پکڑ لو اور

## أَحْصِرُوا مِنْهُمْ وَأَقْعِدُوا لَهُمْ كُلَّ مَرْصِدٍ ۚ فَإِنْ تَابُوا

أَحْصِرُوا مِنْهُمْ	وَ	أَقْعِدُوا	لَهُمْ	كُلَّ مَرْصِدٍ	فَإِنْ	تَابُوا
قید کر لو انہیں	اور	(تاک میں) بیٹھو	ان کی	ہر گھات کی جگہ (پر)	پھر اگر	وہ توبہ کر لیں

قید کر لو اور ہر جگہ ان کی تاک میں بیٹھو پھر اگر وہ توبہ کریں اور

۱..... اس سورت کے شروع میں چونکہ یہ بیان کیا گیا تھا کہ آئندہ چار ماہ تک کافروں سے معاہدے برقرار رہیں گے اور اس کے بعد ختم، اب یہاں فرمایا گیا کہ جن لوگوں کے ساتھ تمہارا معاہدہ ہے اور وہ معاہدے کے پابند ہیں اور انہوں نے معاہدے کو اس کی شرطوں کے ساتھ پورا کیا ہے تو تم بھی ان سے معاہدہ پورا کرو اور چار مہینے پر معاہدہ ختم ہو جانے کا حکم ان کیلئے نہیں ہے۔ یہ لوگ بنی ضرہ تھے جو کنانہ کا ایک قبیلہ ہے اور ان کی مدت کے نو مہینے باقی رہے تھے۔ ۲..... یہاں یہ حکم نہیں دیا جا رہا ہے کہ کافروں کو جنگ کے دوران یا جنگ کے علاوہ جہاں کافر نظر آجائے بہر صورت اسے قتل کر دیا جائے بلکہ یہاں صرف دوران جہاد قتل کرنے =



أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَخَلُّوا سَبِيلَهُمْ ۖ إِنَّ اللَّهَ

أَقَامُوا	الصَّلَاةَ	وَ	آتَوُا	الزَّكَاةَ	فَخَلُّوا	سَبِيلَهُمْ	إِنَّ	اللَّهَ
قائم رکھیں	نماز	اور	اداکریں	زکوٰۃ	تو چھوڑ دو	ان کا راستہ	بیشک	اللہ

نماز قائم رکھیں اور زکوٰۃ دیں تو ان کا راستہ چھوڑ دو، بیشک اللہ

عَفُوٌّ رَّحِيمٌ ۝ وَإِنْ أَحَدٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ اسْتَجَارَكَ

عَفُوٌّ	رَّحِيمٌ ۝	وَ	إِنْ	أَحَدٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ	اسْتَجَارَكَ
بخشنے والا	مہربان (ہے)	اور	اگر	مشرکوں میں سے کوئی ایک	پناہ مانگے تم سے

بخشنے والا مہربان ہے ۝ اور اگر کوئی مشرک تم سے پناہ مانگے

فَاجِرُهُ حَتَّى يَسْمَعَ كَلِمَ اللَّهِ ثُمَّ ابْلِغْهُ مَا مَنَّهُ ۖ

فَاجِرُهُ	حَتَّى	يَسْمَعَ	كَلِمَ اللَّهِ	ثُمَّ	ابْلِغْهُ	مَا مَنَّهُ
تو تم پناہ دے دو اسے	یہاں تک کہ	وہ سنے	اللہ کا کلام	پھر	تم پہنچا دو اسے	اس کی امن کی جگہ

تو اسے پناہ دو حتیٰ کہ وہ اللہ کا کلام سنے پھر اسے اس کی امن کی جگہ پہنچا دو

ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَعْلَمُونَ ۚ كَيْفَ يَكُونُ لِلْمُشْرِكِينَ

ذَلِكَ	بِأَنَّهُمْ	قَوْمٌ	لَا يَعْلَمُونَ ۚ	كَيْفَ	يَكُونُ	لِلْمُشْرِكِينَ
یہ	(اس) لیے کہ وہ	لوگ	علم نہیں رکھتے	کیسے	ہوگا	مشرکوں کے لئے

یہ اس لیے کہ وہ نادان لوگ ہیں ۝ اللہ اور اس کے رسول کے پاس

عَهْدٌ عِنْدَ اللَّهِ وَعِنْدَ رَسُولِهِ إِلَّا الَّذِينَ

عَهْدٌ	عِنْدَ اللَّهِ	وَ	عِنْدَ رَسُولِهِ	إِلَّا	الَّذِينَ
کوئی عہد	اللہ کے پاس	اور	اس کے رسول کے پاس	سوائے	ان لوگوں کے جن سے

مشرکوں کے لئے کوئی عہد کیسے ہوگا؟ سوائے ان لوگوں کے جن سے

== تاکہ علم ہے۔ بہت سے اسلام دشمن لوگ اس طرح کی آیات سے غلط فہمیاں پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں ایسے لوگوں کی مکاریوں سے ہوشیار رہنا چاہئے۔  
 ۱..... اس آیت سے 4 مسئلے معلوم ہوئے: (1) جس کافر کو ایمان دی گئی وہ ذمی کافر کی طرح دارالاسلام میں محفوظ ہے کہ نہ اسے قتل کیا جائے گا اور نہ اس کا مال چھینا جائے گا۔ (2) جس کافر کو ایمان دی گئی اسے ہمیشہ دارالاسلام میں رہنے کی اجازت نہیں۔ (3) اگر وہ مومن یا ذمی نہ بنے تو اس کی مدت گزر جانے کے بعد اسے سلامتی کے ساتھ دارالاسلام سے نکال دیا جائے۔ (4) جس کافر کو ایمان دی گئی اسے اسلام کی تبلیغ کی جائے شاید وہ ایمان لے آئے۔ اسی آیت سے ==



## عَهْدُكُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ فَمَا اسْتَقَامُوا لَكُمْ

عَهْدُكُمْ	عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ	فَمَا	اسْتَقَامُوا	لَكُمْ
تم نے معاہدہ کیا	مسجد حرام کے نزدیک	تو جب تک	وہ (عہد پر) قائم رہیں	تمہارے لیے
تم نے مسجد حرام کے نزدیک معاہدہ کیا تو جب تک وہ تمہارے لیے عہد پر قائم رہیں				

## فَاسْتَقِيمُوا لَهُمْ ۖ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ السَّاقِينَ ۝

فَاسْتَقِيمُوا	لَهُمْ	إِنَّ	اللَّهَ	يُحِبُّ	السَّاقِينَ ۝
تو تم قائم رہو	ان کے لیے	بیشک	اللہ	محبت فرماتا ہے	پرہیز گاروں (سے)
تو تم ان کے لیے قائم رہو۔ بیشک اللہ پرہیز گاروں سے محبت فرماتا ہے ۝					

## كَيْفَ وَإِنْ يَظْهَرُوا عَلَيْكُمْ لَا يَرْقُبُوا

كَيْفَ	وَ	إِنْ	يَظْهَرُوا	عَلَيْكُمْ	لَا يَرْقُبُوا (۱)
کیسے (ہو گا ان کے لئے عہد)	اور (حالانکہ)	اگر	غالب آجائیں	تم پر	(تو) وہ لحاظ نہیں کریں گے
بھلا کیسے ہو سکتا ہے حالانکہ اگر وہ تم پر غالب آجائیں تو تمہارے بارے میں					

## فِيكُمْ إِلَّا وَلاَ ذِمَّةٌ ۖ يُرْضُونَكُمْ

فِيكُمْ	إِلَّا	وَ	لَا	ذِمَّةٌ	يُرْضُونَكُمْ
تمہارے بارے میں	کسی رشتہ داری (کا)	اور	نہ	کسی عہد (کا)	وہ راضی کرتے ہیں تمہیں
نہ کسی رشتہ داری کا لحاظ کریں گے اور نہ ہی کسی معاہدے کا۔ وہ تمہیں اپنے منہ سے					

## بِأَفْوَاهِهِمْ وَتَأْبَىٰ قُلُوبُهُمْ ۚ وَآكُثَرُهُمْ

بِأَفْوَاهِهِمْ	وَ	تَأْبَىٰ	قُلُوبُهُمْ	وَ	آكُثَرُهُمْ
اپنے مونہوں سے	اور	انکار کرتے ہیں	ان کے دل	اور	ان میں اکثر
راضی کرتے ہیں اور ان کے دل انکار کرتے ہیں اور ان میں اکثر					

= ایک بات یہ بھی سمجھ آتی ہے کہ کفار کیلئے تبلیغ دین کے زیادہ سے زیادہ مواقع مہیا کرنا چاہئیں کہ وہ اسلام کو سن، دیکھ اور سمجھ کر اس کی طرف مائل ہوں۔  
 ① کفار کا یہ حال عام طور پر رہا ہے کہ وہ مسلمان کے مقابلے میں نہ قرابت داری کا لحاظ کرتے ہیں اور نہ معاہدے کا بلکہ جب کبھی موقع ملتا ہے تو کوئی بہانہ بنا کر عہد شکنی کر دیتے ہیں جیسا کہ آج کے زمانے میں بھی کفار کی حکومتوں کا مسلمانوں کے ساتھ رویہ دیکھا جاسکتا ہے اور ان کا حال تو ایسی جگہ لیکن افسوس تو اس بات کا بھی ہے کہ یہ سب سمجھ جانے، دیکھنے اور سمجھنے کے باوجود مسلمان عبرت حاصل نہیں کرتے اور مسلمانوں کی جگہ کفار سے معاہدے کو ترجیح دیتے ہیں =



## فُسِقُونَ ۸ اِشْتَرَوْا بِآيَاتِ اللَّهِ ثَمَنًا قَلِيلًا

فُسِقُونَ ۸	اِشْتَرَوْا	بِآيَاتِ اللَّهِ	ثَمَنًا قَلِيلًا
نافرمانی کرنے والے (ہیں)	انہوں نے خرید لی	اللہ کی آیتوں کے بدلے	تھوڑی قیمت

نافرمان ہیں ○ انہوں نے اللہ کی آیتوں کے بدلے تھوڑی سی قیمت لے لی

## فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيلِهِ ۹ اِنَّهُمْ سَاءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۱۰

فَصَدُّوْا	عَنْ سَبِيلِهِ	اِنَّهُمْ	سَاءَ	مَا	كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۱۰
تو انہوں نے روکا	اس کے راستے سے	بیشک وہ (لوگ)	بہت برا ہے	جو	وہ عمل کرتے تھے

اور اس کے راستے سے روکا۔ بے شک یہ بہت برے عمل کرتے ہیں ○

## لَا يَرْقُبُوْنَ فِيْ مُؤْمِنٍ اِلَّا وَا لَا ذِمَّةً ۱۱

لَا يَرْقُبُوْنَ	فِيْ مُؤْمِنٍ	اِلَّا	وَا	لَا	ذِمَّةً
وہ لحاظ نہیں کرتے	کسی مسلمان کے بارے میں	رشتہ داری (کا)	اور	نہ	کسی عہد (کا)

کسی مسلمان کے بارے میں نہ رشتے داری کا لحاظ کرتے ہیں اور نہ کسی معاہدے کا

## وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُعْتَدُوْنَ ۱۲ فَإِنْ تَابُوا وَأَقَامُوا

وَأُولَٰئِكَ	هُمُ	الْمُعْتَدُوْنَ ۱۲	فَإِنْ	تَابُوا ۱۳	وَأَقَامُوا
اور	یہ لوگ	وہی	سرکشی کرنے والے (ہیں)	پھر اگر	وہ توبہ کر لیں

اور یہی لوگ سرکش ہیں ○ پھر اگر وہ توبہ کر لیں اور نماز قائم رکھیں

## الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ ۱۴

الصَّلَاةَ	وَ	آتَوُا	الزَّكَاةَ	فَإِخْوَانُكُمْ	فِي الدِّينِ ۱۴
نماز	اور	ادا کریں	زکوٰۃ	تو (وہ) تمہارے بھائی (ہیں)	دین میں

اور زکوٰۃ دیں تو وہ تمہارے دین میں بھائی ہیں اور

== اگرچہ اس میں انہیں کتنا ہی نقصان کیوں نہ اٹھانا پڑے۔

۱..... یعنی اگر وہ مشرکین شرک سے توبہ کر کے مسلمان ہو جائیں اور فرض نمازیں اور زکوٰۃ ادا کریں تو وہ تمہارے اسلامی بھائی ہیں ان کے لئے بھی وہی احکام ہیں جو تمہارے لئے ہیں۔

شرک سے توبہ کرنے والے مسلمانوں کے دینی بھائی ہیں



## نُقِصِلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ۱۱ وَإِنْ

نُقِصِلُ	الْآيَاتِ	لِقَوْمٍ	يَعْلَمُونَ ۱۱	وَ	إِنْ
ہم تفصیل سے بیان کرتے ہیں	آیتیں	(ان) لوگوں کے لیے	(جو) جانتے ہیں	اور	اگر

ہم جاننے والوں کے لیے تفصیل سے آیتیں بیان کرتے ہیں ○ اور اگر

## تَكْفُرُوا أَيْسَانَهُمْ مِّنْ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعْنُوا فِي دِينِكُمْ

تَكْفُرُوا	أَيْسَانَهُمْ	مِّنْ بَعْدِ عَهْدِهِمْ	وَ	طَعْنُوا ۱۲	فِي دِينِكُمْ
وہ توڑ دیں	اپنی قسمیں	اپنے عہد کے بعد	اور	طعنہ زنی کریں	تمہارے دین میں

معادہ کرنے کے بعد اپنی قسمیں توڑیں اور تمہارے دین میں طعنہ زنی کریں

## فَقَاتِلُوا أَيَّةَ الْكُفْرِ ۚ إِنَّهُمْ لَا أَيْسَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ

فَقَاتِلُوا	أَيَّةَ الْكُفْرِ ۚ	إِنَّهُمْ	لَا	أَيْسَانَ	لَهُمْ	لَعَلَّهُمْ
تو لڑو	کفر کے پیشواؤں (سے)	بیشک وہ	نہیں	کوئی قسم	ان کے لئے	(ان سے لڑو) تاکہ وہ

تو کفر کے پیشواؤں سے لڑو، بیشک ان کی قسموں کا کوئی اعتبار نہیں (ان سے لڑو) تاکہ یہ

## يَنْتَهُوْنَ ۱۳ أَلَا تَقَاتِلُونَ قَوْمًا نَّذَرُوا أَيْسَانَهُمْ وَ

يَنْتَهُوْنَ ۱۳	أَلَا تَقَاتِلُونَ	قَوْمًا	نَذَرُوا	أَيْسَانَهُمْ	وَ
باز آجائیں	کیا تم نہیں لڑو گے	(اس) قوم (سے)	(جنہوں نے) توڑ دیں	اپنی قسمیں	اور

باز آئیں ○ کیا تم اس قوم سے نہیں لڑو گے جنہوں نے اپنی قسمیں توڑیں اور

## هَبُّوا بِأَحْرَاجِ الرَّسُولِ وَهُمْ بَدْعُكُمْ

هَبُّوا	بِأَحْرَاجِ الرَّسُولِ	وَ	هُمْ	بَدْعُكُمْ
انہوں نے ارادہ کیا	رسول کو نکالنے کا	اور (حالانکہ)	وہ	انہوں نے ابتداء کی تم سے

رسول کو نکالنے کا ارادہ کیا حالانکہ پہلی مرتبہ انہوں نے ہی تم سے

۱..... مشرکین سے کیا گیا معادہ قائم رہنے کی ایک صورت یہ ہے کہ وہ ہمارے دین پر اعلانِ طعنہ زنی نہ کریں اور اگر وہ اللہ تعالیٰ یا اس کے رسول ﷺ سے عہد شکنی یا قرآن یا اسلام یا ضروریاتِ دین مثلاً نماز و غیرہ کی توہین کریں یا ان پر طعنہ زنی کریں تو ان کا معادہ ختم اور ان کے خلاف جنگ کی جائے گی۔



## أَوَّلَ مَرَّةٍ ۖ أَتَخْشَوْنَهُمْ ۚ قَالَ اللَّهُ أَحَقُّ أَنْ تَخْشَوْهُ إِنْ

أَوَّلَ مَرَّةٍ (۱)	أَتَخْشَوْنَهُمْ	فَاللَّهُ	أَحَقُّ	أَنْ	تَخْشَوْهُ (۲)	إِنْ
پہلی مرتبہ	کیا تم ڈرتے ہو ان سے	تو اللہ	زیادہ حقدار (ہے)	کہ	تم ڈرو اس سے	اگر

ابتداء کی تھی تو کیا تم ان سے ڈرتے ہو؟ پس اللہ اس کا زیادہ حقدار ہے کہ تم اس سے ڈرو اگر

## كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۚ قَاتِلُوهُمْ يُعَذِّبُهُمُ اللَّهُ بِأَيْدِيكُمْ وَ

كُنْتُمْ	مُؤْمِنِينَ (۳)	قَاتِلُوهُمْ	يُعَذِّبُهُمُ	اللَّهُ	بِأَيْدِيكُمْ	وَ
تم ہو	ایمان والے	تم لڑو ان سے	عذاب دے گا انہیں	اللہ	تمہارے ہاتھوں سے	اور

ایمان رکھتے ہو ○ تم ان سے لڑو، اللہ تمہارے ہاتھوں سے انہیں عذاب دے گا اور

## يُخْزِهِمْ وَ يَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ

يُخْزِهِمْ	وَ	يَنْصُرْكُمْ	عَلَيْهِمْ	وَ	يَشْفِ
ذلیل و رسوا کرے گا انہیں	اور	مدد کرے گا تمہاری	ان پر (کے خلاف)	اور	راحت پہنچائے گا

انہیں ذلیل و رسوا کرے گا اور ان کے خلاف تمہاری مدد فرمائے گا اور ایمان والوں کے

## صُدُّوا رِقْقَوْمٍ مُّؤْمِنِينَ ۚ وَيُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوبِهِمْ ۖ

صُدُّوا رِقَوْمٍ مُّؤْمِنِينَ (۴)	وَ	يُذْهِبْ	غَيْظَ قُلُوبِهِمْ
مسلمان لوگوں کے سینوں کو	اور	دور کر دے گا	ان کے دلوں کا غصہ، گھٹن

دلوں کو ٹھنڈا کر دے گا ○ اور ان کے دلوں کی گھٹن دور فرمائے گا

## وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ ۖ وَاللَّهُ عَلِيمٌ

وَ	يَتُوبُ اللَّهُ عَلَى	مَنْ	يَشَاءُ	وَ	اللَّهُ	عَلِيمٌ
اور	اللہ توبہ قبول فرماتا ہے	جس کی	وہ چاہتا ہے	اور	اللہ	علم والا

اور اللہ جس پر چاہتا ہے اپنی رحمت سے رجوع فرماتا ہے اور اللہ علم والا،

۱..... اس سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی توہین و اہواز، مسلمانوں سے عہد شکنی اور شر و فساد کی ابتداء کرنا کفار کی وہ غلطی ہے جس کی سزا انہیں ملنی چاہئے۔ ۲..... ایمان کامل کا تقاضا یہ ہے کہ مومن اپنے رب عزوجل کے سوا کسی سے ڈرے اور نہ اس کے علاوہ کسی کی پرواہ کرے۔ ۳..... تاریخ شاہد ہے کہ اس آیت میں کیے گئے سارے وعدے اللہ تعالیٰ نے پورے فرمائے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی دی ہوئے ساری خبریں سچ ثابت ہوئیں۔ نیز اس آیت سے معلوم ہوا کہ کفار سے اپنا بدلہ لینا جس سے مسلمانوں کے دلوں کا رنج نکلے جائز ہے بلکہ بعض اوقات بدلہ لینا ضروری ہے مگر ظلم و زیادتی نہ ہو۔



## حَكِيمٌ ۱۵) أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تُتْرَكُوا وَلَسَا

حَكِيمٌ ۱۵)	أَمْ	حَسِبْتُمْ	أَنْ	تُتْرَكُوا	وَلَسَا
حکمت والا (ہے)	کیا	تم نے گمان کر لیا	کہ	تمہیں چھوڑ دیا جائے گا	اور (حالانکہ) ابھی
حکمت والا ہے ○ کیا تم نے یہ گمان کر لیا کہ تمہیں ایسے ہی چھوڑ دیا جائے گا حالانکہ ابھی					

## يَعْلَمُ اللَّهُ الَّذِينَ يَنْتَحِدُونَ لِجَهَدٍ وَإِنْكُمْ وَ

يَعْلَمُ	اللَّهُ	الَّذِينَ	يَنْتَحِدُونَ	لِجَهَدٍ	وَإِنْكُمْ وَ
پہچان نہیں کروائی	اللہ (نے)	ان لوگوں کی جنہوں نے	(اخلاص کے ساتھ) جہاد کیا	تم میں سے	اور
اللہ نے ان لوگوں کی پہچان نہیں کروائی جو تم میں سے جہاد کرنے والے ہیں اور					

## لَمْ يَتَّخِذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلَا رَسُولِهِ وَلَا الْمُؤْمِنِينَ

لَمْ يَتَّخِذُوا	مِنْ دُونِ اللَّهِ	وَلَا	رَسُولِهِ	وَلَا	الْمُؤْمِنِينَ
انہوں نے نہیں بنایا	اللہ کے علاوہ	اور نہ	اس کے رسول	اور نہ	ایمان والوں (کے علاوہ)
وہ جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول اور ایمان والوں کے علاوہ کسی کو اپنا ازدار					

## وَلِيَجْزِيَ اللَّهُ خَيْرَ مَا تَعْمَلُونَ ۱۶) مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِينَ

وَلِيَجْزِيَ	اللَّهُ	خَيْرَ مَا	تَعْمَلُونَ ۱۶)	مَا كَانَ	لِلْمُشْرِكِينَ
کوئی رازدار اور	اللہ	خبر دار (ہے)	(اس سے جو)	تم کرتے ہو	نہیں ہے
نہیں بنایا اور اللہ تمہارے کاموں سے خبر دار ہے ○ مشرکوں کو کوئی حق نہیں					

## أَنْ يَعْمُرُوا مَسْجِدَ اللَّهِ شَهِدِينَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ بِالْكَفْرِ ط

أَنْ	يَعْمُرُوا	مَسْجِدَ اللَّهِ ۲)	شَهِدِينَ	عَلَى أَنْفُسِهِمْ	بِالْكَفْرِ ط
کہ	وہ آباد کریں	اللہ کی مسجدیں	(جبکہ یہ) گواہی دینے والے (ہیں)	اپنی جانوں پر	کفر کی
کہ وہ اللہ کی مسجدوں کو آباد کریں جبکہ یہ خود اپنے کفر کے گواہ ہیں،					

۱..... اللہ تعالیٰ لوگوں کی نیئوں اور ان کے مقاصد سے خبر دار ہے اور ان میں سے کوئی چیز بھی اللہ تعالیٰ سے پوشیدہ نہیں، لہذا ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ اپنی نیت درست رکھنے پر خوب توجہ دے۔ ۲..... یہاں مسجدوں سے بطور خاص مسجد حرام، کعبہ معظمہ مراد ہے اور اس کو جمع کے صیغے سے اس لئے ذکر فرمایا کہ وہ تمام مسجدوں کا قبلہ اور امام ہے تو اسے آباد کرنے والا ایسا ہے جیسے تمام مسجدوں کو آباد کرنے والا، نیز مسجد حرام شریف کا ہر بقعہ مسجد ہے اس لئے یہاں جمع کا صیغہ ذکر کیا گیا اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ مسجد سے مراد جنسی مسجد ہے یعنی جو بھی مسجد ہو کافروں کو اسے آباد کرنے کی اجازت نہیں اور اس صورت میں =



أُولَٰئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ ۖ وَفِي النَّارِ هُمْ خَالِدُونَ ﴿۱۷﴾ اِنَّمَا					
أُولَٰئِكَ	حَبِطَتْ (۱)	أَعْمَالُهُمْ	و	فِي النَّارِ	هُمْ
یہ لوگ	برباد ہو گئے	ان کے اعمال	اور	آگ میں	وہ
ان کے تمام اعمال برباد ہیں اور یہ ہمیشہ آگ ہی میں رہیں گے ○ اللہ کی					
يَعْمُرُ مَسْجِدَ اللَّهِ مِنْ أَمْنٍ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَ					
يَعْمُرُ (۲)	مَسْجِدَ اللَّهِ	مَنْ	أَمِنَ	بِاللَّهِ	و
آباد کرتا ہے	اللہ کی مسجدیں	وہ جو	ایمان لایا	اللہ پر	اور
مسجدوں کو وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان لاتے ہیں اور					
أَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَلَمْ يَحْشَ إِلَّا اللَّهَ فَعَسَى					
أَقَامَ	الصَّلَاةَ	و	آتَى	الزَّكَاةَ	و
اس نے قائم کی	نماز	اور	ادائی	زکوٰۃ	اور
نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے تو عتق رب					
أُولَٰئِكَ أَنْ يَكُونُوا مِنَ الْمُهْتَدِينَ ﴿۱۸﴾ أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ					
أُولَٰئِكَ	أَنْ	يَكُونُوا	مِنَ الْمُهْتَدِينَ (۱۸)	أَجَعَلْتُمْ (۳)	سِقَايَةَ الْحَاجِّ
یہ لوگ	کہ	ہوں گے	ہدایت والوں میں سے	کیا تم نے ٹھہرا دیا	حاجیوں کو پانی پلانے
یہ لوگ ہدایت والوں میں سے ہوں گے ○ تو کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلانے (والے) کو					
وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ أَمِنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ					
و	عِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ	كَمَنْ	أَمِنَ	بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ	
اور	مسجد حرام کی خدمت کرنے (والے کو)	(اس جیسا جو)	ایمان لایا	اللہ اور آخرت کے دن پر	
اور مسجد حرام کی خدمت کرنے (والے) کو اس شخص کے برابر ٹھہرا لیا جو اللہ اور قیامت پر ایمان لایا					

○ کعبہ معظمہ بھی اسی میں داخل ہے کیونکہ وہ تو تمام مسجدوں کا سر دار ہے۔

۱..... کفار کے اچھے اعمال جیسے مساجد کی خدمت، مسافر خانہ، کتبیں وغیرہ بنانا سب برباد ہیں کسی پر کوئی ثواب نہیں کیونکہ ایمان کے بغیر کوئی عمل معتبر نہیں۔ ۲..... مسجدیں آباد کرنے کے مستحق مومنین ہیں، مسجدوں کو آباد کرنے میں یہ امور بھی داخل ہیں۔ جھاڑو دینا، صفائی کرنا، روشنی کرنا اور مسجدوں کو دنیائی باتوں سے اور ایسی چیزوں سے محفوظ رکھنا جن کے لئے وہ نہیں بنائی گئیں، مسجدیں عبادت کرنے اور ذکر کرنے کے لئے بنائی گئی ہیں اور علم کا درس بھی =



وَجُهِدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۖ لَا يَسْتَوْنَ عِنْدَ اللَّهِ ۖ وَاللَّهُ

وَجُهِدَ	فِي سَبِيلِ اللَّهِ	لَا يَسْتَوْنَ	عِنْدَ اللَّهِ	وَاللَّهُ
اور	اس نے جہاد کیا	اللہ کی راہ میں	وہ برابر نہیں ہیں	اللہ کے نزدیک

اور اس نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا، یہ اللہ کے نزدیک برابر نہیں ہیں اور اللہ

لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝۱۹ ۚ الَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا

لَا يَهْدِي	الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝۱۹	الَّذِينَ آمَنُوا	وَهَاجَرُوا
ہدایت نہیں دیتا	ظالم لوگوں (کو)	وہ لوگ جو	ایمان لائے

ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا ۝ وہ جنہوں نے ایمان قبول کیا اور ہجرت کی

وَجُهِدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ ۖ أَعْظَمُ دَرَجَةٍ

وَجُهِدُوا ۝۱	فِي سَبِيلِ اللَّهِ	بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ	أَعْظَمُ دَرَجَةٍ
اور	جہاد کیا	اللہ کی راہ میں	اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ

اور اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کیا اللہ کے نزدیک ان کا

عِنْدَ اللَّهِ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ ۝۲۰ ۚ يُبَشِّرُهُمْ

عِنْدَ اللَّهِ	وَأُولَٰئِكَ هُمُ	الْفَائِزُونَ ۝۲۰	يُبَشِّرُهُمْ
اللہ کے نزدیک	اور	یہ لوگ	وہی

بہت بڑا درجہ ہے اور وہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں ۝ ان کا رب

رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَجَتْ

رَبُّهُمْ	بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ	وَرِضْوَانٍ	وَجَتْ
ان کا رب	رحمت کی	اپنی طرف سے	اور

انہیں اپنی رحمت اور خوشنودی اور باغوں کی بشارت دیتا ہے،

== ذکر میں داخل ہے۔ ۱۔ اس آیت سے مراد یہ ہے کہ کفار کے اعمال کو مومنین کے اعمال سے کچھ نسبت نہیں کیونکہ کافر کے اعمال رائیگاں ہیں خواہ وہ حاجیوں کے لئے سبیل لگائیں یا مسجد حرام کی خدمت کریں، ان کے اعمال کو مومن کے اعمال کے برابر قرار دینا ظلم ہے۔

۲۔ جہاد کی تین صورتیں ہیں۔ (۱) فقط جان سے جہاد کرنا جیسے مساکین کرتے تھے۔ (۲) فقط مال سے جہاد کرنا جیسے معذور و مالدار مومنوں کا عمل کہ غازی کو گھوڑا وغیرہ دے دیتے تھے۔ (۳) جان و مال دونوں سے جہاد کرنا جیسا کہ غنی قادر مسلمان جو کہ دوسرے مسکین غازیوں کو سامان بھی دیتے اور خود بھی میدان =



لَهُمْ فِيهَا نَعِيمٌ مُّقِيمٌ ۚ خُلِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۖ إِنَّ اللَّهَ

لَهُمْ	فِيهَا	نَعِيمٌ مُّقِيمٌ ۚ	خُلِدِينَ	فِيهَا	أَبَدًا	إِنَّ	اللَّهُ
ان کے لئے	ان میں	دامی نعمتیں (ہیں)	ہمیشہ رہنے والے	ان میں	ہمیشہ	بیشک	اللہ

ان کے لئے ان باغوں میں دامی نعمتیں ہیں ○ وہ ہمیشہ ہمیشہ ان جنتوں میں رہیں گے بیشک اللہ

عِنْدَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ ۚ يَأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا

عِنْدَهُ	أَجْرٌ عَظِيمٌ ۚ	يَأَيُّهَا	الَّذِينَ	آمَنُوا	لَا تَتَّخِذُوا ۚ
اس کے پاس	بہت بڑا ثواب (ہے)	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	نہ بناؤ

کے پاس بہت بڑا اجر ہے ○ اے ایمان والو! اپنے

أَبَاءَكُمْ وَأَخْوَانَكُمْ أُولِيَاءَ إِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْإِيمَانِ ۚ

أَبَاءَكُمْ	وَأَخْوَانَكُمْ	أُولِيَاءَ	إِنِ اسْتَحَبُّوا	الْكُفْرَ	عَلَى الْإِيمَانِ ۚ
اپنے باپ دادا	اور	اپنے بھائیوں (کو)	دوست	اگر وہ پسند کریں	کفر (کو) ایمان پر

باپ اور اپنے بھائیوں کو دوست نہ سمجھو اگر وہ ایمان کے مقابلے میں کفر کو پسند کریں

وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَاُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ۚ قُلْ إِن

وَمَنْ	يَتَوَلَّهُمْ	مِنْكُمْ	فَاُولَٰئِكَ	هُمُ	الظَّالِمُونَ ۚ	قُلْ	إِن
اور	جو	دوستی کرے گا ان سے	تم میں سے	تو یہ لوگ	وہی	ظالم (ہیں)	تم کہو

اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی کرے گا تو وہی ظالم ہیں ○ تم فرماؤ: اگر

كَانَ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ وَإِخْوَانُكُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ وَ

كَانَ	أَبَاؤُكُمْ	وَأَبْنَاؤُكُمْ	وَإِخْوَانُكُمْ	وَأَزْوَاجُكُمْ	وَأَزْوَاجُكُمْ	وَأَزْوَاجُكُمْ	وَأَزْوَاجُكُمْ
ہوں	تمہارے باپ دادا	اور	تمہارے بیٹے	اور	تمہارے بھائی	اور	تمہاری بیویاں

تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور

میں جاتے تھے اور ان کے اپنے جانے پر بھی خرچ ہوتا۔

۱..... جب مسلمانوں کو مشرکین سے ترک موالات کا حکم دیا گیا تو بعض لوگوں نے کہا یہ کیسے ممکن ہے کہ آدمی اپنے باپ بھائی وغیرہ قربت داروں سے ترک تعلق کرے اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ کفار سے موالات یعنی قلبی محبت کا تعلق جائز نہیں، چاہے ان سے کوئی بھی رشتہ ہو۔ یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ کے نافرمانوں یعنی کافروں، سبے دینوں اور گمراہوں کے ساتھ دوستانہ میل جول، رسم و راہ، مودت و محبت ان کی ہاں میں ہاں ملانا ان کی خوشامد میں رہنما منع ہے۔



## عَشِيرَتُكُمْ وَأَمْوَالٌ اقْتَرَفْتُمُوهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ

عَشِيرَتُكُمْ	وَ	أَمْوَالٌ اقْتَرَفْتُمُوهَا	وَ	تِجَارَةٌ	تَخْشَوْنَ
تمہارا خاندان	اور	(وہ) مال تم نے کمایا نہیں	اور	(وہ) تجارت	تم ڈرتے ہو

تمہارا خاندان اور تمہاری کمائی کے مال اور وہ تجارت جس کے نقصان سے

## كَسَادَهَا وَمَسْكِنٌ تَرَضَوْنَهَا أَحَبُّ إِلَيْكُمْ

كَسَادَهَا	وَ	مَسْكِنٌ	تَرَضَوْنَهَا	أَحَبُّ	إِلَيْكُمْ
اس کے نقصان (سے)	اور	(وہ) مکانات	تم پسند کرتے ہو انہیں	(یہ سب) زیادہ محبوب (ہوں)	تمہیں

تم ڈرتے ہو اور تمہارے پسندیدہ مکانات تمہیں اللہ اور اس کے رسول

## مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَجِهَادٍ فِي سَبِيلِهِ فَتَرَبَّصُوا حَتَّىٰ

مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ	وَ	جِهَادٍ فِي سَبِيلِهِ	فَتَرَبَّصُوا <sup>(۱)</sup>	حَتَّىٰ
اللہ اور اس کے رسول سے	اور	اس کی راہ میں جہاد کرنے (سے)	تو انتظار کرو	یہاں تک کہ

اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ محبوب ہیں تو انتظار کرو یہاں تک کہ

## يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرٍ ۖ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ۚ لَقَدْ

يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرٍ ۖ	وَ	اللَّهُ	لَا يَهْدِي	الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ <sup>(۲)</sup>	لَقَدْ
اللہ اپنا حکم لائے	اور	اللہ	ہدایت نہیں دیتا	نافرمان لوگوں (کو)	ضرور بیشک

اللہ اپنا حکم لائے اور اللہ نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا ۝ بیشک

## نَصْرَكُمْ اللَّهُ فِي مَوَاطِنَ كَثِيرَةٍ ۖ وَيَوْمَ حُنَيْنٍ ۚ إِذْ

نَصْرَكُمْ	اللَّهُ	فِي مَوَاطِنَ كَثِيرَةٍ	وَ	يَوْمَ حُنَيْنٍ <sup>(۲)</sup>	إِذْ
مدد کی تمہاری	اللہ (نے)	بہت سے مقامات میں	اور	حنین کے دن	جب

اللہ نے بہت سے مقامات میں تمہاری مدد فرمائی اور حنین کے دن کو یاد کرو جب

۱..... اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فتاویٰ رضویہ، جلد 30، صفحہ 310 پر فرماتے ہیں: اس آیت سے معلوم ہوا کہ جسے دنیا جہان میں کوئی معزز، کوئی عزیز، کوئی مال، کوئی چیز، اللہ و رسول سے زیادہ محبوب ہو، وہ بارگاہِ الہی سے مردود ہے، اللہ اسے اپنی طرف راہ نہ دے گا، اسے عذابِ الہی کے انتظار میں رہنا چاہئے۔ ۲..... ”حنین“ مکہ اور طائف کے درمیان ایک مقام کا نام ہے اور یہاں لڑائی گئی جنگ کو ”غزوہ حنین“ کہتے ہیں، تاریخ اسلام میں اس جنگ کا دوسرا نام ”غزوہ ہوازن“ بھی ہے اس لئے کہ اس لڑائی میں ”بنی ہوازن“ سے مقابلہ ہوا تھا۔



## أَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْئًا

أَعْجَبَتْكُمْ <sup>(۱)</sup>	كَثْرَتُكُمْ	فَلَمْ تُغْنِ	عَنْكُمْ	شَيْئًا
خود پسندی میں مبتلا کر دیا تمہیں	تمہاری کثرت (نے)	پس اس نے فائدہ نہ دیا	تم سے (تمہیں)	کچھ

تمہاری کثرت نے تمہیں خود پسندی میں مبتلا کر دیا تو یہ کثرت تمہارے کسی کام نہ آئی

## وَصَاقَتْ عَلَيْكُمْ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ

وَصَاقَتْ	عَلَيْكُمْ	الْأَرْضُ	بِمَا رَحُبَتْ	ثُمَّ	وَلَّيْتُمْ
اور	تنگ ہو گئی	تمہارے اوپر	زمین	اپنی وسعت کے باوجود	پھر تم واپس لوٹے

اور تم پر زمین اپنی وسعت کے باوجود تنگ ہو گئی پھر تم پیٹھ پھیر کر

## مُذْبِرِينَ ۖ ثُمَّ أَنْزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَى رَسُولِهِ ۖ

مُذْبِرِينَ <sup>(۲)</sup>	ثُمَّ	أَنْزَلَ	اللَّهُ	سَكِينَتَهُ	عَلَى رَسُولِهِ
پیٹھ پھیرتے ہوئے	پھر	نازل فرمائی	اللہ (نے)	اپنی تسکین	اپنے رسول پر

بھاگ گئے ○ پھر اللہ نے اپنے رسول پر اور اہل ایمان پر اپنی تسکین

## عَلَى الْمُؤْمِنِينَ ۖ وَأَنْزَلَ جُنُودًا لَّمْ تَرَوْهَا وَعَذَّبَ

عَلَى الْمُؤْمِنِينَ <sup>(۲)</sup>	و	أَنْزَلَ	جُنُودًا	لَّمْ تَرَوْهَا	و	عَذَّبَ
ایمان والوں پر	اور	اس نے اتارے	لشکر	تم نے نہ دیکھا انہیں	اور	عذاب دیا

نازل فرمائی اور اس نے ایسے لشکر اتارے جو تمہیں دکھائی نہیں دیتے تھے اور اس نے

## الَّذِينَ كَفَرُوا ۖ وَذَلِكَ جَزَاءُ الْكَافِرِينَ ۖ ثُمَّ

الَّذِينَ	كَفَرُوا	و	ذَلِكَ	جَزَاءُ الْكَافِرِينَ <sup>(۳)</sup>	ثُمَّ
ان لوگوں کو جنہوں نے	کفر کیا	اور	یہی	کافروں کی سزا (ہے)	پھر

کافروں کو عذاب دیا اور کافروں کی یہی سزا ہے ○ پھر

۱..... غزوہ حنین کے موقع پر اسلامی افواج کی کثرت اور اس کے جاہ و جلال کو دیکھ کر بعض نے مسلمان ہونے والوں کی زبان سے فخریہ کلمہ نکل گیا جس کا یہ انجام ہوا کہ ہوازن اور ثقیف قبائل کے پہلے ہی سخت حملے کی تاب نہ لا کر نو مسلم اور لشکر اسلام میں شامل ہونے والے کفار مکہ ایک دم سر پر بیر رکھ کر بھاگ نکلے اور ان کی جھگڈر دیکھ کر انصار و مہاجرین کے بھی پاؤں اکھڑ گئے۔ اس سے معلوم ہوا کہ خود پسندی اللہ عزوجل کو ناپسند ہے، لہذا اپنے ہر کمال کو اللہ عزوجل کا فضل سمجھنا چاہئے نہ کہ اپنے زور و بازو کا نتیجہ۔ ۲..... اس سے معلوم ہوا کہ جنگ حنین میں بھاگ جانے والے مسلمان مومن بن رہے، ان کی معافی ہو گئی، ان پر اللہ عزوجل نے سکینہ اتارا۔ =



يَتُوبُ اللَّهُ مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ عَلَى مَنْ يَشَاءُ ۖ وَاللَّهُ غَفُورٌ

يَتُوبُ اللَّهُ مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ عَلَى	مَنْ	يَشَاءُ	و	اللَّهُ	غَفُورٌ
اس کے بعد اللہ توبہ کی توفیق دے گا	جسے	وہ چاہے گا	اور	اللہ	بخشنے والا

اس کے بعد اللہ جسے چاہے گا توبہ کی توفیق دے گا اور اللہ بخشنے والا

رَّحِيمٌ ﴿٢٧﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ

رَّحِيمٌ ﴿٢٧﴾	يَا أَيُّهَا	الَّذِينَ	آمَنُوا	إِنَّمَا	الْمُشْرِكُونَ	نَجَسٌ ﴿١﴾
مہربان (ہے)	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	بیشک	مشرکین	بالکل ناپاک (ہیں)

مہربان ہے ○ اے ایمان والو! مشرک بالکل ناپاک ہیں

فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هَذَا ۖ وَإِنْ خِفْتُمْ

فَلَا يَقْرَبُوا	الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ	بَعْدَ عَامِهِمْ هَذَا	و	إِنْ	خِفْتُمْ
تو وہ قریب نہ آنے پائیں	مسجد حرام (کے)	اپنے اس سال کے بعد	اور	اگر	تمہیں ڈر ہو

تو اس سال کے بعد وہ مسجد حرام کے قریب نہ آنے پائیں اور اگر تمہیں

عِيْلَةٌ فَسَوْفَ يُغْنِيَكُمْ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ إِنْ شَاءَ ۖ

عِيْلَةٌ	فَسَوْفَ يُغْنِيكُمْ	اللَّهُ	مِنْ فَضْلِهِ	إِنْ	شَاءَ ﴿٣﴾
محتاجی، تنگدستی (کا)	تو عنقریب دولت مند کر دے گا تمہیں	اللہ	اپنے فضل سے	اگر	اس نے چاہا

محتاجی کا ڈر ہے تو عنقریب اللہ اپنے فضل سے اگر چاہے گا تو تمہیں دولت مند کر دے گا

إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿٢٨﴾ قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ

إِنَّ	اللَّهُ	عَلِيمٌ	حَكِيمٌ ﴿٢٨﴾	قَاتِلُوا	الَّذِينَ	لَا يُؤْمِنُونَ
بیشک	اللہ	علم والا	حکمت والا (ہے)	لڑتے رہو	ان لوگوں سے جو	ایمان نہیں لاتے

بیشک اللہ علم والا حکمت والا ہے ○ وہ لوگ جنہیں کتاب دی گئی

== اب جو ان پر اعتراض کرے وہ ان آیات کا مخالف ہے، نیز یہ بھاگ جانے والے ہی واپس ہوئے اور انہوں نے معرکہ فتح مکہ لہذا یہ فتح، گزشتہ خطا کا کفارہ ہو گئی۔  
 ① یہاں مشرکین کو باطن کے اعتبار سے ناپاک قرار دیا گیا ہے کہ وہ کفر و شرک کی نجات سے آلودہ ہیں۔ ② اس آیت میں مسلمانوں کو یہ حکم دیا گیا کہ اس سال یعنی سن ۹ ہجری کے بعد مشرکین مسجد حرام کے قریب نہ آنے پائیں، نہ حج کے لئے نہ عمرہ کے لئے۔ یہاں اصل حکم مسجد حرام شریف میں آنے سے روکنے کا ہے اور بقیہ دنیا بھر کی مساجد میں آنے کے متعلق بھی حکم یہ ہے کہ کفار مسجدوں میں نہیں آسکتے، خصوصاً کفار کو بطور غلبہ کے مسجد میں لانا شدید =



## بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلَا يُحَرِّمُونَ مَا

بِاللّٰهِ	وَلَا	بِالْيَوْمِ الْآخِرِ	وَلَا	يُحَرِّمُونَ	مَا
اللہ پر	اور	نہ	آخرت کے دن پر	اور	حرام قرار نہیں دیتے

ان میں سے جو اللہ پر ایمان نہیں لاتے اور نہ ہی آخرت کے دن پر اور نہ وہ ان چیزوں کو حرام قرار دیتے ہیں

## حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ وَلَا يَدِينُونَ دِينَ الْحَقِّ

حَرَّمَ	اللّٰهُ	وَلَا	يَدِينُونَ	دِينَ الْحَقِّ
حرام کیا	اللہ	اور	اس کے رسول (نے)	اور

جنہیں اللہ اور اس کے رسول نے حرام کیا ہے اور نہ وہ سچے دین پر چلتے ہیں

## مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حَتَّى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ

مِنَ الَّذِينَ	أُوتُوا	الْكِتَابَ	حَتَّى	يُعْطُوا	الْجِزْيَةَ (۱)
ان لوگوں میں سے جنہیں	دی گئی	کتاب	یہاں تک کہ	وہ دیں	جزیہ

ان سے جہاد کرتے رہو حتیٰ کہ وہ ذلیل ہو کر

## عَنْ يَدٍ وَهُمْ صُغُرُونَ (۲۹) وَقَالَتِ الْيَهُودُ

عَنْ يَدٍ	وَهُمْ	صُغُرُونَ (۲۹)	وَقَالَتِ	الْيَهُودُ
(اپنے ہاتھ سے)	اور (اس حال میں کہ)	وہ	ذلیل (ہوں)	اور

اپنے ہاتھوں سے جزیرہ دیں ○ اور یہودیوں نے کہا:

## عُزَيْرُ ابْنِ اللَّهِ وَقَالَتِ النَّصْرَى الْمَسِيحُ ابْنُ اللَّهِ (۳) ذَلِكَ

عُزَيْرُ ابْنِ اللَّهِ	وَقَالَتِ	النَّصْرَى	الْمَسِيحُ ابْنُ اللَّهِ	ذَلِكَ
عزیر اللہ کا بیٹا (ہے)	اور	کہا	عیسائیوں (نے)	یہ

عزیر اللہ کا بیٹا ہے اور عیسائیوں نے کہا: مسیح اللہ کا بیٹا ہے۔ یہ

حرام ہے۔ ③..... یہ فرما کر اس بات کی تعلیم دی گئی ہے کہ بندے کو طلبِ خیر اور دفعِ آفات کے لئے ہمیشہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف متوجہ رہنا اور تمام امور کو اسی کی مشیت سے متعلق جاننا چاہئے۔

①..... اسلامی سلطنت کی جانب سے ذمی کافروں پر جو مال مقرر کیا جاتا ہے اسے جزیرہ کہتے ہیں۔ عرب کے مشرکین سے جزیرہ قبول نہیں کیا جائے گا، ان کیلئے صرف دو ہی صورتیں ہیں قبولِ اسلام یا جنگ، بقیہ دنیا بھر کے کافروں سے جزیرہ پر صحیح ہو سکتی ہے۔

یہودیوں اور عیسائیوں کی بدعتی کی تفصیل

۱۰۹۰



قَوْلُهُمْ بِأَفْوَاهِهِمْ يُضَاهِئُونَ قَوْلَ الَّذِينَ كَفَرُوا

قَوْلُهُمْ بِأَفْوَاهِهِمْ	يُضَاهِئُونَ	قَوْلَ الَّذِينَ	كَفَرُوا
ان کا اپنے مونہوں سے کہنا (ہے)	وہ مشابہت کرتے ہیں	ان لوگوں کی بات سے جنہوں نے	کفر کیا

ان کی اپنے منہ سے کہی ہوئی بات ہے، یہ پہلے کے کافروں جیسی بات

مِنْ قَبْلُ قَتَلَهُمُ اللَّهُ ۖ أَلَمْ يُؤْفِكُوا ۚ ۝۳۰ اِتَّخَذُوا

مِنْ قَبْلُ	قَتَلَهُمُ	اللَّهُ	أَلَمْ يُؤْفِكُوا	اِتَّخَذُوا
(ان) سے پہلے	مارے انہیں	اللہ	کہاں	وہ اوندھے جاتے ہیں

کرتے ہیں۔ اللہ انہیں مارے، کہاں اوندھے جاتے ہیں؟ ○ انہوں نے

أَحْبَارَهُمْ وَرُهَبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ وَ

أَحْبَارَهُمْ	و	رُهَبَانَهُمْ	أَرْبَابًا (۱)	مِنْ دُونِ اللَّهِ	و
اپنے پادریوں	اور	اپنے درویشوں (کو)	رب	اللہ کے سوا	اور

اپنے پادریوں اور درویشوں کو اللہ کے سوا رب بنالیا اور

الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ ۚ وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا

الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ	و	مَا أُمِرُوا	إِلَّا	لِيَعْبُدُوا
مریم کے بیٹے مسیح (کو بھی)	اور (حالانکہ)	انہیں حکم نہیں دیا گیا	مگر	یہ کہ وہ عبادت کریں

مسیح بن مریم (کو بھی) حالانکہ انہیں صرف یہ حکم دیا گیا تھا کہ وہ ایک معبود کی

إِلَهًا وَاحِدًا ۚ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ سُبْحَنَهُ عَمَّا

إِلَهًا وَاحِدًا	لَا إِلَهَ	إِلَّا هُوَ	سُبْحَنَهُ	عَمَّا
ایک معبود (کی)	کوئی معبود نہیں	مگر وہ	پاک ہے اسے	(ان) سے جنہیں

عبادت کریں، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ ان کے شرک سے

۱..... یہودیوں اور عیسائیوں نے اپنے پادریوں اور علماء کو معبود بنا کر ان کی کوئی باقاعدہ عبادت نہیں کی تھی بلکہ خدا کے حکم کو چھوڑ کر ان کے حکم کو اپنے لئے شریعت بنالیا تھا اور اسی کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ انہوں نے خدا بنائے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ و رسول کے مقابلے میں جس کی وپنی اطاعت کی جائے گی تو گویا اسے رب بنالیا گیا۔ ہمارے ہاں جو احکام اسلام کو علماء، اولیاء اور صالحین کے فہم دین کی روشنی میں قبول کیا جاتا ہے اس کا یہودیوں اور عیسائیوں کے طرزِ عمل سے کوئی تعلق نہیں کیونکہ یہ عین اللہ ﷻ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت ہے اور بشرِ آیات و احادیث میں اس کا ثبوت موجود ہے۔



يُشْرِكُونَ ۳۱ يُرِيدُونَ أَنْ يُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ						
يُشْرِكُونَ ۳۱	يُرِيدُونَ	أَنْ	يُطْفِئُوا	نُورَ اللَّهِ ۱	بِأَفْوَاهِهِمْ	
لوگ شریک ٹھہراتے ہیں	وہ چاہتے ہیں	کہ	بجھادیں	اللہ کا نور	اپنے مونہوں سے	
پاک ہے ۰ یہ چاہتے ہیں کہ اپنے منہ سے اللہ کا نور بجھادیں						
وَيَا بَى اللَّهِ إِلَّا أَنْ يَتِمَّ نُورُكَ وَلَوْ كَرِهَ						
و	يَا بَى	اللَّهُ	إِلَّا	أَنْ	يَتِمَّ	نُورُكَ
اور (حالانکہ)	نہیں مانے گا	اللہ	مگر	یہ کہ	وہ پورا کر دے	اپنا نور
حالانکہ اللہ اپنے نور کو مکمل کئے بغیر نہ مانے گا اگرچہ کافر						
الْكُفْرُونَ ۳۲ هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ						
الْكُفْرُونَ ۳۲	هُوَ	الَّذِي	أَرْسَلَ	رَسُولَهُ	بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ	
کفر کرنے والے	وہی (ہے)	جس نے	بھیجا	اپنا رسول	ہدایت اور سچے دین کے ساتھ	
ناپسند کریں ۰ وہی ہے جس نے اپنا رسول ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا						
لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ ۳۳ يَا أَيُّهَا						
لِيُظْهِرَهُ ۲	عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ	وَلَوْ	كَرِهَ	الْمُشْرِكُونَ ۳۳	يَا أَيُّهَا	
تاکہ غالب کر دے اسے	تمام دینوں پر	اگرچہ	ناپسند کریں	مشرکین	اے	
تاکہ اسے تمام دینوں پر غالب کر دے اگرچہ مشرک ناپسند کریں ۰ اے						
الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ كَثِيرًا مِّنَ الْأَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَاكُلُونَ						
الَّذِينَ	آمَنُوا	إِنَّ	كَثِيرًا	مِّنَ الْأَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ	لَيَاكُلُونَ	
وہ لوگو جو	ایمان لائے	بیشک	بہت	پادریوں اور درویشوں میں سے	ضرور وہ کھا جاتے ہیں	
ایمان والو! بیشک بہت سے پادری اور روحانی درویش باطل طریقے سے لوگوں کا						

۱۔ کفار دین اسلام، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت کے دلائل اور اشاعتِ قرآن کو ختم کرنا چاہتے ہیں اور یہ نور الہی کو مٹانے کی کوشش کرنا ہے جو کبھی کامیاب نہ ہوگی۔ ۲۔ نعلیے سے دلائل اور قوت دونوں اعتبار سے غلبہ مراد ہے۔ دلائل کے اعتبار سے تو یوں کہ دین اسلام نے اپنی حقانیت پر جو دلائل پیش کیے ہیں اسے کوئی غلط ثابت نہیں کر سکا اور قوت کے اعتبار سے یوں کہ کئی صدیوں تک دنیا میں صرف دین اسلام ہی غالب تھا اور اب آئندہ اس کا کامل ظہور اس وقت ہو گا جب حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ دنیا میں تشریف لائیں گے۔



## أَمْوَالِ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ

أَمْوَالِ النَّاسِ	بِالْبَاطِلِ <sup>(۱)</sup>	وَصُدُّونَ	عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ	وَالَّذِينَ
لوگوں کے مال	باطل (طریقے) سے	اور وہ روکتے ہیں	اللہ کی راہ سے	اور وہ لوگ جو

مال کھا جاتے ہیں اور اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اور وہ لوگ جو

## يَكْنُزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُفْقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ

يَكْنُزُونَ <sup>(۲)</sup>	الذَّهَبَ	وَالْفِضَّةَ	وَلَا يُفْقُونَهَا	فِي سَبِيلِ اللَّهِ
جمع کر کے رکھتے ہیں	سونا	اور چاندی	وہ خرچ نہیں کرتے اسے	اللہ کی راہ میں

سونا اور چاندی جمع کر رکھتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے

## فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ۝ يَوْمَ يُحْمَىٰ عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ

فَبَشِّرْهُمْ	بِعَذَابٍ أَلِيمٍ <sup>(۳)</sup>	يَوْمَ	يُحْمَىٰ	عَلَيْهَا	فِي نَارِ جَهَنَّمَ
تو خوشخبری سناؤ انہیں	دردناک عذاب کی	(جس) دن	تپایا جائے گا	اس پر (اسے)	جہنم کی آگ میں

انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری سناؤ ۝ جس دن وہ مال جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا

## فَتُكْوَىٰ بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ هَٰذَا

فَتُكْوَىٰ	بِهَا	جِبَاهُهُمْ	وَجُنُوبُهُمْ	وَوُجُوهُهُمْ	هَٰذَا
تو داغی جائیں گی	اس کے ساتھ	ان کی پیشانیاں	اور ان کی کروٹیں	اور ان کی پشتیں	یہ

پھر اس کے ساتھ ان کی پیشانیوں اور ان کے پہلوؤں اور ان کی پشتوں کو داغا جائے گا (اور کہا جائے گا) یہ

## مَا كُنْتُمْ تَكْنُزُونَ ۝

مَا	كُنْتُمْ	لَا تُفْسِدُكُمْ	فَذُوقُوا	مَا	كُنْتُمْ تَكْنُزُونَ <sup>(۴)</sup>
(وہ ہے) جو	تم نے جمع کر کے رکھا تھا	اپنی جانوں کے لئے	تو چکھو	جسے	تم جمع کر کے رکھتے تھے

وہ مال ہے جو تم نے اپنے لئے جمع کر رکھا تھا تو اپنے جمع کرنے کا مزہ چکھو ۝

۱..... بیہودہ نصاریٰ کے پادری اور روحانی درویش مال حاصل کرنے کے لئے دینی احکام بدل دیتے، اپنی کتابوں میں تحریف و تبدیلی کرتے اور سابقہ کتابوں میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بیان کردہ اوصاف پر مشتمل آیات میں فاسد تاویلیں اور تحریفیں کرتے تھے۔ اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ دین کا علم اس لئے حاصل کرنا تاکہ اس کے ذریعے دنیا کا مال و دولت، عزت، منصب اور وجاہت حاصل ہو یہ انتہائی مذموم اور اپنی آخرت تباہ کر دینے والا عمل ہے۔ ۲..... سونا چاندی اور دیگر اقسام کے مال جمع کرنا حرام نہیں ہاں ان کی زکوٰۃ دینا گناہ ہے۔ مال کی وہ قلیل مقدار بھی اس وعید میں داخل ہے جس پر =



مہینوں کی تعداد اور حرمت والے مہینوں کا بیان

شرکین سے متدد کو ہر جنگ کرنے کا حکم

مہینوں کو آگے بھیجے کرنے سے متعلق کافر کا حال

إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِنْدَ اللَّهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِي كِتَابِ اللَّهِ يَوْمَ				
إِنَّ	عِدَّةَ الشُّهُورِ	عِنْدَ اللَّهِ	إِثْنَا عَشَرَ شَهْرًا	فِي كِتَابِ اللَّهِ <sup>(۱)</sup>
یشک	مہینوں کی گنتی	اللہ کے نزدیک	بارہ مہینے (ہے)	اللہ کی کتاب میں
بیشک مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک اللہ کی کتاب میں بارہ مہینے ہیں جب سے				
خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرْمٌ ط				
خَلَقَ	السَّمَوَاتِ	وَالْأَرْضَ	مِنْهَا	أَرْبَعَةٌ حُرْمٌ <sup>(۲)</sup>
اس نے پیدا کیا	آسمانوں	اور زمین (کو)	ان میں سے	چار (مہینے)
اس نے آسمان اور زمین بنائے، ان میں سے چار مہینے حرمت والے ہیں۔				
ذَلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ فَلَا تَظْلِمُوا فِيهِنَّ أَنْفُسَكُمْ وَ				
ذَلِكَ	الدِّينُ الْقَيِّمُ	فَلَا تَظْلِمُوا	فِيهِنَّ	أَنْفُسَكُمْ
یہ	سیدھا دین (ہے)	تو تم ظلم نہ کرو	ان (مہینوں) میں	اپنی جانوں (پر)
یہ سیدھا دین ہے تو ان مہینوں میں اپنی جان پر ظلم نہ کرو اور				
قَاتِلُوا الْمُشْرِكِينَ كَافَّةً كَمَا يُقَاتِلُونَكُمْ				
قَاتِلُوا	الْمُشْرِكِينَ	كَافَّةً <sup>(۳)</sup>	كَمَا	يُقَاتِلُونَكُمْ
تم لڑو	مشرکوں (سے)	سب (مل کر، یا) ہر حال (میں)	جیسے	وہ لڑتے ہیں تم سے
مشرکوں سے ہر حال میں لڑو جیسا وہ تم سے ہر وقت				
كَافَّةً ط وَأَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ ۝۳۶				
كَافَّةً	وَأَعْلَمُوا	أَنَّ	اللَّهَ	مَعَ الْمُتَّقِينَ ۝۳۶
سب (مل کر، یا) ہر حال (میں)	اور	جان لو	بیشک	اللہ پرہیز گاروں کے ساتھ (ہے)
لڑتے ہیں اور جان لو کہ اللہ پرہیز گاروں کے ساتھ ہے ○ مہینوں کو				

= زکوٰۃ فرض ہو اور زکوٰۃ نہ دی جائے جبکہ اس کثیر حلال مال پر بھی وعید نہیں جس کی زکوٰۃ دی جائے۔

۱..... یہاں اللہ تعالیٰ کی کتاب سے لوح محفوظ مراد ہے یا قرآن یا وہ حکم جو اس نے اپنے بندوں پر لازم کیا۔ ۲..... حرمت والے چار مہینے یہ ہیں: ذوالقعدہ، ذوالحجہ، محرم، ربیع۔ ۳..... اس سے مراد یہ ہے کہ مشرکین کے خلاف جنگ کرنے میں ایک دوسرے سے تعاون اور مدد کرو اور ان کے خلاف جنگ میں بزدلی اور کم ہمتی کا مظاہرہ نہ کرو اور نہ ہی پسپائی اختیار کرو اور اسے اللہ کے بندو! اپنے دشمن مشرکین کے خلاف جنگ کرنے میں متدد اور متفق ہو جاؤ۔



## النَّاسِيَ زِيَادَةً فِي الْكَفْرِ يُضَلُّ بِهِ

النَّاسِيَ (۱)	زِيَادَةً فِي الْكَفْرِ (۲)	يُضَلُّ	بِهِ
مہینوں کو آگے پیچھے کرنا	کفر میں زیادہ ہونا (ہے)	گمراہ کیا جاتا ہے	اس کے ذریعے
آگے پیچھے کرنا کفر میں ترقی کرنا ہے، اس کے ذریعے اُن کافروں کو			

## الَّذِينَ كَفَرُوا وَيُحِلُّونَهُ عَامًا

الَّذِينَ	كَفَرُوا	يُحِلُّونَهُ	عَامًا
ان لوگوں کو جنہوں نے	کفر کیا	وہ حلال قرار دیتے ہیں اس (حرمت والے مہینے) کو	ایک سال اور
گمراہ کیا جاتا ہے جو ایک سال کسی حرمت والے مہینے کو حلال قرار دے دیتے ہیں اور			

## يُحَرِّمُونَهُ عَامًا لِّيُؤَاطُوا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ

يُحَرِّمُونَهُ	عَامًا	لِّيُؤَاطُوا (۳)	عِدَّةَ	مَا	حَرَّمَ
حرام قرار دیتے ہیں اسے	ایک سال	تاکہ وہ پوری کر دیں	گنتی	(ان مہینوں کی) جنہیں	حرام کیا
ایک سال اسے حرام قرار دیتے ہیں تاکہ اللہ کے حرام کئے ہوئے مہینوں کی گنتی					

## اللَّهُ فَيُحِلُّوْا مَا حَرَّمَ اللَّهُ ۖ ذُنُوبُهُمْ

اللَّهُ	فَيُحِلُّوْا	مَا	حَرَّمَ	اللَّهُ	ذُنُوبُهُمْ
اللہ (نے)	تو وہ حلال کر لیں	(اس کو) جسے	حرام کیا	اللہ (نے)	خوشنما بنا دیئے گئے
پوری کر دیں اور اللہ کے حرام کئے ہوئے کو حلال کر لیں۔ ان کے برے کام					

## سَوْءَ أَعْمَالِهِمْ ۗ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ ﴿۳۰﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ

سَوْءَ أَعْمَالِهِمْ	وَاللَّهُ	لَا يَهْدِي	الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ ﴿۳۰﴾	يَا أَيُّهَا	الَّذِينَ
ان کے برے اعمال	اور	اللہ	بدایت نہیں دیتا	کفر کرنے والی قوم (کو)	اے
ان کے لئے خوشنما بنا دیئے گئے اور اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا ۝ اے ایمان					

۱۔ نسیء کا لغوی معنی ہے ”وقت کو مؤخر کرنا“ اور یہاں اس سے مراد حرمت والے مہینے کی حرمت کو دوسرے مہینے کی طرف ہٹا دینا ہے۔ زمانہ جاہلیت میں اہل عرب حرمت والے مہینوں کی حرمت و عظمت کے معتقد تھے لیکن زمانہ جنگ میں ان کی حرمت کو دوسرے مہینوں کی طرف منتقل کر دیتے جیسے محرم کی بجائے صفر کے مہینے کو حرمت والا قرار دے کر محرم میں جنگ جاری رکھتے تھے۔ یہاں ان کے اسی عمل کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ ۲۔ کفر میں زیادتی سے مراد یہ ہے کہ اولاً تو وہ لوگ ویسے ہی کافر تھے اور پھر مہینے آگے پیچھے کر کے حرام کو حلال سمجھنے کے کفر میں پڑتے تھے تو یہ مزید کفر میں اضافہ ہوا۔ ۳۔ یعنی =



## أَمْنُوا أَمْالَكُمْ إِذَا قِيلَ لَكُمْ أَنْفِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ

أَمْنُوا (۱)	مَا	لَكُمْ	إِذَا	قِيلَ	لَكُمْ	أَنْفِرُوا	فِي سَبِيلِ اللَّهِ
ایمان لائے	کیا ہوا	تمہیں	جب	کہا جائے	تم سے	کوچ کرو، نکلو	اللہ کی راہ میں

والو! تمہیں کیا ہوا؟ جب تم سے کہا جائے کہ اللہ کی راہ میں نکلو

## أَشَاقَلْتُمْ إِلَى الْأَرْضِ ۖ أَرْضَيْتُمْ بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا

أَشَاقَلْتُمْ (۲)	إِلَى الْأَرْضِ	أَرْضَيْتُمْ	بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا
(تم) بوجھل ہو کر جھک جاتے ہو	زمین کی طرف	کیا تم راضی ہو گئے	دنیا کی زندگی پر

تو زمین کے ساتھ لگ جاتے ہو۔ کیا تم آخرت کی بجائے دنیا کی زندگی پر

## مِنَ الْآخِرَةِ ۚ فَمَا مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا قَلِيلٌ ۝۳۸

مِنَ الْآخِرَةِ	فَمَا	مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا	فِي الْآخِرَةِ	إِلَّا	قَلِيلٌ ۝۳۸
آخرت سے (کی بجائے)	تو نہیں	دنیاوی زندگی کا سزا و سامان	آخرت میں	مگر	بہت تھوڑا

راضی ہو گئے؟ تو آخرت کے مقابلے میں دنیا کی زندگی کا سزا و سامان بہت ہی تھوڑا ہے ○

## إِلَّا تَتَّقُوا وَيَعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ۖ وَيَسْتَبْدِلْ

إِلَّا تَتَّقُوا	وَيَعَذِّبْكُمْ	عَذَابًا أَلِيمًا	وَيَسْتَبْدِلْ (۳)
اگر تم کوچ نہیں کرو گے	تو وہ سزا دے گا تمہیں	دردناک سزا	بدلے میں لے آئے گا

اگر تم کوچ نہیں کرو گے تو وہ تمہیں دردناک سزا دے گا اور تمہاری جگہ

## قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّوهُ شَيْئًا ۖ وَاللَّهُ

قَوْمًا	غَيْرَكُمْ	وَلَا تَضُرُّوهُ	شَيْئًا	وَاللَّهُ
(دوسری) قوم	تمہارے علاوہ	تم نقصان نہیں کر سکو گے اس کا	کچھ	اور اللہ

دوسرے لوگوں کو لے آئے گا اور تم اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکو گے اور اللہ

ماہ حرام تو چار ہی رہیں اس کی تو پابندی کرتے ہیں لیکن ان کی تخصیص تو ذکر حکم الہی کی مخالفت کرتے ہیں کہ جو مہینہ حرام تھا اسے حلال کر لیا اور اس کی جگہ دوسرے کو حرام قرار دے دیا۔

۱..... یہ آیت غزوہ تبوک کی ترغیب میں نازل ہوئی۔ اس غزوے کی تفصیل جاننے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج 4، ص 121 کا مطالعہ فرمائیں۔ ۲..... شریعت مطہرہ کے بھاری فرمانوں اور سخت عبادت سے غیر اختیاری بوجھ محسوس ہونا جسے طبعی کرہت کہتے ہیں جیسے سردی کے موسم میں ٹھنڈے پانی سے وضو کرنا۔

اللہ تعالیٰ کا دین کی حاجت نہیں



عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿۳۹﴾ إِلَّا تَنْصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ

عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ	قَدِيرٌ ﴿۳۹﴾	إِلَّا تَنْصُرُوهُ	فَقَدْ	نَصَرَهُ
ہر چیز پر	قدرت والا (ہے)	اگر تم مدد نہیں کرو گے اس (نبی) کی	تو بیشک	مدد فرمائی اس کی

ہر شے پر قادر ہے ۰ اگر تم اس (نبی) کی مدد نہیں کرو گے تو اللہ ان کی مدد فرما چکا

اللَّهُ إِذَا خَرَجَهُ الَّذِينَ كَفَرُوا ثَانِيَ اثْنَيْنِ

اللَّهُ	إِذَا	أَخْرَجَهُ	الَّذِينَ	كَفَرُوا	ثَانِيَ اثْنَيْنِ (۱)
اللہ (نے)	جب	نکال دیا اسے	ان لوگوں نے جنہوں نے	کفر کیا	(یہ) دو میں سے دوسرے (تھے)

ہے جب کافروں نے انہیں (ان کے وطن سے) نکال دیا تھا جبکہ یہ دو میں سے دوسرے تھے،

إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ إِنَّا

إِذَا	هُمَا	فِي الْغَارِ	إِذَا	يَقُولُ	لِصَاحِبِهِ (۲)	لَا تَحْزَنْ	إِنَّا
جب	وہ دونوں	غار میں (تھے)	جب	وہ فرما رہے تھے	اپنے ساتھی سے	غم نہ کرو	بیشک

جب دونوں غار میں تھے، جب یہ اپنے ساتھی سے فرما رہے تھے غم نہ کرو، بیشک

اللَّهُ مَعَنَا قَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَيْهِ وَأَيَّدَهُ

اللَّهُ	مَعَنَا	قَدْ أَنْزَلَ	اللَّهُ	سَكِينَتَهُ (۳)	عَلَيْهِ	وَأَيَّدَهُ
اللہ	ہمارے ساتھ (ہے)	تو نازل فرمائی	اللہ (نے)	اپنی تسکین	اس پر	اور مدد فرمائی اس کی

اللہ ہمارے ساتھ ہے تو اللہ نے اُس پر اپنی تسکین نازل فرمائی اور اُن لشکروں کے

يَجُودُ لَكُمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِينَ كَفَرُوا

يَجُودُ	لَكُمْ تَرَوْهَا	وَجَعَلَ	كَلِمَةَ الَّذِينَ (۴)	كَفَرُوا
(ان) لشکروں کے ساتھ	تم نے نہ دیکھا انہیں	اور	کردی	ان لوگوں کی بات جنہوں نے

ساتھ اُس کی مدد فرمائی جو تم نے نہ دیکھے اور اُس نے کافروں کی بات کو

== بھاری معلوم ہونا وغیرہ، یہ گناہ و فسق نہیں بلکہ معاف ہے۔ ۵۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کا دین ہمارا محتاج نہیں، ہم رہیں یا نہ رہیں دین اسلام قائم رہے گا اور اس کی اشاعت ہوتی رہے گی، اگر ہم اس کے قیام و اشاعت کے لئے کوشش کریں تو یہ ہمارے لئے سعادت ہے۔

1۔ دو ہستیوں سے مراد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم اور سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ 2۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا صحابی ہونا خود اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا، یہ شرف آپ کے علاوہ اور کسی صحابی کو عطا نہ ہوا۔ 3۔ اللہ تعالیٰ کا خصوصیت کے ساتھ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ =



## السُّفْلَى ۱۰ وَكَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْعُلْيَا ۱۱ وَاللَّهُ عَزِيزٌ

السُّفْلَى	و	كَلِمَةُ اللَّهِ (۱)	هِيَ	الْعُلْيَا	و	اللَّهُ	عَزِيزٌ
نیچے	اور	اللہ کی بات	وہی	بلند و بالا (ہے)	اور	اللہ	عزت والا، غلبے والا

نیچے کر دیا اور اللہ کی بات ہی بلند و بالا ہے اور اللہ غالب

## حَكِيمٌ ۱۲ اِنْفِرُوا خِفَافًا وَثِقَالًا وَجَاهِدُوا

حَكِيمٌ ۱۲	اِنْفِرُوا	خِفَافًا	و	ثِقَالًا	و	جَاهِدُوا
حکمت والا (ہے)	تم کوچ کرو	ہلکے (ہو کر)	اور	بوجھل (ہو کر)	اور	جہاد کرو

حکمت والا ہے ۱۲ تم مشقت اور آسانی ہر حال میں کوچ کرو اور اپنے مالوں

## بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۱۳ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ

بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ	فِي سَبِيلِ اللَّهِ	ذَلِكُمْ	خَيْرٌ	لَّكُمْ
اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ	اللہ کی راہ میں	یہ	بہتر (ہے)	تمہارے لئے

اور اپنی جانوں کے ساتھ اللہ کے راستے میں جہاد کرو۔ اگر تم جانو تو یہ

## إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۱۴ لَوْ كَانَ عَرَصًا قَرِيبًا ۱۵

إِنْ	كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۱۴	لَوْ	كَانَ	عَرَصًا قَرِيبًا ۱۵
اگر	تم جانتے ہو	اگر	(جس کی طرف آپ نے بلایا) وہ ہوتا	کوئی مال قریب

تمہارے لئے بہتر ہے ۱۴ اگر آسانی سے ملنے والا مال ہوتا اور درمیانہ سا سفر ہوتا

## سَفَرًا اقْصِدَا ۱۶ لَا تَتَّبِعُوا وَلَكِنْ بَعْدَتْ عَلَيْهِمْ

سَفَرًا اقْصِدَا ۱۶	لَا تَتَّبِعُوا	و	لَكِنْ	بَعْدَتْ عَلَيْهِمْ
درمیانہ سفر (ہوتا)	(تو) ضرور وہ (مناقص) پیچھے چلتے تمہارے	اور	لیکن	دور پڑ گیا

تو وہ ضرور تمہارے پیچھے چلتے لیکن مشقت والا سفر ان پر

۱۱ اللہ تعالیٰ غنہ پر سکینہ نازل فرماتا ہے ان کی فضیلت کی دلیل ہے۔ یہ فضیلت اس قول پر ہے کہ عکبہ کی ضمیر کا مرجع ابو بکر ہیں۔

۱۲ کافروں کی بات سے مراد شرک یا دعوت کفر ہے یا اس سے مراد نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو شہید کرنے کی دوساڑش ہے جس میں کفار کامیاب نہ ہو سکے۔

۱۳ اللہ تعالیٰ جان کی بات سے مراد توحید یا دعوت اسلام ہے یا اس سے مراد اللہ تعالیٰ جان کا وعدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مدد فرمائے گا۔ ۱۴ یعنی تبوک کامیدان اگر قریب ہوتا اور غنیمت آرام سے مل جانے کی امید ہوتی تو یہ بھانے بنانے والے منافق ضرور ان منافع کے حصول کے



## الشُّقَّةُ ۱۰ وَسَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ لَوِ اسْتَطَعْنَا الْخُرْجًا

الشُّقَّةُ	وَ	سَيَحْلِفُونَ <sup>(۱)</sup>	بِاللَّهِ	لَوِ	اسْتَطَعْنَا	لَخَرَجْنَا
مشقت کا راستہ	اور	غفریب وہ قسم کھائیں گے	اللہ کی	اگر	ہم طاقت رکھتے	(تو) ضرور نکلتے

بہت دور پڑ گیا اور اب اللہ کی قسم کھائیں گے کہ ہمیں طاقت ہوتی تو ہم آپ کے ساتھ

## مَعَكُمْ ۱۱ يَهْلِكُونَ أَنْفُسَهُمْ ۱۲ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنَّهُمْ

مَعَكُمْ	يُهْلِكُونَ <sup>(۲)</sup>	أَنْفُسَهُمْ	وَ	اللَّهُ	يَعْلَمُ	إِنَّهُمْ
تمہارے ساتھ	وہ ہلاک کر رہے ہیں	اپنی جانوں (کو)	اور	اللہ	جانتا ہے	بیشک وہ

ضرور نکلتے۔ یہ اپنے آپ کو ہلاک کر رہے ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ یہ

## لَكَذِبُونَ ۱۳ عَفَا اللَّهُ عَنْكَ لِمَ أَذِنتَ لَهُمْ

لَكَذِبُونَ <sup>(۳)</sup>	عَفَا <sup>(۳)</sup>	اللَّهُ	عَنْكَ	لِمَ	أَذِنتَ	لَهُمْ
ضرور جھوٹے ہیں	معاف کرے	اللہ	تم سے (تمہیں)	کیوں	تم نے اجازت دی	انہیں

بیشک جھوٹے ہیں ○ اللہ تمہیں معاف کرے، آپ نے انہیں اجازت کیوں دیدی؟

## حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكَ الَّذِينَ صَدَقُوا وَتَعْلَمَ

حَتَّى	يَتَبَيَّنَ	لَكَ	الَّذِينَ	صَدَقُوا	وَ	تَعْلَمَ
یہاں تک کہ	ظاہر ہو جاتے	تمہارے لئے	وہ لوگ جنہوں نے	سچ کہا	اور	تم جان لیتے

جب تک آپ کے سامنے سچے لوگ ظاہر نہ ہو جاتے اور آپ جھوٹوں کو

## الْكَذِبِينَ ۱۴ لَا يَسْتَأْذِنُكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ

الْكَذِبِينَ <sup>(۴)</sup>	لَا يَسْتَأْذِنُكَ	الَّذِينَ	يُؤْمِنُونَ
جھوٹ بولنے والوں (کو)	رخصت نہیں مانگیں گے تم سے	وہ لوگ جو	ایمان رکھتے ہیں

نہ جان لیتے ○ اور جو لوگ اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتے ہیں

== لا لاج میں جہاد میں شریک ہو جائے لیکن دور کے سفر اور رویوں سے جنگ کو عظیم جانے کی وجہ سے یہ پیچھے رہ گئے۔ ایمان والوں کو باہمت ہونا چاہئے، بزدل نہیں۔  
 ① منافقین کی اس معذرت سے پہلے خبر دیدینا یہی خبر اور نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت کی دلیل ہے چنانچہ جیسا فرمایا تھا وہی سبب پیش آیا اور انہوں نے یہی معذرت کی اور جھوٹی قسمیں کھائیں۔ ② اس سے ثابت ہوا کہ جھوٹی قسمیں کھانا بلا کت کا سبب ہے۔ ③ نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے پہلے اپنے عنوق کی خوشخبری دی اور پھر تربیت فرمائی کہ آپ نے ان منافقوں کو جہاد سے پیچھے رہ جانے کی اجازت کیوں دی۔ اس سے آپ =



بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يُجَاهِدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ ۖ وَاللّٰهُ

بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يُجَاهِدُوا<sup>(۱)</sup> بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ وَ اللّٰهُ

اللّٰهُ اور آخرت کے دن پر (اس سے) کہ وہ جہاد کریں اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ اور اللّٰہ

وہ آپ سے اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ جہاد کرنے سے بچنے کی چھٹی نہیں مانگیں گے اور اللّٰہ

عَلَيْهِم بِالْمُتَّقِينَ ۝۳۳ إِنَّمَا يَسْتَأْذِنُكَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ

عَلَيْهِم بِالْمُتَّقِينَ ۝۳۳ إِنَّمَا يَسْتَأْذِنُكَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ

خوب جاننے والا ہے) پرہیز گاروں کو صرف رخصت مانگتے ہیں تم سے وہ لوگ جو ایمان نہیں رکھتے

پرہیز گاروں کو خوب جانتا ہے ○ آپ سے چھٹی وہی لوگ مانگتے ہیں جو اللّٰہ اور

بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَأُتَابَتْ قُلُوبُهُمْ لَهُمْ فِي رَيْبِهِمْ

بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَأُتَابَتْ قُلُوبُهُمْ لَهُمْ فِي رَيْبِهِمْ

اللّٰہ اور آخرت کے دن پر اور شک میں پڑے ہیں ان کے دل تو وہ اپنے شک میں

قیامت پر ایمان نہیں رکھتے اور ان کے دل شک میں پڑے ہوئے ہیں تو وہ اپنے شک میں

يَتَرَدَّدُونَ ۝۳۵ وَلَوْ أَرَادُوا وَالْخُرُوجَ لَا عَدُوًّا

يَتَرَدَّدُونَ ۝۳۵ وَلَوْ أَرَادُوا وَالْخُرُوجَ لَا عَدُوًّا

حیران و پریشان ہیں اور اگر انہوں نے ارادہ کیا ہوتا نکلنے کا (تو ضرور تیار کرتے

حیران، پریشان ہیں ○ اور اگر ان کا نکلنے کا ارادہ ہوتا تو اس کے لئے کچھ تو

لَهُ عَدُوٌّ وَلَكِنْ كَرِهَ اللَّهُ انْبِعَاثَهُمْ فَثَبَّطَهُمْ

لَهُ عَدُوٌّ<sup>(۲)</sup> وَلَكِنْ كَرِهَ اللَّهُ انْبِعَاثَهُمْ فَثَبَّطَهُمْ

اس کے لئے سامان اور لیکن اللّٰہ ناپسند فرمایا ان کا اٹھنا توست کر دیا انہیں

سامان تیار کرتے لیکن اللّٰہ کو ان کا اٹھنا ہی ناپسند ہے تو اس نے ان میں سستی پیدا کر دی

ﷺ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قلب اطہر کی تسکین بھی کر دی گئی اور تربیت بھی۔

۱۔ اس سے معلوم ہوا کہ جہاد کے موقع پر معذرتیں کرنا منافقت کی علامت تھی جبکہ کامل ایمان والے ہر کڑی آزمائش میں پورے اترتے ہیں اور جہاد جیسے سخت موقع پر بھی دل و جان اور مال کے ساتھ حاضر ہونے کو تیار رہتے ہیں۔ ۲۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا علم تو یقیناً قطعی ہے لیکن ہمارے لئے اس میں ایک نکتہ ہے کہ بہت سی چیزوں کا اعتبار قرآن سے بھی کیا جاتا ہے جیسے یہاں منافقین کا جہاد کیلئے کوئی سامان تیار نہ کرنا اس بات کا قرینہ ہے کہ انہوں نے جہاد کا ارادہ ہی نہیں کیا تھا۔

منافقوں کا جہاد جھوٹا ہونے کی علامت



## وَقِيلَ اقْعُدُوا مَعَ الْفَعِيدِينَ ﴿٣٦﴾ لَوْ خَرَجُوا فِیْكُمْ

وَقِيلَ	اقْعُدُوا	مَعَ الْفَعِيدِينَ ﴿٣٦﴾	لَوْ	خَرَجُوا	فِیْكُمْ
اور	کہہ دیا گیا	بیٹھے رہو	بیٹھے رہنے والوں کے ساتھ	اگر وہ نکلتے	تم میں (شامل ہو کر)

اور کہہ دیا گیا: تم بیٹھے رہنے والوں کے ساتھ بیٹھے رہو ○ اگر وہ تمہارے ساتھ نکلتے

## مَا زَادُوكُمْ إِلَّا خَبَالًا وَلَا أُضْعُو

مَا زَادُوكُمْ	إِلَّا	خَبَالًا	وَلَا	أُضْعُو
(تو) وہ نہیں زیادہ کرتے تمہارے لئے	مگر	نقصان، فساد	اور	ضرر وہ تیزی سے دوڑتے پھرتے ہیں

تو یہ تمہارے نقصان میں اضافہ ہی کرتے اور تمہارے درمیان فتنہ انگیزی

## خَلَلَكُمْ يَبْغُوا نَكْمَ الْفِتْنَةِ ۚ وَفِیْكُمْ سَعُونَ

خَلَلَكُمْ	يَبْغُوا نَكْمَ	الْفِتْنَةِ ۚ	وَ	فِیْكُمْ	سَعُونَ ﴿٢﴾
تمہارے درمیان	وہ چاہتے ہیں تم میں	فتنہ	اور	تم میں	خوب سننے والے (یعنی جاسوس ہیں)

کرنے کے لئے دوڑتے پھرتے اور تمہارے اندر ان کے جاسوس

## لَهُمْ ط وَاللّٰهُ عَلَیْہِ بِالظَّالِمِیْنَ ﴿٣٧﴾ لَقَدْ ابْتَغُوا الْفِتْنَةَ

لَهُمْ ط	وَاللّٰهُ	عَلَیْہِ	بِالظَّالِمِیْنَ ﴿٣٧﴾	لَقَدْ ابْتَغُوا	الْفِتْنَةَ
ان کے	اور	اللہ	خوب جاننے والا (ہے)	ظالموں کو	ضرر بیشک انہوں نے چاہا فتنہ

موجود ہیں اور اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے ○ بیشک انہوں نے پہلے ہی فتنہ و فساد

## مِنْ قَبْلُ وَقَلَّبُوا لَكَ الْأُمُورَ حَتَّىٰ جَاءَ

مِنْ قَبْلُ	وَقَلَّبُوا	لَكَ	الْأُمُورَ	حَتَّىٰ	جَاءَ
(اس) سے پہلے	اور	الٹ پلٹ کیا	تمہارے لئے	کاموں (تدبیروں کو)	یہاں تک کہ آگیا

چاہا تھا اور اے حبیب! انہوں نے پہلے بھی تمہارے لئے الٹی تدبیریں کی ہیں حتیٰ کہ حق

۱..... بیٹھے رہنے والوں سے مراد عورتیں، بچے، مریض اور معذور افراد ہیں۔

۲..... منافقوں کی ایک بری خصلت یہ ہے کہ وہ کفار کے لئے مسلمانوں کی جاسوسی کرتے اور ان کے رازان تک پہنچا کر مسلمانوں کو نقصان پہنچاتے ہیں اور یہ سلسلہ آج تک جاری ہے۔



الْحَقُّ وَظَهَرَ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ كُرْهُونَ ۝۳۸					
الْحَقُّ	وَ	ظَهَرَ	أَمْرُ اللَّهِ	وَ	هُمْ
حق	اور	غالب ہو گیا	اللہ کا حکم (دین)	اور (حالانکہ)	وہ
آگیا اور اللہ کا دین غالب ہو گیا اگرچہ یہ ناپسند کرنے والے تھے ○ اور					
مِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ ائْذَنْ لِي وَلَا تَفْتِنِّي ۱					
مِنْهُمْ	مَنْ	يَقُولُ (۱)	اِئْذَنْ	لِي	وَ
ان میں سے	(کوئی وہ ہے) جو	کہتا ہے	اجازت دیدیں	مجھے	اور
ان میں کوئی آپ سے یوں کہتا ہے کہ مجھے رخصت دیدیں اور مجھے فتنے میں نہ ڈالیں۔ سن لو!					
فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوا ۲ وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَكَبِيْطَةٌ بِالْكَافِرِينَ ۳۹					
فِي الْفِتْنَةِ (۲)	سَقَطُوا	وَ	إِنَّ	جَهَنَّمَ	لَكَبِيْطَةٌ
فتنہ میں	وہ پڑے ہوئے ہیں	اور	بیشک	جہنم	ضرور گھیرے ہوئے (ہے)
یہ فتنے ہی میں پڑے ہوئے ہیں اور بیشک جہنم کافروں کو گھیرے ہوئے ہے ○					
إِنْ تُصِيبْكَ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۴ وَإِنْ تُصِيبْكَ مُصِيبَةٌ					
إِنْ	تُصِيبْكَ	حَسَنَةٌ	تَسُؤْهُمْ	وَ	إِنْ
اگر	پہنچتی ہے تجھے	بھلائی	(تو) بری لگتی ہے انہیں	اور	اگر
اگر تمہیں بھلائی پہنچتی ہے تو انہیں برا لگتا ہے اور اگر تمہیں کوئی مصیبت پہنچتی ہے					
يَقُولُوا أَقْدًا آخِذْنَا أَمْرًا مِنْ قَبْلُ وَيَتَوَلَّوْا					
يَقُولُوا	قَدْ	آخِذْنَا	أَمْرًا	مِنْ قَبْلُ	وَ
(تو) وہ کہتے ہیں	بیشک	ہم نے پکڑ لیا تھا	اپنا (احتیاطی) کام	(اس) سے پہلے (ہی)	اور
تو کہتے ہیں: ہم نے پہلے ہی اپنا احتیاطی معاملہ اختیار کر لیا تھا اور خوشیاں مناتے ہوئے					

۱..... اس آیت میں جب دن قیس منافق کی ایک حرکت کا ذکر ہے کہ غزوہ تبوک کی تیاری کے موقع پر اس نے کہا یا رسول اللہ! اَسْأَلُ اللَّهَ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، میری قوم جانتی ہے کہ میں عورتوں کا برا شیدائی ہوں، مجھے اندیشہ ہے کہ میں رومی عورتوں کو دیکھ کر صبر نہ کر سکوں گا اس لئے آپ مجھے یہیں ٹھہر جانے کی اجازت دیں اور ان عورتوں کے فتنے میں نہ ڈالیں۔ یہ اس کا صرف ایک حیلہ تھا اور جہاد میں شرکت سے رکنے کا اصلی سبب اس کی منافقت تھی۔ ۲..... یہاں فتنے سے مراد رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کفر کرنا، تکلیف قبول کرنے سے اعراض کرنا اور مسلمانوں کی مخالفت پر قائم رہنا ہے۔



وَهُمْ فَرِحُونَ ۝ قُلْ لَنْ يُصِيبَنَا إِلَّا مَا كُتِبَ

وَهُمْ	فَرِحُونَ ۝	قُلْ	لَنْ يُصِيبَنَا	إِلَّا مَا	كُتِبَ (۱)
اور وہ	خوشیاں منانے والے (ہوتے ہیں)	تم کہو	ہرگز نہیں پہنچے گا ہمیں	مگر وہ جو	لکھ دیا

لوٹ جاتے ہیں ۝ تم فرماؤ: ہمیں وہی پہنچے گا جو اللہ نے ہمارے لیے

اللَّهُ لَنَا هُوَ مَوْلَانَا وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ

اللَّهُ	لَنَا	هُوَ	مَوْلَانَا	وَعَلَى اللَّهِ	فَلْيَتَوَكَّلِ
اللہ (نے)	ہمارے لئے	وہ	ہمارا مددگار (ہے)	اور اللہ پر	تو چاہئے کہ بھروسہ کریں

لکھ دیا، وہ ہمارا مددگار ہے اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر بھروسہ

الْمُؤْمِنُونَ ۝ قُلْ هَلْ تَرَبَّصُونَ بِنَا إِلَّا

الْمُؤْمِنُونَ ۝ (۲)	قُلْ	هَلْ	تَرَبَّصُونَ	بِنَا	إِلَّا
ایمان والے	تم کہو	کیا (یعنی نہیں)	تم انتظار کر رہے	ہمارے اوپر	مگر

کرنا چاہئے ۝ تم فرماؤ: تم ہمارے اوپر دو اچھی خوبیوں میں سے ایک کا

إِحْدَى الْحُسْنَيْنِ ۖ وَنَحْنُ نَتَرَبَّصُ بِكُمْ أَنْ يُصِيبَكُمْ

إِحْدَى الْحُسْنَيْنِ (۳)	وَعَنْ	نَحْنُ	نَتَرَبَّصُ	بِكُمْ	أَنْ يُصِيبَكُمْ
دو اچھائیوں میں سے ایک (کا)	اور ہم	انتظار کر رہے ہیں	تم پر	کہ	ڈال دے تم پر

انتظار کر رہے ہو اور ہم تم پر انتظار کر رہے ہیں کہ اللہ تمہیں

اللَّهُ بِعَذَابٍ مِّنْ عِنْدِهِ أَوْ بِأَيِّدِنَا ۖ فَتَرَبَّصُوا إِنَّا

اللَّهُ	بِعَذَابٍ	مِّنْ عِنْدِهِ	أَوْ بِأَيِّدِنَا	فَتَرَبَّصُوا	إِنَّا
اللہ	عذاب	اپنے پاس سے	ہمارے ہاتھوں سے	تو تم انتظار کرو	بیشک ہم

اپنی طرف سے یا ہمارے ہاتھوں سے عذاب دے تو تم انتظار کرو اور ہم (بھی)

- ۱..... ہر مسلمان کو یہ عقیدہ رکھنا چاہئے کہ اسے وہی مصیبت پہنچے گی جو اللہ تعالیٰ نے اس کے مقدر میں لکھ دی ہے اور اسے وہ اپنی جان سے بذات خود دور کرنے کی قدرت نہیں رکھتا۔ مزید یہ کہ اس مسئلے میں بحث اور غورو فکر کرنے سے بچنا چاہئے کیونکہ تقدیر کے مسئلے میں بحث اور غورو فکر ایمان کی بربادی کا سبب بن سکتے ہیں۔ ۲..... منافقین دنیوی اسباب، جلد ملنے والی اور فانی لذتوں پر بھروسہ کرتے ہیں اور مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ صرف اللہ تعالیٰ پر ہی بھروسہ کریں اور اس کی رضا پر راضی رہیں۔ ۳..... اس سے مراد یہ ہے کہ جہاد کرنے پر یا توفیق و نعمت ملے گی یا شہادت نصیب ہوگی۔



مَعَكُمْ مُتَرَبِّصُونَ ﴿۵۶﴾ قُلْ أَنْفِقُوا طَوْعًا أَوْ كَرْهًا

مَعَكُمْ	مُتَرَبِّصُونَ ﴿۵۶﴾	قُلْ	أَنْفِقُوا	طَوْعًا	أَوْ	كَرْهًا
تمہارے ساتھ	انتظار کرنے والے (ہیں)	تم کہو	تم خرچ کرو	خوشدلی (سے)	یا	ناگواری (سے)
منتظر ہیں ○ تم فرماؤ کہ تم خوشدلی سے خرچ کرو یا ناگواری سے (بہر صورت)						

لَنْ يَتَقَبَّلَ مِنْكُمْ ۖ إِنَّكُمْ كُنْتُمْ قَوْمًا فَاسِقِينَ ﴿۵۷﴾ وَ

لَنْ يَتَقَبَّلَ ﴿۱﴾	مِنْكُمْ	إِنَّكُمْ	كُنْتُمْ	قَوْمًا فَاسِقِينَ ﴿۵۷﴾	وَ
ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا	تم سے	بیشک تم	ہو	نافرمانی کرنے والی قوم	اور
تم سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔ بیشک تم نافرمان قوم ہو ○ اور					

مَا مَنَعَهُمْ أَنْ تُقَبَّلَ مِنْهُمْ نَفَقَتُهُمْ إِلَّا

مَا مَنَعَهُمْ	أَنْ	تُقَبَّلَ	مِنْهُمْ	نَفَقَتُهُمْ	إِلَّا
محروم نہیں کیا انہیں	(اس سے) کہ	قبول کئے جائیں	ان سے	ان کے صدقات	مگر
ان کے صدقات قبول کئے جانے سے یہ بات مانع ہے					

أَنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللهِ وَبِرَسُولِهِ وَ

أَنَّهُمْ	كَفَرُوا	بِاللهِ	وَ	بِرَسُولِهِ	وَ
(اس چیز نے) کہ وہ	انہوں نے کفر کیا	اللہ کے ساتھ	اور	اس کے رسول کے ساتھ	اور
کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کیا اور					

لَا يَأْتُونَ الصَّلَاةَ إِلَّا وَهُمْ كُسَالَى وَلَا يُنْفِقُونَ

لَا يَأْتُونَ	الصَّلَاةَ	إِلَّا	وَ	هُمْ كُسَالَى ﴿۲﴾	وَ	لَا يُنْفِقُونَ
وہ نہیں آتے	نماز (کے لئے)	مگر	اور	وہ سستی و کاہلی (سے)	اور	وہ خرچ نہیں کرتے
وہ نماز کی طرف سستی و کاہلی سے ہی آتے ہیں اور ناگواری سے ہی						

۱..... یہ آیت اگرچہ خاص منافقوں کے بارے میں ہے لیکن اس کا حکم عام ہے چنانچہ ہر وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کی رضا کی نیت سے خرچ نہ کرے بلکہ ریاکاری اور نام و نمود کی وجہ سے خرچ کرے تو وہ قبول نہ کیا جائے گا۔

۲..... اس آیت سے معلوم ہوا کہ نماز میں سستی کرنا منافقوں کا طریقہ ہے، لہذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ نماز میں سستی کرنے سے بچے۔



## إِلَّا وَهُمْ كَرِهُونَ ﴿۵۳﴾ فَلَا تُعْجِبْكَ أَمْوَالُهُمْ وَلَا

إِلَّا	وَهُمْ	كَرِهُونَ ﴿٥٣﴾ <sup>(۱)</sup>	فَلَا تُعْجِبْكَ <sup>(۲)</sup>	أَمْوَالُهُمْ	وَلَا		
مگر	اور	وہ	نا پسند کرنے والے (ہوتے ہیں)	تو تجھے پسند نہ آئیں	ان کے اموال	اور	نہ

مال خرچ کرتے ہیں ○ تو تمہیں ان کے مال اور ان کی اولاد تعجب میں

## أَوْلَادُهُمْ ۖ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَ

أَوْلَادُهُمْ	إِنَّمَا	يُرِيدُ	اللَّهُ	لِيُعَذِّبَهُمْ	بِهَا	فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا	وَلَا
ان کی اولاد	صرف	چاہتا ہے	اللہ	وہ عذاب دے انہیں	ان کے ذریعے	دنیا کی زندگی میں	اور

نہ ڈالیں، اللہ یہی چاہتا ہے کہ ان چیزوں کے ذریعے دنیا کی زندگی میں ان سے راحت و آرام دور کر دے اور

## تَرْهَقَ أَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كَافِرُونَ ﴿۵۴﴾ وَيَخْلِفُونَ بِاللهِ

تَرْهَقَ	أَنْفُسُهُمْ	وَهُمْ	كَافِرُونَ ﴿۵۴﴾	وَلَا	يَخْلِفُونَ	بِاللهِ
نکل جائے	ان کی جان	اور	وہ کفر کرنے والے (ہوں)	اور	وہ قسم کھاتے ہیں	اللہ کی

کفر کی حالت میں ان کی روح نکلے ○ اور (منافق) اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں

## إِنَّهُمْ لَيَسْتَكْمِرُوا وَهَاهُمْ مِّنْكُمْ وَلَكِنَّهُمْ قَوْمٌ

إِنَّهُمْ	لَيَسْتَكْمِرُوا	وَهُمْ	مِّنْكُمْ	وَلَا	لَكِنَّهُمْ	قَوْمٌ
کہ وہ	ضرور تم میں سے (ہیں)	اور (حالانکہ)	نہیں	وہ	تم میں سے	اور لیکن وہ

کہ وہ تم میں سے ہیں حالانکہ وہ تم میں سے نہیں ہیں لیکن وہ لوگ

## يَفْقَرُونَ ﴿۵۶﴾ لَوْ يَجِدُونَ مَلَجًا أَوْ مَغْرَتٍ أَوْ مَدًّا خَلَا

يَفْقَرُونَ ﴿۵۶﴾	لَوْ	يَجِدُونَ	مَلَجًا	أَوْ	مَغْرَتٍ	أَوْ	مَدًّا
(تم سے) ڈرتے ہیں	اگر	وہ پالیں	کوئی پناہ گاہ	یا	کچھ غار	یا	کوئی داخل ہونے کی جگہ

ڈرتے ہیں ○ اگر انہیں کوئی پناہ گاہ یا غار یا کہیں سما جانے کی جگہ مل جاتی

۱..... راہِ خدا میں خرچ کرنے سے دل تنگ ہونا منافقوں کا طریقہ ہے۔ لہذا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں خرچ کیا جائے تو خوش دلی سے خرچ کیا جائے۔

۲..... اس آیت میں خطاب اگرچہ نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ ہے لیکن اس سے مراد مسلمان ہیں اور آیت کا معنی یہ ہے کہ تم ان منافقوں کی مال داری اور اولاد پر یہ سوچ کر حیرت نہ کرو کہ جب یہ مردود ہیں تو انہیں اتنا مال کیوں ملا؟ اس میں ایک حکمت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان چیزوں کے ذریعے دنیا کی زندگی میں ان سے راحت و آرام دور کر دے کہ محنت سے جمع کریں، مشقت سے اس کی حفاظت کریں اور حسرت سے چھوڑ کر مریں۔



لَوَّلُوا إِلَيْهِ وَهُمْ يَجْحَدُونَ ﴿٥٤﴾ وَمِنْهُمْ					
لَوَّلُوا	إِلَيْهِ	وَهُمْ	يَجْحَدُونَ ﴿٥٤﴾	وَمِنْهُمْ	
(تو) ضرور پھر جائیں گے	اس کی طرف	اور وہ	جلدی کر رہے ہوں گے	اور	ان میں سے
تو جلدی کرتے ہوئے ادھر پھر جائیں گے ○ اور ان میں سے					
مَنْ يَلِزُكَ فِي الصَّدَقَاتِ فَإِنْ أُعْطُوا					
مَنْ	يَلِزُكَ	فِي الصَّدَقَاتِ	فَإِنْ	أُعْطُوا	
(کوئی وہ ہے) جو	اعتراض کرتا ہے تم پر	صدقات (کی تقسیم) میں	تو اگر	انہیں دے دیا جائے	
کوئی وہ ہے جو صدقات تقسیم کرنے میں تم پر اعتراض کرتا ہے تو اگر انہیں ان (صدقات) میں سے					
مِنْهَا رَاضُوا وَإِنْ لَمْ يُعْطُوا مِنْهَا إِذَا هُمْ					
مِنْهَا	رَاضُوا <sup>(۱)</sup>	وَإِنْ	لَمْ يُعْطُوا	مِنْهَا	إِذَا هُمْ
ان میں سے	(تو) راضی ہو جاتے ہیں	اور اگر	انہیں نہ دیا جائے	ان میں سے	اسی وقت وہ
کچھ دیدیا جائے تو راضی ہو جاتے ہیں اور اگر انہیں ان میں سے کچھ نہ دیا جائے تو اسی وقت					
يَسْخَطُونَ ﴿٥٥﴾ وَلَوْ أَنَّهُمْ رَاضُوا مَا أَتَاهُمْ					
يَسْخَطُونَ ﴿٥٥﴾	وَلَوْ	أَنَّهُمْ	رَاضُوا	مَا	أَتَاهُمْ
ناراض ہو جاتے ہیں	اور اگر	بیشک وہ	راضی ہو جاتے	(اس پر) جو	دیا انہیں
ناراض ہو جاتے ہیں ○ اور (کیا اچھا ہوتا) اگر وہ اس پر راضی ہو جاتے جو اللہ اور اس کے					
اللَّهُ وَرَسُولُهُ ۚ وَقَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ سَيُؤْتِينَا اللَّهُ					
اللَّهُ وَرَسُولُهُ	وَقَالُوا	حَسْبُنَا	اللَّهُ	سَيُؤْتِينَا	اللَّهُ
اللہ اور اس کے رسول (نے)	اور وہ کہتے	ہمیں کافی (ہے)	اللہ	عنقریب دے گا ہمیں	اللہ
رسول نے انہیں عطا فرمایا اور کہتے کہ ہمیں اللہ کافی ہے۔ عنقریب اللہ اور اس کا رسول					

۱..... یہ بات اخلاص نہ ہونے کی علامت ہے کہ جب تک فائدہ ملتا رہے تب تک راضی، خوش ہیں اور جب فائدہ ملنا بند ہو جائے تو برائیاں بیان کرنا شروع کر دی جائیں۔ آج بھی کسی آدمی کے دوسرے کے ساتھ مخلص ہونے کا یہی پیمانہ ہے کہ اگر کوئی شخص ہم سے فائدہ حاصل کرتے وقت تو خوش اور راضی ہو اور تعریفیں کرے اور فائدہ ختم ہو جانے پر سلام لیتا گوارا نہ کرے تو یہ مخلص نہ ہونے کی علامت ہے۔



## مِنْ فَضْلِهِ وَرَسُولُهُ ۱۰ إِنَّا إِلَى اللَّهِ رَاغِبُونَ ۵۹

مِنْ فَضْلِهِ	وَ	رَسُولُهُ ۱۰	إِنَّا	إِلَى اللَّهِ	رَاغِبُونَ ۵۹
اپنے فضل سے	اور	اس کا رسول	بیشک ہم	اللہ کی طرف	رغبت رکھنے والے ہیں

ہمیں اپنے فضل سے اور زیادہ عطا فرمائیں گے۔ بیشک ہم اللہ ہی کی طرف رغبت رکھنے والے ہیں ۵

## إِنَّمَا الصَّدَقَتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسْكِينِ وَالْعَمِلِينَ عَلَيْهَا

إِنَّمَا الصَّدَقَتُ ۲	لِلْفُقَرَاءِ	وَالْمَسْكِينِ	وَالْعَمِلِينَ عَلَيْهَا
زکوٰۃ صرف	فقیروں کے لئے	مسکینوں	ان کی وصولی پر کام کرنے والوں

زکوٰۃ صرف فقیروں اور بالکل محتاجوں اور زکوٰۃ کی وصولی پر مقرر کئے ہوئے لوگوں

## وَالْمَوْلَىٰ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ

وَالْمَوْلَىٰ قُلُوبُهُمْ ۳	وَالْمَوْلَىٰ قُلُوبُهُمْ ۳	وَالْمَوْلَىٰ قُلُوبُهُمْ ۳	وَالْمَوْلَىٰ قُلُوبُهُمْ ۳
وہ جن کے دلوں کو اسلام کی الفت دلائی جائے	اور	غلامی سے گریز میں	چھڑانے میں

اور ان کیلئے ہے جن کے دلوں میں اسلام کی الفت ڈالی جائے اور غلام آزاد کرانے میں اور

## وَالْغُرَمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ ۶ فَرِيضَةً

وَالْغُرَمِينَ	وَالْغُرَمِينَ	وَالْغُرَمِينَ	وَالْغُرَمِينَ
قرضداروں کے لئے	اور	اللہ کے راستے میں	مسافر کے لئے ہیں

قرضداروں کیلئے اور اللہ کے راستے میں جانے والوں کیلئے اور مسافر کے لئے ہے۔ یہ اللہ کا

## مِّنَ اللَّهِ ۷ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۱۰ وَمِنْهُمْ

مِّنَ اللَّهِ ۷	وَاللَّهُ	عَلِيمٌ	حَكِيمٌ ۱۰	وَمِنْهُمْ
اللہ کی طرف سے	اور	اللہ	علم والا	ان میں سے کچھ

مقرر کیا ہوا حکم ہے اور اللہ علم والا، حکمت والا ہے ۱۰ اور ان میں کچھ

۱..... اس سے معلوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عطا فرماتے ہیں اور آئندہ بھی عطا کریں گے بلکہ اللہ تعالیٰ جو دیتا ہے وہ حضور پر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی کے ذریعے سے دیتا ہے۔ ۲..... اس آیت میں صدقہ سے زکوٰۃ مراد ہے اور یہاں زکوٰۃ کے مصارف بیان کیے گئے ہیں۔ ۳..... مولفۃ القلوب سے مراد وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اسلام کی الفت ڈالی اور انہیں اسلام کی طرف راغب کرنا یا اسلام پر ثابت قدم رکھنا مقصود ہو، یہ بھی زکوٰۃ کے مستحقین میں داخل ہیں لیکن صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کے اجماع کی وجہ سے یہ زکوٰۃ کے مستحق نہیں رہے کیونکہ جب اللہ تبارک و تعالیٰ =



الَّذِينَ يُؤْذُونَ النَّبِيَّ وَيَقُولُونَ هُوَ أُذُنٌ ۖ قُلْ

الَّذِينَ	يُؤْذُونَ	النَّبِيَّ	وَيَقُولُونَ	هُوَ	أُذُنٌ	قُلْ
وہ لوگ ہیں جو	ایذا دیتے ہیں	نبی (کو)	اور	کہتے ہیں	وہ	کان (ہے)
وہ ہیں جو نبی کو ایذا دیتے ہیں اور کہتے ہیں وہ تو کان ہیں۔ تم فرماؤ:						

أُذُنٌ خَيْرٌ لَّكُمْ يَوْمَ مِنَ اللَّهِ وَيَوْمَ لِّلْمُؤْمِنِينَ

أُذُنٌ خَيْرٌ لَّكُمْ	يَوْمَ مِنَ	بِاللَّهِ	وَيَوْمَ لِّلْمُؤْمِنِينَ
تمہاری بہتری (کے لئے) کان (ہے)	وہ ایمان رکھتا ہے	اللہ پر	اور یقین کرتا ہے
تمہاری بہتری کے لئے کان ہیں، وہ اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اور مسلمانوں کی بات پر یقین کرتے ہیں			

وَرَحْمَةً لِّلَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَالَّذِينَ

وَرَحْمَةً	لِّلَّذِينَ	آمَنُوا	مِنْكُمْ	وَالَّذِينَ
اور رحمت (ہے)	ان لوگوں کے لئے جو	ایمان لائے	تم میں سے	اور وہ لوگ جو
اور تم میں جو مسلمان ہیں ان کیلئے رحمت ہیں اور جو				

يُؤْذُونَ رَسُولَ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۖ يَحْلِفُونَ

يُؤْذُونَ	رَسُولَ اللَّهِ	لَهُمْ	عَذَابٌ أَلِيمٌ ۖ	يَحْلِفُونَ
ایذا دیتے ہیں	اللہ کے رسول (کو)	ان کے لیے	دردناک عذاب (ہے)	وہ قسم کھاتے ہیں
رسول اللہ کو ایذا دیتے ہیں ان کے لیے دردناک عذاب ہے (اے مسلمانو!) تمہارے سامنے				

بِاللَّهِ لَكُمْ لِيَرْضَوْكُمْ وَاللَّهُ وَرَسُولُهُ

بِاللَّهِ	لَكُمْ	لِيَرْضَوْكُمْ	وَاللَّهُ وَرَسُولُهُ
اللہ کی	تمہارے لئے (سامنے)	تاکہ وہ راضی کر لیں تمہیں	اللہ اور اس کا رسول
اللہ کی قسم کھاتے ہیں تاکہ تمہیں راضی کر لیں حالانکہ اللہ اور اس کا رسول			

== نے اسلام کو غلبہ دیا تو اب اس کی حاجت نہ رہی اور یہ اجماع حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں منعقد ہوا تھا۔

1..... اس آیت میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ الہی میں عزت و وجاہت کا پتہ چلتا ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو دکھ پہنچانے والوں کو دردناک عذاب کی وعید دی گئی ہے۔

سب ادب منافقوں کی مسلمانوں کو راضی کرنے کی کوشش



أَحْسَ أَنْ يَرْضَوْهُ إِنْ كَانُوا مُؤْمِنِينَ ۖ أَلَمْ يَعْلَمُوا

أَحْسَ	أَنْ	يَرْضَوْهُ <sup>(۱)</sup>	إِنْ	كَانُوا	مُؤْمِنِينَ ۖ	أَلَمْ يَعْلَمُوا
زیادہ حق دار (ہیں)	کہ	وہ راضی کرتے اسے	اگر	وہ ہیں	ایمان والے	کیا وہ نہیں جانتے

اس بات کے زیادہ حق دار ہیں کہ لوگ اسے راضی کریں، اگر وہ ایمان والے ہیں ○ کیا انہیں معلوم نہیں

أَنَّهُ مَنْ يُخَادِدِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَأَنَّ لَهُ نَارَ جَهَنَّمَ

أَنَّهُ	مَنْ	يُخَادِدِ	اللَّهَ وَرَسُولَهُ	فَأَنَّ	لَهُ	نَارَ جَهَنَّمَ
کہ وہ	جو	مخالفت کرے	اللہ اور اس کے رسول (کی)	تو بیشک	اس کے لیے	جہنم کی آگ (ہے)

کہ جو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرے تو اس کے لیے جہنم کی آگ ہے

خَالِدًا فِيهَا ۚ ذَٰلِكَ الْخِزْيُ الْعَظِيمُ ۖ يَحْذَرُ الْمُنَافِقُونَ

خَالِدًا	فِيهَا	ذَٰلِكَ	الْخِزْيُ الْعَظِيمُ ۖ	يَحْذَرُ	الْمُنَافِقُونَ
ہمیشہ رہنے والا	اس میں	یہی	بڑی رسوائی (ہے)	ڈرتے ہیں	منافقین

جس میں وہ ہمیشہ رہے گا۔ یہی بڑی رسوائی ہے ○ منافقین اس بات سے ڈرتے ہیں

أَنْ تَنْزَلَ عَلَيْهِمْ سُورَةٌ تُنَبِّئُهُمْ بِمَا

أَنْ	تَنْزَلَ	عَلَيْهِمْ <sup>(۲)</sup>	سُورَةٌ	تُنَبِّئُهُمْ	بِمَا
(اس سے) کہ	نازل کر دی جائے	ان پر (کے خلاف)	کوئی سورت	وہ خبر دیدے انہیں	(اس) کی جو

کہ ان کے خلاف کوئی ایسی سورت نازل کر دی جائے جو ان کے دلوں کی چھپی باتیں

فِي قُلُوبِهِمْ ۚ قُلِ اسْتَهْزِءُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ مُخْرِجٌ

فِي قُلُوبِهِمْ	قُلِ	اسْتَهْزِءُوا	إِنَّ	اللَّهَ	مُخْرِجٌ
ان (منافقوں) کے دلوں میں (ہے)	تم کہو	تم مذاق اڑالو	بیشک	اللہ	ظاہر کرنے والا (ہے)

بتا دے۔ تم فرماؤ: مذاق اڑالو، بیشک اللہ اس چیز کو ظاہر کرنے والا ہے

۱..... آیت کے اس لفظ میں واحد کی ضمیر اس لئے ذکر کی گئی کہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضائیں کوئی فرق نہیں، دونوں کی رضا کا ایک ہی حکم ہے۔ ۲..... یہاں ان الفاظ "عَلَيْهِمْ"، "تُنَبِّئُهُمْ" اور "قُلُوبِهِمْ" میں موجود ضمیروں سے متعلق مفسرین کے مختلف اقوال ہیں، ایک قول یہ کہ پہلے دو الفاظ میں موجود ضمیروں سے مسلمان اور تیسرے لفظ میں موجود ضمیر سے منافق مراد ہیں۔ دوسرا قول یہ ہے کہ پہلے لفظ میں موجود ضمیر سے مسلمان اور دوسرے دو الفاظ میں موجود ضمیر سے منافق مراد ہیں اور تیسرا قول یہ ہے کہ تینوں الفاظ میں موجود ضمائر سے مراد منافق ہیں۔ تینوں صورتوں میں آیت =



مَا تَحْذَرُونَ ۲۳ وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا					
مَا	تَحْذَرُونَ ۲۳	وَ	لَئِنْ	سَأَلْتَهُمْ	لَيَقُولُنَّ
(اس چیز کو) جس سے	تم ڈرتے ہو	اور	ضرور اگر	تم پوچھو ان سے	ضرور وہ کہیں گے
جس سے تم ڈرتے ہو ۵ اور اے محبوب! اگر آپ ان سے پوچھیں تو کہیں گے کہ ہم تو صرف					
كُنَّا خَوْضًا وَنُلْعَبُ ۱۰ قُلْ أَبِاللَّهِ وَآيَاتِهِ وَ					
كُنَّا خَوْضًا	وَ	نُلْعَبُ	قُلْ	أَبِاللَّهِ ۱۰	وَ
ہم نہس رہے تھے	اور	کھیل رہے (تھے)	تم کہو	کیا اللہ کے ساتھ	اور اس کی آیتوں
ہنسی کھیل کر رہے تھے۔ تم فرماؤ: کیا تم اللہ اور اس کی آیتوں اور					
رَأْسُؤْلِهِ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُونَ ۲۵ لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُمْ					
رَأْسُؤْلِهِ	كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُونَ ۲۵	لَا تَعْتَذِرُوا	قَدْ	كَفَرْتُمْ ۲۵	
اس کے رسول (کے ساتھ)	تم ہنسی مذاق کرتے ہو	تم بہانے نہ بناؤ	بیشک	تم کافر ہو گئے	
اس کے رسول سے ہنسی مذاق کرتے ہو ۵ بہانے نہ بناؤ تم ایمان ظاہر کرنے کے بعد					
بَعْدَ إِيمَانِكُمْ ۱۰ إِنَّ نَعْفَ عَنْ طَائِفَةٍ مِّنْكُمْ يُعَدِّبُ					
بَعْدَ إِيمَانِكُمْ ۱۰	إِنَّ	نَعْفَ	عَنْ طَائِفَةٍ	مِّنْكُمْ	يُعَدِّبُ
اپنے ایمان کے بعد	اگر	ہم درگزر کر دیں	کسی گروہ سے	تم میں سے	(تو) عذاب دیں گے
کافر ہو چکے۔ اگر ہم تم میں سے کسی کو معاف کر دیں تو دوسروں کو					
طَائِفَةً بِأَنَّهُمْ كَانُوا مُجْرِمِينَ ۲۶ أَلَمْ يَفْقَهُوا					
طَائِفَةً	بِأَنَّهُمْ	كَانُوا	مُجْرِمِينَ ۲۶	أَلَمْ يَفْقَهُوا	وَ
(دوسرے) گروہ (کو)	(اس کے) سبب کہ وہ	ہیں	جرم کرنے والے	منافق مرد	اور
عذاب دیں گے کیونکہ وہ مجرم ہیں ۵ منافق مرد اور					

== کا ترجمہ مختلف ہو جائے گا۔

۱۔ منافقوں نے اللہ تعالیٰ کی نہیں بلکہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کی تھی مگر یہاں فرمایا گیا ”کیا تم اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ہنسی مذاق کرتے ہو۔“ اس سے معلوم ہوا کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین اللہ تعالیٰ کی توہین ہے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مذاق اڑانا اللہ تعالیٰ اور اس کی تمام آیتوں کا مذاق اڑانا ہے۔ ۲۔ جس شخص نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں اکراہ شرعی کے بغیر =



الْمُفِقَّتُ بَعْضُهُمْ مِّنْ بَعْضٍ يَأْمُرُونَ بِالنُّكْرِ وَيَنْهَوْنَ

الْمُفِقَّتُ	بَعْضُهُمْ	مِّنْ بَعْضٍ	يَأْمُرُونَ <sup>(۱)</sup>	بِالنُّكْرِ	و	يَنْهَوْنَ
منافق عورتیں	ان کے بعض	بعض سے (ہیں)	وہ حکم دیتے ہیں	برائی کا	اور	روکتے ہیں

منافق عورتیں سب ایک ہی ہیں، برائی کا حکم دیتے ہیں اور بھلائی سے

عَنِ الْمَعْرُوفِ وَيَقْبِضُونَ أَيْدِيَهُمْ<sup>ط</sup> تَسْوَا لِلَّهِ

عَنِ الْمَعْرُوفِ	و	يَقْبِضُونَ	أَيْدِيَهُمْ	تَسْوَا	لِلَّهِ
بھلائی سے	اور	بندر رکھتے ہیں	اپنے ہاتھ	انہوں نے بھلا دیا	اللہ (کو)

منع کرتے ہیں اور اپنے ہاتھ بندر رکھتے ہیں۔ انہوں نے اللہ کو بھلا دیا

فَنَسِيَهُمْ<sup>ط</sup> إِنَّ الْمُنَافِقِينَ هُمُ الْفَاسِقُونَ<sup>۶۷</sup> وَعَدَ

فَنَسِيَهُمْ	إِنَّ	الْمُنَافِقِينَ	هُمُ	الْفَاسِقُونَ <sup>۶۷</sup>	وَعَدَ
تو اللہ نے چھوڑ دیا انہیں	بیشک	منافقین	وہی	نافرمانی کرنے والے (ہیں)	وعدہ کیا ہے

تو اس نے انہیں چھوڑ دیا۔ بیشک منافقین ہی نافرمان ہیں ○ اللہ نے

اللَّهُ الْمُنَافِقِينَ وَالْمُفِقَّتِ وَالْكَفَّارِ نَارَ جَهَنَّمَ

اللَّهُ	الْمُنَافِقِينَ	و	الْمُفِقَّتِ	و	الْكَفَّارِ	نَارَ جَهَنَّمَ
اللہ (نے)	منافق مردوں	اور	منافق عورتوں	اور	کافروں (سے)	جہنم کی آگ (کا)

منافق مردوں اور منافق عورتوں اور کافروں سے جہنم کی آگ کا وعدہ کیا ہے

خُلْدَيْنِ فِيهَا<sup>ط</sup> هِيَ حَسْبُهُمْ<sup>ج</sup> وَلَعَنَهُمُ اللَّهُ<sup>ج</sup> وَ

خُلْدَيْنِ	فِيهَا	هِيَ	حَسْبُهُمْ	و	لَعَنَهُمُ	اللَّهُ
ہمیشہ رہنے والے	اس میں	وہ (نارِ جہنم)	انہیں کافی (ہے)	اور	لعنت فرمائی ان پر	اللہ (نے)

جس میں یہ ہمیشہ رہیں گے، وہ (جہنم) انہیں کافی ہے اور اللہ نے ان پر لعنت فرمائی اور

= ایسے کلمات کہ جو عرف میں تو ہیں اور گستاخی کے لئے متعین ہوں تو وہ نیت اور عدم نیت کے فرق کے بغیر قضاء اور دیانۃ دونوں طرح کافر ہے۔  
 ۱..... برائی کا حکم دینا اور بھلائی سے منع کرنا منافق کا کام ہے۔ افسوس کہ بہت سے مسلمان گھر انوں میں بھی گناہوں کی ترغیب دینا اور نیکی سے روکنا پایا جاتا ہے جیسے فلمیں ڈرامے دیکھنے اور بے پروی کا کہا جاتا ہے اور داڑھی رکھنے بلکہ کسی بھی طرح کا مذہبی حلیہ اپنانے سے منع کیا جاتا ہے۔



لَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيمٌ ﴿۶۸﴾ كَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ كَانُوا				
لَهُمْ	عَذَابٌ مُّقِيمٌ ﴿۶۸﴾	كَالَّذِينَ	مِنْ قَبْلِكُمْ	كَانُوا
ان کے لیے	ہمیشہ رہنے والا عذاب (ہے)	جیسے وہ لوگ جو	تم سے پہلے	وہ تھے
ان کے لیے ہمیشہ رہنے والا عذاب ہے ○ (اے منافقو!) جس طرح تم سے پہلے لوگ				
أَشَدَّ مِنْكُمْ قُوَّةً وَ أَكْثَرَ أَمْوَالًا وَ أَوْلَادًا ۖ				
أَشَدَّ	مِنْكُمْ	قُوَّةً	وَ	أَكْثَرَ أَمْوَالًا (۱) وَ أَوْلَادًا
زیادہ مضبوط	تم سے	قوت (میں)	اور	(تم سے) زیادہ مالوں اور اولاد (میں)
تم سے قوت میں زیادہ مضبوط اور مال اور اولاد کی کثرت میں تم سے بڑھ کر تھے				
فَاسْتَمْتَعُوا بِخَلْقِهِمْ فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِخَلْقِكُمْ كَمَا اسْتَمْتَعَ				
فَاسْتَمْتَعُوا	بِخَلْقِهِمْ	فَاسْتَمْتَعْتُمْ	بِخَلْقِكُمْ	كَمَا اسْتَمْتَعَ
پھر انہوں نے لطف اٹھایا	اپنے حصے سے	تو تم لطف اٹھاؤ	اپنے حصے سے	جیسے لطف اٹھایا
پھر انہوں نے اپنے (دنیا کے) حصے سے لطف اٹھایا تو تم بھی ویسے ہی اپنے حصے سے لطف اٹھاؤ جیسے				
الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ بِخَلْقِهِمْ وَ خُصَّتُمْ كَالَّذِي				
الَّذِينَ	مِنْ قَبْلِكُمْ	بِخَلْقِهِمْ	وَ	خُصَّتُمْ كَالَّذِي
ان لوگوں نے جو	تم سے پہلے	اپنے حصے سے	اور	تم بیہودگی میں پڑ گئے (اسی طرح جیسے
تم سے پہلے والوں نے اپنے حصوں سے فائدہ حاصل کیا اور تم اسی طرح بیہودگی میں پڑ گئے جیسے				
خَاصُّوا ۖ أُولَٰئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۚ وَأُولَٰئِكَ				
خَاصُّوا	أُولَٰئِكَ	حَبِطَتْ	أَعْمَالُهُمْ	فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۚ وَأُولَٰئِكَ
وہ بیہودگی میں پڑے	یہ لوگ	برباد ہو گئے	ان کے اعمال	دنیا اور آخرت میں
وہ بیہودگی میں پڑے تھے۔ ان لوگوں کے تمام اعمال دنیا و آخرت میں برباد ہو گئے اور وہی لوگ				

۱..... دنیوی مال و دولت کی کثرت اور افرادی قوت کی زیادتی کوئی کامیابی کی علامت نہیں بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں کامیابی ایمان اور تقویٰ و پرہیزگاری کے ساتھ ہے۔

۲..... اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے کافروں کو حصہ ملتا ہے لیکن کافران سے صرف دنیاوی نفع حاصل کرتا ہے جبکہ کامل مومن ان سے دنیا اور دین دونوں کے منافع کماتا ہے۔



## هُمُ الْخٰسِرُونَ ﴿۶۹﴾ اَلَمْ يَأْتِيَهُمْ نَبَاُ الَّذِيْنَ

هُمُ	الْخٰسِرُونَ ﴿۶۹﴾	اَلَمْ يَأْتِيَهُمْ	نَبَاُ الَّذِيْنَ (۱)
وہی	نقصان اٹھانے والے (ہیں)	کیا نہیں آئی ان کے پاس	ان لوگوں کی خبر جو

گھائلے میں ہیں ○ کیا ان کے پاس ان سے پہلے لوگوں

## مِنْ قَبْلِهِمْ قَوْمِ نُوحٍ وَعَادٍ وَثَمُودٌ وَقَوْمِ اِبْرٰهِيْمَ وَ

مِنْ قَبْلِهِمْ	قَوْمِ نُوحٍ	وَ	عَادٍ	وَ	ثَمُودٌ	وَ	قَوْمِ اِبْرٰهِيْمَ	وَ
ان سے پہلے (تھے)	(یعنی) نوح کی قوم	اور	عاد	اور	ثمود	اور	ابراہیم کی قوم	اور

(یعنی) قوم نوح اور عاد اور ثمود اور قوم ابراہیم اور

## اَصْحٰبِ مَدْيَنَ وَالْمُؤْتَفِكَةِ ۚ اَتَتْهُمْ رُسُلُهُمْ

اَصْحٰبِ مَدْيَنَ	وَ	الْمُؤْتَفِكَةِ	اَتَتْهُمْ	رُسُلُهُمْ
مدین والے	اور	الٹ دی جانے والی بستیوں (کے مکینوں کی)	آئے ان کے پاس	ان کے رسول

مدین اور الٹ جانے والی بستیوں کے مکینوں کی خبر نہ آئی؟ ان کے پاس بہت سے رسول

## بِالْبَيِّنٰتِ ۚ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ

بِالْبَيِّنٰتِ	فَمَا كَانَ	اللّٰهُ	لِيَظْلِمَهُمْ (۲)	وَ	لٰكِنْ
روشن نشانوں کے ساتھ	تو نہ تھی	اللہ (کی شان کہ)	وہ ظلم کرتا ان پر	اور	لیکن

روشن نشانیاں لے کر تشریف لائے تو اللہ ان پر ظلم کرنے والا نہ تھا بلکہ

## كَانُوا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۷۰﴾ وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ

كَانُوا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۷۰﴾	وَ	الْمُؤْمِنُونَ	وَ	الْمُؤْمِنٰتُ	بَعْضُهُمْ
وہ اپنی جانوں پر ظلم کر رہے تھے	اور	مسلمان مرد	اور	مسلمان عورتیں	ان کے بعض

وہ خود ہی اپنی جانوں پر ظلم کر رہے تھے ○ اور مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں ایک دوسرے کے

۱..... عبرت و نصیحت حاصل کرنے کے لئے صحیح تاریخ پڑھنا، تاریخی مقامات پر جانا، انہیں دیکھنا اور یاد رکھنا اعلیٰ درجہ کی عبادت ہے۔

۲..... یہاں ظلم سے مراد بے قصور کو سزا دینا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر قسم کے ظلم سے پاک ہے، وہ جو کچھ کرتا ہے یا کرے گا تین عدل و انصاف ہے۔



## أُولِيَاءُ بَعْضٍ يَأْمُرُونَ بِالْعُرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْإِسْكَرِ وَ

بعض کے رفیق (ہیں)	وہ حکم دیتے ہیں	بھلائی کا	اور	منع کرتے ہیں	عَنِ الْإِسْكَرِ	و
اور	برائی سے	اور	منع کرتے ہیں	اور	برائی سے	اور

رفیق ہیں، بھلائی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے منع کرتے ہیں اور

## يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَيُطِيعُونَ اللَّهَ وَ

يُقِيمُونَ	الصلوة	و	يُؤْتُونَ	الزكاة	و	يُطِيعُونَ	اللہ	و
قائم کرتے ہیں	نماز	اور	ادا کرتے ہیں	زکوٰۃ	اور	اطاعت کرتے ہیں	اللہ	اور

نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کا

## رَسُولَهُ ۖ أُولَٰئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللَّهُ ۖ إِنَّ اللَّهَ

رَسُولَهُ (۱)	أُولَٰئِكَ	سَيَرْحَمُهُمُ	اللہ	إِنَّ	اللہ
اس کے رسول (کی)	یہ لوگ	عنقریب رحم فرمائے گا ان پر	اللہ	بیشک	اللہ

حکم مانتے ہیں۔ یہ وہ ہیں جن پر عنقریب اللہ رحم فرمائے گا۔ بیشک اللہ

## عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿١﴾ وَعَدَ اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ وَ

عَزِيزٌ	حَكِيمٌ ﴿١﴾	وَعَدَ	اللہ	الْمُؤْمِنِينَ	و
عزت والا، غلبہ والا	حکمت والا (ہے)	وعدہ فرمایا	اللہ (نے)	مسلمان مردوں	اور

غالب حکمت والا ہے ۝ اللہ نے مسلمان مردوں اور

## الْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ

الْمُؤْمِنَاتِ	جَنَّاتٍ	تَجْرِي	مِنْ تَحْتِهَا	الْأَنْهَارُ	خَالِدِينَ
مسلمان عورتوں (سے)	جنتوں (کا)	بہہ رہی ہیں	ان کے نیچے	نہریں	ہمیشہ رہنے والے

مسلمان عورتوں سے جنتوں کا وعدہ فرمایا ہے جن کے نیچے نہریں جاری ہیں، ان میں

۱..... اس سے پہلے آیات میں منافقوں کے اور یہاں مخلص ایمان والوں کے جو اوصاف بیان ہوئے انہیں سامنے رکھتے ہوئے عمومی طور پر تمام مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ غور کریں کہ ان کے اعمال کن لوگوں کے ساتھ ملتے ہیں؟ اگر ان کے اعمال مخلص ایمان والوں کے ساتھ ملتے ہیں تو وہ اللہ تعالیٰ کے اس احسان کا شکر ادا کریں اور اگر اعمال منافقوں کے ساتھ ملتے ہوں تو انہیں چاہئے کہ اپنی عملی حالت درست کرنے کی بھرپور کوشش کریں اور مخلص ایمان والوں جیسے اوصاف اپنائیں تاکہ وہ منافقوں کے بارے میں بیان کی گئی وعید میں داخل ہونے سے بچ سکیں۔



فِيهَا وَمَسْكَنَ طَيِّبَةٍ فِي جَنَّتِ عَدْنٍ ۖ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللَّهِ

فِيهَا	وَ	مَسْكَنَ طَيِّبَةٍ	فِي جَنَّتِ عَدْنٍ	وَ	رِضْوَانٌ مِّنَ اللَّهِ
ان (جنتوں) میں	اور	پاکیزہ رہائشوں (کا)	عدن کے باغات میں	اور	اللہ کی رضا

ہمیشہ رہیں گے اور عدن کے باغات میں پاکیزہ رہائشوں کا ( وعدہ فرمایا ہے) اور اللہ کی رضا

أَكْبَرُ ۖ ذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿٤٢﴾ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ

أَكْبَرُ	ذَلِكَ	هُوَ	الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿٤٢﴾	يَا أَيُّهَا	النَّبِيُّ
سب سے بڑی (چیز ہے)	یہی	وہ	بہت بڑی کامیابی (ہے)	اے	نبی

سب سے بڑی چیز ہے۔ یہی بہت بڑی کامیابی ہے ۝ اے غیب کی خبریں دینے والے نبی!

جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ۖ وَمَا لَهُمْ

جَاهِدِ	الْكُفَّارَ	وَالْمُنَافِقِينَ ﴿٤٣﴾	وَاغْلُظْ	عَلَيْهِمْ	وَمَا لَهُمْ
جہاد کرو	کافروں	اور منافقوں (سے)	اور سختی کرو	ان پر	ان کا ٹھکانہ

کافروں اور منافقوں سے جہاد کرو اور ان پر سختی کرو اور ان کا ٹھکانہ

جَهَنَّمَ ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ﴿٤٤﴾ يَحْلِفُونَ بِاللَّهِ مَا قَالُوا

جَهَنَّمَ	وَ	بِئْسَ	الْمَصِيرُ ﴿٤٤﴾	يَحْلِفُونَ	بِاللَّهِ
جہنم (ہے)	اور	کتنی بری	پلٹنے کی جگہ	وہ قسم کھاتے ہیں	اللہ کی

جہنم ہے اور کتنی بری پلٹنے کی جگہ ہے ۝ منافقین اللہ کی قسم کھاتے ہیں کہ انہوں نے کچھ نہ کہا

وَلَقَدْ قَالُوا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ

وَلَقَدْ	قَالُوا	كَلِمَةَ الْكُفْرِ	وَكَفَرُوا	بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ
اور (حالانکہ)	ضرور بیشک	انہوں نے کہی	کفر کی بات	اپنے اسلام کے بعد

حالانکہ انہوں نے یقیناً کفر یہ کلمہ کہا اور وہ اپنے اسلام کے بعد کافر ہو گئے

1..... منافقوں سے جہاد جمت قائم کرنے کے ساتھ ہو گا اور ہر وہ شخص جس کے عقیدے میں فساد ہو اس کے بارے میں بھی یہی حکم ہے کہ جمت و دلائل کے ساتھ اس سے جہاد کیا جائے اور جتنا ممکن ہو اس کے ساتھ سختی کا برتاؤ کیا جائے۔

2..... دین و ایمان کے دشمنوں پر سختی کرنا اخلاقیات اور اسلامی تعلیمات کے منافی نہیں اور نہ ہی یہ شدت پسندی ہے بلکہ یہ عین اسلام کی تعلیمات اور اللہ تعالیٰ کا حکم ہے البتہ بے جا سختی یا اسلامی تعلیمات کے منافی قتل و غارتگری ضرور حرام ہے۔



## وَهُمْ يَسْأَلُونَ بَيْنَهُمْ وَمَا تَقُولُوا إِلَّا أَنْ

و	هَمْؤَا <sup>(۱)</sup>	بِهَا	لَمْ يَسْأَلُوا	و	مَا تَقُولُوا	إِلَّا	أَنْ
اور	انہوں نے ارادہ کیا	(اس چیز) کا جو	انہیں نہ ملی	اور	انہیں برا نہیں لگا	مگر	یہ کہ

اور انہوں نے اس چیز کا قصد و ارادہ کیا جو انہیں نہ ملی اور انہیں یہی برا لگا کہ

## أَعْنَاهُمْ اللَّهُ وَرَسُولُهُ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنْ يَتُوبُوا يَكُ

أَعْنَاهُمْ	اللَّهُ	و	رَسُولُهُ	مِنْ فَضْلِهِ	فَإِنْ	يَتُوبُوا	يَكُ
غنی کر دیا انہیں	اللہ	اور	اس کے رسول (نے)	اپنے فضل سے	تو اگر	وہ توبہ کر لیں	ہوگا

اللہ اور اس کے رسول نے انہیں اپنے فضل سے غنی کر دیا تو اگر وہ توبہ کریں

## خَيْرًا لَّهُمْ وَإِنْ يَتَوَلَّوْا يُعَذِّبْ اللَّهُ عَذَابًا أَلِيمًا

خَيْرًا	لَّهُمْ	و	إِنْ	يَتَوَلَّوْا	يُعَذِّبُهُمْ	اللَّهُ	عَذَابًا أَلِيمًا
بہتر	ان کے لئے	اور	اگر	وہ منہ پھیریں	(تو) عذاب دے گا انہیں	اللہ	دردناک عذاب

تو ان کے لئے بہتر ہو گا اور اگر وہ منہ پھیریں تو اللہ انہیں دنیا اور آخرت میں

## فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَا لَهُمْ فِي الْأَرْضِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا

فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ	و	مَا	لَهُمْ	فِي الْأَرْضِ	مِنْ وَلِيٍّ	و	لَا
دنیا اور آخرت میں	اور	نہ (ہوگا)	ان کے لئے	زمین میں	کوئی حمایتی	اور	نہ

سخت عذاب دے گا اور ان کے لئے زمین میں نہ کوئی حمایتی ہو گا اور نہ

## نَصِيرٍ ۝ وَمِنْهُمْ مَّنْ عٰهَدَ اللّٰهَ لَئِنْ

نَصِيرٍ ۝	و	مِنْهُمْ	مَّنْ	عٰهَدَ	اللّٰهَ	لَئِنْ
کوئی مددگار	اور	ان میں سے	(کوئی وہ ہے) جس نے	عہد کیا	اللہ (سے)	ضرور اگر

مددگار ۝ اور ان میں کچھ وہ ہیں جنہوں نے اللہ سے عہد کیا ہوا ہے کہ اگر

۱..... اس سے مراد منافقین کا نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سواری سے گرانے کا ارادہ ہے، یا یہ مراد ہے کہ منافقین نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضا کے بغیر عہد اللہ بن ابی کی تاج پوشی کا ارادہ کیا تھا جو پورا نہ ہوا۔ ۲..... یہ آیت ایک شخص ثعلبہ بن ابی عاصب کے بارے میں نازل ہوئی، اس نے بارگاہ رسالت میں اپنے مالدار ہونے کے لئے دعا کی درخواست کی اور اس پر اصرار کیا، چنانچہ دعائے رسول کی برکت سے اسے بہت مال عطا ہوا، بعد میں اس نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا اور جب اس کے متعلق آیت نازل ہوئی تو یہ زکوٰۃ لے کر حاضر ہوا لیکن حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم الہی =

خدا سے وعدہ کر کے پھرنے والے شخص کا واقعہ



## اٰثِنًا مِنْ فَضْلِهِ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُوْنَنَّ

اٰثِنًا	مِنْ فَضْلِهِ	لَنَصَّدَّقَنَّ	و	لَنَكُوْنَنَّ
اللہ دے گا ہمیں	اپنے فضل سے	(تو) ضرور ہم صدقہ دیں گے	اور	ضرور ہم ہو جائیں گے

اللہ ہمیں اپنے فضل سے دے گا تو ہم ضرور صدقہ دیں گے اور ہم ضرور صالحین میں سے

## مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۵﴾ فَلَمَّا اٰتٰهُمْ مِّنْ فَضْلِهِ بَخِلُوْا بِهٖ

مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۵﴾	فَلَمَّا	اٰتٰهُمْ	مِّنْ فَضْلِهِ	بَخِلُوْا	بِهٖ
صالحین میں سے	پھر جب	اللہ نے دیا انہیں	اپنے فضل سے	(تو) وہ بخل کرنے لگے	اس میں

ہو جائیں گے ○ پھر جب اللہ نے انہیں اپنے فضل سے عطا فرمایا تو اس میں بخل کرنے لگے

## وَتَوَكَّلُوْا وَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۶﴾ فَاَعْقَبَهُمْ

و	تَوَكَّلُوْا	و	هُمْ	مُّعْرِضُوْنَ ﴿۶﴾	فَاَعْقَبَهُمْ
اور	وہ پلٹ گئے	اور	وہ	منہ پھیرنے والے (ہیں)	تو اللہ نے ان کے انجام کے طور پر ڈال دی

اور منہ پھیر کر پلٹ گئے ○ تو اللہ نے انجام کے طور پر

## نِفَاقًا فِیْ قُلُوْبِهِمْ اِلٰی یَوْمٍ یَّلْقَوْنَهٗ بِمَا

نِفَاقًا ﴿۱﴾	فِیْ قُلُوْبِهِمْ	اِلٰی یَوْمٍ	یَّلْقَوْنَهٗ	بِمَا
منافقت	ان کے دلوں میں	(اس) دن تک	(جس دن) وہ ملیں گے اس سے	(اس) وجہ سے کہ

اس دن تک کے لئے ان کے دلوں میں منافقت ڈال دی

## اَخْلَقُوا اللّٰهَ صَاوِعًا وَكُفُّوا

اَخْلَقُوا	اللّٰهَ	صَاوِعًا	وَكُفُّوا
انہوں نے خلاف ورزی کی	اللہ (سے)	(اس کی) جو	انہوں نے وعدہ کیا اس سے

جس دن وہ اس سے ملیں گے کیونکہ انہوں نے اللہ سے وعدہ کر کے وعدہ خلافی کی اور

== اس کی زکوٰۃ قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

1..... اس آیت سے چند باتیں معلوم ہوئیں: (1) عہد شکنی اور وعدہ خلافی سے نفاق پیدا ہوتا ہے، لہذا ہر مسلمان پر لازم ہے کہ ان باتوں سے احتراز کرے اور عہد پورا کرنے اور وعدہ وفا کرنے میں پوری کوشش کرے۔ (2) بعض گناہ کبھی بدعتیہ کی تک پہنچا دیتے ہیں۔ (3) غربتی میں خدا سے کو یاد کرنا اور امیری میں بھول جانا منافقت کی علامت ہے۔ (4) آدمی کا ایمان و تقویٰ سے محروم ہو جانا بھی عذاب الہی ہے۔



كَانُوا يَكْذِبُونَ ﴿۹﴾ أَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَ

كَانُوا يَكْذِبُونَ ﴿۹﴾	أَلَمْ يَعْلَمُوا	أَنَّ	اللَّهُ	يَعْلَمُ	سِرَّهُمْ	و
وہ جھوٹ بولتے رہے	کیا انہیں معلوم نہیں تھا	کہ	اللہ	جانتا ہے	ان کی چھپی بات	اور

جھوٹ بولتے رہے ○ کیا انہیں معلوم نہیں تھا کہ اللہ ان کے دل کی ہر چھپی بات اور

نَجْوَاهُمْ وَأَنَّ اللَّهَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ ﴿۱۰﴾ الَّذِينَ

نَجْوَاهُمْ	و	أَنَّ	اللَّهُ	عَلَّامُ الْغُيُوبِ ﴿۱۰﴾	الَّذِينَ
ان کی سرگوشی	اور	یہ کہ	اللہ	تمام غیبوں کو خوب جاننے والا (ہے)	وہ لوگ جو

ان کی ہر سرگوشی کو جانتا ہے اور یہ کہ اللہ سب غیبوں کو خوب جاننے والا ہے ○ اور وہ جو

يَلْبِزُونَ الْمَطَّوِعِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فِي الصَّدَقَاتِ وَ

يَلْبِزُونَ ﴿۱﴾	الْمَطَّوِعِينَ	مِنَ الْمُؤْمِنِينَ	فِي الصَّدَقَاتِ	و
عیب لگاتے ہیں	خوشی سے صدقہ دینے والوں (پر)	ایمان والوں میں سے	(ان کے) صدقات میں	اور

دل کھول کر خیرات دینے والے مسلمانوں پر اور ان پر جو اپنی محنت مشقت

الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ إِلَّا جُهْدَهُمْ فَيَسْخَرُونَ مِنْهُمْ ط

الَّذِينَ	لَا يَجِدُونَ إِلَّا	جُهْدَهُمْ	فَيَسْخَرُونَ	مِنْهُمْ
ان لوگوں پر جو	نہیں پاتے	مگر	اپنی محنت مشقت (کی مقدار)	پھر ہنسی مذاق کرتے ہیں

کی بقدر ہی پاتے ہیں عیب لگاتے ہیں پھر ان کا مذاق اڑاتے ہیں

سَخَّرَ اللَّهُ مِنْهُمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿۹﴾ اسْتَغْفِرُ

سَخَّرَ	اللَّهُ	مِنْهُمْ	و	لَهُمْ	عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿۹﴾	اسْتَغْفِرُ
ہنسی کی سزا دے گا	اللہ	انہیں	اور	ان کے لیے	دردناک عذاب (ہے)	تم مغفرت طلب کرو

تو اللہ انہیں ان کے مذاق اڑانے کی سزا دے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے ○ (اے حبیب!) تم ان کی

۱..... اس آیت سے تین چیزیں معلوم ہوئیں۔ (۱) جو لوگ صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کی عبادت کو نفاق یا دکھلاوے پر محمول کرتے ہیں اور صحابہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ پر طعن کرتے ہیں وہ منافقین ہیں۔ (۲) ایک لوگوں کا نیکی پر مذاق اڑانا منافقین کا کام ہے۔ آج بھی بہت سے مسلمان کھلانے والوں کو فلوں، ڈراموں سے تو تکلیف نہیں ہوتی البتہ دینی شعائر پر عمل کرنے، دینی حلیہ پہنانے، دین کا نام لینے سے تکلیف ہوتی ہے اور اس کا مذاق اڑاتے ہیں۔ (۳) نیک بندوں کا مذاق اڑانا، انہیں تہمت لگانا رب تعالیٰ سے مقابلہ کرنا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کا بدلہ لیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ تمام پوشیدہ چیزوں کو جانتا ہے

منافقوں کا مسلمانوں کے صدقات پر اعتراض

منافقوں کی ہنسی نہ ہونا اور اس کی وجہ



لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ۖ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ

لَهُمْ	أَوْ	لَا تَسْتَغْفِرْ	لَهُمْ	إِنْ	تَسْتَغْفِرْ	لَهُمْ
ان کی	یا	مغفرت طلب نہ کرو	ان کی	اگر	تم مغفرت طلب کرو گے	ان کی

مغفرت کی دعا مانگو یا نہ مانگو، اگر تم ستر بار بھی ان کی مغفرت

سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ ۖ ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ

سَبْعِينَ مَرَّةً	فَلَنْ يَغْفِرَ	اللَّهُ	لَهُمْ	ذَلِكَ	بِأَنَّهُمْ (۱)
ستر بار	تو ہرگز مغفرت نہیں فرمائے گا	اللہ	ان کی	یہ	(اس) لئے کہ وہ

طلب کرو گے تو اللہ ہرگز ان کی مغفرت نہیں فرمائے گا۔ یہ اس لیے کہ یہ

كَفَرُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ۖ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي

كَفَرُوا	وَاللَّهُ وَرَسُولِهِ	وَاللَّهُ	لَا يَهْدِي
انہوں نے کفر کیا	اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ	اور	اللہ

اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کیا کرتے تھے اور اللہ فاسقوں کو

الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ۝ (۲) فَرِحَ الْمُخَلَّفُونَ بِمَقْعِدِهِمْ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ

الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ۝ (۲)	فَرِحَ	الْمُخَلَّفُونَ	بِمَقْعِدِهِمْ	خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ
نافرمانی کرنے والی قوم (کو)	خوش ہوئے	پیچھے رہ جانے والے	اپنے بیٹھنے پر	اللہ کے رسول کے پیچھے

ہدایت نہیں دیتا ۝ پیچھے رہ جانے والے اس بات پر خوش ہوئے کہ وہ اللہ کے رسول کے پیچھے بیٹھے رہے

وَكَرِهُوا أَنْ يُجَاهِدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

وَكَرِهُوا	أَنْ يُجَاهِدُوا	بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ	فِي سَبِيلِ اللَّهِ
اور	انہوں نے پسند نہ کیا	کہ وہ جہاد کریں	اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ

اور انہیں یہ بات ناپسند تھی کہ اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ اللہ کے راستے میں جہاد کریں

۱..... اس آیت میں منافقوں کو نہ بخشنے کی وجہ بیان فرمائی گئی کہ وہ اللہ تعالیٰ جان اور رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے منکر ہیں اور جو ان کا منکر ہو اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے لئے اپنی رحمت عامہ کی بنا پر دعا بھی کرویں، تب بھی اللہ تعالیٰ جان سے نہیں بخشے گا۔ اس نہ بخشنے میں حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت کا اظہار ہے کہ آپ کا منکر جنت میں نہیں جاسکتا۔ کافر کو دعائے مغفرت سے فائدہ نہیں ہوتا۔

۲..... اس سے مراد یہ ہے کہ جو ایمان سے خارج ہوں، جب تک کہ وہ کفر پر قائم رہیں اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت نہیں دیتا۔



وَقَالُوا لَا تَنْفِرُوا فِي الْحَرِّ ۖ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ أَشَدُّ حَرًّا ۚ

وَقَالُوا	لَا تَنْفِرُوا	فِي الْحَرِّ	قُلْ	نَارُ جَهَنَّمَ	أَشَدُّ حَرًّا
اور	انہوں نے کہا	تم نہ نکلو (جہاد کے لئے)	گرمی میں	جہنم کی آگ	شدید ترین گرم (ہے)
اور انہوں نے کہا: اس گرمی میں نہ نکلو۔ تم فرماؤ: جہنم کی آگ شدید ترین گرم ہے۔					

لَوْ كَانُوا يَعْقِلُونَ ﴿٨١﴾ فَلْيُصْحَكُوا قَلِيلًا ۚ

لَوْ	كَانُوا يَعْقِلُونَ ﴿٨١﴾	فَلْيُصْحَكُوا ﴿٨١﴾	قَلِيلًا	وَقَالُوا
اگر	وہ لوگ سمجھ لیتے (تو پیچھے نہ رہتے)	تو انہیں چاہیے کہ ہنس لیں	تھوڑا سا	اور
کسی طرح یہ لوگ سمجھ لیتے ۝ تو انہیں چاہیے کہ تھوڑا سا ہنس لیں اور				

لَيَبْكُوا كَثِيرًا ۚ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿٨٢﴾ فَإِنْ

لَيَبْكُوا	كَثِيرًا	جَزَاءً	بِمَا	كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿٨٢﴾	فَإِنْ
انہیں چاہئے کہ روئیں	بہت زیادہ	(یہ) بدلہ (ہے)	(اس) کا جو	وہ کام کرتے تھے	پھر اگر
بہت زیادہ روئیں (یہ) ان کے اعمال کا بدلہ ہے ۝ پھر اے حبیب! اگر					

رَجَعَكَ اللَّهُ إِلَىٰ طَائِفَةٍ مِّنْهُمْ فَاسْتَأْذَنُوكَ

رَجَعَكَ	اللَّهُ	إِلَىٰ طَائِفَةٍ	مِّنْهُمْ	فَاسْتَأْذَنُوكَ
واپس لے جائے تمہیں	اللہ	ایک گروہ کی طرف	ان میں سے	تو وہ اجازت مانگیں گے تم سے
اللہ تمہیں ان میں سے کسی گروہ کی طرف واپس لے جائے اور وہ تم سے				

لِلْخُرُوجِ فَقُلْ لَّنْ تَخْرُجُوا مَعِيَ أَبَدًا ۚ

لِلْخُرُوجِ	فَقُلْ	لَّنْ تَخْرُجُوا	مَعِيَ	أَبَدًا	وَقَالُوا
نکلنے کی	تو تم کہو	تم ہرگز نہ نکلو	میرے ساتھ	کبھی بھی	اور
جہاد میں ساتھ نکلنے کی اجازت مانگیں تو تم فرما دینا کہ تم کبھی بھی میرے ساتھ نہ چلو اور					

۱..... اس آیت میں منافقین کو تھوڑا ہنسنے اور بہت رونے کا حکم نہیں دیا گیا بلکہ منافقین کی حالت کی خبر دینے کے طور پر کلام کیا گیا ہے۔ آیت کا معنی یہ ہے کہ منافقین اگرچہ اپنی ساری زندگی ہنسیں اور خوشیاں منائیں یہ کم ہے کیونکہ دنیا بیتی درازی کے باوجود قلیل ہے اور آخرت میں ان کا غم اور رونا بہت زیادہ ہوگا کیونکہ آخرت کی سزا ہمیشہ کے لئے ہوگی، کبھی ختم نہ ہوگی اور ختم ہو جانے والی چیز نہ ختم ہونے والی کے مقابلے میں تھوڑی ہی ہے۔ اس آیت میں اگرچہ منافقین سے متعلق کلام ہے البتہ جداگانہ طور پر ہمیں بہر حال یہی حکم دیا گیا ہے کہ تھوڑا ہنسیں اور گریہ و زاری زیادہ نہ کیا کریں۔

منافقوں کو جہاد میں شرکت کی ممانعت



لَنْ تُقَاتِلُوا مَعِيَ عَدُوًّا ۖ إِنَّكُمْ رَضِيتُمْ

لَنْ تُقَاتِلُوا	مَعِيَ	عَدُوًّا	إِنَّكُمْ	رَضِيتُمْ
ہرگز نہ لڑو	میرے ساتھ	کسی دشمن (سے)	بیشک تم (نے)	پسند کر لیا

ہرگز میرے ساتھ کسی دشمن سے نہ لڑو۔ تم نے پہلی دفعہ

بِالْقُعُودِ أَوَّلَ مَرَّةٍ فَاقْعُدُوا مَعَ الْخُلَفَاءِ ۖ (۸۳)

بِالْقُعُودِ	أَوَّلَ مَرَّةٍ	فَاقْعُدُوا	مَعَ الْخُلَفَاءِ (۸۳)	وَ
بیٹھنے کو	پہلی بار	تو بیٹھ رہو	پیچھے رہ جانے والوں کے ساتھ	اور

بیٹھ رہنے کو پسند کیا تو (اب) پیچھے رہ جانے والوں کے ساتھ بیٹھ رہو اور

لَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّتَّاتَ أَبَدًا ۖ وَ

لَا تُصَلِّ (۲)	عَلَى أَحَدٍ	مِّنْهُمْ	مَّتَّاتَ	أَبَدًا ۖ وَ
تم نماز نہ پڑھنا	کسی ایک پر	ان میں سے	(جو) مر گیا	کبھی بھی اور

ان میں سے کسی کی میت پر کبھی نماز جنازہ نہ پڑھنا اور

لَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ ۖ إِنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ

لَا تَقُمْ	عَلَى قَبْرِهِ	إِنَّهُمْ	كَفَرُوا	بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ
تم کھڑے نہ ہونا	اس کی قبر پر	بیشک وہ	انہوں نے کفر کیا	اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ

نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا۔ بیشک انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کیا

وَمَا تُواوَهُمْ فُسْیُقُونَ ۖ (۸۴) وَلَا تَعْجَبْكَ

وَ	مَا تُواوَهُمْ	وَ	فُسْیُقُونَ (۸۴)	وَ	لَا تَعْجَبْكَ
اور	وہ مر گئے	اور	وہ	اور	تجرب میں نہ ڈالیں تجھے

اور نافرمانی کی حالت میں مر گئے اور ان کے

۱۔۔۔ اس سے ثابت ہوا کہ جس شخص سے دھوکا اور فریب ظاہر ہو اس سے تعلق ختم کر دینا اور علیحدگی اختیار کر لینا چاہئے اور محض اسلام کے مدعی ہونے سے کسی کو ساتھ ملا لینے کی اجازت نہیں ہوتی۔ آج جو لوگ کہتے ہیں کہ ہر کلمہ گو کو مالو اور اس کے ساتھ اتفاق و اتحاد کر دیے اس حکم قرآنی کے بالکل خلاف ہے۔ ۲۔۔۔ اس آیت میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو منافقین کے جنازے کی نماز اور ان کے دفن میں شرکت کرنے سے منع فرمایا گیا ہے۔ یاد رہے کہ اگر کوئی کافر مرجائے تو مسلمان پر لازم ہے کہ وہ اس کے مرنے پر نہ اس کے لئے دعا کرے اور نہ ہی اس کی قبر پر کھڑا ہو۔ افسوس! فی زمانہ حال یہ ہے کہ =

مناظروں کا جنازہ پڑھنے اور ان کی قبر پر کھڑے ہونے کی ممانعت

مناظروں کا مال و اولاد قابلِ تعجب نہیں بلکہ باعثِ وبال ہے



## أَمْوَالُهُمْ وَأَوْلَادُهُمْ ۖ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ أَنْ

أَمْوَالُهُمْ	و	أَوْلَادُهُمْ	إِنَّمَا	يُرِيدُ	اللَّهُ	أَنْ
ان کے اموال	اور	ان کی اولاد	صرف	چاہتا ہے	اللہ	کہ

مال اور اولاد تمہیں تعجب میں نہ ڈالیں۔ اللہ یہی چاہتا ہے کہ

## يُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ أَنْفُسُهُمْ

يُعَذِّبُهُمْ	بِهَا	فِي الدُّنْيَا	و	تَزْهَقَ	أَنْفُسُهُمْ
وہ سزا دے انہیں	اس کے ذریعے	دنیا میں	اور	نکل جائے	ان کی جان

انہیں اس کے ذریعے دنیا میں سزا دے اور کفر کی حالت میں

## وَهُمْ كُفَرٌ ۖ وَإِذَا أَنْزَلْتَ سُورَةً

وَهُمْ	و	كُفَرٌ ۖ	وَ	إِذَا	أَنْزَلْتَ	سُورَةً
اور وہ	وہ	کفر کرنے والے (ہوں)	اور	جب	نازل کی جاتی ہے	کوئی سورت

ان کی روح نکل جائے ۝ اور جب کوئی سورت نازل کی جاتی ہے

## أَنْ آمِنُوا بِاللَّهِ وَجَاهِدُوا مَعَ رَسُولِهِ

أَنْ	آمِنُوا	بِاللَّهِ	وَ	جَاهِدُوا	مَعَ رَسُولِهِ
(جس میں حکم دیا جاتا ہے) کہ	ایمان لاؤ	اللہ پر	اور	جہاد کرو	اس کے رسول کے ہمراہ

کہ اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے رسول کے ہمراہ جہاد کرو

## اسْتَأْذَنَكَ أَوْ لَوِ الطَّوْلِ مِنْهُمْ وَقَالُوا

اسْتَأْذَنَكَ	أَوْ لَوِ الطَّوْلِ	مِنْهُمْ	وَ	قَالُوا
(تو) رخصت مانگتے ہیں تم سے	قوت و طاقت والے	ان میں سے	اور	کہتے ہیں

تو ان کے قوت و طاقت رکھنے والے تم سے رخصت مانگتے ہیں اور کہتے ہیں

== اگر مسلمانوں کے ملک میں کوئی بڑا کافر مرنے لگا ہے تو مسلمانوں کی سربراہی کے دعوے دار اس کے مرنے پر اس طرح اظہارِ افسوس کرتے ہیں جیسے ان کا کوئی اپنا بڑا فوت ہو گیا ہو اور اگر اس کی قبر بتی ہو تو اس پر کھڑے ہو کر دعائیں مانگتے ہیں۔ یہ دعائیں بالکل حرام ہے۔

۱..... قدرت کے باوجود دین اسلام کی مدد نہ کرنا منافقوں کا عمل ہے، لہذا جہاں بھی مسلمان مظلوم ہوں یا ان کا عقیدہ خراب کیا جا رہا ہو وہاں قدرت رکھنے والے دوسرے مسلمانوں کو اپنی حیثیت کے مطابق بہتری کی بھرپور کوشش کرنی چاہئے۔

قدرت کے باوجود جہاد نہ کرنے والے منافقوں کا حال



## ذَرْنَا نَكُنْ مَعَ الْتَّعِدِينَ ﴿۸۶﴾ رَاضُوا

دُزْنَا	نَكُنْ	مَعَ الْتَّعِدِينَ ﴿۸۶﴾	رَاضُوا
چھوڑ دو ہمیں	(تا کہ) ہم ہو جائیں	بیٹھے رہنے والوں کے ساتھ	وہ راضی ہیں

ہمیں چھوڑ دیجیے تاکہ بیٹھے رہنے والوں کے ساتھ ہو جائیں ○ انہیں یہ پسند آیا

## يَا نِيسَكُوْنَا مَعَ الْخَوَالِفِ وَطِبَعِ

بَانْ	يَكُونُوا	مَعَ الْخَوَالِفِ	وَ طِبَعِ ﴿۱﴾
(اس) پر کہ	وہ ہو جائیں	پیچھے رہنے والی عورتوں کے ساتھ	اور مہر لگا دی گئی

کہ پیچھے رہنے والی عورتوں کے ساتھ ہو جائیں اور ان کے دلوں پر

## عَلَى قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُونَ ﴿۸۷﴾ لَكِنِ الرَّسُولُ وَ

عَلَى قُلُوبِهِمْ	فَهُمْ	لَا يَفْقَهُونَ ﴿۸۷﴾	لَكِنِ الرَّسُولُ ﴿۲﴾ وَ
ان کے دلوں پر	تو وہ	(کچھ) نہیں سمجھتے	لیکن رسول اور

مہر لگا دی گئی تو وہ کچھ سمجھتے نہیں ○ لیکن رسول اور

## الَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ جُهِدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ ط

الَّذِينَ	آمَنُوا	مَعَهُ	جُهِدُوا	بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ
وہ لوگ جو	ایمان لائے	اس کے ساتھ	انہوں نے جہاد کیا	اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ

جو ان کے ساتھ ایمان لائے انہوں نے اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ جہاد کیا

## وَأُولَٰئِكَ لَهُمُ الْخَيْرُ وَأُولَٰئِكَ هُمُ

وَأُولَٰئِكَ	لَهُمُ	الْخَيْرُ	وَأُولَٰئِكَ هُمُ
اور یہ لوگ	ان کے لیے	بھلائیاں (ہیں)	اور یہ لوگ وہی

اور انہیں کے لیے بھلائیاں ہیں اور یہی

۱..... یعنی ان کے کفر و نفاق اختیار کرنے کے باعث ان کے دلوں پر مہر لگا دی گئی تو وہ کچھ سمجھتے نہیں کہ جہاد میں کیا کامیابی و سعادت اور بیٹھ رہنے میں کیسی ہلاکت و شقاوت ہے۔ ۲..... اس سے پہلی آیات میں جہاد سے راہ فرار اختیار کرنے میں منافقوں کا حال بیان کیا گیا اور اس آیت سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا جذبہ جہاد بیان کیا گیا کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی رضا کی طلب میں اور اس کی بارگاہ میں قرب حاصل کرنے کے لئے اپنے مال اور اپنی جانیں دونوں خرچ کر دیں۔



## الْمُفْلِحُونَ ﴿۸۸﴾ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي

الْمُفْلِحُونَ ﴿۸۸﴾	أَعَدَّ ﴿۱﴾	اللَّهُ	لَهُمْ ﴿۲﴾	جَنَّاتٍ	تَجْرِي
فلاح پانے والے (ہیں)	تیار کر رکھی ہیں	اللہ (نے)	ان کے لئے	جنتیں	بہتی ہیں

کامیاب ہونے والے ہیں ○ اور اللہ نے ان کے لئے جنتیں تیار کر رکھی ہیں جن کے نیچے

## مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ ذَٰلِكَ

مِنْ تَحْتِهَا	الْأَنْهَارُ	خَالِدِينَ	فِيهَا	ذَٰلِكَ
ان کے نیچے	نہریں	ہمیشہ رہنے والے	ان میں	یہی

نہریں بہتی ہیں، ہمیشہ ان میں رہیں گے۔ یہی

## الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿۸۹﴾ وَجَاءَ الْمُعَذِّرُونَ مِنَ الْأَعْرَابِ

الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿۸۹﴾	وَ	جَاءَ	الْمُعَذِّرُونَ	مِنَ الْأَعْرَابِ
بڑی کامیابی (ہے)	اور	آئے	عذر پیش کرنے والے	دیہاتیوں میں سے

بڑی کامیابی ہے ○ اور عذر پیش کرنے والے دیہاتی آئے

## لِيُؤْذَنَ لَهُمْ وَقَعَدَ الَّذِينَ كَذَبُوا

لِيُؤْذَنَ	لَهُمْ	وَ	قَعَدَ	الَّذِينَ	كَذَبُوا
تاکہ رخصت دیدی جائے	انہیں	اور	بیٹھے رہے	وہ لوگ جنہوں نے	جھوٹ بولا

تاکہ انہیں رخصت دیدی جائے اور اللہ اور اس کے رسول سے جھوٹ بولنے والے

## اللَّهُ وَرَسُولُهُ ۖ سَيُصِيبُ الَّذِينَ كَفَرُوا

اللَّهُ وَرَسُولُهُ ﴿۳﴾	سَيُصِيبُ	الَّذِينَ	كَفَرُوا
اللہ اور اس کے رسول (سے)	عنقریب پہنچے گا	ان لوگوں کو جنہوں نے	کفر کیا

بیٹھے رہے۔ ان میں سے کافروں کو عنقریب

۱۔ اس سے معلوم ہوا کہ جنت اور وہاں کی نعمتیں پیدا ہو چکی ہیں۔ ۲۔ جنتی اپنی اپنی جنت کے پورے پورے مالک ہوں گے۔ وہاں صرف مہمان کی طرح بغیر ملکیت کے نہ ہوں گے البتہ ان کی خاطر تواضع مہمانوں کی سی ہوگی۔

۳۔ نبی کریم ﷺ سے جھوٹ بولنا اللہ تعالیٰ سے جھوٹ بولنا ہے کیونکہ ان منافقوں نے رسول کریم ﷺ ﷺ سے جھوٹ بولا، اس پر اللہ عزوجل نے انہوں کو عذاب سے جھوٹ بولا۔



جہاد سے معذور لوگوں کا بیان

مِنْهُمْ عَذَابُ الْيَمِّ ۹۰ لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَاءِ وَلَا				
مِنْهُمْ	عَذَابُ الْيَمِّ ۹۰	لَيْسَ	عَلَى الضُّعَفَاءِ (۱)	وَلَا
ان میں سے	دردناک عذاب	نہیں ہے	کمزوروں پر	اور نہ
دردناک عذاب پہنچے گا ○ کمزوروں پر اور				

عَلَى الْمَرْضَىٰ وَلَا عَلَى الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ مَا يُنْفِقُونَ				
عَلَى الْمَرْضَىٰ	وَلَا	عَلَى الَّذِينَ	لَا يَجِدُونَ	مَا يُنْفِقُونَ
مریضوں پر	اور نہ	ان لوگوں پر جو	نہیں پاتے	(وہ چیز) جسے وہ خرچ کر سکیں
بیماروں پر اور خرچ کرنے کی طاقت نہ رکھنے والوں پر				

حَرَجٌ إِذَا نَصَحُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۖ مَا عَلَى الْمُحْسِنِينَ				
حَرَجٌ	إِذَا	نَصَحُوا	اللَّهُ وَرَسُولَهُ (۲)	مَا عَلَى الْمُحْسِنِينَ
کوئی حرج	جبکہ	وہ خیر خواہ رہیں	اللہ اور اس کے رسول کے	نہیں نیکی کرنے والوں پر
کوئی حرج نہیں جبکہ وہ اللہ اور اس کے رسول کے خیر خواہ رہیں۔ نیکی کرنے والوں پر				

مِنْ سَبِيلٍ ۖ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۹۱ وَلَا عَلَى الَّذِينَ إِذَا مَا				
مِنْ سَبِيلٍ	وَاللَّهُ	غَفُورٌ	رَّحِيمٌ ۹۱	وَلَا عَلَى الَّذِينَ إِذَا مَا
کوئی راہ	اور	بخشنے والا	مہربان (ہے)	ان لوگوں پر جو جب
کوئی راہ نہیں اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○ اور نہ ان پر کوئی حرج ہے جو				

أَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَا أَجِدُ مَا				
أَتَوْكَ	لِتَحْمِلَهُمْ	قُلْتَ	لَا أَجِدُ	مَا
وہ آئیں تمہارے پاس	تاکہ تم سواری دید و انہیں	(لیکن) تم نے فرمادیا	میں نہیں پاتا	(وہ چیز) جو
آپ کے پاس اس لئے آتے ہیں تاکہ آپ انہیں سواری دیدیں (لیکن آپ) فرمادیتے ہیں: میں تمہارے لئے				

- ۱..... باطل عذروالوں کا ذکر فرمانے کے بعد سچے عذروالوں کے متعلق فرمایا کہ ان پر سے جہاد کی فرضیت ساقط ہے۔ یہ کون لوگ ہیں؟ ان کے تین طبقے بیان فرمائے، پہلا طبقہ ضعیف جیسے کہ بوڑھے، بچے، عورتیں اور وہ شخص بھی انہیں میں داخل ہے جو پیدا کنی کمزور و نحیف ہو۔ دوسرا طبقہ بیمار، اس میں اندھے، لنگڑے، اپاچ بھی داخل ہیں۔ تیسرا طبقہ وہ لوگ جنہیں خرچ کرنے کی قدرت نہ ہو اور سامان جہاد میسر نہ ہو، یہ لوگ رہ جائیں تو ان پر کوئی گناہ نہیں۔
- ۲..... یہاں خیر خواہی سے مراد اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کرنا اور مجاہدین کے ہمدردی کی خبر گیری رکھنا ہے۔



## أَحْبِلْكُمْ عَلَيْهِ ۖ تَوَلَّوْا وَاعْبِئْهُمْ

أَحْبِلْكُمْ	عَلَيْهِ	تَوَلَّوْا	وَ	اعْبِئْهُمْ
میں سوار کر دوں تمہیں	اس پر	(تو) وہ لوٹ جاتے ہیں	اور (اس حال میں کہ)	ان کی آنکھیں

کوئی ایسی چیز نہیں پاتا جس پر تمہیں سوار کر دوں تو وہ اس حال میں لوٹ جاتے ہیں کہ ان کی آنکھوں سے

## تَفِيضٌ مِنَ الدَّمِيعِ حَزَنًا أَلَّا يَجِدُوا مَا يُنْفِقُونَ ۙ

تَفِيضٌ (۱)	مِنَ الدَّمِيعِ	حَزَنًا	أَلَّا يَجِدُوا	مَا	يُنْفِقُونَ (۹۲)
بہہ رہی ہوتی ہیں	آنسوؤں سے	(اس) غم (میں)	کہ وہ نہیں پا رہے	(وہ چیز) جسے	وہ خرچ کر سکیں

اس غم میں آنسو بہہ رہے ہوں کہ وہ خرچ کرنے کی طاقت نہیں رکھتے ○

## إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَسْتَأْذِنُونَكَ وَهُمْ

إِنَّمَا	السَّبِيلُ	عَلَى الَّذِينَ	يَسْتَأْذِنُونَكَ	وَ	هُمْ
صرف	راہ (مواخذہ)	ان لوگوں پر ہے جو	رخصت مانگتے ہیں تم سے	اور (حالانکہ)	وہ

مواخذہ تو ان لوگوں پر ہے جو مالدار ہونے کے باوجود آپ سے رخصت

## أَغْنِيَاءُ رَضُوا بِأَنْ يَكُونُوا مَعَ الْخَوَالِفِ ۚ

أَغْنِيَاءُ	رَضُوا	بِأَنْ	يَكُونُوا	مَعَ الْخَوَالِفِ	وَ
مالدار (ہیں)	وہ راضی ہیں	(اس) پر کہ	وہ ہو جائیں	پیچھے رہ جانے والی عورتوں کے ساتھ	اور

مانگتے ہیں۔ انہیں یہ پسند ہے کہ عورتوں کے ساتھ پیچھے بیٹھ رہیں اور

## طَبَعَ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۙ

طَبَعَ	اللَّهُ	عَلَى قُلُوبِهِمْ	فَهُمْ	لَا يَعْلَمُونَ (۹۳)
مہر لگا دی	اللہ (نے)	ان کے دلوں پر	تو وہ	(کچھ) نہیں جانتے

اللہ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی تو وہ کچھ نہیں جانتے ○

۱..... اس آیت مبارکہ سے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے جذبہ جہاد، شوق عبادت اور ذوق اطاعت کا پتہ چلتا ہے کہ ایک طرف تو منافقین ہیں جو قدرت ہونے کے باوجود جھوٹے سیلے بہانے کر کے جہاد سے جان چھڑاتے ہیں اور ایک طرف یہ کامل الایمان، مخلص غلام ہیں جو شرعاً رخصت و اجازت ہونے کے باوجود جہاد نہ کر سکتے اور اس عبادت میں شریک نہ ہو سکتے کہ غم میں آنسو بہا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ایسا ذوق و شوق عطا فرمائے۔

جہاد سے روکنے والے قابل مواخذہ لوگ



## عنوانات

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
12	حقانیت قرآن پر اللہ تعالیٰ اور فرشتے گواہ ہیں		چھٹا پارہ
13	دور کی گمراہی کیا ہے؟	3	بری باتوں کا اظہار ناپسندیدہ ہے سوائے مظلوم آدمی کے
13	کفر پر قائم لوگوں کی بخشش اور ہدایت کی کوئی گنجائش نہیں	3	لوگوں کی خطاؤں سے درگزر کرنے کی ترغیب
14	آمدِ مصطفیٰ کی خوشخبری اور ان پر ایمان لانے کا حکم	3	تمام بنیادی باتوں پر ایمان رکھنا ضروری ہے
14	عیسائیوں کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں غلو سے باز رہنے کی ہدایت	4	تمام رسولوں پر ایمان لانا ضروری ہے
16	اللہ تعالیٰ کا بندہ بننا شرم و عار نہیں بلکہ فخر کا باعث ہے	5	یہودیوں کا یکبارگی نزول قرآن کا مطالبہ
16	بندگی کو اعزاز سمجھنے والوں کے لئے بشارت اور اس سے نفرت و تکبر کرنے والوں کے لئے وعید	5	یہودیوں کے سابقہ جرائم
17	حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت کسی جگہ اور قوم کے ساتھ خاص نہیں	6	حضرت موسیٰ علیہ السلام کی عظمت و شان
17	کامل ایمان والوں کو رحمت، فضل اور سیدھے راستے کی بشارت	6	یہودیوں پر کوہ طور بلند کیا جانا اور انہیں دیئے جانے والے دو احکام
18	کمالہ کی وراثت کے احکام	6	یہودیوں پر لعنت کئے جانے کے اسباب
20	سُورَةُ الْاِنْفَاذَةِ	7	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قتل اور سولی کی تردید
20	عہد پورا کرنے کا حکم	8	قرب قیامت میں ہر کتابی حضرت عیسیٰ علیہ السلام
20	حلال جانوروں کا بیان	8	و السلام پر ایمان لے آئے گا
20	حالاتِ احرام میں (ختکی کا) شکار کرنا حرام ہے	9	بروز قیامت حضرت عیسیٰ علیہ السلام اہل کتاب پر گواہی دیں گے
21	دین کی نشانیوں کی قدر کرنے کا حکم	9	یہودیوں کے بدترین جرائم اور ان کی دنیوی و اخروی سزا
21	احرام کھلنے کے بعد بیر و ن حرم شکار کی اجازت	10	خوش عقیدہ یہودیوں کے ایمان، نیک اعمال اور اجر و ثواب کا بیان
21	کسی قوم کی دشمنی بھی ظلم و زیادتی نہ کروائے	11	ایک ہی مرتبہ میں پورا قرآن اترنے کا مطالبہ
22	نیکی اور پرہیزگاری پر باہم تعاون کرنے کا حکم	12	کرنے والوں کو جو ابات
22	گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ کرنے کا حکم		رسولوں کی تشریف آوری کا مقصد اور اس کی حکمت



صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
32	خیانت کرنا بنی اسرائیل کی اکثریت کی عادت ہے	22	گیارہ حرام چیزوں کا بیان
32	عنف و درگزر کا حکم	23	دین اسلام سے کفار کی مایوسی
33	عیسائیوں کی بد عملی کے سبب ان میں باہمی بغض و عداوت ڈال دی گئی	23	دین اسلام مکمل کر دیا گیا
33	حضور اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عظمت و شان	24	فتح مکہ سے نعمت الہی پوری کر دی گئی
34	حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نور ہیں	24	اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ دین اسلام ہے
34	اللہ تعالیٰ کی مرضی کے تابع لوگ قرآن سے ہدایت پاتے ہیں	24	شرعی مجبور چند شرائط کے ساتھ ممنوعہ چیزیں کھا سکتا ہے
34	حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو ”اللہ“ کہنے والے عیسائیوں کا رد	24	پاک چیزیں ہی حلال ہیں
35	یہودیوں اور عیسائیوں کا محبوب الہی ہونے کا دعویٰ اور اس کا رد	24	چند شرائط کے ساتھ شکاری جانور کا شکار حلال ہے
36	حضور اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تشریف آوری کا ذکر اور اس کا ایک مقصد	25	پاکیزہ چیزیں اور حقیقی اہل کتاب کا ذبیحہ حلال ہے
37	بنی اسرائیل پر اللہ تعالیٰ کی تین خصوصی نعمتیں	25	اہل کتاب عورتوں سے نکاح حلال ہے
38	حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا بنی اسرائیل کو مقدس سرزمین میں داخل ہونے کا حکم	26	مرتد کے نیک اعمال برباد ہو جاتے ہیں
38	شہر میں داخلے کا حکم ملنے پر بنی اسرائیل کی بزدلی	26	وضو کے فرائض کا بیان
39	خوف خدا رکھنے والے دو حضرات کا بنی اسرائیل کو جہاد کی ترغیب دینا	27	حالت جنابت میں غسل کرنے کا حکم
39	بنی اسرائیل کا جہاد میں جانے سے صاف انکار	27	تیمم کے اسباب اور اس کا طریقہ
40	حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی بروں سے علیحدگی کی دعا	27	امت محمدیہ پر اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان
40	بنی اسرائیل کو بزدلی اور نافرمانی کی سزا	28	بیعت عقبہ اور بیعت رضوان کے موقع پر کیا جانے والا عہد یاد کرنے کا حکم
40	حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کے دو بیٹوں ہابیل اور قابیل کا واقعہ	28	ہر حال میں عدل و انصاف پر قائم رہنے اور نا انصافی نہ کرنے کا حکم
		29	با عمل مسلمانوں سے بخشش اور بڑے ثواب کا وعدہ
		29	داعی جہنمی صرف کافر ہیں
		30	کفار کے شر سے بچ جانا نعمت الہی ہے
		30	بنی اسرائیل سے لیا گیا ایک عہد اور اسے پورا کرنے والوں کی جزاء
		32	بنی اسرائیل کی بد اعمالیاں اور ان کی دنیوی سزا



صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
54	انجیل عطا ہونے کے بعد اس کے احکام پر عمل کرنے کا حکم	41	قتل کی دھمکی سن کر ہائیل کا جواب
54	قرآن مجید کی عظمت و شان	42	نفس کے بہکاوے میں آکر قاتیل کا ہائیل کو قتل کر دینا
54	قرآن مجید کے حکم کے مطابق فیصلہ کرنے کا حکم	42	قاتیل کا ایک کوئے سے مردہ دفن کرنا سیکھنا
55	فروعی اعمال ہر ایک کے مختلف ہیں لیکن اصل دین سب کا ایک ہے	43	دین اسلام کی نظر میں انسانی جان کی اہمیت
55	تمام لوگوں کو ایک امت نہ بنانے کی حکمت	44	ڈاکو کی شرعی سزا
55	بھلائی کے کاموں میں مقابلہ کرنے کی دعوت	45	ڈاکہ زنی کی سزا سے بچنے کی ایک صورت
56	احکام قرآن کے مطابق اہل کتاب میں فیصلہ کرنے کا حکم اور ایک تنبیہ	45	خوف خدا، وسیلہ کی تلاش اور راہِ خدا میں جہاد کا حکم
56	اللہ تعالیٰ کا حکم ہی سب سے اچھا حکم ہے	45	بروز قیامت کافروں کے پاس عذاب سے چھٹکارے کی کوئی صورت نہ ہوگی
57	یہودیوں اور عیسائیوں کو دوست بنانے کی ممانعت	46	چوری کرنے والے مرد و عورت کی شرعی سزا
57	یہود و نصاریٰ سے دوستیاں مستحکم رکھنا منافقوں کا طریقہ ہے	47	سچی توبہ کرنے والے ظالم کی توبہ مقبول ہوگی
58	منافقوں کی منافقت آشکار ہونے پر مسلمانوں کا تعجب	47	مغفرت و عذاب اللہ تعالیٰ کی مشیت پر موقوف ہے
59	لوگوں کے مرتد ہونے کی خبر	48	حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو تسلی اور منافقوں کی منافقت کا بیان
59	اللہ تعالیٰ کے پاکیزہ صفت بندوں کے عظیم اوصاف	48	شرعی احکام سے متعلق یہودیوں کا حال
60	اللہ تعالیٰ، اس کا رسول اور باعمل مسلمان تمہارے دوست ہیں	49	ازلی گمراہوں کو ہدایت نہیں مل سکتی
60	کافروں کو دوست بنانے والے مغلوب ہوں گے	49	یہودی حکمرانوں اور پادریوں کا کردار
60	دین کو مذاق اور کھیل بنانے والوں اور کافروں سے دوستی کی ممانعت	50	اہل کتاب کے مقدمات کا فیصلہ کرنے سے متعلق حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اختیار
61	دینی شعائر کا مذاق اڑانا یہودیوں کا فعل ہے	50	یہودیوں کا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے فیصلہ چاہنا قابل تعجب ہے
61	اللہ، رسول اور قرآن پر ایمان لانا یہودیوں کو برا لگتا ہے	51	تورات کی عظمت و شان اور یہودیوں کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانے کی دعوت
62	یہودی بارگاہِ الہی میں بدتر درجے والے ہیں	52	قصاص کے احکام
		53	حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تشریف آوری اور انجیل کی عظمت و شان کا بیان



صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
70	حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو ”اللہ“ کہنے والے کافر ہیں	63	یہودیوں کی منافقت
70	اللہ کا شریک ٹھہرانے والوں کی عبرتناک سزا	63	گناہ، زیادتی اور حرام خوری میں جلدی کرنا یہودیوں کا وصف ہے
71	تین معبود ماننے والے عیسائیوں کا رد اور انہیں دردناک عذاب کی وعید	63	یہودی درویشوں اور علماء کی بد عملی پر انہیں تنبیہ
71	عیسائیوں کو توبہ اور مغفرت طلب کرنے کا حکم	64	یہودیوں کی اللہ تعالیٰ کی طرف بخل کی نسبت اور اس کا رد
72	حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے خدا نہ ہونے کے دلائل	64	نزول قرآن کے ساتھ ساتھ یہودیوں کے حسد و عناد میں اضافہ
72	شرک کو باطل کرنے کی ایک مزید دلیل	65	یہودیوں میں ہمیشہ باہمی اختلاف رہے گا
73	دین میں ناحق زیادتی کرنے اور گمراہوں کی پیروی کرنے کی ممانعت	65	یہودیوں کی شرانگیزی اور فساد پر ان کا عبرتناک حال
73	بنی اسرائیل کے کافروں پر حضرت داؤد اور حضرت عیسیٰ عَلَیْہِما السَّلَام کی لعنت اور اس کی وجہ	65	ایمان لانے والے اہل کتاب کی اخروی اور دنیوی جزاء
74	یہودیوں کی ایک سرکشی، دوسروں کو گناہ سے نہ روکنا	66	بعض اہل کتاب اعتدال پسند ہیں
74	عہد رسالت کے یہودیوں کی کفار سے دوستی اور ان کا انجام	66	حضور اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تبلیغ رسالت کا حکم اور ان کی حفاظت کا وعدہ الہی
75	حقیقی مومن کافر کو دوست نہیں بنا سکتا	67	ایمان نہ لانے کی صورت میں اہل کتاب کسی دین و ملت پر نہیں
75	مسلمانوں کے سب سے سخت دشمن یہودی اور مشرک ہیں	67	نزول قرآن سے یہودی علماء اور سرداروں کی سرکشی و کفر میں اضافہ
76	دور رسالت کے بعض عیسائیوں کا اسلام اور مسلمانوں سے قرب	68	سچے دل سے ایمان لانے اور نیک اعمال کرنے والوں کی جزاء
ساتواں پارہ		68	بنی اسرائیل کا انبیاء کرام عَلَیْہِم السَّلَام کے ایک گروہ کو جھٹلانا اور ایک کو شہید کرنا
77	تلاوت قرآن سن کر رونے والے	69	یہود و نصاریٰ کا سنگین جرائم کے باوجود خود کو سزا سے محفوظ سمجھنا اور اس کا انجام
77	ایمان کا صلہ اور کفر کا انجام		
78	حلال کو حرام قرار دینے کی ممانعت		



صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
95	آسمان سے دسترخوان اترنے کا مکمل واقعہ	79	قسم کھانے کے شرعی مسائل اور توڑنے کا کفارہ
97	قیامت میں عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سے خصوصی سوال و جواب	80	چار ناپاک شیطانی کام
99	حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی اپنی امت سے متعلق بارگاہِ الہی میں عرض	81	شراب اور جوئے کا دنیاوی اور دینی نقصان
99	دنیا کے سچ کا قیامت میں نفع	81	اطاعتِ رسول کا حکم
100	کائنات کا حقیقی مالک صرف اللہ تعالیٰ ہے	82	حرمیت سے پہلے شراب پینے والوں کا حکم
101	<b>سُورَةُ الْاَنْعَامِ</b>	82	حالتِ احرام میں شکار کے ذریعے آزمائش کی خبر
101	قدرتِ الہی کے دلائل اور کافروں کا حال	83	حالتِ احرام میں شکار کی ممانعت
101	دوبارہ زندہ کئے جانے کے منکرین کا رد	83	شکار کرنے پر فدیہ اور کفارہ
102	آسمان و زمین میں اللہ تعالیٰ ہی لائقِ عبادت ہے	84	حالتِ احرام میں سمندر کا شکار حلال ہے
102	اللہ تعالیٰ کے کامل علم کا بیان	85	خانہ کعبہ اور شعائر اللہ کی عظمت
102	آیاتِ الہی سے متعلق کافروں کا طرزِ عمل اور اس کا انجام	86	اللہ تعالیٰ کی تین صفات
103	سابقہ قوموں کے عبرتناک انجام کے ذریعے نصیحت	86	رسول کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے منصب اور علمِ الہی کا بیان
104	کافروں کی ہٹ دھرمی کا حال	86	کثرتِ ہر جگہ حقانیت کی دلیل نہیں
104	فرشتے کے نزول کا مطالبہ اور نہ اتارے جانے کی حکمت	87	فضول سوالات کرنے کی ممانعت
105	انبیاء کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کا مذاق اڑانے والوں کا انجام	88	کافروں کے چند جانوروں کو حرام قرار دینے کا رد
105	نزولِ عذاب کے مقامات سے عبرت حاصل کرنے کا حکم	88	شریعت کے مقابلے میں باپ دادا کی رسمیں معتبر نہیں
105	آسمانی اور زمینی کائنات سب اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہے	89	ذاتی احتساب کا حکم
105	اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمت کا وعدہ	89	ہدایت یافتہ کو دوسروں کی گمراہی نقصان نہیں دے گی
106	قیامت کا ذکر	90	وصیت کے گواہ بنانے کا حکم
106	اللہ تعالیٰ کی شان اور اطاعتِ الہی کا حکم	92	وصیت کی گواہی کے چند اہم مسائل
107	اللہ کی مرضی کے بغیر کوئی تکلیف نہیں ٹل سکتی	93	بروزِ قیامت انبیاء سے سوال
108	حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نبوت کی گواہی	94	بروزِ قیامت حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سے اللہ تعالیٰ کا کلام و معجزات کا بیان
			حواریوں کی طرف ایمان لانے کا القاء اور ان کا ایمان لانا



صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
118	آیاتِ الہی کو جھٹلانے والے حق سے گونگے بہرے ہیں	108	نزولِ قرآن کا بنیادی مقصد
118	مگر اہی اور ہدایت اللہ تعالیٰ کی مشیت پر موقوف ہے	108	جھوٹے خداؤں سے بیزاری کا اظہار
118	مصیبت، عذاب اور قیامت آنے پر مشرکوں کا اللہ تعالیٰ ہی کو پکارنا	109	حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو پہچاننے میں اہل کتاب کا حال
119	مصیبتیں آنے کی ایک حکمت اور کچھ لوگوں کا طرزِ عمل	109	اللہ تعالیٰ کی طرف جھوٹی بات منسوب کرنا بڑا ظلم ہے
120	نافرمانی کے باوجود نعمتیں ملنا اللہ تعالیٰ کی طرف سے مہلت ہے	110	قیامت میں مشرکوں سے ان کے شریکوں کے بارے میں سوال
120	ظالموں پر اللہ تعالیٰ کی گرفت	110	کفار و مشرکین کا بارگاہِ الہی میں جھوٹ
121	توحیدِ الہی کا بیان	111	قرآن مجید سے متعلق کفار مکہ کا نظریہ
121	کافروں کی عذابِ الہی سے تباہی و بربادی	111	قرآن، ایمان اور اتباعِ رسول سے متعلق کافروں کا حال
121	رسولوں کا منصب اور اخروی نجات کے لئے ضروری چیزیں	112	بروزِ قیامت کافروں کی دنیا میں واپسی اور ایمان کی تمنا
122	کفار کے چند سوالات کا جواب	112	کافروں کی دنیا میں واپسی و ایمان کی تمنا جھوٹی ہے
123	رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تبلیغ کا حکم	113	منکرینِ قیامت کا ایک مقولہ
123	مخلص غریب صحابہ کرام پر خصوصی شفقت کا حکم	113	بارگاہِ الہی میں پیشی کے وقت قیامت حق ہونے کا اقرار
124	غریبوں کے ذریعے امیروں کی آزمائش ہوتی رہتی ہے	114	منکرینِ قیامت کا انجام اور ان کی حسرت کا بیان
125	اہلِ ایمان کو سلام کرنے اور رحمتِ الہی کا خوبصورت بیان	114	دنیاوی زندگی اور آخرت کی حقیقت
125	آیات کو تفصیل کے ساتھ بیان کرنے کی ایک حکمت	115	حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو جھٹلانا اللہ تعالیٰ کو جھٹلانا ہے
126	شرک اور خواہشِ نفس کی پیروی سے ممانعت	115	رسولوں کے صبر اور امدادِ الہی کا بیان
126	نزولِ عذاب کے مطالبے پر کفار کو جواب	116	حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک تربیت و عظ و نصیحت کا اثر توجہ کے ساتھ سننے سے ہوتا ہے
127	علمِ الہی کی وسعت	116	کفار مکہ کا خاص نشانیوں کا مطالبہ
128	اللہ تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ کا بیان	117	حیوانات کی بعض اعتبار سے انسانوں کے ساتھ مماثلت
129	بندوں پر فرشتے مقرر ہیں	117	سارے علوم لوح محفوظ یا قرآن میں ہیں
129	موت کے فرشتے تعمیلِ حکم میں کوتاہی نہیں کرتے	118	



صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
142	ہدایت اللہ تعالیٰ کی مشیت سے ہے، نیز شرک سے اعمال کی بربادی کا بیان	129	قیامت کی حاضری اور حساب
142	نبیوں کی شان	129	آفات میں مبتلا ہونے اور ان سے نجات پانے پر کفار کا حال
143	انبیاء کرام کی ہدایت کی پیروی کرنے کا حکم	130	عذاب الہی کی متعدد صورتیں
143	قرآن کی حقانیت کا انکار کرنے والوں کو جواب	131	قرآن اور نزولِ عذاب کو جھٹلانے والوں کو جواب
144	یہودیوں کا اپنی کتاب کے ساتھ سلوک	131	گمراہوں کی صحبت میں بیٹھنے کی ممانعت
144	قرآن مجید کی شان اور اس کے نزول کی حکمت	132	گمراہوں کو نصیحت کرنے کی تاکید
145	نبوت کے جھوٹے دعوے دار کا رد	132	دین کا مذاق اڑانے والوں کے ساتھ تعلقات کی ممانعت
146	کافروں کی موت کے وقت کے حالات	133	قرآن کے ذریعے نصیحت کرنے کا حکم
146	قیامت کے چند احوال کا بیان	133	قیامت میں کفار کی سفارش و عذاب کا بیان
148	قدرتِ الہی کے چند دلائل	134	حق اور باطل کی دعوت دینے والوں کی ایک مثال
148	ستارے پیدا کئے جانے کی حکمت	135	نماز و تقویٰ کا حکم
149	تخلیقِ انسانی میں قدرتِ الہی کی نشانی	135	اللہ تعالیٰ کی شانِ تخلیق کا بیان
150	پانی کے ذریعے اگائی گئی چیزوں میں قدرتِ الہی کی دلیل	136	حضرت ابراہیم علیہ السلام کا آزر سے مکالمہ
151	دلائل قدرت دیکھنے کے باوجود بت پرستوں کا حال	136	ابراہیم علیہ السلام کے عظیم مشاہدات کا بیان
152	اللہ تعالیٰ اولاد دے پاک ہے	136	حضرت ابراہیم علیہ السلام کے توحید پر دلائل
152	مستحقِ عبادت صرف اللہ تعالیٰ ہے	138	حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اپنے عقیدے اور دینِ حق کا اعلان
153	ذاتِ الہی کا آنکھوں سے احاطہ نہیں ہو سکتا	138	اعلانِ حق پر قوم کا جھگڑنا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کا جواب
153	توحید و رسالت کے دلائل سے فائدہ اٹھانے اور نہ اٹھانے کا نتیجہ	138	کفار کے بتائے ہوئے شریکوں سے بے خونی کا اعلان
154	توحید و رسالت کے دلائل مختلف پہلوؤں سے بیان کرنے کی دو حکمتیں	139	امان کا زیادہ حقدار کون ہے؟
154	وحی کی پیروی کرنے اور مشرکوں سے متعلق حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ہدایت	140	حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عظمت و شان
154		140	حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد اور ان کی شان کا بیان



صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
166	جنات کے دوستوں کی حسرت و انجام	155	بتوں کو برا کہنے سے متعلق قرآنی ہدایت
166	ظالم کی ظالم کے ذریعے گرفت	155	دنیا میں ہی گناہوں کی سزا ملنا ضروری نہیں
167	قیامت میں کافر جنوں اور انسانوں سے مکالمہ	155	کفار کا مطلوبہ نشانی دکھانے پر ایمان لانے کا وعدہ
167	بد عملی کی دنیاوی سزا کا ایک قانون		اور انہیں جواب
168	نیک و بد کے درجات میں فرق		آٹھواں پارہ
168	اللہ تعالیٰ کی شانِ رحمت و بے نیازی	157	معجزات دیکھنے کے باوجود کفار کے ایمان نہ لانے کی خبر
168	وعدہ الہی بہر صورت پورا ہونے کی خبر	157	شیطانوں کی انبیاء سے دشمنی اور وسوسے ڈالنے کی وجوہات
169	دنیا میں ہر عمل پر مہلت ملی ہوئی ہے	158	نزولِ قرآن کے بعد اتباعِ باطل کی گنجائش نہیں
169	کفار مکہ کی چند جہالتیں اور گمراہیاں	159	کلماتِ الہی کی شان
171	موشیوں اور کھیتوں سے متعلق کفار مکہ کے باطل نظریات	159	گمراہوں کی پیروی کا نقصان
172	اولاد کا قتل اور حلال کو حرام ٹھہرانا گمراہی و نقصان کا سبب	160	کسی کی گمراہی اور ہدایت اللہ تعالیٰ سے پوشیدہ نہیں
173	باغات اور پھلوں میں قدرتِ الہی کے نمونے	160	اللہ کے نام پر ذبح کردہ جانور حلال ہے
173	فصلوں کا حق ادا کرنے کا حکم اور فضول خرچی کی ممانعت	160	حلت و حرمت کا شرعی قانون
174	حلال جانور کھانے کا حکم اور شیطان کی پیروی کی ممانعت	161	ظاہری و باطنی گناہ چھوڑ دینے کا حکم
174	حلال جانوروں کو حرام ٹھہرانے والوں پر حجت	162	ذبح کے وقت اللہ کا نام چھوڑ دیا تو جانور حرام ہے
176	حرام جانوروں کا بیان	162	شیاطین کی وسوسہ اندازیاں
176	شرعی مجبور کے لئے حرام چیز کھانے کی رخصت	162	مومن و کافر کی مثال
176	یہودیوں پر چند حرام چیزوں کا بیان	163	سردارانِ مکہ کی دشمنی پر حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی
177	اللہ تعالیٰ کی رحمت اور عذاب	163	کفار کا مطالبہ اور عطاءِ نبوت کا اصول
178	شرک کو مشیتِ الہی قرار دینے والوں کو جواب	164	مجرموں کا انجام
178	کامل و لیل اللہ ہی کے پاس ہے	164	ہدایت و گمراہی کی نشانی
179	کفار سے گواہی کا مطالبہ اور جھوٹی گواہی کی ممانعت	165	صراطِ مستقیم کا بیان
179	شرک کی ممانعت اور والدین کے ساتھ نیک سلوک کا حکم	165	جنت اور مددِ الہی کی بشارت
		165	بروزِ قیامت سرکش جنات سے خطاب



صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
193	ابلیس کو جنت سے اترنے کا حکم اور ذلیلوں میں شمار	180	مفلسی کے خوف سے اولاد کو قتل کرنے کی ممانعت
193	ابلیس کا قیامت تک کی مہلت مانگنا	180	ظاہری باطنی بے حیائیوں سے بچنے کا حکم
194	لوگوں کو بہکانے کے لئے ابلیس کا عزم	180	ناحق قتل کی ممانعت
194	ابلیس اور اس کے پیروکاروں کا انجام	181	یتیموں کے مال اور دیگر معاملات سے متعلق چند احکام
195	حضرت آدم و حوا کی جنت میں رہائش اور شجر ممنوعہ	182	سیدھا راستہ صرف ایک ہے یعنی اسلام
195	حضرت آدم و حوا کے خلاف شیطان کی وسوسہ اندازی	182	تورات کی شان
196	ممنوعہ درخت سے کھانے کا نتیجہ اور ندائے ربانی	183	قرآن مجید کی پیروی کا حکم
197	حضرت آدم و حوا کی دعائے مغفرت	183	نزول قرآن لوگوں پر اتمامِ حجت ہے
197	جنت سے اترنے کا حکم اور اولادِ آدم کا حال	184	عظمت قرآن اور جھٹلانے والوں کے لئے وعید
198	زمین پر زندگی اور موت و حشر کا بیان	184	ظہورِ حق کے باوجود ایمان نہ لانے والوں کو تنبیہ
198	لباس عظیمِ نعمت ہے اور لباسِ تقویٰ کا بیان	185	دین میں فرقہ بندی کرنے والوں کے لئے وعید
198	شیطان کے فتنے سے بچنے کا حکم	186	نیکی پر دس گنا ثواب اور گناہ کا بدلہ برابر
199	شیطان کفار کا دوست ہے	186	حضور ﷺ کا صراطِ مستقیم پر ہونا
199	شرک و معاصی پر کفار کا اپنی دلیل دینا اور اس کا جواب	187	عبادت، زندگی اور موت سب اللہ کیلئے ہو
200	عدل و انصاف اور عبادت میں اخلاص کا حکم	187	اقرارِ ربوبیت
200	ہدایت و گمراہی کے اعتبار سے لوگوں کے دو گروہ	187	ہر کوئی صرف اپنے عمل کا ذمہ دار ہے
201	نماز کے وقت اچھی حالت اختیار کرنے کا حکم	188	لوگوں میں باہمی تفاوت کا مقصد امتحان ہے
201	کھانے پینے کی اجازت اور فضول اڑانے کی ممانعت	189	<b>سُورَةُ الْاِنشَارِ</b>
201	زینت اور پاکیزہ رزق کی حلت اور اہل ایمان کی خصوصیت	189	تبلیغ قرآن میں دل تنگ نہ ہوں
202	حرام و گناہ کا بیان	190	اتباع قرآن کا حکم اور گمراہوں کی پیروی کی ممانعت
202	لوگ اپنی مقررہ مدت سے ایک گھڑی آگے پیچھے نہ ہوں گے	191	نافرمان قوموں کی بلاکت کا بیان
203	رسولوں سے متعلق بنی آدم کو ہدایتِ ربانی	191	قیامت کے دن رسولوں اور قوموں سے سوال
204	اللہ پر جھوٹا بہتان لگانے اور جھٹلانے والوں کا عبرتناک حال	192	قیامت میں نیکیوں اور گناہوں کا وزن ہونا
		192	بندوں پر اللہ تعالیٰ کی نعمتیں اور ان کا قلیل شکر
		193	تخلیقِ آدم اور فرشتوں کا انہیں سجدہ کرنا
			سجدہ نہ کرنے پر ابلیس کا متکبرانہ جواب



صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
219	سرکش کفار پر عذاب الہی	205	کفار کو دخول جہنم کا حکم اور اس میں ان کا حال و عذاب
220	حضرت ہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اپنی قوم کو تبلیغ	206	کفار کے لئے آسمانی دروازے نہ کھلنے اور دخول جنت محال ہونے کا بیان
220	کافر سرداروں کا گستاخانہ جواب	207	کفار کا جہنمی بچھونا
220	حضرت ہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مشفقانہ اور ناصحانہ جواب	207	نیکوں کا انجام
221	قوم کو انعامات الہیہ کی یاد دہانی	208	اہل جنت کے دل کیسے سے خالی ہوں گے
222	قوم ہود کی سرکشی اور عذاب کا مطالبہ	208	اہل جنت کا حمد و ثنا کرنا اور ہدایت ربانی کا اقرار
222	حضرت ہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے نزول عذاب کی خبر	208	نیک اعمال کے بدلے جنت
223	حضرت ہود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور مسلمانوں کی نجات اور کافروں پر عذاب	209	جنتیوں کا جہنمیوں سے مکالمہ
224	حضرت صالح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اپنی قوم کو تبلیغ	210	کافروں کے عذاب کی وجوہات
225	قوم کو انعامات الہیہ کی یاد دہانی اور فساد کی ممانعت	210	اعراف پر موجود لوگوں کا اہل جنت سے کلام
226	متکبر سرداروں کا کمزور مسلمانوں سے سوال و جواب	211	جہنمیوں کو دیکھ کر اہل اعراف کی دعا
227	قوم صالح کا اونٹنی ذبح کرنا اور دیگر سرکشی	211	اہل اعراف کا کافر جہنمیوں سے کلام
227	قوم صالح پر عذاب الہی	212	اہل جہنم کا جنتیوں سے پانی و رزق مانگنا
228	حضرت صالح علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مردہ لاشوں سے خطاب	212	دین کو کھیل تماشا بنانے والے کفار کا اخروی انجام
228	حضرت لوط علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اپنی قوم کو بد فعلی پر تنبیہ	213	مفصل بیان اور ہدایت و رحمت پر مشتمل کتاب قرآن
229	قوم لوط کا جواب	213	کفار کی دنیا میں غفلت اور قیامت میں حسرت و نقصان
229	حضرت لوط علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیوی پر عذاب الہی	214	عظمت و قدرت الہی کے دلائل
230	مردوں کی باہم بد فعلی پر خدا کا شدید عذاب	215	دعائے ننگنے کا ایک ادب اور حد سے بڑھنے کی ممانعت
230	شعیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کا لوگوں کو ناپ تول میں کمی سے منع کرنا اور دیگر نصیحتیں	216	زمین میں فساد کی ممانعت اور دعائے ننگنے کا ایک ادب
232	حضرت شعیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اہل مدین کو تنبیہ	216	قدرت و وحدانیت اور وقوع قیامت کی دلیل
		217	مومن و کافر کے قبول حق کی مثال
		217	حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تبلیغ
		218	سرداروں کا گستاخانہ جواب
		218	حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مشفقانہ اور ناصحانہ جواب



صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
			نواں پارہ
247	قوم کی عرض اور حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی غیبی خبر	233	متکبر سرداروں کا شعیب عَلَیْہِ السَّلَام سے کلام
247	فرعونوں پر مختلف عذابوں کی تفصیل	235	قوم شعیب پر نزول عذاب اور ان کا حال
249	عذاب آنے پر فرعونوں کی موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سے فریاد	235	حضرت شعیب عَلَیْہِ السَّلَام کا لاشوں سے خطاب
		236	نافرمانوں پر نزول عذاب کیسے ہوتا ہے؟
250	رفع عذاب کے بعد فرعونوں کا حال	237	ایمان و تقویٰ کی برکتیں
250	فرعونوں کی ہلاکت اور اس کے اسباب	237	اللہ تعالیٰ کے عذاب اور خفیہ تدبیر سے بے خوف نہیں ہونا چاہئے
250	بنی اسرائیل پر انعام الہی اور فرعونوں کے املاک کی بربادی	238	نافرمان قوموں کے انجام سے عبرت
251	دریاعبور کرنے کے بعد بنی اسرائیل کا جابلانہ مطالبہ	239	سابقہ قوموں کا حال اور ضدی کافروں کا انجام
253	بنی اسرائیل کو احسانات الہیہ کی یاد دہانی	240	فرعون اور اس کے درباریوں کا اجمالی حال و انجام
253	حصولِ تورات کیلئے موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا طور پر جانے کا واقعہ	240	موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا فرعون سے مکالمہ
		241	فرعون کا نشانہوں کا مطالبہ کرنا اور اس مطالبے کی تکمیل
254	موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سے کلام الہی اور آپ کا مطالبہ دیدار کرنا	241	فرعونی سرداروں کا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام پر حصول اقتدار کی خواہش کا الزام
254	تجلی ربانی اور حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا حال	242	جادو گروں کو مقابلے کیلئے جمع کرنے کا مشورہ
255	حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام پر خصوصی انعامات	242	جادو گروں کا فرعون سے انعام کا مطالبہ و جواب
256	تورات کی عظمت و شان اور اس سے متعلق احکام	243	جادو گروں کا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سے کلام اور بعد کے واقعات
256	ناحق تکبر کا ثمرہ اور متکبرین کا حال	244	جادو گروں کا سجدہ اور اعلانِ ایمان
257	جھٹلانے والوں کے اعمال کی بربادی	244	فرعون کا جادو گروں سے کلام اور سخت سزا کی دھمکی
258	بنی اسرائیل کی پچھڑا پرستی اور اس کی مذمت	245	جادو گروں کا جرأت مند جواب اور بارگاہِ الہی میں دعا
258	بنی اسرائیل کی پچھڑا پرستی پر ندامت اور رحمت و مغفرت کی دعا	245	سرداروں کا فرعون کو بنی اسرائیل کے خلاف برا بیچنے کرنا
259	پچھڑا پرستی پر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا سخت ردِ عمل	246	حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا قوم کو سمجھانا
260	حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا دعائے مغفرت کرنا		



صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
275	بنی اسرائیل کے ایک عالم کی بد عملی اور اس کا عبرتناک انجام	260	چھڑا پرستوں کے لئے غضبِ ربانی اور دنیاوی ذلت کی خبر
277	آیاتِ الہی جھٹلانے والوں کا حال	261	سچی توبہ کرنے والوں کے لئے بشارت
277	ہدایت کا اصول اور گمراہی کا انجام	261	حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا تورات کی تختیاں اٹھانا
277	کثیر جنوں اور انسانوں کا انجام دوزخ ہے		
278	اللہ تعالیٰ کو اسماءِ حُسنیٰ سے پکارا جائے	262	کوہِ طور پر 70 بنی اسرائیلیوں کی ہلاکت اور حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی دعا
279	مخلوق میں حق کی ہدایت دینے والا ایک گروہ ہے	263	دنیا و آخرت کی بھلائی سے متعلق دعائے موسیٰ اور اس بھلائی کے حقدار
279	جھٹلانے والوں کیلئے اللہ تعالیٰ کی مہلت اور خفیہ تدبیر		
280	حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جنوں سے محفوظ ہیں	264	امتِ محمدی کی شان اور فضائلِ مصطفیٰ
280	دلایلِ قدرت میں غور و فکر کی دعوت	265	عمومِ رسالت اور عظمتِ مصطفیٰ کا بیان
280	ہٹ دھرم کافروں کا حال	266	قومِ موسیٰ میں حق پر قائم ایک گروہ
281	وقوعِ قیامت سے متعلق سوال کرنے والوں کو جواب	266	بنی اسرائیل کی بارہ گروہوں میں تقسیم اور ان پر انعاماتِ الہیہ
281	حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ذاتی ملکیت اور ذاتی علمِ غیب کی نفی اور صفاتِ نبوت	267	بنی اسرائیل کو مخصوص انداز سے شہر میں داخلے کا حکم اور بشارت
282	شرک کا ایک واقعہ		
283	بتوں کی اصلیت و بے بسی کا بیان	268	ظالم بنی اسرائیلیوں کی مخالفت اور ان کا انجام
286	تین اعلیٰ اخلاقی قدروں کا حکم	269	اصحابِ سبت کا واقعہ
286	شیطان کے وسوسے سے اللہ کی پناہ مانگنے کا حکم	271	یہودیوں پر ظالم مسلط ہوتے رہنے کی خبر
287	شیطانی خیال آنے پر پرہیز گاروں کا حال	271	بنی اسرائیل کی مختلف گروہوں میں تقسیم اور آزمائش
287	شیطان مشرکوں کو گمراہی میں کھینچتے ہیں	272	بنی اسرائیل کے ناخلف جانشینوں کے عیوب
287	کفار مکہ کے ایک مطالبے کا جواب اور عظمتِ قرآن	273	کتابِ الہی کو مضبوطی سے تھامنے والوں کی فضیلت
288	تلاوتِ قرآن غور سے اور خاموش رہ کر سننے کا حکم	273	بنی اسرائیل پر سائبان کی طرح پہاڑ کھڑا کیا جانا
288	ذکرِ الہی کے آداب	274	یومِ السبت میں اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا اقرار اور اس کا مقصد
289	فرشتوں کی عبادتِ الہی کا بیان		
289	سُورَةُ الْاِنْفَالِ		



صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
302	قرآنی آیات سن کر کفار مکہ کا دعویٰ	289	مالِ غنیمت کا حکم اور تقویٰ و اطاعت کی نصیحت
302	کفار مکہ کی جانب سے نزولِ عذاب کی دعا	290	کامل ایمان والوں کے تین باطنی اوصاف
303	کفار مکہ کی دعا قبول نہ ہونے کی وجوہات	290	کامل ایمان والوں کے دو ظاہری اوصاف
303	مسجدِ حرام کے متولی ہونے کے حقدار پر ہیزار لوگ ہیں	291	کامل ایمان والوں کی جزاء
303	بیٹُ اللہ کے پاس کفار مکہ کی عبادت کا انداز	291	غزوہ بدر سے پہلے اور دورانِ جنگ کے حالات و واقعات
304	راہِ خدا سے روکنے پر مال خرچ کرنے والے کافروں کا حال	292	مسلمانوں کی فریاد اور مددِ الہی
305	کفار کو جہنم کی طرف چلایا جانا	294	مسلمانوں اور کفار سے متعلق فرشتوں کو وحی الہی
305	کفار مکہ کو تنبیہ	294	خدا و رسول کی مخالفت کا انجام اور سزا
306	فساد کے خاتمے اور دینِ الہی کے غلبے تک جہاد کا حکم	295	میدانِ جنگ سے بھاگنے کے متعلق احکام
306	سرکش کفار کے مقابلے میں مسلمانوں کا مددگار اللہ ہے	296	بدر میں امدادِ الہی اور اس کی حکمت
306		297	مشرکین مکہ کو تنبیہ
306		297	اطاعتِ رسول کا حکم اور نافرمانی کی ممانعت
306		298	مشرکین و منافقین جیسے نہ ہونے کا حکم
	دسواں پارہ	298	حق بات سننے اور کہنے سے بہرے گونگے بدترین لوگ ہیں
307	مالِ غنیمت کے پانچویں حصے کے مصارف	298	مشرکین کے مطلوبہ معجزات نہ دکھائے جانے کی وجہ
307	میدانِ بدر میں مسلمانوں اور کفار کے جمع ہونے کا نقشہ	298	حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بلانے پر حاضر ہونا ضروری ہے
308	مدتِ معین کئے بغیر جنگِ بدر کی ایک حکمت	299	دل بدلتے دیر نہیں لگتی
308	خوابِ رسول میں کفار کی تعداد کم دکھائے جانے کی حکمت	299	عام فتنے سے ڈرتے رہنے کی ترغیب
309	دورانِ جنگ کفار و مسلمین کو ایک دوسرے کی تعدادِ قلیل دکھائے جانے کی حکمت	299	مہاجر صحابہ کرام پر انعاماتِ الہیہ
310	جہاد میں ثابت قدمی، ذکرِ الہی کی کثرت اور دیگر احکام	300	خیانت کی ممانعت
311	میدانِ بدر میں شیطان کا کردار	300	مال اور اولاد ایک امتحان ہے
312	منافقوں کا مجاہدین بدر پر طنز کرنا	301	پرہیز گاری اختیار کرنے پر تین خصوصی انعامات
312	کفار کی روح قبض کئے جانے کا منظر	301	کفار مکہ کی حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خلاف سازش کا بیان



صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
324	دوسری ہجرت کرنے والوں کا حکم اور وراثت کے حکم کا بیان	313	موت کے وقت عذاب کفار کا سبب
325	مَعْرِفَةُ التَّوْبَةِ	313	عذاب کفار سے متعلق دستور الہی
325	معاہدہ توڑنے والے مشرکوں سے متعلق چند احکام	314	نعمت کی تبدیلی سے متعلق قانون قدرت
326	معاہدے کے پابند مشرکوں کے ساتھ معاہدہ پورا کرنے کا حکم	314	کفار قریش کے حال و انجام کی سابقہ کفار سے تشبیہ
327	امان کے مہینے گزرنے کے بعد مشرکین سے جنگ کا حکم	315	اللہ تعالیٰ کے نزدیک کافروں کا حال
328	پناہ کے طلبگار مشرک کو پناہ دینے کا حکم	315	کفار کے دو عیب، عہد شکنی اور خوفِ خدا نہ رکھنا
328	معاہدے پر قائم مشرکوں کے علاوہ کسی کا عہد نہیں	315	دورانِ جنگ دشمنوں کی ہمت اور زور توڑنے کا حکم
329	کفار کا مسلمانوں کے ساتھ ممکنہ رویہ	315	معاہدہ ختم کرنے کی ایک درست صورت
330	شُرک سے توبہ کر لینے والے مسلمانوں کے دینی بھائی ہیں	316	کافر خود کو گرفتِ الہی سے باہر نہ جانیں
331	عہد شکنی اور دین میں طعنہ زنی کرنے والوں سے جنگ کا حکم	316	جنگ کی بھرپور طاقت حاصل کرنے کا حکم
331	کفار سے جہاد کی ترغیب	317	راہِ خدا میں خرچ کرنے کی فضیلت
332	مجاہدین سے مدد و غلبے کا وعدہ	317	صلح کی طرف مائل کفار سے صلح کرنا جائز ہے
332	بعض کفار کے تائب ہونے کی خبر	317	حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مدد سے متعلق وعدہ الہی
333	ایمان کا امتحان بھی ہوتا ہے	318	قبائلِ انصار میں باہمی الفت و محبت
333	کفار کو مسجدیں آباد کرنے کا کوئی حق نہیں	318	حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نصرت و کامیابی کا وعدہ
334	مسجدیں آباد کرنے کے مستحق باعمل مومن ہیں	319	جہاد کے متعلق چند احکام
334	ایمان کے بغیر نیک عمل بیکار ہیں	320	جہاد کے ایک حکم کی منسوخی
335	مومن مہاجر مجاہد کے فضائل	321	غزوہ بدر کے قیدیوں سے فدیہ لینے پر تنبیہ
335	مومن مہاجر مجاہد کے لئے بشارتیں	321	امتِ مصطفیٰ کے لئے مالِ غنیمت حلال ہے
336	کافر رشتہ داروں کو دوست بنانے کی ممانعت اور وعید	322	غزوہ بدر کے قیدیوں کے متعلق چند باتیں
		323	وراثت سے متعلق ایک منسوخ حکم
		323	مظلوم مسلمانوں کی مدد سے متعلق احکام
		323	مسلمانوں میں باہمی تعاون و مدد نہ ہونے کا نقصان
		324	مہاجرین و انصار صحابہ کی فضیلت



صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
352	منافقوں کا مسلمانوں کی مصیبت پر خوش ہونا اور خوشی پر غم کرنا	336	اللہ و رسول ﷺ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم محبوب ترین ہونے چاہئیں
353	نصیب میں لکھی مصیبت ہی پہنچے گی	337	غزوہ حنین کا بیان
353	مسلمانوں کے مصائب پر منافقوں کی خوشی کا ایک جواب	339	مشرکین کو مسجد حرام میں آنے کی ممانعت
354	منافق کا راہِ خدا میں دینا مقبول نہیں	339	جزیہ کا حکم
354	منافقین کا راہِ خدا میں خرچ مردود ہونے کی وجوہات	340	یہودیوں اور عیسائیوں کی بے دینی کی تفصیل
355	منافقوں کی مالداری کا وبال	342	دین اسلام ختم نہ ہوگا
355	منافق لوگ مخلص مسلمانوں جیسے نہیں	342	بعثت کا ایک مقصد، دین اسلام کا غلبہ
356	صدقات کی تقسیم پر منافقوں کا اعتراض اور ان کی مفاد پرستی	342	پوپ پادریوں کی حرصِ مال اور زکوٰۃ نہ دینے کی وعید
356	عطائے رسول پر راضی رہنے میں ہی بہتری ہے	344	مہینوں کی تعداد اور حرمت والے مہینوں کا بیان
357	زکوٰۃ کے مستحق لوگوں کا بیان	344	مشرکین سے متحد ہو کر جنگ کرنے کا حکم
357	شانِ رسالت میں نازیبا الفاظ کہنے والے منافقوں کو جواب	344	مہینوں کو آگے پیچھے کرنے سے متعلق کافروں کا حال
358	بے ادب منافقوں کی مسلمانوں کو راضی کرنے کی کوشش	345	غزوہ تبوک میں شرکت کی ترغیب
359	بے ادب منافقوں کو عذاب سے ڈرانا	346	اللہ تعالیٰ کا دین کسی کا محتاج نہیں
359	منافقوں کو منافقت ظاہر ہونے کا ڈر	347	ہجرت رسول کے وقت مددِ الہی کا بیان
360	منافقوں سے ان کی بے ادبی پر سوال و جواب	348	غزوہ تبوک میں شرکت کا حکم
360	منافقوں کی صفات	348	منافقوں کا غزوہ تبوک میں طرزِ عمل
361	منافقوں کی اخروی سزا کا بیان	349	منافقوں کو جہاد سے رخصت دینے پر حضور ﷺ
362	منافقین مدینہ کی گزشتہ کافروں سے تشبیہ	349	اللہ تعالیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تربیت
363	سابقہ امتوں کے عبرتِ تاک انجام سے منافقوں کو تنبیہ	350	غزوہ تبوک کے مومنوں اور منافقوں میں فرق
363	کامل ایمان والوں کے اوصاف	351	منافقوں کا عذر جھوٹا ہونے کی علامت
		351	منافقوں کے شریکِ جہاد ہونے کے نقصانات
		351	غزوہ تبوک سے پہلے منافقوں کی روش
		352	شرکتِ جہاد سے متعلق ایک منافق کے جھوٹے عذر کا رد



صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
371	منافقوں کا جنازہ پڑھنے اور ان کی قبر پر کھڑے ہونے کی ممانعت	364	اہل ایمان کو بشارتیں
		365	کفار و منافقین سے جہاد اور ان پر سختی کا حکم
371	منافقوں کا مال و اولاد قابلِ تعجب نہیں بلکہ باعثِ وبال ہے	365	منافقوں کے برے اعمال اور انہیں توبہ کی ترغیب
		366	خدا سے وعدہ کر کے پھرنے والے شخص کا واقعہ
372	قدرت کے باوجود جہاد نہ کرنے والے منافقوں کا حال	367	نفاق کا ایک سبب عہد شکنی و وعدہ خلافی
373	حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام کا جہاد کرنا اور اس پر اجر و ثواب	368	اللہ تعالیٰ تمام پوشیدہ چیزوں کو جانتا ہے
		368	منافقوں کا مسلمانوں کے صدقات پر اعتراض
374	منافقوں کا جہاد میں شرکت نہ کرنا اور اس کی وعید	368	منافقوں کی بخشش نہ ہونا اور اس کی وجہ
375	جہاد سے معذور لوگوں کا بیان	369	منافقوں کا جہاد سے رکنے پر خوش ہونا اور اس پر وعید
375	صحابہ کرام کا شوقِ جہاد		
376	جہاد سے رکنے والے قابلِ مواخذہ لوگ	370	منافقوں کو جہاد میں شرکت کی ممانعت



یادداشت

(دوران مطالعہ ضرورتاً انڈر لائن کیجئے، اشارات لکھ کر صفحہ نمبر نوٹ فرما لیجئے۔ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ علم میں ترقی ہوگی)

[illegible]



[illegible]



## محرفۃ القرآن کی ایک اہم خصوصیت

قرآن پاک میں بعض اوقات ایک آیت میں مختلف چیزیں بیان ہوتی ہیں اور بعض اوقات دو تین آیات کے بعد نئی بات شروع ہو جاتی ہے، فہم قرآن یعنی قرآن سمجھنے میں آسانی کیلئے ہم نے ہر ایسی جگہ پر نیا عنوان لگا دیا ہے، جس کا فائدہ یہ ہے کہ اس نئے عنوان کو پڑھنے کے بعد وہاں سے شروع ہونے والی آیات کو بڑی آسانی سے سمجھا جاسکے گا کیونکہ پہلے سے معلوم ہو جائے گا کہ اب اس مضمون کی آیات آرہی ہیں۔



ISBN 978-969-631-585-8



0126094



فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 1284

Web: [www.dawateislami.net](http://www.dawateislami.net) / Email: [ilmia@dawateislami.net](mailto:ilmia@dawateislami.net)



چار مفید چیزوں پر مشتمل لفظی ترجمہ

آیات کے عنوانات

مختصر حواشی

مکمل با محاورہ ترجمہ

لفظ بہ لفظ ترجمہ



جلد سوم  
پارہ 11 تا 15



چار مفید چیزوں پر مشتمل لفظی ترجمہ

آیات کے عنوانات

مختصر حواشی

مکمل با محاورہ ترجمہ

لفظ بہ لفظ ترجمہ



مترجم: شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مولانا الحاج مفتی ابوالصالح محمد قاسم قادری مدظلہ العالی



## جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب : **محرقۃ القرآن علی کثر العرفان** (جلد سوم)

مترجم : شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مولانا الحاج مفتی ابوالصالح محمد قاسم قادری (نظر الطال)

پہلی بار : ذوالحجہ ۱۴۳۶ھ، ستمبر 2015ء

تعداد : 5000 (پانچ ہزار)

ناشر : مکتبۃ المدینہ فیضان مدینہ محلہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ، کراچی

## مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

021-34250168 📞	شہید مسجد، کھارادر، باب المدینہ کراچی	.....باب المدینہ (کراچی)
042-37311679 📞	واتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ	.....مرکز الاولیاء (لاہور)
041-2632625 📞	امین پور بازار	.....سردار آباد (فیصل آباد)
058274-37212 📞	چوک شہیدال، میرپور	.....کشمیر
022-2620122 📞	فیضان مدینہ، آفندی ٹاؤن	.....حیدر آباد
061-4511192 📞	نزد ہسپتال والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ	.....مدینۃ الاولیاء (ملتان)
044-2550767 📞	کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد، نزد تحصیل کونسل ہال	.....اوکاڑہ
051-5553765 📞	فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ	.....راولپنڈی
068-5571686 📞	ڈرائی چوک، نہر کنارہ	.....خان پور
024-44362145 📞	چکر بازار، نزد MCB بینک	.....نواب شاہ
071-5619195 📞	فیضان مدینہ، بیراج روڈ	.....سکمر
055-4225653 📞	فیضان مدینہ، شینو پورہ موڑ، گوجرانوالہ	.....گوجرانوالہ
	فیضان مدینہ، گلبرگ نمبر 1، انور سٹریٹ، صدر	.....پشاور

E.mail: [ilmia@dawateislami.net](mailto:ilmia@dawateislami.net)

[www.dawateislami.net](http://www.dawateislami.net)

مدنی التجاء: کسی اور کو یہ کتاب چھاپنے کی اجازت نہیں



## ”مَعْرِفَةُ الْقُرْآنِ عَلَى كَثَرِ الْعَرَفَانِ“ سے متعلق کچھ ضروری باتیں

مَعْرِفَةُ الْقُرْآنِ دورِ جدید کے تقاضوں کے عین مطابق قرآن مجید کا آسان اور منفرد لفظی ترجمہ ہے، یہاں اس سے متعلق چند فی باتیں اور اس کی خصوصیات ملاحظہ ہوں،

1 قرآن مجید کا متن P.D.F فارمیٹ میں موجود مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ نسخے سے پیسٹ کیا گیا اور پیسٹنگ کے بعد دومرتبہ اصل نسخے سے باریک بینی کے ساتھ تقابل کیا گیا ہے تاکہ حتی المقدور متن میں غلطی کا امکان نہ رہے۔ نیز ایک لائن میں اتنا متن پیسٹ کیا گیا ہے جتنے نیچے اجزاء مذکور ہیں اور لائن کے شروع اور آخر سے فاصلہ ختم کرنے کے لئے کمپیوٹر سافٹ ویئر کے ذریعے متن قرآن کے ٹیکسٹ کو مناسب حد تک پھیلا کر لائن کا شروع اور آخر برابر کیا گیا ہے۔

2 مختلف خانے بنا کر ان میں آیات کے اجزاء لکھے گئے اور ان کے رَسْمُ الْخَطِّ کو حتی الامکان متن قرآن کے رَسْمُ الْخَطِّ کے مطابق رکھنے کے لئے ”اَلْمُصَحَّفُ“ فاؤنٹ استعمال کیا گیا ہے۔

3 قرآن مجید کا اصل رَسْمُ الْخَطِّ برقرار رکھنے کے لئے اجزاء میں تقسیم کے دوران الفاظ کے ساتھ متصل حروف اور ضمائر وغیرہ کو جدا لکھنے کی بجائے ایک ساتھ لکھا ہے اور مختلف رنگوں کے ذریعے انہیں اور ان کا ترجمہ ممتاز کر دیا ہے، جیسے ”وَمَا“ میں ”مِنْ“ اور ”مَا“ کو اور ”اَنْفُسُهُمْ“ میں ”اَنْفُسُ“ اور ”هُمْ“ کو الگ الگ لکھنے کی بجائے ایک ساتھ لکھا اور رنگوں کے ذریعے ان الفاظ اور ان کے ترجمے میں امتیاز کر دیا ہے۔

4 بعض مقامات پر معنی سمجھنے میں آسانی کے پیش نظر غیر متصل حروف و الفاظ اور اضافت سے خالی الفاظ کو بھی ایک ہی خانے میں لکھا گیا اور رنگوں کے ذریعے ان کے معانی میں امتیاز کیا گیا ہے۔ جیسے ”فِي الْاَرْضِ“ کو ایک ہی خانے میں لکھا ہے۔

5 صیغہ خواہ منفی ہو جیسے ”لَمْ تَنْزِلْ“ اور ”لَا يَعْلَمُونَ“ اور ”لَنْ تَفْعَلُوا“ یا دوسرا جیسے ”كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ“ مکمل صیغہ ایک ہی خانے میں لکھا ہے اسی طرح بعض مقامات پر پورا جملہ جیسے ”فَتَأْتِيهِ“ بھی ایک ہی خانے میں لکھا ہے تاکہ آیت کا اصل مراد ترجمہ لکھنے میں آسانی رہے۔

6 ترجمے میں سلاست (روانی) کو برقرار رکھنے اور عربی الفاظ کے مفہوم کو مزید واضح کرنے کے لئے اضافت والے الفاظ جیسے ”كَلَّمَ اللّٰهُ“ کو ایک ہی خانے میں لکھا گیا اور رنگوں کے ذریعے ان کے ترجمے کی نشاندہی کر دی گئی ہے۔

7 حروف و الفاظ کا اصل وضع کے اعتبار سے جو ترجمہ بنتا ہے اسے لکھنے کا التزام کیا گیا اور ان کا مراد اور مفہومی ترجمہ بریکٹ میں لکھ دیا ہے جیسے ”وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ“ میں مذکور ”و“ حالیہ ہے، اس کا ترجمہ یوں لکھا ہے ”اور“



(حالانکہ) ”البتہ بعض مقامات پر لغوی ترجمہ لکھنے میں شرعی مسائل ہونے کی وجہ سے تاویلی ترجمہ لکھا ہے اور حتی الامکان حاشیہ لگا کر ایسے مقامات کی وضاحت کر دی ہے۔

8 جن حروف زائدہ کا باقاعدہ کوئی ترجمہ نہیں بتا انہیں کوئی رنگ کئے بغیر اسی طرح برقرار رکھا ہے جیسے ”بِئْمُونِنٍ“ میں حرف ”ب“ اور ”مُؤْمِنِينَ“ کو ایک ہی رنگ میں لکھا ہے۔

9 لفظی ترجمے کے ساتھ ایک با محاورہ ترجمے کا بھی اضافہ کیا گیا ہے اور یہ ترجمہ تفسیر ”صراط الجنان تفسیر القرآن“ میں چھپا ہوا ”كَتَبَ الْقُرْآنَ فِي تَرْجُمَةِ الْقُرْآنِ“ لکھا گیا ہے۔

10 سمجھنے میں آسانی کے لئے موقع محل کی مناسبت سے بریکٹوں میں الفاظ کا اضافہ کیا گیا اور ان کا رنگ سیاہ رکھا گیا ہے۔ نیز اجزاء میں جہاں آیت ختم ہوئی یونہی با محاورہ ترجمے میں جہاں ایک آیت کا ترجمہ ختم ہوا وہاں اختتامیہ نشان ○ بھی ڈال دیا ہے۔

11 قرآن پاک میں بعض اوقات ایک آیت میں مختلف چیزیں بیان ہوتی ہیں اور بعض اوقات دو تین آیات کے بعد نئی بات شروع ہو جاتی ہے، فہم قرآن یعنی قرآن سمجھنے میں آسانی کیلئے ہم نے ہر ایسی جگہ پر نیا عنوان لگا دیا ہے جس کا فائدہ یہ ہے کہ اس نئے عنوان کو پڑھنے کے بعد وہاں سے شروع ہونے والی آیات کو بڑی آسانی سے سمجھا جاسکے گا کیونکہ پہلے سے معلوم ہو جائے گا کہ اب اس مضمون کی آیات آرہی ہیں۔

12 عنوانات صفحے کی سائیڈ میں لکھے ہیں اور جن آیات میں وہ عنوان بیان ہوا ہے انہیں اور ان کے با محاورہ ترجمے کو مختلف رنگوں کے ذریعے ممتاز کیا ہے تاکہ قاری آسانی سمجھ سکے کہ اس عنوان کا مضمون کہاں سے کہاں تک ہے، نیز موقع کی مناسبت سے تفسیر صراط الجنان اور دیگر معتبر تفاسیر سے مختصر اور جامع حواشی بھی لگائے گئے ہیں۔

13 حروف و الفاظ کے معنی متعین کرنے کے لئے چار رنگوں کا استعمال کیا گیا ہے، سبز، سرخ، نیلا اور جامنی۔ پہلے تین رنگ مختلف حروف و الفاظ کے لئے استعمال کئے گئے ہیں اور جامنی رنگ بطور خاص لفظی ترجمے میں آنے والے اضافی الفاظ کے لئے استعمال کیا گیا ہے تاکہ قاری آسانی کے ساتھ یہ سمجھ سکے کہ جامنی رنگ والے الفاظ کسی خاص لفظ کا ترجمہ نہیں ہیں۔ جیسے ”بِهَذَا مَثَلًا“ اور اس کا ترجمہ ”اس مثال کے ساتھ“

اللہ تعالیٰ اس کوشش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور اسے میری، میرے اہل خانہ، رشتہ داروں، دوست احباب اور دیگر متعلقین کی نجات کا ذریعہ بنائے اور جن جن احباب نے اس کام کے سلسلے میں تعاون کیا ان کی کوششوں کو بھی قبول و منظور فرمائے اور سب کی بے حساب مغفرت فرمائے۔

أَبُو الصَّالِحِ مُحَمَّدٌ قَاسِمٌ قَادِرِي



# يَعْتَذِرُونَ

11



يَعْتَذِرُونَ إِلَيْكُمْ إِذَا رَجَعْتُمْ إِلَيْهِمْ ط

يَعْتَذِرُونَ	إِلَيْكُمْ	إِذَا	رَجَعْتُمْ	إِلَيْهِمْ
وہ (منافق) بہانے بنائیں گے	تمہاری طرف (تم سے)	جب	تم لوٹ کر جاؤ گے	ان کی طرف

جب تم ان کے پاس لوٹ کر جاؤ گے تو یہ تم سے بہانے بنائیں گے۔

قُلْ لَا تَعْتَذِرُوا لَنَا إِنَّكُم مِّنْ لَّدُنَّا لَكَاذِبُونَ

قُلْ	لَا تَعْتَذِرُوا	لَنَا	لَدُنَّا	لَكَاذِبُونَ
تم کہو	بہانے نہ بناؤ	ہم ہرگز یقین نہیں کریں گے	تمہارا	پیشک ہمیں بتادیں

تم فرماؤ: بہانے نہ بناؤ ہم ہرگز تمہاری بات پر یقین نہیں کریں گے اللہ نے ہمیں

مِّنْ أَخْبَارِكُمْ ط وَسَيَرَى اللَّهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ ثُمَّ

مِّنْ أَخْبَارِكُمْ	وَسَيَرَى	اللَّهُ	عَمَلَكُمْ	وَرَسُولُهُ
تمہاری بعض خبریں	اور	عنقریب دیکھے گا	اللہ اور اس کا رسول	تمہارے کام

تمہاری خبریں دیدی ہیں اور اب اللہ اور اس کا رسول تمہارے کام دیکھیں گے پھر

تُرَدُّونَ إِلَىٰ عِلْمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُم بِمَا

تُرَدُّونَ	إِلَىٰ عِلْمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ	فَيُنَبِّئُكُم	بِمَا
تمہیں لوٹایا جائے گا	چھپے اور ظاہر کو جاننے والے کی طرف	تو وہ خبر دے گا تمہیں	(اس کی جو

تمہیں اس کی طرف لوٹایا جائے گا جو غیب اور ظاہر کو جاننے والا ہے تو وہ تمہیں

كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝۹۳ سَيُخْلِفُونَ بِاللهِ لَكُمْ إِذَا انْقَلَبْتُمْ

كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ	سَيُخْلِفُونَ	بِاللهِ	لَكُمْ	إِذَا
تم کرتے تھے	اب قسمیں کھائیں گے	اللہ کی	تم سے (تمہارے سامنے)	جب

تمہارے اعمال بتا دے گا ○ اب جب تم ان کی طرف لوٹ کر جاؤ گے تو یہ تمہارے سامنے

۱..... عالم الغیب اللہ تعالیٰ کا وصف خاص ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے جن مقررین بارگاہ کو غیب کا علم عطا فرمایا ہے ان کے بارے میں یہ تو کہہ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی عطا ہے وہ غیب جانتے ہیں یا غیب پر مطلع ہیں یا غیب پر خبردار ہیں لیکن انہیں عالم الغیب نہیں کہا جاسکتا کیونکہ اس لفظ کا استعمال اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے۔ ۲..... اس آیت میں منافقوں کے عتاب و ملامت سے بچنے کے لئے قسمیں کھانے کی خبر دی گئی، اس سے معلوم ہوا کہ منافق و گمراہ زیادہ قسمیں کھا کر اپنے مسلمان ہونے کا ثبوت دیتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ! مومنوں کو اس کی ضرورت نہیں پڑتی۔



إِلَيْهِمْ لَتَعْرِضُوا عَنْهُمْ ۖ فَأَعْرِضُوا عَنْهُمْ ۖ إِنَّهُمْ

إِلَيْهِمْ	لَتَعْرِضُوا	عَنْهُمْ	فَأَعْرِضُوا	عَنْهُمْ	إِنَّهُمْ
ان کی طرف	تاکہ تم منہ پھیر لو	ان سے	تو تم منہ پھیر لو	ان سے	بیشک وہ

اللہ کی قسمیں کھائیں گے تاکہ تم ان سے درگزر کرو تو تم ان سے اعراض ہی کرو۔ یہ

رَجُسٌ ۖ وَمَا لَهُمْ جَهَنَّمَ ۚ جَزَاءُ ۖ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿۹۵﴾

رَجُسٌ	وَمَا لَهُمْ	جَهَنَّمَ	جَزَاءُ	بِمَا	كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿۹۵﴾
ناپاک (ہیں)	اور	ان کا ٹھکانہ	جہنم (ہے)	بدلہ	(اس) کا جو
					وہ کام کرتے تھے

ناپاک ہیں اور ان کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ یہ ان کے اعمال کا بدلہ ہے ○

يَخْلِفُونَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ ۚ فَإِنْ

يَخْلِفُونَ	لَكُمْ	لِتَرْضَوْا	عَنْهُمْ	فَإِنْ
وہ قسمیں کھاتے ہیں	تم سے (تمہارے سامنے)	تاکہ تم راضی ہو جاؤ	ان سے	تو اگر

تمہارے سامنے قسمیں کھاتے ہیں تاکہ تم ان سے راضی ہو جاؤ تو اگر

تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَرْضَىٰ عَنِ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ ﴿۹۶﴾

تَرْضَوْا	عَنْهُمْ	فَإِنَّ	اللَّهُ	لَا يَرْضَىٰ	عَنِ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ ﴿۹۶﴾
تم راضی ہو جاؤ	ان سے	تو بیشک	اللہ	راضی نہیں ہوگا	نافرمانی کرنے والے لوگوں سے

تم ان سے راضی ہو (بھی) جاؤ تو بیشک اللہ تو نافرمان لوگوں سے راضی نہیں ہوگا ○

أَلَا عَرَابٌ أَشَدُّ كُفْرًا وَنِفَاقًا وَأَجْدَرُ

أَلَا عَرَابٌ (۱)	أَشَدُّ	كُفْرًا	و	نِفَاقًا	و	أَجْدَرُ
دیہاتی (منافق)	زیادہ سخت (ہیں)	کفر	اور	منافقت (میں)	اور	(اس کے) زیادہ لائق (ہیں)

دیہاتی (منافق) کفر اور منافقت میں زیادہ سخت ہیں اور اس قابل ہیں

۱..... یعنی دیہات میں رہنے والے منافق کفر اور منافقت میں شہر میں رہنے والوں سے زیادہ سخت ہیں۔ اس کا سبب یہ ہے کہ وہ لوگ علم کی مجالس اور علماء کی صحبت سے دور رہتے ہیں، قرآن و حدیث اور وعظ و نصیحت نہیں سنتے۔ وہ اسی قابل ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جو فرائض، سنن اور احکام اپنے رسول ﷺ سے علم سے علیہ و آلہ و سلمہ پر نازل فرمائے ہیں ان سے جاہل رہیں۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ جہالت شدت پیدا کرتی ہے لہذا جو شخص بلاوجہ شدت کا عادی ہے وہ علم سے دور ہے۔ ہمارے زمانے میں بھی ایک گروہ ایسی شدت کی طرف مائل ہے کہ سب کو مشرک قرار دیتا ہے، یہ شدت بھی جہالت کی علامت ہے۔

دیہاتی منافق کفر اور منافقت میں زیادہ سخت ہیں



أَلَا يَعْلَمُوا أَحَدٌ دَمَا أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ ط وَ

أَلَا يَعْلَمُوا	حُدُودَ	مَا	أَنْزَلَ	اللَّهُ	عَلَى رَسُولِهِ	وَ
کہ وہ بے خبر ہیں	(ان) احکام (سے)	جنہیں	نازل کیا	اللہ (نے)	اپنے رسول پر	اور

کہ اُن احکام سے جاہل رہیں جو اللہ نے اپنے رسول پر نازل فرمائے ہیں اور

اللَّهُ عَلَيْهِمْ حَكِيمٌ ۙ وَمِنَ الْأَعْرَابِ مَنْ يَتَّخِذُ

اللَّهُ	عَلَيْهِمْ	حَكِيمٌ ۙ	وَ	مِنَ الْأَعْرَابِ	مَنْ	يَتَّخِذُ
اللہ	علم والا	حکمت والا (ہے)	اور	دیہاتیوں میں سے	(کوئی وہ ہے) جو	قرار دیتا ہے، سمجھتا ہے

اللہ علم والا، حکمت والا ہے ○ اور کچھ دیہاتی وہ ہیں کہ وہ جو کچھ اللہ کی

مَا يُنْفِقُ مَغْرَمًا وَيَتَرَبَّصُّ بِكُمُ الدَّوْآءِ ط عَلَيْهِمْ

مَا	يُنْفِقُ	مَغْرَمًا (۱)	وَ	يَتَرَبَّصُّ	بِكُمُ	الدَّوْآءِ	عَلَيْهِمْ
(اسے) جو	وہ خرچ کرتا ہے	تاوان	اور	انتظار کرتا ہے	تم پر	گردشوں (کا)	انہی پر

راہ میں خرچ کرتے ہیں اسے تاوان سمجھتے ہیں اور تم پر گردش آنے کے انتظار میں رہتے ہیں۔ بری گردش

دَايِرَةُ السُّوءِ ط وَاللَّهُ سَبِيْعٌ عَلَيْهِمْ ۙ وَمِنَ الْأَعْرَابِ مَنْ

دَايِرَةُ السُّوءِ	وَ	اللَّهُ	سَبِيْعٌ	عَلَيْهِمْ ۙ	وَ	مِنَ الْأَعْرَابِ (۲)	مَنْ
بری گردش (ہے)	اور	اللہ	سننے والا	جاننے والا (ہے)	اور	دیہاتیوں میں سے	(کوئی وہ ہے) جو

انہی پر ہے اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے ○ اور کچھ گاؤں والے وہ ہیں جو

يَوْمَ مِنْ بِلِلِّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَيَتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ

يَوْمَ مِنْ	بِلِلِّهِ	وَالْيَوْمِ الْآخِرِ	وَ	يَتَّخِذُ	مَا	يُنْفِقُ
ایمان رکھتا ہے	اللہ اور آخرت کے دن پر	اور	ٹھہراتا ہے	(اسے) جو	وہ خرچ کرتا ہے	

اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتے ہیں اور جو خرچ کرتے ہیں اسے

- ..... یہاں منافقت کی مزید دو علامات بیان کی گئی ہیں، (۱) منافق راہِ خدا میں خرچ کرنے کو ٹیکس اور تاوان کی طرح سمجھتے ہیں اس لئے کبھی خوشدلی سے خرچ نہیں کرتے۔ (۲) وہ مسلمانوں کے نقصان کے خواہشمند ہوتے ہیں۔ افسوس! آج ہمارے معاشرے میں بھی ایسے لوگ موجود ہیں جو راہِ خدا میں خرچ کرنے کو اپنے عمل سے ٹیکس کی طرح سمجھتے اور یونہی کئی لوگ مسلمانوں کے نقصان کے خواہشمند رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت عطا فرمائے، آمین۔
- ..... امام مجاہد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ لوگ قبیلہ مزینہ میں سے بنی مضر بنیں اور کبھی نے کہا کہ وہ اسلم، غفار اور جہینہ کے قبیلہ ہیں۔



## قُرْبَتِ عِنْدَ اللَّهِ وَصَلَتْ الرَّسُولُ ١ آ لَا إِنَّهَا قُرْبَةٌ

قُرْبَتِ عِنْدَ اللَّهِ	و	صَلَتْ الرَّسُولُ (١)	آ لَا	إِنَّهَا	قُرْبَةٌ
اللہ کے ہاں نزدیکیوں	اور	رسول کی دعاؤں (کا ذریعہ)	سن لو	بیشک وہ	قرب (کا ذریعہ ہیں)

اللہ کے ہاں نزدیکیوں اور رسول کی دعاؤں کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ سن لو! بیشک وہ ان کے لیے (اللہ کے)

## لَهُمْ ٢ سَيِّدُ خَلْطِهِمُ اللَّهُ فِي رَحْمَتِهِ ٣ إِنَّ اللَّهَ عَفْوٌ

لَهُمْ	سَيِّدُ خَلْطِهِمُ	اللَّهُ	فِي رَحْمَتِهِ	إِنَّ	اللَّهُ	عَفْوٌ
ان کے لیے	عنقریب داخل کرے گا انہیں	اللہ	اپنی رحمت میں	بیشک	اللہ	بخشنے والا

قرب کا ذریعہ ہیں۔ عنقریب اللہ انہیں اپنی رحمت میں داخل فرمائے گا، بیشک اللہ بخشنے والا

## رَّحِيمٌ ٩٩ وَالسَّيْقُونِ ١٠٠ وَالْمُهْجِرِينَ ١٠١ وَالْأَنْصَارِ ١٠٢

رَّحِيمٌ ٩٩	و	السَّيْقُونِ ١٠٠	الْأَوَّلُونَ	مِنَ الْمُهْجِرِينَ ١٠١	وَالْأَنْصَارِ ١٠٢	و
مہربان (ہے)	اور	سبقت لے جانے والے	سب سے پہلے	مہاجرین اور انصار میں سے	اور	

مہربان ہے ○ اور بیشک مہاجرین اور انصار میں سے سابقین اولین اور

## الَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ ١٠٣ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ ١٠٤

الَّذِينَ	اتَّبَعُوهُمْ	بِإِحْسَانٍ	رَضِيَ	اللَّهُ	عَنْهُمْ	و
وہ لوگ جنہوں نے	پیروی کی ان کی	بھلائی کے ساتھ	راضی ہوا	اللہ	ان سے	اور

دوسرے وہ جو بھلائی کے ساتھ ان کی پیروی کرنے والے ہیں ان سب سے اللہ راضی ہو اور

## رَضُوا عَنْهُ ١٠٥ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّتٍ تَجْرِي تَحْتَهَا

رَضُوا	عَنْهُ	و	أَعَدَّ	لَهُمْ	جَنَّتٍ	تَجْرِي	تَحْتَهَا
وہ راضی ہیں	اس سے	اور	اس نے تیار کر رکھے ہیں	ان کیلئے	باغات	بہتی ہیں	ان کے نیچے

یہ اللہ سے راضی ہیں اور اس نے ان کیلئے باغات تیار کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں

① اس سے معلوم ہوا کہ نیک اعمال میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے ساتھ حضور اقدس ﷺ کی خوشنودی کی نیت کرنا شرک نہیں بلکہ قبولیت کی دلیل ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور اقدس ﷺ اللہ تعالیٰ عنہ و علیہ وسلم کی دعائے مبارک ساری کائنات سے منفرد اور جدا گانہ چیز ہے کیونکہ یہاں آیت میں قرب الہی کے ساتھ حضور پر نور ﷺ اللہ تعالیٰ عنہ و علیہ وسلم کی دعا کا حصول ایک مقصد کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ ② سابقین مہاجرین سے مراد وہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں جنہوں نے ایمان لانے میں سبقت کی اور سابقین انصار سے مراد بیعت عقبہ اولیٰ، بیعت عقبہ ثانیہ اور بیعت عقبہ ثالثہ =

مہاجرین و انصار میں سے سابقین اولین اور ان کے پیروکاروں کیلئے عظیم بشارت

۸۱



الَا تَهْرُ خُلْدَيْنِ فِيهَا أَبَدًا ۖ ذَلِكِ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝۱۰۰ وَ

الَا تَهْرُ	خُلْدَيْنِ	فِيهَا	أَبَدًا	ذَلِكِ	الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝۱۰۰	وَ
نہریں	ہمیشہ رہنے والے	ان (باغوں) میں	ہمیشہ	یہی	بڑی کامیابی (ہے)	اور

بہتی ہیں، ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں گے، یہی بڑی کامیابی ہے ۝ اور

مِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِّنَ الْأَعْرَابِ مُنْفِقُونَ ۖ وَ

مِمَّنْ	حَوْلَكُمْ	مِّنَ الْأَعْرَابِ	مُنْفِقُونَ	وَ
(کچھ ان میں) سے جو	تمہارے آس پاس (ہیں)	دیہاتیوں میں سے	منافقین (ہیں)	اور

تمہارے آس پاس دیہاتیوں میں سے کچھ منافق ہیں اور

مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مَرَدُّوًا عَلَى النَّفَاقِ لَا تَعْلَمُهُمْ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ ۖ وَ

مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ	مَرَدُّوًا	عَلَى النَّفَاقِ	لَا تَعْلَمُهُمْ	نَحْنُ	نَعْلَمُهُمْ	وَ
(کچھ) مدینہ والوں میں سے	وہ اڑ گئے	منافقت پر	تم نہیں جانتے انہیں	ہم	جانتے ہیں انہیں	

کچھ مدینہ والے (بھی) وہ منافقت پر اڑ گئے ہیں۔ تم انہیں نہیں جانتے، ہم انہیں جانتے ہیں۔

سُعَدَّ بِهِمْ مَّرَتَيْنِ ثُمَّ يَرُدُّونَ إِلَىٰ عَذَابٍ عَظِيمٍ ۝۱۰۱

سُعَدَّ بِهِمْ	مَّرَتَيْنِ	ثُمَّ	يَرُدُّونَ	إِلَىٰ عَذَابٍ عَظِيمٍ ۝۱۰۱
عقرب ہم عذاب دیں گے انہیں	دو مرتبہ	پھر	انہیں پھیرا جائے گا	بڑے عذاب کی طرف

عقرب ہم انہیں دو مرتبہ عذاب دیں گے پھر انہیں بڑے عذاب کی طرف پھیرا جائے گا ۝

وَأَخْرُوجُونَ اعْتَرَفُوا بِذُنُوبِهِمْ خَلَطُوا

وَ	أَخْرُوجُونَ	اعْتَرَفُوا	بِذُنُوبِهِمْ	خَلَطُوا
اور	(کچھ) دوسرے (لوگ ہیں)	انہوں نے اعتراف کیا	اپنے گناہوں کا	انہوں نے ملا دیا

اور کچھ دوسرے لوگ جنہوں نے اپنے گناہوں کا اقرار کیا تو انہوں نے

= میں شرکت کرنے والے صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ ہیں۔

۱۔۔۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ کسی کے اچھا یا برا ہونے کا فیصلہ صرف جگہ سے نہیں کیا جاسکتا جیسے مدینہ منورہ میں رہنے کے باوجود کچھ لوگ منافق اور لائق مذمت ہی رہے، ہاں اگر عقیدہ صحیح ہے تو پھر جگہ کی فضیلت بھی کام دیتی ہے۔ ۲۔۔۔ حضور رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے منافقین کا حال جاننے کی یہ نفی اس وقت کی ہے جب آپ کو اس کا علم عطا نہیں ہوا تھا، بعد میں اس کا علم عطا کر دیا گیا تھا۔ ۳۔۔۔ دو مرتبہ عذاب دینے سے مراد یہ ہے کہ ایک بار تو دنیا میں =



عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا ۱ عَسَى اللَّهُ أَنْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ ط					
عَمَلًا صَالِحًا (۱)	وَ	آخَرَ	سَيِّئًا (۲)	عَسَى	اللَّهُ
ایک اچھا عمل	اور	دوسرا	برا (عمل)	قریب ہے	اللہ
ایک اچھا عمل اور دوسرا برا عمل ملا دیا عنقریب اللہ ان کی توبہ قبول فرمائے گا۔					
إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۱۰۲ خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً					
إِنَّ	اللَّهُ	غَفُورٌ	رَحِيمٌ ۱۰۲	خُذْ	مِنْ أَمْوَالِهِمْ
بیشک	اللہ	بخشنے والا	مہربان (ہے)	وصول کرو	ان کے مالوں سے
بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۱۰ اے حبیب! تم ان کے مال سے زکوٰۃ وصول کرو					
تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ط					
تُطَهِّرُهُمْ	وَ	تُزَكِّيهِمْ	بِهَا	وَ	صَلِّ عَلَيْهِمْ
تم ستھرا کر دو انہیں	اور	پاکیزہ کر دو انہیں	اس کے ذریعے	اور	دعا کرو
جس سے تم انہیں ستھرا اور پاکیزہ کر دو اور ان کے حق میں دعائے خیر کرو					
إِنَّ صَلَاتَكَ سَكَنٌ لَهُمْ ط وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۱۰۳					
إِنَّ	صَلَاتَكَ	سَكَنٌ	لَهُمْ	وَ	اللَّهُ
بیشک	تمہاری دعا	سکون (کا ذریعہ ہے)	ان کے لئے	اور	اللہ
بیشک تمہاری دعا ان کے دلوں کا چین ہے اور اللہ سننے والا، جاننے والا ہے ۱۰					
أَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَ					
أَلَمْ يَعْلَمُوا	أَنَّ	اللَّهُ	هُوَ	يَقْبَلُ	التَّوْبَةَ
کیا انہیں معلوم نہیں	کہ	اللہ	وہی	قبول کرتا ہے	توبہ
کیا انہیں معلوم نہیں کہ اللہ ہی اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے اور					

معانی پانے والوں کے بارے میں مزید احکام

دعائے رسول دلوں کا چین ہے

اللہ تعالیٰ ہی توبہ و صدقات قبول فرماتا ہے

= رسوائی اور قتل کے ساتھ اور دوسری مرتبہ قبر میں عذاب دیں گے۔

- یہاں اچھے عمل سے مراد قصور کا اعتراف اور توبہ کرنا ہے، یا سابقہ غزوات میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ حاضر ہونا، یا طاعت و تقویٰ کے تمام اعمال مرا دیں، اس صورت میں یہ آیت تمام مسلمانوں کے بارے میں ہوگی۔ ۲۔ یہاں برے عمل سے تَخَلُّفُ یعنی جہاد سے رہ جانامرا دہے۔
- مفسرین کے ایک قول کے مطابق یہاں صدقہ سے مراد وہ کفارہ ہے جو ان صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے دیا تھا جن کا ذکر اوپر والی آیت میں ہوا۔ =



## يَا خُذْ الصَّدَقَاتِ وَأَنَّ اللَّهَ هُوَ الثَّوَابُ

يَا خُذْ <sup>(۱)</sup>	الصَّدَقَاتِ	وَ	أَنَّ	اللَّهُ	هُوَ	الثَّوَابُ
لیتا ہے	صدقات	اور	یہ کہ	اللہ	وہی	بہت توبہ قبول کرنے والا

خود صدقات (اپنے دست قدرت میں) لیتا ہے اور یہ کہ اللہ ہی توبہ قبول کرنے والا

## الرَّحِيمُ ۱۰۲ وَقُلْ اَعْمَلُوا فَيَسِيرَ لَكُمْ وَاللَّهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ

الرَّحِيمُ ۱۰۲	وَ	قُلْ	اَعْمَلُوا	فَيَسِيرَ	لَكُمْ	وَاللَّهُ	عَمَلَكُمْ	وَرَسُولُهُ
مہربان (ہے)	اور	تم کہو	تم کام کرو	توبہ دیکھو	گا	اللہ	تمہارے کام	اور اس کا رسول

مہربان ہے اور تم فرماؤ: تم عمل کرو، اب اللہ اور اس کے رسول اور مسلمان

## وَالْمُؤْمِنُونَ ۱۰۳ وَسَتُرَدُّونَ اِلَىٰ عِلْمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ

وَالْمُؤْمِنُونَ ۱۰۳	وَ	سَتُرَدُّونَ	اِلَىٰ عِلْمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ
اور ایمان والے (دیکھیں گے)	اور	عنقریب تم لوٹائے جاؤ گے	چھپے اور ظاہر کو جاننے والے کی طرف

تمہارے کام دیکھیں گے اور جلد ہی تم اس کی طرف لوٹائے جاؤ گے جو ہر غیب اور ظاہر کو جاننے والا ہے

## فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۱۰۴ وَآخَرُونَ مُّرْجُونَ

فَيُنَبِّئُكُمْ	بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۱۰۴	وَ	آخَرُونَ	مُرْجُونَ
تو وہ خبر دے گا تمہیں	(اس کی جو)	تم کام کرتے تھے	اور (کچھ) دوسرے	انہیں مؤخر کر دیا گیا

پھر وہ تمہیں تمہارے اعمال بتائے گا اور اللہ کا حکم آنے تک

## لَا مَرَّ لَكُمْ اِمَّا يَعْذِبُهُمْ وَاِمَّا يَتُوبُ عَلَيْهِمْ ۱۰۵ وَاللَّهُ

لَا مَرَّ لَكُمْ	اِمَّا يَعْذِبُهُمْ	وَ	اِمَّا يَتُوبُ عَلَيْهِمْ ۱۰۵	وَاللَّهُ
اللہ کا حکم (آنے) تک	یا وہ عذاب دے گا انہیں	اور	یا توبہ قبول کر لے گا ان کی	اللہ

کچھ دوسروں کو مؤخر کر دیا گیا ہے۔ یا تو اللہ انہیں عذاب دے گا اور یا ان کی توبہ قبول فرمائے گا اور اللہ

== دوسرے قول کے مطابق یہاں صدقہ سے مراد وہ زکوٰۃ ہے جو ان کے ذمہ واجب تھی، انہوں نے توبہ کی اور زکوٰۃ ادا کر لی چاہی تو اللہ تعالیٰ نے اسے لینے کا حکم دیا۔

① اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ صدقات کو قبول کرتا اور اس پر ثواب عطا فرماتا ہے۔ ② غزوہ تبوک سے رہ جانے والے دس صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے سات نے ندامت و شرمندگی کی وجہ سے خود کو مسجد کے ستونوں سے بندھوا لیا تھا۔ ان کے اعتراف جرم اور توبہ کی قبولیت کا ذکر مذکورہ بالا آیات میں ہوا جبکہ بقیہ تین صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے چونکہ ان کی طرح ستونوں سے بندھ کر اپنی توبہ اور ندامت کا اظہار نہ کیا تھا اس لئے ان کی توبہ ==



مسجد خراب بنانے والے منافقوں کے بدترین مقاصد

عَلَيْهِمْ حَكِيمٌ ۱۰۶ وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَ				
عَلَيْهِمْ	حَكِيمٌ ۱۰۶	وَالَّذِينَ	اتَّخَذُوا	مَسْجِدًا ۱۰۷
علم والا	حکمت والا (ہے)	اور	وہ لوگ جنہوں نے	بنائی مسجد
علم والا حکمت والا ہے ○ اور (کچھ منافق) وہ (ہیں) جنہوں نے نقصان پہنچانے کے لئے اور				
كُفْرًا وَتَفْرِيقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ وَإِرْصَادًا لِّمَنْ				
كُفْرًا	وَالَّذِينَ	تَفْرِيقًا ۱۰۸	بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ	وَإِرْصَادًا ۱۰۹
کفر کرنے	اور	مسلمانوں کے درمیان پھوٹ ڈالنے	اور	انتظار کرنے (کے لئے) (اس) کا جو
کفر کے سبب اور مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنے کے لئے اور اس شخص کے انتظار کے لئے مسجد بنائی				
حَارِبَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ مِنَ قَبْلُ ۖ وَلِيَحْلِفُنَّ إِنْ				
حَارِبَ	اللَّهُ ۱۱۰	وَرَسُولِهِ	مِنْ قَبْلُ	وَلِيَحْلِفُنَّ ۱۱۱
جنگ کر چکا	اللہ اور اس کے رسول (سے)	پہلے	اور	ضرور وہ قسمیں کھائیں گے
جو پہلے سے اللہ اور اس کے رسول کا مخالف ہے اور وہ ضرور قسمیں کھائیں گے کہ				
أَرَدْنَا إِلَّا الْحُسْنَىٰ ۖ وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ۱۱۲				
أَرَدْنَا	إِلَّا	الْحُسْنَىٰ	وَاللَّهُ	يَشْهَدُ ۱۱۳
ہم نے ارادہ کیا	مگر	بھلائی (کا)	اور	اللہ گواہی دیتا ہے
ہم نے تو صرف بھلائی کا ارادہ کیا تھا اور اللہ گواہ ہے کہ وہ بیشک جھوٹے ہیں ○				
لَا تَقُمْ فِيهِ أَبَدًا ۖ لِمَسْجِدٍ أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَىٰ				
لَا تَقُمْ	فِيهِ	أَبَدًا	لِمَسْجِدٍ ۱۱۴	أُسِّسَ ۱۱۵
تم کھڑے نہ ہونا	اس (مسجد) میں	کبھی	بیشک (وہ) مسجد	(جس کی) بنیاد رکھی گئی
(اے حبیب!) آپ اس مسجد میں کبھی کھڑے نہ ہوں۔ بیشک وہ مسجد جس کی بنیاد پہلے دن سے				

مسجد خراب میں نماز پڑھنے کی ممانعت

= کی قبولیت کو مؤخر کر دیا گیا۔ اس آیت میں انہی تین صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا ذکر ہے۔

۱۔ یہ آیت منافقوں کی ایک جماعت کے بارے میں نازل ہوئی جنہوں نے مسجد قبا کو نقصان پہنچانے اور اس کی جماعت میں تفریق ڈالنے کیلئے اس کے قریب ایک مسجد بنائی تھی۔ اس سے معلوم ہوا کہ مسجد کے نام پر بھی مسلمانوں کو نقصان پہنچایا جاسکتا اور اللہ عزوجل اور رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دشمنی کی جاسکتی ہے لہذا ایسی مسجدوں سے بھی دور رہا جائے جہاں اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نقص تک لے کر کوشش کی جاتی ہے اور جہاں مسلمانوں =



مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ أَحَقُّ أَنْ تَقُومَ فِيهِ ۖ فِيهِ رِجَالٌ

مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ	أَحَقُّ	أَنْ تَقُومَ	فِيهِ	فِيهِ	رِجَالٌ
پہلے دن سے	زیادہ حقدار (ہے)	کہ تم کھڑے ہو	اس میں	اس میں	(وہ) مرد (ہیں)

پر ہمیز گاری پر رکھی گئی ہے وہ اس کی حقدار ہے کہ تم اس میں کھڑے ہو۔ اس میں وہ لوگ ہیں جو

يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا ۗ وَاللَّهُ يُحِبُّ

يُحِبُّونَ	أَنْ يَتَطَهَّرُوا	و	اللَّهُ	يُحِبُّ
(جو) پسند کرتے ہیں	کہ وہ پاک ہو جائیں	اور	اللَّهُ	محبت فرماتا ہے

خوب پاک ہونا پسند کرتے ہیں اور اللہ خوب پاک ہونے والوں سے

الْمُطَهَّرِينَ ۚ ۝۱۰۸ أَفَنْ أَسَسَ بُنْيَانَهُ عَلَى تَقْوَىٰ مِنَ اللَّهِ

الْمُطَهَّرِينَ ۚ ۝۱۰۸	أَفَنْ	أَسَسَ	بُنْيَانَهُ	عَلَى تَقْوَىٰ مِنَ اللَّهِ
خوب پاک ہونے والوں (سے)	تو کیا جو شخص	بنیاد رکھے	اپنی عمارت (کی)	اللہ سے ڈرنے پر

محبت فرماتا ہے ۝ تو کیا جس نے اپنی عمارت کی بنیاد اللہ سے ڈرنے

وَرِضْوَانٍ خَيْرٌ أَمْ مِّنْ أَسَسَ بُنْيَانَهُ

وَرِضْوَانٍ	خَيْرٌ	أَمْ	مِّنْ	أَسَسَ	بُنْيَانَهُ
اور	(اس کی) رضا (پر)	(وہ) بہتر (ہے)	یا	جس نے	بنیاد رکھی

اور اس کی رضا پر رکھی وہ بہتر ہے یا وہ جس نے اپنی عمارت کی بنیاد

عَلَىٰ شَفَاجِرٍ ۖ هَاسِرٍ فَأَنْهَارٍ ۖ فِي نَارٍ جَهَنَّمَ ۖ وَاللَّهُ

عَلَىٰ شَفَاجِرٍ ۖ	هَاسِرٍ	فَأَنْهَارٍ ۖ	فِي نَارٍ جَهَنَّمَ ۖ	وَاللَّهُ
گرنے والی ایک کھائی کے کنارے پر	پھر وہ گر پڑے	اس کے ساتھ	جہنم کی آگ میں	اور اللہ

ایک کھائی کے کنارے پر رکھی جو گرنے والی ہے پھر وہ عمارت اس (اپنے بانی) کو لے کر جہنم کی آگ میں گر پڑے

۝ کو باطل تعلیم دے کر لڑایا جاتا ہے۔ ۝ (پچھلے صفحے کا حاشیہ) اس سے مراد مسجد قبا ہے اور مفسرین کا ایک قول یہ بھی ہے کہ اس سے مسجد مدینہ مراد ہے۔

۱..... دین اسلام نے جہاں انسان کو کفر و شرک کی نیاستوں سے پاک کر کے عزت و رفعت عطا کی وہیں ظاہری طہارت، صفائی ستھرائی اور پاکیزگی کی اعلیٰ تعلیمات کے ذریعے انسانیت کا وقار بلند کیا، بدن کی پاکیزگی ہو یا لباس کی ستھرائی، ظاہری ہیئت کی عمدگی ہو یا طور طریقے کی اچھائی، مکان اور ساز و سامان کی بہتری ہو یا سوار کی دھلائی الغرض ہر چیز کو صاف ستھرا اور جاذب نظر رکھنے کی دین اسلام میں تعلیم اور ترغیب دی گئی ہے۔ ۲..... آیت کا خلاصہ کلام یہ ہے کہ جس شخص نے اپنے



لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۱۰ لَا يَزَالُ بُنْيَانُهُمُ الَّذِي بَنَوْا					
لَا يَهْدِي	الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۱۰	لَا يَزَالُ	بُنْيَانُهُمُ	الَّذِي	بَنَوْا
ہدایت نہیں دیتا	ظالم لوگوں (کو)	ہمیشہ رہے گی	ان کی عمارت	جسے	انہوں نے بنایا
اور اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا ۱۰ ان کی تعمیر شدہ عمارت ہمیشہ ان کے دلوں میں					
رَيْبَةً فِي قُلُوبِهِمْ إِلَّا أَنْ تَقَطَّعَ قُلُوبُهُمْ ۱۱ وَاللَّهُ					
رَيْبَةً	فِي قُلُوبِهِمْ	إِلَّا	أَنْ	تَقَطَّعَ	قُلُوبُهُمْ ۱۱
کھٹکتی	ان کے دلوں میں	مگر	یہ کہ	ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں	ان کے دل
کھٹکتی رہے گی مگر یہ کہ ان کے دل ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں۔ اور اللہ					
عَلَيْهِمْ حَكِيمٌ ۱۲ إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَىٰ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْفُسَهُمْ					
عَلَيْهِمْ	حَكِيمٌ ۱۲	إِنَّ	اللَّهَ	اشْتَرَىٰ	مِنَ الْمُؤْمِنِينَ
علم والا	حکمت والا (ہے)	بیشک	اللہ (نے)	خرید لیں	ایمان والوں سے
علم والا، حکمت والا ہے ۱۲ بیشک اللہ نے مسلمانوں سے ان کی جانیں					
وَأَمْوَالَهُمْ بِأَنْ لَّهُمُ الْجَنَّةُ ۱۳ يُقَاتِلُونَ					
وَأَمْوَالَهُمْ	بِأَنْ	لَّهُمُ	الْجَنَّةُ	يُقَاتِلُونَ	
اور	ان کے مال	(اس کے بدلے کہ)	ان کے لیے	جنت (ہے)	وہ جہاد کرتے ہیں
اور ان کے مال اس بدلے میں خرید لئے کہ ان کے لیے جنت ہے، وہ اللہ کی راہ میں					
فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ ۱۴ وَعَدًا عَلَيْهِ حَقًّا					
فِي سَبِيلِ اللَّهِ	فَيَقْتُلُونَ	وَيُقْتَلُونَ	وَعَدًا	عَلَيْهِ	حَقًّا
اللہ کی راہ میں	تو قتل کرتے ہیں	اور	قتل کئے جاتے ہیں	وعدہ (ہے)	اس (کے ذمہ کرم) پر
جہاد کرتے ہیں تو قتل کرتے ہیں اور شہید ہوتے ہیں۔ یہ اس کے ذمہ کرم پر سچا وعدہ ہے،					

۱۰۔ دین کی بنیاد تقویٰ اور رضائے الہی کی مضبوط سطح پر رکھی وہ بہتر ہے نہ کہ وہ جس نے اپنے دین کی بنیاد باطل و نفاق کے ٹوٹے ہوئے کناروں والے گڑھے پر رکھی۔

۱۱۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے راہ خدا میں اپنی جان اور مال خرچ کرنے والوں کو جنت عطا فرمانا ان کے جان و مال کا عوض قرار دیا اور اپنے آپ کو خریدار فرمایا۔ یہ کمال عزت افزائی ہے کہ وہ ہمارا خریدار بنے اور ہم سے اس چیز کو خریدے جو نہ ہماری بنائی ہوئی ہے اور نہ ہماری پیدا کی ہوئی کیونکہ جان ہے تو اس کی پیدا کی ہوئی اور مال ہے تو اس کا عطا فرمایا ہوا۔



## فِي التَّوْبَةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْقُرْآنِ ط وَمَنْ أَوْفَى

فِي التَّوْبَةِ	وَ	الْإِنْجِيلِ	وَ	الْقُرْآنِ	وَ	مَنْ	أَوْفَى
توریت میں	اور	انجیل	اور	قرآن (میں)	اور	کون	زیادہ پورا کرنے والا (ہے)

توریت اور انجیل اور قرآن میں اور اللہ سے زیادہ

## بِعَهْدِهِ مِنَ اللَّهِ فَاسْتَبِشْرُوا بِبَيْعِكُمُ الَّذِي بَايَعْتُمْ

بِعَهْدِهِ	مِنَ اللَّهِ	فَاسْتَبِشْرُوا	بِبَيْعِكُمْ	الَّذِي	بَايَعْتُمْ
اپنے وعدے کو	اللہ سے	تو خوشیاں مناؤ	اپنے سودے پر	وہ جو	تم نے سودا کیا

اپنے وعدے کو پورا کرنے والا کون ہے؟ تو اپنے اس سودے پر خوشیاں مناؤ جو سودا تم نے

## بِهِ ط وَذَلِكَ هُوَ الْقَوْرُ الْعَظِيمُ ۝۱۱۱ التَّائِبُونَ الْعِبْدُونَ

بِهِ	وَ	ذَلِكَ	هُوَ	الْقَوْرُ الْعَظِيمُ ۝۱۱۱	التَّائِبُونَ	الْعِبْدُونَ
اس کے ساتھ	اور	یہی	وہ	بڑی کامیابی (ہے)	(وہ) توبہ کرنے والے	عبادت کرنے والے

اللہ کے ساتھ کیا ہے اور یہی بڑی کامیابی ہے ۝ توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے،

## الْحَيِّدُونَ السَّائِحُونَ الرُّكْعُونَ السَّجِدُونَ الْأَمْرُونَ

الْحَيِّدُونَ	السَّائِحُونَ	الرُّكْعُونَ	السَّجِدُونَ	الْأَمْرُونَ
حمد کرنے والے	روزہ رکھنے والے	رکوع کرنے والے	سجدہ کرنے والے	حکم دینے والے

حمد کرنے والے، روزہ رکھنے والے، رکوع کرنے والے، سجدہ کرنے والے، نیکی کا

## بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّاهُونَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحَفِظُونَ لِحُدُودِ اللَّهِ ط

بِالْمَعْرُوفِ	وَ	النَّاهُونَ	عَنِ الْمُنْكَرِ	وَ	الْحَفِظُونَ (۱)	لِحُدُودِ اللَّهِ
نیکی کا	اور	روکنے والے	برائی سے	اور	حفاظت کرنے والے (ہیں)	اللہ کی حدوں کی

حکم دینے والے اور برائی سے روکنے والے اور اللہ کی حدوں کی حفاظت کرنے والے ہیں

۱..... اللہ تعالیٰ نے بندوں کو جن احکام کا پابند کیا وہ عبادات اور معاملات پر مشتمل ہیں، ان میں سے جن کاموں کو کرنے کا حکم دیا انہیں بجالانا اور جن سے منع کیا ان سے رک جانا حدود الہی کی حفاظت کرنا ہے۔ عام الفاظ میں یہ کہہ سکتے ہیں کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں کو پورا کرنے والے حدود الہی کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ اسلام میں دونوں چیزوں کی اہمیت ہے۔ یہ نہیں کہ حقوق اللہ میں لگن ہو کہ حقوق العباد چھوڑ دیں اور حقوق العباد میں مصروف ہو کہ حقوق اللہ سے غافل ہو جائیں۔ ہمارے ہاں یہ افراط و تفریط بکثرت پائی جاتی ہے اور یہ دین سے جہالت کی وجہ سے ہے۔



مشکوکوں کے لئے دعائے مغفرت کرنے کی ممانعت

وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ ﴿۱۱۲﴾ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ					
وَبَشِّرِ	الْمُؤْمِنِينَ ﴿۱۱۲﴾	مَا كَانَ	لِلنَّبِيِّ ﴿۱﴾	وَالَّذِينَ	الَّذِينَ
اور	خوشخبری سنادو	ایمان والوں (کو)	(لائق) نہیں ہے	نبی کے	ان لوگوں کے جو
اور مسلمانوں کو (جنت کی) خوشخبری سنادو ○ نبی اور ایمان والوں کے					
أَمْنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا وَلَوْ كَانُوا					
أَمْنُوا	أَنْ	يَسْتَغْفِرُوا	لِلْمُشْرِكِينَ	وَلَوْ	كَانُوا
ایمان لائے	کہ	وہ مغفرت کی دعا مانگیں	مشرکوں کے لئے	اگرچہ	وہ ہوں
لائق نہیں کہ مشرکوں کے لئے مغفرت کی دعا مانگیں اگرچہ وہ					
أُولَىٰ قُرْبَىٰ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ					
أُولَىٰ قُرْبَىٰ	مِنْ بَعْدِ	مَا تَبَيَّنَ ﴿۲﴾	لَهُمْ	أَنَّهُمْ	أَنَّهُمْ
قربت والے	رشتہ دار	(اس کے) بعد	جبکہ	واضح ہو چکا	ان کے لئے
رشتہ دار ہوں جبکہ ان کے لئے واضح ہو چکا ہے کہ وہ					
أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ﴿۱۱۳﴾ وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ إِبْرَاهِيمَ لِأَبِيهِ إِلَّا					
أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ﴿۱۱۳﴾	وَمَا كَانَ	اسْتِغْفَارُ إِبْرَاهِيمَ	لِأَبِيهِ	إِلَّا	إِلَّا
جہنم والے (ہیں)	اور	ابراہیم کا مغفرت کی دعا کرنا	اپنے باپ (یعنی چچا) کی	مگر	مگر
دوزخی ہیں ○ اور ابراہیم کا اپنے باپ کی مغفرت کی دعا کرنا صرف					
عَنْ مَّوْعِدَةٍ وَعَدَهَا إِيَّاهُ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ					
عَنْ مَّوْعِدَةٍ ﴿۳﴾	وَعَدَهَا	إِيَّاهُ	فَلَمَّا	تَبَيَّنَ	لَهُ
ایک وعدے (کی وجہ سے)	اس نے کر لیا تھا وہ وعدہ	اس سے	پھر جب	واضح ہو گیا	اس کے لئے
ایک وعدے کی وجہ سے تھا جو انہوں نے اس سے کر لیا تھا پھر جب ابراہیم کے لئے یہ بالکل واضح ہو گیا					

چچا کے لئے حضرت ابراہیم کے استغفار کی نوعیت اور اوصاف ابراہیمی

۱..... نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے چچا ابوطالب سے فرمایا تھا کہ میں تمہارے لئے استغفار کروں گا جب تک کہ مجھے ممانعت نہ کی جائے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما کر ممانعت فرمادی۔ ۲..... کسی مشرک کا مرتے وقت تک مسلمان نہ ہونا اس بات کی علامت ہے کہ وہ کافر مرے گا اس پر اسلام کے احکام جاری نہیں ہوتے اگرچہ حقیقت حال کی خبر اللہ عزوجل کو ہے کسی کا مرتے وقت تک مسلمان رہنا اس کے اسلام پر مرنے کی علامت ہے اگرچہ اس کے خاتمہ کا حال ہمیں معلوم نہیں، یہی اس آیت کریمہ کا مقصد ہے۔ ۳..... اس سے پتا چلتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے آرزو سے =



اِنَّهٗ عَدُوٌّ لِلّٰهِ تَبَرَّ اَمِنْهُ ۚ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ

اِنَّهٗ	عَدُوٌّ	لِلّٰهِ (۱)	تَبَرَّ	مِنْهُ	اِنَّ	اِبْرٰهِيْمَ
کہ وہ (بچا)	دشمن (ہے)	اللہ کا	تو وہ بیزار ہو گیا	اس سے	بیشک	ابراہیم

کہ وہ اللہ کا دشمن ہے تو اس سے بیزار ہو گئے۔ بیشک ابراہیم

لَا وَاٰهَ حَلِيْمٌ ۝۱۱۳ وَمَا كَانَ اللّٰهُ

لَا وَاٰهَ	حَلِيْمٌ ۝۱۱۳	وَ	مَا كَانَ (۲)	اللّٰهُ
ضرور بہت آہ وزاری کرنے والا	بہت برداشت کرنے والا (تھا)	اور	نہیں ہے	اللہ (کی شان کہ)

بہت آہ وزاری کرنے والا، بہت برداشت کرنے والا تھا اور اللہ کی یہ شان نہیں کہ

لِيُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ اِذْ هَدٰهُمْ حَتّٰى

لِيُضِلَّ	قَوْمًا	بَعْدَ	اِذْ	هَدٰهُمْ	حَتّٰى
وہ گمراہ کر دے	کسی قوم (کو)	(اس کے) بعد	جب	اس نے ہدایت دی انہیں	یہاں تک کہ

کسی قوم کو ہدایت دینے کے بعد اسے گمراہ کر دے جب تک

يُبَيِّنَ لَهُمْ مَّا يَتَّقُوْنَ ۚ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ

يُبَيِّنَ	لَهُمْ	مَّا	يَتَّقُوْنَ	اِنَّ	اللّٰهَ	بِكُلِّ شَيْءٍ
وہ بیان فرمادے	ان کے لئے	(وہ چیز) جس سے	وہ بچتے رہیں	بیشک	اللہ	ہر چیز کو

انہیں صاف نہ بتا دے کہ کس چیز سے انہیں بچنا ہے۔ بیشک اللہ سب کچھ

عَلِيْمٌ ۝۱۱۵ اِنَّ اللّٰهَ لَهُ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يُحْيِ

عَلِيْمٌ ۝۱۱۵	اِنَّ	اللّٰهَ	لَهُ	مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	يُحْيِ
جاننے والا (ہے)	بیشک	اللہ	اسی کے لئے (ہے)	آسمانوں اور زمین کی بادشاہت	وہ زندہ کرتا ہے

جانتا ہے۔ بیشک اللہ ہی کے لیے آسمانوں اور زمین کی سلطنت ہے، وہ زندہ کرتا ہے

= اس کے لئے دعائے مغفرت کرنے کا کیا تھا۔

۱..... اس سے معلوم ہو کہ بے دین لوگ اگرچہ کتنے ہی قریبی رشتہ دار ہوں ان سے بیزار اور کنارہ کش ہونا سنت ابراہیمی ہے۔ ۲..... آیت کا معنی یہ ہے کہ جو چیز ممنوع ہے اور اس سے اجتناب واجب ہے اس پر اللہ تبارک و تعالیٰ اس وقت تک اپنے بندوں کی گرفت نہیں فرماتا جب تک کہ اس کی ممانعت کا صاف بیان اللہ عزوجل کی طرف سے نہ آجائے لہذا ممانعت سے پہلے اس فعل کے کرنے میں حرج نہیں۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ جس چیز کے بارے میں شریعت =



وَيُيْتِ ط وَمَالِكُمْ مِّنْ دُونِ اللَّهِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا

وَيُيْتِ	وَمَا	لَكُمْ	مِّنْ دُونِ اللَّهِ	مِنْ وَلِيٍّ	وَلَا
اور	موت دیتا ہے	اور	نہیں	تمہارے لئے	اللہ کے سوا
اور	کوئی حامی	اور	کوئی حامی	اور	نہ

اور وہ مارتا ہے اور اللہ کے سوا نہ تمہارا کوئی حامی ہے اور نہ

نَصِيرٌ ۝۱۱۲ لَقَدْ تَابَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ وَ

نَصِيرٌ ۝۱۱۲	لَقَدْ	تَابَ اللَّهُ ۝۱۱۲	عَلَى النَّبِيِّ	وَالْمُهَاجِرِينَ	وَلَا
کوئی مددگار	ضرور بیشک	اللہ اپنی رحمت سے متوجہ ہوا	نبی پر	اور	(ان) مہاجرین
اور	مددگار	بیشک اللہ کی رحمت متوجہ ہوئی نبی پر اور ان مہاجرین اور			

مددگار ۝ بیشک اللہ کی رحمت متوجہ ہوئی نبی پر اور ان مہاجرین اور

الْأَنْصَارِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ فِي سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِّنْ بَعْدِ مَا

الْأَنْصَارِ	الَّذِينَ	اتَّبَعُوهُ	فِي سَاعَةِ الْعُسْرَةِ ۝۱۱۳	مِّنْ بَعْدِ مَا	وَمَا
انصار (پر)	جنہوں نے	پیروی کی اس (نبی) کی	مشکل کی گھڑی میں	(اس کے بعد)	کہ
انصار پر جنہوں نے مشکل وقت میں نبی کی پیروی کی حالانکہ					

انصار پر جنہوں نے مشکل وقت میں نبی کی پیروی کی حالانکہ

كَادِيزِيغُ قُلُوبُ فَرِيقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ ط

كَادِيزِيغُ	قُلُوبُ فَرِيقٍ	مِّنْهُمْ	ثُمَّ	تَابَ عَلَيْهِمْ	ط
قریب تھا کہ ٹیڑھے ہو جاتے	ایک گروہ کے دل	ان میں سے	پھر	وہ اپنی رحمت سے متوجہ ہوا ان پر	
قریب تھا کہ ان میں سے بعض لوگوں کے دل ٹیڑھے ہو جاتے پھر اللہ کی رحمت ان پر متوجہ ہوئی۔					

قَرِيبٌ تَحَاكَهُمُ ان مِّنْ سَمْعٍ لَّوْ كَانُوا يَسْمَعُونَ ۝۱۱۴

قَرِيبٌ	تَحَاكَهُمُ	ان مِّنْ	سَمْعٍ	لَّوْ كَانُوا يَسْمَعُونَ ۝۱۱۴	ط
بیشک وہ	ان پر	نہایت مہربان	بڑا رحم فرمانے والا (ہے)	اور	(ان) تین پر (رحمت سے متوجہ ہوا)
بیشک وہ ان پر نہایت مہربان، بڑا رحم فرمانے والا ہے ۝ اور ان تین پر (بھی رحمت ہوئی)					

إِنَّهُ بِهَمٍّ رَّعُوْفٌ رَّحِيمٌ ۝۱۱۵ وَعَلَى الثَّلَاثَةِ

إِنَّهُ	بِهَمٍّ	رَّعُوْفٌ	رَّحِيمٌ ۝۱۱۵	وَعَلَى الثَّلَاثَةِ	ط
بیشک وہ	ان پر	نہایت مہربان	بڑا رحم فرمانے والا (ہے)	اور	(ان) تین پر (رحمت سے متوجہ ہوا)
بیشک وہ ان پر نہایت مہربان، بڑا رحم فرمانے والا ہے ۝ اور ان تین پر (بھی رحمت ہوئی)					

كَادِيزِيغُ قُلُوبُ فَرِيقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ ط

كَادِيزِيغُ	قُلُوبُ فَرِيقٍ	مِّنْهُمْ	ثُمَّ	تَابَ عَلَيْهِمْ	ط
قریب تھا کہ ٹیڑھے ہو جاتے	ایک گروہ کے دل	ان میں سے	پھر	وہ اپنی رحمت سے متوجہ ہوا ان پر	
قریب تھا کہ ان میں سے بعض لوگوں کے دل ٹیڑھے ہو جاتے پھر اللہ کی رحمت ان پر متوجہ ہوئی۔					

إِنَّهُ بِهَمٍّ رَّعُوْفٌ رَّحِيمٌ ۝۱۱۵ وَعَلَى الثَّلَاثَةِ

إِنَّهُ	بِهَمٍّ	رَّعُوْفٌ	رَّحِيمٌ ۝۱۱۵	وَعَلَى الثَّلَاثَةِ	ط
بیشک وہ	ان پر	نہایت مہربان	بڑا رحم فرمانے والا (ہے)	اور	(ان) تین پر (رحمت سے متوجہ ہوا)
بیشک وہ ان پر نہایت مہربان، بڑا رحم فرمانے والا ہے ۝ اور ان تین پر (بھی رحمت ہوئی)					

غزوہ تبوک کے مجاہدین پر رحمت الہی

تین صحابہ کی شہرہ آرائی اور انہیں توبہ کی بات



الَّذِينَ خَلَفُوا<sup>ط</sup> حَتَّىٰ إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ

الَّذِينَ	خَلَفُوا <sup>(۱)</sup>	حَتَّىٰ	إِذَا	ضَاقَتْ	عَلَيْهِمْ	الْأَرْضُ
جنہیں	مؤخر کر دیا گیا (تھا)	یہاں تک کہ	جب	تنگ ہو گئی	ان پر	زمین

جن کا معاملہ مؤخر کر دیا گیا تھا یہاں تک کہ جب زمین اپنی وسعت کے باوجود

بِسَارِحَتٍ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمُ أَنْفُسُهُمْ وَ

بِسَارِحَتٍ	وَ	ضَاقَتْ	عَلَيْهِمْ	أَنْفُسُهُمْ	وَ
اپنی وسعت کے باوجود	اور	تنگ ہو گئیں	ان پر	ان کی جانیں	اور

ان پر تنگ ہو گئی اور وہ اپنی جانوں سے تنگ آ گئے اور

ظَنُّوا أَنْ لَا مَلْجَأَ مِنَ اللَّهِ إِلَّا إِلَيْهِ ثُمَّ

ظَنُّوا	أَنْ	لَا	مَلْجَأَ	مِنَ اللَّهِ	إِلَّا	إِلَيْهِ	ثُمَّ
انہوں نے یقین کر لیا	کہ	نہیں	کوئی پناہ	اللہ سے	مگر	اسی کی طرف	پھر

انہوں نے یقین کر لیا کہ اللہ کی ناراضگی سے (بچنے کیلئے) اس کے سوا کوئی پناہ نہیں

تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوبُوا<sup>ط</sup> إِنَّ اللَّهَ هُوَ التَّوَّابُ

تَابَ عَلَيْهِمْ	لِيَتُوبُوا	إِنَّ	اللَّهَ	هُوَ	التَّوَّابُ
اللہ نے توبہ قبول فرمائی ان کی	تاکہ وہ توبہ پر قائم رہیں	بیشک	اللہ	وہی	بہت توبہ قبول کرنے والا

تو اللہ نے ان کی توبہ قبول فرمائی تاکہ وہ تائب رہیں۔ بیشک اللہ ہی توبہ قبول کرنے والا

الرَّحِيمُ<sup>ع</sup> يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا

الرَّحِيمُ <sup>(۱۱)</sup>	يَا أَيُّهَا	الَّذِينَ	آمَنُوا	اتَّقُوا	اللَّهَ	وَ	كُونُوا
مہربان (ہے)	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	ڈرو	اللہ (سے)	اور	ہو جاؤ

مہربان ہے ○ اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ

== بھی کہتے ہیں۔ اس غزوہ میں تمام تر مشکلات اور تنگیوں کے باوجود صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ اپنے صدق و یقین اور ایمان و اخلاص کے ساتھ حضور پر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی جاں نثاری میں ثابت قدم رہے۔

①..... پیچھے رہ جانے والے یہ تین انصاری صحابہ حضرت کعب بن مالک، ہلال بن امیہ اور مرارہ بن ربیع رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ تھے۔ ان کا معاملہ مؤخر کر دیا گیا تھا جس کی وجہ سے ان پر تین سخت آزمائشیں آئیں (۱) وسیع و عریض زمین ان پر ایسی تنگ ہو گئی کہ انہیں کہیں چین نہ ملتا تھا۔ (۲) وہ اپنی جان سے تنگ آ گئے تھے۔



مَعَ الصَّادِقِينَ ۱۱۹ مَا كَانَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ وَمَنْ				
مَعَ الصَّادِقِينَ ۱۱۹ (۱)	مَا كَانَ	لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ (۲)	وَمَنْ	
سچوں کے ساتھ	(مناسب) نہیں تھا	مدینہ والوں کے لئے	اور	جو
ہو جاؤ ○ اہل مدینہ اور ان کے ارد گرد رہنے والے دیہاتیوں کے لئے				
حَوْلَهُمْ مِنَ الْأَعْرَابِ أَنْ يَتَخَلَّفُوا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ وَ				
حَوْلَهُمْ	مِنَ الْأَعْرَابِ	أَنْ	يَتَخَلَّفُوا	عَنْ رَسُولِ اللَّهِ وَ
ان کے ارد گرد (رہتے ہیں)	دیہاتیوں میں سے	کہ	وہ پیچھے رہ جائیں	اللہ کے رسول سے اور
مناسب نہیں تھا کہ وہ اللہ کے رسول سے پیچھے بیٹھے رہیں اور				
لَا يَرْغَبُوا بِأَنْفُسِهِمْ عَنْ نَفْسِهِ ۖ ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ				
لَا	يَرْغَبُوا	بِأَنْفُسِهِمْ	عَنْ نَفْسِهِ	ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ
نہ	(یہ کہ) وہ عزیز سمجھیں	اپنی جانوں کو	ان کی جان سے	یہ (اس) لئے کہ وہ
نہ یہ کہ ان کی جان سے زیادہ اپنی جانوں کو عزیز سمجھیں۔ یہ اس لئے ہے کہ				
لَا يُصِيبُهُمْ ظَمَأٌ وَلَا نَصَبٌ وَلَا مَخَصَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَ				
لَا يُصِيبُهُمْ	ظَمَأٌ	وَلَا	نَصَبٌ	وَلَا مَخَصَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَ
نہیں پہنچتی انہیں	پیاں	اور نہ	تکلیف	اور نہ بھوک
اللہ کے راستے میں انہیں جو پیاس یا تکلیف یا بھوک پہنچتی ہے اور				
لَا يَطَّوْنُ مَوْطِئًا يَغِيظُ الْكُفَّارَ وَلَا يَنَالُونَ				
لَا يَطَّوْنُ	مَوْطِئًا	يَغِيظُ	الْكُفَّارَ	وَلَا يَنَالُونَ
وہ قدم نہیں رکھتے	کسی جگہ (پر)	جو غصہ دلانے	کافروں (کو)	اور وہ حاصل نہیں کرتے
جہاں کفار کو غصہ دلانے والی جگہ پر قدم رکھتے ہیں اور جو کچھ دشمن سے				

== کہ حضور ﷺ کی ناراضی کی وجہ سے اپنی زندگی بوجھ معلوم ہونے لگی۔ (3) ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیئے جانے پر انہیں یقین ہو گیا کہ اب ہماری پناہ دی ہے۔ جب ان کا یہ حال ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرمائی اور اس کا اعلان کیا تاکہ انہیں اس کی قدر ہو اور آئندہ توبہ پر قائم رہیں۔

① اس آیت سے نیک لوگوں کی صحبت میں بیٹھنے کا بھی ثبوت ملتا ہے کیونکہ ان کے ساتھ ہونے کی ایک صورت ان کی صحبت اختیار کرنا بھی ہے اور ان کی صحبت اختیار کرنے کا ایک اثر یہ ہوتا ہے کہ ان کی سیرت و کردار اور اچھے اعمال دیکھ کر خود کو بھی گناہوں سے بچنے اور نیکیاں کرنے کی توفیق مل جاتی ہے اور ==



مِنْ عَدُوٍّ نَّيْلًا إِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهِ عَمَلٌ صَالِحٌ ۖ إِنَّ

مِنْ عَدُوٍّ	نَّيْلًا	إِلَّا	كُتِبَ	لَهُمْ	بِهِ	عَمَلٌ صَالِحٌ (۱)	إِنَّ
دشمن سے	کوئی چیز	مگر	لکھا جاتا ہے	ان کے لئے	اس کے بدلے	نیک عمل	بیشک

حاصل کرتے ہیں اس سب کے بدلے ان کے لیے نیک عمل لکھا جاتا ہے۔ بیشک

اللَّهُ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ ۖ وَلَا يُنْفِقُونَ نَفَقَةً صَغِيرَةً

اللَّهُ	لَا يُضِيعُ	أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ (۱۲)	وَلَا يُنْفِقُونَ	نَفَقَةً	صَغِيرَةً
اللہ	ضائع نہیں فرماتا	نیکی کرنے والوں کا اجر	اور	وہ خرچ نہیں کرتے	کوئی خرچ چھوٹا

اللہ نیکی کرنے والوں کے اجر کو ضائع نہیں فرماتا ○ اور جو کچھ تھوڑا اور زیادہ وہ خرچ کرتے ہیں

وَلَا كَبِيرَةً ۚ وَلَا يَقْطَعُونَ وَادِيًا إِلَّا كُتِبَ لَهُمْ

وَلَا	كَبِيرَةً	وَلَا يَقْطَعُونَ	وَادِيًا	إِلَّا	كُتِبَ	لَهُمْ
اور نہ	بڑا	اور	وہ طے نہیں کرتے	کوئی وادی	مگر	لکھا جاتا ہے

اور جو وادی وہ طے کرتے ہیں سب ان کے لیے لکھا جاتا ہے

لِيَجْزِيََهُمُ اللَّهُ أَحْسَنَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۖ وَ

لِيَجْزِيََهُمُ	اللَّهُ	أَحْسَنَ	مَا	كَانُوا يَعْمَلُونَ (۱۳)	وَ
تاکہ بدلہ عطا فرمائے انہیں	اللہ	سب سے بہتر	جو	وہ کام کرتے تھے	اور

تاکہ اللہ ان کے بہتر کاموں کا انہیں بدلہ عطا فرمائے ○ اور

مَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنْفِرُوا كَافَّةً ۖ فَلَوْلَا نَفَرَ

مَا كَانَ	الْمُؤْمِنُونَ	لِيَنْفِرُوا	كَافَّةً (۲)	فَلَوْلَا	نَفَرَ
(بس میں) نہیں ہے	مسلمانوں (کے)	کہ وہ نکل جائیں	سب	تو کیوں نہیں	نکل جاتی

مسلمانوں سے یہ تو ہو نہیں سکتا کہ سب کے سب نکل جائیں تو ان میں

= ایک اثر یہ ہوتا ہے کہ دل کی سختی ختم ہوتی اور اس میں رقت و نرمی محسوس ہوتی ہے، ایمان پر خاتہ اور قبر و حشر کے ہولناک معاملات کی فکر نصیب ہوتی ہے، اس لئے ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ نیک بندوں سے تعلقات بنائے اور ان کی صحبت اختیار کرے۔ ۲۔ (پچھلے صفحے کا حاشیہ) یہاں اہل مدینہ سے مدینہ طیبہ میں سکونت رکھنے والے مراد ہیں خواہ وہ مہاجرین ہوں یا انصار اور اعراب سے قرب و جوار کے تمام دیہاتی مراد ہیں۔

۱۔ اس آیت سے ثابت ہوا کہ جس شخص نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت کا قصد کیا تو اس مقصد کیلئے اس کا اٹھنا بیٹھنا، چلنا، حرکت کرنا سب نیکیاں ہیں، وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ =



مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَ

مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ	مِّنْهُمْ	طَائِفَةٌ	لِّيَتَفَقَّهُوا <sup>(۱)</sup>	فِي الدِّينِ	وَ
ہر گروہ سے	ان میں سے	ایک جماعت	تاکہ وہ سمجھ بوجھ حاصل کریں	دین میں	اور

ہر گروہ میں سے ایک جماعت کیوں نہیں نکل جاتی تاکہ وہ دین میں سمجھ بوجھ حاصل کریں اور

لِيُبْنِدُوا أَقْوَامَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ

لِيُبْنِدُوا	أَقْوَامَهُمْ	إِذَا	رَجَعُوا	إِلَيْهِمْ	لَعَلَّهُمْ
تاکہ وہ ڈرائیں	اپنی قوم (کو)	جب	وہ واپس آئیں	ان کی طرف	تاکہ وہ

جب ان کی طرف واپس آئیں تو وہ انہیں ڈرائیں تاکہ یہ

يَحْذَرُونَ<sup>ع</sup> ۱۲۲ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قَاتِلُوا الَّذِينَ

يَحْذَرُونَ <sup>ع</sup>	يَا أَيُّهَا	الَّذِينَ	آمَنُوا	قَاتِلُوا	الَّذِينَ
بچ جائیں، ڈرائیں	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	جہاد کرو	ان لوگوں سے جو

ڈرائیں ○ اے ایمان والو! ان کافروں سے جہاد کرو جو

يَلُونَكُمْ مِنَ الْكُفَّارِ وَلَيَجِدُوا فِيكُمْ غِلْظَةً<sup>ط</sup>

يَلُونَكُمْ	مِنَ الْكُفَّارِ	وَلَيَجِدُوا	فِيكُمْ	غِلْظَةً <sup>(۳)</sup>
تمہارے قریب رہتے ہیں	کافروں میں سے	اور چاہئے کہ وہ پائیں	تم میں	سختی

تمہارے قریب ہیں اور وہ تم میں سختی پائیں

وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ<sup>۱۲۳</sup> وَإِذَا مَا

وَاعْلَمُوا	أَنَّ	اللَّهَ	مَعَ الْمُتَّقِينَ <sup>(۱۲۳)</sup>	وَ	إِذَا مَا
اور جان لو	کہ	اللہ	پرہیز گاروں کے ساتھ (ہے)	اور	جب

اور جان رکھو کہ اللہ پرہیز گاروں کے ساتھ ہے ○ اور جب

= کے یہاں لکھی جاتی ہیں۔ ۱۲۲۔ (پچھلے صفحے کا ماحول) یعنی علم حاصل کرنے کے لئے سب مسلمانوں کا اپنے وطن سے نکل جانا درست نہیں کہ اس طرح شدید حرج ہو گا تو جب سارے نہیں جاسکتے تو ہر بڑی جماعت سے ایک چھوٹی جماعت جس کا نکلنا انہیں کافی ہو کیوں نہیں نکل جاتی تاکہ وہ دین میں فقاہت حاصل کریں اور اس کے حصول میں مشقتیں جھیلیں اور اس سے ان کا مقصود واپس آکر اپنی قوم کو وعظ و نصیحت کرنا ہو تاکہ ان کی قوم کے لوگ اس چیز سے بچیں جس سے بچنا انہیں ضروری ہے۔ ۱۔ علم و دین حاصل کرنا فرض ہے۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ جو چیزیں بندے پر فرض و واجب ہیں اور جو اس کے لئے ممنوع و حرام ہیں اور اسے درپیش ہیں =

افکار سے بچنے کے لئے آداب

قرآن پاک سے متعلق مباحثوں کا طرز عمل



# أَنْزَلْتُ سُورَةً فِيهِمْ مِّنْ يَّقُولُ

أَنْزَلْتُ	سُورَةً	فِيهِمْ	مِّنْ	يَّقُولُ
اتاری جاتی ہے	کوئی سورت	تو ان میں سے	(کوئی وہ ہے) جو	کہنے لگتا ہے

کوئی سورت اترتی ہے تو ان (منافقین) میں سے کوئی کہنے لگتا ہے کہ

# أَيُّكُمْ زَادَتْهُ هَذِهِ إِيْمَانًا فَآمَّا

أَيُّكُمْ	زَادَتْهُ	هَذِهِ	إِيْمَانًا <sup>(۱)</sup>	فَآمَّا
تم میں کون (ہے)	اضافہ کیا اسے	اس (سورت نے)	ایمان (میں)	پس بہر حال

اس سورت نے تم میں کس کے ایمان میں اضافہ کیا ہے؟ تو

# الَّذِينَ آمَنُوا أَفَرَادَتْهُمْ إِيْمَانًا وَهُمْ

الَّذِينَ	آمَنُوا	أَفَرَادَتْهُمْ	إِيْمَانًا	وَهُمْ
وہ لوگ جو	ایمان لائے	تو اس نے اضافہ کیا انہیں	ایمان (میں)	اور وہ

جو ایمان والے ہیں ان کے ایمان میں تو اس نے اضافہ کیا اور وہ

# يَسْتَبْشِرُونَ ۝۱۳۳ وَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَّرَضٌ

يَسْتَبْشِرُونَ ۝۱۳۳	وَأَمَّا	الَّذِينَ	فِي قُلُوبِهِمْ	مَّرَضٌ <sup>(۲)</sup>
خوشیاں منارہے ہیں	اور	وہ لوگ جو	ان کے دلوں میں	بیماری (ہے)

خوشیاں منارہے ہیں ○ اور جن کے دلوں میں مرض ہے

# فَرَادَتْهُمْ رِجْسًا إِلَىٰ رِجْسِهِمْ وَمَاتُوا

فَرَادَتْهُمْ	رِجْسًا	إِلَىٰ رِجْسِهِمْ	وَمَاتُوا
تو اس نے بڑھا دیا انہیں	ناپاکی (میں)	ان کی ناپاکی پر	اور وہ مر گئے

تو ان کی ناپاکی پر مزید ناپاکی کا اضافہ کر دیا اور وہ کفر کی حالت میں

== ان کا سیکھنا فرض عین ہے اور اس سے زائد علم حاصل کرنا فرض کفایہ، نیز فقہ افضل ترین علوم میں سے ہے۔ فقہ احکام دین کے علم کو کہتے ہیں اور اصطلاحی فقہ بھی اس کا عظیم مصداق ہے۔ ②..... (پچھلے صفحے کا حاشیہ) جہاد تمام کافروں سے واجب ہے قریب کے ہوں یا دور کے لیکن قریب والے مقدم ہیں پھر وہ جو ان سے متصل ہوں۔ ③..... (پچھلے صفحے کا حاشیہ) اس سختی میں جرأت و بہادری، قتال پر صبر اور قتل یا قید کرنے میں شدت وغیرہ ہر قسم کی مضبوطی و سختی داخل ہے۔ ①..... جب قرآن پاک کی کوئی سورت نازل ہوتی ہے تو منافقین آپس میں مذاق اڑانے کے طور پر کہتے ہیں ”اس سورت نے تم میں کس کے ایمان یعنی تصدیق ==



## وَهُمْ كَفِرُونَ ۱۳۵) أَوْ لَا يَرَوْنَ آيَهُمْ

وَهُمْ	كَفِرُونَ ۱۳۵)	أَوْ لَا يَرَوْنَ ۱)	آيَهُمْ
اور (جبکہ)	وہ	کفر کرنے والے (تھے)	اور کیا وہ نہیں دیکھتے کہ انہیں

مر گئے ○ کیا وہ یہ نہیں دیکھتے کہ انہیں

## يُقْتَنُونَ فِي كُلِّ عَامٍ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ

يُقْتَنُونَ	فِي كُلِّ عَامٍ	مَرَّةً	أَوْ	مَرَّتَيْنِ	ثُمَّ
آزمایا جاتا ہے	ہر سال میں	ایک مرتبہ	یا	دو مرتبہ	پھر

ہر سال ایک یا دو مرتبہ آزمایا جاتا ہے پھر (بھی)

## لَا يَتُوبُونَ وَلَا هُمْ يَذْكُرُونَ ۱۳۶) وَإِذَا مَا أُنزِلَتْ

لَا يَتُوبُونَ	وَلَا	هُمْ	يَذْكُرُونَ ۱۳۶)	وَ	إِذَا مَا	أُنزِلَتْ
نہ وہ توبہ کرتے ہیں	اور	نہ	وہ	نصیحت مانتے ہیں	اور	جب

نہ وہ توبہ کرتے ہیں اور نہ ہی نصیحت مانتے ہیں ○ اور جب کوئی سورت

## سُورَةٌ نَّظَرَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ هَلْ يَرُسْكُمْ

سُورَةٌ	نَّظَرَ	بَعْضُهُمْ	إِلَى بَعْضٍ	هَلْ	يَرُسْكُمْ
کوئی سورت	(تو) دیکھنے لگتے ہیں	ان کے بعض	بعض کی طرف	کیا	دیکھ رہا ہے تمہیں

نازل کی جاتی ہے تو ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگتے ہیں کہ تمہیں کوئی

## مِّنْ أَحَدٍ ثُمَّ انْصَرَفُوا ۖ صَرَفَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ

مِّنْ أَحَدٍ	ثُمَّ	انْصَرَفُوا	صَرَفَ	اللَّهُ	قُلُوبَهُمْ
کوئی ایک	پھر	وہ پلٹ جاتے ہیں	پلٹ دیئے ہیں	اللہ (نے)	ان کے دل

دیکھ تو نہیں رہا پھر پلٹ جاتے ہیں تو اللہ نے ان کے دل پلٹ دیئے ہیں

= اور یقین میں اضافہ کیا ہے؟ اس سے معلوم ہوا کہ قرآن کا مذاق اڑانا منافقین کا کام ہے جو قرآن کی ایک آیت کا بھی مذاق اڑائے وہ کافر ہے۔

۲..... (پچھلے صفحے کا حاشیہ) یعنی جن کے دلوں میں شک اور نفاق کا مرض ہے تو قرآن کی سورت کے نزول سے ان کے کفر پر مزید کفر چڑھ گیا کہ انہوں نے جب بھی کسی سورت کے نزول کا انکار کیا یا اس کا مذاق اڑایا تو ان کے پہلے کفر کے ساتھ مزید کفر بڑھ گیا، وہ منافقین اپنے کفر پر قائم رہے یہاں تک کہ حالت کفر میں مر گئے۔

۱..... مومن ہر مصیبت کو عبرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور اسے اپنے گناہ کا نتیجہ یا آزمائش سمجھتا ہے جبکہ کافر کی نگاہ صرف موسم کی خرابیوں اور دنیاوی اسباب =



بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَفْقَهُونَ ﴿١٢٧﴾ لَقَدْ جَاءَكُمْ

بِأَنَّهُمْ	قَوْمٌ	لَا يَفْقَهُونَ ﴿١٢٧﴾	لَقَدْ	جَاءَكُمْ
(اس) لئے کہ وہ	لوگ	سمجھتے نہیں	ضرور بیشک	تشریف لے آیا تمہارے پاس

کیونکہ یہ لوگ سمجھتے نہیں ○ بیشک تمہارے پاس

رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ

رَسُولٌ ﴿١﴾	مِّنْ أَنفُسِكُمْ	عَزِيزٌ	عَلَيْهِ	مَا عَنِتُّمْ
عظیم رسول	تمہاری جانوں میں سے	گراں ہے	اس پر	تمہارا مشقت میں پڑنا

تم میں سے وہ عظیم رسول تشریف لے آئے جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا بہت بھاری گزرتا ہے،

حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿١٢٨﴾

حَرِيصٌ	عَلَيْكُمْ	بِالْمُؤْمِنِينَ	رَءُوفٌ	رَّحِيمٌ ﴿١٢٨﴾ (۲)
بہت حریص (ہیں)	تمہاری (بھلائی) پر	مسلمانوں پر	بہت مہربان	رحم فرمانے والا

وہ تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے، مسلمانوں پر بہت مہربان، رحمت فرمانے والے ہیں ○

فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَهَ

فَإِنْ	تَوَلَّوْا	فَقُلْ	حَسْبِيَ	اللَّهُ	لَا	إِلَهَ
پھر اگر	وہ منہ پھیریں	تو تم کہہ دو	مجھے کافی ہے	اللہ	نہیں	کوئی معبود

پھر اگر وہ منہ پھیریں تو تم فرما دو کہ مجھے اللہ کافی ہے اس کے سوا

إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ﴿١٢٩﴾

إِلَّا	هُوَ	عَلَيْهِ	تَوَكَّلْتُ	وَهُوَ	رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ﴿١٢٩﴾
مگر	وہی	اسی پر	میں نے بھروسہ کیا	اور وہ	بہت بڑے عرش کا مالک (ہے)

کوئی معبود نہیں، میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور وہ عرش عظیم کا مالک ہے ○

== پر ہوتی ہے اور یہ منافقین والا حال آج کی بہت بڑی تعداد کا ہے کہ سیلاب، زلزلہ اور اس طرح کی کسی بھی آفت و مصیبت کو عبرت کی نگاہ سے نہیں دیکھتے بلکہ صرف سائنسی توضیحات میں تو لانا شروع کر دیتے ہیں۔

①..... اس آیت مبارکہ میں سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری یعنی میلاد مبارک کا بیان، اخلاقی حمیدہ، اوصاف جلیلہ اور فضیلت و شرف کا بیان ہے، اس سے متعلق تفصیل جاننے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج 4، ص 271 کا مطالعہ فرمائیں۔ ②..... اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ



آیات: 109

رکوع: 11

## سُورَةُ يُونُسَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ	اللَّهُ	الرَّحْمَنِ	الرَّحِيمِ
نام سے (شروع)	اللَّهُ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

الر تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْحَكِيمِ ۱ أَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا أَنْ

الر	تِلْكَ	آيَاتُ الْكِتَابِ الْحَكِيمِ ۱	أَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا ۱	أَنْ
حروف مقطعات	یہ	حکمت والی کتاب کی آیتیں (ہیں)	کیا لوگوں کو تعجب ہے	(اس بات پر) کہ

الرا، یہ حکمت والی کتاب کی آیتیں ہیں ۱ کیا لوگوں کو اس بات پر تعجب ہے کہ

أَوْ حِينًا إِلَى رَجُلٍ مِّنْهُمْ أَنْ أَنْذِرِ النَّاسَ

أَوْ حِينًا	إِلَى رَجُلٍ	مِّنْهُمْ	أَنْ	أَنْذِرِ	النَّاسَ
ہم نے وحی کی	ایک مرد کی طرف	ان میں سے	کہ	تم ڈر سناؤ	لوگوں (کو)

ہم نے ان میں سے ایک مرد کی طرف یہ وحی بھیجی کہ لوگوں کو ڈر سناؤ

وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا أَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ

وَبَشِّرِ	الَّذِينَ	آمَنُوا	أَنَّ	لَهُمْ	قَدَمَ صِدْقٍ ۲
اور	خوشخبری دو	ان لوگوں کو جو	ایمان لائے	کہ	ان کے لئے

اور ایمان والوں کو خوشخبری دو کہ ان کے لیے ان کے رب کے پاس

= سُنِّيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو اپنے دو ناموں رؤوف اور رحیم سے مشرف فرمایا۔ یہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی کمال تکریم ہے۔

۱..... جب اللہ تعالیٰ نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو رسالت سے مشرف فرمایا اور آپ نے اس کا اظہار کیا تو اہل عرب مکر ہو گئے اور ان میں سے بعض لوگوں نے یہ کہا کہ ”اللہ عَزَّوَجَلَّ اس سے برتر ہے کہ کسی بشر کو رسول بنائے،“ اس پر یہ آیات نازل ہوئیں۔ ۲..... ”قَدَمَ“ سے اس کی جگہ یعنی مقام مراد ہے اور مفسرین نے ”قَدَمَ صِدْقٍ“ کے معنی یہ بیان فرمائے ہیں: بہترین مقام، جنت میں بلند مرتبہ، نیک اعمال، نیک اعمال کا اجر اور حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی کمال تکریم ہے۔



عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ قَالَ الْكَافِرُونَ إِنَّ هَذَا السَّحَرُ مُبِينٌ ۝۲۱

عِنْدَ رَبِّهِمْ	قَالَ	الْكَافِرُونَ	إِنَّ	هَذَا	السَّحَرُ مُبِينٌ ۝۲۱	إِنَّ
ان کے رب کے پاس	کہا	کافروں (نے)	بیشک	یہ	ضرور کھلا جادوگر (ہے)	بیشک

سچ کا مقام ہے۔ کافروں نے کہا: بیشک یہ تو کھلا جادوگر ہے ۝ بیشک

رَبُّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ

رَبُّكُمُ	اللَّهُ	الَّذِي	خَلَقَ	السَّمَوَاتِ	وَالْأَرْضَ	فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ	ثُمَّ
تمہارا رب	اللہ (ہے)	جس نے	پیدا کیا	آسمانوں	اور	زمین (کو)	چھ دن میں پھر

تمہارا رب اللہ ہے جس نے آسمان اور زمین چھ دن میں بنائے پھر

اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ يُدِيرُ الْأَمْرَ ۚ مَا

اسْتَوَىٰ	عَلَى الْعَرْشِ	يُدِيرُ	الْأَمْرَ	مَا
اس نے (اپنی شان کے لائق) استوا فرمایا	عرش پر	وہ تدبیر فرماتا ہے	کام (کی)	نہیں

عرش پر استوا فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے، وہ کام کی تدبیر فرماتا ہے، اس کی

مِنْ شَفِيعٍ إِلَّا مِنْ بَعْدِ اِذْنِهِ ۚ ذَلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ

مِنْ شَفِيعٍ	إِلَّا	مِنْ بَعْدِ اِذْنِهِ ۚ	ذَلِكُمُ	اللَّهُ	رَبُّكُمْ
کوئی شفاعت کرنے والا	مگر	اس کی اجازت کے بعد	یہ	اللہ	تمہارا رب (ہے)

اجازت کے بعد ہی کوئی سفارشی ہو سکتا ہے۔ یہ اللہ تمہارا رب ہے

فَاعْبُدُوهُ ۚ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ۝۲۲ إِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا وَعَدَ اللَّهُ

فَاعْبُدُوهُ ۚ	أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ۝۲۲	إِلَيْهِ	مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا	وَعَدَ اللَّهُ
تو تم عبادت کرو اس کی	تو کیا تم سمجھتے نہیں	اسی کی طرف	تم سب کو لوٹنا (ہے)	اللہ کا وعدہ

تو تم اس کی عبادت کرو تو کیا تم سمجھتے نہیں؟ ۝ اسی کی طرف تم سب کو لوٹنا ہے (یہ) اللہ کا سچا وعدہ

۝ ذَلِيلُهُ وَسَلَّمُهُ ۝ شَفَاعَتُهُ

۱..... یہاں بت پرستوں کے اس قول کہ ”بت اُن کی شفاعت کریں گے“ کا رد ہے، انہیں بتایا گیا کہ شفاعت اجازت یافتہ لوگوں کے سوا کوئی نہیں کرے گا اور اجازت یافتہ صرف اس کے مقبول بندے ہوں گے۔ کثیر احادیث سے ثابت ہے کہ قیامت کے دن انبیاء کرام عَلَیْہِمُ السَّلَامُ، اولیاء و صالحین رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اور دیگر جتنی شفاعت فرمائیں گے اور ان شفاعت کرنے والوں کے سردار اور آقا و مولیٰ حضور سید المرسلین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہوں گے۔



حَقًّا إِنَّهُ يَبْدُوُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ لِيَجْزِيَ

حَقًّا	إِنَّهُ	يَبْدُوُ	الْخَلْقَ	ثُمَّ	يُعِيدُهُ	لِيَجْزِيَ
سچا	بیشک وہ	ابتداء کرتا ہے	پیدائش (یا) مخلوق (کی)	پھر	وہ لوٹائے گا اسے	تاکہ بدلہ دے

ہے۔ بیشک وہ پہلی بار (بھی) پیدا کرتا ہے پھر فنا کرنے کے بعد دوبارہ بنائے گا تاکہ

الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ بِالْقِسْطِ ۖ

الَّذِينَ	آمَنُوا	وَعَمِلُوا	الصَّالِحَاتِ	بِالْقِسْطِ (۱)	وَعَمِلُوا
ان لوگوں کو جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے عمل کئے	نیک، اچھے	انصاف کے ساتھ

ایمان لانے والوں اور اچھے عمل کرنے والوں کو انصاف کے ساتھ بدلہ دے اور

الَّذِينَ كَفَرُوا وَالْهُمْ شَرَّابٌ مِّنْ حَيْمٍ ۖ

الَّذِينَ	كَفَرُوا	وَالْهُمْ	شَرَّابٌ	مِّنْ حَيْمٍ	وَعَمِلُوا
وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	ان کے لئے	مشروب (ہے)	کھولتے پانی سے	اور

کافروں کے لیے ان کے کفر کی وجہ سے شدید گرم پانی

عَذَابٌ أَلِيمٌ بِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ ۝۳ هُوَ الَّذِي جَعَلَ

عَذَابٌ أَلِيمٌ	بِمَا	كَانُوا يَكْفُرُونَ ۝۳	هُوَ	الَّذِي	جَعَلَ
دردناک عذاب (ہے)	(اس کے) سبب جو	وہ کفر کرتے تھے	وہی (ہے)	جس نے	بنایا

کا مشروب اور دردناک عذاب ہے ۝ وہی ہے جس نے

الشَّمْسُ ضِيَاءً وَالْقَمَرُ نُورًا وَقَدَّرَ مَنَازِلَ

الشَّمْسُ	ضِيَاءً (۲)	وَالْقَمَرُ	نُورًا	وَقَدَّرَ	مَنَازِلَ
سورج (کو)	روشن	اور	چاند (کو)	نور	اور

سورج کو روشنی اور چاند کو نور بنایا اور چاند کے لیے منزلیں مقرر کر دیں

۱..... اس سے مراد یہ ہے کہ نیلوں کے ثواب میں کمی نہ کی جائے گی، یا یہ مراد ہے کہ نیلوں نے دنیا میں انصاف کیا کہ جن باتوں کا انہیں حکم دیا گیا ان پر عمل کیا اور جن سے روکا گیا اس سے باز رہا۔ یہ عربی ترکیب کے اعتبار سے فرق ہے۔ ۲..... ضیاء سے مراد ذاتی روشنی اور نور سے مراد دوسرے سے حاصل کی ہوئی روشنی ہے۔ جب اس روشنی کا تعلق سورج سے ہو تو اسے ضیاء اور چاند سے ہو تو اسے نور کہتے ہیں۔



## لِتَعْلَمُوا عَدَدَ السِّنِينَ وَالْحِسَابَ ۚ مَا خَلَقَ اللَّهُ ذَٰلِكَ إِلَّا

لِتَعْلَمُوا	عَدَدَ السِّنِينَ	و	الْحِسَابَ <sup>(۱)</sup>	مَا خَلَقَ	اللَّهُ	ذَٰلِكَ إِلَّا
تاکہ تم جان لو	سالوں کی گنتی	اور	حساب	نہیں پیدا کیا	اللہ (نے)	یہ مگر

تاکہ تم سالوں کی گنتی اور حساب جان لو۔ اللہ نے یہ سب حق کے ساتھ

## بِالْحَقِّ ۚ يُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ۝

بِالْحَقِّ	يُفَصِّلُ	الْآيَاتِ	لِقَوْمٍ	يَعْلَمُونَ ۝
حق کے ساتھ	وہ تفصیل سے بیان کرتا ہے	نشانیاں	(ان) لوگوں کے لئے (جو)	علم رکھتے ہیں

پیدا فرمایا۔ وہ علم والوں کے لئے تفصیل سے نشانیاں بیان کرتا ہے ۝

## إِنَّ فِي اخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا خَلَقَ اللَّهُ

إِنَّ	فِي اخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ	و	مَا	خَلَقَ	اللَّهُ
بیشک	رات اور دن کی تبدیلی میں	اور	جو کچھ	پیدا کیا	اللہ (نے)

بیشک رات اور دن کی تبدیلی میں اور جو کچھ اللہ نے

## فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ لَايَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتَّقُونَ ۚ إِنَّ

فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ	لَايَاتٍ	لِّقَوْمٍ	يَتَّقُونَ ۚ	إِنَّ
آسمانوں اور زمین میں	ضرور نشانیاں (ہیں)	(ان) لوگوں کے لئے (جو)	ڈرتے ہیں	بیشک

آسمانوں اور زمین میں پیدا کیا ان میں ڈرنے والوں کے لیے نشانیاں ہیں ۝ بیشک

## الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا وَرَضُوا بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا

الَّذِينَ	لَا يَرْجُونَ	لِقَاءَنَا	و	رَضُوا	بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا
وہ لوگ جو	امید نہیں رکھتے	ہم سے ملنے (کی)	اور	انہوں نے پسند کر لیا	دنیا کی زندگی کو

وہ لوگ جو ہم سے ملنے کی امید نہیں رکھتے اور دنیا کی زندگی پسند کر بیٹھے ہیں

۱..... اس سے معلوم ہوا کہ علم ریاضی، علم ہیئت، علم فلکیات وغیرہ بڑے مفید علم ہیں کہ ان سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قدرت معلوم ہوتی ہے نیز حسن نیت کے ساتھ ان کا سیکنا ثواب کا کام ہے۔ ۲..... دن رات، آسمان و زمین اور مخلوقات الہی میں قدرت ربانی کی نشانیاں پرہیز گاروں کے لئے ہیں کیونکہ ان چیزوں میں غور کر کے ایمان و عرفان صرف خوف خدا رکھنے والوں کو میسر ہوتا ہے جبکہ بہت سے کافر یہ چیزیں دیکھ کر سرکش ہو جاتے ہیں جیسے آج اکثر سائنس دانوں نے سائنس میں ترقی کر کے خدا عَزَّوَجَلَّ کا ہی انکار کر دیا۔



وَاطْمَأْنُوْا بِهَا وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنْ اٰيَتِنَا غٰفِلُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ					
وَاطْمَأْنُوْا	بِهَا	وَالَّذِيْنَ	هُم	عَنْ اٰيَتِنَا	غٰفِلُوْنَ ۝ (۱)
اور مطمئن ہو گئے	اس پر	اور	وہ لوگ جو	وہ	غافل (ہیں) یہ لوگ
اور اس پر مطمئن ہو گئے ہیں اور وہ جو ہماری آیتوں سے غافل ہیں ان لوگوں کا					
مَاۤؤِهَهُمُ النَّارُ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا					
مَاۤؤِهَهُمُ	النَّارُ	بِهَا	كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ (۸)	اِنَّ	الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
ان کا ٹھکانہ	آگ (ہے)	(اس کا) بدلہ جو	وہ کام کرتے تھے	بیشک	وہ لوگ جو ایمان لائے
ٹھکانہ ان کے اعمال کے بدلے میں دوزخ ہے ۝ بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے					
وَعَمِلُوْا الصّٰلِحٰتِ يَهْدِيْهُمْ رَبُّهُمْ بِاٰيٰتِنَا ۝					
وَعَمِلُوْا	الصّٰلِحٰتِ	يَهْدِيْهُمْ	رَبُّهُمْ	بِاٰيٰتِنَا	
اور	انہوں نے عمل کئے	نیک، اچھے	رہنمائی کرے گا ان کی	ان کا رب	ان کے ایمان کے سبب
اور انہوں نے اچھے اعمال کئے ان کا رب ان کے ایمان کے سبب ان کی رہنمائی فرمائے گا۔					
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ فِيْ جَنَّتِ النَّعِيْمِ ۝ دَعُوْهُمْ فِيْهَا					
تَجْرِيْ	مِنْ تَحْتِهِمُ	الْاَنْهٰرُ	فِيْ جَنَّتِ النَّعِيْمِ ۝ (۹)	دَعُوْهُمْ (۲)	فِيْهَا
بہتی ہوں گی	ان کے نیچے	نہریں	نعمتوں کے باغات میں	ان کی دعا (ہوگی)	ان میں
ان کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ (وہ) نعمتوں کے باغوں میں ہوں گے ۝ ان کی دعا اس میں یہ ہوگی کہ					
سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ ۝					
سُبْحٰنَكَ	اللّٰهُمَّ	وَتَحِيَّتُهُمْ	فِيْهَا	سَلٰمٌ	و
تو پاک ہے	اے اللہ	ان کا (ملاقات کے وقت) دعائیہ کلمہ	اس میں	سلام (ہوگا)	اور
اے اللہ! تو پاک ہے اور جنت میں ان کی ملاقات کا پہلا بول ”سلام“ ہو گا اور					

۱..... یہاں آیت مبارکہ میں کفار کے اعتقاد کے اعتبار سے ان کے یہ احوال بیان فرمائے گئے ہیں لیکن عملی طور پر مسلمان بھی ان میں سے بہت سی چیزوں میں ملوث ہیں جیسے دلوں سے قیمت کے حساب کتاب اور عذاب الہی کا خوف نکل جانا، دنیا کی زندگی کو ہی پسند کرنا اور اسی لینے کو شش کرنا اور اسی پر مطمئن ہو کر بیٹھ جانا، قرآن اور احکامات الہیہ سے غفلت، دلوں کا سخت ہونا، شدید و عیدیں سن کر بھی گناہوں سے باز نہ آنا، یہ سب چیزیں ہمارے اندر اس آیت کی روشنی میں افعال کفار کا عکس نہیں دکھاتے تو اور کیا ہے؟ ۲..... یعنی اہل جنت اللہ تعالیٰ کی تسبیح، تحمید، تقدیس میں مشغول رہیں گے اور اس کے ذکر سے انہیں فرحت =



اٰخِرُ دَعْوَاهُمْ اَنْ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۱۰ وَ

اٰخِرُ دَعْوَاهُمْ (۱)	اِنْ	اَلْحَمْدُ	لِلّٰهِ	رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۱۰	وَ
ان کی دعا کا خاتمہ	(یہ ہوگا) کہ	تمام تعریفیں	اللہ کے لئے	(جو) تمام جہانوں کا پالنے والا ہے	اور
ان کی دعا کا خاتمہ یہ ہے کہ تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے ۝ اور					

لَوْ يَعْجَلُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتَعْجَالَهُمْ

لَوْ يَعْجَلُ (۲)	اللّٰهُ	لِلنَّاسِ	الشَّرَّ	اسْتَعْجَالَهُمْ
اگر جلدی فرماتا	اللہ	لوگوں کے لئے	عذاب (کی)	(جیسے) ان کا جلدی طلب کرنا
اگر اللہ لوگوں پر عذاب اسی طرح جلدی بھیج دیتا جس طرح وہ بھلائی				

بِالْخَيْرِ لَقَضٰى اِلَيْهِمْ اَجَلَهُمْ ۖ فَتَذَرُ

بِالْخَيْرِ	لَقَضٰى	اِلَيْهِمْ	اَجَلَهُمْ	فَتَذَرُ
بھلائی کو	(تو) ضرور پوری کر دی جاتی	ان کی طرف	ان کی مدت	تو ہم چھوڑ دیتے
جلدی طلب کرتے ہیں تو ان کی مدت ان کی طرف پوری کر دی جاتی تو جو لوگ				

الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَاءَنَا فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۝۱۱ وَ

الَّذِيْنَ	لَا يَرْجُوْنَ	لِقَاءَنَا	فِيْ طُغْيَانِهِمْ	يَعْمَهُوْنَ ۝۱۱	وَ
ان لوگوں کو جو	امید نہیں رکھتے	ہماری ملاقات (کی)	ان کی سرکشی میں	وہ بھٹکتے رہیں	اور
ہماری ملاقات کی امید نہیں رکھتے ہم انہیں ان کی سرکشی میں بھٹکتا ہوا چھوڑ دیتے ۝ اور					

اِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَا الْجَنِّيَّةَ اَوْ قَاعِدًا

اِذَا	مَسَّ	الْاِنْسَانَ	الضُّرُّ	دَعَا	الْجَنِّيَّةَ	اَوْ	قَاعِدًا
جب	پہنچتی ہے	آدمی (کو)	تکلیف	وہ دعا کرتا ہے ہم سے	اپنی کروت پر	یا	بیٹھے ہوئے
جب آدمی کو تکلیف پہنچتی ہے تو لیٹے ہوئے اور بیٹھے ہوئے							

== و سرور اور انتہاء درجہ کی لذت حاصل ہوگی۔

۱..... اس کا معنی یہ ہے کہ ان کے کلام کی ابتداء اللہ عزوجل کی تعظیم و تہنیز سے ہوگی اور کلام کا اختتام اس کی حمد و ثناء پر ہوگا اور اس کے دوران جو چاہیں گے آپس میں کلام کریں گے۔ اس سے معلوم ہوا کہ حمد الہی جنت میں بھی ہوگی۔ ۲..... ہماری تمام دعائیں قبول نہ ہونا بھی اللہ عزوجل کی رحمت ہے کہ ہم بھی برائی کو بھلائی سمجھ لیتے ہیں، نیز غصہ میں اپنے آپ کو یا اپنے بال بچوں کو کوسنا نہیں چاہتے بلکہ ہر وقت رب تعالیٰ سے خیر ہی مانگتی چاہتے، نہ معلوم کون سی گھڑی ==



## اَوْ قَابِئًا فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ صُورَهُ مَرَّ

اَوْ	قَابِئًا	فَلَمَّا	كَشَفْنَا	عَنْهُ	صُورَهُ	مَرَّ
یا	کھڑے ہوئے	پھر جب	ہم دور کر دیتے ہیں	اس سے	اس کی تکلیف	وہ چل پڑتا ہے
اور کھڑے ہوئے (ہر حالت میں) ہم سے دعا کرتا ہے پھر جب ہم اس کی تکلیف دور کر دیتے ہیں تو یوں چل دیتا ہے						

## كَانَ تَمِيذٌ عَنَّا اِلٰى صُورٍ مَّسَّةٍ ط كَذٰلِكَ

كَانَ	تَمِيذٌ	عَنَّا	اِلٰى صُورٍ	مَّسَّةٍ	كَذٰلِكَ
گویا کہ	اس نے پکارا نہیں تھا ہمیں	کسی تکلیف کی طرف	(جو) پہنچی اسے	اسی طرح	
گویا کبھی کسی تکلیف کے پہنچنے پر ہمیں پکارا ہی نہیں تھا۔ حد سے					

## رُيِّنَ لِلْمُؤْسِرِينَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝۱۳ وَلَقَدْ

رُيِّنَ	لِلْمُؤْسِرِينَ	مَا	كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝۱۳	وَلَقَدْ
خوشنما دیا گئے	حد سے بڑھنے والوں کے لئے	جو	وہ عمل کرتے تھے	ضرور بیشک
بڑھنے والوں کے لئے ان کے اعمال اسی طرح خوشنما بنا دیئے گئے ○ اور بیشک				

## اَهْلَكْنَا الْقُرُونَ مِنْ قَبْلِكَ لَمَّا ظَلَمُوا ۝۱۴

اَهْلَكْنَا	الْقُرُونَ	مِنْ قَبْلِكَ	لَمَّا	ظَلَمُوا ۝۱۴
ہم نے ہلاک کر دیا	زمانے والوں (کو)	تم سے پہلے	جب	انہوں نے ظلم کیا
ہم نے تم سے پہلی قوموں کو ہلاک کر دیا جب انہوں نے ظلم کیا اور				

## جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ وَمَا كَانُوا اِلٰى يَوْمِئِذٍ ط

جَاءَتْهُمْ	رُسُلُهُمْ	بِالْبَيِّنَاتِ	وَمَا كَانُوا	اِلٰى يَوْمِئِذٍ ط
آئے ان کے پاس	ان کے رسول	روشن دلائل کے ساتھ	اور	وہ ہرگز ایمان لانے والے نہ تھے
ان کے پاس ہمارے رسول روشن دلائل لے کر تشریف لائے اور وہ ایسے تھے ہی نہیں کہ ایمان لاتے۔				

= قبولیت کی ہو اور بعض اوقات ایسے ہو بھی جاتا ہے کہ اولاد کیلئے بددعا کی اور وہ قبولیت کی گھڑی تھی جس کے نتیجے میں اولاد پر واقعی وہ مصیبت و آفت آجاتی ہے جس کی بددعا کی ہوتی ہے۔ لہذا اس طرح کی چیزوں سے احتراز ہی کرنا چاہئے۔

①..... اس آیت سے مقصود یہ ہے کہ انسان مصیبت کے وقت بہت ہی بے صبر رہے اور راحت کے وقت نہایت ناشکر کہ جب تکلیف پہنچتی ہے تو کھڑے لیٹے بیٹھے ہر حال میں دعا کرتا رہے اور جب اللہ عَزَّوَجَلَّ تکلیف دور کر دے تو شکر بجا نہیں لاتا اور اپنی سابقہ حالت کی طرف لوٹ جاتا ہے۔ یہ حال غافل شخص کا ہے جبکہ عقلمند =



سابقہ قوموں کے جانشین

قرآن مجید سے متعلق کفار کا ایک مطالبہ اور انہیں جواب

كَذٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِينَ ﴿١٣﴾ ثُمَّ جَعَلْنٰكُمْ خَلِيفَ				
كَذٰلِكَ	نَجْزِي	الْقَوْمَ الْمُجْرِمِينَ ﴿١٣﴾	ثُمَّ	جَعَلْنٰكُمْ
اسی طرح	ہم بدلہ دیتے ہیں	جرم کرنے والی قوم (کو)	پھر	ہم نے بنایا تمہیں
ہم یونہی مجرموں کو بدلہ دیتے ہیں ○ پھر ہم نے ان کے بعد				
فِي الْاَرْضِ مِنْ بَعْدِهِمْ لِنَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُونَ ﴿١٤﴾ وَ				
فِي الْاَرْضِ	مِنْ بَعْدِهِمْ	لِنَنْظُرَ ﴿١٤﴾	كَيْفَ	تَعْمَلُونَ ﴿١٤﴾
زمین میں	ان کے بعد	تاکہ ہم دیکھیں	کیسے	تم کام کرتے ہو
تمہیں زمین میں جانشین بنایا تاکہ ہم دیکھیں کہ تم کیسے کام کرتے ہو؟ ○ اور				
اِذَا تُلِيْ عَلَيْهِمْ اٰيَاتُنَا بَيِّنٰتٍ ۚ قَالَ الَّذِيْنَ				
اِذَا	تُلِيْ	عَلَيْهِمْ	اٰيَاتُنَا بَيِّنٰتٍ	قَالَ الَّذِيْنَ
جب	تلاوت کی جاتی ہیں	ان پر (کے سامنے)	ہماری روشن آیتیں	(تو) کہتے ہیں
جب ان کے سامنے ہماری روشن آیات کی تلاوت کی جاتی ہے تو ہم سے ملاقات کی				
لَا يَرْجُوْنَ لِقَاءَنَا اَنْتَ بِفَرٰنٍ غَيْرِ هٰذَا اَوْ بَدِّلْهُ ط				
لَا يَرْجُوْنَ	لِقَاءَنَا	اَنْتَ بِفَرٰنٍ	غَيْرِ هٰذَا	اَوْ بَدِّلْهُ
امید نہیں رکھتے	ہم سے ملاقات (کی)	قرآن لے آؤ	اس کے علاوہ	یا تبدیل کر دو اسے
امید نہ رکھنے والے کہتے ہیں کہ اس کے علاوہ کوئی اور قرآن لے کر آؤ یا اسے تبدیل کر دو۔				
قُلْ مَا يَكُوْنُ لِيْ اَنْ اُبَدِّلَهٗ مِنْ تَلْقَآئِ نَفْسِيْ ج				
قُلْ	مَا يَكُوْنُ ﴿٢﴾	لِيْ	اَنْ	اُبَدِّلَهٗ
تم کہو	(کوئی حق) نہیں ہے	میرے لئے	کہ	میں تبدیل کر دوں اسے
تم فرماؤ: مجھے حق نہیں کہ میں اسے اپنی طرف سے تبدیل کر دوں۔				

== مومن کا حال اس کے خلاف ہے وہ مصیبت و بلا پر صبر کرتا ہے اور راحت و آسائش میں شکر کرتا ہے اور تکلیف و راحت کے جملہ احوال میں اللہ تعالیٰ کے حضور گریہ و زاری اور دعا کرتا ہے۔ اسے سامنے کر رکھ کر ہمیں اپنے حال پر غور کرنا چاہئے کہ ہم کس کس گروہ کے پیچھے ہیں اور ہمارے اندر کس گروہ کی علامات پائی جا رہی ہیں۔

①..... اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کو پہلے علم نہیں تھا اور جب مشرکین عمل کر لیں گے تو اللہ تعالیٰ کو علم ہو گا بلکہ یہاں مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ایسا معاملہ فرمائے گا جیسا امتحان لینے والا لوگوں کے ساتھ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں اور اسے ہر چیز کا ہمیشہ سے علم ہے۔ ②..... اس ==



إِنْ أَتَيْتُمْ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَىٰ<sup>٣</sup> إِيَّايَ<sup>٣</sup> أَخَافُ

إِنْ	أَتَّبِعُ	إِلَّا	مَا	يُؤْتَى	إِلَى	إِنِّي	أَخَافُ
نہیں	میں پیروی کرتا	مگر	(اس کی) جو	وحی کی جاتی ہے	میری طرف	پیشک میں	ڈرتا ہوں

میں تو اسی کا تابع ہوں جو میری طرف وحی بھیجی جاتی ہے۔ اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں

إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابٌ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿١٥﴾ قُلْ لَّوْ

اِنْ	عَصَيْتُ	رَبِّي	عَذَابِ يَوْمٍ عَظِيمٍ ۝۱۵	قُلْ	لَوْ
اگر	میں نے نافرمانی کی	اپنے رب (کی)	بڑے دن کے عذاب (سے)	تم کہو	اگر

تو مجھے بڑے دن کے عذاب کا ڈر ہے ○ تم فرماؤ: اگر

شَاءَ اللَّهُ مَا تَلَوْتُمْ عَلَيْكُمْ وَلَا أَدْرَاكُمْ

شَاءَ	اللَّهُ	مَا تَلَوْتُمْ	عَلَيْكُمْ	وَ	لَا أَدْرِيكُمْ
چاہتا	اللہ	(تو) میں تلاوت نہ کرتا اس کی	تم پر (تمہارے سامنے)	اور	نہ وہ خبردار کرتا تمہیں

اللہ چاہتا تو میں تمہارے سامنے اس کی تلاوت نہ کرتا اور نہ وہ تمہیں اس سے

بِهِ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهِ ۖ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿١٦﴾

بِہ	فَقَدْ	لَبِثْتُ	فِيكُمْ	عُمُرًا	مِّن قَبْلِهِ	أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿١٢﴾
اس سے	تو بیشک	میں گزار چکا	تم میں	ایک عمر	اس سے پہلے	تو کیا تمہیں عقل نہیں

○ خبردار کرتا تو بیشک میں اس سے پہلے تم میں اپنی ایک عمر گزار چکا ہوں تو کیا تمہیں عقل نہیں؟

فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ

فَسَن	أَظْلَمُ	مِّنْ	افْتَرَىٰ	عَلَى اللَّهِ	كَذِبًا	أَوْ	كَذَّبَ
تو کون	زیادہ ظالم	(اس) سے جو	بہتان باندھے	اللہ پر	جھوٹ	یا	جھٹلائے

تو اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا اس کی آیتوں کو

= آیت سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ کفار کے ساتھ اسلام کی قطعی چیزوں میں سے کسی چیز پر کوئی معاہدہ نہیں ہو سکتا کہ ہم ان کی خوشنودی کیلئے اسلام کی کوئی قطعی چیز چھوڑ دیں جیسے ان کو خوشی کیلئے سود کی اجازت دیں، یا بروے کو ختم کر دیں، یا نمازوں میں کی کر لیں۔



بتوں کی عبادت اور انہیں شفعاء ماننے کا کارو

بَايْتِهِ ۱۷ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْمَجْرُمُونَ ۱۸ وَيَعْبُدُونَ

بَايْتِهِ	إِنَّهُ	لَا يُفْلِحُ	الْمَجْرُمُونَ ۱۸	و	يَعْبُدُونَ
اس کی آیتوں کو	بیشک	فلاح نہیں پائیں گے	جرم کرنے والے	اور	وہ عبادت کرتے ہیں

جھٹلائے؟ بیشک مجرم فلاح نہیں پائیں گے ○ اور (یہ مشرک) اللہ کے سوا

مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَ

مِنْ دُونِ اللَّهِ	مَا	لَا يَضُرُّهُمْ	و	لَا يَنْفَعُهُمْ	و
اللہ کے سوا	(اس کی) جو	نہ نقصان دے سکتا ہے انہیں	اور	نہ نفع پہنچا سکتا ہے انہیں	اور

ایسی چیز کی عبادت کرتے ہیں جو نہ انہیں کوئی نقصان دے سکے اور نہ نفع دے سکے اور

يَقُولُونَ هَؤُلَاءِ شُفَعَاؤُنَا عِنْدَ اللَّهِ ۖ قُلْ أَتَتَّبِعُونَ اللَّهَ

يَقُولُونَ	هَؤُلَاءِ	شُفَعَاؤُنَا ۱۹	عِنْدَ اللَّهِ	قُلْ	أَتَتَّبِعُونَ	اللَّهُ
وہ کہتے ہیں	یہ (بت)	ہمارے سفارشی (ہیں)	اللہ کے ہاں	تم کہو	کیا تم خبر دیتے ہو	اللہ (کو)

یہ کہتے ہیں کہ یہ (بت) اللہ کی بارگاہ میں ہمارے سفارشی ہیں۔ تم فرماؤ: کیا تم اللہ کو وہ بات بتاتے ہو

بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ ۚ سُبْحٰنَهُ وَ

بِمَا	لَا يَعْلَمُ	فِي السَّمٰوٰتِ	و	لَا	فِي الْاَرْضِ	سُبْحٰنَهُ	و
(اس بات) کی جو	وہ نہیں جانتا	آسمانوں میں	اور	نہ	زمین میں	پاکی ہے اسے	اور

جو اس کے علم میں نہ آسمانوں میں ہے اور نہ زمین میں۔ وہ ان کے شرک سے

تَعٰلٰی عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۱۸ وَمَا كَانَ النَّاسُ اِلاَّ

تَعٰلٰی	عَمَّا	يُشْرِكُوْنَ ۱۸	و	مَا كَانَ	النَّاسُ	اِلاَّ
وہ بلند و بالا ہے	(اس) سے جو	وہ شریک ٹھہراتے ہیں	اور	نہیں تھے	سب لوگ	مگر

پاک اور بلند و بالا ہے ○ اور سب لوگ

۱..... مشرکین شفاعت کے چکر میں بتوں کی عبادت کرتے تھے اور یہ دونوں چیزیں ہی غلط تھیں۔ ایک تو شرک اور دوسرا ان بتوں کو شفاعت کرنے والا ماننا جنہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے کوئی اذن نہیں دیا گیا اور یہیں سے مشرکوں اور مسلمانوں کے درمیان فرق ہو گیا کہ مسلمان انبیاء کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اور اولیاء صالحین رَحْمَةُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ کو اپنا شفیع مانتے ہیں لیکن ان کی عبادت نہیں کرتے اور پھر جن ہستیوں کو شفیع مانتے ہیں ان کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے شفاعت کا اختیار بھی دیا ہے جیسا کہ قرآن وحدیث سے ثابت ہے تو گویا مشرکوں نے دو کام کئے اور دونوں غلط یعنی شرک اور تائبوں کی شفاعت کا عقیدہ جبکہ مسلمانوں =



## أُمَّةً وَاحِدَةً فَاخْتَلَفُوا ۖ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ

أُمَّةً وَاحِدَةً	فَاخْتَلَفُوا	وَ	لَوْ	لَا	كَلِمَةٌ	سَبَقَتْ
ایک امت	پھر وہ مختلف ہو گئے	اور	اگر	نہ	ایک بات	پہلے ہو چکی ہوتی

ایک ہی امت تھے پھر مختلف ہو گئے اور اگر تیرے رب کی طرف سے ایک بات

## مِنْ رَبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ فَيَسْأَلُكَ

مِنْ رَبِّكَ	لَقُضِيَ	بَيْنَهُمْ	فَيَسْأَلُكَ	فِيهِ
تیرے رب کی طرف سے	(تو) ضرور فیصلہ کر دیا جاتا	ان کے درمیان	جس میں	اس میں

پہلے نہ ہو چکی ہوتی تو ان کے درمیان ان کے باہمی اختلافات کا

## يَخْتَلِفُونَ ۙ وَيَقُولُونَ لَوْلَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ آيَةٌ

يَخْتَلِفُونَ ۙ	وَيَقُولُونَ ۙ	لَوْلَا	أُنْزِلَ	عَلَيْهِ	آيَةٌ
وہ اختلاف کرتے ہیں	اور	وہ کہتے ہیں	کیوں نہیں	اتاری گئی	اس پر کوئی نشانی

فیصلہ ہو گیا ہوتا ۝ اور کہتے ہیں، اس نبی پر ان کے رب کی طرف سے کوئی نشانی

## مِنْ رَبِّهِ ۚ فَقُلْ إِنَّمَا الْغَيْبُ لِلَّهِ فَانْتَظِرُوا ۚ إِنِّي

مِنْ رَبِّهِ ۚ	فَقُلْ	إِنَّمَا الْغَيْبُ	لِلَّهِ	فَانْتَظِرُوا ۚ	إِنِّي
اس کے رب کی طرف سے	تو تم کو	غیب تو صرف	اللہ کے لئے (ہے)	تو تم انتظار کرو	بیشک میں

کیوں نہیں اترتی؟ تم فرماؤ: غیب تو صرف اللہ کے لیے ہے، تو تم انتظار کرو بیشک میں بھی

## مَعَكُمْ مِنَ الْمُنْتَظِرِينَ ۚ وَإِذَا آذَقْنَا النَّاسَ

مَعَكُمْ	مِنَ الْمُنْتَظِرِينَ ۚ	وَ	إِذَا	آذَقْنَا	النَّاسَ
تمہارے ساتھ	انتظار کرنے والوں میں سے (ہوں)	اور	جب	ہم چکھاتے ہیں	لوگوں (کو)

تمہارے ساتھ انتظار کر رہا ہوں ۝ اور جب ہم لوگوں کو انہیں

نے عقیدہ و شفاعت رکھا لیکن ویسا جیسا ان کے رب کریم عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا۔

۱..... اہل باطل کا طریقہ ہے کہ جب ان کے خلاف مضبوط دلیل قائم ہوتی ہے اور وہ جواب دینے سے عاجز ہو جاتے ہیں تو اس دلیل کا ذکر اس طرح چھوڑ دیتے ہیں گویا کہ وہ پیش ہی نہیں ہوتی اور یوں کہتے ہیں کہ دلیل لاؤ، تاکہ سننے والے اس مغالطہ میں پڑ جائیں کہ ان کے مقابلے میں اب تک کوئی دلیل ہی نہیں قائم کی گئی۔ اس کی کچھ جھلک بعض اوقات ان افراد میں بھی نظر آتی ہے جو خود کو اہل علم مسلمانوں میں شمار کرنے کے باوجود مسلمانوں کے عقائد و

کنارہ کی طرف سے نشانی کا مطالبہ اور انہیں جواب

کنارہ کا طرز عمل اور انہیں تنبیہ



رَاحَةً مِّنْ بَعْدِ ضَرَّاءَ مَسَّتْهُمْ إِذَا لَهُم

رَاحَةً	مِّنْ بَعْدِ ضَرَّاءَ	مَسَّتْهُمْ	إِذَا	لَهُم
رحمت (کامزہ)	(اس) تکلیف کے بعد	(جو) پہنچی انہیں	(تو) اسی وقت	ان کا (کام)

تکلیف پہنچنے کے بعد رحمت کامزہ دیتے ہیں تو اسی وقت ان کا کام

مَّا كَرِهَ فِي آيَاتِنَا ۖ قُلِ اللَّهُ أَسْرَعُ

مَّا كَرِهَ	فِي آيَاتِنَا	قُلِ	اللَّهُ	أَسْرَعُ
سازش کرنا (ہو جاتا ہے)	ہماری آیتوں کے بارے میں	تم کہو	اللہ	سب سے جلد کرنے والا (ہے)

ہماری آیتوں کے بارے میں سازش کرنا ہو جاتا ہے۔ تم فرماؤ: اللہ سب سے جلد

مَكْرًا ۖ إِنَّ رُسُلَنَا يَكْتُبُونَ مَا تُكْرُونَ ۚ ۝۲۱ ۚ هُوَ

مَكْرًا	إِنَّ	رُسُلَنَا	يَكْتُبُونَ	مَا	تُكْرُونَ	هُوَ
خفیہ تدبیر	بیشک	ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے)	لکھ رہے ہیں	جو	تم سازش کرتے ہو	وہی (ہے)

خفیہ تدبیر فرمانے والا ہے۔ بیشک ہمارے فرشتے تمہارے مکر و فریب کو لکھ رہے ہیں ○ وہی ہے

الَّذِي يُسَيِّرُكُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۖ حَتَّىٰ إِذَا كُنْتُمْ فِي الْفُلِكِ ۚ

الَّذِي	يُسَيِّرُكُمْ	فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ	حَتَّىٰ	إِذَا	كُنْتُمْ	فِي الْفُلِكِ
جو	چلاتا ہے تمہیں	خشکی اور دریا میں	یہاں تک کہ	جب	تم ہوتے ہو	کشتیوں میں

جو تمہیں خشکی اور تری میں چلاتا ہے یہاں تک کہ جب تم کشتی میں ہوتے ہو

وَجَرَيْنَ بِهِم بِرِيحٍ طَيِّبَةٍ وَفَرِحُوا بِهَا

وَجَرَيْنَ	بِهِم	بِرِيحٍ طَيِّبَةٍ	وَّ	فَرِحُوا	بِهَا
اور	وہ لے کر چلیں	خوشگوار ہوا کے ساتھ	اور	وہ خوش ہو گئے	اس (ہوا) سے

اور وہ (کشتیاں) خوشگوار ہوا کے ساتھ انہیں لے کر چلتی ہیں اور وہ اس پر خوش ہوتے ہیں

== نظریات پر انتہائی شاطرانہ طریقے سے وار کرتے اور علمی گرفت ہونے پر لوگوں کے سامنے یوں ظاہر کرتے ہیں کہ گویا مد مقابل کی دلیل فضول ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت اور عقل سلیم عطا فرمائے۔

۱..... کہ: اَمَّا كَاتِبِينَ فرشتے اعمالِ کفار پر بھی مقرر ہیں جو ان کے ہر قول و عمل کو لکھتے ہیں۔ البتہ گناہ لکھنے والا فرشتہ تو لکھتا رہتا ہے اور نیکیاں لکھنے والا فرشتہ اس پر گواہ رہتا ہے وہ کچھ نہیں لکھتا کیونکہ ان کی نیکی نیکی نہیں۔



جَاءَتْهَا رِيحٌ عَاصِفٌ وَجَاءَهُمُ الْمَوْجُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ

جَاءَتْهَا	رِيحٌ عَاصِفٌ	وَّ	جَاءَهُمُ	الْمَوْجُ	مِنْ كُلِّ مَكَانٍ
(پھر) آگئی ان (کشتیوں) پر	سخت تیز ہوا	اور	آنے لگیں ان پر	موجیں، لہریں	ہر جگہ سے

پھر ان پر شدید آندھی آنے لگتی ہے اور ہر طرف سے لہریں ان پر آتی ہیں

وَكَلَّتُوا آلَهُمْ أٰحِيْطَ بِهِمْ ۚ دَعَوُا اللّٰهَ

وَّ	كَلَّتُوا	آلَهُمْ	أٰحِيْطَ	بِهِمْ	دَعَوُا	اللّٰهَ
اور	انہوں نے سمجھ لیا	کہ وہ	گھیر لیا گیا ہے	ان کو	(اس وقت) وہ پکارنے لگے	اللہ (کو)

اور وہ سمجھ جاتے ہیں کہ انہیں گھیر لیا گیا ہے تو اللہ کے لئے

مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ لَئِنْ اُنْجَيْتَنَا

مُخْلِصِيْنَ	لَهُ	الدِّيْنَ	لَئِنْ	اُنْجَيْتَنَا
خالص کرتے ہوئے	اس کے لئے	دین	ضرور اگر	تو نے نجات دے دی ہمیں

دین کو خالص کرتے ہوئے اس سے دعا مانگتے ہیں، (اے اللہ!) اگر تو ہمیں اس (طوفان) سے

مِنْ هٰذِهِ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشَّاكِرِيْنَ ۝۳۲ فَلَمَّا اُنْجَاهُمْ

مِنْ هٰذِهِ	لَنَكُوْنَنَّ	مِنَ الشَّاكِرِيْنَ ۝۳۲	فَلَمَّا	اُنْجَاهُمْ
اس (طوفان) سے	ضرور ہم ہو جائیں گے	شکر کرنے والوں میں سے	پھر جب	اللہ نے بچالیا انہیں

نجات دیدے تو ہم ضرور شکر گزار ہو جائیں گے ○ پھر جب اللہ انہیں بچالیتا ہے

اِذَا هُمْ يَبْعُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۚ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ

اِذَا	هُمْ	يَبْعُوْنَ (۱)	فِي الْاَرْضِ	بِغَيْرِ الْحَقِّ	يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ
(تو) اس وقت	وہ	زیادتی کرنے لگتے ہیں	زمین میں	حق کے بغیر، ناحق	اے لوگو

تو اس وقت وہ زمین میں ناحق زیادتی کرنے لگتے ہیں۔ اے لوگو!

① ..... مصیبت میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا اور خوشحالی کے وقت بھول جانا حقیقت میں کافروں کا طریقہ ہے، افسوس کہ آج کل مسلمان بھی عملی اعتبار سے اس میں مبتلا ہیں۔



اِنْبَاغِيَكُمْ عَلَىٰ اَنْفُسِكُمْ لَمَتَّاعِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ثُمَّ

اِنْبَاغِيَكُمْ	عَلَىٰ اَنْفُسِكُمْ	مَتَّاعِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا	ثُمَّ
تمہاری زیادتی (کا وبال) صرف	تمہاری جانوں پر (ہے)	(تم اٹھاؤ) دنیا کی زندگی سے فائدہ	پھر

تمہاری زیادتی صرف تمہارے ہی خلاف ہے۔ دنیا کی زندگی سے فائدہ اٹھاؤ پھر

اِلَيْنَا مَرْجِعُكُمْ فَنُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿۲۳﴾

اِلَيْنَا	مَرْجِعُكُمْ	فَنُنَبِّئُكُمْ	بِمَا	كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿۲۳﴾
ہماری طرف	تمہیں لوٹنا (ہے)	تو ہم خبر دے دیں گے تمہیں	(اس) کی جو	تم عمل کرتے تھے

تمہیں ہماری طرف لوٹنا ہے تو اس وقت ہم تمہیں بتا دیں گے جو تم کیا کرتے تھے ○

اِنْبَا مَثَلُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَاۤ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ

اِنْبَا مَثَلُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا	(۱)	كَمَاۤ	اَنْزَلْنٰهُ	مِنَ السَّمَآءِ
دنیا کی زندگی کی مثال صرف		پانی کی طرح (ہے)	ہم نے اتارا اے	آسمان سے

دنیا کی زندگی کی مثال تو اس پانی جیسی ہے جسے ہم نے آسمان سے اتارا

فَاَخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ مِمَّا يَأْكُلُ النَّاسُ وَ

فَاَخْتَلَطَ	بِهٖ	نَبَاتُ الْاَرْضِ	مِمَّا	يَأْكُلُ	النَّاسُ وَ
تو گھنی ہو کر ٹکلیں	اس کے سبب	زمین سے اگنے والی چیزیں	جن سے	کھاتے ہیں	آدمی اور

تو اس کے سبب زمین سے اگنے والی چیزیں گھنی ہو کر ٹکلیں جن سے انسان اور

الْاَنْعَامُ ۚ حَتّٰىۤ اِذَاۤ اَخَذَتِ الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا وَارْتَبَتْ

الْاَنْعَامُ	حَتّٰى	اِذَاۤ	اَخَذَتِ	الْاَرْضُ	زُخْرُفَهَا	وَارْتَبَتْ
جانور	یہاں تک کہ	جب	پکڑ لی	زمین (نے)	اپنی خوبصورتی	اور خوب آراستہ ہو گئی

جانور کھاتے ہیں یہاں تک کہ جب زمین نے اپنی خوبصورتی پکڑ لی اور خوب آراستہ ہو گئی

①..... اس آیت میں بہت بہترین طریقے سے دل میں یہ بات بٹھائی گئی ہے کہ دنیاوی زندگی گالی امیدوں کا سبز باغ ہے، اس میں عمر کھو کر جب آدمی اس مقام پر پہنچتا ہے جہاں اس کو مراد حاصل ہونے کا اطمینان ہوتا ہے اور وہ کامیابی کے نشے میں مست ہو جاتا ہے تو اچانک اس کو موت آپہنچتی ہے اور وہ تمام نعمتوں اور لذتوں سے محروم ہو جاتا ہے۔



وَكُنْ أَهْلَهَا أَنَّهُمْ قَدِرُونَ عَلَيْهَا أَتَهَا أَمْرًا لَيْلًا

وَكُنْ	أَهْلَهَا	أَنَّهُمْ	قَدِرُونَ	عَلَيْهَا	أَتَهَا	أَمْرًا	لَيْلًا
اور	سجھ	اس کے مالک	کہ وہ	قادر ہیں	اس (فصل) پر	(تو) آیا اس پر	ہمارا حکم رات

اور اس کے مالک سجھ کہ (اب) وہ اس فصل پر قادر ہیں تو رات یا دن کے وقت

أَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنَهَا حَصِيدًا كَأَنَّ لَّمْ تَعْنِ بِأَلَامِيسْ ط

أَوْ	نَهَارًا	فَجَعَلْنَهَا	حَصِيدًا	كَأَنَّ	لَّمْ تَعْنِ	بِأَلَامِيسْ
یا	دن (میں)	تو ہم نے کر دیا ہے	کاٹی ہوئی	گویا کہ	وہ (وہاں) نہ تھی	کل

ہمارا حکم آیا تو ہم نے اسے ایسی کٹی ہوئی کھیتی کر دیا گویا وہ کل وہاں پر موجود وہی نہ تھی۔

كَذَلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ۲۳

كَذَلِكَ	نُفَصِّلُ	الْآيَاتِ	لِقَوْمٍ	يَتَفَكَّرُونَ ۲۳
اسی طرح	ہم تفصیل سے بیان کرتے ہیں	آیتیں	(ان) لوگوں کے لئے (جو)	غور و فکر کرتے ہیں

ہم غور کرنے والوں کیلئے اسی طرح تفصیل سے آیات بیان کرتے ہیں ○

وَاللَّهُ يَدْعُو إِلَى دَارِ السَّلَامِ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ

وَاللَّهُ	يَدْعُو ۱	إِلَى دَارِ السَّلَامِ	وَيَهْدِي	مَنْ يَشَاءُ
اور	اللہ	بلاتا ہے	سلامتی کے گھر کی طرف	اور ہدایت دیتا ہے جسے چاہتا ہے

اور اللہ سلامتی کے گھر کی طرف بلاتا ہے اور جسے چاہتا ہے سیدھے راستے کی طرف

إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۲۵ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَىٰ وَ

إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۲۵	لِلَّذِينَ	أَحْسَنُوا	الْحُسْنَىٰ	وَ
سیدھے راستے کی طرف	ان لوگوں کے لئے جنہوں نے	بھلائی کی	بھلائی (ہے)	اور

ہدایت دیتا ہے ○ بھلائی کرنے والوں کے لیے بھلائی ہے اور

۱..... دنیا کی بے ثباتی بیان فرمانے کے بعد اس آیت میں باقی رہنے والے گھر جنت کی طرف دعوت دی گئی اور فرمایا گیا کہ اللہ تعالیٰ تمام لوگوں کو اس گھر کی طرف بلاتا ہے جس میں ہر قسم کی تکلیف اور مصیبت سے سلامتی ہے۔ یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کو جنت کی طرف دعوت دیتا ہے اور یہ دعوت اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذریعے ہے۔ ۲..... اس آیت میں صراطِ مستقیم سے مراد دین اسلام ہے۔ آیت کے اس حصے سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی دعوت تو عام ہے کہ سب کو بلا یا جارہے مگر اس کی ہدایت خاص ہے کہ وہ کسی کسی کو ملتی ہے۔

جنت کی طرف دعوت

سیدھے راستے کی طرف



زِيَادَةٌ ۱ وَلَا يَرَهُنَّ ۲ وَجُوهَهُمْ ۳ قَتَرُوا ۴ وَلَا ذَلَّةٌ ۵					
زِيَادَةٌ (۱)	و	لَا يَرَهُنَّ	وَجُوهَهُمْ	قَتَرُوا	و لَا ذَلَّةٌ
مزید (بھی)	اور	نہیں چھائی ہوگی	ان کے چہروں (پر)	سیاہی	اور نہ ذلت
اس سے بھی زیادہ ہے اور ان کے منہ پر نہ سیاہی چھائی ہوگی اور نہ ذلت۔					
أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ ۶ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۷ وَالَّذِينَ كَسَبُوا ۸					
أُولَٰئِكَ	أَصْحَابُ الْجَنَّةِ	هُمْ	فِيهَا	خَالِدُونَ ۷	وَالَّذِينَ كَسَبُوا
یہ لوگ	جنت والے (ہیں)	وہ	اس میں	ہمیشہ رہنے والے	اور وہ لوگ جنہوں نے کمائیں
یہی جنت والے ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے ○ اور جنہوں نے برائیاں					
السَّيِّئَاتِ ۹ جَزَاءُ سَيِّئَةٍ بِمِثْلِهَا ۱۰ وَتَرَهُمُ ذَلَّةٌ ۱۱ مَا ۱۲					
السَّيِّئَاتِ	جَزَاءُ سَيِّئَةٍ	بِمِثْلِهَا ۱۰	و	تَرَهُمُ	ذَلَّةٌ ۱۱ مَا ۱۲
برائیاں	(تو) برائی کا بدلہ	اس کے برابر (ہے)	اور	چھائی ہوگی ان پر	ذلت نہیں (ہوگا)
کمائیں تو برائی کا بدلہ اسی کے برابر ہے اور ان پر ذلت چھائی ہوگی، انہیں					
لَهُمْ مِنَ اللَّهِ مِنْ عَاصِمٍ ۱۳ كَانَمَا أُغْشِيَتْ ۱۴ وَجُوهُهُمْ ۱۵					
لَهُمْ	مِنَ اللَّهِ	مِنْ عَاصِمٍ	كَانَمَا	أُغْشِيَتْ	وَجُوهُهُمْ ۱۵
ان کے لئے	اللہ سے	کوئی بچانے والا	گویا	ڈھانپ دیئے گئے	ان کے چہرے
اللہ سے بچانے والا کوئی نہ ہوگا، گویا ان کے چہروں کو اندھیری رات کے ٹکڑوں سے					
قُطِعَ مِنَ الْبَيْلِ مُظْلِمًا ۱۶ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۱۷ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۱۸					
قُطِعَ	مِنَ الْبَيْلِ مُظْلِمًا	أُولَٰئِكَ	أَصْحَابُ النَّارِ	هُمْ	فِيهَا خَالِدُونَ ۱۸
ٹکڑوں (سے)	اندھیری رات (کے)	یہ لوگ	آگ والے (ہیں)	وہ	اس میں ہمیشہ رہنے والے
ڈھانپ دیا گیا ہے۔ وہی دوزخ والے ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے ○					

۱..... بھلائی والوں سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فرمانبردار بندے مومنین مراد ہیں اور یہ جو فرمایا کہ ان کے لئے بھلائی ہے، اس بھلائی سے جنت مراد ہے اور اس پر زیادت سے مراد دیدار الہی ہے۔ ۲..... اس قید سے اس بات پر تنبیہ مقصود ہے کہ نیکی اور گناہ میں فرق ہے کیونکہ نیکی کا ثواب ایک سے لے کر سات سو گنا تک بلکہ اس بھی زیادہ بڑھایا جاتا ہے اور یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فضل و کرم ہے اور گناہ کی سزا اتنی ہی دی جاتی ہے جتنا گناہ ہو اور یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا عدل ہے۔



وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَبِيْعًا ثُمَّ نَقُولُ لِلَّذِيْنَ				
و	يَوْمَ	نَحْشُرُهُمْ جَبِيْعًا	ثُمَّ	نَقُولُ
اور	(جس) دن	ہم اٹھائیں گے ان سب کو	پھر	ہم فرمائیں گے
اور جس دن ہم ان سب کو اٹھائیں گے پھر مشرکوں سے				
اَشْرَكُوْا مَّا كَانَتْ اَنْتُمْ وَّشُرَكَاءُكُمْ فَرِيْلًا				
اَشْرَكُوْا	مَا كَانَتْ	اَنْتُمْ	و	شُرَكَاءُكُمْ
شرک کیا	اپنی جگہ (ٹھہرے رہو)	تم	اور	تمہارے شریک
فرمائیں گے: تم اور تمہارے شریک اپنی جگہ ٹھہرے رہو، تو ہم انہیں مسلمانوں سے				
بَيْنَهُمْ وَقَالَ شُرَكَاءُهُمْ مَا كُنْتُمْ اِيَّانَا تَعْبُدُوْنَ ۝۲۸ فَكُفِيَ				
بَيْنَهُمْ	و	قَالَ	شُرَكَاءُهُمْ	مَا كُنْتُمْ اِيَّانَا تَعْبُدُوْنَ ۝۲۸
ان کے درمیان	اور	کہیں گے	ان کے شریک	تم ہماری عبادت کرتے ہی نہیں تھے
تو کافی ہے				
جد اکریں گے اور ان کے شریک ان سے کہیں گے: تم ہماری عبادت کرتے ہی نہیں تھے ۝ تو ہمارے				
بِاللّٰهِ شَهِيدًا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اِنْ كُنَّا عَنْ عِبَادَتِكُمْ				
بِاللّٰهِ	شَهِيدًا	بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ	اِنْ	كُنَّا
اللہ	گواہی (کے لئے)	ہمارے اور تمہارے درمیان	بیشک	ہم تھے
اور تمہارے درمیان گواہی کے لئے اللہ کافی ہے۔ بیشک ہم تمہاری عبادت سے				
لُعْغَلِيْنَ ۝۲۹ هٰذَا كَلَّمْتُمْ نَفْسًا مَّا اَسْلَفَتْ				
لُعْغَلِيْنَ ۝۲۹	هٰذَا	كَلَّمْتُمْ	نَفْسًا	مَّا اَسْلَفَتْ
ضرور بے خبر	وہاں	جانچ لے گی	ہر جان	جو (عمل)
اس نے پہلے کیا (یا) آگے بھیجا				
بے خبر تھے ۝ وہاں ہر آدمی اپنے سابقہ اعمال کو جانچ لے گا				

۱..... قیامت کے دن اللہ تعالیٰ بتوں کو قوت گویائی دے گا اور وہ اپنے پیچاریوں کی مخالفت کریں گے۔ ۲..... یعنی اس موقف میں سب کو معلوم ہو جائے گا کہ انہوں نے پہلے جو عمل کئے تھے وہ کیسے تھے اچھے یا برے، مضرب یا مفید، مقبول یا مردود اور مشرکوں کو اللہ عزوجل کی طرف لوٹا یا جانے گا جو ان کا رب ہے اور اپنی ربوبیت میں سچا ہے اور مشرک جن بتوں کو اللہ عزوجل کا شریک ٹھہراتے تھے وہ ان سے غائب ہو جائیں گے یا جو جھوٹی باتیں مثلاً بتوں کا ان کی شفاعت کرنا گھڑتے تھے وہ سب باطل اور بے حقیقت ثابت ہوں گی۔



## وَرُدُّوْا اِلَى اللّٰهِ مَوْلَهُمُ الْحَقِّ وَصَلُّوْا

و	رُدُّوْا	اِلَى اللّٰهِ	مَوْلَهُمُ الْحَقِّ	و	صَلُّوْا
اور	انہیں لوٹایا جائے گا	اللہ کی طرف	(جو) ان کا سچا مولیٰ (ہے)	اور	غائب ہو جائیں گے
اور انہیں اللہ کی طرف لوٹایا جائے گا جو ان کا سچا مولیٰ ہے اور ان کے سارے گھڑے ہوئے (شریک)					

## عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿۳۰﴾ قُلْ مَنْ يَزِدُّكُمْ مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ

عَنْهُمْ	مَا	كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿٣٠﴾	قُلْ	مَنْ	يَزِدُّكُمْ	مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ
ان سے	جو	وہ گھڑتے تھے	تم کہو	کون	روزی دیتا ہے تمہیں	آسمان اور زمین سے
ان سے غائب ہو جائیں گے ○ تم فرماؤ: آسمان اور زمین سے تمہیں کون روزی دیتا ہے؟						

## أَمَّن يَمْلِكُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَمَنْ يُخْرِجُ الْحَيَّ

أَمَّن	يَسْئَلُكَ	السَّمْعَ	وَالْأَبْصَارَ	وَمَنْ	يُخْرِجُ	الْحَيَّ
یا کون	مالک ہے	کان	اور	آنکھوں (کا)	اور	نکالتا ہے
یا کان اور آنکھوں کا مالک کون ہے؟ اور زندہ کو مردے						

## مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَمَنْ يُدَبِّرُ

مِنَ الْمَيِّتِ	وَ	يُخْرِجُ	الْمَيِّتِ	مِنَ الْحَيِّ	وَ	مَنْ	يُدَبِّرُ
مردہ سے	اور	نکالتا ہے	مردہ (کو)	زندہ سے	اور	کون	تدبیر کرتا ہے
سے اور مردے کو زندہ سے کون نکالتا ہے؟ اور کون تمام کاموں کی							

## الْأَمْرَ ۖ فَسَيَقُولُونَ اللَّهُ فَقُلْ أَفَلَا تَتَّقُونَ ﴿۳۱﴾ فَذَلِكُمُ اللَّهُ

الْأَمْرَ	فَسَيَقُولُونَ	اللَّهُ	فَقُلْ	أَفَلَا تَتَّقُونَ ﴿٣١﴾	فَذَلِكُمْ <sup>(۱)</sup>	اللَّهُ
ہر کام (کی)	تو اب وہ کہیں گے	اللہ	تو تم کہو	تو کیا تم ڈرتے نہیں	تو یہ	اللہ
تدبیر کرتا ہے؟ تو اب کہیں گے: ”اللہ“۔ تو تم فرماؤ تو تم ڈرتے کیوں نہیں؟ ○ تو یہ اللہ ہے						

① یعنی جو ان چیزوں کو سر انجام دیتا ہے اور آسمان و زمین، زندگی و موت سب کا مالک ہے اور رزق و عطا پر قدرت رکھتا ہے وہی اللہ عزوجل تمہارا سچا رب ہے، وہی عبادت کا مستحق ہے نہ کہ یہ ناکارہ، خود ساختہ، بنا دی ہوئی اور جب ایسے واضح اور قطعی دلائل سے ثابت ہو گیا کہ عبادت کا مستحق صرف اللہ عزوجل ہے تو اس کے ماسوا سب معبود باطل ہیں اور جب تم نے اس کی قدرت کو پہچان لیا اور اس کی کار سازی کا اعتراف کر لیا تو پھر تم حق قبول کرنے سے کیوں اعراض کر رہے ہو؟



رَبُّكُمْ الْحَقُّ ۚ فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ إِلَّا الضَّلَالُ ۚ فَأَنَّى

رَبُّكُمْ الْحَقُّ	فَمَاذَا	بَعْدَ الْحَقِّ	إِلَّا	الضَّلَالُ	فَأَنَّى
تمہارا سچا رب (ہے)	پھر کیا ہے	حق کے بعد	سوائے	گمراہی (کے)	تو کہاں

جو تمہارا سچا رب ہے۔ پھر حق کے بعد گمراہی کے سوا اور کیا ہے؟ پھر تم کہاں

نُصْرَفُونَ ﴿۳۱﴾ كَذَلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِينَ

نُصْرَفُونَ ﴿۳۱﴾	كَذَلِكَ ﴿۱﴾	حَقَّتْ	كَلِمَتُ رَبِّكَ	عَلَى الَّذِينَ
تم پھیرے جا رہے ہو	اسی طرح	ثابت ہو چکی	تیرے رب کی بات	ان لوگوں پر جنہوں نے

پھیرے جاتے ہو؟ ۱۔ یونہی نافرمانوں پر تیرے رب کے یہ کلمات

فَسَقُّوا أُنْهَمُ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿۳۲﴾ قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَائِكُمْ

فَسَقُّوا	أُنْهَمُ	لَا يُؤْمِنُونَ ﴿۳۲﴾	قُلْ	هَلْ	مِنْ شُرَكَائِكُمْ
نافرمانی کی	کہ وہ	ایمان نہیں لائیں گے	تم کہو	کیا	تمہارے شریکوں میں سے

ثابت ہو چکے کہ وہ ایمان نہیں لائیں گے ۱۔ تم فرماؤ: کیا تمہارے شریکوں میں

مَنْ يَبْدُو الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ ۚ قُلِ اللَّهُ

مَنْ	يَبْدُو	الْخَلْقَ	ثُمَّ	يُعِيدُهُ	قُلِ اللَّهُ
(کوئی ایسا ہے) جو	ابتداء کرے	پیدائش (یا) مخلوق (کی)	پھر	وہ لوٹا دے اسے	تم کہو اللہ

کوئی ایسا ہے جو پہلے مخلوق کو بنائے پھر ختم کر کے دوبارہ بنا دے؟ تم فرماؤ: اللہ

يَبْدُو الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ ۚ فَأَنَّى تُؤْفَكُونَ ﴿۳۳﴾

يَبْدُو	الْخَلْقَ	ثُمَّ	يُعِيدُهُ	فَأَنَّى	تُؤْفَكُونَ ﴿۳۳﴾
ابتداء کرتا ہے	پیدائش (یا) مخلوق (کی)	پھر	وہ لوٹائے گا اسے	تو کہاں	تم اونڈھے جا رہے ہو

پہلے بناتا ہے پھر ختم کرنے کے بعد دوبارہ بنا دے گا تو تم کہاں اونڈھے جا رہے ہو؟ ۱۔

یعنی جس طرح یہ مشرکین حق سے گمراہی کی طرف پھیر دیئے گئے اسی طرح اللہ تعالیٰ کے علم الہی میں اس کا جو حکم اور قضا تھا وہ ان لوگوں پر ثابت ہو چکی جنہوں نے اپنے رب عزوجل کی اطاعت کی بجائے اس کی نافرمانی کی اور اس سے کفر کیا۔ یہ لوگ اللہ عزوجل کی وحدانیت کی تصدیق کریں گے نہ اس کے رسول صل اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تصدیق کریں گے۔ نوٹ: اس آیت میں رب کی بات سے مراد قضا ہے الہی ہے یا اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان مراد ہے "أَمْلَأْنِ جَهَنَّمَ" یعنی ہم ان سے دوزخ بھر دیں گے۔



قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَائِكُمْ مَنْ يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ ۖ قُلْ

قُلْ	هَلْ	مِنْ شُرَكَائِكُمْ	مَنْ	يَهْدِي	إِلَى الْحَقِّ	قُلْ
تم کہو	کیا	تمہارے شریکوں میں سے	(کوئی ایسا ہے) جو	رہنمائی کرے	حق کی طرف	تم کہو

تم فرماؤ: تمہارے شریکوں میں کوئی ایسا ہے جو حق کی طرف رہنمائی کرے؟ تم فرماؤ:

اللَّهُ يَهْدِي لِلْحَقِّ ۖ أَفَمَنْ يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ أَحَقُّ

اللَّهُ	يَهْدِي	لِلْحَقِّ	أَفَمَنْ	يَهْدِي	إِلَى الْحَقِّ	أَحَقُّ
اللہ	راستہ دکھاتا ہے	حق کا	تو کیا جو	رہنمائی کرے	حق کی طرف	(وہ) زیادہ حق دار (ہے)

اللہ حق کی طرف ہدایت دیتا ہے، تو کیا جو حق کا راستہ دکھائے وہ اس کا حق دار ہے

أَنْ يُتَّبَعَ أَفَمَنْ لَا يَهْدِي إِلَّا أَنْ يَهْدِيَ

أَنْ	يُتَّبَعَ	أَفَمَنْ	لَا يَهْدِي	إِلَّا	أَنْ	يَهْدِيَ
کہ	اس کی پیروی کی جائے	یا وہ جسے	راستہ دکھائی نہیں دیتا	مگر	یہ کہ	اسے راستہ دکھایا جائے

کہ اس کی پیروی کی جائے یا وہ (بت) جسے خود راستہ دکھائی نہ دے جب تک اسے راستہ دکھانہ دیا جائے

فَمَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ ۝۳۵ وَمَا يَتَّبِعُ أَكْثَرُهُمْ إِلَّا

فَمَا	لَكُمْ	كَيْفَ	تَحْكُمُونَ ۝۳۵	وَ	مَا يَتَّبِعُ	أَكْثَرُهُمْ	إِلَّا
تو کیا ہوا	تمہیں	کیسا	تم فیصلہ کرتے ہو	اور	نہیں پیروی کرتی	ان کی اکثریت	مگر

تو تمہیں کیا ہوا، تم کیسا فیصلہ کرتے ہو؟ ۝ اور ان کی اکثریت تو صرف وہم و گمان پر

ظَنًّا ۖ إِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِي مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا ۖ إِنَّ اللَّهَ

ظَنًّا	إِنَّ	الظَّنَّ	لَا يُغْنِي	مِنَ الْحَقِّ	شَيْئًا	إِنَّ	اللَّهُ
گمان (کی)	بیشک	گمان	فائدہ نہیں دیتا	حق سے (کا)	کچھ	بیشک	اللہ

چلتی ہے۔ بیشک گمان حق کا کوئی فائدہ نہیں دیتا۔ بیشک اللہ

۱..... یہاں ظن سے مراد وہ گمان ہے جو خلاف تحقیق ہو، اس میں شک اور وہم بھی داخل ہیں اور یہ کلام کفار کے بارے میں ہے جنہوں نے کفر اختیار کرنے میں اپنے آپ کو اُجداد کی پیروی اور تقلید کی۔ اس تقلید پر دنیا و آخرت میں ان کا کوئی عذر مقبول نہیں البتہ خالص مومن جس کا دل ایمان سے بھرا ہوا ہے لیکن وہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر دلائل قائم کرنے سے عاجز ہے، وہ اگر کسی ایسے شخص کی تقلید کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر دلائل قائم کرتا ہے تو وہ اس آیت کا مصداق نہیں بلکہ وہ یقینی طور پر مومن ہے کیونکہ اس کے نزدیک یہ گمان نہیں بلکہ یقین ہے جو کہ واقعے کے مطابق ہے۔



عَلَيْهِمْ بِمَا يَفْعَلُونَ ﴿۳۶﴾ وَمَا كَانَ هَذَا الْقُرْآنُ أَنْ					
عَلَيْهِمْ	بِمَا	يَفْعَلُونَ ﴿۳۶﴾	وَمَا كَانَ	هَذَا الْقُرْآنُ	أَنْ
جانے والا (ہے)	(اس) کو جو	وہ کام کرتے ہیں	اور	نہیں ہے	یہ قرآن کہ
ان کے کاموں کو جانتا ہے اور اس قرآن کی یہ شان نہیں کہ					
يُفْتَرَى مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلَكِنْ تَصْدِيقُ الَّذِي					
يُفْتَرَى	مِنْ دُونِ اللَّهِ	وَلَكِنْ	تَصْدِيقُ	الَّذِي	
اسے اپنی طرف سے بنالیا جائے	اللہ کے (اتارے) بغیر	اور	لیکن	(یہ) تصدیق (ہے)	اس کی جو
اللہ کے نازل کئے بغیر کوئی اسے اپنی طرف سے بنا لے، ہاں یہ اپنے سے پہلی					
بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيلَ الْكِتَابِ لَا رَيْبَ فِيهِ					
بَيْنَ يَدَيْهِ	وَلَا رَيْبَ	تَفْصِيلَ الْكِتَابِ <sup>(۱)</sup>	لَا رَيْبَ	فِيهِ	
اس سے پہلے (نازل کیا گیا)	اور	(لوح محفوظ پر) لکھے ہوئے کی تفصیل	کوئی شک نہیں	اس میں	
کتابوں کی تصدیق ہے اور لوح محفوظ کی تفصیل ہے، اس میں کوئی شک					
مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿۳۷﴾ أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ قُلْ					
مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿۳۷﴾	أَمْ يَقُولُونَ	افْتَرَاهُ	قُلْ		
تمام جہانوں کے رب کی طرف سے (ہے)	کیا	وہ کہتے ہیں	اس (نبی) نے خود بنالیا ہے اسے	تم کہو	
نہیں ہے، یہ رب العالمین کی طرف سے ہے کیا وہ یہ کہتے ہیں کہ اس (نبی) نے اسے خود ہی بنالیا ہے؟					
فَاتَّبَعُوا آيَاتِهِ وَادْعُوا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ					
فَاتَّبَعُوا آيَاتِهِ <sup>(۲)</sup>	وَادْعُوا	مَنِ اسْتَطَعْتُمْ	مِنْ دُونِ اللَّهِ		
تو تم لے آؤ ایک سورت	اس کے جیسی	اور	بلالو	جن کی	تم طاقت رکھتے ہو
تم فرماؤ: تو تم (بھی) اس جیسی کوئی ایک سورت لے آؤ اور اللہ کے سوا جو تمہیں مل سکیں					

۱..... علامہ صاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ قرآن لوح محفوظ کی تفصیل ہے، لوح محفوظ میں مَکَانٌ وَمَا یُکُونُ یعنی جو ہو چکا اور جو آئندہ ہو گا اور دنیا و آخرت میں جو ہونے والا ہے سب کچھ لکھا ہوا ہے اور قرآن میں لوح محفوظ کی پوری تفصیل ہے، لہذا جسے قرآن کے اسرار میں سے کوئی چیز عطا ہوئی اسے لوح محفوظ پر لکھا ہوا جاننے کی حاجت نہیں بلکہ وہ جو چاہے قرآن ہی سے معلوم کر لیتا ہے۔ (صاوی، یونس، تحت الآیۃ: ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰) قرآن مجید کا یہ پہنچ چودہ سو سال سے زائد عرصے سے چلا آ رہا ہے لیکن آج تک کوئی کافر اس کا جواب نہیں دے سکا اور اگر کسی نے جواب دینے کی کوشش بھی کی ہے تو قرآن کریم =



قرآن پاک کو جھٹلانے کی ایک وجہ اور سائقہ امتوں کا طرز عمل

إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝ بَلْ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا يُحِيطُوا

إِنْ	كُنْتُمْ	صَادِقِينَ ۝	بَلْ	كَذَّبُوا	بِآيَاتِنَا	يُحِيطُوا
اگر	تم ہو	سچے	بلکہ	انہوں نے جھٹلایا	(اس) کو جو	وہ احاطہ نہ کر سکے

سب کو بلا لاؤ اگر تم سچے ہو ۝ بلکہ انہوں نے اس کو جھٹلایا جس کے علم کا وہ احاطہ

يَعْلَمُهُ وَلَسَايَاتِهِمْ تَأْوِيلُهُ ۝ كَذَلِكَ كَذَّبَ

يَعْلَمُهُ ۝	وَلَسَايَاتِهِمْ	تَأْوِيلُهُ	كَذَلِكَ	كَذَّبَ
اس کے علم کا	اور	نہیں آیا ان کے پاس	اس کا انجام	اسی طرح
جھٹلایا				

نہ کر سکے اور ان کے پاس اس کا انجام نہیں آیا۔ ایسے ہی ان سے پہلے

الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظَّالِمِينَ ۝

الَّذِينَ	مِنْ قَبْلِهِمْ	فَانْظُرْ	كَيْفَ	كَانَ	عَاقِبَةُ الظَّالِمِينَ ۝
ان لوگوں نے جو	ان سے پہلے (تھے)	تو دیکھو	کیسا	ہوا	ظالموں کا انجام

لوگوں نے بھی جھٹلایا تھا تو دیکھو ظالموں کا کیسا انجام ہوا؟ ۝

وَمِنْهُمْ مَّنْ يُّؤْمِنُ بِهِ وَمِنْهُمْ مَّنْ

وَمِنْهُمْ	مَّنْ يُّؤْمِنُ	بِهِ	وَمِنْهُمْ	مَّنْ
اور	ان میں سے	(کوئی وہ ہے) جو	اس پر	اور
ان میں سے				

اور ان میں کوئی تو اس پر ایمان لاتا ہے اور ان میں کوئی

لَا يُّؤْمِنُ بِهِ ۝ وَرَبُّكَ أَعْلَمُ بِالْمُفْسِدِينَ ۝ وَإِنْ

لَا يُّؤْمِنُ	بِهِ ۝	وَرَبُّكَ	أَعْلَمُ	بِالْمُفْسِدِينَ ۝	وَإِنْ
ایمان نہیں لاتا	اس پر	تمہارا رب	خوب جانتا ہے	فساد کرنے والوں کو	اور
اگر					

اس پر ایمان نہیں لاتا اور تمہارا رب فسادیوں کو خوب جانتا ہے ۝ اور اگر

۝ کے مقابلے میں اس کی حیثیت ناچیز ذرے سے بھی کم ثابت ہوئی۔

۱..... یعنی قرآن پاک کو سمجھنے اور جاننے کے بغیر کفار مکہ نے اس کی تکذیب کی اور یہ انتہائی جہالت ہے کہ کسی چیز کو جانے بغیر اس کا انکار کیا جائے اور قرآن کریم کا ایسے علوم پر مشتمل ہونا جن کا علم و خرد کے دعوے دار احاطہ نہ کر سکیں، اس کتاب کی عظمت و جلالت ظاہر کرتا ہے تو ایسی اعلیٰ علوم والی کتاب کو ماننا چاہئے تھا نہ کہ اس کا انکار کرنا۔ ۲..... اس آیت میں یہ شبہی خبر ہے کہ کفار مکہ میں سے نہ تو سارے ایمان لائیں گے اور نہ سارے ایمان سے محروم رہیں گے، چنانچہ ایسا ہی =



كَذَّبُوكَ فَقُلْ لِي عَمَلٍ وَلكُمْ عَمَلُكُمْ ۚ

كَذَّبُوكَ	فَقُلْ	لِي	عَمَلٍ	وَ	لكُمْ	عَمَلُكُمْ
وہ جھٹلائیں تمہیں	تو تم کہہ دو	میرے لئے	میرا عمل (ہے)	اور	تمہارے لئے	تمہارا عمل (ہے)

وہ تمہیں جھٹلائیں تو تم فرما دو کہ میرا عمل میرے لیے ہے اور تمہارا عمل تمہارے لئے ہے

أَنْتُمْ بَرِيْعُونَ مِمَّا آَعَمَلُ وَاَنَا بَرِيْعٌ مِّمَّا

أَنْتُمْ	بَرِيْعُونَ	مِمَّا	آَعَمَلُ	وَ	أَنَا	بَرِيْعٌ	مِّمَّا
تم	بري الذمہ (ہو)	(اس سے جو)	میں عمل کروں	اور	میں	بري الذمہ (ہوں)	(اس سے جو)

اور تم میرے عمل سے الگ ہو اور میں تمہارے اعمال سے

تَعْمَلُونَ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَسْتَعِينُ إِلَيْكَ ۖ أَفَأَنْتَ

تَعْمَلُونَ ۚ	وَمِنْهُمْ	مَّنْ	يَسْتَعِينُ	إِلَيْكَ	أَفَأَنْتَ
تم عمل کرتے ہو	ان میں سے	(کچھ وہ ہیں جو)	کان لگاتے ہیں	تمہاری طرف	تو کیا تم

بیزار ہوں ○ اور ان میں کچھ وہ ہیں جو تمہاری طرف کان لگاتے ہیں تو کیا تم

تُسَبِّحُ الصُّمَّ وَلَوْ كَانُوا لَا يَعْقِلُونَ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ

تُسَبِّحُ	الصُّمَّ	وَلَوْ	كَانُوا لَا يَعْقِلُونَ ۚ	وَمِنْهُمْ	مَّنْ
سنا دو گے	بہروں (کو)	اگرچہ	وہ سمجھتے نہ ہوں	ان میں سے	(کوئی وہ ہے جو)

بہروں کو سنا دو گے؟ اگرچہ وہ سمجھتے نہ ہوں ○ اور ان میں کوئی

يَنْظُرُ إِلَيْكَ ۖ أَفَأَنْتَ تَهْدِي الْعُمْى وَلَوْ

يَنْظُرُ	إِلَيْكَ	أَفَأَنْتَ	تَهْدِي	الْعُمْى	وَلَوْ
دیکھتا ہے	تمہاری طرف	تو کیا تم	راستہ دکھا دو گے	اندھوں (کو)	اگرچہ

تمہاری طرف دیکھتا ہے تو کیا تم اندھوں کو راستہ دکھا دو گے؟ اگرچہ

== ہوا کہ بعض لوگ ایمان لے آئے اور بعض ایمان سے محروم رہے۔

۱..... یہاں بہروں سے مراد دل کے بہرے ہیں اور آیت سے مراد یہ ہے کہ اے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، آپ ان لوگوں کو حق و ہدایت کی کوئی بات نہیں سناسکتے جن کے دل کے کانوں کو اللہ تعالیٰ نے بہرہ کر دیا ہے۔ ۲..... یہاں اندھوں سے مراد دل کے اندھے ہیں اور آیت سے مراد یہ ہے کہ اے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، آپ ان لوگوں کو ہدایت کا راستہ نہیں دکھا سکتے جن کے دل کی نظروں کو اللہ تعالیٰ نے اندھا کر دیا ہے اور اسی لئے انہیں ==



كَانُوا لَا يَبْصُرُونَ ۳۲ إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْئًا وَلَكِنَّ النَّاسَ

كَانُوا لَا يَبْصُرُونَ ۳۲	إِنَّ	اللَّهُ	لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْئًا	وَلَكِنَّ	النَّاسَ
وہ دیکھتے نہ ہوں	بیشک	اللہ	لوگوں پر کچھ ظلم نہیں کرتا	لیکن	لوگ

وہ دیکھتے ہی نہ ہوں ○ بیشک اللہ لوگوں پر کوئی ظلم نہیں کرتا، ہاں لوگ ہی

أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ۳۳ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ كَانُ

أَنْفُسَهُمْ	يَظْلِمُونَ ۳۳	وَيَوْمَ	يَحْشُرُهُمْ	كَانُ
اپنی جانوں (پر)	ظلم کرتے ہیں	اور	اللہ جمع کرے گا انہیں	گویا کہ

اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں ○ اور جس دن (اللہ) انہیں اٹھائے گا گویا

لَمْ يَلْبِثُوا إِلَّا سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ يَتَعَارَفُونَ بَيْنَهُمْ ط

لَمْ يَلْبِثُوا إِلَّا	سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ	يَتَعَارَفُونَ (۱)	بَيْنَهُمْ
وہ نہیں ٹھہرے	مگر	دن کی ایک گھڑی	وہ ایک دوسرے کو پہچان رہے ہوں گے

وہ دنیا میں دن کی ایک گھڑی سے زیادہ ٹھہرے ہی نہیں تھے، آپس میں ایک دوسرے کو پہچان رہے ہوں گے۔

قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِلِقَاءِ اللَّهِ وَمَا كَانُوا

قَدْ	خَسِرَ	الَّذِينَ	كَذَّبُوا	بِلِقَاءِ اللَّهِ	وَمَا كَانُوا
بیشک	نقصان میں رہے	وہ لوگ جنہوں نے	جھٹلایا	اللہ کی ملاقات کو	وہ نہیں تھے

بیشک اللہ کی ملاقات کو جھٹلانے والے نقصان میں رہے اور وہ ہدایت یافتہ

مُتَّهَدِينَ ۳۵ وَإِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِي

مُتَّهَدِينَ ۳۵	وَ	إِمَّا	نُرِيَنَّكَ (۲)	بَعْضَ	الَّذِي
ہدایت پانے والے	اور	اگر	ہم دکھادیں تمہیں	کچھ	(اس میں سے) جس کا

نہیں تھے ○ اور ہم تمہیں اس چیز کا کچھ حصہ دکھادیں جس کا

= ہدایت کی کوئی چیز نظری نہیں آتی۔

۱..... قبروں سے نکلنے وقت مشرکین ایک دوسرے کو ایسا پہچانیں گے جیسا دنیا میں پہچانتے تھے پھر قیامت کے دن کے ہولناک اور دہشت آمیز مناظر دیکھ کر ان کی یہ معرفت باقی نہ رہے گی۔ ۲..... اس آیت سے ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کافروں کے بہت سے عذاب اور ان کی ذلت و سوائیاں آپ کی حیات دنیائی میں دکھائے گا چنانچہ بدر و غیرہ میں ذلت و سوائیاں دکھائی گئیں اور جو عذاب کافروں کے لئے کفر و تکذیب کی وجہ =

کفار کی ہدایت سے محرومی  
ان کا اپنا تصور ہے

بروز قیامت مشرکوں کی ایک حالت

کفار پر عذاب آنے کا معاملہ  
اللہ کی مشیت پر ہے

## تَعِدُّهُمْ أَوْ نَتَوَقَّيْكَ فَا لَيْنَا

نَعِدُّهُمْ	أَوْ	نَتَوَقَّيْكَ	فَا لَيْنَا
ہم وعدہ کر رہے ہیں ان سے	یا	ہم وفات دے دیں تمہیں	تو (بہر حال) ہماری ہی طرف

ہم ان سے وعدہ کر رہے ہیں یا ہم تمہیں پہلے ہی اپنے پاس بلا لیں بہر حال انہیں ہماری طرف ہی

## مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ اللَّهُ شَهِيدٌ عَلَى مَا يَفْعَلُونَ ﴿۳۶﴾ وَ

مَرْجِعُهُمْ	ثُمَّ	اللَّهُ	شَهِيدٌ	عَلَى مَا	يَفْعَلُونَ ﴿۳۶﴾	وَ
انہیں لوٹ کر آنا (ہے)	پھر	اللہ	گواہ (ہے)	(اس) پر جو	وہ کام کرتے ہیں	اور

لوٹ کر آنا ہے پھر اللہ ان کے کاموں پر گواہ ہے ○ اور

## لِكُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولٌ ۖ فَإِذَا جَاءَ رَسُولُهُمْ قُضِيَ

لِكُلِّ أُمَّةٍ	رَّسُولٌ (۱)	فَإِذَا	جَاءَ	رَسُولُهُمْ	قُضِيَ
ہر امت کے لئے	ایک رسول (ہوا)	توجہ	(ان کے پاس) آتا	ان کا رسول	(تو) فیصلہ کر دیا جاتا

ہر امت کے لئے ایک رسول ہوا ہے توجہ ان کا رسول ان کے پاس تشریف لاتا تو ان کے درمیان

## بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ۚ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿۳۷﴾ وَيَقُولُونَ

بَيْنَهُمْ	بِالْقِسْطِ	وَ	هُمْ	لَا يُظْلَمُونَ ﴿۳۷﴾	وَيَقُولُونَ
ان کے درمیان	انصاف کے ساتھ	اور	وہ	ان پر ظلم نہیں کیا جاتا	اور وہ کہتے ہیں

انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا جاتا اور ان پر کوئی ظلم نہیں کیا جاتا ہے ○ اور کہتے ہیں:

## مَتَى هَذَا الْوَعْدِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿۳۸﴾ قُلْ لَا أَمْلِكُ

مَتَى	هَذَا الْوَعْدِ	إِنْ	كُنْتُمْ	صَادِقِينَ ﴿۳۸﴾	قُلْ	لَا أَمْلِكُ
کب (آئے گا)	یہ	وعدہ	اگر	تم ہو	تم کہو	میں مالک نہیں ہوں

اگر تم سچے ہو تو یہ وعدہ کب آئے گا ○ تم فرماؤ میں اپنی جان کیلئے

سے آخرت میں مقرر فرمایا ہے وہ آخرت میں دکھائے گا۔

۱..... بعض مفسرین کے نزدیک اس آیت میں دنیا کا بیان ہے اور معنی یہ ہے کہ ہر امت کے لئے دنیا میں ایک رسول ہوا ہے جو انہیں دین حق کی دعوت دیتا اور طاعت و ایمان کا علم کرتا تو کچھ لوگ ایمان لاتے اور کچھ تکذیب کرتے اور منکر ہو جاتے، تب ان کے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا جاتا کہ رسول کو اور ان پر ایمان لانے والوں کو نجات دی جاتی اور تکذیب کرنے والوں کو عذاب سے ہلاک کر دیا جاتا۔ بعض مفسرین کے نزدیک اس میں آخرت کا بیان =

رسول کے آنے پر جنت الیٰ تم ہوا جاتی ہے

کفار کا جہنمی نذول عذاب کا مطالبہ اور انہیں جواب



لِنَفْسِي ضَرًّا وَلَا نَفْعًا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ ۖ لِكُلِّ أُمَّةٍ

لِنَفْسِي	ضَرًّا	وَّ	لَا	نَفْعًا	إِلَّا	مَا	شَاءَ <sup>(۱)</sup>	اللَّهُ	لِكُلِّ أُمَّةٍ
اپنی جان کے لئے	نقصان	اور	نہ	نفع (کا)	مگر	جو	چاہے	اللہ	ہر امت کے لئے

نقصان اور نفع کا اتنا ہی مالک ہوں جتنا اللہ چاہے۔ ہر گروہ کے لئے

أَجَلٌ ۖ إِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ فَلَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً ۚ

أَجَلٌ	إِذَا	جَاءَ	أَجَلُهُمْ	فَلَا يَسْتَأْخِرُونَ	سَاعَةً	وَّ
ایک مدت (ہے)	جب	آجائے گی	ان کی مدت	تو وہ پیچھے نہ ہٹ سکیں گے	ایک گھڑی	اور

ایک مدت ہے تو جب وہ مدت آجائے گی تو وہ لوگ ایک گھڑی نہ تو اس سے پیچھے ہٹ سکیں گے اور

لَا يَسْتَفِيدُونَ ۚ قُلْ أَسْرَأُ يَتُومَ إِنْ أَتَاكُمْ عَذَابُ بَيِّنَاتٍ أَوْ

لَا يَسْتَفِيدُونَ ۚ	قُلْ	أَسْرَأُ يَتُومَ	إِنْ	أَتَاكُمْ	عَذَابُ	بَيِّنَاتٍ	أَوْ
نہ آگے ہو سکیں گے	تم کہو	بھلا بتاؤ	اگر	آئے تم پر	اس کا عذاب	رات	یا

نہ آگے ہو سکیں گے ○ تم فرماؤ: بھلا بتاؤ تو کہ اگر اس کا عذاب تم پر رات کو آئے یا

نَهَارًا مَّا ذَا يَسْتَعْجِلُ مِنْهُ الْمُجْرِمُونَ ۝ اَتَمَّ

نَهَارًا	مَّا ذَا	يَسْتَعْجِلُ	مِنْهُ	الْمُجْرِمُونَ ۝	اَتَمَّ
دن (میں)	(تو وہ) کون سی چیز (ہے)	جلدی بچا رہے ہیں	اس سے (کی)	جرم کرنے والے	کیا پھر

دن کو تو اس میں وہ کونسی چیز ہے جس کی مجرم جلدی بچا رہے ہیں ○ تو کیا

إِذَا مَا وَقَعَ امْنُنْ بِهِ ۖ آلَتُنَّ وَ قَدْ

إِذَا مَا	وَقَعَ	اَمْنُنْ	بِهِ	آلَتُنَّ	و	قَدْ
جب	وہ واقع ہو جائے گا	(تب) ایمان لاؤ گے	اس پر	کیا اب (ایمان لاتے ہو)	اور (حالانکہ)	بیٹھک

جب وہ (عذاب) واقع ہو جائے گا اس وقت اللہ پر ایمان لاؤ گے؟ (ان سے کہا جائے گا کہ) کیا اب (تم ایمان لا رہے ہو)

== ہے اور معنی یہ ہے کہ روز قیامت ہر امت کے لئے ایک رسول ہو گا جس کی طرف وہ منسوب ہوگی، جب وہ رسول موقت میں آئے گا اور مومن و کافر پر گواہی دے گا، تب ان میں فیصلہ کیا جائے گا اور مومنوں کو نجات نصیب ہوگی جبکہ کافر عذاب میں گرفتار ہوں گے۔

①..... اس آیت سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے قادر کئے بغیر میں اپنی جان پر بھی کسی نفع و نقصان کا اختیار نہیں رکھتا البتہ اللہ تعالیٰ جس چیز کا چاہے مجھے مالک و قادر بنا دیتا ہے۔ یاد رہے کہ بشارت آیات اور احادیث سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نفع و نقصان آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قدرت اور اختیار ==

كُنْتُمْ بِهِ تَسْتَعْجِلُونَ ۝۵۱ ثُمَّ قِيلَ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا اذْكُرُوا

كُنْتُمْ بِهِ تَسْتَعْجِلُونَ ۝۵۱	ثُمَّ	قِيلَ	لِلَّذِينَ	ظَلَمُوا (۱)	ذُوقُوا
تم اس کی جلدی چارہ تھے	پھر	کہا جائے گا	ان لوگوں سے جنہوں نے	ظلم کیا	چکھو

حالانکہ اس سے پہلے تو تم اس کی بڑی جلدی چارہ تھے ○ پھر ظالموں سے کہا جائے گا: ہمیشہ کے عذاب کا

عَذَابُ الْخُلْدِ هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُونَ ۝۵۲

عَذَابُ الْخُلْدِ	هَلْ	تُجْزَوْنَ	اِلَّا	بِمَا	كُنْتُمْ تَكْسِبُونَ ۝۵۲
ہمیشہ کا عذاب	کیا (یعنی نہیں)	تمہیں بدلہ دیا جا رہا	مگر	(اسی) کا جو	تم کام کرتے تھے

مزہ چکھو۔ تمہیں تمہارے کمائے ہوئے اعمال ہی کا بدلہ دیا جا رہا ہے ○

وَيَسْتَبْشِرُونَكَ اَحَقُّ هُوَ قُلْ اِىُّ وَرَئِيَ اِنَّهٗ

وَيَسْتَبْشِرُونَكَ	اَحَقُّ هُوَ (۲)	قُلْ	اِىُّ	وَرَئِيَ	اِنَّهٗ
وہ پوچھتے ہیں تم سے	کیا وہ حق (ہے)	تم کہو	ہاں	میرے رب کی قسم	بیشک وہ

اور تم سے پوچھتے ہیں: کیا وہ حق ہے؟ تم فرماؤ، ہاں! میرے رب کی قسم بیشک وہ

لَحَقُّ ۭ وَمَا اَنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ ۝۵۳ وَلَوْ اَنَّ لِكُلِّ نَفْسٍ

لَحَقُّ	وَمَا	اَنْتُمْ	بِمُعْجِزِينَ ۝۵۳	وَلَوْ	اَنَّ
ضرور حق (ہے)	اور	نہیں	تم عاجز کر سکنے والے	اگر	یہ کہ ہر جان کے لئے (ہوتا)

ضرور حق ہے اور تم اللہ کو عاجز نہیں کر سکو گے ○ اور زمین میں جو کچھ ہے

ظَلَمْتَ مَا فِي الْاَرْضِ لَا فِتْنَتَ لَهُ ۭ وَ

ظَلَمْتَ	مَا	فِي الْاَرْضِ	لَا فِتْنَتَ لَهُ ۭ	وَمَا	وَمَا
(جس نے) ظلم کیا	جو کچھ	زمین میں (ہے)	ضرور وہ معاوضے میں دیدے	اس کو	اور

اگر ہر ظالم جان اس سب کی مالک ہو جائے تو وہ یقیناً اپنی جان چھڑانے کے معاوضے میں دیدے اور

میں دیا ہے۔ اس سے متعلق مزید تفصیل جاننے کے لئے تفسیر صراط الہیمان، ج 4، ص 331 کا مطالعہ فرمائیں۔

۱..... یعنی جن لوگوں نے اللہ عزوجل سے شرک اور کفر کر کے اپنی جانوں پر ظلم کیا ان سے کہا جائے گا: جس عذاب میں تمہیں ہمیشہ رہنا ہے اس کا مزہ چکھو، تم دنیا میں جو کفر اور انبیاء کرام علیہم السلام کی تکذیب کرتے تھے یہ اسی کا بدلہ دیا جا رہا ہے۔

۲..... کفار کا یہ سوال مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے اور اس عذاب کے بارے میں ہے جس کی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں وعید سنائی تھی۔



## اَسْرُ وَالنَّدَامَةُ لَبَّاسًا اَوَّ الْعَذَابِ وَ قُضِيَ

اَسْرُ وَا	النَّدَامَةُ	لَبَّاسًا	رَاَوْا	اَلْعَذَابِ	وَ	قُضِيَ
وہ چھپائیں گے	ندامت، پشیمانی	جب	وہ دیکھیں گے	عذاب	اور	فیصلہ کر دیا جائے گا

وہ جب عذاب دیکھیں گے تو دل میں چپکے چپکے پشیمان ہوں گے اور ان کے درمیان

## بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿۵۳﴾ اَلَا اِنَّ

بَيْنَهُمْ	بِالْقِسْطِ	وَ	هُمْ	لَا يُظْلَمُونَ ﴿۵۳﴾	اَلَا	اِنَّ
ان کے درمیان	انصاف کے ساتھ	اور	وہ	ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا	سن لو	بیشک

انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا ○ سن لو بیشک

## لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَلَا اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّ

لِلّٰهِ	مَا	فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	اَلَا	اِنَّ	وَعْدَ اللّٰهِ	حَقٌّ	وَ
اللہ کا (ہے)	جو کچھ	آسمانوں اور زمین میں (ہے)	سن لو	بیشک	اللہ کا وعدہ	سچا (ہے)	اور

اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور زمین میں ہے۔ سن لو! بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے

## لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿۵۴﴾ هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَّ

لٰكِنَّ	اَكْثَرَهُمْ	لَا يَعْلَمُونَ ﴿۵۴﴾	هُوَ	يُحْيِي	وَ	يُمِيتُ	وَ
لیکن	ان میں اکثر	نہیں جانتے	وہ	زندہ کرتا ہے	اور	موت دیتا ہے	اور

مگر ان میں اکثر نہیں جانتے ○ وہ زندہ کرتا ہے اور موت دیتا ہے

## اِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿۵۵﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ مَوْعِظَةٌ

اِلَيْهِ	تُرْجَعُونَ ﴿۵۵﴾	يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ	قَدْ	جَاءَكُمْ	مَوْعِظَةٌ ﴿۱﴾
اسی کی طرف	تم لوٹائے جاؤ گے	اے لوگو	بیشک	آگئی تمہارے پاس	نصیحت

اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے ○ اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے

۱..... اس آیت میں قرآن کریم کے تین عظیم فائدے بیان کئے گئے ہیں (۱) ”مَوْعِظَةٌ“ اس کا معنی ہے وعظ و نصیحت یعنی مکلف کے سامنے نیک اور برے اعمال بیان کر کے اسے نصیحت کرنا، اسی طرح اچھے عمل کرنے کی ترغیب دینا اور برے اعمال کے انجام سے ڈرانا بھی اس میں داخل ہے۔ قرآن کریم سے یہ فائدہ انتہائی احسن طریقے سے حاصل ہوتا ہے۔ (۲) شفاء: اس سے مراد یہ ہے کہ قرآن پاک قلبی امراض کو دور کرتا ہے، دل کے امراض سے مراد مذموم اخلاق، فاسد عقائد اور مہلک جہالتیں ہیں، قرآن پاک ان تمام امراض کو دور کرتا ہے۔ (۳) قرآن کریم کی صفت میں ہدایت بھی فرمایا، کیونکہ وہ گمراہی سے

مِّن رَّبِّكُمْ وَشَفَاءٌ لِّمَا فِي الصُّدُورِ ۚ وَهُدًى

مِّن رَّبِّكُمْ	وَ	شَفَاءٌ	لِّمَا	فِي الصُّدُورِ	وَ	هُدًى
تمہارے رب کی طرف سے	اور	شفا	(اس) کے لئے جو	سینوں میں (ہے)	اور	ہدایت

نصیحت اور دلوں کی شفا اور مومنوں کیلئے

وَرَحْمَةً لِّلْمُؤْمِنِينَ ﴿٥٧﴾ قُلْ بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَلِكَ

وَرَحْمَةً	لِّلْمُؤْمِنِينَ ﴿٥٧﴾	قُلْ	بِفَضْلِ اللَّهِ	وَ	بِرَحْمَتِهِ	فَبِذَلِكَ
اور	رحمت	ایمان والوں کے لئے	تم کہو	اللہ کے فضل پر	اس کی رحمت پر	تو اسی پر

ہدایت اور رحمت آگئی ○ تم فرماؤ: اللہ کے فضل اور اس کی رحمت پر ہی

فَلْيَفْرَحُوا ۖ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ ﴿٥٨﴾ قُلْ

فَلْيَفْرَحُوا	هُوَ	خَيْرٌ	مِّمَّا	يَجْمَعُونَ ﴿٥٨﴾	قُلْ
پس انہیں چاہیے کہ خوشی منائیں	وہ	بہتر (ہے)	(اس) سے جو	وہ جمع کرتے ہیں	تم کہو

خوشی منانی چاہیے، یہ اس سے بہتر ہے جو وہ جمع کرتے ہیں ○ تم فرماؤ:

أَسْرَعِيْتُمْ مَا أَنزَلَ اللَّهُ لَكُمْ مِّن رِّزْقٍ فَجَعَلْتُم مِّنْهُ

أَسْرَعِيْتُمْ	مَا	أَنزَلَ	اللَّهُ	لَكُمْ	مِّن رِّزْقٍ	فَجَعَلْتُم	مِّنْهُ
بھلا بناؤ	جو	اتارا	(اللہ نے)	تمہارے لئے	رزق سے	تو تم نے بنالیا	اس میں سے

بھلا بناؤ کہ اللہ نے تمہارے لیے جو رزق اتارا ہے تو تم نے اس میں سے خود ہی

حَرَامًا وَحَلَالًا ۖ قُلْ أَللَّهُ أَذِنَ لَكُمْ أَمْ عَلَى اللَّهِ

حَرَامًا	وَ	حَلَالًا	قُلْ	أَللَّهُ	أَذِنَ	لَكُمْ	أَمْ	عَلَى اللَّهِ
حرام	اور	حلال	تم کہو	کیا اللہ (نے)	اجازت دی	تمہیں	یا	اللہ پر

حرام اور حلال بنالیا، تم فرماؤ: کیا اللہ نے تمہیں اس کی اجازت دی ہے یا تم اللہ پر

بچاتا اور راہ حق دکھاتا ہے اور ایمان والوں کے لئے رحمت ہے اس لئے فرمایا کہ وہی اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔

۱۔ بعض مفسرین کے نزدیک اس آیت میں اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت سے مراد حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم ہیں اور اگر اس آیت میں متعین طور پر فضل و رحمت سے مراد حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کی ذات مبارکہ نہ بھی ہو تو جد اگانہ طور پر تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم یقیناً اللہ تعالیٰ کا عظیم ترین فضل اور رحمت ہیں۔ لہذا افہام تفسیر کے اس اصول پر کہ عموم الفاظ کا اعتبار ہوتا ہے، خصوص سبب کا نہیں، اس کے مطابق ہی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم

اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت پر خوشی منانے کا حکم

بقیہ طرف سے حال کو حرام بھلا اللہ تعالیٰ پر اعتراض ہے



تَفْتَرُونَ ﴿۵۹﴾ وَمَا ظُنُّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ

تَفْتَرُونَ ﴿۵۹﴾	وَمَا	ظُنُّ	الَّذِينَ	يَفْتَرُونَ	عَلَى اللَّهِ
تم جھوٹ باندھتے ہو	اور	کیا	(خیال ہے)	ان لوگوں کا جو	بہتان باندھتے ہیں

جھوٹ باندھتے ہو؟ اور اللہ پر جھوٹ باندھنے والوں کا قیامت کے دن

الْكُذِبَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ

الْكُذِبَ	يَوْمَ الْقِيَامَةِ	إِنَّ	اللَّهَ	لَذُو فَضْلٍ	عَلَى النَّاسِ
جھوٹ	قیامت کے دن (سے متعلق)	بیشک	اللہ	ضرور فضل فرمانے والا (ہے)	لوگوں پر

کے بارے میں کیا خیال ہے؟ بیشک اللہ لوگوں پر فضل فرمانے والا ہے

وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُونَ ﴿۶۰﴾ وَمَاتَكُونُ فِي شَأْنٍ وَ

وَلَكِنَّ	أَكْثَرَهُمْ	لَا يَشْكُرُونَ ﴿۶۰﴾	وَمَا تَكُونُ	فِي شَأْنٍ	وَأَور
لیکن	ان میں اکثر	شکر ادا نہیں کرتے	اور	تم نہیں ہوتے	کسی کام میں

مگر اکثر لوگ شکر ادا نہیں کرتے اور تم کسی کام میں ہو اور

مَا تَتْلُوا مِنْ قُرْآنٍ وَلَا تَعْمَلُونَ مِنْ عَمَلٍ

مَا تَتْلُوا	مِنْ قُرْآنٍ	وَلَا تَعْمَلُونَ	مِنْ عَمَلٍ
تم تلاوت نہیں کرتے	اس کی طرف سے	قرآن (کی)	اور تم نہیں کر رہے ہوتے

تم اس کی طرف سے قرآن کی تلاوت کرتے ہو اور (اے لوگو!) تم کوئی بھی کام کر رہے ہو،

إِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُودًا إِذْ تُفِيضُونَ فِيهِ ۚ وَمَا يَعْزُبُ

إِلَّا كُنَّا	عَلَيْكُمْ	شُهُودًا	إِذْ تُفِيضُونَ	فِيهِ	وَمَا يَعْزُبُ
مگر ہم ہوتے ہیں	تم پر	گواہ	جب تم مشغول ہوتے ہو	اس میں	اور غائب نہیں

ہم تم پر گواہ ہوتے ہیں جب تم اس میں مشغول ہوتے ہو اور

== سہم کی ذات مبارک کے حوالے سے خوشی منائی جائے گی خواہ وہ میلاد شریف کر کے ہو یا معراج شریف منانے کے ذریعے، ہاں اگر کسی بد نصیب کیلئے یہ خوشی کا مقام ہی نہیں ہے تو اس کا معاملہ جدا ہے، اسے اپنے ایمان کے متعلق سوچنا چاہئے۔

①..... اس آیت سے ثابت ہو کہ کسی چیز کو اپنی طرف سے حلال یا حرام سمجھنا ممنوع اور اللہ تعالیٰ پر افتراء ہے۔ آج کل بہت سے لوگ اس میں مبتلا ہیں، ممنوعات کو حلال کہتے ہیں اور مباحات کو حرام۔ بعض سود کو حلال کہتے پر مصر ہیں اور بعض عورتوں کی بے قیدیوں اور بے پردیوں کو مباح سمجھتے ہیں اور حلال ==

عَنْ رَبِّكَ مِنْ مِّثْقَالِ ذَرَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَلَا

عَنْ رَبِّكَ	مِنْ مِّثْقَالِ ذَرَّةٍ	فِي الْأَرْضِ	وَلَا	فِي السَّمَاءِ	وَلَا
تیرے رب سے	ذرہ کی کوئی مقدار	زمین میں	اور نہ	آسمان میں	اور نہ

زمین و آسمان میں کوئی ذرہ برابر چیز تیرے رب سے غائب نہیں اور

أَصْغَرَ مِنْ ذَلِكَ وَلَا أَكْبَرَ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُبِينٍ ۝۶۱

أَصْغَرَ	مِنْ ذَلِكَ	وَلَا	أَكْبَرَ	إِلَّا	فِي كِتَابٍ مُبِينٍ	۝۶۱
چھوٹی	اس (ذرے) سے	اور نہ	بڑی	مگر	ایک روشن کتاب میں (ہے)	سن لو بیشک

ذرے سے چھوٹی اور بڑی کوئی چیز ایسی نہیں جو ایک روشن کتاب میں نہ ہو ○ سن لو! بیشک

أُولِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝۶۲

أُولِيَاءَ اللَّهِ	لَا	خَوْفٌ	عَلَيْهِمْ	وَلَا	هُمْ	يَحْزَنُونَ	۝۶۲
اللہ کے اولیاء	نہ	کوئی خوف (ہوگا)	ان پر	اور نہ	وہ	غمگین ہوں گے	وہ لوگ جو

اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے ○ وہ جو

أَمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ ۝۶۳

أَمَنُوا	وَلَا	كَانُوا يَتَّقُونَ	لَهُمْ	الْبُشْرَى	فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا	وَلَا
ایمان لائے	اور	ڈرتے رہے	ان کے لئے	خوشخبری (ہے)	دنیا کی زندگی میں	اور

ایمان لائے اور ڈرتے رہے ○ ان کے لئے دنیا کی زندگی میں اور

فِي الْآخِرَةِ لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ ۚ ذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝۶۴

فِي الْآخِرَةِ	لَا تَبْدِيلَ	لِكَلِمَاتِ اللَّهِ	۝۶۴	ذَلِكَ	هُوَ	الْفَوْزُ الْعَظِيمُ	۝۶۴
آخرت میں	تبدیلی نہیں ہوتی	اللہ کے کلمات میں		یہی	وہ	بڑی کامیابی (ہے)	اور

آخرت میں خوشخبری ہے، اللہ کی باتیں بدلتی نہیں، یہی بڑی کامیابی ہے ○ اور

== ٹھہراتے ہیں۔ اسی طرح کچھ لوگ حلال چیزوں کو حرام ٹھہرانے پر مصر ہیں جیسے محفل میلاد، فاتحہ، گیارہویں اور ایصالِ ثواب کے دیگر طریقوں کو حرام کہنے والے۔ یہ سب اللہ عزوجل پر افتراء باندھنے کی صورتیں ہیں۔

① لفظ ”ولی“ ولأء سے بنا ہے جس کا معنی قرب اور نصرت ہے۔ ولی اللہ وہ ہے جو فرائض کی ادائیگی سے اللہ عزوجل کا قرب حاصل کرے اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں مشغول رہے اور اس کا دل اللہ تعالیٰ کی معرفت میں مستغرق ہو۔ ② اس خوش خبری سے یا تو وہ مراد ہے جو پرہیزگار ایمانداروں کو قرآن کریم میں =

اولیاء کی شان، صفات اور بشارت

کفار کے جملہ نے پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو کسی



لَا يَحْزُنُكَ قَوْلُهُمْ ۚ إِنَّ الْعِزَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا ۖ هُوَ السَّمِيعُ

لَا يَحْزُنُكَ	قَوْلُهُمْ	إِنَّ	الْعِزَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا	هُوَ	السَّمِيعُ
غم میں نہ ڈالیں تمہیں	ان کی باتیں	بیشک	ساری عزت اللہ کے لئے (ہے)	وہی	سننے والا

تم ان کی باتوں کا غم نہ کرو بیشک تمام عزتوں کا مالک اللہ ہے، وہی سننے والا

الْعَلِيمُ ﴿٦٥﴾ ۚ آ لَا إِنَّ اللَّهَ مِنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ

الْعَلِيمُ ﴿٦٥﴾	آ لَا	إِنَّ	اللَّهِ	مَنْ	فِي السَّمَوَاتِ	وَمَنْ
جاننے والا (ہے)	سن لو	بیشک	اللہ ہی کے (ہیں)	جو	آسمانوں میں	اور جو

جاننے والا ہے ۚ سن لو! بیشک اللہ ہی مالک ہے سب کا جو آسمانوں میں ہیں اور جو

فِي الْأَرْضِ ۖ وَمَا يَتَّبِعُ الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ

فِي الْأَرْضِ	وَمَا	يَتَّبِعُ	الَّذِينَ	يَدْعُونَ	مِنْ دُونِ اللَّهِ
زمین میں (ہیں)	اور	کس کی	پیروی کر رہے ہیں	وہ لوگ جو	عبادت کرتے ہیں

زمین میں ہیں اور اللہ کے سوا اور شریکوں کی عبادت کرنے والے

شُرَكَاءَ ۚ إِنَّ يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا

شُرَكَاءَ	إِنْ	يَتَّبِعُونَ	إِلَّا	الظَّنَّ	وَ	إِنْ	هُمْ	إِلَّا
شریکوں (کی)	نہیں	وہ پیروی کرتے	مگر	گمان (کی)	اور	نہیں	وہ	مگر

کس کی پیروی کر رہے ہیں؟ وہ تو صرف گمان کے پیچھے چل رہے ہیں اور وہ صرف

يَخْرُصُونَ ﴿٦٦﴾ ۖ هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ

يَخْرُصُونَ ﴿٦٦﴾	هُوَ	الَّذِي	جَعَلَ	لَكُمْ	الَّيْلَ ﴿٦٦﴾
جھوٹے اندازے لگا رہے ہیں	وہی (ہے)	جس نے	بنائی	تمہارے لئے	رات

جھوٹے اندازے لگا رہے ہیں ۚ وہی ہے جس نے تمہارے لیے رات بنائی

== جاہلیادی گئی ہے یا اس سے اچھے خواب مراد ہیں جو مومن دیکھتا ہے یا اس کے لئے دیکھا جاتا ہے۔ ﴿٦٥﴾..... (پچھلے صفحے کا مشاعرہ) یعنی اللہ تعالیٰ کے وعدے غلط نہیں ہو سکتے جو اس نے اپنی کتاب میں اور اپنے رسولوں علیہم السلام کی زبان سے اپنے اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اور اپنے فرمانبردار بندوں سے فرمائے ہیں۔

﴿٦٦﴾..... رات اور دن دونوں اللہ عزوجل کی عظیم نعمتیں ہیں۔ رات کے وقت آدمی آرام کر کے سکون حاصل کرتا، گزشتہ دن کی تھکاوٹ اتارتا اور اگلے دن کیلئے چاق و چوبند ہو جاتا ہے اور دن کے وقت آدمی ہزاروں کام سر انجام دیتا اور اس کے ساتھ دن کی روشنی سے بھی راحت و آرام پاتا ہے۔ اگر دن ختم ہو جائے اور ہمیشہ رات ہی رہے ==

لِتَسْكُنُوا فِيهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ۚ إِنَّ فِي ذَلِكَ

لِتَسْكُنُوا	فِيهِ	وَالنَّهَارَ	مُبْصِرًا	إِنَّ	فِي ذَلِكَ
تاکہ تم سکون حاصل کرو	اس میں	اور	دن (بنایا)	آنکھ کھولنے والا	بیشک

تاکہ اس میں سکون حاصل کرو اور دن کو آنکھیں کھولنے والا بنایا بیشک اس میں

لَا يَتَّبِعُ الْقَوْمَ يَسْعَوْنَ ۖ قَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ

لَا يَتَّبِعُ	الْقَوْمَ	يَسْعَوْنَ	قَالُوا	اتَّخَذَ	اللَّهُ
ضرور نشانیاں (ہیں)	(ان) لوگوں کے لئے	(جو) سکتے ہیں	انہوں نے کہا	بنایا	اللہ (نے)

سننے والوں کے لیے نشانیاں ہیں ○ (کافروں نے) کہا: اللہ نے اپنے لیے

وَلَدًا سُبْحَنَهُ ۚ هُوَ الْغَنِيُّ ۚ لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا

وَلَدًا	سُبْحَنَهُ	هُوَ	الْغَنِيُّ	لَهُ	مَا
اولاد	پاک ہے اسے	وہی	بے نیاز (ہے)	اسی کا (ہے)	جو کچھ

اولاد بنار کھی ہے۔ وہ پاک ہے، وہی بے نیاز ہے، جو کچھ آسمانوں اور

فِي الْأَرْضِ ۚ إِنَّ عِنْدَكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ بِهٰذَا ۚ أَتَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ

فِي الْأَرْضِ	إِنَّ	عِنْدَكُمْ	مِّنْ سُلْطٰنٍ	بِهٰذَا	أَتَقُولُونَ
زمین میں (ہے)	نہیں	تمہارے پاس	کوئی دلیل	اس کی	کیا تم کہتے ہو

زمین میں ہے سب اسی کا ہے۔ تمہارے پاس اس کی کوئی بھی دلیل نہیں، کیا تم اللہ پر وہ بات کہتے ہو

مَا لَا تَعْلَمُونَ ۖ قُلْ إِنَّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ

مَا لَا تَعْلَمُونَ	قُلْ	إِنَّ	الَّذِينَ	يَفْتَرُونَ	عَلَى اللَّهِ
وہ (بات) جو	تمہیں معلوم نہیں	تم کہو	بیشک	وہ لوگ جو	بہتان باندھتے ہیں

جس کا تمہیں علم نہیں ○ تم فرماؤ: بیشک اللہ پر جھوٹ باندھنے

== تو زمین پر کچھ کھانے کو نہ آگ سکے گا اور سر دی کی شدت بڑھنے سے انسان ہلاک ہو جائے اور اگر رات ختم ہو جائے اور ہمیشہ دن ہی رہے تو فصلیں سورج کی تپش سے جل جائیں اور لوگوں کا راحت و آرام چھن جائے۔ ان نعمتوں کی اہمیت کا صحیح اندازہ ان ممالک میں رہنے سے ہو سکتا ہے جہاں کئی کئی مہینے دن یا کئی کئی مہینے رات رہتی ہے۔

①..... یہاں سے مشرکین کے اس قول ”اللہ نے اپنے لئے اولاد بنار کھی ہے“ کے تین رد فرمائے گئے ہیں، پہلا رد تو کلمہ ”سُبْحَنَهُ“ میں ہے جس میں بتایا گیا کہ اس کی ذات اولاد سے منزہ و پاک ہے کہ وہ واحد حقیقی ہے۔ دوسرا رد ”هُوَ الْغَنِيُّ“ فرمانے میں ہے کہ وہ تمام مخلوق سے بے نیاز ہے تو اولاد اس کے لئے کیسے ==

اللہ تعالیٰ کی طرف اولاد کی نسبت کرنے والوں کا رد

اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھنے والے ناکام ہوں گے



نعمتوں کی بہتات کامیابی کی دلیل نہیں

الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُونَ ﴿٦٩﴾ مَتَاعٌ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ إِلَيْنَا

الْكَذِبَ	لَا يُفْلِحُونَ ﴿٦٩﴾	مَتَاعٌ ﴿٦٩﴾	فِي الدُّنْيَا	ثُمَّ	إِلَيْنَا
جھوٹ	وہ فلاح نہیں پائیں گے	تھوڑا سا فائدہ اٹھانا (ہے)	دنیا میں	پھر	ہماری طرف

والے فلاح نہیں پائیں گے ○ دنیا میں تھوڑا سا فائدہ اٹھانا ہے پھر انہیں ہماری طرف

مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ نَذِيْقُهُمُ الْعَذَابَ الشَّدِيدَ بِمَا

مَرْجِعُهُمْ	ثُمَّ	نَذِيْقُهُمُ	الْعَذَابَ الشَّدِيدَ	بِمَا
انہیں لوٹ کر آنا (ہے)	پھر	ہم چکھائیں گے انہیں	سخت عذاب	(اس کے) بدلے جو

واپس آنا ہے پھر ہم انہیں ان کے کفر کے بدلے میں شدید عذاب کا

كَانُوا يَكْفُرُونَ ﴿٧٠﴾ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ نُوحٍ إِذْ قَالَ

كَانُوا يَكْفُرُونَ ﴿٧٠﴾	وَ	اتْلُ	عَلَيْهِمْ	نَبَأَ نُوحٍ	إِذْ	قَالَ
وہ کفر کرتے تھے	اور	پڑھ کر سناؤ	ان پر (انہیں)	نوح کی خبر	جب	اس نے کہا

مزہ چکھائیں گے ○ اور انہیں نوح کی خبر پڑھ کر سناؤ جب اس نے

لِقَوْمِهِ يَقَوْمٍ إِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ مَقَامِي وَتَذَكِيرِي

لِقَوْمِهِ	يَقَوْمٍ	إِنْ	كَانَ كَبُرَ	عَلَيْكُمْ	مَقَامِي	وَ	تَذَكِيرِي
اپنی قوم سے	اے میری قوم	اگر	بھاری ہے	تم پر	میرا قیام کرنا	اور	میرا نصیحت کرنا

اپنی قوم سے کہا: اے میری قوم اگر میرا قیام کرنا اور میرا اللہ کی آیتوں کے ذریعے نصیحت کرنا

بِأَيِّتِ اللَّهِ فَعَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْتُ فَأَجْمِعُوا أَمْرَكُمْ وَ

بِأَيِّتِ اللَّهِ	فَعَلَى اللَّهِ	تَوَكَّلْتُ	فَأَجْمِعُوا	أَمْرَكُمْ ﴿٧٢﴾	وَ
اللہ کی آیتوں کے ذریعے	تو اللہ ہی پر	میں نے بھروسہ کیا	تو تم جمع کر لو	اپنا کام	اور

تم پر بھاری ہے تو میں نے اللہ ہی پر بھروسہ کیا تو تم اپنا کام اور اپنے شریکوں کو

== ہو سکتی ہے؟ تیسرا رد ”لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ“ میں ہے کہ تمام مخلوق اس کی مملوک ہے اور مملوک ہونا بیٹا ہونے کے ساتھ نہیں جمع ہوتا لہذا ان میں سے کوئی اس کی اولاد نہیں ہو سکتا۔

①..... یہاں کچھ لوگوں کے اس شبہ کا جواب دیا گیا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ پر جھوٹ باندھنے والے بہت سے افراد عیش و عشرت کی زندگی گزار رہے اور دنیاوی نعمتوں سے لطف اندوز ہوتے ہیں تو وہ ناکام کہاں سے ہوئے؟ ان کے شبہ کے ازالے کیلئے فرمایا گیا کہ یہ عارضی آرام ہے، اس کا کوئی اعتبار نہیں بلکہ اعتبار انجام کا ہے۔

شُرَكَاءُكُمْ ثُمَّ لَا يَكُنْ أَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوا

شُرَكَاءُكُمْ	ثُمَّ	لَا يَكُنْ	أَمْرُكُمْ	عَلَيْكُمْ	غُمَّةً	ثُمَّ	اقْضُوا
اپنے شریکوں (کو)	پھر	نہ رہے	تمہارا کام	تم پر	پوشیدہ	پھر	(جو چاہتے ہو اسے) پورا کر ڈالو
جمع کر لو پھر تمہارا کام تم پر پوشیدہ نہ رہے پھر میرے بارے میں							

إِلَىٰ وَلَا تَنْظُرُونَ ۚ فَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَمَا سَاءَ لَكُمْ مِنْ أَجْرٍ ۖ

إِلَىٰ	وَا	لَا تَنْظُرُونَ ۚ	فَإِنْ	تَوَلَّيْتُمْ	فَمَا سَاءَ لَكُمْ	مِنْ أَجْرٍ
میری طرف	اور	مجھے مہلت نہ دو	پھر اگر	تم منہ پھیرو	تو میں نہیں مانگتا تم سے	کوئی معاوضہ
جو کچھ کر سکتے ہو کر لو اور مجھے کوئی مہلت نہ دو پھر اگر تم منہ پھیرو تو میں تم سے کوئی معاوضہ نہیں مانگتا،						

إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى اللَّهِ ۖ وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ

إِنْ	أَجْرِيَ	إِلَّا	عَلَى اللَّهِ ۖ	وَا	أُمِرْتُ	أَنْ	أَكُونَ
نہیں	میرا اجر	مگر	اللہ (کے ذمہ کرم) پر	اور	مجھے حکم دیا گیا ہے	کہ	میں ہوں
میرا اجر تو اللہ کے ذمہ کرم پر ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں							

مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۚ فَكَذَّبُوهُ فَانْجَيْنَاهُ وَمَنْ مَعَهُ

مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۚ	فَكَذَّبُوهُ	فَانْجَيْنَاهُ	وَا	مَنْ	مَعَهُ
مسلمانوں میں سے	تو انہوں نے جھٹلایا اسے	تو ہم نے نجات دی اسے	اور	جو	اس کے ساتھ
مسلمانوں میں سے ہوں ○ تو انہوں نے نوح کو جھٹلایا تو ہم نے اسے اور کشتی میں					

فِي الْفُلِّ وَجَعَلْنَاهُمْ خَلِيفَ وَاعْرِقْنَا

فِي الْفُلِّ	وَا	جَعَلْنَاهُمْ	خَلِيفَ	وَا	اعْرِقْنَا
کشتی میں (تھے)	اور	ہم نے بنادیا انہیں	جانشین	اور	ہم نے غرق کر دیا
اس کے ساتھ والوں کو نجات دی اور انہیں ہم نے جانشین بنایا اور جنہوں نے					

== اور ان کا انجام خراب ہی ہے۔ ۲۔ (پچھلے صفحے کا ماثیہ) انبیاء کرام عَلَیْہِمُ السَّلَامُ نے نہایت شجاع، بہادر، جری، باہمت اور اولوالعزم ہوتے ہیں۔ اسی سے معلوم ہوا کہ قادیانی ہی نہیں تھا کیونکہ وہ اتنا دے کا ڈر پوک تھا، ساری زندگی اسی ڈر سے جج کو نہ گیا اور جہاں جانے سے اسے نقصان پہنچنے کا خوف ہوتا تھا وہاں نہ جاتا تھا۔ ۱۔ یعنی میرا وعظ و نصیحت کرنا خاص اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہے، کسی دنیوی غرض سے نہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ تبلیغ دین پر اجرت نہ لی جائے، ہاں امامت و خطابت، تدریس اور تعلیم قرآن وغیرہ میں جہاں شریعت کی طرف سے اجازت ہے وہ جہاد بات ہے لیکن اس میں بھی ممکن ہو تو بغیر پیسے ہی کے کام کرے۔ ==



## الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا ۖ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ

الَّذِينَ	كَذَّبُوا	بِآيَاتِنَا	فَانْظُرْ <sup>(۱)</sup>	كَيْفَ	كَانَ
ان لوگوں کو جنہوں نے	جھٹلایا	ہماری آیتوں کو	تو دیکھو	کیسا	ہوا

ہماری آیتوں کی تکذیب کی انہیں ہم نے غرق کر دیا تو دیکھو ان لوگوں کا کیسا

## عَاقِبَةُ الْمُتَكَذِّبِينَ ﴿٤٢﴾ ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِهِ رُسُلًا إِلَىٰ قَوْمِهِمْ

عَاقِبَةُ الْمُتَكَذِّبِينَ ﴿٤٢﴾	ثُمَّ	بَعَثْنَا	مِنْ بَعْدِهِ	رُسُلًا	إِلَىٰ قَوْمِهِمْ
ڈرائے گئے لوگوں کا انجام	پھر	ہم نے بھیجے	اس کے بعد	کئی رسول	ان کی قوم کی طرف

انجام ہوا جنہیں ڈرایا گیا تھا ○ پھر اس کے بعد ہم نے ان کی قوموں کی طرف کئی رسول بھیجے

## فَجَاءَهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ ۖ فَمَا كَانُوا بِالْيُؤْمِنِ وَلَا بِالْإِيمَانِ

فَجَاءَهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ	فَمَا كَانُوا بِالْيُؤْمِنِ وَلَا بِالْإِيمَانِ	بِهَا
تو وہ لائے ان کے پاس روشن دلیلیں	تو وہ ہرگز ایمان لانے والے نہ تھے	(اس) پر جسے

تو وہ ان کے پاس روشن دلیلیں لائے (لیکن) وہ کفار ایسے نہ تھے کہ اس پر

## كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا ۖ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ

كَذَّبُوا	بِهَا	مِنْ قَبْلُ	كَذَلِكَ	نَظَبُ
انہوں نے جھٹلایا	اس کو	(اس) سے پہلے	اسی طرح	ہم مہر لگا دیتے ہیں

ایمان لے آئیں جسے پہلے جھٹلا چکے ہیں۔ ہم اسی طرح سرکشوں کے

## عَلَىٰ قُلُوبِ الْمُتَكَذِّبِينَ ﴿٤٣﴾ ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِهِم مُّوسَىٰ وَهَارُونَ

عَلَىٰ قُلُوبِ الْمُتَكَذِّبِينَ ﴿٤٣﴾	ثُمَّ	بَعَثْنَا	مِنْ بَعْدِهِم	مُوسَىٰ وَ	هَارُونَ
سرکشی کرنے والوں کے دلوں پر	پھر	ہم نے بھیجا	ان کے بعد	موسیٰ اور	ہارون (کو)

دلوں پر مہر لگا دیتے ہیں ○ پھر ان کے بعد ہم نے موسیٰ اور ہارون کو

۲..... (بچھلے صفحے کا حاشیہ) اس کا ایک معنی یہ ہے کہ تم دین اسلام قبول کرو یا نہ کرو مجھے دین اسلام پر قائم رہنے کا حکم دیا گیا ہے اور میں اس پر قائم ہوں۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ دین اسلام کی دعوت دینے کی بنا پر مجھے تمہاری طرف سے خواہ کبھی ہی اذیت پہنچے ہر حال میں مجھے اللہ تعالیٰ کے حکم کا فرمانبردار رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔

۱..... حضرت نوح علیہ السلام کی قوم پر آنے والے عذاب کا ذکر کرنے کے بعد اس میں غور و فکر کی دعوت دی گئی، اس پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں جہاں کفار کے لئے بہت عبرت ہے کہ جو لوگ بھی اللہ عزوجل کے رسول کو جھٹلائیں گے ان پر ویسا عذاب آسکتا ہے جیسا حضرت نوح علیہ السلام پر آئے۔

إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَائِهِ ۖ بِآيَاتِنَا فَاسْتَكْبَرُوا وَكَانُوا

إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَائِهِ	بِآيَاتِنَا	فَاسْتَكْبَرُوا	وَ	كَانُوا
فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف	اپنی نشانیوں کے ساتھ	تو انہوں نے تکبر کیا	اور	وہ تھے

فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف اپنی نشانیاں دے کر بھیجا تو انہوں نے تکبر کیا اور وہ

قَوْمًا مُّجْرِمِينَ ﴿٥﴾ فَلَمَّا جَاءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا

قَوْمًا مُّجْرِمِينَ ﴿٥﴾	فَلَمَّا	جَاءَهُمُ	الْحَقُّ ﴿١﴾	مِنْ عِنْدِنَا	قَالُوا
جرم کرنے والے لوگ	تو جب	آیا ان کے پاس	حق	ہماری طرف سے	انہوں نے کہا

مجرم لوگ تھے ○ تو جب ان کے پاس ہماری طرف سے حق آیا تو کہنے لگے:

إِنَّ هَذَا السِّحْرُ مُبِينٌ ﴿٦﴾ قَالَ مُوسَىٰ أَتَقُولُونَ لِلْحَقِّ لَبًّا

إِنَّ هَذَا	السِّحْرُ مُبِينٌ ﴿٦﴾	قَالَ	مُوسَىٰ	أَتَقُولُونَ	لِلْحَقِّ	لَبًّا
بیشک	یہ	ضرور کھلا جادو (ہے)	فرمایا	موسیٰ (نے)	کیا تم (ایسا) کہتے ہو	حق کے بارے

بیشک یہ کھلا جادو ہے ○ موسیٰ نے کہا: کیا تم حق کے بارے میں یہ کہتے ہو جب

جَاءَكُمْ أَسِحْرُهُذَا ۖ وَلَا يُفْلِحُ السَّحَرُونَ ﴿٧﴾ قَالُوا

جَاءَكُمْ	أَسِحْرُهُذَا	وَلَا يُفْلِحُ	السَّحَرُونَ ﴿٧﴾	قَالُوا
وہ آیا تمہارے پاس	کیا یہ جادو (ہے)	اور	فلاح نہیں پاتے	جادو کرنے والے

وہ تمہارے پاس آیا؟ کیا یہ جادو ہے؟ اور جادو گر فلاح نہیں پاتے ○ انہوں نے کہا:

أَجْتَنَّا لِنُلْفِتَنَّا عَنْكَ آجِدْنَا عَلَيْهِ

أَجْتَنَّا	لِنُلْفِتَنَّا	عَنْكَ	وَجَدْنَا	عَلَيْهِ
کیا تم آئے ہو ہمارے پاس	تاکہ تم پھیر دو ہمیں	(اس دین) سے جو	ہم نے پایا	اس پر

آپ ہمارے پاس آئے ہیں تاکہ ہمیں اس (دین) سے پھیر دیں جس پر ہم نے

== الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کو جھٹلانے والوں پر آیا، وہیں ایمان والوں کے لئے بھی نصیحت ہے کہ وہ ایمان پر ثابت قدم رہیں تو جس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کو جھٹلانے والوں کو مخاطب کیا، اسی طرح نجات دی اسی طرح انہیں بھی مخاطب کیا کہ شر سے بچائے گا۔

۱..... فرعون اور اس کی قوم نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے آیا ہوا حق پہچان لیا، اس کے باوجود وہ براہِ نفسانیت کہنے لگے کہ بیشک یہ کھلا جادو ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ حق بات معلوم ہو جانے کے بعد نفسانیت کی وجہ سے اسے قبول نہ کرنا اور اس کے بارے میں ایسی باتیں کرنا جو دوسروں کے دلوں میں اس کے متعلق شکوک =

فرعون نے کہا کہ جادو اور سحر کا اثر ہے

فرعون نے کہا کہ جادو اور سحر کا اثر ہے



أَبَاءَنَا وَتَكُونُ لَكُمَا الْكِبْرِيَاءُ فِي الْأَرْضِ ط وَمَا

أَبَاءَنَا	وَ	تَكُونُ	لَكُمَا	الْكِبْرِيَاءُ <sup>(۱)</sup>	فِي الْأَرْضِ	وَ	مَا
اپنے باپ دادا (کو)	اور	ہو جائے	تم دونوں کی	بڑائی	زمین میں	اور	نہیں

اپنے باپ دادا کو پایا ہے اور زمین میں تم دونوں کی بڑائی ہو جائے اور ہم تو تم پر

نَحْنُ لَكُمَا بَشِيرٌ وَمُنِيرٌ ۙ وَقَالَ فِرْعَوْنُ اسْتَوْنِي بِكُلِّ سِحْرِ عَلِيمٍ ۙ

نَحْنُ	لَكُمَا	بَشِيرٌ وَمُنِيرٌ ۙ	وَقَالَ	فِرْعَوْنُ	اسْتَوْنِي بِكُلِّ سِحْرِ عَلِيمٍ ۙ
ہم	تم دونوں پر	ایمان لانے والے	اور	کہا	فرعون (نے)

ایمان لانے والے نہیں ○ اور فرعون نے کہا: ہر علم والے جادوگر کو میرے پاس لے آؤ ○

فَلَمَّا جَاءَ السَّحَرَةُ قَالَ لَهُمْ مُوسَى أَلْقُوا مَا أَنْتُمْ

فَلَمَّا	جَاءَ	السَّحَرَةُ	قَالَ	لَهُمْ	مُوسَى	أَلْقُوا <sup>(۲)</sup>	مَا	أَنْتُمْ
پھر جب	آگئے	جادوگر	(تو) کہا	ان سے	موسیٰ (نے)	تم ڈالو	جو	تم

پھر جب جادوگر آگئے تو ان سے موسیٰ نے کہا: ڈال دو جو تم

مُلْقُونَ ۙ فَلَمَّا أَلْقَوْا قَالَ مُوسَى مَا جِئْتُمْ بِهِ ۚ

مُلْقُونَ ۙ	فَلَمَّا	أَلْقَوْا	قَالَ	مُوسَى	مَا	جِئْتُمْ بِهِ ۚ
ڈالنے والے (ہو)	پھر جب	انہوں نے ڈال دیا	(تو) کہا	موسیٰ (نے)	جو	تم لائے ہو اسے

ڈالنے والے ہو ○ پھر جب انہوں نے ڈال دیا تو موسیٰ نے کہا: جو تم لائے ہو

السَّحَرُ ۚ إِنَّ اللَّهَ سَيَبْطِلُهُ ط إِنَّ اللَّهَ لَا يُصْلِحُ

السَّحَرُ	إِنَّ	اللَّهَ	سَيَبْطِلُهُ	إِنَّ	اللَّهَ	لَا يُصْلِحُ
(یہ) جادو (ہے)	بیشک	اللہ	اب باطل کر دے گا اسے	بیشک	اللہ	نہیں سنوارتا

یہ جادو ہے۔ بیشک اب اللہ اسے باطل کر دے گا، اللہ فساد والوں کے کام کو

== وشبہات پیدا کر دیں، یہ فرعونوں کا طریقہ ہے، اس سے ان لوگوں کو نصیحت حاصل کرنی چاہئے جو حق جان لینے کے باوجود صرف اپنی ضد اور انا کی وجہ سے اسے قبول نہیں کرتے اور اس کے بارے میں دوسروں سے ایسی باتیں کرتے ہیں جن سے یوں لگتا ہے کہ ان کا عمل درست ہے اور حق بیان کرنے والا جھوٹا ہے۔

①..... اس سے معلوم ہوا کہ حکمرانوں کی پرانی روش یہی چلتی آ رہی ہے کہ اصلاح قبول کرنے کی بجائے وہ سمجھانے والے پر جھوٹے الزام لگا کر اور اسے اقتدار کا لالچی قرار دے کر اپنی جان چھڑانے کی کوشش کرتے ہیں۔ آج بھی اس بات کو دیکھا جاسکتا ہے کہ غلط انداز حکمرانی پر نوکاجائے تو حکمران کہاں سے کہاں سے کر دیتے ==

عَمَلِ الْمُفْسِدِينَ ۝۸۱ وَيُحِقُّ اللَّهُ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ وَلَوْ

وَلَوْ	و	يُحِقُّ	اللَّهُ	الْحَقَّ	بِكَلِمَاتِهِ	اگرچہ
فساد کرنے والوں کا کام	اور	حق کر دکھاتا ہے	اللہ	حق (کو)	اپنے کلمات کے ذریعے	اگرچہ

نہیں سنوارتا ○ اور اللہ اپنے کلمات کے ذریعے حق کو حق کر دکھاتا ہے اگرچہ

كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ ۝۸۲ فَمَا أَمَنَ لِمُوسَى إِلَّا ذُرِّيَّةٌ مِّنْ قَوْمِهِ

كَرِهَ	الْمُجْرِمُونَ ۝۸۲	فَمَا أَمَنَ	لِمُوسَى	إِلَّا	ذُرِّيَّةٌ	مِّنْ قَوْمِهِ
برامائیں	جرم کرنے والے	تو ایمان نہ لائے	موسیٰ پر	مگر	کچھ لوگ	اس کی قوم سے

مجرموں کو ناگوار ہو ○ تو فرعون اور اس کے درباریوں کے خوف کی وجہ سے

عَلَىٰ خَوْفٍ مِّنْ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِمْ أَن يَفْتِنَهُمْ ۖ وَ

و	عَلَىٰ خَوْفٍ	مِّنْ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِمْ	أَن	يَفْتِنَهُمْ	اور
اور	خوف (کی بنا) پر	فرعون اور اس کے درباریوں سے	کہ	وہ فتنہ (تکلیف) میں ڈال دے گا انہیں	اور

موسیٰ پر اس کی قوم میں سے چند لوگوں کے علاوہ کوئی ایمان نہ لایا (اس ڈر سے) کہ فرعون انہیں

إِنَّا فِرْعَوْنَ لَعَالٍ فِي الْأَرْضِ ۖ وَإِنَّهُ

إِنَّهُ	و	فِي الْأَرْضِ	لَعَالٍ ۖ	فِرْعَوْنَ	بیشک
بیشک	فرعون	ضرور تکبر کرنے والا (تھا)	زمین میں	اور	بیشک وہ

تکلیف میں ڈال دے گا اور بیشک فرعون زمین میں تکبر کرنے والا تھا اور بیشک وہ

لَمِنَ السُّرَفِيِّينَ ۝۸۳ وَقَالَ مُوسَىٰ يَقَوْمِ إِنَّا

إِنَّا	لَمِنَ السُّرَفِيِّينَ ۝۸۳	وَقَالَ	مُوسَىٰ	يَقَوْمِ	اگر
اگر	ضرور حد سے گزرنے والوں میں سے (تھا)	اور	فرمایا	موسیٰ (نے)	اے میری قوم

حد سے گزرنے والوں میں سے تھا ○ اور موسیٰ نے کہا، اے میری قوم! اگر

== ہیں کہ یہ لوگ ہماری حکومت ختم کر کے اپنی حکومت لانا چاہتے ہیں۔ ۲۔ (بچھلے صفحے کا حاشیہ) حضرت موسیٰ عَلَیْهِ السَّلَام نے جادو گروں کو یہ اس لئے فرمایا کہ حق و باطل ظاہر ہو جائے اور جادو کے کرشمے جو وہ کرنے والے ہیں ان کا فساد واضح ہو۔

۱۔ فرعون کے بارے میں فرمایا کہ وہ متکبر تھا کیونکہ وہ خود کو خدا کہتا تھا اور اس سے بڑھ کر کیا تکبر ہو سکتا ہے، نیز فرعون کو حد سے بڑھنے والا کہا گیا کیونکہ اس نے بندہ ہو کر بندگی کی حد سے گزرنے کی کوشش کی اور رب ہونے کا دعویٰ کر لیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ حد میں رہنا اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے۔ پانی =

ابتداء حضرت موسیٰ عَلَیْهِ السَّلَام نے جادو گروں کو ایمان نہ لائے

حضرت موسیٰ عَلَیْهِ السَّلَام کی اگلی ایمان کو توکل کی ہدایت



كُنْتُمْ اٰمَنُتُمْ بِاللّٰهِ فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوْا اِنْ كُنْتُمْ مُّسْلِمِيْنَ ﴿۸۴﴾

كُنْتُمْ اٰمَنُتُمْ	بِاللّٰهِ	فَعَلَيْهِ	تَوَكَّلُوْا	اِنْ	كُنْتُمْ	مُّسْلِمِيْنَ ﴿۸۴﴾
تم ایمان لائے ہو	اللہ پر	تو اسی پر	تم بھروسہ رکھو	اگر	تم ہو	مسلمان

تم اللہ پر ایمان لائے ہو اگر تم مسلمان ہو تو اسی پر بھروسہ کرو ○

فَقَالُوْا عَلٰی اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً

فَقَالُوْا	عَلٰی اللّٰهِ	تَوَكَّلْنَا	رَبَّنَا	لَا تَجْعَلْنَا	فِتْنَةً ﴿۸۵﴾
تو انہوں نے کہا	اللہ ہی پر	ہم نے بھروسہ کیا	اے ہمارے رب	تو نہ بنا ہمیں	آزمائش

انہوں نے کہا، ہم نے اللہ ہی پر بھروسہ کیا۔ اے ہمارے رب! ہمیں ظالم لوگوں کے لیے

لِلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۸۵﴾ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ ﴿۸۶﴾ وَ

لِلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۸۵﴾	وَ	نَجِّنَا	بِرَحْمَتِكَ	مِنَ الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ ﴿۸۶﴾	وَ
ظالم لوگوں کے لئے	اور	نجات دے ہمیں	اپنی رحمت سے	کافروں کی قوم سے	اور

آزمائش نہ بنا ○ اور اپنی رحمت فرما کر ہمیں کافروں سے نجات دے ○ اور

اَوْحَيْنَا اِلٰی مُّوْسٰی وَاَخِيْهِ اَنْ تَبَوِّا الْقَوْمَ مِصْرَ

اَوْحَيْنَا	اِلٰی مُّوْسٰی وَاَخِيْهِ	اَنْ	تَبَوِّا	الْقَوْمَ مِصْرَ	بِصْرَ
ہم نے وحی کی	موسیٰ اور اس کے بھائی کی طرف	کہ	تم دونوں بناؤ	اپنی قوم کے لئے	مصر میں

ہم نے موسیٰ اور اس کے بھائی کو وحی بھیجی کہ مصر میں اپنی قوم کے لیے مکانات

بُیُوْتًا وَّاجْعَلُوْا بَیُوْتَكُمْ قِبْلَةً وَّاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ ۚ وَ

بُیُوْتًا ﴿۸۷﴾	وَ	اجْعَلُوْا	بَیُوْتَكُمْ	قِبْلَةً ﴿۸۸﴾	وَ	اَقِیْمُوا	الصَّلٰوةَ
مکانات	اور	بناؤ	اپنے گھروں (کو)	نماز کی جگہ	اور	قائم رکھو	نماز

بناؤ اور اپنے گھروں کو نماز کی جگہ بناؤ اور نماز قائم رکھو اور

== حد سے بڑھ جائے تو طوفان بن جاتا ہے اور آدمی حد سے بڑھ جائے تو شیطان بن جاتا ہے۔

①..... اس سے مراد یہ ہے کہ انہیں ہم پر غالب نہ کر اور ان کے گناہوں کی وجہ سے ہمیں ہلاک نہ فرماتا کہ وہ یہ گمان نہ کریں کہ وہ حق پر ہیں اور یوں سرکشی و کفر میں بڑھ جائیں۔ ②..... گھر بنانا بھی سنت انبیاء علیہم السلام ہے لیکن شرط یہ ہے کہ فخر کے لئے نہ ہو بلکہ ضرورت پوری کرنے کے لئے ہو۔ ③..... رہنے سہنے کے گھروں میں گھر یلو مسجد بنانا، جسے مسجد بیت کہا جاتا ہے، یہ ایک قدیم طریقہ ہے، لہذا یہ ہونا چاہئے کہ مسلمان اپنے گھر کا کوئی حصہ نماز کے لئے پاک و

حضرت موسیٰ عَلَیْهِ السَّلَام کی فرعون اور اس کی قوم کے خلاف دعا

وہاں سے موٹی کی جمہوریت

بَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٨٧﴾ وَقَالَ مُوسَى رَبَّنَا إِنَّكَ

بَشِّرِ	الْمُؤْمِنِينَ ﴿٨٤﴾	وَ	قَالَ	مُوسَىٰ	رَبَّنَا	اِنَّكَ
خوشخبری سناؤ	مسلمانوں (کو)	اور	عرض کی	موسیٰ (نے)	اے ہمارے رب	پیشک تو (نے)

مسلمانوں کو خوشخبری سناؤ ○ اور موسیٰ نے عرض کی: اے ہمارے رب! تو نے

اتَّيْتُ فِرْعَوْنَ وَمَلَآءَ زِينَةً وَأَمْوَالًا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا

آتیت	فِرْعَوْنَ وَمَلَآئِكَ	زِينَةُ	وَأَمْوَالًا <sup>(۱)</sup>	فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا
دیا	فرعون اور اس کے سرداروں (کو)	زینت کا سامان	اور مال	دنیا کی زندگی میں

فرعون اور اس کے سرداروں کو دنیا کی زندگی میں آرائش اور مال دیدیا،

رَبَّنَا يُضِلُّوْا عَن سَبِيْلِكَ رَبَّنَا اطْمِسْ

اٰطِیْش	رَبَّنَا	عَنْ سَبِيْدِكَ	لِيُضِلُّوْا	رَبَّنَا
بربادی ڈال دے	اے ہمارے رب	تیرے راستے سے	تاکہ وہ بھٹکا دیں	اے ہمارے رب

اے ہمارے رب! تاکہ وہ تیرے راستے سے بھٹکا دیں۔ اے ہمارے رب! ان کے مال

عَلَىٰ أَمْوَالِهِمْ وَأَشْدُّ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوا حَتَّىٰ

عَلَىٰ أَمْوَالِهِمْ	وَاشْدُدْ	عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ <sup>(2)</sup>	فَلَا يُؤْمِنُوا	حَتَّىٰ
ان کے مالوں پر	اور سختی ڈال دے	ان کے دلوں پر	تو وہ ایمان نہ لائیں	یہاں تک کہ

برباد کر دے اور ان کے دلوں کو سخت کر دے تاکہ وہ ایمان نہ لائیں جب تک

يَرَوْا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ ﴿٨٨﴾ قَالَ قَدْ أُجِيبْتُ دَعْوَتِكُمَا

يَرَوْا	الْعَذَابِ الْأَلِيمِ ﴿٧٨﴾	قَالَ	قَدْ	أُجِيبَتْ	دَعْوَتُكُمَا (3)
وہ دیکھ لیں	وردناک عذاب	فرمایا	بیشک	قبول کر لی گئی	تم دونوں کی دعا

دردناک عذاب نہ دیکھ لیں ○ (اللہ نے) فرمایا: تم دونوں کی دعا قبول ہوئی

== صاف رکھیں اور اس میں عورت اعتکاف کرے۔

- ۱۔ مال عام طور پر غفلت کا سبب بنتا ہے، اس لئے مالدار کو اپنے محاسبے کی زیادہ حاجت ہے کہ کہیں اس کے مال نے اسے غافل تو نہیں کر دیا۔ ۲۔ دل کی سختی بڑا عذاب ہے۔ دل کی سختی کا معنی ہے کہ نصیحت دل پر اثر نہ کرے، گناہوں سے رغبت ہو اور گناہ کرنے پر کوئی کیشیانی نہ ہو اور توبہ کی طرف توجہ نہ ہو۔ ۳۔ یہاں دعا کی نسبت حضرت موسیٰ اور ہارون علیہما السلام دونوں کی طرف کی گئی حالانکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام دعا کرتے تھے اور =



بنی اسرائیل کا دریا عبور کرنا اور فرعونی لشکر کا تباہی

فَاسْتَقِيمَا وَلَا تَتَّبِعَنَّ سَبِيلَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ۸۹ وَ				
فَاسْتَقِيمَا	وَ	لَا تَتَّبِعَنَّ ۱	سَبِيلَ الَّذِينَ	لَا يَعْلَمُونَ ۸۹
پس تم ثابت قدم رہو	اور	ہرگز پیروی نہ کرنا	ان لوگوں کے راستے کی جو	علم نہیں رکھتے اور
پس تم ثابت قدم رہو اور نادانوں کے راستے پر نہ چلنا اور				

جَاوَزْنَا بِبَنِي إِسْرَءِيلَ الْبَحْرَ فَأَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُودُهُ				
جَاوَزْنَا	بِبَنِي إِسْرَءِيلَ	الْبَحْرَ	فَأَتْبَعَهُمْ	فِرْعَوْنُ وَجُنُودُهُ
ہم نے عبور کر دیا	بنی اسرائیل کو	دریا	تو پیچھا کیا ان کا	فرعون اور اس کے لشکروں (نے)
ہم نے بنی اسرائیل کو دریا عبور کر دیا تو فرعون اور اس کے لشکروں نے				

بَغْيًا وَعَدُوًّا ۱ حَتَّىٰ إِذَا آدَرَاكَ الْغَرَقُ قَالَ				
بَغْيًا	وَّ	عَدُوًّا	حَتَّىٰ	إِذَا آدَرَاكَ الْغَرَقُ
سرکشی اور	ظلم (سے)	یہاں تک کہ	جب	پالیا اسے غرق ہونے (نے) (تو کہنے لگا
سرکشی اور ظلم سے ان کا پیچھا کیا یہاں تک کہ جب اسے غرق ہونے نے آیا تو کہنے لگا:				

أَمَنْتُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا الَّذِي آمَنْتُ بِهِ				
أَمَنْتُ	أَنَّهُ	لَا	إِلَهَ	إِلَّا الَّذِي آمَنْتُ بِهِ
میں ایمان لایا	(اس بات پر) کہ وہ	نہیں	کوئی معبود	مگر وہ جو ایمان لائے اس پر
میں اس بات پر ایمان لایا کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں جس پر				

بَنُوا إِسْرَءِيلَ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۹۰ آتْنِ وَ				
بَنُوا إِسْرَءِيلَ	وَ	أَنَا	مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۹۰	آتْنِ وَ
بنی اسرائیل	اور	میں	مسلمانوں (ہوں)	کیا اب (ایمان لاتے ہو) اور (حالانکہ)
بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں اور میں مسلمان ہوں ○ (اُسے کہا گیا) کیا اب (ایمان لاتے ہو؟) حالانکہ				

== حضرت ہارون علیہ السلام آمین کہتے تھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ آمین کہنے والا بھی دعا کرنے والوں میں شمار کیا جاتا ہے۔

۱..... حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا اور اس کی مقبولیت کے درمیان چالیس برس کا فاصلہ ہوا، اسی لئے فرمایا گیا کہ ان لوگوں میں سے نہ ہونا جو قبولیت دعا میں دیر ہونے کی حکمتیں نہیں جانتے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ دعا کی قبولیت میں یہ ضروری نہیں کہ فوراً ہی اس کا اثر ہو جائے بلکہ بعض اوقات حکمت الہی سے اس میں ایک عرصے کی تاخیر بھی ہو جاتی ہے۔

قَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِينَ ۹۱ فَاَيُّوْمَ				
قَدْ	عَصَيْتَ	قَبْلُ	وَ	كُنْتَ
بیشک	تو نافرمان رہا	(اس سے) پہلے	اور	تو تھا
اس سے پہلے تو نافرمان رہا اور تو فساد ہی تھا ○ آج				
نُنَجِّيكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُونَ لِمَنْ				
نُنَجِّيكَ	بِبَدَنِكَ	لِتَكُونَ	لِمَنْ	
ہم بچالیں گے تجھے	تیرے جسم کے ساتھ	تاکہ تو ہو جائے	(اس) کے لئے جو	
ہم تیری لاش کو بچالیں گے تاکہ تو				
خَلَقْتَ آيَةً ۹۲ وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ عَنْ آيَتِنَا				
خَلَقْتَ	آيَةً	وَ	إِنَّ	كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ
تیرے بعد (آئے گا)	نشانی	اور	بیشک	بہت سے لوگ
اپنے بعد والوں کے لیے نشانی بن جائے اور بیشک لوگ ہماری نشانیوں سے				
لُغْفَلُونَ ۹۳ وَلَقَدْ بَوَّأْنَا بَنِي إِسْرَآءِيلَ مَبَآءَ صَدُقٍ ۚ				
لُغْفَلُونَ ۹۳	وَلَقَدْ	بَوَّأْنَا	بَنِي إِسْرَآءِيلَ	مَبَآءَ صَدُقٍ ۚ
ضرور غافل (ہیں)	اور	ضرور بیشک	ہم نے جگہ دی	بنی اسرائیل (کو) سچ (عزت) کی جگہ اور
ضرور غافل ہیں ○ اور بیشک ہم نے بنی اسرائیل کو عزت کی جگہ دی اور				
رَزَقْنَهُمْ مِّنَ الطَّيِّبَاتِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوا حَتَّىٰ				
رَزَقْنَهُمْ	مِّنَ الطَّيِّبَاتِ	فَمَا اخْتَلَفُوا	حَتَّىٰ	
ہم نے رزق عطا کیا انہیں	پاکیزہ چیزوں سے	تو انہوں نے اختلاف نہ کیا	یہاں تک کہ	
انہیں پاکیزہ رزق عطا کیا تو وہ اختلاف میں نہ پڑے مگر				

۱..... اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اور فرعون کا واقعہ بیان فرمایا اور فرعون کا انجام ذکر کیا اور اس واقعے کا اختتام اس کلام پر فرمایا۔ اس میں خطاب نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ہے تاکہ وہ اپنی امت کو دلائل سے منہ موڑنے پر ڈرائیں اور ان واقعات میں غور و فکر کرنے اور ان سے عبرت حاصل کرنے کی ترغیب دیں یہی ان واقعات کو بیان کرنے کا مقصود ہے۔ ۲..... عزت کی جگہ سے یا تو ملک مصر اور فرعون و فرعونوں کے املاک مراد ہیں یا سرزمین شام، قدس اور اردن، جو کہ نہایت سرسبز و شاداب اور زرخیز ملک ہیں۔



جَاءَهُمُ الْعِلْمُ ۚ إِنَّ رَبَّكَ يَقْضِي بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ

جَاءَهُمُ	الْعِلْمُ <sup>(۱)</sup>	إِنَّ	رَبَّكَ	يَقْضِي	بَيْنَهُمُ	يَوْمَ الْقِيَمَةِ
آگیا ان کے پاس	علم	بیشک	تمہارا رب	فیصلہ کر دے گا	ان کے درمیان	قیامت کے دن

علم آنے کے بعد۔ بیشک تمہارا رب قیامت کے دن اُن میں اُس بات کا فیصلہ کر دے گا

فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۙ ۞۹۲ فَإِنْ كُنْتَ فِي شَكٍّ مِّمَّا

فِيْمَا	كَانُوا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۙ ۞۹۲	فَاِنْ	كُنْتَ	فِيْ شَكٍّ	مِّمَّا
جس میں	وہ اس میں اختلاف کرتے تھے	تو اگر	تم ہو	شک میں	(اس) سے جو

جس میں وہ جھگڑتے تھے ○ تو اے سننے والے! اگر تجھے اس میں کوئی شک ہو جو

أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ فَسَلِ الَّذِينَ يَفْعُؤْنَ الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ

أَنْزَلْنَا	إِلَيْكَ	فَسَلِ الَّذِينَ	يَفْعُؤْنَ	الْكِتَابَ	مِنْ قَبْلِكَ
ہم نے اتارا	تیری طرف	تو پوچھ لو ان لوگوں سے جو	پڑھتے ہیں	کتاب	تجھ سے پہلے

ہم نے تیری طرف اتارا ہے تو ان سے پوچھ لو جو تجھ سے پہلے کتاب پڑھنے والے ہیں،

لَقَدْ جَاءَكَ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ فَلَا تَكُونَنَّ

لَقَدْ	جَاءَكَ	الْحَقُّ	مِنْ رَبِّكَ	فَلَا تَكُونَنَّ
ضرور بیشک	آیا تیرے پاس	حق	تیرے رب کی طرف سے	پس تم ہرگز نہ ہو جانا

بیشک تیرے پاس تیرے رب کی طرف سے حق آیا تو تو ہرگز

مِنَ الْمُبْتَرِّينَ ۙ ۞۹۳ وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الَّذِينَ كَذَبُوا

مِنَ الْمُبْتَرِّينَ ۙ ۞۹۳	وَلَا تَكُونَنَّ	مِنَ الَّذِينَ	كَذَبُوا
شک کرنے والوں میں سے	اور	ان لوگوں میں سے جنہوں نے	جھٹلایا

شک والوں میں نہ ہو ○ اور ہرگز ان میں نہ ہونا جنہوں نے

۱..... یہاں علم سے مراد یا تو توریت ہے جس کے معنی میں یہودی آپس میں اختلاف کرتے تھے یا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری ہے کہ اس سے پہلے تو سب یہودی آپ کے قائل اور آپ کی نبوت پر متفق تھے اور توریت میں جو آپ کی صفات مذکور تھیں ان کو مانتے تھے لیکن تشریف آوری کے بعد اختلاف کرنے لگے، کچھ ایمان لے آئے اور کچھ لوگوں نے حسد و عداوت کی وجہ سے کفر کیا۔ ایک قول یہ ہے کہ علم سے قرآن مجید مراد ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ جس علم کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی توفیق اور حقیقی معرفت نہ ہو وہ علم اللہ عزوجل کا عذاب اور حجاب ہے۔

از کا قرسی صورت ایمان نہ لائیں گے

قوم یونس کے ایمان لانے پر رنج عذاب

بَايَتِ اللّٰهِ فَتَكُونُ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۙ (۹۵) اِنَّ الَّذِيْنَ				
بَايَتِ اللّٰهِ	فَتَكُونُ	مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۙ (۹۵)	اِنَّ	الَّذِيْنَ
اللہ کی آیتوں کو	(اگر ایسا کیا) تو تو ہو جائے گا	نقصان اٹھانے والوں میں سے	پیشک	وہ لوگ جو
اللہ کی آیتوں کو جھٹلایا ورنہ تو نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جائے گا ○ پیشک جن لوگوں پر				
حَقَّتْ عَلَيْهِمْ كَلِمَتُ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۙ (۹۶) وَلَوْ جَاءَتْهُمْ				
حَقَّتْ	عَلَيْهِمْ	كَلِمَتُ رَبِّكَ	لَا يُؤْمِنُوْنَ ۙ (۹۶)	وَلَوْ
حقیقت ہو چکی	ان پر	تیرے رب کی بات	وہ ایمان نہیں لائیں گے	اگرچہ
تیرے رب کی بات کپی ہو چکی ہے وہ ایمان نہیں لائیں گے ○ اگرچہ ان کے پاس				
كُلُّ اٰيَةٍ حَتّٰى يَرَوْا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ۙ (۹۷) فَلَوْ لَا كَانَتْ				
كُلُّ اٰيَةٍ	حَتّٰى	يَرَوْا	الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ۙ (۹۷)	فَلَوْ لَا
ہر نشانی	یہاں تک کہ	وہ دیکھ لیں	دردناک عذاب	تو کیوں نہیں
ہر نشانی آجائے جب تک دردناک عذاب نہ دیکھ لیں گے ○ تو کیوں ایسا نہ ہوا کہ				
قَرْيَةٍ اٰمَنَتْ فَفَقَعَهَا اِيَّانَهَا اِلَّا قَوْمَ يُوْنُسَ ۙ (۹۸) لَمَّا				
قَرْيَةٍ	اٰمَنَتْ	فَفَقَعَهَا	اِيَّانَهَا	اِلَّا قَوْمَ يُوْنُسَ ۙ (۹۸)
کوئی بستی (قوم)	(جو) ایمان لے آتی	تو نفع دیتا اسے	اس کا ایمان	سوائے یونس کی قوم
کوئی قوم ایمان لے آتی تاکہ اس کا ایمان اسے نفع دیتا لیکن یونس کی قوم جب				
اٰمَنُوْا كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ وَ				
اٰمَنُوْا	كَشَفْنَا	عَنْهُمْ	عَذَابَ الْخِزْيِ	فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ وَ
وہ ایمان لائے	(تو) ہم نے ہٹا دیا	ان سے	رسوائی کا عذاب	دنیا کی زندگی میں
ایمان لائی تو ہم نے ان سے دنیا کی زندگی میں رسوائی کا عذاب ہٹا دیا اور				

۱..... فرعون نے بھی آخری وقت میں توبہ کی تھی اور حضرت یونس علیہ السلام کی قوم نے بھی، لیکن فرعون کی توبہ قبول نہ ہوئی اور حضرت یونس علیہ السلام کی قوم کی توبہ قبول ہو گئی، ان دونوں کی توبہ میں واضح فرق ہے وہ یہ کہ فرعون نے عذاب کا مشاہدہ کرنے کے بعد توبہ کی تھی جبکہ حضرت یونس علیہ السلام کی قوم پر جب وہ نشانیاں ظاہر ہوئیں جو عذاب کے قریب ہونے پر دلالت کرتی ہیں تو انہوں نے عذاب کا مشاہدہ کرنے سے پہلے ہی اسی وقت ہی توبہ کر لی تھی۔ اس کا مطلب یہ نکلا کہ نزول عذاب کے بعد توبہ قبول نہیں البتہ نزول عذاب سے پہلے صرف علامات عذاب کے ظہور کے بعد توبہ قبول ہو سکتی ہے۔



تمام لوگوں کے ایمان نہ لانے پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو تسلی

## مَتَّعْنَهُمْ إِلَىٰ حِينٍ ۹۸ وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ

مَتَّعْنَهُمْ	إِلَىٰ حِينٍ ۹۸	و	لَوْ	شَاءَ	رَبُّكَ ۱
ہم نے فائدہ اٹھانے دیا انہیں	ایک وقت تک	اور	اگر	چاہتا	تمہارا رب

ایک وقت تک انہیں فائدہ اٹھانے دیا ○ اور اگر تمہارا رب چاہتا

## لَا مَن مِّنْ فِي الْأَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيعًا ۖ أَفَأَنْتَ

لَا مَن	مِّنْ	فِي الْأَرْضِ	كُلُّهُمْ	جَمِيعًا	أَفَأَنْتَ
(تو) ضرور ایمان لے آتا	جو	زمین میں (ہے)	ان کے تمام	سب	تو کیا تم

تو جتنے لوگ زمین میں ہیں سب کے سب ایمان لے آتے تو کیا تم

## تُكْرَهُ النَّاسَ حَتَّىٰ يَكُونُوا أُمُومِيَّةً ۹۹

تُكْرَهُ	النَّاسَ	حَتَّىٰ	يَكُونُوا	أُمُومِيَّةً ۹۹
مجبور کرو گے	لوگوں (کو)	یہاں تک کہ	وہ ہو جائیں	ایمان والے

لوگوں کو مجبور کرو گے یہاں تک کہ مسلمان ہو جائیں ○؟

## وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ أَنْ تُوْثِقَ مِنَ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ط

وَمَا كَانَ	لِنَفْسٍ	أَنْ	تُوْثِقَ	مِنَ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۲
اور	نہیں ہے	کسی جان کے لئے	کہ	وہ ایمان لے آئے مگر

اور کسی جان کو قدرت نہیں کہ وہ اللہ کے حکم کے بغیر ایمان لے آئے

## وَيَجْعَلُ الرَّجْسَ عَلَى الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ ۱۰۰ قُلْ

وَيَجْعَلُ	الرَّجْسَ	عَلَى الَّذِينَ	لَا يَعْقِلُونَ ۱۰۰	قُلْ
اور	اللہ ڈالتا ہے	عذاب	ان لوگوں پر جو	سمجھتے نہیں

اور اللہ ان لوگوں پر عذاب ڈالتا ہے جو سمجھتے نہیں ○ تم فرماؤ:

۱..... اس آیت میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو تسلی دی گئی ہے کہ ایمان لانا سعادت ازیں پر موقوف ہے، ایمان وہی لائیں گے جن کیلئے توفیق الہی شامل حال ہو، لہذا آپ کی خواہش و کوشش کے باوجود بھی جو لوگ ایمان سے محروم رہ جاتے ہیں ان کا آپ کو غم نہیں ہونا چاہئے۔ ۲..... جب اللہ عزوجل چاہتا ہے تو بندہ اپنے اختیار سے ایمان قبول کر تا ہے، اپنے چاہنے کی وجہ سے وہ ثواب کا مستحق ہوتا ہے اور جب اللہ عزوجل ہدایت کا ارادہ نہ کرے تو بندہ اپنی رغبت سے کفر پر رہتا ہے اور اس رغبت کا عذاب پاتا ہے۔ لہذا اس آیت سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ بندہ مجبور ہے کیونکہ بندے کی رغبت بھی مشیت الہی میں داخل ہے۔

## اَنْظُرُوا مَاذَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط وَمَا تُغْنِي الْاٰلٰتُ

اَنْظُرُوا	مَاذَا	فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	وَ	مَا تُغْنِي	الْاٰلٰتُ
دیکھو	کیا ہے	آسمانوں اور زمین میں	اور	فائدہ نہیں دیتیں	نشانیاں

تم دیکھو کہ آسمانوں اور زمین میں کیا کیا (نشانیاں) ہیں اور نشانیاں

## وَالنُّذُرِ عَنْ قَوْمٍ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿۱۰﴾ فَهَلْ

وَالنُّذُرِ	عَنْ قَوْمٍ	لَا يُؤْمِنُونَ ﴿۱۰﴾	فَهَلْ
اور	ڈرانے والے (رسول)	(ان) لوگوں کو	(جو) ایمان نہیں لائیں گے

اور رسول ان لوگوں کو کوئی فائدہ نہیں دیتے جو ایمان نہیں لاتے ۱۰ تو انہیں

## يَنْتَظِرُونَ اِلَّا مِثْلَ اَيَّامِ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ط

يَنْتَظِرُونَ ﴿۱﴾	اِلَّا	مِثْلَ اَيَّامِ الَّذِيْنَ	خَلَوْا	مِنْ قَبْلِهِمْ
وہ انتظار کر رہے	مگر	ان لوگوں کے دنوں جیسے (دنوں) کا جو	گزر گئے	ان سے پہلے

ان لوگوں کے دنوں جیسے (دنوں) کا انتظار ہے جو ان سے پہلے گزرے ہیں۔

## قُلْ فَاَنْتَظِرُوْا اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ﴿۱۱﴾ ثُمَّ

قُلْ	فَاَنْتَظِرُوْا	اِنِّيْ	مَعَكُمْ	مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ﴿۱۱﴾	ثُمَّ
تم کہو	تو انتظار کرو	بیشک میں	تمہارے ساتھ	انتظار کرنے والوں میں سے (ہوں)	پھر

تم فرماؤ: تو انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار میں ہوں ۱۱ پھر

## نُنَجِّيْ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كَذٰلِكَ حَقًّا

نُنَجِّيْ	رُسُلَنَا	وَ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	كَذٰلِكَ حَقًّا
ہم نجات دیں گے	اپنے رسولوں	اور	ان لوگوں کو جو	ایمان لائے	اسی طرح (حق ہے)

ہم اپنے رسولوں اور ایمان والوں کو نجات دیں گے۔ ہم پر اسی طرح

۱..... اس آیت کا معنی یہ ہے کہ ان لوگوں کا طرز عمل یہ بتانا ہے کہ گویا یہ لوگ گزشتہ امتوں کے دنوں جیسے دنوں کا انتظار کر رہے ہیں۔ مراد یہ ہے کہ گزشتہ انبیاء کرام علیہم السلام اپنے زمانوں میں کفار کو ان دنوں کے آنے سے ڈراتے تھے جن میں مختلف قسم کے عذاب نازل ہوں جبکہ کفار اسے جھٹلاتے اور مذاق اڑاتے ہوئے عذاب نازل ہونے کی جلدی چاہتے تھے اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے کے کفار بھی انہی کی روش اختیار کئے ہوئے ہیں۔

کفار قریش کا ظاہری حال اور انہیں تنبیہ

نزل عذاب کے وقت نجات پانے والے



عَلَيْنَا نُنِجَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿۱۰۳﴾ قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ

عَلَيْنَا	نُنِجَ	الْمُؤْمِنِينَ ﴿۱۰۳﴾	قُلْ (۱)	يَا أَيُّهَا	النَّاسُ
ہم پر	(کہ) ہم نجات دیں	ایمان والوں (کو)	تم کہو	اے	لوگو

حق ہے کہ ایمان والوں کو نجات دیں ○ تم فرماؤ، اے لوگو!

إِنْ كُنْتُمْ فِي شَكٍّ مِّنْ دِينِي فَلَا أَعْبُدُ

إِنْ	كُنْتُمْ	فِي شَكٍّ	مِّنْ دِينِي	فَلَا أَعْبُدُ
اگر	تم ہو	کسی شبہ میں	میرے دین کی طرف سے	تو (جان لو) میں عبادت نہیں کروں گا

اگر تم میرے دین کی طرف سے کسی شبہ میں ہو تو (جان لو کہ) میں ان چیزوں کی

الَّذِينَ تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ وَلَكِن أَعْبُدُ

الَّذِينَ	تَعْبُدُونَ	مِن دُونِ اللَّهِ	وَ	لَكِن	أَعْبُدُ
ان کی جنہیں	تم پوجتے ہو	اللہ کے سوا	اور	البتہ	میں عبادت کرتا ہوں

عبادت نہیں کروں گا جن کی تم اللہ کو چھوڑ کر عبادت کرتے ہو البتہ میں اس اللہ کی

اللَّهُ الَّذِي يَتَوَفَّكُم ۖ وَأُمِرْتُ أَنْ

اللَّهُ	الَّذِي	يَتَوَفَّكُم	وَ	أُمِرْتُ	أَنْ
اللہ (کی)	جو	جان نکالے گا تمہاری	اور	مجھے حکم دیا گیا ہے	کہ

عبادت کرتا ہوں جو تمہاری جان نکالے گا اور مجھے حکم ہے کہ

أَكُونَنَّ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿۱۰۴﴾ وَأَنْ أَقِمَّ وَجْهَكَ

أَكُونَنَّ	مِن الْمُؤْمِنِينَ ﴿۱۰۴﴾	وَ	أَنْ	أَقِمَّ	وَجْهَكَ
میں رہوں	ایمان والوں میں سے	اور	یہ کہ	سیدھا رکھو	اپنا چہرہ

میں ایمان والوں میں سے رہوں ○ اور یہ کہ ہر باطل سے جدارہ کر

۱..... اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ حکم دیا ہے کہ اپنے دین کا اظہار کریں اور یہ اعلان کر دیں کہ وہ مشرکین سے علیحدہ ہیں اور پھر اللہ تعالیٰ کی عبادت چھپ کر ہونے کی بجائے اعلانیہ ہونے لگے۔

لِلدِّينِ حَنِيفًا ۚ وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝۱۰۵				
لِلدِّينِ	حَنِيفًا	وَلَا تَكُونَنَّ	مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝۱۰۵	
دین کے لئے	ہر باطل سے جدا (رہتے ہوئے)	اور	ہرگز نہ ہونا	مشرکوں میں سے
اپنا چہرہ دین کے لئے سیدھا رکھو اور ہرگز مشرکوں میں سے نہ ہونا ○				
وَلَا تَدْعُ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَ				
وَلَا تَدْعُ	مِنْ دُونِ اللَّهِ	مَا	لَا يَنْفَعُكَ	
اور	تو عبادت نہ کر	اللہ کے سوا	(اس کی) جو	تجھے نفع نہیں دے سکتا
اور اللہ کے سوا اس کی عبادت نہ کر جو نہ تجھے نفع دے سکے اور				
لَا يَضُرُّكَ فَإِنْ فَعَلْتَ فَإِنَّكَ إِذَا مِنَ الظَّالِمِينَ ۝۱۰۶				
لَا يَضُرُّكَ	فَإِنْ	فَعَلْتَ	فَإِنَّكَ	إِذَا مِنَ الظَّالِمِينَ ۝۱۰۶
تجھے نقصان نہیں پہنچا سکتا	پھر اگر	تو (ایسا) کرے	تو بیشک تو	اس وقت ظالموں میں سے (ہوگا)
نہ تجھے نقصان پہنچا سکے پھر اگر تو ایسا کرے گا تو اس وقت تو ظالموں میں سے ہوگا ○				
وَإِنْ يَسْأَلْكَ اللَّهُ بَضْرٍ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ ۚ				
وَإِنْ	يَسْأَلْكَ	اللَّهُ	بَضْرٍ	فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ ۚ
اور	اگر	پہنچائے تجھے	اللہ	کوئی تکلیف تو کوئی دور کرنے والا نہیں اس کو مگر وہی
اور اگر اللہ تجھے کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کے سوا کوئی تکلیف کو دور کرنے والا نہیں				
وَإِنْ يُرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَ لِفَضْلِهِ ۚ				
وَإِنْ	يُرِدْكَ	بِخَيْرٍ	فَلَا رَآدَ	لِفَضْلِهِ ۚ
اور	اگر	وہ ارادہ فرمائے تیرے ساتھ	بھلائی کا	تو کوئی رد کرنے والا نہیں اس کے فضل کو
اور اگر وہ تیرے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرمائے تو اس کے فضل کو کوئی رد کرنے والا نہیں۔				

۱..... یہاں ایک سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ دنیا میں لوگ ایک دوسرے کو نفع بھی پہنچاتے ہیں اور نقصان بھی جبکہ آیت میں کسی مخلوق کے نفع نقصان پہنچانے کا انکار کیا گیا ہے۔ اس سوال کا جواب آیت کے الفاظ میں ہی موجود ہے کہ مخلوق کے نفع نقصان پہنچانے کا انکار نہیں کیا گیا بلکہ یہ فرمایا گیا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی کو نفع پہنچانا چاہے تو کوئی اسے روک کر نقصان نہیں پہنچا سکتا اور جب اللہ تعالیٰ کسی کے نقصان کا ارادہ فرمائے تو کوئی اس نقصان کو ٹال کر نفع نہیں پہنچا سکتا۔

بہت بے بس و لاپرواہ ہیں

مخلوق کو نفع اور نقصان پہنچانے سے متعلق قدرت الہی



## يُصِيبُ بِهِ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ ۖ وَهُوَ الْغَفُورُ

يُصِيبُ	بِهِ	مَنْ	يَشَاءُ	مِنْ عِبَادِهِ	وَ	هُوَ	الْغَفُورُ
وہ پہنچاتا ہے	اپنے (فضل) کو	جسے	وہ چاہتا ہے	اپنے بندوں میں سے	اور	وہی	بخشنے والا

اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے اپنا فضل پہنچاتا ہے اور وہی بخشنے والا

## الرَّحِيمُ ﴿١٠﴾ قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ الْحَقُّ

الرَّحِيمُ ﴿١٠﴾	قُلْ ﴿١﴾	يَا أَيُّهَا	النَّاسُ	قَدْ	جَاءَكُمْ	الْحَقُّ
مہربان (ہے)	تم کہو	اے	لوگو	بیشک	آیت تمہارے پاس	حق

مہربان ہے ۱۰ تم فرماؤ: اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے

## مِنْ رَبِّكُمْ ۚ فَمَنِ اهْتَدَىٰ فَإِنَّمَا يَهْتَدِي

مِنْ رَبِّكُمْ	فَمَنِ اهْتَدَىٰ	فَإِنَّمَا يَهْتَدِي
تمہارے رب کی طرف سے	تو جس نے ہدایت حاصل کی	تو وہ صرف ہدایت حاصل کر رہا ہے

حق آیا تو جو ہدایت حاصل کر لے تو وہ اپنے فائدے کے لئے ہی

## لِنَفْسِهِ ۚ وَمَنْ ضَلَّٰ فَإِنَّمَا يَضِلُّ

لِنَفْسِهِ	وَ	مَنْ	ضَلَّٰ	فَإِنَّمَا يَضِلُّ
اپنی جان کے لئے	اور	جو	گمراہ ہوا	تو وہ صرف گمراہ ہوتا ہے

ہدایت حاصل کر رہا ہے اور جو کوئی گمراہ ہوتا ہے تو اپنے ہی نقصان کو

## عَلَيْهَا ۖ وَمَا آتَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيلٍ ﴿١٠٨﴾ وَ

عَلَيْهَا	وَ	مَا	آتَا	عَلَيْكُمْ	بِوَكِيلٍ ﴿١٠٨﴾	وَ
اپنی (جان) پر	اور	نہیں	میں	تمہارے اوپر	کوئی نگران	اور

گمراہ ہوتا ہے اور میں تم پر کوئی نگران نہیں ۱۰۸

۱..... یعنی اے حبیب! اللہ تعالیٰ عنہ و علیہ وسلم، تم فرماؤ کہ اے اہل مکہ! تمہارے پاس اللہ عزوجل کی طرف سے قرآن اور اس کا رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ عنہ و علیہ وسلم تشریف لائے ہیں تو ان سے جو ہدایت حاصل کر لے تو وہ اپنے فائدے کیلئے ہی ہدایت حاصل کر رہا ہے کیونکہ اس کی ہدایت کا ثواب اسے ہی ملے گا اور اگر تم میں سے کوئی کفر کرے تو اس سے اللہ تعالیٰ کا کچھ نقصان نہیں اور کوئی ایمان لائے تو اس سے اللہ عزوجل کا کوئی فائدہ نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے کہ اسے کوئی نفع یا نقصان پہنچے اور جو کوئی گمراہ ہوتا ہے تو وہ اپنے ہی نقصان کو گمراہ ہوتا ہے کیونکہ اس کی گمراہی کا عذاب اسی کی =

# اَتَّبِعْ مَا يُوحَىٰ اِلَيْكَ وَاَصْبِرْ حَتَّىٰ

اَتَّبِعْ (۱)	مَا	يُوحَى	اِلَيْكَ	وَاَصْبِرْ	حَتَّى
پیروی کرو	(اس کی) جو	وحی بھیجی جاتی ہے	تمہاری طرف	اور صبر کرو	یہاں تک کہ
اس وحی کی پیروی کرو جو آپ کی طرف بھیجی جاتی ہے اور صبر کرتے رہو حتیٰ کہ					
يَحْكُمُ اللّٰهُ ۖ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ۝۹					
يَحْكُمُ	اللّٰهُ	وَ	هُوَ	خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ۝۹	
فیصلہ فرمادے	اللّٰهُ	اور	وہ	سب سے بہتر فیصلہ فرمانے والا (ہے)	
اللّٰهُ فیصلہ فرمادے اور وہ سب سے بہتر فیصلہ فرمانے والا ہے ○					

رکوع: 10

آیات: 123

## سُورَةُ هُودٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ			
بِسْمِ	اللّٰهُ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللّٰهُ	نہایت مہربان	رحمت والا
اللّٰهُ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔			
اَلرَّحْمٰنُ کَتَبَ اَحْکِمَ اٰیٰتِهٖ ثُمَّ			
الرَّحْمٰنُ	کَتَبَ	اَحْکِمَ	اٰیٰتِهٖ ثُمَّ
حروف مقطعات	(یہ) ایک کتاب (ہے)	حکمت والی ہیں	اس کی آیتیں پھر
الّا، یہ ایک کتاب ہے جس کی آیتیں حکمت بھری ہیں پھر			

== جان پر ہو گا۔

۱..... یعنی اے حبیب! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، اللہ تعالیٰ آپ کی طرف جو وحی فرماتا ہے آپ اسی کی پیروی کریں اور آپ کی قوم کے کفار کی طرف سے آپ کو جو اذیت پہنچتی ہے اس پر صبر کرتے رہیں حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ آپ کے دین کو غلبہ عطا فرما کر ان کے خلاف آپ کی مدد کا فیصلہ فرمائے، اللہ عزوجل سب سے بہتر فیصلہ فرمانے والا ہے۔



قرآن مجید کا بنیادی پیغام اور تصور مصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا منصب

توبہ و استغفار کا حکم، اس کے فوائد اور اس سے منہ پھیرنے والوں کو تنبیہ

فُصِّلَتْ مِنْ لَدُنْ حَكِيمٍ خَبِيرٍ ۝۱ اَلَا تَعْبُدُوْا اِلَّا				
فُصِّلَتْ (۱)	مِنْ لَدُنْ حَكِيمٍ خَبِيرٍ ۝۱	اَلَا تَعْبُدُوْا	اِلَّا	
انہیں تفصیل سے بیان کیا گیا ہے	حکمت والے، خبردار کی طرف سے	کہ تم عبادت نہ کرو	مگر	
انہیں حکمت والے، خبردار کی طرف سے تفصیل سے بیان کیا گیا ہے ۝ کہ تم صرف اللہ کی				
اللَّهُ ۝۲ اِنِّیْ نَزَّلْتُ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِیْرًا				
اللہ	اِنِّیْ	لَكُمْ	مِّنْهُ	نَذِیْرًا
اللہ (کی)	بیشک میں	تمہارے لئے	اس کی طرف سے	ڈر سنانے والا اور
عبادت کرو۔ بیشک میں تمہارے لیے اس کی طرف سے ڈر اور خوشی کی				
بَشِیْرًا ۝۳ وَ اِنْ اَسْتَغْفِرْ وَاَسْأَلْکُمْ ثُمَّ تَوْبُوْا اِلَیْهِ				
بَشِیْرًا ۝۳	وَ	اِنْ اَسْتَغْفِرْ وَا	رَبِّکُمْ	ثُمَّ تَوْبُوْا (۲) اِلَیْهِ
خوشخبری دینے والا (ہوں) اور	یہ کہ تم معافی مانگو	اپنے رب (سے)	پھر	توبہ کرو اس کی طرف
خبریں دینے والا ہوں ۝ اور یہ کہ اپنے رب سے معافی مانگو پھر اس کی طرف توبہ کرو				
یَسْتَعْمِدْکُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰی اَجَلٍ مُّسَمًّی وَّ یُؤْتِ				
یَسْتَعْمِدْکُمْ	مَّتَاعًا حَسَنًا	اِلٰی اَجَلٍ مُّسَمًّی	وَ	یُؤْتِ
(تو) وہ فائدہ دے گا تمہیں	اچھا فائدہ	ایک مقررہ مدت تک	اور	دے گا
تو وہ تمہیں ایک مقررہ مدت تک بہت اچھا فائدہ دے گا اور ہر فضیلت والے کو				
کُلِّ ذِیْ فَضْلٍ فَضْلَهُ ۝۴ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّیْ اَخَافُ				
کُلِّ ذِیْ فَضْلٍ	فَضْلَهُ	وَ	اِنْ	تَوَلَّوْا فَاِنَّیْ اَخَافُ
ہر فضیلت والے (کو)	اس کا (یا) اپنا فضل	اور	اگر	تم منہ پھیرو تو بیشک میں
اپنا فضل عطا فرمائے گا اور اگر تم منہ پھیرو تو میں تم پر بڑے دن کے				

۱..... اس سے مراد یہ ہے کہ سورت سورت اور آیت آیت جدا جدا کر کے کہیں یا علیحدہ علیحدہ نازل ہوئیں یا عقائد و احکام، مواعظ، واقعات اور فیہی خبریں ان میں تفصیل کے ساتھ بیان فرمائی گئیں۔

۲..... توبہ اور استغفار میں فرق یہ ہے کہ جو گناہ ہو چکے ان سے معافی مانگنا استغفار ہے اور پچھلے گناہوں پر شرمندہ ہو کر آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کرنا توبہ ہے اور اس آیت سے معلوم ہوا کہ اخلاص کے ساتھ توبہ و استغفار کرنا رزق میں وسعت کیلئے بہتر عمل ہے۔

عَلَيْكُمْ عَذَابٌ يَوْمٍ كَبِيرٍ ۝۲ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ ۚ وَهُوَ

عَلَيْكُمْ	عَذَابٌ يَوْمٍ كَبِيرٍ ۝۲	اِلَى اللّٰهِ	مَرْجِعُكُمْ	وَ	هُوَ
تمہارے اوپر	بڑے دن کے عذاب (کا)	اللہ ہی کی طرف	تمہارا لوٹنا (ہے)	اور	وہ

عذاب کا خوف کرتا ہوں ○ اللہ ہی کی طرف تمہارا لوٹنا ہے اور وہ

عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝۳ اَلَا اِنَّهُمْ يَشْتُوْنَ صُدُوْرَهُمْ

عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ	قَدِيرٌ ۝۳	اَلَا	اِنَّهُمْ	يَشْتُوْنَ	صُدُوْرَهُمْ ۝۱
ہر چیز پر	قادر (ہے)	سن لو	بیشک وہ لوگ	دوہرے کرتے ہیں	اپنے سینے

ہر شے پر قادر ہے ○ سن لو! بیشک وہ لوگ اپنے سینوں کو دوہرا کرتے ہیں

لِيَسْتَخَفُّوْا مِنْهُ ۚ اَلَا حِيْنَ يَسْتَعْشُوْنَ

لِيَسْتَخَفُّوْا	مِنْهُ ۚ	اَلَا	حِيْنَ	يَسْتَعْشُوْنَ
تاکہ چھپ جائیں	اس (اللہ) سے	سن لو	جس وقت	وہ (بدن) ڈھانپ لیتے ہیں

تاکہ اللہ سے چھپ جائیں۔ سن لو! جس وقت وہ اپنے کپڑوں سے سارا بدن

ثِيَابَهُمْ لَا يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا

ثِيَابَهُمْ	لَا يَعْلَمُ	مَا	يُسِرُّوْنَ	وَ	مَا
اپنے کپڑوں (سے)	(اس وقت بھی) اللہ جانتا ہے	جو	وہ چھپاتے ہیں	اور	جو

ڈھانپ لیتے ہیں اس وقت بھی اللہ ان کا چھپا اور

يُعْلِنُوْنَ ۚ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝۵

يُعْلِنُوْنَ	اِنَّهٗ	عَلِيْمٌ	بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝۵
وہ ظاہر کرتے ہیں	بیشک وہ	جاننے والا (ہے)	سینوں والی (بات) کو

ظاہر سب کچھ جانتا ہے، بیشک وہ دلوں کی بات جاننے والا ہے ○

۱..... مفسرین نے اس آیت کے مختلف شان نزول بیان کئے ہیں، ان میں سے 2 شان نزول یہ ہیں (1) انص بن شریق بہت شیریں گفتار شخص تھا، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے آتا تو بہت خوشامد کی باتیں کرتا اور دل میں بغض و عداوت چھپائے رکھتا، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ آیت کے معنی یہ ہیں کہ وہ اپنے سینوں میں عداوت چھپائے رکھتے ہیں جیسے کپڑے کی تہ میں کوئی چیز چھپائی جاتی ہے۔ (2) بعض منافقین کی عادت تھی کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سامنا ہوتا تو سینہ اور پیٹھ جھکا کر، سر نیچا کرتے اور چہرہ چھپا لیتے تاکہ انہیں آپ دیکھ نہ پائیں۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔



# وَمَا مِنْ دَابَّةٍ

12

وَمَآ مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا

و	مَا	مِنْ دَآبَّةٍ (۱)	فِي الْأَرْضِ	إِلَّا	عَلَى اللَّهِ (۲)	رِزْقُهَا
اور	نہیں	کوئی جاندار	زمین میں	مگر	اللہ (کے ذمہ کرم) پر	اس کا رزق (ہے)

اور زمین پر چلنے والا کوئی جاندار ایسا نہیں جس کا رزق اللہ کے ذمہ کرم پر نہ ہو

وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا كُلٌّ

و	يَعْلَمُ	مُسْتَقَرَّهَا	و	مُسْتَوْدَعَهَا	كُلٌّ
اور	وہ جانتا ہے	اس کا ٹھکانہ	اور	اسے سپرد کئے جانے کی جگہ	سب کچھ

اور وہ ہر ایک کے ٹھکانے اور سپرد کئے جانے کی جگہ کو جانتا ہے۔ سب کچھ

فِي كِتَابٍ مُبِينٍ ۖ وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَ

فِي كِتَابٍ مُبِينٍ ۖ	و	هُوَ	الَّذِي	خَلَقَ	السَّمَوَاتِ	و
ایک صاف بیان کرنے والی کتاب میں (ہے)	اور	وہی (ہے)	جس نے	بنایا	آسمانوں	اور

ایک صاف بیان کرنے والی کتاب میں موجود ہے ۝ اور وہی ہے جس نے آسمانوں اور

الْأَرْضِ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ لِيَبْلُوكُمْ

الْأَرْضِ	فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ	و	كَانَ	عَرْشُهُ	عَلَى الْمَاءِ (۳)	لِيَبْلُوكُمْ
زمین (کو)	چھ دن میں	اور	تھا	اس کا عرش	پانی پر	تاکہ وہ آزمائے تمہیں

زمین کو چھ دن میں بنایا اور اس کا عرش پانی پر تھا (تمہیں پیدا کیا) تاکہ تمہیں آزمائے کہ

أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ۖ وَلَئِنْ قُلْتُمْ

أَيُّكُمْ	أَحْسَنُ	عَمَلًا	و	لَئِنْ	قُلْتُمْ	إِنَّكُمْ
تم میں کون	زیادہ اچھا (ہے)	عمل (کے اعتبار سے)	اور	ضرور اگر	تم کہو	بیشک تمہیں

تم میں کون اچھے عمل کرتا ہے اور اگر تم کہو: (اے لوگو!) تمہیں

۱..... ہر وہ جانور جو زمین پر چلتا ہو اسے "دابة" کہتے ہیں اور عرف میں چوپائے کو "دابة" کہتے ہیں جبکہ آیت میں اس سے مطلقاً جاندار مراد ہے لہذا انسان اور تمام حیوانات اس میں داخل ہیں۔ ۲..... اس سے مراد یہ ہے کہ جانداروں کو رزق دینا اور ان کی کفالت کرنا اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ کرم پر لازم فرمایا ہے اور وہ اپنے فضل و رحمت سے اس کے خلاف نہیں فرماتا۔ ۳..... اس کا معنی یہ ہے کہ عرش اور پانی کے درمیان کوئی دوسری چیز نہ تھی اگرچہ دونوں میں فاصلہ تھا یعنی یہ کہ عرش اسی مقام میں تھا جہاں اب ہے یعنی ساتویں آسمان کے اوپر اور پانی اسی جگہ تھا جہاں اب ہے یعنی ساتویں زمین کے نیچے اگرچہ اس وقت سات آسمان اور سات زمینیں نہ تھیں۔



مَبْعُوثُونَ مِنْ بَعْدِ الْمَوْتِ لَيَقُولَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ				
مَبْعُوثُونَ	مِنْ بَعْدِ الْمَوْتِ	لَيَقُولَنَّ	الَّذِينَ	كَفَرُوا
اٹھایا جائے گا	مرنے کے بعد	بیشک ضرور کہیں گے	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا

مرنے کے بعد اٹھایا جائے گا تو کافر ضرور کہیں گے کہ

هَذَا إِلَّا سِحْرٌ مُبِينٌ ۝ وَلَئِنْ أَخَّرْنَا عَنْهُمْ الْعَذَابَ				
هَذَا	إِلَّا	سِحْرٌ مُبِينٌ ۝	وَلَئِنْ	أَخَّرْنَا
یہ	مگر	کھلا جادو	اور	ضرور اگر

یہ (قرآن) تو کھلا جادو ہے ۝ اور اگر ہم ان سے کچھ گنتی کی مدت تک کے لئے

إِلَىٰ أُمَّةٍ مَّعْدُودَةٍ لَّيَقُولَنَّ مَا يَحِبُّهُ ۖ أَلَا يَوْمَ				
إِلَىٰ أُمَّةٍ مَّعْدُودَةٍ	لَيَقُولَنَّ	مَا	يَحِبُّهُ	أَلَا
کچھ گنتی ہوئی مدت تک	(تو) ضرور کہیں گے	کس چیز نے	روکا ہوا ہے اسے	خبردار (جس) دن

عذاب میں دیر کر دیں تو ضرور کہیں گے: کس چیز نے روکا ہوا ہے؟ خبردار! جس دن

يَأْتِيهِمْ لَيْسَ مَصْرُوفًا عَنْهُمْ وَحَاقَ بِهِمْ				
يَأْتِيهِمْ	لَيْسَ	مَصْرُوفًا	عَنْهُمْ	وَحَاقَ
وہ آئے گا ان پر	نہیں	پھیرا جائے گا	ان سے	اور گھیر لے گا

وہ عذاب ان پر آئے گا تو ان سے پھیرا نہیں جائے گا اور جس (عذاب) کا وہ مذاق اڑاتے تھے

مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ۚ وَلَئِنْ أَدْخَلْنَا الْإِنْسَانَ مِنَّا				
مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ۚ	وَلَئِنْ	أَدْخَلْنَا	الْإِنْسَانَ	مِنَّا
وہ جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے	اور	ضرور اگر	ہم چکھادیں	انسان (کو) اپنی طرف سے

وہی ان کو گھیرے ہوئے ہو گا ۝ اور اگر ہم انسان کو اپنی

۱..... دنیا میں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بے خوف ہونا بلا کت کا سبب ہے، اس لئے ہر عقلمند انسان پر لازم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے سے ڈرے اور اس کے عذاب سے کبھی بے خوف نہ ہو۔ حدیث قدسی میں ہے: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ”میری عزت کی قسم! میں اپنے کسی بندے پر نہ دو خوف جمع کروں گا اور نہ دو امن جمع کروں گا، اگر وہ دنیا میں مجھ سے ڈرے گا تو میں قیامت کے دن اسے امن دوں گا اور اگر وہ دنیا میں مجھ سے امن میں رہے گا تو میں قیامت کے دن اسے خوف میں مبتلا کروں گا۔ (کنز العمال، ۲/۲۸۳، الحدیث: ۸۵۲۵، الجزء الثالث)

عذاب میں دیر کرنے پر کفار کا استہزاء اور انہیں تنبیہ

نفس چھٹ جانے پر انسان کی  
باؤں اور ہاتھوں کی

رَحْمَةً ثُمَّ نَزَعْنَاهَا مِنْهُ ۚ إِنَّهُ لَيَكُونُ مِنْكُمْ كَفُورًا ۙ

رَحْمَةً	ثُمَّ	نَزَعْنَاهَا	مِنْهُ	إِنَّهُ	لَيَكُونُ	كَفُورًا
رحمت	پھر	ہم چھین لیں اسے	اس سے	(تو) بیشک وہ	ضرور بڑا مایوس	ناشکرا (ہو جاتا ہے)

کسی رحمت کا مزہ دیں پھر وہ رحمت اس سے چھین لیں تو بیشک وہ بڑا مایوس اور ناشکرا (ہو جاتا ہے) ○

وَلَكِنْ أَذَقْنَاهُ نَعْمَاءَ بَعْدَ ضَرَاءٍ مَسْئَةٍ

وَلَكِنْ	أَذَقْنَاهُ	نَعْمَاءَ	بَعْدَ ضَرَاءٍ	مَسْئَةٍ
اور	ضرور اگر	ہم چکھادیں اسے	نعمت	(اس) مصیبت کے بعد

اور اگر ہم مصیبت کے بعد جو اسے پہنچی ہو اسے نعمت کا

لَيَقُولَنَّ ذَهَبَ السَّيِّئَاتِ عَنِّي ۖ إِنَّهُ

لَيَقُولَنَّ	ذَهَبَ	السَّيِّئَاتِ	عَنِّي	إِنَّهُ
(تو) ضرور کہے گا	چلی گئیں، دور ہو گئیں	برائیاں	مجھ سے	بیشک وہ

مزہ دیں تو ضرور کہے گا کہ برائیاں مجھ سے دور ہو گئیں بیشک وہ (اس وقت)

لَفَرِحَ فَخُورًا ۙ إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا وَ

لَفَرِحَ	فَخُورًا	إِلَّا	الَّذِينَ	صَبَرُوا	وَ
ضرور بہت خوش ہونے والا	تکبر کرنے والا (ہو جاتا ہے)	مگر	وہ لوگ جنہوں نے	صبر کیا	اور

بہت خوش ہونے والا، فخر و تکبر کرنے والا ہو جاتا ہے ○ مگر جنہوں نے صبر کیا اور

عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ۖ أُولَٰئِكَ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ ۙ

عَمِلُوا	الصَّالِحَاتِ	أُولَٰئِكَ	لَهُمْ	مَغْفِرَةٌ	وَأَجْرٌ	كَبِيرٌ
انہوں نے عمل کیے	نیک، اچھے	یہ لوگ	ان کے لیے	مغفرت	اور	بڑا ثواب (ہے)

اچھے کام کیے ان کے لیے بخشش اور بڑا ثواب ہے ○

① ..... نعمت چھین جانے پر صبر کرنا اور راحت ملنے پر غرور کرنا اور بہر صورت اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری میں مصروف رہنا مومن کی شان ہے، لیکن افسوس! یہاں اوپر کی آیات میں بیان کیا گیا کفار کا طرز عمل آج بعض مسلمانوں میں بھی نظر آ رہا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ ان سے اپنی دی ہوئی نعمت واپس لے لیتا ہے تو یہ اس قدر افسردہ اور مایوس ہو جاتے ہیں کہ ان کی زبانیں کفر تک بکنا شروع کر دیتی ہیں اور جب ان میں سے کسی پر آئی ہوئی مصیبت اللہ تعالیٰ دور کر دیتا ہے تو وہ لوگوں پر فخر و غرور کا اظہار شروع کر دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں عقل سلیم اور ہدایت عطا فرمائے۔



## فَلَعَلَّكَ تَارِكٌ بَعْضَ مَا يُوحَىٰ إِلَيْكَ وَ

فَلَعَلَّكَ	تَارِكٌ <sup>(۱)</sup>	بَعْضَ	مَا	يُوحَىٰ	إِلَيْكَ	وَ
تو کیا تم	چھوڑنے والے (ہو)	(اس میں سے) کچھ	جو	وحی بھیجی جاتی ہے	تمہاری طرف	اور

تو کیا تمہاری طرف جو وحی بھیجی جاتی ہے تم اس میں سے کچھ چھوڑ دو گے اور

## صَاحِبٌ بِهِ صَدْرُكَ أَنْ يَقُولُوا لَوْلَا أُنْزِلَ

صَاحِبٌ	بِهِ	صَدْرُكَ	أَنْ	يَقُولُوا	لَوْلَا	أُنْزِلَ
تنگ ہونے والا (ہے)	اس کے سبب	تمہارا سینہ، دل	کہ	وہ کہتے ہیں	کیوں نہیں	اتارا گیا

اس پر تمہارا دل اس وجہ سے تنگ ہو جائے گا کہ وہ کہتے ہیں: ان پر

## عَلَيْهِ كُنُزٌ أَوْ جَاءَ مَعَهُ مَلَكٌ ۖ إِنَّمَا أَنْتَ

عَلَيْهِ	كُنُزٌ	أَوْ	جَاءَ	مَعَهُ	مَلَكٌ	إِنَّمَا أَنْتَ
اس پر	کوئی خزانہ	یا	(کیوں نہیں) آتا	اس کے ساتھ	کوئی فرشتہ	تم صرف

کوئی خزانہ کیوں نہیں اترتا یا ان کے ساتھ کوئی فرشتہ کیوں نہیں آتا؟ تم تو

## نَذِيرٌ ۖ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ وَكِيلٌ ۝۱۲ ۚ أَمْ يَقُولُونَ

نَذِيرٌ	وَاللَّهُ	عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ	وَكِيلٌ ۝۱۲	أَمْ	يَقُولُونَ
ڈر سنانے والے (ہو)	اور	اللہ	ہر چیز پر	نگہبان (ہے)	کیا

ڈر سنانے والے ہو، اور اللہ ہر چیز پر نگہبان ہے ○ کیا یہ کہتے ہیں:

## اَفْتَرَاهُ ۖ قُلْ فَاتُوا بِعَشْرِ سُوْرٍ مِّثْلِهِ مُفْتَرِيَتٍ

اَفْتَرَاهُ	قُلْ	فَاتُوا بِعَشْرِ سُوْرٍ	مِثْلِهِ	مُفْتَرِيَتٍ
اس نے خود بنالیا ہے اس (قرآن) کو	تم کہو	تو لے آؤ دس سورتیں	اس کے جیسی	خود سے بنائی ہوئی

یہ قرآن نبی نے خود ہی بنالیا ہے۔ تم فرماؤ: (اگر یہ بات ہے) تو تم (بھی) ایسی بنائی ہوئی دس سورتیں لے آؤ

۱..... اس آیت کی تفسیر میں علماء نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ اس کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رسالت کی ادائیگی میں کمی کرنے والے نہیں اور اس نے انہیں اس سے معموم فرمایا ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے انہیں تبلیغ رسالت کی تاکید فرمائی ہے اور اس تاکید میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تسکین خاطر بھی ہے اور کفار کی مایوسی بھی کہ ان کا مذاق اڑانا تبلیغ کے کام میں خلل نہیں ڈال سکتا۔

وَادْعُوا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝۱۳

وَ	ادْعُوا	مَنِ اسْتَطَعْتُمْ	مِنْ دُونِ اللَّهِ	إِنْ	كُنْتُمْ	صَادِقِينَ ۝۱۳
اور	بلاؤ	جسے (بلائی کی) تم طاقت رکھتے ہو	اللہ کے سوا	اگر	تم ہو	سچے

اور اگر تم سچے ہو تو اللہ کے سوا جو مل سکیں سب کو بلاؤ ۝

فَالَمْ يَسْتَجِيبُوا لَكُمْ فَاعْلَمُوا أَنَّمَا أُنْزِلَ بِعِلْمِ اللَّهِ وَ

فَالَمْ يَسْتَجِيبُوا	لَكُمْ	فَاعْلَمُوا	أَنَّمَا	أُنْزِلَ	بِعِلْمِ اللَّهِ	وَ
تو اگر وہ جواب نہ دے سکیں	تمہیں	تو جان لو	کہ	اسے اتارا گیا ہے	اللہ کے علم سے	اور

تو اگر وہ تمہاری اس بات کا جواب نہ دے سکیں تو سمجھ لو کہ وہ اللہ کے علم ہی سے اتارا گیا ہے اور

أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ فَهَلْ أَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ۝۱۴ مَنْ كَانَ يُرِيدُ

أَنَّ	لَا	إِلَهَ	إِلَّا	هُوَ	فَهَلْ	أَنْتُمْ	مُسْلِمُونَ ۝۱۴	مَنْ	كَانَ يُرِيدُ ۝۱۴
یہ کہ	نہیں	کوئی معبود	مگر	وہی	تو کیا	تم	ماننے والے (ہو)	جو	چاہتا ہے

(جان لو) کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں تو کیا اب تم مانو گے ۝ جو دنیا کی زندگی

الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزَيَّنَّا لَكُمُ الْأَعْمَالَ

الْحَيَاةَ الدُّنْيَا	وَ	زَيَّنَّا	لَكُمْ	نُوفٍ	إِلَيْهِمْ	أَعْمَالَهُمْ
دنیا کی زندگی	اور	اس کی زینت	ہم پر	ادیں گے	ان کی طرف	ان کے اعمال (کا بدلہ)

اور اس کی زینت چاہتا ہو تو ہم دنیا میں انہیں ان کے اعمال کا پورا بدلہ

فِيهَا وَهُمْ فِيهَا لَا يُبْخَسُونَ ۝۱۵ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَيْسَ

فِيهَا	وَ	هُمْ	فِيهَا	لَا يُبْخَسُونَ ۝۱۵	أُولَٰئِكَ	الَّذِينَ	لَيْسَ
اس (دنیا) میں	اور	وہ	اس میں	کمی نہ کئے جائیں گے	یہ	وہ لوگ ہیں جو	نہیں ہے

دیں گے اور انہیں دنیا میں کچھ کم نہ دیا جائے گا ۝ یہ وہ لوگ ہیں جن کے لیے

۱..... جو شخص اپنے نیک اعمال سے دنیا کی زندگی اور اس کی زینت چاہتا ہو اور اپنی کم بہتی سے آخرت پر نظر نہ رکھتا ہو تو ہم انہیں ان کے اعمال کا پورا بدلہ دیں گے اور جو اعمال انہوں نے طلب دنیا کے لئے کئے ہیں ان کا اجر صحت و دولت، وسعت رزق اور کثرت اولاد وغیرہ سے دنیا ہی میں پورا کر دیں گے اور ان اعمال کے اجر میں کمی نہ کریں گے۔ اس سے معلوم ہوا کہ جو لوگ دنیا کی طلب اور اس کی زیب و زینت اور آرائش پانے کی خاطر نیک اعمال کرتے ہیں انہیں ان اعمال کا بدلہ دنیا ہی میں مختلف انداز سے دے دیا جاتا ہے لیکن آخرت میں ان کا کوئی حصہ باقی نہیں رہتا۔



لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ إِلَّا النَّارُ ۚ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوا فِيهَا

لَهُمْ	فِي الْآخِرَةِ	إِلَّا	النَّارُ	وَ	حَبِطَ	مَا	صَنَعُوا	فِيهَا
ان کے لئے	آخرت میں	مگر	آگ	اور	بر باد ہو گیا	جو	انہوں نے کیا	اس (دنیا) میں

آخرت میں آگ کے سوا کچھ نہیں اور دنیا میں جو کچھ انہوں نے کیا

وَبِطْلٍ مَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۚ ۱۲ أَفَمَنْ كَانَ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ

وَ	بِطْلٍ	مَّا	كَانُوا يَعْمَلُونَ ۚ	أَفَمَنْ	كَانَ	عَلَىٰ بَيِّنَةٍ ۚ
اور	باطل ہوئے	جو	وہ عمل کرتے تھے	تو کیا جو	ہو	روشن دلیل پر

وہ سب بر باد ہو گیا اور ان کے اعمال باطل ہیں ۱۲ تو کیا وہ جو اپنے رب کی طرف سے

مِّنْ رَبِّهِ وَيَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَمِنْ قَبْلِهِ

مِّنْ رَبِّهِ	وَ	يَتْلُوهُ	شَاهِدٌ	مِّنْهُ	وَ	مِنْ قَبْلِهِ
اپنے رب کی طرف سے	اور	پیچھے آئے اس پر	ایک گواہ	اس (اللہ) کی طرف سے	اور	اس سے پہلے

روشن دلیل پر ہو اور اللہ کی طرف سے اس پر ایک گواہ آئے اور

كِتَابٌ مُّوسَىٰ إِمَامًا وَرَحْمَةً ۚ أُولَٰئِكَ يُؤْمِنُونَ

كِتَابٌ مُّوسَىٰ	إِمَامًا	وَ	رَحْمَةً ۚ	أُولَٰئِكَ	يُؤْمِنُونَ
موسیٰ کی کتاب (موجود ہے)	(جو) پیشوا	اور	رحمت (ہے)	یہ لوگ	ایمان لاتے ہیں

اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب ہو جو پیشوا اور رحمت ہے۔ وہ لوگ اس پر

بِهِ ۚ وَمَنْ يَكْفُرْ بِهِ مِنَ الْأَحْزَابِ فَالنَّارُ

بِهِ ۚ	وَ	مَنْ	يَكْفُرْ	بِهِ	مِنَ الْأَحْزَابِ	فَالنَّارُ
اس (قرآن) پر	اور	جو	انکار کرے	اس کا	تمام گروہوں میں سے	تو آگ

ایمان لاتے ہیں اور تمام گروہوں میں سے جو اس کا انکار کرے تو آگ

۱..... بعض مفسرین کے نزدیک ”روشن دلیل“ سے وہ دلیل عقلی مراد ہے جو اسلام کی حقانیت پر دلالت کرے اور ”جو اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہے“ اس سے وہ بیہودی مراد ہیں جو اسلام سے مشرف ہوئے، جیسے کہ حضرت عبداللہ بن سلام رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ اور ”گواہ“ سے مراد قرآن پاک ہے۔ بعض مفسرین کے نزدیک ”روشن دلیل“ سے مراد قرآن پاک اور ”جو اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہے“ اس سے مراد نبی اکرم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یا اہل ایمان اور ”گواہ“ سے مراد حضرت جبرئیل عَلَیْہِ السَّلَام ہیں۔

## مَوْعِدُهُ ۚ فَلَا تَكُ فِي مَرِيَّةٍ مِّنْهُ ۚ إِنَّهُ الْحَقُّ

مَوْعِدُهُ	فَلَا تَكُ	فِي مَرِيَّةٍ	مِّنْهُ (۱)	إِنَّهُ	الْحَقُّ
اس کے وعدے کی جگہ (ہے)	تو تونہ ہو	شک میں	اس سے متعلق	بیشک وہ	حق (ہے)

اس کا وعدہ ہے۔ تو اے سننے والے! تجھے اس کے بارے میں کوئی شک نہ ہو۔ بیشک یہ

## مِنْ رَبِّكَ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿۱۷﴾ وَمَنْ أَظْلَمُ

مِنْ رَبِّكَ	وَلَكِنَّ	أَكْثَرَ النَّاسِ	لَا يُؤْمِنُونَ ﴿۱۷﴾	وَمَنْ	أَظْلَمُ
تیرے رب کی طرف سے	اور لیکن	اکثر لوگ	ایمان نہیں لاتے	اور کون	زیادہ ظالم

تیرے رب کی طرف سے حق ہے لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے ○ اور اس سے بڑھ کر

## مِمَّنْ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا ۖ أُولَٰئِكَ يُعَرِّضُونَ

مِمَّنْ	افْتَرَىٰ	عَلَى اللَّهِ	كَذِبًا	أُولَٰئِكَ	يُعَرِّضُونَ
(اس) سے جو	بہتان باندھے	اللہ پر	جھوٹ	یہ لوگ	پیش کیے جائیں گے

ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے؟ یہ لوگ اپنے رب کے حضور

## عَلَىٰ رَبِّهِمْ وَيَقُولُ أَلَا شَٰهَدُهُمْ ۖ لَا الَّذِينَ

عَلَىٰ رَبِّهِمْ	وَيَقُولُ	أَلَا شَٰهَدُهُمْ	لَا الَّذِينَ
اپنے رب پر (کے حضور)	اور کہیں گے	گواہی دینے والے	یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے

پیش کیے جائیں گے اور گواہی دینے والے کہیں گے: یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے

## كَذَّبُوا عَلَىٰ رَبِّهِمْ ۚ آلَ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ ﴿۱۸﴾ الَّذِينَ

كَذَّبُوا (۲)	عَلَى رَبِّهِمْ	آلَ	لَعْنَةُ اللَّهِ	عَلَى الظَّالِمِينَ ﴿۱۸﴾	الَّذِينَ
جھوٹ بولا تھا	اپنے رب پر	خبردار	اللہ کی لعنت (ہے)	ظالموں پر	وہ لوگ جو

اپنے رب پر جھوٹ بولا تھا۔ خبردار! ظالموں پر اللہ کی لعنت ہو ○ وہ جو

۱..... یہاں دین اسلام کے صحیح ہونے اور قرآن پاک کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونے کے بارے میں شک نہ کرنے کا فرمایا گیا ہے، یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان نہ لانے والوں کے لئے آخرت میں جو آگ کا وعدہ ہے، اس میں شک نہ کرنے کا فرمایا گیا ہے۔ ۲..... روز قیامت ساری مخلوق کے سامنے کفار و منافقین کی بڑی رسوائی ہوگی، حدیث پاک میں ہے کہ روز قیامت کفار اور منافقین کو تمام مخلوق کے سامنے کہا جائے گا کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ پر جھوٹ بولا تھا اور ظالموں پر خدا کی لعنت ہے۔ (بخاری، ۲۴۶/۳، الحدیث: ۴۶۸۵، مسلم، ص ۱۴۸۱، الحدیث: ۵۲ (۲۷۶۸))



يَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَيَبْغُونَهَا عِوَجًا وَهُمْ بِالْآخِرَةِ

يَصُدُّونَ	عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ	و	يَبْغُونَهَا	عِوَجًا <sup>(۱)</sup>	و	هُمْ	بِالْآخِرَةِ
روکتے ہیں	اللہ کی راہ سے	اور	تلاش کرتے ہیں اس میں	ٹیڑھاپن	اور	وہ	آخرت کا

اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اور اس میں ٹیڑھاپن تلاش کرتے ہیں اور وہی لوگ آخرت کا

هُمْ كَفَرُونَ ۝۱۹ أُولَٰئِكَ لَمْ يَكُونُوا مُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ وَ

هُمْ	كَفَرُونَ ۝۱۹	أُولَٰئِكَ	لَمْ يَكُونُوا	مُعْجِزِينَ	فِي الْأَرْضِ	و
وہی	انکار کرنے والے (ہیں)	یہ لوگ	نہیں ہیں	عاجز کرنے والے	زمین میں	اور

انکار کرنے والے ہیں ○ وہ زمین میں عاجز کرنے والے نہیں ہیں اور

مَا كَانَ لَهُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ مِنْ أَوْلِيَاءَ ۚ يُضَعِّفُ لَهُمْ

مَا كَانَ	لَهُمْ	مِنْ دُونِ اللَّهِ	مِنْ أَوْلِيَاءَ	يُضَعِّفُ	لَهُمْ
نہیں ہے	ان کے لئے	اللہ کے سوا	کوئی مددگار	بڑھا دیا جائے گا	ان کے لئے

اللہ کے سوا ان کے کوئی مددگار بھی نہیں ہیں۔ ان کے لئے عذاب کو

الْعَذَابُ ۚ مَا كَانُوا يَسْتَطِيعُونَ السَّمْعَ وَمَا كَانُوا يُبْصِرُونَ ۝۲۰

الْعَذَابُ	مَا كَانُوا	يَسْتَطِيعُونَ	السَّمْعَ <sup>(۲)</sup>	و	مَا كَانُوا	يُبْصِرُونَ ۝۲۰
عذاب	وہ طاقت نہیں رکھتے تھے	سننے (کی)	اور	نہ وہ دیکھتے تھے	نہ وہ دیکھتے تھے	

کئی گنا بڑھا دیا جائے گا۔ وہ نہ تو سن سکتے تھے اور نہ دیکھتے تھے ○

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ وَصَلَّ عَنْهُمْ

أُولَٰئِكَ	الَّذِينَ	خَسِرُوا	أَنفُسَهُمْ	و	صَلَّ	عَنْهُمْ
یہی	وہ لوگ ہیں جنہوں نے	خسارے میں ڈال دیں	اپنی جانیں	اور	گم ہو گئے	ان سے

یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنی جانوں کو خسارے میں ڈال دیا اور ان سے ان کے بہتان

۱..... اس آیت میں وہ کفار و مشرکین بھی شامل ہیں جو ایمان کا سیدھا راستہ چھوڑ کر کفر والا ٹیڑھا راستہ اختیار کرتے ہیں اور وہ مرتدین بھی شامل ہیں جو قرآن کی معنوی تحریف کر کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور عام مسلمانوں کے خلاف راستہ اختیار کرتے ہیں اور آیات کے وہ معنی کرتے ہیں جو متواتر معانی کے خلاف ہیں اگر انہیں آخرت کا ڈر ہو تا تو یہ جرأت کبھی نہ کرتے۔

۲..... اس سے مراد یہ ہے کہ وہ حق سننے سے بہرے ہو گئے تو کوئی بھلائی کی بات سن کر نفع نہیں اٹھاتے اور نہ وہ آیات قدرت کو دیکھ کر فائدہ اٹھاتے ہیں۔

مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ۳۱ لَا جَرَمَ أَنَّهُمْ فِي الْآخِرَةِ هُمْ					
مَا	كَانُوا يَفْتَرُونَ ۳۱	لَا جَرَمَ	أَنَّهُمْ	فِي الْآخِرَةِ	هُم
جو	وہ بہتان باندھتے تھے	یقیناً	بیشک وہ	آخرت میں	وہی
گم ہو گئے ○ یہ لوگ لازمی طور پر آخرت میں					

الْآخُسَرُونَ ۳۲ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا					
الْآخُسَرُونَ ۳۲ (۱)	إِنَّ	الَّذِينَ	آمَنُوا	وَ	عَمِلُوا
سب سے زیادہ نقصان اٹھانے والے (ہیں)	بیشک	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے عمل کئے
سب سے زیادہ نقصان میں ہوں گے ○ بیشک جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے عمل					

الصَّلِحَتِ وَأَخْبَتُوا إِلَىٰ رَبِّهِمْ ۴ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمْ					
الصَّلِحَتِ	وَ	أَخْبَتُوا	إِلَىٰ رَبِّهِمْ	أُولَٰئِكَ	أَصْحَابُ الْجَنَّةِ
اچھے، نیک	اور	عاجزی کی، رجوع کیا	اپنے رب کی طرف	یہی لوگ	جنت والے (ہیں)
کئے اور انہوں نے اپنے رب کی طرف رجوع کیا تو یہی لوگ جنتی ہیں، وہ					

فِيهَا خَالِدُونَ ۳۳ مَثَلُ الْفَرِيقَيْنِ كَالْأَعْمَىٰ وَالْأَصَمِّ					
فِيهَا	خَالِدُونَ ۳۳	مَثَلُ الْفَرِيقَيْنِ	كَالْأَعْمَىٰ	وَالْأَصَمِّ	
اس میں	ہمیشہ رہنے والے	دونوں گروہوں کی مثال	(ایسی ہے) جیسے (ایک) اندھا	اور	بہرا
اس میں ہمیشہ رہیں گے ○ دونوں فریقوں کا حال ایسا ہے جیسے ایک اندھا اور بہرا ہو					

وَالْبَصِيرِ وَالسَّمِيعِ ۴ هَلْ يَسْتَوِينَ مَثَلًا					
وَالْبَصِيرِ	وَالسَّمِيعِ	هَلْ	يَسْتَوِينَ	مَثَلًا	
اور (دوسرا) دیکھنے والا	اور سننے والا	کیا	دونوں برابر ہیں	حالت (میں)	
اور دوسرا دیکھنے والا اور سننے والا۔ کیا ان دونوں کی حالت برابر ہے؟					

۱..... اپنی آخری بھلائی اور بہتری کے مقابلے میں دنیا کی بھلائی اور بہتری کو ترجیح دینا انتہائی خسارے کا باعث ہے، اس لئے ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ اپنی دنیا بہتر بنانے کے مقابلے میں اپنی آخرت کو بہتر بنانے کی زیادہ کوشش کرے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”ان فتنوں کے واقع ہونے سے پہلے نیک اعمال کرو جو اندھیری رات کی طرح چھٹا جائیں گے ایک شخص صبح مومن ہو گا اور شام کو کافر، یا شام کو مومن ہو گا اور صبح کافر اور وہ معمولی سی دنیاوی منفعت کے بدلے میں اپنا دین بیچ ڈالے گا۔ (مسلم، ص ۷۳، الحدیث: ۱۸۶، ۱۸۷)“



أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿٢٣﴾ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ				
أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿٢٣﴾	وَ	لَقَدْ	أَرْسَلْنَا	نُوحًا
تو کیا تم نصیحت نہیں مانتے	اور	ضرور بیشک	ہم نے بھیجا	نوح (کو)
تو کیا تم نصیحت نہیں مانتے؟ اور بے شک ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا				
إِنِّي لَكُمْ نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿٢٤﴾ أَنْ لَا تَعْبُدُوا إِلَّا				
إِنِّي	لَكُمْ	نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿٢٤﴾	أَنْ	لَا تَعْبُدُوا إِلَّا
(انہوں نے کہا) بیشک میں	تمہارے لئے	کھلا ڈرسانے والا (ہوں)	کہ	تم نہ عبادت کرو مگر
(انہوں نے فرمایا) میں تمہارے لیے صریح ڈرسانے والا ہوں کہ اللہ کے سوا				
اللَّهُ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ أَلِيمٍ ﴿٢٥﴾ فَقَالَ				
اللَّهُ	إِنِّي	أَخَافُ	عَلَيْكُمْ	عَذَابَ يَوْمٍ أَلِيمٍ ﴿٢٥﴾
اللہ (کی)	بیشک میں	خوف کرتا ہوں	تمہارے اوپر	دردناک دن کے عذاب (کا)
کسی کی عبادت نہ کرو۔ بیشک میں تم پر ایک دردناک دن کے عذاب کا خوف کرتا ہوں کہ تو اس کی				
الْمَلَائِكَةِ كَفَرُوا مِنْ قَوْمِهِ مَا تَرِكَ إِلَّا				
الْمَلَائِكَةُ	الَّذِينَ	كَفَرُوا	مِنْ قَوْمِهِ	مَا تَرِكَ إِلَّا
سرداروں (نے)	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	اس کی قوم میں سے	ہم نہیں دیکھے تمہیں
قوم کے کافر سردار کہنے لگے: ہم تو تمہیں اپنے ہی جیسا آدمی				
بَشَرًا مِثْلَنَا وَ مَا تَرِكَ أَتَّبِعَكَ إِلَّا				
بَشَرًا	مِثْلَنَا ﴿٢٦﴾	وَ	مَا تَرِكَ	أَتَّبِعَكَ إِلَّا
آدمی	اپنے جیسا	اور	ہم نہیں دیکھے تمہیں	(کہ کسی نے) پیروی کی ہو تمہاری
سمجھتے ہیں اور ہم دیکھ رہے ہیں کہ تمہاری پیروی صرف				

- ۱..... دردناک دن سے مراد یا تو قیامت کا دن ہے یا طوفان آنے کا دن اور دن کو مجازی طور پر دردناک اس لئے فرمایا گیا کہ دردناک عذاب اس دن نازل ہوگا۔
- ۲..... اس گمراہی میں بہت سی آیتیں بتلا ہو کر اسلام سے محروم رہیں، قرآن پاک میں جاپنا ان کے تذکرے ہیں، اس امت میں بھی بہت سے بد نصیب ایسے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو بے ادبی سے بشر کہتے اور ہمسری کا فاسد خیال رکھتے ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں گمراہی سے بچائے اور ہدایت عطا فرمائے۔

الَّذِينَ هُمْ أَرَادُوا بِادِّى الرَّأْيِ وَمَنْزَرِى

الَّذِينَ	هُمْ	أَرَادُوا	بِادِّى الرَّأْيِ	وَ	مَنْزَرِى
ان لوگوں نے جو	وہ	ہمارے سب سے کہنے (ہیں)	سرسری نظر (سے)	اور	ہم نہیں دیکھتے
ہمارے سب سے کہنے لوگوں نے سرسری نظر دیکھ کر بغیر سوچے سمجھے کر لی ہے اور ہم					

لَكُمْ عَلَيْكُمْ مِنْ فَضْلِ بَلْ نَظُّكُمْ كَذِبِينَ ۚ قَالَ

لَكُمْ	عَلَيْكُمْ	مِنْ فَضْلِ	بَلْ	نَظُّكُمْ	كَذِبِينَ ۚ	قَالَ
تمہارے لئے	اپنے اوپر	کوئی فضیلت	بلکہ	ہم گمان کرتے ہیں تمہیں	جھوٹے	فرمایا
تمہارے لئے اپنے اوپر کوئی فضیلت نہیں پاتے بلکہ ہم تمہیں جھوٹا خیال کرتے ہیں ○ فرمایا:						

يَقُومُ أَرْءَاؤُهُمْ إِنْ كُنْتُ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّنْ رَبِّي وَ

يَقُومُ	أَرْءَاؤُهُمْ	إِنْ	كُنْتُ	عَلَىٰ بَيِّنَةٍ	مِّنْ رَبِّي	وَ
اے میری قوم	بھلا بتاؤ	اگر	میں ہوں	دلیل پر	اپنے رب کی طرف سے	اور
اے میری قوم! بھلا بتاؤ کہ اگر میں اپنے رب کی طرف سے دلیل پر ہوں اور						

أَتُنِى رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِ فَعَصَيْتَ عَلَيْكُمْ ط

أَتُنِى	رَحْمَةً	مِّنْ عِنْدِ	فَعَصَيْتَ	عَلَيْكُمْ ط
اس نے دی ہو مجھے	رحمت	اپنے پاس سے	پھر وہ پوشیدہ کر دی گئی ہو	تمہارے اوپر
اس نے مجھے اپنے پاس سے رحمت عطا فرمائی ہو پھر تم (خود ہی) اسے دیکھنے سے اندھے رہو				

أَنْزَلْنَا مُكْرَهُهَا وَأَنْتُمْ لَهَا كِرِهُونَ ۚ وَ

أَنْزَلْنَا	مُكْرَهُهَا	وَأَنْتُمْ	لَهَا	كِرِهُونَ ۚ	وَ
(تو) کیا ہم زبردستی مسلط کر دیں تم پر اسے	اور (حالانکہ)	تم	اسے	ناپسند کرنے والے (ہو)	اور
تو کیا میں تمہیں اس (کو قبول کرنے) پر مجبور کروں حالانکہ تم اسے ناپسند کرتے ہو؟ ○ اور					

۱..... کہیں سے اُن کی مراد وہ لوگ تھے جو اُن کی نظر میں گھٹیا پیشے رکھتے تھے اور حقیقت یہ ہے کہ اُن کا یہ قول خالصاً جہالت پر مبنی تھا کیونکہ انسان کا حقیقی مرتبہ دین کی پیروی اور رسول کی فرمانبرداری سے ہے جبکہ مال و منصب اور پیشے کو اس میں دخل نہیں، دیندار، نیک سیرت، پیشہ ور کو حقارت کی نظر سے دیکھنا اور حقیر جانتا جاننا نہ فصل ہے۔ ۲..... ان کا یہ قول بھی جہالت پر مبنی تھا کیونکہ اللہ عزَّ وَّجَلَّ کے نزدیک بندے کے لئے ایمان و طاعت فضیلت کا سبب ہے نہ کہ مال و ریاست۔ حیرت کی بات ہے کہ یہی سابقہ جاہلیت ہمارے زمانے میں بھی پائی جاتی ہے کہ اگر ادیانِ فاسق لوگ عموماً مالدار ہوتے ہیں جبکہ دیندار لوگ =



يَقُومَ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مَالًا ۖ إِنَّ أَجْرِي إِلَّا

يَقُومُ	لَا أَسْأَلُكُمْ	عَلَيْهِ	مَالًا	إِنَّ	أَجْرِي	إِلَّا
اے میری قوم	میں نہیں مانگتا تم سے	اس پر	کوئی مال	نہیں	میرا اجر	مگر

اے قوم! میں تم سے اس پر کوئی مال نہیں مانگتا، میرا اجر تو

عَلَى اللَّهِ وَمَا أَنَا بِطَارِدٍ ۚ الَّذِينَ آمَنُوا ۖ إِنَّهُمْ

عَلَى اللَّهِ	وَمَا أَنَا	بِطَارِدٍ	الَّذِينَ	آمَنُوا	إِنَّهُمْ
اللہ (کے ذمہ کرم) پر	اور	نہیں	میں	دور کرنے والا	ان لوگوں کو جو ایمان لائے

اللہ ہی پر ہے اور میں مسلمانوں کو دور نہیں کروں گا بیشک یہ

مُلَقُّوٓا رَّبِّهِمْ وَلَكِنِّي أَرٰكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُونَ ۚ

مُلَقُّوٓا	رَّبِّهِمْ	وَلَكِنِّي	أَرٰكُمْ	قَوْمًا تَجْهَلُونَ
ملنے والے (ہیں)	اپنے رب (سے)	اور	لیکن میں	سمجھتا ہوں تمہیں جاہل لوگ

اپنے رب سے ملنے والے ہیں لیکن میں تم لوگوں کو بالکل جاہل قوم سمجھتا ہوں ○

وَيَقُومَ مَنْ يَشَاءُ ۚ مِنَ اللَّهِ إِنَّ

وَيَقُومَ	مَنْ	يَشَاءُ	مِنَ اللَّهِ	إِنَّ
اے میری قوم	کون	مدد کر سکے گا میری	اللہ سے (کے مقابلے میں)	اگر

اور اے میری قوم! اگر میں انہیں دور کر دوں تو مجھے اللہ سے

طَرَدْتُهُمْ ۖ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ۚ وَلَا أَقُولُ لَكُمْ

طَرَدْتُهُمْ	أَفَلَا تَذَكَّرُونَ	وَلَا أَقُولُ	لَكُمْ
میں دور کر دوں انہیں	تو کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرتے	اور	میں نہیں کہتا

کون بچائے گا؟ تو کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرتے؟ ○ اور میں تم سے نہیں کہتا کہ

= غریب اور پھر یہی فاسق و گمراہ لوگ غریبوں کا مذاق اڑاتے ہیں۔

۱..... قوم نے غریب مسلمانوں کو مجلس سے نکلانے کا مطالبہ کیا تھا جس پر حضرت نوح علیہ السلام نے انہیں یہ جواب دیا، اس سے معلوم ہوا کہ وہ دیندار غریبوں کو حقیر سمجھنا کفار کا طریقہ ہے، اس میں ہمارے زمانے کے ان مالداروں کے لئے بڑی عبرت ہے جو غریب علماء کرام، طلباء دین، مبلغین وغیرہ کو دودھ کوڑی کی عزت دینے کو تیار نہیں ہوتے، چندہ بھی دیتا ہو تو دس چکر لگوا کر اور ماتھے پر تیوری چڑھا کر دیں گے اور دینے کے بعد انہیں اپنا نوکر سمجھیں گے۔ حضرت نوح علیہ السلام =

کافر عربوں کے  
اعتراضات کا جواب

## عِنْدِي خَزَائِنُ اللَّهِ وَلَا أَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَا أَقُولُ

عِنْدِي	خَزَائِنُ اللَّهِ <sup>(۱)</sup>	وَلَا	أَعْلَمُ	الْغَيْبَ	وَلَا	أَقُولُ
میرے پاس	اللہ کے خزانے (ہیں)	اور	نہ میں جان لیتا ہوں	غیب	اور	میں نہیں کہتا

میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ یہ کہ میں خود ہی غیب جان لیتا ہوں اور نہ یہ کہتا ہوں

## إِنِّي مَلَكٌ وَلَا أَقُولُ لِلَّذِينَ تَزْدَرِي

إِنِّي	مَلَكٌ	وَلَا	أَقُولُ	لِلَّذِينَ	تَزْدَرِي
(کہ) بیشک میں	فرشتہ (ہوں)	اور	میں نہیں کہتا	ان لوگوں کے بارے میں جنہیں	حقیر سمجھتی ہیں

کہ میں فرشتہ ہوں اور میں ان غریب مسلمانوں کے بارے میں جنہیں تمہاری نگاہیں

## أَعْيُنُكُمْ لَنْ يُؤْتِيَهُمُ اللَّهُ خَيْرًا ۖ اللَّهُ

أَعْيُنُكُمْ	لَنْ يُؤْتِيَهُمُ	اللَّهُ	خَيْرًا	اللَّهُ
تمہاری نگاہیں	ہرگز نہیں دے گا انہیں	اللہ	کوئی بھلائی	اللہ

حقیر سمجھتی ہیں یہ نہیں کہتا کہ اللہ ہرگز انہیں کوئی بھلائی نہیں دے گا۔ اللہ

## أَعْلَمُ بِمَا فِي أَنْفُسِهِمْ ۚ إِنِّي إِذَا

أَعْلَمُ	بِمَا فِي	أَنْفُسِهِمْ	إِنِّي	إِذَا
خوب جانتا ہے	(اس) کو جو	ان کے دلوں میں (ہے)	(اگر ایسا کہوں تو) بیشک میں	اس وقت

خوب جانتا ہے جو ان کے دلوں میں ہے۔ اگر میں ایسی بات کہوں تو

## لِّسِنِ الظَّالِمِينَ ۖ قَالُوا يَتُوءُونَ ۚ قَدْ جَدَلْتَنَا

لِّسِنِ الظَّالِمِينَ ۖ	قَالُوا	يَتُوءُونَ	قَدْ	جَدَلْتَنَا
ضرور ظالموں میں سے (ہوں گا)	انہوں نے کہا	اے نوح	بیشک	تم نے جھگڑا کیا ہم سے

ضرور میں ظالموں میں سے ہوں گا ○ انہوں نے کہا: اے نوح! تم نے ہم سے جھگڑا کیا

== الطَّلُوفَةُ وَالسَّلَامَةُ کے جواب سے پیر صاحبان، علماء و خطباء کو بھی درس حاصل کرنا چاہئے کہ مالد اروں کو اپنے قرب میں جگہ دینا، ان کی فرمائش پر فوراً ان کے گھر حاضر ہو جانا جبکہ غریبوں کو خود سے کچھ فاصلے پر رکھنا اور ان کی بار بار کی فریادوں کے باوجود بھی ان پر شفقت نہ کرنا درست نہیں اور نہ ہی ان حضرات کے شاہان شان ہے۔

①..... حضرت نوح علیہ السلام کی قوم نے آپ پر تین اعتراضات کئے تھے، پہلا یہ کہ ”تم ہم سے زیادہ مالد ار نہیں ہو“ اس کے جواب میں آپ نے فرمایا کہ میں نے تم سے کب کہا ہے کہ میرے پاس اللہ تعالیٰ کے خزانے ہیں۔ دوسرا یہ کہ ”تمہاری پیروی ہمارے حقیر و کمتر لوگوں نے کی ہے“ اس کے



فَاكْثَرْتَ جِدَالَنَا بِمَا تَعِدُنَا اِنْ كُنْتَ

فَاكْثَرْتَ	جِدَالَنَا	فَاتِنَا بِمَا	تَعِدُنَا	اِنْ	كُنْتَ
تو تم نے بہت کر لیا	ہم سے جھگڑا	تو لے آؤ ہمارے پاس جس کی	تم وعیدیں دیتے ہو ہمیں	اگر	تم ہو

اور بہت زیادہ جھگڑا کر لیا ہے تو اگر تم سچے ہو تو وہ عذاب لے آؤ جس کی وعیدیں

مِنَ الصِّدِّيقِينَ ۳۲ قَالَ اِنَّمَا يَأْتِيَكُمْ بِهِ اللّٰهُ اِنْ شَاءَ وَ

مِنَ الصِّدِّيقِينَ ۳۲	قَالَ	اِنَّمَا	يَأْتِيَكُمْ بِهِ	اللّٰهُ	اِنْ	شَاءَ ۳۱	وَ
سچوں میں سے	فرمایا	صرف	لائے گا تمہارے اوپر اسے	اللہ	اگر	اس نے چاہا	اور

تم ہمیں دیتے رہتے ہو ○ (نوح نے) فرمایا: وہ عذاب تمہارے اوپر اللہ ہی لائے گا اگر وہ چاہے گا اور

مَا اَنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ ۳۳ وَلَا يَنْفَعُكُمْ نُصْحِي اِنْ

مَا اَنْتُمْ	بِمُعْجِزِينَ ۳۳	وَ	لَا يَنْفَعُكُمْ	نُصْحِي	اِنْ
تم	(اسے) عاجز کر سکنے والے	اور	نفع نہ دے گی تمہیں	میری نصیحت	اگر

تم اللہ کو عاجز نہیں کر سکو گے ○ اور اگر میں تمہاری خیر خواہی کرنا چاہوں تو تب بھی

اَرَدْتُ اَنْ اَنْصَحَ لَكُمْ اِنْ كَانَ اللّٰهُ يُرِيدُ اَنْ يُغْوِيَكُمْ ط

اَرَدْتُ	اَنْ	اَنْصَحَ	لَكُمْ	اِنْ	كَانَ اللّٰهُ يُرِيدُ	اَنْ	يُغْوِيَكُمْ
میں چاہوں	کہ	خیر خواہی کروں	تمہاری	اگر	اللہ چاہتا ہو	کہ	وہ گمراہ کر دے تمہیں

میری نصیحت تمہیں نفع نہیں دے گی اگر اللہ تمہیں گمراہ کرنا چاہتا ہو۔

هُوَ رَبُّكُمْ قَفَّ وَ اِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ط ۳۴ اَمْ يَقُولُونَ

هُوَ	رَبُّكُمْ	وَ	اِلَيْهِ	تُرْجَعُونَ ۳۴	اَمْ	يَقُولُونَ
وہ	تمہارا رب (ہے)	اور	اسی کی طرف	تمہیں لوٹایا جائے گا	کیا	وہ کہتے ہیں

وہ تمہارا رب ہے اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے ○ کیا یہ کہتے ہیں کہ

== جواب میں فرمایا کہ میں نے کب یہ دعویٰ کیا تھا کہ میں غیب جانتا ہوں اور اس بنا پر میں چن چن کر بندوں کا انتخاب کروں گا۔ تیسرا یہ کہ ”تم ہمارے جیسے ہی آدمی ہو“ اس کے جواب میں فرمایا کہ میں نے تم سے کب یہ کہا تھا کہ میں فرشتے ہوں کہ اس دعوے کی وجہ سے تمہیں اعتراض کا موقع مل گیا۔

۱..... اس سے معلوم ہوا کہ کفر یا بدعتی پر عذاب آنا ضروری نہیں بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کے ارادے پر موقوف ہے۔

سب جواب میں فرمایا کہ میں نے کب یہ دعویٰ کیا تھا کہ میں غیب جانتا ہوں اور اس بنا پر میں چن چن کر بندوں کا انتخاب کروں گا۔ تیسرا یہ کہ ”تم ہمارے جیسے ہی آدمی ہو“ اس کے جواب میں فرمایا کہ میں نے تم سے کب یہ کہا تھا کہ میں فرشتے ہوں کہ اس دعوے کی وجہ سے تمہیں اعتراض کا موقع مل گیا۔

اَفْتَرَاهُ ۖ قُلْ اِنْ اَفْتَرَيْتُهُ فَعَلَيْ اِجْرَامِي وَاَنَا

اَفْتَرَاهُ	قُلْ	اِنْ اَفْتَرَيْتُهُ	فَعَلَيْ	اِجْرَامِي	وَ	اَنَا
اس نے خود بنالیا ہے اسے	تم کہو	اگر میں خود بنالوں اسے	تو مجھ پر (ہے)	میرا جرم	اور	میں

یہ اس نے خود ہی بنالیا ہے۔ تم فرماؤ: اگر میں نے بنا (بھی) لیا ہو تو میرا جرم صرف مجھ پر ہے اور میں

بَرِيٍّ ؕ مِّمَّا تَجْرِمُونَ ﴿٣٥﴾ وَاُوْحِيَ اِلَى نُوْحٍ اَنْهَ

بَرِيٍّ ؕ	مِّمَّا	تَجْرِمُونَ ﴿٣٥﴾	وَ	اُوْحِيَ	اِلَى نُوْحٍ ﴿١﴾	اَنْهَ
بیزار (ہوں)	(اس) سے جو	تم جرم کرتے ہو	اور	وحی بھیجی گئی	نوح کی طرف	کہ

تمہارے جرم سے بیزار ہوں ○ اور نوح کی طرف وحی بھیجی گئی کہ

لَنْ يُّؤْمِنَ مِنْكُمْ قَوْمٌ اِلَّا مَنْ قَدْ اٰمَنَ

لَنْ يُّؤْمِنَ	مِنْكُمْ	اِلَّا	مَنْ	قَدْ	اٰمَنَ
ہرگز ایمان نہیں لائے گا	تمہاری قوم میں سے	مگر	وہ جو	پیشک (پہلے)	ایمان لا چکا

تمہاری قوم میں سے مسلمان ہو جانے والوں کے علاوہ کوئی اور (اب) مسلمان نہیں ہوگا

فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ﴿٣٦﴾ وَاَصْنَعِ الْفُلَ بِأَعْيُنِنَا

فَلَا تَبْتَئِسْ	بِمَا	كَانُوا يَفْعَلُونَ ﴿٣٦﴾	وَ	اَصْنَعِ	الْفُلَ	بِأَعْيُنِنَا
تو تم غم نہ کرو	(اس) پر جو	وہ کام کرتے ہیں	اور	بناؤ	کشتی	ہمارے سامنے

تو تم اس پر غم نہ کھاؤ جو یہ کر رہے ہیں ○ اور ہمارے سامنے اور ہمارے حکم سے

وَوَحَيْنَا وَلَا تُخَاطِبُنِي فِي الَّذِينَ ظَلَمُوا ۚ

وَوَحَيْنَا	وَلَا	تُخَاطِبُنِي	فِي الَّذِينَ	ظَلَمُوا ۚ
اور	ہمارے حکم (سے)	اور	تم بات نہ کرنا مجھ سے	ان لوگوں کے بارے میں جنہوں نے ظلم کیا

کشتی بناؤ اور (اب) ظالموں کے بارے میں مجھ سے بات نہ کرنا۔

①..... اس آیت میں حضرت نوح علیہ السلام کو یہ خبر دی گئی ہے کہ ان کی قوم کے جو لوگ کفر پر اڑے ہوئے ہیں ان کا ایمان قبول کرنا محال ہے لہذا ان کے ایمان قبول کرنے کی توقع نہ رکھیں۔ ایمان لانے والے حضرات کی تعداد مفسرین کے بیان کے مطابق تقریباً اسی (80) تھی۔

حضرت نوح علیہ السلام کو کشتی کی خبر

کشتی بنانے کا حکم اور کافروں کی سفارش کی ممانعت

۱۱



إِنَّهُمْ مُّعْرِضُونَ ﴿٣٢﴾ وَيَصْنَعُ الْفُلَكَ ۚ وَكَلَّمَ مَرَّ					
إِنَّهُمْ	مُعْرِضُونَ ﴿٣٢﴾	وَ	يَصْنَعُ ﴿١﴾	الْفُلَكَ	وَ
پیشک وہ	غرق کئے جائیں گے	اور	وہ بناتا رہا	کشتی	اور جب کبھی
پیشک انہیں ضرور غرق کیا جائے گا ○ اور نوح کشتی بناتے رہے اور ان کی قوم کے سرداروں میں سے					
عَلَيْهِ مَلَأٌ مِّنْ قَوْمِهِ سَخِرُوا مِنْهُ ۖ قَالَ					
عَلَيْهِ	مَلَأٌ	مِّنْ قَوْمِهِ	سَخِرُوا	مِنْهُ	قَالَ
اس پر (کے پاس سے)	سردار	اس کی قوم میں سے	(تو) وہ ہنسی اڑاتے	اس سے (کی)	فرمایا
جب کبھی کوئی ان کے پاس سے گزرتا تو ان کا مذاق اڑاتا۔ (نوح نے) فرمایا:					
إِنْ تَسْخَرُوا مِنَّا فَإِنَّا نَسْخَرُ مِنْكُمْ كَمَا					
إِنْ	تَسْخَرُوا	مِنَّا	فَإِنَّا	نَسْخَرُ	مِنْكُمْ
اگر	تم ہنسی اڑاتے ہو	ہم سے (ہماری)	تو بیشک ہم	ہنسی اڑائیں گے	تم سے (تمہاری)
اگر تم ہمارے اوپر ہنستے ہو تو ایک وقت ہم بھی تم پر ایسے ہی ہنسیں گے جیسے					
تَسْخَرُونَ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ۚ لَمَنْ يَأْتِيهِ عَذَابٌ					
تَسْخَرُونَ ﴿٣٣﴾	فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ	لَمَنْ يَأْتِيهِ	عَذَابٌ		
تم ہنسی اڑا رہے ہو	تو عنقریب تم جان جاؤ گے	کس پر آتا ہے	عذاب		
تم ہنستے ہو ○ تو عنقریب تمہیں پتہ چل جائے گا کہ کس پر وہ عذاب آتا ہے					
يُخْزِيهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيمٌ ﴿٣٩﴾					
يُخْزِيهِ	وَ	يَحِلُّ	عَلَيْهِ	عَذَابٌ مُّقِيمٌ ﴿٣٩﴾	(٢)
جو ذلیل و رسوا کر دے گا اسے	اور	(کون ہے کہ) اترتا ہے	اس پر	ہمیشہ رہنے والا عذاب	
جو اسے ذلیل و رسوا کر دے گا اور کس پر ہمیشہ رہنے والا عذاب اترتا ہے ○					

- ۱..... مردی ہے کہ یہ کشتی دو سال میں تیار ہوئی، ایک قول کے مطابق اس کی لمبائی تین سو گز، چوڑائی پچاس گز، اونچائی تیس گز تھی۔ اس میں تین درے بنائے گئے تھے۔ نیچے والے درے میں جنگلی جانور، درندے اور حشرات الارض تھے۔ درمیانی درے میں چوپائے وغیرہ اور اوپر والے درے میں خود حضرت نوح علیہ السلام، آپ کے ساتھی اور حضرت آدم علیہ السلام کا جسد مبارک اور کھانے وغیرہ کا سامان تھا، پرندے بھی اوپر والے درجہ میں ہی تھے۔
- ۲..... پہلے عذاب سے دنیا میں غرق ہونے کا عذاب مراد ہے اور دوسرے عذاب سے مراد آخرت میں جہنم کا عذاب ہے جو کبھی ختم نہ ہو گا۔

حَتَّىٰ إِذَا جَاءَ أَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّورُ ۖ قُلْنَا احْمِلْ

حَتَّىٰ	إِذَا	جَاءَ	أَمْرُنَا	وَ	فَارَ	التَّنُّورُ <sup>(۱)</sup>	قُلْنَا	احْمِلْ
یہاں تک کہ	جب	آگیا	ہمارا حکم	اور	الٹنے لگا	تنور	(تو) ہم نے فرمایا	سوار کر لو

یہاں تک کہ جب ہمارا حکم آگیا اور تنور اُٹنے لگا تو ہم نے فرمایا: ہر جنس میں سے

فِيهَا مِنْ كُلِّ ذَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَأَهْلَكَ

فِيهَا	مِنْ كُلِّ	ذَوْجَيْنِ	اثْنَيْنِ	وَ	أَهْلَكَ
اس (کشتی) میں	ہر (جنس میں) سے	ایک جوڑا (یعنی زودادہ)	دو عدد	اور	اپنے گھر والوں (کو)

(نر اور مادہ کا) ایک ایک جوڑا اور جن پر (عذاب کی) بات پہلے طے ہو چکی ہے

إِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ وَمَنْ آمَنَ ۖ وَ

إِلَّا	مَنْ	سَبَقَ	عَلَيْهِ	الْقَوْلُ	وَ	مَنْ	آمَنَ
مگر	وہ جو	پہلے (طے) ہو چکی	اس پر	بات	اور	(اسے) سوار کر لو	جو ایمان لایا

ان کے سوا اپنے گھر والوں کو اور اہل ایمان کو کشتی میں سوار کر لو اور

مَا آمَنَ مَعَهُ إِلَّا قَلِيلٌ ۚ وَقَالَ ارْكَبُوا فِيهَا

مَا آمَنَ	مَعَهُ	إِلَّا	قَلِيلٌ	وَ	قَالَ	ارْكَبُوا	فِيهَا
ایمان نہیں لائے	اس کے ساتھ	مگر	تھوڑے	اور	کہا	سوار ہو جاؤ	اس میں

ان کے ساتھ تھوڑے لوگ ہی ایمان لائے تھے ○ اور (نوح نے) فرمایا: اس میں سوار ہو جاؤ۔

بِسْمِ اللَّهِ مَجْرَهَا وَمُرْسَهَا ۖ إِنَّ رَبِّي لَغَفُورٌ

بِسْمِ اللَّهِ	مَجْرَهَا	وَ	مُرْسَهَا	إِنَّ	رَبِّي	لَغَفُورٌ
اللہ کے نام پر (ہے)	اس کا چلنا	اور	اس کا ٹھہرنا	بیشک	میرا رب	ضرور بخشنے والا

اس کا چلنا اور اس کا ٹھہرنا اللہ ہی کے نام پر ہے۔ بیشک میرا رب ضرور بخشنے والا

۱..... بعض مفسرین کے نزدیک اس تنور سے روئے زمین مراد ہے اور ایک قول یہ ہے کہ اس سے یہی تنور مراد ہے جس میں روٹی پکائی جاتی ہے۔

۲..... ان سے مراد حضرت نوح علیہ السلام کی بیوی واطرفہ ہے جو ایمان نہ لائی تھیں اور آپ علیہ السلام کا بیٹا کنعان ہے، اللہ تعالیٰ نے ان کی ہلاکت کا بھی فیصلہ فرمادیا۔



کشتی کی روایت اور حضرت نوح علیہ السلام کی شہادت کو پکار

بیٹے کا جواب اور حضرت نوح علیہ السلام کی نصیحت

رَّحِيمٌ ۳۱ وَ هِيَ تَجْرِي بِهِمْ فِي مَوْجٍ كَالْجِبَالِ وَ					
رَّحِيمٌ ۳۱	وَ	هِيَ	تَجْرِي	بِهِمْ	فِي مَوْجٍ كَالْجِبَالِ ۳۱
مہربان (ہے)	اور	وہ	چل رہی تھی	ان کے سمیت	پہاڑوں جیسی موجوں میں
مہربان ہے اور وہ کشتی انہیں پہاڑ جیسی موجوں کے درمیان لے کر چل رہی تھی اور					
نَادَى نُوحٌ ابْنَهُ وَ كَانَ فِي مَعْرِزٍ يُبَيِّنُ الرُّكْبَ					
نَادَى	نُوحٌ ابْنَهُ	وَ	كَانَ	فِي مَعْرِزٍ	يُبَيِّنُ
پکارا	نوح (نے) اپنے بیٹے (کو)	اور	وہ تھا	ایک کنارے میں	اے میرے بیٹے
نوح نے اپنے بیٹے کو پکارا اور وہ اس (کشتی) سے (باہر) ایک کنارے پر تھا: اے میرے بیٹے! تو					
مَعَنَا وَلَا تَكُنْ مَعَ الْكَافِرِينَ ۳۲ قَالَ سَاوِي					
مَعَنَا	وَ	لَا تَكُنْ	مَعَ الْكَافِرِينَ ۳۲	قَالَ	سَاوِي
ہمارے ساتھ	اور	تو نہ ہو	کافروں کے ساتھ	اس نے کہا	میں ابھی پناہ لے لیتا ہوں
ہمارے ساتھ سوار ہو جا اور کافروں کے ساتھ نہ ہو بیٹے نے کہا: میں ابھی کسی پہاڑ کی					
إِلَى جَبَلٍ يَعْصِمُنِي مِنَ الْمَاءِ ۳۳ قَالَ لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ					
إِلَى جَبَلٍ	يَعْصِمُنِي	مِنَ الْمَاءِ	قَالَ	لَا عَاصِمَ	الْيَوْمَ
پہاڑ کی طرف	وہ بچالے گا مجھے	پانی سے	فرمایا	کوئی بچانے والا نہیں	آج
پناہ لے لیتا ہوں وہ مجھے پانی سے بچالے گا۔ (نوح نے) فرمایا: آج اللہ کے عذاب سے					
مِنْ أَمْرِ اللَّهِ إِلَّا مَنْ رَحِمَ ۳۴ وَ حَالٌ					
مِنْ أَمْرِ اللَّهِ	إِلَّا	مَنْ	رَحِمَ	وَ	حَالٌ
اللہ کے حکم (عذاب) سے	مگر	(وہی بچے گا) جس پر	اس نے رحم فرمادیا	اور	حائل ہو گئی
کوئی بچانے والا نہیں مگر (وہی بچے گا) جس پر وہ رحم فرمادے اور ان کے درمیان میں					

۱..... جب حضرت نوح علیہ السلام کی قوم پر عذاب نازل ہوا تو چالیس دن اور رات آسمان سے بارش برستی رہی اور زمین سے پانی اُبھارتا رہا۔ پانی پہاڑوں سے اونچا ہو گیا یہاں تک کہ ہر چیز اس میں ڈوب گئی اور ہوا اس شدت سے چل رہی تھی کہ اس کی وجہ سے پہاڑوں کی مانند اونچی لہریں بلند ہو رہی تھیں۔

بَيْنَهُمَا النَّوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمُعْرِقِينَ ﴿٣٣﴾ وَقِيلَ يَا رَأْسُ

بَيْنَهُمَا	النَّوْجُ	فَكَانَ	مِنَ الْمُعْرِقِينَ ﴿٣٣﴾	وَقِيلَ ﴿١﴾	يَا رَأْسُ
ان کے درمیان	موج، لہر	تو وہ ہو گیا	غرق کئے جانے والوں میں سے	اور	کہا گیا

لہر حائل ہو گئی تو وہ بھی غرق کئے جانے والوں میں سے ہو گیا ○ اور حکم فرمایا گیا کہ اے زمین!

اَبْلَعِي مَاءَكِ وَيَسْمَاءَ أَقْلِعِي وَغِيَضَ الْمَاءُ وَ

اَبْلَعِي	مَاءَكِ	وَيَسْمَاءَ	أَقْلِعِي	وَوَغِيَضَ	الْمَاءُ
نگل جا	اپنا پانی	اور	اے آسمان	تھم جا	اور
				خشک کر دیا گیا	پانی

اپنا پانی نگل جا اور اے آسمان! تھم جا اور پانی خشک کر دیا گیا اور

قُضِيَ الْأَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُودِيِّ وَقِيلَ بُعْدًا

قُضِيَ	الْأَمْرُ	وَاسْتَوَتْ	عَلَى الْجُودِيِّ	وَقِيلَ	بُعْدًا
پورا کر دیا گیا	کام	اور	کشتی ٹھہر گئی	اور	فرما دیا گیا
			جودی (پہاڑ) پر		دوری (ہے)

کام تمام ہو گیا اور وہ کشتی جودی پہاڑ پر ٹھہر گئی اور فرما دیا گیا: ظالموں

لِلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ﴿٣٤﴾ وَنَادَى نُوحٌ رَبَّهُ فَقَالَ

لِلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ﴿٣٤﴾	وَنَادَى	نُوحٌ	رَبَّهُ	فَقَالَ
ظلم کرنے والے لوگوں کے لئے	اور	پکارا	نوح (نے)	اپنے رب (کو)
				تو عرض کی

کے لئے دوری ہے ○ اور نوح نے اپنے رب کو پکارا تو عرض کی:

رَبِّ إِنِّي ابْنِي مِنْ أَهْلِي وَإِنَّ وَعْدَكَ

رَبِّ	إِنِّي	ابْنِي	مِنْ أَهْلِي	وَإِنَّ	وَعْدَكَ
اے میرے رب	بیشک	میرا بیٹا (بھی)	میرے گھر والوں میں سے (تھا)	اور	بیشک
					تیرا وعدہ

اے میرے رب! میرا بیٹا بھی تو میرے گھر والوں میں سے ہے اور بیشک تیرا وعدہ

۱..... جب حضرت نوح علیہ السلام کی قوم غرق ہو گئی تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے زمین کو حکم فرمایا گیا کہ اے زمین! اپنا پانی نگل جا اور آسمان کو حکم فرمایا گیا کہ اے آسمان! تھم جا۔ پھر پانی خشک کر دیا گیا اور یوں حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کی بلاکت کا کام پورا ہو گیا۔ حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی چھ مہینے زمین میں گھوم کر جودی پہاڑ پر ٹھہر گئی، یہ پہاڑ موصل یا شام کی حدود میں واقع ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی میں دسویں جب کو بیٹھے اور دسویں حرم کو کشتی جودی پہاڑ پر ٹھہری تو آپ علیہ السلام نے اس کے شکر کا روزہ رکھا اور اپنے تمام ساتھیوں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔



الْحَقُّ وَأَنْتَ أَحْكَمُ الْحَكَمِينَ ﴿۳۵﴾ قَالَ يُنُوحُ إِنَّهُ لَيْسَ						
الْحَقُّ	وَ	أَنْتَ	أَحْكَمُ الْحَكَمِينَ ﴿۳۵﴾	قَالَ	يُنُوحُ	إِنَّهُ لَيْسَ
سچا (ہے)	اور	تو	سب سے بڑا حاکم (ہے)	فرمایا	اے نوح	بیشک وہ نہیں
سچا ہے اور تو سب سے بڑا حاکم ہے ○ (اللہ نے) فرمایا: اے نوح! بیشک وہ						
مِنْ أَهْلِكَ ۚ إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ ۖ فَلَا تَسْأَلْنِ مَا						
مِنْ أَهْلِكَ <sup>(۱)</sup>	إِنَّهُ	عَمَلٌ	غَيْرُ صَالِحٍ	فَلَا تَسْأَلْنِ	مَا	
تیرے گھر والوں میں سے	بیشک وہ (اس کا)	عمل	اچھا نہیں	تو تم سوال نہ کرو مجھ سے	(اس کا) جو	
تیرے گھر والوں میں ہرگز نہیں، بیشک اس کا عمل اچھا نہیں، پس تم مجھ سے اس بات کا						
لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ ۖ إِنِّي أَعْطُكَ أَنْ تَكُونَ						
لَيْسَ	لَكَ	بِهِ	عِلْمٌ	إِنِّي	أَعْطُكَ	أَنْ تَكُونَ
نہیں ہے	تجھے	اس کا	علم	بیشک میں	نصیحت فرماتا ہوں تجھے	کہ تم (نہ) ہو
سوال نہ کرو جس کا تجھے علم نہیں۔ میں تجھے نصیحت فرماتا ہوں کہ تو ان لوگوں میں سے						
مِنَ الْجَاهِلِينَ ﴿۳۶﴾ قَالَ رَبِّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ						
مِنَ الْجَاهِلِينَ ﴿۳۶﴾	قَالَ رَبِّ	إِنِّي	أَعُوذُ	بِكَ	أَنْ	
نادانوں میں سے	عرض کی	اے میرے رب	بیشک میں	پناہ چاہتا ہوں	تیری	کہ
نہ ہو جو جانتے نہیں ○ عرض کی: اے میرے رب! میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ						
أَسْأَلُكَ مَا لَيْسَ لِي بِهِ عِلْمٌ ۖ وَإِلَّا تَغْفِرْ						
أَسْأَلُكَ	مَا	لَيْسَ	لِي	بِهِ	عِلْمٌ	وَإِلَّا تَغْفِرْ
ماگلوں تجھ سے	وہ (چیز) جو	نہیں ہے	مجھے	اس کا	علم	اور اگر تو مغفرت نہ فرمائے
تجھ سے وہ چیز ماگلوں جس کا مجھے علم نہیں اور اگر تو میری						

۱..... اس سے مراد یہ ہے کہ وہ آپ علیہ السلام پر ایمان لانے والوں میں سے ہرگز نہ تھا یا اس سے مراد یہ ہے کہ وہ آپ علیہ السلام کے ان گھر والوں میں سے نہ تھا جن کی آپ علیہ السلام کے ساتھ نجات کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا تھا۔ اس آیت سے ثابت ہو کہ نجات کیلئے صرف نسی قرابت کا اعتبار نہیں بلکہ اس کیلئے ایمان شرط ہے۔ ۲..... اس آیت میں حضرت نوح علیہ السلام کے مقام رضا بالقضاء پر فائز ہونے کا بڑا بیار اظہار ہے کہ سگایا نگاہوں کے سامنے ہلاک ہوا اور وعدہ الہی کے پیش نظر دعا فرمائی لیکن حقیقت حال معلوم ہونے اور اللہ تعالیٰ کے تعبیہ فرمانے سے فوراً عاجزی کے =

لِي وَتَرْحَنِي أَكُنْ مِنَ الْخَسِرِينَ ﴿٣٧﴾ قِيلَ

لِي وَ	تَرْحَنِي	أَكُنْ	مِنَ الْخَسِرِينَ ﴿٣٧﴾	قِيلَ
میری اور	رحم نہ کرے مجھ پر	(تو) میں ہو جاؤں گا	نقصان اٹھانے والوں میں سے	فرمایا گیا
مغفرت نہ فرمائے اور مجھ پر رحم نہ فرمائے تو میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جاؤں گا۔ فرمایا گیا:				

يُنُوحُ اهْبِطْ بِسَلَامٍ مِّنَّا وَبَرَكَاتٍ عَلَيْكَ وَ

يُنُوحُ	اهْبِطْ	بِسَلَامٍ مِّنَّا وَبَرَكَاتٍ	عَلَيْكَ وَ
اے نوح	(کشتی سے) اتر جا	ہماری طرف سے سلامتی اور برکتوں کے ساتھ	(جو) تجھ پر اور
اے نوح! ہماری طرف سے اس سلامتی اور ان برکتوں کے ساتھ کشتی سے اتر و جو تم پر اور			

عَلَى أُمَمٍ مِّمَّنْ مَّعَكَ ۖ وَأُمَمٌ

عَلَى أُمَمٍ	مِّمَّنْ	مَّعَكَ	وَ	أُمَمٌ (۱)
جماعتوں پر (ہیں)	(ان لوگوں میں) سے جو	تمہارے ساتھ (ہیں)	اور	کچھ گروہ
تمہارے ساتھیوں کی جماعتوں پر ہیں اور کچھ جماعتیں ایسی ہیں				

سَنُيَسِّرُهُمْ لِيَسْهُمَ مِّنَّا عَذَابَ الْيَمِّ ﴿٣٨﴾ تِلْكَ

سَنُيَسِّرُهُمْ	لِيَسْهُمَ	مِّنَّا	عَذَابَ الْيَمِّ ﴿٣٨﴾	تِلْكَ
ہم فائدے دیں گے انہیں	پہنچے گا انہیں	ہماری طرف سے	دردناک عذاب	یہ
جنہیں ہم فائدے دیں گے پھر انہیں ہماری طرف سے دردناک عذاب پہنچے گا یہ				

مِنْ أَنْبَاءِ الْغَيْبِ نُوحِيهَا إِلَيْكَ مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَا

مِنْ أَنْبَاءِ الْغَيْبِ (۲)	نُوحِيهَا	إِلَيْكَ	مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَا
غیب کی خبروں میں سے (ہے)	ہم وحی کرتے ہیں اے	تمہاری طرف	نہیں جانتے تھے انہیں
کچھ غیب کی خبریں ہیں جو ہم تمہاری طرف وحی کرتے ہیں۔ اس سے پہلے نہ تم انہیں جانتے			

== ساتھ اپنی مغفرت اور رحم الہی کی دعا لگنا شروع کر دی۔

۱..... ان سے حضرت نوح علیہ السلام کے بعد قیامت تک پیدا ہونے والے کافر گروہ مراد ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ ان کی مقررہ مدتوں تک فراخی عیش اور وسعت رزق عطا فرمائے گا پھر انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آخرت میں دردناک عذاب پہنچے گا۔ ۲..... حضرت نوح علیہ السلام کا واقعہ ماضی کی ایک نئی خبر تھی جو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو دی۔ معلوم ہوا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو غیب کا علم عطا فرمایا گیا ہے۔



أَنْتَ وَلَا قَوْمُكَ مِنْ قَبْلِ هَذَا فَاصْبِرْ ۖ إِنَّ الْعَاقِبَةَ

أَنْتَ	وَا	لَا	قَوْمُكَ	مِنْ قَبْلِ هَذَا	فَاصْبِرْ	إِنَّ	الْعَاقِبَةَ
تم	اور	نہ	تمہاری قوم	اس سے پہلے	تو تم صبر کرو	بیشک	اچھا انجام

تھے اور نہ تمہاری قوم جانتی تھی تو تم صبر کرو بیشک اچھا انجام

لِلْمُشْقِيقِينَ ۚ وَالْإِلٰی عَادٍ آخَاهُمْ هُودًا ۖ قَالَ

لِلْمُشْقِيقِينَ ۚ	وَا	إِلٰی عَادٍ	آخَاهُمْ (۱)	هُودًا	قَالَ
پرہیز گاروں کے لئے (ہے)	اور	عاد کی طرف	ان کے (قومی) بھائی	ہود (کو بھیجا)	اس نے کہا

پرہیز گاروں کے لئے ہے ۝ اور عاد کی طرف ان کے ہم قوم ہود کو بھیجا۔ فرمایا:

يَقُومُوا عِبَادُ اللَّهِ مَا لَكُمْ مِّنْ إِلٰهٍ غَيْرُهُ ۖ إِنَّ

يَقُومُوا	عِبَادُ	اللَّهِ	مَا	لَكُمْ	مِّنْ إِلٰهٍ	غَيْرُهُ	إِنَّ
اے میری قوم	تم عبادت کرو	اللہ (کی)	نہیں	تمہارے لئے	کوئی معبود	اس کے علاوہ	نہیں

اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو، اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں، تم تو

أَنْتُمْ إِلَّا مُفْتَرُونَ ۚ يَقُومُوا لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا ۖ

أَنْتُمْ	إِلَّا	مُفْتَرُونَ ۚ	يَقُومُوا	لَا أَسْأَلُكُمْ	عَلَيْهِ	أَجْرًا (۲)
تم	مگر	بہتان لگانے والے	اے میری قوم	میں نہیں مانگتا تم سے	اس پر	کوئی اجر

صرف بہتان لگانے والے ہو ۝ اے میری قوم! میں اس پر تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا۔

إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى الَّذِي فَطَرَنِي ۖ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۚ وَ

إِنْ	أَجْرِيَ	إِلَّا	عَلَى	الَّذِي	فَطَرَنِي	أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۚ	وَ
نہیں	میرا اجر	مگر	(اس کے ذمہ کرم) پر	جس نے	مجھے پیدا کیا	تو کیا تمہیں عقل نہیں	اور

میرا اجر تو اسی کے ذمہ ہے جس نے مجھے پیدا کیا۔ تو کیا تمہیں عقل نہیں؟ ۝ اور

- ۱..... اس سے مراد دینی بھائی نہیں بلکہ سلسلہ نسب کے اعتبار سے ہم قوم ہونا مراد ہے کیونکہ حضرت ہود علیہ السلام کا تعلق قبیلہ عاد سے تھا۔
- ۲..... انبیاء کرام علیہم السلام نے کسی لالچ کے بغیر دین کی تبلیغ کا فریضہ سرانجام دیا اور باقاعدہ اس کا اظہار بھی فرمایا کہ تبلیغ سے ان کا مقصد مال یا کوئی منصب حاصل کرنا نہیں بلکہ وہ صرف اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی رضا اور اس کی طرف سے ملنے والے اجر و ثواب کے طلب گار ہیں، اس سے معلوم ہوا کہ خالص نصیحت وہ ہوتی ہے جو کسی لالچ اور غرض کے بغیر ہو اور اس سے صرف اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا مقصود ہو۔

يَقُومِ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ

يَقُومِ	اسْتَغْفِرُوا	رَبَّكُمْ	ثُمَّ	تُوبُوا	إِلَيْهِ
اے میری قوم	مغفرت طلب کرو	اپنے رب سے	پھر	توبہ کرو، رجوع کرو	اس کی طرف

اے میری قوم! تم اپنے رب سے معافی مانگو پھر اس کی بارگاہ میں توبہ کرو

يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا وَيَزِدْكُمْ قُوَّةً

يُرْسِلِ	السَّمَاءَ	عَلَيْكُمْ	مِدْرَارًا	وَّ	يَزِدْكُمْ	قُوَّةً
وہ بھیجے گا	بارش	تمہارے اوپر	موسلا دھار	اور	زیادہ کرے گا تمہیں	(مزید) قوت

تو وہ تم پر موسلا دھار بارش بھیجے گا اور تمہاری قوت کے ساتھ مزید قوت

إِلَى قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِينَ ﴿٥٢﴾ قَالُوا يَهُودُ

إِلَى قُوَّتِكُمْ	وَّ	لَا تَتَوَلَّوْا	مُجْرِمِينَ ﴿٥٢﴾	قَالُوا	يَهُودُ
تمہاری قوت کے ساتھ	اور	تم منہ نہ پھيرو	مجرم بن کر	انہوں نے کہا	اے ہود

زیادہ کرے گا اور تم مجرم بن کر منہ نہ پھيرو ○ انہوں نے کہا: اے ہود!

مَا جِئْنَا بِبَيِّنَةٍ وَمَا نَحْنُ بِتَارِكِي آلِهَتِنَا

مَا جِئْنَا بِبَيِّنَةٍ	وَّ	مَا	نَحْنُ	بِتَارِكِي	آلِهَتِنَا
تم نہیں لے کر آئے ہمارے پاس کوئی دلیل	اور	نہیں	ہم	چھوڑنے والے	اپنے معبودوں (کو)

تم ہمارے پاس کوئی دلیل لے کر نہیں آئے اور ہم صرف تمہارے کہنے سے اپنے خداؤں کو

عَنْ قَوْلِكَ وَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِينَ ﴿٥٣﴾ إِنَّ

عَنْ قَوْلِكَ	وَّ	مَا	نَحْنُ	لَكَ	بِمُؤْمِنِينَ ﴿٥٣﴾	إِنَّ
تمہارے کہنے سے	اور	نہیں	ہم	تم پر	ایمان لانے والے، یقین کرنے والے	نہیں

چھوڑنے والے نہیں ہیں اور نہ ہی تمہاری بات پر یقین کرنے والے ہیں ○ ہم تو

① ..... قوم کا یہ کہنا کہ ”تم ہمارے پاس کوئی دلیل نہیں لائے“ ان کے محض دشمنی اور انکار حق کی بنا پر تھا اور نہ حضرت ہود علیہ السلام نے قوم کے سامنے اپنی نبوت پر دلائل ضرور پیش کئے ہوں گے کیونکہ ہر نبی واضح دلائل اور معجزات کے ساتھ ہی تشریف لاتا ہے۔



تَقُولُ إِلَّا اعْتَرِكَ بَعْضُ الْهَتَنِاسِ ۱۱ ط قَالَ إِنِّي					
تَقُولُ	إِلَّا	اعْتَرِكَ	بَعْضُ الْهَتَنِاسِ	بُؤْسًا	قَالَ
ہم کہتے	مگر	(یہ کہ پہنچائی ہے تم پر	ہمارے کسی معبود (نے)	کوئی برائی	فرمایا
صرف یہ کہتے ہیں کہ ہمارے کسی معبود نے تم پر کوئی برائی پہنچادی ہے۔ (ہود نے) فرمایا: میں					
أَشْهَدُ اللَّهَ وَأَشْهَدُ وَأَنَا بَرِيءٌ مِّمَّا					
أَشْهَدُ	اللَّهِ	وَأَشْهَدُ	أَنَا	بَرِيءٌ	مِّمَّا
گواہ بناتا ہوں	اللہ (کو)	اور تم (بھی) گواہ ہو جاؤ	کہ میں	بیزار (ہوں)	(ان) سے جنہیں
اللہ کو گواہ بناتا ہوں اور تم سب (بھی) گواہ ہو جاؤ کہ میں ان سب سے بیزار ہوں جنہیں					
نُشْرِكُونَ ۱۲ مَن دُونَهُ فَكَيْدُ وَفِي جَبِيعًا ۱۳					
نُشْرِكُونَ ۱۲	مَن دُونَهُ	فَكَيْدُ	وَفِي جَبِيعًا	ثُمَّ	
تم شریک ٹھہراتے ہو	اس کے سوا	تو تم داؤ چلاؤ مجھ پر	سب (مل کر)	پھر	
تم اللہ کے سوا اس کا شریک ٹھہراتے ہو ○ تم سب مل کر میرے اوپر داؤ چلاؤ پھر					
لَا تُنْظِرُونَ ۱۴ إِنِّي تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ رَبِّي وَرَبِّكُمْ ط					
لَا تُنْظِرُونَ ۱۴	إِنِّي	تَوَكَّلْتُ	عَلَى اللَّهِ	رَبِّي	وَرَبِّكُمْ
مجھے مہلت نہ دو	(نہ)	بھروسہ کیا	اللہ پر	(جو) میرا رب	اور تمہارا رب (ہے)
مجھے مہلت نہ دو ○ میں نے اللہ پر بھروسہ کر لیا ہے جو میرا اور تمہارا رب ہے۔					
مَا مِنْ دَابَّةٍ إِلَّا هُوَ أَخَذَ بِنَاصِيَتِهَا ط إِنَّ رَبِّي					
مَا مِنْ دَابَّةٍ إِلَّا هُوَ	أَخَذَ	بِنَاصِيَتِهَا	إِنَّ رَبِّي		
نہیں	کوئی جاندار	مگر وہ (یعنی اللہ نے)	پکڑا ہوا (ہے)	اس کی پیشانی سے	بیشک میرا رب
زمین پر چلنے والا کوئی جاندار ایسا نہیں جس کی پیشانی اس کے قبضہ قدرت میں نہ ہو۔ بیشک میرا رب					

۱..... یہ حضرت ہود علیہ السلام کی شجاعت اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ تھا کہ آپ نے ایک زبردست، صاحب قوت و شوکت قوم سے جو آپ علیہ السلام کے خون کی پیاس اور جان کی دشمن تھی اس طرح کے کلمات فرمائے اور اصلاً خوف نہ کیا اور وہ قوم انتہائی عداوت اور دشمنی کے باوجود آپ علیہ السلام کے خون کو کوئی نقصان پہنچانے سے عاجز رہی۔

عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ﴿٥٦﴾ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقَدْ أَبْلَغْتُكُمْ

عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ﴿٥٦﴾	فَإِنْ	تَوَلَّوْا	فَقَدْ	أَبْلَغْتُكُمْ
سیدھے راستے پر (ملتا ہے)	پھر اگر	تم منہ پھیرو	تو بیشک	میں تبلیغ کر چکا ہوں تمہیں

سیدھے راستے پر ملتا ہے ○ پھر اگر تم منہ پھیرو تو میں تمہیں اُس کی تبلیغ کر چکا ہوں

مَا أُرْسِلْتُ بِهِ إِلَيْكُمْ ۖ وَيَسْتَخْلِفُ رَبِّي

مَا أُرْسِلْتُ بِهِ <sup>(۱)</sup>	و	يَسْتَخْلِفُ	رَبِّي
(اس کی) جس کے ساتھ مجھے بھیجا گیا	اور	جانشین بنادے گا	میرا رب

جس کے ساتھ مجھے تمہاری طرف بھیجا گیا تھا اور میرا رب تمہاری جگہ

قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۚ وَلَا تَصْرُوهُ شَيْئًا إِنَّ رَبِّي عَلَى كُلِّ شَيْءٍ

قَوْمًا غَيْرَكُمْ <sup>(۲)</sup>	و	لَا تَصْرُوهُ	شَيْئًا	إِنَّ	رَبِّي	عَلَى كُلِّ شَيْءٍ
تمہارے علاوہ لوگوں (کو)	اور	تم نہ بگاڑ سکو گے اس کا	کچھ	بیشک	میرا رب	ہر چیز پر

دوسروں کو لے آئے گا اور تم اس کا کچھ نہ بگاڑ سکو گے بیشک میرا رب ہر شے پر

حَفِظْتُ ۖ وَلَبَّاءُ أَمْرُنَا نَجَّيْنَا هُودًا وَالَّذِينَ

حَفِظْتُ ۖ	و	لَبَّاءُ	جَاءَ	أَمْرُنَا	نَجَّيْنَا	هُودًا	و	الَّذِينَ
نگہبان (ہے)	اور	جب	آگیا	ہمارا حکم	(تو) ہم نے نجات دی	ہود	اور	ان لوگوں کو جو

نگہبان ہے ○ اور جب ہمارا حکم آگیا تو ہم نے اپنی رحمت کے ساتھ ہود اور اس کے

أَمَنُوا مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِنَّا وَنَجَّيْنَاهُمْ

أَمَنُوا	مَعَهُ	بِرَحْمَةٍ <sup>(۳)</sup>	مِنَّا	و	نَجَّيْنَاهُمْ
ایمان لائے	اس کے ساتھ	رحمت کے ذریعے	اپنی طرف سے	اور	ہم نے نجات دی انہیں

ساتھ والے مسلمانوں کو بچا لیا اور انہیں سخت عذاب سے

۱..... انبیاء کرام علیہم السلام اپنی امت تک سارے شرعی احکام اپنی ظاہری زندگی میں پہنچا دیتے ہیں کوئی بات چھپا نہیں رکھتے۔

۲..... یہ اللہ تعالیٰ کا قانون ہے کہ اگر کوئی قوم دین کی خدمت نہ کرے، تو اللہ تعالیٰ اسے برباد کر کے دوسری قوم اس کی جگہ مقرر فرما دیتا ہے، ابوہیل وغیرہ نے سرکشی کی تو انہیں ہلاک فرما کر مدینہ طیبہ کے انصار سے دین کی خدمت لے لی۔ ہم اس خدا نے قادر و قیوم کے حاجت مند ہیں اور وہ سب سے بے نیاز ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ایمان اور نیک اعمال نجات کا ذریعہ اور سبب ہیں لیکن درحقیقت نجات صرف اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ملتی ہے۔



قوم عادی کی عبادت اور عملی حالت

قوم عاد کا بڑا انجام اور اس کا سبب

حضرت صالح علیہ السلام کی قوم ثمود کی اپنی قوم ثمود

۵۵

وقفہ اور

مَنْ عَذَابٍ عَلِيٍّ ۝۵۸ وَتِلْكَ عَادٌ جَحَدُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَ					
مَنْ عَذَابٍ عَلِيٍّ ۝۵۸	وَ	تِلْكَ	عَادٌ	جَحَدُوا	بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَ
گاڑھے، سخت عذاب سے	اور	یہ	عاد (ہیں)	انہوں نے انکار کیا	اپنے رب کی آیتوں کا اور
نجات دی ○ اور یہ عاد ہیں جنہوں نے اپنے رب کی آیتوں کا انکار کیا اور					
عَصَوْا رُسُلَهُ وَاتَّبَعُوا أَمْرًا كَلًّا جَبَّارًا عَنِيدًا ۝۵۹ وَ					
عَصَوْا	وَ	رُسُلَهُ	وَ	اتَّبَعُوا	أَمْرًا كَلًّا جَبَّارًا عَنِيدًا ۝۵۹
نافرمانی کی	اور	اپنے رسولوں (کی)	اور	پیروی کی	ہر بڑے سرکش ہٹ دھرم کے حکم (کی) اور
اس کے رسولوں کی نافرمانی کی اور ہر بڑے سرکش ہٹ دھرم کے کہنے پر چلے ○ اور					
اتَّبَعُوا فِي هَذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً وَيَوْمَ الْقِيَمَةِ ۖ أَلَا إِنَّ عَادًا					
اتَّبَعُوا	فِي هَذِهِ الدُّنْيَا	لَعْنَةً	وَ	يَوْمَ الْقِيَمَةِ ۖ	أَلَا إِنَّ عَادًا
ان کے پیچھے لگا دی گئی	اس دنیا میں	لعنت	اور	قیامت کے دن	سن لو بیشک عاد (نے)
اس دنیا میں اور قیامت کے دن ان کے پیچھے لعنت لگا دی گئی۔ سن لو! بیشک عاد نے					
كَفَرُوا رَبَّهُمْ ۖ أَلَا بُعِدَ الْعَادِ قَوْمُ هُودٍ ۖ وَ إِلَى ثَمُودَ					
كَفَرُوا	رَبَّهُمْ ۖ	أَلَا	بُعِدَ	الْعَادِ	قَوْمُ هُودٍ ۖ وَ إِلَى ثَمُودَ
انکار کیا	اپنے رب (کا)	سن لو	دوری (ہے)	ہود کی قوم عاد کے لئے	اور ثمود کی طرف
اپنے رب کے ساتھ کفر کیا۔ سن لو! ہود کی قوم عاد کے لئے دوری ہے ○ اور ثمود کی طرف					
أَخَاهُمْ صَالِحًا ۖ قَالَ يَاقَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا					
أَخَاهُمْ	صَالِحًا	قَالَ	يَاقَوْمِ	اعْبُدُوا	اللَّهَ مَا
ان کے (قومی) بھائی	صالح (کو بھیجا)	فرمایا	اے میری قوم	تم عبادت کرو	اللہ (کی) نہیں
ان کے ہم قوم صالح کو بھیجا۔ فرمایا: اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو، اس کے سوا					

۱..... یعنی دنیا اور آخرت دونوں جگہ لعنت قوم عاد کے ساتھ ہے اور لعنت کا معنی ہے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اور ہر بھلائی سے دوری۔

۲..... آیت کے اس حصے میں اللہ تعالیٰ نے قوم عاد کے برے انجام کا اصلی سبب بیان فرمایا ہے کہ قوم عاد نے اپنے رب عزوجل کے ساتھ کفر کیا اس لئے ان کا انتہا برا انجام ہوا۔

لَكُمْ مِنَ الْإِلَهِ عَذْرًا ۖ هُوَ أَنْشَأَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ وَ

لَكُمْ	مِنِ الْإِلَهِ	عَذْرًا	هُوَ	أَنْشَأَكُمْ	مِنِ الْأَرْضِ	وَ
تمہارے لئے	کوئی معبود	اس کے علاوہ	وہ	اس نے پیدا کیا تمہیں	زمین سے	اور

تمہارا کوئی معبود نہیں اس نے تمہیں زمین سے پیدا کیا اور

اسْتَعْمَرَكُمْ فِيهَا فَاسْتَغْفِرُكُمْ ثُمَّ تَوْبُوا إِلَيْهِ ۖ

اسْتَعْمَرَكُمْ	فِيهَا	فَاسْتَغْفِرُكُمْ	ثُمَّ	تَوْبُوا	إِلَيْهِ
آباد کیا تمہیں	اسی میں	تو تم مغفرت طلب کرو اس سے	پھر	توبہ کرو، رجوع کرو	اس کی طرف

اسی میں تمہیں آباد کیا تو اس سے معافی مانگو پھر اس کی طرف رجوع کرو۔

إِنَّ رَبِّي قَرِيبٌ مُّجِيبٌ ۖ قَالُوا يَصْلِحْ

إِنَّ	رَبِّي	قَرِيبٌ	مُّجِيبٌ	قَالُوا	يَصْلِحْ
بیشک	میرا رب	قریب (ہے)	(دعا) قبول کرنے والا، سننے والا (ہے)	انہوں نے کہا	اے صالح

بیشک میرا رب قریب ہے، دعا سننے والا ہے ○ انہوں نے کہا: اے صالح!

قَدْ كُنْتَ فِيْنَا مَرْجُوًّا قَبْلَ هَذَا أَتَنْهَنَّا

قَدْ	كُنْتَ	فِيْنَا	مَرْجُوًّا	قَبْلَ هَذَا	أَتَنْهَنَّا
تحقیق	تم تھے	ہم میں	جس سے اچھی امید رکھی جائے	اس سے پہلے	کیا تم منع کرتے ہو ہمیں

اس سے پہلے تم ہمارے درمیان ایسے تھے کہ تم سے بڑی امیدیں وابستہ تھیں۔ کیا تم ہمیں

أَنْ تَعْبُدَ مَا يَعْبُدُ آبَاؤُنَا وَآبَاؤُنَا

أَنْ	تَعْبُدَ	مَا	يَعْبُدُ	آبَاؤُنَا	وَ	آبَاؤُنَا
(اس سے) کہ	ہم عبادت کریں	جن کی	عبادت کرتے رہے	ہمارے باپ دادا	اور	بیشک ہم

اُن کی عبادت کرنے سے منع کرتے ہو جن کی عبادت ہمارے باپ دادا کرتے رہے اور بیشک

۱..... جب حضرت صالح علیہ السلام نے اپنی قوم کے سامنے پیغام توحید پیش کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ ”اے صالح! علیہ السلام، اس تبلیغ سے پہلے تمہاری شخصیت ہمارے درمیان ایسی تھی کہ ہمیں تم سے بڑی امیدیں وابستہ تھیں اور ہم امید کرتے تھے کہ تم ہمارے سردار بنو گے کیونکہ تم کمزوروں کی مدد کرتے اور فقیروں پر سخاوت کرتے تھے، لیکن جب تم نے توحید کی دعوت دی اور بتوں کی برائیاں بیان کیں تو قوم کی امیدیں تم سے ختم ہو گئی ہیں۔



## لَعْنَى شَكِّ مِمَّا تَدْعُونَا إِلَيْهِ

لَعْنَى شَكِّ	مِمَّا	تَدْعُونَا	إِلَيْهِ
ضرور بڑے شک میں (ہیں)	(اس) کی طرف سے جو	تم بلارہے ہو ہمیں	اس کی طرف

جس کی طرف تم ہمیں بلارہے ہو اس کی طرف سے تو ہم بڑے دھوکے میں ڈالنے والے

## مُرِيبٌ ۶۲ قَالَ يَقَوْمِ أَسْرَعِيْتُمْ إِنْ كُنْتُ

مُرِيبٌ ۶۲	قَالَ ۶۱	يَقَوْمِ	أَسْرَعِيْتُمْ	إِنْ	كُنْتُ
بہت دھوکے میں ڈالنے والے	فرمایا	اے میری قوم	بھلا بتاؤ	اگر	میں ہوں

شک میں ہیں ○ فرمایا: اے میری قوم! بھلا بتاؤ کہ اگر میں

## عَلَى بَيْتَةٍ مِّنْ رَبِّي وَآسِنِي مِنْهُ رَحْمَةً

عَلَى بَيْتَةٍ	مِّنْ رَبِّي	وَ	آسِنِي	مِنْهُ	رَحْمَةً
روشن دلیل پر	اپنے رب کی طرف سے	اور	اس نے دی ہو مجھے	اپنے پاس سے	رحمت

اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہوں اور اس نے مجھے اپنے پاس سے رحمت عطا فرمائی ہو

## فَمَنْ يَنْصُرُنِي مِنَ اللَّهِ إِنْ عَصَيْتُهُ

فَمَنْ	يَنْصُرُنِي	مِنَ اللَّهِ	إِنْ	عَصَيْتُهُ
تو کون	مدد کرے گا میری	اللہ سے (کے مقابلے میں)	اگر	میں نافرمانی کروں اس کی

تو اگر میں اس کی نافرمانی کروں تو مجھے اس سے کون بچائے گا؟

## فَمَا تَزِيدُونَنِي غَيْرَ تَحْسِيرٍ ۶۳ وَيَقَوْمِ هَذِهِ

فَمَا تَزِيدُونَنِي	غَيْرَ تَحْسِيرٍ ۶۳	وَ	يَقَوْمِ	هَذِهِ
تو تم کچھ نہ بڑھاؤ گے میرا	نقصان پہنچانے کے علاوہ	اور	اے میری قوم	یہ

تم نقصان پہنچانے کے سوا میرا کچھ اور نہیں بڑھاؤ گے ○ اور اے میری قوم! یہ

۱..... حضرت صالح علیہ السلام نے اپنی قوم کو جواب دیتے ہوئے فرمایا: ”اے میری قوم! مجھے بتاؤ کہ اگر میں اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے روشن دلیل پر اور منصب نبوت پر فائز ہوں، اس کے باوجود میں بالفرض تمہاری پیروی کروں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کروں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عذاب سے مجھے کوئی نہیں بچا سکتا اور اس طرح میں نقصان اٹھانے والا اور جو منصب اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا کیا میں اسے ضائع کرنے والا ہو جاؤں گا، کیا تم نے کبھی دیکھا ہے کہ کسی نبی علیہ السلام نے کفر کیا ہو۔ تمہاری بات ماننا خسارے میں پڑنے کے سوا کچھ نہیں۔“

حضرت صالح علیہ السلام کا جو اب

اُنہی سے متعلق قوم کو تنبیہ

## نَاقَةُ اللَّهِ نَكَمُ آيَةً قَدَرُوهَا تَا كُلُّ

نَاقَةُ اللَّهِ (۱)	لَكُمْ	آيَةً	قَدَرُوهَا	تَا كُلُّ
اللہ کی اونٹنی (ہے)	تمہارے لئے	نشانی	تو تم چھوڑ دو اسے	(تا کہ) وہ کھاتی رہے

تمہارے لئے نشانی کے طور پر اللہ کی اونٹنی ہے تو اسے چھوڑ دو تا کہ یہ اللہ کی زمین میں

## فِي أَرْضِ اللَّهِ وَلَا تَتَسَوَّهَ بِسَوْءٍ فَيَا خُذْكُمْ

فِي أَرْضِ اللَّهِ	وَلَا تَتَسَوَّهَ	بِسَوْءٍ	فَيَا خُذْكُمْ
اللہ کی زمین میں	اور	تم نہ چھوٹا اسے	برائی کے ساتھ (اگر ایسا کیا) تو پکڑ لے گا تمہیں

کھاتی رہے اور اسے برائی کے ساتھ ہاتھ نہ لگانا ورنہ قریب کا عذاب

## عَذَابٌ قَرِيبٌ ۶۳ فَعَقَرُوهَا فَقَالَ تَبَتُّعُوا

عَذَابٌ قَرِيبٌ ۶۳	فَعَقَرُوهَا	فَقَالَ	تَبَتُّعُوا
قریب کا عذاب	تو انہوں نے ٹانگوں کی رگیں کاٹ دیں اس کی	تو صالح نے کہا	تم فائدہ اٹھا لو

تمہیں پکڑ لے گا ۶۳ تو انہوں نے اس کے پاؤں کی چھبلی جانب کے اوپر والی ٹانگوں کی رگیں کاٹ دیں

## فِي دَارِكُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ ۷ ذَلِكُمْ وَعَدُّ غَيْرُ مَكْدُوبٍ ۷ فَلَكَ جَاءَ

فِي دَارِكُمْ	ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ	ذَلِكُمْ	وَعَدُّ	غَيْرُ مَكْدُوبٍ ۷	فَلَكَ جَاءَ
اپنے گھروں میں	تین دن	یہ	وعدہ (ہے)	(جو) جھوٹا نہیں ہو گا	پھر جب آیا

تو صالح نے فرمایا: تم اپنے گھروں میں تین دن مزید فائدہ اٹھا لو۔ یہ ایک وعدہ ہے جو جھوٹا نہ ہو گا ۷ پھر جب

## أَمْرُنَا نَجِّنَا صِلِحًا وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ

أَمْرُنَا	نَجِّنَا	صِلِحًا	وَالَّذِينَ	آمَنُوا	مَعَهُ
ہمارا حکم	(تو) ہم نے نجات دی	صالح	اور	ان لوگوں کو جو	ایمان لائے

ہمارا حکم آیا تو ہم نے صالح اور اس کے ساتھ والے مسلمانوں کو

۱..... قوم ثمود نے حضرت صالح علیہ السلام سے معجزہ طلب کیا تھا۔ آپ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو پتھر سے بحکم الہی اونٹنی پیدا ہوئی، یہ اونٹنی ان کے لئے حضرت صالح علیہ السلام کی صداقت پر نشانی اور حضرت صالح علیہ السلام کا معجزہ تھی۔ اس آیت میں اس اونٹنی کے متعلق احکام ارشاد فرمائے گئے کہ اسے زمین میں چرنے دو اور کوئی تکلیف نہ پہنچاؤ ورنہ دنیا ہی میں اگر قاتر عذاب ہو جاوے اور مہلت نہ پاوے۔



بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَمِنْ خِزْيِ يَوْمٍ مِّدٍ ۚ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ

بِرَحْمَةٍ	مِّنَّا	وَمِنْ	خِزْيِ يَوْمٍ مِّدٍ	إِنَّ	رَبَّكَ	هُوَ
رحمت کے ذریعے	اپنی طرف سے	اور	(بجالیہ) اس دن کی رسوائی سے	بیشک	تمہارا رب	وہی

اپنی رحمت کے ذریعے بجالیا اور اس دن کی رسوائی سے بجالیا۔ بیشک تمہارا رب

الْقَوِيُّ الْعَزِيزُ ۖ وَ أَخَذَ الَّذِينَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةَ

الْقَوِيُّ	الْعَزِيزُ ۖ	وَ	أَخَذَ	الَّذِينَ	ظَلَمُوا	الصَّيْحَةَ ۚ
بڑی قوت والا	غلبے والا (ہے)	اور	پکڑ لیا	ان لوگوں کو جنہوں نے	ظلم کیا	چنگھاڑ (نے)

بڑی قوت والا، غلبے والا ہے اور ظالموں کو چنگھاڑنے پکڑ لیا

فَأَصْبَحُوا فِي دِيَارِهِمْ جُثَيِّنَ ۚ كَانُوا لَمْ يَغْنَوْا

فَأَصْبَحُوا	فِي دِيَارِهِمْ	جُثَيِّنَ ۚ	كَانُوا	لَمْ يَغْنَوْا
تو وہ صبح کے وقت رہ گئے	اپنے گھروں میں	گھنٹوں کے بل پڑے ہوئے	گویا کہ	وہ نہ بے تھے

تو وہ صبح کے وقت اپنے گھروں میں گھنٹوں کے بل پڑے رہ گئے گویا وہ کبھی یہاں رہتے ہی

فِيهَا ۚ آلَا إِنَّ تَمُودَ أَكْفَرُ وَأَسْبَغُ ۚ

فِيهَا ۚ	آلَا	إِنَّ	تَمُودَ	أَكْفَرُ	وَأَسْبَغُ ۚ
ان میں	سن لو	بیشک	ثمود (نے)	انکار کیا	اپنے رب (کا)

نہ تھے۔ سن لو! بیشک ثمود نے اپنے رب کا انکار کیا۔ خبردار! لعنت ہو

لَتَمُودَ ۚ وَلَقَدْ جَاءَتْ رُسُلُنَا إِبْرَاهِيمَ بِالْبَشْرَى

لَتَمُودَ ۚ	وَلَقَدْ	جَاءَتْ	رُسُلُنَا	إِبْرَاهِيمَ	بِالْبَشْرَى
ثمود کے لئے	اور	ضرور بیشک	آئے	ابراہیم (کے پاس)	خوشخبری کے ساتھ

ثمود پر اور بیشک ہمارے فرشتے ابراہیم کے پاس خوشخبری لے کر آئے۔

۱..... سورۃ اعراف میں قوم ثمود پر آنے والے عذاب کی کیفیت اس طرح بیان ہوئی کہ ”انہیں زلزلے نے پکڑ لیا“ اور یہاں اس طرح بیان ہوئی کہ ”اور ظالموں کو چنگھاڑنے پکڑ لیا“ ان دونوں کیفیتوں میں کوئی تضاد نہیں کیونکہ پہلے ہولناک جھج کی آواز آئی اور اس کے بعد زلزلہ پیدا ہوا، اس لئے قوم ثمود کی ہلاکت کو جھج اور زلزلہ دونوں میں سے کسی کی طرف بھی منسوب کیا جاسکتا ہے۔

قوم ثمود پر عذاب آئی

فرشتوں کی بدکارہ برائی میں  
حاضری اور ان کی جہان نوازی

قَالُوا سَلَامًا ۖ قَالَ سَلَامٌ فَمَا لَبِثَ أَنْ جَاءَ بِعِجْلٍ حَنِيذٍ ۙ (۶۹)

قَالُوا	سَلَامًا	قَالَ	سَلَامٌ	فَمَا لَبِثَ	أَنْ	جَاءَ بِعِجْلٍ (۱)	حَنِيذٍ (۶۹)
انہوں نے کہا	سلام	فرمایا	سلام	تو وہ نہ ٹھہرا	کہ	لے آیا ایک بچھڑا	بھنا ہوا
انہوں نے ”سلام“ کہا تو ابراہیم نے ”سلام“ کہا۔ پھر تھوڑی ہی دیر میں ایک بھنا ہوا بچھڑا لے آئے ○							

فَلَمَّا سَرَ آ آيَ بِيَهُمْ لَا تَصِلُ إِلَيْهِ

فَلَمَّا	سَرَ	آ آيَ	بِيَهُمْ	لَا تَصِلُ	إِلَيْهِ
پھر جب	اس نے دیکھا	ان کے ہاتھوں (کو)	(کہ) وہ نہیں پہنچ رہے	اس (کھانے) کی طرف	
پھر جب دیکھا کہ ان (فرشتوں) کے ہاتھ کھانے کی طرف نہیں بڑھ رہے					

نَكَرَهُمْ وَأَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيفَةً ۖ قَالُوا

نَكَرَهُمْ	وَأَوْجَسَ	مِنْهُمْ	خِيفَةً	قَالُوا
(تو) اس نے اجنبی سمجھا انہیں	اور	محسوس کیا	ان کی طرف سے	خوف
تو ان سے وحشت ہوئی اور ان کی طرف سے خوف محسوس کیا۔ انہوں نے کہا:				

لَا تَخَفْ إِنَّا أُرْسِلْنَا إِلَىٰ قَوْمٍ لُّوْطٍ ۖ وَامْرَأَتُهُ قَابِئَةٌ

لَا تَخَفْ	إِنَّا	أُرْسِلْنَا	إِلَىٰ قَوْمٍ لُّوْطٍ (۲)	وَأَمْرَأَتُهُ	قَابِئَةٌ
آپ نہ ڈریں	بیشک	ہمیں بھیجا گیا ہے	قوم لوط کی طرف	اور	اس کی بیوی
آپ نہ ڈریں۔ بیشک ہم قوم لوط کی طرف بھیجے گئے ہیں ○ اور ان کی بیوی (وہاں) کھڑی تھی					

فَصَحَّتْ بِشْرُهُمْ بِإِسْحَاقَ ۖ وَمِنْ وَرَاءِ إِسْحَاقَ يَعْقُوبُ ۙ (۴۱)

فَصَحَّتْ	بِشْرُهُمْ	بِإِسْحَاقَ	وَمِنْ وَرَاءِ	إِسْحَاقَ	يَعْقُوبُ (۴۱)
تو وہ ہنسے لگی	تو ہم نے بشارت دی اسے	اسحاق کی	اور	اسحاق کے پیچھے	یعقوب (کی)
تو وہ ہنسے لگی تو ہم نے اسے اسحاق کی اور اسحاق کے پیچھے یعقوب کی خوشخبری دی ○					

۱..... گائے کا گوشت حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دسترخوان پر زیادہ آتا تھا اور آپ علیہ السلام اسے پسند فرماتے تھے، لہذا گائے کا گوشت کھانے والے اگر سنت ابراہیمی ادا کرنے کی نیت کریں تو ثواب پائیں گے۔ ۲..... مفسرین کے بیان کے مطابق حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زوجہ حضرت سارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا یا تو حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کی ہلاکت کی خوشخبری سن کر، یا بیٹے کی بشارت سن کر خوشی سے، یا بڑھاپے میں اولاد پیدا ہونے کا سن کر تعجب کی وجہ سے ہنسیں۔



حضرت سارہ کا تجاربہ

فرشتوں کا اطمینان والا اور سارے رحمت پر کرت

قوم لوط کے بارے میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ذکر اور اس کے ساتھ غلطی کرنا

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قوم لوط کے بارے میں

قَالَتْ يَوَيْلَتِي ۖ أَيْدٍ وَأَنَا عَجُوزٌ وَهَذَا

قَالَتْ	يَوَيْلَتِي	أَيْدٍ	وَا	أَنَا	عَجُوزٌ	وَا	هَذَا
اس نے کہا	ہائے تعجب	کیا میں بچہ جنوں کی	اور (حالانکہ)	میں	بوڑھی (ہوں)	اور	یہ

کہا: ہائے تعجب! کیا میرے ہاں بیٹا پیدا ہو گا حالانکہ میں تو بوڑھی ہوں اور یہ

بَعْلِي شَيْخًا ۖ إِنَّ هَذَا الشَّيْءَ عَجِيبٌ ۖ قَالُوا

بَعْلِي	شَيْخًا	إِنَّ	هَذَا	لَشَيْءٌ عَجِيبٌ ۖ	قَالُوا
میرے شوہر	بوڑھے (ہیں)	بیشک	یہ	ضرور عجیب چیز (ہے)	انہوں نے کہا

میرے شوہر بھی بہت زیادہ عمر کے ہیں۔ بیشک یہ بڑی عجیب بات ہے ○ فرشتوں نے کہا:

أَتَعْجَبِينَ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ رَحْمَتُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ عَلَيْكُمْ

أَتَعْجَبِينَ ۚ	مِنْ أَمْرِ اللَّهِ	رَحْمَتُ اللَّهِ	وَا	بَرَكَاتُهُ	عَلَيْكُمْ
کیا تم تعجب کرتی ہو	اللہ کے کام سے	اللہ کی رحمت	اور	اس کی برکتیں (ہوں)	تم پر

کیا تم اللہ کے کام پر تعجب کرتی ہو؟ اے گھر والو! تم پر اللہ کی رحمت اور

أَهْلَ الْبَيْتِ ۖ إِنَّهُ حَبِيدٌ مَّجِيدٌ ۖ فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ

أَهْلَ الْبَيْتِ ۚ	إِنَّهُ	حَبِيدٌ	مَّجِيدٌ ۖ	فَلَمَّا	ذَهَبَ	عَنْ إِبْرَاهِيمَ
(اے) گھر والو	بیشک وہ	سب خوبیوں والا	عزت والا (ہے)	پھر جب	چلا گیا	ابراہیم سے

اس کی برکتیں ہوں۔ بیشک وہی سب خوبیوں والا، عزت والا ہے ○ پھر جب ابراہیم سے خوف

الرَّوْعُ وَجَاءَتْهُ الْبُشْرَى يُجَادِلُنَا فِي قَوْمِ لُوطٍ ۖ إِنَّ

الرَّوْعُ	وَا	جَاءَتْهُ	الْبُشْرَى	يُجَادِلُنَا ۖ	فِي قَوْمِ لُوطٍ ۖ	إِنَّ
خوف	اور	آگئی اس کے پاس	خوشخبری	(تو) جھگڑنے لگا ہم سے	قوم لوط کے بارے میں	بیشک

زائل ہو گیا اور اس کے پاس خوشخبری آگئی تو ہم سے قوم لوط کے بارے میں جھگڑنے لگے ○ بیشک

۱..... فرشتوں کے کلام کے معنی یہ ہیں کہ اے سارہ! ذی اللہ تعالیٰ عنہا، آپ کے لئے یہ تعجب کا مقام نہیں کیونکہ آپ ذی اللہ تعالیٰ عنہا کا تعلق اس گھر سے ہے جو مجازات، عادتوں سے بٹ کر کاموں کے سر انجام ہونے، اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں کے نازل ہونے کی جگہ بنا ہوا ہے۔ ۲..... حضرت سارہ ذی اللہ تعالیٰ عنہا کو اہل بیت کہا گیا، اس سے ثابت ہوا کہ انبیاء کرام علیہم السلام کی ازواج مطہرات اہل بیت میں داخل ہیں، لہذا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور دیگر ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت میں شامل ہیں۔ ۳..... جمہور مفسرین کے نزدیک اس کا =

## اِبْرٰهِيْمَ لَحَلِيْمٌ اَوْ اَلْمُنِيْبُ ﴿٥﴾ يَا اِبْرٰهِيْمَ

اِبْرٰهِيْمَ	لَحَلِيْمٌ	اَوْ اَلْمُنِيْبُ	﴿٥﴾	يَا اِبْرٰهِيْمَ
ابراہیم	ضرور بڑے نخل والا	آدو زاری کرنے والا	رجوع کرنے والا (ہے)	اے ابراہیم
ابراہیم بڑے نخل والا، بہت آہیں بھرنے والا، رجوع کرنے والا ہے ○ (ہم نے فرمایا) اے ابراہیم!				

## اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ۚ اِنَّهٗ قَدْ جَاءَ اَمْرٌ رَبِّكَ ۚ وَانْتَهُم

اَعْرِضْ	عَنْ هٰذَا	اِنَّهٗ	قَدْ	جَاءَ	اَمْرٌ رَبِّكَ	وَ	انْتَهُم
کنارہ کشی کر لو	اس (بات) سے	بیشک	تحقیق	آچکا	تیرے رب کا حکم	اور	بیشک وہ لوگ
اس بات سے کنارہ کشی کر لیجیے، بیشک تیرے رب کا حکم آچکا ہے اور بیشک ان پر							

## اَتِيهِمْ عَذَابٌ غَيْرُ مَرْدُوْدٍ ﴿٦﴾ وَلَمَّا جَاءَتْ رُسُلُنَا

اَتِيهِمْ	عَذَابٌ	غَيْرُ مَرْدُوْدٍ	﴿٦﴾	وَ	لَمَّا	جَاءَتْ	رُسُلُنَا
آنے والا ہے ان پر	(ایسا) عذاب	(جو) لوٹایا نہیں جائے گا		اور	جب	آئے	ہمارے فرشتے
ایسا عذاب آنے والا ہے جو پھیرا نہ جائے گا ○ اور جب لوط کے پاس							

## لَوْ طَاسِيٍّۢ بِهٖمْ وَصَاقٍۢ بِهٖمْ ذُرْعًا

لَوْ طَاسِيٍّۢ	بِهٖمْ	﴿٢﴾	وَ	صَاقٍۢ	بِهٖمْ	ذُرْعًا
لوٹ (کے پاس)	(تو) وہ غمزہ ہو گیا	ان کی وجہ سے	اور	تنگ ہوا	ان کے سبب	سینہ
ہمارے فرشتے آئے تو ان کی وجہ سے لوط ٹنگین ہوئے اور ان کا دل تنگ ہوا						

## وَقَالَ هٰذَا يَوْمٌ عَصِيْبٌ ﴿٧﴾ وَجَاءَهُ قَوْمُهٗ يُهْرَعُونَ

وَقَالَ	هٰذَا	يَوْمٌ	عَصِيْبٌ	﴿٧﴾	وَ	جَاءَهُ	قَوْمُهٗ	يُهْرَعُونَ
اور	کہا	یہ	دن	بڑا سخت (ہے)	اور	آئی اس کے پاس	اس کی قوم	دوڑتے ہوئے
اور فرمانے لگے یہ بڑا سخت دن ہے ○ اور ان کے پاس ان کی قوم دوڑتی ہوئی								

== معنی یہ ہے کہ ”حضرت ابراہیم علیہ السلام ہمارے پیچھے ہوئے فرشتوں سے قوم لوط کے بارے میں جھگڑنے لگے۔“

① ..... حضرت ابراہیم علیہ السلام کی صفت میں ”مُنِيْبٌ“ اس لئے فرمایا کہ جو شخص دوسروں پر اللہ تعالیٰ کے عذاب کی وجہ سے اللہ تعالیٰ سے ڈرتا اور اس کی طرف رجوع کرتا ہے تو وہ اپنے معاملے میں اللہ تعالیٰ سے کس قدر ڈرنے والا اور اس کی طرف رجوع کرنے والا ہو گا۔ ② ..... جب فرشتے خوبصورت لڑکوں کی شکل میں حضرت لوط علیہ السلام کے پاس آئے تو ان کا حسن و جمال دیکھ کر اور قوم کی خیانت اور بد عملی کا خیال کر کے آپ علیہ السلام ان =



إِلَيْهِ ۖ وَمِنْ قَبْلُ كَانُوا يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ ۖ قَالَ يُقَوْمِ

إِلَيْهِ	وَ	مِنْ قَبْلُ	كَانُوا يَعْمَلُونَ	السَّيِّئَاتِ	قَالَ	يُقَوْمِ (۱)
اس کی طرف	اور	(اس) سے پہلے	وہ کرتے رہتے تھے	برے کام	فرمایا	اے میری قوم

آئی اور وہ (لوگ) پہلے ہی سے برے کاموں کے عادی تھے۔ لوط نے فرمایا: اے میری قوم!

هَؤُلَاءِ بَنَاتِي هُنَّ أَطْهَرُكُمْ فَاتَّقُوا اللَّهَ

هَؤُلَاءِ	بَنَاتِي (۲)	هُنَّ	أَطْهَرُ	لَكُمْ	فَاتَّقُوا	اللَّهُ
یہ	میری (قوم کی) بیٹیاں (ہیں)	وہ	بہت پاکیزہ (ہیں)	تمہارے لیے	تو ڈرو	اللہ (سے)

یہ میری قوم کی بیٹیاں ہیں یہ تمہارے لیے پاکیزہ ہیں تو اللہ سے ڈرو

وَلَا تَخْزُونِ فِي ضَعْفِي ۖ أَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ

وَ	لَا تَخْزُونِ	فِي ضَعْفِي	أَلَيْسَ	مِنْكُمْ	رَجُلٌ
اور	رسوانہ کرو مجھے	میرے مہمانوں میں	کیا نہیں ہے	تم میں سے	ایک آدمی (بھی)

اور مجھے میرے مہمانوں میں رسوانہ کرو۔ کیا تم میں کوئی ایک آدمی بھی

رَّشِيدٌ ﴿٨﴾ قَالُوا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا

رَّشِيدٌ ﴿٨﴾	قَالُوا	لَقَدْ	عَلِمْتَ	مَا	لَنَا
نیک سیرت	انہوں نے کہا	ضرور بیشک	تم جانتے ہو	نہیں	ہمارے لئے

نیک کردار والا نہیں؟ ○ انہوں نے کہا: تمہیں معلوم ہے کہ تمہاری قوم کی

فِي بَنَاتِكَ مِنْ حَقِّ ۖ وَإِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا

فِي بَنَاتِكَ	مِنْ حَقِّ	وَ	إِنَّكَ	لَتَعْلَمُ	مَا
تمہاری (قوم کی) بیٹیوں میں	کوئی حق (یعنی حاجت)	اور	بیشک تم	ضرور جانتے ہو	جو

بیٹیوں میں ہمارے لئے کوئی حاجت نہیں اور تم ضرور جانتے ہو جو

—خوبصورت لڑکوں کی وجہ سے غمگین ہوئے اور آپ کا دل ٹگ ہو اور فرمانے لگے کہ یہ بڑا سختی کا دن ہے۔

۱..... حضرت لوط علیہ السلام کے اس کلام سے مراد یہ ہے کہ ”اے میری قوم! یہ جو میری قوم کی بیٹیاں ہیں، یہ تمہارے لئے نکاح کی صورت میں پاکیزہ ہیں تو اپنی بیویوں سے فائدہ حاصل کرو کہ وہ تمہارے لئے حلال ہے۔“ ۲..... حضرت لوط علیہ السلام نے قوم کی بیٹیوں کو بزرگانہ شفقت سے اپنی بیٹیاں فرمایا تاکہ اس حسن اخلاق سے وہ فائدہ اٹھائیں اور غیرت و حمیت سیکھیں۔

نُرِيدُ ﴿٩﴾ قَالَ لَوْ أَنَّ لِي بِكُمْ قُوَّةً أَوْ

نُرِيدُ ﴿٩﴾	قَالَ	لَوْ	أَنَّ	لِي	بِكُمْ	قُوَّةً	أَوْ
ہم چاہتے ہیں	فرمایا	اے کاش	کہ	میرے لئے (ہوتی)	تمہارے مد مقابل	کوئی قوت	یا
ہم چاہتے ہیں لوٹنے فرمایا: اے کاش! تمہارے مد مقابل میرے پاس کوئی قوت ہوتی یا							

أَوْحَىٰ إِلَىٰ رُكْنٍ شَدِيدٍ ﴿١٠﴾ قَالُوا يَلُوْطُ إِنَّكَ

أَوْحَىٰ	إِلَىٰ رُكْنٍ شَدِيدٍ ﴿١٠﴾	قَالُوا	يَلُوْطُ	إِنَّكَ
میں پناہ لے سکتا	کسی مضبوط سہارے کی طرف	(فرشتوں نے) کہا	اے لوط	بیشک ہم
میں کسی مضبوط سہارے کی پناہ لے سکتا فرشتوں نے عرض کی: اے لوط! ہم				

رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ يُّصَلُّوا إِلَيْكَ فَأَسْرِ بِأَهْلِكَ

رُسُلُ رَبِّكَ	لَنْ يُّصَلُّوا	إِلَيْكَ	فَأَسْرِ ﴿١﴾	بِأَهْلِكَ
تیرے رب کے بھیجے ہوئے (ہیں)	وہ ہرگز نہیں پہنچ سکیں گے	آپ تک	تو لے جاؤ	اپنے گھر والوں کو
تمہارے رب کے بھیجے ہوئے ہیں۔ یہ لوگ آپ تک ہرگز نہیں پہنچ سکیں گے تو آپ اپنے گھر والوں کو				

بِقِطْعٍ مِّنَ اللَّيْلِ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ أَحَدٌ إِلَّا أَمْرَاتَكَ ط

بِقِطْعٍ مِّنَ اللَّيْلِ	وَلَا يَلْتَفِتْ	مِنْكُمْ	أَحَدٌ	إِلَّا	أَمْرَاتَكَ
رات کے ایک حصے میں	اور	پیٹھ پھیر کر نہ دیکھے	تم میں سے	کوئی ایک	مگر
راتوں رات لے جائیں اور تم میں کوئی پیٹھ پھیر کر نہ دیکھے سوائے تیری بیوی کے۔					

إِنَّهُ مُصِيبُهُمَا أَصَابَهُمْ ط إِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ ط

إِنَّهُ	مُصِيبُهُمَا	مَا	أَصَابَهُمْ	إِنَّ	مَوْعِدَهُمُ	الصُّبْحُ
بیشک	پہنچنے والا ہے اسے	جو	پہنچے گا انہیں	بیشک	ان کے وعدے کا وقت	صبح (ہے)
بیشک اسے بھی وہی (عذاب) پہنچنا ہے جو ان (کافروں) کو پہنچے گا بیشک ان کا وعدہ صبح کے وقت کا ہے۔						

۱..... فرشتوں کے اس کلام کا ایک معنی یہ ہے کہ اے لوط! علیہ السلام، آپ اپنے گھر والوں کو راتوں رات یہاں سے لے جائیں اور آپ میں سے کوئی پیٹھ پھیر کر نہ دیکھے لیکن یہ ہے کہ آپ کی بیوی پیٹھ پھیر کر دیکھے گی کیونکہ اسے بھی وہی عذاب پہنچنا ہے جو ان کافروں کو پہنچے گا۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ اے لوط! علیہ السلام، آپ اپنے گھر والوں کو راتوں رات یہاں سے لے جائیں اور آپ میں سے کوئی پیٹھ پھیر کر نہ دیکھے البتہ اپنی بیوی کو ساتھ لے کر نہ جائیں کیونکہ اسے بھی وہی عذاب پہنچنا ہے جو ان کافروں کو پہنچے گا۔



اَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيبٍ ۝۸۱ فَلَمَّا جَاءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا					
اَلَيْسَ	الصُّبْحُ	بِقَرِيبٍ ۝۸۱	فَلَمَّا	جَاءَ	اَمْرُنَا ۝۸۱
کیا نہیں ہے	صبح	قریب	پھر جب	آیا	ہمارا حکم
کیا صبح قریب نہیں؟ ۝ پھر جب ہمارا حکم آیا تو ہم نے					
عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَ اَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً					
عَالِيَهَا	سَافِلَهَا	وَ	اَمْطَرْنَا	عَلَيْهَا	حِجَارَةً
اس (بستی) کے اوپر کا حصہ	اس کے نیچے کا حصہ	اور	ہم نے برسائے	اس پر	پتھر
اس بستی کے اوپر کے حصے کو اس کا نیچے کا حصہ کر دیا اور اس پر لگاتار کنکر کے پتھر					
مِّنْ سَجِيلٍ ۝۸۲ مُّسَوِّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ وَمَا هِيَ					
مِّنْ سَجِيلٍ	مُتَّصِدٍ ۝۸۲	مُتَّصِدَةً	عِنْدَ رَبِّكَ	وَ	مَا هِيَ
کنکر سے (کے)	لگاتار	نشان لگے ہوئے	تیرے رب کی طرف سے	اور	نہیں وہ (پتھر)
برسائے ۝ جن پر تیرے رب کی طرف سے نشان لگے ہوئے تھے اور وہ پتھر					
مِّنَ الظَّالِمِينَ بِبَعِيدٍ ۝۸۳ وَ اِلَىٰ مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا					
مِّنَ الظَّالِمِينَ	بِبَعِيدٍ ۝۸۳	وَ	اِلَىٰ مَدْيَنَ	اَخَاهُمْ	شُعَيْبًا
ظالموں سے	کچھ دور	اور	مدین کی طرف	ان کے (قومی) بھائی	شعیب (کو بھیجا)
ظالموں سے کچھ دور نہیں ۝ اور مدین کی طرف ان کے ہم قوم شعیب کو بھیجا۔					
قَالَ يَقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ					
قَالَ	يَقَوْمِ	اعْبُدُوا	اللّٰهَ	مَا	لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ
اس نے کہا	اے میری قوم	تم عبادت کرو	اللہ (کی)	نہیں	تمہارے لئے کوئی معبود
انہوں نے کہا: اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو، اس کے سوا تمہارا					

۱..... حضرت لوط علیہ السلام کی قوم پر عذاب اس طرح آیا کہ ان کے شہر جس طبقہ زمین میں تھے اس کے نیچے حضرت جبریل علیہ السلام نے اپنا بازو ڈالا اور ان پانچوں شہروں کو جن میں سب سے بڑا سدوم تھا اور ان میں چار لاکھ آدمی بستے تھے اتنا اونچا اٹھایا کہ وہاں کے کتوں اور مرغوں کی آوازیں آسان پر پہنچنے لگیں اور اس آہستگی سے اٹھایا کہ کسی برتن کا پانی نہ گرا اور کوئی سونے والا بیدار نہ ہوا، پھر اس بلندی سے اس کو اوندھا کر کے پلٹ دیا اور جو لوگ اس وقت بستی میں موجود نہ تھے وہ جہاں کہیں سفر میں تھے وہیں انہیں لگاتار پتھر برساکر ہلاک کر دیا گیا۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ بستانیاں اللہ کے بعد ان =

عَيْرُهُ ۱ وَلَا تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ إِنِّي

عَيْرُهُ	و	لَا تَنْقُصُوا <sup>(۱)</sup>	الْمِكْيَالَ	و	الْمِيزَانَ	إِنِّي
اس کے علاوہ	اور	کمی نہ کرو	ناپ	اور	تول (میں)	بیشک میں

کوئی معبود نہیں اور ناپ اور تول میں کمی نہ کرو۔ بیشک میں

أَرْسَلَكُمْ بِخَيْرٍ وَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ

أَرْسَلَكُمْ	بِخَيْرٍ	و	إِنِّي	أَخَافُ	عَلَيْكُمْ
دیکھ رہا ہوں تمہیں	بھلائی میں (یعنی خوشحال)	اور	بیشک میں	خوف کرتا ہوں	تمہارے اوپر

تمہیں خوشحال دیکھ رہا ہوں اور بیشک مجھے تم پر گھبر لینے والے دن کے

عَذَابِ يَوْمٍ مُحِيطٍ ۸۳ وَيَقُومُ أَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ

عَذَابِ يَوْمٍ مُحِيطٍ ۸۳	و	يَقُومُ	أَوْفُوا	الْمِكْيَالَ	و	الْمِيزَانَ
گھبر لینے والے دن کے عذاب (کا)	اور	اے میری قوم	پورا کرو	ناپ	اور	تول

عذاب کا ڈر ہے ○ اور اے میری قوم! انصاف کے ساتھ ناپ اور تول

بِالْقِسْطِ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا

بِالْقِسْطِ	و	لَا تَبْخَسُوا	النَّاسَ	أَشْيَاءَهُمْ	و	لَا تَعْثَوْا
انصاف کے ساتھ	اور	کم کر کے نہ دو	لوگوں (کو)	ان کی چیزیں	اور	نہ پھرو

پورا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں گھٹا کر نہ دو اور زمین میں

فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ۸۵ بَقِيَّتُ اللَّهِ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن

فِي الْأَرْضِ	مُفْسِدِينَ ۸۵	بَقِيَّتُ اللَّهِ <sup>(۲)</sup>	خَيْرٌ	لَّكُمْ	إِن
زمین میں	فساد کرتے ہوئے	اللہ کا (جو رزق) باقی رہ جائے	(وہ) بہتر (ہے)	تمہارے لیے	اگر

فساد نہ پھیلاتے پھرو ○ اللہ کا دیا ہوا جو بچ جائے وہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر

== ہی پر گاتا رہ پتھر برساے گئے۔

۱..... کفر کے بعد مدین والوں کی سب سے بری عادت یہ تھی کہ جب کوئی شخص ان کے پاس اپنی چیز بیچنے آتا تو ان کی کوشش یہ ہوتی کہ وہ تول میں اس چیز کو جتنا زیادہ لے سکتے ہوں اتنا لے لیں اور جب وہ کسی کو اپنی چیز فروخت کرتے تو ناپ اور تول میں کمی کر جاتے، اس طرح وہ ایک دوسرے کو نقصان پہنچانے میں مصروف تھے، اس لئے حضرت شعیب علیہ السلام نے انہیں یہ بری عادت چھوڑنے کی دعوت دی۔ ۲..... مفسرین نے اس آیت کے مختلف معنی =



كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۚ وَمَا أَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيظٍ ﴿٨٦﴾ قَالُوا

كُنْتُمْ	مُؤْمِنِينَ	وَمَا	أَنَا	عَلَيْكُمْ	بِحَفِيظٍ ﴿٨٦﴾	قَالُوا ﴿١﴾
تم ہو	ایمان والے	اور	میں	تمہارے اوپر	کوئی نگہبان	انہوں نے کہا

تمہیں یقین ہو اور میں تم پر کوئی نگہبان نہیں ○ (قوم نے) کہا:

يُشْعِبُ أَصْلُوكَ تَأْمُرُكَ أَنْ تَتْرُكَ مَا

يُشْعِبُ	أَصْلُوكَ	تَأْمُرُكَ	أَنْ	تَتْرُكَ	مَا
اے شعیب	کیا تمہاری نماز	حکم دیتی ہے تمہیں	کہ	ہم چھوڑ دیں	(انہیں) جن کی

اے شعیب! کیا تمہاری نماز تمہیں یہ حکم دیتی ہے کہ ہم اپنے باپ دادا کے

يَعْبُدُ آبَاءَنَا أَوْ أَنْ تَفْعَلَ فِي أَمْوَالِنَا نَشُوءُ ط

يَعْبُدُ	آبَاءَنَا ﴿٢﴾	أَوْ	أَنْ	تَفْعَلَ	فِي أَمْوَالِنَا	مَا نَشُوءُ ﴿٣﴾
عبادت کرتے تھے	ہمارے باپ دادا	یا	یہ کہ	ہم (نہ) کریں	اپنے مالوں میں	جو ہم چاہیں

خداؤں کو چھوڑ دیں یا اپنے مال میں اپنی مرضی کے مطابق عمل نہ کریں۔

إِنَّكَ لَأَنْتَ الْحَلِيمُ الرَّشِيدُ ﴿٨٧﴾ قَالَ يَقَوْمِ

إِنَّكَ	لَأَنْتَ	الْحَلِيمُ	الرَّشِيدُ ﴿٨٧﴾	قَالَ	يَقَوْمِ
بیشک تم	ضرور تم (تو)	بڑے عقلمند	نیک چلن (ہو)	فرمایا	اے میری قوم

واہ بھئی! تم تو بڑے عقلمند، نیک چلن ہو ○ شعیب نے فرمایا: اے میری قوم!

أَسْرَأَيْتُمْ إِنْ كُنْتُ عَلَىٰ بَيْنَيْهِ مِنْ رَبِّي وَرَدَّقَنِي

أَسْرَأَيْتُمْ	إِنْ	كُنْتُ	عَلَىٰ بَيْنَيْهِ	مِنْ رَبِّي	وَرَدَّقَنِي
بھلا بتاؤ	اگر	میں ہوں	ایک روشن دلیل پر	اپنے رب کی طرف سے	اس نے دیا ہو مجھے

بھلا بتاؤ کہ اگر میں اپنے رب کی طرف سے ایک روشن دلیل پر ہوں اور اس نے مجھے

== بیان کئے ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ حرام مال ترک کرنے کے بعد جس قدر حلال مال بچے وہی تمہارے لئے بہتر ہے۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ پورا تولے اور ناپنے کے بعد جو بچے وہ بہتر ہے۔

① ..... حضرت شعیب علیہ السلام نے مدین والوں کو دو باتوں کا حکم دیا تھا۔ (۱) اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کریں اور اللہ عزوجل کے علاوہ اور کسی کی عبادت نہ کریں۔ (۲) ناپ تول میں کمی نہ کریں۔ قوم نے ان دونوں باتوں کا جو جواب حضرت شعیب علیہ السلام کو دیا اس کا ذکر اس آیت میں ہے۔

مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًا وَمَا أُرِيدُ أَنْ

مِنْهُ	رِزْقًا حَسَنًا	وَمَا أُرِيدُ	أَنْ
اپنے پاس سے	اچھا رزق (تو میں کیوں نہ تمہیں سمجھاؤں)	اور میں نہیں چاہتا	کہ

اپنے پاس سے اچھی روزی دی ہو (تو میں کیوں نہ تمہیں سمجھاؤں) اور میں نہیں چاہتا کہ

أُخَالِفْكُمْ إِلَىٰ مَا أَنْتُمْ عَنْهُ ۖ إِنَّ أُرِيدُ

أُخَالِفْكُمْ	إِلَىٰ	مَا أَنْتُمْ عَنْهُ	إِنْ أُرِيدُ
میں مخالفت کروں تمہاری	(اس کی طرف) (مائل ہو کر)	جس سے تمہیں منع کرتا ہوں	نہیں میں چاہتا

جس بات سے میں تمہیں منع کرتا ہوں خود اس کے خلاف کرنے لگوں، میں تو صرف

إِلَّا إِلَّا ضَلَّحَ مَا اسْتَطَعْتُ ۖ وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ ۖ

إِلَّا إِلَّا ضَلَّحَ	مَا اسْتَطَعْتُ (۱)	وَمَا تَوْفِيقِي	إِلَّا بِاللَّهِ (۲)
مگر اصلاح کرنا	جتنی میں طاقت رکھوں	نہیں میری توفیق	مگر اللہ (کی مدد) سے

اصلاح چاہتا ہوں جتنی مجھ سے ہو سکے اور میری توفیق اللہ ہی کی مدد سے ہے

عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ ۝۸۸ وَيَقُومُ

عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ	وَإِلَيْهِ أُنِيبُ ۝۸۸	وَيَقُومُ
اسی پر میں نے بھروسہ کیا	اور اسی کی طرف میں رجوع کرتا ہوں	اور اے میری قوم

میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور میں اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں ○ اور اے میری قوم!

لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِي أَنْ يُصِيبَكُمْ مِثْلُ مَا

لَا يَجْرِمَنَّكُمْ	شِقَاقِي	أَنْ يُصِيبَكُمْ	مِثْلُ مَا
نہ ابھار دے تمہیں	میری دشمنی	(اس بات پر) کہ	پہنچ جائے تمہیں (اس کی) مثل جو

میری مخالفت تم سے یہ نہ کروادے کہ تم پر بھی اسی طرح کا (عذاب) آپہنچے جو

۲..... (پچھلے صفحے کا حاشیہ) اس جواب سے یہ ظاہر ہوا کہ مدین والوں کے پاس بت پرستی کرنے پر دلیل اپنے آباء و اجداد کی اندھی تقلید تھی، اسی لئے بت پرستی چھوڑنے کا حکم انہیں بہت عجیب لگا۔ ۳..... (پچھلے صفحے کا حاشیہ) اس سے ان کی مراد یہ تھی کہ ہم اپنے مال میں پورا اختیار رکھتے ہیں، چاہے کم ناہیں چاہے کم تو لیں۔

۱..... حضرت شعیب علیہ السلام نے اپنی قوم کو ان کی باتوں کے تین جوابات دیئے جن کا ذکر اس آیت میں ہے اور ان تینوں جوابات میں اس بات کی تنبیہ کی گئی ہے کہ ہر عقلمند انسان کو چاہئے کہ وہ جو کام کر رہا ہے اور جس کام کو چھوڑ رہا ہے اس میں اللہ تعالیٰ کے حقوق، اپنی جان کے حقوق اور لوگوں کے



أَصَابَ قَوْمَ نُوحٍ أَوْ قَوْمَ هُودٍ أَوْ قَوْمَ صَالِحٍ ۖ وَمَا قَوْمُ لُوطٍ					
أَصَابَ	قَوْمَ نُوحٍ	أَوْ	قَوْمَ هُودٍ	أَوْ	قَوْمَ صَالِحٍ
پہنچا	نوح کی قوم	یا	ہود کی قوم	یا	صالح کی قوم (کو)
نوح کی قوم یا ہود کی قوم یا صالح کی قوم پر آیا تھا اور لوط کی قوم					
مِّنْكُمْ بِبَعِيدٍ ۝۹۸ وَاسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ ۖ					
مِّنْكُمْ	بِـبَعِيدٍ ۝۹۸	وَ	اسْتَغْفِرُوا	ثُمَّ	تُوبُوا ۝۹۹
تم سے	کچھ دور	اور	مغفرت طلب کرو	اپنے رب سے	پھر رجوع لاؤ
تو تم سے کوئی دور بھی نہیں ہے ۝ اور اپنے رب سے معافی چاہو پھر اس کی طرف رجوع لاؤ،					
إِنَّ رَبِّي رَحِيمٌ وَدُودٌ ۝۹۰ قَالُوا اإِشْعَبِ					
إِنَّ	رَبِّي	رَحِيمٌ	وَدُودٌ ۝۹۰	قَالُوا	اإِشْعَبِ
بیشک	میرا رب	بڑا مہربان	محبت والا ہے	انہوں نے کہا	اے شعیب
بیشک میرا رب بڑا مہربان، محبت والا ہے ۝ انہوں نے کہا: اے شعیب!					
مَا نَفَقَهُ كَثِيرًا مِّمَّا تَقُولُ وَإِنَّا					
مَا نَفَقَهُ	كَثِيرًا	مِّمَّا	تَقُولُ	وَ	إِنَّا
ہماری سمجھ میں نہیں آتا	بہت سا	(ان باتوں میں) سے جو	تم کہتے ہو	اور	بیشک ہم
تمہاری زیادہ تر باتیں تو ہماری سمجھ میں نہیں آرہیں اور بیشک ہم					
لَنُرِكَ فِينَا ضَعِيفًا وَلَوْ لَا رَهْطُكَ					
لَنُرِكَ	فِينَا	ضَعِيفًا	وَلَوْ لَا	رَهْطُكَ	
ضرور دیکھتے ہیں تمہیں	اپنے درمیان	کمزور	اور	اگر نہ ہوتا	تمہارا قبیلہ
تمہیں اپنے درمیان کمزور دیکھتے ہیں اور اگر تمہارا قبیلہ نہ ہوتا					

= حقوق کی رعایت کرے۔ ۲..... حضرت شعیب علیہ السلام کے اس کلام شریف میں اس جانب اشارہ ہے کہ کوئی شخص رب تعالیٰ کی توفیق کے بغیر محض اپنی عقل سے ہدایت نہیں پاسکتا۔

۱..... بہت سے پیغمبروں نے اپنی قوموں کو توبہ و استغفار کا حکم دیا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ توبہ بڑی اہم چیز ہے۔ ۲..... یہ لفظ ”وَدُودٌ“ سے ماخوذ ہے جس کا معنی ہے خالص محبت اور اللہ تعالیٰ پر اس اسم کا اطلاق دو طرح سے ہوتا ہے (۱) اللہ تعالیٰ محبت فرماتا ہے، یعنی اللہ تعالیٰ اپنے اطاعت گزار بندوں سے محبت =

## لَرَجُنُكَ وَمَا أَنْتَ عَلَيْنَا بَعِزٌّ ۹۱

لَرَجُنُكَ	وَمَا	أَنْتَ	عَلَيْنَا	بَعِزٌّ ۹۱ (۱)
(تو) ضرور ہم پتھر مار کر ہلاک کر دیتے تمہیں	اور	نہیں	تم	ہم پر (ہمارے نزدیک) عزت والے

تو ہم تمہیں پتھروں سے مارتے اور تم ہمارے نزدیک کوئی معزز آدمی نہیں ہو

## قَالَ يَقَوْمِ أَرَأَيْتُمْ أَكْذَبُ عَلَىٰكُمْ مِنَ اللَّهِ ۖ وَ

قَالَ	يَقَوْمِ	أَرَأَيْتُمْ	أَكْذَبُ	عَلَيْكُمْ	مِنَ اللَّهِ ۖ وَ
فرمایا	اے میری قوم	کیا میرا قبیلہ	زیادہ غلبہ والا (ہے)	تم پر	اللہ سے اور

شعیب نے فرمایا: اے میری قوم! کیا تم پر میرے قبیلہ کا دباؤ اللہ سے زیادہ ہے اور

## اتَّخَذْتُمُوهُ وَرَاءَكُمْ ظَهْرِيًّا ۖ إِنَّ رَبِّي بِمَا تَعْمَلُونَ

اتَّخَذْتُمُوهُ	وَرَاءَكُمْ	ظَهْرِيًّا ۖ	إِنَّ	رَبِّي	بِمَا تَعْمَلُونَ
تم نے بنا رکھا ہے اسے	اپنے پیچھے ڈال رکھا ہوا	بیشک	میرا رب	(اس) کو جو	تم کرتے ہو

اسے تم نے اپنی پیٹھ کے پیچھے ڈال رکھا ہے بیشک میرا رب تمہارے تمام اعمال کو

## مُحِيطٌ ۹۲ وَيَقَوْمِ اعْمَلُوا عَلَىٰ مَكَانَتِكُمْ إِنِّي

مُحِيطٌ ۹۲	وَيَقَوْمِ	اعْمَلُوا	عَلَىٰ	مَكَانَتِكُمْ	إِنِّي
گھیرے ہوئے (ہے)	اور	اے میری قوم	تم کام کرتے رہو	اپنی جگہ پر	بیشک میں

گھیرے ہوئے ہے اور اے میری قوم! تم اپنی جگہ اپنا کام کیے جاؤ، میں

## عَامِلٌ ۖ سَوْفَ تَعْلَمُونَ ۚ مَنْ يَأْتِيهِ عَذَابٌ

عَامِلٌ	سَوْفَ تَعْلَمُونَ	مَنْ يَأْتِيهِ	عَذَابٌ
(اپنا) کام کر رہا ہوں	عنقریب تم جان جاؤ گے	کس پر آتا ہے	عذاب

اپنا کام کرتا ہوں۔ عنقریب تم جان جاؤ گے کہ رسوا کر دینے والا عذاب

== فرماتا ہے کہ وہ ان کے اعمال سے راضی ہوتا اور ان کی اطاعت گزاری کے بدلے ان پر لطف و احسان فرماتا اور اطاعت گزاری کی وجہ سے ان کی تعریف بھی کرتا ہے۔ (2) اللہ تعالیٰ محبوب ہے، یعنی اللہ تعالیٰ کے نیک اور صالح بندے اس سے محبت کرتے ہیں۔

①..... ہمارے زمانے کے وہ لوگ جنہیں اسلام کے احکام پر کوفت ہوتی ہے کہ کسی کو سود کی حرمت سمجھ نہیں آتی اور کسی کو پردے کی پابندی و بال جان لگتی ہے اور کسی کو حقوق اللہ کی ادائیگی اور عبادت کی پابندی پر مذاق سوجھتا ہے، ایسے لوگوں کو اپنے اقوال و افعال کو حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم ==



يُخْزِيهِ وَمَنْ هُوَ كَاذِبٌ ۖ وَارْتَقِبُوا إِنِّي

يُخْزِيهِ	وَمَنْ	هُوَ	كَاذِبٌ	و	ارْتَقِبُوا	إِنِّي
جور سوا کر دے اسے	اور	کون	وہ	جھوٹا (ہے)	اور	تم انتظار کرو

کس پر آتا ہے اور کون جھوٹا ہے اور تم انتظار کرو میں بھی

مَعَكُمْ رَقِيبٌ ۙ وَلَسَاءَ جَاءَ أَمْرُنَا نَجِيبًا ۖ

مَعَكُمْ	رَقِيبٌ	و	لَسَاءَ	جَاءَ	أَمْرُنَا	نَجِيبًا	و
تمہارے ساتھ	انتظار کر رہا ہوں	اور	جب	آیا	ہمارا حکم	(تو) ہم نے بچالیا	اور

تمہارے ساتھ انتظار میں ہوں ○ اور جب ہمارا حکم آیا تو ہم نے شعیب اور

الَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا ۖ وَآخَذَتِ

الَّذِينَ	آمَنُوا	مَعَهُ	بِرَحْمَةٍ	مِّنَّا	و	آخَذَتِ
ان لوگوں کو جو	ایمان لائے	اس کے ساتھ	رحمت سے	اپنی طرف سے	اور	پکڑ لیا

اس کے ساتھ کے مسلمانوں کو اپنی رحمت سے بچالیا اور ظالموں کو

الَّذِينَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةَ فَأَصْبَحُوا فِي دِيَارِهِمْ

الَّذِينَ	ظَلَمُوا	الصَّيْحَةَ	فَأَصْبَحُوا	فِي دِيَارِهِمْ
ان لوگوں کو جنہوں نے	ظلم کیا	خوفناک چیخ (نے)	تو وہ صبح کے وقت رہ گئے	اپنے گھروں میں

خوفناک چیخ نے پکڑ لیا تو وہ صبح کے وقت اپنے گھروں میں گھٹنوں کے بل

جُشِيبِينَ ۙ كَانَتْ لَمْ يَخْنَوْا فِيهَا ۖ آلَا بُعْدًا

جُشِيبِينَ	كَانَتْ	لَمْ يَخْنَوْا	فِيهَا	آلَا	بُعْدًا
گھٹنوں کے بل پڑے ہوئے	گویا کہ	وہ بسے ہی نہ تھے	ان میں	سن لو	دوری (ہے)

پڑے رہ گئے ○ گویا وہ کبھی وہاں رہتے ہی نہ تھے۔ خبردار! دور ہوں

== کے بیان کردہ جملوں کے ساتھ ملا کر دیکھ لینا چاہئے کہ کیا یہ اسی کافر قوم کے نقش قدم پر نہیں چل رہے۔

① ..... حضرت شعیب علیہ السلام اور ان پر ایمان لانے والوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کے سبب عذاب سے بچالیا، اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ بندے کو جو بھی نعمت ملتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت سے ملتی ہے۔ ② ..... قرآن مجید میں مدین والوں پر آنے والے عذاب کی کیفیت دو طرح سے بیان کی گئی ہے۔ (1) انہیں شدید زلزلے نے اپنی گرفت میں لے لیا۔ (2) ظالموں کو خوفناک چیخ نے پکڑ لیا۔ ان دونوں کیفیتوں میں کوئی تضاد ==

## لَمَدِينٍ كَمَا بَعَدَتْ شَمُودٌ ۝ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ

لَمَدِينٍ	کھا	بَعَدَتْ	شَمُودٌ ۝	وَ	لَقَدْ	أَرْسَلْنَا	مُوسَىٰ
مدین کے لئے	جیسے	دور ہوئے	شمود	اور	ضرور بیشک	ہم نے بھیجا	موسیٰ (کو)

مدین والے جیسے قوم شمود دور ہوئی اور بیشک ہم نے موسیٰ کو

## بِأَيِّتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِينٍ ۝ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَٓئِهِۦ فَاتَّبَعُوْا

بِأَيِّتِنَا	وَسُلْطٰنٍ مُّبِينٍ ۝	إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَٓئِهِۦ	فَاتَّبَعُوْا
اپنی آیتوں اور روشن غلبے کے ساتھ	فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف	تو انہوں نے پیروی کی	

اپنی آیتوں اور روشن غلبے کے ساتھ بھیجا فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف تو انہوں نے

## أَمْرٍ فِرْعَوْنَ ۚ وَمَا أَمْرُ فِرْعَوْنَ بِرَشِيدٍ ۝ يَقْدُمُ قَوْمَهُ

أَمْرٍ فِرْعَوْنَ ۚ	وَمَا	أَمْرُ فِرْعَوْنَ	بِرَشِيدٍ ۝	يَقْدُمُ	قَوْمَهُ
فرعون کے حکم (کی)	اور	نہ (تھا)	فرعون کا کام	درست	وہ آگے ہوگا

فرعون کی پیروی کی حالانکہ فرعون کا کام بالکل درست نہ تھا فرعون قیامت کے دن اپنی قوم کے

## يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ فَآوَرَدَهُمُ النَّارَ ۖ وَبِئْسَ الْوَرْدُ

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ	فَآوَرَدَهُمُ	النَّارَ	وَ	بِئْسَ	الْوَرْدُ
قیامت کے دن	پھر اتارے گا انہیں	آگ (میں)	اور	کیا ہی برا	گھاٹ

آگے ہوگا پھر انہیں دوزخ میں لا اتارے گا اور وہ اترنے کا کیا ہی برا

## الْبُورُودُ ۝ وَاتَّبَعُوا فِي هٰذِهِ لَعْنَةً وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ

الْبُورُودُ ۝	وَ	اتَّبَعُوا	فِي هٰذِهِ	لَعْنَةً	وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ
(جہاں) انہیں اتارا جائے گا	اور	ان کے پیچھے لگادی گئی	اس (دنیا) میں	لعت	قیامت کے دن

گھاٹ ہے اور اس دنیا میں اور قیامت کے دن ان کے پیچھے لعنت لگادی گئی۔

= نہیں ہے کیونکہ ممکن ہے کہ زلزلے کی ابتداء اس جگہ سے ہوئی ہو، اس لئے ایک جگہ ہلاکت کی نسبت سبب قریب یعنی خوفناک جگہ کی طرف کی گئی اور دوسری جگہ سبب بعید یعنی زلزلے کی طرف کی گئی۔

۱..... فرعون کھلی گمراہی میں مبتلا تھا کیونکہ وہ بشر ہونے کے باوجود خدا کی کاد عموماً کرتا تھا اور علانیہ ایسے ظلم و ستم کرتا تھا کہ جن کا شیطانی کام ہونا ظاہر اور یقینی ہے۔ ۲..... یعنی جس طرح فرعون دنیا میں اپنی قوم کے آگے تھا اور انہیں دریائے نیل میں لاؤالا اسی طرح قیامت کے دن وہ اپنی قوم کے آگے ہوگا پھر =



بِئْسَ الرَّفْدُ بِرَفُودٍ ۹۹ ذَلِكْ مِنْ أَنْبَاءِ الْفَرَى نَقْصُهُ				
بِئْسَ	الرَّفْدُ	الرَّفُودُ ۹۹	ذَلِكْ	مِنْ أَنْبَاءِ الْفَرَى
کیا ہی برا	انعام	(جو) انہیں دیا گیا	یہ	بستیوں کی خبروں میں سے (ہے)
کیا ہی برا انعام ہے جو انہیں ملا ○ یہ بستیوں کی خبریں ہیں جو ہم تمہیں				
عَلَيْكَ مِنْهَا قَائِمٌ وَحَصِيدٌ ۱۰۰ وَمَا ظَلَمْنَاهُمْ وَلَكِنْ				
عَلَيْكَ	مِنْهَا	قَائِمٌ	وَ	حَصِيدٌ ۱۰۰
تم پر	ان میں سے	کوئی قائم (ہے)	اور	کوئی کاٹ دی گئی
سناتے ہیں ان میں سے کوئی ابھی قائم ہے اور کوئی کاٹ دی گئی ○ اور ہم نے ان پر ظلم نہ کیا بلکہ				
ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ فَمَا أَغْنَتْ عَنْهُمْ آلِهَتُهُمُ الَّتِي				
ظَلَمُوا	أَنْفُسَهُمْ	فَمَا أَغْنَتْ	عَنْهُمْ	آلِهَتُهُمُ
انہوں نے ظلم کیا	اپنی جانوں (پر)	تو کام نہ آئے	ان سے (کے)	ان کے معبود
خود انہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تو اللہ کے سوا جن معبودوں کی عبادت کرتے تھے				
يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ لَّسَاءَ أَمْرٌ رَبِّكَ ط وَ				
يَدْعُونَ	مِنْ دُونِ اللَّهِ	مِنْ شَيْءٍ	لَّسَاءَ	أَمْرٌ رَبِّكَ ط وَ
وہ عبادت کرتے تھے	اللہ کے سوا	کچھ	جب	آیا
وہ ان کے کچھ کام نہ آئے جب تیرے رب کا حکم آیا اور				
مَا زَادُوهُمْ غَيْرَ تَتْبِيبٍ ۱۰۱ وَكَذَلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا				
مَا زَادُوهُمْ	غَيْرَ تَتْبِيبٍ ۱۰۱	وَ	كَذَلِكَ	أَخْذُ رَبِّكَ
انہوں نے کچھ نہ بڑھایا ان کا	مگر نقصان	اور	اسی طرح (ہے)	تیرے رب کی پکڑ
انہوں نے ان کے نقصان میں ہی اضافہ کیا ○ اور تیرے رب کی گرفت ایسی ہی ہوتی ہے جب				

== انہیں دوزخ میں لا اتارے گا اور جہنم میں اپنی قوم کا پیٹھا ہو گا، خلاصہ یہ ہے جس طرح دنیا میں فرعون کفر اور گمراہی میں اپنی قوم کا پیٹھا تھا ایسے ہی جہنم میں بھی ان کا پیٹھا اور امام ہو گا۔ ۹۹ اس کا معنی یہ ہے کہ دنیا و آخرت دونوں جگہ لعنت فرعونوں کے ساتھ ملی ہوئی ہے اور وہ کبھی ان سے جدا نہ ہو گی۔  
 ۱۰۰ اس آیت کا ایک معنی یہ ہے کہ ہم نے انہیں عذاب اور ہلاکت میں مبتلا کر کے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ کفر اور گناہوں کا ارتکاب کر کے انہوں نے خود اپنی جانوں پر ظلم کیا۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ کسی قوم پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے عذاب نازل ہو تو وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ظلم نہیں بلکہ عدل اور انصاف ہے۔ اس کی وجہ =

## أَخَذَ النَّفْرَى وَهِيَ ظَالِمَةٌ ۖ إِنَّ أَخَذَكَ أَلِيمٌ

أَخَذَ	النَّفْرَى	وَ	هِيَ	ظَالِمَةٌ	إِنَّ	أَخَذَكَ	أَلِيمٌ
وہ پکڑتا ہے	بستیوں (کو)	اور (جبلہ)	وہ	ظالم (ہوں)	بیشک	اس کی پکڑ	بڑی دردناک

وہ بستیوں کو پکڑتا ہے جبکہ وہ بستی والے ظالم ہوں بیشک اس کی پکڑ بڑی شدید

## شَرِيدٌ ۖ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً لِّمَنْ خَافَ

شَرِيدٌ	إِنَّ	فِي ذَلِكَ	لَآيَةً	لِّمَنْ	خَافَ
انتہائی سخت (ہے)	بیشک	اس میں	ضرور نشانی (ہے)	(اس) کے لئے جو	ڈرے

دردناک ہے ۝ بیشک اس میں اس کیلئے نشانی ہے جو

## عَذَابِ الْآخِرَةِ ۖ ذَلِكَ يَوْمٌ مَّجْمُوعٌ لَّهُ النَّاسُ

عَذَابِ الْآخِرَةِ	ذَلِكَ	يَوْمٌ	مَّجْمُوعٌ	لَّهُ	النَّاسُ
آخرت کے عذاب (سے)	یہ	(وہ) دن (ہے)	جمع کئے جائیں گے	اس کے لئے	لوگ

آخرت کے عذاب سے ڈرے۔ وہ ایسا دن ہے جس میں سب لوگ اکٹھے ہوں گے اور وہ دن ایسا ہے

## وَذَلِكَ يَوْمٌ مَّشْهُودٌ ۖ وَمَا نُوَخَّرُهُ إِلَّا لِأَجَلٍ مَّعْدُودٍ ۖ

وَذَلِكَ	يَوْمٌ	مَّشْهُودٌ	وَمَا نُوَخَّرُهُ	إِلَّا	لِأَجَلٍ مَّعْدُودٍ
اور یہ	حاضری کا دن (ہے)	اور	ہم پیچھے نہیں بٹاتے اسے	مگر	ایک گنی ہوئی مدت کے لئے

جس میں ساری مخلوق موجود ہوگی ۝ اور ہم اسے پیچھے نہیں ہٹاتے مگر ایک گنی ہوئی مدت کے لئے ۝

## يَوْمَ يَأْتِ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ إِلَّا بِأُذُنِهِ ۖ فَبِمَنْهُمْ

يَوْمَ	يَأْتِ	لَا تَكَلَّمُ	نَفْسٌ	إِلَّا	بِأُذُنِهِ	فَبِمَنْهُمْ
(جب وہ) دن	آئے گا	(تو) کلام نہ کر سکے گی	کوئی جان	مگر	اللہ کے حکم سے	تو ان میں سے

جب وہ دن آئے گا تو کوئی شخص اللہ کے حکم کے بغیر کلام نہ کر سکے گا تو ان میں کوئی

== یہ ہے کہ پہلے قوم کفر اور گناہوں میں مبتلا ہو کر اپنی جانوں پر ظلم کرتی ہے پھر ان برے اعمال کی وجہ سے اپنے اوپر اس عذاب کو لازم کر لیتی ہے۔

① یعنی ہم قیامت کے دن کو اس لئے مؤخر کر رہے ہیں تاکہ وہ مدت پوری ہو جائے جو ہم نے دنیا باقی رہنے کے لئے مقرر فرمائی ہے۔ ② قیامت کا دن بہت طویل ہو گا اور اس میں مختلف حالات ہوں گے بعض حالات میں تو بیعت کی شدت کی وجہ سے کسی کو اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر بات زبان پر لانے کی قدرت نہ ہوگی اور بعض حالات میں اجازت دی جائے گی کہ لوگ اجازت سے کلام کریں گے اور بعض حالات میں گھبراہٹ اور وحشت کم ہوگی تو اس وقت ==



شَقِيٌّ وَ سَعِيْدٌ ۱۵۰ فَاَمَّا الَّذِيْنَ شَقُّوْا					
شَقِيٌّ	وَّ	سَعِيْدٌ ۱۵۰	فَاَمَّا	الَّذِيْنَ	شَقُّوْا
کوئی بدبخت (ہوگا)	اور	کوئی خوش نصیب	پس بہر حال	وہ لوگ جو	بدبخت ہوں گے
بدبخت ہو گا اور کوئی خوش نصیب ہو گا ○ تو جو بدبخت ہوں گے					
فَفِي النَّارِ لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَ شِهِيْقٌ ۱۵۱					
فَفِي النَّارِ	لَهُمْ	فِيْهَا	زَفِيْرٌ	وَ	شِهِيْقٌ ۱۵۱
تو (وہ) آگ میں (ہوں گے)	ان کے لئے	اس میں	گدھے کی طرح چپنا	اور	چلانا (ہوگا)
وہ تو دوزخ میں ہوں گے، وہ اس میں گدھے کی طرح چلائیں گے ○					
خُلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَ الْاَرْضُ اِلَّا مَا شَاءَ					
خُلِدِيْنَ	فِيْهَا	مَا دَامَتِ (۱)	السَّمٰوٰتُ وَ	الْاَرْضُ	اِلَّا مَا شَاءَ
ہمیشہ رہنے والے	اس میں	جب تک رہیں گے	آسمان	اور	زمین مگر جو چاہے
وہ اس میں تب تک رہیں گے جب تک آسمان و زمین رہیں گے مگر جو تمہارا رب					
رَبُّكَ ۱۵۲ اِنَّ رَبَّكَ فَعٰلٌ لِّمَا يُرِيْدُ ۱۵۳ وَ اَمَّا					
رَبُّكَ (۲)	اِنَّ	رَبَّكَ	فَعٰلٌ	لِّمَا يُرِيْدُ ۱۵۳	وَ اَمَّا
تمہارا رب	بیشک	تمہارا رب	خوب کرنے والا (ہے)	(اس) کو جو	وہ چاہتا ہے اور بہر حال
چاہے بیشک تمہارا رب جو چاہتا ہے وہی کرنے والا ہے ○ اور وہ جو					
الَّذِيْنَ سَعِدُوْا فَفِي الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا					
الَّذِيْنَ	سَعِدُوْا	فَفِي الْجَنَّةِ	خٰلِدِيْنَ	فِيْهَا	
وہ لوگ جو	خوش نصیب ہوں گے	تو (وہ) جنت میں (ہوں گے)	ہمیشہ رہنے والے	اس میں	
خوش نصیب ہوں گے وہ جنت میں ہوں گے۔ ہمیشہ اس میں رہیں گے					

== لوگ اپنے معاملات میں جھگڑیں گے اور اپنے مقدمات پیش کریں گے۔

①۔۔۔ اس آیت میں کفار کے جہنم میں قیام کو زمین و آسمان کے قائم رہنے کی مدت پر معلق کیا گیا، لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ ”جس طرح زمین و آسمان کا قائم رہنا ہمیشہ کے لئے نہیں اسی طرح کفار بھی جہنم میں ہمیشہ نہ رہیں گے“ کیونکہ قرآن مجید کی دیگر کئی آیات سے کفار و مشرکین کی مغفرت نہ ہونا اور ان کا ہمیشہ ہمیشہ کیلئے جہنم میں رہنا ثابت ہے، اسی وجہ سے مفسرین نے اس آیت کی مختلف تاویلات بیان کی ہیں، ان میں سے ایک یہ ہے کہ اس آیت میں جنت ==

## مَا دَامَتِ السَّمُوتُ وَالْأَرْضُ إِلَّا مَا شَاءَ رَبُّكَ ط

مَا دَامَتِ	السَّمُوتُ	وَالْأَرْضُ	إِلَّا	مَا	شَاءَ	رَبُّكَ (۱)
جب تک رہیں گے	آسمان	اور	زمین	مگر	جو	چاہے تمہارا رب

جب تک آسمان وزمین رہیں گے مگر جو تمہارا رب چاہے

## عَطَاءٌ غَيْرَ مَجْدُوذٍ ۱۰۸ فَلَا تَكُ فِي مَرِيَّةٍ مِّمَّا

عَطَاءٌ	غَيْرَ مَجْدُوذٍ ۱۰۸	فَلَا تَكُ	فِي مَرِيَّةٍ	مِّمَّا
(یہ) بخشش (ہے)	نہ ختم ہونے والی	تو تم نہ ہونا	شک میں	(اس) سے جس کی

یہ ایسی بخشش ہے جو کبھی ختم نہ ہوگی ○ تو ان بتوں کی عبادت کرنے والوں کے بارے میں

## يَعْبُدُ هَؤُلَاءِ مَا يَعْبُدُونَ إِلَّا كَمَا يَعْْبُدُ

يَعْبُدُ	هَؤُلَاءِ	مَا يَعْبُدُونَ	إِلَّا	كَمَا	يَعْبُدُ
عبادت کرتے ہیں	یہ لوگ	وہ عبادت نہیں کرتے	مگر	جیسے	عبادت کرتے تھے

شک میں نہ پڑنا۔ یہ ویسے ہی عبادت کرتے ہیں جیسے پہلے

## أَبَاؤُهُمْ مِنْ قَبْلُ ط وَإِنَّا لَنُوقُوهُمْ نَصِيبَهُمْ

أَبَاؤُهُمْ	مِنْ قَبْلُ	وَ	إِنَّا	لَنُوقُوهُمْ	نَصِيبَهُمْ
ان کے باپ دادا	(اس) سے پہلے	اور	بیشک ہم	ضرور پورا دیں گے انہیں	ان کا حصہ

ان کے باپ دادا عبادت کیا کرتے تھے اور بیشک ہم انہیں ان کا پورا پورا حصہ دیں گے

## غَيْرَ مَنْقُوصٍ ۱۰۹ وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ فَاخْتَلَفَ

غَيْرَ مَنْقُوصٍ ۱۰۹	وَ	لَقَدْ	آتَيْنَا	مُوسَى	الْكِتَابَ	فَاخْتَلَفَ
(جو) کم کیا ہوا نہ (ہو گا)	اور	ضرور بیشک	ہم نے دی	موسیٰ (کو)	کتاب	تو اختلاف کیا گیا

جس میں کوئی کمی نہیں ہوگی ○ اور بیشک ہم نے موسیٰ کو کتاب دی تو اس میں

== دوزخ کے زمین و آسمان مروا دیں اور یہ چونکہ ہمیشہ رہیں گے اس لیے جنت میں رہنے والے مسلمان اور دوزخ میں رہنے والے کافر بھی ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ ۲۔ (پچھلے صفحے کا حاشیہ) قرآن پاک کی کئی آیات سے کفار کا جہنم میں ہمیشہ رہنا ثابت ہوتا ہے اس لئے مفسرین نے اس استثنائی مختلف توجہات بیان کی ہیں، ان میں سے ایک یہ ہے کہ جہنم میں آگ کا عذاب بھی ہو گا اور زمہریر کا بھی جس میں بہت سخت ٹھنڈک ہوگی اور اس آیت سے مراد یہ ہے کہ کفار ہمیشہ کیلئے آگ کے عذاب میں رہیں گے لیکن جس وقت اللہ تعالیٰ چاہے گا انہیں آگ کے عذاب سے نکال کر ٹھنڈک کے عذاب میں ڈال دے گا۔ ۱۔ اس استثناء ==



www.dawateislami.net

## إِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝۱۱۲ وَلَا تَرْكَبُوا

إِنَّهٗ	بِهَا	تَعْمَلُونَ	بَصِيرٌ ۝۱۱۲	وَا	لَا تَرْكَبُوا (۱)
بیشک وہ	(اس) کو جو	تم کرتے ہو	دیکھنے والا (ہے)	اور	نہ جھکو

بیشک وہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے ○ اور ظالموں کی طرف

## إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ۖ وَمَا

إِلَى الَّذِينَ	ظَلَمُوا	فَتَمَسَّكُمُ	النَّارُ	وَا	مَا
ان لوگوں کی طرف جنہوں نے	ظلم کیا	(اگر ایسا کیا) تو چھوئے گی تمہیں	آگ	اور	نہیں

نہ جھکو ورنہ تمہیں آگ چھوئے گی اور اللہ کے سوا

## لَكُمْ مِّنْ دُونِ اللَّهِ مِنْ أَوْلِيَآءَ ثُمَّ لَا تُنصَرُونَ ۝۱۱۳ وَ

لَكُمْ	مِّنْ دُونِ اللَّهِ	مِنْ أَوْلِيَآءَ	ثُمَّ	لَا تُنصَرُونَ ۝۱۱۳ (۲)	وَ
تمہارے لئے	اللہ کے سوا	کوئی حمایتی	پھر	تمہاری مدد نہیں کی جائے گی	اور

تمہارا کوئی حمایتی نہیں پھر تمہاری مدد نہیں کی جائے گی ○ اور

## أَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَدُلْفَا مِّنَ اللَّيْلِ ۖ إِنَّ الْحَسَنَاتِ

أَقِمِ	الصَّلَاةَ	طَرَفِي النَّهَارِ	وَ	دُلْفَا مِّنَ اللَّيْلِ	إِنَّ	الْحَسَنَاتِ
قائم کرو	نماز	دن کے دونوں کناروں	اور	رات کے کچھ حصوں (میں)	بیشک	نیکیاں

دن کے دونوں کناروں اور رات کے کچھ حصے میں نماز قائم رکھو۔ بیشک نیکیاں

## يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ۖ ذَلِكَ ذِكْرَىٰ لِلَّذِينَ لَهُمْ أَصْبَرٌ ۝۱۱۴

يُذْهِبْنَ	السَّيِّئَاتِ	ذَلِكَ	ذِكْرَىٰ	لِلَّذِينَ	أَصْبَرٌ ۝۱۱۴	وَ	أَصْبَرٌ
لے جاتی ہیں	برائیوں (کو)	یہ	نصیحت (ہے)	نصیحت ماننے والوں کے لئے	اور	صبر کرو	صبر کرو

برائیوں کو مٹا دیتی ہیں، یہ نصیحت ماننے والوں کیلئے نصیحت ہے ○ اور صبر کرو

۱..... ”ذُکُون“ یعنی جھکنے کا معنی ہے قلبی میلان اور جب اس پر اتنی سخت و عید ہے تو کافروں کے ساتھ تعلقات کی اُن صورتوں میں کیا حال ہو گا جو قلبی میلان سے بڑھ کر ہیں۔ یاد رہے کہ خدا کے نافرمانوں یعنی کافروں، بے دینیوں، گمراہوں اور ظالموں کے ساتھ بلا ضرورت میل جول، رسم و راہ، قلبی میلان اور محبت، ان کی ہاں میں ہاں ملانا اور ان کی خوشامد میں رہنا علیٰ حسبِ احوال سب انتہائی سخت ممنوع ہے۔ ۲..... آیت میں بیان کی گئی و عید سے متعلق علامہ علی بن محمد خازن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں ”یہ حال تو ان کا ہے جو ظالموں سے تعلقات اور میل جول رکھیں، ان کے اعمال سے راضی ہوں اور ان سے محبت رکھیں اور جو =



فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ ﴿۱۱۵﴾ فَلَوْلَا كَانَ

فَإِنَّ	اللہ	لَا يُضِيعُ	أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ ﴿۱۱۵﴾	فَلَوْلَا	كَانَ
تو بیشک	اللہ	ضائع نہیں کرتا	نیکی کرنے والوں کا اجر	تو کیوں نہیں	ہوئے

کیونکہ اللہ نیکی کرنے والے کا اجر ضائع نہیں کرتا ○ تو تم سے پہلی گزری ہوئی

مِنَ الْقُرُونِ مِنْ قَبْلِكُمْ أُولُوا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمْ

مِنَ الْقُرُونِ	مِنْ قَبْلِكُمْ	أُولُوا بَقِيَّةَ ﴿۱﴾	يَوْمِهِمْ
گزری ہوئی قوموں میں سے	تم سے پہلے	فضیلت والے	وہ منع کرتے

قوموں میں سے کچھ ایسے فضیلت والے لوگ کیوں نہ ہوئے جو زمین میں

عَنِ الْفَسَادِ فِي الْأَرْضِ إِلَّا قَلِيلًا مِمَّنْ أَنْجَيْنَا مِنْهُمْ

عَنِ الْفَسَادِ	فِي الْأَرْضِ	إِلَّا قَلِيلًا	مِمَّنْ	أَنْجَيْنَا	مِنْهُمْ
فساد کرنے سے	زمین میں	مگر	تھوڑے	(ان) سے جنہیں	ہم نے نجات دی

فساد کرنے سے منع کرتے البتہ ان میں تھوڑے سے ایسے تھے جنہیں ہم نے نجات دی

وَاتَّبَعَ الَّذِينَ ظَلَمُوا مَا أُتْرِفُوا فِيهِ

وَاتَّبَعَ	الَّذِينَ	ظَلَمُوا	مَا	أُتْرِفُوا	فِيهِ
اور	پیچھے پڑے رہے	وہ لوگ جنہوں نے	ظلم کیا	(اس کے) جو	انہیں عیش دیا گیا

اور ظالم لوگ اسی عیش و عشرت کے پیچھے پڑے رہے جو انہیں دیا گیا

وَكَانُوا مُجْرِمِينَ ﴿۱۱۶﴾ وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ

وَكَانُوا	مُجْرِمِينَ ﴿۱۱۶﴾	وَمَا كَانَ	رَبُّكَ	لِيُهْلِكَ
اور	وہ تھے	جرم کرنے والے	اور	نہیں ہے

اور وہ مجرم تھے ○ اور تمہارا رب ایسا نہیں کہ بستیوں کو بلاوجہ ہلاک کر دے

== خود ظالم ہو تو اس کا حال ان سے کتابدہر ہو گا وہ خود ہی غور کر لے۔ (حازن، ہود تحت الآیۃ: ۱۱۳، ۲/۳۷۴)

۱..... ”أُولُوا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمْ“ سے مراد علماء ربانی ہیں: مقصد یہ ہے کہ گزشتہ قوموں کی عام گمراہی کا باعث یہ ہوا کہ ان میں علماء ربانی نہ رہے، اگر وہ رہتے تو اس طرح گمراہی نہ پھیلتی۔ عام لوگ اس لئے مجرم تھے کہ بدکاریاں کرتے تھے اور علماء اس لئے مجرم تھے کہ انہیں منع نہ کرتے تھے۔ اس آیت سے دو باتیں واضح ہوئیں، ایک یہ کہ نیکی کی دعوت دینا اور گناہوں سے روکنا علماء کی ذمہ داری ہے، اگر وہ یہ فریضہ سرانجام نہ دیں گے تو وہ بھی مجرم اور مستحق عذاب ہوں گے۔ دوسری یہ کہ

الْقَرَىٰ يَظْلِمُ وَاٰهْلَهَا مُصْلِحُونَ ﴿۱۱﴾ وَلَوْ				
الْقَرَىٰ	يَظْلِمُ	وَ	اٰهْلَهَا	مُصْلِحُونَ ﴿۱۱﴾
بستیوں کو	ظلم سے	اور (حالانکہ)	اس کے باشندے	اصلاح والے (ہوں)
حالانکہ ان کے رہنے والے اچھے لوگ ہوں ○ اور اگر				

شَاءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ اُمَّةً وَاحِدَةً وَلَا يَزَالُ النَّاسُ				
شَاءَ	رَبُّكَ	لَجَعَلَ	النَّاسَ	اُمَّةً وَاحِدَةً
چاہتا	تمہارا رب	(تو) ضرور بنا دیتا	لوگوں (کو)	ایک امت
تمہارا رب چاہتا تو سب آدمیوں کو ایک ہی امت بنا دیتا اور لوگ ہمیشہ				

مُخْتَلِفِينَ ﴿۱۲﴾ اِلَّا مَنْ رَحِمَ رَبُّكَ وَلِذَلِكَ				
مُخْتَلِفِينَ ﴿۱۲﴾	اِلَّا	مَنْ	رَحِمَ	رَبُّكَ
اختلاف کرتے	مگر	جن پر	رحم کیا	تمہارے رب (نے)
اختلاف میں رہیں گے ○ البتہ جن پر تمہارے رب نے رحم کیا اور اللہ نے				

خَلَقَهُمْ ط وَتَنَزَّلَتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَا تُكَلِّمُ				
خَلَقَهُمْ	وَ	تَنَزَّلَتْ	كَلِمَةُ رَبِّكَ	لَا تُكَلِّمُ
اس نے پیدا کیا انہیں	اور	پوری ہو چکی	تیرے رب کی بات	(کہ) بیشک میں ضرور بھر دوں گا
انہیں اسی کے لئے پیدا فرمایا ہے اور تمہارے رب کی بات پوری ہو چکی کہ بیشک میں ضرور				

جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِينَ ﴿۱۳﴾ وَكَلَّا تَقْصُ				
جَهَنَّمَ	مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ	اَجْمَعِينَ ﴿۱۳﴾	وَ	كَلَّا
جہنم (کو)	جنوں اور انسانوں سے	سب (سے)	اور	سب
جہنم کو جنوں اور انسانوں سے ملا کر بھر دوں گا ○ اور رسولوں کی خبروں میں سے				

= شروع سے اب تک یہی ہوتا آیا ہے کہ زیادہ تر مال و دولت والے ہی غفلت میں پڑتے ہیں، اس لئے عمومی طور پر مالدار لوگوں میں دینداروں کی کمی ہوتی ہے۔  
 ۱..... علامہ صاوی رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں کہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ اختلاف جس طرح پہلی امتوں میں موجود تھا اسی طرح اس امت میں بھی رہے گا تو ان میں سے کوئی مومن ہو گا کوئی کافر، کوئی نیک ہو گا اور کوئی گناہگار، اسی لئے حدیث میں ہے کہ یہودی 71 فرقوں میں تقسیم ہو گئے تھے اور عنقریب تم 73 فرقوں میں بٹ جاؤ گے، جن میں سے 72 فرقے جہنم میں جائیں گے اور ایک جنت میں جائے گا اور وہ ایک جنتی فرقہ اہل سنت و جماعت =



## عَلَيْكَ مِنْ أَنْبَاءِ الرُّسُلِ مَا نَشِئْتُ بِهِ فُؤَادَكَ ج

عَلَيْكَ	مِنْ أَنْبَاءِ الرُّسُلِ	مَا نَشِئْتُ بِهِ	فُؤَادَكَ
تم پر (تمہارے سامنے)	رسولوں کی خبروں سے	جس سے ہم قوت دیں	تمہارے دل (کو)

ہم سب تمہیں سناتے ہیں جس سے تمہارے دل کو قوت دیں

## وَجَاءَكَ فِي هَذِهِ الْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ وَذِكْرَى

وَجَاءَكَ	فِي هَذِهِ	الْحَقُّ (۱)	و	مَوْعِظَةٌ (۲)	و	ذِكْرَى (۳)
اور	آیا تمہارے پاس	اس (سورت) میں	حق	اور	وعظ	اور نصیحت

اور اس سورت میں تمہارے پاس حق آیا اور مسلمانوں کے لئے

## لِلْمُؤْمِنِينَ ۱۲۰ وَقُلْ لِلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ اَعْمَلُوا

لِلْمُؤْمِنِينَ ۱۲۰	وَقُلْ	لِلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ	اَعْمَلُوا
ایمان والوں کے لئے	اور	تم کہو	ان لوگوں سے جو ایمان نہیں لاتے

وَعظ و نصیحت (آئی) ○ اور تم ایمان نہ لانے والوں سے فرماؤ: تم اپنی جگہ

## عَلَى مَا كَانْتُمْ ۱۲۱ اِنَّا اَعْمِلُونَ ۱۲۲ وَانتَظِرُوا ۱۲۳ اِنَّا

عَلَى مَا كَانْتُمْ ۱۲۱	اِنَّا	اَعْمِلُونَ ۱۲۲	و	انتَظِرُوا ۱۲۳	اِنَّا
اپنی جگہ پر	بیشک ہم	(اپنا) عمل کرنے والے (ہیں)	اور	تم انتظار کرو	بیشک ہم (بھی)

کام کئے جاؤ، ہم اپنا کام کرتے ہیں ○ اور تم انتظار کرو، بیشک ہم بھی

## مُنْتَظِرُونَ ۱۲۴ وَبِاللَّهِ غَيْبُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَإِلَيْهِ

مُنْتَظِرُونَ ۱۲۴	و	بِاللَّهِ	غَيْبُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ	و	إِلَيْهِ
انتظار کرنے والے (ہیں)	اور	اللہ کے لیے (ہیں)	آسمانوں اور زمین کے غیب	اور	اسی کی طرف

منتظر ہیں ○ اور آسمانوں اور زمین کے غیب اللہ ہی کے لیے ہیں اور اسی کی طرف

== ہے۔ (صادی، ہود، تحت الآية: ۱۱۸، ۳/۹۳۸)

۱..... حق سے مراد توحید و رسالت اور قیامت کے وہ دلائل ہیں جنہیں اس سورت میں بیان کیا گیا۔ ۲..... ”مَوْعِظَةٌ“ کا معنی ہے جس کے ذریعے نصیحت حاصل کی جائے، یہاں اس سے مراد سابقہ امتوں کی ہلاکت کا بیان ہے جس کا ذکر اس سورت میں ہوا۔ ۳..... اس سے مراد یہ ہے کہ مسلمان سابقہ امتوں پر نازل ہونے والے عذاب کا سن کر اس سے عبرت حاصل کریں اور بارگاہِ الٰہی میں اپنے گناہوں سے توبہ کریں۔

کافروں کو نصیحت کن جواب

اللہ کی عبادت اور اسی پر بھروسہ کرنے کی ہدایت

يُرْجَعُ إِلَّا مَرْكَلُهُ فَأَعْبُدْهُ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ ط				
يُرْجَعُ	الْمَرْكَلَةُ	فَاعْبُدْهُ	و	تَوَكَّلْ عَلَيْهِ
لوٹایا جاتا ہے	ہر کام	تو تم عبادت کرو اس کی	اور	بھروسہ رکھو اس پر
ہر کام لوٹایا جاتا ہے تو اس کی عبادت کرو اور اس پر بھروسہ رکھو				
وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ۱۳۳				
و	مَا رَبُّكَ	بِغَافِلٍ	عَمَّا	تَعْمَلُونَ ۱۳۳
اور	تمہارا رب نہیں	غافل	(اس) سے جو	تم کام کرتے ہو
اور تمہارا رب تمہارے کاموں سے غافل نہیں ○				

رکوع: 12

آیات: 111

## سُورَةُ يُوسُفَ ۱۲

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ			
بِسْمِ	اللَّهُ	الرَّحْمَنِ	الرَّحِيمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا
اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔			
الْقُرْآنُ تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْمُبِينِ ۱ اِنَّا أَنْزَلْنَاهُ قُرْآنًا			
الْقُرْآنُ	تِلْكَ	آيَاتُ الْكِتَابِ الْمُبِينِ ۱	اِنَّا أَنْزَلْنَاهُ قُرْآنًا
حروف مقطعات	یہ	روشن کتاب کی آیتیں (ہیں)	ہم نے نازل کیا اسے
القرآن، یہ روشن کتاب کی آیتیں ہیں ○ بیشک ہم نے اس قرآن کو			

۱..... کتاب مبین کا ایک معنی ہے حق و باطل کو واضح کر دینے والی کتاب اور دوسرا معنی یہ ہے کہ اہل عرب پر اس کتاب کے معانی واضح ہیں کیونکہ یہ ان کی زبان میں نازل ہوئی ہے۔



حضرت یوسف علیہ السلام کے واقعہ کی تفسیر

حضرت یوسف علیہ السلام کا اپنے والد سے خواب بیان کرنا

حضرت یعقوب علیہ السلام کی ایک بات  
حضرت یوسف علیہ السلام کی ایک بات

عَرَبِيًّا لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ۲ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ

عَرَبِيًّا	لَعَلَّكُمْ	تَعْقِلُونَ ۲ (۱)	نَحْنُ	نَقُصُّ	عَلَيْكَ
عربی	تاکہ تم	سمجھو	ہم	بیان کرتے ہیں	تم پر (تمہارے سامنے)

عربی نازل فرمایا تاکہ تم سمجھو ۰ ہم نے تمہاری طرف اس قرآن کی وحی بھیجی

أَحْسَنَ الْقَصَصِ بِأَوْحَيْنَا إِلَيْكَ هَذَا الْقُرْآنَ ۳

أَحْسَنَ الْقَصَصِ	بِأَوْحَيْنَا	إِلَيْكَ	هَذَا	الْقُرْآنَ
سب سے اچھا واقعہ	(اس کے) ذریعے جو	ہم نے وحی کیا	تمہاری طرف	یہ قرآن

اس کے ذریعے ہم تمہارے سامنے سب سے اچھا واقعہ بیان کرتے ہیں

وَأَنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهِ لَمَنِ الْغَفِيلِينَ ۴ إِذْ قَالَ يُوسُفُ

وَأَنْ	كُنْتَ	مِنْ قَبْلِهِ	لَمَنِ الْغَفِيلِينَ ۴	إِذْ	قَالَ	يُوسُفُ
اگرچہ	تم تھے	اس سے پہلے	ضرور بے خبروں میں سے	جب	کہا	یوسف (نے)

اگرچہ اس سے پہلے تم یقیناً اس سے بے خبر تھے ۰ یاد کرو جب یوسف نے اپنے باپ سے

لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا ۵ رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَالشَّمْسَ

لَا إِلَهَ إِلَّا	أَنَا ۵	رَأَيْتُ	أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا	وَالشَّمْسَ
اپنے باپ سے	اے میرے باپ	بیشک میں (نے)	دیکھا	گیارہ ستاروں اور سورج

کہا: اے میرے باپ! میں نے گیارہ ستاروں اور سورج

وَالْقَمَرَ رَأَيْتُهُمْ لِي سَاجِدِينَ ۶ قَالَ يُبَيِّنُ

وَالْقَمَرَ	رَأَيْتُهُمْ	لِي	سَاجِدِينَ ۶	قَالَ	يُبَيِّنُ
اور چاند (کو)	میں نے دیکھا انہیں	اپنے لئے	سجدہ کرتے ہوئے	کہا	اے میرے بیٹے

اور چاند کو دیکھا، میں نے انہیں اپنے لئے سجدہ کرتے ہوئے دیکھا ۰ فرمایا: اے میرے بچے!

۱..... قرآن مجید کا مسلمانوں پر ایک حق یہ بھی ہے کہ وہ اسے سمجھیں اور اس میں غور و فکر کریں اور اسے سمجھنے کے لئے عربی زبان پر عبور ہونا ضروری ہے کیونکہ یہ کلام عربی زبان میں نازل ہوا ہے اس لئے جو لوگ عربی زبان سے ناواقف ہیں یا جنہیں عربی زبان پر عبور حاصل نہیں تو انہیں چاہئے کہ اہل حق کے مستند علماء کے تراجم اور ان کی تفاسیر کا مطالعہ فرمائیں تاکہ وہ قرآن مجید کو سمجھ سکیں۔ انہی تفاسیر میں سے ایک آسان اور عام فہم انداز میں لکھی گئی راقم الحروف کی تفسیر ”صراط الجنان فی تفسیر القرآن“ بھی ہے جس کا مطالعہ عوام و خواص سبھی کے لئے بہت مفید ہے۔

## لَا تَقْصُصْ رُءْيَاكَ عَلَىٰ إِخْوَتِكَ فَيَكِيدُوا

لَا تَقْصُصْ <sup>(۱)</sup>	رُءْيَاكَ	عَلَىٰ إِخْوَتِكَ	فَيَكِيدُوا
تم بیان نہ کرنا	اپنا خواب	اپنے بھائیوں پر (کے سامنے)	(اگر ایسا کیا) تو وہ چال چلیں گے

اپنا خواب اپنے بھائیوں کے سامنے بیان نہ کرنا ورنہ تمہارے خلاف

## لَكَ كَيْدٌ ۖ إِنَّ الشَّيْطَانَ لِلْإِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ۝

لَكَ	كَيْدٌ	إِنَّ	الشَّيْطَانَ	لِلْإِنْسَانِ	عَدُوٌّ مُّبِينٌ ۝
تمہارے لئے (خلاف)	کوئی چال	بیشک	شیطان	انسان کا	کھلا دشمن (ہے)

کوئی سازش کریں گے۔ بیشک شیطان آدمی کا کھلا دشمن ہے ۝ اور

## كَذَلِكَ يَجْتَبِيكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ وَ

كَذَلِكَ	يَجْتَبِيكَ	رَبُّكَ	و	يُعَلِّمُكَ	مِنْ تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ
اسی طرح	منتخب کر لے گا تجھے	تیرا رب	اور	سکھائے گا تجھے	باتوں کا انجام نکالنا

اسی طرح تیرا رب تمہیں منتخب فرمائے گا اور تجھے باتوں کا انجام نکالنا سکھائے گا اور

## يُتِمُّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَعَلَىٰ آلِ يَعْقُوبَ كَمَا أَتَتْهَا

يُتِمُّ	نِعْمَتَهُ <sup>(۲)</sup>	عَلَيْكَ	و	عَلَىٰ آلِ يَعْقُوبَ	كَمَا أَتَتْهَا
پوری کرے گا	اپنی نعمت	تجھ پر	اور	يعقوب کے گھر والوں پر	جس طرح اس نے پورا کیا ہے

تجھ پر اور یعقوب کے گھر والوں پر اپنا احسان مکمل فرمائے گا جس طرح اس نے پہلے

## عَلَىٰ أَبِيكَ مِنْ قَبْلُ ۖ اِبْرَاهِيمَ وَاسْحٰقَ ۖ إِنَّ

عَلَىٰ أَبِيكَ	مِنْ قَبْلُ	اِبْرَاهِيمَ	و	اِسْحٰقَ	إِنَّ
تمہارے باپ دادا پر	پہلے	(یعنی) ابراہیم	اور	اسحق (پر)	بیشک

تمہارے باپ دادا ابراہیم اور اسحق پر اپنی نعمت مکمل فرمائی بیشک

۱..... حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بہت زیادہ محبت تھی، اس لئے ان کے ساتھ ان کے بھائی حسد کرتے تھے اور حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام چونکہ یہ بات جانتے تھے، اس لئے آپ نے حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھائیوں کے سامنے خواب بیان کرنے سے منع کیا تاکہ وہ اس کی تعبیر سمجھ کر ان کے خلاف کوئی سازش نہ کریں۔ اس سے معلوم ہوا کہ انسان جب کوئی اچھا خواب دیکھے تو اس کے بارے میں صرف اس شخص کو خبر دے کہ جو اس سے محبت رکھتا ہو یا عقلمند ہو اور اس سے حسد نہ کرتا ہو اور اگر برا خواب دیکھے تو اسے کسی سے بیان نہ کرے۔ ۲..... اس آیت =



رَبَّكَ عَلَيْهِمْ حَكِيمٌ ﴿٦﴾ لَقَدْ كَانَ فِي يُوسُفَ وَإِخْوَتِهِ				
رَبَّكَ	عَلَيْهِمْ	حَكِيمٌ ﴿٦﴾	لَقَدْ	كَانَ
تیرا رب	علم والا	حکمت والا (ہے)	ضرور بیشک	ہیں
تیرا رب علم والا، حکمت والا ہے ۰ بیشک یوسف اور اس کے بھائیوں (کے واقعے) میں				
أَيُّتَ لِّلسَّائِلِينَ ﴿٧﴾ إِذْ قَالُوا لِيُوسُفَ وَأَخُوهُ				
أَيُّتَ	لِّلسَّائِلِينَ ﴿٧﴾	إِذْ	قَالُوا	لِيُوسُفَ وَ
نشانیاں	پوچھنے والوں کے لئے	جب	انہوں نے کہا	ضرور یوسف اور اس کا بھائی
پوچھنے والوں کے لیے نشانیاں ہیں ۰ یاد کرو جب بھائی بولے: بیشک یوسف اور اس کا سگ بھائی				
أَحَبُّ إِلَيَّ أَيْبَتَانَا وَنَحْنُ عُصْبَةٌ إِنَّ				
أَحَبُّ	إِلَيَّ أَيْبَتَانَا	وَمَنَا	و	نَحْنُ
زیادہ محبوب (ہیں)	ہمارے باپ کے نزدیک	ہم سے	اور (حالانکہ)	ہم
ہمارے باپ کو ہم سے زیادہ محبوب ہیں حالانکہ ہم ایک جماعت ہیں بیشک				
أَبَانَا فَيُضِلُّ مُبِينٍ ﴿٨﴾ اقْتُلُوا يُوسُفَ وَأَطْرَحُوهُ				
أَبَانَا	لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿٨﴾	اقْتُلُوا	يُوسُفَ	وَأَطْرَحُوهُ
ہمارے باپ	ضرور کھلی وارفتگی (مجت) میں (ہیں)	مار ڈالو	یوسف (کو)	یا پھینک دو اسے
ہمارے والد کھلی محبت میں ڈوبے ہوئے ہیں ۰ یوسف کو مار ڈالو یا کہیں زمین میں				
أَرْضًا يَخْلُ لَكُمْ وَجْهَ أَبِيكُمْ وَتَكُونُوا				
أَرْضًا	يَخْلُ	لَكُمْ	وَجْهَ أَبِيكُمْ ﴿٩﴾	وَتَكُونُوا
(کہیں) زمین (میں)	(یوں) خالی ہو جائے گا	تمہارے لئے	تمہارے باپ کا چہرہ	اور تم ہو جانا
پھینک آؤ تاکہ تمہارے باپ کا چہرہ تمہاری طرف ہی رہے اور اس کے بعد تم				

== میں مذکور لفظ ”يُضِلُّ“ سے اگر ”نبوت کے لئے منتخب فرمانا“ مراد لیا جائے تو اس صورت میں نعمت پوری کرنے سے مراد نیا اور آخرت کی سعادتیں عطا فرمانا ہے اور اگر ”پھینک“ سے ”بلند درجات تک پہنچانا“ مراد لیا جائے تو اس صورت میں نعمت پوری کرنے سے مراد نبوت عطا فرمانا ہے۔

①..... ان سے وہ یہودی مراد ہیں جنہوں نے رسول کریم ﷺ سے حضرت یوسف علیہ السلام کا حال اور حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد کے کنعان سے سرزمین مصر کی طرف منتقل ہونے کا سبب دریافت کیا تھا۔ ②..... اس سے معلوم ہوا کہ حضرت یوسف علیہ السلام ==

مِنْ بَعْدِهِ قَوْمًا صَالِحِينَ ۙ قَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ لَا تَقْتُلُوا

مِنْ بَعْدِهِ	قَوْمًا صَالِحِينَ ۙ	قَالَ	قَائِلٌ (۱)	مِنْهُمْ	لَا تَقْتُلُوا
اس کے بعد	نیک لوگ	بولتا	ایک کہنے والا	ان میں سے	تم قتل نہ کرو

پھر نیک ہو جانا ○ ان میں سے ایک کہنے والے نے کہا: یوسف کو

يُوسُفَ وَالْقَوْهَ فِي غَيْبَتِ الْجُبِّ يَلْتَقِطُهُ

يُوسُفَ	وَالْقَوْهَ	فِي غَيْبَتِ الْجُبِّ	يَلْتَقِطُهُ
یوسف (کو)	اور	ڈال دواسے	کنویں کی تاریکی میں اٹھالے گا اسے

قتل نہ کرو اور اسے کسی تاریک کنویں میں ڈال دو کہ کوئی مسافر اسے

بَعْضُ السَّيَّارَةِ إِنْ كُنْتُمْ فَعِلِينَ ۙ قَالُوا يَا بَنَا

بَعْضُ السَّيَّارَةِ	إِنْ كُنْتُمْ فَعِلِينَ ۙ	قَالُوا	يَا بَنَا
مسافروں میں سے کوئی	اگر تم ہو	کرنے والے	انہوں نے کہا اے ہمارے باپ

اٹھالے جائے گا۔ اگر تم کچھ کرنے والے ہو ○ بھائیوں نے کہا: اے ہمارے باپ!

مَا لَكَ لَا تَأْتَمَرُ عَلَى يُوسُفَ وَإِنَّا

مَا	لَكَ	لَا تَأْتَمَرُ	عَلَى يُوسُفَ	وَ	إِنَّا
کیا ہوا	آپ کو	آپ اعتبار نہیں کرتے ہمارا	یوسف پر (کے بارے)	اور (حالانکہ)	پیشک ہم

آپ کو کیا ہوا کہ یوسف کے معاملے میں آپ ہمارا اعتبار نہیں کرتے حالانکہ ہم

لَهُ لَنْصَحُونَ ۙ ۙ أَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا

لَهُ	لَنْصَحُونَ ۙ	أَرْسِلْهُ	مَعَنَا	غَدًا
اس کی	یقیناً خیر خواہی کرنے والے (ہیں)	آپ بھیج دیں اسے	ہمارے ساتھ	کل

یقیناً اس کے خیر خواہ ہیں ○ آپ کل اسے ہمارے ساتھ بھیج دیجئے

== السلامہ کے بھائیوں کی یہ ساری حرکات صرف حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کو اپنی طرف مائل کرنے کیلئے تھیں، نفس کی خاطر نہ تھیں۔ اسی لئے انہیں بعد میں سچی توبہ نصیب ہو گئی۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ کسی جائز بلکہ اعلیٰ ترین مقصد کے حصول کیلئے بھی ناجائز ذریعہ اختیار کرنے کی اجازت نہیں، جیسے یہاں حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کے بھائیوں کا مقصد والد کی محبت کا حصول تھا جو کہ منصب نبوت پر فائز بھی تھے لیکن انہوں نے اس کیلئے ناجائز ذریعہ اختیار کیا اور اس کی مذمت کی گئی۔ ① یہ بات حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کے بھائیوں میں سے یہود و یارو تیل نے کہی۔



## يَرْتَع وَيَلْعَبُ وَإِنَّا لَهُ لَحَفِظُونَ ۱۲

يَرْتَع	و	يَلْعَبُ	وَ	إِنَّا	لَهُ	لَحَفِظُونَ ۱۲
(تاکہ) وہ پھل کھائے	اور	کھیلے	اور	بیشک ہم	اس کی	ضرور حفاظت کرنے والے (ہیں)

تاکہ وہ پھل کھائے اور کھیلے اور بیشک ہم اس کے محافظ ہیں ○

## قَالَ إِنِّي لَيَحْزُنُنِي أَنْ تَذْهَبُوا بِهِ وَأَخَافُ

قَالَ	إِنِّي	لَيَحْزُنُنِي	أَنْ تَذْهَبُوا	بِهِ	وَ	أَخَافُ
کہا	بیشک میں	ضرور غمزدہ کر دے گا مجھے	تمہارا لے جانا	اس کو	اور	میں ڈر تا ہوں

فرمایا: بیشک تمہارا اسے لے جانا مجھے غمگین کر دے گا اور میں اس بات سے ڈر تا ہوں

## أَنْ يَأْكُلَهُ الذِّئْبُ وَأَنْتُمْ عَنْهُ غٰفِلُونَ ۱۳ قَالُوا

أَنْ	يَأْكُلَهُ	الذِّئْبُ	وَ	أَنْتُمْ	عَنْهُ	غٰفِلُونَ ۱۳	قَالُوا
(اس بات سے) کہ	کھالے اسے	بھیڑیا	اور	تم	اس سے	بے خبر رہو	انہوں نے کہا

کہ اسے بھیڑیا کھالے اور تم اس کی طرف سے بے خبر ہو جاؤ ○ انہوں نے کہا:

## لَيْنِ آكُلَهُ الذِّئْبُ وَنَحْنُ عُصْبَةٌ إِنَّا

لَيْنِ	آكُلَهُ	الذِّئْبُ	وَ	نَحْنُ	عُصْبَةٌ	إِنَّا
ضرور اگر	کھا جائے اسے	بھیڑیا	اور (حالانکہ)	ہم	جماعت (ہیں)	(تو) بیشک ہم

اگر اسے بھیڑیا کھا جائے حالانکہ ہم ایک جماعت (موجود) ہوں جب تو ہم

## إِذَا الْخُسُوفُ ۱۳ فَلَمَّا ذَهَبُوا بِهِ وَ

إِذَا	لَخُسُوفُ ۱۳	فَلَمَّا	ذَهَبُوا	بِهِ	وَ
اس وقت	ضرور نقصان اٹھانے والے (یعنی بے کار ہوں گے)	پھر جب	وہ لے گئے اسے	اور	

کسی کام کے نہ ہوئے ○ پھر جب وہ اسے لے گئے اور

۱..... حضرت یعقوب علیہ السلام نے حضرت یوسف علیہ السلام کو بھائیوں کے ساتھ نہ بھیجنے کی دو وجوہات بیان فرمائیں، (۱) تمہارا حضرت یوسف علیہ السلام کو لے جانا اور ان کا تمہارے ساتھ چلے جانا مجھے غمگین کر دے گا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کو حضرت یوسف علیہ السلام کا کچھ دیر کے لئے بھی ان سے جدا ہونا گوارا نہ تھا۔ (۲) مجھے اس بات کا اندیشہ ہے کہ تم اپنے کھانے پینے اور کھیل کود میں مصروفیت کی وجہ سے حضرت یوسف علیہ السلام کی طرف سے غافل ہو جاؤ گے اور کوئی بھیڑیا آکر انہیں کھا جائے گا۔ یہ وجہ آپ نے اس لئے بیان فرمائی تھی کہ =

اجْمَعُوا أَنْ يَجْعَلُوهُ فِي غَيْبَتِ الْجُبِّ ۚ وَأَوْحَيْنَا

اجْمَعُوا	أَنْ	يَجْعَلُوهُ	فِي غَيْبَتِ الْجُبِّ	وَ	أَوْحَيْنَا <sup>(۱)</sup>
انہوں نے اتفاق کر لیا	کہ	وہ ڈال دیں اسے	کنویں کی تاریکی میں	اور	ہم نے وحی بھیجی

سب نے اتفاق کر لیا کہ اسے تاریک کنویں میں ڈال دیں اور ہم نے اسے

إِلَيْهِ لَتَنْتَبِهَنَّ بِأَمْرِ هُمْ هَذَا وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ۝۱۵ وَ

إِلَيْهِ	لَتَنْتَبِهَنَّ	بِأَمْرِ هُمْ هَذَا	وَ	هُمْ لَا يَشْعُرُونَ ۝۱۵	وَ
اس کی طرف	ضرور تم آگاہ کرو گے انہیں	ان کے اس کام سے	اور	وہ	جانتے نہ ہوں گے

وحی بھیجی کہ تم ضرور انہیں ان کی یہ حرکت یاد دلاؤ گے اور اس وقت وہ جانتے نہ ہوں گے ۝ اور

جَاءُوا آبَاءَهُمْ عِشَاءَ يَبْكُونَ ۝۱۶ قَالُوا

جَاءُوا	آبَاءَهُمْ	عِشَاءَ	يَبْكُونَ ۝۱۶	قَالُوا
وہ آئے	اپنے باپ (کے پاس)	رات کے وقت	روتے ہوئے	انہوں نے کہا

رات کے وقت اپنے باپ کے پاس وہ روتے ہوئے آئے ۝ کہنے لگے:

يَا بَنَانَا إِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَتَرَكْنَا

يَا بَنَانَا	إِنَّا	ذَهَبْنَا	نَسْتَبِقُ	وَ	تَرَكْنَا
اے ہمارے باپ	ہم	(دور) چلے گئے	دوڑ کا مقابلہ کرتے ہوئے	اور	ہم نے چھوڑ دیا

اے ہمارے باپ! ہم دوڑ کا مقابلہ کرتے (دور) چلے گئے اور یوسف کو

يُوسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا كَلَّهِ الذِّئْبُ ۚ وَمَا أَنْتَ بِمُؤْمِنٍ

يُوسُفَ	عِنْدَ مَتَاعِنَا	كَلَّهِ	الذِّئْبُ ۚ	وَ	مَا أَنْتَ بِمُؤْمِنٍ
یوسف (کو)	اپنے سامان کے پاس	تو کھا گیا اسے	بھیڑیا	اور	آپ نہیں

اپنے سامان کے پاس چھوڑ دیا تو اسے بھیڑیا کھا گیا اور آپ کسی طرح ہمارا یقین

== اس سر زمین میں بھیڑیے اور درندے بہت تھے۔

۱..... اللہ تعالیٰ نے حضرت جبریل علیہ السلام کے واسطے سے یا الہام کے ذریعے حضرت یوسف علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ آپ تمہیں نہ ہوں، ایک دن ایسا آئے گا کہ تم ضرور انہیں ان کا یہ ظالمانہ کام یاد دلاؤ گے جو انہوں نے اس وقت تمہارے ساتھ کیا اور وہ اس وقت تمہیں نہ جانتے ہوں گے کہ تم یوسف ہو کیونکہ اس وقت آپ کی شان بلند ہوگی اور آپ سلطنت و حکومت کی مسند پر ہوں گے جس کی وجہ سے وہ آپ کو پہچان نہ سکیں گے۔



لَنَّا وَلَوْ كُنَّا صَادِقِينَ ۱۷ وَجَاءَ وَ عَلَى قَبِيصِهِ بِدَمٍ كَذِبٍ ط					
لَنَّا	وَلَوْ	كُنَّا	صَادِقِينَ ۱۷	وَجَاءَ	وَعَلَى قَبِيصِهِ بِدَمٍ كَذِبٍ (۱)
ہمارا	اگرچہ	ہم ہوں	سچے	اور	(لے) آئے اس کے کرتے پر جھوٹا خون (لگا کر)
نہ کریں گے اگرچہ ہم سچے ہوں اور وہ اس کے کرتے پر ایک جھوٹا خون لگالائے۔					
قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنْفُسُكُمْ أَمْرًا ط فَصَبْرٌ					
قَالَ	بَلْ	سَوَّلَتْ	لَكُمْ	أَنْفُسُكُمْ	أَمْرًا فَصَبْرٌ
(یعقوب نے) کہا	بلکہ	بنالی ہے	تمہارے لئے	تمہارے دلوں (نے)	ایک بات تو صبر
یعقوب نے فرمایا: بلکہ تمہارے دلوں نے تمہارے لئے ایک بات گھڑ لی ہے تو صبر					
جَبِيلٌ ط وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ ۱۸ وَ					
جَبِيلٌ	وَاللَّهُ	الْمُسْتَعَانُ	عَلَى	مَا	تَصِفُونَ ۱۸ وَ
اچھا	اور	اللہ (ہی سے)	مدد چاہی جاتی (ہے)	(اس) پر جو	تم بیان کر رہے ہو اور
اچھا اور تمہاری باتوں پر اللہ ہی سے مدد چاہتا ہوں اور					
جَاءَتْ سَيَّارَةٌ فَأَرْسَلُوا وَارِدَهُمْ فَأَدْلَى دَلْوَهُ ط قَالَ					
جَاءَتْ	سَيَّارَةٌ	فَأَرْسَلُوا	وَارِدَهُمْ	فَأَدْلَى	دَلْوَهُ ط قَالَ
آیا	ایک قافلہ	تو انہوں نے بھیجا	اپنا پانی لانے والا	تو اس نے لٹکایا	اپنا ڈول کہا
ایک قافلہ آیا تو انہوں نے اپنا پانی لانے والا آدمی بھیجا تو اس نے اپنا ڈول ڈالا۔ اس پانی لانے والے نے کہا:					
يُبَشِّرِي هَذَا عُلْمٌ ط وَ أَسْرَوْهُ بِضَاعَةً ط وَ					
يُبَشِّرِي	هَذَا	عُلْمٌ	وَ	أَسْرَوْهُ	بِضَاعَةً ط وَ
ہائے خوشی	یہ	ایک لڑکا (ہے)	اور	انہوں نے چھپالیا اسے	سامان تجارت (قرار دے کر) اور
کیسی خوشی کی بات ہے، یہ تو ایک لڑکا ہے۔ اور انہوں نے اسے سامان تجارت قرار دے کر چھپالیا اور					

۱..... حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: انہوں نے بکری کے ایک بچے کو ذبح کر کے اس کا خون حضرت یوسف علیہ السلام کی قمیص پر لگا دیا تھا لیکن قمیص کو بھلا نہ بھول گئے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام وہ قمیص اپنے چہرہ مبارک پر رکھ کر بہت روئے اور فرمایا: عجیب قسم کا ہوشیار بھیڑیا تھا جو میرے بیٹے کو تو کھانا لایا اور قمیص کو بھلا نہ بھول گیا۔ مزید فرمایا: حقیقت یہ نہیں ہے بلکہ تمہارے دلوں نے تمہارے لئے ایک بات گھڑ لی ہے تو میرا طریقہ عمدہ صبر ہے اور تمہاری باتوں پر اللہ تعالیٰ ہی سے مدد چاہتا ہوں۔

بھائیوں کا حضرت یوسف علیہ السلام کو فروخت کرنا

## اللَّهُ عَلِيمٌ بِمَا يَعْمَلُونَ ﴿١٩﴾ وَشَرَوْهُ

اللَّهُ	عَلِيمٌ	بِمَا	يَعْمَلُونَ ﴿١٩﴾	وَ	شَرَوْهُ
اللہ	جاننے والا (ہے)	(اس) کو جو	وہ کر رہے تھے	اور	(بھائیوں نے) بیچ دیا ہے

اللہ جانتا ہے جو وہ کر رہے تھے ○ اور بھائیوں نے بہت کم قیمت

## بِثَمَنِ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُودَةٍ وَكَانُوا فِيهِ

بِثَمَنِ بَخْسٍ	دَرَاهِمَ مَعْدُودَةٍ	وَ	كَانُوا	فِيهِ
کھوٹے داموں کے بدلے	گنے ہوئے درہم	اور	وہ تھے	اس (یوسف) میں

چند درہموں کے بدلے میں اسے بیچ ڈالا اور انہیں اس میں

## مِنَ الزَّاهِدِينَ ﴿٢٠﴾ وَقَالَ الَّذِي اشْتَرَاهُ مِنْ مِّصْرَ

مِنَ الزَّاهِدِينَ ﴿٢٠﴾	وَقَالَ	الَّذِي	اشْتَرَاهُ ﴿٢٠﴾	مِنْ مِّصْرَ
بے رغبتی کرنے والوں سے	اور	کہا	جس نے	مصر (کے لوگوں میں) سے

کچھ رغبت نہ تھی ○ اور مصر کے جس شخص نے انہیں خریدا

## لَا مَرَاتَةَ أَكْرَمَى مَثْوَاهُ عَسَىٰ أَنْ يَنْفَعَنَا

لَا مَرَاتَةَ	أَكْرَمَى	مَثْوَاهُ	عَسَىٰ	أَنْ	يَنْفَعَنَا
اپنی بیوی سے	اعزاز کے ساتھ اہتمام کرو	اس کی رہائش (کا)	قریب ہے	کہ	وہ نفع دے ہمیں

اس نے اپنی بیوی سے کہا: انہیں عزت سے رکھو شاید ان سے ہمیں نفع پہنچے

## أَوْ نَتَّخِذَهُ وَلَدًا ۖ وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا يُوْسُفَ فِي الْاَرْضِ وَ

أَوْ	نَتَّخِذَهُ	وَلَدًا ﴿٢١﴾	وَ	كَذٰلِكَ	مَكَّنَّا ﴿٢١﴾	يُوْسُفَ	فِي الْاَرْضِ	وَ
یا	ہم بنالیں اسے	بیٹا	اور	اسی طرح	ہم نے ٹھکانہ دیا	یوسف کو	زمین میں	اور

یا ہم انہیں بیٹا بنالیں اور اسی طرح ہم نے یوسف کو زمین میں ٹھکانہ دیا اور

۱..... مصر کے جس شخص نے حضرت یوسف علیہ السلام کو خریدا اسے لوگ عزیز مصر کہتے تھے اور اس کا نام قطفیر تھا۔

۲..... قطفیر کی کوئی اولاد نہ تھی اس لئے اس نے اپنی بیوی سے یہ کہا کہ ہم اسے بیٹا بنالیں گے۔

۳..... یعنی جس طرح ہم نے قتل سے محفوظ کر کے اور کنوئیں سے سلامتی کے ساتھ باہر لا کر حضرت یوسف علیہ السلام پر احسان فرمایا اسی طرح ہم نے انہیں مصر کی سرزمین میں ٹھکانہ دیا تاکہ ہم اسے مصر کے خزانوں پر تسلط عطا کریں اور خوابوں کی تعبیر نکال سکے۔

مصری خریدار کی اپنی بیوی کو بدارت

حضرت یوسف علیہ السلام پر احسانِ الٰہی



لِنُعَلِّمَهُ مِنْ تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ ۖ وَاللَّهُ غَالِبٌ عَلَى أَمْرِهِ ۚ وَ

و	لِنُعَلِّمَهُ	مِنْ تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ	و	اللَّهُ	غَالِبٌ	عَلَى أَمْرِهِ	و
اور	تاکہ ہم سکھائیں اسے	باتوں کا انجام نکالنا	اور	اللہ	غالب (ہے)	اپنے کام پر	اور

تاکہ ہم اسے باتوں کا انجام سکھائیں اور اللہ اپنے کام پر غالب ہے

لَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۚ وَلَمَّا بَدَعَ أَشَدَّ

لَكِنَّ	أَكْثَرَ النَّاسِ	لَا يَعْلَمُونَ ۚ	و	لَمَّا	بَدَعَ	أَشَدَّ
لیکن	اکثر لوگ	نہیں جانتے	اور	جب	وہ پہنچا	اپنی پوری قوت (بھرپور جوانی کو)

مگر اکثر آدمی نہیں جانتے ○ اور جب یوسف بھرپور جوانی کی عمر کو پہنچے

اتَّبَعَهُ حُكْمًا وَعِلْمًا ۖ وَكَذَلِكَ نَجْزِي

اتَّبَعَهُ	حُكْمًا	و	عِلْمًا	و	كَذَلِكَ	نَجْزِي
(تو) ہم نے دی اسے	حکمت	اور	علم	اور	اسی طرح	ہم صلہ دیتے ہیں

تو ہم نے اسے حکمت اور علم عطا فرمایا اور ہم نیکیوں کو ایسا ہی

الْمُحْسِنِينَ ۚ وَرَأَوْا دَتَّهُ الَّتِي هُوَ

الْمُحْسِنِينَ ۚ	و	رَأَوْا دَتَّهُ	الَّتِي	هُوَ
نیکی کرنے والوں (کو)	اور	پھسلانے کی کوشش کی اسے	اس (عورت) نے جو	وہ (یوسف)

صلہ دیتے ہیں ○ اور وہ جس عورت کے گھر میں تھے

فِي بَيْتِهَا عَنْ نَفْسِهِ وَغَلَّقَتِ الْأَبْوَابَ وَ

فِي بَيْتِهَا	عَنْ نَفْسِهِ	و	غَلَّقَتِ	الْأَبْوَابَ	و
اس کے گھر میں (تھا)	اس کے نفس سے (کے خلاف)	اور	اس نے بند کر دیئے	دروازے	اور

اُس نے اُنہیں اُن کے نفس کے خلاف پھسلانے کی کوشش کی اور سب دروازے بند کر دیئے اور

۱..... یہاں حکم سے مراد نبوت اور علم سے مراد دین میں فقاہت ہے۔ بعض علماء نے فرمایا ہے کہ حکم سے درست بات اور علم سے خواب کی تعبیر مراد ہے اور بعض علماء نے فرمایا ہے کہ چیزوں کی حقیقتوں کو جاننا علم اور علم کے مطابق عمل کرنا حکمت ہے۔

۲..... اس آیت اور اس کے بعد والی آیت میں اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کی انتہائی پاکدامنی بیان فرمائی ہے۔ اس کی تفصیل جاننے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج 4، ص 543 کا مطالعہ فرمائیں۔

حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کی حکمت و علم و حکمت و عطا فرمنا

عزیز موصوف کی بیوی کی دعوت گناہ اور حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کا جواب

## قَالَتْ هَيْتَ لَكَ ۖ قَالَ مَعَاذَ اللَّهِ إِنَّهُ

قَالَتْ	هَيْتَ	لَكَ	قَالَ	مَعَاذَ اللَّهِ	إِنَّهُ
کہا	آؤ،	(یہ) تم سے (نہی کہتی ہوں)	(یوسف نے) کہا	اللہ کی پناہ	بیشک وہ (یعنی عزیز)

کہنے لگی: آؤ، (یہ) تم ہی سے کہہ رہی ہوں۔ یوسف نے جواب دیا: (ایسے کام سے) اللہ کی پناہ۔ بیشک وہ

## رَبِّيَ أَحْسَنَ مَثْوَايَ ۖ إِنَّهُ

رَبِّيَ	أَحْسَنَ	مَثْوَايَ <sup>(۱)</sup>	إِنَّهُ
میری پرورش کرنے والا (ہے)	اس نے بہت اچھا اہتمام کیا	میری رہائش (کا)	بیشک

مجھے خریدنے والا شخص میری پرورش کرنے والا ہے، اس نے مجھے اچھی طرح رکھا ہے۔ بیشک

## لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ ۝۲۳ وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ

لَا يُفْلِحُ	الظَّالِمُونَ ۝۲۳	وَلَقَدْ	هَمَّتْ	بِهٖ
فلاح نہیں پاتے	ظلم کرنے والے	اور	ضرور بیشک	عورت نے ارادہ کیا

زیادتی کرنے والے فلاح نہیں پاتے ○ اور بیشک عورت نے یوسف کا ارادہ کیا

## وَهُمْ يَهَآئِلُوْنَ لَا أَنْ سَابِرُهَا نَ رَّبِّهٖ ۖ

وَهُمْ	يَهَآئِلُوْنَ	لَا	أَنْ	سَابِرُهَا	نَ رَّبِّهٖ <sup>(۲)</sup>
اور	وہ ارادہ کر لیتا	اس (عورت) کا	اگر نہ ہوتا	یہ کہ	اس نے دیکھ لی

اور اگر وہ اپنے رب کی دلیل نہ دیکھ لیتا تو وہ بھی عورت کا ارادہ کرتا۔

## كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْءَ وَالْفَحْشَآءَ ۖ إِنَّهُ

كَذٰلِكَ	لِنَصْرِفَ	عَنْهُ	السُّوْءَ	وَالْفَحْشَآءَ	إِنَّهُ
اسی طرح (ہم نے) کیا	تاکہ ہم پھیر دیں	اس سے	برائی	اور	بے حیائی

ہم نے اسی طرح کیا تاکہ اس سے برائی اور بے حیائی کو پھیر دیں، بیشک وہ

۱..... اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ نیکی کا بدلہ نیکی ہی ہونا چاہیے اور اپنے مربی کا احسان ماننا انبیاء کرام علیہم السلام کا طریقہ ہے۔

۲..... یہاں ”اپنے رب کی دلیل“ سے مراد عصمت نبوت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام علیہم السلام کے پاکیزہ نفوس کو برے اخلاق اور گندے افعال سے پاک پیدا کیا ہے اور پاکیزہ، مقدس اور شرافت والے اخلاق پر ان کی پیدائش فرمائی ہے، اس لئے وہ ہر ایسے کام سے باز رہتے ہیں جس کا کرنا منع ہو۔



مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِينَ ۲۳) وَاسْتَبَقَا الْبَابَ وَ					
و	مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِينَ ۲۳)	وَ	اسْتَبَقَا	الْبَابَ	وَ
اور	ہمارے چنے ہوئے بندوں میں سے (ہے)	اور	وہ دونوں دوڑے	دروازہ (کی طرف)	اور
ہمارے چنے ہوئے بندوں میں سے ہے ○ اور وہ دونوں دروازے کی طرف دوڑے اور					
قَدَّتْ قَيْصَهُ مِنْ دُبُرٍ وَأَلْفَيَا سَيِّدَهَا					
قَدَّتْ	قَيْصَهُ	و	مِنْ دُبُرٍ	و	أَلْفَيَا سَيِّدَهَا
عورت نے پھاڑ دیا	اس کا کرتا	پچھے سے	اور	دونوں نے پایا	اس (عورت) کے شوہر (کو)
عورت نے ان کی قمیص کو پیچھے سے پھاڑ دیا اور دونوں نے دروازے کے پاس عورت کے					
لَدَا الْبَابِ ط قَالَتْ مَا جَزَاءُ مَنْ أَرَادَ					
لَدَا الْبَابِ	قَالَتْ	مَا	جَزَاءُ	مَنْ	أَرَادَ
دروازے کے پاس	عورت نے کہا	کیا	سزا (ہے)	(اس شخص کی) جو	ارادہ کرے
شوہر کو پایا تو عورت کہنے لگی۔ اس شخص کی کیا سزا ہے جو تمہاری گھر والی کے ساتھ					
يَا هَلِكَ سُوءًا إِلَّا أَنْ يُسْجَنَ أَوْ					
يَا هَلِكَ	سُوءًا	إِلَّا	أَنْ	يُسْجَنَ	أَوْ
تیری گھر والی کے ساتھ	برائی (کا)	مگر	یہ کہ	اسے قید کر دیا جائے	یا
برائی کا ارادہ کرے؟ یہی کہ اسے قید کر دیا جائے یا					
عَذَابُ أَلِيمٍ ۲۵) قَالَ هِيَ رَأَوْ دَثْنِي عَنْ نَفْسِي					
عَذَابُ أَلِيمٍ ۲۵)	قَالَ	هِيَ	رَأَوْ دَثْنِي	عَنْ نَفْسِي	
دردناک سزا (دی جائے)	(یوسف نے) کہا	وہ	اس نے پھسلانے کی کوشش کی مجھے	میرے نفس سے	
دردناک سزا (دی جائے) ○ یوسف نے فرمایا: اسی نے میرے دل کو پھسلانے کی کوشش کی ہے					

۱..... جب حضرت یوسف علیہ السلام نے دیکھا کہ لیٹا لٹا آپ پر الزام لگاتی ہے اور آپ کے لئے قید و سزا کی صورت پیدا کرتی ہے تو آپ علیہ السلام نے اپنی براءت کا اظہار کیا اور حقیقت حال بیان کی۔ اس سے معلوم ہوا کہ بے قصور شخص اپنی براءت ظاہر کرنے کے لئے کسی کے سامنے دوسرے کا قصور بیان کر سکتا ہے۔

حضرت یوسف علیہ السلام کی  
پاکدامنی کا ایک اہم قرینہ

وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ أَهْلِهَا ۚ إِنَّ كَانَ قَبِيضٌ

وَشَهِدَ <sup>(۱)</sup>	شَاهِدٌ	مِّنْ أَهْلِهَا	إِنَّ كَانَ	قَبِيضٌ
اور	گواہی دی	ایک گواہ (نے)	اس (عورت) کے گھر والوں میں سے	اگر ہو

اور عورت کے گھر والوں میں سے ایک گواہ نے گواہی دی کہ اگر ان کا کرتا

قَدْ مِّنْ قُبُلٍ ۖ فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ الْكَاذِبِينَ ۖ وَإِنَّ

قَدْ	مِّنْ قُبُلٍ	فَصَدَقَتْ	وَهُوَ	مِنِ الْكَاذِبِينَ <sup>(۲)</sup>	وَ	إِنَّ
پہٹا ہوا	آگے سے	تو عورت سچی ہے	اور وہ	غلط کہنے والوں میں سے (ہے)	اور	اگر

آگے سے پھٹا ہوا ہو پھر تو عورت سچی ہے اور یہ سچے نہیں ○ اور اگر

كَانَ قَبِيضٌ قَدْ مِّنْ دُبُرٍ ۖ فَكَذَبَتْ وَهُوَ مِنَ الصَّادِقِينَ ۖ

كَانَ	قَبِيضٌ	قَدْ	مِّنْ دُبُرٍ	فَكَذَبَتْ	وَهُوَ	مِنِ الصَّادِقِينَ <sup>(۳)</sup>
ہو	اس کا کرتا	پہٹا ہوا	پیچھے سے	تو عورت جھوٹی ہے	اور وہ	سچوں میں سے (ہے)

ان کا کرتا پیچھے سے چاک ہوا ہے تو عورت جھوٹی ہے اور یہ سچے ہیں ○

فَلَمَّا سَأَلْتَهُ قَبِيضٌ قَدْ مِّنْ دُبُرٍ ۖ قَالَ إِنَّهُ

فَلَمَّا	سَأَلْتَهُ	قَبِيضٌ	قَدْ	مِّنْ دُبُرٍ	قَالَ	إِنَّهُ <sup>(۴)</sup>
پھر جب	(عزیز نے) دیکھا	اس کا کرتا	پہٹا ہوا	پیچھے سے	(تو) کہا	بیشک وہ

پھر جب عزیز نے اس کا کرتا پیچھے سے پھٹا ہوا دیکھا تو کہا: بیشک یہ

مِّنْ كَيْدِكُنَّ ۚ إِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيمٌ ۖ يُّوسُفُ أَعْرِضْ

مِّنْ كَيْدِكُنَّ	إِنَّ	كَيْدَكُنَّ	عَظِيمٌ <sup>(۵)</sup>	يُّوسُفُ	أَعْرِضْ
تم عورتوں کے مکر میں سے (ہے)	بیشک	تمہارا مکر	بہت بڑا (ہے)	(اے) یوسف	تم درگزر کرو

تم عورتوں کا مکر ہے۔ بیشک تمہارا مکر بہت بڑا ہے ○ اے یوسف! تم اس بات سے

۱..... یہ گواہ ایک قول کے مطابق زلیخا کے گھر والوں میں سے ایک چار مہینے کا بچہ تھا۔ اس واقعے سے سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شان بھی معلوم ہوئی کہ جب حضرت یوسف علیہ السلام پر تہمت لگی تو ان کی پائیزگی کی گواہی سچے سے دلوائی گئی اگرچہ یہ بھی عظیم چیز ہے لیکن جب سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ محترمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر تہمت لگی تو چونکہ وہ معاملہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی عزت کا بھی تھا اس لئے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عفت و عصمت اور پائیزگی کی گواہی اللہ عزوجل نے خود دی۔ ۲..... اس سے زلیخا کی وہ بات مراد =



عَنْ هَذَا ۱) وَاسْتَغْفِرِي لِدُنْيِكَ ۲ اِنَّكَ كُنْتِ

عَنْ هَذَا ۱)	وَ	اسْتَغْفِرِي	لِدُنْيِكَ ۲	اِنَّكَ ۳	كُنْتِ
اس (بات) سے	اور	(اے عورت) معافی مانگ	اپنے گناہ کی	بیشک تو ہی	ہے

در گزر کرو اور اے عورت! تو اپنے گناہ کی معافی مانگ۔ بیشک تو ہی

مِنَ الْخَطِيئِينَ ۴ وَقَالَ نِسْوَةٌ فِي الْبَدِينَةِ ۵ امْرَأَتُ الْعَزِيزِ

مِنَ الْخَطِيئِينَ ۴	وَ	قَالَ	نِسْوَةٌ	فِي الْبَدِينَةِ ۵	امْرَأَتُ الْعَزِيزِ
خطاکاروں میں سے	اور	کہا	کچھ عورتوں (نے)	شہر میں	عزیز کی عورت

خطاکاروں میں سے ہے ۵ اور شہر میں کچھ عورتوں نے کہا: عزیز کی بیوی

تُرَاوِدُ فَتُسَاءَلُ عَنْ نَفْسِهِ ۶ قَدْ شَغَفَهَا

تُرَاوِدُ	فَتُسَاءَلُ	عَنْ نَفْسِهِ ۶	قَدْ	شَغَفَهَا
پھسلانے کی کوشش کرتی ہے	اپنے نوجوان (کو)	اس کے نفس سے	بیشک	(دل میں) سما گئی ہے اس کے

اپنے نوجوان کا دل لہانے کی کوشش کرتی ہے، بیشک ان کی محبت اس کے دل میں

حُبًّا ۷ اِنَّا لَنَرَاهَا فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۸ فَلَمَّا

حُبًّا ۷	اِنَّا	لَنَرَاهَا	فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۸	فَلَمَّا
(نوجوان کی) محبت	بیشک ہم	ضرور دیکھ رہے ہیں اسے	کھلی وارفتگی (محبت) میں	توجہ

سما گئی ہے، ہم تو اس عورت کو کھلی محبت میں گم دیکھ رہے ہیں ۸ توجہ

سَبَّعَتْ بِكَرِّهِنَّ ۹ اَرْسَلَتْ اِلَيْهِنَّ ۱۰ وَ اَعْتَدَتْ

سَبَّعَتْ	بِكَرِّهِنَّ ۹	اَرْسَلَتْ	اِلَيْهِنَّ ۱۰	وَ	اَعْتَدَتْ
اس عورت نے سنا	ان کی بات کو	(تو) پیغام بھیجا	ان کی طرف	اور	تیار کر دیں

اس عورت نے ان کی بات سنی تو ان عورتوں کی طرف پیغام بھیجا اور ان کے لیے

= ہے جو اس نے کہی تھی کہ ”اس شخص کی کیا سزا ہے جو تمہاری گھر والی کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے؟“

۱..... جب عزیز مصر کے سامنے زلیخا کی خیانت اور حضرت یوسف علیہ السلام کی برائت ثابت ہو گئی تو اس نے پہلے حضرت یوسف علیہ السلام کی طرف متوجہ ہو کر اس طرح معذرت کی کہ ”اے یوسف! تم اس بات سے درگزر کرو اور اس پر مغمو نہ ہو بیشک تم پاک ہو۔“ پھر زلیخا کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا ”اے عورت! تو اللہ تعالیٰ سے اپنے اس گناہ کی معافی مانگ جو تو نے حضرت یوسف علیہ السلام پر تہمت لگائی حالانکہ وہ اس سے بری ہیں۔“

لَهُنَّ مَثَاقِئٌ كُلٌّ وَاحِدَةٌ مِّنْهُنَّ سَكِينًا وَقَالَتْ أَخْرِجْ

لَهُنَّ	مَثَاقِئٌ	وَ	اَتَتْ	كُلٌّ وَاحِدَةٌ مِّنْهُنَّ	سَكِينًا	وَ	قَالَتْ	اَخْرِجْ
ان کے لئے	مندیں	اور	دی	ان میں سے ہر ایک کو	چھری	اور	کہا	نکل آؤ

تکیہ لگا کر بیٹھنے کی نشستیں تیار کر دیں اور ان میں سے ہر ایک کو ایک ایک چھری دیدی اور یوسف سے کہا:

عَلَيْهِنَّ فَلَسَّارَ آيَةٍ أَكْبَرْنَهُ وَ

عَلَيْهِنَّ	فَلَسَّارَ	آيَةٍ	أَكْبَرْنَهُ	وَ
ان پر (کے سامنے)	توجب	عورتوں نے دیکھا اسے	(تو) بڑائی بولنے لگیں اس کی	اور

ان کے سامنے نکل آئے توجب عورتوں نے یوسف کو دیکھا تو اس کی بڑائی پکار اٹھیں اور

قَطَعْنَ أَيْدِيَهُنَّ وَقُلْنَ حَاشَ لِلَّهِ مَا هَذَا بَشَرًا ۖ

قَطَعْنَ	أَيْدِيَهُنَّ	وَ	قُلْنَ	حَاشَ لِلَّهِ	مَا	هَذَا	بَشَرًا
انہوں نے کاٹ لئے	اپنے ہاتھ	اور	کہنے لگیں	اللہ کے لئے پاکی ہے	نہیں	یہ	کوئی انسان

اپنے ہاتھ کاٹ لئے اور پکار اٹھیں سُبْحَانَ اللَّهِ، یہ کوئی انسان نہیں ہے

إِنْ هَذَا إِلَّا مَلَكٌ كَرِيمٌ ۝۳۱ قَالَتْ فَذَلِكُنَّ الذِّمِّي

إِنْ	هَذَا	إِلَّا	مَلَكٌ	كَرِيمٌ ۝۳۱	قَالَتْ	فَذَلِكُنَّ	الذِّمِّي
نہیں	یہ	مگر	کوئی فرشتہ	بڑی عزت والا	(زیلخانے) کہا	تو یہ ہیں	وہ جو

یہ تو کوئی بڑی عزت والا فرشتہ ہے ۝ زیلخانے کہا: تو یہ ہیں وہ جن کے بارے میں

لُسْتُنِّي فِيهِ ۖ وَلَقَدْ سَرَاوَدْتُهُ

لُسْتُنِّي	فِيهِ	وَ	لَقَدْ	سَرَاوَدْتُهُ
تم طعنہ دیتی تھیں مجھے	اس کے بارے میں	اور	ضرور بیشک	میں نے پھسلانے کی کوشش کی اسے

تم مجھے طعنہ دیتی تھیں اور بیشک میں نے ان کا دل

== نیز اپنے شوہر کے ساتھ خیانت کا ارادہ کرنے کی وجہ سے بیشک تو ہی خطا کاروں میں سے ہے۔ ==

زیلخانے حضرت یوسف علیہ السلام کو دیکھا



عَنْ نَفْسِهِ فَاسْتَعْصَمَ ۖ وَلَئِنْ تَمَّ يَفْعَلُ

عَنْ نَفْسِهِ	فَاسْتَعْصَمَ	وَ	لَئِنْ	تَمَّ يَفْعَلُ
اس کے نفس سے	تو انہوں نے خود کو بچالیا	اور	ضرور اگر	وہ نہ کریں گے

لبھانا چاہا تو انہوں نے اپنے آپ کو بچالیا اور بیشک اگر یہ وہ کام نہ کریں گے

مَا أُمْرَأَةٌ لِّیْسُ جَنَّتٍ وَ لِّیَكُونَا

مَا	أُمْرَأَةٌ	لِّیْسُ جَنَّتٍ	وَ	لِّیَكُونَا
(اے) جو	میں کہتی ہوں ان سے	(تو) ضرور انہیں قید میں ڈالا جائے گا	اور	وہ ضرور ہوں گے

جو میں ان سے کہتی ہوں تو ضرور قید میں ڈالے جائیں گے اور ضرور

مِّنَ الصَّغِيرِينَ ۝۳۲ قَالَ رَبِّ السِّجْنُ أَحَبُّ

مِّنَ الصَّغِيرِينَ ۝۳۲	قَالَ	رَبِّ	السِّجْنُ	أَحَبُّ (۱)
ذلت اٹھانے والوں میں سے	(یوسف نے) عرض کی	اے میرے رب	قید خانہ	زیادہ پسند ہے

ذلت اٹھانے والوں میں سے ہوں گے ○ یوسف نے عرض کی: اے میرے رب! مجھے اس کام کی بجائے

إِلَىٰ مَّسَايِدُ عُونَتِي إِلَيْهِ ۚ وَالْأَتَصْرِفُ عَنِّي

إِلَىٰ	مَّسَايِدُ	يَدْعُونَنِي	إِلَيْهِ	وَ	الْأَتَصْرِفُ	عَنِّي
مجھے	(اس) سے جو	وہ بلارہی ہیں مجھے	اس کی طرف	اور	اگر تو نہ پھیرے گا	مجھ سے

قید خانہ پسند ہے جس کی طرف یہ مجھے بلارہی ہیں اور اگر تو مجھ سے ان کا مکر و فریب

كَيْدَهُنَّ أَصْبُ إِلَيْهِنَّ وَأَكُنْ مِنَ الْجَاهِلِينَ ۝۳۳

كَيْدَهُنَّ	أَصْبُ	إِلَيْهِنَّ	وَ	أَكُنْ	مِّنَ الْجَاهِلِينَ ۝۳۳ (۲)
ان کا مکر	(تو) میں مائل ہو جاؤں گا	ان کی طرف	اور	ہو جاؤں گا	نادانوں میں سے

نہ پھیرے گا تو میں ان کی طرف مائل ہو جاؤں گا اور میں نادانوں میں سے ہو جاؤں گا ○

۱..... حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام نے گناہ کرنے کی بجائے قید خانے میں جانے کو پسند کیا، اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے مقبول بندے گناہ کے مقابلے میں مصیبت برداشت کرنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ ۲..... حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی اور گناہوں سے قطع معصوم ہیں اس کے باوجود آپ نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کس قدر عاجزی کا اظہار کیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ کوئی مسلمان خود کو شیطان کے وار اور گناہوں سے محفوظ نہ سمجھے اور بارگاہ الہی میں عاجزی و انکسار کے ساتھ گناہوں سے محفوظ رہنے کی دعا کرتا رہے۔

دعاے یوسف کی قبولیت

فَاسْتَجَابَ لَهُ رَبُّهُ فَصَرَفَ عَنْهُ كَيْدَهُنَّ ط

فَاسْتَجَابَ	لَهُ	رَبُّهُ	فَصَرَفَ	عَنْهُ	كَيْدَهُنَّ
تو دعا قبول کر لی	اس کی	اس کے رب (نے)	تو پھیر دیا	اس سے	ان (عورتوں) کا کمر

تو اس کے رب نے اس کی سن لی اور اس سے عورتوں کا کمر و فریب پھیر دیا،

إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۳۲ ثُمَّ بَدَأَ لَهُمْ

إِنَّهُ	هُوَ	السَّمِيعُ	الْعَلِيمُ ۳۲	ثُمَّ	بَدَأَ	لَهُمْ
بیشک	وہی	سننے والا	جاننے والا (ہے)	پھر	ظاہر ہوا (سمجھ آیا)	ان کے لئے (انہیں)

بیشک وہی سننے والا، جاننے والا ہے ○ پھر سب نشانیاں دیکھنے کے باوجود بھی

مِنْ بَعْدِ مَا رَأَوْا الْأَيِّتِ لِيَسْجُنَّهُ

مِنْ بَعْدِ	مَا	رَأَوْا	الْأَيِّتِ	لِيَسْجُنَّهُ
(اس کے بعد)	کہ	انہوں نے دیکھ لیں	سب نشانیاں	ضرور وہ قید خانے میں ڈال دیں اسے

انہیں یہی سمجھ آئی کہ وہ ضرور ایک مدت تک کیلئے اسے قید خانہ میں

حَتَّىٰ حِينٍ ۳۵ وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيْنِ ط

حَتَّىٰ حِينٍ ۳۵	وَ	دَخَلَ	مَعَهُ	السِّجْنَ	فَتَيْنِ ۱
ایک مدت تک	اور	داخل ہوئے	اس کے ساتھ	قید خانہ (میں)	دونوں جوان

ڈال دیں ○ اور یوسف کے ساتھ قید خانے میں دو جوان بھی داخل ہوئے۔

قَالَ أَحَدُهُمَا إِنِّي أَرَانِي أَعْصِرُ

قَالَ	أَحَدُهُمَا	إِنِّي	أَرَانِي	أَعْصِرُ
کہا	ان میں سے ایک (نے)	بیشک میں (نے)	(خواب میں) دیکھا اپنے آپ (کو)	میں نچوڑ رہا ہوں

ان میں سے ایک نے کہا: میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں شراب

①..... ان دو جوانوں میں سے ایک تو مصر کے شاہِ اعظم ریان بن ولید کے باورچی خانے کا انچارج تھا اور دوسرا اس کا ساتھی، ان دونوں پر یہ الزام تھا کہ انہوں نے بادشاہ کو زہر دینا چاہا اور اس جرم میں دونوں قید کر دیئے گئے۔



## خَصْرًا ۚ وَقَالَ الْآخَرُ إِنِّي أَرِيتُ

خَصْرًا	وَقَالَ	الْآخَرُ	إِنِّي	أَرِيتُ
شراب اور	کہا	دوسرے (نے)	بیشک میں (نے)	(خواب میں) دیکھا اپنے آپ (کو)

کشید کر رہا ہوں اور دوسرے نے کہا: میں نے خواب دیکھا کہ

## أَحْبِلُ قَوْقُ رَأْسِي خُبْرًا تَأْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ ۖ

أَحْبِلُ	قَوْقُ رَأْسِي	خُبْرًا	تَأْكُلُ	الطَّيْرُ	مِنْهُ
میں نے اٹھائی ہوئی ہیں	اپنے سر کے اوپر	کچھ روٹیاں	کھا رہے ہیں	پرندے	اس سے

میں اپنے سر پر کچھ روٹیاں اٹھائے ہوئے ہوں جن میں سے پرندے کھا رہے ہیں۔

## نَبِّئْنَا بِتَأْوِيلِهِ ۚ إِنَّا نَرَاكَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ ۝۳۶ قَالَ

نَبِّئْنَا	بِتَأْوِيلِهِ	إِنَّا	نَرَاكَ	مِنَ الْمُحْسِنِينَ ۝۳۶	قَالَ
ہمیں آگاہ کرو	اس کی تعبیر سے	بیشک	ہم دیکھتے ہیں تجھے	نیکی کرنے والوں میں سے	فرمایا

(اے یوسف!) آپ ہمیں اس کی تعبیر بتائیے۔ بیشک ہم آپ کو نیک آدمی دیکھتے ہیں ۝ فرمایا:

## لَا يَأْتِيَكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقُنِيهِ إِلَّا نَبَأُ مِثْمَا

لَا يَأْتِيَكُمَا	طَعَامٌ	تُرْزَقُنِيهِ	إِلَّا	نَبَأُ	مِثْمَا
نہیں آئے گا تمہارے پاس	کھانا	(جو) تمہیں دیا جاتا ہے وہ	مگر	میں آگاہ کروں گا تمہیں	

تمہیں جو کھانا دیا جاتا ہے وہ تمہارے پاس نہیں آئے گا مگر یہ کہ

## بِتَأْوِيلِهِ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَكُمَا ذُلِكُمَا ۖ

بِتَأْوِيلِهِ	قَبْلَ	أَنْ	يَأْتِيَكُمَا	ذُلِكُمَا ۖ	مِثْمَا
اس کی تعبیر سے	(اس سے) پہلے	کہ	وہ آئے تمہارے پاس	یہ (ہے)	(اس علم میں) سے جو

اس کے آنے سے پہلے میں تمہیں اس خواب کی تعبیر بتا دوں گا۔ یہ ان علموں میں سے ہے جو

۱..... حضرت یوسف علیہ السلام کی بات سن کر ان دونوں قیدیوں نے کہا: یہ علم تو کاہنوں اور نجومیوں کے پاس ہوتا ہے، آپ کے پاس یہ علم کہاں سے آیا؟ حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا: میں کاہن یا نجومی نہیں ہوں، جس کے بارے میں، میں تمہیں خبر دوں گا وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور یہ وہ علم ہے جو اللہ تعالیٰ نے مجھے سکھایا ہے۔

## عَلَّمَنِي رَبِّي ۱ اِنِّي تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ

عَلَّمَنِي	رَبِّي	اِنِّي	تَرَكْتُ	مِلَّةَ قَوْمٍ
سکھایا مجھے	میرے رب (نے)	بیشک میں (نے)	چھوڑے رکھا	(ان) لوگوں کا دین

مجھے میرے رب نے سکھایا ہے۔ بیشک میں نے ان لوگوں کے دین کو نہ مانا

## لَا يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَهُمْ بِالْآخِرَةِ هُمْ كٰفِرُونَ ۳۷ وَ

لَا يُؤْمِنُونَ	بِاللّٰهِ	وَ	هُم	بِالْآخِرَةِ	هُم	كٰفِرُونَ ۳۷	وَ
(جو) ایمان نہیں لاتے	اللہ پر	اور	وہ	آخرت کا	وہی	انکار کرنے والے (ہیں)	اور

جو اللہ پر ایمان نہیں لاتے اور وہ آخرت کا انکار کرنے والے ہیں ۷ اور

## اتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَآئِيْ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ۱

اتَّبَعْتُ ۱	مِلَّةَ اٰبَآئِيْ	اِبْرٰهِيْمَ	وَ	اِسْحٰقَ	وَ	يَعْقُوْبَ
میں نے پیروی کی	اپنے باپ دادا کے دین	ابراہیم	اور	اسحاق	اور	یعقوب (کے دین کی)

میں نے اپنے باپ دادا ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب کے دین ہی کی پیروی کی۔

## مَا كَانْ لَنَا اَنْ نُّشْرِكَ بِاللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ۱ ذٰلِكَ

مَا كَانْ	لَنَا	اَنْ	نُّشْرِكَ	بِاللّٰهِ	مِنْ شَيْءٍ	ذٰلِكَ
نہیں ہے	ہمارے لئے	کہ	ہم شریک ٹھہرائیں	اللہ کا	کسی چیز (کو)	یہ

ہمارے لئے ہرگز جائز نہیں کہ ہم کسی چیز کو اللہ کا شریک ٹھہرائیں، یہ

## مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَيْنَا وَعَلَى النَّاسِ وَلٰكِنْ اَكْثَرُ النَّاسِ

مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ	عَلَيْنَا	وَ	عَلَى النَّاسِ	وَ	لٰكِنْ	اَكْثَرُ النَّاسِ
اللہ کے فضل میں سے (ہے)	ہم پر	اور	لوگوں پر	اور	لیکن	اکثر لوگ

ہم پر اور لوگوں پر اللہ کا ایک فضل ہے مگر اکثر لوگ

۱..... حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے معجزے کا اظہار فرمانے کے بعد یہ بھی ظاہر فرمایا کہ آپ خاندانِ نبوت سے ہیں اور آپ کے آباء اجداد انبیاء علیہم السلام ہیں، جن کا بلند مرتبہ دنیا میں مشہور ہے۔ اس سے آپ علیہ السلام کا مقصد یہ تھا کہ سننے والے آپ کی دعوت قبول کریں اور آپ کی ہدایت مانیں۔



لَا يَشْكُرُونَ ۳۸) يَصَاحِبِي السِّجْنِ ءَأَرْبَابٌ مُتَفَرِّقُونَ				
لَا يَشْكُرُونَ ۳۸)	يَصَاحِبِي	السِّجْنِ	ءَأَرْبَابٌ	مُتَفَرِّقُونَ
شکر نہیں کرتے	اے میرے دونوں ساتھیو	قید خانے (کے)	کیا بہت سے رب	جدا جدا
شکر نہیں کرتے ○ اے میرے قید خانے کے دونوں ساتھیو! کیا جدا جدا رب				
خَيْرٌ أَمِ اللَّهِ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۳۹) مَا تَعْبُدُونَ				
خَيْرٌ	أَمِ	اللَّهُ الْوَاحِدُ	الْقَهَّارُ ۳۹)	مَا تَعْبُدُونَ
ایچھے (ہیں)	یا	ایک اللہ	(جو) سب پر غالب (ہے)	تم عبادت نہیں کرتے
ایچھے ہیں یا ایک اللہ جو سب پر غالب ہے؟ ○ تم اس کے سوا صرف				
مِنْ دُونِهِ إِلَّا أَسْمَاءَ سَيِّمُوهَا أَنْتُمْ وَأَبَاؤُكُمْ				
مِنْ دُونِهِ	إِلَّا	أَسْمَاءَ	سَيِّمُوهَا	أَنْتُمْ وَأَبَاؤُكُمْ
اس کے سوا	مگر	چند ناموں (کی)	رکھ لیا ہے انہیں	تم اور تمہارے باپ دادا (نے)
ایسے ناموں کی عبادت کرتے ہو جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے تراش لیے ہیں،				
مَا أَنْزَلَ اللَّهُ بِهِمَا مِنْ سُلْطٰنٍ ۱) إِنْ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ ۲)				
مَا أَنْزَلَ	اللَّهُ	بِهِمَا	مِنْ سُلْطٰنٍ	إِنْ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ ۲)
نہیں نازل کی	اللہ (نے)	ان کی	کوئی دلیل	نہیں حکم مگر اللہ کا
اللہ نے ان کی کوئی دلیل نہیں اتاری۔ حکم تو صرف اللہ کا ہے۔				
أَمَرَ لَا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ ۳) ذَلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ				
أَمَرَ	لَا تَعْبُدُوا	إِلَّا	إِيَّاهُ	ذَلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ
اس نے حکم دیا	کہ تم عبادت نہ کرو	مگر	اسی کی	سیدھا دین (ہے)
اس نے حکم دیا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو، یہ سیدھا دین ہے				

۱) ..... حضرت یوسف علیہ السلام نے نرم الفاظ کے ساتھ ان دو افراد کو اسلام قبول کرنے کی طرف مائل کیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ تبلیغ میں الفاظ نرم اور دلائل مضبوط استعمال کرنے چاہئیں۔

وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿۳۰﴾ يُصَاحِبِي

وَلَكِنَّ	أَكْثَرَ النَّاسِ	لَا يَعْلَمُونَ ﴿۳۰﴾	يُصَاحِبِي
اور	لیکن	نہیں جانتے	اے میرے دونوں ساتھیو

لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ○ اے قید خانے کے

السِّجْنِ أَمَّا أَحَدُكُمَا فَيَسْقِي رَبَّهُ

السِّجْنِ	أَمَّا	أَحَدُكُمَا	فَيَسْقِي	رَبَّهُ
قید خانے (کے)	بہر حال	تم میں سے ایک	تو وہ پلائے گا	اپنے مربی (یعنی بادشاہ کو)

دونوں ساتھیو! تم میں ایک تو اپنے بادشاہ کو شراب

خَيْرًا وَ أَمَّا الْآخَرُ فَيُصْلَبُ فَتَأْكُلُ الطَّيْرُ

خَيْرًا	و	أَمَّا	الْآخَرُ	فَيُصْلَبُ	فَتَأْكُلُ	الطَّيْرُ
شراب	اور	بہر حال	دوسرا	تو اسے سولی دی جائے گی	پھر کھالیں گے	پرندے

پلائے گا اور جہاں تک دوسرے کا تعلق ہے تو اسے سولی دی جائے گی پھر پرندے

مِنْ رَأْسِهِ ط قُضِيَ الْأَمْرُ الَّذِي فِيهِ تَسْتَفْتِينَ ﴿۳۱﴾

مِنْ رَأْسِهِ	قُضِيَ (۱)	الْأَمْرُ	الَّذِي فِيهِ	تَسْتَفْتِينَ ﴿۳۱﴾
اس کے سر سے	فیصلہ ہو چکا	(اس) کام (کا)	جس کے بارے میں	تم دونوں نے پوچھا تھا

اس کا سر کھالیں گے۔ اس کام کا فیصلہ ہو چکا ہے جس کے بارے میں تم نے پوچھا تھا ○

وَقَالَ لِلَّذِي ظَنَّ أَنَّهُ نَاجٍ مِّنْهُمَا

وَقَالَ	لِلَّذِي ظَنَّ	أَنَّهُ	نَاجٍ	مِّنْهُمَا
اور	کہا	(اس) سے جسے	سمجھا	کہ وہ

اور یوسف نے جس کے بارے میں گمان کیا کہ ان دونوں میں سے وہ نچ جائے گا اسے فرمایا:

۱..... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: تعبیر سن کر ان دونوں نے حضرت یوسف علیہ السلام سے کہا کہ خواب تو ہم نے کچھ بھی نہیں دیکھا ہم تو بھٹی کر رہے تھے۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ اس کام کا فیصلہ ہو چکا ہے جس کے بارے میں تم نے پوچھا تھا اور جو میں نے کہہ دیا یہ ضرور واقع ہو گا تم نے خواب دیکھا ہو یا نہ دیکھا ہو اب یہ خبر تمہیں نہیں سکتی۔ (بخاری، یوسف، تحت الآیۃ: ۳۱، ۳۱/۳)



## اذْكُرْنِي عِنْدَ رَبِّكَ فَأَنْسَاهُ الشَّيْطَانُ

اذْكُرْنِي	عِنْدَ رَبِّكَ	فَأَنْسَاهُ	الشَّيْطَانُ
تم ذکر کرنا میرا	اپنے مربی (بادشاہ) کے پاس	تو بھلا دیا اسے	شیطان (نے)

اپنے بادشاہ کے پاس میرا ذکر کرنا تو شیطان نے اسے اپنے بادشاہ کے سامنے

## ذَكَرَ رَبَّهُ فَلَيْتَ فِي السَّجْنِ بِضْعَ سِنِينَ ۝۴۲

ذَكَرَ رَبَّهُ	فَلَيْتَ	فِي السَّجْنِ	بِضْعَ سِنِينَ ۝۴۲	وَ
اس کے مربی (بادشاہ) سے ذکر کرنا	تو (یوسف) ٹھہرا رہا	قید خانے میں	کئی سال	اور

یوسف کا ذکر کرنا بھلا دیا تو یوسف کئی برس اور جیل میں رہے ○ اور

## قَالَ الْمَلِكُ إِنِّي أَرَى سَبْعَ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ يَأْكُلُهُنَّ

قَالَ	الْمَلِكُ	إِنِّي	أَرَى	سَبْعَ بَقَرَاتٍ	سِمَانٍ	يَأْكُلُهُنَّ
کہا	بادشاہ (نے)	بیٹھک میں (نے)	دیکھیں	سات گائیں	موٹی	کھا رہی ہیں انہیں

بادشاہ نے کہا: میں نے خواب میں سات موٹی گائیں دیکھیں جنہیں سات دہلی پتلی گائیں

## سَبْعٌ عِجَافٌ وَسَبْعٌ سُتْبِلَتِ خُضْرٌ وَأُخْرَىٰ يُسْتِطَاعُ يُبَاقِيهَا

سَبْعٌ	عِجَافٌ	وَ	سَبْعٌ سُتْبِلَتِ	خُضْرٌ	وَ	أُخْرَىٰ	يُسْتِطَاعُ	يُبَاقِيهَا
سات	پتلی گائیں	اور	سات سرسبز بالیاں	(دیکھیں)	اور	دوسری	خشک (بالیاں)	اے

کھا رہی ہیں اور سات سرسبز بالیاں اور دوسری خشک بالیاں دیکھیں۔ اے

## الْمَلَأَ أَفْئُونِي فِي رُءْيَايَ إِنْ كُنْتُمْ لِالرُّعْيَا تَعْبُرُونَ ۝۴۳

الْمَلَأَ	أَفْئُونِي	فِي رُءْيَايَ	إِنْ	كُنْتُمْ لِالرُّعْيَا	تَعْبُرُونَ ۝۴۳
دربار پر	جواب دو مجھے	میرے خواب کے بارے میں	اگر	تم خواب کی تعبیر بتاتے ہو	

دربار پر! اگر تم خوابوں کی تعبیر جانتے ہو تو میرے خواب کے بارے میں مجھے جواب دو ○

۱..... اکثر مفسرین کے نزدیک اس واقعہ کے بعد حضرت یوسف علیہ السلام سات برس اور قید میں رہے اور پانچ برس پہلے رہ چکے تھے۔ یہ مدت گزرنے کے بعد جب اللہ تعالیٰ کو حضرت یوسف علیہ السلام کا قید سے نکالنا منظور ہوا تو مصر کے شاہ اعظم ریان بن ولید نے ایک عجیب خواب دیکھا جس سے اس کو بہت پریشانی ہوئی اور اس نے ملک کے جادو گروں، کاہنوں اور تعبیر دینے والوں کو جمع کر کے ان سے اپنا خواب بیان کیا۔

در باریوں کا یاد شاہ کو جواب

قَالُوا أَضْغَاثُ أَحْلَامٍ ۚ وَمَنْ خَنْ بَتَاوِيلِ الْأَحْلَامِ بِعِلْمَيْنِ ۝۳۳			
قَالُوا	أَضْغَاثُ أَحْلَامٍ	وَمَنْ خَنْ	بَتَاوِيلِ الْأَحْلَامِ بِعِلْمَيْنِ ۝۳۳
انہوں نے کہا	(یہ) جھوٹے خواب (ہیں) اور	ہم نہیں	خوابوں کی تعبیر کو جاننے والے
انہوں نے کہا: یہ جھوٹے خواب ہیں اور ہم ایسے خوابوں کی تعبیر نہیں جانتے ۝			

وَقَالَ الَّذِي نَجَّا (۱) مِنْهُمَا وَادَّكَرَ بَعْدَ أُمَّةٍ أَنَا

وَقَالَ	الَّذِي نَجَّا (۱)	مِنْهُمَا	وَادَّكَرَ	بَعْدَ أُمَّةٍ	أَنَا
اور	اس نے کہا	جو	بچا تھا	ان دونوں میں سے	اور اسے یاد آیا
اور دو قیدیوں میں سے بچ جانے والے نے کہا اور اسے ایک مدت کے بعد یاد آیا: میں					

أُنَبِّئُكُمْ بِتَاوِيلِهِ فَأَرْسَلُونِ ۝۳۵ يُوسُفُ أَيُّهَا الصِّدِّيقُ

أُنَبِّئُكُمْ	بِتَاوِيلِهِ	فَأَرْسَلُونِ ۝۳۵	يُوسُفُ	أَيُّهَا	الصِّدِّيقُ
آگاہ کروں گا تمہیں	اس کی تعبیر سے	پس تم بھیج دو مجھے	(اے) یوسف	اے	صدیق
تمہیں اس کی تعبیر بتاؤں گا، تم مجھے (یوسف کے پاس) بھیج دو ۝ اے یوسف! اے صدیق!					

أَفْتِنَا فِي سَبْعِ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ يَأْكُلُهُنَّ سَبْعُ عِجَافٍ وَ

أَفْتِنَا	فِي سَبْعِ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ	يَأْكُلُهُنَّ	سَبْعُ	عِجَافٍ	وَ
ہمیں جواب دو	سات موٹی گایوں کے بارے میں	کھا رہی ہیں انہیں	سات	پتلی گائیں	اور
ہمیں ان سات موٹی گایوں کے بارے میں تعبیر بتائیں جنہیں سات دہلی گائیں کھا رہی تھیں اور					

سَبْعُ سُتْبِلَاتٍ خُضِرٍ وَأُخَرَ يَبْسُتٍ لَّعَلَّ أَرْجِعُ

سَبْعُ سُتْبِلَاتٍ خُضِرٍ	وَ	أُخَرَ	يَبْسُتٍ	لَّعَلَّ	أَرْجِعُ
سات سرسبز بالیوں	اور	دوسری	خشک (بالیوں کے بارے میں)	تاکہ میں	لوٹ کر جاؤں
سات سرسبز بالیوں اور دوسری خشک بالیوں کے بارے میں تاکہ میں لوگوں کی طرف					

①..... بچ جانے والے سے مراد شراب پلانے والا وہ شخص ہے جس نے اپنے ساتھی بچن کے انچارج کی ہلاکت کے بعد قید سے نجات پائی تھی اور اسے ایک مدت کے بعد یاد آیا تھا کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے اس سے فرمایا تھا کہ اپنے آقا کے سامنے میرا ذکر کرنا۔

شاہی ساقی کی درباریوں کے سامنے ایک پیشکش

حضرت یوسف علیہ السلام سے خواب کی تعبیر بیان کرنے کی درخواست



إِلَى النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿٣٦﴾ قَالَ تَزْرَعُونَ سَبْعَ سِنِينَ					
إِلَى النَّاسِ	لَعَلَّهُمْ	يَعْلَمُونَ ﴿٣٦﴾	قَالَ	تَزْرَعُونَ	سَبْعَ سِنِينَ
لوگوں کی طرف	تاکہ وہ	جان لیں	(یوسف نے) فرمایا	تم کھیتی باڑی کرو گے	سات سال
لوٹ کر جاؤں تاکہ وہ جان لیں ○ یوسف نے فرمایا: تم سات سال تک لگاتار کھیتی باڑی کرو گے					
دَابَّاءَ فَمَا حَصَدْتُمْ فَذَرُوهُ فِي سُنْبُلِهِ إِلَّا قَلِيلًا مِمَّا					
دَابَّاءَ	فَمَا	حَصَدْتُمْ	فَذَرُوهُ	فِي سُنْبُلِهِ (۱)	إِلَّا قَلِيلًا مِمَّا
لگاتار	تو جو	تم کاٹ لو	تو چھوڑ دو اسے	اس کی بالی میں	مگر (اس غلے میں) سے جو
تو تم جو کاٹ لو اسے اس کی بالی کے اندر ہی رہنے دو سوائے اس تھوڑے سے غلے کے جو					
تَأْكُلُونَ ﴿٣٧﴾ ثُمَّ يَأْتِي مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ أَهْلًا					
تَأْكُلُونَ ﴿٣٧﴾	ثُمَّ	يَأْتِي	مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ	سَبْعٌ	شِدَادٌ
تم کھاؤ گے	پھر	آئیں گے	اس کے بعد	سات (سال)	سخت
تم کھاؤ ○ پھر اس کے بعد سات برس سخت آئیں گے جو اس غلے کو					
مَا قَدَّمْتُمْ لَهُمْ إِلَّا قَلِيلًا مِمَّا تَحْصُونَ ﴿٣٨﴾					
مَا	قَدَّمْتُمْ	لَهُمْ (۲)	إِلَّا	قَلِيلًا	مِمَّا تَحْصُونَ ﴿٣٨﴾
وہ جو	تم نے پہلے جمع کیا ہو گا	ان کے لئے	مگر	تھوڑا	(اس میں) سے جو تم محفوظ کر لو گے
کھاجائیں گے جو تم نے ان سالوں کے لیے پہلے جمع کر رکھا ہو گا مگر تھوڑا سا (بچ جائے گا) جو تم بچا لو گے ○					
ثُمَّ يَأْتِي مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ عَامٌ فِيهِ يُغَاثُ النَّاسُ					
ثُمَّ	يَأْتِي	مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ	عَامٌ	فِيهِ	يُغَاثُ النَّاسُ
پھر	آئے گا	اس کے بعد	ایک سال	اس میں	بارش دی جائے گی
پھر ان سات سالوں کے بعد ایک سال ایسا آئے گا جس میں لوگوں کو بارش دی جائے گی					

۱..... حضرت یوسف علیہ السلام نے کاشت کاری کا ایسا قاعدہ بیان فرمایا جو کامل کاشت کار کو ہی معلوم ہوتا ہے کہ بالی یا بھوسے میں گندم کی حفاظت ہے، اس سے معلوم ہوا کہ نبی دینی رازوں کے ساتھ ساتھ دنیاوی رازوں سے بھی خبر دار ہوتے ہیں۔ ۲..... حقائق تدابیر کے طور پر آئندہ کے لئے کچھ بچا کر رکھنا تو کل کے خلاف نہیں بلکہ حکومت کرنے والوں کی ذمہ داری ہے کہ اناج اور دیگر ضروریات کے حوالے سے ملکی ذخائر کا جائزہ لیتے رہیں اور اس کے مطابق حکمت عملی ترتیب دیں بلکہ زیر مبادلہ کے جو ذخائر جمع کر رکھے جاتے ہیں ان کی اصل بھی اس آیت سے نکالی جاسکتی ہے۔ اسی طرح کسی شخص کا =

وَفِيهِ يَعْصِرُونَ ﴿٣٩﴾ وَقَالَ الْمَلِكُ اسْتُونِي بِهِ ۚ

وَفِيهِ	يَعْصِرُونَ ﴿٣٩﴾	وَقَالَ	الْمَلِكُ	اسْتُونِي بِهِ
اور	اس میں	وہ (رس) نچوڑیں گے	اور	کہا
				بادشاہ (نے)

اور اس میں رس نچوڑیں گے اور بادشاہ نے حکم دیا کہ انہیں میرے پاس لے آؤ

فَلَمَّا جَاءَهُ الرَّسُولُ قَالَ ارْجِعْ إِلَىٰ رَبِّكَ فَسْأَلْهُ

فَلَمَّا	جَاءَهُ	الرَّسُولُ	قَالَ	ارْجِعْ	إِلَىٰ رَبِّكَ	فَسْأَلْهُ
تو جب	آیا ان کے پاس	قاصد	فرمایا	تم لوٹ جاؤ	اپنے بادشاہ کی طرف	پھر پوچھو اس سے

تو جب ان کے پاس قاصد آیا تو یوسف نے فرمایا: اپنے بادشاہ کی طرف لوٹ جاؤ پھر اس سے پوچھو

مَا بَالُ النِّسْوَةِ الَّتِي قَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ ۚ إِنَّ رَبِّي

مَا	بَالُ النِّسْوَةِ <sup>(۱)</sup>	الَّتِي	قَطَّعْنَ	أَيْدِيَهُنَّ	إِنَّ	رَبِّي
کیا ہے	(ان) عورتوں کا حال	جنہوں نے	کاٹ لئے تھے	اپنے ہاتھ	بیشک	میرا رب

کہ ان عورتوں کا کیا حال ہے جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹ لئے تھے۔ بیشک میرا رب

يَكْبِدُ هُنَّ عَلَيَّ ۚ قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ إِذْ

يَكْبِدُ هُنَّ	عَلَيَّ ۚ	قَالَ	مَا	خَطْبُكُنَّ	إِذْ
ان کے مکر کو	جاننے والا (ہے)	(بادشاہ نے) کہا	(اے عورتوں) کیا تھا	تمہارا حال	جب

ان کے مکر کو جانتا ہے اور بادشاہ نے کہا: اے عورتوں! تمہارا کیا حال تھا جب

رَأَوْدُ ثَنْ يُّوسُفَ عَنْ نَفْسِهِ ۚ قُلْنَ حَاشَ لِلَّهِ

رَأَوْدُ ثَنْ	يُّوسُفَ	عَنْ نَفْسِهِ	قُلْنَ	حَاشَ لِلَّهِ
تم نے پھسلانا چاہا	یوسف (کو)	اس کے نفس سے	انہوں نے کہا	اللہ کے لئے پاکی ہے

تم نے یوسف کا دل بھسانا چاہا۔ انہوں نے کہا: سُبْحَانَ اللَّهِ!

= ان لوگوں کے لئے کچھ بچا کر کھانا جن کا نان نفقہ اس کے ذمے ہے، یہ بھی توکل کے خلاف نہیں۔

۱..... حضرت یوسف علیہ السلام نے یہ اس لئے فرمایا تاکہ بادشاہ کے سامنے آپ کی براءت اور بے گناہی ظاہر ہو جائے اور اسے یہ معلوم ہو کہ یہ بے گناہی بلا وجہ ہوئی تاکہ آئندہ حاسدوں کو الزام لگانے کا موقع نہ ملے۔ اس سے معلوم ہوا کہ تہمت دور کرنے میں کوشش کرنا ضروری ہے۔



مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِنْ سُوءٍ ۖ قَالَتِ امْرَأَتُ الْعَزِيزِ النَّ

مَا عَلِمْنَا	عَلَيْهِ	مِنْ سُوءٍ	قَالَتِ	امْرَأَتُ الْعَزِيزِ	النَّ
ہم نے نہیں پائی	اس پر (میں)	کوئی برائی	کہا	عزیز کی عورت (نے)	اب

ہم نے ان میں کوئی برائی نہیں پائی۔ عزیز کی عورت نے کہا: اب

حَصَّصَ الْحَقُّ أَنَا وَدَّتْهُ عَنْ نَفْسِهِ

حَصَّصَ	الْحَقُّ	أَنَا	رَاوَدَتْهُ (۱)	عَنْ نَفْسِهِ
ظاہر ہو گیا	حق	میں (نے ہی)	پھلانا چاہا اسے	اس کے نفس سے

اصل بات کھل گئی۔ میں نے ہی ان کا دل بھانا چاہا تھا

وَإِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ ۝۵۱ ذَلِكَ لِيَعْلَمَ

وَ	إِنَّهُ	لَمِنَ الصَّادِقِينَ ۝۵۱	ذَلِكَ	لِيَعْلَمَ
اور	بیشک وہ	ضرور سچوں میں سے (ہے)	(یوسف نے کہا) یہ	(اس لئے کیا) تاکہ عزیز جان لے

اور بیشک وہ سچے ہیں ○ یوسف نے فرمایا: یہ میں نے اس لیے کیا تاکہ عزیز کو

آتِي لَمْ أَخْشَهُ بِالْغَيْبِ وَأَنَّ

آتِي	لَمْ أَخْشَهُ (۲)	بِالْغَيْبِ	وَأَنَّ
کہ میں (نے)	خیانت نہیں کی اس کی	غیر موجودگی میں	اور

معلوم ہو جائے کہ میں نے اس کی عدم موجودگی میں کوئی خیانت نہیں کی اور

اللَّهُ لَا يَهْدِي الْخَائِنِينَ ۝۵۲ كَيْدَ الْخَائِنِينَ ۝۵۱

اللَّهُ	لَا يَهْدِي	كَيْدَ الْخَائِنِينَ ۝۵۱
اللَّهُ	راہ نہیں دیتا (چلنے نہیں دیتا)	خیانت کرنے والوں کے مکر (کو)

اللہ خیانت کرنے والوں کا مکر نہیں چلنے دیتا ○

۱..... حضرت زلیخا رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے قصور کا اعتراف کر لیا اور قصور کا اقرار توبہ ہے۔ لہذا اب حضرت زلیخا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو برے لفظوں سے یاد کرنا حرام ہے کیونکہ وہ حضرت یوسف علیہ السلام کی صحابیہ بنیں اور عزیز مصر کی موت کے بعد ان کی قابل احترام بیوی بنی تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے بھی ان کے قصوروں کا ذکر فرما کر ان پر غضب ظاہر نہ فرمایا کیونکہ وہ توبہ کر چکی تھیں اور توبہ کرنے والا گنہگار بالکل بے گناہ کی طرح ہوتا ہے۔

۲..... اخلاقی خیانت انتہائی مذموم وصف ہے اس سے ہر ایک کو بچنا چاہئے اور اخلاقی ممانداری ایک قابل تعریف وصف ہے جسے ہر ایک کو اختیار کرنا چاہئے۔

# وَمَا أُبْرِي

13



وَمَا أُبَرِّئُ نَفْسِي ۚ إِنَّ النَّفْسَ لَأَمَّارَةٌ

و	مَا أُبَرِّئُ <sup>(۱)</sup>	نَفْسِي	إِنَّ	النَّفْسَ	لَأَمَّارَةٌ
اور	میں بے قصور نہیں بتاتا	اپنے نفس (کو)	بیشک	نفس	ضرور بہت حکم دینے والا (ہے)

اور میں اپنے نفس کو بے قصور نہیں بتاتا بیشک نفس تو برائی کا

بِالسَّوءِ إِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّي ۚ إِنَّ رَبِّي غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝۵۴

بِالسَّوءِ	إِلَّا	مَا	رَحِمَ	رَبِّي	إِنَّ	رَبِّي	غَفُورٌ	رَحِيمٌ ۝۵۴
برائی کا	مگر	جس (پر)	رحم فرمائے	میرا رب	بیشک	میرا رب	بخشنے والا	مہربان (ہے)

بڑا حکم دینے والا ہے مگر جس پر میرا رب رحم کرے بیشک میرا رب بخشنے والا مہربان ہے ○

وَقَالَ الْمَلِكُ اسْتَوْفِي بِهِ اسْتَخْلَصَهُ لِنَفْسِي ۚ

و	قَالَ	الْمَلِكُ	اسْتَوْفِي بِهِ	اسْتَخْلَصَهُ	لِنَفْسِي
اور	کہا	بادشاہ (نے)	تم لاؤ میرے پاس اسے	میں خاص کر لوں اسے	اپنی ذات کے لیے

اور بادشاہ نے کہا: انہیں میرے پاس لے آؤ تاکہ میں انہیں اپنے لیے منتخب کر لوں

فَلَمَّا كَلَّمَهُ قَالَ إِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِينٌ

فَلَمَّا	كَلَّمَهُ	قَالَ	إِنَّكَ	الْيَوْمَ	لَدَيْنَا	مَكِينٌ
پھر جب	بادشاہ نے بات کی اس سے	(تو) کہا	بیشک تو	آج	ہمارے یہاں	معزز

پھر جب بادشاہ نے یوسف سے بات کی تو کہا۔ بیشک آج آپ ہمارے یہاں معزز،

أَمِينٌ ۝۵۴ قَالَ اجْعَلْنِي عَلَى خَزَائِنِ الْأَرْضِ ۚ إِنِّي

أَمِينٌ ۝۵۴	قَالَ	اجْعَلْنِي <sup>(۲)</sup>	عَلَى خَزَائِنِ الْأَرْضِ	إِنِّي
قابل اعتماد، امانتدار (ہے)	(یوسف نے) کہا	مجھے مقرر کر دو	زمین کے خزانوں پر	بیشک میں

امانتدار ہیں ○ یوسف نے فرمایا: مجھے زمین کے خزانوں پر مقرر کر دو، بیشک میں

۱..... حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شاندار نیکیاں کرنے کے باوجود بارگاہ الہی میں انتہائی عاجزی و انکساری کا اظہار کیا، اس سے معلوم ہوا کہ بندے کو چاہئے کہ وہ اپنے نیک اعمال پر نازاں ہونے کی بجائے اللہ تعالیٰ کی طرف سے نیک اعمال کی توفیق ملنے پر اس کا شکر ادا کرے اور اس کی بارگاہ میں اپنی عاجزی و بے بسی کا اظہار کرے، اسی طرح گناہوں سے بچنے کو اپنا ہنر و کمال سمجھنے کی بجائے یہ سمجھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و رحمت سے اسے گناہ سے بچالیا ہے۔

۲..... جب ایک ہی شخص اہلیت رکھتا ہو تو اللہ تعالیٰ کے احکام نافذ کرنے کے لئے اسے امارت و حکومت طلب کرنا جائز بلکہ اسے تاکید ہے۔ حضرت یوسف =

حضرت یوسف علیہ السلام کا اقتدار

ایک بندوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا معاملہ

بھائیوں کی حاضری اور حضرت یوسف علیہ السلام کا نہیں پہچان لینا

حَفِیْظٌ عَلَیْہِمْ ۵۵ وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا یُوسُفَ فِی الْاَرْضِ ۚ

حَفِیْظٌ	عَلِیْہِمْ ۵۵ (۱)	وَ	كَذٰلِكَ	مَكَّنَّا	یُوسُفَ	فِی الْاَرْضِ
حفاظت کرنے والا	علم والا (ہوں)	اور	اسی طرح	ہم نے اقتدار دیا	یوسف کو	زمین میں

حفاظت والا، علم والا ہوں ○ اور ایسے ہی ہم نے یوسف کو زمین میں اقتدار عطا فرمایا،

یَتَّبِعُوْا اَمْرَہَا حَیْثُ یَشَآءُ ۖ تُصِیْبُ بِرَحْمَتِنَا مَنْ نَّشَآءُ

یَتَّبِعُوْا	مِنْہَا	حَیْثُ	یَشَآءُ	تُصِیْبُ	بِرَحْمَتِنَا	مَنْ	نَّشَآءُ
وہ رہے	اس سے (میں)	جہاں	وہ چاہے	ہم پہنچا دیتے ہیں	اپنی رحمت	جسے	چاہتے ہیں

اس میں جہاں چاہے رہائش اختیار کرے، ہم جسے چاہتے ہیں اپنی رحمت پہنچا دیتے ہیں

وَلَا تُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ ۵۶ وَلَا جُرْا الْاٰخِرَةِ خَیْرٌ

وَلَا تُضِیْعُ	اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ ۵۶	وَ	لَا جُرْا الْاٰخِرَةِ	خَیْرٌ
اور ہم ضائع نہیں کرتے	نیکی کرنے والوں کا اجر	اور	ضرور آخرت کا ثواب	بہتر (ہے)

اور ہم نیکیوں کا اجر ضائع نہیں کرتے ○ اور بیشک آخرت کا ثواب ان کے لیے

لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا یَتَّقُوْنَ ۵۷ وَجَآءَ اِخْوَتُ یُوسُفَ

لِّلَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	كَانُوْا یَتَّقُوْنَ ۵۷ (۲)	وَ	جَآءَ	اِخْوَتُ یُوسُفَ
ان لوگوں کے لیے جو	ایمان لائے	اور	وہ پرہیز گار رہے	اور	آئے	یوسف کے بھائی

بہتر ہے جو ایمان لائے اور پرہیز گار رہے ○ اور یوسف کے بھائی آئے

فَدَخَلُوْا عَلَیْہِ فَعَرَفُوْهُمْ وَہُمْ لَہٗ مُنْکِرُوْنَ ۵۸

فَدَخَلُوْا	عَلِیْہِ	فَعَرَفُوْهُمْ	وَ	ہُمْ	لَہٗ	مُنْکِرُوْنَ ۵۸
تو وہ حاضر ہوئے	اس پر (کے پاس)	تو اس نے پہچان لیا انہیں	اور	وہ	اس کو	پہچان نہ سکے

تو ان کے پاس حاضر ہوئے پس یوسف نے تو انہیں پہچان لیا اور وہ بھائی ان سے انجان رہے ○

— عَلَیْہِ السَّلَامُ کا یہی حال تھا کہ آپ عَلَیْہِ السَّلَامُ رسول تھے، لوگوں کی ضروریات سے واقف تھے، یہ جانتے تھے کہ شہید قحط ہونے والا ہے جس میں مخلوق کو راحت اور آسائش پہنچانے کی یہی صورت ہے کہ عمان حکومت کو آپ اپنے ہاتھ میں لیں اس لئے آپ نے امداد طلب فرمائی۔

۱..... فخر اور تکبر کے لئے اپنی خوبیوں کو بیان کرنا ناجائز ہے لیکن دوسروں کو نفع پہنچانے یا مخلوق کے حقوق کی حفاظت کرنے کے لئے اگر اپنی خوبیوں کے اظہار کی ضرورت پیش آئے تو ممنوع نہیں، اسی لئے حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَامُ نے بادشاہ سے فرمایا کہ میں حفاظت و علم والا ہوں۔ ۲..... اس سے =



حضرت یوسف علیہ السلام کی بھائیوں کو دنیا میں سے متعلق بدابت

وَلَسَاجَهَازَهُمْ بِجَهَازِهِمْ قَالَ اِثْنُوْنِي بِاَخٍ

وَلَسَاجَهَازَهُمْ	بِجَهَازِهِمْ	قَالَ	اِثْنُوْنِي بِاَخٍ
اور جب	(یوسف نے) تیار کر دیا ان کے لئے	ان کا سامان (تو) فرمایا	میرے پاس لے آؤ بھائی

اور جب یوسف نے ان کا سامان انہیں مہیا کر دیا تو فرمایا کہ اپنا سوتیلا بھائی

تَكُم مِّنْ اَيُّكُمْ ؕ اَلَا تَرَوْنَ اَنِّيْ اُؤْفِي

تَكُم مِّنْ اَيُّكُمْ	اَلَا تَرَوْنَ	اَنِّيْ	اُؤْفِي
اپنا (جو) تمہارے باپ سے (ہے، یعنی سوتیلا)	کیا تم دیکھ نہیں رہے	کہ میں	پورا دیتا ہوں

میرے پاس لے آؤ، کیا تم یہ بات نہیں دیکھتے کہ میں ناپ مکمل

الْكَيْلَ وَاَنَا خَيْرُ الْمُنْزِلِينَ ۝۵۹ فَاِنْ لَّمْ تَأْتُوْنِيْ بِهٖ

الْكَيْلَ	وَاَنَا	خَيْرُ الْمُنْزِلِينَ ۝۵۹	فَاِنْ لَّمْ تَأْتُوْنِيْ بِهٖ
ناپ اور میں	سب سے بہتر مہمان نواز (ہوں)	تو اگر	تم نہ لائے میرے پاس اسے

کر تا ہوں اور میں سب سے بہتر مہمان نواز ہوں ۝ تو اگر تم اس بھائی کو میرے پاس نہیں لاؤ گے

فَلَا كَيْلَ لَّكُمْ عِنْدِيْ وَلَا تَقْرَبُوْنَ ۝۶۰ قَالُوْا

فَلَا	كَيْلَ	لَّكُمْ	عِنْدِيْ	وَلَا تَقْرَبُوْنَ ۝۶۰	قَالُوْا
تو نہیں	کوئی ناپ	تمہارے لیے	میرے پاس	اور تم میرے قریب نہ آنا	انہوں نے کہا

تو تمہارے لیے میرے پاس کوئی ناپ نہیں اور نہ تم میرے قریب پھٹکنا ۝ انہوں نے کہا:

سَنُرَاوِدُّ عَنْهُ اَبَاهُ وَاِنَّا لَفَعْلُوْنَ ۝۶۱

سَنُرَاوِدُّ	عَنْهُ	اَبَاهُ	وَاِنَّا	لَفَعْلُوْنَ ۝۶۱
عنقریب ہم مطالبہ کریں گے	اس کے متعلق	اس کے باپ (سے)	اور بیشک ہم	ضرور کریں گے

ہم اس کے باپ سے اس کے متعلق ضرور مطالبہ کریں گے اور بیشک ہم ضرور یہ کریں گے ۝

= معلوم ہوا کہ آخری اجر و ثواب حاصل کرنے کے لئے ایمان کے ساتھ ساتھ نیک اعمال ہونا بھی ضروری ہیں اس لئے فقط ایمان پر بھروسہ کر کے خود کو نیک اعمال سے بے نیاز جانتا درست نہیں۔

۱..... پورا قولنا اور مہمان نوازی سنت انبیاء ہے اور مہمان نوازی شرعاً بھی کبھی واجب اور کبھی سنت ہے۔ حدیث پاک میں ہے کہ مہمان اپنا رزق لے کر آتا ہے اور مہمان نوازی کرنے والوں کے گناہ لے جاتا ہے اور (مہمان نوازی کے سبب) اللہ تعالیٰ ان کے گناہ مٹا دیتا ہے۔ (جامع صغیر، ص ۳۲۳، الحدیث: ۵۲۳۲)

وَقَالَ لِفَتْنِيهِ اجْعَلُوا بِضَاعَتَهُمْ فِي رِحَالِهِمْ لَعَلَّهُمْ

وَقَالَ	لِفَتْنِيهِ	اجْعَلُوا	بِضَاعَتَهُمْ <sup>(۱)</sup>	فِي رِحَالِهِمْ	لَعَلَّهُمْ
اور	(یوسف نے) کہا	اپنے غلاموں سے	رکھ دو	ان کی بریوں میں	تاکہ وہ

اور یوسف نے اپنے غلاموں سے فرمایا: ان کی رقم (بھی) ان کی بریوں میں واپس رکھ دو تاکہ

يَعْرِفُونَهَا إِذَا انْقَلَبُوا إِلَىٰ أَهْلِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿٢٦﴾ فَلَمَّا

يَعْرِفُونَهَا	إِذَا	انْقَلَبُوا	إِلَىٰ أَهْلِهِمْ	لَعَلَّهُمْ	يَرْجِعُونَ <sup>(۲)</sup>	فَلَمَّا
پہچان لیں اسے	جب	پلٹ کر جائیں	اپنے گھروالوں کی طرف	تاکہ وہ	لوٹ کر آئیں	پھر جب

جب یہ اپنے گھر واپس لوٹ کر جائیں تو اسے پہچان لیں تاکہ یہ واپس آئیں ○ پھر جب

رَجَعُوا إِلَىٰ آبِيهِمْ قَالُوا يَا بَنَانَا مُنِعَ مِنَّا

رَجَعُوا	إِلَىٰ آبِيهِمْ	قَالُوا	يَا بَنَانَا	مُنِعَ	مِنَّا
وہ لوٹ کر گئے	اپنے باپ کی طرف	(تو) انہوں نے کہا	اے ہمارے باپ	روک دیا گیا	ہم سے

وہ اپنے باپ کی طرف لوٹ کر گئے تو کہنے لگے: اے ہمارے باپ! ہم سے غلہ

الْكَيْلُ فَأَرْسَلْ مَعَنَا آخَانَا نَكْتَلُ

الْكَيْلُ	فَأَرْسَلْ	مَعَنَا	آخَانَا	نَكْتَلُ
ماپ (غلہ)	تو آپ بھیج دیں	ہمارے ساتھ	ہمارے بھائی (کو)	(تاکہ) ہم باپ کر سکیں (یعنی غلہ لاسکیں)

روک دیا گیا ہے لہذا ہمارے بھائی کو ہمارے ساتھ بھیج دیجئے تاکہ ہم غلہ لاسکیں

وَأَسْأَلَهُ لِحَفِظَتُونِ ﴿٢٣﴾ قَالَ هَلْ

وَأَسْأَلَهُ	لِحَفِظَتُونِ <sup>(۳)</sup>	قَالَ	هَلْ
اور	بیشک ہم	اس کی	ضرور حفاظت کرنے والے (ہوں گے)

اور ہم ضرور اس کی حفاظت کریں گے ○ یعقوب نے فرمایا: کیا

۱..... حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے بھائیوں کی جانب سے دی جانے والی غلے کی رقم بھی سامان کے ساتھ ان کی بریوں میں رکھوا دی تاکہ وہ قحط کے زمانے میں انہیں کام آئے، نیز یہ رقم پوشیدہ طور پر ان کے پاس پہنچے تاکہ انہیں لینے میں شرم بھی نہ آئے۔ اس سے معلوم ہوا کہ جب رشتہ داروں کو کسی چیز کی حاجت اور ضرورت ہو تو اس میں ان کی مدد کرنی چاہئے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کسی رشتہ دار کی مالی یا کوئی اور مدد کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ اس انداز میں اس تک رقم یا کوئی اور چیز پہنچائی جائے جس میں اسے لینے ہوئے شرم بھی محسوس نہ ہو اور اس کی غیرت و خودداری پر بھی کوئی حرف نہ آئے۔



# اَمْنُكُمْ عَلَيْهِ اِلَّا كَمَا اَمْنُكُمْ

اَمْنُكُمْ	عَلَيْهِ	اِلَّا	كَمَا	اَمْنُكُمْ
میں اعتبار کروں گا تمہارا	اس پر (کے بارے میں)	مگر	جیسا	میں نے اعتبار کیا تھا تمہارا

اس کے بارے میں تم پر ویسا ہی اعتبار کر لوں جیسا پہلے

# عَلَىٰ آخِيهِ مِنْ قَبْلُ ۖ فَاللَّهُ خَيْرٌ حِفْظًا ۖ

عَلَىٰ آخِيهِ	مِنْ قَبْلُ	فَاللَّهُ	خَيْرٌ	حِفْظًا (۱)
اس کے بھائی پر (کے بارے میں)	(اس) سے پہلے	تو اللہ	سب سے بہتر	حفاظت کرنے والا (ہے)

اس کے بھائی کے بارے میں کیا تھا تو اللہ سب سے بہتر حفاظت فرمانے والا ہے

# وَهُوَ اَرْحَمُ الرَّحِمِينَ ۖ وَلَسَافَتْحُوا مَتَاعَهُمْ

وَهُوَ	اَرْحَمُ الرَّحِمِينَ ۖ	وَلَسَافَتْحُوا	مَتَاعَهُمْ
اور وہی	تمام مہربانوں سے زیادہ مہربان (ہے)	اور جب	انہوں نے کھولا اپنا سامان

اور وہ مہربان سے بڑھ کر مہربان ہے ○ اور جب انہوں نے اپنا سامان کھولا

# وَجَدُوا بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ اِلَيْهِمْ ۖ قَالُوا

وَجَدُوا	بِضَاعَتَهُمْ	رُدَّتْ	اِلَيْهِمْ	قَالُوا
(تو) انہوں نے پائی	اپنی رقم	جو لوٹادی گئی تھی	ان کی طرف	انہوں نے کہا

تو اپنی رقم کو بھی موجود پایا کہ انہیں وہ رقم بھی واپس کر دی گئی ہے۔ کہنے لگے:

# يَا بَنَانَا مَتَّبِعْنِي ۖ هَذِهِ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ اِلَيْنَا ۖ

يَا بَنَانَا	مَا	نَتَّبِعْنِي	هَذِهِ	بِضَاعَتُنَا	رُدَّتْ	اِلَيْنَا
اے ہمارے باپ	(اب اور) کیا	ہم چاہیں	یہ	ہماری رقم	لوٹادی گئی	ہماری طرف

اے ہمارے باپ! اب ہمیں اور کیا چاہیے۔ یہ ہماری رقم ہے جو ہمیں واپس کر دی گئی ہے

۱..... مخلوق کے مقابلے میں یقیناً اللہ تعالیٰ کی حفاظت ہی سب سے بہتر ہے، اس لئے ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ اپنی جان، مال، اولاد اور دین و ایمان وغیرہ کی حفاظت سے متعلق ظاہری اسباب اختیار کرنے کے بعد حقیقی اعتماد اور بھروسہ اللہ تعالیٰ پر ہی کرے۔ جان و مال کی حفاظت کے ظاہری اسباب اختیار کرنا اللہ تعالیٰ کی حفاظت پر بھروسہ کرنے کے خلاف نہیں کیونکہ توکل نام ہی اسی چیز کا ہے کہ اسباب اختیار کر کے نتیجہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیا جائے، لہذا جن لوگوں نے اپنی جان و مال کی حفاظت کے لئے سیکیورٹی کارڈز رکھے یا دیگر اسباب اختیار کئے تو ان کے بارے میں یہ نہیں کہا جاسکتا کہ انہیں اللہ تعالیٰ کی حفاظت پر بھروسہ نہیں۔

## وَنَبِيرُ أَهْلَنَا وَنَحْفَظُ أَخَانَا وَ

و	نَبِيرُ	و	أَهْلَنَا	و	نَحْفَظُ	و	أَخَانَا
اور	ہم غلہ لائیں گے	اور	اپنے گھروالوں (کے لیے)	اور	ہم حفاظت کریں گے	اور	اپنے بھائی (کی)
اور ہم اپنے گھر کے لیے غلہ لائیں اور ہم اپنے بھائی کی حفاظت کریں گے اور							

## نَزَدَادُ كَيْلٍ بَعِيرٍ ۖ ذٰلِكَ كَيْلٌ يَّسِيرٌ ۖ قَالَ

نَزَدَادُ	كَيْلٍ بَعِيرٍ	ذٰلِكَ	كَيْلٌ	يَّسِيرٌ	قَالَ
ہم زیادہ پائیں گے	ایک اونٹ کا بوجھ	یہ	بوجھ	بہت آسان (ہے)	(یعقوب نے) فرمایا
ایک اونٹ کا بوجھ اور زیادہ پائیں، یہ بہت آسان بوجھ ہے ○ یعقوب نے فرمایا:					

## لَنْ أُرْسِلَهُ مَعَكُمْ حَتَّى تُؤْتُونِ مَوْثِقًا

لَنْ أُرْسِلَهُ	مَعَكُمْ	حَتَّى	تُؤْتُونِ	مَوْثِقًا
میں ہرگز نہیں بھیجوں گا اسے	تمہارے ساتھ	یہاں تک کہ	تم دید و مجھے	پختہ عہد
میں ہرگز اسے تمہارے ساتھ نہ بھیجوں گا جب تک تم مجھے اللہ کا				

## مِّنَ اللَّهِ لَتَأْتِيَني بِهِ إِلَّا أَنْ يُحَاطَ

مِّنَ اللَّهِ	لَتَأْتِيَني	بِهِ	إِلَّا	أَنْ	يُحَاطَ
اللہ سے (کا)	(کہ) ضرور تم لے کر آؤ گے میرے پاس	اس کو	سوائے	یہ کہ	گردش آجائے
یہ عہد نہ دید و کہ تم ضرور اسے (واپس) لے کر آؤ گے سوائے اس کے کہ تم (کسی بڑی مصیبت میں)					

## يَكُمۡ فَلَمَّا اتَّوۡهُمۡ مَّوۡثِقُهُمۡ قَالَ اللّٰهُ عَلٰی مَا

يَكُمۡ	فَلَمَّا	اتَّوۡهُمۡ	مَّوۡثِقُهُمۡ	قَالَ	اللّٰهُ	عَلٰی مَا
تم پر	پھر جب	انہوں نے دیدیا اسے	اپنا پختہ عہد	(تو) کہا	اللہ	(اس) پر جو
گھر جاؤ پھر انہوں نے یعقوب کو عہد دیدیا تو یعقوب نے فرمایا: جو ہم کہہ رہے ہیں						

حضرت یعقوب علیہ السلام کی طرف سے ستر واد اجازت



نَقُولُ وَكَيْلٌ ۶۶ وَقَالَ يَبْنِي لَا تَدْخُلُوا مِنْ بَابٍ وَاحِدٍ

نَقُولُ	وَ كَيْلٌ ۶۶	وَقَالَ	يَبْنِي	لَا تَدْخُلُوا	مِنْ بَابٍ وَاحِدٍ ۶۷
ہم کہہ رہے ہیں	نگہبان (ہے)	اور	فرمایا	تم داخل نہ ہونا	ایک دروازے سے

اس پر اللہ نگہبان ہے اور فرمایا: اے میرے بیٹو! ایک دروازے سے نہ داخل ہونا

وَادْخُلُوا مِنْ أَبْوَابٍ مُتَفَرِّقَةٍ ۶۸ وَمَا أُغْنِي عَنْكُمْ

وَادْخُلُوا	مِنْ أَبْوَابٍ مُتَفَرِّقَةٍ ۶۸	وَمَا أُغْنِي	عَنْكُمْ
داخل ہونا	جداجدا دروازوں سے	اور	تم (تمہیں)

اور جداجدا دروازوں سے جانا، میں تمہیں اللہ سے

مِّنَ اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ ۶۹ إِنَّ الْحُكْمَ إِلَّا لِلَّهِ ۷۰ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ

مِّنَ اللَّهِ	مِنْ شَيْءٍ	إِنَّ الْحُكْمَ	إِلَّا لِلَّهِ	عَلَيْهِ	تَوَكَّلْتُ
اللہ (کی تقدیر) سے	کچھ	نہیں حکم	مگر	اللہ کا	میں نے بھروسہ کیا

بچا نہیں سکتا، حکم تو اللہ ہی کا چلتا ہے، میں نے اسی پر بھروسہ کیا

وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُونَ ۷۱ وَلَسَادْخُلُوا

وَعَلَيْهِ	فَلْيَتَوَكَّلِ	الْمُتَوَكِّلُونَ ۷۱	وَلَسَادْخُلُوا
اور	تو چاہیے کہ بھروسہ کریں	بھروسہ کرنے والے	وہ داخل ہوئے

اور بھروسہ کرنے والوں کو اسی پر بھروسہ کرنا چاہیے اور جب وہ وہیں سے

مِنْ حَيْثُ أَمَرَهُمْ أَبُوهُمْ ۷۲ مَا كَانَ يُغْنِي عَنْهُمْ

مِنْ حَيْثُ	أَمَرَهُمْ	أَبُوهُمْ	مَا كَانَ يُغْنِي	عَنْهُمْ
جہاں سے	حکم دیا تھا انہیں	ان کے باپ (نے)	وہ نہیں بچا سکتا تھا	ان سے (انہیں)

داخل ہوئے جہاں سے ان کے باپ نے حکم دیا تھا، وہ انہیں اللہ سے

۱..... اس سے معلوم ہوا کہ آفتوں اور مصیبتوں سے نجات حاصل کرنے کی تدبیر کرنا اور مناسب احتیاطیں اختیار کرنا انبیاء کرام علیہم السلام کا طریقہ ہے، سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آفتوں اور مصیبتوں سے بچنے کے لئے خود بھی مناسب تدبیریں فرمایا کرتے اور دوسروں کو بھی بتایا کرتے تھے۔

۲..... حضرت یعقوب علیہ السلام نے بیٹوں کو جداجدا دروازوں سے داخل ہونے کا حکم اس لئے دیا تاکہ وہ نظر بد سے محفوظ رہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ نظر سے بچنے کے لئے نعت کے اظہار سے بچنا چاہئے۔ حدیث پاک میں بھی ہے کہ ”جانتیں پوری کرنے پر نعتوں کو چھپانے سے مدد چاہو کیونکہ ہر نعت والے =

مِّنَ اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا حَاجَةً فِي نَفْسٍ يَعْقُوبَ

مِّنَ اللَّهِ	مِنْ شَيْءٍ (۱)	إِلَّا	حَاجَةً	فِي نَفْسٍ يَعْقُوبَ
اللہ (کی تقدیر) سے	کچھ	مگر	ایک خواہش (تھی)	یعقوب کے دل میں

کچھ بچانہ سکتے تھے البتہ یعقوب کے دل میں ایک خواہش تھی

قَضَاهَا ۖ وَإِنَّهُ لَكُدُّوْعِلْمٍ تَبَاعَثْنَهُ

قَضَاهَا	وَ	إِنَّهُ	لَكُدُّوْعِلْمٍ	تَبَاعَثْنَهُ
اس نے پورا کر لیا اسے	اور	بیشک وہ	ضرور علم والا (تھا)	(اس) لئے کہ ہم نے تعلیم دی تھی اسے

جو اس نے پوری کر لی اور بیشک وہ صاحب علم تھا کیونکہ ہم نے اسے تعلیم دی تھی

وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۖ وَلَبَّادٌ خَلُّوا عَلٰى يُوسُفَ

وَلَكِنَّ	أَكْثَرَ النَّاسِ	لَا يَعْلَمُونَ ۖ	وَلَبَّادٌ	خَلُّوا عَلٰى يُوسُفَ
لیکن	اکثر لوگ	نہیں جانتے	اور جب	وہ حاضر ہوئے یوسف پر (کے پاس)

مگر اکثر لوگ نہیں جانتے ۝ اور جب وہ سب بھائی یوسف کے پاس گئے

أَوَىٰ إِلَيْهِ أَخَاهُ قَالَ إِنِّي أَنَا خُوكَ

أَوَىٰ	إِلَيْهِ	أَخَاهُ	قَالَ	إِنِّي أَنَا	خُوكَ
(تو) اس نے جگہ دی	اپنی طرف	اپنے بھائی (کو)	کہا	بیشک میں	میں تمہارا بھائی (ہوں)

تو یوسف نے اپنے سگے بھائی کو اپنے پاس جگہ دی (اور) فرمایا: بیشک میں تیرا حقیقی بھائی ہوں

فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۖ فَلَمَّا جَهَّزَهُمْ

فَلَا تَبْتَئِسْ	بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۖ	فَلَمَّا	جَهَّزَهُمْ
تو تم غم نہ کرو	(اس) پر جو وہ کر رہے ہیں	پھر جب	(یوسف نے) تیار کر دیا ان کے لیے

تو اس پر غمگین نہ ہونا جو یہ کر رہے ہیں ۝ پھر جب انہیں ان کا سامان

== سے حسد کیا جاتا ہے۔ (شعب الایمان، ۴۷۴/۵، الحدیث: ۲۹۵۵)

۱..... اس آیت کا معنی یہ ہے کہ حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کے بیٹوں کا مختلف دروازوں سے شہر میں داخل ہونا ان سے وہ چیز دور نہیں کر سکتا جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے مقدر فرمادی ہے، اللہ تعالیٰ کی تقدیر کو دیکھا جائے تو ان کا ایک ہی دروازے سے داخل ہونا یا مختلف دروازوں سے داخل ہونا دونوں برابر ہیں، ان کا مختلف دروازوں سے جانا اگرچہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر کو نہیں ٹال سکتا لیکن بد نظری سے بچنے کی یہ تدبیر اختیار کرنا حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام =

حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کا ایک بھائی پر افتخارے راز اور تمہاری

بھائی کو روکنے کی تدبیر



بِجَهَازِهِمْ جَعَلَ السَّقَايَةَ فِي رَحْلِ أَخِيهِ ثُمَّ أَذَّنَ مُؤَذِّنٌ

بِجَهَازِهِمْ	جَعَلَ	السَّقَايَةَ	فِي رَحْلِ أَخِيهِ	ثُمَّ	أَذَّنَ	مُؤَذِّنٌ
ان کا سامان	(تو) رکھ دیا	پیالہ	اپنے بھائی کی بوری میں	پھر	پکارا	ایک پکارنے والا

مہیا کر دیا تو اپنے بھائی کی بوری میں پیالہ رکھ دیا پھر ایک منادی نے ندا کی:

أَيَّتَهَا الْعِيزُ إِنَّكُمْ لَسْرِقُونَ ۝ قَالُوا وَآفَبَلُوا

أَيَّتَهَا	الْعِيزُ	إِنَّكُمْ	لَسْرِقُونَ ۝	قَالُوا	وَ	آفَبَلُوا
اے	قافلے والو	بیشک تم	ضرور چور ہو	انہوں نے کہا	اور	وہ متوجہ ہوئے

اے قافلے والو! بیشک تم چور ہو ○ انہوں نے پکارنے والوں کی طرف متوجہ ہو کر

عَلَيْهِمْ مَا ذَاتُ فَقِدُون ۝ قَالُوا انْفَقِدْ صَوَاعَ الْمَلِكِ

عَلَيْهِمْ	مَا ذَا	تَفَقِدُونَ ۝	قَالُوا	نَفَقِدُ	صَوَاعَ الْمَلِكِ
ان پر (کی طرف)	کیا چیز	تم گم پارہے ہو	انہوں نے کہا	ہم گم پاتے ہیں	بادشاہ کا پیالہ

کہا: کیا چیز تمہیں نہیں مل رہی؟ ○ ندا کرنے والوں نے کہا: ہمیں بادشاہ کا پیالہ نہیں مل رہا

وَلَسَنُجَاءَ بِهِ حِمْلُ بَعِيرٍ وَأَنَا بِهِ

وَلَسَنُ	جَاءَ بِهِ	حِمْلُ بَعِيرٍ	وَأَنَا	بِهِ
اور	(اس) کے لیے جو	لائے گا اسے	ایک اونٹ کا بوجھ (انعام ہے)	میں اس کا

اور جو اُسے لائے گا اس کے لیے ایک اونٹ کا بوجھ (انعام) ہے اور میں اس کا

رَعِيْمٌ ۝ قَالُوا تَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُمْ مَّا جِئْنَا

رَعِيْمٌ ۝	قَالُوا	تَاللّٰهِ	لَقَدْ	عَلِمْتُمْ	مَّا جِئْنَا
ضامن (ہوں)	انہوں نے کہا	اللہ کی قسم	ضرور بیشک	تم جانتے ہو	ہم نہیں آئے

ضامن ہوں ○ انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! تمہیں خوب معلوم ہے کہ ہم زمین میں

کے دل کی ایک تمنا تھی جو انہوں نے پوری کر لی۔

①..... اس آیت سے ثابت ہوا کہ کفالت جائز ہے، حدیث پاک سے بھی اس کا جو از ثابت ہے، نیز اس کے جائز ہونے پر اجماع بھی منعقد ہے۔ شریعت کی اصطلاح میں کفالت کے معنی یہ ہیں کہ ایک شخص اپنے ذمہ کو دوسرے کے ذمہ کے ساتھ مطالبہ میں ضم کر دے یعنی مطالبہ ایک شخص کے ذمہ تھا اور دوسرے نے بھی مطالبہ اپنے ذمہ لے لیا۔ ہمیں بھی چاہئے کہ اگر کوئی مسلمان بھائی قرض یا کسی اور مصیبت میں گرفتار ہو تو ممکنہ بہتر صورت میں اس کی ضمانت دے کر =

لِنُفْسِدَ فِي الْأَرْضِ وَمَا كُنَّا سِرِّ قَيْنَ ﴿٢٦﴾ قَالُوا فَمَا

لِنُفْسِدَ	فِي الْأَرْضِ	و	مَا كُنَّا	سِرِّ قَيْنَ ﴿٢٦﴾	قَالُوا	فَمَا
تاکہ فساد کریں	زمین میں	اور	ہم نہیں ہیں	چوری کرنے والے	انہوں نے کہا	تو کیا

فساد کرنے نہیں آئے اور نہ ہی ہم چور ہیں ○ اعلان کرنے والوں نے کہا: اگر

جَزَاؤُكَ إِنْ كُنْتُمْ كَذِبِينَ ﴿٢٧﴾ قَالُوا جَزَاؤُكَ مَنْ

جَزَاؤُكَ	إِنْ	كُنْتُمْ	كَذِبِينَ ﴿٢٧﴾	قَالُوا	جَزَاؤُكَ	مَنْ
(ہوگی) اس کی سزا	اگر	تم ہوئے	جھوٹے	انہوں نے کہا	اس کی سزا	جو

تم جھوٹے ہوئے تو اس کی سزا کیا ہوگی؟ ○ انہوں نے کہا: اس کی سزا یہ ہے کہ جس کے

وُجِدَ فِي رَحْلِهِ فَهُوَ جَزَاؤُكَ ۖ كَذَلِكَ نَجْزِي

وُجِدَ	فِي رَحْلِهِ	فَهُوَ	جَزَاؤُكَ	كَذَلِكَ	نَجْزِي ﴿٢٨﴾
وہ (پیمانہ) پایا جائے	اس کے سامان میں	تو وہی	اس کا بدلہ (ہوگا)	اسی طرح	ہم سزا دیتے ہیں

سامان میں (وہ پیالہ) ملے وہی خود اس کا بدلہ ہوگا۔ ہمارے یہاں ظالموں کی

الظَّالِمِينَ ﴿٢٩﴾ فَبَدَأَ بِأَوْعِيَّتِهِمْ قَبْلَ وِعَاءِ أَخِيهِ ثُمَّ

الظَّالِمِينَ ﴿٢٩﴾	فَبَدَأَ	بِأَوْعِيَّتِهِمْ	قَبْلَ وِعَاءِ أَخِيهِ ﴿٢٩﴾	ثُمَّ
ظالموں (کو)	تو اس نے (تلاشی کی) ابتداء کی	ان کی بوریوں سے	اپنے بھائی کی بوری سے پہلے	پھر

یہی سزا ہے ○ تو حضرت یوسف نے اپنے بھائی کے سامان کی تلاشی لینے سے پہلے دوسروں کی تلاشی لینا شروع کی پھر

اسْتَخْرَ جَهَامًا مِنْ وِعَاءِ أَخِيهِ ۖ كَذَلِكَ كِدْنَا يُوسُفَ ط

اسْتَخْرَ جَهَامًا	مِنْ وِعَاءِ أَخِيهِ	كَذَلِكَ	كِدْنَا	يُوسُفَ
اس نے نکال لیا وہ پیالہ	اپنے بھائی کی بوری سے	اسی طرح	ہم نے تدبیر بتائی	یوسف کو

اس پیالے کو اپنے بھائی کے سامان سے نکال لیا۔ ہم نے یوسف کو یہی تدبیر بتائی تھی۔

= اس کی مصیبت دور کرنے کی کوشش کریں۔

۱..... حضرت یعقوب علیہ السلام کی شریعت میں چونکہ چوری کی یہی سزا مقرر تھی اس لئے انہوں نے کہا کہ ہمارے یہاں ظالموں کی یہی سزا ہے۔

۲..... حضرت یوسف علیہ السلام نے بیابان میں گھومتے گھومتے ایک حیلہ اختیار فرمایا اور یہ بالکل جائز حیلہ تھا کہ کسی پر ظلم نہ تھا بلکہ ان سب کو بہت فائدہ پہنچانا مقصود تھا جو آخر میں جا کر ظاہر ہوا۔ اس سے معلوم ہوا کہ شرعی حیلے درست ہیں۔

حضرت یوسف علیہ السلام کی تدبیر پر شہادت کا ازالہ



## مَا كَانَ لِيَا حُدَّ أَخَاهُ فِي دِينِ الْمَلِكِ إِلَّا أَنْ

مَا كَانَ لِيَا حُدَّ	أَخَاهُ	فِي دِينِ الْمَلِكِ	إِلَّا أَنْ
(اس کے لئے درست) نہ تھا کہ وہ لے لے	اپنے بھائی (کو)	بادشاہ کے قانون میں	مگر یہ کہ

بادشاہی قانون میں اس کیلئے درست نہیں تھا کہ اپنے بھائی کو لے لے مگر یہ کہ

## يَشَاءُ اللَّهُ تَرْفَعُ دَرَجَتٍ مِّنْ نَّشَأُ ط وَفَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ

يَشَاءُ اللَّهُ	تَرْفَعُ	دَرَجَتٍ	مِّنْ	نَّشَأُ	وَ	فَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ
چاہے اللہ	ہم بلند کر دیتے ہیں	درجوں	جسے	چاہتے ہیں	اور	ہر علم والے کے اوپر

اللہ چاہے۔ ہم جسے چاہتے ہیں درجوں بلند کر دیتے ہیں اور ہر علم والے کے اوپر

## عَلَيْهِمْ ۖ قَالُوا إِنْ يَسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ

عَلَيْهِمْ ۖ	قَالُوا	إِنْ	يَسْرِقْ	فَقَدْ	سَرَقَ
ایک علم والا (ہے)	(بھائیوں نے) کہا	اگر	وہ چوری کرے	تو بیشک	چوری کر چکا ہے

ایک علم والا ہے ○ بھائیوں نے کہا: اگر اس نے چوری کی ہے تو بیشک اس سے پہلے

## أَخَّرَ لَهُ مِنْ قَبْلُ ۚ فَاسْرَّ هَٰؤُلَاءُ فِي نَفْسِهِ وَ

أَخَّرَ لَهُ	مِنْ قَبْلُ	فَاسْرَّ هَٰؤُلَاءُ	يُوسُفُ	فِي نَفْسِهِ	وَ
اس کا بھائی	(اس) سے پہلے	تو چھپایا اس (بات) کو	یوسف (نے)	اپنے دل میں	اور

اس کے بھائی نے بھی چوری کی تھی تو یوسف نے یہ بات اپنے دل میں چھپا رکھی اور

## لَمْ يُبْدِ هَٰلَهُمْ ۚ قَالَ أَنْتُمْ شَرُّ مَّكَانًا ۚ وَاللَّهُ

لَمْ يُبْدِ هَٰلَهُمْ	لَهُمْ	قَالَ	أَنْتُمْ	شَرُّ	مَّكَانًا	وَ	اللَّهُ
ظاہر نہیں کیا اسے	ان پر	(دل میں) کہا	تم	بہت برے (ہو)	درجے کے اعتبار سے	اور	اللہ

ان پر ظاہر نہ کی (اور دل میں) کہا تم انتہائی گھٹیا درجے کے آدمی ہو اور اللہ

۱..... مخلوق میں ہر علم والے سے اوپر ایک علم والا ہے اور اس سلسلے کی انتہا تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ہے یعنی مخلوق میں سب سے زیادہ علم حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ہے اور آپ سے بے انتہا زیادہ خالق و مالک کا علم ہے۔ لہذا خود کو سب سے بڑا عالم نہ سمجھا جائے اور نہ کہا جائے۔

۲..... جسے انہوں نے چوری قرار دے کر حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف منسوب کیا وہ واقعہ یہ تھا کہ حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے نانا کا ایک بت چپکے سے لے کر توڑ دیا اور اسے راستے میں بڑی نجاست کے اندر ڈال دیا۔ یہ حقیقت میں چوری نہ تھی بلکہ بت پرستی کا مٹانا تھا۔

بھائیوں کی بارگاہِ یوسف میں گزارش

أَعْلَمُ بِمَا تَصِفُونَ ﴿۷۷﴾ قَالُوا يَا أَيُّهَا الْعَزِيزُ إِنَّ					
أَعْلَمُ	بِمَا	تَصِفُونَ ﴿۷۷﴾	قَالُوا ﴿۷۸﴾	يَا أَيُّهَا	الْعَزِيزُ إِنَّ
خوب جانتا ہے	(اس) کو جو	تم باتیں کر رہے ہو	انہوں نے کہا	اے	عزیز

خوب جانتا ہے جو تم باتیں کر رہے ہو ○ انہوں نے کہا: اے عزیز! بیشک

لَكَ أَبَاشِيخًا كَبِيرًا فَخُذْ أَحَدًا مِمَّا مَكَانَهُ ج					
لَكَ	أَبَا	شَيْخًا كَبِيرًا	فَخُذْ	أَحَدًا	مِمَّا مَكَانَهُ
اس کا	ایک باپ (ہے)	بہت بوڑھا	تو تم لے لو	ہم میں سے کسی ایک (کو)	اس کی جگہ

اس کے بہت بوڑھے والد ہیں تو آپ اس کی جگہ ہم میں سے کسی کو لے لیں،

إِنَّا نَرَاكَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ ﴿۷۸﴾ قَالَ مَعَاذَ اللَّهِ					
إِنَّا	نَرَاكَ	مِنَ الْمُحْسِنِينَ ﴿۷۸﴾	قَالَ	مَعَاذَ اللَّهِ	
بیشک	ہم دیکھ رہے ہیں تجھے	احسان کرنے والوں میں سے	(یوسف نے) کہا	اللہ کی پناہ	

بیشک ہم آپ کو احسان کرنے والا دیکھ رہے ہیں ○ یوسف نے فرمایا: اللہ کی پناہ

أَنْ تَأْخُذَ إِلَّا مِنْ وَجْدِنَا مَتَاعَنَا					
أَنْ	تَأْخُذَ	إِلَّا	مِنْ	وَجْدِنَا	مَتَاعَنَا
(اس سے) کہ	ہم پکڑ لیں	(اس کے) علاوہ (کوئی اور)	جو	ہم نے پایا	اپنا سامان

کہ جس کے پاس ہم نے اپنا سامان پایا ہے اس کے علاوہ کسی اور کو

عِنْدَكَ إِنَّا إِذَا الظَّالِمُونَ ﴿۷۹﴾ فَلَبَّاسَتَائِيسُوا					
عِنْدَكَ	إِنَّا	إِذَا	الظَّالِمُونَ ﴿۷۹﴾	فَلَبَّاسَتَائِيسُوا	
اس کے پاس	بیشک ہم	اس وقت	ظلم کرنے والے (ہوں گے)	پھر جب	وہ مایوس ہو گئے

پکڑیں۔ (ایسا کریں) جب تو ہم ظالم ہوں گے ○ پھر جب وہ بھائی اس سے مایوس ہو گئے

۱..... حضرت یعقوب علیہ السلام کی شریعت میں اگرچہ چور کی سزا یہ تھی کہ اسے غلام بنالیا جائے لیکن فدیہ لے کر معاف کر دینا بھی جائز تھا، اس لئے بھائیوں نے کہا: اے عزیز! اس کے والد عمر میں بہت بڑے ہیں، وہ اس سے محبت رکھتے ہیں اور اسی سے ان کے دل کو تسلی ہوتی ہے۔ آپ ہم میں سے کسی ایک کو غلام بنا کر یا فدیہ ادا کرنے تک رہن کے طور پر رکھ لیں بیشک ہم آپ کو احسان کرنے والا دیکھ رہے ہیں کہ آپ نے ہمیں عزت دی، نثار مال ہمیں عطا کیا، ہمارا مطلوب اچھی طرح پورا ہوا اور ہمارے غلے کی قیمت بھی ہمیں لوٹا دی۔

نا امید ہونے پر بھائیوں کا باہمی مشورہ



مِنْهُ خَلَصُوا نَجِيًّا ۖ قَالَ كَبِيرُهُمْ (۱)

مِنْهُ	خَلَصُوا	نَجِيًّا	قَالَ	كَبِيرُهُمْ (۱)
اس (بھائی) سے	(تو) وہ الگ ہو گئے	سرگوشی کرنے (کے لئے)	کہا	ان کے بڑے (بھائی نے)

تو ایک طرف جا کر سرگوشی میں مشورہ کرنے لگے۔ ان میں بڑا بھائی کہنے لگا:

أَلَمْ تَعْلَمُوا أَنَّ أَبَاكُمْ قَدْ أَخَذَ عَلَيْكُمْ مَوْثِقًا

أَلَمْ تَعْلَمُوا	أَنَّ	أَبَاكُمْ	قَدْ	أَخَذَ	عَلَيْكُمْ	مَوْثِقًا
کیا تم نہیں جانتے	کہ	تمہارے باپ (نے)	تحقیق	لیا تھا	تم پر (سے)	پختہ عہد

کیا تمہیں معلوم نہیں کہ تمہارے باپ نے تم سے اللہ کا

مِّنَ اللَّهِ وَمِنْ قَبْلُ مَا قَرَّطْتُمْ فِي يُوسُفَ ۚ

مِّنَ اللَّهِ	وَمِنْ قَبْلُ	مَا قَرَّطْتُمْ	فِي يُوسُفَ
اللہ سے (کا)	اور	(اس) سے پہلے	یوسف (کے حق) میں

عہد لیا تھا اور اس سے پہلے تم یوسف کے حق میں کوتاہی کر چکے ہو

فَلَنُأْبِرَنَّكَ مِنَ الْفُرْسِ ۚ يَوْمَ تُبْأَذَنُ لِيَ آيَةٍ

فَلَنُأْبِرَنَّكَ	مِنَ الْفُرْسِ	يَوْمَ تُبْأَذَنُ	لِيَ آيَةٍ
تو میں ہرگز نہ ہٹوں گا	(مصر کی اس) زمین (سے)	یہاں تک کہ	اجازت دیدے مجھے

تو میں تو یہاں سے ہرگز نہ ہٹوں گا جب تک میرے والد مجھے اجازت نہ دیدیں

أَوْ يَحْكُمَ اللَّهُ لِي ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ ۝۸۰

أَوْ	يَحْكُمَ	اللَّهُ	لِي	وَهُوَ	خَيْرُ الْحَاكِمِينَ ۝۸۰
یا	(کوئی) حکم فرما دے	اللہ	میرے لئے	اور	وہ سب سے بہتر حکم دینے والا (ہے)

یا اللہ مجھے کوئی حکم فرما دے اور وہ سب سے بہتر حکم دینے والا ہے ○

①..... جب بھائیوں کو حضرت بنیامین کے ملنے کی امید نہ رہی تو بڑے بھائی نے چھوٹے بھائیوں کو سمجھایا۔ عقل عام کا تقاضا بھی یہی ہے کہ بڑے کو چاہئے کہ وہ چھوٹوں کو سمجھائے خود وہ علم میں بڑا ہو، یا عمر میں، یا سمجھ داری میں، البتہ سمجھانے میں ایسا انداز اختیار نہ کیا جائے جس سے سامنے والے کی عزت نفس مجروح ہو اور وہ نصیحت قبول کرنے کی بجائے اپنی بات پر مزید پکا ہو جائے۔

اِرْجِعُوا اِلَىٰ اٰبِئِكُمْ فَقُولُوا يَا بَانَا اِنَّ اَبْنَكَ

اِرْجِعُوا	اِلَىٰ اٰبِئِكُمْ	فَقُولُوا	يَا بَانَا	اِنَّ	اَبْنَكَ
تم لوٹ کر جاؤ	اپنے باپ کی طرف	پھر عرض کرو	اے ہمارے باپ	بیشک	آپ کے بیٹے (نے)

تم اپنے باپ کے پاس لوٹ کر جاؤ پھر عرض کرو: اے ہمارے باپ! بیشک آپ کے بیٹے نے

سَرَقَ ۚ وَمَا شَهِدْنَا اِلَّا بِمَا عَلِمْنَا وَمَا كُنَّا

سَرَقَ	و	مَا شَهِدْنَا	اِلَّا	بِمَا	عَلِمْنَا	و	مَا كُنَّا
چوری کی	اور	ہم نے گواہی نہ دی	مگر	(اسی بات) کی جسے	ہم نے جانا	اور	ہم نہ تھے

چوری کی ہے اور ہم اتنی ہی بات کے گواہ ہیں جتنی ہمیں معلوم ہے اور ہم غیب کے

لِلْغَيْبِ حَفِظِينَ ۝۸۱ وَسَلِّ الْقَرْيَةَ الَّتِي كُنَّا فِيهَا وَ

لِلْغَيْبِ	حَفِظِينَ ۝۸۱	وَسَلِّ الْقَرْيَةَ	الَّتِي كُنَّا فِيهَا	و
غیب کی	نگہبانی کرنے والے	اور پوچھ لیں (اس) بستی (والوں سے)	جس میں ہم تھے	اور

نگہبان نہ تھے ○ اور اس شہر والوں سے پوچھ لیجیے جس میں ہم تھے اور

الْعِيرَ الَّتِي اَقْبَلْنَا فِيهَا ۚ وَانَّا لَصٰدِقُونَ ۝۸۲ قَالَ

الْعِيرَ	الَّتِي اَقْبَلْنَا فِيهَا	و	اِنَّا	لَصٰدِقُونَ ۝۸۲	قَالَ
(اس) قافلہ (سے)	جس میں ہم واپس آئے	اور	بیشک ہم	ضرور سچے (ہیں)	(یعقوب نے) کہا

اس قافلہ سے (معلوم کر لیں) جس میں ہم واپس آئے ہیں اور بیشک ہم سچے ہیں ○ یعقوب نے فرمایا:

بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ۚ فَصَبِّرْ جَبِيْلٌ ۚ عَسٰی

بَلْ	سَوَّلَتْ	لَكُمْ	اَنْفُسُكُمْ	اَمْرًا	فَصَبِّرْ جَبِيْلٌ	عَسٰی
بلکہ	بنادی ہے	تمہارے لئے	تمہارے نفسوں (نے)	ایک بات	تو عمدہ صبر (ہے)	قریب ہے

بلکہ تمہارے نفس نے تمہارے لئے کچھ حیلہ بنادیا ہے تو عمدہ صبر ہے۔ عنقریب

۱..... حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام سے یہ باتیں کہنے سے مقصود یہ تھا کہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے سامنے ان بھائیوں پر سے تہمت اچھی طرح زائل ہو جائے کیونکہ حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کے واقعے میں یہ تہمت کا سامنا کر چکے تھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اعتبار نہیں ہونا چاہئے کیونکہ جب بندہ استہوار ہو دیتا ہے تو اسے قسمیں کھا کر اور منت ساجت کر کے اپنی بات کا یقین دلواتا پڑتا ہے۔ ۲..... بیٹوں کی بات سن کر حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا کہ یہ بھی تمہارے نفسوں نے تمہارے لئے اس بات کو مزید کر کے گھڑ لیا ہے کہ تم بنیامین کی طرف چوری کی نسبت کر رہے ہو۔

دو بیٹوں کی جدائی پر حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کا جواب اور کیفیت



اللَّهُ أَنْ يَأْتِيَنِي بِهِمْ جَمِيعًا ۖ إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ﴿٨٢﴾

اللَّهُ	أَنْ	يَأْتِيَنِي بِهِمْ جَمِيعًا	إِنَّهُ	هُوَ	الْعَلِيمُ	الْحَكِيمُ ﴿٨٢﴾
اللہ	کہ	لے آئے میرے پاس ان سب کو	بیشک وہ	وہی	علم والا	حکمت والا (ہے)

اللہ ان سب کو میرے پاس لے آئے گا بیشک وہی علم والا، حکمت والا ہے ○

وَتَوَلَّى عَنْهُمْ وَقَالَ يَا سَفَى عَلَى يَوْسُفَ وَ

و	تَوَلَّى	عَنْهُمْ	و	قَالَ	يَا سَفَى ﴿٨٣﴾	عَلَى يَوْسُفَ	و
اور	(یعقوب نے) منہ پھیرا	ان سے	اور	کہا	ہائے افسوس	یوسف (کی جدائی) پر	اور

اور یعقوب نے ان سے منہ پھیرا اور کہا: ہائے افسوس! یوسف کی جدائی پر اور

ابْيَضَّتْ عَيْنُهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيمٌ ﴿٨٤﴾

ابْيَضَّتْ	عَيْنُهُ	مِنَ الْحُزْنِ	فَهُوَ	كَظِيمٌ ﴿٨٤﴾
سفید ہو گئیں	اس کی دونوں آنکھیں	غم سے	تو وہ	(اپنا) غم برداشت کرتے رہے

یعقوب کی آنکھیں غم سے سفید ہو گئیں تو وہ (اپنا) غم برداشت کرتے رہے ○

قَالُوا تَاللَّهِ تَفْتَوْا تَدَّكُرُ يَوْسُفَ حَتَّىٰ

قَالُوا	تَاللَّهِ	تَفْتَوْا تَدَّكُرُ	يَوْسُفَ	حَتَّىٰ
(بھائیوں نے) کہا	اللہ کی قسم	آپ ہمیشہ یاد کرتے رہیں گے	یوسف (کو)	یہاں تک کہ

بھائیوں نے کہا: اللہ کی قسم! آپ ہمیشہ یوسف کو یاد کرتے رہیں گے یہاں تک کہ

تَكُونُ حَرَضًا أَوْ تَكُونُ مِنَ الْهَالِكِينَ ﴿٨٥﴾ قَالَ

تَكُونُ	حَرَضًا	أَوْ	تَكُونُ	مِنَ الْهَالِكِينَ ﴿٨٥﴾	قَالَ
ہو جائیں گے	موت کے قریب	یا	ہو جائیں گے	فوت ہونے والوں میں سے	(یعقوب نے) کہا

آپ مرنے کے قریب ہو جائیں گے یا فوت ہی ہو جائیں گے ○ یعقوب نے کہا:

۱..... اولاد کی آزمائش بڑی ہوتی ہے اور اس پر صبر کرنے کا اجر بھی بہت بڑا ہوتا ہے۔ حدیث پاک میں ہے: جب مسلمان کا بچہ مرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے: تم نے میرے بندے کے بچے کی روح قبض کر لی۔ فرشتے عرض کرتے ہیں: ہاں۔ فرماتا ہے: تم نے اس کے دل کا پھل لے لیا۔ عرض کرتے ہیں: ہاں۔ فرماتا ہے: پھر میرے بندے نے کیا کیا۔ عرض کرتے ہیں: تیرا شکر ادا کیا اور اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ کہا۔ فرماتا ہے: میرے بندے کیلئے جنت میں ایک گھر بناؤ اور اس کا نام ”حد کا مکان“ رکھو۔ (ترمذی، ۳۱۳/۲، الحدیث: ۱۰۲۳)

## إِنَّمَا أَشْكُوا بَثِّي وَحُزْنِي إِلَى اللَّهِ وَ

إِنَّمَا	أَشْكُوا	بَثِّي	و	حُزْنِي	إِلَى اللَّهِ (۱)	و
صرف	میں فریاد کرتا ہوں	اپنی پریشانی	اور	اپنے غم (کی)	اللہ کی طرف	اور

میں تو اپنی پریشانی اور غم کی فریاد اللہ ہی سے کرتا ہوں اور

## أَعْلَمُ مِنَ اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿۸۶﴾ لِيَبْنِيَ أَذْهَبُوا

أَعْلَمُ	مِنَ اللَّهِ	مَا	لَا تَعْلَمُونَ ﴿۸۶﴾	لِيَبْنِيَ	أَذْهَبُوا
میں جانتا ہوں	اللہ کی طرف سے	وہ (بات) جو	تم نہیں جانتے	اے میرے بیٹو	جاؤ

میں اللہ کی طرف سے وہ بات جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے ○ اے بیٹو! تم جاؤ

## فَتَحَسَّسُوا مِنْ يُوسُفَ وَأَخِيهِ وَلَا تَأْيِسُوا مِنْ رَوْحِ اللَّهِ إِنَّهُ

فَتَحَسَّسُوا	مِنْ يُوسُفَ وَأَخِيهِ	و	لَا تَأْيِسُوا ﴿۸۷﴾	مِنْ رَوْحِ اللَّهِ	إِنَّهُ
تو سراغ لگاؤ	یوسف اور اس کے بھائی (کا)	اور	ناامید نہ ہونا	اللہ کی رحمت سے	بیشک

اور یوسف اور اس کے بھائی کا سراغ لگاؤ اور اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو، بیشک

## لَا يَأْيِسُ مِنْ رَوْحِ اللَّهِ إِلَّا الْكُفْرُونَ ﴿۸۸﴾ فَلَمَّا دَخَلُوا

لَا يَأْيِسُ	مِنْ رَوْحِ اللَّهِ	إِلَّا	الْكُفْرُونَ ﴿۸۸﴾	فَلَمَّا	دَخَلُوا
ناامید نہیں ہوتے	اللہ کی رحمت سے	مگر	کافر لوگ	پھر جب	وہ حاضر ہوئے

اللہ کی رحمت سے کافر لوگ ہی ناامید ہوتے ہیں ○ پھر جب وہ یوسف کے پاس

## عَلَيْهِ قَالُوا يَا أَيُّهَا الْعَزِيزُ مَسْنَاو

عَلَيْهِ	قَالُوا	يَا أَيُّهَا	الْعَزِيزُ	مَسْنَاو	و
اس پر (یوسف کے پاس)	انہوں نے کہا	اے	عزیز	پہنچی ہے ہمیں	اور

پہنچ تو کہنے لگے: اے عزیز! ہمیں اور ہمارے گھر والوں کو

۱..... حضرت یعقوب علیہ السلام کے اس فرمان سے معلوم ہوا کہ غم اور پریشانی میں اللہ تعالیٰ سے فریاد کرنا صبر کے خلاف نہیں، ہاں بے صبری کے کلمات منہ سے نکالنا یا لوگوں سے شکوے کرنا بے صبری ہے۔ ۲..... اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ علیہ السلام جانتے تھے کہ حضرت یوسف علیہ السلام زندہ ہیں اور ان سے ملنے کی توقع ہے اور یہ بھی جانتے تھے کہ اُن کا خواب حق ہے اور ضرور واقع ہوگا۔ ۳..... زندگی میں بے درپے آنے والی مصیبتوں، مشکلوں اور دشواریوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہونا چاہئے کیونکہ حقیقی طور پر دنیا و آخرت کی تمام مشکلات کو دور کرنے والا =



## أَهْلَنَا الضُّرُّ وَجُنَابِضَاعَةِ مَرْجَةٍ قَاوِفْ

أَهْلَنَا	الضُّرُّ	وَ	جُنَابِضَاعَةِ مَرْجَةٍ	قَاوِفْ
ہمارے گھر والوں (کو)	تکلیف، مصیبت	اور	ہم لے کر آئے ہیں حقیر سا سرمایہ	تو آپ پورا کر دیں

مصیبت پہنچی ہوئی ہے اور ہم حقیر سا سرمایہ لے کر آئے ہیں تو آپ ہمیں پورا

## لَنَا الْكَيْلُ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا ۖ إِنَّ اللَّهَ يَجْزِي

لَنَا	الْكَيْلُ	وَ	تَصَدَّقْ	عَلَيْنَا	إِنَّ	اللَّهَ	يَجْزِي
ہمارے لئے	ناپ	اور	خیرات (بھی) کریں	ہم پر	بیشک	اللہ	صلہ دیتا ہے

ناپ دیدیتجئے اور ہم پر کچھ خیرات بھی کیجئے، بیشک اللہ خیرات دینے والوں کو

## الْمُتَصَدِّقِينَ ﴿٨٨﴾ قَالَ هَلْ عَلِمْتُمْ مَا فَعَلْتُمْ

الْمُتَصَدِّقِينَ ﴿٨٨﴾	قَالَ	هَلْ	عَلِمْتُمْ	مَا	فَعَلْتُمْ
خیرات دینے والوں (کو)	(یوسف نے) کہا	کیا	تم جانتے ہو	جو	تم نے کیا

صلہ دیتا ہے ۰ یوسف نے فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے جو تم نے

## بِیُوسُفَ وَ أَخِيهِ إِذْ أَنتُمْ لُجُلُونَ ﴿٨٩﴾ قَالُوا إِنَّكَ

بِیُوسُفَ وَ أَخِيهِ ﴿٨٩﴾	إِذْ	أَنتُمْ	لُجُلُونَ ﴿٨٩﴾	قَالُوا	إِنَّكَ
یوسف اور اس کے بھائی کے ساتھ	جب	تم	نادان (تھے)	انہوں نے کہا	کیا بیشک تم

یوسف اور اس کے بھائی کے ساتھ کیا تھا جب تم نادان تھے ۰ انہوں نے کہا: کیا واقعی

## لَا أَنْتَ يُّوسُفُ ۖ قَالَ أَنَا يُوسُفُ وَ هَذَا أَخِي ۖ قَدْ

لَا أَنْتَ	يُّوسُفُ	قَالَ	أَنَا	يُّوسُفُ	وَ	هَذَا	أَخِي	قَدْ
ضرور تم	یوسف (ہو؟)	فرمایا	میں	یوسف (ہوں)	اور	یہ	میرا بھائی (ہے)	بیشک

آپ ہی یوسف ہیں؟ فرمایا: میں یوسف ہوں اور یہ میرا بھائی ہے۔ بیشک

== اور تجھی کے بعد آسانیاں عطا کرنے والا اس کے سوا اور کوئی نہیں۔

①..... بھائیوں کا یہ حال سن کر حضرت یوسف علیہ السلام پر گریہ طاری ہو گیا اور مبارک آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور فرمایا کیا حضرت یوسف علیہ السلام کو مارنا، کنوئیں میں گرانا، بیچنا، والد صاحب سے جدا کرنا اور ان کے بعد ان کے بھائی کو تنگ رکھنا، پریشان کرنا تمہیں یاد ہے اور یہ فرماتے ہوئے حضرت یوسف علیہ السلام کو قسم آگیا اور انہوں نے آپ کے گوہر دندان کا حسن دیکھ کر پچھانا کہ یہ تو جمال یوسفی کی شان ہے۔

## مَنْ اللَّهُ عَلَيْنَا ۱۰ اِنَّهُ مَنْ يَّتَّقِ وَيَصْبِرْ

مَنْ	اللَّهُ	عَلَيْنَا	اِنَّهُ	مَنْ	يَّتَّقِ	و	يَصْبِرْ <sup>(۱)</sup>
احسان فرمایا	اللہ (نے)	ہمارے اوپر	بیشک	جو	پرہیز گاری کرے	اور	صبر کرے
اللہ نے ہم پر احسان کیا۔ بیشک جو پرہیز گاری اور صبر کرے							

## فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ ۹۰ قَالُوا تَاللَّهِ

فَإِنَّ	اللَّهُ	لَا يُضِيعُ	أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ ۹۰	قَالُوا	تَاللَّهِ
تو بیشک	اللہ	ضائع نہیں کرتا	نیکی کرنے والوں کا اجر	انہوں نے کہا	اللہ کی قسم
تو اللہ نیکوں کا اجر ضائع نہیں کرتا ۹۰ انہوں نے کہا: اللہ کی قسم!					

## لَقَدْ أَشْرَكَ اللَّهُ عَلَيْنَا وَإِنْ كُنَّا

لَقَدْ	أَشْرَكَ	اللَّهُ	عَلَيْنَا	وَ	إِنْ	كُنَّا
ضرور بیشک	فضیلت دی آپ کو	اللہ (نے)	ہمارے اوپر	اور	بیشک	ہم تھے
بیشک اللہ نے آپ کو ہم پر فضیلت دی اور بیشک ہم						

## لَخُطِئِينَ ۹۱ قَالَ لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ

لَخُطِئِينَ ۹۱	قَالَ	لَا تَثْرِيبَ	عَلَيْكُمْ	الْيَوْمَ	يَغْفِرُ
ضرور خطا کرنے والے	(یوسف نے) کہا	کوئی ملامت نہیں	تم پر	آج	معاف کرے
خطا کا رتھے ۹۱ فرمایا: آج تم پر کوئی ملامت نہیں، اللہ					

## اللَّهُ لَكُمْ وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّحِيمِينَ ۹۲ اِذْهَبُوا بِقَبِيصِي هَذَا

اللَّهُ	لَكُمْ	وَ	هُوَ	أَرْحَمُ الرَّحِيمِينَ ۹۲	اِذْهَبُوا بِقَبِيصِي هَذَا
اللہ	تمہیں	اور	وہ	سب مہربانوں سے بڑھ کر مہربان (ہے)	تم لے جاؤ میرا یہ کرتا
تمہیں معاف کرے اور وہ سب مہربانوں سے بڑھ کر مہربان ہے ۹۲ میرا یہ کرتا لے جاؤ					

- اس سے معلوم ہوا کہ تقویٰ اور صبر بہت عظیم اعمال ہیں اور یہ اعمال کرنے والا اجر و ثواب سے محروم نہیں رہتا، اللہ تعالیٰ ہمیں بھی تقویٰ اور صبر بتائے، آمین۔
- جب بھائیوں نے اپنی خطا کا اعتراف کر لیا تو حضرت یوسف علیہ السلام نے بھی انہیں معاف کر دیا اور درگزر سے کام لیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ غفویہ درگزر سنت انبیاء ہے۔ ہمیں بھی چاہئے کہ غفویہ درگزر کی عادت اپنائیں اور ایذا پہنچانے والوں کو رضائے الہی کے لئے معاف کر دیں خصوصاً جبکہ وہ اپنے کئے پر شرمندہ بھی ہوں۔ حدیث پاک میں ہے: تم پر بھی رحم کیا جائے گا اور معاف کرنا اختیار کرو، تمہیں بھی معاف کیا جائے گا۔ (شعب الایمان، ۴۴۹/۵، الحدیث: ۵۲۳۲)

بھائیوں کا اعتراف حق

حضرت یوسف علیہ السلام کا غفویہ کرم

حضرت یوسف علیہ السلام کی برکت کی مقدار نہیں کی برکت



## فَاتَّقُوهُ عَلَىٰ وَجْهِ آيَاتِ بَصِيرَةٍ ۚ

فَاتَّقُوهُ	عَلَىٰ وَجْهِ آيَاتِ	يَاتِ	بَصِيرَةٍ (۱)	وَ
تو ڈال دواسے	میرے باپ کے منہ پر	وہ ہو جائیں گے	دیکھنے والے	اور

اور اسے میرے باپ کے منہ پر ڈال دینا وہ دیکھنے والے ہو جائیں گے اور

## أَتُوْنِي بِأَهْلِكُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٩٣﴾ وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِيرُ قَالَ

أَتُوْنِي بِأَهْلِكُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٩٣﴾	وَ	لَمَّا	فَصَلَتِ	الْعِيرُ	قَالَ
لے آؤ میرے پاس اپنے سب گھر والوں (کو)	اور	جب	(مصر سے) جدا ہوا	قافلہ	(تو) کہا

اپنے سب گھر بھر کو میرے پاس لے آؤ ○ اور جب قافلہ وہاں سے جدا ہوا تو ان کے باپ نے

## أَبُوهُمْ إِنِّي لَأَجِدُ رَيْحَ يُوسُفَ لَوْلَا أَنَّ

أَبُوهُمْ	إِنِّي	لَأَجِدُ	رَيْحَ يُوسُفَ	لَوْلَا	أَنَّ
ان کے باپ (نے)	بیشک میں	ضرور پاتا ہوں	یوسف کی خوشبو	اگر	نہ (ہوتا) یہ کہ

فرمایا: بیشک میں یوسف کی خوشبو پا رہا ہوں۔ اگر

## تَقْدِرُونَ ﴿٩٤﴾ قَالُوا اتَّاللَّهُ إِنَّكَ لَفِي ضَلَالِكَ الْقَدِيمِ ﴿٩٥﴾

تَقْدِرُونَ ﴿٩٤﴾	قَالُوا	تَا اللَّه	إِنَّكَ	لَفِي ضَلَالِكَ الْقَدِيمِ ﴿٩٥﴾
تم کم سمجھ کو مجھے	(حاضرین نے) کہا	اللہ کی قسم	بیشک آپ	اپنی پرانی وارفستی میں (ہیں)

تم مجھے کم سمجھ نہ کہو ○ حاضرین نے کہا: اللہ کی قسم! آپ اپنی اسی پرانی محبت میں گم ہیں ○

## فَلَمَّا أَنْ جَاءَ الْبَشِيرُ أَلْقَاهُ عَلَىٰ وَجْهِهِ

فَلَمَّا	أَنْ جَاءَ	الْبَشِيرُ	أَلْقَاهُ	عَلَىٰ وَجْهِهِ
پھر جب	آیا	خوشخبری سنانے والا	(تو) اس نے ڈال دیا وہ کرتا	اس (یعقوب) کے منہ پر

پھر جب خوشخبری سنانے والا آیا تو اس نے وہ کرتا یعقوب کے منہ پر ڈال دیا،

- ① اس سے معلوم ہوا کہ بزرگوں کے تبرکات اور ان کے مبارک جسموں سے چھوئی ہوئی چیزیں بیمار یوں کی شفا، دافع بلا اور مشکل کشا ہوتی ہیں۔ قرآن و حدیث اور صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کی مبارک زندگی کا مطالعہ کریں تو ایسے واقعات کثرت مل جائیں گے جن میں بزرگانِ دین کے مبارک جسموں سے مس ہونے والی چیزوں میں شفا کا بیان ہو۔ ② یہ بات انہوں نے اس لئے کہی کیونکہ وہ اس گمان میں تھے کہ اب حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَامُ کبھی زندہ ہوں گے ان کی تو وفات بھی ہو چکی ہوگی۔

فَإِذَا بَصِيرًا ۚ قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَّكُمْ ۖ إِنِّي آتٍ بِكُمْ

فَإِذَا بَصِيرًا	بَصِيرًا	قَالَ	أَلَمْ أَقُلْ	لَكُمْ	إِنِّي	آتٍ بِكُمْ
تو وہ ہو گئے	دیکھنے والے	(یعقوب نے) کہا	کیا میں نے نہ کہا تھا	تم سے	بیشک میں	جانتا ہوں

اسی وقت وہ دیکھنے والے ہو گئے۔ یعقوب نے فرمایا: میں نے تم سے نہ کہا تھا کہ میں اللہ کی طرف سے

مِنَ اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿۹۶﴾ قَالُوا يَا بَانَا

مِنَ اللَّهِ	مَا	لَا تَعْلَمُونَ ﴿۹۶﴾	قَالُوا	يَا بَانَا
اللہ کی طرف سے	وہ (بات) جو	تم نہیں جانتے	انہوں نے کہا	اے ہمارے باپ

وہ بات جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے ○ بیٹوں نے کہا: اے ہمارے باپ!

اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا إِنَّا كُنَّا خُطِئِينَ ﴿۹۷﴾

اسْتَغْفِرْ ﴿۱﴾	لَنَا	ذُنُوبَنَا	إِنَّا	كُنَّا	خُطِئِينَ ﴿۹۷﴾
مغفرت طلب کریں	ہمارے لئے	ہمارے گناہوں (کی)	بیشک	ہم تھے	خطا کرنے والے

ہمارے گناہوں کی معافی مانگئے، بیشک ہم خطا کار ہیں ○

قَالَ سَوْفَ أَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّي ۖ إِنَّهُ هُوَ

قَالَ	سَوْفَ أَسْتَغْفِرُ	لَكُمْ	رَبِّي	إِنَّهُ هُوَ
فرمایا	عنقریب میں مغفرت طلب کروں گا	تمہارے لئے	اپنے رب (سے)	بیشک وہی

فرمایا: عنقریب میں تمہارے لئے اپنے رب سے مغفرت طلب کروں گا، بیشک وہی

الْعَفْوُ الرَّحِيمُ ﴿۹۸﴾ فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَى يُوسُفَ أَوَى

الْعَفْوُ	الرَّحِيمُ ﴿۹۸﴾	فَلَمَّا	دَخَلُوا	عَلَى يُوسُفَ	أَوَى
بخشنے والا	مہربان (ہے)	پھر جب	وہ حاضر ہوئے	یوسف پر (کے پاس)	(تو) اس نے جگہ دی

بخشنے والا، مہربان ہے ○ پھر جب وہ سب یوسف کے پاس پہنچے تو اس نے

۱..... برادران یوسف نے اپنے والد حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کی بارگاہ میں دعائے استغفار کی درخواست کی۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں سے دعا کروائی جائے اور والدین سے بھی اپنے لئے دعا کی درخواست کرنی چاہئے۔

۲..... یہ داخل ہونا حد و مصر میں تھا اس کے بعد دوسری بار داخل ہونا خاص شہر میں ہے جس کا بیان اسی آیت کے اگلے حصے میں ہے۔



إِلَيْهِ أَبَوَيْهِ وَقَالَ ادْخُلُوا مِصْرَ إِن شَاءَ

إِلَيْهِ	أَبَوَيْهِ	وَقَالَ	ادْخُلُوا	مِصْرَ	إِن شَاءَ
اپنی طرف (اپنے پاس)	اپنے ماں باپ (کو)	اور	کہا	داخل ہو جاؤ	مصر (میں) اگر چاہا

اپنے ماں باپ کو اپنے پاس جگہ دی اور کہا: تم مصر میں داخل ہو جاؤ، اگر اللہ نے

اللَّهُ أَمِينٌ ۙ وَرَفَعَ أَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ

اللَّهُ	أَمِينٌ ۙ	وَقَالَ	رَفَعَ	أَبَوَيْهِ	عَلَى الْعَرْشِ
اللہ (نے)	امن والے ہو کر	اور	اس نے اونچا کیا (بٹھایا)	اپنے ماں باپ (کو)	تخت پر

چاہا (تو) امن و امان کے ساتھ ○ اور اس نے اپنے ماں باپ کو تخت پر بٹھایا

وَحَرَّوْا لَهُ سُجَّدًا ۚ وَقَالَ يَا بَتِ هَذَا

وَحَرَّوْا	لَهُ	سُجَّدًا ۙ	وَقَالَ	يَا بَتِ	هَذَا
اور وہ گر گئے	اس کے لیے	سجدہ (میں)	اور	(یوسف نے) کہا	اے میرے باپ یہ

اور سب اس کے لیے سجدے میں گر گئے اور یوسف نے کہا: اے میرے باپ! یہ

تَأْوِيلُ رُءْيَايَ مِنْ قَبْلُ ۖ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّي حَقًّا ۖ وَ

تَأْوِيلُ رُءْيَايَ	مِنْ قَبْلُ	قَدْ	جَعَلَهَا	رَبِّي	حَقًّا ۖ وَ
میرے خواب کی تعبیر (ہے)	پہلے	بیشک	کر دیا ہے	میرے رب (نے)	سچا اور

میرے پہلے خواب کی تعبیر ہے، بیشک اسے میرے رب نے سچا کر دیا اور

قَدْ أَحْسَنَ بِي إِذْ أَخْرَجَنِي مِنَ السِّجْنِ وَجَاءَ بِكُم

قَدْ	أَحْسَنَ ۙ	بِي	إِذْ	أَخْرَجَنِي	مِنَ السِّجْنِ	وَجَاءَ بِكُم
بیشک	اس نے احسان کیا	مجھ پر	کہ	اس نے نکالا مجھے	قید خانے سے	اور لے آیا تمہیں

بیشک اس نے مجھ پر احسان کیا کہ مجھے قید سے نکالا اور آپ سب کو

۱..... یہ سجدہ تعظیم اور عاجزی کے اظہار کے طور پر تھا اور ان کی شریعت میں جائز تھا جیسے ہماری شریعت میں کسی عظمت والے کی تعظیم کے لئے کھڑا ہونا، مصافحہ کرنا اور دست بوسی کرنا جائز ہے۔ ہماری شریعت میں سجدہ تعظیمی جائز نہیں ہے۔

۲..... قید سے آزادی وغیرہ کو حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنا کمال نہیں بلکہ اللہ کا احسان قرار دیا، اس سے معلوم ہوا کہ نعمتیں ملنے کو اپنے کمال اور خوبی کی طرف منسوب نہیں کرنا چاہئے بلکہ اسے اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان کی طرف منسوب کرنا چاہئے۔

## مِّنَ الْبَدْوِ مِنْ بَعْدِ أَنْ تَرْغَ الشَّيْطَانُ

مِّنَ الْبَدْوِ	مِنْ بَعْدِ	أَنْ	تَرْغَ	الشَّيْطَانُ <sup>(۱)</sup>
گاؤں سے	(اس کے) بعد	کہ	فساد ڈلوایا، ناچاتی کروادی	شیطان (نے)

گاؤں سے لے آیا اس کے بعد کہ شیطان نے مجھ میں اور میرے بھائیوں میں

## بَيْنِي وَبَيْنَ إِخْوَتِي ۖ إِنَّ رَبِّي لَطِيفٌ لِّمَا

بَيْنِي وَبَيْنَ إِخْوَتِي	إِنَّ	رَبِّي	لَطِيفٌ	لِّمَا
میرے اور میرے بھائیوں کے درمیان	بیشک	میرا رب	آسان کرنے والا (ہے)	جس (بات) کو

ناچاتی کروادی تھی۔ بیشک میرا رب جس بات کو چاہے

## يَشَاءُ ۖ إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ۝ رَّبِّ قَدْ آتَيْتَنِي

يَشَاءُ	إِنَّهُ	هُوَ	الْعَلِيمُ	الْحَكِيمُ ۝	رَبِّ	قَدْ	آتَيْتَنِي
وہ چاہے	بیشک	وہی	علم والا	حکمت والا (ہے)	اے میرے رب	بیشک	تو نے عطا کی مجھے

آسان کر دے، بیشک وہی علم والا، حکمت والا ہے ۝ اے میرے رب! بیشک تو نے مجھے

## مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِي مِنْ تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ ۖ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ

مِنَ الْمُلْكِ	وَعَلَّمْتَنِي	مِنْ تَأْوِيلِ	الْأَحَادِيثِ ۖ	فَاطِرَ	السَّمَوَاتِ	وَالْأَرْضِ
ایک سلطنت اور	سکھا دیا مجھے	باتوں کا انجام نکالنا	(اے) آسمانوں اور زمین کو بنانے والے			

ایک سلطنت دی اور مجھے خوابوں کی تعبیر نکالنا سکھا دیا۔ اے آسمانوں اور زمین کے بنانے والے!

## أَنْتَ وَلِيٌّ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۖ تَوَفَّنِي

أَنْتَ	وَلِيٌّ	فِي الدُّنْيَا	وَالْآخِرَةِ ۖ	تَوَفَّنِي
تو (ہی)	میرا مددگار (ہے)	دنیا اور آخرت میں		تو موت عطا فرما مجھے

تو دنیا اور آخرت میں میرا مددگار ہے، مجھے اسلام کی حالت میں

①..... حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے اور بھائیوں کے درمیان ہونے والی ناچاتی کو شیطان کا فعل قرار دیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ رشتہ داروں اور دیگر لوگوں میں لڑائیاں کروانا شیطان کا کام ہے، لہذا اس سے ہر مسلمان کو بچنا چاہئے۔ حدیث پاک میں ہے: اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم لوگوں میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ وہ ہے جو ادھر کی باتوں میں لگائی بھائی کر کے مسلمان بھائیوں میں اختلاف اور پھوٹ ڈالتا ہے۔ (مسند امام احمد، ۱/۳۹۱، الحدیث: ۱۸۰۲۰)



مُسْلِمًا وَ الْحَقِّقِي بِالصَّالِحِينَ ① ۱۰۱ ذَلِك				
مُسْلِمًا ①	وَ	الْحَقِّقِي	بِالصَّالِحِينَ ②	ذَلِك
مسلمان (ہونے کی حالت میں)	اور	ملا دے مجھے	(اپنے) نیک بندوں کے ساتھ	یہ
موت عطا فرما اور مجھے اپنے قرب کے لائق بندوں کے ساتھ شامل فرما ۱۰				
مِنْ أَنْبَاءِ الْغَيْبِ نُوحِيهِ إِلَيْكَ وَ مَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ				
مِنْ أَنْبَاءِ الْغَيْبِ ③	نُوحِيهِ	إِلَيْكَ	وَ مَا كُنْتَ	لَدَيْهِمْ
غیب کی خبروں میں سے (ہے)	ہم وحی کرتے ہیں اسے	تمہاری طرف	اور	تم نہ تھے ان کے پاس
کچھ غیب کی خبریں ہیں جو ہم تمہاری طرف وحی کرتے ہیں اور تم ان کے پاس نہ تھے				
إِذَا جَمَعُوا أَمْرَهُمْ وَهُمْ يَنْكُرُونَ ④ ۱۰۲ وَ				
إِذَا	أَجْمَعُوا	أَمْرَهُمْ	وَ هُمْ	يَنْكُرُونَ ④
جب	انہوں نے پختہ ارادہ کر لیا	اپنے کام (کا)	اور وہ	سازش کر رہے تھے
جب انہوں نے پختہ ارادہ کر لیا تھا اور وہ سازش کر رہے تھے ۱۰				
مَا أَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِينَ ⑤ ۱۰۳ وَ				
مَا	أَكْثَرُ النَّاسِ	وَلَوْ	حَرَصْتَ	بِمُؤْمِنِينَ ⑤
نہیں (ہوں گے)	اکثر لوگ	اگرچہ	تم کتنا ہی چاہو	ایمان لانے والے
اکثر لوگ ایمان نہیں لائیں گے اگرچہ آپ کو کتنی ہی خواہش ہو ۱۰				
مَا تَسْأَلُهُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۖ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ				
مَا تَسْأَلُهُمْ	عَلَيْهِ	مِنْ أَجْرٍ	إِنْ هُوَ	إِلَّا ذِكْرٌ
تم نہیں مانگتے ان سے	اس (تبلیغ) پر	کوئی اجرت	نہیں	وہ مگر نصیحت
آپ اس (تبلیغ) پر ان سے کوئی اجرت نہیں مانگتے۔ یہ تو سارے جہان کے لئے				

① حضرت یوسف علیہ السلام کی یہ دعا دراصل امت کی تعلیم کے لئے ہے کہ وہ حسن خاتمہ کی دعا مانگتے رہیں۔ ② حضرت یوسف علیہ السلام کی اس دعا سے معلوم ہوا کہ صالحین کا قرب بڑی چیز ہے۔ صالحین سے متعلق حدیث پاک میں ہے ”یہ وہ لوگ ہیں کہ ان کا ہم نشین بد بخت نہیں ہوتا۔ (مسلم، ص ۱۳۴۳، الحدیث: ۲۵/۲۹۸۹) دوسری حدیث پاک میں ہے کہ اپنے مردوں کو صالحین کے درمیان دفن کرو کیونکہ میت کو برے پڑوسی سے اس طرح تکلیف ہوتی ہے جیسے زندہ آدمی کو برے پڑوسی سے تکلیف ہوتی ہے۔ (حلیۃ الاولیاء، ۱/۳۹۰، الحدیث: ۹۰۳۲) ③ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حضرت =

لِّلْعَالَمِينَ ۝۱۰۳ وَكَآيِنٌ مِّنْ آيَةٍ فِي السَّلُوتِ وَالْأَرْضِ				
لِّلْعَالَمِينَ ۝۱۰۳	وَ	كَآيِنٌ	مِّنْ آيَةٍ	فِي السَّلُوتِ وَالْأَرْضِ (۱)
سب جہاں (والوں) کے لئے	اور	کتنی ہی	نشانی	آسمانوں اور زمین میں
صرف نصیحت ہے ○ اور آسمانوں اور زمین میں کتنی نشانیاں ہیں				
يَمْرُؤَنَ عَلَيْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُونَ ۝۱۰۵ وَ				
يَمْرُؤَنَ	وَعَلَيْهَا	وَ	هُمْ	عَنْهَا مُعْرِضُونَ ۝۱۰۵ (۲)
لوگ گزر جاتے ہیں	ان پر	اور	وہ	ان سے منہ پھیرے ہوئے (رہتے ہیں) اور
جن کے پاس سے گزر جاتے ہیں اور ان سے بے خبر رہتے ہیں ○ اور				
مَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ إِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُونَ ۝۱۰۶				
مَا يُؤْمِنُ (۳)	أَكْثَرُهُمْ	بِاللّٰهِ	إِلَّا وَ	هُمْ مُّشْرِكُونَ ۝۱۰۶
یقین نہیں کرتے	ان کے اکثر	اللہ پر	مگر	اور وہ شرک کرتے ہوئے
ان میں اکثر وہ ہیں جو اللہ پر یقین نہیں کرتے مگر شرک کرتے ہوئے ○				
أَفَأَمِنُوا أَن تَأْتِيَهُمْ غَاشِيَةٌ				
أَفَأَمِنُوا	أَن	تَأْتِيَهُمْ	غَاشِيَةٌ	
تو کیا وہ بے خوف ہو گئے	(اس بات سے) کہ	آجائے ان پر	چھا جانے والی (مصیبت)	
کیا وہ اس بات سے بے خوف ہیں کہ ان پر اللہ کے عذاب سے				
مِّنْ عَذَابِ اللّٰهِ أَوْ تَأْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ۝۱۰۷				
مِّنْ عَذَابِ اللّٰهِ	أَوْ	تَأْتِيَهُمُ	السَّاعَةُ	بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ۝۱۰۷
اللہ کے عذاب سے	یا	آجائے ان پر	قیامت	اچانک اور وہ بے خبر ہوں
چھا جانے والی مصیبت آجائے یا ان پر اچانک قیامت آجائے اور انہیں خبر بھی نہ ہو ○				

== یوسف علیہ السلام کا واقعہ بیان فرما کر اسے غیب کی خبروں میں سے ایک خبر شمار فرمایا، اس سے معلوم ہوا کہ قرآن عظیم غیب کا ایک ذریعہ ہے۔

①..... آسمانی نشانوں سے مراد اللہ عزوجل اور اس کی قوت و قدرت پر دلالت کرنے والی نشانیاں یعنی آسمان کا جوڑ، سورج، چاند اور ستارے ہیں اور زمینی نشانوں سے ہلاک شدہ امتوں کے آثار اور کائنات میں موجود قدرت الہیہ کے دیگر مظاہر مراد ہیں۔ ②..... یہاں آسمانوں اور زمین میں موجود وحدانیت الہی کی نشانیاں میں غور و فکر نہ کرنے والوں کی مذمت کی گئی۔ اس سے معلوم ہوا کہ مخلوقات الہی میں غور و فکر کرنا بہت اہم ہے کہ اس سے اللہ تعالیٰ کی قدرت اور وحدانیت ==



قُلْ هَذِهِ سَبِيلِي أَدْعُو إِلَى اللَّهِ عَلَى بَصِيرَةٍ أَنَا

قُلْ	هَذِهِ	سَبِيلِي	أَدْعُو	إِلَى اللَّهِ	عَلَى بَصِيرَةٍ	أَنَا
تم کہو	یہ	میرا راستہ (ہے)	میں بلاتا ہوں	اللہ کی طرف	کامل بصیرت پر (ہیں)	میں

تم فرماؤ یہ میرا راستہ ہے میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں۔ میں اور میری پیروی کرنے والے

وَمَنِ اتَّبَعَنِي ۖ وَسُبْحَنَ اللَّهُ وَمَا أَنَا

وَمَنِ	اتَّبَعَنِي	و	سُبْحَنَ اللَّهُ	و	مَا أَنَا
اور جس نے	پیروی کی میری	اور	اللہ ہر عیب سے پاک (ہے)	اور	نہیں میں

کامل بصیرت پر ہیں اور اللہ ہر عیب سے پاک ہے اور میں

مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝ وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ إِلَّا رِجَالًا

مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝	و	مَا أَرْسَلْنَا	مِنْ قَبْلِكَ	إِلَّا	رِجَالًا ۝
مشرکوں میں سے	اور	ہم نے رسول بنا کر نہیں بھیجا	تم سے پہلے	مگر	مردوں (کو)

شُرک کرنے والا نہیں ہوں ۝ اور ہم نے تم سے پہلے جتنے رسول بھیجے وہ سب شہروں کے رہنے والے

تَوَحَّى إِلَيْهِمْ مِّنْ أَهْلِ الْقُرَىٰ ۖ أَفَلَمْ يَسِيرُوا

تَوَحَّى	إِلَيْهِمْ	مِّنْ أَهْلِ الْقُرَىٰ	أَفَلَمْ يَسِيرُوا
ہم وحی بھیجتے تھے	ان کی طرف	(وہ سب) شہروں کے رہنے والوں میں سے (تھے)	تو کیا وہ نہیں چلے

مرد ہی تھے جن کی طرف ہم وحی بھیجتے تھے تو کیا یہ لوگ

فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۖ

فِي الْأَرْضِ	فَيَنْظُرُوا	كَيْفَ	كَانَ	عَاقِبَةُ	الَّذِينَ	مِنْ قَبْلِهِمْ
زمین میں	تو دیکھ لیتے	کیسا	ہوا	انجام	ان لوگوں کا جو	ان سے پہلے (تھے)

زمین پر نہیں چلے تاکہ دیکھ لیتے کہ ان سے پہلوں کا کیا انجام ہوا

= کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔ ۝ (پچھلے صفحے کا حاشیہ) جمہور مفسرین کے نزدیک یہ آیت مشرکین کے رد میں نازل ہوئی کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے خالق اور رازق ہونے کا اقرار کرنے کے باوجود بت پرستی کے غیروں کو عبادت میں اللہ تعالیٰ کا شریک کرتے تھے۔

۱..... اہل مکہ نے کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو نبی کیوں نہ بنا کر بھیجا، اس آیت میں انہیں جواب دیا گیا کہ وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے انسان ہونے پر حیران کیوں ہیں حالانکہ ان سے پہلے جتنے بھی اللہ تعالیٰ کے رسول تشریف لائے سب ان کی طرح انسان اور مرد ہی تھے، کسی فرشتے، جن، عورت =

وَلَدَارُ الْآخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ اتَّقَوْا ۖ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝۱۰۹				
وَلَدَارُ الْآخِرَةِ	خَيْرٌ	لِّلَّذِينَ	اتَّقَوْا	أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝۱۰۹
اور بیشک آخرت کا گھر	بہتر (ہے)	ان لوگوں کے لیے جو	پرہیز گار ہوئے	تو کیا تم سمجھتے نہیں
اور بیشک آخرت کا گھر پرہیز گاروں کے لیے بہتر ہے۔ تو کیا تم سمجھتے نہیں؟ ۝				
حَتَّىٰ إِذَا اسْتَأْذَنَ الرُّسُلُ وَظَنُّوْا أَنَّهُمْ				
حَتَّىٰ	إِذَا	اسْتَأْذَنَ ۞۱	الرُّسُلُ	وَ ظَنُّوْا أَنَّهُمْ
یہاں تک کہ	جب	(ظاہری اسباب سے) مانا امید ہو گئے	رسول	اور لوگوں نے سمجھا کہ وہ
یہاں تک کہ جب رسولوں کو ظاہری اسباب کی امید نہ رہی اور لوگ سمجھے کہ				
قَدْ كَذِبُوا إِجَاءَهُمْ نَصْرُنَا فَنُجِّيَ مَنْ				
قَدْ	كَذِبُوا	إِجَاءَهُمْ	نَصْرُنَا	فَنُجِّيَ مَنْ
تحقیق	ان سے جھوٹ کہا گیا (ہے)	(تو اس وقت) آگئی ان کے پاس	ہماری مدد	تو ہم نے بچالیا جسے
ان سے جھوٹ کہا گیا ہے تو اس وقت ان کے پاس ہماری مدد آگئی تو جسے ہم نے چاہا				
نَشَاءُ ۖ وَلَا يَرُدُّ بَأْسُنَا عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِينَ ۝۱۱۰ لَقَدْ كَانَ				
نَشَاءُ	وَلَا يَرُدُّ	بَأْسُنَا	عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِينَ ۝۱۱۰	لَقَدْ كَانَ
ہم نے چاہا	اور پھیرا نہیں جاتا	ہمارا عذاب	جرم کرنے والی قوم سے	ضرور بیشک ہے
اسے بچالیا گیا اور ہمارا عذاب مجرموں سے پھیرا نہیں جاتا ۝ بیشک				
فِي قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ ۖ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ ۖ مَا كَانَ حَدِيثًا				
فِي قَصَصِهِمْ	عِبْرَةٌ	لِّأُولِي الْأَلْبَابِ	مَا كَانَ	حَدِيثًا
ان کے قصوں میں	عبرت	عقل مندوں کے لئے	وہ (قرآن) نہیں ہے	(ایسی بات جسے)
ان رسولوں کی خبروں میں عقل مندوں کیلئے عبرت ہے۔ یہ (قرآن) کوئی ایسی بات نہیں				

عذاب سے متعلق ایک دستور الٰہی

سابقہ امتوں کے واقعات  
نشانِ عبرت ہیں

قرآن مجید کی عظمت و شان

= اور دیہات میں رہنے والے کو نبوت کا منصب نہیں دیا گیا۔

۱..... یعنی لوگوں کو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے عذاب میں تاخیر ہونے اور عیش و آسائش کے دیر تک رہنے پر مغرور نہ ہو جائیں کیونکہ پہلی امتوں کو بھی بہت مہلتیں دی جا چکی ہیں یہاں تک کہ جب ان کے عذابوں میں بہت تاخیر ہوئی اور ظاہری اسباب کے اعتبار سے رسولوں کو اپنی قوموں پر دنیا میں عذاب آنے کی امید نہ رہی تو قوموں نے گمان کیا کہ انہیں جو عذاب کے وعدے دیئے گئے تھے وہ پورے ہونے والے نہیں، تو اس وقت اچانک انبیاء کرام عَلَیْہِمُ السَّلَامُ اور ان پر =



اور یہ ہر چیز کا مفصل بیان اور مسلمانوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے ○

## رکوع: 06

سُورَةُ الرَّعْدِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الرَّحِيمِ	الرَّحْمَنِ	الله	بِسْمِ
رحمت والا	نہایت مہربان	الله	نام سے (شروع)

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

الْمَرْقُفِ تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ ۖ وَالَّذِي أُنْزِلَ إِلَيْكَ

الْمَلَأَ	تِلْكَ	آيَةُ الْكِتَابِ	وَ	الَّذِي	أُنْزِلَ	إِلَيْكَ
حروف مقطعات	یہ	کتاب کی آیتیں (ہیں)	اور	جو	نازل کیا گیا	تمہاری طرف

الْبَرِّ، یہ کتاب کی آیتیں ہیں اور وہ جو تمہاری طرف

== ایمان لانے والوں کے لئے ہماری مدد انگیزی اور ہم نے اپنے بندوں میں سے اطاعت کرنے والے ایمانداروں کو بچا لیا اور مجرمین اس عذاب میں مبتلا ہو گئے۔

۱..... یہاں سے قرآن پاک کی شان بیان کی گئی کہ قرآن کو کیسی بات نہیں کہ جسے کسی انسان نے اپنی طرف سے بنالیا ہو کیونکہ اس کا عاجز کر دینے والا ہونا اس کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہونے کو قطعی طور پر ثابت کرتا ہے البتہ یہ قرآن اللہ تعالیٰ کی کتابوں اور توریت اور انجیل کی تصدیق کرنے والا ہے اور قرآن میں حلال، حرام، حدود و تعزیرات، واقعات، نصیحتوں اور مثالوں وغیرہ پرچہ مفصل بیان ہے اور مسلمانوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے کیونکہ وہی اس =

مِنْ رَبِّكَ الْحَقُّ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُونَ ① اللَّهُ					
مِنْ رَبِّكَ	الْحَقُّ	وَ	لَكِنَّ	أَكْثَرَ النَّاسِ	لَا يُؤْمِنُونَ ①
تیرے رب کی جانب سے	(وہ) حق (ہے)	اور	لیکن	اکثر لوگ	ایمان نہیں لاتے
تمہارے رب کی طرف سے نازل کیا گیا ہے وہ حق ہے لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے ① اللہ					
الَّذِي رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ۚ					
الَّذِي	رَفَعَ	السَّمٰوٰتِ	بِغَيْرِ عَمَدٍ ①	تَرَوْنَهَا	ثُمَّ
(وہی ہے) جس نے	بلند کیا	(آسمانوں کو)	ستونوں کے بغیر	جنہیں تم دیکھ سکو	پھر
وہی ہے جس نے آسمانوں کو ستونوں کے بغیر بلند کیا جنہیں تم دیکھ سکو پھر					
اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ كُلٌّ					
اسْتَوٰى	عَلَى الْعَرْشِ	وَ	سَخَّرَ	الشَّمْسَ	وَالْقَمَرَ ۖ
اس نے استواء فرمایا	عرش پر	اور	کام میں لگا دیا	سورج	اور چاند (کو)
اس نے عرش پر استواء فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے اور سورج اور چاند کو کام میں لگا دیا۔ ہر ایک،					
يَجْرِي لِأَجَلٍ مُّسَمًّى ۖ يُدَبِّرُ الْأَمْرَ يُفَصِّلُ					
يَجْرِي	لِأَجَلٍ مُّسَمًّى	يُدَبِّرُ	الْأَمْرَ	يُفَصِّلُ	
چلتا رہے گا	ایک مقررہ مدت تک	اللہ تدبیر فرماتا ہے	کام (کی)	وہ تفصیل سے بیان کرتا ہے	
ایک مقررہ مدت تک چلتا رہے گا، اللہ کام کی تدبیر فرماتا ہے، تفصیل سے					
الْاٰیٰتِ لَعَلَّكُمْ يَلْقَآءُ رَبِّكُمْ تُوَفُّوْنَ ② وَهُوَ الَّذِي مَدَّ					
الْاٰیٰتِ	لَعَلَّكُمْ	يَلْقَآءُ رَبِّكُمْ	تُوَفُّوْنَ ②	وَ	هُوَ الَّذِي مَدَّ
نشانیاں	تاکہ تم	اپنے رب سے ملنے کا	یقین کر لو	اور	وہی (ہے) جس نے پھیلا دیا
نشانیاں بیان کرتا ہے تاکہ تم اپنے رب کی ملاقات کا یقین کر لو ② اور وہی ہے جس نے زمین کو					

سے نفع حاصل کرتے ہیں۔

① ..... آسمانوں کو ستونوں کے بغیر بلند کرنے کے دو معنی ہو سکتے ہیں۔ (۱) آسمانوں کو بغیر ستونوں کے بلند کیا جیسا کہ تم ان کو دیکھتے ہو یعنی حقیقت میں کوئی ستون ہی نہیں ہے۔ (۲) یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ تمہارے دیکھنے میں آنے والے ستونوں کے بغیر بلند کیا، اس صورت میں آیت کے معنی یہ ہوں گے کہ ستون تو ہیں مگر تمہارے دیکھنے میں نہیں آتے۔ پہلا قول جہور کا قول ہے۔



الْأَرْضَ وَجَعَلَ فِيهَا رَوَاسِيَ وَأَنْهَارًا وَمِنْ كُلِّ الشَّجَرِ

الْأَرْضَ	وَ	جَعَلَ	فِيهَا	رَوَاسِيَ	وَ	أَنْهَارًا	وَ	مِنْ كُلِّ الشَّجَرِ
زمین (کو)	اور	بنائے	اس میں	مضبوط پہاڑ	اور	نہریں	اور	ہر (قسم کے) پھلوں میں سے

پھیلا یا اور اس میں پہاڑ اور نہریں بنائیں اور زمین میں ہر قسم کے پھل

جَعَلَ فِيهَا رَوَاسِيَ اثْنَيْنِ يُغْشَى اللَّيْلُ النَّهَارَ إِنَّ

جَعَلَ	فِيهَا	رَوَاسِيَ	اثْنَيْنِ	يُغْشَى	الَّيْلُ	النَّهَارَ	إِنَّ
بنائے	اس میں	دو دو جوڑے	(یعنی قسموں کے)	چھپا لیتا ہے	رات (سے)	دن (کو)	بیشک

دو دو طرح کے بنائے، وہ رات سے دن کو چھپا لیتا ہے، بیشک

فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ۝۲ وَفِي الْأَرْضِ

فِي ذَلِكَ	لَآيَاتٍ	لِّقَوْمٍ	يَتَفَكَّرُونَ ۝۲	وَ	فِي الْأَرْضِ
اس میں	ضرور نشانیاں (ہیں)	(ان) لوگوں کے لئے	جو غور و فکر کرتے ہیں	اور	زمین میں

اس میں غور و فکر کرنے والوں کیلئے نشانیاں ہیں ○ اور زمین کے

قَطْعٌ مُّتَجَوِّرٌ وَجَنَّتْ مِنْ أَعْنَابٍ وَ

قَطْعٌ	مُتَجَوِّرٌ	وَ	جَنَّتْ	مِنْ أَعْنَابٍ	وَ
مختلف ٹکڑے (ہیں)	ایک دوسرے کے قریب قریب	اور	باغات (ہیں)	انگوروں سے (کے)	اور

مختلف حصے ہیں جو ایک دوسرے کے قریب قریب ہیں اور انگوروں کے باغ ہیں اور

زُرْعٌ وَنَخِيلٌ صَوَائِدٌ وَغَيْرُ صَوَائِدٍ

زُرْعٌ	وَ	نَخِيلٌ	صَوَائِدٌ	وَ	غَيْرُ صَوَائِدٍ
کھیتی	اور	کھجور کے درخت	ایک جڑ سے اگے ہوئے	اور	الگ الگ جڑ سے اگے ہوئے

کھیتی اور کھجور کے درخت ہیں ایک جڑ سے اگے ہوئے اور الگ الگ اگے ہوئے،

①... اس سے دو مسئلہ معلوم ہوئے ایک یہ کہ سارا جہان سمجھدار کے لئے معرفت الہی کا دفتر ہے، دوسرا یہ کہ فکر اور غور و غوض اعلیٰ درجہ کی عبادت ہے۔ ایک ساعت کی فکر ہزار برس کے ذکر سے افضل ہے۔

يُسْتَفَى بِمَاءٍ وَاحِدٍ ۚ وَتُفَضَّلُ بَعْضَهَا

يُسْتَفَى	بِمَاءٍ وَاحِدٍ <sup>(۱)</sup>	وَ	تُفَضَّلُ	بَعْضَهَا
انہیں سیراب کیا جاتا ہے	ایک (ہی) پانی سے	اور	ہم بہتری عطا کرتے ہیں	ان کے بعض (کو)

سب کو ایک ہی پانی دیا جاتا ہے اور پھلوں میں ہم ایک کو دوسرے سے

عَلَى بَعْضٍ فِي الْأَكْلِ ۖ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ

عَلَى بَعْضٍ	فِي الْأَكْلِ	إِنَّ	فِي ذَلِكَ	لَآيَاتٍ	لِّقَوْمٍ
بعض پر	پھلوں میں	بیشک	اس میں	ضرور نشانیاں (ہیں)	(ان) لوگوں کے لیے

بہتر بناتے ہیں، بیشک اس میں عقل مندوں کے لیے

يَعْقِلُونَ ۚ وَإِنْ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ ؕ إِذَا

يَعْقِلُونَ <sup>(۲)</sup>	وَ	إِنْ	تَعْجَبْ	فَعَجَبٌ	قَوْلُهُمْ	إِذَا
جو عقل رکھتے ہیں	اور	اگر	تم تعجب کرو	تو تعجب (کے لائق تو)	ان کا (یہ) کہنا (ہے)	کیا جب

نشانیاں ہیں ○ اور اگر تم تعجب کرو تو تعجب والی چیز تو ان کا یہ کہنا ہے کہ کیا جب

كُنَّا تُرَبَّاءً اِنَّا لَفِي خَلْقٍ جَدِيدٍ ؕ اُولَٰئِكَ

كُنَّا	تُرَبَّاءً	اِنَّا	لَفِي خَلْقٍ جَدِيدٍ	اُولَٰئِكَ
ہم ہو جائیں گے	مٹی	(تو) کیا ہم	(دوبارہ) ضرور نئی پیدائش میں (ہوں گے)	یہی

ہم مٹی ہو جائیں گے تو کیا ہم پھر نئے سرے سے بنائے جائیں گے۔ یہی

الَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ ۚ وَ اُولَٰئِكَ اِلَّا عُلُلٌ

الَّذِينَ	كَفَرُوا	بِرَبِّهِمْ	وَ	اُولَٰئِكَ	اِلَّا عُلُلٌ
وہ لوگ ہیں جنہوں نے	انکار کیا	اپنے رب کا	اور	یہی لوگ	طوق (ہوں گے)

وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب کا انکار کیا اور یہی ہیں جن کی گردنوں میں

۱..... اس آیت کی ابتدا میں فرمایا گیا کہ زمین کے مختلف حصے ہیں جو ایک دوسرے کے قریب قریب ہیں، اس کے بعد یہاں سے ایک مغرور و انداز میں قدرت الہی کا بیان فرمایا گیا کہ ایک ہی پانی اور ایک ہی زمین سے قریب قریب ہونے کے باوجود اللہ عزوجل مختلف رنگ، خوشبو، ذائقے، ساز و قسم کے پھل پیدا فرماتا ہے پھر ان میں سے ہر ایک میں اللہ عزوجل کی قدرت کی نشانیاں ہیں کہ ایک ہی درخت پر اگنے والا کوئی پھل چھوٹا، کوئی بڑا، کوئی میٹھا، کوئی کھٹا اور اس کے علاوہ کیا کیا بارکیاں ایک ایک دانے میں رکھی گئی ہیں وہ اللہ عزوجل ہی بہتر جانتا ہے۔



فِي أَعْنَاقِهِمْ ۚ وَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝

و	أُولَٰئِكَ	أَصْحَابُ النَّارِ	هُمْ	فِيهَا	خَالِدُونَ ۝	و
اور	یہی لوگ	دوزخ والے (ہیں)	وہی	اس میں	ہمیشہ رہنے والے	اور

طوق ہوں گے اور یہی جہنمی ہیں، اس میں ہمیشہ رہیں گے ۝ اور

يَسْتَعْجِلُونَكَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ ۚ

و	يَسْتَعْجِلُونَكَ	بِالسَّيِّئَةِ	قَبْلَ الْحَسَنَةِ	و
	وہ جلدی طلب کرتے ہیں تم سے	برائی (یعنی عذاب) کو	بھلائی (یعنی رحمت) سے پہلے	اور (حالانکہ)

رحمت سے پہلے تم سے عذاب کا جلدی مطالبہ کرتے ہیں حالانکہ

قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمُ الْمَثَلُ ۖ وَإِنَّ رَبَّكَ

قَدْ	خَلَتْ	مِنْ قَبْلِهِمُ	الْمَثَلُ	وَ	إِنَّ	رَبَّكَ
بیشک	گزر چکی ہیں	ان سے پہلے	عبرتِ ناک سزائیں	اور	بیشک	تمہارا رب

ان سے پہلے عبرتِ ناک سزائیں گزر چکی ہیں اور بیشک تمہارا رب تو

لَذُو مَغْفِرَةٍ ۖ لِلنَّاسِ عَلَى ظُلْمِهِمْ ۚ وَإِنَّ رَبَّكَ

لَذُو مَغْفِرَةٍ ۖ	لِلنَّاسِ	عَلَى ظُلْمِهِمْ ۚ	وَ	إِنَّ	رَبَّكَ
ضرور معافی دینے والا (ہے)	لوگوں کو	ان کے ظلم پر (کے باوجود)	اور	بیشک	تمہارا رب

لوگوں کے ظلم کے باوجود بھی انہیں ایک قسم کی معافی دینے والا ہے اور بیشک تمہارے رب کا

لَشَدِيدُ الْعِقَابِ ۖ وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا ۖ

لَشَدِيدُ الْعِقَابِ ۖ	وَ	يَقُولُ	الَّذِينَ	كَفَرُوا ۖ	لَوْ لَا
ضرور سخت عذاب دینے والا (ہے)	اور	کہتے ہیں	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	کیوں نہیں

عذاب سخت ہے ۝ اور کافر کہتے ہیں: ان پر

۱..... اس سے معلوم ہوا کہ ہمارے ایک سے ایک بڑے گناہ کے باوجود اللہ تعالیٰ کی طرف سے فوری پکڑ نہ ہونا اور جلد سزا نہ ملنا اللہ تعالیٰ کا عفو و درگزر اور اس کی رحمت ہے اور اس کے نتیجے میں ہونا یہ چاہئے کہ بندہ اپنے گناہوں سے تائب ہو کر اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری والے کاموں میں مصروف ہو جائے اور اس کی رحمت دیکھ کر ہر گز غفلت کا شکار نہ ہو کیونکہ وہ درجیم و کریم ہے تو جہاں وقتہاں بھی ہے، وہ عفو و درگزر کرنے والا ہے تو پکڑ و گرفت فرمانے والا بھی ہے، وہ گناہوں کو بخشنے والا ہے تو گناہوں پر سزا اور عذاب دینے والا بھی ہے، لیکن افسوس! ہمارا حال اس کے انتہائی برعکس نظر آ رہا ہے۔

اُنْزِلْ عَلَيْهِ اٰیَةٌ مِّنْ رَبِّهِ ۖ اِنَّمَا اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّ				
اُنْزِلْ	عَلَيْهِ	اٰیَةٌ (۱)	مِّنْ رَبِّهِ	اِنَّمَا اَنْتَ
اتاری گئی	اس پر	کوئی نشانی	اس کے رب کی طرف سے	تم صرف
ان کے رب کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نہیں اتری؟ (اے حبیب!) تم تو ڈر سنانے والے ہو اور				
لِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ۝۱۰ اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحٰصِلُ				
لِكُلِّ قَوْمٍ	هَادٍ ۝۱۰	اَللّٰهُ	يَعْلَمُ	مَا تَحٰصِلُ
ہر قوم کو	ہدایت دینے والے (ہو)	اللہ	جانتا ہے	(پیٹ میں) اٹھار کھا ہے
ہر قوم کے ہادی ہو ۝ اللہ جانتا ہے جو ہر مادہ کے				
كُلُّ اُنْثٰی وَّمَا تَغِيْضُ الْاَرْضَ حَامٌ وَّمَا تَزْدَادُ وَّ كُلُّ شَيْءٍ				
كُلُّ اُنْثٰی	وَّ	مَا تَغِيْضُ	الْاَرْضَ حَامٌ	وَّ
ہر مادہ (نے)	اور	جو	کم ہوتے ہیں	پیٹ
پیٹ میں ہے اور جو پیٹ کم اور زیادہ ہوتے ہیں اور ہر چیز				
عِنْدَہٗ بِیْقَدَارٍ ۝۱۱ عِلْمُ الْغَیْبِ وَ الشَّہَادَۃُ الْکَبِیْرُ				
عِنْدَہٗ	بِیْقَدَارٍ ۝۱۱	عِلْمُ الْغَیْبِ وَ الشَّہَادَۃُ	الْکَبِیْرُ	
اس کے پاس	ایک اندازے سے (ہے)	(وہ) ہر غیب اور ظاہر کو جاننے والا	سب سے بڑا	
اس کے پاس ایک اندازے سے ہے ۝ وہ ہر غیب اور ظاہر کو جاننے والا، سب سے بڑا،				
الْمُتَعَالِ ۝۱۲ سَوَآءٌ مِّنْکُمْ مَّنْ اَسَرَ الْقَوْلَ وَّمَنْ				
الْمُتَعَالِ ۝۱۲	سَوَآءٌ	مِّنْکُمْ	مَّنْ	اَسَرَ الْقَوْلَ
بہت بلند (شان والا ہے)	برابر (ہے)	تم میں سے	جو	آہستہ کرے
بلند شان والا ہے ۝ برابر ہیں تم میں جو آہستہ بات کرے اور جو				

۱..... کافروں کا یہ قول نہایت بے ایمانی کا قول تھا کیونکہ جتنی آیات نازل ہو چکی تھیں اور جتنے معجزات دکھائے جا چکے تھے سب کو انہوں نے کالعدم قرار دے دیا، یہ انتہاء درجہ کی ناانصافی اور حق و دشمنی ہے۔ جب دلائل قائم ہو چکیں اور ناقابل انکار شواہد پیش کر دیئے جائیں اور ایسے دلائل سے مدعا ثابت کر دیا جائے جس کے جواب سے مخالفین کے تمام اہل علم و ہنر عاجز اور حیران رہیں اور انہیں لب ہلانا، زبان کھولنا محال ہو جائے، تو انہیں دیکھ کر یہ کہہ دینا کہ کوئی نشانی کیوں نہیں اتری؟ روز روشن میں دن کا انکار کر دینے سے بھی زیادہ بدتر اور باطل تر ہے اور حقیقت میں یہ حق کو پہچان کر اس سے عناد اور فرار ہے۔



## جَهَرَ بِهِ وَ مَنْ هُوَ مُسْتَحْفٍ بِأَيْلٍ وَ

جَهَرَ	بِهِ	وَ	مَنْ	هُوَ	مُسْتَحْفٍ	بِأَيْلٍ	وَ
بلند آواز سے کرے	اس (بات) کو	اور	جو	وہ	چھپا ہوا (ہے)	رات میں	اور

بلند آواز سے کہے اور جو رات میں چھپا ہے اور

## سَارِبٍ بِالنَّهَارِ ۱۰ لَهُ مُعَقِّبٌ

سَارِبٍ	بِالنَّهَارِ ۱۰	لَهُ	مُعَقِّبٌ
راستے پر چلنے والا	دن میں	آدمی کے لیے	بدل بدل کر آنے والے (فرشتے ہیں)

جو دن میں راستے پر چلتا ہے آدمی کے لیے اس کے آگے

## مَنْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَ مَنْ خَلْفَهُ يَحْفَظُونَهُ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ ۱۱

مَنْ بَيْنَ يَدَيْهِ	وَ	مَنْ خَلْفَهُ	يَحْفَظُونَهُ	مِنْ أَمْرِ اللَّهِ	۱۱
اس کے آگے	اور	اس کے پیچھے	وہ حفاظت کرتے ہیں اس کی	اللہ کے حکم سے	بیشک

اور اس کے پیچھے بدل بدل کر باری باری آنے والے فرشتے ہیں جو اللہ کے حکم سے اس کی نگہبانی کرتے ہیں۔ بیشک

## اللَّهُ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّىٰ يُغَيِّرُوا مَا

اللَّهُ	لَا يُغَيِّرُ ۱)	مَا	بِقَوْمٍ	حَتَّىٰ	يُغَيِّرُوا	مَا
اللہ	نہیں بدلتا	(اس حالت کو) جو	کسی قوم کے ساتھ (ہو)	یہاں تک کہ	وہ بدل دیں	(اسے) جو

اللہ کسی قوم سے اپنی نعمت نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنی حالت

## بِأَنْفُسِهِمْ ۱۲ وَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِقَوْمٍ سُوءًا

بِأَنْفُسِهِمْ	وَ	إِذَا	أَرَادَ	اللَّهُ	بِقَوْمٍ	سُوءًا
ان کی ذاتوں کے ساتھ (ہے)	اور	جب	ارادہ فرماتا ہے	اللہ	کسی قوم کے ساتھ	برائی (کا)

نہ بدلیں اور جب اللہ کسی قوم کے ساتھ برائی کا ارادہ فرماتا ہے

۱..... اللہ تعالیٰ کا دستور یہ ہے کہ اس نے لوگوں کو آزادی، سلامتی، استحکام، خوش حالی اور عافیت وغیرہ جو جو نعمتیں عطا فرمائی ہیں، ان نعمتوں کو وہ لوگوں سے تب تک سلب نہیں فرماتا جب تک وہ مسلسل اس کی نافرمانی کر کے خود کو ان نعمتوں کا نااہل ثابت نہیں کر دیتے۔ مسلمانوں کے ماضی بعید اور ماضی قریب کے حالات و واقعات میں اس دستور الہی کی بے شمار مثالیں موجود ہیں۔ ان سے عبرت حاصل کرنے کی شدید حاجت ہے۔

## فَلَا مَرَدَّ لَهُ ۚ وَمَا لَهُمْ مِّنْ دُونِهِ

فَلَا مَرَدَّ	لَهُ	وَ	مَا	لَهُمْ	مِّنْ دُونِهِ
تو کوئی پھیرنے والا نہیں	اس کو	اور	نہیں (ہے)	ان (لوگوں) کا	اس کے سوا

تو اسے کوئی پھیرنے والا نہیں اور اس کے سوا ان کا

## مِنْ ذَالٍ ۙ ۝۱۱ هُوَ الَّذِي يُرِيكُمْ الْبَرْقَ خَوْفًا وَ

مِنْ ذَالٍ ۙ ۝۱۱	هُوَ	الَّذِي	يُرِيكُمْ	الْبَرْقَ	خَوْفًا وَ
کوئی حمایتی	وہی (ہے)	جو	دکھاتا ہے تمہیں	بجلی	ڈرانے اور

کوئی حمایتی نہیں ۝ وہی ہے جو تمہیں بجلی دکھاتا ہے اس حال میں کہ تم ڈرتے ہو یا

## طَمَعًا وَيُثَبِّتُ السَّحَابَ الثِّقَالَ ۝۱۲ وَيُسَبِّحُ

طَمَعًا	و	يُثَبِّتُ	السَّحَابَ الثِّقَالَ ۝۱۲	و	يُسَبِّحُ
امید دلانے (کے لئے)	اور	پیدا کرتا ہے	بھاری بادل	اور	تسبیح بیان کرتا ہے

امید کرتے ہو اور وہ بھاری بادل پیدا فرماتا ہے ۝ اور رعد

## الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ ۖ وَالْمَلَائِكَةُ مِنْ خِيفَتِهِ ۚ وَ

الرَّعْدُ ۝۱	بِحَمْدِهِ	و	الْمَلَائِكَةُ	مِنْ خِيفَتِهِ	و
رعد (فرشتہ، یا) گرج	اس کی حمد کے ساتھ	اور	فرشتے	اس کے خوف سے	(تسبیح کرتے ہیں) اور

اس کی حمد کے ساتھ تسبیح بیان کرتا ہے اور اس کے خوف سے فرشتے بھی (تسبیح کرتے ہیں۔) اور

## يُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيبُ بِهَا مَن يَشَاءُ وَ

يُرْسِلُ	الصَّوَاعِقَ ۝۲	فَيُصِيبُ	بِهَا	مَن	يَشَاءُ وَ
وہ بھیجتا ہے	کڑکتی بجلیاں	پھر ڈال دیتا ہے	ان کو	جس (پر)	وہ چاہتا ہے (اور) حالانکہ

وہ کڑک بھیجتا ہے تو اسے جس پر چاہتا ہے ڈال دیتا ہے حالانکہ

۱..... گرج یعنی بادل سے جو آواز پیدا ہوتی ہے اس کے تسبیح کرنے کے معنی یہ ہیں کہ اس آواز کا پیدا ہونا خالق، قادر، ہر نقص سے پاک ذات کے وجود کی دلیل ہے۔ بعض مفسرین کا قول یہ ہے کہ رعد ایک فرشتہ کا نام ہے جو بادل پر مامور ہے، وہ اس کو چلاتا ہے اور بادل سے جو آواز سنی جاتی ہے وہ رعد نامی فرشتے کی تسبیح ہے۔ ۲..... ”صاعقہ“ اس شدید آواز کو کہتے ہیں جو آسمان و زمین کے درمیان سے اترتی ہے، پھر اس میں آگ پیدا ہو جاتی ہے یا عذاب یا موت اور وہ شدید آواز اپنی ذات میں ایک ہی چیز ہے اور یہ تینوں چیزیں اسی سے پیدا ہوتی ہیں۔



هُمْ يُجَادِلُونَ فِي اللَّهِ ۚ وَهُوَ شَدِيدُ الْحَالِ ۝۱۳

هُمْ	يُجَادِلُونَ	فِي اللَّهِ	وَ	هُوَ	شَدِيدُ الْحَالِ ۝۱۳
وہ	جھگڑ رہے ہوتے ہیں	اللہ کے بارے میں	اور	وہ	سخت پکڑنے والا (ہے)

وہ لوگ اللہ کے بارے میں جھگڑ رہے ہوتے ہیں اور وہ سخت پکڑنے والا ہے ○

لَهُ دَعْوَةُ الْحَقِّ ۖ وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ

لَهُ	دَعْوَةُ الْحَقِّ (۱)	وَ	الَّذِينَ	يَدْعُونَ	مِنْ دُونِهِ
اسی کے لئے (ہے)	سچا پکارنا	اور	وہ (بت) جنہیں	کافر پکارتے ہیں	اس کے سوا

اسی کا پکارنا سچا ہے اور اُس کے سوا جن کو یہ (کافر) پکارتے ہیں

لَا يَسْتَجِيبُونَ لَهُمْ بِشَيْءٍ إِلَّا كَبَاسِطٌ كَفَّيْهِ إِلَى الْمَاءِ

لَا يَسْتَجِيبُونَ	لَهُمْ	بِشَيْءٍ	إِلَّا	كَبَاسِطٌ كَفَّيْهِ	إِلَى الْمَاءِ
وہ جواب نہیں دے سکتے	ان کو	کچھ (بھی)	مگر	اپنی ہتھیلیاں پھیلانے والے کی طرح	پانی کی طرف

وہ ان کی کچھ بھی نہیں سنتے مگر اس کی طرح جو پانی کے سامنے اپنی ہتھیلیاں پھیلائے بیٹھا ہے

لِيَبْدُعَ فَاةً وَصَاهُو بِأَلْعَبِهِ ۖ وَمَا

لِيَبْدُعَ	فَاةً	وَ	مَا	هُوَ	بِأَلْعَبِهِ
تاکہ (پانی) پہنچ جائے	اس کے منہ (میں)	اور (حالانکہ)	نہیں	وہ	اس تک پہنچنے والا

کہ اس کے منہ میں پہنچ جائے حالانکہ وہ ہرگز اس تک نہ پہنچے گا اور کافروں کا پکارنا

دُعَاءُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ ۝۱۴ وَ لِلَّهِ يَسْجُدُ مَنْ

دُعَاءُ الْكَافِرِينَ	إِلَّا	فِي ضَلَالٍ ۝۱۴	وَ	لِلَّهِ	يَسْجُدُ (۳)
کافروں کا پکارنا	مگر	گمراہی میں	اور	اللہ ہی کو	سجدہ کرتے ہیں

گمراہی میں ہی ہے ○ اور جو آسمانوں اور زمین میں ہیں

۱..... اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کرنا اور ”اَللّٰهُ اِلٰهٌ اَحَدٌ“ کی گواہی دینا حق ہے یا اس کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ دعا قبول کرتا ہے اور اُسی سے دُعا کرتا سزاوار ہے۔

۲..... اس سے مراد یہ ہے کہ کافروں کا اپنے بتوں کو پکارنا اور ان سے دعا کرنا بیکار ہے کیونکہ بت نہ تو ان کی پکار سن سکتے ہیں اور نہ ہی ان کی دعا قبول کر سکتے ہیں۔

۳..... یہ آیت ان آیات میں سے ایک ہے جسے پڑھنے اور سننے سے سجدہ تلاوت واجب ہو جاتا ہے۔

## فِي السَّلَوتِ وَالْأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا وَظِلُّهُمْ

فِي السَّلَوتِ وَالْأَرْضِ	طَوْعًا	وَ	كَرْهًا	وَ	ظِلُّهُمْ <sup>(۱)</sup>
آسمانوں اور زمین میں (ہیں)	خوشی	اور	ناخوشی (سے)	اور	ان کے سایے (بھی)

سب خوشی سے، خواہ مجبور ہو کر اللہ ہی کو سجدہ کرتے ہیں اور ان کے سایے

## بِالْعُدُوِّ وَالْأَصَالِ<sup>(۱۵)</sup> قُلْ مَنْ رَبُّ السَّلَوتِ وَالْأَرْضِ قُلْ اللَّهُ قُلْ

بِالْعُدُوِّ وَالْأَصَالِ <sup>(۱۵)</sup>	قُلْ	مَنْ	رَبُّ السَّلَوتِ وَالْأَرْضِ	قُلْ	اللَّهُ	قُلْ
ہر صبح اور شام	تم کہو	کون	آسمانوں اور زمین کا رب (ہے)	تم کہو	اللہ	تم کہو

ہر صبح و شام ○ تم فرماؤ: آسمانوں اور زمین کا رب کون ہے؟ تم خود ہی فرماؤ: ”اللہ“ تم فرماؤ:

## أَفَاتَّخَذْتُمْ مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ لَا يَمْلِكُونَ أَنْ يُنْفِثَهُمْ

أَفَاتَّخَذْتُمْ	مِنْ دُونِهِ	أَوْلِيَاءَ	لَا يَمْلِكُونَ <sup>(۲)</sup>	لَا يُنْفِثَهُمْ
تو کیا تم نے بنا رکھے ہیں	اس کے سوا	حمایتی	وہ مالک نہیں ہیں	اپنی جانوں کے لئے

تو (اے لوگو) کیا تم نے اس کے سوا مددگار بنا رکھے ہیں جو اپنے لئے

## نَفْعًا وَلَا ضَرًّا قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَ

نَفْعًا	وَلَا	ضَرًّا	قُلْ	هَلْ	يَسْتَوِي	الْأَعْمَىٰ	وَ
کسی نفع	اور	نہ	کسی نقصان (کے)	تم کہو	کیا	برابر ہو جائے گا	اندھا اور

نفع اور نقصان کے مالک نہیں ہیں۔ تم فرماؤ: کیا اندھا اور آنکھ والا

## الْبَصِيرُ أَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمَاتُ وَالنُّورُ<sup>(۳)</sup> أَمْ

الْبَصِيرُ	أَمْ	هَلْ	تَسْتَوِي	الظُّلُمَاتُ	وَ	النُّورُ <sup>(۳)</sup>	أَمْ
آنکھ والا	یا	کیا	برابر ہو جائیں گے	اندھیرے	اور	روشنی	یا (کیا)

برابر ہو جائیں گے؟ یا کیا اندھیرے اور روشنی برابر ہو جائیں گے؟ یا کیا

۱..... سایوں کے سجدہ کرنے سے مراد یہ ہے کہ ان کے سایے اول تا آخر اللہ تعالیٰ کے حکم کے پابند ہیں جتنا وہ چاہتا ہے بڑھا دیتا ہے اور جتنا چاہتا ہے گھٹا دیتا ہے۔  
 ۲..... دنیا و آخرت میں جو کچھ کسی کے پاس ہے یا ہو گا وہ سب اللہ عزوجل کے دینے سے ہے اور ہو گا۔ جیسے فرشتوں کی عظیم قوتیں، انبیاء علیہم السلام و السلا م اور اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کی عظیم طاقتیں، معجزات و کرامات اور یونہی دنیا میں لوگوں کی بادشاہتیں، ملکیتیں، حکومتیں وغیرہ سب اللہ عزوجل کے دینے سے ہے۔ اللہ عزوجل کے ارادے کے بغیر کوئی ایک ذرے کا بھی مالک و مختار نہیں بن سکتا۔  
 ۳..... اس آیت میں مومن اور کافر کو آنکھ والے اور اندھے =



## جَعَلُوا لِلّٰهِ شُرَكَاءَ خَلَقُوا كَخَلْقِهِ

جَعَلُوا	لِلّٰهِ	شُرَكَاءَ	خَلَقُوا	كَخَلْقِهِ
انہوں نے ٹھہرائے ہیں	اللہ کے لیے	شریک	انہوں نے پیدا کیا ہو	اللہ کی تخلیق کی طرح
انہوں نے اللہ کے لیے ایسے شریک ٹھہرائے ہیں جنہوں نے اللہ کی تخلیق کی طرح کچھ پیدا کیا ہو؟				
فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَهُوَ الْوَاحِدُ				
فَتَشَابَهَ	الْخَلْقُ	عَلَيْهِمْ	قُلِ	اللّٰهُ
تو مشتبہ ہو گئی	تخلیق	ان پر	تم کہو	اللہ
ہر چیز کا خالق (ہے)	اور	وہ	اکیلا	تو ان کافروں کو پیدا کرنے کا معاملہ ایک جیسا لگا ہو۔ تم فرماؤ: اللہ ہر شے کا خالق ہے اور وہ اکیلا

## الْقَهَّارُ ۱۶) أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَسَالَتْ أَوْدِيَةٌ

الْقَهَّارُ ۱۶)	أَنْزَلَ	مِنَ السَّمَاءِ	مَاءً	فَسَالَتْ	أَوْدِيَةٌ
سب پر غالب (ہے)	اس نے اتارا	آسمان سے	پانی	تو بہہ نکلے	نالے
سب پر غالب ہے ○ اس نے آسمان سے پانی اتارا تو نالے اپنی اپنی گنجائش کی بقدر					

## بِقَدَرٍ هَافًا حَتَّى السَّيْلِ زَبَدًا رَّابِيًا وَمِمَّا

بِقَدَرٍ	هَافًا	حَتَّى السَّيْلِ	زَبَدًا	رَّابِيًا	وَمِمَّا
اپنے اندازے کے ساتھ	تو اٹھلائی	پانی کی رو	جھاگ	ابھرے ہوئے	(اس) سے جو
بہہ نکلے تو پانی کی رو اُس پر ابھرے ہوئے جھاگ اٹھلائی اور					

## يُوقَدُونَ عَلَيْهِ فِي النَّارِ ابْتِغَاءَ حُلْيَةٍ أَوْ مَتَاعٍ

يُوقَدُونَ	عَلَيْهِ	فِي النَّارِ	ابْتِغَاءَ حُلْيَةٍ أَوْ مَتَاعٍ
وہ دہکاتے ہیں	اس پر	آگ میں (رکھ کر)	زیور یا کوئی سامان طلب کرنے (بنانے کے لئے)
زیور یا کوئی دوسرا سامان بنانے کیلئے جس پر وہ آگ دہکاتے ہیں اس سے بھی			

== سے، ایمان اور کفر کو روشنی اور اندھیرے سے تشبیہ دی گئی ہے۔

①..... اس آیت میں ایمان اور کفر کی ایک مثال بیان فرمائی گئی ہے۔ اس مثال کا خلاصہ یہ ہے کہ باطل اس جھاگ کی طرح ہوتا ہے جو ندیوں میں ان کی وسعت کے مطابق بہتے پانی کی سطح پر اور سونا، چاندی، تانبہ، پتیل وغیرہ چھلی ہوئی معدنیات کی مانع سطح پر ظاہر ہوتی ہے جبکہ حق جھاگ کے علاوہ باقی بچ جانے والی اصل چیز کی طرح ہوتا ہے تو جس طرح بہتے پانی یا چھلی ہوئی معدنیات کی سطح پر جھاگ ظاہر ہو کر جلدی زائل ہو جاتی ہے ایسے ہی باطل اگر چہ کتنا ہی ابھر جائے اور

رَبِّدْ مِثْلُهُ ۱۰ كَذَلِكَ يَضْرِبُ اللَّهُ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ ۱۱					
رَبِّدْ مِثْلُهُ	كَذَلِكَ	يَضْرِبُ	اللَّهُ	الْحَقَّ	وَالْبَاطِلَ
اس کے جیسا جھاگ (اٹھتا ہے)	اسی طرح	مثال بیان فرماتا ہے	اللہ	حق	اور باطل (کی)
ویسے ہی جھاگ اٹھتے ہیں۔ اللہ اسی طرح حق اور باطل کی مثال بیان کرتا ہے					
فَأَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَاءً ۱۲ وَأَمَّا مَا يَنْفَعُ					
فَأَمَّا	الزَّبَدُ	فَيَذْهَبُ	وَالْبَاطِلَ	وَالْحَقَّ	وَالْبَاطِلَ
پس بہر حال	جھاگ	تو وہ دور ہو جاتا ہے	منتشر (ہو کر)	اور	بہر حال
تو جھاگ تو ضائع ہو جاتا ہے اور وہ (پانی) جو لوگوں کو					
النَّاسُ فَيَنْكُثُ فِي الْأَرْضِ ۱۳ كَذَلِكَ يَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ ۱۴					
النَّاسُ	فَيَنْكُثُ	فِي الْأَرْضِ	كَذَلِكَ	يَضْرِبُ	اللَّهُ
لوگوں (کو)	تو وہ ٹھہر جاتا ہے	زمین میں	اسی طرح	بیان فرماتا ہے	اللہ
فائدہ دیتا ہے وہ زمین میں باقی رہتا ہے۔ اللہ یوں ہی مثالیں بیان فرماتا ہے ○					
لِلَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِرَبِّهِمُ الْحُسْنَىٰ ۱۵					
لِلَّذِينَ	اسْتَجَابُوا	لِرَبِّهِمُ	الْحُسْنَىٰ	وَالْبَاطِلَ	وَالْحَقَّ
ان لوگوں کے لیے جنہوں نے	قبول کیا	اپنے رب کا (حکم)	بھلائی (ہے)	اور	
جن لوگوں نے اپنے رب کا حکم مانا انہیں کے لیے بھلائی ہے اور					
الَّذِينَ لَمْ يَسْتَجِيبُوا لَهُ لَوْ أَنَّ لَهُمْ مَا					
الَّذِينَ	لَمْ يَسْتَجِيبُوا	لَهُ	لَوْ أَنَّ	لَهُمْ	مَا
وہ لوگ جنہوں نے	قبول نہیں کیا	اس کا (حکم)	اگر	ان کی (ملک ہوتا)	جو کچھ
جنہوں نے اس کا حکم نہ مانا (ان کا حال یہ ہو گا کہ) اگر زمین میں جو کچھ ہے					

بعض حالتوں اور وقتوں میں جھاگ کی طرح حد سے اونچا ہو جائے لیکن انجام کار مٹ جاتا ہے اور حق اصل چیز اور صاف جوہر کی طرح باقی و ثابت رہتا ہے۔

۱۔۔۔ اس آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کیا، اللہ عز و جل اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لائے تو انہیں کے لئے بھلائی یعنی جنت ہے اور جو لوگ اپنے کفر و شرک پر قائم رہے، ان کا حال یہ ہو گا کہ یہ اس قدر خوفناک اور تکلیف دہ حالت میں ہوں گے کہ ان کے پاس اس سے جان چھڑانے کیلئے اگر زمین میں جو کچھ ہے وہ سب اور اس جیسا اور اس کے ساتھ ہوتا تو قیامت کے دن جہنم کے عذاب سے اپنی جانوں کو

اطاعت گزاروں کا صلہ اور نافرمانوں کا انجام

وَمَا أُبَرِّئُ



## فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا وَمِثْلَهُ مَعَهُ لَا قُنْدُوا

فِي الْأَرْضِ	جَمِيعًا	و	مِثْلَهُ	مَعَهُ	لَا قُنْدُوا
زمین میں (ہے)	سب	اور	اس کی مثل	اس کے ساتھ (مزید ہوتا)	ضرور وہ فدیہ دے دیتے

وہ سب اور اس جیسا اور اس کے ساتھ ہوتا تو اپنی جان چھڑانے کو

## بِهِ ۱۷ أُولَئِكَ لَهُمْ سُوءُ الْحِسَابِ ۖ وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ ۖ وَ

بِهِ	أُولَئِكَ	لَهُمْ	سُوءُ الْحِسَابِ	و	مَأْوَاهُمْ	جَهَنَّمُ	و
اس کے ساتھ	یہی لوگ	ان کے لئے	برا حساب (ہوگا)	اور	ان کا ٹھکانہ	جہنم (ہے)	اور

دے دیتے۔ ان کے لئے برا حساب ہو گا اور ان کا ٹھکانہ جہنم ہے اور

## يَسَسُ الْإِهَادُ ۱۸ أَفَسَنْ يَّعْلَمُ آتَمًا أَنْزَلَ

يَسَسُ	الْإِهَادُ ۱۸	أَفَسَنْ	يَّعْلَمُ	آتَمًا	أَنْزَلَ
(وہ) کیا ہی برا	پچھونا، ٹھکانہ (ہے)	تو کیا وہ شخص جو	جانتا ہے	کہ جو کچھ	نازل کیا گیا

وہ کیا ہی برا ٹھکانہ ہے ○ وہ آدمی جو یہ جانتا ہے کہ جو کچھ تمہاری طرف

## إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ أَعْلَى

إِلَيْكَ	مِنْ رَبِّكَ	الْحَقُّ	كَمَنْ	هُوَ	أَعْلَى
تمہاری طرف	تمہارے رب کی جانب سے	(وہ) حق (ہے)	(کیا وہ ہے اس) جیسا جو	وہ	اندھا ہے

تمہارے رب کے پاس سے نازل کیا گیا ہے وہ حق ہے تو کیا وہ اس جیسا ہے جو اندھا ہے؟

## إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ ۱۹ الَّذِينَ يُؤْفُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ

إِنَّمَا	يَتَذَكَّرُ	أُولُو الْأَلْبَابِ ۱۹	الَّذِينَ	يُؤْفُونَ	بِعَهْدِ اللَّهِ
صرف	نصیحت مانتے ہیں	عقل والے	وہ لوگ جو	پورا کرتے ہیں	اللہ کے عہد کو

صرف عقل والے ہی نصیحت مانتے ہیں ○ وہ جو اللہ کا عہد پورا کرتے ہیں

== بچانے کے لئے وہ فدیہ کے طور پر دیدیے لیکن ان کی جان پھر بھی نہ چھوٹی۔

- ①..... یہاں سے عقلمند لوگوں کے 9 اوصاف بیان کئے گئے ہیں، (1) اللہ تعالیٰ سے کیا ہوا عہد پورا کرتے ہیں۔ (2) جو معاہدہ کیا ہو اسے توڑتے نہیں۔ (3) رشتہ داری کے حقوق کی رعایت رکھتے ہیں اور رشتہ داری نہیں توڑتے۔ (4) اپنے رب سے ڈرتے ہیں۔ (5) برے حساب سے خوفزدہ ہیں۔ (6) رضائے الہی کے لئے صبر کرتے ہیں۔ (7) نماز قائم رکھتے ہیں۔ (8) اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے رزق میں سے راوذا میں پوشیدہ اور اعلا میں خرچ کرتے ہیں۔ (9) برائی کو ==

## وَلَا يَنْقُضُونَ الْمِيثَاقَ ۚ وَالَّذِينَ يَصِلُونَ مَا أَمَرَ

وَلَا يَنْقُضُونَ	الْمِيثَاقَ ۚ	وَالَّذِينَ	يَصِلُونَ	مَا	أَمَرَ
اور	نہیں توڑتے	پختہ عہد (کو)	اور	وہ لوگ جو	جوڑتے ہیں (اسے) جو حکم دیا

اور معاہدے کو توڑتے نہیں ○ اور وہ جو اسے جوڑتے ہیں جس کے جوڑنے کا

## اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوَصَّلَ وَيُحْشُونَ رَبَّهُمْ

اللَّهُ	بِهِ	أَنْ	يُوَصَّلَ (۱)	وَالَّذِينَ	يُحْشُونَ	رَبَّهُمْ
اللہ (نے)	اس کا	کہ	اسے جوڑا جائے	اور	ڈرتے ہیں	اپنے رب (سے)

اللہ نے حکم دیا اور اپنے رب سے ڈرتے ہیں

## وَيَخَافُونَ سُوءَ الْحِسَابِ ۚ وَالَّذِينَ صَبَرُوا

وَيَخَافُونَ	سُوءَ الْحِسَابِ ﴿٢١﴾	وَالَّذِينَ	صَبَرُوا
اور	برے حساب (سے)	اور	وہ لوگ جنہوں نے
خوفزدہ رہتے ہیں			صبر کیا

اور برے حساب سے خوفزدہ ہیں ○ اور وہ جنہوں نے اپنے رب کی رضا کی طلب میں

## ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَنفَقُوا

ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ	و	أَقَامُوا	الصَّلَاةَ	و	أَنفَقُوا
اپنے رب کی رضا چاہنے (کے لئے)	اور	قائم رکھی	نماز	اور	انہوں نے خرچ کیا

صبر کیا اور نماز قائم رکھی اور ہمارے دیئے ہوئے رزق میں سے

## مَسَارًا زَقْنَهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً وَيَدْرَعُونَ

مِمَّا	رَزَقْنَهُمْ	سِرًّا	وَعَلَانِيَةً	وَيَدْرَعُونَ
(اس) میں سے جو	ہم نے رزق دیا انہیں	پوشیدہ	اور اعلانیہ	اور دور کرتے ہیں

ہماری راہ میں پوشیدہ اور اعلانیہ خرچ کیا اور برائی کو

بھلائی کے ساتھ نالتے ہیں۔

۱..... ایک تفسیر کے مطابق یہاں جوڑنے سے مراد صلہ رحمی کرنا ہے۔ صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: صلہ رحم کے معنی رشتہ کو جوڑنا ہے یعنی رشتہ والوں کے ساتھ نیکی اور سلوک کرنا۔ ساری امت کا اس پر اتفاق ہے کہ صلہ رحم واجب ہے اور قطع رحم حرام ہے۔ (بہار شریعت، ۵۵۸/۳)

۲..... اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تمام کتابوں اور اس کے کل رسولوں پر ایمان لاتے ہیں، بعض کومان کر اور بعض سے منکر ہو کر ان میں تفریق نہیں =



## بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةِ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عُقَبَى الدَّارِ ۲۲

بِالْحَسَنَةِ	السَّيِّئَةِ (۱)	أُولَٰئِكَ	لَهُمْ	عُقَبَى الدَّارِ ۲۲
بھلائی کے ذریعے	برائی (کو)	یہ لوگ	ان کے لئے	گھر (یعنی آخرت) کا اچھا انجام (ہے)

بھلائی کے ساتھ ٹالتے ہیں انہیں کے لئے آخرت کا اچھا انجام ہے ○

## جَنَّتْ عَدْنٍ يَدٌ خُلُوْنَهَا وَ مَنْ صَلَحَ

جَنَّتْ عَدْنٍ	يَدٌ خُلُوْنَهَا	وَ	مَنْ	صَلَحَ
(وہ) ہمیشہ رہنے کے باغات (ہیں)	وہ لوگ داخل ہوں گے ان میں	اور	جو	نیک ہوں گے

وہ ہمیشہ رہنے کے باغات ہیں ان میں وہ لوگ داخل ہوں گے اور

## مِنْ آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّتِهِمْ وَالْمَلَائِكَةُ

مِنْ آبَائِهِمْ	وَأَزْوَاجِهِمْ	وَ	ذُرِّيَّتِهِمْ	وَالْمَلَائِكَةُ
ان کے باپ دادا میں سے	ان کی بیویوں	اور	ان کی اولاد (میں سے)	اور فرشتے

ان کے باپ دادا اور بیویوں اور اولاد میں سے جو لاحق ہوں گے اور ہر دروازے سے

## يَدْخُلُونَ عَلَيْهِمْ مِنْ كُلِّ بَابٍ ۲۳ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ

يَدْخُلُونَ	عَلَيْهِمْ	مِنْ كُلِّ بَابٍ ۲۳	سَلَامٌ	عَلَيْكُمْ
داخل ہوں گے	ان پر	ہر دروازے سے	(اور کہیں گے) سلامتی (ہو)	تم پر

فرشتے ان کے پاس یہ کہتے آئیں گے ○ تم پر سلامتی ہو

## بِصَابِرٍ تُمْ قَنِعَمَ عُقَبَى الدَّارِ ۲۴ وَ

بِصَابِرٍ	تُمْ قَنِعَمَ	عُقَبَى الدَّارِ ۲۴	وَ
(اس کے) بدلے کہ	تم نے صبر کیا	تو کیا ہی خوب (ہے)	گھر (یعنی آخرت) کا اچھا انجام

کیونکہ تم نے صبر کیا تو آخرت کا اچھا انجام کیا ہی خوب ہے ○ اور

== کرتے۔ یا یہ مراد ہے کہ رشتہ داری کے حقوق کی رعایت رکھتے ہیں اور رشتہ داری نہیں توڑتے۔

① برائی کو بھلائی سے ٹالنے کی بہت سی مثالیں ہیں، جیسے بدکلامی کا جواب شیریں سختی سے دینا، محروم کرنے والے کو عطا کرنا، ظلم کرنے والے کو معاف کر دینا، تعلق توڑنے والے سے جوڑنا، گناہ ہو جائے تو تو پر کر لینا، ناجائز کام دیکھ کر اسے بدل دینا، جہل کے بدلے حلم اور ایذا کے بدلے صبر کرنا وغیرہ۔ یہ بہت پیارے اوصاف ہیں جنہیں ہر مسلمان کو اختیار کرنا چاہئے۔

الَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَيَقْطَعُونَ

الَّذِينَ (۱)	يَنْقُضُونَ	عَهْدَ اللَّهِ	مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ	وَ	يَقْطَعُونَ
وہ لوگ جو	توڑ دیتے ہیں	اللہ کا عہد	اس کے پختہ ہونے کے بعد	اور	کاٹتے ہیں

وہ جو اللہ کا عہد اسے پختہ کرنے کے بعد توڑ دیتے ہیں اور جسے جوڑنے کا

مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُؤْصَلَ وَيُفْسِدُونَ

مَا	أَمَرَ	اللَّهُ	بِهِ	أَنْ	يُؤْصَلَ	وَ	يُفْسِدُونَ
(اسے) جو	حکم دیا	اللہ (نے)	اس کا	کہ	اسے جوڑا جائے	اور	وہ فساد کرتے ہیں

اللہ نے حکم فرمایا ہے اسے کاٹنے میں اور زمین میں

فِي الْأَرْضِ ۚ أُولَٰئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ ۚ (۲۵)

فِي الْأَرْضِ	أُولَٰئِكَ	لَهُمُ	اللَّعْنَةُ	وَ	لَهُمُ	سُوءُ الدَّارِ (۲۵)
زمین میں	یہ لوگ	ان کے لئے	لعنت (ہی ہے)	اور	ان کے لئے	برا گھر (ہے)

فساد پھیلاتے ہیں ان کیلئے لعنت ہی ہے اور ان کیلئے برا گھر ہے ○

اللَّهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ ۚ وَ

اللَّهُ	يَبْسُطُ	الرِّزْقَ	لِمَنْ	يَشَاءُ	وَ	يَقْدِرُ (۲)
اللہ	وسیع کر دیتا ہے	رزق	جس کے لئے	وہ چاہتا ہے	اور	تنگ کر دیتا ہے

اللہ جس کیلئے چاہتا ہے رزق وسیع کر دیتا ہے اور تنگ کر دیتا ہے اور

فَرِحُوا بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۚ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا

فَرِحُوا	بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا	وَ	مَا	الْحَيَاةُ الدُّنْيَا
وہ (کافر) خوش ہو گئے	دنیا کی زندگی پر	اور (حالانکہ)	نہیں	دنیا کی زندگی

کافر دنیا کی زندگی پر خوش ہو گئے حالانکہ دنیا کی زندگی

۱..... یہاں سے کفار کے تین برے اوصاف بیان کئے گئے ہیں (۱) اللہ تعالیٰ سے پختہ عہد کرنے کے بعد توڑ دینا۔ (۲) رشتہ داری توڑنا۔ (۳) زمین میں فساد کرنا۔

۲..... بندوں کے رزق میں وسعت اور تنگی کی بہت سی حکمتیں ہیں اور ایک بہت بڑی حکمت بندوں کے ایمان کی حفاظت ہے جیسا کہ حدیث قدسی میں ہے: میرے بعض مومن بندے ایسے ہیں کہ جن کے ایمان کی بھلائی مالدار ہونے میں ہے، اگر میں انہیں مالدار نہ کروں تو وہ کفر میں مبتلا ہو جائیں گے اور میرے بعض مومن بندے ایسے ہیں کہ ان کے ایمان کی بھلائی مالدار نہ ہونے میں ہے، اگر میں انہیں مالدار کر دوں تو وہ کفر میں مبتلا ہو جائیں گے۔ (ابن عساکر، ۴/۹۶)



## فِي الْآخِرَةِ إِلَّا مَتَاعًا ۚ وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا

فِي الْآخِرَةِ	إِلَّا	مَتَاعًا ۚ	وَيَقُولُ	الَّذِينَ	كَفَرُوا
آخرت (کے مقابلے) میں	مگر	تھوڑا سا سامان	اور	کہتے ہیں	وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا

آخرت کے مقابلے میں ایک حقیر سی شے ہے ○ اور کافر کہتے ہیں:

## لَوْلَا أَنْزَلَ عَلَيْهِ آيَةً مِّنْ رَبِّهِ ۖ قُلْ إِنَّا

لَوْلَا	أَنْزَلَ	عَلَيْهِ	آيَةً	مِّنْ رَبِّهِ	قُلْ إِنَّا
کیوں نہیں	نازل کی جاتی	اس پر	کوئی نشانی	اس کے رب کی طرف سے	تم کہو بیشک

ان پر ان کے رب کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نہیں اتری؟ تم فرماؤ: بیشک

## اللَّهُ يُضِلُّ مَن يَشَاءُ وَيَهْدِي إِلَىٰ إِلَهِهِ مَن

اللَّهُ	يُضِلُّ	مَن	يَشَاءُ	وَيَهْدِي	إِلَىٰ إِلَهِهِ
اللہ	گمراہ کرتا ہے	جسے	وہ چاہتا ہے	اور	راہ دکھاتا ہے

اللہ جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور اسے اپنی راہ دکھاتا ہے جو

## أَنَابَ ۚ الَّذِينَ آمَنُوا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوبُهُمْ

أَنَابَ ۚ	الَّذِينَ	آمَنُوا	وَتَطْمَئِنُّ	قُلُوبُهُمْ
(اس کی طرف) رجوع کیا	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	اطمینان پاتے ہیں

اس کی طرف رجوع کرتا ہے ○ (ان لوگوں کو ہدایت دیتا ہے) جو ایمان لائے اور ان کے دل اللہ کی یاد سے

## بِذِكْرِ اللَّهِ ۖ لَا يَذْكُرُ اللَّهُ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ ۚ الَّذِينَ آمَنُوا

بِذِكْرِ اللَّهِ ۖ	لَا يَذْكُرُ	اللَّهُ	تَطْمَئِنُّ	الْقُلُوبُ ۚ	الَّذِينَ	آمَنُوا
اللہ کے ذکر سے	سن لو	اللہ کے ذکر ہی سے	دل اطمینان پاتے ہیں	وہ لوگ جو	ایمان لائے	

چین پاتے ہیں، سن لو! اللہ کی یاد ہی سے دل چین پاتے ہیں ○ وہ لوگ جو ایمان لائے

۱..... اللہ تعالیٰ کی رحمت و فضل اور اس کے احسان و کرم کو یاد کر کے بے قرار دلوں کو قرار اور اطمینان حاصل ہو تا ہے۔ یونہی اللہ تعالیٰ کی یاد محبت الہی اور قرب الہی کا عظیم ذریعہ ہے اور یہ چیزیں بھی دلوں کے قرار کا سبب ہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اگر یہ بھی کہا جائے تو یقیناً درست ہو گا کہ ذکر الہی کی طبعی تاثیر بھی دلوں کا قرار ہے، اسی لئے پریشان حال آدمی جب پریشانی میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو اس کے دل کو قرار آنا شروع ہو جاتا ہے، یونہی قرآن بھی ذکر اللہ ہے اور اس کے دلائل دلوں سے شکوک و شبہات دور کر کے چین دیتے ہیں۔ یونہی دعا بھی ذکر اللہ ہے اور اس سے بھی حاجت مند دل کو سکون ملتا ہے۔

## وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ طُوبَىٰ لَهُمْ وَحُسْنُ مَآبٍ ۲۹

وَعَمِلُوا	الصَّالِحَاتِ	طُوبَىٰ <sup>(۱)</sup>	لَهُمْ	وَ	حُسْنُ مَآبٍ ۲۹
اور	انہوں نے عمل کئے	نیک، اچھے	خوشی (ہے)	ان کے لئے	اور بہترین ٹھکانہ، اچھا انجام
اور اچھے عمل کئے ان کیلئے خوشی اور اچھا انجام ہے ○					

## كَذٰلِكَ اَرْسَلْنَاكَ فِيْ اُمَّةٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهَا اُمَمٌ

كَذٰلِكَ	اَرْسَلْنَاكَ	فِيْ اُمَّةٍ	قَدْ	خَلَتْ	مِنْ قَبْلِهَا	اُمَمٌ
اسی طرح	ہم نے بھیجا تمہیں	(اس) امت میں	یشک	گزر گئیں	اس سے پہلے	کئی امتیں
اسی طرح ہم نے تمہیں اس امت میں بھیجا جس سے پہلے کئی امتیں گزر گئیں						

## لِتَسْتَلُوْا عَلَيْهِمُ الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَا اِلَيْكَ وَهُمْ

لِتَسْتَلُوْا	عَلَيْهِمْ	الَّذِيْٓ	اَوْحَيْنَا	اِلَيْكَ	وَهُمْ
تاکہ تم تلاوت کرو	ان پر	(اس کی) جو	ہم نے وحی بھیجی	تمہاری طرف	اور (حالانکہ) وہ
تاکہ تم انہیں پڑھ کر سناؤ جو ہم نے تمہاری طرف وحی بھیجی ہے حالانکہ وہ					

## يَكْفُرُوْنَ بِالرَّحْمٰنِ ۚ قُلْ هُوَ سَرِيْٓ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

يَكْفُرُوْنَ	بِالرَّحْمٰنِ <sup>(۲)</sup>	قُلْ	هُوَ	رَبِّيْ	لَا	اِلٰهَ	اِلَّا هُوَ
انکار کر رہے ہیں	رحمن کا	تم کہو	وہ	میرا رب (ہے)	نہیں	کوئی معبود	مگر وہی
رحمن کے منکر ہو رہے ہیں۔ تم فرماؤ: وہ میرا رب ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں،							

## عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ مَتَابٍ ۳۰ وَلَوْ اَنَّ

عَلَيْهِ	تَوَكَّلْتُ	وَ	اِلَيْهِ	مَتَابٍ ۳۰	وَ	لَوْ	اَنَّ
اسی پر	میں نے بھروسہ کیا	اور	اسی کی طرف	میرا رجوع (ہے)	اور	اگر	یہ کہ
میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور اسی کی طرف میرا رجوع ہے ○ اور اگر کوئی							

۱..... لفظ "طوبیٰ" کے بارے میں مفسرین کے مختلف اقوال ہیں، ان میں سے ایک قول یہ ہے کہ طوبیٰ سے مراد راحت و نعمت اور شادمانی و خوش حالی کی بشارت ہے۔ ۲..... یہ آیت صلح حدیبیہ میں نازل ہوئی جس کا مختصر واقعہ یہ ہے کہ سہیل بن عمرو جب صلح کے لئے آیا اور صلح نامہ لکھنے پر اتفاق ہو گیا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: لکھو، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کفار نے اس میں جھگڑا کیا اور کہا کہ آپ ہمارے دستور کے مطابق "بِاسْمِکَ اللّٰہِ" لکھو ایسے، اس کے متعلق آیت میں ارشاد ہوتا ہے کہ وہ رحمن کے منکر ہو رہے ہیں۔

رحمن کے منکر ہونے کا جواب

کفار کی ہمت دھڑکی اور مسلمانوں کو تسلی



## قُرْآنًا سَبَّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ أَوْ قُطِّعَتْ

قُرْآنًا	سَبَّرَتْ	بِهِ	الْجِبَالُ <sup>(۱)</sup>	أَوْ	قُطِّعَتْ
(ایسا) قرآن (آتا)	چلائے جاتے	اس (کی تلاوت) سے	پہاڑ	یا	پھاڑی جاتی

ایسا قرآن آتا جس سے پہاڑ ٹل جاتے یا زمین

## بِهِ الْأَرْضُ أَوْ كَلِمَةٍ بِهِ الْمَوْتُ بَلْ

بِهِ	الْأَرْضُ	أَوْ	كَلِمَةٍ	بِهِ	الْمَوْتُ	بَلْ
اس سے	زمین	یا	باتیں کی جاتیں	اس کے ذریعے	مردوں (سے، تو بھی کافر نہ مانتے)	بلکہ

پھٹ جاتی یا مردوں سے باتیں کی جاتیں (جب بھی یہ کافر نہ مانتے) بلکہ

## لِلَّهِ إِلَّا مَرْجِعًا ۖ أَقَلَمَ يَأْيُسُ الَّذِينَ آمَنُوا

لِلَّهِ	إِلَّا مَرْجِعًا	أَقَلَمَ يَأْيُسُ	الَّذِينَ	آمَنُوا
اللہ ہی کے (اختیار میں ہیں)	سب کام	تو کیا نا امید نہ ہو گئے	وہ لوگ جو	ایمان لائے

سب کام اللہ ہی کے اختیار میں ہیں تو کیا مسلمان اس بات سے نا امید نہ ہو گئے

## أَنْ لَّوِ يَشَاءُ اللَّهُ لَهْدَى النَّاسَ جَمِيعًا ۖ وَ

أَنْ	لَّوِ	يَشَاءُ	اللَّهُ	لَهْدَى	النَّاسَ	جَمِيعًا	وَ
(اس بات سے) کہ	اگر	چاہتا	اللہ	(تو) ضرور ہدایت دیدیتا	تمام لوگوں (کو)	اور	

کہ اگر اللہ چاہتا تو سب آدمیوں کو ہدایت دیدیتا اور

## لَا يَزَالُ الَّذِينَ كَفَرُوا نُصِيبُهُمْ بَأْسًا

لَا يَزَالُ	الَّذِينَ	كَفَرُوا	نُصِيبُهُمْ	بَأْسًا
ہمیشہ رہے گی	ان لوگوں کو جنہوں نے	کفر کیا	پہنچتی انہیں	(اس کے) سبب جو

کافروں کو ان کے عمل کی وجہ سے ہمیشہ ہلا دینے والی مصیبت

۱..... کفار قریش نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے کہا تھا کہ اگر آپ یہ چاہیں کہ ہم آپ کی نبوت مانیں اور آپ کی پیروی کریں تو آپ قرآن شریف پڑھ کر اس کی تاثیر سے کہ کرمہ کے پہاڑ اپنی جگہ سے ہٹا دیں، زمین بھاڑ کر چشمہ جاری کر دیں اور قصی بن کلاب وغیرہ ہمارے مرے ہوئے باپ دادا کو زندہ کر دیں۔ اس کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی اور بتا دیا گیا کہ یہ حیلے بھانے کرنے والے کسی حال میں بھی ایمان لانے والے نہیں۔ ۲..... آیت کے اس حصے میں ان مسلمانوں کو جواب دیا گیا جنہوں نے کفار کے نئی نئی نشانیاں طلب کرنے پر یہ چاہا تھا کہ جو کافر بھی کوئی نشانی طلب کرے وہی اس کو دکھا دی جائے۔

## صَنَعُوا قَارِعَةً أَوْ تَحُلُّ قَرِيبًا مِّن دَارِهِمْ

صَنَعُوا	قَارِعَةً	أَوْ	تَحُلُّ	قَرِيبًا	مِّن دَارِهِمْ <sup>(۱)</sup>
انہوں نے کیا	سخت دھکم	یا	وہ اترے گی (یا) تم اترو گے	قریب	ان کے گھروں سے

پہنچتی رہے گی یا آپ ان کے گھروں کے نزدیک اتریں گے

## حَتَّى يَأْتِيَ وَعْدُ اللَّهِ ۖ إِنَّ اللَّهَ لَا يُخْلِفُ الْبِعَادَ ۚ وَ

حَتَّى	يَأْتِيَ	وَعْدُ اللَّهِ	إِنَّ	اللَّهَ	لَا يُخْلِفُ	الْبِعَادَ ۚ <sup>(۲)</sup>	وَ
یہاں تک کہ	آجائے	اللہ کا وعدہ	بیشک	اللہ	خلاف نہیں کرتا	وعدہ (کے)	اور

یہاں تک کہ اللہ کا وعدہ آجائے بیشک اللہ وعدہ خلافی نہیں کرتا ○ اور

## لَقَدْ اسْتَهْزَيْ بِرُسُلٍ مِّن قَبْلِكَ فَأَمَلَيْتُ

لَقَدْ	اسْتَهْزَيْ	بِرُسُلٍ <sup>(۲)</sup>	مِّن قَبْلِكَ	فَأَمَلَيْتُ
ضرور بیشک	مذاق اڑایا گیا	رسولوں کا	تم سے پہلے	تو میں نے مہلت دی

بیشک آپ سے پہلے رسولوں کا مذاق اڑایا گیا تو میں نے کافروں کو

## لِلَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّهُمْ أَخَذَتْهُمْ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ۚ

لِلَّذِينَ	كَفَرُوا	أَنَّهُمْ	أَخَذَتْهُمْ	فَكَيْفَ	كَانَ	عِقَابِ ۚ <sup>(۳)</sup>
ان لوگوں کو جنہوں نے	کفر کیا	پھر	میں نے پکڑ لیا انہیں	تو کیسا	تھا	میرا عذاب

ڈھیل دی پھر میں نے انہیں پکڑ لیا تو میرا عذاب کیسا تھا؟ ○

## أَفَسَنَ هُوَ قَائِمٌ عَلَى كُلِّ نَفْسٍ بِمَا

أَفَسَنَ	هُوَ	قَائِمٌ	عَلَى كُلِّ نَفْسٍ	بِمَا
تو کیا وہ (اللہ) جو	وہ	نگرانی رکھنے والا (ہے)	ہر شخص پر	(اس) کی جو

تو کیا وہ خدا جو ہر شخص پر اس کے اعمال کی

①..... یعنی اے حبیب! اُصَلِّ اللہ تعالیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، آپ حدیبیہ کے دن ان کے گھروں کے نزدیک اپنے لشکر کے ساتھ اتریں گے یہاں تک کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے فتح و نصرت کا، حضور صَلَّی اللہ تعالیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور ان کا دین غالب ہونے کا اور مکہ مکرمہ کی فتح کا وعدہ پورا ہو جائے۔ ②..... اس آیت میں علماء و مبلغین کیلئے درس ہے کہ راہِ خدا میں تکالیف برداشت کرنا انبیاء عَلَیْہِمُ السَّلَامُ وَاٰلِہٖمُ السَّلَامُ کا طریقہ ہے اس لئے اگر انہیں راہِ خدا میں کسی تکلیف اور پریشانی کا سامنا ہو تو انہیں چاہئے کہ انبیاء عَلَیْہِمُ السَّلَامُ وَاٰلِہٖمُ السَّلَامُ کے حالات اور ان کی سیرت کو سامنے رکھتے ہوئے صبر و تحمل کا مظاہرہ کریں، اللہ تعالیٰ نے چاہا تو ان کی تکالیف =



# كَسَبَتْ ۚ وَجَعَلُوا لِلَّهِ شُرَكَاءَ ۖ قُلْ

كَسَبَتْ	و	جَعَلُوا	لِلَّهِ	شُرَكَاءَ	قُلْ
اس نے کام کیا (وہ بتوں جیسا ہے؟ ہرگز نہیں)	اور	انہوں نے ٹھہرائے	اللہ کے	شریک	تم کہو

نگرائی رکھتا ہے (وہ بتوں جیسا ہے؟ ہرگز نہیں) اور وہ لوگ اللہ کے شریک ٹھہراتے ہیں۔ تم فرماؤ:

## سَبُّهُمْ ۖ أَمْ تُنَبِّئُونَهُ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي الْأَرْضِ ۚ أَمْ

سَبُّهُمْ	أَمْ	تُنَبِّئُونَهُ	بِمَا	لَا يَعْلَمُ <sup>(۱)</sup>	فِي الْأَرْضِ	أَمْ
تم نام لو ان کے	یا (بلکہ)	تم خبر دیتے ہو اللہ کو	(اس کی جسے)	وہ نہیں جانتا	زمین میں	یا

تم ان کا نام تو لو (کہ وہ کون ہیں جو خدا کے شریک ہیں) بلکہ تم اللہ کو وہ بات بتاتے ہو جسے وہ زمین میں

## يُظَاهِرُ مِنَ الْقَوْلِ ۖ بَلْ دُرِينَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا

يُظَاهِرُ مِنَ الْقَوْلِ	بَلْ	دُرِينَ	لِلَّذِينَ	كَفَرُوا
ایک بے معنی بات (کے پیچھے پڑتے ہو)	بلکہ	خوشمنا بنادیا گیا	ان لوگوں کے لئے جنہوں نے	کفر کیا

جانتا ہی نہیں ہے، یا یونہی ایک اوپری بات بلکہ کافروں کیلئے ان کا فریب

## مَكْرُهُمْ وَصُدُّوا عَنِ السَّبِيلِ ۖ وَمَنْ يُضِلِلِ اللَّهُ فَمَا

مَكْرُهُمْ	و	صُدُّوا	عَنِ السَّبِيلِ	وَمَنْ	يُضِلِلِ	اللَّهُ	فَمَا
ان کا فریب	اور	انہیں روک دیا گیا	راستے سے	اور	جسے	گمراہ کر دے	اللہ تو نہیں

خوشمنا بنادیا گیا اور انہیں راستے سے روک دیا گیا اور جسے اللہ گمراہ کرے

## لَهُ مِنْ هَادٍ ۖ لَّهُمْ عَذَابٌ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۚ

لَهُ	مِنْ هَادٍ ۖ	لَّهُمْ	عَذَابٌ	فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا	و
اس کے لئے	کوئی ہدایت دینے والا	ان کے لئے	عذاب (ہے)	دنیا کی زندگی میں	اور

اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں ۝ ان کیلئے دنیا کی زندگی میں عذاب ہے اور

= جلد دور ہو جائیں گی۔

۱..... اس سے مراد یہ ہے کہ زمین میں اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک موجود نہیں، اگر اس کا کوئی شریک ہو سکتا تو اللہ تعالیٰ کو اس کا علم ضرور ہوتا کیونکہ اس کا علم ہر چیز کو محیط ہے اور جو اللہ تعالیٰ کے علم میں نہ ہو وہ محض باطل ہے لہذا اللہ تعالیٰ کے لئے شریک ہونا بھی باطل اور غلط ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ کے علم کی نفی نہیں کی گئی بلکہ اللہ تعالیٰ کا شریک ہونے کی نفی کی گئی ہے۔

کفر کے لئے دنیا و آخرت کے عذاب کی وعید

## لَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَشَقُّ ۚ وَمَالَهُمْ مِّنَ اللَّهِ مِن وَّاقٍ ۝۳۴

لَعَذَابُ الْآخِرَةِ	أَشَقُّ	وَمَا	لَهُمْ	مِّنَ اللَّهِ	مِن وَّاقٍ ۝۳۴
ضرور آخرت کا عذاب	زیادہ سخت (ہے)	اور	ان کے لئے	اللہ سے	کوئی بچانے والا

آخرت کا عذاب یقیناً زیادہ سخت ہے اور انہیں اللہ سے بچانے والا کوئی نہیں ○

## مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعدَ الْمُتَّقُونَ ۖ تَجْرِي

مَثَلُ الْجَنَّةِ	الَّتِي	وُعدَ	الْمُتَّقُونَ	تَجْرِي
(اس) جنت کا حال	جس کا	وعدہ کیا گیا	پرہیز گاروں (سے)	(یہ ہے کہ) بہتی ہیں

جس جنت کا پرہیز گاروں سے وعدہ کیا گیا ہے اس کا حال یہ ہے کہ اس کے نیچے

## مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۖ أُكُلُهَا دَائِمٌ وَظِلُّهَا ۖ تِلْكَ

مِنْ تَحْتِهَا	الْأَنْهَارُ	أُكُلُهَا	دَائِمٌ	وَ	ظِلُّهَا	تِلْكَ
اس کے نیچے	نہریں	اس کا پھل	ہمیشہ رہنے والا	اور	اس کا سایہ (بھی)	یہ

نہریں جاری ہیں، اس کے پھل اور اس کا سایہ ہمیشہ رہنے والا ہے۔ یہ

## عُقَبَى الَّذِينَ اتَّقَوْا ۖ وَعُقَبَى الْكَافِرِينَ النَّارُ ۝۳۵ وَالَّذِينَ

عُقَبَى الَّذِينَ	اتَّقَوْا	وَعُقَبَى الْكَافِرِينَ	النَّارُ ۝۳۵	وَالَّذِينَ
ان لوگوں کا انجام ہے جو	پرہیز گار ہوئے	اور	کافروں کا انجام	آگ (ہے) اور وہ لوگ جو

پرہیز گاروں کا انجام ہے اور کافروں کا انجام آگ ہے ○ اور جنہیں

## اتَّبَعَهُمُ الْكِتَابُ يَفْرَحُونَ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ ۖ

اتَّبَعَهُمُ	الْكِتَابُ	يَفْرَحُونَ <sup>(۱)</sup>	بِمَا	أُنْزِلَ	إِلَيْكَ	وَالَّذِينَ
ہم نے دی انہیں	کتاب	وہ خوش ہوتے ہیں	(اس) پر جو	نازل کیا گیا	تمہاری طرف	اور

ہم نے کتاب دی وہ اس پر خوش ہوتے جو آپ کی طرف نازل کیا گیا ہے اور

۲..... بعض مفسرین کے نزدیک اس آیت میں ”کتاب“ سے مراد قرآن پاک اور ”جنہیں کتاب دی گئی“ سے مراد صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں اور قرآن نازل ہونے پر خوش ہونے سے مراد یہ ہے کہ قرآن نازل ہونے سے مزید احکام نازل ہوتے ہیں جس کی وجہ سے انہیں خوشی ہوتی ہے۔ بعض مفسرین فرماتے ہیں کہ ”کتاب“ سے مراد تورات اور انجیل ہے اور ”جنہیں کتاب دی گئی“ سے مراد وہ یہودی اور عیسائی ہیں جو اسلام سے مشرف ہوئے اور قرآن پاک نازل ہونے پر یہ اس لئے خوش ہوتے ہیں کہ یہ قرآن پاک پر ایمان لائے اور انہوں نے اس کی تصدیق کی۔

جنت کے تین اوصاف اور نفاذ کا انجام

اصل کتاب کے صاحبین کی روش اور مخالفین کی طرف اشارہ



مِنَ الْأَحْزَابِ مَنْ يُشْكِرُ بَعْضَهُ ۖ قُلْ إِنَّمَا

مِنَ الْأَحْزَابِ (۱)	مَنْ	يُشْكِرُ	بَعْضَهُ	قُلْ	إِنَّمَا
(ان) گروہوں میں سے	(کوئی وہ ہے) جو	انکار کرتا ہے	اس کے بعض حصے (کا)	تم کہو	صرف

ان گروہوں میں کچھ وہ ہیں جو اس قرآن کے بعض حصے کا انکار کرتے ہیں۔ تم فرماؤ:

أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ اللَّهَ وَلَا أُشْرِكَ بِهِ ۖ

أُمِرْتُ	أَنْ	أَعْبُدَ	اللَّهَ	وَ	لَا أُشْرِكَ	بِهِ
مجھے حکم دیا گیا	کہ	میں عبادت کرو	اللہ (کی)	اور	شریک نہ ٹھہراؤں	اس کا

مجھے تو یہی حکم ہے کہ میں اللہ کی عبادت کروں اور اس کا شریک نہ ٹھہراؤں،

إِلَيْهِ أَدْعُوا وَإِلَيْهِ مَابِ ۖ وَكَذَلِكَ

إِلَيْهِ	أَدْعُوا	وَ	إِلَيْهِ	مَابِ ۖ	وَ	كَذَلِكَ
اسی کی طرف	میں بلاتا ہوں	اور	اسی کی طرف	مجھے لوٹنا (ہے)	اور	اسی طرح

میں اسی کی طرف بلاتا ہوں اور اسی کی طرف مجھے پھرنا ہے ○ اور اسی طرح

أَنْزَلْنَاهُ حُكْمًا عَرَبِيًّا ۖ وَلَئِنْ اتَّبَعْتَ

أَنْزَلْنَاهُ	حُكْمًا	عَرَبِيًّا	وَ	لَئِنْ	اتَّبَعْتَ (۲)
ہم نے اتارا وہ قرآن	فیصلہ	عربی (زبان میں)	اور	ضرور اگر	تم نے پیروی کی

ہم نے اس قرآن کو عربی فیصلے کی صورت میں اتارا اور اے سننے والے! اگر تو ان کی خواہشوں پر

أَهْوَاءَهُمْ بَعْدَ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۚ مَا

أَهْوَاءَهُمْ	بَعْدَ	مَا	جَاءَكَ	مِنَ الْعِلْمِ	مَا
ان کی خواہشوں (کی)	(اس کے) بعد	کہ	آچکا تیرے پاس	علم سے	نہیں (ہوگا)

چلے گا اس کے بعد کہ تیرے پاس علم آچکا تو

۱..... بعض مفسرین کے نزدیک احزاب سے یہودیوں، عیسائیوں اور مشرکین کے وہ گروہ مراد ہیں جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عداوت میں سرشار ہیں اور انہوں نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر چڑھائیاں کی ہیں۔ بعض مفسرین فرماتے ہیں کہ احزاب سے ایمان لانے والوں کے علاوہ بقیہ یہودی، عیسائی اور وہ تمام مشرکین مراد ہیں جو قرآن کے بعض حصے کا انکار کرتے ہیں۔

۲..... اس آیت میں بظاہر خطاب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہے لیکن اس سے مراد آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت ہے۔

لَكَ مِنَ اللَّهِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا وَاقٍ ﴿٣٧﴾ وَلَقَدْ								
لَكَ	مِنَ اللَّهِ	مِنْ وَلِيٍّ	وَلَا	وَاقٍ ﴿٣٧﴾	وَ	لَقَدْ		
تیرے لئے	اللہ سے (کے آگے)	کوئی حمایتی	اور نہ	کوئی بچانے والا	اور	ضرور بیشک		
اللہ کے آگے نہ تیرا کوئی حمایتی ہو گا اور نہ کوئی بچانے والا ○ اور بیشک								
أَرْسَلْنَا رَسُولًا مِّن قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ أَزْوَاجًا								
أَرْسَلْنَا	رُسُلًا	مِّن قَبْلِكَ ﴿١﴾	وَ	جَعَلْنَا	لَهُمْ	أَزْوَاجًا وَ		
ہم نے بھیجے	رسول	تم سے پہلے	اور	ہم نے بنائیں	ان کے لیے	بیویاں اور		
ہم نے تم سے پہلے رسول بھیجے اور ان کے لیے بیویاں اور								
ذُرِّيَّةً ۖ وَمَا كَانَ لِرَسُولٍ أَنْ يَأْتِيَ بِآيَةٍ إِلَّا								
ذُرِّيَّةً	وَ	مَا كَانَ	لِرَسُولٍ	أَنْ	يَأْتِيَ بِآيَةٍ	إِلَّا		
بچے	اور	نہیں ہے	کسی رسول کا (کام)	کہ	ودے آئے کوئی نشانی	مگر		
بچے بنائے اور کسی رسول کا کام نہیں کہ اللہ کی اجازت کے بغیر								
بِإِذْنِ اللَّهِ ۖ لِكُلِّ أَجَلٍ كِتَابٌ ﴿٣٨﴾ يَسْأَلُ اللَّهَ مَا								
بِإِذْنِ اللَّهِ	لِكُلِّ أَجَلٍ	كِتَابٌ ﴿٣٨﴾	يَسْأَلُ	اللَّهُ مَا				
اللہ کی اجازت سے	ہر وعدے کے لئے	ایک لکھی ہوئی (مدت ہے)	مٹا دیتا ہے	اللہ جو				
کوئی نشانی لے آئے۔ ہر وعدے کیلئے ایک لکھی ہوئی (مدت) ہے ○ اللہ جو چاہتا ہے								
يَشَاءُ وَيُثَبِّتُ ۖ وَعِنْدَهُ أُمُّ الْكِتَابِ ﴿٣٩﴾ وَإِنْ مَا								
يَشَاءُ	وَ	يُثَبِّتُ	وَ	عِنْدَهُ	أُمُّ الْكِتَابِ ﴿٣٩﴾	وَ إِنْ مَا		
وہ چاہتا ہے	اور	برقرار رکھتا ہے	اور	اسی کے پاس (ہے)	اصل لکھا ہوا (یا) لوح محفوظ	اور اگر		
مٹا دیتا ہے اور برقرار رکھتا ہے اور اصل لکھا ہوا اسی کے پاس ہے ○ اور (اے حبیب!) اگر								

۱..... اس آیت میں کفار کی طرف سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت پر کئے گئے اعتراضات کے جوابات دیئے گئے ہیں۔ ان کی تفصیل جاننے کے لئے تفسیر صراط الہدایہ، ج 5، ص 134 کا مطالعہ فرمائیں۔ ۲..... ایک قول یہ ہے کہ آیت میں مذکور اُمُّ الْكِتَاب سے مراد اللہ تعالیٰ کا علم ہے جو کہ ازل سے ہی ہر چیز کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ اُمُّ الْكِتَاب سے لوح محفوظ مراد ہے جس میں تمام کائنات اور عالم میں ہونے والے جملہ حوادث و واقعات اور تمام اشیاء لکھی ہوئی ہیں اور اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔

نیز ان مذاہب کی دو صورتیں اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذمہ داری

نموداربات سے متعلق مشیت الہی



## نُرِيَّتَكَ بَعْضَ الَّذِي نَعِدُهُمْ آؤ

نُرِيَّتَكَ	بَعْضَ	الَّذِي	نَعِدُهُمْ	آؤ
ہم دکھا دیں تمہیں	(اس میں سے) کچھ	جو	ہم وعدہ کر رہے ہیں ان سے	یا

ہم تمہیں کوئی وعدہ دکھا دیں جو ہم ان سے کر رہے ہیں یا

## تَتَوَقَّيْتُكَ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ

تَتَوَقَّيْتُكَ	فَإِنَّمَا عَلَيْكَ
(پہلے ہی) ہم وفات دیدیں تمہیں (تو ایسا ممکن ہے)	تو (بہر حال) تم پر صرف (لازم ہے)

ہم تمہیں پہلے ہی وفات دیدیں تو آپ پر تو بہر حال تبلیغ کرنا

## الْبَلَدُ وَعَلَيْنَا الْحِسَابُ ۳۰ أَوْلَمْ يَرَوْا أَنَّا

الْبَلَدُ	وَعَلَيْنَا	الْحِسَابُ ۳۰	أَوْلَمْ يَرَوْا	أَنَّا
تبلیغ کرنا	اور	ہم پر (ہے)	حساب لینا	اور کیا انہوں نے نہ دیکھا کہ

لازم ہے اور حساب لینا ہمارے ذمے ہے ۳۰ کیا یہ کافر دیکھتے نہیں کہ

## نَأْتِي الْأَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ أَطْرَافِهَا ۱۷ وَاللَّهُ يَحْكُمُ

نَأْتِي الْأَرْضَ	نَنْقُصُهَا	مِنْ أَطْرَافِهَا ۱۷	وَاللَّهُ	يَحْكُمُ
ہم (کافروں کی) زمین کم کرتے چلے آ رہے ہیں	اس کی تمام طرفوں سے	اور	اللہ	حکم فرماتا ہے

ہم ہر طرف سے ان کی زمین کم کر رہے ہیں اور اللہ حکم فرماتا ہے،

## لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهِ ۱۸ وَهُوَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ۳۱ وَقَدْ

لَا	مُعَقِّبَ	لِحُكْمِهِ ۱۸	وَهُوَ	سَرِيعُ الْحِسَابِ ۳۱	وَقَدْ
نہیں	کوئی پیچھے کرنے والا	اس کے حکم کو	اور	وہ	اور

اس کے حکم کو کوئی پیچھے کرنے والا نہیں اور وہ بہت جلد حساب لے لیتا ہے ۳۱ اور

۱..... اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے منہ موڑنا دنیا میں بھی بربادی لاتا ہے اور نافرمانوں پر زمین اپنی وسعت کے باوجود تنگ ہوتی چلی جاتی ہے۔ تاریخ شاید یہ کہ جب مسلمان اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری پر مضبوطی سے قائم ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں زمین میں غلبہ و اقتدار عطا فرمایا اور جب مسلمانوں نے اس سے منہ موڑا تو ان کی آبادیاں بھی ہر طرف کم ہونے لگیں اور اسلامی سر زمین کی وسعت رفتہ رفتہ کم ہونے لگ گئی۔ افسوس! آج بھی مسلمان اسی روش پر چلتے اور اپنی سابقہ تاریخ سے عبرت پکڑنے کی بجائے اسے ہی دوبارہ دہراتے نظر آ رہے ہیں۔

مَكَرَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلِلَّهِ الْمَكْرُ جَمِيعًا ط

مَكْرَ	الَّذِينَ	مِنْ قَبْلِهِمْ (۱)	فَلِلَّهِ	الْمَكْرُ جَمِيعًا
فریب کر چکے	وہ لوگ جو	ان سے پہلے (تھے)	تو اللہ ہی کی (ہے)	ساری خفیہ تدبیر

ان سے پہلے لوگ فریب کر چکے ہیں تو ساری خفیہ تدبیر کا مالک تو اللہ ہی ہے۔

يَعْلَمُ مَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ ط وَسَيَعْلَمُ الْكُفْرُ

يَعْلَمُ	مَا	تَكْسِبُ	كُلُّ نَفْسٍ	و	سَيَعْلَمُ	الْكُفْرُ
وہ جانتا ہے	جو کچھ	کماتی ہے	ہر جان	اور	عنقریب جان لیں گے	کفار

وہ جانتا ہے جو کچھ کوئی جان عمل کمائے اور عنقریب کافر جان لیں گے

لِسَنِّ عُقْبَى الدَّارِ ۚ (۲) وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا

لِسَنِّ	عُقْبَى الدَّارِ ۚ (۲)	و	يَقُولُ	الَّذِينَ	كَفَرُوا
کس کے لئے (ہے)	گھر (یعنی آخرت) کا اچھا انجام	اور	کہتے ہیں	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا

کہ آخرت کا اچھا انجام کس کے لئے ہے؟ ○ اور کافر کہتے ہیں:

لَسْتُ مُرْسَلًا ط قُلْ كَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا

لَسْتُ	مُرْسَلًا	قُلْ	كَفَىٰ	بِاللَّهِ	شَهِيدًا
تم نہیں ہو	بھیجے ہوئے (یعنی رسول)	تم کہو	کافی ہے	اللہ	گواہ

تم رسول نہیں ہو۔ تم فرماؤ: میرے اور تمہارے درمیان

بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ ۖ وَمَنْ عِنْدَ عَلَمٍ الْكِتَابِ ۚ (۳)

بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ	و	مَنْ عِنْدَ	عِلْمِ الْكِتَابِ ۚ (۳)
میرے اور تمہارے درمیان	اور	(وہ بھی گواہ ہے) جس کے پاس	کتاب کا علم (ہے)

اللہ کافی گواہ ہے اور ہر وہ آدمی گواہ ہے جس کے پاس کتاب کا علم ہے ○

۱..... اس آیت میں رسول اکرم ﷺ کو تسلی دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ مشرکین مکہ سے پہلے گزری ہوئی امتوں کے کفار اپنے انبیاء کرام علیہم السلام کے ساتھ مقابلہ کر چکے ہیں اور ان مقابلوں میں ہر طرح کی چالیں چلیں لیکن پھر بھی ناکام و نامراد ہوئے کیونکہ اصل تدبیر کا مالک تو اللہ تعالیٰ ہی ہے پھر اس کی مشیت کے بغیر کسی کی کیا چل سکتی ہے اور جب حقیقت یہ ہے تو مخلوق کا کیا اندیشہ۔

۲..... اللہ تعالیٰ نے علماء کی گواہی اپنے ساتھ بیان فرمائی، اس سے معلوم ہوا کہ علم کی بڑی فضیلت و اہمیت ہے۔



رکوع: 07

آیات: 52

# سُورَةُ اِبْرٰهِيْمَ ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللّٰهِ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللّٰہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

اَلْاٰتِ كِتٰبٍ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ

اَلْاٰتِ	كِتٰبٍ	اَنْزَلْنٰهُ	اِلَيْكَ	لِتُخْرِجَ
حروف مقطعات	(یہ) ایک کتاب (ہے)	ہم نے نازل کیا ہے	تمہاری طرف	تاکہ تم نکالو

اَلَّا، یہ ایک کتاب ہے جو ہم نے تمہاری طرف نازل کی ہے تاکہ تم لوگوں کو

النَّاسِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۙ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ

النَّاسِ	مِنَ الظُّلُمٰتِ	اِلَى النُّوْرِ	بِاِذْنِ رَبِّهِمْ
لوگوں (کو)	اندھیروں سے	اجالے کی طرف	ان کے رب کے حکم سے

ان کے رب کے حکم سے اندھیروں سے اجالے کی طرف،

اِلٰى صِرَاطٍ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۝ اللّٰهُ الَّذِيْ لَهُ

اِلٰى صِرَاطٍ	الْعَزِيْزِ	الْحَمِيْدِ	اللّٰهُ	الَّذِيْ لَهُ
(اس کے) راستے کی طرف (نکالو جو)	عزت والا	سب خوبیوں والا (ہے)	اللّٰهُ	وہ جس کا (ہے)

اس (اللّٰہ) کے راستے کی طرف نکالو جو عزت والا، سب خوبیوں والا ہے ۝ اللّٰہ جس کی ملکیت میں

۱..... اس آیت سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اللہ عزوجل کے حکم سے لوگوں کو ظلمت کفر سے نکال کر ایمان کی روشنی میں داخل کرتے ہیں، کوئی شخص صرف قرآن سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے کے بغیر ہدایت نہیں پاسکتا نور ہدایت کا ذریعہ صرف حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مبارک ہے۔ ۲..... امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں ”ظلمات“ کو جمع اور ”نور“ کو واحد کے صیغہ سے ذکر فرمانے میں اس طرف اشارہ ہے کہ دین حق کی راہ ایک ہے اور کفر و گمراہی کے راستے کثیر ہیں۔ (تفسیر کبیر، ابراہیم، تحت الآیۃ: ۱، ۵۸/۷)

قرآن کے ذریعے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا  
لوگوں کو نجات کیوں سے نکالنا

شان الہی اور کفار کے لئے وعید

## مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ط وَوَيْلٌ لِّلْكَٰفِرِيْنَ

مَا	فِي السَّمٰوٰتِ	وَ	مَا	فِي الْاَرْضِ	وَ	وَيْلٌ	لِّلْكَٰفِرِيْنَ
جو کچھ	آسمانوں میں	اور	جو کچھ	زمین میں (ہے)	اور	خرابی، بربادی (ہے)	کافروں کے لئے

ہر وہ چیز ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اور کافروں کیلئے

## مِنْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ ۝۱۱ الَّذِيْنَ يَسْتَحِبُّوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلٰى الْاٰخِرَةِ

مِنْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ ۝۱۱	الَّذِيْنَ	يَسْتَحِبُّوْنَ	الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا	عَلٰى الْاٰخِرَةِ
ایک سخت عذاب سے	وہ لوگ جو	پسند کرتے ہیں	دنیا کی زندگی (کو)	آخرت پر (کی بجائے)

ایک سخت عذاب کی خرابی ہے ۝ جو آخرت کی بجائے دنیا کی زندگی کو پسند کرتے ہیں

## وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عَوَجًا ط اُولٰٓئِكَ

وَيَصُدُّوْنَ	عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	وَ	يَبْغُوْنَهَا	عَوَجًا ۱	اُولٰٓئِكَ
اور روکتے ہیں	اللہ کی راہ سے	اور	تلاش کرتے ہیں اس میں	ٹیڑھا پن	یہ لوگ

اور اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اور اس میں ٹیڑھا پن تلاش کرتے ہیں وہ

## فِيْ ضَلٰلٍ بَعِيْدٍ ۝۱۲ وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانٍ قَوْمِهٖ

فِيْ ضَلٰلٍ بَعِيْدٍ ۝۱۲	وَ	مَا اَرْسَلْنَا	مِنْ رَّسُوْلٍ	اِلَّا	بِلِسَانٍ قَوْمِهٖ
دور کی گمراہی میں (ہیں)	اور	ہم نے نہیں بھیجا	کوئی رسول	مگر	اس کی قوم کی زبان کے ساتھ

دور کی گمراہی میں ہیں ۝ اور ہم نے ہر رسول اس کی قوم کی زبان کے ساتھ ہی بھیجا

## لِيُبَيِّنَ لَهُمْ ط فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ وَ

لِيُبَيِّنَ لَهُمْ ط	فَيُضِلُّ اللّٰهُ	مَنْ	يَّشَآءُ	وَ
تا کہ وہ واضح طور پر بتا دے	ان کو	پھر گمراہ کرتا ہے	اللہ جسے	وہ چاہتا ہے

تا کہ وہ انہیں واضح کر کے بتا دے، پھر اللہ گمراہ کرتا ہے جسے چاہتا ہے اور

۱..... دین میں ٹیڑھا پن تلاش کرنے کی دو صورتیں ہیں، ایک یہ کہ لوگوں کو سیدھا راستہ اختیار کرنے سے روک دینا۔ دوسری یہ کہ حق مذہب کے بارے میں لوگوں کے دلوں میں شکوک و شبہات ڈالنے کی اور جس قدر ہو سکے حیلوں وغیرہ کا سہارا لے کر حق مذہب میں برائیاں ظاہر کرنے کی کوشش کرنا۔ ۲..... اس سے معلوم ہوا کہ جو آخرت کی بجائے دنیا کی زندگی کو پسند کرتے ہیں وہ عملی طور پر گمراہ ہیں اور جو لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے اور دین سے روکتے ہیں وہ گمراہ کرنے والے ہیں۔ اس آیت سے ان لوگوں کو عبرت پکڑنی چاہئے جو علم کا لبادہ اوڑھ کر لوگوں کو مذہب حق سے دور کرنے کی کوششوں میں مصروف ہیں اور =

کفار کی تین برائی صفات

رسول کی ذمہ داری اور لوگوں کی ہدایت و گمراہی سے متعلق منہ اُٹھائی



يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ ۖ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝

يَهْدِي	مَنْ	يَشَاءُ	وَ	هُوَ	الْعَزِيزُ	الْحَكِيمُ ۝	وَ
ہدایت دیتا ہے	جسے	وہ چاہتا ہے	اور	وہی	عزت والا، غلبے والا	حکمت والا (ہے)	اور

راہ دکھاتا ہے جسے چاہتا ہے اور وہی عزت والا، حکمت والا ہے ۝ اور

لَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا أَنْ أَخْرِجْ قَوْمَكَ

لَقَدْ	أَرْسَلْنَا	مُوسَىٰ	بِآيَاتِنَا	أَنْ	أَخْرِجْ	قَوْمَكَ
ضرور بیشک	ہم نے بھیجا	موسیٰ (کو)	اپنی نشانیوں کے ساتھ	کہ	تم نکالو	اپنی قوم (کو)

بیشک ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیاں دے کر بھیجا کہ اپنی قوم کو

مِنَ الظُّلُمِ إِلَى النُّورِ ۖ وَذَكَرَهُمْ بِآيِهِم ۚ إِنَّ فِي ذَلِكَ

مِنَ الظُّلُمِ	إِلَى النُّورِ	وَ	ذَكَرَهُمْ	بِآيِهِم ۚ	إِنَّ	فِي ذَلِكَ
اندھیروں سے	اجالے کی طرف	اور	یاد دلاؤ انہیں	اللہ کے دنوں کی	بیشک	اس میں

اندھیروں سے اجالے میں لاؤ اور انہیں اللہ کے دن یاد دلاؤ۔ بیشک اس میں

لَايَةٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ ۝ وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ

لَايَةٍ	لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ ۝	وَ	إِذْ	قَالَ	مُوسَىٰ
ضرور نشانیاں (ہیں)	ہر بڑے صبر والے، شکر گزار کے لئے	اور	جب	کہا	موسیٰ (نے)

ہر بڑے صبر کرنے والے، شکر گزار کیلئے نشانیاں ہیں ۝ اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے

لِقَوْمِهِ اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ أَنْجَاكُمْ

لِقَوْمِهِ	اذْكُرُوا	نِعْمَةَ اللَّهِ	عَلَيْكُمْ	إِذْ	أَنْجَاكُمْ
اپنی قوم سے	تم یاد کرو	اللہ کی نعمت، احسان	اپنے اوپر	جب	اس نے نجات دی تمہیں

فرمایا: اپنے اوپر اللہ کا احسان یاد کرو جب اس نے تمہیں فرعونوں سے

= دین میں نئے نئے مذہب نکال کر امت کی وحدت کا شیرازہ بکھرنے کی سعی کر رہے ہیں۔

①..... اندھیروں سے نکالنا اللہ تعالیٰ کا کام ہے لیکن یہاں آیت میں اس کی نسبت حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف کی گئی ہے۔ یہ نسبت مجازی ہے یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام اس کا ذریعہ و وسیلہ ہیں اور اس سے معلوم ہوا کہ مخلوق کی طرف مجازی نسبت درست ہے اور اس میں کسی طرح بھی شرک کا کوئی پہلو نہیں ہے۔ ②..... اللہ تعالیٰ کے دنوں سے متعلق مفسرین کے مختلف اقوال ہیں، ان میں سے ایک قول یہ ہے کہ ان دنوں سے اللہ عزوجل کی نعمتیں =

مِّنَ الْفِرْعَوْنَ یَسْؤُمُونَکُمْ سُوءَ الْعَذَابِ وَیَذَّبَحُونَ أَبْنَاءَکُمْ

مِّنَ الْفِرْعَوْنَ یَسْؤُمُونَکُمْ سُوءَ الْعَذَابِ وَ یَذَّبَحُونَ أَبْنَاءَکُمْ

فرعون والوں سے وہ پہنچاتے تھے تمہیں برا عذاب اور وہ ذبح کر دیتے تمہارے بیٹے

نجات دی جو تمہیں بری سزا دیتے تھے اور تمہارے بیٹوں کو ذبح کرتے

وَيَسْتَحْيُونَ نِسَاءَکُمْ ۖ وَفِي ذٰلِکُمْ بَلَاءٌ

وَيَسْتَحْيُونَ نِسَاءَکُمْ ۖ وَ فِي ذٰلِکُمْ بَلَاءٌ

اور زندہ چھوڑ دیتے تمہاری عورتیں (بچیاں) اور اس میں آزمائش (تھی)

اور تمہاری بیٹیوں کو زندہ رکھتے تھے اور اس میں تمہارے رب کی طرف سے

مِّنْ سَرَبِکُمْ عَظِیْمٌ ۚ وَاذْکَاذَنَ رَبُّکُمْ

مِّنْ سَرَبِکُمْ عَظِیْمٌ ۚ وَاذْکَاذَنَ رَبُّکُمْ

تمہارے رب کی طرف سے بڑی اور جب اعلان فرمادیا تمہارے رب (نے)

بڑی آزمائش تھی اور یاد کرو جب تمہارے رب نے اعلان فرمادیا

لَیِّنْ شَکْرْتُمْ لَا زَیْدَ لَکُمْ وَلَیِّنْ کَفَرْتُمْ

لَیِّنْ شَکْرْتُمْ لَا زَیْدَ لَکُمْ وَلَیِّنْ کَفَرْتُمْ

ضرور اگر تم شکر ادا کرو گے (تو) ضرور میں زیادہ دوں گا تمہیں اور ضرور اگر تم ناشکری کرو گے

کہ اگر تم میرا شکر ادا کرو گے تو میں تمہیں اور زیادہ عطا کروں گا اور اگر تم ناشکری کرو گے

اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِیْدٌ ۝۷ وَقَالَ مُوسٰی اِنْ تَکْفُرُوْا

اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِیْدٌ ۝۷ وَقَالَ مُوسٰی اِنْ تَکْفُرُوْا

(تو) بیشک میرا عذاب ضرور سخت (ہے) اور کہا موسیٰ (نے) اگر تم ناشکری کرو

تو میرا عذاب سخت ہے اور موسیٰ نے فرمایا: (اے لوگو!) اگر تم

== مراد ہیں۔ یہی قول زیادہ قوی ہے کہ اگلی آیت میں حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے عمل سے اسی کو واضح فرمایا ہے۔ اسی سے مسلمانوں کا حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادت مبارکہ کا جشن منانا بھی ثابت ہوتا ہے کہ ”اٰیۃ اللہ“ میں سب سے بڑی نعمت کا دن حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادت کا دن ہے، لہذا اس کی یاد قائم کرنا بھی اس آیت کے حکم میں داخل ہے۔

①..... شکر کرنے سے نعمت زیادہ ہوتی ہے۔ شکر کی حقیقت یہ ہے کہ نعمت دینے والے کی نعمت کا اس کی تعظیم کے ساتھ اعتراف کرے اور نفس کو اس چیز کا =

شکر کا صلہ اور ناشکری کا انجام

اللہ تعالیٰ کی شان ہے بڑی



اَنْتُمْ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِیْعًا ۚ فَاِنَّ اللّٰهَ لَعَنُکُمْ

اَنْتُمْ	وَمَنْ	فِي الْاَرْضِ	جَمِیْعًا	فَاِنَّ	اللّٰهَ	لَعَنُکُمْ
تم	اور جو	زمین میں (ہیں)	سب	تو بیشک	اللّٰه	ضرور بے پرواہ

اور زمین میں جتنے لوگ ہیں سب ناشکرے ہو جاؤ تو بیشک اللّٰه بے پرواہ،

حَبِیْدٌ ۝۸ اَلَمْ یَا تَکُمْ نَبِیُّ الْاَزِیْنِ مِنْ قَبْلِکُمْ

حَبِیْدٌ ۝۸	اَلَمْ یَا تَکُمْ	نَبِیُّ	الْاَزِیْنِ	مِنْ قَبْلِکُمْ
خوبیوں والا (ہے)	کیا نہیں آئی تمہارے پاس	خبر	ان لوگوں کی جو	تم سے پہلے (تھے)

خوبیوں والا ہے ۝ کیا تمہارے پاس ان لوگوں کی خبریں نہ آئیں جو تم سے پہلے تھے

قَوْمِ نُوحٍ وَعَادٍ وَثَمُوْدَ وَالَّذِیْنَ مِنْ بَعْدِهِمْ ۚ

قَوْمِ نُوحٍ	وَعَادٍ	وَوَثَمُوْدَ	وَالَّذِیْنَ	مِنْ بَعْدِهِمْ
(یعنی) نوح کی قوم	اور عاد	اور ثمود	اور ان لوگوں کی جو	ان کے بعد (ہوئے)

(یعنی) نوح کی قوم اور عاد اور ثمود اور جو ان کے بعد ہوئے

لَا یَعْلَمُهُمْ اِلَّا اللّٰهُ ۚ جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ

لَا یَعْلَمُهُمْ	اِلَّا	اللّٰهُ	جَاءَتْهُمْ	رُسُلُهُمْ	بِالْبَیِّنٰتِ
نہیں جانتا انہیں	مگر	اللّٰه	آئے ان کے پاس	ان کے رسول	روشن دلائل کے ساتھ

جنہیں اللّٰه ہی جانتا ہے۔ ان کے پاس ان کے رسول روشن دلائل لے کر تشریف لائے

فَرَدُّوْا اَیْدِیْہُمْ فِیْٓ اَفْوَاهِہُمْ وَقَالُوْا اِنَّا کَفَرْنَا

فَرَدُّوْا	اَیْدِیْہُمْ	فِیْٓ اَفْوَاهِہُمْ	وَقَالُوْا	اِنَّا	کَفَرْنَا
تو وہ لے گئے	اپنے ہاتھوں (کو)	اپنے مونہوں میں	اور انہوں نے کہا	بیشک	ہم نے انکار کیا

تو وہ اپنے ہاتھ اپنے منہ کی طرف لے گئے اور کہنے لگے: ہم اس کے ساتھ کفر کرتے ہیں

== عادی بنائے۔ حضرت حسن رضی اللّٰه تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: مجھے یہ حدیث پہنچی ہے کہ اللّٰه تعالیٰ جب کسی قوم کو نعت عطا فرماتا ہے تو ان سے شکر ادا کرنے کا مطالبہ فرماتا ہے، جب وہ شکر کریں تو اللّٰه تعالیٰ ان کی نعت کو زیادہ کرنے پر قادر ہے اور جب وہ ناشکری کریں تو اللّٰه تعالیٰ ان کو عذاب دینے پر قادر ہے اور وہ ان کی نعت کو ان پر عذاب بنادیتا ہے۔ (رسائل ابن ابی دنیا، ۱/۳۸۳، الحدیث: ۶۰)

..... اس آیت سے مقصود یہ ہے کہ حضور صلی اللّٰه تعالیٰ علیہ و آلہ و سلم سابقہ قوموں کی بلاکت ویربادی کے واقعات سے اپنی اُمت کو ڈرائیں تاکہ وہ عبرت =

## بِمَا أُرْسِلْتُمْ بِهِ وَإِنَّا لَنَفِي شَكِّ

بِمَا	أُرْسِلْتُمْ	بِهِ	وَ	إِنَّا	لَنَفِي شَكِّ
(اس) کا جو	تمہیں بھیجا گیا	اس کے ساتھ	اور	بیشک ہم	ضرور شک میں (ہیں)

جس کے ساتھ تمہیں بھیجا گیا ہے اور بیشک جس راہ کی طرف تم ہمیں بلارہے ہو

## مِمَّا تَدْعُونَنَا إِلَيْهِ مُرِيبٌ ۹ قَالَتْ

مِمَّا	تَدْعُونَنَا	إِلَيْهِ	مُرِيبٌ ۹	قَالَتْ
(اس) کی طرف سے جو	تم بلارہے ہو ہمیں	اس کی طرف	دھوکے میں ڈالنے والا	کہا

اس کی طرف سے ہم دھوکے میں ڈالنے والے شک میں ہیں ۹ ان کے رسولوں نے

## رُسُلَهُمْ أَفِي اللَّهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ط

رُسُلَهُمْ	أَفِي اللَّهِ	شَكٌّ	فَاطِرِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ط
ان کے رسولوں (نے)	کیا اللہ کے بارے میں	شک (ہے)	(جو) آسمانوں اور زمین کا بنانے والا (ہے)

فرمایا: کیا اس اللہ کے بارے میں شک ہے جو آسمانوں اور زمین کا بنانے والا ہے۔

## يَدْعُوَكُمْ لِيَغْفِرَ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوبِكُمْ وَيُؤَخِّرَكُمْ

يَدْعُوَكُمْ	لِيَغْفِرَ	لَكُمْ	مِّنْ ذُنُوبِكُمْ	وَ	يُؤَخِّرَكُمْ
وہ بلاتا ہے تمہیں	تاکہ بخش دے	تمہارے لئے	تمہارے کچھ گناہ	اور	مؤخر کر دے تم سے (عذاب)

وہ تمہیں بلاتا ہے تاکہ تمہارے گناہوں کو بخش دے اور ایک مقررہ مدت تک

## إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى ط قَالُوا إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ط تَرِيدُونَ

إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى ط	قَالُوا	إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا	بَشَرٌ ۱۱ مِثْلُنَا ط	تَرِيدُونَ
ایک مقررہ مدت تک	انہوں نے کہا	نہیں تم مگر	ہمارے جیسے آدمی	تم چاہتے ہو

تمہیں مہلت دے۔ انہوں نے کہا: تم تو ہمارے جیسے آدمی ہو، تم چاہتے ہو

۹۔۔۔۔۔ (بچھلے صفحے کا مشیہ) قوم نوح، عاد اور ثمود کے بعد کچھ امتیں ایسی گزری ہیں جن کی تعداد اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کیونکہ اس کا علم ہر چیز کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ ہمیں ان کے بارے میں اصلاً کوئی خبر نہیں پہنچی۔

۱۱۔۔۔۔۔ یہاں سابقہ امتوں کے کفار کا طرز عمل بیان ہوا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے رسولوں کو اپنے جیسا بشر کہا کرتے تھے، قرآن مجید میں ہی دوسرے مقام پر کفار مکہ کا حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے جیسا بشر کہنا بھی بیان کیا گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء و رسل علیہم السلام کو اپنے جیسا بشر کہنا =

رسولوں کا اپنی قوموں کو جواب

رسولوں کی شریعت پر اعتراض اور معجزے کا مطالبہ



# أَنْ تَصُدُّوَنَا عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ آبَاؤُنَا

أَنْ	تَصُدُّوَنَا	عَمَّا	كَانَ يَعْبُدُ	أَبَاؤُنَا
کہ	روک دو ہمیں	(ان) سے جن کی	عبادت کرتے تھے	ہمارے باپ دادا

کہ ہمیں ان سے روک دو جن کی ہمارے باپ دادا عبادت کرتے رہے ہیں

## فَأْتُونَا بِسُلْطَنٍ مُّبِينٍ ۱۰ قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ إِنْ نَحْنُ

فَأْتُونَا بِسُلْطَنٍ مُّبِينٍ ۱۰	قَالَتْ	لَهُمْ	رُسُلُهُمْ	إِنْ	نَحْنُ
تو تم لے کر آؤ ہمارے پاس کوئی واضح دلیل	کہا	ان سے	ان کے رسولوں (نے)	نہیں	ہم

تو تم کوئی واضح دلیل لے کر آؤ ○ ان کے رسولوں نے ان سے فرمایا: ہم

## إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَمُنُّ عَلَىٰ مَنْ يَشَاءُ

إِلَّا	بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ	وَلَكِنَّ	اللَّهَ	يَمُنُّ	عَلَىٰ مَنْ	يَشَاءُ
مگر	تمہارے جیسے انسان	اور	لیکن	اللہ	احسان فرماتا ہے	جس پر

تمہارے جیسے ہی انسان ہیں لیکن اللہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے

## مِنْ عِبَادِهِ ۖ وَمَا كَانَ لَنَا أَنْ نَأْتِيَكُمْ بِسُلْطَنٍ

مِنْ عِبَادِهِ ۖ	وَمَا كَانَ	لَنَا	أَنْ	نَأْتِيَكُمْ بِسُلْطَنٍ
اپنے بندوں میں سے	اور	(کوئی حق) نہیں ہے	ہمارے لئے	کہ ہم لے آئیں تمہارے پاس کوئی دلیل

احسان فرماتا ہے اور ہمیں کوئی حق نہیں کہ ہم اللہ کے حکم کے بغیر

## إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۖ وَعَلَىٰ اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ۱۱ وَ

إِلَّا	بِإِذْنِ اللَّهِ ۖ	وَعَلَىٰ اللَّهِ	فَلْيَتَوَكَّلِ	الْمُؤْمِنُونَ ۱۱	وَ
مگر	اللہ کے حکم سے	اور	اللہ ہی پر	تو چاہیے کہ بھروسہ کریں	ایمان والے

کوئی دلیل تمہارے پاس لے آئیں اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے ○ اور

= کفار کی عادت و طریقہ ہے۔

۱..... قوموں کا یہ کلام عناد اور سرکشی کی وجہ سے تھا اور باوجود یہ کہ انبیاء کرام عَلَیْہِمُ السَّلَامۃ نشانیاں لاکھ تھے، معجزات دکھایکے تھے پھر بھی انہوں نے نئی دلیل مانگی اور پیش کئے ہوئے معجزات کو کاعدم قرار دیا۔

## صَالَتَا آلَا تَتَوَكَّلْنَ عَلَى اللَّهِ وَقَدْ

مَا	لَنَا	آلَا تَتَوَكَّلْنَ	عَلَى اللَّهِ	و	قَدْ
کیا ہے	ہمارے لئے (ہمیں)	کہ ہم بھروسہ نہ کریں	اللہ پر	اور (حالانکہ)	بیشک

ہمیں کیا ہے کہ ہم اللہ پر بھروسہ نہ کریں حالانکہ

## هَذَا نَسِيبُنَا وَنَتَصَدَّرْنَ عَلَى مَا

هَذَا نَا	سُبُنَا	و	لَتَصَدَّرْنَ	عَلَى	مَا
اس نے دکھادیں ہمیں	ہماری راہیں	اور	ہم ضرور صبر کریں گے	(اس) پر	جو

اس نے تو ہمیں ہماری راہیں دکھائی ہیں اور تم جو ہمیں ستارہ ہو

## اَذِيْتُسُونَا ۖ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُونَ ۝۱۲ ۖ وَقَالَ

اَذِيْتُسُونَا	و	عَلَى اللَّهِ	فَلْيَتَوَكَّلِ	الْمُتَوَكِّلُونَ ۝۱۲	و قَالَ
تم ستارہ ہو ہمیں	اور	اللہ ہی پر	تو چاہیے کہ بھروسہ کریں	بھروسہ کرنے والے	اور کہا

ہم ضرور اس پر صبر کریں گے اور بھروسہ کرنے والوں کو اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے ۝ اور کافروں نے

## الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ سُلَيْمٍ لَّنْخْرِجَنَّكَ مِنْ أَرْضِنَا

الَّذِينَ	كَفَرُوا	إِلَىٰ سُلَيْمٍ	لَّنْخْرِجَنَّكَ	مِنْ أَرْضِنَا
ان لوگوں نے جنہوں نے	کفر کیا	اپنے رسولوں سے	ضرور ہم نکال دیں گے تمہیں	اپنی زمین سے

اپنے رسولوں سے کہا: ہم ضرور تمہیں اپنی سر زمین سے نکال دیں گے

## أَوْ لَتَعُوذُنَّ فِي مِلَّتِنَا فَأَوْحَىٰ إِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ

أَوْ	لَتَعُوذُنَّ	فِي مِلَّتِنَا	فَأَوْحَىٰ	إِلَيْهِمْ	رَبُّهُمْ
یا	ضرور تم آ جاؤ گے	ہمارے دین میں	تو وحی بھیجی	ان کی طرف	ان کے رب (نے)

یا تم ہمارے دین میں آ جاؤ تو ان رسولوں کی طرف ان کے رب نے وحی بھیجی

۱..... اللہ تعالیٰ پر توکل کرنا انتہائی باعث فضیلت عمل ہے۔ قرآن مجید میں توکل کرنے والے کو محبت الہی کی بشارت اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے کفایت کی ضمانت دی گئی ہے۔ اس سے متعلق امام محمد غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: وہ مقام کتنا عظیم ہے جس پر فائز شخص کو اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل ہو اور اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کفایت کی ضمانت بھی حاصل ہو، تو جس شخص کے لئے اللہ تعالیٰ کفایت فرمائے، اس سے محبت کرے اور اس کی رعایت فرمائے اس نے بہت بڑی کامیابی حاصل کی کیونکہ جو محبوب ہوتا ہے اسے نہ تو عذاب ہوتا ہے، نہ دوری ہوتی ہے اور نہ ہی وہ پردے میں ہوتا ہے۔ (احیاء علوم الدین، ۳/۳۰۰)



## لَتُهْلِكَنَّ الظَّالِمِينَ ۱۳ وَلَنُسَكِنَنَّكَمُ الْأَرْضَ

لَتُهْلِكَنَّ	الظَّالِمِينَ ۱۳	وَ	لَنُسَكِنَنَّكُمْ	الْأَرْضَ
ضرور ہم ہلاک کر دیں گے	ظالموں (کو)	اور	ضرور ہم بسائیں گے تمہیں	زمین (میں)

کہ ہم ضرور ظالموں کو ہلاک کر دیں گے ○ اور ضرور ہم ان کے بعد تمہیں زمین میں

## مِنْ بَعْدِهِمْ ۱۴ ذَلِكْ لِمَنْ خَافَ مَقَامِي وَخَافَ

مِنْ بَعْدِهِمْ	ذَلِكْ	لِمَنْ	خَافَ	مَقَامِي	وَ	خَافَ
ان کے بعد	یہ	(اس) کے لئے جو	ڈرا	میرے حضور کھڑا ہونے (سے)	اور	خوفزدہ رہا

اقتدار دیں گے۔ یہ اس کیلئے ہے جو میرے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے اور میری وعید سے

## وَعَيْدِ ۱۵ وَاسْتَفْتَحُوا وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ

وَعَيْدِ ۱۵	وَ	اسْتَفْتَحُوا ۱۶	وَ	خَابَ	كُلُّ جَبَّارٍ
میری وعید (سے)	اور	انہوں نے فتح مانگی، فیصلہ طلب کیا	اور	ناکام ہو گیا	ہر سرکش

خوفزدہ رہے ○ اور انہوں نے فیصلہ طلب کیا اور ہر سرکش ہٹ دھرم

## عَنِيدٍ ۱۷ مِّنْ وَرَائِهِمْ جَهَنَّمُ وَيُسْقٰى مِنْ مَّاءٍ صَدِيْدٍ ۱۸

عَنِيدٍ ۱۷	مِّنْ وَرَائِهِمْ	جَهَنَّمُ	وَ	يُسْقٰى	مِنْ مَّاءٍ صَدِيْدٍ ۱۸
ہٹ دھرم	اس کے پیچھے (ہے)	جہنم	اور	اسے پلایا جائے گا	پہلے کے پانی سے

ناکام ہو گیا ○ جہنم اس کے پیچھے ہے اور اسے پہلے کا پانی پلایا جائے گا ○

## يَتَجَرَّعُهُ وَلَا يَكَادُ يُسِيغُهُ وَ

يَتَجَرَّعُهُ	وَ	لَا يَكَادُ يُسِيغُهُ	وَ
بڑی مشکل سے گھونٹ گھونٹ لے گا اس کا	اور	نہیں لگے گا کہ وہ گلے سے نیچے اتار لے اسے	اور

بڑی مشکل سے اس کے تھوڑے تھوڑے گھونٹ لے گا اور ایسا لگے گا نہیں کہ اسے گلے سے اتار لے اور

۱..... اس آیت کا ایک معنی یہ ہے کہ جب انبیاء کرام عَلَیْہِمُ السَّلَامُ کو اپنی قوموں کے ایمان قبول کر لینے کی امید نہ رہی تو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے اپنی قوموں کے خلاف مدد طلب کی اور اللہ عزوجل سے ان پر عذاب نازل کر دینے کی دعا کی۔ دوسرا معنی یہ ہے کافروں نے یہ گمان رکھتے ہوئے اپنے اور رسولوں عَلَیْہِمُ السَّلَامُ کے درمیان اللہ تعالیٰ سے فیصلہ طلب کیا کہ وہ حق پر ہیں اور انبیاء کرام عَلَیْہِمُ السَّلَامُ حق پر نہیں۔

يَأْتِيهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَمَا هُوَ بِسَيِّئٌ ط وَمِنْ وَرَائِهِ

يَأْتِيهِ	الْمَوْتُ	مِنْ كُلِّ مَكَانٍ	وَمَا هُوَ	بِسَيِّئٌ	وَمِنْ وَرَائِهِ
آئے گی اسے	موت	ہر جگہ سے	اور	نہیں	وہ مرنے والا اور اس کے پیچھے

اسے ہر طرف سے موت آئے گی اور وہ مرے گا نہیں اور اس کے پیچھے

عَذَابٌ غَلِيظٌ ۱۷ مَثَلُ الَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ

عَذَابٌ غَلِيظٌ ۱۷	مَثَلُ الَّذِينَ ۱۸	كَفَرُوا	بِرَبِّهِمْ
گاڑھا، سخت عذاب (ہوگا)	ان لوگوں کا حال جنہوں نے	انکار کیا	اپنے رب کا

ایک اور سخت عذاب ہو گا ○ اپنے رب کا انکار کرنے والوں کے اعمال

أَعْمَالُهُمْ كَرَمَادٍ اشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيحُ فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ ط

أَعْمَالُهُمْ	كَرَمَادٍ	اشْتَدَّتْ	بِهِ	الرِّيحُ	فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ
(ایسا ہے کہ) ان کے اعمال	راکھ کی طرح (ہیں) سخت چلی	اس پر	ہوا	آندھی کے دن میں	

راکھ کی طرح ہوں گے جس پر آندھی کے دن میں تیز طوفان آجائے

لَا يَقْدِرُونَ مِمَّا كَسَبُوا عَلَى شَيْءٍ ط ذَلِكَ هُوَ

لَا يَقْدِرُونَ	مِمَّا	كَسَبُوا	عَلَى شَيْءٍ	ذَلِكَ	هُوَ
وہ قادر نہ رہے	(اس میں) سے جو	انہوں نے کمایا	کسی چیز پر	یہی	وہ

تو وہ اپنی کمائیوں میں سے کسی شے پر بھی قادر نہ رہے۔ یہی

الصَّلَاةُ الْبَعِيدُ ۱۸ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْ

الصَّلَاةُ الْبَعِيدُ ۱۸	أَلَمْ تَرَ	أَنَّ	اللَّهَ	خَلَقَ	السَّمَوَاتِ وَالْ
دور کی گراہی (ہے)	کیا تو نے نہ دیکھا	بیشک	اللہ (نے)	بنائے	آسمان اور

دور کی گراہی ہے ○ کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ نے آسمان اور زمین

۱..... اس آیت میں کفار کے اعمال کی جو مثال بیان کی گئی اس کا خلاصہ یہ ہے کہ جس طرح تیز آندھی راکھ کو اڑا کر لے جاتی ہے اور اُس راکھ کے اجزاء اُس طرح منتشر ہو جاتے ہیں کہ ان کا کوئی اثر، نشان اور خبر باقی نہیں رہتی اسی طرح کافروں کے تمام اعمال کو ان کے کفر نے باطل کر دیا اور ان اعمال کو اس طرح ضائع کر دیا کہ ان کی کوئی خبر اور نشان باقی نہ رہا۔ اس سے معلوم ہوا کہ آخرت میں وہی نیک اعمال فائدہ دیں گے جو ایمان لانے کے بعد کئے گئے ہوں گے اور جو نیک اعمال کفر میں کئے گئے ہوں گے اور نیک اعمال کرنے والا حالت کفر میں ہی مرے گا تو اسے ان نیک اعمال کا آخرت میں کوئی فائدہ نہ ہوگا۔

کفر کے اعمال کی مثال

قدرت الہی کا بیان



الْأَرْضَ بِالْحَقِّ ۖ إِنَّ يَشَآئِدُ هِبْكُمْ وَيَاتِ بِخَلْقٍ جَدِيدٍ ۝۱۹

الْأَرْضَ	بِالْحَقِّ	إِنَّ	يَشَآئِدُ	يُذْهِبُكُمْ <sup>(۱)</sup>	وَ	يَاتِ بِخَلْقٍ جَدِيدٍ ۝۱۹
زمین	حق کے ساتھ	اگر	وہ چاہے	(تو) لے جائے تمہیں	اور	ایک نئی مخلوق لے آئے

حق کے ساتھ بنائے۔ وہ اگر چاہے تو اے لوگو! تمہیں لے جائے اور ایک نئی مخلوق لے آئے۔

وَمَا ذُلِّكَ عَلَى اللَّهِ بِعَزِيزٍ ۝۲۰ وَبَرِّدُوا

وَمَا	ذُلِّكَ	عَلَى اللَّهِ	بِعَزِيزٍ ۝۲۰	وَ	وَبَرِّدُوا
اور	نہیں	یہ	اللہ پر	کچھ دشوار	اور نکل کھڑے ہوں گے

اور یہ اللہ پر کچھ دشوار نہیں۔ اور سب اللہ کے حضور

لِلَّهِ جَمِيعًا فَقَالَ الضُّعَفَاءُ لِلَّذِينَ

لِلَّهِ	جَمِيعًا	فَقَالَ	الضُّعَفَاءُ	لِلَّذِينَ
اللہ	(کی بارگاہ میں حاضری) کے لئے	سب	تو کہیں گے	ان لوگوں سے جو

اعلانیہ حاضر ہوں گے تو جو کمزور تھے بڑے لوگوں سے

اسْتَكْبَرُوا إِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا قَهْلُ أَنْتُمْ

اسْتَكْبَرُوا	إِنَّا	كُنَّا	لَكُمْ	تَبَعًا	قَهْلُ	أَنْتُمْ
بڑے بنے ہوئے تھے	بیشک	ہم تھے	تمہارے	تابع، پیروکار	تو کیا	تم

کہیں گے: ہم تمہارے تابع تھے تو کیا تم

مُغْنُونَ عَنَّا مِنْ عَذَابِ اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ ۖ قَالُوا لَوْ

مُغْنُونَ	عَنَّا	مِنْ عَذَابِ اللَّهِ	مِنْ شَيْءٍ <sup>(۲)</sup>	قَالُوا	لَوْ
دور کر سکنے والے ہو	ہم سے	اللہ کے عذاب میں سے	کچھ	وہ کہیں گے	اگر

اللہ کے عذاب میں سے کچھ ہم سے دور کر سکتے ہو۔ وہ کہیں گے: اگر

۱..... یعنی جو آسمانوں اور زمینوں کو حق کے ساتھ پیدا کرنے پر قادر ہے وہ ایک قوم کو فنا کر دینے کے بعد نئی مخلوق پیدا کر دینے پر بہ درجہ اولیٰ قادر ہے کیونکہ جو کسی سخت اور مشکل چیز کو پیدا کرنے پر قادر ہو وہ کھل اور آسان چیز پیدا کرنے پر بہ درجہ اولیٰ قادر ہو گا اور یہ ظاہری سمجھانے کے اعتبار سے کلام ہے ورنہ اللہ عزوجل کیلئے ابتدا و اعادہ سب برابر ہے۔ ۲..... کمزور لوگوں کا یہ کلام تو حق اور عناد کے طور پر ہو گا کہ دنیا میں تم نے ہمیں گمراہ کیا تھا اور راہ حق سے روکا تھا اور بڑھ کر باتیں کیا کرتے تھے، اب تمہارے وہ دعوے کہاں گئے، اب اس عذاب میں سے ذرا سوا تو مال دو۔

هَدٰىنَا اللّٰهُ لَهَدٰى يٰۤاَيُّهَا سَوَآءٌ عَلَيْنَا

ہدانا	اللہ	لہدائیکم	سواء	علینا
ہدایت دیتا ہمیں	اللہ	(تو) ضرور ہم ہدایت دیدیتے تمہیں	برابر (ہے)	ہم پر

اللہ ہمیں ہدایت دیتا تو ہم تمہیں بھی ہدایت دیدیتے۔ (اب) ہم پر برابر ہے

اَجَزَعُنَا اَمْ صَبَرْنَا صَالِحًا

اَجَزَعُنَا	اَمْ	صَبَرْنَا	مَا	لَنَا
کیا (یعنی چاہے) ہم بے قراری کا اظہار کریں	یا	صبر کریں	نہیں (ہے)	ہمارے لئے

کہ بے قراری کا اظہار کریں یا صبر کریں۔ ہمارے لئے

مِنْ مَّحِيصٍ ۚ وَقَالَ الشَّيْطٰنُ لَبَّآ اَقْضِيَ الْاَمْرُ

مِنْ مَّحِيصٍ ۚ	وَقَالَ	الشَّيْطٰنُ	لَبَّآ	اَقْضِيَ	الْاَمْرُ
کوئی پناہ گاہ	اور	کہے گا	شیطان	جب	پورا ہو جائے گا

کہیں کوئی پناہ گاہ نہیں ۝ اور جب فیصلہ ہو جائے گا تو شیطان کہے گا:

اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ وَعَدَ الْحَقِّ وَعَدْتُكُمْ

اِنَّ	اللّٰهَ	وَعَدْتُكُمْ	وَعَدَ الْحَقِّ	وَقَالَ	وَعَدْتُكُمْ
بیشک	اللہ (نے)	وعدہ کیا تھا تم سے	سچا وعدہ	اور	(جو) میں نے وعدہ کیا تھا تم سے

بیشک اللہ نے تم سے سچا وعدہ کیا تھا اور میں نے جو تم سے وعدہ کیا تھا

فَاَخْلَفْتُكُمْ ۚ وَمَا كَانَ لِيْ عَلَيْكُمْ

فَاَخْلَفْتُكُمْ	وَمَا	كَانَ	لِيْ	عَلَيْكُمْ
تو میں نے خلاف کیا (جھوٹا وعدہ کیا) تم سے	اور	نہیں	تھی	میرے لئے (مجھے)

وہ میں نے تم سے جھوٹا کیا اور مجھے تم پر کوئی زبردستی

۱..... اس آیت میں شیطان کے حوالے سے جو کچھ بیان ہوا یہ مقام عبرت ہے کہ آج جس کے بہکاوے میں آکر لوگ گناہ پر گناہ کیے جا رہے ہیں وہی قیامت کے دن لوگوں سے براءت کا اعلان کر کے انہیں ان کے دردناک حال پر چھوڑ دے گا۔ نیز اس آیت سے یہ بات بھی واضح ہوئی کہ شیطان لوگوں پر جبر نہیں کرتا، صرف دعوت دیتا ہے جبکہ لوگ اس کی پیروی کرتے ہیں۔

شیطان کا بچنے والا کاروں سے اعلان براءت

۱۵



مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّا اَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاَسْتَجِبْتُمْ لِيۡ ۚ

مِّنْ سُلْطٰنٍ	اِلَّا	اَنْ	دَعَوْتُكُمْ	فَاَسْتَجِبْتُمْ	لِيۡ
کوئی زبردستی	مگر	یہ کہ	میں نے بلایا تمہیں	تو تم نے مان لی	میری (بات)

نہیں تھی مگر یہی کہ میں نے تمہیں بلایا تو تم نے میری مان لی

فَلَا تَلُوْا مُوْنِيْ وَلَوْ مُوَاۤ اَنْفُسُكُمْ ۭ مَا اَنَاۤ بِصُرْحِكُمْ ۭ

فَلَا تَلُوْا مُوْنِيْ	وَلَوْ مُوَاۤ	اَنْفُسُكُمْ	مَا اَنَاۤ	بِصُرْحِكُمْ
تو تم ملامت نہ کرو مجھے	اور	ملامت کرو	اپنی جانوں (کو)	نہیں میں
				فریاد کو پہنچ سکنے والا تمہاری

تو اب مجھے ملامت نہ کرو اور اپنے آپ کو ملامت کرو۔ نہ میں تمہاری فریاد کو پہنچ سکتا ہوں

وَمَا اَنْتُمْ بِصُرْحِيۡ ۭ اِنِّيۡ كَفَرْتُ بِمَا

وَمَا اَنْتُمْ	بِصُرْحِيۡ	اِنِّيۡ	كَفَرْتُ	بِمَا
اور	تم	میری فریاد کو پہنچ سکنے والے (ہو)	بیشک میں	انکار کرتا ہوں
				(اس کا جو)

اور نہ ہی تم میری فریاد کو پہنچنے والے ہو۔ وہ جو پہلے تم نے مجھے (اللہ کا) شریک بنایا تھا

اَشْرَكْتُمْ مِّنْ قَبْلُ ۭ اِنَّ الظَّٰلِمِيْنَ لَهُمْ

اَشْرَكْتُمْ	مِّنْ قَبْلُ	اِنَّ	الظَّٰلِمِيْنَ	لَهُمْ
تم نے (اللہ کا) شریک بنایا تھا مجھے	(اس) سے پہلے	بیشک	ظلم کرنے والے	ان کے لیے

تو میں اس شرک سے سخت عیزار ہوں۔ بیشک ظالموں کے لیے

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۭ ۚ وَاَدْخَلَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَا

عَذَابٌ اَلِيْمٌ	وَاَدْخَلَ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَا
دردناک عذاب (ہے)	اور	داخل کئے جائیں گے	وہ لوگ جو	ایمان لائے
				اور

دردناک عذاب ہے ○ اور وہ جو ایمان لائے اور

۱..... اس سے معلوم ہوا کہ دنیا میں جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت و فرمانبرداری سے منہ موڑے ہوئے ہیں اور لعین شیطان کے بہکاوے میں آکر کفر و معصیت میں مبتلا ہو رہے ہیں اور شیطان کی انسان دشمنی روز روشن کی طرح واضح ہونے کے باوجود اس سے خیر خواہی کی احمقانہ امید رکھے ہوئے ہیں وہ بہت بڑے دھوکے کا شکار ہیں، انہیں چاہئے کہ اس آیت مبارکہ سے عبرت و نصیحت حاصل کریں اور اپنے اعمال کا محاسبہ کرتے ہوئے اپنے انجام کے بارے میں غور و فکر کریں۔

## عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جَنَّتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ

عَمِلُوا	الصَّالِحَاتِ	جَنَّتٍ	تَجْرِي	مِنْ تَحْتِهَا	الْأَنْهَارُ
انہوں نے عمل کیے	نیک، اچھے	جنتوں (میں)	بہتی ہیں	ان کے نیچے	نہریں

اچھے کام کئے وہ جنتوں میں داخل کیے جائیں گے جن کے نیچے نہریں جاری ہیں،

## خُلِدِينَ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ تَحِيَّتُهُمْ فِيهَا

خُلِدِينَ	فِيهَا	بِإِذْنِ رَبِّهِمْ	تَحِيَّتُهُمْ	فِيهَا
ہمیشہ رہنے والے	ان میں	اپنے رب کے حکم سے	(ملاقات کے وقت) ان کا دعائیہ کلمہ	ان میں

اپنے رب کے حکم سے ہمیشہ ان میں رہیں گے، وہاں ان کی ملاقات کی دعا،

## سَلَامٌ ۝ أَلَمْ تَرَ كَيْفَ صَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً

سَلَامٌ ۝ (۱)	أَلَمْ تَرَ	كَيْفَ	صَرَبَ	اللَّهُ	مَثَلًا (۲)	كَلِمَةً طَيِّبَةً
سلام (ہے)	کیا تم نے نہ دیکھا	کیسی	بیان فرمائی	اللہ (نے)	مثال	پاکیزہ بات (کی)

سلام ہے ○ کیا تم نے نہ دیکھا کہ اللہ نے کلمہ پاک کی کیسی مثال بیان فرمائی ہے

## كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ ۝ (۲۳)

كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ	أَصْلُهَا	ثَابِتٌ	وَّ	فَرْعُهَا	فِي السَّمَاءِ ۝ (۲۳)
جیسے ایک پاکیزہ درخت (ہو)	اس کی جڑ	قائم (ہو)	اور	اس کی شاخیں	آسمان میں (ہوں)

جیسے ایک پاکیزہ درخت ہو جس کی جڑ قائم ہو اور اس کی شاخیں آسمان میں ہوں ○

## تُؤْتِي أَكْثَرَهَا كُلَّ حَبٍ بِإِذْنِ رَبِّهَا وَيَصْرِبُ اللَّهُ

تُؤْتِي	أَكْثَرَهَا	كُلَّ حَبٍ	بِإِذْنِ رَبِّهَا	وَّ	يَصْرِبُ	اللَّهُ
وہ دیتا ہے	اپنے پھل	ہر وقت	اپنے رب کے حکم سے	اور	بیان فرماتا ہے	اللہ

ہر وقت اپنے رب کے حکم سے پھل دیتا ہے اور اللہ لوگوں کے لیے

۱..... جنت میں سلام کا معنی یہ ہے کہ وہ دنیا کی آفتوں، حسرتوں یا دنیا کی بیماریوں، درووں، غموں اور پریشانیوں سے سلامت ہو گئے۔ ۲..... اس آیت اور اس کے بعد والی آیت میں اللہ تعالیٰ نے مؤمنین کی ایک مثال بیان فرمائی جس کا خلاصہ یہ ہے کہ جس طرح سمجھور کے درخت کی جڑیں زمین کی گہرائی میں موجود ہوتی ہیں اور اس کی شاخیں آسمان میں پھیلی ہوئی ہوتی ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہر وقت پھل دیتا ہے، ایسے ہی کلمہ ایمان ہے کہ اس کی جڑ مومن کے دل کی زمین میں ثابت اور مضبوط ہوتی ہے اور اس کی شاخیں یعنی عمل آسمان میں پہنچتی ہیں اور اس کے ثمرات یعنی برکت و ثواب ہر وقت حاصل ہوتے ہیں۔



الْأَمْثَالُ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ﴿۲۵﴾ وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيثَةٍ

الْأَمْثَالُ	لِلنَّاسِ	لَعَلَّهُمْ	يَتَذَكَّرُونَ ﴿۲۵﴾	وَ	مَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيثَةٍ ﴿۱﴾
مثالیں	لوگوں کے لیے	تاکہ وہ	نصیحت حاصل کریں	اور	گندی بات کی مثال

مثالیں بیان فرماتا ہے تاکہ وہ سمجھیں ○ اور گندی بات کی مثال

كَشَجَرَةٍ خَبِيثَةٍ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْأَرْضِ مَا

كَشَجَرَةٍ خَبِيثَةٍ اجْتُثَّتْ	مِنْ فَوْقِ الْأَرْضِ	مَا
(ایسی ہے) جیسے ایک گندہ درخت اسے کاٹ دیا گیا (ہو)	زمین کے اوپر سے	(اب) نہیں (ہے)

اس گندے درخت کی طرح ہے جو زمین کے اوپر سے کاٹ دیا گیا ہو تو اب

لَهُمَا مِنْ قَرَارٍ ﴿۲۶﴾ يَثْبُتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا

لَهُمَا	مِنْ قَرَارٍ ﴿۲۶﴾	يَثْبُتُ	اللَّهُ	الَّذِينَ	آمَنُوا
اس کے لئے (اسے)	کوئی قرار	ثابت رکھتا ہے	اللہ	ان لوگوں کو جو	ایمان لائے

اسے کوئی قرار نہیں ○ اللہ ایمان والوں کو حق بات پر

بِالنُّقُولِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ ۚ وَيُضِلُّ اللَّهُ

بِالنُّقُولِ الثَّابِتِ ﴿۲﴾	فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا	وَ	فِي الْآخِرَةِ	وَ	يُضِلُّ	اللَّهُ
حق بات پر	دنیا کی زندگی میں	اور	آخرت میں	اور	گمراہ کرتا ہے	اللہ

دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں ثابت رکھتا ہے اور اللہ ظالموں کو

الظَّالِمِينَ ۖ وَيَفْعَلُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ ﴿۲۷﴾ أَلَمْ تَرَ

الظَّالِمِينَ	وَ	يَفْعَلُ	اللَّهُ	مَا	يَشَاءُ ﴿۲۷﴾	أَلَمْ تَرَ
ظالموں (کو)	اور	کرتا ہے	اللہ	جو	وہ چاہتا ہے	کیا تم نے نہ دیکھا

گمراہ کرتا ہے اور اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے ○ کیا تم نے انہیں نہ دیکھا

۱..... اس آیت میں کافروں کی ایک مثال بیان کی گئی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ گندی بات یعنی کفریہ کلام کی مثال اندرائن جیسے کڑے مزے اور ناگوار بو والے پھل کے درخت کی طرح ہے جو زمین کے اوپر سے کاٹ دیا گیا ہو تو اب اسے کوئی قرار نہیں کیونکہ اس کی جڑیں زمین میں ثابت و مستحکم نہیں اور نہ ہی اس کی شاخیں بلند ہوتی ہیں، یہی حال کفریہ کلام کا ہے کہ اس کی کوئی اصل ثابت نہیں اور وہ کوئی دلیل و حجت نہیں رکھتا جس سے اسے استحکام ملے اور نہ اس میں کوئی خیر و برکت ہے کہ وہ قبولیت کی بلندی پر پہنچ سکے۔ ۲..... یہاں حق بات سے مراد کلمہ ایمان ہے۔

## إِلَى الَّذِينَ بَدَلُوا نِعْمَتَ اللَّهِ كُفْرًا وَآحَلُّوا

إِلَى الَّذِينَ	بَدَلُوا	نِعْمَتَ اللَّهِ	كُفْرًا <sup>(۱)</sup>	وَ	آحَلُّوا
ان لوگوں کی طرف جنہوں نے	بدل دی	اللہ کی نعمت	ناشکری (سے)	اور	اتار ڈالا

جنہوں نے اللہ کی نعمت کو ناشکری سے بدل دیا اور اپنی قوم کو

## قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ ۖ جَهَنَّمَ<sup>ج</sup> يَصْلَوْنَهَا وَ

قَوْمَهُمْ	دَارَ الْبَوَارِ <sup>(۲)</sup>	جَهَنَّمَ	يَصْلَوْنَهَا	وَ
اپنی قوم (کو)	تباہی کے گھر (میں)	(جو) جہنم (ہے)	وہ داخل ہوں گے اس میں	اور

تباہی کے گھر اتار ڈالا ○ جو دوزخ ہے اس میں داخل ہوں گے اور

## يُبْسِ الْقَرَارِ ۖ وَجَعَلُوا لِلَّهِ أُنْدَادًا

يُبْسِ	الْقَرَارِ <sup>(۳)</sup>	وَ	جَعَلُوا	لِلَّهِ	أُنْدَادًا
(وہ) کیا ہی بری	ٹھہرنے کی جگہ (ہے)	اور	انہوں نے ٹھہرائے	اللہ کے لیے	برابر والے، شریک

وہ کیا ہی ٹھہرنے کی بری جگہ ہے ○ اور انہوں نے اللہ کے لیے برابر والے قرار دیئے

## لِيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيلِهِ ۖ قُلْ تَسْتَعُوْا فَاِنَّ مَصِيْرَكُمْ

لِيُضِلُّوْا	عَنْ سَبِيلِهِ	قُلْ	تَسْتَعُوْا	فَاِنَّ	مَصِيْرَكُمْ
تاکہ وہ (لوگوں کو) بھٹکا دیں	اس کی راہ سے	تم کہو	فائدہ اٹھاؤ	پھر بیشک	تمہارا لوٹنا

تاکہ اس کی راہ سے بھٹکا دیں، تم فرماؤ: فائدہ اٹھاؤ پھر بیشک تمہیں آگ کی طرف

## إِلَى النَّارِ ۖ قُلْ لِّلْعِبَادِیَ الَّذِينَ آمَنُوا يُقْبِلُوْا

إِلَى النَّارِ <sup>(۴)</sup>	قُلْ	لِّلْعِبَادِیَ <sup>(۵)</sup>	الَّذِينَ	آمَنُوا	يُقْبِلُوْا
آگ کی طرف (ہے)	تم کہو	میرے بندوں سے	وہ لوگ جو	ایمان لائے	(کہ) وہ قائم رکھیں

لوٹنا ہے ○ میرے ان بندوں سے فرماؤ جو ایمان لائے کہ نماز قائم رکھیں

۱..... بخاری شریف کی حدیث میں ہے کہ جن لوگوں نے اللہ عزوجل کی نعمت کو ناشکری سے بدل دیا ان سے مراد کفار مکہ ہیں اور وہ نعمت جس کی انہوں نے شکر گزاری نہ کی وہ اللہ عزوجل کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ (بخاری، ۱۱/۳، الحدیث: ۳۹۷۷) ۲..... براساتھی بندے کو جہنم کی طرف بھیج کر لے جاتا ہے اور اسے تباہی کے گھر میں اتار دیتا ہے، اس لئے ہر مخلص مسلمان کو چاہئے کہ وہ کافروں، منافقوں اور بد مذہبوں کی صحبت سے خود کو بچائے تاکہ اس کی طبیعت ان کے برے عقائد و اعمال کی طرف مائل نہ ہو۔ ۳..... اس آیت میں اللہ تعالیٰ کے مومن بندوں کو نماز قائم رکھنے کا حکم دیا گیا ہے، اسے کاش خدا =



## الصَّلَاةُ وَ يُنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً

الصَّلَاةُ	وَ	يُنْفِقُوا	مِمَّا	رَزَقْنَاهُمْ	سِرًّا	وَ	عَلَانِيَةً
نماز	اور	خرچ کریں	(اس میں) سے جو	ہم نے رزق دیا انہیں	پوشیدہ	اور	اعلانیہ

اور ہمارے دیئے ہوئے میں سے کچھ ہماری راہ میں پوشیدہ اور اعلانیہ خرچ کریں

## مِّنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ يَوْمٌ لَا بَيْعَ فِيهِ وَلَا

مِّنْ قَبْلِ	أَنْ	يَأْتِيَ	يَوْمٌ	لَّا	بَيْعَ	فِيهِ	وَلَا
(اس) سے پہلے	کہ	آجائے	(وہ) دن	نہیں (ہوگی)	کوئی تجارت	اس میں	اور نہ

اس دن کے آنے سے پہلے جس میں نہ کوئی تجارت ہوگی اور نہ

## خِلَلٌ ۝۳۱ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَأَنْزَلَ

خِلَلٌ ۝۳۱	اللَّهُ	الَّذِي	خَلَقَ	السَّمَوَاتِ	وَالْأَرْضَ	وَأَنْزَلَ
دوستی	اللہ (ہی ہے)	جس نے	بنائے	آسمان	اور زمین	اور اتارا

دوستی ۝ اللہ ہی ہے جس نے آسمان اور زمین بنائے اور آسمان سے

## مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجَ بِهِ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقًا لَّكُمْ

مِنَ السَّمَاءِ	مَاءً	فَأَخْرَجَ	بِهِ	مِنَ الثَّمَرَاتِ	رِزْقًا	لَّكُمْ
آسمان سے	پانی	تو نکالے	اس کے ذریعے	کچھ پھل	کھانے (کے لئے)	تمہارے

پانی اتارا تو اس کے ذریعے تمہارے کھانے کیلئے کچھ پھل نکالے

## وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بِأَمْرٍ ۝۳۲ وَ

وَسَخَّرَ	لَكُمْ	الْفُلْكَ	لِتَجْرِيَ	فِي الْبَحْرِ	بِأَمْرٍ ۝۳۲	وَ
اور مسخر کر دیں	تمہارے لئے	کشتیاں	تاکہ وہ چلے	دریا میں	اس کے حکم سے	اور

اور کشتیوں کو تمہارے قابو میں دیدیا تاکہ اس کے حکم سے دریا میں چلے اور

== کے بندے کہلانے والے اس پر غور کریں اور نماز قائم کریں۔ ۱..... اس آیت میں قیامت کے دن نفسانی اور طبعی دوستی باقی رہنے کی نفی ہے اور ایمانی دوستی جو محبت الہی کے سبب سے ہو وہ باقی رہے گی۔ ۲..... اس آیت اور اس کے بعد والی آیت میں اللہ تعالیٰ کے موجود ہونے اور اس کے علم و قدرت کے کمال پر دلالت کرنے والے یہ دس دلائل بیان ہوئے ہیں (۱) آسمانوں کو پیدا کرنا۔ (۲) زمین کو پیدا کرنا۔ (۳) آسمان سے پانی اتار کر اس کے ذریعے لوگوں کے کھانے کیلئے کچھ پھل نکالنا۔ (۴) کشتیوں کو لوگوں کے قابو میں دینا تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے دریا میں چلیں۔ (۵) دریا لوگوں کے قابو میں دینا۔ (۶، ۷) سورج اور چاند ==

## سَخَّرَ لَكُمْ الْآثَنَ ۙ وَ سَخَّرَ لَكُمْ

سَخَّرَ	لَكُمْ	وَ	الْآثَنَ ۙ	وَ	سَخَّرَ	لَكُمْ
مسخر کر دیں	تمہارے لئے	اور	نہریں، ندیاں	اور	کام میں لگا دیا	تمہارے لیے

دریا تمہارے قابو میں دیدیے ○ اور تمہارے لیے

## الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَآبِّينَ ۚ وَ سَخَّرَ لَكُمْ الْيَلَّ

الشَّمْسَ	وَ	الْقَمَرَ	دَآبِّينَ	وَ	سَخَّرَ	لَكُمْ	الْيَلَّ
سورج	اور	چاند (کو)	(وہ) لگاتار چل رہے (ہیں)	اور	کام میں لگا دیا	تمہارے لیے	رات

سورج اور چاند کو کام پر لگا دیا جو برابر چل رہے ہیں اور تمہارے لیے رات اور دن کو

## وَالنَّهَارَ ۙ وَ أَشْكُم مِّنْ كُلِّ مَآسَا تُشْوُهُ ۙ وَ

وَ	النَّهَارَ ۙ	وَ	أَشْكُم	مِّنْ كُلِّ مَآ	سَآ تُشْوُهُ ۙ	وَ
اور	دن (کو)	اور	اس نے دیا تمہیں	ہر (اس چیز) میں سے جو	تم نے مانگی اس سے	اور

مسخر کر دیا ○ اور اس نے تمہیں وہ بھی کچھ دیدیا جو تم نے اس سے مانگا اور

## إِنْ تَعُدُّوا نِعْمَتَ اللَّهِ لَا تَحْصُوهَا ۗ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَظَلُومٌ

إِنْ	تَعُدُّوا	نِعْمَتَ اللَّهِ	لَا تَحْصُوهَا	إِنَّ	الْإِنْسَانَ	لَظَلُومٌ
اگر	تم گنو	اللہ کی نعمتیں	(تو) شمار نہ کر سکو گے انہیں	بیشک	انسان	ضرور بڑا ظالم

اگر تم اللہ کی نعمتیں گنو تو انہیں شمار نہ کر سکو گے، بیشک انسان بڑا ظالم

## كَفَّارٌ ۙ وَ إِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هَذَا الْبَلَدَ

كَفَّارٌ ۙ	وَ	إِذْ	قَالَ	إِبْرَاهِيمُ	رَبِّ	اجْعَلْ	هَذَا الْبَلَدَ
بڑا ناشکرا (ہے)	اور	جب	عرض کی	ابراہیم (نے)	اے میرے رب	بنادے	اس شہر (کو)

ناشکر ہے ○ اور یاد کرو جب ابراہیم نے عرض کی: اے میرے رب! اس شہر کو امن والا

= کو لوگوں کے لئے کام پر لگا دینا جو برابر چل رہے ہیں۔ (8:9) لوگوں کے لئے رات اور دن کو مسخر کر دینا۔ (10) لوگوں کو بہت کچھ ان کی منہ مانگی چیزیں دینا۔

۱..... مفسرین نے آیت کے اس حصے کے مختلف معنی بیان فرمائے ہیں۔ ان میں سے تین یہ ہیں: (1) تم نے جو کچھ اللہ تعالیٰ سے مانگا اس میں سے کچھ اللہ تعالیٰ نے اپنی مشیت اور حکمت کے مطابق عطا فرمادیا۔ (2) اللہ تعالیٰ نے انسان کو ہر وہ چیز عطا کر دی جس کی اسے حاجت اور ضرورت تھی، چاہے اس نے سوال کیا ہو یا نہ کیا ہو۔ (3) تمہیں ہر وہ چیز عطا کر دی جس کی تمہیں ضرورت تھی اور تم نے اس کیلئے زبان حال سے سوال کیا تھا۔ ۲..... صرف پانی، آستین، سورج، دل، =

اللہ تعالیٰ کی نعمتیں بے شمار ہیں

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا تذکرہ ہے

۵۵۷



## اٰمِنًا وَّاجْتَنِبْنِيْ وَبَنِيَّ اَنْ تَعْبُدُوْا اِلٰهًا صٰمًا ۝۳۵

اٰمِنًا	وَّ	اجْتَنِبْنِيْ	و	بَنِيَّ	اَنْ تَعْبُدُوْا	اِلٰهًا صٰمًا ۝۳۵ (۱)
امین و امان والا	اور	بچا کر رکھ مجھے	اور	میرے بیٹوں (کو)	کہ ہم عبادت کریں	توں (کی)

بنادے اور مجھے اور میرے بیٹوں کو توں کی عبادت کرنے سے بچائے رکھ ○

## رَبِّ اِنَّهُمْ اٰضَلُّنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ ۚ فَمَنْ

رَبِّ	اِنَّهُمْ	اٰضَلُّنَ	كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ	فَمَنْ
اے میرے رب	بیشک وہ (بت)	انہوں نے گمراہ کر دیے	بہت سے لوگ	تو جو

اے میرے رب! بیشک توں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کر دیا تو جو

## تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مَعِيَ ۚ وَ مَنْ عَصٰنِيْ فَاِنَّكَ

تَبِعَنِيْ	فَاِنَّهٗ	مَعِيَ	و	مَنْ	عَصٰنِيْ	فَاِنَّكَ
میرے پیچھے چلا	تو بیشک وہ	مجھ سے (تعلق رکھتا ہے)	اور	جو	میری نافرمانی کرے	تو بیشک تو

میرے پیچھے چلے تو بیشک وہ میرا ہے اور جو میری نافرمانی کرے تو بیشک تو

## غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۳۶ رَبَّنَا اِنِّیْۤ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ

غَفُوْرٌ	رَّحِيْمٌ ۝۳۶	رَبَّنَا	اِنِّیْۤ	اَسْكَنْتُ	مِنْ ذُرِّيَّتِيْ
بخشنے والا	مہربان (ہے)	اے ہمارے رب	بیشک میں (نے)	بسادی، ٹھہرا دی	اپنی کچھ اولاد

بخشنے والا مہربان ہے ○ اے ہمارے رب! میں نے اپنی کچھ اولاد کو

## بِوَادٍ غَيْرِ ذٰی زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ ۚ رَبَّنَا

بِوَادٍ	غَيْرِ ذٰی زَرْعٍ	عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ ۚ (۲)	رَبَّنَا
ایک وادی میں	(جو) کھیتی والی نہیں	تیرے حرمت والے گھر کے پاس	اے ہمارے رب

تیرے عزت والے گھر کے پاس ایک ایسی وادی میں ٹھہرایا ہے جس میں کھیتی نہیں ہوتی۔ اے ہمارے رب!

= جگر، گردے اور آنکھوں پر ہی غور کر لیں کہ ان میں اللہ تعالیٰ نے جو جو نعمتیں رکھی ہیں وہ شمار ہو سکتی ہیں یا نہیں، بقیہ نعمتوں کا معاملہ تو اس سے کہیں آگے ہے۔

①..... انبیاء علیہم السلام بت پرستی اور تمام گناہوں سے معصوم ہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا یہ دعا کرنا بارگاہ الہی میں عاجزی اور محتاجی کے اظہار کے لئے ہے کہ باوجود یہ کہ تو نے اپنے کرم سے معصوم کیا لیکن ہم تیرے فضل و رحمت کی طرف دستِ احتیاج دراز رکھتے ہیں۔ ②..... اس آیت میں وادی سے مراد وہ جگہ ہے جہاں اب تک نہ مکر مہ ہے۔ ذریت سے حضرت اسماعیل علیہ السلام مراد ہیں اور حرمت والے گھر سے بیت اللہ مراد ہے جو =

## لِيَقْبِلُوا الصَّلَاةَ فَاجْعَلْ أَفِيدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِي

لِيَقْبِلُوا	الصَّلَاةَ	فَاجْعَلْ	أَفِيدَةً مِّنَ النَّاسِ	تَهْوِي
تاکہ وہ قائم رکھیں	نماز	تو تو بنا دے	کچھ لوگوں کے دل	(ایسے کہ) وہ مائل ہوں

تاکہ وہ نماز قائم رکھیں تو تو لوگوں کے دل ان کی طرف مائل کر دے

## إِلَيْهِمْ وَأَرْزُقْهُمْ مِّنَ الشَّعْرِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُونَ ﴿۳۷﴾

إِلَيْهِمْ	و	أَرْزُقْهُمْ	مِّنَ الشَّعْرِ	لَعَلَّهُمْ	يَشْكُرُونَ ﴿۳۷﴾
ان کی طرف	اور	رزق دے انہیں	پھلوں سے	تاکہ وہ	شکر گزار ہو جائیں

اور انہیں پھلوں سے رزق عطا فرما تاکہ وہ شکر گزار ہو جائیں ○

## رَبَّنَا إِنَّكَ تَعَلَّمَ مَائِجًا خَفِيًّا وَمَا نَعْلَمُ

رَبَّنَا	إِنَّكَ	تَعَلَّمَ	مَائِجًا	خَفِيًّا	و	مَا	نَعْلَمُ
اے ہمارے رب	بیشک تو	جانتا ہے	جو	ہم چھپاتے ہیں	اور	جو	ظاہر کرتے ہیں

اے ہمارے رب! تو جانتا ہے جو ہم چھپاتے ہیں اور جو ظاہر کرتے ہیں

## وَمَا يَخْفَىٰ عَلَى اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا

و	مَا يَخْفَىٰ	عَلَى اللَّهِ	مِنْ شَيْءٍ	فِي الْأَرْضِ	و	لَا
اور	چھپی ہوئی نہیں ہے	اللہ پر	کوئی چیز	زمین میں	اور	نہ

اور اللہ پر زمین اور آسمان میں کوئی بھی شے

## فِي السَّمَاءِ ﴿۳۸﴾ الْحَدُّ لِلَّهِ الذِّي وَهَبَ

فِي السَّمَاءِ ﴿۳۸﴾	الْحَدُّ	لِلَّهِ	الَّذِي	وَهَبَ
آسمان میں	تمام تعریفیں	(اس) اللہ کے لئے (ہیں)	جس نے	عطا فرمائے

پوشیدہ نہیں ○ تمام تعریفیں اس اللہ کیلئے ہیں جس نے

== طوفان نوح سے پہلے کعبہ مقدسہ کی جگہ تھا اور طوفان کے وقت آسمان پر اٹھایا گیا۔

۱..... حضرت ابراہیم علیہ السلام کا حضرت ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کو سر زمین حرم میں چھوڑنے کا واقعہ آپ علیہ السلام کے آگ میں ڈالے جانے کے بعد ہوا، آگ کے واقعہ میں آپ علیہ السلام نے دعائے فرمائی تھی اور اس واقعہ میں دعا کی اور عاجزی کا اظہار کیا۔ اللہ تعالیٰ کی کارساز پر اعتماد کر کے دعا نہ کرنا بھی توکل اور بہتر ہے لیکن مقام دعا اس سے بھی افضل ہے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اس ==

علم الہی کے سال کا اعتراف

فرزند ملنے کی دعا تو کہنے پر شکر الہی



## لِي عَلَى الْكَبِيرِ اِسْعِيْلَ وَاِسْحَقُ ۱۵ اِنَّ رَبي

لِي (۱)	عَلَى الْكَبِيرِ	اِسْعِيْلَ	وَ	اِسْحَقُ	اِنَّ	رَبي
مجھے	بڑھاپے پر (میں)	اسماعیل	اور	اسحاق	بیشک	میرا رب

مجھے بڑھاپے میں اسماعیل و اسحاق دیئے۔ بیشک میرا رب

## لَسَبِّحُ الدُّعَاءَ ۳۹ رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلَاةِ وَ

لَسَبِّحُ الدُّعَاءَ ۳۹	رَبِّ	اجْعَلْنِي	مُقِيمَ الصَّلَاةِ	وَ
ضرور دعا سننے والا (ہے)	اے میرے رب	بنانمجھے	نماز قائم رکھنے والا	اور

دعا سننے والا ہے ۰ اے میرے رب! مجھے اور کچھ میری اولاد کو

## مِنْ ذُرِّيَّتِي رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءَ ۴۰

مِنْ ذُرِّيَّتِي	رَبَّنَا	وَ	تَقَبَّلْ	دُعَاءَ ۴۰
میری اولاد میں سے (نبی)	اے ہمارے رب	اور	تو قبول فرما	میری دعا

نماز قائم کرنے والا رکھ، اے ہمارے رب اور میری دعا قبول فرما ۰

## رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ

رَبَّنَا	اغْفِرْ	لِي	وَ	لِوَالِدَيَّ (۲)	وَ	لِلْمُؤْمِنِينَ
اے ہمارے رب	بخش دے	مجھے	اور	میرے ماں باپ کو	اور	ایمان والوں کو

اے ہمارے رب! مجھے اور میرے ماں باپ کو اور سب مسلمانوں کو بخش دے

## يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ ۴۱ وَلَا تَحْسَبَنَّ اللَّهَ غَافِلًا

يَوْمَ	يَقُومُ	الْحِسَابُ ۴۱ (۳)	وَ	لَا تَحْسَبَنَّ	اللَّهُ	غَافِلًا
(جس) دن	قائم ہوگا	حساب	اور	(اے مخاطب) تو ہرگز نہ سمجھنا	اللہ (کو)	بے خبر

جس دن حساب قائم ہوگا ۰ اور (اے سننے والے!) ہرگز اللہ کو ان کاموں سے

دوسرے واقعہ میں دعا فرمانا افضل کام کو اختیار کرتا ہے۔

۱..... حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایک اور فرزند کی دعا کی تھی جو اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی تو آپ علیہ السلام نے اس کا شکر ادا کرتے ہوئے بارگاہ الہی میں یہ کلمات عرض کئے۔ ۲..... علماء فرماتے ہیں کہ اس آیت میں ماں باپ سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حقیقی والدین مراد ہیں اور وہ دونوں مومن تھے اسی لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان کے لئے دعا فرمائی۔ ۳..... اس آیت سے دعا کے چند آداب معلوم ہوئے۔ (۱) دعا بابتی =

اولاد کے حق میں نمازوں کی پابندی سے متعلق دعائے ابراہیمی

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی حقیقی والدین کے لئے دعائے مغفرت

ظالموں کے لئے وعید

عَمَّا يَعْمَلُ الظَّالِمُونَ ﴿١﴾ اِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ				
عَمَّا	يَعْمَلُ	الظَّالِمُونَ ﴿١﴾	اِنَّمَا	يُؤَخِّرُهُمْ
(اس) سے جو	کام کر رہے ہیں	ظالم	صرف	اللہ مہلت دے رہا ہے انہیں (اس) دن کے لئے
بے خبر نہ سمجھنا جو ظالم کر رہے ہیں۔ اللہ انہیں صرف ایک ایسے دن کیلئے ڈھیل دے رہا ہے				
تَشْخَصُ فِيهِ الْاَبْصَارُ ﴿٢﴾ مَهْطَعَيْنَ				
تَشْخَصُ	فِيهِ	الْاَبْصَارُ ﴿٢﴾	مَهْطَعَيْنَ	
کھلی کی کھلی رہ جائیں گی	اس میں	آنکھیں	تیزی سے دوڑتے ہوئے (نکلیں گے)	
جس میں آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائیں گی ○ لوگ بے تحاشا اپنے سروں کو اٹھائے ہوئے				
مُقْنِعِي رُءُوسِهِمْ لَا يَرْتَدُّ اِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ ۝				
مُقْنِعِي رُءُوسِهِمْ	لَا يَرْتَدُّ	اِلَيْهِمْ	طَرْفُهُمْ	وَ
اپنے سروں کو اٹھائے ہوئے	نہیں لوٹ رہی ہوگی	ان کی طرف	ان کی پلک	اور
دوڑتے جا رہے ہوں گے، ان کی پلک بھی ان کی طرف نہیں لوٹ رہی ہوگی اور				
اَقْبَدَتْهُمْ هَوَاءً ﴿٣﴾ وَاَنْذِرِ النَّاسَ يَوْمَ				
اَقْبَدَتْهُمْ	هَوَاءً ﴿٣﴾	وَ	اَنْذِرِ	النَّاسَ
ان کے دل	خالی (ہوں گے)	اور	ڈراؤ	لوگوں (کو)
ان کے دل خالی ہوں گے ○ اور لوگوں کو اس دن سے ڈراؤ				
يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ فَيَقُولُ الَّذِينَ ظَلَمُوا				
يَاْتِيَهُمُ	الْعَذَابُ	فَيَقُولُ	الَّذِينَ	ظَلَمُوا
(جس میں) آئے گا ان پر	عذاب	تو کہیں گے	وہ لوگ جنہوں نے	ظلم کیا
جب ان پر عذاب آئے گا تو ظالم کہیں گے:				

== ذات سے شروع کرے۔ (۲) ماں باپ کو دعائیں شامل رکھا کرے۔ (۳) ہر مسلمان کے حق میں دعائے خیر کرے۔ (۴) آخرت کی وعاصر و مانگے صرف دنیا کی حاجات پر قناعت نہ کرے۔ ① اس آیت میں ہر مظلوم کے لئے تسلی اور ہر ظالم کے لئے وعید ہے، نیز اس آیت میں ایک مشہور مقولے کی تائید بھی ہے کہ خدا کے ہاں دیر ہے اندھیر نہیں۔ ② دلوں کے خالی ہونے سے مراد یہ ہے کہ حیرت کی شدت اور دہشت کے مارے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت سے خالی ہوں گے یا یہ مراد ہے کہ دل اپنی جگہ پر قرار نہ پا سکیں گے۔

بروز قیامت ظالموں کی طرف سے مہلت کا مطالبہ اور انہیں جواب



## رَبَّنَا أَخْرِنَا إِلَىٰ أَجَلٍ قَرِيبٍ لَا تُجِبْ

رَبَّنَا	أَخْرِنَا	إِلَىٰ أَجَلٍ قَرِيبٍ	تُجِبْ
اے ہمارے رب	مہلت دیدے ہمیں	تھوڑی سی مدت تک	(تاکہ) ہم قبول کر لیں

اے ہمارے رب! تھوڑی دیر تک ہمیں مہلت دیدے تاکہ ہم تیری دعوت کو

## دَعَوَتِكَ وَتَتَّبِعِ الرُّسُلَ ۖ أَوَلَمْ تَكُونُوا أَقْسَمْتُمْ

دَعَوَتِكَ	و	تَتَّبِعِ	الرُّسُلَ	أَوَلَمْ تَكُونُوا أَقْسَمْتُمْ
تیری دعوت	اور	پیروی کریں	رسولوں (کی)	(انہیں جواب ملے گا) اور کیا تم نے قسم نہ کھائی تھی

قبول کر لیں اور رسولوں کی غلامی کر لیں۔ (کہا جائے گا، اے کافرو!) تو کیا تم پہلے قسم نہ کھا چکے تھے

## مِّنْ قَبْلُ مَا تَكْفُم مِّنْ ذَوَالِ ۖ وَ

مِّنْ قَبْلُ	مَا	لَكُمْ	مِّنْ ذَوَالِ ۖ	وَ
(اس) سے پہلے	(کہ) نہیں (ہے)	تمہارے لئے	(دنیا سے) ہٹنا	اور

کہ تمہیں (تو دنیا سے) ہٹنا ہی نہیں ۝ اور

## سَكُنْتُمْ فِي مَسْكَنِ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ وَ

سَكُنْتُمْ	فِي مَسْكَنِ الَّذِينَ	ظَلَمُوا	أَنْفُسَهُمْ	وَ
تم رہے	ان کے گھروں میں	ظلم کیا	اپنی جانوں (پر)	اور

تم ان کے گھروں میں رہے جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا اور

## تَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَضَرَبْنَا

تَبَيَّنَ	لَكُمْ	كَيْفَ	فَعَلْنَا	بِهِمْ <sup>(۱)</sup>	وَ	ضَرَبْنَا
خوب ظاہر ہو چکا تھا	تم پر	کیسا	ہم نے (سلوک) کیا	ان کے ساتھ	اور	ہم نے بیان کیں

تمہارے لئے بالکل واضح ہو گیا تھا کہ ہم نے ان کے ساتھ کیسا سلوک کیا اور ہم نے تمہارے لئے

①..... ان آیات میں مسلمانوں کے لئے بھی بڑی عبرت و نصیحت ہے اور انہیں بھی چاہئے کہ سابقہ عذاب یافتہ قوموں کے اعمال کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے اعمال کا جائزہ لیں اور ان کے دنیاوی انجام سے عبرت پکڑتے ہوئے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کرنے سے باز آجائیں، اگر دنیا میں انہوں نے نصیحت حاصل نہ کی اور اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب ﷺ کی نافرمانی سے باز نہ آئے تو مرنے کے بعد کوئی نصیحت انہیں فائدہ نہ دے گی۔

لَكُمْ إِلَّا مِثَالٌ ۝۳۵ وَقَدْ مَكَرُوا امْكُرْهُمْ وَ					
لَكُمْ	الْأَمْثَالُ ۝۳۵	وَ	قَدْ	مَكَرُوا	مَكْرُهُمْ (۱)
تمہارے لئے	مثالیں	اور	بیشک	کافروں نے سازش کی	اپنی سازش اور
مثالیں بیان کیں ○ اور بیشک انہوں نے اپنی سازش کی اور					
عِنْدَ اللَّهِ مَكْرُهُمْ ۝۳۶ وَإِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ يُتْرَوٰ					
عِنْدَ اللَّهِ	مَكْرُهُمْ	وَ	إِنْ	كَانَ	مَكْرُهُمْ
اللہ ہی کے پاس (یعنی قابو میں تھی)	ان کی سازش	اور	نہیں	تھی	ان کی سازش کہ ٹل جائیں
ان کی سازش اللہ کے قابو میں تھی اور ان کی سازش کوئی ایسی نہیں تھی کہ					
مِنْهُ الْجِبَالُ ۝۳۶ فَلَا تَحْسِبَنَّ اللَّهَ مُخْلِفًا وَعْدَهُ					
مِنْهُ	الْجِبَالُ ۝۳۶ (۲)	فَلَا تَحْسِبَنَّ	اللَّهُ	مُخْلِفًا	وَعْدَهُ
اس سے	پہاڑ	تو تم ہرگز خیال نہ کرنا	اللہ (کو)	اپنے وعدے کے خلاف کرنے والا	
اس سے پہاڑ ٹل جائیں ○ تو تم ہرگز خیال نہ کرنا کہ اللہ اپنے رسولوں سے وعدہ خلافی					
رُسُلَهُ ۝۳۷ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ ذُو انتِقَامٍ ۝۳۸ يَوْمَ					
رُسُلَهُ	إِنَّ	اللَّهُ	عَزِيزٌ	ذُو انتِقَامٍ ۝۳۸	يَوْمَ (۳)
اپنے رسولوں (سے)	بیشک	اللہ	عزت والا، غلبے والا	بدلہ لینے والا (ہے)	(جس دن)
کرے گا۔ بیشک اللہ غالب بدلہ لینے والا ہے ○ یاد کرو جس دن					
تُبَدَّلُ إِلَّا رِضًا غَيْرَ إِلَّا رِضًا وَالسَّهَوَاتُ وَ					
تُبَدَّلُ (۴)	الْأَرْضُ	غَيْرَ إِلَّا رِضًا	وَ	السَّهَوَاتُ	وَ
بدل دی جائے گی	زمین	(اس زمین کے علاوہ) (سے)	اور	آسمان (بدل دیئے جائیں گے)	اور
زمین کو دوسری زمین سے اور آسمانوں کو بدل دیا جائے گا اور					

۱..... مفسرین کے ایک قول کے مطابق یہاں سازش سے مراد کفار مکہ کا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو شہید کرنے، یا قید کرنے، یا مکہ مکرمہ سے نکال دینے کا ارادہ ہے۔ ۲..... اس آیت کا خلاصہ کلام یہ ہے کہ اللہ عزوجل کی آیات اور شریعت مصطفیٰ کے احکام جو اپنی قوت و ثبات میں مضبوط پہاڑوں کی مانند ہیں اور محال ہے کہ کافروں کے ٹکڑ اور ان کی حیلہ انگیزیوں سے وہ اپنی جگہ سے ٹل سکیں۔ ۳..... اس دن سے قیامت کا دن مراد ہے۔ ۴..... زمین و آسمان کی تبدیلی کے بارے میں مفسرین کے دو قول ہیں۔ ایک یہ کہ ان کے اوصاف بدل دیئے جائیں گے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ آسمان و زمین کی ذات ہی بدل دی =



## بَرَزُوا لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ۳۸ وَ

بَرَزُوا	اللَّهُ الْوَاحِدُ	الْقَهَّارِ ۳۸	وَ
نکل کھڑے ہوں گے	ایک اللہ (کی بارگاہ میں پیشی) کے لئے	(جو) سب پر غالب (ہے)	اور
تمام لوگ ایک اللہ کے حضور نکل کھڑے ہوں گے جو سب پر غالب ہے ○ اور			

## تَرَى الْمَجْرِمِينَ يَوْمَئِذٍ مُّقَرَّنِينَ

تَرَى	الْمَجْرِمِينَ	يَوْمَئِذٍ	مُّقَرَّنِينَ
تم دیکھو گے	مجرموں (کو)	اس دن	ایک دوسرے سے جڑے ہوئے، بندھے ہوئے
اس دن تم مجرموں کو بیڑیوں میں ایک دوسرے سے بندھا ہوا			

## فِي الْأَصْفَادِ ۳۹ سَأَيْبِلُهُمْ مِّنْ قِطْرٍ إِنِ وَتَعَثَّى

فِي الْأَصْفَادِ ۳۹	سَأَيْبِلُهُمْ	مِّنْ قِطْرٍ	إِنِ وَتَعَثَّى
زنجیروں، بیڑیوں میں	ان کے کرتے	تار کولے (ہوں گے)	اور ڈھانپ لے گی
دیکھو گے ○ ان کے کرتے تار کولے ہوں گے اور ان کے چہروں کو			

## وَجُوهَهُمُ النَّارُ ۵۰ لِيَجْزِيَ اللَّهُ كُلَّ نَفْسٍ مَّا

وَجُوهَهُمُ	النَّارُ ۵۰	لِيَجْزِيَ	اللَّهُ	كُلَّ نَفْسٍ	مَّا
ان کے چہروں (کو)	آگ	تاکہ بدلہ دے	اللہ	ہر جان (کو)	(اس کا) جو
آگ ڈھانپ لے گی ○ تاکہ اللہ ہر جان کو اس کی کمائی کا					

## كَسَبَتْ ۖ إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ۵۱ هَذَا بَلَدٌ

كَسَبَتْ	إِنَّ	اللَّهَ	سَرِيعُ الْحِسَابِ ۵۱	هَذَا	بَلَدٌ ۵۲
اس نے کمایا	بیشک	اللہ	بہت جلد حساب کرنے والا (ہے)	یہ (قرآن)	تبلیغ (ہے)
بدلہ دے، بیشک اللہ بہت جلد حساب کرنے والا ہے ○ یہ لوگوں کیلئے					

جائے گی۔ یہ دونوں قول اگرچہ بظاہر ایک دوسرے کے مخالف معلوم ہوتے ہیں مگر ان میں سے ہر ایک اپنی جگہ صحیح ہے وہ اس طرح کہ پہلی مرتبہ زمین و آسمان کی صفات تبدیل ہوں گی اور دوسری مرتبہ حساب کے بعد دوسری تبدیلی ہوگی جس میں زمین و آسمان کی ذاتیں ہی بدل جائیں گی۔

۱..... یعنی اللہ تعالیٰ کافروں کو یہ سزا اس لئے دے گا تاکہ وہ ہر مجرم شخص کو اس کے کئے ہوئے کفر اور گناہوں کا ایسا بدلہ دے جو اس کے جرم کے مطابق ہو۔ ۲..... اس آیت میں قرآن پاک کے نزول کی ۴ حکمتیں بیان کی گئی ہیں۔ (۱) اس قرآن شریف میں لوگوں کے لئے تبلیغ اور نصیحت ہے۔ (۲) قرآن میں =

لِّلنَّاسِ وَلِيٍّ نَدْرُوْا بِهِ وَلِيَعْلَمُوْا اَنَّ مَا

لِّلنَّاسِ	وَ	لِيُنْذَرُوْا	بِهِ	وَ	لِيَعْلَمُوْا	اَنَّ مَا
لوگوں کے لیے	اور	تاکہ انہیں ڈرایا جائے	اس کے ذریعے	اور	تاکہ وہ جان لیں	کہ

تبلیغ ہے اور اس لیے کہ انہیں اس کے ذریعے ڈرایا جائے اور تاکہ وہ جان لیں کہ

هُوَ اِلٰهُ وَّاحِدٌ وَلِيْدٌ كَرَّ اَوْ لَوْ اِلَّا لُبَّابٌ ۝۵۲

هُوَ	اِلٰهُ وَّاحِدٌ	وَ	لِيْدٌ كَرَّ	اَوْ لَوْ اِلَّا لُبَّابٌ ۝۵۲
وہ	ایک ہی معبود (ہے)	اور	تاکہ نصیحت حاصل کریں	عقل والے

وہ ایک ہی معبود ہے اور تاکہ عقل والے نصیحت حاصل کریں ○

رکوع: 06

آیات: 99

## سُورَةُ الْحَجَرِ ۝۱۰۶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

اَلرَّٰی تِلْكَ اٰیٰتُ الْكِتٰبِ وَقُرْاٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝۱

اَلرَّٰی	تِلْكَ	اٰیٰتُ الْكِتٰبِ وَقُرْاٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝۱
حروف مقطعات	یہ	کتاب اور روشن قرآن کی آیتیں (ہیں)

الّا، یہ کتاب اور روشن قرآن کی آیتیں ہیں ○

= موجود غیرت انگیز واقعات اور جزو تو بیچ کے ذریعے لوگوں کو ڈرایا جائے۔ (3) لوگ اس کی آیات سے اللہ تعالیٰ کی توحید کی دلیل پائیں۔ (4) عقل والے اور سمجھدار لوگ اس قرآن کے ذریعے نصیحت حاصل کریں۔

1..... اس آیت میں "تِلْكَ" سے اس سورت کی آیتوں کی طرف اشارہ ہے اور کتاب اور "قُرْاٰنٍ مُّبِيْنٍ" سے وہ کتاب مراد ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے وعدہ فرمایا ہے۔



رَبِّكَ

14

رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ ۝

رُبَمَا	يَوَدُّ	الَّذِينَ	كَفَرُوا	لَوْ	كَانُوا	مُسْلِمِينَ ۝ (۱)
بہت	آرزو کریں گے	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	کاش	وہ ہوتے	مسلمان

کافر بہت آرزو نہیں کریں گے کہ کاش وہ مسلمان ہوتے ۝

ذَرَّهُمْ يَا كَلْبُوا وَيَمْتَعُوا وَيُلْهِمُ

ذَرَّهُمْ	يَا كَلْبُوا	و	يَمْتَعُوا	و	يُلْهِمُ
تم چھوڑ دو انہیں	وہ کھائیں	اور	فائدے اٹھائیں	اور	غافل کئے رکھے انہیں

تم چھوڑ دو انہیں کہ کھائیں اور مزے اڑائیں اور امید انہیں غفلت میں

الْأَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ۝ وَمَا أَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ إِلَّا

الْأَمَلُ ۝ (۲)	فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ۝ (۳)	و	مَا أَهْلَكْنَا	مِنْ قَرْيَةٍ إِلَّا
امید	تو عنقریب وہ جان لیں گے	اور	ہم نے ہلاک نہیں کی	کوئی بستی مگر

ڈالے رکھے تو جلد وہ جان لیں گے ۝ اور ہم نے جو بستی ہلاک کی

وَلَهَا كِتَابٌ مَّعْلُومٌ ۝ مَا تَسْبِقُ

و	لَهَا	كِتَابٌ مَّعْلُومٌ ۝ (۴)	مَا تَسْبِقُ
اور (اس حال میں کہ)	اس کے لئے	ایک معلوم (مدت) لکھی ہوئی (تھی)	آگے نہ بڑھے گا

اس کیلئے ایک مقرر مدت لکھی ہوئی ہے ۝ کوئی گروہ

مِنْ أُمَّةٍ أَجَلَهَا وَمَا يَسْتَأْخِرُونَ ۝ وَقَالُوا يَا أَيُّهَا

مِنْ أُمَّةٍ	أَجَلَهَا	و	مَا يَسْتَأْخِرُونَ ۝ (۵)	و	قَالُوا	يَا أَيُّهَا
کوئی گروہ	اپنی مدت (سے)	اور	نہ وہ پیچھے ہٹیں گے	اور	(کافروں نے) کہا	اے

اپنی مدت سے نہ آگے بڑھے گا اور نہ پیچھے ہٹے گا ۝ اور کافروں نے کہا: اے

۱..... کفار کی یہ آرزو نہیں نزع کے وقت عذاب دیکھ کر ہوں گی یا آخرت میں قیامت کے دن کی سختیاں، ہولناکیاں، اپنا دردناک انجام اور برا ٹھکانہ دیکھ کر ہوں گی یا جب گناہگار مسلمانوں کو جہنم سے نکالا جا رہا ہو گا تو اس وقت کفار یہ تمنا کریں گے کہ کاش وہ بھی مسلمان ہوتے۔

۲..... یہی امیدوں میں گرفتار ہونا اور لذت دنیا کی طلب میں غرق ہو جانا ایماندار کی شان نہیں۔ یہی امید کی حقیقت میں یہ دو چیزیں داخل ہیں: (۱) دنیا کی حرص اور اس پر اوندھے منہ گر جانا۔ (۲) دنیا سے محبت کرنا اور آخرت سے اعراض کرنا۔

قیامت کے دن کفار کی مسلمان ہونے کی آرزو

بہت دھرم کفار سے متعلق حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ہدایت

قوموں سے عذاب الہی مؤخر ہونے کا سبب

کفار کہہ کا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی طرف جنوں کی نسبت کرنا



الَّذِي نَزَّلَ عَلَيْهِ الدِّكْرُ إِنَّكَ لَمَجْنُونٌ ﴿٦﴾ لَوْ مَا

الَّذِي	نَزَّلَ	عَلَيْهِ	الدِّكْرُ	إِنَّكَ	لَمَجْنُونٌ ﴿٦﴾	لَوْ مَا
وہ شخص جو	نازل کیا گیا	اس پر	قرآن	بیشک تم	ضرور مجنون (ہو)	کیوں نہیں

وہ شخص جس پر قرآن نازل کیا گیا ہے! بیشک تم مجنون ہو ○ اگر تم

تَأْتِينَا بِالْبَلَاغَةِ إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ﴿٧﴾ مَا نُنَزِّلُ الْبَلَاغَةَ

تَأْتِينَا بِالْبَلَاغَةِ	إِنْ	كُنْتَ	مِنَ الصَّادِقِينَ ﴿٧﴾	مَا نُنَزِّلُ	الْبَلَاغَةَ
تم لاتے ہمارے پاس فرشتے	اگر	تم ہو	سچوں میں سے	ہم نہیں اتارتے	فرشتے

سچے ہو تو ہمارے پاس فرشتے کیوں نہیں لاتے؟ ○ ہم فرشتوں کو

إِلَّا بِالْحَقِّ وَمَا كَانُوا إِذًا مُنْظَرِينَ ﴿٨﴾ إِنَّا

إِلَّا	بِالْحَقِّ	وَ	مَا كَانُوا	إِذَا	مُنْظَرِينَ ﴿٨﴾	إِنَّا
مگر	حق کے ساتھ	اور (جب اتریں تو)	لوگ نہیں ہوتے	اس وقت	مہلت دیئے ہوئے	بیشک

حق فیصلے کے ساتھ ہی اتارتے ہیں اور جب وہ اترتے ہیں تو لوگوں کو مہلت نہیں دی جاتی ○ بیشک

نَحْنُ نَزَّلْنَا الدِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَفِظُونَ ﴿٩﴾

نَحْنُ	نَزَّلْنَا	الدِّكْرَ	وَ	إِنَّا	لَهُ	لَحَفِظُونَ ﴿٩﴾
ہم (نے)	نازل کیا	قرآن	اور	بیشک ہم (ہی)	اس کی	ضرور حفاظت کرنے والے (ہیں)

ہم نے اس قرآن کو نازل کیا ہے اور بیشک ہم خود اس کی حفاظت کرنے والے ہیں ○

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِي شِعْرِ الْأَوَّلِينَ ﴿١٠﴾ وَ

وَ	لَقَدْ	أَرْسَلْنَا	مِنْ قَبْلِكَ	فِي شِعْرِ الْأَوَّلِينَ ﴿١٠﴾	وَ
اور	ضرور بیشک	ہم نے رسول بھیجے	تم سے پہلے	پہلے گروہوں، امتوں میں	اور

اور بیشک ہم نے تم سے پہلے گزشتہ امتوں میں رسول بھیجے ○ اور

۱۔ مشرکین مکہ، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا مذاق اڑاتے ہوئے آپ کی طرف جنون کی نسبت کرتے تھے، اس کی ایک وجہ یہ تھی کہ عموماً لوگ جب کسی سے ایسا کلام سنتے ہیں جو ان کی عقل میں نہ آئے تو وہ اس قائل کو مجنون سمجھتے ہیں، یہی حال مکہ کے مشرکین کا تھا۔ ۲۔ قرآن کریم کی یہ حفاظت کئی طرح سے ہے (۱) قرآن کریم کو معجزہ کے طور پر نازل کیا کہ بشر کا کلام اس میں مل ہی نہ سکے۔ (۲) اس کو معارضے اور مقابلے سے محفوظ کیا کہ کوئی اس کی مثل کام بنانے پر قادر نہ ہو۔ (۳) ساری مخلوق کو اسے معدوم کرنے سے عاجز کر دیا کہ کفار شدید عداوت کے باوجود اس مقدس کتاب کو معدوم کرنے سے عاجز ہیں۔

مَا يَأْتِيهِمْ مِّن رَّسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ۝ كَذَلِكَ

مَا يَأْتِيهِمْ	مِّن رَّسُولٍ	إِلَّا	كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ۝ (۱)	كَذَلِكَ
نہیں آیا ان کے پاس	کوئی رسول	مگر	وہ اس کا مذاق اڑاتے تھے	ایسے ہی

ان کے پاس جو بھی رسول آتا وہ اس کا مذاق اڑاتے تھے ○ ایسے ہی

نَسَلْكَ فِي قُلُوبِ الْمُجْرِمِينَ ۝ لَا يُؤْمِنُونَ بِهِ

نَسَلْكَ	فِي قُلُوبِ الْمُجْرِمِينَ ۝ (۲)	لَا يُؤْمِنُونَ	بِهِ
ہم داخل کرتے ہیں اس (ہنسی) کو	مجرموں کے دلوں میں	وہ ایمان نہیں لاتے	اس پر

ہم اس ہنسی کو ان مجرموں کے دلوں میں ڈالتے ہیں ○ وہ اس پر ایمان نہیں لاتے

وَقَدْ خَلَّتْ سُنَّةُ الْأَوَّلِينَ ۝ وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ

وَقَدْ	خَلَّتْ	سُنَّةُ الْأَوَّلِينَ ۝ (۳)	وَلَوْ	فَتَحْنَا	عَلَيْهِمْ
اور (حالانکہ)	بیشک	گزر چکا	پہلوں کا طریقہ	اور اگر	ہم کھول دیتے (ان پر) کیلئے

حالانکہ پہلے لوگوں کا طریقہ گزر چکا ہے ○ اور اگر ہم ان کے لیے آسمان میں

بَابًا مِّنَ السَّمَاءِ فَظَلُّوا فِيهِ يَعْرُجُونَ ۝ لَقَالُوا

بَابًا	مِّنَ السَّمَاءِ	فَظَلُّوا فِيهِ يَعْرُجُونَ ۝ (۴)	لَقَالُوا
کوئی دروازہ	آسمان سے (میں)	پھر اس (دروازے) میں دن کے وقت چڑھ جاتے	(تو بھی) ضرور وہ کہتے

کوئی دروازہ کھول دیتے تاکہ دن کے وقت اس میں چڑھ جاتے ○ جب بھی وہ یہی کہتے

إِنَّمَا سَكَّرَتْ أَبْصَارُنَا بَلْ نَحْنُ قَوْمٌ مَّسْحُورُونَ ۝ وَ

إِنَّمَا	سَكَّرَتْ	أَبْصَارُنَا	بَلْ	نَحْنُ	قَوْمٌ مَّسْحُورُونَ ۝ (۵)	وَ
صرف	بند کر دی گئی ہیں	ہماری نگاہیں	بلکہ	ہم	جادو کا شکار لوگ (ہیں)	اور

کہ ہماری نگاہوں کو بند کر دیا گیا ہے بلکہ ہم ایسی قوم ہیں جن پر جادو کیا ہوا ہے ○ اور

۱..... ان آیات میں کفار مکہ کی جاہلانہ باتوں پر اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تسلی دی ہے کہ ”آپ سے پہلے سابقہ امتوں میں ہم نے رسول بھیجے اور کفار ان کا مذاق اڑاتے تھے۔ کفار کی یہ روش سابقہ زمانوں سے چلی آ رہی ہے، لہذا اے حبیب! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، آپ بھی دیگر انبیاء و مرسلین علیہم السلام کی طرح اپنی قوم کی اذیتوں پر صبر فرمائیں۔“ ۲..... اس آیت کا معنی یہ ہے کہ جس طرح ہم نے سابقہ امتوں کے دلوں میں کفر، تکذیب اور استہزاء و داخل کر دیا تھا ایسے ہی مکہ کے مشرکین کے دلوں میں بھی داخل کر دیا ہے۔

کفار مکہ کا انتہائی عداوت اور ہٹ دھرمی

اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر دلالت کرنے والی آسمانی نشانیوں

۱۵



## لَقَدْ جَعَلْنَا فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا وَزَيَّنَّاهَا

لَقَدْ	جَعَلْنَا	فِي السَّمَاءِ	بُرُوجًا	وَ	زَيَّنَّاهَا
ضرور بیشک	ہم نے بنائے	آسمان میں	بہت سے برج	اور	آراستہ کیا اسے

بیشک ہم نے آسمان میں بہت سے برج بنائے اور اسے دیکھنے والوں کے لیے

## لِلنَّظِيرِينَ ۱۲ وَحَفَظْنَاهَا مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ رَّجِيمٍ ۱۳ إِلَّا مَنْ

لِلنَّظِيرِينَ ۱۲	وَ	حَفَظْنَاهَا	مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ رَّجِيمٍ ۱۳	إِلَّا مَنْ
دیکھنے والوں کے لیے	اور	ہم نے حفاظت کی اس کی	ہر مردود شیطان سے	مگر جو

آراستہ کیا ○ اور اسے ہم نے ہر شیطان مردود سے محفوظ رکھا ○ البتہ جو

## اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَاتَّبَعَهُ شَهَابٌ مُبِينٌ ۱۴ وَالْأَرْضَ

اسْتَرَقَ	السَّمْعَ	فَاتَّبَعَهُ	شَهَابٌ مُبِينٌ ۱۴	وَ	الْأَرْضَ
چوری چھپے چاہے	سننا	تو پیچھے پڑ جاتا ہے اس کے	ایک روشن شعلہ	اور	زمین

چوری چھپے سننے جائے تو اس کے پیچھے ایک روشن شعلہ پڑ جاتا ہے ○ اور ہم نے

## مَدَدْنَاهَا وَالْقَيْنَا فِيهَا رَوَاسِيَ وَأَنْبَثْنَا فِيهَا

مَدَدْنَاهَا	وَ	الْقَيْنَا	فِيهَا	رَوَاسِيَ	وَ	أَنْبَثْنَا	فِيهَا
ہم نے پھیلا یا اسے	اور	ڈال دیئے	اس میں	(پہاڑوں کے) لنگر	اور	اگائی	اس میں

زمین کو پھیلا یا اور ہم نے اس میں لنگر ڈال دیئے اور اس میں ہر چیز ایک

## مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَّوْزُونٍ ۱۵ وَجَعَلْنَاكُمْ فِيهَا

مِنْ كُلِّ شَيْءٍ	مَّوْزُونٍ ۱۵	وَ	جَعَلْنَا	لَكُمْ	فِيهَا
ہر چیز	اندازہ کی ہوئی	اور	ہم نے بنائے	تمہارے لیے	اس میں

معین اندازے سے اگائی ○ اور تمہارے لیے اس میں

۱.....شہاب اس ستارے کو کہتے ہیں جو شعلے کی طرح روشن ہوتا ہے اور فرشتے اس سے شیاطین کو مارتے ہیں۔

۲.....اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زمین میں ہر چیز لوگوں کی ضروریات کے مطابق اندازے سے پیدا فرمائی کیونکہ اللہ تعالیٰ وہ مقدار جانتا ہے جس کی لوگوں کو ضرورت ہو اور وہ اس سے نفع حاصل کر سکتے ہوں۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ لفظ ”مَوْزُونٌ“ حسن اور تناسب سے کنایہ ہے اور آیت کا معنی یہ ہے کہ ہم نے زمین میں ہر چیز مناسب اگائی، عقل سلیم رکھنے والا ہر شخص اسے بہترین اور مصلحت کے مطابق سمجھتا ہے۔

## مَعَايِشَ وَمَنْ لَّسْتُمْ لَهُ بِرِزْقَيْنَ ۝۲۰ وَإِنْ

مَعَايِشَ (۱)	وَ	مَنْ لَّسْتُمْ لَهُ	بِرِزْقَيْنِ ۝۲۰ (۲)	وَ	إِنْ
زندگی گزارنے کے سامان	اور	(وہ جاندار بنائے) جن کو تم نہیں ہو	رزق دینے والے	اور	نہیں

زندگی گزارنے کے سامان بنائے اور وہ جاندار بنائے جنہیں تم رزق نہیں دیتے ○ اور ہمارے پاس

## مِنْ شَيْءٍ إِلَّا عِنْدَنَا خَزَائِنُهُ وَمَا نُنْزِلُ إِلَّا

مِنْ شَيْءٍ (۳)	إِلَّا	عِنْدَنَا	خَزَائِنُهُ	وَ	مَا نُنْزِلُ إِلَّا
کوئی چیز	مگر	ہمارے پاس	اس کے خزانے (ہیں)	اور	ہم نہیں اتارتے اسے

ہر چیز کے خزانے ہیں اور ہم اسے ایک معلوم اندازے سے ہی

## بِقَدَرٍ مَّعْلُومٍ ۝۲۱ وَأَرْسَلْنَا الرِّيحَ لَوَاقِحَ فَأَنْزَلْنَا

بِقَدَرٍ مَّعْلُومٍ (۴)	وَ	أَرْسَلْنَا	الرِّيحَ	لَوَاقِحَ	فَأَنْزَلْنَا
معلوم اندازے سے	اور	ہم نے بھیجیں	ہوائیں	بادلوں کو پانی سے بھر دینے والی	تو نازل کیا

اتارتے ہیں ○ اور ہم نے ہوائیں بھیجیں جو بادلوں کو پانی سے بھر دیتی ہیں تو ہم نے

## مِنَ السَّيِّءِ مَاءً فَاسْقَيْنُكُمُوهُ ۚ وَمَا أَنْتُمْ لَهُ

مِنَ السَّيِّءِ	مَاءً	فَاسْقَيْنُكُمُوهُ ۚ	وَ	مَا	أَنْتُمْ لَهُ
آسمان سے	پانی	پھر ہم نے پینے کو دیا تمہیں وہ پانی	اور	نہیں	تم اس کو

آسمان سے پانی اتارا پھر ہم نے وہ تمہیں پینے کو دیا اور تم اس کے

## بِخَزْنَيْنِ ۝۲۲ وَإِنَّا لَنَحْنُ نُحْيِي وَنُمِيتُ وَ

بِخَزْنَيْنِ (۵)	وَ	إِنَّا	لَنَحْنُ	نُحْيِي	وَ	نُمِيتُ
جمع کر کے رکھنے والے	اور	بیشک	ضرور ہم	زندہ کرتے ہیں	اور	موت دیتے ہیں

خزائیں نہیں ہو ○ اور بیشک ہم ہی زندہ کرتے ہیں اور ہم ہی مارتے ہیں اور

۱..... زندگی گزارنے کے سامان سے کھانے، پینے اور پہننے کی وہ تمام چیزیں مراد ہیں جن کی دنیاوی زندگی پوری ہونے تک انسان کو ضرورت ہے۔ ۲..... ”جنہیں تم رزق نہیں دیتے“ میں اہل و عیال، لونڈی غلام، خدمت گار، چوپائے اور حشرات الارض داخل ہیں، ان کے بارے میں لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ وہ انہیں رزق دیتے ہیں، یہ لوگوں کی غلط فہمی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی انہیں اور انہیں سب کو رزق دیتا ہے لوگ ذریعہ ہیں۔ ۳..... اس آیت میں شے سے مراد ہر وہ چیز ہے جو ممکن ہو اور خزانے سے مراد قدرت و اختیار ہے۔ آیت کا خلاصہ کلام یہ ہے کہ تمام ممکنات اللہ تعالیٰ کی قدرت کے تحت داخل اور اس کی



## نَحْنُ الْوَارِثُونَ ﴿۲۳﴾ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِينَ

نَحْنُ	الْوَارِثُونَ ﴿۲۳﴾	وَ	لَقَدْ	عَلِمْنَا	الْمُسْتَقْدِمِينَ ﴿۱﴾
ہم (ہی)	وارث (ہیں)	اور	ضرور بیشک	ہم جانتے ہیں	آگے بڑھنے والوں (کو)

ہم ہی وارث ہیں ○ اور بیشک ہم تم میں سے آگے بڑھنے والوں کو بھی

## مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَأْخِرِينَ ﴿۲۴﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ

مِنْكُمْ	وَ	لَقَدْ	عَلِمْنَا	الْمُسْتَأْخِرِينَ ﴿۲۴﴾	وَ	إِنَّ	رَبَّكَ
تم میں سے	اور	ضرور بیشک	ہم جانتے ہیں	پیچھے رہنے والوں (کو)	اور	بیشک	تمہارا رب

جانتے ہیں اور بیشک ہم پیچھے رہنے والوں کو بھی جانتے ہیں ○ اور بیشک تمہارا رب

## هُوَ يَحْشُرُهُمْ ۖ إِنَّهُ حَكِيمٌ عَلِيمٌ ﴿۲۵﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنَا

هُوَ	يَحْشُرُهُمْ	إِنَّهُ	حَكِيمٌ	عَلِيمٌ ﴿۲۵﴾	وَ	لَقَدْ	خَلَقْنَا
وہی	اٹھائے گا انہیں	بیشک وہ	حکمت والا	علم والا (ہے)	اور	ضرور بیشک	ہم نے پیدا کیا

ہی انہیں اٹھائے گا بیشک وہی علم والا، حکمت والا ہے ○ اور بیشک ہم نے انسان کو

## الْإِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَبٍ مَّسْنُونٍ ﴿۲۶﴾ وَالْجَانَّ

الْإِنْسَانَ	مِنْ صَلْصَالٍ	مِّنْ حَبٍ مَّسْنُونٍ ﴿۲۶﴾	وَ	الْجَانَّ
انسان (کو)	بجٹی ہوئی خشک مٹی سے	(جو) ایک بدبودار سیاہ گارے کی (تھی)	اور	جن

خشک بجٹی ہوئی مٹی سے بنایا جو ایسے سیاہ گارے کی تھی جس سے بُو آتی تھی ○ اور ہم نے

## خَلَقْنَاهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُومِ ﴿۲۷﴾ وَإِذْ قَالَ

خَلَقْنَاهُ	مِنْ قَبْلُ	مِنْ نَّارِ السَّمُومِ ﴿۲۷﴾	وَ	إِذْ	قَالَ
ہم نے پیدا کیا اسے	(اس) سے پہلے	بغیر دھوئیں والی آگ سے	اور	جب	کہا

اس سے پہلے جن کو بغیر دھوئیں والی آگ سے پیدا کیا ○ اور یاد کرو جب

== ملک ہیں، وہ انہیں جیسے چاہے عدم سے وجود میں لے آئے اور ممکنات میں سے جس چیز کو اللہ تعالیٰ وجود عطا فرماتا ہے اسے اپنی حکمت اور مشیت کے تقاضے کے مطابق معین مقرر کر کے ساتھ وجود عطا فرماتا ہے۔

①..... ان سے مراد وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا ہے، یا اس سے مراد سابقہ امتیں ہیں۔ ②..... ان سے وہ لوگ مراد ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے ابھی پیدا نہیں فرمایا، یا ان سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی امت مراد ہے۔

اللہ تعالیٰ کا علم اور اس کی قدرت و حکمت

حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق کی مٹی سے تخلیق

جن کی آگ سے تخلیق

فرشتوں کو جنتیں آدم کی خیر اور انہیں جہنم کرنے کا حکم

## رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنۡ صَلٰصٰلٍ

رَبُّكَ	لِلْمَلٰٓئِكَةِ	اِنِّیْ	خَالِقٌۢ	بَشَرًا	مِّنۡ صَلٰصٰلٍ
تیرے رب (نے)	فرشتوں سے	بیشک میں	بنانے والا (ہوں)	آدمی	بجٹی ہوئی خشک مٹی سے

تمہارے رب نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں ایک آدمی کو بجٹی ہوئی مٹی سے پیدا کرنے والا ہوں

## مِّنۡ حَمَآءٍ مَّسْنُوٰنٍ ۖ ۝۲۸ ۚ فَاِذَا سَوَّيْتُهُۥ وَنَفَخْتُ

مِّنۡ حَمَآءٍ مَّسْنُوٰنٍ ۖ ۝۲۸	فَاِذَا	سَوَّيْتُهُۥ	وَ	نَفَخْتُ
(جو) ایک بدبودار سیاہ گارے کی (ہے)	تو جب	میں درست کر لوں اسے	اور	پھونک دوں

جو مٹی بدبودار سیاہ گارے کی ہے ○ تو جب میں اسے ٹھیک کر لوں اور میں اپنی طرف کی

## فِيْهِ مِّنۡ رُّوْحٍۭ فَقَعُوْا۟ اِلَیْہٖۤ سٰجِدٰتٍ ۝۲۹

فِيْهِ	مِّنۡ رُّوْحٍۭ	فَقَعُوْا۟	لَہٗ	سٰجِدٰتٍ ۝۲۹
اس میں	اپنی طرف کی ایک (خاص) روح	تو تم گر جانا	اس کے لیے	سجدہ کرتے ہوئے

خاص معزز روح اس میں پھونک دوں تو اس کے لیے سجدے میں گر جانا ○

## فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّہُمْ اٰجْمَعُوْنَ ۝۳۰ اِلَّاۤ اِبْلِیْسَ ط

فَسَجَدَ	الْمَلٰٓئِكَةُ	كُلُّہُمْ	اٰجْمَعُوْنَ ۝۳۰	اِلَّا	اِبْلِیْسَ ط
تو سجدہ کیا	فرشتوں (نے)	ان کے تمام	سبھی	سوائے	ابلیس (کے)

تو جتنے فرشتے تھے سب کے سب سجدے میں گر گئے ○ سوائے ابلیس کے،

## اَبٰی اَنْ یَّكُوْنَ مَعَ السُّجِدٰتِ ۝۳۱ ۚ قَالَ یٰۤاِبْلِیْسُ مَا لَكَ

اَبٰی	اَنْ یَّكُوْنَ مَعَ السُّجِدٰتِ ۝۳۱	قَالَ	یٰۤاِبْلِیْسُ	مَا	لَكَ
اس نے انکار کر دیا	سجدہ کرنے والوں کے ساتھ ہونے سے	فرمایا	اے ابلیس	کیا ہوا	تجھے

اس نے سجدہ والوں کے ساتھ ہونے سے انکار کر دیا ○ اللہ نے فرمایا: اے ابلیس! تجھے کیا ہوا

۱..... فرشتوں کا یہ سجدہ تعظیمی تھا۔ سجدہ تعظیمی پہلی شریعتوں میں جائز تھا ہماری شریعت میں جائز نہیں اور سجدہ عبادت پہلی شریعتوں میں بھی اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کے لئے جائز نہیں ہوا۔ حدیث پاک میں ہے: حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”کسی شخص کے لئے جائز نہیں کہ وہ دوسرے شخص کو سجدہ کرے، اگر کسی کا دوسرے کو سجدہ کرنا جائز ہوتا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے عورت پر شوہر کا بڑا حق رکھا ہے۔“ (ابن حبان، ۱۸۳/۳، الحدیث: ۳۱۵۰، الجزء السادس)

تمام فرشتوں کا سجدہ کرنا اور ابلیس کا سجدہ نہ کرنا

سجدہ کرنے پر ابلیس سے سوال اور اس کا جواب



أَلَا تَكُونُ مَعَ السَّجِدِينَ ۚ ۳۲ قَالَ لَمْ أَكُنْ لِأَسْجُدَ لِبَشَرٍ

أَلَا تَكُونُ	مَعَ السَّجِدِينَ ۚ ۳۲	قَالَ	لَمْ أَكُنْ لِأَسْجُدَ	لِبَشَرٍ
کہ تو نہ ہوا	سجدہ کرنے والوں کے ساتھ	اس نے کہا	میں نہیں ہوں کہ سجدہ کروں	کسی انسان کو

کہ تو سجدہ کرنے والوں کے ساتھ نہ ہوا ○ اس نے کہا: میرے لائق نہیں کہ میں کسی انسان کو سجدہ کروں

خَلَقْتَهُ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَإٍ مَّسْنُونٍ ۚ ۳۳ قَالَ

خَلَقْتَهُ	مِنْ صَلْصَالٍ	مِّنْ حَمَإٍ مَّسْنُونٍ ۚ ۳۳	قَالَ
تو نے بنایا اسے	بجٹی ہوئی خشک مٹی سے	(جو) ایک بدبودار سیاہ گارے سے (تھی)	فرمایا

جسے تو نے بجٹی ہوئی مٹی سے بنایا جو سیاہ بدبودار گارے سے تھی ○ اللہ نے فرمایا:

فَاخْرِجْ مِنْهَا فَإِنَّكَ رَاجِعٌ ۙ ۳۴ وَإِنَّ عَلَيْكَ اللَّعْنَةَ

فَاخْرِجْ	مِنْهَا	فَإِنَّكَ	رَاجِعٌ ۙ ۳۴	وَإِنَّ	عَلَيْكَ	اللَّعْنَةَ
تو تو نکل جا	اس (جنت) سے	پس بیشک تو	مردود (ہے)	اور	بیشک	تجھ پر لعنت (ہے)

تو جنت سے نکل جا کیونکہ تو مردود ہے ○ اور بیشک قیامت تک

إِلَى يَوْمِ الدِّينِ ۚ ۳۵ قَالَ رَبِّ فَأَنْظِرْنِي

إِلَى يَوْمِ الدِّينِ ۚ ۳۵	قَالَ	رَبِّ	فَأَنْظِرْنِي
بدلے کے دن (قیامت) تک	اس نے کہا	اے میرے رب	پس تو مہلت دیدے مجھے

تجھ پر لعنت ہے ○ اس نے کہا: اے میرے رب! تو مجھے اس دن تک مہلت دیدے جب

إِلَى يَوْمِ يُبْعَثُونَ ۚ ۳۶ قَالَ فَإِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِينَ ۙ ۳۷

إِلَى يَوْمِ	يُبْعَثُونَ ۚ ۳۶	قَالَ	فَإِنَّكَ	مِنَ الْمُنْظَرِينَ ۙ ۳۷
(اس) دن تک	(جب) لوگ اٹھائے جائیں	فرمایا	پس بیشک تو	مہلت دیئے ہوؤں میں سے (ہے)

لوگ اٹھائے جائیں ○ اللہ نے فرمایا: پس بیشک تو ان میں سے ہے جن کو معین وقت کے دن تک

۱..... اس کلام سے الٹیں کی مراد یہ تھی کہ وہ حضرت آدم عَلَيْهِ السَّلَام سے افضل ہے کیونکہ حضرت آدم عَلَيْهِ السَّلَام کی اصل مٹی ہے اور الٹیں کی اصل آگ ہے اور اس کے خیال میں آگ مٹی سے افضل ہے۔ وہ غیثیت یہ بات بھول گیا تھا کہ افضل تو وہی ہے جسے اللہ تعالیٰ فضیلت عطا کرے۔ ۲..... قیامت کے دن تک مہلت مانگنے سے شیطان کا مطلب یہ تھا کہ وہ بھی نہ مرے کیونکہ قیامت کے بعد کوئی نہ مرے گا۔ اس کی اس دعا کو اللہ تعالیٰ نے اس طرح قبول کیا کہ اس سے فرمایا: بیشک تو ان میں سے ہے جن کو اس معین وقت کے دن تک مہلت دی گئی ہے جس میں تمام مخلوق مرجائے گی اور وہ وقت پہلے نفع کا ہے۔

الٹیں مردود کی جنت سے ہے دُعا اور اس پر قیامت تک لعنت

الٹیں کی طرف سے مہلت کا مطالبہ اور اسے مہلت مانا

## إِلَى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ ۳۸ قَالَ رَبِّ بِمَا

إِلَى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ ۳۸	قَالَ	رَبِّ	بِمَا
معلوم وقت کے دن تک	عرض کی	اے میرے رب	(اس بات کی) قسم کہ

مہلت دی گئی ہے ۰۰ اس نے کہا: اے رب میرے! مجھے اس بات کی قسم کہ

## أَعُوذُ بِكَ لَأَرْيَنَّكَ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ وَ

أَعُوذُ بِكَ	لَأَرْيَنَّكَ	لَهُمْ	فِي الْأَرْضِ وَ
تو نے گمراہ کیا مجھے	ضرور میں خوشنابادوں گا (نافرمانی)	ان کے لئے	زمین میں اور

تو نے مجھے گمراہ کیا، میں ضرور زمین میں لوگوں کیلئے (نافرمانی) خوشنابادوں گا اور

## لَأَعُوذُ بِكَ لَهُمْ أَجْمَعِينَ ۳۹ إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمْ

لَأَعُوذُ بِكَ لَهُمْ أَجْمَعِينَ ۳۹	إِلَّا	عِبَادَكَ	مِنْهُمْ
ضرور میں گمراہ کر دوں گا ان سب کو	سوائے	تیرے (ان) بندوں (کے جو)	ان میں سے

میں ضرور ان سب کو گمراہ کر دوں گا ۰ سوائے اُن کے جو ان میں سے

## الْمُخْلِصِينَ ۴۰ قَالَ هَذَا صِرَاطٌ عَلَى مُسْتَقِيمٍ ۴۱ إِنَّ

الْمُخْلِصِينَ ۴۰	قَالَ	هَذَا	صِرَاطٌ	عَلَى	مُسْتَقِيمٍ ۴۱	إِنَّ
چنے ہوئے (ہیں)	فرمایا	یہ	راستہ	میری طرف (آتا ہے)	سیدھا	بیشک

تیرے چنے ہوئے بندے ہیں ۰ اللہ نے فرمایا: یہ میری طرف آنے والا سیدھا راستہ ہے ۰ بیشک

## عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَنٌ إِلَّا مَنْ اتَّبَعَكَ

عِبَادِي	لَيْسَ	لَكَ	عَلَيْهِمْ	سُلْطَنٌ	إِلَّا	مَنْ	اتَّبَعَكَ
میرے بندے	نہیں ہے	تیرے لئے	ان پر	کچھ قابو	مگر	جو	پیچھے چلیں تیرے

میرے بندوں پر تیرا کچھ قابو نہیں سوائے ان گمراہوں کے

۱..... یہاں دو گول دائرے اس لئے لگائے گئے ہیں کہ اس مقام پر دو آیات کا ترجمہ ایک ساتھ کیا گیا ہے۔ ۲..... یہاں تک ایٹیس کا جو کلام مذکور ہوا اس کا مطلب یہ نہیں کہ ایٹیس لوگوں کو جبری طور پر یا زبردستی اپنا پیروکار بنالے گا بلکہ مراد یہ ہے کہ (اس کے بہکانے پر) لوگ خود اپنے اختیار سے اس کی پیروی کریں گے۔ ۳..... مفسرین نے اس آیت کے مختلف معنی بیان فرمائے ہیں۔ (۱) یہ راستہ اپنے اوپر چلنے والے کو سیدھا چلاتا ہے یہاں تک کہ اس پر چل کر وہ جنت میں پہنچ جاتا ہے۔ (۲) دلائل کے ساتھ لوگوں کی سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کرنا ہمارے ذمے ہے۔ (۳) اخلاص مجھ تک پہنچنے کا سیدھا راستہ ہے۔ =



مِنَ الْغَوِينَ ۳۲) وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ أَجْعَلِينَ ۳۳) لَهَا

مِنَ الْغَوِينَ ۳۲) وَ إِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ أَجْعَلِينَ ۳۳) لَهَا

گمراہوں میں سے اور بیشک جہنم ضرور ان سب کے وعدے کی جگہ (ہے) اس کے

جو تیرے پیچھے چلیں ○ اور بیشک جہنم ان سب کا وعدہ ہے ○ اس کے

سَبْعَةُ أَبْوَابٍ ۳۴) لِكُلِّ بَابٍ مِنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُومٌ ۳۵) إِنَّ

سَبْعَةُ أَبْوَابٍ ۳۴) لِكُلِّ بَابٍ مِنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُومٌ ۳۵) إِنَّ

سات دروازے (ہیں) ہر دروازے کے لیے ان میں سے ایک حصہ تقسیم کیا ہوا (ہے) بیشک

سات دروازے ہیں، ہر دروازے کے لیے ان میں سے ایک ایک حصہ تقسیم کیا ہوا ہے ○ بیشک

الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ۳۶) أَدْخُلُوها بِسَلَامٍ

الْمُتَّقِينَ ۳۶) فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ۳۶) أَدْخُلُوها بِسَلَامٍ

پرہیزگار لوگ باغوں اور چشموں میں (ہوں گے) تم داخل ہو جاؤ ان میں سلامتی کے ساتھ

متقی لوگ باغوں اور چشموں میں ہوں گے ○ (حکم ہو گا) ان میں سلامتی کے ساتھ

أَمِنِينَ ۳۷) وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِّنْ غِلٍّ

أَمِنِينَ ۳۷) وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِّنْ غِلٍّ

امن و امان والے (ہو کر) اور ہم کھینچ لیں گے جو ان کے سینوں میں (ہو گا) کینہ

امن و امان سے داخل ہو جاؤ ○ اور ہم ان کے سینوں میں موجود کینہ کھینچ لیں گے،

إِخْوَانًا عَلَىٰ سُرٍّ مَّتَّفِلِينَ ۳۸) لَا يَمَسُّهُمْ

إِخْوَانًا ۳۸) عَلَىٰ سُرٍّ مَّتَّفِلِينَ ۳۸) لَا يَمَسُّهُمْ

(وہ) آپس میں بھائی بھائی (ہوں گے) تختوں پر آمنے سامنے بیٹھے (ہوں گے) نہ پہنچے گی انہیں

وہ آپس میں بھائی بھائی ہوں گے، وہ آمنے سامنے تختوں پر بیٹھے ہوں گے ○ انہیں جنت میں

== (4) چنے ہوئے بندوں کا اہلیس کے بہکاوے سے بچ جانا وہ راستہ ہے جو سیدھا اللہ تعالیٰ تک پہنچا دیتا ہے۔

① ہر قسم کے گناہوں سے بچنے والوں اور ان گناہگار مسلمانوں کے لئے یہ فضیلت ابتداء ثابت ہے جنہیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحمت سے پاکسی کی شفاعت وغیرہ کے صدقے ابتداء ہی سے بخش دے، البقیہ گناہگار مسلمانوں کا معاملہ اللہ تعالیٰ کی مشیت پر موقوف ہے وہ چاہے تو انہیں ایک مدت تک عذاب میں مبتلا کر دے یا انہیں عذاب ہی نہ دے، یا چاہے تو شفاعت کے صدقے انہیں بھی معاف کر دے۔ ② یعنی دنیا میں ان کے اکران و ڈرنے والوں میں سے کسی

اللہ تعالیٰ کی بخشش و رحمت اور عذاب کا بیان

فِيهَا نَصَبٌ وَمَا هُمْ مِنْهَا بِمُخْرَجِينَ ﴿٣٨﴾ تَبَيَّنَ

فِيهَا	نَصَبٌ	وَمَا	هُمْ	مِنْهَا	بِمُخْرَجِينَ ﴿٣٨﴾	تَبَيَّنَ
اس میں	کوئی تکلیف	اور	نہ	وہ	اس سے	نکالے جائیں گے

نہ کوئی تکلیف پہنچے گی اور نہ ہی وہ وہاں سے نکالے جائیں گے ○ میرے بندوں کو

عِبَادِي أَتَىٰ أَنَا الْعَفْوَ الرَّحِيمُ ﴿٣٩﴾ وَأَنَّ

عِبَادِي	أَتَىٰ	أَنَا	الْعَفْوَ	الرَّحِيمُ ﴿٣٩﴾	وَأَنَّ
میرے بندوں (کو)	(کہ) بیشک میں	میں (ہی)	بخشنے والا	مہربان (ہوں)	اور بیشک

خبر دو کہ بیشک میں ہی بخشنے والا مہربان ہوں ○ اور بیشک

عَذَابِي هُوَ الْعَذَابُ الْأَلِيمُ ﴿٤٠﴾ وَنَبِّئُهُمْ عَنْ صَيْفِ إِبْرَاهِيمَ ﴿٤١﴾

عَذَابِي	هُوَ	الْعَذَابُ	الْأَلِيمُ ﴿٤٠﴾	وَ	نَبِّئُهُمْ	عَنْ صَيْفِ إِبْرَاهِيمَ ﴿٤١﴾
میرا عذاب	وہی	دردناک عذاب (ہے)	اور	خبر دو انہیں	ابراہیم کے مہمانوں سے متعلق	

میرا ہی عذاب دردناک عذاب ہے ○ اور انہیں ابراہیم کے مہمانوں کا احوال سناؤ ○

إِذْ دَخَلُوا عَلَيْهِ فَقَالُوا سَلَامًا قَالَ إِنَّا

إِذْ	دَخَلُوا	عَلَيْهِ	فَقَالُوا	سَلَامًا	قَالَ	إِنَّا
جب	وہ حاضر ہوئے	اس پر (کے پاس)	تو انہوں نے کہا	سلام	(ابراہیم نے) فرمایا	بیشک ہم

جب وہ اس کے پاس آئے تو کہنے لگے: ”سلام“ ابراہیم نے فرمایا: ہم

مِنْكُمْ وَجَلُونَ ﴿٤٢﴾ قَالُوا لَا تَوْجَلْ إِنَّا نُبَشِّرُكَ

مِنْكُمْ	وَجَلُونَ ﴿٤٢﴾	قَالُوا	لَا تَوْجَلْ	إِنَّا	نُبَشِّرُكَ
تم سے	ڈر رہے ہیں	انہوں نے کہا	آپ نہ ڈرو	بیشک	ہم بشارت دیتے ہیں آپ کو

تم سے ڈر رہے ہیں ○ انہوں نے عرض کیا: آپ نہ ڈریں، بیشک ہم آپ کو

== کے دل میں دوسرے کے بارے میں کچھ کہہ ہوگا تو جنت میں داخل ہونے سے پہلے اللہ تعالیٰ اسے ان کے دلوں سے نکال دے گا اور ان کے نفوس کو بغض، حسد، عناد اور عداوت وغیرہ مذموم خصلتوں سے پاک کر دے گا۔

۱..... ان آیات سے معلوم ہوا کہ بندوں کو امید اور خوف کے درمیان رہنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کی وسعت دیکھ کر گناہوں پر بے باک نہ ہوں اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کے عذاب کی شدت دیکھ کر اس کی رحمت سے مایوس ہوں۔ ۲..... حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مہمانوں سے خوف کھانے کی ایک وجہ =

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مہمان فرشتوں کا حال

مہمانوں کی طرف سے تلبیہ اور بیٹے کی بشارت اور اس کے بعد کا فیصلہ جلیلی واقعہ



يُعْلِمُ عَلَيْهِ ۵۳ قَالَ أَبَشِّرْ تُمُونِي عَلَى أَنْ مَسْنِي

يُعْلِمُ عَلَيْهِ ۵۳ (۱)	قَالَ	أَبَشِّرْ تُمُونِي (۲)	عَلَى	أَنْ	مَسْنِي
ایک علم والے لڑکے کی	فرمایا	کیا تم بشارت دیتے ہو مجھے	پر (اس کے باوجود)	کہ	پہنچ چکا مجھے

ایک علم والے لڑکے کی بشارت دیتے ہیں ○ فرمایا: کیا تم مجھے بشارت دیتے ہو حالانکہ مجھے بڑھاپا

الْكِبَرُ فِيمَ تَبَشِّرُونَ ۵۴ قَالُوا أَبَشِّرْ نَكَ

الْكِبَرُ	فِيمَ	تَبَشِّرُونَ ۵۴	قَالُوا	بَشِّرْ نَكَ
بڑھاپا	تو کس چیز کی	تم بشارت دے رہے ہو	انہوں نے کہا	ہم نے بشارت دی آپ کو

پہنچ چکا ہے تو کس چیز کی بشارت دے رہے ہو؟ ○ انہوں نے عرض کیا: ہم نے آپ کو

بِالْحَقِّ فَلَا تَكُنْ مِنَ الْقَنِطِينَ ۵۵ قَالَ وَمَنْ يَقْظُ

بِالْحَقِّ	فَلَا تَكُنْ	مِنَ الْقَنِطِينَ ۵۵ (۳)	قَالَ	وَمَنْ	يَقْظُ
حق کے ساتھ، سچی	تو آپ نہ ہوں	نامیدوں میں سے	فرمایا	اور	کون

سچی بشارت دی ہے، آپ نامید نہ ہوں ○ ابراہیم نے کہا: گمراہوں کے سوا

مِنْ رَحْمَةِ رَبِّهِ إِلَّا الضَّالُّونَ ۵۶ قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ أَيُّهَا

مِنْ رَحْمَةِ رَبِّهِ	إِلَّا	الضَّالُّونَ ۵۶	قَالَ	فَمَا	خَطْبُكُمْ
اپنے رب کی رحمت سے	سوائے	گمراہوں (کے)	فرمایا	تو (ابھی) کیا (ہے)	تمہارا کام

اپنے رب کی رحمت سے کون نامید ہوتا ہے؟ ○ فرمایا: اے فرشتو! تو تمہارا (ابھی آنے کا) کام

الْمُرْسَلُونَ ۵۷ قَالُوا إِنَّا أُرْسِلْنَا إِلَى قَوْمٍ مُّجْرِمِينَ ۵۸ إِلَّا

الْمُرْسَلُونَ ۵۷	قَالُوا	إِنَّا	أُرْسِلْنَا	إِلَى قَوْمٍ مُّجْرِمِينَ ۵۸	إِلَّا
بھیجے ہوئے (فرشتو!)	انہوں نے کہا	بیشک	ہم بھیجے گئے ہیں	ایک مجرم قوم کی طرف	سوائے

کیا ہے؟ ○ انہوں نے عرض کیا: ہم ایک مجرم قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں ○ سوائے

== یہ تھی کہ وہ اجازت کے بغیر اور بے وقت آئے تھے اور دوسری وجہ یہ تھی کہ مہمانوں نے ان کا پیش کردہ بھنا ہوا چھڑا کھانے سے انکار کر دیا تھا اور اس دور میں مہمان کا کھانے سے انکار کر دینا دشمنی کی علامت سمجھا جاتا تھا۔

۱..... فرشتوں نے اللہ تعالیٰ کے بتانے سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو یہ شبی خبر اور بشارت دی کہ ان کے ہاں بیٹا پیدا ہو گا اور وہ علم والا ہو گا۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے جس مقبول بندے کو چاہے غیب کا علم عطا فرماتا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ عالم بینا اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے۔ ۲..... حضرت ==

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا فرشتوں سے سوال

فرشتوں کا جواب

اَلْ لُّوْطُ ۖ اِنَّا لَمَنْجُوهُمْ اَجْعِيْنَ ﴿۵۹﴾ اِلَّا اَمْرًا تَهُ

اَلْ لُّوْطُ	اِنَّا	لَمَنْجُوهُمْ اَجْعِيْنَ ﴿۵۹﴾ (۱)	اِلَّا	اَمْرًا تَهُ
لوٹ کے گھروالوں (کے)	بیشک	ضرور ہم بچالیں گے ان سب کو	سوائے	اس کی بیوی (کے)

لوٹ کے گھروالوں کے (کہ) بیشک ان سب کو ہم بچالیں گے ○ سوائے اس کی بیوی کے،

قَدْ رَنَّا ۖ اِنَّهَا لَمِنَ الْغَيْرِ ۚ ﴿۶۰﴾ فَلَمَّا جَاءَ

قَدْ رَنَّا	اِنَّهَا	لَمِنَ الْغَيْرِ ۚ ﴿۶۰﴾	فَلَمَّا	جَاءَ
ہم نے طے کر لیا ہے	(کہ) بیشک وہ	ضرور پیچھے رہ جانے والوں میں سے ہے	تو جب	آئے

ہم طے کر چکے ہیں کہ وہ پیچھے رہ جانے والوں میں سے ہے ○ تو جب

اَلْ لُّوْطُ السُّرْسُوْنَ ۚ ﴿۶۱﴾ قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ﴿۶۲﴾

اَلْ لُّوْطُ	السُّرْسُوْنَ ۚ ﴿۶۱﴾	قَالَ	اِنَّكُمْ	قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ﴿۶۲﴾
لوٹ کے گھروالوں (کے پاس)	بیچھے ہوئے (فرشتے)	اس نے فرمایا	بیشک تم	اجنبی لوگ (ہو)

لوٹ کے گھروالوں کے پاس فرشتے آئے ○ تو لوٹ نے فرمایا: تم اجنبی لوگ ہو ○

قَالُوْا بَلْ جِئْنَاكَ بِمَا كَانُوْا فِیْهِ یَسْتَرْوْنَ ﴿۶۳﴾

قَالُوْا	بَلْ	جِئْنَاكَ بِمَا	كَانُوْا فِیْهِ یَسْتَرْوْنَ ﴿۶۳﴾
انہوں نے کہا	بلکہ	ہم لے کر آئے ہیں آپ کے پاس وہ (عذاب) جو	لوگ اس میں شک کرتے تھے

انہوں نے کہا: بلکہ ہم تو آپ کے پاس وہ (عذاب) لائے ہیں جس میں یہ لوگ شک کرتے تھے ○

وَ اَتَيْنَكَ بِالْحَقِّ وَ اِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿۶۴﴾ فَاسْرِ

وَ	اَتَيْنَكَ بِالْحَقِّ	وَ	اِنَّا	لَصٰدِقُوْنَ ﴿۶۴﴾	فَاسْرِ
اور	ہم آپ کے پاس حق کے ساتھ	اور	بیشک ہم	ضرور سچے (ہیں)	تو آپ رات کو لے جاؤ

اور ہم آپ کے پاس حق کے ساتھ آئے ہیں اور ہم بیشک سچے ہیں ○ تو آپ رات کے

○ ابراہیم علیہ السلام کا یہ کام بطور تعجب تھا اور یہ تعجب اللہ تعالیٰ کی قدرت پر نہیں بلکہ عادت کے برخلاف کام ہونے پر تھا کہ عموماً بڑھاپے میں کسی کے پاس اولاد نہیں ہوتی۔ ۳..... (پچھلے صفحے کا حاشیہ) اس آیت سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید ہو چکے تھے کیونکہ جب کسی کام سے بچنے کی تاکید کرنی ہو تو اس وقت بھی اس انداز میں کام لیا جاتا ہے۔

۱..... اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے بعض کام اس کے محبوب بندوں کی طرف منسوب کئے جاسکتے ہیں، جیسے عذاب سے بچالینا اللہ تعالیٰ کا کام ہے، مگر =



بِأَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الْبَيْلِ وَاتَّبِعْ أَذْبَارَهُمْ وَلَا يَلْتَفِتْ

بِأَهْلِكَ	بِقِطْعٍ مِّنَ الْبَيْلِ	وَ	اتَّبِعْ	أَذْبَارَهُمْ	وَ	لَا يَلْتَفِتْ
اپنے گھر والوں کو	رات کے کسی حصے میں	اور	آپ چلنا	ان کے پیچھے	اور	پیچھے مڑ کر نہ دیکھے

کسی حصے میں اپنے گھر والوں کو لے چلیں اور آپ خود ان کے پیچھے پیچھے چلیں اور تم لوگوں میں سے

مِنْكُمْ أَحَدٌ وَامْضُوا حَيْثُ تُؤْمَرُونَ ﴿٦٥﴾ وَ

مِنْكُمْ	أَحَدٌ	وَ	امْضُوا	حَيْثُ	تُؤْمَرُونَ ﴿٦٥﴾	وَ
تم میں سے	کوئی ایک	اور	سیدھے چلتے جانا	جہاں (کا)	تمہیں حکم دیا گیا ہے	اور

کوئی مڑ کر نہ دیکھے اور سیدھے چلتے رہو جہاں کا تمہیں حکم دیا جا رہا ہے ○ اور

قَضَيْنَا إِلَيْهِ ذَلِكَ الْأَمْرَ أَنَّ دَابِرَهُمْ لَآءٌ

قَضَيْنَا	إِلَيْهِ	ذَلِكَ الْأَمْرَ	أَنَّ	دَابِرَهُمْ لَآءٌ
ہم نے فیصلہ سنا دیا (وحی کر دی)	اس کی طرف	اس حکم (کی)	کہ	ان (کافروں) کی جڑ

ہم نے اسے اس حکم کا فیصلہ سنا دیا کہ صبح کے وقت

مَقْطُوعٌ مُّصْبِحِينَ ﴿٦٦﴾ وَجَاءَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ يَسْتَبْشِرُونَ ﴿٦٧﴾

مَقْطُوعٌ	مُصْبِحِينَ ﴿٦٦﴾	وَ	جَاءَ	أَهْلُ الْمَدِينَةِ	يَسْتَبْشِرُونَ ﴿٦٧﴾
کٹ جائے گی	صبح ہوتے ہوئے	اور	آئے	شہر والے	خوشیاں مناتے ہوئے

ان کافروں کی جڑ کٹ جائے گی ○ اور شہر والے خوشی خوشی آئے ○

قَالَ إِنَّ هَؤُلَاءِ ضَيْفِي فَلَا تَفْضَحُونِ ﴿٦٨﴾ وَاتَّقُوا

قَالَ	إِنَّ	هَؤُلَاءِ	ضَيْفِي	فَلَا تَفْضَحُونِ ﴿٦٨﴾	وَ	اتَّقُوا
(لوٹنے) فرمایا	بیشک	یہ	میرے مہمان (ہیں)	تو تم شرمندہ نہ کرو مجھے	اور	ڈرو

لوٹنے فرمایا: یہ میرے مہمان ہیں تو تم مجھے شرمندہ نہ کرو ○ اور اللہ سے

== فرشتوں نے کہا "اِن سب کو ہم بچالیں گے" لہذا مسلمان یہ کہہ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے حکم سے عذاب سے بچائیں گے اور یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، ہمیں دوزخ سے بچالیں۔

①..... حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کے لوگ شہر سدوم میں آباد تھے، انہوں نے جب حضرت لوط علیہ السلام کے یہاں خول بصورت نوجوانوں کے آنے کی خبر سنی جو کہ فرشتے تھے تو یہ لوگ فاسد ارادے اور ناپاک نیت کے ساتھ خوشی خوشی آئے۔ ②..... اس سے معلوم ہوا کہ مہمان کی عزت و احترام ==

اللَّهُ وَلَا تَخْزُونَ ۖ قَالُوا أَوَلَمْ نُنْهَكَ

اللَّهُ	وَلَا تَخْزُونَ ۖ	قَالُوا	أَوَلَمْ نُنْهَكَ
اللہ (سے)	اور	رسوانہ کرو مجھے	انہوں نے کہا اور کیا ہم نے منع نہیں کیا تمہیں
ڈرو اور مجھے رسوانہ کرو ○ انہوں نے کہا: کیا ہم نے تمہیں دوسروں کے معاملے میں			

عَنِ الْعَلِيِّينَ ۖ قَالَ هَؤُلَاءِ بَنَاتِي

عَنِ الْعَلِيِّينَ ۖ	قَالَ	هَؤُلَاءِ	بَنَاتِي
دنیا جہان (کے معاملے میں دخل دینے سے)	(لوطنے) فرمایا	یہ (قوم کی عورتیں)	میری بیٹیاں (ہیں)
دخل دینے سے منع نہ کیا تھا؟ ○ فرمایا: یہ قوم کی عورتیں میری بیٹیاں ہیں (تو ان سے نکاح کر لو)			

إِنْ كُنْتُمْ فُعَلِيَّيْنَ ۖ لَعَمْرُكَ إِنَّهُمْ

إِنْ	كُنْتُمْ	فُعَلِيَّيْنَ ۖ	لَعَمْرُكَ إِنَّهُمْ
(تو ان سے نکاح کر لو) اگر	تم ہو	کرنے والے	(اے حبیب! تمہاری جان کی قسم بیشک وہ
اگر تمہیں کرنا ہے ○ اے حبیب! تمہاری جان کی قسم بیشک وہ کافر			

لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ ۖ فَأَخَذَتْهُمُ الصَّبِيحَةُ مُشْرِقِينَ ۖ فَجَعَلْنَا

لَفِي سَكْرَتِهِمْ	يَعْمَهُونَ ۖ	فَأَخَذَتْهُمُ	الصَّبِيحَةُ مُشْرِقِينَ ۖ	فَجَعَلْنَا
ضرور اپنے نشہ میں	بھٹک رہے ہیں	تو پکڑ لیا انہیں	چٹکھاڑ (نے)	سورج نکلنے ہوئے
یقیناً اپنے نشہ میں بھٹک رہے ہیں ○ تو دن نکلنے ہی انہیں زوردار چیخنے نے آپکڑا ○ تو ہم نے				

عَالِيَهَا سَافِلَهَا ۖ آمَطْرُ نَا عَلِيَّيْهِمْ حِجَارَةً

عَالِيَهَا	وَلَا	سَافِلَهَا	آمَطْرُ نَا	عَلِيَّيْهِمْ	حِجَارَةً
اس (بستی) کے اوپر کا حصہ	اور	اس کے نیچے کا حصہ	ہم نے برسائے	ان (لوگوں) پر	پتھر
اس بستی کا اوپر کا حصہ اس کے نیچے کا حصہ کر دیا اور ان پر کنکر کے					

== اور خاطر تواضع کرنا انبیاء علیہم السلام کی سنت ہے اگرچہ مہمان کوئی انجمنی ہو۔

①..... اس سے معلوم ہوا کہ جیسے مہمان کے احترام میں میزبان کی عزت ہوتی ہے ایسے ہی مہمان کی بے عزتی میزبان کی رسوائی کا باعث ہوتی ہے، اس لئے اگر کسی مسلمان پڑوسی یا رشتہ دار کے ہاں کوئی مہمان آیا ہو تو دوسرے مسلمان کو چاہئے کہ وہ بھی اس کے مہمان کا احترام کرے تاکہ اس کی عزت و وقار قائم رہے اور مہمان کی بے عزتی کرنے یا کوئی ایسا کام کرنے سے بچے جس سے مہمان اپنی بے عزتی محسوس کرے تاکہ یہ چیز میزبان کے لئے شرمندگی اور رسوائی کا باعث نہ بنے۔



قوم خود کا حال اور انجام

اصحاب الایک کا حال اور انجام

قوم خود کا حال اور انجام

وقف الایک

مَنْ سَجِيلٌ ۚ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّلْمُتَوَسِّينَ ۝۴۵				
مَنْ سَجِيلٌ ۚ ۴۵	إِنَّ	فِي ذَلِكَ	لَآيَاتٍ	لِّلْمُتَوَسِّينَ ۴۵
کنکرے (کے)	بیشک	اس میں	ضرور نشانیاں (ہیں)	عبرت حاصل کرنے والوں کے لیے اور
پتھر برسائے ۵ بیشک اس میں غور کر کے عبرت حاصل کرنے والوں کے لیے نشانیاں ہیں ۵ اور				
إِنَّهَا لَيْسَبِيلٌ مُّقِيمٌ ۝۴۶ إِنَّ فِي ذَلِكَ				
إِنَّهَا	لَيْسَبِيلٌ	مُقِيمٌ ۴۶	إِنَّ	فِي ذَلِكَ
بیشک وہ (بستیاں)	ضرور (اس) راستے پر (ہیں)	(جواب تک) قائم (ہے)	بیشک	اس میں
بیشک وہ بستیاں اس راستے پر ہیں جواب تک قائم ہے ۵ بیشک اس میں				
لَايَةً لِّلْمُؤْمِنِينَ ۚ وَإِنْ كَانَ أَصْحَابُ الْأَيْكَةِ لَظَالِمِينَ ۝۴۸				
لَايَةً	لِّلْمُؤْمِنِينَ ۴۸	وَ	إِنْ كَانَ	أَصْحَابُ الْأَيْكَةِ ۲
ضرور نشانی (ہے)	ایمان والوں کے لئے	اور	بیشک	گھنے جنگل والے
ایمان والوں کیلئے نشانیاں ہیں ۵ اور بیشک کثیر درختوں والی جگہ کے رہنے والے ضرور ظالم تھے ۵				
فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ ۚ وَإِنَّهَا لَيَمَامٌ مُّبِينٌ ۝۴۹ وَ				
فَانْتَقَمْنَا	مِنْهُمْ	وَ	إِنَّهَا	لَيَمَامٌ مُّبِينٌ ۴۹
تو ہم نے انتقام لیا	ان سے	اور	بیشک وہ دونوں (بستیاں)	ضرور صاف راستے پر (واقع ہیں) اور
تو ہم نے ان سے انتقام لیا اور بیشک وہ دونوں بستیاں صاف راستے پر ہیں ۵ اور				
لَقَدْ كَذَّبَ أَصْحَابُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِينَ ۝۵۰ وَآتَيْنَهُمْ				
لَقَدْ	كَذَّبَ	أَصْحَابُ الْحِجْرِ ۳	الْمُرْسَلِينَ ۵۰	وَآتَيْنَهُمْ
ضرور بیشک	جھٹلایا	حجر والوں (نے)	رسولوں (کو)	ہم نے دیں ان (حجر والوں) کو
بیشک حجر والوں نے رسولوں کو جھٹلایا ۵ اور ہم نے انہیں				

۱۔ ایمان اور دین، عقل اور فراست اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہیں کیونکہ ان سے تقویٰ اور طہارت نصیب ہوتی ہے۔ عقل، غافل اور کافر ایسے واقعات کو اتفاقی یا آسمانی تاثیرات سے مانتا ہے جیسا کہ آج بھی دیکھا جا رہا ہے، لیکن عقلمند مومن ان کو مخلوق کی بدعملی کا نتیجہ جان کر دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف پیدا کرتا ہے۔ ۲۔ ان سے حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم مراد ہے۔ ”آئیکہ“ گھنے جنگل کو کہتے ہیں اور ان لوگوں کا شہر چونکہ سبز جنگلوں اور مرغزاروں کے درمیان تھا اس لئے انہیں گھنے جنگل والا فرمایا گیا۔ ۳۔ ”حجیر“ مدینہ منورہ اور شام کے درمیان ایک وادی ہے جس میں قوم خود رہتے تھے۔

اٰیْتِنَا فَاٰنُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ۝۸۱ وَكَانُوْا يَنْحِتُوْنَ

اٰیْتِنَا	فَاٰنُوْا	عَنْهَا	مُعْرِضِيْنَ ۝۸۱	وَ	كَانُوْا يَنْحِتُوْنَ
اپنی نشانیاں	تو وہ رہے	ان سے	منہ پھیرے ہوئے	اور	وہ تراش تراش کر بناتے تھے

اپنی نشانیاں دیں تو وہ ان سے منہ پھیرے رہے ○ اور وہ بے خوف ہو کر پہاڑوں میں

مِّنَ الْجِبَالِ يُّوْتًا اٰمِنِيْنَ ۝۸۲ فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ

مِّنَ الْجِبَالِ	يُّوْتًا	اٰمِنِيْنَ ۝۸۲	فَاَخَذَتْهُمُ	الصَّيْحَةُ
پہاڑوں سے	گھر	بے خوف ہو کر	تو پکڑ لیا انہیں	زوردار چیخ (نے)

تراش تراش کر گھر بناتے تھے ○ تو انہیں صبح ہوتے زوردار چیخ نے

مُّصْبِحِيْنَ ۝۸۳ فَمَا اَغْنٰی عَنْهُمْ مَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝۸۴

مُّصْبِحِيْنَ ۝۸۳	فَمَا اَغْنٰی	عَنْهُمْ	مَا	كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝۸۴
صبح ہوتے ہوئے	تو کام نہ آیا	ان سے (کے)	جو	وہ کماتے تھے

پکڑ لیا ○ تو ان کی کمائی کچھ ان کے کام نہ آئی ○

وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا

وَمَا خَلَقْنَا	السَّمٰوٰتِ	وَالْاَرْضَ	وَمَا
ہم نے پیدا نہیں کیا	آسمانوں	اور	زمین
اور	ہم نے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے	اور	جو کچھ

اور ہم نے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے

بَيْنَهُمَا اِلَّا بِالْحَقِّ ۝۸۵ وَ اِنَّ السَّاعَةَ

بَيْنَهُمَا	اِلَّا	بِالْحَقِّ	وَ	اِنَّ	السَّاعَةَ
ان دونوں کے درمیان (ہے)	مگر	حق کے ساتھ	اور	بیشک	قیامت

سب حق کے ساتھ بنایا اور بیشک قیامت

۱..... حضرت صالح عَلَیْہِ السَّلَام کی قوم کی بستیوں کے آثار عرب کی سر زمین میں آج بھی موجود ہیں اور وہاں وہ جگہ ”مدائن صالح“ کے نام سے معروف ہے، آج بھی لوگ ان آثار کو دیکھنے جاتے ہیں۔ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب مقام حجر کے پاس سے گزرے تو ارشاد فرمایا ”ظالموں کے مکانات میں روتے ہوئے داخل ہونا، ایسا نہ ہو کہ تم پر بھی وہ عذاب آجائے جو ان پر آیا تھا۔ پھر سواری پر بیٹھے ہوئے اپنے چہرہ انور پر چادر ڈال لی۔ (بخاری،

۱۴۳۲ھ، الحدیث: ۳۸۰)



اللہ تعالیٰ کی شانِ خالقیت اور عالم

حضور محمد ﷺ کی عظمت و کبریا  
اللہ تعالیٰ کی عظیم تعظیم

کافر کے مال کی طرف نظر نہ اٹھانے اور مشن پر شفقت کی تاکید

## لَا تِيَّةٌ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَبِيلَ ۝۸۵ إِنَّ رَبَّكَ

لَا تِيَّةٌ	فَاصْفَحِ	الصَّفْحَ الْجَبِيلَ ۝۸۵	إِنَّ	رَبَّكَ
ضرور آنے والی (ہے)	تو تم درگزر کرو	اچھی طرح درگزر کرنا	بیشک	تمہارا رب
آنے والی ہے تو تم اچھی طرح درگزر کرو ○ بیشک تمہارا رب ہی				

## هُوَ الْخَلْقُ الْعَلِيمُ ۝۸۶ وَلَقَدْ آتَيْنَكَ سَبْعًا

هُوَ	الْخَلْقُ	الْعَلِيمُ ۝۸۶	وَلَقَدْ	آتَيْنَكَ	سَبْعًا (۱)
وہی	بہت پیدا کرنے والا	جاننے والا (ہے)	اور	ضرور بیشک	ہم نے دیں تجھے سات (آیتیں)
بہت پیدا کرنے والا، جاننے والا ہے ○ اور بیشک ہم نے تمہیں سات آیتیں دیں					

## مِّنَ الْمَثَانِ وَالْقُرْآنِ الْعَظِيمِ ۝۸۷ لَا تَسُدَّنَّ

مِّنَ الْمَثَانِ	وَالْقُرْآنِ	الْعَظِيمِ ۝۸۷	وَلَا تَسُدَّنَّ (۲)
بار بار دہرائی جانے والی	اور	عظمت والا قرآن (دیا)	تم نہ اٹھاؤ، نہ پھیلاؤ
جو بار بار دہرائی جاتی ہیں اور عظمت والا قرآن (دیا) ○ تم اپنی نگاہ			

## عَيْنَيْكَ إِلَى مَامَتَّعْنَاهُ أَزْوَاجًا

عَيْنَيْكَ	إِلَى	مَامَتَّعْنَاهُ	أَزْوَاجًا
اپنی آنکھیں	(اس) کی طرف	جس کے ذریعے ہم نے فائدہ اٹھانے دیا	کئی جوڑوں، قسموں (کو)
اس مال و اسباب کی طرف نہ اٹھاؤ جس کے ذریعے ہم نے کافروں کی کئی قسموں کو			

## مِّنْهُمْ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَاحْفَظْ جَنَاحَكَ

مِّنْهُمْ	وَلَا تَحْزَنْ	عَلَيْهِمْ	وَاحْفَظْ	جَنَاحَكَ
ان (کافروں) میں سے	اور	تم غم نہ کرو	ان پر	اپنے بازو (رحمت کے)
فائدہ اٹھانے دیا ہے اور ان کا کچھ غم نہ کھاؤ اور مسلمانوں کیلئے				

- سات آیتوں سے مراد سورۃ فاتحہ ہے اور سورۃ فاتحہ کو مثنائی یعنی بار بار دہرائے جانے والی کہنے کی مختلف وجوہات ہیں (۱) سورۃ فاتحہ نماز کی ہر رکعت میں پڑھی جاتی ہے۔ (۲) یہ سورت دو مرتبہ نازل ہوئی، پہلی بار مکہ میں اور دوسری بار مدینہ میں، اس لئے اسے مثنائی یعنی بار بار نازل ہونے والی فرمایا گیا۔
- اس آیت میں بظاہر خطاب نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ عنیدہ و بیدہ و سلمہ سے ہے لیکن حقیقت میں دنیا کے مال و متاع کی طرف نظر کرنے کی ممانعت امت کو ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ عنیدہ و بیدہ و سلمہ تو پہلے سے ہی اس بات سے محفوظ تھے۔

لِلْمُؤْمِنِينَ ۸۸ وَقُلْ إِنِّي أَنَا النَّذِيرُ الْمُبِينُ ۸۹

لِلْمُؤْمِنِينَ ۸۸	وَقُلْ	إِنِّي	أَنَا	النَّذِيرُ الْمُبِينُ ۸۹
ایمان والوں کے لئے	اور	تم کہو	بیشک میں	میں (ہی)

اپنے بازو بچھا دو ۸۸ اور تم فرماؤ کہ میں ہی صاف ڈرسانے والا ہوں ۸۹

كَمَا أُنزِلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِينَ ۹۰ الَّذِينَ جَعَلُوا

كَمَا	أُنزِلْنَا	عَلَى الْمُقْتَسِمِينَ ۹۰	الَّذِينَ	جَعَلُوا
جیسا	ہم نے اتارا	تقسیم کرنے والوں پر	وہ لوگ جنہوں نے	کر دیا

جیسا ہم نے تقسیم کرنے والوں پر اتارا ۹۰ جنہوں نے کلام الہی کے

الْقُرْآنِ عَصِينَ ۹۱ فَوَرَبِّكَ لَنَسْأَلَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ۹۲

الْقُرْآنِ	عَصِينَ ۹۱	فَوَرَبِّكَ	لَنَسْأَلَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ۹۲
قرآن (کو)	کھڑے کھڑے	تو تمہارے رب کی قسم	ہم ضرور ان سب سے پوچھیں گے

کھڑے کھڑے کر دیئے ۹۱ تو تمہارے رب کی قسم ہم ضرور ان سب سے پوچھیں گے ۹۲

عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۹۳ فَاصْدَعْ بِمَا

عَمَّا	كَانُوا يَعْمَلُونَ ۹۳	فَاصْدَعْ	بِمَا
(اُس) کے بارے میں جو	وہ عمل کرتے تھے	تو تم اعلانیہ کہہ دو	(دو بات) جس کا

اُس کے بارے میں جو وہ کرتے تھے ۹۳ پس وہ بات اعلانیہ کہہ دو جس کا

تُؤْمَرُوا أَعْرَضَ عَنِ الْمُشْرِكِينَ ۹۴ إِنَّا كَفَيْنَاكَ

تُؤْمَرُوا	وَأَعْرَضَ	عَنِ الْمُشْرِكِينَ ۹۴	إِنَّا	كَفَيْنَاكَ
تمہیں حکم دیا جا رہا ہے	اور منہ پھیر لو	مشرکوں سے	بیشک ہم	ہم کافی ہوں گے تجھے

آپ کو حکم دیا جا رہا ہے اور مشرکوں سے منہ پھیر لو ۹۴ بیشک ان ہنسنے والوں کے مقابلے میں

۱..... ان سے کون لوگ مراد ہیں؟ اس بارے میں مفسرین کے دو قول یہ ہیں: (۱) ان سے یہودی اور عیسائی مراد ہیں، کیونکہ انہوں نے قرآن پاک کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا یعنی قرآن کریم کا جو حصہ اُن کی کتابوں کے موافق تھا وہ اس پر ایمان لائے اور باقی کے منکر ہو گئے۔ (۲) ان سے کفار قریش مراد ہیں، ان میں سے بعض کفار قرآن کو جادو، بعض کہانت اور بعض افسانہ کہتے تھے، اس طرح انہوں نے قرآن کریم کے بارے میں اپنے اقوال تقسیم کر رکھے تھے۔

مضمون رسول اللہ ﷺ کا کفار کو عذاب الہی سے ڈرانا

اعمال کے بارے میں ضرور پوچھا جائے گا

اعلانیہ دعوت اسلام دینے کا حکم

کفار کے مقابلے میں کافی ہونے کا وعدہ الہی



## الْمُسْتَهِزِّينَ ۙ (۹۵) الَّذِينَ يَجْعَلُونَ مَعَ اللَّهِ

الْمُسْتَهِزِّينَ ۙ (۹۵)	الَّذِينَ	يَجْعَلُونَ	مَعَ اللَّهِ
مذاق اڑانے والوں (کے مقابلے میں)	وہ لوگ جو	ٹھہراتے ہیں	اللہ کے ساتھ
ہم تمہیں کافی ہوں گے ○ جو اللہ کے ساتھ دوسرا معبود			

## إِلَهًا آخَرَ ۚ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ۙ (۹۶) وَلَقَدْ نَعْلَمُ

إِلَهًا آخَرَ	فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ۙ (۹۶)	وَلَقَدْ	نَعْلَمُ
دوسرا معبود	تو عنقریب وہ جان جائیں گے	اور	ضرور بیشک
ٹھہراتے ہیں تو عنقریب جان جائیں گے ○ اور بیشک ہمیں معلوم ہے			

## أَنَّكَ يَصِيقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُولُونَ ۙ (۹۷)

أَنَّكَ	يَصِيقُ	صَدْرُكَ	بِمَا	يَقُولُونَ ۙ (۹۷)
کہ تم	تنگ ہوتا ہے	تمہارا سینہ، دل	(ان باتوں) سے جو	وہ (کافر) کہتے ہیں
کہ ان کی باتوں سے آپ کا دل تنگ ہوتا ہے ○				

## فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِنَ السَّاجِدِينَ ۙ (۹۸)

فَسَبِّحْ	بِحَمْدِ رَبِّكَ	وَكُنْ	مِنَ السَّاجِدِينَ ۙ (۹۸)	وَلَا
تو تمہاری پاکی بیان کرو	اپنے رب کی حمد کے ساتھ	اور	ہو جاؤ	سجدہ کرنے والوں میں سے
تو اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی پاکی بیان کرو اور سجدہ کرنے والوں میں سے ہو جاؤ ○ اور				

## اعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّىٰ يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ ۙ (۹۹)

اعْبُدْ (۲)	رَبَّكَ	حَتَّىٰ	يَأْتِيَكَ	الْيَقِينُ ۙ (۹۹)
عبادت کرتے رہو	اپنے رب (کی)	یہاں تک کہ	آجائے تمہیں	یقین (یعنی موت)
اپنے رب کی عبادت کرتے رہو حتیٰ کہ تمہیں موت آجائے ○				

۱..... غمگین شخص کو چاہئے کہ وہ اپنے غم کو دور کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تقدیس بیان کرنے اور اس کی عبادت کرنے میں مشغول ہو جائے، اس سے ان شاء اللہ اس کا غم دور ہو جائے گا۔ ۲..... اس سے معلوم ہوا کہ بندہ خواہ کتنا ہی بڑا اولیٰ بن جائے وہ عبادت سے بے نیاز نہیں ہو سکتا۔ جب سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو آخری دم تک عبادت کرنے کا حکم دیا گیا، تو ہم کیا چیز ہیں۔ اس سے ان لوگوں کو نصیحت حاصل کرنی چاہئے جو اپنے آپ کو بڑے بلند مقام و مرتبہ پر فائز سمجھ کر عبادت کے معاملے میں خود کو بے نیاز جانتے ہیں، انہیں غور کرنا چاہئے کہ وہ کہیں شیطان کے خفیہ اور خطرناک وار کا شکار تو نہیں ہو گئے۔

رکوع: 16

آیات: 128

## سُورَةُ النَّحْلِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ	اللَّهُ	الرَّحْمَنِ	الرَّحِيمِ
نام سے (شروع)	اللَّهُ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

أَتَىٰ أَمْرُ اللَّهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوهُ سُبْحَنَهُ وَتَعَالَىٰ

أَتَىٰ	أَمْرُ اللَّهِ	فَلَا تَسْتَعْجِلُوهُ	سُبْحَنَهُ	وَ	تَعَالَىٰ
(قریب) آگیا	اللہ کا حکم	تو تم جلدی طلب نہ کرو اس کو	پاک ہے اسے	اور	بلند و بالا ہے

اللہ کا حکم قریب آگیا تو تم اس کو جلدی طلب نہ کرو، (اللہ) ان کے شرک سے

عَمَّا يُشْرِكُونَ ۝ يُنَزِّلُ الْمَلَائِكَةَ بِالرُّوحِ

عَمَّا	يُشْرِكُونَ ۝	يُنَزِّلُ	الْمَلَائِكَةَ ۝ (۱)	بِالرُّوحِ (۲)
(اس) سے جسے	کافر شریک ٹھہراتے ہیں	اللہ اتارتا ہے	فرشتوں (کو)	روح (یعنی وحی) کے ساتھ

پاک اور بلند و بالا ہے ۝ اللہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے

مِنْ أَمْرِهِ عَلَىٰ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادَةٍ أَنْ أُنْذِرُوا أَنَّهُ

مِنْ أَمْرِهِ	عَلَىٰ مَنْ	يَشَاءُ	مِنْ عِبَادَةٍ	أَنْ	أُنْذِرُوا	أَنَّهُ
اپنے حکم سے	جس پر	وہ چاہتا ہے	اپنے بندوں میں سے	کہ	تم ڈر سناؤ	کہ

اس پر فرشتوں کو اپنے حکم سے روح یعنی وحی کے ساتھ نازل فرماتا ہے کہ تم ڈر سناؤ کہ

۱..... یہاں ملائکہ سے مراد حضرت جبریل علیہ السلام ہیں، ان کی تعظیم کے لئے جمع کا صیغہ ”الْمَلَائِكَةُ“ ذکر فرمایا گیا ہے۔

۲..... یہاں روح سے مراد وحی ہے۔ وحی کو روح اس لئے فرمایا گیا کہ جس طرح روح کے ذریعے جسم زندہ ہوتا ہے اور روح نہ ہو تو جسم مردہ ہو جاتا ہے اسی طرح وحی کے ذریعے دل زندہ ہوتا ہے اور اسی سے ابدی سعادت کا پتہ چلتا ہے اور جو دل وحی سے دور ہو وہ مردہ ہو جاتا ہے۔

عذاب کے طلبگاروں کو  
وعید اور شان الہی

وحی کے ساتھ فرشتوں کے نزول سے متعلق دستور الہی اور اس کا مقصد



## لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا فَاتَّقُونِ ۲ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَ

لَا	إِلَهَ	إِلَّا	أَنَا	فَاتَّقُونِ ①	خَلَقَ ①	السَّمَوَاتِ	وَ
نہیں	کوئی معبود	سوائے	میرے	تو تم ڈرو مجھ سے	اس نے بنایا	آسمانوں	اور

میرے سوا کوئی معبود نہیں تو مجھ سے ڈرو ۱ اس نے آسمانوں اور

## الْأَرْضِ بِالْحَقِّ ۳ تَعْلَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ۳

الْأَرْضِ	بِالْحَقِّ	تَعْلَىٰ	عَمَّا	يُشْرِكُونَ ②
زمین (کو)	حق کے ساتھ	وہ بلند وبالا ہے	(اس) سے جے	کافر شریک ٹھہراتے ہیں

زمین کو حق کے ساتھ بنایا۔ وہ ان کے شرک سے بلند وبالا ہے ۲

## خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ تُطْفَةٍ ۴ فَإِذَا هُوَ خَصِيمٌ مُّبِينٌ ۳

خَلَقَ	الْإِنْسَانَ ②	مِنْ تُطْفَةٍ ②	فَإِذَا	هُوَ	خَصِيمٌ مُّبِينٌ ③
اس نے پیدا کیا	انسان (کو)	منی سے	پھر جیسا	وہ	کھلم کھلا جھگڑنے والا (بن گیا)

اس نے انسان کو منی سے پیدا کیا پھر جیسا وہ کھلم کھلا جھگڑنے والا بن گیا ۳

## وَالْأَنْعَامَ خَلَقَهَا ۵ لَكُمْ فِيهَا دِفْءٌ وَمَنَافِعُ

وَالْأَنْعَامَ	خَلَقَهَا	لَكُمْ	فِيهَا	دِفْءٌ	وَمَنَافِعُ
اور چوپائے	اس نے پیدا کیا انہیں	تمہارے لیے	ان میں	گرم لباس	اور بہت سے منافع (ہیں)

اور اس نے جانور پیدا کئے، ان میں تمہارے لیے گرم لباس اور بہت سے فائدے ہیں

## وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ ۵ وَلكُمْ فِيهَا جَمَالٌ

وَمِنْهَا	تَأْكُلُونَ ⑤	وَ	لَكُمْ	فِيهَا	جَمَالٌ
اور ان سے	تم (غذا بھی) کھاتے ہو	اور	تمہارے لئے	ان میں	زینت (ہے)

اور ان سے تم (غذا بھی) کھاتے ہو ۵ اور تمہارے لئے ان میں زینت ہے

① اس آیت سے اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت، وحدانیت اور اپنے معبود ہونے پر بطور دلیل ان چیزوں کا ذکر فرمایا ہے کہ جنہیں پیدا کرنے پر اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی قادر نہیں۔ ② ابلی بن خلف مرنے کے بعد زندہ ہونے کا انکار کرتا تھا، ایک مرتبہ کسی مردے کی ہڈی ہوئی بڑی اٹھالایا اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے کہنے لگا آپ کا یہ خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ اس ہڈی کو زندگی دے گا! اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور نہایت نفیس جواب دیا گیا کہ ہڈی تو کچھ نہ کچھ عضو اور شکل رکھتی بھی ہے، اللہ تعالیٰ تو منی کے ایک چھوٹے سے بے حس و حرکت قطرے سے تجھ جیسا جھگڑاواں انسان پیدا کر دیتا ہے، یہ دیکھ کر =

آسمان و زمین کی تخلیق کا مقصد ہونے اور شان الہی کا بیان

انسان کی پیداوار اور اس کی ناممکنی کا ذکر

موشیوں اور دیگر جانوروں سے حاصل ہونے والے فوائد

## حِينَ تَرِيحُونَ وَحِينَ تَسْمَحُونَ ⑥ وَ

حِينَ	تَرِيحُونَ	وَ	حِينَ	تَسْمَحُونَ ⑥	وَ
جب	شام کے وقت واپس لاتے ہو (انہیں)	اور	جب	(صبح کے وقت) چرنے کیلئے چھوڑتے ہو	اور

جب تم انہیں شام کو واپس لاتے ہو اور جب چرنے کیلئے چھوڑتے ہو ○ اور

## تَحِيلُ أَثْقَالَكُمْ إِلَىٰ بَلَدٍ لَّمْ تَكُونُوا بِلَاغِيهِ إِلَّا

تَحِيلُ ①	أَثْقَالَكُمْ	إِلَىٰ بَلَدٍ	لَّمْ تَكُونُوا	بِلَاغِيهِ	إِلَّا
وہ (جانور) اٹھاتا ہے	تمہارے بوجھ	(اس) شہر تک	تم نہیں ہو	اس تک پہنچنے والے	مگر

وہ جانور تمہارے بوجھ اٹھا کر ایسے شہر تک لے جاتے ہیں جہاں تم اپنی جان کو مشقت میں ڈالے بغیر

## بِشَقِّ الْأَنْفُسِ ① إِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ ② وَالْخَيْلِ

بِشَقِّ الْأَنْفُسِ	إِنَّ	رَبَّكُمْ	لَرَءُوفٌ	رَّحِيمٌ ②	وَالْخَيْلِ
جانوروں کی مشقت کے ساتھ	بیشک	تمہارا رب	ضرور نہایت مہربان	رحم والا (ہے)	اور گھوڑے

نہیں پہنچ سکتے، بیشک تمہارا رب نہایت مہربان رحم والا ہے ○ اور (اس نے) گھوڑے

## وَالْبِغَالِ وَالْحَمِيرِ لَتَرْكَبُوها وَزِينَةً ③

وَالْبِغَالِ	وَالْحَمِيرِ	لَتَرْكَبُوها	وَالْزِينَةَ
اور خچر	اور گدھے (پیدا کئے)	تاکہ تم سوار ہو ان پر	اور زینت (کے لئے پیدا کئے)

اور خچر اور گدھے (پیدا کئے) تاکہ تم ان پر سوار ہو اور یہ تمہارے لئے زینت ہے

## وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُونَ ④ وَعَلَى اللَّهِ

وَيَخْلُقُ	مَا لَا تَعْلَمُونَ ④	وَعَلَى اللَّهِ
اور وہ پیدا کرے گا	(ایسی چیزیں) جو تم نہیں جانتے	اللہ (کے ذمہ کرم پر) ہے

اور (ابھی مزید) ایسی چیزیں پیدا کرے گا جو تم جانتے نہیں ○ اور درمیان کاسیدھا راستہ (دکھانا)

== بھی تو اس کی قدرت پر ایمان نہیں لاتا۔

①..... اس آیت سے ثابت ہوا کہ جانوروں پر سواری کرنا اور ان پر سامان لادنا جائز ہے البتہ جتنی ان میں بوجھ برداشت کرنے کی قوت ہو اسی حساب سے ان پر سامان لادا جائے۔ ②..... اس میں وہ تمام چیزیں آگئیں جو آدمی کے فائدے، راحت و آرام اور آسائش کے کام آتی ہیں اور وہ اس وقت تک موجود نہیں ہوتی تھیں لیکن اللہ تعالیٰ کو ان کا آئندہ پیدا کرنا منظور تھا جیسے کہ بحر، جہاز، ریل گاڑیاں، کاریں، بسیں، ہوائی جہاز اور اس طرح کی ہزاروں، لاکھوں سامانیں ==



## قَصْدُ السَّبِيلِ وَمِنْهَا جَائِرٌ ۖ وَلَوْ شَاءَ

قَصْدُ السَّبِيلِ (۱)	وَ	مِنْهَا	جَائِرٌ	وَ	لَوْ	شَاءَ
درمیانہ راستہ (دکھانا)	اور	ان میں سے	ٹیڑھا (راستہ بھی ہے)	اور	اگر	وہ چاہتا

اللہ کے ذمہ کرم پر ہی ہے اور ان راستوں میں سے کوئی ٹیڑھا راستہ بھی ہے اور اگر وہ چاہتا

## لَهْدِكُمْ أَجْعِلِينَ ۙ هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً

لَهْدِكُمْ أَجْعِلِينَ (۲)	هُوَ	الَّذِي	أَنْزَلَ	مِنَ السَّمَاءِ	مَاءً
(تو) ضرور ہدایت دیدیتا تم سب کو	وہی (ہے)	جس نے	اتارا	آسمان سے	پانی

تو تم سب کو ہدایت دیدیتا وہی ہے جس نے آسمان سے پانی اتارا،

## لَكُمْ مِنْهُ شَرَابٌ وَمِنْهُ شَجَرٌ فِيهِ

لَكُمْ	مِنْهُ	شَرَابٌ	وَ	مِنْهُ	شَجَرٌ	فِيهِ
تمہارے لئے	اس سے	پینا (ہے)	اور	اسی سے	درخت (اگتے ہیں)	اس میں

اس سے تمہارا پینا ہے اور اسی سے درخت (اگتے) ہیں جن سے

## تُسَيِّمُونَ ۙ يُثَبِّتُ لَكُمْ بِهِ الزَّرْعَ وَالزَّيْتُونَ وَ

تُسَيِّمُونَ (۱۰)	يُثَبِّتُ	لَكُمْ	بِهِ	الزَّرْعَ	وَ	الزَّيْتُونَ
تم (جانور) چراتے ہو	وہ اگاتا ہے	تمہارے لیے	اس (پانی) سے	کھیتی	اور	زیتون

تم (جانور) چراتے ہو اس پانی سے وہ تمہارے لیے کھیتی اور زیتون اور

## النَّخِيلَ وَالْأَعْنَابَ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ ۚ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً

النَّخِيلَ	وَ	الْأَعْنَابَ	وَ	مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ	إِنَّ	فِي ذَلِكَ	لَآيَةً
کھجور	اور	انگور	اور	تمام پھلوں سے	بیشک	اس میں	ضرور نشانی (ہے)

کھجور اور انگور اور ہر قسم کے پھل اگاتا ہے، بیشک اس میں

= ایجادات۔ اور ابھی آئندہ زمانے میں نہ جانے کیا کیا ایجاد ہو گا لیکن جو بھی ایجاد ہو گا وہ اس آیت میں داخل ہو گا۔

- ۱۔۔۔۔۔ اس کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رسول بھیج کر اور کتابیں نازل فرما کر سیدھے راستے کو بیان کرنا اپنے ذمہ کرم پر لیا ہوا ہے، یہ اس کا فضل اور احسان ہے۔
- ۲۔۔۔۔۔ یعنی اگر اللہ عزوجل چاہتا تو تم سب کو سیدھے راستے تک پہنچا دیتا لیکن اس نے ایسا نہیں چاہا کیونکہ اللہ تعالیٰ ازل سے یہ بات جانتا ہے کہ کچھ لوگ ایسے ہیں جو جنت میں جانے کے قابل ہیں اور کچھ ایسے ہیں جو جہنم میں جانے کے لائق ہیں، لہذا سب کو ہدایت نصیب نہ ہوگی۔

قدرت الہی کی آفاقی نشانیاں

لَقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ۱۱ وَ سَخَّرَ لَكُمْ الَّيْلَ وَ				
لَقَوْمٍ	يَتَفَكَّرُونَ ۱۱	وَ	سَخَّرَ	لَكُمْ
(ان) لوگوں کے لئے	جو غور و فکر کرتے ہیں	اور	اس نے کام میں لگا دیا	تمہارے لیے
غور و فکر کرنے والوں کیلئے نشانی ہے ۱ اور اس نے تمہارے لیے رات اور				

النَّهَارَ ۱۲ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۱۳ وَالْجُومَ مُسَخَّرَاتٍ بِأَمْرِ ۱۴				
النَّهَارَ	وَالشَّمْسَ	وَالْقَمَرَ	وَالْجُومَ	مُسَخَّرَاتٍ
دن	اور سورج	اور چاند (کو)	اور ستارے	پابند (ہیں)
دن اور سورج اور چاند کو کام میں لگا دیا اور ستارے (بھی) اسی کے حکم کے پابند ہیں۔				

زمین کی پیداوار میں قدرت الہی کی دلیل

إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ۱۵ وَ				
إِنَّ	فِي ذَلِكَ	لَآيَاتٍ	لِّقَوْمٍ	يَعْقِلُونَ ۱۵
بیشک	اس میں	ضرور نشانیاں (ہیں)	(ان) لوگوں کے لئے	جو عقل رکھتے ہیں
بیشک اس میں عقل مندوں کیلئے نشانیاں ہیں ۱ اور				

مَا ذَرَأَ لَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُخْتَلِفًا أَلْوَانُهُ ۱۶				
مَا	ذَرَأَ	لَكُمْ	فِي الْأَرْضِ	مُخْتَلِفًا
(انہیں کام میں لگا دیا) جو	اس نے پیدا کیا	تمہارے لیے	زمین میں	مختلف (ہیں)
(اس نے تمہارے کام میں لگا دیں) وہ مختلف رنگوں والی چیزیں جو اس نے تمہارے لیے زمین میں پیدا کیں۔				

سمندر کی تسخیر اور اس کے فوائد و مقاصد

إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَذَّكَّرُونَ ۱۷ وَ هُوَ				
إِنَّ	فِي ذَلِكَ	لَآيَةً	لِّقَوْمٍ	يَذَّكَّرُونَ ۱۷
بیشک	اس میں	ضرور نشانی (ہے)	(ان) لوگوں کے لئے	جو نصیحت مانتے ہیں
بیشک اس میں نصیحت ماننے والوں کیلئے نشانی ہے ۱ اور وہی ہے				

۱۔ اس آیت سے یہ تین چیزیں معلوم ہوئیں، (۱) ہر ذرہ معرفت الہی کا خزانہ ہے، لیکن اس کیلئے صحیح عقل کی ضرورت ہے۔ (۲) اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہی عقل اچھی ہے جو اللہ تعالیٰ کو پہچانے جبکہ جو عقل اس کی معرفت تک نہ پہنچائے وہ بے عقلی ہے۔ (۳) علم طب، ریاضی و فلکیات وغیرہ بہت عمدہ و اعلیٰ علوم ہیں کہ ان سے اللہ تعالیٰ کی معرفت میں مدد ملتی ہے۔



## الَّذِي سَخَّرَ الْبَحْرَ لَنَا كُلَّوَامِنَهُ لِحَاطَرِيَّاو

الَّذِي	سَخَّرَ	الْبَحْرَ <sup>(۱)</sup>	لَنَا كُلَّوَا	مِنَهُ	لِحَاطَرِيَّا <sup>(۲)</sup>	وَاو
جس نے	قابو میں دے دیا	دریا، سمندر	تاکہ تم کھاؤ	اس سے	تازہ گوشت	اور

جس نے سمندر تمہارے قابو میں دیدیئے تاکہ تم اس میں سے تازہ گوشت کھاؤ اور

## تَسْتَخْرِجُوا مِنْهُ حِلْيَةً تَلْبَسُونَهَا وَتَرَى الْفُلْكَ

تَسْتَخْرِجُوا	مِنَهُ	حِلْيَةً <sup>(۳)</sup>	تَلْبَسُونَهَا	وَ	تَرَى	الْفُلْكَ
تم نکالو	اس سے	زیور	تم پہنتے ہو اسے	اور	تم دیکھتے ہو	کشتیاں

تم اس میں سے زیور نکالو جسے تم پہنتے ہو اور تم اس میں کشتیوں کو دیکھتے ہو

## مَوَاحِرَ فِيهِ وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ

مَوَاحِرَ	فِيهِ	وَ	لِتَبْتَغُوا	مِنْ فَضْلِهِ	وَ	لَعَلَّكُمْ
(پانی کو) چیرتی ہوئی چلتی ہیں	اس میں	اور	تاکہ تم تلاش کرو	اس کے فضل سے	اور	تاکہ تم

کہ پانی کو چیرتی ہوئی چلتی ہیں اور اس لئے کہ تم اس کا فضل تلاش کرو اور تاکہ تم

## تَشْكُرُونَ ۱۳ وَالَّذِي فِي الْأَرْضِ رَءَايَا أَنْ تَسِيدَ

تَشْكُرُونَ <sup>(۱۳)</sup>	وَ	الَّذِي	فِي الْأَرْضِ	رَءَايَا	أَنْ	تَسِيدَ
شکر ادا کرو	اور	اس نے ڈالے	زمین میں	(پہاڑوں کے) لنگر	کہ	حرکت (نہ) کرتی رہے

شکر ادا کرو ○ اور اس نے زمین میں لنگر ڈالے تاکہ زمین تمہیں لے کر

## يَكُمُ وَأَنْهَرًا أَوْ سُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ۱۵ وَ

يَكُمُ	وَ	أَنْهَرًا	وَ	سُبُلًا	لَّعَلَّكُمْ	تَهْتَدُونَ <sup>(۱۵)</sup>	وَ
تمہارے ساتھ	اور	نہریں	اور	راستے (بنائے)	تاکہ تم	راستہ پالو	اور

حرکت نہ کرتی رہے اور اس نے نہریں اور راستے بنائے تاکہ تم راستہ پالو ○ اور

①..... سمندر کی تسخیر کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو سمندر سے نفع اٹھانے کی قدرت عطا کر دی ہے، وہ کشتیوں اور بحری جہازوں کے ذریعے اس میں سفر کر سکتے ہیں، غوطے لگا کر اس کی تہ میں پہنچ سکتے ہیں اور اس میں سے شکار کر سکتے ہیں۔ ②..... اس سے مراد مچھلی ہے۔ سمندری جانوروں میں سے صرف مچھلی کا گوشت حلال ہے۔ ③..... زیور سے مراد گوہر و مرجان ہیں اور پہننے سے مراد عورتوں کا پہننا ہے کیونکہ زیور عورتوں کی زینت ہے اور چونکہ عورتوں کا زیوروں کے ذریعے سجا سوراخ نامردوں کی وجہ سے ہوتا ہے اس لئے گویا کہ یہ مردوں کی زینت اور لباس ہے۔

بَاقِل کے پچاویوں کو نصیحت

اللہ تعالیٰ کی نصیحتیں بے شمار ہیں

اللہ تعالیٰ ظاہر و باطن سے باخبر ہے

بَاقِل کی حقیقت

عَلِمَتْ ۱۶ وَالنَّجْمُ هُمْ يَهْتَدُونَ ۱۷ أَفَسْنَ يَخْلُقُ

عَلِمَتْ	و	النَّجْمُ	هُمْ	يَهْتَدُونَ ۱۷	أَفَسْنَ	يَخْلُقُ
کئی نشانیاں (بنائیں)	اور	ستاروں سے	وہ	راستہ پالیتے ہیں	تو کیا جو	پیدا کرتا ہے

(راستوں کیلئے) کئی نشانیاں بنائیں اور لوگ ستاروں سے راستہ پالیتے ہیں ○ تو کیا جو پیدا کرنے والا ہے

كَمْ لَا يَخْلُقُ ۱۸ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ۱۹ وَإِنْ تَعْدُوا

كَمْ لَا	يَخْلُقُ	أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ۱۹	وَ	إِنْ	تَعْدُوا
(وہ اس) جیسا (ہوگا) جو	پیدا نہیں کر سکتا	تو کیا تم نصیحت نہیں مانتے	اور	اگر	تم گنو

وہ اس جیسا ہے جو کچھ بھی نہیں بنا سکتا؟ تو کیا تم نصیحت نہیں مانتے؟ ○ اور اگر تم اللہ کی نعمتیں

نِعْمَةِ اللَّهِ لَا تُحْصَوْنَ ۲۰ إِنَّ اللَّهَ لَغَفُورٌ رَحِيمٌ ۲۱ وَ

نِعْمَةِ اللَّهِ	لَا تُحْصَوْنَ	إِنَّ اللَّهَ	لَغَفُورٌ	رَحِيمٌ ۲۱	وَ
اللہ کی نعمت	تم شمار نہیں کر سکو گے اسے	بیشک	اللہ	ضرور بخشنے والا	مہربان (ہے) اور

گنو تو انہیں شمار نہیں کر سکو گے، بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○ اور

اللَّهُ يَعْلَمُ مَا تُسِرُّونَ وَمَا تُعْلِنُونَ ۲۲ وَالَّذِينَ

اللَّهُ	يَعْلَمُ	مَا تُسِرُّونَ	وَ	مَا تُعْلِنُونَ ۲۲	وَالَّذِينَ
اللہ	جانتا ہے	جو تم چھپاتے ہو	اور	جو تم ظاہر کرتے ہو	وہ لوگ جو

اللہ جانتا ہے جو تم چھپاتے ہو اور جو تم ظاہر کرتے ہو ○ اور اللہ کے سوا

يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ لَا يَخْلُقُونَ شَيْئًا وَهُمْ

يَدْعُونَ ۲۳	مِنْ دُونِ اللَّهِ	لَا يَخْلُقُونَ	شَيْئًا	وَ	هُمْ
عبادت کرتے ہیں	اللہ کے سوا	وہ پیدا نہیں کرتے	کوئی چیز	اور (بلکہ)	وہ (خود)

جن کی یہ لوگ عبادت کرتے ہیں وہ تو کسی شے کو پیدا نہیں کرتے بلکہ وہ تو خود

۱..... اس آیت میں بیان ہوا کہ اللہ تعالیٰ ہمارے تمام ظاہری و باطنی اعمال جانتا ہے، اس میں ہر اس شخص کے لئے بڑی عبرت و نصیحت ہے جو لوگوں سے چھپ کر برے اعمال کرتا ہے اور اپنا برا عمل لوگوں پر ظاہر ہونے سے ڈرتا ہے جبکہ وہ اس رب تعالیٰ سے نہیں ڈرتا جو اس کی تنہائیوں اور غلطیوں کے اعمال بھی جانتا ہے۔ ۲..... مستند مفسرین نے اپنی تفاسیر میں اس آیت میں مذکور لفظ ”يَدْعُونَ“ کا معنی ”يَعْبُدُونَ“ یعنی عبادت کرنا لکھا ہے اور قرآن پاک میں لفظ ”دعا“ عبادت کے معنی میں بکثرت استعمال ہوا ہے۔



يُخْلَقُونَ ۚ أَمْوَاتٌ غَيْرُ أَحْيَاءٍ ۚ وَمَا يَشْعُرُونَ لَا أَيَّانَ

يُخْلَقُونَ ۚ	أَمْوَاتٌ ۚ (۱)	غَيْرُ أَحْيَاءٍ ۚ	و	مَا يَشْعُرُونَ	أَيَّانَ
بنائے جاتے ہیں	بے جان (ہیں)	زندہ نہیں (ہیں)	اور	وہ خبر نہیں رکھتے	کب

بنائے جاتے ہیں ○ بے جان ہیں زندہ نہیں ہیں اور انہیں خبر نہیں کہ لوگ کب

يُبْعَثُونَ ۚ إِلَهُكُمْ إِلَهٌ وَاحِدٌ ۚ فَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ

يُبْعَثُونَ ۚ	إِلَهُكُمْ ۚ	إِلَهُ وَاحِدٌ ۚ (۲)	فَالَّذِينَ	لَا يُؤْمِنُونَ	بِالْآخِرَةِ
انہیں اٹھایا جائے گا	تمہارا معبود	ایک معبود (ہے)	تو وہ لوگ جو	ایمان نہیں لاتے	آخرت پر

اٹھائے جائیں گے ○ تمہارا معبود ایک معبود ہے تو وہ جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے

قُلُوبُهُمْ مُّكْرَرَةٌ ۚ وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُونَ ۚ لَا جَرَمَ أَنَّ اللَّهَ

قُلُوبُهُمْ	مُّكْرَرَةٌ ۚ	و	هُمْ	مُّسْتَكْبِرُونَ ۚ	لَا جَرَمَ	أَنَّ	اللَّهُ
ان کے دل	منکر (ہیں)	اور	وہ	تکبر کرنے والے (ہیں)	حقیقت یہ ہے	کہ	اللہ

ان کے دل منکر ہیں اور وہ متکبر ہیں ○ حقیقت یہ ہے کہ اللہ

يَعْلَمُ مَا يَسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ

يَعْلَمُ	مَا	يَسِرُّونَ	و	مَا	يُعْلِنُونَ	إِنَّهُ	لَا يُحِبُّ
جانتا ہے	جو	وہ چھپاتے ہیں	اور	جو	ظاہر کرتے ہیں	بیشک وہ	پسند نہیں فرماتا

جانتا ہے جو وہ چھپاتے ہیں اور جو ظاہر کرتے ہیں، بیشک وہ مغروروں کو

الْمُسْتَكْبِرِينَ ۚ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ مَّاذَا آتَزَّلَ رَبُّكُمْ ۚ

الْمُسْتَكْبِرِينَ ۚ	وَ	إِذَا	قِيلَ	لَهُمْ	مَّاذَا	آتَزَّلَ	رَبُّكُمْ
تکبر کرنے والوں (کو)	اور	جب	کہا جائے	ان سے	کیا	نازل کیا	تمہارے رب (نے)

پسند نہیں فرماتا ○ اور جب ان سے کہا جائے: تمہارے رب نے کیا نازل فرمایا؟

۱..... تمام مستند مفسرین نے اپنی تفاسیر میں لکھا ہے کہ ان سے مراد بت ہیں، کسی بھی مستند مفسر نے ان آیات کا مصداق انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کو قرار نہیں دیا۔ ۲..... یہاں آیات میں نہایت نفیس ترتیب ہے کہ پہلے کثرت کے ساتھ دلائل کو بیان کیا گیا اور اب ان سب دلائل کا اہم ترین نتیجہ تو حید باری تعالیٰ کی صورت میں بیان فرمایا گیا اور دلائل و نتیجہ میں بھی کسی قدر عمدہ کلام فرمایا گیا کہ کوئی منطقی کی باریکیاں اور فلسفہ کی موشگافیاں نہیں بلکہ انتہائی عام فہم انداز میں فطرت انسانی کے قریب ترین دلائل کو جمع کرتے ہوئے بات کو سمجھا دیا گیا۔ یہی وہ قرآنی اسلوب ہے جو دل و

قَالُوا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ﴿٣٣﴾ لِيَحْبِلُوا أَوْدَارَهُمْ كَامِلَةً				
قَالُوا	أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ﴿٣٣﴾	لِيَحْبِلُوا	أَوْدَارَهُمْ	كَامِلَةً
(تو) کہتے ہیں	(وہ) پہلے لوگوں کی داستانیں (ہیں)	اس لئے کہ وہ اٹھائیں	اپنے بوجھ	پورے
تو کہتے ہیں: پہلے لوگوں کی داستانیں ہیں ○ اس لئے کہ قیامت کے دن اپنے پورے بوجھ				
يَوْمَ الْقِيَمَةِ ۚ وَمِنْ أَوْدَارِ الَّذِينَ يَضِلُّونَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ط				
يَوْمَ الْقِيَمَةِ	وَمِنْ أَوْدَارِ	الَّذِينَ يَضِلُّونَهُمْ	بِغَيْرِ عِلْمٍ	
قیامت کے دن	اور	ان لوگوں کے جنہیں وہ گمراہ کر رہے ہیں	علم کے بغیر	
اور کچھ ان لوگوں کے گناہوں کے بوجھ اٹھائیں جنہیں اپنی جہالت سے گمراہ کر رہے ہیں۔				
أَلَا سَاءَ مَا يَزِرُونَ ﴿٣٥﴾ قَدْ مَكَرَ الَّذِينَ				
أَلَا	سَاءَ	مَا	يَزِرُونَ ﴿٣٥﴾	قَدْ مَكَرَ
سن لو	کیا ہی برا (ہے)	جو	وہ بوجھ اٹھاتے ہیں	بیشک
سن لو! یہ کیا ہی برا بوجھ اٹھاتے ہیں ○ بیشک ان سے پہلے لوگوں نے				
مِنْ قَبْلِهِمْ فَأَتَى اللَّهُ بُنْيَانَهُمْ مِنَ الْقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَيْهِمُ				
مِنْ قَبْلِهِمْ	فَأَتَى اللَّهُ	بُنْيَانَهُمْ	مِنَ الْقَوَاعِدِ	فَخَرَّ عَلَيْهِمُ
ان سے پہلے (تھے)	تولیا	اللہ (نے)	ان کی تعمیر (کو)	بنیادوں سے
مکرو فریب کیا تھا تو اللہ نے ان کی تعمیر کو بنیادوں سے اکھاڑ دیا اور اوپر سے ان پر				
السَّقْفُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَأَتَاهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ ﴿٣٦﴾				
السَّقْفُ	مِنْ فَوْقِهِمْ	وَأَتَاهُمُ	الْعَذَابُ	مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ ﴿٣٦﴾
چھت	ان کے اوپر سے	اور	آیا ان پر	انہیں خبر نہیں تھی
چھت گر پڑی اور ان پر وہاں سے عذاب آیا جہاں سے انہیں خبر بھی نہیں تھی ○				

== دماغ کو تسخیر کر دینے والا ہے۔

①..... اس سے معلوم ہوا کہ قوم کا امیر، سردار یا رہنما جو برا طریقہ ایجاد کرے اور لوگ اس کی پیروی کریں تو اسے برا طریقہ ایجاد کرنے کا گناہ بھی ہو گا اور جو لوگ اس برے طریقے پر عمل کریں گے ان کے گناہ کے برابر ایجاد کرنے والے کو بھی گناہ ہو گا۔ ②..... اس آیت میں ان لوگوں کی مثال بیان فرمائی گئی ہے جو اپنے انبیاء علیہم السلام کے ساتھ مکرو فریب کرتے تھے، اس کا خلاصہ یہ ہے کہ پچھلی امتوں نے اپنے رسولوں علیہم السلام کے ساتھ مکرو فریب کر



ثُمَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُخْزِيهِمْ وَيَقُولُ أَيْنَ شُرَكَاءِي

ثُمَّ	يَوْمَ الْقِيَامَةِ	يُخْزِيهِمْ	وَقَالَ	يَقُولُ	أَيْنَ	شُرَكَاءِي
پھر	قیامت کے دن	وہ رسوا کرے گا انہیں	اور	فرمائے گا	کہاں (ہیں)	میرے شریک

پھر قیامت کے دن اللہ انہیں رسوا کرے گا اور فرمائے گا: کہاں ہیں میرے وہ شریک

الَّذِينَ كُنْتُمْ تُشَاقُّونَ فِيهِمْ ط قَالَ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ

الَّذِينَ	كُنْتُمْ تُشَاقُّونَ	فِيهِمْ	قَالَ	الَّذِينَ	أُوتُوا	الْعِلْمَ
وہ جو	تم جھگڑتے تھے	ان کے بارے میں	کہیں گے	وہ لوگ جنہیں	دیا گیا	علم

جن کے بارے میں تم جھگڑتے تھے؟ علم والے کہیں گے:

إِنَّ الْخِزْيَ الْيَوْمَ وَالسُّوءَ عَلَى الْكَافِرِينَ ۝۲۷

إِنَّ	الْخِزْيَ	الْيَوْمَ	وَالسُّوءَ	عَلَى	الْكَافِرِينَ
بیشک	ساری رسوائی	آج	اور	برائی	کافروں پر (ہے)

بیشک آج ساری رسوائی اور برائی کافروں پر ہے ۝ فرشتے ان کافروں کی جان

تَتَوَقَّعُهُمُ الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِي أَنْفُسِهِمْ ۖ قَالُوا

تَتَوَقَّعُهُمُ	الْمَلَائِكَةُ	ظَالِمِي أَنْفُسِهِمْ	قَالُوا
جان نکالتے ہیں ان کی	فرشتے	(اور وہ مرنے والے) اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے (ہیں)	تو وہ پیش کریں گے

اس حال میں نکالتے ہیں کہ وہ لوگ اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے ہوتے ہیں تو وہ صلح کی بات

السَّلَامَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِنْ سُوءٍ ط بَلَىٰ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ

السَّلَامَ	مَا كُنَّا نَعْمَلُ	مِنْ سُوءٍ	بَلَىٰ	إِنَّ	اللَّهَ	عَلِيمٌ
صلح	(کہ) ہم نہیں کیا کرتے تھے	کوئی برائی	کیوں نہیں	بیشک	اللہ	خوب جانتا (ہے)

پیش کرتے ہیں کہ ہم تو کوئی برائی نہیں کیا کرتے تھے۔ (فرشتے کہتے ہیں:) ہاں کیوں نہیں، بیشک اللہ

کرنے کے لئے کچھ منصوبہ بنائے تھے اللہ تعالیٰ نے انہیں خود انہیں کے منصوبوں میں ہلاک کر دیا اور ان کا حال ایسا ہوا جیسے کسی قوم نے کوئی بلند عمارت بنائی پھر وہ عمارت ان پر گر پڑی اور وہ ہلاک ہو گئے، اسی طرح کفار اپنی مکاریوں سے خود برباد ہوئے۔

۱..... حالت کفر میں مرنے والے یہ لوگ جب قیامت کے دن عذاب کا مشاہدہ کریں گے تو خوف کی شدت سے اپنے دنیاوی طرز عمل کے برخلاف اسلام کی حقانیت تسلیم کرتے ہوئے کہیں گے کہ ہم تو دنیا میں کوئی شرک نہیں کیا کرتے تھے، یوں وہ اپنے کفر و سرکشی سے مکر جائیں گے۔ انبیاء کرام علیہم السلام ۱۱۱ =

يَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٢٨﴾ فَادْخُلُوا أَبْوَابَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ

يَا	كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٢٨﴾	فَادْخُلُوا	أَبْوَابَ جَهَنَّمَ	خَالِدِينَ
(اس) کو جو	تم عمل کرتے تھے	تو تم داخل ہو جاؤ	جہنم کے دروازوں (میں)	ہمیشہ رہنے والے

تمہارے اعمال کو خوب جانتا ہے ○ تو اب جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ، ہمیشہ اس میں

فِيهَا ۖ فَلْيَتَّخِذْ مَثْوًى الْمُتَكَبِّرِينَ ﴿٢٩﴾ وَقِيلَ لِلَّذِينَ

فِيهَا	فَلْيَتَّخِذْ	مَثْوًى	الْمُتَكَبِّرِينَ ﴿٢٩﴾	وَقِيلَ	لِلَّذِينَ
اس میں	تو ضرور کتنا برا ہے	تکبر کرنے والوں کا ٹھکانہ	اور	کہا جائے	ان لوگوں سے جو

رہو گے تو تکبر کرنے والوں کا کیا ہی برا ٹھکانہ ہے ○ اور متقی لوگوں سے

اتَّقُوا مَاذَا أَنْزَلَ رَبُّكُمْ ۖ قَالُوا خَيْرًا ۖ

اتَّقُوا	مَاذَا	أَنْزَلَ	رَبُّكُمْ	قَالُوا	خَيْرًا ﴿١﴾
پرہیز گار ہوئے	کیا	نازل کیا	تمہارے رب (نے)	(تو) وہ کہتے ہیں	بھلائی

کہا جائے کہ تمہارے رب نے کیا نازل فرمایا؟ تو کہتے ہیں: بھلائی نازل فرمائی۔

لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا فِي هَذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً ۖ وَالَّذِينَ

لِلَّذِينَ	أَحْسَنُوا	فِي هَذِهِ الدُّنْيَا	حَسَنَةً	وَالَّذِينَ
ان لوگوں کے لیے جنہوں نے	نیکی کی، بھلائی کی	اس دنیا میں	بھلائی (ہے)	اور

جنہوں نے اس دنیا میں بھلائی کی، ان کے لیے بھلائی ہے اور

لَكَ أَمْرَ الْأُخْرَةِ خَيْرٌ ۖ وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِينَ ﴿٣٠﴾

لَكَ أَمْرَ الْأُخْرَةِ	خَيْرٌ	وَلَنِعْمَ	دَارُ الْمُتَّقِينَ ﴿٣٠﴾
ضرور آخرت کا گھر	سب سے بہتر (ہے)	اور	ضرور کیا ہی اچھا ہے

بیشک آخرت کا گھر سب سے بہتر ہے اور بیشک پرہیز گاروں کا گھر کیا ہی اچھا ہے ○

== السلام اور علماء ان کا رد کرتے ہوئے کہیں گے ہاں کیوں نہیں، بیشک اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کو خوب جانتا ہے وہ تمہیں ان کی سزا دے گا، لہذا تمہارے انکار کا کوئی فائدہ نہیں۔

①..... عرب کے قبائل حج کے دنوں میں رسول کریم ﷺ کے حال کی تحقیق کے لئے مکہ مکرمہ قاصد بھیجتے تھے، یہ قاصد جب مکہ مکرمہ پہنچتے تو شہر کے داخلی راستوں پر انہیں کفار کے کارندے ملتے جو انہیں حضور ﷺ کے بارے میں مختلف باتیں کر کے بہکاتے اور جب وہ ==



جَنَّتٍ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا يُجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ

جَنَّتٍ عَدْنٍ	يَدْخُلُونَهَا	يُجْرِي	مِنْ تَحْتِهَا	الْأَنْهَارُ
ہمیشہ رہنے کے باغات (ہیں)	وہ داخل ہوں گے ان میں	بہتی ہیں	ان کے نیچے	نہریں

ہمیشہ رہنے کے باغات ہیں جن میں وہ داخل ہوں گے، ان کے نیچے نہریں جاری ہیں،

لَهُمْ فِيهَا مَا يَشَاءُونَ ۖ كَذَلِكَ يَجْزِي اللَّهُ

لَهُمْ	فِيهَا	مَا	يَشَاءُونَ	كَذَلِكَ	يَجْزِي	اللَّهُ
ان کے لئے	ان (باغوں) میں	(وہ ہوگا) جو	وہ چاہیں گے	ایسا ہی	صلہ دیتا ہے	اللہ

ان کیلئے ان باغوں میں وہ تمام چیزیں ہیں جو وہ چاہیں گے۔ اللہ پر ہیز گاروں کو ایسا ہی

الْمُتَّقِينَ ۝۳۱ الَّذِينَ تَتَوَفَّيْهُمْ الْمَلَائِكَةُ طَيِّبِينَ ۚ

الْمُتَّقِينَ ۝۳۱	الَّذِينَ	تَتَوَفَّيْهُمْ	الْمَلَائِكَةُ	طَيِّبِينَ
پرہیز گاروں (کو)	وہ لوگ جو	جان نکالتے ہیں ان کی	فرشتے	پاکیزگی کی حالت میں

صلہ دیتا ہے ۝ فرشتے ان کی جان پاکیزگی کی حالت میں نکالتے ہوئے

يَقُولُونَ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ ۖ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَا

يَقُولُونَ	سَلَامٌ	عَلَيْكُمْ	ادْخُلُوا	الْجَنَّةَ	بِسَا
(فرشتے) کہتے ہیں	سلامتی (ہو)	تم پر	تم داخل ہو جاؤ	جنت (میں)	(اس کے) بدلے جو

کہتے ہیں: تم پر سلامتی ہو، تم اپنے اعمال کے بدلے میں جنت میں

كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝۳۲ هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا أَنْ تَأْتِيَهُمْ

كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝۳۲	هَلْ	يَنْظُرُونَ	إِلَّا	أَنْ	تَأْتِيَهُمْ
تم عمل کرتے تھے	کیا (یعنی نہیں)	وہ انتظار کر رہے	سوائے	(اس کا) کہ	آجائیں ان کے پاس

داخل ہو جاؤ ۝ یہ کافر اس بات کا انتظار کر رہے ہیں کہ ان کے پاس

== صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ملنے تو وہ انہیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے حالات، کمالات اور قرآن کریم کے مضامین سے مطلع کرتے تھے۔ ان کا ذکر اس آیت میں فرمایا گیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اوصاف کو چھپانا کفار کا طریقہ جبکہ عظمت و شان بیان کرنا صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا طریقہ ہے۔

① ..... آخرت میں یاروح نکلنے وقت پرہیز گاروں سے کہا جائے گا کہ تم اپنے اعمال کے بدلے میں جنت میں داخل ہو جاؤ۔ نوٹ: اس آیت اور اس جیسی وہ =

موت کے وقت پرہیز گاروں کے ساتھ فرشتوں کا طہر عمل

قوموں کی تلاش سے  
سبق حاصل کرنے کی رنوت

## الْبَلِيَّةُ أَوْ يَأْتِي أَمْرٌ رَبِّكَ ۖ كَذَلِكَ فَعَلَ الَّذِينَ

الْبَلِيَّةُ	أَوْ	يَأْتِي	أَمْرٌ رَبِّكَ	كَذَلِكَ	فَعَلَ	الَّذِينَ
فرشتے	یا	آجائے	تمہارے رب کا حکم (یعنی عذاب)	اسی طرح	کیا	ان لوگوں نے جو

فرشتے آجائیں یا تمہارے رب کا عذاب آجائے۔ ان سے پہلے لوگوں نے بھی

## مِنْ قَبْلِهِمْ ۖ وَ مَا ظَلَمَهُمُ اللَّهُ وَلَكِنْ

مِنْ قَبْلِهِمْ	وَ	مَا ظَلَمَهُمُ	اللَّهُ	وَ	لَكِنْ
ان سے پہلے (تھے)	اور	ظلم نہیں کیا ان پر	اللہ (نے)	اور	لیکن

ایسے ہی کیا تھا اور اللہ نے ان پر کوئی ظلم نہیں کیا لیکن

## كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ۝۳۲ ۖ فَاصَابَهُمْ سَيِّئَاتُ مَا عَمِلُوا ۖ

كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ۝۳۲	فَاصَابَهُمْ	سَيِّئَاتُ	مَا	عَمِلُوا ۝۳۱	وَ
وہ اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے	تو پہنچی انہیں	(اس کی) برائیاں	جو	انہوں نے عمل کئے	اور

یہ خود ہی اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے ۝ تو ان کے اعمال کی برائیاں ان پر آپڑیں اور

## حَاقَ بِهِمْ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ۝۳۳ ۖ وَقَالَ الَّذِينَ

حَاقَ	بِهِمْ	مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ۝۳۳	وَ	قَالَ	الَّذِينَ
گھیر لیا	ان کو	(اس عذاب نے) جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے	اور	کہنے لگے	وہ لوگ جنہوں نے

جس عذاب کا یہ مذاق اڑاتے تھے اس نے انہیں گھیر لیا ۝ اور مشرک کہنے لگے:

## أَشْرَكُوا ۚ أَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا عَبَدْنَا مِنْ دُونِهِ مِنْ شَيْءٍ ۚ

أَشْرَكُوا	لَوْ	شَاءَ ۝۲	اللَّهُ	مَا عَبَدْنَا	مِنْ دُونِهِ	مِنْ شَيْءٍ
شرک کیا	اگر	چاہتا	اللہ	(تو) ہم عبادت نہ کرتے	اس کے سوا	کسی چیز (کی)

اگر اللہ چاہتا تو ہم اور ہمارے باپ دادا اللہ کے سوا

= تمام آیات جن میں اعمال کی وجہ سے جنت میں داخل ہونے کا ذکر ہے ان کا معنی یہ ہے کہ اخلاص کے ساتھ کئے ہوئے نیک اعمال کی وجہ سے بندہ اس وقت جنت میں جائے گا جب اللہ تعالیٰ اپنی رحمت اور فضل سے ان اعمال کو قبول فرمائے گا محض نیک عمل کر لینے سے کوئی جنت میں داخل نہ ہو گا کیونکہ جنت میں داخلہ کا سبب حقیقی اللہ عزوجل کا فضل ہے۔

۱..... یعنی انہوں نے اپنے خبیث اعمال کی سزا پائی اور جس عذاب کا یہ مذاق اڑاتے تھے وہ ان پر نازل ہو گیا۔ ۲..... اس آیت میں اور اس سے اگلی آیت میں =



تَحْنُ وَلَا أَبَاؤُنَا وَلَا حَرَمَانًا مِنْ دُونِهِ

تَحْنُ	وَلَا	أَبَاؤُنَا	وَلَا	حَرَمَانًا	مِنْ دُونِهِ
ہم	اور	نہ	ہمارے باپ دادا	اور	نہ
ہم	اور	نہ	ہم حرام قرار دیتے	اس کے (حکم کے) بغیر	

کسی اور کی عبادت نہ کرتے اور نہ اس کے (حکم کے) بغیر ہم کسی چیز کو

مِنْ شَيْءٍ ۖ كَذَلِكَ فَعَلَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ قَهْلٌ

مِنْ شَيْءٍ	كَذَلِكَ	فَعَلَ	الَّذِينَ	مِنْ قَبْلِهِمْ	قَهْلٌ
کوئی چیز	اسی طرح	کیا	ان لوگوں نے جو	ان سے پہلے (تھے)	تو کیا (یعنی نہیں)
ہم	اور	نہ	ہم حرام قرار دیتے	ان سے پہلے لوگوں نے بھی ایسا ہی کیا تھا تو	

حرام قرار دیتے۔ ان سے پہلے لوگوں نے بھی ایسا ہی کیا تھا تو

عَلَى الرُّسُلِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ۝۳۵ وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ

عَلَى الرُّسُلِ	إِلَّا	الْبَلَاغُ الْمُبِينُ	وَلَقَدْ	بَعَثْنَا	فِي كُلِّ أُمَّةٍ
رسولوں پر	مگر	صاف پہنچا دینا	اور	ضرور پیشک	ہم نے بھیجا
رسولوں پر	مگر	صاف پہنچا دینا	اور	ضرور پیشک	ہم نے بھیجا

رسولوں پر تو صاف صاف تبلیغ کر دینا ہی لازم ہے ○ اور بیشک ہر امت میں ہم نے

رَسُولًا أَنْ أَعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ ۚ

رَسُولًا	أَنْ	أَعْبُدُوا	اللَّهَ	وَاجْتَنِبُوا	الطَّاغُوتَ
ایک رسول	کہ (اے لوگو) تم عبادت کرو	اللہ (کی)	اور بچو	سرکش (شیطان سے)	
ایک رسول	کہ (اے لوگو) تم عبادت کرو	اللہ (کی)	اور بچو	سرکش (شیطان سے)	

ایک رسول بھیجا کہ (اے لوگو!) اللہ کی عبادت کرو اور شیطان سے بچو

فِيهِمْ مِّنْ هَدَى اللَّهِ وَمِنْهُمْ مَّنْ

فِيهِمْ	مِّنْ	هَدَى	اللَّهُ	وَمِنْهُمْ	مَّنْ
تو ان میں سے	(کوئی وہ ہے) جسے	ہدایت دی	اللہ (نے)	اور	ان میں سے
تو ان میں سے	(کوئی وہ ہے) جسے	ہدایت دی	اللہ (نے)	اور	ان میں سے

تو ان میں کسی کو اللہ نے ہدایت دیدی اور کسی پر

= کفار کی اس جہالت کو بھی بے نقاب کیا گیا ہے کہ مشیت الہی کو تو کفار اپنی حرکتوں کی دلیل بنا رہے ہیں لیکن حکم الہی کی ان کو کوئی پروا نہیں۔ ہمارے زمانے میں بعض مسلمان بھی اپنے برے افعال کی یہی دلیل دیتے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ نہ چاہتا تو میں یہ گناہ، فلاں جرم اور وہ معصیت نہ کرتا، اگر میں نے ایسا کیا ہے تو اس میں میرا قصور ہی کیا ہے، یہ لوگ خود ہی غور کر لیں کہ ان کا طرز عمل کن سے مل رہا ہے؟

۱..... یعنی جس طرح ہم نے تم میں محمد مصطفیٰ ﷺ کو بھیجا اسی طرح ہر امت میں ہم نے ایک رسول بھیجا اور ہر رسول کو حکم دیا کہ وہ اپنی =

## حَقَّتْ عَلَيْهِ الصَّلَٰةُ ۖ فَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا كَيْفَ كَانَ

حَقَّتْ	عَلَيْهِ	الصَّلَٰةُ <sup>(۱)</sup>	فَسِيرُوا	فِي الْأَرْضِ	فَانظُرُوا	كَيْفَ	كَانَ
ثابت ہو گئی	اس پر	گمراہی	تو چلو	زمین میں	پھر دیکھو	کیسا	ہوا

گمراہی ثابت ہو گئی تو تم زمین میں چل پھر کر دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا

## عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ ۖ (۳۶) اِنْ تَحَرَّصْ عَلَىٰ هُدَاهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ

عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ <sup>(۳۶)</sup>	اِنْ	تَحَرَّصْ	عَلَىٰ هُدَاهُمْ	فَإِنَّ	اللَّهَ
جھٹلانے والوں کا انجام	اگر	تم حرص کرتے ہو	ان کی ہدایت پر	تو بیشک	اللہ

کیسا انجام ہوا؟ ○ اگر تم ان کی ہدایت کی حرص کرتے ہو تو بیشک اللہ

## لَا يَهْدِي مَنْ يُضِلُّ وَمَالَهُمْ مِنْ نَّصِيرِينَ ۖ (۳۷) وَ

لَا يَهْدِي	مَنْ يُضِلُّ	وَمَا لَهُمْ	مِنْ نَّصِيرِينَ <sup>(۳۷)</sup>	وَ
ہدایت نہیں دیتا	جسے	وہ گمراہ کر دے	اور نہیں	ان کے لئے

اسے ہدایت نہیں دیتا جسے وہ گمراہ کرے اور ان کا کوئی مددگار نہیں ○ اور

## أَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ آيَانِهِمْ ۖ لَا يَبْعَثُ اللَّهُ مَنْ

أَقْسَمُوا	بِاللَّهِ	جَهْدَ آيَانِهِمْ	لَا يَبْعَثُ	اللَّهُ	مَنْ
انہوں نے قسم کھائی	اللہ کی	اپنی قسم میں بڑی کوشش (سے)	نہیں اٹھائے گا	اللہ	(اسے) جو

انہوں نے بڑی کوشش کر کے اللہ کی قسم کھائی کہ اللہ کسی مرنے والے کو

## يَمُوتُ ۖ بَلَىٰ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ

يَمُوتُ	بَلَىٰ	وَعْدًا	عَلَيْهِ	حَقًّا	وَلَكِنَّ	أَكْثَرَ النَّاسِ
مر جاتا ہے	کیوں نہیں	(یہ) وعدہ (ہے)	اس (کے ذمہ) پر	سچا	اور	لیکن اکثر لوگ

نہ اٹھائے گا۔ کیوں نہیں؟ یہ سچا وعدہ اس کے ذمہ پر ہے لیکن اکثر لوگ

= قوم سے فرمائیں کہ اے لوگو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرو اور شیطان کی پیروی کرنے سے بچو تو ان امتوں میں کسی کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دیدی تو وہ ایمان سے مشرف ہوئے اور کسی پر علم الہی میں گمراہی ثابت ہو گئی تو وہ اپنی ازلی شقاوت کی وجہ سے کفر پر مرمے اور ایمان سے محروم رہے۔ (۲)..... (بچھلے صفحے کا حاشیہ) اس سے یہ مراد نہیں کہ ہر قبیلے یا ہر علاقے میں رسول بھیجا گیا بلکہ کسی جگہ رسول بھیجا گیا اور کسی جگہ اس کی رسالت کا پیغام پہنچا دیا گیا۔

①..... اس آیت میں حضور رَضِيَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی بھی دی گئی ہے کہ کسی نبی سے سب لوگوں نے ہدایت حاصل نہ کی، لہذا اے حبیبِ اُمّی اللہ =

سابقہ امتوں کی ہدایت کے  
مثال دیکھنے کی ہدایت

گمراہوں سے متعلق حضور رَضِيَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی

منکرین کا انکار آخرت میں غلو اور انہیں جواب



مرنے کے بعد اٹھائے جانے کی  
دواؤں اور جومات

قدرت الہی کا مزید بیان

مہاجر صحابہ کا دنیاوی اور آخری صلہ

لَا يَعْلَمُونَ ۳۸ لِيَبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي يُخْتَلِفُونَ فِيهِ وَ

لَا يَعْلَمُونَ ۳۸	لِيَبَيِّنَ	لَهُمُ	الَّذِي يُخْتَلِفُونَ فِيهِ	وَ
نہیں جانتے	تاکہ وہ صاف بتا دے	ان کو	(وہ بات) جس میں وہ اختلاف کرتے تھے	اور

نہیں جانتے ○ تاکہ انہیں واضح کر کے وہ بات بتا دے جس میں جھگڑتے تھے اور

لِيَعْلَمَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّهُمْ كَانُوا كَذِبِينَ ۳۹ إِنَّمَا

لِيَعْلَمَ	الَّذِينَ	كَفَرُوا	أَنَّهُمْ	كَانُوا	كَذِبِينَ ۳۹	إِنَّمَا
تاکہ جان لیں	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	کہ وہ	تھے	جھوٹے	صرف

تاکہ کافر جان لیں کہ وہ جھوٹے تھے ○ جب

قَوْلُنَا شَيْءٌ إِذَا آتَيْنَاهُ آيَاتِنَا أَن تَقُولَ لَهُ

قَوْلُنَا	شَيْءٌ	إِذَا	آتَيْنَاهُ	آيَاتِنَا	أَن تَقُولَ لَهُ
ہمارا کہنا	کسی چیز کو	جب	ہم ارادہ کریں اس کا	(یہ ہوتا ہے) کہ	ہم کہیں اس سے

ہم کوئی چیز چاہیں تو اسے ہمارا صرف یہی فرمانا ہوتا ہے کہ ہم اسے کہیں

كُنْ فَيَكُونُ ۴۰ وَالَّذِينَ هَاجَرُوا فِي اللَّهِ

كُنْ	فَيَكُونُ ۴۰	وَ	الَّذِينَ	هَاجَرُوا	فِي اللَّهِ
ہو جا	تو وہ ہو جاتی ہے	اور	وہ لوگ جنہوں نے	ہجرت کی	اللہ (کی راہ) میں

”ہو جا“ تو وہ فوراً ہو جاتی ہے ○ اور جنہوں نے اللہ کی راہ میں اپنے گھر بار چھوڑے

مِنْ بَعْدِ مَا ظَلَمُوا لِنُبَوِّئَهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَ

مِنْ بَعْدِ	مَا	ظَلَمُوا	لِنُبَوِّئَهُمْ	فِي الدُّنْيَا	حَسَنَةً وَ
(اس کے) بعد	کہ	ان پر ظلم کیا گیا	ضرور ہم جگہ دیں گے انہیں	دنیا میں	اچھی اور

اس کے بعد کہ ان پر ظلم کیا گیا تو ہم ضرور انہیں دنیا میں اچھی جگہ دیں گے اور

تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، اگر بعض بد بخت آپ پر ایمان نہیں لاتے تو آپ تمکین نہ ہوں۔

۱..... یعنی جب ہم کسی چیز کو وجود میں لانے کا ارادہ کریں تو اس سے صرف اتنا کہہ دیتے ہیں کہ ہو جا تو وہ اسی وقت وجود میں آ جاتی ہے۔ مراد یہ ہے کہ ہر مقدور چیز کو وجود میں لانا اللہ تعالیٰ کے لئے اتنا زیادہ آسان ہے تو مرنے کے بعد اٹھنا اس کے لئے کیا مشکل ہے۔ ۲..... یہ آیت ان صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے حق میں نازل ہوئی جن پر اہل مکہ نے بہت ظلم کئے اور انہیں دین کی خاطر وطن چھوڑنا ہی پڑا، بعض ان میں سے جوشہ چلے گئے پھر وہاں سے =

لَا جُزْءَ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴿۳۱﴾ الَّذِينَ صَبَرُوا

لَا جُزْءَ الْآخِرَةِ	أَكْبَرُ	لَوْ	كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴿۳۱﴾	الَّذِينَ	صَبَرُوا
ضرور آخرت کا ثواب	زیادہ بڑا (ہے)	اگر	وہ جانتے ہوتے	وہ لوگ جنہوں نے	صبر کیا

بیشک آخرت کا ثواب بہت بڑا ہے۔ کسی طرح لوگ جانتے ○ وہ جنہوں نے صبر کیا

وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ﴿۳۲﴾ وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ إِلَّا

وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ	يَتَوَكَّلُونَ ﴿۳۲﴾	وَمَا أَرْسَلْنَا	مِنْ قَبْلِكَ	إِلَّا
اپنے رب ہی پر	وہ بھروسہ کرتے ہیں	اور	ہم نے نہ بھیجے	تم سے پہلے

اور اپنے رب ہی پر بھروسہ کرتے ہیں ○ اور ہم نے تم سے پہلے مرد

رِجَالًا تَوْحَىٰ إِلَيْهِمْ فَسَلُّوا أَهْلَ الدِّكْرِ إِنْ

رِجَالًا (۱)	تَوْحَىٰ	إِلَيْهِمْ	فَسَلُّوا	أَهْلَ الدِّكْرِ (۲)	إِنْ
مرد	ہم وحی کرتے تھے	ان کی طرف	تو (اے لوگو) پوچھو	علم والوں (سے)	اگر

ہی بھیجے جن کی طرف ہم وحی کرتے تھے اے لوگو! اگر تم نہیں جانتے

كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿۳۳﴾ بِالْبَيِّنَاتِ وَالزُّبُرِ ۖ وَأَنْزَلْنَا

كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿۳۳﴾	بِالْبَيِّنَاتِ وَالزُّبُرِ	وَا	أَنْزَلْنَا
تم نہیں جانتے ہو	روشن دلیلوں اور کتابوں کے ساتھ (بھیجا)	اور	ہم نے نازل کیا

تو علم والوں سے پوچھو ○ (ہم نے) روشن دلیلوں اور کتابوں کے ساتھ (رسولوں کو بھیجا) اور اے حبیب!

إِلَيْكَ الدِّكْرِ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ

إِلَيْكَ	الدِّكْرِ	لِتُبَيِّنَ	لِلنَّاسِ	مَا	نُزِّلَ	إِلَيْهِمْ
تمہاری طرف	قرآن	تاکہ تم بیان کر دو	لوگوں سے	وہ جو	نازل کیا گیا	ان کی طرف

ہم نے تمہاری طرف یہ قرآن نازل فرمایا تاکہ تم لوگوں سے وہ بیان کر دو جو ان کی طرف نازل کیا گیا ہے

== مدینہ طیبہ آئے اور بعض مدینہ شریف ہی کو ہجرت کر گئے ان کی اللہ عزوجل نے مدح فرمائی اور ان کے اجر کو بہت بڑا اجر قرار دیا۔

- ۱۔ یہ آیت ان مشرکین مکہ کے جواب میں نازل ہوئی جنہوں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت کا یہ دلیل دے کر انکار کیا کہ اللہ تعالیٰ کی شان ایسی نہیں کہ وہ کسی بشر کو رسول بنائے۔ انہیں بتایا گیا کہ سنت الہی اسی طرح جاری ہے، ہمیشہ اس نے انسانوں میں سے مردوں ہی کو رسول بنا کر بھیجا ہے۔
- ۲۔ اس آیت میں علم والوں سے مراد اہل کتاب ہیں، اللہ تعالیٰ نے کفار مکہ کو اہل کتاب سے دریافت کرنے کا حکم اس لئے دیا کہ کفار مکہ اس بات کو



وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ﴿۳۳﴾ أَفَأَمِنَ الَّذِينَ مَكَرُوا

وَلَعَلَّهُمْ	يَتَفَكَّرُونَ ﴿۳۳﴾	أَفَأَمِنَ	الَّذِينَ	مَكَرُوا
اور تاکہ وہ	غور و فکر کریں	تو کیا بے خوف ہو گئے	وہ لوگ جنہوں نے	سازشیں کیں

اور تاکہ وہ غور و فکر کریں ○ تو کیا بری سازشیں کرنے والے اس بات سے

السَّيِّئَاتِ أَنْ يَخْسِفَ اللَّهُ بِهِمُ الْأَرْضَ أَوْ يَأْتِيَهُمُ

السَّيِّئَاتِ	أَنْ	يَخْسِفَ	اللَّهُ	بِهِمُ	الْأَرْضَ	أَوْ	يَأْتِيَهُمُ
بری	(اس سے) کہ	دھندا دے	اللہ	ان کو	زمین (میں)	یا	آجائے ان پر

بے خوف ہو گئے کہ اللہ انہیں زمین میں دھندا دے یا ان پر وہاں سے

الْعَذَابِ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ ﴿۳۵﴾ أَوْ يَأْخُذَهُمْ فِي تَقْلُبِهِمْ

الْعَذَابِ	مِنْ حَيْثُ	لَا يَشْعُرُونَ ﴿۳۵﴾	أَوْ	يَأْخُذَهُمْ	فِي تَقْلُبِهِمْ
عذاب	جہاں سے	انہیں خبر نہ ہو	یا	وہ پکڑ لے انہیں	ان کے چلنے پھرنے میں

عذاب آئے جہاں سے انہیں خبر بھی نہ ہو ○ یا انہیں چلتے پھرتے پکڑ لے

فَمَا هُمْ بِمُعْجِزِينَ ﴿۳۶﴾ أَوْ يَأْخُذَهُمْ عَلَى تَخَوُّفٍ فَإِنَّ رَبَّكُمُ

فَمَا هُمْ	بِمُعْجِزِينَ ﴿۳۶﴾	أَوْ	يَأْخُذَهُمْ	عَلَى تَخَوُّفٍ	فَإِنَّ رَبَّكُمُ
تو نہیں	وہ عاجز کرنے والے	یا	پکڑ لے انہیں	خوفزدہ ہونے پر	تو بیشک تمہارا رب

تو وہ اللہ کو عاجز نہیں کر سکتے ○ یا انہیں آہستہ آہستہ نقصان پہنچاتے ہوئے پکڑ لے تو بیشک تمہارا رب

لَرَّءَوْفٌ رَّحِيمٌ ﴿۳۷﴾ أَوَلَمْ يَرَوْا إِلَى مَا خَلَقَ

لَرَّءَوْفٌ	رَّحِيمٌ ﴿۳۷﴾	أَوَلَمْ يَرَوْا	إِلَى	مَا	خَلَقَ
ضرور مہربان	رحم فرمانے والا (ہے)	اور کیا انہوں نے نہیں دیکھا	(اس کی طرف)	جو	پیدا کی

نہایت مہربان رحمت والا ہے ○ اور کیا انہوں نے اس طرف نہ دیکھا کہ اللہ نے جو چیز بھی

تسلیم کرتے تھے۔ اس آیت کے الفاظ کے عموم سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جس مسئلے کا علم نہ ہو اس کے بارے میں علماء کی طرف رجوع کرنا ضروری ہے، نیز یہی آیت کریمہ تقلید کے جواز کا حکم پر بھی دلالت کرتی ہے۔

① اس سے معلوم ہوا کہ قرآن کریم میں غور و فکر کرنا اعلیٰ درجہ کی عبادت ہے، اس لئے قاری سے عالم افضل ہے۔ لہذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ قرآن مجید کو سمجھ کر اور اس میں بیان کئے گئے احکام، عبرت انگیز واقعات، موت کے وقت کی آفات، گناہگاروں اور کافروں پر ہونے والے جہنم کے عذاب اور

سایوں کے سجدے اور عاجزی میں  
غور و فکر کرنا، موت

اللَّهُ مِنْ شَيْءٍ يَتَفَقَّهُوا ظِلُّهُ عَنِ الْيَسِينِ وَالشَّمَا لِسُجْدًا

اللَّهُ	مِنْ شَيْءٍ	يَتَفَقَّهُوا	ظِلُّهُ	عَنِ الْيَسِينِ وَالشَّمَا لِسُجْدًا
اللہ (نے)	کوئی چیز	بھکتے ہیں	اس کے سائے	دائیں اور بائیں سے سجدہ (کرتے ہوئے)

پیدا فرمائی ہے اس کے سائے اللہ کو سجدہ کرتے ہوئے دائیں اور بائیں

لِلَّهِ وَهُمْ ذُخْرُونَ ﴿٣٨﴾ وَلِلَّهِ يَسْجُدُ مَا

لِلَّهِ	وَ	هُمْ	ذُخْرُونَ ﴿٣٨﴾	وَ	لِلَّهِ (۱)	يَسْجُدُ	مَا
اللہ کو	اور	وہ	عاجزی کر رہے ہیں	اور	اللہ ہی کو	سجدہ کرتے ہیں	جو

بھکتے ہیں اور وہ سائے عاجزی کر رہے ہیں ○ اور جو کچھ آسمانوں میں ہیں

فِي السَّلَوتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مِنْ دَابَّةٍ وَالْمَلَائِكَةُ وَهُمْ

فِي السَّلَوتِ	وَ	مَا	فِي الْأَرْضِ	مِنْ دَابَّةٍ	وَالْمَلَائِكَةُ	وَ	هُمْ
آسمانوں میں (ہیں)	اور	جو	زمین میں (ہیں)	جاندار	فرشتے	اور	وہ (فرشتے)

اور جو زمین میں چلنے والا ہے اور فرشتے سب اللہ ہی کو سجدہ کرتے ہیں اور فرشتے

لَا يَسْتَكْبِرُونَ ﴿٣٩﴾ يَخَافُونَ رَبَّهُمْ مِنْ فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُونَ

لَا يَسْتَكْبِرُونَ ﴿٣٩﴾	يَخَافُونَ	رَبَّهُمْ	مِنْ فَوْقِهِمْ	وَ	يَفْعَلُونَ
تکبر نہیں کرتے	وہ خوف کرتے ہیں	اپنے رب (کے عذاب کا)	اپنے اوپر سے	اور	کرتے ہیں

غرور نہیں کرتے ○ وہ اپنے اوپر اپنے رب کا خوف کرتے ہیں اور وہی کرتے ہیں

مَا يُؤْمَرُونَ ﴿٤٠﴾ وَقَالَ اللَّهُ لَا تَتَّخِذُوا إِلَهَيْنِ إِلَّا

مَا يُؤْمَرُونَ ﴿٤٠﴾	وَقَالَ	اللَّهُ	لَا تَتَّخِذُوا	إِلَهَيْنِ إِلَّا
جو	انہیں حکم دیا جاتا ہے	اور فرمایا	اللہ (نے)	نہ بناؤ، نہ ٹھہراؤ

جو انہیں حکم دیا جاتا ہے ○ اور اللہ نے فرما دیا: دو معبود نہ ٹھہراؤ وہ تو

= نیک مسلمانوں کو ملنے والے جنت کے نعمات وغیرہ میں غور و فکر کرتے ہوئے اس کی تلاوت کرے تاکہ اسے قرآن کریم کی برکتیں اچھی طرح حاصل ہوں اور اس کے دل پر اگر گناہوں کی سیاق غالب آچکی ہو تو وہ بھی صاف ہو جائے۔

①..... سجدہ دو طرح کا ہوتا ہے۔ (۱) سجدہ عبادت، جیسا کہ مسلمانوں کا اللہ عزوجل کے لئے سجدہ۔ (۲) سجدہ بمعنی عاجزی، جیسا کہ سایہ وغیرہ کا سجدہ۔ ہر چیز کا سجدہ اس کی حیثیت کے مطابق ہے، مسلمانوں اور فرشتوں کا سجدہ، سجدہ عبادت ہے اور ان کے ماسوا کا سجدہ، سجدہ بمعنی عاجزی ہے۔ یہاں سجدہ سے مراد =



هُوَ إِلَهٌ وَاحِدٌ ۚ فَإِيَّايَ فَارْهَبُونَ ﴿٥١﴾ وَلَهُ مَا

هُوَ	إِلَهٌ وَاحِدٌ	فَإِيَّايَ	فَارْهَبُونَ ﴿٥١﴾	وَ	لَهُ	مَا
وہ	ایک معبود (ہے)	تو مجھ ہی سے	پس ڈرو مجھ سے	اور	اسی کا (ہے)	جو کچھ

ایک ہی معبود ہے تو مجھ ہی سے ڈرو ○ اور جو کچھ

فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَهُ الدِّيْنُ وَاصْبَا ۖ

فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	وَ	لَهُ	الدِّيْنُ ﴿١﴾	وَاصْبَا
آسمانوں اور زمین میں (ہے)	اور	اسی کے لئے (ہے)	فرمانبرداری	ہمیشہ، لازم

آسمانوں اور زمین میں ہے سب اسی کا ہے اور فرمانبرداری (کا حق) ہمیشہ اسی کیلئے ہے۔

اَفَعَيِّرَ اللّٰهُ تَتَقٰوْنَ ﴿٥٢﴾ وَمَا يَكُم مِّنْ نَّعْمَةٍ

اَفَعَيِّرَ اللّٰهُ	تَتَقٰوْنَ ﴿٥٢﴾	وَ	مَا	يَكُم	مِّنْ نَّعْمَةٍ
تو کیا اللہ کے غیر (سے)	تم ڈرو گے	اور	جو (ہے)	تمہارے پاس	کوئی نعمت

تو کیا تم اللہ کے سوا کسی اور سے ڈرو گے؟ ○ اور تمہارے پاس جو نعمت ہے

فَمِنْ اللّٰهِ ثُمَّ اِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فَاِلَيْهِ

فَمِنْ اللّٰهِ	ثُمَّ	اِذَا	مَسَّكُمُ	الضُّرُّ	فَاِلَيْهِ
تو (وہ) اللہ کی طرف سے (ہے)	پھر	جب	پہنچتی ہے تمہیں	تکلیف	تو اسی کی طرف

سب اللہ کی طرف سے ہے پھر جب تمہیں تکلیف پہنچتی ہے تو تم

تَجْعَرُونَ ﴿٥٣﴾ ثُمَّ اِذَا كُشِفَ الضُّرُّ عَنْكُمْ اِذَا فَرِحْتُمْ

تَجْعَرُونَ ﴿٥٣﴾	ثُمَّ	اِذَا	كُشِفَ	الضُّرُّ	عَنْكُمْ	اِذَا	فَرِحْتُمْ
تم فریاد کرتے ہو	پھر	جب	وہ دور کر دیتا ہے	تکلیف	تم سے	(تو) اسی وقت	ایک گروہ

اسی سے فریاد کرتے ہو ○ پھر جب وہ تم سے برائی ٹال دیتا ہے تو اس وقت تم میں ایک گروہ

== عاجزی ہے اور اگر باقاعدہ سجدہ ہی مراد ہو تو بھی حق ہے کہ کسی چیز کی حقیقت ہمیں معلوم نہ ہونا ہمارے علم کی کمی کی دلیل ہے، اس بات کی نہیں کہ وہ چیز ہی نہیں ہو سکتی۔ نوٹ: یہ آیت آیات سجدہ میں سے ہے، اس کے پڑھنے اور سننے والے پر سجدہ تلاوت لازم ہو جائے گا۔

①..... فرمانبرداری کا حق ہمیشہ اللہ تعالیٰ کیلئے ہے اور اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کرنا، والدین کی اطاعت کرنا اور اولی الاھر کی اطاعت کرنا بھی درحقیقت اللہ تعالیٰ ہی کی اطاعت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کا حکم دیا ہے۔ ②..... اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری =

## مِّنْكُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُونَ ﴿۵۴﴾ لِيَكْفُرُوا بِمَا

مِّنْكُمْ	بِرَبِّهِمْ	يُشْرِكُونَ ﴿۵۴﴾	لِيَكْفُرُوا ﴿۱﴾	بِمَا
تم میں سے	اپنے رب کے ساتھ	شریک ٹھہرانے لگتے ہیں	تاکہ وہ ناشکری کریں	(ان نعمتوں) کی جو

اپنے رب کے ساتھ شرک کرنے لگتا ہے ○ تاکہ وہ ہماری دی ہوئی نعمتوں کی

## اَتَيْنَهُمْ طَفَّتِ شِعْرُهُمْ فَمَا يَكْفُرُونَ ﴿۵۵﴾ وَيَجْعَلُونَ

اَتَيْنَهُمْ	فَمَا يَكْفُرُونَ ﴿۵۵﴾	وَيَجْعَلُونَ	طَفَّتِ شِعْرُهُمْ
ہم نے دیں انہیں	تو تم فائدہ اٹھا لو	پھر عنقریب تم جان جاؤ گے	(کافر) مقرر کرتے ہیں

ناشکری کریں تو کچھ فائدہ اٹھا لو تو عنقریب تم جان جاؤ گے ○ اور (کافر) ہماری دی ہوئی

## لِمَا لَا يَحْكُمُونَ نَصِيبًا مِّمَّا رَزَقْنَاهُمْ ط

لِمَا لَا يَحْكُمُونَ	نَصِيبًا	مِّمَّا رَزَقْنَاهُمْ ط
(اس) کے لئے جسے	وہ نہیں جانتے	ایک حصہ (اس میں) سے جو ہم نے رزق دیا انہیں

روزی میں سے انجانی چیزوں کیلئے حصہ مقرر کرتے ہیں۔

## تَاللّٰهِ لَشَأْنِكُمْ عَبَاكُم تَفْتَرُونَ ﴿۵۶﴾ وَ

تَاللّٰهِ	لَشَأْنِكُمْ	عَبَاكُم	تَفْتَرُونَ ﴿۵۶﴾	وَ
اللہ کی قسم	(اے لوگو) ضرور تم سے پوچھا جائے گا	(اس) کے بارے جو	تم بہتان باندھتے تھے	اور

اللہ کی قسم! اے لوگو! تم سے اُس کے بارے میں ضرور پوچھا جائے گا جو تم جھوٹ باندھتے تھے ○ اور

## يَجْعَلُونَ لِلّٰهِ الْبَنَاتِ سُبْحٰنَہٗ وَلَهُمْ

يَجْعَلُونَ	لِلّٰهِ	الْبَنَاتِ	سُبْحٰنَہٗ	وَلَهُمْ
وہ قرار دیتے ہیں	اللہ کے لیے	بیٹیاں	پاک ہے اسے	اور (جبکہ) اپنے لیے

وہ اللہ کے لیے بیٹیاں قرار دیتے ہیں حالانکہ وہ پاک ہے اور اپنے لیے

= کے سلسلے میں دنیا کی نعمتیں، سہولتیں اور آسائشیں چھن جانے کا خوف نہیں رکھنا چاہئے بلکہ اس معاملے میں صرف اس رب تعالیٰ سے ڈرنا چاہئے جس کے دستِ قدرت میں سب نعمتیں ہیں اور جو تمام نعمتوں کا حقیقی مالک ہے۔

۱..... ان آیات میں ایسے لوگوں کی حالت کی وضاحت فرمائی گئی ہے جو تکالیف آنے پر توبہ کا دالہ الہی میں گریہ و زاری کرتے اور نجات کی دعائیں مانگتے ہیں جبکہ تکالیف دور ہونے پر اللہ تعالیٰ کی ناشکری میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ فی زمانہ بھی اگر لوگوں کے حالات کا جائزہ لیا جائے تو شاید لاکھوں میں ایک انسان بھی =



بٹی پیدا ہونے پر کفار کا رویہ

## مَا يَشْتَهُونَ ۵۷ وَإِذَا بُشِّرَ

مَا	يَشْتَهُونَ ۵۷	وَ	إِذَا	بُشِّرَ
(وہ مانتے ہیں) جس کی	وہ خواہش رکھتے ہیں	اور	جب	خوشخبری دی جائے

وہ (مانتے ہیں) جو اپنا جی چاہتا ہے ○ اور جب ان میں کسی کو

## أَحَدُهُمْ بِالْأُنْثَىٰ ظَلَّ وَجْهَهُ مُسْوَدًّا وَهُوَ

أَحَدُهُمْ	بِالْأُنْثَىٰ	ظَلَّ	وَجْهَهُ	مُسْوَدًّا (۱)	وَ	هُوَ
ان میں سے کسی ایک (کو)	بٹی کی	(تو) دن بھر رہتا ہے	اس کا منہ	کالا	اور	وہ

بٹی ہونے کی خوشخبری دی جاتی ہے تو دن بھر اس کا منہ کالا رہتا ہے اور وہ

## كَظِيمٍ ۵۸ يَتَوَارَىٰ مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوءِ

كَظِيمٍ ۵۸	يَتَوَارَىٰ	مِنَ الْقَوْمِ	مِنْ سُوءِ
غصے سے بھرا ہوا (ہوتا ہے)	وہ چھپتا پھرتا ہے	لوگوں سے	(اس کی) برائی کی وجہ سے

غصے سے بھرا ہوتا ہے ○ اس بشارت کی برائی کے سبب لوگوں سے

## مَا بَشِّرَ بِهِ ۶۱ أَيُّسُّكُهُ عَلَىٰ هُونٍ أَمْ

مَا بَشِّرَ بِهِ	أَيُّسُّكُهُ	عَلَىٰ هُونٍ	أَمْ
جس کی اسے خوشخبری دی گئی	(سوچتا ہے) کیا وہ روک لے اس (بٹی) کو	ذلت پر	یا

چھپا پھرتا ہے۔ کیا اسے ذلت کے ساتھ رکھے گا یا

## يَدُسُّهُ فِي التُّرَابِ ۶۲ أَلَا سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ ۵۹ لِلَّذِينَ

يَدُسُّهُ (۲)	فِي التُّرَابِ	أَلَا	سَاءَ	مَا	يَحْكُمُونَ ۵۹	لِلَّذِينَ
دبا دے اسے	مٹی میں	خبردار	کتنا برا (ہے)	جو	وہ فیصلہ کرتے ہیں	ان لوگوں کے لئے جو

اسے مٹی میں دبا دے گا؟ خبردار! یہ کتنا برا فیصلہ کر رہے ہیں ○ جو آخرت پر

== ایسا نظر نہ آئے جو بیماری، تکلیف اور پریشانی کی حالت میں اللہ تعالیٰ سے دعائیں نہ مانگتا ہو، دوسروں کو دعاؤں کے لئے نہ کہتا ہو، یونہی ایسی حالت میں اپنے گناہوں اور نافرمانیوں سے توبہ اور تمام گناہوں سے کنارہ کش ہونے کے ارادے نہ کرتا ہو، لیکن مصائب ختم ہو جانے کے بعد اب اس کا جو حال ہوتا ہے وہ سب کے سامنے ہے۔

①..... اس سے معلوم ہوا کہ لڑکی پیدا ہونے پر رنج کرنا کافروں کا طریقہ ہے، افسوس! اپنی زمانہ مسلمانوں میں بھی بٹی پیدا ہونے پر غمزدہ ہو جانے، چرے سے =

لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ مَثَلُ السَّوِّءِ ۚ وَلِلَّهِ النُّشُلُ الْأَعْلَىٰ ۖ وَ

لَا يُؤْمِنُونَ	بِالْآخِرَةِ	مَثَلُ السَّوِّءِ	و	لِلَّهِ	النُّشُلُ الْأَعْلَىٰ	وَ
ایمان نہیں لاتے	آخرت پر	بری حالت (ہے)	اور	اللہ کی	سب سے بلند شان (ہے)	اور

ایمان نہیں لاتے ان کیلئے بری حالت ہے اور اللہ کی سب سے بلند شان ہے اور

هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝۶۰ وَلَوْ يَوَّاخِذُ النَّاسِ

هُوَ	الْعَزِيزُ	الْحَكِيمُ ۝۶۰	وَ	لَوْ	يَوَّاخِذُ ۱	النَّاسِ
وہی	عزت والا، غلبے والا	حکمت والا (ہے)	اور	اگر	پکڑ لیتا	اللہ لوگوں (کو)

وہی عزت والا، حکمت والا ہے اور اگر اللہ لوگوں کو ان کے ظلم کی بنا پر

يُظْلِمُهُمْ مَا تَرَكَ عَلَيْهَا مِنْ دَابَّةٍ وَلَكِنْ

يُظْلِمُهُمْ	مَا تَرَكَ	عَلَيْهَا	مِنْ دَابَّةٍ	وَ	لَكِنْ
ان کے ظلم کے سبب	(تو) وہ نہ چھوڑتا	اس (زمین) پر	کوئی چلنے والا	اور	لیکن

پکڑ لیتا تو زمین پر کوئی چلنے والا نہ چھوڑتا لیکن

يُؤَخِّرُهُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ فَإِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ

يُؤَخِّرُهُمْ	إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى	فَإِذَا	جَاءَ	أَجَلُهُمْ
وہ مہلت دیتا ہے انہیں	ایک مقررہ مدت تک	تو جب	آجائے گی	ان کی مدت

وہ انہیں ایک مقررہ مدت تک مہلت دیتا ہے پھر جب ان کی مدت آجائے گی

لَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً ۚ وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ ۝۶۱ وَيَجْعَلُونَ

لَا يَسْتَأْخِرُونَ	سَاعَةً	وَ	لَا يَسْتَقْدِمُونَ ۝۶۱	وَ	يَجْعَلُونَ
(تو) وہ پیچھے نہ ہٹیں گے	ایک گھڑی	اور	نہ آگے بڑھیں گے	اور	وہ ٹھہراتے ہیں

تو وہ نہ ایک گھڑی پیچھے ہٹیں گے اور نہ ہی آگے بڑھیں گے اور اللہ کے لیے

= خوشی کا اظہار نہ ہونے، صرف بیٹیاں پیدا ہونے کی وجہ سے ماؤں پر ظلم و ستم کرنے اور انہیں طلاقیں دے دینے تک کی دعام ہے۔ ۲..... (پچھلے صفحے کا ماضیہ ترجمہ) جاہلیت میں کفار مختلف وجوہات کی بنا پر مختلف طریقوں سے اپنی بیٹیوں کو قتل کر دیتے تھے، یہ اسلام ہی کا کارنامہ ہے جس نے دنیا میں سب سے پہلے عورت کو حقوق عطا فرمائے اور اسے عزت و وقار سے نوازا اس کے باوجود اگر کوئی اسلام کی تعلیمات کو عورتوں کے حقوق کے مخالف سمجھتا ہے تو اس کے لئے ہدایت کی دعائی کی جاسکتی ہے۔ ۱..... اس سے پہلے آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے کفار مکہ کے بہت بڑے کفر اور برے اقوال کا بیان فرمایا جبکہ اس آیت میں یہ بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ان کافروں =

ظالموں کی گرفت سے متعلق دستور الہی

مشرکین کی حماقت، جھوٹا دعویٰ اور ان کا انجام



لِلّٰهِ مَا يَكْرَهُونَ وَتَصِفُ أَلْسِنَتُهُمُ الْكُذِبَ

لِلّٰهِ	مَا	يَكْرَهُونَ	وَ	تَصِفُ	أَلْسِنَتُهُمُ	الْكُذِبَ
اللہ کے لئے	وہ جو	(اپنے لئے) ناپسند کرتے ہیں	اور	بولتی ہیں	ان کی زبانیں	جھوٹ

وہ ٹھہراتے ہیں جو (خود) ناپسند کرتے ہیں اور ان کی زبانیں جھوٹ بولتی ہیں

أَن لَّهُمُ الْحُسْنَىٰ ۖ لَا جَرَمَ أَنَّ لَهُمُ النَّارَ

أَنَّ	لَهُمُ	الْحُسْنَىٰ	لَا جَرَمَ	أَنَّ	لَهُمُ	النَّارَ
کہ	ان کے لیے	بھلائی (ہے)	حقیقت یہ ہے	کہ	ان کے لئے	آگ (ہے)

کہ ان کے لیے بھلائی ہے۔ حقیقت میں ان کے لئے آگ ہے

وَأَنَّهُمْ مُّفْرَطُونَ ﴿٦٢﴾ تَأْتِيهِمْ لَقْدٌ

وَأَنَّهُمْ	مُفْرَطُونَ ﴿٦٢﴾	تَأْتِيهِمْ	لَقْدٌ
اور	یہ کہ وہ	(جہنمیوں کے) آگے آگے جانے والے ہوں گے	اللہ کی قسم

اور یہ کہ وہ (جہنمیوں کے) آگے آگے جانے والے ہوں گے ○ اللہ کی قسم! ہم نے

أَرْسَلْنَا إِلَىٰ أُمَمٍ مِّن قَبْلِكَ فَزَيَّنَ لَهُمُ

أَرْسَلْنَا	إِلَىٰ أُمَمٍ	مِّن قَبْلِكَ ﴿١﴾	فَزَيَّنَ	لَهُمُ
ہم نے (رسول) بھیجے	کئی امتوں کی طرف	تم سے پہلے	تو خوشنما بنا دیا	ان (امتوں) کے لئے

تم سے پہلے کئی امتوں کی طرف رسول بھیجے تو شیطان نے لوگوں کیلئے

الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ فَهُوَ وَلِيُّهُمْ الْيَوْمَ وَلَهُمُ

الشَّيْطَانُ	أَعْمَالَهُمْ	فَهُوَ	وَلِيُّهُمْ	الْيَوْمَ	وَلَهُمُ
شیطان (نے)	ان کے اعمال (کو)	تو وہی	ان کا ساتھی، دوست (ہے)	آج	اور

ان کے اعمال کو خوشنما بنا دیا تو آج وہی ان کا ساتھی ہے اور ان کے لیے

== پر جلدی عذاب نازل نہ فرما کر انہیں ڈھیل دیتا ہے تاکہ اس کی رحمت اور اس کے فضل و کرم کا اظہار ہو۔

①..... اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو تسلی دی کہ صرف آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی قوم نے ہی آپ کو نہیں جھٹلایا بلکہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے انبیاء کرام علیہم السلام کو بھی ان کی امتوں نے جھٹلایا تھا۔

لہذا ان لوگوں کو جو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے غافل ہو کر ان کی امتوں کی طرح جھٹلایا کرتے تھے، ان کی مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ نے ان کی امتوں کی طرح جھٹلایا تھا۔

## عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿۶۳﴾ وَمَا أَنزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ إِلَّا

عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿۶۳﴾	وَ	مَا أَنزَلْنَا	عَلَيْكَ	الْكِتَابَ	إِلَّا
دردناک عذاب (ہے)	اور	ہم نے نازل نہیں کی	تم پر	کتاب	مگر

دردناک عذاب ہے ○ اور ہم نے تم پر یہ کتاب اس لئے نازل فرمائی ہے

## لِتَبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي اخْتَلَفُوا فِيهِ ۚ وَهُدًى

لِتَبَيِّنَ ﴿۱﴾	لَهُمُ	الَّذِي اخْتَلَفُوا فِيهِ	وَ	هُدًى
اس لئے کہ تم واضح کرو	ان کے لئے	(وہ بات) جس میں انہوں نے اختلاف کیا	اور	(قرآن) ہدایت

تاکہ تم لوگوں کیلئے وہ بات واضح کرو جس میں انہیں اختلاف ہے اور یہ کتاب

## وَرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿۶۴﴾ وَاللَّهُ أَنزَلَ

وَ	رَحْمَةً	لِّقَوْمٍ	يُؤْمِنُونَ ﴿۶۴﴾	وَ	اللَّهُ	أَنزَلَ
اور	رحمت (ہے)	(ان) لوگوں کے لیے	جو ایمان لاتے ہیں	اور	اللہ (نے)	اتارا

ایمان والوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے ○ اور اللہ نے آسمان سے

## مِّنَ السَّمَاءِ مَاءً فَآخِيَاءَهُ إِلَّا رُضْ بِعَدَمَوْتِهَا ۚ إِنَّ

مِّنَ السَّمَاءِ	مَاءً	فَآخِيَاءَهُ	بِهِ	الْأَرْضُ	بَعْدَ مَوْتِهَا	إِنَّ
آسمان سے	پانی	تو زندہ کر دیا	اس کے ذریعے	زمین (کو)	اس کی موت کے بعد	بیشک

پانی اتارا تو اس کے ذریعے زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کر دیا۔ بیشک

## فِي ذَلِكَ لَآيَةٌ لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُونَ ﴿۶۵﴾ وَإِنَّ لَكُمْ

فِي ذَلِكَ	لَآيَةٌ	لِّقَوْمٍ	يَّسْمَعُونَ ﴿۶۵﴾	وَ	إِنَّ	لَكُمْ
اس میں	ضرور نشانی (ہے)	(ان) لوگوں کے لئے	جو سنتے ہیں	اور	بیشک	تمہارے لیے

اس میں سننے والوں کے لئے نشانی ہے ○ اور بیشک تمہارے لیے

۱..... علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: عام لوگوں کے سامنے قرآن کریم کے احکام کو بیان کرنے اور خاص لوگوں کے سامنے قرآن مجید کے حقائق کو بیان کرنے کا منصب اصلاً حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ہے اور ان کی پیروی کرتے ہوئے زمانہ در زمانہ ان کے وارثوں کا ہے چنانچہ علماء ظاہر و باطن بیان کے ساتھ لوگوں کے ان اختلافات کا تصفیہ کرتے ہیں جو ان کے ظاہر کے ساتھ متعلق ہیں اور علماء باطن صحیح کشف کے ساتھ لوگوں کے ان اختلافات کو دور کرتے ہیں جن کا تعلق ان کے باطن کے ساتھ ہے، ان میں سے ہر ایک کا مشرب ہے اور اسے تھامنے والا نامہ او نہیں ہوتا، یہ دین کے ستون اور مسلمانوں =

قرآن مجید سے متعلق حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذمہ داری اور عظمت قرآن

قدرت الہی کی نشانی: خشک زمین کا سرسبز و شاداب ہونا

مومنوں کے دودھ میں غور و فکر کی دعوت



## فِي الْأَنْعَامِ لَعِبْرَةٌ ۖ تُسْقِيكُمْ مِمَّا

فِي الْأَنْعَامِ	لَعِبْرَةٌ (۱)	تُسْقِيكُمْ	مِمَّا
چوپایوں میں	ضرور غورو فکر کا مقام (ہے)	ہم پلاتے ہیں تمہیں	(اس چیز) سے جو

موشیوں میں غورو فکر کی باتیں ہیں (وہ یہ کہ) ہم تمہیں ان کے پیٹوں سے

## فِي بُطُونِهِمْ مِنْ بَيْنِ فَرْثٍ وَدَمٍ لَبَنًا خَالِصًا

فِي بُطُونِهِمْ	مِنْ بَيْنِ فَرْثٍ وَدَمٍ	لَبَنًا خَالِصًا
ان کے پیٹوں میں (ہے)	خون اور گوبر کے درمیان سے	خالص دودھ (نکال کر)

گوبر اور خون کے درمیان سے خالص دودھ (نکال کر) پلاتے ہیں

## سَائِغًا لِلشَّرِبِ ۖ وَمِنْ ثَمَرَاتِ النَّخِيلِ وَالْأَعْنَابِ

سَائِغًا	لِلشَّرِبِ ۖ (۲)	وَمِنْ ثَمَرَاتِ النَّخِيلِ وَالْأَعْنَابِ
گلے سے آسانی کے ساتھ اترنے والا	پینے والوں کے	کھجور اور انگور کے پھلوں میں سے

جو پینے والے کے گلے سے آسانی سے اترنے والا ہے ۝ اور کھجور اور انگور کے پھلوں میں سے

## تَتَّخِذُونَ مِنْهُ سَكَرًا وَرِزْقًا حَسَنًا ۚ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً

تَتَّخِذُونَ	مِنْهُ	سَكَرًا	وَرِزْقًا حَسَنًا	إِنَّ	فِي ذَلِكَ	لَآيَةً
تم بناتے ہو	اس سے	نہیز	اور	اچھا رزق	بیشک	اس میں (ضرور نشانی ہے)

کوئی پھل وہ ہے کہ اس سے تم نہیز اور اچھا رزق بناتے ہو بیشک اس میں عقل مند

## لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ۖ وَأَوْحَىٰ رَبُّكَ

لِقَوْمٍ	يَعْقِلُونَ ۖ (۳)	وَأَوْحَىٰ	رَبُّكَ
(ان) لوگوں کے لئے	جو عقل رکھتے ہیں	دل میں بات ڈالی	تمہارے رب (نے)

لوگوں کیلئے نشانی ہے ۝ اور تمہارے رب نے شہد کی مکھی کے

== کے سلطان ہیں۔ (روح البیان، التحل، تحت الآية: ۶۳، ۵/۳۷)

۱..... مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیے جانے سے متعلق کفار کا ایک شبہ یہ تھا کہ جب آدمی مر گیا اور اس کے جسم کے اجزاء منتشر ہو کر خاک میں مل گئے، وہ اجزاء کس طرح جمع کئے جائیں گے اور خاک کے ذروں سے انہیں کس طرح ممتاز کیا جائے گا؟ اس آیت میں جو صاف دودھ کا بیان فرمایا گیا اس میں غور کرنے سے یہ شبہ بالکل ختم ہو جاتا ہے کہ قدرت الہی کی یہ شان روزانہ دیکھنے میں آتی ہے کہ وہ خدا کے مخلوط اجزاء میں سے خالص دودھ نکالتا ہے اور اس کے قرب و جوار ==

کھجور اور انگور میں قدرت الہی کی نشانی

مکھی سے نکلتے والا شہد  
قدرت الہی کی دلیل ہے

إِلَى النَّحْلِ أَنْ اتَّخِذِي مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا وَمِنَ الشَّجَرِ

إِلَى النَّحْلِ	أَنْ	اتَّخِذِي	مِنَ الْجِبَالِ	بُيُوتًا	وَمِنَ الشَّجَرِ
شہد کی مکھی کی طرف (کے)	کہ	تو بنا	پہاڑوں (میں)	گھر	درخت (میں)

دل میں یہ بات ڈال دی کہ پہاڑوں میں اور درختوں میں

وَمِمَّا يَعْرِشُونَ ﴿٢٨﴾ ثُمَّ كُلِّي مِنْ كُلِّ الشَّجَرِ

وَمِمَّا	يَعْرِشُونَ ﴿٢٨﴾	ثُمَّ	كُلِّي	مِنْ كُلِّ الشَّجَرِ
اور	(اس) سے (میں) جو	لوگ چھتیں بناتے ہیں	پھر	تمام پھلوں میں سے

اور چھتوں میں گھر بناؤ ○ پھر ہر قسم کے پھلوں میں سے کھاؤ

فَاسْأَلِي سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا ۖ يَخْرُجُ مِنْ بَطُونٍ

فَاسْأَلِي	سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا	يَخْرُجُ	مِنْ بَطُونٍ
تو چلتی رہ	اپنے رب کے (بنائے ہوئے) نرم و آسان راستوں (پر)	نکلے گی	ان کے پیٹوں سے

اور اپنے رب کے (بنائے ہوئے) نرم و آسان راستوں پر چلتی رہو۔ اس کے پیٹ سے

شَرَابٌ مُخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ فِيهِ شِفَاءٌ لِلنَّاسِ ۖ إِنَّ

شَرَابٌ	مُخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ	فِيهِ	شِفَاءٌ	لِلنَّاسِ ۖ	إِنَّ
پینے کی چیز	اس کے رنگ مختلف (ہوتے ہیں)	اس میں	شفا (ہے)	لوگوں کے لئے	بیشک

ایک پینے کی رنگ برنگی چیز نکلتی ہے اس میں لوگوں کیلئے شفا ہے بیشک

فِي ذَلِكَ لَآيَةٌ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ﴿٢٩﴾ وَاللَّهُ

فِي ذَلِكَ	لَآيَةٌ	لِّقَوْمٍ	يَتَفَكَّرُونَ ﴿٢٩﴾	وَاللَّهُ
اس میں	ضرور نشانی (ہے)	(ان) لوگوں کے لئے	جو غور و فکر کرتے ہیں	اللہ (نے)

اس میں غور و فکر کرنے والوں کیلئے نشانی ہے ○ اور اللہ نے

= کی چیزوں کی آمیزش کا شائبہ بھی اس میں نہیں آتا، تو اس حکیم برحق کی قدرت سے کیا بعید کہ انسانی جسم کے اجزاء کو منتشر ہونے کے بعد پھر جمع فرمادے۔  
 ۱..... وہ رب تعالیٰ جو اپنی قدرت کا ملکہ سے ایک ادنیٰ کمزوری مکھی کو یہ صفت عطا فرماتا ہے کہ وہ مختلف قسم کے پھولوں اور پھلوں سے ایسے ملائم اجزاء حاصل کرے جن سے نفیس شہد بنے جو نہایت خوشگوار ہو، ظاہر و پاکیزہ ہو، فاسد ہونے اور سڑنے کی اس میں قابلیت نہ ہو تو جو قادر و حکیم ایک مکھی کو شہد کے مادے جمع کرنے کی قدرت دیتا ہے وہ اگر مرے ہوئے انسان کے منتشر اجزاء کو جمع کر دے تو اس کی قدرت سے کیا بعید ہے، مرنے کے بعد زندہ کئے جانے کو =



خَلَقَكُمْ ثُمَّ يَتَوَفَّاكُمْ وَمِنْكُمْ مَنْ يُرَدُّ

خَلَقَكُمْ	ثُمَّ	يَتَوَفَّاكُمْ	وَمِنْكُمْ	مَنْ	يُرَدُّ
پیدا کیا تمہیں	پھر	وہ روح قبض کرے گا تمہاری	اور تم میں سے	(کوئی وہ ہے) جو	پھیرا جاتا ہے

تمہیں پیدا کیا پھر وہ تمہاری جان قبض کرے گا اور تم میں کوئی سب سے گھٹیا عمر

إِلَىٰ أَرْدَلِ الْعُمُرِ لِكُلِّ لَا يَعْلَمُ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْئًا ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ

إِلَىٰ أَرْدَلِ الْعُمُرِ	لِكُلِّ	لَا يَعْلَمُ	بَعْدَ عِلْمٍ	شَيْئًا	إِنَّ اللَّهَ	عَلِيمٌ
سب سے ناکارہ عمر کی طرف	تاکہ	وہ نہ جانے	جاننے کے بعد	کچھ	بیشک	اللہ علم والا

کی طرف پھیرا جاتا ہے تاکہ جاننے کے بعد کچھ نہ جانے۔ بیشک اللہ جاننے والا،

قَدِيرٌ ۚ وَاللَّهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ فِي الرِّزْقِ ۚ

قَدِيرٌ	وَاللَّهُ	فَضَّلَ	بَعْضَكُمْ	عَلَىٰ بَعْضٍ	فِي الرِّزْقِ
قدرت والا (ہے)	اور	اللہ (نے)	برتری دی	تمہارے بعض (کو)	بعض پر رزق میں

بہت قدرت والا ہے اور اللہ نے تم میں سے ایک کو دوسرے پر رزق میں برتری دی ہے

فَمَا الَّذِينَ فُضِّلُوا بِرِزْقِهِمْ عَلَىٰ مَا

فَمَا	الَّذِينَ	فُضِّلُوا	بِرِزْقِهِمْ	عَلَىٰ مَا
تو نہیں	وہ لوگ جنہیں	برتری دی گئی	اپنے رزق کو لوٹانے والے	(ان) پر جن کے

تو جنہیں رزق کی برتری دی گئی ہے وہ اپنا رزق اپنے غلاموں، باندیوں پر

مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَهُمْ فِيهِ سَوَاءٌ ۚ

مَلَكَتْ	أَيْمَانُهُمْ	فَهُمْ	فِيهِ	سَوَاءٌ
مالک ہوئے	ان کے دائیں ہاتھ	تو (کہیں) وہ	اس (رزق) میں	برابر (نہ ہو جائیں)

نہیں لوٹاتے کہ کہیں وہ اس رزق میں برابر نہ ہو جائیں

== مجال سمجھنے والے کس قدر عقل سے دور ہیں۔

۱..... اس آیت میں بڑے نفیس اور دلنشین انداز میں بت پرستی کا رد کیا گیا ہے۔ آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ عزوجل نے تم میں سے ایک کو دوسرے پر رزق میں برتری دی ہے، تو تم میں کوئی غنی ہے کوئی فقیر، کوئی مالدار ہے کوئی نادار، کوئی مالک ہے اور کوئی مملوک، تو جنہیں رزق کی برتری دی گئی ہے تو وہ اپنے غلاموں اور باندیوں کو اپنا مال دے کر اپنے برابر نہیں کر لیتے اور جب تم اپنے غلاموں کو اپنا شریک بنانا گوارا نہیں کرتے تو اللہ عزوجل کے بندوں اور اس کے

رزق الہی کی تقسیم، لوگوں کی فطرت کا بیان اور بت پرستی کا رد

بیوی، اولاد اور پاکیزہ رزق کی نعمت کا بیان اور سستی پرست کا رد

أَفَبِعَمَلِهِ يَجْحَدُونَ ﴿٤١﴾ وَاللَّهُ جَعَلَ لَكُمْ

اَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ	يَجْحَدُوْنَ ﴿٤﴾	وَ	اللّٰهُ	جَعَلَ	لَكُمْ
تو کیا اللہ کی نعمت سے	وہ مکر رہے ہیں	اور	اللہ (نے)	بنائیں	تمہارے لیے

تو کیا صرف اللہ کی نعمت سے مکر تے ہیں؟ ○ اور اللہ نے تمہارے لیے

مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا ۖ جَعَلْ لَكُمْ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ

مِّنْ أَنْفُسِكُمْ	أَذَوَّاجًا	وَّ	جَعَلَ	لَكُمْ	مِّنْ أَزْوَاجِكُمْ
تمہاری جانوں (یعنی جنس) سے	بیویاں	اور	پیدا کیے	تمہارے لیے	تمہاری بیویوں سے

تمہاری جنس سے عورتیں بنائیں اور تمہارے لیے تمہاری عورتوں سے

بَنِينَ وَحَفَدَةً وَرَازَقَكُمْ مِنَ الطَّيِّبِ ۖ أَفَبِالْبَاطِلِ

بَنِينَ	وَ	حَفَدَتْ	وَّ	رَزَقَكُمْ	مِّنَ الطَّيِّبَاتِ	أَفَبِالْبَاطِلِ
بیٹے	اور	پوتے نواسے	اور	رزق دیا تمہیں	پاکیزہ چیزوں سے	تو کیا باطل ہی پر

میٹے اور پوتے نواسے پیدا کیے اور تمہیں ستھری چیزوں سے روزی دی تو کیا وہ باطل ہی پر

يُؤْمِنُونَ وَبِنِعْمَتِ اللَّهِ هُمْ يَكْفُرُونَ ﴿٤٢﴾ وَيَعْبُدُونَ

يُؤْمِنُونَ	و	رَبَّعَتِ اللّٰهُ (۱)	هُمْ	يَكْفُرُونَ ﴿٤﴾	و	يَعْبُدُونَ (۲)
وہ یقین کرتے ہیں	اور	اللہ کی نعمت کا	وہ	انکار کرتے ہیں	اور	وہ عبادت کرتے ہیں

یقین کرتے ہیں؟ اور اللہ کے فضل ہی کے منکر ہوتے ہیں؟ ○ اور اللہ کے سوالیوں کی

مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا

مِنْ دُونِ اللَّهِ	مَا	لَا يَمْلِكُ	لَهُمْ	رِزْقًا
اللہ کے سوا	(اس کی) جو	اختیار نہیں رکھتا	ان کے لئے	روزی دینے (کا)

عبادت کرتے ہیں جو انہیں آسمان اور زمین سے

== مملو کوں کو اس کا شریک ٹھہرانا کس طرح گوارا کرتے ہو؟

① علامہ احمد بن محمود نسفی رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِہِ فرماتے ہیں: آیت میں اللہ تعالیٰ کے فضل و نعمت سے مراد سید المرسلین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذات گرامی ہے یا اس سے وہ نعمتیں مراد ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے حلال کیں۔ (مذاہر، الفحل، تحت الآیۃ: ۴۲، ص ۶۰۲) ② اس سے پہلی آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے اپنی وحدانیت پر دلالت کرنے والی مختلف چیزیں بیان فرمائیں اور اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے بتوں کی عبادت کرنے والوں کا رد فرمایا۔



مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ شَيْئًا وَلَا يَسْتَطِيعُوْنَ ﴿۴۲﴾ فَلَا تَصْرِبُوْا لِلّٰهِ				
مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	شَيْئًا	وَّ	لَا يَسْتَطِيعُوْنَ ﴿۴۲﴾	فَلَا تَصْرِبُوْا
آسمانوں اور زمین سے	کچھ	اور	نہ وہ طاقت رکھتے ہیں	تو تم نہ ٹھہراؤ
کچھ بھی روزی دینے کا اختیار نہیں رکھتے اور نہ وہ کچھ کر سکتے ہیں ○ تو تم اللہ کے لیے				
اَلَا مَثٰلٌ ۚ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۴۳﴾ صَرَبَ اللّٰهُ				
اَلَا مَثٰلٌ	اِنَّ	اللّٰهُ	يَعْلَمُ	وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۴۳﴾
مثال، مانند	بیشک	اللہ	جانتا ہے	اور تم نہیں جانتے
مثلاً نہ ٹھہراؤ، بیشک اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ○ اللہ نے ایک بندے کی				
مَثَلًا عَبْدًا مَّمْلُوًّا ۙ لَا يَقْدِرُ عَلَىٰ شَيْءٍ وَّ				
مَثَلًا	عَبْدًا	مَّمْلُوًّا	لَا يَقْدِرُ	عَلَىٰ شَيْءٍ وَّ
مثال	ایک بندے (کی)	(جو) کسی کی ملکیت میں ہے	وہ قادر نہیں	کسی چیز پر
مثال بیان فرمائی جو خود کسی کی ملکیت میں ہے، وہ کسی شے پر قادر نہیں اور				
مَنْ سَرَقْنَاهُ مِّنَّا رُزْقًا حَسَنًا فَهُوَ يُنْفِقُ				
مَنْ	سَرَقْنَاهُ	مِّنَّا	رُزْقًا حَسَنًا	فَهُوَ يُنْفِقُ
(ایک وہ ہے) جو	ہم نے رزق دیا ہے	اپنی طرف سے	اچھا رزق	تو وہ
ایک وہ ہے جسے ہم نے اپنی طرف سے اچھی روزی عطا فرما رکھی ہے تو وہ اس میں سے				
مِنْهُ سِرًّا وَجَهًا ۚ هَلْ يَسْتَوْنَ ۚ اَلْحَدُّ لِلّٰهِ ط				
مِنْهُ	سِرًّا	وَّ	جَهًا	هَلْ يَسْتَوْنَ ۚ اَلْحَدُّ لِلّٰهِ ط
اس میں سے	پوشیدہ	اور	اعلانیہ	کیا وہ برابر ہو جائیں گے تمام تعریفیں اللہ کے لئے (ہیں)
پوشیدہ اور اعلانیہ خرچ کرتا ہے، کیا وہ سب برابر ہو جائیں گے؟ تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں				

۱..... اس آیت میں بیان کی گئی مثال کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک شخص ایسا ہے جو خود کسی کی ملکیت میں ہے اور وہ مالک نہ ہونے کی وجہ سے کسی چیز پر قادر نہیں، جبکہ دوسرا شخص ایسا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف سے اچھی روزی عطا فرما رکھی ہے اور وہ اس میں سے پوشیدہ اور اعلانیہ خرچ کرتا ہے، جیسے چاہتا ہے اس میں تصرف کرتا ہے۔ پہلا شخص عاجز، مملوک اور غلام ہے جبکہ دوسرا شخص آزاد، مالک اور صاحب مال ہے اور قدرت و اختیار بھی رکھتا ہے تو کیا یہ دونوں برابر ہو جائیں گے؟ ہرگز نہیں، تو جب غلام اور آزاد شخص برابر نہیں ہو سکتے حالانکہ یہ دونوں اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں تو خالق، مالک اور قادر رب تعالیٰ کے ساتھ =

بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿۵﴾ وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا					
بَلْ	أَكْثَرُهُمْ	لَا يَعْلَمُونَ ﴿۵﴾	وَ	ضَرَبَ ﴿۱﴾	اللَّهُ
بلکہ	ان میں اکثر	جانتے نہیں	اور	بیان فرمائی	اللہ (نے)
بلکہ ان میں اکثر جانتے نہیں ○ اور اللہ نے دوسروں کی مثال					
رَّجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا أَبْكَمُ لَا يَقْدِرُ عَلَى شَيْءٍ وَهُوَ كَلٌّ					
رَّجُلَيْنِ	أَحَدُهُمَا	أَبْكَمُ	لَا يَقْدِرُ	عَلَى شَيْءٍ	وَهُوَ كَلٌّ
دوسروں (کی)	ان میں سے ایک	گوٹکا (ہے)	وہ قادر نہیں	کسی چیز پر	وہ (بوجھ ہے)
بیان فرمائی، ان میں سے ایک گوٹکا ہے جو کسی شے پر قدرت نہیں رکھتا اور وہ اپنے آقا پر					
عَلَى مَوْلَاهُ ۚ آيِنَمَا يُوجِّهُهُ لَا يَأْتِ بِخَيْرٍ ۖ هَلْ يَسْتَوِي					
عَلَى مَوْلَاهُ	آيِنَمَا	يُوجِّهُهُ	لَا يَأْتِ بِخَيْرٍ	هَلْ	يَسْتَوِي
اپنے آقا پر	جہاں کہیں	وہ بھیجتا ہے اسے	(تو) وہ کوئی خیر لے کر نہیں آتا	کیا	برابر ہو جائے گا
(صرف) بوجھ ہے، (اس کا آقا) اسے جدھر بھیجتا ہے وہ کوئی خیر لے کر نہیں آتا تو کیا وہ					
هُوَ ۚ وَمَنْ يَأْمُرْ بِالْعَدْلِ ۖ وَهُوَ عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ﴿۶﴾ وَ					
هُوَ	وَمَنْ	يَأْمُرْ	بِالْعَدْلِ	وَهُوَ	عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ﴿۶﴾
وہ	اور	وہ جو	حکم دیتا ہے	عدل کا	سیدھے راستے پر (بھی ہے)
اور دوسرا وہ جو عدل کا حکم کرتا ہے اور وہ سیدھے راستے پر بھی ہے کیا دونوں برابر ہیں ○ اور					
لِلَّهِ غَيْبُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ وَمَا أَمْرُ السَّاعَةِ إِلَّا					
لِلَّهِ	غَيْبُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ	وَمَا	أَمْرُ السَّاعَةِ	إِلَّا	
اللہ ہی کو (ہے)	آسمانوں اور زمین کی چھپی چیزوں کا علم	اور	قیامت کا معاملہ	مگر	
آسمانوں اور زمین کی چھپی چیزوں کا علم اللہ ہی کو ہے اور قیامت کا معاملہ صرف					

= قدرت و اختیار نہ رکھنے والے بت کیسے شریک ہو سکتے ہیں اور ان کو اللہ عزوجل کا مثل قرار دینا کیسا بڑا عظم اور جہل ہے۔

①..... اس آیت میں بیان کی گئی مثال کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک شخص گوٹکا ہے اور کسی سے اپنی بات کہہ نہ سکے اور دوسرے کی بات سمجھ نہ سکے کی وجہ سے وہ کسی چیز پر قدرت نہیں رکھتا اور اپنے آقا پر صرف بوجھ ہے، اس کا آقا اسے جہاں بھی کسی کام کے لئے بھیجتا ہے تو وہ اس کا کوئی کام کر کے نہیں آتا اور دوسرا وہ شخص ہے جس کے خواص سلامت ہیں، بھلائی اور دیانت داری کی وجہ سے بہت فائدہ مند ہے، لوگوں کو عدل کا حکم کرتا ہے اور اس کی سیرت بھی اچھی ہے، =



كَلِمَةِ الْبَصَرِ أَوْ هُوَ أَقْرَبُ ۖ إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ

كَلِمَةِ الْبَصَرِ	أَوْ	هُوَ	أَقْرَبُ	إِنَّ	اللَّهُ	عَلَى كُلِّ شَيْءٍ
آنکھ جھپکنے کی طرح	یا	وہ	(اس سے بھی) زیادہ قریب (ہے)	بیشک	اللہ	ہر چیز پر

ایک پلک جھپکنے کی طرح ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ قریب ہے۔ بیشک اللہ ہر شے پر

قَدِيرٌ ۝ وَاللَّهُ أَخْرَجَكُمْ مِنْ بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ

قَدِيرٌ ۝	وَ	اللَّهُ	أَخْرَجَكُمْ	مِنْ	بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ
قدرت والا (ہے)	اور	اللہ (نے)	نکالا (پیدا کیا) تمہیں	تمہاری ماؤں کے پیٹوں سے	

قادر ہے ۝ اور اللہ نے تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹوں سے اس حال میں پیدا کیا

لَا تَعْلَمُونَ شَيْئًا ۖ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ

لَا تَعْلَمُونَ	شَيْئًا	وَ	جَعَلَ	لَكُمُ	السَّمْعَ	وَالْأَبْصَارَ
تم نہیں جانتے تھے	کچھ	اور	اس نے بنائے	تمہارے لئے	کان	آنکھیں

کہ تم کچھ نہ جانتے تھے اور اس نے تمہارے کان اور آنکھیں

وَالْأَفْئِدَةَ ۖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝ أَلَمْ يَرَوْا إِلَى الطَّيْرِ

وَالْأَفْئِدَةَ	لَعَلَّكُمْ	تَشْكُرُونَ ۝	أَلَمْ يَرَوْا	إِلَى	الطَّيْرِ
اور دل	تاکہ تم	شکر گزار بنو	کیا انہوں نے نہ دیکھا	پرندوں کی طرف	

اور دل بنائے تاکہ تم شکر گزار بنو ۝ کیا انہوں نے پرندوں کی طرف نہ دیکھا

مُسَخَّرَاتٍ فِي جَوِّ السَّمَاءِ ۖ مَا يُمْسِكُهُنَّ إِلَّا اللَّهُ ۖ إِنَّ

مُسَخَّرَاتٍ	فِي جَوِّ السَّمَاءِ ۖ	مَا يُمْسِكُهُنَّ	إِلَّا	اللَّهُ	إِنَّ
(جو) حکم کے پابند (ہیں)	آسمان کی فضا میں	(کوئی) نہیں روکتا انہیں	سوائے	اللہ (کے)	بیشک

جو آسمان کی فضا میں (اللہ کے) حکم کے پابند ہیں۔ انہیں (وہاں) اللہ کے سوا کوئی نہیں روکتا۔ بیشک

== تو کیا یہ دونوں برابر ہیں؟ ہرگز نہیں، اور جب یہ برابر نہیں تو پھر مومن اور کافر کیسے برابر ہو سکتے ہیں۔

۱..... اس آیت میں پرندوں کی پرواز کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی قدرت پر استدلال کیا گیا ہے اور اگر لوگ چاہیں تو فی زمانہ پرندوں سے کہیں بڑی اور ان سے انتہائی وزنی چیز ہوئی جہاز کے ذریعے بھی اللہ تعالیٰ کی قدرت پر دلیل حاصل کر سکتے ہیں۔ اسے بنایا اگرچہ انسان نے ہے لیکن اس نے اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی عقل، سمجھ اور قدرت سے ہی بنایا ہے، از خود کوئی کہاں اس قابل تھا کہ ایسی چیز بنا سکے۔ یونہی اس کا پرواز کرنا بظاہر اگرچہ مشینی آلات کی وجہ سے ہے لیکن ==

فِي ذَلِكَ لَا يَتَّبِقُ مِ يَوْمِ مُونَ ۙ وَاللَّهُ

فِي ذَلِكَ	لَا يَتَّبِقُ	مِ يَوْمِ مُونَ ۙ	وَاللَّهُ
اس میں	ضرور نشانیاں (ہیں)	(ان) لوگوں کے لئے	جو ایمان رکھتے ہیں اور اللہ (نے)

اس میں ایمان والوں کے لئے نشانیاں ہیں ○ اور اللہ نے

جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ يُّيُوتِكُمْ سَكَنًا وَجَعَلَ

جَعَلَ ۙ	لَكُمْ	مِّنْ يُّيُوتِكُمْ	سَكَنًا	وَاللَّهُ	جَعَلَ
بنایا	تمہارے لیے	تمہارے کچھ گھروں (کو)	سکون کی جگہ، رہائش	اور	اس نے بنائے

تمہارے گھروں کو تمہاری رہائش بنایا اور اس نے تمہارے لیے

لَكُمْ مِّنْ جُلُودِ الْأَنْعَامِ يُيُوتَانِ سَخِفُونَهَا يَوْمَ ظَعْنِكُمْ

لَكُمْ	مِّنْ جُلُودِ الْأَنْعَامِ	يُيُوتَانِ	سَخِفُونَهَا	يَوْمَ ظَعْنِكُمْ
تمہارے لئے	چوپایوں کی کھالوں سے	کچھ گھر	تم ہلکا پھلکا پاتے ہو انہیں	اپنے سفر کے دن

جانوروں کی کھالوں سے کچھ گھر بنائے جنہیں تم اپنے سفر کے دن

وَيَوْمَ إِقَامَتِكُمْ ۙ وَمِنْ أَصْوَافِهَا وَأَوْبَارِهَا وَأَشْعَارِهَا

وَيَوْمَ إِقَامَتِكُمْ ۙ	وَمِنْ أَصْوَافِهَا	وَأَوْبَارِهَا	وَأَشْعَارِهَا
اور اپنے قیام کے دن	ان کی اونٹوں سے	ان کے پشم	ان کے بالوں (سے)

اور اپنے قیام کے دن بڑا ہلکا پھلکا پاتے ہو اور بھیڑوں کی اون اور اونٹوں کی پشم اور بکریوں کے بالوں سے

أَثَاثًا وَمَتَاعًا إِلَىٰ حِينٍ ۙ وَاللَّهُ جَعَلَ

أَثَاثًا	وَمَتَاعًا إِلَىٰ حِينٍ ۙ	وَاللَّهُ	جَعَلَ
گھریلو سامان	اور ایک مدت تک نفع اٹھانے کی چیزیں (بنائیں)	اور اللہ (نے)	بنائے

گھریلو سامان اور ایک مدت تک فائدہ اٹھانے کے اسباب بنائے ○ اور اللہ نے

== درحقیقت یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت اور اسی کے اثر سے ہوائیں محو پر وازے کیونکہ ہو اکو پر واز کے قابل اللہ تعالیٰ نے بنایا ہے کسی انسان نے نہیں بنایا۔

1..... اس آیت میں بھی اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے دلائل اور بندوں پر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا ذکر کیا گیا ہے۔



لَكُمْ مِمَّا خَلَقَ ظِلًّا وَجَعَلَ لَكُمْ

لَكُمْ	مِمَّا	خَلَقَ	ظِلًّا	وَّ	جَعَلَ	لَكُمْ
تمہارے لئے	(اس میں) سے جو	اس نے پیدا کیا	سائے	اور	بنائیں	تمہارے لیے

تمہیں اپنی بنائی ہوئی چیزوں سے سائے دیئے اور تمہارے لیے

مِّنَ الْجِبَالِ أَكْنَائًا وَجَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيلَ

مِّنَ الْجِبَالِ	أَكْنَائًا	وَّ	جَعَلَ	لَكُمْ	سَرَابِيلَ
پہاڑوں سے (میں)	چھپنے کی جگہیں	اور	بنائے	تمہارے لیے	(کچھ) پہننے کے لباس

پہاڑوں میں چھپنے کی جگہیں بنائیں اور تمہارے لیے کچھ پہننے کے لباس بنائے

تَقِيَّكُمْ الْحَرَّ وَسَرَابِيلَ تَقِيَّكُمْ

تَقِيَّكُمْ	الْحَرَّ	وَّ	سَرَابِيلَ	تَقِيَّكُمْ
جو بچاتے ہیں تمہیں	گرمی (سے)	اور	(کچھ) پہننے کے لباس	جو بچاتے ہیں تمہیں

جو تمہیں گرمی سے بچائیں اور کچھ لباس بنائے جو لڑائی کے وقت

بَأْسَكُمْ ۖ كَذَلِكَ يُتِمُّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ

بَأْسَكُمْ	كَذَلِكَ	يُتِمُّ	نِعْمَتَهُ	عَلَيْكُمْ	لَعَلَّكُمْ
تمہاری لڑائی (کے وقت)	اسی طرح	اللہ پوری کرتا ہے	اپنی نعمت	تم پر	تاکہ تم

تمہاری حفاظت کرتے ہیں۔ اللہ اسی طرح تم پر اپنی نعمت پوری کرتا ہے تاکہ تم

تُسَلِّمُونَ ۖ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلْغُ الْمُبِينُ ۝۸۲

تُسَلِّمُونَ ۝۸۱	فَإِنْ	تَوَلَّوْا ۝۸۲	فَاِنَّمَا عَلَيْكَ	الْبَلْغُ الْمُبِينُ ۝۸۲
اسلام لے آؤ	پھر اگر	وہ منہ پھیریں	تو تم پر صرف	صاف پہنچا دینا (لازم ہے)

اسلام لے آؤ ۝ پھر اگر وہ منہ پھیریں تو اے حبیب! تم پر صرف صاف تبلیغ کر دینا لازم ہے ۝

۱..... یعنی اے حبیب! اِصْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، اگر کفار مکہ آپ پر ایمان لانے اور آپ کی تصدیق کرنے سے اعراض کریں اور اپنے کفر پر ہی ستمہیں تو آپ غمزدہ نہ ہوں، آپ پر صرف صاف تبلیغ کر دینا لازم ہے اور جب آپ نے ان تک اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچا دیا تو آپ کا کام پورا ہو چکا اور اب نہ ماننے کا وبال ان کی گردن پر ہے۔

مَنْ رَعَىٰ اللّٰہَ تَعَالٰی عَمَلًا وَنِيَّةً وَسَلَّم  
کی ذمہ داری

اللہ تعالیٰ کی نعمت سے متعلق کفار کا حال

قیامت کے دن کفار کا حال اور انجام

يَعْرِفُونَ نِعْمَتَ اللَّهِ ثُمَّ يُنْكِرُ وَنَهَاوَا أَكْثَرَهُمْ

يَعْرِفُونَ	نِعْمَتَ اللَّهِ	ثُمَّ	يُنْكِرُ وَنَهَا <sup>(۱)</sup>	وَ	أَكْثَرَهُمْ
وہ پہچانتے ہیں	اللہ کی نعمت (کو)	پھر	انکار کر دیتے ہیں اس کا	اور	ان میں اکثر

وہ اللہ کی نعمت کو پہچانتے ہیں پھر اس کا انکار کر دیتے ہیں اور ان میں اکثر

الْكَافِرُونَ<sup>(۸۲)</sup> وَيَوْمَ نَبْعَثُ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا

الْكَافِرُونَ <sup>(۸۲)</sup>	وَ	يَوْمَ	نَبْعَثُ	مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ	شَهِيدًا
کافر (ہی ہیں)	اور	(جس) دن	ہم اٹھائیں گے	ہر امت سے	ایک گواہ

کافر ہی ہیں ○ اور یاد کرو جس دن ہم ہر امت سے ایک گواہ اٹھائیں گے

ثُمَّ لَا يُؤْذَنُ لِلَّذِينَ كَفَرُوا وَلَا لَهُمْ

ثُمَّ	لَا يُؤْذَنُ	لِلَّذِينَ	كَفَرُوا	وَ	لَا	لَهُمْ
پھر	اجازت نہیں دی جائے گی	ان لوگوں کو جنہوں نے	کفر کیا	اور	نہ	وہ (ان سے)

پھر کافروں کو اجازت نہیں دی جائے گی اور نہ ان سے

يُسْتَعْتَبُونَ<sup>(۸۳)</sup> وَإِذَا سَأَلَ الَّذِينَ ظَلَمُوا

يُسْتَعْتَبُونَ <sup>(۸۳)</sup>	وَ	إِذَا	رَأَى	الَّذِينَ	ظَلَمُوا
رجوع کا مطالبہ ہو گا	اور	جب	دیکھیں گے	وہ لوگ جنہوں نے	ظلم کیا

رجوع کرنا، طلب کیا جائے گا ○ اور ظلم کرنے والے جب عذاب

الْعَذَابِ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُونَ<sup>(۸۵)</sup> وَ

الْعَذَابِ	فَلَا يُخَفَّفُ	عَنْهُمْ	وَ	لَا	هُمْ	يُنْظَرُونَ <sup>(۸۵)</sup>	وَ
عذاب	تو ہلکا نہیں کیا جائے گا	ان سے	اور	نہ	وہ	مہلت دیئے جائیں گے	اور

دیکھیں گے تو ان سے نہ عذاب ہلکا کیا جائے گا اور نہ ہی انہیں مہلت دی جائے گی ○ اور

۱..... یعنی جو نعمتیں اس سورت میں ذکر کی گئیں کفار مکہ اُن سب کو پہچانتے ہیں اور جانتے ہیں کہ یہ سب اللہ عزوجل کی طرف سے ہیں پھر بھی اس کا شکر بجا نہیں لاتے۔ مشہور مفسر سبکی کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نعمت سے سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مراد ہیں۔ اس صورت میں آیت کے معنی یہ ہیں کہ وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو پہچانتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ آپ کا وجود اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے اور اس کے باوجود اس نعمت کا انکار کر دیتے ہیں یعنی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان نہیں لاتے اور ان میں اکثر کافر ہی ہیں۔



إِذَا رَأَى الَّذِينَ أَشْرَكُوا شَرَّكَاءَهُمْ قَالُوا

إِذَا	رَأَى	الَّذِينَ	أَشْرَكُوا	شَرَّكَاءَهُمْ	قَالُوا
جب	دیکھیں گے	وہ لوگ جنہوں نے	شرک کیا	اپنے شریکوں (کو)	(تو) کہیں گے

مشرک جب اپنے شریکوں کو دیکھیں گے تو کہیں گے:

رَبَّنَا هَؤُلَاءِ شُرَكَاؤُنَا الَّذِينَ كُنَّا نَدْعُوا مِنْ دُونِكَ

رَبَّنَا	هَؤُلَاءِ	شُرَكَاؤُنَا	الَّذِينَ	كُنَّا نَدْعُوا	مِنْ دُونِكَ
اے ہمارے رب	یہ	ہمارے شریک (ہیں)	جن کی	ہم عبادت کرتے تھے	تیرے سوا

اے ہمارے رب! یہ ہمارے وہ شریک ہیں جن کی ہم تیرے سوا

فَالْتَقُوا إِلَيْهِمُ الْقَوْلَ إِنَّكُمْ لَكَاذِبُونَ ﴿٨٦﴾ وَ

فَالْتَقُوا	إِلَيْهِمُ	الْقَوْلَ	إِنَّكُمْ	لَكَاذِبُونَ ﴿٨٦﴾	وَ
تو وہ پھینک دیں گے	ان کی طرف	(اپنی) بات	(کہ) بیشک تم	ضرور جھوٹے (ہو)	اور

عبادت کیا کرتے تھے تو وہ ان کی طرف (اپنی) بات پھینک دیں گے کہ تم بیشک جھوٹے ہو ○ اور

الْقُوا إِلَى اللَّهِ يَوْمَ صِدِّ السَّلَامِ وَصَلَّ عَنْهُمْ

الْقُوا	إِلَى اللَّهِ	يَوْمَ صِدِّ	السَّلَامِ ﴿١﴾	وَ	صَلَّ عَنْهُمْ
وہ پیش کریں گے	اللہ کی طرف	اس دن	صلح	اور	گم ہو جائیں گی

وہ مشرک اس دن اللہ کی طرف صلح کی پیشکش کریں گے اور ان کی خود ساختہ باتیں

مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿٨٧﴾ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا

مَا	كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿٨٧﴾	الَّذِينَ	كَفَرُوا	وَ	صَدُّوا
وہ (باتیں) جو	وہ بناتے تھے	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	اور	روکا

ان سے گم ہو جائیں گی ○ جنہوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے

۱..... مشرکین دنیا میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور فرمانبرداری سے منہ موڑتے رہے جبکہ قیامت کے دن وہ اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار ہونا چاہیں گے لیکن یہ فرمانبرداری انہیں کوئی نفع نہ دے گی اور جب مشرکوں کے معبود انہیں جھوٹا قرار دے کر ان سے اپنی براءت کا اظہار کریں گے تو اس وقت مشرکین کی من گھڑت باتیں کہ یہ معبود ان کے مددگار ہیں اور ان کی شفاعت کریں گے، بیکار اور باطل ہو جائیں گی۔

قیامت کے دن کفار کی طرف سے مندرت

دوسروں کو روکنے والوں کا غدار

## عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ زِدْنَهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا

عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ	زِدْنَهُمْ	عَذَابًا	فَوْقَ الْعَذَابِ	بِمَا
اللہ کی راہ سے	ہم زیادہ کر دیں گے ان کا	عذاب	عذاب کے اوپر	(اس کے بدلے جو

روکا ہم ان کے فساد کے بدلے میں عذاب پر عذاب کا

## كَانُوا يُفْسِدُونَ ۸۸ وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِي كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا عَلَيْهِمْ

كَانُوا يُفْسِدُونَ ۸۸	و	يَوْمَ	نَبْعَثُ	فِي كُلِّ أُمَّةٍ	شَهِيدًا ۸۹	عَلَيْهِمْ
وہ فساد کرتے تھے	اور	(جس) دن	ہم اٹھائیں گے	ہر امت میں	ایک گواہ	ان پر

اضافہ کر دیں گے اور جس دن ہم ہر امت میں انہیں میں سے ان پر ایک گواہ

## مِّنْ أَنْفُسِهِمْ وَجِئْنَا بِكَ شَهِيدًا عَلَىٰ هَؤُلَاءِ ۖ وَنَزَّلْنَا

مِّنْ أَنْفُسِهِمْ	و	جِئْنَا بِكَ	شَهِيدًا	عَلَىٰ هَؤُلَاءِ ۖ	وَنَزَّلْنَا
ان کی جانوں میں سے	اور	لائیں گے تمہیں	گواہ (بنا کر)	ان سب پر	اور ہم نے نازل کی

اٹھائیں گے اور اے حبیب! تمہیں ان سب پر گواہ بنا کر لائیں گے اور ہم نے

## عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً وَ

عَلَيْكَ	الْكِتَابَ	تِبْيَانًا	لِّكُلِّ شَيْءٍ ۖ	وَهُدًى	وَرَحْمَةً	و
تم پر	کتاب	(جو) روشن بیان (ہے)	ہر چیز کا	اور ہدایت	اور رحمت	اور

تم پر یہ قرآن اتارا جو ہر چیز کا روشن بیان ہے اور مسلمانوں کیلئے ہدایت اور رحمت اور

## بُشْرَىٰ لِلْمُسْلِمِينَ ۸۹ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ

بُشْرَىٰ	لِلْمُسْلِمِينَ ۸۹	إِنَّ	اللَّهَ	يَأْمُرُ	بِالْعَدْلِ ۖ	وَالْإِحْسَانِ
بشارت (ہے)	مسلمانوں کے لئے	بیشک	اللہ	حکم دیتا ہے	عدل کا	اور نیکی، احسان

بشارت ہے ۰ بیشک اللہ عدل اور احسان اور رشتے داروں کو دینے کا

- یہاں گواہ سے مراد انبیاء کرام علیہم السلام ہیں، یہ قیامت کے دن اپنی اپنی امتوں کے متعلق گواہی دیں گے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کا پیغام ان تک پہنچایا اور ان لوگوں کو ایمان قبول کرنے کی دعوت دی۔ ۲۔ اس سے معلوم ہوا کہ قرآن مجید وہ عظیم الشان کتاب ہے جو تمام علوم کی جامع ہے۔
- عدل اور انصاف کا عام فہم معنی یہ ہے کہ ہر حق دار کو اس کا حق دیا جائے اور کسی پر ظلم نہ کیا جائے، اسی طرح عقائد، عبادات اور معاملات میں افراط و تفریط سے بچ کر درمیانی راہ اختیار کرنا بھی عدل میں داخل ہے۔

قیامت کے دن دیگر انبیاء علیہم السلام اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی گواہی

قرآن مجید کے اوصاف اور قرآن میں ہر شے کا بیان

قرآن کریم کی عظیم الشان تعلیمات



وَإِنِّيَأَيِّ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَ

وَ	إِنِّيَأَيِّ ذِي الْقُرْبَىٰ <sup>(۱)</sup>	وَ	يَنْهَىٰ	عَنِ الْفَحْشَاءِ	وَ	الْمُنْكَرِ	وَ
اور	رشتہ داروں کو دینے (کا)	اور	وہ منع کرتا ہے	بے حیائی سے	اور	بری بات	اور

حکم فرماتا ہے اور بے حیائی اور ہر بری بات اور ظلم سے

الْبَغْيِ يَعِظُكُم لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ۙ وَ أَوفُوا

الْبَغْيِ	يَعِظُكُم	لَعَلَّكُمْ	تَذَكَّرُونَ ۙ	وَ	أَوْفُوا
سرکشی، ظلم (سے)	وہ نصیحت فرماتا ہے تمہیں	تاکہ تم	نصیحت حاصل کرو	اور	پورا کرو

منع فرماتا ہے۔ وہ تمہیں نصیحت فرماتا ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو ○ اور اللہ کا عہد

بِعَهْدِ اللَّهِ إِذَا عَاهَدْتُمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْأَيْمَانَ

بِعَهْدِ اللَّهِ	إِذَا	عَاهَدْتُمْ	وَ	لَا تَنْقُضُوا	الْأَيْمَانَ
اللہ کے عہد کو	جب	تم عہد کرو	اور	نہ توڑو	قسموں (کو)

پورا کرو جب تم کوئی عہد کرو اور قسموں کو مضبوط کرنے کے بعد

بَعْدَ تَوْكِيدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللَّهَ عَلَيْكُمْ كَفِيلًا ط

بَعْدَ تَوْكِيدِهَا <sup>(۲)</sup>	وَ	قَدْ	جَعَلْتُمُ	اللَّهُ	عَلَيْكُمْ	كَفِيلًا
انہیں مضبوط کرنے کے بعد	اور (حالانکہ)	بیشک	تم بنا چکے ہو	اللہ (کو)	اپنے اوپر	ضامن

نہ توڑو حالانکہ تم اللہ کو اپنے اوپر ضامن بنا چکے ہو۔

إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ ۙ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِي

إِنَّ	اللَّهُ	يَعْلَمُ	مَا	تَفْعَلُونَ ۙ	وَ	لَا تَكُونُوا	كَالَّذِي
بیشک	اللہ	جانتا ہے	جو کچھ	تم کرتے ہو	اور	تم نہ ہونا	(اس عورت) کی طرح جس نے

بیشک اللہ تمہارے کام جانتا ہے ○ اور تم اس عورت کی طرح نہ ہونا

۱..... رشتہ دار قریب کے ہوں یا دور کے، اللہ تعالیٰ کے دینے ہوئے رزق میں سے انہیں کچھ دے کر ان کے ساتھ صلہ رحمی کرنا اور اگر اپنے پاس مال نہ ہو تو رشتہ داروں کے ساتھ محبت سے پیش آنا اور ان کے لئے دعائے خیر کرنا مستحب ہے۔ ۲..... قسموں کو مضبوط کرنے سے مراد یہ ہے کہ قسم کھاتے وقت اللہ تعالیٰ کے اسماء اور صفات زیادہ ذکر کئے جائیں اور قسم توڑنے کی ممانعت مضبوط کرنے کے ساتھ خاص نہیں بلکہ مطلقاً قسم توڑنا منع ہے۔ یا قسم مضبوط کرنے سے مراد یہ ہے کہ قصداً قسم کھائی جائے، اس صورت میں لغو قسم اس حکم سے خارج ہو جائے گی۔

عہد پورا کرنے کا حکم اور قسم توڑنے کی ممانعت

عہد توڑنے اور قسموں کو پابندی رکھنے  
فساد کا ذریعہ بنانے کی ممانعت

## نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ أَنْكَاثًا ۖ تَتَخَذُونَ

نَقَضَتْ	غَزْلَهَا	مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ	أَنْكَاثًا	تَتَخَذُونَ
توڑ دیا	اپنا سوت	مضبوطی کے بعد	کھڑے کھڑے (کر کے)	(ایسا نہ ہو کہ) تم بنا لو

جس نے اپنا سوت مضبوطی کے بعد ریزہ ریزہ کر کے توڑ دیا، (ایسا نہ ہو کہ) تم اپنی قسموں کو

## أَيِّسَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ أَنْ تَكُونُوا أُمَّةً هِيَ

أَيِّسَانَكُمْ	دَخَلًا (۱)	بَيْنَكُمْ	أَنْ	تَكُونُوا	أُمَّةً	هِيَ
اپنی قسموں (کو)	دھوکے اور فساد (کا ذریعہ)	اپنے درمیان	کہ	ہے	ایک گروہ	وہ

اپنے درمیان دھوکے اور فساد کا ذریعہ بنا لو کہ ایک گروہ

## أَرْبَى مِنْ أُمَّةٍ ۖ إِنَّمَا يَبْلُوكُمْ اللَّهُ بِهِ ۖ

أَرْبَى	مِنْ أُمَّةٍ	إِنَّمَا	يَبْلُوكُمْ	اللَّهُ	بِهِ
(مال و طاقت میں) زیادہ	(دوسرے) گروہ سے	صرف	آزماتا ہے تمہیں	اللہ	اس کے ذریعے

دوسرے گروہ سے زیادہ (طاقت و مال والا) ہے۔ اللہ تو اس کے ذریعے تمہیں صرف آزماتا ہے

## وَلِيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ مَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ۙ

وَلِيُبَيِّنَنَّ	لَكُمْ	يَوْمَ الْقِيَمَةِ	مَا كُنْتُمْ فِيهِ	تَخْتَلِفُونَ ۙ
اور	ضرور وہ واضح کر دے گا	تمہارے لئے	قیامت کے دن	(وہ بات) جس میں تم جھگڑتے تھے

اور وہ ضرور قیامت کے دن تمہارے لئے صاف ظاہر کر دے گا جس بات میں تم جھگڑتے تھے ۝

## وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَعَلَكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَكِنْ

وَلَوْ	شَاءَ	اللَّهُ	لَجَعَلَكُمْ	أُمَّةً وَاحِدَةً	وَلَكِنْ
اور	اگر	چاہتا	اللہ	(تو) ضرور بنا دیتا تمہیں	لیکن

اور اگر اللہ چاہتا تو سب کو ایک ہی امت بنا دیتا لیکن

۱..... لوگوں کا طریقہ یہ تھا کہ وہ ایک قوم سے معاہدہ کرتے اور جب دوسری قوم اُس سے زیادہ تعداد، مال یا قوت والی پاتے تو پہلوں سے جو معاہدے کئے تھے وہ توڑ دیتے اور اب دوسرے سے معاہدہ کرتے، اللہ تعالیٰ نے اس طرح کرنے سے منع فرمایا اور عہد پورا کرنے کا حکم دیا۔ اس چیز کے نظارے ہمارے معاشرے میں بھی عام نظر آتے ہیں کہ جب تک کوئی اپنے منصب اور مقام و مرتبے پر قائم ہے تب تک لوگ اس کی جی حضوری کرتے ہیں اور جب اسے معزول یا اس کا مرتبہ کم کر دیا جائے تو لوگ اسے چھوڑ دیتے ہیں اور اس کے ساتھ ایسے ہو جاتے ہیں گویا اسے پہچانتے ہی نہ ہوں۔



يُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ ۝						
يُضِلُّ	مَنْ	يَشَاءُ <sup>(۱)</sup>	وَ	يَهْدِي	مَنْ	يَشَاءُ
وہ گمراہ کرتا ہے	جسے	چاہتا ہے	اور	ہدایت دیتا ہے	جسے	چاہتا ہے
اللہ گمراہ کرتا ہے جسے چاہتا ہے اور ہدایت دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور						

لَسْأَلَنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝۹۳ وَلَا تَتَّخِذُوا			
لَسْأَلَنَّ	عَمَّا	كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝۹۳	وَلَا تَتَّخِذُوا
ضرور تم سے پوچھا جائے گا	(اس کے بارے جو	تم عمل کرتے تھے	اور نہ بناؤ
تم سے تمہارے اعمال کے بارے میں ضرور پوچھا جائے گا ۝ اور تم اپنی قسموں کو			

أَيَسْأَلُكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ فَتَرِلْ قَدَمٌ			
أَيَسْأَلُكُمْ	دَخَلًا <sup>(۲)</sup>	بَيْنَكُمْ	فَتَرِلْ قَدَمٌ
اپنی قسموں (کو)	دھوکے اور فساد (کا ذریعہ)	اپنے درمیان	(اگر ایسا کیا) تو پھسل جائے گا
اپنے درمیان دھوکے اور فساد کا ذریعہ نہ بناؤ ورنہ قدم			

بَعْدَ بُؤْتِهَآ وَتَدْوُقُوا السُّوءَ بِمَا صَدَدْتُمْ			
بَعْدَ بُؤْتِهَآ	وَ	تَدْوُقُوا	السُّوءَ بِمَا صَدَدْتُمْ
اپنے جم جانے کے بعد	اور	تم چکھو گے	برائی (سزا) (اس کے سبب جو تم نے روکا
ثابت قدمی کے بعد پھسل جائیں گے اور تم اللہ کے راستے سے روکنے کی وجہ سے			

عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ۚ وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝۹۴ وَلَا تَشْتَرُوا			
عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ	وَ	لَكُمْ	عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝۹۴
اللہ کی راہ سے	اور	تمہارے لئے	بہت بڑا عذاب (ہو گا)
سزا کا مزہ چکھو گے اور تمہارے لئے بہت بڑا عذاب ہو گا ۝ اور اللہ کے عہد کے بدلے			

۱..... اللہ تعالیٰ کی اپنی مشیت اور حکمت سے جس کے مطابق وہ فیصلے فرماتا ہے تو وہ اپنے عدل سے جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور اپنے فضل سے جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے، اس میں کسی دوسرے کو دخل کی ہمت ہے نہ اجازت، البتہ یہ یاد رہے کہ لوگ اس مشیت کو سامنے رکھ کر گناہوں پر جری نہ ہو جائیں کیونکہ قیامت کے دن لوگوں سے ان کے اعمال کے بارے میں ضرور پوچھا جائے گا لہذا مشیت کا معاملہ جدا ہے اور حکم الہی کا جدا۔ ۲..... یہاں دوبارہ معاہدہ اور قسم توڑنے سے تاکید منع فرمانے میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ معاہدہ اور قسمیں پورا کرنے کا معاملہ انتہائی اہم ہے کیونکہ عہد کی خلاف ورزی میں دین اور

قسموں کو باہمی دھوکے فساد کا ذریعہ بنانے کا نقصان

عہد الہی توڑنے کے بدلے ملے والی قیمت نہ لینے کی تاکید

بِعَهْدِ اللَّهِ ثَمَّ قَلِيلًا ۖ إِنَّمَا عِنْدَ اللَّهِ هُوَ

ہُوَ	عِنْدَ اللّٰہِ	اِنَّمَا	ثَمَنًا قَدِيْلًا	بِعَهْدِ اللّٰہِ
وہ	اللہ کے پاس (ہے)	بیشک جو	تھوڑی قیمت	اللہ کے عہد کے بدلے

تھوڑی سی قیمت نہ لو۔ بیشک جو اللہ کے پاس ہے وہ

خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٩٥﴾ مَا عِنْدَكُمْ

خَيْرٌ	لَكُمْ	إِنْ	كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٥٥﴾	مَا	عِنْدَكُمْ
بہتر (ہے)	تمہارے لیے	اگر	تم جانتے ہو	جو	تمہارے پاس (ہے)

تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو ○ جو تمہارے پاس ہے

يُقَدُّ وَمَا عِنْدَ اللَّهِ بِاقٍ ۖ وَ

و	بَاقٍ	عِنْدَ اللَّهِ	و	مَا	يَنْفَدُ <sup>(۱)</sup>
اور	(وہ) باقی رہنے والا (ہے)	اللہ کے پاس (ہے)	اور	جو	وہ ختم ہو جائے گا

وہ ختم ہو جائے گا اور جو اللہ کے پاس ہے وہ باقی رہنے والا ہے اور

لَنَجْزِيَنَّهُ<sup>٤</sup> الَّذِيْنَ صَبَرُ وَا أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ

لَنَجْزِيَنَّهُ	الَّذِيْنَ	صَبَرُوْا	اٰجِرُهُمْ	بِاَحْسَنِ
ضرور ہم دیں گے	ان لوگوں کو جنہوں نے	صبر کیا	ان کا اجر	بہترین کے بدلے

ہم صبر کرنے والوں کو ان کے بہترین کاموں کے بدلے میں

مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٩٦﴾ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ أَوْ أَنشَىٰ

مَا	كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٩٦﴾	مَنْ	عَمِلَ	صَالِحًا	مِنْ ذِكْرِ آوْ اُنْثٰى
جو	وہ عمل کرتے تھے	جو	عمل کرے	نیک	مرد یا عورت میں سے

ان کا اجر ضرور دیں گے ○ جو مرد یا عورت نیک عمل کرے

== دنیا دونوں کا نقصان ہے اور عہد پورا کرنے میں دنیا و آخرت دونوں کی بھلائی ہے۔

۱..... لوگوں کے پاس جو دنیا کا سامان ہے یہ سب فنا اور ختم ہو جائے گا اور اللہ تعالیٰ کے پاس جو خزانہ رحمت اور آخرت کا ثواب ہے وہ باقی رہے والا ہے۔ لہذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ دنیا کے فنا اور زائل ہو جانے اور آخرت کے ہمیشہ باقی رہنے میں خوب غور و فکر کرے اور آخرت کو دنیا پر ترجیح دے اور دنیا کی فانی نعمتوں اور لذتوں سے رہنمائی اختیار کرے۔



## وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَ

و	هُوَ	مُؤْمِنٌ <sup>(۱)</sup>	فَلَنُحْيِيَنَّهٗ	حَيٰوةً طَيِّبَةً <sup>(۲)</sup>	و
اور	وہ	مسلمان (ہو)	تو ضرور ہم زندگی دیں گے اسے	پاکیزہ زندگی	اور

اور وہ مسلمان ہو تو ہم ضرور اسے پاکیزہ زندگی دیں گے اور

## لَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۹۷﴾

لَنَجْزِيَنَّهُمْ	أَجْرَهُمْ	بِأَحْسَنِ	مَا	كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۹۷﴾
ضرور ہم دیں گے انہیں	ان کا اجر	بہترین کے بدلے	جو	وہ عمل کرتے تھے

ہم ضرور انہیں ان کے بہترین کاموں کے بدلے میں ان کا اجر دیں گے ○

## فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ

فَإِذَا	قَرَأْتَ	الْقُرْآنَ	فَاسْتَعِذْ <sup>(۳)</sup>	بِاللّٰهِ
توجہ	تم پڑھنے لگو	قرآن	تو پناہ مانگو	اللہ کی

توجہ تم قرآن پڑھنے لگو تو شیطان مردود سے اللہ کی

## مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ﴿۹۸﴾ اِنَّهٗ لَيْسَ لَهٗ سُلْطٰنٌ

مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ﴿۹۸﴾	اِنَّهٗ	لَيْسَ	لَهٗ	سُلْطٰنٌ
شیطان مردود سے	بیشک وہ	نہیں ہے	اس کا	کوئی قابو

پناہ مانگو ○ بیشک اسے ان لوگوں پر کوئی قابو نہیں

## عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ﴿۹۹﴾

عَلَى الَّذِينَ	آمَنُوا	و	عَلَىٰ رَبِّهِمْ	يَتَوَكَّلُونَ ﴿۹۹﴾
ان لوگوں پر جو	ایمان لائے	اور	اپنے رب پر (ہی)	وہ بھروسہ کرتے ہیں

جو ایمان لائے اور وہ اپنے رب ہی پر بھروسہ کرتے ہیں ○

۱..... اس سے معلوم ہوا کہ نیک اعمال پر ثواب ملنے کے لئے مسلمان ہونا شرط ہے، کافر کے تمام نیک اعمال بیکار ہیں۔ ۲..... مومن اگرچہ فقیر بھی ہو اس کی زندگانی دولت مند کافر کے عیش سے بہتر اور پاکیزہ ہے کیونکہ مومن جانتا ہے کہ اس کی روزی اللہ عزوجل کی طرف سے ہے اور مومن کا دل حرص کی پریشانیوں سے محفوظ اور آرام میں رہتا ہے جبکہ کافر اللہ عزوجل پر نظر نہیں رکھتا، وہ حریص رہتا اور ہمیشہ رنج، مشقت اور تحصیل مال کی فکر میں پریشان رہتا ہے۔ ۳..... قرآن کریم کی تلاوت شروع کرتے وقت اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ پڑھنا مستحب ہے۔

حالات سے بیکار شیطان سے پناہ مانگنے کا حکم

اہل توکل مومنوں پر شیطان کا رد نہیں چلتا

## إِنَّمَا سُلْطَنُهُ عَلَى الَّذِينَ يَتَوَلَّوْنَهُ وَ

إِنَّمَا	سُلْطَنُهُ	عَلَى الَّذِينَ	يَتَوَلَّوْنَهُ <sup>(۱)</sup>	وَ
صرف	اس کا قابو	ان لوگوں پر ہے جو	دوستی کرتے ہیں اس سے	اور

اس کا قابو تو انہیں پر ہے جو اس سے دوستی کرتے ہیں اور

## الَّذِينَ هُمْ بِهِ مُشْرِكُونَ ۖ وَإِذَا بَدَّلْنَا

الَّذِينَ	هُمْ	بِهِ	مُشْرِكُونَ <sup>(۲)</sup>	وَ	إِذَا	بَدَّلْنَا <sup>(۲)</sup>
جو لوگ	وہ	اس (شیطان) کو	شریک ٹھہراتے ہیں	اور	جب	ہم بدل دیں

وہ جو اس کو شریک ٹھہراتے ہیں ○ اور جب ہم ایک آیت کی جگہ

## آيَةٍ مَّكَانَ آيَةٍ ۖ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا

آيَةٍ	مَّكَانَ آيَةٍ	وَ	اللَّهُ	أَعْلَمُ	بِمَا
(دوسری) آیت	ایک آیت کی جگہ	اور	اللہ	خوب جانتا ہے	(اس) کو جو

دوسری آیت بدل دیں اور اللہ خوب جانتا ہے جو

## يُنَزِّلُ قَالُوا إِنَّمَا أَنْتَ مُفْتَرٍ ۖ بَلْ

يُنَزِّلُ	قَالُوا	إِنَّمَا أَنْتَ	مُفْتَرٍ	بَلْ
وہ اتارتا ہے	(تو کافر) کہتے ہیں	تم صرف	خود گھڑ لیتے ہو	بلکہ

وہ اتارتا ہے تو کافر کہتے ہیں: تم خود گھڑ لیتے ہو بلکہ

## أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۖ قُلْ نَزَّلَهُ رُوحُ الْقُدُسِ

أَكْثَرُهُمْ	لَا يَعْلَمُونَ <sup>(۳)</sup>	قُلْ	نَزَّلَهُ	رُوحُ الْقُدُسِ
ان میں اکثر	نہیں جانتے	تم کہو	نازل کیا ہے اسے	مقدس روح (یعنی جبریل نے)

ان میں اکثر جانتے نہیں ○ تم فرماؤ: اسے مقدس روح نے

۱..... اس سے معلوم ہوا کہ شیطان کوئی زور زبردستی نہیں کرتا بلکہ جو خود ہی اس کی طرف مائل ہوتا ہے اور اسے دوست بناتا ہے وہی اس کا اثر قبول کرتا ہے۔

۲..... مشرکین مکہ اپنی جہالت کی وجہ سے آیتیں منسوخ ہونے پر اعتراض کرتے تھے اور اس کی حکمتوں سے ناواقف ہونے کے باعث اس چیز کا مذاق اڑاتے تھے اس پر یہ آیت نازل ہوئی جس کا خلاصہ یہ ہے کہ جب ہم ایک آیت کی جگہ دوسری آیت بدل دیتے ہیں اور ایک حکم کو منسوخ کر کے دوسرا حکم دیتے ہیں تو اس میں کوئی نہ کوئی حکمت ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے جو وہ اتارتا ہے کہ اس میں کیا حکمت اور اس کے بندوں کے لئے اس میں کیا مصلحت ہے۔



## مِنْ رَبِّكَ بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِينَ

مِنْ رَبِّكَ	بِالْحَقِّ	لِيُثَبِّتَ	الَّذِينَ
تمہارے رب کی طرف سے	حق کے ساتھ	تاکہ وہ ثابت قدم کر دے	ان لوگوں کو جو

آپ کے رب کی طرف سے حق کے ساتھ نازل کیا ہے تاکہ وہ ایمان والوں کو

## أَمْثُوا وَهْدَى وَبُشْرَى لِلْمُسْلِمِينَ ۱۰۲

أَمْثُوا	و	هْدَى	و	بُشْرَى	لِلْمُسْلِمِينَ
ایمان لائے	اور	(یہ) ہدایت	اور	خوشخبری (ہے)	مسلمانوں کے لئے

ثابت قدم کر دے اور (یہ) مسلمانوں کیلئے ہدایت اور خوشخبری ہے ○

## وَلَقَدْ نَعْلَمُ أَنَّهُمْ يِقُولُونَ إِنْ

وَلَقَدْ	نَعْلَمُ	أَنَّهُمْ	يَقُولُونَ	إِنْ
ضرور بیشک	ہم جانتے ہیں	کہ وہ	(کافر) کہتے ہیں	صرف

اور بیشک ہم جانتے ہیں کہ وہ کافر کہتے ہیں: اس نبی کو

## يُعَلِّمُهُ بَشَرٌ لِّسَانُ الَّذِي يُلْحِدُونَ إِلَيْهِ

يُعَلِّمُهُ	بَشَرٌ	لِّسَانُ	الَّذِي يُلْحِدُونَ إِلَيْهِ
سکھاتا ہے اسے	ایک آدمی	(اُس کی) زبان	جس کی طرف وہ منسوب کرتے ہیں

ایک آدمی سکھاتا ہے، جس آدمی کی طرف یہ منسوب کرتے ہیں

## أَعْجَبِي وَهَذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُبِينٌ ۱۰۳

أَعْجَبِي	و	هَذَا	لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُبِينٌ	إِنْ
عجی (ہے)	اور	یہ (قرآن)	روشن عربی زبان (میں ہے)	بیشک

اس کی زبان عجی ہے اور یہ قرآن روشن عربی زبان میں ہے ○ بیشک

۱..... کفار مکہ قرآن مجید کے خلاف جو باتیں کرتے ان میں سے ایک یہ تھی کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایک عجی غلام قرآن سکھاتا ہے، اس کے رد میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور ارشاد فرمایا گیا کہ ایسی باطل باتیں دنیا میں کون قبول کر سکتا ہے، جس غلام کی طرف کفار نسبت کرتے ہیں وہ تو عجی ہے، ایسا کلام بنانا اس کے لئے تو کیا ممکن ہوتا، تمہارے فصحاء وبلغاء جن کی زبان دانی پر اہل عرب کو فخر و ناز ہے وہ سب کے سب حیران ہیں اور چند جملے قرآن کی مثل بنانا ان کے لئے محال اور ان کی قدرت سے باہر ہے تو ایک عجی کی طرف ایسی نسبت کس قدر باطل اور ڈھٹائی کا فعل ہے۔

صغیر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کفار کا ایک اعتراض اور اس کا جواب

ہدایت سے محروم لوگ  
اور ان کی ہوا

## الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ لَا يَهْدِيَهُمُ اللَّهُ

الَّذِينَ	لَا يُؤْمِنُونَ	بِآيَاتِ اللَّهِ	لَا يَهْدِيَهُمُ	اللَّهُ
وہ لوگ جو	ایمان نہیں لاتے	اللہ کی آیتوں پر	راہ نہیں دکھاتا انہیں	اللہ

جو اللہ کی آیتوں پر ایمان نہیں لاتے اللہ انہیں راہ نہیں دکھاتا

## وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿۱۰۳﴾ إِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ

وَلَهُمْ	عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿۱۰۳﴾	إِنَّمَا	يَفْتَرِي	الْكَذِبَ ﴿۱﴾
اور	ان کے لئے	دردناک عذاب (ہے)	صرف	بہتان باندھتے ہیں

اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے ○ جھوٹا بہتان وہی باندھتے ہیں

## الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَأُولَٰئِكَ هُمُ

الَّذِينَ	لَا يُؤْمِنُونَ	بِآيَاتِ اللَّهِ	وَأُولَٰئِكَ	هُمُ
وہ لوگ جو	ایمان نہیں لاتے	اللہ کی آیتوں پر	اور	یہ لوگ

جو اللہ کی آیتوں پر ایمان نہیں لاتے اور وہی

## الْكَاذِبُونَ ﴿۱۰۴﴾ مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ مِنْ بَعْدِ إِيْمَانِهِ

الْكَاذِبُونَ ﴿۱۰۴﴾	مَنْ	كَفَرَ	بِاللَّهِ	مِنْ بَعْدِ إِيْمَانِهِ
جھوٹے (ہیں)	جو	کفر کرے	اللہ کے ساتھ	اپنے ایمان کے بعد

جھوٹے ہیں ○ جو ایمان لانے کے بعد اللہ کے ساتھ کفر کرے

## إِلَّا مَنْ أَكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ

إِلَّا	مَنْ	أَكْرِهَ ﴿۲﴾	وَقَلْبُهُ	مُطْمَئِنٌّ
سوائے	(اس کے) جسے	مجبور کر دیا گیا	اور	اس کا دل

سوائے اس آدمی کے جسے (کفر پر) مجبور کیا جائے اور اس کا دل ایمان پر

۱..... کافروں کی طرف سے قرآن پاک سے متعلق رسول اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر جو اپنی طرف سے قرآن بنالینے کا بہتان لگایا تھا، اس کا اس آیت میں رد کیا گیا ہے۔ ۲..... حالت اکراہ میں اگر دل ایمان پر رہا ہو تو کلمہ کفر کا زبان پر جاری کرنا جائز ہے جب کہ آدمی کو کسی ظالم کی طرف سے اپنی جان یا کسی عضو کے تلف ہونے کا حقیقی خوف ہو۔ اور اس میں یہ بھی ضروری ہے کہ اگر کوئی دو معنی والی بات کہنے میں گزرا رچل سکتا ہو جس سے کفار اپنی مراد لیں اور کہنے والا اس کی درست مراد لے تو ضروری ہے کہ ایسی دو معنی والی بات ہی کہے جبکہ اس طرح کہنا جانتا ہو۔



بِالْإِيمَانِ وَلَكِنْ مِّنْ شَرِّ مَا لُكِّفَ صَدْرًا

بِالْإِيمَانِ	وَ	لَكِنْ	مِّنْ	شَرِّ	بِالْكُفْرِ	صَدْرًا
ایمان پر	اور	لیکن	جو	کھول دے	کفر کے ساتھ	(اپنا) سینہ

جما ہوا ہو لیکن وہ جو دل کھول کر کافر ہوں

فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللَّهِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿۱۰۶﴾

فَعَلَيْهِمْ	غَضَبٌ	مِّنَ اللَّهِ	وَ	لَهُمْ	عَذَابٌ عَظِيمٌ
تو ان پر	غضب (ہے)	اللہ کی طرف سے	اور	ان کے لئے	بڑا عذاب (ہے)

ان پر اللہ کا غضب ہے اور ان کیلئے بڑا عذاب ہے ○

ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ اسْتَحَبُّوا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا

ذَلِكَ (۱)	بِأَنَّهُمْ	اسْتَحَبُّوا	الْحَيَاةَ الدُّنْيَا
یہ	(اس) وجہ سے کہ وہ	انہوں نے پسند کر لی	دنیا کی زندگی

یہ عذاب اس لئے ہے کہ انہوں نے آخرت کی بجائے دنیا کی زندگی کو

عَلَى الْآخِرَةِ ۚ وَأَنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ ﴿۱۰۷﴾

عَلَى الْآخِرَةِ	وَ	أَنَّ	اللَّهُ	لَا يَهْدِي	الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ
آخرت پر	اور	(اس لئے) کہ	اللہ	ہدایت نہیں دیتا	کفر کرنے والے لوگوں (کو)

پسند کر لیا اور اس لئے کہ اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا ○

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ طَبَعَ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ وَ

أُولَٰئِكَ (۲)	الَّذِينَ	طَبَعَ	اللَّهُ	عَلَى قُلُوبِهِمْ	وَ
یہی	وہ لوگ ہیں جو	مہر لگا دی	اللہ (نے)	ان کے دلوں پر	اور

یہی وہ لوگ ہیں جن کے دل اور کان اور

۱..... یعنی جو لوگ دل کھول کر کافروں ان کے لئے اللہ تعالیٰ کے غضب اور بڑے عذاب کی وعید کا ایک سبب یہ ہے کہ انہوں نے آخرت کی بجائے دنیا کی زندگی کو پسند کر لیا اور دنیا کی محبت ان کے کفر کا سبب ہے۔ دوسرا سبب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے کافروں کو ہدایت نہیں دیتا جو سمجھ بوجھ کے باوجود بھی کفر پر ڈٹے رہیں۔ ۲..... یعنی یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں، کانوں اور آنکھوں پر اللہ تعالیٰ نے مہر لگا دی ہے، نہ وہ غور و فکر کرتے ہیں، نہ وعظ و نصیحت پر توجہ دیتے ہیں، نہ سیدھے اور ہدایت والے راستے کو دیکھتے ہیں اور یہی غفلت کی انتہا کو پہنچے ہوئے ہیں کہ اپنی عاقبت اور انجام کار کے بارے میں نہیں سوچتے۔

سُعِيهِمْ وَأَبْصَارِهِمْ ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْغٰفِلُونَ ﴿۱۰۸﴾

سُعِيهِمْ	و	أَبْصَارِهِمْ	و	أُولَٰئِكَ	هُمْ	الْغٰفِلُونَ ﴿۱۰۸﴾
ان کے کان	اور	ان کی آنکھوں (پر)	اور	یہ لوگ	وہی	غافل (ہیں)

آنکھوں پر اللہ نے مہر لگادی ہے اور یہی غافل ہیں ○

لَا جَرَمَ أَنَّهُمْ فِي الْآخِرَةِ هُمُ الْخٰسِرُونَ ﴿۱۰۹﴾ ثُمَّ إِنَّ

لَا جَرَمَ	أَنَّهُمْ	فِي الْآخِرَةِ	هُمْ	الْخٰسِرُونَ ﴿۱۰۹﴾	ثُمَّ	إِنَّ
حقیقت یہ ہے	کہ وہ	آخرت میں	وہی	برباد ہونے والے (ہیں)	پھر	بیشک

حقیقت میں یہ لوگ آخرت میں برباد ہونے والے ہیں ○ پھر بیشک

رَبِّكَ لِلَّذِينَ هَاجَرُوا مِنِّي بَعْدَ مَا قُتِلُوا

رَبِّكَ	لِلَّذِينَ	هَاجَرُوا	مِنِّي	بَعْدَ	مَا	قُتِلُوا
تمہارا رب	ان لوگوں کے لیے جنہوں نے	ہجرت کی	(اس کے) بعد	کہ	انہیں ستایا گیا	

تمہارا رب ان لوگوں کے لیے جنہوں نے تکلیفیں دیئے جانے کے بعد اپنے گھر بار چھوڑے

ثُمَّ جُهِدُوا وَاصْبِرُوا ۖ إِنَّ رَبَّكَ مِنَ بَعْدِهَا لَعَفُوٌّ

ثُمَّ	جُهِدُوا	وَ	صَبِرُوا	إِنَّ	رَبَّكَ	مِن بَعْدِهَا	لَعَفُوٌّ
پھر	انہوں نے جہاد کیا	اور	صبر کیا	بیشک	تمہارا رب	اس کے بعد	ضرور بخشنے والا

پھر انہوں نے جہاد کیا اور صبر کیا بیشک تمہارا رب اس کے بعد ضرور بخشنے والا

رَّحِيمٌ ﴿۱۱۰﴾ يَوْمَ تَأْتِي كُلُّ نَفْسٍ تُجَادِلُ عَنْ نَفْسِهَا وَ

رَّحِيمٌ ﴿۱۱۰﴾	يَوْمَ	تَأْتِي	كُلُّ نَفْسٍ	تُجَادِلُ	عَنْ نَفْسِهَا	وَ
مہربان (ہے)	(جس) دن	آئے گی	ہر جان	جھگڑتی ہوئی	اپنی جان کی طرف سے	اور

مہربان ہے ○ یاد کرو جس دن ہر جان اپنی طرف سے جھگڑتی ہوئی آئے گی اور

۱..... یعنی حقیقت میں یہ لوگ آخرت میں برباد ہونے والے ہیں کہ ان کے لئے جہنم کا دائمی عذاب ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ سب سے بڑی بد نصیبی دل کی غفلت ہے۔

۲..... یعنی قیامت کے دن ہر انسان اپنی ذات کے بارے میں جھگڑتا ہوا آئے گا، ہر ایک نفسی نفسی کہتا ہو گا اور سب کو اپنی اپنی بڑی ہوگی۔ جھگڑے سے مراد یہ ہے کہ ہر ایک اپنے دنیاوی عملوں کے بارے میں عذر بیان کرے گا۔



تَوَفَّى كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿۱۱۱﴾

تَوَفَّى	كُلُّ نَفْسٍ	مَّا	عَمِلَتْ	وَ	هُمْ	لَا يُظْلَمُونَ ﴿۱۱۱﴾
پورا دیا جائے گا	ہر جان (کو)	(اس کا بدلہ) جو	اس نے عمل کیا	اور	وہ	ان پر ظلم نہ ہوگا
ہر جان کو اس کا عمل پورا پورا دیا جائے گا اور ان پر ظلم نہ ہوگا ○						

وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ آمِنَةً

وَ	ضَرَبَ	اللَّهُ	مَثَلًا	قَرْيَةً ﴿۱﴾	كَانَتْ	آمِنَةً
اور	بیان کی	اللہ (نے)	مثال	ایک بستی (کی)	وہ تھی	امن والی
اور اللہ نے ایک بستی کی مثال بیان فرمائی جو امن و اطمینان والی تھی						

مُطْمَئِنَّةً بِأَيْتِيهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ

مُطْمَئِنَّةً	بِأَيْتِيهَا	رِزْقُهَا	رَغَدًا	مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ
اطمینان والی	آتا تھا اس کے پاس	اس کا رزق	کثرت (سے)	ہر جگہ سے
ہر طرف سے اس کے پاس اس کا رزق کثرت سے آتا تھا				

فَكَفَّرَتْ بِأَنْعَمِ اللَّهِ فَأَذَاقَهَا اللَّهُ

فَكَفَّرَتْ	بِأَنْعَمِ اللَّهِ	فَأَذَاقَهَا	اللَّهُ
تو اس (کے باشندوں) نے ناشکری کی	اللہ کی نعمتوں کی	تو چکھایا اس (کے باشندوں) کو	اللہ (نے)
تو وہاں کے رہنے والے اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کرنے لگے تو اللہ نے			

لِبَاسِ الْجُوعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ ﴿۱۱۲﴾ وَلَقَدْ

لِبَاسِ الْجُوعِ وَالْخَوْفِ	بِمَا	كَانُوا يَصْنَعُونَ ﴿۱۱۲﴾	وَ	لَقَدْ
بھوک اور خوف کے لباس (کا مزہ)	(اس کے) بدلے جو	وہ کام کرتے تھے	اور	ضرور بیشک
ان کے اعمال کے بدلے میں انہیں بھوک اور خوف کے لباس کا مزہ چکھایا ○ اور بیشک				

① ..... ممکن ہے کہ اس بستی سے مراد مکہ مکرمہ ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس سے مراد مدینہ مکرمہ کے علاوہ کوئی اور بستی ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس سے سابقہ امتوں کی کوئی بستی مراد ہو جس کا حال اس آیت میں بیان کیا گیا ہو۔ اکثر مفسرین کے نزدیک اس بستی سے مراد مکہ مکرمہ ہے۔

## جَاءَهُمْ رَسُولٌ مِنْهُمْ فَكَذَّبُوهُ فَأَخَذَهُمُ الْعَذَابُ

جَاءَهُمْ	رَسُولٌ	مِنْهُمْ	فَكَذَّبُوهُ	فَأَخَذَهُمُ	الْعَذَابُ
آیا ان کے پاس	ایک رسول	ان میں سے	تو انہوں نے جھٹلایا اسے	تو پکڑ لیا انہیں	عذاب (نے)

ان کے پاس انہیں میں سے ایک رسول تشریف لایا تو انہوں نے اسے جھٹلایا تو انہیں عذاب نے پکڑ لیا

## وَهُمْ ظَالِمُونَ ﴿۱۱۳﴾ فَكُلُوا مِنْ ثَمَرِهِمْ رِزْقَ اللَّهِ حَلَالًا

وَهُمْ	ظَالِمُونَ ﴿۱۱۳﴾	فَكُلُوا ﴿۱﴾	مِنْ ثَمَرِهِ	رِزْقَ اللَّهِ	حَلَالًا
اور وہ	ظالم (تھے)	تو تم کھاؤ	(اس میں سے جو)	رزق دیا تمہیں	اللہ (نے) حلال

اور وہ زیادتی کرنے والے تھے ○ تو اللہ کا دیا ہوا حلال پاکیزہ رزق

## طَيِّبًا وَاشْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ ﴿۱۱۴﴾ إِنَّمَا

طَيِّبًا	وَ	اشْكُرُوا	نِعْمَتَ اللَّهِ	إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ ﴿۱۱۴﴾	إِنَّمَا
پاکیزہ	اور	شکر ادا کرو	اللہ کی نعمت (کا)	اگر تم اس کی عبادت کرتے ہو	صرف

کھاؤ اور اللہ کی نعمت کا شکر ادا کرو اگر تم اس کی عبادت کرتے ہو ○ تم پر

## حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَمَا

حَرَّمَ ﴿۲﴾	عَلَيْكُمْ	الْمَيْتَةَ	وَالدَّمَ	وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ	وَمَا
اس نے حرام کیا	تمہارے اوپر	مردار	اور خون	اور خنزیر کا گوشت	اور وہ جو

صرف مردار اور خون اور سور کا گوشت اور وہ

## أَهْلًا لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ فَمَنْ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ

أَهْلًا	لِغَيْرِ اللَّهِ	بِهِ	فَمَنْ	اضْطُرَّ	غَيْرَ بَاغٍ
(ذبح کے وقت) پکارا جائے	اللہ کے غیر (کا نام)	اس پر	تو جو	مجبور ہو جائے	نہ خواہش رکھنے والا

جس کے ذبح کرتے وقت اللہ کے سوا کسی اور کا نام پکارا گیا سب حرام کر دیا ہے پھر جو مجبور ہو اس حال میں کہ

- ..... جمہور مفسرین کے نزدیک اس آیت میں مسلمانوں سے خطاب ہے، چنانچہ اس آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اے ایمان والو! تم لوٹ، غصب اور خبیث پیشوں سے حاصل کئے ہوئے جو حرام اور خبیث مال کھایا کرتے تھے ان کی بجائے حلال اور پاکیزہ رزق کھاؤ اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمت کا شکر ادا کرو اگر تم اس کی عبادت کرتے ہو۔ ۲..... اس سے معلوم ہوا کہ دین اسلام انتہائی پاکیزہ دین ہے اور اس دین کو اللہ تعالیٰ نے ہر گندی اور خبیث چیز سے پاک فرمایا ہے اور اس دین میں مسلمانوں کو طہارت و پاکیزگی کی اعلیٰ تعلیمات دی گئی ہیں۔

پاکیزہ رزق کھانے اور نعمت الہی کا شکر ادا کرنے کا حکم

اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں اور شرعی مجبور کیلئے رخصت کا بیان



اپنی طرف سے کوئی چیز حال یا حرام قرار دینے کی ممانعت

اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھنے والوں کا انجام

مکہ و یروشلم پر حرام کر دہ چیزوں کی طرف اشارہ

وَلَا عَادِيْنَ اللّٰهَ عَفُوًّا رَّحِيْمٌ ۝۱۱۵ وَلَا تَقُولُوْا

وَلَا	عَادِيْنَ	فَإِنَّ	اللّٰهَ	عَفُوْرٌ	رَّحِيْمٌ ۝۱۱۵	وَلَا تَقُولُوْا
اور نہ	حد سے بڑھنے والا (ہو)	تو بیشک	اللہ	بخشنے والا	مہربان (ہے)	اور تم نہ کہو

نہ خواہش سے کھارہا ہو اور نہ حد سے بڑھ رہا ہو تو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○ اور تمہاری زبانیں

لِمَا تَصِفُ أَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هَذَا حَلَلٌ وَهَذَا حَرَامٌ

لِمَا	تَصِفُ	أَلْسِنَتُكُمُ	الْكَذِبَ	هَذَا	حَلَلٌ	وَلَا	هَذَا	حَرَامٌ
(اس) وجہ سے کہ	بولتی ہیں	تمہاری زبانیں	جھوٹ	یہ	حلال	اور	یہ	حرام (ہے)

جھوٹ بولتی ہیں اس لئے نہ کہو کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے

لَتَقْتَرُوا عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ۖ إِنَّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللّٰهِ

لَتَقْتَرُوا ۖ (۱)	عَلَى اللّٰهِ	الْكَذِبَ	إِنَّ	الَّذِينَ	يَفْتَرُونَ	عَلَى اللّٰهِ
کہ تم بہتان باندھو	اللہ پر	جھوٹ	بیشک	وہ لوگ جو	بہتان باندھتے ہیں	اللہ پر

کہ تم اللہ پر جھوٹ باندھو۔ بیشک جو اللہ پر جھوٹ

الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُونَ ۖ مَتَاعٌ قَلِيلٌ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝۱۱۷

الْكَذِبَ	لَا يُفْلِحُونَ ۖ (۱۷)	مَتَاعٌ قَلِيلٌ	وَلَهُمْ	عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝۱۱۷
جھوٹ	وہ کامیاب نہ ہوں گے	تھوڑا سا فائدہ اٹھانا (ہے)	اور ان کے لیے	دردناک عذاب (ہے)

باندھتے ہیں وہ کامیاب نہ ہوں گے ○ تھوڑا سا فائدہ اٹھانا ہے اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے ○

وَعَلَى الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمًا مَّا قَصَصْنَا

وَعَلَى الَّذِينَ هَادُوا	حَرَّمًا	مَّا	قَصَصْنَا
یہودی ہوئے	ہم نے حرام کیں	(وہ چیزیں) جو	ہم نے بیان کیں

اور ہم نے صرف یہودیوں پر وہ چیزیں حرام کی تھیں جو ہم نے پہلے

۱..... زمانہ جاہلیت کے لوگ اپنی طرف سے بعض چیزوں کو حلال اور بعض چیزوں کو حرام کر لیا کرتے اور اس کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کر دیا کرتے تھے۔ یہاں اس کی ممانعت فرمائی گئی اور اسے اللہ تعالیٰ پر افتر فرمایا گیا اور افتر کرنے والوں کے بارے میں فرمایا گیا کہ وہ کامیاب نہ ہوں گے۔ آج کل بھی جو لوگ اپنی طرف سے حلال چیزوں کو حرام بتا دیتے ہیں جیسے میلاد شریف کی شیرینی، فاتحہ، گیارہویں، عرس وغیرہ ایصالِ ثواب کی چیزیں جن کی حرمت شریعت میں وارد نہیں ہوئی انہیں اس آیت کے حکم سے ڈرنا چاہئے کہ ایسی چیزوں کی نسبت یہ کہہ دینا کہ یہ شرعاً حرام ہیں اللہ تعالیٰ پر افتر کرنا ہے۔

## عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ ۚ وَمَآ ظَلَمْنَاهُمْ وَلَكِنْ

عَلَيْكَ	مِنْ قَبْلُ	وَ	مَآ ظَلَمْنَاهُمْ	وَ	لَكِنْ
تم پر (تمہارے سامنے)	(اس) سے پہلے	اور	ہم نے ظلم نہیں کیا ان پر	اور	لیکن

آپ کے سامنے بیان کی ہیں اور ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا لیکن

## كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿١١٨﴾ ثُمَّ إِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِينَ عَمِلُوا

كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿١١٨﴾	ثُمَّ	إِنَّ	رَبَّكَ ﴿١﴾	لِلَّذِينَ	عَمِلُوا
وہ اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے	پھر	بیشک	تمہارا رب	ان لوگوں کے لئے جو	عمل کر لیں

وہ خود ہی اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے ○ پھر بیشک تمہارا رب ان لوگوں کے لئے (غفور رحیم ہے) جو

## السُّوءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوا مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ وَأَصْلَحُوا

السُّوءَ	بِجَهَالَةٍ	ثُمَّ	تَابُوا	مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ	وَأَصْلَحُوا
برا	نادانی سے	پھر	وہ توبہ کریں	اس کے بعد	(اپنی) اصلاح کر لیں

نادانی سے برائی کر بیٹھیں پھر اس کے بعد توبہ کریں اور اپنی اصلاح کر لیں

## إِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿١١٩﴾ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ

إِنَّ	رَبَّكَ	مِنْ بَعْدِهَا	لَغَفُورٌ	رَحِيمٌ ﴿١١٩﴾	إِنَّ	إِبْرَاهِيمَ
(تو) بیشک	تمہارا رب	اس کے بعد	ضرور بخشنے والا	مہربان (ہے)	بیشک	ابراہیم

بیشک تمہارا رب اس کے بعد ضرور بخشنے والا مہربان ہے ○ بیشک ابراہیم

## كَانَ أُمَّةً قَانِتًا لِلَّهِ حَنِيفًا ۖ وَ

كَانَ	أُمَّةً	قَانِتًا	لِلَّهِ	حَنِيفًا	وَ
تھا	ایک پیشوا، تمام اچھی خصلتوں کا جامع	فرمانبر داری کرنے والا	اللہ کی	ہر باطل سے جدا	اور

تمام اچھی خصلتوں کے مالک (یا) ایک پیشوا، اللہ کے فرمانبر دار اور ہر باطل سے جدا تھے اور

۱..... اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے کافروں کو اسلام میں داخل ہونے اور گناہگاروں کو گناہ چھوڑنے اور ان سے توبہ کرنے کی ترغیب دی ہے اور اس آیت سے مقصود اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور اس کی رحمت و مغفرت کی وسعت کا بیان ہے، چنانچہ اس آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ جو لوگ نادانی سے کفر و معصیت کا ارتکاب کر بیٹھیں، پھر ان سے توبہ کر لیں اور آئندہ اپنی توبہ پر قائم رہ کر اپنے اعمال درست کریں تو اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرماتے ہوئے ان کی توبہ قبول فرمائے گا۔



لَمْ يَكُ مِنَ الْمَشْرِكِينَ ۝ شَاكِرًا إِلَّا نَعْمَهُ ۝ اجْتَبَاهُ

لَمْ يَكُ	مِنَ الْمَشْرِكِينَ ۝	شَاكِرًا	لَا نَعْمَهُ	اجْتَبَاهُ
نہیں تھا	مشرکوں میں سے	شکر کرنے والا	اس کی نعمتوں، احسانوں پر	اللہ نے چن لیا اسے

وہ مشرک نہ تھے ○ اس کے احسانات پر شکر کرنے والے، اللہ نے اسے چن لیا

وَهَدَاهُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۝ وَاتَّيْنَاهُ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ۝

وَهَدَاهُ	إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۝	وَاتَّيْنَاهُ	فِي الدُّنْيَا	حَسَنَةً
اور	ہدایت دی اسے	سیدھے راستے کی طرف	اور	ہم نے دی اسے دنیا میں

اور اسے سیدھے راستے کی طرف ہدایت دی ○ اور ہم نے اسے دنیا میں بھلائی دی

وَإِنَّهُ فِي الْآخِرَةِ لَمِنَ الصَّالِحِينَ ۝ ثُمَّ أَوْحَيْنَا

وَإِنَّهُ	فِي الْآخِرَةِ	لَمِنَ الصَّالِحِينَ ۝	ثُمَّ	أَوْحَيْنَا
اور	پیشک وہ	آخرت میں	ضرور قرب والے بندوں میں سے (ہوگا)	پھر ہم نے وحی بھیجی

اور پیشک وہ آخرت میں قرب والے بندوں میں سے ہوگا ○ پھر ہم نے آپ کی طرف

إِلَيْكَ أَنْ تَتَّبِعَ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا ۝

إِلَيْكَ	أَنْ تَتَّبِعَ	مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ	حَنِيفًا	وَ
تمہاری طرف	کہ تم (بھی) پیروی کرو	ابراہیم کے دین (کی)	(جو) ہر باطل سے جدا (تھا)	اور

وحی بھیجی کہ (آپ بھی) دینِ ابراہیم کی پیروی کریں جو ہر باطل سے جدا تھے اور

مَا كَانَ مِنَ الْمَشْرِكِينَ ۝ إِنَّمَا جَعَلَ السَّبْتُ عَلَى الَّذِينَ

مَا كَانَ	مِنَ الْمَشْرِكِينَ ۝	إِنَّمَا	جَعَلَ	السَّبْتُ	عَلَى الَّذِينَ
نہیں تھا	مشرکوں میں سے	صرف	مقرر کیا گیا	ہفتہ	ان لوگوں پر جنہوں نے

وہ مشرک نہ تھے ○ ہفتہ صرف انہی لوگوں پر مقرر کیا گیا تھا جنہوں نے

۱..... یہاں پیروی سے مراد عقائد اور اصول دین میں موافقت کرنا ہے۔ سید المرسلین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اس پیروی کا جو حکم دیا گیا، اس میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عظمت و منزلت اور رفعت و درجات کا اظہار ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دینِ ابراہیمی کی موافقت فرمانا حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے لئے ان کے تمام فضائل و کمالات میں سب سے اعلیٰ فضل و شرف ہے۔

دینِ ابراہیمی کی پیروی کا حکم

پیشک کے دین کی تنظیم سے متعلق  
پیغمبروں کے دعوے کا جواب

## اِخْتَلَفُوا فِيهِ ۖ وَإِنَّ رَبَّكَ لَيَحْكُمُ بَيْنَهُمْ

اِخْتَلَفُوا <sup>(۱)</sup>	فِيهِ	وَ	إِنَّ	رَبَّكَ	لَيَحْكُمُ	بَيْنَهُمْ
اختلاف کیا	اس کے بارے میں	اور	بیشک	تمہارا رب	ضرور فیصلہ کر دے گا	ان کے درمیان

اس دن کے بارے میں اختلاف کیا اور بیشک تمہارا رب قیامت کے دن

## يَوْمَ الْقِيَمَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۖ أَدْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ

يَوْمَ الْقِيَمَةِ	فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ <sup>(۲)</sup>	أَدْعُ <sup>(۲)</sup>	إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ
قیامت کے دن	جس میں وہ اختلاف کرتے تھے	تم بلاؤ	اپنے رب کے راستے کی طرف

ان کے درمیان اس بات کا فیصلہ کر دے گا جس میں اختلاف کرتے تھے ○ اپنے رب کے راستے کی طرف

## بِالْحِكْمَةِ وَالنُّوْعَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بَالَّتِي هِيَ

بِالْحِكْمَةِ وَالنُّوْعَةِ الْحَسَنَةِ	وَ	جَادِلْهُمْ	بِالَّتِي هِيَ
حکمت اور اچھی نصیحت کے ساتھ	اور	بحث کرو ان سے	(اس طریقے) سے جو وہ

حکمت اور اچھی نصیحت کے ساتھ بلاؤ اور ان سے اس طریقے سے بحث کرو

## أَحْسَنْ ۖ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ

أَحْسَنْ	إِنَّ	رَبَّكَ	هُوَ	أَعْلَمُ	بِمَنْ	ضَلَّ
سب سے اچھا (ہو)	بیشک	تمہارا رب	وہ	خوب جانتا ہے	(اس) کو جو	گمراہ ہوا

جو سب سے اچھا ہو، بیشک تمہارا رب اسے خوب جانتا ہے جو اس کی راہ سے

## عَنْ سَبِيلِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ۖ وَإِنْ عَاقَبْتُمْ

عَنْ سَبِيلِهِ	وَ	هُوَ	أَعْلَمُ	بِالْمُهْتَدِينَ <sup>(۳)</sup>	وَ	إِنْ	عَاقَبْتُمْ
اس کی راہ سے	اور	وہ	خوب جانتا ہے	ہدایت پانے والوں کو	اور	اگر	تم سزا دینے لگو

گمراہ ہوا اور وہ ہدایت پانے والوں کو بھی خوب جانتا ہے ○ اور اگر تم (کسی کو) سزا دینے لگو

۱..... پیو دیوں کے نزدیک ہننے کے دن کی تعظیم کرنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی شریعت میں تھا، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن کی تعظیم کی تو انہوں نے اعتراض کرنا شروع کر دیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے ان کا رد فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی شریعت میں ہفتے کے دن کی تعظیم ہے ہی نہیں بلکہ ان کی شریعت میں جمعہ کے دن کی تعظیم تھی۔ ۲..... اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو لوگوں کو اسلام کی دعوت دینے کا حکم فرمایا اور اس کا طریقہ بھی بیان فرمایا جو تین آداب پر مشتمل ہے۔ (۱) حکمت کے ساتھ اس سے وہ مضبوط دلیل مراد ہے جو حق کو واضح اور شبہات کو نازل =



فَعَاقِبُوا بِشِلِّ مَا عَوْقَبْتُمْ بِهِ ۖ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ

فَعَاقِبُوا	بِشِلِّ	مَا عَوْقَبْتُمْ بِهِ <sup>(۱)</sup>	وَ	لَئِنْ	صَبَرْتُمْ
توسزا دو	(اس کی) مثل	جس کے ساتھ تمہیں تکلیف پہنچائی گئی	اور	ضرور اگر	تم نے صبر کیا
تو ایسی ہی سزا دو جیسی تمہیں تکلیف پہنچائی گئی ہو اور اگر تم صبر کرو					

لَهُمْ خَيْرٌ لِّلصَّابِرِينَ ۖ (۱۳۶) وَاصْبِرْ وَمَا

لَهُمْ	خَيْرٌ	لِّلصَّابِرِينَ <sup>(۱۳۶)</sup>	وَ	اصْبِرْ	وَمَا
(تو) ضرور وہ	سب سے بہتر (ہے)	صبر کرنے والوں کے لئے	اور	تم صبر کرو	اور نہیں
تو بیشک صبر والوں کیلئے صبر سب سے بہتر ہے ○ اور صبر کرو اور					

صَبْرُكَ إِلَّا بِاللهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَ

صَبْرُكَ	إِلَّا	بِاللهِ	وَ	لَا تَحْزَنْ	عَلَيْهِمْ
تمہارا صبر کرنا	مگر	اللہ (کی توفیق) سے	اور	تم غم نہ کرو	ان پر (کا)
تمہارا صبر اللہ ہی کی توفیق سے ہے اور ان کا غم نہ کھاؤ اور					

لَا تَكُ فِي ضَيْقٍ مِّمَّا يَكُرُّونَ ۖ (۱۳۷) إِنَّ اللهَ

لَا تَكُ	فِي ضَيْقٍ	مِّمَّا	يَكُرُّونَ <sup>(۱۳۷)</sup>	إِنَّ	اللهَ
نہ ہو	تنگی میں	(اس) سے جو	وہ سازشیں کرتے ہیں	بیشک	اللہ
ان کی سازشوں سے دل تنگ نہ ہو ○ بے شک اللہ					

مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَالَّذِينَ هُمْ مُحْسِنُونَ ۖ (۱۳۸)

مَعَ الَّذِينَ	اتَّقَوْا	وَالَّذِينَ	هُمْ	مُحْسِنُونَ <sup>(۱۳۸)</sup>
ان لوگوں کے ساتھ ہے جو	ڈرتے ہیں	اور	جو لوگ	نیکی کرنے والے (ہیں)
ان لوگوں کے ساتھ ہے جو ڈرتے ہیں اور وہ جو نیکیاں کرنے والے ہیں ○				

== کر دے۔ (۲) اچھی نصیحت کے ساتھ۔ اچھی نصیحت میں یہ چیز بھی داخل ہے کہ کسی کو کسی کام کے فوائد بتائے جائیں اور کسی کام کے نقصانات سے آگاہ کیا جائے، جسے ترغیب و ترہیب کہتے ہیں۔ (۳) سب سے اچھے طریقے سے بحث کرنے کے ساتھ۔ اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف اس کی آیات اور دلائل سے بلائیں۔  
 ①..... یعنی اگر تم کسی کو سزا دینے لگو تو وہ سزا جرم کے حساب سے ہو، اس سے زیادہ نہ ہو اور اگر تم صبر کرو اور انعام نہ لو تو یہ سب سے بہتر ہے۔ ②..... یعنی اے انسان! اگر تو چاہتا ہے کہ میری مدد، میرا فضل اور میری رحمت تیرے شامل حال ہو تو تو ان لوگوں میں سے ہو جا جو مجھ سے ڈرتے ہیں اور نیکیاں کرنے والے ہیں۔

صبر رسول اللہ ﷺ تعالیٰ علیہ وسلم کو صبر کرنے اور غم نہ ہونے کی بدایت

پر نیز گاموں اور یک لوگوں کیلئے بشارت

۱۳۸

# سُبْحَنَ الَّذِي

15



آیات: 111

رکوع: 12

## سُورَةُ بَنِي إِسْرَءِيلَ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ	اللَّهُ	الرَّحْمَنِ	الرَّحِيمِ
نام سے (شروع)	اللَّهُ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

سُبْحَنَ الَّذِي آسَى بِعَبْدِهِ لَيْلًا

سُبْحَنَ	الَّذِي	آسَى <sup>(۱)</sup>	بِعَبْدِهِ	لَيْلًا
پاک ہے	(وہ ذات) جس نے	سیر کرائی	اپنے بندے کو	رات کے کچھ حصے (میں)

پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے خاص بندے کو رات کے

مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَا الَّذِي بَرَكْنَا حَوْلَهُ

مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ	إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَا <sup>(۲)</sup>	الَّذِي	بَرَكْنَا	حَوْلَهُ
مسجد حرام سے	مسجد اقصیٰ تک	وہ جو	ہم نے برکتیں رکھیں	اس کے ارد گرد

کچھ حصے میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک سیر کرائی جس کے ارد گرد ہم نے برکتیں رکھی ہیں

لِنُرِيَهُ مِنْ آيَاتِنَا إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ۝۱ وَ

لِنُرِيَهُ	مِنْ آيَاتِنَا	إِنَّهُ	هُوَ	السَّمِيعُ	الْبَصِيرُ ۝۱	وَ
تاکہ ہم دکھائیں اسے	اپنی نشانیوں میں سے	بیشک	وہی	سننے والا	دیکھنے والا (ہے)	اور

تاکہ ہم اسے اپنی عظیم نشانیاں دکھائیں، بیشک وہی سننے والا، دیکھنے والا ہے ۝ اور

۱..... آیت کے اس حصے میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے معراج شریف کا تذکرہ ہے۔ یہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ایک حلیل معجزہ اور اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت ہے اور اس سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا وہ کمال قرب ظاہر ہوتا ہے جو مخلوق الہی میں آپ کے سوا کسی کو میسر نہیں۔

۲..... حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا مکہ مکرمہ سے بیت المقدس تک رات کے چھوٹے سے حصے میں تشریف لے جانا نص قرآنی سے ثابت ہے، اس کا منکر کافر ہے اور آسمانوں کی سیر اور منازل قرب میں پہنچنا احادیث صحیحہ معتدہ مشہورہ سے ثابت ہے جو حد تو اتر کے قریب پہنچ گئی ہیں، اس کا منکر گمراہ ہے۔

## اَتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ وَجَعَلْنَاهُ هُدًى لِّبَنِي إِسْرَآءِيلَ

اَتَيْنَا	مُوسَى	الْكِتَابَ	وَ	جَعَلْنَاهُ	هُدًى	لِّبَنِي إِسْرَآءِيلَ
ہم نے عطا کی	موسیٰ (کو)	کتاب	اور	بنادیا اسے	ہدایت	بنی اسرائیل کے لیے

ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا فرمائی اور اسے بنی اسرائیل کے لیے ہدایت بنادیا

## أَلَّا تَتَّخِذُوا مِنْ دُونِي وَكِيلًا ۖ ذُرِّيَّةَ مَنْ حَمَلْنَا

أَلَّا تَتَّخِذُوا	مِنْ دُونِي	وَكِيلًا ۖ	ذُرِّيَّةَ	مَنْ	حَمَلْنَا
کہ تم نہ بناؤ	میرے سوا	کوئی کارساز	(اے ان کی) اولاد	جنہیں	ہم نے سوار کیا

کہ میرے سوا کسی کو کارساز نہ بناؤ ۝ اے ان لوگوں کی اولاد جنہیں ہم نے

## مَعَ نُوحٍ ۖ إِنَّهُ كَانَ عَبْدًا شَكُورًا ۝ وَقَضَيْنَا

مَعَ نُوحٍ	إِنَّهُ	كَانَ	عَبْدًا شَكُورًا ۝	وَقَضَيْنَا
نوح کے ساتھ	بی شک وہ	تھا	بڑا شکر گزار بندہ	ہم نے وحی بھیجی

نوح کے ساتھ سوار کیا، وہ یقیناً بہت شکر گزار بندہ تھا ۝ اور ہم نے

## إِلَىٰ بَنِي إِسْرَآءِيلَ فِي الْكِتَابِ لَتُفْسِدُنَّ فِي الْأَرْضِ مَرَّتَيْنِ وَ

إِلَىٰ بَنِي إِسْرَآءِيلَ	فِي الْكِتَابِ	لَتُفْسِدُنَّ	فِي الْأَرْضِ	مَرَّتَيْنِ وَ
بنی اسرائیل کی طرف	کتاب میں	ضرور تم فساد کرو گے	زمین میں	دو مرتبہ

بنی اسرائیل کی طرف کتاب میں وحی بھیجی کہ ضرور تم زمین میں دو مرتبہ فساد کرو گے اور

## لَتَعْلُنَّ عُلُوقًا كَبِيرًا ۝ فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ أُولَاهُمَا

لَتَعْلُنَّ	عُلُوقًا كَبِيرًا ۝	فَإِذَا	جَاءَ	وَعْدُ أُولَاهُمَا
ضرور تم تکبر کرو گے	بڑا تکبر	پھر جب	آیا	ان (دو) میں سے پہلی بار کا وعدہ

تم ضرور بڑا تکبر کرو گے ۝ پھر جب ان دو مرتبہ میں سے پہلی بار کا وعدہ آیا

۱..... حضرت نوح علیہ السلام جب کوئی چیز کھاتے، پیتے یا لباس پہنتے تو اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے اور اس کا شکر بجا لاتے تھے اس لیے انہیں بطور خاص شکر گزار بندہ فرمایا گیا۔ ۲..... پہلے فساد کی صورت یہ بنی کہ بنی اسرائیل نے تورات کے احکام کی مخالفت کی اور گناہ کے کاموں اور حرام چیزوں کے مرتکب ہونے لگے حتیٰ کہ انہوں نے اللہ عزوجل کے نبی حضرت شیعا علیہ السلام یا حضرت ارمیا علیہ السلام کو شہید کر دیا۔ یہ فساد کرنے پر اللہ تعالیٰ نے بہت طاقتور لشکر ان پر مسلط کر دیئے جنہوں نے بنی اسرائیل کے علماء کو قتل کیا، تورات کو جلایا، مسجد اقصیٰ کو ویران کیا اور ستر ہزار افراد کو گرفتار کر لیا۔

حضرت نوح علیہ السلام کی شان و شوکت  
شکر کی یاد دہانی

بنی اسرائیل کے دو مرتبہ فساد کرنے کی خبر

پہلے فساد پر بنی اسرائیل کا انجام



## بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَادًا أُولَىٰ بَأْسٍ شَدِيدٍ فَجَاسُوا

بَعَثْنَا	عَلَيْكُمْ	عِبَادًا	لَّنَا	أُولَىٰ بَأْسٍ شَدِيدٍ	فَجَاسُوا
(تو) ہم نے بھیجے	تم پر	بندے	اپنے	سخت لڑائی والے	تو وہ (تمہاری) تلاش میں گھس گئے

تو ہم نے تم پر اپنے بندے بھیجے جو سخت لڑائی والے تھے تو وہ شہروں کے اندر

## خَلَّلَ الدِّيَارَ ۖ وَكَانَ وَعْدًا مَّفْعُولًا ۝ ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ

خَلَّلَ الدِّيَارَ	وَ	كَانَ	وَعْدًا	مَّفْعُولًا ۝	ثُمَّ	رَدَدْنَا ۱	لَكُمُ
شہروں کے اندر	اور	وہ تھا	ایک وعدہ	پورا ہونے والا	پھر	ہم نے الٹ دیا	تمہارا

تمہاری تلاش کیلئے گھس گئے اور یہ ایک وعدہ تھا جسے پورا ہونا تھا ○ پھر ہم نے تمہارا غلبہ

## الْكِرَّةَ عَلَيْهِمْ وَأَمْدَدْنَاكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَجَعَلْنَاكُمْ

الْكِرَّةَ	عَلَيْهِمْ	وَ	أَمْدَدْنَاكُمْ	بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ	وَ	جَعَلْنَاكُمْ
غلبہ	ان پر	اور	مدد کی تمہاری	مالوں اور بیٹوں کے ساتھ	اور	ہم نے کر دیا تمہیں

ان پر الٹ دیا اور مالوں اور بیٹوں کے ساتھ تمہاری مدد کی اور ہم نے

## أَكْثَرَكُمْ نَفِيرًا ۖ إِنْ أَحْسَنْتُمْ أَحْسَنْتُمْ لَا تُفْسِدُمْ ۖ وَإِنْ

أَكْثَرَ	نَفِيرًا ۖ	إِنْ	أَحْسَنْتُمْ	أَحْسَنْتُمْ	لَا تُفْسِدُمْ	وَ	إِنْ
زیادہ	جتنے (میں)	اگر	تم بھلائی کرو گے	(تو) بھلا کرو گے	اپنی جانوں کا	اور	اگر

تمہاری تعداد بھی زیادہ کر دی ○ اگر تم بھلائی کرو گے تو تم اپنے لئے ہی بہتر کرو گے اور اگر

## أَسَأْتُمْ فَلَهَا ۖ فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ الْآخِرَةِ لِيَسُوءَ

أَسَأْتُمْ	فَلَهَا	فَإِذَا	جَاءَ	وَعْدُ الْآخِرَةِ ۲	لِيَسُوءَ
تم برا کرو گے	تو اپنی (جان) کے لئے (ہو گا)	پھر جب	آیا	دوسری بار کا وعدہ	تاکہ وہ بگاڑ دیں

تم برا کرو گے تو تمہاری جانوں کیلئے ہی ہو گا۔ پھر جب دوسری بار کا وعدہ آیا تاکہ وہ

۱..... یہاں بنی اسرائیل کی بربادی کے بعد دوبارہ متحیلے کی داستان بیان کی جا رہی ہے کہ گناہوں اور نافرمانیوں کے نتیجے میں تباہ و برباد ہونے کے بعد جب تم نے توبہ کی اور تکبر و فساد سے باز آئے تو ہم نے تمہیں دولت دی اور تمہیں اتنی قوت و طاقت عطا فرمائی کہ تم دوبارہ مقابلہ کرنے کے قابل ہوئے چنانچہ تمہیں ان لوگوں پر غلبہ عطا کر دیا گیا جو تم پر مسلط ہو چکے تھے۔ ۲..... جب دوسری بار بنی اسرائیل کے فساد کرنے کا وقت آیا اور انہوں نے دوبارہ بنی پرانی حرکتیں کرنا شروع کر دیں تو اللہ تعالیٰ نے ان پر قارس اور روم والوں کو مسلط کر دیا جنہوں نے بیٹ المقدس کی مسجد کو ویران کر دیا اور بنی اسرائیل کے شہروں کو تباہ و برباد کر دیا۔

وَجُوهَكُمْ وَلِيَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ كَمَا دَخَلُوهُ

وَجُوهَكُمْ	وَ	لِيَدْخُلُوا	الْمَسْجِدَ	كَمَا	دَخَلُوهُ
تمہارے چہرے	اور	تاکہ داخل ہو جائیں	مسجد (میں)	جیسے	وہ داخل ہوئے اس میں

تمہارے چہرے بگاڑ دیں اور تاکہ مسجد میں داخل ہو جائیں جیسے پہلی بار اس میں

أَوَّلَ مَرَّةٍ وَلِيَتَّبِعُوا صَاعِلًا ۝ عَسَىٰ

أَوَّلَ مَرَّةٍ	وَ	لِيَتَّبِعُوا	مَا	عَلَوْا	تَتَّبِعُونَا ۝ (۱)	عَسَىٰ
پہلی بار	اور	تاکہ تباہ و برباد کر دیں	جس (چیز پر)	وہ غلبہ پائیں	تباہ و برباد کرنا	قریب ہے

داخل ہوئے تھے اور جس چیز پر غلبہ پائیں اسے تباہ و برباد کر دیں ۝ قریب ہے کہ

رَبُّكُمْ أَنْ يَرْحَمَكُم ۚ وَإِنْ عُدتُمْ عُدتُمْ ۚ وَ

رَبُّكُمْ	أَنْ	يَرْحَمَكُم	وَ	إِنْ	عُدْتُمْ	عُدْنَا	وَ
تمہارا رب	کہ	وہ رحم فرمائے تم پر	اور	اگر	تم لوٹے	(تو) ہم دوبارہ (سزا) دیں گے	اور

تمہارا رب تم پر رحم فرمائے اور اگر تم پھر دوبارہ (شرارت) کرو گے تو ہم دوبارہ (سزا) دیں گے اور

جَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْكَافِرِينَ حَصِيرًا ۝ إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي

جَعَلْنَا	جَهَنَّمَ	لِلْكَافِرِينَ	حَصِيرًا ۝	إِنَّ	هَذَا الْقُرْآنَ	يَهْدِي
ہم نے بنا دیا	جہنم (کو)	کافروں کے لئے	قید خانہ	بیشک	یہ قرآن	ہدایت دیتا ہے

ہم نے جہنم کو کافروں کیلئے قید خانہ بنا دیا ہے ۝ بیشک یہ قرآن وہ راہ دکھاتا ہے

لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِينَ

لِلَّتِي	هِيَ	أَقْوَمُ	وَ	يُبَشِّرُ	الْمُؤْمِنِينَ
(اس راستے) کی جو	وہ	سب سے سیدھا (ہے)	اور	بشارت دیتا ہے	(اُن) ایمان والوں (کو)

جو سب سے سیدھی ہے اور نیک اعمال کرنے والے مومنوں کو

۱..... بنی اسرائیل کے حالات کو سامنے رکھتے ہوئے اگر ہم اپنی تاریخ کو دیکھیں تو پہلی نظر میں ہی مسلمانوں کے عروج و زوال کا سبب واضح ہو جائے گا کہ مسلمان جب تک احکام قرآن اور اطاعت رسول پر عمل پیرا رہے تو دنیا بھر میں انہیں غلبہ، قوت اور اقتدار حاصل رہا اور جب سے انہوں نے قرآن و حدیث کی پیروی میں سستی کرنا شروع کی اور حرام و ناجائز افعال میں مبتلا ہوئے تب سے ان کی شوکت اور اقتدار زوال پذیر ہونا شروع ہو گئی، اگر اب بھی مسلمان نہ سنبھلے اور انہوں نے اپنی عملی حالت کو نہ سدھارا تو حالات اس سے بھی بدتر ہو جائیں گے۔



الَّذِينَ يَعْمَلُونَ الصَّالِحَاتِ إِنَّ لَهُمْ أَجْرًا كَبِيرًا ۙ وَ

الَّذِينَ	يَعْمَلُونَ	الصَّالِحَاتِ	أَنَّ	لَهُمْ	أَجْرًا كَبِيرًا ۙ	وَ
جو	عمل کرتے ہیں	ایچھے، نیک	کہ	ان کے لیے	بڑا ثواب (ہے)	اور

خوشخبری دیتا ہے کہ ان کے لیے بہت بڑا ثواب ہے ○ اور

أَنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ أَهْتَدْنَا لَهُمْ

أَنَّ	الَّذِينَ	لَا يُؤْمِنُونَ	بِالْآخِرَةِ	أَهْتَدْنَا	لَهُمْ
یہ کہ	وہ لوگ جو	ایمان نہیں لاتے	آخرت پر	ہم نے تیار کر رکھا ہے	ان کے لیے

یہ کہ جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے ہم نے ان کے لیے دردناک عذاب

عَذَابًا أَلِيمًا ۙ وَيَدْعُ الْإِنْسَانُ بِالشَّرِّ دُعَاءَهُ بِالْخَيْرِ ط

عَذَابًا أَلِيمًا ۙ	وَ	يَدْعُ	الْإِنْسَانُ	بِالشَّرِّ ۙ	دُعَاءَهُ	بِالْخَيْرِ ط
دردناک عذاب	اور	دعا کر دیتا ہے	آدمی	برائی کی	(جیسے) اس کا دعا کرنا	بھلائی کی

تیار کر رکھا ہے ○ اور (کبھی) آدمی برائی کی دعا کر بیٹھتا ہے جیسے وہ بھلائی کی دعا کرتا ہے

وَكَانَ الْإِنْسَانُ عَجُولًا ۙ وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ

وَ	كَانَ	الْإِنْسَانُ	عَجُولًا ۙ	وَ	جَعَلْنَا	الَّيْلَ	وَالنَّهَارَ
اور	ہے	آدمی	بڑا جلد باز	اور	ہم نے بنایا	رات	اور دن (کو)

اور آدمی بڑا جلد باز ہے ○ اور ہم نے رات اور دن کو دو نشانیاں

آيَتَيْنِ فَمَحُونَا آيَةَ اللَّيْلِ وَجَعَلْنَا آيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً

آيَتَيْنِ	فَمَحُونَا	آيَةَ اللَّيْلِ	وَ	جَعَلْنَا	آيَةَ النَّهَارِ	مُبْصِرَةً
دو نشانیاں	تو ہم نے مٹا ہوا کیا	رات کی نشانی (کو)	اور	بنایا	دن کی نشانی (کو)	دیکھنے والی

بنایا پھر ہم نے رات کی نشانی کو مٹا ہوا کیا اور دن کی نشانی کو دیکھنے والی بنایا

۱..... غصے میں اپنے یا کسی مسلمان کیلئے بددعا نہیں کرنی چاہئے اور ہمیشہ منہ سے اچھی بات نکالنی چاہئے کہ نہ معلوم کون سا وقت قبولیت کا ہو۔ ہمارے معاشرے میں عموماً مائیں بچوں کو طرح طرح کی بددعا میں مبتلا کرتی رہتی ہیں، مثلاً تیرا بیڑا غرق ہو، تو تباہ ہو جائے، تو مر جائے، تجھے کیڑے پڑیں وغیرہ وغیرہ، اس طرح کے جملوں سے احتراز لازم ہے۔ ۲..... دینی اور دنیاوی بعض کاموں میں جلدی اچھی ہے اور بہت سے کام ایسے ہیں جن میں جلد بازی بری ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بعض اوقات عبادات ہی ضائع ہو جاتی ہیں اور کبھی دنیاوی معاملات میں بھی شدید نقصان ہو جاتا ہے، پھر ندامت اور پچھتاوے کے سوا کچھ باقی نہیں رہتا۔

لِتَبْتَغُوا فَضْلًا مِّن رَّبِّكُمْ وَلِتَعْلَمُوا عَدَدَ السِّنِينَ وَ

لِتَبْتَغُوا <sup>(۱)</sup>	فَضْلًا <sup>(۲)</sup>	مِّن رَّبِّكُمْ	و	لِتَعْلَمُوا	عَدَدَ السِّنِينَ	و
تاکہ تم تلاش کرو	فضل	اپنے رب سے (کا)	اور	تاکہ تم جان لو	سالوں کی گنتی	اور

تاکہ تم اپنے رب کا فضل تلاش کرو اور تاکہ تم سالوں کی گنتی اور

الْحِسَابَ ۖ وَكُلَّ شَيْءٍ فَصَّلْنَاهُ تَفْصِيلًا ۝۱۲ وَكُلَّ إِنْسَانٍ

الْحِسَابَ	و	كُلَّ شَيْءٍ	فَصَّلْنَاهُ تَفْصِيلًا ۝۱۲	و	كُلَّ إِنْسَانٍ
حساب	اور	ہر چیز	ہم نے خوب جدا جدا تفصیل سے بیان کر دیا ہے	اور	ہر انسان

حساب جان لو اور ہم نے ہر چیز کو خوب جدا جدا تفصیل سے بیان کر دیا ۝ اور ہر انسان کی

الزَّمَنُ طَٰوِرَةً فِي عُنُقِهِ ۖ وَنُخْرِجُ لَهُ

الزَّمَنُ	طَٰوِرَةً	فِي عُنُقِهِ ۖ	و	نُخْرِجُ لَهُ
ہم نے لازم کر دی ہے	اس کی قسمت	اس کی گردن میں	اور	ہم نکالیں گے اس کے لئے

قسمت ہم نے اس کے گلے میں لگا دی ہے اور ہم اس کیلئے

يَوْمَ الْقِيَمَةِ كِتَابًا يَلْقَاهُ مَنشُورًا ۝۱۳ اِقْرَأْ

يَوْمَ الْقِيَمَةِ	كِتَابًا	يَلْقَاهُ	مَنشُورًا ۝۱۳	اِقْرَأْ
قیامت کے دن	ایک اعمال نامہ	وہ پائے گا ہے	کھلا ہوا	(فرمایا جائے گا) پڑھ

قیامت کے دن ایک نامہ اعمال نکالیں گے جسے وہ کھلا ہوا پائے گا ۝ (فرمایا جائے گا کہ) اپنا

كِتَابَكَ ۖ كَفَىٰ بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيبًا ۝۱۴ مِّن

كِتَابَكَ	كَفَىٰ	بِنَفْسِكَ	الْيَوْمَ	عَلَيْكَ	حَسِيبًا ۝۱۴	مِّن
اپنا اعمال نامہ	کافی ہے	تمہاری جان	آج	تجھ پر	حساب کرنے والا	جس نے

نامہ اعمال پڑھ، آج اپنے متعلق حساب کرنے کیلئے تو خود ہی کافی ہے ۝ جس نے

۱..... اس سے معلوم ہوا کہ بیکار رہنا اور کمائی نہ کرنا بہت نامناسب ہے۔ اس سے ان لوگوں کو نصیحت حاصل کرنی چاہئے جو ہاتھ پاؤں اور دیگر جسمانی اعضاء سلامت ہونے اور کمائی کرنے پر قدرت رکھنے کے باوجود اپنوں یا پاروں سے مانگ کر گزارہ کرتے ہیں۔ ۲..... اس سے معلوم ہوا کہ رزق حقیقت میں اللہ تعالیٰ کا فضل ہے، محض ہماری کمائی کا نتیجہ نہیں، اس لئے ہر ایک کو چاہئے کہ وہ اپنے ہنر و کمال پر ناز نہ کرے بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت پر نگاہ رکھے۔ ۳..... یعنی جو کچھ کسی بھی آدمی کے لئے مقدر کیا گیا ہے، اچھا یا برا، نیک یا بد بخشی وہ اس کو اس طرح لازم ہے اور ہر وقت اس طرح اس کے ساتھ =

انسان کی قسمت ہر وقت اس کے ساتھ ہے

ہر وقت قیامت اعمال نامہ ملے اور اسے پڑھنے کا منظر

انسان کو اپنی بد قسمت اور نیک کامیابی کا بدلہ دے گا



اهْتَدَىٰ فَاِتَّبَا يَهْتَدِي لِنَفْسِهِ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِتَّبَا

اهْتَدَىٰ	فَاِتَّبَا	يَهْتَدِي	لِنَفْسِهِ <sup>(۱)</sup>	وَ	مَنْ	ضَلَّ	فَاِتَّبَا
ہدایت پائی	تو صرف	وہ ہدایت پاتا ہے	اپنی جان کیلئے	اور	جو	گمراہ ہوا	تو صرف

ہدایت پائی اس نے اپنے فائدے کیلئے ہی ہدایت پائی اور جو گمراہ ہوا تو

يَضِلُّ عَلَيْهَا ۖ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ

يَضِلُّ	عَلَيْهَا	وَ	لَا تَزِرُ	وَازِرَةٌ
وہ گمراہ ہوتا ہے	اپنی (جان) پر	اور	بوجھ نہیں اٹھائے گی	کوئی بوجھ اٹھانے والی (جان)

اپنے نقصان کو ہی گمراہ ہوا اور کوئی جان کسی دوسری جان کا

وَّذُرْ أٰخَرٰى ۖ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا ۝۱۵

وَّذُرْ أٰخَرٰى	وَ	مَا كُنَّا	مُعَذِّبِيْنَ	حَتّٰى	نَبْعَثَ	رَسُوْلًا ۝۱۵
دوسری کا بوجھ	اور	ہم نہیں ہیں	عذاب دینے والے	یہاں تک کہ	بھیج دیں	رسول

بوجھ نہیں اٹھائے گی اور ہم کسی کو عذاب دینے والے نہیں ہیں جب تک کوئی رسول نہ بھیج دیں ○

وَ اِذَاۤ اٰرَدْنَاۤ اَنْ نُّهْلِكَ قَرْيَةًۭ اَمَرْنَا

وَ	اِذَاۤ	اٰرَدْنَاۤ	اَنْ	نُّهْلِكَ	قَرْيَةًۭ	اَمَرْنَا
اور	جب	ہم ارادہ کرتے ہیں	(اس کا) کہ	ہلاک کر دیں	کسی بستی (کو)	(تو) ہم احکام بھیجتے ہیں

اور جب ہم کسی بستی کو ہلاک کرنا چاہتے ہیں تو ہم اس کے خوشحال لوگوں کو

مُتْرَفِيْهَا فَفَسَقُوْا فِیْهَا فَحَقَّ

مُتْرَفِيْهَا	فَفَسَقُوْا	فِیْهَا	فَحَقَّ
اس کے خوشحال لوگوں (پر)	پھر وہ نافرمانی کرتے ہیں	اس (بستی) میں	پھر پوری ہو جاتی ہے

احکام بھیجتے ہیں پھر وہ اس بستی میں نافرمانی کرتے ہیں تو اس بستی پر

رہے گی جیسے گلے کا ہار کہ آدمی جہاں جاتا ہے وہ ساتھ رہتا ہے، کبھی جدا نہیں ہوتا۔

①..... اس آیت کا منشا یہ ہے کہ انسان کو اپنی ہدایت و نیک اعمال کا بدلہ ضرور ملے گا، یہ نہ ہو گا کہ نیکی تو یہ کرے اور جزا کسی اور کو دے دی جائے اور یہ خود محروم رہے، ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ اس کی نیکی سے دوسرے کو بھی فائدہ پہنچ جائے جیسے ایضالی ثواب یا صدقہ جاریہ وغیرہ کی صورت میں ہوتا ہے۔ یونہی آدمی کے نیکنے کا گناہ اور وبال بھی اسی پر ہو گا، یہ نہیں ہو گا کہ ایک آدمی دوسروں کے گناہوں کا بوجھ اٹھائے، ہاں جہاں تک گناہ کی ترغیب دینے کا یا اس کے اسباب =

عَلَيْهَا الْقَوْلُ قَدَمَرْنَاهَا تَدْمِيرًا ۱۶ وَ كَمْ أَهْلَكْنَا					
عَلَيْهَا	الْقَوْلُ	قَدَمَرْنَاهَا	تَدْمِيرًا ۱۶	وَ	كَمْ
اس پر	بات	تو تباہ و برباد کر دیتے ہیں اسے	تباہ و برباد کرنا	اور	کتنی ہی
ہم نے ہلاک کر دیں					
بات پوری ہو جاتی ہے تو ہم اسے تباہ و برباد کر دیتے ہیں ○ اور ہم نے					
مِنَ الْقُرُونِ مِنْ بَعْدِ نُوحٍ ۱۷ وَ كَفَى بِرَبِّكَ بِذُنُوبِ عِبَادِهِ					
مِنَ الْقُرُونِ	مِنْ بَعْدِ نُوحٍ ۱۷	وَ	كَفَى	بِرَبِّكَ	بِذُنُوبِ عِبَادِهِ
قوسوں میں سے	نوح کے بعد	اور	کافی ہے	تمہارا رب	اپنے بندوں کے گناہوں سے
نوح کے بعد کتنی ہی قوسیں ہلاک کر دیں اور تمہارا رب اپنے بندوں کے گناہوں کی کافی					
خَيْرًا ابْصِيرًا ۱۸ مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْعَاجِلَةَ عَجَلْنَا لَهُ					
خَيْرًا	ابْصِيرًا ۱۸	مَنْ	كَانَ يُرِيدُ	الْعَاجِلَةَ ۱۹	عَجَلْنَا لَهُ
خبردار	دیکھنے والا	جو	چاہتا ہے	جلدی والی (یعنی دنیا)	ہم جلد دیدیتے ہیں
اس کو					
خبر رکھنے والا، دیکھنے والا ہے ○ جو جلدی والی (دنیا) چاہتا ہے تو ہم جسے چاہتے ہیں					
فِيهَا مَا نَشَاءُ لِمَنْ نُرِيدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهُ					
فِيهَا	مَا	نَشَاءُ	لِمَنْ نُرِيدُ	ثُمَّ	جَعَلْنَا لَهُ
اس (دنیا) میں	جو	ہم چاہتے ہیں	جس کے لئے	چاہتے ہیں	ہم نے بنا رکھی ہے
اس کیلئے دنیا میں جو چاہتے ہیں جلد دیدیتے ہیں پھر ہم نے اس کے لیے					
جَهَنَّمَ يَصْلَهُمَا مَذْمُومًا حُورًا ۱۹ وَمَنْ أَرَادَ الْآخِرَةَ					
جَهَنَّمَ	يَصْلَهُمَا	مَذْمُومًا	مَذْهُورًا ۱۹	وَ	مَنْ
جہنم	وہ داخل ہو گا اس میں	مذمت کیا ہوا	مردود کیا ہوا	اور	جو
چاہے آخرت					
جہنم بنا رکھی ہے جس میں وہ مذموم، مردود ہو کر داخل ہو گا ○ اور جو آخرت چاہتا ہے					

== مہیا کرنے کا تعلق ہے تو اس کا گناہ بہر حال اپنی جگہ طے گا۔

۱..... اس میں بطور خاص کفار مکہ اور عمومی طور پر ساری کائنات کے لوگوں کے لئے نصیحت ہے کہ اگر انہوں نے سابقہ امتوں کی طرح اللہ تعالیٰ کی نافرمانی والا راستہ اختیار کیا اور اسی پر قائم رہے تو اللہ تعالیٰ ان امتوں کی طرح انہیں بھی کہیں عذاب میں مبتلا نہ کر دے۔ ۲..... اس آیت کا خلاصہ کلام یہ ہے کہ دنیا اتنی ہی طے گی جتنی نصیب میں ہے خواہ اسے فکر سے حاصل کریں یا فراغت سے، لہذا بندے کو چاہئے کہ وہ اپنی دنیا بہتر بنانے کے لئے اپنی آخرت کو بر باد نہ کرے، =



## وَسَعَىٰ لَهَا سَعِيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَٰئِكَ

وَسَعَىٰ	لَهَا	سَعِيَهَا	وَ	هُوَ	مُؤْمِنٌ	فَأُولَٰئِكَ
اور	کوشش کرے	اس کیلئے	اس کی سی کوشش	اور	وہ	ایمان والا (بھی ہو)

اور اس کیلئے ایسی کوشش کرتا ہے جیسی کرنی چاہیے اور وہ ایمان والا بھی ہو تو یہی وہ لوگ ہیں

## كَانَ سَعِيَهُمْ مَّشْكُورًا ۱۹ ۱۰ كَلَّا تَبَدُّهُوَ لَا وَهُوَ لَا

كَانَ	سَعِيَهُمْ	مَّشْكُورًا ۱۹	(۱)	كَلَّا ۲	تَبَدُّهُوَ	لَا وَهُوَ لَا
ہوگی	ان کی کوشش	مقبول	سب (کی)	ہم مدد کرتے ہیں	ان کی	اور ان کی

جن کی کوشش کی قدر کی جائے گی ○ ہم آپ کے رب کی عطا سے ان (دنیا کے طلبگاروں) اور ان

## مِنْ عَطَاءِ رَبِّكَ ۱۰ وَمَا كَانَ عَطَاءُ رَبِّكَ مَحْظُورًا ۲۰ اُنْظُرْ كَيْفَ

مِنْ عَطَاءِ رَبِّكَ	وَمَا كَانَ	عَطَاءُ رَبِّكَ	مَحْظُورًا ۲۰	اُنْظُرْ	كَيْفَ
تیرے رب کی عطا سے	اور	نہیں ہے	تیرے رب کی عطا	روکی ہوئی	تم دیکھو کیسے

(آخرت کے طلبگاروں) سب کی مدد کرتے ہیں اور تمہارے رب کی عطا پر کوئی روک نہیں ○ دیکھو! ہم نے

## فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ ۱۰ وَلِلَّآخِرَةِ أَكْبَرُ

فَضَّلْنَا	بَعْضَهُمْ	عَلَىٰ بَعْضٍ	وَلِلَّآخِرَةِ	أَكْبَرُ
ہم نے بڑائی دی	ان کے بعض (کو)	بعض پر	اور	ضرور آخرت

ان میں ایک کو دوسرے پر کیسی بڑائی دی اور بیشک آخرت درجات کے اعتبار سے

## دَرَجَاتٍ ۱۰ وَ أَكْبَرُ تَفْضِيلًا ۲۱ لَا تَجْعَلْ مَعَ اللَّهِ

دَرَجَاتٍ ۱۰	وَ	أَكْبَرُ	تَفْضِيلًا ۲۱	لَا تَجْعَلْ	مَعَ اللَّهِ
درجات (میں)	اور	سب سے بڑی (ہے)	فضیلت (میں)	تو نہ ٹھہرا	اللہ کے ساتھ

سب سے بڑی ہے اور فضیلت میں سب سے بڑی ہے ○ اے سننے والے! اللہ کے ساتھ

یونہی وہ کسی کی دنیا کی خاطر بھی اپنی آخرت تباہ نہ کرے۔

۱..... اس آیت سے معلوم ہوا کہ عمل کی مقبولیت کے لئے تین چیزیں درکار ہیں: (۱) طالب آخرت ہونا یعنی نیت نیک۔ (۲) سعی یعنی عمل کو باہتمام اس کے حقوق کے ساتھ ادا کرنا۔ (۳) ایمان جو سب سے زیادہ ضروری ہے۔ ۲..... دنیا میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سب کو عطا فرما رہا ہے، سب کو روزی مل رہی ہے، دنیا میں سب اس سے فیض اٹھاتے ہیں نیک ہوں یا بد البتہ انجام ہر ایک کا اس کے حسب حال ہو گا اور اگلی آیت میں فرمایا کہ دیکھو! ہم نے ان میں ایک کو دوسرے پر مال، عزت، شہرت، =

إِلَهًا آخَرَ فَتَقْعُدَ مَذْمُومًا مَّخْدُورًا ۲۲ وَقَضَىٰ				
إِلَهًا آخَرَ	فَتَقْعُدَ	مَذْمُومًا	مَّخْدُورًا ۲۲	وَقَضَىٰ
دوسرا معبود	(اگر ایسا کیا) تو تو بیٹھا رہے گا	مذمت کیا ہوا	بے یار و مددگار	حکم فرمایا
دوسرا معبود نہ ٹھہرا، ورنہ تو مذموم، بے یار و مددگار ہو کر بیٹھا رہے گا اور تمہارے رب نے				
رَبُّكَ لَا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ				
رَبُّكَ	لَا تَعْبُدُوا	إِلَّا	إِيَّاهُ	وَبِالْوَالِدَيْنِ
تمہارے رب (نے)	کہ تم عبادت نہ کرو	مگر	اسی کی	ماں باپ کے ساتھ
حکم فرمایا کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ				
إِحْسَانًا ۱۷ إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ				
إِحْسَانًا	إِمَّا	يَبْلُغَنَّ	عِنْدَكَ	الْكِبَرَ
اچھا سلوک (کرو)	اگر	وہ پہنچ جائیں	تیرے سامنے	بڑھاپے (کو)
اچھا سلوک کرو۔ اگر تیرے سامنے ان میں سے کوئی ایک یا دونوں				
كُلُّهُمَا فَلَا تَقُلْ لَهُمَا أِفٌّ وَلَا تُنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَهُمَا				
كُلُّهُمَا	فَلَا تَقُلْ	لَهُمَا	أِفٌّ	وَلَا تُنْهَرْهُمَا
دونوں	تو تم نہ کہنا	ان سے	اف	اور نہ جھڑکنا انہیں
بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان سے اف تک نہ کہنا اور انہیں نہ جھڑکنا اور ان سے				
قَوْلًا كَرِيمًا ۲۳ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَ				
قَوْلًا كَرِيمًا ۲۳	وَ	اخْفِضْ	لَهُمَا	جَنَاحَ الذُّلِّ
تعلیم کی بات	اور	جھکا کر رکھ	ان کے لیے	عاجزی کا بازو
خوبصورت، نرم بات کہنا اور ان کے لیے نرم دلی سے عاجزی کا بازو جھکا کر رکھ اور				

کمال میں بڑائی دی ہے لیکن ان تمام چیزوں کے ساتھ یہ حقیقت ذہن نشین رکھنی چاہیے کہ درجات اور فضیلت کے اعتبار سے آخرت ہی سب سے بڑی چیز ہے۔  
 ۱۔۔۔ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا مطالعہ کرنے سے ہر ذی شعور انسان پر واضح ہو جائے گا کہ والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے اور ان کے حقوق کی رعایت کرنے کی جیسی عظیم تعلیم اسلام نے اپنے سامنے والوں کو دی ہے ویسی پوری دنیا میں پائے جانے والے دیگر مذاہب میں نظر نہیں آتی۔ فی زمانہ غیر مسلم ممالک میں بوڑھے والدین ایسی نازک ترین صورت حال کا شکار ہیں کہ ان کی جوان اولاد کسی طور پر بھی انہیں سنبھالنے اور ان کی خدمت کر کے ان کا سہارا بننے =



قُلْ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيْنِي صَغِيرًا ۝۲۳

قُلْ	رَبِّ (۱)	ارْحَمْهُمَا	کما	رَبَّيْنِي	صَغِيرًا ۝۲۳
عرض کر	اے میرے رب	تو رحم فرما ان دونوں پر	جیسے	انہوں نے پالا مجھے	بچپن (میں)

دعا کر کہ اے میرے رب! تو ان دونوں پر رحم فرما جیسا ان دونوں نے مجھے بچپن میں پالا ○

رَبُّكُمْ أَعْلَمُ بِمَا فِي نُفُوسِكُمْ ۝۲۴ اِنْ تَكُونُوا صٰلِحِيْنَ

رَبُّكُمْ	أَعْلَمُ	بِمَا	فِي نُفُوسِكُمْ	اِنْ	تَكُونُوا	صٰلِحِيْنَ
تمہارا رب	خوب جانتا ہے	(اس) کو جو	تمہارے دلوں میں (ہے)	اگر	تم ہوئے	نیک

تمہارا رب خوب جانتا ہے جو تمہارے دلوں میں ہے۔ اگر تم لائق ہوئے

فَاِنَّهٗ كَانَ لِذٰوِاٰیْبِنٍ غَفُوْرًا ۝۲۵ وَاِتِ ذَا الْقُرْبٰی حَقَّهٗ

فَاِنَّهٗ	كَانَ	لِذٰوِاٰیْبِنٍ	غَفُوْرًا ۝۲۵	وَ اِتِ	ذَا الْقُرْبٰی	حَقَّهٗ
تو بیشک وہ	ہے	توبہ کرنے والوں کو	بخشنے والا	اور	دو	رشتہ دار (کو)

تو بیشک وہ توبہ کرنے والوں کو بخشنے والا ہے ○ اور رشتہ داروں کو ان کا حق دو

وَالْمَسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَلَا تُبْدِرْ رُتْبَیْرًا ۝۲۶ اِنْ

وَالْمَسْكِيْنَ	وَ	ابْنَ السَّبِيْلِ	وَ	لَا تُبْدِرْ	رُتْبَیْرًا ۝۲۶	اِنْ
اور مسکین	اور	مسافر (کو)	اور	فضول خرچی نہ کرو	فضول خرچی کرنا	بیشک

اور مسکین اور مسافر کو (بھی دو) اور فضول خرچی نہ کرو ○ بیشک

الْمُبْدِرِيْنَ كَانُوْا اِخْوَانَ الشَّيْطٰنِ ۝۲۷ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ

الْمُبْدِرِيْنَ	كَانُوْا	اِخْوَانَ الشَّيْطٰنِ ۝۲۷	وَ	كَانَ	الشَّيْطٰنُ	لِرَبِّهٖ
فضول خرچی کرنے والے	ہیں	شیطانوں کے بھائی	اور	ہے	شیطان	اپنے رب کا

فضول خرچی کرنے والے شیطانوں کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا

== کے لئے تیار نہیں ہوتی، اسی وجہ سے وہاں کی حکومتیں ایسی پناہ گاہیں بنانے پر مجبور ہیں جہاں بوڑھے اور بیمار والدین اپنی زندگی کے آخری ایام گزار سکیں۔

① ..... والدین کیلئے دعا کو اپنے روزانہ کے معمولات میں داخل کر لینا چاہئے اور ان کی صحت و تندرستی، ایمان و عافیت کی سلامتی، بے حساب بخشش اور جنت میں داخلے کی دعا کرتے رہنا چاہئے۔ کافر والدین کے لئے ہدایت و ایمان کی دعا کرنی چاہئے کہ یہی ان کے حق میں رحمت ہے۔ ② غیر حق میں صرف کرنا اسراف ہے اور یہ بلاشبہ ممنوع اور ناجائز ہے۔ اس سے متعلق مزید تفصیل تفسیر صراط الایمان، ج 5، ص 447 پر ملاحظہ فرمائیں۔ ③ فضول خرچی کرنے والوں کو ==

كُفُّوْا ۲۷ وَ اِمَّا تَعْرِضْنَ عَنْهُمْ اِبْتِغَاءَ رَحْمَةٍ مِّنْ رَبِّكَ

كُفُّوْا ۲۷	وَ اِمَّا	تَعْرِضْنَ	عَنْهُمْ	اِبْتِغَاءَ رَحْمَةٍ	مِّنْ رَبِّكَ
بڑانا شکرا	اور	اگر	تم منہ پھیرو	ان سے	رحمت کے انتظار (میں)

بڑانا شکرا ہے ○ اور اگر تم اپنے رب کی رحمت کے انتظار میں جس کی تجھے امید ہے

تَرْجُوْهُ فَقُلْ لَّهُمْ قَوْلًا مَّيْسُوْرًا ۲۸ وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ

تَرْجُوْهَا	فَقُلْ	لَّهُمْ	قَوْلًا مَّيْسُوْرًا ۲۸ (۱)	وَ لَا تَجْعَلْ	يَدَكَ
جس کی تم امید رکھتے ہو	تو کہو	ان سے	آسان بات	اور	نہ رکھو

ان سے منہ پھیرو تو ان سے آسان بات کہو ○ اور اپنا ہاتھ اپنی گردن سے

مَغْلُوْلَةً اِلَىٰ عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ

مَغْلُوْلَةً (۲)	اِلَىٰ عُنُقِكَ	وَ لَا تَبْسُطْهَا	كُلَّ الْبَسْطِ	فَتَقْعُدَ
بندھا ہوا	اپنی گردن سے	اور	نہ پھیلاؤ اسے	پورا پھیلانا

بندھا ہوا نہ رکھو اور نہ پورا کھول دو کہ پھر ملامت میں،

مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا ۲۹ اِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن

مَلُوْمًا	مَّحْسُوْرًا ۲۹	اِنَّ	رَبَّكَ	يَبْسُطُ	الرِّزْقَ	لِمَن
ملا مت کئے ہوئے	حسرت زدہ	بیشک	تمہارا رب	کشادہ کر دیتا ہے	رزق	جس کیلئے

حسرت میں بیٹھے رہ جاؤ ○ بیشک تمہارا رب جس کیلئے چاہتا ہے

يَشَاءُ وَيَقْدِرُ ۱ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهِ خَبِيْرًا

يَشَاءُ	وَ	يَقْدِرُ	اِنَّهٗ	كَانَ	بِعِبَادِهِ	خَبِيْرًا
چاہتا ہے	اور	تنگ کر دیتا ہے	بیشک وہ	ہے	اپنے بندوں کی	خوب خبر رکھنے والا

رزق کھول دیتا ہے اور تنگ کر دیتا ہے بیشک وہ اپنے بندوں کی خوب خبر رکھنے والا،

== شیطانوں کا بھائی فرمایا گیا کیونکہ یہ ان کے راستے پر چلتے ہیں۔

۱ یعنی اگر کسی وقت تمہارے پاس فوری دینے کو کچھ نہ ہو تو ان سے آسان بات کہو جیسے ان کی خوش دلی کے لئے ان سے وعدہ کر لو یا ان کے حق میں دعا کرو۔ کسی بھی صورت مجبور رشتے دار، مسکین یا سائل کو جھڑکنا نہیں چاہئے اور مستحق کو جھڑکنا حرام ہے، البتہ جو غیر مستحق ہے اسے نہ دینے کا حکم ہے۔ ۲ اس آیت میں خرچ کرنے میں اعتدال کو ملحوظ رکھنے کا فرمایا گیا ہے اور اسے ایک مثال سے سمجھایا گیا کہ نہ تو اس طرح ہاتھ روکو کہ بالکل خرچ ہی نہ کرو اور یہ معلوم ==



بَصِيرًا ۳۰ وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ خَشِيَةَ إِمْلَاقٍ ۖ نَحْنُ

بَصِيرًا ۳۰	و	لَا تَقْتُلُوا	أَوْلَادَكُمْ	خَشِيَةَ إِمْلَاقٍ (۱)	نَحْنُ
دیکھنے والا	اور	تم قتل نہ کرو	اپنی اولاد	مفلسی، غربت کے ڈر (سے)	ہم

دیکھنے والا ہے ○ اور غربت کے ڈر سے اپنی اولاد کو قتل نہ کرو، ہم

نَرْزُقْهُمْ وَإِيَّاكُمْ ۖ إِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطَاً كَبِيرًا ۳۱ وَ

نَرْزُقْهُمْ	و	إِيَّاكُمْ	إِنَّ	قَتْلَهُمْ	كَانَ	خِطَاً كَبِيرًا ۳۱	و
رزق دیں گے انہیں	اور	تمہیں	بیشک	انہیں قتل کرنا	ہے	بہت بڑا گناہ	اور

انہیں بھی رزق دیں گے اور تمہیں بھی، بیشک انہیں قتل کرنا کبیرہ گناہ ہے ○ اور

لَا تَقْرَبُوا الزَّوْجَ إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً ۖ وَسَاءَ سَبِيلًا ۳۲ وَ

لَا تَقْرَبُوا	الزَّوْجَ (۲)	إِنَّهُ	كَانَ	فَاحِشَةً	و	سَاءَ سَبِيلًا ۳۲	و
قریب نہ جاؤ	زنا (کے)	بیشک وہ	ہے	بے حیائی	اور	بہت ہی برا راستہ	اور

بدکاری کے پاس نہ جاؤ بیشک وہ بے حیائی ہے اور بہت ہی برا راستہ ہے ○ اور

لَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ ۖ وَ

لَا تَقْتُلُوا	النَّفْسَ	الَّتِي	حَرَّمَ	اللَّهُ	إِلَّا	بِالْحَقِّ	و
قتل نہ کرو	کسی جان (کو)	جس کی	حرمت رکھی	اللہ (نے)	مگر	حق کے ساتھ	اور

جس جان کی اللہ نے حرمت رکھی ہے اسے ناحق قتل نہ کرو اور

مَنْ قُتِلَ مَظْلُومًا فَقَدْ جَعَلْنَا لَوْلِيٍّ سُلْطَانًا

مَنْ	قُتِلَ	مَظْلُومًا	فَقَدْ	جَعَلْنَا	لَوْلِيٍّ	سُلْطَانًا
جو	قتل کیا جائے	مظلوم (ہو کر)	تو بیشک	ہم نے دیا ہے	اس کے وارث کو	قابو

جو مظلوم ہو کر مارا جائے تو ہم نے اس کے وارث کو قابو دیا ہے

== ہو گیا کہ ہاتھ گلے سے باندھ دیا گیا ہے اور دینے کے لئے مل ہی نہیں سکتا، ایسا کرنا تو سب ملامت ہوتا ہے کہ بخیل کنجوس کو سب لوگ برا کہتے ہیں اور نہ ایسا ہاتھ کھولو کہ اپنی ضروریات کے لئے بھی کچھ باقی نہ رہے کہ اس صورت میں آدمی کو پریشان ہو کر بیٹھنا پڑتا ہے۔

①..... زمانہ جاہلیت میں بہت سے اہل عرب اپنی چھوٹی بچیوں کو اس لئے زندہ دفن کر دیتے تھے کہ وہ اپنی غربت و مفلسی کی وجہ سے انہیں کہاں سے کھلائیں گے۔ اس آیت میں انہیں اس حرکت سے روکا گیا ہے اور یہ بھی اسلام کے زیر کار ناموں میں سے ایک ہے کہ اس نے قتل و بربریت کی اس بدترین صورت کا بھی ==

فَلَا يُسْرِفُ فِي الْقَتْلِ ۱۸ إِنَّهُ كَانَ مَنُصُورًا ۱۹ وَلَا تَقْرَبُوا

فَلَا يُسْرِفُ	فِي الْقَتْلِ	إِنَّهُ	كَانَ	مَنُصُورًا ۱۹	وَلَا تَقْرَبُوا
تو وہ حد سے نہ بڑھے	قتل (قتل) میں	بیشک وہ	ہے	مدد کیا ہوا	اور تم قریب نہ جاؤ

تو وہ وارث قتل کا بدلہ لینے میں حد سے نہ بڑھے۔ بیشک اس کی مدد ہوتی ہے ○ اور یتیم کے مال کے

مَا لَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ حَتَّى

مَا لَ الْيَتِيمِ ۲۰	إِلَّا	بِالَّتِي	هِيَ	أَحْسَنُ	حَتَّى
یتیم کے مال (کے)	مگر	(اس طریقے کے) ساتھ جو	وہ	سب سے اچھا (ہو)	یہاں تک کہ

پاس نہ جاؤ مگر اسی طریقے سے جو سب سے اچھا ہے یہاں تک کہ

يَبْلُغَ أَشُدَّهُ ۲۱ وَأَوْفُوا بِالْعَهْدِ ۲۲ إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ

يَبْلُغَ	أَشُدَّهُ	وَأَوْفُوا	بِالْعَهْدِ	إِنَّ	الْعَهْدَ	كَانَ
وہ پہنچ جائے	اپنی جوانی، بچی عمر (کو)	اور پورا کرو	عہد کو	بیشک	عہد	ہے

وہ اپنی بچی عمر کو پہنچ جائے اور عہد پورا کرو بیشک عہد کے بارے میں

مَسْئُولًا ۲۳ وَأَوْفُوا الْكَيْلَ إِذَا كِلْتُمُوزِنُوا بِالْقِسْطِ ۲۴ السِّتْقِيمِ ط

مَسْئُولًا ۲۳	وَأَوْفُوا	الْكَيْلَ	إِذَا	كِلْتُمُ	وَزِنُوا	بِالْقِسْطِ ۲۴
پوچھی جانے والی چیز	اور پورا کرو	ناپ	جب	تم ناپ کرو	اور وزن کرو	صحیح ترازو کے ساتھ

سوال کیا جائے گا ○ اور جب ناپ کرو تو پورا ناپ کرو اور بالکل صحیح ترازو سے وزن کرو۔

ذَلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا ۲۵ وَلَا تَقْفُ مَا

ذَلِكَ	خَيْرٌ	وَأَحْسَنُ	تَأْوِيلًا ۲۵	وَلَا تَقْفُ	مَا
یہ	بہتر (ہے)	اور بہت اچھا	انجام (میں)	اور پیچھے نہ پڑ	(اس بات کے) جو

یہ بہتر ہے اور انجام کے اعتبار سے اچھا ہے ○ اور اس بات کے پیچھے نہ پڑ

== قطع قلع کیا اور انسانی حقوق کے حوالے سے ایک مکروہ باب کو ختم کیا۔ ۲۰..... (پچھلے صفحے کا حاشیہ) اسلام بلکہ تمام آسمانی مذاہب میں زنا کو بدترین گناہ اور جرم قرار دیا گیا ہے۔ یہ پرلے درجے کی بے حیائی اور فتنہ و فساد کی جڑ ہے بلکہ اب تو ایڈز کے خوفناک مرض کی شکل میں اس کے دوسرے نقصانات بھی سامنے آ رہے ہیں۔ ۲۱..... کتنے افسوس کی بات ہے کہ اسلام میں انسانی جان کی کس قدر حرمت بیان کی گئی ہے اور آج ہمارے معاشرے کا حال یہ ہے کہ جس کا دل کرتا ہے وہ بدوق اٹھاتا ہے اور جس کو دل کرتا ہے قتل کر دیتا ہے، کہیں سیاسی وجوہات سے، تو کہیں علاقائی اور صوبائی تعصب کی وجہ سے، یونہی کہیں زبان کے نام پر ==



لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ ۖ إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ

لَيْسَ	لَكَ	بِهِ	عِلْمٌ <sup>(۱)</sup>	إِنَّ	السَّمْعَ	وَالْبَصَرَ	وَالْفُؤَادَ
نہیں ہے	تجھے	اس کا	کوئی علم	بیشک	کان	اور آنکھ	اور دل

جس کا تجھے علم نہیں بیشک کان اور آنکھ اور دل

كُلُّ أُولَئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا ۖ وَلَا تَنْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا

كُلُّ أُولَئِكَ	كَانَ	عَنْهُ مَسْئُولًا <sup>(۲)</sup>	وَلَا تَنْشِ	فِي الْأَرْضِ	مَرَحًا <sup>(۳)</sup>
ان میں ہر چیز	ہے	جس کے متعلق سوال ہوگا	اور	تو نہ چل	زمین میں

ان سب کے بارے میں سوال کیا جائے گا ○ اور زمین میں اترتے ہوئے نہ چل

إِنَّكَ لَن تَخْرِقَ الْأَرْضَ وَلَن تَبْلُغَ الْجِبَالَ

إِنَّكَ	لَن تَخْرِقَ	الْأَرْضَ	وَلَن تَبْلُغَ	الْجِبَالَ
بیشک تو	ہرگز نہیں پھاڑ دے گا	زمین (کو)	اور	ہرگز نہیں پہنچ جائے گا

بیشک تو ہرگز نہ زمین کو پھاڑ دے گا اور نہ ہرگز بلندی میں پہاڑوں کو

طُولًا ۖ كُلُّ ذَلِكَ كَانَ سَيِّئُهُ عِنْدَ رَبِّكَ مَكْرُوهًا ۖ

طُولًا <sup>(۴)</sup>	كُلُّ ذَلِكَ	كَانَ	سَيِّئُهُ	عِنْدَ رَبِّكَ	مَكْرُوهًا <sup>(۵)</sup>
بلندی (میں)	یہ سب (کام)	ہے	اس میں سے برا کام	تیرے رب کے نزدیک	نا پسندیدہ

پہنچ جائے گا ○ ان تمام کاموں میں سے جو برے کام ہیں وہ تمہارے رب کے نزدیک نا پسندیدہ ہیں ○

ذَلِكَ مِمَّا أَوْحَى إِلَيْكَ رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ ۖ

ذَلِكَ	مِمَّا	أَوْحَى	إِلَيْكَ	رَبُّكَ	مِنَ الْحِكْمَةِ
یہ	(اس میں) سے جو	وحی کی	تمہاری طرف	تمہارے رب (نے)	حکمت (والی باتوں) سے

یہ وحی کی ان حکمت والی باتوں میں سے ہیں جو تمہارے رب نے تمہاری طرف بھیجی ہیں

== تو کہیں فرقہ بندی کے نام پر۔ ان میں سے کوئی بھی صورت جائز نہیں ہے۔ قتل کی اجازت صرف مخصوص صورتوں میں حاکم اسلام کو ہے اور کسی کو نہیں۔

②..... (پچھلے صفحے کا ماحیہ) یتیم کا کل یا بعض مال غصب کر لینا، اس میں خیانت کرنا، اس کے دینے میں بلاوجہ ٹال مٹول کرنا یہ سب حرام ہے۔

①..... یعنی جس چیز کو دیکھا نہ ہو اس کے بارے میں یہ نہ کہو کہ میں نے دیکھا ہے اور جس بات کو سنا نہ ہو اس کے بارے میں یہ نہ کہو کہ میں نے سنا ہے اور کسی پردہ الزام نہ لگاؤ جو غم نہ جانتے ہو۔ ②..... فخر و تکبر کی چال اور متکبرین کی سی بیٹھک وغیرہ سب ممنوع ہیں، ہمارے چلنے پھرنے میں تواضع، انکساری، وقار اور ==

وَلَا تَجْعَلْ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ فَتُلْقَىٰ فِي جَهَنَّمَ

وَلَا تَجْعَلْ	مَعَ اللَّهِ	إِلَهًا آخَرَ	فَتُلْقَىٰ	فِي جَهَنَّمَ
اور	تو نہ ٹھہرا	اللہ کے ساتھ	دوسرا معبود	(اگر ایسا کیا) تو تجھے ڈال دیا جائے گا جہنم میں

اور اے سننے والے! تو اللہ کے ساتھ دوسرا معبود نہ ٹھہرا، ورنہ تجھے ملامت زدہ، مردود کر کے

مَلُومًا مَّدْحُورًا ۳۹) أَفَأَصْفُكُمْ رَبُّكُم بِالْبَنِينَ وَ

مَلُومًا	مَدْحُورًا ۳۹)	أَفَأَصْفُكُمْ	رَبُّكُمْ	بِالْبَنِينَ	وَلَا
ملامت کیا ہوا	ٹھکرایا ہوا	تو کیا چن لیا تمہیں	تمہارے رب (نے)	بیٹوں کے ساتھ	اور

جہنم میں ڈال دیا جائے گا ○ کیا تمہارے رب نے تمہارے لئے بیٹے چن لئے اور

اتَّخَذَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِنَاثًا ۱) إِنَّكُمْ لَتَقُولُونَ قَوْلًا عَظِيمًا ۴۰)

اتَّخَذَ	مِنَ الْمَلَائِكَةِ	إِنَاثًا ۱)	إِنَّكُمْ	لَتَقُولُونَ	قَوْلًا عَظِيمًا ۴۰)
(اپنے لیے) بنالیں	فرشتوں سے	بیٹیاں	بیشک تم	ضرور کہہ رہے ہو	بہت بڑی بات

اپنے لیے فرشتوں سے بیٹیاں بنالیں۔ بیشک تم بہت بڑی بات بول رہے ہو ○

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِي هَذَا الْقُرْآنِ لِيَذَّكَّرُوا ۱) وَلَقَدْ

وَلَقَدْ	صَرَّفْنَا	فِي هَذَا الْقُرْآنِ	لِيَذَّكَّرُوا ۱)	وَلَقَدْ
اور	ہم نے کئی طرح سے بیان کیا	اس قرآن میں	تاکہ وہ سمجھیں	اور

اور بیشک ہم نے اس قرآن میں طرح طرح سے بیان فرمایا تاکہ وہ سمجھیں اور

مَا يَزِيدُهُمْ إِلَّا نُفُورًا ۴۱) قُلْ لَّوْكَانَ مَعَ إِلَهَةٍ

مَا يَزِيدُهُمْ	إِلَّا	نُفُورًا ۴۱)	قُلْ	لَّوْكَانَ	مَعَ	إِلَهَةٍ
وہ نہیں بڑھاتا انہیں	مگر	دور بھاگنے میں	تم کہو	اگر	ہوتے	اس کے ساتھ

یہ سمجھنا ان کے دور ہونے کو ہی بڑھا رہا ہے ○ تم فرماؤ: جیسا کہ فرکہہ رہے ہیں اس طرح اگر اللہ کے ساتھ

== آہستگی ہونی چاہئے، متکبرانہ اور اوباشوں، لفقوں والی پال اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ناپسند ہے۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ اسلام ہمیں صرف عقائد و عبادات ہی کی تعلیم نہیں دیتا بلکہ ہماری معاشرت اور رہن سہن کے طریقے بھی نہیں بتاتا ہے۔

①..... مشرکین عرب فرشتوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بیٹیاں کہتے تھے، ان کی تردید میں یہ آیت نازل ہوئی۔ ②..... یہاں قرآن پاک نے علم نفسیات کا ایک اصول سمجھا دیا کہ لوگوں سے ان کی ذہنی صلاحیتوں کے مطابق کلام کیا جائے کیونکہ بعض لوگ دلائل سے مانتے ہیں اور بعض ذر سے اور کچھ مثالوں سے۔ یونہی =

شرک کی ممانعت اور شرک کا انجام

فرشتوں کو بیٹیاں بنانے کے دعویٰ کی تردید

قرآن میں مختلف انداز سے نصیحت کرنے کا قصہ

توحید کی ایک عام قسم و اس کی اور مثالیں



## کَمَا يَقُولُونَ إِذَا لَا بُتَغَوْا إِلَى ذِي الْعَرْشِ سَبِيلًا ۝۳۲

کَمَا	يَقُولُونَ	إِذَا	لَا بُتَغَوْا	إِلَى ذِي الْعَرْشِ	سَبِيلًا ۝۳۲	(۱)
جیسے	(کافر) کہہ رہے ہیں	(تو) اس وقت	ضرور وہ تلاش کر لیتے	عرش والے کی طرف	کوئی راہ	

اور معبود ہوتے جب تو وہ عرش کے مالک کی طرف کوئی راہ ڈھونڈ نکالتے ○

## سُبْحَنَهُ وَتَعَالَى عَمَّا يَقُولُونَ عُلُوًّا كَبِيرًا ۝۳۳

سُبْحَنَهُ	و	تَعَالَى	عَمَّا	يَقُولُونَ	عُلُوًّا كَبِيرًا ۝۳۳	تَسْبِيحُ
پاک ہے اسے	اور	بلند ہے	(اس) سے جو	وہ کہتے ہیں	بڑا بلند	پاک بیان کرتے ہیں

وہ ظالموں کی بات سے پاک اور بہت ہی بلند و بالا ہے ○ ساتوں آسمان

## لَهُ السَّمُوتُ السَّبْعُ وَالْأَرْضُ وَمَنْ فِيهِنَّ ۖ وَإِنْ

لَهُ	السَّمُوتُ السَّبْعُ	و	الْأَرْضُ	و	مَنْ	فِيهِنَّ ۖ	وَ	إِنْ
اس کی	ساتوں آسمان	اور	زمین	اور	جو (مخلوق)	ان میں (ہے)	اور	نہیں

اور زمین اور جو مخلوق ان میں ہے سب اسی کی پاک بیان کرتے ہیں اور کوئی بھی

## مِنْ شَيْءٍ إِلَّا يَسْبِيحُ بِحَمْدِهِ ۚ وَلَكِنْ لَا تَفْقَهُونَ

مِنْ شَيْءٍ	إِلَّا	يَسْبِيحُ	بِحَمْدِهِ ۚ	و	لَكِنْ	لَا تَفْقَهُونَ
کوئی چیز	مگر	وہ پاک بیان کرتی ہے	اس کی حمد کے ساتھ	اور	لیکن	تم سمجھتے نہیں

شے ایسی نہیں جو اس کی حمد بیان کرنے کے ساتھ اس کی پاک بیان نہ کرتی ہو لیکن تم لوگ

## تَسْبِيحُهُمْ ۖ إِنَّهُ كَانَ حَلِيمًا غَفُورًا ۝۳۴

تَسْبِيحُهُمْ	إِنَّهُ	كَانَ	حَلِيمًا	غَفُورًا ۝۳۴	وَ	إِذَا	قَرَأَتْ
ان چیزوں کی تسبیح	بیشک وہ	ہے	حلم والا	بخشنے والا	اور	جب	تم نے پڑھا

ان چیزوں کی تسبیح کو سمجھتے نہیں۔ بیشک وہ حلم والا، بخشنے والا ہے ○ اور اے حبیب! جب تم نے

بعض اوقات ایک آدمی کی حالت ہی مختلف ہوتی رہتی ہے، کسی وقت اسے ڈرا کر سمجھانا مفید ہوتا ہے اور کسی وقت نرمی سے۔ تو قرآن پاک نے تمام لوگوں کو ان کے تمام احوال کی رعایت کرتے ہوئے سمجھایا ہے۔ ① اس آیت میں اللہ عزوجل نے اپنی توحید کی ایک قطعی مگر نہایت عام فہم دلیل بیان فرمائی ہے کہ بالفرض اگر دُعا ہوتے تو ان میں ایک کا دوسرے سے ٹکراؤ لازمی طور پر ممکن ہوتا جسے ان میں سے ایک ارادہ کرتا کہ زید حرکت کرے اور دوسرا ارادہ کرتا کہ وہ ساکن رہے۔ اب حرکت اور سکون دونوں چیزیں فی نفسہ ممکن تو ہیں، اسی طرح دُعاؤں کا حرکت اور سکون میں سے ہر ایک چیز کا ارادہ کرنا بھی =

## الْقُرْآنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ

الْقُرْآنَ	جَعَلْنَا	بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ	لَا يُؤْمِنُونَ
قرآن	(تو) ہم نے کر دیا	تمہارے اور ان لوگوں کے درمیان جو	ایمان نہیں لاتے
قرآن پڑھا تو ہم نے تمہارے اور آخرت پر ایمان نہ لانے والوں کے درمیان			

## بِالْآخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُورًا ۳۵ وَجَعَلْنَا عَلَى قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً أَنْ

بِالْآخِرَةِ	حِجَابًا مَّسْتُورًا ۳۵	وَجَعَلْنَا	عَلَى قُلُوبِهِمْ	أَكِنَّةً	أَنْ
آخرت پر	چھپا ہوا پردہ	اور	ہم نے ڈال دیئے	ان کے دلوں پر	غلاف کہ
ایک چھپا ہوا پردہ کر دیا اور ہم نے ان کے دلوں پر غلاف ڈال دیئے ہیں تاکہ					

## يَفْقَهُوهُ وَفِي آذَانِهِمْ وَقْرًا ۳۶ وَإِذَا ذَكَرْتَ

يَفْقَهُوهُ	وَفِي آذَانِهِمْ	وَقْرًا	وَ	إِذَا	ذَكَرْتَ
وہ (نہ) سمجھیں اس (قرآن) کو	اور	ان کے کانوں میں (ڈال دیا)	بوجھ	اور	جب تم ذکر کرو
اس قرآن کو نہ سمجھیں اور ان کے کانوں میں بوجھ ڈال دیا اور جب تم قرآن میں					

## رَبِّكَ فِي الْقُرْآنِ وَحْدَةً وَلَوْ أَعْلَىٰ أَدْبَارِهِمْ

رَبِّكَ	فِي الْقُرْآنِ	وَحْدَةً	وَلَوْ	أَعْلَىٰ	أَدْبَارِهِمْ
اپنے رب (کا)	قرآن میں	اس کے ایک ہونے (کا)	(تو) وہ پھر جاتے ہیں	اپنی پیٹھوں پر	
اپنے اکیلے رب کا ذکر کرتے ہو تو وہ کافر نفرت کرتے ہوئے پیٹھ پھیر کر					

## نُفُورًا ۳۷ نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَا يَسْتَمِعُونَ بِهِ إِذْ

نُفُورًا ۳۷	نَحْنُ	أَعْلَمُ	بِمَا يَسْتَمِعُونَ بِهِ	إِذْ
نفرت (کرتے ہوئے)	ہم	خوب جانتے ہیں	(اس) کو جس (مقصد) کے لئے وہ سنتے ہیں	جب
بھاگتے ہیں ہم خوب جانتے ہیں کہ جب وہ آپ کی طرف کان لگا کر				

= ممکن ہے لیکن دونوں کے ارادے کے بعد ہوتا کیا؟ اگر ان کے ارادوں کے مطابق حرکت اور سکون دونوں چیزیں واقع ہوں تو دو متضاد چیزوں کا جمع ہونا لازم آئے گا اور اگر دونوں واقع نہ ہوں تو ان خداؤں کا عاجز ہونا لازم آئے گا اور اگر ایک واقع ہو دوسری نہ ہو تو دونوں میں سے ایک خدا کا عاجز ہونا لازم آئے گا اور جو عاجز ہے وہ خدا نہیں کیونکہ عاجز ہونا محتاجی اور نقص ہے اور واجب الوجود ہونے کے منافی ہے تو ثابت ہوا کہ دو خدا ہونا ہی محال ہے۔

۱..... اس آیت کا خلاصہ کلام یہ ہے کہ کفار کی ضد و انانیت کے باعث اللہ عزوجل نے ان کے دلوں پر پردے ڈال دیئے ہیں جس سے وہ قرآن کریم کو =



## يَسْتَعِينُ إِلَيْكَ وَادَّهَمُ نَجْوَى

يَسْتَعِينُ	إِلَيْكَ	وَ	ادَّ	هُمُ	نَجْوَى
وہ کان لگا کر سنتے ہیں	تمہاری طرف	اور	جب	وہ	آپس میں مشورہ کرتے (ہیں)

سنتے ہیں تو وہ اسے کیوں سنتے ہیں اور جب وہ آپس میں مشورہ کرتے ہیں

## إِذ يَقُولُ الظَّالِمُونَ إِنْ تَتَّبِعُونَ إِلَّا مَرْجُلًا مَّسْحُورًا ۝۴۷

إِذْ	يَقُولُ	الظَّالِمُونَ	إِنْ	تَتَّبِعُونَ	إِلَّا	مَرْجُلًا مَّسْحُورًا ۝۴۷
جب	کہتے ہیں	ظالم	نہیں	تم پیروی کر رہے	مگر	ایک جادو کئے ہوئے مرد (کی)

جب ظالم کہتے ہیں: تم تو صرف ایک ایسے مرد کی پیروی کر رہے ہو جس پر جادو ہوا ہے

## أَنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوا لَكَ الْأَمْثَالَ فَضَلُّوا

أَنْظُرْ	كَيْفَ	ضَرَبُوا	لَكَ	الْأَمْثَالَ	فَضَلُّوا ۝۴۸
تم دیکھو	کیسی	انہوں نے بیان کی	تمہارے لئے	مثالیں	تو وہ گمراہ ہوئے

دیکھو! انہوں نے تمہارے لئے کیسی مثالیں بیان کی ہیں تو یہ گمراہ ہوئے

## فَلَا يَسْتَطِيعُونَ سَبِيلًا ۝۴۸ وَقَالُوا إِذَا كُنَّا عِظَامًا

فَلَا يَسْتَطِيعُونَ	سَبِيلًا ۝۴۸	وَ	قَالُوا	إِذَا	كُنَّا	عِظَامًا
پس وہ طاقت نہیں رکھتے	راستہ (پانے کی)	اور	انہوں نے کہا	کیا جب	ہم ہو جائیں گے	ہڈیاں

پس یہ راستہ پانے کی طاقت نہیں رکھتے اور انہوں نے کہا: کیا جب ہم ہڈیاں

## وَرُفَاتًا ۝۴۹ إِنَّا لَمَبْعُوثُونَ خَلْقًا جَدِيدًا ۝۴۹ قُلْ كُونُوا

وَ	رُفَاتًا ۝۴۹	إِنَّا	لَمَبْعُوثُونَ	خَلْقًا جَدِيدًا ۝۴۹	قُلْ	كُونُوا
اور	ریزہ ریزہ	کیا ہم	ضرور اٹھائے جائیں گے	نئی تخلیق (کے ساتھ)	تم کہو	تم ہو جاؤ

اور ریزہ ریزہ ہو جائیں گے تو کیا واقعی ہمیں نئے سرے سے پیدا کر کے اٹھایا جائے گا؟ تم فرماؤ کہ

== درست طور پر سمجھ نہیں سکتے اور ان کے کانوں میں بھی بوجھ ڈال دینے جس کے باعث وہ قرآن شریف سنتے نہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ قرآن کی صحیح سمجھ ایمان اور تقویٰ سے حاصل ہوتی ہے، اس کے بغیر بسا اوقات ذہن الناکام کرتا ہے جیسا آجکل دیکھا جا رہا ہے۔

۱..... اس سے معلوم ہوا کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یا آپ کی کسی صفت کو کسی گھٹیا چیز کے ساتھ تشبیہ دینا کفر ہے، جیسے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے علم مبارک کو معاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ کوئی جانوروں کے علم سے تشبیہ دے تو یقیناً ایسا شخص تو بین کامرکب ہے۔

## حَجَارَةً أَوْ حَدِيدًا ۝ أَوْ خَلْقًا مَّسَايِكُرُ

حَجَارَةً	أَوْ	حَدِيدًا ۝	أَوْ	خَلْقًا	مَّسَا	يَكْبُرُ
پتھر	یا	لوہا	یا	کوئی (دوسری) مخلوق	(اس میں) سے جو	بڑی ہو

پتھر بن جاؤ یا لوہا ۝ یا اور کوئی مخلوق جو تمہارے خیال میں

## فِي صُدُورِكُمْ فَسَيَقُولُونَ مَن يُعِيدُنَا ۝

فِي صُدُورِكُمْ	فَسَيَقُولُونَ	مَن	يُعِيدُنَا
تمہارے سینوں (خیالوں) میں	تو عنقریب وہ کہیں گے	کون	(زندگی کی طرف) لوٹائے گا ہمیں

بہت بڑی ہے تو اب کہیں گے: ہمیں دوبارہ کون پیدا کرے گا؟

## قُلِ الَّذِي فَطَرَكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ ۝ فَسَيُنْغِضُونَ إِلَيْكَ

قُلِ	الَّذِي	فَطَرَكُمْ	أَوَّلَ مَرَّةٍ	فَسَيُنْغِضُونَ	إِلَيْكَ
تم کہو	(وہی) جس نے	پیدا کیا تمہیں	پہلی بار	تو اب وہ (تعجب سے) بلائیں گے	تمہاری طرف

تم فرماؤ: وہی جس نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا تو اب آپ کی طرف تعجب سے

## رُعُوسَهُمْ وَيَقُولُونَ مَتَى هُوَ ۝ قُلْ عَسَىٰ أَنْ يَكُونَ

رُعُوسَهُمْ	وَيَقُولُونَ	مَتَى	هُوَ	قُلْ	عَسَىٰ	أَنْ	يَكُونَ
اپنے سر	اور	کہیں گے	کب (ہو گا)	وہ	تم کہو	ہو سکتا ہے	کہ وہ ہو

اپنے سر ہلا کر کہیں گے: یہ کب ہو گا؟ تم فرماؤ: ہو سکتا ہے کہ یہ

## قَرِيبًا ۝ يَوْمَ يَدْعُوكُمْ فَتَسْتَجِيبُونَ بِحَمْدِہٖ ۝

قَرِيبًا ۝	يَوْمَ	يَدْعُوكُمْ	فَتَسْتَجِيبُونَ	بِحَمْدِہٖ	وَيَقُولُونَ
قریب	(جس) دن	وہ بلائے گا تمہیں	تو تم جواب دو گے	اس کی حمد کے ساتھ	اور

نزدیک ہی ہو ۝ جس دن وہ تمہیں بلائے گا تو تم اس کی حمد کرتے ہوئے جواب دو گے اور

۱..... یعنی جس دن اللہ عزوجل تمہیں قبروں سے میدانِ قیامت کی طرف بلائے گا تو تم سب اپنے سروں سے خاک جھاڑتے چلے آؤ گے اور اس وقت سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ کہتے اور یہ اقرار کرتے ہوئے آؤ گے کہ اللہ عزوجل ہی پیدا کرنے والا اور مرنے کے بعد اٹھانے والا ہے اور قیامت کے کھن اوقات کی وجہ سے یا اس کے مقابلے میں تم سمجھو گے کہ دنیا میں یا قبروں میں تمہارا قیام بڑا مختصر تھا۔



تُظُنُّونَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا ۝۵۲ وَقُلْ لِّعِبَادِي

تُظُنُّونَ	اِنْ	لَّبِثْتُمْ	اِلَّا	قَلِيْلًا ۝۵۲	وَ	قُلْ	لِّعِبَادِي
تم سمجھو گے	نہیں	تم ٹھہرے	مگر	تھوڑا (عرصہ)	اور	تم کہہ دو	میرے بندوں سے

تم سمجھو گے کہ تم بہت تھوڑا عرصہ رہے ہو ○ اور اے حبیب! آپ میرے بندوں سے فرمادیں

يَقُولُوا اَلَّتِي هِيَ اَحْسَنُ ۝۵۳ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْزِعُ

يَقُولُوا ۝۵۳	اَلَّتِي	هِيَ	اَحْسَنُ	اِنَّ	الشَّيْطَانَ	يَنْزِعُ
(کہ) وہ کہیں	(ایسی بات) جو	وہ	سب سے اچھی (ہو)	بیشک	شیطان	فساد ڈال دیتا ہے

کہ وہ ایسی بات کہیں جو سب سے اچھی ہو۔ بیشک شیطان لوگوں کے درمیان

بَيْنَهُمْ ۝۵۴ اِنَّ الشَّيْطَانَ كَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِيْنًا ۝۵۵ رَبُّكُمْ

بَيْنَهُمْ ۝۵۴	اِنَّ	الشَّيْطَانَ	كَانَ	لِلْاِنْسَانِ	عَدُوًّا مُّبِيْنًا ۝۵۵	رَبُّكُمْ
ان کے درمیان	بیشک	شیطان	ہے	انسان کا	کھلا دشمن	تمہارا رب

فساد ڈال دیتا ہے۔ بیشک شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے ○ تمہارا رب

اَعْلَمُ بِكُمْ ۝۵۶ اِنْ يَّشَأْ يَرْحَمْكُمْ اَوْ اِنْ يَّشَأْ

اَعْلَمُ	بِكُمْ ۝۵۶	اِنْ	يَّشَأْ	يَرْحَمْكُمْ	اَوْ	اِنْ	يَّشَأْ
خوب جانتا ہے	تم کو	اگر	وہ چاہے	(تو) رحم کرے تم پر	یا	اگر	وہ چاہے

تمہیں خوب جانتا ہے، وہ اگر چاہے تو تم پر رحم کرے یا اگر چاہے

يُعَذِّبُكُمْ ۝۵۷ وَمَا اَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ وَكِيلًا ۝۵۸ وَرَبُّكَ

يُعَذِّبُكُمْ ۝۵۷	وَ	مَا اَرْسَلْنَاكَ	عَلَيْهِمْ	وَكِيلًا ۝۵۸	وَ	رَبُّكَ
(تو) عذاب دے تمہیں	اور	ہم نے نہیں بھیجا تمہیں	ان پر	نگہبان (بنا کر)	اور	تمہارا رب

تو تمہیں عذاب دے اور ہم نے آپ کو ان پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا ○ اور تمہارا رب

۱..... مشرکین مسلمانوں کے ساتھ بدکلامیاں کرتے اور انہیں ایذا نہیں دیتے تھے، انہوں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کی شکایت کی۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی جس میں فرمایا گیا کہ کافروں سے وہ بات کیا کریں جو نرم ہو یا پائیزہ ہو، ادب اور تہذیب کی ہو، ارشاد و ہدایت کی ہو حتیٰ کہ کفار اگر بے ہودگی کریں تو ان کا جواب انہیں کے انداز میں نہ دیا جائے۔ انفرادی طور پر تو کفار کی بد اخلاقی کا جواب اخلاق سے دینا اب بھی سنت ہے۔ ہمیں حکم ہے کہ دلیل تو قوی دو مگر بے ہودہ بات منہ سے نہ نکالو۔ فی زمانہ اس حکم پر عمل کرنے کی سخت حاجت ہے کیونکہ ہمارے ہاں دلیل سے پہلے کوئی اور گالی گاراجان بڑھتا جا رہا ہے۔

کفار کی بد اخلاقی کا جواب  
اخلاق سے دینے کی ہدایت

شیطان کی انسان دشمنی

کفار سے متعلق مشیت الہی اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایک ہدایت

علم الہی کی شان اور انبیاء کی  
بہی فضیلت کا بیان

أَعْلَمُ بِمَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ وَلَقَدْ فَضَّلْنَا

أَعْلَمُ	بِمَنْ	فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ	وَلَقَدْ	فَضَّلْنَا
خوب جانتا ہے	(ان) کو جو	آسمانوں اور زمین میں (ہیں)	اور	ضرور بیشک
خوب جانتا ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہیں اور بیشک ہم نے نبیوں میں				

بَعْضَ النَّبِيِّينَ عَلَى بَعْضٍ وَآتَيْنَا دَاوُدَ ذُبُورًا ۝۵۵ قُلْ

بَعْضَ النَّبِيِّينَ	عَلَى بَعْضٍ	وَاآتَيْنَا	دَاوُدَ	ذُبُورًا ۝۵۵	قُلْ
بعض نبیوں (کو)	بعض پر	اور	ہم نے عطا فرمائی	داؤد (کو)	زبور
ایک کو دوسرے پر فضیلت عطا فرمائی اور ہم نے داؤد کو زبور عطا فرمائی ۝ تم فرماؤ:					

ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُمْ مِنْ دُونِهِ فَلَا يَمْلِكُونَ

ادْعُوا	الَّذِينَ	زَعَمْتُمْ	مِنْ دُونِهِ	فَلَا يَمْلِكُونَ
پکارو	ان کو جنہیں	تم نے (معبود) گمان کیا	اس کے سوا	تو وہ اختیار نہیں رکھتے
پکارو انہیں جن کو تم اللہ کے سوا (معبود) سمجھتے ہو تو وہ تم سے تکلیف ہٹانے کا				

كُشِفَ الضُّرُّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيلًا ۝۵۶ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ

كُشِفَ الضُّرُّ	عَنْكُمْ	وَلَا	تَحْوِيلًا ۝۵۶	أُولَٰئِكَ	الَّذِينَ
تکلیف ہٹانے (کا)	تم سے	اور	نہ	(اسے) پھیر دینے (کا)	یہ لوگ
اختیار نہیں رکھتے اور نہ اسے پھیر دینے کا ۝ وہ مقبول بندے					

يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَىٰ رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ أَيُّهُمْ

يَدْعُونَ	يَبْتَغُونَ	إِلَىٰ رَبِّهِمُ	الْوَسِيلَةَ ۝۵۷	أَيُّهُمْ
عبادت کرتے ہیں	وہ تلاش کرتے ہیں	اپنے رب کی طرف	وسیلہ	(کہ) ان میں کون
جن کی یہ کافر عبادت کرتے ہیں وہ خود اپنے رب کی طرف وسیلہ تلاش کرتے ہیں کہ ان میں کون				

۱..... کفار کے گروہوں میں سے کوئی بتوں کو پوجتا تھا اور کوئی فرشتوں کو، یونہی عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا یا خدا کا بیٹا کہتے تھے اور یہودیوں کا ایک گروہ حضرت عزیر علیہ السلام کو، اس پر یہ آیت نازل ہوئی جس میں فرمایا گیا کہ جن مقربین بارگاہ الہی کو یہ لوگ پوجتے ہیں وہ خود اللہ عزوجل کی بارگاہ تک رسائی کیلئے وسیلہ تلاش کرتے ہیں کہ ان میں کون زیادہ مقرب ہے تاکہ جو سب سے زیادہ مقرب ہو اس کو وسیلہ بنائیں تو کافر انہیں کس طرح معبود سمجھتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ مقرب بندوں کو بارگاہ الہی میں وسیلہ بنانا جائز اور اللہ عزوجل کے مقبول بندوں کا طریقہ ہے اور جو وسیلہ کو شرک کہے وہ اس =

نبیوں کی بے بسی

اللہ تعالیٰ کے مقبول بندوں کے اوصاف



## اَقْرَبُ وَيَرْجُونَ رَحْمَتَهُ وَيَخَافُونَ

اَقْرَبُ	وَ	يَرْجُونَ	وَ	يَخَافُونَ
زیادہ مقرب (ہے)	اور	وہ امید رکھتے ہیں	اس کی رحمت (کی)	اور ڈرتے ہیں

زیادہ مقرب ہے۔ وہ اللہ کی رحمت کی امید رکھتے ہیں اور اس کے عذاب سے

## عَذَابَهُ ۱۰۰ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُورًا ۱۰۱ وَ اِنْ

عَذَابَهُ	اِنَّ	عَذَابَ رَبِّكَ	كَانَ	مَحْذُورًا ۱۰۱	وَ	اِنْ
اس کے عذاب (سے)	بیشک	تیرے رب کا عذاب	ہے	ڈرنے کی چیز	اور	نہیں

ڈرتے ہیں بیشک تمہارے رب کا عذاب ڈرنے کی چیز ہے ۱۰۰ اور

## مِّنْ قَرْيَةٍ اِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوهَا قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَمَةِ اَوْ

مِّنْ قَرْيَةٍ	اِلَّا	نَحْنُ	مُهْلِكُوهَا	قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَمَةِ	اَوْ
کوئی بستی	مگر	ہم	ہلاک کرنے والے ہیں اسے	قیامت کے دن سے پہلے	یا

کوئی بستی نہیں مگر یہ کہ ہم اسے روز قیامت سے پہلے ختم کر دیں گے یا

## مُعَذِّبُوهَا عَذَابًا شَدِيدًا ۱۰۲ كَانَ ذٰلِكَ فِي الْكِتَابِ مَسْطُورًا ۱۰۳

مُعَذِّبُوهَا	عَذَابًا شَدِيدًا	كَانَ	ذٰلِكَ	فِي الْكِتَابِ	مَسْطُورًا ۱۰۳
عذاب دینے والے ہیں اسے	سخت عذاب	ہے	یہ	کتاب میں	لکھا ہوا

اسے سخت عذاب دیں گے۔ یہ کتاب میں لکھا ہوا ہے ۱۰۲

## وَمَا مَنَعَنَا اَنْ نُّرْسِلَ بِالْاٰیٰتِ اِلَّا اَنْ

وَمَا مَنَعَنَا ۱۰۴	اَنْ	نُّرْسِلَ	بِالْاٰیٰتِ	اِلَّا اَنْ
نہیں باز رکھا ہمیں	(اس سے) کہ	ہم بھیجیں	نشانیوں کو	مگر (اس بات نے) کہ

اور ہمیں نشانیاں بھیجنے سے صرف اس چیز نے باز رکھا کہ

== آیت کے مطابق معاذ اللہ انبیاء کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کو بھی شرک کا مرتکب قرار دیتا ہے۔

۱..... کفار کہہ نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کہا تھا کہ صفا پہاڑ کو سونا کروں اور پہاڑوں کو سر زمین مکہ سے بنا دوں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو وحی کی کہ اگر آپ فرمائیں تو آپ کی امت کو مہلت دی جائے اور اگر آپ فرمائیں تو جو انہوں نے طلب کیا ہے وہ پورا کیا جائے لیکن اگر پھر بھی وہ ایمان نہ لائے تو ان کو ہلاک کر کے نیست و نابود کر دیا جائے گا، اس لئے کہ ہماری سنت یہی ہے کہ جب کوئی قوم نشانی طلب کرے ایمان ==

نشانوں کو جھٹلانے کی ایک مثال

كَذَّبَ بِهَا الْأَوَّلُونَ ۱۰ وَاتَيْنَا شُودَ الثَّاقَةِ					
كَذَّبَ	بِهَا	الْأَوَّلُونَ	وَ	اتَيْنَا	شُودَ
جھٹلایا	ان (نشانوں) کو	پہلے لوگوں (نے)	اور	ہم نے دی	شمود (کو)
ان نشانوں کو پہلے لوگوں نے جھٹلایا اور ہم نے شمود کو اونٹنی					

مُبْصَرَةً فَظَلَمُوا بِهَا ۱۱ وَمَا نُرْسِلُ بِالْآيَاتِ إِلَّا					
مُبْصَرَةً	فَظَلَمُوا	بِهَا	وَ	مَا نُرْسِلُ	بِالْآيَاتِ
آنکھیں کھولنے والی	تو انہوں نے ظلم کیا	اس پر	اور	ہم نہیں بھیجتے	نشانوں کو
واضح نشانی دی تو انہوں نے اس پر ظلم کیا اور ہم نشانیاں ڈرانے کے لئے ہی					

تَخْوِيفًا ۱۲ وَإِذْ قُلْنَا لَكَ إِنَّ رَبَّكَ أَحَاطَ					
تَخْوِيفًا ۱۲	وَ	إِذْ	قُلْنَا	لَكَ	إِنَّ رَبَّكَ
ڈرانے (کے لئے)	اور	جب	ہم نے فرمایا	تم سے	تمہارے رب (نے)
بھیجتے ہیں اور جب ہم نے تم سے فرمایا: بیشک سب لوگ					

بِالنَّاسِ ۱۳ وَمَا جَعَلْنَا الرُّعْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً					
بِالنَّاسِ	وَ	مَا جَعَلْنَا	الرُّعْيَا	الَّتِي	أَرَيْنَاكَ
لوگوں کو	اور	ہم نے نہیں بنایا	(اس) مشاہدہ (کو)	جو	ہم نے دکھایا تمہیں
تمہارے رب کے قابو میں ہیں اور ہم نے آپ کو جو مشاہدہ کرایا اسے					

لِلنَّاسِ وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُونَةَ فِي الْقُرْآنِ ۱۴ وَ					
لِلنَّاسِ	وَ	الشَّجَرَةَ	الْمَلْعُونَةَ	فِي الْقُرْآنِ	وَ
لوگوں کے لئے	اور	(اس) درخت (کو)	(جس پر) لعنت کی گئی	قرآن میں	اور
لوگوں کیلئے آزمائش بنادیا اور اس درخت کو بھی جس پر قرآن میں لعنت کی گئی ہے اور					

= نہیں لاتی تو ہم اُسے ہلاک کر دیتے ہیں اور مہلت نہیں دیتے۔ ایسا ہی ہم نے پہلوں کے ساتھ کیا ہے۔ اسی بیان میں یہ آیت نازل ہوئی۔

۱۔ قرآن وحدیث میں جہاں بھی یہ مذکور ہوا کہ اللہ عزوجل گھیرے ہوئے ہے یا احاطہ کئے ہوئے ہے تو اس سے مراد یہ ہوتا ہے کہ اللہ عزوجل کا علم اور قدرت سب کو گھیرے ہوئے ہے، وہاں جسمانی اعتبار سے گھیرنا مراد نہیں ہوتا کیونکہ اللہ تعالیٰ کی ذات جسمانی اعتبار سے گھیرنے اور گھرنے سے پاک ہے کہ وہ جسم سے پاک ہے۔ ۲۔ یہاں دکھانے سے مراد معراج کی رات کی دوسرے جس کی خبر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ والوں کو دی، =



نُحَوِّفُهُمْ ۚ فَمَا يَزِيدُهُمْ إِلَّا طُغْيَانًا كَبِيرًا ۝۱۰ وَادُّ

نُحَوِّفُهُمْ	فَمَا يَزِيدُهُمْ	إِلَّا	طُغْيَانًا كَبِيرًا ۝۱۰	وَ	ادُّ
ہم ڈراتے ہیں انہیں	تو وہ نہیں زیادہ کرتا انہیں	مگر	بڑی سرکشی (میں)	اور	جب

ہم انہیں ڈراتے ہیں تو یہ ڈرانا ان کی بڑی سرکشی میں اضافہ کر دیتا ہے اور یاد کرو جب

قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدْوا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْا اِلَّا اِبْلٰسَ ۝۱۱

قُلْنَا ۝۱۱	لِلْمَلٰٓئِكَةِ	اسْجُدْوا	لِاٰدَمَ	فَسَجَدُوْا	اِلَّا	اِبْلٰسَ
ہم نے کہا	فرشتوں سے	تم سجدہ کرو	آدم کو	تو انہوں نے سجدہ کیا	سوائے	ابلیس (کے)

ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو تو ابلیس کے سوا سب نے سجدہ کیا۔

قَالَ اَسْجُدْ لِمَنْ خَلَقْتَ طِينًا ۝۱۲ قَالَ اَرَاۤءَيْتَ

قَالَ	اَسْجُدْ	لِمَنْ	خَلَقْتَ	طِينًا ۝۱۲	قَالَ	اَرَاۤءَيْتَ
اس نے کہا	کیا میں سجدہ کروں	(اس) کو جسے	تو نے بنایا	مٹی (سے)	کہنے لگا	بھلا دیکھ تو

اس نے کہا: کیا میں اسے سجدہ کروں جسے تو نے مٹی سے بنایا؟ کہنے لگا: بھلا دیکھ تو

هٰذَا الَّذِي كَرَّمْتَ عَلٰٓیٰ لٰٓئِن اٰخَرْتَنِ اِلٰی یَوْمِ الْقِيٰمَةِ

هٰذَا	الَّذِي	كَرَّمْتَ	عَلٰٓیٰ	لٰٓئِن	اٰخَرْتَنِ	اِلٰی یَوْمِ الْقِيٰمَةِ
یہ	جسے	تو نے معزز بنایا	مجھ پر	ضرور اگر	تو نے مہلت دی مجھے	قیامت کے دن تک

جسے تو نے میرے اوپر معزز بنایا، اگر تو نے مجھے قیامت تک مہلت دی

لَا حَتٰٓیٰكَ دُرِّيَّتَۃٌ اِلَّا قَلِيْلًا ۝۲۳ قَالَ اذْهَبْ

لَا حَتٰٓیٰكَ	دُرِّيَّتَۃٌ	اِلَّا	قَلِيْلًا ۝۲۳	قَالَ	اذْهَبْ
(تو) ضرور میں پیس ڈالوں گا	اس کی اولاد (کو)	سوائے	تھوڑے (لوگوں کے)	فرمایا	تو چلا جا

تو ضرور میں تھوڑے سے لوگوں کے علاوہ اس کی اولاد کو پیس ڈالوں گا ۝۲۳ اللہ نے فرمایا: چلا جا

== حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سن کر اسے سامنے کی وجہ سے صدیق بن گئے اور کفار مکہ سن کر مزید انکار میں چلے گئے۔

۱..... یہاں سے ایک مرتبہ پھر حضرت آدم علیہ السلام کا واقعہ بیان کیا جا رہا ہے۔ اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ اس سے پہلی آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کی قوم اور ان کے اہل زمانہ کی طرف سے تختہ والی مشقتوں کا ذکر فرمایا جبکہ اس آیت سے یہ بیان فرمایا کہ سابقہ انبیاء کرام علیہم السلام کے ساتھ ان کے مخالفین کی ایسی ہی روش رہی ہے، ان میں سے حضرت آدم علیہ السلام کو دیکھ لیں کہ جو اللہ تعالیٰ کے سب سے

فَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ فَإِنَّ جَهَنَّمَ جَزَاءُكُمْ

فَمَنْ	تَبِعَكَ	مِنْهُمْ	فَإِنَّ	جَهَنَّمَ	جَزَاءُكُمْ
تو جو	پیروی کرے گا تیری	ان میں سے	تو بیشک	جہنم	تمہاری سزا

تو ان میں جو تیری پیروی کرے گا تو بیشک جہنم تم سب کی

جَزَاءً مَوْفُورًا ۶۲۳ وَاسْتَفْزِرُ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ

جَزَاءً مَوْفُورًا ۶۲۳	وَ	اسْتَفْزِرُ ۱	مَنِ	اسْتَطَعْتَ	مِنْهُمْ
بھر پور سزا (ہے)	اور	پھسلا دے	جسے	(پھسلانے کی) تو طاقت رکھتا ہے	ان میں سے

بھر پور سزا ہے ○ اور تو اپنی آواز کے ذریعے جسے پھسلا سکتا ہے

بِصَوْتِكَ وَاجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ

بِصَوْتِكَ	وَ	اجْلِبْ	عَلَيْهِمْ	بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ
اپنی آواز کے ذریعے	اور	چڑھائی کر دے	ان پر	اپنے سواروں اور پیادوں کے ذریعے

پھسلا دے اور ان پر اپنے سواروں اور پیادوں کے ذریعے چڑھائی کر دے

وَشَارِكْهُمْ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ وَعَدُّهُمْ ط

وَ	شَارِكْهُمْ	فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ ۲	وَ	عَدُّهُمْ	وَ
اور	شریک ہو جا ان کا	مالوں اور اولاد میں	اور	وعدہ کرتا رہ ان سے	اور

اور مالوں اور اولاد میں تو ان کا شریک ہو جا اور ان سے وعدے کرتا رہ اور

مَا يَعِدُّهُمْ الشَّيْطَانُ إِلَّا غُرُورًا ۶۲۴ إِنَّ عِبَادِي لَيْسَ

مَا يَعِدُّهُمْ	الشَّيْطَانُ	إِلَّا	غُرُورًا ۶۲۴	إِنَّ	عِبَادِي	لَيْسَ
نہیں وعدہ کرتا ان سے	شیطان	مگر	فریب (کا)	بیشک	میرے بندے	نہیں ہے

شیطان ان سے دھوکے ہی کے وعدے کرتا ہے ○ بیشک جو میرے بندے ہیں ان پر

= پہلے مقرب بندے ہیں، انہیں انہیں کی طرف سے کسی شدید مشقت کا سامنا ہوا۔

۱..... شیطان کے پھسلانے کے بارے میں علماء نے فرمایا کہ اس کا پھسلانا دوسو سے ڈالتا اور معصیت کی طرف بلاتا ہے اور بعض علماء نے فرمایا کہ اس سے مراد گانے باجے اور لہو لعب کی آوازیں ہیں۔ ۲..... بعض مفسرین کے نزدیک مال و اولاد میں شریک ہونے سے مراد یہ ہے کہ جو گناہ مال میں ہو یا اولاد میں ہو، انہیں اس میں شریک ہے، مثلاً سود اور مال حاصل کرنے کے دوسرے حرام طریقے اور یونہی فتن و ممنوعات میں خرچ کرنا، نیز زکوٰۃ نہ دینا یہ مالی امور ہیں =

مخلوق کو گمراہ کرنے سے متعلق انہیں کو دیا جانے والا اختیار

اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر انہیں کو اختیار حاصل نہیں



معرفت الہی کا ایک ذریعہ

لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ ۚ وَكَفٰی بِرَبِّكَ وَكِیْلًا ۝۲۵ رَبُّكُمْ					
لَكَ	عَلَيْهِمْ	سُلْطٰنٌ (۱)	وَ	كَفٰی	بِرَبِّكَ ۝۲۵
تیرے لئے	ان پر	کچھ قابو	اور	کافی ہے	تمہارا رب
تیرا کچھ قابو نہیں، اور تیرا رب کافی کارساز ہے ○ تمہارا رب					
الَّذِي يُزْجِي لَكُمْ الْفُلْكَ فِي الْبَحْرِ لِتَبْتَغُوا مِنْ					
الَّذِي	يُزْجِي	لَكُمْ	الْفُلْكَ	فِي الْبَحْرِ	لِتَبْتَغُوا
(وہ ہے) جو	جاری کرتا ہے	تمہارے لیے	کشتیاں	دریا میں	تاکہ تم تلاش کرو
وہ ہے کہ تمہارے لیے دریا میں کشتیاں جاری کرتا ہے تاکہ تم					
فَضْلِهِ ۚ إِنَّهُ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ۝۲۶ وَإِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ					
مِنْ فَضْلِهِ	إِنَّهُ	كَانَ	بِكُمْ	رَحِيْمًا ۝۲۶	وَ إِذَا
اس کا فضل	بیشک وہ	ہے	تم پر	مہربان	اور جب
اس کا فضل تلاش کرو، بیشک وہ تم پر مہربان ہے ○ اور جب تمہیں دریا میں					
فِي الْبَحْرِ ضَلَّ مَنْ تَدْعُونَ إِلَّا إِلَٰهًا ۚ فَلَمَّا					
فِي الْبَحْرِ	ضَلَّ	مَنْ	تَدْعُونَ	إِلَّا	إِلَٰهًا ۚ
دریا میں	(تو) گم ہو جاتے ہیں	جن کی	تم عبادت کرتے ہو	سوا	اس کے
مصیبت پہنچتی ہے تو اللہ کے سوا جن کی تم عبادت کرتے ہو وہ سب گم ہو جاتے ہیں پھر جب					
نَجَّيْكُمْ إِلَى الْبَرِّ أَعْرَضْتُمْ ۚ وَكَانَ الْإِنْسَانُ كَفُوْرًا ۝۲۷					
نَجَّيْكُمْ	إِلَى الْبَرِّ	أَعْرَضْتُمْ	وَ	كَانَ	الْإِنْسَانُ
وہ نجات دیتا ہے تمہیں	خشکی کی طرف	تم منہ پھیر لیتے ہو	اور	ہے	آدمی
تمہیں خشکی کی طرف نجات دیتا ہے تو تم منہ پھیر لیتے ہو اور انسان بڑا ناشکرا ہے ○					

== جن میں شیطان کی شرکت ہے جبکہ زنا اور ناجائز طریقے سے اولاد حاصل کرنا یہ اولاد میں شیطان کی شرکت ہے۔

۱۔ انہی آیات کی بنا پر انبیاء کرام علیہم السلام کے بارے میں مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ وہ معصوم ہیں اور انہی کو سامنے رکھ کر علماء نے فرمایا ہے کہ اولیاء کرام رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ جَمِیْعًا گناہوں سے محفوظ ہوتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خاص بندوں میں وہ بھی شامل ہیں۔

اَفَاْمَنْتُمْ اَنْ يَّخْسِفَ بِكُمْ جَانِبَ الْبَرِّ اَوْ					
اَفَاْمَنْتُمْ	اَنْ	يَّخْسِفَ	بِكُمْ	جَانِبَ الْبَرِّ (۱)	اَوْ
تو کیا تم بے خوف ہو گئے	(اس سے) کہ	وہ دھنسا دے	تمہارے ساتھ	خشکی کا کنارہ	یا
کیا تم اس بات سے بے خوف ہو گئے کہ اللہ تمہارے ساتھ خشکی کا کنارہ زمین میں دھنسا دے یا					
يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ثُمَّ لَا تَجِدُوا اِلَّا كَيْلًا ۝۶۸ اَمْ					
يُرْسِلَ	عَلَيْكُمْ	حَاصِبًا	ثُمَّ	لَا تَجِدُوا	اِلَّا كَيْلًا ۝۶۸
بھیج دے	تم پر	پتھر	پھر	تم نہ پاؤ	اپنے لئے
تم پر پتھر بھیجے پھر تم اپنے لئے کوئی حمایتی نہ پاؤ ۝ یا					
اَمْنتُمْ اَنْ يُعِيدَكُمْ فِيهِ تَارَةً اُخْرٰى					
اَمْنتُمْ	اَنْ	يُعِيدَكُمْ	فِيهِ	تَارَةً اُخْرٰى	
تم بے خوف ہو گئے	(اس سے) کہ	وہ لوٹا دے تمہیں	اس (دریا) میں	دوسری مرتبہ	
تم اس بات سے بے خوف ہو گئے کہ وہ تمہیں دوبارہ دریا میں لے جائے					
فَيُرْسِلَ عَلَيْكُمْ قَاصِفًا مِّنَ الرِّيحِ فَيَغْرِقَكُمْ					
فَيُرْسِلَ	عَلَيْكُمْ	قَاصِفًا مِّنَ الرِّيحِ	فَيَغْرِقَكُمْ		
پھر بھیج دے	تمہارے اوپر	(جہاز) توڑنے والی آندھی	تو وہ غرق کر دے تمہیں		
پھر تم پر جہاز توڑنے والی آندھی بھیج دے تو وہ تمہیں تمہارے کفر کے سبب					
بِاَڪْفَرْتُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُوا اِلَّا كَيْلًا ۝۶۹ اَمْ					
بِاَڪْفَرْتُمْ	ثُمَّ	لَا تَجِدُوا	اِلَّا كَيْلًا	۝۶۹	اَمْ
(اس کے) سبب کہ	تم نے کفر کیا	پھر	تم نہ پاؤ	اپنے لئے	ہمارے خلاف
غرق کر دے پھر تم اپنے لئے کوئی ایسا نہ پاؤ جو اس پر ہم سے کوئی					

۱..... آیت کا مقصد یہ ہے کہ خشکی و تری سب اللہ تعالیٰ کے تحت قدرت ہیں جیسا وہ سمندر میں غرق کرنے اور بچانے دونوں پر قادر ہے ایسا ہی خشکی میں بھی زمین کے اندر دھنسا دینے اور محفوظ رکھنے دونوں پر قادر ہے۔ خشکی ہو یا تری ہر جگہ بندہ اس کی رحمت کا محتاج ہے۔



## تَبِيعًا ۶۹ وَ لَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيَّ اٰدَمَ وَ

تَبِيعًا ۶۹	وَ	لَقَدْ	كَرَّمْنَا (۱)	بَنِيَّ اٰدَمَ	وَ
مطالبہ کرنے والا، پیچھا کرنے والا	اور	ضرور بیشک	ہم نے عزت دی	آدم کی اولاد (کو)	اور
مطالبہ کر سکے ○ اور بیشک ہم نے اولادِ آدم کو عزت دی اور					

## حَمَلْنَاهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَ رَزَقْنَاهُمْ مِّنَ الطَّيِّبَاتِ وَ

حَمَلْنَاهُمْ	فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ	وَ	رَزَقْنَاهُمْ	مِّنَ الطَّيِّبَاتِ	وَ
ہم نے سوار کیا انہیں	خشکی اور تری میں	اور	رزق دیا انہیں	پاکیزہ چیزوں سے	اور
انہیں خشکی اور تری میں سوار کیا اور ان کو ستھری چیزوں سے رزق دیا اور					

## فَصَلَّاهُمْ عَلَىٰ كَثِيرٍ مِّنْ خَلْقِنَا تَفْضِيلًا ۷۰

فَصَلَّاهُمْ	عَلَىٰ كَثِيرٍ	مِّنْ	خَلْقِنَا	تَفْضِيلًا ۷۰
برتری دی انہیں	بہت سی (مخلوق) پر	(ان میں) سے جنہیں	ہم نے پیدا کیا	بڑی برتری
انہیں اپنی بہت سی مخلوق پر بہت سی برتری دی ○				

## يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ ۚ فَمَنْ اُوْتِيَ

يَوْمَ	نَدْعُوا	كُلَّ اُنَاسٍ	بِاِمَامِهِمْ (۲)	فَمَنْ	اُوْتِيَ
(جس) دن	ہم بلائیں گے	سب لوگوں (کو)	ان کے امام کے ساتھ	تو جسے	دیا جائے گا
یاد کرو جس دن ہم ہر جماعت کو اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے تو جسے اس کا نامہ اعمال					

## كُتِبَ عَلَيْهِ فَاُولٰٓئِكَ يَفْعَلُوْنَ كِتَابَهُمْ وَ

كُتِبَ	عَلَيْهِ	فَاُولٰٓئِكَ	يَفْعَلُوْنَ	كِتَابَهُمْ	وَ
اس کا اعمال نامہ	اس کے دائیں ہاتھ میں	تو یہ لوگ	پڑھیں گے	اپنا اعمال نامہ	اور
اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ لوگ اپنا نامہ اعمال پڑھیں گے اور					

۱..... اللہ تعالیٰ نے انسان کو عقل، علم، قوت گویائی، پاکیزہ صورت، معتدل قد و قامت عطا کئے، جانوروں سے لے کر جہازوں تک کی سواریاں عطا فرمائیں، انہیں دنیا و آخرت سنوارنے کی تدبیریں سکھائیں، تمام چیزوں پر غلبہ دیا، قوتِ تسخیر بخشی کہ آج انسان زمین اور اس سے نیچے یونہی ہواؤں بلکہ چاند تک کو تسخیر کر چکا اور مرخ تک کی معلومات حاصل کر چکا ہے، بحر و بر میں انسان نے اپنی فتوحات کے جھنڈے گاڑ دیئے ہیں۔ یہ چند ایک مثالیں ہیں ورنہ اس کے علاوہ لاکھوں چیزیں اولادِ آدم کو عطا فرما کر اللہ عزوجل نے اسے عزت دی ہے اور انسان کو بقیہ تمام مخلوقات سے افضل بنایا ہے۔ ۲..... بعض مفسرین کے =

## لَا يُظْلَمُونَ فَتِيلًا ۴۱ وَمَنْ كَانَ فِي هَذِهِ أَعْمَى

لَا يُظْلَمُونَ	فَتِيلًا ۴۱	وَ	مَنْ	كَانَ	فِي هَذِهِ	أَعْمَى
ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا	ایک دھاگے (کے برابر)	اور	جو	ہوگا	اس (زندگی) میں	اندھا
ان پر ایک دھاگے کے برابر بھی ظلم نہیں کیا جائے گا ○ اور جو اس زندگی میں اندھا ہوگا						

## فَهُوَ فِي الْآخِرَةِ أَعْمَى وَأَصْلَسَ سَبِيلًا ۴۲

فَهُوَ	فِي الْآخِرَةِ	أَعْمَى	وَ	أَصْلَسَ	سَبِيلًا ۴۲
تو وہ	آخرت میں (بھی)	اندھا (ہوگا)	اور (بلکہ)	زیادہ بھٹکا ہوا (ہوگا)	راستے (سے)
وہ آخرت میں بھی اندھا ہوگا اور وہ زیادہ گمراہ ہوگا ○					

## وَإِنْ كَادُوا لَيَفْتِنُوكَ عَنِ الذِّمِّيِّ أَوْ حِينَا

وَ	إِنْ	كَادُوا لَيَفْتِنُوكَ ۴۱	عَنِ	الذِّمِّيِّ	أَوْ حِينَا
اور	بیشک	قریب تھا کہ وہ ہٹا دیتے تھے	(اس) سے	جو	ہم نے وحی بھیجی
اور کفار تو چاہتے تھے کہ تمہیں اس وحی سے ہٹا دیں جو ہم نے تمہاری طرف					

## إِلَيْكَ لَتَفْتَرِي عَلَيْنَا غَيْرَةً ۴۳ وَإِذَا

إِلَيْكَ	لَتَفْتَرِي	عَلَيْنَا	غَيْرَةً	وَ	إِذَا
تمہاری طرف	تاکہ تم بہتان باندھو	ہم پر	اس (وحی) کے علاوہ (کسی بات کا)	اور	اس وقت
بھیجی ہے کہ تم ہمارے اوپر وحی سے ہٹ کر کوئی بات منسوب کر دو اور اس وقت					

## لَا تَتَّخِذُوكَ خَلِيلًا ۴۴ وَلَوْلَا أَنْ تَبَثُّكَ

لَا تَتَّخِذُوكَ	خَلِيلًا ۴۴	وَ	لَوْلَا	أَنْ	تَبَثُّكَ
ضرور وہ بنا لیتے تھے	گہر ادوست	اور	اگر نہ ہوتا	کہ	ہم ثابت قدم رکھتے تھے
وہ آپ کو گہر ادوست بنا لیں ○ اور اگر ہم تمہیں ثابت قدم نہ رکھتے					

== نزدیک یہاں "امام" سے مراد وہ پیشوا ہے جس کی دعوت پر دنیا میں لوگ چلے خواہ اس نے حق کی دعوت دی ہو یا باطل کی۔ اس سے معلوم ہوا کہ دنیا میں صالحین کو ہی اپنا پیشوا بنانا چاہئے تاکہ قیامت میں انہی کے ساتھ حشر ہو۔

۱..... قبیلہ ثقیف کا ایک وفد حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آکر کہنے لگا کہ اگر آپ تین باتیں منظور کر لیں تو ہم آپ کی بیعت کر لیں گے، ان میں سے ایک بات ایسی تھی جس میں انہوں نے اللہ تعالیٰ کی طرف جھوٹی بات منسوب کرنے کو کہا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور بتا دیا گیا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم



لَقَدْ كَذَبْتَ تَرَكَنُ إِلَيْهِمْ شَيْئًا قَلِيلًا ۝۴۷ إِذَا

لَقَدْ	كَذَبْتَ تَرَكَنُ	إِلَيْهِمْ	شَيْئًا قَلِيلًا ۝۴۷	إِذَا
(تو) ضرور بیشک	تم مانل ہو جاتے	ان کی طرف	کچھ تھوڑا	(اگر ایسا ہو تا تو) اس وقت

تو قریب تھا کہ تم ان کی طرف کچھ تھوڑا سامانل ہو جاتے ○ اور اگر ایسا ہوتا

لَا ذَنْبَكَ ضِعْفَ الْحَيَاةِ وَضِعْفَ الْمَمَاتِ

لَا ذَنْبَكَ	ضِعْفَ الْحَيَاةِ	وَ	ضِعْفَ الْمَمَاتِ
ضرور ہم پکھاتے تمہیں	دنوی زندگی میں دگنی (سزا)	اور	موت کے بعد دگنی (سزا)

تو ہم تمہیں دنیوی زندگی میں دگنی سزا اور موت کے بعد دگنی سزا کا مزہ پکھاتے

ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ عَلَيْنَا نَصِيرًا ۝۴۸ وَإِنْ

ثُمَّ	لَا تَجِدُ	لَكَ	عَلَيْنَا	نَصِيرًا ۝۴۸	وَ	وَ	وَ	وَ
پھر	تم نہ پاتے	اپنے لئے	ہم پر (ہمارے مقابل)	کوئی مددگار	اور	بیشک		

پھر تم ہمارے مقابل اپنا کوئی مددگار نہ پاتے ○ اور بیشک

كَادُوا الِيسْتَفْرُؤُونَكَ مِنَ الْأَرْضِ لِيُخْرِجُوكَ مِنْهَا وَ

كَادُوا الِيسْتَفْرُؤُونَكَ	مِنَ الْأَرْضِ	لِيُخْرِجُوكَ	مِنْهَا	وَ
قریب تھا کہ وہ پھسلا دیں تمہیں	(اس سر) زمین سے	تاکہ وہ نکال دیں تمہیں	اس سے	اور

قریب تھا کہ وہ تمہیں اس سر زمین سے پھسلا دیں تاکہ تمہیں اس سے نکال دیں اور

إِذَا لَا يَلْبَثُونَ خَلْقَكَ إِلَّا قَلِيلًا ۝۴۹ سُنَّةَ مَنْ

إِذَا	لَا يَلْبَثُونَ	خَلْقَكَ	إِلَّا	قَلِيلًا ۝۴۹	سُنَّةَ مَنْ
(اگر ایسا ہو تا تو) اس وقت	وہ نہ ٹھہرتے	تمہارے پیچھے	مگر	تھوڑا (عرصہ)	(ان کا) طریقہ جو

اگر ایسا ہو تا تو وہ تمہارے پیچھے تھوڑی ہی مدت ٹھہرتے ○ جیسے ہمارے

== عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تربیت اور معاملات کی نگہبانی تو خود اللہ عزوجل فرماتا ہے تو کیسے ممکن ہے کہ آپ اللہ عزوجل کی طرف کوئی غلط بات منسوب کر سکیں۔

①..... اس آیت اور اس کے بعد والی آیت میں کفار کی بات کا رد اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عظمت و شان اور معصومیت کا بیان فرمایا گیا ہے کہ اللہ عزوجل کی خاص رحمت ہر وقت اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے شامل حال رہتی ہے چنانچہ فرمایا کہ اے حبیب اصل اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، اگر ہم تمہیں معصوم بنا کر ثابت قدم نہ رکھتے تو قریب تھا کہ تم ان کی طرف کچھ تھوڑا سامانل ہو جاتے لیکن ایسا نہ ہوا بلکہ اللہ عزوجل نے آپ کو ثابت قدم ==

قَدْ أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنْ رُسُلِنَا وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا

قَدْ	أَرْسَلْنَا	قَبْلَكَ	مِنْ رُسُلِنَا	وَلَا	تَجِدُ	لِسُنَّتِنَا
تحقیق	ہم نے بھیجے	تم سے پہلے	اپنے رسولوں میں سے	اور	تم نہیں پاؤ گے	ہمارے قانون میں

ان رسولوں کا طریقہ رہا جنہیں ہم نے آپ سے پہلے بھیجا اور تم ہمارے قانون میں کوئی تبدیلی

تَحْوِيلًا ۴۷ اَقِمِ الصَّلَاةَ لِذُلُوْكَ الشَّسِ اِلَى غَسَقِ الْاَيْلِ وَ

تَحْوِيلًا ۴۷	اَقِمِ	الصَّلَاةَ	لِذُلُوْكَ الشَّسِ	اِلَى غَسَقِ الْاَيْلِ	وَ
کوئی تبدیلی	قائم کرو	نماز	سورج ڈھلنے سے	رات کے اندھیرے تک	اور

نہ پاؤ گے ○ نماز قائم رکھو سورج ڈھلنے سے رات کے اندھیرے تک اور

قُرْآنَ الْفَجْرِ ۱ اِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا ۴۸ وَمِنْ الْاَيْلِ

قُرْآنَ الْفَجْرِ ۱	اِنَّ	قُرْآنَ الْفَجْرِ	كَانَ	مَشْهُودًا ۴۸	وَ	مِنْ الْاَيْلِ
صبح کا قرآن	بیشک	صبح کا قرآن	ہے	(کہ اس پر فرشتے حاضر ہوتے ہیں)	اور	رات کا کچھ حصہ

صبح کا قرآن، بیشک صبح کے قرآن میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں ○ اور رات کے کچھ حصے میں

فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ۴۹ عَسَىٰ اَنْ

فَتَهَجَّدْ	بِهٖ	نَافِلَةً ۴۹	لَّكَ	عَسَىٰ اَنْ
تو تہجد پڑھو	اس (حصے) میں	زیادہ ہے	(خاص) تمہارے لیے	قرب ہے کہ

تہجد پڑھو یہ خاص تمہارے لیے زیادہ ہے۔ قریب ہے کہ

يَبْعَثَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا ۵۰ وَقُلْ رَّبِّ

يَبْعَثَ	رَبُّكَ	مَقَامًا مَّحْمُودًا ۵۰	وَ	قُلْ	رَبِّ
فائز فرمائے گا تمہیں	تمہارا رب	مقام محمود (پر)	اور	تم کہو	اے میرے رب

آپ کا رب آپ کو ایسے مقام پر فائز فرمائے گا کہ جہاں سب تمہاری حمد کریں ○ اور اے حبیب! یوں عرض کرو

رکھا اور اگر بالفرض ایسا ہو تاکہ آپ ان کی طرف جھکتے تو ہم تمہیں دنیاوی زندگی میں دگنی سزا اور موت کے بعد دگنی سزا کا مزہ چکھاتے کیونکہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا مرتبہ دوسروں سے بلند تر ہے اس لئے آپ سے پاکیزگی اور کردار میں عظمت کا تقاضا بھی دوسروں کی نسبت زیادہ ہے۔

۱..... اس سے نماز فجر مراد ہے اور اس کو قرآن اس لئے فرمایا گیا کہ قرأت ایک رکن ہے اور عربی کا ایک عام قاعدہ ہے کہ ایک جز بول کر بعض اوقات پورا کل مراد ہوتا ہے جیسا کہ خود قرآن کریم میں ہی یہ قاعدہ کی جگہ موجود ہے جیسے نماز کو رکوع و سجود سے بھی تعبیر کیا گیا ہے۔ ۲..... نماز تہجد حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نمازوں کی فریضت اور اوقات کا بیان

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر تہجد کی فریضت اور آپ کا مقام امر بتیہ

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ایک دعا کی تعلیم



اَدْخَلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاَجْعَلْ

اَدْخَلْنِيْ	مُدْخَلَ صِدْقٍ	وَ	اَخْرِجْنِيْ	مُخْرَجَ صِدْقٍ (۱)	وَ	اَجْعَلْ
داخل فرما مجھے	سچا داخل کرنا	اور	نکال مجھے	سچا نکالنا	اور	بنادے

کہ اے میرے رب مجھے پسندیدہ طریقے سے داخل فرما اور مجھے پسندیدہ طریقے سے نکال دے اور میرے لئے

لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا ۝۸۰ وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَ

لِيْ	مِنْ لَّدُنْكَ	سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا ۝۸۰	وَ	قُلْ	جَاءَ	الْحَقُّ	وَ
میرے لئے	اپنے پاس سے	مددگار غلبہ، قوت	اور	تم کہو	آیا	حق	اور

اپنی طرف سے مددگار قوت بنادے ۝ اور تم فرماؤ کہ حق آیا اور

زَهَقَ الْبٰطِلُ ۖ اِنَّ الْبٰطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ۝۸۱ وَنُنَزِّلُ

زَهَقَ	الْبٰطِلُ	اِنَّ	الْبٰطِلَ	كَانَ	زَهُوْقًا ۝۸۱	وَ	نُنَزِّلُ
مٹ گیا	باطل	بیشک	باطل	تھا (ہی)	مٹنے والا	اور	ہم اتارتے ہیں

باطل مٹ گیا بیشک باطل کو مٹنا ہی تھا ۝ اور ہم قرآن میں

مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَ

مِنَ الْقُرْاٰنِ	مَا هُوَ	شِفَآءٌ (۲)	وَ	رَحْمَةٌ	لِّلْمُؤْمِنِيْنَ	وَ
قرآن سے (میں)	(وہ چیز) جو	وہ	شفا	اور	رحمت (ہے)	ایمان والوں کے لیے

وہ چیز اتارتے ہیں جو ایمان والوں کے لیے شفا اور رحمت ہے اور

لَا يَزِيْدُ الظَّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا ۝۸۲ وَاِذَا اَنْعَمْنَا

لَا يَزِيْدُ	الظَّٰلِمِيْنَ	اِلَّا	خَسَارًا ۝۸۲	وَ	اِذَا	اَنْعَمْنَا
وہ زیادہ نہیں کرتا	ظالموں (کو)	مگر	نقصان، خسارے (میں)	اور	جب	ہم احسان کرتے ہیں

اس سے ظالموں کو خسارہ ہی بڑھتا ہے ۝ اور جب ہم انسان پر

== ذالہ و سلم پر فرض تھی، جمہور کا یہی قول ہے جبکہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کی امت کے لئے یہ نماز سنت ہے۔ ۝ (پچھلے صفحے کا حاشیہ) مقام محمود مقام شفاعت ہے کہ اس میں اولین و آخرین حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کی حمد کریں گے۔

۱..... مفسرین نے اس کے بہت سے مطالب و معانی بیان فرمائے ہیں، ان میں سے دو یہ ہیں: (۱) میرا داخل ہونا اور نکلتا پسندیدہ طریقے سے کر دے، جہاں بھی میں داخل ہوں اور جہاں سے بھی میں باہر آؤں خواہ وہ کوئی مکان ہو یا کام۔ (۲) مجھے قبر میں اپنی رضا اور طہارت کے ساتھ داخل کر اور قبر سے اٹھانے وقت ==

## عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَتَابِجَانِيهِ ۚ وَاِذَا

عَلَى الْاِنْسَانِ	اَعْرَضَ	وَ	تَابِجَانِيهِ	وَ	اِذَا
انسان پر	(تو) وہ منہ پھیر لیتا ہے	اور	اپنی طرف پر، سمت	اور	جب

احسان کرتے ہیں تو وہ منہ پھیر لیتا ہے اور اپنی طرف سے دور ہٹ جاتا ہے اور جب

## مَسَّهُ الشَّرُّ كَانَ يَكُوْسًا ۝۸۳ قُلْ كُلُّ يَّعْمَلُ

مَسَّهُ	الشَّرُّ	كَانَ	يَكُوْسًا ۝۸۳ (۱)	قُلْ	كُلُّ	يَّعْمَلُ
پہنچتی ہے اسے	برائی	(تو) وہ ہو جاتا ہے	مایوس	تم کہو	سب	کام کرتے ہیں

اسے برائی پہنچتی ہے تو مایوس ہو جاتا ہے ۝ تم فرماؤ: سب اپنے اپنے انداز پر

## عَلَى شَاكِلَتِهِ طَفَرَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ اَهْدَى

عَلَى شَاكِلَتِهِ	طَفَرَبُّكُمْ	اَعْلَمُ	بِمَنْ	هُوَ	اَهْدَى
اپنے انداز پر	تو تمہارا رب	خوب جانتا ہے	(اس) کو جو	وہ	زیادہ ہدایت والا (ہے)

کام کرتے ہیں تو تمہارا رب اسے خوب جانتا ہے جو زیادہ ہدایت کے

## سَبِيلًا ۝۸۴ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ ط قُلِ الرُّوحُ

سَبِيلًا ۝۸۴ (۲)	وَ	يَسْأَلُونَكَ	عَنِ الرُّوحِ	قُلِ	الرُّوحُ
راستے (کے اعتبار سے)	اور	وہ پوچھتے ہیں تم سے	روح کے متعلق	تم کہو	روح

راستے پر ہے ۝ اور تم سے روح کے متعلق پوچھتے ہیں۔ تم فرماؤ: روح

## مِنْ اَمْرِ رَبِّي وَمَا اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا

مِنْ اَمْرِ رَبِّي	وَ	مَا اُوْتِيْتُمْ	مِّنَ الْعِلْمِ	اِلَّا
میرے رب کے حکم سے (ایک چیز ہے)	اور	(اے لوگو) تمہیں نہیں دیا گیا	علم سے	مگر

میرے رب کے حکم سے ایک چیز ہے اور (اے لوگو!) تمہیں بہت تھوڑا علم

= عزت و کرامت کے ساتھ باہر لا۔ ۲۔ (پچھلے سنے کا شاعر) قرآن کریم کی حقیقی شفا تو روحانی امراض سے ہے لیکن جسمانی امراض کی بھی اس میں شفا موجود ہے اور حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اقوال و افعال سے ثابت ہے۔

۱۔ اس سے معلوم ہوا کہ آرام و راحت کے وقت اللہ عَزَّوَجَلَّ کو بھول جانا اور صرف مصیبت میں لمبی وعائیں مانگنا اور اگر قبولیت میں دیر ہو تو مایوس ہو جانا کافریا غافل کی علامت ہے۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ ان تینوں عیبوں سے پاک و صاف رہیں۔ ۲۔ اس آیت کی روشنی میں ہر کوئی اپنے بارے میں غور کرے۔



قَلِيلًا ۸۵ وَلَئِنْ شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِي أَوْحَيْنَا

قَلِيلًا ۸۵	وَ	لَئِنْ	شِئْنَا	لَنَذْهَبَنَّ ۱) بِالَّذِي	أَوْحَيْنَا
بہت تھوڑا	اور	ضرور اگر	ہم چاہتے	(تو) ضرور لے جاتے (اسے) جو	ہم نے وحی کی

دیا گیا ہے ○ اور اگر ہم چاہتے تو ہم جو آپ کی طرف وحی بھیجتے ہیں

إِلَيْكَ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ بِهِ عَلَيْنَا وَكِيلًا ۸۶

إِلَيْكَ	ثُمَّ	لَا تَجِدُ	لَكَ	بِهِ	عَلَيْنَا	وَكِيلًا ۸۶
تمہاری طرف	پھر	تم نہ پاتے	اپنے لئے	اس پر	ہم پر (ہمارے حضور)	وکالت کرنے والا

اسے لے جاتے پھر تم اپنے لئے اس پر ہمارے حضور کوئی وکیل نہ پاتے ○

إِلَّا رَحْمَةً مِّن رَّبِّكَ ۖ إِنَّ فَضْلَهُ كَانَ عَلَيْكَ كَبِيرًا ۸۷

إِلَّا	رَحْمَةً	مِّن رَّبِّكَ	إِنَّ	فَضْلَهُ	كَانَ	عَلَيْكَ	كَبِيرًا ۸۷
مگر	رحمت (ہے)	تمہارے رب سے (کی)	بیشک	اس کا فضل	ہے	تم پر	بڑا

مگر تمہارے رب کی رحمت ہی ہے۔ بیشک تمہارے اوپر اس کا بڑا فضل ہے ○

قُلْ لِّمَنِ اجْتَمَعَتِ الْإِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَىٰ أَنْ

قُلْ	لِّمَنِ	اجْتَمَعَتِ	الْإِنْسُ	وَ	الْجِنُّ	عَلَىٰ	أَنْ
تم کہو	ضرور اگر	جمع ہو جائیں، متفق ہو جائیں	انسان	اور	جن	(اس) پر	کہ

تم فرماؤ: اگر آدمی اور جن سب اس بات پر متفق ہو جائیں کہ

يَأْتُوا بِشِلِّ هَذَا الْقُرْآنِ لَا يَأْتُونَ بِشِلِّهِ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ

يَأْتُوا بِشِلِّ هَذَا الْقُرْآنِ	لَا يَأْتُونَ بِشِلِّهِ	وَلَوْ	كَانَ	بَعْضُهُمْ
وہ لے آئیں اس قرآن کی مانند	(تو) وہ نہ لاسکیں گے اس کا مثل	اگرچہ	ہوں	ان کے بعض

اس قرآن کی مانند لے آئیں تو اس کا مثل نہ لاسکیں گے اگرچہ ان میں ایک دوسرے کا

= کہ اس کا تعلق کس گروہ سے ہے، پھر جو شخص اپنے نفس میں بھلائی، اطاعت اور شکر پائے تو وہ اللہ تعالیٰ کی حمد بجالائے اور جو اپنے نفس میں شر، فسق، ناشکری اور مایوسی پائے تو وہ معاملہ ہاتھ سے نکلنے سے پہلے پہلے اپنی اصلاح کر لے۔

۱..... اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر ہم چاہتے تو اس قرآن کو سینوں اور صحیفوں سے جو فرمادیتے، پھر آپ کوئی وکیل نہ پاتے جو ہماری بارگاہ میں آپ کے لئے اس قرآن کو لوٹا دینے کی وکالت کر تا لیکن آپ کے رب کی رحمت ہی ہے کہ اس نے قیامت تک اسے باقی رکھا اور ہر طرح کی =

## لِبَعْضٍ ظَهِيرًا ۸۸ وَ لَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ

لِبَعْضٍ	ظَهِيرًا ۸۸	وَ	لَقَدْ	صَرَّفْنَا	لِلنَّاسِ
بعض کے	مددگار	اور	ضرور بیشک	ہم نے بار بار بیان کیا	لوگوں کے لیے

مددگار ہو ○ اور بیشک ہم نے لوگوں کے لیے

## فِي هَذَا الْقُرْآنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ فَأَبَى أَكْثَرُ النَّاسِ إِلَّا كُفُورًا ۸۹

فِي هَذَا الْقُرْآنِ	مِنْ كُلِّ مَثَلٍ	فَأَبَى	أَكْثَرُ النَّاسِ	إِلَّا	كُفُورًا ۸۹
اس قرآن میں	ہر (قسم کی) مثال سے	تو نہ مانا	اکثر لوگوں (نے)	مگر	ناشکری کرنا

اس قرآن میں ہر طرح کی مثال بار بار بیان کی ہے تو اکثر لوگوں نے ناشکری کرنے کے علاوہ نہ مانا ○

## وَقَالُوا النَّبِيُّ مِنْكُمْ لَكَ حَتَّى تَفْجُرَ

وَقَالُوا	النَّبِيُّ مِنْكُمْ	لَكَ	حَتَّى	تَفْجُرَ
اور	انہوں نے کہا	ہم ہرگز یقین نہ کریں گے	تم پر	یہاں تک کہ

اور انہوں نے کہا: ہم تم پر ہرگز ایمان نہ لائیں گے یہاں تک کہ تم جاری کر دو

## لَنَا مِنَ الْأَرْضِ يَنْبُوعًا ۹۰ أَوْ تَكُونَ لَكَ جَنَّةٌ

لَنَا	مِنَ الْأَرْضِ	يَنْبُوعًا ۹۰	أَوْ	تَكُونَ	لَكَ	جَنَّةٌ
ہمارے لیے	زمین سے	کوئی چشمہ	یا	ہو	تمہارے لیے	کوئی باغ

زمین سے کوئی چشمہ بہا دو ○ یا تمہارے لیے کھجوروں

## مِّنْ نَّخِيلٍ وَعَنْبٍ فَتَفْجَرُ الْأَنْهَارُ خِلَافًا تَفْجِيرًا ۹۱ أَوْ

مِّنْ نَّخِيلٍ وَعَنْبٍ	فَتَفْجَرُ	الْأَنْهَارُ	خِلَافًا	تَفْجِيرًا ۹۱	أَوْ
کھجوروں اور انگوروں سے	تو تم جاری کر دو	نہریں	اس کے درمیان	بہتی ہوئی	یا

اور انگوروں کا کوئی باغ ہو پھر تم ان کے درمیان خوب نہریں جاری کر دو ○ یا

== کسی بیشی اور تبدیلی سے محفوظ فرما دیا۔ اے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، بیشک تمہارے اوپر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا بڑا فضل ہے جیسے اُس نے آپ پر قرآن کریم نازل فرمایا، آپ کو تمام بنی آدم کا سردار اور خاتم النبیین کیا اور مقام محمود عطا فرمایا۔

①..... جب قرآن کریم کا اعجاز خوب ظاہر ہو چکا اور واضح معجزات نے حجت قائم کر دی اور کفار کے لئے عذر کی کوئی صورت باقی نہ رہی تو وہ لوگوں کو مغالطہ میں ڈالنے کے لئے طرح طرح کی نشانیاں طلب کرنے لگے، حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جب ان کی ضد، عناد اور حق سے دشمنی کا حد سے گزرنا دیکھا تو ==



## تُسْقِطُ السَّمَاءَ كَمَا زَعَمْتَ عَلَيْنَا كِسْفًا اَوْ

تُسْقِطُ	السَّمَاءَ	كَمَا	زَعَمْتَ	عَلَيْنَا	كِسْفًا	اَوْ
تم گرا دو	آسمان	جیسا	تم نے گمان کیا (کہا)	ہمارے اوپر	ٹکڑے ٹکڑے (کر کے)	یا

تم ہم پر آسمان ٹکڑے ٹکڑے کر کے گرا دو جیسا تم نے کہا ہے یا

## تَأْتِي بِاللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ قَبِيْلًا ۙ اَوْ يَكُوْنُ لَكَ بَيْتٌ

تَأْتِي بِاللّٰهِ	وَالْمَلٰٓئِكَةِ	قَبِيْلًا ۙ	اَوْ	يَكُوْنُ	لَكَ	بَيْتٌ
تم لے آؤ اللہ	اور	فرشتوں (کو)	(ہمارے) سامنے	یا	ہو	تمہارے لئے

اللہ اور فرشتوں کو ہمارے سامنے لے آؤ یا تمہارے لئے کوئی سونے کا

## مِّنْ ذُرْحٍ اَوْ تَرْفٍ فِي السَّمَاءِ ط وَلَنْ تُؤْمِنَ

مِّنْ ذُرْحٍ	اَوْ	تَرْفٍ	فِي السَّمَاءِ	و	لَنْ تُؤْمِنَ
سونے سے (کا)	یا	تم چڑھ جاؤ	آسمان میں	اور	ہم ہرگز یقین نہ کریں گے

گھر ہو یا تم آسمان پر چڑھ جاؤ اور ہم تمہارے چڑھ جانے پر بھی

## لِرُقِيْلِكَ حَتّٰی تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتٰبًا نَّفَرُّوْكَ ط

لِرُقِيْلِكَ	حَتّٰی	تُنَزِّلَ	عَلَيْنَا	كِتٰبًا	نَّفَرُّوْكَ
تمہارے چڑھ جانے پر (بھی)	یہاں تک کہ	تم اتار دو	ہمارے اوپر	ایک کتاب	ہم پڑھیں اسے

ہرگز ایمان نہ لائیں گے جب تک ہم پر ایک کتاب نہ اتارو جو ہم پڑھیں۔

## قُلْ سُبْحٰنَ رَبِّيْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا مِّثْلُ سُوْلًا ۙ

قُلْ ۙ	سُبْحٰنَ رَبِّيْ	هَلْ	كُنْتُ	اِلَّا	بَشَرًا	مِّثْلُ سُوْلًا ۙ
تم کہو	میرا رب پاک ہے	کیا (یعنی نہیں)	ہوں میں	مگر	ایک آدمی	(اللہ کا) بھیجا ہوا

تم فرماؤ: میرا رب پاک ہے میں تو صرف اللہ کا بھیجا ہوا ایک آدمی ہوں اور

== آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کو ان کی حالت پر رنج ہوا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

۱..... کفار کے تمام مطالبات کے جواب میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کو ایک ہی جواب دینے کا ارشاد فرمایا گیا کہ آپ ان سے کہہ دیں کہ میرا کام اللہ عز و جل کا پیغام پہنچا دینا ہے، وہ میں نے پہنچا دیا ہے اور جس قدر معجزات و آیات یقین و اطمینان کے لئے درکار ہیں ان سے بہت زیادہ میرا پروردگار عز و جل ظاہر فرما چکا لہذا اجت پوری ہو چکی ہے۔ اب یہ سمجھ لو کہ رسول کے انکار کرنے اور آیات الہیہ سے مکرنے کا کیا انجام ہوتا ہے۔

## مَامَنَ النَّاسَ أَنْ يُؤْمِنُوا إِذْ جَاءَهُمُ الْهُدَى

مَامَنَ	النَّاسَ	أَنْ	يُؤْمِنُوا	إِذْ	جَاءَهُمُ	الْهُدَى
نہیں روکا	لوگوں (کو)	(اس سے) کہ	وہ ایمان لائیں	جب	آئی ان کے پاس	ہدایت

لوگوں کو ایمان لانے سے ان کے پاس ہدایت آ جانے کے بعد اسی بات نے منع کر رکھا ہے

## إِلَّا أَنْ قَالُوا أَبْعَثْ اللَّهُ بَشَرًا رَسُولًا ۙ ۹۴

إِلَّا	أَنْ	قَالُوا	أَبْعَثْ	اللَّهُ	بَشَرًا	رَسُولًا ۙ ۹۴
مگر	(اس بات نے) کہ	انہوں نے کہا	کیا بھیجا	اللہ (نے)	ایک آدمی (کو)	رسول (بنا کر)

کہ وہ کہتے ہیں: کیا اللہ نے ایک آدمی کو رسول بنا کر بھیجا؟ ○

## قُلْ لَوْ كَانَ فِي الْأَرْضِ مَلَائِكَةٌ يَبْشُرُونَ مُطِئِينَ لَنُزِّلْنَا

قُلْ ۙ ۱	لَوْ	كَانَ	فِي الْأَرْضِ	مَلَائِكَةٌ	يَبْشُرُونَ	مُطِئِينَ	لَنُزِّلْنَا
تم کہو	اگر	ہوتے	زمین میں	فرشتے	جو چلتے	اطمینان سے	(تو) ضرور ہم اتارتے

تم فرماؤ: اگر زمین میں فرشتے ہوتے جو اطمینان سے چلتے پھرتے تو ہم ان پر

## عَلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ مَلَكَائِرُ ۙ ۹۵ قُلْ كَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا

عَلَيْهِمْ	مِنَ السَّمَاءِ	مَلَكَائِرُ ۙ ۹۵	قُلْ	كَفَىٰ	بِاللَّهِ	شَهِيدًا
ان پر	آسمان سے	کوئی فرشتہ	رسول (بنا کر)	تم کہو	کافی ہے	اللہ گواہ

آسمان سے کسی فرشتے کو ہی رسول بنا کر بھیجتے ○ تم فرماؤ: میرے اور تمہارے درمیان

## بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ ۖ إِنَّهُ كَانَ بِعِبَادِهِ خَبِيرًا بَصِيرًا ۙ ۹۶ وَ

بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ	إِنَّهُ	كَانَ	بِعِبَادِهِ	خَبِيرًا	بَصِيرًا ۙ ۹۶	وَ
میرے اور تمہارے درمیان	بیشک وہ	ہے	اپنے بندوں کی	خبر رکھنے والا	دیکھنے والا	اور

اللہ کافی گواہ ہے، بیشک وہ اپنے بندوں کی خبر رکھنے والا، دیکھنے والا ہے ○ اور

۱..... کفار کے جواب میں مزید فرمایا گیا کہ اے حبیبِ اعلیٰ اللہ تعالیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، تم ان سے فرما دو کہ اگر انسانوں کی بجائے زمین میں صرف فرشتے رکائش پذیر ہوتے جو یہاں چلتے پھرتے تو ہم ان پر آسمان سے کسی فرشتے کو ہی رسول بنا کر بھیجتے لیکن جب زمین میں انسان جیسے ہیں تو رسول بھی انسان ہی بنایا جاتا ہے۔ فرشتوں کیلئے فرشتہ ہی رسول بھیجا جاتا کیونکہ وہ ان کی جنس سے ہوتا لیکن جب زمین میں آدمی جیسے ہیں تو ان کا ملائکہ میں سے رسول طلب کرنا نہایت ہی بے جا ہے۔



## مَنْ يَهْدِ اللَّهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ وَمَنْ يُضِلِّ

مَنْ	يَهْدِ	اللَّهُ	فَهُوَ	الْمُهْتَدِ	وَ	مَنْ	يُضِلُّ
جسے	ہدایت دے	اللہ	تو وہی	ہدایت پانے والا (ہوتا ہے)	اور	جسے	وہ گمراہ کر دے

جسے اللہ ہدایت دے تو وہی ہدایت پانے والا ہوتا ہے اور جنہیں وہ گمراہ کر دے

## فَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ اَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِهِ ط وَنَحْشُرُهُمْ

فَلَنْ تَجِدَ	لَهُمْ	أَوْلِيَاءَ	مِنْ دُونِهِ	وَ	نَحْشُرُهُمْ
تو تم ہرگز نہ پاؤ گے	ان کے لئے	مددگار	اس کے سوا	اور	ہم اٹھائیں گے انہیں

تو تم ہرگز ان کیلئے اس کے سوا کسی کو مددگار نہ پاؤ گے اور ہم انہیں قیامت کے دن

## يَوْمَ الْقِيَمَةِ عَلَى وُجُوهِهِمْ عِيَاءٌ بَكِيًّا ط مَا لَهُمْ جَهَنَّمُ ط

يَوْمَ الْقِيَمَةِ	عَلَى وُجُوهِهِمْ	عِيَاءٌ	وَ	بَكِيًّا	وَ	مَا لَهُمْ	جَهَنَّمُ
قیامت کے دن	ان کے چہروں کے بل	اندھا	اور	گوٹکا	اور	ان کا ٹھکانہ	جہنم (ہے)

ان کے منہ کے بل اٹھائیں گے اس حال میں کہ وہ اندھے اور گوٹکے اور بہرے ہوں گے۔ ان کا ٹھکانہ جہنم ہے

## كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنُهُمْ سَعِيرًا ۙ ذٰلِكَ جَزَاؤُهُمْ

كُلَّمَا	خَبَتْ	زِدْنُهُمْ	سَعِيرًا ۙ	ذٰلِكَ	جَزَاؤُهُمْ
جب کبھی	وہ بجھنے لگے گی	(تو) ہم زیادہ کر دیں گے ان کے لئے	بھڑکانا	یہ	ان کی سزا (ہے)

جب کبھی بجھنے لگے گی تو ہم ان کے لئے اور بھڑکا دیں گے ۝ یہ ان کی سزا ہے

## يَا نَعْتَهُمْ كَفَرًا وَاِيَّا يَتِنَا وَقَالُوا اِذَا

يَا نَعْتَهُمْ	كَفَرًا	وَاِيَّا يَتِنَا	وَ	قَالُوا	اِذَا
(اس کے) سبب کہ وہ	انہوں نے انکار کیا	ہماری آیتوں کا	اور	کہا	کیا جب

اس سبب سے کہ انہوں نے ہماری آیتوں کا انکار کیا اور کہنے لگے: کیا جب

①..... اس آیت میں بیان ہوا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کفار کو منہ کے بل اٹھائے گا، اس سے متعلق بخاری شریف میں ہے کہ ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! اَصَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرکو اس کے چہرے کے بل کس طرح اٹھایا جائے گا؟ ارشاد فرمایا: وہ رب جس نے اسے دنیا میں دو قدموں پر چلایا کیا اس بات پر قادر نہیں کہ وہ قیامت کے دن اسے چہرے کے بل چلائے؟ (یعنی وہ اس بات پر ضرور قادر ہے۔) (بخاری، ۲۵۲/۳، الحدیث: ۲۵۲۳)

## كُنَّا عَظَمَاءَ رُفَاتًا ۚ اِنَّا لَبَعُوْثُوْنَ خُلُقًا جَدِيْدًا ۙ ۹۸

كُنَّا	عَظَمَاءَ	وَّ	رُفَاتًا	ۚ	اِنَّا	لَبَعُوْثُوْنَ	خُلُقًا جَدِيْدًا ۙ ۹۸
ہم ہو جائیں گے	ہڈیاں	اور	ریزہ ریزہ	کیا ہم	ضرور اٹھائے جائیں گے	نئی تخلیق	(کے ساتھ)

ہم ہڈیاں اور ریزہ ریزہ ہو جائیں گے تو کیا ہمیں نئے سرے سے پیدا کر کے اٹھایا جائے گا؟ ○

## اَوْ لَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ

اَوْ لَمْ يَرَوْا	اَنَّ	اللّٰهَ	الَّذِيْ	خَلَقَ	السَّمٰوٰتِ	وَ
اور کیا انہوں نے نہیں دیکھا	کہ	اللہ	جس نے	پیدا کیا	آسمانوں	اور

اور کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ وہ اللہ جس نے آسمان اور

## الْاَرْضِ رَضَّ قَادِرٌ عَلٰۤی اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ وَ

الْاَرْضِ	رَضَّ	قَادِرٌ	عَلٰۤی	اَنْ	يَّخْلُقَ	مِثْلَهُمْ	وَ
زمین (کو)	(وہ) قادر (ہے)	(اس) پر	کہ	پیدا فرما دے	ان (لوگوں) کی مثل	اور	

زمین پیدا کئے ہیں وہ اس پر قادر ہے کہ ان لوگوں کی مثل اور پیدا کر دے اور

## جَعَلَ لَهُمْ اَجَلًا ۭ لَا رَيْبَ فِيْهِ ۚ فَاَبٰی

جَعَلَ	لَهُمْ	اَجَلًا ۭ	لَا	رَيْبَ	فِيْهِ	فَاَبٰی
اس نے مقرر کر رکھی ہے	ان کے لیے	ایک مدت	نہیں	کوئی شک	اس میں	تو نہ مانے

اس نے ان کے لیے ایک مدت مقرر کر رکھی ہے جس میں کچھ شبہ نہیں تو ظالموں نے

## الظَّالِمُوْنَ اِلَّا كُفُوْرًا ۙ ۹۹ قُلْ لَّوْ اَنْتُمْ تَمْلِكُوْنَ

الظَّالِمُوْنَ	اِلَّا	كُفُوْرًا ۙ ۹۹	قُلْ	لَّوْ	اَنْتُمْ	تَمْلِكُوْنَ ۙ ۱
ظالم	مگر	کفر کرنا، ناشکری کرنا	تم کہو	اگر	تم	مالک ہوتے

کفر کے علاوہ کچھ ماننے سے انکار کر دیا ○ تم فرماؤ: اگر تم لوگ

۱..... کفار مکہ نے مطالبہ کیا تھا کہ ان کے شہر میں نہریں اور چشمے جاری کر دیئے جائیں تاکہ ان کے مال زیادہ ہو جائیں اور ان کی معیشت بہتر ہو جائے۔ اس پر جواب دیا گیا کہ مال کی فراوانی پر حرص و لالچ اور بخل ختم ہو جانا چاہئے لیکن ان کا معاملہ یہ ہے کہ اگر بالفرض وہ اللہ تعالیٰ کے تمام خزانوں کے مالک ہو جائیں تو بھی ان کی حرص و لالچ اور بخل ختم نہ ہو گا اور یہ لوگ دوسروں کو نفع پہنچانے کا کوئی کام نہ کریں گے۔



## خَزَّآئِنَ رَحْمَةِ رَبِّي إِذَا لَا مُسَكِّمٌ

خَزَّآئِنَ رَحْمَةِ رَبِّي	إِذَا	لَا مُسَكِّمٌ
میرے رب کی رحمت کے خزانوں (کے)	اس وقت	ضرورت (انہیں) روک رکھتے

میرے رب کی رحمت کے خزانوں کے مالک ہوتے تو خرچ ہو جانے کے ڈر سے

## خَشِيَةَ الْإِنْفَاقِ ۖ وَكَانَ الْإِنْسَانُ قَتُورًا ۝۱۰۰ وَلَقَدْ

خَشِيَةَ الْإِنْفَاقِ	وَ	كَانَ	الْإِنْسَانُ	قَتُورًا ۝۱۰۰	وَ	لَقَدْ
خرچ ہو جانے کے ڈر (سے)	اور	ہے	آدمی	بڑا کنجوس	اور	ضرورت بیشک

تم (انہیں) روک رکھتے آدمی بڑا کنجوس ہے ○ اور بیشک

## اتَيْنَا مُوسَى تِسْعَ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ فَمَسَّلَ بَنِي إِسْرَآءِيلَ إِذْ

اتَيْنَا	مُوسَى	تِسْعَ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ	فَمَسَّلَ	بَنِي إِسْرَآءِيلَ	إِذْ
ہم نے عطا کیں	موسیٰ (کو)	نور و روشن نشانیاں	توپ پوچھو	بنی اسرائیل (سے)	جب

ہم نے موسیٰ کو نور و روشن نشانیاں دیں تو بنی اسرائیل سے پوچھو، جب

## جَاءَهُمْ فَقَالَ لَهُ فِرْعَوْنُ إِنِّي لَأَظُنُّكَ يُمُوسَى

جَاءَهُمْ	فَقَالَ	لَهُ	فِرْعَوْنُ	إِنِّي	لَأَظُنُّكَ	يُمُوسَى
وہ آیا ان کے پاس	تو کہا	اس سے	فرعون (نے)	بیشک میں	ضرورت سمجھتا ہوں تجھے	اے موسیٰ

وہ موسیٰ ان کے پاس تشریف لائے تو فرعون نے ان سے کہا: اے موسیٰ! بیشک میں تو یہ خیال کرتا ہوں

## مَسْحُورًا ۝۱۰۱ قَالَ لَقَدْ عَلِمْتُ مَا أُنْزِلَ هَؤُلَاءِ

مَسْحُورًا ۝۱۰۱	قَالَ	لَقَدْ	عَلِمْتُ	مَا أُنْزِلَ	هَؤُلَاءِ
جادو کا شکار	(موسیٰ نے) فرمایا	ضرورت بیشک	تم جانتے ہو	نہیں نازل کیا	ان (نشانوں) کو

کہ تم پر جادو کیا ہوا ہے ○ فرمایا: یقیناً تو جان چکا ہے کہ ان نشانوں کو عبرتیں کر کے

- یہاں انسان کو اس کی اصل کے اعتبار سے بڑا کنجوس فرمایا گیا ہے کیونکہ انسان کو محتاج پیدا کیا گیا ہے اور محتاج لازمی طور پر وہ چیز پسند کرتا ہے جس سے محتاجی کا ضرر اس سے دور ہو جائے اور اس چیز کو اپنی ذات کے لئے روک لیتا ہے جبکہ اس کی صفات خارجی اسباب کی وجہ سے ہوتی ہے جیسے اسے اپنی تعریف پسند ہوتی ہے یا ثواب ملنے کی امید ہوتی ہے، تو اس سے ثابت ہوا کہ انسان اپنی اصل کے اعتبار سے بخیل ہے۔ ۲۔ وہ نشانیاں یہ ہیں: (۱) عصا، (۲) ید بیضا، (۳) بولنے میں وقت جو حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان مبارک میں تھی پھر اللہ تعالیٰ نے اسے دور فرما دیا، (۴) دریا کا پھٹنا اور اس میں رستے بننا، =

## اِلَّا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بَصَیْرٌ وَّ اِنِّیْ

اِلَّا	رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	بَصَیْرٌ	وَ	اِنِّیْ
مگر	آسمانوں اور زمین کے رب (نے)	آنکھیں کھولنے والیاں	اور	بیشک میں

آسمانوں اور زمین کے رب ہی نے نازل فرمایا ہے اور اے فرعون! میں

## لَا ظَنُّكَ یَغْرِ عَوْنُ مَثْبُوْرًا ۝۱۲۰ فَاَسْرٰدَ اَنْ

لَا ظَنُّكَ	یَغْرِ عَوْنُ	مَثْبُوْرًا ۝۱۲۰	فَاَسْرٰدَ ۱۱۲۰	اَنْ
ضرور گمان کرتا ہوں تجھے	اے فرعون	ہلاک ہونے والا	تو اس (فرعون) نے چاہا	کہ

یہ گمان کرتا ہوں کہ تو ضرور ہلاک ہونے والا ہے ۝ تو فرعون نے چاہا کہ

## یَسْتَفْرِزَّهُمْ مِّنَ الْاَرْضِ فَاَغْرَقْنٰهُ وَمَنْ

یَسْتَفْرِزَّهُمْ	مِّنَ الْاَرْضِ	فَاَغْرَقْنٰهُ	وَ	مَنْ
وہ نکال دے ان (بنی اسرائیل) کو	زمین سے	تو ہم نے غرق کر دیا اسے	اور	جو

ان (بنی اسرائیل) کو زمین سے نکال دے تو ہم نے اسے اور اس کے ساتھیوں کو

## مَعَهُ جَمِیْعًا ۝۱۲۱ وَ قُلْنَا مِّنْۢ بَعْدِہٖ لِبَنِیْۤیْ اِسْرَآءِیْلَ

مَعَهُ	جَمِیْعًا ۝۱۲۱	وَ	قُلْنَا	مِّنْۢ بَعْدِہٖ	لِبَنِیْۤیْ اِسْرَآءِیْلَ
اس کے ساتھ (تھے)	سب (کو)	اور	ہم نے فرمایا	اس کے بعد	بنی اسرائیل سے

غرق کر دیا ۝ اور اس کے بعد ہم نے بنی اسرائیل سے فرمایا:

## اَسْكُنُوا الْاَرْضَ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ

اَسْكُنُوا	الْاَرْضَ	فَاِذَا	جَآءَ	وَعْدُ الْاٰخِرَةِ
تم سکونت اختیار کرو	(اس) زمین (میں)	پھر جب	آئے گا	آخرت کا وعدہ

اس سر زمین میں سکونت اختیار کرو پھر جب آخرت کا وعدہ آئے گا

== (5) طوفان، (6) مٹی، (7) گھن، (8) مینڈک، (9) خون۔

1..... یعنی فرعون نے چاہا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اور ان کی قوم کو سر زمین مصر سے نکال دے لیکن اللہ عزوجل نے فرعون کو اس کے ساتھیوں سمیت غرق کر دیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اور ان کی قوم کو سلامتی عطا فرمائی۔

فرعون کا ارادہ اور اس کا انجام

فرعون کی غرقابی کے بعد بنی اسرائیل پر انعام آئی



## جَنَّاتِكُمْ لَفِيفًا ۱۰۳ وَ بِالْحَقِّ أَنْزَلْنَاهُ وَ

جَنَّاتِكُمْ	لَفِيفًا ۱۰۳	وَ	بِالْحَقِّ	أَنْزَلْنَاهُ	وَ
ہم نے آئیں گے تمہیں	سمیٹ (کر)	اور	حق کے ساتھ (ہی)	ہم نے اتارا اس (قرآن) کو	اور

تو ہم تم سب کو جمع کر لائیں گے ○ اور ہم نے قرآن کو حق ہی کے ساتھ اتارا اور

## بِالْحَقِّ نَزَّلَ ۱۰۴ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا مُبَشِّرًا وَ

بِالْحَقِّ	نَزَّلَ ۱۰۴	وَ	مَا أَرْسَلْنَاكَ	إِلَّا	مُبَشِّرًا	وَ
حق کے ساتھ (ہی)	وہ اترا	اور	ہم نے نہیں بھیجا تمہیں	مگر	خوشخبری دینے والا	اور

حق کے ساتھ ہی یہ اترا اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر خوشخبری دینے والا اور

## نَذِيرًا ۱۰۵ وَقَدْ آتَيْنَاكَ لِقَاءَهُ لِقَاءَهُ

نَذِيرًا ۱۰۵	وَ	قَدْ آتَيْنَاكَ	لِقَاءَهُ	لِقَاءَهُ	لِقَاءَهُ
ڈرسانے والا	اور	قرآن (کو)	ہم نے جدا جدا کر کے نازل کیا اسے	تاکہ تم پڑھو اسے	

ڈرسانے والا ○ اور قرآن کو ہم نے جدا جدا کر کے نازل کیا تاکہ تم اسے

## عَلَى النَّاسِ عَلَى مُكْثٍ وَنَزَّلْنَاهُ تَنْزِيلًا ۱۰۶ قُلْ

عَلَى النَّاسِ	عَلَى مُكْثٍ	وَ	نَزَّلْنَاهُ	تَنْزِيلًا ۱۰۶	قُلْ
لوگوں پر	آہستگی پر (تھہر تھہر کر)	اور	ہم نے نازل کیا اسے	تھوڑا تھوڑا نازل کرنا	تم کہو

لوگوں پر تھہر تھہر کر پڑھو اور ہم نے اسے تھوڑا تھوڑا کر کے نازل کیا ○ تم فرماؤ:

## اٰمِنُوْا بِهٖ اَوْ لَا تُؤْمِنُوْا ۱۰۷ اِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوْا الْعِلْمَ

اٰمِنُوْا	بِهٖ	اَوْ	لَا تُؤْمِنُوْا	اِنَّ	الَّذِيْنَ	اُوْتُوْا	الْعِلْمَ
(اے لوگو) ایمان لاؤ	اس (قرآن) پر	یا	ایمان نہ لاؤ	بیشک	وہ لوگ جنہیں	دیا گیا	علم

(اے لوگو!) تم اس قرآن پر ایمان لاؤ یا نہ لاؤ بیشک جن لوگوں کو اس سے پہلے

۱..... یعنی قرآن شیاطین کے غلط ملط سے محفوظ رہا اور اس میں کسی قسم کی کوئی تبدیلی نہ ہو سکی۔ لہذا قرآن کا ایک ایک جملہ، کلمہ اور حرف برحق ہے۔ اس آیت شریفہ کا یہ جملہ ”وَ بِالْحَقِّ أَنْزَلْنَاهُ وَ بِالْحَقِّ نَزَّلَ“ ہر ایک بیماری کے لئے عملِ مجرب ہے، مرض کی جگہ پر ہاتھ رکھ کر پڑھ کر دم کر دیا جائے تو باذنِ اللہ بیماری دور ہو جاتی ہے۔

## مِنْ قَبْلِهِ إِذَا يُثْلِي عَلَيْهِمْ يَخْرُونَ

مِنْ قَبْلِهِ	إِذَا	يُثْلِي	عَلَيْهِمْ	يَخْرُونَ
اس سے پہلے	جب	(اس کی) تلاوت کی جاتی ہے	ان پر	(تو) وہ گر پڑتے ہیں

علم دیا گیا جب ان کے سامنے اس کی تلاوت کی جاتی ہے تو وہ ٹھوڑی کے بل

## لِلْأَذْقَانِ سُجَّدًا ۝ وَيَقُولُونَ سُبْحَنَ رَبِّنَا إِنْ كَانَ

لِلْأَذْقَانِ	سُجَّدًا ۝	وَيَقُولُونَ	سُبْحَنَ رَبِّنَا	إِنْ كَانَ
ٹھوڑیوں پر (کے بل)	سجدہ (میں)	اور	ہمارا رب پاک ہے	بیشک تھا

سجدہ میں گر پڑتے ہیں ○ اور کہتے ہیں ہمارا رب پاک ہے، بیشک

## وَعُدَّ رَبَّنَا لَفَعُولًا ۝ وَيَخْرُونَ لِلْأَذْقَانِ

وَعُدَّ رَبَّنَا	لَفَعُولًا ۝	وَيَخْرُونَ	لِلْأَذْقَانِ
ہمارے رب کا وعدہ	ضرور (پورا) ہونے والا	وہ گرتے ہیں	ٹھوڑیوں پر (کے بل)

ہمارے رب کا وعدہ پورا ہونے والا تھا ○ اور وہ روتے ہوئے ٹھوڑی کے بل

## يَبْكُونَ وَيَزِيدُهُمْ خُشُوعًا ۝ قُلِ

يَبْكُونَ	وَيَزِيدُهُمْ	خُشُوعًا ۝	قُلِ
روتے ہوئے	اور	وہ (قرآن) بڑھا دیتا ہے ان کے	دل کا جھکنا

گرتے ہیں اور یہ قرآن ان کے دلوں کے جھکنے کو اور بڑھا دیتا ہے ○ تم فرماؤ:

## ادْعُوا اللَّهَ أَدْعُوا الرِّحْمَنَ ۖ أَيَّامًا تَدْعُوا ۝

ادْعُوا	اللَّهُ	أَدْعُوا	الرِّحْمَنَ	أَيَّامًا تَدْعُوا ۝
تم پکارو	اللہ (کہہ کر)	یا	پکارو	رحمن (کہہ کر)

اللہ کہہ کر پکارو یا رحمن کہہ کر پکارو، تم جو کہہ کر پکارو

- ۱..... قرآن کریم کی تلاوت کے وقت رونا مستحب ہے اور یونہی رونا اگر اللہ تعالیٰ کے خوف سے ہو تو اس کی بڑی فضیلت ہے، چنانچہ ترمذی و نسائی کی حدیث میں ہے: وہ شخص جہنم میں نہ جائے گا جو اللہ تعالیٰ کے خوف سے روئے۔ (ترمذی، ۳۳۱/۳، الحدیث: ۱۳۳۹، نسائی، ص ۵۰۵، الحدیث: ۳۱۰۵) ۲..... اس سے معلوم ہوا کہ قرآن کریم دل میں نرمی اور خشوع و خضوع پیدا کرتا ہے۔ نوٹ: یہ آیت ان آیات میں سے ہے جسے پڑھنے اور سننے والے پر سجدہ تلاوت کرنا واجب ہے۔
- ۳..... ایک رات حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے طویل سجدہ کیا اور اپنے سجدہ میں ”یا اللہ یا رحمن“ فرماتے رہے۔ ابو جہل نے سنا تو کہنے لگا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ سے دعا کر رہا ہے۔



فَلَهُ إِلَّا سُبَّاءُ الْحُسْنٰی ۚ وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ

فَلَهُ	الْاَسْبَاءُ الْحُسْنٰی	و	لَا تَجْهَرُ	بِصَلَاتِكَ (۱)
تو اسی کے (ہیں)	اچھے نام	اور	تم آواز زیادہ بلند نہ کرو	اپنی نماز میں

سب اسی کے اچھے نام ہیں اور اپنی نماز میں نہ آواز زیادہ بلند کرو

وَلَا تُخَافُ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا ۝۱۱۰

و	لَا تُخَافُ	بِهَا	و	ابْتَغِ	بَيْنَ ذَلِكَ	سَبِيلًا ۝۱۱۰
اور	نہ بالکل آہستہ کر دو	اس میں	اور	تلاش کرو	اس کے درمیان	راستہ

اور نہ اسے بالکل آہستہ کر دو اور دونوں کے درمیان کاراستہ تلاش کرو

وَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ

و	قُلِ	الْحَمْدُ	لِلَّهِ	الَّذِي	لَمْ يَتَّخِذْ
اور	تم کہو	تمام تعریفیں	اللہ کے لئے (ہیں)	جس نے	اختیار نہیں فرمایا

اور تم کہو: سب خوبیاں اللہ کیلئے ہیں جس نے اپنے لیے

وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ

وَلَدًا	و	لَمْ يَكُنْ	لَهُ	شَرِيكٌ	فِي الْمُلْكِ	و	لَمْ يَكُنْ
بچہ	اور	نہیں ہے	اس کا	کوئی شریک	بادشاہی میں	اور	نہیں ہے

بچہ اختیار نہ فرمایا اور بادشاہی میں اس کا کوئی شریک نہیں اور کمزوری کی وجہ سے

لَهُ وَلِيٌّ مِّنَ الدُّلَىٰ وَكَبِيرُهُ شَكِيرًا ۝۱۱۱

لَهُ	وَلِيٌّ	مِّنَ الدُّلَىٰ	و	كَبِيرُهُ	شَكِيرًا ۝۱۱۱
اس کا	کوئی مددگار	کمزوری کی وجہ سے	اور	تم بڑائی بولو اس کی	بڑائی بولنا

اس کا کوئی مددگار نہیں اور اس کی اچھی طرح بڑائی بیان کرو

== تَعَالَىٰ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ == ہمیں تو کئی معبودوں کے پوجنے سے منع کرتے ہیں اور خود دو کو پکارتے ہیں، اللہ کو اور رَحْمٰن کو (مَعَاذَ اللہ)۔ اس کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ اللہ اور رَحْمٰن دو نام ایک ہی معبود برحق کے ہیں خواہ کسی نام سے پکارو۔

① ..... حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: مکہ مکرمہ میں جب حضور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے صحابہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُم کو نماز پڑھایا کرتے تو تلاوت قرآن کرتے وقت اپنی آواز مبارک بلند فرمایا کرتے تھے، جب کافر سنے تو گستاخانہ کلمات جلتے، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل =

رکوع: 12

آیات: 110

## سُورَةُ الْكَهْفِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ	اللَّهُ	الرَّحْمَنِ	الرَّحِيمِ
نام سے (شروع)	اللَّهُ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَى عَبْدِهِ الْكِتَابَ وَ

الْحَمْدُ	لِلَّهِ	الَّذِي	أَنْزَلَ	عَلَى عَبْدِهِ <sup>(۱)</sup>	الْكِتَابَ	وَ
تمام تعریفیں	اللہ کے لئے (ہیں)	جس نے	نازل کی	اپنے بندے پر	کتاب	اور

تمام تعریفیں اس اللہ کیلئے ہیں جس نے اپنے بندے پر کتاب نازل فرمائی اور

لَمْ يَجْعَلْ لَهُ عِوَجًا ۚ قَيِّمًا لِّتُنْذِرَ

لَمْ يَجْعَلْ	لَهُ	عِوَجًا ۚ	قَيِّمًا	لِّتُنْذِرَ	بِأَسَاسٍ دِيْدًا
نہیں رکھی	اس میں	کوئی ٹیڑھ	سیدھی، معتدل (کتاب)	تاکہ وہ ڈرائے	سخت عذاب (سے)

اس میں کوئی ٹیڑھ نہیں رکھی ۝ لوگوں کی مصلحتوں کو قائم رکھنے والی نہایت معتدل کتاب تاکہ

مِّنْ لَّدُنْهُ وَيُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ

مِّنْ لَّدُنْهُ	وَيُبَشِّرَ	الْمُؤْمِنِينَ	الَّذِينَ	يَعْمَلُونَ
اللہ کی طرف سے	اور	بشارت دے	ایمان والوں (کو)	جو

اللہ کی طرف سے سخت عذاب سے ڈرائے اور اچھے اعمال کرنے والے مومنوں کو

= فرمائی۔ (بخاری، ۳/۲۱۳، الحدیث: ۴۷۲۲)

۱..... اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اپنا بندہ فرمایا، اس سے معلوم ہوا کہ رسول کی شان اس میں ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ کا بندہ کہا جائے نہ کہ اسے اللہ تعالیٰ کی اولاد کہنا شروع کر دیا جائے جیسے عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو معاداً اللہ، اللہ تعالیٰ کا بیٹا کہتے ہیں۔ ۲..... یعنی قرآن میں نہ کوئی لفظی خرابی، نہ معنوی، نہ اس کی آیتوں میں آپس میں اختلاف ہے اور نہ تضاد۔



الصَّلِحَتِ أَنْ لَّهُمْ أَجْرًا حَسَنًا ۚ مَا كَثِيرٌ فِيهِ أَبَدًا ۚ

الصَّلِحَتِ	أَنَّ	لَّهُمْ	أَجْرًا حَسَنًا ۚ	مَا كَثِيرٌ	فِيهِ	أَبَدًا ۚ
اچھے، نیک	کہ	ان کے لیے	اچھا ثواب (ہے)	رہنے والے	اس میں	ہمیشہ

خوشخبری دے کہ ان کے لیے اچھا ثواب ہے ۝ جس میں ہمیشہ رہیں گے ۝

وَيُنذِرَ الَّذِينَ قَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا ۚ مَا

وَيُنذِرَ	الَّذِينَ	قَالُوا	اتَّخَذَ	اللَّهُ	وَلَدًا ۚ	مَا
اور	وہ ڈرائے	ان لوگوں کو جو	کہتے ہیں	بنایا ہے	اللہ (نے)	کوئی بچہ
						(نہیں ہے)

اور ان لوگوں کو ڈرائے جو کہتے ہیں کہ اللہ نے اپنا کوئی بچہ بنایا ہے ۝ اس بارے میں

لَهُمْ بِهِ مِنْ عِلْمٍ وَلَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ۚ كَبُرَتْ كَلِمَةً

لَهُمْ	بِهِ	مِنْ عِلْمٍ (۱)	وَلَا	إِلَهَ إِلَّا هُوَ ۚ	كَبُرَتْ	كَلِمَةً
ان کو	اس کا	کچھ علم	اور	نہ	ان کے باپ دادا کو	وہ بہت بڑی ہے
						بات

نہ تو وہ کچھ علم رکھتے ہیں اور نہ ان کے باپ دادا کتنا بڑا بول ہے

تَخْرُجُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ ۚ إِنَّ يَقُولُونَ إِلَّا كَذِبًا ۚ فَلَعَلَّكَ

تَخْرُجُ	مِنْ أَفْوَاهِهِمْ ۚ	إِنَّ	يَقُولُونَ	إِلَّا	كَذِبًا ۚ	فَلَعَلَّكَ
(جو) نکلتی ہے	ان کے مونہوں سے	نہیں	وہ کہہ رہے	مگر	جھوٹ	تو شاید تم

جو ان کے منہ سے نکلتا ہے۔ وہ بالکل جھوٹ کہہ رہے ہیں ۝ اگر وہ

بَاخِعٌ نَفْسِكَ عَلَىٰ آثَارِهِمْ ۚ إِنَّ لَّهُمْ يُؤْمِنُونَ ۚ بِهَذَا الْحَدِيثِ

بَاخِعٌ	نَفْسِكَ	عَلَىٰ آثَارِهِمْ ۚ	إِنَّ	لَّهُمْ يُؤْمِنُونَ ۚ	بِهَذَا الْحَدِيثِ
ختم کر دو گے	اپنی جان	ان کے پیچھے	اگر	وہ ایمان نہ لائیں	اس بات پر

اس بات پر ایمان نہ لائیں تو ہو سکتا ہے کہ تم ان کے پیچھے غم کے مارے اپنی جان کو

۱..... مراد یہ ہے کہ علم اس بات کا تقاضا ہی نہیں کرتا کہ اللہ تعالیٰ اپنی کوئی اولاد بنائے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے لئے بچے کا ہونا فی نفسہ محال ہے اور انہوں نے یہ بات ان چیزوں میں غور و فکر کے بغیر محض جہالت کی وجہ سے کہی ہے جو اللہ تعالیٰ کے لئے ہو سکتی ہیں اور جو اللہ تعالیٰ کے لئے محال ہیں۔ ۲..... اس طرح کی آیات سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے جذبہ تبلیغ، امت پر رحمت و شفقت کی انتہا اور رسالت کے حقوق کو انتہائی اعلیٰ طریقے سے ادا کرنے کا بھی پتہ چلتا ہے کہ وہ لوگ جن کا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ طرز عمل حد سے زیادہ برابر ہان کے ساتھ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا طرز عمل =

دنیا کی زیب و زینت آرائش ہے

دنیا کا انجام

صحابی کہف کے واقعے کی ابتدا

حفاظت ایمان کیلئے صحابہ کہف کی  
گوشش اور دعا

## آسَفًا ۶ اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ زِينَةً

آسَفًا ۶	اِنَّا	جَعَلْنَا	مَا	عَلَى الْاَرْضِ	زِينَةً
غم، افسوس (کی وجہ سے)	بیشک	ہم نے بنایا	(ان چیزوں کو) جو	زمین پر (ہیں)	زینت
ختم کر دو ۰ بیشک ہم نے زمین پر موجود چیزوں کو زمین کیلئے زینت بنایا					

## لَهَا لِنَبْلُوهُمْ اَيُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۷ وَ

لَهَا	لِنَبْلُوهُمْ	اَيُّهُمْ	اَحْسَنُ	عَمَلًا ۷	وَ
اس (زمین) کے لئے	تاکہ ہم آزمائیں انہیں	ان میں کون	زیادہ اچھا (ہے)	عمل (میں)	اور
تاکہ ہم انہیں آزمائیں کہ ان میں عمل کے اعتبار سے کون اچھا ہے ۰ اور					

## اِنَّا لَجَعَلُوْنَ مَا عَلَيْهَا صَعِيْدًا جُرًّارًا ۸ اَمْ

اِنَّا	لَجَعَلُوْنَ	مَا	عَلَيْهَا	صَعِيْدًا جُرًّارًا ۸	اَمْ
بیشک ہم	ضرور بنانے والے (ہیں)	(اسے) جو	اس (زمین) پر (ہے)	خشک مٹی (چٹیل میدان)	کیا
بیشک جو کچھ زمین پر ہے ہم اسے خشک میدان بنادیں گے ۰ کیا					

## حَسِبْتَ اَنْ اَصْحَبَ الْكُفْهِمِ وَالرَّقِيْمِ كَانُوا مِنْ اٰيَتِنَا

حَسِبْتَ	اَنْ	اَصْحَبَ الْكُفْهِمِ وَالرَّقِيْمِ	كَانُوا	مِنْ اٰيَتِنَا
تم نے سمجھا	کہ	پہاڑی غار اور جنگل کے کنارے والے	تھے	ہماری نشانیوں میں سے
تمہیں معلوم ہوا کہ پہاڑی غار اور جنگل کے کنارے والے وہ ہماری نشانیوں میں سے				

## عَجَبًا ۹ اِذْ اَوٰى الْفِتْيَةُ اِلَى الْكُفْهِ فَقَالُوْا رَبَّنَا

عَجَبًا ۹	اِذْ	اَوٰى	الْفِتْيَةُ	اِلَى الْكُفْهِ	فَقَالُوْا	رَبَّنَا
ایک عجیب (نشانی)	جب	پناہ لی	نوجوانوں (نے)	غار کی طرف (میں)	پھر کہنے لگے	اے ہمارے رب
ایک عجیب نشانی تھی ۰ جب ان نوجوانوں نے ایک غار میں پناہ لی، پھر کہنے لگے: اے ہمارے رب!						

== کیا ہے کہ ان کے ایمان نہ لانے کی وجہ سے اس قدر غمزدہ ہو رہے ہیں جس سے جان چلی جانے کا خطرہ ہے۔

۱..... اس آیت میں دنیا کی ناپائیداری اور قابل فنا ہونے کو بیان فرمایا ہے۔ دنیا کی محبت دور کرنے کا سب سے عمدہ طریقہ یہی ہے کہ اس کی فانییت میں غور کیا جائے، آدمی جتنا اس میں غور کرتا جاتا ہے اتنی ہی دنیا کی محبت اس کے دل سے کم ہوتی جاتی ہے۔ ۲..... صحابہ کہف کے متعلق قوی ترین قول یہ ہے کہ وہ سات حضرات تھے اگرچہ ان کے ناموں میں کسی قدر اختلاف ہے لیکن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت پر جو خازن میں ہے ان کے



# اٰتٰنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً وَهَيَّيْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا

اٰتٰنَا	مِنْ لَدُنْكَ	رَحْمَةً	وَّ	هَيَّيْ	لَنَا	مِنْ اَمْرِنَا
ہمیں عطا فرما	اپنے پاس سے	رحمت اور		مہیا فرما	ہمارے لئے	ہمارے کام سے (میں)

ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرما اور ہمارے لئے ہمارے معاملے میں ہدایت کے اسباب

## رَاشِدًا ۱۰ فَصَرَبْنَا عَلَىٰ اِذَا نِهِمْ فِي الْكَهْفِ سِنِيْنَ عَدَدًا ۱۱ ثُمَّ

رَاشِدًا ۱۰	فَصَرَبْنَا	عَلَىٰ اِذَا نِهِمْ ۱۱	فِي الْكَهْفِ	سِنِيْنَ عَدَدًا ۱۱	ثُمَّ
ہدایت کے اسباب	تو ہم نے تھپکا	ان کے کانوں پر	غار میں	گنتی کے کئی سال	پھر

مہیا فرما ۱۰ تو ہم نے اس غار میں ان کے کانوں پر گنتی کے کئی سال پردہ لگا رکھا ۱۱ پھر

## بَعَثْنَاهُمْ لِنَعْلَمَ اَمْ اِلِ الْحِزْبَيْنِ اَحْطٰى لِمَا لِيَتْوَا

بَعَثْنَاهُمْ	لِنَعْلَمَ	اَمْ اِلِ الْحِزْبَيْنِ	اَحْطٰى	لِمَا لِيَتْوَا
ہم نے اٹھایا، جگایا انہیں	تاکہ دیکھیں	دو گروہوں میں سے کس نے	زیادہ یاد رکھی	ان کے ٹھہرنے کی

ہم نے انہیں جگایا تاکہ دیکھیں کہ دو گروہوں میں سے کون ان کے ٹھہرنے کی مدت زیادہ درست

## اَمَدًا ۱۲ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ نَبَاهَهُم بِالْحَقِّ ۱۳

اَمَدًا ۱۲	نَحْنُ	نَقُصُّ	عَلَيْكَ	نَبَاهَهُم ۱۳	بِالْحَقِّ
مدت	ہم	ہم بیان کرتے ہیں	تم پر (تمہارے سامنے)	ان کی خبر	حق کے ساتھ

بتاتا ہے ۱۲ ہم آپ کے سامنے ان کا ٹھیک ٹھیک حال بیان کرتے ہیں۔

## اِنَّهُمْ فِتْيَةٌ اٰمَنُوا بِرَبِّهِمْ وَزِدْنَاهُمْ

اِنَّهُمْ	فِتْيَةٌ	اٰمَنُوا	بِرَبِّهِمْ	وَّ	زِدْنَاهُمْ
بیشک وہ	کچھ جوان (تھے)	جو ایمان لائے	اپنے رب پر	اور	ہم نے زیادہ کیا انہیں

بیشک وہ کچھ جوان تھے جو اپنے رب پر ایمان لائے اور ہم نے ان کی ہدایت میں

== نام یہ ہیں۔ (۱) مکملینا، (۲) تبلیغ، (۳) مرطونس، (۴) بیونس، (۵) سارینوس، (۶) دونانس، (۷) نشیط طونس اور ان کے کہنے کا نام قطیر ہے۔ رقیم اس وادی کا نام ہے جس میں اصحاب کھف ہیں۔

①..... یعنی انہیں ایسی نیند سلا دیا کہ کوئی آواز بیدار نہ کر سکے۔ اصحاب کھف بنی اسرائیل کے اولیاء ہیں۔ ان کا کھائے پئے بغیر اتنی مدت زندہ رہنا کرامت ہے، اس سے معلوم ہوا کہ کرامت اولیاء برحق ہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کرامت ولی سے سوتے میں بھی صادر ہو سکتی ہے۔ ②..... اصحاب کھف کے واقعے کی

<p>هَدَى ۱۳ وَ رَبَطْنَا عَلَى قُلُوبِهِمْ اِذْ قَامُوا</p>				
<p>هَدَى ۱۳</p>	<p>وَّ</p>	<p>رَبَطْنَا</p>	<p>عَلَى قُلُوبِهِمْ</p>	<p>اِذْ قَامُوا</p>
<p>ہدایت (میں)</p>	<p>اور</p>	<p>ہم نے گرہ لگادی</p>	<p>ان کے دلوں پر</p>	<p>جب وہ کھڑے ہوئے</p>
<p>اضافہ کر دیا ○ اور ہم نے ان کے دلوں کو قوت عطا فرمائی جب وہ کھڑے ہو گئے</p>				
<p>فَقَالُوا رَبُّنَا رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ لَنْ نَدْعُوْا</p>				
<p>فَقَالُوا ۱۴</p>	<p>رَبُّنَا</p>	<p>رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ</p>	<p>لَنْ نَدْعُوْا</p>	
<p>پھر انہوں نے کہا</p>	<p>ہمارا رب (وہ ہے جو)</p>	<p>آسمانوں اور زمین کا رب (ہے)</p>	<p>ہم ہرگز عبادت نہیں کریں گے</p>	
<p>تو کہنے لگے: ہمارا رب وہ ہے جو آسمانوں اور زمین کا رب ہے، ہم اس کے سوا</p>				
<p>مِنْ دُونِهِ اِلٰهًا تَقْدُ قُلْنَا اِذَا</p>				
<p>مِنْ دُونِهِ</p>	<p>اِلٰهًا</p>	<p>تَقْدُ</p>	<p>قُلْنَا</p>	<p>اِذَا</p>
<p>اس کے سوا</p>	<p>کسی معبود (کی)</p>	<p>(اگر ایسا کیا تو) ضرور پیشک</p>	<p>ہم نے کہا</p>	<p>اس وقت</p>
<p>کسی معبود کی عبادت ہرگز نہیں کریں گے۔ اگر ہم ایسا کریں تو اس وقت ہم ضرور حد سے بڑھی ہوئی</p>				
<p>شَطَطًا ۱۵ هُوَ لَا يَتَّخِذُ دُونَهُ اِلٰهَةً</p>				
<p>شَطَطًا ۱۵</p>	<p>هُوَ لَا يَتَّخِذُ</p>	<p>قَوْمًا</p>	<p>اَتَّخِذُ وَا</p>	<p>مِنْ دُونِهِ اِلٰهَةً</p>
<p>حد سے بڑھی ہوئی بات</p>	<p>یہ</p>	<p>ہماری قوم (ہے)</p>	<p>انہوں نے بنانے</p>	<p>اس کے سوا</p>
<p>بات کہنے والے ہوں گے ○ یہ ہماری قوم ہے انہوں نے اللہ کے سوا اور معبود بنا رکھے ہیں،</p>				
<p>لَوْلَا يَأْتُونَ عَلَيْهِمْ بِسُلْطٰنٍ بَيِّنٍ ۖ فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّن</p>				
<p>لَوْلَا</p>	<p>يَأْتُونَ عَلَيْهِمْ بِسُلْطٰنٍ بَيِّنٍ</p>	<p>فَمَنْ</p>	<p>أَظْلَمُ</p>	<p>مِمَّن</p>
<p>کیوں نہیں</p>	<p>وہ لاتے ان پر کوئی روشن دلیل</p>	<p>تو کون</p>	<p>زیادہ ظالم</p>	<p>(اس) سے جو</p>
<p>یہ ان پر کوئی روشن دلیل کیوں نہیں لاتے؟ تو اس سے بڑھ کر ظالم کون جو</p>				

= تفصیل جاننے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج 5، ص 541 کا مطالعہ فرمائیں۔

1..... اصحاب کہف نے یہ بات دوقیانوس بادشاہ کے سامنے اس وقت کی تھی جب اس نے انہیں اپنے دربار میں بلا یا تھا۔



اَفْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا ۝۱۵ وَاِذَا عَتَمَتْهُمْ وَا

اَفْتَرَىٰ	عَلَى اللَّهِ	كَذِبًا ۝۱۵	وَ	اِذَا	عَتَمَتْهُمْ ۱	وَ	مَا
بہتان باندھے	اللہ پر	جھوٹ	اور	جب	تم الگ ہو جاؤ ان سے	اور	جن کی

اللہ پر جھوٹ باندھے؟ اور (آپس میں کہا: جب تم ان لوگوں سے اور

يَعْبُدُونَ اِلَّا اللَّهَ فَآوَا اِلَى الْكَهْفِ يَنْشُرْ لَكُمْ

يَعْبُدُونَ	اِلَّا اللَّهَ	فَآوَا	اِلَى الْكَهْفِ	يَنْشُرْ	لَكُمْ
وہ عبادت کرتے ہیں	اللہ کے سوا	تو پناہ لو	غار کی طرف	پھیلا دے گا	تمہارے لیے

اللہ کے سوا جن کو یہ پوجتے ہیں ان سے جدا ہو جاؤ تو غار میں پناہ لو، تمہارا رب تمہارے لیے

رَبُّكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهِ وَيُهَيِّئْ لَكُمْ مِّنْ اَمْرِكُمْ

رَبُّكُمْ	مِّنْ رَّحْمَتِهِ	وَ	يُهَيِّئْ	لَكُمْ	مِّنْ اَمْرِكُمْ
تمہارا رب	اپنی رحمت	اور	مہیا کر دے گا	تمہارے لئے	تمہارے کام سے (میں)

اپنی رحمت پھیلا دے گا اور تمہارے کام میں تمہارے لئے آسانی

مَرْفَقًا ۝۱۶ وَتَرَى الشَّمْسَ اِذَا طَلَعَتْ

مَرْفَقًا ۝۱۶	وَ	تَرَى	الشَّمْسَ	اِذَا	طَلَعَتْ
آسانی کا سامان	اور	تم دیکھو گے	سورج (کو)	جب	وہ طلوع ہوتا ہے

مہیا کر دے گا اور اے حبیب! تم سورج کو دیکھو گے کہ جب نکلتا ہے

تَرَوْهُ عَنْ كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِينِ وَاِذَا غَرَبَتْ

تَرَوْهُ	عَنْ كَهْفِهِمْ	ذَاتَ الْيَمِينِ ۲	وَ	اِذَا	غَرَبَتْ
(تو) مائل ہو کر نکل جاتا ہے	ان کی غار سے	دائیں طرف	اور	جب	وہ غروب ہوتا ہے

تو ان کے غار کے دائیں جانب مائل ہو کر نکل جاتا ہے اور جب غروب ہوتا ہے

۱..... یہاں سے جو کلام ہے یہ ان اصحاب کہف کا آپس میں تھا۔ انہوں نے ایک دوسرے سے کہا کہ اس کافر قوم میں نہ رہو بلکہ ان سے جدا ہو جاؤ اور جاکر کہیں کسی گوشہ میں چھپ جاؤ، جہاں ان کے فتنے سے بچ کر اللہ عزوجل کی عبادت کیا کریں اور ہمیں امید ہے کہ اللہ تعالیٰ گوشہ عافیت ضرور دے گا۔ اس سے معلوم ہوا کہ فتنوں کے زمانہ میں لوگوں سے علیحدگی اپنے ایمان کی حفاظت کا ذریعہ ہے۔

۲..... یعنی ان پر سارا دن سایہ رہتا ہے اور طلوع سے غروب تک کسی وقت بھی دھوپ کی گرمی انہیں نہیں پہنچتی۔

## تَقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ وَهُمْ فِي فَجْوَةٍ

تَقْرِضُهُمْ	ذَاتَ الشِّمَالِ	وَ	هُمْ	فِي فَجْوَةٍ
(تو) کتر اکر نکل جاتا ہے ان سے	بائیں جانب	اور (حالانکہ)	وہ	کھلے حصے میں (ہوتے ہیں)

تو ان سے بائیں طرف کتر اکر گزر جاتا ہے حالانکہ وہ اس غار کے کھلے حصے

## مِنْهُ ۖ ذَٰلِكَ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ ۖ مَنْ يَهْدِ اللَّهُ فَهُوَ

مِنْهُ	ذَٰلِكَ	مِنْ آيَاتِ اللَّهِ	مَنْ	يَهْدِ	اللَّهُ	فَهُوَ
اس (غار) سے (کے)	یہ	اللہ کی نشانیوں میں سے (ہے)	جسے	ہدایت دے	اللہ	تو وہی

میں ہیں۔ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہے۔ جسے اللہ ہدایت دیتا ہے تو وہی

## الْمُهْتَدِ ۖ وَ مَنْ يُضِلِّ فَلَنْ تَجِدَ لَهُ

الْمُهْتَدِ	وَ	مَنْ	يُضِلِّ	فَلَنْ تَجِدَ	لَهُ
ہدایت پانے والا (ہے)	اور	جسے	وہ گمراہ کر دے	تو تم نہیں پاؤ گے	اس کے لئے

ہدایت پانے والا ہے اور جسے وہ گمراہ کرے تو تم ہرگز اس کیلئے

## وَلِيَّامُرْشِدًا ۚ وَ تَحْسِبُهُمْ آيِقَاطًا وَهُمْ

وَلِيَّامُرْشِدًا ۚ	وَ	تَحْسِبُهُمْ	آيِقَاطًا ۙ	وَ	هُمْ
کوئی راہ دکھانے والا مددگار	اور	تم خیال کرو گے انہیں	جاگتے ہوئے	اور (حالانکہ)	وہ

کوئی راہ دکھانے والا مددگار نہ پاؤ گے ○ اور تم انہیں جاگتے ہوئے خیال کرو گے حالانکہ وہ

## رُقُودٌ ۚ وَ نُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِينِ وَ ذَاتَ الشِّمَالِ ۚ وَ

رُقُودٌ ۚ	وَ	نُقَلِّبُهُمْ	ذَاتَ الْيَمِينِ	وَ	ذَاتَ الشِّمَالِ	وَ
سورہ ہے (ہیں)	اور	ہم بدلتے رہتے ہیں انہیں	دائیں طرف	اور	بائیں طرف	اور

سورہ ہے ہیں اور ہم ان کی دائیں اور بائیں کروٹ بدلتے رہتے ہیں اور

۱..... اس آیت کا مفہوم یہ ہے کہ اگر تم انہیں دیکھو تو تم انہیں جاگتے ہوئے خیال کرو گے کیونکہ ان کی آنکھیں کھلی ہیں حالانکہ وہ سورہے ہیں اور ہم سال میں ایک مرتبہ دس محرم شریف کو ان کی دائیں اور بائیں کروٹ بدلتے رہتے ہیں تاکہ ایک ہی طرح لیٹے رہنے سے ان کے بدن کو نقصان نہ پہنچے اور ان کا کتا غار کی چوکھٹ پر اپنی کانیاں پھیلائے ہوئے ہے اور وہ بھی ان کے ساتھ کروٹ بدلتا ہے یعنی جب اصحاب کعبہ کروٹ بدلتے ہیں تو وہ بھی کروٹ بدلتا ہے۔



كَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيدِ ۖ لَوِ اطَّلَعَتْ

كَلْبُهُمْ <sup>(۱)</sup>	بَاسِطٌ	ذِرَاعَيْهِ	بِالْوَصِيدِ	لَوِ	اطَّلَعَتْ
ان کا کتا	پھیلائے ہوئے (ہے)	اپنی کلائیاں	غار کی چوٹ پر	اگر	تو جھانک کر دیکھ لے

ان کا کتا غار کی چوٹ پر اپنی کلائیاں پھیلائے ہوئے ہے۔ اے سننے والے! اگر تو انہیں جھانک کر

عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ فَرَارًا وَلَمَلِئْتَ مِنْهُمْ

عَلَيْهِمْ	لَوَلَّيْتَ	مِنْهُمْ	فَرَارًا <sup>(۱)</sup>	وَلَمَلِئْتَ	مِنْهُمْ
ان پر (انہیں)	(تو) ضرور پھر جائے گا	ان سے	بھاگتے ہوئے اور	ضرور تو بھر جائے گا	ان سے (کی)

دیکھ لے تو ان سے پیٹھ پھیر کر بھاگ جائے اور ان کی ہیبت سے

رُعْبًا ۝ ۱۸ وَكَذَلِكَ بَعَثْنَاهُمْ لِيَتَسَاءَلُوا

رُعْبًا ۝ ۱۸	وَ	كَذَلِكَ	بَعَثْنَاهُمْ	لِيَتَسَاءَلُوا
ہیبت (میں)	اور	ایسا ہی	ہم نے اٹھایا، جگایا انہیں	تاکہ وہ ایک دوسرے سے (حالات) پوچھیں

بھر جائے ○ اور ویسا ہی ہم نے انہیں جگایا تاکہ آپس میں ایک دوسرے سے

بَيْنَهُمْ ۖ قَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ ۖ قَالُوا

بَيْنَهُمْ	قَالَ	قَائِلٌ	مِنْهُمْ	كَمْ	لَبِثْتُمْ	قَالُوا
اپنے درمیان	کہا	ایک کہنے والے (نے)	ان میں سے	کتنی (دیر)	تم ٹھہرے	انہوں نے کہا

حالات پوچھیں۔ ان میں سے ایک کہنے والے نے کہا: تم یہاں کتنی دیر رہے ہو؟ چند افراد نے کہا:

لَبِثْنَا يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ۖ قَالُوا سَرَبْكُمْ أَعْلَمُ

لَبِثْنَا	يَوْمًا	أَوْ	بَعْضَ يَوْمٍ	قَالُوا	رَبْكُمْ	أَعْلَمُ
ہم ٹھہرے	ایک دن یا	دن کا کچھ حصہ	انہوں نے کہا	تمہارا رب	خوب جانتا ہے	

کہ ہم ایک دن رہے ہیں یا ایک دن سے کچھ کم وقت۔ دوسروں نے کہا: تمہارا رب خوب جانتا ہے

۱..... علامہ قرطبی رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: جب نیک بندوں اور اولیاء کرام کی صحبت میں رہنے کی برکت سے ایک اک اتنا بلند مقام پا گیا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے اس کا ذکر قرآن پاک میں فرمایا تو اس مسلمان کے بارے میں میرا کیا گمان ہے جو اولیاء اور صالحین سے محبت کرنے والا اور ان کی صحبت سے فیضیاب ہونے والا ہے بلکہ اس آیت میں ان مسلمانوں کے لئے تسلی ہے جو کسی بلند مقام پر فائز نہیں۔ (قرطبی، الکھف، تحت الآية: ۱۸، ۲۹۹/۵، الجزء العاشر) کہ وہ اپنی اس محبت و عقیدت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سرخ رُوہوں گے۔ ۲..... اللہ تعالیٰ نے ایسی ہیبت سے ان کی حفاظت فرمائی ہے کہ ان تک کوئی جا نہیں سکتا۔

يَسْأَلِشْتُمْ ۱ قَابَعُوْا اَحَدَكُمْ يَوْمَ رَقِمْتُمْ هٰذِهِ				
يَسْأَلِشْتُمْ	قَابَعُوْا	اَحَدَكُمْ	يَوْمَ رَقِمْتُمْ هٰذِهِ (۱)	يَسْأَلِشْتُمْ
(اس) کو جتنا	تم ٹھہرے	اپنے میں سے ایک (کو)	اپنی اس چاندی کے ساتھ	
جتنا تم ٹھہرے ہو تو اپنے میں سے ایک کو یہ چاندی دے کر				
اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلْيَنْظُرْ اَيُّهَا اَزْكٰى طَعَامًا				
اِلَى الْمَدِيْنَةِ	فَلْيَنْظُرْ	اَيُّهَا	اَزْكٰى	طَعَامًا
شہر کی طرف	تو اسے چاہیے کہ دیکھے	کون سا	زیادہ عمدہ (ہے)	کھانا
شہر کی طرف بھیجو تاکہ وہ دیکھے کہ وہاں کون سا کھانا زیادہ عمدہ ہے				
فَلْيَايَنْتُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ وَ				
فَلْيَايَنْتُمْ بِرِزْقٍ	مِّنْهُ	وَلْيَتَلَطَّفْ	وَ	
تو وہ لے آئے تمہارے پاس کوئی کھانا	اسی میں سے	اور اسے چاہیے کہ نرمی سے کام لے	اور	
پھر تمہارے پاس اسی میں سے کوئی کھانا لے آئے اور اسے چاہیے کہ نرمی سے کام لے اور				
لَا يُشْعِرَنَّ بِكُمْ أَحَدًا ۱۹ اِنَّهُمْ اِنْ يَّظْهَرُوْا عَلَيْنَا				
لَا يُشْعِرَنَّ	بِكُمْ	أَحَدًا ۱۹	اِنَّهُمْ	يَّظْهَرُوْا (۲) عَلَيْنَا
ہرگز آگاہ نہ کرے	تم پر	کسی ایک (کو)	بیشک وہ	آگاہ ہو گئے
ہرگز کسی کو تمہاری اطلاع نہ دے ○ بیشک اگر انہوں نے تمہیں جان لیا				
يَرْجُوْكُمْ اَوْ يُعِيْدُكُمْ فِيْ مَّكَلَّتِهِمْ وَ				
يَرْجُوْكُمْ	اَوْ	يُعِيْدُكُمْ	فِيْ مَّكَلَّتِهِمْ	وَ
(تو) پتھر ماریں گے تمہیں	یا	پھیر لیں گے تمہیں	اپنے دین میں	اور (اگر ایسا ہو تو)
تو تمہیں پتھر ماریں گے یا تمہیں اپنے دین میں پھیر لیں گے اور				

۱.....صحاب کہف اپنے ساتھ دقیاؤں سے لے کر گئے تھے اور سوتے وقت انہیں اپنے سرہانے رکھ لیا تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ مسافر کو خرچ ساتھ میں رکھنا طریقہ توکل کے خلاف نہیں ہے، لہذا اسے چاہئے کہ اسباب اپنے ساتھ رکھے اور بھروسہ اللہ عزوجل پر رکھے۔

۲.....صحاب کہف نے آپس میں کہا کہ اگر انہوں نے تمہیں جان لیا تو تمہیں پتھر ماریں گے اور بری طرح قتل کریں گے یا جبر و ستم سے تمہیں اپنے دین میں پھیر لیں گے اور اگر ایسا ہو تو پھر تم کبھی بھی غلام نہ پاؤ گے۔



لَنْ تُفْلِحُوا إِذَا أَبَدًا ۝ وَكَذَلِكَ أَعَثَرْنَا عَلَيْهِمْ

لَنْ تُفْلِحُوا	إِذَا	أَبَدًا ۝	وَ	كَذَلِكَ ۝	أَعَثَرْنَا	عَلَيْهِمْ
تم ہرگز فلاح نہ پاؤ گے	اس وقت	کبھی بھی	اور	اسی طرح	ہم نے مطلع کر دیا	ان پر

اگر ایسا ہو تو پھر تم کبھی بھی فلاح نہ پاؤ گے ۝ اور اسی طرح ہم نے ان پر مطلع کر دیا

لِيَعْلَمُوا أَنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَأَنَّ السَّاعَةَ لَا

لِيَعْلَمُوا	أَنَّ	وَعْدَ اللَّهِ	حَقٌّ	وَ	أَنَّ	السَّاعَةَ	لَا
تاکہ لوگ جان لیں	کہ	اللہ کا وعدہ	سچا (ہے)	اور	یہ کہ	قیامت	نہیں

تاکہ لوگ جان لیں کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے اور یہ کہ قیامت میں

رَیْبٌ فِيهَا ۚ إِذِ يَتَنَزَّعُونَ مِنْهُمْ أَمْرَهُمْ

رَیْبٌ	فِيهَا	إِذِ	يَتَنَزَّعُونَ	مِنْهُمْ	أَمْرَهُمْ
کوئی شک، شبہ	اس میں	جب	وہ لوگ جھگڑنے لگے	اپنے درمیان	ان کے معاملے (میں)

کچھ شبہ نہیں، جب وہ لوگ ان کے معاملے میں باہم جھگڑنے لگے

فَقَالُوا ابْنُوا عَلَيْهِمْ بُيُوتًا ۚ رَبُّهُمْ أَعْلَمُ بِهِمْ ۚ قَالَ

فَقَالُوا	ابْنُوا	عَلَيْهِمْ	بُيُوتًا	رَبُّهُمْ	أَعْلَمُ	بِهِمْ	قَالَ
تو کہنے لگے	بنادو	ان (کے غار) پر	کوئی عمارت	ان کا رب	خوب جانتا ہے	ان کو	کہا

تو کہنے لگے: ان کے غار پر کوئی عمارت بنادو، ان کا رب انہیں خوب جانتا ہے، جو لوگ

الَّذِينَ غَلَبُوا عَلَىٰ أَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِمُ

الَّذِينَ	غَلَبُوا	عَلَىٰ أَمْرِهِمْ	لَنَتَّخِذَنَّ	عَلَيْهِمْ
ان لوگوں نے جو	غالب رہے	اپنے کام پر	ضرور ہم بنائیں گے	ان پر (کے قریب)

اپنے اس کام میں غالب رہے تھے انہوں نے کہا: ہم ضرور ان کے قریب ایک مسجد

۱..... ارشاد فرمایا کہ جیسے ہم نے اصحاب کہف کو جگایا تھا اسی طرح ہم نے لوگوں کو قیافوس کے مرنے اور مدت گزر جانے کے بعد اصحاب کہف کے بارے میں مطلع کرویا تاکہ تمام لوگ اور بالخصوص بیدروس بادشاہ کی قوم کے منکرین قیامت جان لیں کہ اللہ عزوجل کا وعدہ سچا ہے اور یہ کہ قیامت میں کچھ شبہ نہیں۔ پھر اصحاب کہف کی وفات کے بعد ان کے ارد گرد عمارت بنانے میں لوگ باہم جھگڑنے لگے تو کہنے لگے: ان کے غار پر کوئی عمارت بنادو۔ ان کا رب عزوجل انہیں خوب جانتا ہے جو لوگ اپنے اس کام میں غالب رہے تھے یعنی بیدروس بادشاہ اور اس کے ساتھی، انہوں نے کہا: ہم ضرور ان کے قریب ایک مسجد بنائیں =

مَسْجِدًا ۲۱ سَيَقُولُونَ ثَلَاثَةً رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ ۚ وَ					
مَسْجِدًا ۲۱ (۱)	سَيَقُولُونَ	ثَلَاثَةً	رَّابِعُهُمْ	كَلْبُهُمْ	وَ
مسجد	عنقریب لوگ کہیں گے	(وہ) تین (ہیں)	(جبکہ) ان کا چوتھا	ان کا کتا (ہے)	اور
بنائیں گے ○ اب لوگ کہیں گے کہ وہ تین ہیں (جبکہ) چوتھا ان کا کتا ہے اور					
يَقُولُونَ خَمْسَةً سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ رَجُلًا بِالْغَيْبِ ۚ					
يَقُولُونَ	خَمْسَةً	سَادِسُهُمْ	كَلْبُهُمْ	رَجُلًا بِالْغَيْبِ	
(کچھ) کہیں گے	پانچ (ہیں)	(اور) ان کا چھٹا	ان کا کتا (ہے)	بغیر دیکھے اندازے (ہیں)	
کچھ کہیں گے: وہ پانچ ہیں (اور) چھٹا ان کا کتا ہے (یہ سب) بغیر دیکھے اندازے ہیں					
وَيَقُولُونَ سَبْعَةً وَثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ ۖ قُلْ سَرَّيْ					
وَيَقُولُونَ	سَبْعَةً	وَ	ثَامِنُهُمْ	كَلْبُهُمْ	قُلْ
اور	(کچھ) کہیں گے	سات (ہیں)	اور	ان کا آٹھواں	ان کا کتا (ہے)
اور کچھ کہیں گے: وہ سات ہیں اور آٹھواں ان کا کتا ہے۔ تم فرماؤ! میرا رب					
أَعْلَمُ بِعَدَّتِهِمْ مَا يَعْلَمُهُمْ إِلَّا قَلِيلٌ ۚ فَلَا تُنَارِ					
أَعْلَمُ	بِعَدَّتِهِمْ	مَا يَعْلَمُهُمْ	إِلَّا	قَلِيلٌ	فَلَا تُنَارِ
خوب جانتا ہے	ان کی تعداد کو	نہیں جانتے انہیں	مگر	تھوڑے (لوگ)	تو تم بحث نہ کرو
ان کی تعداد کو خوب جانتا ہے۔ انہیں بہت تھوڑے لوگ جانتے ہیں۔ تو ان کے بارے میں					
فِيهِمْ إِلَّا مِرَاءً ظَاهِرًا ۚ وَلَا تَسْتَفْتِ فِيهِمْ					
فِيهِمْ	إِلَّا	مِرَاءً ظَاهِرًا	وَ	لَا تَسْتَفْتِ	فِيهِمْ
ان کے بارے میں	مگر	جتنی بحث ظاہر (ہو چکی)	اور	تم نہ پوچھو	ان کے بارے میں
بحث نہ کرو مگر اتنی ہی جتنی ظاہر ہو چکی ہے اور ان کے بارے میں ان میں سے کسی سے					

گئے جس میں مسلمان نماز پڑھیں اور ان کے قرب سے برکت حاصل کریں۔

۱۔۔۔ اس سے معلوم ہوا کہ بزرگوں کے مزارات کے قریب مسجدیں بنانا اہل ایمان کا قدیم طریقہ ہے اور قرآن کریم میں اس کا ذکر فرمانا اور اس کو منع نہ کرنا اس فعل کے درست ہونے کی قوی ترین دلیل ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ بزرگوں کے قرب میں برکت حاصل ہوتی ہے اسی لئے اہل اللہ کے مزارات پر لوگ حصول برکت کے لئے جایا کرتے ہیں۔



مِنْهُمْ أَحَدًا ۲۲ وَلَا تَقُولَنَّ لِشَائِيٍّ إِنِّي

مِنْهُمْ	أَحَدًا ۲۲	و	لَا تَقُولَنَّ (۱)	لِشَائِيٍّ	إِنِّي
ان میں سے	کسی ایک (سے)	اور	تم ہرگز نہ کہنا	کسی چیز کے متعلق	(کہ) بیشک میں

کچھ نہ پوچھو ○ اور ہرگز کسی چیز کے متعلق نہ کہنا کہ میں

فَاعِلٌ ذَلِكَ غَدًا ۲۳ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ ۚ وَادْكُرْ

فَاعِلٌ	ذَلِكَ	غَدًا ۲۳	إِلَّا	أَنْ	يَشَاءَ	اللَّهُ	و	ادْكُرْ
کرنے والا (ہوں)	یہ	کل	مگر	یہ کہ	چاہے	اللہ	اور	یاد کر لو

کل یہ کرنے والا ہوں ○ مگر یہ کہ اللہ چاہے اور جب

رَبِّكَ إِذَا نَسِيتَ وَقُلْ عَسَى أَنْ يَهْدِيَنَّ رَبِّي

رَبِّكَ	إِذَا	نَسِيتَ (۲)	و	قُلْ	عَسَى	أَنْ	يَهْدِيَنَّ	رَبِّي
اپنے رب (کو)	جب	تم بھول جاؤ	اور	کہو	قریب ہے	کہ	دکھا دے مجھے	میرا رب

تم بھول جاؤ تو اپنے رب کو یاد کر لو اور یوں کہو کہ قریب ہے کہ میرا رب مجھے

لَا قَرَبَ مِنْ هَذَا أَرَشَدًا ۲۴ وَلَيْسُوا فِي كُفْهِمْ ثَلَاثَ مِائَةِ سَنِينَ وَ

لَا قَرَبَ مِنْ هَذَا	أَرَشَدًا ۲۴	و	لَيْسُوا	فِي كُفْهِمْ	ثَلَاثَ مِائَةِ سَنِينَ	و
اس سے زیادہ قریب کوئی راستہ	اور	وہ ٹھہرے	اپنے غار میں	تین سو سال	اور	

اس واقعے سے زیادہ قریب ہدایت کا کوئی راستہ دکھائے ○ اور وہ اپنے غار میں تین سو سال ٹھہرے اور

أَرْدَادًا وَاتَّسَعَا ۲۵ قُلِ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا لَيْسُوا

أَرْدَادًا	وَ	اتَّسَعَا ۲۵	قُلِ	اللَّهُ	أَعْلَمُ	بِمَا	لَيْسُوا
انہیں مزید ہوئے	(نو) سال	تم کہو	اللہ	خوب جانتا ہے	(اس) کو جتنا	وہ ٹھہرے	

نوسال زیادہ ○ تم فرماؤ: اللہ خوب جانتا ہے وہ جتنا ٹھہرے۔

۱..... یہاں سے اسلامی تعلیمات کی ایک بنیادی چیز بیان فرمائی گئی ہے کہ مسلمان کو چاہئے کہ اپنے ارادے میں ان شاء اللہ ضرور کہا کرے، چنانچہ فرمایا گیا کہ اور ہرگز کسی چیز کے متعلق نہ کہنا کہ میں کل یہ کرنے والا ہوں مگر ساتھ ہی یہ کہا کرو کہ اللہ عزوجل چاہے تو میں کر لوں گا۔ مراد یہ ہے کہ جب کسی کام کا ارادہ ہو تو یہ کہنا چاہئے کہ ان شاء اللہ ایسا کروں گا، بغیر ان شاء اللہ کے نہ کہے۔ ۲..... اس آیت کے معنی سے متعلق تفسیروں میں کئی قول ہیں، ان میں سے دو یہ ہیں: (۱) اگر ان شاء اللہ تعالیٰ کہنا یاد نہ رہے تو جب یاد آئے کہہ لو۔ (۲) اگر کسی نماز کو بھول گئے تو یاد آتے ہی ادا کر لو۔

لَهُ غَيْبُ السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ ۖ أَبْصِرْ بِهِ وَأَسْمِعْ ۚ

لَهُ	غَيْبُ السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ	أَبْصِرْ بِهِ	وَ	أَسْمِعْ
اسی کے لیے (ہیں)	آسمانوں اور زمین کے (سب) غیب	وہ کتنا دیکھنے والا	اور	کتنا سننے والا (ہے)
آسمانوں اور زمین کے سب غیب اسی کے لیے ہیں، وہ کتنا دیکھنے والا اور سننے والا ہے۔				

مَا لَهُمْ مِنْ دُونِهِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا يُشْرِكُ

مَا	لَهُمْ	مِنْ دُونِهِ	مِنْ وَلِيٍّ	وَ	لَا يُشْرِكُ
نہیں (ہے)	ان کے لئے	اس کے سوا	کوئی مددگار	اور	وہ شریک نہیں کرتا
ان کیلئے اس کے سوا کوئی مددگار نہیں اور وہ اپنے حکم میں					

فِي حُكْمِهِ أَحَدًا ۖ (۲۶) وَاثُلُ مَا أَوْحَىٰ إِلَيْكَ

فِي حُكْمِهِ	أَحَدًا ۖ (۲۶)	وَ	اِثْلُ (۱)	مَا	أَوْحَىٰ	إِلَيْكَ
اپنے حکم میں	کسی ایک (کو)	اور	تلاوت کرو	(اس کی) جو	وحی بھیجی گئی ہے	تمہاری طرف
کسی کو شریک نہیں کرتا ○ اور اپنے رب کی کتاب سے						

مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ ۖ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ ۚ وَلَنْ تَجِدَ

مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ	لَا	مُبَدِّلَ	لِكَلِمَاتِهِ	وَ	لَنْ تَجِدَ
اپنے رب کی کتاب سے	نہیں	کوئی بدلنے والا	اس کی باتوں کو	اور	تم ہرگز نہ پاؤ گے
اس وحی کی تلاوت کرو جو آپ کی طرف بھیجی گئی ہے۔ اس کی باتوں کو کوئی بدلنے والا نہیں اور تم ہرگز					

مِنْ دُونِهِ مُلْتَحَدًا ۖ (۲۷) وَاصْبِرْ نَفْسَکَ مَعَ الَّذِينَ

مِنْ دُونِهِ	مُلْتَحَدًا ۖ (۲۷)	وَ	اصْبِرْ (۲)	نَفْسَکَ	مَعَ الَّذِينَ
اس کے سوا	کوئی پناہ	اور	روک کر رکھو	اپنی جان	ان لوگوں کے ساتھ جو
اس کے سوا کوئی پناہ نہ پاؤ گے ○ اور اپنی جان کو ان لوگوں کے ساتھ مانوس رکھ جو					

۱..... اصحاب کھف کا واقعہ مکمل ہونے کے بعد حضور ﷺ کو قرآن پاک کی تلاوت کرتے رہنے کا حکم دیا۔ یہ حکم اگرچہ اصحاب کھف کے واقعے کے اختتام کے طور پر ہے لیکن قرآن پاک کے عموم الفاظ کا اعتبار کرتے ہوئے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ مطلقاً بھی قرآن پاک کی تلاوت کرنی چاہئے، سمجھ میں آئے یا نہ آئے۔ ۲..... سرداران کفار کی ایک جماعت نے حضور ﷺ کی عیب و بلیہ سے غرض کیا کہ ہمیں غباء اور شکستہ حالوں کے ساتھ بیٹھے شرم آتی ہے۔ اگر آپ انہیں اپنی صحبت سے جدا کر دیں تو ہم اسلام لے آئیں اور ہمارے اسلام لانے سے خلق کثیر اسلام لے آئے گی۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔



يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ

يَدْعُونَ	رَبَّهُمْ	بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ	يُرِيدُونَ	وَجْهَهُ
پکارتے ہیں، عبادت کرتے ہیں	اپنے رب (کی)	صبح اور شام	وہ چاہتے ہیں	اس کی رضا

صبح و شام اپنے رب کو پکارتے ہیں اس کی رضا چاہتے ہیں

وَلَا تَعْدُ عَيْنُكَ عَنْهُمْ تُرِيدُ زِينَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا

وَلَا تَعْدُ <sup>(۱)</sup>	عَيْنُكَ	عَنْهُمْ	تُرِيدُ	زِينَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا	وَلَا
اور	نہ بھریں	تمہاری آنکھیں	ان سے	چاہتے ہوئے	دنیوی زندگی کی زینت

اور تیری آنکھیں دنیوی زندگی کی زینت چاہتے ہوئے انہیں چھوڑ کر اوروں پر نہ پڑیں اور

لَا تُطِيعُ مَنْ أَغْفَلْنَا قُلُوبَهُ عَنْ ذِكْرِ نَاوَاتِبَعِ

لَا تُطِيعُ	مَنْ	أَغْفَلْنَا	قُلُوبَهُ	عَنْ ذِكْرِ نَاوَاتِبَعِ	وَلَا
بات نہ مان	(اس کی) جو	ہم نے غافل کر دیا	اس کے دل (کو)	اپنی یاد سے	اور وہ پیچھے چلا

اس کی بات نہ مان جس کا دل ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا اور وہ اپنی خواہش کے

هُوَ وَكَانَ أَمْرُهُ فُرُطًا ۖ وَقُلِ الْحَقُّ

هُوَ	وَ	كَانَ	أَمْرُهُ	فُرُطًا ۖ	وَقُلِ	الْحَقُّ
ابنی خواہش (کے)	اور	ہے	اس کا کام	حد سے گزر اہوا	اور	تم کہہ دو

پیچھے چلا اور اس کا کام حد سے گزر گیا اور تم فرما دو کہ حق

مِنْ رَبِّكُمْ ۖ فَمَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَمَنْ شَاءَ

مِنْ رَبِّكُمْ	فَمَنْ	شَاءَ	فَلْيُؤْمِنْ	وَمَنْ	شَاءَ
تمہارے رب کی طرف سے (ہے)	تو جو	چاہے	تو وہ ایمان لائے	اور	جو

تمہارے رب کی طرف سے ہے تو جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے

۱..... اس حکم میں قیامت تک کے مسلمانوں کو ہدایت ہے کہ غافلوں، متکبروں، ریاکاروں، دنیا داروں کی نہ مانا کریں اور ان کے مال و دولت پر نظریں نہ جمائیں بلکہ مخلص، صالح، غریب و مساکین کے ساتھ تعلق رکھیں اور ان ہی کی اطاعت کیا کریں۔ دنیا کی محبت میں گرفتار مالداروں کی بات ماننا دین کو برباد کر دیتا ہے۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں جو بات سمجھ آتی ہے وہ یہ ہے کہ مال اور مالدار فی نفسہ نہ برے ہیں اور نہ اچھے بلکہ مال کا غلط استعمال اور ایسے مالدار برے ہیں اور چونکہ مالدار عموماً نفس پرستی میں پڑ جاتے ہیں اسی لئے ان کی مذمت زیادہ بیان کی جاتی ہے۔

فَلْيَكْفُرْ<sup>۱</sup> اِنَّا اَعْتَدْنَا لِلظَّالِمِينَ نَارًا<sup>۱</sup> اَحَاطَ بِهِمْ

فَلْيَكْفُرْ	اِنَّا	اَعْتَدْنَا	لِلظَّالِمِينَ <sup>(۱)</sup>	نَارًا	اَحَاطَ	بِهِمْ
تو وہ کفر کرے	بیشک	ہم نے تیار کر رکھی ہے	ظالموں کے لیے	آگ	گھیر لیں گی	ان کو

کفر کرے بیشک ہم نے ظالموں کے لیے وہ آگ تیار کر رکھی ہے جس کی دیواریں

سُرَادِقُهَا<sup>ط</sup> وَاِنْ يَّسْتَغِيثُوا<sup>ط</sup> يُعَاثُوا

سُرَادِقُهَا	وَ	اِنْ	يَّسْتَغِيثُوا	يُعَاثُوا
اس کی دیواریں	اور	اگر	وہ (پانی کی) فریاد کریں گے	(تو) ان کی فریاد پوری کی جائے گی

انہیں گھیر لیں گی اور اگر وہ پانی کے لیے فریاد کریں تو ان کی فریاد اس پانی سے

يَسَاءِ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوهُ<sup>ط</sup>

يَسَاءِ	كَالْمُهْلِ	يَشْوِي	الْوُجُوهُ
(اس) پانی کے ساتھ	(جو) پگھلائے ہوئے تانبے جیسا (ہوگا)	وہ بھون دے گا	(ان کے) چہرے

پوری کی جائے گی جو پگھلائے ہوئے تانبے کی طرح ہوگا جو ان کے منہ کو بھون دے گا۔

بِئْسَ الشَّرَابُ<sup>ط</sup> وَسَاءَتْ مُرْتَفَقًا<sup>۱۹</sup> اِنَّ الَّذِينَ اٰمَنُوا

بِئْسَ	الشَّرَابُ	وَ	سَاءَتْ	مُرْتَفَقًا <sup>۱۹</sup>	اِنَّ	الَّذِينَ	اٰمَنُوا
کیا ہی برا	پینا (ہے)	اور	کیا ہی بری	ٹھہرنے کی جگہ	بیشک	وہ لوگ جو	ایمان لائے

کیا ہی برا پینا اور دوزخ کیا ہی بری ٹھہرنے کی جگہ ہے ۰ بیشک جو لوگ ایمان لائے اور

وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ اِنَّا لَا نُضِيعُ اَجْرَ مَنْ

وَ	عَمِلُوا	الصَّالِحَاتِ	اِنَّا	لَا نُضِيعُ	اَجْرَ	مَنْ
اور	انہوں نے عمل کئے	ایچھے، نیک	بیشک	ہم ضائع نہیں کرتے	(اس کا) ثواب	جو

نیک اعمال کئے ہم ان کا اجر ضائع نہیں کرتے جو

۱..... اس آیت مبارکہ میں ہر اس مسلمان کے لئے بھی بڑی نصیحت ہے جو ظلم اور گناہ کرنے میں مصروف ہے، اسے اپنے گناہوں پر ندامت و شرمندگی کا اظہار کرتے ہوئے توبہ و استغفار کرنا اور نیک اعمال میں مصروف ہو جانا چاہئے ورنہ یاد رکھے کہ مرنے کے بعد کاسفر انتہائی طویل ہے، جہنم کی گرمی بڑی شدید ہے، اہل جہنم کا پانی گھلے ہوئے تانبے کی طرح اور جہنمیوں کی پیپ ہے اور جہنم کی قید بہت سخت ہے۔



## أَحْسَنَ عَمَلًا ۳۰ أُولَٰئِكَ لَهُمْ جَنَّاتُ عَدْنٍ تَجْرِي

أَحْسَنَ	عَمَلًا ۳۰	أُولَٰئِكَ	لَهُمْ	جَنَّاتُ عَدْنٍ	تَجْرِي
اچھا (ہو)	عمل (میں)	یہ لوگ	ان کے لیے	ہمیشہ رہنے کے باغات (ہیں)	بہتی ہیں

اچھے عمل کرنے والے ہوں ○ ان کے لیے بیشگی کے باغات ہیں ان کے نیچے

## مِنْ تَحْتِهِمْ إِلَّا تَنْهَرُ يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ

مِنْ تَحْتِهِمْ	إِلَّا تَنْهَرُ	يُحَلَّوْنَ	فِيهَا	مِنْ أَسَاوِرَ
ان کے نیچے	نہریں	انہیں پہنائے جائیں گے	ان (باغوں) میں	کنگن

نہریں بہتی ہیں، انہیں ان باغوں میں سونے کے کنگن

## مِنْ ذَهَبٍ وَيَلْبَسُونَ ثِيَابًا خُضْرًا مِنْ سُندُسٍ وَاسْتَبْرَقٍ

مِنْ ذَهَبٍ	وَّ	يَلْبَسُونَ	ثِيَابًا خُضْرًا	مِنْ سُندُسٍ وَاسْتَبْرَقٍ ۱
سونے سے (کے)	اور	وہ پہنیں گے	سبز کپڑے	باریک ریشم اور موٹے ریشم سے (کے)

پہنائے جائیں گے اور وہ سبز رنگ کے باریک اور موٹے ریشم کے کپڑے پہنیں گے

## مُتَّكِئِينَ فِيهَا عَلَى الْأَسْرَاطِ ۚ نَعْمَ الثَّوَابُ ۖ وَ

مُتَّكِئِينَ	فِيهَا	عَلَى الْأَسْرَاطِ	نَعْمَ	الثَّوَابُ ۖ وَ
تکیے لگائے ہوئے (ہوں گے)	ان میں	تختوں پر	کیا ہی اچھا (ہے)	ثواب اور

وہاں تختوں پر تکیے لگائے ہوئے ہوں گے۔ یہ کیا ہی اچھا ثواب ہے اور

## حَسَنَتْ مُرْتَفَقًا ۳۱ وَأَصْرِبْ لَهُمْ مَثَلًا رَّجُلَيْنِ جَعَلْنَا

حَسَنَتْ	مُرْتَفَقًا ۳۱	وَّ	أَصْرِبْ ۲	لَهُمْ	مَثَلًا	رَّجُلَيْنِ	جَعَلْنَا
وہ کیا ہی اچھی ہے	آرام کی جگہ	اور	بیان کرو	ان سے	حال	دو مردوں (کا)	ہم نے بنائے

جنت کی کیا ہی اچھی آرام کی جگہ ہے ○ اور ان کے سامنے دو آدمیوں کا حال بیان کرو کہ ان میں سے

۱..... ریشمی لباس اور سونے چاندی کے کنگن جتنی لباس ہیں، دنیا میں عورتوں کیلئے حلال اور مردوں کیلئے حرام ہیں۔ ریشم کے لباس سے متعلق مزید تفصیل جاننے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج 5، ص 564 کا مطالعہ فرمائیں۔

۲..... اس پورے رکوع میں اللہ عزوجل نے دو آدمیوں کا یعنی ایک مسلمان اور ایک کافر کا حال بیان کیا ہے اور کافر و مومن دونوں کو دعوتِ فکر دی ہے کہ اس واقعے میں غور کر کے اپنا اپنا انجام سمجھیں۔

لَا حَرَّ هُمَا جَنَّتَيْنِ مِنْ أَعْنَابٍ وَحَفَفْتُهُمَا

لَا حَرَّ هُمَا	جَنَّتَيْنِ	مِنْ أَعْنَابٍ	وَ	حَفَفْتُهُمَا
ان دونوں میں سے ایک کے لئے	دوباغ	انگوروں سے (کے)	اور	ہم نے ڈھانپ دیا انہیں

ایک آدمی کیلئے ہم نے انگوروں کے دوباغ بنائے اور ان دونوں باغوں کو

بَنَخْلٍ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمَا زَرْعًا ۝۳۱ كَلَّا الْجَنَّتَيْنِ اَتَتْ

بَنَخْلٍ	وَ	جَعَلْنَا	بَيْنَهُمَا	زَرْعًا ۝۳۱	كَلَّا	الْجَنَّتَيْنِ	اَتَتْ
کھجوروں سے	اور	بنادی	ان کے درمیان	کھیتی	دونوں	باغوں (نے)	دیدئے

کھجوروں سے ڈھانپ دیا اور ان کے درمیان میں کھیتی بھی بنادی ۝ دونوں باغوں نے اپنے اپنے پھل

أَكَلَهَا وَلَمْ تَظْلِمْ مِنْهُ شَيْئًا ۝۳۲ وَفَجَّرْنَا خِلْفَهُمَا

أَكَلَهَا	وَ	لَمْ تَظْلِمْ	مِنْهُ	شَيْئًا	وَ	فَجَّرْنَا	خِلْفَهُمَا
اپنے پھل	اور	کمی نہ کی	اس سے	کچھ	اور	ہم نے جاری کر دی	ان دونوں کے پیچ

دیدئے اور اس میں کچھ کمی نہ کی اور دونوں کے پیچ میں ہم نے ایک نہر

نَهْرًا ۝۳۳ وَكَانَ لَهُ شَرٌّ فَقَالَ لِصَاحِبِهِ وَهُوَ

نَهْرًا ۝۳۳	وَ	كَانَ	لَهُ	شَرٌّ ۝۳۳	فَقَالَ	لِصَاحِبِهِ	وَ	هُوَ
ایک نہر	اور	تھے	اس کے پاس	پھل	تو اس نے کہا	اپنے ساتھی سے	اور	وہ

جاری کر دی ۝ اور اس آدمی کے پاس پھل تھے تو اس نے اپنے ساتھی سے کہا اور وہ

يُحَاوِرُنَا أَنَا أَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا وَأَعَزُّ

يُحَاوِرُنَا ۝۳۴	أَنَا	أَكْثَرُ	مِنْكَ	مَالًا	وَ	أَعَزُّ
فخریہ باتیں کرتا رہتا تھا اس سے	(کہ) میں	زیادہ ہوں	تجھ سے	مال (میں)	اور	زیادہ طاقتور ہوں

اس سے فخر و غرور کی باتیں کرتا رہتا تھا۔ (اس سے کہا) میں تجھ سے زیادہ مالدار ہوں اور افراد کے اعتبار سے

۱..... آس پاس سبز باغ ہو اور پیچ میں ہر ابھر اکھیت ہو تو دیکھنے میں بہت ہی خوشنما معلوم ہوتا ہے اور اس سے مالک اپنی تمام ضروریات پوری کر لیتا ہے، کھیت سے غذا اور باغ سے پھل حاصل ہوتے ہیں۔

۲..... یعنی اس باغ والے کافر آدمی کے پاس باغ کے علاوہ اور بھی بہت سامان و اسباب جیسے سونا، چاندی وغیرہ ہر قسم کا مال تھا۔

۳..... اس سے معلوم ہوا کہ نعتوں پر فخر و غرور کا اظہار کرنا اور مومن کو ذلیل جاننا کفار کا کام ہے۔



نَفَرًا ۳۳ وَ دَخَلَ جَنَّتَهُ وَهُوَ ظَالِمٌ

نَفَرًا ۳۳	وَ	دَخَلَ ۱	جَنَّتَهُ	وَ	هُوَ	ظَالِمٌ
افراد (کے اعتبار سے)	اور	وہ داخل ہوا	اپنے باغ (میں)	اور (حالانکہ)	وہ	ظلم کرنے والا (تھا)

زیادہ طاقتور ہوں ○ اور وہ اپنے باغ میں گیا حالانکہ وہ اپنی جان پر

لِنَفْسِهِ ۳۴ قَالَ مَا أَظُنُّ أَنْ تَبِيدَ هَذِهِ أَبَدًا ۳۵ وَ

لِنَفْسِهِ ۳۴	قَالَ	مَا أَظُنُّ	أَنْ تَبِيدَ	هَذِهِ	أَبَدًا ۳۵	وَ
اپنی جان پر	اس نے کہا	میں گمان نہیں کرتا	کہ	فنا ہو گا	یہ (باغ)	کبھی

ظلم کرنے والا تھا، کہنے لگا: میں گمان نہیں کرتا کہ یہ (باغ) کبھی فنا ہو گا ○ اور

مَا أَظُنُّ السَّاعَةَ قَائِمَةً ۳۶ وَلَئِنْ شُرِّدْتُ

مَا أَظُنُّ	السَّاعَةَ	قَائِمَةً	وَ	لَئِنْ	شُرِّدْتُ
میں گمان نہیں کرتا	(کہ) قیامت	قائم ہونے والی (ہے)	اور	ضرور اگر	مجھے لوٹایا گیا

میں گمان نہیں کرتا کہ قیامت قائم ہونے والی ہے اور اگر مجھے میرے رب کی طرف

إِلَىٰ رَبِّي لَا جِدَنَّ خَيْرًا مِنْهَا مُنْقَلَبًا ۳۷ قَالَ

إِلَىٰ رَبِّي	لَا جِدَنَّ	خَيْرًا مِنْهَا	مُنْقَلَبًا ۳۷	قَالَ
میرے رب کی طرف	(تو) ضرور میں پالوں گا	اس (باغ) سے بہتر	پلٹنے کی جگہ	کہا

لوٹایا بھی گیا تو میں ضرور اس باغ سے بہتر پلٹنے کی جگہ پالوں گا ○ اس کے ساتھی نے

لَهُ صَاحِبُهُ وَهُوَ يُحَاوِرُهُ ۳۸ أَكَفَرْتُ

لَهُ	صَاحِبُهُ	وَ	هُوَ	يُحَاوِرُهُ ۳۸	أَكَفَرْتُ
اس سے	اس کے ساتھی (نے)	اور	وہ	فخریہ باتوں کا جواب دے رہا تھا اسے	کیا تو نے کفر کیا

اس کی فخر و غرور کی باتوں کا جواب دیتے ہوئے کہا: کیا تو اس کے ساتھ

۱..... یہاں سے اس کافر کی غافلانہ باتوں کی ابتداء ہوتی ہے چنانچہ وہ باغات کا مالک مسلمان کا ہاتھ پکڑ کر اس کو ساتھ لے کر باغ میں گیا، وہاں اسے فخریہ طور پر ہر طرف لے کر پھر اور مسلمان کو ہر چیز دکھائی اور پھر باغ کی زینت و زیبائش اور رونق و بہار دیکھ کر مغرور ہو گیا اور کہنے لگا: میں گمان نہیں کرتا کہ یہ باغ کبھی فنا ہو گا یعنی ساری عمر مجھے پھل دیتا رہے گا۔ ۲..... اس سے معلوم ہوا کہ برے اعمال کر کے جنت کی آس لگانا کافروں کا شیوہ ہے، جو کاشت کر کے گندم کاٹنے کی امید نہیں رکھتی چاہے۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ دنیا میں مال ملنے کو اللہ تعالیٰ کی رضا کی علامت سمجھنا کفار کا کام ہے۔

بِالَّذِي خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُطْفَةٍ ثُمَّ

بِالَّذِي	خَلَقَكَ	مِنْ تُرَابٍ	ثُمَّ	مِنْ نُطْفَةٍ	ثُمَّ
(اس کے) ساتھ جس نے	پیدا کیا تجھے	مٹی سے	پھر	مٹی سے	پھر

کفر کرتا ہے جس نے تجھے مٹی سے بنایا پھر نطفہ سے پھر

سَوْءُكَ رَجُلًا ۳۷ لَكِنَّا هُوَ اللَّهُ رَبِّي وَ

سَوْءُكَ	رَجُلًا ۳۷	لَكِنَّا	هُوَ	اللَّهُ	رَبِّي	وَ
بالکل صحیح بنادیا تجھے	مرد	لیکن	(میں یہی کہتا ہوں) وہ	اللہ (ہی)	میرا رب (ہے)	اور

تجھے بالکل صحیح مرد بنادیا ۳۷ لیکن (میں تو یہی کہتا ہوں کہ) وہ اللہ ہی میرا رب ہے اور

لَا أُشْرِكُ بِرَبِّي أَحَدًا ۳۸ وَلَوْلَا إِذْ دَخَلْتَ

لَا أُشْرِكُ	بِرَبِّي	أَحَدًا ۳۸	وَ	لَوْلَا	إِذْ	دَخَلْتَ
میں شریک نہیں کرتا	اپنے رب کا	کسی ایک (کو)	اور	(ایسا) کیوں نہ ہوا	جب	تو داخل ہوا

میں کسی کو اپنے رب کا شریک نہیں کرتا ۳۸ اور ایسا کیوں نہ ہوا کہ جب تو

جَنَّتْكَ قُلْتَ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ج

جَنَّتْكَ	قُلْتَ ۱	مَا	شَاءَ	اللَّهُ	لَا	قُوَّةَ	إِلَّا	بِاللَّهِ ج
اپنے باغ (میں)	(تو) تو کہتا	جو	چاہا	اللہ (نے)	نہیں	کوئی قوت	مگر	اللہ کی مدد سے

اپنے باغ میں گیا تو کہتا: (یہ سب وہ ہے) جو اللہ نے چاہا، ساری قوت اللہ کی مدد سے ہی ہے۔

إِنْ تَرَنِ أَنَا أَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَوَلَدًا ۳۹ فَعَسَىٰ رَبِّي

إِنْ	تَرَنِ أَنَا	أَقَلَّ	مِنْكَ	مَالًا	وَ	وَلَدًا ۳۹	فَعَسَىٰ	رَبِّي
اگر	تو دیکھ رہا ہے مجھے	کم	اپنے سے	مال	اور	اولاد (میں)	تو قریب ہے	میرا رب

اگر تو مجھے اپنے مقابلے میں مال اور اولاد میں کم دیکھ رہا ہے ۳۹ تو قریب ہے کہ میرا رب

۱..... مسلمان نے اس کافر کو سمجھاتے ہوئے کہا کہ ایسا کیوں نہ ہوا کہ تو اس سارے باغ اور اسباب پر اللہ عزوجل کی قدرت و نعمت کا معترف ہوتا اور اگر تو باغ دیکھ کر ماشاء اللہ کہتا اور اعتراف کرتا کہ یہ باغ اور اس کے تمام حاصل و منافع اللہ تعالیٰ کی مشیت اور اس کے فضل و کرم سے ہیں اور سب کچھ اس کے اختیار میں ہے، چاہے اس کو آباد رکھے اور چاہے ویران کرے، ایسا کہتا تو یہ تیرے حق میں بہتر ہوتا۔ یہاں سے مسلمان اور کافر کا فرق واضح ہوا کہ کافر اپنے مال و دولت اور کامیابی کو اپنی کوششوں کا نتیجہ سمجھتا ہے جبکہ مسلمان اپنی ہر کامیابی کو اللہ عزوجل کے فضل و کرم کی طرف منسوب کرتا ہے۔

غریب مومن کی مالدار کافر کو تنبیہ و نصیحت



أَنْ يُؤْتِيَنَّ خَيْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ وَيُرْسِلَ عَلَيْهَا

أَنْ	يُؤْتِيَنَّ	خَيْرًا	مِّنْ جَنَّتِكَ	و	يُرْسِلَ	عَلَيْهَا
کہ	عطا فرمادے مجھے	بہتر	تیرے باغ سے	اور	بھیج دے	(تیرے) اس (باغ) پر

مجھے تیرے باغ سے بہتر عطا فرمادے اور تیرے باغ پر

حُسْبَانًا مِّنَ السَّمَاءِ فَتُصْبِحَ صَعِيدًا زَلَقًا ۝۱۰ أَوْ يُصْبِحَ مَاءً وَهًا

حُسْبَانًا	مِّنَ السَّمَاءِ	فَتُصْبِحَ	صَعِيدًا زَلَقًا ۝۱۰	أَوْ	يُصْبِحَ	مَاءً وَهًا
بجلیاں	آسمان سے	تو وہ ہو کر رہ جائے	چٹیل میدان	یا	ہو جائے	اس کا پانی

آسمان سے بجلیاں گر اڈے تو وہ چٹیل میدان ہو کر رہ جائے ۱۰ یا اس باغ کا پانی

عَوْرًا فَلَنْ تَسْتَطِيعَ لَهُ طَلَبًا ۝۱۱ وَأُحِيطَ

عَوْرًا	فَلَنْ تَسْتَطِيعَ	لَهُ	طَلَبًا ۝۱۱	و	أُحِيطَ ۱۱
دھنسا ہوا	پھر تو ہرگز طاقت نہ رکھے	اس کو	تلاش کرنے (کی)	اور	گھیر لیا گیا

زمین میں دھنس جائے پھر تو اسے ہرگز تلاش نہ کر سکے ۱۱ اور اس کے پھل

بَشَرَةٍ فَأَصْبَحَ يُقَلِّبُ كَفَّيْهِ عَلَىٰ مَا أَنفَقَ

بَشَرَةٍ	فَأَصْبَحَ	يُقَلِّبُ	كَفَّيْهِ	عَلَىٰ	مَا	أَنفَقَ
اس کے پھلوں کو	تو وہ رہ گیا	پلٹتا ہوا (ملاتا ہوا)	اپنی ہتھیلیاں	(اس) پر	جو	اس نے خرچ کیا

گھیر لیے گئے تو وہ ان اخراجات پر اپنے ہاتھ ملتارہ گیا جو اس باغ میں

فِيهَا وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلَىٰ عُرُوشِهَا وَيَقُولُ يَكِيدَتَنِي

فِيهَا	وَهِيَ	خَاوِيَةٌ	عَلَىٰ عُرُوشِهَا	و	يَقُولُ	يَكِيدَتَنِي
اس (باغ) میں	اور	وہ (باغ)	گر اہوا تھا	اپنی چھتوں (چھپروں) پر	اور	مالک کہہ رہا تھا

خرچ کئے تھے اور وہ باغ اپنی چھتوں کے بل اوندھے منہ گر اہوا تھا اور وہ مالک کہہ رہا ہے، اے کاش!

۱۔ ارشاد فرمایا کہ اس کافر کے باغ پر عذاب آگیا اور باغ کے ساتھ ساتھ اس کے دیگر ہر طرح کے مال و اسباب پھل بلاکت میں گھیر لئے گئے اور باغ بالکل ویران ہو گیا تو وہ حسرت کے ساتھ ان اخراجات پر اپنے ہاتھ ملتارہ گیا جو اس نے باغ کی دیکھ بھال میں خرچ کئے تھے اور وہ باغ اپنی چھتوں کے بل اوندھے منہ گر گیا، پھر اس حال کو پہنچ کر اسے مومن کی نصیحت یاد آئی اور وہ سمجھا کہ یہ اُس کے کفر و سرکشی کا نتیجہ ہے اور اس وقت وہ کہنے لگا کہ اے کاش! میں نے اپنے رب عذابِ جہنم کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا ہوتا۔

لَمْ أُشْرِكْ بِرَبِّي أَحَدًا ۴۲ وَلَمْ تَكُنْ لَهُ				
لَمْ أُشْرِكْ	بِرَبِّي	أَحَدًا ۴۲	و	لَمْ تَكُنْ لَهُ
میں نے شریک نہ کیا ہوتا	اپنے رب کے ساتھ	کسی ایک (کو)	اور	نہ تھی اس کے پاس
میں نے اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا ہوتا ۴۲ اور اس کے پاس کوئی جماعت				
فَنَّهُ يَتَّخِذُ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَمَا كَانَ مُنتَصِرًا ۴۳				
فَنَّهُ	يَتَّخِذُ مِنْهُ	مِنْ دُونِ اللَّهِ	و	مَا كَانَ مُنتَصِرًا ۴۳
کوئی جماعت	جو مدد کرتی اس کی	اللہ کے سامنے	اور	وہ نہیں تھا بدلہ لینے کے قابل
نہ تھی جو اللہ کے سامنے اس کی مدد کرتی اور نہ ہی وہ خود بدلہ لینے کے قابل تھا ۴۳				
هَٰذَاكَ الْوَلَايَةُ لِلَّهِ الْحَقِّ ۴۴ هُوَ خَيْرٌ ثَوَابًا				
هَٰذَاكَ (۱)	الْوَلَايَةُ	لِلَّهِ الْحَقِّ	هُوَ	خَيْرٌ ثَوَابًا
یہیں (سے پتہ چلتا ہے کہ)	تمام اختیار	سچے اللہ کا (ہے)	وہی	سب سے بہتر ثواب دینے والا
یہاں پتہ چلتا ہے کہ تمام اختیار سچے اللہ کا ہے، وہ سب سے بہتر ثواب دینے والا				
وَّخَيْرٌ عُقْبًا ۴۵ وَأَضْرِبْ لَهُمْ مَثَلِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا				
و	خَيْرٌ	عُقْبًا ۴۵	و	أَضْرِبْ لَهُمْ مَثَلِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا (۲)
اور	سب سے بہتر	انجام عطا کرنے والا	اور	بیان کرو ان سے (کہ دنیاوی زندگی کی مثال
اور سب سے اچھا انجام عطا فرمانے والا ہے ۴۵ اور ان کے سامنے بیان کرو کہ دنیا کی زندگی کی مثال ایسی ہے				
كَمَا أَنزَلْنَاهُ مِنَ السَّمَاءِ فَاخْتَلَطَ بِهِ				
كَمَا	أَنزَلْنَاهُ	مِنَ السَّمَاءِ	فَاخْتَلَطَ	بِهِ
(اس) پانی کی طرح (ہے)	جسے ہم نے اتارا	آسمان سے	تو گھنا ہو کر نکلا	اس کے سبب
جیسے ایک پانی ہو جسے ہم نے آسمان سے اتارا تو اس کے سبب زمین کا سبزہ				

- ۱..... یہاں اس واقعے کا سبق بیان فرمایا گیا ہے کہ یہاں پتہ چلتا ہے اور ایسے حالات میں معلوم ہوتا ہے کہ تمام اختیارات اللہ عزوجل کے دست قدرت میں ہیں۔ وہی چاہے تو پھلوں سے لے دے ہوئے باغات عطا فرما دے اور وہ چاہے تو ایک لمحے میں سب کچھ ٹھس ٹھس کر دے۔
- ۲..... اس آیت میں دنیاوی زندگی کے قابل فنا ہونے کو ایک مثال کے ذریعے سمجھایا گیا ہے، اس مثال کا خلاصہ یہ ہے کہ جس طرح سبزہ خوشما ہونے کے بعد فنا ہو جاتا ہے اسی طرح دنیا کی یہ زندگی بھی ختم ہو جائے گی۔ اس سے معلوم ہوا کہ فانی دنیا پر شیدا ہونا عقل مند کا کام نہیں۔

المدار کا فریابی اور غریب مومن کے واقعہ سے حاصل ہونے والا سبق

دنیاوی زندگی کے پائیدار رہنے کی ایک مثال



## نَبَاتُ الْأَرْضِ فَأَصْبَحَ هَشِيئَاتُ زُرُوعِ الرِّيحِ ۖ وَكَانَ اللَّهُ

نَبَاتُ الْأَرْضِ	فَأَصْبَحَ	هَشِيئَاتُ	تَذُرُوعُ	الرِّيحِ	وَ	كَانَ	اللَّهُ
زمین کا سبزہ	پھر وہ ہو گیا	سوکھی گھاس	جسے اڑاتی ہیں	ہوائیں	اور	ہے	اللہ

گھنا ہو کر نکلا پھر وہ سوکھی گھاس بن گیا جسے ہوائیں اڑاتی پھرتی ہیں اور اللہ

## عَلَى كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا ۝۴۵ أَلْبَالُ وَالْبُنُونُ زِينَةُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَ

عَلَى كُلِّ شَيْءٍ	مُقْتَدِرًا ۝۴۵	أَلْبَالُ	وَالْبُنُونُ	زِينَةُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۝۴۶	وَ
ہر چیز پر	قدرت رکھنے والا	مال	اور	بیٹے	دنیاوی زندگی کی رونق (ہیں) اور

ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے ۝ مال اور بیٹے دنیا کی زندگی کی رونق ہیں اور

## الْبَقِيَّةُ الصَّلَاحُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَ

الْبَقِيَّةُ	الصَّلَاحُ ۝۴۷	خَيْرٌ	عِنْدَ رَبِّكَ	ثَوَابًا	وَ
باقی رہنے والی	اچھی باتیں	زیادہ بہتر (ہیں)	تیرے رب کے نزدیک	ثواب (میں)	اور

باقی رہنے والی اچھی باتیں تیرے رب کے نزدیک ثواب کے اعتبار سے زیادہ بہتر اور

## خَيْرٌ أَمَلًا ۝۴۸ وَيَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ وَ

خَيْرٌ	أَمَلًا ۝۴۸	وَ	يَوْمَ ۝۴۹	نُسَيِّرُ	الْجِبَالَ	وَ
زیادہ اچھی (ہیں)	امید (کے اعتبار سے)	اور	(جس) دن	ہم چلائیں گے	پہاڑوں (کو)	اور

امید کے اعتبار سے زیادہ اچھی ہیں ۝ اور یاد کرو جس دن ہم پہاڑوں کو چلائیں گے اور

## تَرَى الْأَرْضَ بَارِزَةً ۖ وَحَشَرْنَا لَهُمْ فَلَمَّ نُعَادِرُ

تَرَى	الْأَرْضَ	بَارِزَةً ۖ	وَ	حَشَرْنَا لَهُمْ	فَلَمَّ نُعَادِرُ
تم دیکھو گے	زمین (کو)	صاف کھلی ہوئی	اور	ہم اٹھائیں گے لوگوں کو	تو ہم نہیں چھوڑیں گے

تم زمین کو صاف کھلی ہوئی دیکھو گے (جس پر پہاڑ وغیرہ کچھ بھی نہ ہو گا) اور ہم لوگوں کو اٹھائیں گے تو ان میں سے

- ۱..... مال اور اولاد فی نفسہ تو اگرچہ دنیا ہی لیکن یہی دو چیزیں آخرت کیلئے عظیم زادہ راہ بھی بن سکتی ہیں کیونکہ اگر مال کو راہ خدا میں خرچ کیا اور خصوصاً کوئی صدقہ جاریہ کا کام کیا تو یہی مال نجات کا ذریعہ بنے گا اور یونہی اگر اولاد کی اچھی تربیت کی اور نیکی کے راستے پر لگا تو ان کی نیکیوں کا ثواب بھی ملے گا اور اس کے ساتھ اولاد کی دعائیں بھی ملتی رہیں گی۔ ۲..... ان سے نیک اعمال مراد ہیں جن کے ثمرے انسان کے لئے باقی رہتے ہیں، جیسا کہ پنج گانہ نمازیں، تسبیح و تحمید اور جملہ عبادات۔ ۳..... دنیا کی فنایت اور اسباب دنیا کی حقیقت بیان کرنے کے بعد اب قیامت کی ہولناکی کا بیان کیا جا رہا ہے۔

قیامت قائم ہونے کے بعد کی منظر کشی

مِنْهُمْ أَحَدًا ۳۷ وَ عَرِضُوا عَلَىٰ رَبِّكَ صَفًا				
مِنْهُمْ	أَحَدًا ۳۷	وَ	عَرِضُوا	عَلَىٰ رَبِّكَ
ان میں سے	کسی ایک (کو)	اور	انہیں پیش کیا جائے گا	تیرے رب پر (کے حضور)
کسی کو نہ چھوڑیں گے ۳۷ اور سب تمہارے رب کی بارگاہ میں صفیں باندھے پیش کئے جائیں گے،				
لَقَدْ جِئْتُمُونَا كَمَا خَلَقْنَاهُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ بَلْ				
لَقَدْ	جِئْتُمُونَا	كَمَا	خَلَقْنَاهُمْ	أَوَّلَ مَرَّةٍ
ضرور بیشک	تم آئے ہمارے پاس	جیسے	ہم نے پیدا کیا تمہیں	پہلی بار
بیشک تم ہمارے پاس ویسے ہی آئے جیسے ہم نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا تھا، بلکہ				
رَعَيْنَاهُمْ أَلَّا نَجْعَلَ لَكُم مَّوْعِدًا ۳۸ وَ				
رَعَيْنَاهُمْ	أَلَّا نَجْعَلَ	لَكُم	مَّوْعِدًا ۳۸	وَ
تم نے گمان کیا تھا	کہ ہم ہرگز نہیں رکھیں گے	تمہارے لیے	کوئی وعدے کا وقت	اور
تمہارا گمان تھا کہ ہم ہرگز تمہارے لیے کوئی وعدے کا وقت نہ رکھیں گے ۳۸				
وَضَعِ الْكِتَابَ فَتَرَى الْمُجْرِمِينَ مُشْفِقِينَ مِمَّا				
وَضَعِ ۱	الْكِتَابَ	فَتَرَى	الْمُجْرِمِينَ	مُشْفِقِينَ
رکھا جائے گا	اعمال نامہ	تو تم دیکھو گے	مجرموں (کو)	ڈر رہے ہوں گے
نامہ اعمال رکھا جائے گا تو تم مجرموں کو دیکھو گے کہ اس میں جو (لکھا ہوا) ہوگا				
فِيهِ وَيَقُولُونَ يُوَيْدَتُنَا هَذَا الْكِتَابُ				
فِيهِ	وَ	يَقُولُونَ	يُوَيْدَتُنَا	مَالِ هَذَا الْكِتَابِ
اس میں (لکھا ہوگا)	اور	کہیں گے	ہائے ہماری خرابی	اس اعمال نامے کو کیا ہے
اس سے ڈر رہے ہوں گے اور کہیں گے: ہائے ہماری خرابی! اس نامہ اعمال کو کیا ہے کہ				

۱..... یہاں قیامت کا وہ اہم اور نازک ترین مرحلہ بیان کیا گیا ہے جہاں جتنی اور جتنی ہونے کا اعلان ہوتا ہے کہ ہر بندے کا نامہ اعمال اس کو دیا جائے گا، مومن کا دائیں ہاتھ میں اور کافر کا بائیں میں۔ اس وقت نامہ اعمال کو دیکھ کر جو برے لوگوں کی حالت ہوگی وہ بدشت انگیز ہوگی کہ وہ نامہ اعمال دیکھ کر ڈر رہے ہوں گے اور کہیں گے: ہائے ہماری خرابی! اس نامہ اعمال کو کیا ہے کہ اس نے ہر چھوٹے اور بڑے گناہ کو گنہگار بنا دیا ہے، ایک ذرے کے برابر بھی کوئی گناہ ہو گا تو وہ نامہ اعمال میں درج ہو گا اور لوگ اپنے تمام اعمال کو اپنے سامنے موجود پائیں گے۔



لَا يُعَادِرُ صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً إِلَّا أَحْصَاهَا وَ

لَا يُعَادِرُ	صَغِيرَةً	وَ	لَا	كَبِيرَةً	إِلَّا	أَحْصَاهَا	وَ
اس نے نہیں چھوڑا	کوئی چھوٹا گناہ	اور	نہ	بڑا گناہ	مگر	گنیرا ہوا ہے اے	اور

اس نے ہر چھوٹے اور بڑے گناہ کو گنیرا ہوا ہے اور

وَجَدُوا مَا عَمِلُوا حَاضِرًا ۖ وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ

وَجَدُوا	مَا	عَمِلُوا	حَاضِرًا <sup>(۱)</sup>	وَ	لَا يَظْلِمُ	رَبُّكَ
وہ پائیں گے	جو	انہوں نے عمل کئے	(اپنے) سامنے موجود	اور	ظلم نہیں کرے گا	تیرا رب

لوگ اپنے تمام اعمال کو اپنے سامنے موجود پائیں گے اور تمہارا رب کسی پر

أَحَدًا ۖ وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا

أَحَدًا <sup>(۲)</sup>	وَ	إِذْ	قُلْنَا	لِلْمَلَائِكَةِ	اسْجُدُوا	لِآدَمَ	فَسَجَدُوا
کسی ایک (پر)	اور	جب	ہم نے کہا	فرشتوں	سجدہ کرو	آدم کو	تو انہوں نے سجدہ کیا

ظلم نہیں کرے گا ○ اور یاد کرو جب ہم نے فرشتوں سے فرمایا: آدم کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا

إِلَّا ابْلِيسَ ۖ كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ أَمْرِ رَبِّهِ ۖ

إِلَّا	ابْلِيسَ	كَانَ	مِنَ الْجِنِّ	فَفَسَقَ	عَنْ أَمْرِ رَبِّهِ
سوائے	ابلیس (کے)	وہ تھا	جنوں میں سے	تو وہ نکل گیا	اپنے رب کے حکم سے

سوائے ابلیس کے، وہ جنوں میں سے تھا تو وہ اپنے رب کے حکم سے نکل گیا

أَفْتَتَّخِذُ مِنْهُ دُرِّيَّةً ۖ وَدُرِّيَّتَكَ أَولِيَاءَ مِنْ دُونِي وَهُمْ

أَفْتَتَّخِذُ مِنْهُ	دُرِّيَّةً	وَ	دُرِّيَّتَكَ	أولِيَاءَ	مِنْ دُونِي	وَ	هُمْ
تو کیا تم بناتے ہو اسے	اس کی اولاد (کو)	اور	دوست	میرے سوا	اور (حالانکہ)	وہ	

تو (اے لوگو!) کیا تم اسے اور اس کی اولاد کو میرے سوا دوست بناتے ہو حالانکہ وہ

۱..... اس آیت مبارکہ کو سامنے رکھتے ہوئے ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ خاص طور پر کبیرہ گناہوں سے بچے اور اس کے ساتھ ساتھ صغیرہ گناہوں سے بھی خود کو بچانے کی کوشش کرے کیونکہ قیامت کے دن صغیرہ اور کبیرہ ہر طرح کے گناہ نامہ اعمال میں لکھے ہوئے ملیں گے اور اس دن ہر شخص اپنے اعمال کے درخت کا پھل پائے گا۔ ۲..... اس پورے رکوع میں اللہ عزوجل نے شیطان کے ابتدائی کردار کا بیان کیا اور لوگوں کو سمجھایا ہے کہ جس طرح وہ اللہ عزوجل کی نافرمانی کر کے مرود ہوا، تم اس طرح نہ کرنا اور اس کی اطاعت و اتباع سے بچ رہنا۔

نبیاء کے پیدا کرنے میں اللہ عزوجل کی ذات متفرد و یگانہ ہے

قیامت کے دن مشرکوں اور ان کے شرکوں کا حال

لَكُمْ عَدُوٌّ يَبْغِي لِلظَّالِمِينَ بَدَلًا ۝ مَا أَشْهَدُ تَهُمَ				
لَكُمْ	عَدُوٌّ	يَبْغِي	لِلظَّالِمِينَ	بَدَلًا ۝ مَا أَشْهَدُ تَهُمَ
تمہارے	دشمن (ہیں)	کیا ہی برا (ہے)	ظالموں کے لئے	بدلہ
تمہارے دشمن ہیں، ظالموں کیلئے کیا ہی برا بدلہ ہے ○ نہ میں نے انہیں				
خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَلَا خَلْقَ أَنْفُسِهِمْ ۖ وَمَا كُنْتُ				
خَلَقَ	السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ	وَلَا	خَلْقَ	أَنْفُسِهِمْ ۖ وَمَا كُنْتُ
آسمانوں اور زمین کو بناتے	(وقت)	اور	نہ	ان کی ذاتوں کو بناتے (وقت)
آسمانوں اور زمین کو بناتے وقت حاضر رکھا تھا اور نہ خود ان کے بناتے وقت اور نہ میں				
مُتَّخِذَ الْهَضِلِّينَ عَصْدًا ۝ وَيَوْمَ يَقُولُ نَادُوا				
مُتَّخِذَ	الْهَضِلِّينَ	عَصْدًا ۝	وَلَا	يَوْمَ يَقُولُ نَادُوا
بنانے والا	گمراہوں (کو)	مددگار	اور	(جس) دن
گمراہ کرنے والوں کو مددگار بنانے والا ہوں ○ اور یاد کرو جس دن اللہ فرمائے گا:				
شُرَكَاءِيَ الَّذِينَ زَعَمْتُمْ فَدَعَوْهُمْ				
شُرَكَاءِيَ	الَّذِينَ	زَعَمْتُمْ	فَدَعَوْهُمْ	
میرے شریکوں (کو)	جنہیں	تم نے (میرا شریک) گمان کیا	تو وہ پکاریں گے انہیں	
میرے ان شریکوں کو پکارو جنہیں تم (میرا شریک) گمان کرتے تھے تو وہ انہیں پکاریں گے				
فَلَمْ يَسْتَجِيبُوا لَهُمْ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُم مَّوْبِقًا ۝				
فَلَمْ يَسْتَجِيبُوا	لَهُمْ	وَجَعَلْنَا	بَيْنَهُم	مَّوْبِقًا ۝
تو وہ جواب نہیں دیں گے	ان کو	اور	ہم بنادیں گے	ان کے درمیان
تو وہ شریک انہیں جواب نہ دیں گے اور ہم ان کے درمیان ایک ہلاکت کا میدان بنادیں گے ○				

۱..... مراد یہ ہے کہ اشیاء کو پیدا کرنے میں اللہ عزوجل کی ذات متفرد اور یگانہ ہے۔ نہ اس کا کوئی شریک عمل ہے، نہ کوئی مشیر کار، پھر اس کے سوا اور کسی کی عبادت کس طرح درست ہو سکتی ہے۔

۲..... ”موبیق“ دوزخ کا ایک طبقہ ہے یا اس سے مراد مطلقاً ہلاکت کی جگہ ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ موبیق جہنم کی ایک وادی کا نام ہے۔ (عازن، الکھف، تحت الآية: ۵۲، ۲۱۵/۳، مدارک، الکھف، تحت الآية: ۵۲، ص ۲۵۵، ملقطاً)



جہنم کو دیکھ کر مجرموں کا حال

وَرَأَى الْجَحِيمُونَ النَّارَ فَظَنُّوا أَنَّهُمْ

وَرَأَى	الْجَحِيمُونَ	النَّارَ <sup>(۱)</sup>	فَظَنُّوا	أَنَّهُمْ
اور	دیکھیں گے	جہنم کی آگ (کو)	تو یقین کر لیں گے	کہ وہ

اور مجرم دوزخ کو دیکھیں گے تو یقین کر لیں گے کہ وہ

مَوَاقِعُهَا وَلَمْ يَجِدُوا عَنْهَا مَصْرِفًا ۝۵۳

مَوَاقِعُهَا	وَلَمْ يَجِدُوا	عَنْهَا	مَصْرِفًا ۝۵۳
اس میں گرنے والے (ہیں)	اور	وہ نہیں پائیں گے	اس سے پھرنے کی کوئی جگہ

اس میں گرنے والے ہیں اور اس سے پھرنے کی کوئی جگہ نہ پائیں گے ○

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِي هَذَا الْقُرْآنِ لِلنَّاسِ

وَلَقَدْ	صَرَّفْنَا	فِي هَذَا الْقُرْآنِ	لِلنَّاسِ
اور	ہم نے طرح طرح سے بیان کی	اس قرآن میں	لوگوں کے لیے

اور بیشک ہم نے لوگوں کے لیے اس قرآن میں ہر قسم کی مثال

مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ۖ وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ

مِنْ كُلِّ مَثَلٍ	وَلَمْ يَجِدُوا	عَنْهَا	مَصْرِفًا ۝۵۳
ہر (قسم کی) مثال	اور	ہے	آدمی

طرح طرح سے بیان فرمائی اور انسان ہر چیز سے بڑھ کر

جَدَلًا ۝۵۴ وَمَا مَنَعَ النَّاسَ أَنْ يُؤْمِنُوا إِذْ

جَدَلًا ۝۵۴	وَمَا مَنَعَ	النَّاسَ	أَنْ يُؤْمِنُوا
جھگڑنے (میں)	اور	لوگوں (کو)	وہ ایمان لائیں جب

جھگڑا ہو ہے ○ اور جب لوگوں کے پاس ہدایت آگئی تو انہیں

۱..... یعنی جب مجرموں کو جہنم کی طرف چلایا جائے گا تو وہ جہنم کو دیکھ کر یقین کر لیں گے کہ اب وہ اس میں گرنے والے ہیں اور اس سے پھرنے کی کوئی جگہ نہ پائیں گے کیونکہ جہنم ہر طرف سے انہیں گھیر لے گی۔ ۲..... یہ آیت اگرچہ بطور خاص نضر بن حارث نامی کافر یا بائی بن خلف کافر کے بارے میں نازل ہوئی لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس آیت میں تمام کفار داخل ہیں جو حق کو تسلیم کرنے کی بجائے آگے سے صرف بحث و مباحثہ ہی کرتے ہیں اور اس آیت کے عموم میں تمام لوگ ہی داخل ہیں کیونکہ یہ انسان کی عمومی عادت ہے کہ وہ فورا بات کو تسلیم نہیں کرتا اگرچہ وہ حق بات ہی کیوں نہ ہو بلکہ بحث و مباحثہ کرتا ہے۔

کفار کے ایمان لانے میں ایک رکاوٹ

بصیحت قبول کرنے کی بجائے بحث کرنے کی انسانی عادت

جَاءَهُمُ الْهُدَىٰ وَيَسْتَغْفِرُوا رَبَّهُمْ

جَاءَهُمْ	و	الْهُدَىٰ	و	يَسْتَغْفِرُوا	رَبَّهُمْ
آگئی ان کے پاس	اور	ہدایت	(اس سے کہ)	وہ مغفرت مانگیں	اپنے رب (سے)

ایمان لانے اور اپنے رب سے مغفرت مانگنے سے کس چیز نے روکا

إِلَّا أَنْ تَأْتِيَهُمْ سُنَّةٌ أَلَا وَلِيْنَ أَوْ يَأْتِيَهُمْ

إِلَّا	أَنْ	تَأْتِيَهُمْ	سُنَّةٌ أَلَا وَلِيْنَ <sup>(۱)</sup>	أَوْ	يَأْتِيَهُمْ
مگر	(اس بات نے) کہ	آجائے ان پر	پہلے لوگوں کا طریقہ	یا	آجائے ان پر

سوائے اس کے کہ ان پر بھی پہلے لوگوں کا طریقہ آجائے یا ان پر

الْعَذَابُ قُبُلًا ۝۵۵ وَمَنْ رَّسِلُ الْمُرْسَلِينَ إِلَّا

الْعَذَابُ	قُبُلًا ۝۵۵	و	مَنْ رَّسِلُ	الْمُرْسَلِينَ	إِلَّا
عذاب	بہت سی قسموں (کا)	اور	ہم نہیں بھیجتے	رسولوں (کو)	مگر

بہت سی قسموں کا عذاب آجائے ○ اور ہم رسولوں کو خوشخبری دینے والے

مُبَشِّرِينَ وَمُنْذِرِينَ ۚ وَيُجَادِلُ الَّذِينَ

مُبَشِّرِينَ	و	مُنْذِرِينَ	و	يُجَادِلُ	الَّذِينَ
خوشخبری دینے والے	اور	ڈرسانے والے (بناکر)	اور	جھگڑا کرتے ہیں	وہ لوگ جنہوں نے

اور ڈر کی خبریں سننے والے بنا کر ہی بھیجتے ہیں اور کافر باطل باتوں کے ذریعے

كَفَرُوا أَوِ الْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوا بِهِ الْحَقَّ

كَفَرُوا	أَوِ الْبَاطِلِ	لِيُدْحِضُوا	بِهِ	الْحَقَّ
کفر کیا	باطل کے ساتھ	تاکہ وہ مٹا دیں	اس کے ذریعے	حق (بات کو)

جھگڑا کرتے ہیں تاکہ اس کے ذریعے سے حق بات کو مٹا دیں

۱۔ یہ کلام اس انداز میں ہے جیسے کوئی شخص سمجھانے کے باوجود بار بار غلط حرکتیں کرتا رہے تو اسے کہا جاتا ہے کہ لگتا ہے کہ جناب کو صرف جو توں کی ضرورت ہے۔ مراد یہ ہوتا ہے کہ اب تمہارا علاج نہیں ہے۔ یہی بات کفار سے کہی گئی کہ ہدایت کی تعلیم آجائے کہ بعد اب انہیں ایمان لانے اور استغفار کرنے سے صرف اسی بات نے روکا ہوا ہے کہ ان پر بھی پہلے لوگوں جیسا عذاب آئے۔



## وَ اتَّخَذُوا اٰیٰتِيْ وَمَا اُنْذِرُوْا

وَ اتَّخَذُوا	اٰیٰتِيْ	وَ	مَا	اُنْذِرُوْا
اور انہوں نے بنالیا	میری آیتوں، نشانوں (کو)	اور	جس (سے)	انہیں ڈرایا گیا

اور انہوں نے میری نشانوں کو اور جس سے انہیں ڈرایا جاتا تھا اسے مذاق

## هٰزُوا ۝۶۱ وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ دُكِّرَ

هٰزُوا ۝۶۱	وَ	مَنْ	اَظْلَمُ ۱	مِمَّنْ	دُكِّرَ
مذاق	اور	کون	زیادہ ظالم (ہے)	(اس) سے جسے	نصیحت کی جائے

بنالیا ○ اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جسے اس کے رب کی آیتوں کے ذریعے

## بِاٰیٰتِ رَبِّهِۦ فَاَعْرَضَ عَنْهَا وَ نَسِیَ

بِاٰیٰتِ رَبِّهِۦ	فَاَعْرَضَ	عَنْهَا	وَ	نَسِیَ
اس کے رب کی آیتوں کے ذریعے	تو وہ منہ پھیر لے	ان سے	اور	بھول جائے

نصیحت کی جائے تو وہ ان سے منہ پھیر لے اور ان اعمال کو بھول جائے

## مَا قَدَّمَتْ يَدُہٗ ۱۰۱ اِنَّا جَعَلْنَا عَلٰی قُلُوْبِهِمْ

مَا	قَدَّمَتْ	یَدُہٗ ۱۰۱	اِنَّا	جَعَلْنَا	عَلٰی قُلُوْبِهِمْ
(ان اعمال کو) جو	آگے بھیجے	اس کے ہاتھوں (نے)	بیشک	ہم نے کر دیئے ہیں	ان کے دلوں پر

جو اس کے ہاتھوں نے آگے بھیجے ہیں۔ بیشک ہم نے ان کے دلوں پر

## اٰكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِیْۤ اٰذَانِهِمْ وَ قُرْۤاۤط

اٰكِنَّةً	اَنْ	یَّفْقَهُوْهُ	وَ	فِیۤ اٰذَانِهِمْ	وَ قُرْۤاۤط
غلاف	کہ	وہ (نہ) سمجھ سکیں اس (قرآن) کو	اور	ان کے کانوں میں	بوجھ (رکھ دیئے ہیں)

غلاف کر دیئے ہیں تاکہ قرآن کو نہ سمجھیں اور ان کے کانوں میں بوجھ رکھ دیئے ہیں

۱..... ارشاد فرمایا کہ اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جسے اس کے رب عَزَّوَجَلَّ کے کلام قرآن مجید کی آیتوں کے ذریعے نصیحت کی جائے تو وہ ان سے منہ پھیر لے اور ان آیات میں سوچ بچار اور غور و فکر نہ کرے اور کفر و غیرہ ان اعمال کے انجام کو بھول جائے جو اس کے ہاتھوں نے آگے بھیجے ہیں۔ بیشک ہم نے ان کے کفر کی وجہ سے ان کے دلوں پر غلاف کر دیئے ہیں تاکہ قرآن کو نہ سمجھیں اور ان کے کانوں میں بوجھ رکھ دیئے ہیں تاکہ وہ حق کو سن نہ سکیں اور اسے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، اگر آپ انہیں ہدایت کی طرف بلائیں تو جب بھی ہرگز کبھی ہدایت نہ پائیں گے کیونکہ ان کی قسمت میں ہی کفر کرنا لکھا ہوا ہے۔

وَإِنْ تَدْعُهُمْ إِلَى الْهُدَى فَلَنْ يَهْتَدُوا إِذًا

وَ	إِنْ	تَدْعُهُمْ	إِلَى الْهُدَى	فَلَنْ يَهْتَدُوا <sup>(۱)</sup>	إِذَا
اور	اگر	تم بلاؤ انہیں	ہدایت کی طرف	تو وہ ہرگز ہدایت نہ پائیں گے	اس وقت

اور اگر تم انہیں ہدایت کی طرف بلاؤ تو جب بھی ہرگز کبھی ہدایت

أَبَدًا ۝۷۰ وَرَبُّكَ الْغَفُورُ رُحِيمٌ ۝۷۱ لَوْ يَوَازِئُهُمْ

أَبَدًا ۝۷۰	وَ	رَبُّكَ	الْغَفُورُ	رُحِيمٌ ۝۷۱	لَوْ يَوَازِئُهُمْ
کبھی بھی	اور	تمہارا رب	بخشنے والا	رحمت والا (ہے)	اگر وہ پکڑ لیتا انہیں

نہ پائیں گے ○ اور تمہارا رب بڑا بخشنے والا، رحمت والا ہے۔ اگر وہ لوگوں کو

بِمَا كَسَبُوا الْعَجَلُ لَهُمُ الْعَذَابُ ط

بِمَا	كَسَبُوا	الْعَجَلُ	لَهُمُ	الْعَذَابُ <sup>(۲)</sup>
(اس کے) سبب جو	انہوں نے کمایا، اعمال کئے	(تو) ضرور جلد بھیج دیتا	ان پر	عذاب

ان کے اعمال کی بنا پر پکڑ لیتا تو جلد ان پر عذاب بھیج دیتا

بَلْ لَّهُمْ مَوْعِدٌ لَّنْ يَجِدُوا ص

بَلْ	لَّهُمْ	مَوْعِدٌ	لَّنْ يَجِدُوا
بلکہ	ان کے لیے	ایک وعدے کا وقت (ہے)	وہ ہرگز نہ پائیں گے

بلکہ ان کے لیے ایک وعدے کا وقت ہے جس کے سامنے

دُونِهِ مَوْيِلًا ۝۷۸ وَتِلْكَ الْقُرَىٰ أَهْلَكْنَاهُمْ

دُونِهِ	مَوْيِلًا ۝۷۸	وَ	تِلْكَ	الْقُرَىٰ	أَهْلَكْنَاهُمْ
اس کے سامنے	کوئی پناہ	اور	یہ	بستیاں	ہم نے ہلاک کر دیا ان (کے باشندوں) کو

کوئی پناہ نہ پائیں گے ○ اور یہ بستیاں ہم نے تباہ کر دیں

۱..... اس سے معلوم ہوا کہ ہدایت کے اسباب اگرچہ مکمل طور پر جمع ہوں اس کے باوجود لوگ ان سے اس وقت تک ہدایت حاصل نہیں کر سکتے اور نہ ہی ایمان لاسکتے ہیں جب تک اللہ تعالیٰ کی عنایت شامل حال نہ ہو۔

۲..... دنیا میں اللہ تعالیٰ کی رحمت مومن اور کافر دونوں کو عام ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کی وجہ سے ان کا رزق منقطع کر کے ان کا مؤاخذہ نہیں فرماتا اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی رحمت مومن کے ساتھ اور دائمی عذاب کافر کے ساتھ خاص ہے۔



لَمَّا ظَلَمُوا وَ جَعَلْنَا لِبَهْلِكِهِمْ مَوْعِدًا ۵۹

لَمَّا	ظَلَمُوا	وَ	جَعَلْنَا	لِبَهْلِكِهِمْ	مَوْعِدًا ۵۹
جب	انہوں نے ظلم کیا	اور	ہم نے کر رکھا تھا	ان کی ہلاکت کے لئے	وعدے کا وقت

جب انہوں نے ظلم کیا اور ہم نے ان کی بربادی کیلئے ایک وعدہ کر رکھا تھا ○

وَ اِذْ قَالَ مُوسَى لِقَتْلِهِ لَا اَبْرَحُ

وَ	اِذْ	قَالَ	مُوسَى ۱	لِقَتْلِهِ	لَا اَبْرَحُ
اور	جب	کہا	موسیٰ (نے)	اپنے جو ان (خادم) سے	میں نہ ٹھہروں گا

اور یاد کرو جب موسیٰ نے اپنے خادم سے فرمایا: میں مسلسل سفر میں رہوں گا

حَتَّىٰ اَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ اَوْ اَمْضِيَ

حَتَّىٰ	اَبْلُغَ	مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ	اَوْ	اَمْضِيَ
یہاں تک کہ	پہنچ جاؤں	دو سمندروں کے ملنے کی جگہ	یا	چلتا رہوں گا

جب تک دو سمندروں کے ملنے کی جگہ نہ پہنچ جاؤں یا مدتوں

حُقُبًا ۶۰ فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنَهُمَا نَسِيَا

حُقُبًا ۶۰	فَلَمَّا	بَلَغَا	مَجْمَعَ بَيْنَهُمَا	نَسِيَا
مدتوں	پھر جب	وہ دونوں پہنچے	ان (سمندروں) کے درمیان ملنے کی جگہ	(تو) بھول گئے

چلتا رہوں گا ○ پھر جب وہ دونوں دو سمندروں کے ملنے کی جگہ پہنچے تو اپنی مچھلی

حُوتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا ۶۱

حُوتَهُمَا	فَاتَّخَذَ	سَبِيلَهُ	فِي الْبَحْرِ	سَرَبًا ۶۱
اپنی مچھلی	تو اس (مچھلی) نے بنالیا	اپنا راستہ	سمندر میں	سرنگ (کی طرح)

بھول گئے اور اس مچھلی نے سمندر میں سرنگ کی طرح اپنا راستہ بنالیا ○

۱..... اس رکوع سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا حضرت خضر علیہ السلام کے پاس علم سکھنے کے لئے جانے والا واقعہ بیان کیا گیا ہے۔ آیت میں ”موسیٰ“ سے مشہور پیغمبر اور حلیل القدر نبی حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام مراد ہیں، انہیں اللہ تعالیٰ نے تورات اور کثیر معجزات عطا فرمائے تھے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خادم کا نام حضرت یوشع بن نون ہے۔ اس واقعے سے متعلق مزید تفصیل جاننے کے لئے تفسیر صراط الہدایہ، ج 5، ص 589 کا مطالعہ فرمائیں۔

فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِقَفْسِهِ اِنْتِنَا

فَلَمَّا	جَاوَزَا	قَالَ	لِقَفْسِهِ	اِنْتِنَا
پھر جب	وہ (وہاں سے) گزر گئے	(تو) موسیٰ نے کہا	اپنے جو ان (خادم) سے	دو ہمیں

پھر جب وہ وہاں سے گزر گئے تو موسیٰ نے اپنے خادم سے فرمایا: ہمارا صبح کا کھانا

غَدَاةَنَا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هَذَا

غَدَاةَنَا	لَقَدْ	لَقِينَا	مِنْ سَفَرِنَا هَذَا
ہمارا صبح کا کھانا	ضرور بیشک	ہمیں سامنا ہوا	اپنے اس سفر سے

لاؤ بیشک ہمیں اپنے اس سفر سے بڑی مشقت کا

نَصَبًا ۶۲ قَالَ اَسْرَعِيْٓٓ اِذْ اَوْيْنَا

نَصَبًا ۶۲	قَالَ	اَسْرَعِيْٓٓ	اِذْ	اَوْيْنَا
بڑی مشقت (کا)	اس نے عرض کی	بھلا دیکھئے	جب	ہم نے (آرام کیلئے) ٹھکانہ بنایا

سامنا ہوا ہے ○ خادم نے عرض کی: سنئے! جب ہم نے اس چٹان کے پاس (آرام کیلئے)

اِلَى الصَّخْرِ ۶۳ فَاِنِّيْ نَسِيتُ الْحَوْتَ وَ

اِلَى الصَّخْرِ ۶۳	فَاِنِّيْ	نَسِيتُ	الْحَوْتَ وَ
چٹان کے پاس	تو بیشک میں	بھول گیا	مچلی (کے بارے بتانا) اور

ٹھکانہ بنایا تھا تو بیشک میں مچلی (کے متعلق بتانا) بھول گیا تھا اور

مَا اُنْسِنِيْهِ اِلَّا الشَّيْطٰنُ اَنْ اَذْكُرَ ۶۴

مَا اُنْسِنِيْهِ	اِلَّا	الشَّيْطٰنُ	اَنْ اَذْكُرَ ۶۴
نہیں بھلایا مجھے اس کو	مگر	شیطان (نے)	میں ذکر کروں اس کا

مجھے شیطان ہی نے اس کا ذکر کرنا بھلا دیا

۱..... حضرت موسیٰ علیہ السلام جب تک مَجْہُومُ الْبَحْرَيْنِ نہ پہنچے تھے تب تک انہیں تھکن اور بھوک کی شدت محسوس نہیں ہوئی اور جب وہ منزل مقصود سے آگے بڑھ گئے تو تھکن اور بھوک معلوم ہوئی، اس میں اللہ تعالیٰ کی حکمت یہ تھی کہ وہ مچلی یاد کریں اور اس کی طلب میں منزل مقصود کی طرف واپس ہوں۔



## وَ اتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا ۲۳

و	اتَّخَذَ	سَبِيلَهُ	فِي الْبَحْرِ	عَجَبًا ۲۳
اور	اس (مچھلی) نے بنایا	اپنا راستہ	سمندر میں	بڑا عجیب

اور (ہوایہ ہے کہ) مچھلی نے سمندر میں اپنا راستہ بڑا عجیب بنایا ○

## قَالَ ذَلِكُمْ مَا كُنَّا نَبِغُ ۚ قَارِئًا

قَالَ	ذَلِكُمْ	مَا	كُنَّا نَبِغُ	قَارِئًا
موسیٰ نے فرمایا	یہی	(وہ ہے) جو	ہم چاہتے تھے	تو وہ دونوں واپس لوٹے

موسیٰ نے فرمایا: یہی تو ہم چاہتے تھے پھر وہ دونوں اپنے قدموں کے نشانات

## عَلَىٰ أَثَارِهِمَا قَصَصًا ۲۴ فَوَجَدَا عَبْدًا

عَلَىٰ أَثَارِهِمَا	قَصَصًا ۲۴	فَوَجَدَا	عَبْدًا (۱)
اپنے قدموں کے نشانات پر	پیروی کرتے ہوئے	تو انہوں نے پایا	ایک بندہ

دیکھتے واپس لوٹ گئے ○ تو انہوں نے ہمارے بندوں میں سے

## مِّنْ عِبَادِنَا اتَيْنَاهُ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا ۚ وَ

مِّنْ عِبَادِنَا	اتَيْنَاهُ	رَحْمَةً (۲)	مِّنْ عِنْدِنَا	وَ
ہمارے بندوں میں سے	ہم نے عطا کی اسے	رحمت	اپنے پاس سے	اور

ایک بندہ پایا جسے ہم نے اپنے پاس سے خاص رحمت دی تھی اور

## عَلَّمْنَاهُ مِمَّنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ۚ قَالَ لَهُ

عَلَّمْنَاهُ	مِمَّنْ لَّدُنَّا	عِلْمًا ۚ	قَالَ	لَهُ
ہم نے سکھایا اسے	اپنے پاس سے	علم	کہا	اس سے

اسے اپنا علم لدنی عطا فرمایا ○ اس سے موسیٰ نے

۱..... یہ حضرت خضر علیہ السلام تھے۔ آپ کا نام بلیا بن ماکان اور کنیت ابو العباس ہے۔ بزرگان وین فرماتے ہیں: جو حضرت خضر علیہ السلام کا نام ان کی ولدیت اور کنیت کے ساتھ (یعنی ابو العباس بلیا بن ماکان) یاد رکھے گا اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کا خاتمہ ایمان پر ہو گا۔ (صادی، الکہف، تحت الآية: ۲۵، ۱۲۰۷/۴) ۲..... اس رحمت سے نبوت مراد ہے یا ولایت یا علم یا لمبی زندگی۔ حضرت خضر علیہ السلام ولی تو بالیقین ہیں جبکہ آپ کی نبوت میں اختلاف ہے۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: معتمد و مختار یہ ہے کہ وہ (یعنی حضرت خضر) نبی ہیں اور دنیا میں زندہ ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۸/۱۱۰)

## مُوسَىٰ هَلْ أَتَيْتُكَ عَلَىٰ أَنْ تَعْلَمَ

مُوسَىٰ	هَلْ	أَتَيْتُكَ	عَلَىٰ	أَنْ	تَعْلَمَ <sup>(۱)</sup>
موسیٰ (نے)	کیا	میں بیروی کروں تمہاری	(اس شرط) پر	کہ	تم سکھا دو مجھے

کہا: کیا اس شرط پر میں تمہارے ساتھ رہوں کہ تم مجھے وہ درست بات

## مَاعَلِمْتُ رُشْدًا ۶۶ قَالَ إِنَّكَ

مَاعَلِمْتُ	رُشْدًا	۶۶	قَالَ	إِنَّكَ
(اس میں) سے جو	تمہیں سکھائی گئی ہے	نیک بات	کہا	بیشک تم

سکھا دو جو تمہیں سکھائی گئی ہے ○ جواب دیا: آپ

## لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا ۶۷ وَكَيْفَ

لَنْ تَسْتَطِيعَ	مَعِيَ	صَبْرًا	۶۷	وَ	كَيْفَ
ہرگز طاقت نہ رکھو گے	میرے ساتھ	صبر کرنے (کی)	اور	کس طرح	

میرے ساتھ ہرگز نہ ٹھہر سکیں گے ○ اور آپ

## تَصْبِرُ عَلَىٰ مَا لَمْ تُحِطْ بِهِ خُبْرًا ۶۸

تَصْبِرُ	عَلَىٰ	مَا	لَمْ تُحِطْ	بِهِ	خُبْرًا ۶۸
تم صبر کرو گے	(اس بات) پر	جو	تم نے احاطہ نہیں کیا	اس کا	علم (سے)

اس بات پر کس طرح صبر کریں گے جسے آپ کا علم محیط نہیں ○

## قَالَ سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ صَابِرًا وَ

قَالَ	سَتَجِدُنِي	إِنْ	شَاءَ	اللَّهُ	صَابِرًا	وَ
موسیٰ نے کہا	عنقریب تم پاؤ گے مجھے	اگر	چاہا	اللہ (نے)	صبر کرنے والا	اور

موسیٰ نے کہا: اگر اللہ چاہے گا تو عنقریب آپ مجھے صبر کرنے والا پاؤ گے اور

۱..... اس سے معلوم ہوا کہ آدمی کو علم کی طلب میں رہنا چاہئے خواہ وہ کتنا ہی بڑا عالم ہو۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ جس سے علم سکھ اس کے ساتھ عاجزی اور ادب سے پیش آئے۔

۲..... حضرت فخر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ اس لئے فرمایا کہ وہ جانتے تھے کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کچھ ناپسندیدہ اور ممنوع کام دیکھنا پڑیں گے اور انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے ممکن ہی نہیں کہ وہ ممنوع کام دیکھ کر صبر کر سکیں۔



## لَا أَعْصِي لَكَ أَمْرًا ۖ قَالَ قَانِ

لَا أَعْصِي	لَكَ	أَمْرًا ۖ	قَالَ	قَانِ
میں خلاف ورزی نہیں کروں گا	تمہارے	کسی حکم (کی)	اس نے کہا	تو اگر
میں آپ کے کسی حکم کی خلاف ورزی نہ کروں گا ○ کہا، تو اگر				

## اتَّبَعْتَنِي فَلَا تَسْأَلْنِي عَنْ شَيْءٍ ۖ حَتَّىٰ

اتَّبَعْتَنِي ۖ	فَلَا تَسْأَلْنِي	عَنْ شَيْءٍ ۖ	حَتَّىٰ	
تمہیں پیروی کرنی ہے میری	تو تم سوال نہ کرنا مجھ سے	کسی چیز کے بارے	یہاں تک کہ	
آپ کو میرے ساتھ رہنا ہے تو مجھ سے کسی شے کے بارے میں سوال نہ کرنا جب تک				

## أُحَدِّثُ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا ۖ فَإِنْ طَلَقْنَا ۖ حَتَّىٰ إِذَا

أُحَدِّثُ	لَكَ	مِنْهُ	ذِكْرًا ۖ	فَإِنْ طَلَقْنَا ۖ	حَتَّىٰ	إِذَا
میں خود کردوں	تم سے	اس سے (کا)	ذکر	پھر وہ دونوں چلے	یہاں تک کہ	جب
میں خود آپ کے سامنے اس کا ذکر نہ کردوں ○ پھر وہ دونوں چلے یہاں تک کہ جب						

## سَرَكِبَا فِي السَّفِينَةِ خَرَقَهَا ۖ قَالَ أَخَرَقْتَهَا

سَرَكِبَا	فِي السَّفِينَةِ	خَرَقَهَا ۖ	قَالَ	أَخَرَقْتَهَا
وہ سوار ہوئے	کشتی میں	(تو) اس بندے نے چیر دیا اسے	موسیٰ نے کہا	کیا تم نے چیرا ہے اسے
کشتی میں سوار ہوئے تو اس نے کشتی کو چیر ڈالا۔ موسیٰ نے کہا: کیا تم نے اسے اس لیے چیر دیا				

## لِيُغْرِقَ أَهْلَهَا ۖ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا أَمْرًا ۖ قَالَ

لِيُغْرِقَ	أَهْلَهَا ۖ	لَقَدْ	جِئْتَ	شَيْئًا أَمْرًا ۖ	قَالَ
تاکہ تم غرق کردو	اس کشتی والوں (کو)	ضرور بیشک	تم نے کیا	بہت برا کام	اس نے کہا
تاکہ کشتی والوں کو غرق کردو، بیشک یہ تم نے بہت برا کام کیا ○ کہا:					

۱..... یعنی حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر آپ کو میرے ساتھ رہنا ہے تو آپ میرے کسی ایسے عمل کے بارے میں مجھ سے سوال نہ کرنا جو آپ کی نظر میں ناپندیدہ ہو جب تک میں خود آپ کے سامنے اس کا ذکر نہ کردوں۔ اس سے معلوم ہوا کہ شاگرد اور مرید کے آداب میں سے ہے کہ وہ اپنے استاد اور پیر کے افعال پر تاحد رخصت شرع زبان اعتراض نہ کھولے اور منتظر رہے کہ وہ خود ہی اس کی حکمت ظاہر فرمادیں۔

## أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا ۚ

أَلَمْ أَقُلْ	إِنَّكَ	لَنْ تَسْتَطِيعَ	مَعِيَ	صَبْرًا ۚ
کیا میں نے نہ کہا تھا	(کہ) بیشک تو	ہرگز طاقت نہیں رکھے گا	میرے ساتھ	صبر کرنے (کی)
کیا میں نے کہتا تھا کہ آپ میرے ساتھ ہرگز نہ ٹھہریں گے ○				

## قَالَ لَا تَأْخُذْ بِمَا نَسِيتُ وَلَا تَزِرْ وَزَيْرِي

قَالَ	لَا تَأْخُذْ بِمَا	نَسِيتُ	وَا	لَا تَزِرْ وَزَيْرِي
موسیٰ نے کہا	تم مواخذہ نہ کرو میرا	(اس) پر جو	میں بھول گیا	اور نہ ڈالو مجھے
موسیٰ نے کہا: میری بھول پر میرا مواخذہ نہ کرو اور مجھے میرے کام کی طرف سے				

## مِنْ أَمْرِي عُسْرًا ۚ فَإِنْ طَلَقَا حَتَّىٰ إِذَا لَقِيَا

مِنْ أَمْرِي	عُسْرًا ۚ	فَإِنْ طَلَقَا	حَتَّىٰ	إِذَا لَقِيَا
میرے کام کی طرف سے	مشکل (میں)	پھر وہ دونوں چلے	یہاں تک کہ	جب انہیں ملا
مشکل میں نہ ڈالو ○ پھر دونوں چلے یہاں تک کہ جب انہیں				

## عُلَا فَاقْتَلَهُ ۚ قَالَ أَقَتَلْتُ نَفْسًا زَكِيَّةً

عُلَا ۚ	فَاقْتَلَهُ	قَالَ	أَقَتَلْتُ	نَفْسًا زَكِيَّةً
ایک لڑکا	تو اس بندے نے قتل کر دیا اسے	موسیٰ نے کہا	کیا تو نے قتل کر دیا	ایک پاکیزہ جان (کو)
ایک لڑکا ملا تو اس نے اسے قتل کر دیا۔ موسیٰ نے کہا: کیا تم نے کسی جان کے بدلے کے بغیر				

## بِغَيْرِ نَفْسٍ ۖ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُكْرًا ۚ

بِغَيْرِ نَفْسٍ	لَقَدْ	جِئْتَ	شَيْئًا نُكْرًا ۚ
کسی جان کے بدلے کے بغیر	ضرور بیشک	تم نے کیا	بہت ناپسندیدہ کام
ایک پاکیزہ جان کو قتل کر دیا۔ بیشک تم نے بہت ناپسندیدہ کام کیا ہے ○			

①..... یعنی کشتی سے اتر کر وہ دونوں چلے اور ایک ایسے مقام پر گزرے جہاں لڑکے کھیل رہے تھے۔ وہاں انہیں ایک لڑکا ملا جو کافی خوبصورت تھا اور حد بلوغ کو نہ پہنچا تھا۔ حضرت خضر علیہ السلام نے اسے قتل کر دیا۔ یہ دیکھ کر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے پھر نہ رہا گیا اور آپ نے فرمایا: کیا تم نے کسی جان کے بدلے کے بغیر ایک پاکیزہ جان جس کا کوئی گناہ ثابت نہ تھا کو قتل کر دیا؟ بیشک تم نے بہت ناپسندیدہ کام کیا ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی معذرت

ایک لوگ کو قتل کرنے پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کا اعتراض



## عنوانات

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
12	مسجدِ ضرار بنانے کے نتائج و اثرات		گیارہواں پارہ
12	اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کا جان و مال جنت کے بدلے خرید لیا ہے	3	منافقوں کی بہانے بازی کی بیہوشی اور انہیں جواب
13	کامل ایمان والوں کے اوصاف	3	جھوٹی قسمیں کھانے والے منافقوں سے اعراض کی ہدایت
14	مشرکوں کے لئے دعائے مغفرت کرنے کی ممانعت	4	دیہاتی منافق کفر اور نفاق میں زیادہ سخت ہیں
14	چچا کے لئے حضرت ابراہیم کے استغفار کی نوعیت اور اوصافِ ابراہیمی	5	دیہاتی منافقوں کی اسلام دشمنی اور مسلمانوں کی بدخواہی
15	ممنوع عمل پر گرفت سے متعلق ایک قانون	5	مخلص ایمان والے دیہاتیوں کی اچھی سیرت اور ان کا صلہ
15	قدرت اور شانِ الہی کا بیان	6	مہاجرین و انصار میں سے سابقین اولین اور ان کے پیروکاروں کیلئے عظیم بشارت
16	غزوہ تبوک کے مجاہدین پر رحمتِ الہی	7	مدینہ منورہ اور اس کے ارد گرد منافق موجود ہونے کی خبر اور ان کی سزا
16	تین صحابہ کی بیقراری اور انہیں قبولیتِ توبہ کی بشارت	7	غزوہ تبوک میں عدم شرکت پر اپنی خطا کا اقرار کرنے والوں کو قبولِ توبہ کی بشارت
17	اللہ سے ڈرنے اور سچوں کے ساتھ ہونے کا حکم	8	معافی پانے والوں کے بارے میں مزید احکام
18	غزوہ میں غیر حاضر ہونے کی ممانعت اور مجاہدین کی عظمت و شان	8	دعائے رسول دلوں کا چین ہے
19	علمِ دین حاصل کرنے کا حکم اور اس کا بنیادی مقصد	8	اللہ تعالیٰ ہی توبہ و صدقات قبول فرماتا ہے
20	کفار سے جنگ کرنے کے آداب	9	اطاعت گزاروں کو ترغیب اور گناہگاروں کو ترہیب
20	قرآن پاک سے متعلق منافقوں کا طرزِ عمل	9	توبہ کی قبولیت موقوف کئے جانے والوں کا بیان
21	ایمان والوں اور منافقوں پر قرآن مجید کا اثر	10	مسجدِ ضرار بنانے والے منافقوں کے بدترین مقاصد
22	منافقوں کی آزمائش اور ان کا حال	10	مسجدِ ضرار میں نماز پڑھنے کی ممانعت
22	بارگاہِ رسالت سے منافقوں کا فرار	10	مسجدِ قباء اور اس کے نمازیوں کی فضیلت و تعریف
23	حضور ﷺ کے اوصاف اور اُمت پر شفقت	11	اچھی نیت اور بری نیت والے اعمال کا تقابل
23	ایمان سے منہ پھیرنے پر کفار و منافقین کو تنبیہ		

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
38	نیک بندوں کے لئے بشارتیں	24	سُورَةُ الْيُونُسِ
39	گناہگاروں کے لئے وعیدیں	24	قرآن پاک حکمت والی کتاب ہے
40	قیامت کے دن مشرکوں اور ان کے شریکوں کا حال	24	وحی اور بعثت و رسالت پر کفار کا تعجب
40	حشر میں اعمال کی جانچ اور بارگاہ الہی میں پیشی	25	عظمت و شان الہی کا بیان اور کفار کو تنبیہ
41	مشرکوں کا فکری تضاد اور انہیں تنبیہ	25	حشر و نشر کا بیان اور دوبارہ پیدا کرنے کا اہم مقصد
42	توحید کی حقیقت اور شرک کے بطلان پر تنبیہات	26	سورج اور چاند کے احوال قدرت الہی کی دلیل ہیں
43	مشرکوں کی اکثریت وہم و گمان کی تابع ہے	27	قدرت الہی کی مزید نشانیاں
44	قرآن مجید کی عظمت و شان	27	حشر پر ایمان نہ لانے والوں کی صفات اور ان کا انجام
44	قرآن مجید جیسی ایک سورت بنا کر دکھانے کا چیلنج	28	با عمل مسلمانوں کا صلہ
45	قرآن پاک کو جھٹلانے کی ایک وجہ اور سابقہ امتوں کا طرز عمل	28	اہل جنت کی دعا اور سلام
45	کفار مکہ کے ایمان سے متعلق ایک غیبی خبر	29	بد دعا کا جلد قبول نہ ہونا رحمت الہی ہے
45	جھٹلانے والوں سے اعلان براءت	29	تکلیف و راحت کے وقت کافر کا حال
46	کفار کے ایمان نہ لانے پر حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی	30	سابقہ قوموں کا حال اور ان کا انجام
47	کفار کی ہدایت سے محرومی ان کا اپنا قصور ہے	31	سابقہ قوموں کے جانشین
47	بروز قیامت مشرکوں کی ایک حالت	31	قرآن مجید سے متعلق کفار کا ایک مطالبہ اور انہیں جواب
47	کفار پر عذاب آنے کا معاملہ اللہ کی مشیت پر ہے	32	سب سے بڑے ظالم لوگ
48	رسول کے آنے پر حجت الہی تمام ہو جاتی ہے	33	بتوں کی عبادت اور انہیں شیع ماننے کا رد
48	کفار کا جلدی نزول عذاب کا مطالبہ اور انہیں جواب	33	لوگوں میں مذہبی اختلاف کا بیان
49	عذاب کی جلدی کرنے والوں سے دو سوالات	34	کفار مکہ کی طرف سے نشانی کا مطالبہ اور انہیں جواب
50	ظالموں کو ان کے اعمال کا ہی بدلہ ملے گا	34	کفار مکہ کا طرز عمل اور انہیں تنبیہ
50	عذاب کی حقانیت سے متعلق سوال اور اس کا جواب	35	طوفان ختم ہونے کے بعد لوگوں کا حال اور انہیں تنبیہ
50	بروز قیامت کوئی فدیہ اور ندامت کفار کو عذاب سے نہ بچائے گا	37	دنیاوی زندگی کی ناپائیداری کی مثال
		38	جنت کی طرف دعوت



صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
62	ابتداء حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام پر چند لوگ ایمان لائے	51	اللہ تعالیٰ کی عظمت و شان
62	حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی اہل ایمان کو توکل کی ہدایت	51	قرآن پاک کی چار شانیں
63	اہل ایمان کا جواب اور بارگاہِ الہی میں دعا	52	اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت پر خوشی منانے کا حکم
63	حضرت موسیٰ و ہارون عَلَیْہِمَا السَّلَام کو احکامِ الہی	52	اپنی طرف سے حلال کو حرام سمجھنا اللہ تعالیٰ پر افتراء ہے
64	حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی فرعون اور اس کی قوم کے خلاف دعا	53	اللہ تعالیٰ پر بہتان باندھنے والوں کو تنبیہ
64	دعائے موسیٰ کی قبولیت	53	علمِ الہی کی شان
65	بنی اسرائیل کا دریا عبور کرنا اور فرعونی لشکر کا تعاقب	54	اولیاء کی شان، صفات اور بشارت
65	ڈوبتے وقت فرعون کا اعلانِ ایمان اور اسے جواب	54	کفار کے جھٹلانے پر حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی
66	فرعون کی لاش عذابِ الہی کی نشانی	55	عظمتِ خدا اور ردِ شرک
66	بنی اسرائیل پر انعاماتِ الہی اور ان کی ناشکری	55	رات اور دن قدرتِ الہی کی نشانیاں ہیں
67	قرآن میں شک کرنے والوں کو تنبیہ	56	اللہ تعالیٰ کی طرف اولاد کی نسبت کرنے والوں کا رد
68	ازلی کافر کسی صورت ایمان نہ لائیں گے	56	اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھنے والے ناکام ہوں گے
68	قوم یونس کے ایمان لانے پر رفعِ عذاب	57	نعمتوں کی بہتات کامیابی کی دلیل نہیں
69	تمام لوگوں کے ایمان نہ لانے پر حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی	57	حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام کا مخالفین سے جرأت مند اندازِ کلام
69	حکمِ الہی کے بغیر کوئی ایمان نہیں لاسکتا	58	قومِ نوح کا انجام اور اس کے ذریعے نصیحت
69	نشانوں کا مطالبہ کرنے والے مشرکوں کو جواب	59	حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام کے بعد رسول کی آمد اور کفار کا حال
70	کفار قریش کا ظاہری حال اور انہیں تنبیہ	59	موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اور فرعونوں کا واقعہ
70	نزولِ عذاب کے وقت نجات پانے والے	60	فرعونوں کا معجزات کو جادو کہنا اور انہیں جواب
71	حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اعلانِ حق کا حکم	60	فرعونوں کی حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام پر بدگمانی اور ایک سیاسی الزام
72	بُت بے بس ولاچار ہیں	61	حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا جادو گروں سے مقابلہ
72	مخلوق کو نفع اور نقصان پہنچانے سے متعلق قدرتِ الہی		

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
83	اللہ پر جھوٹ باندھنے والوں کی بروز قیامت رسوائی	73	ہدایت کا فائدہ اور گمراہی کا نقصان بندے کو ہی ہو گا
83	کفار کے تین بڑے جرم	73	حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اتباع وحی و صبر کا حکم
84	کافروں کی بے بسی، عذاب اور آخروی خسارہ	74	سُبُوْرَةُ هُوْنٍ
85	جنتی لوگوں کا بیان	74	آیات قرآنی کی عظمت و شان
85	مومنین و کفار میں فرق	75	قرآن مجید کا بنیادی پیغام اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا منصب
86	حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اپنی قوم کو تبلیغ	75	توبہ و استغفار کا حکم، اس کے فوائد اور اس سے منہ پھیرنے والوں کو تنبیہ
86	کافر سرداروں کے حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رسالت پر تین اعتراضات	76	بندے کا کوئی حال اللہ تعالیٰ سے چھپا نہیں
87	حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قوم سے خطاب		بارھواں پارہ
88	کافر سرداروں کے اعتراضات کا جواب	77	رزق کی ذمہ داری اور علم الہی کا بیان
89	غریب مسلمانوں کو حقیر سمجھنے کا جواب	77	آسمان وزمین کی تخلیق کا مقصد
89	قوم کا مطالبہ عذاب اور حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جواب	77	موت کے بعد اٹھائے جانے کا سن کر کفار کا جواب
90	کفار کا ایک الزام اور اس کا جواب	78	عذاب میں دیر ہونے پر کفار کا استہزاء اور انہیں تنبیہ
91	حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کو غیب کی خبر	78	نعمت جھن جانے پر انسان کی مایوسی اور ناشکری
91	کشتی بنانے کا حکم اور کافروں کی سفارش کی ممانعت	79	مصیبت کے بعد نعمت ملنے پر انسان کا فخر و تکبر
92	کشتی بنانے پر قوم کا مذاق اڑانا اور اس کا جواب	79	صبر کرنے والے نیک لوگوں کا استثناء اور ان کا صلہ
93	عذاب کی نوعیت اور حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہدایت	80	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا جذبہ تبلیغ اور کفار کے اعتراضات کا جواب
93	کشتی میں سواری	80	خالفین کو قرآن مجید جیسی دس سورتیں بنا کر دکھانے کا چیلنج
94	کشتی کی روانی اور حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیٹے کو پکار	81	دنیاوی زندگی اور اس کی زیب و زینت کے طلبگاروں کا انجام
94	بیٹے کا جواب اور حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نصیحت	82	رضائے الہی کے طلبگاروں کا بیان
95	عذاب کے اختتامی معاملات	82	منکرین قرآن کا انجام
95	حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیٹے سے متعلق بارگاہ الہی میں عرض		



صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
106	فرشتوں کی بارگاہِ ابراہیمی میں حاضری اور ان کی مہمان نوازی	96	حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تربیت
		96	حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا
107	حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خوفزدہ ہونا اور فرشتوں کا اطمینان دلانا	97	حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کو برکت و سلامتی کی بشارت
107	حضرت سارہ کی مسرت اور انہیں بیٹے اور پوتے کی بشارت	97	قوم نوح کا واقعہ ایک غیبی خبر
		98	حضرت ہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اپنی قوم کو تبلیغ
108	حضرت سارہ کا اظہارِ تعجب	98	تبلیغ کا اصل مقصد رضائے الہی
108	فرشتوں کا اطمینان دلانا اور دعائے رحمت و برکت	98	توبہ و استغفار کی دعوت اور برکاتِ توبہ
108	قوم لوط کے بارے میں حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اصرار کے ساتھ سفارش کرنا	99	قوم کا حضرت ہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جواب
108	حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تین اوصاف	100	حضرت ہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اعلانِ براءت اور جرأت مندی
109	قوم لوط کی سفارش کرنے پر جواب	100	حضرت ہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا توکل
109	فرشتوں کی آمد پر حضرت لوط علیہ السلام کی پریشانی	101	حضرت ہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے آخری تنبیہ
109	حضرت لوط علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوم کو نصیحت اور قوم کا جواب	101	حضرت ہود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور مسلمانوں کی نجات
111	حضرت لوط علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حسرت	102	قوم عاد کی اعتقادی اور عملی حالت
111	فرشتوں کا خود کو ظاہر کرنا اور قوم پر عذاب کی خبر دینا	102	قوم عاد کا برا انجام اور اس کا سبب
112	قوم لوط پر عذاب کی نوعیت	102	حضرت صالح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اپنی قوم کو تبلیغ
112	حضرت شعیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اپنی قوم کو تبلیغ اور نصیحت	103	قوم کا حضرت صالح علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اعتراض
		104	حضرت صالح علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جواب
		104	اونٹنی سے متعلق قوم کو تنبیہ
114	قوم کا حضرت شعیب علیہ الصلوٰۃ والسلام پر طنز	105	اونٹنی کی رگیں کاٹنے پر نزولِ عذاب کی خبر
114	حضرت شعیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قوم کو جواب	105	حضرت صالح علیہ الصلوٰۃ والسلام اور مسلمانوں کی نجات
115	حضرت شعیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوم کو تنبیہ		
116	قوم کو توبہ و استغفار کی دعوت	106	قوم ثمود پر عذابِ الہی

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
127	ہدایت و گمراہی سے متعلق قانون الہی	116	حضرت شعیب عَلَیْہِ السَّلَام کو سنگسار کرنے کی دھمکی
127	جہنم جنوں اور انسانوں سے بھری جائے گی	117	حضرت شعیب عَلَیْہِ السَّلَام کی قوم کو نصیحت
127	رسولوں کی خبریں سنانے کا ایک مقصد	117	حضرت شعیب عَلَیْہِ السَّلَام کا اتمامِ حجت
128	کافروں کو فیصلہ کن جواب	118	اہل ایمان کی نجات اور کفار پر عذاب الہی
128	اللہ کی عبادت اور اسی پر بھروسہ کرنے کی ہدایت	119	حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اور فرعون کے واقعہ کا اجمالی بیان
129	سُورَةُ يُوسُفَ	119	بروز قیامت فرعون کا انجام
129	آیات قرآنی کی شان	119	فرعونیوں پر لعنت
129	عربی زبان میں نزولِ قرآن کی ایک حکمت	120	گزشتہ قوموں کے حال و انجام کی طرف اشارہ
130	حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کے واقعہ کی تمہید	120	اللہ کی پکڑ کی شدت
130	حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کا اپنے والد سے خواب بیان کرنا	121	عذاب الہی عبرت کی نشانی اور قیامت کا حال
130	حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کی حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کو ہدایت	121	بروز قیامت لوگوں کا حال
131	حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کے خواب کی تعبیر	122	بد بختوں کا آخری انجام
132	بیان واقعہ کے دوران ایک تنبیہ	122	سعادت مندوں کا آخری صلہ
132	برادرانِ یوسف کی اظہارِ ناراضی اور باہمی مشاورت	123	نبت پرستی کا سبب اور نبت پرستوں کا انجام
133	برادرانِ یوسف کی اپنی منصوبہ بندی پر عمل کی ابتداء	123	قوم کی مخالفت پر حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی
134	حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کا اندیشہ	124	سب کو اعمال کا پورا بدلہ ملے گا
134	برادرانِ یوسف کی یقین دہانی	124	دین اور دعوتِ دین پر استقامت کا حکم
134	بھائیوں کا اپنی تجویز پر عمل اور حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کو بشارت	125	ظالموں کی طرف جھکنے کی ممانعت اور جھکنے کا انجام
135	بھائیوں کا حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کے سامنے صفائی پیش کرنا	125	نمازوں کی پابندی کا حکم اور نیک اعمال کی فضیلت
136	بھائیوں کی ایک تدبیر اور حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کا طرزِ عمل	125	صبر کا حکم اور نیکیوں کا صلہ
		126	گزشتہ قوموں پر نزولِ عذاب کے دو اسباب
		126	قوموں کی ہلاکت میں قانونِ الہی



صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
146	حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اپنے معجزے کا اظہار	136	حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کنویں سے نکالنے کا قدرتی انتظام
147	حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جیل میں تبلیغ دین فرمانا	137	بھائیوں کا حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فروخت کرنا
148	حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعوتِ توحید	137	مصری خریدار کی اپنی بیوی کو ہدایت
149	قیدیوں کے خواب کی تعبیر	137	حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام پر احسانِ الہی
149	قید سے آزادی کی ایک تدبیر اور تقدیرِ الہی	138	حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کو علم و حکمت عطا ہونا
150	بادشاہ کا خواب دیکھنا اور تعبیر پوچھنا	138	عزیزِ مصر کی بیوی کی دعوتِ گناہ اور حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جواب
151	درباریوں کا بادشاہ کو جواب	139	حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پاکدامنی کا بیان
151	شاہی ساقی کی درباریوں کے سامنے ایک پیشکش	140	شوہر کو دیکھ کر عورت کا فریب
151	حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام سے خواب کی تعبیر بیان کرنے کی درخواست	140	حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پاکدامنی کا ایک اہم قرینہ
152	بادشاہ کے خواب کی تعبیر	141	عزیزِ مصر کے سامنے اصل صورتِ حال کا انکشاف
153	بادشاہ کی حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دعوت اور آپ کا جواب	141	عزیزِ مصر کی اپنی بیوی کو ڈانٹ
153	عورتوں سے واقعے کی تحقیق اور ان کا اعترافِ حق	142	عزیزِ مصر کی بیوی کے عشق کا چرچا
154	عورتوں سے تحقیق کا مطالبہ کرنے کا مقصد	142	حسنِ یوسف دیکھ کر عورتوں کا ہاتھ کاٹ لینا
تیرھواں پارہ		143	زلیخا کی حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دھمکی
155	حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عاجزی و انکساری	144	حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہِ الہی میں دعا
155	بادشاہ کی طرف سے حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعظیم	145	دعائے یوسف کی قبولیت
155	حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بادشاہ کو ایک تجویز	145	حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قید خانے میں ڈالنے کا فیصلہ
156	حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اقتدار	145	قید خانے میں دو قیدیوں کا خواب بیان کرنا
156	نیک بندوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا معاملہ		

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
168	دو بیٹوں کی جدائی پر حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کا جواب اور کیفیت	156	بھائیوں کی حاضری اور حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کا انہیں پہچان لینا
169	بیٹوں کی حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام سے عرض	157	حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کی بھائیوں کو بنیامین سے متعلق ہدایت
169	حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کا جواب	157	بھائیوں کا حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کو جواب
170	حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام اور بنیامین کو تلاش کرنے کی ہدایت	158	حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کا بھائیوں پر کرم واحسان
170	بارگاہِ یوسف میں بھائیوں کی دوبارہ حاضری	158	بیٹوں کی حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام سے گزارش اور ان کا جواب
171	حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کا افشائے راز	159	غلے میں رقم دیکھ کر بیٹوں کا باپ سے مکالمہ
172	بھائیوں کا اعتراف حق	160	حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف سے مشروط اجازت
172	حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کا غفو و کرم	161	رواگی کے وقت حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کی نصیحت
172	حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کی مقدس قمیص کی برکت	161	تقدیر و تدبیر
173	خوشبوئے یوسف کی خبر اور حاضرین کا جواب	162	حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کا ایک بھائی پر افشائے راز اور تسلی
173	قمیص یوسف کی برکت سے حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کی بینائی کی واپسی	162	بھائی کو روکنے کی تدبیر
174	بیٹوں کی حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام سے استغفار کی درخواست اور آپ کا جواب	164	حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کی تدبیر پر شبہات کا ازالہ
174	حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کی مصر آمد اور ان کا اعزاز و اکرام	165	بھائیوں کی حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف چوری کی نسبت اور آپ کا طرزِ عمل
175	خوابِ یوسف کی تعبیر اور حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام وَ السَّلَام کو سجدہ کیا جانا	166	بھائیوں کی بارگاہِ یوسف میں گزارش
176	حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کی دعا	166	حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کا جواب
177	حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کے واقعاتِ نبوی خبریں ہیں	166	ناامید ہونے پر بھائیوں کا باہمی مشورہ



صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
191	ایمان و کفر کی ایک مثال	177	کفار کے ایمان نہ لانے پر حضور ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کو تسلی
192	اطاعت گزاروں کا صلہ اور نافرمانوں کا انجام	178	کفار قریش کی روش
193	مومن اور کافر ایک جیسے نہیں	178	منکرین توحید کو تنبیہ
193	سعادت مندوں کے اچھے اعمال اور ان کے صلے کا بیان	179	حضور ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم اور صحابہ کا راستہ
195	بد بختوں کے احوال اور ان کا انجام	179	بشر کو رسول بنانے پر اعتراض کا جواب
196	رزق کی وسعت و تنگی کا بنیادی سبب اور وسعت رزق کا ایک نقصان	180	عذاب سے متعلق ایک دستور الہی
197	نشانی کے طلبگار کافروں کو جواب	180	سابقہ امتوں کے واقعات نشانِ عبرت ہیں
197	دلوں کے چین و سکون کا ذریعہ، ذکرِ الہی	180	قرآن مجید کی عظمت و شان
197	باعمل مسلمانوں کو خوشی اور اچھے انجام کی بشارت	181	سُورَةُ الرَّحْمٰنِ
198	رحمن کے منکروں کو جواب	181	قرآن مجید کی حقانیت
198	کفار کی ہٹ دھرمی اور مسلمانوں کو تسلی	182	قدرتِ الہی پر دلالت کرنے والی آسمانی نشانیاں
200	کفار کے مذاق اڑانے پر حضور ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کو تسلی	182	قدرتِ الہی پر دلالت کرنے والی زمینی نشانیاں
200	مشرکین مکہ کا رد اور انہیں زجر و توبیخ	184	قیامت پر کفار کا شبہ اور کفار کا انجام
201	کفار کے لئے دنیا و آخرت کے عذاب کی وعید	185	سابقہ قوموں کی تاریخ نشانِ عبرت ہے
202	جنت کے تین اوصاف اور کفار کا انجام	185	مغفرت اور عذابِ الہی
202	اہل کتاب کے صالحین کی روش اور مخالفین کی طرف اشارہ	186	نشانی کا مطالبہ اور اس کا جواب
202		187	علمِ الہی کی شان
203	کفار کی خواہشوں پر چلنے والوں کو نصیحت	187	محافظ فرشتوں کی تبدیلی
204	حضور ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم پر کفار کے اعتراضات کا جواب	187	قوموں کے عروج و زوال سے متعلق قانونِ الہی
204	محو اثبات سے متعلق مشیتِ الہی	188	قدرتِ الہی کی آفاقی نشانیاں
204	نزولِ عذاب کی دو صورتیں اور حضور ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کی ذمہ داری	189	بتوں کو پکارنا بیکار ہے
204		189	آسمان و زمین میں موجود چیزوں کا اللہ تعالیٰ کو سجدہ کرنا
		190	مختلف دلائل سے بت پرستی کا رد

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
215	حق و باطل میں فیصلے کی دعا اور سرکشوں کی ناکامی و عذاب	205	دین اسلام کے رفتہ رفتہ عروج کی ایک نشانی
216	کفار کے اعمال کی مثال	205	مشرکین مکہ کی فریب کاریوں پر حضور ﷺ کو تسلی
216	قدرت الہی کا بیان	206	منکرین رسالت کو جواب
217	بروز قیامت بارگاہ الہی میں حاضری اور کفار کی باہمی بحث	207	سُورَةُ الْاٰنْجِيَالِ
218	شیطان کا اپنے پیروکاروں سے اعلانِ براءت	207	قرآن کے ذریعے حضور ﷺ حضور ﷺ کا لوگوں کو تاریکیوں سے نکالنا
219	با عمل مسلمانوں کے اُخروی حالات	207	شانِ الہی اور کفار کے لئے وعید
220	کلمہ ایمان کی مثال	208	کفار کی تین بری صفات
220	مثالیں بیان کرنے کا مقصد	208	رسول کی ذمہ داری اور لوگوں کی ہدایت و گمراہی سے متعلق سنتِ الہی
221	کفریہ کلام کی مثال	209	حضرت موسیٰ ﷺ کو دینے جانے والے احکام
221	اہل ایمان کو کلمہ ایمان پر ثابت قدمی کی بشارت	209	بنی اسرائیل کو احساناتِ الہیہ کی یاد دہانی
221	کفار کے برے اعمال اور انہیں وعید	210	شکر کا صلہ اور ناشکری کا انجام
222	مسلمانوں کو احکامِ الہی	210	اللہ تعالیٰ کی شان بے نیازی
223	قدرتِ الہی کے 10 مظاہر	211	سابقہ قوموں کے پاس رسولوں کی آمد اور قوموں کا کفر و انکار
224	اللہ تعالیٰ کی نعمتیں بے شمار ہیں	212	رسولوں کا اپنی قوموں کو جواب
224	حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مکہ مکرمہ سے متعلق دعا	212	رسولوں کی بشریت پر اعتراض اور معجزے کا مطالبہ
225	مطہج و عاصی سے متعلق حضرت ابراہیم علیہ السلام کا کلام	213	بشریت پر کیے جانے والے اعتراض اور معجزے کے مطالبے کا جواب
225	حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اپنی اولاد سے متعلق دعا	213	رسولوں کا توکل اور صبر
226	علمِ الہی کے کمال کا اعتراف	214	کفار کی رسولوں کو دھمکی اور وحی الہی
226	فرزند ملنے کی دعا قبول ہونے پر شکرِ الہی		
227	اولاد کے حق میں نمازوں کی پابندی سے متعلق دعائے ابراہیمی		



صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
235	اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر دلالت کرنے والی آسمانی نشانیاں	227	حضرت ابراہیم علیہ السلام کی حقیقی والدین کے لئے دعائے مغفرت
236	مردود شیطین سے آسمان کی حفاظت	227	ظالموں کے لئے وعید
236	اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر دلالت کرنے والی زمینی نشانیاں	228	بروز قیامت ظالموں کی طرف سے مہلت کا مطالبہ اور انہیں جواب
236	مخلوق کے لئے معیشت کا انتظام	230	کفار مکہ کی ایک سازش کی طرف اشارہ
237	خزائن الہی اور نظام کائنات	230	اللہ وعدہ خلافت سے پاک ہے
237	قدرت الہی کے دلائل: بارش اور مخلوق کی زندگی و موت	230	روز قیامت کے ہولناک احوال کی یاد دہانی
238	اللہ تعالیٰ کا علم اور اس کی قدرت و حکمت	231	کفار کے آخری عذاب اور ان کا مقصد
238	حضرت آدم علیہ السلام کی مٹی سے تخلیق	231	نزول قرآن کی چار حکمتیں
238	جن کی آگ سے تخلیق	232	سُورَةُ الْاٰنْجٰزِ
238	فرشتوں کو تخلیق آدم کی خبر اور انہیں سجدہ کرنے کا حکم	232	آیات قرآنی کی عظمت و شان
239	تمام فرشتوں کا سجدہ کرنا اور ابلیس کا سجدے سے انکار	233	چودھواں پارہ
239	سجدہ نہ کرنے پر ابلیس سے سوال اور اس کا جواب	233	قیامت کے دن کفار کی مسلمان ہونے کی آرزو
240	ابلیس مردود کی جنت سے بے دخلی اور اس پر قیامت تک لعنت	233	ہٹ دھرم کفار سے متعلق حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کو ہدایت
240	ابلیس کی طرف سے مہلت کا مطالبہ اور اسے مہلت ملنا	233	قوموں سے عذاب الہی مؤخر ہونے کا سبب
241	ابلیس کے عزائم	233	کفار مکہ کا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کی طرف جنون کی نسبت کرنا
241	ابلیس کو جواب اور اس کے پیروکاروں کو جہنم کی وعید	234	حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کی نبوت پر کفار کا اعتراض اور اس کا جواب
242	پرہیز گاروں کا اچھا انجام	234	حفاظت قرآن کی ذمہ داری
		234	کفار مکہ کے جاہلانہ برتاؤ پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کو تسلی
		235	کفار مکہ کا انتہائی عناد اور ہٹ دھرمی

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
250	حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمتیں	243	اللہ تعالیٰ کی بخشش و رحمت اور عذاب کا بیان
250	کفار کے مال کی طرف نظر نہ اٹھانے اور مومنین پر شفقت کی تاکید	243	حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے مہمان فرشتوں کا حال
251	حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا کفار کو عذاب الہی سے ڈرانا	243	مہمانوں کی طرف سے تسلی اور بیٹے کی بشارت اور اس کے بعد کا تفصیلی واقعہ
251	اعمال کے بارے میں ضرور پوچھا جائے گا	244	حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کا فرشتوں سے سوال
251	اعلانِ دعوتِ اسلام دینے کا حکم	244	فرشتوں کا جواب
251	کفار کے مقابلے میں کافی ہونے کا وعدہ الہی	245	فرشتوں کی حضرت لوط عَلَیْہِ السَّلَام کے ہاں آمد اور قوم پر عذاب کی خبر
252	کفار کے طنز و استہزاء پر ہونے والے غم کا علاج	245	فرشتوں کی حضرت لوط عَلَیْہِ السَّلَام کو چند ہدایات
253	سُورَةُ النَّازِعَاتِ	245	حضرت لوط عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف قوم پر عذاب کی وحی
253	عذاب کے طلبگاروں کو وعید اور شانِ الہی	246	قوم کے آنے پر حضرت لوط عَلَیْہِ السَّلَام کی نصیحت اور قوم کا جواب
253	وحی کے ساتھ فرشتوں کے نزول سے متعلق دستورِ الہی اور اس کا مقصد	247	قوم کو نصیحت
254	آسمان و زمین کی تخلیق کا مقصد ہونے اور شانِ الہی کا بیان	247	جانِ حضور کی قسم کھا کر کفار کے حال کا بیان
254	انسان کی پیدائش اور اس کی ناشکری کا ذکر	247	قوم لوط پر عذابِ الہی
254	موشیوں اور دیگر جانوروں سے حاصل ہونے والے فوائد	248	قوم لوط کا حال و انجام نشانِ عبرت ہے
255	سب لوگوں کو ہدایت نصیب نہ ہوگی	248	اصحابِ الایکہ کا اجمالی حال اور انجام
256	قدرتِ الہی کی دلیل: بارش کا پانی اور اس کے منافع	248	قوم ثمود کا اجمالی حال اور انجام
257	قدرتِ الہی کی آفاقی نشانیاں	249	کائنات کی تخلیق کا مقصد اور قیامت کا وقوع یقینی ہے
257	زمین کی پیداوار میں قدرتِ الہی کی دلیل	250	اللہ تعالیٰ کی شانِ خالقیت اور علم
257	سمندر کی تسخیر اور اس کے فوائد و مقاصد		



صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
268	مرنے کے بعد اٹھائے جانے کی دو اہم وجوہات	258	انسانوں کیلئے زمینی نعمتیں
268	قدرتِ الہی کا مزید بیان	259	بتوں کے پجاریوں کو نصیحت
268	مہاجر صحابہ کا دنیاوی اور اخروی صلہ	259	اللہ تعالیٰ کی نعمتیں بے شمار ہیں
269	مہاجر صحابہ کا صبر و توکل	259	اللہ تعالیٰ ظاہر و باطن سے باخبر ہے
269	بشر کو رسول بنانے پر اعتراض کا جواب	259	بتوں کی حقیقت
269	قرآن مجید نازل کئے جانے کے مقاصد	260	آخرت کے منکروں کا حال
270	کفار مکہ کو مختلف عذابوں کی وعید	260	کتکبر کرنے والے اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں
270	سایوں کے سجدے اور عاجزی میں غور و فکر کی دعوت	260	قرآن مجید سے متعلق کفار مکہ کا طرزِ عمل
271	ہر چیز بارگاہِ الہی میں سجدہ ریز ہے	261	قرآن کریم کو جھوٹی کہانیاں کہنے والوں کا انجام
271	فرشتوں کے اوصاف	261	سابقہ نافرمانوں کا انجام
271	شرک کی ممانعت	262	قیامت کے دن کفار و مشرکین کی رسوائی
272	حقیقی خوف صرف اللہ تعالیٰ کا ہونا چاہئے	262	موت کے وقت کفار کا حال
272	ہر نعمت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے	263	منکبر کفار کا ابدی ٹھکانہ
272	مصیبت کے وقت اور عافیت ملنے پر لوگوں کا حال اور انہیں تنبیہ	263	قرآن مجید سے متعلق اہل ایمان کا طرزِ عمل اور نیک لوگوں کا صلہ
273	بتوں کے لئے رزقِ الہی سے حصہ مقرر کرنے والوں کو تنبیہ	264	موت کے وقت پرہیز گاروں کے ساتھ فرشتوں کا طرزِ عمل
273	اللہ تعالیٰ کیلئے بیٹیاں قرار دینے والوں کا رد	264	قوموں کی تاریخ سے سبق حاصل کرنے کی دعوت
274	بیٹی پیدا ہونے پر کفار کا رویہ	265	مشیتِ الہی کو اپنے اعمال کی دلیل بنانے والوں کی مذمت
274	منکرینِ آخرت کا حال اور شانِ الہی	266	رسولوں کی دعوت اور اُمتوں کا حال
275	ظالموں کی گرفت سے متعلق دستورِ الہی	267	سابقہ اُمتوں کی ہلاکت کے مقامات دیکھنے کی ہدایت
275	مشرکین کی حماقت، جھوٹا دعویٰ اور ان کا انجام	267	گمراہوں سے متعلق حضور ﷺ کو تسلی
276	سابقہ اُمتوں کے ساتھ شیطان کا سلوک اور ان کا انجام	267	منکرین کا انکارِ آخرت میں غلو اور انہیں جواب

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
289	قیامت کے دن دیگر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کی گواہی	277	قرآن مجید سے متعلق حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کی ذمہ داری اور عظمت قرآن
289	قرآن مجید کے اوصاف اور قرآن میں ہر شے کا بیان	277	قدرت الہی کی نشانی: خشک زمین کا سرسبز و شاداب ہونا
289	قرآن کریم کی عظیم الشان تعلیمات	277	مویشیوں کے دودھ میں غور و فکر کی دعوت
290	عہد پورا کرنے کا حکم اور قسم توڑنے کی ممانعت	278	کھجور اور انگور میں قدرت الہی کی نشانی
290	عہد توڑنے اور قسموں کو باہمی دھوکے فساد کا ذریعہ بنانے کی ممانعت	278	مکھی سے نکلنے والا شہد قدرت الہی کی دلیل ہے
291	عہد پورا کرنے کا حکم دینے کی حکمت	279	انسانوں کے احوال میں قدرت الہی کے آثار
291	تمام لوگوں کو ایک امت نہ بنانا مشیت الہی ہے	280	رزق الہی کی تقسیم، لوگوں کی فطرت کا بیان اور بت پرستی کا رد
292	قسموں کو باہمی دھوکے فساد کا ذریعہ بنانے کا نقصان	281	بیوی، اولاد اور پاکیزہ رزق کی نعمت کا بیان اور بت پرستی کا رد
292	عہد الہی توڑنے کے بدلے ملنے والی قیمت نہ لینے کی تاکید	281	بت پرستوں کی ایک اور انداز میں تفہیم
293	دنیا و آخرت کا تقابل	282	ایک مثال کے ذریعے شرک کا رد
293	صابرین کے لئے اجر	283	مومن اور کافر کی ایک مثال
293	باعمل مسلمانوں کا اجر و ثواب	283	اللہ تعالیٰ کا کامل علم اور قدرت
294	تلاوت سے پہلے شیطان سے پناہ مانگنے کا حکم	284	اعضاء کی نعمت اور اس کا حق
294	اہل توکل مومنوں پر شیطان کا زور نہیں چلتا	284	پرندوں کی پرواز میں قدرت الہی کی نشانیاں
295	آیتیں منسوخ ہونے پر کفار کا اعتراض اور انہیں جواب	285	رہائش و لباس سے متعلق نعمتیں اور ان کا حق
296	حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم پر کفار کا ایک اعتراض اور اس کا جواب	286	حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کی ذمہ داری
296	ہدایت سے محروم لوگ اور ان کی سزا	287	اللہ تعالیٰ کی نعمت سے متعلق کفار کا حال
297	بہتان باندھنا اور جھوٹ بولنا بے ایمانوں کا کام ہے	287	قیامت کے دن کفار کا حال اور انجام
		287	مشرکین اور ان کے شریکوں کی باہمی بحث
		288	قیامت کے دن کفار کی طرف سے معذرت
		288	دوسروں کو گمراہ کرنے والوں کا عذاب



صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
	پندرہواں پارہ		
307	سُورَةُ النَّازِعَاتِ	297	مردوں کے لئے وعید اور مجبوری میں رخصت کا بیان
307	مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک معراج کا بیان	298	محبت دنیا کی مذمت اور مردوں کا دنیاوی و اخروی انجام
307	حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام پر انعامات الہی	299	مہاجر مجاہدین کیلئے بخشش و رحمت کی بشارت
308	حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام کے شکر کی یاد دہانی	299	قیامت کے احوال کی یاد دہانی
308	بنی اسرائیل کے دوسرے فساد کرنے کی خبر	300	ناشگری کرنے والوں کا انجام
308	پہلے فساد پر بنی اسرائیل کا انجام	301	پاکیزہ رزق کھانے اور نعمت الہی کا شکر ادا کرنے کا حکم
309	بربادی کے بعد بنی اسرائیل پر احسان الہی	301	اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں اور شرعی مجبور کیلئے رخصت کا بیان
309	بنی اسرائیل کو تنبیہ اور دوسرے فساد پر ان کا انجام	302	اپنی طرف سے کوئی چیز حلال یا حرام قرار دینے کی ممانعت
310	بنی اسرائیل کو مزید تنبیہ	302	اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھنے والوں کا انجام
310	قرآن مجید کی تین خوبیاں	302	یہودیوں پر حرام کردہ چیزوں کی طرف اشارہ
311	بددعا کرنے میں انسان کا حال	303	سچی توبہ کرنے والوں کیلئے بشارت
311	قدرت الہی کی دو عظیم نشانیاں	303	حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے 9 اوصاف
312	انسان کی قسمت ہر وقت اس کے ساتھ ہے	304	دین ابراہیمی کی پیروی کا حکم
312	بروز قیامت اعمال نامہ ملنے اور اسے پڑھنے کا منظر	304	ہفتے کے دن کی تعظیم سے متعلق یہودیوں کے دعوے کا جواب
312	انسان کو اپنی ہدایت اور نیک اعمال کا بدلہ ضرور ملے گا	305	نیک کی دعوت کے آداب
313	عذاب سے متعلق دستور الہی	305	جرم کی سزا دینے کا اصول
313	گزشتہ قوموں کی مرحلہ وارتہائی و بربادی	305	حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو صبر کرنے اور غمزدہ نہ ہونے کی ہدایت
314	سابقہ قوموں کی ہلاکت کا اجمالی بیان اور علم الہی	306	پرہیز گاروں اور نیک لوگوں کیلئے بشارت
314	دنیا اور آخرت کے طلبگاروں کا بیان		
315	اللہ تعالیٰ کی عطاسب کو عام ہے		
315	دنیا کے مقابلے میں آخرت کو ترجیح دی جائے		
315	اللہ تعالیٰ کا شریک بنانے کا انجام		
316	شرک کی ممانعت اور والدین سے متعلق عظیم الشان تعلیم		

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
324	کفار مکہ کے دو جرائم اور ان کا حال	317	مسلمانوں کو ایک تنبیہ
325	مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے پر کفار کے اعتراض اور ان کے جواب	317	رشتہ دار، مسکین اور مسافر کو اس کا حق دینے کا حکم اور اسراف کی ممانعت
327	کفار کی بد اخلاقی کا جواب اخلاق سے دینے کی ہدایت	317	فضول خرچی کرنے والے شیطانوں کے بھائی ہیں
327	شیطان کی انسان دشمنی	318	محتاج سے اچھی بات کہنے کا حکم
327	کفار سے متعلق مشیت الہی اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ایک ہدایت	318	خریج کرنے میں اعتدال کی تاکید
327	علم الہی کی شان اور انبیاء کی باہمی فضیلت کا بیان	318	رزق کی وسعت و تنگی سے متعلق دستور
328	بتوں کی بے بسی	319	غربت کے خوف سے اولاد قتل کرنے کی ممانعت
328	اللہ تعالیٰ کے مقبول بندوں کے اوصاف	319	زنا کی ممانعت
329	قوموں کی ہلاکت و عذاب سے متعلق تقدیر الہی	319	ناحق قتل کرنے کی ممانعت
329	کفار کی مطلوبہ نشانیاں نہ بھیجنے کی حکمت	319	قصاص میں قتل کی اجازت اور اس کی حدود و قیود
330	نشانوں کو جھٹلانے کی ایک مثال	320	مال یتیم کی حفاظت اور عہد پورا کرنے کا حکم
330	سب لوگ اللہ تعالیٰ کے قبضہ قدرت میں ہیں	320	ناپ تول پورا کرنے کا حکم
330	لوگوں کیلئے آزمائش بنائی جانے والی دو چیزیں	320	جھوٹ بولنے کی ممانعت
330	تنبیہات پر کفار قریش کا حال	321	اتراتے ہوئے چلنے کی ممانعت
330	حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے کا حکم اور ابلیس کا حسد	321	برے کام اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں
331	ابلیس کا عزم	321	احکام الہی کی حقیقت
331	ابلیس کی جنت سے بے دخلی اور اس کے پیروکاروں کی سزا	322	شرک کی ممانعت اور مشرک کا انجام
331	مخلوق کو گمراہ کرنے سے متعلق ابلیس کو دیا جانے والا اختیار	322	فرشتوں کو بیٹیاں بنانے کے دعویٰ کی تردید
332	اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر ابلیس کو اختیار حاصل نہیں	322	قرآن میں مختلف انداز سے نصیحت کرنے کا مقصد
		322	توحید کی ایک عام فہم دلیل اور شان الہی
		323	ہر چیز اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتی ہے
		323	حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی حفاظت کے ایک واقعہ کی طرف اشارہ
		324	قرآن سمجھنے سے ازلی کفار کی محرومی



صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
343	انسانوں کیلئے انسان کو نبی بنانے کی وجہ	333	معرفت الہی کا ایک ذریعہ
344	کفار پر اتمامِ حجت	333	مصیبت و راحت کے وقت کفار کا حال
344	ہدایت و گمراہی سے متعلق سنتِ الہی اور کفار کی سزا	334	سرکش لوگوں کو چند تنبیہات
345	کفار کی سزا کے اسباب	335	انسانوں پر اللہ تعالیٰ کے احسانات
346	مکرینِ آخرت کو جواب	335	روزِ قیامت کی یاد دہانی
346	کفار کی کجیوں کا حال	336	دنیا میں گمراہی کا اخروی نقصان
347	حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے معجزات اور فرعون کا کلام	336	کفار کا نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو باطل کی دعوت دینا
347	حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا فرعون کو جواب	337	حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے متعلق کفار کا ایک ناکام منصوبہ
348	فرعون کا ارادہ اور اس کا انجام		
348	فرعون کی غرقابی کے بعد بنی اسرائیل پر انعام الہی	337	رسول کے جانے کے بعد عذاب آجانا دستورِ الہی ہے
349	عظمتِ قرآن اور حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذمہ داری	338	نمازوں کی فرضیت اور اوقات کا بیان
		338	حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر تہجد کی فرضیت اور آپ کا مقام و مرتبہ
349	قرآن مجید تھوڑا تھوڑا کر کے نازل کئے جانے کی حکمت	338	حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ایک دعا کی تعلیم
349	اہلِ کتاب میں سے نیک لوگوں کا طرزِ عمل	339	حق کی آمد اور باطل کے مٹنے کا اعلان
		339	قرآن مجید کی عظمت و شان
350	حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایک اعتراض کا جواب	339	راحت و تکلیف میں کافر کا حال
351	نماز میں قراءت سے متعلق ایک ہدایت	340	کفار کو ایک تنبیہ
351	اللہ تعالیٰ کی عظمت و شان	340	روح کے بارے میں سوال کا جواب
352	سُورَةُ الْكَافِرَاتِ	341	قرآن مجید کی حفاظت اللہ کی رحمت ہے
352	قرآن مجید کے اوصاف اور مقاصد	341	قرآن کی مثل لانا ناممکن ہے
353	مشرکوں کی اندھی تقلید	342	قرآن مجید کے ذریعے اتمامِ حجت
353	حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی	342	تصدیقِ رسالت کیلئے کفار کے مطالبات اور انہیں جواب

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
365	متکبر کفار کو تنبیہ	354	دنیا کی زیب و زینت آزمائش ہے
366	باعمل مسلمانوں کو بشارت	354	دنیا کا انجام
367	باعمل مسلمانوں کا اجر و ثواب	354	اصحابِ کھف کے واقعے کی ابتداء
367	ایک مالدار کا فرار غریب مومن کا حال	354	حفاظتِ ایمان کیلئے اصحابِ کھف کی کوشش اور دعا
368	مالدار کا فرکار کو تکبر	355	اصحابِ کھف پر نیند طاری ہونا
369	غریب مومن کا مالدار کا فرکار کو فخریہ باتوں کا جواب	355	اصحابِ کھف کی بیداری اور اس کا ایک مقصد
370	غریب مومن کی مالدار کا فرکار کو تنبیہ و نصیحت	355	اصحابِ کھف کے حالات
371	باغ کی تباہی اور مالدار کا فرکار کی ندامت	357	اصحابِ کھف کا باہمی کلام
372	مالدار کا فرکار کی بے بسی	357	غار میں اصحابِ کھف کی ضروریاتِ زندگی اور حفاظت کا غیبی اہتمام
372	مالدار کا فرار غریب مومن کے واقعہ سے حاصل ہونے والا سبق	359	اصحابِ کھف کی بیداری اور مدتِ قیام سے متعلق باہمی سوال و جواب
372	دنیاوی زندگی کے ناپائیدار ہونے کی ایک مثال	360	اصحابِ کھف کا ایک فرد کو کھانے کے لئے بھیجنا اور احتیاط کی تاکید
373	مال و اولاد اور نیک اعمال کی حقیقت	361	اصحابِ کھف پر مطہر کیسے جانے کی حکمت
373	قیامت قائم ہوتے وقت کے ہولناک مناظر	361	اصحابِ کھف کی وفات کے بعد غار کے دہانے پر مسجد کی تعمیر
374	قیامت قائم ہونے کے بعد کی منظر کشی	362	اصحابِ کھف کی تعداد سے متعلق لوگوں کا اختلاف اور فضول سوالات کی ممانعت
374	نامہ اعمال ملنے کے بعد مجرموں کا حال	363	مسلمان اپنے ارادے میں اِنْ شَاءَ اللہ ضرور کہا کرے
375	شیطان کے ابتدائی کردار کا بیان اور اس کی پیروی سے بچنے کی تاکید	363	اصحابِ کھف کے غار میں ٹھہرنے کی مدت
376	اشیاء کے پیدا کرنے میں اللہ عزوجل کی ذات متفرد و یگانہ ہے	363	علمِ الہی کی شان اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا بیان
376	قیامت کے دن مشرکوں اور ان کے شریکوں کا حال	364	تلاوتِ قرآن کرتے رہنے کا حکم
377	جہنم کو دیکھ کر مجرموں کا حال	364	نیک لوگوں اور کافروں سے مختلف رویہ اختیار کرنے کا حکم
377	نصیحت قبول کرنے کی بجائے بحث کرنے کی انسانی عادت		
377	کفار کے ایمان لانے میں ایک رکاوٹ		



صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
383	حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جواب اور واپسی	378	رسولوں کا منصب اور کافروں کا طرزِ عمل
383	حضرت خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملاقات اور آپ کی شان	379	قرآنی نصیحتوں سے منہ پھیرنے والا بڑا ظالم ہے
		379	کفر پر ڈٹے رہنے والوں کا انجام
383	حضرت موسیٰ اور حضرت خضر علیہما الصلوٰۃ والسلام کے درمیان باہمی رفاقت کا معاہدہ	380	اللہ تعالیٰ کی رحمت اور مہلت کا بیان
		380	سابقہ قوموں کے انجام کا اجمالی بیان
385	کشتی توڑنے پر حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اعتراض	381	حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا علم سیکھنے کے لئے سفر
385	حضرت خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جواب	381	مردہ مچھلی کا زندہ ہونا اور خادم کو یہ بات یاد نہ رہنا
386	حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی معذرت	382	حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خادم سے ناشتہ طلب فرمانا
386	ایک لڑکے کو قتل کرنے پر حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اعتراض	382	مچھلی کا واقعہ بھول جانے پر خادم کی معذرت

یادداشت

(دوران مطالعہ ضرورتاً اندر لائن کیجئے، اشارات لکھ کر صفحہ نمبر نوٹ فرما لیجئے۔ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ علم میں ترقی ہوگی)

[illegible]



[illegible]

## معرفت القرآن کی ایک اہم خصوصیت

قرآن پاک میں بعض اوقات ایک آیت میں مختلف چیزیں بیان ہوتی ہیں اور بعض اوقات دو تین آیات کے بعد نئی بات شروع ہو جاتی ہے، فہم قرآن یعنی قرآن سمجھنے میں آسانی کیلئے ہم نے ہر ایسی جگہ پر نیا عنوان لگا دیا ہے، جس کا فائدہ یہ ہے کہ اس نئے عنوان کو پڑھنے کے بعد وہاں سے شروع ہونے والی آیات کو بڑی آسانی سے سمجھا جاسکے گا کیونکہ پہلے سے معلوم ہو جائے گا کہ اب اس مضمون کی آیات آرہی ہیں۔



فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 1284

Web: [www.dawateislami.net](http://www.dawateislami.net) / Email: [ilmia@dawateislami.net](mailto:ilmia@dawateislami.net)



چار مفید چیزوں پر مشتمل لفظی ترجمہ

آیات کے عنوانات

مختصر حواشی

مکمل با محاورہ ترجمہ

لفظ بہ لفظ ترجمہ



جلد چہارم  
پارہ 16.. تا 20



چار مفید چیزوں پر مشتمل لفظی ترجمہ

آیات کے عنوانات

مختصر حواشی

مکمل با محاورہ ترجمہ

لفظ بہ لفظ ترجمہ



مترجم: شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مولانا الحاج مفتی ابوالصالح محمد قاسم قادری مدظلہ العالی



## جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

- نام کتاب : **محرقۃ القرآن علی کثر العرفان** (جلد چہارم)
- مترجم : شیخ الحدیث و التفسیر حضرت علامہ مولانا الحاج مفتی **أبو الصالح محمد قاسم قادری** رحمۃ اللہ علیہ
- پہلی بار : جمادی الاولیٰ ۱۴۳۸ھ، فروری 2017ء
- تعداد : 3000 (تین ہزار)
- ناشر : مکتبۃ المدینہ فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ، کراچی

## مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

- |                |   |                             |
|----------------|---|-----------------------------|
| 021-34250168 ☎ | شہید مسجد، کھارادر، باب المدینہ کراچی             | .....باب المدینہ (کراچی)    |
| 042-37311679 ☎ | واتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ                    | .....مرکز الاولیاء (لاہور)  |
| 041-2632625 ☎  | امین پور بازار                                    | .....سردار آباد (فیصل آباد) |
| 058274-37212 ☎ | چوک شہیدان، میرپور                                | .....کشمیر                  |
| 022-2620122 ☎  | فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن                          | .....حیدر آباد              |
| 061-4511192 ☎  | نزد پتیل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ               | .....مدینۃ الاولیاء (ملتان) |
| 044-2550767 ☎  | کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد، نزد تحصیل کونسل ہال | .....اوکاڑہ                 |
| 051-5553765 ☎  | فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ               | .....راولپنڈی               |
| 068-5571686 ☎  | ڈرائی چوک، نہر کنارہ                              | .....خان پور                |
| 024-44362145 ☎ | چکر بازار، نزد MCB بینک                           | .....نواب شاہ               |
| 071-5619195 ☎  | فیضانِ مدینہ، بیراج روڈ                           | .....سکھر                   |
| 055-4225653 ☎  | فیضانِ مدینہ، شیخوپورہ موڈ، گوبرا نوالہ           | .....گوجرانوالہ             |
|                | فیضانِ مدینہ، گلبرگ نمبر 1، النور سٹریٹ، صدر      | .....پشاور                  |

E.mail: [ilmia@dawateislami.net](mailto:ilmia@dawateislami.net)

[www.dawateislami.net](http://www.dawateislami.net)

مدنی التجاء: کسی اور کو یہ کتاب چھاپنے کی اجازت نہیں

## ”مَعْرِفَةُ الْقُرْآنِ عَلَى كَثَرِ الْعِرْفَانِ“ سے متعلق کچھ ضروری باتیں

مَعْرِفَةُ الْقُرْآنِ دورِ جدید کے تقاضوں کے عین مطابق قرآن مجید کا آسان اور منفرد لفظی ترجمہ ہے، یہاں اس سے متعلق چند فی باتیں اور اس کی خصوصیات ملاحظہ ہوں،

1 قرآن مجید کا متن P.D.F فارمیٹ میں موجود مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ نسخے سے پیسٹ کیا گیا اور پیسٹنگ کے بعد دومرتبہ اصل نسخے سے باریک بینی کے ساتھ تقابل کیا گیا ہے تاکہ حتی المقدور متن میں غلطی کا امکان نہ رہے۔ نیز ایک لائن میں اتنا متن پیسٹ کیا گیا ہے جتنے نیچے اجزاء مذکور ہیں اور لائن کے شروع اور آخر سے فاصلہ ختم کرنے کے لئے کمپیوٹر سافٹ ویئر کے ذریعے متن قرآن کے ٹیکسٹ کو مناسب حد تک پھیلا کر لائن کا شروع اور آخر برابر کیا گیا ہے۔

2 مختلف خانے بنا کر ان میں آیات کے اجزاء لکھے گئے اور ان کے رَسْمُ الْخَطِّ کو حتی الامکان متن قرآن کے رَسْمُ الْخَطِّ کے مطابق رکھنے کے لئے ”اَلْمُصَحَّف“ فاؤنٹ استعمال کیا گیا ہے۔

3 قرآن مجید کا اصل رَسْمُ الْخَطِّ برقرار رکھنے کے لئے اجزاء میں تقسیم کے دوران الفاظ کے ساتھ متصل حروف اور ضمائر وغیرہ کو جدا لکھنے کی بجائے ایک ساتھ لکھا ہے اور مختلف رنگوں کے ذریعے انہیں اور ان کا ترجمہ ممتاز کر دیا ہے، جیسے ”وَمَا“ میں ”مِنْ“ اور ”مَا“ کو اور ”اَنْفُسُهُمْ“ میں ”اَنْفُسُ“ اور ”هُمْ“ کو الگ الگ لکھنے کی بجائے ایک ساتھ لکھا اور رنگوں کے ذریعے ان الفاظ اور ان کے ترجمے میں امتیاز کر دیا ہے۔

4 بعض مقامات پر معنی سمجھنے میں آسانی کے پیش نظر غیر متصل حروف و الفاظ اور اضافت سے خالی الفاظ کو بھی ایک ہی خانے میں لکھا گیا اور رنگوں کے ذریعے ان کے معانی میں امتیاز کیا گیا ہے۔ جیسے ”فِي الْاَرْضِ“ کو ایک ہی خانے میں لکھا ہے۔

5 صیغہ خواہ منفی ہو جیسے ”لَمْ تَنْزِلْ“ اور ”لَا يَعْلَمُونَ“ اور ”لَنْ تَفْعَلُوا“ یا دوسرا جیسے ”كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ“ مکمل صیغہ ایک ہی خانے میں لکھا ہے اسی طرح بعض مقامات پر پورا جملہ جیسے ”فَتَأْتِيهِ“ بھی ایک ہی خانے میں لکھا ہے تاکہ آیت کا اصل مراد ترجمہ لکھنے میں آسانی رہے۔

6 ترجمے میں سلاست (روانی) کو برقرار رکھنے اور عربی الفاظ کے مفہوم کو مزید واضح کرنے کے لئے اضافت والے الفاظ جیسے ”كَلَّمَ اللّٰهُ“ کو ایک ہی خانے میں لکھا گیا اور رنگوں کے ذریعے ان کے ترجمے کی نشاندہی کر دی گئی ہے۔

7 حروف و الفاظ کا اصل وضع کے اعتبار سے جو ترجمہ بنتا ہے اسے لکھنے کا التزام کیا گیا اور ان کا مراد اور مفہومی ترجمہ بریکٹ میں لکھ دیا ہے جیسے ”وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ“ میں مذکور ”و“ حالیہ ہے، اس کا ترجمہ یوں لکھا ہے ”اور“



(حالانکہ) ”البتہ بعض مقامات پر لغوی ترجمہ لکھنے میں شرعی مسائل ہونے کی وجہ سے تاویلی ترجمہ لکھا ہے اور حتیٰ الامکان حاشیہ لگا کر ایسے مقامات کی وضاحت کر دی ہے۔

8 جن حروف زائدہ کا باقاعدہ کوئی ترجمہ نہیں بتا انہیں کوئی رنگ کئے بغیر اسی طرح برقرار رکھا ہے جیسے ”بِئْمُونَيْنِ“ میں حرف ”ب“ اور ”مُؤْمِنَيْنِ“ کو ایک ہی رنگ میں لکھا ہے۔

9 لفظی ترجمے کے ساتھ ایک با محاورہ ترجمے کا بھی اضافہ کیا گیا ہے اور یہ ترجمہ تفسیر ”صراط الجنان تفسیر القرآن“ میں چھپا ہوا ”كَتَبَ الْقُرْآنَ فِي تَرْجُمَةِ الْقُرْآنِ“ لکھا گیا ہے۔

10 سمجھنے میں آسانی کے لئے موقع محل کی مناسبت سے بریکٹوں میں الفاظ کا اضافہ کیا گیا اور ان کا رنگ سیاہ رکھا گیا ہے۔ نیز اجزاء میں جہاں آیت ختم ہوئی یونہی با محاورہ ترجمے میں جہاں ایک آیت کا ترجمہ ختم ہوا وہاں اختتامیہ نشان ○ بھی ڈال دیا ہے۔

11 قرآن پاک میں بعض اوقات ایک آیت میں مختلف چیزیں بیان ہوتی ہیں اور بعض اوقات دو تین آیات کے بعد نئی بات شروع ہو جاتی ہے، فہم قرآن یعنی قرآن سمجھنے میں آسانی کیلئے ہم نے ہر ایسی جگہ پر نیا عنوان لگا دیا ہے جس کا فائدہ یہ ہے کہ اس نئے عنوان کو پڑھنے کے بعد وہاں سے شروع ہونے والی آیات کو بڑی آسانی سے سمجھا جاسکے گا کیونکہ پہلے سے معلوم ہو جائے گا کہ اب اس مضمون کی آیات آرہی ہیں۔

12 عنوانات صفحے کی سائیڈ میں لکھے ہیں اور جن آیات میں وہ عنوان بیان ہوا ہے انہیں اور ان کے با محاورہ ترجمے کو مختلف رنگوں کے ذریعے ممتاز کیا ہے تاکہ قاری آسانی سمجھ سکے کہ اس عنوان کا مضمون کہاں سے کہاں تک ہے، نیز موقع کی مناسبت سے تفسیر صراط الجنان اور دیگر معتبر تفاسیر سے مختصر اور جامع حواشی بھی لگائے گئے ہیں۔

13 حروف و الفاظ کے معنی متعین کرنے کے لئے چار رنگوں کا استعمال کیا گیا ہے، سبز، سرخ، نیلا اور جامنی۔ پہلے تین رنگ مختلف حروف و الفاظ کے لئے استعمال کئے گئے ہیں اور جامنی رنگ بطور خاص لفظی ترجمے میں آنے والے اضافی الفاظ کے لئے استعمال کیا گیا ہے تاکہ قاری آسانی کے ساتھ یہ سمجھ سکے کہ جامنی رنگ والے الفاظ کسی خاص لفظ کا ترجمہ نہیں ہیں۔ جیسے ”بِهَذَا مَثَلًا“ اور اس کا ترجمہ ”اس مثال کے ساتھ“

اللہ تعالیٰ اس کوشش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور اسے میری، میرے اہل خانہ، رشتہ داروں، دوست احباب اور دیگر متعلقین کی نجات کا ذریعہ بنائے اور جن جن احباب نے اس کام کے سلسلے میں تعاون کیا ان کی کوششوں کو بھی قبول و منظور فرمائے اور سب کی بے حساب مغفرت فرمائے۔

أَبُو الصَّالِحِ مُحَمَّدٌ قَاسِمٌ قَادِرِي

قَالَ آتَم

16



قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَّكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ

قَالَ	أَلَمْ أَقُلْ	لَكَ	إِنَّكَ	لَنْ تَسْتَطِيعَ	مَعِيَ
کہا	کیا میں نے نہ کہا تھا	تم سے	(کہ) بیشک تو	ہرگز طاقت نہ رکھے گا	میرے ساتھ

کہا: میں نے آپ سے نہ کہا تھا کہ آپ ہرگز میرے ساتھ

صَبْرًا ۴۵ قَالَ إِنْ سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا

صَبْرًا ۴۵	قَالَ	إِنْ	سَأَلْتُكَ	عَنْ شَيْءٍ	بَعْدَهَا
صبر کرنے (کی)	(موسیٰ نے) کہا	اگر	میں سوال کروں تم سے	کسی چیز کے بارے	اس کے بعد

نہ ٹھہر سکیں گے ○ موسیٰ نے کہا: اگر اس مرتبہ کے بعد میں آپ سے کسی شے کے بارے میں سوال کروں

فَلَا تُصَحِّبْنِي قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي عُذْرًا ۴۶ ۱ فَاُتْلُفَا

فَلَا تُصَحِّبْنِي	قَدْ	بَلَغْتَ	مِنْ لَدُنِّي	عُذْرًا ۴۶	فَاُتْلُفَا
تو تم ساتھی نہ رکھنا مجھے	بیشک	تم پہنچ چکے	میری طرف سے	عذر (کو)	پھر وہ دونوں چلے

تو پھر مجھے ساتھی نہ رکھنا، بیشک میری طرف سے تمہارا عذر پورا ہو چکا ہے ○ پھر وہ دونوں چلے

حَتَّىٰ إِذَا آتَىٰ أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَا

حَتَّىٰ	إِذَا	آتَىٰ	أَهْلَ قَرْيَةٍ	اسْتَطْعَمَا ۱
یہاں تک کہ	جب	آئے	ایک بستی والوں (کے پاس)	(تو) انہوں نے کھانا مانگا

یہاں تک کہ جب ایک بستی والوں کے پاس آئے تو اس بستی کے باشندوں سے

أَهْلَهَا فَاذْبَوْا أَنْ يَصِيفُوا هُمَا

أَهْلَهَا	فَاذْبَوْا	أَنْ	يَصِيفُوا هُمَا
اس کے باشندوں (سے)	تو انہوں نے انکار کر دیا	(اس سے) کہ	وہ مہمان نوازی کریں ان دونوں کی

کھانا مانگا، انہوں نے ان دونوں کی مہمان نوازی کرنے سے انکار کر دیا

۱..... اس سے معلوم ہوا کہ اگر کسی علاقے میں کوئی اجنبی مسافر آئے تو اہل علاقہ کو چاہیے کہ اس کی مہمان نوازی کریں، نیز مسافر خود بھی مہمان نوازی کا مطالبہ کر سکتا ہے۔ حضرت مقدم رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جو شخص کسی قوم کا مہمان بنے، پھر وہ اس کی مہمان نوازی نہ کریں تو اس کے لئے اپنی مہمان نوازی کی مقدار (کھانے وغیرہ) کا مطالبہ کرنا جائز ہے۔ (معجم التکبیر، ۲۰/۲۸۲، الحدیث: ۲۱۷۷)

فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَ فَأَقَامَهُ ط

فَوَجَدَا	فِيهَا	جِدَارًا	يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَ	فَأَقَامَهُ
پھر دونوں نے پائی	اس میں	ایک دیوار	جو ٹوٹ کر گرنا ہی چاہتی تھی	تو اس نے سیدھا کر دیا اسے

پھر دونوں نے اس گاؤں میں ایک دیوار پائی جو گرنا ہی چاہتی تھی تو اس نے اسے سیدھا کر دیا،

قَالَ لَوْ شِئْتُ لَتَّخَذْتُ عَلَيْهِ أَجْرًا ۞ قَالَ هَذَا

قَالَ	لَوْ	شِئْتُ	لَتَّخَذْتُ	عَلَيْهِ	أَجْرًا ۞	قَالَ	هَذَا
(موسیٰ نے) کہا	اگر	تم چاہتے	(تو) ضرور لے لیتے	اس پر	کچھ مزدوری	(خضر نے) کہا	یہ

موسیٰ نے کہا: اگر تم چاہتے تو اس پر کچھ مزدوری لے لیتے ۞ کہا: یہ

فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ سَأُنَبِّئُكَ بِتَأْوِيلِ

فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ	سَأُنَبِّئُكَ	بِتَأْوِيلِ
میرے اور تمہارے درمیان جدائی (کا وقت ہے)	اب میں خبر دوں گا تمہیں	اصل مطلب کی

میری اور آپ کی جدائی کا وقت ہے۔ اب میں آپ کو ان باتوں کا اصل مطلب

مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا ۞ أَمَّا السَّفِينَةُ فَكَانَتْ

مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ	صَبْرًا ۞	أَمَّا	السَّفِينَةُ ۞	فَكَانَتْ
(ان باتوں کے) جن پر تم سے نہ ہو سکا	صبر	بہر حال	کشتی	تو وہ تھی

بتاؤں گا جن پر آپ صبر نہ کر سکے ۞ وہ جو کشتی تھی تو وہ

لِمَسْكِينٍ يَعْمَلُونَ فِي الْبَحْرِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَعِيبَهَا

لِمَسْكِينٍ	يَعْمَلُونَ	فِي الْبَحْرِ	فَأَرَدْتُ	أَنْ	أَعِيبَهَا ۞
چند مسکین لوگوں کی	جو کام کرتے تھے	دریا میں	تو میں نے چاہا	کہ	عیب دار کر دوں اسے

کچھ مسکین لوگوں کی تھی جو دریا میں کام کرتے تھے تو میں نے چاہا کہ اسے عیب دار کر دوں

۱..... اجرت عمل کی ہوتی ہے یا وقت کی، نیز ان کی اجرت کی باقاعدہ شرائط و احکام ہیں جن پر عمل کرنا ضروری ہے، ان کی تفصیل جاننے کے لئے بہار شریعت حصہ ۱۴ سے ”اجارہ کا بیان“ مطالعہ کریں۔

۲..... کائنات میں اللہ تعالیٰ کی نیکیوں کی حکمتوں کا مکمل اور اک ممکن نہیں، ہمارا عمل ان پر ایمان لانا اور ان کی تصدیق کرنا ہونا چاہئے۔

۳..... جب دوا ایسے نقصانات کا سامنا ہو جن میں سے ایک بڑا اور ایک چھوٹا ہو تو بڑے نقصان سے بچنے کے لئے چھوٹے نقصان کو اختیار کیا جاسکتا ہے۔



لڑکے کو قتل کرنے کی حکمت

وَكَانَ وَرَاءَهُمْ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ غَضْبًا ۙ ۙ

وَ	كَانَ	وَرَاءَهُمْ	مَلِكٌ	يَأْخُذُ	كُلَّ سَفِيْنَةٍ	غَضْبًا ۙ	وَ
اور	تھا	ان کے آگے	ایک بادشاہ	جو پکڑ لیتا تھا	ہر (صحیح سلامت) کشتی	زبردستی	اور

اور ان کے آگے ایک بادشاہ تھا جو ہر صحیح سلامت کشتی کو زبردستی چھین لیتا تھا ۙ

أَمَّا الْعُلَمُ فَكَانَ أَبَوُهُ مُؤْمِنِينَ فَخَشِينَا أَنْ

أَمَّا	الْعُلَمُ	فَكَانَ	أَبَوُهُ	مُؤْمِنِينَ	فَخَشِينَا	أَنْ
بہر حال	(وہ) لڑکا	تو تھے	اس کے ماں باپ	ایمان والے	تو ہمیں خوف ہوا	کہ

وہ جو لڑکا تھا تو اس کے ماں باپ مسلمان تھے تو ہمیں ڈر ہوا کہ

يُرْهَقَهُمَا طُغْيَانًا وَكُفْرًا ۙ ۙ فَأَرَدْنَا أَنْ يُبْدِلَهُمَا

يُرْهَقَهُمَا	طُغْيَانًا	وَ	كُفْرًا ۙ	فَأَرَدْنَا	أَنْ	يُبْدِلَهُمَا ۙ
وہ بتلا کر دے گا انہیں (بھی)	سرکشی	اور	کفر (میں)	تو ہم نے چاہا	کہ	بدلہ میں دے انہیں

وہ لڑکا انہیں بھی سرکشی اور کفر میں ڈال دے گا ۙ تو ہم نے چاہا کہ ان کا رب انہیں

رَبُّهُمَا خَيْرًا مِنْهُ زَكُوَّةً وَأَقْرَبَ رَحْمًا ۙ ۙ وَأَمَّا

رَبُّهُمَا	خَيْرًا	مِنْهُ	زَكُوَّةً	وَأَقْرَبَ	رَحْمًا ۙ	وَأَمَّا
ان کا رب	بہتر	اس سے	پاکیزہ	اور	زیادہ قریب	مہربانی (میں)

پاکیزگی میں پہلے سے بہتر اور حسن سلوک اور رحمت و شفقت میں زیادہ مہربان عطا کر دے ۙ اور بہر حال

الْجِدَارُ فَكَانَ لِعَلَمَيْنِ يَتِيمَيْنِ فِي الْمَدِينَةِ وَكَانَ تَحْتَهُ كَنْزٌ

الْجِدَارُ	فَكَانَ	لِعَلَمَيْنِ يَتِيمَيْنِ ۙ	فِي الْمَدِينَةِ	وَ	كَانَ	تَحْتَهُ	كَنْزٌ ۙ
(رہی) دیوار	تو وہ تھی	دو یتیم لڑکوں کی	شہر میں	اور	تھا	اس کے نیچے	خزانہ

دیوار (کا جہاں تک تعلق ہے) تو وہ شہر کے دو یتیم لڑکوں کی تھی اور اس دیوار کے نیچے ان دونوں کا

- ۱۔ اولاد کی موت بعض اوقات خیر ہوتی ہے کہ والدین آزمائش سے بچ جاتے ہیں، با بعد میں انہیں نیک و صالح اولاد ملتی ہے، یا وہ اولاد والدین کے لئے حصول جنت کا ذریعہ بن جاتی ہے۔ ۲۔ یتیم اس نابالغ لڑکے یا لڑکی کو کہتے ہیں جس کا باپ فوت ہو جائے۔ حدیث پاک میں ہے کہ ”جس نے مسلمانوں کے کسی یتیم بچے کے کھانے پینے کی ذمہ داری لی، اللہ عز و جل اُسے جنت میں داخل فرمائے گا مگر یہ کہ وہ ایسا گناہ کرے جس کی معافی نہ ہو۔ (ترمذی، ۳/۳۶۸، الحدیث: ۱۹۴۳)
- ۳۔ اولاد کے لئے مال چھوڑنا خلاف توکل نہیں، بلکہ حدیث پاک کے مطابق اولاد کے لئے مال چھوڑنا انہیں فقیر و محتاج چھوڑنے سے بہتر ہے۔

لَهُمَا وَكَانَ أَبُوهُمَا صَالِحًا فَأَرَادَ رَبُّكَ أَنْ

لَهُمَا	وَ	كَانَ	أَبُوهُمَا	صَالِحًا <sup>(۱)</sup>	فَأَرَادَ	رَبُّكَ	أَنْ
ان دونوں کا	اور	تھا	ان کا باپ	نیک آدمی	تو چاہا	تمہارے رب (نے)	کہ

خزانہ تھا اور ان کا باپ نیک آدمی تھا تو آپ کے رب نے چاہا کہ

يَبْلُغَا أَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا رَحْمَةً

يَبْلُغَا	وَ	أَشُدَّهُمَا	يَسْتَخْرِجَا	كَنْزَهُمَا	رَحْمَةً
وہ دونوں پہنچ جائیں	اور	اپنی جوانی (کو)	نکال لیں	اپنا خزانہ	رحمت

وہ دونوں اپنی جوانی کو پہنچیں اور اپنا خزانہ نکالیں (یہ سب) آپ کے

مِّنْ رَبِّكَ ۚ وَمَفَعَلْتُهُ عَنْ أَمْرِي ۖ ذَٰلِكَ تَأْوِيلُ

مِّنْ رَبِّكَ	وَ	مَفَعَلْتُهُ <sup>(۲)</sup>	عَنْ أَمْرِي	ذَٰلِكَ	تَأْوِيلُ
آپ کے رب کی طرف سے	اور	میں نے نہیں کیا اسے	اپنے حکم سے	یہ	اصل مطلب (ہے)

رب کی رحمت سے ہے اور یہ سب کچھ میں نے اپنے حکم سے نہیں کیا۔ یہ ان باتوں کا اصل مطلب ہے

مَا لَمْ تَسْطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا ۖ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْقُرْنَيْنِ ۖ قُلْ

مَا لَمْ تَسْطِعْ عَلَيْهِ	وَ	صَبْرًا <sup>(۳)</sup>	يَسْأَلُونَكَ	عَنِ الْقُرْنَيْنِ <sup>(۴)</sup>	قُلْ
(اس کا) جس پر تم نہیں کر سکتے	اور	صبر	سوال کرتے ہیں تم سے	ذوالقرنین کے متعلق	تم کہو

جس پر آپ صبر نہ کر سکتے ○ اور آپ سے ذوالقرنین کے متعلق سوال کرتے ہیں۔ تم فرماؤ:

سَأْتَلُوا عَلَيْكُمْ مِّنْهُ ذِكْرًا ۖ إِنَّا

سَأْتَلُوا	عَلَيْكُمْ	مِّنْهُ	ذِكْرًا <sup>(۵)</sup>	إِنَّا
عنقریب میں پڑھ کر سناتا ہوں	تم پر (تمہارے سامنے)	اس سے (کا)	ذکر	بیشک

میں عنقریب تمہارے سامنے اس کا ذکر پڑھ کر سناتا ہوں ○ بیشک

۱..... اولاد کو ماں باپ کے تقوے کا فائدہ دنیا میں بھی ملتا ہے اور آخرت میں بھی ملے گا۔

۲..... حضرت خضر علیہ السلام کے افعال کو بنیاد بنا کر فی زمانہ ظاہر شریعت کے خلاف کسی کو کچھ کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

۳..... حضرت ذوالقرنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ انتہائی عادل اور انصاف پسند بادشاہ تھے۔ حدیث پاک میں ہے کہ عادل حکمران کو اللہ تعالیٰ اس دن اپنے عرش (کے) سامنے میں جگہ عطا فرمائے گا جس دن اس کے (عرش کے) سامنے کے سوا کوئی سایہ نہ ہو گا۔ (مسلم، ص ۵۱۴، الحدیث: ۹۱/۱۰۳۱)



مَكَّنَالَهُ فِي الْأَرْضِ وَآتَيْنَهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا ۝۸۳

مَكَّنَا	لَهُ	فِي الْأَرْضِ	وَ	آتَيْنَهُ	مِنْ كُلِّ شَيْءٍ	سَبَبًا ۝۸۳
ہم نے اقتدار دیا	اس کو	زمین میں	اور	عطا کیا اسے	ہر چیز سے	ایک سامان

ہم نے اسے زمین میں اقتدار دیا اور اسے ہر چیز کا ایک سامان عطا فرمایا ۝

فَاتَّبَعَ سَبَبًا ۝۸۵ حَتَّىٰ إِذَا بَدَعَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ

فَاتَّبَعَ	سَبَبًا ۝۸۵	حَتَّىٰ	إِذَا	بَدَعَ	مَغْرِبَ الشَّمْسِ
تو وہ پیچھے چلا	ایک راستے (کے)	یہاں تک کہ	جب	پہنچا	سورج غروب ہونے کی جگہ

تو وہ ایک راستے کے پیچھے چلا ۝ یہاں تک کہ جب سورج کے غروب ہونے کی جگہ پہنچا

وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِي عَيْنٍ حِِئَةٍ وَوَجَدَ عِنْدَهَا

وَجَدَهَا	تَغْرُبُ	فِي عَيْنٍ حِِئَةٍ	وَ	وَجَدَ	عِنْدَهَا
(تو) اس نے پایا اسے	غروب ہوتا ہوا	ایک سیاہ کچھڑ کے چشمے میں	اور	اس نے پائی	اس کے پاس

تو اسے ایک سیاہ کچھڑ کے چشمے میں ڈوبتا ہوا پایا اور اس چشمے کے پاس ہی

قَوْمًا ۝ قُلْنَا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِمَّا اَنْ تُعَذِّبَ وَاِمَّا اَنْ

قَوْمًا	قُلْنَا	يٰذَا الْقَرْنَيْنِ	اِمَّا اَنْ	تُعَذِّبَ ۝۱	وَ	اِمَّا اَنْ
ایک قوم	ہم نے فرمایا	اے ذوالقرنین	یا	یہ کہ تو مزادے (انہیں)	اور	یا یہ کہ

ایک قوم کو پایا تو ہم نے فرمایا: اے ذوالقرنین! یا تو تو انہیں سزا دے یا

تَتَّخِذَ فِيهِمْ حُسْنًا ۝۸۶ قَالَ اَمَّا مَنْ ظَلَمَ

تَتَّخِذَ	فِيهِمْ	حُسْنًا ۝۸۶	قَالَ	اِمَّا	مَنْ	ظَلَمَ
تو اختیار کر	ان کے بارے میں	بھلائی	اس نے کہا	بہر حال	جس نے	ظلم کیا

ان کے بارے میں بھلائی اختیار کرو ۝ کہا: بہر حال جس نے ظلم کیا

۱..... علماء نے مسلم حکمران کی متعدد ذمہ داریاں بیان کی ہیں، ان میں سے چند یہ ہیں (۱) دین کے مستقل اصولوں اور جس پر اسلاف امت کا اجماع ہے اس کے مطابق دین کا تحفظ کرنا۔ (۲) لوگوں کے اختلافات اور جھگڑوں وغیرہ کا عدل و انصاف کے ساتھ تعظیم کرنا۔ (۳) لوگوں کے جان و مال کی چوروں اور لیروں سے حفاظت کرنا۔ (۴) اسلامی سزاؤں کو نافذ کرنا۔ (۵) دشمنوں سے مسلمانوں کی حفاظت کے لئے جنگی ساز و سامان اور آلات حرب وغیرہ کی تیاری کرنا۔ (۶) حق داروں کی بیت المال سے مدد کرنا۔ (۷) لوگوں کے احوال وغیرہ کی معلومات کرتے رہنا۔ (احکام السلطانیۃ للماوردی، ص ۲۷-۲۸، الجزء الاول)

فَسَوْفَ نُعَذِّبُ بِهِ ثُمَّ يُرَدُّ إِلَىٰ رَبِّهِ فَيُعَذِّبُ

فَسَوْفَ نُعَذِّبُ بِهِ	ثُمَّ	يُرَدُّ	إِلَىٰ رَبِّهِ	فَيُعَذِّبُ بِهِ
تو عنقریب ہم سزا دیں گے اسے	پھر	وہ لوٹایا جائے گا	اپنے رب کی طرف	تو وہ عذاب دے گا اسے

تو عنقریب ہم اسے سزا دیں گے پھر وہ اپنے رب کی طرف لوٹایا جائے گا تو وہ اسے بہت برا

عَذَابًا مُّكْرًا ۝۸۷ وَأَمَّا مَنْ أَمِنَ وَعَمِلَ صَالِحًا

عَذَابًا مُّكْرًا ۝۸۷	و	أَمَّا	مَنْ	أَمِنَ	و	عَمِلَ	صَالِحًا
بہت برا عذاب	اور	بہر حال	جو	ایمان لایا	اور	اس نے عمل کیا	اچھا، نیک

عذاب دے گا ۝ اور بہر حال جو ایمان لایا اور اس نے نیک عمل کیا

فَلَهُ جَزَاءُ الْحُسْنَىٰ ۖ وَسَنَقُولُ لَهُ مِنْ أَمْرِنَا

فَلَهُ	جَزَاءُ الْحُسْنَىٰ	و	سَنَقُولُ	لَهُ	مِنْ أَمْرِنَا
تو اس کے لئے	بدلہ بھلائی (ہے)	اور	عنقریب ہم کہیں گے	اس کو	اپنے کام سے

تو اس کا بدلہ بھلائی ہے اور عنقریب ہم اس کو آسان کام

يُسِّرًا ۝۸۸ ثُمَّ أَتْبَعَ سَبِيلًا ۝۸۹ حَتَّىٰ إِذَا بَدَعَ

يُسِّرًا ۝۸۸	ثُمَّ	أَتْبَعَ	سَبِيلًا ۝۸۹	حَتَّىٰ	إِذَا	بَدَعَ
آسان (کام)	پھر	وہ پیچھے چلا	ایک راستے (کے)	یہاں تک کہ	جب	پہنچا

کہیں گے ۝ پھر وہ ایک راستے کے پیچھے چلا ۝ یہاں تک کہ جب

مَطْلَعِ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلَىٰ قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَلْ

مَطْلَعِ الشَّمْسِ	وَجَدَهَا	تَطْلُعُ	عَلَىٰ قَوْمٍ ۝۸۹	لَّمْ نَجْعَلْ
سورج طلوع ہونے کی جگہ	(تو) اس نے پایا اسے	طلوع ہوتا ہوا	ایک قوم پر	ہم نے نہیں بنائی

سورج طلوع ہونے کی جگہ پہنچا تو اسے ایک ایسی قوم پر طلوع ہوتا ہوا پایا جن کے لیے

۱۔ مفسرین فرماتے ہیں کہ یہ قوم اس جگہ پر تھی جہاں ان کے اور سورج کے درمیان کوئی چیز پہاڑ درخت وغیرہ حائل نہ تھی اور نہ وہاں زمین کی نرمی کی وجہ سے کوئی عمارت قائم ہو سکتی تھی اور وہاں کے لوگوں کا یہ حال تھا کہ طلوع آفتاب کے وقت زمین کے اندر بنائے ہوئے یہ خانوں میں گھس جاتے تھے اور زوال کے بعد نکل کر اپنا کام کان کرتے تھے۔ (علائن، الکہف، تحت الآیۃ: ۹۰، ۲۲۳/۳، روح البیان، الکہف، تحت الآیۃ: ۵، ۲۹۶/۹۰، ملقطاً)



لَهُمْ مِّنْ دُونِهَا سِتْرًا ۝۹۰ كَذَلِكَ ط وَقَدْ

لَهُمْ	مِّنْ دُونِهَا	سِتْرًا ۝۹۰	كَذَلِكَ	وَقَدْ
ان کے لیے	اس (سورج) کے مقابل	کوئی آڑ	(بات) اسی طرح (ہے)	اور بیشک

ہم نے سورج سے کوئی آڑ نہیں رکھی تھی ○ بات اسی طرح ہے اور جو کچھ

أَحْطَنَّا بِمَا لَدَيْهِ خُبْرًا ۝۹۱ ثُمَّ أَتْبَعْ

أَحْطَنَّا	بِمَا	لَدَيْهِ	خُبْرًا ۝۹۱	ثُمَّ	أَتْبَعْ
ہم نے احاطہ کیا ہوا ہے	(اس) کا جو کچھ	اس کے پاس (تھا)	علم (سے)	پھر	وہ پیچھے چلا

اس کے پاس تھا سب کو ہمارا علم محیط ہے ○ پھر وہ ایک اور راستے کے

سَبَبًا ۝۹۲ حَتَّىٰ إِذَا بَدَعَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ وَجَدَ

سَبَبًا ۝۹۲	حَتَّىٰ	إِذَا	بَدَعَ	بَيْنَ السَّدَّيْنِ	وَجَدَ
ایک راستے (کے)	یہاں تک کہ	جب	پہنچا	دو پہاڑوں کے درمیان	اس نے پائی

پیچھے چلا ○ یہاں تک کہ جب دو پہاڑوں کے درمیان پہنچا تو اس نے

مِّنْ دُونِهَا قَوْمًا لَّا يَكَادُونَ يَفْقَهُونَ قَوْلًا ۝۹۳ قَالُوا لَيْلَ الْقُرْنَيْنِ

مِّنْ دُونِهَا	قَوْمًا	لَّا يَكَادُونَ يَفْقَهُونَ	قَوْلًا ۝۹۳	قَالُوا	لَيْلَ الْقُرْنَيْنِ
ان کے آگے	ایک قوم	وہ سمجھتے معلوم نہیں ہوتے تھے	کوئی بات	انہوں نے کہا	اے ذوالقرنین

ان پہاڑوں کے آگے ایک ایسی قوم کو پایا جو کوئی بات سمجھتے معلوم نہ ہوتے تھے ○ انہوں نے کہا، اے ذوالقرنین!

إِنَّا يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مُّفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ فَهَلْ

إِنَّا	يَأْجُوجَ	وَمَا جُوجَ	مُّفْسِدُونَ	فِي الْأَرْضِ ۝۹۴	فَهَلْ
بیشک	یا جوج	اور	ما جوج	فساد مچانے والے لوگ (ہیں)	زمین میں تو کیا

بیشک یا جوج اور ما جوج زمین میں فساد مچانے والے لوگ ہیں تو کیا

۱ مخلوق الہی میں بڑا تنوع ہے اور ان کے زندگی گزارنے کے طریقوں میں بھی بہت فرق ہے اور یہ سب قدرت اور حکمت خداوندی ہے۔

۲ فساد فی الارض میں ہر طرح کی ضلالت و گمراہی، شرک و کفر، خرافات و اویام، قتل و غارت گری، فتنہ پروری و شر انگیزی اور حقوق اللہ و حقوق العباد کی پامالی شامل ہے اور دین اسلام نے فساد فی الارض کی تمام صورتوں سے روکا ہے اور زمین میں فساد پھیلانے والوں پر قرآن مجید میں لعنت کی گئی اور انہیں عذاب جہنم کی وعید سنائی گئی ہے، لہذا فساد فی الارض کرنے والے اسلامی احکام پر عمل نہیں کر رہے بلکہ اس کے خلاف چل رہے ہیں۔





نَارًا ۱۶ قَالَ آتُونِي أُفْرِغَ عَلَيْهِ قَطْرًا ۙ فَمَا اسْتَطَاعُوا ۙ

نَارًا	قَالَ	آتُونِي	أُفْرِغَ	عَلَيْهِ	قَطْرًا ۙ	فَمَا اسْتَطَاعُوا ۙ
آگ	کہا	دو مجھے	میں انڈیل دوں	اس پر	پگھلایا ہوا تانبہ	تو (یا جوج ماجوج کو) طاقت نہ ہوئی

اُس لوہے کو آگ کر دیا تو کہا: مجھے دو تاکہ میں اس گرم لوہے پر پگھلایا ہوا تانبہ انڈیل دوں ○ تو یا جوج ماجوج

أَنْ يَّظْهَرُوا ۙ وَمَا اسْتَطَاعُوا ۙ

أَنْ	يَّظْهَرُوا ۙ	و	مَا اسْتَطَاعُوا ۙ	لَهُ
(اس کی) کہ	وہ چڑھ سکیں اس (دیوار) پر	اور	انہیں طاقت نہ ہوئی	اس میں

اس پر نہ چڑھ سکے اور نہ اس میں سوراخ

نَقْبًا ۙ قَالَ هَذَا رَحْمَةٌ مِّن رَّبِّي ۚ فَإِذَا جَاءَ

نَقْبًا ۙ	قَالَ	هَذَا	رَحْمَةٌ	مِّن رَّبِّي ۚ	فَإِذَا	جَاءَ
سوراخ کرنے (کی)	(ذوالقرنین نے) کہا	یہ	رحمت (ہے)	میرے رب کی	پھر جب	آئے گا

کر سکے ○ ذوالقرنین نے کہا: یہ میرے رب کی رحمت ہے پھر جب

وَعُدُّ رَّبِّي جَعَلَهُ دَكَّاءَ ۚ وَكَانَ وَعْدُ رَّبِّي حَقًّا ۙ

وَعُدُّ رَّبِّي	جَعَلَهُ	دَكَّاءَ ۚ	وَ	كَانَ	وَعْدُ رَّبِّي	حَقًّا ۙ
میرے رب کا وعدہ	وہ کر دے گا اسے	پاش پاش	اور	ہے	میرے رب کا وعدہ	سچا

میرے رب کا وعدہ آئے گا تو اسے پاش پاش کر دے گا اور میرے رب کا وعدہ سچا ہے ○

وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَمِيزُ بَعْضُهُمْ ۚ

و	تَرَكْنَا	بَعْضَهُمْ	يَوْمَئِذٍ	يَمِيزُ	بَعْضُهُمْ ۚ
اور	ہم چھوڑ دیں گے	ان کے بعض (کو)	اس دن	وہ ریلے (کی طرح) آئیں گے	بعض میں

اور اس دن ہم انہیں چھوڑ دیں گے کہ ان کا ایک گروہ دوسرے پر سیلاب کی طرح آئے گا اور

۱۔ احادیث میں قیامت کی بہت سی علامات بیان کی گئی ہیں ان میں سے دس بڑی علامات یہ ہیں (۱) دھواں ظاہر ہونا (۲) دجال کا ظاہر ہونا (۳) دابۃ الارض کا نکلنا۔ (۴) سورج کا مغرب کی طرف سے طلوع ہونا (۵) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اترنا۔ (۶) یا جوج ماجوج کا نکلنا (۷) تین آدمیوں کا زمین میں دھنسن جانا، ایک مشرق میں، دوسرا مغرب میں، تیسرا جزیرۂ عرب میں۔ (۱۰) وہ آگ جو یمن سے نکلے گی اور لوگوں کو ان کی قیامت گاہ کی طرف ہانک دے گی۔ (مسلم، ص ۱۵۵۱، الحدیث ۳۹۰۱، ملخصاً)

## نُفِخَ فِي الصُّورِ فَجَعَلْنَاهُمْ جَمْعًا ۙ وَعَرَضْنَا

نُفِخَ	فِي الصُّورِ	فَجَعَلْنَاهُمْ	جَمْعًا ۙ	وَ	عَرَضْنَا
پھونک ماری جائے گی	صور میں	تو ہم جمع کر لائیں گے ان کو	جمع کرنا	اور	ہم سامنے لائیں گے
صور میں پھونک ماری جائے گی تو ہم سب کو جمع کر لائیں گے ۝ اور ہم اس دن					

## جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ مِزٍ لِلْكَافِرِينَ عَرْضًا ۙ الَّذِينَ كَانَتْ أَعْيُنُهُمْ

جَهَنَّمَ	يَوْمَئِذٍ	مِزٍ لِلْكَافِرِينَ	عَرْضًا ۙ	الَّذِينَ	كَانَتْ	أَعْيُنُهُمْ
جہنم	اس دن	کافروں کے	سامنے لانا	وہ لوگ جو	تھیں	ان کی آنکھیں
جہنم کافروں کے سامنے لائیں گے ۝ وہ جن کی آنکھیں						

## فِي غَطَاءٍ عَنِ ذِكْرِي وَكَانُوا لَا يَسْتَطِيعُونَ سَبْعًا ۙ أَفَحَسِبَ

فِي غَطَاءٍ	عَنِ ذِكْرِي	وَ	كَانُوا لَا يَسْتَطِيعُونَ	سَبْعًا ۙ	أَفَحَسِبَ
پردے میں	میری یاد سے	اور	وہ طاقت نہیں رکھتے تھے	(حق بات) سننے (کی)	تو کیا سمجھتے ہیں
میری یاد سے پردے میں تھیں اور حق بات سن نہ سکتے تھے ۝ تو کیا کافر					

## الَّذِينَ كَفَرُوا أَن يَتَّخِذُوا عِبَادِي مِنْ دُونِي

الَّذِينَ	كَفَرُوا	أَن يَتَّخِذُوا	عِبَادِي	مِنْ دُونِي
وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	کہ	وہ بنالیں گے	میرے بندوں (کو)
یہ سمجھتے ہیں کہ میرے بندوں کو میرے سوا حمایتی				

## أُولِيَاءَ ۖ إِنَّا أَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكَافِرِينَ نُزْلًا ۙ قُلْ هَلْ

أُولِيَاءَ ۖ	إِنَّا	أَعْتَدْنَا	جَهَنَّمَ	لِلْكَافِرِينَ	نُزْلًا ۙ	قُلْ هَلْ
حمایتی	بیشک	ہم نے تیار کر رکھی ہے	جہنم	کافروں کی	مہمانی (کیلئے)	تم کہو کیا
بنالیں گے بیشک ہم نے کافروں کی مہمانی کیلئے جہنم تیار کر رکھی ہے ۝ تم فرماؤ: کیا						

۱..... یعنی کیا کافر یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں جیسے حضرت عیسیٰ، حضرت عزیر علیہما السلام اور فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کے سوا حمایتی بنالیں گے اور ان سے کچھ نفع پائیں گے؟ ان کا یہ گمان فاسد ہے، بلکہ وہ بندے انہیں اپنا دشمن سمجھتے اور ان سے بیزاری کا اظہار کرتے ہیں۔ کافروں کا گمان فاسد ہونے کی وجہ صاف ظاہر ہے کہ انبیاء علیہم السلام، اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اور ملائکہ، ایمان والوں کے مددگار ہو کر ان کی شفاعت کریں گے نہ کہ کافروں کی۔



## نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا ﴿۱۰۳﴾ الَّذِينَ

نُنَبِّئُكُمْ	بِالْأَخْسَرِينَ	أَعْمَالًا ﴿۱۰۳﴾	الَّذِينَ
ہم خبر دیں تمہیں	سب سے زیادہ نقصان اٹھانے والوں کی	اعمال (کے اعتبار سے)	وہ لوگ جو

ہم تمہیں بتادیں کہ سب سے زیادہ ناقص عمل والے کون ہیں؟ وہ لوگ

## صَلَّ سَعِيَّهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ

صَلَّ	سَعِيَّهُمْ	فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا	وَهُمْ
گم ہو گئی، برباد ہو گئی	ان کی کوشش	دنیا کی زندگی میں	اور (حالانکہ) وہ

جن کی ساری کوشش دنیا کی زندگی میں برباد ہو گئی حالانکہ وہ

## يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا ﴿۱۰۴﴾ أُولَٰئِكَ

يَحْسَبُونَ	أَنَّهُمْ	يُحْسِنُونَ <sup>(۱)</sup>	صُنْعًا ﴿۱۰۴﴾	أُولَٰئِكَ
گمان کر رہے ہیں	کہ وہ	اچھا کر رہے ہیں	کام	یہی لوگ

یہ گمان کر رہے ہیں کہ وہ اچھا کام کر رہے ہیں وہی وہ لوگ ہیں

## الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَلِقَائِهِ فَحَبِطَتْ

الَّذِينَ	كَفَرُوا	بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَلِقَائِهِ	فَحَبِطَتْ
وہ ہیں جنہوں نے	انکار کیا	اپنے رب کی آیتوں اور اس سے ملنے کا	تو مٹ گئے، برباد ہو گئے

جنہوں نے اپنے رب کی آیات اور اس کی ملاقات کا انکار کیا تو ان کے سب اعمال

## أَعْمَالُهُمْ فَلَا تُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَزْنًا ﴿۱۰۵﴾

أَعْمَالُهُمْ	فَلَا تُقِيمُ	لَهُمْ	يَوْمَ الْقِيَمَةِ	وَزْنًا ﴿۱۰۵﴾
ان کے اعمال	پس ہم قائم نہیں کریں گے	ان کے لیے	قیامت کے دن	کوئی وزن

برباد ہو گئے پس ہم ان کے لیے قیامت کے دن کوئی وزن قائم نہیں کریں گے

۱..... صحیح وہ ہے جو قرآن و سنت کے مطابق ہے، اس کے علاوہ کوئی چیز بظاہر اگرچہ کتنی ہی صحیح نظر آ رہی ہو اگر قرآن و حدیث کے خلاف ہے تو وہ بُری ہے، کفار کے ظاہری اچھے اعمال اور گمراہیوں کی بدعتیں سب اسی میں داخل ہیں جیسے انبیاء و اولیاء کی شان گھٹانے کی کوشش کرنے والے سمجھتے ہیں کہ وہ توحید بیان کر رہے ہیں، ایسے لوگ بھی اسی آیت میں داخل ہیں۔

ذَلِكَ جَزَاءُ هُم جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوا وَاتَّخَذُوا

ذَلِكَ	جَزَاءُ هُمْ	جَهَنَّمُ	بِمَا	كَفَرُوا	وَ	اتَّخَذُوا
یہ	ان کا بدلہ (ہے)	جہنم	(اس کے) سبب کہ	انہوں نے کفر کیا	اور	بنالیا

یہ ان کا بدلہ ہے جہنم، کیونکہ انہوں نے کفر کیا اور میری آیتوں

أَيَّتِي وَرُسُلِي هُزُوا ۝۱۰۶ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا

أَيَّتِي	وَ	رُسُلِي	هُزُوا ۝۱۰۶	إِنَّ	الَّذِينَ	آمَنُوا	وَ
میری آیتوں	اور	میرے رسولوں (کو)	بہی مذاق	بیشک	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور

اور میرے رسولوں کو بہی مذاق بنالیا ○ بیشک جو لوگ ایمان لائے اور

عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنَّاتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ۝۱۰۷

عَمِلُوا	الصَّالِحَاتِ	كَانَتْ	لَهُمْ	جَنَّاتُ الْفِرْدَوْسِ ۝۱۰۷	نُزُلًا ۝۱۰۷
انہوں نے عمل کئے	ایچھے، نیک	ہیں	ان کے لئے	فردوس کے باغات	مہمانی

ایچھے اعمال کئے ان کی مہمانی کیلئے فردوس کے باغات ہیں ○

خُلِدِينَ فِيهَا لَا يَبْغُونَ عَنْهَا حَوْلًا ۝۱۰۸ قُلْ لَّوْ

خُلِدِينَ	فِيهَا	لَا يَبْغُونَ	عَنْهَا	حَوْلًا ۝۱۰۸	قُلْ لَّوْ
ہمیشہ رہنے والے	ان (باغوں) میں	وہ نہیں چاہیں گے	ان سے	(دوسری) جگہ بدلنا	تم کہو اگر

وہ ہمیشہ ان میں رہیں گے، ان سے کوئی دوسری جگہ بدلنا نہ چاہیں گے ○ تم فرما دو: اگر

كَانَ الْبَحْرُ مَدَادًا لِّكَلِمَاتِ رَبِّي لَنَفِدَ الْبَحْرُ

كَانَ	الْبَحْرُ	مَدَادًا	لِّكَلِمَاتِ رَبِّي ۝۱۰۹	لَنَفِدَ	الْبَحْرُ
ہو جاتا	سمندر	سیاہی	میرے رب کی باتوں کے لیے	(تو) ضرور ختم ہو جاتا	سمندر

سمندر میرے رب کی باتوں کے لیے سیاہی ہو جاتا تو ضرور سمندر ختم ہو جاتا

۱..... جنتیں آٹھ ہیں جن کے نام یہ ہیں، دُور الجلال، دُور القرار، دُور السلام، جنت عدن، جنت المأوی، جنت اللؤلؤ، جنت الفردوس، جنت البقیع۔ ان میں فردوس سب سے اعلیٰ جنت ہے اور اس کی دعا مانگنے کی ترغیب بھی دی گئی ہے، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”جب اللہ عزوجل سے مانگو تو فردوس مانگو، کیونکہ وہ جنتوں میں سب کے درمیان اور سب سے بلند ہے اور اس پر رحمن عزوجل کا عرش ہے اور اسی سے جنت کی نہریں جاری ہوتی ہیں۔ (بخاری، ۲/۲۵۰، الحدیث: ۴۵۰۰) ۲..... یہاں کلمات سے مراد اللہ تعالیٰ کے علم و حکمت کے کلمات ہیں جن کی کوئی انتہاء نہیں۔



قَبْلَ أَنْ تَتَفَدَّ كَلِمَتُ رَبِّي وَلَوْ جُنَّا بِشَلِهِ

قَبْلَ	أَنْ	تَتَفَدَّ	كَلِمَتُ رَبِّي	وَلَوْ	جُنَّا بِشَلِهِ
(اس سے پہلے)	کہ	ختم ہوں	میرے رب کی باتیں	اگرچہ	ہم لے آتے اس کے جیسا (اور سمندر)

اور میرے رب کی باتیں ختم نہ ہوتیں، اگرچہ ہم اس کی مدد کیلئے اسی سمندر جیسا

مَدَدًا ۱۰۹ قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰ

مَدَدًا ۱۰۹	قُلْ	إِنَّمَا أَنَا	بَشَرٌ ۱	مِثْلُكُمْ	يُوحَىٰ
مدد (کے لئے)	تم کہو	میں صرف	ایک بشر (ہوں)	تمہاری طرح	وحی کی جاتی ہے

اور لے آتے ۰ تم فرماؤ: میں (ظاہراً) تمہاری طرح ایک بشر ہوں مجھے

إِلَىٰ أَنَّمَا إِلَهُكُمُ إِلَهُ وَاحِدٌ ۚ فَنَنْ

إِلَىٰ	أَنَّمَا	إِلَهُكُمُ	إِلَهُ وَاحِدٌ	فَنَنْ
میری طرف	(کہ) بیشک	تمہارا معبود	ایک معبود (ہے)	تو جو

وحی آتی ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے تو جو

كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا

كَانَ يَرْجُوا	لِقَاءَ رَبِّهِ	فَلْيَعْمَلْ	عَمَلًا صَالِحًا
امید رکھتا ہو	اپنے رب سے ملاقات کی	تو اسے چاہیے کہ عمل کرے	نیک عمل

اپنے رب سے ملاقات کی امید رکھتا ہو اسے چاہیے کہ نیک کام کرے

وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا ۱۱۰

وَلَا يُشْرِكْ	بِعِبَادَةِ رَبِّهِ ۲	أَحَدًا ۱۱۰
شریک نہ کرے	اپنے رب کی عبادت میں	کسی ایک (کو)

اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے ۰

۱..... حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نور بھی ہیں اور بشر بھی۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی حقیقت نور ہے اور ظاہری صورت بشری ہے۔ ۲..... عبادت میں اخلاص ہونا یعنی اس عبادت سے صرف اللہ تعالیٰ کی رضا مقصود ہونا بہت ضروری ہے، اس کے بغیر کوئی عبادت مقبول نہیں۔ حدیث پاک میں ہے: اللہ تعالیٰ جب قیامت کے دن جس میں کوئی شک و شبہ نہیں، لوگوں کو جمع فرمائے گا تو ایک پکارنے والا پکارے گا: جس نے کسی ایسے عمل میں جو اس نے اللہ کے لئے کیا تھا، کسی کو شریک ٹھہرایا تو اسے اس کا ثواب اسی غیر خدا سے طلب کرنا چاہئے کیونکہ اللہ تعالیٰ تمام شریکوں کے شرک سے بے نیاز ہے۔ (ترمذی، ۱۰۵/۵، الحدیث: ۳۱۲۵)

آیات: 98

رکوع: 06

## سُورَةُ مَرْيَمَ

## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ	اللَّهُ	الرَّحْمَنِ	الرَّحِيمِ
نام سے (شروع)	اللَّهُ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

كَهَيْعَصَ ۝۱ ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدًا زَكِرِيَّا ۝۲ اِذْ

كَهَيْعَصَ ۝۱	ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ ۝۱	عَبْدًا	زَكِرِيَّا ۝۲	اِذْ
حروف مقطعات	(یہ) تیرے رب کی رحمت کا ذکر (ہے)	اپنے بندے	زکریا (پر)	جب

كَهَيْعَصَ ۝ یہ تیرے رب کی اپنے بندے زکریا پر رحمت کا ذکر ہے ۝ جب

نَادَى رَبَّهُ نِدَاءً خَفِيًّا ۝۳ قَالَ رَبِّ اِنِّیْ

نَادَى	رَبَّهُ	نِدَاءً خَفِيًّا ۝۳	قَالَ	رَبِّ	اِنِّیْ
اس نے پکارا	اپنے رب (کو)	آہستہ پکارنا	عرض کی	اے میرے رب	بیشک میں

اس نے اپنے رب کو آہستہ سے پکارا ۝ عرض کی: اے میرے رب! بیشک

وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّیْ وَاسْتَعَلَ الرَّأْسُ شَيْبًا ۝۴

وَهَنَ	الْعَظْمُ	مِنِّیْ	وَ	اسْتَعَلَ	الرَّأْسُ	شَيْبًا	وَ
کمزور ہو گئی	ہڈی	میری	اور	بھڑک اٹھا ہے	سر	بڑھاپے (سے)	اور

میری ہڈی کمزور ہو گئی اور سر نے بڑھاپے کا شعلہ چمکا دیا ہے (بوڑھا ہو گیا ہوں) اور

۱..... اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مراد نیک اور صالح بیٹا عطا فرمانا ہے اور بیٹا عطا فرمانے کے تذکرے کو رحمت الہی کا تذکرہ فرمایا گیا ہے، اس سے معلوم ہوا کہ نیک اور صالح بیٹا اللہ عزوجل کی بڑی رحمت ہے خصوصاً جب کہ بڑھاپے میں عطا ہو۔

۲..... بلند آواز سے دعا مانگنا جائز اور احادیث سے ثابت ہے البتہ آہستہ آواز میں دعا مانگنا اس پر فضیلت رکھتا ہے، جیسا کہ حدیث پاک میں ہے، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”آہستہ آواز میں دعا کرنا 70 بلند آواز کے ساتھ دعاؤں کے برابر ہے۔“ (بروردس الاخبار، ۲/۲۱۲، الحدیث: ۳۰۴۶)

حضرت زکریا علیہ السلام کا ذکر  
حضرت زکریا علیہ السلام کا ذکر  
حضرت زکریا علیہ السلام کا ذکر



## لَمْ أَكُنْ بِدُعَايِكَ رَبِّ شَقِيًّا ۝ وَإِنِّي خِفْتُ

لَمْ أَكُنْ	بِدُعَايِكَ	رَبِّ	شَقِيًّا ۝	وَ	إِنِّي	خِفْتُ (۱)
میں نہیں رہا	تجھے پکارنے پر	اے میرے رب	محروم	اور	بیشک مجھے	ڈر رہے

اے میرے رب! میں تجھے پکار کر کبھی محروم نہیں رہا ۝ اور بیشک مجھے اپنے بعد

## الْمَوَالِي مِنْ وَّرَآءِي وَكَانَتْ أُمْرَاتِي عَاقِرًا فَهَبْ لِي

الْمَوَالِي	مِنْ وَّرَآءِي	وَ	كَانَتْ	أُمْرَاتِي	عَاقِرًا	فَهَبْ لِي
اپنے رشتہ داروں کا	اپنے بعد	اور	ہے	میری بیوی	بانجھ	تو تو عطا کر دے مجھے

اپنے رشتہ داروں کا ڈر ہے اور میری بیوی بانجھ ہے، تو مجھے اپنے پاس سے

## مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۝ يَرِثُنِي وَيَرِثُ مِنْ آلِ يَعْقُوبَ ۖ وَ

مِنْ لَّدُنْكَ	وَلِيًّا ۝	يَرِثُنِي	وَ	يَرِثُ	مِنْ	آلِ يَعْقُوبَ ۖ وَ
اپنے پاس سے	کوئی وارث	وہ جانشین ہو میرا	اور	وارث ہو	سے	یعقوب کی اولاد (کا)

کوئی ایسا وارث عطا فرما دے ۝ جو میرا جانشین ہو اور یعقوب کی اولاد کا وارث ہو اور

## اجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا ۝ يُزَكِّرِيَا إِنَّا نُبَشِّرُكَ

اجْعَلْهُ	رَبِّ	رَضِيًّا ۝	يُزَكِّرِيَا	إِنَّا	نُبَشِّرُكَ
بنادے اسے	اے میرے رب	پسندیدہ	اے زکریا	بیشک	ہم خوشخبری دیتے ہیں تجھے

اے میرے رب! اسے پسندیدہ بنادے ۝ اے زکریا! ہم تجھے ایک لڑکے کی

## بُعْلِمِ اسْمُهُ يَحْيَىٰ لَمْ نَجْعَلْ لَهُ مِنْ قَبْلُ سَيًّا ۝

بُعْلِمِ	اسْمُهُ	يَحْيَىٰ	لَمْ نَجْعَلْ	لَهُ	مِنْ قَبْلُ	سَيًّا ۝
ایک لڑکے کی	اس کا نام	یحییٰ (ہوگا)	ہم نے نہ بنایا	اس کا	(اس سے) پہلے	کوئی ہم نام، ہم صفت

خوشخبری دیتے ہیں جس کا نام یحییٰ ہے، اس سے پہلے ہم نے اس نام کا کوئی دوسرا نہ بنایا ۝

۱..... حضرت زکریا علیہ السلام کو اپنے چچا زاد بھائیوں کے شریر ہونے کی وجہ سے یہ خوف تھا کہ کہیں میرے بعد یہ لوگ دین میں تبدیل نہ کر دیں اور صحیح طور پر دین کی خدمت نہ کریں، اس لئے آپ علیہ السلام نے اپنی پشت سے نیک بیٹے کی دعا کی تاکہ وہ ان کے بعد دین کو زندہ رکھے۔

۲..... یہاں وراثت سے علم کی وراثت مراد ہے، مال کی وراثت مراد نہیں۔ حدیث پاک میں ہے: انبیاء کرام علیہم السلام نے کسی کو دینار و درہم کا وارث نہ بنایا بلکہ انہوں نے صرف علم کا وارث بنایا تو جس نے علم اختیار کیا اس نے پورا حصہ لیا۔ (ترمذی، ۳/۱۳۱۲، الحدیث: ۳۶۹۱)

قَالَ رَبِّ آتِنِي يَكُونُ لِي عِلْمٌ وَكَانَتْ						
قَالَ	رَبِّ	آتِنِي	يَكُونُ <sup>(۱)</sup>	لِي	عِلْمٌ	وَكَانَتْ
عرض کی	اے میرے رب	کہاں سے	ہو گا	میرے لئے	لڑکا	اور (حالانکہ) ہے
عرض کی: اے میرے رب! میرے لڑکا کہاں سے ہو گا حالانکہ						
أَمْرًا تِي عَاقِرًا وَقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ عِتِيًّا <sup>۸</sup>						
أَمْرًا تِي	عَاقِرًا	وَقَدْ	بَلَغْتُ	مِنَ الْكِبَرِ	عِتِيًّا <sup>۸</sup>	
میری بیوی	بانجھ	اور	تحقیق	میں پہنچ چکا ہوں	بڑھاپے کی وجہ سے	سو کھ جانے کی حالت (کو)
میری بیوی بانجھ ہے اور میں بڑھاپے کی وجہ سے سو کھ جانے کی حالت کو پہنچ چکا ہوں ○						
قَالَ كَذَلِكَ قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَىٰ هَيْئٍ وَقَدْ						
قَالَ	كَذَلِكَ	قَالَ	رَبُّكَ	هُوَ	عَلَىٰ	هَيْئٍ
فرمایا	ایسا ہی ہے	فرمایا	تیرے رب (نے)	وہ	مجھ پر	بہت آسان (ہے) اور بیشک
فرمایا: ایسا ہی ہے۔ تیرے رب نے فرمایا ہے کہ یہ میرے اوپر بہت آسان ہے اور میں نے تو						
خَلَقْتُكَ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ تَكُ شَيْئًا <sup>۹</sup> قَالَ						
خَلَقْتُكَ	مِنْ قَبْلُ	وَلَمْ تَكُ	شَيْئًا <sup>۹</sup>	قَالَ		
میں نے پیدا کیا تجھے	(اس سے) پہلے	اور (حالانکہ)	تم نہ تھے	کوئی چیز	عرض کی	
اس سے پہلے تجھے پیدا کیا حالانکہ تم کچھ بھی نہ تھے ○ عرض کی:						
رَبِّ اجْعَلْ لِّي آيَةً ط قَالَ آيُكَ						
رَبِّ	اجْعَلْ	لِّي	آيَةً	قَالَ	آيُكَ	
اے میرے رب	بنادے، مقرر کر دے	میرے لئے	کوئی نشانی	فرمایا	تیری نشانی	
اے میرے رب! میرے لئے کوئی نشانی مقرر فرمادے۔ فرمایا: تیری نشانی یہ ہے کہ						

۱..... حضرت زکریا علیہ السلام کے اس طرح عرض کرنے میں اللہ عزوجل کی قدرت پر کسی عدم یقین کا اظہار مقصود نہ ہے بلکہ اس کلام سے آپ کا مقصود یہ معلوم کرنا تھا کہ بیٹا کس طرح عطا کیا جائے گا، کیا ہمیں دوبارہ جوانی عطا کی جائے گی یا اسی عمر میں بیٹا عطا کیا جائے گا۔



## أَلَا تَكْلَمُ النَّاسَ ثَلَاثَ لَيَالٍ سَوِيًّا ۝ فَخَرَجَ

فَخَرَجَ	سَوِيًّا ۝ (۱)	ثَلَاثَ لَيَالٍ	النَّاسَ	أَلَا تَكْلَمُ
تو وہ نکلا	تندرست (ہوتے ہوئے)	تین رات (دن)	لوگوں (سے)	(یہ ہے) کہ تو کلام نہیں کر سکے گا
تم بالکل تندرست ہوتے ہوئے بھی تین رات دن لوگوں سے کلام نہ کر سکو گے ○ پس وہ اپنی قوم کی طرف				
عَلَى قَوْمِهِ مِنَ الْبَحْرَابِ فَأَوْحَى إِلَيْهِمْ أَنْ سَبِّحُوا				
سَبِّحُوا	أَنْ	إِلَيْهِمْ	فَأَوْحَى	مِنَ الْبَحْرَابِ
تم تسبیح کرتے رہو	کہ	ان کی طرف	تو اس نے اشارہ کیا	مسجد سے
مسجد سے باہر نکلے تو انہیں اشارہ سے کہا کہ صبح و شام				

## بُكْرَةً وَعَشِيًّا ۝ يَجِيئُ خُذِ الْكِتَابَ بِقُوَّةٍ ۖ وَ

بُكْرَةً	وَعَشِيًّا ۝	يَجِيئُ	خُذِ	الْكِتَابَ	بِقُوَّةٍ	وَ
صبح	اور	اے جی	تھام کر رکھو	کتاب (کو)	مضبوطی کے ساتھ	اور
تسبیح کرتے رہو ○ اے جی! کتاب کو مضبوطی کے ساتھ تھامے رکھو اور						

## اتَيْنَهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا ۝ وَحَنَانًا مِّنْ لَّدُنَّا وَ

اتَيْنَهُ	الْحُكْمَ	صَبِيًّا ۝	وَ	حَنَانًا	مِّنْ لَّدُنَّا	وَ
ہم نے عطا کر دی اسے	حکمت	بچپن (ہی میں)	اور	نرم دلی (دی)	اپنی طرف سے	اور
ہم نے اسے بچپن ہی میں حکمت عطا فرمادی تھی ○ اور اپنی طرف سے نرم دلی اور						

## زَكُوَّةً ۖ وَكَانَ تَقِيًّا ۝ وَبَرًّا بِوَالِدَيْهِ

زَكُوَّةً	وَ	كَانَ	تَقِيًّا ۝	وَ	بَرًّا	بِوَالِدَيْهِ
پاکیزگی	اور	وہ تھا	(اللہ سے) بہت ڈرنے والا	اور	اچھا سلوک کرنے والا	اپنے ماں باپ سے
پاکیزگی دی اور وہ (اللہ سے) بہت زیادہ ڈرنے والا تھا ○ اور وہ اپنے ماں باپ سے اچھا سلوک کرنے والا تھا						

۱..... پہلے زمانہ میں خاموشی کا روزہ بھی ہوتا تھا، البتہ ہماری شریعت میں چپ رہنے کا روزہ منسوخ ہو گیا ہے۔ حضرت ابومرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صوم وصال (یعنی سحری اور افطار کے بغیر مسلسل روزہ رکھنے) اور چپ کا روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ (مسند امام اعظم، ص ۱۹۲) ۲..... حنان کا معنی ہے رحمت، دل کی نرمی، مہبت اور وقار وغیرہ، یہاں اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر رحمت فرمائی یا یہ مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت جی علیہ السلام کے دل میں رقت و رحمت پیدا فرمادی تاکہ آپ علیہ السلام لوگوں پر مہربانی کریں۔

وَلَمْ يَكُنْ جَبَّارًا عَصِيًّا ۝۱۳ وَسَلَّمْ عَلَيْهِ يَوْمَ

وَلَمْ يَكُنْ	جَبَّارًا	عَصِيًّا ۝۱۳	وَلَمْ	سَلَّمْ	عَلَيْهِ	يَوْمَ
اور	وہ نہیں تھا	تکبر کرنے والا	اور	نافرمان	سلامتی (ہے)	اس پر (جس) دن

اور وہ متکبر، نافرمان نہیں تھا اور اس پر سلامتی ہے جس دن

وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا ۝۱۵ وَ

وُلِدَ ۝۱۵	وَلَمْ	يَمُوتُ	وَلَمْ	يُبْعَثُ	حَيًّا ۝۱۵	وَلَمْ
وہ پیدا ہوا	اور	(جس) دن	وفات پائے گا	اور	(جس) دن	اٹھایا جائے گا

وہ پیدا ہوا اور جس دن وہ فوت ہو گا اور جس دن وہ زندہ اٹھایا جائے گا اور

اذْكَرُ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ اِذَا تَبَدَّتْ مِنْ اَهْلِهَا

اذْكَرُ	فِي الْكِتَابِ	مَرْيَمَ	اِذَا	تَبَدَّتْ	مِنْ اَهْلِهَا
یاد کرو	کتاب میں	مریم (کو)	جب	وہ الگ ہوئی	اپنے گھر والوں سے

کتاب میں مریم کو یاد کرو جب وہ اپنے گھر والوں سے مشرق کی طرف

مَكَانًا شَرْقِيًّا ۝۱۶ فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُونِهِمْ حِجَابًا فَأَرْسَلْنَا

مَكَانًا شَرْقِيًّا ۝۱۶	فَاتَّخَذَتْ	مِنْ دُونِهِمْ	حِجَابًا	فَأَرْسَلْنَا
جانب مشرق ایک جگہ (میں)	تو اس نے بنالیا	ان (لوگوں) کے سامنے	ایک پردہ	تو ہم نے بھیجا

ایک جگہ الگ ہو گئی تو ان (لوگوں) سے ادھر ایک پردہ کر لیا تو اس کی طرف ہم نے

الْيَهَارُ وَخَافَتْمْ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ۝۱۷

الْيَهَارُ	رُوحَنَا ۝۱۷	فَتَمَثَّلَ	لَهَا	بَشَرًا سَوِيًّا ۝۱۷
اس کی طرف	اپنی خاص روح (جبریل)	تو اس نے صورت اختیار کی	اس کے سامنے	ایک تندرست آدمی (کی)

اپنا روحانی (جبریل) بھیجا تو وہ اس کے سامنے ایک تندرست آدمی کی صورت بن گیا

۱۔ اس سے معلوم ہوا کہ نبی علیہ السلام کی ولادت کے دن ان پر سلام بھیجنا اللہ تعالیٰ کی سنت ہے، اسی وجہ سے اہلسنت وجماعت بارہ ربیع الاول کے دن اللہ تعالیٰ کے حبیب اور تمام انبیاء کے سردار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت کا دن مناتے ہیں اور اس دن آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود و سلام کی کثرت کرتے ہیں۔ ۲۔ جمہور مفسرین کے نزدیک یہاں روح سے مراد حضرت جبریل علیہ السلام ہیں اور انہیں روح فرما نے کی ایک وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ ان کی لائی ہوئی وحی کے ذریعے زندہ ہوتا ہے اس لئے مجازاً انہیں روح فرمایا گیا ہے۔ ۳۔ فرشتوں کے اجسام نوری ہیں اور اللہ تعالیٰ



قَالَتْ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ كُنْتُ تَقِیًّا ۱۸

قَالَتْ	اِنِّیْ	اَعُوْذُ	بِالرَّحْمٰنِ	مِنْكَ	اِنْ	كُنْتُ	تَقِیًّا ۱۸
(مریم نے) کہا	بیشک میں	پناہ مانگتی ہوں	رحمن کی	تجھ سے	اگر	تجھے ہے	اللہ کا ڈر

مریم بولی: میں تجھ سے رحمن کی پناہ مانگتی ہوں اگر تجھے خدا کا ڈر ہے ○

قَالَ اِنَّمَا اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكَ ۙ لَا هَبْ لَكَ عَلَمًا زَكِیًّا ۱۹

قَالَ	اِنَّمَا اَنَا	رَسُوْلُ رَبِّكَ	لَا هَبْ ۱۹	لَكَ	عَلَمًا زَكِیًّا ۱۹
اس نے کہا	میں تو صرف	تیرے رب کا بھیجا ہوا (ہوں)	تاکہ عطا کروں	تجھے	ایک پاکیزہ بیٹا

کہا: میں تو تیرے رب کا بھیجا ہوا ہوں تاکہ میں تجھے ایک پاکیزہ بیٹا عطا کروں ○

قَالَتْ اَتُنِیْ یٰکُوْنُ لِیْ عَلَمٌ وَّلَمْ یَمْسَسْنِیْ ۲۰

قَالَتْ	اَتُنِیْ	یٰکُوْنُ	لِیْ	عَلَمٌ	وَّلَمْ	یَمْسَسْنِیْ ۲۰
(مریم نے) کہا	کہاں سے	ہو گا	میرے لئے	بیٹا	اور (حالانکہ)	نہیں مسسائی

مریم نے کہا: میرے لڑکا کہاں سے ہو گا؟ حالانکہ مجھے تو کسی آدمی نے

بَشَرٌ وَّلَمْ اَلْ بُغِیًّا ۲۰ قَالَ كَذٰلِكَ ۙ قَالَ

بَشَرٌ	وَّلَمْ	اَلْ	بُغِیًّا ۲۰	قَالَ	كَذٰلِكَ	قَالَ
کسی آدمی (نے)	اور	نہ میں ہوں	بدکار	(جبریل نے) کہا	ایسا ہی (ہے)	فرمایا

چھو اتنا نہیں اور نہ ہی میں بدکار ہوں ○ جبریل نے کہا: ایسا ہی ہے۔ تیرے رب نے

رَبُّكَ هُوَ عَلٰی هٰٓئِیْنٍ ۙ وَلِنَجْعَلَ اٰیَةً

رَبُّكَ	هُوَ	عَلٰی	هٰٓئِیْنٍ	وَّلِنَجْعَلَ	اٰیَةً
تیرے رب (نے)	وہ	مجھ پر	بہت آسان (ہے)	اور	تاکہ ہم بنا دیں اسے

فرمایا ہے کہ یہ میرے اوپر بہت آسان ہے اور تاکہ ہم اسے لوگوں کیلئے

(پچھلے سے کامیاب) نے انہیں یہ طاقت دی ہے کہ جو شکل چاہیں بن جائیں کبھی وہ انسان کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں اور کبھی دوسری شکل میں۔

۱۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے مقبول بندے اللہ تعالیٰ کے بعض کاموں کو اپنی طرف منسوب کر سکتے ہیں، جیسے کسی کو پیدا دینا اور حقیقت اللہ تعالیٰ کا کام ہے لیکن حضرت جبریل علیہ السلام نے فرمایا کہ میں تجھے ایک پاکیزہ بیٹا عطا کروں۔ ہمارے عرف میں لوگ بیٹے دینے کو اولیاء کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں پر بدگمانی نہیں کرنی چاہئے کہ مسلمانوں کے کلام کا مکملہ حد تک اچھا مطلب لینا واجب ہے۔ ۲۔ پاکدامن عورت کی پچچان یہ ہے کہ

لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا ۚ وَكَانَ أَمْرًا مَّقْضِيًّا ۝۲۱

لِّلنَّاسِ	وَ	رَحْمَةً	مِّنَّا	وَ	كَانَ	أَمْرًا	مَّقْضِيًّا ۝۲۱
لوگوں کے لئے	اور	رحمت	اپنی طرف سے	اور	وہ ہے	کام	فیصلہ کیا ہوا
نشانی بنادیں اور اپنی طرف سے ایک رحمت (بنادیں) اور یہ ایسا کام ہے جس کا فیصلہ ہو چکا ہے ○							

فَحَمَلَتْهُ فَانْتَبَذَتْ بِهٖ مَّكَانًا قَصِيًّا ۝۲۲ فَاجَاءَهَا الْبُخَاصُ

فَحَمَلَتْهُ ۝۲۱	فَانْتَبَذَتْ بِهٖ	مَّكَانًا قَصِيًّا ۝۲۲	فَاجَاءَهَا	الْبُخَاصُ
پھر پیٹ میں لیا اس (مسی) کو	تو لے کر چلی گئی اُسے	دور کی جگہ	پھر لے آیا اسے	پیدائش کا درد
پھر مریم حاملہ ہو گئیں تو اسے لے کر ایک دور کی جگہ چلی گئی ○ پھر بچے کی پیدائش کا درد				

اِلَىٰ جُدْعِ النَّخْلَةِ ۚ قَالَتْ يَلَيْتَنِي مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَكُنْتُ

اِلَىٰ جُدْعِ النَّخْلَةِ	قَالَتْ	يَلَيْتَنِي	مِتُّ	قَبْلَ هٰذَا	وَ	كُنْتُ
کھجور کے تنے کی طرف	اس نے کہا	اے کاش	میں مر گئی ہوتی	اس سے پہلے	اور	ہو جاتی
اسے ایک کھجور کے تنے کی طرف لے آیا تو اس نے کہا: اے کاش کہ میں اس سے پہلے مر گئی ہوتی اور میں						

نَسِيًّا مِّنْسِيًّا ۝۲۳ فَنَادٰهُمَا اَلَا تَحْزَنِي قَدْ جَعَلَ

نَسِيًّا مِّنْسِيًّا ۝۲۳	فَنَادٰهُمَا ۝۲۲	مِّنْ تَحْتِهَا	اَلَا تَحْزَنِي	قَدْ	جَعَلَ
بھولی بھری	تو پکارا اسے	اس (درخت) کے نیچے سے	کہ تو غم نہ کر	بیشک	بنادی
کوئی بھولی بھری ہو جاتی ○ تو اسے اس کھجور کے درخت کے نیچے سے پکارا کہ غم نہ کھا بیشک تیرے رب نے					

رَبُّكَ تَحْتِكَ سَرِيًّا ۝۲۴ وَهٰزِمِي اِلَيْكَ بِجُدْعِ النَّخْلَةِ

رَبُّكَ	تَحْتِكَ	سَرِيًّا ۝۲۴	وَ	هٰزِمِي	اِلَيْكَ	بِجُدْعِ النَّخْلَةِ
تیرے رب (نے)	تیرے نیچے	ایک نہر	اور	پکڑ کر بلاؤ	اپنی طرف	کھجور کے تنے کو
تیرے نیچے ایک نہر بنادی ہے ○ اور کھجور کے تنے کو پکڑ کر اپنی طرف بلاؤ،						

(بچہ سنے کامیاب) اس میں شرم و حیا ہو اور اس نے کُلاں سے پہلے کسی مرد کے ساتھ کوئی تعلق قائم نہ کیا ہو۔

۱..... حضرت مریم زین اللہ تعالیٰ عنہا کے حاملہ ہونے کی صورت یہ ہوئی کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے دور سے ان پر پھونک ماری تو اسی وقت انہیں محسوس ہو گیا کہ حمل ٹھہر گیا ہے۔ ۲..... جب حضرت مریم زین اللہ تعالیٰ عنہا نے درو کی شدت سے مرنے کی تمنّا کی تو اس وقت حضرت جبریل علیہ السلام نے وادی کے نیچے سے پکارا کہ غم نہ کرو، اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے آپ کے قریب ایک نہر بنادی ہے۔



تُسْقِطُ عَلَيْكَ رُطْبًا جَنِيًّا ۚ فَكُلْ وَاشْرَبْ وَقَرِّ

تُسْقِطُ	عَلَيْكَ	رُطْبًا جَنِيًّا ۚ	فَكُلْ	وَ	اشْرَبْ	وَ	قَرِّ
وہ گرائے گا	تم پر	عمدہ تازہ کھجوریں	تو تو کھا	اور	پی	اور	ٹھنڈی رکھ

وہ تم پر عمدہ تازہ کھجوریں گرائے گا ○ تو کھا اور پی اور آنکھ

عَيْنًا ۚ فَمَا تَرَيْنَ مِنَ الْبَشَرِ أَحَدًا ۖ فَقُولِي إِنِّي

عَيْنًا	فَمَا	تَرَيْنَ	مِنَ الْبَشَرِ	أَحَدًا	فَقُولِي	إِنِّي
آنکھ	پھر اگر	تو دیکھے	آدمیوں میں سے	کوئی ایک	تو (اشارے سے) کہہ دینا	بیشک میں (نے)

ٹھنڈی رکھ پھر اگر تو کسی آدمی کو دیکھے تو (اشارے سے) کہہ دینا کہ میں نے

نَذَرْتُ لِلرَّحْمَنِ صَوْمًا فَلَنْ أُكَلِّمَ الْيَوْمَ إِنْسِيًّا ۚ

نَذَرْتُ	لِلرَّحْمَنِ	صَوْمًا	فَلَنْ أُكَلِّمَ	الْيَوْمَ	إِنْسِيًّا ۚ
نذرمانی ہے	رحمن کے لئے	روزے (کی)	تو میں ہرگز بات نہیں کروں گی	آج	کسی آدمی (سے)

آج رحمن کیلئے روزہ کی نذرمانی ہے تو آج ہرگز میں کسی آدمی سے بات نہیں کروں گی ○

فَأَتَتْ بِهِ قَوْمَهَا تَحِيَّةً ۖ قَالُوا

فَأَتَتْ	بِهِ	قَوْمَهَا	تَحِيَّةً	قَالُوا
پھر وہ آئی	اس (عیسیٰ) کے ساتھ	اپنی قوم (کے پاس)	اسے اٹھائے ہوئے	(تو) لوگوں نے کہا

پھر عیسیٰ کو اٹھائے ہوئے اپنی قوم کے پاس آئیں تو لوگ کہنے لگے:

يَسْرِيمَ لَقَدْ جِئْتَ شَيْفَرِيًّا ۚ يَا خَتْلُوهُ رُونَ مَا كَانَ أَبُوكَ

يَسْرِيمَ	لَقَدْ	جِئْتَ	شَيْفَرِيًّا ۚ	يَا خَتْلُوهُ رُونَ	مَا كَانَ	أَبُوكَ
اے مریم	ضرور بیشک	تولائی	بڑی عجیب چیز	اے ہارون کی بہن	نہیں تھا	تیرا باپ

اے مریم! بیشک تو بہت ہی عجیب و غریب چیز لائی ہے ○ اے ہارون کی بہن! نہ تو تیرا باپ

1 دین اسلام میں صبح سے رات تک خاموش رہنے کا روزہ رکھنا منسوخ ہو جانے کی وجہ سے عبادت نہ رہا، لہذا اس کی منت ماننا بھی جائز نہیں، البتہ خاموشی کی اہمیت اپنی جگہ مسلم ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو چاہا اس نے نجات پائی۔ (سنن ترمذی، ۳/۲۳۵، الحدیث: ۲۵۰۹۰)

2 حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ان کی قوم کے لوگوں نے ہارون کی بہن کہا، اس کی ایک وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک نہایت نیک و صالح شخص کا نام ہارون تھا اور اس کے تقویٰ اور پرہیز گاری سے تشبیہ دینے کے لیے آپ کو ہارون کی بہن کہا۔

اُمْرَاسَوْءٍ وَمَا كَانَتْ اُمْلِكُ بَغِيًّا ۚ فَاشَارَتْ اِلَيْهِ ط

اُمْرَاسَوْءٍ	وَمَا كَانَتْ	اُمْلِكُ	بَغِيًّا ۚ	فَاشَارَتْ	اِلَيْهِ ط
بر آدمی	اور	نہیں تھی	تیری ماں	بدکار	تو (مریم نے) اشارہ کیا

کوئی بر آدمی تھا اور نہ ہی تیری ماں بدکار تھی ○ اس پر مریم نے بچے کی طرف اشارہ کر دیا۔

قَالُوا كَيْفَ نَكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْبَهْدِ

قَالُوا	كَيْفَ	نَكَلِّمُ	مَنْ	كَانَ	فِي الْبَهْدِ
انہوں نے کہا	کیسے	ہم کلام کریں	(اس سے) جو	ہے	گہوارے ماں کی گود میں

وہ بولے: ہم اس سے کیسے بات کریں؟ جو ابھی ماں کی گود میں

صَبِيًّا ۚ قَالَ اِنِّي عَبْدُ اللَّهِ ۖ اِشْنِي الْكِتَبِ

صَبِيًّا ۚ	قَالَ	اِنِّي	عَبْدُ اللَّهِ	اِشْنِي	الْكِتَبِ
بچہ	(بچے نے) کہا	بیشک میں	اللہ کا بندہ (ہوں)	اس نے دی ہے مجھے	کتاب

بچہ ہے ○ بچے نے فرمایا: بیشک میں اللہ کا بندہ ہوں، اس نے مجھے کتاب دی ہے

وَجَعَلَنِي نَبِيًّا ۖ وَجَعَلَنِي مُبْرَكًا اَيْنَ مَا كُنْتُ ۚ وَ

وَجَعَلَنِي	نَبِيًّا ۖ	وَجَعَلَنِي	مُبْرَكًا (۱)	اَيْنَ مَا	كُنْتُ ۚ وَ
اور	بنایا ہے مجھے	نبی	اور	اس نے بنایا مجھے	مبارک جہاں کہیں میں ہوں اور

اور مجھے نبی بنایا ہے ○ اور اس نے مجھے مبارک بنایا ہے خواہ میں کہیں بھی ہوں اور

اَوْصَنِي بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ مَا دُمْتُ حَيًّا ۖ وَ

اَوْصَنِي	بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ	مَا دُمْتُ	حَيًّا ۖ (۲)	وَ
تاکید فرمائی مجھے	نماز اور زکوٰۃ کی	جب تک میں رہوں	زندہ	اور

اس نے مجھے نماز اور زکوٰۃ کی تاکید فرمائی ہے جب تک میں زندہ رہوں ○ اور

۱..... انبیاء و صالحین بابرکت ہوتے ہیں اور ان سے نسبت رکھنے والی اشیاء بھی بابرکت ہو جاتی ہیں جن سے بہت سے فوائد حاصل ہوتے ہیں جیسے ان کی برکت سے مصائب و مشکلات دور ہوتی ہیں اور مریضوں کو شفا ملتی ہے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے موئے مبارک چاندی کی بوتل میں تھے۔ جب لوگ یہار ہوتے تو وہ ان بالوں سے تبرک حاصل کرتے اور ان کی برکت سے شفا پاتے۔ (صدقۃ القاری، ۱۵/۹۳، تہذیب الحدیث: ۵۸۹۱)

۲..... جب تک آدمی زندہ ہے تب تک وہ عبادات اور شرعی احکام کا پابند ہے الّا یہ کہ اسے کوئی ایسا شرعی عذر لاحق ہو جس سے شرعاً عبادت ساقط ہو جائے۔



## بَرَّآ بِوَالِدَيْهِ وَلَمْ يَجْعَلْنِي جَبَّارًا

بَرَّآ (۱)	بَوَالِدَيْهِ	و	لَمْ يَجْعَلْنِي	جَبَّارًا (۲)
(مجھے) اچھا سلوک کرنے والا (بنایا)	اپنی ماں سے	اور	نہیں بنایا مجھے	تکبر کرنے والا
(مجھے) اپنی ماں سے اچھا سلوک کرنے والا (بنایا) اور مجھے متکبر،				

## شَقِيًّا ۳۲ وَالسَّلَامُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُ وَيَوْمَ

شَقِيًّا ۳۲	و	السَّلَامُ	عَلَيَّ	يَوْمَ	وُلِدْتُ	و	يَوْمَ
بد نصیب	اور	سلامتی (ہو)	مجھے	(جس) دن	میں پیدا ہوا	اور	(جس) دن
بد نصیب نہ بنایا اور مجھ پر سلامتی ہو جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن							

## أَمُوتُ وَيَوْمَ أُبْعَثُ حَيًّا ۳۳ ذَلِكَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ

أَمُوتُ	و	يَوْمَ	أُبْعَثُ	حَيًّا ۳۳ (۳)	ذَلِكَ	عِيسَى	ابْنُ مَرْيَمَ
میں وفات پاؤں	اور	(جس) دن	اٹھایا جاؤں	زندہ	یہ (ہے)	عیسیٰ	مریم کا بیٹا
وفات پاؤں اور جس دن زندہ اٹھایا جاؤں یہ ہے عیسیٰ مریم کا بیٹا۔							

## قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِي فِيهِ يَنْتَرُونَ ۳۴ مَا كَانَ لِلَّهِ أَنْ يَتَّخِذَ

قَوْلَ الْحَقِّ	الَّذِي فِيهِ	يَنْتَرُونَ ۳۴ (۴)	مَا كَانَ	لِلَّهِ	أَنْ	يَتَّخِذَ
سچی بات	جس میں	وہ شک کر رہے ہیں	(لاائق) نہیں ہے	اللہ کے لئے	کہ	وہ بنائے
سچی بات جس میں یہ شک کر رہے ہیں اللہ کیلئے لائق نہیں کہ وہ کسی کو						

## مِنْ وَلَدٍ لَّسُبْحَنَهُ ۱۰ إِذَا قُضِيَ أَمْرًا فَإِنَّا نَقُولُ

مِنْ وَلَدٍ	لَّسُبْحَنَهُ	۱۰	إِذَا	قُضِيَ	أَمْرًا	فَإِنَّا	نَقُولُ
(اپنا) کوئی بیٹا	پاک ہے اسے	جب	وہ فیصلہ کرتا ہے	کسی کام (کا)	تو صرف	فرماتا ہے	
اپنا بیٹا بنائے، وہ پاک ہے۔ جب وہ کسی کام کا فیصلہ فرماتا ہے تو اسے صرف							

(بچے سے کامیاب) جابلوں کا یہ کہنا شیطانی و سوسہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کر چکے ہیں لہذا اب ہم پر کوئی عبادت لازم نہیں رہی۔ ۱۰ والدین کی خدمت اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کرنا انبیاء علیہم السلام کی سنت اور حکم خداوندی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جسے یہ پسند ہو کہ اس کی عمر دواڑ اور اس کے رزق میں اضافہ کر دیا جائے تو اسے چاہئے کہ اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک اور رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرے۔ (مسند امام احمد، ۴/۵۵۸، الحدیث: ۱۳۴۰۰) ۲ تکبر اور سختی مومن کی صفت نہیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن باوقار اور نرم خو ہوتا ہے۔ (شعب الایمان، ۴)

لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ٣٥ وَإِنَّ اللَّهَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ

لَهُ	كُنْ	فَيَكُونُ ٣٥	وَ	إِنَّ	اللَّهِ	رَبِّي وَرَبُّكُمْ
اس سے	ہو جا	تو وہ فوراً ہو جاتا ہے	اور	بیشک	اللہ	میرا اور تمہارا رب (ہے)

یہ فرماتا ہے، ”ہو جا“ تو وہ فوراً ہو جاتا ہے ○ اور عیسیٰ نے کہا بیشک اللہ میرا اور تمہارا رب ہے

فَاعْبُدُوهُ ٣٦ هَذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ ٣٦ فَاخْتَلَفَ الْأَحْزَابُ

فَاعْبُدُوهُ	هَذَا	صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ ٣٦	فَاخْتَلَفَ ٣٦	الْأَحْزَابُ
تو تم عبادت کرو اسی کی	یہ	سیدھا راستہ (ہے)	پھر اختلاف کیا	گروہوں (نے)

تو اس کی عبادت کرو۔ یہ سیدھا راستہ ہے ○ پھر گروہوں کا آپس میں

مِنْ بَيْنِهِمْ ٣٧ قَوْلٌ لِلَّذِينَ كَفَرُوا

مِنْ بَيْنِهِمْ	قَوْلٌ	لِلَّذِينَ	كَفَرُوا
اپنے درمیان (آپس میں)	تو خرابی (ہے)	ان لوگوں کے لئے جنہوں نے	کفر کیا

اختلاف ہو گیا تو کافروں کے لئے خرابی ہے

مِنْ مَّشْهَدٍ يَوْمٍ عَظِيمٍ ٣٨ أَسْبَغَ بِهِمْ وَأَبْصَرَ يَوْمَ

مِنْ مَّشْهَدٍ يَوْمٍ عَظِيمٍ ٣٨	أَسْبَغَ بِهِمْ	وَأَبْصَرَ	يَوْمَ
ایک بڑے دن کی حاضری سے	کتنا سنتے ہوں گے	اور	کتنا دیکھتے ہوں گے (جس دن)

ایک بڑے دن کی حاضری سے ○ اس دن کتنا سنتے اور دیکھتے ہوں گے جس دن

يَأْتُونَ نَا لَكِنِ الظَّالِمُونَ الْيَوْمَ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ٣٩ وَ

يَأْتُونَ نَا	لَكِنِ	الظَّالِمُونَ	الْيَوْمَ	فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ٣٩	وَ
وہ حاضر ہوں گے ہمارے پاس	لیکن	ظالم	آج	کھلی گمراہی میں (ہیں)	اور

ہمارے پاس حاضر ہوں گے لیکن آج ظالم کھلی گمراہی میں ہیں ○ اور

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعا کی روشنی میں

عیسائیوں کے اختلاف کی طرف اشارہ اور انکار کے لئے

قیامت سے ڈرانے کا حکم

اور انکار کی نفی اور انکار

(پچھلے صفحہ کا حاشیہ) ۱۶/۲، الحدیث: (۸۱۴) ۳..... اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے نبی علیہ السلام ولادت، زندگی، وفات، حشر ہر جگہ اللہ عزوجل کے امن میں رہتے

ہیں۔ ۴..... حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اللہ تعالیٰ کا بندہ ہونا حق بات ہے اور عیسائی اس کے حوالے سے شک میں مبتلا تھے کہ وہ خدا ہیں یا خدا کے بیٹے۔

۱..... حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں حقیقت حال واضح ہو جانے کے باوجود لوگوں کے نظریات میں اختلاف رونما ہوا، بعض کہتے تھے کہ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام بذات خود اللہ ہے جو زمین پر اترا آیا تھا پھر آسمان پر چڑھ گیا۔ بعض کا کہنا یہ تھا کہ وہ خدا کا بیٹا ہے، جب تک چاہا اسے زمین پر



أَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ إِذْ قُضِيَ الْأَمْرُ وَهُمْ

أَنْذِرْهُمْ	يَوْمَ الْحَسْرَةِ (۱)	إِذْ	قُضِيَ	الْأَمْرُ	وَهُمْ
ڈراؤ انہیں	پچھتاوے کے دن (سے)	جب	فیصلہ کر دیا جائے گا	معاملے (کا)	اور وہ

انہیں پچھتاوے کے دن سے ڈراؤ جب فیصلہ کر دیا جائے گا اور وہ

فِي عَقْلَةٍ وَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝۳۹ إِنَّا خُنْ نَرِثُ

فِي عَقْلَةٍ (۲)	وَهُمْ	لَا يُؤْمِنُونَ ۝۳۹	إِنَّا	نَحْنُ	نَرِثُ
غفلت میں (ہیں)	اور وہ	ایمان نہیں لاتے	بیشک	ہم	ہم وارث ہوں گے

غفلت میں ہیں اور نہیں مانتے ۝ بیشک زمین اور جو کچھ اس پر ہے

الْأَرْضِ وَمَنْ عَلَيْهَا وَإِلَيْنَا يُرْجَعُونَ ۝۴۰

الْأَرْضِ	وَمَنْ	عَلَيْهَا	وَ	إِلَيْنَا	يُرْجَعُونَ ۝۴۰
زمین (کے)	اور	جو کچھ	اس پر (ہے)	اور	انہیں لوٹایا جائے گا

سب کے وارث ہم ہوں گے اور ہماری ہی طرف انہیں لوٹایا جائے گا ۝

أَذْكُرُ فِي الْكِتَابِ إِبْرَاهِيمَ ۖ إِنَّهُ كَانَ صِدِّيقًا نَبِيًّا ۝۴۱ إِذْ

أَذْكُرُ	فِي الْكِتَابِ	إِبْرَاهِيمَ	إِنَّهُ	كَانَ	صِدِّيقًا (۳)	نَبِيًّا (۴)
یاد کرو	کتاب میں	ابراہیم (کو)	بیشک وہ	تھا	بہت سچا	نبی

کتاب میں ابراہیم کو یاد کرو بیشک وہ بہت ہی سچے نبی تھے ۝

قَالَ لَا يَبِيهَ يَا بَت لِمَ تَعْبُدُ مَا

قَالَ	لَا يَبِيهَ (۴)	يَا بَت	لِمَ	تَعْبُدُ	مَا
اس نے کہا	اپنے (عرفی) باپ سے	اے میرے باپ	کیوں	تم عبادت کر رہے ہو	(اس کی) جو

اپنے باپ سے فرمایا: اے میرے باپ! تم کیوں ایسے کی عبادت کر رہے ہو جو

(پچھلے سنیے کام پر) رکھا پھر اٹھالیا اور بعض اس کے قائل تھے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں، مخلوق ہیں اور نبی ہیں۔ یہ مومن تھے۔

- ۱ قیامت کا دن ایسا ہے جس میں اکثر لوگ اپنی دنیاوی زندگی گزارنے کے انداز پر پچھتائیں گے اس لئے اسے "یوم الحسرة" یعنی حسرت کا دن کہتے ہیں۔
- ۲ قیامت کا دن حسرت و ندامت کا دن ہے اور اس دن کی تیاری سے غافل رہنا بہت بڑی نادانی ہے۔
- ۳ صدیق کا ایک معنی ہے ہمیشہ سچ بولنے والا اور دوسرا معنی ہے کثرت سے تصدیق کرنے والا۔
- ۴ یہاں "باپ" سے مراد حضرت ابراہیم علیہ السلام کا چچا آزر ہے اور چچا کو باپ کہنا وہاں کے

لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِي عَنْكَ شَيْئًا ۚ يَا بَتِ

لَا يَسْمَعُ	وَلَا يُبْصِرُ	وَلَا يُغْنِي	عَنْكَ	شَيْئًا ۚ	يَا بَتِ
نہ سنتا ہے	اور نہ دیکھتا ہے	اور نہ فائدہ پہنچا سکتا ہے	تجھے	کچھ	اے میرے باپ

نہ سنتا ہے اور نہ دیکھتا ہے اور نہ تجھے کوئی فائدہ پہنچا سکتا ہے ○ اے میرے باپ!

إِنِّي قَدْ جَاءَ فِي مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَأْتِكَ

إِنِّي	قَدْ	جَاءَ فِي	مِنَ الْعِلْمِ	مَا	لَمْ يَأْتِكَ
بیشک میں	تحقیق	آیا میرے پاس	علم سے	وہ جو	نہیں آیا تیرے پاس

بیشک میرے پاس وہ علم آیا جو تیرے پاس نہیں آیا

فَاتَّبِعْنِي أَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا ۚ يَا بَتِ

فَاتَّبِعْنِي	أَهْدِكَ	صِرَاطًا سَوِيًّا ۚ	يَا بَتِ
تو تو پیروی کر میری	میں رہنمائی کروں گا تیری	سیدھے راستے (کی طرف)	اے میرے باپ

تو تو میری پیروی کر، میں تجھے سیدھی راہ دکھا دوں گا ○ اے میرے باپ!

لَا تَعْبُدِ الشَّيْطَانَ ۚ إِنَّ الشَّيْطَانَ كَانَ لِلرَّحْمَنِ عَصِيًّا ۚ

لَا تَعْبُدِ	الشَّيْطَانَ	إِنَّ	الشَّيْطَانَ	كَانَ	لِلرَّحْمَنِ	عَصِيًّا ۚ
تو عبادت نہ کر	شیطان (کی)	بیشک	شیطان	ہے	رحمن کا	بڑا نافرمان

شیطان کا بندہ نہ بن، بیشک شیطان رحمن کا بڑا نافرمان ہے ○

يَا بَتِ إِنِّي أَخَافُ أَنْ يَمْسَكَ عَذَابُ

يَا بَتِ	إِنِّي	أَخَافُ	أَنْ	يَمْسَكَ	عَذَابُ
اے میرے باپ	بیشک میں	ڈرتا ہوں	(اس سے) کہ	پہنچے تجھے	کوئی عذاب

اے میرے باپ! میں ڈرتا ہوں کہ تجھے رحمن کی طرف سے

عرف و رواج اور معمول کے مطابق تھا۔ نیز اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اہل خانہ کو بھی تبلیغ کرنی چاہئے۔

۱..... اس سے معلوم ہوا کہ اتباع کے لائق اصل چیز علم ہے، باپ ہونا یا عمر میں بڑا ہونا نہیں لہذا اگر کوئی شخص عمر میں بڑا ہو اور اسے دین کا علم نہ ہو جبکہ اس کی اولاد یا قریبی عزیزوں میں سے کوئی عمر میں اگرچہ چھوٹا ہے لیکن وہ دین کا علم رکھتا ہو تو اس کی اتباع کرنی چاہئے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ علم کے ذریعے کچھ لوگوں کو ہلندی عطا کرتا ہے تو انہیں بھلائی کے کاموں میں فائدہ دے اور امام بنادیتا ہے جن کے نقش قدم پر چلا جاتا ہے۔



چچا کی طرف سے جواب

مِّنَ الرَّحْمَنِ فَتَكُونُ لِلشَّيْطَانِ وَلِيًّا ۝۳۵ قَالَ أَرَأَيْتَ

مِّنَ الرَّحْمَنِ	فَتَكُونُ	لِلشَّيْطَانِ	وَلِيًّا ۝۳۵	قَالَ	أَرَأَيْتَ
رحمن کی طرف سے	تو تو ہو جائے	شیطان کا	دوست	اس نے کہا	کیا منہ پھیرتے ہو

کوئی عذاب پہنچے تو تو شیطان کا دوست ہو جائے ○ بولا: کیا تو میرے

أَنْتَ عَنِ الْهَتَىٰ يَا بُرْهِيمُ ۚ لَّيْنٌ لَّمْ تَتَّبِعْهُ لَا رَجُوكَ

أَنْتَ	عَنِ الْهَتَىٰ	يَا بُرْهِيمُ ۚ	لَّيْنٌ	لَّمْ تَتَّبِعْهُ	لَا رَجُوكَ
تم	میرے معبودوں سے	اے ابراہیم	ضرور اگر	تو باز نہ آیا	(تو) ضرور میں پتھر ماروں گا تجھے

معبودوں سے منہ پھیرتا ہے؟ اے ابراہیم! بیشک اگر تو باز نہ آیا تو میں تجھے پتھر ماروں گا

وَاهْجُرْنِي مَلِيًّا ۝۳۶ قَالَ سَلَّمَ عَلَيْكَ ۚ

وَاهْجُرْنِي	مَلِيًّا ۝۳۶	قَالَ	سَلَّمَ عَلَيْكَ ۚ
اور	تو چھوڑ دے مجھے	لمبی مدت (تک)	(ابراہیم نے) فرمایا (بس) تجھے سلام

اور تو عرصہ دراز کیلئے مجھے چھوڑ دے ○ فرمایا: بس تجھے سلام ہے۔

سَأَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّي ۖ إِنَّهُ كَانَ بِي

سَأَسْتَغْفِرُ	لَكَ	رَبِّي ۖ	إِنَّهُ	كَانَ	بِي
عنقریب میں مغفرت مانگوں گا	تیرے لیے	اپنے رب (سے)	بیشک وہ	ہے	مجھ پر

عنقریب میں تیرے لیے اپنے رب سے معافی مانگوں گا بیشک وہ مجھ پر

حَفِيًّا ۝۳۷ وَاعْتَزِلْكُمْ وَمَا تَدْعُونَ

حَفِيًّا ۝۳۷	وَاعْتَزِلْكُمْ	وَمَا	تَدْعُونَ
بڑا مہربان	اور میں جدا ہو جاؤں گا تم (لوگوں) سے	اور	جن کی تم عبادت کرتے ہو

بڑا مہربان ہے ○ اور میں تم لوگوں سے اور اللہ کے سوا جن (بتوں) کی تم عبادت کرتے ہو

(پچھلے سنے کاما پر) اور ان کے افعال کی پیروی کی جاتی ہے۔ (جامع بیان العلم وفضلہ، ص ۷۷، الحدیث: ۲۴۰)

۱..... حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اپنے چچا آزر سے یہ کہنا کہ ”عنقریب میں تیرے لئے اپنے رب سے معافی مانگوں گا“ اس وجہ سے تھا کہ آپ علیہ السلام کو اس کے ایمان لانے کی توقع تھی اور جب آپ علیہ السلام پر یہ واضح ہو گیا کہ وہ ایمان نہیں لائے گا تو اس کے بعد آپ علیہ السلام آزر سے بیزار ہو گئے اور پھر کبھی اس کے لئے مغفرت کی دعا نہ کی۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ارادہ: ہجرت

## مَنْ دُونَ اللَّهِ وَادْعُوا رَبِّي عَسَىٰ أَلَّا أَكُونَ

مَنْ دُونَ اللَّهِ	وَ	ادْعُوا	رَبِّي	عَسَىٰ	أَلَّا أَكُونَ
اللہ کے سوا	اور	میں عبادت کرتا ہوں	اپنے رب (کی)	قریب ہے	کہ میں نہ ہوں گا

ان سے جدا ہوتا ہوں اور میں اپنے رب کی عبادت کرتا ہوں۔ قریب ہے کہ میں

## يَدْعَاءُ رَبِّي شَقِيًّا ③۸ فَلَمَّا اعْتَرَاهُمْ وَمَا

يَدْعَاءُ رَبِّي	شَقِيًّا ③۸	فَلَمَّا	اعْتَرَاهُمْ	وَ	مَا
اپنے رب کی عبادت کی وجہ سے	بدبخت	پھر جب	وہ جدا ہو گیا ان سے	اور	جن کی

اپنے رب کی عبادت کی وجہ سے بدبخت نہ ہوں گا ○ پھر جب ابراہیم لوگوں سے اور اللہ کے سوا

## يَعْبُدُونَ مَنْ دُونَ اللَّهِ وَهَبْنَاهُ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ ط

يَعْبُدُونَ	مَنْ دُونَ اللَّهِ	وَهَبْنَاهُ	لَهُ	إِسْحَاقَ	وَيَعْقُوبَ
وہ عبادت کرتے تھے	اللہ کے سوا	(تو) ہم نے عطا کئے	اس کو	اسحاق	اور یعقوب

جن (بتوں) کی وہ عبادت کرتے تھے ان سے جدا ہو گئے تو ہم نے اسے اسحاق اور (اس کے بعد) یعقوب عطا کئے

## وَكُلًّا جَعَلْنَا نَبِيًّا ③۹ وَهَبْنَاهُمْ مِنْ رَحْمَتِنَا

وَ	كُلًّا	جَعَلْنَا	نَبِيًّا ③۹	وَ	وَهَبْنَاهُمْ	مِنْ رَحْمَتِنَا
اور	(ان) سب (کو)	ہم نے بنایا	نبی	اور	ہم نے عطا کیا	ان کو اپنی رحمت سے

اور ان سب کو ہم نے نبی بنایا ○ اور ہم نے انہیں اپنی رحمت عطا کی

## وَجَعَلْنَاهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا ④۰ وَادْكُرْ فِي الْكِتَابِ

وَ	جَعَلْنَاهُمْ	لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا ④۰	وَ	ادْكُرْ	فِي الْكِتَابِ
اور	ہم نے کر دی	ان کے لئے	سچی کی بلند زبان (سچی بلند شہرت)	اور	یاد کرو

اور ان کیلئے سچی بلند شہرت رکھی ○ اور کتاب میں

① سچی شہرت سے مراد یہ ہے کہ ہر دین والے مسلمان ہوں خواہ یہودی یا عیسائی سب حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ثناء و تعریف کرتے ہیں اور مسلمانوں میں تو نمازوں کے اندر ان پر اور ان کی آل پر درود پڑھا جاتا ہے۔ دعائے خیر اور دیگر اچھی نیوٹوں سے شہرت کی طلب محمود ہے ورنہ مذموم۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو بھوکے بھیڑیے بکریوں کے ریوڑ میں اتنا نقصان نہیں کرتے جتنا جاہ و مال کی محبت ایک مسلمان کے دین میں بگاڑ پیدا کرتی ہے۔ (حلیۃ الاولیاء، ۹۳/۷، الحدیث: ۹۷۷۲)

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی حجرت اور ان پر انعامات الہی

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تذکرہ  
تذکرہ اور ان کی عظمت و شان

۲۰



مُوسَىٰ إِنَّهُ كَانَ مُخْلَصًا وَكَانَ رَسُولًا نَّبِيًّا ۝۵۱

مُوسَىٰ	إِنَّهُ	كَانَ	مُخْلَصًا	وَ	كَانَ	رَسُولًا	نَّبِيًّا ۝۵۱	وَ
موسیٰ (کو)	بیشک وہ	تھا	چنا ہوا بندہ	اور	وہ تھا	رسول	نبی	اور

موسیٰ کو یاد کرو، بیشک وہ چنا ہوا بندہ تھا اور وہ نبی رسول تھا اور

نَادَيْتُهُ مِنْ جَانِبِ الطُّورِ الْأَيْسَرِ وَقَرَّبْتُهُ نَجِيًّا ۝۵۲

نَادَيْتُهُ	مِنْ جَانِبِ الطُّورِ الْأَيْسَرِ	وَ	قَرَّبْتُهُ	نَجِيًّا ۝۵۲	وَ
ہم نے پکارا اسے	طور کی دائیں جانب سے	اور	مقرب بنایا اسے	راز کہنے (کے لئے)	اور

ہم نے اسے طور کی دائیں جانب سے پکارا اور ہم نے اسے اپنا راز کہنے کیلئے مقرب بنایا اور

وَهَبْنَا لَهُ مِنْ رَحْمَتِنَا أَخَاهُ هَارُونَ نَبِيًّا ۝۵۳

وَهَبْنَا	لَهُ	مِنْ رَحْمَتِنَا	أَخَاهُ	هَارُونَ	نَبِيًّا ۝۵۳	وَ	أَذْكُرُ
ہم نے عطا کیا	اس کو	اپنی رحمت سے	اس کا بھائی	ہارون	نبی	اور	یاد کرو

ہم نے اپنی رحمت سے اسے اس کا بھائی ہارون بھی دیا جو نبی تھا اور کتاب میں

فِي الْكِتَابِ إِسْمَاعِيلَ إِنَّهُ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُولًا

فِي الْكِتَابِ	إِسْمَاعِيلَ	إِنَّهُ	كَانَ	صَادِقَ الْوَعْدِ (۱)	وَ	كَانَ	رَسُولًا
کتاب میں	اسماعیل (کو)	بیشک وہ	تھا	وعدے کا سچا	اور	تھا	رسول

اسماعیل کو یاد کرو بیشک وہ وعدے کا سچا تھا اور غیب کی خبریں دینے والا

نَبِيًّا ۝۵۴ وَكَانَ يَأْمُرُ أَهْلَهُ بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَكَانَ

نَبِيًّا ۝۵۴	وَ	كَانَ يَأْمُرُ (۲)	أَهْلَهُ	بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ	وَ	كَانَ
نبی	اور	وہ حکم دیتا تھا	اپنے گھر والوں (کو)	نماز اور زکوٰۃ کا	اور	تھا

رسول تھا اور وہ اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیتا تھا اور وہ اپنے رب کے ہاں

۱۔ تمام انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام وعدے کے سچے ہی ہوتے ہیں مگر حضرت اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خصوصی طور پر ذکر کرنے کی وجہ یہ ہے کہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام اس وصف میں بہت زیادہ ممتاز تھے۔ وعدہ پورا کرنا سنت انبیاء ہے اور وعدہ خلافی منافق کی نشانی ہے، حدیث پاک میں ہے (منافق کی ایک نشانی یہ ہے کہ جب وہ وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے۔ بخاری، ۲۴/۱، الحدیث: ۳۳) ۲۔ گھر والوں کو نماز کا حکم دینا اللہ تعالیٰ کے انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی سنت ہے، ہمیں بھی چاہئے کہ ہم اپنے گھر والوں کو نماز قائم کرنے کا حکم دیں اور اس کے علاوہ ان تمام کاموں کا بھی حکم دیں جو جہنم سے نجات ملنے کا سبب ہیں۔

عِنْدَ رَبِّهِ مَرْضِيًّا ۝۵۵ وَادْكُرْ فِي الْكِتَابِ اِدْرِيْسَ اِنَّهٗ كَانَ

عِنْدَ رَبِّهِ	مَرْضِيًّا ۝۵۵	وَ	ادْكُرْ	فِي الْكِتَابِ	اِدْرِيْسَ	اِنَّهٗ	كَانَ
اپنے رب کے ہاں	بڑا پسندیدہ	اور	یاد کرو	کتاب میں	ادریس (کو)	بیشک وہ	تھا

بڑا پسندیدہ بندہ تھا اور کتاب میں ادریس کو یاد کرو بیشک وہ

صِدِّيقًا نَّبِيًّا ۝۵۶ وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا ۝۵۷ اُولَٰئِكَ الَّذِيْنَ

صِدِّيقًا	نَّبِيًّا ۝۵۶	وَ	رَفَعْنَاهُ (۱)	مَكَانًا عَلِيًّا ۝۵۷	اُولَٰئِكَ	الَّذِيْنَ
بہت سچا	نبی	اور	ہم نے اٹھالیا اسے	ایک بلند مکان (پر)	یہ (انبیاء)	وہ لوگ ہیں جو

بہت ہی سچا نبی تھا اور ہم نے اسے ایک بلند مکان پر اٹھالیا یہ وہ انبیاء ہیں

اَنۡعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمۡ مِّنَ النَّبِيّٰنَ مِنْ ذُرِّيَّةِ اٰدَمَ ۙ وَ

اَنۡعَمَ (۲)	اللّٰهُ	عَلَيْهِمۡ	مِّنَ النَّبِيّٰنَ	مِنْ ذُرِّيَّةِ اٰدَمَ ۙ	وَ
انعام، احسان کیا	اللہ (نے)	ان پر	نبیوں میں سے	آدم کی نسل سے	اور

جن پر اللہ نے احسان کیا، جو آدم کی اولاد میں سے ہیں اور

مِمَّنۡ حَمَلْنَا مَنُوۡجًا ۙ وَمِنْ ذُرِّيَّةِ اِبْرٰهِيۡمَ وَاِسْرَآءِيۡلَ ۙ

مِمَّنۡ	حَمَلْنَا	مَمَنۡوُجًا ۙ	وَ	مِنْ ذُرِّيَّةِ اِبْرٰهِيۡمَ وَاِسْرَآءِيۡلَ ۙ
(ان کی نسل) سے جنہیں	ہم نے سوار کیا	نوح کے ساتھ	اور	ابراہیم اور یعقوب کی نسل سے

ان لوگوں میں سے ہیں جنہیں ہم نے نوح کے ساتھ سوار کیا تھا اور ابراہیم اور یعقوب کی اولاد میں سے ہیں

وَمِمَّنۡ هَدٰۤيْنَا وَاجْتَبٰۤيْنَا ۙ اِذَا تَلٰۤى

وَمِمَّنۡ	هَدٰۤيْنَا	وَ	اجْتَبٰۤيْنَا ۙ	اِذَا تَلٰۤى
(ان لوگوں میں) سے (ہیں) جنہیں	ہم نے ہدایت دی	اور	چن لیا	جب تلاوت کی جاتی ہیں

اور ان لوگوں میں سے ہیں جنہیں ہم نے ہدایت دی اور چن لیا۔ جب ان کے سامنے

۱..... حضرت ادریس علیہ السلام کو بلند مکان پر اٹھالینے سے مراد آپ علیہ السلام کے مرتبے کی بلندی ہے اور ایک قول یہ ہے کہ آپ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھالیا گیا ہے اور زیادہ صحیح یہی قول ہے کہ آپ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھالیا گیا ہے۔

۲..... انبیاء علیہم السلام پر انعامات الہیہ اور ان کی عظمت و شان بیان کرنا قرآن کا طریقہ اور بارگاہ الہی میں محبوب عمل ہے خواہ وہ محفل میلاد کی صورت میں ہو یا کسی اور انداز میں۔



## عَلَيْهِمْ آيَةُ الرَّحْمَنِ خَرُّوا سُجَّدًا وَبُكِيًّا ٥٨

عَلَيْهِمْ	آيَةُ الرَّحْمَنِ	خَرُّوا	سُجَّدًا	وَ	بُكِيًّا ٥٨
ان پر (کے سامنے)	رحمن کی آیتیں	وہ گر پڑتے ہیں	سجدہ کرتے ہوئے	اور	روتے ہوئے

رحمن کی آیات کی تلاوت کی جاتی ہے تو یہ سجدہ کرتے ہوئے اور روتے ہوئے گر پڑتے ہیں ○

## فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا الصَّلَاةَ وَ

فَخَلَفَ	مِنْ بَعْدِهِمْ	خَلْفٌ	أَضَاعُوا	الصَّلَاةَ ٥٩	وَ
تو پیچھے آئے	ان کے بعد	ناخلف، نالائق لوگ	انہوں نے ضائع کیں	نمازیں	اور

تو ان کے بعد وہ نالائق لوگ ان کی جگہ آئے جنہوں نے نمازوں کو ضائع کیا اور

## اتَّبَعُوا الشَّهْوَاتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غِيًّا ٥٩ إِلَّا

اتَّبَعُوا	الشَّهْوَاتِ	فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ	غِيًّا ٥٩	إِلَّا
پیروی کی	خواہشات (کی)	تو عنقریب وہ ملیں گے	غی (سے)	سوائے

اپنی خواہشوں کی پیروی کی تو عنقریب وہ جہنم کی خوفناک وادی غی سے جا ملیں گے ○ مگر

## مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا وَلِئِكَ

مَنْ	تَابَ	وَ	آمَنَ	وَ	عَمِلَ	صَالِحًا	فَأُولَئِكَ
(اس کے) جس نے	توبہ کر لی	اور	ایمان لے آیا	اور	عمل کیا	اچھا، نیک	تو یہ لوگ

جنہوں نے توبہ کی اور ایمان لائے اور نیک کام کئے تو یہ لوگ

## يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُونَ شَيْئًا ٦٠ جَنَّتِ عَدْنٍ

يَدْخُلُونَ	الْجَنَّةَ	وَ	لَا يُظْلَمُونَ	شَيْئًا ٦٠	جَنَّتِ عَدْنٍ ٦١
داخل ہوں گے	جنت (میں)	اور	ان پر زیادتی نہیں کی جائے گی	کچھ	ہمیشہ رہنے کے باغات

جنت میں داخل ہوں گے اور ان پر کوئی زیادتی نہیں کی جائے گی ○ ہمیشہ رہنے کے ان باغوں میں (داخل ہوں گے)

- کلام الہی سن کر وہ انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کی سنت ہے۔ حضور ﷺ بھی آیات قرآنی سن کر روپا کرتے تھے۔
- نماز نہ پڑھنا، بے وقت پڑھنا، ہمیشہ نہ پڑھنا اور ریاکاری سے پڑھنا وغیرہ نماز ضائع کرنے کی صورتیں ہیں۔ حدیث پاک میں ہے کہ ”جس نے ایک نماز ترک کی تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس پر غضبناک ہو گا۔ (معجم الکبیر، ۱۱، ۲۳۴، الحدیث: ۱۱۷۸۲)
- جنت عدن زبرج سے بنی ہوئی ہے، اس کا دروازہ زمرد اور یاقوت سے بنا ہوا ہے جس کے دو کواڑوں کے درمیان مشرق و مغرب جتنا فاصلہ ہے۔

الَّتِي وَعَدَ الرَّحْمَنُ عِبَادَهُ بِالْغَيْبِ ۖ إِنَّهُ كَانَ وَعْدُهُ

الَّتِي	وَعَدَ	الرَّحْمَنُ	عِبَادَهُ	بِالْغَيْبِ	إِنَّهُ	كَانَ	وَعْدُهُ
جن کا	وعدہ کیا	رحمن (نے)	اپنے بندوں (سے)	غیب سے	بیشک	ہے	اس کا وعدہ

جن کا وعدہ رحمن نے اپنے بندوں سے ان کے دیکھے بغیر فرمایا ہے۔ بیشک اس کا وعدہ

مَا تَبَيَّنَ ۖ لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغَوًا إِلَّا سَلَسًا ۖ وَلَهُمْ

مَا تَبَيَّنَ ۖ	لَا يَسْمَعُونَ	فِيهَا	لَغَوًا (۱)	إِلَّا	سَلَسًا	وَلَهُمْ
آنے والا	وہ نہیں سنیں گے	ان (باغوں) میں	بیکار بات	مگر	سلام	اور ان کے لئے

آنے والا ہے ۝ وہ ان باغات میں کوئی بیکار بات نہ سنیں گے مگر سلام اور ان کیلئے

رِزْقُهُمْ فِيهَا بُكْرَةً وَعَشِيًّا ۖ تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي

رِزْقُهُمْ	فِيهَا	بُكْرَةً	وَلَهُمْ	عَشِيًّا ۖ	تِلْكَ	الْجَنَّةُ	الَّتِي
ان کا رزق (ہے)	ان میں	صبح	اور	شام	یہ	(وہ باغ) ہے	جس کا

اس میں صبح و شام ان کا رزق ہے ۝ یہ وہ باغ ہے جس کا

نُورٌ مِّنْ عِبَادِنَا ۖ كَانَ تَقِيًّا ۖ

نُورٌ	مِّنْ عِبَادِنَا	كَانَ	تَقِيًّا ۖ	وَلَهُمْ
نہم وارث بنائیں گے	اپنے بندوں میں سے	(اسے) جو	ہو	پرہیز گار

وارث ہم اپنے بندوں میں سے اسے کریں گے جو پرہیز گار ہو ۝ اور

مَا نَنْزِلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ ۚ لَهُ مَا بَيْنَ أَيْدِينَا

مَا نَنْزِلُ	إِلَّا	بِأَمْرِ رَبِّكَ	لَهُ	مَا	بَيْنَ أَيْدِينَا
ہم (فرشتے) نہیں اترتے	مگر	تمہارے رب کے حکم سے	اسی کا ہے	جو کچھ	ہمارے آگے ہے

ہم فرشتے صرف آپ کے رب کے حکم سے ہی اترتے ہیں۔ سب اسی کا ہے جو ہمارے آگے ہے

۱..... اللہ تعالیٰ نے اپنی عظیم الشان نعمتوں کے گھر جنت کو فضول اور بیکار باتوں سے پاک فرمایا ہے، جن کی زندگی دنیا میں فضول سے پاک ہوگی وہ قیامت میں ان شاء اللہ اس گھر میں جائیں گے جو فضول سے پاک ہو گا یعنی جنت۔

۲..... جنت متقی اور پرہیز گار مسلمان کو ملے گی اور گناہگار مسلمانوں کو بھی جو جنت ملے گی وہ ان کے گناہوں کی معافی یا سزا پا کر گناہوں کے خاتمے کے بعد ہی ملے گی یعنی جنت میں داخل ہوتے وقت وہ بھی گناہوں سے پاک ہو چکے ہوں گے۔



## وَمَا خَلَقْنَا وَمَا بَيْنَ ذَلِكَ وَمَا كَانَ رَبُّكَ

وَمَا	وَمَا	وَمَا	بَيْنَ ذَلِكَ	وَمَا	وَمَا	وَمَا	رَبُّكَ
اور	جو کچھ	ہمارے پیچھے	اور	جو	اس کے درمیان (ہے)	اور	تمہارا رب

اور جو کچھ ہمارے پیچھے اور جو اس کے درمیان ہے اور آپ کا رب

## نَسِيًّا ۖ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا

نَسِيًّا ۖ	رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	وَمَا	بَيْنَهُمَا
بھولنے والا	آسمانوں اور زمین کا رب	اور	(اس کا) جو

بھولنے والا نہیں ہے ○ آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان میں ہے سب کا رب (وہی ہے)

## فَاعْبُدْهُ وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهِ ۖ هَلْ تَعْلَمُ لَهُ سَمِيًّا ۚ

فَاعْبُدْهُ	وَاصْطَبِرْ	لِعِبَادَتِهِ	هَلْ	تَعْلَمُ	لَهُ	سَمِيًّا
تو تم عبادت کرو اسی کی	اور	ڈٹ جاؤ	اس کی عبادت پر	کیا	تم جانتے ہو	اس کا

تو اسی کی عبادت کرو اور اس کی عبادت پر ڈٹ جاؤ، کیا تم اللہ کا کوئی ہم نام جانتے ہو؟ ○

## وَيَقُولُ الْاِنْسَانُ ؕ اِذَا مَاتَ لَسَوْفَ اُخْرَجُ

وَيَقُولُ	الْاِنْسَانُ	اِذَا مَاتَ	لَسَوْفَ اُخْرَجُ
اور	کہتا ہے	آدمی	کیا جب

اور آدمی کہتا ہے: کیا جب میں مر جاؤں گا تو غنقریب مجھے زندہ کر کے

## حَيًّا ۖ اَوَلَا يَذْكُرُ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنَاهُ مِنْ قَبْلُ

حَيًّا	اَوَلَا يَذْكُرُ	الْاِنْسَانُ	اَنَّا	خَلَقْنَاهُ	مِنْ قَبْلُ
زندہ	اور کیا یاد نہیں کرتا	آدمی	کہ	ہم نے پیدا کیا ہے	(اس سے) پہلے

ضرور نکالا جائے گا؟ ○ اور کیا آدمی کو یاد نہیں کہ ہم نے اس سے پہلے اسے پیدا کیا

۱..... اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے کہ وہ کچھ بھول جائے۔ اس سے ان لوگوں کو غور کرنے کی سخت ضرورت ہے جو مذاق میں کسی بوڑھے کے بارے میں یا کسی چیز کے بارے میں کہہ دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تو اسے بھول ہی گیا ہے۔ یہ کہنا صریح کفر ہے اور ایسا کہنے والا کافر ہے اور اس پر توبہ و تجدید ایمان فرض ہے۔

۲..... صرف خوشی یا صرف غم میں عبادت کرنا کمال نہیں بلکہ خوشی و غم ہر حال میں ہمیشہ عبادت کرنی چاہئے۔ یہی حکم ہے اور یہی بارگاہِ خداوندی میں محبوب ہے۔ اس آیت میں انسان سے مراد وہ کفار ہیں جو موت کے بعد زندہ کئے جانے کے منکر تھے۔

وَلَمْ يَكُ شَيْئًا ۶۷ فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَ				
و	لَمْ يَكُ شَيْئًا ۶۷	فَوَرَبِّكَ	لَنَحْشُرَنَّهُمْ	و
اور (حالانکہ)	وہ نہ تھا	کوئی چیز	تو تمہارے رب کی قسم	ضرور ہم جمع کر لیں گے انہیں
حالانکہ وہ کوئی شے نہ تھا ۷ تو تیرے رب کی قسم! ہم انہیں اور شیطانوں کو جمع کر لیں گے				
الشَّيْطَانِ ثُمَّ لَنَحْضُرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًا ۶۸ ثُمَّ				
الشَّيْطَانِ ثُمَّ	لَنَحْضُرَنَّهُمْ	حَوْلَ جَهَنَّمَ	جِثِيًا ۶۸	ثُمَّ
شیطانوں (کو)	پھر	ضرور ہم حاضر کریں گے انہیں	جہنم کے آس پاس	گھٹنوں کے بل گرے ہوئے
پھر انہیں دوزخ کے آس پاس اس حال میں حاضر کریں گے کہ گھٹنوں کے بل گرے ہوئے ہوں گے ۷ پھر				
لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيعَةٍ أَيُّهُمْ أَشَدُّ عَلَى الرَّحْمَنِ				
لَنَنْزِعَنَّ	مِنْ كُلِّ شِيعَةٍ	أَيُّهُمْ	أَشَدُّ	عَلَى الرَّحْمَنِ
ضرور ہم نکالیں گے	ہر گروہ سے	ان میں جو	سب سے زیادہ سخت	رحمن پر
ہم ہر گروہ سے اسے نکالیں گے جو ان میں رحمن پر سب سے زیادہ				
عِتْيًا ۶۹ ثُمَّ لَنَحْنُ أَعْلَمُ بِالَّذِينَ هُمْ أُولَى				
عِتْيًا ۶۹	ثُمَّ	لَنَحْنُ	أَعْلَمُ	بِالَّذِينَ هُمْ أُولَى
بے باک (ہوگا)	پھر	ضرور ہم	خوب جانتے ہیں	ان لوگوں کو جو وہ
بے باک ہوگا ۷ پھر ہم انہیں خوب جانتے ہیں جو آگ میں جلنے کے				
بِهَا صِلِيًّا ۷۰ وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا كَانَ				
بِهَا	صِلِيًّا ۷۰	وَ	إِنْ	مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا ۷۲
اس (آگ) میں	جلنے (کے)	اور	نہیں	تم میں سے (کوئی) مگر اس (جہنم) پر گزرنے والا
زیادہ لائق ہیں ۷ اور تم میں سے ہر ایک دوزخ پر سے گزرنے والا ہے۔ یہ				

۱۔ یہاں بے باک سے مراد یا تو کا فر ہے یا مطلقاً اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے والا، ان دونوں میں سے جو کفر و نافرمانی میں سب سے زیادہ سخت ہو گا اسے سب سے پہلے جہنم میں ڈالا جائے گا۔ ۲۔ صراط ایک پل ہے جسے جہنم کی پشت پر نصب کیا جائے گا، یہ پل سے زیادہ باریک اور تلواریں سے زیادہ تیز ہو گا، جنت میں جانے کا یہی راستہ ہے، ہر ایک کو اس پر سے گزرنا ہو گا، اپنے اپنے اعمال کے مطابق لوگ مختلف رفتار سے یہ پل پار کریں گے، اس پل کے دونوں جانب بڑے بڑے آئینے لگے ہوں گے، جس شخص کے بارے میں حکم ہو گا اسے پکڑیں گے، بعض تو زخمی ہو کر نجات پائیں گے اور بعض کو جہنم میں گرا دیں گے۔



عَلَىٰ رَبِّكَ حَسْبًا مَّقْضِيًّا ۝۴۱ ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِينَ اتَّقَوْا

عَلَىٰ رَبِّكَ	حَسْبًا	مَّقْضِيًّا ۝۴۱	ثُمَّ	نُنَجِّي	الَّذِينَ	اتَّقَوْا
تیرے رب پر	حتیٰ	فیصلہ کی ہوئی (بات)	پھر	ہم نجات دیں گے	ان لوگوں کو جو	ڈرے

تمہارے رب کے ذمہ پر حتیٰ فیصلہ کی ہوئی بات ہے ○ پھر ہم ڈرنے والوں کو بچالیں گے

وَنَذَرُ الظَّالِمِينَ فِيهَا جِثًا ۝۴۲ وَإِذَا

وَ	نَذَرُ	الظَّالِمِينَ ۝۴۱	فِيهَا	جِثًا ۝۴۲	وَ	إِذَا
اور	چھوڑ دیں گے	ظالموں (کو)	اس میں	گھٹنوں کے بل گرے ہوئے	اور	جب

اور ظالموں کو اس میں گھٹنوں کے بل گرے ہوئے چھوڑ دیں گے ○ اور جب

تُثَلِّ عَلَيْهِمْ أَیُّنَا بَیِّنَاتٍ قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا

تُثَلِّ	عَلَيْهِمْ	أَیُّنَا بَیِّنَاتٍ	قَالَ	الَّذِينَ	كَفَرُوا
تلاوت کی جاتی ہے	ان پر	ہماری روشن آیتوں (کی)	(تو) کہتے ہیں	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا

ان کے سامنے ہماری روشن آیات کی تلاوت کی جاتی ہے تو کافر ایمان والوں سے

لِلَّذِينَ آمَنُوا إِلَّا أَمْثَلُ الْفَرِيقَيْنِ خَيْرٌ مَّقَامًا وَ

لِلَّذِينَ	آمَنُوا	أَمْثَلُ الْفَرِيقَيْنِ	خَيْرٌ ۝۲	مَّقَامًا	وَ
ان لوگوں سے جو	ایمان لائے	دو گروہوں میں کون	زیادہ بہتر (ہے)	مکان (میں)	اور

کہتے ہیں: دونوں گروہوں میں کس کا مکان بہتر اور

أَحْسَنُ نَدِيًّا ۝۴۳ وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ

أَحْسَنُ	نَدِيًّا ۝۴۳	وَ	كَمْ	أَهْلَكْنَا	قَبْلَهُمْ	مِّنْ قَرْنٍ	هُمْ
زیادہ اچھا	مجلس (میں)	اور	کتنی	ہم نے ہلاک کر دیں	ان سے پہلے	قومیں	وہ

مجلس اچھی ہے؟ ○ اور ہم نے ان سے پہلے کتنی قومیں ہلاک کر دیں جو

۱..... پرہیز گاروں کو تو جہنم میں گرنے سے بچا لیا جائے گا البتہ کفار کے ساتھ ساتھ بعض گنہگار مسلمان بھی پل صراط سے جہنم میں گر جائیں گے، انہیں تو گناہوں کی سزا کچھ نہ کچھ جھیلنے کے بعد جہنم سے نکال لیا جائے گا جبکہ کافر ہمیشہ جہنم میں ہی رہیں گے۔ نوٹ: پل صراط سے متعلق اہم معلومات حاصل کرنے کے لئے تفسیر صراط الہدیان، ج 6، ص 143 تا 150 کا مطالعہ فرمائیں۔ ۲..... دنیا کے مال و دولت اور منصب پر فخر و تکبر کفار کا طریقہ ہے، یہ بہت مذموم عمل ہے، حدیث پاک میں ہے کہ ”رئیس اور سردار تکبر کی وجہ سے بغیر حساب کے جہنم میں جائیں گے۔“ (کنز العمال، 8/34، الجزء السادس عشر، الحدیث: ۳۴۰۳۳)

## أَحْسَنُ أَثَاثًا وَرَبِّيَا ۝ قُلْ مَنْ كَانَ فِي الضَّلَلَةِ

أَحْسَنُ	أَثَاثًا	وَّ	رَبِّيَا ۝	قُلْ	مَنْ	كَانَ	فِي الضَّلَلَةِ
زیادہ اچھے (تھے)	ساز و سامان (میں)	اور	دکھائی دینے (میں)	تم کہو	جو	ہو	گمراہی میں

ساز و سامان میں اور دکھائی دینے میں ان سے زیادہ اچھے تھے ○ تم فرماؤ: جو گمراہی میں ہو

## فَلْيَبْذُذْ لَهُ الرِّحْلَ مَدًّا ۖ حَتَّىٰ إِذَا سَرَ أَوْ أَمَّا

فَلْيَبْذُذْ	لَهُ	الرِّحْلَ	مَدًّا	حَتَّىٰ	إِذَا	سَرَ	أَوْ أَمَّا
تو ڈھیل دیدے	اس کو	رحمن	خوب ڈھیل	یہاں تک کہ	جب	وہ دیکھیں	(وہ چیز) جس کا

تو اسے رحمن خوب ڈھیل دیدے یہاں تک کہ جب وہ اس چیز کو دیکھیں

## يُوعِدُونَ إِمَّا الْعَذَابَ وَإِمَّا السَّاعَةَ ۖ فَسَيَعْلَمُونَ

يُوعِدُونَ	إِمَّا	الْعَذَابَ	وَ	إِمَّا	السَّاعَةَ	فَسَيَعْلَمُونَ
ان سے وعدہ کیا جاتا ہے	یا	عذاب	اور	یا	قیامت	تو عنقریب جان لیں گے

جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے یا تو عذاب اور یا قیامت تو وہ جان لیں گے کہ

## مَنْ هُوَ شَرٌّ مَّكَانًا وَ أَوْ أَمَّا السَّاعَةَ ۖ فَسَيَعْلَمُونَ ۝

مَنْ	هُوَ	شَرٌّ	مَّكَانًا	وَ	أَوْ	أَمَّا	السَّاعَةَ	فَسَيَعْلَمُونَ
کون	وہ	زیادہ برا (ہے)	درجہ، ٹھکانہ (میں)	اور	زیادہ کمزور (ہے)	فوج (کے اعتبار سے)	اور	تو عنقریب جان لیں گے

کس کا درجہ برا اور کس کی فوج کمزور ہے؟ ○ اور

## يَزِيدُ اللَّهُ الَّذِينَ اهْتَدَوْا هُدًى ۖ وَالْبَلْقِيتُ

يَزِيدُ	اللَّهُ	الَّذِينَ	اهْتَدَوْا	هُدًى	وَ	الْبَلْقِيتُ
بڑھا دیتا ہے	اللہ	ان لوگوں کو جنہوں نے	ہدایت پائی	ہدایت (میں)	اور	باقی رہنے والی

ہدایت پانے والوں کی ہدایت کو اللہ اور زیادہ بڑھا دیتا ہے اور باقی رہنے والی

- ۱۔ مال کی کثرت پر نازاں نہیں ہونا چاہئے، ایک تو اس لئے کہ مال ہمیشہ پاس نہیں رہے گا، دوسرا اس لئے کہ یہ تکبر اور ناراضی رب کا سبب ہے۔
- ۲۔ ان سے نیک اعمال مروا دیں جن کے ثمرے انسان کے لئے باقی رہتے ہیں، جیسا کہ بیچ گانہ نمازیں اور تسبیح و تحمید اور جملہ عبادات۔ حدیث شریف میں ہے، سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و سلم نے باقیات صالحات کی کثرت کا حکم فرمایا۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا، وہ کیا ہیں؟ فرمایا: اللہ ان کو جزا دے گا۔ (ابن ماجہ، سنن ابی داؤد، ترمذی، مسند امام احمد، ۱۵۰/۳، الحدیث: ۱۱۷۱۳)

الحی ایمان کی بدایت میں اخلاقیات کی بشارت



## الصَّلَاحُ حَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَحَيْرٌ

الصَّلَاحُ	حَيْرٌ	عِنْدَ رَبِّكَ	ثَوَابًا	و	حَيْرٌ
نیک باتیں	زیادہ بہتر (ہیں)	تیرے رب کے ہاں	ثواب (کے اعتبار سے)	اور	زیادہ بہتر (ہیں)
نیک باتیں تیرے رب کے ہاں ثواب کے اعتبار سے بہتر اور انجام کے اعتبار سے					

## مَرَدًّا ۖ أَقْرَعَيْتَ الذِّي كَفَرًا بِآيَتِنَا

مَرَدًّا ۖ	أَقْرَعَيْتَ	الذِّي	كَفَرًا	بِآيَتِنَا	و
انجام (کے لحاظ سے)	تو کیا تم نے دیکھا	(اس کو) جس نے	کفر کیا	ہماری آیتوں کے ساتھ	اور
زیادہ اچھی ہیں ○ تو کیا تم نے اس شخص کو دیکھا جس نے ہماری آیتوں کے ساتھ کفر کیا اور					

## قَالَ لَا وَتَيْنَ مَا لَا وَلَدًا ۖ أَطْلَعَ الْغَيْبَ

قَالَ	لَا وَتَيْنَ	مَا لَا	وَلَدًا ۖ	أَطْلَعَ	الْغَيْبَ
کہتا ہے	ضرور مجھے دیا جائے گا	مال	اور	اولاد	(کیا) اسے اطلاع مل گئی
کہتا ہے، مجھے ضرور مال اور اولاد دیئے جائیں گے ○ کیا اسے غیب کی اطلاع مل گئی ہے					

## أَمْ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمَنِ عَهْدًا ۖ كَلَّا سَنَكْتُبُ مَا

أَمْ	اتَّخَذَ	عِنْدَ الرَّحْمَنِ	عَهْدًا ۖ	كَلَّا	سَنَكْتُبُ مَا
یا	اس نے رکھا ہے	رحمن کے پاس	کوئی عہد	ہرگز نہیں	عقرب ہم لکھ رکھیں گے
یا اس نے رحمن کے پاس کوئی عہد کر رکھا ہے؟ ○ ہرگز نہیں! اب ہم لکھ رکھیں گے جو					

## يَقُولُ وَنَمُدُّ لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا ۖ وَ

يَقُولُ	و	نَمُدُّ	لَهُ	مِنَ الْعَذَابِ	مَدًّا ۖ
وہ کہتا ہے	اور	دراز کریں گے	اس کے لئے	عذاب	خوب دراز
وہ کہتا ہے اور اسے خوب لمبا عذاب دیں گے ○ اور					

۱..... اہم غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: جو شخص اللہ تعالیٰ کے ناپسندیدہ کاموں میں منہمک رہے، نہ اس پر نفس کی مذمت کرے اور نہ توہر رجوع کا ارادہ رکھے تو ایسے شخص کا مغفرت کی امید رکھنا بیوقوفی ہے اور اس طرح کی امید اس شخص کی امید جیسی ہے جو تکمین زمین میں بیج بونے اور پانی دے کر اور صفائی کر کے اس کی دیکھ بھال کرنے کا ارادہ نہ کرے۔ (احیاء علوم الدین، ۱/۴۶۷) البتہ ایمان کے سبب بخشے جانے کی امید بہر حال قابل قبول ہے۔ اس میں ان لوگوں کے لئے بڑی نصیحت ہے جو اللہ تعالیٰ کے حکم کی خلاف ورزی کرنے کے بعد یہ کہہ کر دل کو منہ لیتے ہیں کہ اللہ معاف کرے گا۔ اللہ تعالیٰ انہیں عقل سلیم عطا فرمائے، آمین۔

تَرْثُهُ مَا يَقُولُ وَيَأْتِيَنَّاهُ ۝۸۰				
نَرْثُهُ	مَا	يَقُولُ	و	يَأْتِيَنَّاهُ ۝۸۰ (۱)
ہم وارث ہوں گے اس (چیز) کے	جو	وہ کہہ رہا ہے	اور	وہ آئے گا ہمارے پاس
وہ جو چیزیں کہہ رہا ہے اس کے ہم وارث ہوں گے اور وہ ہمارے پاس تنہا آئے گا ۝ اور				
اتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ إِلَهًا لِيَكُونُوا لَهُمْ عِزًّا ۝۸۱				
اتَّخَذُوا	مِنْ دُونِ اللَّهِ	إِلَهًا	لِيَكُونُوا	لَهُمْ عِزًّا ۝۸۱
انہوں نے بنائے	اللہ کے سوا	معبود	تاکہ وہ ہوں	ان کے لئے
انہوں نے اللہ کے سوا کئی اور معبود بنائے تاکہ وہ ان کیلئے سفارشی بن جائیں ۝ ہرگز نہیں!				
سَيَكْفُرُونَ بِعِبَادَتِهِمْ وَيَكُونُونَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا ۝۸۲				
سَيَكْفُرُونَ	بِعِبَادَتِهِمْ	و	يَكُونُونَ	عَلَيْهِمْ ضِدًّا ۝۸۲
عنقریب وہ انکار کر دیں گے	ان کی عبادت کا	اور	ہو جائیں گے	ان پر (ان کے) مخالف
عنقریب وہ (جھوٹے معبود) ان کی عبادت کا انکار کر دیں گے اور وہ ان کے مخالف ہو جائیں گے ۝				
أَلَمْ تَرَ أَنَّا أَرْسَلْنَا الشَّيَاطِينَ عَلَى الْكَافِرِينَ تَوَسَّوْهُمْ				
أَلَمْ تَرَ	أَنَّا	أَرْسَلْنَا	الشَّيَاطِينَ	عَلَى الْكَافِرِينَ تَوَسَّوْهُمْ
کیا تو نے نہ دیکھا	کہ	ہم نے بھیجا	شیطانوں (کو)	کافروں پر وہ ابھارتے ہیں انہیں
کیا تم نے نہ دیکھا کہ ہم نے کافروں پر شیطان بھیجے کہ وہ انہیں				
أَنَّا ۝۸۳ فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ ۝۸۳ إِنَّا نَعْدُهُمْ عَذَابًا				
أَنَّا ۝۸۳	فَلَا تَعْجَلْ	عَلَيْهِمْ	إِنَّا نَعْدُهُمْ	عَذَابًا ۝۸۳
خوب ابھارنا	تو تم جلدی نہ کرو	ان پر	ہم صرف گن رہے ہیں	ان کے لئے گنتی
خوب ابھارتے ہیں ۝ تو تم ان پر جلدی نہ کرو، ہم تو ان کیلئے گنتی کر رہے ہیں ۝				

۱..... اس سے مراد یہ ہے کہ جب وہ ہماری بارگاہ میں حاضر ہو گا تو اس کے ساتھ نہ مال ہو گا اور نہ اولاد بلکہ بالکل تنہا ہو گا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن لوگ ننگے پاؤں ننگے بدن اور بے ختنہ اٹھائے جائیں گے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! کیا مرد اور عورتیں سب ایک دوسرے کو دیکھیں گے؟ ارشاد فرمایا: وہ حال اس سے سخت تر ہو گا کہ بعض بعض کی طرف نظر کریں۔ (بخاری، ۲۵۳/۲، الحدیث: ۶۵۳۷، ۶۵۳۸، ۶۵۳۹، ص ۱۵۲۹، الحدیث: ۲۸۵۹) ۲..... اس سے جزا کے لئے اعمال کی گنتی کرنا مراد ہے یا فحشاء کے لئے سانسوں کی گنتی کرنا، یا دونوں، مہینوں اور برسوں کی وہ مدت



يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِينَ إِلَى الرَّحْمَنِ وَفْدًا ۝۸۵ وَ

يَوْمَ (۱)	نَحْشُرُ	الْمُتَّقِينَ	إِلَى الرَّحْمَنِ	وَفْدًا ۝۸۵	وَ
(جس) دن	ہم لے جائیں گے	پرہیز گاروں (کو)	رحمن کی طرف	مہمان (بنکر)	اور

یاد کرو جس دن ہم پرہیز گاروں کو رحمن کی طرف مہمان بنا کر لے جائیں گے ○ اور

نَسُوفُ الْمُجْرِمِينَ إِلَى جَهَنَّمَ وَرِدًا ۝۸۶ لَا يَسْأَلُونَ الشَّفَاعَةَ إِلَّا

نَسُوفُ	الْمُجْرِمِينَ	إِلَى جَهَنَّمَ	وَرِدًا ۝۸۶	لَا يَسْأَلُونَ	الشَّفَاعَةَ إِلَّا
ہائیں گے	مجرموں (کو)	جہنم کی طرف	پیاسا	لوگ مالک نہیں	شفاعت (کے)

مجرموں کو جہنم کی طرف پیاسے ہائیں گے ○ لوگ شفاعت کے مالک نہیں مگر

مَنْ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمَنِ عَهْدًا ۝۸۷ وَقَالُوا اتَّخَذَ

مَنْ	اتَّخَذَ	عِنْدَ الرَّحْمَنِ	عَهْدًا ۝۸۷	وَقَالُوا	اتَّخَذَ
(وہی) جس نے	لے رکھا ہے	رحمن کے پاس	کوئی عہد	اور	انہوں نے کہا

وہی جس نے رحمن کے پاس عہد لے رکھا ہے ○ اور کافروں نے کہا: رحمن نے

الرَّحْمَنُ وَلَدًا ۝۸۸ لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا إِدًّا ۝۸۹ تَكَادُ السَّمَوَاتُ يَتَفَطَّرْنَ

الرَّحْمَنُ	وَلَدًا ۝۸۸	لَقَدْ	جِئْتُمْ	شَيْئًا إِدًّا ۝۸۹	تَكَادُ السَّمَوَاتُ يَتَفَطَّرْنَ
رحمن (نے)	اولاد	ضرور بیشک	تم لائے	انتہائی ناپسندیدہ چیز	قریب ہے کہ پھٹ جائیں آسمان

اولاد اختیار کی ہے ○ بیشک تم انتہائی ناپسندیدہ بات لائے ہو ○ قریب ہے کہ اس سے آسمان

مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْأَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ۝۹۰

مِنْهُ	وَ	تَنْشَقُّ	الْأَرْضُ وَ	تَخِرُّ	الْجِبَالُ	هَدًّا ۝۹۰
اس سے	اور	پھٹ جائے	زمین	اور	گر پڑیں	پہاڑ

پھٹ پڑیں اور زمین بھی پھٹ جائے اور پہاڑ ٹوٹ کر گر پڑیں ○

(پچھلے صفحے کا مشورہ) گنتی کرنا مراد ہے جو ان کے عذاب کے واسطے مقرر ہے۔ ① اس آیت میں پرہیز گاروں کے اعزاز و اکرام کا ذکر ہوا اور حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! پرہیز گاروں کو ان کے قدموں پر نہیں لایا جائے گا اور نہ ہی انہیں ہانک کر لایا جائے گا بلکہ انہیں جنت کی اونٹنیوں پر لایا جائے گا جن کی مثل مخلوق نے نہ دیکھی ہی نہ ہوگی، ان کے کباوے سونے کے ہوں گے اور ان کی مہاریں زبرجد کی ہوں گی۔ پرہیز گار ان پر بیٹھے رہیں گے یہاں تک کہ وہ جنت کا دروازہ کھٹکھٹائیں گے۔ (البعث لابن ابی داؤد، ص ۵۲، الحدیث: ۵۶۱) ② عقیدہ تنزیہ کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات ہمیشہ ہمیشہ سے تمام کونتاہیوں، ہر قسم کے خیوں

بروز قیامت پرہیز گاروں کا اکرام اور کفار کا جحش

شفاعت کرنے کے حق دار لوگ

اللہ تعالیٰ کی طرف اولاد کی نسبت کرنے والوں کا رد

وقف الازہر

وقف الازہر

أَنْ دَعَوْا الرَّحْمَنَ وَلَدًا ۙ وَمَا يَتَّبِعُنِي لِلرَّحْمَنِ

أَنْ	دَعَوْا	لِلرَّحْمَنِ	وَلَدًا ۙ	وَ	مَا يَتَّبِعُنِي	لِلرَّحْمَنِ
کہ	انہوں نے دعویٰ کیا	رحمن کے لیے	اولاد (کا)	اور (حالانکہ)	لا لائق نہیں ہے	رحمن کے

کہ انہوں نے رحمن کے لیے اولاد کا دعویٰ کیا ○ حالانکہ رحمن کے لائق نہیں

أَنْ يَتَّخِذَ وَلَدًا ۙ إِنَّ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ إِلَّا

أَنْ	يَتَّخِذَ	وَلَدًا ۙ	إِنَّ	كُلُّ مَنْ	فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ	إِلَّا
کہ	وہ اختیار کرے	اولاد	نہیں	(وہ) سب جو	آسمانوں اور زمین میں (ہیں)	مگر

کہ اولاد اختیار کرے ○ آسمانوں اور زمین میں جتنے ہیں سب

أَتَى الرَّحْمَنَ عَبْدًا ۙ لَقَدْ أَحْضَاهُمْ

أَتَى	الرَّحْمَنَ	عَبْدًا ۙ	لَقَدْ	أَحْضَاهُمْ (۱)
وہ حاضر ہوں گے	رحمن (کے حضور)	بندے (ہو کر)	ضرور بیشک	اس نے گھیر رکھا ہے انہیں

رحمن کے حضور بندے ہو کر حاضر ہوں گے ○ بیشک اس نے انہیں گھیر رکھا ہے

وَعَدَّاهُمْ عَدًّا ۙ وَكَلَّمَهُمْ آتِيَهُ

وَ	عَدَّاهُمْ	عَدًّا ۙ	وَ	كَلَّمَهُمْ	آتِيَهُ
اور	گن رکھا ہے انہیں	خوب گنتا	اور	ان میں ہر ایک	آئے گا اس کے حضور

اور ان کو ایک ایک کر کے خوب گن رکھا ہے ○ اور ان میں ہر ایک روز قیامت

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَرَدًا ۙ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ	قَرَدًا ۙ	إِنَّ	الَّذِينَ	آمَنُوا	وَعَمِلُوا
قیامت کے دن	اکیلا	بیشک	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور

اس کے حضور تنہا آئے گا ○ بیشک وہ جو ایمان لائے اور نیک اعمال

(پچھلے صفحہ کا حاشیہ) اور برائیوں حتیٰ کہ اس چیز سے بھی پاک ہیں جس میں نہ کوئی نقص و عیب ہے نہ کمال، پونہی وہ مثل، نظیر، شبیہ، کیفیت، مقدار، شکل، جسم، جہت، مکان،

زمان، شریک اور اولاد سے بھی پاک ہے۔ (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ، ۲۹/۳۳۱)

۱..... یعنی اللہ تعالیٰ کے علم و قدرت نے سب کو گھیر رکھا ہے اور ہر ذی روح کے سانسوں کی، دونوں کی، تمام احوال کی اور ہر جملہ معاملات کی تعداد اللہ عزوجل کے شمار میں ہے، اس پر کچھ مخفی نہیں سب اس کی تدبیر و قدرت کے تحت ہیں۔

قیامت کے دن حاضر کی نوعیت

قیامت میں مشن کی علامت



## الصَّلِحَتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَنُ وُدًّا ۙ (۹۶)

الصَّلِحَتِ	سَيَجْعَلُ	لَهُمُ	الرَّحْمَنُ	وُدًّا ۙ (۹۶)
نیک	عنقریب کر دے گا	ان کے لیے	رحمن	محبت

کئے عنقریب رحمن ان کے لیے محبت پیدا کر دے گا ○

## فَاتَّبَاعِيَّسِرُّهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ

فَاتَّبَاعِيَّسِرُّهُ	بِلِسَانِكَ	لِتُبَشِّرَ	بِهِ
تو ہم نے آسان کر دیا اس (قرآن) کو صرف	تمہاری زبان میں	تاکہ تم خوشخبری دو	اس کے ذریعے

تو ہم نے یہ قرآن تمہاری زبان میں ہی آسان فرما دیا تاکہ تم اس کے ذریعے

## الْمُتَّقِينَ وَتُنذِرَ بِهِ قَوْمًا لَّدَا ۙ (۹۷)

الْمُتَّقِينَ	وَ تُنذِرَ	بِهِ	قَوْمًا لَّدَا ۙ (۹۷)
پرہیز گاروں (کو)	اور ڈراؤ	اس کے ذریعے	جھگڑالو لوگوں (کو)

متقیوں کو خوشخبری دو اور جھگڑالو لوگوں کو اس کے ذریعے ڈر سناؤ ○ اور ہم نے

## أَهْلَكُنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَدَرٍ ۖ هَلْ تَحْسِبُ مِنْهُمْ

أَهْلَكُنَا	قَبْلَهُمْ	مِّنْ قَدَرٍ	هَلْ تَحْسِبُ	مِنْهُمْ
ہم نے ہلاک کر دیں	ان سے پہلے	قوتیں	کیا	تم (موجود) پاتے ہو

ان سے پہلے کتنی قوتیں ہلاک کر دیں۔ کیا اب تم ان میں کسی کو

## مِّنْ أَحَدٍ أَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا ۙ (۹۸)

مِّنْ أَحَدٍ	أَوْ	تَسْمَعُ	لَهُمْ	رِكْزًا ۙ (۹۸)
کسی ایک (کو)	یا	تم سنتے ہو	ان کی	ہلکی سی آواز

پاتے ہو یا ان کی معمولی سی آواز بھی سنتے ہو؟ ○

۱..... حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو حضرت جبریل علیہ السلام کو ندا کی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے محبت رکھتا ہے لہذا تم بھی اس سے محبت کرو۔ حضرت جبریل علیہ السلام اس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر حضرت جبریل علیہ السلام آسمانی مخلوق میں ندا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے محبت فرماتا ہے لہذا تم بھی اس سے محبت کرو، چنانچہ آسمان والے بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں، پھر زمین والوں میں اس کی مقبولیت رکھ دی جاتی ہے۔ (بخاری، ۳۸۴۲، الحدیث: ۳۲۰۹)

رکوع: 08

آیات: 135

## سُورَةُ طه

## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ	اللَّهُ	الرَّحْمَنِ	الرَّحِيمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

طه ۱ مَا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لِتَشْقَى ۝۲ إِلَّا

طه ۱	مَا أَنْزَلْنَا	عَلَيْكَ	الْقُرْآنَ	لِتَشْقَى ۝۲	إِلَّا
حروف مقطعات	ہم نے نازل نہیں کیا	تم پر	قرآن	تا کہ تم مشقت میں پڑ جاؤ	مگر

طه ۱ اے حبیب! ہم نے تم پر یہ قرآن اس لیے نہیں نازل فرمایا کہ تم مشقت میں پڑ جاؤ ۝۲ مگر

تَذَكَّرَ ۝۳ لِمَنْ يَخْشَى ۝۴ تَنْزِيلًا مِمَّنْ خَلَقَ

تَذَكَّرَ ۝۳	لِمَنْ	يَخْشَى ۝۴	تَنْزِيلًا	مِمَّنْ	خَلَقَ
(یہ) نصیحت (ہے)	(اس) کے لئے جو	ڈرتا ہے	نازل کیا ہوا	(اس) کی طرف سے جس نے	بنائی

یہ اس کے لئے نصیحت ہے جو ڈرتا ہے ۝۴ اس کی طرف سے نازل کیا ہوا ہے جس نے

الْأَرْضِ وَالسَّمَوَاتِ الْعُلَى ۝۵ الرَّحْمَنِ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَى ۝۶

الْأَرْضِ	وَالسَّمَوَاتِ	الْعُلَى ۝۵	الرَّحْمَنِ	عَلَى الْعَرْشِ	اسْتَوَى ۝۶ (۱)
زمین	اور	اونچے آسمان	(وہ) بڑا مہربان (ہے)	عرش پر	اس نے استواء فرمایا

زمین اور اونچے آسمان بنائے ۝۶ وہ بڑا مہربان ہے، اس نے عرش پر استواء فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے ۝

۱ استواء کا لغوی معنی تو ہے کہ کسی چیز کا کسی چیز سے بلند ہونا، کسی چیز کا کسی چیز پر بیٹھنا۔ یہاں آیت میں یہ ”تہر وغلبہ“ کے معنی میں ہے، یہ معنی زبان عرب سے ثابت و ظاہر ہے، عرش سب مخلوقات سے اوپر اور اونچا ہے اس لئے اس کے ذکر پر اکتفاء فرمایا اور مطلب یہ ہوا کہ اللہ عزوجل تمام مخلوقات پر قابض و غالب ہے۔ یا یہ ”قصد و ارادہ“ کے معنی میں ہے، یعنی پھر عرش کی طرف متوجہ ہوا یعنی اس کی آفرینش کا ارادہ فرمایا یعنی اس کی تخلیق شروع کی۔ مزید تفصیل جاننے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج ۳، ص 339 کا مطالعہ فرمائیں۔

حضرت محمد ﷺ کا ایک جھنڈا جس پر قرآن کا ایک حصہ لکھا ہے

قرآن خالق کائنات کا نام ہے

صفت الہی اور عرش پر استواء



## لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَمَا

لَهُ	مَا	فِي السَّمَوَاتِ	وَ	مَا	فِي الْأَرْضِ	وَ	مَا
اسی کا (ہے)	جو کچھ	آسمانوں میں	اور	جو کچھ	زمین میں	اور	جو کچھ

اسی کی ملک ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں اور جو کچھ

## بَيْنَهُمَا وَمَاتَحْتَ الثَّرَى ⑥ وَإِنْ تَجَهَّزْ

بَيْنَهُمَا	وَ	مَا	تَحْتَ الثَّرَى ⑥	وَ	إِنْ	تَجَهَّزْ
ان دونوں کے درمیان	اور	جو کچھ	گیل مٹی کے نیچے (ہے)	اور	اگر	تم بلند آواز سے کہو

ان کے درمیان ہے اور جو کچھ اس گیلی مٹی (زمین) کے نیچے ہے ۰ اور اگر تم بلند آواز سے

## بِالْقَوْلِ فَإِنَّهُ يَعْلَمُ السِّرَّ وَأَخْفَى ⑦ اللَّهُ

بِالْقَوْلِ	فَإِنَّهُ	يَعْلَمُ	السِّرَّ	وَ	أَخْفَى ⑦	اللَّهُ
بات کو	تو بیشک وہ	جانتا ہے	آہستہ (آواز کو)	اور	(جو اس سے) زیادہ پوشیدہ (ہے)	اللہ

بولو تو بیشک وہ آہستہ آواز کو جانتا ہے اور اسے (بھی) جو اس سے بھی زیادہ پوشیدہ ہے ۰ وہ اللہ ہے،

## لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ⑧ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى ⑧ وَهَلْ

لَا	إِلَهَ	إِلَّا هُوَ	لَهُ	الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى ⑧	وَ	هَلْ
نہیں	کوئی معبود	مگر وہی	اسی کے (ہیں)	سب سے اچھے نام	اور	کیا

اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ سب اچھے نام اسی کے ہیں ۰ اور کیا

## أَتُنكَ حَدِيثُ مُوسَى ⑨ إِذْ رَأَيْنَا أَفْقَالَ

أَتُنكَ	حَدِيثُ مُوسَى ⑨	إِذْ	رَأَيْنَا	فَقَالَ
آئی تمہارے پاس	موسیٰ کی بات، خبر	جب	اس نے دیکھی	تو کہا

تمہارے پاس موسیٰ کی خبر آئی ۰ جب اس نے ایک آگ دیکھی تو اپنی اہلیہ سے

① اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنی سے مراد وہ اچھے نام ہیں جو ذات الہی پر دلالت کرتے ہیں۔ البتہ اللہ تعالیٰ پر اسی نام کا اطلاق جائز ہے جس کا ذکر قرآن و حدیث میں مذکور ہو یا اس کے اطلاق پر امت کا اجماع ہو جیسے اسم ”ہدا“۔ احادیث میں اسماء الحسنیٰ کی بہت فضیلت بیان کی گئی ہے، چنانچہ ایک حدیث پاک میں ہے کہ ”بیشک اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں یعنی ایک کم سو، جس نے انہیں یاد کر لیا وہ جنت میں داخل ہوا۔ (بخاری، ۱۲۲۹/۲، الحدیث: ۲۷۳۶)

ساری کائنات کا مالک اللہ ہے

علم الہی کی وسعت

اللہ کی وحدانیت اور اسمائے حسنیٰ کا بیان

حضرت موسیٰ علیہ السلام و اشارہ واقعہ کی طرف اشارہ

آگ و کچھ کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام و اشارہ واقعہ کی طرف اشارہ

وقف الہی

لَا هَلْهُ اُمْكُثُوا اِثْنًا اَنْتُ نَارًا اَلْعَلَّ

لَا هَلْهُ	اُمْكُثُوا	اِثْنًا	اَنْتُ	نَارًا	اَلْعَلَّ
ابنی اہلیہ سے	تم ٹھہرو	بیشک میں (نے)	دیکھی ہے	آگ	شاید میں

فرمایا: ٹھہرو، بیشک میں نے ایک آگ دیکھی ہے شاید میں

اَتَيْكُمْ مِّنْهَا بِقَبَسٍ اَوْ اَحَدٌ عَلَى النَّارِ

اَتَيْكُمْ مِّنْهَا بِقَبَسٍ	اَوْ	اَحَدٌ	عَلَى النَّارِ
لے آؤں تمہارے پاس اس میں سے کوئی چنگاری	یا	میں پاؤں	آگ پر (کے پاس)

تمہارے پاس اس میں سے کوئی چنگاری لے آؤں یا آگ کے پاس

هُدًى ۱۰ فَلَمَّا أَتَاهَا نُودِيَ يٰمُوسَى ۝ اِثْنًا

هُدًى ۱۰	فَلَمَّا	أَتَاهَا	نُودِيَ	يٰمُوسَى ۝	اِثْنًا
کوئی راستہ بتانے والا	پھر جب	وہ آیا اس (آگ) کے پاس	(تو) ندا کی گئی	اے موسیٰ	بیشک میں

کوئی راستہ بتانے والا پاؤں ۝ پھر وہ جب آگ کے پاس آئے تو ندا فرمائی گئی کہ اے موسیٰ ۝ بیشک میں

اَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ ۚ اِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ۝

اَنَا	رَبُّكَ	فَاخْلَعْ (۱)	نَعْلَيْكَ	اِنَّكَ	بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ۝
میں	تمہارا رب (ہوں)	تو اتار دے	اپنے جوتے	بیشک تو	پاک وادی طوی میں (ہے)

تیرا رب ہوں تو تو اپنے جوتے اتار دے بیشک تو پاک وادی طوی میں ہے ۝

وَ اَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَبِعْ لِمَا يُوحَى ۝ اِنِّىْ اَنَا

وَ اَنَا	اَخْتَرْتُكَ	فَاسْتَبِعْ	لِمَا	يُوحَى ۝	اِنِّىْ
اور میں (نے)	چن لیا تجھے	تو غور سے سن	(اس) کو جو	وحی کی جاتی ہے	بیشک میں

اور میں نے تجھے پسند کیا تو اب اسے غور سے سن جو وحی کی جاتی ہے ۝ بیشک میں ہی

۱..... پاک اور مقدس جگہ پر جوتے اتار کر حاضر ہونا چاہئے کہ یہ اب کے زیادہ قریب ہے نیز مقدس جگہ کا ادب و احترام کرنا انبیاء کرام علیہم السلام کی سنت ہے، اسی وجہ سے انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیاء عظام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کے مزارات اور اس سر زمین کا ادب کیا جاتا ہے جہاں وہ آرام فرماتے ہیں۔



# اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدْنِي وَأَقِمِ

اللَّهُ	لَا	إِلَهَ	إِلَّا	أَنَا	فَاعْبُدْنِي	وَأَقِمِ
اللہ (ہوں)	نہیں	کوئی معبود	سوائے	میرے	تو تم عبادت کرو میری	اور قائم رکھو

اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں تو میری عبادت کرو اور میری یاد کے لیے

## الصَّلَاةَ لِذِكْرِي ۝۱۳ إِنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ أَكَادُ أُخْفِيهَا

الصَّلَاةَ	لِذِكْرِي ۝۱۳	إِنَّ	السَّاعَةَ	آتِيَةٌ	أَكَادُ أُخْفِيهَا ۝۱۴
نماز	میری یاد کے لیے	بیشک	قیامت	آنے والی (ہے)	قریب ہے کہ میں چھپاؤں اسے

نماز قائم رکھو ۝ بیشک قیامت آنے والی ہے۔ قریب ہے کہ میں اسے چھپا رکھوں

## لَتُجْزِيَ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا تَسْعَى ۝۱۵ فَلَا يَصُدُّكَ

لَتُجْزِيَ	كُلُّ نَفْسٍ	بِمَا	تَسْعَى ۝۱۵	فَلَا يَصُدُّكَ
تاکہ بدلہ دیا جائے	ہر جان (کو)	(اس) کا جو	اس نے کوشش کی	تو ہرگز باز نہ رکھے تجھے

تاکہ ہر جان کو اس کی کوشش کا بدلہ دیا جائے ۝ تو قیامت پر

## عَنْهَا مَنْ لَا يُؤْمِنُ بِهَا وَاتَّبِعْ

عَنْهَا	مَنْ	لَا يُؤْمِنُ	بِهَا	وَ اتَّبِعْ
اس (کو ماننے) سے	وہ جو	ایمان نہیں لاتا	اس (قیامت) پر	اور اس نے پیروی کی

ایمان نہ لانے والا اور اپنی خواہش کی پیروی کرنے والا

## هُوَ فَتَرُدِّي ۝۱۶ وَمَا تِلْكَ بِبَيْتِكَ

هُوَ	فَتَرُدِّي ۝۱۶	وَمَا تِلْكَ	بِبَيْتِكَ ۝۱۷
اپنی خواہش (کی)	(اگر ایسا ہوا) تو تو ہلاک ہو جائے گا	اور یہ کیا ہے	تیرے دائیں ہاتھ میں

ہرگز تجھے اس کے ماننے سے باز نہ رکھے ورنہ تو ہلاک ہو جائے گا ۝ اور اے موسیٰ! یہ تمہارے دائیں ہاتھ میں

۱ قیامت آنے کا وقت اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں سے چھپایا ہے، اس کا یہ مطلب نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کسی بھی بندے کو اس کی اطلاع نہیں دی بلکہ دلائل سے یہ بات ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کو قیامت آنے کا وقت بھی بتا دیا ہے اور نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کا قیامت کی نشانیاں بیان فرماتا اور اس کا متعین وقت امت کو نہ بتانا بھی حکمت کے پیش نظر ہے۔ ۲ اس سوال کی حکمت یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ اپنے عطا کو دیکھ لیں اور یہ بات قلب میں خوب راسخ ہو جائے کہ یہ عطا ہے تاکہ جس وقت وہ سانپ کی شکل میں ہو تو آپ کی خاطر مبارک پر

## يُوسٰى ۱۷ قَالَ هٰى عَصٰى اَتَوَكَّوْا عَلٰیهَا

یُوسٰى ۱۷	قَالَ	هٰى	عَصٰى	اَتَوَكَّوْا	عَلٰیهَا
اے موسیٰ	عرض کی	وہ	میرا عصا (ہے)	میں ٹیک لگاتا ہوں	اس پر

کیا ہے؟ ○ عرض کی: یہ میرا عصا ہے میں اس پر تکیہ لگاتا ہوں

## وَ اَهْشٰ بِهَا عَلٰی عَنۡبِیِّ وَاٰلِیِّ فِیْهَا

وَ	اَهْشٰ	بِهَا	عَلٰی عَنۡبِیِّ	وَ	اٰلِیِّ	فِیْهَا
اور	(پتے) جھاڑتا ہوں	اس سے	اپنی بکریوں پر	اور	میرے لئے	اس میں

اور اس سے اپنی بکریوں پر پتے جھاڑتا ہوں اور میری اس میں

## مَا رِبُّ اٰخَرٰی ۱۸ قَالَ اَلْقٰهَا یُوسٰى ۱۹ فَالْقٰهَا

مَا رِبُّ اٰخَرٰی ۱۸	قَالَ	اَلْقٰهَا	یُوسٰى ۱۹	فَالْقٰهَا
دوسری (بھی) کئی ضرورتیں (ہیں)	فرمایا	ڈال دوا سے	اے موسیٰ	تو موسیٰ نے (نیچے) ڈال دیا اسے

اور بھی کئی ضرورتیں ہیں ○ فرمایا: اے موسیٰ اسے ڈال دو ○ تو موسیٰ نے اسے (نیچے) ڈال دیا

## فَاِذَا هِیَ حَیَّةٌ تَسْعٰی ۲۰ قَالَ خُذْهَا وَلَا تَخَفْ

فَاِذَا	هٰی	حَیَّةٌ ۱)	تَسْعٰی ۲۰	قَالَ	خُذْهَا	وَ	لَا تَخَفْ
تو اچانک	وہ	سانپ (بن گیا)	جو دوڑ رہا تھا	فرمایا	پکڑ لو اسے	اور	نہ ڈرو

تو اچانک وہ سانپ بن گیا جو دوڑ رہا تھا ○ (اللہ نے) فرمایا: اسے پکڑ لو اور ڈرو نہیں،

## سَنُعِیْدُهَا سِیْرَتَهَا الْاُولٰی ۲۱ وَ اَضْمَمْ یَدَکَ اِلٰی جَنَاحِکَ

سَنُعِیْدُهَا	سِیْرَتَهَا الْاُولٰی ۲۱	وَ	اَضْمَمْ	یَدَکَ	اِلٰی جَنَاحِکَ
عنقریب ہم لوٹا دیں گے اسے	اس کی پہلی حالت (پر)	اور	ملاؤ	اپنا ہاتھ	اپنے بازو کی طرف

ہم اسے دوبارہ اس کی پہلی حالت پر لوٹا دیں گے ○ اور اپنے ہاتھ کو اپنے بازو سے ملاؤ،

کوئی پریشانی نہ ہو۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ سوال ہمیشہ پوچھنے والے کی لاعلمی کی بنا پر نہیں ہوتا بلکہ اس میں کچھ اور بھی حکمتیں ہوتی ہیں۔ لہذا کسی موقع پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کا کسی سے کچھ پوچھنا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کے بے خبر ہونے کی دلیل نہیں۔

۱..... ہم کلامی کے وقت عصا کو سانپ اس لئے بنایا گیا تاکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اس کا پہلے سے مشاہدہ کر لیں اور جب فرعون کے سامنے یہ عصا سانپ بنے تو آپ علیہ السلام اسے دیکھ کر خو فرود نہ ہوں۔

عصا زمین پر ڈالنے کا حکم اور عصا کا سانپ بن جانا

روشن ہاتھ کا حجر اور اس کی ایک حکمت



تَخْرُجُ بَيْضَاءَ مِنْ غَيْرِ سُوءٍ آيَةً أُخْرَى ۚ لِنُرِيكَ

تَخْرُجُ	بَيْضَاءَ	مِنْ غَيْرِ سُوءٍ	آيَةً أُخْرَى ۚ	لِنُرِيكَ
وہ نکلے گا	خوب سفید (ہو کر)	کسی مرض کے بغیر	دوسری نشانی	تاکہ ہم دکھائیں تجھے

بغیر کسی مرض کے خوب سفید ہو کر، ایک اور معجزہ بن کر نکلے گا تاکہ ہم تجھے

مِنْ اٰیٰتِنَا الْكُبْرٰی ۚ اِذْهَبْ اِلٰی فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طٰغٰی ۚ قَالَ

مِنْ اٰیٰتِنَا الْكُبْرٰی ۚ	اِذْهَبْ	اِلٰی فِرْعَوْنَ (۱)	اِنَّهٗ	طٰغٰی ۚ	قَالَ
اپنی بڑی بڑی نشانیوں سے	تم جاؤ	فرعون کی طرف	پیشک وہ	سرکش ہو گیا (ہے)	عرض کی
اپنی بڑی بڑی نشانیاں دکھائیں	فرعون کے پاس جاؤ، پیشک وہ سرکش ہو گیا ہے	موسیٰ نے عرض کی:			

رَبِّ اَشْرَحْ لِي صَدْرِي ۚ وَيَسِّرْ لِي

رَبِّ	اَشْرَحْ	لِي	صَدْرِي ۚ	و	يَسِّرْ	لِي
اے میرے رب	کھول دے	میرے لیے	میرا سینہ	اور	آسان کر دے	میرے لیے

اے میرے رب! میرے لیے میرا سینہ کھول دے اور میرے لیے میرا کام

اَمْرِي ۚ وَاَحْلِلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِي ۚ يَفْقَهُوا قَوْلِي ۚ

اَمْرِي ۚ	و	اَحْلِلْ	عُقْدَةً	مِّنْ لِّسَانِي ۚ	يَفْقَهُوا	قَوْلِي ۚ
میرا کام	اور	کھول دے	گرہ	میری زبان کی	(تاکہ) وہ سمجھیں	میری بات

آسان فرما دے اور میری زبان کی گرہ کھول دے تاکہ وہ میری بات سمجھیں

وَاَجْعَلْ لِّيْ وَزِيْرًا مِّنْ اَهْلِيْ ۚ لَّهِ رُءُوْنَ اٰخِي ۚ

و	اَجْعَلْ	لِّيْ	وَزِيْرًا	مِّنْ اَهْلِيْ ۚ	لَّهِ رُءُوْنَ اٰخِي ۚ
اور	بنادے	میرے لیے	ایک وزیر	میرے گھر والوں سے	میرے بھائی ہارون (کو)

اور میرے لیے میرے گھر والوں میں سے ایک وزیر کر دے اور میرے بھائی ہارون کو

۱۔ حقیقت میں تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون اور اس کے تمام ہمنے والوں کی طرف بھیجا گیا تھا البتہ فرعون کو خاص طور پر ذکر کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اس نے خدا ہونے کا دعویٰ کیا تھا اور کفر میں حد سے گزر گیا تھا۔ ۲۔ اس سے معلوم ہوا کہ اپنے عزیز کو اپنا جانشین بنانا حرام نہیں۔ اصل مدار اہلیت پر ہے، اگر اولاد اہل ہے تو اسے جانشین بنانا درست ہے، اہل آدمی کا اولاد ہونا کوئی ایسا جرم نہیں کہ اسے جانشین نہ بنایا جاسکے، ہاں کسی خارجی وجہ سے یہ فعل نہ کیا جائے تو وہ جذبات ہے۔ اس معاملے میں لوگوں کی آراء میں بہت افراط و تفریط پایا جاتا ہے، لہذا انہیں اعتدال کی راہ اختیار کرنی چاہئے۔

اَشْدُّ دِيَةً اُذْرِي ۝۳۱ وَاَشْرِكُهُ فِيْ اَمْرِيْ ۝۳۲ كُنْتُ

اَشْدُّ	دِيَةً	اُذْرِي ۝۳۱	وَاَشْرِكُهُ	فِيْ اَمْرِيْ ۝۳۲	كُنْتُ
مضبوط کر دے	اس کے ذریعے	میری کمر	اور	شریک کر دے اسے	میرے کام میں

اس کے ذریعے میری کمر مضبوط فرما ۝ اور اسے میرے کام میں شریک کر دے ۝ تاکہ

نُسَبِحَكَ كَثِيْرًا ۝۳۳ وَنَذْكُرَكَ كَثِيْرًا ۝۳۴ اِنَّكَ كُنْتَ

نُسَبِحَكَ	كَثِيْرًا ۝۳۳	وَنَذْكُرَكَ	كَثِيْرًا ۝۳۴	اِنَّكَ	كُنْتَ
ہم پاکی بیان کریں تیری	کثرت سے	اور	ذکر کریں تیرا	کثرت سے	بیشک تو

ہم بکثرت تیری پاکی بیان کریں ۝ اور بکثرت تیرا ذکر کریں ۝ بیشک تو

بِنَا بَصِيْرًا ۝۳۵ قَالَ قَدْ اُوْتِيْتُ سُوْلَكَ يٰمُوسٰى ۝۳۶

بِنَا	بَصِيْرًا ۝۳۵	قَالَ	قَدْ	اُوْتِيْتُ	سُوْلَكَ	يٰمُوسٰى ۝۳۶
ہمیں	دیکھنے والا	فرمایا	بیشک	تجھے دے دیا گیا	تیرا سوال	اے موسیٰ

ہمیں دیکھ رہا ہے ۝ اللہ نے فرمایا: اے موسیٰ! تیرا سوال تجھے عطا کر دیا گیا ۝

وَلَقَدْ مَنَّا عَلَيْكَ مَرَّةً اُخْرٰى ۝۳۷ اِذَا وَحْيٰنَا

وَلَقَدْ	مَنَّا	عَلَيْكَ	مَرَّةً اُخْرٰى ۝۳۷	اِذَا	وَحْيٰنَا
اور	ضرور بیشک	ہم نے احسان کیا تھا	تجھ پر	ایک مرتبہ اور	جب

اور بیشک ہم نے تجھ پر ایک مرتبہ اور بھی احسان فرمایا تھا ۝ جب ہم نے

اِلٰى اَمَلِكَ مَا يُؤْحٰى ۝۳۸ اِنْ اَقْنَدَ فِيْهِ فِي التَّابُوْتِ

اِلٰى اَمَلِكَ	مَا يُؤْحٰى ۝۳۸	اِنْ	اَقْنَدَ فِيْهِ	فِي التَّابُوْتِ
تمہاری ماں کی طرف	جو	الہام کیا جاتا تھا	کہ	تو رکھ دے اس (بچے) کو

تمہاری ماں کے دل میں وہ بات ڈال دی جو اس کے دل میں ڈالی جانی تھی ۝ کہ اس بچے کو صندوق میں رکھ کر

۱..... اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور سے قوت اور مدد حاصل کرنا نہ توکل کے خلاف ہے اور نہ توحید کے منافی ہے۔

۲..... معلوم ہوا کہ بارگاہ الہی میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مقام اتنا بلند ہے کہ ان کی دعا سے ان کے بھائی حضرت ہارون علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے نبوت حبیب عظیم منصب عطا فرمادیا۔ ۳..... وحی صرف انبیاء کرام علیہم السلام کی طرف ہوتی ہے اور قرآن مجید میں جہاں بھی وحی کا لفظ غیر نبی کے لئے آیا ہے وہاں اس سے ”الہام کرنا“ مراد ہوتا ہے۔



## فَاعْزِ فِيهِ فِي الْيَمِّ فَلْيُتْقِهَ الْيَمِّ بِالسَّاحِلِ

فَاعْزِ فِيهِ	فِي الْيَمِّ	فَلْيُتْقِهَ	الْيَمِّ	بِالسَّاحِلِ
پھر ڈال دے اس (صندوق) کو	دریا میں	پھر ڈال دے گا اسے	دریا	کنارے پر

دریا میں ڈال دے پھر دریا اسے کنارے پر ڈال دے گا

## يَا خُذْهُ عَدُوِّي وَعَدُوِّي لَهُ ط وَالْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً

يَا خُذْهُ	عَدُوِّي	وَ	عَدُوِّي لَهُ	وَ	الْقَيْتُ	عَلَيْكَ	مَحَبَّةً (۱)
(تاکہ) اٹھالے اسے	میرا دشمن	اور	اس کا دشمن	اور	میں نے ڈالی	تجھ پر	محبت

تاکہ اسے وہ اٹھالے جو میرا دشمن ہے اور اس کا (بھی) دشمن ہے اور میں نے تم پر اپنی طرف سے

## مَّيِّتِي ۚ وَلِتُصْنَعَ عَلَى عَيْنِي ۝۳۹ اِذْ

مَّيِّتِي	وَ	لِتُصْنَعَ (۲)	عَلَى عَيْنِي ۝۳۹	اِذْ
اپنی طرف سے	اور	تاکہ تجھے تیار کیا جائے (پرورش کی جائے)	میری نگاہ کے سامنے	جب

محبت ڈالی اور تاکہ میری نگاہ کے سامنے تمہاری پرورش کی جائے ۝ جب

## تَمْشِي اُخْتُكَ فَتَقُولُ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلَى مَن

تَمْشِي	اُخْتُكَ	فَتَقُولُ	هَلْ	اَدُلُّكُمْ	عَلَى	مَن
چلتی جا رہی تھی	تیری بہن	پھر وہ کہنے لگی	کیا	میں رہنمائی کروں تمہاری	(اس) پر	جو

تیری بہن چلتی جا رہی تھی پھر وہ کہنے لگی: کیا میں تمہیں ایسی عورت کی طرف رہنمائی کروں جو

## يَكْفُلُهُ ط فَرَجَعْتُكَ اِلَى اُمِّكَ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا

يَكْفُلُهُ	فَرَجَعْتُكَ	اِلَى اُمِّكَ	كَيْ	تَقَرَّ	عَيْنُهَا
اپنے ذمے لے اس (بچے) کو	تو ہم نے لوٹا دیا تجھے	تیری ماں کی طرف	تاکہ	ٹھنڈی ہو	اس کی آنکھ

اس بچے کی دیکھ بھال کرے تو ہم تجھے تیری ماں کے پاس پھیر لائے تاکہ اس کی آنکھ ٹھنڈی ہو

۱..... حضرت موسیٰ علیہ السلام کا حال یہ تھا کہ جو آپ کو دیکھتا اس کے دل میں آپ کی محبت پیدا ہو جاتی تھی۔ اس سے معلوم ہوا کہ مخلوق میں محبوب اور مقبول ہونا بھی بعض انبیاء کرام علیہم السلام کا معجزہ ہے۔ ہمارے حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیشہ مخلوق کے محبوب ہیں اور یہ محبوبیت بھی حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا معجزہ ہے۔

۲..... اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب بندوں کی پرورش کا انتظام بھی خود فرماتا ہے۔

## وَلَا تَحْزَنْ ۖ وَ قَتَلْتَ نَفْسًا فَتَجَّيْتُكَ مِنَ الْغَمِّ

و	لَا تَحْزَنْ	و	قَتَلْتَ	نَفْسًا	فَتَجَّيْتُكَ	مِنَ الْغَمِّ
اور	وہ غم نہ کرے	اور	تم نے قتل کر دیا	ایک آدمی (کو)	تو ہم نے نجات دی تجھے	غم سے

اور وہ غمگین نہ ہو اور تم نے ایک آدمی کو قتل کر دیا تو ہم نے تمہیں غم سے نجات دی

## وَقَتَلْتُكَ فَتُوتُنَا ۖ فَلَيْتَ سِنِينَ فِي أَهْلِ مَدْيَنَ ۖ ثُمَّ جِئْتَ

و	قَتَلْتُكَ	فَتُوتُنَا	فَلَيْتَ	سِنِينَ	فِي أَهْلِ مَدْيَنَ	ثُمَّ جِئْتَ
اور	ہم نے آزمایا تجھے	خوب آزمانا	پھر تم رہے	کئی سال	مدین والوں میں	پھر تم آئے

اور تمہیں اچھی طرح آزمایا پھر تم کئی برس مدین والوں میں رہے پھر اے موسیٰ!

## عَلَىٰ قَدَرٍ يُّوسُفُ ۖ ۝۳۰ وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِي ۖ ۝۳۱ اِذْهَبْ اَنْتَ

عَلَىٰ قَدَرٍ	يُّوسُفُ	وَ	اصْطَنَعْتُكَ	لِنَفْسِي	اِذْهَبْ	اَنْتَ
ایک معین وقت، وعدے پر	اے موسیٰ	اور	میں نے بنایا تجھے	اپنی ذات کے لئے	جاؤ	تم

تم ایک مقررہ وعدے پر حاضر ہو گئے اور میں نے تجھے خاص اپنی ذات کیلئے بنایا۔ تم اور

## وَ اَخُوكَ بِاَيْتِي وَلَا تَنِيَا فِي ذِكْرِي ۖ ۝۳۲ اِذْهَبَا

وَ	اَخُوكَ	بِاَيْتِي	وَ	لَا تَنِيَا	فِي ذِكْرِي	اِذْهَبَا
اور	تمہارا بھائی	میری نشانیوں کے ساتھ	اور	دونوں سستی نہ کرنا	میری یاد میں	تم دونوں جاؤ

تمہارا بھائی دونوں میری نشانیاں لے کر جاؤ اور میری یاد میں سستی نہ کرنا۔ دونوں

## اِلٰی فِرْعَوْنَ اِنَّهُ طَغٰ ۖ ۝۳۳ فَقُولَا لَهُ قَوْلًا لَّيْسًا لَّعَلَّهُ

اِلٰی فِرْعَوْنَ	اِنَّهُ	طَغٰ	فَقُولَا	لَهُ	قَوْلًا لَّيْسًا	لَّعَلَّهُ
فرعون کی طرف	بیشک وہ	اس نے سرکشی کی (ہے)	تو تم کہنا	اس سے	نرم بات	شاید وہ

فرعون کی طرف جاؤ بیشک اس نے سرکشی کی ہے۔ تو تم اس سے نرم بات کہنا اس امید پر کہ شاید

۱۔ یہ آیت حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بارگاہ الہی میں انتہائی عظمت کی دلیل ہے۔ ۲۔ دین کی تبلیغ نرمی کے ساتھ کرنی چاہئے کیونکہ اس طریقے سے یہ امید زیادہ ہوتی ہے کہ سامنے والا نصیحت قبول کر لے۔ نیز یاد رہے کہ دین کی تبلیغ کے علاوہ دیگر دینی اور دنیوی معاملات میں بھی جہاں تک ممکن ہو نرمی سے ہی کام لینا چاہئے کہ جو فائدہ نرمی کرنے سے ہو سکتا ہے وہ سختی کرنے سے حاصل کرنا مشکل ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک جس چیز میں نرمی ہو تو وہ اسے مزین کر دیتی ہے اور جس چیز سے نرمی نکالی جائے تو اسے عیب دار کر دیتی ہے۔ (مسلم، ص ۱۳۹۸، الحدیث: ۲۵۹۴) (۷۸)



## يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشَىٰ ﴿۳۴﴾ قَالَا رَبَّنَا اِنَّا

يَتَذَكَّرُ	اَوْ	يَخْشَىٰ ﴿۳۴﴾	قَالَا	رَبَّنَا	اِنَّا
نصیحت قبول کر لے	یا	ڈر جائے	انہوں نے عرض کی	اے ہمارے رب	بیشک ہم

وہ نصیحت قبول کر لے یا ڈر جائے ○ دونوں نے عرض کیا: اے ہمارے رب! بیشک ہم

## نَخَافُ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيْنَا اَوْ اَنْ يَّطْغٰى ﴿۳۵﴾

نَخَافُ	اَنْ	يَّفْرُطَ (۱)	عَلَيْنَا	اَوْ	اَنْ	يَّطْغٰى ﴿۳۵﴾
ڈرتے ہیں	(اس بات سے) کہ	وہ زیادتی کرے گا	ہم پر	یا	یہ کہ	وہ سرکشی سے پیش آئے گا

اس بات سے ڈرتے ہیں کہ وہ ہم پر زیادتی کرے گا یا سرکشی سے پیش آئے گا ○

## قَالَ لَا تَخَافَا اِنِّى مَعَكُمَا اَسْمِعُ وَاَسْرِىٰ ﴿۳۶﴾

قَالَ	لَا تَخَافَا	اِنِّى	مَعَكُمَا	اَسْمِعُ	وَاَسْرِىٰ ﴿۳۶﴾
فرمایا	تم ڈرو نہیں	بیشک میں	تمہارے ساتھ (ہوں)	سن رہا ہوں	اور دیکھ رہا ہوں

اللہ نے فرمایا: تم ڈرو نہیں، بیشک میں تمہارے ساتھ ہوں میں سن رہا ہوں اور دیکھ بھی رہا ہوں ○

## فَاَتِيْهِ فَقُوْا اِنَّا سُرُوْا سَرِيْكَ فَاَرْسِلْ

فَاَتِيْهِ	فَقُوْا	اِنَّا	سُرُوْا	سَرِيْكَ	فَاَرْسِلْ
پس تم جاؤ اس کے پاس	تو کہو	بیشک ہم	تیرے رب کے بھیجے ہوئے (ہیں)	تو تو بھیج دے	

پس تم اس کے پاس جاؤ اور کہو کہ ہم تیرے رب کے بھیجے ہوئے ہیں تو بنی اسرائیل کو

## مَعَنَا بَنِيْ اِسْرَآءِيْلَ وَلَا تَعْدِّبْهُمْ قَدْ

مَعَنَا	بَنِيْ اِسْرَآءِيْلَ	وَاَسْرِىٰ	لَا تَعْدِّبْهُمْ	قَدْ
ہمارے ساتھ	بنی اسرائیل (کو)	اور	تکلیف نہ دے انہیں	بیشک

ہمارے ساتھ بھیج دے اور انہیں تکلیف نہ دے بیشک

۱..... موذی انسان اور موذی جانوروں سے خوف کرنا شان نبوت اور توکل کے خلاف نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی طبیعت اور فطرت میں یہ چیز رکھی ہے کہ وہ ضرر دینے والی اور نقصان پہنچانے والی چیزوں سے ڈرتے ہیں۔ اس فطری خوف سے بچنا بہت دشوار ہے اس لئے یہ مذموم بھی نہیں ہے البتہ اس خوف کی بنا پر کلہ حق کہنے سے باز نہیں رہنا چاہیے جیسے موسیٰ علیہ السلام نے بہر حال فرعون کے دربار میں کلمہ حق بلند کیا۔

## جِئْتُكَ بِاَيَّةٍ مِّنْ رَبِّكَ ط وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ

جِئْتُكَ بِاَيَّةٍ	مِّنْ رَبِّكَ	وَالسَّلَامُ (۱)	عَلٰی	مَنْ
ہم لائے ہیں تیرے پاس ایک نشانی	تیرے رب کی طرف سے	اور سلامتی (ہو)	(اس) پر	جو

ہم تیرے رب کی طرف سے ایک نشانی لائے ہیں اور اس پر سلامتی ہو جو

## اَتَّبِعَ الْهُدٰی (۳۷) اِنَّا قَدْ اُوْحٰی اِلَيْنَا اَنَّ الْعَذَابَ

اَتَّبِعَ	اَلْهُدٰی (۳۷)	اِنَّا	قَدْ	اُوْحٰی	اِلَيْنَا	اَنَّ	اَلْعَذَابَ
پیروی کرے	ہدایت (کی)	بیشک	تحقیق	وحی کی جاتی ہے	ہماری طرف	کہ	عذاب

ہدایت کی پیروی کرے ○ بیشک ہماری طرف وحی ہوتی ہے کہ عذاب

## عَلٰی مَنْ كَذَّبَ وَتَوَلٰی (۳۸) قَالَ فَمَنْ

عَلٰی	مَنْ	كَذَّبَ	وَ	تَوَلٰی (۳۸)	قَالَ	فَمَنْ
(اس) پر (ہے)	جو	جھٹلائے	اور	منہ پھیرے	فرعون نے کہا	تو کون (ہے)

اس پر ہے جو جھٹلائے اور منہ پھیرے ○ فرعون بولا: اے موسیٰ!

## رَبُّكُمْ اَيُّوْسٰی (۳۹) قَالَ رَبُّنَا الَّذِيْ اَعْطٰی

رَبُّكُمْ اَيُّوْسٰی (۳۹)	قَالَ	رَبُّنَا	الَّذِيْ	اَعْطٰی
اے موسیٰ	(موسیٰ نے) فرمایا	ہمارا رب	(وہ ہے) جس نے	عطا کی

تو تم دونوں کا رب کون ہے؟ ○ موسیٰ نے فرمایا: ہمارا رب وہ ہے جس نے ہر چیز کو

## كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهُ ثُمَّ هَدٰی (۴۰) قَالَ فَمَا

كُلَّ شَيْءٍ	خَلَقَهُ	ثُمَّ	هَدٰی (۴۰)	قَالَ	فَمَا
ہر چیز (کو)	اس کی خاص شکل و صورت	پھر	راہ دکھائی	(فرعون نے) کہا	تو کیا (ہے)

اس کی خاص شکل و صورت دی پھر راہ دکھائی ○ فرعون بولا:

①..... ہمارے لئے حکم یہ ہے کہ ہم کفار کو سلام نہ کریں اور اگر وہ سلام کریں تو انہیں جواب دے سکتے ہیں البتہ جواب میں صرف عَلَیْكُمْ کہا جائے اور اگر کسی ایسی جگہ سے گزرنا ہو جہاں مسلمان اور کافر دونوں ہوں تو اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ کہیں اور مسلمانوں پر سلام کا ارادہ کریں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یوں کہیں "اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنْ اَتَّبَعَ الْهُدٰی"۔

عذاب الہی کے متعلق لوگوں کی طرف اشارہ

فرعون کا رب موسیٰ اور دیگر چیزوں کے متعلق سوال و جواب



بِالْأَنْقُرُونِ الْأُولَى ۝۱۵ قَالَ عَلِمَهَا عِنْدَ رَبِّي فِي كِتَابٍ ۚ

بِالْأَنْقُرُونِ الْأُولَى ۝۱۵	قَالَ	عَلِمَهَا	عِنْدَ رَبِّي	فِي كِتَابٍ (۱)
پہلی قوموں کا حال	فرمایا	اس کا علم	میرے رب کے پاس (ہے)	ایک کتاب میں

پہلی قوموں کا کیا حال ہے؟ ○ موسیٰ نے فرمایا: ان کا علم میرے رب کے پاس ایک کتاب میں ہے،

لَا يَصِلُ رَبِّي وَلَا يَنْسَى ۝۱۶ الَّذِي جَعَلَ لَكُمْ

لَا يَصِلُ رَبِّي وَلَا يَنْسَى ۝۱۶	وَلَا يَنْسَى ۝۱۶	الَّذِي	جَعَلَ	لَكُمْ
نہ بھٹکتا ہے	میرا رب	اور	نہ بھولتا ہے	وہ جس نے بنایا

میرا رب نہ بھٹکتا ہے اور نہ بھولتا ہے ○ وہ جس نے تمہارے لیے

الْأَرْضَ مَهْدًا ۚ وَسَلَكَ لَكُمْ فِيهَا سُبُلًا ۚ وَأَنْزَلَ

الْأَرْضَ مَهْدًا ۚ	وَسَلَكَ لَكُمْ	فِيهَا	سُبُلًا ۚ	وَأَنْزَلَ
زمین (کو)	بچھونا	اور	آسان کر دیئے	تمہارے لیے

زمین کو بچھونا بنایا اور تمہارے لیے اس میں راستے آسان کر دیئے اور آسمان سے

مِنَ السَّمَاءِ مَاءً ۖ فَأَخْرَجْنَا بِهِ ۚ أَزْوَاجًا مِّنْ نَّبَاتٍ شَتَّى ۝۱۷

مِنَ السَّمَاءِ مَاءً ۖ	فَأَخْرَجْنَا بِهِ ۚ	أَزْوَاجًا	مِّنْ نَّبَاتٍ شَتَّى ۝۱۷
آسمان سے	پانی	تو ہم نے نکالے	اس (پانی) سے جوڑے

پانی نازل فرمایا تو ہم نے اس سے مختلف قسم کی نباتات کے جوڑے نکالے ○

كُلُوا وَارْعَوْا أَنْعَامَكُمْ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ

كُلُوا (۲)	وَارْعَوْا	أَنْعَامَكُمْ	إِنَّ فِي ذَٰلِكَ	لَآيَاتٍ
تم کھاؤ	اور	اپنے مویشیوں (کو)	بیشک	اس میں

تم کھاؤ اور اپنے مویشیوں کو چراؤ، بیشک اس میں عقل والوں کیلئے

- ۱..... حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کو جو جواب دیا کہ ”اس کا علم لوح محفوظ میں ہے“ اس کی وجہ یہ تھی کہ آپ کو گزشتہ قوموں کے حالات معلوم نہ تھے بلکہ وجہ یہ تھی کہ وہ آپ علیہ السلام کو موضوع بدل کر تبلیغ دین سے نہ پھیر سکے۔ یہ تبلیغ دین کا ادب ہے کہ بات کو موضوع پر محدود رکھیں۔
- ۲..... اس آیت میں جو حکم دیا گیا ہے یہ اباحت اور اللہ تعالیٰ کی نعمت یاد دلانے کے لئے ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے یہ نباتات تمہارے لئے اس طور پر نکالی ہیں کہ انہیں کھانا اور اپنے جانوروں کو چرانا تمہارے لئے مباح و جائز ہے۔

لَاُولِي النَّهْيِ ۝۵۳ مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ

لَاُولِي النَّهْيِ ۝۵۳	مِنْهَا	خَلَقْنٰكُمْ (۱)	وَ	فِيْهَا	نُعِيْدُكُمْ
عقل والوں کے لئے	اس (زمین) سے	ہم نے پیدا کیا تمہیں	اور	اسی میں	ہم لوٹائیں گے تمہیں

نشانیاں ہیں ○ ہم نے زمین ہی سے تمہیں بنایا اور اسی میں تمہیں پھر لوٹائیں گے

وَمِنْهَا نَخْرُجُكُمْ تَارَةً أُخْرٰی ۝۵۴ وَلَقَدْ اَرٰیْنٰهُ

وَ	مِنْهَا	نَخْرُجُكُمْ	تَارَةً أُخْرٰی ۝۵۴	وَ	لَقَدْ	اَرٰیْنٰهُ
اور	اسی سے	ہم نکالیں گے تمہیں	دوسری بار	اور	ضرور پیشک	ہم نے دکھائیں اسے

اور اسی سے تمہیں دوبارہ نکالیں گے ○ اور پیشک ہم نے اس کو

اٰیٰتِنَا كُلَّهَا فَكَذَّبَ وَاٰبٰی ۝۵۵ قَالَ اٰجِئْتَنَا

اٰیٰتِنَا كُلَّهَا	فَكَذَّبَ	وَ	اٰبٰی ۝۵۵	قَالَ	اٰجِئْتَنَا
اپنی تمام نشانیاں	تو اس نے جھٹلایا	اور	نہ مانا	فرعون بولا	کیا تم آئے ہو ہمارے پاس

اپنی سب نشانیاں دکھائیں تو اس نے جھٹلایا اور نہ مانا ○ کہنے لگا: اے موسیٰ!

لِنَخْرِجَنَّكَ مِنْ اَرْضِنَا بِسِحْرِکَ یٰمُوسٰی ۝۵۶

لِنَخْرِجَنَّكَ (۲)	مِنْ اَرْضِنَا	بِسِحْرِکَ (۳)	یٰمُوسٰی ۝۵۶
تاکہ نکال دو ہمیں	ہماری زمین سے	اپنے جادو کے ذریعے	اے موسیٰ

کیا تم ہمارے پاس اس لیے آئے ہو کہ ہمیں اپنے جادو کے ذریعے ہماری سر زمین سے نکال دو ○

فَلَنَّاۤیْتِنَکَ بِسِحْرِ مِّثْلِهِۦ فَاجْعَلْ بَیْنَنَا وَبَیْنَکَ

فَلَنَّاۤیْتِنَکَ بِسِحْرِ	مِّثْلِهِۦ	فَاجْعَلْ	بَیْنَنَا وَبَیْنَکَ
تو ضرور ہم لائیں گے تمہارے پاس جادو	اسی کے جیسا	تو تم مقرر کر لو	ہمارے اور اپنے درمیان

تو ضرور ہم بھی تمہارے آگے ویسا ہی جادو لائیں گے تو ہمارے درمیان اور اپنے درمیان

۱۔ میت کی تدفین کے وقت یہ آیت پڑھی جائے، اس کا طریقہ یہ ہے کہ تخفہ لگانے کے بعد جب مٹی ڈالی جائے تو سرہانے کی طرف دونوں ہاتھوں سے تین بار مٹی ڈالیں اور پہلی بار کہیں ”مِنْهَا خَلَقْنٰکُمْ“ دوسری بار کہیں ”وَفِيْهَا نُعِيْدُکُمْ“ اور تیسری بار کہیں ”وَمِنْهَا نَخْرُجُکُمْ تَارَةً أُخْرٰی“ ۲۔ فرعون حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے معجزات دیکھ کر سمجھ تو گیا تھا کہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام حق پر ہیں اور جادو گر نہیں ہیں لیکن اس نے اپنی سلطنت بچانے کے لئے یہ سیاسی چال چلی کہ لوگوں کو گمراہ کرنے کیلئے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے معجزے کو جادو قرار دیا اور کہا کہ موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا مقصد صرف





## فَتَنَّا زَعُوًا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ وَاَسْرُوا

فَتَنَّا زَعُوًا	اَمْرَهُمْ	بَيْنَهُمْ	وَاَسْرُوا
تو وہ اختلاف کرنے لگے	اپنے معاملہ (میں)	اپنے درمیان	اور انہوں نے چھپ کر کیا
تو وہ اپنے معاملہ میں باہم مختلف ہو گئے اور انہوں نے چھپ کر			

## النَّجْوَى ۶۲) قَالُوا اِنَّ هٰذِهِ لَسِحْرَانِ يُرِيدُنِ اَنْ

النَّجْوَى ۶۲)	قَالُوا	اِنَّ	هٰذِهِ	لَسِحْرَانِ	يُرِيدُنِ	اَنْ
مشورہ	کہنے لگے	بیشک	یہ دونوں	ضرور جادو گر (ہیں)	وہ چاہتے ہیں	کہ
مشورہ کیا ۰ کہنے لگے: بیشک یہ دونوں یقیناً جادو گر ہیں، یہ چاہتے ہیں کہ						

## يُخْرِجُكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِ هٰمَآوَيْدَ هَبَا بِطَرِيقَتِكُمُ الْمُثْلَى ۶۳)

يُخْرِجُكُمْ	مِّنْ اَرْضِكُمْ	بِسِحْرِ هٰمَآوَيْدَ	هَبَا بِطَرِيقَتِكُمُ الْمُثْلَى ۶۳)
نکال دیں تمہیں	تمہاری زمین سے	اپنے جادو کے ذریعے	اور تمہارا بہت شرف والا دین لے جائیں
تمہیں تمہاری سر زمین سے اپنے جادو کے زور سے نکال دیں اور تمہارا بہت شرف و بزرگی والا دین لے جائیں ۰			

## فَاَجْبِعُوا كَيْدَكُمْ ثُمَّ اسْتَوَا صَفًّا وَقَدْ اَفْلَحَ الْيَوْمَ

فَاَجْبِعُوا	كَيْدَكُمْ	ثُمَّ	اسْتَوَا	صَفًّا	وَقَدْ	اَفْلَحَ	الْيَوْمَ
تو تم جمع کر لو	اپنا دَاؤ	پھر	آجاؤ	صف (بنا کر)	اور	بیشک	وہ کامیاب ہو گا آج
تو تم اپنا دَاؤ جمع کر لو پھر صف باندھ کر آجاؤ اور بیشک آج وہی کامیاب ہو گا							

## مِنْ اسْتَعْلَى ۶۴) قَالُوا اَيُّوَسَىٰ اِمَّا اَنْ تُلْقٰى وَاِمَّا

مِنْ اسْتَعْلَى ۶۴)	قَالُوا	اَيُّوَسَىٰ	اِمَّا	اَنْ	تُلْقٰى	وَاِمَّا
مِنْ	اسْتَعْلَى ۶۴)	اَيُّوَسَىٰ	اِمَّا	اَنْ	تُلْقٰى	وَاِمَّا
جو	غالب رہا	انہوں نے کہا	اے موسیٰ	یا	یہ کہ	تم (عصائیچے) ڈالو اور یا
جو غالب آئے گا ۰ انہوں نے کہا: اے موسیٰ! یا تم (عصائیچے) ڈالو یا						

نہیں بلکہ صرف لبو و لعب کا سیلے تو محض تجارت کی غرض سے جانا فی نفسہ ناجائز و ممنوع نہیں جبکہ وہاں جانے سے کسی گناہ کا ارتکاب نہ کرنا پڑے۔ پھر بھی کہ اب سے خالی نہیں کہ وہ لوگ ہر وقت معاذ اللہ لعنت اترنے کا محل ہیں اس لئے ان سے دوری ہی بہتر ہے۔

۱..... جادو گروں نے ادب کی وجہ سے مقابلے کی ابتداء کرنا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی رائے مبارک پر چھوڑا اور اس کی برکت سے آخر کار اللہ تعالیٰ نے انہیں ایمان کی دولت سے مشرف فرمادیا۔



اَنْ تَكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَلْفٰی ﴿۶۵﴾ قَالَ بَلْ اَلْقُوْا فَاِذَا

اَنْ	تَكُوْنَ	اَوَّلَ	مَنْ	اَلْفٰی ﴿۶۵﴾	قَالَ	بَلْ	اَلْقُوْا ﴿۱﴾	فَاِذَا
یہ کہ	ہم ہوں	پہلے	جو	ڈالے	فرمایا	بلکہ	تم ڈالو	تو اچانک

ہم پہلے ڈالتے ہیں ○ موسیٰ نے فرمایا: بلکہ تمہی ڈالو تو اچانک

جِبَالُہُمْ وَ عَصِیُّہُمْ یُخِیْلُ اِلَیْہِ مِنْ سِحْرِہُمْ اَنّٰہَا

جِبَالُہُمْ	وَ	عَصِیُّہُمْ	یُخِیْلُ	اِلَیْہِ	مِنْ سِحْرِہُمْ	اَنّٰہَا
ان کی رسیاں	اور	ان کی لاٹھیاں	خیال ہوا	اس کی طرف (کو)	ان کے جادو سے	کہ وہ

ان کی رسیاں اور لاٹھیاں ان کے جادو کے زور سے موسیٰ کے خیال میں یوں لگیں کہ

تَسْعٰی ﴿۶۶﴾ فَاَوْجَسَ فِیْ نَفْسِہٖ خِیْفَۃً مُّوسٰی ﴿۶۷﴾ قُلْنَا لَا تَخَفْ

تَسْعٰی ﴿۶۶﴾	فَاَوْجَسَ	فِیْ نَفْسِہٖ	خِیْفَۃً ﴿۲﴾	مُّوسٰی ﴿۶۷﴾	قُلْنَا	لَا تَخَفْ
دوڑ رہی ہیں	تو محسوس کیا	اپنے دل میں	خوف	موسیٰ (نے)	ہم نے فرمایا	تم ڈرو نہیں

وہ دوڑ رہی ہیں ○ تو موسیٰ نے اپنے دل میں خوف محسوس کیا ○ تو ہم نے فرمایا: ڈرو نہیں

اِنَّکَ اَنْتَ الْاَعْلٰی ﴿۶۸﴾ وَ اَلْقِ مَا فِیْ یَمِیْنِکَ

اِنَّکَ	اَنْتَ	الْاَعْلٰی ﴿۶۸﴾	وَ	اَلْقِ	مَا	فِیْ یَمِیْنِکَ
بیشک تم	تم (ہی)	غالب (ہو)	اور	تم ڈال دو	(اے) جو	تمہارے دائیں ہاتھ میں (ہے)

بیشک تم ہی غالب ہو ○ اور تم بھی اسے ڈال دو جو تمہارے دائیں ہاتھ میں ہے

تَلَقَّفْ مَا صَنَعُوْا ۚ اِنَّمَا صَنَعُوْا کِیْدُ سِحْرِ ط

تَلَقَّفْ	مَا	صَنَعُوْا	اِنَّمَا	صَنَعُوْا	کِیْدُ سِحْرِ ط
وہ نگل جائے گا	(وہ چیزیں) جو	انہوں نے بنائیں	بیشک جو	انہوں نے بنایا	(وہ) جادو گر کا فریب (ہے)

وہ ان کی بنائی ہوئی چیزوں کو نگل جائے گا۔ بیشک جو انہوں نے بنایا ہے وہ تو صرف جادو گروں کا کمر و فریب ہے

۱..... حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جادو گروں سے یہ اس لئے فرمایا کہ ان کے پاس جو کچھ جادو کے کمر و جیلے ہیں پہلے وہ سب ظاہر کر لیں اس کے بعد آپ علیہ السلام اپنا معجزہ دکھائیں اور جب حق باطل کو مٹائے اور معجزہ جادو کو باطل کر دے تو دیکھنے والوں کو بصیرت و عبرت حاصل ہو۔ ۲..... ایک قول یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنی ذات کے حوالے سے نہیں بلکہ قوم کے بارے میں یہ خوف ہوا کہ کہیں کچھ لوگ معجزہ دیکھنے سے پہلے ہی اس نظر بندی کے گرویدہ نہ ہو جائیں اور معجزہ نہ دیکھیں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بشری تقاضے کے مطابق آپ علیہ السلام نے دل میں خوف محسوس کیا۔

## وَلَا يُفْلِحُ السَّحَرُ حَيْثُ آتَى ۚ ۞ فَالْتَقَى السَّحَرَةُ

و	لَا يُفْلِحُ	السَّحَرُ	حَيْثُ	آتَى ۚ ۞	فَالْتَقَى	السَّحَرَةُ
اور	کامیاب نہیں ہوتا	جادوگر	جہاں (بھی)	آجائے	تو گرا دیئے گئے	جادوگر

اور جادوگر کامیاب نہیں ہوتا جہاں بھی آجائے ۞ تو سب جادوگر سجدے میں

## سُجِدَاقَالُوا اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰرُونَ وَمُوسٰی ۝ قَالَ

سُجِدَاقَالُوا	اٰمَنَّا ۙ (۱)	بِرَبِّ هٰرُونَ وَمُوسٰی ۝	قَالَ
سجدہ (میں)	وہ کہنے لگے	ہم ایمان لائے	موسیٰ اور ہارون کے رب پر

گرا دیئے گئے، وہ کہنے لگے: ہم ہارون اور موسیٰ کے رب پر ایمان لائے ۞ فرعون بولا:

## اٰمَنْتُمْ لِهٖ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۙ اِنَّهٗ

اٰمَنْتُمْ	لِهٖ	قَبْلَ	اَنْ	اٰذَنَ	لَكُمْ ۙ	اِنَّهٗ
(کیا) تم ایمان لے آئے	اس پر	(اس سے) پہلے	کہ	میں اجازت دوں	تمہیں	بیشک وہ

کیا تم اس پر ایمان لائے اس سے پہلے کہ میں تمہیں اجازت دوں، بیشک وہ

## لَکَبِیْرُکُمْ الَّذِیْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ فَلَا قَطْعَنَّ اَیْدِیْکُمْ

لَکَبِیْرُکُمْ (۲)	الَّذِیْ	عَلَّمَكُمُ	السِّحْرَ	فَلَا قَطْعَنَّ	اَیْدِیْکُمْ
ضرور تمہارا بڑا (ہے)	جس نے	سکھایا تمہیں	جادو	تو ضرور میں کاٹ دوں گا	تمہارے ہاتھ

تمہارا بڑا ہے جس نے تم سب کو جادو سکھایا تو مجھے قسم ہے میں ضرور تمہارے ایک طرف کے ہاتھ

## وَاَرْجُلُکُمْ مِّنْ خَلَاۤفٍ وَّلَا وَّصَلَبَیْکُمْ فِیْ جُدُوْعِ النَّخْلِ ۚ

وَاَرْجُلُکُمْ	مِّنْ خَلَاۤفٍ	وَّلَا وَّصَلَبَیْکُمْ	فِیْ جُدُوْعِ النَّخْلِ ۚ
اور تمہارے پاؤں	مخالف طرف سے	اور	ضرور میں سولی دوں گا تمہیں

اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹ دوں گا اور تمہیں کھجور کے تنوں پر پھانسی دیدوں گا

۱..... سبحان اللہ! کیا عجیب حال تھا کہ جن لوگوں نے انہی کفر و انکار اور سرکشی کے لئے رسایاں اور لائیاں ڈالی تھیں، ابھی معجزہ دیکھ کر انہوں نے شکرو تہود کے لئے اپنے سر جھکا دیئے اور اپنی گردنیں ڈال دیں۔ ۲..... جادو گروں کو ایمان لاتا دیکھ کر فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ان کا بڑا استاد قرار دیا اور جادو گروں کو دھمکی دی کہ میں تمہارے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹ کر تمہیں سولی چڑھا دوں گا۔ فرعون نے لوگوں کے سامنے جادو گروں کی شکست کو سازش کے انداز میں پیش کیا کہ موسیٰ علیہ السلام ان جادو گروں کے بڑے ہیں اور سازش کے ذریعے جادو گر جان بوجھ کر ہارے۔



## وَلَتَعْلَمَنَّ آيُنَا أَشَدُّ عَذَابًا وَآبَغِي ①

وَلَتَعْلَمَنَّ	آيُنَا ①	أَشَدُّ	عَذَابًا	وَّ	آبَغِي ①
اور ضرور تم جان جاؤ گے	ہم میں کون	زیادہ سخت (ہے)	عذاب (دینے میں)	اور	زیادہ باقی رہنے والا
اور ضرور تم جان جاؤ گے کہ ہم میں کس کا عذاب زیادہ شدید اور زیادہ باقی رہنے والا ہے ○					

## قَالُوا لَنْ نُؤْثِرَكَ عَلَى مَا جَاءَنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ

قَالُوا	لَنْ نُؤْثِرَكَ	عَلَى	مَا	جَاءَنَا	مِنَ الْبَيِّنَاتِ
انہوں نے کہا	ہم ہرگز ترجیح نہ دیں گے تجھے	(اس) پر	جو	آیا ہمارے پاس	روشن دلیلوں سے
انہوں نے کہا: ہم ان روشن دلیلوں پر ہرگز تجھے ترجیح نہ دیں گے جو ہمارے پاس آئی ہیں۔					

## وَالَّذِي فَطَرَ نَافَا قَاضٍ مَا أَنْتَ قَاضٍ ②

وَالَّذِي	فَطَرَ	نَافَا	قَاضٍ	مَا أَنْتَ	قَاضٍ ②
(اس کی) قسم جس نے	ہمیں پیدا کیا	تو کر لے	جو	تو	کرنے والا (ہے)
ہمیں اپنے پیدا کرنے والے کی قسم! تو جو کرنے والا ہے کر لے۔ تو					

## تَقْضِي هَذِهِ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ③

تَقْضِي	هَذِهِ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ﴿٥٦﴾	إِنَّا	أَمْنَا	بِرَبِّنَا
تو کرے گا	اس دنیا کی زندگی (میں)	بیشک	ہم ایمان لائے	اپنے رب پر
اس دنیا کی زندگی میں ہی تو کرے گا ○ بیشک ہم اپنے رب پر ایمان لائے				

## لِيَغْفِرَ لَنَا خَطِيئَاتِنَا مَا أَكْرَهْتَنَا عَلَيْهِ مِنَ السَّحْرِ ④

لِيَغْفِرَ	لَنَا	خَطِيئَاتِنَا	وَّ	مَا أَكْرَهْتَنَا عَلَيْهِ	مِنَ السَّحْرِ ④
تاکہ وہ بخش دے	ہمارے لئے	ہماری خطائیں	اور	وہ جس پر تو نے مجبور کیا ہمیں	جادو سے
تاکہ وہ ہماری خطائیں اور وہ جادو بخش دے جس پر تو نے ہمیں مجبور کیا تھا					

(پچھلے صفحے کا ماحول) ہیں تاکہ مومن علیہ الصلوٰۃ والسلام کو غلبہ مل جائے۔ یہاں بھی فرعون نے سیاسی چال چل کر اپنی شکست کی ذلت سے بچنے کی کوشش کی ہے۔ ① اس سے فرعون ملعون کی مراد یہ تھی کہ اس کا عذاب سخت تر ہے یا رب العالمین کا عذاب زیادہ سخت ہے۔ ② جادو گروں نے مومن ہو کر فرعون سے کہہ دیا کہ جو ہو سکے تو کر لے ہمیں اس کی پروا نہیں، اس سے معلوم ہوا کہ مومن کامل کے دل میں خصوصاً ایمان کے معاملے میں جرأت ہوتی ہے اور وہ ایمان لانے کی صورت میں مخلوق کی طرف سے اذیت جھنجھٹے کی پروا نہیں کرتا۔ اس سے یہ بھی واضح ہوا کہ قادیانی کا نبی ہونا تو بڑی دور کی بات وہ تو مومن بھی نہیں تھا کیونکہ وہ لوگوں سے انتہاؤں سے بڑھ کر تھا۔

## وَاللّٰهُ خَيْرٌ وَأَبْغَىٰ ﴿٤٣﴾ إِنَّهُ مِّنْ يَّاتٍ

وَاللّٰهُ	خَيْرٌ	وَّ	أَبْغَىٰ ﴿٤٣﴾	إِنَّهُ	مِّنْ	يَّاتٍ
اور اللہ	بہتر	اور	زیادہ باقی رہنے والا (ہے)	بیشک	جو	آئے گا

اور اللہ بہتر ہے اور سب سے زیادہ باقی رہنے والا ہے ○ بیشک جو اپنے رب کے حضور

## رَبِّهِ مُجْرِمًا فَإِنَّ لَهُ جَهَنَّمَ لَا يَمُوتُ

رَبِّهِ	مُجْرِمًا	فَإِنَّ	لَهُ	جَهَنَّمَ	لَا يَمُوتُ
اپنے رب (کے حضور)	مجرم (ہو کر)	تو بیشک	اس کے لیے	جہنم (ہے)	وہ مرے گا نہیں

مجرم ہو کر آئے گا تو ضرور اس کے لیے جہنم ہے جس میں نہ

## فِيهَا وَلَا يَحْيَىٰ ﴿٤٤﴾ وَمِنْ يَّاتِيهِمْ مُّوْمِنًا قَدْ

فِيهَا	وَّ	لَا يَحْيَىٰ ﴿٤٤﴾	وَّ	مِّنْ	يَّاتِيهِمْ	مُّوْمِنًا	قَدْ
اس میں	اور	نہ زندہ رہے گا	اور	جو	آئے گا اس کے حضور	ایمان والا (ہو کر)	تحقیق

مرے گا اور نہ (نبی چین سے) زندہ رہے گا ○ اور جو اس کے حضور ایمان والا ہو کر آئے گا کہ

## عَمِلَ الصَّالِحَاتِ فَأُولَٰئِكَ لَهُمُ الدَّرَجَاتُ الْعُلَىٰ ﴿٤٥﴾

عَمِلَ	الصَّالِحَاتِ	فَأُولَٰئِكَ	لَهُمُ	الدَّرَجَاتُ الْعُلَىٰ ﴿٤٥﴾
اس نے عمل کئے (ہوں)	نیک	تو یہ لوگ	ان کے لئے	بلند درجات (ہیں)

اس نے نیک اعمال کئے ہوں تو ان کیلئے بلند درجات ہیں ○

## جَنَّتٍ عَدْنٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خُلِدِ فِيهَا ط

جَنَّتٍ عَدْنٍ	تَجْرِي	مِنْ تَحْتِهَا	الْأَنْهَارُ	خُلِدِ فِيهَا ط
ہمیشہ رہنے کے باغات	بہتی ہیں	ان کے نیچے	نہریں	ہمیشہ رہنے والے

ہمیشہ رہنے کے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں، ہمیشہ ان میں رہیں گے

(پچھلے صفحہ کا حاشیہ) کہ ان کے خوف کی وجہ سے جی جی نہ کر سکا۔ حدیث پاک میں ہے: تم میں سے کوئی اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک اسے اللہ اور اس کا رسول سب سے زیادہ پیار نہ ہوں یہاں تک کہ اسے آگ میں ڈال دیا جاتا کفر کی طرف لوٹنے سے زیادہ پسند ہو۔ (مسند امام احمد، ۴/۱۲، الحدیث: ۱۳۱۵۰) ① قرآن مجید میں اکثر مقامات پر ایمان اور نیک اعمال دونوں کا ساتھ ساتھ ذکر ہوا ہے، اس سے معلوم ہوا کہ صحیح عقائد اور نیک اعمال دونوں ہونا ضروری ہیں۔ جس کے عقیدے میں خرابی ہوئی اور اس کا ایمان پر خاتمہ نہ ہوا تو اسے ہمیشہ کے لئے جہنم کے دردناک عذاب میں مبتلا کر دیا جائے گا اور جس کا عقیدہ صحیح ہو اور ایمان پر اس کا خاتمہ بھی ہوا۔



وَذٰلِكَ جَزَاۤءُ مَنْ تَزَكٰى ۝۶۷ وَ لَقَدْ اَوْحٰیْنَا

و	ذٰلِكَ	جَزَاۤءُ	مَنْ	تَزَكٰى ۝۶۷	وَ	لَقَدْ	اَوْحٰیْنَا
اور	یہ	جزا (ہے)	(اس کی) جو	پاک ہوا	اور	ضرور بیشک	ہم نے وحی کی

اور یہ اس کی جزا ہے جو پاک ہوا اور بیشک ہم نے موسیٰ کی طرف

اِلٰی مُوسٰی ۱۱ اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِیْ قَاصِرٍ لَّهُمْ

اِلٰی مُوسٰی	اَنْ	اَسْرِ ۱۱	بِعِبَادِیْ	قَاصِرٍ	لَّهُمْ
موسیٰ کی طرف	کہ	راتوں رات لے چلو	میرے بندوں کو	پھر بنا دو	ان کے لیے

وحی بھیجی کہ راتوں رات میرے بندوں کو لے چلو اور ان کے لیے

طَرِیْقًاۤی الْبَحْرِ یَبَسًا ۱۲ لَا تَخْفُ دَرَاۤءًا وَّلَا تَخْشٰی ۝۶۸

طَرِیْقًاۤی الْبَحْرِ یَبَسًا	لَا تَخْفُ	دَرَاۤءًا	وَ	لَا تَخْشٰی ۝۶۸
دریا میں خشک راستہ	تجھے ڈرنہ ہو گا	(فرعون کے) پانے (کا)	اور	نہ تجھے خطرہ ہو گا (ڈوبنے کا)

دریا میں خشک راستہ نکال دو۔ تجھے ڈرنہ ہو گا کہ فرعون پکڑ لے اور نہ تجھے خطرہ ہو گا

فَاَتَّبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُودٍۭ فَغَشِیَهُمْ مِّنَ الْیَمِّ مَا

فَاَتَّبَعَهُمْ	فِرْعَوْنُ	بِجُنُودٍۭ	فَغَشِیَهُمْ	مِّنَ الْیَمِّ	مَا
تو پیچھے چل پڑا ان کے	فرعون	اپنے لشکر کے ساتھ	تو ڈھانپ لیا انہیں	دریا سے (نے)	جیسا

تو فرعون اپنے لشکر کے ساتھ ان کے پیچھے چل پڑا تو انہیں دریائے ڈھانپ لیا جیسا

غَشِیَهُمْ ۝۶۹ وَاَصْلَ فِرْعَوْنُ قَوْمَهُ وَاَهْدٰی ۝۷۰

غَشِیَهُمْ ۝۶۹	وَ	اَصْلَ	فِرْعَوْنُ	قَوْمَهُ	وَ	اَهْدٰی ۝۷۰
ڈھانپ لیا انہیں	اور	گمراہ کیا	فرعون (نے)	اپنی قوم (کو)	اور	راہ نہ دکھائی

انہیں ڈھانپ لیا اور فرعون نے اپنی قوم کو گمراہ کیا اور راہ نہ دکھائی

(پچھلے صفحہ کا ماحول) لیکن اس نے نیک اعمال نہ کئے اور بد روز قیامت رحمت الہی شامل حال نہ ہوئی تو اسے بھی عذاب جہنم کا سامنا کرنا پڑے گا۔ لہذا صحیح عقائد اور رضائے الہی کے لئے نیک اعمال دونوں اختیار کئے جائیں تاکہ جہنم کی سزا پائے بغیر جنت کی نعمتیں حاصل ہو سکیں۔ ۱۔ دین کی حفاظت کے لئے ہجرت کرنا باعث فضیلت ہے، حدیث پاک میں ہے: جو شخص اپنی جان پر اور اپنے دین پر فتنہ کے اندیشے کی وجہ سے اپنے دین کی حفاظت کے لئے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہو تو اسے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں صدق لکھا جاتا ہے اور جب وہ مرے گا تو شہید کی موت مرے گا۔ (مسند الفردوس، ۵۳۰/۳، الحدیث: ۵۱۵۰) ۲۔ قوم کے دینی اور دنیاوی نقصان یا

يَبْنِي إِسْرَآءِيلَ قَدْ أَنْجَيْنَاكَ مِنْ عَدُوِّكَمْ وَوَعَدْنَاكُمْ

يَبْنِي إِسْرَآءِيلَ قَدْ أَنْجَيْنَاكُمْ مِنْ عَدُوِّكُمْ وَ وَعَدْنَاكُمْ

اے بنی اسرائیل! بیشک ہم نے نجات دی تمہیں تمہارے دشمن سے اور وعدہ کیا تم سے

اے بنی اسرائیل! بیشک ہم نے تمہیں تمہارے دشمن سے نجات دی اور تمہارے ساتھ

جَانِبَ الطُّورِ الْأَيْمَنِ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْسَّنَّ وَالسَّلْوَى ۝۸۰ كَلُوا

جَانِبَ الطُّورِ الْأَيْمَنِ وَ نَزَّلْنَا عَلَيْكُمْ السَّنَّ وَالسَّلْوَى ۝۸۰ كَلُوا

طور کی دائیں جانب (کا) اور اتارا تم پر من اور سلوی تم کھاؤ

کوہ طور کی دائیں جانب کا وعدہ کیا اور تم پر من اور سلوی اتارا ۝ جو پاکیزہ رزق

مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَلَا تَطْغَوْا فِيهِ

مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَلَا تَطْغَوْا فِيهِ

پاکیزہ چیزوں سے جو ہم نے رزق دیا تمہیں اور زیادتی نہ کرو اس میں

ہم نے تمہیں دیا ہے اس میں سے کھاؤ اور اس میں زیادتی نہ کرو

فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبِي ۚ وَمَنْ يَحْلِلْ عَلَيْهِ غَضَبِي

فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبِي ۚ وَمَنْ يَحْلِلْ عَلَيْهِ غَضَبِي

کہ لازم ہو جائے، اتر آئے تم پر میرا غضب اور جس پر لازم ہو گیا، اتر آیا میرا غضب

کہ تم پر میرا غضب اتر آئے اور جس پر میرا غضب اتر آیا

فَقَدْ هَوَى ۝۸۱ وَإِنِّي لَعَفَّارٌ لِّسُنِّ تَابَ

فَقَدْ هَوَى ۝۸۱ وَإِنِّي لَعَفَّارٌ لِّسُنِّ تَابَ

تو بیشک وہ گر گیا اور بیشک میں اس آدمی کو بہت بخشنے والا ہوں جس نے توبہ کی

تو بیشک وہ گر گیا ۝ اور بیشک میں اس آدمی کو بہت بخشنے والا ہوں جس نے توبہ کی

(پچھلے صفحہ کا مشابہ) بھلائی میں قوم کے سربراہ اور حکمران کا انتہائی اہم کردار ہوتا ہے، اگر یہ سدھ جائے تو قوم دنیا میں بھی حقیقی کامیابی پاسکتی ہے اور آخرت میں بھی حقیقی فلاح سے سرفراز ہو سکتی ہے اور اگر یہ گمراہ جائے تو قوم دینی اور دنیاوی دونوں اعتبار سے بے پناہ نقصان اٹھاتی ہے۔ ۱۔ توبہ ایسی اہم ترین چیز ہے جس سے بندہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بخشش اور مغفرت کا پورا پورا حاصل کر سکتا ہے۔ البتہ یہ بات یاد رہے کہ توبہ وہی مقبول اور فائدہ مند ہے جو سچی ہو اور سچی توبہ اپنے گناہ پر نادم و شرمسار ہو کر اسے چھوڑنے اور آئندہ وہ گناہ نہ کرنے کے پختہ ارادے کا نام ہے، شخص زبان سے الفاظ توبہ دہرا دینا کافی نہیں۔ حدیث پاک میں ہے کہ گناہ سے توبہ کرنے والا بھلا ہے۔



## وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا هَتَدٰى ۝۸۲ وَمَا

وَاٰمَنَ	وَعَمِلَ	صَالِحًا	هَتَدٰى ۝۸۲	وَمَا
اور ایمان لایا	اور عمل کیا	نیک	پھر ہدایت پر رہا	اور کس چیز نے

اور ایمان لایا اور نیک عمل کیا پھر ہدایت پر رہا ○ اور اے موسیٰ!

## اَعْبَدَكَ عَنْ قَوْمِكَ يٰمُوسٰى ۝۸۳ قَالَ هُمْ اَوْلَآءِ

اَعْبَدَكَ	عَنْ قَوْمِكَ	يٰمُوسٰى ۝۸۳	قَالَ	هُمْ	اَوْلَآءِ
جلدی میں مبتلا کر دیا تجھے	اپنی قوم سے	اے موسیٰ	عرض کی	وہ	یہ ہیں

تجھے اپنی قوم سے کس چیز نے جلدی میں مبتلا کر دیا؟ ○ عرض کی: وہ یہ

## عَلٰى اَثَرِىْ وَعَجَلْتُ اِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضٰى ۝۸۴

عَلٰى اَثَرِىْ	وَعَجَلْتُ	اِلَيْكَ	رَبِّ	لِتَرْضٰى ۝۸۴
میرے نشان قدم پر	اور	میں نے جلدی کی	تیری طرف	اے میرے رب تاکہ تو راضی ہو جائے

میرے پیچھے ہیں اور اے میرے رب! میں نے تیری طرف اس لئے جلدی کی تاکہ تو راضی ہو جائے ○

## قَالَ فَاِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ مِنْۢ بَعْدِكَ وَاَصْلَهُمُ السَّامِرِىُّ ۝۸۵ فَرَجَعْمُوسٰى اِلٰى قَوْمِهِ غَضْبَانَ

قَالَ	فَاِنَّا	قَدْ	فَتَنَّا	قَوْمَكَ	مِنْۢ بَعْدِكَ	وَاَصْلَهُمُ
فرمایا	تو بیشک	تحقیق	ہم نے آزمائش میں ڈال دیا	تیری قوم (کو)	تیرے بعد	اور

فرمایا، تو ہم نے تیرے آنے کے بعد تیری قوم کو آزمائش میں ڈال دیا اور

## اَصْلَهُمُ السَّامِرِىُّ ۝۸۵ فَرَجَعْمُوسٰى اِلٰى قَوْمِهِ غَضْبَانَ

اَصْلَهُمُ (۱)	السَّامِرِىُّ ۝۸۵	فَرَجَعْمُوسٰى	اِلٰى قَوْمِهِ	غَضْبَانَ (۲)
گمراہ کر دیا انہیں	سامری (نے)	تو واپس آیا	اپنی قوم کی طرف	غضبناک (ہو کر)

سامری نے انہیں گمراہ کر دیا ○ تو موسیٰ اپنی قوم کی طرف غضبناک ہو کر

(پچھلے سائے کا مادی) جیسے اس نے گناہ کیا ہی نہیں اور گناہ پر قائم رہتے ہوئے اس سے توبہ کرنے والا اپنے رب سے مذاق کرنے والے کی طرح ہے۔ (شعب الایمان، ۵/۳۳۹، الحدیث: ۷۱۷۸)

۱۔ اس آیت میں گمراہ کرنے کی نسبت سامری کی گئی کیونکہ وہ اس کا سبب اور باعث بنا تھا۔ اس سے ثابت ہوا کہ کسی چیز کو اس کے سبب کی طرف منسوب کرنا جائز ہے، اسی طرح یوں کہہ سکتے ہیں کہ ماں باپ نے پرورش کی، دینی پیشواؤں نے ہدایت کی، اولیاء کرام رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ نے حاجت روائی فرمائی اور بزرگوں نے بلا دفع کی۔ ۲۔ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا یہ غضب اپنی ذات کے لئے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے لئے تھا اور یہ ممنوع نہیں بلکہ جائز ہے۔ (رسول اللہ ﷺ)

# اَسِفًاۙ قَالَ يَقَوْمِ اَلَمْ يَعِدْكُمْ رَبُّكُمْ

اَسِفًا	قَالَ	يَقَوْمِ	اَلَمْ يَعِدْكُمْ	رَبُّكُمْ
افسوس (کرتے ہوئے)	فرمایا	اے میری قوم	کیا وعدہ نہیں کیا تھا تم سے	تمہارے رب (نے)

افسوس کرتے ہوئے لوٹے (اور) فرمایا: اے میری قوم! کیا تمہارے رب نے تم سے اچھا وعدہ

# وَعَدًاۙ اَحْسَنًاۙ اَفَطَالَ عَلَيْكُمُ الْعَهْدُۙ اَمْ اَرَدْتُمْۙ اَنْ يَّحِلَّ

وَعَدًاۙ اَحْسَنًا	اَفَطَالَ	عَلَيْكُمْ	الْعَهْدُۙ	اَمْ اَرَدْتُمْۙ	اَنْ يَّحِلَّ
اچھا وعدہ	تو کیا لمبی ہوگئی	تم پر	مدت	یا	تم نے چاہا کہ

نہ کیا تھا؟ کیا مدت تم پر لمبی ہوگئی تھی یا تم نے یہ چاہا کہ تم پر

# عَلَيْكُمْ غَضَبٌۙ مِّنْ رَبِّكُمْۙ فَاَخْلَفْتُمْ مَّوْعِدِيۙ ﴿۸۶﴾

عَلَيْكُمْ	غَضَبٌۙ	مِّنْ رَبِّكُمْۙ	فَاَخْلَفْتُمْ	مَّوْعِدِيۙ ﴿۸۶﴾
تم پر	غضب	تمہارے رب کی طرف سے	پس تم نے خلاف ورزی کی	میرے وعدے (کی)

تمہارے رب کا غضب اتر آئے؟ پس تم نے مجھ سے وعدہ خلافی کی ہے؟

# قَالُوا۟ مَاۤ اَخْلَفْنَا مَوْْعِدَكَۙ بِمَلِكِنَاۙ وَلَكِنَّا

قَالُوا۟	مَاۤ اَخْلَفْنَا	مَوْْعِدَكَۙ	بِمَلِكِنَاۙ	وَلَكِنَّا
انہوں نے کہا	ہم نے خلاف ورزی نہیں کی	آپ کے وعدے (کی)	اپنے اختیار سے	اور

انہوں نے کہا: ہم نے اپنے اختیار سے آپ کے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کی لیکن

# حٰصِلُنَاۙ اَوْ ذٰرًاۙ مِّنْ زَيْنَةِ الْقَوْمِۙ فَقَدْ فُتِنَاۙ فَاَكْذٰبُكَ

حٰصِلُنَاۙ	اَوْ ذٰرًاۙ	مِّنْ زَيْنَةِ الْقَوْمِۙ	فَقَدْ فُتِنَاۙ	فَاَكْذٰبُكَ
ہم سے اٹھوائے گئے	بوجھ	قوم کے زیورات کے	تو ہم نے ڈال دیا انہیں	پھر اسی طرح

قوم کے کچھ زیورات کے بوجھ ہم سے اٹھوائے گئے تھے تو ہم نے ان زیورات کو ڈال دیا پھر اسی طرح

(پچھلے سنے کاما) صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (ایمان کی سب سے مضبوطی) اللہ کے لئے محبت کرنا اور اللہ کے لئے بغض رکھنا ہے۔ (شعب الامان، ۲/۲۹، الحدیث: ۹۵۱۱)

۱..... حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اس طرز عمل میں یہ ہدایت موجود ہے کہ اگر ماتحتوں میں سے کوئی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول علیہ السلام کی نافرمانی کرے تو اسے سمجھا دیا جائے۔ افسوس! اپنی زمانہ لوگوں کا حال یہ ہے کہ ان کے ماتحت کام کرنے والا اگر ان کے کسی حکم کی خلاف ورزی کرتا ہے تو یہ بسا اوقات اس پر مولا و ہار بارش کی طرح برس پڑتے ہیں لیکن اگر یہی لوگ ان کے سامنے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتے ہیں تو ان کے ماتھے پر شکن تک نہیں آتی۔ اللہ تعالیٰ



أَتَقَى السَّامِرِيُّ ۝ فَاخْرَجَ لَهُمْ عَجَلًا جَسَدًا ۝

أَتَقَى	السَّامِرِيُّ ۝	فَاخْرَجَ	لَهُمْ	عَجَلًا جَسَدًا	لَهُ
ڈال دیا	سامری (نے)	تو اس نے نکالا	ان کے لیے	بے جان پھڑا	اس کی (آواز)

سامری نے ڈال دیا ۝ تو اس نے ان لوگوں کے لیے ایک بے جان پھڑا نکال دیا جس کی

خَوَاصِرٌ فَقَالُوا هَذَا آ إِلَهُكُمْ وَإِلَهُ مُوسَى ۝

خَوَاصِرٌ	فَقَالُوا	هَذَا	إِلَهُكُمْ	وَ	إِلَهُ مُوسَى
گائے کی آواز (تھی)	تو لوگوں نے کہا	یہ	تمہارا معبود	اور	موسیٰ کا معبود (ہے)

گائے جیسی آواز تھی تو لوگ کہنے لگے: یہ تمہارا معبود ہے اور موسیٰ کا معبود ہے

فَنَسِيَ ۝ أَفَلَا يَرَوْنَ أَلَّا يَرْجِعُ إِلَيْهِمْ قَوْلًا ۝

فَنَسِيَ ۝	أَفَلَا يَرَوْنَ	أَلَّا يَرْجِعُ	إِلَيْهِمْ	قَوْلًا	
تو موسیٰ بھول گیا ہے	تو کیا وہ نہیں دیکھتے	بیشک وہ (پھڑا) نہیں لوٹاتا	ان کی طرف	کسی بات کا جواب	

اور موسیٰ بھول گئے ہیں ۝ تو کیا وہ نہیں دیکھتے کہ وہ پھڑا انہیں کسی بات کا جواب نہیں دیتا

وَلَا يَمْلِكُ لَهُمْ صَرًّا وَلَا نَفْعًا ۝ وَلَقَدْ

وَلَا يَمْلِكُ	لَهُمْ	صَرًّا	وَلَا	نَفْعًا ۝	وَلَقَدْ
اور	وہ مالک نہیں	ان کے لئے	کسی نقصان	اور نہ	کسی نفع (کا)
				اور	ضرور بیشک

اور ان کیلئے نہ کسی نقصان کا مالک ہے اور نہ نفع کا ۝ اور بیشک

قَالَ لَهُمْ هَارُونَ مِنْ قَبْلِ يَقَوْمِ اسْمَاعِيلَ ۝

قَالَ	لَهُمْ	هَارُونَ	مِنْ قَبْلِ	يَقَوْمِ	اسْمَاعِيلَ ۝
فرمایا	ان سے	ہارون (نے)	(اس سے) پہلے	اے میری قوم	تمہیں صرف آزمایا گیا ہے

ہارون نے ان سے پہلے ہی کہا تھا کہ اے میری قوم! تمہیں اس کے ذریعے صرف آزمایا

(پچھلے سنے کامیاب) انہیں ہدایت عطا فرمائے۔ حدیث پاک میں ہے: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی ذات کے لئے کبھی کسی سے انتقام نہیں لیا البتہ اگر کوئی اللہ عزوجل کی حرام کی ہوئی چیزوں کا مرتکب ہو تا تو ضرور اس سے مواخذہ فرماتے۔ (بخاری، ۳۸۹/۲، الحدیث: ۳۵۹۰) ۱..... روشن آیات اور معجزات دیکھنے کے بعد بصیرت کا اندھا پن اور عقل والوں کی عقل و فہم کا سلب ہو جانا بہت بڑی بدبختی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے محفوظ فرمائے۔ ۲..... حضرت ہارون علیہ السلام نے قوم کو سب سے پہلے باطل چیز کے بارے میں تنبیہ فرمائی، پھر آپ علیہ السلام نے انہیں اللہ تعالیٰ کو پچھاننے کی دعوت دی، پھر انہیں نبوت کو پچھاننے کی دعوت دی، اس سے

بِهِ ۚ وَ اِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمٰنُ فَاتَّبِعُوْنِيْ وَ اَطِيعُوْا

بِهِ	وَ	اِنَّ	رَبَّكُمُ	الرَّحْمٰنُ	فَاتَّبِعُوْنِيْ	وَ	اَطِيعُوْا
اس کے ذریعے	اور	بیشک	تمہارا رب	رحمن (ہے)	تو تم پیروی کرو میری	اور	اطاعت کرو

جارہا ہے اور بیشک تمہارا رب رحمن ہے تو میری پیروی کرو اور میرے حکم کی

اَمْرِیْ ۙ ۱۰۰ قَالُوا لَنْ نَّبْرَحَ عَلَیْهِ عٰكِفٰیْنَ حَتّٰی

اَمْرِیْ ۙ ۱۰۰	قَالُوا	لَنْ نَّبْرَحَ	عَلَیْهِ	عٰكِفٰیْنَ	حَتّٰی
میرے حکم (کی)	انہوں نے کہا	ہم رہیں گے	اس کی (پوجا) پر	جم کر بیٹھے	یہاں تک کہ

اطاعت کرو ○ بولے ہم تو اس پر جم کر بیٹھے رہیں گے جب تک

یَرْجِعْ اِلَیْنَا مُوسٰی ۙ ۹۱ قَالَ یٰھٰرُوْنُ مَا مَنَعَكَ

یَرْجِعْ	اِلَیْنَا	مُوسٰی ۙ ۹۱	قَالَ	یٰھٰرُوْنُ	مَا	مَنَعَكَ
لوٹ کر آجائیں	ہماری طرف	موسیٰ	(موسیٰ نے) کہا	اے ہارون	کس چیز نے	منع کیا تجھے

ہمارے پاس موسیٰ لوٹ کر نہ آجائیں ○ موسیٰ نے فرمایا: اے ہارون! جب تم نے انہیں گمراہ ہوتے دیکھا تھا

اِذْ رَاٰیْتَهُمْ ضَلُّوْا ۙ ۹۲ اَلَا تَتَّبِعِنِ ۚ اَفَعَصٰیْتَ اَمْرِیْ ۙ ۹۳

اِذْ	رَاٰیْتَهُمْ	ضَلُّوْا ۙ ۹۲	اَلَا تَتَّبِعِنِ ۚ	اَفَعَصٰیْتَ	اَمْرِیْ ۙ ۹۳
جب	تم نے دیکھا انہیں	گمراہ ہوتے	کہ تم پیچھے نہ آئے میرے	تو کیا تم نے نہ مانا	میرا حکم

تو تمہیں کس چیز نے میرے پیچھے آنے سے منع کیا تھا؟ کیا تم نے میرا حکم نہ مانا؟ ○ ○ (۱)

قَالَ یٰبَنُوْاۤءَ لَا تَاْخُذْ بِلِحٰیثَتِیْ وَلَا بِرَاسِیْ ۚ

قَالَ	یٰبَنُوْاۤءَ	لَا تَاْخُذْ	بِلِحٰیثَتِیْ	وَلَا	بِرَاسِیْ ۚ (۲)
(ہارون نے) کہا	اے میری ماں کے بیٹے	تم نہ پکڑو	میری داڑھی کو	اور	نہ

ہارون نے کہا: اے میری ماں کے بیٹے! میری داڑھی اور میرے سر کے بال نہ پکڑو

(پچھلے صفحے کا ماحول) کے بعد آپ ﷺ نے انہیں شریعت کے احکام پر عمل کرنے کا حکم دیا۔ یہ وعظ و نصیحت کرنے کے معاملے میں انتہائی عمدہ ترتیب ہے اور حضور ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کی سیرت مبارکہ میں وعظ و نصیحت کی اس ترتیب کا انتہائی اعلیٰ نمونہ موجود ہے۔ ①..... یہاں دو گول دائرے اس لئے لگائے گئے ہیں کہ اس مقام پر دو آیات کا ترجمہ ایک ساتھ کیا گیا ہے۔ ②..... حضرت موسیٰ علیہ السلام کو یہ گمان ہوا کہ حضرت ہارون علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو بھڑکا پرستی سے روکنے میں کامل خفیہ نہیں کی، اس بنا پر آپ ﷺ نے جوش غضب میں حضرت ہارون علیہ السلام کے سر اور داڑھی کے بالوں کو پکڑ کر

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی سیرت مبارکہ ﷺ سے پوچھنا

حضرت ہارون علیہ السلام کی طرف سے مفسریت



إِنِّي خَشِيتُ أَنْ تَقُولَ فَرَّقْتَ بَيْنَ بَنِي إِسْرَءِيلَ وَ

اِنِّي	خَشِيتُ <sup>(۱)</sup>	أَنْ	تَقُولَ	فَرَّقْتَ	بَيْنَ بَنِي إِسْرَءِيلَ	وَ
بیشک میں	ڈر رہا تھا	کہ	تم کہو گے	تم نے تفرقہ ڈال دیا	بنی اسرائیل کے درمیان	اور

بیشک مجھے ڈر تھا کہ تم کہو گے کہ (اے ہارون!) تم نے بنی اسرائیل میں تفرقہ ڈال دیا اور

لَمْ تَرْقُبْ قَوْلِي<sup>(۹۳)</sup> قَالَ فَمَا خَطْبُكَ يَا مَرْيَمُ<sup>(۹۵)</sup>

لَمْ تَرْقُبْ	قَوْلِي <sup>(۹۳)</sup>	قَالَ	فَمَا خَطْبُكَ	يَا مَرْيَمُ <sup>(۹۵)</sup>
تم نے انتظار نہ کیا	میری بات (کا)	(موسیٰ نے) فرمایا	تو تیرا کیا حال (ہے)	اے سامری

تم نے میری بات کا انتظار نہ کیا ○ موسیٰ نے فرمایا: اے سامری! تو تیرا کیا حال ہے؟ ○

قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ يَبْصُرُوا بِهِ فَقَبَضْتُ

قَالَ	بَصُرْتُ	بِمَا	لَمْ يَبْصُرُوا	بِهِ	فَقَبَضْتُ
اس نے کہا	میں نے دیکھا	(اس) کو جو	لوگوں نے نہیں دیکھا	اس کو	تو میں نے بھری

اس نے کہا: میں نے وہ دیکھا جو لوگوں نے نہ دیکھا تو میں نے فرشتے کے نشان سے

قَبْضَةً مِّنْ أَثَرِ الرَّسُولِ فَنَبَذْتُهَا وَكَذَلِكَ سَوَّلْتُ

قَبْضَةً	مِّنْ أَثَرِ الرَّسُولِ <sup>(۲)</sup>	فَنَبَذْتُهَا	وَ	كَذَلِكَ	سَوَّلْتُ
ایک مٹھی	رسول (یعنی جبریل) کے نشان سے	پھر ڈال دیا اے	اور	اسی طرح	اچھا کر دیکھا

ایک مٹھی بھری پھر اسے ڈال دیا اور میرے نفس نے مجھے یہی

لِي نَفْسِي<sup>(۹۶)</sup> قَالَ فَاذْهَبْ فَإِنَّ لَكَ فِي الْحَيَاةِ

لِي	نَفْسِي <sup>(۹۶)</sup>	قَالَ	فَاذْهَبْ	فَإِنَّ	لَكَ	فِي الْحَيَاةِ
میرے لئے	میرے نفس (نے)	(موسیٰ نے) فرمایا	تو تو چلا جا	پس بیشک	تیرے لئے	زندگی میں

اچھا کر کے دکھایا ○ موسیٰ نے فرمایا: تو تو چلا جا پس بیشک زندگی میں تیرے لئے یہ سزا ہے

(پچھلے سنے کاماش) اپنی طرف کھینچا تو حضرت ہارون علیہ السلام نے یہ کلام فرمایا: نوٹ: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فعل حضرت ہارون علیہ السلام کی توجہ کے طور پر ہرگز نہ تھا بلکہ شدت غضب میں ایسا ہوا اور یہ غضب چونکہ رضائے الہی کے لئے تھا اس لئے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اس فعل پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔ ۱۔ حضرت ہارون علیہ السلام نے قوم کو خلاف شرع کام سے روکنے کی کوشش کی اور چند بزرگ افراد کے علاوہ باقی لوگ اپنی حرکت پر ڈٹ گئے اور آپ علیہ السلام کی مخالفت پر اتر آئے، چنانچہ حالات کی نزاکت کے پیش نظر آپ علیہ السلام ان سے الگ ہو گئے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام

أَنْ تَقُولَ لَا مِسَاسَ ۖ وَإِنَّ لَكَ مَوْعِدًا

اَنْ	تَقُوْلَ	لَا مِسَاسَ <sup>(۱)</sup>	وَ	اِنَّ	لَكَ	مَوْعِدًا
یہ (سزا ہے) کہ	تو کہے گا	نہ چھوٹا	اور	بیشک	تیرے لیے	ایک وعدے کا وقت (ہے)
کہ تو کہے گا: ”نہ چھوٹا“ اور بیشک تیرے لیے ایک وعدہ کا وقت ہے						

لَنْ تُخْلَفَهُ<sup>ج</sup> وَانْظُرْ إِلَى إِلَهِكَ الَّذِي ظَلْتَ عَلَيْهِ

لَنْ تُخْلَفَهُ	وَ	انْظُرْ	إِلَى الْهَيْكَلِ	الَّذِي ظَلَمْتَ عَلَيْهِ
تجھ سے ہرگز خلاف ورزی نہ کی جائے گی اس کی	اور	تو دیکھ	اپنے معبود کی طرف	جس (کی پوجا) پر تو رہا
جس کی تجھ سے خلاف ورزی نہ کی جائے گی اور اپنے اس معبود کو دیکھ جس کے سامنے تو سارا دن				

عَاكِفًا ۖ لَنُحَرِّقَنَّهُ ثُمَّ لَنَنْسِفَنَّهُ فِي الْيَمِّ نَسْفًا ﴿٩٧﴾

عَاكِفًا	لُنَحْرَقَتْهُ	ثُمَّ	لَنَسِيفَتُهُ	فِي الْيَمِّ	نَسَقًا ۝۹۰
جم کر بیٹھا	ضرور ہم جلائیں گے اسے	پھر	ضرور ہم بہا دیں گے اسے	دریا میں	ریزہ ریزہ (کر کے)
ڈٹ کر بیٹھا رہا، قسم ہے: ہم ضرور اسے جلائیں گے پھر ریزہ ریزہ کر کے دریا میں بہائیں گے ○					

إِنَّمَا إِلَهُكُمُ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ۖ وَسِعَ

اِقْبَا الْهُكْمُ	اللّٰهُ	الَّذِي	لَا	إِلَهَ	إِلَّا هُوَ	وَسِعَ
تمہارا معبود صرف	اللہ (ہے)	وہ جو	نہیں	کوئی معبود	مگر وہ	اس نے احاطہ کیا ہوا ہے
تمہارا معبود تو وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کا علم						

كُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ۙ ﴿٩٨﴾ كَذَلِكَ نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنْبَاءِ مَا

کُلُّ شَيْءٍ	عِلْمًا ۙ	كَذَلِكَ	نَقُصُّ	عَلَيْكَ	مِنْ أَثْبَاءٍ (2)	مَا
ہر چیز (کا)	علم (سے)	اسی طرح	ہم بیان کرتے ہیں	تم پر	خبروں میں سے	(اس کی) جو
ہر چیز کو محیط ہے ○ (اے حبیب!) ہم تمہارے سامنے اسی طرح پہلے گزری ہوئی						

کی دہائی تک خاموشی اختیار فرمائی یعنی قوم کو رکے کی جتنی طاقت تھی وہ استعمال نہ کی، اس سے زیادہ نہیں کیا اور اسی حکم الہی کو تاہم البتہ عمل دہشت ہرگز نہیں کیا۔ کیونکہ مہذبیت یہ ہے کہ خلاف شرع چیز دیکھ کر جتنی قدرت ہے اتنا بھی نہ روکا جائے۔ ۲۔ جمہور مفسرین کے نزدیک یہاں رسول سے مراد حضرت جبریل علیہ السلام ہے۔ ۱۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اس فرمان کے بعد سامی کی حال یہ ہوا کہ وہ لوگوں کو چھوٹے سے منع کرنا تھا اور اگر اتفاقاً کوئی اس سے چھوچتا تو وہ اور چھوٹے والا دونوں شدید بخاری میں مبتلا ہو جاتے تھے۔ اس



قرآن سے منہ پھیرنے والوں کا انجام

قَدْ سَبَقَ ۚ وَقَدْ آتَيْنَاكَ مِنْ لَدُنَّا ذِكْرًا ۖ مَنِ

قَدْ	سَبَقَ	وَ	قَدْ	اتَيْنَكَ	مِنْ لَدُنَّا	ذِكْرًا ﴿٩٩﴾	مَنْ
تحقیق	پہلے گزر گیا	اور	بیشک	ہم نے عطا کیا تجھے	اپنے پاس سے	ایک ذکر	جو

خبریں بیان کرتے ہیں اور بیشک ہم نے تمہیں اپنے پاس سے ایک ذکر عطا فرمایا جو

أَعْرَضَ عَنْهُ فَإِنَّهُ يَحْمِلُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وِزْرًا ۝١٠٠

اعْرَضَ	عَنْهُ	فَاتَهُ	يَحْبِلُ	يَوْمَ الْقِيَمَةِ	وَزَمَرًا ۝۱۰
منہ پھیرے گا	اس سے	تو بیشک وہ	اٹھائے گا	قیامت کے دن	ایک بھاری بوجھ

اس سے منہ پھیرے گا تو بیشک وہ قیامت کے دن ایک بڑا بوجھ اٹھائے گا ○

خُلِدَيْنِ فِيهِ ۖ وَسَاءَ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حِمْلًا ﴿١٠١﴾

حُلْدَيْنِ	و	سَاءَ	لَهُمْ	يَوْمَ الْقِيَامَةِ	حِنَلًا ﴿١٠﴾
ہمیشہ رہنے والے	اور	بہت برا ہوگا	ان کیلئے	قیامت کے دن	بوجھ

وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے اور وہ قیامت کے دن ان کیلئے بہت برا بوجھ ہوگا ○

يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ وَنَحْشُرُ الْجُرِمِينَ يَوْمَئِذٍ

يَوْمَ	يُنْفَخُ <sup>(1)</sup>	فِي الصُّورِ	وَ	نَحْشُرُ	الْجُرْمِينَ	يَوْمَئِذٍ
(جس) دن	پھونکا جائے گا	صور میں	اور	ہم اٹھائیں گے	جبرموموں (کو)	اس دن

جس دن صُور میں پھونکا جائے گا اور ہم اس دن مجرموں کو اس حال میں اٹھائیں گے کہ

زُرْقًا ۝ يَتَخَفَتُونَ بَيْنَهُمْ إِنْ

زُرْعًا ۛ	يَخَافُونَ	يَبْنَهُمْ	إِنْ
نیلی آنکھوں والے	وہ آہستہ آہستہ باتیں کریں گے	اپنے درمیان (آپس میں)	نہیں

ان کی آنکھیں نیلی ہوں گی ○ وہ آپس میں آہستہ آہستہ باتیں کریں گے کہ

سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے زبان انبیاء کو ایسی قوت عطا فرمائی کہ جو بات ان کی زبان مبارک سے نکل جاتی ہو پوری ہو جاتی تھی۔<sup>(۲)</sup> سابقہ قوموں کے واقعات غیبی کی خبریں ہیں اور یہ خبریں حضور ﷺ اللہ تعالیٰ عنہ و آلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے بتائی ہیں، اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ عنہ و آلہ وسلم کو غیب کا علم عطا فرمایا ہے۔<sup>(۱)</sup> صورت میں دو مرتبہ بیچونک ماری جائے گی، پہلی بار جب حضرت اسرافیل علیہ الصلوٰۃ والسلام صور میں بیچونک ماریں گے تو اس کی آواز سن کر تمام لوگ مر جائیں گے، آسمان، زمین، نہاد، یہاں تک کہ صور، حضرت اسرافیل علیہ الصلوٰۃ والسلام اور تمام فرشتے فنا ہو جائیں گے، اُس وقت اللہ واحد حقیقی

لَبِثْتُمْ إِلَّا عَشْرًا ۝ نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَا يَقُولُونَ إِذْ

لَبِثْتُمْ	إِلَّا	عَشْرًا ۝	نَحْنُ	أَعْلَمُ	بِمَا	يَقُولُونَ	إِذْ
تم رہے (دنیا میں)	مگر	دس (رات)	ہم	خوب جانتے ہیں	(اس) کو جو	وہ کہیں گے	جب
تم دنیا میں صرف دس رات رہے ہو ○ ہم خوب جانتے ہیں جو وہ کہیں گے جب							

يَقُولُ امْتَلُكُمْ طَرِيقَةً إِنْ لَبِثْتُمْ إِلَّا يَوْمًا ۝

يَقُولُ	امْتَلُكُمْ	طَرِيقَةً	إِنْ	لَبِثْتُمْ	إِلَّا	يَوْمًا ۝	وَ
کہے گا	ان میں سب سے بہتر	رائے (میں)	نہیں	تم رہے	مگر	ایک دن	اور
ان میں سب سے بہتر رائے والا کہے گا کہ تم صرف ایک ہی دن رہے تھے ○ اور							

يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّي نَسْفًا ۝

يَسْأَلُونَكَ	عَنِ الْجِبَالِ	فَقُلْ	يَنْسِفُهَا	رَبِّي	نَسْفًا ۝
وہ پوچھتے ہیں تم سے	پہاڑوں کے بارے	تم کہو	اڑا دے گا انہیں	میرا رب	ریزہ ریزہ (کر کے)
آپ سے پہاڑوں کے بارے میں سوال کرتے ہیں۔ تم فرماؤ! انہیں میرا رب ریزہ ریزہ کر کے اڑا دے گا ○					

فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا ۝ لَا تَرَى فِيهَا عِوَجًا

فَيَذَرُهَا	قَاعًا	صَفْصَفًا ۝	لَا تَرَى	فِيهَا	عِوَجًا
تو (بنا) چھوڑے گا اس (زمین) کو	چٹیل میدان	ہموار	تو نہیں دیکھے گا	اس میں	ناہمواری
تو زمین کو ہموار چٹیل میدان بنا چھوڑے گا ○ تو اس میں کوئی ناہمواری دیکھے گا					

وَلَا أَمْتًا ۝ يَوْمَ يَتَّبِعُونَ الدَّاعِيَ لَا

وَلَا	أَمْتًا ۝	يَوْمَ	يَتَّبِعُونَ	الدَّاعِيَ ۝	لَا
اور نہ	اونچائی	اس دن	لوگ پیچھے چلیں گے	پکارنے والے (کے)	نہیں (ہوگا)
اور نہ اونچائی ○ اس دن پکارنے والے کے پیچھے چلیں گے، (لوگوں کی طرف سے)					

(پچھلے سنے کامیاب) کے سوا کوئی نہ ہو گا، پھر جب اللہ تعالیٰ چاہے گا تب حضرت اسرار علیہ السلام کو زندہ فرمائے گا اور صور کو پیدا کر کے دوبارہ پھونکنے کا حکم دے گا، اب صور پھونکنے ہی تمام اولین و آخرین، فرشتے، انسان، جنات اور حیوانات موجود ہو جائیں گے۔ ۱۔۔۔۔۔ وقت ایک نفیس نقدی اور لطیف جوہر ہے، اسے کسی اختیار اور فانی چیز کو پانے کے لئے خرچ نہ کیا جائے بلکہ اس سے وہ چیز حاصل کرنے کی کوشش کی جائے جو انتہائی اعلیٰ اور ہمیشہ رہنے والی ہے، لہذا غفلت نہ کو چاہئے کہ وہ اپنے وقت کو صرف دنیاوی زندگی کو پر سکون بنانے، اس کی لذتوں اور رنگینیوں سے لطف اندوز ہونے اور اس کے عیش و عشرت کے حصول میں صرف کر کے اسے ضائع کر دے۔



## عَوَجَ لَهُ ۚ وَخَشَعَتِ الْأَصْوَاتُ

عَوَجَ	لَهُ	وَ	خَشَعَتِ	الْأَصْوَاتُ
(لوگوں کی طرف سے) ادھر ادھر ہونا	اس (داعی) کے لئے	اور	پست ہو جائیں گی	تمام آوازیں
اس داعی کے لئے ادھر ادھر ہونا نہ ہو گا اور سب آوازیں رحمن کے حضور پست ہو کر رہ جائیں گی				
لِلرَّحْمَنِ فَلَا تَسْمَعُ إِلَّا هَمْسًا ۝۱۰۸ یَوْمَئِذٍ لَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ إِلَّا				
لِلرَّحْمَنِ	فَلَا تَسْمَعُ	إِلَّا	هَمْسًا ۝۱۰۸	یَوْمَئِذٍ لَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ ۝۱۰۹
رحمن کے حضور	تو تو نہ سنے گا	مگر	ہلکی سی آواز	اس دن نفع نہ دے گی
تو تو ہلکی سی آواز کے سوا کچھ نہ سنے گا ○ اس دن کسی کی شفاعت کام نہ دے گی سوائے				

دنیا  
کون کر سکے گا؟  
دن شفاعت

علم الہی کی شان

## مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَنُ وَرَضِيَ لَهُ قَوْلًا ۝۱۰۹ يَعْلَمُ مَا

مَنْ أَذِنَ لَهُ	الرَّحْمَنُ	وَ	رَضِيَ	لَهُ	قَوْلًا ۝۱۰۹	يَعْلَمُ	مَا
جس کو اجازت دیدی	رحمن (نے)	اور	پسند فرمائی	اس کی	بات	وہ جانتا ہے	جو کچھ
اس کے جسے رحمن نے اجازت دیدی ہو اور اس کی بات پسند فرمائی ہو ○ وہ جانتا ہے جو کچھ							
بَيِّنَ آيَاتِهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ بِهِ عِلْمًا ۝۱۱۰							
بَيِّنَ آيَاتِهِمْ	وَ	مَا	خَلْفَهُمْ	وَ	لَا يُحِيطُونَ	بِهِ	عِلْمًا ۝۱۱۰
ان کے آگے	اور	جو کچھ	ان کے پیچھے (ہے)	اور	لوگ احاطہ نہیں کر سکتے	اس کا	علم (سے)
ان لوگوں کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے اور لوگوں کا علم اسے نہیں گھیر سکتا ○							

## وَعَنَتِ الْوُجُوهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ ۖ وَقَدْ خَابَ

وَعَنَتِ	الْوُجُوهُ	لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ ۖ	وَقَدْ	خَابَ
اور	جھک جائیں گے	خود زندہ، قائم رکھنے والے کے حضور	اور	بیشک
اور تمام چہرے اُس کے حضور جھک جائیں گے جو خود زندہ، دوسروں کو قائم رکھنے والا ہے اور بیشک وہ شخص				

بروز قیامت لوگوں کا ایک حال  
اور مشرکوں کی ناکامی

(پچھلے سنے کامیاب) نہ کرے بلکہ اپنی آخرت بہتر سے بہتر بنانے میں اپنا کامل وقت استعمال کرے۔ ۲..... یہاں داعی سے مراد حضرت اسرافیل علیہ السلام ہیں۔

۱..... اس آیت میں شفاعت کا ثبوت موجود ہے، چنانچہ علامہ علی بن محمد خازن رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: یہ آیت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ قیامت کے دن مومن کے علاوہ کسی اور کی شفاعت نہ ہوگی اور کہا گیا ہے کہ شفاعت کرنے والے کا درجہ بہت عظیم ہے اور یہ اسے ہی حاصل ہو گا جسے اللہ تعالیٰ اجازت عطا فرمائے گا اور وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پسندیدہ ہو گا۔ (خازن، طہ، تحت الآية: ۱۰۹، ۳/۳۶۳)

مَنْ حَصَلَ ظُلْمًا ۱۱۱ وَمَنْ يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ وَهُوَ

مَنْ	حَصَلَ	ظُلْمًا ۱۱۱	وَمَنْ	يَعْمَلْ	مِنَ الصَّالِحَاتِ	وَهُوَ
جس نے	بوجھ اٹھایا	ظلم (کا)	اور	جو	کچھ نیک اعمال	اور (جبکہ) وہ

ناکام رہا جس نے ظلم کا بوجھ اٹھایا ○ اور جو کوئی اسلام کی حالت میں

مُوِّ مِنْ فَلَا يَخْضُ ظُلْمًا وَلَا هَضْبًا ۱۱۲ وَكَذَلِكَ

مُوِّ مِنْ	فَلَا يَخْضُ	ظُلْمًا	وَلَا	هَضْبًا ۱۱۲	وَكَذَلِكَ
ایمان والا (ہو)	تو اسے خوف نہ ہوگا	زیادتی (کا)	اور	نہ	کمی (کا)

کچھ نیک اعمال کرے تو اسے نہ زیادتی کا خوف ہوگا اور نہ کمی کا ○ اور یوں ہی

أَنْزَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا وَصَرَّفْنَا فِيهِ مِنَ الْوَعِيدِ

أَنْزَلْنَاهُ	قُرْآنًا عَرَبِيًّا	وَصَرَّفْنَا	فِيهِ	مِنَ الْوَعِيدِ
ہم نے نازل کیا اسے	عربی قرآن	اور	مختلف انداز سے بیان کیں	اس میں کچھ وعیدیں

ہم نے اسے عربی قرآن نازل فرمایا اور اس میں مختلف انداز سے عذاب کی وعیدیں بیان کیں

لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ أَوْ يُحْدِثُ لَهُمْ ذِكْرًا ۱۱۳

لَعَلَّهُمْ	يَتَّقُونَ	أَوْ	يُحْدِثُ	لَهُمْ	ذِكْرًا ۱۱۳
تاکہ وہ	لوگ ڈریں	یا	وہ (قرآن) پیدا کر دے	ان کے (دلوں میں)	کچھ غور و فکر، نصیحت

تاکہ لوگ ڈریں یا قرآن ان کے دل میں کچھ غور و فکر پیدا کرے ○

فَتَعَلَى اللَّهِ الْمَلِكُ الْحَقُّ وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْآنِ مِنْ قَبْلِ

فَتَعَلَى	اللَّهُ	الْمَلِكُ الْحَقُّ	وَلَا	تَعْجَلْ ۱)	بِالْقُرْآنِ	مِنْ قَبْلِ
تو بہت بلند ہے	اللہ	سچا بادشاہ	اور	تم جلدی نہ کرو	قرآن میں	(اس سے) پہلے

تو وہ اللہ بہت بلند ہے جو سچا بادشاہ ہے اور آپ کی طرف قرآن کی وحی کے ختم ہونے سے پہلے

۱..... جب حضرت جبریل علیہ السلام قرآن کریم لے کر نازل ہوتے تھے تو سفید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے ساتھ ساتھ پڑھتے تھے اور جلدی کرتے تھے تاکہ خوب یاد ہو جائے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ اے حبیب! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، آپ یاد کرنے کی مشقت نہ اٹھائیں۔ پھر سورۃ قیامہ میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو جمع کرنے اور اسے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبان مبارک پر جاری کرنے کا خود ذمہ لے کر آپ کی اور زیادہ تسلی فرمادی۔

نیک اعمال کی قبولیت ایمان کے ساتھ شرط ہے

قرآن میں وعیدیں بیان کئے جانے کا مقصد

نیز قرآن کے وقت ایک عمل سے بچنے اور حکم میں انصاف کی دعا مانگنے کی ہدایت



## أَنْ يُقْضَىٰ إِلَيْكَ وَحْيُهُ وَقُل رَّبِّ

أَنْ	يُقْضَىٰ	إِلَيْكَ	وَحْيُهُ	وَقُلْ	رَبِّ
کہ	پوری کی جائے	تمہاری طرف	اس کی وحی	اور	تم کہو

قرآن میں جلدی نہ کرو اور عرض کرو: اے میرے رب!

## زِدْنِي عِلْمًا ۱۱۳ وَلَقَدْ عَهِدْنَا إِلَىٰ آدَمَ مِنْ قَبْلُ

زِدْنِي (۱)	عِلْمًا ﴿۱۱۳﴾	وَ	لَقَدْ	عَهِدْنَا	إِلَىٰ آدَمَ	مِنْ قَبْلُ
زیادہ کر دے مجھے	علم (میں)	اور	ضرور بیشک	ہم نے عہد لیا	آدم سے	(اس سے) پہلے

میرے علم میں اضافہ فرما ۱ اور بیشک ہم نے آدم کو اس سے پہلے تاکیدی حکم دیا تھا

## فَتَنَسَىٰ وَلَمْ نَجِدْ لَهُ عَزْمًا ۱۱۵ وَإِذْ قُلْنَا

فَتَنَسَىٰ	وَقُلْنَا	لَمْ نَجِدْ	لَهُ	عَزْمًا	(۱۱۵)	وَإِذْ	قُلْنَا
تو وہ بھول گیا	اور	ہم نے نہیں پایا	اس کا	مضبوط ارادہ	اور	جب	ہم نے فرمایا

تو وہ بھول گیا اور ہم نے اس کا کوئی مضبوط ارادہ نہ پایا تھا ۱ اور جب ہم نے فرشتوں سے

## لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدْ وَاِلٰٓءَا اِبْلِيسَ ط

لِلْمَلٰٓئِكَةِ	اسْجُدْ وَاِلٰٓءَا	اِبْلِيسَ	ط
فرشتوں سے	تم سجدہ کرو	آدم کو	تو انہوں نے سجدہ کیا

فرمایا کہ آدم کو سجدہ کرو تو ابلیس کے سوا سب سجدے میں گر گئے،

## اَبٰی ۱۱۶ فَقُلْنَا يَا اٰدَمُ اِنَّ هٰذَا عَدُوٌّ لَّكَ وَ

اَبٰی ﴿۱۱۶﴾	فَقُلْنَا	يَا اٰدَمُ	اِنَّ	هٰذَا	عَدُوٌّ	لَّكَ	وَ
اس نے انکار کر دیا	تو ہم نے فرمایا	اے آدم	بیشک	یہ	دشمن (ہے)	تمہارا	اور

اس نے انکار کر دیا ۱ تو ہم نے فرمایا، اے آدم! بیشک یہ تیرا اور

۱..... حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تمام مخلوق میں سب سے بڑے عالم ہیں اور آپ کا علم ہمیشہ ترقی میں ہے، اس کے باوجود انہیں زیادتی علم کی وعما گئے کا علم دیا گیا، اس سے معلوم ہوا کہ علم سے کبھی میر نہیں ہوتا چاہئے بلکہ مزید علم کی طلب میں رہنا چاہئے اور علم کی حرص اچھی چیز ہے۔ ۲..... یہ آیت حضرت آدم علیہ السلام کی عصمت پر بڑی واضح دلیل ہے کہ انہوں نے جان بوجھ کر ممنوعہ درخت سے نہیں کھایا بلکہ اس کی وجہ اللہ تعالیٰ کا حکم یاد نہ رہنا تھا اور جو کام سبوا ہو وہ گناہ نہیں ہوتا۔

لِرَوْحِكَ فَلَا يُخْرِجَنَّكَمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقَى ۝۱۱۷

لِرَوْحِكَ	فَلَا يُخْرِجَنَّكَمَا	مِنَ الْجَنَّةِ	فَتَشْقَى ۝۱۱۷
تمہاری بیوی کا	تو وہ ہرگز نہ نکال دے تم دونوں کو	جنت سے	(اگر ایسا ہو) تو تم مشقت میں پڑ جاؤ گے

تیری بیوی کا دشمن ہے تو یہ ہرگز تم دونوں کو جنت سے نہ نکال دے ورنہ تو مشقت میں پڑ جائے گا ○

إِنَّ لَكَ أَلَّا تَجُوعَ فِيهَا وَلَا تَعْرَى ۝۱۱۸

إِنَّ	لَكَ	أَلَّا تَجُوعَ (۱)	فِيهَا	وَلَا تَعْرَى ۝۱۱۸	وَلَا
بیشک	تیرے لیے	(یہ ہے) کہ تو بھوکا نہ ہو گا	اس (جنت) میں	اور	نہ بے لباس ہو گا

بیشک تیرے لیے جنت میں یہ ہے کہ نہ تو بھوکا ہو گا اور نہ ہی ننگا ہو گا ○

أَنَّكَ لَا تَظْمَأُ فِيهَا وَلَا تَصْحَى ۝۱۱۹

أَنَّكَ	لَا تَظْمَأُ	فِيهَا	وَلَا تَصْحَى ۝۱۱۹ (۲)	فَوْسَوْسَ	إِلَيْهِ
بیشک تو	پیاسا نہ ہو گا	اس میں	اور نہ تجھے دھوپ لگے گی	تو سوسہ ڈالا	اس کی طرف

یہ کہ نہ کبھی تو اس میں پیاسا ہو گا اور نہ تجھے دھوپ لگے گی ○ تو شیطان نے اسے

الشَّيْطَانُ قَالَ يَا آدَمُ هَلْ أَدُلُّكَ عَلَى شَجَرَةِ الْخُلْدِ

الشَّيْطَانُ	قَالَ	يَا آدَمُ	هَلْ	أَدُلُّكَ	عَلَى شَجَرَةِ الْخُلْدِ
شیطان (نے)	کہنے لگا	اے آدم	کیا	میں رہنمائی کروں تمہاری	ہمیشہ رہنے کے درخت پر

و سوسہ ڈالا، کہنے لگا: اے آدم! کیا میں تمہیں ہمیشہ رہنے کے درخت

وَمُلْكٍ لَا يَبْلَى ۝۱۲۰ فَأَكَلَا مِنْهَا فَبَدَتْ

وَمُلْكٍ	لَا يَبْلَى ۝۱۲۰	فَأَكَلَا	مِنْهَا	فَبَدَتْ
اور	(ایسی) بادشاہی (پر)	(جو) فنا نہ ہوگی	تو ان دونوں نے کھالیا	اس (درخت) سے تو ظاہر ہو گئے

اور ایسی بادشاہت کے متعلق بتا دوں جو کبھی فنا نہ ہوگی ○ تو ان دونوں نے اس درخت میں سے کھالیا تو ان پر

۱۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضرت آدم علیہ السلام اسی مشہور جنت میں رکھے گئے تھے جو بعد قیامت نیل کو عطا ہوگی، وہ کوئی دنیاوی باغ نہ تھا کیونکہ دنیاوی باغ میں تو دھوپ بھی ہوتی ہے اور یہاں بھوک بھی لگتی ہے۔

۲۔ جنتی نعمتوں کی بڑی اہمیت ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے ایسی نعمتیں تیار کی ہیں جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی انسان نے سنا اور نہ ہی کسی انسان کے دل پر ان کا کوئی خیال گزرا۔ (مسلم، ص ۱۵۱۶، الحدیث: (۳) ۲۸۲۳)



لَهُمَا سَوْآتُهُمَا وَ طَفَقَا يَخْصِفْنَ عَلَيْهِمَا مِنْ ذَرَقِ الْجَنَّةِ ۚ وَ

لَهُمَا	سَوْآتُهُمَا	وَ	طَفَقَا يَخْصِفْنَ	عَلَيْهِمَا	مِنْ ذَرَقِ الْجَنَّةِ	وَ
ان کے لئے	ان کے شرم کے مقام	اور	وہ چپکانے لگ گئے	اپنے اوپر	جنت کے پتوں سے	اور

ان کی شرم کے مقام ظاہر ہو گئے اور وہ جنت کے پتے اپنے اوپر چپکانے لگے اور

عَصَىٰ آدَمَ رَبَّهُ فَغَوَىٰ ﴿١٣١﴾ ثُمَّ

عَصَىٰ (۱)	آدَمَ	رَبَّهُ	فَغَوَىٰ (۱۳۱)	ثُمَّ
لغزش واقع ہوئی	آدم (سے)	اپنے رب (کے حکم میں)	تو اس نے (اپنے مقصد کی) راہ نہ پائی	پھر

آدم سے اپنے رب کے حکم میں لغزش واقع ہوئی تو جو مقصد چاہا تھا وہ نہ پایا ○ پھر

اجْتَبَاهُ رَبُّهُ فَتَابَ عَلَيْهِ وَهَدَىٰ ﴿١٣٢﴾

اجْتَبَاهُ	رَبُّهُ	فَتَابَ عَلَيْهِ	وَ	هَدَىٰ (۱۳۲)
چن لیا اسے	اس کے رب (نے)	تو اپنی رحمت سے رجوع فرمایا اس پر	اور	(خاص قرب کا) راستہ دکھایا

اس کے رب نے اسے چن لیا تو اس پر اپنی رحمت سے رجوع فرمایا اور خصوصی قرب کا راستہ دکھایا ○

قَالَ اهْبِطَا مِنْهَا جَمِيعًا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ

قَالَ	اهْبِطَا	مِنْهَا	جَمِيعًا	بَعْضُكُمْ	لِبَعْضٍ	عَدُوٌّ
(اللہ نے) فرمایا	نیچے اتر جاؤ	اس (جنت) سے	سب	تمہارے بعض	بعض کے	دشمن (ہیں)

اللہ نے فرمایا: تم دونوں اکٹھے جنت سے اتر جاؤ، تمہارے بعض بعض کے دشمن ہوں گے

فَمَا يَأْتِيَنَّكُمْ مِّنِّي هُدًى فَمَنِ اتَّبَعَ

فَمَا	يَأْتِيَنَّكُمْ	مِّنِّي	هُدًى	فَمَنِ	اتَّبَعَ
پھر اگر	آئے تمہارے پاس	میری طرف سے	ہدایت	تو جو	پیروی کرے گا

پھر (اے اولادِ آدم) اگر تمہارے پاس میری طرف سے کوئی ہدایت آئے تو جو میری ہدایت کی

۱..... اس آیت میں ظاہری اور صوری اعتبار سے حضرت آدم علیہ السلام کی طرف نافرمانی کی نسبت کی گئی ہے ورنہ جو فعل حضرت آدم علیہ السلام سے ہوا وہ درحقیقت کوئی گناہ نہ تھا جیسا کہ اوپر بیان ہوا اور ظاہری و صوری اعتبار سے نافرمانی کی نسبت بھی اس لئے کی گئی ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے بہر حال اس درخت سے کھایا تھا اگرچہ ان کا ارادہ نہ تھا۔ نوٹ: کسی دینی ضرورت جیسے تلاوت قرآن و حدیث کے بغیر حضرت آدم علیہ السلام کی طرف معصیت کی نسبت کرنا ناجائز ہے۔

هُدَاىَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقٰى ۱۲۳ وَمَنْ اَعْرَضَ					
هُدَاىَ	فَلَا يَضِلُّ	وَلَا يَشْقٰى ۱۲۳	وَمَنْ	اَعْرَضَ	
میری ہدایت (کی)	تو نہ وہ گمراہ ہو گا	اور نہ بد بخت ہو گا	اور جس نے	منہ پھیرا	
پیروی کرے گا تو وہ نہ گمراہ ہو گا اور نہ بد بخت ہو گا ○ اور جس نے					
عَنْ ذِكْرِىْ فَاِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا وَنَحْشُرُهُ					
عَنْ ذِكْرِىْ ۱۲۴	فَاِنَّ	لَهُ	مَعِيشَةً ضَنْكًا	وَنَحْشُرُهُ	
میرے ذکر سے	تو بیشک	اس کے لیے	تنگ زندگی (ہے)	اور ہم اٹھائیں گے اسے	
میرے ذکر سے منہ پھیرا تو بیشک اس کے لیے تنگ زندگی ہے اور ہم اسے قیامت کے دن					
يَوْمَ الْقِيَمَةِ اَعْمٰى ۱۲۵ قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِىْ اَعْمٰى					
يَوْمَ الْقِيَمَةِ	اَعْمٰى ۱۲۵	قَالَ	رَبِّ	لِمَ	حَشَرْتَنِىْ
قیامت کے دن	اندھا	وہ کہے گا	اے میرے رب	کیوں	تو نے اٹھایا مجھے
اندھا اٹھائیں گے ○ وہ کہے گا: اے میرے رب! تو نے مجھے اندھا کیوں اٹھایا					
وَقَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا ۱۲۶ قَالَ كَذَلِكِ اَتَتْكَ					
وَقَدْ	كُنْتُ	بَصِيْرًا ۱۲۶	قَالَ	كَذَلِكِ	اَتَتْكَ
اور (حالانکہ)	بیشک	میں تھا	دیکھنے والا	اللہ فرمائے گا	اسی طرح
حالانکہ میں تو دیکھنے والا تھا ○ اللہ فرمائے گا: اسی طرح ہماری آیتیں					
اِيْتَنَافَسِيْتِهَآ ۱۲۷ وَكَذَلِكِ الْيَوْمَ تُنْسٰى ۱۲۸					
اِيْتَنَافَسٰى	فَنَسِيْتَهَا	وَكَذَلِكِ	الْيَوْمَ	تُنْسٰى ۱۲۸	وَكَذَلِكِ
ہماری آیتیں	تو نے بھلا دیا انہیں	اور اسی طرح	آج	تجھے چھوڑ دیا جائے گا	اور
تیرے پاس آئی تھیں تو تو نے انہیں بھلا دیا اور آج اسی طرح تجھے چھوڑ دیا جائے گا ○ اور					

۱..... یہاں ذکر سے مراد قرآن مجید پر ایمان لانا ہے یا اس سے مراد وہ دلائل ہیں جنہیں اسلام کی حقانیت کے ثبوت کے طور پر نازل کیا گیا ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ذکر سے سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مقدس ذات مراد ہو کیونکہ ذکر آپ ہی سے حاصل ہوتا ہے۔



كَذٰلِكَ نَجْزِي مَنْ اَسْرَفَ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِآيَاتِ رَبِّهِ ط

كَذٰلِكَ	نَجْزِي	مَنْ	اَسْرَفَ	وَلَمْ يُؤْمِنْ	بِآيَاتِ رَبِّهِ
ایسا ہی	ہم بدلہ دیتے ہیں	(اے) جو	حد سے بڑھے	اور ایمان نہ لائے	اپنے رب کی آیتوں پر

ہم اس شخص کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں جو حد سے بڑھے اور اپنے رب کی آیتوں پر ایمان نہ لائے

وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَدُّ وَاَبْغٰی ۱۳۷

وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ	اَشَدُّ	وَاَبْغٰی
ضرور آخرت کا عذاب	سب سے شدید	اور سب سے زیادہ باقی رہنے والا (ہے)

اور بیشک آخرت کا عذاب سب سے شدید اور سب سے زیادہ باقی رہنے والا ہے ○

اَقْلَمَ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ

اَقْلَمَ يَهْدِ (۱)	لَهُمْ	كَمْ	اَهْلَكْنَا	قَبْلَهُمْ
تو کیا ہدایت نہ دی	ان کو	(اس بات نے کہ) کتنی	ہم نے ہلاک کر دیں	ان سے پہلے

تو کیا انہیں اس بات نے ہدایت نہ دی کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی قومیں

مِّنَ الْقُرُونِ يَمْشُونَ فِي مَسْكِنِهِمْ ط اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ

مِّنَ الْقُرُونِ	يَمْشُونَ	فِي مَسْكِنِهِمْ	اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ	لَاٰيٰتٍ
قوموں میں سے	یہ چلتے پھرتے ہیں	ان کی رہائش گاہوں میں	بیشک اس میں	ضرور نشانیاں (ہیں)

ہلاک کر دیں جن کی رہائش کی جگہوں میں یہ چلتے پھرتے ہیں بیشک اس میں عقل والوں کیلئے

لَاۤ اُولٰٓئِیۡ التَّٰهٰی ۱۳۸ وَّلَوْ لَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَبِّكَ

لَاۤ اُولٰٓئِیۡ التَّٰهٰی (۱۳۸)	وَّلَوْ لَا	كَلِمَةٌ (۲)	سَبَقَتْ	مِنْ رَبِّكَ
عقل والوں کے لئے	اور	اگر نہ ہوتی	پہلے گزر چکی	تیرے رب کی طرف سے

نشانیاں ہیں ○ اور اگر تمہارے رب کی طرف سے ایک بات پہلے (طے) نہ ہو چکی ہوتی

- دل کی تخیق یہ ہے کہ انسان پر وعظ و نصیحت اثر نہ کرے اور وہ اپنے گزشتہ گناہوں پر نہ روئے اور آیات الہیہ میں غور و فکر نہ کرے۔ قرآن مجید میں کئی مقامات پر سابقہ قوموں کے احوال اور ان کا عبرتناک انجام بیان ہوا ہے، نیز ان کے احوال و انجام میں غور و فکر کر کے عبرت و نصیحت حاصل کرنے کی دعوت بھی دی گئی ہے، لیکن افسوس ابی زمانہ دل کی تخیق کا حال یہ ہے کہ لوگ قرآن مجید میں موجود یہ سب کچھ سننے کے باوجود بھی عبرت و نصیحت حاصل نہیں کرتے۔
- یہاں کلمہ سے مراد حضور ﷺ کی امت سے قیامت تک عذاب عام موخر کئے جانے کی بات ہے۔

لَكَانَ لِرَآمًا وَ آجَلٌ مُّسَمًّى ۝ فَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا			
لَكَانَ	لِرَآمًا وَ	آجَلٌ مُّسَمًّى ۝	فَاصْبِرْ <sup>(۱)</sup> عَلَىٰ مَا
(تو عذاب) ضرور ہو جاتا	لازم	اور	ایک مقررہ مدت (نہ ہوتی) تو تم صبر کرو (اس) پر جو
اور ایک مقررہ مدت نہ ہوتی تو ضرور عذاب انہیں لیٹ جاتا ۝ تو ان کی باتوں پر			
يَقُولُونَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَ			
يَقُولُونَ	وَسَبِّحْ <sup>(۲)</sup>	بِحَمْدِ رَبِّكَ	قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَ
وہ کہتے ہیں	اور	پاکی بیان کرتے رہو	اپنے رب کی حمد کے ساتھ سورج طلوع ہونے سے پہلے
صبر کرو اور سورج کے طلوع ہونے سے پہلے اور اس کے غروب ہونے سے پہلے			
قَبْلَ غُرُوبِهَا وَ مِنْ اٰتَاٰیِ الْيَلِ فَسَبِّحْ وَ			
قَبْلَ غُرُوبِهَا	وَسَبِّحْ	مِنْ اٰتَاٰیِ الْيَلِ	فَسَبِّحْ
اس کے غروب ہونے سے پہلے	اور	رات کی کچھ گھڑیوں (میں)	تو پاکی بیان کرو
اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی پاکی بیان کرتے رہو اور رات کی کچھ گھڑیوں میں اور			
اَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضٰی ۝ وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ			
اَطْرَافَ النَّهَارِ	لَعَلَّكَ	تَرْضٰی ۝	وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ <sup>(۳)</sup>
دن کے کناروں (پر)	تاکہ تم	راضی ہو جاؤ	اور (اے مخاطب) تو نہ پھیلا اپنی آنکھیں
دن کے کناروں پر (بھی اللہ کی) پاکی بیان کرو، اس امید پر کہ تم راضی ہو جاؤ ۝ اور اے سننے والے!			
اِلٰی مَا مَتَّعْنَاهُ اَرْوَاجًا مِّنْهُمْ			
اِلٰی	مَا مَتَّعْنَاهُ	اَرْوَاجًا	مِّنْهُمْ
(اس) کی طرف	جس کے ساتھ ہم نے فائدہ اٹھانے دیا	مختلف گروہوں (کو)	ان میں سے
ہم نے مخلوق کے مختلف گروہوں کو دنیا کی زندگی کی جو تروتازگی فائدہ اٹھانے کیلئے دی ہے			

۱ صبر کا معنی ہے نفس کو اس چیز پر روکنا جس پر رکنے کا عقل اور شریعت تقاضا کر رہی ہو۔ ۲ اس آیت میں فرض نمازوں کا ثبوت موجود ہے کہ طلوع آفتاب سے پہلے پاکی بیان کرنے سے مراد نماز فجر ادا کرنا، غروب آفتاب سے پہلے پاکی بیان کرنے سے مراد ظہر و عصر کی نمازیں ادا کرنا اور رات کی کچھ گھڑیوں میں پاکی بیان کرنے سے مغرب اور عشاء کی نمازیں پڑھنا مراد ہے۔ ۳ یہاں بظاہر خطاب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے ہے جبکہ مراد امت ہے۔ نیز معلوم ہوا کہ مسلمان کی اصل توجہ مال و دنیا کی طرف نہیں بلکہ اخروی رزق کی طرف ہونی چاہئے۔



زَهْرَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا<sup>١</sup> لِنَقْتِهِمْ فِيهِ<sup>٢</sup> وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ

دَهْرَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا	لِنَفْتِنَهُمْ	فِيهِ	وَ	رِزْقَ رَبِّكَ	خَيْرٌ
دنیاوی زندگی کی تروتازگی	تاکہ ہم آزمائیں انہیں	اس میں	اور	تیرے رب کا رزق	سب سے اچھا
تاکہ ہم انہیں اس بارے میں آزمائیں تو اس کی طرف تو اپنی آنکھیں نہ پھیلا اور تیرے رب کا رزق سب سے اچھا					

وَأَبْقَى ۝ وَأَمْرًا هَلَكًا بِالصَّلَاةِ وَ

و	أَتَيْتُ ۞	وَأَمْرٌ	أَهْلَكَ <sup>(۱)</sup>	بِالصَّلَاةِ	و
اور	سب سے زیادہ باقی رہنے والا (ہے)	اور حکم دو	اپنے گھر والوں (کو)	نماز کا	اور

اور سب سے زیادہ باقی رہنے والا ہے ○ اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دو اور

اَصْطَبِرْ عَلَيْهِمَا ۚ لَا نَسْأَلُكَ بِرِزْقًا ۚ نَحْنُ نَرْزُقُكَ ۗ وَ

اَصْطَبِرْ	عَلَيْهَا	لَا تَسْئَلْكَ	رِزْقًا	نَحْنُ	نَرْزُقُكَ	وَ
(خود) ڈٹے رہو	اس پر	ہم نہیں مانگتے تم سے	کوئی رزق	(بلکہ) ہم	رزق دیں گے تمہیں	اور

خود بھی نماز پڑھے رہو۔ ہم تجھ سے کوئی رزق نہیں مانگتے (بلکہ) ہم تجھے روزی دیں گے اور

الْعَاقِبَةُ لِتَتَّقُوا ﴿١٣٢﴾ وَقَالُوا الْوَلَا

لَوْلَا	قَالُوا	وَ	لِلسَّقْوَىٰ ﴿١٢٦﴾	الْعَاقِبَةُ
کیوں نہیں	(کافروں نے) کہا	اور	پرہیزگاری کے لیے (ہے)	اچھا انجام

اچھا انجام پر ہیزگاری کے لیے ہے ○ اور کافروں نے کہا: یہ نبی

يَأْتِيَنَا بِآيَةٍ مِّن رَّبِّهِ ۖ أَوَلَمْ تَأْتِهِم بَيِّنَةٌ

يَا أَيُّهَا بَايِعْ	مَنْ رَبِّهِ	أَوَلَمْ تَأْتِهِمْ	بَيِّنَةٌ
دولت تے ہمارے پاس کوئی نشانی	اپنے رب کی طرف سے	اور کیا نہیں آیا ان کے پاس	(اس کا) بیان

اپنے رب کے یاس سے کوئی نشانی کیوں نہیں لاتے؟ اور کیا ان لوگوں کے یاس پہلی کتابوں میں

۱ حضرت ابوسعید خدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ”جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آجھ ماہ تک حضرت علیؓ کا تہہ اللہ تعالیٰ وجہہ التکریم کے دروازے پر صبح کی نماز کے وقت تشریف لاتے رہے اور فرماتے ”الصلواتُ رحمکم اللہ، ائصالہا یٰ اہل البیت ذنبُکم عنکم الرجس اھل البیت یتھوونکم تطہروا“ (ابن عساکر، ۱۳۲/۲) نوٹ: آیت میں موجود خطاب میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت بھی داخل ہے اور ہر امتی کو بھی یہ علم ہے کہ وہ سنگھ والوں کو نماز ادا کرنے کا حکم دے اور خود بھی نماز ادا کرنے پر ثابت قدم رہے۔

رسول بھیجئے سے پہلے عذاب نازل نہ کرنے کی حکمت

مَا فِي الصُّحُفِ الْأُولَىٰ (۱۳۲) وَلَوْ أَنَّا أَهْلَكْنَاهُمْ بِعَذَابٍ				
مَا	فِي الصُّحُفِ الْأُولَىٰ (۱۳۲)	وَلَوْ	أَنَّا	أَهْلَكْنَاهُمْ
جو	پہلی کتابوں میں (مذکور تھا)	اور	اگر	ہم ہلاک کر دیتے انہیں
مذکور بیان نہ آیا ○ اور اگر ہم انہیں رسول کے آنے سے پہلے				
مِّنْ قَبْلِهِ لَقَالُوا رَبَّنَا لَوْلَا أَرْسَلْتَ				
مِّنْ قَبْلِهِ	لَقَالُوا	رَبَّنَا	لَوْلَا	أَرْسَلْتَ
اس (رسول) سے پہلے	(تو) ضرور وہ کہتے	اے ہمارے رب	کیوں نہیں	تو نے بھیجا
کسی عذاب سے ہلاک کر دیتے تو ضرور کہتے: اے ہمارے رب! تو نے ہماری طرف				
إِلَيْنَا رَسُولًا فَنَتَّبِعَ آيَاتِكَ مِنْ قَبْلِ أَنْ				
إِلَيْنَا	رَسُولًا	فَنَتَّبِعَ	آيَاتِكَ	مِنْ قَبْلِ أَنْ
ہماری طرف	کوئی رسول	تو ہم پیروی کرتے	تیری آیتوں (کی)	(اس سے) پہلے کہ
کوئی رسول کیوں نہ بھیجا کہ ہم ذلیل و رسوا ہونے سے پہلے				
نَزَّلَ وَنَحْزِي (۱۳۳) قُلْ كُلُّ مُتَرَبِّصٍ فَتَرَبَّصُوا				
نَزَّلَ	وَنَحْزِي (۱۳۳)	قُلْ	كُلُّ	مُتَرَبِّصٍ
ہم ذلیل ہوں	اور	تم کہو	ہر ایک	انتظار کر رہا ہے
تیری آیتوں کی پیروی کرتے ○ تم فرماؤ: ہر کوئی انتظار کر رہا ہے تو تم بھی انتظار کرو				
فَسَتَعْلَمُونَ مَنْ أَصْحَبُ الصِّمَاطِ السَّوِيِّ وَمَنِ اهْتَدَىٰ (۱۳۴)				
فَسَتَعْلَمُونَ	مَنْ	أَصْحَبُ الصِّمَاطِ السَّوِيِّ	وَمَنِ	اهْتَدَىٰ (۱۳۴)
پس عنقریب تم جان لو گے	کون (تھے)	سیدھے راستے والے	اور	کس نے
تو عنقریب تم جان لو گے کہ سیدھے راستے والے کون تھے اور کس نے ہدایت پائی ○				

مسلمانوں پر حواشی کے منتظر کفار کو جواب

۱۳۲

۱..... شان نزول: مشرکین نے کہا تھا کہ ہم زمانے کے حواشی اور انقلاب کا انتظار کر رہے ہیں کہ کب مسلمانوں پر آئیں اور ان کا قصہ تمام ہو۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ تم مسلمانوں کی تباہی و بربادی کا انتظار کر رہے ہو اور مسلمان تمہاری سزا و عذاب کا انتظار کر رہے ہیں۔ عنقریب جب خدا کا حکم آئے گا اور قیامت قائم ہوگی تو تم جان لو گے کہ سیدھے راستے والے کون تھے اور کس نے ہدایت پائی؟ (بخاری، طہ، تحت الآية: ۱۳۵، ۴/۳۷۰)



# اِقْتَرَبَ

17





رکوع: 07

آیات: 112

## سُورَةُ الْاَنْبِيَاءِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللّٰهِ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ مُّعْرِضُونَ ①

اِقْتَرَبَ	لِلنَّاسِ	حِسَابُهُمْ	وَ	هُمْ	فِي غَفْلَةٍ ①	مُعْرِضُونَ ①
قریب آگیا	لوگوں کے لیے	ان کا حساب	اور	وہ	غفلت میں	منہ پھیرے ہوئے ہیں

لوگوں کا حساب قریب آگیا اور وہ غفلت میں منہ پھیرے ہوئے ہیں ○

مَا يَأْتِيهِمْ مِّنْ ذِكْرِ مِّن رَّبِّهِمْ مُّحَدَّثٍ اِلَّا اسْتَعْوٰهُ

مَا يَأْتِيهِمْ	مِّنْ ذِكْرِ	مِّن رَّبِّهِمْ	مُحَدَّثٍ	اِلَّا	اسْتَعْوٰهُ
نہیں آتی ان کے پاس	کوئی نصیحت	ان کے رب کی طرف سے	نئی	مگر	وہ سنتے ہیں اے

جب ان کے پاس ان کے رب کی طرف سے کوئی نئی نصیحت آتی ہے تو اسے

وَهُمْ يَلْعَبُونَ ② لَا هِيَ قُلُوبُهُمْ ط وَاَسْرُوا

وَهُمْ	يَلْعَبُونَ ②	لَا هِيَ ②	قُلُوبُهُمْ	وَ	اَسْرُوا
وہ	کھیل میں لگے ہوتے ہیں	کھیل میں پڑے ہوئے ہیں	ان کے دل	اور	خفیہ طور پر کیا

کھیلتے ہوئے ہی سنتے ہیں ○ ان کے دل کھیل میں پڑے ہوئے ہیں اور ظالموں نے

① یہاں اگرچہ کفار کی روش کو بیان کیا گیا ہے لیکن افسوس! فی زمانہ مسلمانوں میں بھی قیامت کے دن اپنے اعمال کے حساب سے غفلت بہت عام ہو چکی ہے اور آج انہیں بھی جب نصیحت کی جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی گرفت و عذاب سے ڈرایا جاتا ہے تو یہ عبرت و نصیحت حاصل کرنے کی بجائے منہ پھیر کر گزر جاتے ہیں، حالانکہ مسلمان کی یہ شان نہیں کہ وہ ایسا طرز عمل اختیار کرے جو کافروں اور مشرکوں کا شیوہ ہو۔

② اس آیت کی روشنی میں ہمیں بھی غور کرنے کی حاجت ہے کہ نصیحت آمیز آیات و روایات اور اقوال وغیرہ سنتے وقت ہمارا حال کیا ہوتا ہے۔

## النَّجْوَى ۱۱۱ الَّذِينَ ظَلَمُوا هَلْ هَذَا إِلَّا بَشَرٌ

النَّجْوَى (۱)	الَّذِينَ	ظَلَمُوا	هَلْ	هَذَا	إِلَّا	بَشَرٌ
مشورہ	ان لوگوں نے جنہوں نے	ظلم کیا	کیا (یعنی نہیں)	یہ (نبی)	مگر	ایک آدمی

آپس میں خفیہ مشورہ کیا کہ یہ (نبی) تمہارے جیسے ایک آدمی

## مِثْلَكُمْ ۱۱۲ أَفْتَأْتُونَ السَّحَرَاءَ أَنْتُمْ تُبْصِرُونَ ۱۱۳

مِثْلَكُمْ	أَفْتَأْتُونَ	السَّحَرَاءَ	و	أَنْتُمْ	تُبْصِرُونَ ۱۱۳
تمہارے جیسا	تو کیا تم آتے ہو	جادو (کے پاس)	اور (حالانکہ)	تم	دیکھتے ہو

ہی تو ہیں تو کیا تم خود دیکھنے کے باوجود جادو کے پاس جاتے ہو؟ ○

## قُلْ رَبِّي يَعْلَمُ الْقَوْلَ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ السَّمِيعُ

قُلْ	رَبِّي	يَعْلَمُ	الْقَوْلَ	فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ	و	هُوَ السَّمِيعُ
(نبی نے) فرمایا	میرا رب	جانتا ہے	ہر بات	آسمان اور زمین میں	اور	وہی سنے والا

نبی نے فرمایا: میرا رب آسمان اور زمین میں ہر بات کو جانتا ہے اور وہی سنے والا

## الْعَلِيمُ ۱۱۴ بَلْ قَالُوا أَضْغَاثُ أَحْلَامٍ ۱۱۵ بَلْ

الْعَلِيمُ ۱۱۴	بَلْ	قَالُوا	أَضْغَاثُ أَحْلَامٍ ۱۱۵	بَلْ	أَفْتَرَاهُ	بَلْ
جاننے والا (ہے)	بلکہ	(کافروں نے) کہا	جھوٹے خواب (ہیں)	بلکہ	اس نے گھڑ لیا ہے اسے	بلکہ

جاننے والا ہے ○ بلکہ (کافروں نے) کہا: جھوٹے خواب ہیں بلکہ خود اس (نبی) نے اپنی طرف سے بنا لیا ہے بلکہ

## هُوَ شَاعِرٌ ۱۱۶ فَلْيَاْتِنَا بِآيَةٍ كَمَا أُرْسِلَ الْأَوَّلُونَ ۱۱۷

هُوَ	شَاعِرٌ	فَلْيَاْتِنَا بِآيَةٍ	كَمَا	أُرْسِلَ الْأَوَّلُونَ ۱۱۷
وہ	شاعر (ہے)	(اگر نبی ہے) تو لائے ہمارے پاس کوئی نشانی	جیسے	پہلے (رسولوں کو) بھیجا گیا

یہ شاعر ہیں (اگر نبی ہیں) تو ہمارے پاس کوئی نشانی لائیں جیسے پہلے رسولوں کو بھیجا گیا تھا ○

۱..... کفار نے حضور ﷺ سے متعلق آپس میں خفیہ مشورہ کیا اور اسے چھپانے میں بہت مبالغہ کیا جیسا کہ مشاورت کرنے والوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ دشمنوں سے اپنا راز چھپانے کی بھرپور کوشش کرتے ہیں، لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کا راز فاش کر دیا اور بتا دیا کہ کافروں نے یوں کہا ہے کہ حضور ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمہارے جیسے ایک آدمی ہی تو ہیں۔ ۲..... ”أَضْغَاثُ“ تمغضت کی جمع ہے، اس کا لغوی معنی ہے جھاڑو کا تنکا اور اصطلاح میں وسوسوں کو اضغاث کہہ دیتے ہیں۔ ”أَحْلَامُ“ ”علم بمعنی خواب“ کی جمع ہے۔ یہاں کفار کے اس قول کی مراد یہ ہے کہ حضور ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جسے قرآن کہتے ہیں یہ دراصل



مَا اٰمَنْتُ قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنَاهَا ۚ اَفَهُمْ يُؤْمِنُونَ ﴿٦﴾

مَا اٰمَنْتُ	قَبْلَهُمْ	مِّنْ قَرْيَةٍ	اَهْلَكْنَاهَا	اَفَهُمْ	يُؤْمِنُونَ ﴿٦﴾
ایمان نہ لائی	ان سے پہلے	کوئی بستی	(تو) ہم نے ہلاک کر دیا ہے	تو کیا یہ	ایمان لے آئیں گے

ان سے پہلے جو بستی ایمان نہ لائی ہم نے اسے ہلاک کر دیا تو کیا یہ ایمان لے آئیں گے؟

وَمَا اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوحِيْ اِلَيْهِمْ فَسَلُّوْا

وَمَا اَرْسَلْنَا	قَبْلَكَ	اِلَّا	رِجَالًا ﴿١﴾	نُّوحِيْ	اِلَيْهِمْ	فَسَلُّوْا
اور	ہم نے نہیں بھیجے	تم سے پہلے	مگر	مرد	ہم وحی کرتے تھے	ان کی طرف تو پوچھو

اور ہم نے تم سے پہلے مرد ہی بھیجے جن کی طرف ہم وحی کرتے تھے۔ تو اے لوگو!

اَهْلَ الدِّثْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿٧﴾ وَمَا جَعَلْنَاهُمْ جَسَدًا

اَهْلَ الدِّثْرِ ﴿٢﴾	اِنْ	كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿٧﴾	وَمَا جَعَلْنَاهُمْ	جَسَدًا
علم والوں (سے)	اگر	تم نہیں جانتے ہو	ہم نے نہیں بنایا انہیں	(ایسے) بدن

علم والوں سے پوچھو اگر تم نہیں جانتے؟ اور ہم نے انہیں کوئی ایسے بدن نہ بنایا تھا

لَا يَأْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَ مَا كَانُوْا خُلْدِيْنَ ﴿٨﴾ ثُمَّ صَدَقْنَاهُمْ

لَا يَأْكُلُوْنَ ﴿٣﴾	الطَّعَامَ	وَمَا كَانُوْا	خُلْدِيْنَ ﴿٨﴾	ثُمَّ	صَدَقْنَاهُمْ
(کہ) وہ نہ کھائیں	کھانا	اور نہ وہ تھے	(دنیائیں) ہمیشہ رہنے والے	پھر	ہم نے سچا کر دکھایا انہیں

کہ وہ کھانا نہ کھائیں اور نہ وہ دنیا میں ہمیشہ رہنے والے تھے؟ پھر ہم نے اپنا وعدہ

الْوَعْدَ فَاَنْجَيْنَاهُمْ وَمِنْ نَّشَاءِ وَاَهْلَكْنَاهُمْ

الْوَعْدَ	فَاَنْجَيْنَاهُمْ	وَمِنْ	نَّشَاءِ	وَاَهْلَكْنَاهُمْ
(اپنا) وعدہ	تو ہم نے نجات دی انہیں	اور جسے	ہم نے چاہا	اور ہم نے ہلاک کر دیا

انہیں سچا کر دکھایا تو ہم نے انہیں اور جن کو چاہا نجات دی اور حد سے بڑھنے والوں کو

(پچھلے سنے کا مشورہ) جھوٹے خواب ہیں اللہ تعالیٰ کی وحی نہیں۔ ۱۔ اللہ تعالیٰ نے جتنے انبیاء و رسول بھیجے وہ سب مرد ہی تھے، اس سے معلوم ہوا کہ حضرت مریمؑ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی نبوت کا قول درست نہیں کیونکہ آپ عورت ہیں، مرد نہیں۔ ۲۔ ناواقف کو اہل علم کی طرف رجوع کرنے کا حکم ہے کیونکہ ناواقف کے لئے اس کے علاوہ اور کوئی چارہ ہی نہیں کہ وہ واقف سے دریافت کرے۔ اپنی ضرورت کا مسئلہ سمجھنا فرض ہے اور یہ فرض عموماً علماء سے پوچھ کر ادا ہوتا ہے، نیز مجتہدین کی تقلید بھی اسی آیت پر عمل کی ایک صورت ہے۔ اس سے علماء کی فضیلت بھی واضح ہوئی۔ ۳۔ قانون یہ ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام کھانے پینے سے +

## اَلْاِسْرَافِیْنَ ۹ لَقَدْ اَنْزَلْنَا اِلَیْكُمْ کِتَابًا فِیْهِ

اَلْاِسْرَافِیْنَ ۹	لَقَدْ	اَنْزَلْنَا	اِلَیْكُمْ	کِتَابًا	فِیْهِ
حد سے بڑھنے والوں (کو)	ضرور بیشک	ہم نے نازل کی	تمہاری طرف	ایک کتاب	اس میں
ہلاک کر دیا ○ بیشک ہم نے تمہاری طرف ایک کتاب نازل فرمائی جس میں					

## ذِکْرِکُمْ ۱۰ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۱۱ وَکُمْ قَصَصْنَا مِنْ قَبْلِیْ

ذِکْرِکُمْ ۱۰	اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۱۱	وَ	کُمْ	قَصَصْنَا	مِنْ قَبْلِیْ
تمہارا چرچا، تمہاری نصیحت (ہے)	تو کیا تمہیں عقل نہیں	اور	کتنی ہی	ہم نے تباہ کر دیں	بستیاں
تمہارا چرچا ہے۔ تو کیا تمہیں عقل نہیں؟ ○ اور کتنی ہی بستیاں ہم نے تباہ کر دیں جو					

## کَانَتْ ظَالِمَةً ۱۲ وَ اَنْشَاْنَا بَعْدَهَا قَوْمًا ۱۳ اٰخَرِیْنَ ۱۴ فَلَمَّا

کَانَتْ	ظَالِمَةً ۱۲	وَ	اَنْشَاْنَا	بَعْدَهَا	قَوْمًا ۱۳	اٰخَرِیْنَ ۱۴	فَلَمَّا
وہ تھی	ظلم کرنے والی	اور	ہم نے پیدا کر دی	ان کے بعد	دوسری قوم	توجہ	
ظلم کرنے والی تھیں اور ان کے بعد ہم نے دوسری قوم پیدا کر دی ○ توجہ							

## اَحْسُوا بِاَسْنَا اِذَا هُمْ مِنْهَا یَرْکُضُوْنَ ۱۵ لَا تَرْکُضُوا

اَحْسُوا	بِاَسْنَا	اِذَا	هُمْ	مِنْهَا	یَرْکُضُوْنَ ۱۵	لَا تَرْکُضُوا
انہوں نے دیکھا، پایا	ہمارا عذاب	(تو) اچانک	وہ	اس سے	بھاگنے لگے	تم نہ بھاگو
انہوں نے ہمارا عذاب پایا تو اچانک وہ اس سے بھاگنے لگے ○ بھاگو نہیں						

## وَ اَرْجِعُوْا اِلَیْ مَا اُتْرِفْتُمْ فِیْهِ وَ مَسٰکِنُکُمْ

وَ	اَرْجِعُوْا	اِلَیْ	مَا اُتْرِفْتُمْ فِیْهِ ۱۶	وَ	مَسٰکِنُکُمْ
اور	لوٹ آؤ	(اس) کی طرف	جس میں تمہیں آسائشیں دی گئیں	اور	اپنے مکانوں (کی طرف)
اور ان آسائشوں کی طرف لوٹ آؤ جو تمہیں دی گئی تھیں اور اپنے مکانوں کی طرف (لوٹ آؤ)					

(پچھلے صفحہ کا حاشیہ) بے نیاز نہیں، بلکہ انہیں بھی کھانے پینے کی حاجت ہوتی ہے البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ وہ کچھ کھائے پئے بغیر کئی کئی دن گزار لیں جیسے حضور اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے صوم وصال یعنی کچھ کھائے پئے بغیر کئی کئی دن تک روزہ رکھنا ثابت ہے۔

۱..... یہاں ذکر سے متعلق مفسرین کا ایک قول یہ ہے کہ اس سے مراد شہرت اور چرچا ہے اور ایک قول یہ ہے کہ اس سے نصیحت مراد ہے۔ ۲..... دنیا میں ملنے والی نعمتوں اور آسائشوں کی کثرت بندے کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرامبرداری، عبادت و ریاضت، موت، قہر و حشر اور حساب اعمال وغیرہ کی تیاری سے



لَعَلَّكُمْ تَسْكُونُونَ ﴿۱۳﴾ قَالُوا يٰوَيْلَنَا اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿۱۴﴾

لَعَلَّكُمْ	تُسْكُونُونَ ﴿۱۳﴾	قَالُوا	يٰوَيْلَنَا ﴿۱۴﴾	اِنَّا	كُنَّا	ظٰلِمِيْنَ ﴿۱۴﴾
شاید تم (سے)	سوال کیا جائے	انہوں نے کہا	ہائے ہماری بربادی	بیشک	ہم تھے	ظالم

شاید تم سے سوال کیا جائے ○ انہوں نے کہا: ہائے ہماری بربادی! بیشک ہم ظالم تھے ○

فَاَزَالَتْ تِلْكَ دَعْوَاهُمْ حَتّٰى جَعَلْنٰهُمْ حَصِيْدًا خٰصِدِيْنَ ﴿۱۵﴾

فَاَزَالَتْ	تِلْكَ	دَعْوَاهُمْ	حَتّٰى	جَعَلْنٰهُمْ	حَصِيْدًا	خٰصِدِيْنَ ﴿۱۵﴾
تو رہی	یہی	ان کی پکار	یہاں تک کہ	ہم نے کر دیا	انہیں	کٹے ہوئے

تو یہی ان کی چیخ و پکار رہی یہاں تک کہ ہم نے انہیں کٹے ہوئے، بجھے ہوئے کر دیا ○

وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا

وَمَا	خَلَقْنَا	السَّمٰوٰتِ	وَالْاَرْضَ	وَمَا	بَيْنَهُمَا
اور	ہم نے نہیں پیدا کیا	آسمان	اور	زمین	اور جو کچھ

ان دونوں کے درمیان (ہے)

اور ہم نے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے

لِعٰبِيْنَ ﴿۱۶﴾ لَوْ اَرَدْنَا اَنْ نَّتَّخِذَ لَهٗوًا لَّا تَخَذُلُهٗ

لِعٰبِيْنَ ﴿۱۶﴾	لَوْ	اَرَدْنَا	اَنْ	نَّتَّخِذَ	لَهٗوًا	لَّا تَخَذُلُهٗ
کھیلتے ہوئے (یعنی فضول)	اگر	ہم چاہتے	کہ	اختیار کریں	کوئی کھیل	(تو) ضرور اختیار کر لیتے اسے

سب فضول پیدا نہیں کیا ○ اگر ہم کوئی کھیل ہی اختیار کرنا چاہتے تو اپنے پاس سے ہی

مِنْ لَّدُنَّا ۚ اِنْ كُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿۱۷﴾ بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبٰطِلِ

مِنْ لَّدُنَّا ۚ	اِنْ	كُنَّا	فٰعِلِيْنَ ﴿۱۷﴾	بَلْ	نَقْذِفُ	بِالْحَقِّ	عَلَى الْبٰطِلِ
اپنے پاس سے	اگر	ہم ہوتے	کرنے والے	بلکہ	ہم پھینکتے ہیں	حق کو	باطل پر

اختیار کر لیتے اگر ہمیں کرنا ہوتا ○ بلکہ ہم حق کو باطل پر پھینکتے ہیں

(بجھنے والے کام میں) متعلق غفلت میں مبتلا کر دیتی ہے اور یہ غفلت دنیا و آخرت دونوں جگہ شدید نقصان دہ ہے۔ لہذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ کسی صورت غفلت کا شکار نہ ہو۔

۱..... قیامت کا دن حسرت و ندامت کا دن بھی ہے کہ اس دن لوگ اپنے بڑے اعمال پر ندامت و پشیمانی کا اظہار کریں گے لیکن یہاں حسرت و ندامت کسی کام نہ آئے گی۔ لہذا غفلت ہی کا تقاضا یہی ہے کہ دنیا کی زندگی میں ہی اپنے بڑے اعمال پر نادم و پشیمان ہو کر بارگاہ الہی میں سچی توبہ کر لی جائے اور اپنے شب و روز اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت و فرمانبرداری میں گزارے جائیں تاکہ روز قیامت کی حسرت و ندامت سے محفوظ رہ سکیں۔

## فَيَدْمَعُهُ فَإِذَا هُوَ دَاهِقٌ ۖ وَلَكُمْ الْوَيْلُ

فَيَدْمَعُهُ	فَإِذَا	هُوَ	دَاهِقٌ	وَ	لَكُمْ	الْوَيْلُ
تو وہ دماغ توڑ دیتا ہے اس کا	تو جیسی	وہ	مٹنے والا (ہو جاتا ہے)	اور	تمہارے لئے	بربادی (ہے)
تو وہ اس کا دماغ توڑ دیتا ہے تو جیسی وہ مٹ کر رہ جاتا ہے اور تمہارے لئے بربادی ہے						

## مِمَّا تَصِفُونَ ۝ ۱۸ وَلَهُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط

مِمَّا	تَصِفُونَ ۝ ۱۸	وَ	لَهُ	مَنْ	فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
(ان) کی وجہ سے جو	تم باتیں بناتے ہو	اور	اسی کے (ہیں)	جو	آسمانوں اور زمین میں (ہیں)
ان باتوں سے جو تم کرتے ہو ۝ اور جو آسمانوں اور زمین میں ہیں سب اسی کی ملک ہیں					

## وَمَنْ عِنْدَهُ لَا يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِهِ وَ

وَ	مَنْ	عِنْدَهُ	لَا يَسْتَكْبِرُونَ	عَنْ عِبَادَتِهِ	وَ
اور	جو	اس کے پاس (ہیں)	وہ تکبر نہیں کرتے	اس کی عبادت سے	اور
اور جو اللہ کے پاس ہیں وہ اس کی عبادت سے تکبر نہیں کرتے اور					

## لَا يَسْتَحْسِرُونَ ۝ ۱۹ يُسَبِّحُونَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُونَ ۝ ۲۰ أَمْ

لَا يَسْتَحْسِرُونَ ۝ ۱۹	يُسَبِّحُونَ ۝ ۱۹	الَّيْلَ	وَ	النَّهَارَ	لَا يَفْتُرُونَ ۝ ۲۰	أَمْ
نہ وہ تھکتے ہیں	پاکی بیان کرتے ہیں	رات	اور	دن	وہ سستی نہیں کرتے	کیا
نہ تھکتے ہیں ۝ رات اور دن اس کی پاکی بیان کرتے ہیں، وہ سستی نہیں کرتے ۝ کیا						

## اتَّخَذُوا إِلٰهًا مِّنَ الْاَرْضِ هُمْ يُنشِرُونَ ۝ ۲۱ لَوْ كَانَ

اتَّخَذُوا	إِلٰهًا	مِّنَ الْاَرْضِ	هُمْ	يُنْشِرُونَ ۝ ۲۱	لَوْ	كَانَ
انہوں نے بنا لئے ہیں	کچھ معبود	زمین میں سے	(کہ) وہ	مردے زندہ کرتے ہیں	اگر	ہوتا
انہوں نے زمین میں سے کچھ ایسے معبود بنا لئے ہیں جو مردوں کو زندہ کرتے ہوں؟ ۝ اگر						

- فرشتوں کا یہ وصف ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہوئے تھکتے نہیں، البتہ اگر ہم عبادت کرتے کرتے تھک جائیں تو ہمیں آرام کرنے کا حکم ہے۔
- علامہ احمد صاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس آیت کے تحت فرماتے ہیں ”فرشتوں کے بارے میں یہ خبر دینے سے مقصود مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت و عبادت کرنے پر ابھارنا اور کافروں کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت و عبادت ترک کرنے پر شرم دلانا ہے کیونکہ عبادت اور تسبیح کرنا قرب اور شرف رکھنے والے لوگوں کا وصف ہے اور اسے چھوڑ دینا (اللہ تعالیٰ کی رحمت سے) دور ہونے والے اور ذلیل لوگوں کا شیوہ ہے۔ (تفسیر صاوی، الانبیاء، تحت الآية: ۲۰، ۲/۱۲۹۳)



## فِيْهَآ اِلَهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَقَسَدَ تَاۡجٌ

فِيْهَآ	اِلَهَةٌ	اِلَّا	اللّٰهُ	لَقَسَدَ تَاۡجٌ (۱)
ان (آسمان وزمین) میں	کوئی معبود	سوائے	اللہ (کے)	تو ضرور وہ تباہ ہو جاتے

آسمان وزمین میں اللہ کے سوا اور معبود ہوتے تو ضرور آسمان وزمین تباہ ہو جاتے

## فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝۲۳ لَا يُسْئَلُ

فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ	عَمَّا	يَصِفُوْنَ ۝۲۳	لَا يُسْئَلُ
تو عرش کے مالک اللہ کو پاکی ہے	(ان) سے جو	وہ بیان کرتے ہیں	اس سے سوال نہیں کیا جاتا

تو لوگوں کی بنائی ہوئی باتوں سے اللہ پاک ہے جو عرش کا مالک ہے ۝ اللہ سے

## عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْئَلُوْنَ ۝۲۴ اَمِ

عَمَّا	يَفْعَلُ	وَ	هُمْ	يُسْئَلُوْنَ ۝۲۴	اَمِ
(اس کام) کے متعلق جو	وہ کرتا ہے	اور	وہ (یعنی لوگ)	ان سے سوال کیا جائے گا	کیا

اس کام کے متعلق سوال نہیں کیا جاتا جو وہ کرتا ہے اور لوگوں سے سوال کیا جائے گا ۝ کیا

## اَتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِہِ الْاِلٰهَۃَ ۚ قُلْ هَاتُوْا بُرْہَانَکُمْ ۚ هٰذَا

اَتَّخَذُوْا	مِنْ دُوْنِہِ	الْاِلٰهَۃَ	قُلْ	هَاتُوْا	بُرْہَانَکُمْ	ہٰذَا
انہوں نے بنا رکھے ہیں	اس کے سوا	معبود	تم کہو	لاؤ	اپنی دلیل	یہ (قرآن)

انہوں نے اللہ کے سوا اور معبود بنا رکھے ہیں؟ تم فرماؤ: تم اپنی دلیل لاؤ۔ یہ قرآن

## ذِکْرٌ مِّنْ مَّعٰی وَ ذِکْرٌ مِّنْ قَبْلِیٰ ط

ذِکْرٌ	مِّنْ	مَّعٰی	وَ	ذِکْرٌ	مِّنْ	قَبْلِیٰ
ذکر (ہے)	(ان کا) جو	میرے ساتھ (ہیں)	اور	تذکرہ (ہے)	(ان کا) جو	مجھ سے پہلے (گزر گئے)

میرے ساتھ والوں کا ذکر ہے اور مجھ سے پہلوں کا تذکرہ ہے

۱..... اس آیت میں اللہ تعالیٰ کے واحد معبود ہونے کی ایک قطعی دلیل بیان کی گئی ہے، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ کائنات میں اگر دو خدا ہوں تو جہان کی تباہی یقینی ہے کیونکہ اگر دو خدا فرض کئے جائیں تو وہ دونوں کسی شے پر متفق ہوں گے یا ان میں اختلاف ہوگا۔ اگر ایک چیز پر متفق ہوئے تو اس سے لازم آئے گا کہ ایک چیز دونوں کی قدرت میں ہو اور دونوں کی قدرت سے واقع ہو، یہ محال ہے۔ اور اگر ان میں اختلاف ہوا تو ایک چیز کے بارے میں دونوں کے ارادوں کی مختلف صورتیں ہوں گی، (۱) دونوں کے ارادے ایک ساتھ واقع ہوں گے۔ اس صورت میں ایک ہی وقت میں وہ چیز موجود اور معدوم دونوں ہو جائے گی۔ (۲) دونوں کے

بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۱ الْحَقُّ فَهُمْ مُّعْرِضُونَ ۲۳ وَ				
بَلْ	أَكْثَرُهُمْ	لَا يَعْلَمُونَ	الْحَقُّ	فَهُمْ
بلکہ	ان کے اکثر (لوگ)	نہیں جانتے	حق (کو)	تو وہ
بلکہ اُن کے اکثر لوگ حق کو نہیں جانتے تو وہ منہ پھیرنے والے (ہیں) اور				
مَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا نُوحِي إِلَيْهِ				
مَا أَرْسَلْنَا	مِنْ قَبْلِكَ	مِنْ رَسُولٍ	إِلَّا	نُوحِي
ہم نے نہیں بھیجا	تم سے پہلے	کوئی رسول	مگر	ہم وحی کرتے رہے
ہم نے تم سے پہلے کوئی رسول نہ بھیجا مگر یہ کہ ہم اس کی طرف وحی فرماتے رہے				
إِنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدُونِ ۲۵ وَقَالُوا				
إِنَّهُ	لَا إِلَهَ	إِلَّا أَنَا	فَاعْبُدُونِ	وَقَالُوا
کہ	نہیں	کوئی معبود	سوائے میرے	تو تم عبادت کرو میری
کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں تو میری ہی عبادت کرو اور کافروں نے کہا:				
اتَّخَذَ الرَّحْمَنُ وَلَدًا سُبْحَنَهُ ۲۶ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُونَ ۲۶				
اتَّخَذَ	الرَّحْمَنُ	وَلَدًا	سُبْحَنَهُ	بَلْ
بنالی ہے	رحمن (نے)	اولاد	پاک ہے اسے	بلکہ
رحمن نے اولاد بنالی ہے۔ وہ پاک ہے، بلکہ (فرشتے) عزت والے بندے ہیں				
لَا يَسْبِقُونَهُ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِأَمْرِهٖ يَعْمَلُونَ ۲۷				
لَا يَسْبِقُونَهُ	بِالْقَوْلِ	وَهُمْ	بِأَمْرِهٖ	يَعْمَلُونَ
وہ سبقت نہیں کرتے اس سے	کسی بات میں	اور	اس کے حکم پر	عمل کرتے ہیں
وہ کسی بات میں اللہ سے سبقت نہیں کرتے اور وہ اس کے حکم پر عمل کرتے ہیں				

(پچھلے سنے کا مشہور) ارادے واقع نہ ہوں۔ اس صورت میں وہ چیز نہ موجود ہوگی نہ معدوم۔ (3) ایک کا ارادہ واقع ہو اور دوسرے کا واقع نہ ہو۔ یہ تمام صورتیں محال ہیں کیونکہ جس کی بات پوری نہ ہوگی وہ خدا نہیں ہو سکتا، تو ثابت ہوا کہ بہر صورت ایک سے زیادہ خدا ماننے میں نظام کائنات کی تباہی اور فساد لازم ہے اور کائنات کا نظام انتہائی مربوط و منظم انداز میں چلنا اس بات کی روشن دلیل ہے کہ خدا صرف ایک ہی ہے جو اس نظام کو چلا رہا ہے۔



يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يَشْفَعُونَ<sup>۱</sup>

يَعْلَمُ	مَا	بَيْنَ أَيْدِيهِمْ	وَمَا	خَلْفَهُمْ	وَلَا	يَشْفَعُونَ
وہ جانتا ہے	جو کچھ	ان کے آگے	اور	جو کچھ	ان کے پیچھے (ہے)	اور وہ شفاعت نہیں کرتے

وہ جانتا ہے جو ان کے آگے ہے اور جو ان کے پیچھے ہے اور وہ صرف اسی کی

إِلَّا لِسَنِّ ارْتَضَىٰ وَهُمْ مِّنْ خَشْيَتِهِ مُشْفِقُونَ<sup>۲۸</sup>

إِلَّا	لِسَنِّ	ارْتَضَىٰ	وَهُمْ	مِّنْ خَشْيَتِهِ	مُشْفِقُونَ <sup>۲۸</sup>	وَلَا
مگر	(اس) کی جیسے	اللہ پسند فرمائے	اور	وہ	اس کے خوف سے	ڈر رہے ہیں اور

شفاعت کرتے ہیں جسے اللہ پسند فرمائے اور وہ اس کے خوف سے ڈر رہے ہیں ○ اور

مَنْ يَقُلْ مِنْهُمْ إِنِّي إِلَهٌ مِّنْ دُونِهِ فَلْيُكَلِّمْهُ

مَنْ	يَقُلْ	مِنْهُمْ	إِنِّي	إِلَهٌ	مِّنْ دُونِهِ	فَلْيُكَلِّمْهُ
جو	کہے	ان میں سے	(کہ) بیشک میں	معبود (ہوں)	اس کے سوا	تو وہ

ان میں جو کوئی کہے کہ میں اللہ کے سوا معبود ہوں تو

نَجْزِيهِ جَهَنَّمَ<sup>ط</sup> كَذَلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِينَ<sup>۲۹</sup> أَوَلَمْ يَرَوْا

نَجْزِيهِ	جَهَنَّمَ	كَذَلِكَ	نَجْزِي	الظَّالِمِينَ <sup>۲۹</sup>	أَوَلَمْ يَرَوْا
ہم سزا دیں گے اسے	جہنم (کی)	ایسی ہی	ہم سزا دیتے ہیں	ظالموں (کو)	اور کیا نہ دیکھا

اسے ہم جہنم کی سزا دیں گے۔ ہم ظالموں کو ایسی ہی سزا دیتے ہیں ○ کیا کافروں نے

الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا

الَّذِينَ	كَفَرُوا	أَنَّ	السَّمَوَاتِ	وَالْأَرْضَ	كَانَتَا	رَتْقًا <sup>(۱)</sup>
ان لوگوں نے جنہوں نے	کفر کیا	کہ	آسمان	اور	زمین	دونوں تھے ملے ہوئے

یہ خیال نہ کیا کہ آسمان اور زمین ملے ہوئے تھے

۱..... اس آیت میں فرمایا گیا کہ آسمان و زمین ملے ہوئے تھے، اس سے ایک مراد تو یہ ہے کہ ایک دوسرے سے ملا ہوا تھا ان میں فصل و جدائی پیدا کر کے انہیں کھولا گیا۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ آسمان اس طور پر بند تھا کہ اس سے بارش نہیں ہوتی تھی اور زمین اس طور پر بند تھی کہ اس سے نباتات پیدا نہیں ہوتی تھیں، تو آسمان کا کھولنا یہ ہے کہ اس سے بارش ہونے لگی اور زمین کا کھولنا یہ ہے کہ اس سے سبز پیدا ہونے لگا۔ نوٹ: اس آیت میں چونکہ متعین طور پر یہ مراد نہیں کہ آسمان و زمین حقیقی طور پر ملے ہوئے تھے، اس لیے بگ بینک کی تھیوری کو قطعیت کے ساتھ اس آیت سے ثابت نہیں کرنا چاہئے۔ ہاں احتمال ضرور موجود ہے۔

فَقَتَّقْنَاهُمَا ۖ وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ۖ أَفَلَا يُؤْمِنُونَ ﴿۳۰﴾

فَقَتَّقْنَاهُمَا	وَ	جَعَلْنَا	مِنَ الْمَاءِ	كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ (۱)	أَفَلَا يُؤْمِنُونَ ﴿۳۰﴾
تو ہم نے جدا کر دیا انہیں	اور	ہم نے بنائی	پانی سے	ہر جاندار چیز	تو کیا وہ ایمان نہیں لائیں گے
تو ہم نے انہیں کھول دیا اور ہم نے ہر جاندار چیز پانی سے بنائی تو کیا وہ ایمان نہیں لائیں گے؟ ○					

وَجَعَلْنَا فِي الْأَرْضِ رِضًا وَمَا يَكُونُ لَكُمْ مِنْهُ عِلْمٌ شَيْءٌ ۚ وَمَا يَكُونُ لَكُمْ مِنْهُ عِلْمٌ شَيْءٌ ۚ وَمَا يَكُونُ لَكُمْ مِنْهُ عِلْمٌ شَيْءٌ ۚ

وَجَعَلْنَا	فِي الْأَرْضِ	رِضًا	وَمَا يَكُونُ لَكُمْ مِنْهُ عِلْمٌ شَيْءٌ ۚ	وَمَا يَكُونُ لَكُمْ مِنْهُ عِلْمٌ شَيْءٌ ۚ	وَمَا يَكُونُ لَكُمْ مِنْهُ عِلْمٌ شَيْءٌ ۚ
ہم نے ڈال دیئے	زمین میں	مضبوط لنگر	کہ	(نہ) حرکت کرتی رہے	اور زمین میں ہم نے مضبوط لنگر ڈال دیئے تاکہ لوگوں کو لے کر

بِهِمْ ۖ وَجَعَلْنَا فِيهَا فِجَاجًا سَبِيلًا ۚ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُونَ ﴿۳۱﴾

بِهِمْ	وَ	جَعَلْنَا	فِيهَا	فِجَاجًا سَبِيلًا	لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُونَ ﴿۳۱﴾
ان (لوگوں) کے ساتھ	اور	ہم نے بنائے	اس میں	کشادہ راستے	تاکہ وہ راستہ پالیں
حرکت نہ کرتی رہے اور ہم نے اس میں کشادہ راستے بنائے تاکہ وہ راستہ پالیں ○					

وَجَعَلْنَا السَّمَاءَ سَقْفًا مَحْفُوظًا ۚ وَهُمْ عَنْ آيَاتِهَا

وَجَعَلْنَا	السَّمَاءَ	سَقْفًا مَحْفُوظًا (۲)	وَ	هُم	عَنْ آيَاتِهَا
ہم نے بنایا	آسمان (کو)	ایک محفوظ چھت	اور	وہ (لوگ)	اس کی نشانیوں سے
اور ہم نے آسمان کو ایک محفوظ چھت بنایا اور وہ لوگ اس کی نشانیوں سے					

مُعْرِضُونَ ﴿۳۲﴾ وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ

مُعْرِضُونَ ﴿۳۲﴾	وَ	هُوَ	الَّذِي	خَلَقَ	الَّيْلَ	وَ	النَّهَارَ
منہ پھیرنے والے (ہیں)	اور	وہی (ہے)	جس نے	پیدا کیا	رات	اور	دن
منہ پھیرے ہوئے ہیں ○ اور وہی ہے جس نے رات اور دن اور							

۱..... ہر جاندار چیز کو پانی سے بنانے سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پانی کو جانداروں کی حیات کا سبب بنایا ہے۔ یا، یہ مراد ہے کہ ہر جاندار پانی سے پیدا کیا ہوا ہے۔ ۲..... ریاضی اور فلکیات کا علم اعلیٰ علوم میں سے ہے جبکہ انہیں اللہ تعالیٰ کی معرفت کا ذریعہ بنایا جائے۔ صوفیاء کرام رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ فَرَمَاتے ہیں کہ ایک گھڑی کی فکر ہزار سال کے اس ذکر سے افضل ہے جو بغیر فکر کے ہو۔



وفاات رسول کے منظر کفار کو تنبیہ

الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ط كُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ ۳۳ وَمَا جَعَلْنَا

الشَّمْسُ	و	الْقَمَرُ	كُلٌّ	فِي فَلَكٍ	يَسْبَحُونَ ۳۳	و	مَا جَعَلْنَا
سورج	اور	چاند (کو)	سب	ایک گھیرے میں	تیر رہے ہیں	اور	ہم نے نہیں بنایا

سورج اور چاند کو پیدا کیا۔ سب ایک گھیرے میں تیر رہے ہیں ○ اور ہم نے تم سے پہلے

لِبَشَرٍ مِّن قَبْلِكَ الْخُلْدَ ط أَفَأَيْنُ مِتَّ

لِبَشَرٍ	مِّن قَبْلِكَ	الْخُلْدَ	أَفَأَيْنُ	مِتَّ
کسی آدمی کے لیے	تم سے پہلے	(دنیا میں) ہمیشہ رہنا	تو کیا اگر	تم انتقال کر جاؤ

کسی آدمی کے لیے (دنیا میں) ہمیشہ رہنا نہ بنایا تو کیا اگر تم انتقال فرماؤ

فَهُمُ الْخَالِدُونَ ۳۴ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ط وَ

فَهُمُ	الْخَالِدُونَ ۳۴	كُلُّ نَفْسٍ	ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ	وَ
تو وہ (یعنی دوسرے لوگ)	ہمیشہ رہنے والے (ہوں گے)	ہر جان	موت کو چکھنے والی (ہے)	اور

تو یہ دوسرے لوگ ہمیشہ رہیں گے ○ ہر جان موت کا مزہ چکھنے والی ہے اور

نَبَلُّوْكُمْ بِالْشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً ط وَإِلَيْنَا

نَبَلُّوْكُمْ	بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ	فِتْنَةً ۱۱	وَ	إِلَيْنَا
(اے لوگو) ہم آزماتے ہیں تمہیں	اچھائی اور برائی کے ذریعے	خوب آزمانا	اور	ہماری طرف

ہم برائی اور بھلائی کے ذریعے تمہیں خوب آزماتے ہیں اور ہماری ہی طرف

تُرْجَعُونَ ۳۵ وَإِذَا رَأٰكَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِن

تُرْجَعُونَ ۳۵	وَ	إِذَا	رَأٰكَ	الَّذِينَ	كَفَرُوا	إِن
تمہیں لوٹایا جائے گا	اور	جب	دیکھتے ہیں تجھے	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	نہیں

تم لوٹائے جاؤ گے ○ اور جب کافر آپ کو دیکھتے ہیں تو آپ کو

۱..... مصیبت اور نعمت دونوں کے ذریعے بندے کو آزمایا جاتا ہے کہ وہ مصیبت پر کتنا صبر اور نعمت پر کتنا شکر کرتا ہے۔ مومن کا طرزِ عمل کیا ہونا چاہیے، اس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ”مومن کے معاملے پر تعجب ہے کہ اس کا سارا معاملہ بھلائی پر مشتمل ہے اور یہ صرف اسی مومن کے لئے ہے جسے خوشحالی حاصل ہوتی ہے تو شکر کرتا ہے اور یہ اس کے حق میں بہتر ہے اور اگر تنگدستی پہنچتی ہے تو صبر کرتا ہے تو یہ بھی اس کے حق میں بہتر ہے۔ (مسلم، الحدیث: ۲۳۹۹۹)

يَتَّخِذُ نَكَاحًا هَؤُلَاءِ أَهْلًا الَّذِي يَذْكُرُ

يَتَّخِذُ نَكَاحًا	هَؤُلَاءِ	أَهْلًا	الَّذِي	يَذْكُرُ
وہ بناتے تجھے	مگر	ہنسی مذاق	کیا یہ (ہے)	وہ جو (برے لفظوں سے) یاد کرتا ہے

صرف ہنسی مذاق بنالیتے ہیں۔ کیا یہ وہ آدمی ہے جو تمہارے خداؤں کو

الْهَتَكُمْ ۚ وَهُمْ يَذْكُرِ الرَّحْمَنَ هُمْ كَفَرُونَ ۝۳۶

الْهَتَكُمْ	وَ	هُمْ	يَذْكُرِ الرَّحْمَنَ	هُمْ	كَفَرُونَ ۝۳۶
تمہارے معبودوں (کو)	اور	وہ (کافر)	رحمن ہی کی یاد سے	وہ	انکار کرنے والے (ہیں)

برا کہتا ہے اور وہ (کافر) رحمن ہی کی یاد سے منکر ہیں ○

خُلِقَ الْإِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ ۖ سَأُورِيكُمْ آيَاتِي

خُلِقَ	الْإِنْسَانُ	مِنْ عَجَلٍ ۖ	سَأُورِيكُمْ	آيَاتِي
بنایا گیا	آدمی	جلدی سے (جلد باز)	عنقریب میں دکھاؤں گا تمہیں	اپنی نشانیاں

آدمی جلد باز بنایا گیا۔ اب میں تمہیں اپنی نشانیاں دکھاؤں گا

فَلَا تَسْتَعْجِلُونِ ۝۳۷ وَيَقُولُونَ مَتَى هَذَا الْوَعْدُ إِنْ كُنْتُمْ

فَلَا تَسْتَعْجِلُونِ ۝۳۷	وَ	يَقُولُونَ	مَتَى	هَذَا	الْوَعْدُ	إِنْ كُنْتُمْ
تو تم جلد نہ مانگو مجھ سے	اور	وہ کہتے ہیں	کب (پورا ہو گا)	یہ	وعدہ	اگر تم ہو

تو مجھ سے جلدی نہ کرو ○ اور کہتے ہیں: اگر تم سچے ہو تو یہ وعدہ

صَادِقِينَ ۝۳۸ لَوْ يَعْلَمُ الَّذِينَ كَفَرُوا حِينَ لَا يَكْفُونِ

صَادِقِينَ ۝۳۸	لَوْ	يَعْلَمُ	الَّذِينَ	كَفَرُوا	حِينَ	لَا يَكْفُونِ
سچے	اگر	جان لیتے	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	جب	وہ نہیں روک سکیں گے

کب ہو گا؟ ○ اگر کافر اس وقت کو جان لیتے جب وہ اپنے چہروں سے

۱..... اس کا معنی یہ ہے کہ انسان میں جلد بازی کی کثرت اور صبر کی کمی سے ظاہر ہوتا ہے کہ جلد بازی انسان کے خمیر میں ہے۔ یا یہ معنی ہے کہ جلد بازی کو انسان کی فطرت اور اخلاق میں پیدا کیا گیا ہے۔ جلد بازی ایک مذموم فعل ہے، اس سے بچنا چاہئے۔ حدیث پاک میں ہے کہ بردباری اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور جلد بازی شیطان کی طرف سے ہے۔ (ترمذی، ۳۰۰۷/۳، الحدیث: ۳۰۱۹) دوسری حدیث پاک میں ہے: جس نے توقف کیا تو اس نے (اپنا مقصد) پالیا یا قریب ہے کہ وہ (اسے) پالے اور جس نے جلدی کی تو اس نے خطا کی یا قریب ہے کہ وہ خطا کھا جائے۔ (معجم الکبیر، ۱/۷، الحدیث: ۸۵۸۰)

نزلِ عذاب کی جلدی کرنے والوں کو جو اب

فکر کی جلد بازی اور نزولِ عذاب کے وقت انتظار کا حال



عَنْ وُجُوهِهِمُ النَّارَ وَلَا عَنْ ظُهُورِهِمْ وَلَا هُمْ يُنْصَرُونَ ﴿۳۹﴾

عَنْ وُجُوهِهِمُ	النَّارَ	وَلَا	عَنْ ظُهُورِهِمْ	وَلَا	هُمْ	يُنْصَرُونَ ﴿۳۹﴾
اپنے چہروں سے	آگ	اور	نہ	اپنی پیٹھوں سے	اور	نہ وہ ان کی مدد کی جائے گی

اور اپنی پیٹھوں سے آگ کو نہ روک سکیں گے اور نہ ان کی مدد کی جائے گی ○

بَلْ تَأْتِيهِمْ بَغْتَةً فَتَبْهَتُهُمْ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ

بَلْ	تَأْتِيهِمْ	بَغْتَةً	فَتَبْهَتُهُمْ	فَلَا يَسْتَطِيعُونَ
بلکہ	وہ (قیامت) آپڑے گی ان پر	اچانک	تو حیران کر دے گی انہیں	پھر وہ طاقت نہ رکھیں گے

بلکہ وہ (قیامت) ان پر اچانک آپڑے گی تو انہیں حیران کر دے گی پھر نہ وہ اسے

رَدَّهَا وَلَا هُمْ يُنْظَرُونَ ﴿۴۰﴾ وَلَقَدْ اسْتَهْزِئَ

رَدَّهَا	وَلَا	هُمْ	يُنْظَرُونَ ﴿۴۰﴾	وَلَقَدْ	اسْتَهْزِئَ
اسے پھیرنے (کی)	اور	نہ	وہ انہیں مہلت دی جائے گی	اور	ضرب و پیٹک مذاق اڑایا گیا

رو کر سکیں گے اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی ○ اور بیشک تم سے اگلے رسولوں کا

بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِينَ سَخِرُوا مِنْهُمْ

بِرُسُلٍ	مِّنْ قَبْلِكَ <sup>(۱)</sup>	فَحَاقَ	بِالَّذِينَ	سَخِرُوا	مِنْهُمْ
رسولوں کا	تم سے پہلے	تو گھیر لیا	ان لوگوں کو جنہوں نے	مذاق اڑایا	ان میں سے

مذاق اڑایا گیا تو جس (عذاب) کا مذاق اڑاتے تھے اسی نے

مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ﴿۴۱﴾ قُلْ مَنْ يَّكْفُرْكُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ

مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ﴿۴۱﴾	قُلْ	مَنْ	يَّكْفُرْكُمْ	بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ
(اس عذاب نے) جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے	تم کہو	کون	حفاظت کرے گا تمہاری	رات اور دن میں

ان کو گھیر لیا ○ تم فرماؤ: رات اور دن میں رحمن کے عذاب سے

۱..... اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو تسلی دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، جس طرح آپ کی قوم نے آپ کا مذاق اڑایا اسی طرح ان سے پہلے کے کفار بھی اپنے انبیاء کرام علیہم السلام کا مذاق اڑایا کرتے تھے تو مذاق اڑانے والوں کا مذاق انہیں کو لے بیٹھا اور وہ اپنے مذاق اڑانے اور مسخرہ پن کرنے کے وبال و عذاب میں گرفتار ہوئے۔ لہذا آپ رنجیدہ نہ ہوں، آپ کے ساتھ استہزاء کرنے والوں کا بھی یہی انجام ہوتا ہے۔

مِنَ الرَّحْلَنِ ۱۷ بَلْ هُمْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِمْ مُعْرِضُونَ ۲۱ اَمْرُ لَهُمْ				
مِنَ الرَّحْلَنِ	بَلْ هُمْ	عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِمْ	مُعْرِضُونَ ۲۱	اَمْرُ لَهُمْ
رحلن (کے عذاب) سے	بلکہ وہ	اپنے رب کے ذکر سے	منہ پھیرنے والے (ہیں)	کیا ان کے
تمہاری کون حفاظت کرے گا؟ بلکہ وہ اپنے رب کے ذکر سے منہ پھیرے ہوئے ہیں کیا ان کے				
اَلِهَةِ تَسْتَعْتُهُمْ مِّنْ دُونِنَا ۱۸ لَا يَسْتَشْفِعُونَ				
اَلِهَةِ	تَسْتَعْتُهُمْ	مِّنْ	دُونِنَا	لَا يَسْتَشْفِعُونَ
کچھ معبود (ہیں)	(جو) بچالیں گے انہیں	سے	ہمارے (عذاب) سے (یا) ہمارے سوا	وہ طاقت نہیں رکھتے
کچھ خدا ہیں جو انہیں ہم سے بچالیں گے؟ وہ اپنی ہی جانوں کی مدد				
نَصْرًا اَنْفُسِهِمْ وَلَا هُمْ مِّنَّا ۱۹ يُّصْحَبُونَ ۲۰ بَلْ				
نَصْرًا اَنْفُسِهِمْ	وَلَا هُمْ	مِّنَّا	يُّصْحَبُونَ ۲۰	بَلْ
اپنی جانوں کی مدد کرنے (کی)	اور نہ	وہ	ان کا ساتھ دیا جاتا ہے	بلکہ
نہیں کر سکتے اور نہ ہی ان کی ہماری طرف سے مدد و حفاظت کی جاتی ہے بلکہ				
مَتَّعْنَاهُمْ اَزْوَاجًا وَاَبَاءَهُمْ حَتَّىٰ طَال عَلَيْهِمْ				
مَتَّعْنَاهُمْ	اَزْوَاجًا	وَاَبَاءَهُمْ	حَتَّىٰ	طَال عَلَيْهِمْ
ہم نے فائدہ اٹھانے دیا	انہیں اور	ان کے باپ دادا (کو)	یہاں تک کہ	دراز ہو گئی
ہم نے انہیں اور ان کے باپ دادا کو فائدہ اٹھانے دیا یہاں تک کہ زندگی ان پر				
الْعُمُرُ ۱۹ اَفَلَا يَرَوْنَ اَنْتَانَا فِي الْاَرْضِ نَنْقُصُهَا				
الْعُمُرُ	اَفَلَا يَرَوْنَ	اَنْتَا	نَانِي	نَنْقُصُهَا ۱۹
زندگی	تو کیا وہ دیکھتے نہیں	کہ	ہم آ رہے ہیں	زمین (کے پاس) اے کم کرتے ہوئے
دراز ہو گئی تو کیا وہ نہیں دیکھتے کہ ہم زمین کو اس کے کناروں سے				

۱..... لمبی عمر، مال کی زیادتی اور نعمتوں کی کثرت عموماً غفلت اور اللہ تعالیٰ کے عذاب کا سبب بن جاتی ہیں۔ حدیث پاک میں ہے کہ ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! اللہ اَصْلُ اللہ تعالیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لوگوں میں سے بہترین آدمی کون ہے؟ ارشاد فرمایا: جس کی عمر لمبی اور عمل اچھے ہوں۔ عرض کی: لوگوں میں سے بدتر کون ہے؟ ارشاد فرمایا: جس کی عمر لمبی اور عمل برے ہوں۔ (ترمذی، ۱۳۸/۴، الحدیث: ۲۴۴۷) ۲..... یہاں اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو کافروں کی سرزمین پر روز بروز تسلط عطا کر رہا ہے اور ایک شہر کے بعد دوسرا شہر فتح ہوتا چلا آ رہا ہے، یوں حدود اسلام بڑھ رہی ہیں اور کفر کی سرزمین کم ہوتی جا رہی ہے۔



مَنْ أَطْرَافَهَا ۖ أَفَهُمُ الْغُلَبُونَ ۝ قُلْ إِنَّمَا أُنْذِرُكُمْ

مَنْ أَطْرَافَهَا	أَفَهُمُ	الْغُلَبُونَ ۝	قُلْ	إِنَّمَا أُنْذِرُكُمْ (١)
اس کے کناروں سے	تو کیا وہ	غالب آنے والے (ہوں گے)	تم کہو	میں ڈراتا ہوں تمہیں صرف

گھٹاتے آرہے ہیں۔ تو کیا یہ غالب ہوں گے؟ تم فرماؤ: میں تم کو صرف وحی کے ذریعے

بِالْوَحْيِ وَلَا يَسْمَعُ الصُّمُّ الدُّعَاءَ إِذَا مَا يُنْذِرُونَ ۝ وَ

بِالْوَحْيِ	وَلَا يَسْمَعُ	الصُّمُّ (٢)	الدُّعَاءَ	إِذَا مَا	يُنْذِرُونَ ۝	وَ
وحی کے ذریعے	اور	نہیں سنتے	بہرے	پکار (کو)	جب	انہیں ڈرایا جائے

ڈراتا ہوں اور بہرے پکار کو نہیں سنتے جب انہیں ڈرایا جائے اور

لَيْنَ مَسْتَهُمْ نَفْحَةً مِّنْ عَذَابِ رَبِّكَ لِيَقُولَنَّ

لَيْنَ	مَسْتَهُمْ	نَفْحَةً	مِّنْ عَذَابِ رَبِّكَ	لِيَقُولَنَّ
ضرور اگر	چھو جائے انہیں	ہوا	تیرے رب کے عذاب کی	(تو) ضرور وہ کہیں گے

اگر انہیں تمہارے رب کے عذاب کی ہوا چھو جائے تو ضرور کہیں گے:

يَوْمَئِذٍ إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ ۝ وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ

يَوْمَئِذٍ	إِنَّا	كُنَّا	ظَالِمِينَ ۝	وَنَضَعُ	الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ (٣)
ہائے ہماری خرابی	بیشک	ہم تھے	ظالم	اور	ہم رکھیں گے

ہائے ہماری خرابی! بیشک ہم ظالم تھے اور ہم قیامت کے دن عدل کے ترازو

لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَإِنْ كَانَ

لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ	فَلَا تُظْلَمُ	نَفْسٌ	شَيْئًا	وَ	إِنْ	كَانَ
قیامت کے دن میں	تو ظلم نہیں کیا جائے گا	کسی جان (پر)	کچھ	اور	اگر	(کچھ) ہو گا

رکھیں گے تو کسی جان پر کچھ ظلم نہ ہو گا اور اگر کوئی چیز

1..... پیغمبر پر احکام سنا دینا لازم ہے، دل میں اتارنا لازم نہیں کہ یہ خدا کا کام ہے۔ 2..... جو وعظ سے نفع حاصل نہ کرے، وہ بہرے یعنی دل کا بہرے ہے، اگرچہ  
بظاہر اس میں سننے کی قوت موجود ہو۔ 3..... کچھ اعمال ایسے ہیں جن کا میزان ان عمل میں وزن زیادہ ہو گا۔ اسی آیت مبارکہ کے تحت امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ  
علیہ نے بخاری شریف کے آخر میں ایک حدیث پاک ذکر کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو کلمے ایسے ہیں کہ رحمن کو پیارے  
ہیں، زبان پر جگہ ہیں، میزان میں بھاری شحاحان اللہ و بحدیث بحدیث اللہ العظیم (صحیح بخاری، ۶۰۰/۳، الحدیث: ۷۵۶۳)

مُثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ أَتَيْنَاهَا ۖ وَكَفَىٰ بِنَا حَسِبِينَ ﴿۳۷﴾

مُثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ	اَتَيْنَاهَا	وَ	كَفَىٰ	بِنَا	حَسِبِينَ ﴿۳۷﴾
رائی کے دانہ کے برابر	(تو) ہم لے آئیں گے اسے	اور	کافی ہیں	ہم	حساب کرنے والے

رائی کے دانہ کے برابر بھی ہوگی تو ہم اسے لے آئیں گے اور ہم حساب کرنے کیلئے کافی ہیں ○

وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَىٰ وَهَارُونَ الْفُرْقَانَ وَضِيَاءً

وَلَقَدْ	اَتَيْنَا	مُوسَىٰ	وَ	هَارُونَ	الْفُرْقَانَ	وَ	ضِيَاءً
اور	ضرور بیشک	موسیٰ	اور	ہارون (کو)	فیصلہ کرنے والی (کتاب)	اور	روشنی

اور بیشک ہم نے موسیٰ اور ہارون کو فیصلہ دیا اور روشنی

وَذِكْرًا لِّلْمُتَّقِينَ ﴿۳۸﴾ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُم بِالْغَيْبِ وَ

وَذِكْرًا	لِّلْمُتَّقِينَ ﴿٣٨﴾	الَّذِينَ	يَخْشَوْنَ <sup>(۱)</sup>	رَبَّهُم	بِالْغَيْبِ وَ		
اور	نصیحت	پرہیز گاروں کے لئے	وہ لوگ جو	ڈرتے ہیں	اپنے رب (سے)	بغیر دیکھے	اور

اور پرہیز گاروں کیلئے نصیحت دی ○ وہ جو اپنے رب سے بغیر دیکھے ڈرتے ہیں اور

هُمْ مِّنَ السَّاعَةِ مُشْفِقُونَ ﴿۳۹﴾ وَهَذَا ذِكْرٌ مُّبَرِّكٌ أَنزَلْنَاهُ

هُمْ	مِّنَ السَّاعَةِ	مُشْفِقُونَ ﴿۳۹﴾	وَ	هَذَا	ذِكْرٌ مُّبَرِّكٌ	أَنزَلْنَاهُ
وہ	قیامت سے	ڈرنے والے (ہیں)	اور	یہ	برکت والا ذکر	ہم نے نازل کیا اسے

وہ قیامت سے ڈرتے ہیں ○ اور یہ برکت والا ذکر ہے جسے ہم نے نازل فرمایا ہے

أَفَأَنْتُمْ لَهُ مُنْكَرُونَ ﴿۴۰﴾ وَلَقَدْ آتَيْنَا إِبْرَاهِيمَ

أَفَأَنْتُمْ	لَهُ	مُنْكَرُونَ ﴿۴۰﴾	وَ	لَقَدْ	اَتَيْنَا	إِبْرَاهِيمَ
تو کیا تم	اس کا	انکار کرنے والے (ہو)	اور	ضرور بیشک	ہم نے عطا کی	ابراہیم (کو)

تو کیا تم اس کے منکر ہو؟ ○ اور بیشک ہم نے ابراہیم کو

۱..... ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے عذاب اور اس کی گرفت سے ڈرتا رہے۔ حدیث قدسی میں ہے: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: میری عزت و جلال اور مخلوق پر میری بلندی کی قسم! نہ تو میں اپنے بندے پر دو خوف جمع کروں گا اور نہ اس کے لیے دو امن جمع کروں گا، جو دنیا میں مجھ سے ڈرتا رہا اسے میں قیامت کے دن امن دوں گا اور جو دنیا میں مجھ سے بے خوف رہا اسے میں قیامت کے دن خوف میں مبتلا کر دوں گا۔ (ابن عساکر، ۵۳/۲۶۷)



رُشِدَةً مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا بِهِ عِلْمِينَ ﴿٥١﴾ اِذْ قَالَ				
رُشِدَةً	مِنْ قَبْلُ	وَ	كُنَّا	بِهِ
اس کی سمجھداری	(اس سے) پہلے	اور	ہم تھے	اس کو
پہلے ہی اس کی سمجھداری دیدی تھی اور ہم اسے جانتے تھے ○ یاد کرو جب اس نے				
لَا يَبِيْهِ وَتَوْمِهِ مَا هَذِهِ التَّاتِيْلُ الَّتِي اَنْتُمْ لَهَا عِكْفُونَ ﴿٥٢﴾				
لَا يَبِيْهِ وَتَوْمِهِ <sup>(۱)</sup>	مَا	هَذِهِ التَّاتِيْلُ	الَّتِي اَنْتُمْ لَهَا	عِكْفُونَ ﴿٥٢﴾
اپنی قوم اور اپنے (عرفی) باپ سے	کیا (ہیں)	یہ مورتیاں، مجسمے	جن کے لئے تم	جم کر بیٹھے ہوئے (ہو)
اپنے باپ اور اپنی قوم سے فرمایا: یہ مجسمے کیا ہیں جن کے آگے تم جم کر بیٹھے ہوئے ہو ○				
قَالُوا وَجَدْنَا اٰبَاءَنَا لَهَا عِبَادِينَ ﴿٥٣﴾ قَالَ				
قَالُوا	وَجَدْنَا	اٰبَاءَنَا <sup>(۲)</sup>	لَهَا	عِبَادِينَ ﴿٥٣﴾
انہوں نے کہا	ہم نے پایا	اپنے باپ دادا (کو)	ان کی	عبادت کرنے والے
انہوں نے کہا: ہم نے اپنے باپ دادا کو ان کی پوجا کرتے ہوئے پایا ○ فرمایا:				
لَقَدْ كُنْتُمْ اَنْتُمْ وَاٰبَاؤُكُمْ فِي ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٥٤﴾ قَالُوا				
لَقَدْ	كُنْتُمْ	اَنْتُمْ وَ	اٰبَاؤُكُمْ	فِي ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٥٤﴾ <sup>(۳)</sup>
ضرور بیشک	ہو	تم	اور	تمہارے باپ دادا
بے شک تم اور تمہارے باپ دادا سب کھلی گمراہی میں ہو ○ بولے:				
اٰجِئْنَا بِالحَقِّ اَمْ اَنْتَ مِنَ اللّٰعِيْنَ ﴿٥٥﴾ قَالَ بَلْ رَّبُّكُمْ				
اٰجِئْنَا بِالحَقِّ	اَمْ	اَنْتَ	مِنَ اللّٰعِيْنَ ﴿٥٥﴾	قَالَ بَلْ
کیا تم ہمارے پاس حق لائے ہو	یا	تم	کھینے والوں میں سے (ہو)	فرمایا بلکہ
کیا تم ہمارے پاس حق لائے ہو یا یونہی کھیل رہے ہو ○ فرمایا: بلکہ تمہارا رب				

۱..... یہاں باپ سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حقیقی والد مراد نہیں بلکہ چچا آزر مراد ہے۔ ۲..... باپ دادا جو کام شریعت کے خلاف کرتے رہے ہوں، ان کاموں کو کرنا اور ان کے کرنے پر اپنے باپ دادا کے عمل کو دلیل بنانا کفار کا طریقہ ہے، مسلمانوں کو اس سے بچنا چاہئے۔ ۳..... دینی معاملے میں کسی کی رعایت نہیں بلکہ حق بات بہر حال بیان کرنی چاہئے، قدرت کے باوجود حق کہنے سے خاموشی مذہبیت ہے اور وہ حرام ہے ہاں کہاں حکمت عملی کا کیا تقاضا ہے، سختی یا نرمی تو یہ بات مبلغ کو معلوم ہونی چاہئے۔

رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الَّذِیْ فَطَرَ هُنَّ ۚ وَ اَنَا عَلٰی ذٰلِکُمْ

رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ <sup>(۱)</sup>	الَّذِیْ	فَطَرَ هُنَّ	وَ	اَنَا	عَلٰی ذٰلِکُمْ
(وہ ہے جو) آسمانوں اور زمین کا رب (ہے)	جس نے	پیدا کیا انہیں	اور	میں	اس پر

وہ ہے جو آسمانوں اور زمین کا رب ہے جس نے انہیں پیدا کیا اور میں اس پر

مِّنَ الشَّہِیْدِیْنَ ۝۶ وَ تَاللّٰہِ لَا کِیْدَنَّ اَصْنَامُکُمْ

مِّنَ الشَّہِیْدِیْنَ ۝۶	وَ	تَاللّٰہِ	لَا کِیْدَنَّ	اَصْنَامُکُمْ
گواہوں میں سے (ہوں)	اور	اللہ کی قسم	ضرور میں تدبیر کروں گا	تمہارے بتوں کی (یعنی ان کی بربادی کی)

گواہوں میں سے ہوں ○ اور مجھے اللہ کی قسم ہے! تم پیٹھ پھیر کر جاؤ گے

بَعْدَ اَنْ تَوَلَّوْا مُدْبِرِیْنَ ۝۷ فَجَعَلَهُمْ جُذَاذَا ۱۱

بَعْدَ	اَنْ	تَوَلَّوْا	مُدْبِرِیْنَ ۝۷	فَجَعَلَهُمْ	جُذَاذَا	۱۱
(اس کے) بعد	کہ	تم پھر جاؤ	پیٹھ پھیرتے ہوئے	تو اس نے کر دیا انہیں	ٹکڑے ٹکڑے	سوائے

تو اس کے بعد میں تمہارے بتوں کی بری حالت کر دوں گا ○ تو ابراہیم نے ان سب کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا سوائے

کَبِیْرًا لَّہُمْ لَعَلَّہُمْ اِلَیْہِ یَرْجِعُوْنَ ۝۸ قَالُوْا مَنۢ فَعَلَ

کَبِیْرًا لَّہُمْ	لَعَلَّہُمْ	اِلَیْہِ	یَرْجِعُوْنَ ۝۸	قَالُوْا	مَنۢ	فَعَلَ
ان کے بڑے (بت کے)	شاید وہ	اس کی طرف	رجوع کریں	کہنے لگے	کس نے	کیا

ان کے بڑے بت کے کہ شاید وہ اس کی طرف رجوع کریں ○ کہنے لگے: کس نے ہمارے خداؤں کے ساتھ

ہٰذَا بِالْہِتٰتِ اِنَّہٗ لَمِنَ الظَّٰلِمِیْنَ ۝۹ قَالُوْا

ہٰذَا	بِالْہِتٰتِ	اِنَّہٗ	لَمِنَ الظَّٰلِمِیْنَ ۝۹	قَالُوْا
یہ	ہمارے معبودوں کے ساتھ	بیشک وہ	ضرور ظالموں میں سے (ہے)	(کچھ) کہنے لگے

یہ کام کیا ہے؟ بیشک وہ یقیناً ظالم ہے ○ کچھ کہنے لگے:

۱..... حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قوم کو چونکہ اپنے طریقے کا گمراہی ہونا بہت ہی بعید معلوم ہوتا تھا کیونکہ یہ طریقہ برسوں سے نسل در نسل چلا آرہا تھا اس لئے قوم نے کہا تھا کہ آپ سنجیدگی سے بات کر رہے ہیں یا مذاق سے؟ اس کے جواب میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا بیان کر کے ظاہر فرمادیا کہ آپ ٹھیل کے طور پر کلام نہیں کر رہے بلکہ حق کا اظہار فرما رہے ہیں۔



## سَبِّحْنَا قَتَى يَذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهُ

سَبِّحْنَا	قَتَى	يَذْكُرُهُمْ	يُقَالُ لَهُ
ہم نے سنا ہے	ایک نوجوان (کو)	وہ (برے لفظوں سے) یاد کر رہا تھا انہیں	اس کو

ہم نے ایک جوان کو انہیں برا کہتے ہوئے سنا ہے جس کو ابراہیم

## إِبْرَاهِيمَ ۶۰ قَالُوا فَاتُّوا بِهِ عَلَىٰ أَعْيُنِ النَّاسِ لَعَلَّهُمْ

إِبْرَاهِيمَ ۶۰	قَالُوا	فَاتُّوا بِهِ	عَلَىٰ أَعْيُنِ النَّاسِ	لَعَلَّهُمْ
ابراہیم	کہنے لگے	تو لے کر آؤ اسے	لوگوں کی نگاہوں پر (یعنی سامنے)	شاید وہ

کہا جاتا ہے کہ کہنے لگے: تو اسے لوگوں کے سامنے لے آؤ شاید لوگ

## يَشْهَدُونَ ۶۱ قَالُوا أَنْتَ فَعَلْتَ هَذَا بِالْهَتَا

يَشْهَدُونَ ۶۱	قَالُوا	أَنْتَ	فَعَلْتَ	هَذَا	بِالْهَتَا
لوگ گواہی دیں	انہوں نے کہا	کیا تم (نے)	کیا	یہ	ہمارے معبودوں کے ساتھ

گواہی دیں کہ انہوں نے کہا: اے ابراہیم! کیا تم نے ہمارے معبودوں کے ساتھ

## يَا إِبْرَاهِيمُ ۶۲ قَالَ بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هَذَا فَاسْأَلُوهُمْ إِنَّ

يَا إِبْرَاهِيمُ ۶۲	قَالَ	بَلْ	فَعَلَهُ	كَبِيرُهُمْ	هَذَا	فَاسْأَلُوهُمْ	إِنَّ
اے ابراہیم	فرمایا	بلکہ	کیا ہو گا اسے	ان کے اس بڑے (نے)	تو تم پوچھو ان سے	اگر	

یہ کام کیا ہے؟ ابراہیم نے فرمایا: بلکہ ان کے اس بڑے نے کیا ہو گا تو ان سے پوچھ لو اگر

## كَانُوا يَنْطِقُونَ ۶۳ فَرَجَعُوا إِلَىٰ أَنْفُسِهِمْ فَقَالُوا إِنَّكُمْ أَنْتُمْ

كَانُوا يَنْطِقُونَ ۶۳	فَرَجَعُوا	إِلَىٰ أَنْفُسِهِمْ	فَقَالُوا	إِنَّكُمْ	أَنْتُمْ
وہ بولتے ہوں	تو وہ پلٹے	اپنے دلوں کی طرف	تو کہنے لگے	بیشک تم	تم (خود ہی)

یہ بولتے ہوں کہ تو اپنے دلوں کی طرف پلٹے اور کہنے لگے: بیشک تم

۱..... حضرت ابراہیم علیہ السلام کا یہ فرمانا ظاہر واقع کے خلاف لگتا ہے لیکن درحقیقت ایسا نہیں ہے، اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کفار کو بتوں کے عاجز و بے بس ہونے کی طرف توجہ دلانے کے لئے اس انداز میں کلام کیا کہ مجھ سے کیوں پوچھتے ہو، اپنے اسی بڑے بت سے پوچھو، اس کے کاندھے پر کھانا ہے تو اسی نے ان کو توڑا ہو گا۔ یہ ایک قسم کا شرم دلانا اور سوچنے کی طرف مائل کرنا تھا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو  
عوام کے سامنے پیش کرنے کی رائے

حضرت ابراہیم علیہ السلام سے استفسار اور آپ کا جواب

تو ان کا یہ ذہل میں اعتراف حقیقت

## الْظَّالِمُونَ ۶۳) ثُمَّ نَكْسُوْا عَلَىٰ رُءُوسِهِمْ لَقَدْ

الْظَّالِمُونَ ۶۳)	ثُمَّ	نَكْسُوْا (۲)	عَلَىٰ رُءُوسِهِمْ	لَقَدْ
ظالم (ہو)	پھر	وہ اوندھے کر دیئے گئے	اپنے سروں کے بل	(اور کہنے لگے) ضرور بیشک
خود ہی ظالم ہو ○ پھر وہ اپنے سروں کے بل اوندھے کر دیئے گئے (اور کہنے لگے کہ)				

## عَلِمْتَ مَا هَؤُلَاءِ يَظُنُّونَ ۶۵) قَالَ أَفَتَعْبُدُونَ

عَلِمْتَ	مَا	هَؤُلَاءِ	يَظُنُّونَ ۶۵)	قَالَ	أَفَتَعْبُدُونَ
تم جانتے ہو	نہیں	یہ	بولتے	فرمایا	تو کیا تم عبادت کرتے ہو
تمہیں خوب معلوم ہے یہ بولتے نہیں ہیں ○ ابراہیم نے جواب دیا: تو کیا تم اللہ کے سوا					

## مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنْفَعُكُمْ شَيْئًا وَلَا يَضُرُّكُمْ ۶۶)

مِنْ دُونِ اللَّهِ	مَا	لَا يَنْفَعُكُمْ	شَيْئًا	وَّ	لَا يَضُرُّكُمْ ۶۶)
اللہ کے سوا	(اس کی) جو	نفع نہیں دیتا تمہیں	کچھ	اور	نہ نقصان پہنچاتا ہے تمہیں
اس کی عبادت کرتے ہو جو نہ تمہیں نفع دیتا ہے اور نہ نقصان پہنچاتا ہے ○					

## أَفِ تَكْفُرْ لَكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ ط

أَفِ	تَكْفُرْ لَكُمْ	وَّ	لِمَا	تَعْبُدُونَ	مِنْ دُونِ اللَّهِ ط
افسوس (ہے)	تم پر	اور	(ان) پر جن کی	تم عبادت کرتے ہو	اللہ کے سوا
تم پر اور اللہ کے سوا جن کی تم عبادت کرتے ہو ان پر افسوس ہے۔					

## أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۶۷) قَالُوا حَرِّقُوهُ وَانصُرُوا آلِهَتَكُمْ إِنْ

أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۶۷)	قَالُوا	حَرِّقُوهُ	وَّ	انصُرُوا	آلِهَتَكُمْ	إِنْ
تو کیا تمہیں عقل نہیں	کہنے لگے	جلا دو اسے	اور	مدد کرو	اپنے معبودوں (کی)	اگر
تو کیا تمہیں عقل نہیں؟ ○ بولے: ان کو جلا دو اور اپنے خداؤں کی مدد کرو اگر						

- جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ واضح کر دیا کہ بت عاجز و بے بس ہیں، یہ خود کو بچا نہیں سکتے تو دوسروں کو کیا بچائیں گے تب قوم نے دل میں سوچا کہ اتنے مجبور اور بے اختیار بتوں کی پوجا کر کے وہ اپنے آپ پر ظلم کر رہے تھے مگر اتنا سوچ لینا ایمان کے لئے کافی نہیں، اس لئے وہ مشرک ہی رہے۔
- یعنی کفر حق کہنے کے بعد پھر ان کی بد بختی ان کے سروں پر سوار ہوئی اور وہ کفر کی طرف پلے اور باطل جھگڑا شروع کر دیا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہنے لگے: تمہیں خوب معلوم ہے یہ بولتے نہیں ہیں تو ہم ان سے کیسے پوچھیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قوم کو سرزنش

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جلائے کی تجویز



آگ کو ختم الہی

كُنْتُمْ فُعَلِيْنَ ۲۸ قُلْنَا يَنْأَرْ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا

كُنْتُمْ	فُعَلِيْنَ ۲۸	قُلْنَا	يَنْأَرْ	كُونِي	بَرْدًا	وَّ	سَلَامًا ۲۹
تم ہو	کرنے والے	ہم نے فرمایا	اے آگ	تو ہو جا	ٹھنڈی	اور	سلامتی والی

تم کچھ کرنے والے ہو ○ ہم نے فرمایا: اے آگ! ابراہیم پر ٹھنڈی اور

قوم کی سازش کی ناکامی

عَلَىٰ اِبْرٰهِيْمَ ۲۹ وَاَسْرٰدُوْا بِهٖ كَيْدًا

عَلَىٰ اِبْرٰهِيْمَ ۲۹	وَّ	اَسْرٰدُوْا	بِهٖ	كَيْدًا
ابراہیم پر	اور	انہوں نے ارادہ کیا	اس (ابراہیم) کے ساتھ	براسلوک کرنے (کا)

سلامتی والی ہو جا ○ اور انہوں نے ابراہیم کے ساتھ براسلوک کرنا چاہا

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہجرت

فَجَعَلْنٰهُمْ اِلَّا خَسِرٰیْنَ ۳۰ وَنَجَّيْنٰهُ وَلُوْطًا

فَجَعَلْنٰهُمْ	اِلَّا خَسِرٰیْنَ ۳۰	وَّ	نَجَّيْنٰهُ	وَلُوْطًا
تو ہم نے بنا دیا انہیں	سب سے زیادہ نقصان اٹھانے والے	اور	ہم نے نجات دی اے	اور لوط (کو)

تو ہم نے انہیں سب سے زیادہ نقصان اٹھانے والے بنا دیا ○ اور ہم نے اسے اور لوط کو

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو عطاے اولاد

اِلَى الْاَرْضِ ۳۱ الَّتِیْ بَرَكْنَا فِيْهَا لِلْعٰلَمِیْنَ ۳۲ وَهَبْنَا

اِلَى الْاَرْضِ ۳۱	الَّتِیْ بَرَكْنَا فِيْهَا	لِلْعٰلَمِیْنَ ۳۲	وَّ	وَهَبْنَا
(اس سر) زمین کی طرف	جس میں ہم نے برکت رکھی	جہان والوں کے لیے	اور	ہم نے عطا کیا

اس سر زمین کی طرف نجات عطا فرمائی جس میں ہم نے جہان والوں کے لیے برکت رکھی تھی ○ اور ہم نے

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی اولاد پر انعام الہی

لَهٗ اِسْحٰقَ ۳۳ وَیَعْقُوْبَ نَافِلَةً ۳۴ وَكُلًّا جَعَلْنَا

لَهٗ ۳۳	اِسْحٰقَ ۳۳	وَّ	یَعْقُوْبَ	نَافِلَةً ۳۴	وَّ	كُلًّا	جَعَلْنَا
اس کو	اسحاق	اور	یعقوب	مزید	اور	سب (کو)	ہم نے بنایا

ابراہیم کو اسحاق عطا فرمایا اور مزید یعقوب (پوتا) اور ہم نے ان سب کو

۱..... مؤثر حقیقی اللہ تعالیٰ ہے اور اسباب کی تاثیر اللہ تعالیٰ کی مشیت یعنی چاہنے کے تابع ہے۔ یعنی اللہ عزوجل چاہے تو ہی کوئی شے اثر کر سکتی ہے، ورنہ نہیں۔ بہار شریعت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت بالغہ کے مطابق عالم اسباب میں مسببات کو اسباب سے ربط فرما دیا ہے، آگھ دیکھتی ہے، کان سنتا ہے، آگ جلاتی ہے، پانی پیاس بجھاتا ہے، وہ چاہے تو آگ کو سنے، کان دیکھے، پانی جلانے، آگ پیاس بجھانے، نہ چاہے تو لاکھ آنکھیں ہوں دن کو پہاڑ نہ سوچھے، کروڑ آئیں ہوں ایک شے پر داغ نہ آئے۔ (بہار شریعت ۱/۲۶)

## صَلِحِينَ ﴿۵۱﴾ وَجَعَلْنَاهُمْ آيَةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا

وَصَلِحِينَ ﴿۵۱﴾	وَجَعَلْنَاهُمْ	آيَةً	يَهْدُونَ	بِأَمْرِنَا	وَصَلِحِينَ
خاص قرب والے	ہم نے بنایا	انہیں	امام	وہ رہنمائی کرتے ہیں	ہمارے حکم سے

اپنے خاص قرب والے بنایا ○ اور ہم نے انہیں امام بنایا کہ ہمارے حکم سے رہنمائی کرتے ہیں اور

## أَوْحَيْنَا إِلَيْهِمْ فَعَلِ الْخَيْرَاتِ وَإِقَامَ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءَ الزَّكَاةِ

أَوْحَيْنَا	إِلَيْهِمْ	فَعَلِ الْخَيْرَاتِ	وَ	إِقَامَ الصَّلَاةِ	وَ	إِيتَاءَ الزَّكَاةِ
ہم نے وحی بھیجی	ان کی طرف	اچھے کام کرنے	اور	نماز قائم کرنے	اور	زکوٰۃ ادا کرنے (کی)

ہم نے ان کی طرف اچھے کام کرنے اور نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے کی وحی بھیجی

## وَكَانُوا النَّاعِمِينَ ﴿۵۲﴾ وَلَوْ طَا'تَيْنَاهُ حُكْمًا

وَكَانُوا	لَنَا	عَبِيدِينَ ﴿۵۲﴾	وَ	لَوْ طَا	أَتَيْنَاهُ	حُكْمًا
اور وہ تھے	ہماری	عبادت کرنے والے	اور	لو ط	ہم نے عطا کی اسے	حکومت

اور وہ ہماری عبادت کرنے والے تھے ○ اور لو ط کو ہم نے حکومت اور

## عِلْمًا وَنَجِيْنُهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِي كَانَتْ تَعْبُلُ الْخَبِيثَ ط إِنَّهُمْ

عِلْمًا	وَ	نَجِيْنُهُ	مِنَ الْقَرْيَةِ	الَّتِي	كَانَتْ تَعْبُلُ	الْخَبِيثَ ط	إِنَّهُمْ
علم	اور	نجات دی اسے	(اس) بستی سے	جو	کام کرتی تھی	گندے	بیٹھک وہ

علم دیا اور اسے اس بستی سے نجات بخشی جو گندے کام کرتی تھی بیٹھک وہ

## كَانُوا قَوْمَ سَوْءٍ فُسِقِينَ ﴿۵۳﴾ وَأَدْخَلْنَاهُ فِي رَحْمَتِنَا ط إِنَّهُ

كَانُوا	قَوْمَ سَوْءٍ	فُسِقِينَ ﴿۵۳﴾	وَ	أَدْخَلْنَاهُ	فِي رَحْمَتِنَا	ط	إِنَّهُ
تھے	برے لوگ	نافرمانی کرنے والے	اور	ہم نے داخل کیا اسے	اپنی رحمت میں		بیٹھک وہ

برے لوگ نافرمان تھے ○ اور ہم نے اسے اپنی رحمت میں داخل فرمایا، بیٹھک وہ

۱..... قوم لوط کا گندہ کام یہ تھا کہ وہ لڑکوں سے بد فعلی کیا کرتے تھے۔ یہ بد فعلی حرام قطعی ہے اور اس کا منکر کافر ہے۔ احادیث میں اس کی شدید مذمت بیان کی گئی ہے، یہاں تین روایات ملاحظہ ہوں (۱) اس شخص پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو جو قوم لوط والا عمل کرے۔ (سنن الکبریٰ للنسائی، ۳/۳۲۲، الحدیث: ۴۳۳۷) (۲) اللہ تعالیٰ ایسے شخص پر نظر رحمت نہیں فرماتا جو اپنی عورت کے پیچھے کے مقام میں آئے یعنی وطی کرے۔ (ابن ماجہ، ۲/۳۵۰، الحدیث: ۱۹۲۳) (۳) بد فعلی کا مرتکب اگر توبہ کئے بغیر مر جائے تو قبر میں خنزیر کی شکل میں بدل دیا جاتا ہے۔ (کتاب النکاح، ص ۱۳) اللہ تعالیٰ سب کو اس سے محفوظ فرمائے، آمین۔



## مِنَ الصَّالِحِينَ ۴۵ وَنُوحًا اِذْ نَادٰى مِنْ قَبْلُ

مِنَ الصَّالِحِينَ ۴۵	وَ	نُوحًا	اِذْ	نَادٰى	مِنْ قَبْلُ
خاص قرب والوں میں سے (تھا)	اور	نوح (کو یاد کرو)	جب	اس نے پکارا	(اس سے) پہلے
ہمارے خاص مقربین میں سے تھا ○ اور نوح کو (یاد کرو) جب اس سے پہلے اس نے ہمیں پکارا					

## فَاَسْتَجَبْنَا لَهٗ فَجَعَلْنَاهُ وَاهِلَةً

فَاَسْتَجَبْنَا	لَهٗ	فَجَعَلْنَاهُ	وَ	اهِلَةً
تو ہم نے دعا قبول کی	اس کی	تو نجات دی اسے	اور	اس کے گھر والوں (کو)
تو ہم نے اس کی دعا قبول کی اور اسے اور اس کے گھر والوں کو				

## مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيمِ ۴۶ وَنَصَرْنَاهُ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ

مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيمِ ۴۶	وَ	نَصَرْنَاهُ	مِنَ الْقَوْمِ	الَّذِيْنَ
بڑے غم سے	اور	مدد کی اس کی	(ان) لوگوں سے (کے مقابلے میں)	جنہوں نے
بڑے غم سے نجات دی ○ اور ہم نے ان لوگوں کے مقابلے میں اس کی مدد کی جنہوں نے				

## كَذَّبُوْا بِآيَاتِنَا اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا سُوْءٍ فَاَغْرَقْنَاهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۴۷

كَذَّبُوْا	بِآيَاتِنَا	اِنَّهُمْ	كَانُوْا	قَوْمًا سُوْءٍ	فَاَغْرَقْنَاهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۴۷
جھٹلایا	ہماری آیتوں کو	بیشک وہ	تھے	برے لوگ	تو ہم نے غرق کر دیا ان سب کو
ہماری آیتوں کی تکذیب کی، بیشک وہ برے لوگ تھے تو ہم نے ان سب کو غرق کر دیا ○					

## وَدَاوُدَ وَسُلَيْمٰنَ اِذْ يَحْكُمْنَ فِي الْحَرْثِ اِذْ

وَدَاوُدَ ۴۸	وَسُلَيْمٰنَ ۴۹	اِذْ	يَحْكُمْنَ	فِي الْحَرْثِ	اِذْ
داؤد	اور	سلیمان (کو یاد کرو)	جب	وہ فیصلہ کر رہے تھے	کھیتی کے بارے میں
اور داؤد اور سلیمان کو یاد کرو جب وہ دونوں کھیتی کے بارے میں فیصلہ کر رہے تھے جب					

۱..... اس واقعے کا خلاصہ یہ ہے کہ رات کے وقت کسی کی بکریاں دوسرے کے کھیت میں چلی گئیں اور وہ کھیتی کھا گئیں۔ یہ مقدمہ حضرت داؤد علیہ السلام و السلام کے سامنے پیش ہوا تو بکریوں کی قیمت کھیتی کے نقصان کے برابر ہونے کی وجہ سے بکریاں کھیتی والے کو دینے کا حکم دیا اور حضرت سلیمان علیہ السلام نے یہ تجویز پیش کی کہ بکری والا کاشت کرے اور کھیتی والا بکریوں کے دودھ وغیرہ سے نفع اٹھائے اور جب کھیتی اس حالت کو پہنچ جائے جس میں بکریوں نے کھائی تھی تو کھیتی اس کے مالک کو اور بکریاں ان کے مالک کو دے دی جائیں۔ یہ تجویز حضرت داؤد علیہ السلام و السلام نے پسند فرمائی۔

## نَفَشْتُ فِيهِ غَنَمَ الْقَوْمِ وَكُنَّا لِحَكِيمِهِمْ

نَفَشْتُ	فِيهِ	غَنَمَ الْقَوْمِ	وَ	كُنَّا	لِحَكِيمِهِمْ
رات کے وقت چھوٹ گئیں	اس میں	کچھ لوگوں کی بکریاں	اور	ہم تھے	ان کے فیصلے کا
رات کو اس میں کچھ لوگوں کی بکریاں چھوٹ گئیں اور ہم ان کے فیصلے کا					

## شُهَدَايْنِ ۷۸ فَقَهَمْنَاهَا سُلَيْمَنَ ۷۹ وَكَلَّلَا اٰتَيْنَا

شُهَدَايْنِ ۷۸	فَقَهَمْنَاهَا	سُلَيْمَنَ ۷۹	وَ	كَلَّلَا	اٰتَيْنَا
مشاہدہ کرنے والے	تو ہم نے سمجھا دیا وہ معاملہ	سلیمان (کو)	اور	دونوں (کو)	ہم نے عطا کی
مشاہدہ کر رہے تھے ○ ہم نے وہ معاملہ سلیمان کو سمجھا دیا اور دونوں کو					

## حُكْمًا وَ عَلِمًا ۸۰ وَ سَخَّرْنَا مَعَ دَاوُدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ

حُكْمًا	وَ	عَلِمًا ۸۰	وَ	سَخَّرْنَا	مَعَ دَاوُدَ	الْجِبَالَ	يُسَبِّحْنَ
حکومت	اور	علم	اور	تابع بنادینے	داؤد کے ساتھ	پہاڑ	وہ تسبیح کرتے ہیں
حکومت اور علم عطا کیا اور داؤد کے ساتھ پہاڑوں اور پرندوں کو تابع بنادیا کہ وہ پہاڑ							

## وَالطَّيْرَ ۸۱ وَ كُنَّا فَعِلَيْنَ ۸۲ وَعَلَّمْنَاهُ

وَالطَّيْرَ ۸۱	وَ	كُنَّا	فَعِلَيْنَ ۸۲	وَ	عَلَّمْنَاهُ
اور پرندے	اور	(یہ سب) ہم تھے	کرنے والے	اور	ہم نے سکھادی اسے
اور پرندے تسبیح کرتے اور یہ (سب) ہم ہی کرنے والے تھے ○ اور ہم نے					

## صَنْعَةَ لَبُؤْسٍ لَّكُمْ لِتُحْصِنَكُمْ مِّنْ بَّاسِكُمْ ۷۳

صَنْعَةَ لَبُؤْسٍ	لَّكُمْ	لِتُحْصِنَكُمْ	مِّنْ بَّاسِكُمْ
ایک لباس کی صنعت	تمہارے (فائدے) کے لئے	تاکہ وہ بچائے تمہیں	تمہاری جنگ کی آج سے
تمہارے فائدے کیلئے اسے ایک خاص لباس کی صنعت سکھادی تاکہ تمہیں تمہاری جنگ کی آج سے بچائے			

۱..... یہاں حکم سے مراد حکومت یا نبوت ہے اور علم سے مراد اجتہاد و احکام کے طریقوں وغیرہ کا علم ہے۔ علم دین کی بے شمار دینی اور دنیاوی برکات ہیں، دنیا و آخرت میں عزت کا سبب ہے۔ خود بھی علم دین سیکھیں اور اپنی اولاد کو بھی سکھائیں۔

۲..... اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء علیہم السلام کو مختلف معجزات عطا فرماتا ہے، جیسے اس نے حضرت داؤد علیہ السلام کو یہ معجزہ عطا فرمایا تھا کہ پہاڑ اور پرندے آپ کے تابع کر دیں اور وہ آپ کے ساتھ تسبیح کرتے تھے۔

حضرت داؤد علیہ السلام پر انعام آئی

حضرت داؤد علیہ السلام کو جنگی لباس بنانے کی تعلیم



فَهَلْ أَنْتُمْ شَاكِرُونَ ۝۸۰ وَ لِسُلَيْمَانَ الرِّيحَ عَاصِفَةً تَجْرِي

فَهَلْ	أَنْتُمْ	شَاكِرُونَ ۝۸۰	وَ	لِسُلَيْمَانَ	الرِّيحَ ۝۸۱ عَاصِفَةً	تَجْرِي
تو کیا	تم	شکر کرنے والے (ہو)	اور	سلیمان کے لیے	تیز ہوا (کو تالبع بنادیا)	وہ چلتی ہے

تو کیا تم شکر ادا کرو گے؟ اور تیز ہوا کو سلیمان کے لیے تالبع بنادیا جو اس کے حکم سے

بِأَمْرٍ إِلَى الْأَرْضِ الَّتِي بَرَكْنَا فِيهَا ۝ وَ كُنَّا بِكُلِّ شَيْءٍ

بِأَمْرٍ ۝۸۲	إِلَى الْأَرْضِ	الَّتِي بَرَكْنَا فِيهَا	وَ	كُنَّا	بِكُلِّ شَيْءٍ
اس کے حکم سے	(اس سر) زمین کی طرف	جس میں ہم نے برکت رکھی	اور	ہم ہیں	ہر چیز کو

اس سر زمین کی طرف چلتی تھی جس میں ہم نے برکت رکھی تھی اور ہم ہر چیز کو

عَلِيمِينَ ۝۸۱ وَ مِنَ الشَّيْطَانِ مَنْ يَغْوُصُونَ لَهُ

عَلِيمِينَ ۝۸۱	وَ	مِنَ الشَّيْطَانِ	مَنْ	يَغْوُصُونَ	لَهُ
جاننے والے	اور	کچھ شیطانوں (کو سلیمان کے تالبع کر دیا)	جو	غوطے لگاتے ہیں	اس کے لیے

جاننے والے ہیں اور کچھ جنات کو (سلیمان کے تالبع کر دیا) جو اس کے لیے غوطے لگاتے

وَيَعْمَلُونَ عَمَلًا دُونَ ذَلِكَ ۝ وَ كُنَّا لَهُمْ حَافِظِينَ ۝۸۲

وَيَعْمَلُونَ	عَمَلًا	دُونَ ذَلِكَ	وَ	كُنَّا	لَهُمْ	حَافِظِينَ ۝۸۲
اور کرتے ہیں	کام	اس کے علاوہ	اور	ہم تھے	ان کو	(سرکشی سے) روکنے والے

اور اس کے علاوہ دوسرے کام بھی کرتے اور ہم ان جنات کو روکے ہوئے تھے

وَ أَيُّوبَ إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ ۝ آتِي مَسْنِيَ الضَّرِّ

وَ	أَيُّوبَ	إِذْ	نَادَىٰ	رَبَّهُ	آتِي	مَسْنِيَ	الضَّرِّ
اور	ایوب (کو یاد کرو)	جب	اس نے پکارا	اپنے رب (کو)	بیشک میں	پہنچی مجھے	تکلیف

اور ایوب (کو یاد کرو) جب اس نے اپنے رب کو پکارا کہ بیشک مجھے تکلیف پہنچی ہے

1..... ہوا حضرت سلیمان علیہ السلام کے زیر تصرف اور ان کے حکم کے مطابق چلا کرتی تھی، اسی طرح جنات بھی زیر تصرف تھے اور وہ ان کے حکم سے دیر یا اور سمندر میں غوطے لگا کر جو اہرات نکالتے، عجیب و غریب مصنوعات تیار کرتے، عمارتیں، محل، برتن، شیشے کی چیزیں، صابن وغیرہ بنایا کرتے تھے۔

2..... انبیاء کرام علیہم السلام کو بارگاہ الہی سے بے شمار اختیارات عطا ہوتے ہیں اور وہ انہی اختیارات کی بدولت مختلف تصرفات فرماتے ہیں۔ نیز یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ یہ کہنا شرک نہیں کہ فلاں کے حکم سے یہ کام ہوتا ہے، جیسے یہاں اللہ عزوجل نے فرمایا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے حکم سے ہوا چلتی تھی۔

وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّحِيمِينَ ﴿۸۲﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهُ

وَأَنْتَ	أَرْحَمُ الرَّحِيمِينَ ﴿۸۲﴾	فَاسْتَجَبْنَا	لَهُ
اور تو	سب رحمت کرنے والوں سے بڑھ کر رحمت کرنے والا ہے	تو ہم نے دعا قبول کر لی	اس کی

اور تو سب رحمت کرنے والوں سے بڑھ کر رحمت کرنے والا ہے ○ تو ہم نے اس کی دعا سن لی

فَكَشَفْنَا مَا بِهِ مِنْ ضُرٍّ وَآتَيْنَاهُ أَهْلَهُ وَ

فَكَشَفْنَا	مَا	بِهِ	مِنْ ضُرٍّ	وَ	آتَيْنَاهُ	أَهْلَهُ ﴿۸۳﴾	وَ
تو دور کر دیا	(اسے) جو	اس پر (تھی)	تکلیف	اور	عطا کئے اسے	اس کے گھر والے	اور

تو جو اس پر تکلیف تھی وہ ہم نے دور کر دی اور ہم نے اپنی طرف سے رحمت فرما کر

مِثْلَهُمْ مَعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَذِكْرَىٰ

مِثْلَهُمْ	مَعَهُمْ	رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا	وَ	ذِكْرَىٰ
ان کے برابر	ان کے ساتھ	اپنے پاس سے رحمت (فرما کر)	اور	نصیحت (کی خاطر)

اور عبادت گزاروں کو نصیحت کی خاطر ایوب کو اس کے گھر والے اور ان کے ساتھ

لِّلْعَبِيدِ ﴿۸۴﴾ وَاسْمِعِيلَ وَادْرِيسَ وَذَا الْكِفْلِ ط كُلُّ

لِّلْعَبِيدِ ﴿۸۴﴾	وَ	اسْمِعِيلَ	وَ	ادْرِيسَ	وَ	ذَا الْكِفْلِ ط	كُلُّ
عبادت کرنے والوں کے لئے	اور	اسماعیل	اور	ادریس	اور	ذوالکفل (کو یاد کرو)	سب

اتنے ہی اور عطا کر دیئے ○ اور اسماعیل اور ادریس اور ذوالکفل کو (یاد کرو) وہ سب

مِّنَ الصَّابِرِينَ ﴿۸۵﴾ وَادْخُلْنَهُمْ فِي رَحْمَتِنَا ط إِنَّهُمْ

مِّنَ الصَّابِرِينَ ﴿۸۵﴾	وَ	ادْخُلْنَهُمْ	فِي رَحْمَتِنَا	إِنَّهُمْ
صبر کرنے والوں میں سے (تھے)	اور	ہم نے داخل کیا انہیں	اپنی رحمت میں	بیشک وہ

صبر کرنے والے تھے ○ اور انہیں ہم نے اپنی رحمت میں داخل فرمایا، بیشک وہ

۱..... حضرت ایوب علیہ السلام پر جان مال اور اولاد ہر اعتبار سے آزمائشیں آئیں اور آپ نے صبر کیا جس پر آپ کو خصوصی انعامات ملے۔ صبر کی فضیلت پر ایک حدیث پاک ملاحظہ ہو، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”مومن مرد اور مومنہ عورت کو اس کی جان، اولاد اور مال کے بارے میں آزمایا جاتا رہے گا یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اس پر کوئی گناہ باقی نہ ہو گا۔ (ترمذی، ۱۱۵۹/۳، الحدیث: ۳۳۰۷)“



## مِّنَ الصَّالِحِينَ ﴿٨٦﴾ وَذَٰلِ السُّوْنِ اِذْ ذَهَبَ مُغَاضِبًا

مِّنَ الصَّالِحِينَ ﴿٨٦﴾	وَ	ذَٰلِ السُّوْنِ	اِذْ	ذَهَبَ	مُغَاضِبًا (۱)
نیکیوں میں سے (تھے)	اور	ذوالنون (کو یاد کرو)	جب	وہ چل پڑا	غضبناک ہو کر

ہمارے قرب خاص کے لائق لوگوں میں سے ہیں ○ اور ذوالنون (یاد کرو) جب وہ غضبناک ہو کر چل پڑے

## فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِي الظُّلُمٰتِ

فَظَنَّ	اَنْ	لَّنْ نَّقْدِرَ (۲)	عَلَيْهِ	فَنَادٰى	فِي الظُّلُمٰتِ
تو اس نے گمان کیا	کہ	ہم تنگی نہ کریں گے	اس پر	تو اس نے پکارا	اندھیروں میں

تو اس نے گمان کیا کہ ہم اس پر تنگی نہ کریں گے تو اس نے اندھیروں میں پکارا

## اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ؕ اِنِّیْ كُنْتُ

اَنْ	لَا	اِلٰهَ	اِلَّا	اَنْتَ	سُبْحٰنَكَ	اِنِّیْ	كُنْتُ
کہ	نہیں	کوئی معبود	سوائے	تیرے	پاک ہے تجھے	بیشک میں	تھا

کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو ہر عیب سے پاک ہے، بیشک مجھ سے

## مِّنَ الظَّالِمِيْنَ ﴿٨٧﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَنَجَّيْنٰهُ

مِّنَ الظَّالِمِيْنَ ﴿٨٧﴾	فَاسْتَجَبْنَا	لَهُ	وَ	نَجَّيْنٰهُ
(اپنے ساتھ) زیادتی کرنے والوں میں سے	تو ہم نے دعا قبول کر لی	اس کی	اور	نجات دی اسے

بے جا ہوا ○ تو ہم نے اس کی پکار سن لی اور اسے غم سے

## مِّنَ الْغَمِّ ط وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٨٨﴾ وَذَكَرِيَّا اِذْ

مِّنَ الْغَمِّ ط	وَ	كَذٰلِكَ	نُنْجِي	الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٨٨﴾	وَ	ذَكَرِيَّا	اِذْ
غم سے	اور	ایسے ہی	ہم نجات دیتے ہیں	ایمان والوں (کو)	اور	زکریا (کو یاد کرو)	جب

نجات بخشی اور ہم ایمان والوں کو ایسے ہی نجات دیتے ہیں ○ اور زکریا کو (یاد کرو) جب

۱..... اس واقعے کا خلاصہ یہ ہے کہ جب حضرت یونس علیہ السلام کی قوم کے لوگ آپ کی دعوت قبول کرنے اور نصیحت ماننے کی بجائے اپنے کفر پر ہی قائم رہے تو آپ علیہ السلام غضبناک ہوئے اور حکم الہی کا انتقام کے بغیر اپنی قوم کے علاقے سے تشریف لے گئے۔ اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے انہیں مچھلی کے پیٹ میں پھنسا دیا۔ بعد میں آپ نے عجز و انکساری کے ساتھ بارگاہ الہی میں دعا کی تو انہیں مچھلی کے پیٹ سے رہائی مل گئی۔ ۲..... قدرت کے مختلف معنی ہیں جیسے تنگی کرنا، قدر کرنا اور قادر ہونا۔ یہاں اس کا پہلا معنی مراد ہے یعنی ہم اس پر ہرگز غصہ نہ کریں گے۔

## نَادَى رَبَّهُ رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْدًا وَأَنْتَ

نَادَى	رَبَّهُ	رَبِّ	لَا تَذَرْنِي	فَرْدًا	وَأَنْتَ
اس نے پکارا	اپنے رب (کو)	اے میرے رب	تو نہ چھوڑ مجھے	اکیلا	اور تو (ہی)

اس نے اپنے رب کو پکارا، اے میرے رب! مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تو

## خَيْرُ الْوَرَثِينَ ﴿٨٩﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَهَبْنَا لَهُ يَحْيٰى

خَيْرُ الْوَرَثِينَ ﴿٨٩﴾	فَاسْتَجَبْنَا	لَهُ	وَهَبْنَا	لَهُ	يَحْيٰى
سب سے بہتر وارث (ہے)	تو ہم نے دعا قبول کر لی	اس کی	اور عطا کیا	اس کو	یحییٰ

سب سے بہتر وارث ہے ○ تو ہم نے اس کی دعا قبول کی اور اسے یحییٰ عطا فرمایا

## وَأَصْلَحْنَا زَوْجَهُ ۖ إِنَّهُمْ كَانُوا يُسْرِعُونَ

وَأَصْلَحْنَا	لَهُ	زَوْجَهُ	إِنَّهُمْ	كَانُوا يُسْرِعُونَ (۱)
اور (اولاد کے) قابل بنادیا	اس کے لیے	اس کی بیوی (کو)	بیشک وہ	جلدی کرتے تھے

اور اس کے لیے اس کی بیوی کو قابل بنادیا۔ بیشک وہ نیکیوں میں

## فِي الْخَيْرَاتِ وَيَدْعُونَنَا رَغَبًا وَرَهَبًا ۖ وَكَانُوا

فِي الْخَيْرَاتِ	وَدْعُونَنَا	رَغَبًا	وَرَهَبًا	وَكَانُوا
نیک کاموں میں	اور پکارتے تھے ہمیں	بڑی رغبت	اور بڑے ڈر (سے)	اور وہ تھے

جلدی کرتے تھے اور ہمیں بڑی رغبت سے اور بڑے ڈر سے پکارتے تھے اور ہمارے حضور

## لَنَا خُسْعَيْنِ ۙ وَالَّتِي أَحْصَتْ

لَنَا	خُسْعَيْنِ ۙ	وَالَّتِي	أَحْصَتْ (۲)
ہمارے لیے (حضور)	دل سے جھکنے والے	اور (اس عورت کو یاد کرو) جس نے	حفاظت کی

دل سے جھکنے والے تھے ○ اور اس عورت کو (یاد کرو) جس نے اپنی پارسائی کی

۱۔ یہ انبیاء اور صلحاء کے اوصاف ہیں کہ وہ نیکیوں میں جلدی کرتے تھے، اللہ تعالیٰ کو بڑی رغبت اور بڑے ڈر سے پکارتے تھے اور اللہ تعالیٰ کے حضور دل سے جھکنے والے تھے۔ ہمیں بھی یہ اوصاف اپنانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ ۲۔ عورت کے لئے بہترین وصف یہ ہے کہ وہ پاک و دامن رہے اور شرم و حیا اختیار کرے۔ پاک و دامن عورت کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”عورت جب اپنی پانچ نمازیں پڑھے، اپنے ماہ رمضان کا روزہ رکھے، اپنی پارسائی کی حفاظت کرے اور اپنے شوہر کی اطاعت کرے تو جنت کے جس دروازہ سے چاہے داخل ہو جائے۔“ (حلیۃ الاولیاء، ۲/۳۳۲، الحدیث: ۸۸۴۰)



## فَرَجَهَا فَتَفَخَّخْنَا فِيهَا مِنْ رُوحٍ جَنَّا وَجَعَلْنَاهَا

فَرَجَهَا	فَتَفَخَّخْنَا	فِيهَا	مِنْ رُوحٍ جَنَّا	وَ	جَعَلْنَاهَا
اپنی پارسائی (کی)	تو ہم نے پھوکی	اس میں	اپنی خاص روح	اور	بنادیا اسے

حفاظت کی تو ہم نے اس میں اپنی خاص روح پھوکی اور اسے

## وَابْنَهَا آيَةً لِلْعَالَمِينَ ۙ إِنَّ هَذِهِ أُمَّتُكُمْ

وَ	ابْنَهَا	آيَةً	لِلْعَالَمِينَ ۙ	إِنَّ	هَذِهِ	أُمَّتُكُمْ
اور	اس کے بیٹے (کو)	نشانی	سارے جہان والوں کے لئے	بیشک	یہ (اسلام)	تمہارا دین

اور اس کے بیٹے کو سارے جہان والوں کیلئے نشانی بنادیا ۝ بیشک یہ (اسلام) تمہارا دین ہے،

## أُمَّةً وَاحِدَةً ۖ وَأَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُونِ ۙ

وَ	أُمَّةً وَاحِدَةً	وَ	أَنَا	رَبُّكُمْ	فَاعْبُدُونِ ۙ
اور	ایک ہی دین (ہے)	اور	میں	تمہارا رب (ہوں)	تو تم عبادت کرو میری

ایک ہی دین ہے اور میں تمہارا رب ہوں تو تم میری عبادت کرو ۝ اور

## تَقَطَّعُوا أَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ ۖ كُلُّ إِلَيْنَا

تَقَطَّعُوا	أَمْرَهُمْ	بَيْنَهُمْ	كُلُّ	إِلَيْنَا
لوگوں نے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا	اپنا کام (یعنی دین)	اپنے درمیان	سب	ہماری طرف

لوگوں نے اپنے دین کو آپس میں ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ سب ہماری طرف

## لِرَجْعُونَ ۙ فَمَنْ يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا

لِرَجْعُونَ ۙ	فَمَنْ	يَعْمَلْ	مِنَ الصَّالِحَاتِ	وَ	هُوَ	مُؤْمِنٌ	فَلَا
لوٹنے والے (ہیں)	تو جو	کرے	نیک اعمال سے	اور	وہ	مومن (ہو)	تو نہیں (ہوگی)

لوٹنے والے ہیں ۝ تو جو نیک اعمال کرے اور وہ ایمان والا ہو تو

۱..... جو اصول اور عقائد تمام انبیاء علیہم السلام میں مشترک ہیں جیسے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت، انبیاء و رسل کی نبوت و رسالت، تقدیر، حشر و نشر اور قیامت وغیرہ انہیں دین کہتے ہیں اور تمام انبیاء علیہم السلام نے اسی دین کی تبلیغ کی ہے، پھر لوگوں نے ان سچے عقائد کو ٹکڑا کر مختلف فرقے بنا لئے۔ خدا کی کادعویٰ، شرک، مقرب بندوں کو خدا یا خدا کی اولاد کہنا، انبیاء و رسل کو جھٹلانا، قیامت کا انکار اور اسی طرح کے دیگر کفریات کو اپنا دین بنالیا۔ ۲..... اعمال قبول ہونے کا دار و مدار ایمان پر ہے، اگر ایمان ہے تو عمل مقبول ہے اور اگر ایمان نہیں تو آخرت میں عمل کی کوئی جزا نہیں۔ نیز مومن کے عمل میں ایمان کے

## كُفْرَانِ لِسْعِيهِ ۚ وَاِنَّآ لَهُ كَتِبُوْنَ ۙ وَحَرْمٌ

كُفْرَانِ	لِسْعِيهِ	وَ	اِنَّآ	لَهُ	كَتِبُوْنَ	وَ	حَرْمٌ
بے قدری	اس کی کوشش کی	اور	پیشک ہم	اس کو	لکھنے والے (ہیں)	اور	حرام (ہے)
اس کی کوشش کی بے قدری نہیں ہوگی اور ہم اسے لکھنے والے ہیں ○ اور جس بستی کو							

## عَلَى قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا أَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُونَ ۙ حَتَّىٰ إِذَا

عَلَى قَرْيَةٍ	أَهْلَكْنَاهَا	أَنَّهُمْ	لَا يَرْجِعُونَ	حَتَّىٰ	إِذَا
(اس) بستی پر	جسے ہم نے ہلاک کر دیا	کہ وہ	لوٹ کر نہ آئیں	یہاں تک کہ	جب
ہم نے ہلاک کر دیا اس پر حرام ہے کہ لوٹ کر نہ آئیں ○ یہاں تک کہ جب					

## فَتَحَتْ يَأْجُوجَ وَمَاجُوجَ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ

فَتَحَتْ	يَأْجُوجَ	وَ	مَاجُوجَ	وَ	هُم	مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ
کھول دیا جائے گا	یا جوج	اور	ما جوج (کو)	اور	وہ	ہر بلندی سے
یا جوج اور ما جوج کو کھول دیا جائے گا اور وہ ہر بلندی سے						

## يَسْأَلُونَ ۙ وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ فَإِذَا هِيَ شَاخِصَةٌ

يَسْأَلُونَ	وَ	اِقْتَرَبَ	الْوَعْدُ الْحَقُّ	فَإِذَا	هِيَ	شَاخِصَةٌ
تیزی سے اترتے آئیں گے	اور	قریب آگیا	سچا وعدہ	تو اسی وقت	وہ	کھلی رہ جائیں گی
تیزی سے اترتے ہوئے آئیں گے ○ اور سچا وعدہ قریب آگیا تو جیسی اس وقت						

## أَبْصَارُ الَّذِينَ كَفَرُوا ۖ لَيُؤْيِكُنَا قَدْ كُنَّا فِي غَفْلَةٍ ۚ

أَبْصَارُ	الَّذِينَ	كَفَرُوا	لَيُؤْيِكُنَا	قَدْ	كُنَّا	فِي غَفْلَةٍ
آنکھیں	ان لوگوں کی جنہوں نے	کفر کیا	ہائے ہماری خرابی	پیشک	ہم تھے	غفلت میں
کافروں کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائیں گی کہ ہائے ہماری خرابی! پیشک ہم اس سے غفلت میں تھے						

(پچھلے صفحہ کا حاشیہ) ساتھ ساتھ دو اور چیزوں کا ہونا بھی ضروری ہے (۱) نیک نیت۔ (۲) عمل کو حکم کے مطابق ادا کرنا۔ ۱..... یا جوج و ما جوج دو قبیلوں کے نام ہیں اور یہ یافث بن نوح کی اولاد سے فساد گیر تھے۔ حضرت ذوالقرنین رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دیوار تعمیر کر کے انہیں ان کے علاقے میں محدود کر دیا تھا۔ جب قیامت آنے کا وقت قریب ہو گا تو یا جوج اور ما جوج کو روک کر رکھنے والی اس دیوار کو کھول دیا جائے گا۔ ۲..... اس آیت میں ان مسلمانوں کے لئے بھی بڑی عبرت و نصیحت ہے جو نافرمانی کا انجام معلوم ہونے کے باوجود اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت کرنے میں غفلت کا شکار ہیں۔



مِّنْ هٰذَا بَلْ كُنَّا ظَالِمِيْنَ ۙ اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ

مِّنْ هٰذَا	بَلْ	كُنَّا	ظَالِمِيْنَ ۙ	اِنَّكُمْ	وَ	مَا	تَعْبُدُوْنَ
اس سے	بلکہ	ہم تھے	ظلم کرنے والے	بیشک تم	اور	جن کی	تم عبادت کرتے ہو

بلکہ ہم ظالم تھے ○ بیشک تم اور جن کی تم اللہ کے سوا

مِنْ دُونِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ ۚ اَنْتُمْ لَهَا وِرْدُوْنَ ۙ لَوْ كَانَ هَؤُلَاءِ

مِنْ دُونِ اللّٰهِ	حَصَبُ جَهَنَّمَ	اَنْتُمْ	لَهَا	وِرْدُوْنَ ۙ	لَوْ	كَانَ	هَؤُلَاءِ
اللہ کے سوا	جہنم کا ایندھن (ہیں)	تم	اس میں	جانے والے (ہو)	اگر	ہوتے	یہ (بت)

عبادت کرتے ہو سب جہنم کے ایندھن ہیں۔ تم اس میں جانے والے ہو ○ اگر یہ معبود

الِهَةِ مَا وِرْدُوهَا ۚ وَكُلٌّ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۙ لَّهُمْ

الِهَةِ	مَا وِرْدُوهَا	وَ	كُلٌّ	فِيْهَا	خٰلِدُوْنَ ۙ	لَّهُمْ
معبود	(تو) وہ نہ جاتے اس (جہنم) میں	اور	سب	اس میں	ہمیشہ رہنے والے (ہیں)	ان کے لئے

ہوتے تو جہنم میں داخل نہ ہوتے اور ان سب کو ہمیشہ اس میں رہنا ہے ○ جہنم میں

فِيْهَا زَفِيْرٌ ۚ وَهُمْ فِيْهَا لَا يَسْمَعُوْنَ ۙ اِنَّ

فِيْهَا	زَفِيْرٌ ۚ	وَ	هُمْ	فِيْهَا	لَا يَسْمَعُوْنَ ۙ	اِنَّ
اس میں	گدھے کی طرح چیخنا (ہوگا)	اور	وہ	اس میں	(کچھ) نہ سنیں گے	بیشک

ان کی گدھے جیسی آوازیں ہوں گی اور وہ اس میں کچھ نہ سنیں گے ○ بیشک

الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰى ۚ اُولٰٓئِكَ

الَّذِيْنَ	سَبَقَتْ	لَهُمْ	مِّنَّا	الْحُسْنٰى ۚ	اُولٰٓئِكَ
وہ لوگ جو	پہلے ہو چکا	ان کے لیے	ہماری طرف سے	بھلائی (کا وعدہ)	یہ لوگ

جن کے لیے ہمارا بھلائی کا وعدہ پہلے سے ہو چکا ہے وہ

1..... جب حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کفار کے سامنے اسی سورت کی آیت نمبر 8 پر بھی جس میں تھا کہ ”بیشک تم اور جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو سب جہنم کے ایندھن ہیں۔“ اس پر ایک کافر ابن زبیری نے کہا کہ یہودی تو حضرت عزیر عَلَیْہِ السَّلَام کو اور عیسائی حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو پوجتے ہیں اور بنی لُحیٰ فرشتوں کو پوجتے ہیں (مطلب یہ کہ پھر تو یہ بھی جہنم میں جائیں گے) اس پر اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں بیان فرما دیا کہ حضرت عزیر، حضرت عیسیٰ عَلَیْہِما السَّلَام اور فرشتے، وہ ہیں جن کے لئے بھلائی کا وعدہ ہو چکا اور انہیں جہنم کے عذاب و تکلیف سے دور رکھا جائے گا۔

جہنم کا ایندھن ہیں  
بت اور ان کے بچاری

بتوں کے معبود نہ ہونے پر ایک دلیل

جہنم میں کفار کا دردناک حال

ایمان والوں کے لئے بشارتیں

عَنْهَا مُبْعَدُونَ ۝ لَا يَسْمَعُونَ حَسِيسَهَا وَهُمْ

عَنْهَا	مُبْعَدُونَ ۝	لَا يَسْمَعُونَ	حَسِيسَهَا	وَ	هُمْ
اس (جنم) سے	دور رکھے جائیں گے	وہ نہ سنیں گے	اس کی ہلکی سی آواز	اور	وہ (ہوں گے)

جنم سے دور رکھے جائیں گے ○ وہ اس کی ہلکی سی آواز بھی نہ سنیں گے اور وہ

فِي مَا شَتَّتْ أَنْفُسَهُمْ خِلْدُونَ ۝ لَا يَحْزَنُهُمْ

فِي	مَا	اشْتَتَتْ	أَنْفُسَهُمْ	خِلْدُونَ ۝	لَا يَحْزَنُهُمْ
(ان نعمتوں) میں	جو	چاہیں گے	ان کے دل	ہمیشہ رہنے والے	غمگین نہ کرے گی انہیں

اپنی دل پسند نعمتوں میں ہمیشہ رہیں گے ○ انہیں سب سے بڑی گھبراہٹ

الْفَرْعُ إِلَّا كَبُرُوا تَتْلُقُهُمُ الْمَلَائِكَةُ ۖ هَذَا يَوْمُكُمْ

الْفَرْعُ إِلَّا كَبُرُوا	و	تَتْلُقُهُمُ	الْمَلَائِكَةُ	هَذَا	يَوْمُكُمْ
سب سے بڑی گھبراہٹ	اور	استقبال کریں گے ان کا	فرشتے	یہ	تمہارا دن (ہے)

غمگین نہ کرے گی اور فرشتے ان کا استقبال کریں گے کہ یہ تمہارا وہ دن ہے

الَّذِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ ۝ يَوْمَ نَطْوِي السَّمَاءَ

الَّذِي	كُنْتُمْ تُوعَدُونَ ۝	يَوْمَ	نَطْوِي	السَّمَاءَ
جس کا	تم سے وعدہ کیا جاتا تھا	(جس) دن	ہم لپیٹ دیں گے	آسمان (کو)

جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا ○ یاد کرو جس دن ہم آسمان کو لپیٹیں گے

كَطَيِّ السَّجِّلِ لِيَكْتُبَ ۖ كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ

كَطَيِّ السَّجِّلِ لِيَكْتُبَ ۖ	كَمَا	بَدَأْنَا	أَوَّلَ خَلْقٍ
جیسے کھل (نامی فرشتے) کا اعمال ناموں کو لپیٹنا	جس طرح	ہم نے شروع کی	پہلی پیدائش

جیسے کھل فرشتہ نامہ اعمال کو لپیٹتا ہے۔ ہم اسے دوبارہ اسی طرح لوٹا دیں گے

- ۱..... احادیث میں مزید ایسے خوش نصیبوں کا بھی ذکر ہے جو قیامت کے دن سب سے بڑی گھبراہٹ سے امن میں رہیں گے، ان میں سے پانچ یہ ہیں (۱) شہید، (۲) رضائے الہی کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرنے والے، (۳) جس امام سے مقتدی خوش ہوں، (۴) روزانہ اذان دینے والا، (۵) اللہ تعالیٰ اور اپنے آقا کا حق ادا کرنے والا غلام۔ ۲..... ایک قول یہ ہے کہ سچل سے مراد حقیقت ہے اور ایک قول یہ ہے کہ سچل تیسرے آسمان پر موجود اس فرشتے کا نام ہے جس تک بندوں کی موت کے بعد ان کے اعمال نامے پہنچائے جاتے ہیں اور وہ فرشتہ ان اعمال ناموں کو لپیٹ دیتا ہے۔

فنا ہونے کے بعد دوبارہ پیدائش



زمین کے وارث نیک لوگ ہوں گے

تُعِيدُهُ ط وَعَدًا عَلَيْنَا ط اِنَّا كُنَّا فَعِلَيْنَ ۱۰۳ وَ					
تُعِيدُهُ	وَعَدًا	عَلَيْنَا	اِنَّا	كُنَّا	فَعِلَيْنَ ۱۰۳
(ایسے ہی) ہم لوٹا دیں گے اسے	ایک وعدہ (ہے)	ہمارے اوپر	بیشک	ہم ہیں	کرنے والے اور
جس طرح ہم نے پہلے اسے بنایا تھا۔ یہ ہمارے اوپر ایک وعدہ ہے، بیشک ہم ضرور یہ کرنے والے ہیں ۱۰۴ اور					
لَقَدْ كُتِبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ					
لَقَدْ	كُتِبْنَا	فِي الزَّبُورِ ۱۰۴	مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ	اَنَّ	الْاَرْضَ
ضرور بیشک	ہم نے لکھ دیا	زبور میں	نصیحت کے بعد	کہ	زمین
بیشک ہم نے نصیحت کے بعد زبور میں لکھ دیا کہ اس زمین کے					
يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ ۱۰۵ اِنَّ فِيْ هَذَا بَلَاغًا					
يَرِثُهَا	عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ ۱۰۵	اِنَّ	فِيْ هَذَا	بَلَاغًا	
وارث ہوں گے اس کے	میرے نیک بندے	بیشک	اس (قرآن) میں	ضرور کافی سامان (ہے)	
وارث میرے نیک بندے ہوں گے ۱۰۶ بیشک اس قرآن میں عبادت کرنے والوں					
لِّقَوْمٍ عِبَادِيْنَ ط وَمَا اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا رَحْمَةً ۱۰۶					
لِّقَوْمٍ عِبَادِيْنَ ۱۰۶	وَ	مَا اَرْسَلْنَاكَ	اِلَّا	رَحْمَةً ۱۰۶	
عبادت کرنے والے لوگوں کے لئے	اور	ہم نے نہیں بھیجا تجھے	مگر	رحمت (بنا کر)	
کیلئے کافی سامان ہے ۱۰۷ اور ہم نے تمہیں تمام جہانوں کیلئے رحمت					
لِّلْعَالَمِيْنَ ۱۰۷ قُلْ اِنَّمَا يُوحِيْ اِلَيَّ اَنْبَا					
لِّلْعَالَمِيْنَ ۱۰۷	قُلْ	اِنَّمَا	يُوحِيْ	اِلَيَّ	اَنْبَا
تمام جہان والوں کے لئے	تم کہو	صرف (میں)	وحی کی جاتی ہے	میری طرف	(کہ) صرف
بنا کر ہی بھیجا ۱۰۸ تم فرماؤ: مجھے تو یہی وحی ہوتی ہے کہ					

۱..... اس آیت میں زبور سے وہ تمام کتابیں مراد ہیں جو انبیاء کرام علیہم السلام پر نازل ہوئیں اور ذکر سے مراد لوح محفوظ ہے یا زبور سے وہ آسانی کتاب مراد ہے جو حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہوئی اور ذکر سے مراد تورات ہے۔ ۲..... سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو تمام جہانوں کے لئے خواہ وہ عالم ارواح ہوں یا عالم اجسام، ذوی العقول ہوں یا غیر ذوی العقول سب کے لئے جامع رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے اور جو تمام عالموں کے لئے رحمت ہو تو ضرور وہ تمام جہانوں سے افضل ہے۔

قرآن مجید کی ایک عظمت

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شانِ رحمت

دعوت دینے کی ہدایت کفار کو قبول اسلام کی

اَلْهٰكُمُ الْاِلٰهَ وَاحِدٌ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۰۸﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا

اَلْهٰكُمُ	اِلٰهَ وَاحِدٌ	فَهَلْ	اَنْتُمْ	مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۰۸﴾	فَاِنْ	تَوَلَّوْا
تمہارا معبود	ایک معبود (ہے)	تو کیا	تم	اسلام لانے والے (ہو)	پھر اگر	وہ منہ پھیریں

تمہارا معبود صرف ایک معبود ہے تو کیا تم مسلمان ہوتے ہو؟ ○ پھر اگر وہ منہ پھیریں

فَقُلْ اَدْنَتْكُمْ عَلٰی سَوَآءٍ ۖ وَاِنْ اَدْرِى

فَقُلْ	اَدْنَتْكُمْ	عَلٰی سَوَآءٍ	وَ	اِنْ	اَدْرِى ﴿۱﴾
تو تم کہہ دو	میں نے خبردار کر دیا تمہیں	برابری (کی بنیاد) پر	اور	نہیں	میں جانتا

تو تم فرما دو: میں نے تمہیں برابری کی بنیاد پر خبردار کر دیا ہے اور میں نہیں جانتا

اَقْرِبُّ اَمْ بَعِيْدٌ مَّا تُوعَدُوْنَ ﴿۱۰۹﴾ اِنَّهٗ يَعْلَمُ

اَقْرِبُّ	اَمْ	بَعِيْدٌ	مَّا	تُوعَدُوْنَ ﴿۱۰۹﴾	اِنَّهٗ	يَعْلَمُ
کیا قریب (ہے)	یا	دور	وہ جو	تم سے وعدہ کیا جاتا ہے	بیشک وہ	جانتا ہے

کہ تمہیں جو وعدہ دیا جاتا ہے وہ قریب ہے یا دور ہے؟ ○ بیشک اللہ بلند آواز سے

الْجَهْرَ مِنَ الْقَوْلِ وَيَعْلَمُ مَا تَكْتُمُوْنَ ﴿۱۱۰﴾ وَاِنْ اَدْرِى

الْجَهْرَ مِنَ الْقَوْلِ	وَ	يَعْلَمُ	مَّا	تَكْتُمُوْنَ ﴿۱۱۰﴾	وَ	اِنْ	اَدْرِى
بلند آواز سے کہی گئی بات	اور	وہ جانتا ہے	جو	تم چھپاتے ہو	اور	نہیں	میں جانتا

کہی گئی بات کو جانتا ہے اور وہ جانتا ہے جو تم چھپاتے ہو ○ اور میں نہیں جانتا

لَعَلَّهٗ فِتْنَةٌ لَّكُمْ وَمَتَاعٌ اِلٰی حَيِّنٍ ﴿۱۱۱﴾

لَعَلَّهٗ	فِتْنَةٌ	لَّكُمْ	وَ	مَتَاعٌ	اِلٰی حَيِّنٍ ﴿۱۱۱﴾
شاید وہ	آزمائش (ہو)	تمہارے لئے	اور	فائدہ دینا (ہے)	ایک وقت تک

کہ شاید وہ تمہاری آزمائش ہو اور ایک وقت تک کیلئے فائدہ دینا ہے ○

۱..... درایت ”اندازے اور قیاس سے جاننے“ کو کہتے ہیں، یہاں درایت کی ہی نفی کی گئی ہے اور معنی یہ ہے کہ ”اللہ تعالیٰ کے بتائے بغیر محض اپنی عقل اور قیاس سے نہیں جانتا۔“ مطلق علم کی نفی یہاں مراد نہیں ہو سکتی۔

قبول اسلام سے انکار پر  
اعمال کا حکم

غدا کی قیامت کے علم ذاتی کی  
حضور رسول اللہ تعالیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے نفی

علم الہی کی شان

غدا میں تاخیر آزمائش اور مہلت ہو سکتی ہے



## قُلْ رَبِّ احْكُم بِالْحَقِّ ۚ وَرَبُّنَا

قُلْ	رَبِّ	احْكُم	بِالْحَقِّ	وَ	رَبُّنَا
(نبی نے) عرض کی	اے میرے رب	فیصلہ فرما دے	حق کے ساتھ	اور	ہمارا رب
نبی نے عرض کی: اے میرے رب! حق کے ساتھ فیصلہ فرما دے اور ہمارا رب					
الرَّحْمَنُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ ۝۱۱۲					
الرَّحْمَنُ	الرَّحْمَنُ	الْمُسْتَعَانُ	عَلَى	مَا	تَصِفُونَ ۝۱۱۲
رحمن (ہے)	(جس سے) مدد طلب کی جاتی ہے	(ان) کے خلاف	جو	تم باتیں بناتے ہو	
رحمن ہی ہے جس سے ان باتوں کے خلاف مدد طلب کی جاتی ہے جو تم کرتے ہو ۝					

رکوع: 10

آیات: 78

## سُورَةُ الْحَجِّ

## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ	اللَّهُ	الرَّحْمَنِ	الرَّحِيمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا
اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔			
يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ ۚ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ ۝۱			
يَا أَيُّهَا	النَّاسُ	اتَّقُوا ۝۱	رَبَّكُمُ ۚ
اے	لوگو	ڈرو	اپنے رب سے
اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو، بیشک قیامت کا زلزلہ بہت بڑی چیز ہے ۝			

اللہ سے ڈرنے کا حکم  
قیامت کی ہولناکیاں

1..... تقویٰ اور خوف خدا ہی ایسی چیز ہے جس کی وجہ سے انسان اپنے اعمال و اخلاق کی اصلاح کرتا ہے اور ان پر سب سے زیادہ ابھارنے والی چیز قیامت ہے کہ قیامت کی ہولناکیاں، اس کا حساب و کتاب اور اس کے احوال پیش نظر ہوں گے تو آدمی کسی دوسرے کی حق تلفی اور اس پر ظلم و ستم سے بچے گا۔ 2..... قیامت سے پہلے زمین میں انتہائی شدید اور ہولناک زلزلہ آئے گا، اس کی شدت سے زمین پر موجود ہر چیز ٹوٹ پھوٹ کر ریزہ ریزہ ہو جائے گی اور اس کی مہبت و ہولناکی کا عالم یہ ہو گا کہ اگر کوئی دودھ پلانے والی ہو تو اپنے دودھ پیتے بچے کو بھول جائے اور حمل والی ہو تو اس کا حمل ساقط ہو جائے اور لوگ ایسے نظر آئیں گے

## يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّا

يَوْمَ	تَرَوْنَهَا	تَذْهَلُ	كُلُّ مُرْضِعَةٍ	عَمَّا
(جس دن)	تم دیکھو گے اسے	(تو یہ حال ہو گا کہ) بے خبر ہو جائے گی	ہر دودھ پلانے والی	(اس سے جسے

جس دن تم اسے دیکھو گے (تو یہ حالت ہو گی کہ) ہر دودھ پلانے والی اپنے دودھ پیتے بچے کو

## أَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى

أَرْضَعَتْ	وَ	تَضَعُ	كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ	حَمْلَهَا	وَ	تَرَى
اس نے دودھ پلایا	اور	ڈال دے گی	ہر حمل والی	اپنا حمل	اور	تم دیکھو گے

بھول جائے گی اور ہر حمل والی اپنا حمل ڈال دے گی اور تولوگوں کو

## النَّاسُ سُكْرَىٰ وَصَاهُمْ يُسْكِرُ

النَّاسُ	سُكْرَىٰ	وَ	مَا	هُمْ	يُسْكِرُ
لوگوں (کو)	نشہ کی حالت میں	اور (حالانکہ)	نہیں (ہوں گے)	وہ	نشہ میں

دیکھے گا جیسے نشہ میں ہیں حالانکہ وہ نشہ میں نہیں ہوں گے

## وَلَكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ ۝۲ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُجَادِلُ

وَلَكِنَّ	عَذَابَ اللَّهِ	شَدِيدٌ ۝۲	وَ	مِنَ النَّاسِ	مَنْ	يُجَادِلُ
اور	لیکن	اللہ کا عذاب	بڑا سخت (ہے)	اور	لوگوں میں سے	(کوئی وہ ہے) جو جھگڑتا ہے

لیکن ہے یہ کہ اللہ کا عذاب بڑا شدید ہے ۝ اور کچھ لوگ وہ ہیں جو اللہ کے بارے میں

## فِي اللَّهِ بَغْيٌ عِلْمٌ وَيَتَّبِعُ كُلُّ شَيْطَانٍ مَّرِيدٍ ۝۳ كُتِبَ

فِي اللَّهِ	بَغْيٌ	عِلْمٌ	وَيَتَّبِعُ	كُلُّ شَيْطَانٍ	مَّرِيدٍ ۝۳	كُتِبَ
اللہ کے بارے میں	علم کے بغیر	اور	پیچھے چل پڑتا ہے	ہر سرکش شیطان (کے)	لکھ دیا گیا ہے	

بغیر علم کے جھگڑتے ہیں اور ہر سرکش شیطان کے پیچھے چل پڑتے ہیں ۝ جس پر یہ

(بچے سنے کامیاب) گئے جیسے نشہ میں ہیں حالانکہ وہ نشہ میں نہیں ہوں گے۔ ①..... اللہ عزوجل کی ذات و صفات میں بغیر علم کے بحث کرنا حرام ہے۔ صرف ماہر علماء دین تحقیق کے لئے اس میں بحث کر سکتے ہیں اور اس میں بھی شرط یہ ہے کہ جھگڑا مقصود نہ ہو بلکہ صرف اعتراضات دور کرنا اور حق کی تحقیق کا قصد ہو۔ افسوس! فی زمانہ صورت حال انتہائی نازک ہے۔ عوامی بینکوں، یونیورسٹیوں، پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا میں علم دین سے ناواقف لوگ دین و عقائد پر بحث کرتے اور اپنی عقل کے ترازو میں تول کر ان کے صحیح یا غلط ہونے کا فیصلہ کرتے ہیں، وہ سب اس آیت کا قصد ہیں۔

ایک جھگڑا کرنا کا حال

اتباع شیطان کا نقصان



عَلَيْهِ أَنَّهُ مَنْ تَوَلَّاهُ فَإِنَّهُ يُضِلُّهُ وَ

عَلَيْهِ	أَنَّهُ	مَنْ	تَوَلَّاهُ <sup>(۱)</sup>	فَإِنَّهُ	يُضِلُّهُ	وَ
اس پر	کہ	جو	دوستی کرے گا اس سے	تو ضرور وہ	گمراہ کر دے گا اسے	اور

لکھ دیا گیا ہے کہ جو اس سے دوستی کرے گا تو وہ ضرور اسے گمراہ کر دے گا اور

يَهْدِيهِ إِلَىٰ عَذَابِ السَّعِيرِ ۝ يَأَيُّهَا النَّاسُ إِن كُنتُمْ فِي رَيْبٍ

يَهْدِيهِ	إِلَىٰ عَذَابِ السَّعِيرِ ۝	يَأَيُّهَا النَّاسُ	إِن كُنتُمْ فِي رَيْبٍ
رہنمائی کرے گا اس کی	جہنم کے عذاب کی طرف	اے لوگو	اگر تم ہو شک میں

اسے جہنم کے عذاب کی راہ بتائے گا ۝ اے لوگو! اگر تمہیں قیامت کے دن اٹھنے کے بارے میں

مِّنَ الْبَعْثِ فَإِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّن تُّرَابٍ ثُمَّ

مِّنَ الْبَعْثِ	فَإِنَّا	خَلَقْنٰكُمْ	مِّن تُّرَابٍ	ثُمَّ
مرنے کے بعد اٹھنے سے	تو بیشک	ہم نے پیدا کیا تمہیں	مٹی سے	پھر

کچھ شک ہو تو (اس بات پر غور کر لو کہ) ہم نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا پھر

مِّن نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِّن عِلْقَةٍ ثُمَّ مِّن مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ

مِّن نُّطْفَةٍ	ثُمَّ	مِّن عِلْقَةٍ	ثُمَّ	مِّن مُّضْغَةٍ	مُّخَلَّقَةٍ
پانی کی ایک بوند سے	پھر	جھے ہوئے خون سے	پھر	گوشت کی بوٹی سے	پوری شکل والی

پانی کی ایک بوند سے پھر جھے ہوئے خون سے پھر گوشت کی بوٹی سے جس کی شکل بن چکی ہوتی ہے

وَّغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ لِّبَيِّنَ لَكُمْ ۖ وَنُقِرُّ

وَّ	غَيْرِ مُخَلَّقَةٍ	لِّبَيِّنَ	لَكُمْ	وَ	نُقِرُّ
اور	ادھوری شکل والی	تاکہ ہم ظاہر کریں (اپنی قدرت)	تمہارے لیے	اور	ہم ٹھہرائے رکھتے ہیں

اور ادھوری بھی ہوتی ہے تاکہ ہم تمہارے لیے اپنی قدرت کو ظاہر فرمائیں اور ہم

۱..... بد مذہبوں سے دوستی اور تعلق نہیں رکھنا چاہئے اور نہ ہی ان کے ساتھ رشتہ داری قائم کرنی چاہئے کیونکہ یہ خود بھی گمراہ ہوتے ہیں اور اپنی پکٹی چیزیں باتوں، ظاہری عبادت و ریاضت اور دکھاوے کی پرہیز گاری کے ذریعے دوسروں کو بھی گمراہ کر دیتے ہیں۔ حدیث پاک میں ہے ”آخری زمانے میں دجال اور کذاب ظاہر ہوں گے، وہ تمہارے پاس ایسی باتیں لے کر آئیں گے جنہیں تم اور تمہارے باپ دادا نے نہ سنا ہو گا تو تم ان سے دور رہنا اور انہیں دور رکھنا، کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں اور تمہیں فتنے میں نہ ڈال دیں۔ (مسلم، ص ۹، الحدیث: ۷۷۷۷)

فِي الْاَرْحَامِ مَا نَشَاءُ اِلَى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ

فِي الْاَرْحَامِ	مَا	نَشَاءُ	اِلَى اَجَلٍ مُّسَمًّى	ثُمَّ	نُخْرِجُكُمْ
ماؤں کے پیٹ میں	جسے	چاہتے ہیں	ایک مقررہ مدت تک	پھر	ہم نکالتے ہیں تمہیں

ماؤں کے پیٹ میں جسے چاہتے ہیں اسے ایک مقررہ مدت تک ٹھہرائے رکھتے ہیں پھر تمہیں بچے کی صورت میں

طِفْلًا ثُمَّ لِيَبْلُغُوا أَشَدَّكُمْ وَمِنْكُمْ

طِفْلًا	ثُمَّ	لِيَبْلُغُوا	أَشَدَّكُمْ	وَمِنْكُمْ
بچے (کی صورت میں)	پھر (عمر دیتے ہیں)	تاکہ تم پہنچ جاؤ	اپنی جوانی (کو)	اور تم میں سے

نکالتے ہیں پھر (عمر دیتے ہیں) تاکہ تم اپنی جوانی کو پہنچو اور تم میں کوئی

مَنْ يُّتَوَلَّى وَمِنْكُمْ مَنْ يُرَدُّ

مَنْ	يُّتَوَلَّى	وَمِنْكُمْ	مَنْ	يُرَدُّ
(کوئی وہ ہے) جسے	(پہلے ہی) موت دے دی جاتی ہے	اور تم میں سے	(کوئی وہ ہے) جسے	لوٹایا جاتا ہے

پہلے ہی مر جاتا ہے اور کوئی سب سے نئی عمر

اِلَى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ مِنْ بَعْدِ عِلْمٍ شَيْئًا

اِلَى اَرْذَلِ الْعُمُرِ <sup>(۱)</sup>	لِكَيْلَا يَعْلَمَ	مِنْ بَعْدِ عِلْمٍ	شَيْئًا
سب سے نئی عمر کی طرف	تاکہ وہ نہ جانے	جاننے کے بعد	کچھ

کی طرف لوٹایا جاتا ہے تاکہ (بالآخر) جاننے کے بعد کچھ نہ جانے

وَتَرَى الْاَرْضَ هَامِدَةً فَاِذَا اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاءَ

وَتَرَى	الْاَرْضَ	هَامِدَةً	فَاِذَا	اَنْزَلْنَا	عَلَيْهَا	الْمَاءَ
اور	تو دیکھتا ہے	زمین (کو)	مر جھائی ہوئی، خشک	پھر جب	ہم اتارتے ہیں	اس پر پانی

اور تو زمین کو مر جھایا ہوا دیکھتا ہے پھر جب ہم اس پر پانی اتارتے ہیں

① نئی عمر سے مراد انتہائی ضعیفی کی عمر ہے۔ اس میں بندے کا حال یہ ہوتا ہے کہ اس کی عقل اور حواس قائم نہیں رہتے اور بالآخر ایسا ہو جاتا ہے کہ اس کی نظر کمزور، عقل ناقص اور فہم کم ہو جاتا ہے اور جو باتیں اسے معلوم ہوتی ہیں وہ بھی بھول جاتا ہے۔ نوٹ: انبیاء کرام علیہم السلام اس حالت سے محفوظ تھے۔ نیز اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے خاص اولیاء کرام کو بھی اس حال سے جدا رکھتا ہے اور ان کے علاوہ بھی کچھ لوگ ایسے ہیں جنہیں انتہائی ضعیفی کے عالم میں اس حال سے بچایا جاتا ہے۔



## اهْتَزَتْ وَرَبَّتْ وَأَثْبَتَتْ مِنْ كُلِّ زَوْجٍ بَهِيجٍ ۝

اهْتَزَتْ	و	رَبَّتْ	و	أَثْبَتَتْ	مِنْ كُلِّ زَوْجٍ بَهِيجٍ ۝
(تو) وہ حرکت کرتی (لہلہاتی) ہے	اور	بڑھتی ہے	اور	اگاتی ہے	ہر خوبصورت قسم (یعنی ہر قسم کے سبزے) سے
تو وہ (ترو تازہ ہو کر) لہلہاتی ہے اور بڑھتی ہے اور وہ ہر قسم کا خوبصورت سبزہ اگاتی ہے ۝					

## ذَلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ وَأَنَّهُ يُحْيِي الْمَوْتَى

ذَلِكَ	بِأَنَّ	اللَّهُ	هُوَ	الْحَقُّ	و	أَنَّهُ	يُحْيِي	الْمَوْتَى
یہ	اس لیے کہ	اللہ	وہی	حق (ہے)	اور	یہ کہ وہ	زندہ کرے گا	مردوں (کو)
یہ اس لیے ہے کہ اللہ ہی حق ہے اور یہ کہ وہ مردوں کو زندہ کرے گا								

## وَأَنَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ وَأَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ

و	أَنَّهُ	عَلَى كُلِّ شَيْءٍ	قَدِيرٌ ۝	و	أَنَّ	السَّاعَةَ	آتِيَةٌ
اور	یہ کہ وہ	ہر چیز پر	قدرت والا (ہے)	اور	یہ کہ	قیامت	آنے والی (ہے)
اور یہ کہ وہ ہر شے پر قادر ہے ۝ اور یہ کہ قیامت آنے والی ہے							

## لَّا رَيْبَ فِيهَا ۝ وَأَنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ ۝

لَّا	رَيْبَ	فِيهَا ۝	و	أَنَّ	اللَّهُ	يَبْعَثُ	مَنْ	فِي الْقُبُورِ ۝ (۱)
نہیں	کوئی شک	اس میں	اور	یہ کہ	اللہ	اٹھائے گا	(انہیں) جو	قبروں میں (ہیں)
اس میں کچھ شک نہیں اور یہ کہ اللہ انہیں اٹھائے گا جو قبروں میں ہیں ۝								

## وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُجَادِلُ فِي اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَ

و	مِنَ النَّاسِ	مَنْ	يُجَادِلُ (۲)	فِي اللَّهِ	بِغَيْرِ عِلْمٍ	و
اور	لوگوں میں سے	(کوئی وہ ہے) جو	جھگڑتا ہے	اللہ کے بارے میں	علم کے بغیر	اور
اور کوئی آدمی وہ ہے جو اللہ کے بارے میں بغیر علم اور بغیر ہدایت						

۱..... یہاں قبر سے مراد عالم برزخ ہے جو موت اور حشر کے بیچ میں ہے، نہ کہ محض وہ گڑھا جو مردوں کا دفن ہو، لہذا اچلنے والے، دوڑنے والے وغیرہ سب ہی قیامت کے دن اٹھائے جائیں گے۔

۲..... ہمارے آج کے زمانے کا حال بھی کچھ ایسا ہی ہے کہ لوگوں کی ایک بڑی تعداد اپنی عقل سے جو چاہتی ہے، اللہ عزوجل کے بارے میں کہتی ہے اور پھر اس پر اصرار کرتی ہے بلکہ دوسروں کو مجبور کرتی ہے کہ اس کی بات مانیں اگرچہ اس کی بات عقل و نقل سے دور، قرآن وحدیث کے خلاف اور جہالت سے بھرپور ہو۔

## لَا هُدًى وَلَا كِتَابٌ مُنِيرٌ ٨ ثَانِي عَظْمُهُ

لَا	هُدًى	وَلَا	كِتَابٌ مُنِيرٌ ٨	ثَانِي عَظْمُهُ
(اس کے پاس) نہ	ہدایت (ہے)	اور	نہ	روشن کتاب

اور بغیر کسی روشن کتاب کے جھگڑتا ہے ○ اس حال میں کہ وہ حق سے اپنی گردن موڑے ہوئے ہے

## لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ٩ لَهُ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَنَذِيقُهُ

لِيُضِلَّ	عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ٩	لَهُ	فِي الدُّنْيَا	خِزْيٌ	وَلَا	نَذِيقُهُ
تاکہ بھٹکادے	اللہ کی راہ سے	اس کے لیے	دنیا میں	رسوائی (ہے)	اور	ہم چکھائیں گے اسے

تاکہ اللہ کی راہ سے بھٹکادے، اس کے لیے دنیا میں رسوائی ہے اور قیامت کے دن ہم اسے

## يَوْمَ الْقِيَمَةِ عَذَابُ الْحَرِيقِ ٩ ذَلِكُمْ بِمَا قَدَّمْتُمْ يَدَكُمْ

يَوْمَ الْقِيَمَةِ	عَذَابُ الْحَرِيقِ ٩	ذَلِكُمْ	بِمَا	قَدَّمْتُمْ	يَدَكُمْ
قیامت کے دن	آگ کا عذاب	یہ	(اس کا) بدلہ جو	آگے بھیجا	تیرے ہاتھوں (نے)

آگ کا عذاب چکھائیں گے ○ یہ اس کا بدلہ ہے جو تیرے ہاتھوں نے آگے بھیجا

## وَأَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ ١٠ وَمِنَ النَّاسِ

وَأَنَّ	اللَّهُ	لَيْسَ	بِظَلَّامٍ	لِّلْعَبِيدِ ١٠	وَمِنَ النَّاسِ
اور (اس لیے) کہ	اللہ	نہیں ہے	ظلم کرنے والا	بندوں پر	لوگوں میں سے

اور (اس لیے) کہ اللہ بندوں پر ظلم نہیں کرتا ○ اور کوئی آدمی وہ ہے

## مَنْ يَّعْبُدُ اللَّهَ عَلَى حَرْفٍ ١١ فَإِنْ أَصَابَهُ

مَنْ	يَّعْبُدُ ١١	اللَّهُ	عَلَى حَرْفٍ	فَإِنْ	أَصَابَهُ
(کوئی وہ ہے) جو	عبادت کرتا ہے	اللہ (کی)	ایک کنارے پر	پھر اگر	پہنچے اسے

جو اللہ کی عبادت ایک کنارے پر ہو کر کرتا ہے پھر اگر اسے کوئی بھلائی

① ..... نعتیں اور آسان نکتیں ملنے کی صورت میں اسلام اور عبادت پر قائم رہنا اور نقصان ہونے اور مصائب و آلام کا شکار ہونے پر اسلام و عبادت سے منہ موڑ لینا منافقوں کا طریقہ ہے۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: جب تک لوگ عافیت میں ہیں تب تک وہ چھپے ہوئے ہیں اور جب ان پر کوئی مصیبت نازل ہوتی ہے تو ان کی حقیقت ظاہر ہو جاتی ہے چنانچہ جو مومن ہو تو اس کا ایمان اور جو منافق ہو تو اس کا نفاق سامنے آ جاتا ہے۔ (البیان والبیان، ۱۳/۱۳) ہمیں بھی اپنی حالت پر غور کرنا چاہیے۔



## خَيْرٌ اِطْمَانًا بِهِؕ وَاِنْ اَصَابَتْهُ فِتْنَةٌ اَنْقَلَبَ

خَيْرٌ اِطْمَانًا	بِهِ	وَ	اِنْ	اَصَابَتْهُ	فِتْنَةٌ اَنْقَلَبَ
بھلائی (تو) مطمئن ہو جاتا ہے	اس پر	اور	اگر	پہنچے اسے	آزمائش (تو) پلٹ جاتا ہے

پہنچے تو وہ اس پر مطمئن ہو جاتا ہے اور اگر اسے کوئی آزمائش آجائے تو منہ کے بل

## عَلَى وَجْهِهِ ۚ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ ۚ ذٰلِكَ هُوَ

عَلَى وَجْهِهِ	خَسِرَ	الدُّنْيَا	وَ	الْآخِرَةَ	ذٰلِكَ هُوَ
اپنے منہ کے بل	اس نے نقصان اٹھایا	دنیا	اور	آخرت (میں)	یہی وہ

پلٹ جاتا ہے۔ ایسا آدمی دنیا اور آخرت دونوں میں نقصان اٹھاتا ہے۔ یہی

## الْخُسْرَانِ الْمُبِينُ ۝۱۱ يَدْعُوا مِنْ دُونِ اللّٰهِ مَا

الْخُسْرَانِ الْمُبِينُ ۝۱۱	يَدْعُوا	مِنْ دُونِ اللّٰهِ	مَا
کھلا نقصان (ہے)	وہ عبادت کرتا ہے	اللہ کے سوا	(اس کی جو)

کھلا نقصان ہے ○ وہ اللہ کے سوا اس (بت) کی عبادت کرتا ہے جو

## لَا يَصُرُّهُ وَ مَا لَا يَنْفَعُهُ ۚ ذٰلِكَ هُوَ الصَّلُّ الْبَعِيدُ ۝۱۲

لَا يَصُرُّهُ	وَ	مَا	لَا يَنْفَعُهُ	ذٰلِكَ هُوَ	الصَّلُّ الْبَعِيدُ ۝۱۲
نقصان نہیں پہنچاتا اسے	اور	جو	نفع نہیں دیتا اسے	یہی وہ	دور کی گمراہی (ہے)

نہ اسے نقصان پہنچائے اور نہ اسے نفع دے۔ یہی دور کی گمراہی ہے ○

## يَدْعُوا لِسَنٍّ ۚ اَقْرَبُ مِنْ نَّفْعِهِ ۚ لَيْسَ الْبَوَلٰى

يَدْعُوا	لِسَنٍّ ۚ	اَقْرَبُ	مِنْ نَّفْعِهِ	لَيْسَ	الْبَوَلٰى
وہ پوجتا ہے	(اسے) ضرور جس کا نقصان	زیادہ قریب ہے	اس کے نفع سے	ضرور وہ کیا ہی برا	مولیٰ

وہ اسے پوجتے ہیں جس کا نقصان اس کے نفع سے زیادہ ہے بیشک وہ کیا ہی برا مولیٰ ہے

۱..... اس آیت میں نقصان سے مراد واقعی نقصان ہے، یعنی دنیا میں قتل اور آخرت میں دوزخ کا عذاب اور نفع سے مراد ان کا خیالی نفع یعنی بتوں کی شفاعت وغیرہ ہے اور معنی یہ ہے کہ کفار بتوں سے جس نفع کی امید رکھتے ہیں وہ تو بہت دور ہے کہ ناممکن ہے جبکہ ان کا حقیقی نقصان عنقریب ضرور دکھ لیں گے۔

وَلَيْئَسَ الْعَشِيرُ ۝١٣ إِنَّ اللَّهَ يُدْخِلُ الَّذِينَ

و	لَيْسَ	الْعَشِيرُ ۝۱۳	إِنَّ	اللَّهُ	يُدْخِلُ	الَّذِينَ
اور	ضرور کیا ہی برا	ساتھی (ہے)	بیشک	اللہ	داخل کرے گا	ان لوگوں کو جو

اور بیشک کیا ہی برسا تھی ہے ۝ بیشک اللہ ایمان والوں اور

أَمِنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جَنَّتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا

امَنُوا	وَ	عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ	جَنَّتِ <sup>(۱)</sup>	تَجَرَّبِی	مِنْ تَحْتِهَا
ایمان لائے	اور	انہوں نے عمل کئے	نیک	باغوں (میں)	ان کے نیچے

نیک اعمال کرنے والوں کو ان باغوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں

الْأَنَّهُ إِنْ إِيَّاهُ يَعْبُدُ ۖ وَإِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ ﴿١٣﴾ مَنْ كَانَ يَظُنُّ أَنْ

الْأَنهَرُ	إِنَّ	اللَّهُ	يَفْعَلُ	مَا	يُرِيدُ ﴿١٣﴾	مَنْ	كَانَ يَطْنُ	أَنْ
نہریں	بیشک	اللہ	کرتا ہے	جو	وہ چاہتا ہے	جو	خیال کرتا ہے	یہ کہ

رواں ہیں۔ بیشک اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے ○ جو یہ خیال کرتا ہے کہ

لَنْ يَنْصُرَهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَلْيَمْدُدْ

لَنْ يَنْصُرَكَ (2)	اللَّهُ	فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ	فَلْيَمْدُدْ
ہرگز مدد نہیں کرے گا اس (نبی) کی	اللَّهُ	دنیا اور آخرت میں	تو اسے چاہیے کہ دراز کر لے

اللہ دنیا اور آخرت میں اپنے نبی کی مدد نہیں فرمائے گا تو اسے چاہیے کہ

بِسَبَبٍ إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ لَيَقْطَعَنَّ فَلْيَنْظُرْ هَلْ

یَسْبَبِ	إِلَى السَّمَاءِ	ثُمَّ	لَيَقْطَعَنَّ	فَلْيَنْظُرْ	هَلْ
ایک رسی کو	آسمان (یعنی اوپر) کی طرف	پھر	(خود کو) پھانسی دے لے	پھر وہ دیکھے	کیا

اوپر کی طرف ایک رسی دراز کر لے پھر اپنے آپ کو پھانسی دیدے پھر دیکھے کہ کیا

۱۔ نیک اعمال کرنے والے مسلمان اللہ تعالیٰ کی رحمت سے جنت میں جائیں گے اور بہت سے مسلمان ایسے بھی ہوں گے جنہیں حساب کے بغیر ہی جنت میں داخل کر دیا جائے گا، جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت میں سے ستر ہزار لوگ حساب کے بغیر جنت میں جائیں گے اور یہ وہ لوگ ہوں گے جو چوری نہیں کرتے، بد بگوانی نہیں کرتے اور اپنے رب پر ہی بھروسہ کرتے ہیں۔ (بخاری، ۲۴۰۰/۴، الحدیث: ۶۴۷۲) ۲۔ اس آیت کا خلاصہ کلام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی مدد و ضرور فرمائے گا اور یہ مدد و جاری رہے گی اگرچہ اس مدد و رحمت والا شخص کلمہ کی رمی ڈال کر مر بھی جائے۔



## يُدْهِبَنَّ كَيْدَهُ مَا يَغِيظُ ۱۵ وَكَذَلِكَ

يُدْهِبَنَّ	كَيْدَهُ	مَا	يَغِيظُ ۱۵	وَ	كَذَلِكَ
لے جائے گا	اس کا داؤ پیچ	(وہ چیز) جو	(اسے) غصہ دلاتی ہے	اور	اسی طرح

اس کے داؤ پیچ نے وہ چیز مٹا دی جس پر اسے غصہ آتا ہے اور اسی طرح

## اَنزَلْنَاهُ اٰیٰتٍ بَيِّنٰتٍ ۱۶ وَاَنَّ اللّٰهَ يَهْدِي

اَنزَلْنَاهُ	اٰیٰتٍ بَيِّنٰتٍ	وَاَنَّ	اللّٰهَ	يَهْدِي
ہم نے نازل کیا اس (قرآن) کو	روشن آیتوں (کی صورت میں)	اور	یہ کہ	اللہ ہدایت دیتا ہے

ہم نے اس قرآن کو روشن آیتوں کی صورت میں نازل فرمایا اور یہ کہ اللہ جسے چاہتا ہے

## مَنْ يُّرِيدُ ۱۷ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا

مَنْ	يُّرِيدُ ۱۷	اِنَّ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَالَّذِيْنَ	هَادُوْا	وَ
جسے	وہ چاہتا ہے	بیشک	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	وہ لوگ جو	یہودی ہوئے

ہدایت دیتا ہے ۱۷ بیشک مسلمان اور یہودی اور

## الصّٰبِیْنَ وَالنّٰصِرِیْ وَالْبَجُوْسَ ۱۸

الصّٰبِیْنَ	وَالنّٰصِرِیْ	وَالْبَجُوْسَ ۱۸	وَ
ستاروں کی پوجا کرنے والے	اور	عیسائی	اور

ستاروں کی پوجا کرنے والے اور عیسائی اور آگ کی پوجا کرنے والے اور

## الَّذِيْنَ اٰشْرَكُوْا ۱۹ اِنَّ اللّٰهَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ ۲۰

الَّذِيْنَ	اٰشْرَكُوْا ۱۹	اِنَّ	اللّٰهَ	يَفْصِلُ ۲۰	بَيْنَهُمْ	يَوْمَ الْقِيَمَةِ ۲۰
وہ لوگ جنہوں نے	شریک ٹھہرایا	بیشک	اللہ	فیصلہ کر دے گا	ان کے درمیان	قیامت کے دن

مشرک بیشک اللہ ان سب میں قیامت کے دن فیصلہ کر دے گا

۱..... آج اگرچہ ہر شخص اپنے آپ کو حق اور ہدایت کا پیر و کار کہتا ہے مگر اس کا عملی فیصلہ قیامت کے دن ہو گا جب اہل حق کو عزت و احترام کے ساتھ جنت میں بھیجا جائے گا اور اہل باطل کو ذلت و خواری کے ساتھ اوندھے منہ دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔ البتہ یہاں یاد رہے کہ دین اسلام ہی حق ہے اور اسے ماننے والا حق پر ہے اور تمام انبیاء کرام علیہم السلام کا دین، اسلام ہی تھا لیکن اب دین اسلام سے وہ دین مراد ہے جو حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لے کر آئے ہیں، لہذا اب آپ کے دین کے علاوہ اور کوئی دین اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں معتبر نہیں۔

کائنات کی ہر چیز اللہ کو سجدہ کرتی ہے

إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ﴿۱۷﴾ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ						
إِنَّ	اللَّهَ	عَلَى كُلِّ شَيْءٍ	شَهِيدٌ ﴿۱۷﴾	أَلَمْ تَرَ	أَنَّ	اللَّهَ
بیشک	اللہ	ہر چیز پر	گواہ (ہے)	کیا تم نے نہ دیکھا	کہ	اللہ
بیشک اللہ ہر چیز پر گواہ ہے ۱۷ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ جو						
يَسْجُدُ لَهُ مِنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمِنْ فِي الْأَرْضِ وَ						
يَسْجُدُ ﴿۱۸﴾	لَهُ	مَنْ	فِي السَّمَوَاتِ	وَمَنْ	فِي الْأَرْضِ	وَ
سجدہ کرتے ہیں	اس کو	جو	آسمانوں میں	اور جو	زمین میں (ہیں)	اور
آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں اور						
الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُومُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ						
الشَّمْسُ	وَالْقَمَرُ	وَالنُّجُومُ	وَالْجِبَالُ	وَالشَّجَرُ	وَالدَّوَابُّ	
سورج	اور چاند	اور ستارے	اور پہاڑ	اور درخت	اور چوپائے	
سورج اور چاند اور ستارے اور تمام پہاڑ اور درخت اور چوپائے						
وَكَثِيرٌ مِّنَ النَّاسِ ط وَكَثِيرٌ حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ ط						
وَ	كَثِيرٌ مِّنَ النَّاسِ	وَ	كَثِيرٌ	حَقَّ	عَلَيْهِ	الْعَذَابُ
اور	بہت سے آدمی	اور	بہت سے (وہ لوگ ہیں)	مقرر ہو چکا	ان پر	عذاب
اور بہت سے آدمی یہ سب اللہ کو سجدہ کرتے ہیں اور بہت سے لوگ وہ (بھی) ہیں جن پر عذاب مقرر ہو چکا ہے اور						
مَنْ يُهِنِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ مُّكْرِمٍ ط إِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ						
مَنْ	يُهِنِ	اللَّهُ	فَمَا	لَهُ	مِنْ مُّكْرِمٍ ﴿۱۹﴾	إِنَّ اللَّهَ
جسے	ذلیل کرے	اللہ	تو نہیں	اس کو	کوئی عزت دینے والا	بیشک
جسے اللہ ذلیل کرے تو اسے کوئی عزت دینے والا نہیں، بیشک اللہ جو چاہتا ہے						

جسے اللہ ذلیل کرے وہ عزت نہیں پا سکتا

۱ بعض مفسرین کے نزدیک پہاڑوں اور درختوں وغیرہ کے سجدے سے مراد یہ ہے کہ جب ان پر سورج طلوع ہوتا اور ان سے زائل ہوتا ہے اس وقت ان کا سایہ مڑ جاتا ہے اور بین الی ان کا سجدہ کرنا ہے اور سورج چاند ستاروں کا غروب ہونا ان کا سجدہ کرنا ہے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ یہاں سجدہ اس معنی میں ہے کہ وہ ختم الہی کے پابند ہیں۔ تیسرا قول یہ ہے کہ یہاں سجدہ کا حقیقی معنی مراد ہے اگرچہ ہمیں اس کی حقیقت معلوم نہیں۔ ۲ یعنی جسے اللہ تعالیٰ اس کی شکایت کے سبب ذلیل کرے تو اسے کوئی عزت دینے والا نہیں۔ یہ بات واضح ہے کہ کسی قوم یا کسی فرد کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ عزت و ناموری کو اپنی میراث سمجھ لیں اور اسی



مَا يَشَاءُ ⑱ هَذِهِ خَصْنِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ ⑲

مَا	يَشَاءُ ⑱	هَذِهِ	خَصْنِ	اِخْتَصَمُوا	فِي رَبِّهِمْ
جو	وہ چاہتا ہے	یہ دو	جھگڑنے والے (فریق ہیں)	وہ جھگڑے	اپنے رب کے بارے میں

○ کرتا ہے یہ دو فریق ہیں جو اپنے رب کے بارے میں جھگڑتے ہیں

قَالِ زَيْنَ كَفَرُوا وَقَطَّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّنْ نَّارٍ ⑳

قَالِ زَيْنَ	كَفَرُوا	وَقَطَّعَتْ	لَهُمْ	ثِيَابٌ	مِّنْ نَّارٍ ⑳
تو وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	کاٹے گئے ہیں	ان کے لیے	کپڑے	آگ کے

تو کافروں کے لیے آگ کے کپڑے کاٹے گئے ہیں

يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوسِهِمُ الْحَمِيمُ ㉑ يُصْهِرُ بِهِ مَا

يُصَبُّ	مِنْ فَوْقِ رُءُوسِهِمُ	الْحَمِيمُ ㉑	يُصْهِرُ	بِهِ	مَا
ڈالا جائے گا	ان کے سروں کے اوپر سے	کھولتا پانی	جل جائے گا	اس سے	جو کچھ

اور ان کے سروں پر کھولتا پانی ڈالا جائے گا ○ جس سے جو کچھ ان کے

فِي بُطُونِهِمْ وَالْجُلُودُ ㉒ وَلَهُمْ مَّقَامِعٌ مِّنْ حَدِيدٍ ㉓

فِي بُطُونِهِمْ	وَالْجُلُودُ ㉒	وَلَهُمْ	مَّقَامِعٌ ㉓	مِّنْ حَدِيدٍ ㉓
ان کے پیٹوں میں (ہے)	اور (ان کی) کھالیں	اور	ان کے لیے	گرز (ہیں)

پیٹوں میں ہے وہ سب اور ان کی کھالیں جل جائیں گی ○ اور ان کے لیے لوہے کے گرز ہیں ○

كُلَّمَا أَرَادُوا أَنْ يَخْرُجُوا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ

كُلَّمَا	أَرَادُوا	أَنْ	يَخْرُجُوا	مِنْهَا	مِنْ غَمٍّ
جب کبھی	وہ چاہیں گے	کہ	نکل جائیں	اس (آگ) سے	گھٹن کی وجہ سے

جب گھٹن کے سبب اس میں سے نکلنا چاہیں گے

(پچھلے سائے کا ماحول) فریب میں مبتلا رہیں کہ وہ جیسے چاہے برے اعمال کر لیں، ساری زندگی عزت کے ساتھ ہی رہیں گے، ایسا نہیں ہے بلکہ جو اپنے آپ کو اس نعمت عظمیٰ کا اہل ثابت کر دیتا ہے اللہ عزوجل اسے عزت دیتا ہے اور جو مسلسل نافرمانیوں میں مبتلا رہتا ہے وہ ذلت کے گھرے گڑھے میں گرا دیا جاتا ہے۔ ① جہنم میں کفار پر ڈالے جانے والے پانی کی کچھ کیفیت ان آیات میں بیان ہوئی اور حدیث پاک میں ہے ”انتہائی گرم پانی ان جہنمیوں کے سر پر ڈالا جائے گا تو وہ سرایت کرتے کرتے ان کے پیٹ تک پہنچ جائے گا اور جو کچھ پیٹ میں ہو گا اسے کاٹ کر قدموں سے نکل جائے گا اور یہ صبر (یعنی گل جانا) ہے، پھر انہیں ویسائی کر دیا جائے گا (اور بار بار

أُعِيدُوا فِيهَا وَذُوقُوا عَذَابَ الْحَرِيقِ ۚ إِنَّ				
أُعِيدُوا	فِيهَا	وَ	ذُوقُوا	عَذَابَ الْحَرِيقِ ۚ (۱)
(تو پھر) انہیں لوٹا دیا جائے گا	اس میں	اور	(کہا جائے گا) چکھو	آگ کا عذاب
تو پھر اسی میں لوٹا دیے جائیں گے اور انہیں کہا جائے گا کہ آگ کا عذاب چکھو ۝ بیشک				
اللَّهُ يَدْخُلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ				
اللَّهُ	يَدْخُلُ	الَّذِينَ	آمَنُوا	وَعَمِلُوا
اللہ	داخل کرے گا	ان لوگوں کو جو	ایمان لائے	اور انہوں نے عمل کئے
اللہ ایمان والوں کو اور نیک اعمال کرنے والوں کو ان باغوں میں				
جَنَّتْ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ يُحَلَّونَ فِيهَا				
جَنَّتْ	تَجْرِي	مِنْ تَحْتِهَا	الْأَنْهَارُ	يُحَلَّونَ
باغوں (میں)	بہتی ہیں	ان کے نیچے	نہریں	انہیں پہنائے جائیں گے
داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔ انہیں ان باغوں میں				
مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَلُؤْلُؤًا ۖ وَلِبَاسُهُمْ فِيهَا حَرِيرٌ ۚ				
مِنْ أَسَاوِرَ	مِنْ ذَهَبٍ	وَلُؤْلُؤًا	وَلِبَاسُهُمْ	فِيهَا
کنگن	سونے کے	اور موتی	اور	ان کا لباس
سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے اور جنتوں میں ان کا لباس ریشم ہو گا ۝				
وَهُدًى إِلَى الطَّيِّبِ مِنَ الْقَوْلِ ۚ وَهُدًى				
وَهُدًى	إِلَى الطَّيِّبِ مِنَ الْقَوْلِ	وَهُدًى	وَهُدًى	وَهُدًى
اور	انہیں ہدایت دی گئی	پاکیزہ بات کی طرف	اور	ان کی رہنمائی کی گئی
اور انہیں پاکیزہ بات کی ہدایت دی گئی اور انہیں				

(پچھلے صفحہ کا مابقیہ) ان کے ساتھ ایسا ہی کیا جائے گا۔ (مسند ترمذی، ۲۶۲/۳، الحدیث: ۲۵۹۱) ۲..... جنہی گرز سے متعلق حدیث پاک میں ہے ”اگر وہ لوہے کا گرز زمین پر رکھا جائے پھر جن وانس سب جمع ہو جائیں تو اسے زمین سے نہ اٹھا سکیں گے۔ (مسند امام احمد، ۵۸/۴، الحدیث: ۱۱۲۳۳) ۱..... جہنم کی پیدائش کا ایک مقصد یہ ہے کہ مخلوق کو اللہ تعالیٰ کے حلال اور اس کی کبریائی کا اندازہ ہو جائے اور لوگ اس سے ڈرتے رہیں اور اس کے خوف کی وجہ سے گناہوں سے باز رہیں۔ افسوس! آج لوگوں کے دل کی سختی کا یہ حال ہے کہ قرآن مجید میں جہنم کے انتہائی دردناک عذاب کے بارے میں پڑھنے کے باوجود ان سے ڈرتے نہیں اور بڑی دیدہ دلیری کے ساتھ گناہوں میں ۳.....



کفار کے ایک خاص گروہ کے لئے وعید

إِلَى صِرَاطِ الْحَيِّدِ ﴿٢٣﴾ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَ

وَ	كَفَرُوا	الَّذِينَ	إِنَّ	إِلَىٰ صِرَاطِ الْحَيِّدِ ﴿٢٣﴾
اور	کفر کیا	وہ لوگ جنہوں نے	بیشک	تمام خوبیوں کے لائق (اللہ) کے راستے کی طرف

تمام تعریفوں کے لائق (اللہ) کا راستہ دکھایا گیا ○ بیشک جنہوں نے کفر کیا اور

يَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِي جَعَلْنَاهُ

يَصُدُّونَ	عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ	وَ	الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ	الَّذِي	جَعَلْنَاهُ
وہ روکتے ہیں	اللہ کے راستے سے	اور	مسجد حرام (سے)	وہ جو	ہم نے بنایا ہے اسے

وہ اللہ کے راستے اور مسجد حرام سے روکتے ہیں جسے ہم نے لوگوں کے لیے

لِلنَّاسِ سَوَاءٌ الْعَاكِفُ فِيهِ وَالْبَادِ ۖ

وَلِلنَّاسِ	سَوَاءٌ الْعَاكِفُ	فِيهِ	وَلِ	الْبَادِ	وَلِ
لوگوں کے لیے	برابر (حق رکھتا ہے) رہنے والا	اس میں	اور	دور سے آنے والا	اور

بنایا ہے، جس میں وہاں کے رہنے والوں اور دور سے آنے والوں کا حق برابر ہے اور جو

مَنْ يُرِدْ فِيهِ بِإِلْحَادٍ بِظُلْمٍ نُزِقْهُ مِنْ

مَنْ	فِيهِ	بِالْحَادِثِ <sup>(۱)</sup>	بِظُلْمٍ	نُذِقُهُ	مِنْ
جو	اس میں	کسی زیادتی کا	ظلم سے، ناحق	ہم چکھائیں گے اسے	سے

اس میں ناحق کسی زیادتی کا ارادہ کرے گا تو ہم اسے دردناک عذاب

عَذَابِ الْيَمِّ ۝٢٥ وَإِذْ بَوَّأْنَا لِإِبْرَاهِيمَ مَكَانَ الْبَيْتِ

عَذَابُ الْيَمِّ ﴿٢٥﴾	وَ	إِذْ	بَوَّأْنَا	لَا بُرْهِنَ	مَكَانَ الْبَيْتِ
دردناک عذاب	اور	جب	ہم نے واضح طور پر بتادی	ابراہیم کو	(اس) گھر کی جگہ

○ چکھائیں گے اور یاد کرو جب ہم نے ابراہیم کو اس گھر کا صحیح مقام بتا دیا

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) مصروف ہیں۔ 2..... پانچ سو بات سے کیا مراد ہے اس سے متعلق مفسرین کے مختلف اقوال ہیں۔ (1) اس سے کلمہ توحید مراد ہے۔ (2) اس سے قرآن مجید مراد ہے۔ (3) اس سے مراد نیکی کی دعوت دینا اور برائی سے منع کرنا ہے۔ (4) اس سے تمام اذکار مراد ہیں۔

①..... إلحاد کا لغوی معنی ہے میلان، انحراف اور حد سے تجاوز کرنا، جبکہ عرف میں إلحاد حق سے باطل کی طرف انحراف کرنے والوں کے ساتھ خاص کر دیا گیا ہے، یعنی ان لوگوں پر اس لفظ کا استعمال ہوتا ہے جو دین کی درست راہ سے پھر جاتے ہیں۔ (روح البیان، حم السجدۃ، تحت الآية: ۲۸/۴، ۳۰) یہاں آیت میں اس

## أَنْ لَا تُشْرِكَ فِي شَيْءٍ طَهَّرَ

أَنْ	لَا تُشْرِكُ <sup>(۱)</sup>	بِ	شَيْءٍ	وَّ	طَهَّرَ <sup>(۲)</sup>
(اور حکم دیا) کہ	تم شریک نہ ٹھہرانا	میرے ساتھ	کسی چیز (کو)	اور	خوب صاف ستھرا رکھو
اور حکم دیا کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور میرے گھر کو					

## بَيْتِي لِطَّائِفِينَ وَالْقَائِمِينَ وَ

بَيْتِي	لِطَّائِفِينَ	وَّ	الْقَائِمِينَ	وَّ	
میرے گھر (کو)	طواف کرنے والوں کے لئے	اور	قیام کرنے والوں	اور	
طواف کرنے والوں اور قیام کرنے والوں اور					

## الرُّكْعَةَ السُّجُودَ ۝۳۶ وَ آذُنُ فِي النَّاسِ بِأَحَجِّ

الرُّكْعَةَ	السُّجُودَ ۝۳۶	وَ	آذُنُ	فِي النَّاسِ	بِأَحَجِّ
رکوع کرنے والوں	سجدہ کرنے والوں (کے لئے)	اور	عام اعلان کر دو	لوگوں میں	جج کا
رکوع سجدہ کرنے والوں کیلئے خوب صاف ستھرا رکھو اور لوگوں میں جج کا عام اعلان کر دو،					

## يَأْتُوكَ رِجَالًا وَعَلَى كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ ۝۳۷

يَأْتُوكَ	رِجَالًا	وَ	عَلَى كُلِّ ضَامِرٍ	يَأْتِينَ	مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ ۝۳۷
وہ آئیں گے تمہارے پاس	پیدل	اور	ہر دہلی اونٹنی پر	(جو) آتی ہیں	ہر دُور کی راہ سے
وہ تمہارے پاس پیدل اور ہر دہلی اونٹنی پر (سوار ہو کر) آئیں گے جو ہر دور کی راہ سے آتی ہیں ○					

## لِيَشْهَدُوا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ

لِيَشْهَدُوا	مَنَافِعَ	لَهُمْ	وَ	يَذْكُرُوا	اسْمَ اللَّهِ
تاکہ وہ حاضر ہو جائیں	فائدوں (پر)	اپنے	اور	ذکر کریں، یاد کریں	اللہ کے نام (کو)
تاکہ وہ اپنے فوائد پر حاضر ہو جائیں اور معلوم دنوں میں اللہ کے نام کو					

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) سے مراد شرک و بت پرستی ہے۔ یا، اس سے ہر ممنوع قول اور فعل مراد ہے حتیٰ کہ خادم کو گالی دینا بھی اس میں داخل ہے۔ ۱..... انبیاء کرام علیہم السلام ایک آن کے لئے بھی شرک نہیں کرتے، وہ شرک سے پاک ہیں اور گناہوں سے بھی معصوم ہیں اور اس آیت میں جو حضرت ابراہیم علیہ السلام سے فرمایا گیا کہ ”میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو“ اس سے یہ مراد نہیں کہ آپ معاذ اللہ شرک میں مبتلا تھے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس سے منع فرمایا بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا یا اس سے مراد یہ ہے کہ خانہ کعبہ کی تعمیر میں اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے ساتھ کوئی دوسری غرض



## فِي أَيَّامٍ مَّعْلُومَةٍ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُم مِّنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ ۚ

فِي أَيَّامٍ مَّعْلُومَةٍ <sup>(۱)</sup>	عَلَىٰ مَا	رَزَقَهُم	مِّنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ
معلوم دنوں میں	(اس نعمت) پر جو (یا، اُن جانوروں) پر جو	اس نے رزق دیا انہیں	چوپائے جانوروں سے

یاد کریں اس بات پر کہ اللہ نے انہیں بے زبان مویشیوں سے رزق دیا

## فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطِعُوا أَبَايْسَ الْفَقِيرَ ۚ ثُمَّ لِيَقْضُوا

فَكُلُوا	وَأَطِعُوا	أَبَايْسَ الْفَقِيرَ <sup>(۲)</sup>	ثُمَّ	لِيَقْضُوا
تو تم کھاؤ	ان سے	اور	کھلاؤ	مصیبت زدہ محتاج (کو)
پھر	انہیں چاہیے کہ اتار دیں			

تو تم ان سے کھاؤ اور مصیبت زدہ محتاج کو کھلاؤ ○ پھر انہیں چاہیے کہ اپنا میل پکیل

## تَقْتَهُمْ وَيُوفُوا نُذُرَهُمْ وَلِيَطَافُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ ۚ

تَقْتَهُمْ	وَيُوفُوا	نُذُرَهُمْ	وَلِيَطَافُوا	بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ <sup>(۳)</sup>
اپنا میل پکیل	اور	پوری کریں	اپنی نیتیں	اور
طواف کریں	آزاد گھر کا			

اتاریں اور اپنی نیتیں پوری کریں اور اس آزاد گھر کا طواف کریں ○

## ذَلِكَ وَمَنْ يُعِظْمِ حُرْمَتِ اللَّهِ فَهُوَ خَيْرٌ

ذَلِكَ	وَمَنْ	يُعِظْمِ	حُرْمَتِ اللَّهِ <sup>(۲)</sup>	فَهُوَ	خَيْرٌ
(حکم الہی) یہ (ہے)	اور	جو	تعظیم کرے	اللہ کی حرمت والی چیزوں (کی)	تو وہ (بہتر) ہے

حکم الہی یہ ہے اور جو اللہ کی حرمت والی چیزوں کی تعظیم کرے تو وہ اس کیلئے

## لَهُ عِنْدَ رَبِّهِ ۖ وَأُحِلَّتْ لَكُمْ الْأَنْعَامُ

لَهُ	عِنْدَ رَبِّهِ	وَأُحِلَّتْ	لَكُمْ	الْأَنْعَامُ
اس کیلئے	اس کے رب کے نزدیک	اور	حلال کئے گئے	تمہارے لیے
بے زبان چوپائے				

اس کے رب کے نزدیک بہتر ہے اور تمہارے لیے بے زبان چوپائے حلال کئے گئے

(بچنے والے کامیاب) نہ ملانے ۲۔ مسجد کو پاک صاف رکھنا چاہئے، حدیث پاک میں ہے: جس نے مسجد سے اذیت دینے والی چیز (جیسے مٹی، کنکر) نکالی تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنائے گا۔ (ابن ماجہ، ۳۱۹/۱، الحدیث: ۵۷۷) ۱۔ اللہ تعالیٰ کا نام یاد کرنے سے مراد یہ ہے کہ جانوروں کو ذبح کرتے وقت حاجی ان پر اللہ تعالیٰ کا نام لیں، یا یہ مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حج کرنے والوں کو جو بے زبان مویشیوں سے رزق دیا اس نعمت پر وہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور شکر کریں اور اس کی پاکی بیان کریں، نیز معلوم دنوں سے ذی الحجہ کے دس دن یا قربانی کے دن مراد ہیں۔ ۲۔ اللہ تعالیٰ کی حرمت والی چیزوں سے احکام الہی، یا مناسک حج یا وہ مقامات مراد ہیں جہاں

# إِلَّا مَا يُثَلَّى عَلَيْكُمْ فَاجْتَنِبُوا

إِلَّا	مَا	يُثَلَّى <sup>(۱)</sup>	عَلَيْكُمْ	فَاجْتَنِبُوا
سوائے	(ان کے) جن کا	(حرام ہونا) پڑھا جاتا ہے	تم پر (تمہارے سامنے)	تو تم دور رہو

سوائے ان کے جن کا (حرام ہونا) تمہارے سامنے بیان کیا جاتا ہے۔ پس تم تمہارے گندگی سے

## الرَّجْسِ مِنَ الْأَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ ۖ حَفَاءَ

الرَّجْسِ مِنَ الْأَوْثَانِ	وَ	اجْتَنِبُوا	قَوْلَ الزُّورِ ۖ	حَفَاءَ
بتوں کی گندگی (سے)	اور	اجتناب کرو	جھوٹی بات (سے)	ہر باطل سے جدا (ہو کر)

دور رہو اور جھوٹی بات سے اجتناب کرو ○ ایک اللہ کیلئے

## بِاللَّهِ غَيْرَ مُشْرِكِينَ بِهِ ۖ وَمَنْ يُشْرِكْ

بِاللَّهِ	غَيْرَ مُشْرِكِينَ	بِهِ	وَ	مَنْ	يُشْرِكْ
ایک اللہ کے لئے	شریک نہ ٹھہراتے ہوئے	اس کے ساتھ	اور	جو	شریک ٹھہرائے

ہر باطل سے جدا ہو کر (اور) اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتے ہوئے (بتوں سے دور رہو) اور جو اللہ کے ساتھ

## بِاللَّهِ فَكَانَ مَخْرَجَ مِنَ السَّمَاءِ فَتَخَفُّهُ الطَّيْرُ أَوْ

بِاللَّهِ	فَكَانَ مَخْرَجَ	مِنَ السَّمَاءِ	فَتَخَفُّهُ	الطَّيْرُ	أَوْ
اللہ کے ساتھ	تو گویا کہ	وہ گر پڑا	آسمان سے	تو اچک لے جاتے ہیں اسے	پرندے یا

شرک کرے وہ گویا آسمان سے گر پڑا تو اسے پرندے اچک لے جاتے ہیں یا

## تَهْوِي بِهِ الرِّيحُ فِي مَكَانٍ سَحِيقٍ ۖ ذَلِكَ ۖ وَمَنْ

تَهْوِي	بِهِ	الرِّيحُ	فِي مَكَانٍ سَحِيقٍ ۖ	ذَلِكَ ۖ	وَمَنْ
پھینک دیتی ہے	اس کو	ہوا	کسی دور کی جگہ میں	(بات) یہی (ہے)	اور جو

ہو اسے کسی دور کی جگہ پھینک دیتی ہے ○ بات یوں نہیں ہے اور جو

(پچھلے صفحہ کا مشابہہ) مناسک حج ادا کئے جاتے ہیں اور ان کی تعظیم یہ ہے کہ احکام پر عمل کیا جائے، مناسک حج کو تمام حقوق کے ساتھ مکمل ادا کیا جائے اور ان کے مقامات کے حقوق اور ان کی عزت و حرمت کی حفاظت کی جائے۔ ۱..... جن جانوروں کو ذبح کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کی طرف منسوب کیا جائے اور انہیں شرعی طریقے کے مطابق ذبح کیا جائے تو وہ بھی حلال ہیں اور قرآن و حدیث میں کہیں بھی ایسے جانوروں کا حرام ہونا بیان نہیں کیا گیا لہذا کسی شرعی دلیل کے بغیر انہیں حرام کہنا ہرگز درست نہیں۔ ۲..... ایمان ایسی عظیم چیز ہے جسے اختیار کرنے والا عزت و عظمت کی بلندیوں کو چھو لیتا ہے اور ایمان کو ترک کرنے والا اور



يُعْظِمُ شَعَائِرَ اللَّهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ ۝۳۲ لَكُمْ

يُعْظِمُ	شَعَائِرَ اللَّهِ (۱)	فَإِنَّهَا	مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ ۝۳۲ (۲)	لَكُمْ
تعظیم کرے	اللہ کی نشانیوں (کی)	تو بیشک یہ	دلوں کی پرہیز گاری سے (ہے)	تمہارے لیے

اللہ کی نشانیوں کی تعظیم کرے تو یہ دلوں کی پرہیز گاری سے ہے ○ تمہارے لیے

فِيهَا مَنَافِعُ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ مَحِلُّهَا

فِيهَا	مَنَافِعُ	إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى	ثُمَّ	مَحِلُّهَا
ان (جانوروں) میں	فائدے (ہیں)	ایک مقررہ مدت تک	پھر	ان کے ذبح کرنے کی جگہ

ان جانوروں میں ایک مقررہ مدت تک بہت سے فائدے ہیں پھر ان کے ذبح کرنے کی جگہ

إِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيقِ ۝۳۳ وَلِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِّيَذْكُرُوا

إِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيقِ ۝۳۳	وَ	لِكُلِّ أُمَّةٍ	جَعَلْنَا	مَنْسَكًا	لِّيَذْكُرُوا
آزاد گھر کی طرف (ہے)	اور	ہر امت کے لیے	ہم نے مقرر فرمائی	ایک قربانی	تاکہ وہ ذکر کریں

آزاد گھر کے پاس ہے ○ اور ہر امت کے لیے ہم نے ایک قربانی مقرر فرمائی تاکہ وہ

اَسْمَ اللَّهِ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُمْ مِنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ ۝۳۴

اَسْمَ اللَّهِ	عَلَىٰ مَا	رَزَقَهُمْ	مِنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ ۝۳۴
اللہ کا نام	(اس نعمت) پر جو (یا، اُن جانوروں) پر جو	اس نے رزق دیا انہیں	چوپائے جانوروں سے

اس بات پر اللہ کا نام یاد کریں کہ اس نے انہیں بے زبان چوپایوں سے رزق دیا

فَالَهُكُمْ إِلَهُ وَاحِدٌ فَلَهُ أَسْلِمُوا ۝۳۵ وَبَشِّرِ

فَالَهُكُمْ	إِلَهُ وَاحِدٌ	فَلَهُ	أَسْلِمُوا ۝۳۵	وَبَشِّرِ
تو تمہارا معبود	ایک معبود (ہے)	تو اسی کے لئے	گردن جھکاؤ	اور خوشخبری سناؤ

تو تمہارا معبود ایک معبود ہے تو اسی کے حضور گردن رکھو اور عاجزی کرنے والوں کیلئے

(پچھلے سنے کامی) دین اسلام کو چھوڑ کر کسی دوسرے دین کو اختیار کر لینے والا خود کو بدترین ہلاکت میں ڈال دیتا ہے۔ ۱۔ یہاں اللہ تعالیٰ کی نشانیوں سے کیا مراد ہے، اس کے بارے میں مفسرین کے تین قول ہیں، (۱) ان سے تمام عبادات مراد ہیں۔ ان کی تعظیم یہ ہے کہ ان کا التزام کیا جائے۔ (۲) حج کے مناسک مراد ہیں۔ ان کی تعظیم یہ ہے کہ انہیں پورا کیا جائے اور تمام حقوق کے ساتھ ادا کیا جائے۔ (۳) بک نہ یعنی وہ اونٹ اور گائے مراد ہیں جنہیں قربانی کے لئے حرم میں بھیجا جائے۔ ان کی تعظیم یہ ہے کہ فریہ، خوبصورت اور قیمتی لئے جائیں۔ ۲۔ دل پرہیز گاری کا مرکز ہے اور جب دل میں تقویٰ اور پرہیز گاری جم جائے گی تو اس کا اثر دیگر اعضا میں خود ہی

## السُّخَّيْتَيْنِ ۳۳ لَا الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ

السُّخَّيْتَيْنِ ۳۳ (۱)	الَّذِينَ	إِذَا	ذُكِرَ	اللَّهُ	وَجِلَتْ
عاجزی کرنے والوں (کو)	(یہ) وہ لوگ ہیں جو	جب	یاد کیا جاتا ہے	اللہ (کو)	(تو) ڈرنے لگتے ہیں

خوشخبری سنا دو وہ لوگ ہیں کہ جب اللہ کا ذکر ہوتا ہے تو ان کے دل

## قُلُوبُهُمْ وَالصَّابِرِينَ عَلَى مَا أَصَابَهُمْ وَ

قُلُوبُهُمْ	وَالصَّابِرِينَ	عَلَى	مَا	أَصَابَهُمْ	و
ان کے دل	اور صبر کرنے والے (ہیں)	(اس) پر	جو	مصیبت پہنچے انہیں	اور

ڈرنے لگتے ہیں اور انہیں جو مصیبت پہنچے اس پر صبر کرنے والے ہیں اور

## النَّكِيِّ الصَّلَاةِ وَمَسَارَقَتِهِمْ يُفْقُونَ ۳۵ وَ

النَّكِيِّ الصَّلَاةِ	وَمَسَارَقَتِهِمْ	يُفْقُونَ ۳۵	و
نماز قائم رکھنے والے (ہیں)	اور (اس میں) سے جو	ہم نے رزق دیا انہیں	وہ خرچ کرتے ہیں

نماز قائم رکھنے والے ہیں اور ہمارے دیئے ہوئے رزق میں سے خرچ کرتے ہیں ○ اور

## الْبُدْنَ جَعَلْنَاهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَائِرِ اللَّهِ

الْبُدْنَ (۲)	جَعَلْنَاهَا	لَكُمْ	مِّنْ شَعَائِرِ اللَّهِ (۳)
قربانی کے بڑے جانور	ہم نے بنایا انہیں	تمہارے لیے	اللہ کی نشانیوں میں سے

قربانی کے بڑی جسامت والے جانوروں کو ہم نے تمہارے لیے اللہ کی نشانیوں میں سے بنایا۔

## لَكُمْ فِيهَا خَيْرٌ ۚ فَادْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا

لَكُمْ	فِيهَا	خَيْرٌ	فَادْكُرُوا	اسْمَ اللَّهِ	عَلَيْهَا
تمہارے لیے	ان میں	بھلائی (ہے)	تو ذکر کرو	اللہ کا نام	ان پر

تمہارے لیے ان میں بھلائی ہے تو ان پر اللہ کا نام لو

(پچھلے سلسلے کا مشاہیر) ظاہر ہو جائے گا، لہذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ اپنے دل کی اصلاح کی طرف بھرپور توجہ دے کیونکہ اس کی اصلاح کے بغیر دیگر اعضاء کی اصلاح مشکل ترین ہے۔

① اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے عاجزی کرنا بہت باعث فضیلت عمل ہے، حدیث پاک میں ہے: صدقہ مال میں کمی نہیں کرتا، اللہ عزوجل ہندے کے عنود و رگز کی وجہ سے اس کی عزت میں اضافہ فرمادیتا ہے اور جو شخص اللہ عزوجل کے لئے تواضع اختیار کرتا ہے اللہ عزوجل اسے بلندی عطا فرماتا ہے۔ (صحیح مسلم)۔  
الحديث: ۲۹: (۲۵۸۸) ② احناف کے نزدیک بدنہ کا اطلاق اونٹ اور گائے دونوں پر ہوتا ہے جبکہ امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک بدنہ کا اطلاق صرف



## صَوَآفٌ ۚ فَاِذَا وَجَبَتْ جُنُوبُهَا فَكُلُوا

صَوَآفٌ	فَاِذَا	وَجَبَتْ	جُنُوبُهَا	فَكُلُوا
(جبکہ) ایک پاؤں بندھے تین پاؤں پر کھڑے (ہوں)	پھر جب	گر جائیں	ان کے پہلو	تو کھاؤ

اس حال میں کہ ان کا ایک پاؤں بندھا ہوا ہو (اور) تین پاؤں پر کھڑے ہوں پھر جب ان کے پہلو گر جائیں تو

## مِنْهَاوَ اطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ ۖ كَذٰلِكَ

مِنْهَاوَ	اطْعِمُوا	الْقَانِعَ	و	الْمُعْتَرَّ	كَذٰلِكَ
ان (کے گوشت) سے	اور	کھلاؤ	قناعت کرنے والے	اور	بھیک مانگنے والے (کو)

ان (کے گوشت) سے خود کھاؤ اور قناعت کرنے والے اور بھیک مانگنے والے کو بھی کھلاؤ۔ اسی طرح

## سَخَّرَ لَهَا كَلِمَةً لِّتَشْكُرُوْنَ ۚ لَنْ يَّبَالَ اللَّهُ

سَخَّرَ لَهَا	لَكُمْ	لَعَلَّكُمْ	تَشْكُرُوْنَ ۚ	لَنْ يَّبَالَ	اللَّهُ
ہم نے قابو میں دے دیا نہیں	تمہارے	تاکہ تم	شکر ادا کرو	ہرگز نہیں پہنچتے	اللہ (کے ہاں)

ہم نے ان جانوروں کو تمہارے قابو میں دے دیا تاکہ تم شکر ادا کرو ۝ اللہ کے ہاں ہرگز نہ ان کے گوشت

## لُحُومُهَا وَلَا دِمَآءُهَا وَلَكِنْ يَّبَالَ اللَّهُ التَّقْوٰى

لُحُومُهَا	و لَا	دِمَآءُهَا	و	لَكِنْ	يَّبَالَ	اللَّهُ
ان کے گوشت	اور	نہ	ان کے خون	اور	لیکن	پہنچتی ہے اس کے حضور

پہنچتے ہیں اور نہ ان کے خون، البتہ تمہاری طرف سے پرہیز گاری اس کی بارگاہ تک

## مِنْكُمْ ۖ كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوْا اللَّهَ

مِنْكُمْ	كَذٰلِكَ	سَخَّرَهَا	لَكُمْ	لِتُكَبِّرُوْا	اللَّهُ
تمہاری طرف سے	اسی طرح	اس نے قابو میں دیا نہیں	تمہارے	تاکہ تم بڑائی بیان کرو	اللہ (کی)

پہنچتی ہے۔ اسی طرح اس نے یہ جانور تمہارے قابو میں دیدیئے تاکہ تم اس بات پر اللہ کی بڑائی بیان کرو

(پچھلے صفحہ کا حاشیہ) اونٹ پر ہوتا ہے۔ ۳..... اس سے معلوم ہوا کہ ان جانوروں کو مقدس مقام کی نسبت کی وجہ سے شعائر اللہ بنایا گیا، اس سے نسبت کی عظمت بھی معلوم ہوئی۔  
 ۱..... ہر نیک عمل میں اخلاص ضروری ہے کیونکہ اس کے بغیر عمل محض ایک مشقت ہو گا اور ہر وہ عمل جس میں اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی بجائے ریاکاری اور دکھلاوا مقصود ہو وہ بارگاہ الہی میں مقبول نہ ہو گا۔ اخلاص یہ ہے کہ بندہ اپنی نیت اور عمل سے محض اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا ارادہ کرے، اور اس میں ریاکاری کا کوئی عمل دخل نہ ہو۔

عَلَى مَا هَدَيْكُمْ ۖ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِينَ ﴿۳۷﴾ إِنَّ

عَلَى	مَا	هَدَيْكُمْ	و	بَشِّرِ	الْمُحْسِنِينَ ﴿۳۷﴾	إِنَّ
(اس بات پر)	کہ	اس نے ہدایت دی تمہیں	اور	خوشخبری سنا دو	نیکی کرنے والوں (کو)	بیشک

کہ اس نے تمہیں ہدایت دی اور نیکی کرنے والوں کو خوشخبری دیدی ۵ بیشک

اللَّهُ يَدْفَعُ عَنِ الَّذِينَ آمَنُوا ۖ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ

اللَّهُ	يُدْفَعُ ﴿۳۸﴾	عَنِ الَّذِينَ	آمَنُوا	إِنَّ	اللَّهُ	لَا يُحِبُّ
اللَّهُ	(بلائیں) دور کرتا ہے	ان لوگوں سے جو	ایمان لائے	بیشک	اللَّهُ	پسند نہیں کرتا

اللہ مسلمانوں سے بلائیں دور کرتا ہے۔ بیشک اللہ

كُلَّ خَوَّانٍ كَفُورٍ ۖ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يُقْتَلُونَ

كُلَّ خَوَّانٍ كَفُورٍ ﴿۳۹﴾	أُولَٰئِكَ	الَّذِينَ	يُقْتَلُونَ
ہر بڑے بددیانت ناشکرے (کو)	اجازت دیدی گئی	ان لوگوں کو جن سے	لڑائی کی جاتی ہے

ہر بڑے بددیانت، ناشکرے کو پسند نہیں فرماتا ۵ جن سے لڑائی کی جاتی ہے انہیں اجازت دیدی گئی ہے

يَا تَكْفُرُ ۖ وَالَّذِينَ ظَلَمُوا ۖ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ نَصْرِهِم

يَا تَكْفُرُ	وَالَّذِينَ ظَلَمُوا	و	إِنَّ	اللَّهُ	عَلَىٰ نَصْرِهِم
(اس) وجہ سے کہ وہ	ان پر ظلم کیا گیا	اور	بیشک	اللَّهُ	ان کی مدد کرنے پر

کیونکہ ان پر ظلم کیا گیا ہے اور بیشک اللہ ان کی مدد کرنے پر

لَقَدِيرٌ ۖ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ إِلَّا

لَقَدِيرٌ ﴿۴۰﴾	الَّذِينَ	أُخْرِجُوا	مِنْ دِيَارِهِمْ	بِغَيْرِ حَقٍّ	إِلَّا
ضرور قادر (ہے)	وہ لوگ جنہیں	نکال دیا گیا	ان کے گھروں سے	ناحق	صرف

ضرور قادر ہے ۵ وہ جنہیں ان کے گھروں سے ناحق نکال دیا گیا صرف

۱..... نیک اعمال کی برکت سے یا محبوب بندوں کے طفیل اور بارہا محض اپنے کرم سے اللہ تعالیٰ دنیا میں بھی مسلمانوں سے بلائیں ڈالتا ہے اور آخرت میں بھی نالے گا، جیسا کہ قرآنی آیات اور صحیح احادیث سے ثابت ہے۔

اللہ ایمان کے لئے بشارت اور اللہ تعالیٰ کے ناپسندیدہ لوگ

جہاد کی اجازت اور مدد دہ

مسلمانوں کی مظلومیت اور جہاد کی حکومت کا بیان



## أَنْ يَقُولُوا رَبَّنَا اللَّهُ ط وَلَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ

أَنْ	يَقُولُوا	رَبُّنَا	اللَّهُ	وَ	لَوْلَا	دَفْعُ اللَّهِ (۱)
(اس بات پر) کہ	وہ کہتے ہیں	ہمارا رب	اللہ (ہے)	اور	اگر نہ ہوتا	اللہ کا دور کرنا

اتنی بات پر کہ انہوں نے کہا: ہمارا رب اللہ ہے اور اگر اللہ آدمیوں میں

## النَّاسِ بَعْضُهُمْ بِبَعْضٍ تَهْدِمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ

النَّاسِ	بَعْضُهُمْ	بِبَعْضٍ	تَهْدِمَتْ	صَوَامِعُ	وَ	بِيَعٌ
لوگوں (کو)	ان کے بعض (کو)	بعض سے	(تو) ضرور گرا دیا جاتا	عبادت گاہوں	اور	گرجوں

ایک کو دوسرے سے دفع نہ فرماتا تو ضرور عبادت گاہوں اور گرجوں

## وَصَلَوَاتٌ وَمَسْجِدٌ يُذْكَرُ فِيهَا اسْمُ اللَّهِ كَثِيرًا ط وَ

وَصَلَوَاتٌ	وَمَسْجِدٌ	يُذْكَرُ	فِيهَا	اسْمُ اللَّهِ	كَثِيرًا	وَ
اور کلیساؤں	اور مسجدوں (کو)	ذکر کیا جاتا ہے	ان میں	اللہ کا نام	کثرت سے	اور

اور کلیساؤں اور مسجدوں کو گرا دیا جاتا جن میں اللہ کا کثرت سے ذکر کیا جاتا ہے اور

## لَيَنْصُرَنَّ اللَّهُ مَنْ يَنْصُرُهُ ط إِنَّ اللَّهَ

لَيَنْصُرَنَّ	اللَّهُ	مَنْ	يَنْصُرُهُ	إِنَّ	اللَّهُ
بیشک ضرور مدد کرے گا	اللہ	(اس کی) جو	مدد کرے گا اس (کے دین) کی	بیشک	اللہ

بیشک اللہ اس کی ضرور مدد فرمائے گا جو اس کے دین کی مدد کرے گا، بیشک اللہ

## لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ ۝۹۰ الَّذِينَ إِنْ مَكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ

لَقَوِيٌّ	عَزِيزٌ ۝۹۰	الَّذِينَ	إِنْ	مَكَّنَّاهُمْ (۲)	فِي الْأَرْضِ
ضرور قوت والا	عزت والا، غلبے والا (ہے)	وہ لوگ جو	اگر	ہم اقتدار دیں انہیں	زمین میں

ضرور قوت والا، غلبے والا ہے ۝ وہ لوگ کہ اگر ہم انہیں زمین میں اقتدار دیں

۱..... اس آیت سے معلوم ہوا کہ اگر گزشتہ زمانہ میں جہاں نہ ہوتے تو نہ یہودیوں کے عبادت خانے محفوظ رہتے اور نہ عیسائیوں کے گرجے۔ ہر زمانے میں جہاد کی ایک برکت یہ ہوتی کہ لوگوں کی عبادت گاہیں محفوظ ہو گئیں۔

۲..... حکمرانوں کی اہم ترین ذمہ داریوں میں یہ بھی شامل ہے کہ وہ ایسی پاکیزہ سیرت کے حامل ہوں کہ نماز قائم رکھیں، زکوٰۃ ادا کریں اور لوگوں کو نیکی کے کاموں کا حکم دیں اور برے کاموں سے منع کریں۔ یعنی خود بھی نمازی پر ہیز گار ہوں اور معاشرے میں بھی نیکی پھیلائیں۔

## أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ وَآمَرُوا بِالنَّعْرِوفِ وَ

أَقَامُوا <sup>(۱)</sup>	الصَّلَاةَ	وَ	آتَوُا	الزَّكَاةَ	وَ	آمَرُوا	بِالنَّعْرِوفِ	وَ
(تو) قائم رکھیں	نماز	اور	ادا کریں	زکوٰۃ	اور	حکم کریں	بھلائی کا	اور

تو نماز قائم رکھیں اور زکوٰۃ دیں اور بھلائی کا حکم کریں اور

## نَهَوْا عَنِ النَّسْكِ ط وَ لِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ ۝۳۱ وَ

نَهَوْا	عَنِ النَّسْكِ	وَ	لِلّٰهِ	عَاقِبَةُ الْأُمُورِ ۝۳۱	وَ
منع کریں	برائی سے	اور	اللہ (ہی) کے لئے	(کے قبضے میں ہے)	سب کاموں کا انجام

برائی سے روکیں اور اللہ ہی کے قبضے میں سب کاموں کا انجام ہے ○ اور

## إِنْ يُكْذِبُوكَ فَقَدْ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَعَادٌ وَ

إِنْ	يُكْذِبُوكَ <sup>(۲)</sup>	فَقَدْ	كَذَّبَتْ	قَبْلَهُمْ	قَوْمُ نُوحٍ	وَ	عَادٌ	وَ
اگر	وہ جھٹلاتے ہیں تجھے	تو بیشک	جھٹلایا	ان سے پہلے	نوح کی قوم	اور	عاد	اور

اگر یہ تمہاری تکذیب کرتے ہیں تو بیشک ان سے پہلے نوح کی قوم اور عاد اور

## ثَمُودُ ۝۳۲ وَ قَوْمِ إِبْرَاهِيمَ وَ قَوْمِ لُوطٍ ۝۳۳ وَ أَصْحَابُ مَدْيَنَ ۝۳۴ وَ

ثَمُودُ ۝۳۲	وَ	قَوْمِ إِبْرَاهِيمَ	وَ	قَوْمِ لُوطٍ ۝۳۳	وَ	أَصْحَابُ مَدْيَنَ	وَ
ثمود (نے)	اور	ابراہیم کی قوم	اور	لوط کی قوم (نے)	اور	مدین والوں (نے)	اور

ثمود تکذیب کر چکے ہیں ○ اور ابراہیم کی قوم اور لوط کی قوم ○ اور مدین والے اور

## كَذَّبَ مُوسَى فَأَمْلَيْتُ لِلْكَافِرِينَ ثُمَّ أَخَذْتُهُمْ فَكَيْفَ كَانَ

كَذَّبَ	مُوسَى	فَأَمْلَيْتُ	لِلْكَافِرِينَ	ثُمَّ	أَخَذْتُهُمْ	فَكَيْفَ	كَانَ
جھٹلایا گیا	موسیٰ (کو)	تو میں نے ڈھیل دی	کافروں کو	پھر	پکڑ لیا انہیں	تو کیسا	ہوا

موسیٰ کی تکذیب کی گئی تو میں نے کافروں کو ڈھیل دی پھر انہیں پکڑا تو میرا عذاب

۱..... اس آیت سے معلوم ہوا کہ حکمرانوں کی جہاں یہ ذمہ داری ہے کہ وہ نماز و زکوٰۃ کی پابندی کریں اور اپنی سیرت و کردار کو پاکیزہ رکھیں وہیں یہ ذمہ داری بھی ہے کہ نماز، زکوٰۃ اور احتساب کا شعبہ قائم کریں تاکہ عوام بھی ان کی پابندی کریں اور ان کی سیرت و کردار بھی پاکیزہ ہو۔

۲..... کفار کے جھٹلانے سے حضور ﷺ اللہ تعالیٰ عنہ و آلہ وسلم رنجیدہ ہوئے تو ان آیات میں بیچھلی کافر قوموں کا اپنے اپنے رسولوں کے ساتھ طرز عمل بیان کر کے حضور پر نور ﷺ اللہ تعالیٰ عنہ و آلہ وسلم کو تسلی دی گئی۔ اس سے مبلغین کو نصیحت لینی چاہئے کہ نیکی کی دعوت کا کام کسی حالت میں ترک نہ کریں۔



## نَكِيرٌ ۳۴ فَكَأَيِّنْ مِنْ قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ فَهِيَ

نَكِيرٌ ۳۴	فَكَأَيِّنْ	مِنْ قَرْيَةٍ	أَهْلَكْنَاهَا	وَ	هِيَ	ظَالِمَةٌ	فَهِيَ
میرا عذاب	تو کتنی ہی	بستیاں	ہم نے ہلاک کر دیا انہیں	اور	وہ	ظالم (تھیں)	تو وہ

کیسا ہوا؟ ○ اور کتنی ہی بستیوں کو ہم نے ہلاک کر دیا اور وہ ظالم تھیں تو اب وہ

## خَاوِيَةٌ عَلَى عُرُوشِهَا وَبِئْسَ مَعْطَلَةٌ وَ

خَاوِيَةٌ	عَلَى عُرُوشِهَا	وَ	بِئْسَ	مَعْطَلَةٌ	وَ
گری پڑی ہیں	اپنی چھتوں کے بل	اور	(کتنے) کنویں	بیکار پڑے ہوئے	اور

اپنی چھتوں کے بل پر گری پڑی ہیں اور کتنے کنویں بیکار پڑے ہوئے اور

## قَصْرٍ مَشِيدٍ ۳۵ أَقْلَمُ يَسِيرُ وَافِي الْأَرْضِ فَتَكُونُ لَهُمْ

قَصْرٍ مَشِيدٍ ۳۵	أَقْلَمُ يَسِيرُ ۱	وَافِي الْأَرْضِ	فَتَكُونُ	لَهُمْ
(کتنے) بلند و بالا مضبوط محل (برباد کر دیئے)	تو کیا وہ نہ چلے	زمین میں	تو ہوں	ان کے

کتنے بلند و بالا مضبوط محل (ہم نے برباد کر دیئے) ○ تو کیا یہ لوگ زمین میں نہ چلے کہ ان کے

## قُلُوبٌ يَعْقِلُونَ بِهَا أَوْ آذَانٌ يَسْمَعُونَ بِهَا فَإِنَّهَا

قُلُوبٌ	يَعْقِلُونَ	بِهَا	أَوْ	آذَانٌ	يَسْمَعُونَ	بِهَا	فَإِنَّهَا
دل	وہ سمجھیں	ان سے	یا	کان	وہ سنیں	ان سے	پس بیشک

دل ہوں جن سے یہ سمجھیں یا کان ہوں جن سے سنیں پس بیشک

## لَا تَعْنَى إِلَّا بَصَارُ وَلَكِنْ تَعْنَى الْقُلُوبُ الَّتِي

لَا تَعْنَى	إِلَّا بَصَارُ	وَ	لَكِنْ	تَعْنَى	الْقُلُوبُ ۲	الَّتِي
اندھی نہیں ہوتی	آنکھیں	اور	لیکن	اندھے ہوتے ہیں	(وہ) دل	جو

آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں بلکہ وہ دل اندھے ہوتے ہیں جو

۱ نزول عذاب کے مقامات کو دیکھنا اور عذاب یافتہ قوموں کے بارے میں سننا عبرت اور نصیحت حاصل کرنے کے لئے بہت فائدہ مند ہے اور اس دیکھنے اور سننے سے فائدہ اسی صورت میں اٹھایا جاسکتا ہے جب دل سے غور و فکر کرتے ہوئے ان چیزوں کو دیکھا اور ان کے بارے میں سنا جائے۔

۲ جس کا دل بصیرت یعنی سمجھ بوجھ سے اندھا ہو وہ تمام ظاہری اسباب ہونے کے باوجود دین کا راستہ پانے اور حق و ہدایت کی راہ چلنے سے محروم رہتا ہے۔ حدیث پاک میں ہے: اندھا وہ نہیں جو ظاہری آنکھوں سے محروم ہے بلکہ اندھا وہ ہے جو بصیرت سے محروم ہے۔ (نوار الاصول، ۱۵۷/۱، الحدیث: ۲۳۰)

فِي الصُّدُورِ ۳۶ وَيَسْتَعْجِلُونَكَ بِالْعَذَابِ وَ			
فِي الصُّدُورِ ۳۶	و	يَسْتَعْجِلُونَكَ	بِالْعَذَابِ وَ
سینوں میں (ہیں)	اور	وہ جلدی مانگتے ہیں تم سے	عذاب اور
سینوں میں ہیں ○ اور یہ تم سے عذاب مانگنے میں جلدی کرتے ہیں اور			
لَنْ يُخْلِفَ اللَّهُ وَعْدَهُ ۖ وَإِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ			
لَنْ يُخْلِفَ	اللَّهُ	وَعْدَهُ	وَ إِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ
ہرگز خلاف نہیں کرے گا	اللہ	اپنے وعدے (کے)	اور بیشک ایک دن تمہارے رب کے ہاں
اللہ ہرگز اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرے گا اور بیشک تمہارے رب کے ہاں ایک دن ایسا ہے			
كَأَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّونَ ۚ وَكَأَيِّنْ مِنْ قَرْيَةٍ			
كَأَلْفِ سَنَةٍ (۱)	مِّمَّا	تَعُدُّونَ ۚ	وَ كَأَيِّنْ مِنْ قَرْيَةٍ
ہزار سال جیسا (ہے)	(ان سالوں میں) سے جو	تم گنتے ہو	اور کتنی ہی بستیاں
جو تم لوگوں کی گنتی کے ہزار سال کے برابر ہے ○ اور کتنی ہی بستیاں ہیں			
أَمْ لَيْتَ لَهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ لَهَا ۖ أَخَذَتْهَا وَ			
أَمْ لَيْتَ	لَهَا	وَ هِيَ ظَالِمَةٌ (۲)	لَهَا ۖ أَخَذَتْهَا وَ
میں نے ڈھیل دی	ان کو اور (حالانکہ)	وہ ظالم (تھیں)	پھر میں نے پکڑ لیا انہیں اور
جن کے ظالم ہونے کے باوجود میں نے انہیں ڈھیل دی پھر میں نے انہیں پکڑ لیا اور			
إِلَى الْمَصِيرِ ۚ قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ			
إِلَى	الْمَصِيرِ ۚ	قُلْ	يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ
میری ہی طرف	پلٹ کر آنا (ہے)	تم کہو اے	لوگو میں تو صرف تمہیں
میری ہی طرف پلٹ کر آنا ہے ○ تم فرما دو! اے لوگو! میں تو صرف تمہارے لیے			

۱۔ اس آیت میں بیان ہوا ہے کہ قیامت کا دن لوگوں کی گنتی کے ایک ہزار سال کے برابر ہو گا اور سورہ معارج کی آیت نمبر ۴ میں یہ بیان ہوا ہے کہ قیامت کے دن کی مقدار پچاس ہزار سال ہے۔ ان میں مطابقت یہ ہے کہ قیامت کے دن کفار کو جن سختیوں اور ہولناکیوں کا سامنا ہو گا ان کی وجہ سے بعض کفار کو وہ دن ایک ہزار سال کے برابر لگے گا اور بعض کفار کو پچاس ہزار سال کے برابر لگے گا۔ ۲۔ اللہ تعالیٰ ظالم شخص کو ڈھیل دیتا ہے اور فوری طور پر اس کی گرفت نہیں فرماتا، پھر اچانک اس کی پکڑ فرماتا ہے اور اس وقت اس کے پاس خود کو ملامت کرنے کے سوا کچھ باقی نہیں رہتا۔

منصوب انوار اور مومن کا فرما کا انجام

۳۰



## نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿٣٩﴾ قَالِ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿٣٩﴾	قَالِ الَّذِينَ	آمَنُوا	وَعَمِلُوا	الصَّالِحَاتِ
کھلم کھلا ڈر سنانے والا (ہوں)	تو وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے عمل کئے
کھلم کھلا ڈر سنانے والا ہوں ○ تو جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کئے				

## لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ﴿٤٠﴾ وَالَّذِينَ سَعَوْا

لَهُمْ	مَغْفِرَةٌ	وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ﴿٤٠﴾	وَالَّذِينَ	سَعَوْا
ان کے لیے	بخشش	عزت کی روزی (ہے)	اور	وہ لوگ جنہوں نے
ان کے لیے بخشش اور عزت کی روزی ہے ○ اور وہ لوگ جو ہماری آیتوں میں				

## فِي آيَاتِنَا مُعْجِزِينَ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ﴿٤١﴾

فِي آيَاتِنَا	مُعْجِزِينَ	أُولَٰئِكَ	أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ﴿٤١﴾
ہماری آیتوں (کو جھٹلانے) میں	(کہ وہ) عاجز کرنے والے (ہیں)	یہ لوگ	جہنم والے (ہیں)
ہارجیت کے ارادے سے کوشش کرتے ہیں وہ جہنمی ہیں ○			

## وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا إِذَا

وَمَا أَرْسَلْنَا	مِنْ قَبْلِكَ	مِنْ رَسُولٍ	وَلَا نَبِيٍّ إِلَّا إِذَا
ہم نے نہیں بھیجا	تم سے پہلے	کوئی رسول	اور نہ نبی مگر جب
اور ہم نے تم سے پہلے جتنے رسول اور نبی بھیجے (ہر ایک کو کبھی نہ کبھی یہ واقعہ پیش آیا کہ جب			

## تَنَسَّى الْقَى الشَّيْطَانُ فِي أُمْنِيَّتِهِ ﴿٤٢﴾

تَنَسَّى	الْقَى	الشَّيْطَانُ ﴿٤٢﴾	فِي أُمْنِيَّتِهِ
اس نے پڑھا	(تو لوگوں کے کانوں میں) ڈال دیا	شیطان (نے)	اس کے پڑھنے میں (اپنی طرف سے کچھ ملا کر)
اس نے (اللہ کا کلام) پڑھا تو شیطان نے ان کے پڑھنے میں			

۱..... اس آیت میں بیان کئے گئے واقعہ کا خلاصہ یہ ہے کہ جب ”سورۃ نجم“ نازل ہوئی تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد حرام میں آیتوں کے درمیان وقفہ فرماتے ہوئے بہت آہستہ آہستہ اس کی تلاوت فرمائی تاکہ سننے والے غور بھی کر سکیں اور یاد کرنے والوں کو یاد کرنے میں مدد بھی ملے، جب آپ نے آیت ”وَمَنْ لَّا يَرْجُ الْآخِرَةَ“ پڑھ کر پہلے کی طرح وقفہ فرمایا تو شیطان نے لوگوں کے کان میں اس سے ملا کر دو کلمے ایسے کہہ دیئے جن سے بتوں کی تعریف نکلتی تھی۔ اس کے بارے میں معلوم ہونے پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو رنج ہوا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی تسلی کے لئے یہ آیت نازل فرمائی۔ نوٹ: شیطان

## فَيَسْخُ اللَّهُ مَا يُنْقِي الشَّيْطَانُ ثُمَّ يُحْكُمُ اللَّهُ

فَيَسْخُ	اللَّهُ	مَا	يُنْقِي	الشَّيْطَانُ	ثُمَّ	يُحْكُمُ	اللَّهُ
تو مٹا دیتا ہے	اللہ	(اسے) جو	ڈالتا ہے	شیطان	پھر	پکا کر دیتا ہے	اللہ

لوگوں پر کچھ اپنی طرف سے ملا دیا تو اللہ شیطان کے ڈالے ہوئے کو مٹا دیتا ہے پھر اللہ اپنی آیتوں کو

## أَيَّتِهِ ۖ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝۵۲ لِّيَجْعَلَ مَا يُنْقِي

أَيَّتِهِ	وَاللَّهُ	عَلِيمٌ	حَكِيمٌ	لِّيَجْعَلَ	مَا	يُنْقِي
اپنی آیتوں (کو)	اور	اللہ	علم والا	حکمت والا (ہے)	تاکہ وہ کر دے	(اسے) جو ڈالتا ہے

پکا کر دیتا ہے اور اللہ علم والا، حکمت والا ہے ۝ تاکہ شیطان کے ڈالے ہوئے کو

## الشَّيْطَانُ فَتْنَةً لِّلَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ وَانْقَاسِيَةً

الشَّيْطَانُ	فِتْنَةً	لِّلَّذِينَ	فِي قُلُوبِهِم	مَّرَضٌ	وَ	انْقَاسِيَةً
شیطان	آزمائش	ان لوگوں کے لئے جو	ان کے دلوں میں	بیماری (ہے)	اور	(وہ جو) سخت ہیں

ان لوگوں کیلئے فتنہ کر دے جن کے دلوں میں بیماری ہے اور جن کے دل

## قُلُوبُهُمْ ۖ وَإِنَّ الظَّالِمِينَ لَفِي شِقَاقٍ بَعِيدٍ ۝۵۳ وَلِيَعْلَمَ

قُلُوبُهُمْ	وَ	إِنَّ	الظَّالِمِينَ	لَفِي شِقَاقٍ	بَعِيدٍ	لِيَعْلَمَ
ان کے دل	اور	بیشک	ظالم	ضرور دور کے جھگڑے میں	(پڑے ہیں)	اور تاکہ جان لیں

سخت ہیں اور بیشک ظالم لوگ دور کے جھگڑے میں پڑے ہوئے ہیں ۝ اور تاکہ جنہیں علم دیا گیا ہے

## الَّذِينَ أَوْتُوا الْعِلْمَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ

الَّذِينَ	أَوْتُوا	الْعِلْمَ	أَنَّهُ	الْحَقُّ	مِنْ رَبِّكَ
وہ لوگ جنہیں	دیا گیا	علم	کہ وہ (قرآن)	حق (ہے)	تیرے رب کی طرف سے

وہ جان لیں کہ یہ (قرآن) تمہارے رب کے پاس سے حق ہے

(پچھلے صفحہ کا مشابہ) کا حضور ﷺ کی زبان سے کلام کرنا یا اس کا اپنی آواز کو حضور ﷺ کی آواز جیسا کر لینا ممکن نہیں، کیونکہ اگر ایسا ممکن ہو تو پوری شریعت سے اعتماد اٹھ جائے گا۔ ① یعنی شیطان کو اپنی طرف سے کلمات ملا کر کہہ دینے کی قدرت دینے کی ایک حکمت یہ ہے کہ اہل علم کو معلوم ہے کہ انبیاء کے ساتھ ایسا واقعہ ہوتا ہے تو نبی کریم ﷺ کی طرف سے کلمات ایسا واقعہ پیش آنے سے ثابت ہو گیا ہے کہ آپ اللہ کے نبی ہیں اور قرآن اللہ کی طرف سے سچا کتاب ہے۔ یوں ایک معلوم شدہ حقیقت کے واقعہ ہو جانے سے ان کا ایمان مزید مضبوط ہو جاتا ہے۔

شیطانوں کو فتنہ انگیزی کا موقع دینے کی دو حکمتیں



فَيَوْمَئِذٍ مَّا يَكْفُرُ لَكُمْ قُلُوبُهُمْ ۚ وَإِنَّا لَنَاقِلُ

فَيَوْمَئِذٍ	مَّا	يَكْفُرُ	لَكُمْ	قُلُوبُهُمْ	وَ	إِنَّا	لَنَاقِلُ
تو وہ ایمان لے آئیں	اس پر	تو جھک جائیں	اس کے لئے	ان کے دل	اور	بیشک	اللہ

تو اس پر ایمان لائیں تو اس کیلئے ان کے دل جھک جائیں اور بیشک اللہ

لَهَادِ الَّذِينَ آمَنُوا إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ﴿۵۳﴾

لَهَادِ	الَّذِينَ	آمَنُوا	إِلَى	صِرَاطٍ	مُسْتَقِيمٍ	وَ
ضرور ہدایت دینے والا (ہے)	ان لوگوں کو جو	ایمان لائے	سیدھے راستے کی طرف	اور		

ایمان والوں کو سیدھی راہ کی طرف ہدایت دینے والا ہے ○ اور

لَا يَزَالُ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي مَرِيَّةٍ مِّنْهُ حَتَّىٰ

لَا يَزَالُ	الَّذِينَ	كَفَرُوا	فِي	مَرِيَّةٍ	مِّنْهُ	حَتَّىٰ
ہمیشہ رہیں گے	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	شک میں	اس (قرآن) سے	یہاں تک کہ	

کافر اس سے ہمیشہ شک میں رہیں گے یہاں تک کہ

تَأْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً أَوْ يَأْتِيَهُمْ عَذَابٌ يَوْمٍ عَقِيمٍ ﴿۵۴﴾

تَأْتِيَهُمُ	السَّاعَةُ	بَغْتَةً	أَوْ	يَأْتِيَهُمْ	عَذَابٌ	يَوْمٍ	عَقِيمٍ
آجائے ان کے پاس	قیامت	اچانک	یا	آجائے ان پر	(ان کے لئے) بے برکت دن کا عذاب		

ان پر اچانک قیامت آجائے یا ان پر ایسے دن کا عذاب آئے جس میں ان کیلئے کوئی خیر نہ ہو ○

أَلَمْ لِكُ يَوْمَئِذٍ لِّلَّهِ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ ۚ

أَلَمْ لِكُ	يَوْمَئِذٍ	لِّلَّهِ	يَحْكُمُ	بَيْنَهُمْ
بادشاہی	اس دن	اللہ ہی کے لئے (ہے)	وہ فیصلہ کر دے گا	ان کے درمیان

اس دن بادشاہی اللہ ہی کے لئے ہے۔ وہ ان میں فیصلہ کر دے گا

۱..... ازلی کافر کے لئے کوئی دلیل مفید نہیں، وہ ہمیشہ شک میں گرفتار رہے گا۔ ۲..... موت کے وقت، یا قیامت میں یا اللہ تعالیٰ کا عذاب دیکھ کر کفار ایمان قبول کر لیتے ہیں مگر وہ ایمان اللہ عزوجل کے نزدیک معتبر نہیں۔ ۳..... قیامت کے دن بادشاہی اللہ تعالیٰ ہی کیلئے ہے جس کا اصل کوئی شریک نہیں اور وہ بادشاہی اس طرح ہے کہ اس دن کوئی شخص سلطنت کا دعویٰ بھی نہ کرے گا اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی بادشاہ کا قانون نہ ہو گا ورنہ حقیقی بادشاہت تو آج بھی اس کی ہی ہے۔

فَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ ﴿٥٦﴾

فَالَّذِينَ	آمَنُوا	و	عَمِلُوا	الصَّالِحَاتِ	فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ ﴿٥٦﴾
تو وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے عمل کئے	ایچھے، نیک	نعمتوں کے باغات میں (ہوں گے)
تو ایمان والے اور اچھے کام کرنے والے نعمتوں کے باغات میں ہوں گے ○					

وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا

و	الَّذِينَ	كَفَرُوا	و	كَذَّبُوا	بِآيَاتِنَا
اور	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	اور	جھٹلایا	ہماری آیتوں کو
اور جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا					

فَأُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ ﴿٥٧﴾ وَالَّذِينَ

فَأُولَٰئِكَ	لَهُمْ	عَذَابٌ مُّهِينٌ ﴿٥٧﴾	و	الَّذِينَ
تو یہ لوگ	ان کے لیے	رسوا کر دینے والا عذاب (ہے)	اور	وہ لوگ جنہوں نے
ان کے لیے رسوا کر دینے والا عذاب ہے ○ اور وہ جنہوں نے				

هَاجَرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ قُتِلُوا أَوْ مَاتُوا

هَاجَرُوا (۱)	فِي سَبِيلِ اللَّهِ	ثُمَّ	قُتِلُوا	أَوْ	مَاتُوا (۲)
ہجرت کی	اللہ کی راہ میں	پھر	انہیں قتل کر دیا گیا	یا	وہ (طبعی موت) مر گئے
اللہ کی راہ میں اپنے گھر بار چھوڑے پھر قتل کر دیئے گئے یا خود مر گئے					

لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللَّهُ رِزْقًا حَسَنًا وَإِنَّ اللَّهَ

لَيَرْزُقَنَّهُمُ	اللَّهُ	رِزْقًا حَسَنًا	و	إِنَّ	اللَّهُ
(تو) ضرور رزق دے گا انہیں	اللہ	اچھا رزق	اور	بیشک	اللہ
تو اللہ ضرور انہیں اچھی روزی دے گا اور بیشک اللہ					

۱۔ بعض صحابہ کرام رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عرض کی: ہمارے جو اصحاب شہید ہو گئے ہم جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ان کے بڑے درجے ہیں اور ہم جہادوں میں آپ کے ساتھ رہیں گے، لیکن اگر ہم آپ کے ساتھ رہے اور ہمیں شہادت کے بغیر موت آئی تو آخرت میں ہمارے لئے کیا ہے؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ۲۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے کی نیت سے مجاہدین کے ساتھ نکلے، پھر اسے طبعی طور پر موت آجائے تو اسے اور شہید دونوں کو جنت میں اچھا رزق دیا جائے گا، البتہ شہید کا مرتبہ طبعی موت مرنے والے سے بڑا ہے۔



## لَهُوَ خَيْرُ الرِّزْقَيْنِ ۝ لِيَدُ خَلَّتْهُمْ مَدْخَلًا

لَهُوَ	خَيْرُ الرِّزْقَيْنِ ۝	لِيَدُ خَلَّتْهُمْ	مَدْخَلًا
ضرور وہ	سب سے اچھا رزق دینے والا (ہے)	ضرور وہ داخل کرے گا انہیں	(ایسی) داخل کئے جانے کی جگہ

سب سے اچھا رزق دینے والا ہے ○ وہ ضرور انہیں ایسی جگہ داخل فرمائے گا

## يَرْضَوْنَهُ ۖ وَإِنَّ اللَّهَ لَعَلِيمٌ حَلِيمٌ ۝

يَرْضَوْنَهُ	وَ	إِنَّ	اللَّهَ	لَعَلِيمٌ	حَلِيمٌ ۝
جسے وہ پسند کریں گے	اور	بیشک	اللہ	ضرور علم والا	حلم والا (ہے)

جسے وہ پسند کریں گے اور بیشک اللہ علم والا، حلم والا ہے ○

## ذَلِكَ ۖ وَمَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا عُوِّقَ بِهِ

ذَلِكَ	وَ	مَنْ	عَاقَبَ ۱)	بِمِثْلِ	مَا	عُوِّقَ	بِهِ
(بات) یہی (ہے)	اور	جو	سزا دے	(اس کی) مثل	جو	تکلیف پہنچائی گئی	اس کو

بات یوں ہی ہے اور جو کسی کو ویسی ہی سزا دے جیسی اسے تکلیف پہنچائی گئی تھی

## ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ لِيَنْصَرَّتْهُ اللَّهُ ۖ

ثُمَّ	بُغِيَ	عَلَيْهِ	لِيَنْصَرَّتْهُ	اللَّهُ
پھر (بھی)	زیادتی کی جائے	اس (سزا دینے والے) پر	(تو) بیشک ضرور مدد کرے گا اس کی	اللہ

پھر (بھی) اس پر زیادتی کی جائے تو بیشک اللہ اس کی مدد فرمائے گا،

## إِنَّ اللَّهَ لَعَفُوٌّ غَفُورٌ ۖ ذَٰلِكَ بِأَنَّ

إِنَّ	اللَّهَ	لَعَفُوٌّ	غَفُورٌ ۖ	ذَٰلِكَ	بِأَنَّ
بیشک	اللہ	ضرور معاف کرنے والا	بخشنے والا (ہے)	یہ (مدد)	(اس) لیے کہ

بیشک اللہ معاف کرنے والا، بخشنے والا ہے ○ یہ اس لیے ہے کہ

۱..... جو شخص جتنا ظلم کرے اسے اتنی ہی سزا دینا عدل و انصاف ہے، لیکن ممکنہ صورت میں بدلہ لینے کی بجائے ظالم کو معاف کر دینا بہتر حال بہتر اور افضل ہے کیونکہ معاف کرنے کا اجر و ثواب بہت زیادہ ہے۔ حدیث پاک میں ہے: جسے یہ پسند ہو کہ اس کے لیے (جنت میں) انگوروں والا محل بنایا جائے اور اس کے درجہ بلند کیے جائیں تو اسے چاہیے کہ جو اس پر ظلم کرے یہ اسے معاف کرے اور جو اسے محروم کرے یہ اسے عطا کرے اور جو اس سے قطع تعلق کرے یہ اس سے ٹالہ جوڑے۔ (مسند، ۱/۲۳، الحدیث: ۳۲۱۵)

## اللَّهُ يُؤَلِّجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُؤَلِّجُ

اللَّهُ	يُؤَلِّجُ	الَّيْلَ	فِي النَّهَارِ	وَ	يُؤَلِّجُ
اللَّهُ	داخل کرتا ہے	رات (کو)	دن میں	اور	داخل کرتا ہے

اللہ رات کو دن کے حصے میں داخل کر دیتا ہے اور دن کو

## النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَأَنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ ⑥۱

النَّهَارَ	فِي اللَّيْلِ <sup>(۱)</sup>	وَ	أَنَّ	اللَّهُ	سَمِيعٌ	بَصِيرٌ <sup>(۲)</sup>
دن (کو)	رات میں	اور	(اس لیے) کہ	اللہ	سننے والا	دیکھنے والا (ہے)

رات کے حصے میں داخل کرتا ہے اور یہ اس لیے ہے کہ اللہ سننے والا، دیکھنے والا ہے ○

## ذُٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ وَأَنَّ مَا

ذُٰلِكَ	بِأَنَّ	اللَّهُ	هُوَ	الْحَقُّ	وَ	أَنَّ	مَا
یہ (مدد)	(اس لیے) کہ	اللہ	وہی	حق (ہے)	اور	یہ کہ	جس کی

یہ اس لیے ہے کہ اللہ ہی حق ہے اور اس کے سوا جس کی

## يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ هُوَ الْبَاطِلُ وَأَنَّ

يَدْعُونَ	مِنْ دُونِهِ	هُوَ	الْبَاطِلُ	وَ	أَنَّ
لوگ عبادت کرتے ہیں	اس کے سوا	وہی	باطل (ہے)	اور	(اس لیے) کہ

لوگ عبادت کرتے ہیں وہی باطل ہے اور اس لیے کہ

## اللَّهُ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ ⑥۲ أَلَمْ تَرَ أَنَّ

اللَّهُ	هُوَ	الْعَلِيُّ	الْكَبِيرُ <sup>(۳)</sup>	أَلَمْ تَرَ	أَنَّ
اللہ	وہی	بلندی والا	بڑائی والا (ہے)	کیا تم نے نہ دیکھا	کہ

اللہ ہی بلندی والا، بڑائی والا ہے ○ کیا تو نے نہ دیکھا کہ

① جیسے کبھی دن بڑے کبھی راتیں، ایسے ہی کبھی کفار کا غلبہ ہو تا ہے اور کبھی مومنوں کا تسلط۔ لہذا کافروں کا غلبہ دیکھ کر مسلمانوں کو دل تنگ نہیں ہونا چاہئے بلکہ اپنے اقوال، اعمال اور افعال کی اصلاح کرنے میں مشغول ہونا چاہئے تاکہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے صدقے مسلمانوں کو کفار پر غلبہ اور فتح و نصرت عطا فرمائے۔



## اللّٰهُ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَتُصْبِحُ الْاَرْضُ

اللّٰهُ	اَنْزَلَ	مِنَ السَّمَاءِ	مَاءً	فَتُصْبِحُ	الْاَرْضُ
اللہ (نے)	اتارا	آسمان سے	پانی	تو ہو جاتی ہے	زمین

اللہ نے آسمان سے پانی اتارا تو زمین سرسبز

## مُخَضَّرَةً ۖ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيفٌ خَبِيرٌ ﴿۲۳﴾ لَهٗ مَا

مُخَضَّرَةً	اِنَّ	اللّٰهُ	لَطِيفٌ	خَبِيرٌ ﴿۲۳﴾	لَهٗ	مَا
سرسبز	بیشک	اللہ	بڑا مہربان	خبردار (ہے)	اسی کا (ہے)	جو کچھ

ہو جاتی ہے بیشک اللہ بڑا مہربان، خبردار ہے ۝ جو کچھ آسمانوں میں ہے

## فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۖ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهٗوَ

فِي السَّمٰوٰتِ	وَاِنَّ	اللّٰهُ	لَهٗوَ	وَاِنَّ	اللّٰهُ	لَهٗوَ
آسمانوں میں	اور	جو کچھ	زمین میں (ہے)	اور	بیشک	اللہ ضرور وہی

اور جو کچھ زمین میں ہے سب اسی کا ہے اور بیشک اللہ ہی

## الْغَنِیُّ الْحَمِیدُ ﴿۲۴﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ

الْغَنِیُّ	الْحَمِیدُ ﴿۲۴﴾	اَلَمْ تَرَ	اَنَّ	اللّٰهُ	سَخَّرَ ﴿۱﴾
بے نیاز	تمام تعریفوں کا مستحق (ہے)	کیا تم نے نہ دیکھا	کہ	اللہ (نے)	قابو میں کر دیا

بے نیاز، تمام تعریفوں کا مستحق ہے ۝ کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ نے

## لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ وَالْفُلْکَ تَجْرِیْ فِی الْبَحْرِ

لَكُمْ	مَّا	فِی الْاَرْضِ	وَالْفُلْکَ	تَجْرِیْ	فِی الْبَحْرِ
تمہارے	جو کچھ	زمین میں (ہے)	اور	کشتی (کو)	(جو) چلتی ہے

تمہارے قابو میں کر دیا جو کچھ زمین میں ہے اور کشتی کو جو دریا میں اس کے حکم سے

۱۔ یہاں ان احسانات کا ذکر فرمایا جا رہا ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر فرمائے ہیں، چنانچہ ارشاد فرمایا کہ جو کچھ زمین میں ہے اسے اللہ تعالیٰ نے تمہارے قابو میں کر دیا، جیسے پتھر جیسی سخت ترین، لوہے جیسی انتہائی وزنی اور آگ جیسی انتہائی گرم چیز کو تمہارے اختیار میں دے دیا اور جانوروں کو بھی تمہارے لئے مسخر کر دیا تاکہ تم ان کا گوشت کھا سکو، ان پر سامان وغیرہ لاد سکو، ان پر سواری کر سکو اور ان سے دیگر کام لے سکو۔ ان سب چیزوں کا عملی مشاہدہ ہم اپنی روزمرہ زندگی میں کرتے رہتے ہیں، چھوٹے چھوٹے بچے اونٹ جیسے قوی پیکل اور گائے جیسے طاقتور جانور کو اس طرح لے کر جا رہے ہوتے ہیں جیسے وہ بچوں کا کوئی کھلونا ہو۔

## يَا مُرَّةٌ ۖ وَيُسِكُ السَّمَاءُ أَنْ تَقَعَ

يَا مُرَّةٌ	وَ	يُسِكُ	السَّمَاءُ	أَنْ	تَقَعَ
اس کے حکم سے	اور	وہ روکے ہوئے ہے	آسمان (کو)	(اس سے) کہ	وہ گر جائے

چلتی ہے اور وہ آسمان کو روکے ہوئے ہے کہ کہیں زمین پر

## عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِ ۖ إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ

عَلَى الْأَرْضِ	إِلَّا	بِإِذْنِهِ	إِنَّ	اللَّهَ	بِالنَّاسِ
زمین پر	مگر	اس کے حکم سے	بیشک	اللہ	لوگوں پر

نہ گر پڑے مگر اس کے حکم سے۔ بیشک اللہ لوگوں پر

## لَرَّءَوْفٌ رَّحِيمٌ ۖ وَهُوَ الَّذِي أَحْيَاكُمْ

لَرَّءَوْفٌ	رَّحِيمٌ	وَ	هُوَ	الَّذِي	أَحْيَاكُمْ
ضرور بڑا مہربان	رحم فرمانے والا (ہے)	اور	وہی (ہے)	جس نے	زندگی دی تمہیں

بڑی مہربانی فرمانے والا، رحم فرمانے والا ہے ○ اور وہی ہے جس نے تمہیں زندگی بخشی

## ثُمَّ يَمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ ۖ إِنَّ الْإِنْسَانَ

ثُمَّ	يَمِيتُكُمْ	ثُمَّ	يُحْيِيكُمْ	إِنَّ	الْإِنْسَانَ
پھر	وہ موت دے گا تمہیں	پھر	زندہ کرے گا تمہیں	بیشک	آدمی

پھر وہ تمہیں موت دے گا پھر تمہیں زندہ کرے گا بیشک آدمی

## لَكُفُورٌ ۖ لِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا هُمْ

لَكُفُورٌ	لِكُلِّ أُمَّةٍ	جَعَلْنَا	مَنْسَكًا	هُم
ضرور بڑا ناشکر (ہے)	ہر امت کے لیے	ہم نے بنادیا	عبادت کا طریقہ، ایک شریعت	وہ

بڑا ناشکر ہے ○ ہر امت کے لیے ہم نے ایک شریعت بنادی

۱..... حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ مبارک سے لے کر قرآن مجید کے نزول تک دین صرف ایک رہا یعنی اسلام البتہ شریعتیں بہت سی ہوئیں اور ہر ایک کے شرعی احکام مختلف ہوتے رہے جیسے حضرت آدم علیہ السلام کی شریعت میں پہلے پیدا ہونے والے بھائی کا بعد میں پیدا ہونے والی بہن سے اور بہن کا بھائی سے نکاح جائز تھا، حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت میں مال کے چوتھائی حصے پر زکوٰۃ فرض تھی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شریعت میں شراب حلال تھی۔

شریعت کی تبدیلی لازم ہے اور جس کی دعوت کا حکم



## نَاسِكُوهُ فَلَا يُنَازِعُكَ فِي الْأَمْرِ وَادْعُ

نَاسِكُوهُ	فَلَا يُنَازِعُكَ	فِي الْأَمْرِ	وَ	ادْعُ
عمل کرنے والے ہیں اس پر	تو وہ ہرگز جھگڑانہ کریں تم سے	(اس) معاملہ میں	اور	تم بلاؤ

جس پر انہیں عمل کرنا ہے تو ہرگز وہ تم سے اس معاملہ میں جھگڑانہ کریں اور تم

## إِلَىٰ رَبِّكَ ۖ إِنَّكَ لَعَلَىٰ هُدًى مُّسْتَقِيمٍ ۝۶۷ وَإِنْ

إِلَىٰ رَبِّكَ	إِنَّكَ	لَعَلَىٰ هُدًى مُّسْتَقِيمٍ ۝۶۷	وَ	إِنْ
اپنے رب کی طرف	بیشک تم	ضرور سیدھی راہ پر (ہو)	اور	اگر

اپنے رب کی طرف بلاؤ بیشک تم سیدھی راہ پر ہو ○ اور اگر

## جَدَلُوكَ فَقُلِ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُونَ ۝۶۸

جَدَلُوكَ (۱)	فَقُلِ	اللَّهُ	أَعْلَمُ	بِمَا	تَعْمَلُونَ ۝۶۸
وہ جھگڑیں تم سے	تو تم کہہ دو	اللہ	خوب جانتا ہے	(اس) کو جو	تم عمل کرتے ہو

وہ تم سے جھگڑیں تو فرما دو کہ اللہ خوب جانتا ہے جو تم کر رہے ہو ○

## اللَّهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ فِيمَا

اللَّهُ	يَحْكُمُ	بَيْنَكُمْ	يَوْمَ الْقِيَمَةِ	فِيمَا
اللہ	فیصلہ فرما دے گا	تمہارے درمیان	قیامت کے دن	(اس بات) میں جو

اللہ تمہارے درمیان قیامت کے دن اس بات میں فیصلہ کر دے گا جس میں

## كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ۝۶۹ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ

كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ۝۶۹	أَلَمْ تَعْلَمْ	أَنَّ	اللَّهُ	يَعْلَمُ
تم اس میں اختلاف کرتے ہو	کیا تجھے معلوم نہیں	کہ	اللہ	جانتا ہے

تم اختلاف کر رہے ہو ○ کیا تجھے معلوم نہیں کہ اللہ جانتا ہے

۱..... اس سے معلوم ہوا کہ ہر باتوں اور جھگڑالوں سے مناظرہ نہ کرنا چاہیے۔ تفسیر قرطبی میں ہے کہ اس آیت میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے بندوں کو بڑا عمدہ ادب سکھایا ہے کہ جو شخص محض تعصب اور جھگڑا کرنے کے شوق میں تم سے مناظرہ کرنا چاہے تو اسے کوئی جواب نہ دو اور نہ اس کے ساتھ مناظرہ کرو بلکہ اس کی تمام باتوں کے جواب میں صرف وہ بات کہہ دو جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو سکھائی ہے (یعنی ہمارے اور تمہارے درمیان اللہ تعالیٰ فیصلہ فرمائے گا)۔ (مطہبی، الحج، تحت الآیۃ: ۲۹، ۳۰، ۳۱، الجزء الثانی عشر)

مَا فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ۚ إِنَّ ذَلِكَ فِي كِتَابٍ ۝				
مَا	فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ	إِنَّ	ذَلِكَ	فِي كِتَابٍ
جو کچھ	آسمان اور زمین میں (ہے)	بیشک	یہ (سب)	ایک کتاب میں (ہے)
جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے بیشک یہ سب ایک کتاب میں ہے				
إِنَّ ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ ۝ وَيَعْبُدُونَ				
إِنَّ	ذَلِكَ	عَلَى اللَّهِ	يَسِيرٌ	وَيَعْبُدُونَ
بیشک	یہ	اللہ پر	بہت آسان (ہے)	(مشرک) عبادت کرتے ہیں
بیشک یہ اللہ پر بہت آسان ہے اور (مشرک) اللہ کے سوا				
مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَهُم بِهِ سُلْطَانٌ				
مِنْ دُونِ اللَّهِ	مَا	لَهُمْ	بِهِ	سُلْطَانٌ
اللہ کے سوا	(اس کی) جو	نہیں اتاری	اس کی	کوئی دلیل
ان کی عبادت کرتے ہیں جن کی کوئی دلیل اللہ نے نہیں اتاری				
وَمَا لَيْسَ لَهُمْ بِهِ عِلْمٌ ۝ وَمَا				
وَمَا	لَيْسَ	لَهُمْ	بِهِ	عِلْمٌ
اور	(اس کی) جو	نہیں ہے	ان کو	کوئی علم
اور جن کا خود انہیں بھی کچھ علم نہیں اور				
لِلظَّالِمِينَ مِنْ نَصِيرٍ ۝ وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ				
لِلظَّالِمِينَ	مِنْ نَصِيرٍ	وَ	إِذَا	تُتْلَىٰ
ظالموں کے لئے	کوئی مددگار	اور	جب	تلاوت کی جاتی ہیں
ظالموں کا کوئی مددگار نہیں اور جب ان پر				

ہوں کے خدا ہونے پر کوئی دلیل نہیں

تلاوت قرآن پر کافروں کی حالت اور انہیں نصیحت

۱..... اللہ تعالیٰ کی عبادت میں کسی اور کو شریک ٹھہرانا شدید ظلم ہے اور جو شرک کر کے اپنی جان پر ظلم کرتا ہے اس کا کوئی مددگار نہیں جو اسے اللہ تعالیٰ کے اس عذاب سے بچا سکے۔ شرک کی تعریف یہ ہے کہ اللہ عزوجل کے سوا کسی غیر کو واجب الوجود یا لائق عبادت سمجھا جائے۔



اٰیٰتُنَا بَيِّنٰتٍ تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ وَالتُّنْكُرُ				
اٰیٰتُنَا بَيِّنٰتٍ	تَعْرِفُ	فِيْ وُجُوْهِ الَّذِيْنَ (۱)	كَفَرُوْا	التُّنْكُرُ
ہماری روشن آیتیں	(تو) تم پہچانو گے	ان لوگوں کے چہروں میں جنہوں نے	کفر کیا	ناپسندیدگی
ہماری روشن آیتوں کی تلاوت کی جاتی ہے تو تم کافروں کے چہروں میں				
يَكَادُوْنَ يَسْطُوْنَ بِالَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ عَلَيْهِمْ اٰیٰتُنَا				
يَكَادُوْنَ يَسْطُوْنَ	بِالَّذِيْنَ	يَتْلُوْنَ	عَلَيْهِمْ	اٰیٰتُنَا
قریب ہے کہ وہ لپٹ جائیں	ان لوگوں کو جو	تلاوت کرتے ہیں	ان پر (کے سامنے)	ہماری آیتیں
ناپسندیدگی کے آثار دیکھو گے۔ قریب ہے کہ انہیں لپٹ جائیں جو ان کے سامنے ہماری آیتیں پڑھتے ہیں۔				
قُلْ اَفَاَنْتُمْ كُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكُمْ ۚ النَّارُ ۚ وَعَدَهَا				
قُلْ	اَفَاَنْتُمْ كُمْ	بِشَرٍّ	مِّنْ ذٰلِكُمْ	النَّارُ ۚ وَعَدَهَا
تم کہو	تو کیا میں بتا دوں تمہیں	(زیادہ) بری	اس سے	(وہ) آگ (ہے) وعدہ کیا ہے اس کا
تم فرمادو: کیا میں تمہیں وہ چیز بتا دوں جو تمہیں اس سے زیادہ ناپسند ہے؟ وہ آگ ہے۔ اللہ نے				
اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿٤٦﴾ يٰۤاَيُّهَا				
اللّٰهُ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا ۚ وَ	بِئْسَ	الْمَصِيْرُ ﴿٤٦﴾ يٰۤاَيُّهَا
اللہ (نے)	ان لوگوں سے جنہوں نے	کفر کیا اور	کیا ہی بری	پلٹنے کی جگہ اے
کافروں سے اس کا وعدہ کیا ہے اور وہ کیا ہی بری پلٹنے کی جگہ ہے ۝ اے				
النَّاسُ ضَرْبٌ مِّثْلُ فَاَسْتَمِعُوْا ۚ اِنَّ الَّذِيْنَ				
النَّاسُ	ضَرْبٌ (۲)	مِّثْلُ	فَاَسْتَمِعُوْا	لَهُ ۚ اِنَّ الَّذِيْنَ
لوگو	بیان کی گئی ہے	ایک مثال	تو غور سے سنو	اس کو بیشک وہ جن کی
لوگو! ایک مثال بیان کی گئی ہے تو اسے کان لگا کر سنو، بیشک اللہ کے سوا				

۱ یعنی کفار کے سامنے جب قرآنی آیات تلاوت کی جاتی ہیں تو تمہیں ان کے چہروں میں ناپسندیدگی کے آثار واضح نظر آئیں گے جیسا کہ واضح ہے کہ چہرہ دل کا آئینہ ہے اور دل کی حالت چہرے سے ظاہر ہو جاتی ہے۔ اسی طرح حمد الہی اور نعت رسول کا معاملہ ہے کہ مومن کے چہرے پر خوشی اور کافر کے چہرے پر لگاؤ اعتراض نظر آنے لگتا ہے۔ ۲ یہاں ایک مثال کے ذریعے بتوں کا عجز اور بے بسی بیان کی گئی ہے، اس کا خلاصہ یہ ہے کہ تمام بت جمع ہو کر بھی ایک کبھی تک پیدا نہیں کر سکتے اور اگر کبھی ان سے مشرکوں کا ان بتوں پر ملا ہو اشد اور زعفران وغیرہ جبین کر لے جائے تو یہ اس سے پھرا نہیں سکتے تو ایسے بے بسوں کو خدا بنانا

## تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ لَنْ يَخْلُقُوا ذُبَابًا

تَدْعُونَ	مِنْ دُونِ اللَّهِ	لَنْ يَخْلُقُوا	ذُبَابًا
تم عبادت کرتے ہو	اللہ کے سوا	وہ ہرگز پیدا نہیں کر سکیں گے	ایک مکھی (بھی)

جن کی تم عبادت کرتے ہو وہ ہرگز ایک مکھی (بھی) پیدا نہیں کر سکیں گے

## وَلَوْ اجْتَمَعُوا لَهُ ۖ وَإِنْ يَسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْئًا

وَلَوْ اجْتَمَعُوا	لَهُ	وَ	إِنْ	يَسْلُبْهُمُ	الذُّبَابُ	شَيْئًا
اگرچہ وہ جمع ہو جائیں	اس کے لئے	اور	اگر	چھین کر لے جائے ان سے	مکھی	کوئی چیز

اگرچہ سب اس کیلئے جمع ہو جائیں اور اگر مکھی ان سے کچھ چھین کر لے جائے

## لَا يَسْتَنْقِذُ وَهُ مِنْهُ ۖ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْطَّلُوبُ ﴿۴۲﴾

لَا يَسْتَنْقِذُ	وَهُ مِنْهُ	ضَعُفَ	الطَّالِبُ	وَ	الطَّلُوبُ ﴿۴۲﴾
(تو) وہ چھڑا نہیں سکیں گے اسے	اس سے	کتنا کمزور ہے	چاہنے والا	اور	(جسے) چاہا گیا

تو اس سے چھڑا نہ سکیں گے۔ کتنا کمزور ہے چاہنے والا اور وہ جسے چاہا گیا ○

## مَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ ۖ إِنَّ اللَّهَ لَعَزِيزٌ

مَا قَدَرُوا	اللَّهَ	حَقَّ قَدْرِهِ	إِنَّ	اللَّهَ	لَعَزِيزٌ
انہوں نے قدر نہ کی	اللہ (کی)	(جیسا) اس کی قدر کا حق (ہے)	بیشک	اللہ	ضرور قوت والا

انہوں نے اللہ کی قدر نہ کی جیسا اس کی قدر کا حق ہے، بیشک اللہ قوت والا،

## عَزِيزٌ ﴿۴۳﴾ ۚ اللَّهُ يُصْطَفَىٰ مِنَ الْمَلَكَةِ رُسُلًا ۚ وَمِنَ النَّاسِ

عَزِيزٌ ﴿۴۳﴾	اللَّهُ	يُصْطَفَىٰ	مِنَ الْمَلَكَةِ ﴿۲﴾	رُسُلًا	وَ	مِنَ النَّاسِ
عزت والا، غلبے والا (ہے)	اللہ	چن لیتا ہے	فرشتوں میں سے	رسول	اور	آدمیوں میں سے

غلبے والا ہے ○ اللہ فرشتوں میں سے اور آدمیوں میں سے رسول چن لیتا ہے،

(پچھلے صفحہ کا حاشیہ) اور معبود ٹھہرانا کتنا عجیب اور عقل سے دور ہے ۱۔ یہاں ”طالب“ سے بت پرست اور ”مطلوب“ سے بت مرا ہے کیونکہ بت اور ان کے چماری دونوں ہی بے بس ہیں۔ ایسی آیت کو انبیاء و اولیاء پر چسپاں کرنا خادجوں کا طریقہ ہے کیونکہ معجزات انبیاء اور کرامات اولیاء کی طاقت قرآن و حدیث سے ثابت ہے تو وہ بے بس نہیں بلکہ اختیار ہوتے ہیں۔ ۲۔ انسانوں کی ہدایت کیلئے ان میں سے ہی بعض کو منصب رسالت کے لئے چن لینا اللہ تعالیٰ کا قدیم طریقہ ہے لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کی انشرف آوری کے بعد بھی لوگوں کو رسالت کے عظیم منصب کے لئے چنتا نہ کیا، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے

مشرکوں نے اللہ تعالیٰ کی  
کدام قدر نہیں کی

انسانوں اور فرشتوں میں سے  
رسولوں کا انتخاب



اللہ تعالیٰ کی عظمت و شان

اہل ایمان کو متعدد عبادتوں کا حکم

إِنَّ اللَّهَ سَبْعٌ بَصِيرٌ ﴿٤٥﴾ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا

اِنَّ	اللّٰهَ	سَيِّدُ	بَصِيْرٌ ﴿٥٩﴾	يَعْلَمُ	مَا	بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ	وَ	مَا
بیشک	اللّٰه	سننے والا	دیکھنے والا (ہے)	وہ جانتا ہے	جو کچھ	ان کے آگے	اور	جو کچھ

بیشک اللہ سننے والا، دیکھنے والا ہے ○ وہ جانتا ہے جو ان کے آگے ہے اور جو

خَلَفَهُمْ ۖ وَ إِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ ﴿٤٦﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ

خَلَقَهُمْ	وَ	إِلَى اللَّهِ	تُرْجَعُ	الْأُمُورُ ﴿٦﴾	يَأْتِيهَا	الَّذِينَ
ان کے پیچھے (ہے)	اور	اللہ ہی کی طرف	لوٹائے جاتے ہیں	سب کام	اے	وہ لوگو جو

ان کے پیچھے ہے اور سب کام اللہ ہی کی طرف لوٹائے جاتے ہیں ○ اے ایمان والو!

اٰمَنُوا الرَّكْعُوْا وَاَسْجُدُوْا وَاَعْبُدُوْا رَبَّكُمُ وَاَفْعَلُوْا

اٰمَنُوْا	وَ اٰزْكَعُوْا <sup>(۱)</sup>	وَ اسْجُدُوْا	وَ اَعْبُدُوْا	رَبَّكُمْ	وَ اَفْعَلُوْا
ایمان لائے	رکوع کرو اور	سجدہ کرو اور	عبادت کرو اور	اپنے رب (کی)	کرو

رکوع اور سجدہ کرو اور اپنے رب کی عبادت کرو اور اچھے کام

الْخَيْرَ لَكُمْ تَفْلِحُونَ ﴿٢٢﴾ وَجَاهِدُوا فِي اللَّهِ

الْخَيْرُ	لَعَلَّكُمْ	تُفْلِحُونَ ﴿٤٠﴾	وَ	جَاهِدُوا	فِي اللَّهِ
اچھے کام	تاکہ تم	فلاح پا جاؤ	اور	جہاد کرو	اللہ (کی راہ) میں

کرو اس امید پر کہ تم فلاح پاجاؤ ○ اور اللہ کی راہ میں جہاد کرو

خِيَّ جِهَادِهِ ۖ هُوَ اجْتَبَاكُمْ وَمَا جَعَلَ

وَمَا جَعَلَ	و	اجْتَبَيْكُمْ	هُوَ	حَقِّ جِهَادٍ
نہیں رکھی	اور	اس نے منتخب فرمایا تمہیں	وہ	(حیثا) اس (کی راہ) میں جہاد کرنے کا حق (ہے)

جیسا اس (کی راہ) میں جہاد کرنے کا حق ہے۔ اس نے تمہیں منتخب فرمایا اور تم پر

موت و رسالت کیلئے جنہیں چنا تھا جن اور ایسا جنہیں چن لیا وہ دینی نبی اور رسول ہو گئے اور اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو اللہ تعالیٰ عنہ کے پیغمبر بنوے اور رسالت کا منصب ختم فرمایا ہے لہذا اب قیامت تک کوئی نبی نہیں آئے گا۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”بیک رسالت اور نبوت ختم ہو گئی، اب میرے بعد نہ کوئی رسول نہ کوئی نبی۔“ (ترمذی، ۴۲۱/۳، الحديث: ۳۲۹۸) ۱۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو چند احکام دیے ہیں، (۱) کہ اگر کوئی اور سیدہ کو بعضی نماز پڑھو (۲) صرف اپنے حق پر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔ (۳) بیک کام کرو۔ (۴) یہ سب کام اس امیر پر کرو کہ جنہیں آخرت میں فلاح و کامیابی نصیب ہو جائے۔

عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ ۖ مِلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ ۖ هُوَ سَمُكُمُ

عَلَيْكُمْ	فِي الدِّينِ	مِنْ حَرَجٍ (١)	مِلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ	هُوَ	سَمُكُمُ (٢)
تم پر	دین میں	کچھ تنگی	تمہارے باپ ابراہیم کا دین	وہ	اس نے نام رکھا ہے تمہارا

دین میں کچھ تنگی نہ رکھی جیسے تمہارے باپ ابراہیم کے دین (میں کوئی تنگی نہ تھی)۔ اس نے

الْمُسْلِمِينَ ۚ مِنْ قَبْلُ وَفِي هَذَا لِيَكُونَ الرَّسُولُ

الْمُسْلِمِينَ	مِنْ قَبْلُ	وَ	فِي هَذَا	لِيَكُونَ	الرَّسُولُ
مسلمان	(اس قرآن سے) پہلے	اور	اس (قرآن) میں	تاکہ ہو	رسول

پہلی کتابوں میں اور اس قرآن میں تمہارا نام مسلمان رکھا ہے تاکہ رسول

شَهِيدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ ۚ فَأَقِيمُوا

شَهِيدًا	عَلَيْكُمْ	وَ	تَكُونُوا	شُهَدَاءَ	عَلَى النَّاسِ	فَأَقِيمُوا
نگاہبان، گواہ	تم پر	اور	تم ہو جاؤ	گواہ	(دوسرے) لوگوں پر	تو قائم رکھو

تم پر نگہبان و گواہ ہو اور تم دوسرے لوگوں پر گواہ ہو جاؤ تو نماز

الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَاعْتَصِمُوا بِاللَّهِ

الصَّلَاةَ	وَ	آتُوا	الزَّكَاةَ	وَ	اعْتَصِمُوا	بِاللَّهِ
نماز	اور	ادا کرو	زکوٰۃ	اور	مضبوطی سے تھام لو	اللہ (کی رسی) کو

قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو،

هُوَ مَوْلَاكُمْ ۖ فَنِعْمَ الْمَوْلَىٰ وَنِعْمَ النَّصِيرُ ﴿٤٨﴾

هُوَ	مَوْلَاكُمْ	فَنِعْمَ	الْمَوْلَىٰ	وَ	نِعْمَ	النَّصِيرُ ﴿٤٨﴾
وہ	تمہارا دوست (ہے)	تو کیا ہی اچھا	دوست	اور	کیا ہی اچھا	مددگار (ہے)

وہ تمہارا دوست ہے تو کیا ہی اچھا دوست اور کیا ہی اچھا مددگار ہے ○

① اللہ تعالیٰ نے دین میں ہمارے اوپر کچھ تنگی نہیں رکھی بلکہ مواقع ضرورت پر ہمارے لئے سہولت کر دی ہے جیسا کہ سفر میں نماز قصر کرنے، روزہ نہ رکھنے کی اجازت دے دی اور پانی نہ پانے یا پانی کے نقصان پہنچانے کی حالت میں غسل و وضو کی جگہ تیمم کی اجازت دی۔ ② اللہ تعالیٰ نے پہلی کتابوں اور قرآن مجید میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانے والوں کا دینی نام مسلمان رکھا اور اس معزز نام کے ذریعے انہیں دوسری امتوں پر فضیلت عطا فرمائی ہے۔ اگرچہ گزشتہ امتوں کے ایمان لانے والے بھی مسلمان تھے لیکن امت کے نام کے طور پر یہ لفظ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانے والوں کو عطا کیا گیا ہے۔



قَدْ أَفْلَحَ

18





رکوع: 06

آیات: 118

## سُورَةُ الْمُؤْمِنُونَ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ	اللَّهُ	الرَّحْمَنِ	الرَّحِيمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ ۱ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ

قَدْ	أَفْلَحَ	الْمُؤْمِنُونَ ۱	الَّذِينَ	هُمْ	فِي صَلَاتِهِمْ
بیشک	کامیاب ہو گئے	ایمان والے	وہ لوگ جو	وہ	اپنی نماز میں

بیشک ایمان والے کامیاب ہو گئے ○ جو اپنی نماز میں

خُشِعُونَ ۲ وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ ۳

خُشِعُونَ ۲	و	الَّذِينَ	هُمْ	عَنِ اللَّغْوِ ۲	مُعْرِضُونَ ۳
خشوع و خضوع کرنے والے (ہیں)	اور	وہ لوگ جو	وہ	فضول بات سے	منہ پھیرنے والے (ہیں)

خشوع و خضوع کرنے والے ہیں ○ اور وہ جو فضول بات سے منہ پھیرنے والے ہیں ○

وَالَّذِينَ هُمْ لِلزَّكَاةِ فَاعِلُونَ ۴ وَالَّذِينَ هُمْ

و	الَّذِينَ	هُمْ	لِلزَّكَاةِ	فَاعِلُونَ ۴	و	الَّذِينَ	هُمْ
اور	وہ لوگ جو	وہ	زکوٰۃ کا	کام کرنے والے (ہیں)	اور	وہ لوگ جو	وہ

اور وہ جو زکوٰۃ دینے کا کام کرنے والے ہیں ○ اور وہ جو

۱..... نماز میں ظاہری خشوع یہ ہے کہ نماز کے آداب کی مکمل رعایت کی جائے اور باطنی خشوع یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عظمت پیش نظر ہو، و نیات سے توجہ ہٹنی اور نماز میں دل لگا ہوا۔ ایسی نماز کی فضیلت حدیث پاک میں یوں بیان ہوئی ہے کہ ”وہ نماز اس کے ساتھ گناہوں کا کفارہ ہو جاتی ہے جب تک کہ وہ کوئی کبیرہ گناہ نہ کرے اور یہ سلسلہ ہمیشہ جاری رہے گا (زندگی میں جب بھی خشوع و خضوع سے نماز ادا کرے گا تو یہ فضیلت ملے گی)۔ (مسلم، ص ۱۴۲، الحدیث: ۷۷۲۸) ۲..... حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ یہاں لغو سے مراد شرک ہے۔ البتہ عمومی معنی کے اعتبار سے اس میں ہر وہ قول، فعل اور ناپسندیدہ یا مباح کام

## لِقَرُّوْهُمْ حِفْظُوْنَ ۝۱۱ إِلَّا عَلَىٰ أَرْوَاحِهِمْ أَوْ مَا

لِقَرُّوْهُمْ	حِفْظُوْنَ ۝۱۱	إِلَّا	عَلَىٰ أَرْوَاحِهِمْ	أَوْ	مَا
اپنی شرمگاہوں کی	حفاظت کرنے والے (ہیں)	مگر	اپنی بیویوں پر	یا	(ان پر) جن کے

اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں ○ مگر اپنی بیویوں یا

## مَلَكَتْ أَيْبَانَهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ ۝۱۲ فَمَنْ ابْتَغَىٰ

مَلَكَتْ	أَيْبَانَهُمْ	فَإِنَّهُمْ	غَيْرُ مَلُومِينَ ۝۱۲	فَمَنْ	ابْتَغَىٰ
مالک ہوئے	ان کے دائیں ہاتھ	تو بیشک وہ	ملامت کیے ہوئے نہیں	تو جو	چاہے

شرعی باندیوں پر جو ان کے ہاتھ کی ملک ہیں پس بیشک ان پر کوئی ملامت نہیں ○ تو جو ان کے سوا

## وَرَأَىٰ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْعَدُوْنَ ۝۱۳ وَالَّذِينَ هُمْ

وَرَأَىٰ ذَٰلِكَ	فَأُولَٰئِكَ	هُمُ	الْعَدُوْنَ ۝۱۳	وَ	الَّذِينَ
ان کے سوا	تو یہ لوگ	وہی	حد سے بڑھنے والے (ہیں)	اور	وہ لوگ جو

کچھ اور چاہے تو وہی حد سے بڑھنے والے ہیں ○ اور وہ جو

## لَا مُنْتَهِيَ لَهُمْ وَعَهْدُهُمْ رَاعُونَ ۝۱۴ وَالَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَوَاتِهِمْ

لَا مُنْتَهِيَ لَهُمْ	وَعَهْدُهُمْ	رَاعُونَ ۝۱۴	وَ	الَّذِينَ	هُمُ
اپنی امانتوں اور اپنے وعدے کی	رعایت کرنے والے (ہیں)	اور	وہ لوگ جو	وہ	اپنی نمازوں پر

اپنی امانتوں اور اپنے وعدے کی رعایت کرنے والے ہیں ○ اور وہ جو اپنی نمازوں کی

## يُحَافِظُونَ ۝۱۵ أُولَٰئِكَ هُمُ الْوَارِثُونَ ۝۱۶ الَّذِينَ يَرِثُونَ الْفِرْدَوْسَ

يُحَافِظُونَ ۝۱۵	أُولَٰئِكَ	هُمُ	الْوَارِثُونَ ۝۱۶	الَّذِينَ	يَرِثُونَ
محافظت کرتے ہیں	یہ لوگ	وہی	وارث (ہیں)	یہ لوگ	میراث پائیں گے

حفاظت کرتے ہیں ○ یہی لوگ وارث ہیں ○ یہ فردوس کی میراث پائیں گے،

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) داخل ہے جس کا مسلمان کو دینی یا دنیوی کوئی فائدہ نہ ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”آؤمی کے اسلام کی اچھائی میں سے یہ ہے کہ وہ بے مقصد چیز چھوڑ دے۔“ (ترمذی، ۱۳۲/۳، الحدیث: ۲۳۲۳) ۱۔ بدکاری سے بچنا کامل ایمان والوں کا وصف ہے۔ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”جو شخص میرے لئے اس چیز کا ضامن ہو جائے جو اس کے جہیز کے درمیان میں ہے یعنی زبان کا اور اس کا جو اس کے دونوں پاؤں کے درمیان میں ہے یعنی شرمگاہ کا، میں اس کے لئے جنت کا ضامن ہوں۔“ (بخاری، ۲۳۰/۳، الحدیث: ۲۳۷۴) ۲۔ بیویوں اور شرعی باندیوں سے جائز طریقے کے ساتھ شہوت پوری ↑



## هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۱۱ وَ لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ

ہم	فِيهَا	خَالِدُونَ ۱۱	وَ	لَقَدْ	خَلَقْنَا	الْإِنْسَانَ (۱)
وہ	اس میں	بہیشہ رہنے والے	اور	ضرور بیشک	ہم نے بنایا	انسان (کو)

وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے ○ اور بیشک ہم نے انسان کو

## مِنْ سُلَالَةٍ مِّنْ طَيْنٍ ۱۲ ثُمَّ جَعَلْنَاهُ نُطْفَةً فِي قَرَارٍ مَّكِينٍ ۱۳ ثُمَّ

مِنْ سُلَالَةٍ مِّنْ طَيْنٍ ۱۲	ثُمَّ	جَعَلْنَاهُ (۲)	نُطْفَةً	فِي قَرَارٍ مَّكِينٍ ۱۳	ثُمَّ
چنی ہوئی مٹی سے	پھر	ہم نے بنایا اسے	پانی کی بوند	مضبوط ٹھہر اومیں	پھر

چنی ہوئی مٹی سے بنایا ○ پھر اس کو ایک مضبوط ٹھہر اومیں پانی کی بوند بنایا ○ پھر

## خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً

خَلَقْنَا	النُّطْفَةَ	عَلَقَةً	فَخَلَقْنَا	الْعَلَقَةَ	مُضْغَةً
ہم نے بنادیا	پانی کی بوند (کو)	جما ہوا خون	پھر بنادیا	جے ہوئے خون (کو)	گوشت کی بوٹی

ہم نے اس پانی کی بوند کو جما ہوا خون بنادیا پھر جے ہوئے خون کو گوشت کی بوٹی بنادیا

## فَخَلَقْنَا الْبُضْغَةَ عِظْمًا فَكَسَوْنَا الْإِطْمَ لَحْمًا ۱۴ ثُمَّ

فَخَلَقْنَا	الْبُضْغَةَ	عِظْمًا	فَكَسَوْنَا	الْإِطْمَ	لَحْمًا ۱۴
پھر بنادیا	گوشت کی بوٹی (کو)	ہڈیاں	پھر ہم نے پہنایا	ہڈیوں (کو)	گوشت

پھر گوشت کی بوٹی کو ہڈیاں بنادیا پھر ہم نے ان ہڈیوں کو گوشت پہنایا، پھر

## أَنشأْنَاهُ خَلْقًا آخَرَ ۱۵ فَتَبَرَّكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخُلُقِينَ ۱۶ ثُمَّ

أَنشأْنَاهُ	خَلْقًا آخَرَ	فَتَبَرَّكَ	اللَّهُ	أَحْسَنُ الْخُلُقِينَ ۱۶	ثُمَّ
بنادیا اسے	ایک دوسری صورت	تو بڑی برکت والا (ہے)	اللہ	سب سے بہتر بنانے والا	پھر

اسے ایک دوسری صورت بنادیا تو بڑی برکت والا ہے وہ اللہ جو سب سے بہتر بنانے والا ہے ○ پھر

کرنے کے علاوہ شہوت پوری کرنے کی تمام صورتیں حرام ہیں۔ ۱..... یہاں انسان سے مراد حضرت آدم عَلَيْهِ السَّلَامُ ہیں۔ ۲..... یہاں حضرت آدم عَلَيْهِ السَّلَامُ کی نسل مراد ہے اور یہ عربی بلاغت کی ایک صورت ہے کہ لفظ بول کر جو مراد ہے، اس کی طرف ضمیر لوٹاتے ہوئے بعض اوقات کوئی دوسرا فرد یا چیز کو مراد لیا جائے۔ ۳..... اگر کوئی انصاف کی نظر سے اپنی تخلیق کے مراحل اور اپنے جسم کی بناوت میں غور و فکر کرے تو اسے یقین ہو جائے گا کہ ایسی حیرت انگیز تخلیق پر اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی قادر نہیں اور وہی اکیلا عبادت کے لائق ہے۔

إِنَّكُمْ بَعْدَ ذَلِكَ لَنَبِيتُونَ ۝۱۵ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ تُبْعَثُونَ ۝۱۶

إِنَّكُمْ	بَعْدَ ذَلِكَ	لَنَبِيتُونَ ۝۱۵	ثُمَّ	إِنَّكُمْ	يَوْمَ الْقِيَمَةِ	تُبْعَثُونَ ۝۱۶
بیشک تم	اس کے بعد	ضرور مرنے والے (ہو)	پھر	بیشک تم	قیامت کے دن	اٹھائے جاؤ گے

اس کے بعد تم ضرور مرنے والے ہو ○ پھر تم سب قیامت کے دن اٹھائے جاؤ گے ○

وَلَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَائِقَ ۖ وَمَا كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ

وَلَقَدْ	خَلَقْنَا	فَوْقَكُمْ	سَبْعَ طَرَائِقَ ۖ (۱)	وَمَا كُنَّا	عَنِ الْخَلْقِ
اور	ضرور بیشک	ہم نے بنائے	تمہارے اوپر سات راستے	اور ہم نہیں ہیں	مخلوق سے

اور بیشک ہم نے تمہارے اوپر سات راستے بنائے اور ہم مخلوق سے

غُفْلِينَ ۝۱۷ وَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً بِقَدَرٍ ۖ فَأَسْكَنَتْهُ

غُفْلِينَ ۝۱۷	وَأَنْزَلْنَا	مِنَ السَّمَاءِ	مَاءً بِقَدَرٍ ۖ (۲)	فَأَسْكَنَتْهُ (۳)
بے خبر	اور ہم نے اتارا	آسمان سے	پانی ایک اندازے کے ساتھ	پھر ٹھہرایا اسے

بے خبر نہیں ○ اور ہم نے آسمان سے ایک اندازے کے ساتھ پانی اتارا پھر اسے زمین میں

فِي الْأَرْضِ ۖ وَإِنَّا عَلَىٰ ذَهَابٍ بِهِمْ لَقَدِيرُونَ ۝۱۸ فَأَنْشَأْنَا

فِي الْأَرْضِ	وَإِنَّا	عَلَىٰ ذَهَابٍ بِهِمْ	لَقَدِيرُونَ ۝۱۸	فَأَنْشَأْنَا
زمین میں	اور بیشک ہم	اسے لے جانے پر	ضرور قادر (ہیں)	تو ہم نے پیدا کئے

ٹھہرایا اور بیشک ہم اسے لے جانے پر قادر ہیں ○ تو اس پانی سے

لَكُمْ بِهِ جَنَّاتٍ مِّنْ تَحْتِهَا وَأَعْنَابٌ ۖ لَكُمْ فِيهَا

لَكُمْ	بِهِ	جَنَّاتٍ	مِّنْ تَحْتِهَا	وَأَعْنَابٌ	لَكُمْ	فِيهَا
تمہارے لئے	اس (پانی) سے	باغات	کھجوروں اور انگوروں کے	تمہارے لئے	ان (باغوں) میں	

ہم نے تمہارے لئے کھجوروں اور انگوروں کے باغات پیدا کئے۔ تمہارے لیے ان باغوں میں

۱۔ ان سے مراد سات آسمان ہیں اور انہیں فرشتوں کے چڑھنے اور اترنے کا راستہ ہونے کی وجہ سے ”راستے“ فرمایا گیا۔ ۲۔ اندازے سے مراد یہ ہے کہ اتنا پانی اتارا جو لوگوں کی ضروریات اور حاجات کے لئے کافی ہو۔ ۳۔ یعنی پانی نازل کرنے کے بعد یہ تدبیر فرمائی کہ اسے تالابوں وغیرہ میں ٹھہرایا تاکہ بارش نہ ہونے کے دنوں میں لوگ اس سے فائدہ اٹھا سکیں، یونہی یہ پانی زمین کی تہ میں جمع ہو جاتا ہے جو بعد میں استعمال ہوتا ہے۔



درخت زیتون کی تحقیق اور اس کے منافع

## فَوَاكِهَ كَثِيرَةً وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ ۱۹ وَشَجَرَةً

فَوَاكِهَ	كَثِيرَةً	وَمِنْهَا	تَأْكُلُونَ ۱۹	وَ	شَجَرَةً
پھل میوے (ہیں)	بہت سے	ان میں سے	تم کھاتے ہو	اور	درخت (پیدا کیا)

بہت سے پھل میوے ہیں اور ان میں سے تم کھاتے ہو ○ اور (ہم نے) درخت (پیدا کیا)

## تَخْرُجُ مِنْ طُورِ سَيْنَاءَ تَنْبُتُ بِالذَّهْنِ وَصَبْغٍ لِلَّاكِيلِ ۲۰

تَخْرُجُ	مِنْ طُورِ سَيْنَاءَ	تَنْبُتُ	بِالذَّهْنِ وَصَبْغٍ لِلَّاكِيلِ ۲۰
جو نکلتا ہے	طور سینا (پہاڑ) سے	اگتا ہے	تیل اور کھانے والوں کے لیے سالن کے ساتھ

جو طور سینا پہاڑ سے نکلتا ہے، تیل اور کھانے والوں کے لیے سالن لے کر اگتا ہے ○

## وَإِنَّ لَكُمْ فِي الْأَنْعَامِ لَعِبْرَةً ۖ نُسْقِيكُمْ

وَ	إِنَّ	لَكُمْ	فِي الْأَنْعَامِ	لَعِبْرَةً ۲	نُسْقِيكُمْ
اور	بیشک	تمہارے لیے	چوپایوں میں	ضرور سمجھنے کا مقام (ہے)	ہم پلاتے ہیں تمہیں

اور بیشک تمہارے لیے چوپایوں میں سمجھنے کا مقام ہے، ہم تمہیں

## مِمَّا فِي بُطُونِهَا وَلَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ كَثِيرَةٌ

مِمَّا	فِي بُطُونِهَا	وَلَكُمْ	فِيهَا	مَنَافِعُ كَثِيرَةٌ
(اس میں) سے جو	ان کے پیٹوں میں (ہے)	اور	تمہارے لیے	ان میں بہت فائدے (ہیں)

اس میں سے پلاتے ہیں جو ان کے پیٹ میں ہے اور تمہارے لیے ان میں بہت فائدے ہیں

## وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ ۲۱ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُونَ ۲۲

وَمِنْهَا	تَأْكُلُونَ ۲۱	وَعَلَيْهَا	وَعَلَى الْفُلْكِ	تُحْمَلُونَ ۲۲	وَ
اور انہی سے	تم کھاتے ہو	ان پر	اور	کشتیوں پر	تمہیں سوار کیا جاتا ہے

اور انہی سے تم کھاتے ہو ○ اور ان پر اور کشتیوں پر تمہیں سوار کیا جاتا ہے ○ اور

۱..... زیتون میں یہ غوثی ہے کہ اس کے روغن سے تیل کے فوائد حاصل ہوتے ہیں اور یہ سالن کا بھی کام دیتا ہے کہ تمہا اس سے روٹی کھائی جاسکتی ہے۔ حدیث میں فرمایا گیا ”برکت والے درخت زیتون کی مسواک بہت اچھی ہے کیونکہ یہ منہ کو خوشبو دار کرتی اور اس کی بدبو زائل کرتی ہے، یہ میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کرام علیہم السلام کی مسواک ہے۔ (معجم الاوسط، ۲۰۱/۱، الحدیث: ۲۷۸۸) ۲..... چوپایوں کی ہیئت و جسامت اور ان کے فوائد و منافع میں غور و فکر کرنا بھی اللہ تعالیٰ کی قدرت و عظمت کی معرفت کا ایک ذریعہ ہے۔

حضرت نوح علیہ السلام و اس کے منافع کی قوم کو تبلیغ

لَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ فَقَالَ يٰقَوْمِ

لَقَدْ	أَرْسَلْنَا	نُوحًا	إِلَىٰ قَوْمِهِ	فَقَالَ	يٰقَوْمِ
ضرور بیشک	ہم نے بھیجا	نوح (کو)	اس کی قوم کی طرف	تو اس نے کہا	اے میری قوم
بیشک ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا تو اس نے فرمایا: اے میری قوم!					

اعْبُدُوا اللَّهَ مَا صَالَكُمْ مِنْ إِلَهٍ غَيْرُهُ ۖ

اعْبُدُوا	اللَّهُ	مَا	لَكُمْ	مِنْ إِلَهٍ	غَيْرُهُ
تم عبادت کرو	اللہ (کی)	نہیں (ہے)	تمہارے لئے	کوئی معبود	اس کے سوا
اللہ کی عبادت کرو، اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں					

أَفَلَا تَتَّقُونَ ۚ ۲۳ فَقَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قَوْمِهِ

أَفَلَا تَتَّقُونَ ۚ	فَقَالَ	الْمَلَأُ	الَّذِينَ	كَفَرُوا	مِنْ قَوْمِهِ
تو کیا تم ڈرتے نہیں	تو کہا	سرداروں (نے)	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	اس کی قوم میں سے
تو کیا تم ڈرتے نہیں ○ تو اس کی قوم کے کافر سرداروں نے کہا:					

مَا هَذَا إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ لَا يُرِيدُ أَنْ يَتَفَضَّلَ عَلَيْكُمْ ۖ

مَا	هَذَا	إِلَّا	بَشَرٌ	مِثْلُكُمْ	لَا يُرِيدُ	أَنْ	يَتَفَضَّلَ	عَلَيْكُمْ
نہیں	یہ	مگر	ایک آدمی	تمہارے جیسا	وہ چاہتا ہے	کہ	بڑا بن جائے	تم پر
یہ تو تمہارے جیسا ہی ایک آدمی ہے جو چاہتا ہے کہ تم پر بڑا بن جائے								

وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَأَنْزَلَ مَلَائِكَةً مَّا سِعْنَا بِهَذَا

وَلَوْ شَاءَ	اللَّهُ	لَأَنْزَلَ	مَلَائِكَةً	مَّا سِعْنَا	بِهَذَا
اور اگر	چاہتا	اللہ	(تو) ضرور وہ اتار تا	ہم نے نہیں سنا	اس (بات) کو
اور اگر اللہ چاہتا تو وہ فرشتے اتارتا۔ ہم نے تو یہ					

۱..... یہ کفار کی عجیب حرکت تھی کہ انہوں نے رسولوں کے متعلق تو اتنا اونچا معیار بنایا کہ بشر و انسان کا رسول ہونا تسلیم نہ کیا لیکن خدا ماننے میں ایسی جہالت کا مظاہرہ کیا کہ پتھروں کو خدا مان لیا۔



فَإِذَا بَآئِنَا الْآوَلِينَ ﴿۲۳﴾ إِنَّهُ هُوَ الْوَلِيُّ بِهِ جِنَّةٌ

فَإِذَا بَآئِنَا الْآوَلِينَ ﴿۲۳﴾	إِنَّ	هُوَ	إِلَّا	رَجُلٌ	بِهِ	جِنَّةٌ
اپنے پہلے باپ داداؤں میں	نہیں	وہ	مگر	ایک آدمی	اس پر	جنون (طاری ہے)

اپنے پہلے باپ داداؤں میں نہیں سنی ۰ یہ تو صرف ایک ایسا مرد ہے جس پر جنون (طاری) ہے

فَتَرَبَّصُّوْا بِهِ حَتَّىٰ حِينٍ ﴿۲۴﴾ قَالَ رَبِّ انصُرْنِي

فَتَرَبَّصُّوْا	بِهِ	حَتَّىٰ حِينٍ ﴿۲۴﴾	قَالَ	رَبِّ	انصُرْنِي
تو انتظار کرلو	اس کا	ایک مدت تک	(نوح نے) عرض کی	اے میرے رب	مدد فرما میری

تو ایک مدت تک اس کا انتظار کرلو ۰ نوح نے عرض کی: اے میرے رب! میری مدد فرما

بِمَا كَذَّبُونا ﴿۲۵﴾ فَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِ أَنْ اصْنَعْ الْفُلْكَ

بِمَا	كَذَّبُونا ﴿۲۵﴾	فَأَوْحَيْنَا	إِلَيْهِ	أَنْ	اصْنَعْ	الْفُلْكَ
(اس) لیے کہ	انہوں نے جھٹلایا مجھے	تو ہم نے وحی بھیجی	اس کی طرف	کہ	بنا	کشتی

کیونکہ انہوں نے مجھے جھٹلایا ہے ۰ تو ہم نے اس کی طرف وحی بھیجی کہ ہماری نگاہ کے سامنے

بِأَعْيُنِنَا ﴿۲۶﴾ وَحِينًا إِذَا جَاءَ أَمْرُنَا وَفَارَ

بِأَعْيُنِنَا ﴿۲۶﴾	وَ	وَحِينًا	إِذَا	جَاءَ	أَمْرُنَا	وَ	فَارَ
ہماری نگاہوں کے سامنے	اور	ہمارے علم (سے)	پھر جب	آئے	ہمارا حکم	اور	اہل پڑے

اور ہمارے علم سے کشتی بنا پھر جب ہمارا حکم آئے اور تنور

التَّنُّورُ ۱ فَاسْلُكْ فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَأَهْلَكَ

التَّنُّورُ	فَاسْلُكْ	فِيْهَا	مِنْ كُلِّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ	وَ	أَهْلَكَ
تنور	تو داخل کرلو	اس (کشتی) میں	ہر جوڑے میں سے دو	اور	اپنے گھروالوں (کو)

اہل پڑے تو کشتی میں ہر جوڑے میں سے دو اور اپنے گھروالوں کو داخل کرلو

۱..... حکم خداوندی کے سامنے باپ دادا کے عمل کو دلیل بنانا اور اسی پر چلنا کفار کا طریقہ ہے۔ ہمارے معاشرے میں بھی کثیر لوگ ایسے طرز عمل کے شکار ہیں کہ شادی، عقی یا دیگر مواقع پر جب انہیں شریعت کا حکم بتا کر کسی غلط رسم سے روکا جائے تو وہ یہی کہتے کہ یہ رسم تو ہمارے باپ دادا کرتے رہے ہیں لہذا ہم تو اسی پر عمل کریں گے۔ یہ انداز مسلمان کے شایان شان نہیں۔ ۲..... یہاں نگاہوں سے مراد گمراہی، حمایت اور حفاظت ہے یعنی فرمایا کہ اے نوح، ہماری گمراہی و حفاظت میں کشتی بنا۔ یہاں جسمانی آنکھیں مراد نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ ان سے پاک ہے۔

إِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ مِنْهُمْ ۖ وَلَا تَخَاطَبُنِي

إِلَّا	مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ <sup>(۱)</sup>	الْقَوْلُ	مِنْهُمْ	وَ	لَا تَخَاطَبُنِي
سوائے	(اس کے) جس پر پہلے طے ہو چکی	بات	ان میں سے	اور	تم بات نہ کرنا مجھ سے

سوائے ان میں سے ان لوگوں کے جن پر بات پہلے طے ہو چکی ہے اور ان ظالموں کے معاملہ میں

فِي الَّذِينَ ظَلَمُوا ۖ إِنَّهُمْ مُّغْرَقُونَ ﴿۲۷﴾ قَادَا

فِي الَّذِينَ	ظَلَمُوا	إِنَّهُمْ	مُّغْرَقُونَ ﴿۲۷﴾	قَادَا
ان لوگوں کے بارے میں جنہوں نے	ظلم کیا	بیشک وہ	غرق کئے جانے والے (ہیں)	پھر جب

مجھ سے بات نہ کرنا، یہ ضرور غرق کئے جانے والے ہیں ○ پھر جب

اُسْتَوِيَتْ اَنْتَ وَمَنْ مَّعَكَ عَلَى الْفُلِكِ فَقُلِ الْحَصْدُ

اُسْتَوِيَتْ	اَنْتَ	وَمَنْ	مَّعَكَ	عَلَى الْفُلِكِ	فَقُلِ ﴿۲۸﴾	الْحَصْدُ
ٹھیک بیٹھ جاؤ	تم	اور	جو	تمہارے ساتھ (ہیں)	کشتی پر	تو کہنا

تم اور تمہارے ساتھ والے کشتی پر ٹھیک بیٹھ جاؤ تم کہنا تمام تعریفیں

لِلّٰهِ الَّذِي نَجَّيْنَاكَ مِنَ الظَّالِمِينَ ﴿۲۸﴾ وَقُلْ

لِلّٰهِ	الَّذِي	نَجَّيْنَاكَ	مِنَ الظَّالِمِينَ ﴿۲۸﴾	وَمَنْ	قُلْ
(اس) اللہ کے لئے	جس نے	نجات دی ہمیں	ظالم لوگوں سے	اور	عرض کرنا

اس اللہ کیلئے جس نے ہمیں ان ظالموں سے نجات دی ○ اور عرض کرنا:

رَّبِّ اَنْزِلْنِي مُنْزَلًا مُّبَرَّكًَا وَاَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِينَ ﴿۲۹﴾

رَّبِّ	اَنْزِلْنِي	مُنْزَلًا مُّبَرَّكًَا	وَمَنْ	اَنْتَ	خَيْرُ الْمُنْزِلِينَ ﴿۲۹﴾
اے میرے رب	اتار دے مجھے	برکت والی جگہ	اور	تو	سب سے بہتر اتارنے والا (ہے)

اے میرے رب! مجھے برکت والی جگہ اتار دے اور تو سب سے بہتر اتارنے والا ہے ○

۱..... اس سے مراد حضرت نوح علیہ السلام کا کعبان نامی ایک بیٹا اور ایک بیوی ہیں، کعبان منافق تھا اور بیوی کافرہ تھی۔

۲..... نجات اٹل ایمان اور حضرت نوح علیہ السلام دونوں کو ملی جبکہ حمد کا حکم حضرت نوح علیہ السلام کو دیا گیا کیونکہ آپ قوم کے نبی اور امام تھے تو ان کا حمد و ثناء کرنا امت کی ترمیمی کے طور پر تھا۔ نیز بحیثیت نبی جب حضرت نوح علیہ السلام نے حمد کرنی تھی تو امت نے آپ کی پیروی کرنی تھی۔



إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ وَإِنْ كُنَّا لَمُبْتَلِينَ ۝۳۰ ثُمَّ

ثُمَّ	ثُمَّ	ثُمَّ	ثُمَّ	ثُمَّ	ثُمَّ	ثُمَّ	ثُمَّ
پھر	پھر	پھر	پھر	پھر	پھر	پھر	پھر

پیشک اس میں ضرور نشانیاں ہیں اور پیشک ہم ضرور آزمانے والے تھے ○ پھر

أَنشَأْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ قَرْنًا آخَرِينَ ۝۳۱ فَأَرْسَلْنَا فِيهِمْ رَسُولًا

رَسُولًا	رَسُولًا	رَسُولًا	رَسُولًا	رَسُولًا	رَسُولًا	رَسُولًا	رَسُولًا
ہم نے پیدا کی	ان کے بعد	ایک دوسری قوم	تو ہم نے بھیجا	ان میں	ایک رسول	ایک رسول	ایک رسول

ان کے بعد ہم نے ایک دوسری قوم پیدا کی ○ تو ہم نے ان میں ایک رسول انہیں میں سے

مِّنْهُمْ أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَهِ

مِّنْهُمْ	مِّنْهُمْ	مِّنْهُمْ	مِّنْهُمْ	مِّنْهُمْ	مِّنْهُمْ	مِّنْهُمْ	مِّنْهُمْ
ان میں سے	کہ	عبادت کرو	اللہ (کی)	نہیں (ہے)	تمہارے لئے	کوئی معبود	کوئی معبود

بھیجا کہ اللہ کی عبادت کرو، اس کے سوا تمہارا

غَيْرُهُ ۝۳۲ أَفَلَا تَتَّقُونَ ۝۳۳ وَقَالَ الْمَلَأُ مِنْ قَوْمِهِ

غَيْرُهُ	غَيْرُهُ	غَيْرُهُ	غَيْرُهُ	غَيْرُهُ	غَيْرُهُ	غَيْرُهُ	غَيْرُهُ
اس کے سوا	تو کیا تم ڈرتے نہیں	اور	کہا	سرداروں (نے)	اس کی قوم میں سے	اس کی قوم میں سے	اس کی قوم میں سے

کوئی معبود نہیں تو کیا تم ڈرتے نہیں ○ اور اس کی قوم کے وہ سردار بولے

الَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَالْآخِرَةِ ۝۳۴

الَّذِينَ	الَّذِينَ	الَّذِينَ	الَّذِينَ	الَّذِينَ	الَّذِينَ	الَّذِينَ	الَّذِينَ
وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	اور	جھٹلایا	آخرت کی ملاقات کو	اور	اور	اور

جنہوں نے کفر کیا اور آخرت کی ملاقات کو جھٹلایا اور

۱..... اس قوم سے مراد حضرت ہود علیہ السلام کی قوم عادیہ ہے۔

۲..... انبیاء کرام علیہم السلام کی مخالفت زیادہ تر مالد اروں اور سرداروں نے کی جبکہ غریب و مسکین لوگ ایمان کی طرف زیادہ راغب ہوئے۔ مال و منصب عموماً غفلت پیدا کرتے ہیں جبکہ ان سے دوری خدا کی طرف متوجہ کرتی ہے، اگرچہ فی لقمہ نہ مالدار ہو تا براہے اور نہ ہی غریب ہو تا کوئی فضیلت۔

أَتَرَفْتُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا مَا هَذَا إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ لَا				
أَتَرَفْتُهُمْ	فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا	مَا	هَذَا إِلَّا	بَشَرٌ <sup>(۱)</sup> مِّثْلُكُمْ
ہم نے خوشحالی دی انہیں	دنیا کی زندگی میں	(بولے) نہیں	یہ	مگر ایک آدمی تمہارے جیسا
ہم نے انہیں دنیا کی زندگی میں خوشحالی عطا فرمائی (بولے:) یہ تو تمہارے جیسا ہی ایک آدمی ہے،				
يَا كُلُّ مِمَّا تَأْكُلُونَ مِنْهُ وَيَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُونَ <sup>(۲)</sup>				
يَا كُلُّ	مِمَّا تَأْكُلُونَ مِنْهُ	و	يَشْرَبُ	مِمَّا تَشْرَبُونَ <sup>(۳)</sup>
کھاتا ہے	(اسی میں) جو تم کھاتے ہو	اور	پیتا ہے	(اسی میں) سے جو تم پیتے ہو
جو تم کھاتے ہو اسی میں سے یہ کھاتا ہے اور جو تم پیتے ہو اسی میں سے یہ پیتا ہے ○				
وَلَئِنْ أَطَعْتُمْ بَشَرًا مِّثْلَكُمْ إِنَّكُمْ إِذَا				
و	لَئِنْ	أَطَعْتُمْ <sup>(۲)</sup>	بَشَرًا مِّثْلَكُمْ	إِنَّكُمْ إِذَا
اور	ضرور اگر	تم اطاعت کرو گے	اپنے جیسے ایک آدمی (کی)	پیشک تم اس وقت
اور اگر تم کسی اپنے جیسے آدمی کی اطاعت کرو گے جب تو				
لَخَسِرُونَّ <sup>(۳)</sup> أَلَيْسَ كُمْ أَنْتُمْ إِذَا صُمْتُمْ				
لَخَسِرُونَّ <sup>(۳)</sup>	أَلَيْسَ كُمْ	أَنْتُمْ	إِذَا	صُمْتُمْ
ضرور خسارہ پانے والے (ہو گے)	کیا وہ وعدہ دیتا ہے تمہیں	کہ تم	جب	مرا جاؤ گے اور
تم ضرور خسارہ پانے والے ہو گے ○ کیا تمہیں یہ وعدہ دیتا ہے کہ تم جب مرا جاؤ گے اور				
كُنْتُمْ تُرَابًا وَعِظَامًا أَنْتُمْ مُخْرَجُونَ <sup>(۴)</sup> هِيَ هَات				
كُنْتُمْ	تُرَابًا	و	عِظَامًا	أَنْتُمْ مُخْرَجُونَ <sup>(۴)</sup> هِيَ هَات
ہو جاؤ گے	مٹی اور	ہڈیاں	(اس کے بعد) پیشک تم	نکالے جاؤ گے بہت دور ہے
مٹی اور ہڈیاں ہو جاؤ گے کہ (اس کے بعد پھر) تم نکالے جاؤ گے ○ جو وعدہ تم سے کیا جا رہا ہے				

کفار کافری کی اطاعت میں  
اپنی ناکامی سمجھنا

کفار کافری کے بعد اٹھنے پر انہیں توبہ اور اسے عید سمجھنا

۱۔ نبی کو اپنے جیسا بشر کہنا اور ان کے ظاہری کھانے پینے کو دیکھنا اور ان کے باطنی مقام اور نزول و جی کو نہ دیکھنا ہمیشہ سے کفار کا کام رہا ہے۔

۲۔ نبی ﷺ کی پیروی میں ناکامی جبکہ نافرمانی میں کامیابی سمجھنا کفار کا طریقہ ہے حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ نبی ﷺ کی اطاعت خسارے سے بچاتی اور دنیا و آخرت کی سعادتوں سے سرفراز کرتی ہے۔ افسوس! کچھ نام نہاد مسلمان بھی ایسے ہیں جو کفار کے اخلاق و کردار اور اعمال و افعال کی پیروی کو کامیابی اور خدا کے رسول ﷺ کی اطاعت کے طریقے پر چلنے کو تار کی دو قیاسیت اور ترقی کی راہ میں رکاوٹ سمجھتے ہیں۔



هِيَاهَاتَ لِمَا تُوْعَدُونَ ﴿۳۶﴾ إِنَّ هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا

هِيَاهَاتَ	لِمَا	تُوْعَدُونَ ﴿۳۶﴾	إِنَّ هِيَ	إِلَّا	حَيَاتُنَا الدُّنْيَا
بہت دور ہے	جس کا	تم سے وعدہ کیا جا رہا ہے	نہیں	یہ	ہماری دنیاوی زندگی

وہ بہت دور ہے وہ بہت دور ہے ○ زندگی تو صرف ہماری دنیا کی زندگی ہے،

نَسُوتُ وَنَحْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوثِينَ ﴿۳۷﴾ إِنَّ هُوَ إِلَّا

نَسُوتُ	وَ	نَحْيَا	وَ	مَا	نَحْنُ	بِمَبْعُوثِينَ ﴿۳۷﴾	إِنَّ هُوَ	إِلَّا
ہم مرتے ہیں	اور	جیتے ہیں	اور	نہیں	ہم	اٹھائے جانے والے	نہیں	وہ

ہم مرتے ہیں اور جیتے ہیں اور ہم اٹھائے جانے والے نہیں ہیں ○ یہ تو صرف

رَجُلٌ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا وَمَا نَحْنُ لَهُ

رَجُلٌ افْتَرَىٰ	عَلَى اللَّهِ	كَذِبًا	وَ	مَا	نَحْنُ	لَهُ
ایک آدمی اس نے بہتان باندھا ہے	اللہ پر	جھوٹ	اور	نہیں	ہم	اس کا

ایک ایسا مرد ہے جس نے اللہ پر جھوٹ باندھا ہے اور ہم اس کا

بِمُؤْمِنِينَ ﴿۳۸﴾ قَالَ رَبِّ انصُرْنِي بِمَا

بِمُؤْمِنِينَ ﴿۳۸﴾	قَالَ	رَبِّ	انصُرْنِي	بِمَا
یقین کرنے والے	(رسول نے) عرض کی	اے میرے رب	مدد فرما میری	(اس) وجہ سے کہ

یقین کرنے والے نہیں ہیں ○ عرض کی: اے میرے رب! میری مدد فرما

كَذَّبُونِ ﴿۳۹﴾ قَالَ عَمَّا قَلِيلٍ لِّيُصْبِحَنَّ لِي مِثْنُ

كَذَّبُونِ ﴿۳۹﴾	قَالَ	عَمَّا قَلِيلٍ	لِّيُصْبِحَنَّ	لِي مِثْنُ
انہوں نے جھٹلایا ہے مجھے	(اللہ نے) فرمایا	تھوڑی (دیر) میں	ضرور وہ ہو جائیں گے	پچھتاتے والے

کیونکہ انہوں نے مجھے جھٹلایا ہے ○ اللہ نے فرمایا: تھوڑی دیر میں یہ پچھتاتے والے ہو جائیں گے ○

۱..... خود کو عقل کل سمجھنا اور حق بات کو کسی صورت تسلیم نہ کرنا بد عقلی، نادانی اور کفار کا طرز عمل ہے۔ فی زمانہ ایسے لوگوں کی کمی نہیں جو اپنی سوچ کے علاوہ کسی چیز کو صحیح ماننے پر تیار نہیں، یہاں تک کہ صحابہ و تابعین و سلف صالحین پر بھی اعتراض کرنے سے نہیں ڈرتے جبکہ دینی عقائد و اعمال نیز دینی طبع، علمائے دین اور علمائے دین پر اعتراض کرنا تو ایک فیشن بن چکا ہے، لیکن اتنا یاد رکھیں کہ مرنے کے بعد ایک دن خدا کو ان حرکتوں کا جواب دینا ہے۔ ۲..... کافر سرداروں نے حضرت ہود علیہ السلام کے بارے میں کہا کہ یہ ایک ایسا آدمی ہے جس نے خود کو اللہ تعالیٰ کا نبی بتا کر اور مرنے کے بعد زندہ ہونے کی خبر دے کر

فَاخَذَتْهُمْ الصَّيْحَةُ بِالْحَقِّ فَجَعَلْنَهُمْ غُثَاءً ۚ فَبُعْدًا				
فَاخَذَتْهُمْ	الصَّيْحَةُ بِالْحَقِّ	فَجَعَلْنَهُمْ	غُثَاءً	فَبُعْدًا
تو پکڑ لیا انہیں	(سچی چٹکھاڑ (نے)	تو ہم نے بنا دیا انہیں	سو کھی گھاس کوڑا	تو دوری ہو
تو سچی چٹکھاڑ نے انہیں پکڑ لیا تو ہم نے انہیں سو کھی گھاس کوڑا بنا دیا تو ظالم لوگوں				
لِلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝۳۱ ثُمَّ أَنْشَأْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ قُرُونًا آخَرِينَ ۝۳۲				
لِلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝۳۱	ثُمَّ	أَنْشَأْنَا	مِنْ بَعْدِهِمْ	قُرُونًا آخَرِينَ ۝۳۲
ظالم لوگوں کے لئے	پھر	ہم نے پیدا کیں	ان کے بعد	دوسری قومیں
کیلئے دوری ہو ○ پھر ان کے بعد ہم نے دوسری بہت سی قومیں پیدا کیں ○				
مَا تَسْبِقُ مِنْ أُمَّةٍ أَجَلَهَا وَمَا يَسْتَأْخِرُونَ ۝۳۳ ثُمَّ أَرْسَلْنَا				
مَا تَسْبِقُ	مِنْ أُمَّةٍ	أَجَلَهَا	و	مَا يَسْتَأْخِرُونَ ۝۳۳
پہلے نہیں جاتی	کوئی امت	(ابنی مدت (سے)	اور	نہ وہ پیچھے رہتے ہیں
کوئی امت اپنی مدت سے نہ پہلے جاتی ہے اور نہ وہ پیچھے رہتے ہیں ○ پھر ہم نے لگاتار				
رُسُلَنَا تَتْرًا ۝۳۴ كُلَّمَا جَاءَ أُمَّةً رَّسُولُهَا كَذَّبُوهُ				
رُسُلَنَا	تَتْرًا	كُلَّمَا	جَاءَ	أُمَّةً رَّسُولُهَا
اپنے رسول	لگاتار	جب کبھی	آیا	کسی امت (کے پاس)
اپنے رسول بھیجے۔ جب کبھی کسی امت کے پاس اس کا رسول آیا تو انہوں نے اسے جھٹلایا				
فَاتَّبَعْنَا بَعْضَهُمْ بَعْضًا وَجَعَلْنَهُمْ آحَادِيثَ ۚ فَبُعْدًا				
فَاتَّبَعْنَا	بَعْضَهُمْ	بَعْضًا	و	جَعَلْنَهُمْ
تو ہم نے پیچھے کیا	ان کے بعض (کو)	بعض (کے)	اور	بنا ڈالا انہیں
تو ہم نے ایک کو دوسرے سے ملا دیا اور انہیں داستانیں بنا ڈالا تو				

(پچھلے لئے کامیاب) اللہ عزوجل پر جھوٹ باندھا ہے اور ہم اس کی بات کا یقین کرنے والے نہیں ہیں۔

۱..... یہاں تنبیہ کی گئی ہے کہ پہلی قوموں نے نبیوں کو جھٹلایا تو انہیں ہلاک کر کے قصے کہانیاں بنا دیا گیا، محمد رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تکذیب کر کے تمہارا بھی کہیں یہی حال نہ ہو۔



لَقَوْمٍ لَا يُؤْمِنُونَ ۳۳ ثُمَّ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ وَآخَاهُ

لَقَوْمٍ	لَا يُؤْمِنُونَ ۳۳	ثُمَّ	أَرْسَلْنَا	مُوسَىٰ	وَ	آخَاهُ
(ان) لوگوں کیلئے	جو ایمان نہیں لاتے	پھر	ہم نے بھیجا	موسیٰ	اور	اس کے بھائی

ایمان نہ لانے والے دور ہوں ○ پھر ہم نے موسیٰ اور اس کے بھائی ہارون کو

هُرُونَ ۳۴ بِأَيَّتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِينٍ ۳۵ اِلٰی فِرْعَوْنَ وَمَلَٖٓٔہ

هُرُونَ	بِأَيَّتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِينٍ ۳۵	اِلٰی فِرْعَوْنَ وَمَلَٖٓٔہ
ہارون (کو)	اپنی آیتوں اور روشن دلیل کے ساتھ	فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف

اپنی آیتوں اور روشن دلیل کے ساتھ بھیجا ○ فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف

فَاسْتَكْبَرُوا وَكَانُوا قَوْمًا عَالِينَ ۳۶ فَقَالُوا اَنْتُمْ مِنْ

فَاسْتَكْبَرُوا	وَ	كَانُوا	قَوْمًا عَالِينَ ۳۶	فَقَالُوا	اَنْتُمْ مِنْ
تو انہوں نے تکبر کیا	اور	وہ تھے	غلبہ پائے ہوئے لوگ	تو انہوں نے کہا	کیا ہم ایمان لے آئیں

تو انہوں نے تکبر کیا اور وہ غلبہ پائے ہوئے لوگ تھے ○ تو کہنے لگے: کیا ہم اپنے جیسے

لِبَشَرَيْنِ مِثْلِنَا وَقَوْمُهُمَا لَنَا عِدُونَ ۳۷

لِبَشَرَيْنِ مِثْلِنَا	وَ	قَوْمُهُمَا	لَنَا	عِدُونَ ۳۷
اپنے جیسے دو آدمیوں پر	اور (حالانکہ)	ان دونوں کی قوم	ہماری	اطاعت گزار، خدمتگار (ہے)

دو آدمیوں پر ایمان لے آئیں حالانکہ ان کی قوم ہماری اطاعت گزار ہے ○

فَكَذَّبُوهُمَا فَكَانُوا مِنَ الْمُهْلَكِينَ ۳۸ وَلَقَدْ

فَكَذَّبُوهُمَا	فَكَانُوا	مِنَ الْمُهْلَكِينَ ۳۸	وَ	لَقَدْ
تو انہوں نے جھٹلایا ان دونوں کو	تو ہو گئے	ہلاک کئے جانے والوں میں سے	اور	ضرور بیشک

تو انہوں نے ان دونوں کو جھٹلایا تو ہلاک کئے جانے والوں میں سے ہو گئے ○ اور بیشک

۱..... یہاں آیات سے مراد معجزات اور روشن دلیل سے مراد عصا ہے، یہ بھی اگرچہ معجزات میں داخل ہے لیکن بہت منفرد ہونے کی وجہ سے اسے جدا کر کیا گیا ہے۔

اتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُونَ ﴿۳۹﴾ وَجَعَلْنَا

اتَيْنَا	مُوسَى	الْكِتَابَ	لَعَلَّهُمْ	يَهْتَدُونَ ﴿۳۹﴾	وَ	جَعَلْنَا
ہم نے عطا کی	موسیٰ (کو)	کتاب	تاکہ وہ (بنی اسرائیل)	ہدایت پاجائیں	اور	ہم نے بنا دیا

ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا فرمائی تاکہ (بنی اسرائیل) ہدایت پاجائیں ○ اور ہم نے

ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّةٍ آيَةً وَأَوْيٰنُهُمَا إِلَىٰ رَبْوَةٍ

ابْنَ مَرْيَمَ	وَ	أُمَّةٍ	آيَةً ﴿۱﴾	وَ	أَوْيٰنُهُمَا	إِلَىٰ رَبْوَةٍ
مریم کے بیٹے	اور	اس (بیٹے کی ماں) کو	نشانی	اور	ٹھکانہ دیا انہیں	ایک بلند زمین کی طرف

مریم اور اس کے بیٹے کو نشانی بنا دیا اور انہیں ایک بلند،

ذَاتِ قَرَارٍ وَمَعِينٍ ﴿۵﴾ يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُّوْا

ذَاتِ قَرَارٍ	وَ	مَعِينٍ ﴿۵﴾	يَا أَيُّهَا	الرُّسُلُ	كُلُّوْا
ٹھہرنے کے لائق	اور	آنکھوں کے سامنے بہتے پانی (والی)	اے	رسولو	کھاؤ

رہائش کے قابل اور آنکھوں کے سامنے بہتے پانی والی سر زمین میں ٹھکانہ دیا ○ اے رسولو! پاکیزہ چیزیں

مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ

مِنَ الطَّيِّبَاتِ	وَ	اعْمَلُوا ﴿۲﴾	صَالِحًا	إِنِّي	بِمَا تَعْمَلُونَ
پاکیزہ چیزوں سے	اور	عمل کرو	اچھا، نیک	بیشک میں	تم عمل کرتے ہو

کھاؤ اور اچھا کام کرو، بیشک میں تمہارے کاموں کو

عَلَيْكُمْ ﴿۵﴾ وَإِنَّ هَذِهِ أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَأَنَا

عَلَيْكُمْ ﴿۵﴾	وَ	إِنَّ	هَذِهِ	أُمَّتُكُمْ	أُمَّةً وَاحِدَةً	وَأَنَا
جاننے والا (ہوں)	اور	بیشک	یہ (اسلام)	تمہارا دین	ایک ہی دین (ہے)	میں

جانتا ہوں ○ اور بیشک یہ تمہارا دین ایک ہی دین ہے اور میں

۱..... حضرت مریم زوجہ اللہ تعالیٰ علیہا کاشانی ہونا اس طور پر ہے کہ انہیں کسی مرد نے نہ چھوا لیکن اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے ان کے پیٹ میں حمل پیدا فرمادیا اور حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نشانی ہونا اس طور پر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں بغیر باپ کے پیدا فرمایا، جھولے میں انہیں کلام کرنے کی طاقت دی اور ان کے دست اقدس سے پیدا انبی اندھوں اور کوڑھ کے مریضوں کو شفا دی اور مردوں کو زندہ فرمایا۔ ۲..... انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام جیسے بارگاہِ الہی کی مقرب ترین ہستیوں پر بھی عبادت فرض تھیں، لہذا کوئی شخص خواہ وہ کسی درجہ کا بوعبادت سے مستغنی نہیں ہو سکتا۔

حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کی والدہ کا اجتماع واقعہ

رزقِ حلال اور یک احوال سے متعلق تمام رسولوں کو مشترکہ ہدایت

تمام انبیاء کا اصل دین ایک ہی تھا



دین سے متعلق امتوں کا رویہ

رَبُّكُمْ فَاتَّقُونَ ﴿٥٢﴾ فَتَقَطَّعُوا أَمْرَهُم بَيْنَهُمْ				
رَبُّكُمْ	فَاتَّقُونَ ﴿٥٢﴾	فَتَقَطَّعُوا	أَمْرَهُمْ	بَيْنَهُمْ
تمہارا رب (ہوں)	تو تم ڈرو مجھ سے	تو انہوں نے کاٹ کر ٹکڑے کر دیا	اپنا امر (دین)	اپنے درمیان
تمہارا رب ہوں تو مجھ سے ڈرو ○ تو ان کی امتوں نے اپنے دین کو آپس میں				
ذُبُرًا ۱ كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ ﴿٥٣﴾				
ذُبُرًا	كُلُّ حِزْبٍ	بِمَا	لَدَيْهِمْ	فَرِحُونَ ﴿٥٣﴾
ٹکڑے ٹکڑے	تمام گروہ	(اس) پر جو	ان کے پاس (ہے)	خوش ہیں
ٹکڑے ٹکڑے کر لیا، ہر گروہ اس پر خوش ہے جو اس کے پاس ہے ○				
قَدْ رَهُمْ فِي غَمَرَاتِهِمْ حَتَّىٰ حِينٍ ﴿٥٤﴾ أَيْخُسَبُونَ				
قَدْ رَهُمْ	فِي غَمَرَاتِهِمْ	حَتَّىٰ حِينٍ ﴿٥٤﴾	أَيْخُسَبُونَ	
تو تم چھوڑ دو انہیں	ان کی جہالت (گرہی) میں	ایک مدت تک	کیا وہ گمان کر رہے ہیں	
تو تم انہیں ایک مدت تک ان کی گراہی میں چھوڑ دو ○ کیا یہ خیال کر رہے ہیں				
أَتَنَابِدُهُمْ بِهٖ مِنْ مَّالٍ وَبَنِينَ ۱ نُسَارِعُ ﴿٥٥﴾				
أَتَنَابِدُهُمْ بِهٖ	مِنْ مَّالٍ وَبَنِينَ ۱	نُسَارِعُ ﴿٥٥﴾		
کہ جس کے ساتھ ہم مدد کر رہے ہیں ان کی	(یعنی) مال اور بیٹوں سے	(تو) ہم جلدی کر رہے ہیں		
کہ وہ جو ہم مال اور بیٹوں کے ساتھ ان کی مدد کر رہے ہیں ○ تو یہ ہم ان کیلئے				
لَهُمْ فِي الْخَيْرَاتِ ۱ بَلْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿٥٦﴾ إِنَّ الَّذِينَ هُمْ				
لَهُمْ	فِي الْخَيْرَاتِ	بَلْ	لَا يَشْعُرُونَ ﴿٥٦﴾ (۱)	إِنَّ الَّذِينَ هُمْ
ان کے لئے	بھلائیوں میں	بلکہ	انہیں خبر نہیں	وہ لوگ جو وہ
بھلائیوں میں جلدی کر رہے ہیں؟ بلکہ انہیں خبر نہیں ○ بیشک وہ جو				

۱..... کفار کے پاس مال اور اولاد کی کثرت اللہ تعالیٰ کے ان سے راضی ہونے کی دلیل نہیں بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے انہیں ڈھیل ہے۔ فی زمانہ کفار کی دنیوی علوم و فنون میں ترقی اور مال و دولت کی بہتات دیکھ کر بعض حضرات یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہے جیسا کہ وہ اس قدر ترقی یافتہ ہیں۔ یہ غلط فہمی ہے ورنہ تو فرعون و عمرو کو بھی عذاب سے پہلے خدا کا پسندیدہ بندہ مان لیتا چاہئے کہ یہ سب کچھ تو ان کے پاس بھی تھا تو جب وہ دنیوی ترقی کے باوجود خدا کے دشمن بن گئے، پسندیدہ بندے نہیں تو آج کے کفار اسی ترقی و خوشحالی سے خدا کے پسندیدہ کیوں بن گئے۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو کسی کفار پر نعمتوں کی بہتات رضا اے الہی کی دلیل نہیں

کامل ایمان والوں کی صفات

مِّنْ خَشْيَةِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُونَ ﴿۵۷﴾ وَالَّذِينَ هُمْ بِآيَاتِ رَبِّهِمْ

مِّنْ خَشْيَةِ رَبِّهِمْ	مُشْفِقُونَ ﴿۵۷﴾	وَ	الَّذِينَ	هُمْ	بِآيَاتِ رَبِّهِمْ
اپنے رب کے خوف سے	ڈرنے والے (ہیں)	اور	وہ لوگ جو	وہ	اپنے رب کی آیتوں پر

اپنے رب کے ڈر سے خوفزدہ ہیں ○ اور وہ جو اپنے رب کی آیتوں پر

يُؤْمِنُونَ ﴿۵۸﴾ وَالَّذِينَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُونَ ﴿۵۹﴾ وَ

يُؤْمِنُونَ ﴿۵۸﴾	وَ	الَّذِينَ	هُمْ	بِرَبِّهِمْ	لَا يُشْرِكُونَ ﴿۵۹﴾	وَ
ایمان لاتے ہیں	اور	وہ لوگ جو	وہ	اپنے رب کے ساتھ	(کسی کو) شریک نہیں کرتے	اور

ایمان لاتے ہیں ○ اور وہ جو اپنے رب کے ساتھ (کسی کو) شریک نہیں کرتے ○ اور

الَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا آتَوْا وَقُلُوبُهُمْ وَجَلَةٌ

الَّذِينَ	يُؤْتُونَ	مَا	آتَوْا	وَ	قُلُوبُهُمْ	وَجَلَةٌ ﴿۱﴾
وہ لوگ جو	دیتے ہیں	جو کچھ	انہوں نے دیا	اور (جبکہ)	ان کے دل	ڈر رہے ہیں

وہ جنہوں نے جو کچھ دیا وہ اس حال میں دیتے ہیں کہ ان کے دل اس بات سے ڈر رہے ہیں

أَتَتْهُمْ إِلَىٰ رَبِّهِمْ لَاجِعُونَ ﴿۶۰﴾ أُولَٰئِكَ يُسْرِعُونَ

أَتَتْهُمْ	إِلَىٰ رَبِّهِمْ	لَاجِعُونَ ﴿۶۰﴾	أُولَٰئِكَ	يُسْرِعُونَ
(اس سے) کہ وہ	اپنے رب کی طرف	لوٹنے والے (ہیں)	یہ لوگ	جلدی کرتے ہیں

کہ وہ اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں ○ یہ لوگ بھلائیوں میں

فِي الْخَيْرَاتِ وَهُمْ لَهَا سَابِقُونَ ﴿۶۱﴾ وَلَا نُكَلِّفُ

فِي الْخَيْرَاتِ	وَ	هُمْ	لَهَا	سَابِقُونَ ﴿۶۱﴾	وَ	لَا نُكَلِّفُ
بھلائیوں میں	اور	وہی	ان کے لیے	آگے بڑھنے والے (ہیں)	اور	ہم بوجھ نہیں رکھتے

جلدی کرتے ہیں اور یہی بھلائیوں کی طرف سبقت لے جانے والے ہیں ○ اور ہم کسی جان پر

۱..... پہلے زمانے کے لوگ شب و روز عبادت میں گزارتے اور پھر بھی ڈرتے تھے کہ کہیں ان کے عمل نامقبول نہ ہو جائیں لیکن آج کی صورت حال ایسی ہے جیسی ایک روایت میں بیان کی گئی ہے۔ ”لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آنے کا جس میں قرآن پاک ان کے دلوں میں ایسے پرانا ہو جائے گا جیسے بدن پر کپڑے پرانے ہو جاتے ہیں، ان کے تمام کام لاچار کی وجہ سے ہوں گے جس میں خوف نہیں ہو گا، اگر ان میں سے کوئی اچھا عمل کرے گا تو کہے گا یہ مقبول ہو گا اور اگر برائی کرے گا تو کہے گا میری بخشش ہو جائے گی۔ (احیاء علوم الدین، ۳/۴۷۳)

ایمان والوں کو ایک شباعت



## نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا وَلَدَيْنَا كِتَابٌ

نَفْسًا	إِلَّا	وُسْعَهَا <sup>(۱)</sup>	و	لَدَيْنَا	كِتَابٌ
کسی جان (پر)	مگر	اس کی طاقت (کے مطابق)	اور	ہمارے پاس	ایک کتاب (ہے)
اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں رکھتے اور ہمارے پاس ایک کتاب ہے					

## يَبْطِشُ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ۖ بَلْ قُلُوبُهُمْ

يَبْطِشُ	بِالْحَقِّ	و	هُمْ	لَا يُظْلَمُونَ ۖ	بَلْ قُلُوبُهُمْ
جو بیان کرتی ہے	حق	اور	وہ	ان پر ظلم نہ کیا جائے گا	بلکہ ان (کافروں) کے دل
جو حق بیان کرتی ہے اور ان پر ظلم نہ ہو گا ۝ بلکہ کافروں کے دل					

## فِي غَمَرَةٍ مِّنْ هَذَا وَلَهُمْ أَعْمَالٌ مِّنْ دُونِ ذَلِكَ

فِي غَمَرَةٍ	مِّنْ هَذَا	و	لَهُمْ	أَعْمَالٌ	مِّنْ دُونِ ذَلِكَ
غفلت میں (ہیں)	اس (قرآن) سے	اور	ان کے	کام	ان (مسلمانوں کے اعمال) کے علاوہ (ہیں)
اس قرآن سے غفلت میں ہیں اور کافروں کے کام ان اعمال کے علاوہ ہیں					

## هُمْ لَهَا عَمَلُونَ ۖ حَتَّىٰ إِذَا آخَذْنَا مِيثَرَفِيهِمْ

هُمْ لَهَا	عَمَلُونَ ۖ	حَتَّىٰ	إِذَا	آخَذْنَا	مِيثَرَفِيهِمْ
جن کو وہ	کر رہے (ہیں)	یہاں تک کہ	جب	ہم نے پکڑا	ان کے خوشحال لوگوں (کو)
جنہیں یہ کر رہے ہیں ۝ یہاں تک کہ جب ہم نے ان کے خوشحال لوگوں کو عذاب میں					

## بِالْعَذَابِ إِذَا هُمْ يَجْعَرُونَ ۖ لَا تَجْعَرُ وَالْيَوْمَ ۖ إِنَّكُمْ

بِالْعَذَابِ <sup>(۲)</sup>	إِذَا	هُمْ	يَجْعَرُونَ ۖ	لَا تَجْعَرُوا	وَالْيَوْمَ ۖ إِنَّكُمْ
عذاب میں	(تو) جھبی	وہ	فریاد کرنے لگے	تم فریاد نہ کرو	آج بیشک تم
پکڑا تو جھبی وہ فریاد کرنے لگے ۝ آج فریاد نہ کرو، بیشک					

۱..... یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا فضل اور احسان ہے کہ وہ اپنے بندوں پر ان کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا۔ اس سے معلوم ہوا کہ ہمیں عبادات و معاملات کے متعلق وہی احکام دیئے گئے ہیں جن پر ہم عمل کر سکتے ہیں۔ اپنی سستی اور کوتاہی کو اس حیلے کا ذریعہ نہ بنایا جائے کہ وہی احکام پر عمل کرنا آج کے زمانے میں بڑا مشکل ہے۔ ۲..... یہاں عذاب سے مراد بدر کے دن قتل کیا جانا ہے اور ایک قول یہ ہے کہ اس سے مراد فاقوں اور بیوک کی وہ مصیبت ہے جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دعا سے ان پر مسلط کی گئی اور اس کی وجہ سے ان کی حالت یہاں تک پہنچ گئی تھی کہ وہ کتے اور مردار تک کھا گئے۔

## مَّا لَآتُصْرُونَ ۝۶۵ قَدْ كَانَتْ آيَتِي تُشْلِي عَلَيْكُمْ

مِنَّا	لَا تُصْرُونَ ۝۶۵	قَدْ	كَانَتْ آيَتِي تُشْلِي	عَلَيْكُمْ
ہماری طرف سے	تمہاری مدد نہیں کی جائے گی	بیشک	میری آیتیں پڑھی جاتی تھیں	تم پر

ہماری طرف سے تمہاری مدد نہیں کی جائے گی ○ بیشک میری آیات کی تمہارے سامنے تلاوت کی جاتی تھی

## فَكُنْتُمْ عَلَىٰ آعْقَابِكُمْ تُنْكَصُونَ ۝۶۶ مُسْتَكْبِرِينَ بِهِ

فَكُنْتُمْ عَلَىٰ آعْقَابِكُمْ تُنْكَصُونَ ۝۶۶	مُسْتَكْبِرِينَ	بِهِ
تو تم اپنی ایڑیوں کے بل الٹے پلٹ جاتے تھے	تکبر کرتے	اس (خانہ کعبہ کی خدمت) پر

تو تم اپنی ایڑیوں کے بل الٹے پلٹتے تھے ○ خانہ کعبہ کی خدمت پر ڈینگیں مارتے،

## سِرًّا تَهْجُرُونَ ۝۶۷ أَفَلَمْ يَدَّبَّرُوا

سِرًّا	تَهْجُرُونَ ۝۶۷	أَفَلَمْ يَدَّبَّرُوا
رات کو الٹی سیدھی باتیں کرتے	(حق کو) چھوڑتے ہوئے	تو کیا انہوں نے غور و فکر نہیں کیا

رات کو الٹی سیدھی باتیں ہانکتے، (حق کو) چھوڑتے ہوئے ○ کیا انہوں نے قرآن میں

## الْقَوْلَ أَمْ جَاءَهُمْ مَّا لَمْ يَأْتِ آبَاءَهُمُ الْأَوَّلِينَ ۝۶۸

الْقَوْلَ	أَمْ	جَاءَهُمْ	مَا لَمْ يَأْتِ	آبَاءَهُمُ الْأَوَّلِينَ ۝۶۸ (۱)
بات (یعنی قرآن میں)	یا	آیا ان کے پاس	وہ جو	ان کے پہلے باپ دادا (کے پاس)

غور و فکر نہیں کیا؟ یا کیا ان کے پاس وہ آیا جو ان کے باپ دادا کے پاس نہ آیا تھا؟ ○

## أَمْ لَمْ يَعْرِفُوا رَسُولَهُمْ فَهُمْ لَهُ مُنْكَرُونَ ۝۶۹ أَمْ

أَمْ	لَمْ يَعْرِفُوا	رَسُولَهُمْ	فَهُمْ	لَهُ	مُنْكَرُونَ ۝۶۹	أَمْ
یا	انہوں نے نہیں پہچانا	اپنے رسول (کو)	تو وہ	اس کا	انکار کرنے والے (ہیں)	یا

یا کیا انہوں نے اپنے رسول کو پہچانا نہیں ہے؟ تو وہ اس کا انکار کر رہے ہیں ○ یا

۱..... یعنی رسول کا تشریف لانا ایسی نرا بات نہیں ہے جو کبھی پہلے زمانے میں ہوئی ہی نہ ہو جس کی بنا پر کفار یہ کہہ کر ایمان لانے سے انکار کر دیں کہ ہمیں خبر ہی نہ تھی کہ رسول بھی آیا کرتے ہیں۔ اگر کبھی پہلے کوئی رسول آیا ہوتا اور ہم نے اس کا تذکرہ سنا ہوتا تو ہم کیوں اس رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نہ مانتے۔



يَقُولُونَ بِهِ جِنَّةٌ ۖ بَلْ جَاءَهُمُ بِالْحَقِّ وَ

يَقُولُونَ	بِهِ	جِنَّةٌ	بَلْ	جَاءَهُمْ	بِالْحَقِّ	وَ
وہ کہتے ہیں	اس (رسول) پر	جنون (طاری ہے)	بلکہ	وہ آیا ان کے پاس	حق کے ساتھ	اور

وہ کہتے ہیں کہ اس رسول پر جنون طاری ہے بلکہ وہ تو ان کے پاس حق کے ساتھ تشریف لائے ہیں اور

أَكْثَرُهُمْ لِلْحَقِّ كُرْهُونَ ۖ وَلَوْ اتَّبَعَ الْحَقُّ

أَكْثَرُهُمْ	لِلْحَقِّ	كُرْهُونَ ۖ	وَ	لَوْ	اتَّبَعَ	الْحَقُّ
ان (کافروں) میں اکثر	حق کو	ناپسند کرنے والے (ہیں)	اور	اگر	پیروی کرتا	حق

ان کافروں میں اکثر حق کو ناپسند کرنے والے ہیں ○ اور اگر حق ان کی خواہشوں کی

أَهْوَاءَهُمْ لَفَسَدَتِ السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ وَمَنْ

أَهْوَاءَهُمْ (۱)	لَفَسَدَتِ	السَّمَوَاتُ	وَ	الْأَرْضُ	وَ	مَنْ
ان کی خواہشات (کی)	(تو) ضرور تباہ ہو جاتے	آسمان	اور	زمین	اور	جو کوئی

پیروی کرتا تو ضرور آسمان اور زمین اور جو کوئی

فِيهِنَّ ۖ بَلْ أَتَيْنَهُم بِذِكْرِهِمْ فَهُمْ عَنْ ذِكْرِهِمْ

فِيهِنَّ	بَلْ	أَتَيْنَهُم بِذِكْرِهِمْ	فَهُمْ	عَنْ ذِكْرِهِمْ
ان میں (ہیں)	بلکہ	ہم لائے ان کے پاس ان کی نصیحت	تو وہ	اپنی نصیحت (ہی) سے

ان میں ہیں سب تباہ ہو جاتے بلکہ ہم تو ان کے پاس ان کی نصیحت لائے ہیں تو وہ اپنی نصیحت ہی سے

مُعْرِضُونَ ۖ أَمْ تَسْأَلُهُمْ خَرْجًا فَخَرَّاجُ رَبِّكَ

مُعْرِضُونَ ۖ	أَمْ	تَسْأَلُهُمْ	خَرْجًا	فَخَرَّاجُ رَبِّكَ
منہ پھیرے ہوئے (ہیں)	کیا	تم مانگتے ہو ان سے	کچھ اجرت	تو تمہارے رب کا اجر

منہ پھیرے ہوئے ہیں ○ کیا تم ان سے کچھ اجرت مانگتے ہو؟ تو تمہارے رب کا اجر

۱..... یعنی اگر قرآن پاک میں کفار کی خواہشات و نظریات کے مطابق مضامین ہوتے جیسے ایک سے زیادہ خدا ہونا وغیرہ، تو کائنات کا نظام تباہ ہو کر رہ جاتا کیونکہ قرآن مجید کئی کتاب ہے اور اس میں جو چیز مذکور ہے وہ حقیقت بھی ہے، اب اگر قرآن میں دو خدا لکھے ہوتے تو حقیقت میں بھی دو ہوتے لیکن اگر ایسا ہوتا اور ہر خدا کا حکم دوسرے کے مختلف ہوتا تو اب اگر سب کے ارادے ایک ہی وقت میں پورے ہوتے تو ساری کائنات تباہ ہو جاتی۔ خلاصہ یہ کہ قرآن حق کے بیان اور نصیحت پر مشتمل ہے لہذا جو اس میں مذکور ہے اسی کو تسلیم کیا جائے۔

## خَيْرٌ ۖ وَهُوَ خَيْرُ الرَّزِقِينَ ﴿۴۲﴾ وَإِنَّكَ

خَيْرٌ	وَ	هُوَ	خَيْرُ الرَّزِقِينَ ﴿۴۲﴾	وَ	إِنَّكَ
سب سے بہتر (ہے)	اور	وہ	سب سے بہتر روزی دینے والا (ہے)	اور	بیشک تم
سب سے بہتر ہے اور وہ سب سے بہتر روزی دینے والا ہے ○ اور بیشک تم					

## لَتَدْعُوهُمْ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ﴿۴۳﴾ وَإِنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ

لَتَدْعُوهُمْ	إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ﴿۴۳﴾	وَ	إِنَّ	الَّذِينَ	لَا يُؤْمِنُونَ
ضرور بلاتے ہوں انہیں	سیدھے راستے کی طرف	اور	بیشک	وہ لوگ جو	ایمان نہیں لاتے
انہیں سیدھی راہ کی طرف بلاتے ہوں ○ اور بیشک جو آخرت پر					

## بِالْآخِرَةِ ۚ عَنِ الصِّرَاطِ لَنُكْبِتُونَ ﴿۴۴﴾ وَلَوْ رَحِمْنَاهُمْ وَ

بِالْآخِرَةِ ﴿۴۴﴾	عَنِ الصِّرَاطِ	لَنُكْبِتُونَ ﴿۴۴﴾	وَ	لَوْ	رَحِمْنَاهُمْ
آخرت پر	(سیدھی) راہ سے	ضرور کترائے ہوئے (ہیں)	اور	اگر	ہم رحم فرماتے ان پر
ایمان نہیں لاتے وہ ضرور سیدھی راہ سے کترائے ہوئے ہیں ○ اور اگر ہم ان پر رحم فرماتے اور					

## كَشَفْنَا مَا بِهِمْ صُرُّوا لَكَ جُؤًا فِي طُعْيَانِهِمْ

كَشَفْنَا	مَا	بِهِمْ	مِّنْ صُرِّ	لَكَ جُؤًا	فِي طُعْيَانِهِمْ
ٹال دیتے	جو	ان پر (پڑی تھی)	مصیبت	(تو) ضرور ڈھیٹ پن کرتے	اپنی سرکشی میں
جو مصیبت ان پر پڑی تھی وہ ٹال دیتے تو یہ اپنی سرکشی میں بھٹکتے ہوئے					

## يَعْمَهُونَ ﴿۴۵﴾ وَلَقَدْ أَخَذْنَاهُم بِالْعَذَابِ فَمَا اسْتَكَانُوا

يَعْمَهُونَ ﴿۴۵﴾	وَ	لَقَدْ	أَخَذْنَاهُمْ	بِالْعَذَابِ	فَمَا اسْتَكَانُوا
بھٹکتے ہوئے	اور	ضرور بیشک	ہم نے پکڑا انہیں	عذاب میں	تو نہ وہ جھکے
ضرور ڈھیٹ پن کرتے ○ اور بیشک ہم نے انہیں عذاب میں گرفتار کر دیا تو وہ نہ تب اپنے رب کے حضور					

۱..... آخرت پر ایمان اور قیامت کی ہولناکیوں کا خوف راہ حق تلاش کرنے اور اس پر چلنے کا بہت مضبوط ذریعہ ہے۔ جس کے دل سے قیامت کا خوف نکل گیا اس کا سیدھے راستے پر چلنا ممکن نہیں۔ سلف صالحین قیامت سے بہت ڈرتے تھے، مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سورہ "إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ" کی تلاوت فرمائی (جس میں قیامت کی ہولناکیوں کا ذکر ہے) جب اس آیت "وَإِذَا السَّمَاءُ كُوِّرَتْ" (اور جب نامہ اعمال کھولے جائیں گے) پر پہنچے تو (غالبہ خوف کی وجہ سے) بیہوش ہو کر گر پڑے۔ (احیاء علوم الدین، ۴/۲۲۶)



مثلاً عذاب کفار کی ناامیدی

اعضاء کی تعمین اور مخلوق کی ناشکری

و توحید پر امت کی طرف اشارہ

قدرت الہی کی نشانیوں

لِرَبِّهِمْ وَمَا يَتَصَرَّعُونَ ﴿٦﴾ حَتَّىٰ إِذَا فُتِحْنَا عَلَيْهِمْ

لِرَبِّهِمْ	وَ	مَا يَتَصَرَّعُونَ ﴿٦﴾	حَتَّىٰ	إِذَا	فُتِحْنَا	عَلَيْهِمْ
اپنے رب کے حضور	اور	نہ (اب) عاجزی کر رہے ہیں	یہاں تک کہ	جب	ہم کھولتے ہیں	ان پر

بھٹکے اور نہ ہی (اب) عاجزی کر رہے ہیں ○ یہاں تک کہ جب ہم ان پر کسی سخت عذاب والا

بَابًا ذَا عَذَابٍ شَدِيدٍ إِذَا هُمْ فِيهِ مُبْلِسُونَ ﴿٧﴾ وَهُوَ

بَابًا	ذَا عَذَابٍ شَدِيدٍ	إِذَا	هُم	فِيهِ	مُبْلِسُونَ ﴿٧﴾	وَ	هُوَ
دروازہ	کسی سخت عذاب والا	(تو) اس وقت	وہ	اس میں	ناامید ہونے والے (ہیں)	اور	وہی (ہے)

دروازہ کھولتے ہیں تو اس وقت وہ اس میں ناامید پڑے ہوتے ہیں ○ اور وہی ہے

الَّذِي أُنْشَأَ لَكُمْ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ ۖ قَلِيلًا مَّا

الَّذِي	أُنْشَأَ	لَكُمْ	السَّمْعَ	وَالْأَبْصَارَ	وَالْأَفْئِدَةَ	قَلِيلًا مَّا		
جس نے	بنائے	تمہارے لیے	کان	اور	آنکھیں	اور	دل	بہت ہی کم

جس نے تمہارے لیے کان اور آنکھیں اور دل بنائے، تم بہت ہی کم

تَشْكُرُونَ ﴿٨﴾ وَهُوَ الَّذِي ذَرَأَكُمْ فِي الْأَرْضِ وَإِلَيْهِ

تَشْكُرُونَ ﴿٨﴾	وَ	هُوَ	الَّذِي	ذَرَأَكُمْ	فِي الْأَرْضِ	وَ	إِلَيْهِ
تم شکر ادا کرتے ہو	اور	وہی (ہے)	جس نے	پھیلا یا تمہیں	زمین میں	اور	اسی کی طرف

شکر ادا کرتے ہو ○ اور وہی ہے جس نے تمہیں زمین میں پھیلا یا اور اسی کی طرف

تُحْشَرُونَ ﴿٩﴾ وَهُوَ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ وَ

تُحْشَرُونَ ﴿٩﴾	وَ	هُوَ	الَّذِي	يُحْيِي	وَ	يُمِيتُ	وَ
تمہیں اٹھایا جائے گا	اور	وہی (ہے)	جو	زندہ کرتا ہے	اور	موت دیتا ہے	اور

تمہیں اٹھایا جائے گا ○ اور وہی زندگی دیتا ہے اور وہی موت دیتا ہے،

۱..... کانوں کی تخلیق کا ایک مقصد حق سن کر ہدایت پانا ہے اور آنکھوں کا ایک مقصد ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عظمت پر دلالت کرنے والی نشانوں کا مشاہدہ کیا جائے اور دلوں کی تخلیق کا ایک مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قدرتوں میں غور و فکر کیا جائے۔ اب جس نے ان نعمتوں کو ان کے مقصد میں استعمال نہ کیا تو اس نے ناشکری کی اور حقیقت یہی ہے کہ لوگ بہت کم شکر ادا کرتے ہیں۔ حدیث پاک میں ہے: جس نے صبح کے وقت یہ کہا ”اللَّهُمَّ مَا أَصْبَحَ مِنْ نِعْمَةٍ فَبُذِلَتْ وَحَدَّثَكَ لَا شُكْرَ لَكَ فَكَانَ الْحَصَىٰ وَكَانَ الشُّكْرُ“ تو اس نے اپنے دن کا شکر ادا کر دیا اور جس نے شام کے وقت ایسا کہا تو اس نے اپنی رات کا شکر ادا کر دیا۔ (سنن ابوداؤد، ۴/۳۱۳، الحدیث: ۵۰۷۳)

لَهُ اخْتِلَافُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ۖ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿۸۰﴾ بَلْ قَالُوا				
لَهُ	اِخْتِلَافُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ	أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿۸۰﴾	بَلْ	قَالُوا
اسی کے لئے (ہے)	رات اور دن کا تبدیل ہونا	تو کیا تم سمجھتے نہیں	بلکہ	انہوں نے کہا
رات اور دن کا تبدیل ہونا اسی کے اختیار میں ہے۔ تو کیا تم سمجھتے نہیں؟ ○ بلکہ انہوں نے وہی بات				
مِثْلَ مَا قَالَ الْأَوَّلُونَ ﴿۸۱﴾ قَالُوا إِذَا مِثْنًا				
مِثْلَ	مَا	قَالَ	الْأَوَّلُونَ ﴿۸۱﴾	قَالُوا
(اس کے) جیسا	جو	کہتے تھے	پہلے لوگ	انہوں نے کہا تھا
کہی جو پہلے والے کہتے تھے ○ انہوں نے کہا تھا: کیا جب ہم مرجائیں گے				
وَكُنَّا ثُرَابًا وَابًا وَعِظَامًا إِنَّا لَسَبْعُوثُونَ ﴿۸۲﴾ لَقَدْ				
وَكُنَّا	ثُرَابًا وَابًا	وَعِظَامًا	إِنَّا	لَسَبْعُوثُونَ ﴿۸۲﴾
اور	ہو جائیں گے	مٹی اور	ہڈیاں	(تو) کیا بیشک ہم
اور مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے تو کیا پھر ہم اٹھائے جائیں گے؟ ○ بیشک				
وَعِدْنَا نَحْنُ وَآبَاؤُنَا هَذَا مِنْ قَبْلُ إِن هَذَا إِلَّا				
وَعِدْنَا	نَحْنُ	وَعِدْنَا	وَعِدْنَا	وَعِدْنَا
وعدہ دیا گیا	ہمیں	اور	ہمارے باپ دادا (کو)	یہ (اس سے) پہلے نہیں یہ مگر
ہمیں اور ہم سے پہلے ہمارے باپ دادا کو یہ وعدہ دیا گیا، یہ تو صرف				
أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ﴿۸۳﴾ قُلْ لِّسِنِ الْأَرْضِ وَمَنْ فِيهَا إِنْ				
أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ﴿۸۳﴾	قُلْ	لِّسِنِ الْأَرْضِ	وَمَنْ	فِيهَا إِنْ
پہلے لوگوں کی جھوٹی داستانیں	تم کہو	کس کی ہے زمین	اور	جو کچھ اس میں (ہے) اگر
پہلے لوگوں کی جھوٹی داستانیں ہیں ○ تم فرماؤ: زمین اور جو کچھ اس میں ہے وہ سب کس کا ہے؟ اگر				

۱..... کفار کہہ کر گزشتہ قوموں میں انبیاء علیہم السلام کی بعثت اور پھر قوموں کے کفر و انکار پر عذاب الہی سے ان کی بلائیت کا حال اچھی طرح جانتے تھے۔ انہوں نے آباؤ اجداد کے انکار کو پیش نظر رکھا اور اس کی توثیق کی لیکن ان کے انجام کو نظر انداز کر دیا۔ وجہ یہ کہ جب انسان میں ضد پیدا ہو جائے تو پڑھا لکھا، سمجھدار اور تاریخ و حالات سے باخبر آدمی بھی حق ماننے اور عبرت و نصیحت حاصل کرنے سے آنکھیں بند کر لیتا اور اپنی تمام صلاحیتوں کو باطل کی طرف ہی لگا دیتا ہے۔



كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٨٣﴾ سَيَقُولُونَ لِلّٰهِ ۖ قُلْ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿٨٤﴾

كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٨٣﴾	سَيَقُولُونَ	لِلّٰهِ	قُلْ	أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿٨٤﴾
تم جانتے ہو	اب وہ کہیں گے	اللہ کا	تم کہو	تو کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرتے

تم جانتے ہو ○ اب کہیں گے کہ اللہ کا۔ تم فرماؤ: تو کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرتے؟ ○

قُلْ مَنْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ﴿٨٦﴾

قُلْ	مَنْ	رَبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ	وَ	رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ﴿٨٦﴾
تم کہو	کون (ہے)	ساتوں آسمانوں کا مالک	اور	عرش عظیم کا مالک

تم فرماؤ: ساتوں آسمانوں کا مالک اور عرش عظیم کا مالک کون ہے؟ ○

سَيَقُولُونَ لِلّٰهِ ۖ قُلْ أَفَلَا تَتَّقُونَ ﴿٨٧﴾ قُلْ

سَيَقُولُونَ	لِلّٰهِ	قُلْ	أَفَلَا تَتَّقُونَ ﴿٨٧﴾	قُلْ
اب وہ کہیں گے	(یہ سب) اللہ ہی کا (ہے)	تم کہو	تو کیا تم ڈرتے نہیں	تم کہو

اب کہیں گے: یہ سب اللہ ہی کا ہے۔ تم فرماؤ: تو کیا تم ڈرتے نہیں؟ ○ تم فرماؤ:

مَنْ مِّدَّ يَدَهُ مَلَكُوتٌ كُلِّ شَيْءٍ ۖ وَهُوَ يُجِيرُ وَلَا يُجَارُ

مَنْ مِّدَّ يَدَهُ	مَلَكُوتٌ كُلِّ شَيْءٍ ۖ	وَ	هُوَ	يُجِيرُ	وَ	لَا يُجَارُ
کس کے ہاتھ میں (ہے)	ہر چیز کی ملکیت، قبضہ	اور	وہ	پناہ دیتا ہے	اور	پناہ نہیں دی جاسکتی

ہر چیز کی ملکیت کس کے ہاتھ میں ہے؟ اور وہ پناہ دیتا ہے اور اس کے خلاف

عَلَيْهِ ۚ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٨٨﴾ سَيَقُولُونَ لِلّٰهِ ۖ

عَلَيْهِ ۚ	اِنْ	كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٨٨﴾	سَيَقُولُونَ	لِلّٰهِ
اس کے خلاف	اگر	تم جانتے ہو (تو جواب دو)	اب وہ کہیں گے	(یہ ملکیت) اللہ ہی کیلئے (ہے)

پناہ نہیں دی جاسکتی، اگر تمہیں علم ہے ○ اب کہیں گے: یہ (ملکیت) اللہ ہی کیلئے ہے۔

① یہاں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے دلائل میں غور و فکر کرنے کا پہلے اور اس کی نافرمانی سے بچنے کا بعد میں ذکر کیا گیا۔ اس میں حکمت یہ ہے کہ ان دلائل میں غور و فکر سے اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل ہوگی اور معرفت خوف خدا تک پہنچائے گی۔ معلوم ہو کہ کائنات اور مخلوقات میں غور و فکر کرتے رہنا چاہئے تاکہ دل معرفت خداوندی سے لبریز ہوں اور اس سے خوف خدا پیدا ہو جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے ہمیں روکے۔

قُلْ فَإِنِّي تُسْحَرُونَ ﴿۸۹﴾ بَلْ أَتَيْنَهُم بِالْحَقِّ وَإِنَّهُمْ

قُلْ	فَإِنِّي	تُسْحَرُونَ ﴿۸۹﴾	بَلْ	أَتَيْنَهُم بِالْحَقِّ	وَ	إِنَّهُمْ
تم کہو	تو کیسے	جادو کے فریب میں پڑے ہو	بلکہ	ہم لائے ان کے پاس حق	اور	بیشک وہ

تم فرماؤ: تو کیسے جادو کے فریب میں پڑے ہو؟ ○ بلکہ ہم ان کے پاس حق لائے اور وہ بیشک

لَكُذِبُونَ ﴿۹۰﴾ مَا اتَّخَذَ اللَّهُ مِنْ وَلَدٍ وَمَا كَانَ

لَكُذِبُونَ ﴿۹۰﴾	مَا اتَّخَذَ	اللَّهُ	مِنْ وَلَدٍ ﴿۱﴾	وَ	مَا كَانَ
ضرور جھوٹے (ہیں)	نہ بنایا، اختیار نہ کیا	اللہ (نے)	(اپنا) کوئی بچہ	اور	نہیں ہے

جھوٹے ہیں ○ اللہ نے کوئی بچہ اختیار نہ کیا اور نہ اس کے ساتھ

مَعَهُ مِنْ إِلَهٍ إِذَا الذَّهَبَ كُلُّ إِلَهٍ بِمَا

مَعَهُ	مِنْ إِلَهٍ	إِذَا	الذَّهَبَ كُلُّ إِلَهٍ بِمَا
اس کے ساتھ	کوئی (دوسرا) معبود	(اگر ایسا ہوتا تو) اس وقت	ضرور لے جاتا ہر معبود جو

کوئی دوسرا معبود ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو ہر معبود

خَلَقَ وَلَعَلَّا بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ سُبْحَنَ اللَّهُ

خَلَقَ	وَ	لَعَلَّا	بَعْضُهُمْ	عَلَى بَعْضٍ	سُبْحَنَ اللَّهُ
اس نے پیدا کیا	اور	ضرور بڑائی، غلبہ چاہتے	ان کے بعض	بعض پر	اللہ پاک ہے

اپنی مخلوق لے جاتا اور ضرور ان میں سے ایک دوسرے پر بڑائی و غلبہ چاہتا۔ اللہ ان باتوں سے

عَمَّا يَصِفُونَ ﴿۹۱﴾ عِلْمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَعَلَىٰ عَمَّا

عَمَّا	يَصِفُونَ ﴿۹۱﴾	عِلْمِ الْغَيْبِ ﴿۲﴾ وَالشَّهَادَةِ	فَعَلَىٰ	عَمَّا
(اس) سے جو	وہ بیان کرتے ہیں	ہر پوشیدہ اور ظاہر بات کو جاننے والا	تو وہ بلند ہے	(اس) سے جو

پاک ہے جو یہ بیان کرتے ہیں ○ (وہ اللہ) ہر پوشیدہ اور ظاہر بات کو جاننے والا ہے تو وہ اس سے بلند ہے جو

۱۔ اللہ تعالیٰ اولاد سے پاک ہے کیونکہ اولاد اپنے والدین کی جنس سے ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ نوع اور جنس سے پاک ہے۔ یونہی اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی دوسرا خدا نہیں ہے، اگر بالفرض کوئی دوسرا خدا ہوتا تو اس کا نتیجہ یہ ہوتا کہ ہر معبود اپنی مخلوق کو جدا کر لیتا اور اسے دوسرے کے اختیار میں نہ چھوڑتا اور ضرور ان میں سے ایک دوسرے پر غلبہ پانا چاہتا تو ایسی صورت میں کائنات کے نظام کی تباہی یقینی تھی۔ اس سے معلوم ہوا کہ دو خدا ہونا باطل ہے، خدا ایک ہی ہے اور ہر چیز اس کے اختیار میں ہے۔ ۲۔ قرآن سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے غیب کا علم اپنے پیارے بندوں کو عطا فرمایا ہے لیکن اس کے باوجود خاص لفظ ”عالم الغیب“ اللہ تعالیٰ کی



## يُشْرِكُونَ ۹۲ قُلْ رَبِّ إِمَّا تُرِيئِي مَا

يُشْرِكُونَ ۹۲	قُلْ	رَبِّ	إِمَّا	تُرِيئِي	مَا
وہ شریک ٹھہراتے ہیں	تم عرض کرو	اے میرے رب	اگر	تو دکھا دے مجھے	(وہ) جس کا
یہ شریک ٹھہراتے ہیں ○ تم عرض کرو: اے میرے رب! اگر تو مجھے وہ دکھا دے جس کا					

## يُوعِدُونَ ۹۳ رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِي فِي الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۹۴ وَ

يُوعِدُونَ ۹۳	رَبِّ	فَلَا تَجْعَلْنِي	فِي الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۹۴	وَ
انہیں وعدہ دیا جاتا ہے	اے میرے رب	تو تو (شامل) نہ کرنا مجھے	ظالم لوگوں میں	اور
ان سے وعدہ کیا جاتا ہے ○ تو اے میرے رب! مجھے ان ظالموں میں (شامل) نہ کرنا ○ اور				

## إِنِّي عَلَىٰ أَنْ تُرِيكَ مَا نَعِدُهُمْ

إِنَّا	عَلَىٰ	أَنْ	تُرِيكَ	مَا	نَعِدُهُمْ
بیشک ہم	(اس) پر	کہ	دکھا دیں تجھے	جس کا	ہم وعدہ دے رہے ہیں انہیں
بیشک ہم اس پر قادر ہیں کہ تمہیں وہ دکھا دیں جس کا					

## لَقَدْ رُؤِنَ ۹۵ إِذْ فَعَّ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ السَّيِّئَةِ ط

لَقَدْ رُؤِنَ ۹۵	إِذْ فَعَّ	بِالَّتِي	هِيَ	أَحْسَنُ	السَّيِّئَةِ
ضرور قادر (ہیں)	تم دور کرو	(اس کے) ذریعے جو	وہ	سب سے اچھی بھلائی (ہے)	برائی (کو)
ہم انہیں وعدہ دے رہے ہیں ○ سب سے اچھی بھلائی سے برائی کو دفع کرو۔					

## نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَا يَصِفُونَ ۹۶ وَقُلْ رَبِّ

نَحْنُ	أَعْلَمُ	بِمَا	يَصِفُونَ ۹۶	وَقُلْ	رَبِّ
ہم	خوب جانتے ہیں	(اس) کو جو	وہ بیان کرتے ہیں	تم عرض کرو	اے میرے رب
ہم خوب جانتے ہیں جو باتیں یہ کر رہے ہیں ○ اور تم عرض کرو: اے میرے رب!					

(پچھلے صفحہ کا مابقیہ) صفت خاصہ ہے، یہ کسی دوسرے کیلئے استعمال کرنا جائز نہیں ہے۔ ① یقیناً اللہ تعالیٰ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کفار کا ساتھ نہ بنائے گا، اس کے باوجود آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اس طرح دعا فرمانا، عاجزی اور بندگی کے اظہار نیز امت کی تعلیم کیلئے ہے۔ ② مفسرین نے اس خوبصورت جملے کے بہت سے معنی بیان کئے ہیں، ان میں ایک یہ ہے کہ برا سلوک کرنے والوں کے ساتھ اچھا سلوک کر کے ان کی برائی کو دور کریں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت میں اس کی بے شمار مثالیں موجود ہیں۔ اگر لوگ اس پر عمل کریں تو معاشرہ خوشگوار اور پرسکون ہو جائے۔ آیت کے دوسرے معانی یہ ہیں کہ شرک کو توحید ↑

أَعُوذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيْطَانِ ۙ وَأَعُوذُ بِكَ

أَعُوذُ	بِكَ	مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيْطَانِ ۙ (۱)	وَ	أَعُوذُ	بِكَ
میں پناہ مانگتا ہوں	تیری	شیطانوں کے وسوسوں سے	اور	میں پناہ مانگتا ہوں	تیری

میں شیطانوں کے وسوسوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں ○ اور اے میرے رب! میں تیری

رَبِّ أَنْ يَحْضُرُونَ ۙ حَتَّىٰ إِذَا جَاءَ

رَبِّ	أَنْ	يَحْضُرُونَ ۙ (۹۸)	حَتَّىٰ	إِذَا	جَاءَ
اے میرے رب	(اس سے) کہ	وہ آئیں میرے پاس	یہاں تک کہ	جب	آتی ہے

پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ وہ شیطان میرے پاس آئیں ○ یہاں تک کہ جب ان میں کسی کو

أَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُونِ ۙ (۹۹)

أَحَدَهُمُ	الْمَوْتُ	قَالَ	رَبِّ	ارْجِعُونِ ۙ (۹۹)
ان میں کسی ایک (کو)	موت	(تو) کہتا ہے	اے میرے رب	واپس لوٹا دے مجھے

موت آتی ہے تو کہتا ہے کہ اے میرے رب! مجھے واپس لوٹا دے ○

لَعَلِّي أَعْمَلُ صَالِحًا فِيمَا تَرَكْتُ

لَعَلِّي	أَعْمَلُ	صَالِحًا (۲)	فِيمَا	تَرَكْتُ
شاید میں	عمل کر لوں	نیک	(اس دنیا میں جسے)	میں چھوڑ آیا ہوں

جس دنیا کو میں نے چھوڑ دیا ہے شاید اب میں اس میں کچھ نیک عمل کر لوں۔

كَلَّا ۚ إِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَائِلُهَا ۚ وَمِنْ وَرَائِهِمْ

كَلَّا	إِنَّهَا	كَلِمَةٌ	هُوَ	قَائِلُهَا	وَمِنْ وَرَائِهِمْ
ہرگز نہیں	بیشک وہ	ایک بات (ہے)	وہ	کہہ رہا ہے اسے	ان کے آگے

ہرگز نہیں! یہ تو ایک بات ہے جو وہ کہہ رہا ہے اور ان کے آگے

(پچھلے صفحہ کا ماحول) سے، کفر کو ایمان سے اور نافرمانی کو فرمانبرداری سے دور کرو۔ ۱..... رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم شیطان کے اثرات سے محفوظ رہیں حتیٰ کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا قرین شیطان بھی مسلمان ہو گیا تھا جیسا کہ مسلم شریف میں ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے ہر شخص کے ساتھ ایک شیطان مسلط کر دیا گیا ہے، صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم آپ کے ساتھ بھی؟ ارشاد فرمایا: میرے ساتھ بھی لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کے مقابلے میں میری مدد فرمائی اور وہ مسلمان ہو گیا اور وہ مجھے خیر کے سوا کوئی بات نہیں کہتا۔ (مسلم، ص ۱۵۱۲، الحدیث: ۲۹ (۲۸۱۳)۔) ↑



## بَرَزَخَ إِلَى يَوْمِ يُبْعَثُونَ ۱۰۰ قَادَا

بَرَزَخَ <sup>(۱)</sup>	إِلَى يَوْمِ	يُبْعَثُونَ <sup>(۱۰۰)</sup>	قَادَا
ایک رکاوٹ (ہے)	(اس) دن تک	(جس دن) وہ اٹھائے جائیں گے	توجب

ایک رکاوٹ ہے اس دن تک جس دن وہ اٹھائے جائیں گے ۱۰۰ توجب

## نُفِخَ فِي الصُّورِ فَلَا أَنْسَابَ بَيْنَهُمْ

نُفِخَ	فِي الصُّورِ	فَلَا	أَنْسَابَ <sup>(۲)</sup>	بَيْنَهُمْ
پھونک ماری جائے گی	صور میں	تو نہ (ہیں گے)	رشتے	ان کے درمیان

صور میں پھونک ماری جائے گی تو نہ ان کے درمیان رشتے رہیں گے

## يَوْمَ مِئِدٍ وَلَا يَتَسَاءَلُونَ ۱۰۱ فَمَنْ ثَقُلَتْ

يَوْمَ مِئِدٍ	وَلَا يَتَسَاءَلُونَ <sup>(۱۰۱)</sup>	فَمَنْ	ثَقُلَتْ
اس دن	نہ وہ ایک دوسرے سے پوچھیں گے	تو وہ شخص جو	بھاری ہوں گے

اور نہ ایک دوسرے کی بات پوچھیں گے ۱۰۱ تو جن کے پلڑے

## مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۱۰۲ وَمَنْ

مَوَازِينُهُ	فَأُولَٰئِكَ	هُمُ	الْمُفْلِحُونَ <sup>(۱۰۲)</sup>	وَمَنْ
اس کے پلڑے	تو یہ لوگ	وہی	کامیاب ہونے والے (ہوں گے)	اور وہ شخص جو

بھاری ہوں گے تو وہی کامیاب ہونے والے ہوں گے ۱۰۲ اور جن کے

## خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا

خَفَّتْ	مَوَازِينُهُ	فَأُولَٰئِكَ	الَّذِينَ	خَسِرُوا
ہلکے ہوں گے	اس کے پلڑے	تو یہ لوگ	وہ ہیں جنہوں نے	نقصان میں ڈالا

پلڑے ہلکے ہوں گے تو یہ وہی ہوں گے جنہوں نے اپنی جانوں کو

(پچھلے سنے کاما) آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا شیطان سے پناہ مانگنا حکم الہی پر عمل اور امت کی تعلیم کے لئے تھا۔ ۲۔ کافر ایمان و عبادت اور اعمال صالحہ کیلئے دنیا میں لوٹنے کی دعا، تمنا اور فریاد کرے گا لیکن یہ بھی ثابت ہے کہ بے عمل مسلمان بھی نیک اعمال کے لئے دنیا میں لوٹا نہ جائے گا سوال کریں گے، لہذا اس سے بچھڑاؤ سے بچنے کیلئے آج زندگی کی مہلت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے نماز، عبادت، حقوق العباد، حسن اخلاق وغیرہ سب چیزوں کو اپنی زندگی میں شامل کر لیتا چاہئے۔ ۱۔ برزخ کا لفظی معنی ہے دو چیزوں کے درمیان کی حد، روک، حائل۔ اصطلاح میں موت سے حشر تک کے عالم کو برزخ کہتے ہیں۔ ۲۔ قیامت میں نسب کے سبب نفع پہنچانا یا حاصل کرنا

أَنفُسُهُمْ فِي جَهَنَّمَ خَالِدُونَ ﴿١٠٣﴾ تَلْفَحُ وُجُوهَهُمْ				
أَنفُسُهُمْ	فِي جَهَنَّمَ	خَالِدُونَ ﴿١٠٣﴾	تَلْفَحُ	وُجُوهَهُمْ
اپنی جانوں (کو)	(وہ) جہنم میں	ہمیشہ رہنے والے (ہوں گے)	جھلس دے گی	ان کے چہروں (کو)
نقصان میں ڈالا، (وہ) ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے ○ ان کے چہروں کو آگ				
النَّارُ وَهُمْ فِيهَا كَالِحُونَ ﴿١٠٤﴾ أَلَمْ تَكُنْ أَيْتِي تُشَلِي				
النَّارُ	وَهُمْ	فِيهَا	كَالِحُونَ ﴿١٠٤﴾	أَلَمْ تَكُنْ أَيْتِي تُشَلِي
آگ	اور وہ	اس میں	منہ چڑائے (ہوں گے)	کیا میری آیتیں نہیں پڑھی جاتی تھیں
جلادے گی اور وہ اس میں منہ چڑائے ہوں گے ○ کیا تم پر میری آیتیں				
عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُونَ ﴿١٠٥﴾ قَالُوا رَبَّنَا				
عَلَيْكُمْ	فَكُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُونَ ﴿١٠٥﴾	قَالُوا	رَبَّنَا	
تم پر	تو تم انہیں جھٹلاتے تھے	وہ کہیں گے	اے ہمارے رب	
نہ پڑھی جاتی تھیں؟ تو تم انہیں جھٹلاتے تھے ○ وہ کہیں گے: اے ہمارے رب!				
غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَالِّينَ ﴿١٠٦﴾				
غَلَبَتْ	عَلَيْنَا	شِقْوَتُنَا	وَ	كُنَّا قَوْمًا ضَالِّينَ ﴿١٠٦﴾
غالب آئی	ہم پر	ہماری بدبختی	اور	ہم تھے گمراہ لوگ
ہم پر ہماری بدبختی غالب آئی اور ہم گمراہ لوگ تھے ○				
رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْهَا عِدْنَا				
رَبَّنَا	أَخْرِجْنَا	مِنْهَا	فَإِنْ	عِدْنَا
اے ہمارے رب	نکال دے ہمیں	اس (دوزخ) سے	پھر اگر	ہم لوٹیں (برے اعمال کی طرف)
اے ہمارے رب! ہمیں دوزخ سے نکال دے پھر اگر ہم ویسے ہی کریں				

(پچھلے صفحہ کا ماحول) سب ختم ہو جائے گا، سوائے حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نسب کے، کیونکہ یہ قیامت کے دن مومن سادات کو کام آئے گا، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”ان لوگوں کا کیا حال ہے جو یہ گمان کرتے ہیں کہ میری قربت نفع نہ دے گی۔ ہر تعلق اور رشتہ قیامت میں منقطع ہو جائے گا مگر میرا رشتہ اور تعلق (منقطع نہ ہوگا) کیونکہ وہ دنیا و آخرت میں جڑا ہوا ہے۔ (جمع الزوائد، ۸/۳۹۸، الحدیث: ۱۳۸۷۷)“

۱..... اس عذاب کی تفصیل حدیث پاک میں یہ بیان ہوئی کہ ”آگ انہیں جھون ڈالے گی اور اوپر کا ہونٹ سڑ کر آدھے سر تک پہنچ جائے گا اور نیچے کا ہونٹ



زیاد کفار کا جواب

## فَاتَّظِلُّوْنَ ۱۰۷ قَالَ احْسَبُوْا فِیْهَا وَ

فَاتَّظِلُّوْنَ ۱۰۷	قَالَ	احْسَبُوْا	فِیْهَا	وَ
تو بیشک ہم ظلم کرنے والے (ہوں گے)	(اللہ) فرمائے گا	دھتکارے پڑے رہو	اس (جہنم) میں	اور

تو بیشک ہم ظالم ہوں گے ○ اللہ فرمائے گا: دھتکارے ہوئے جہنم میں پڑے رہو اور

## لَا تُكَلِّمُوْنَ ۱۰۸ اِنَّهٗ كَانَ فَرِیْقٌ مِّنْ عِبَادِیْ یَقُولُوْنَ رَبَّنَا

لَا تُكَلِّمُوْنَ ۱۰۸	اِنَّهٗ	كَانَ	فَرِیْقٌ	مِّنْ عِبَادِیْ	یَقُولُوْنَ	رَبَّنَا
بات نہ کرو مجھ سے	بیشک	تھا	ایک گروہ	میرے بندوں سے	وہ کہتے تھے	اے ہمارے رب

مجھ سے بات نہ کرو ○ بیشک میرے بندوں کا ایک گروہ کہتا تھا: اے ہمارے رب!

## اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَاٰرْحَمْنَا وَاَنْتَ

اٰمَنَّا	فَاغْفِرْ	لَنَا	وَ	اٰرْحَمْنَا	وَ	اَنْتَ
ہم ایمان لائے	تو بخش دے	ہمیں	اور	رحم فرما ہم پر	اور	تو

ہم ایمان لائے تو ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما اور تو

## خَیْرُ الرَّحِیْمِْنَ ۱۰۹ فَاتَّخِذْ تُسُوْهُمْ سَخِرَیَّا حَتّٰی

خَیْرُ الرَّحِیْمِْنَ ۱۰۹	فَاتَّخِذْ تُسُوْهُمْ	سَخِرَیَّا (۱)	حَتّٰی
سب سے بہتر رحم کرنے والا (ہے)	تو تم نے بنالیا انہیں	مذاق	یہاں تک کہ

سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے ○ تو تم نے انہیں مذاق بنالیا یہاں تک کہ

## اَنْسَوْكُمْ ذِکْرِیْ وَكُنْتُمْ مِّنْهُمْ تَصْحٰكُوْنَ ۱۱۰ اِنِّیْ

اَنْسَوْكُمْ	ذِکْرِیْ	وَ	كُنْتُمْ مِّنْهُمْ تَصْحٰكُوْنَ ۱۱۰	اِنِّیْ
انہوں نے بھلا دی تمہیں	میری یاد	اور	تم ان سے ہنسا کرتے تھے	بیشک میں (نے)

ان لوگوں کا مذاق اڑانے نے تمہیں میری یاد بھلا دی اور تم ان سے ہنسا کرتے تھے ○ بیشک

(پچھلے سنے کا ماحول) لک کر تلافی کو چھوٹے لگے گا۔ ترجمہ: ۱۱۹/۵، الحدیث: ۳۱۸۵، الزمان والجمع

۱..... یہاں کفار کو جہنم میں سختی سے ڈانٹنے کی ایک وجہ یہ بیان کی گئی کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کا یہ کہہ کر مذاق اڑایا اور ان پر ہنسا کرتے تھے کہ کیا یہ غرباء اور گھٹیا لوگ ہم پر فضیلت رکھتے ہیں اور ہمیں گراہ سمجھتے ہیں۔ فسوس! فی زمانہ مسلمان کہلانے والوں کی ایک تعداد اسی تمسخر و استہزاء میں مبتلا ہے کہ دنیوی تعلیم یافتہ، اخبار نویس، مالدار اور دانشور کہلانے والے لوگ علماء کرام اور احکام شریعت کے مطابق زندگی گزارنے والے دیندار لوگوں کا مذاق اڑانے، ان پر ہنسنے اور

نیک بندوں کے صبر کا صلہ

## جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوا ۖ وَالْآتَمُّ هُمُ الْفَائِزُونَ ﴿۱۱۱﴾

جَزَيْتُهُمْ	الْيَوْمَ	بِمَا	صَبَرُوا	أَتَمُّ	هُمْ	الْفَائِزُونَ ﴿۱۱۱﴾
بدلہ دیا انہیں	آج	(اس) کا جو	انہوں نے صبر کیا	پیشہ وہ	وہی	کامیابی پانے والے (ہیں)

آج میں نے ان کے صبر کا انہیں یہ بدلہ دیا کہ وہی کامیاب ہیں ○

## قُلْ كَمْ لَبِثْتُمْ فِي الْأَرْضِ عَدَدَ سِنِينَ ﴿۱۱۲﴾ قَالُوا

قُلْ	كَمْ	لَبِثْتُمْ	فِي الْأَرْضِ	عَدَدَ سِنِينَ ﴿۱۱۲﴾	قَالُوا
(اللہ) فرمائے گا	کتنا	تم ٹھہرے ہو	زمین میں	سالوں کی گنتی (کے اعتبار سے)	وہ کہیں گے
اللہ فرمائے گا: تم زمین میں سالوں کی گنتی کے اعتبار سے کتنا عرصہ ٹھہرے ہو؟ ○ وہ کہیں گے:					

## لَبِثْنَا يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ فَسَلِ الْعَادِّينَ ﴿۱۱۳﴾

لَبِثْنَا	يَوْمًا	أَوْ	بَعْضَ يَوْمٍ	فَسَلِ	الْعَادِّينَ ﴿۱۱۳﴾
ہم ٹھہرے ہیں	ایک دن	یا	ایک دن کا کچھ حصہ	تو دریافت فرما	گننے والوں (سے)
ہم ایک دن رہے یا ایک دن کا بھی کچھ حصہ ٹھہرے ہیں تو گننے والوں سے دریافت فرما ○					

## قُلْ إِنْ لَبِثْتُمْ إِلَّا قَلِيلًا لَّوْ أَنْتُمْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿۱۱۴﴾

قُلْ	إِنْ	لَبِثْتُمْ	إِلَّا	قَلِيلًا	لَّوْ	أَنْتُمْ	كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿۱۱۴﴾
(اللہ) فرمائے گا	نہیں	تم ٹھہرے	مگر	بہت تھوڑا	اگر	پیشہ تم	تم جانتے ہوتے
فرمائے گا: تم بہت تھوڑا ہی ٹھہرے ہو، اگر تم جانتے ○							

## أَفَصَبْتُمْ أَنَّهَا خَلْقُكُمْ عَبَثًا وَأَنْتُمْ إِلَيْنَا

أَفَصَبْتُمْ	أَنَّهَا	خَلْقُكُمْ	عَبَثًا ﴿۱﴾	وَأَنْتُمْ	إِلَيْنَا
تو کیا تم نے یہ سمجھا	کہ	ہم نے بنایا تمہیں	بیکار	اور	یہ کہ تم
تو کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ ہم نے تمہیں بیکار بنایا اور تم ہماری طرف					

(پچھلے صفحے کا مش) انہیں بدنام کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔ ایسے افراد غور کر لیں کہ وہ کن کافروں کے طریقے پر چل رہے ہیں اور ان کا انجام کتنا دردناک ہو گا۔

① اللہ تعالیٰ نے ہمیں بیکار نہیں بنایا کہ ہمیں آزاد چھوڑ دیا ہو اور نہ ہم پر امر و نہی وغیرہ کے احکام ہوں، نہ ہمیں مرنے کے بعد اٹھایا جائے، نہ ہم سے اعمال کا حساب لیا جائے اور نہ ہمیں اعمال کی جزا دی جائے، ایسا نہیں ہے بلکہ ہماری پیدائش کا مقصد اللہ تعالیٰ کی عبادت و بندگی ہے اور زندگی و موت کی تخلیق ہمیں جانچنے کیلئے ہے کہ ہم میں کون اچھے عمل کرتا ہے۔ تخلیق جن وانس کے اس مقصد پر غور کرنا بہت ضروری ہے۔

دیکھیں، رہنے کی مدت سے متعلق انکار سے کاہل

لوگوں کو یہ مقصد پیدا نہیں کیا گیا



لَا تُرْجَعُونَ ﴿۱۱۵﴾ فَتَعَلَىٰ اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ لَا إِلَهَ إِلَّا

لَا تُرْجَعُونَ ﴿۱۱۵﴾	فَتَعَلَىٰ	اللَّهُ	الْمَلِكُ الْحَقُّ	لَا	إِلَهَ	إِلَّا
لوٹائے نہیں جاؤ گے	تو بہت بلندی والا ہے	اللہ	سچا بادشاہ	نہیں	کوئی معبود	مگر

لوٹائے نہیں جاؤ گے؟ ○ تو وہ اللہ بہت بلندی والا ہے جو سچا بادشاہ ہے، اس کے سوا

هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ ﴿۱۱۶﴾ وَمَنْ يَدْعُ مَعَ اللَّهِ

هُوَ	رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ ﴿۱۱۶﴾	وَمَنْ	يَدْعُ	مَعَ اللَّهِ
وہی	(وہ) عزت والے عرش کا مالک (ہے)	اور	جو	عبادت کرے
				اللہ کے ساتھ

کوئی معبود نہیں، وہ عزت والے عرش کا مالک ہے ○ اور جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کی

إِلَهًا آخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهُ بِهِ ۚ فَإِنَّمَا حِسَابُهُ

إِلَهًا آخَرَ	لَا بُرْهَانَ	لَهُ	بِهِ	فَإِنَّمَا حِسَابُهُ
دوسرے معبود (کی)	نہیں	کوئی دلیل	اس کے پاس	اس کی
				تو اس کا حساب صرف

عبادت کرے جس کی اس کے پاس کوئی دلیل نہیں تو اس کا حساب

عِنْدَ رَبِّهِ ۚ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْكَافِرُونَ ﴿۱۱۷﴾ وَقُلْ

عِنْدَ رَبِّهِ ۚ	إِنَّهُ	لَا يُفْلِحُ	الْكَافِرُونَ ﴿۱۱۷﴾	وَقُلْ
اس کے رب کے پاس (ہے)	بیشک	فلاح نہیں پائیں گے	کفر کرنے والے	اور
				تم کہو

اس کے رب کے پاس ہی ہے، بیشک کافر فلاح نہیں پائیں گے ○ اور تم عرض کرو،

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّحِيمِينَ ﴿۱۱۸﴾

رَبِّ	اغْفِرْ ﴿۱۱۸﴾	وَ	ارْحَمْ	وَأَنْتَ	خَيْرُ الرَّحِيمِينَ
اے میرے رب	بخش دے	اور	رحم فرما	اور	تو
					سب سے بہتر رحم فرمانے والا (ہے)

اے میرے رب! بخش دے اور رحم فرما اور تو سب سے بہتر رحم فرمانے والا ہے ○

۱۔ دنیاوی تکالیف اور قبر کا عذاب کفر کی کامل سزا نہیں ہے، کامل سزا قیامت کے دن جہنم میں شروع ہوگی۔ ۲۔ آخرت میں فلاح و کامیابی پانے کے لئے ایمان سب سے زیادہ ضروری چیز ہے، اس کے بغیر کسی صورت آخری کامیابی نہ ملے گی۔ ۳۔ نبی کریم ﷺ کو استغفار کا حکم اپنے درجہ کی بلندی اور بارگاہِ خداوندی میں عاجزی کے اظہار کیلئے ہے نیز یہ استغفار امت کے گناہوں کیلئے بھی ہے اور امت کو استغفار کا طریقہ سکھانے کیلئے بھی۔ مذکورہ دعا بہت خوبصورت ہے، اسے یاد کر کے اپنے صبح و شام کے معمولات میں شامل کرنا چاہئے۔

رکوع: 09

آیات: 64

## سُورَةُ الْبُحُورِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ	اللَّهُ	الرَّحْمَنِ	الرَّحِيمِ
نام سے (شروع)	اللَّهُ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

سُورَةٌ أَنْزَلْنَاهَا وَفَرَضْنَاهَا وَأَنْزَلْنَاهَا

سُورَةٌ	و	فَرَضْنَاهَا	و	أَنْزَلْنَاهَا
(یہ) ایک سورت (ہے)		فرض کئے اس کے (احکام)	اور	نازل کیں

یہ ایک سورت ہے جو ہم نے نازل فرمائی اور ہم نے اس کے احکام فرض کئے اور ہم نے اس میں

فِيهَا آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ لِّعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ① الرَّاٰیَةِ ۝

فِيهَا	آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ	لِّعَلَّكُمْ	تَذَكَّرُونَ ①	الرَّاٰیَةِ ①	و
اس میں	روشن آیتیں	تاکہ تم	نصیحت حاصل کرو	زنا کرنے والی عورت	اور

روشن آیتیں نازل فرمائیں تاکہ تم نصیحت حاصل کرو ① جو زنا کرنے والی عورت اور

الرَّاٰیَةِ فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ۝

الرَّاٰیَةِ	فَاجْلِدُوا	كُلَّ وَاحِدٍ	مِّنْهُمَا	مِائَةَ جَلْدَةٍ ②	و
زنا کرنے والا مرد	تو تم کوڑے مارو	ہر ایک (کو)	ان دونوں میں سے	سو کوڑے	اور

زنا کرنے والا مرد ہو تو ان میں سے ہر ایک کو سو سو کوڑے لگاؤ اور

① زنا حرام، غضب الہی کا سبب اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جس بستی میں زنا اور سودا گری ہو جائے تو انہوں نے اپنے لئے اللہ تعالیٰ کے عذاب کو حلال کر لیا۔" (مسند ابی داؤد، ۳۴۹/۲، الحدیث: ۲۳۰۸) آج کے معاشرے میں خود اس سے بچنا اور اولاد کی صحیح اسلامی دینی تربیت ضروری ہے تاکہ وہ بدکاری سے بچ سکیں۔ ② غیر شرعی شدہ زانی مرد و عورت کی سزا سو کوڑے ہے۔ حد سزا کی ایک قسم ہے جس کی مقدار شریعت کی جانب سے مقرر ہے کہ اس میں کمی بیشی نہیں ہو سکتی۔ نیز حد جاری کرنے کا اختیار حاکم اسلام کو یا اسے جسے حاکم اسلام نے اس کام کے لئے مقرر کیا۔



لَا تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ

لَا تَأْخُذْكُمْ	بِهِمَا	رَأْفَةٌ <sup>(۱)</sup>	فِي دِينِ اللَّهِ	إِنْ	كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ
نہ پکڑے (نہ آئے) تمہیں	ان دونوں پر	کوئی ترس	اللہ کے دین میں	اگر	تم ایمان رکھتے ہو

اگر تم اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہو تو تمہیں اللہ کے دین میں

بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۚ وَلَيَشْهَدُ عَذَابُهُمَا طَائِفَةٌ

بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ	وَلَيَشْهَدُ	عَذَابُهُمَا	طَائِفَةٌ
اللہ اور آخرت کے دن پر	اور چاہیے کہ موجود ہو	ان کی سزا (کے وقت)	ایک گروہ

ان پر کوئی ترس نہ آئے اور چاہیے کہ ان کی سزا کے وقت مسلمانوں کا

مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ ۚ ۝۲ أَلْزَانِي لَا يَنْكِحُ إِلَّا زَانِيَةً أَوْ

مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ <sup>(۱)</sup>	أَلْزَانِي	لَا يَنْكِحُ	إِلَّا	زَانِيَةً	أَوْ
ایمان والوں میں سے	زنا کرنے والا مرد	نکاح نہیں کرے گا	مگر	بدکار عورت	یا

ایک گروہ موجود ہو ۝ زنا کرنے والا مرد و بدکار عورت یا مشرک سے ہی

مُشْرِكَةً ۚ وَالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ ۚ

مُشْرِكَةً	وَالزَّانِيَةُ	لَا يَنْكِحُهَا	إِلَّا	زَانٍ	أَوْ	مُشْرِكٌ
مشرک (سے)	اور	بدکار عورت	نکاح نہیں کرے گا اس سے	مگر	زانی	یا

نکاح کرے گا اور بدکار عورت سے زانی یا مشرک ہی نکاح کرے گا

وَحُرِّمَ ذَلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ ۚ ۝۳ وَالَّذِينَ يَرْمُونَ

وَحُرِّمَ	ذَلِكَ <sup>(۲)</sup>	عَلَى الْمُؤْمِنِينَ <sup>(۳)</sup>	وَالَّذِينَ	يَرْمُونَ
اور	حرام کیا گیا ہے	یہ (زانیوں سے نکاح)	ایمان والوں پر	وہ لوگ جو

اور یہ ایمان والوں پر حرام ہے ۝ اور جو پاکدامن عورتوں پر

(پچھلے صفحہ کا ماحول) ہے۔ عام لوگ کسی پر حد جاری نہیں کر سکتے۔ ۱۔ نرمی، شفقت اور محبت بہت خوبصورت اسلامی اخلاق ہیں لیکن ہر اخلاق کے لئے حدود ہیں۔ نرمی و شفقت کے نام پر اسلامی سزاؤں پر عمل درآمد کو رد کرنا حرام ہے۔ ایسی نرمی خدا سے جنگ کے مترادف ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے بھی ارشاد فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کی حدود کو قریب و بعید سب میں قائم کرو اور اللہ عزوجل کا حکم پورا کرنے میں ملامت کرنے والے کی ملامت تمہیں نہ روکے۔“ (ابن ماجہ، ۳/۲۱۸، الحدیث: ۲۵۴۰) اس آیت پر وہ لوگ غور کریں جو حدودِ الہی کو معاذ اللہ و حشیانہ سزائیں کہتے ہیں اور انہیں تبدیل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ۲۔ ابتداء اسلام میں

الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَاجْلِدُوهُمْ

الْمُحْصَنَاتِ (۱)	ثُمَّ	لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ	فَاجْلِدُوهُمْ
پاکدامن عورتوں (پر)	پھر	وہ نہ لائیں چار گواہ	تو کوڑے مارو انہیں

تہمت لگائیں پھر چار گواہ نہ لائیں تو انہیں اسی کوڑے

ثَلَاثِينَ جَلْدَةً وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ

ثَلَاثِينَ جَلْدَةً	وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ	شَهَادَةً (۲)	أَبَدًا	وَأُولَٰئِكَ هُمُ
آسی کوڑے	اور	قبول نہ کرو	ان کی	گواہی

لگاؤ اور ان کی گواہی کبھی نہ مانو اور وہی

الْفُسِقُونَ ۚ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَ

الْفُسِقُونَ (۳)	إِلَّا	الَّذِينَ تَابُوا	مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ	وَلَا
فسق کرنے والے (ہیں)	مگر	وہ لوگ جو	توبہ کر لیں	اس کے بعد

فاسق ہیں مگر جو اس کے بعد توبہ کر لیں اور

أَصْلَحُوا ۚ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝ وَالَّذِينَ يَرْمُونَ

أَصْلَحُوا	فَإِنَّ	اللَّهَ	غَفُورٌ	رَّحِيمٌ (۵)	وَالَّذِينَ يَرْمُونَ
اپنی اصلاح کر لیں	تو بیشک	اللہ	بخشنے والا	مہربان (ہے)	اور وہ لوگ جو تہمت لگائیں

اپنی اصلاح کر لیں تو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور وہ جو اپنی بیویوں پر

أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ

أَزْوَاجَهُمْ	وَلَمْ يَكُنْ	لَهُمْ	شُهَدَاءُ	إِلَّا أَنْفُسُهُمْ
اپنی بیویوں (پر)	اور	نہ ہوں	ان کے پاس	گواہ سوائے (اپنی ذاتوں کے)

تہمت لگائیں اور ان کے پاس اپنی ذات کے علاوہ گواہ نہ ہوں

(پچھلے صفحہ کا حاشیہ) زانیہ عورت سے نکاح کرنا حرام تھا بعد میں یہ حکم منسوخ کر دیا گیا پھر آیت کا مطلب ہے کہ زنا مومنوں پر حرام رکھا گیا ہے۔ اس صورت میں یہ حکم منسوخ نہیں۔

۱۔ یہاں پاکدامن عورتوں سے مراد وہ ہیں جو مسلمان، مکلف، آزاد اور زنا سے پاک ہوں۔ نیز یہاں صرف عورتوں کا ذکر مخصوص واقعہ کے سبب سے ہوا اس لئے کہ زیادہ تر عورتوں پر ہی تہمت لگائی جاتی ہے، مگر نہ پاک دامن مرد پر بھی زنا کی تہمت کی سزا یہی اسی کوڑے ہے۔ ۲۔ زنا کی تہمت میں سزا یافتہ لوگوں کی گواہی کبھی مقبول نہیں ہوتی اگرچہ وہ سزا پانے کے بعد توبہ بھی کر لے ہاں اگر وہ سزا کے بعد توبہ کر لے تو اب فاسق نہیں رہے گا۔

ہمایت قرآن کو سچی تفسیر  
قبول کرنے کی بات

بیویوں پر تہمت زنا سے متعلق شرعی احکام



## فَشْهَادَةُ أَحَدِهِمْ أَرْبَعُ شَهَدَاتٍ بِاللَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ

فَشْهَادَةُ أَحَدِهِمْ <sup>(۱)</sup>	أَرْبَعُ شَهَدَاتٍ	بِاللَّهِ	إِنَّهُ
تو ان میں سے ایک کی گواہی	چار گواہیاں (دینا ہے)	اللہ (کے نام) کے ساتھ	(کہ) بیشک وہ

تو ان میں سے ایسے کسی کی گواہی یہ ہے کہ اللہ کے نام کے ساتھ چار بار گواہی دے کہ بیشک وہ

## لَمِنَ الصَّادِقِينَ ⑥ وَالْخَامِسَةُ أَنَّ لَعْنَتَ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ

لَمِنَ الصَّادِقِينَ ⑥	وَالْخَامِسَةُ	أَنَّ	لَعْنَتَ اللَّهِ	عَلَيْهِ	إِنْ
ضرور سچوں میں سے (ہے)	اور	پانچویں (بار)	(یوں) کہ	اللہ کی لعنت (ہو)	اُس پر اگر

سچا ہے ○ اور پانچویں گواہی یہ ہو کہ اُس پر اللہ کی لعنت ہو اگر

## كَانَ مِنَ الْكَذَّابِينَ ⑦ وَيَذَرُهَا الْعَذَابَ إِنْ

كَانَ مِنَ الْكَذَّابِينَ ⑦	وَيَذَرُهَا	الْعَذَابَ	إِنْ
وہ ہو	جھوٹوں میں سے	اور	دور کر دے گی
		اُس (عورت) سے	سزا
			(یہ بات) کہ

وہ جھوٹوں میں سے ہو ○ اور عورت سے سزا کو یہ بات دور کرے گی کہ

## تَشْهَدُ أَرْبَعُ شَهَدَاتٍ بِاللَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ

تَشْهَدُ	أَرْبَعُ شَهَدَاتٍ	بِاللَّهِ	إِنَّهُ
وہ گواہی دے	چار گواہیاں	اللہ (کے نام) کے ساتھ	(کہ) بیشک وہ (مرد)

وہ اللہ کے نام کے ساتھ چار بار گواہی دے کہ بیشک مرد

## لَمِنَ الْكَذَّابِينَ ⑧ وَالْخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ اللَّهِ عَلَيْهَا

لَمِنَ الْكَذَّابِينَ ⑧	وَالْخَامِسَةَ	أَنَّ	غَضَبَ اللَّهِ	عَلَيْهَا
ضرور جھوٹوں میں سے (ہے)	اور	پانچویں (بار)	(یوں) کہ	اللہ کا غضب (ہو)
			اُس (عورت) پر	

جھوٹوں میں سے ہے ○ اور پانچویں باریوں کہ عورت پر اللہ کا غضب ہو

①..... اس آیت سے بیویوں پر زنا کی تہمت لگانے کے احکام بیان فرمائے گئے ہیں، ان کی تفصیل تفسیر صراط الجنان، ج 6، ص 588 پر ملاحظہ فرمائیں۔ فی زمانہ صرف شک کی بنیاد پر یا عورت کو بدنام کرنے یا شوہر کو عورت سے تہتر کرنے کے لئے اس پر غیر مردوں سے تعلقات کا الزام لگا کر اسے بدترین تشدد کا نشانہ بنایا جاتا اور کئی صورتوں میں غیرت کا نام لے کر قتل تک کر دیا جاتا ہے۔ عورت یا مرد اگر حقیقتاً بھی معاذ اللہ زنا کر بیٹھیں تو انہیں سزا دینا حکم ان کا کام ہے۔ لوگوں کا خود سزا دینا یا قتل کر دینا حرام اور غیر اسلامی ہے۔

إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ ⑨ وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ

إِنْ	كَانَ	مِنَ الصَّادِقِينَ ⑨	وَلَوْلَا	فَضْلُ اللَّهِ	عَلَيْكُمْ
اگر	وہ (مرد) ہو	سچوں میں سے	اور	اللہ کا فضل	تم پر

اگر مرد سچوں میں سے ہو اور اگر اللہ کا فضل اور اس کی

وَرَحْمَتُهُ وَأَنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ حَكِيمٌ ⑩

وَرَحْمَتُهُ	وَأَنَّ	اللَّهُ	تَوَّابٌ	حَكِيمٌ ⑩
اس کی رحمت	اور	یہ کہ	اللہ	بہت توبہ قبول فرمانے والا

رحمت تم پر نہ ہوتی اور یہ کہ اللہ بہت توبہ قبول فرمانے والا، حکمت والا ہے (تو وہ تمہارے راز کھول دیتا) ○

إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِآلِافِكَ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ ط

إِنَّ	الَّذِينَ	جَاءُوا بِآلِافِكَ ①	عُصْبَةٌ	مِّنْكُمْ
بیشک	وہ لوگ جو	لائے بڑا بہتان	(وہ) ایک جماعت (ہے)	تم میں سے

بیشک جو لوگ بڑا بہتان لائے ہیں وہ تم ہی میں سے ایک جماعت ہے۔

لَا تَحْسَبُوهُ شَرًّا لَّكُم بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ط

لَا تَحْسَبُوهُ ②	شَرًّا	لَّكُمْ	بَلْ	هُوَ	خَيْرٌ	لَّكُمْ
تم نہ سمجھو اس (بہتان) کو	برا	اپنے لیے	بلکہ	وہ	بہتر (ہے)	تمہارے لیے

تم اس بہتان کو اپنے لیے برا نہ سمجھو، بلکہ وہ تمہارے لیے بہتر ہے۔

لِكُلِّ أَمْرٍ مِّنْهُمْ مَا كُتِبَ مِنَ الْإِثْمِ وَالَّذِي تَوَلَّى

لِكُلِّ أَمْرٍ	مِّنْهُمْ	مَا كُتِبَ	مِنَ الْإِثْمِ	وَالَّذِي	تَوَلَّى ③
ہر شخص کیلئے	ان میں سے	(وہ ہے) جو اس نے کمایا	گناہ سے	اور	جس نے

ان میں سے ہر شخص کیلئے وہ گناہ ہے جو اس نے کمایا اور ان میں سے وہ شخص

① بڑے بہتان سے مراد اہم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر تہمت لگانا ہے۔ اس کی تفصیل تفسیر صراط الجنان، ج 6، ص 590 پر ملاحظہ فرمائیں۔ ② اس آیت میں بہتان سے بچنے والوں سے خطاب فرمایا گیا کہ تم اس بہتان کو اپنے لیے برا نہ سمجھو، بلکہ اس سے بچنا تمہارے لیے بہتر ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اس پر جزا دے گا اور اہم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شان اور ان کی براءت ظاہر فرمائے گا۔ ③ بہتان کا بڑا حصہ اٹھانے والے سے مراد عبداللہ بن ابی بن ابی سلول منافق ہے۔



## كِبْرَهُ مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۱۱ نَوَلَا

كِبْرَهُ	مِنْهُمْ	لَهُ	عَذَابٌ عَظِيمٌ ۱۱	نَوَلَا
اس (بہتان) کا بڑا حصہ	ان میں سے	اس کے لیے	بڑا عذاب (ہے)	(ایسا) کیوں نہ ہوا

جس نے اس بہتان کا سب سے بڑا حصہ اٹھایا اس کے لیے بڑا عذاب ہے ○ ایسا کیوں نہ ہوا

## اِذْ سَبَعْتُمْوهَا ظَنُّ الْيُؤْمِنُونَ وَالْيُؤْمِنُتُ

اِذْ	سَبَعْتُمْوهَا	ظَنُّ ۱	الْيُؤْمِنُونَ	وَالْيُؤْمِنُتُ
جب	تم نے سنا یہ بہتان	(تو) گمان کرتے	ایمان والے مرد	ایمان والی عورتیں

کہ جب تم نے یہ بہتان سنا تو مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں

## بِأَنْفُسِهِمْ خَيْرًا ۱۲ وَقَالُوا هَذَا آيَاتُ الْمُبِينِ ۱۳ نَوَلَا

بِأَنْفُسِهِمْ	خَيْرًا	وَقَالُوا	هَذَا آيَاتُ الْمُبِينِ ۱۳	نَوَلَا
اپنی جانوں (دینی بھائیوں) پر	نیک (گمان) اور	کہتے یہ	کھلا بہتان (ہے)	کیوں نہیں

اپنے لوگوں پر نیک گمان کرتے اور کہتے: یہ کھلا بہتان ہے ○ اس پر

## جَاءُوا عَلَيْهِ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ ۱۴ فَاذْلَمُوا بِالشَّهَادَةِ فَأُولَٰئِكَ عِنْدَ اللَّهِ

جَاءُوا عَلَيْهِ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ	فَاذْلَمُوا بِالشَّهَادَةِ	فَأُولَٰئِكَ	عِنْدَ اللَّهِ
وہ لائے اس پر چار گواہ	توجہ	وہ نہ لائے گواہ	تو یہ لوگ اللہ کے نزدیک

چار گواہ کیوں نہ لائے توجہ وہ گواہ نہ لائے تو وہی اللہ کے نزدیک

## هُمُ الْكَذِبُونَ ۱۵ وَكَوَلَا فَضَّلُ اللَّهُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ

هُمُ الْكَذِبُونَ ۱۵	وَكَوَلَا	فَضَّلُ اللَّهُ عَلَيْكُمْ	وَرَحْمَتُهُ
وہی (جھوٹے ہیں)	اور	اگر نہ ہوتا	اللہ کا فضل تم پر اور اس کی رحمت

جھوٹے ہیں ○ اور اگر دنیا اور آخرت میں اللہ کا فضل اور اس کی رحمت

۱ بعض مسلمانوں کو اس معاملے میں بدگمانی ہوئی تھی لیکن حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ہرگز نہ تھی بلکہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو یقین طور پر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی پاک دامنی معلوم تھی جیسا کہ بخاری میں ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے قسم کھا کر فرمایا: میں اپنے اہل خانہ کے متعلق خیر ہی جانتا ہوں۔ (صحیح بخاری، ۲/۱۱۳، الحدیث: ۳۱۴۱) حدیث کے واضح فرمان کے باوجود جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی طرف بدگمانی کی نسبت کرے وہ جھوٹا، بہتان تراش اور بدباطن ہے۔ ۲ یہاں جھوٹے ہونے سے ظاہری اور باطنی طور پر جھوٹا ہونا مراد ہے اور اگر بالفرض

## فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ لِمَسَّكُمْ فِي مَا أَفَضْتُمْ فِيهِ

فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ	لِمَسَّكُمْ	فِي	مَا أَفَضْتُمْ فِيهِ
دنیا اور آخرت میں	(تو) ضرور پہنچتا تمہیں	(اس معاملے) میں	جس میں تم پڑ گئے تھے
تم پر نہ ہوتی تو جس معاملے میں تم پڑ گئے تھے اس پر تمہیں			

## عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿١٣﴾ اِذْ تَلَقَّوْنَهُ بِأَلْسِنَتِكُمْ وَ

عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿١٣﴾	اِذْ	تَلَقَّوْنَهُ بِأَلْسِنَتِكُمْ ﴿١﴾	وَ
بڑا عذاب	جب	تم ایک دوسرے سے سن کر اسے اپنی زبانوں پر لاتے تھے	اور
بڑا عذاب پہنچتا ○ جب تم ایسی بات ایک دوسرے سے سن کر اپنی زبانوں پر لاتے تھے اور			

## تَقُولُونَ يَا قَوَاهِكُمْ مَا لَيْسَ لَكُمْ بِهِ عِلْمٌ وَ

تَقُولُونَ	يَا قَوَاهِكُمْ	مَا	لَيْسَ	لَكُمْ	بِهِ	عِلْمٌ	وَ
کہتے تھے	اپنے مونہوں سے	(وہ بات) جو	نہیں ہے	تمہیں	اس کا	کوئی علم	اور
اپنے منہ سے وہ بات کہتے تھے جس کا تمہیں کوئی علم نہ تھا اور							

## تَحْسَبُونَهُ هَيِّنًا ۖ وَهُوَ عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمٌ ﴿١٥﴾ وَ

تَحْسَبُونَهُ	هَيِّنًا	وَ	هُوَ	عِنْدَ اللَّهِ	عَظِيمٌ ﴿١٥﴾	وَ
تم سمجھتے تھے اسے	سہل، معمولی	اور (حالانکہ)	وہ	اللہ کے نزدیک	بہت بڑا (تھا)	اور
تم اسے معمولی سمجھتے تھے حالانکہ وہ اللہ کے نزدیک بہت بڑا تھا ○ اور						

## لَوْلَا اِذْ سَمِعْتُمُوهُ قُلْتُمْ مَا يَكُونُ لَنَا اَنْ

لَوْلَا	اِذْ	سَمِعْتُمُوهُ	قُلْتُمْ	مَا يَكُونُ	لَنَا	اَنْ
(ایسا) کیوں نہ ہوا	جب	تم نے سنا اسے	(تو) تم کہہ دیتے	(جائز) نہیں ہے	ہمارے لئے	کہ
کیوں نہ ہوا کہ جب تم نے اسے سنا تھا تو تم کہہ دیتے کہ ہمارے لئے جائز نہیں کہ						

(پچھلے صفحہ کا حاشیہ) وہ اپنے بہتان پر گواہ لے بھی آتے تو ظاہر آجھوئے نہ رہتے اگرچہ درحقیقت پھر بھی وہ اور ان کے سارے گواہ جھوٹے ہوتے۔

۱ بعض صحابہ کرام ؓ نے اللہ تعالیٰ عنہم سے گناہ اور معصیت صادر ہوئی مگر وہ اس پر قائم نہ ہوئے بلکہ انہیں توبہ کی توفیق ملی، لہذا یہ درست ہے کہ سارے صحابہ کرام ؓ نے اللہ تعالیٰ عنہم عادل ہیں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے تمام صحابہ سے جنت کا وعدہ فرمایا اور ان سب کو اپنی رضا کا مژدہ سنایا ہے اور یہ بات ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ فاسق سے راضی نہیں ہوتا اور نہ اس سے جنت کا وعدہ فرماتا ہے۔

اس امر متنبہ رہنا کہ اللہ تعالیٰ کی تعجب کی گنجائش پر لگائی جانے والی تعجب کی گنجائش

ہر بات پر تعجب کرنے کا وہ حق ہے



تَتَكَلَّمُ بِهَذَا سُبْحَانَكَ هَذَا بُهْتَانٌ عَظِيمٌ ①

تَتَكَلَّمُ	بِهَذَا	سُبْحَانَكَ	هَذَا	بُهْتَانٌ عَظِيمٌ ①
ہم کلام کریں	اس (بات) کے ساتھ	(اے اللہ) تو پاک ہے	یہ	بڑا بہتان (ہے)

یہ بات کہیں۔ (اے اللہ!) تو پاک ہے، یہ بڑا بہتان ہے ○

يَعِظُكُمُ اللَّهُ أَنْ تَعُودُوا إِلَى الْيَمِينِ ۖ أَبَدًا إِنَّ

يَعِظُكُمُ	اللَّهُ	أَنْ	تَعُودُوا	إِلَى الْيَمِينِ	أَبَدًا	إِنَّ
نصیحت فرماتا ہے تمہیں	اللہ	کہ	تم نہ لوٹنا	اس جیسی (بات) کی طرف	کبھی	اگر

اللہ تمہیں نصیحت فرماتا ہے کہ دوبارہ کبھی اس طرح کی بات کی طرف نہ لوٹنا اگر

كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۚ وَيُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ ۖ وَ

كُنْتُمْ	مُؤْمِنِينَ ①	وَ	يُبَيِّنُ	اللَّهُ	لَكُمْ	الْآيَاتِ ۖ وَ
تم ہو	ایمان والے	اور	صاف بیان فرماتا ہے	اللہ	تمہارے لیے	آیتیں اور

تم ایمان والے ہو ○ اور اللہ تمہارے لیے آیتیں صاف بیان فرماتا ہے اور

اللَّهُ عَلَيْهِمْ حَكِيمٌ ② إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَنْ تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ

اللَّهُ	عَلَيْهِمْ	حَكِيمٌ ②	إِنَّ	الَّذِينَ	يُحِبُّونَ	أَنْ	تَشِيعَ	الْفَاحِشَةُ ②
اللہ	علم والا	حکمت والا (ہے)	بیشک	وہ لوگ جو	چاہتے ہیں	کہ	پھیلے	بے حیائی

اللہ علم والا، حکمت والا ہے ○ بیشک جو لوگ چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں

فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۚ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۖ وَ

فِي الَّذِينَ	آمَنُوا	لَهُمْ	عَذَابٌ أَلِيمٌ	فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۖ وَ
ان لوگوں میں جو	ایمان لائے	ان کے لیے	دردناک عذاب (ہے)	دنیا اور آخرت میں اور

بے حیائی کی بات پھیلے ان کے لیے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے اور

① اب جو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر تہمت لگائے یا ان کی جناب میں تردید میں رہے وہ مومن نہیں کافر ہے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں "ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا قذف (یعنی ان پر تہمت لگانا) کفر خالص ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۱۳/۲۳۵) ② اشاعت سے مراد تشہیر کرنا اور ظاہر کرنا ہے جبکہ فاحشہ سے وہ تمام اقوال اور افعال مراد ہیں جن کی قباحیت بہت زیادہ ہے۔ بے حیائی پر مشتمل گانے، ڈرامے، فلمیں، کتابیں، میوزک، مخلوط پروگرام، ویب سائٹس، ٹی وی چینلز، یوٹیوب میوزک و بے حیائی پر مشتمل مخلوطا جلسے، جلوس کرنے کرنے والے سب اس آیت میں داخل ہیں۔ مزید تفصیل ↑

مسلمانوں پر اللہ تعالیٰ کا فضل اور رحمت

النصف

اللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ۱۹ وَلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَ					
اللَّهُ	يَعْلَمُ	وَأَنْتُمْ	لَا تَعْلَمُونَ ۱۹	وَلَا	فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ
اللہ	جانتا ہے	اور	تم	نہیں جانتے	اور اگر نہ ہوتا
اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ۱۹ اور اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت					
رَحْمَتُهُ وَأَنَّ اللَّهَ سَرْعٌ وَكَفَّ سَرَّ حَيْمٍ ۲۰					
رَحْمَتُهُ	وَأَنَّ	اللَّهُ	سَرْعٌ	وَكَفَّ	سَرَّ حَيْمٍ ۲۰
اس کی رحمت	اور	یہ کہ	اللہ	بے حد مہربان	رحم فرمانے والا ہے، تو اس عذاب کا مزہ کھکتے
تم پر نہ ہوتی اور یہ کہ اللہ نہایت مہربان، رحم فرمانے والا ہے (تو اس عذاب کا مزہ کھکتے) ۲۰					
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا خُطُوتِ الشَّيْطَانِ ط وَمَنْ					
يَا أَيُّهَا	الَّذِينَ	آمَنُوا	لَا تَتَّبِعُوا	خُطُوتِ الشَّيْطَانِ ط	وَمَنْ
اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	تم پیروی نہ کرو	شیطان کے قدموں (کی)	اور جو
اے ایمان والو! شیطان کے قدموں کی پیروی نہ کرو اور جو					
يَتَّبِعْ خُطُوتِ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهُ يَأْمُرُ بِالْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ ط					
يَتَّبِعْ	خُطُوتِ الشَّيْطَانِ (۱)	فَإِنَّهُ	يَأْمُرُ	بِالْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ ط	
پیروی کرتا ہے	شیطان کے قدموں (کی)	تو بیشک وہ	حکم دے گا	بے حیائی اور بری بات کا	
شیطان کے قدموں کی پیروی کرتا ہے تو بیشک شیطان تو بے حیائی اور بری بات ہی کا حکم دے گا					
وَلَوْ لَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ مَا زَكَا مِنْكُمْ					
وَلَوْ لَا	فَضْلُ اللَّهِ	عَلَيْكُمْ	وَرَحْمَتُهُ	مَا زَكَا	مِنْكُمْ
اور	اگر نہ ہوتا	تم پر	اس کی رحمت	(تو) پاک نہ ہوتا	تم میں سے
اور اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی تو تم میں سے کوئی شخص بھی					

اجنبی شیطان سے بچنے کی تاکید

گناہ کی تکرار سے پاک کرنا  
اللہ تعالیٰ کا فضل ہے

(پچھلے صفحہ کا مشورہ) تفسیر صراط الہدیان، ج 6، ص 602 کا مطالعہ فرمائیں۔

۱..... شیطان کے قدموں سے مراد شیطان کے طریقے ہیں، ان میں وہ تمام طریقے داخل ہیں جن پر بے حیائی اور بری بات ہونے کا اطلاق ہوتا ہے، جیسے زنا کی تہمت لگانا، گالی دینا، جھوٹ بولنا اور لوگوں کے عیبوں کی شرعی ضرورت کے بغیر چھان بین کرنا وغیرہ۔ بے حیائی شیطان کو بہت پسند ہے، اسی لئے جہاں شیطان کے اثرات زیادہ ہوں وہیں بے حیائی بھی زیادہ ہوتی ہے۔



مِّنْ أَحَدٍ أَبَدًا وَلَكِنَّ اللَّهَ يُزَكِّي مَن يَشَاءُ ۖ وَاللَّهُ

مِّنْ أَحَدٍ	أَبَدًا	وَلَكِنَّ	اللَّهِ	يُزَكِّي	مَن	يَشَاءُ	وَاللَّهُ
کوئی ایک	کبھی اور	لیکن	اللہ	پاک کر دیتا ہے	جسے	وہ چاہتا ہے	اللہ

کبھی پاکیزہ نہ ہوتا البتہ اللہ پاکیزہ فرما دیتا ہے جس کو چاہتا ہے اور اللہ

سَيِّئٌ عَلَيْهِ ۖ وَلَا يَأْتِلُ أُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَ

سَيِّئٌ	عَلَيْهِ ۖ	وَلَا يَأْتِلُ	أُولُو الْفَضْلِ	مِنْكُمْ	وَاللَّهُ
سننے والا	جاننے والا (ہے)	اور	قسم نہ کھائیں	فصلیت والے	تم میں سے

سننے والا، جاننے والا ہے اور تم میں فصلیت والے اور (مالی) گنجائش والے

السَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوا أُولِيَ الْقُرْبَىٰ وَالْمَسْكِينِ وَ

السَّعَةِ	أَنْ	يُؤْتُوا	أُولِيَ الْقُرْبَىٰ	وَالْمَسْكِينِ	وَاللَّهُ
گنجائش (والے)	(اس کی) کہ	وہ (نہ) دیں گے	قرباں والوں	اور مسکینوں	اور

یہ قسم نہ کھائیں کہ وہ رشتے داروں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں

الْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۖ وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا ۖ

الْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۖ	وَلْيَعْفُوا	وَلْيَصْفَحُوا
اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں (کو)	اور انہیں چاہیے کہ معاف کر دیں	اور درگزر کریں

ہجرت کرنے والوں کو (مال) نہ دیں گے اور انہیں چاہیے کہ معاف کر دیں اور درگزر کریں،

أَلَا تَحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ ۖ وَاللَّهُ غَفُورٌ

أَلَا تَحِبُّونَ	أَنْ	يَغْفِرَ	اللَّهُ	لَكُمْ	وَاللَّهُ
کیا تم پسند نہیں کرتے	(اس بات کو) کہ	بخشش فرمادے	اللہ	تمہاری	اور اللہ

کیا تم اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ اللہ تمہاری بخشش فرمادے اور اللہ بخشنے والا

۱..... حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی خالہ کے بیٹے حضرت مسطح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مالی حسن سلوک کیا کرتے تھے۔ جب انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر تہمت لگانے میں شرکت کی تو صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قسم کھائی کہ مسطح کو آئندہ کوئی مالی مدد نہیں دیں گے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ پڑھ کر سنائی تو صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: بے شک میری آرزو ہے کہ اللہ تعالیٰ میری مغفرت کرے، چنانچہ آپ نے دوبارہ حضرت مسطح کی مدد کرنا شروع کر دی۔ یہ صدیقیت کا اعلیٰ مرتبہ ہے۔

رَّحِيمٌ ۲۲) إِنَّ الَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ الْغُفْلَتِ					
رَّحِيمٌ ۲۲)	إِنَّ	الَّذِينَ	يَرْمُونَ	الْمُحْصَنَاتِ	الْغُفْلَتِ
مہربان (ہے)	بیشک	وہ لوگ جو	بہتان لگاتے ہیں	پاکدامن	انجان
مہربان ہے ○ بیشک وہ جو انجان، پاکدامن، ایمان والی عورتوں پر					
الْمُؤْمِنَاتِ لُعِنُوا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَهُمْ					
الْمُؤْمِنَاتِ	لُعِنُوا	فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ	و	لَهُمْ	
ایمان والی عورتوں (پر)	ان پر لعنت کر دی گئی	دنیا اور آخرت میں	اور	ان کے لیے	
بہتان لگاتے ہیں ان پر دنیا اور آخرت میں لعنت ہے اور ان کے لیے					
عَذَابٌ عَظِيمٌ ۲۳) يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ أَلْسِنُهُمْ وَ					
عَذَابٌ عَظِيمٌ ۲۳)	يَوْمَ	تَشْهَدُ	عَلَيْهِمْ	أَلْسِنُهُمْ	و
بڑا عذاب (ہے)	(جس) دن	گواہی دیں گی	ان کے خلاف	ان کی زبانیں	اور
بڑا عذاب ہے ○ جس دن ان کے خلاف ان کی زبانیں اور					
أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۲۴) يَوْمَ مَدِّ					
أَيْدِيهِمْ	و	أَرْجُلُهُمْ	بِمَا	كَانُوا يَعْمَلُونَ ۲۴)	يَوْمَ مَدِّ
ان کے ہاتھ	اور	ان کے پاؤں	(اس) کی جو	وہ عمل کرتے تھے	اس دن
ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں ان کے اعمال کی گواہی دیں گے ○ اس دن					
يُوقَفُ فِيهِمُ اللَّهُ دَيْنَهُمُ الْحَقَّ وَيَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ هُوَ					
يُوقَفُ فِيهِمُ	اللَّهُ	دَيْنَهُمُ الْحَقَّ (۱)	و	يَعْلَمُونَ	أَنَّ اللَّهَ هُوَ
پورا دے گا انہیں	اللہ	ان کا سچا بدلہ	اور	وہ جان لیں گے	کہ اللہ وہی
اللہ انہیں ان کی پوری سچی سزا دے گا اور وہ جان لیں گے کہ اللہ ہی					

۱..... قرآن کریم میں کسی گناہ پر ایسی سختی، شدت اور تکرار و تاکید نہیں فرمائی گئی جیسی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اوپر بہتان باندھنے پر فرمائی گئی، اس سے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی رفعت منزلت ظاہر ہوتی ہے اور آپ سے نسبت رکھنے والوں کا بھی مقام معلوم ہوا۔



## الْحَقُّ السَّيِّئُ ۲۵) الْخَيْثُ لِلْخَيْثَيْنِ وَالْخَيْثُونَ

الْحَقُّ السَّيِّئُ ۲۵)	الْخَيْثُ	لِلْخَيْثَيْنِ	وَ	الْخَيْثُونَ
صریح حق (ہے)	گندی عورتیں	گندے مردوں کے لئے	اور	گندے مرد

صریح حق ہے ○ گندی عورتیں گندے مردوں کیلئے ہیں اور گندے مرد

## لِلْخَيْثُ وَالطَّيِّبُ لِلطَّيِّبِينَ وَالطَّيِّبُونَ

لِلْخَيْثُ	وَ	الطَّيِّبُ	لِلطَّيِّبِينَ	وَ	الطَّيِّبُونَ
گندی عورتوں کے لئے (ہیں)	اور	پاکیزہ عورتیں	پاکیزہ مردوں کے لئے	اور	پاکیزہ مرد

گندی عورتوں کیلئے ہیں اور پاکیزہ عورتیں پاکیزہ مردوں کیلئے ہیں اور پاکیزہ مرد

## لِلطَّيِّبُ أُولَئِكَ مُبَرَّءُونَ مِمَّا يَقُولُونَ ط

لِلطَّيِّبُ	أُولَئِكَ	مُبَرَّءُونَ	مِمَّا	يَقُولُونَ
پاکیزہ عورتوں کے لئے (ہیں)	یہ لوگ	پاک، بری ہیں	(ان باتوں) سے جو	لوگ کہہ رہے ہیں

پاکیزہ عورتوں کیلئے ہیں۔ وہ ان باتوں سے بری ہیں جو لوگ کہہ رہے ہیں۔

## لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ۲۶) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

لَهُمْ	مَغْفِرَةٌ	وَ	رِزْقٌ كَرِيمٌ ۲۶)	يَا أَيُّهَا	الَّذِينَ	آمَنُوا
ان کے لیے	بخشش	اور	عزت کی روزی (ہے)	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے

ان (پاکیزہ لوگوں) کے لیے بخشش اور عزت کی روزی ہے ○ اے ایمان والو!

## لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بِيُوتِكُمْ حَتَّى تَسْتَأْذِنُوا

لَا تَدْخُلُوا	بُيُوتًا غَيْرَ بِيُوتِكُمْ (۱)	حَتَّى	تَسْتَأْذِنُوا	وَ
تم داخل نہ ہو	اپنے گھروں کے علاوہ گھروں (میں)	یہاں تک کہ	اجازت لے لو	اور

اپنے گھروں کے سوا اور گھروں میں داخل نہ ہو جب تک اجازت نہ لے لو اور

۱..... یہاں متعدد آیات میں آداب زندگی سے متعلق ایک اہم ادب اور دوسروں کی سہولت کا خیال رکھنے کی تعلیم دی گئی ہے، ان کا خلاصہ یہ ہے کہ جب بھی کسی کے گھر میں جائیں تو سلام کر کے اجازت مانگیں، اگر داخلے کی اجازت مل جائے تو اندر داخل ہو جائیں۔ یونہی اگر گھر میں کوئی موجود نہ ہو تب بھی اندر داخل نہ ہوں اور اگر گھر میں موجود شخص ملاقات کرنے سے منع کر دے تو واپس لوٹ جائیں۔ اجازت طلب کرنے میں اصرار نہ کریں۔ مزید تفصیل تفسیر صراط الجنان، ج 6، ص 612 پر ملاحظہ فرمائیں۔

تُسَلِّمُوا عَلَىٰ أَهْلِهَا ۖ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ					
تُسَلِّمُوا	عَلَىٰ أَهْلِهَا (۱)	ذَلِكُمْ	خَيْرٌ	لَّكُمْ	لَعَلَّكُمْ
سلام کرلو	ان میں رہنے والوں پر	یہ (حکم)	بہتر (ہے)	تمہارے لیے	تاکہ تم
ان میں رہنے والوں پر سلام نہ کرلو۔ یہ تمہارے لیے بہتر ہے تاکہ تم					
تَذَكَّرُونَ ۚ فَإِنْ لَّمْ تَجِدُوا فِيهَا أَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوهَا					
تَذَكَّرُونَ ۚ	فَإِنْ	لَّمْ تَجِدُوا	فِيهَا	أَحَدًا	فَلَا تَدْخُلُوهَا
نصیحت قبول کرو	پھر اگر	تم نہ پاؤ	ان (گھروں) میں	کسی ایک (کو)	تو تم داخل نہ ہو ان میں
نصیحت مان لو ○ پھر اگر تم ان گھروں میں کسی کو نہ پاؤ تو بھی ان میں داخل نہ ہونا					
حَتَّىٰ يُؤْذَنَ لَكُمْ ۖ وَإِنْ قِيلَ لَكُمْ					
حَتَّىٰ	يُؤْذَنَ	لَكُمْ	وَ	إِنْ	قِيلَ لَكُمْ
یہاں تک کہ	اجازت دیدی جائے	تمہیں	اور	اگر	کہا جائے
جب تک تمہیں اجازت نہ دیدی جائے اور اگر تمہیں کہا جائے					
ارْجِعُوا فَإِنِ رَجِعُوا هُوَ أَزْلَىٰ لَكُمْ ۖ وَاللَّهُ					
ارْجِعُوا	فَإِنِ رَجِعُوا	هُوَ	أَزْلَىٰ	لَكُمْ	وَاللَّهُ
(کہ) واپس لوٹ جاؤ	تو واپس لوٹ جاؤ	وہ	زیادہ پاکیزہ (ہے)	تمہارے لیے	اور اللہ
”واپس لوٹ جاؤ“ تو تم واپس لوٹ جاؤ، یہ تمہارے لیے زیادہ پاکیزہ ہے اور اللہ					
بِمَا تَعْمَلُونَ عَلَيْهِمْ ۖ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ					
بِمَا	تَعْمَلُونَ	عَلَيْهِمْ ۖ	لَيْسَ	عَلَيْكُمْ	جُنَاحٌ أَنْ
(اس) کو جو	تم عمل کرتے ہو	خوب جاننے والا (ہے)	نہیں ہے	تم پر	کچھ گناہ (اس میں) کہ
تمہارے کاموں کو خوب جاننے والا ہے ○ اس بارے میں تم پر کچھ گناہ نہیں کہ					

۱..... جب بھی کسی کے گھر جائیں تو اجازت لینے میں یہ خیال رکھیں کہ دروازہ زور سے نہ بجائیں کیونکہ یہ بد تہذیبی ہے خصوصاً علماء اور بزرگوں کے دروازوں پر ایسا کرنا خلاف ادب ہے۔ لہٰذا دروازہ بجانے، آواز دینے میں معتدل و مناسب انداز اپنائیں، شور کر کے دیگر محلے والوں کو پریشان نہ کریں یونہی تیل بجانے میں اس کا خیال رکھیں، تیل پر ہاتھ رکھ کر بھول نہ جائیں۔ تین مرتبہ تک کو شش کر لیں، جواب نہ ملے تو واپس چلے جائیں۔



تَدْ خُلُوا يَبُوءُ تَاغِيْرَ مَسْكُوْنَةٍ فِيْهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ ۖ وَ

تَدْ خُلُوا	يَبُوءُ تَاغِيْرَ مَسْكُوْنَةٍ <sup>(۱)</sup>	فِيْهَا	مَتَاعٌ	لَّكُمْ	وَ
تم داخل ہو جاؤ	(ایسے) غیر رہائشی گھروں (میں)	جن میں	نفع اٹھانے (کا اختیار ہے)	تمہیں	اور
ان گھروں میں جاؤ جو خاص کسی کی رہائش نہیں جن میں تمہیں نفع اٹھانے کا اختیار ہے اور					

اللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَبْدُوْنَ وَ مَا تَكْتُمُوْنَ ۖ قُلْ لِلّٰهِ مَنِیْنٌ

اللّٰهُ	يَعْلَمُ	مَا	تُبْدُوْنَ	وَ	مَا	تَكْتُمُوْنَ ۖ	قُلْ	لِلّٰهِ مَنِیْنٌ
اللّٰهُ	جانتا ہے	جو	تم ظاہر کرتے ہو	اور	جو	تم چھپاتے ہو	تم کہو	ایمان والوں سے
اللّٰهُ جانتا ہے جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو تم چھپاتے ہو ○ مسلمان مردوں کو								

يَعْصُوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا اَفْرُوْجَهُمْ ۖ ذٰلِكَ

يَعْصُوْا	مِنْ اَبْصَارِهِمْ <sup>(۲)</sup>	وَ	يَحْفَظُوْا	اَفْرُوْجَهُمْ	ذٰلِكَ
وہ کچھ نیچی رکھیں	اپنی نگاہیں	اور	حفاظت کریں	اپنی شر مگاہوں (کی)	یہ
حکم دو کہ اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی شر مگاہوں کی حفاظت کریں، یہ					

اَزْ كٰی لَہُمْ ۖ اِنَّ اللّٰہَ خَبِيْرٌۢ بِمَا یَصْنَعُوْنَ ۚ ۛ

اَزْ كٰی	لَہُمْ	اِنَّ	اللّٰہَ	خَبِيْرٌۢ	بِمَا	یَصْنَعُوْنَ ۚ	ۛ
زیادہ پاکیزہ (ہے)	ان کے لیے	بیشک	اللّٰہ	خبر دار ہے	(اس) سے جو	وہ کام کرتے ہیں	اور
ان کے لیے زیادہ پاکیزہ ہے، بیشک اللّٰہ ان کے کاموں سے خبر دار ہے ○ اور							

قُلْ لِلّٰہِ مُلْكٌ یَّعْصُصْنَ مِنْ اَبْصَارِہِنَّ وَ یَحْفَظْنَ

قُلْ	لِلّٰہِ مُلْكٌ	یَّعْصُصْنَ	مِنْ اَبْصَارِہِنَّ	وَ	یَحْفَظْنَ
تم کہو	ایمان والیوں سے	وہ کچھ نیچی رکھیں	اپنی نگاہیں	اور	حفاظت کریں
مسلمان عورتوں کو حکم دو کہ وہ اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی پار سائی کی					

۱..... اس سے مراد وہ جگہ ہے جہاں شرعاً و عرفاً اجازت لے کر جانے کی حاجت نہیں جیسے مسافر خانے اور دوکانیں وغیرہ۔ ۲..... اس آیت میں مسلمان مردوں کو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھنے اور شر مگاہوں کی حفاظت کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دو، میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں (۱) جب تم میں سے کوئی بات کرے تو جھوٹ نہ بولے۔ (۲) جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی نہ کرے (۳) جب اسے امانت دی جائے تو خیانت نہ کرے۔ (۴) تم اپنی نگاہیں جھکا کر رکھو۔ (۵) اپنی شر مگاہوں کی حفاظت کرو۔ (۶) اور اپنے ہاتھوں کو روک کر۔

## فُرُوجُهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا

فُرُوجُهُنَّ	و	لَا يُبْدِينَ	زِينَتَهُنَّ <sup>(۱)</sup>	إِلَّا	مَا	ظَهَرَ	مِنْهَا
اپنی شرمگاہوں (کی)	اور	ظاہر نہ کریں	اپنی زینت	مگر	جتنی	(خود ہی) ظاہر ہو	اس میں سے

حفاظت کریں اور اپنی زینت نہ دکھائیں مگر جتنا (بدن کا حصہ) خود ہی ظاہر ہے

## وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا

وَلْيَضْرِبْنَ	بِخُمُرِهِنَّ	عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ <sup>(۲)</sup>	و	لَا يُبْدِينَ	زِينَتَهُنَّ	إِلَّا
اور چاہئے کہ وہ ڈال کر رکھیں	اپنے دوپٹے	اپنے گریبانوں پر	اور	ظاہر نہ کریں	اپنی زینت	مگر

اور وہ اپنے دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رکھیں اور اپنی زینت ظاہر نہ کریں مگر

## لِبُعُولَتِهِنَّ أَوْ آبَائِهِنَّ أَوْ آبَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ أَبْنَائِهِنَّ أَوْ

لِبُعُولَتِهِنَّ	أَوْ	آبَائِهِنَّ	أَوْ	آبَاءِ بُعُولَتِهِنَّ	أَوْ	أَبْنَائِهِنَّ	أَوْ
اپنے شوہروں کیلئے	یا	اپنے باپ	یا	اپنے شوہروں کے باپ	یا	اپنے بیٹوں	یا

اپنے شوہروں پر یا اپنے باپ یا شوہروں کے باپ یا اپنے بیٹوں یا

## أَبْنَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي أَخَوَاتِهِنَّ

أَبْنَاءِ بُعُولَتِهِنَّ	أَوْ	إِخْوَانِهِنَّ	أَوْ	بَنِي إِخْوَانِهِنَّ	أَوْ	بَنِي أَخَوَاتِهِنَّ
اپنے شوہروں کے بیٹوں	یا	اپنے بھائیوں	یا	اپنے بھائیوں کے بیٹوں	یا	اپنی بہنوں کے بیٹوں

شوہروں کے بیٹوں یا اپنے بھائیوں یا اپنے بھتیجیوں یا اپنے بھانجیوں

## أَوْ نِسَائِهِنَّ أَوْ مَمَالِكُتْ أَيْبَانُهُنَّ أَوْ

أَوْ	نِسَائِهِنَّ	أَوْ	مَمَالِكُتْ	أَوْ	أَيْبَانُهُنَّ	أَوْ
یا	اپنی (مسلمان) عورتوں	یا	جن (عورتوں) کے	مالک ہوئے	ان کے دائیں ہاتھ	یا

یا اپنی (مسلمان) عورتوں یا اپنی کنیزوں پر جو ان کی ملکیت ہوں یا

(پچھلے سنے کاماش) رکھو (یعنی ظلم وغیرہ سے)۔ (معجم الاوسط، ۲/۱۷۷، الحدیث: ۲۵۳۹) ۱..... مسلمان عورتوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنے بدن کے ان اعضاء کو غیر مردوں کے سامنے ظاہر نہ کریں جہاں زینت کرنی ہیں جیسے سر، کان، گلا وغیرہ البتہ وہ اعضاء جو عام طور پر ظاہر ہوتے ہیں جیسے چہرہ، دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں، انہیں چھپانے میں مشقت ہونے کی وجہ سے ظاہر کرنے کی اجازت ہے لیکن فی زمانہ بے حیائی، بد نگاہی اور گندے خیالات کی کثرت کی وجہ سے چہرہ چھپانے کا بھی حکم ہے۔  
۲..... یعنی مسلمان عورتیں اپنے دوپٹوں کے ذریعے اپنے بالوں، گردن، پیٹے ہوئے زیور اور سینے وغیرہ کو ڈھانپ کر رکھیں۔ بخاری شریف میں ہے کہ جب یہ



التَّائِبِينَ غَيْرِ أُولَى الْأَرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ أَوِ الطِّفْلِ الَّذِينَ				
التَّائِبِينَ	غَيْرِ أُولَى الْأَرْبَةِ	مِنَ الرِّجَالِ <sup>(۱)</sup>	أَوْ	الطِّفْلِ
(ان) نوکروں (کیلئے)	(جو) شہوت والے نہیں	مردوں میں سے	یا	(ان) بچوں (کیلئے)
مردوں میں سے وہ نوکر جو شہوت والے نہ ہوں یا وہ بچے جنہیں				
لَمْ يَطْهَرُوا عَلَى عَوْرَاتِ النِّسَاءِ وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ				
لَمْ يَطْهَرُوا	عَلَى عَوْرَاتِ النِّسَاءِ	وَلَا يَضْرِبْنَ	بِأَرْجُلِهِنَّ <sup>(۲)</sup>	
خبر نہیں رکھتے	عورتوں کی شرم کی چیزوں پر	اور	وہ (زمین پر) زور سے نہ ماریں	اپنے پاؤں
عورتوں کی شرم کی چیزوں کی خبر نہیں اور زمین پر اپنے پاؤں اس لئے زور سے نہ ماریں				
لِيَعْلَمَ مَا يَخْفَيْنَ مِنْ زِينَتِهِنَّ ۖ وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ				
لِيَعْلَمَ	مَا يَخْفَيْنَ	مِنْ زِينَتِهِنَّ	وَتُوبُوا	إِلَى اللَّهِ
تاکہ معلوم ہو جائے	جو	انہوں نے چھپائی ہو	اپنی زینت سے	اور تم توبہ کرو
کہ ان کی اس زینت کا پتہ چل جائے جو انہوں نے چھپائی ہوئی ہے اور اے مسلمانو! تم سب اللہ کی طرف				
جَمِيعًا آيَةُ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تَفْلَحُونَ ۖ وَأَنْكِحُوا الْأَيَامَى				
جَمِيعًا	آيَةُ الْمُؤْمِنُونَ	لَعَلَّكُمْ	تَفْلَحُونَ <sup>(۳)</sup>	وَأَنْكِحُوا
سب	اے ایمان والو	تاکہ تم	کامیاب ہو جاؤ	اور نکاح کر دو
توبہ کرو اس امید پر کہ تم فلاح پاؤ گے اور تم میں سے جو بغیر نکاح کے ہوں				
مِنْكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ ۖ إِنْ يَكُونُوا				
مِنْكُمْ	وَالصَّالِحِينَ	مِنْ عِبَادِكُمْ	وَإِمَائِكُمْ	إِنْ يَكُونُوا
تم میں سے	اور (جو) نیک لوگ (ہیں)	تمہارے غلاموں اور لونڈیوں میں سے	اگر	وہ ہوں گے
اور تمہارے غلاموں اور لونڈیوں میں سے جو نیک ہیں ان کے نکاح کر دو۔ اگر وہ				

(پچھلے سنے کاماش) آیت نازل ہوئی تو صحابیات نے کہی اپنی چادروں کو پھاڑ کر اوڑھنیاں بنالیا تھا۔ (بخاری، ۱۲۹۰/۳، الحدیث: ۴۷۵۸) ۱۔ مردوں میں سے وہ نوکر جو شہوت والے نہ ہوں مثلاً ایسے بوڑھے ہوں جنہیں اصلاً شہوت باقی نہ رہی ہو اور وہ نیک ہوں تو ان سے پردہ نہ کرنے کی اجازت ہے البتہ جو ایسے نہ ہوں خواہ وہ کتنے ہی با اعتماد اور بچپن سے نوکر ہی کرتے آ رہے ہوں ان سے بہر صورت پردہ کرنے کا حکم ہے۔ آج کل گھر کے نوکروں، ڈرائیوروں، مالیوں، دودھ بیچنے والوں سے عموماً پردہ نہیں کیا جاتا ہے یہ حرام ہے۔ ۲۔ یعنی عورتیں چلنے پھرنے میں پاؤں اس قدر آہستہ رکھیں کہ ان کے زیور کی جھلکانہ سنی جائے۔ عورتیں منجے والے جھانچن نہ پہنیں۔ ۳۔

فُقْرَاءَ يُغْنِيهِمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ ۖ وَاللَّهُ وَاسِعٌ

فُقْرَاءَ	يُغْنِيهِمُ (۱)	اللَّهُ	مِنْ فَضْلِهِ	وَاللَّهُ	وَاسِعٌ
فقیر، تنگدست	(تو) مالدار کر دے گا انہیں	اللہ	اپنے فضل سے	اللہ	وسعت والا
فقیر ہوں گے تو اللہ انہیں اپنے فضل سے غنی کر دے گا اور اللہ وسعت والا،					

عَلَيْهِمْ ۝۳۲ وَلَيْسَتَّعْفِيفُ الْزَّيِّنَ لَا يَجِدُونَ

عَلَيْهِمْ ۝۳۲	وَلَيْسَتَّعْفِيفُ (۲)	الزَّيِّنَ	لَا يَجِدُونَ
علم والا (ہے)	اور چاہئے کہ پاکدامنی اختیار کریں	وہ لوگ جو	نہیں پاتے
علم والا ہے ○ اور جو لوگ نکاح کرنے کی طاقت نہیں پاتے			

نِكَاحًا حَتَّى يُغْنِيَهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ ۖ وَ

نِكَاحًا	حَتَّى	يُغْنِيَهُمُ	اللَّهُ	مِنْ فَضْلِهِ	وَاللَّهُ
نکاح کرنے کی طاقت	یہاں تک کہ	غنی کر دے انہیں	اللہ	اپنے فضل سے	اور
انہیں چاہیے کہ پاکدامنی اختیار کریں یہاں تک کہ اللہ انہیں اپنے فضل سے غنی کر دے اور					

الزَّيِّنَ يَبْتَغُونَ الْكِتَابَ مِمَّا مَلَكَتْ

الزَّيِّنَ	يَبْتَغُونَ	الْكِتَابَ	مِمَّا	مَلَكَتْ
وہ لوگ جو	چاہتے ہیں	مال کما کر دینے کی شرط پر آزادی	(ان میں سے جن کے)	مالک ہوئے
تمہارے غلام اور لونڈیوں میں سے جو مال کما کر دینے کی شرط پر آزادی کے				

أَيْسَانُكُمْ فَكَاتِبُوهُمْ إِنْ عَلِمْتُمْ فِيهِمْ خَيْرًا ۖ وَ

أَيْسَانُكُمْ	فَكَاتِبُوهُمْ	إِنْ	عَلِمْتُمْ	فِيهِمْ	خَيْرًا ۖ وَ
تمہارے دائیں ہاتھ	تو تم (یہ معاہدہ) لکھ دو انہیں	اگر	تم جانو	ان میں	کچھ بھلائی اور
طلبگار ہوں تو تم انہیں (یہ معاہدہ) لکھ دو اگر تم ان میں کچھ بھلائی جانو اور					

(پچھلے صفحہ کا حاشیہ) ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس قوم کی دعا نہیں قبول فرماتا جن کی عورتیں چھانچھنی پہنتی ہوں۔ اس سے سمجھ لینا چاہئے کہ جب زیور کی آواز دعا قبول نہ ہونے کا سبب ہے تو خاص عورت کی آواز اور اس کی پردہ گئی کسی اللہ تعالیٰ کے غضب کو لازم کرنے والی ہوگی۔ ① اس غناء سے مراد قناعت یا کفایت ہے یا اس سے شوہر اور بیوی کے درز توں کا جمع ہو جانا یا نکاح کی برکت سے فراخی حاصل ہونا مراد ہے۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ”تم عورتوں سے نکاح کرو کیونکہ وہ تمہارے پاس (اللہ تعالیٰ کی طرف سے رزق اور) مال لائیں گی۔“ (مصنف ابن ابی شیبہ، ۳/۲۷۱، الحدیث: ۱۰) ② یعنی جو لوگ مہر اور اخراجات نہ ہونے کے



اَتَوْهُمْ مِنْ مَالِ اللَّهِ الَّذِي اَتٰكُمْ ۖ وَلَا تَكْرِهُوْا فِتْيَتَكُمْ

اَتَوْهُمْ	مِنْ مَالِ اللَّهِ	الَّذِي اَتٰكُمْ	وَلَا تَكْرِهُوْا <sup>(۱)</sup>	فِتْيَتَكُمْ
دوا نہیں	اللہ کے مال سے	وہ جو	اس نے دیا تمہیں	تم مجبور نہ کرو

تم ان کی اللہ کے اس مال سے مدد کرو جو اس نے تمہیں دیا ہے اور تم دنیوی زندگی کا مال طلب کرنے کیلئے

عَلَى الْبِعَاۗءِ اِنْ اَرَدَنْ تَحْصِنَۙ لَّتَبْتَغُوْا

عَلَى الْبِعَاۗءِ	اِنْ	اَرَدَنْ	تَحْصِنَۙ <sup>(۲)</sup>	لَّتَبْتَغُوْا
بدکاری پر	(خصوصاً) اگر	وہ (خود بھی) چاہیں	بچنا	تاکہ تم چاہو، طلب کرو

اپنی کیزوں کو بدکاری پر مجبور نہ کرو (خصوصاً) اگر وہ

عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۖ وَمَنْ يُكْرِهْنَّ فَانَّ اللَّهَ

عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا	وَمَنْ	يُّكْرِهْنَّ	فَإِنَّ	اللَّهَ
دنیوی زندگی کا کچھ مال	اور جو	مجبور کرے گا انہیں	تو بیشک	اللہ

خود (بھی) بچنا چاہتی ہوں اور جو انہیں مجبور کرے گا تو بیشک اللہ

مِنْۢ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝۳۳ وَلَقَدْ اَنْزَلْنَا

مِنْۢ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ	غَفُوْرًا	رَّحِيْمًا ۝۳۳	وَلَقَدْ	اَنْزَلْنَا
ان کے مجبور کئے جانے کے بعد	بخشنے والا	مہربان (ہے)	اور ضرور بیشک	ہم نے نازل فرمائیں

ان کے مجبور کئے جانے کے بعد بہت بخشنے والا، مہربان ہے ○ اور بیشک ہم نے تمہاری طرف

اِلَيْكُمْ اٰیٰتٍ مُّبِيْنٰتٍ وَمَثَلًاۢ مِنَ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ

اِلَيْكُمْ	اٰیٰتٍ مُّبِيْنٰتٍ	وَمَثَلًاۢ	مِّنَ الَّذِيْنَ	خَلَوْا
تمہاری طرف	روشن آیتیں	اور	ان لوگوں کا جو	گزر گئے

روشن آیتیں اور تم سے پہلے لوگوں کا حال

(پچھلے سنیے کاما) سب نکاح نہ کر سکیں تو وہ بدکاری سے بہر حال بچیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے بالدار کر دے اور وہ مہر و نان نفقہ ادا کرنے کے قابل ہو جائیں۔

۱۔ عورت کے حق میں زنا پر مجبوری اس وقت ثابت ہوگی جب کوئی جان سے مار دے یا جسم کا کوئی عضو ضائع کر دے یا شدہ یا بدمعاشی کی دھمکی دے اور دھمکی دینے والے کو قدرت بھی ہو اور عورت کو غالب گمان ہو کہ وہ دھمکی پر عمل کر گزرے گا۔ اس سے کم میں مجبوری ثابت نہ ہوگی۔ کیزوں کی طرح آزاد عورتوں کو بھی بدکاری پر مجبور کرنا حرام ہے، خواہ مال کی خاطر ہو یا کسی اور سبب سے۔ زنا پر مجبور کرنے والے سخت گناہگار اور عذاب الہی کے حقدار ہیں۔ ۲۔ کیزیں

وَمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِينَ ﴿٣٢﴾					اللَّهُ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ مِثْلُ نُوْرٍ	
و	مَوْعِظَةٌ	لِّلْمُتَّقِينَ ﴿٣٢﴾	اللَّهُ	نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ﴿٣٣﴾	مِثْلُ نُوْرٍ	
اور	نصیحت	ڈر والوں کے لیے	اللہ	آسمانوں اور زمین کا نور (ہے)	اس کے نور کی مثال	
اور ڈر والوں کے لیے نصیحت نازل فرمائی ﴿اللہ آسمانوں اور زمینوں کو روشن کرنے والا ہے۔ اس کے نور کی مثال						
كِبْكُوَةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ ۚ اَلْبُصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ ۚ اَلزُّجَاجَةُ						
كِبْكُوَةٍ	فِيْهَا	مِصْبَاحٌ	اَلْبُصْبَاحُ	فِيْ زُجَاجَةٍ	اَلزُّجَاجَةُ	
(ایسی ہے) جیسے ایک طاق	جس میں	چراغ (ہے)	(وہ) چراغ	ایک فانوس میں (ہے)	فانوس	
ایسی ہے جیسے ایک طاق ہو جس میں چراغ ہے، وہ چراغ ایک فانوس میں ہے، وہ فانوس						
كَانَ تَٰهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُوقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبْرَكَةٍ زَيْتُونَةٍ						
كَانَ تَٰهَا	كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ	يُوقَدُ	مِنْ شَجَرَةٍ مُّبْرَكَةٍ زَيْتُونَةٍ ﴿٢﴾			
گویا کہ وہ	ایک موتی کی طرح چمکتا ہوا ستارہ (ہے)	جو روشن ہوتا ہے	برکت والے درخت زیتون سے			
گویا ایک موتی کی طرح چمکتا ہوا ستارہ ہے جو زیتون کے برکت والے درخت سے روشن ہوتا ہے						
لَا شَرْقِيَّةٍ وَلَا غَرْبِيَّةٍ ۚ يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْءُ وَلَوْ						
لَا	شَرْقِيَّةٍ	وَلَا	غَرْبِيَّةٍ	يَكَادُ	زَيْتُهَا يُضِيْءُ وَلَوْ	
(جو) نہ	مشرق والا (ہے)	اور نہ	مغرب والا	قریب ہے کہ اس کا تیل بھڑک اٹھے	اگرچہ	
جو نہ مشرق والا ہے اور نہ مغرب والا ہے۔ قریب ہے کہ اس کا تیل بھڑک اٹھے اگرچہ						
لَمْ تَسْسُسْهُ نَارٌ ۚ نُورٌ عَلَىٰ نُورٍ ۚ يَهْدِي اللّٰهُ لِنُورٍ ۝۳۴ مَنْ يَّشَآءُ						
لَمْ تَسْسُسْهُ	نَارٌ	نُورٌ عَلَىٰ نُورٍ	يَهْدِي	اللّٰهُ	لِنُورٍ ۝۳۴	
نہ چھوئے اسے	آگ	نور پر نور (ہے)	راہ دکھاتا ہے	اللہ	اپنے نور کی	
اسے آگ نہ چھوئے۔ نور پر نور ہے، اللہ اپنے نور کی راہ دکھاتا ہے جسے چاہتا ہے						

(پچھلے صفحے کا ماحول) پاکدامن رہنا چاہیں یا نہ چاہیں، کسی صورت بھی انہیں بدکاری پر مجبور نہیں کیا جاسکتا اور آیت میں کلام اس اعتبار سے ہے کہ جب عورتیں خود بھی پاکدامن رہنا چاہتی ہیں تو پھر تو تمہیں بطریق اولیٰ انہیں بدکاری پر مجبور نہیں کرنا چاہئے۔ ۱۔ نور اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے اور یہاں معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمینوں کا ہادی ہے تو زمین و آسمان والے اس کے نور سے حق کی راہ پاتے ہیں یا یہ معنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمینوں کو منور فرماتے والا ہے۔ بعض مفسرین نے اس نور سے قرآن مراد لیا ہے اور ایک تفسیر یہ ہے کہ اس نور سے مراد سیدہ کائنات سنی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ ۲۔ زیتون کا درخت انتہائی برکت والا



وَيَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ ۖ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ

وَيَضْرِبُ	اللَّهُ	الْأَمْثَالَ	لِلنَّاسِ	وَاللَّهُ	بِكُلِّ شَيْءٍ
اور	بیان فرماتا ہے	اللہ	مثالیں	لوگوں کیلئے	اور

اور اللہ لوگوں کیلئے مثالیں بیان فرماتا ہے اور اللہ ہر شے کو

عَلِيمٌ ۝۳۵ فِي بُيُوتِ آذِنِ اللَّهُ أَنْ

عَلِيمٌ ۝۳۵	فِي بُيُوتِ	آذِنِ	اللَّهُ	أَنْ
خوب جاننے والا ہے	(ان) گھروں میں ہے	حکم دیا	اللہ نے	کہ

خوب جاننے والا ہے ○ ان گھروں میں ہے جن کی تعظیم کرنے

تُرْفَعُ وَيُذَكَّرُ فِيهَا اسْمُهُ لَا يُسَبِّحُ

تُرْفَعُ	وَيُذَكَّرُ	فِيهَا	اسْمُهُ	لَا يُسَبِّحُ
انہیں بلند کیا جائے، ان کی تعظیم کی جائے	اور	ذکر کیا جائے	ان میں	اس (اللہ) کا نام

اور ان میں اللہ کا نام ذکر کئے جانے کا اللہ نے حکم دیا ہے، ان میں صبح و شام

لَهُ فِيهَا بِالْعُدْوِ وَالْأَصَالِ ۝۳۶ رَجَالٌ لَا تُلْهِيمُهُمْ تِجَارَةً

لَهُ	فِيهَا	بِالْعُدْوِ وَالْأَصَالِ ۝۳۶	رَجَالٌ	لَا تُلْهِيمُهُمْ	تِجَارَةً
اس کی	ان (گھروں) میں	صبح اور شام	دو مرد	غافل نہیں کرتی	انہیں کوئی تجارت

اللہ کی تسبیح بیان کرتے ہیں ○ وہ مرد جن کو تجارت

وَلَا يَبِيعُ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ ۝۳۷

وَلَا	يَبِيعُ	عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ	وَإِقَامِ الصَّلَاةِ	وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ
اور	نہ	خرید و فروخت	اللہ کے ذکر سے	اور

اور خرید و فروخت اللہ کے ذکر اور نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ دینے سے غافل نہیں کرتی

ہے اور اس میں بہت سارے فوائد ہیں، حدیث پاک میں ہے ”زیتون کھاؤ اور اس کا تیل استعمال کرو یہ مبارک درخت ہے۔“ (ترمذی، ۳/۲۳۷، الحدیث: ۱۸۵۹)

- ۱۔ ان گھروں سے مسجدیں مراد ہیں۔ ۲۔ تسبیح سے مراد نمازیں ہیں، صبح کی تسبیح سے فجر اور شام سے ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نمازیں مراد ہیں۔
- ۳۔ نور سے ہدایت پانے اور مسجدوں میں صبح و شام تسبیح کرنے والے لوگوں کا یہ وصف ہے کہ انہیں کوئی تجارت اور خرید و فروخت نماز اور ذکر اللہ سے غافل نہیں کرتی۔ فی زمانہ کاروبار، نوکری، کھیل کود، ٹی وی، دوستوں وغیرہ کی وجہ سے نمازوں میں غفلت کا معاملہ بڑا نازک ہے۔ حدیث پاک میں ہے ”جس نے نماز کی

## يَخَافُونَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيهِ الْقُلُوبُ وَالْأَبْصَارُ ﴿٢٤﴾

يَخَافُونَ	يَوْمًا	تَتَقَلَّبُ <sup>(۱)</sup>	فِيهِ	الْقُلُوبُ	وَالْأَبْصَارُ <sup>(۲)</sup>
وہ ڈرتے ہیں	(اس) دن (سے)	الٹ جائیں گے	اس میں	دل	آنکھیں

وہ اس دن سے ڈرتے ہیں جس میں دل اور آنکھیں الٹ جائیں گے ○

## لِيَجْزِيَ اللَّهُ أَحْسَنَ مَا عَمِلُوا وَيَزِيدَهُمْ

لِيَجْزِيََهُمُ	اللَّهُ	أَحْسَنَ	مَا	عَمِلُوا	وَيَزِيدَهُمُ
تاکہ بدلہ دے انہیں	اللہ	سب سے بہتر	جو	انہوں نے کام کئے	مزید عطا فرمائے انہیں

تاکہ اللہ انہیں ان کے بہتر کاموں کا بدلہ دے اور اپنے فضل سے انہیں

## مِّنْ فَضْلِهِ ۖ وَاللَّهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٢٥﴾

مِّنْ فَضْلِهِ	وَاللَّهُ	يَرْزُقُ	مَنْ	يَّشَاءُ	بِغَيْرِ حِسَابٍ <sup>(۳)</sup>
اپنے فضل سے	اللہ	رزق دیتا ہے	جسے	وہ چاہتا ہے	حساب کے بغیر

مزید عطا فرمائے اور اللہ جسے چاہتا ہے بے حساب رزق عطا فرماتا ہے ○ اور

## الَّذِينَ كَفَرُوا أَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍ بِقِيعَةٍ

الَّذِينَ	كَفَرُوا	أَعْمَالُهُمْ	كَسَرَابٍ بِقِيعَةٍ
وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	ان کے اعمال	کسی بیابان میں دھوپ میں چمکتی ریت جیسے (ہیں)

کافروں کے اعمال ایسے ہیں جیسے کسی بیابان میں دھوپ میں پانی کی طرح چمکنے والی ریت ہو،

## يَحْسَبُهُ الظَّمَانُ مَاءً ۖ حَتَّىٰ إِذَا جَاءَهُ

يَحْسَبُهُ	الظَّمَانُ	مَاءً	حَتَّىٰ	إِذَا	جَاءَهُ
گمان کرتا ہے اسے	پیا سا آدمی	پانی	یہاں تک کہ	جب	وہ آتا ہے اس کے پاس

پیا سا آدمی اسے پانی سمجھتا ہے یہاں تک کہ جب وہ اس کے پاس آتا ہے

(پچھلے صفحہ کا مشورہ) محافظت نہ کی وہ قیامت کے دن قارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہو گا۔ (مسند امام احمد، ۵/۲، الحدیث: ۲۵۸۷) علماء نے فرمایا ہے کہ جسے مال نے نماز سے غافل رکھا وہ قیامت کے دن قارون کے ساتھ، جسے حکمرانی نے غافل رکھا وہ فرعون کے ساتھ، جو وزارت کی وجہ سے غافل رہا وہ ہامان کے ساتھ اور جو تجارت کی وجہ سے غافل رہا وہ مکہ کے کافر ابی بن خلف کے ساتھ ہو گا۔ (الذوالحجہ، ۱/۲۸۸)

۱..... دلوں کے الٹ جانے کا معنی یہ ہے کہ دل اپنی جگہ سے نکل کر حلق میں آجائیں گے، پھر نہ واپس اپنی جگہ جا سکیں گے اور نہ حلق سے باہر نکل سکیں گے اور



## لَمْ يَجِدْهُ شَيْئًا وَجَدَ اللَّهَ عِنْدَهُ فَوَقَّهٗ

لَمْ يَجِدْهُ	شَيْئًا <sup>(۱)</sup>	وَ	وَجَدَ	اللَّهُ	عِنْدَهُ	فَوَقَّهٗ
(تو) نہیں پاتا	کچھ (بھی)	اور	وہ پائے گا	اللہ (کو)	اپنے قریب	تو وہ پورا دے گا اسے

تو اسے کچھ بھی نہیں پاتا اور وہ اللہ کو اپنے قریب پائے گا تو اللہ اسے

## حِسَابَهُ ۖ وَاللَّهُ سَرِيعُ الْحِسَابِ ۝۳۹ اَوْ كُذِّبَتْ

حِسَابَهُ	و	اللَّهُ	سَرِيعُ الْحِسَابِ ۝۳۹	اَوْ	كُذِّبَتْ
اس کا حساب	اور	اللہ	جلد حساب کر لینے والا (ہے)	یا	جیسے تاریکیاں (ہوں)

اس کا پورا حساب دے گا اور اللہ جلد حساب کر لینے والا ہے ۝ یا جیسے کسی گہرے سمندر میں

## فِي بَحْرٍ لَّيِّسٍ يَخْشَاهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهِ مَوْجٌ

فِي بَحْرٍ لَّيِّسٍ	يَخْشَاهُ	مَوْجٌ	مِّنْ فَوْقِهِ	مَوْجٌ
کسی گہرے سمندر میں	ڈھانپ لیا ہوا ہے	ایک موج (نے)	اس کے اوپر سے	(دوسری) موج (ہو)

تاریکیاں ہوں جس کو اوپر سے ایک موج نے ڈھانپ لیا ہو، اس موج پر ایک اور موج ہو،

## مِّنْ فَوْقِهِ سَحَابٌ ۖ ظَلُمْتُ بَعْضُهُمَا فَوْقَ بَعْضٍ ۖ اِذَا

مِّنْ فَوْقِهِ	سَحَابٌ	ظَلُمْتُ	بَعْضُهُمَا	فَوْقَ بَعْضٍ	اِذَا
اس (موج) کے اوپر سے	بادل (ہوں)	اندھیرے (ہیں)	ان کے بعض	بعض کے اوپر (ہیں)	جب

(پھر) اس (دوسری) موج پر بادل ہوں۔ اندھیرے ہی اندھیرے ہیں ایک کے اوپر دوسرا اندھیرا ہے کہ جب

## اُخْرِجَ يَدَا لَمْ يَكْدِ يَرُهَا ۖ وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ

اُخْرِجَ	يَدَا	لَمْ يَكْدِ يَرُهَا	و	مَنْ	لَّمْ يَجْعَلِ
کوئی نکالتا ہے	اپنا ہاتھ	(تو) وہ اسے دکھائی دیتا معلوم نہ ہو	اور	وہ شخص جو	نہ بنائے

کوئی اپنا ہاتھ نکالے تو اسے اپنا ہاتھ بھی دکھائی دیتا معلوم نہ ہو اور جس کیلئے اللہ

(بچنے سے کام لے) آنکھیں لٹکنے کا معنی یہ ہے کہ اس دن سرگیں آنکھیں نیلی ہو جائیں گی۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہاں دلوں اور آنکھوں کا لٹکنا بطور مجازہ استعمال ہوا ہو اور مراد یہ ہو کہ قیامت کی دہشت اور ہولناکی دیکھ کر دل انتہائی خوفزدہ اور مضطرب ہو جائیں گے اور آنکھیں اوپر چڑھ جائیں گی۔

۱..... اس آیت میں بیان کی گئی مثال اگرچہ کفار کے ظاہری اچھے اعمال سے متعلق ہے لیکن مسلمان بھی اگر ریاکاری، یا شرانہ کا لحاظ کئے بغیر نیک اعمال کرے گا تو اس کا حال بھی ایسا ہی ہو گا۔ اس لئے ریاکاری سے بھی بچیں اور دینی احکام بھی سیکھیں۔

کائنات کی ہر چیز مشغولی تسبیح ہے

۵۰ =

اللَّهُ لَهُ نُورٌ رَّاقِمَالَهُ مِنْ نُورٍ ۳۰ أَلَمْ تَرَ					
اللَّهُ	لَهُ	نُورًا	فَمَا	لَهُ	مِنْ نُورٍ ۳۰ (۱)
اللَّهُ	اس کے لئے	نور	تو نہیں	اس کے لیے	کوئی نور
نور نہ بنائے اس کے لیے کوئی نور نہیں ۰ کیا تم نے نہ دیکھا					
أَنَّ اللَّهَ يُسَبِّحُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَ					
أَنَّ	اللَّهُ	يُسَبِّحُ	لَهُ	مَنْ	فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَ
کہ	اللہ	تسبیح کرتا ہے	اس کی	جو کوئی	آسمانوں اور زمین میں (ہے) اور
کہ جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہیں وہ سب اور پرندے (اپنے) پر پھیلائے ہوئے					
الطَّيْرِ طَفَّتْ ۳۱ كُلُّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهُ وَتَسْبِيحَهُ ۳۲					
الطَّيْرِ	طَفَّتْ	كُلُّ	قَدْ	عَلِمَ	و تَسْبِيحَهُ ۳۲
پرندے	پر پھیلائے ہوئے	سب (نے)	تحقیق	جان ل	اپنی نماز اور اپنی تسبیح
اللہ کی تسبیح کرتے ہیں سب کو اپنی نماز اور اپنی تسبیح معلوم ہے					
وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِمَا يَفْعَلُونَ ۳۱ وَ					
و	اللَّهُ	عَلِيمٌ	بِمَا	يَفْعَلُونَ ۳۱	و
اور	اللہ	خوب جاننے والا (ہے)	(اس) کو جو	وہ کام کرتے ہیں	اور اللہ ہی کے لیے (ہے)
اور اللہ ان کے کاموں کو خوب جاننے والا ہے ۰ اور آسمانوں اور					
مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَ إِلَى اللَّهِ الْمَصِيرُ ۳۲ أَلَمْ تَرَ					
مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَ	إِلَى اللَّهِ	الْمَصِيرُ ۳۲	أَلَمْ تَرَ		
آسمانوں اور زمین کی بادشاہت	اور	اللہ ہی کی طرف	لوٹنا (ہے)	کیا تم نے نہ دیکھا	
زمین کی بادشاہت اللہ ہی کے لیے ہے اور اللہ ہی کی طرف لوٹنا ہے ۰ کیا تم نے نہ دیکھا					

زمین، آسمان کا جتنی بادشاہ اللہ ہے

آسمان میں قدرت الہی کے مظاہر

- ۱..... یعنی جسے اللہ تعالیٰ قرآن مجید کے نور سے ہدایت دینا اور قرآن کریم پر ایمان لانے کی توفیق دینا چاہے تو اسے اصلاً کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔
- ۲..... زمین و آسمان میں موجود چیزوں اور پرندوں میں سے ہر ایک اپنی نماز اور اپنی تسبیح جانتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے نماز و تسبیح کا جسے جو طریقہ سکھایا اس کے مطابق وہ عمل کرتا ہے اگرچہ ہمیں وہ طریقہ دکھائی نہ دے یا سمجھ نہ آئے۔



## أَنَّ اللَّهَ يُزْجِي سَحَابًا ثُمَّ يُؤَلِّفُ

أَنَّ	اللَّهُ	يُزْجِي	سَحَابًا	ثُمَّ	يُؤَلِّفُ
کہ	اللہ	نرمی کے ساتھ چلاتا ہے	بادل (کو)	پھر	ملاپ کر دیتا ہے

کہ اللہ نرمی کے ساتھ بادل کو چلاتا ہے پھر انہیں آپس میں

## بَيْنَهُ ثُمَّ يَجْعَلُهُ رُكَّامًا فَتَرَى

بَيْنَهُ	ثُمَّ	يَجْعَلُهُ	رُكَّامًا	فَتَرَى
اس (بادل کے ٹکڑوں) کے درمیان	پھر	کر دیتا ہے اے	تہ درتہ	تو تو دیکھتا ہے

ملا دیتا ہے پھر انہیں تہ درتہ کر دیتا ہے تو تم دیکھتے ہو

## الْوَدْقِ يَخْرُجُ مِنْ خَلَلِهِ وَيَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ

الْوَدْقِ	يَخْرُجُ	مِنْ خَلَلِهِ	وَيَنْزِلُ	مِنَ السَّمَاءِ
بارش (کو)	وہ نکلتی ہے	اس کے درمیان سے	اور	وہ اتارتا ہے

کہ اس کے درمیان میں سے بارش نکلتی ہے اور وہ آسمان میں موجود

## مِنْ جِبَالٍ فِيهَا مِنْ بَرَدٍ فَيُصِيبُ بِهِ مَنْ يَشَاءُ

مِنْ جِبَالٍ فِيهَا	مِنْ بَرَدٍ	فَيُصِيبُ	بِهِ	مَنْ	يَشَاءُ
اس میں (موجود برف کے) پہاڑوں سے	کچھ اولے	پھر ڈال دیتا ہے	ان کو	جس (پر)	وہ چاہتا ہے

برف کے پہاڑوں سے اولے اتارتا ہے پھر جس پر چاہتا ہے اس پر انہیں ڈال دیتا ہے

## وَيَصْرِفُهُ عَنِ مَنِ يَشَاءُ يَكَادُ سَنَابِرُ قَهْ يَذْهَبُ بِالْأَبْصَارِ ۝

وَيَصْرِفُهُ	عَنِ مَنِ	يَشَاءُ	يَكَادُ	سَنَابِرُ قَهْ	يَذْهَبُ بِالْأَبْصَارِ ۝
اور	پھیر دیتا ہے انہیں	جس سے	وہ چاہتا ہے	قریب ہے کہ اس کی بجلی کی چمک لے جائے آنکھیں	

اور جس سے چاہتا ہے اس سے انہیں پھیر دیتا ہے قریب ہے کہ اس کی بجلی کی چمک آنکھیں لے جائے ۝

۱..... اس آیت کے بارے میں مفسرین کے دو قول ہیں، (۱) آسمان میں اولوں کے پہاڑ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اسی طرح پیدا فرمایا ہے، پھر وہ ان پہاڑوں میں سے جتنے اولے چاہتا ہے نازل فرماتا ہے۔ (۲) آسمان سے مراد حقیقی آسمان نہیں بلکہ وہ بادل ہے جو لوگوں کے سروں پر بلند ہے، اسے بلندی کی وجہ سے آسمان فرمایا گیا کیونکہ ”سما“ اس چیز کو کہتے ہیں جو تجھ سے بلند ہے اور تیرے اوپر ہے۔ اللہ تعالیٰ اس بادل سے اولے نازل فرماتا ہے، یہی بادل پہاڑ ہیں کہ بڑا ہونے کی وجہ سے پہاڑوں کے مشابہ ہیں اور جہاز میں سفر کرتے ہوئے یہ بادل پہاڑ کی طرح ہی دکھائی دیتے ہیں۔

دن اور رات کی تبدیلی میں  
قدرت الہی کا دلیل

جانوروں کی تخلیق اور اس میں قدرت الہی کے دلائل

نزول قرآن اور عطا ہونے پر ایمان کا بیان

يُقَلِّبُ اللَّهُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۚ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَعِبْرَةً ۚ						
يُقَلِّبُ	اللَّهُ	الَّيْلَ	وَالنَّهَارَ	إِنَّ	فِي ذَلِكَ	لَعِبْرَةً
تبدیل فرماتا ہے	اللہ	رات	اور دن (کو)	بیشک	اس میں	ضرور سمجھنے کا مقام (ہے)
اللہ رات اور دن کو تبدیل فرماتا ہے، بیشک اس میں آنکھ والوں کیلئے						
لِّأَوَّلِي الْأَبْصَارِ ۚ ۝ وَاللَّهُ خَلَقَ كُلَّ دَابَّةٍ مِّن مَّاءٍ ۚ فَمِنْهُمْ						
لِّأَوَّلِي الْأَبْصَارِ ۚ ۝	وَاللَّهُ	خَلَقَ	كُلَّ دَابَّةٍ	مِّن مَّاءٍ ۚ	فَمِنْهُمْ	
آنکھوں والوں کیلئے	اور اللہ (نے)	بنایا	ہر جاندار	پانی سے	تو ان میں سے	
سمجھنے کا مقام ہے ۝ اور اللہ نے زمین پر چلنے والا ہر جاندار پانی سے بنایا تو ان میں کوئی						
مِّن يَّمْشِي عَلَى بَطْنِهِ ۚ وَمِنْهُمْ مَّن يَّمْشِي						
مِّن يَّمْشِي	عَلَى بَطْنِهِ ۚ	وَمِنْهُمْ	مَّن يَّمْشِي			
(کوئی وہ ہے) جو چلتا ہے	اپنے پیٹ پر	اور ان میں سے	(کوئی وہ ہے) جو چلتا ہے			
اپنے پیٹ کے بل چلتا ہے اور ان میں کوئی دو پاؤں پر						
عَلَى رِجْلَيْنِ ۚ وَمِنْهُمْ مَّن يَّمْشِي عَلَى أَرْبَعٍ ۚ يَخْلُقُ						
عَلَى رِجْلَيْنِ ۚ	وَمِنْهُمْ	مَّن يَّمْشِي	عَلَى أَرْبَعٍ ۚ	يَخْلُقُ		
دو پاؤں پر	اور ان میں سے	(کوئی وہ ہے) جو چلتا ہے	چار (پاؤں) پر	پیدا فرماتا ہے		
چلتا ہے اور ان میں کوئی چار پاؤں پر چلتا ہے۔ اللہ جو چاہتا ہے						
اللَّهُ مَا يَشَاءُ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ ۚ لَقَدْ						
اللَّهُ	مَا يَشَاءُ ۚ	إِنَّ اللَّهَ	عَلَى كُلِّ شَيْءٍ	قَدِيرٌ ۝ ۚ	لَقَدْ	
اللہ	جو وہ چاہتا ہے	بیشک	اللہ	قادر (ہے)	ضرور بیشک	
پیدا فرماتا ہے۔ بیشک اللہ ہر شے پر قادر ہے ۝ بیشک						

۱..... اللہ تعالیٰ نے جانداروں کی تمام اجناس کو پانی کی جنس سے پیدا کیا اور پانی ان سب کی اصل ہے اور اپنی اصل میں متحد ہونے کے باوجود ان سب کا حال ایک دوسرے سے کس قدر مختلف ہے، یہ کائنات کو تخلیق فرمانے والے کے علم و حکمت اور اس کی قدرت کے کمال کی روشن دلیل ہے کہ اس نے پانی جیسی چیز سے ایسی عجیب مخلوق پیدا فرمادی۔



## أَنْزَلْنَا آيَاتٍ مُّبِينَاتٍ ۖ وَاللَّهُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ

أَنْزَلْنَا	آيَاتٍ مُّبِينَاتٍ	وَاللَّهُ	يَهْدِي	مَنْ	يَشَاءُ
ہم نے نازل فرمائیں	صاف بیان کرنے والی آیتیں	اور	اللہ	ہدایت دیتا ہے	جسے وہ چاہتا ہے

ہم نے صاف بیان کرنے والی آیتیں نازل فرمائیں اور اللہ جسے چاہتا ہے

## إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۖ وَيَقُولُونَ آمَنَّا بِاللَّهِ وَبِالرَّسُولِ

إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ	وَاللَّهُ	آمَنَّا	وَالرَّسُولِ
سیدھے راستے کی طرف	اور	ہم ایمان لائے	اللہ پر اور رسول پر

سیدھی راہ کی طرف ہدایت دیتا ہے ○ اور (منافقین) کہتے ہیں: ہم اللہ اور رسول پر ایمان لائے

## وَاطْعَنَّا شَتَّىٰ فَرِيقٍ مِّنْهُمْ مِّنْ بَعْدِ ذَلِكَ ۖ

وَاطْعَنَّا	شَتَّىٰ	فَرِيقٍ	مِّنْهُمْ	مِّنْ بَعْدِ ذَلِكَ
اور ہم نے اطاعت کی	پھر	پلٹ جاتا ہے	ایک گروہ	ان میں سے اس کے بعد

اور ہم نے اطاعت کی پھر ان میں سے ایک گروہ اس کے بعد پھر جاتا ہے

## وَمَا أُولَٰئِكَ بِالْمُؤْمِنِينَ ۚ وَإِذَا دُعُوا

وَمَا	أُولَٰئِكَ	بِالْمُؤْمِنِينَ	وَإِذَا	دُعُوا
اور	نہیں	یہ لوگ	ایمان والے	اور جب انہیں بلایا جاتا ہے

اور (حقیقت میں) وہ مسلمان نہیں ہیں ○ اور جب انہیں اللہ

## إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ يُخِمْ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ إِذَا

إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ <sup>(2)</sup>	لِيَحْكُمَ	بَيْنَهُمْ	إِذَا
اللہ اور اس کے رسول کی طرف	تاکہ (رسول) فیصلہ کر دے	ان کے درمیان	(تو) اسی وقت

اور اس کے رسول کی طرف بلایا جاتا ہے تاکہ رسول ان کے درمیان فیصلہ فرمادے تو اسی وقت

۱..... بشر نامی منافق کا زمین کے معاملے پر ایک یہودی سے جھگڑا تھا، یہودی نے مطالبہ کیا کہ ہمارے مقدمے کا فیصلہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کرایا جائے لیکن منافق نے کعب بن اشرف یہودی سے فیصلہ کرانے کا اصرار کیا، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

۲..... حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضری اللہ تعالیٰ کے حضور حاضری ہے کیونکہ ان لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف بلایا گیا تھا، جسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اللہ رسول کی طرف بلایا گیا۔

فَرِيقٌ مِنْهُمْ مُعْرِضُونَ ﴿۳۸﴾ وَإِنْ يَكُنْ لَهُمُ الْحَقُّ					
فَرِيقٌ	مِنْهُمْ	مُعْرِضُونَ ﴿۳۸﴾	وَ	إِنْ	يَكُنْ لَهُمُ الْحَقُّ
ایک گروہ	ان میں سے	منہ پھیر لیتا (ہے)	اور	اگر	ان کے لئے حق (فیصلہ)
ان میں سے ایک فریق منہ پھیرنے لگتا ہے ○ اور اگر فیصلہ ان کیلئے ہو جائے					
يَا تَوَّابُ إِلَيْهِ مَذْعِنِينَ ﴿۳۹﴾ أَفِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ					
يَا تَوَّابُ	إِلَيْهِ	مَذْعِنِينَ ﴿۳۹﴾	أَفِي قُلُوبِهِمْ	مَرَضٌ	
(تو) وہ آتے ہیں	اس کی طرف	جلدی کرتے ہوئے، مانتے ہوئے	کیا ان کے دلوں میں	بیماری (ہے)	
تو اس کی طرف خوشی خوشی جلدی سے آتے ہیں ○ کیا ان کے دلوں میں بیماری ہے؟					
أَمْ أُرَاتَبُؤْا أَمْ يَخَافُونَ أَنْ يَحِيفَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ					
أَمْ	أُرَاتَبُؤْا	أَمْ	يَخَافُونَ	أَنْ	يَحِيفَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ
یا	وہ شک رکھتے ہیں	یا	ڈرتے ہیں	(اس بات سے) کہ	ظلم کرے گا اللہ ان پر
یا انہیں شک ہے؟ یا کیا وہ اس بات سے ڈرتے ہیں کہ اللہ اور اس کا رسول					
وَرَسُولُهُ ط بَلْ أُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ﴿۴۰﴾ إِنَّا					
وَ	رَسُولُهُ	بَلْ	أُولَئِكَ	هُمُ	الظَّالِمُونَ ﴿۴۰﴾ إِنَّا
اور	اس کا رسول	بلکہ	یہ لوگ	وہی	ظلم کرنے والے (ہیں) صرف
ان پر ظلم کریں گے؟ بلکہ وہ خود ہی ظالم ہیں ○ مسلمانوں کی بات					
كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ					
كَانَ	قَوْلَ الْمُؤْمِنِينَ (۱)	إِذَا	دُعُوا	إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ	
ہے	ایمان والوں کی بات	(کہ) جب	انہیں بلایا جائے	اللہ اور اس کے رسول کی طرف	
تو یہی ہے کہ جب انہیں اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلایا جاتا ہے					

۱..... منافقوں کا طرز عمل تو بتا دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں آنے سے کتراتے ہیں جبکہ اس آیت میں مومنوں کا اچھا طرز عمل بیان فرمایا کہ جب انہیں اللہ تعالیٰ، اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے احکام کی طرف بلایا جائے تو وہ عرض کرتے ہیں کہ ہم نے دعوت کو سنا اور اسے قبول کر کے اطاعت کی۔ یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کے سامنے اپنی عقل کے گھوڑے نہ دوڑائے جائیں اور نہ ہی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کو قبول کرنے یا نہ کرنے کے معاملے میں صرف اپنی عقل کو معیار بنایا جائے بلکہ جس طرح



لِيَحْكَمَ بَيْنَهُمْ أَنْ يَقُولُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا ط

لِيَحْكَمَ	بَيْنَهُمْ	أَنْ	يَقُولُوا	سَمِعْنَا	وَ	أَطَعْنَا
تاکہ (رسول) فیصلہ کر دے	ان کے درمیان	یہ کہ	وہ عرض کریں	ہم نے سنا	اور	ہم نے مانا

تاکہ رسول ان کے درمیان فیصلہ فرمادے تو وہ عرض کریں کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی

وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿٥١﴾ وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ

وَأُولَٰئِكَ	هُمْ	الْمُفْلِحُونَ ﴿٥١﴾	وَمَنْ	يُطِيعِ	اللَّهَ	وَ
اور یہ لوگ	وہی	کامیاب ہونے والے (ہیں)	اور جو	اطاعت کرے	اللہ	اور

اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں ○ اور جو اللہ اور اس کے رسول کی

رَسُولَهُ وَيَخْشَى اللَّهَ وَيَتَّقْهُ

رَسُولَهُ	وَيَخْشَى	اللَّهَ	وَيَتَّقْهُ
اس کے رسول (کی)	اور ڈرے	اللہ (سے)	اور بچے، ڈرے اس (کی نافرمانی) سے

اطاعت کرے اور اللہ سے ڈرے اور اس (کی نافرمانی) سے ڈرے

فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ ﴿٥٢﴾ وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ

فَأُولَٰئِكَ	هُمْ	الْفَائِزُونَ ﴿٥٢﴾	وَأَقْسَمُوا	بِاللَّهِ
تو یہ لوگ	وہی	کامیابی پانے والے (ہیں)	اور انہوں نے قسم کھائی	اللہ کی

تو یہی لوگ کامیاب ہیں ○ اور انہوں نے پوری کوشش سے

جَهْدًا آيِسَانِهِمْ لِيَنْ أَمْرَتِهِمْ لِيَخْرُجْنَ ط

جَهْدًا	آيِسَانِهِمْ	لِيَنْ	أَمْرَتِهِمْ	لِيَخْرُجْنَ
اپنی قسموں میں پوری کوشش (سے)	ضرور اگر	آپ حکم دیں گے انہیں	(تو) ضرور وہ نکلیں گے	

اللہ کی قسمیں کھائیں کہ اگر آپ انہیں حکم دو گے تو وہ ضرور نکلیں گے۔

(بچے سنے کامیاب) ایک مریض اپنے آپ کو ڈاکٹر کے سپرد کر دیتا ہے اور اس کی دی ہوئی دوائی کو چوں چاکے بغیر استعمال کرتا ہے اسی طرح بلکہ اس سے بڑھ کر خود کو حضور اقدس ﷺ سے حوالے کر دینا اور آپ کے ہر حکم کے سامنے سر تسلیم خم کر دینا چاہئے کیونکہ ہماری عقلیں ناقص اور حضور ﷺ کی عقلیں عظیمہ و عظیمہ و عظیمہ کی عقلیں مبارک وحی کے نور سے روشن اور کائنات کی کامل ترین عقل ہے۔ اگر اس پر عمل ہو گیا تو پھر دین و دنیا میں کامیابی نصیب ہوگی۔

قُلْ لَا تَقْسِسُوا ۚ طَاعَةً مَّعْرُوفَةً ۖ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ

قُلْ	لَا تَقْسِسُوا	طَاعَةً مَّعْرُوفَةً <sup>(۱)</sup>	إِنَّ	اللَّهَ	خَبِيرٌ
تم کہہ دو	تم قسمیں نہ کھاؤ	شریعت کے مطابق اطاعت (ہونی چاہیے)	بیشک	اللہ	خبر دار ہے

تم فرماؤ: قسمیں نہ کھاؤ، شریعت کے مطابق اطاعت ہونی چاہیے، بیشک اللہ تمہارے اعمال سے

بِسَاتِعْمَلُونَ ﴿۵۳﴾ قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ ۚ

بِسَا	تَعْمَلُونَ ﴿۵۳﴾	قُلْ	أَطِيعُوا	اللَّهَ	وَ	أَطِيعُوا	الرَّسُولَ
(اس) سے جو	تم عمل کرتے ہو	تم کہو	اطاعت کرو	اللہ (کی)	اور	اطاعت کرو	رسول (کی)

خبر دار ہے ○ تم فرماؤ: اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو

فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْكُمْ صَاحِبُ

فَإِنْ	تَوَلَّوْا	فَإِنَّمَا عَلَيْكُمْ	مَا	حَبِلَ
پھر اگر	تم منہ پھيرو	تو اس (رسول) پر صرف	(وہی لازم ہے) جس کا	اس پر بوجھ رکھا گیا

پھر اگر تم منہ پھيرو تو رسول کے ذمے وہی تبلیغ ہے جس کی ذمے داری کا بوجھ ان پر رکھا گیا ہے

وَعَلَيْكُمْ صَاحِبُكُمْ ۖ وَإِنْ تَطِيعُوا

وَ	عَلَيْكُمْ	مَا	حَبِلْتُمْ	وَ	إِنْ	تَطِيعُوا
اور	تم پر	(وہی لازم ہے) جس کا	تم پر بوجھ رکھا گیا	اور	اگر	تم اطاعت کرو گے اس کی

اور تم پر وہ (اطاعت) لازم ہے جس کا بوجھ تم پر رکھا گیا ہے اور اگر تم رسول کی فرمانبرداری کرو گے

تَهْتَدُوا ۖ وَمَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَدُ الْمُبِينُ ﴿۵۴﴾ وَعَدَ

تَهْتَدُوا <sup>(۲)</sup>	وَ	مَا	عَلَى الرَّسُولِ	إِلَّا	الْبَلَدُ الْمُبِينُ ﴿۵۴﴾	وَعَدَ
(تو) ہدایت پاؤ گے	اور	(لازم) نہیں	رسول پر	مگر	صاف صاف تبلیغ کر دینا	وعدہ فرمایا

تو ہدایت پاؤ گے اور رسول کے ذمے صرف صاف صاف تبلیغ کر دینا لازم ہے ○ اللہ نے

۱..... اپنے قول کو اپنے عمل سے سچا کر کے دکھانا چاہئے، صرف قسموں سے سچا کرنے کی کوشش نہ کی جائے۔ بارگاہِ خداوندی میں عمل دیکھے جاتے ہیں نہ کہ محض زبانی دعوے۔ ۲..... حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت و فرمانبرداری ہدایت اور بارگاہِ الہی میں مقبولیت کا ذریعہ و معیار ہے۔ منقول ہے کہ حضرت امام احمد بن حنبل ذہب اللہ تعالیٰ عنہ نے جب حمام میں لوگوں کے درمیان ستر عورت کھولنے کے معاملے میں شرعی حکم کی رعایت کی (یعنی وہاں پردہ کر کے نہانے کا حکم ہے اور آپ نے اس پر عمل کیا) تو ان سے خواب میں کہا گیا: شرعی حکم کی رعایت کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو لوگوں کا امام بنا



اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ				
اللَّهُ	الَّذِينَ	آمَنُوا	وَمِنْكُمْ	وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
اللہ (نے)	ان لوگوں سے جو	ایمان لائے	تم میں سے	انہوں نے عمل کئے اچھے، نیک
تم میں سے ایمان والوں اور اچھے اعمال کرنے والوں سے وعدہ فرمایا ہے				
لَيْسَتْ خَلْفَتُهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ				
لَيْسَتْ خَلْفَتُهُمْ <sup>(۱)</sup>	فِي الْأَرْضِ	كَمَا	اسْتَخْلَفَ	الَّذِينَ
(کہ) ضرور ضرور وہ خلافت دے گا انہیں	زمین میں	جیسی	اس نے خلافت دی	ان لوگوں کو جو
کہ ضرور ضرور انہیں زمین میں خلافت دے گا جیسی ان سے پہلوں کو				
مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمْ				
مِنْ قَبْلِهِمْ	وَلَيُمَكِّنَنَّ	لَهُمْ	دِينَهُمْ	
ان سے پہلے (گزرے)	اور	ضرور ضرور جمادے گا	ان کے لیے	ان کا دین
خلافت دی ہے اور ضرور ضرور ان کے لیے ان کے اُس دین کو جمادے گا				
الَّذِي ارْتَضَى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ				
الَّذِي	ارْتَضَى	لَهُمْ	وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ	
وہ جو	اس نے پسند فرمایا	ان کے لیے	اور	ضرور ضرور بدل دے گا ان (کی حالت) کو
جو ان کے لیے پسند فرمایا ہے اور ضرور ضرور ان کے خوف کے بعد ان (کی حالت) کو امن سے				
مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا يَعْبُدُونَ نَبِيَّ لَا يُشْرِكُونَ				
مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ	أَمْنًا	يَعْبُدُونَ	نَبِيَّ	لَا يُشْرِكُونَ
ان کے خوف کے بعد	امن (سے)	وہ عبادت کریں گے میری	شریک نہیں ٹھہرائیں گے	
بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے، میرے ساتھ کسی کو				

دیا ہے۔ (روح البیان، النور، تحت الآية: ۱۷۲-۱۷۳)

۱۔ نزول وحی سے لے کر دس سال تک حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ مکہ میں قیام فرمایا اور کفار کی ایذاؤں پر صبر کیا، پھر مدینہ طیبہ ہجرت فرمائی اور انصار کے مکانات کو اپنی سکونت سے سرفراز کیا، مگر کفار قریش اس پر بھی باز نہ آئے، آئے دن ان کی طرف سے جنگ کے اعلان ہوتے اور طرح طرح کی دھمکیاں دی جاتیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہر وقت خطرہ میں رہتے اور ہتھیار ساتھ رکھتے۔ ایک روز ایک صحابی

## بِ شَيْءٍ ۱ وَ مَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذَلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ

بِ شَيْءٍ	و	مَنْ	كَفَرَ	بَعْدَ ذَلِكَ	فَأُولَٰئِكَ	هُمُ
میرے ساتھ	کسی چیز (کو)	اور	جو	ناشکری کرے	اس کے بعد	تو یہ لوگ

شریک نہ ٹھہرائیں گے اور جو اس کے بعد ناشکری کرے تو وہی لوگ

## الْفٰسِقُوْنَ ۵۵ وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اَتُوا الزَّكٰوةَ وَ

الْفٰسِقُوْنَ ۵۵	وَ	اَقِيْمُوا	الصَّلٰوةَ	وَ	اَتُوا	الزَّكٰوةَ	وَ
نافرمانی کرنے والے (ہیں)	اور	قائم رکھو	نماز	اور	ادا کرو	زکوٰۃ	اور

نافرمان ہیں ○ اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور

## اَطِيعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۵۶ لَا تَحْسَبَنَّ

اَطِيعُوا	الرَّسُوْلَ	لَعَلَّكُمْ	تُرْحَمُوْنَ ۵۶	لَا تَحْسَبَنَّ ۱
اطاعت کرتے رہو	رسول (کی)	تاکہ تم (پر)	رحم کیا جائے	تم ہرگز خیال نہ کرنا

رسول کی فرمانبرداری کرتے رہو اس امید پر کہ تم پر رحم کیا جائے ○ ہرگز کافروں کو

## الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ وَ مَا لَهُمْ

الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	مُعْجِزِيْنَ	فِي الْاَرْضِ	وَ	مَا لَهُمْ
ان لوگوں کو جنہوں نے	کفر کیا	(ہمیں) عاجز کرنے والے	زمین میں	اور	ان کا ٹھکانہ

یہ خیال نہ کرو کہ وہ ہمیں زمین میں عاجز کرنے والے ہیں اور ان کا ٹھکانہ

## النَّارُ ۱ وَ لَيْسَ الْمَصِيْرُ ۵۷ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ

النَّارُ	وَ	لَيْسَ	الْمَصِيْرُ ۵۷	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ
آگ (ہے)	اور	بیشک وہ کیا ہی بری	پلٹنے کی جگہ (ہے)	اے	وہ لوگو جو

آگ ہے اور بیشک وہ کیا ہی بری لوٹنے کی جگہ ہے ○ اے ایمان

(پچھلے صفحے کا مشابہ) وَجَّهَ اللّٰهُ تَعَالٰی غَنَّةً نَّے فرمایا کبھی ایسا بھی زمانہ آئے گا کہ ہمیں امن میسر ہو اور ہتھیاروں کے بوجھ سے ہم سبکدوش ہوں، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

۱..... یعنی ان کافروں کا زمین میں امن سے رہنا اس وجہ سے نہیں کہ وہ رب کے قابو سے باہر ہیں بلکہ یہ رب تعالیٰ کی مہلت ہے لہذا ان کے بارے میں یہ خیال نہ کرو کہ یہ ہماری پکڑ سے بھاگ کر زمین میں ہمیں عاجز کر دیں گے، ان کا ٹھکانہ جہنم کی آگ ہے اور بیشک وہ کیا ہی بری لوٹنے کی جگہ ہے۔



## اٰمَنُوْا لِيَسْتَاذِنَكُمْ اَلَّذِيْنَ مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ

اٰمَنُوْا	لِيَسْتَاذِنَكُمْ <sup>(۱)</sup>	اَلَّذِيْنَ	مَلَكَتْ	اَيْمَانُكُمْ
ایمان لائے	چاہیے کہ اجازت لیں تم سے	وہ لوگ جن کے	مالک ہوئے	تمہارے دائیں ہاتھ

والو! تمہارے غلام اور تم میں سے جو بالغ عمر کو نہیں پہنچے،

## وَالَّذِيْنَ لَمْ يَبْلُغُوا اَلْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ط

وَالَّذِيْنَ	لَمْ يَبْلُغُوا	اَلْحُلُمَ	مِنْكُمْ	ثَلَاثَ مَرَّاتٍ
اور	وہ لوگ جو	نہیں پہنچے	جوانی کی عمر (کو)	تین اوقات (میں)

انہیں چاہیے کہ تین اوقات میں، فجر کی نماز سے پہلے

## مِنْ قَبْلِ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَحِينَ تَصْعَوْنَ ثِيَابَكُمْ

مِنْ قَبْلِ صَلَاةِ الْفَجْرِ	و	حِينَ	تَصْعَوْنَ	ثِيَابَكُمْ
نماز فجر سے پہلے	اور	جب	تم اُتار رکھتے ہو	اپنے کپڑے

اور دوپہر کے وقت جب تم اپنے کپڑے اُتار رکھتے ہو اور نمازِ عشاء کے بعد

## مِّنَ الظُّهْرِ وَمِنْ بَعْدِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ ط ثَلَاثُ عَوْرَاتٍ لَّكُمْ

مِّنَ الظُّهْرِ	و	مِنْ بَعْدِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ	ثَلَاثُ عَوْرَاتٍ لَّكُمْ
دوپہر کے وقت	اور	نمازِ عشاء کے بعد	(یہ) تین (اوقات) تمہارے لیے شرم (کے ہیں)

(گھر میں داخلے سے پہلے) تم سے اجازت لیں۔ یہ تین اوقات تمہاری شرم کے ہیں۔

## لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌ بَعْدَ هُنَّ ط

لَيْسَ	عَلَيْكُمْ	و	لَا	عَلَيْهِمْ	جُنَاحٌ	بَعْدَ هُنَّ
نہیں ہے	تم پر	اور	نہ	ان پر	کچھ گناہ	ان (تین اوقات) کے بعد

ان تین اوقات کے بعد تم پر اور ان پر کچھ گناہ نہیں۔

۱..... ایک انصاری غلام دوپہر کے وقت حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلانے آیا اور اجازت لئے بغیر ویسے ہی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان میں چلا گیا، اس وقت حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بے تکلف اپنے دولت سرائے میں تشریف فرما تھے۔ غلام کے اچانک چلے آنے سے دل میں خیال پیدا ہوا کہ کاش غلاموں کو اجازت لے کر مکانوں میں داخل ہونے کا حکم ہوتا۔ اس پر یہ آیہ کریمہ نازل ہوئی جس میں غلاموں، باندیوں اور بلوغت کے قریب لڑکے، لڑکیوں کو فجر کی نماز سے پہلے، دوپہر کے وقت اور نمازِ عشاء کے بعد گھر میں داخل ہونے سے پہلے اجازت لینے کا حکم دیا گیا۔

## طَوْفُونْ عَلَیْكُمْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ ۖ كَذٰلِكَ

طَوْفُونْ	عَلَیْكُمْ	بَعْضُكُمْ	عَلَى بَعْضٍ	كَذٰلِكَ
(وہ) بار بار آنے والے (ہیں)	تمہارے ہاں	تمہارے بعض	بعض کے ہاں (چکر لگاتے ہیں)	اسی طرح
وہ تمہارے ہاں ایک دوسرے کے پاس بار بار آنے والے ہیں۔ اللہ تمہارے لئے				

## یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ الْاٰیٰتِ ۖ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ

یُبَیِّنُ	اللّٰهُ	لَكُمْ	الْاٰیٰتِ	وَاللّٰهُ	عَلِیْمٌ
بیان کرتا ہے	اللہ	تمہارے لئے	آیتیں	اور	اللہ علم والا
یونہی آیات بیان کرتا ہے اور اللہ علم والا،					

## حٰكِمٌ ۝۵۸ ۚ وَاِذَا بَدَأَ الْاَطْفَالَ مِنْكُمْ الْحُلُمَ

حٰكِمٌ ۝۵۸	وَ	اِذَا	بَدَأَ ۙ	الْاَطْفَالَ	مِنْكُمْ	الْحُلُمَ
حکمت والا (ہے)	اور	جب	پہنچ جائیں	لڑکے	تم میں سے	جوانی کی عمر (کو)
حکمت والا ہے ۝ اور جب تم میں سے لڑکے جوانی کی عمر کو پہنچ جائیں تو وہ بھی						

## فَلِیْسَتْ ذٰنُوًا كَمَا اسْتَآذَنَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۖ

فَلِیْسَتْ ذٰنُوًا	كَمَا	اسْتَآذَنَ	الَّذِیْنَ	مِنْ قَبْلِهِمْ
تو انہیں چاہئے کہ اجازت لیں	جیسے	اجازت لی	ان لوگوں نے جو	ان سے پہلے (بالغ ہوئے)
(گھر میں داخل ہونے سے پہلے) اسی طرح اجازت مانگیں جیسے ان سے پہلے (بالغ ہونے) والوں نے اجازت مانگی۔				

## كَذٰلِكَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰیٰتِهٖ ۖ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ

كَذٰلِكَ	یُبَیِّنُ	اللّٰهُ	لَكُمْ	اٰیٰتِهٖ	وَاللّٰهُ	عَلِیْمٌ
اسی طرح	بیان کرتا ہے	اللہ	تمہارے لئے	اپنی آیتیں	اور	اللہ علم والا
اللہ تم سے اپنی آیتیں یونہی بیان فرماتا ہے اور اللہ علم والا،						

1 یعنی جب تمہارے یا قریبی رشتہ داروں کے چھوٹے لڑکے جوانی کی عمر کو پہنچ جائیں تو وہ بھی تمام اوقات میں گھر میں داخل ہونے سے پہلے اسی طرح اجازت مانگیں جیسے ان سے پہلے بڑے مردوں نے اجازت مانگی۔ گھر میں اجازت لے کر داخل ہونے کی ایک حکمت ملاحظہ ہو۔ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: کیا میں اپنی ماں کے پاس جاؤں تو اس سے بھی اجازت لوں؟ ارشاد فرمایا: ہاں۔ عرض کی: میں تو اس کے ساتھ اسی مکان میں رہتا ہوں۔ ارشاد فرمایا: اجازت لے کر اس کے پاس جاؤ۔ عرض کی: میں اس کی خدمت کرتا ہوں (یعنی بار بار آتا جاتا ہوتا ہے، پھر اجازت کی کیا ضرورت ہے؟) ارشاد فرمایا: ۝



## حَكِيمٌ ۵۹ وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ الَّتِي

حَكِيمٌ ۵۹	وَ	الْقَوَاعِدُ (۱)	مِنَ النِّسَاءِ	الَّتِي
حکمت والا (ہے)	اور	(گھروں میں) بیٹھ رہنے والی	(ان بوڑھی) عورتوں میں سے	جو

حکمت والا ہے ○ اور گھروں میں بیٹھ رہنے والی وہ بوڑھی عورتیں جنہیں

## لَا يَرْجُونَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ أَنْ يَضَعْنَ

لَا يَرْجُونَ	نِكَاحًا	فَلَيْسَ	عَلَيْهِنَّ	جُنَاحٌ	أَنْ	يَضَعْنَ
آرزو نہیں رکھتیں	نکاح (کی)	تو نہیں ہے	ان پر	کچھ گناہ	(اس میں) کہ	اتار کر رکھ دیں

نکاح کی کوئی خواہش نہیں ان پر کچھ گناہ نہیں کہ اپنے اوپر کے کپڑے

## ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجَاتٍ بِزِينَةٍ وَأَنْ يَسْتَعْفِفْنَ

ثِيَابَهُنَّ	غَيْرَ مُتَبَرِّجَاتٍ	بِزِينَةٍ	وَأَنْ	يَسْتَعْفِفْنَ
اپنے (اوپر کے) کپڑے	(جبکہ) ظاہر نہ کرنے والی (ہوں)	زینت کو	اور	(اس سے بھی) ان کا چٹنا

اتار رکھیں جبکہ زینت کو ظاہر نہ کر رہی ہوں اور ان کا اس سے بھی چٹنا

## خَيْرٌ لَّهُنَّ وَاللَّهُ سَبِيحٌ عَلَيْهِمُ ۶۰ لَيْسَ عَلَى الْآعْلَى

خَيْرٌ لَّهُنَّ	وَاللَّهُ	سَبِيحٌ	عَلَيْهِمُ ۶۰	لَيْسَ	عَلَى الْآعْلَى
بہتر (ہے)	ان کے لیے	اور	اللہ	سننے والا	جاننے والا (ہے)

ان کے لیے سب سے بہتر ہے اور اللہ سننے والا، جاننے والا ہے ○ اندھے اور

## حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْآعْرَجِ حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْمَرِيضِ

حَرَجٌ	وَلَا	عَلَى الْأَعْرَجِ	حَرَجٌ	وَلَا	عَلَى الْمَرِيضِ		
کوئی پابندی	اور	نہ	لنگڑے پر	کوئی پابندی	اور	نہ	مریض پر

لنگڑے اور بیمار پر کوئی پابندی نہیں

فرمایا "اجازت لے کر جاؤ، کیا تم یہ پسند کرتے ہو کہ اسے برہنہ دیکھو؟ عرض کی نہیں، فرمایا: تو اجازت حاصل کرو۔ (موطأ امام مالک، ۴۴۱/۲، الحدیث: ۱۸۳۷)

۱..... لکھی بوڑھی عورتیں جن کی عمر زیادہ ہو چکی ہو، ان سے اولاد پیدا ہونے کی امید نہ رہی ہو، عمر زیادہ ہونے کی وجہ سے انہیں نکاح کی کوئی خواہش نہ ہو اور ان کا اتنا حسن و جمال قائم نہ ہو جسے دیکھ کر مردوں کو شہوت آئے تو ایسی عورتیں اپنے اوپر کے کپڑے یعنی اضافی چادر وغیرہ اتار کر رکھ سکتی ہیں جبکہ وہ اپنی زینت کی جگہوں مثلاً بال، سینہ اور پنڈلی وغیرہ کو ظاہر نہ کریں اور ان بوڑھی عورتوں کا اس سے بھی پٹنا اور اضافی چادر وغیرہ پہننا ان کے لیے سب سے بہتر ہے۔

حَرَجٌ وَلَا عَلَىٰ أَنْفُسِكُمْ أَنْ تَأْكُلُوا مِنْ بُيُوتِكُمْ أَوْ				
حَرَجٌ	وَلَا	عَلَىٰ أَنْفُسِكُمْ	أَنْ	تَأْكُلُوا <sup>(۱)</sup>
کوئی پابندی	اور نہ	تمہاری ذاتوں پر	کہ	تم کھاؤ
اپنی (اولاد کے) گھروں سے				
اور تم پر بھی کوئی پابندی نہیں کہ تم کھاؤ اپنی اولاد کے گھروں سے یا				
بُيُوتِ آبَائِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أُمَّهَاتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ إِخْوَانِكُمْ أَوْ				
بُيُوتِ آبَائِكُمْ	أَوْ	بُيُوتِ أُمَّهَاتِكُمْ	أَوْ	بُيُوتِ إِخْوَانِكُمْ
اپنے باپ دادا کے گھروں	یا	اپنی ماؤں کے گھروں	یا	اپنے بھائیوں کے گھروں
اپنے باپ دادا کے گھروں یا اپنی ماں کے گھر سے یا اپنے بھائیوں کے گھروں یا				
بُيُوتِ أَخَوَاتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أَعْمَامِكُمْ أَوْ بُيُوتِ عَمَّاتِكُمْ أَوْ				
بُيُوتِ أَخَوَاتِكُمْ	أَوْ	بُيُوتِ أَعْمَامِكُمْ	أَوْ	بُيُوتِ عَمَّاتِكُمْ
اپنی بہنوں کے گھروں	یا	اپنے چچاؤں کے گھروں	یا	اپنی پھوپھیوں کے گھروں
اپنی بہنوں کے گھروں سے یا اپنے چچاؤں کے گھروں سے یا اپنی پھوپھیوں کے گھروں سے یا				
بُيُوتِ أَخَوَائِكُمْ أَوْ بُيُوتِ خُلَاتِكُمْ أَوْ مَمَالِكُكُمْ				
بُيُوتِ أَخَوَائِكُمْ	أَوْ	بُيُوتِ خُلَاتِكُمْ	أَوْ	مَمَالِكُكُمْ
اپنے ماموؤں کے گھروں	یا	اپنی خالاؤں کے گھروں (سے)	یا	(اس گھر سے) جو تم مالک ہوئے
اپنے ماموؤں کے گھروں سے یا اپنی خالاؤں کے گھروں سے یا اس گھر سے جس کی چابیاں				
مَفَاتِحَ أَوْ صَدِيقَكُمْ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ				
مَفَاتِحَ	أَوْ	صَدِيقَكُمْ	لَيْسَ	عَلَيْكُمْ
اس کی چابیاں (کے)	یا	اپنے دوست (کے گھر سے)	نہیں ہے	تم پر
تمہارے قبضہ میں ہیں یا اپنے دوست کے گھر سے۔ تم پر کوئی پابندی نہیں کہ				

① اس آیت میں ایسے گیارہ افراد کے بارے میں بتایا گیا ہے جن کے گھر کھانا، کھانا جائز ہے خواہ وہ موجود ہوں یا نہ ہوں لیکن یہ اجازت اس صورت میں جب کہ وہ اس پر رضامند ہوں اور اگر قرآن سے ناگواری ظاہر ہو تو اگرچہ زبان سے اجازت دے بھی دیں تب بھی ان کا کھانا، کھانا ممنوع ہے اور فی زمانہ اس کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے۔



تَاكُلُوا جَمِيعًا وَأَشْتَاتًا ۖ فَإِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوتًا فَاسْلُمُوا

تَاكُلُوا	جَمِيعًا <sup>(۱)</sup>	أَوْ	أَشْتَاتًا	فَإِذَا	دَخَلْتُمْ	بُيُوتًا	فَاسْلُمُوا
تم کھاؤ	مل کر	یا	الگ الگ	پھر جب	تم داخل ہو	گھروں (میں)	تو سلام کرو

تم مل کر کھاؤ یا الگ الگ۔ پھر جب گھروں میں داخل ہو تو اپنے لوگوں کو

عَلَىٰ أَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ اللَّهِ مُبَرَكَةً طَيِّبَةً ۚ كَذَلِكَ

عَلَىٰ أَنْفُسِكُمْ	تَحِيَّةً	مِّنْ عِنْدِ اللَّهِ	مُبَرَكَةً	طَيِّبَةً	كَذَلِكَ
اپنے لوگوں پر	ملنے وقت کی اچھی دعا	اللہ کے پاس سے	مبارک	پاکیزہ (کلمہ ہے)	اسی طرح

سلام کرو، (یہ) ملنے وقت کی اچھی دعا ہے، اللہ کے پاس سے مبارک پاکیزہ (کلمہ ہے) اللہ یونہی

يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ۚ إِنَّهَا الْمُؤْمِنُونَ

يُبَيِّنُ	اللَّهُ	لَكُمْ	الْآيَاتِ	لَعَلَّكُمْ	تَعْقِلُونَ ۚ	إِنَّهَا الْمُؤْمِنُونَ
بیان فرماتا ہے	اللہ	تمہارے لئے	آیتیں	تاکہ تم	سمجھو	ایمان والے صرف

اپنی آیات تمہارے لئے بیان فرماتا ہے تاکہ تم سمجھو ایمان والے تو وہی ہیں

الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِذَا كَانُوا مَعَهُ

الَّذِينَ	آمَنُوا	بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ	وَ	إِذَا	كَانُوا	مَعَهُ
وہ لوگ ہیں جو	ایمان رکھیں	اللہ اور اس کے رسول پر	اور	جب	وہ ہوں	اس (رسول) کے ساتھ

جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھیں اور جب کسی ایسے کام پر رسول کے ساتھ ہوں جو انہیں

عَلَىٰ أَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ يَذْهَبُوا حَتَّىٰ يَسْتَأْذِنُوهُ ۚ إِنَّ

عَلَىٰ أَمْرٍ جَامِعٍ	لَّمْ يَذْهَبُوا	حَتَّىٰ	يَسْتَأْذِنُوهُ <sup>(۲)</sup>	إِنَّ
کسی جمع کرنے والے کام پر	(تو) نہ جائیں	یہاں تک کہ	اجازت لے لیں اس سے	بیشک

(رسول اللہ کی بارگاہ میں) جمع کرنے والا ہو تو اس وقت تک نہ جائیں جب تک ان سے اجازت نہ لے لیں۔ بیشک

۱۔ مل کر یا الگ الگ دونوں طرح کھانا کھانے کی اجازت ہے، البتہ مل کر کھانا زیادہ بہتر ہے کہ اس میں برکت ہوتی ہے۔ حضور پر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مل کر کھاؤ اور الگ الگ نہ کھاؤ کیونکہ برکت جماعت کے ساتھ ہے۔ (ابن ماجہ، ۴/۳۱، الحدیث: ۳۴۸۷)

۲۔ حضور اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مجلس پاک کا ادب یہ ہے کہ وہاں سے اجازت کے بغیر نہ جائیں، اسی لئے اب بھی روضہ مطہرہ پر حاضری دینے والے رخصت ہوتے وقت الوداعی سلام عرض کرتے ہوئے اجازت طلب کرتے ہیں۔

## الزَّيِّنَ يَسْتَاذِنُكَ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ

الزَّيِّنَ	يَسْتَاذِنُكَ	أُولَٰئِكَ	الَّذِينَ	يُؤْمِنُونَ
وہ لوگ جو	اجازت مانگتے ہیں تم سے	یہی	وہ لوگ ہیں جو	ایمان لاتے ہیں

وہ جو آپ سے اجازت مانگتے ہیں وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر

## بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ۚ فَإِذَا اسْتَاذَنُوكَ لِبَعْضِ شَأْنِهِمْ فَأَذِنُ

بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ	فَإِذَا	اسْتَاذَنُوكَ	لِبَعْضِ شَأْنِهِمْ	فَأَذِنُ
اللہ اور اس کے رسول پر	پھر جب	وہ اجازت مانگیں تم سے	اپنے کسی کام کے لیے	تو اجازت دے دو

ایمان لاتے ہیں پھر (اے محبوب!) جب وہ اپنے کسی کام کے لیے آپ سے (جانے کی) اجازت مانگیں تو ان میں

## لَسَنْ شِئْتَ مِنْهُمْ وَاسْتَغْفِرَ لَهُمُ اللَّهُ ۖ إِنَّ

لَسَنْ	شِئْتَ	مِنْهُمْ	وَ	اسْتَغْفِرَ	لَهُمْ	اللَّهُ	إِنَّ
(اس) کو جسے	تم چاہو	ان میں سے	اور	بخشش مانگو	ان کے لیے	اللہ (سے)	بیشک

جسے تم چاہو اجازت دے دو اور ان کے لیے اللہ سے معافی مانگو، بیشک

## اللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۖ لَا تَجْعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ

اللَّهُ	غَفُورٌ	رَّحِيمٌ	لَا تَجْعَلُوا	دُعَاءَ الرَّسُولِ	بَيْنَكُمْ
اللہ	بخشنے والا	مہربان (ہے)	(اے لوگو!) تم نہ بنالو	رسول کے پکارنے (کو)	اپنے درمیان

اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○ (اے لوگو!) رسول کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ بنالو

## كُدَّعَاءَ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ۖ قَدْ يَعْلَمُ اللَّهُ الَّذِينَ

كُدَّعَاءَ بَعْضِكُمْ	بَعْضًا	قَدْ	يَعْلَمُ	اللَّهُ	الَّذِينَ
(ایسا) جیسے تمہارے کسی کا پکارنا	کسی (کو)	بیشک	جانتا ہے	اللہ	ان لوگوں کو جو

جیسے تم میں سے کوئی دوسرے کو پکارتا ہے، بیشک اللہ ان لوگوں کو جانتا ہے جو

۱..... حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت برحق ہے اور ہر مومن آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کا محتاج ہے کیونکہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم جو اولیاء اللہ کے سردار ہیں ان کے متعلق شفاعت کا حکم دیا گیا تو اوروں کا کیا ہو چننا۔ ۲..... اس کا ایک معنی یہ ہے کہ اے لوگو! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پکارنے کو ایسا معمولی نہ سمجھو جیسے تم میں سے کوئی دوسرے کو پکارتا ہے کیونکہ جسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پکاریں اس پر جواب دینا اور عمل کرنا واجب اور ادب سے حاضر ہونا لازم ہو جاتا ہے۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ اے لوگو! رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نام لے کر نہ پکارو بلکہ

محقق حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو پکارنے سے متعلق ایک مہارت اور عارفانہ توجیہ



## يَتَسَلَّلُونَ مِنْكُمْ لِوَاذًا ۚ فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ

يَتَسَلَّلُونَ	مِنْكُمْ	لِوَاذًا	فَلْيَحْذَرِ	الَّذِينَ
چپکے سے نکل جاتے ہیں	تم میں سے	کسی چیز کی آڑ لے کر	تو چاہئے کہ ڈریں	وہ لوگ جو
تم میں سے کسی چیز کی آڑ لے کر چپکے سے نکل جاتے ہیں تو رسول کے حکم کی مخالفت کرنے والے				

## يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ

يُخَالِفُونَ	عَنْ أَمْرِهِ	أَنْ	تُصِيبَهُمْ	فِتْنَةٌ	أَوْ	يُصِيبَهُمْ
مخالفت کرتے ہیں	اس کے حکم کی	(اس سے) کہ	پہنچے انہیں	کوئی مصیبت	یا	پہنچے انہیں
اس بات سے ڈریں کہ انہیں کوئی مصیبت پہنچے یا انہیں						

## عَذَابٍ أَلِيمٍ ۝۳۰ أَلَا إِنَّ لِلَّهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط

عَذَابٍ أَلِيمٍ ۝۳۰	أَلَا	إِنَّ	لِلَّهِ	مَا	فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط
دردناک عذاب	سن لو	بیشک	اللہ ہی کا (ہے)	جو کچھ	آسمانوں اور زمین میں (ہے)
دردناک عذاب پہنچے ۝ سن لو! بیشک اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے،					

## قَدْ يَعْلَمُ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ ط وَيَوْمَ يُرْجَعُونَ إِلَيْهِ

قَدْ	يَعْلَمُ	مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ	وَ	يَوْمَ	يُرْجَعُونَ	إِلَيْهِ
بیشک	وہ جانتا ہے	جس (حال) پر تم (ہو)	اور	(جس) دن	لوگ پھیرے جائیں گے	اس کی طرف
بیشک وہ جانتا ہے جس حال پر تم ہو اور اس دن کو (جانتا ہے) جس میں لوگ اس کی طرف پھیرے جائیں گے						

## فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوا ط وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝۳۱

فَيُنَبِّئُهُمْ	بِمَا	عَمِلُوا	وَ	اللَّهُ	بِكُلِّ شَيْءٍ	عَلِيمٌ ۝۳۱
تو وہ خبر دے گا انہیں	(اس) کی جو کچھ	انہوں نے کیا	اور	اللہ	ہر چیز کو	جاننے والا (ہے)
تو وہ انہیں بتا دے گا جو کچھ انہوں نے کیا اور اللہ ہر شے کو جاننے والا ہے ۝						

(پچھلے صفحہ کا حاشیہ) تعظیم، تکریم، توقیر، نرم آواز کے ساتھ اور عاجزی و انکساری سے انہیں اس طرح کے الفاظ کے ساتھ پکارو یا رسول اللہ، یا نبی اللہ، یا حبیب اللہ، یا اِمَام اللہ، یا سَلَام اللہ، یا رَسُول اللہ، یا خَاتَمُ النَّبِيِّیْنَ۔ یہ حکم عام ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ظاہری حیات طیبہ میں اور وصالِ ظاہری کے بعد بھی انہیں ایسے الفاظ کے ساتھ نہ آکر ناجائز نہیں جن میں ادب و تعظیم نہ ہو۔

رکوع: 06

آیات: 77

## سُورَةُ الْفُرْقَانِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ	اللَّهُ	الرَّحْمَنِ	الرَّحِيمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

تَبَارَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلَى عَبْدِهِ لِيَكُونَ

تَبَارَكَ	الَّذِي	نَزَّلَ	الْفُرْقَانَ	عَلَى عَبْدِهِ	لِيَكُونَ
بڑی برکت والا ہے	وہ (اللہ) جس نے	نازل فرمایا	قرآن	اپنے بندے پر	تاکہ وہ ہو

وہ (اللہ) بڑی برکت والا ہے جس نے اپنے بندے پر قرآن نازل فرمایا تاکہ وہ

لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا ۝ الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ

لِلْعَالَمِينَ	نَذِيرًا ۝	الَّذِي لَهُ	مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ
تمام جہانوں کے لیے	ڈر سنانے والا	وہ جس کے لیے	آسمانوں اور زمین کی بادشاہت (ہے) اور

تمام جہان والوں کو ڈر سنانے والا ہو ۝ وہ جس کے لیے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت ہے اور

لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَ

لَمْ يَتَّخِذْ	وَلَدًا	وَلَمْ يَكُنْ	لَهُ	شَرِيكٌ	فِي الْمُلْكِ وَ
اس نے اختیار نہ فرمایا	بچہ	اور	نہیں ہے	کوئی شریک	سلطنت میں اور

اس نے نہ اولاد اختیار فرمائی اور نہ اس کی سلطنت میں کوئی اس کا شریک ہے اور

۱..... آیت کے اس حصے میں یہ فرمایا کہ محمد رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ عنہ و علیہ وسلم کی رسالت عام ہے، ساری مخلوق کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں، خواہ جن ہوں یا بشر، فرشتے ہوں یا دیگر مخلوقات، سب آپ ﷺ اللہ تعالیٰ عنہ و علیہ وسلم کے امتی ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کے سوا ہر چیز کو عالم کہتے ہیں اور اس میں یہ سب داخل ہیں۔ نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ عنہ و علیہ وسلم نے خود ارشاد فرمایا "أُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَأَقْدَمِ" یعنی میں تمام مخلوق کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ (مسلم، ص ۲۶۱، الحدیث: ۵۲۳)

نزل قرآن اور رسالت عام کا بیان

اللہ تعالیٰ کی پانچ صفات



کفار کے باطل معبودوں کا حال

خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدْ رَءَاهُ تَقْدِيرًا ۝۲ وَاتَّخَذُوا				
خَلَقَ	کُلَّ شَيْءٍ	فَقَدْ رَءَاهُ	تَقْدِيرًا ۝۲	وَ اتَّخَذُوا
اس نے پیدا فرمایا	ہر چیز کو	پھر اندازے پر رکھا ہے	مقرر کیا ہوا اندازہ	انہوں نے بنائے
اس نے ہر چیز کو پیدا فرمایا پھر اسے ٹھیک اندازے پر رکھا ۝ اور لوگوں نے				
مِنْ دُونِهِ إِلَهًا لَا يَخْلُقُونَ شَيْئًا وَ				
مِنْ دُونِهِ	إِلَهًا	لَا يَخْلُقُونَ	شَيْئًا	وَ
اس کے سوا	معبود	وہ پیدا نہیں کرتے	کسی چیز (کو)	اور (بلکہ)
اس کے سوا بہت سے معبود بنائے جو کسی شے کو پیدا نہیں کرتے بلکہ				
هُمْ يَخْلُقُونَ وَلَا يَمْلِكُونَ لَا نَفْسِهِمْ ضَرًّا				
هُمْ	يَخْلُقُونَ	وَ	لَا يَمْلِكُونَ	لَا نَفْسِهِمْ
وہ	انہیں بنایا جاتا ہے	اور	وہ مالک نہیں ہیں	اپنی جانوں کے لئے
خود انہیں بنایا جاتا ہے اور وہ اپنے لئے کسی نقصان اور نفع کے				
وَلَا تَنْفَعًا وَلَا يَنْصُرُونَ مَوْتًا وَلَا				
وَ	لَا	تَنْفَعًا (۱)	وَ	لَا يَنْصُرُونَ
اور	نہ	نفع (کے)	اور	وہ اختیار نہیں رکھتے
مالک نہیں ہیں اور نہ وہ (کسی کی) موت اور زندگی کے				
حَيَوَةً وَلَا نُشُورًا ۝۳ وَقَالَ الَّذِينَ				
حَيَوَةً	وَ	لَا	نُشُورًا ۝۳	وَقَالَ
زندگی (کا)	اور	نہ	مردوں کو دوبارہ زندہ کرنے (کا)	اور بولے
اور نہ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کرنے کا اختیار رکھتے ہیں ۝ اور کافروں نے				

۱ مشہور اور معتبر تمام مفسرین نے نقصان دور نہ کر سکتے اور نفع نہ پہنچا سکتے کا وصف بتوں کے لئے ثابت کیا ہے کسی نے بھی اس سے اولیاء مراد نہیں لئے۔ فی زمانہ بعض لوگ اس آیت کو دلیوں پر منطبق کرتے ہیں جو غلط اور معانی قرآن میں تحریف کے مترادف ہے۔ بتوں کے بارے میں نازل ہونے والی آیتیں انبیاء کرام علیہم السلام یا اولیاء عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر چسپاں کرنا خارجیوں کا طریقہ ہے۔ مسلمان دلیوں کا احترام کرتے اور انہیں وسیلہ سمجھتے ہیں پوجے ہرگز نہیں، وسیلہ ماننے اور پوجے میں بڑا فرق ہے۔

قرآن مجید پر کفار قریش کے اعتراضات

## كَفَرُوا إِنْ هَذَا إِلَّا أَفْكٌ مَّفْتَرُ

كَفَرُوا <sup>(۱)</sup>	إِنْ	هَذَا	إِلَّا	أَفْكٌ مَّفْتَرُ
کفر کیا	نہیں	یہ (قرآن)	مگر	ایک بڑا جھوٹ اس نے خود بنا لیا ہے اسے

کہا: یہ قرآن تو صرف ایک بڑا جھوٹ ہے جو انہوں نے خود بنا لیا ہے

## وَأَعَانَهُ عَلَيْهِ قَوْمٌ آخَرُونَ ۖ فَقَدْ جَاءُوا

وَأَعَانَهُ	عَلَيْهِ	قَوْمٌ آخَرُونَ	فَقَدْ	جَاءُوا
مدد کی ہے اس کی	اس پر	دوسرے لوگوں (نے بھی)	تو بیشک	وہ (کافر) آگئے ہیں

اور اس پر دوسرے لوگوں نے (بھی) ان کی مدد کی ہے تو بیشک وہ (کافر)

## ظُلُمًا وَّزُورًا ۚ وَقَالُوا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ

ظُلُمًا	وَّ	زُورًا ۚ	وَقَالُوا	أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ
ظلم	اور	جھوٹ (پر)	اور	انہوں نے کہا (یہ قرآن) پہلے لوگوں کی کہانیاں (ہے)

ظلم اور جھوٹ پر آگئے ہیں ○ اور کافروں نے کہا: (یہ قرآن) پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں

## اِغْتَتَبَهَا فَهِىَ تُسَمَّى عَلَيْهِ بَكْرَةً

اِغْتَتَبَهَا <sup>(۲)</sup>	فَهِىَ	تُسَمَّى	عَلَيْهِ	بَكْرَةً
اس (نبی) نے لکھوا لیا ہے انہیں	تو وہی	پڑھی جاتی ہیں	اس پر	صبح

جو اس (نبی) نے کسی سے لکھوا لی ہیں تو یہی ان پر صبح وشام

## وَأَصِيلًا ۚ قُلْ أَنْزَلَهُ الَّذِي يَعْلَمُ السِّرَّ

وَأَصِيلًا ۚ	قُلْ	أَنْزَلَهُ	الَّذِي	يَعْلَمُ	السِّرَّ
اور	شام	تم کہو	نازل کیا ہے اسے	(اُس نے) جو	جانتا ہے ہر پوشیدہ بات

پڑھی جاتی ہیں ○ تم فرماؤ: اُسے تو اس نے نازل فرمایا ہے جو آسمانوں اور زمین کی

۱۔ اس سے پہلے آیات میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا بیان ہوا اور اس کے بعد بت پرستوں کا رد کیا گیا اور اب یہاں سے قرآن مجید اور نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کی نبوت پر کفار کی طرف سے ہونے والے اعتراضات ذکر کر کے ان کا جواب دیا جا رہا ہے۔ ۲۔ کفار مکہ کہتے تھے کہ قرآن رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم نے خود بنایا ہے اور اس پر دوسروں نے بھی ان کی مدد کی ہے اور یہ رستم و اسفندیار کے قصوں کی طرح پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں جو کسی سے لکھوا لی ہیں، فی زمانہ بھی کچھ لوگ اسی طرح کا اعتراض کرتے ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اگر واقعی ایسا ہے تو یہ لوگ بھی قرآن جیسا کلام بنا کر دکھادیں،



حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر کفار کے چند اعتراضات

فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ إِنَّهُ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا ۝۶					
فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ	إِنَّهُ	كَانَ	غَفُورًا	رَحِيمًا ۝۶	وَ
آسمانوں اور زمین میں	بیشک وہ	ہے	بخشنے والا	مہربان	اور
ہر پوشیدہ بات جانتا ہے، بیشک وہ بخشنے والا مہربان ہے ۝ اور					
قَالُوا مَالِ هَذَا الرَّسُولِ يَأْكُلُ الطَّعَامَ وَيَنْشِئُ					
قَالُوا	مَالِ هَذَا الرَّسُولِ	يَأْكُلُ	الطَّعَامَ	وَ	يَنْشِئُ
(کافروں نے) کہا	اس رسول کو کیا ہوا	وہ کھاتا ہے	کھانا	اور	چلتا ہے
کافروں نے کہا: اس رسول کو کیا ہوا؟ کہ یہ کھانا بھی کھاتا ہے اور بازاروں میں بھی					
فِي الْأَسْوَاقِ ۖ لَوْلَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مَلَكٌ فَيَكُونُ					
فِي الْأَسْوَاقِ	لَوْلَا	أُنْزِلَ	إِلَيْهِ	مَلَكٌ	فَيَكُونُ
بازاروں میں	کیوں نہیں	اتار دیا گیا	اس کی طرف	کوئی فرشتہ	تو وہ ہوتا
چلتا پھرتا ہے، اس کی طرف کوئی فرشتہ کیوں نہ اتار دیا گیا جو					
مَعَهُ نَذِيرًا ۚ أَوْ يُلْقَىٰ إِلَيْهِ كَنزٌ أَوْ					
مَعَهُ	نَذِيرًا ۚ	أَوْ	يُلْقَىٰ	إِلَيْهِ	كَنَزٌ ۚ
اس کے ساتھ	ڈرانے والا	یا	ڈال دیا جاتا	اس کی طرف	کوئی خزانہ
اس کے ساتھ (لوگوں کو) ڈرانے والا ہوتا؟ ۝ یا اس کی طرف کوئی (غیبی) خزانہ ڈال دیا جاتا یا					
تَكُونُ لَهُ جَنَّةٌ يَأْكُلُ مِنْهَا ۚ وَقَالَ الظَّالِمُونَ					
تَكُونُ	لَهُ	جَنَّةٌ	يَأْكُلُ	مِنْهَا	وَقَالَ
ہوتا	اس کے لیے	کوئی باغ	وہ کھاتا	اس میں سے	اور کہا
اس کا کوئی باغ ہوتا جس میں سے یہ کھاتا؟ اور ظالموں نے کہا:					

خود ہی پتہ چل جائے گا کہ یہ مخلوق کا کلام ہے یا خالق کا؟

۱..... ان سب باتوں سے کفار کا منشاء یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو کھانے پینے سے بے نیاز کیوں نہ کر دیا، یا تو انہیں کھانا کھانے کی حاجت ہی نہ ہوتی، اگر تھی تو غیبی خزانے ان پر آجاتے جس سے انہیں کمانے کی ضرورت نہ ہوتی، یہ بھی انہوں نے ظاہر کے لحاظ سے کہا تھا، ورنہ اللہ تعالیٰ کی عطا سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے قبضہ میں غیبی خزانے تھے، جیسا کہ خود فرمایا "أَتَعْظِيْمُ مَقَاتِلَهُمْ خَزَائِنَ الْأَرْضِ" مجھے زمینی خزانوں

إِنْ تَتَّبِعُونَ إِلَّا سَرَجُلًا مَسْحُورًا ⑧ أَنْظُرْ كَيْفَ

إِنْ	تَتَّبِعُونَ	إِلَّا	رَجُلًا مَسْحُورًا ⑧	أَنْظُرْ	كَيْفَ
نہیں	تم پیروی کرتے	مگر	ایک جادو کے شکار مرد (کی)	تم دیکھو	کیسی

تم تو پیروی نہیں کرتے مگر ایک ایسے مرد کی جس پر جادو ہوا ○ اے حبیب! دیکھو

صَرَبُوا لَكَ إِلَّا مِثَالًا فَضَلُّوا فَلَا يَسْتَطِيعُونَ

صَرَبُوا	لَكَ	إِلَّا مِثَالًا	فَضَلُّوا	فَلَا يَسْتَطِيعُونَ
انہوں نے بیان کیں	تمہارے لئے	مثالیں	تو وہ گمراہ ہو گئے	تو طاقت نہیں رکھتے

تمہارے لئے کیسی مثالیں بیان کر رہے ہیں تو یہ گمراہ ہو گئے ہیں کہ اب انہیں کسی راہ کی

سَبِيلًا ⑨ تَبَارَكَ الَّذِي إِنْ شَاءَ جَعَلَ

سَبِيلًا ⑨	تَبَارَكَ	الَّذِي	إِنْ	شَاءَ	جَعَلَ
(سیدھے) راستے (کی)	بڑی برکت والا ہے	وہ (اللہ) جو	اگر	چاہے	(تو) بنادے

طاقت نہیں ○ وہ (اللہ) بڑی برکت والا ہے جو اگر چاہے تو تمہارے لیے

لَكَ خَيْرًا مِّنْ ذَلِكَ جَنَّتِ تَجْرِي مِّنْ تَحْتِهَا

لَكَ	خَيْرًا	مِّنْ ذَلِكَ	جَنَّتِ	تَجْرِي	مِّنْ تَحْتِهَا
تمہارے لیے	بہتر	اس سے	(وہ) باغات	بہتی ہیں	ان کے نیچے

اس سے بہتر بنادے، وہ باغات جن کے نیچے نہریں

إِلَّا نُهُرٌ وَيَجْعَلُ لَّكَ قُصُورًا ⑩ بَلْ كَذَّبُوا

إِلَّا نُهُرٌ	وَيَجْعَلُ	لَّكَ	قُصُورًا ⑩	بَلْ	كَذَّبُوا
نہریں	اور	بنادے	تمہارے لئے	بلکہ	انہوں نے جھٹلایا

جاری ہوں اور تمہارے لئے بلند و بالا محلات بنادے ○ بلکہ انہوں نے قیامت کو

کی کتبیاں عطا فرمادی گئیں۔ (بخاری، ۱/۵۴۲، الحدیث: ۱۳۴۴) مگر چونکہ کفار کے سامنے ان چیزوں کا ظہور نہ تھا اس لئے کفار ایسی باتیں کہا کرتے تھے۔

① حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چاہتے تو بارگاہِ الٰہی سے دنیا کی بڑی سے بڑی نعمتیں اور آسائشیں لے سکتے تھے لیکن آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دنیا میں فقر کو ترجیح دی، جیسا کہ خود ارشاد فرمایا میرے رب نے مجھے یہ پیشکش کی کہ وہ میرے لئے مکہ کی زمین کو سونا بنادے۔ میں نے عرض کی: یا رب! نہیں، لیکن میں ایک دن سیر بوا کروں اور ایک دن بھوکا رہوں تو جب بھوکا رہوں تو تیری طرف عاجزی کروں، تجھے یاد کروں اور جب سیر بوا کروں تو تیرا شکر ادا کروں۔



## بِالسَّاعَةِ ۚ وَاعْتَدْنَا لِمَنْ كَذَبَ بِالسَّاعَةِ

بِالسَّاعَةِ	وَ	اعْتَدْنَا	لِمَنْ	كَذَبَ	بِالسَّاعَةِ
قیامت کو	اور	ہم نے تیار کر رکھی ہے	(اس) کے لئے جو	جھٹلائے	قیامت کو

جھٹلایا ہے اور ہم نے قیامت کو جھٹلانے والوں کیلئے بھڑکتی ہوئی آگ

## سَعِيرًا ۚ إِذَا رَأَوْهُمْ مِّنْ مَّكَانٍ بَعِيدٍ سَبِعُوا

سَعِيرًا	ۚ	إِذَا	رَأَوْهُمْ	مِّنْ مَّكَانٍ بَعِيدٍ	سَبِعُوا
بھڑکتی آگ		جب	وہ (آگ) دیکھے گی انہیں	دور کی جگہ سے	(تو) کافر سنیں گے

تیار کر رکھی ہے ○ جب وہ آگ انہیں دور کی جگہ سے دیکھے گی تو کافر

## لَهَا تَغِيظًا وَزَفِيرًا ۚ وَإِذَا أُلْقُوا

لَهَا	تَغِيظًا	وَ	زَفِيرًا	ۚ	وَإِذَا أُلْقُوا
اس کا	جوش مارنا	اور	چنگھاڑنا	اور	جب انہیں ڈالا جائے گا

اس کا جوش مارنا اور چنگھاڑنا سنیں گے ○ اور جب انہیں اس آگ کی

## مِنْهَا مَكَانًا ضَيِّقًا مَّقْرَّينَ دَعَا هُنَالِكَ

مِنْهَا	مَكَانًا ضَيِّقًا	مَقْرَّينَ	دَعَا	هُنَالِكَ
اس (آگ) کی	کسی تنگ جگہ (میں)	(زنجیروں میں) جکڑے ہوئے	(تو) وہ مانگیں گے	وہاں

کسی تنگ جگہ میں زنجیروں میں جکڑ کر ڈالا جائے گا تو وہاں موت

## ثُبُورًا ۚ لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُورًا وَاحِدًا وَادْعُوا

ثُبُورًا	ۚ	لَا تَدْعُوا	الْيَوْمَ	ثُبُورًا وَاحِدًا	وَادْعُوا
موت		(فرمایا جائے گا) تم نہ مانگو	آج	ایک موت	اور مانگو

مانگیں گے ○ (فرمایا جائے گا) آج ایک موت نہ مانگو اور بہت سی

(پچھلے صفحے کا ماحیہ) اور تیری حمد کروں۔ (ترمذی، ۱۵۵/۴، الحدیث: ۲۳۵۴)

۱..... دور کی جگہ سے ایک برس یا سو برس کی راہ مرا ہے اور آگ کا دیکھنا کچھ بعید نہیں، اللہ تعالیٰ چاہے تو اس کو حیات، عقل اور دیکھنے کی صلاحیت عطا فرما دے۔ بعض مفسرین کے نزدیک اس سے جہنم میں مامور فرشتوں کا دیکھنا مراد ہے۔

ثُبُورًا كَثِيرًا ۱۴ قُلْ أَذَلِكَ خَيْرٌ أَمْ جَنَّةُ الْخُلْدِ

ثُبُورًا كَثِيرًا ۱۴ قُلْ أَذَلِكَ خَيْرٌ أَمْ جَنَّةُ الْخُلْدِ

بہت سی موتیں تم کہو کیا یہ (عذاب) بہتر (ہے) یا ہمیشہ رہنے کا باغ

موتیں مانگو ۰ تم فرماؤ: کیا یہ (عذاب جہنم) بہتر ہے یا وہ ہمیشہ رہنے کا باغ

الَّتِي وَعَدَ الْمُتَّقُونَ ط كَانَتْ لَهُمْ جَزَاءً وَ

الَّتِي وَعَدَ الْمُتَّقُونَ ط كَانَتْ لَهُمْ جَزَاءً وَ

جس کا وعدہ دیا گیا ہے ڈرنے والوں (کو) وہ (باغ) ہے ان کے لئے بدلہ اور

جس کا ڈرنے والوں کو وعدہ دیا گیا ہے، وہ باغ ان کے لئے بدلہ اور

مَصِيرًا ۱۵ لَهُمْ فِيهَا مَا يَشَاءُونَ خُلْدِينَ ط كَانَتْ

مَصِيرًا ۱۵ لَهُمْ فِيهَا مَا يَشَاءُونَ خُلْدِينَ ط كَانَتْ

لوٹنے کی جگہ ان کے لئے اس میں (وہ ہے) جو وہ چاہیں گے ہمیشہ رہنے والے یہ ہے

لوٹنے کی جگہ ہے ۰ جنتوں کیلئے جنت میں ہر وہ چیز ہوگی جو وہ چاہیں گے، وہاں ہمیشہ رہیں گے، یہ

عَلَى رَبِّكَ وَعْدًا مَسْئُورًا ۱۶ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ

عَلَى رَبِّكَ وَعْدًا مَسْئُورًا ۱۶ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ

تمہارے رب (کے ذمہ کرم) پر مانگا ہوا وعدہ اور جس دن وہ جمع فرمائے گا انہیں

تمہارے رب کے ذمہ کرم پر مانگا ہوا وعدہ ہے ۰ اور جس دن وہ انہیں اور جن (بتوں) کی

وَمَا يَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ فَيَقُولُ عَ أَنْتُمْ

وَمَا يَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ فَيَقُولُ عَ أَنْتُمْ

اور جن (بتوں) کی وہ عبادت کرتے ہیں اللہ کے سوا تو وہ فرمائے گا (بتوں سے) کیا تم

اللہ کے سوا عبادت کرتے ہیں ان کو جمع فرمائے گا تو (ان بتوں سے) فرمائے گا: کیا

۱..... مانگے ہوئے وعدے سے مراد یہ ہے کہ وعدہ مانگنے کے لائق ہے یا اس سے مراد وہ وعدہ ہے جو مومنین نے دنیا میں یہ عرض کر کے مانگا "نَرَبُّنَا إِنَّا تِلْكَ النَّارُ الْمُبَشَّاءُ حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقَدْ آتَيْنَاكَ الْإِقْبَارَ" یعنی اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور ہمیں آخرت میں (بھی) بھلائی عطا فرما اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔ یا یہ عرض کر کے مانگا "نَرَبُّنَا إِنَّا تِلْكَ النَّارُ الْمُبَشَّاءُ حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقَدْ آتَيْنَاكَ الْإِقْبَارَ" یعنی اے ہمارے رب! اور ہمیں وہ سب عطا فرما جس کا تو نے اپنے رسولوں کے ذریعے ہم سے وعدہ فرمایا ہے۔

جنت بہتر ہے یا عذاب جہنم

جنتوں کے ساتھ وعدہ والی

ماطل مہجوروں کا اپنے پیار کو بھگانا



أَصْلَلْتُمْ عِبَادِي هَؤُلَاءِ أَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِيلَ ۝۱۷

أَصْلَلْتُمْ	عِبَادِي هَؤُلَاءِ	أَمْ	هُمْ	ضَلُّوا	السَّبِيلَ ۝۱۷
تم نے گمراہ کیا	میرے ان بندوں (کو)	یا	وہ (خود)	بھٹک گئے تھے	راستے (سے)

میرے ان بندوں کو تم نے گمراہ کیا تھا یا یہ خود ہی راستے سے بھٹکے تھے؟ ○

قَالُوا سُبْحَنَكَ مَا كَانَ يُنْبِئُنَا أَنْ نَتَّخِذَ مِنْ دُونِكَ

قَالُوا	سُبْحَنَكَ	مَا كَانَ يُنْبِئُنَا	لَنَّا	أَنْ	نَتَّخِذَ	مِنْ دُونِكَ
وہ عرض کریں گے	پاک ہے تجھے	جائز نہیں تھا	ہمارے لئے	کہ	ہم بنائیں	تیرے سوا
وہ عرض کریں گے:	(اے اللہ!) تو پاک ہے،	ہمارے لئے ہرگز جائز نہیں تھا کہ	ہم تیرے سوا کسی اور کو			

مِنْ أَوْلِيَاءَ وَلَكِنْ مَتَّعْتَهُمْ وَأَبَاءَهُمْ

مِنْ أَوْلِيَاءَ	وَلَكِنْ	مَتَّعْتَهُمْ	وَأَبَاءَهُمْ
کوئی مددگار	لیکن	تو نے فائدہ اٹھانے دیا انہیں	ان کے باپ دادا (کو)

مددگار بنائیں لیکن تو نے انہیں اور ان کے باپ داداؤں کو فائدہ اٹھانے دیا

حَتَّىٰ نَسْأَلَ الدَّكَرَ وَكَانُوا اقْوَامًا بُورًا ۝۱۸

حَتَّىٰ	نَسْأَلَ	الدَّكَرَ	وَ	كَانُوا	اقْوَامًا بُورًا ۝۱۸
یہاں تک کہ	انہوں نے بھلا دی	(تیری) یاد	اور	وہ تھے	ہلاک ہونے والے لوگ

یہاں تک کہ انہوں نے (تیری) یاد کو بھلا دیا اور یہ لوگ ہلاک ہونے والے ہی تھے ○

فَقَدْ كَذَّبُواكُمْ بِمَا تَقُولُونَ ۚ فَمَا تَسْتَطِيعُونَ

فَقَدْ	كَذَّبُواكُمْ	بِمَا	تَقُولُونَ	فَمَا تَسْتَطِيعُونَ
تو بیشک	(جھوٹے معبودوں نے) جھٹلادیا تمہیں	(اس بات) میں جو	تم کہتے تھے	تو تم طاقت نہ رکھو گے

تو بیشک ان (جھوٹے معبودوں) نے تمہاری بات کو جھٹلادیا تو اب تم نہ عذاب پھیرنے کی

۱..... اللہ تعالیٰ حقیقت حال کا جاننے والا ہے اس سے کچھ بھی مخفی نہیں، یہ سوال مشرکین کو ذلیل کرنے کے لئے ہے تاکہ ان کے معبود انہیں جھٹلائیں تو ان کی حسرت و ذلت اور زیا دہ ہو۔

۲..... جب کفار کے باطل معبود جواب دے لیں گے تو اللہ تعالیٰ مشرکوں سے فرمائے گا: اے مشرک! تم نے اپنے معبودوں کو خدا کہا اور انہوں نے تمہیں جھوٹا قرار دیا اب یہ بت نہ تمہاری مدد کر سکیں گے، نہ ہم کریں گے اور نہ تم ایک دوسرے کی مدد کر سکو گے اور اب تمہیں جہنم کا بڑا عذاب چکھائیں گے۔

## صَرَ قَاوْ لَا نَصْرًا ۚ وَ مَنْ يَظْلِمْ

صَرَ قَا	وَّ	لَا	نَصْرًا	وَ	مَنْ	يَظْلِمْ
(عذاب) پھیرنے (کی)	اور	نہ	مدد کرنے (کی)	اور	(اے لوگو) جو	ظلم کرے گا
طاقت رکھو گے اور نہ اپنی مدد کر سکو گے اور تم میں جو						

## مِنْكُمْ نُذِقْهُ عَذَابًا كَبِيرًا ۱۹ وَمَا أَرْسَلْنَا

مِنْكُمْ	نُذِقْهُ	عَذَابًا كَبِيرًا ۱۹	وَ	مَا أَرْسَلْنَا
تم میں سے	ہم چکھائیں گے اسے	بڑا عذاب	اور	ہم نے نہیں بھیجے
ظالم ہے ہم اسے بڑا عذاب چکھائیں گے ۱۹ اور ہم نے تم سے پہلے				

## قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِينَ إِلَّا إِنَّهُمْ لَيَأْكُلُونَ الطَّعَامَ

قَبْلَكَ	مِنَ الْمُرْسَلِينَ	إِلَّا	إِنَّهُمْ	لَيَأْكُلُونَ	الطَّعَامَ
تم سے پہلے	رسولوں میں سے	مگر	بیشک وہ	ضرور کھاتے تھے	کھانا
جتنے رسول بھیجے سب یقیناً کھانا کھاتے تھے					

## و يَمْشُونَ فِي الْأَسْوَاقِ ۖ وَ جَعَلْنَا بَعْضَكُمْ

و	يَمْشُونَ	فِي الْأَسْوَاقِ	وَ	جَعَلْنَا	بَعْضَكُمْ
اور	چلتے تھے	بازاروں میں	اور	ہم نے بنایا	تمہارے بعض (کو)
اور بازاروں میں چلتے تھے اور ہم نے تمہیں ایک دوسرے کیلئے					

## لِبَعْضٍ فِتْنَةً ۖ أَتَصْبِرُونَ ۚ وَ كَانَ رَبُّكَ بِصِيرًا ۲۰

لِبَعْضٍ	فِتْنَةً ۱)	أَتَصْبِرُونَ	وَ	كَانَ	رَبُّكَ	بَصِيرًا ۲۰
بعض کے لئے	آزمائش	(اے لوگو) کیا تم صبر کرو گے	اور	ہے	تمہارا رب	خوب دیکھنے والا
آزمائش بنایا اور (اے لوگو!) کیا تم صبر کرو گے؟ اور (اے محبوب!) تمہارا رب خوب دیکھنے والا ہے ۲۰						

۱..... لوگوں کو ایک دوسرے کے ذریعے جیسے امیروں کو غریبوں اور غریبوں کو امیروں کے ذریعے آزمائش میں مبتلا کیا جاتا ہے، یہاں بطور خاص غریبوں کے حوالے سے یہ ہے کہ غربت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک آزمائش ہے، ایسے موقع پر صبر کا دامن مضبوطی سے پکڑنا چاہئے، یہاں ایک حدیث پاک ملاحظہ ہو جس پر عمل سے دل کو صبر و قرار نصیب ہو گا۔ چنانچہ ارشاد فرمایا ”اپنے سے کم حیثیت والے کی طرف دیکھو اور جو تم سے زیادہ حیثیت کا ہے اس کی طرف نہ دیکھو کیونکہ یہ عمل اس سے زیادہ قریب ہے کہ تم (اپنے اپنے پر) اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو حقیر نہ جانو۔ (مسلم، ص ۱۵۸۳، الحدیث: ۹۰۶۹۳)“





وَقَالَ الَّذِينَ

19





وَقَالَ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا لَوْلَا أُنْزِلَ

وَقَالَ	الَّذِينَ	لَا يَرْجُونَ	لِقَاءَنَا	لَوْلَا	أُنْزِلَ
اور	کہا	ان لوگوں نے جو	امید نہیں رکھتے	ہم سے ملنے (کی)	کیوں نہیں

اور جو لوگ ہم سے ملنے کی امید نہیں رکھتے انہوں نے کہا: ہم پر فرشتے

عَلَيْنَا الْمَلَائِكَةُ أَوْ تَرَىٰ رَبَّنَا لَقَدْ

عَلَيْنَا	الْمَلَائِكَةُ	أَوْ	تَرَىٰ	رَبَّنَا	لَقَدْ
ہم پر	فرشتے	یا	(کیوں نہیں) ہم دیکھتے	اپنے رب (کو)	ضرور بیشک

کیوں نہ اتارے گئے؟ یا ہم اپنے رب کو کیوں نہیں دیکھتے؟ بیشک

اسْتَكْبَرُوا فِي أَنْفُسِهِمْ وَعَتَوْ عُتُوًّا كَبِيرًا ۝۲۱

اسْتَكْبَرُوا	فِي أَنْفُسِهِمْ	وَعَتَوْ	عُتُوًّا كَبِيرًا ۝۲۱
انہوں نے تکبر کیا	اپنے دلوں میں	اور	انہوں نے سرکشی کی

انہوں نے اپنے دلوں میں تکبر کیا ہے اور انہوں نے بہت بڑی سرکشی کی ہے ○

يَوْمَ يَرَوْنَ الْمَلَائِكَةَ لَا بُشْرَىٰ يَوْمَئِذٍ

يَوْمَ	يَرَوْنَ	الْمَلَائِكَةَ	لَا	بُشْرَىٰ	يَوْمَئِذٍ
(جس) دن	لوگ دیکھیں گے	فرشتوں (کو)	(تو) نہ (ہوگی)	کوئی خوشخبری	اس دن

یاد کرو جس دن لوگ فرشتوں کو دیکھیں گے تو اس دن مجرموں کے لئے

لِّلْجُبْرِ مَيْنَ وَيَقُولُونَ حَبْرًا مَّحْجُورًا ۝۲۲

لِّلْجُبْرِ مَيْنَ	وَيَقُولُونَ	حَبْرًا مَّحْجُورًا ۝۲۲	وَقَالَ
مجرموں کے لئے	اور وہ کہیں گے	(یا اللہ! ہمارے درمیان) روکی ہوئی کوئی آڑ (کر دے)	اور

کوئی خوشخبری نہ ہوگی اور وہ کہیں گے: (یا اللہ! ہمارے درمیان) کوئی روکی ہوئی آڑ کر دے ○ اور

۱۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کی سچائی کے لئے قرآن مجید کافی تھا، اس کے بعد بھی کافروں کا قبول ایمان کے لئے فرشتوں کے اتارنے اور اللہ تعالیٰ کو اپنی آنکھوں سے دیکھنے کا مطالبہ کرنا ان کا تکبر اور بڑی سرکشی تھا۔ ۲۔ مجرموں سے مراد کفار ہیں۔ مومنین کو قیامت کے دن جنت کی بشارت سنائی جائے گی۔ ۳۔ یہ بات موت کے وقت یا قیامت کے دن فرشتوں کو دیکھ کر کفار کہیں گے، اس کا معنی یہ ہے کہ کاش! ہمارے اور فرشتوں کے درمیان کوئی رکاوٹ یا حجاب ہوتا اور ہم فرشتوں کو نہ دیکھ سکتے۔ یا، یہ بات فرشتے کہیں گے، اس صورت میں معنی یہ ہوگا: اے کافرو! تمہارے لئے ان چیزوں سے رکاوٹ و

## قَدِمْنَا إِلَىٰ مَا عَمِلُوا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنَاهُ

قَدِمْنَا	إِلَىٰ	مَا	عَمِلُوا	مِنْ عَمَلٍ	فَجَعَلْنَاهُ
ہم قصد کریں گے	(اس) کی طرف	جو	انہوں نے کیا	کوئی عمل	تو ہم بنادیں گے اسے
انہوں نے جو کوئی عمل کیا ہو گا ہم اس کی طرف قصد کر کے باریک غبار کے بکھرے ہوئے ذروں					

## هَبَاءً مَّنْثُورًا ۲۳ اَصْحَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَئِذٍ

هَبَاءً مَّنْثُورًا ۲۳	اَصْحَابُ الْجَنَّةِ	يَوْمَئِذٍ
ہبَاءً مَّنْثُورًا ۲۳ (۱)	اَصْحَابُ الْجَنَّةِ	يَوْمَئِذٍ
روشنی کی دھوپ میں نظر آنے والے غبار کے بکھرے ہوئے ذروں (کی طرح)	جنت والے	اس دن
کی طرح بنادیں گے جو روشن ان کی دھوپ میں نظر آتے ہیں ○ جنت والے اس دن		

## خَيْرٌ مُّسْتَقَرًّا وَّ اَحْسَنُ مَقِيلًا ۲۴ وَ

خَيْرٌ	مُّسْتَقَرًّا	وَ	اَحْسَنُ	مَقِيلًا ۲۴	وَ
بہتر (ہوں گے)	ٹھکانے (کے اعتبار سے)	اور	سب سے اچھے (ہوں گے)	آرام کی جگہ (کے اعتبار سے)	اور
ٹھکانے کے اعتبار سے بہتر اور آرام کے اعتبار سے سب سے اچھے ہوں گے ○ اور					

## يَوْمَ تَشَقُّ السَّمَاوُ بِالْغَمَامِ وَ نُزِّلَ الْمَلَائِكَةُ

يَوْمَ	تَشَقُّ	السَّمَاوُ	بِالْغَمَامِ	وَ	نُزِّلَ	الْمَلَائِكَةُ
(جس) دن	پھٹ جائے گا	آسمان	بادلوں سمیت	اور	اتارے جائیں گے	فرشتے
جس دن آسمان بادلوں سمیت پھٹ جائے گا اور فرشتے پوری طرح						

## تَنْزِيلًا ۲۵ اَلْمَلِكُ يَوْمَئِذٍ الْحَقُّ لِلرَّحْمٰنِ وَ كَانَ يَوْمًا

تَنْزِيلًا ۲۵	اَلْمَلِكُ	يَوْمَئِذٍ	الْحَقُّ	لِلرَّحْمٰنِ	وَ	كَانَ	يَوْمًا
(پوری طرح) اتارنا	بادشاہی	اس دن سچی	رحمن کی (ہوگی)	اور	ہوگا	(وہ) دن	
اتارے جائیں گے ○ اس دن سچی بادشاہی رحمن کی ہوگی اور کافروں پر							

(پچھلے صفحہ کا حاشیہ) ممانعت کر دی گئی ہے جن کی مومنوں کو بشارت دی جاتی ہے۔ ① اس سے مراد یہ ہے کہ بروز قیامت کفار کے ظاہری نیک اعمال کو بطل کر دیا جائے گا اور ان کا انہیں کوئی ثمرہ اور فائدہ نہ ملے گا کیونکہ قبول اعمال کے لئے ایمان شرط ہے اور وہ انہیں حاصل نہیں۔ یاد رکھیں کہ ایمان پر خاتمہ انتہائی اہمیت کا حامل ہے کیونکہ اس کے بغیر نیک اعمال کی قبولیت اور آخرت کی نجات کی کوئی صورت ہی نہیں ہے۔ حدیث پاک میں ہے: جسے یہ بات پسند ہو کہ اسے جہنم سے بچالیا اور جنت میں داخل کر دیا جائے تو ضرور اس کی موت اس حال میں آئے کہ وہ اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو۔ (مسلم، ص ۱۰۲۶، الحدیث: ۳۶، ۱۸۳۴)



## عَلَى الْكَافِرِينَ عَسِيرًا ۲۶ وَيَوْمَ يَعِضُّ الظَّالِمُ

عَلَى الْكَافِرِينَ	عَسِيرًا ۲۶ (۱)	وَ	يَوْمَ	يَعِضُّ	الظَّالِمُ
کافروں پر	بڑا سخت	اور	(جس) دن	دانتوں سے کاٹے گا	ظالم

وہ بڑا سخت دن ہو گا ○ اور جس دن ظالم اپنے ہاتھ چبائے گا،

## عَلَى يَدَيْهِ يَقُولُ لِيَتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُولِ سَبِيلًا ۲۷

عَلَى يَدَيْهِ	يَقُولُ	لِيَتَنِي	اتَّخَذْتُ	مَعَ الرَّسُولِ	سَبِيلًا ۲۷
اپنے ہاتھوں پر	کہے گا	اے کاش	میں نے اختیار کیا ہوتا	رسول کے ساتھ	راستہ

کہے گا: اے کاش کہ میں نے رسول کے ساتھ راستہ اختیار کیا ہوتا ○

## لِيُوَيْلِيَنِي لَمْ أَتَّخِذْ فُلًا نَّاحِلِيًّا ۲۸ لَقَدْ

لِيُوَيْلِيَنِي	لِيَتَنِي	لَمْ أَتَّخِذْ	فُلًا نَّاحِلِيًّا ۲۸ (۲)	لَقَدْ
ہائے میری بربادی	اے کاش	میں نے نہ بنایا ہوتا	فلاں (کو)	دوست

ہائے میری بربادی! اے کاش کہ میں نے فلاں کو دوست نہ بنایا ہوتا ○ بیشک

## أَصْلَنِي عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ إِذْ جَاءَنِي ۲۹ وَقَالَ الرَّسُولُ

أَصْلَنِي	عَنِ الذِّكْرِ	بَعْدَ	إِذْ	جَاءَنِي	و	كَانَ
اس نے بہکا دیا مجھے	ذکر سے	(اس کے) بعد	جب	وہ آیا میرے پاس	اور	ہے

اس نے میرے پاس نصیحت آجانے کے بعد مجھے اس سے بہکا دیا اور شیطان

## الشَّيْطَانُ لِلْإِنْسَانِ خَذُولًا ۳۰ وَقَالَ الرَّسُولُ

الشَّيْطَانُ	لِلْإِنْسَانِ	خَذُولًا ۳۰	و	قَالَ	الرَّسُولُ
شیطان	انسان کو	مصیبت کے وقت بے مدد چھوڑ دینے والا	اور	عرض کی	رسول (نے)

انسان کو مصیبت کے وقت بے مدد چھوڑ دینے والا ہے ○ اور رسول نے عرض کی:

۱..... کفار پر قیامت کا دن سخت ہو گا جبکہ فضل الہی سے مسلمانوں پر آسان ہو گا۔ حدیث پاک میں ہے ”اس ذات کی قسم جس کی قبضہ قدرت میں میری جان ہے! قیامت کا دن مسلمانوں پر آسان کیا جائے گا یہاں تک کہ وہ ان کے لئے ایک فرض نماز سے لگا ہو گا جو دنیا میں پڑھی تھی (مسند امام احمد، ۱۵۱/۲، الحديث: ۱۱۷۱۷)“

۲..... کافروں، بد مذہبوں اور برے لوگوں کی صحبت اختیار کرنا، دوست بنانا اور ان سے محبت کرنا دنیا و آخرت میں انتہائی نقصان دہ ہے، اس سے ضرور بچنا چاہئے۔ حدیث پاک میں ہے: ایتھے اور برے ہم نشین کی مثال ایسے ہے جیسے مشک اٹھانے والا اور بھیچو کنکے والا۔ مشک اٹھانے والا یا تو تجھے مشک کا عطیہ دے گا یا تو اس

يَرْبِّ إِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوا هَذَا الْقُرْآنَ مَهْجُورًا ۳۰ وَ				
یَرْبِّ	اِنَّ	قَوْمِي	اتَّخَذُوا	هَذَا الْقُرْآنَ
اے میرے رب	بیشک	میری قوم	انہوں نے ٹھہرایا	اس قرآن (کو)
اے میرے رب! میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑنے کے قابل بنا لیا ہے ۳۰ اور				
كَذَلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا وَمِنَ الْمُجْرِمِينَ ۖ وَكَفَى				
كَذَلِكَ	جَعَلْنَا	لِكُلِّ نَبِيٍّ	عَدُوًّا	مِنَ الْمُجْرِمِينَ
اسی طرح	ہم نے بنائے	ہر نبی کے لیے	دشمن	مجرموں میں سے
ہم نے اسی طرح ہر نبی کے لیے مجرم لوگوں کو دشمن بنادیا تھا اور ہدایت دینے				
بِرَبِّكَ هَادِيًا وَنَصِيرًا ۳۱ وَقَالَ الَّذِينَ				
بِرَبِّكَ	هَادِيًا	وَّ	نَصِيرًا ۳۱	وَقَالَ
تمہارا رب	راہنما	اور	مددگار (ہونے کے لحاظ سے)	اور
اور مدد کرنے کے لیے تمہارا رب کافی ہے ۳۱ اور کافروں نے				
كَفَرُوا وَلَوْ أَنزَلْ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ جُمْلَةً وَاحِدَةً ۝				
كَفَرُوا	لَوْ	أَنزَلْ	عَلَيْهِ	الْقُرْآنُ
کفر کیا	کیوں نہیں	اتار دیا گیا	اس (رسول) پر	سارا قرآن
کہا: ان پر سارا قرآن ایک ہی مرتبہ کیوں نہیں اتار دیا گیا؟				
كَذَلِكَ لِنُثَبِّتَ بِهِ فُؤَادَكَ وَ				
كَذَلِكَ	لِنُثَبِّتَ	بِهِ	فُؤَادَكَ	وَ
اسی طرح (تھوڑا تھوڑا کر کے قرآن اتارا)	تاکہ ہم مضبوط کریں	اس کے ساتھ	تمہارا دل	اور
(ہم نے) یونہی (اس قرآن کو تھوڑا تھوڑا کر کے نازل کیا) تاکہ اس کے ساتھ ہم تمہارے دل کو مضبوط کریں اور				

(پچھلے صفحہ کا ماحول) سے خرید لے گا یا تجھے خوشبو پہنچے گی اور بھی پھونکنے والا تیرے کپڑے جلادے گا یا تجھے بری بو پہنچے گی۔ (بخاری، ۵۶۱۷/۳، الحدیث: ۵۵۳۳) ۱..... چھوڑنے سے یہاں اصل مراد قرآن پر ایمان نہ لانا ہے، البتہ اس کے علاوہ بھی چھوڑنے کی کئی صورتیں ہیں۔ مسلمان کا حال ایسا نہیں ہونا چاہئے جس سے لگے کہ اس نے قرآن مجید کو چھوڑ رکھا ہے، بلکہ اسے چاہئے کہ روزانہ تلاوت قرآن کرے، آیات کو سمجھنے کی کوشش اور ان میں غور و تدبر کرے، نیز ادکالات پر عمل کرے اور ممنوعہ کاموں سے باز رہے تاکہ وہ اعتدالی طور پر تو نہیں لیکن عملی طور پر قرآن کو چھوڑ رکھنے والوں میں شامل نہ ہو۔ ۲..... کفار کا اعتراض تھا کہ تو بات دیکھ کر قرآن مجید



## رَاتِلْنَهُ تَرْتِيلاً ۳۲ وَلَا يَأْتُونَكَ بِمَثَلٍ إِلَّا

رَاتِلْنَهُ (۱)	تَرْتِيلاً ۳۲	و	لَا يَأْتُونَكَ (۲) بِمَثَلٍ	إِلَّا
ہم نے پڑھا ہے	ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا	اور	وہ نہیں لائیں گے تمہارے پاس کوئی مثال مگر	
ہم نے اسے ٹھہر ٹھہر کر پڑھا اور وہ آپ کے پاس کوئی بھی مثال لے نہیں،				

## جُنُوكَ بِالْحَقِّ وَأَحْسَنَ تَفْسِيرًا ۳۳ الَّذِينَ

جُنُوكَ بِالْحَقِّ	و	أَحْسَنَ تَفْسِيرًا ۳۳	الَّذِينَ
ہم لے آئیں گے تمہارے پاس حق	اور	(اس مثال سے) بہتر بیان	وہ لوگ جنہیں
ہم آپ کے پاس حق اور بہتر بیان لے آئیں گے وہ جنہیں			

## يُحْشَرُونَ عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ إِلَىٰ جَهَنَّمَ أُولَٰئِكَ شَرٌّ

يُحْشَرُونَ	عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ (۳)	إِلَىٰ جَهَنَّمَ	أُولَٰئِكَ	شَرٌّ
بانکا جائے گا	ان کے چہروں کے بل	جہنم کی طرف	یہ لوگ	سب سے بدتر (ہیں)
ان کے چہروں کے بل جہنم کی طرف بانکا جائے گا ان کا ٹھکانہ				

## مَكَانًا وَأَصْلٌ سَبِيلًا ۳۴ وَلَقَدْ

مَكَانًا	و	أَصْلٌ	سَبِيلًا ۳۴	و	لَقَدْ
ٹھکانے (کے اعتبار سے)	اور	سب سے زیادہ بھٹکے ہوئے (ہیں)	راستے (سے)	اور	ضرور بیشک
سب سے بدتر اور وہ سب سے زیادہ گم راہ ہیں اور بیشک					

## اتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ وَجَعَلْنَا مَعَهُ أَخَاهُ

اتَيْنَا	مُوسَى	الْكِتَابَ	و	جَعَلْنَا	مَعَهُ	أَخَاهُ
ہم نے عطا کی	موسیٰ (کو)	کتاب	اور	ہم نے بنایا	اس کے ساتھ	اس کے بھائی
ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا فرمائی اور اس کے ساتھ اس کے بھائی						

(بچے سنے کامیاب) بھی یکساں کیوں نازل نہیں ہوا، ان کا یہ اعتراض بالکل فضول اور مہمل تھا کیونکہ قرآن کریم کا عاجز کر دینے والا ہونا ہر حال میں یکساں ہے، چاہے وہ ایک ہی مرتبہ میں پورا نازل ہو یا تھوڑا تھوڑا کر کے نازل ہو۔ ۱۔ اس کا معنی ہے کہ ہم نے قرآن پاک کو حضرت جبریل علیہ السلام کی زبان سے تھوڑا تھوڑا کر کے تیس برس کی مدت میں پڑھا۔ ۲۔ اس آیت کا خلاصہ کلام یہ ہے کہ مشرکین دین اسلام کے خلاف یا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت پر جو بھی اعتراض قائم کریں گے ہم اس کا انتہائی نفیس جواب دیں گے۔ ۳۔ روز قیامت کفار کو چہروں کے بل جہنم کی طرف چلا یا جائے گا، حدیث پاک میں ہے: آدمی روز قیامت تین طریقے

هُرُونَ وَزِيرًا ۳۵ فَقُلْنَا اذْهَبَا إِلَى الْقَوْمِ الَّذِينَ				
ہارون (کو)	وزیر	تو ہم نے فرمایا	تم دونوں جاؤ	اس قوم کی طرف جنہوں نے
ہارون کو وزیر بنایا تو ہم نے فرمایا: تم دونوں اس قوم کی طرف جاؤ جس نے				
كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا ۖ قَدَّمَرْنَاهُمْ تَدْمِيرًا ۖ وَقَوْمَ نُوحٍ				
کذبوا	بایتنا	قد مرنہم	تدمیرا ۳۶	و قوم نوح
جھٹلایا	ہماری آیتوں کو	تو ہم نے تباہ کر دیا انہیں	(مکمل طور پر) تباہ کرنا	اور نوح کی قوم (کو)
ہماری آیتوں کو جھٹلایا ہے تو ہم نے انہیں مکمل طور پر تباہ کر دیا اور نوح کی قوم کو				
لَمَّا كَذَّبُوا الرُّسُلَ أَغْرَقْنَاهُمْ وَجَعَلْنَاهُمْ				
لما	کذبوا	الرسل ۲	اغرقنہم	و جعلنہم
جب	انہوں نے جھٹلایا	رسولوں (کو)	(تو) ہم نے غرق کر دیا انہیں	اور بنادیا انہیں
جب انہوں نے رسولوں کو جھٹلایا تو ہم نے انہیں غرق کر دیا اور انہیں				
لِلنَّاسِ آيَةً ۖ وَاعْتَدْنَا لِلظَّالِمِينَ عَذَابًا أَلِيمًا ۳۷ وَ				
لناس	ایۃ	و	اعتدنا	لظالمین
لوگوں کے لیے	نشانی	اور	ہم نے تیار کر رکھا ہے	ظالموں کے لیے
لوگوں کے لیے نشانی بنادیا اور ہم نے ظالموں کے لیے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے اور				
عَادًا وَثَمُودًا ۖ وَأَصْحَابَ الرِّسِّ وَقُرُونًا بَيْنَ ذَلِكَ كَثِيرًا ۳۸				
عاد	اور	ثمود	و	أصحاب الرِّس
عاد	اور	کنوئیں والوں	اور	قرون بین
عاد اور ثمود اور کنوئیں والے اور ان کے درمیان کی بہت سی قومیں (ہم نے ہلاک کر دیں۔) ۳۸				

تو نوح پر عذاب آیا

گر شیعہ قوموں کی تباہی کی طرف اشارہ

(پچھلے صفحہ ۲۳۷ پر اٹھائے جائیں گے ایک گروہ سوار یوں پر، ایک گروہ پیادہ پا اور ایک جماعت منہ کے بل گھسکتی ہوئی۔ عرض کی گئی نیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہ منہ کے بل کیسے چلیں گے؟ ارشاد فرمایا: جس نے انہیں پاؤں پر چلایا ہے وہ اس پر قادر ہے کہ انہیں منہ کے بل چلائے۔ (ترمذی، ۹۶/۵، الحدیث: ۳۱۵۳) ۱۔ اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے بعض انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے واقعات اجمالی طور پر بیان فرما کر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تسلی دی ہے کہ آپ کفار کی مخالفت اور سازشوں پر غم نہ کریں کہ یہ مخالفتیں ہمیشہ سے انبیاء کو پیش آتی رہی ہیں۔ ۲۔ یہاں رسولوں سے مراد حضرت نوح، حضرت ادریس اور حضرت شیت علیہ السلام ۳۔



## وَكَلَّا ضَرَبْنَاهُ الْأَمْثَالَ وَكَلَّا تَبَرَّنَا

وَكَلَّا (۱)	ضَرَبْنَاهُ	لَهُ	الْأَمْثَالَ	وَكَلَّا	تَبَرَّنَا
اور ہر (قوم)	ہم نے بیان کیں	اس کے لئے	مثالیں	اور سب (کو)	ہم نے تباہ کر دیا
اور ہم نے ہر قوم کیلئے مثالیں بیان فرمائیں اور ہم نے سب کو مکمل طور پر					

## تَثْبِيرًا ۳۹ وَلَقَدْ آتَوْنَا عَلَى الْقَرْيَةِ الَّتِي أُمِطِرَتْ

تَثْبِيرًا ۳۹	وَكَلَّا	لَقَدْ	آتَوْنَا	عَلَى الْقَرْيَةِ (۲)	الَّتِي أُمِطِرَتْ
(مکمل طور پر) تباہ کرنا	اور	ضرور بیشک	وہ ہو آئے ہیں	(اس) بستی پر	وہ جو اس پر بارش کی گئی
تباہ کر دیا اور بیشک یہ اس بستی پر ہو آئے ہیں جس پر بری بارش					

## مَطَرُ السَّوَاءِ أَفَلَمْ يَكُونُوا يَرُونَهَا بَلْ كَانُوا لَا يَرْجُونَ نُشُورًا ۴۰

مَطَرُ السَّوَاءِ	أَفَلَمْ يَكُونُوا يَرُونَهَا	بَلْ	كَانُوا لَا يَرْجُونَ	نُشُورًا ۴۰
بری بارش	تو کیا وہ نہیں دیکھتے تھے اسے	بلکہ	وہ امید نہیں رکھتے تھے	مرنے کے بعد اٹھنے (کی)
کی گئی تو کیا یہ اس بستی کو نہیں دیکھتے تھے بلکہ یہ مرنے کے بعد اٹھنے کی امید نہیں رکھتے تھے				

## وَإِذَا سَأَلَكَ أَنْ يَتَّخِذُ نَكَاحًا هَؤُلَاءِ

وَإِذَا	رَأَوْكَ	إِنْ	يَتَّخِذُ نَكَاحًا	إِلَّا هَؤُلَاءِ
اور جب	وہ دیکھتے ہیں تمہیں	(تو) نہیں	وہ بنا لیتے تمہیں	مگر ہنسی مذاق
اور جب آپ کو دیکھتے ہیں تو آپ کو ٹھٹھاندا ہنسی مذاق بنا لیتے ہیں				

## أَهَذَا الَّذِي بَعَثَ اللَّهُ رَسُولًا ۴۱

أَهَذَا	الَّذِي	بَعَثَ	اللَّهُ	رَسُولًا ۴۱	إِنْ
(اور کہتے ہیں) کیا یہ	(وہ شخص ہے) جسے	بھیجا	اللہ (نے)	رسول (بنا کر)	بیشک
(اور کہتے ہیں کہ) کیا یہ وہ شخص ہے جسے اللہ نے رسول بنا کر بھیجا ہے؟ (اور کہتے ہیں کہ)					

(بچے سنے کامیاب) و اللہ کے رسول ﷺ کو جھٹلاتا تمام رسولوں علیہم الصلوٰۃ والسلام کو جھٹلاتا ہوتا ہے اور جب قوم نے حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جھٹلایا تو کوئی تمام رسولوں کو جھٹلایا۔ ۱۔ یعنی ہم نے ہر قوم کو سمجھانے کیلئے مثالیں بیان فرمائیں، ان پر جہنم قائم کیں اور ان میں سے کسی کو پوری طرح سمجھائے اور ڈر سنا بغیر ہلاک نہ کیا اور جب انہوں نے انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو جھٹلایا تو ہم نے سب کو مکمل طور پر تباہ کر دیا۔ ۲۔ اس سے مراد ”سودم“ نامی بستی ہے۔ یہ قوم لوط کی پانچ بیٹیوں میں سب سے بڑی بستی تھی۔ اس قوم کی چار پانچ بیٹیاں ہلاک ہوئیں لیکن یہاں صرف ایک کا ذکر اس لئے ہے کہ کفار مکہ کا تجارتی سفر میں

## كَادَ لَيُضِلَّنَا عَنْ الْهَيْتَانَا لَوْلَا أَنَّ

كَادَ لَيُضِلَّنَا	عَنْ الْهَيْتَانَا	لَوْلَا	أَنَّ
قریب تھا کہ وہ (رسول) بہکا دیتا ہمیں	ہمارے معبودوں سے	اگر نہ ہوتا	یہ کہ
قریب تھا کہ اگر ہم اپنے معبودوں پر ڈٹے نہ رہتے تو یہ (رسول)			

## صَبَرْنَا عَلَيْهَا ۱ وَسَوْفَ يَعْلَمُونَ حِينَ يَرَوْنَ

صَبَرْنَا ۱)	عَلَيْهَا	وَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ۲)	حِينَ	يَرَوْنَ
ہم ڈٹے رہتے	ان (معبودوں) پر	اور	عنفرت یہ وہ جان لیں گے	جب
ہمیں ہمارے معبودوں سے بہکا دیتے اور (اللہ فرماتا ہے کہ) عنقریب یہ جان لیں گے جب عذاب				

## الْعَذَابِ مَنْ أَضَلَّ سَبِيلًا ۳۲ أَسَاءَتِ مَنْ اتَّخَذَ

الْعَذَابِ	مَنْ	أَضَلَّ	سَبِيلًا ۳۲)	أَسَاءَتِ	مَنْ	اتَّخَذَ
عذاب	کون	زیادہ بھٹکا ہوا (تھا)	راستے (سے)	کیا تم نے دیکھا	(اس کو) جس نے	بنالیا
دیکھیں گے کہ کون گمراہ تھا؟ کیا تم نے اس آدمی کو دیکھا جس نے						

## إِلَهِهُ هُوَ ۱ أَفَأَنْتَ تَكُونُ عَلَيْهِ وَكِيلًا ۳۳ أَمْ تَحْسَبُ

إِلَهِهُ	هُوَ ۱)	أَفَأَنْتَ	تَكُونُ	عَلَيْهِ	وَكِيلًا ۳۳)	أَمْ	تَحْسَبُ
اپنا معبود	اپنی خواہش (کو)	تو کیا تم	تم ہو	اس پر	نگہبان	یا، کیا	تم سمجھتے ہو
اپنی خواہش کو اپنا معبود بنالیا ہے تو کیا تم اس پر نگہبان ہو؟ کیا تم یہ سمجھتے ہو							

## أَنَّ أَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُونَ أَوْ يَعْقِلُونَ ۱ إِنْ هُمْ إِلَّا

أَنَّ	أَكْثَرَهُمْ	يَسْمَعُونَ	أَوْ	يَعْقِلُونَ	إِنْ	هُمْ	إِلَّا
کہ	ان میں اکثر (لوگ)	سننے ہیں	یا	وہ سمجھتے ہیں	نہیں	وہ	مگر
کہ ان میں اکثر لوگ سننے یا سمجھتے ہیں؟ یہ تو صرف							

(پچھلے صفحہ کا حاشیہ) کے دوران اسی بستی سے گزر رہا تھا۔ ۱۔ اس اقرار سے واضح ہوا کہ حضور ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کی دعوت اور معجزات سے کفار مکہ پر دین اسلام کی حقانیت خوب واضح ہو چکی تھی لیکن وہ اپنی ہٹ دھرمی اور ضد کی وجہ سے ایمان قبول کرنے سے محروم رہے۔ ۲۔ یہ کفار کی بات کا جواب ہے اور یہاں یہ بتایا گیا کہ بیکے ہوئے تم خود ہو، آخرت میں یہ تمہیں خود ہی معلوم ہو جائے گا اور حضور ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کی طرف تم نے جو بہانے کی نسبت کی ہے وہ محض بے جا ہے۔ ۳۔ مشرکین عرب کا دستور تھا کہ ان میں سے ہر ایک کسی پتھر کو پوجتا اور جب اسے کوئی دوسرا پتھر زیادہ اچھا نظر آتا تو پہلے کو پھینک کر دوسرے کو پوجنے لگتا۔



كَأَلَا نُعَامٍ بَلْ هُمْ أَصْلُ سَيْبِلًا ۝۳۳

کالا نعام	بلْ هُمْ	أَصْلُ ۱۱	سَيْبِلًا ۳۳	أَلَمْ تَرَ
چوپایوں کی طرح	بلکہ وہ	(ان سے) زیادہ بھٹکے ہوئے (ہیں)	راستے (سے)	کیا تم نے نہ دیکھا

جانوروں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی بدتر گمراہ ہیں ○ اے حبیب! کیا تم نے

إِلَىٰ رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ ۚ وَ لَوْ شَاءَ

إِلَىٰ رَبِّكَ	كَيْفَ	مَدَّ	الظِّلَّ	وَ	لَوْ	شَاءَ
اپنے رب کی طرف	کیسا	اس نے دراز کیا	سائے (کو)	اور	اگر	وہ چاہتا

اپنے رب کو نہ دیکھا کہ اس نے سائے کو کیسا دراز کیا؟ اور اگر وہ چاہتا

لَجَعَلَهُ سَاكِنًا ۚ ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسُ عَلَيْهِ دَلِيلًا ۝۳۴

لَجَعَلَهُ	سَاكِنًا ۲۲	ثُمَّ	جَعَلْنَا	الشَّمْسُ	عَلَيْهِ	دَلِيلًا ۳۴	ثُمَّ
(تو) ضرور بنا دیتا اسے	ٹھہرا ہوا	پھر	ہم نے بنایا	سورج (کو)	اس پر	دلیل	پھر

تو اسے ٹھہرا ہوا بنا دیتا پھر ہم نے سورج کو اس پر دلیل بنایا ○ پھر

قَبْضُہُ إِلَيْنَا قَبْضًا يَسِيرًا ۝۳۵ وَ هُوَ الَّذِي جَعَلَ

قَبْضُہُ	إِلَيْنَا	قَبْضًا يَسِيرًا ۳۵	وَ	هُوَ	الَّذِي	جَعَلَ
ہم نے سمیٹ لیا اسے	اپنی طرف	آہستہ آہستہ سمیٹنا	اور	وہی (ہے)	جس نے	بنایا

ہم نے آہستہ آہستہ اسے اپنی طرف سمیٹ لیا ○ اور وہی ہے جس نے رات کو

لَكُمْ اللَّيْلَ لِبَاسًا وَ النَّوْمَ سُبَاتًا وَ جَعَلَ النَّهَارَ

لَكُمْ	الَّيْلَ	لِبَاسًا	وَ	النَّوْمَ	سُبَاتًا	وَ	جَعَلَ	النَّهَارَ
تمہارے لیے	رات (کو)	پردہ	اور	نیند (کو)	آرام	اور	بنایا	دن (کو)

تمہارے لیے پردہ اور نیند کو آرام بنایا اور دن کو اٹھنے کے لیے

(پچھلے صفحے کا جاریہ) یہاں اسی عمل کی طرف اشارہ کر کے بتایا گیا ہے کہ نفسانی خواہشات کا پیر و کا شخص ہدایت قبول نہیں کر سکتا۔ ① کفار جانوروں سے بھی بدتر گمراہ اس لئے ہیں کہ جانور اپنے مالک کے فرمانبردار رہتے، احسان کرنے والے کو پچھانتے، تکلیف دینے والے سے گھبراتے، نفع مند چیز طلب کرتے، نقصان دہ چیز سے بچتے اور چراگاہوں کی راہیں جانتے ہیں جبکہ کفار نہ تو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتے ہیں اور نہ اس کے احسان کو پچھانتے نہ شیطان جیسے دشمن کی ضرور ساری کو سمجھتے نہ ثواب جیسی عظیم نفع والی چیز طلب کرتے اور نہ عذاب جیسی سخت نقصان دہ چیز سے بچتے ہیں۔ ② اللہ تعالیٰ نے سائے کو پچھلایا اور اگر وہ چاہتا تو اسے ساکن کر دیتا، اس

نُشُورًا ﴿٣٧﴾ وَهُوَ الَّذِي أَرْسَلَ الرِّيحَ بُشْرًا					
نُشُورًا ﴿٣٧﴾	وَ	هُوَ	الَّذِي	أَرْسَلَ	الرِّيحَ
اٹھنے (کے لیے)	اور	وہی (ہے)	جس نے	بھیجا	ہواؤں (کو)
بنایا اور وہی ہے جس نے اپنی رحمت سے پہلے ہواؤں کو بھیجا					
بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ ﴿٣٨﴾ وَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً طَهُورًا ﴿٣٨﴾					
بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ	وَ	أَنْزَلْنَا	مِنَ السَّمَاءِ	مَاءً	طَهُورًا ﴿٣٨﴾
اپنی رحمت کے آگے، پہلے	اور	ہم نے اتارا	آسمان سے	پانی	پاک کرنے والا
جو خوشخبری دینے والی ہوتی ہیں اور ہم نے آسمان سے پاک کرنے والا پانی اتارا					
لِنُحْيِيَ بِهِ بَلْدَةً مَّيِّتًا وَنُسْقِيَهُ مِمَّا					
لِنُحْيِيَ	بِهِ	بَلْدَةً مَّيِّتًا	وَ	نُسْقِيَهُ	مِمَّا
تاکہ ہم زندہ کریں	اس کے ذریعے	کسی مردہ شہر (کو)	اور	ہم پلائیں وہ پانی	(اس مخلوق میں) سے جو
تاکہ ہم اس کے ذریعے کسی مردہ شہر کو زندہ کریں اور وہ پانی اپنی مخلوق میں سے					
خَلَقْنَا أَنْعَامًا وَأَنْآسٍ كَثِيرًا ﴿٣٩﴾ وَلَقَدْ					
خَلَقْنَا	أَنْعَامًا	وَ	أَنْآسٍ كَثِيرًا ﴿٣٩﴾	وَ	لَقَدْ
ہم نے پیدا کی	جانوروں	اور	بہت سے لوگوں (کو)	اور	ضرور بیشک
جانوروں اور بہت سے لوگوں کو پلائیں اور بیشک					
صَرَّفْنَاهُ بَيْنَهُمْ لِيَذَّكَّرُوا ﴿٤٠﴾ فَأَبَى					
صَرَّفْنَاهُ ﴿٤٠﴾	بَيْنَهُمْ	لِيَذَّكَّرُوا	فَأَبَى		
ہم نے پھیرے رکھے اس (بارش) کے	ان کے درمیان	تاکہ وہ یاد رکھیں (ہمارا احسان)	تو نہ مانا		
ہم نے لوگوں میں بارش کے پھیرے رکھے تاکہ وہ یاد رکھیں تو بہت سے لوگوں نے					

(پچھلے صفحہ کا حاشیہ) سے معلوم ہوا کہ اشیاء کی طبعی تاثیریں بھی اللہ تعالیٰ کی مشیت کے تابع ہیں، آگ کا جلانا، پانی کا پیاس بجھانا، ثقیل بدن کا سایہ بننا، سورج کا سایہ اٹھا دینا سب اللہ تعالیٰ کی مشیت سے ہے، اگر اللہ عزوجل چاہے تو یہ تاثیریں ختم ہو جائیں۔

۱..... لوگوں میں بارش کے پھیرے رکھنے سے مراد یہ ہے کہ کبھی کسی شہر میں بارش ہو کبھی کسی میں، کبھی زیادہ ہو اور کبھی کم اور اس سے مقصود یہ ہے کہ لوگ احسان الہی یاد رکھیں اور ہماری قدرت و نعمت میں غور کریں اور صرف اسباب ظاہری کی طرف منسوب کرنے کی بجائے بارش بلکہ دیگر ہر نعمت کو مسبب حقیقی



## اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوًا ۝۵۰ وَكُوشِنَّا لَبَعَثْنَا

اَكْثَرُ النَّاسِ	اِلَّا	كُفُوًا ۝۵۰	وَ	كُوشِنَّا	لَبَعَثْنَا
اکثر لوگوں (نے)	مگر	ناشکری کرنا	اور	اگر ہم چاہتے	(تو) ضرور بھیج دیتے

ناشکری کے سوا کچھ اور ماننے سے انکار کر دیا ۝ اور اگر ہم چاہتے تو ہر بستی میں

## فِي كُلِّ قَرْيَةٍ نَّذِيرًا ۝۵۱ فَلَا تُطِيعُ الْكُفْرَيْنِ وَجَاهِدْهُمْ

فِي كُلِّ قَرْيَةٍ	نَّذِيرًا ۝۵۱	فَلَا تُطِيعُ	الْكُفْرَيْنِ	وَ	جَاهِدْهُمْ
ہر بستی میں	ایک ڈرسانے والا	تو تم بات نہ مانو	کافروں (کی)	اور	جہاد کرو ان سے

ایک ڈرسانے والا بھیج دیتے ۝ تو آپ کافروں کی بات ہر گز نہ مانیں اور اس قرآن کے ذریعے

## بِهِ جِهَادًا كَبِيرًا ۝۵۲ وَهُوَ الَّذِي مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ

بِهِ	جِهَادًا كَبِيرًا ۝۵۲ (۱)	وَ	هُوَ	الَّذِي	مَرَجَ	الْبَحْرَيْنِ
اس (قرآن) کے ذریعے	بڑا جہاد	اور	وہی (ہے)	جس نے	ملا دیا	دو سمندروں (کو)

ان کے ساتھ بڑا جہاد کریں ۝ اور وہی ہے جس نے دو سمندروں کو ملا دیا

## هَذَا عَذَبٌ مُّراتٌ وَهَذَا مِلْحٌ أُجَاجٌ وَ

هَذَا	عَذَبٌ	مُّراتٌ	وَ	هَذَا	مِلْحٌ	أُجَاجٌ	وَ
یہ (ایک)	میٹھا	نہایت شیریں	اور	یہ (ایک)	کھاری	بہت کھاری (ہے)	اور

(ان میں) یہ (ایک) میٹھا نہایت شیریں ہے اور یہ (ایک) کھاری نہایت تلخ ہے اور

## جَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا وَجِجْرًا مَّحْجُورًا ۝۵۳ وَهُوَ

جَعَلَ	بَيْنَهُمَا	بَرْزَخًا	وَ	جِجْرًا مَّحْجُورًا ۝۵۳	وَ	هُوَ
اس نے بنا دیا	ان دونوں کے درمیان	ایک پردہ	اور	روکی ہوئی ایک آڑ	اور	وہی (ہے)

ان کے بیچ میں اس نے ایک پردہ اور روکی ہوئی آڑ بنا دی ۝ اور وہی ہے

یعنی اللہ عزوجل کی طرف منسوب کریں لیکن بہت سے لوگوں نے اس کے برعکس کر کے ناشکری کرنے کے سوا کچھ اور ماننے سے انکار کر دیا۔

۱..... قرآن کے ذریعے جہاد کبیر کا مکمل یہ ہے کہ اس میں موجود وعظ و نصیحت اور زبر و توقیع پر مشتمل آیات کی تلاوت اور سابقہ امتوں کے حالات اور قرآنی دلائل بیان کر کے جہاد کریں۔ اس طور پر پوری دنیا میں دین کی دعوت عام کرنا جہاد کبیر ہے اور کوئی دوسرا جہاد کیت و کیفیت کے اعتبار سے اس کے برابر نہیں ہو سکتا۔

الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا فَجَعَلَهُ نَسَبًا وَصِهْرًا ط

الَّذِي	خَلَقَ	مِنَ الْمَاءِ	بَشَرًا	فَجَعَلَهُ	نَسَبًا	وَ	صِهْرًا
جس نے	پیدا کیا	پانی سے	آدمی	پھر بنایا اسے	نسب والا	اور	سسرال والا
جس نے آدمی کو پانی سے بنایا پھر اس کے (نسلی) رشتے اور سسرالی رشتے بنا دیے							

وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيرًا ۝۵۳ وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ

وَ	كَانَ	رَبُّكَ	قَدِيرًا ۝۵۳	وَ	يَعْبُدُونَ	مِنْ دُونِ اللَّهِ
اور	ہے	تمہارا رب	بڑی قدرت والا	اور	وہ (مشرك) عبادت کرتے ہیں	اللہ کے سوا
اور تمہارا رب بڑی قدرت والا ہے ○ اور (مشرك) اللہ کے سوا ایسوں کی عبادت کرتے ہیں						

مَا لَا يَنْفَعُهُمْ وَلَا يَضُرُّهُمْ ط وَكَانَ الْكَافِرُ

مَا	لَا يَنْفَعُهُمْ	وَ	لَا يَضُرُّهُمْ	وَ	كَانَ	الْكَافِرُ
(اس کی) جو	نہ نفع دے سکے انہیں	اور	نہ نقصان پہنچا سکے انہیں	اور	ہے	کافر
جو نہ انہیں نفع دیں اور نہ نقصان پہنچائیں اور کافر						

عَلَىٰ رَبِّهِ ظَهِيرًا ۝۵۵ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا

عَلَىٰ رَبِّهِ	ظَهِيرًا ۝۵۵ (۱)	وَ	مَا أَرْسَلْنَاكَ	إِلَّا
اپنے رب کے مقابلے میں	(شیطان کا) مددگار	اور	ہم نے نہ بھیجا تمہیں	مگر
اپنے رب کے مقابلے میں (شیطان کا) مددگار ہے ○ اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر				

مُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ۝۵۶ قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ

مُبَشِّرًا (۲)	وَ	نَذِيرًا ۝۵۶	قُلْ	مَا أَسْأَلُكُمْ	عَلَيْهِ	مِنْ أَجْرٍ (۳)
خوشخبری دینے والا	اور	ڈرسانے والا (بنا کر)	تم کہو	میں نہیں مانگتا تم سے	اس پر	کوئی اجرت
خوشخبری دینے والا اور ڈرسانے والا ○ تم فرماؤ: میں اس پر تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا						

۱۔ کافر کا اپنے حقیقی رب کی مخالفت اور بتوں کی پوجا پر کمر بستہ ہونا رب کے مقابلے میں شیطان کی مدد کرنا ہے۔ ۲۔ خوش کرنے والی چیز کی طرف راغب ہونا اور ڈر والی چیز سے بچنا انسانی فطرت ہے، اسی راغب کرنے اور ڈرانے کا نام انذار و تبشیر ہے اور اسی معنی کیلئے ترغیب و ترہیب کا لفظ بھی استعمال کرتے ہیں۔ یہ اسلامی تبلیغ اور انسانی فطرت کا ایک اہم پہلو ہے۔ مبلغین کو ترغیب اور ترہیب دونوں پر مشتمل بیان کرنا چاہئیں۔ ۳۔ قرآن کریم اور فقہ کی تعلیم دینے، اذان کہنے، امامت کرنے، یوں نہیں تبلیغ اور وعظ و نصیحت کا کام اجرت لے کر کرنا جائز ہے، البتہ اجرت کے بغیر یہ امور سر انجام دینا افضل ہے۔

بتوں کی پوجا پر مشرکین کی مذمت

مضمون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منصب کا بیان

مضمون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جے لوٹ تبلیغ



إِلَّا مَنْ شَاءَ أَنْ يَتَّخِذَ إِلَىٰ رَبِّهِ سَبِيلًا ۝۵۷ وَتَوَكَّلْ

إِلَّا	مَنْ	شَاءَ	أَنْ	يَتَّخِذَ	إِلَىٰ رَبِّهِ	سَبِيلًا ۝۵۷	وَ	تَوَكَّلْ
مگر	جو	چاہے	کہ	اختیار کرے	اپنے رب کی طرف	راستہ	اور	تم بھروسہ کرو

لیکن جو چاہے کہ اپنے رب کی طرف راستہ اختیار کرے ○ اور اس زندہ پر

عَلَىٰ الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَسَيَحْبِبْ حَسْرَةً ۖ

عَلَىٰ الْحَيِّ	الَّذِي	لَا يَمُوتُ	وَ	سَيَحْبِبْ	حَسْرَةً ۖ	وَ
(اس) زندہ پر	جو	(کبھی) نہ مرے گا	اور	پاکی بیان کرو	اس کی حمد کے ساتھ	اور

بھروسہ کرو جو کبھی نہ مرے گا اور اس کی حمد کرتے ہوئے اس کی پاکی بیان کرو اور

كُنْ لَهُ بِدُنُوبٍ عِبَادَةً خَيْرٌ ۚ ۝۵۸ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ

كُنْ لَهُ	بِدُنُوبٍ	عِبَادَةً	خَيْرٌ ۚ ۝۵۸	الَّذِي	خَلَقَ	السَّمَوَاتِ
وہی کافی ہے	اپنے بندوں کے گناہوں سے	خبردار	جس نے	بنایا	آسمانوں	

اپنے بندوں کے گناہوں کی خبر رکھنے کے لئے وہی کافی ہے ○ جس نے آسمان اور زمین

وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ

وَ	الْأَرْضَ	وَ	مَا	بَيْنَهُمَا	فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ (۱)	ثُمَّ
اور	زمین (کو)	اور	جو کچھ	ان کے درمیان (ہے)	چھ دن میں	پھر

اور جو کچھ ان کے درمیان ہے چھ دن میں بنائے پھر

اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ ۚ ۝۵۹ الرَّحْمَنُ فَسَلِّ

اسْتَوَىٰ (۲)	عَلَى الْعَرْشِ	الرَّحْمَنُ	فَسَلِّ
اس نے (اپنی شان کے لائق) استواء فرمایا	عرش پر	(وہ) نہایت رحم فرمانے والا (ہے)	تو تو پوچھ

اس نے عرش پر استواء فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے، وہ نہایت رحم فرمانے والا ہے تو کسی جاننے والے سے

۱۔ یہاں چھ دنوں سے مراد اتنے دنوں کا وقت یا اتنے ادوار ہیں، کیونکہ اس وقت رات، دن اور سورج تو بخیر ہی نہیں۔ اتنے وقت میں پیدا کرنا مخلوق کو آہستگی اور اطمینان کی تعلیم دینے کے لئے ہے، ورنہ اللہ تعالیٰ ایک لمحہ میں سب کچھ پیدا کر دینے پر قادر ہے۔

۲۔ عرش پر استواء سے متعلق علماء کرام کے مختلف اقوال ہیں، زیادہ مضبوط اور سلامتی والا قول یہ ہے کہ ہم استواء پر ایمان رکھتے ہیں، اس کی کیفیت ہمیں معلوم نہیں، اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔

بِهِ خَيْرًا ۵۹) وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ اسْجُدُوا					
بِهِ	خَيْرًا ۵۹)	وَ	إِذَا	قِيلَ	لَهُمْ اسْجُدُوا ۱)
اس کے بارے میں	کسی جاننے والے (سے)	اور	جب	کہا جائے	ان سے تم سجدہ کرو
اس کی تعریف پوچھو اور جب ان سے کہا جائے رحمن کو					
لِلرَّحْمَنِ قَالُوا وَمَا الرَّحْمَنُ أَنَسْجُدُ لِمَا					
لِلرَّحْمَنِ	قَالُوا	وَ	مَا	الرَّحْمَنُ	أَنَسْجُدُ لِمَا
رحمن کو	(تو) وہ کہتے ہیں	اور	کیا (ہے)	رحمن	کیا ہم سجدہ کر لیں (اسے) جس کا
سجدہ کرو تو کہتے ہیں: اور رحمن کیا ہے؟ کیا ہم اسے سجدہ کر لیں جس کا					
تَأْمُرُنَا وَزَادَهُمْ تُفُورًا ۶۰) تَبَرَّكَ الَّذِي					
تَأْمُرُنَا	وَ	زَادَهُمْ	تُفُورًا ۶۰)	تَبَرَّكَ	الَّذِي
تم حکم دیتے ہو ہمیں	اور	(اس حکم نے) بڑھادیا انہیں	نفرت (میں)	بڑی برکت والا ہے	وہ جس نے
تم ہمیں کہہ دو اور اس حکم نے ان کی نفرت کو اور بڑھادیا اور بڑی برکت والا ہے وہ جس نے					
جَعَلَ فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا وَجَعَلَ فِيهَا سِرَاجًا وَقَمَرًا مُنِيرًا ۶۱)					
جَعَلَ فِي السَّمَاءِ	بُرُوجًا ۶۲)	وَ	جَعَلَ	فِيهَا	سِرَاجًا وَ قَمَرًا مُنِيرًا ۶۱)
بنائے	آسمان میں	برج	اور	بنایا	اس میں چراغ اور روشن کرنے والا چاند
آسمان میں برج بنائے اور ان میں چراغ اور روشن کرنے والا چاند بنایا					
وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً					
وَ	هُوَ	الَّذِي	جَعَلَ	الَّيْلَ	وَالنَّهَارَ خِلْفَةً
اور	وہی (ہے)	جس نے	بنایا	رات	اور دن (کو) ایک دوسرے کے پیچھے آنے والا
اور وہی ہے جس نے رات اور دن کو ایک دوسرے کے پیچھے آنے والا بنایا					

۱۔ یہ آیت آیات سجدہ میں سے ہے، اسے پڑھنے اور سننے والے پر سجدہ تلاوت کرنا لازم ہو جاتا ہے۔

۲۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ بروج سے سات سیارہ ستاروں کی منزلیں مراد ہیں اور ان برجوں کی تعداد بارہ ہے۔ (۱) غمل۔ (۲) ثور۔ (۳) جوزاء۔ (۴) سرطان۔ (۵) اسد۔ (۶) منبہ۔ (۷) میزان۔ (۸) عقرب۔ (۹) قوس۔ (۱۰) جدی۔ (۱۱) ذلول۔ (۱۲) ثوت۔ مخازن، الفرقان، تحت الآیۃ: ۶۱،



لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يَدَّكِرَ أَوْ أَرَادَ شُكُورًا ۝۲۲

لِمَنْ	أَرَادَ	أَنْ	يَدَّكِرَ	أَوْ	أَرَادَ	شُكُورًا ۝۲۲
(یہ اس کیلئے) (نشانی ہے) جو	چاہے	کہ	نصیحت حاصل کرے	یا	(جو) چاہے	(اللہ کا) شکر ادا کرنا
(یہ) اس کیلئے (نشانی) ہے جو نصیحت حاصل کرنا چاہتا ہے یا جو (اللہ کا) شکر ادا کرنا چاہتا ہے ○						

وَعِبَادُ الرَّحْمَنِ الَّذِينَ يَتُشَوَّنُونَ عَلَى الْأَرْضِ هَوْنًا ۝

وَعِبَادُ الرَّحْمَنِ	الَّذِينَ	يَتُشَوَّنُونَ	عَلَى الْأَرْضِ	هَوْنًا ۝	وَعِبَادُ الرَّحْمَنِ
اور	رحمن کے بندے	وہ لوگ ہیں جو	چلتے ہیں	زمین پر	نرمی، آہستہ (سے) اور
اور رحمن کے وہ بندے جو زمین پر آہستہ چلتے ہیں اور					

إِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ قَالُوا سَلَامًا ۝۲۳ وَالَّذِينَ

إِذَا	خَاطَبَهُمُ	الْجَاهِلُونَ	قَالُوا	سَلَامًا ۝۲۳	وَالَّذِينَ
جب	بات کرتے ہیں ان سے	جاہل لوگ	(تو) وہ کہتے ہیں	(بس) سلام	اور وہ لوگ جو
جب جاہل ان سے بات کرتے ہیں تو کہتے ہیں ”بس سلام“ ○ اور وہ جو					

يَتُشَوَّنُونَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَقِيَامًا ۝۲۴ وَالَّذِينَ

يَتُشَوَّنُونَ ۝۲۴	لِرَبِّهِمْ	سُجَّدًا	وَقِيَامًا ۝۲۴	وَالَّذِينَ
رات گزارتے ہیں	اپنے رب کے لیے	سجدہ	اور قیام (کرتے ہوئے)	اور وہ لوگ جو
اپنے رب کے لیے سجدے اور قیام کی حالت میں رات گزارتے ہیں ○ اور وہ جو				

يَقُولُونَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ إِنَّ عَذَابَهَا

يَقُولُونَ	رَبَّنَا	اصْرِفْ	عَنَّا	عَذَابَ جَهَنَّمَ	إِنَّ عَذَابَهَا
کہتے ہیں	اے ہمارے رب	پھیر دے	ہم سے	جہنم کا عذاب	اس کا عذاب
عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب! ہم سے جہنم کا عذاب پھیر دے، بیشک اس کا عذاب					

۱..... اعمیتان و قار کے ساتھ اور عاجزانہ شان سے زمین پر آہستہ چلنا کامل ایمان والوں کا وصف ہے۔ حدیث پاک میں ہے ”تمہارے لئے سکون (سے چلنا) ضروری ہے کیونکہ دوڑنے میں کوئی نیکی نہیں ہے۔“ (بخاری، ۵۵۸/۱، الحدیث: ۱۶۷۱) ۲..... اس سے مراد متارکت کا سلام ہے اور معنی یہ ہے کہ جاہلوں کے ساتھ جھگڑا کرنے سے اعراض کرتے ہیں۔ یا یہ معنی ہیں کہ ایسی بات کہتے ہیں جو درست ہو اور اس میں ایذا اور گناہ نہ ہو۔ ۳..... حدیث پاک میں ہے: ”تم رات میں قیام کرنا اختیار کرو کیونکہ یہ تم سے پہلے نیکوں کا طریقہ ہے اور تمہارے رب کی طرف قربت کا ذریعہ، گناہوں کو مٹانے والا اور آئندہ گناہوں سے بچانے والا ہے۔“ (ترمذی، ۳۲۳/۵، الحدیث: ۳۵۶۰)

## كَانَ غَرَامًا ۖ ۶۵ اِنَّهَا سَاءَتْ مُسْتَقَرًّا اَوْ مُقَامًا ۖ ۶۶

كَانَ	غَرَامًا ۖ	اِنَّهَا	سَاءَتْ	مُسْتَقَرًّا	وَ	مُقَامًا ۖ
ہے	چٹ جانے والا	بیشک وہ	بہت ہی بری	ٹھہرنے کی جگہ	اور	قیام کرنے کی جگہ (ہے)

گلے کا پھندا ہے ○ بیشک وہ بہت ہی بری ٹھہرنے اور قیام کرنے کی جگہ ہے ○

## وَالَّذِينَ اِذَا اَنْفَقُوا الْمَيْسِرَ فُؤَادًا لَّمْ يَفْتُرُوا وَاو

وَالَّذِينَ	اِذَا	اَنْفَقُوا	لَّمْ يُسْرِفُوا ۖ	وَ	لَمْ يَفْتُرُوا	وَ
اور	وہ لوگ جو	جب	خرچ کرتے ہیں	(تو) وہ حد سے نہیں بڑھتے	اور	تنگی نہیں کرتے

اور وہ لوگ کہ جب خرچ کرتے ہیں تو نہ حد سے بڑھتے ہیں اور نہ تنگی کرتے ہیں اور

## كَانَ بَيْنَ ذَلِكَ قَوَامًا ۖ ۶۷ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ

كَانَ	بَيْنَ ذَلِكَ	قَوَامًا ۖ	وَ	الَّذِينَ	لَا يَدْعُونَ
ہوتا ہے (ان کا خرچ)	ان (دونوں) کے درمیان	اعتماد (سے)	اور	وہ لوگ جو	عبادت نہیں کرتے

ان دونوں کے درمیان اعتماد سے رہتے ہیں ○ اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کی

## مَعَ اللَّهِ الْهَآخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي

مَعَ اللَّهِ	الْهَآخَرَ	وَ	لَا يَقْتُلُونَ	النَّفْسَ	الَّتِي
اللہ کے ساتھ	کسی دوسرے معبود (کی)	اور	قتل نہیں کرتے	(اس) جان (کو)	جسے

عبادت نہیں کرتے اور اس جان کو ناحق قتل نہیں کرتے جسے

## حَرَّمَ اللَّهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ ۖ وَمَنْ يَفْعَلْ

حَرَّمَ	اللَّهُ	اِلَّا	بِالْحَقِّ	وَ	لَا يَزْنُونَ ۖ	وَ	مَنْ	يَفْعَلْ
حرام فرمایا	اللہ (نے)	مگر	حق کے ساتھ	اور	وہ بدکاری نہیں کرتے	اور	جو	کرے

اللہ نے حرام فرمایا ہے اور بدکاری نہیں کرتے اور جو یہ کام

۱..... جس جگہ خرچ کرنا ممنوع ہو وہاں خرچ کرنا اسراف ہے اور تنگی کرنے سے مراد یہ ہے کہ بندہ اللہ تعالیٰ کے مقرر کئے ہوئے حقوق ادا کرنے میں کمی کرے اور جس جگہ جتنا خرچ کرنے کا حکم ہے وہاں اتنا خرچ کرنا مباح نہ رہتا ہے۔ حدیث پاک میں ہے، جس نے مینا رو سی سے کام لیا وہ کبھی تنگدست نہ ہو گا۔ (معجم الکبیر ۱۰/۱۰۸، الحدیث: ۱۰۱۱۸) ۲..... غیر اللہ کی عبادت، ناحق قتل اور زنا بہت بڑے گناہ ہیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں ”میں نے رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سوال کیا ”کونسا گناہ سب میں بڑا ہے؟“ ارشاد فرمایا ”یہ کہ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ کسی کو شریک کرے،“ (صحیح مسلم ۱/۱۰۸، الحدیث: ۱۰۱۱۸)



## ذَلِكَ يَلْقَىٰ أَثَامًا ۝۶۸ يُضَعَّفُ لَهُ الْعَذَابُ

ذَلِكَ	يَلْقَىٰ	أَثَامًا ۝۶۸	يُضَعَّفُ	لَهُ	الْعَذَابُ
یہ (کام)	(تو) وہ جا ملے گا	(اس کی) سزا (سے)	بڑھا دیا جائے گا	اس کے لئے	عذاب
کرے گا وہ سزا پائے گا ۝ اس کے لئے قیامت کے دن عذاب					

## يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَيُخْلَدُ فِيهِ مُهَانًا ۝۶۹ إِلَّا مَنْ تَابَ وَ

يَوْمَ الْقِيَمَةِ	و	يُخْلَدُ	فِيهِ	مُهَانًا ۝۶۹	إِلَّا	مَنْ	تَابَ	و
قیامت کے دن	اور	وہ ہمیشہ رہے گا	اس میں	ذلت (سے)	مگر	جس نے	توبہ کر لی	اور
بڑھا دیا جائے گا اور ہمیشہ اس میں ذلت سے رہے گا ۝ مگر جو توبہ کرے اور								

## أَمَّنْ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلِئَلَّا يَبَدِّلَ اللَّهُ

أَمَّنْ	و	عَمِلَ	صَالِحًا	فَلِئَلَّا	يَبَدِّلَ	اللَّهُ
ایمان لایا	اور	اس نے عمل کیا	اچھا عمل	تو یہ لوگ	بدل دے گا	اللہ
ایمان لائے اور اچھا کام کرے تو ایسوں کی برائیوں کو						

## سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَتْ ۖ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ۝۷۰ وَمَنْ

سَيِّئَاتِهِمْ	حَسَنَتْ ۖ	وَ	كَانَ	اللَّهُ	غَفُورًا	رَّحِيمًا ۝۷۰	و	مَنْ
ان کی برائیاں	نیکوں (سے)	اور	ہے	اللہ	بخشنے والا	مہربان	اور	جس نے
اللہ نیکوں سے بدل دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۝ اور جو								

## تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَإِنَّهُ يَتُوبُ إِلَى اللَّهِ

تَابَ	و	عَمِلَ	صَالِحًا	فَإِنَّهُ	يَتُوبُ	إِلَى اللَّهِ
توبہ کی	اور	اس نے عمل کیا	اچھا	تو بیشک وہ	رجوع کرتا ہے	اللہ کی طرف
توبہ کرے اور اچھا کام کرے تو وہ اللہ کی طرف ایسا ہی رجوع کرتا ہے						

(پچھلے سلسلے کا ماحول) حالانکہ تجھے اُس نے پیدا کیا۔ عرض کی: پھر کونسا؟ ارشاد فرمایا: ”یہ کہ تو اپنی اولاد کو اس لئے قتل کر ڈالے کہ وہ تیرے ساتھ کھائے گی۔ عرض کی: پھر کونسا؟

ارشاد فرمایا: ”یہ کہ تو اپنے پڑوسی کی عورت سے زنا کرے۔“ (بخاری، ۱۰۰/۳، الحدیث: ۲۰۰۱)

۱..... برائیوں کو نیکوں سے بدلنے کا یہ مطلب نہیں کہ برے کام کو نیکی قرار دے دیا جائے گا بلکہ اس کا مطلب یہ ہے سچی توبہ کی برکت سے گناہوں کو مٹا کر ان کی جگہ نیک اعمال لکھ دیئے جائیں گے یا یہ مراد ہے کہ برائیوں کی جگہ نیک اعمال کی توفیق ملے گی جیسے ظلم کی جگہ رحم کی، بدکاری کی جگہ پارسائی کی۔

جھوٹی گواہی اور لغویات سے احتراز

نصیحت سننے میں بندگانِ رحمن کا حال

اپنے اور اہل و عیال سے متعلق دعا

## مَتَابًا ﴿٤١﴾ وَالَّذِينَ لَا يَشْهَدُونَ الزُّورَ وَلَا إِذَا

مَتَابًا ﴿٤١﴾	وَالَّذِينَ	لَا يَشْهَدُونَ	الزُّورَ ﴿٢﴾	وَالَّذِينَ	إِذَا
(جیسا) رجوع کرنا (چاہیے تھا)	اور	وہ لوگ جو	گواہی نہیں دیتے	جھوٹی	اور جب
جیسا کرنا چاہیے تھا ○ اور جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور جب					

## مَرُّوا بِاللَّغْوِ مَرًّا وَكِرَامًا ﴿٤٢﴾ وَالَّذِينَ

مَرُّوا	بِاللَّغْوِ	مَرًّا	وَالَّذِينَ	وَالَّذِينَ	وَالَّذِينَ
گزرتے ہیں	بیہودہ چیز سے	(تو) گزر جاتے ہیں	(اپنی) عزت بچاتے ہوئے	اور	وہ لوگ جو
کسی بیہودہ بات کے پاس سے گزرتے ہیں تو اپنی عزت سنبھالتے ہوئے گزر جاتے ہیں ○ اور وہ لوگ کہ					

## إِذَا ذُكِّرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا

إِذَا	ذُكِّرُوا	بِآيَاتِ رَبِّهِمْ	لَمْ يَخِرُّوْا	عَلَيْهَا	عَلَيْهَا
جب	انہیں نصیحت کی جاتی ہے	ان کے رب کی آیتوں کے ساتھ	(تو) وہ نہیں گرتے	ان پر	ان پر
جب انہیں ان کے رب کی آیتوں کے ساتھ نصیحت کی جاتی ہے تو ان پر					

## صَبَّأً وَعُمِيَانًا ﴿٤٣﴾ وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا هَبْ

صَبَّأً	وَالَّذِينَ	يَقُولُونَ	رَبَّنَا	هَبْ	هَبْ
بہرے	اور	اندھے (ہو کر)	اور	وہ لوگ جو	عرض کرتے ہیں
بہرے اور اندھے ہو کر نہیں گرتے ○ اور وہ جو عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب! ہماری					

## لَنَامِنْ أَرْوَاحِنَا وَذُرِّيَّتِنَا أَعْيُنًا وَاجْعَلْنَا

لَنَامِنْ	أَرْوَاحِنَا	وَالَّذِينَ	يَقُولُونَ	رَبَّنَا	هَبْ
ہمیں	ہماری بیویوں سے	اور	ہماری اولاد (سے)	آکھوں کی ٹھنڈک	اور
بیویوں اور ہماری اولاد سے ہمیں آکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں					

۱..... اللہ تعالیٰ کے خوف سے ترک گناہ، اظہارِ ندامت اور آئندہ وہ گناہ نہ کرنے کا پختہ ارادہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہ کی معافی طلب کرنا حقیقی اور سچی توبہ ہے، ایسی توبہ ہی بارگاہِ الہی میں مقبول، پسندیدہ، مفید اور گناہوں کو مٹانے والی ہے۔ ۲..... جھوٹی گواہی نہ دینا اور جھوٹ بولنے سے تعلق نہ رکھنا کامل ایمان والوں کا وصف ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے ”جھوٹے گواہ کے قدم بھی نہ پائیں گے کہ اللہ تعالیٰ اس کے لئے جہنم واجب کر دے گا۔ (ابن ماجہ، ۱۱۳/۳، الحدیث: ۲۳۷۳) ۳..... نیک و پرہیزگار بیوی اور اولاد مومن کی آنکھوں کی ٹھنڈک اور اس کے دل کی خوشی کا باعث ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے ”اللہ تعالیٰ



## لِمُسْتَقِينَ إِمَامًا ﴿۳۷﴾ أُولَٰئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا

لِمُسْتَقِينَ	إِمَامًا ﴿۳۷﴾	أُولَٰئِكَ	يُجْزَوْنَ	الْغُرْفَةَ	بِمَا
پرہیز گاروں کا	پیشوا	یہ لوگ	انہیں دیا جائے گا	(جنت کا) بلند درجہ	(اس کے) سبب جو

پرہیز گاروں کا پیشوا بنا ۱۰ انہیں ان کے صبر کے سبب جنت کا سب سے اونچا درجہ

## صَبَرُوا وَيُلْقَوْنَ فِيهَا تَحِيَّةً وَسَلَامًا ﴿۳۸﴾

صَبَرُوا	و	يُلْقَوْنَ	فِيهَا	تَحِيَّةً	و	سَلَامًا ﴿۳۸﴾
انہوں نے صبر کیا	اور	ان کا استقبال کیا جائے گا	اس (درجے) میں	دعائے خیر	اور	سلام (کے ساتھ)

انعام میں دیا جائے گا اور اس بلند درجے میں دعائے خیر اور سلام کے ساتھ ان کا استقبال کیا جائے گا ۱۰

## خُلِدِينَ فِيهَا حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا أَوْ مَقَامًا ﴿۳۹﴾ قُلْ

خُلِدِينَ	فِيهَا	حَسُنَتْ	مُسْتَقَرًّا	و	مَقَامًا ﴿۳۹﴾	قُلْ
ہمیشہ رہنے والے	اس میں	کیا ہی اچھی	ٹھہرنے کی جگہ	اور	قیام کرنے کی جگہ (ہے)	تم کہو

ہمیشہ اس میں رہیں گے، کیا ہی اچھی ٹھہرنے اور قیام کرنے کی جگہ ہے ۱۰ تم فرماؤ:

## مَا يَعْْبُوْا إِلَيْكُمْ رَبِّي لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ ﴿۴۰﴾

مَا يَعْْبُوْا	إِلَيْكُمْ	رَبِّي	لَوْلَا	دُعَاؤُكُمْ
کوئی قدر نہیں فرمائے گا	تمہاری	میرا رب	اگر نہ ہو	تمہاری عبادت (صرف اسی کے لئے)

میرا رب تمہاری کوئی قدر نہیں فرمائے گا اگر تم اس کی عبادت نہ کرو

## فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُونُ لِزَامًا ﴿۴۱﴾

فَقَدْ	كَذَّبْتُمْ	فَسَوْفَ يَكُونُ	لِزَامًا ﴿۴۱﴾
تو بیشک	تم نے جھٹلایا	تو عنقریب وہ (عذاب) رہے گا	ہمیشہ

تو تم نے تو جھٹلایا تو اب عذاب (تم پر) ہمیشہ رہے گا ۱۰

(پچھلے سنے کاماں) سے ڈرنے کے بعد مومن کے لئے نیک بیوی سے بہتر کوئی چیز نہیں۔ اگر اسے حکم دیتا ہے تو وہ اطاعت کرتی ہے اور اگر اسے دیکھ کر تو خوش کر دے اور اس پر قسم کھا بیٹھے تو قسم سچی کر دے اور کہیں چلا جائے تو اپنے نفس اور شوہر کے مال میں بھلائی کرے (یعنی اس کی عزت میں خیانت نہ کرے اور اس کا مال ضائع نہ کرے)۔ (ابن ماجہ، ۴/۱۳، الحدیث: ۱۸۵۷) ۱۰۔ دینی پیشوائی اور سرداری کی رغبت اور اس کی طلب اگر اچھی نیت اور نیک مقصد کی بنا پر ہو تو یہ قابل تعریف ہے اور اگر حب دنیا اور حب جاہ کی وجہ سے ہو تو انتہائی مذموم ہے۔

رکوع: 11

آیات: 227

## سُورَةُ الشَّعْرَاءِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ	اللَّهُ	الرَّحْمَنِ	الرَّحِيمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

طسّم ① تِلْكَ آيَةُ الْكِتَابِ الْمُبِينِ ② لَعَلَّكَ بَاخِعٌ

طسّم ①	تِلْكَ	آيَةُ الْكِتَابِ الْمُبِينِ ②	لَعَلَّكَ	بَاخِعٌ
حروف مقطعات	یہ	ظاہر کرنے والی کتاب کی آیتیں (ہیں)	شاید تم	ختم کرنے والے (ہو)

طسّم ① یہ ظاہر کرنے والی کتاب کی آیتیں ہیں ② (اے حبیب!) کہیں آپ اپنی جان کو

نَفْسِكَ أَلَّا يَكُونُوا أُمَّوْمِينَ ③ إِنْ تَشَاءُ نُنْزِلْ

نَفْسِكَ	أَلَّا يَكُونُوا	أُمَّوْمِينَ ③	إِنْ	تَشَاءُ	نُنْزِلْ
اپنی جان (کو)	(اس غم میں) کہ وہ نہیں ہو رہے	ایمان والے	اگر	ہم چاہیں	(تو) اتار دیں

ختم نہ کر دو اس غم میں کہ یہ لوگ ایمان نہیں لاتے ③ اگر ہم چاہیں تو ان پر

عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَاءِ آيَةً فَظَلَّتْ أَعْنَاقُهُمْ

عَلَيْهِمْ	مِّنَ السَّمَاءِ	آيَةً	فَظَلَّتْ	أَعْنَاقُهُمْ
ان پر	آسمان سے	کوئی نشانی	تو رہ جائیں	ان کی گردنیں (یعنی بڑے بڑے سردار)

آسمان سے کوئی نشانی اتاریں تو ان کے بڑے بڑے سردار اُس نشانی کے آگے

① ..... حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اس بات کی شدید خواہش تھی کہ اہل مکہ ایمان لے آئیں، لیکن جب وہ ایمان نہ لائے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ان کی ایمان سے محرومی کی بنا پر قلبی طور پر بہت دکھ ہوا، اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی جس میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو تسلی دی گئی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اس طرز عمل سے آپ کی مخلوق خدا پر انتہائی شفقت کا بھی اظہار ہے۔



کفار مکہ کی سرکشی اور انہیں تنبیہ

لَهَا خُضِعِينَ ۳ وَمَا يَأْتِيهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنَ الرَّحْمَنِ

لَهَا	خُضِعِينَ ۳	وَ	مَا يَأْتِيهِمْ	مِّنْ ذِكْرٍ	مِّنَ الرَّحْمَنِ
اس کیلئے (کے آگے)	جھکے ہوئے	اور	نہیں آتی ان کے پاس	کوئی نصیحت	رحمن کی طرف سے

جھکے رہ جائیں ○ اور ان کے پاس رحمن کی طرف سے کوئی نئی نصیحت

مُحَدَّثٍ إِلَّا كَانُوا عَنْهُ مُعْرِضِينَ ۵ فَقَدْ كَذَّبُوا

مُحَدَّثٍ	إِلَّا	كَانُوا	عَنْهُ	مُعْرِضِينَ ۵	فَقَدْ	كَذَّبُوا
نئی	مگر	وہ ہوتے ہیں	اس سے	منہ پھیرنے والے	تو بیشک	انہوں نے جھٹلایا

نہیں آتی مگر وہ اس سے منہ پھیر لیتے ہیں ○ تو بیشک انہوں نے جھٹلایا

فَسَيَأْتِيهِمْ أَنْبَاءُ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ۶ أَوَلَمْ يَرَوْا

فَسَيَأْتِيهِمْ	أَنْبَاءُ	مَا كَانُوا بِهِ	يَسْتَهْزِءُونَ ۶	أَوَلَمْ يَرَوْا
تو عنقریب آئیں گی انہیں	(اس کی) خبریں	جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے		اور کیا انہوں نے نہ دیکھا

تو اب ان پر اس کی خبریں آئیں گی جس کا یہ مذاق اڑاتے تھے ○ کیا انہوں نے

إِلَى الْأَرْضِ كَمْ أَنْبَأْنَا فِيهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيمٍ ۷ إِنَّ فِي ذَلِكَ

إِلَى الْأَرْضِ	كَمْ	أَنْبَأْنَا	فِيهَا	مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيمٍ ۷	إِنَّ	فِي ذَلِكَ
زمین کی طرف	کتنے	ہم نے آگائے	اس میں	ہر (قسم کے) اچھے جوڑوں سے	بیشک	اس میں

زمین کی طرف نہ دیکھا کہ ہم نے اس میں کتنی قسموں کے اچھے جوڑے آگائے ○ بیشک اس میں

لَايَةً ۸ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِينَ ۸ وَإِنَّ رَبَّكَ

لَايَةً	وَ	مَا كَانَ	أَكْثَرُهُمْ	مُؤْمِنِينَ ۸	وَ	إِنَّ	رَبَّكَ
ضرور نشانی (ہے)	اور	نہیں ہیں	ان کے اکثر	ایمان والے	اور	بیشک	تمہارا رب

ضرور نشانی ہے اور ان کے اکثر ایمان والے نہیں ○ اور بیشک تمہارا رب ہی

۱..... ان آیتوں میں کفار مکہ کی تین بری صفات بیان ہوئیں: (۱) نصیحت سے منہ پھیرنا۔ (۲) قرآن کو جھٹلانا۔ (۳) عذاب الہی کا مذاق اڑانا۔ ان میں ہر بعد والی صفت پہلی سے زیادہ قبیح اور اللہ تعالیٰ کی ناراضی کا موجب ہے۔ مگر انہی اور بد بختی میں آگے بڑھنے والے شخص کا ایسا ہی حال ہوتا ہے کہ پہلے وہ حق اور سچائی سے منہ موڑتا ہے، پھر صراحت کے ساتھ جھٹلاتا اور اس کا انکار کرتا ہے، پھر تکذیب و مخالفت میں مزید آگے بڑھتے ہوئے حق کا مذاق اڑانے پر تل جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس حال سے محفوظ رکھے، آمین۔

لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ۙ وَإِذْ نَادَىٰ رَبُّكَ

لَهُوَ	الْعَزِيزُ	الرَّحِيمُ ⑨	وَ	إِذْ	نَادَىٰ	رَبُّكَ
ضروری	عزت والا	مہربان (ہے)	اور	(یاد کرو) جب	ندافرمانی	تمہارے رب (نے)

یقیناً بہت عزت والا، مہربان ہے ○ اور یاد کرو جب تمہارے رب نے موسیٰ کو

مُوسَىٰ أَنْ أَنْتَ الظَّالِمِينَ ۚ قَوْمَ فِرْعَوْنَ ۖ أَلَا يَتَّقُونَ ۝

مُوسَىٰ	أَنْ أَنْتَ	الظَّالِمِينَ ⑩	قَوْمَ فِرْعَوْنَ ⑪	أَلَا يَتَّقُونَ ⑫
موسیٰ (کو)	کہ جاؤ	ظالم لوگوں (کے پاس)	(جو) فرعون کی قوم (ہے)	کیا وہ نہیں ڈریں گے

ندافرمانی کہ ظالم لوگوں کے پاس جاؤ ○ جو فرعون کی قوم ہے، کیا وہ نہیں ڈریں گے ○؟

قَالَ رَبِّ إِنِّي أَخَافُ أَنْ

قَالَ	رَبِّ	إِنِّي	أَخَافُ ⑬	أَنْ
(موسیٰ نے) عرض کی	اے میرے رب	بیشک میں	ڈرتا ہوں	(اس بات سے) کہ

عرض کی: اے میرے رب! میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ

يُكَذِّبُونِ ۚ وَيَضِيقُ صَدْرِي وَلَا يَنْطَلِقُ لِسَانِي

يُكَذِّبُونِ ⑭	وَ	يَضِيقُ	صَدْرِي	وَ	لَا يَنْطَلِقُ	لِسَانِي ⑮
وہ جھٹلائیں گے مجھے	اور	تنگ ہو گا	میرا سینہ	اور	نہیں چلتی	میری زبان

وہ مجھے جھٹلائیں گے ○ اور میرا سینہ تنگ ہو گا اور میری زبان نہیں چلتی

فَأَرْسِلْ إِلَىٰ هَارُونَ ۚ وَلَهُمْ عَلَىٰ

فَأَرْسِلْ ⑯	إِلَىٰ هَارُونَ ⑰	وَ	لَهُمْ	عَلَىٰ
تو تو (جبریل کو) بھیج دے	ہارون کی طرف (اور اسے رسول بنا دے)	اور	ان (فرعونیوں) کا	مجھ پر

تو تو ہارون کو بھی رسول بنا دے ○ اور ان کا مجھ پر

① حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بنی اسرائیل کی طرف بھی رسول بنا کر بھیجا گیا تھا مگر یہاں جو پیغام مذکور ہے وہ خاص فرعون کی قوم قبط کی طرف ہے تاکہ انہیں ان کی بدکرداری پر زبردستی اور تنبیہ و نصیحت فرمائیں۔ ② یہاں خوف سے مراد تبلیغ نبوت میں رکاوٹ کھڑی ہونے کا خوف ہے۔ ③ بچپن میں فرعون کے گھر پر آپ علیہ السلام نے آگ کا انگارہ منہ میں رکھ لیا تھا جس کی وجہ سے زبان مبارک متاثر ہو گئی اور لکنت پیدا ہو گئی تھی۔ ④ اس کا ترجمہ کنز العمال میں یہ کیا ہے کہ ”تو تو ہارون کو بھی رسول بنا دے“ اور لفظی ترجمہ یہ کیا ہے ”تو تو (جبریل کو) بھیج دے ہارون کی طرف (اور اسے رسول بنا دے)۔“



ذَنْبٌ فَأَخَافُ أَنْ يَقْتُلُونِ ﴿١٣﴾ قَالَ كَلَّا				
ذَنْبٌ (۱)	فَأَخَافُ	أَنْ	يَقْتُلُونِ ﴿١٣﴾	قَالَ كَلَّا
ایک الزام (ہے)	تو میں ڈرتا ہوں	کہ	وہ قتل کر دیں گے مجھے	(اللہ نے) فرمایا ہرگز نہیں
ایک الزام ہے تو میں ڈرتا ہوں کہ کہیں وہ مجھے قتل نہ کر دیں ○ (اللہ نے) فرمایا: ہرگز نہیں،				
فَاذْهَبَا بِأَيْتِنَا إِنَّمَا مَعَكُمْ مُسْتَبْعُونُ ﴿١٥﴾				
فَاذْهَبَا	بِأَيْتِنَا	إِنَّمَا	مَعَكُمْ	مُسْتَبْعُونُ ﴿١٥﴾
تو تم دونوں جاؤ	ہماری آیتوں (یعنی معجزات) کے ساتھ	بیشک ہم	تمہارے ساتھ	خوب سننے والے (ہیں)
تم دونوں ہمارے معجزات لے کر جاؤ، ہم تمہارے ساتھ ہیں، خوب سننے والے ہیں ○				
فَأْتِيَا فِرْعَوْنَ فَقُولَا إِنَّا رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٦﴾				
فَأْتِيَا	فِرْعَوْنَ	فَقُولَا	إِنَّمَا	رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٦﴾
تو تم دونوں جاؤ	فرعون (کے پاس)	پھر (اس سے) کہو	بیشک ہم	تمام جہانوں کے رب کے رسول (ہیں)
تو فرعون کے پاس جاؤ پھر اس سے کہو: بیشک ہم دونوں اس کے رسول ہیں جو تمام جہانوں کا مالک ہے ○				
أَنْ أَرْسِلَ مَعَنَا بَنِي إِسْرَءِيلَ ﴿١٧﴾ قَالَ أَلَمْ نُرَبِّكَ				
أَنْ أَرْسِلَ	مَعَنَا	بَنِي إِسْرَءِيلَ ﴿١٧﴾	قَالَ	أَلَمْ نُرَبِّكَ
کہ	تو بھیج دے	ہمارے ساتھ	بنی اسرائیل (کو)	(فرعون نے) کہا کیا ہم نے نہ پالا تجھے
کہ تو ہمارے ساتھ بنی اسرائیل کو بھیج دے ○ (فرعون نے) کہا: کیا ہم نے تمہیں اپنے ہاں				
فِيْنَا وَلِيدًا وَلَبِثْتَ فِيْنَا مِنْ عُمُرِكَ سِنِينَ ﴿١٨﴾ وَ				
فِيْنَا	وَلِيدًا	وَلَبِثْتَ	فِيْنَا	مِنْ عُمُرِكَ سِنِينَ ﴿١٨﴾ وَ
اپنے (گھر) میں	بچپن (میں)	اور	تم رہے	ہم میں اپنی عمر سے
بچپن میں نہ پالا؟ اور تم نے ہمارے یہاں اپنی عمر کے کئی سال گزارے ○ اور				

۱..... اس سے یہ مراد نہیں کہ معاذ اللہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کوئی گناہ کیا تھا بلکہ مراد یہ ہے کہ فرعونوں کا حضرت موسیٰ علیہ السلام پر الزام ہے کہ انہوں نے قبیلے کو قتل کیا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اسے جان بوجھ کر قتل نہیں کیا تھا بلکہ تاویلاً سے مٹا دیا اور وہ قضاء الہی سے مرگیا تھا اور اس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام پر کوئی الزام نہیں اور نہ ہی آپ کا یہ فعل کسی طرح گناہ کے زمرے میں آتا ہے کیونکہ قبیلے کو قتل کرنا تھا اور ظالم کو موقع محل کے مناسب تدبیر اختیار کر کے ادب سکھانا اور مظلوم کو ظلم سے بچانا ایک مستحسن کام ہے۔

فَعَلْتَ فَعَلْتِكَ الَّتِي فَعَلْتَ وَأَنْتَ مِنَ الْكَافِرِينَ ﴿١٩﴾ قَالَ				
فَعَلْتَ	فَعَلْتِكَ	الَّتِي	فَعَلْتَ	وَأَنْتَ مِنَ الْكَافِرِينَ ﴿١٩﴾
تم نے کیا	اپنا کام	وہ جو	تم نے کیا	اور تم ناشکروں میں سے (ہو)
تم نے اپنا وہ کام کیا جو تم نے کیا اور تم شکریہ ادا کرنے والوں میں سے نہیں ہو ﴿١٩﴾ موسیٰ نے فرمایا:				
فَعَلْتَهَا إِذَا وَأَنَا مِنَ الصَّالِّينَ ﴿٢٠﴾				
فَعَلْتَهَا	إِذَا	وَأَنَا	مِنَ الصَّالِّينَ ﴿٢٠﴾ (۱)	
میں نے کیا تھا وہ کام	اس وقت	اور (جبکہ)	میں راہ کی خبر نہ رکھنے والوں میں سے (تھا)	
میں نے وہ کام اس وقت کیا تھا جبکہ مجھے راہ کی خبر نہ تھی ﴿٢٠﴾				
فَقَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِي رَبِّي				
فَقَرَرْتُ	مِنْكُمْ	لَمَّا	خِفْتُكُمْ	فَوَهَبَ لِي رَبِّي
تو میں نکل گیا	تمہارے (پاس) سے	جب	میں ڈرا تم سے	تو عطا کی مجھے میرے رب نے
پھر جب میں نے تم لوگوں سے ڈر محسوس کیا تو میں تمہارے پاس سے نکل گیا تو میرے رب نے مجھے				
حُكْمًا وَجَعَلَنِي مِنَ الْمُرْسَلِينَ ﴿٢١﴾ وَتِلْكَ نِعْمَةٌ				
حُكْمًا	وَجَعَلَنِي	مِنَ الْمُرْسَلِينَ ﴿٢١﴾	وَتِلْكَ	نِعْمَةٌ
حکمت	اور	کر دیا مجھے رسولوں میں سے	اور	یہ (پالنا) (کون سی) نعمت (ہے جو)
حکمت عطا فرمائی اور مجھے رسولوں میں سے کر دیا ﴿٢١﴾ اور یہ کون سی نعمت ہے				
تَمْنُهَا عَلَى أَنْ عَبَّدَتْ بَنِي إِسْرَائِيلَ ﴿٢٢﴾				
تَمْنُهَا ﴿٢٢﴾	عَلَى	أَنْ	عَبَّدَتْ	بَنِي إِسْرَائِيلَ ﴿٢٢﴾
تو احسان جتا رہا ہے اس کا	مجھ پر	کہ	تو نے غلام بنار کھا تھا	بنی اسرائیل (کو)
جس کا تو مجھ پر احسان جتا رہا ہے کہ تو نے بنی اسرائیل کو غلام بنا کر رکھا ﴿٢٢﴾				

۱۔ فرعون نے پہلے اپنے احسانات گنوائے، پھر قبطی کے قتل کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ناشکری قرار دیا، اس کے جواب میں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے فعل کی وضاحت فرمائی کہ میں نے جب قبطی کو گھونہ مارا تو اس وقت مجھے معلوم نہ تھا کہ یہ اس سے مر جائے گا کیونکہ میرا ارادہ اسے ظلم سے روکنے کیلئے تھا نہ کہ قتل کرنے کیلئے اور یہ کوئی ناشکری نہیں۔ ۲۔ فرعون نے جو احسان چتایا تھا اس کے جواب میں فرمایا کہ میری تربیت اور پرورش تیرا کوئی احسان نہیں کیونکہ تو نے بنی اسرائیل کو غلام بنایا اور ان کی اولادوں کو قتل کیا، تیرے اس ظلم کی وجہ سے میرے والدین میری پرورش نہ کر سکے، اس



قَالَ فِرْعَوْنُ وَمَا رَبُّ الْعَالَمِينَ ﴿٢٣﴾ قَالَ

قَالَ	فِرْعَوْنُ	وَ	مَا	رَبُّ الْعَالَمِينَ ﴿٢٣﴾	قَالَ
کہا	فرعون (نے)	اور	کیا چیز ہے	سارے جہانوں کا رب	(موسیٰ نے) فرمایا

فرعون نے کہا: اور سارے جہان کا رب کیا چیز ہے؟ ○ موسیٰ نے فرمایا:

رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۚ اِنْ كُنْتُمْ

رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ﴿١﴾	وَ	مَا	بَيْنَهُمَا	اِنْ	كُنْتُمْ
(وہ) آسمانوں اور زمین کا رب (ہے)	اور	جو کچھ	ان کے درمیان (ہے)	اگر	تم ہو

آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان میں ہے وہ سب کا رب ہے، اگر تم

مُؤْمِنِينَ ﴿٢٤﴾ قَالَ لِمَنْ حَوْلَهُ

مُؤْمِنِينَ ﴿٢٤﴾	قَالَ	لِمَنْ	حَوْلَهُ
یقین کرنے والے	(فرعون نے) کہا	(ان) سے جو	اس کے آس پاس (تھے)

یقین کرنے والے ہو ○ (فرعون نے) اپنے آس پاس والوں سے کہا:

اَلَا تَسْتَعْبُدُوْنَ ۚ ﴿٢٥﴾ قَالَ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَائِكُمُ الْاَوَّلِينَ ﴿٢٦﴾

اَلَا تَسْتَعْبُدُوْنَ ﴿٢٥﴾	قَالَ	رَبُّكُمْ	وَ	رَبُّ اٰبَائِكُمُ الْاَوَّلِينَ ﴿٢٦﴾
کیا تم غور سے نہیں سن رہے	(موسیٰ نے) فرمایا	(وہ) تمہارا رب	اور	تمہارے پہلے باپ دادا کا رب (ہے)

کیا تم غور سے نہیں سن رہے؟ ○ موسیٰ نے فرمایا: وہ تمہارا رب ہے اور تمہارے پہلے باپ داداؤں کا رب ہے ○

قَالَ اِنَّ رَّسُوْلَكُمْ الَّذِيْ اُرْسِلَ اِلَيْكُمْ لَمَجْنُوْنٌ ﴿٢٧﴾

قَالَ	اِنَّ	رَّسُوْلَكُمْ	الَّذِيْ	اُرْسِلَ	اِلَيْكُمْ	لَمَجْنُوْنٌ ﴿٢٧﴾
(فرعون نے) کہا	بیشک	تمہارا رسول	جسے	بھیجا گیا ہے	تمہاری طرف	ضرور دیوانہ (ہے)

(فرعون نے) کہا: بیشک تمہارا یہ رسول جو تمہاری طرف بھیجا گیا ہے ضرور دیوانہ ہے ○

(بچے سنے کاماں) لئے یہ بات احسان جانے کے قابل ہی نہیں۔

- 1 بعض مفسرین کے نزدیک فرعون کا سوال چیز کی جنس کے بارے میں تھا اور اللہ تعالیٰ چونکہ جنس اور ماہیت سے پاک ہے اس لئے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کے سوال کا جواب دینے کی بجائے اللہ تعالیٰ کے افعال اور اس کی قدرت کے وہ آثار ذکر فرمائے جن کی مشل لانے سے مخلوق عاجز ہے۔
- 2 فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف جنون کی نسبت اس لئے کی کہ وہ اپنے سوا کسی معبود کے وجود کا قائل نہ تھا اور جو اس کے معبود

قَالَ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۖ إِنَّ

قَالَ	رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ	وَمَا	بَيْنَهُمَا	إِنَّ
(موسیٰ نے) فرمایا	(وہ) مشرق اور مغرب کا رب (ہے)	اور	جو کچھ	ان کے درمیان (ہے) اگر

موسیٰ نے فرمایا: وہ مشرق اور مغرب اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کا رب ہے اگر

كُنْتُمْ تَعْقِلُونَ ۚ ۲۸ قَالَ لِّئِنْ اتَّخَذَتِ الْهَآغَيْرِى

كُنْتُمْ تَعْقِلُونَ ۚ ۲۸	قَالَ	لِّئِنْ	اتَّخَذَتِ	الْهَآغَيْرِى
تم عقل رکھتے ہو	(فرعون نے) کہا	ضرور اگر	تم نے بنایا	کوئی معبود میرے سوا

تمہیں عقل ہو ○ (فرعون نے) کہا: (اے موسیٰ!) اگر تم نے میرے سوا کسی اور کو معبود بنایا

لَا جُعَلَنَّكَ مِنَ الْمَسْجُونِينَ ۚ ۲۹ قَالَ أَوْلُو

لَا جُعَلَنَّكَ	مِنَ الْمَسْجُونِينَ ۚ ۲۹	قَالَ	أَوْلُو
(تو) ضرور میں کر ڈالوں گا تجھے	قیدیوں میں سے	(موسیٰ نے) فرمایا	کیا اگرچہ

تو میں ضرور تمہیں قید کر دوں گا ○ موسیٰ نے فرمایا: کیا اگرچہ

جِئْتُكَ بِشَيْءٍ مُّبِينٍ ۚ ۳۰ قَالَ فَأَتِ بِهِ إِنْ كُنْتُ

جِئْتُكَ بِشَيْءٍ مُّبِينٍ ۚ ۳۰	قَالَ	فَأَتِ بِهِ	إِنْ كُنْتُ
میں لے آؤں تمہارے پاس کوئی روشن چیز	(فرعون نے) کہا	تو لے آؤ اسے	اگر تم ہو

میں تیرے پاس کوئی روشن چیز لے آؤں ○ (فرعون نے) کہا: (اے موسیٰ!) اگر تم بچوں میں سے ہو

مِنَ الصِّدِّيقِينَ ۚ ۳۱ فَأَلْقِ عَصَاكَ فَإِذَا هِيَ

مِنَ الصِّدِّيقِينَ ۚ ۳۱	فَأَلْقِ	عَصَاكَ	فَإِذَا هِيَ
بچوں میں سے	(موسیٰ نے) ڈال دیا	اپنا عصا	تو اچانک وہ

تو وہ نشانی لے آؤ ○ تو موسیٰ نے اپنا عصا ڈال دیا تو اچانک وہ

(بچے سنے جا رہے تھے) ہونے کا اعتقاد نہ رکھتا اسے وہ خارج عقل کہتا تھا اور حقیقت اس طرح کی گفتگو آدمی کی زبان پر اس وقت آتی ہے جب وہ عاجز ہو جاتا ہو۔

۱..... جب فرعون جواب دینے سے عاجز ہو گیا تو اس نے دھمکی دی کہ اے موسیٰ! اَعْلِيْهِ السُّلْطٰۃُ اِسْلَآءُ، اگر تم نے میرے سوا کسی اور کو معبود بنایا تو میں ضرور تمہیں قید کر دوں گا۔ فرعون کی قید کر دینے سے بدتر تھی، اس کا جیل خانہ تنگ و تاریک اور گہرا گڑھا تھا، اس میں اکیلا ڈال دیتا نہ وہاں کوئی آواز سنائی دیتی اور نہ کچھ نظر آتا تھا۔

قدرت الہی کے آثار سے  
استدلال کی دعوت

فرعون کی دھمکی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی استدلال کا جواب

فرعون کی طرف سے نشانی کا مطالبہ

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی استدلال کا  
اظہار حجرات



ثُعْبَانٌ مُّبِينٌ ﴿٣٢﴾ وَنَزَعُ يَدَہٗ قَادَاہِیَ بَیضَاءُ

ثُعْبَانٌ مُّبِينٌ ﴿٣٢﴾	و	نَزَعُ	یَدَہٗ	قَادَاہِیَ	ہِیَ	بَیضَاءُ
بالکل واضح ایک بہت بڑا سانپ	اور	اس نے نکالا	اپنا ہاتھ	تو اپنا تک	وہ (ہو گیا)	روشن

بالکل واضح ایک بہت بڑا سانپ ہو گیا اور اپنا ہاتھ نکالا تو اپنا تک وہ دیکھنے والوں کی نگاہ میں

لِلْفُطْرَيْنِ ﴿٣٣﴾ قَالَ لِلْمَلَأِ حَوْلَہٗ اِنَّ هٰذَا

لِلْفُطْرَيْنِ ﴿٣٣﴾	قَالَ	لِلْمَلَأِ حَوْلَہٗ	اِنَّ	ہٰذَا
دیکھنے والوں کے لئے	(فرعون نے) کہا	اپنے ارد گرد کے سرداروں سے	بیشک	یہ

جگہ گانے لگا (فرعون نے) اپنے ارد گرد موجود سرداروں سے کہا: بیشک یہ

لَسِحْرٍ عَلَیْہِمْ ﴿٣٤﴾ یُرِیْدُ اَنْ یُّخْرِجَکُمْ مِّنْ اَرْضِکُمْ

لَسِحْرٍ عَلَیْہِمْ ﴿٣٤﴾	یُرِیْدُ	اَنْ	یُّخْرِجَکُمْ	مِّنْ اَرْضِکُمْ
ضرور بڑے علم والا جادوگر (ہے)	وہ چاہتا ہے	کہ	نکال دے تمہیں	تمہاری زمین سے

بڑے علم والا جادوگر ہے یہ چاہتا ہے کہ تمہیں اپنے جادو کے زور سے

بِسِحْرِہٖ ﴿٣٥﴾ فَمَاذَا تَأْمُرُونَ ﴿٣٥﴾ قَالُوْا اَرْجِہٖ

بِسِحْرِہٖ ﴿٣٥﴾	فَمَاذَا	تَأْمُرُونَ ﴿٣٥﴾	قَالُوْا	اَرْجِہٖ
اپنے جادو کے ذریعے	تو (اب) کیا	تم مشورہ دیتے ہو	انہوں نے کہا	تم مہلت دو اسے

تمہارے ملک سے نکال دے تو (اب) تم کیا مشورہ دیتے ہو؟ انہوں نے کہا: اسے

وَ اَخَاہٗ وَ ابْعَثْ فِی الْمَدَآئِنِ حُشِرَیْنِ ﴿٣٦﴾

وَ	اَخَاہٗ	وَ	ابْعَثْ	فِی الْمَدَآئِنِ	حُشِرَیْنِ ﴿٣٦﴾
اور	اس کے بھائی (کو)	اور	بھیجو	شہروں میں	جمع کرنے والے

اور اس کے بھائی کو مہلت دو اور شہروں میں جمع کرنے والے بھیجو

۱..... حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزات دیکھ کر فرعون ڈر گیا اور اہل دربار پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی حقانیت واضح ہو گئی تو اس نے اس تاثر کو رائل کرنے کے لئے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جادوگر کہہ کر یہ الزام لگا دیا کہ وہ اپنے جادو کے ذریعے تمہیں تمہاری سرزمین سے بے دخل کرنا چاہتے ہیں۔ یہ حقیقت میں وہی طریقہ ہے جسے ہم سیاسی چال بازی کہتے ہیں کہ جھوٹا پروپیگنڈا کر کے کسی کو بدنام اور غیر مقبول کرنے کی کوشش کی جائے تاکہ کوئی اس کی بات نہ سنے۔ ہمارے معاشرے میں اس کے مناظر عام ہیں۔ حدیث پاک میں ہے: جو شخص کسی مسلمان کو ذلیل کرنے کی غرض سے اس پر

يَا تُوتُوكَ بِكُلِّ سَحَارٍ عَلِيمٍ ﴿٢٦﴾ فَجِئِمَ السَّحَرَةُ				
يَا تُوتُوكَ بِكُلِّ سَحَارٍ عَلِيمٍ ﴿٢٦﴾		فَجِئِمَ	السَّحَرَةُ	
وہ لے آئیں گے تمہارے پاس تمام بڑے علم والے جادوگر (کو)		تو جمع کر لیا گیا		جادو گروں (کو)
وہ تمہارے پاس ہر بڑے علم والے جادوگر کو لے آئیں گے ○ تو جادو گروں کو				
لَبِيقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُومٍ ﴿٢٧﴾ وَقِيلَ لِلنَّاسِ هَلْ أَنْتُمْ مُجْتَبِعُونَ ﴿٢٨﴾				
لَبِيقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُومٍ ﴿٢٧﴾		وَقِيلَ	لِلنَّاسِ	هَلْ أَنْتُمْ مُجْتَبِعُونَ ﴿٢٨﴾
ایک مقرر دن کے وعدے پر		اور	کہا گیا	لوگوں سے کیا تم جمع ہونے والے (ہو)
ایک مقرر دن کے وعدے پر جمع کر لیا گیا ○ اور لوگوں سے کہا گیا: کیا تم جمع ہو گے ○؟				
لَعَلَّانَتَّبِعُ السَّحَرَةَ إِنْ كَانُوا هُمُ الْغَالِبِينَ ﴿٢٩﴾ فَلَمَّا				
لَعَلَّانَتَّبِعُ ﴿٢٩﴾		السَّحَرَةَ	إِنْ كَانُوا	هُمْ الْغَالِبِينَ ﴿٣٠﴾
شاید ہم		پیروی کریں	جادو گروں (کی)	اگر وہ ہوں وہی غالب آنے والے
شاید ہم ان جادو گروں ہی کی پیروی کریں اگر یہ غالب ہو جائیں ○ پھر جب				
جَاءَ السَّحَرَةُ قَالُوا لَافِرْعَوْنَ أَإِنَّا لَنَأْتِيَنَّكَ جُورًا				
جَاءَ السَّحَرَةُ		قَالُوا	لَافِرْعَوْنَ	أَإِنَّا لَنَأْتِيَنَّكَ جُورًا
آئے جادوگر		(تو) انہوں نے کہا	فرعون سے	کیا بیشک ہمارے لئے ضرور کوئی معاوضہ (ہے)
جادوگر آئے تو انہوں نے فرعون سے کہا: کیا ہمارے لئے کوئی معاوضہ بھی ہے				
إِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغَالِبِينَ ﴿٣١﴾ قَالَ نَعَمْ وَإِنَّكُمْ إِذَا				
إِنْ كُنَّا		نَحْنُ	الْغَالِبِينَ ﴿٣١﴾	قَالَ نَعَمْ وَإِنَّكُمْ إِذَا
اگر ہو گئے ہم		غالب آنے والے	(فرعون نے) کہا	ہاں اور بیشک تم اس وقت
اگر ہم غالب ہو گئے ○ (فرعون نے) کہا: ہاں اور اس وقت تم				

(بجلیے کا ماہر) الزام عائد کرے تو اللہ تعالیٰ جہنم کے پل پر اسے روک لے گا یہاں تک کہ وہ اپنے کہنے کے مطابق عذاب پالے۔ (ابوداؤد: ۴/۳۵۴، الحدیث: ۳۸۸۳)

۱..... اس بات سے سرداروں کا مقصود واقعی جادو گروں کی پیروی کرنا نہ تھا بلکہ غرض یہ تھی کہ وہ کسی طرح لوگوں کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیروی کرنے سے روک لیں۔



لِّمَنِ الْمَقَرَّبِينَ ﴿۳۲﴾ قَالَ لَهُمْ مُوسَىٰ أَلْقُوا مَا

لِّمَنِ الْمَقَرَّبِينَ ﴿۳۲﴾	قَالَ	لَهُمْ	مُوسَىٰ	أَلْقُوا (۱)	مَا
ضرور قریبی لوگوں میں سے (ہو جاؤ گے)	فرمایا	ان (جادو گروں) سے	موسیٰ (نے)	تم ڈالو	جو

میرے نہایت قریبی لوگوں میں سے ہو جاؤ گے ○ موسیٰ نے ان سے فرمایا: تم ڈالو جو

أَنْتُمْ مُلْقُونَ ﴿۳۳﴾ فَأَلْقُوا حِبَالَهُمْ وَعَصِيَّهُمْ وَ

أَنْتُمْ مُلْقُونَ ﴿۳۳﴾	فَأَلْقُوا	حِبَالَهُمْ	و	عَصِيَّهُمْ	و
تم ڈالنے والے ہو	تو انہوں نے (زمین پر) ڈال دیں	اپنی رسیاں	اور	اپنی لاٹھیاں	اور

تم ڈالنے والے ہو ○ تو انہوں نے اپنی رسیاں اور لاٹھیاں (زمین پر) ڈال دیں اور

قَالُوا بَعِزَّةٌ فَفِرْعَوْنُ إِنَّا لَنَحْنُ الْغَالِبُونَ ﴿۳۴﴾ فَأَلْقَىٰ

قَالُوا	بَعِزَّةٌ فَفِرْعَوْنُ (۲)	إِنَّا	لَنَحْنُ	الْغَالِبُونَ ﴿۳۴﴾	فَأَلْقَىٰ
کہنے لگے	فرعون کی عزت کی قسم	بیشک	ضرور ہم (ہی)	غالب آنے والے (ہوں گے)	تو ڈالا

کہنے لگے: فرعون کی عزت کی قسم! بیشک ہم ہی غالب ہوں گے ○ تو موسیٰ نے

مُوسَىٰ عَصَاهُ فَإِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُونَ ﴿۳۵﴾

مُوسَىٰ	عَصَاهُ	فَإِذَا	هِيَ	تَلْقَفُ	مَا يَأْفِكُونَ ﴿۳۵﴾
موسیٰ (نے)	اپنا عصا	تو جیسی	وہ	نگٹے لگا	ان کی شعبدہ بازیوں (کو)

اپنا عصا (زمین پر) ڈالا تو جیسی وہ ان کی جلسا بازیوں کو نگٹے لگا ○

فَأَلْقَى السَّحَرَةُ سُجُودِينَ ﴿۳۶﴾ قَالُوا آمَنَّا

فَأَلْقَى	السَّحَرَةُ	سُجُودِينَ ﴿۳۶﴾	قَالُوا	آمَنَّا
تو ڈال دیے گئے	جادوگر	سجدہ کرنے والے (سجدے میں)	انہوں نے کہا	ہم ایمان لائے

تو جادوگر سجدے میں گر اویے گئے ○ انہوں نے کہا: ہم ایمان لائے

۱..... حضرت موسیٰ علیہ السلام کا جادو گروں سے یہ فرمانا جادو کی اجازت دینے کے طور پر نہ تھا بلکہ اس لئے تھا کہ ان کے پاس جادو کے جو کچھ چلے ہیں پہلے وہ سب ظاہر کر لیں اس کے بعد آپ اپنا معجزہ دکھائیں اور جب حق باطل کو مٹائے اور معجزہ جادو کو باطل کر دے تو دیکھنے والوں کو بصیرت و عبرت حاصل ہو۔ ۲..... جادو گروں نے فرعون کی عزت کی قسم اس لئے کھائی کہ انہیں اپنے غلبہ کا اطمینان تھا کیونکہ جادو کے اعمال میں سے جو انتہا کے عمل تھے یہ ان کو کام میں لانے تھے اور انہیں کامل یقین تھا کہ اب کوئی جادو اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام اور جادو گروں میں مقابلے کی ابتداء

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا کا کمال

جادو گروں کا سجدہ اور اعلان ایمان

يَرْبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٣٤﴾ رَبِّ مُوسَى وَهَارُونَ ﴿٣٨﴾ قَالَ اٰمَنْتُمْ			
يَرْبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٣٤﴾	رَبِّ مُوسَى وَهَارُونَ ﴿٣٨﴾	قَالَ	اٰمَنْتُمْ
تمام جہانوں کے رب پر	(جو) موسیٰ اور ہارون کا رب (ہے)	(فرعون نے) کہا	تم ایمان لے آئے
اس پر جو سارے جہان کا رب ہے ○ جو موسیٰ اور ہارون کا رب ہے ○ فرعون نے کہا: کیا تم			
لَهُ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۚ اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمْ			
لَهُ	قَبْلَ	اَنْ	اٰذَنَ
اس پر	(اس سے) پہلے	کہ	میں اجازت دوں
تمہیں (موسیٰ) بیشک وہ (موسیٰ) ضرور تمہارا بڑا (ہے)			
اس پر ایمان لے آئے اس سے پہلے کہ میں تمہیں اجازت دوں۔ بیشک یہ (موسیٰ) تمہارا بڑا ہے			
الَّذِي عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ فَلَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝			
الَّذِي	عَلَّمَكُمُ	السِّحْرَ	فَلَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ
جس نے	سکھایا تمہیں	جادو	تو ضرور جلد تم جان جاؤ گے
جس نے تمہیں جادو سکھایا تو جلد تم جان جاؤ گے			
لَا قُطْعَنَ اَيْدِيكُمْ وَاَرْضُكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّ			
لَا قُطْعَنَ	اَيْدِيكُمْ	وَاَرْضُكُمْ	مِّنْ خِلَافٍ وَّ
مجھے قسم ہے بیشک میں کانوں کا	تمہارے ہاتھ	اور	تمہارے پاؤں
تو مجھے قسم ہے میں ضرور ضرور تمہارے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹ دوں گا اور			
لَاَوْصَلِّيْبَكُمْ اَجْعِيْنَ ﴿٣٩﴾ قَالُوا لَا ضَيْرَ ۚ اِنَّا			
لَاَوْصَلِّيْبَكُمْ اَجْعِيْنَ ﴿٣٩﴾	قَالُوا	لَا ضَيْرَ ﴿٣٩﴾	اِنَّا
مجھے قسم ہے میں ضرور سولی دوں گا تم سب کو	انہوں نے کہا	کوئی نقصان نہیں	بیشک ہم
تم سب کو چھائی دوں گا ○ جادو گروں نے کہا: کچھ نقصان نہیں، بیشک ہم			

- 1..... اس گفتگو سے فرعون کا ایک مقصد یہ تھا کہ لوگ شبہ میں پڑ جائیں اور وہ یہ نہ سمجھیں کہ جادو گروں پر حق ظاہر ہو گیا اسی لئے وہ ایمان لے آئے اور دوسرا مقصد یہ تھا کہ عام مخلوق ڈر جائے اور لوگ جادو گروں کو دیکھ کر حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان نہ لائیں۔
- 2..... جادو گروں نے فرعون کی دھمکی کی کوئی پرواہ نہ کی اور کلمہ حق کہہ دیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کو حق کا اظہار کرنا چاہئے اور ظالموں کے ظلم اور ان کی دھمکیوں کی پرواہ نہ کر کے کلمہ حق سنا دینا چاہئے۔



إِلَى رَبِّنَا ۝ إِنَّا نَطْمَعُ أَنْ يَغْفِرَ

إِلَى رَبِّنَا	مُنْقَلِبُونَ ۝	إِنَّا	نَطْمَعُ	أَنْ	يَغْفِرَ
اپنے رب کی طرف	پلٹنے والے (ہیں)	بیشک ہم	لاچ کرتے ہیں	(اس کا) کہ	بخش دے
اپنے رب کی طرف پلٹنے والے ہیں ○ ہم اس بات کی لاچ کرتے ہیں کہ ہمارا رب					

لَنَارَبُّنَا خَطِيئًا أَنْ كُنَّا أَوَّلَ الْمُؤْمِنِينَ ۝

لَنَا	رَبُّنَا	خَطِيئًا	أَنْ	كُنَّا	أَوَّلَ الْمُؤْمِنِينَ ۝	وَ
ہمارے لئے	ہمارا رب	ہماری خطائیں	(اس بنا پر) کہ	ہم ہیں	پہلے ایمان لانے والے	اور
ہماری خطائیں بخش دے اس بنا پر کہ ہم سب سے پہلے ایمان لانے والے ہیں ○ اور						

أَوْ حِينَا إِلَىٰ مُوسَىٰ أَنْ أَسْرِعَ بِعِبَادِي إِنَّكُمْ

أَوْ حِينَا	إِلَىٰ مُوسَىٰ	أَنْ	أَسْرِعَ	بِعِبَادِي	إِنَّكُمْ
ہم نے وحی بھیجی	موسیٰ کی طرف	کہ	راتوں رات لے چلو	میرے بندوں کو	بیشک تمہارا
ہم نے موسیٰ کی طرف وحی بھیجی کہ راتوں رات میرے بندوں کو لے چلو، بیشک تمہارا					

مُتَّبِعُونَ ۝ فَأَرْسَلْ فِرْعَوْنَ فِي الْمَدَائِنِ حَاشِرِينَ ۝ إِنَّ هَؤُلَاءِ

مُتَّبِعُونَ ۝	فَأَرْسَلْ	فِرْعَوْنَ	فِي الْمَدَائِنِ	حَاشِرِينَ ۝	إِنَّ	هَؤُلَاءِ
پیچھا کیا جائے گا	تو بھیجے	فرعون (نے)	شہروں میں	جمع کرنے والے	بیشک	یہ لوگ
پیچھا کیا جائے گا ○ تو فرعون نے شہروں میں جمع کرنے والے بھیجے ○ (اور کہا:) یہ لوگ						

لَشَرِّ ذِمَّةٍ قَلِيلُونَ ۝ وَإِنَّهُمْ لَنَا لَغَا يُطُونَ ۝ وَإِنَّا

لَشَرِّ ذِمَّةٍ قَلِيلُونَ ۝	وَ	إِنَّهُمْ	لَنَا	لَغَا يُطُونَ ۝	وَ	إِنَّا
ضرور ایک تھوڑی سی جماعت (ہیں)	اور	بیشک وہ	ہمیں	ضرور غصہ دلانے والے (ہیں)	اور	بیشک ہم
ایک تھوڑی سی جماعت ہیں ○ اور بیشک یہ ہمیں غصہ دلانے والے ہیں ○ اور بیشک ہم						

- ۱..... اس سے مراد یہ ہے کہ ہم فرعون کی رعایا میں سے یا اس مجمع کے حاضرین میں سے سب سے پہلے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے والے ہیں۔  
 ۲..... بنی اسرائیل کی تعداد اگرچہ لاکھوں میں تھی لیکن یہ بہت دے ہوئے، کمزور اور غریب لوگ تھے، اس لئے فرعون نے انہیں حقیر سمجھتے ہوئے کہا کہ یہ لوگ تھوڑی سی جماعت ہیں۔

لَجَبِيْعٌ حَذِرُوْنَ ﴿٥٦﴾ ۱۹ فَآخَرَجْنَهُمْ مِّنْ جَنَّتٍ وَعُيُوْنٍ ۚ ﴿٥٧﴾				
لَجَبِيْعٌ	حَذِرُوْنَ ﴿٥٦﴾	فَآخَرَجْنَهُمْ	مِّنْ جَنَّتٍ وَعُيُوْنٍ ﴿٥٧﴾ (۱)	
ضرور سب	ہوشیار ہیں	تو ہم نے باہر نکالا ان (فرعون اور اس کی قوم) کو	باغوں اور چشموں (کی زمین) سے	
سب ہوشیار ہیں تو ہم نے انہیں (فرعون اور اس کی قوم کو) باغوں اور چشموں (کی زمین) سے باہر نکالا				
وَكُنُوْنَا وَمَقَامٍ كَرِيْمٍ ﴿٥٨﴾ ۲۰ كَذٰلِكَ ۚ وَ اَوْ رَثْنٰهَا				
وَكُنُوْنَا	وَا	مَقَامٍ كَرِيْمٍ ﴿٥٨﴾	كَذٰلِكَ	وَاَوْ رَثْنٰهَا
اور	خزانوں	اور عزت والی جگہ (سے)	اسی طرح (کیا)	اور ہم نے وارث بنا دیا ان کا
اور خزانوں اور عمدہ مکانوں سے ۲۰ ہم نے ایسے ہی کیا اور بنی اسرائیل کو				
بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿٥٩﴾ ۲۱ فَاتَّبَعُوْهُمْ مُّشْرِقِيْنَ ۚ ﴿٦٠﴾ فَلَمَّا				
بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿٥٩﴾	فَاتَّبَعُوْهُمْ	مُّشْرِقِيْنَ ﴿٦٠﴾	فَلَمَّا	
بنی اسرائیل (کو)	تو (فرعونوں نے) پیچھا کیا ان کا	سورج نکلنے ہوئے	پھر جب	
ان کا وارث بنا دیا ۲۱ تو دن نکلنے کے وقت فرعونوں نے ان کا تعاقب کیا ۲۰ پھر جب				
تَرَآءُ الْجَبْعِيْنَ ۚ قَالَ اَصْحَبُ مَوْسٰى اِنَّا				
تَرَآءُ	الْجَبْعِيْنَ	قَالَ	اَصْحَبُ مَوْسٰى	اِنَّا
ایک دوسرے کو دیکھا	دونوں گروہوں (نے)	(تو) کہا	موسیٰ کے ساتھیوں (نے)	بیشک ہم
دونوں گروہوں کا آمنا سامنا ہوا تو موسیٰ کے ساتھیوں نے کہا: بیشک				
لَمَدَّرَ سَكُوْنٌ ﴿٦١﴾ ۲۲ قَالَ كَلَّا ۚ اِنَّ مَعِيَ رَاٰیٖ				
لَمَدَّرَ سَكُوْنٌ ﴿٦١﴾	قَالَ	كَلَّا	اِنَّ	مَعِيَ رَاٰیٖ
ضرور پالنے لگے (ہیں)	(موسیٰ نے) فرمایا	ہرگز نہیں	بیشک	میرے ساتھ میرا رب (ہے)
ہمیں پالیا گیا ۲۲ موسیٰ نے فرمایا: ہرگز نہیں، بیشک میرے ساتھ میرا رب ہے				

۱۔ باغات سے مراد دریائے نیل کے دونوں کناروں پر اگے ہوئے درخت ہیں اور چشموں سے مراد دریائے نیل سے نکلنے والی نہریں ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کے مصر سے نکلنے کی اطلاع پا کر فرعون نے اپنا لشکر جمع کیا اور سورج نکلنے ہی اُن کے تعاقب میں نکل گیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھیوں نے فرعون کی لشکر دیکھ کر پریشانی کا اظہار کیا تو آپ علیہ السلام نے انہیں تسلی دی۔ پھر حکم الہی سے دریا پر عصا مارا تو اس میں بارہ راستے بن گئے، ان راستوں سے گزر کر بنی اسرائیل دریابار کر گئے اور جب فرعون اور اس کا لشکر ان راستوں میں داخل ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اسے لشکر سمیت غرق کر دیا۔



نصرت الہی اور محمدؐ موسیٰ کا اظہار

بنی اسرائیل کی نجات اور فرعونوں کا انجام

قدرت الہی کی نشانی اور فرعونوں کا حال

عظمت باری تعالیٰ

سَيَهْدِينِ ۲۲) فَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ أَنْ اضْرِبْ بِعَصَاكَ				
سَيَهْدِينِ ۲۲)	فَأَوْحَيْنَا	إِلَىٰ مُوسَىٰ	أَنْ	اضْرِبْ بِعَصَاكَ
وہ ابھی راستہ دکھادے گا مجھے	تو ہم نے وحی بھیجی	موسیٰ کی طرف	کہ	اپنا عصا
وہ ابھی مجھے راستہ دکھادے گا ○ تو ہم نے موسیٰ کی طرف وحی بھیجی کہ دریا پر				
الْبَحْرِ ۲۳) فَأَنْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيمِ ۲۴) وَ				
الْبَحْرِ	فَأَنْفَلَقَ	فَكَانَ	كُلُّ فِرْقٍ	كَالطَّوْدِ الْعَظِيمِ ۲۴) وَ
دریا (پر)	(جب عصا مارا) تو دریا پھٹ گیا	تو ہو گیا	ہر حصہ، راستہ	بڑے پہاڑ جیسا
اپنا عصا مارو تو اچانک وہ دریا پھٹ گیا تو ہر راستہ بڑے پہاڑ جیسا ہو گیا ○ اور				
أَزْلَفْنَا ۲۵) ثُمَّ الْآخَرِينَ ۲۶) وَ أَنْجَيْنَا مُوسَىٰ وَمَنْ				
أَزْلَفْنَا	ثُمَّ	الْآخَرِينَ ۲۶)	وَ	أَنْجَيْنَا مُوسَىٰ وَمَنْ
ہم قریب لے آئے	وہاں	دوسروں (کو)	اور	ہم نے بچالیا موسیٰ (کو) اور جو
وہاں ہم دوسروں کو قریب لے آئے ○ اور ہم نے موسیٰ اور اس کے				
مَعَهُ أَجْمَعِينَ ۲۷) ثُمَّ أَغْرَقْنَا الْآخَرِينَ ۲۸) إِنَّ فِي ذَلِكَ				
مَعَهُ	أَجْمَعِينَ ۲۷)	ثُمَّ	أَغْرَقْنَا	الْآخَرِينَ ۲۸) إِنَّ فِي ذَلِكَ
اس کے ساتھ (تھا)	سب (کو)	پھر	غرق کر دیا	دوسروں (کو) بیشک اس میں
سب ساتھ والوں کو بچالیا ○ پھر دوسروں کو غرق کر دیا ○ بیشک اس میں				
لَايَةً ۲۹) وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِينَ ۳۰) وَإِنَّ				
لَايَةً	وَ	مَا كَانَ	أَكْثَرُهُمْ	مُّؤْمِنِينَ ۳۰) (۱) وَ
ضرور نشانی (ہے)	اور	نہیں تھے	ان (فرعونوں) میں اکثر	ایمان والے اور بیشک
ضرور نشانی ہے اور ان (فرعونوں) میں اکثر مسلمان نہ تھے ○ اور بیشک				

۱..... فرعونوں میں سے صرف تین حضرات ایمان لائے تھے۔ (۱) فرعون کی بیوی حضرت آسیہ رَحِمَہُ اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہَا۔ (۲) جزئیل۔ انہیں آل فرعون کا مومن کہتے ہیں، یہ اپنا ایمان چھپائے رہتے تھے اور فرعون کے چچا زاد تھے۔ (۳) مریم۔ یہ ایک بوڑھی خاتون تھیں، انہوں نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سے جنت کا وعدہ لے کر دریائے نیل میں حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کی قبر انور کا محل وقوع بتایا تھا۔

رَبِّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿٢٨﴾ وَاثْلُ عَلَيْهِمْ

رَبِّكَ	لَهُوَ	الْعَزِيزُ	الرَّحِيمُ ﴿٢٨﴾	وَ	اثْلُ	عَلَيْهِمْ
تمہارا رب	ضرور وہی	عزت والا، غلبے والا	مہربان (ہے)	اور	پڑھو	ان پر (کے سامنے)

تمہارا رب وہی غالب، مہربان ہے اور ان کے سامنے

نَبَا اِبْرٰهِيْمَ ﴿٢٩﴾ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَا

نَبَا اِبْرٰهِيْمَ ﴿٢٩﴾	اِذْ	قَالَ	لِاَبِيْهِ ﴿١﴾	وَ	قَوْمِهٖ	مَا
ابراہیم کی خبر	جب	اس نے کہا	اپنے (عرفی) باپ سے	اور	اپنی قوم (سے)	کس کی

ابراہیم کی خبر پڑھو اور اس نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے فرمایا: تم کس کی

تَعْبُدُوْنَ ﴿٤٠﴾ قَالُوْا نَعْبُدُ اَصْنَامًا فَنُظِلُّ

تَعْبُدُوْنَ ﴿٤٠﴾	قَالُوْا	نَعْبُدُ	اَصْنَامًا	فَنُظِلُّ
تم عبادت کرتے ہو	انہوں نے کہا	ہم عبادت کرتے ہیں	بتوں (کی)	پھر ہم رہتے ہیں

عبادت کرتے ہو؟ انہوں نے کہا: ہم بتوں کی عبادت کرتے ہیں پھر ان کے سامنے

لَهَا عَكْفٰیْنِ ﴿٤١﴾ قَالَ هَلْ يَسْمَعُوْنَكُمْ اِذْ

لَهَا	عَكْفٰیْنِ ﴿٤١﴾	قَالَ	هَلْ	يَسْمَعُوْنَكُمْ	اِذْ
ان کیلئے (کے سامنے)	جم کر بیٹھے ہوئے	(ابراہیم نے) فرمایا	کیا	وہ سنتے ہیں تمہاری	جب

جم کر بیٹھے رہتے ہیں اور فرمایا: جب تم پکارتے ہو تو کیا

تَدْعُوْنَ ﴿٤٢﴾ اَوْ يَنْفَعُوْكُمْ اَوْ يَضُرُّوْنَ ﴿٤٣﴾ قَالُوْا بَلْ

تَدْعُوْنَ ﴿٤٢﴾	اَوْ	يَنْفَعُوْكُمْ	اَوْ	يَضُرُّوْنَ ﴿٤٣﴾	قَالُوْا	بَلْ
تم پکارتے ہو	یا	وہ نفع دیتے ہیں تمہیں	یا	نقصان پہنچاتے ہیں	انہوں نے کہا	بلکہ

وہ تمہاری سنتے ہیں؟ یا تمہیں کوئی نفع یا نقصان دیتے ہیں؟ انہوں نے کہا: بلکہ

۱..... یہاں باپ سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حقیقی والد نہیں بلکہ چچا آزر مراد ہے جو بتوں کا چچا رہا تھا۔

۲..... قوم کی بت پرستی جاننے کے باوجود حضرت ابراہیم علیہ السلام کا یہ سوال فرمانے سے مقصود قوم پر اس چیز کو واضح کرنا تھا کہ جن چیزوں کو وہ لوگ پوجتے ہیں وہ کسی طرح بھی حقیقی عبادت نہیں جو نہ سنتے ہیں اور نہ نفع و نقصان پہنچا سکتے ہیں۔





أَطْعَمْ أَنْ يَغْفِرَ لِي خَطِيئَتِي يَوْمَ الدِّينِ ۝۸۲

أَطْعَمْ	أَنْ	يَغْفِرَ <sup>(۱)</sup>	لِي	خَطِيئَتِي	يَوْمَ الدِّينِ ۝۸۲
میں امید رکھتا ہوں	کہ	وہ بخش دے گا	میرے لئے	میری خطائیں	بدلے کے دن

مجھے امید ہے کہ قیامت کے دن میری خطائیں بخش دے گا ○

رَبِّ هَبْ لِي حُكْمًا وَ الْـحَقِيقِي بِالصَّالِحِينَ ۝۸۳

رَبِّ	هَبْ	لِي	حُكْمًا	وَ	الـحَقِيقِي	بِالصَّالِحِينَ ۝۸۳
اے میرے رب	عطا کر	مجھے	حکمت	اور	ملا دے مجھے	نیک بندوں کے ساتھ
اے میرے رب! مجھے حکمت عطا کر اور مجھے ان سے ملا دے جو تیرے خاص قرب کے لائق بندے ہیں ○						

وَاجْعَلْ لِّي لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْآخِرِينَ ۝۸۴

وَ	اجْعَلْ	لِي	لِسَانَ صِدْقٍ	فِي الْآخِرِينَ ۝۸۴	وَ	اجْعَلْ لِي
اور	رکھ دے	میرے لئے	سچی زبان (یعنی اچھی شہرت)	بعد والوں میں	اور	کر دے مجھے

اور بعد والوں میں میری اچھی شہرت رکھ دے ○ اور مجھے

مِنْ وَرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيمِ ۝۸۵ وَاعْفُرْ لِأَيِّ إِنَّهُ كَانَ

مِنْ وَرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيمِ ۝۸۵	وَ	اعْفُرْ	لِأَيِّ	إِنَّهُ	كَانَ
نعمتوں کے باغ کے وارثوں میں سے	اور	بخش دے	میرے (عربی) باپ کو	بیشک وہ	ہے

ان میں سے کر دے جو چین کے باغوں کے وارث ہیں ○ اور میرے باپ کو بخش دے بیشک وہ

مِنَ الصَّالِينَ ۝۸۶ وَلَا تُخْزِنِي يَوْمَ يُبْعَثُونَ ۝۸۷

مِنَ الصَّالِينَ ۝۸۶	وَ	لَا تُخْزِنِي	يَوْمَ يُبْعَثُونَ ۝۸۷	يَوْمَ
گمراہوں میں سے	اور	تو رسوا نہ کرنا مجھے	(جس) دن	لوگ اٹھائے جائیں گے (جس) دن

گمراہوں میں سے ہے ○ اور مجھے اس دن رسوا نہ کرنا جس دن سب اٹھائے جائیں گے ○ جس دن

(پچھلے صفحہ کا حاشیہ) اس مقام پر دو آیات کا ترجمہ ایک ساتھ کیا گیا ہے۔ ①..... انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام معصوم ہیں، ان سے گناہ و صواب نہیں ہوتے۔ ان کا استغفار کرنا اور اصل اپنے رب تعالیٰ کی بارگاہ میں عاجزی و انکساری کا اظہار ہے اور اس میں امت کو یہ تعلیم دینا مقصود ہے کہ وہ یوں مغفرت طلب کیا کریں۔ ②..... یہاں بھی باپ سے مراد حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا چچا آزر ہے نیز آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ دعا اس لئے فرمائی تھی کہ چچا نے ایمان لانے کا وعدہ کیا تھا اور جب یہ ظاہر ہو گیا کہ وہ خدا کا دشمن ہے اور اس کا وعدہ جھوٹا تھا تو آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس سے بیزاری کا اعلان کر دیا۔ ③..... حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس دعا میں



لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُونَ ﴿٨٨﴾ إِلَّا مَنْ آتَى اللَّهَ

لَا يَنْفَعُ	مَالٌ	وَلَا	بَنُونَ ﴿٨٨﴾	إِلَّا	مَنْ	آتَى	اللَّهُ
نفع نہ دے گا	مال	اور	نہ	بیٹے	مگر	وہ جو	حاضر ہوگا

نہ مال کام آئے گا اور نہ بیٹے ○ مگر وہ جو اللہ کے حضور

بِقَلْبٍ سَلِيمٍ ﴿٨٩﴾ وَأُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِينَ ﴿٩٠﴾ وَ

بِقَلْبٍ سَلِيمٍ ﴿٨٩﴾	وَلَا	أُزْلِفَتِ	الْجَنَّةُ	لِلْمُتَّقِينَ ﴿٩٠﴾	وَلَا
سلامت دل کے ساتھ	اور	قریب لائی جائے گی	جنت	پرہیز گاروں کے	اور

سلامت دل کے ساتھ حاضر ہوگا ○ اور جنت پرہیز گاروں کے قریب لائی جائے گی ○ اور

بُرِّدَتْ الْجَحِيمُ لِلْغَوِينَ ﴿٩١﴾ وَقِيلَ لَهُمْ آيِنَا

بُرِّدَتْ	الْجَحِيمُ	لِلْغَوِينَ ﴿٩١﴾	وَلَا	قِيلَ	لَهُمْ	آيِنَا
ظاہر کر دی جائے گی	دوزخ	گمراہوں کے لیے	اور	کہا جائے گا	ان سے	کہاں ہیں جن کی

دوزخ گمراہوں کے لیے ظاہر کر دی جائے گی ○ اور ان سے کہا جائے گا: وہ (بت) کہاں ہیں

كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ ﴿٩٢﴾ مِنْ دُونِ اللَّهِ هَلْ يَنْصُرُوكُمْ أَوْ

كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ ﴿٩٢﴾	مِنْ دُونِ اللَّهِ	هَلْ	يَنْصُرُوكُمْ	أَوْ
تم عبادت کرتے تھے	اللہ کے سوا	کیا	وہ مدد کریں گے تمہاری	یا

جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے تھے؟ کیا وہ تمہاری مدد کریں گے یا

يَنْتَصِرُونَ ﴿٩٣﴾ فَكَيْبِكُوا فِيهَا هُمْ وَالْغَاوُونَ ﴿٩٤﴾ وَ

يَنْتَصِرُونَ ﴿٩٣﴾	فَكَيْبِكُوا	فِيهَا	هُمْ ﴿٩٤﴾	وَلَا	الْغَاوُونَ ﴿٩٥﴾	وَلَا
وہ بدلہ لے سکتے ہیں	تو اونڈھا کرو یا بجائے گا	اس (جہنم) میں	انہیں (یعنی بتوں)	اور	گمراہوں (کو)	اور

کیا وہ بدلہ لے سکتے ہیں؟ ○ ○ (3) تو انہیں اور گمراہوں کو اور ابلیس کے سارے لشکروں کو

(پچھلے صفحہ کا حاشیہ) خوف خدا ابھی ہے اور لوگوں کی تعلیم بھی تاکہ لوگ روز قیامت کی رسوائی سے بچنے کی کوشش کریں اور بارگاہ الہی میں دعا بھی مانگیں۔ (1) کافر و مشرک کا نیک کاموں میں خرچ کیا ہو مال اور اس کی اولاد قیامت کے دن اس کے کام نہ آئیں گے البتہ مسلمان کا راوہ میں خرچ کیا ہو مال اور نیک اولاد روز قیامت اس کے کام آئیں گے اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے مسلمان کو اس کے صدقات و خیرات کا ثواب عطا فرمائے گا۔ حدیث پاک میں ہے ”جب آدمی مر جاتا ہے تو اس کے تین اعمال کے علاوہ باقی عمل منقطع ہو جاتے ہیں۔ (1) صدقہ جاریہ۔ (2) وہ علم جس سے لوگ نفع اٹھائیں۔ (3) نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرے۔ (مسلم)۔

## جُنُودُ إِبْلِيسَ أَجْمَعُونَ ﴿٩٥﴾ قَالُوا وَهُمْ فِيهَا

جُنُودُ إِبْلِيسَ أَجْمَعُونَ ﴿٩٥﴾ (۱)	قَالُوا	وَ	هُمْ	فِيهَا
ابلیس کے سارے لشکروں (کو)	وہ (گمراہ) کہیں گے	اور (جبکہ)	وہ	اس (جہنم) میں

جہنم میں اوندھے کر دیا جائے گا ○ ○ ○ وہ گمراہ کہیں گے اس حال میں کہ وہ اس میں

## يَخْتَصِمُونَ ﴿٩٦﴾ تَاللّٰهِ اِنْ كُنَّا لَفِي ضَلٰلٍ مُّبِينٍ ﴿٩٧﴾ اِذْ

يَخْتَصِمُونَ ﴿٩٦﴾	تَاللّٰهِ	اِنْ	كُنَّا	لَفِي ضَلٰلٍ مُّبِينٍ ﴿٩٧﴾	اِذْ
باہم جھگڑ رہے ہوں گے	اللہ کی قسم	بیشک	ہم تھے	ضرور کھلی گمراہی میں	جب

باہم جھگڑ رہے ہوں گے ○ خدا کی قسم، بیشک ہم کھلی گمراہی میں تھے ○ جب

## نُسَوِّيْكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٩٨﴾ وَمَا اَصْلَنَا اِلَّا

نُسَوِّيْكُمْ	بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٩٨﴾	وَ	مَا اَصْلَنَا	اِلَّا
ہم برابر قرار دیتے تھے تمہیں	تمام جہانوں کے رب کے	اور	گمراہ نہ کیا ہمیں	مگر

ہم تمہیں تمام جہانوں کے پروردگار کے برابر قرار دیتے تھے ○ اور ہمیں مجرموں نے ہی

## الْمُجْرِمُونَ ﴿٩٩﴾ فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِينَ ﴿١٠٠﴾ وَلَا

الْمُجْرِمُونَ ﴿٩٩﴾ (۳)	فَمَا	لَنَا	مِنْ شَافِعِينَ ﴿١٠٠﴾	وَ	لَا
مجرموں (نے)	تو نہیں	ہمارے لئے	کوئی سفارش کرنے والے	اور	نہ

گمراہ کیا ○ تو اب ہمارے لئے کوئی سفارشی نہیں ○ اور نہ ہی

## صَدِيقٍ حَبِيْبٍ ﴿١٠١﴾ فَلَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُوْنُ

صَدِيقٍ حَبِيْبٍ ﴿١٠١﴾ (۴)	فَلَوْ	اَنَّ	لَنَا	كَرَّةً	فَنَكُوْنُ
کوئی غم خوار دوست	تو اگر	یہ کہ	ہمارے لئے	ایک بار لوٹ کر جانا (ہوتا)	تو ہم ہو جاتے

کوئی غم خوار دوست ہے ○ تو اگر کسی طرح ہمارے لئے ایک مرتبہ لوٹ کر جانا ہوتا تو ہم

(پچھلے صفحہ کا حاشیہ) ص ۸۸۹، الحدیث: ۱۴/۱۶۳۱ (۲)۔ بت جہنم میں عذاب پانے کے لئے نہیں بلکہ اپنے بھائیوں کو عذاب دینے کے لئے ڈالے جائیں گے۔ (۳)۔ یہاں دو گول دائرے اس لئے لگائے گئے ہیں کہ اس مقام پر دو آیات کا ترجمہ ایک ساتھ کیا گیا ہے۔ (۱)۔ ابلیس کے لشکروں سے مراد اس کی پیروی کرنے والے ہیں چاہے وہ جن ہوں یا انسان اور بعض مفسرین کے نزدیک اس سے ابلیس کی ذریت مراد ہے۔ (۲)۔ یہاں دو گول دائرے اس لئے لگائے گئے ہیں کہ اس مقام پر دو آیات کا ترجمہ ایک ساتھ کیا گیا ہے۔ (۳)۔ مجرموں سے مراد وہ ہیں جنہوں نے بت پرستی کی دعوت دی یا وہ پہلے لوگ مراد ہیں جن کی ان گمراہوں نے بیروی کی یا ان سے ابلیس اور



مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۱۰۲ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۖ وَ مَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ

مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۱۰۲ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۖ وَ مَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ

ایمان والوں میں سے بیشک اس میں ضرور نشانی (ہے) اور نہ تھے ان میں اکثر

مسلمان ہو جاتے ۝ بیشک اس بیان میں ضرور نشانی ہے اور ان میں اکثر

مُّؤْمِنِينَ ۱۰۳ وَ اِنَّ رَبَّكَ لَهٗوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۚ كَذَّبَتْ

مُّؤْمِنِينَ ۱۰۳ وَ اِنَّ رَبَّكَ لَهٗوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۚ كَذَّبَتْ

ایمان والے اور بیشک تمہارا رب ضرور وہی عزت والا مہربان (ہے) جھٹلایا

ایمان والے نہ تھے ۝ اور بیشک تمہارا رب وہی عزت والا مہربان ہے ۝ نوح کی قوم نے

قَوْمُ نُوحٍ اَلْمُرْسَلِيْنَ ۱۰۴ اِذْ قَالَ لَهُمْ اٰخُوهُمْ نُوحٌ

قَوْمُ نُوحٍ اَلْمُرْسَلِيْنَ ۱۰۴ اِذْ قَالَ لَهُمْ اٰخُوهُمْ نُوحٌ

نوح کی قوم (نے) رسولوں (کو) جب کہا ان سے ان کے (قومی) بھائی (نوح نے)

رسولوں کو جھٹلایا ۝ جب ان سے ان کے ہم قوم نوح نے فرمایا:

اَلَا تَتَّقُوْنَ ۱۰۵ اِنِّیْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اٰمِيْنٌ ۝ فَاتَّقُوا اللّٰهَ

اَلَا تَتَّقُوْنَ ۱۰۵ اِنِّیْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اٰمِيْنٌ ۝ فَاتَّقُوا اللّٰهَ

کیا تم ڈرتے نہیں بیشک میں تمہارے لیے ایک امانتدار رسول (ہوں) تو ڈرو اللہ (سے)

کیا تم ڈرتے نہیں؟ ۝ بیشک میں تمہارے لیے ایک امانتدار رسول ہوں ۝ تو اللہ سے ڈرو

وَ اَطِيعُوْنَ ۱۰۸ وَ مَا اَسْأَلُكُمْ عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِیْ

وَ اَطِيعُوْنَ ۱۰۸ وَ مَا اَسْأَلُكُمْ عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِیْ

اور اطاعت کرو میری اور میں اس (تبلیغ) پر تم سے کوئی معاوضہ نہیں مانگتا۔ میرا اجر

اور میری اطاعت کرو ۝ اور میں اس (تبلیغ) پر تم سے کوئی معاوضہ نہیں مانگتا۔ میرا اجر

(پچھلے صفحے کا ماحول) اس کی ذریت مراد ہے۔ ۴۔۔۔۔۔ بروز قیامت کفار کا نہ تو کوئی۔ فارسی ہو گا اور نہ ہی کوئی غم خوار دوست جبکہ گناہگار مسلمانوں میں سے جس کے لئے اللہ تعالیٰ چاہے گا اس کے لئے شفاعت اور غم خواری کرنے والے دوست ہوں گے۔ حضرت حسن بصری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں ”ایماندار دوست بڑھاؤ کیونکہ وہ روز قیامت شفاعت کریں گے۔“ (بخاری، الشعراء، تحت الآیۃ: ۱۰۱، ۳/۳۹۱)

شافعت کریں گے۔ (بخاری، الشعراء، تحت الآیۃ: ۱۰۱، ۳/۳۹۱)

إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٠٩﴾ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَاطِيعُونَ ﴿١١٠﴾

إِلَّا	عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٠٩﴾	فَاتَّقُوا	اللَّهُ	وَ	اطِيعُونَ ﴿١١٠﴾
مگر	تمام جہانوں کے رب (کے ذمہ کرم) پر	تو ڈرو	اللہ (سے)	اور	اطاعت کرو میری

تو اسی پر ہے جو سارے جہان کا رب ہے ○ تو اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو ○

قَالُوا أَنْتُمْ مِنْ لَكُمْ وَاتَّبَعَكَ الْأَرْذَلُونَ ﴿١١١﴾

قَالُوا	أَنْتُمْ مِنْ لَكُمْ	وَ	اتَّبَعَكَ	الْأَرْذَلُونَ ﴿١١١﴾
(قوم نے) کہا	کیا ہم ایمان لے آئیں	تم پر	اور (حالانکہ)	پیری کی تیری

(قوم نے) کہا: کیا ہم تم پر ایمان لے آئیں حالانکہ تمہاری پیروی گھٹیا لوگوں نے کی ہے ○

قَالَ وَمَا عَلَيَّ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١١٢﴾ إِنْ حَسَابُهُمْ

قَالَ	وَ	مَا	عَلَيَّ	بِمَا	كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١١٢﴾	إِنْ	حَسَابُهُمْ
(نوح نے) فرمایا	اور	نہیں	مجھے علم	(اس) کا جو	وہ کام کرتے تھے	نہیں	ان کا حساب

نوح نے فرمایا: مجھے ان کے کاموں کا علم نہیں ○ ان کا حساب تو

إِلَّا عَلَىٰ رَبِّي لَوْ تَشْعُرُونَ ﴿١١٣﴾ وَمَا أَنَا

إِلَّا	عَلَىٰ رَبِّي	لَوْ	تَشْعُرُونَ ﴿١١٣﴾	وَ	مَا	أَنَا
مگر	میرے رب (ہی کے ذمہ) پر	اگر	تم سمجھ رکھتے ہو	اور	نہیں	میں

میرے رب ہی (کے ذمہ) پر ہے اگر تمہیں شعور ہو ○ اور میں

بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١١٣﴾ إِنْ أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿١١٥﴾ قَالُوا لَيْنَ

بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١١٣﴾	إِنْ	أَنَا	إِلَّا	نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿١١٥﴾	قَالُوا	لَيْنَ
ایمان والوں کو دور کرنے والا	نہیں	میں	مگر	صاف ڈرسانے والا	(قوم نے) کہا	ضرور اگر

مسلمانوں کو دور کرنے والا نہیں ○ میں تو صرف صاف صاف ڈرسانے والا ہوں ○ قوم نے کہا:

۱۔ کہنے اور گھٹیا لوگوں سے ان کی مراد غریب اور پیشہ ور لوگ تھے اور انہیں رذیل اور کمین کہنا کفار کا متکبرانہ فعل تھا اور نہ درحقیقت صنعت اور رومی پیشہ ایسی چیز نہیں جس سے آدمی دین میں ذلیل ہو جائے۔ نیز مومن کو گھٹیا کہنا جائز نہیں خواہ وہ کتنا ہی محتاج و نادار ہو یا وہ کسی بھی نسب کا ہو۔ ۲۔ کفار نے غریب مسلمانوں کو مجلس سے نکال دینے کا مطالبہ کیا جسے حضرت نوح علیہ السلام نے تسلیم نہ کیا اور ان پر واضح کر دیا کہ میں تمہارے ایمان کے لالچ میں غریب مسلمانوں کو خود سے دور نہیں کروں گا۔ اس سے معلوم ہوا کہ غریبوں فقیروں کے ساتھ بیٹھنا اور ان کی دلجوئی کرنا نبیاء کرام علیہم السلام و السلام



لَمْ تَنْتَهُ يَنْوَحْ لَتَكُونَنَّ مِنَ الْمَرْجُومِينَ ۝ قَالَ

لَمْ تَنْتَهُ	يَنْوَحْ	لَتَكُونَنَّ	مِنَ الْمَرْجُومِينَ ۝	قَالَ
تم باز نہ آئے	اے نوح	(تو) ضرور ہو جاؤ گے	سنگسار کئے جانے والوں میں سے	(نوح نے) عرض کی
اے نوح! اگر تم باز نہ آئے تو ضرور تم سنگسار کئے جانے والوں میں سے ہو جاؤ گے ۝ نوح نے عرض کی:				

رَبِّ اِنَّ قَوْمِي كَذَّبُونِ ۝ فَافْتَحْ

رَبِّ	اِنَّ	قَوْمِي	كَذَّبُونِ ۝	فَافْتَحْ
اے میرے رب	بیشک	میری قوم	انہوں نے جھٹلایا مجھے	تو تو فیصلہ کر دے
اے میرے رب! بیشک میری قوم نے مجھے جھٹلایا ۝ تو مجھ میں				

بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ فَتَحًا وَنَجِّنِي وَ مَنْ مَعِيَ

بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ	فَتْحًا	وَ	نَجِّنِي	وَ	مَنْ	مَعِيَ
میرے اور ان کے درمیان	(پورا) فیصلہ	اور	نجات دے مجھے	اور	جو	میرے ساتھ (ہیں)
اور ان میں پورا فیصلہ کر دے اور مجھے اور میرے ساتھ والے مسلمانوں کو						

مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝ فَانْجِيْنُهُ وَ مَنْ مَعَهُ

مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝	فَانْجِيْنُهُ	وَ	مَنْ	مَعَهُ
ایمان والوں میں سے	تو ہم نے بچالیا اسے	اور	جو	اس کے ساتھ (تھا)
نجات دے ۝ تو ہم نے اسے اور اس کے ساتھ والوں کو				

فِي الْفُلِّ الْمَشْحُونِ ۝ ثُمَّ آغْرَقْنَا بَعْدَ الْبَقِيَّةِ ۝ اِنَّ

فِي الْفُلِّ الْمَشْحُونِ ۝	ثُمَّ	آغْرَقْنَا	بَعْدَ	الْبَقِيَّةِ ۝	اِنَّ
بھری ہوئی کشتی میں	پھر	ہم نے غرق کر دیا	(اس کے) بعد	باقی لوگوں (کو)	بیشک
بھری ہوئی کشتی میں بچالیا ۝ پھر اس کے بعد ہم نے باقی لوگوں کو غرق کر دیا ۝ بیشک					

کی سنت ہے۔ حدیث پاک میں ہے ”اگر تم مجھے ڈھونڈنا چاہو تو مجھے اپنے کمزور اور غریب لوگوں میں تلاش کرو کیونکہ تمہیں کمزور اور غریب لوگوں کے سبب رزق دیا جاتا اور تمہاری مدد کی جاتی ہے۔“ (ترمذی، ۳/۲۶۸، الحديث: ۱۷۰۸)

۱..... یہاں حضرت نوح علیہ السلام نے قوم کی ہلاکت کی دعا کا سبب بیان فرمایا ہے کہ انہوں نے اللہ کے کلام کو جھٹلایا اور سچے رسول کی رسالت کو ماننے سے انکار کیا ہے۔

فِي ذَلِكَ لَآيَةٌ ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ۚ وَإِنَّ				
فِي ذَلِكَ	لَآيَةٌ	وَمَا كَانَ	أَكْثَرُهُمْ	مُؤْمِنِينَ ۚ
اس میں	ضرور نشانی (ہے)	اور نہ تھے	ان میں اکثر	ایمان والے
اس میں ضرور نشانی ہے اور ان میں اکثر مسلمان نہ تھے ○ اور بیشک				
رَبِّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ۚ كَذَّبَتْ عَادُ الْبُرْسِلِينَ ۖ				
رَبِّكَ	لَهُوَ	الْعَزِيزُ	الرَّحِيمُ ۚ	كَذَّبَتْ
تمہارا رب	ضرور وہی	عزت والا، غلبے والا	مہربان (ہے)	جھٹلایا
تمہارا رب ہی غلبے والا، مہربان ہے ○ عاد نے رسولوں کو جھٹلایا ○				
إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ هُودٌ أَلَا تَتَّقُونَ ۖ إِنْ				
إِذْ	قَالَ	لَهُمْ	أَخُوهُمْ	هُودٌ
جب	فرمایا	ان سے	ان کے (قومی) بھائی	ہود (نے)
جب ان سے ان کے ہم قوم ہود نے فرمایا: کیا تم ڈرتے نہیں ○ بیشک میں				
لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ۖ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا				
لَكُمْ	رَسُولٌ أَمِينٌ ۖ	فَاتَّقُوا	اللَّهَ	وَأَطِيعُوا
تمہارے لئے	ایک امانت دار رسول (ہوں)	تو تم ڈرو	اللہ (سے)	اطاعت کرو میری
تمہارے لیے امانت دار رسول ہوں ○ تو اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو ○ اور				
مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا				
مَا أَسْأَلُكُمْ	عَلَيْهِ	مِنْ أَجْرٍ	إِنْ	أَجْرِيَ إِلَّا
میں نہیں مانگتا تم سے	اس (تبلیغ) پر	کوئی اجرت	نہیں	میرا اجر
میں تم سے اس (تبلیغ) پر کچھ اجرت نہیں مانگتا، میرا اجر تو اسی پر ہے				

۱..... عاد ایک شخص کا نام تھا، پھر اس کی اولاد سے ایک قبیلہ کا نام ”عاد“ پڑ گیا اور اسی قبیلہ کی طرف حضرت ہود علیہ السلام مبعوث ہوئے۔



## عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿۱۲۷﴾ اَتَّبِعُونَ بِكُلِّ رِيٍّ آيَةً

عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿۱۲۷﴾	اَتَّبِعُونَ	بِكُلِّ رِيٍّ	آيَةً
تمام جہانوں کے رب (کے ذمہ کرم) پر	کیا تم بناتے ہو	ہر بلند جگہ پر	ایک نشان
جو سارے جہان کا رب ہے ○ کیا تم ہر بلند جگہ پر ایک نشان بناتے ہو			

## تَعْبَثُونَ ﴿۱۲۸﴾ وَتَتَّخِذُونَ مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُونَ ﴿۱۲۹﴾ وَ

تَعْبَثُونَ ﴿۱۲۸﴾	وَتَتَّخِذُونَ	مَصَانِعَ	لَعَلَّكُمْ	تَخْلُدُونَ ﴿۱۲۹﴾	وَ
(جہاں راگیروں کا) مذاق اڑاتے ہو	اور	تم بناتے ہو	مضبوط محل	شاید تم	ہمیشہ رہو گے
(راگیروں کا) مذاق اڑاتے ہو ○ اور مضبوط محل بناتے ہو اس امید پر کہ تم ہمیشہ رہو گے ○ اور					

## إِذَا بَطِشْتُمْ بَطِشْتُمْ جَبَّارِينَ ﴿۱۳۰﴾ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَ

إِذَا	بَطِشْتُمْ	بَطِشْتُمْ	جَبَّارِينَ ﴿۱۳۰﴾	فَاتَّقُوا	اللَّهَ	وَ
جب	تم پکڑتے ہو	(تو) پکڑتے ہو	بڑی بیدردی سے	تو ڈرو	اللہ (سے)	اور
جب کسی کو پکڑتے ہو تو بڑی بیدردی سے پکڑتے ہو ○ تو اللہ سے ڈرو اور						

## أَطِيعُونَ ﴿۱۳۱﴾ وَاتَّقُوا الَّذِي آمَدَّكُمْ بِمَا

أَطِيعُونَ ﴿۱۳۱﴾	وَ	اتَّقُوا	الَّذِي	آمَدَّكُمْ	بِمَا
اطاعت کرو میری	اور	ڈرو	(اس سے) جس نے	مدد کی تمہاری	(ان چیزوں سے) جو
میری اطاعت کرو ○ اور اس سے ڈرو جس نے تمہاری ان چیزوں سے مدد کی جو					

## تَعْلَمُونَ ﴿۱۳۲﴾ آمَدَّكُمْ بِأَنْعَامٍ وَبَنِينَ ﴿۱۳۳﴾ وَجَنَّتْ وَ

تَعْلَمُونَ ﴿۱۳۲﴾	آمَدَّكُمْ	بِأَنْعَامٍ وَبَنِينَ ﴿۱۳۳﴾	وَ	جَنَّتْ	وَ
تم جانتے ہو	اس نے مدد کی تمہاری	چوپایوں اور بیٹوں کے ساتھ	اور	باغوں	اور
تمہیں معلوم ہیں ○ اس نے جانوروں اور بیٹوں کے ساتھ تمہاری مدد کی ○ اور باغوں اور					

۱..... یہ لوگ سر راہ بلند عمارتیں بناتے، وہاں بیٹھ کر راہ چلنے والوں کو پریشان کرتے اور ان کا مذاق اڑاتے تھے۔ قوم عاد کی اس روش کے نظارے ہمارے آج کے معاشرے میں بھی بکثرت دیکھے جا رہے ہیں، جیسے چوراہوں یا گلیوں میں کھڑے ہو کر گزرنے والوں کو تنگ کرنا، کسی معذور شخص کو آتا دیکھ کر اس کا مذاق اڑانا، راہ چلتی خواتین پر آوازیں کسنا اور ان سے نکرانا، راستہ معلوم کرنے والے کو غلط راستہ بتا دینا، راستے میں کوڑا کرکٹ پھینک دینا، گلیوں میں گنداپانی چھوڑ دینا، کھدائی کر کے کئی دنوں تک بلاوجہ چھوڑے رکھنا، راستوں میں غیر قانونی تعمیرات کرنا وغیرہ۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ہدایت عطا فرمائے۔

عُيُونٍ ۱۳۳ اِنِّیْۤ اَخَافُ عَلَیْكُمْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ط ۱۳۵

عُیُونٍ ۱۳۳	اِنِّیْۤ	اَخَافُ	عَلَیْكُمْ	عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ۱۳۵
چشموں (سے)	بیشک میں	خوف کرتا ہوں	تم پر	ایک بڑے دن کے عذاب (کا)

چشموں سے ○ بیشک مجھے تم پر ایک بڑے دن کے عذاب کا ڈر ہے ○

قَالُوا سَوَاءٌ عَلَیْنَا أَوْ عَظَّتْ أَمْ لَمْ تَكُنْ

قَالُوا	سَوَاءٌ	عَلَیْنَا ۱۳۶	أَوْ عَظَّتْ	أَمْ	لَمْ تَكُنْ
(قوم نے) کہا	برابر (ہے)	ہمارے اوپر	کیا تم نصیحت کرو	یا	تم نہ ہو

قوم نے کہا: ہمارے اوپر برابر ہے کہ آپ ہمیں نصیحت کریں یا آپ نصیحت کرنے والوں

مِّنَ الْوَعِظِیْنَ ۱۳۶ اِنْ هٰذَا اِلَّا خُلُقٌ اَلَوَّلِیْنَ ۱۳۷ وَ

مِّنَ الْوَعِظِیْنَ ۱۳۶	اِنْ	هٰذَا	اِلَّا	خُلُقٌ اَلَوَّلِیْنَ ۱۳۷	وَ
نصیحت کرنے والوں میں سے	نہیں	یہ	مگر	پہلے لوگوں کی عادت، گھڑی ہوئی باتیں	اور

میں سے نہ ہوں ○ وہ تو صرف پہلے لوگوں کی بنائی ہوئی جھوٹی باتیں ہیں ○ اور

مَا نَحْنُ بِمُعَذِّبِیْنَ ۱۳۸ فَكَدَّبُوهُ فَاهْلَكْنٰهُمْ ط اِنَّ

مَا	نَحْنُ	بِمُعَذِّبِیْنَ ۱۳۸	فَكَدَّبُوهُ	فَاهْلَكْنٰهُمْ ط	اِنَّ
نہیں	ہم	عذاب دیئے جانے والے	تو انہوں نے جھٹلایا اسے	تو ہم نے ہلاک کر دیا انہیں	بیشک

ہمیں عذاب نہیں دیا جائے گا ○ تو انہوں نے اسے جھٹلایا تو ہم نے انہیں ہلاک کر دیا، بیشک

فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةٌ ط وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۱۳۹ وَاِنَّ

فِیْ ذٰلِكَ	لَاٰیَةٌ ط	وَمَا كَانَ	اَكْثَرُهُمْ	مُّؤْمِنِیْنَ ۱۳۹	وَ	اِنَّ
اس میں	ضرور نشانی (ہے)	اور	نہ تھے	ان میں اکثر	ایمان والے	اور

اس میں ضرور نشانی ہے اور ان میں اکثر مسلمان نہ تھے ○ اور بیشک

۱..... قوم عادی حضرت ہود علیہ السلام کی نصیحتوں کا جواب یہ دیا کہ ”آپ ہمیں نصیحت کریں یا نہ کریں، ہمارے لئے دونوں چیزیں برابر ہیں، ہم کسی طرح آپ کی نہ بات مانیں گے اور نہ دعوت دین قبول کریں گے۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ کافر نہ روش ہے۔ افسوس کہ فی زمانہ ہمارے معاشرے کی حالت ایسی ہو چکی ہے کہ اگر کسی کو سمجھایا جائے تو وہ ماننے کو تیار نہیں ہوتا اور اگر سمجھانے والا مرتبے میں کم ہو تو جسے سمجھایا جائے وہ اپنی بات پر اڑ جاتا ہے اور دوسرے کی بات ماننا اپنے لئے توہین سمجھتا ہے اور نصیحت کرنے کو اپنی عزت کا مسئلہ بنالیتا ہے۔



## رَبِّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿۱۳۰﴾ كَذَبَتْ ثَمُودُ

رَبِّكَ	لَهُوَ	الْعَزِيزُ	الرَّحِيمُ ﴿۱۳۰﴾	كَذَبَتْ	ثَمُودُ
تمہارا رب	ضرور وہی	عزت والا، غلبے والا	مہربان (ہے)	جھٹلایا	ثمود (نے)

تمہارا رب ہی غلبے والا مہربان ہے ○ قوم ثمود نے رسولوں کو

## الْمُرْسَلِينَ ﴿۱۳۱﴾ إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ صَالِحٌ أَلَا تَتَّقُونَ ﴿۱۳۲﴾

الْمُرْسَلِينَ ﴿۱۳۱﴾	إِذْ	قَالَ	لَهُمْ	أَخُوهُمْ	صَالِحٌ	أَلَا تَتَّقُونَ ﴿۱۳۲﴾
رسولوں (کو)	جب	کہا	ان سے	ان کے (قوی) بھائی	صالح (نے)	کیا تم ڈرتے نہیں

جھٹلایا ○ جب ان سے ان کے ہم قوم صالح نے فرمایا: کیا تم ڈرتے نہیں؟ ○

## إِنِّي نَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿۱۳۳﴾ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَ

إِنِّي	نَكُمْ	رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿۱۳۳﴾	فَاتَّقُوا	اللَّهَ	وَ
بیشک میں	تمہارے لیے	ایک امانتدار رسول (ہوں)	تو ڈرو	اللہ (سے)	اور

بیشک میں تمہارے لیے امانتدار رسول ہوں ○ تو اللہ سے ڈرو اور

## أَطِيعُونَ ﴿۱۳۴﴾ وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِنْ أَجَرِي

أَطِيعُونَ ﴿۱۳۴﴾	وَ	مَا أَسْأَلُكُمْ	عَلَيْهِ	مِنْ أَجْرٍ	إِنْ	أَجَرِي
اطاعت کرو میری	اور	میں نہیں مانگتا تم سے	اس (تیلیف) پر	کوئی اجرت	نہیں	میرا اجر

میری اطاعت کرو ○ اور میں تم سے اس پر کوئی اجرت نہیں مانگتا، میرا اجر تو

## إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿۱۳۵﴾ أَتَشْرَكُونَ فِي مَا

إِلَّا	عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿۱۳۵﴾	أَتَشْرَكُونَ	فِي مَا
مگر	تمام جہانوں کے رب (کے ذمہ کرم) پر	کیا تمہیں چھوڑ دیا جائے گا	(ان نعمتوں) میں جو

اسی پر ہے جو سارے جہان کا رب ہے ○ کیا تم یہاں (دنیا) کی نعمتوں میں امن و امان کی حالت میں

۱..... حضرت انبیاء علیہم السلام و اسی اسرار الہیہ اور لوگوں کی عزت، مال آبرو وغیرہ سب کے امین ہوتے ہیں۔ خیانت اور نبوت جمع نہیں ہو سکتیں۔ ہمارے حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کو اہل مکہ نجین شریف سے محمد امین پکارتے تھے اور اعلان نبوت سے پہلے اور بعد میں بھی آپ کے پاس امانتیں رکھتے رہے اور اپنے فیصلے آپ سے کرواتے تھے۔ حدیث پاک میں ہے: جسے یہ پسند ہو کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم اس سے محبت کریں تو اسے چاہئے کہ سچ بولے اور امانت ادا کرے اور اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ دے۔ (شعب الایمان، ۷/۸۱، الحدیث: ۹۵۵۱)

هَٰؤُلَاءِ أَمْنِيْنَ ۝۱۳۶۱ فِي جَنَّتٍ وَعِيُونِ ۝۱۳۶۲ وَزُرُوعٍ ۝				
هَٰؤُلَاءِ	أَمْنِيْنَ ۝۱۳۶۱	فِي جَنَّتٍ وَعِيُونِ ۝۱۳۶۲	وَزُرُوعٍ ۝	وَزُرُوعٍ ۝
یہاں (دنیا میں ہیں)	امن و امان والے (ہوتے ہوئے)	باغوں اور چشموں میں	اور	اور کھیتوں
چھوڑ دیئے جاؤ گے؟ ○ باغوں اور چشموں میں ○ اور کھیتوں اور				
نَحْلٍ طَلْعُهَا هَضِيمٌ ۝۱۳۶۳ وَتَنْحِتُونَ مِنَ الْجِبَالِ				
نَحْلٍ	طَلْعُهَا	هَضِيمٌ ۝۱۳۶۳	وَتَنْحِتُونَ	مِنَ الْجِبَالِ
کھجوروں (میں)	جن کا شگوفہ	نرم و نازک (ہوتا ہے)	اور	تم تراشتے ہو
کھجوروں میں جن کا شگوفہ نرم و نازک ہوتا ہے ○ اور تم بڑی مہارت دکھاتے ہوئے				
بُيُوتًا فَرِهَيْنَ ۝۱۳۶۴ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا ۝۱۳۶۵				
بُيُوتًا	فَرِهَيْنَ ۝۱۳۶۴	فَاتَّقُوا	اللَّهَ	وَأَطِيعُوا ۝۱۳۶۵
گھر	بڑی مہارت رکھتے ہوئے	تو ڈرو	اللہ (سے)	اطاعت کرو میری
پہاڑوں میں سے گھر تراشتے ہو ○ تو اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو ○ اور				
لَا تُطِيعُوا أَمْرَ الْمُسْرِفِينَ ۝۱۳۶۶ الَّذِينَ يُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ ۝				
لَا تُطِيعُوا	أَمْرَ الْمُسْرِفِينَ ۝۱۳۶۶	الَّذِينَ	يُفْسِدُونَ	فِي الْأَرْضِ ۝
نہ مانو	حد سے بڑھنے والوں کا حکم	وہ لوگ جو	فساد پھیلاتے ہیں	زمین میں
حد سے بڑھنے والوں کے کہنے پر نہ چلو ○ وہ جو زمین میں فساد پھیلاتے ہیں اور				
لَا يُصْلِحُونَ ۝۱۳۶۷ قَالُوا إِنَّمَا أَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِينَ ۝۱۳۶۸ مَا				
لَا يُصْلِحُونَ ۝۱۳۶۷	قَالُوا	إِنَّمَا أَنْتَ	مِنَ الْمُسَحَّرِينَ ۝۱۳۶۸	مَا
اصلاح نہیں کرتے	(قوم نے) کہا	تم صرف	جادو کے شکار لوگوں میں سے (ہو)	نہیں
اصلاح نہیں کرتے ○ قوم نے کہا: تم ان میں سے ہو جن پر جادو ہوا ہے ○ تم تو				

۱..... مُسْبِحِينَ سے مراد مشرکین ہیں یا ان سے مراد وہ شخص ہیں جنہوں نے اونٹنی کو قتل کیا تھا۔



أَنْتَ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۖ فَأَتِ بَايَةَ ۚ إِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿۱۵۴﴾

أَنْتَ	إِلَّا	بَشَرٌ	مِّثْلُنَا	فَأَتِ بَايَةَ	إِنْ كُنْتَ	مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿۱۵۴﴾
تم	مگر	ایک آدمی	ہمارے جیسے	تو لے آؤ کوئی نشانی	اگر تم ہو	سچوں میں سے

ہم جیسے ہی ایک آدمی ہو، اگر تم سچے ہو تو کوئی نشانی لاؤ ○

قَالَ هٰذِهِ نَاقَةٌ ۖ لَهَا شِرْبٌ وَنَكْمٌ

قَالَ	هٰذِهِ	نَاقَةٌ (۱)	لَهَا	شِرْبٌ	و	نَكْمٌ
(صالح نے) فرمایا	یہ	اونٹنی (ہے)	(ایک دن) اس کیلئے	پینے کی باری	اور	تمہارے لئے

صالح نے فرمایا: یہ ایک اونٹنی ہے، ایک دن اس کے پینے کی باری ہے اور ایک معین دن

شِرْبُ يَوْمٍ مَّعْلُومٍ ﴿۱۵۵﴾ وَلَا تَسْهَوْهَا بِسُوءٍ ۖ فَيَأْخُذَكُمْ

شِرْبُ يَوْمٍ مَّعْلُومٍ ﴿۱۵۵﴾	و	لَا تَسْهَوْهَا	بِسُوءٍ	فَيَأْخُذَكُمْ
ایک معین دن کی پینے کی باری (ہے)	اور	تم نہ چھو نا اسے	برائی کے ساتھ	(اگر ایسا کیا) تو پکڑ لے گا تمہیں

تمہارے پینے کی باری ہے ○ اور تم اس اونٹنی کو برائی کے ساتھ نہ چھو نا ورنہ تمہیں بڑے دن کا

عَذَابٌ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿۱۵۶﴾ فَعَقَّرْهُ وَهَافًا صَبَحُوا أُنْدِ مِیْنِ ﴿۱۵۷﴾

عَذَابٌ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿۱۵۶﴾	فَعَقَّرْهُ وَهَافًا	صَبَحُوا	أُنْدِ مِیْنِ ﴿۱۵۷﴾
بڑے دن کا عذاب	تو انہوں نے پاؤں کی رگیں کاٹ دیں اس کی	تو دوہرے گئے	پچھتانے والے

عذاب پکڑ لے گا ○ تو انہوں نے اس کے پاؤں کی رگیں کاٹ دیں پھر صبح کو پچھتا رہے گئے ○

فَأَخَذَهُمُ الْعَذَابُ ۖ إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ

فَأَخَذَهُمُ	الْعَذَابُ	إِنَّ فِي ذٰلِكَ	لَآيَةً	وَمَا كَانَ
تو پکڑ لیا انہیں	عذاب (نے)	بیشک	اس میں	ضرور نشانی (ہے)

تو انہیں عذاب نے پکڑ لیا، بیشک اس میں ضرور نشانی ہے اور ان کے اکثر لوگ

۱۔ یہ اونٹنی قوم کے معجزہ طلب کرنے پر، ان کی خواہش کے مطابق، حضرت صالح علیہ السلام کی دعا سے پتھر سے نکلی تھی۔ اس کا سینہ ساٹھ گز کا تھا، جب اس کے پینے کا دن ہو تا تو وہ وہاں کا تمام پانی پی جاتی اور جب لوگوں کے پینے کا دن ہو تا تو اس دن نہ پیتی۔ ۲۔ اونٹنی کے پاؤں کی رگیں کاٹنے والے شخص کا نام قدر تھا اور چونکہ دیگر لوگ اس کے فعل سے راضی تھے اس لئے رگیں کاٹنے کی نسبت سب کی طرف کی گئی اور یہ اپنی سرکشی پر توجہ کرتے ہوئے نادان نہیں ہوئے تھے بلکہ نزول عذاب کے خوف سے پچھتا رہے تھے یا عذاب کا معاینہ کر کے نادان ہوئے تھے اور ایسے وقت کی ندامت کا کوئی فائدہ نہیں۔ ۳۔ یعنی قوم غمو و

اَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿۵۸﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ				
اَكْثَرُهُمْ	مُؤْمِنِينَ ﴿۵۸﴾	وَ	اِنَّ	رَبَّكَ
ان میں اکثر	ایمان والے	اور	بیشک	تمہارا رب
مسلمان نہ تھے ○ اور بیشک تمہارا رب ہی غلبے والا،				
الرَّحِيمِ ﴿۵۹﴾ كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوطٍ الْمُرْسَلِينَ ﴿۶۰﴾ اِذْ قَالَ لَهُمُ				
الرَّحِيمِ ﴿۵۹﴾	كَذَّبَتْ	قَوْمُ لُوطٍ الْمُرْسَلِينَ ﴿۶۰﴾	اِذْ	قَالَ
مہربان (ہے)	جھٹلایا	لوط کی قوم (نے) رسولوں (کو)	جب	فرمایا
مہربان ہے ○ لوط کی قوم نے رسولوں کو جھٹلایا ○ جب ان سے ان کے ہم قوم				
اَخُوهُمْ لَوْظَا لَا تَتَّقُونَ ﴿۶۱﴾ اِنِّي لَكُمْ				
اَخُوهُمْ	لَوْظَا	اَلَا تَتَّقُونَ ﴿۶۱﴾	اِنِّي	لَكُمْ
ان کے (قوی) بھائی	لوط (نے)	کیا تم ڈرتے نہیں	بیشک میں	تمہارے لیے
لوط نے فرمایا: کیا تم نہیں ڈرتے؟ ○ بیشک میں تمہارے لیے				
رَسُوْلٌ اٰمِيْنٌ ﴿۶۲﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاطِيعُوْنَ ﴿۶۳﴾ وَ				
رَسُوْلٌ اٰمِيْنٌ ﴿۶۲﴾	فَاتَّقُوا	اللّٰهَ	وَ	اطِيعُوْنَ ﴿۶۳﴾
ایک امانت دار رسول (ہوں)	تو ڈرو	اللہ (سے)	اور	اطاعت کرو میری
امانت دار رسول ہوں ○ تو اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو ○ اور				
مَا اَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِنْ اَجْرِي اِلَّا				
مَا اَسْأَلُكُمْ	عَلَيْهِ	مِنْ اَجْرٍ	اِنْ	اَجْرِي
میں نہیں مانگتا تم سے	اس (تبلیغ) پر	کوئی اجرت	نہیں	میرا اجر
میں اس پر تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا، میرا اجر تو صرف				

(پچھلے صفحہ کا مابقیہ) پر آنے والے عذاب میں ضرور عبرت کی نشانی ہے کہ نبی علیہ السلام کی صداقت پر نشانی ظاہر ہو جانے کے بعد بھی کفر پر قائم رہنا نزول عذاب کا سبب ہے۔



مردوں سے بد فعلی کرنے پر قوم کو سخت تہدید

## عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٦٣﴾ أَتَأْتُونَ الذُّكْرَانَ

عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٦٣﴾	أَتَأْتُونَ	الذُّكْرَانَ ﴿١﴾
تمام جہانوں کے رب (کے ذمہ کرم) پر	کیا تم (براکام کرنے) آتے ہو	مردوں (کے پاس)

رب العالمین کے ذمے ہے ○ کیا تم لوگوں میں سے مردوں سے

## مِنَ الْعَالَمِينَ ﴿١٦٥﴾ وَتَذَرُونَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ

مِنَ الْعَالَمِينَ ﴿١٦٥﴾	و	تَذَرُونَ	مَا	خَلَقَ	لَكُمْ	رَبُّكُمْ
جہان والوں میں سے	اور	چھوڑتے ہو	(انہیں) جو	بنائیں	تمہارے لیے	تمہارے رب نے

بد فعلی کرتے ہو ○ اور اپنی بیویوں کو چھوڑتے ہو جو تمہارے لیے تمہارے رب نے

## مِّنْ أَرْوَاجِكُمْ ۖ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ عَادُونَ ﴿١٦٦﴾ قَالُوا لَيْنَ

مِّنْ أَرْوَاجِكُمْ	بَلْ	أَنْتُمْ	قَوْمٌ عَادُونَ ﴿١٦٦﴾	قَالُوا	لَيْنَ
تمہاری بیویاں	بلکہ	تم	حد سے بڑھنے والے لوگ (ہو)	انہوں نے کہا	ضرور اگر

بنائی ہیں بلکہ تم لوگ حد سے بڑھنے والے ہو ○ انہوں نے کہا: اے لوط!

## لَمْ تَنْتَه يَلُوطُ ۖ لَتَكُونَنَّ مِنَ الْمُخْرَجِينَ ﴿١٦٧﴾ قَالَ

لَمْ تَنْتَه	يَلُوطُ	لَتَكُونَنَّ	مِنَ الْمُخْرَجِينَ ﴿١٦٧﴾	قَالَ
تم باز نہ آئے	اے لوط	(تو) ضرور ہو جاؤ گے	نکال دیئے جانے والوں میں سے	(لوط نے) فرمایا

اگر تم باز نہ آئے تو ضرور نکال دیئے جاؤ گے ○ لوط نے فرمایا:

## إِنِّي لَعَمْرِكُمْ مِنَ الْفَالِئِينَ ﴿١٦٨﴾ رَبِّ نَجِّنِي

إِنِّي	لَعَمْرِكُمْ	مِنَ الْفَالِئِينَ ﴿١٦٨﴾	رَبِّ	نَجِّنِي
بیٹھ میں	تمہارے کام سے	شدید نفرت کرنے والوں میں سے (ہوں)	اے میرے رب	بچا کر رکھنا مجھے

میں تمہارے کام سے شدید نفرت کرنے والوں میں سے ہوں ○ اے میرے رب! مجھے اور

۱..... اس آیت کا ایک معنی یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کیا مخلوق میں ایسے قبیح اور ذلیل فعل کے لئے تمہیں روکے ہو، دنیا جہاں کے اور لوگ بھی تو ہیں، انہیں دیکھ کر تمہیں شرمانا چاہئے۔ اور یہ معنی بھی ہو سکتا ہے کہ کثیر عورتیں موجود ہوتے ہوئے بھی تم مردوں کے ساتھ خبیث فعل کے مرتکب ہوتے ہو۔ مروی ہے کہ اس قوم کو یہ خبیث عمل شیطان نے سکھایا تھا۔ حدیث پاک میں ہے کہ ”اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) اس شخص کی طرف رحمت کی نظر نہیں فرمائے گا جو کسی مرد یا عورت کے پچھلے مقام میں دخلی کرے۔“ (ترمذی، ۳۸۸/۲، الحدیث: ۱۱۹۸)

## وَأَهْلِي مَسَايَعَلُونَ ﴿١٢٩﴾ فَجَئِنِيهِ وَ

و	أَهْلِي	مَسَا	يَعْسَلُونَ ﴿١٢٩﴾	فَجَئِنِيهِ	و
اور	میرے گھر والوں (کو)	(اس کام) سے جو	وہ لوگ کرتے ہیں	تو ہم نے نجات دی اسے	اور

میرے گھر والوں کو ان کے اعمال سے محفوظ رکھ ○ تو ہم نے اسے

## أَهْلَهُ أَجْمَعِينَ ﴿١٣٠﴾ إِلَّا عَجُوزًا فِي الْغُبَرِينَ ﴿١٣١﴾ ثُمَّ

ثُمَّ	أَهْلَهُ أَجْمَعِينَ ﴿١٣٠﴾	إِلَّا	عَجُوزًا ﴿١٣١﴾	فِي الْغُبَرِينَ ﴿١٣١﴾	ثُمَّ
پھر	اس کے سب گھر والوں (کو)	مگر	ایک بڑھیا	(جو) پیچھے رہ جانے والوں میں سے (تھی)	پھر

اور اس کے سب گھر والوں کو نجات بخشی ○ مگر ایک بڑھیا جو پیچھے رہ جانے والوں میں سے تھی ○ پھر

## دَمَرْنَا الْآخَرِينَ ﴿١٣٢﴾ وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَطَرًا فَسَاءَ

دَمَرْنَا	الْآخَرِينَ ﴿١٣٢﴾	و	أَمْطَرْنَا	عَلَيْهِمْ	مَطَرًا ﴿١٣٢﴾	فَسَاءَ
ہم نے ہلاک کر دیا	دوسروں (کو)	اور	ہم نے برسائی	ان پر	ایک بارش	تو کتنی بری (تھی)

ہم نے دوسروں کو ہلاک کر دیا ○ اور ہم نے ان پر ایک خاص بارش برسائی تو

## مَطَرُ الْمُنْذَرِينَ ﴿١٣٣﴾ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ

مَطَرُ الْمُنْذَرِينَ ﴿١٣٣﴾	إِنَّ	فِي ذَلِكَ	لَآيَةً	و	مَا كَانَ	أَكْثَرُهُمْ
ڈرائے جانے والوں کی بارش	بیشک	اس میں	ضرور نشانی (ہے)	اور	نہ تھے	ان میں اکثر

ڈرائے جانے والوں کی بارش کتنی بری تھی ○ بیشک اس میں ضرور نشانی ہے اور ان میں اکثر

## مُؤْمِنِينَ ﴿١٣٤﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿١٣٥﴾

مُؤْمِنِينَ ﴿١٣٤﴾	و	إِنَّ	رَبَّكَ	لَهُوَ	الْعَزِيزُ	الرَّحِيمُ ﴿١٣٥﴾
ایمان والے	اور	بیشک	تمہارا رب	ضرور وہی	عزت والا، غلبے والا	مہربان (ہے)

مسلمان نہ تھے ○ اور بیشک تمہارا رب ہی غلبے والا، مہربان ہے ○

۱..... یہ بڑھیا حضرت لوط علیہ السلام کی بیوی تھی، یہ چونکہ اپنی قوم کے فعل پر راضی تھی اور جو گناہ پر راضی ہو وہ بھی گناہ کرنے والے کے علم میں ہوتا ہے اسی لئے یہ بڑھیا بھی عذاب میں گرفتار ہوئی۔ ۲..... قوم لوط پر پتھروں کی یا گندھک اور آگ کی خاص بارش برسائی گئی تھی۔



كَذَّبَ أَصْحَابُ بُيُوتِ الْمُرْسَلِينَ ۖ إِذْ قَالَ لَهُمْ شُعَيْبٌ

كَذَّبَ	أَصْحَابُ بُيُوتِ الْمُرْسَلِينَ ۖ	إِذْ	قَالَ	لَهُمْ	شُعَيْبٌ
جھٹلایا	ایک (جنگل) والوں (نے)	رسولوں (کو)	جب	فرمایا	ان سے

ایک (جنگل) والوں نے رسولوں کو جھٹلایا ○ جب ان سے شعیب نے فرمایا:

أَلَا تَتَّقُونَ ۚ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ۖ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَ

أَلَا تَتَّقُونَ ۚ	إِنِّي	لَكُمْ	رَسُولٌ أَمِينٌ ۖ	فَاتَّقُوا	اللَّهَ وَ
کیا تم ڈرتے نہیں	بیشک میں	تمہارے لیے	امانتدار رسول (ہوں)	تو ڈرو	اللہ (سے)

کیا تم ڈرتے نہیں ○ بیشک میں تمہارے لیے امانتدار رسول ہوں ○ تو اللہ سے ڈرو اور

أَطِيعُونَ ۚ وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۖ إِنْ أَجْرِي

أَطِيعُونَ ۚ	وَ	مَا أَسْأَلُكُمْ	عَلَيْهِ	مِنْ أَجْرٍ ۖ	إِنْ أَجْرِي
اطاعت کرو میری	اور	میں نہیں مانگتا تم سے	اس (تبلیغ) پر	کوئی اجرت	نہیں

میری اطاعت کرو ○ اور میں اس (تبلیغ) پر تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا، میرا اجر تو

إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۖ أَوفُوا الْكَيْلَ وَلَا تَكُونُوا

إِلَّا	عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۖ	أَوْفُوا	الْكَيْلَ	وَلَا تَكُونُوا
مگر	تمام جہانوں کے رب (کے ذمہ کرم) پر	(اے لوگو!) پورا کرو	ناپ	اور نہ ہو جاؤ

اسی پر ہے جو سارے جہان کا رب ہے ○ (اے لوگو!) ناپ پورا کرو اور ناپ تول کو

مِنَ الْخُسْرِ ۖ وَزِنُوا بِالْقِسْطِ الْمُسْتَقِيمِ ۚ وَلَا تَبْخَسُوا

مِنَ الْخُسْرِ ۖ	وَزِنُوا	بِالْقِسْطِ الْمُسْتَقِيمِ ۚ	وَلَا تَبْخَسُوا
گھٹانے والوں میں سے	اور تولو	بالکل درست ترازو سے	اور کم کر کے نہ دو

گھٹانے والوں میں سے نہ ہو جاؤ ○ اور بالکل درست ترازو سے تولو ○ اور لوگوں کو

۱..... تمام انبیاء کرام علیہم السلام اللہ تعالیٰ کے خوف اور اس کی اطاعت اور عبادت میں اخلاص کا حکم دیتے اور رسالت کی تبلیغ پر کوئی اجرت نہیں لیتے تھے، اس لئے سب نے ہی اجرت لینے کی نفی فرمائی۔ ۲..... ناپ تول میں کمی کرنا، لوگوں کو ان کی چیزیں کم کر کے دینا، برہنہ اور لوٹ مار نیز کھیتیاں بر باد کر کے زمین میں فساد پھیلانا، لوگوں کی عادت تھی اس لئے حضرت شعیب علیہ السلام نے انہیں ان کاموں سے منع فرمایا اور عذاب الہی سے ڈرایا۔ اس سے معلوم ہوا کہ نبی علیہ السلام صرف عبادت ہی سکھانے نہیں آتے بلکہ معاملات، اخلاقیات اور سیاسیات سب کی صحیح تعلیم بھی ان کے منصب نبوت میں داخل ہے۔

النَّاسِ أَشْيَاءَ هُمْ وَلَا تَعْتَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ۖ وَاتَّقُوا

النَّاسِ	أَشْيَاءَ هُمْ	وَلَا تَعْتَوْا	فِي الْأَرْضِ	مُفْسِدِينَ ۖ	وَاتَّقُوا
لوگوں (کو)	ان کی چیزیں	اور	زمین میں	فساد پھیلاتے ہوئے	اور ڈرو

ان کی چیزیں کم کر کے نہ دو اور زمین میں فساد پھیلاتے نہ پھرو ○ اور اس سے ڈرو

الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالْحِجَّةَ الْأُولَى ۖ قَالُوا إِنَّكَ أَنْتَ

الَّذِي	خَلَقَكُمْ	وَالْحِجَّةَ الْأُولَى ۖ	قَالُوا	إِنَّكَ أَنْتَ
(اس سے) جس نے	پیدا کیا تمہیں	اور	پہلی مخلوق (کو)	(قوم نے) کہا تم صرف

جس نے تمہیں اور پہلی مخلوق کو پیدا کیا ○ قوم نے کہا: (اے شعیب!) تم تو

مِنَ الْمَسْحَرِينَ ۖ وَمَا أَنْتَ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا

مِنَ الْمَسْحَرِينَ ۖ	وَمَا أَنْتَ إِلَّا	بَشَرٌ	مِّثْلُنَا
جادو کے شکار لوگوں میں سے (ہو)	اور	نہیں	تم مگر ایک آدمی ہمارے جیسے

ان میں سے ہو جن پر جادو ہوا ہے ○ تم تو ہمارے جیسے ایک آدمی ہی ہو

وَإِنْ نَّظُنُّكَ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ ۖ فَاسْقُطْ عَلَيْنَا كِسْفًا

وَإِنْ نَّظُنُّكَ	لَمِنَ الْكَاذِبِينَ ۖ	فَاسْقُطْ	عَلَيْنَا	كِسْفًا
اور بیشک	ہم سمجھتے ہیں تجھے	ضرور جھوٹوں میں سے	تو گر ادو	ہم پر کوئی ٹکرا

اور بیشک ہم تمہیں جھوٹوں میں سے سمجھتے ہیں ○ تو ہم پر آسمان کا کوئی ٹکرا

مِّنَ السَّمَاءِ إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ۖ قَالَ رَبِّي

مِّنَ السَّمَاءِ	إِنْ كُنْتَ	مِنَ الصَّادِقِينَ ۖ	قَالَ	رَبِّي
آسمان سے (کا)	اگر	تم ہو	پتوں میں سے	(شعیب نے) فرمایا میرا رب

گر ادو اگر تم سچے ہو ○ شعیب نے فرمایا: میرا رب

قوم کا گستاخانہ جواب

قوم کی طرف سے نزول عذاب کا مطالبہ اور انہیں جواب

۱..... انبیاء علیہم السلام کو اپنے جیسا بشر کہہ کر ان کی تحقیر کرنا کافروں کا عمومی طریقہ رہا ہے۔

۲..... حضرت شعیب علیہ السلام نے ان لوگوں کا جواب سن کر فرمایا: میرا رب عز و جل تمہارے اعمال کو اور جس عذاب کے تم مستحق ہو اسے خوب جانتا ہے، وہ اگر چاہے گا تو آسمان کا کوئی ٹکڑا تم پر گرا دے گا یا تم پر کوئی اور عذاب نازل کرنا اس کی مشیت میں ہو گا تو وہ تم پر عذاب نازل فرمادے گا۔



أَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿١٨٨﴾ فَكَذَّبُوهُ فَاقْتَدَهُمُ

أَعْلَمُ	بِمَا	تَعْمَلُونَ ﴿١٨٨﴾	فَكَذَّبُوهُ	فَاقْتَدَهُمُ
خوب جانتا ہے	(اس) کو جو	تم عمل کرتے ہو	تو انہوں نے جھٹلایا اسے	تو پکڑ لیا انہیں

تمہارے اعمال کو خوب جانتا ہے ○ تو انہوں نے اسے جھٹلایا تو انہیں شامیانے والے

عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ ۖ إِنَّهُ كَانَ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿١٨٩﴾ إِنَّ

عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ (۱)	إِنَّهُ	كَانَ	عَذَابُ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿١٨٩﴾	إِنَّ
شامیانے والے دن کے عذاب (نے)	بیشک وہ	تھا	بڑے دن کا عذاب	بیشک

دن کے عذاب نے پکڑ لیا بیشک وہ بڑے دن کا عذاب تھا ○ بیشک

فِي ذَلِكَ لَآيَةٌ ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِينَ ﴿١٩٠﴾ وَ

فِي ذَلِكَ	لَآيَةٌ	وَمَا كَانَ	أَكْثَرُهُمْ	مُّؤْمِنِينَ ﴿١٩٠﴾	وَ
اس میں	ضرور نشانی (ہے)	اور	نہ تھے	ان میں اکثر	ایمان والے

اس میں ضرور نشانی ہے اور ان کے اکثر لوگ مسلمان نہ تھے ○ اور

إِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿١٩١﴾ وَإِنَّهُ

إِنَّ	رَبَّكَ	لَهُوَ	الْعَزِيزُ	الرَّحِيمُ ﴿١٩١﴾	وَ	إِنَّهُ
بیشک	تمہارا رب	ضرور وہی	عزت والا، غلبے والا	مہربان (ہے)	اور	بیشک وہ (قرآن)

بیشک تمہارا رب ہی غلبے والا، مہربان ہے ○ اور بیشک یہ قرآن

لَتَنْزِيلُ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٩٢﴾ نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ ﴿١٩٣﴾ عَلَى قَلْبِكَ

لَتَنْزِيلُ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٩٢﴾	نَزَلَ بِهِ	الرُّوحُ الْأَمِينُ ﴿١٩٣﴾ (۲)	عَلَى قَلْبِكَ
ضرور تمام جہانوں کے رب کا اتارا ہوا (ہے)	اتارا ہے اسے	روح الامین (نے)	تمہارے دل پر

رب العالمین کا اتارا ہوا ہے ○ اسے روح الامین لے کر نازل ہوئے ○ تمہارے دل پر

۱..... اس عذاب کی صورت یہ ہوتی کہ انہیں شدید گرمی پہنچی، ہوا بند ہوئی اور سات دن گرمی کے عذاب میں گرفتار رہے۔ یہ خانوں میں جالتے وہاں اور زیادہ گرمی پاتے۔ اس کے بعد ایک بادل آیا سب اس کے نیچے آکے جمع ہو گئے تو اس سے آگ برسی اور سب جل گئے۔ ۲..... حضرت جبریل علیہ السلام کو "روح" اس لئے کہا گیا کہ جس طرح روح بدن کی زندگی کا سبب ہوتی ہے اسی طرح حضرت جبریل علیہ السلام مکلف لوگوں کے دلوں کی زندگی کا سبب ہیں کیونکہ یہ وحی لے کر نازل ہوتے ہیں جس سے جہالت کے سبب مردوں کو علم و معرفت پا کر زندہ ہوتے ہیں اور آپ علیہ السلام کو امین اس لئے۔

لِتَكُونَنَّ مِنَ السُّنْدِ رَائِيْنَ ۝۱۹۳۱ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُبِينٍ ۝۱۹۵۱ وَإِنَّهُ

لِتَكُونَنَّ	مِنَ السُّنْدِ رَائِيْنَ ۝۱۹۳۱	بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُبِينٍ ۝۱۹۵۱	وَ	إِنَّهُ
تاکہ تم ہو جاؤ	ڈر سنانے والوں میں سے	روشن عربی زبان میں	اور	بیشک وہ (یعنی اس کا ذکر)

تاکہ تم ڈر سنانے والوں میں سے ہو جاؤ ○ روشن عربی زبان میں ○ اور بیشک

لَفِي زُبُرِ الْأَوَّلِينَ ۝۱۹۶۱ أَوَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ آيَةٌ أَنْ

لَفِي زُبُرِ الْأَوَّلِينَ ۝۱۹۶۱	أَوَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ	آيَةٌ	أَنْ
ضرور پہلی کتابوں میں (موجود) ہے	اور کیا نہ تھی	ان کے لیے	نشانی (یہ بات) کہ

اس کا ذکر پہلی کتابوں میں موجود ہے ○ اور کیا یہ بات ان کے لیے نشانی نہ تھی کہ

يَعْلَمُهُ عَلَيْكَ ابْنِي إِسْرَءِيلَ ۝۱۹۷۱ وَلَوْ نَزَّلْنَاهُ

يَعْلَمُهُ	عَلَيْكَ ابْنِي إِسْرَءِيلَ ۝۱۹۷۱	وَ	لَوْ	نَزَّلْنَاهُ
جانتے ہیں اس (نبی) کو	بنی اسرائیل کے علماء	اور	اگر	ہم اتارتے اس (قرآن) کو

اس نبی کو بنی اسرائیل کے علماء جانتے ہیں ○ اور اگر ہم اسے

عَلَىٰ بَعْضِ الْأَعْجَبِينَ ۝۱۹۸۱ فَقَرَأَهُ عَلَيْهِمْ مَا كَانُوا بِهِ

عَلَىٰ بَعْضِ الْأَعْجَبِينَ ۝۱۹۸۱	فَقَرَأَهُ	عَلَيْهِمْ	مَا كَانُوا	بِهِ
غیر عربیوں میں سے کسی پر	پھر وہ پڑھتا اسے	ان پر (کے سامنے)	(تب بھی) وہ نہ تھے	اس پر

کسی غیر عربی شخص پر اتارتے ○ پھر وہ ان کے سامنے قرآن کو پڑھتا جب بھی وہ اس پر

مُؤْمِنِينَ ۝۱۹۹۱ كَذَلِكَ سَلَكْنَاهُ فِي قُلُوبِ الْمُجْرِمِينَ ۝۲۰۰۱

مُؤْمِنِينَ ۝۱۹۹۱	كَذَلِكَ	سَلَكْنَاهُ	فِي قُلُوبِ الْمُجْرِمِينَ ۝۲۰۰۱
ایمان لانے والے	اسی طرح	ہم نے داخل کر دیا اس (جھٹلانے) کو	مجرموں کے دلوں میں

ایمان لانے والے نہ تھے ○ یونہی ہم نے مجرموں کے دلوں میں اس قرآن کے جھٹلانے کو داخل کر دیا ہے ○

(پچھلے صفحہ کا حاشیہ) کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی کی امانت لے کر انبیاء علیہم السلام تک آپ ہی پہنچاتے تھے۔

۱..... کفار مکہ کے کفر و انکار کا ایک بنیادی سبب ان کا عناد تھا اس لئے وہ کسی طرح بھی قرآن مجید کو ماننے پر تیار نہ تھے۔ عناد، قبول حق کی راہ میں بہت بڑی رکاوٹ ہے کیونکہ جس کے دل میں عناد بھرا ہو اسے کتنے ہی تسلی بخش جوابات دیدیں اور دلائل پیش کر دیں، وہ قبول نہیں کرے گا۔ دنیاوی زندگی میں بھی عناد کا رویہ نقصان دہ ہے۔



لَا يُؤْمِنُونَ بِهِ حَتَّى يَرَوْا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ ۝۲۱

لَا يُؤْمِنُونَ	بِهِ	حَتَّى	يَرَوْا	الْعَذَابَ الْأَلِيمَ ۝۲۱
وہ ایمان نہ لائیں گے	اس پر	یہاں تک کہ	وہ دیکھ لیں	دردناک عذاب

وہ اس پر ایمان نہ لائیں گے یہاں تک کہ دردناک عذاب دیکھ لیں ○

فَيَا تَيْبَهُمْ بَعْتَهُ وَهُمْ لَا يُشْعُرُونَ ۝۲۲ فَيَقُولُوا هَلْ

فَيَا تَيْبَهُمْ	بَعْتَهُ	وَهُمْ	لَا يُشْعُرُونَ ۝۲۲	فَيَقُولُوا	هَلْ
تو وہ (عذاب) آجائے گا ان پر	اچانک	اور	وہ	انہیں خبر نہ ہوگی	پھر وہ کہیں گے کیا

تو وہ (عذاب) اچانک ان پر آجائے گا اور انہیں خبر (بھی) نہ ہوگی ○ پھر کہیں گے: کیا

نَحْنُ مُنْظَرُونَ ۝۲۳ أَفَعَدَّ ابْنَايَ تَتَّعِجُونَ ۝۲۴ أَفَرَأَيْتَ إِنْ

نَحْنُ	مُنْظَرُونَ ۝۲۳	أَفَعَدَّ ابْنَا	تَتَّعِجُونَ ۝۲۴	أَفَرَأَيْتَ	إِنْ
ہم	مہلت دیئے جائیں گے	تو کیا ہمارے	عذاب کو	وہ جلدی مانگتے ہیں	بھلا دیکھو اگر

ہمیں کچھ مہلت ملے گی؟ ○ تو کیا ہمارے عذاب کو جلدی مانگتے ہیں؟ ○ بھلا دیکھو تو کہ اگر

مَتَّعْنَاهُمْ سِنِينَ ۝۲۵ ثُمَّ جَاءَهُمْ مَا

مَتَّعْنَاهُمْ	سِنِينَ ۝۲۵	ثُمَّ	جَاءَهُمْ	مَا
ہم فائدہ اٹھانے دیں انہیں	کچھ سال	پھر	آجائے ان پر	(وہ عذاب) جس کا

ہم کچھ سال انہیں فائدہ اٹھانے دیں ○ پھر ان پر وہ (عذاب) آجائے جس کا

كَانُوا يُوعَدُونَ ۝۲۶ مَا أَغْنَىٰ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَسْتَعُونُ ۝۲۷

كَانُوا يُوعَدُونَ ۝۲۶	مَا	أَغْنَىٰ	عَنْهُمْ	مَا	كَانُوا يَسْتَعُونُ ۝۲۷
ان سے وعدہ کیا گیا تھا	(تو) کیا	کام آئے گا	ان سے (کے)	وہ جس سے	انہیں فائدہ اٹھانے دیا گیا تھا

ان سے وعدہ کیا گیا تھا ○ تو کیا وہ سامان ان کے کام آئے گا جس سے انہیں فائدہ اٹھانے (کا موقع) دیا گیا تھا ○

۱..... یعنی دنیا کی طویل زندگی اور عیش و عشرت کی بہتات کفار سے نہ تو عذاب الہی دور کر سکے گی اور نہ ہی اس کی شدت میں کوئی کمی کر سکے گی۔ ان آیات میں ان مسلمانوں کے لئے بھی عبرت ہے جو دنیا کی آسائشوں کے حصول میں مگن ہو کر اللہ تعالیٰ کی عبادت، اس کی یاد اور اس کے ذکر سے غافل ہیں۔ انہیں بھی ڈرانا چاہئے کہ کہیں یہ چیز ان کی آخرت تباہ نہ کر دے۔ حدیث پاک میں ہے ”جو شخص اپنی دنیا سے محبت کرتا ہے وہ اپنی آخرت کو نقصان پہنچاتا ہے اور جو اپنی آخرت سے محبت کرتا ہے وہ اپنی دنیا کو نقصان پہنچاتا ہے لہذا اٹھا ہونے والی پرانی ریتے والی کو ترجیح دو۔“ (مسند امام احمد، ۱/۱۲۵، الحدیث: ۱۹۷۱)

وَمَا أَهْلَكْنَا مِنْ قَرِيَةٍ إِلَّا لَهَا مُنْذِرُونَ ﴿٢٠٨﴾

و	مَا أَهْلَكْنَا	مِنْ قَرِيَةٍ	إِلَّا	لَهَا	مُنْذِرُونَ ﴿٢٠٨﴾
اور	ہم نے ہلاک نہیں کی	کوئی بستی	مگر	اس کے لئے	ڈرسانے والے (تھے)

اور ہم نے جو بستی بھی ہلاک کی اس کیلئے ڈرسانے والے تھے ○

ذِكْرَىٰ ﴿٢٠٩﴾ وَمَا كُنَّا ظَالِمِينَ ﴿٢٠٩﴾ وَمَا تَنْزِيلُ بِهِ

ذِكْرَىٰ	و	مَا كُنَّا	ظَالِمِينَ ﴿٢٠٩﴾	و	مَا تَنْزِيلُ بِهِ
نصیحت کرنے (کے لیے)	اور	ہم نہ تھے	ظلم کرنے والے	اور	لے کر نہیں اترے اسے

نصیحت کرنے کے لیے اور ہم ظالم نہ تھے ○ اور اس قرآن کو لے کر

الشَّيْطَانُ ﴿٢١٠﴾ وَمَا يَنْبَغِي لَهُمْ وَمَا يَسْتَطِيعُونَ ﴿٢١١﴾

الشَّيْطَانُ ﴿٢١٠﴾	و	مَا يَنْبَغِي	لَهُمْ	و	مَا يَسْتَطِيعُونَ ﴿٢١١﴾
شیاطین	اور	(قرآن لانے کی) لیاقت نہ تھی	ان کو	اور	نہ وہ (اس کی) طاقت رکھتے تھے

شیطان نہ اترے ○ اور نہ ہی وہ اس قابل تھے اور نہ وہ (اس کی) طاقت رکھتے ہیں ○

إِنَّهُمْ عَنِ السَّمْعِ لَعَزُؤُونَ ﴿٢١٢﴾ فَلَا تَدْعُ مَعَ اللَّهِ

إِنَّهُمْ	عَنِ السَّمْعِ	لَعَزُؤُونَ ﴿٢١٢﴾	فَلَا تَدْعُ	مَعَ اللَّهِ
بیشک وہ	سننے سے	ضرور دور کر دیئے گئے ہیں	تو تم عبادت نہ کرنا	اللہ کے ساتھ

وہ تو سننے کی جگہ سے دور کر دیئے گئے ہیں ○ تو اللہ کے سوا کسی دوسرے معبود کی

إِلَهًا آخَرَ فَتَكُونُ مِنَ الْمَعْدِيَّةِ ﴿٢١٣﴾ وَأَنْذِرْ

إِلَهًا آخَرَ	فَتَكُونُ	مِنَ الْمَعْدِيَّةِ ﴿٢١٣﴾	و	أَنْذِرْ
دوسرے معبود (کی)	(اگر ایسا کیا) تو تو ہو جائے گا	عذاب والوں میں سے	اور	(اے حبیب) تم ڈراؤ

عبادت نہ کرنا اور نہ تو عذاب والوں میں سے ہو جائے گا ○ اور اے محبوب!

۱..... اس سے مراد یہ ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام کی طرف جو وحی ہوتی ہے، اسے اللہ تعالیٰ نے محفوظ کر دیا ہے۔ جب تک کہ فرشتہ اسے نبی تک پہنچانہ دے اس سے پہلے شیاطین اس کو نہیں سن سکتے۔

۲..... اس آیت میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم سے خطاب کے ذریعے آپ کی امت کو حکم دیا گیا کہ جب تم نے کافروں کا حال جان لیا تو تم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے معبود کی عبادت نہ کرنا اور نہ تم بھی عذاب پانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔



## عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ ﴿٢١٣﴾ وَاخْفُضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ

عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ ﴿٢١٣﴾	وَ	اخْفُضْ	جَنَاحَكَ	لِمَنِ
اپنے قریبی رشتہ داروں (کو)	اور	جھکاؤ، بچھاؤ	اپنی (رحمت کا) بازو	(اس) کے لیے جس نے

اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈراؤ ○ اور اپنے پیروکار مسلمانوں کے لیے

## اتَّبِعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٢١٤﴾ فَإِنْ عَصَوْكَ فَقُلْ

اتَّبِعَكَ	مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٢١٤﴾	فَإِنْ	عَصَوْكَ	فَقُلْ
پیروی کی تمہاری	ایمان والوں میں سے	پھر اگر	وہ نافرمانی کریں تمہاری	تو تم کہہ دو

اپنی رحمت کا بازو بچھاؤ ○ پھر اگر وہ تمہارا حکم نہ مانیں تو فرما دو

## إِنِّي بَرِيءٌ مِّمَّا تَعْمَلُونَ ﴿٢١٥﴾ وَتَوَكَّلْ

إِنِّي	بَرِيءٌ	مِّمَّا	تَعْمَلُونَ ﴿٢١٥﴾	وَ	تَوَكَّلْ ﴿٢﴾
بیشک میں	بری، بیزار (ہوں)	(اس) سے جو	تم عمل کرتے ہو	اور	تم بھروسہ کرو

میں تمہارے اعمال سے بیزار ہوں ○ اور اس پر بھروسہ کرو

## عَلَى الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ ﴿٢١٦﴾ الَّذِي يَرَاكَ حِينَ تَقُومُ ﴿٢١٧﴾ وَ

عَلَى الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ ﴿٢١٦﴾	الَّذِي	يَرَاكَ	حِينَ	تَقُومُ ﴿٢١٧﴾	وَ
عزت والے، رحم فرمانے والے پر	جو	دیکھتا ہے تمہیں	جب	تم کھڑے ہوتے ہو	اور

جو عزت والا، رحم فرمانے والا ہے ○ جو تمہیں دیکھتا ہے جب تم کھڑے ہوتے ہو ○ اور

## تَقْلُبُكَ فِي السُّجْدَيْنِ ﴿٢١٨﴾ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿٢١٩﴾

تَقْلُبُكَ	فِي السُّجْدَيْنِ ﴿٢١٨﴾	إِنَّهُ	هُوَ	السَّمِيعُ	الْعَلِيمُ ﴿٢١٩﴾
تمہارے دورہ کرنے (کو)	نمازیوں میں	بیشک وہ	وہی	سننے والا	جاننے والا (ہے)

نمازیوں میں تمہارے دورہ فرمانے (کو) دیکھتا ہے۔ ○ بیشک وہی سننے والا جاننے والا ہے ○

۱..... ابتداء میں دین اسلام کی دعوت پوشیدہ طور پر جاری تھی، پھر اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حکم دیا کہ قریبی رشتہ داروں کو اسلام کی تبلیغ کریں۔ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قریبی رشتہ دار بنی ہاشم اور بنی مطلب ہیں۔ انہیں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے احسانِ عذاب الہی سے ڈرایا اور خدا کا خوف دلایا۔ ۲..... توکل کا معنی یہ ہے کہ آدمی اپنا کام اس کے سپرد کر دے جو اس کے کام کا حقیقی مالک اور اسے نفع و نقصان پہنچانے پر حقیقتاً قادر ہے اور وہ حقیقت میں صرف اللہ تعالیٰ ہے۔

شیاطین کس پر اترتے ہیں؟

هَلْ أَنْتَبَّكُمْ عَلَى مَنْ تَنْزَلُ الشَّيَاطِينُ ۚ تَنْزَلُ				
هَلْ	أَنْتَبَّكُمْ	عَلَى مَنْ	تَنْزَلُ	الشَّيَاطِينُ ۚ
کیا	میں بتا دوں تمہیں	کس پر	اترتے ہیں	شیاطین
کیا میں تمہیں بتا دوں کہ شیطان کس پر اترتے ہیں؟ ○ شیطان				
عَلَى كُلِّ أَقَابٍ أَثِيمٍ ۚ يُثْقُونَ السَّمْعَ وَ أَكْثَرُهُمْ				
عَلَى كُلِّ أَقَابٍ أَثِيمٍ ۚ	يُثْقُونَ	السَّمْعَ	وَ	أَكْثَرُهُمْ
ہر بڑے بہتان باندھنے والے، گناہگار پر	وہ (ان پر) ڈالتے ہیں	(اپنی) سنی ہوئی باتیں	اور	ان میں اکثر
بڑے بہتان باندھنے والے، گناہگار پر اترتے ہیں ○ شیطان اپنی سنی ہوئی باتیں (ان پر) ڈالتے ہیں اور ان میں اکثر				
كَذِبُونَ ۚ وَالشُّعْرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ ۚ أَلَمْ تَرَ				
كَذِبُونَ ۚ	وَ	الشُّعْرَاءُ	يَتَّبِعُهُمُ	الْغَاوُونَ ۚ
جھوٹے (ہیں)	اور	شاعر	پیروی کرتے ہیں ان کی	گمراہ لوگ
جھوٹے ہیں ○ اور شاعروں کی پیروی تو گمراہ لوگ کرتے ہیں ○ کیا تم نے نہ دیکھا				
أَنَّهُمْ فِي كُلِّ وَادٍ يَهَيُّونَ ۚ وَأَنَّهُمْ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ ۚ				
أَنَّهُمْ	فِي كُلِّ وَادٍ	يَهَيُّونَ ۚ	وَ	أَنَّهُمْ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ ۚ
کہ وہ	ہر وادی میں	بھٹکتے پھرتے ہیں	اور	یہ کہ وہ کہتے ہیں جو وہ نہیں کرتے
کہ شاعر ہر وادی میں بھٹکتے پھرتے ہیں ○ اور یہ کہ وہ ایسی بات کہتے ہیں جو کرتے نہیں ○				
إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَذَكَرُوا				
إِلَّا الَّذِينَ	آمَنُوا	وَ	عَمِلُوا	الصَّالِحَاتِ وَ
مگر	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے عمل کئے اچھے، نیک
مگر وہ جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے اعمال کئے اور اللہ کو				

شاعروں کا حال

مسلمان شاعروں کے  
اتھکے کا اندازہ نہیں

۱..... کفار کے کچھ شاعر رسول کریم ﷺ کے خلاف شعر بناتے اور یہ کہتے تھے کہ جیسا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہتے ہیں ایسا ہم بھی کہہ لیتے ہیں اور ان کی قوم کے گمراہ لوگ ان سے ان اشعار کو نقل کرتے تھے۔ چنانچہ ان آیات میں ان لوگوں کی مذمت فرمائی گئی ہے اور اس سے واضح ہو کہ شاعروں کا جھوٹے اور باطل اشعار لکھنا، انہیں پڑھنا، دوسروں کو سننا اور انہیں معاشرے میں رائج کرنا گمراہ لوگوں کا کام ہے۔ حدیث پاک میں ہے: ”اگر تم میں سے کسی شخص کا پیٹ پیپ سے بھر جائے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ (مذموم) شعروں سے بھر اڑاؤ۔“ (بخاری، ۱۳۲/۳، الحدیث: ۶۱۵۳)



# اللَّهُ كَثِيرًا ۖ أَوَّانْتَصَرُوا مِنْ بَعْدِ مَا ظَلَمُوا ۚ

اللَّهُ	كَثِيرًا	وَّ	أَوَّانْتَصَرُوا	مِنْ بَعْدِ	مَا	ظَلَمُوا (۱)
اللہ (کو)	کثرت (سے)	اور	بدلہ لیا	(اس کے) بعد	کہ	ان پر ظلم کیا گیا

کثرت سے یاد کیا اور مظلوم ہونے کے بعد بدلہ لیا

# وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ ۚ

وَّ	سَيَعْلَمُ	الَّذِينَ	ظَلَمُوا	أَيَّ مُنْقَلَبٍ	يَنْقَلِبُونَ (۲)
اور	عنقریب جان لیں گے	وہ لوگ جنہوں نے	ظلم کیا	کس کروٹ (پر)	وہ پلٹا کھائیں گے
اور عنقریب ظالم جان لیں گے کہ کس کروٹ پر پلٹا کھائیں گے ○					

رکوع: 07

آیات: 93

## سُورَةُ الْمَلِكِ مَكِّيَّةٌ

### بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ	اللَّهُ	الرَّحْمَنِ	الرَّحِيمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

# طَسَّ تِلْكَ آيَةُ الْقُرْآنِ وَكِتَابٍ مُبِينٍ ۚ هُدًى وَبُشْرَى

طَسَّ	تِلْكَ	آيَةُ الْقُرْآنِ وَكِتَابٍ مُبِينٍ ①	هُدًى	وَّ	بُشْرَى
حروف مقطعات	یہ	قرآن اور روشن کتاب کی آیتیں (ہیں)	ہدایت	اور	خوشخبری

طَسَّ، یہ قرآن اور روشن کتاب کی آیتیں ہیں ○ ایمان والوں کیلئے ہدایت

1۔ اس آیت میں مسلمان شاعروں کا استہزاء فرمایا گیا کیونکہ ان کے کلام میں کافر شاعروں کی طرح مذموم باتیں نہیں ہوتیں بلکہ وہ اشعار کی صورت میں اللہ تعالیٰ کی حمد، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعت، دین اسلام کی تعریف، وعظ و نصیحت اور کفار کی بدگوئیوں کا جواب لکھتے ہیں اور اس پر اجر و ثواب پاتے ہیں۔ یاد رہے کہ اشعار فی نغمہ برے نہیں کیونکہ وہ ایک کلام ہے، اگر اشعار اچھے ہیں تو وہ اچھا کلام ہے اور برے اشعار ہیں تو وہ برا کلام ہے، جیسا کہ حدیث پاک میں ہے: ”شعر ایک کلام ہے، اچھے اشعار اچھے کلام کی طرح ہیں اور برے اشعار برے کلام کی طرح ہیں۔“ (سنن الکبیری للبیہقی، ۱۱۰/۵، الحدیث: ۹۱۸۱)

## لِلْمُؤْمِنِينَ ۲۱ الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ

لِلْمُؤْمِنِينَ ۲۱	الَّذِينَ	يُقِيمُونَ	الصَّلَاةَ	وَيُؤْتُونَ	الزَّكَاةَ	وَهُمْ
ایمان والوں کیلئے	وہ لوگ جو	قائم رکھتے ہیں	نماز	اور	دیتے ہیں	زکوٰۃ اور وہ

اور خوشخبری ہے ○ وہ جو نماز قائم رکھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور وہ

## بِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقَتُونَ ۲۲ إِنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ

بِالْآخِرَةِ	هُمْ	يُوقَتُونَ ۲۲	إِنَّ	الَّذِينَ	لَا يُؤْمِنُونَ	بِالْآخِرَةِ
آخرت پر	وہ	یقین رکھتے ہیں	بیشک	وہ لوگ جو	ایمان نہیں لاتے	آخرت پر

آخرت پر یقین رکھتے ہیں ○ بیشک وہ لوگ جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے

## رَبِّئَا لَهُمْ أَعْمَالَهُمْ فَهُمْ يَعْمَهُونَ ۲۳ أُولَٰئِكَ

رَبِّئَا	لَهُمْ	أَعْمَالَهُمْ	فَهُمْ	يَعْمَهُونَ ۲۳	أُولَٰئِكَ
ہم نے خوشمنا بنا دیئے ہیں	ان کے لیے	ان کے اعمال	تو وہ	بھٹک رہے ہیں	یہی

ہم نے ان کے برے اعمال ان کی نگاہ میں خوشمنا بنا دیئے ہیں تو وہ بھٹک رہے ہیں ○ یہی وہ لوگ ہیں

## الَّذِينَ لَهُمْ سُوءُ الْعَذَابِ وَهُمْ فِي الْآخِرَةِ هُمْ

الَّذِينَ	لَهُمْ	سُوءُ الْعَذَابِ	وَهُمْ	فِي الْآخِرَةِ	هُمْ
وہ لوگ ہیں جو	ان کے لیے	برا عذاب (ہے)	اور	وہ	آخرت میں

جن کے لیے برا عذاب ہے اور یہی آخرت میں

## الْأَخْسَرُونَ ۲۴ وَإِنَّكَ لَتَلْقَى الْقُرْآنَ

الْأَخْسَرُونَ ۲۴	وَ	إِنَّكَ	لَتَلْقَى ۲۴	الْقُرْآنَ
سب سے زیادہ نقصان اٹھانے والے (ہیں)	اور	بیشک تجھے	ضرور سکھایا جاتا ہے	قرآن

سب سے زیادہ نقصان اٹھانے والے ہیں ○ اور (اے محبوب!) بیشک آپ کو قرآن سکھایا جاتا ہے

۱..... اس آیت میں بیان ہوا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علم و حکمت والے رب تعالیٰ کی طرف سے قرآن سکھایا جاتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضرت جبریل علیہ السلام حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے استاد نہیں بلکہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قرآن اللہ تعالیٰ سے سیکھا ہے جبکہ حضرت جبریل علیہ السلام خادم اور قاصد بن کر تشریف لاتے رہے۔ یہ بھی یاد رکھنا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرح قرآن کوئی نہیں سمجھ سکتا کیوں کہ سب لوگ مخلوق سے قرآن سیکھتے ہیں اور حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خالق سے سیکھا ہے۔

کامل ایمان والوں کے تین اوصاف

آخرت پر ایمان نہ لانے والوں کا حال و انجام

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو  
بارگاہ الہی سے قرآن



مَنْ لَّدُنْ حَكِيمٌ عَلِيمٌ ۝ اِذْ قَالَ مُوسٰى لٰهُلَآ اِنِّىۡ

مَنْ لَّدُنْ حَكِيمٌ عَلِيمٌ ۝	اِذْ	قَالَ	مُوسٰى	لٰهُلَآ (۱)	اِنِّىۡ
حکمت والے، علم والے کی طرف سے	جب	کہا	موسیٰ (نے)	اپنی گھر والی سے	بیشک میں

حکمت والے، علم والے کی طرف سے ۝ (یاد کرو) جب موسیٰ نے اپنی گھر والی سے کہا: میں نے

اَنْتُ نَارًا ط سَاتِيْكُمْ مِّنْهَا بِخَبْرٍ اَوْ

اَنْتُ	نَارًا	سَاتِيْكُمْ مِّنْهَا بِخَبْرٍ	اَوْ
میں نے دیکھی ہے	آگ	عنقریب میں لاتا ہوں تمہارے پاس اس سے کوئی خبر	یا

ایک آگ دیکھی ہے (تو میں جاتا ہوں اور) عنقریب میں تمہارے پاس اس کی کوئی خبر لاتا ہوں یا

اَتِيْكُمْ بِشِهَابٍ قَبَسٍ لَّعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ۝ فَلَمَّا

اَتِيْكُمْ بِشِهَابٍ قَبَسٍ	لَّعَلَّكُمْ	تَصْطَلُوْنَ ۝	فَلَمَّا
میں لاؤں گا تمہارے پاس کوئی چمکتی ہوئی چنگاری	تاکہ تم	گرمی حاصل کرو	پھر جب

کوئی چمکتی ہوئی چنگاری لاؤں گا تاکہ تم گرمی حاصل کرو ۝ پھر جب

جَآءَ هَآؤُدٰى اَنْۢ بُوْرِكَ مِّنۢ فِى النَّارِ

جَآءَ هَآؤُدٰى	اَنْۢ	بُوْرِكَ	مِّنۢ	فِى النَّارِ (۲)
وہ آیا اس کے پاس	(تو) ندا دی گئی	کہ	برکت دی گئی	(موسیٰ کو) جو (آگ کی جلوہ گاہ) میں (ہے)

موسیٰ آگ کے پاس آئے تو (انہیں) ندا کی گئی کہ اُس (موسیٰ) کو جو اس آگ کی جلوہ گاہ میں ہے

وَمَنْ حَوْلَهَا ط وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

وَمَنْ	حَوْلَهَا ط	وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ	رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝
اور	(جو) (فرشتے)	اس (آگ) کے آس پاس (ہیں)	اور (جو) تمام جہانوں کا رب (ہے)

اور جو اس (آگ) کے آس پاس (فرشتے) ہیں انہیں برکت دی گئی اور اللہ پاک ہے جو سارے جہانوں کا رب ہے ۝

۱..... اس واقعہ کا خلاصہ یہ ہے کہ مدین سے مصر کی طرف سفر کے دوران حضرت موسیٰ علیہ السلام راستہ بھول گئے اور رات آگنی، یہ سردیوں کا موسم تھا، آپ علیہ السلام کو دور سے آگ کا شعلہ نظر آیا تو اپنی زوجہ کو وہیں ٹھہرا کر اس آگ کی طرف چل دیئے تاکہ وہاں سے راستہ کی سمت معلوم ہو سکے یا سردی سے بچنے کے لئے آگ کا کوئی انگارہ لاسکیں۔ جب وہاں پہنچے تو انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ندا کی گئی جس کا ذکر اگلی آیت میں ہے۔ ۲..... جو آگ میں ہے اس سے مراد حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں اور آگ میں ہونے سے فی نفسہ آگ میں ہونا نہیں بلکہ آگ کے قریب ہونا مراد ہے۔

يُوسَىٰ إِنَّهُ أَنَا اللَّهُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ٩ وَآتَىٰ					
يُوسَىٰ	إِنَّهُ	أَنَا	اللَّهُ	الْعَزِيزُ	الْحَكِيمُ ٩
اے موسیٰ	بیشک	میں (ہی ہوں)	اللہ	عزت والا	حکمت والا
اے موسیٰ! بات یہ ہے کہ میں ہی اللہ ہوں جو عزت والا حکمت والا ہے اور اپنا عصا					
عَصَاكَ فَلَمَّا رَاها تَهْتَزُّ كَأَنَّهَا جَانٌّ وَلَّىٰ					
عَصَاكَ	فَلَمَّا	رَاها	تَهْتَزُّ (١)	كَأَنَّهَا	جَانٌّ
اپنا عصا	توجہ	(موسیٰ نے) دیکھا اے	لہراتے ہوئے	گویا کہ وہ	سانپ (ہے)
(زمین پر) ڈال دو تو جب آپ نے اسے لہراتے ہوئے دیکھا کہ گویا سانپ ہے تو پیٹھ پھیر کر					
مُدْبِرًا وَلَمْ يُعَقِّبْ يَوسَىٰ لَا تَخَفْ					
مُدْبِرًا	وَلَمْ	يُعَقِّبْ	يَوسَىٰ	لَا	تَخَفْ
پیٹھ پھیرتے ہوئے	اور	اس نے پیچھے مڑ کر نہ دیکھا	(ہم نے فرمایا) اے موسیٰ	تم ڈرو نہیں	
چلے اور مڑ کر نہ دیکھا۔ (ہم نے فرمایا) اے موسیٰ! ڈرو نہیں،					
إِنِّي لَا يَخَافُ لَدَيَّ الْمُرْسَلُونَ ١٠ إِلَّا مَنْ					
إِنِّي	لَا يَخَافُ	لَدَيَّ	الْمُرْسَلُونَ ١٠	إِلَّا	مَنْ
بیشک میں (وہ ہوں کہ)	نہیں ڈرتے	میری بارگاہ میں	رسول	البتہ	جس شخص نے
بیشک میری بارگاہ میں رسول ڈرتے نہیں لیکن جس شخص نے					
ظَلَمَ ثُمَّ بَدَّلَ حُسًّا بَعْدَ سُوءٍ فَإِنِّي عَفُورٌ					
ظَلَمَ	ثُمَّ	بَدَّلَ	حُسًّا	بَعْدَ سُوءٍ	فَإِنِّي
زیادتی کی	پھر	اس نے بدل دیا (اپنا عمل)	نیکی (سے)	برائی کے بعد	تو بیشک میں
کوئی زیادتی کی پھر برائی کے بعد (اپنے عمل کو) نیکی سے بدل دیا تو بیشک میں بخشنے والا					

۱..... جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سانپ کو لہراتے ہوئے دیکھا تو خوف کی وجہ سے پیٹھ پھیر کر چلے اور مڑ کر نہ دیکھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ! ڈرو نہیں، بیشک میری بارگاہ میں رسول ڈرتے نہیں، جب میں انہیں امن دوں تو پھر کسی چیز کا کیا اندیشہ ہے، لیکن جس شخص نے کوئی زیادتی کی اس کو ڈر ہو گا الا یہ کہ وہ توبہ کر لے اور برائی کے بعد اپنے عمل کو نیکی سے بدل دے تو بیشک میں بخشنے والا مہربان ہوں، توبہ قبول فرماتا ہوں اور بخش دیتا ہوں۔



رَّحِيمٌ ۱۱) وَأَدْخُلْ يَدَكَ فِي جَيْبِكَ تَخَرُّجَ بَيْضَاءَ

رَّحِيمٌ ۱۱)	و	أَدْخُلْ	يَدَكَ	فِي جَيْبِكَ	تَخَرُّجَ	بَيْضَاءَ
مہربان (ہوں)	اور	داخل کرو	اپنا ہاتھ	اپنے گریبان میں	وہ نکلے گا	سفید، چمکتا ہوا

مہربان ہوں ○ اور اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں ڈالو تو وہ بغیر کسی عیب کے

مِنْ غَيْرِ سُوءٍ ۱۲) فِي تِسْعِ آيَاتٍ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَقَوْمِهِ ۱۳) إِنَّهُمْ

مِنْ غَيْرِ سُوءٍ	فِي تِسْعِ آيَاتٍ ۱۲)	إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَقَوْمِهِ	إِنَّهُمْ
کسی عیب کے بغیر	(یہ) نو نشانیوں میں (شامل ہے)	فرعون اور اس کی قوم کی طرف	پیشک وہ (فرعون)
سفید چمکتا ہو نکلے گا، (یہ بھی) فرعون اور اس کی قوم کی طرف نو نشانیوں میں سے ہے، پیشک وہ (فرعون)			

كَانُوا أَقْوَمًا فَسَقَاتِ ۱۴) فَلَمَّا جَاءَهُمْ آيَاتُنَا مُبْصِرَةً

كَانُوا	أَقْوَمًا فَسَقَاتِ ۱۴)	فَلَمَّا	جَاءَهُمْ	آيَاتُنَا	مُبْصِرَةً
تھے	نافرمان لوگ	پھر جب	آئیں ان کے پاس	ہماری نشانیاں	آنکھیں کھولنے والی

نافرمان لوگ تھے ○ پھر جب ان کے پاس آنکھیں کھولتی ہوئی ہماری نشانیاں آئیں

قَالُوا هَذَا سِحْرٌ مُّبِينٌ ۱۵) وَجَحَدُوا بِهَا وَ

قَالُوا	هَذَا	سِحْرٌ مُّبِينٌ ۱۵)	و	جَحَدُوا	بِهَا
(تو) وہ کہنے لگے	یہ	کھلا جادو (ہے)	اور	انہوں نے انکار کیا	ان (نشانوں) کا

تو وہ کہنے لگے: یہ تو کھلا جادو ہے ○ اور انہوں نے ظلم اور تکبر کی وجہ سے

اسْتَيْقَنَتْهَا أَنْفُسُهُمْ ظُلُمًا وَعُلُوًّا ۱۶) فَانْظُرْ كَيْفَ

اسْتَيْقَنَتْهَا	أَنْفُسُهُمْ	ظُلُمًا	و	عُلُوًّا	فَانْظُرْ	كَيْفَ
یقین کر چکے تھے ان کا	ان کے دل	ظلم	اور	تکبر (کی وجہ سے انکار کیا)	تو دیکھو	کیسا

ان نشانوں کا انکار کیا حالانکہ ان کے دل ان نشانوں کا یقین کر چکے تھے تو دیکھو

۱..... حضرت موسیٰ علیہ السلام کو یہ نو نشانیاں عطا کی گئی تھیں: (۱) عصا۔ (۲) پیر بیضا۔ (۳) بولنے میں وقت کا خاتمہ جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زبان مبارک میں پہلے تھی۔ (۴) دریا کا بچھنا اور اس میں رستے بننا۔ (۵) طوفان۔ (۶) ٹنڈی۔ (۷) ٹھن۔ (۸) میٹھک۔ (۹) خون۔ (۱۰) خازن، الاسراء، تحت الآية: ۱۰۱، ۱۹۳/۳ ان میں سے اکثر نشانیاں کا مفصل بیان نوین پارے کے چھترے رکوع میں گزر چکا ہے۔

كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِينَ ۱۴ وَلَقَدْ آتَيْنَا دَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ

كَانَ	عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِينَ ۱۴	و	لَقَدْ	آتَيْنَا	دَاوُدَ	و	سُلَيْمَانَ
ہوا	فساد کرنے والوں کا انجام	اور	ضرور بیشک	ہم نے عطا کیا	داؤد	اور	سلیمان (کو)

فساد کرنے والوں کا انجام کیسا ہوا؟ اور بیشک ہم نے داؤد اور سلیمان کو بڑا علم

عَلَّمَا ۱۵ وَقَالَا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي فَضَّلَنَا

عَلَّمَا	و	قَالَا	الْحَمْدُ	لِلَّهِ	الَّذِي	فَضَّلَنَا
علم	اور	ان دونوں نے کہا	تمام تعریفیں	اللہ کے لئے	جس نے	فضیلت دی ہمیں

عطا فرمایا اور دونوں نے کہا: تمام تعریفیں اس اللہ کیلئے ہیں جس نے ہمیں

عَلَى كَثِيرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِينَ ۱۶ وَوَرِثَ سُلَيْمَانُ دَاوُدَ

عَلَى كَثِيرٍ	مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِينَ ۱۶	و	وَرِثَ	سُلَيْمَانُ	دَاوُدَ
بہت سے (لوگوں) پر	اپنے ایمان والے بندوں میں سے	اور	جانشین بنا	سلیمان	داؤد (کا)

اپنے بہت سے ایمان والے بندوں پر فضیلت بخشا اور سلیمان داؤد کے جانشین بنے

وَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ عِلْمًا مِّنْ طَرَفِ الطَّيْرِ وَأُوتِينَا

و	قَالَ	يَا أَيُّهَا النَّاسُ	عِلْمًا	مِّنْ طَرَفِ الطَّيْرِ	و	أُوتِينَا
اور	فرمایا	اے لوگو	ہمیں سکھائی گئی ہے	پرندوں کی بولی	اور	ہمیں عطا کیا گیا

اور فرمایا: اے لوگو! ہمیں پرندوں کی بولی سکھائی گئی ہے اور ہر چیز میں سے

مِّنْ كُلِّ شَيْءٍ ۱۷ إِنَّ هَذَا هُوَ الْفَضْلُ الْمُبِينُ ۱۸ وَحُشِرَ

مِّنْ كُلِّ شَيْءٍ ۱۷	إِنَّ	هَذَا	هُوَ	الْفَضْلُ الْمُبِينُ ۱۸	و	حُشِرَ
ہر چیز میں سے	بیشک	یہی	ضرور وہ	(اللہ کا) کھلا فضل (ہے)	اور	جمع کر دیئے گئے

ہم کو عطا ہوا، بیشک یہی (اللہ کا) کھلا فضل ہے اور سلیمان کے لیے

۱..... یہاں آیت میں وراثت سے نبوت، علم اور ملک میں جانشینی مراد ہے مال کی وراثت مراد نہیں۔ انبیاء کرام علیہم السلام کسی کو مال کا وارث نہیں بناتے جیسا کہ حدیث پاک میں ہے: ”انبیاء کرام علیہم السلام نے کسی کو ویرانہ وارث نہ بنایا بلکہ انہوں نے صرف علم کا وارث بنایا تو جس نے علم اختیار کیا اس نے پورا حصہ لیا۔ (ترمذی، ۳۱۲/۳، الحدیث: ۲۶۹۱)۔ لہذا یہ آیت اس بات کی دلیل نہیں بن سکتی کہ نبی علیہ السلام کی اولاد نبی علیہ السلام کی اولاد ہے۔“



لَسَلِيمُنَ جُنُودَهُ مِنَ الْجِنَّ وَالْإِنْسِ وَالطَّيْرِ فَهُمْ يُوزَعُونَ ﴿١٤﴾

لَسَلِيمُنَ	جُنُودَهُ	مِنَ الْجِنَّ وَالْإِنْسِ وَالطَّيْرِ	فَهُمْ	يُوزَعُونَ ﴿١٤﴾
سلیمان کے لیے	اس کے لشکر	جنوں اور انسانوں اور پرندوں میں سے	تو وہ	روکے جاتے تھے

جنوں اور انسانوں اور پرندوں سے اس کے لشکر جمع کر دیئے گئے تو وہ روکے جاتے تھے ○

حَتَّىٰ إِذَا آتَوَا عَلَىٰ وَادِ النَّبْلِ قَالَتْ نَبْلَةٌ لَّيَّا يَهَا

حَتَّىٰ	إِذَا	آتَوَا	عَلَىٰ وَادِ النَّبْلِ	قَالَتْ	نَبْلَةٌ	لَّيَّا يَهَا
یہاں تک کہ	جب	وہ آئے	چیونٹیوں کی وادی پر	(تو) کہا	ایک چیونٹی (نے)	اے

یہاں تک کہ جب وہ چیونٹیوں کی وادی پر آئے تو ایک چیونٹی نے کہا: اے

النَّبْلُ ادْخُلُوا مَسْكِنَكُمْ لَا يَحْطِمُكُمْ سَلِيمٌ وَجُنُودُهُ لَا

النَّبْلُ	ادْخُلُوا	مَسْكِنَكُمْ	لَا يَحْطِمُكُمْ	سَلِيمٌ	وَجُنُودُهُ لَا
چیونٹیو	داخل ہو جاؤ	اپنے گھروں میں	کچل نہ ڈالیں تمہیں	سلیمان	اور اس کے لشکر اور

چیونٹیو! اپنے گھروں میں داخل ہو جاؤ، کہیں سلیمان اور ان کے لشکر بے خبری میں

هُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿١٥﴾ فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِهَا وَقَالَ

هُمْ	لَا يَشْعُرُونَ ﴿١٥﴾	فَتَبَسَّمَ	ضَاحِكًا	مِّنْ قَوْلِهَا	وَقَالَ
وہ	(اس سے) بے خبر ہوں	(تو) مسکرایا	ہنستے ہوئے	اس کی بات سے	اور عرض کی

تمہیں کچل نہ ڈالیں ○ تو سلیمان اس کی بات پر مسکرا کر ہنس پڑے اور عرض کی:

رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ

رَبِّ	أَوْزِعْنِي	أَنْ أَشْكُرَ	نِعْمَتَكَ	الَّتِي أَنْعَمْتَ
اے میرے رب	توفیق دے مجھے	کہ	میں شکر ادا کروں	تیرے احسان (کا) وہ جو

اے میرے رب! مجھے توفیق دے کہ میں تیرے اس احسان کا شکر ادا کروں جو تو نے

۱..... انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کا ہنسنا تبسم اور خٹکنا ہی ہوتا ہے وہ حضرات فقہانہ مار کر نہیں ہنستے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو کبھی پورا ہنسنے نہ دیکھا حتیٰ کہ میں آپ کے تالو دیکھ لیتی۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم صرف مسکرایا کرتے تھے۔ (بخاری، ۱۲۵/۲، الحدیث: ۲۰۹۲) تبسم یعنی اتنی آواز سے ہنسا کہ دوسرے تک آواز نہ جائے، یہ بھی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہے البتہ فقہانہ ثابت نہیں ہے۔ ۲..... منقول ہے کہ حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تین میل دور ملک چیونٹی کی آواز سنی اور یہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا معجزہ ہے۔

عَلَىٰ وَعَلَىٰ وَالِدَيَّْ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ

عَلَىٰ	وَعَلَىٰ	وَالِدَيَّْ	وَأَنْ	أَعْمَلَ	صَالِحًا	تَرْضَاهُ
مجھ پر	اور	میرے ماں باپ پر	اور	یہ کہ	میں عمل کروں	نیک جس پر تو راضی ہو
مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کیا اور (مجھے توفیق دے) کہ میں وہ نیک کام کروں جس پر تو راضی ہو						

وَأَدْخِلْنِي بِرَحْمَتِكَ فِي عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ ۱۹

وَأَدْخِلْنِي	بِرَحْمَتِكَ	فِي عِبَادِكَ	الصَّالِحِينَ ۱۹	وَأَدْخِلْنِي
داخل کر دے مجھے	اپنی رحمت سے	اپنے نیک بندوں میں	اور	اور مجھے
اور مجھے اپنی رحمت سے اپنے ان بندوں میں شامل کر جو تیرے خاص قرب کے لائق ہیں اور				

تَفَقَّدَ الطَّيْرَ فَقَالَ مَا لِيَ لَا أَرَى الْهُدْهُدَ ۝

تَفَقَّدَ	الطَّيْرَ	فَقَالَ	مَا لِيَ	لَا أَرَى	الْهُدْهُدَ
(سلیمان نے) جائزہ لیا	پرندوں (کا)	تو فرمایا	کیا ہوا	مجھے	میں نہیں دیکھ رہا
سلیمان نے پرندوں کا جائزہ لیا تو فرمایا: مجھے کیا ہوا کہ میں ہُدھُد کو نہیں دیکھ رہا					

أَمْ كَانَ مِنَ الْغَائِبِينَ ۝ لَأَعَذِّبَنَّهُ عَذَابًا شَدِيدًا أَوْ

أَمْ كَانَ	مِنَ الْغَائِبِينَ ۝	لَأَعَذِّبَنَّهُ	عَذَابًا شَدِيدًا ۱۰	أَوْ
یا وہ ہے	غیر حاضروں میں سے	میں ضرور ضرور سزا دوں گا اسے	سخت سزا	یا
یا وہ واقعی غیر حاضروں میں سے ہے اور میں ضرور ضرور اسے سخت سزا دوں گا				

لَا أَذْبَحُهَا أَوْ لِيَأْتِيَنِي بِسُلْطٰنٍ مُّبِينٍ ۝ فَمَكَثَ غَيْرَ بَعِيدٍ

لَا أَذْبَحُهَا	أَوْ لِيَأْتِيَنِي	بِسُلْطٰنٍ مُّبِينٍ ۝	فَمَكَثَ	غَيْرَ بَعِيدٍ
ضرور میں ذبح کروں گا اسے	یا	ضرور وہ لائے میرے پاس کوئی واضح دلیل	تو (ہُدھُد) ٹھہرا	تھوڑی دیر
اسے ذبح کروں گا یا وہ کوئی واضح دلیل میرے پاس لائے اور تو ہُدھُد کچھ زیادہ دیر نہ ٹھہرا				

۱۔ سخت سزا سے مراد پرندے کی مناسبت سخت سزا ہے۔ ہُدھُد کو مصلحت کے مطابق سزا دینا حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کے لئے حلال تھا اور جب پرندے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے لئے مسخر کر دیئے گئے تھے تو تاویب و سیاست اس تسخیر کا تقاضا ہے کہ اس کے بغیر تسخیر مکمل نہیں ہوتی۔



## فَقَالَ أَحَطْتُ بِمَا لَمْ تَحِطْ بِهِ

فَقَالَ	أَحَطْتُ	بِمَا	لَمْ تَحِطْ	بِهِ
تو (اگر) عرض کی	میں نے احاطہ کیا (مطلع ہوا)	(اس چیز) کا جو	آپ نے احاطہ نہیں کیا (مطلع نہ ہوئے)	اس کا

اور آکر عرض کی: کہ میں وہ بات دیکھ کر آیا ہوں جو آپ نے نہ دیکھی

## وَجِئْتُكَ مِنْ سَبَإٍ بِنَبَإٍ يَقِينٍ ۝۲۲ اِنِّیْ وَجَدْتُ

وَجِئْتُكَ	مِنْ سَبَإٍ	بِنَبَإٍ يَقِينٍ ۝۲۲	اِنِّیْ	وَجَدْتُ
میں آیا ہوں آپ کے پاس	ملک سبا سے	یقینی خبر کے ساتھ	بیشک میں	میں نے پائی

اور میں ملک سبا سے آپ کے پاس ایک یقینی خبر لایا ہوں ○ میں نے ایک عورت

## اَمْرًا اَتَتْهُمْ وَاُوْتِيَتْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَلَهَا

اَمْرًا اَتَتْهُمْ	وَاُوْتِيَتْ	مِنْ كُلِّ شَيْءٍ ۝۲۲	وَلَهَا
ایک عورت	وہ بادشاہی کر رہی ہے لوگوں پر	اور اسے ملا ہے	ہر چیز میں سے

دیکھی جو لوگوں پر بادشاہی کر رہی ہے اور اسے ہر چیز میں سے ملا ہے اور اس کا

## عَرْشٌ عَظِيمٌ ۝۲۳ وَجَدْتُهَا وَقَوْمَهَا يَسْجُدُونَ لِلشَّيْطٰنِ

عَرْشٌ عَظِيمٌ ۝۲۳	وَجَدْتُهَا	وَقَوْمَهَا	يَسْجُدُونَ	لِلشَّيْطٰنِ
ایک بہت بڑا تخت (ہے)	میں نے پایا اسے	اور اس کی قوم (کو)	وہ سجدہ کرتے ہیں	سورج کو

ایک بہت بڑا تخت ہے ○ میں نے اسے اور اس کی قوم کو پایا کہ اللہ کو چھوڑ کر

## مِنْ دُونِ اللّٰهِ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ

مِنْ دُونِ اللّٰهِ	وَزَيَّنَ	لَهُمُ	الشَّيْطٰنُ	اَعْمَالَهُمْ	فَصَدَّهُمْ
اللہ کے سوا	اور اچھے بنا دیئے	ان کے لئے	شیطان (نے)	ان کے اعمال	تورک دیا انہیں

سورج کو سجدہ کرتے ہیں اور شیطان نے ان کے اعمال ان کی نگاہ میں اچھے بنا دیئے تو انہیں

۱..... اس عورت کا نام بلقیس تھا اور یہ ملک سبا کی حکمران تھی۔

۲..... ہر چیز ملنے سے مراد یہ ہے کہ اس عورت کو ہر اس چیز میں سے وافر حصہ ملا ہے جو بادشاہوں کے لئے شایان ہوتا ہے۔

۳..... تخت بلقیس کی لمبائی ۸۰ گز، چوڑائی ۴۰ گز اور اونچائی ۳۰ گز تھی۔ نیز وہ سونے اور چاندی کا بنا ہوا اور اس میں جواہرات لگے ہوئے تھے۔

عَنِ السَّبِيلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُونَ ﴿٢٣﴾ أَلَا يَسْجُدُوا لِلَّهِ الَّذِي يُخْرِجُ

عَنِ السَّبِيلِ	فَهُمْ	لَا يَهْتَدُونَ ﴿٢٣﴾	أَلَا يَسْجُدُوا ﴿٢٣﴾	لِلَّهِ	الَّذِي	يُخْرِجُ
(سیدھی) راہ سے	تو وہ	راہ نہیں پاتے	تاکہ وہ سجدہ نہ کریں	اللہ کو	جو	نکالتا ہے

سیدھی راہ سے روک دیا تو وہ سیدھا راستہ نہیں پاتے ○ (شیطان نے انہیں روک دیا) تاکہ وہ اس اللہ کو سجدہ نہ کریں

الْخَبَاءِ فِي السَّلَوتِ وَالْأَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُخْفُونَ وَمَا

الْخَبَاءِ	فِي السَّلَوتِ وَالْأَرْضِ	وَيَعْلَمُ	مَا	تُخْفُونَ	وَمَا
چھپی ہوئی چیزیں	آسمانوں اور زمین میں	وہ جانتا ہے	جو کچھ	تم چھپاتے ہو	اور جو کچھ

جو آسمانوں اور زمین میں چھپی ہوئی چیزوں کو نکالتا ہے اور جو کچھ تم چھپاتے ہو اور جو

تُعَلِّمُونَ ﴿٢٥﴾ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ﴿٢٦﴾

تُعَلِّمُونَ ﴿٢٥﴾	اللَّهُ	لَا	إِلَهَ	إِلَّا	هُوَ	رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ﴿٢٦﴾
تم ظاہر کرتے ہو	اللہ	نہیں	کوئی معبود	مگر	وہ	(وہ) عرشِ عظیم کا مالک (ہے)

ظاہر کرتے ہو سب کو جانتا ہے ○ اللہ وہ ہے کہ اس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں وہ عرشِ عظیم کا مالک ہے ○

قَالَ سَنَنْظُرُ أَصَدَقْتَ أَمْ كُنْتَ مِنَ الْكَذَّابِينَ ﴿٢٧﴾

قَالَ	سَنَنْظُرُ	أَصَدَقْتَ	أَمْ	كُنْتَ	مِنَ الْكَذَّابِينَ ﴿٢٧﴾
(سلیمان نے) فرمایا	ابھی ہم دیکھتے ہیں	کیا تو نے سچ کہا	یا	تو ہے	جھوٹوں میں سے

سلیمان نے فرمایا: ہم ابھی دیکھتے ہیں کہ تو نے سچ کہا یا تو جھوٹوں میں سے ہے ○

إِذْ هَبْ بِكُتُبِي هَذَا فَالْقَهْ إِلَيْهِمْ ثُمَّ تَوَلَّ عَنْهُمْ فَانْظُرْ

إِذْ هَبْ بِكُتُبِي هَذَا	فَالْقَهْ	إِلَيْهِمْ	ثُمَّ	تَوَلَّ	عَنْهُمْ	فَانْظُرْ
لے جاؤ میرا یہ فرمان	تو تم ڈال دو اسے	ان کی طرف	پھر	الگ ہٹ جاؤ	ان سے	پھر دیکھو

میرا یہ فرمان لے جاؤ اور اسے ان کی طرف ڈال دو پھر ان سے الگ ہٹ کر دیکھنا کہ

۱..... یہ آیت اور اس کے بعد والی آیت پڑھنے اور سننے والے پر سجدہ تلاوت کرنا واجب ہو جاتا ہے۔



ملکہ کا سرداروں کے سامنے خط پڑھنا

مَاذَا يَرْجِعُونَ ﴿٢٨﴾ قَالَتْ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُوْاِ اتَّقِ

مَاذَا	يَرْجِعُونَ ﴿٢٨﴾	قَالَتْ	يَا أَيُّهَا	الْمَلَأُوْاِ	اتَّقِ	أُنْقِ
کیا	وہ جواب دیتے ہیں	(عورت نے) کہا	اے	سردارو	بیشک میں	ڈالا گیا ہے

وہ کیا جواب دیتے ہیں ○ عورت نے کہا: اے سردارو! بیشک میری طرف ایک عزت والا خط

إِلَى كِتَابٍ كَرِيمٍ ﴿٢٩﴾ إِنَّهُ مِنْ سُلَيْمٍ وَإِنَّهُ

إِلَى	كِتَابٍ كَرِيمٍ ﴿٢٩﴾ (۱)	إِنَّهُ	مِنْ سُلَيْمٍ	وَ	إِنَّهُ
میری طرف	ایک عزت والا خط	بیشک وہ	سلیمان کی طرف سے (ہے)	اور	بیشک وہ

ڈالا گیا ہے ○ بیشک وہ سلیمان کی طرف سے ہے اور بیشک وہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ﴿٣٠﴾ أَلَا تَعْلَمُونَ عَلَى

بِسْمِ اللَّهِ (۲)	الرَّحْمَنِ	الرَّحِيمِ ﴿٣٠﴾	أَلَا تَعْلَمُونَ	عَلَى
اللہ کے نام سے (ہے)	(جو) نہایت مہربان	رحم والا (ہے)	یہ کہ بلندی نہ چاہو	مجھ پر

اللہ کے نام سے ہے جو نہایت مہربان رحم والا ہے ○ یہ کہ میرے مقابلے میں بلندی نہ چاہو

وَأَنْتَوْنِیْ مُسْلِمِينَ ﴿٣١﴾ قَالَتْ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُوْاِ أَفْتُونِیْ

وَأَنْتَوْنِیْ	مُسْلِمِينَ ﴿٣١﴾	قَالَتْ	يَا أَيُّهَا	الْمَلَأُوْاِ	أَفْتُونِیْ
اور حاضر ہو جاؤ میرے پاس	فرمانبردار بنتے ہوئے	(عورت نے) کہا	اے	سردارو	رائے دو مجھے

اور میرے پاس فرمانبردار بنتے ہوئے حاضر ہو جاؤ ○ ملکہ نے کہا: اے سردارو! میرے اس معاملے میں

فِيْ أَمْرِیْ مَا كُنْتُ قَاطِعَةً أَمْرًا حَتَّى

فِيْ أَمْرِیْ	مَا كُنْتُ	قَاطِعَةً	أَمْرًا	حَتَّى
میرے معاملے میں	میں نہیں ہوں	قطعی فیصلہ کرنے والی	کسی معاملے (کا)	یہاں تک کہ

مجھے رائے دو میں کسی معاملے میں کوئی قطعی فیصلہ نہیں کرتی جب تک

۱..... ملقیس نے اس خط کو عزت والا اس لئے کہا کہ اس پر مہر لگی ہوئی تھی، اس سے اس نے جانا کہ مکتوب صحیحہ والا جلیل القدر بادشاہ ہے یا اس لئے عزت والا کہا کہ اس مکتوب کی ابتداء اللہ تعالیٰ کے نام پاک سے تھی۔

۲..... یہاں جو ”بسم اللہ“ لکھی ہوئی ہے یہ اس آیت کا ایک حصہ ہے اور جو ”بسم اللہ“ ہر سورت کے شروع میں لکھی ہے، وہ سورت کے شروع کی آیت نہیں بلکہ پورے قرآن کی ایک آیت ہے جسے ہر سورت کے شروع میں لکھ دیا گیا تاکہ دو سورتوں کے درمیان فاصلہ ہو جائے۔

تَشْهَدُونَ ۳۲) قَالُوا نَحْنُ أَوْلُو الْقُوَّةِ وَأَوْلُوا أَبَاسٍ شَدِيدٍ ۱					
تَشْهَدُونَ ۳۲)	قَالُوا	نَحْنُ	أَوْلُو الْقُوَّةِ	وَأَوْلُوا أَبَاسٍ شَدِيدٍ ۱)	
تم موجود ہو میرے پاس	انہوں نے کہا	ہم	قوت والے	اور	بڑی سخت لڑائی والے (ہیں)
تم میرے پاس موجود نہ ہو ○ انہوں نے کہا: ہم قوت والے اور بڑی سخت لڑائی والے ہیں					
وَالَا مُرَّالَيْكَ فَانْظُرِي مَاذَا تَأْمُرِينَ ۳۳) قَالَتْ إِنَّ					
وَالَا مُرَّ	إِلَيْكَ	فَانْظُرِي	مَاذَا	تَأْمُرِينَ ۳۳)	قَالَتْ ۲)
اور	اختیار	تمہارے ہی پاس (ہے)	تو تم غور کر لو	کیا	تم حکم دیتی ہو
اور اختیار تو تمہارے ہی پاس ہے تو تم غور کر لو کہ تم کیا حکم دیتی ہو؟ ○ اس نے کہا: بیشک					
الْبُلُوكَ إِذَا دَخَلُوا قَرْيَةً أَفْسَدُوهَا وَجَعَلُوا					
الْبُلُوكَ	إِذَا	دَخَلُوا	قَرْيَةً	أَفْسَدُوهَا	وَجَعَلُوا
بادشاہ	جب	داخل ہوتے ہیں	کسی بستی (میں)	(تو) وہ تباہ کر دیتے ہیں اسے	اور
بادشاہ جب کسی بستی میں داخل ہوتے ہیں تو اسے تباہ کر دیتے ہیں اور اس کے عزت والوں کو					
أَعَزَّةَ أَهْلِهَا أَذِلَّةً ۳۴) وَكَذَلِكَ يَفْعَلُونَ ۳۵) وَإِنِّي					
أَعَزَّةَ أَهْلِهَا	أَذِلَّةً	وَ	كَذَلِكَ	يَفْعَلُونَ ۳۵)	وَ
اس کے عزت والوں (کو)	ذلیل	اور	ایسا ہی	وہ کرتے ہیں	اور
ذلیل کر دیتے ہیں اور وہ ایسا ہی کرتے ہیں ○ اور میں					
مُرْسَلَةً إِلَيْهِمْ بِهَدِيَّةٍ فَظَرَفًا بِمَ يَرْجِعُ					
مُرْسَلَةً	إِلَيْهِمْ	بِهَدِيَّةٍ	فَظَرَفًا	بِمَ	يَرْجِعُ
بھیجنے والی ہوں	ان کی طرف	ایک تحفہ	پھر دیکھتی ہوں	کس (جواب) کے ساتھ	لوٹے ہیں
ان کی طرف ایک تحفہ بھیجنے والی ہوں پھر دیکھوں گی کہ قاصد کیا جواب لے کر					

۱..... اس سے سر داروں کی مراد یہ تھی کہ اگر تیری رائے جنگ کی ہو تو ہم لوگ اس کے لئے تیار ہیں کیونکہ ہم بہادر اور شجاع ہیں، قوت و توانائی والے ہیں، کثیر فوجیں رکھتے ہیں اور جنگ آزما ہیں۔ ۲..... جب بلقیس نے دیکھا کہ یہ لوگ جنگ کی طرف مائل ہیں تو اس نے انہیں ان کی رائے کی خطا پر آگاہ کیا اور جنگ کے نتائج سامنے رکھتے ہوئے کہا کہ ”جب بادشاہ کسی بستی میں اپنی قوت اور طاقت سے داخل ہوتے ہیں تو اسے تباہ کر دیتے ہیں اور اس کے عزت والوں کو قتل کر کے، قیدی بنا کر اور ان کی توہین کر کے انہیں ذلیل کر دیتے ہیں یہی بادشاہوں کا طریقہ ہے۔“



## الْمُرْسَلُونَ ۳۵ فَلَمَّا جَاءَ سُلَيْمَنَ قَالَ

الْمُرْسَلُونَ ۳۵	فَلَمَّا	جَاءَ (۱)	سُلَيْمَنَ	قَالَ
بھیجے ہوئے (قاصد)	پھر جب	(قاصد) آیا	سلیمان (کے پاس)	(تو سلیمان نے) فرمایا

لوٹتے ہیں؟ ○ پھر جب قاصد سلیمان کے پاس آیا تو سلیمان نے فرمایا:

## أَتَيْدُونَنِي بِمَالٍ فَمَا أَتَيْنِ اللَّهُ خَيْرٌ

أَتَيْدُونَنِي	بِمَالٍ	فَمَا	أَتَيْنِ اللَّهُ	خَيْرٌ
کیا تم مدد کرتے ہو میری	مال کے ذریعے	تو جو کچھ	عطا کیا مجھے اللہ (نے)	(وہ) بہتر (ہے)

کیا تم مال کے ذریعے میری مدد کرتے ہو؟ تو اللہ نے جو کچھ مجھے عطا فرما رکھا ہے وہ اُس سے

## مَّا أَتَاكُمْ بَلْ أَنْتُمْ بِهَدِيَّتِكُمْ تَفْرَحُونَ ۳۶ اِرْجِعْ

مَّا أَتَاكُمْ	بَلْ	أَنْتُمْ	بِهَدِيَّتِكُمْ	تَفْرَحُونَ ۳۶	اِرْجِعْ
(اس) سے جو	اس نے عطا کیا تمہیں	بلکہ	تم (ہی)	اپنے تحفے پر	خوش ہوتے ہو

بہتر ہے جو اس نے تمہیں دیا ہے بلکہ تم ہی اپنے تحفہ پر خوش ہوتے ہو ○ ان لوگوں کی طرف

## إِلَيْهِمْ فَلَنَأْتِيَنَّهُمْ بِجُنُودٍ لَا قِبَلَ لَهُمْ

إِلَيْهِمْ	فَلَنَأْتِيَنَّهُمْ	بِجُنُودٍ	لَا	قِبَلَ	لَهُمْ
ان کی طرف	تو ہم ضرور لائیں گے ان پر لشکر	نہ (ہوگی)	مقابلے کی طاقت	ان کو	

لوٹ جاؤ تو ضرور ہم ان پر ایسے لشکر لائیں گے جن کے مقابلے کی

## بِهَاءٍ لَنُخْرِجَنَّهُمْ مِّنْهَا أَذِلَّةً وَهُمْ

بِهَاءٍ	لَنُخْرِجَنَّهُمْ	مِّنْهَا	أَذِلَّةً	وَهُمْ
ان (لشکروں) سے	ضرور ہم نکال دیں گے انہیں	اس (شہر سا) سے	ذلیل (کر کے)	اور وہ

انہیں طاقت نہ ہوگی اور ضرور ہم ان کو اس شہر سے ذلیل کر کے نکال دیں گے اور وہ

۱..... جب یقین کا قاصد تھانف لے کر حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس آیا تو آپ علیہ السلام نے اس سے فرمایا: ”کیا تم مال کے ذریعے میری مدد کرتے ہو؟ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ مجھے علم، نبوت اور بادشاہت کی صورت میں عطا فرما رکھا ہے وہ اس دنیاوی مال و اسباب سے بہتر ہے جو اس نے تمہیں دیا ہے، تم فخر کرنے والے لوگ ہو، مال دنیا کی وجہ سے ایک دوسرے پر بڑائی جتاتے ہو اور ایک دوسرے کے تحفے پر خوش ہوتے ہو، مجھے نہ دنیا سے خوشی ہوتی ہے نہ اس کی حاجت، اللہ تعالیٰ نے مجھے اتنا کثیر عطا فرمایا کہ آتا اوروں کو نہ دیا اور اس کے ساتھ ساتھ مجھے دین اور نبوت سے بھی مشرف کیا۔

صُغْرُونَ ﴿۳۷﴾ قَالَ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ أَيُّكُمْ				
صُغْرُونَ ﴿۳۷﴾	قَالَ	يَا أَيُّهَا	الْمَلَأُ	أَيُّكُمْ
رسوا ہوں گے	(سلیمان نے) فرمایا	اے	درباریو	تم میں کون
رسوا ہوں گے ○ سلیمان نے فرمایا: اے درباریو! تم میں کون ہے				
يَأْتِيَنِي بَعْرُ شَهَا قَبْلَ أَنْ يَأْتُوَنِي				
يَأْتِيَنِي بَعْرُ شَهَا (۱)	قَبْلَ	أَنْ	يَأْتُوَنِي	
لے آئے گا میرے پاس اس (ملکہ) کا تخت	(اس سے) پہلے	کہ	وہ لوگ آئیں میرے پاس	
جوان کے میرے پاس فرمانبردار ہو کر آنے سے پہلے اس کا تخت				
مُسْلِبِينَ ﴿۳۸﴾ قَالَ عِفْرِيتٌ مِّنَ الْجِنِّ أَنَا				
مُسْلِبِينَ ﴿۳۸﴾	قَالَ	عِفْرِيتٌ (۲)	مِّنَ الْجِنِّ	أَنَا
فرمانبردار ہو کر	بولا	ایک بڑا سرکش، بڑا خبیث	جنوں میں سے	میں
میرے پاس لے آئے ○ ایک بڑا خبیث جن بولا کہ میں				
أَتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَنْ تَقُومَ مِنْ مَّقَامِكَ وَ				
أَتِيكَ بِهِ	قَبْلَ	أَنْ	تَقُومَ	مِّنَ مَّقَامِكَ وَ
میں لے آؤں گا تمہارے پاس اسے	(اس سے) پہلے	کہ	تم کھڑے ہو	اپنی جگہ سے اور
وہ تخت آپ کی خدمت میں آپ کے اس مقام سے کھڑے ہونے سے پہلے حاضر کر دوں گا اور				
إِنِّي عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ أَمِينٌ ﴿۳۹﴾ قَالَ الَّذِي عِنْدَهُ				
إِنِّي	عَلَيْهِ	لَقَوِيٌّ	أَمِينٌ ﴿۳۹﴾	قَالَ
بیشک میں	اس پر	ضرور قوت رکھنے والا	امانتدار (ہوں)	اس نے عرض کی
میں بیشک اس پر قوت رکھنے والا، امانتدار ہوں ○ اس نے عرض کی جس کے پاس				

۱..... بلقیس کا تخت منگوانے سے حضرت سلیمان عَلَيْهِ السَّلَام کا مقصود یہ تھا کہ تخت حاضر کر کے اسے اللہ تعالیٰ کی قدرت اور اپنی نبوت پر دلالت کرنے والا مجرہ دکھادیں۔ یا یہ مقصود تھا کہ بلقیس کے آنے سے پہلے اس تخت کی وضع بدل دیں اور اس سے اس کی عقل کا امتحان فرمائیں کہ وہ اپنا تخت پہچان سکتی ہے یا نہیں۔ ۲..... جن وہ چھپی ہوئی مخلوق ہے جسے اللہ تعالیٰ نے آگ سے پیدا فرمایا ہے اور جنوں میں سے بہت بڑے، قوی، ہیکل دیوار بڑے خبیث جن کو عفریت کہتے ہیں۔



عَلَّمَ مِّنَ الْكِتَابِ إِنَّا أَتَيْنَكَ بِهِ قَبْلَ أَنْ

عَلَّمَ (۱)	مِّنَ الْكِتَابِ	إِنَّا	أَتَيْنَكَ بِهِ	قَبْلَ	أَنْ
علم (تھا)	کتاب سے	میں	لے آؤں گا تمہارے پاس اسے	(اس سے) پہلے	کہ

کتاب کا علم تھا کہ میں اسے آپ کی بارگاہ میں آپ کے

يَزِيدُ إِلَيْكَ طَرَفًا فَلَمَّا سَرَاهُ

يَزِيدُ	إِلَيْكَ	طَرَفًا	فَلَمَّا	سَرَاهُ
لوٹ آئے	تمہاری طرف	تمہاری پلک	پھر جب	(سلیمان نے) دیکھا اسے

پلک جھپکنے سے پہلے لے آؤں گا (چنانچہ) پھر جب سلیمان نے اس تخت کو

مُسْتَقَرًّا عِنْدَهُ قَالَ هَذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّي

مُسْتَقَرًّا	عِنْدَهُ	قَالَ	هَذَا	مِنْ فَضْلِ رَبِّي
رکھا ہوا	اپنے پاس	(تو) فرمایا	یہ	میرے رب کے فضل سے (ہے)

اپنے پاس رکھا ہوا دیکھا تو فرمایا: یہ میرے رب کے فضل سے ہے

لِيَبْلُوَنِي ءَأَشْكُرُ أَمْ أَكْفُرُ وَمَنْ

لِيَبْلُوَنِي	ءَأَشْكُرُ	أَمْ	أَكْفُرُ	وَمَنْ
تاکہ وہ آزمائے مجھے	کیا میں شکر کرتا ہوں	یا	ناشکری کرتا ہوں	اور جس نے

تاکہ وہ مجھے آزمائے کہ میں شکر کرتا ہوں یا ناشکری؟ اور جو

شَكَرًا فَإِنَّا يَشْكُرُ لِنَفْسِهِ وَمَنْ كَفَرَ

شَكَرًا	فَإِنَّا	يَشْكُرُ	لِنَفْسِهِ	وَمَنْ	كَفَرَ
شکر کیا	تو صرف	وہ شکر کرتا ہے	اپنی ذات کے لئے	اور جس نے	ناشکری کی

شکر کرے تو وہ اپنی ذات کیلئے ہی شکر کرتا ہے اور جو ناشکری کرتا ہے

۱..... راجع اور جمہور مفسرین کے مختار قول کے مطابق کتاب کا علم رکھنے والے سے مراد حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَامُ کے وزیر حضرت آصف بن برخیا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں، یہ اللہ تعالیٰ کا اسمِ اعظم جانتے تھے۔ انہوں نے عرض کی کہ میں آپ عَلَیْہِ السَّلَامُ کی بارگاہ میں اس تخت کو آپ کے پلک جھپکنے سے پہلے لے آؤں گا۔ چنانچہ اجازت ملنے پر حضرت آصف بن برخیا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے توجہ کی تو اسی وقت تخت حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَامُ کے سامنے نمودار ہو گیا۔ یہ آیت مبارکہ اولیاءِ کرام سے کرامات ظاہر ہونے کی دلیل ہے۔

فَإِنَّ رَبِّي غَنِيٌّ كَرِيمٌ ۝۳۰ قَالَ نَكِّرُوا

فَإِنَّ	رَبِّي	غَنِيٌّ	كَرِيمٌ ۝۳۰	قَالَ	نَكِّرُوا
تو بیشک	میرا رب	بے پرواہ	کرم فرمانے والا (ہے)	(سلیمان نے) فرمایا	نا قابل پہچان کر دو

تو میرا رب بے پرواہ ہے، کرم فرمانے والا ہے ○ حضرت سلیمان نے حکم دیا: اس ملکہ کیلئے

لَهَا عَرْشٌ نَّظَرُ أَتَهْتَدِي أَمْ تَكُونُ

لَهَا	عَرْشَهَا	نَّظَرُ	أَتَهْتَدِي	أَمْ	تَكُونُ
اس (ملکہ) کے لئے	اس کا تخت	(تاکہ) ہم دیکھیں	کیا وہ راہ پاتی ہے	یا	ہوتی ہے

اس کے تخت کو تبدیل کر دو تاکہ ہم دیکھیں کہ وہ راہ پاتی ہے یا

مِنَ الَّذِينَ لَا يَهْتَدُونَ ۝۳۱ فَلَمَّا جَاءَتْ قِيلَ

مِنَ الَّذِينَ	لَا يَهْتَدُونَ ۝۳۱	فَلَمَّا	جَاءَتْ	قِيلَ
ان لوگوں میں سے جو	راہ نہیں پاتے	پھر جب	وہ آئی	(تو) اس سے کہا گیا

راہ نہ پانے والوں میں سے ہوتی ہے ○ پھر جب وہ آئی تو اس سے کہا گیا:

أَهَكَذَا عَرْشُكَ ۖ قَالَتْ كَأَنَّهُ هُوَ ۖ وَأُوتِينَا الْعِلْمَ

أَهَكَذَا	عَرْشُكَ	قَالَتْ	كَأَنَّهُ	هُوَ	وَأُوتِينَا	الْعِلْمَ
کیا ایسا ہی (ہے)	تیرا تخت	اس نے کہا	گویا کہ یہ	وہی (ہے)	اور ہمیں دے دیا گیا	علم

کیا تیرا تخت ایسا ہی ہے؟ اس نے جواب دیا: گویا یہ وہی ہے اور ہم کو اس واقعہ سے پہلے

مِنْ قَبْلِهَا وَكُنَّا مُسْلِمِينَ ۝۳۲ وَصَدَّهَا

مِنْ قَبْلِهَا	وَكُنَّا	مُسْلِمِينَ ۝۳۲	وَصَدَّهَا ۝۳۲
اس (واقعہ) سے پہلے	ہم ہوئے	فرمانبرداری کرنے والے	اور روک رکھا تھا اسے

خبر مل چکی اور ہم فرمانبردار ہوئے ○ اور اسے اُس چیز نے روک رکھا تھا

۱..... یعنی بلقیس کو اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اس کی وحدانیت کا اقرار کرنے سے یا قبول اسلام کی طرف سبقت کرنے سے سورج کی پوجا نہ روک رکھا تھا۔ بلقیس کا تعلق اس قوم سے تھا جو سورج کی پجاری تھی اور وہ چونکہ انہیں میں پٹی بڑھی تھی اس لئے اسے صرف سورج کی عبادت کرنا ہی آتا تھا۔



مَا كَانَتْ تَعْبُدُ مِنْ دُونِ اللَّهِ ۖ إِنَّهَا كَانَتْ

مَا	كَانَتْ تَعْبُدُ	مِنْ دُونِ اللَّهِ	إِنَّهَا	كَانَتْ
(اس چیز نے) جس کی	وہ عبادت کرتی تھی	اللہ کے سوا	بیشک وہ	تھی

جس کی وہ اللہ کے سوا عبادت کرتی تھی۔ بیشک وہ

مِنْ قَوْمٍ كُفَرِينَ ۖ قِيلَ لَهَا ادْخُلِي الصَّرْحَ ۚ فَلَمَّا رَأَتْهُ

مِنْ قَوْمٍ كُفَرِينَ ۖ	قِيلَ	لَهَا	ادْخُلِي	الصَّرْحَ	فَلَمَّا	رَأَتْهُ
کافر قوم میں سے	کہا گیا	اس سے	داخل ہو جاؤ	صحن (میں)	توجہ	اس نے دیکھا اسے

کافر قوم میں سے تھی ۝ اس سے کہا گیا: صحن میں داخل ہو جاؤ تو جب اس نے اس صحن کو دیکھا

حَسِبَتْهُ لُجَّةً ۚ وَكَشَفَتْ عَنْ سَاقِيهَا ۖ قَالَ إِنَّهُ

حَسِبَتْهُ	لُجَّةً ۚ	وَ	كَشَفَتْ	عَنْ سَاقِيهَا	قَالَ	إِنَّهُ
وہ سمجھی اسے	گہرا پانی	اور	اس نے (کپڑا) اٹھا دیا	اپنی پنڈلیوں سے	(سلیمان نے) فرمایا	بیشک وہ

تو اسے گہرا پانی سمجھی اور اپنی پنڈلیوں سے (کپڑا) اٹھا دیا، سلیمان نے فرمایا: یہ تو

صَرْحٌ مُّسَرَّدٌ مِّنْ قَوَارِيرَ ۖ قَالَتْ رَبِّ اِنِّیْ

صَرْحٌ	مُّسَرَّدٌ مِّنْ قَوَارِيرَ ۖ	قَالَتْ	رَبِّ	اِنِّیْ
ایک ملائم صحن (ہے)	شیشوں سے جڑاؤ کیا ہوا	اس نے کہا	اے میرے رب	بیشک میں

شیشوں سے جڑاؤ کیا ہوا ایک ملائم صحن ہے۔ اس نے عرض کی: اے میرے رب! میں نے

ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَاسْلَمْتُ مَعَ سُلَيْمٰنَ

ظَلَمْتُ	نَفْسِیْ	وَ	اسْلَمْتُ	مَعَ سُلَيْمٰنَ
میں نے ظلم کیا	اپنی جان (پر)	اور	میں نے گردن رکھی	سلیمان کے ساتھ

اپنی جان پر ظلم کیا اور میں سلیمان کے ساتھ اس اللہ کے حضور گردن رکھتی ہوں

۱..... اس آیت میں جو واقعہ بیان کیا گیا کہ شیشے سے بنے ہوئے صحن کو دیکھ کر ملکہ اسے گہرا پانی سمجھی، اس سے یہ سمجھنا بھی مقصود ہو سکتا ہے کہ اشیاء جیسے نظر آئیں حقیقت میں ویسے ہونا ضروری نہیں لہذا سورج کی پوجا کو ملکہ بلقیس جیسے درست سمجھتی آ رہی تھی وہ حقیقت میں ویسی درست نہیں بلکہ مکمل طور پر خلاف حقیقت اور خلاف حق تھی۔

لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٣٣﴾ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلَىٰ شَمُودَ				
لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٣٣﴾	وَ	لَقَدْ	أَرْسَلْنَا	إِلَىٰ شَمُودَ
تمام جہانوں کے رب اللہ کے حضور	اور	ضرور بیشک	ہم نے بھیجا	شمود کی طرف
جو سارے جہان کا رب ہے ○ اور بیشک ہم نے شمود کی طرف				
أَخَاهُمْ صَالِحًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ فَإِذَا هُمْ فَرِيقَيْنِ				
أَخَاهُمْ	صَالِحًا	أَنِ اعْبُدُوا	اللَّهَ	فَإِذَا هُمْ
ان کے (قومی) بھائی	صالح (کو)	کہ تم عبادت کرو	اللہ (کی)	تو اسی وقت وہ
ان کے ہم قوم صالح کو بھیجا کہ (اے لوگو!) اللہ کی عبادت کرو تو اسی وقت وہ جھگڑا کرتے ہوئے				
يَخْتَصِمُونَ ﴿٣٥﴾ قَالَ يُقَوْمٌ لِّمَ تَسْتَعْجِلُونَ بِالسَّيِّئَةِ				
يَخْتَصِمُونَ ﴿٣٥﴾	قَالَ	يَقَوْمٌ	لِّمَ	تَسْتَعْجِلُونَ
جھگڑا کرتے ہوئے	(صالح نے) فرمایا	اے میری قوم	کیوں	تم جلدی مانگتے ہو
دو گروہ بن گئے ○ صالح نے فرمایا: اے میری قوم! بھلائی سے پہلے برائی کی جلدی				
قَبْلِ الْحَسَنَةِ ۖ كَلَّا تَسْتَغْفِرُونَ اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿٣٦﴾				
قَبْلِ الْحَسَنَةِ	كَلَّا	تَسْتَغْفِرُونَ	اللَّهَ	لَعَلَّكُمْ
بھلائی سے پہلے	کیوں نہیں	تم بخشش مانگتے	اللہ (سے)	تاکہ تم
کیوں کرتے ہو؟ تم اللہ سے بخشش کیوں نہیں مانگتے؟ ہو سکتا ہے تم پر رحم کیا جائے ○				
قَالُوا أَطِيعُوا نَارَكُمْ وَبِمَنْ مَّعَكُمْ				
قَالُوا أَطِيعُوا	نَارَكُمْ	وَ	بِمَنْ	مَّعَكُمْ
انہوں نے کہا ہم نے براشگون لیا	تم سے	اور	(ان) سے جو	تمہارے ساتھ (ہیں)
انہوں نے کہا: ہم نے تم سے اور تمہارے ساتھیوں سے براشگون لیا۔				

حضرت صالح علیہ السلام کی قوم کو تنبیہ اور توبہ کا حال

نزدک عذاب کے مقابلے پر توبہ کو نصیحت

قوم کو بد بھگونی لینے پر حضرت صالح علیہ السلام کی نصیحت

۱..... حضرت صالح علیہ السلام کو جھٹلانے کی وجہ سے بارش رک گئی، یوں وہ لوگ قحط میں مبتلا ہو گئے اور بھوکے مرنے لگے۔ ان مصائب کو انہوں نے آپ علیہ السلام کی تشریف آوری کی طرف منسوب کیا اور اسے بد بھگونی سمجھتے ہوئے کہا کہ (معاذ اللہ) ہم تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو منحوس سمجھتے ہیں۔



قَالَ ظَلِمْتُكُمْ عِنْدَ اللَّهِ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ

قَالَ	ظَلِمْتُكُمْ	عِنْدَ اللَّهِ (۱)	بَلْ	أَنْتُمْ	قَوْمٌ
(صالح نے) فرمایا	تمہاری بد شکوئی	اللہ کے پاس (ہے)	بلکہ	تم	(ایسی) قوم (ہو کہ)

صالح نے فرمایا: تمہاری بد شکوئی اللہ کے پاس ہے بلکہ تم ایک ایسی قوم ہو کہ

تُفْتَنُونَ ۚ وَكَانَ فِي الْمَدِينَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ يُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ

تُفْتَنُونَ ۚ	وَ	كَانَ	فِي الْمَدِينَةِ	تِسْعَةُ رَهْطٍ	يُفْسِدُونَ	فِي الْأَرْضِ
تمہیں آزمایا جا رہا ہے	اور	تھے	شہر میں	نو شخص	وہ فساد کرتے تھے	زمین میں

تمہیں آزمایا جا رہا ہے ○ اور شہر میں نو شخص تھے جو زمین میں فساد کرتے تھے

وَلَا يُصْلِحُونَ ۚ قَالُوا اتَّقَاسُوا بِاللَّهِ

وَلَا يُصْلِحُونَ ۚ	قَالُوا	تَقَاسُوا	بِاللَّهِ
اور اصلاح نہیں کرتے تھے	انہوں نے کہا	آپس میں قسمیں کھاتے ہوئے	اللہ کی

اور اصلاح نہیں کرتے تھے ○ انہوں نے آپس میں اللہ کی قسمیں کھا کر کہا:

لُنَبِيَّتُهُ وَاهْلَئِهَا لَنَقُولَنَّ

لُنَبِيَّتُهُ	وَ	اهْلَئِهَا	لَنَقُولَنَّ
ضرور ہم رات کو چھاپا پاریں گے اس (صالح) پر	اور	اس کے گھر والوں (پر)	پھر ضرور ہم کہیں گے

ہم رات کے وقت ضرور صالح اور اس کے گھر والوں پر چھاپا پاریں گے پھر اس کے وارث سے

لَوْلِيَّهِ مَا شَهِدْنَا مَهْلِكَ أَهْلِهِ وَإِنَّا

لَوْلِيَّهِ	مَا شَهِدْنَا	مَهْلِكَ أَهْلِهِ	وَ	إِنَّا
اس کے وارث سے	ہم حاضر نہ تھے	اس کے گھر والوں کے قتل کے وقت	اور	بیشک ہم

کہیں گے کہ اس گھر والوں کے قتل کے وقت ہم حاضر نہ تھے اور بیشک ہم

۱..... اس کا معنی یہ ہے کہ تمہیں جو بھلائی اور برائی پہنچتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہے اور وہ تمہاری تقدیر میں لکھی ہوئی ہے۔ یا یہ معنی ہے کہ تمہارے پاس جو بد شکوئی آئی یہ تمہارے کفر کے سبب اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئی ہے۔ یاد رہے کہ بندے کو پہنچنے والی مصیبتیں اس کی تقدیر میں لکھی ہوئی ہیں اور کوئی مصیبت اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر نہیں آتی اور مصیبتیں آنے کا عمومی سبب بندے کے اپنے برے اعمال ہیں، جب ایسا ہے تو کسی چیز سے بد شکوئی لینا اور اپنے اوپر آنے والی مصیبت کو اس کی خوش جاننا درست نہیں حدیث پاک میں ہے: بد شکوئی شرک (یعنی شرکوں کا سا کام) ہے اور ہمارے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں، ↑

## لَصِدْقُونَ ۴۹ وَمَكْرُؤًا مَكْرًا وَمَكْرًا نَامُكْرًا

لَصِدْقُونَ ۴۹	وَ	مَكْرُؤًا (۱)	مَكْرًا	وَ	مَكْرًا	مَكْرًا
ضرور سچے (ہیں)	اور	انہوں نے سازش کی	سازش کرنا	اور	ہم نے خفیہ تدبیر فرمائی	خفیہ تدبیر کرنا

سچے ہیں ○ اور انہوں نے سازش کی اور ہم نے اپنی خفیہ تدبیر فرمائی

## وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ۵۰ فَاَنْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ لَا اَنَّا

وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ۵۰	فَاَنْظُرْ	كَيْفَ	كَانَ	عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ	اَنَّا
ہم	اور	وہ	بے خبر تھے	تو دیکھو	کیسا

اور وہ غافل رہے ○ تو دیکھو کہ ان کی سازش کا کیسا انجام ہوا؟ ہم نے

## دَمَرْنَاهُمْ وَقَوْمَهُمْ أَجْمَعِينَ ۵۱ فِتْلِكَ بِيَوْمِئِذِهِمْ

دَمَرْنَاهُمْ	وَ	قَوْمَهُمْ أَجْمَعِينَ ۵۱	فِتْلِكَ	بِيَوْمِئِذِهِمْ
ہم نے ہلاک کر دیا انہیں	اور	ان کی ساری قوم (کو)	تو یہ	ان کے گھر

انہیں اور ان کی ساری قوم کو ہلاک کر دیا ○ تو یہ ان کے گھر

## خَاوِيَةً بِمَا ظَلَمُوا ۱۰۱ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

خَاوِيَةً	بِمَا	ظَلَمُوا	اِنَّ	فِيْ ذٰلِكَ
ویران، گرے پڑے (ہیں)	(اس کے) سبب جو	انہوں نے ظلم کیا	بیشک	اس میں

ان کے ظلم کے سبب ویران پڑے ہیں، بیشک اس میں

## لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ۵۲ وَاَنْجَيْنَا الزَّيْنِ

لَاٰيَةً	لِّقَوْمٍ	يَعْلَمُونَ ۵۲	وَ	اَنْجَيْنَا	الزَّيْنِ
ضرور نشانی (ہے)	(ان) لوگوں کے لئے	(جو) جانتے ہیں	اور	ہم نے بچالیا	ان لوگوں کو جو

جانتے والوں کیلئے (عبرت کی) نشانی ہے ○ اور ہم نے ان لوگوں کو بچالیا

(پچھلے صفحہ کا حاشیہ) اللہ تعالیٰ اسے توکل کے ذریعے دور کر دیتا ہے۔ (ابوداؤد، ۲۳/۳، الحدیث: ۳۹۱۰)

۱ یعنی ان لوگوں نے حضرت صالح علیہ السلام اور ان کے گھر والوں پر شب خون مارنے کی سازش تیار کی اور ہم نے ان کی سازش کی سزا یہ دی کہ ان کے عذاب میں جلدی فرمائی اور وہ ہماری خفیہ تدبیر سے غافل رہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص بندوں کا حافظ و ناصر ہے اور انہیں لوگوں کے خفیہ شر سے بچاتا ہے۔



## اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿۵۳﴾ وَلَوْ كُنَّا اِذْ قَالَ

اٰمَنُوْا	وَ	كَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿۵۳﴾	وَ	لَوْ كُنَّا	اِذْ	قَالَ
ایمان لائے	اور	وہ ڈرتے تھے	اور	لوٹ (کو یاد کرو)	جب	اس نے کہا

جو ایمان لائے اور ڈرتے تھے ○ اور لوٹ کو یاد کرو جب اس نے اپنی قوم سے

## لِقَوْمِهِۦ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ﴿۵۴﴾

لِقَوْمِهِۦ	اَتَاْتُوْنَ	الْفَاحِشَةَ	وَ	اَنْتُمْ	تُبْصِرُوْنَ ﴿۵۴﴾
اپنی قوم سے	کیا تم کرتے ہو	بے حیائی کا کام	اور (حالانکہ)	تم	دیکھ رہے ہو

فرمایا: کیا تم بے حیائی کا کام کرتے ہو حالانکہ تم دیکھ رہے ہو ○

## اَيِّنْكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَاءِ ط

اَيِّنْكُمْ	لَتَاْتُوْنَ	الرِّجَالَ	شَهْوَةً	مِّنْ دُوْنِ النِّسَاءِ ط
کیا بیشک تم	ضرور آتے ہو	مردوں (کے پاس)	شہوت (سے)	عورتوں کی بجائے

کیا تم عورتوں کو چھوڑ کر مردوں کے پاس شہوت سے جاتے ہو

## بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ﴿۵۵﴾ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِۦ اِلَّا

بَلْ	اَنْتُمْ	قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ﴿۵۵﴾	فَمَا كَانَ	جَوَابَ قَوْمِهِۦ	اِلَّا
بلکہ	تم	جاہل لوگ ہو	تو نہ تھا	اس کی قوم کا جواب	مگر

بلکہ تم جاہل لوگ ہو ○ تو اس کی قوم کا اس کے سوا کچھ جواب نہ تھا

## اَنْ قَالُوْٓا اٰخَرِ جُوْا اِلٰ لُّوْطٍ مِّنْ قَرِيْبَتِكُمْ ج

اَنْ	قَالُوْٓا	اٰخَرِ جُوْا	اِلٰ لُّوْطٍ	مِّنْ قَرِيْبَتِكُمْ ج
یہ کہ	انہوں نے کہا	نکال دو	لوٹ کے گھر والوں (کو)	اپنی بستی سے

کہ کہنے لگے کہ لوٹ کے گھر والوں کو اپنی بستی سے نکال دو،

۱..... اس قول کا معنی یہ ہے کہ کیا تم بد فعلی پر اتر آئے ہو حالانکہ تم اس فعل کی قیاحت جانتے ہو۔ یا یہ معنی ہے کہ کیا تم بے حیائی پر اتر آئے ہو اور تم ایک دوسرے کے سامنے بے پردہ ہو کر اسلامیہ بد فعلی کا ارتکاب کرتے ہو۔ یا یہ معنی ہے کہ تم اپنے سے پہلے نافرمانی کرنے والوں کی تباہی اور ان کے عذاب کے آثار دیکھتے ہو پھر بھی اس بد عملی میں مبتلا ہو۔ ۲..... مردوں کے فطری تقاضے کی تسکین کے لئے عورتیں بنائی گئی ہیں اور ان سے شرعی احکام کے مطابق شہوت پوری کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ جبکہ ہم جنس پرستی، کھلے عام جانوروں کی طرح زنا کاری و فطرت سے بغاوت ہے، اس بغاوت کا نتیجہ کسی صاحب نظر سے پوشیدہ نہیں۔

إِنَّهُمْ أَنَاسٌ يَّتَطَهَّرُونَ ﴿٥٦﴾ فَأَنْجَيْنَاهُ وَ				
إِنَّهُمْ	أَنَاسٌ	يَّتَطَهَّرُونَ ﴿٥٦﴾	فَأَنْجَيْنَاهُ	وَ
بیشک وہ	لوگ	بڑے پاک صاف بنتے ہیں	تو ہم نے نجات دی اس (لوط) کو	اور
بیشک یہ ایسے لوگ ہیں جو بڑے پاک صاف بنتے ہیں ○ تو ہم نے اسے اور				
أَهْلَكَ إِلَّا امْرَأَتَهُ قَدَّرْنَاهَا مِنَ الْغَابِرِينَ ﴿٥٧﴾				
أَهْلَكَ	إِلَّا	امْرَأَتَهُ	قَدَّرْنَاهَا	مِنَ الْغَابِرِينَ ﴿٥٧﴾
اس کے گھر والوں (کو)	مگر	اس کی بیوی	ہم نے مقرر کر دیا تھا اسے	پیچھے رہ جانے والوں میں سے
اس کے گھر والوں کو نجات دی مگر اس کی عورت کو، ہم نے اسے پیچھے رہ جانے والوں میں سے مقرر کر دیا تھا ○				
وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَطَرًا فَسَاءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِينَ ﴿٥٨﴾				
وَ	أَمْطَرْنَا	عَلَيْهِمْ	مَطَرًا	فَسَاءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِينَ ﴿٥٨﴾
اور	ہم نے برسائی	ان پر	بارش	تو کتنی بری (تھی) ڈرائے جانے والوں کی بارش
اور ہم نے ان پر ایک بارش برسائی تو ڈرائے جانے والوں کی بارش کتنی بری تھی ○				
قُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسَلَامٌ عَلَى عِبَادِهِ				
قُلِ	الْحَمْدُ	لِلَّهِ	وَ	سَلَامٌ عَلَى عِبَادِهِ
تم کہو	تمام تعریفیں	اللہ کے لئے (ہیں)	اور	سلام (ہو) اس کے بندوں پر
تم کہو: تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں اور ان بندوں پر سلام ہو				
الَّذِينَ اصْطَفَى ۖ اللَّهُ خَيْرٌ أَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿٥٩﴾				
الَّذِينَ	اصْطَفَى	اللَّهُ	خَيْرٌ	أَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿٥٩﴾
وہ لوگ جنہیں	اس نے چن لیا	کیا اللہ	بہتر (ہے)	یا جنہیں وہ شریک ٹھہراتے ہیں
جنہیں اللہ نے چن لیا ہے۔ کیا اللہ بہتر یا ان کے خود ساختہ شریک ○؟				

۱..... قوم لوط کا یہ قول بد باطنی کی انتہا ہے کہ اپنی غیبت حرکتوں کو برا سمجھنے اور ان سے باز آنے کی بجائے حضرت لوط علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کا مذاق اڑا رہے ہیں کہ یہ بڑے پاکیزہ بنتے پھرتے ہیں۔ ہمارا معاشرہ بھی ایسی کئی شاعتوں کا مرتکب ہو چکا ہے کہ یہاں فساق و فجار تو اپنے افعال پر فخر کرتے ہیں جبکہ مذہب، مذہبی لوگوں اور ان کے مذہبی افعال کا مذاق اڑایا جاتا ہے۔



اَمِنْ خَلْقٍ

20





اَمِنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ لَكُمْ

اَمِنْ <sup>(۱)</sup>	خَلَقَ	السَّمٰوٰتِ	وَالْاَرْضَ	وَاَنْزَلَ	لَكُمْ
یا وہ (بہتر ہے) جس نے	بنایا	آسمانوں	اور زمین (کو)	اور اتارا	تمہارے لیے

یا وہ بہتر ہے جس نے آسمان و زمین بنائے اور تمہارے لیے آسمان سے

مِّنَ السَّمَاءِ مَاءً فَانْتَبٰتًا بِهٖ حَدَآئِقُ ذٰتَ بَهْجَةٍ مَّا كَانَ

مِّنَ السَّمَاءِ	مَاءً	فَانْتَبٰتًا	بِهٖ	حَدَآئِقُ	ذٰتَ بَهْجَةٍ	مَّا كَانَ
آسمان سے	پانی	تو ہم نے اگائے	اس (پانی) سے	روقی والے باغات	(ممكن) نہ تھا	

پانی اتارا تو ہم نے اس پانی سے بار و قی باغ اگائے۔ تمہارے لئے

لَكُمْ اَنْ تَشْبُوْا شَجَرًا طَٰٓءِ الْاِلٰهِ مَعَ اللّٰهِ ط

لَكُمْ	اَنْ	تَشْبُوْا	شَجَرًا	طَٰٓءِ الْاِلٰهِ	مَعَ اللّٰهِ
تمہارے لئے	کہ	تم اگادیتے	ان (باغوں) کے درخت	کیا کوئی معبود (ہے)	اللہ کے ساتھ

ممكن نہ تھا کہ تم ان (باغوں) کے درخت اگادیتے۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے؟ (ہرگز نہیں)،

بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَعِدُوْنَ ۝۶۰ اَمِنْ جَعَلَ الْاَرْضَ

بَلْ	هُمْ	قَوْمٌ	يَعِدُوْنَ ۝۶۰	اَمِنْ	جَعَلَ	الْاَرْضَ
(ہرگز نہیں) بلکہ	وہ	لوگ	شریک ٹھہراتے ہیں	یا وہ (بہتر ہے) جس نے	بنایا	زمین (کو)

بلکہ وہ لوگ شریک ٹھہراتے ہیں ○ یا وہ بہتر ہے جس نے رہائش کیلئے

قَرَارًا وَّجَعَلَ خِلَافًا اٰنْهٰرًا وَّجَعَلَ لَهَا رَاسِي

قَرَارًا	وَّجَعَلَ	خِلَافًا	اٰنْهٰرًا	وَّجَعَلَ	لَهَا	رَاسِي
رہائش گاہ	اور بنائیں	اس کے درمیان	نہریں	اور بنائے	اس کے لئے	لنگر

زمین بنائی اور اس کے درمیان میں نہریں بنائیں اور اس کے لئے لنگر بنائے

۱..... یہاں سے اللہ تعالیٰ کی قدرت و وحدانیت پر پہلے زمین و آسمان کی تخلیق، بارش اور باغات اگانے سے استدلال کیا گیا ہے، پھر زمین کو جائے قرار بنانے، اس میں نہریں رواں کرنے، مضبوط پہاڑ نصب کرنے اور دو دریاؤں کے درمیان آڑ پیدا کرنے کو خدا کی وحدانیت پر دلیل بنایا ہے، پھر مجبور و لاچار کی دعا قبول کرنے، بحر و بر میں مدد کرنے، مخلوق کی ابتداء و اعادہ اور زمین و آسمان سے روزی دینے کو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی دلیل کے طور پر ذکر کر کے بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ شریک سے پاک اور منزہ ہے اور جو کوئی دوسرا خدا موجود ہونے کا دعویدار ہے اسے چاہئے کہ اپنی صداقت پر دلیل پیش کرے۔

وَجَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا ۝۱۷ عَالِهِ مَعَ اللَّهِ ط				
وَجَعَلَ	بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ	حَاجِزًا	عَالِهِ	مَعَ اللَّهِ
اور رکھی	دوسمندروں کے درمیان	آڑ	کیا کوئی معبود (ہے)	اللہ کے ساتھ
اور دوسمندروں کے درمیان آڑ رکھی۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے؟				
بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۝۱۸ أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا				
بَلْ	أَكْثَرُهُمْ	لَا يَعْلَمُونَ ۝۱۸	أَمَّنْ	يُجِيبُ
(ہرگز نہیں) بلکہ	ان میں اکثر	علم نہیں رکھتے	یا وہ (بہتر ہے) جو	فریاد سنتا ہے
بلکہ ان میں اکثر جاہل ہیں ○ یا وہ بہتر جو مجبور کی فریاد سنتا ہے جب				
دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ ۝۱۹ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الْأَرْضِ ط				
دَعَاهُ	وَيَكْشِفُ	السُّوءَ	وَيَجْعَلُكُمْ	خُلَفَاءَ الْأَرْضِ
وہ پکارے اسے	اور ٹال دیتا ہے	برائی	اور کرتا ہے تمہیں	زمین کے وارث
وہ اسے پکارے اور برائی ٹال دیتا ہے اور تمہیں زمین کا وارث کرتا ہے۔				
عَالِهِ مَعَ اللَّهِ ط قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ ۝۲۰ أَمَّنْ				
عَالِهِ	مَعَ اللَّهِ	قَلِيلًا مَّا	تَذَكَّرُونَ ۝۲۰	أَمَّنْ
کیا کوئی معبود (ہے)	اللہ کے ساتھ	بہت ہی کم	تم نصیحت حاصل کرتے ہو	یا وہ (بہتر ہے) جو
کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے؟ تم بہت ہی کم نصیحت حاصل کرتے ہو ○ یا وہ بہتر ہے جو				
يَهْدِيَكُمْ فِي ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۝۲۱ مَنْ يُرْسِلِ الرِّيحَ				
يَهْدِيكُمْ	فِي ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ	مَنْ	يُرْسِلِ	الرِّيحَ
راہ دکھاتا ہے تمہیں	خشکی اور تری کے اندھیروں میں	اور وہ جو	بھیجتا ہے	ہوائیں
تمہیں خشکی اور تری کے اندھیروں میں راہ دکھاتا ہے اور وہ جو ہوائیں بھیجتا ہے				

۱..... مجبور و لاچار کی دعا اللہ تعالیٰ ہی سنتا ہے اور اس کی فریاد سی بھی وہی فرماتا ہے۔ حدیث پاک میں مجبور و لاچار شخص کو دعا مانگنے کا ایک طریقہ سکھایا گیا ہے کہ اسے بوں دعا مانگنی چاہئے ”اللَّهُمَّ رَحْمَتُكَ أَزْجُو قُلُوبًا تَكْنِي إِلَى نَفْسِي طَرَفَةً عَيْنٍ وَأَصْلِحْ لِي شَأْنِي كُلَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ“ یعنی اے اللہ! میں تیری رحمت کا امیدوار ہوں، تو مجھے آنکھ چپکنے کی دیر بھی میرے نفس کے حوالے نہ کرنا اور میرے سارے کام درست فرما دے، تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔ (مسند ابوداؤد طرابلسی، ص ۱۷۷، الجزء الثالث، الحديث: ۸۲۹) یہ دعا مجبور و لاچار مسلمان کے علاوہ دیگر مسلمانوں کو بھی مانگنی چاہئے۔

مجبور و لاچار کی فریاد سی اللہ ہی سنتا ہے

ہر دور میں مشکلات سے اللہ ہی نجات دیتا ہے



بُشْرًا ابَيْنَ يَدَي رَحْمَتِهِ ۖ عَالَهُ مَعَ اللَّهِ ۖ تَعْلَى

بُشْرًا	بَيْنَ يَدَي رَحْمَتِهِ	عَالَهُ	مَعَ اللَّهِ	تَعْلَى
خوشخبری دیتی ہوئیں	اس کی رحمت سے پہلے	کیا کوئی معبود (ہے)	اللہ کے ساتھ	بلند و بالا ہے

اس حال میں کہ وہ ہوائیں اللہ کی رحمت سے پہلے خوشخبری دے رہی ہوتی ہیں۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود

اللَّهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ ۖ اَمَّنْ يَبْدُو الْخَلْقُ ثُمَّ

اللَّهُ	عَمَّا	يُشْرِكُونَ ۖ	اَمَّنْ	يَبْدُو	الْخَلْقُ	ثُمَّ
اللہ	(اس) سے جسے	وہ شریک ٹھہراتے ہیں	یا وہ (بہتر ہے) جو	ابتداء کرتا ہے	خلق (کی)	پھر

ہے؟ اللہ ان کے شرک سے بلند و بالا ہے ۝ یا وہ بہتر ہے جو خلق کی ابتداء فرماتا ہے پھر

يُعِيدُهُ وَ مَنْ يَرُزُّكُمْ مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ۖ

يُعِيدُهُ	وَ	مَنْ	يَرُزُّكُمْ	مِّنَ السَّمَاءِ	وَالْأَرْضِ
وہ دوبارہ بنائے گا اسے	اور	وہ جو	روزی دیتا ہے تمہیں	آسمان اور زمین سے	

اسے دوبارہ بنائے گا اور وہ جو تمہیں آسمانوں اور زمین سے روزی دیتا ہے۔

عَالَهُ مَعَ اللَّهِ ۖ قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ

عَالَهُ	مَعَ اللَّهِ	قُلْ	هَاتُوا	بُرْهَانَكُمْ	اِنْ كُنْتُمْ
کیا کوئی معبود (ہے)	اللہ کے ساتھ	تم کہو	لاؤ	اپنی دلیل	اگر تم ہو

کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے؟ تم فرماؤ: اپنی دلیل لاؤ اگر تم

صَادِقِينَ ۖ قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا

صَادِقِينَ ۖ	قُلْ	لَا يَعْلَمُ	مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ	وَالْأَرْضِ	الْغَيْبَ ۖ	اِلَّا
سچے	تم کہو	نہیں جانتا	جو کوئی	آسمانوں اور زمین میں (ہے)	غیب (کو)	سوائے

سچے ہو ۝ تم فرماؤ: اللہ کے سوا آسمانوں اور زمین میں کوئی غیب نہیں جانتا

۱ غیب کا علم اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے اور اس سے مراد ذاتی اور محیط یعنی ہر چیز کا علم ہے کہ وہی اللہ تعالیٰ کے لئے ثابت اور اس سے مخصوص ہیں۔ عطائی علم کہ دوسرے کا دیا ہوا ہو اور علم غیر محیط کہ بعض اشیاء سے مطلع ہو اور بعض سے ناواقف ہو، یہ اللہ تعالیٰ کے لئے ہو ہی نہیں سکتا کیونکہ اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے اور ہم انبیاء کرام علیہم السلام کے لئے جو علم غیب مانتے ہیں اس سے مراد وہ غیر محیط علم ہے جو اللہ تعالیٰ نے انہیں عطا کیا ہے۔ یہ قطعاً حق اور قرآن وحدیث سے ثابت ہے۔

اللَّهُ وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ ﴿٢٥﴾ بَلِ ادْرَكَ				
اللَّهُ	و	مَا يَشْعُرُونَ	أَيَّانَ	يُبْعَثُونَ ﴿٢٥﴾
اللہ (کے)	اور	لوگ نہیں جانتے	کب	انہیں اٹھایا جائے گا
اور لوگ نہیں جانتے کہ انہیں کب اٹھایا جائے گا؟ کیا کافروں کا علم				
عَلِمَهُمْ فِي الْآخِرَةِ بَلْ هُمْ فِي شَكٍّ مِّنْهَا				
عَلِمَهُمْ	فِي الْآخِرَةِ	بَلْ	هُمْ	فِي شَكٍّ
ان (کافروں) کا علم	آخرت کے بارے میں	(ایسا نہیں) بلکہ	وہ	شک میں (ہیں)
آخرت کے بارے میں مکمل ہو چکا ہے؟ بلکہ وہ اس کی طرف سے شک میں ہیں				
بَلْ هُمْ مِّنْهَا عَمُونَ ﴿٢٦﴾ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِذَا				
بَلْ	هُمْ	مِّنْهَا	عَمُونَ ﴿٢٦﴾	وَقَالَ
بلکہ	وہ	اس سے	اندھے ہیں	اور
بلکہ وہ اس سے اندھے ہیں اور کافروں نے کہا: کیا جب				
كُنَّا ثَرْبًا وَآبَاؤُنَا أَیْنَ الْمُخْرَجُونَ ﴿٢٧﴾ لَقَدْ				
كُنَّا	ثَرْبًا	و	آبَاؤُنَا	أَیْنَ
ہم ہو جائیں گے	مٹی	اور	ہمارے باپ دادا	کیا بیشک ہم
ہم اور ہمارے باپ دادا مٹی ہو جائیں گے تو کیا ہم پھر نکالے جائیں گے؟ بیشک				
وَعِدْنَا هَذَا نَحْنُ وَآبَاؤُنَا مِن قَبْلُ إِنْ هَذَا				
وَعِدْنَا	هَذَا	نَحْنُ	و	آبَاؤُنَا
ہمیں وعدہ دیا گیا تھا	یہ	ہمیں	اور	ہمارے باپ داداؤں (کو)
یہ وعدہ ہمیں اور ہم سے پہلے ہمارے باپ داداؤں کو دیا گیا تھا، یہ تو صرف				



إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ﴿٢٨﴾ قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا كَيْفَ كَانَ

إِلَّا	أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ﴿٢٨﴾	قُلْ	سِيرُوا	فِي الْأَرْضِ	فَانظُرُوا	كَيْفَ	كَانَ
مگر	پہلے لوگوں کی جھوٹی کہانیاں	تم کہو	تم چلو	زمین میں	پھر دیکھو	کیسا	ہوا

پہلے لوگوں کی جھوٹی کہانیاں ہیں ○ تم فرماؤ: زمین میں چل کر دیکھو، مجرموں کا انجام

عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِينَ ﴿٢٩﴾ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُنْ فِي ضَيْقٍ

عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِينَ ﴿٢٩﴾ (۱)	وَلَا تَحْزَنْ	عَلَيْهِمْ	وَلَا تَكُنْ	فِي ضَيْقٍ
مجرموں کا انجام	اور	(اے حبیب) تم غم نہ کرو	ان پر	اور نہ ہو (دل کی تنگی میں

کیسا ہوا؟ ○ اور (اے حبیب!) تم ان پر غم نہ کرو اور ان کی سازشوں سے

مَسَايِكُرُونَ ﴿٣٠﴾ وَيَقُولُونَ مَتَى هَذَا الْوَعْدُ إِنْ

مَسَايِكُرُونَ ﴿٣٠﴾	وَلَا	يَقُولُونَ	مَتَى	هَذَا الْوَعْدُ إِنْ
(اس) سے جو	اور	(کافر) کہتے ہیں	کب (پورا ہوگا)	یہ وعدہ اگر

دل تنگ نہ ہو ○ اور کافر کہتے ہیں: یہ وعدہ کب (پورا) ہوگا؟ اگر

كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿٣١﴾ قُلْ عَسَى أَنْ يَكُونَ رَدِفَ لَكُمْ

كُنْتُمْ	صَادِقِينَ ﴿٣١﴾	قُلْ	عَسَى	أَنْ	يَكُونَ	رَدِفَ	لَكُمْ
تم ہو	سچے	تم کہو	قریب ہے	کہ	ہو	پیچھے آگاہو	تمہارے

تم سچے ہو (تو بتاؤ) ○ تم فرماؤ: ہو سکتا ہے کہ جس (عذاب) کی تم جلدی مچا رہے ہو

بَعْضُ الَّذِي تَسْتَعْجِلُونَ ﴿٣٢﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ

بَعْضُ	الَّذِي	تَسْتَعْجِلُونَ ﴿٣٢﴾	وَلَا	إِنَّ	رَبَّكَ
(اس عذاب کا) کچھ حصہ	جس کی	تم جلدی مچا رہے ہو	اور	بیشک	تیرا رب

اس کا کچھ حصہ تمہارے پیچھے آگاہو ○ اور بیشک تیرا رب

① عذاب الہی سے برباد شدہ قوموں کی اجڑی بستیاں لوگوں کے لئے عبرت کے نشان ہیں، لہذا ہر ایک کو چاہئے کہ وہ ان قوموں سے عبرت حاصل کرے اور وہاں کے رہنے والوں کے احوال اور ان کے دردناک انجام پر غور کرے اور ان سے عبرت پکڑتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے باز آئے اور اس کی اطاعت و فرمانبرداری میں مصروف ہو جائے۔

لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُونَ ﴿۴۲﴾ وَإِنَّ				
لَذُو فَضْلٍ	عَلَى النَّاسِ	وَ	لَٰكِنَّ	أَكْثَرَهُمْ
ضرور فضل والا (ہے)	لوگوں پر	اور	لیکن	ان میں اکثر
لوگوں پر فضل والا ہے لیکن ان میں اکثر لوگ شکر ادا نہیں کرتے ○ اور بیشک				
رَبِّكَ لَيَعْلَمَ مَا تَكِنُّ صُدُّوهُمْ وَمَا يُعْلِنُونَ ﴿۴۳﴾ وَ				
رَبِّكَ (۱)	لَيَعْلَمَ (۲)	مَا	تَكِنُّ	صُدُّوهُمْ
تیرا رب	ضرور جانتا ہے	جو	چھپاتے ہیں	ان کے سینے
تمہارا رب یقیناً جانتا ہے جو ان کے سینے چھپائے ہوئے ہیں اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں ○ اور				
مَا مِنْ غَائِبَةٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ ﴿۴۴﴾ وَإِنَّ				
مَا	مِنْ غَائِبَةٍ	فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ	إِلَّا	فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ (۴۴)
نہیں	کوئی چھپی ہوئی چیز	آسمان اور زمین میں	مگر	(وہ) ایک بتانے والی کتاب میں (ہے)
آسمانوں اور زمین میں جتنے غیب ہیں سب ایک بتانے والی کتاب میں ہیں ○ بیشک				
هَذَا الْقُرْآنُ يَقْضُ عَلَىٰ بَنِي إِسْرَآءِيلَ أَكْثَرَ الَّذِي هُمْ فِيهِ				
هَذَا الْقُرْآنُ	يَقْضُ	عَلَىٰ بَنِي إِسْرَآءِيلَ	أَكْثَرَ	الَّذِي هُمْ فِيهِ
یہ قرآن	بیان فرماتا ہے	بنی اسرائیل پر	اکثر	(وہ باتیں) جس میں وہ
یہ قرآن بنی اسرائیل سے اکثر وہ باتیں ذکر فرماتا ہے جس میں				
يَخْتَلِفُونَ ﴿۴۵﴾ وَإِنَّهُ لَهْدَىٰ وَرَحْمَةً لِّلْمُؤْمِنِينَ ﴿۴۶﴾				
يَخْتَلِفُونَ (۴۵)	وَ	إِنَّهُ	لَهْدَىٰ	وَ رَحْمَةً
اختلاف کرتے ہیں	اور	بیشک وہ	ضرور ہدایت	رحمت (ہے)
وہ اختلاف کرتے ہیں ○ اور بیشک یہ مسلمانوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے ○				

۱..... اس آیت کا خلاصہ کلام یہ ہے کہ کفار کا رسول کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ پوشیدہ اور اعلانیہ عداوت رکھنا اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مخالفت میں مکاریاں کرنا سب کچھ اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے، وہ انہیں اس کی سزا دے گا۔

۲..... اللہ تعالیٰ سے کچھ بھی چھپا ہوا نہیں ہے، وہ ظاہری و باطنی تمام افعال و احوال سے پوری طرح واقف ہے، لہذا سب کو چاہئے کہ وہ اعلانیہ اور پوشیدہ ہر طرح کے گناہوں سے باز آجائیں ورنہ دل میں کسی کے بارے میں بغض، حسد، کینہ اور عداوت وغیرہ نہ رکھیں۔



اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِي بَيْنَهُمْ بِحُكْمِهِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ

اِنَّ	رَبَّكَ	يَقْضِي	بَيْنَهُمْ	بِحُكْمِهِ	وَ	هُوَ	الْعَزِيزُ
بیشک	تیرا رب	فیصلہ فرما دے گا	ان کے درمیان	اپنے حکم سے	اور	وہی	عزت والا

بیشک تمہارا رب اپنے حکم سے ان کے درمیان فیصلہ فرما دے گا اور وہی عزت والا

الْعَلِيمُ ۞ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ۚ اِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ الْمُبِينِ ۞ اِنَّكَ

الْعَلِيمُ ۞	فَتَوَكَّلْ	عَلَى اللَّهِ	اِنَّكَ	عَلَى الْحَقِّ الْمُبِينِ ۞	اِنَّكَ
علم والا (ہے)	تو تم بھروسہ کرو	اللہ پر	بیشک تم	روشن حق پر (ہو)	بیشک تم

علم والا ہے ○ تو تم اللہ پر بھروسہ کرو بیشک تم روشن حق پر ہو ○ بیشک تم

لَا تُسَبِّحُ الْمَوْتَىٰ وَلَا تُسَبِّحُ الصُّمَّ الدُّعَاءَ اِذَا وَلَّوْا

لَا تُسَبِّحُ	الْمَوْتَىٰ (۱)	وَ	لَا تُسَبِّحُ	الصُّمَّ (۲)	الدُّعَاءَ	اِذَا	وَلَّوْا
نہیں سنا سکتے	مردوں (کو)	اور	تم نہیں سنا سکتے	بہروں (کو)	پکار	جب	وہ پھریں

مردوں کو نہیں سنا سکتے اور نہ تم بہروں کو پکار سنا سکتے ہو جب وہ پیٹھ دے کر

مُدْبِرِينَ ۞ وَمَا اَنْتَ بِهٰدِي الْعُمْيٰ عَنْ صَلَاتِهِمْ ۚ اِنَّ

مُدْبِرِينَ ۞	وَ	مَا اَنْتَ	بِهٰدِي الْعُمْيٰ (۳)	عَنْ صَلَاتِهِمْ	اِنَّ
پیٹھ پھیرتے ہوئے	اور	نہیں	تم	اندھوں کو ہدایت دینے والے	ان کی گمراہی سے

پھر رہے ہوں ○ اور تم اندھوں کو ان کی گمراہی سے (نکال کر) ہدایت دینے والے نہیں۔ تم تو

تُسَبِّحُ اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ بِآيَاتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُونَ ۞

تُسَبِّحُ	اِلَّا	مَنْ	يُّؤْمِنُ (۴)	بِآيَاتِنَا	فَهُمْ	مُّسْلِمُونَ ۞
تم سنا سکتے	مگر	(اے) جو	ایمان لاتا ہے	ہماری آیتوں پر	تو وہ	فرمانبرداری کرنے والے (ہیں)

اسی کو سنا سکتے ہو جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں تو وہ فرمانبردار ہیں ○

۱۔ یہاں مردوں سے کفار مراد ہیں اور ان سے بھی مطلقاً ہر کلام سننے کی نفی مراد نہیں بلکہ وعظ و نصیحت اور کلام ہدایت قبول کرنے کیلئے سننے کی نفی مراد ہے اور معنی یہ ہے کہ کافر مرد وہ ہیں کہ نصیحت سے کوئی فائدہ نہیں اٹھاتے۔ ۲۔ یعنی کفار بہروں کی طرح ہیں تو جیسے بہرے کو پکارنا کوئی فائدہ نہیں دیتا اسی طرح ضدی کافروں کو حق کی دعوت دینا کوئی فائدہ نہیں دیتا۔ ۳۔ اس کا معنی یہ ہے کہ جسے اللہ تعالیٰ نے ہدایت سے اور اس کے دل کو ایمان سے اندھا کر دیا (کہ اس نے قبول حق کی استعداد ضائع کر دی) آپ اسے گمراہی سے نکال کر ہدایت نہیں دے سکتے۔ ۴۔ یعنی آپ صرف انہی کو سنا سکتے ہیں جن کے پاس سمجھنے والے دل

ترجیم قرآن میں دینیات کی ترجمہ

۲۰

ترجمہ کفر پر زور تو بیخ

وَ إِذَا وَقَعَهُ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَاهُمُ دَابَّةً					
وَ	إِذَا	وَقَعَهُ	الْقَوْلُ <sup>(۱)</sup>	عَلَيْهِمْ	أَخْرَجْنَاهُمْ
اور	جب	آپڑے گی	بات	ان پر	(تو) ہم نکالیں گے
اور جب ان پر بات آپڑے گی تو ہم ان کے لیے زمین سے ایک جانور					
مِّنَ الْأَرْضِ يَخْلِبُ عَنْهَا النَّاسُ وَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ <sup>(۲)</sup>					
مِّنَ الْأَرْضِ	يَخْلِبُ عَنْهَا	النَّاسُ	وَ	هُمْ لَا يَعْلَمُونَ <sup>(۳)</sup>	
زمین سے	وہ کلام کرے گا لوگوں سے	(اس لئے) کہ	لوگ	ہماری آیتوں پر یقین نہ کرتے تھے	
نکالیں گے جو لوگوں سے کلام کرے گا اس لیے کہ لوگ ہماری آیتوں پر یقین نہ کرتے تھے ○					
وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّنْ					
وَ	يَوْمَ	نَحْشُرُ	مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ	فَوْجًا	مِّمَّنْ
اور	(جس) دن	ہم اٹھائیں گے	ہر امت میں سے	ایک گروہ	(ان میں) سے جو
اور اس دن کو یاد کرو جس دن ہم ہر امت میں سے ایک گروہ کو اٹھائیں گے جو					
يُكَذِّبُ بِآيَاتِنَا فَهُمْ يُوزَعُونَ <sup>(۴)</sup> حَتَّىٰ إِذَا					
يُكَذِّبُ	بِآيَاتِنَا	فَهُمْ	يُوزَعُونَ <sup>(۵)</sup>	حَتَّىٰ	إِذَا
جھٹلاتا ہے	ہماری آیتوں کو	تو وہ	انہیں روکا جائے گا تاکہ بعد والے ان سے آئیں	یہاں تک کہ	جب
ہماری آیتوں کو جھٹلاتا ہے تو ان کے پہلے لوگوں کو روکا جائے گا تاکہ ان کے بعد والے ان سے آئیں ○ یہاں تک کہ					
جَاءُوا قَالُوا كَذَّبْتُمْ بِآيَاتِنَا وَ					
جَاءُوا	قَالُوا	كَذَّبْتُمْ	بِآيَاتِنَا	وَ	
(سب) حاضر ہو جائیں گے	(تو اللہ) فرمائے گا	کیا تم نے جھٹلایا تھا	میری آیتوں کو	اور (حالانکہ)	
جب سب حاضر ہو جائیں گے تو اللہ فرمائے گا: کیا تم نے میری آیتوں کو جھٹلایا تھا حالانکہ					

(پچھلے صفحہ ۳۱۹ پر)

ہیں اور جو علم الہی میں سعادت ایمان سے سرفراز ہونے والے ہیں اور وہ مخلص مسلمان ہیں۔ ① بات سے مراد وہ ہے جس کا کفار سے وعدہ کیا گیا۔ معنی یہ ہے کہ جب قیامت قائم ہو جائے گی اور عذاب لازم ہو جائے گا۔ ② اس جانور کو ”دَابَّةُ الْأَرْضِ“ کہتے ہیں۔ اس کے بارے میں صرف اتنا جان لینا کافی ہے کہ یہ عجیب و غریب شکل کا جانور ہو گا۔ کوہ صفا سے برآمد ہو کر تمام شہروں میں بہت جلد پھرے گا۔ فصاحت کے ساتھ کلام کرے گا۔ ہر شخص کی پیشانی پر ایک نشان لگے گا، ایمانداروں کی پیشانی پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا سے نورانی خط کھینچے گا اور کافری کی پیشانی پر حضرت سلیمان علیہ السلام کے عصا سے۔



لَمْ تُحِيطُوا بِهَا عِلْمًا أَمَّاذَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿۸۴﴾ وَقَعٌ

لَمْ تُحِيطُوا	بِهَا	عِلْمًا	أَمَّاذَا	كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿۸۴﴾	وَقَعٌ ﴿۱﴾
تم نے احاطہ نہ کیا	ان کا	علم (سے)	یا کیا	تم کام کرتے تھے	واقع ہو چکی

تمہارا علم ان تک نہ پہنچا تھا یا تم کیا کام کرتے تھے؟ ○ اور ان پر

الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ بِمَا ظَلَمُوا فَهُمْ لَا يَنْطِقُونَ ﴿۸۵﴾

الْقَوْلُ	عَلَيْهِمْ	بِهَا	ظَلَمُوا	فَهُمْ	لَا يَنْطِقُونَ ﴿۸۵﴾
بات	ان پر	(اس کے) سبب جو	انہوں نے ظلم کیا	تو وہ	(اب کچھ) نہیں بولتے

ان کے ظلم کے سبب بات واقع ہو چکی تو وہ اب کچھ نہیں بولتے ○

أَلَمْ يَرَوْا أَنَّا جَعَلْنَا اللَّيْلَ لَيْسَكُنَا فِيهِ وَ

أَلَمْ يَرَوْا	أَنَّا	جَعَلْنَا	الَّيْلَ	لَيْسَكُنَا	فِيهِ وَ
کیا انہوں نے نہ دیکھا	کہ ہم	ہم نے بنائی	رات	تاکہ وہ آرام کریں	اس میں اور

کیا انہوں نے نہ دیکھا کہ ہم نے رات بنائی تاکہ وہ اس میں آرام کریں اور

النَّهَارَ مُبْصِرًا ۖ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ

النَّهَارَ	مُبْصِرًا	إِنَّ	فِي ذَلِكَ	لَآيَاتٍ	لِّقَوْمٍ
دن (کو بنایا)	آنکھیں کھولنے والا	بیشک	اس میں	ضرور نشانیاں (ہیں)	(ان) لوگوں کیلئے

دن کو آنکھیں کھولنے والا بنایا بیشک اس میں ان لوگوں کیلئے ضرور نشانیاں ہیں

يَوْمَئِذٍ ۖ وَيَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ فَفَزِعَ مَنْ

يَوْمَئِذٍ ﴿۸۶﴾	وَيَوْمَ	يُنْفَخُ	فِي الصُّورِ	فَفَزِعَ	مَنْ
(جو) ایمان رکھتے ہیں	اور	(جس) دن	پھونکا جائے گا	صور میں	تو گھبرا جائے گا

جو ایمان رکھتے ہیں ○ اور جس دن صور میں پھونکا جائے گا تو جو

۱..... یعنی ان کے شرک کے سبب ان پر عذاب ثابت ہو چکا تو وہ اب کچھ

نہیں بولتے کیونکہ ان کے لئے کوئی حجت اور کوئی گفتگو باقی نہیں ہے۔ اس آیت کا ایک معنی یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو جھٹلانے کی وجہ سے ان پر عذاب اس طرح چھا جائے گا کہ وہ کچھ بول نہ سکیں گے۔ ۲..... رات کو آرام اور دن کو کام کاج کے لئے بنانے میں اگرچہ تمام لوگوں کے لئے قدرت الہی کی نشانیاں ہیں لیکن چونکہ صرف ایمان والے ہی ان نشانیوں سے حقیقی فائدہ حاصل کرتے ہیں اس لئے بطور خاص یہاں انہی کا ذکر ہوا۔

## فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللَّهُ ط وَكُلُّ

فِي السَّمَوَاتِ	و	مَنْ	فِي الْأَرْضِ	إِلَّا	مَنْ	شَاءَ (۱)	اللَّهُ	و	كُلُّ
آسمانوں میں	اور	جو کوئی	زمین میں (ہے)	مگر	جسے	چاہے	اللہ	اور	سب

آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں سب گھبرا جائیں گے مگر وہ جنہیں اللہ چاہے اور سب

## أَتَوْهُ ذَخِيرِينَ ۞ وَتَرَى الْجِبَالَ

أَتَوْهُ	ذَخِيرِينَ ۞	و	تَرَى	الْجِبَالَ
حاضر ہوں گے اس کے حضور	عاجزی کرتے ہوئے	اور	تو دیکھے گا	پہاڑوں (کو)

اس کے حضور عاجزی کرتے حاضر ہوں گے ○ اور تو پہاڑوں کو دیکھے گا

## تَحْسِبُهَا جَامِدَةً وَهِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ ط

تَحْسِبُهَا	جَامِدَةً (۲)	و	هِيَ	تَمُرُّ	مَرَّ السَّحَابِ
خیال کرے گا انہیں	جھے ہوئے	اور (حالانکہ)	وہ	چل رہے ہوں گے	بادل کی چال

انہیں جھے ہوئے خیال کرے گا حالانکہ وہ بادل کے چلنے کی طرح چل رہے ہوں گے۔

## صُنِعَ اللَّهُ الَّذِي أَتَقَنَ كُلَّ شَيْءٍ ط إِنَّهُ خَبِيرٌ

صُنِعَ اللَّهُ	الَّذِي	أَتَقَنَ	كُلَّ شَيْءٍ (۳)	إِنَّهُ	خَبِيرٌ
(یہ اس) اللہ کی کارگیری (ہے)	جس نے	مضبوط کیا	ہر چیز (کو)	بیشک وہ	خبردار (ہے)

یہ اس اللہ کی کارگیری ہے جس نے ہر چیز کو مضبوط کیا بیشک وہ تمہارے کاموں سے

## بِمَا تَفْعَلُونَ ۞ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ خَيْرٌ مِمَّا

بِمَا	تَفْعَلُونَ ۞	مَنْ	جَاءَ بِالْحَسَنَةِ (۴)	فَلَهُ	خَيْرٌ	مِمَّا
(اس) سے جو	تم کام کرتے ہو	جو	لائے نیکی	تو اس کے لیے	بہتر (صلہ ہے)	اس سے

خبردار ہے ○ جو نیکی لائے اس کے لیے اس سے بہتر صلہ ہے

۱..... یعنی جنہیں اللہ تعالیٰ چاہے گا وہ اس گھبراہٹ سے محفوظ رہیں گے۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: ”وہ لوگ شہداء ہیں، اس لیے کہ وہ اپنے رب عزوجل کے نزدیک زندہ ہیں، انہیں اس وقت گھبراہٹ نہ پہنچے گی۔ (بخاری، التعلیل، تحت الآية: ۸۷، ۳/۴۱۲) ۲..... یعنی صور پھونکنے کے وقت پہاڑ اپنی بڑی جسامت کی وجہ سے دیکھنے میں تو اپنی جگہ ثابت اور قائم معلوم ہوں گے اور حقیقت میں وہ بادلوں کی طرح انتہائی تیز چلتے ہوں گے، یہاں تک کہ وہ پہاڑ زمین پر گر کر اس کے برابر ہو جائیں گے، پھر ریزہ ریزہ ہو کر بکھر جائیں گے۔ ۳..... نیکی سے مراد کلمۃ توحید کی شہادت ہے یا، اس سے مراد عمل ۴.....



وَهُمْ مِّنْ فِرْعَیْمٍ مِّمَّنْ اٰمَنُوْنَ ۝۸۹ وَمَنْ				
وَمَنْ	وَمَنْ	اٰمَنُوْنَ ۝۸۹	یَوْمَئِذٍ	مِّنْ فِرْعَیْمٍ (۱)
اور	وہ	امن وچین والے (ہوں گے)	اس دن	گھبراہٹ سے
اور وہ اس دن کی گھبراہٹ سے امن وچین میں ہوں گے اور جو				
جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ وَجُوهُهُمْ فِي النَّارِ هَلْ				
جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ (۲)	فَكَبَّتْ	وَجُوهُهُمْ	فِي النَّارِ	هَلْ
لائے گابرائی	توالٹے کر دیے جائیں گے	ان کے چہرے	آگ میں	کیا (یعنی نہیں)
برائی لائے گا تو ان کے چہرے آگ میں الٹے کر دیے جائیں گے۔ (اے لوگو!)				
تُجْرَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝۹۰ اِنَّمَا				
تُجْرَوْنَ	اِلَّا	مَا	كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝۹۰	اِنَّمَا
تمہیں بدلہ دیا جائے گا	مگر	(اسی کا جو)	تم عمل کرتے تھے	یہی
تمہیں تمہارے اعمال ہی کا بدلہ دیا جائے گا ○ مجھے تو یہی				
اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ رَبَّ هَذِهِ الْبَلَدَةِ الَّذِي				
اُمِرْتُ	اَنْ	اَعْبُدَ	رَبَّ هَذِهِ الْبَلَدَةِ	الَّذِي
مجھے حکم دیا گیا ہے	کہ	میں عبادت کروں	اس شہر (مکہ) کے رب (کی)	جس نے
حکم ہوا ہے کہ میں اس شہر (مکہ) کے رب کی عبادت کروں جس نے				
حَرَّمَهَا وَلَهُ كُلُّ شَيْءٍ ۚ وَاُمِرْتُ اَنْ				
حَرَّمَهَا	وَلَهُ	كُلُّ شَيْءٍ ۚ	وَاُمِرْتُ	اَنْ
حرمت والا بنایا ہے	اور	اسی کے لیے (ہے)	اور	مجھے حکم دیا گیا ہے
اسے حرمت والا بنایا ہے اور ہر شے اسی کی ملکیت ہے اور مجھے حکم ہوا ہے کہ				

(پچھلے صفحے کا مواضع) میں اخلاص ہے کہ خدا کے حضور ایمان و اخلاص کے ساتھ حاضر ہو گا اس کیلئے بھلائی ہے۔

- ..... اس سے قیامت کے دن عذاب کے خوف کی وجہ سے ہونے والی گھبراہٹ مراد ہے اور یہ اس گھبراہٹ کے علاوہ ہے جس کا ذکر اوپر کی آیت میں ہوا۔
- ..... یہاں برائی سے مراد شرک ہے اور آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ جو شرک کے ساتھ آئیں گے وہ اوندر سے منہ آگ میں ڈالے جائیں گے اور جہنم کے خازن ان سے کہیں گے: تمہیں تمہارے شرک اور گناہوں ہی کا بدلہ دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں نار جہنم سے محفوظ فرمائے۔

## اَكُونَنَّ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۹۱ وَ اَنْ اَتْلُو الْقُرْآنَ ۹۲

اَكُونَنَّ	مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۹۱	وَ	اَنْ	اَتْلُو ۱	الْقُرْآنَ
میں رہوں	فرمانبرداروں میں سے	اور	یہ کہ	میں تلاوت کروں	قرآن (کی)

فرمانبرداروں میں سے رہوں ○ اور یہ کہ میں قرآن کی تلاوت کروں

## فَمِنْ اهْتَدَىٰ قَائِمًا يَهْتَدِي لِنَفْسِهِ ۹۳ وَ

فَمِنْ	اهْتَدَىٰ	قَائِمًا	يَهْتَدِي	لِنَفْسِهِ	وَ
تو جس نے	ہدایت پائی	تو صرف	وہ ہدایت پاتا ہے	اپنی ذات کے لئے	اور

تو جس نے ہدایت پائی تو اس نے اپنی ذات کیلئے ہی ہدایت پائی اور

## مَنْ ضَلَّ فَقُلْ اِنَّمَا اَنَا مِنَ الْمُنْذِرِينَ ۹۴ وَ قُلْ

مَنْ	ضَلَّ	فَقُلْ	اِنَّمَا اَنَا	مِنَ الْمُنْذِرِينَ ۹۴	وَ	قُلْ
جو	گمراہ ہوا	تو تم کہہ دو	میں تو صرف	ڈرانے والوں میں سے (ہوں)	اور	تم کہو

جو گمراہ ہو تو تم فرما دو کہ میں تو صرف ڈرانے والوں میں سے ہوں ○ اور تم فرماؤ:

## الْحَمْدُ لِلّٰهِ سِيرِيْكُمْ اَيْتِهٖ فَتَعْرِفُوْنَهَا ۹۵

الْحَمْدُ	لِلّٰهِ	سِيرِيْكُمْ	اَيْتِهٖ ۲	فَتَعْرِفُوْنَهَا
سب خوبیاں	اللہ کے لیے (ہیں)	عنقریب وہ دکھائے گا تمہیں	اپنی نشانیاں	تو تم پہچان لو گے انہیں

سب خوبیاں اللہ کے لیے ہیں، عنقریب وہ تمہیں اپنی نشانیاں دکھائے گا تو تم انہیں پہچان لو گے

## وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ۹۶

وَ	مَا	رَبُّكَ	بِغَافِلٍ	عَمَّا	تَعْمَلُونَ ۹۶
اور	نہیں	(اے حبیب) تمہارا رب	غافل	(اس) سے جو	(اے لوگو) تم عمل کرتے ہو

اور (اے حبیب!) تمہارا رب، (اے لوگو!) تمہارے اعمال سے غافل نہیں ہے ○

۱..... تلاوت قرآن حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے روزمرہ کے معمولات میں شامل تھی، سیرت کی کتابوں میں لکھا ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سونے سے پہلے قرآن مجید کی کچھ سورتیں ضرور تلاوت فرماتے، اسی طرح رات میں جب عبادت کے لئے بیدار ہوتے تو بھی تلاوت قرآن فرماتے اور رمضان شریف میں حضرت جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ قرآن مجید کا دور فرمایا کرتے تھے۔ ۲..... ان نشانوں سے مراد چاند کا دو ٹکڑے ہونا وغیرہ معجزات اور وہ سزا میں ہیں جو کفار پر دنیا میں آئیں جیسا کہ بدر میں کفار کا قتل ہونا، قید ہونا اور فرشتوں کا انہیں مارنا۔



رکوع: 09

آیات: 88

## سُورَةُ الْقَصَصِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ	اللَّهُ	الرَّحْمَنِ	الرَّحِيمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

طسّم ۱ تِلْكَ آيَةُ الْكِتَابِ الْمُبِينِ ۲ نَتْلُو عَلَيْكَ

طسّم ۱	تِلْكَ	آيَةُ الْكِتَابِ الْمُبِينِ ۲	نَتْلُو عَلَيْكَ
حروف مقطعات	یہ	روشن کتاب کی آیتیں (ہیں)	ہم پڑھتے ہیں تم پر (تمہارے سامنے)

طسّم ۱ یہ روشن کتاب کی آیتیں ہیں ۲ ہم تمہارے سامنے حق کے ساتھ

مِنْ نَّبَا مُوسَىٰ وَفِرْعَوْنَ بِالْحَقِّ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ۳ إِنَّ

مِنْ نَّبَا مُوسَىٰ وَفِرْعَوْنَ	بِالْحَقِّ	لِقَوْمٍ	يُؤْمِنُونَ ۳	إِنَّ
موسیٰ اور فرعون کی کچھ خبر	حق کے ساتھ	(ان) لوگوں کے لیے	(جو) ایمان رکھتے ہیں	بیشک

موسیٰ اور فرعون کی خبر پڑھتے ہیں ان لوگوں کے لیے جو ایمان رکھتے ہیں ۳ بیشک

فِرْعَوْنَ عَلَا فِي الْأَرْضِ وَجَعَلَ أَهْلَهَا شِيَعًا

فِرْعَوْنَ	عَلَا	فِي الْأَرْضِ	وَجَعَلَ	أَهْلَهَا	شِيَعًا ۲
فرعون	اس نے غلبہ پایا، تکبر کیا	زمین میں	اور	بنادیا	اس کے باشندوں (کو) مختلف گروہ

فرعون نے زمین میں تکبر کیا تھا اور اس کے لوگوں کے مختلف گروہ بنا دیئے تھے

۱ لوح محفوظ اور قرآن کریم دونوں کو کتاب مبین کہا جاتا ہے، ان میں فرق یہ ہے کہ لوح محفوظ اللہ عزوجل کے خاص مقبول بندوں پر ہی ظاہر ہے جبکہ قرآن کریم ہر مومن کے لئے ظاہر ہے اگرچہ اس کے اسرار اور موز کی معرفت بھی خاص بندوں کے ساتھ خاص ہے۔

۲ فرعون نے اہل مصر کے مختلف گروہ بنا دیئے اور ان میں عداوت ڈال دی تاکہ وہ کسی ایک بات پر جمع نہ ہو سکیں اور اس کی حکمرانی قائم رہے۔ دیکھا جائے تو یہی طریقہ اب بھی دنیا میں رائج ہے کہ حکمران لوگوں کو مختلف مسائل میں الجھائے رکھتے ہیں تاکہ وہ ان سے نہ نکل پائیں اور ان کی حکمرانی قائم رہے۔

## يَسْتَضَعِفُ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ يُذَبِّحُ أَبْنَاءَهُمْ وَ

يَسْتَضَعِفُ	طَائِفَةٌ	مِّنْهُمْ	يُذَبِّحُ	أَبْنَاءَهُمْ (۱)	وَ
کمزور کر رکھتا تھا	ایک گروہ (بنی اسرائیل کو)	ان میں سے	وہ ذبح کرتا	ان کے بیٹوں (کو)	اور

ان میں ایک گروہ (بنی اسرائیل) کو کمزور کر رکھتا تھا، ان کے بیٹوں کو ذبح کرتا اور

## يَسْتَحْيِ نِسَاءَهُمْ ۖ إِنَّهُ كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِينَ ۚ وَ

يَسْتَحْيِ	نِسَاءَهُمْ	إِنَّهُ	كَانَ	مِنَ الْمُفْسِدِينَ (۲)	وَ
زندہ رکھتا تھا	ان کی عورتوں، بیٹیوں (کو)	بیشک وہ	تھا	فساد کرنے والوں میں سے	اور

ان کی عورتوں کو زندہ رکھتا تھا، بیشک وہ فساد یوں میں سے تھا ○ اور

## نُرِيدُ أَنْ نَمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا فِي الْأَرْضِ وَ

نُرِيدُ	أَنْ	نَمُنَّ	عَلَى الَّذِينَ	اسْتُضْعِفُوا	فِي الْأَرْضِ	وَ
ہم چاہتے تھے	کہ	احسان کریں	ان لوگوں پر جنہیں	کمزور بنایا گیا تھا	زمین میں	اور

ہم چاہتے تھے کہ ان لوگوں پر احسان فرمائیں جنہیں زمین میں کمزور بنایا گیا تھا اور

## نَجْعَلَهُمْ آيَةً وَنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ ۚ وَنُكِّنَ لَهُمْ

نَجْعَلَهُمْ	آيَةً	وَ	نَجْعَلَهُمُ	الْوَارِثِينَ (۳)	وَ	نُكِّنَ	لَهُمْ
ہم بنائیں انہیں	پیشوا	اور	بنائیں انہیں	(ملک و مال کے) وارث	اور	ہم اقتدار دیں	ان کو

انہیں پیشوا بنائیں اور انہیں (ملک و مال کا) وارث بنائیں ○ اور انہیں زمین میں

## فِي الْأَرْضِ وَنُرِي فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُودَهُمَا

فِي الْأَرْضِ	وَ	نُرِي	فِرْعَوْنَ	وَ	هَامَانَ	وَ	جُنُودَهُمَا
زمین میں	اور	دکھادیں	فرعون	اور	ہامان	اور	ان دونوں کے لشکروں (کو)

اقتدار دیں اور فرعون اور ہامان اور ان کے لشکروں کو وہی دکھادیں

۱..... کاہنوں نے فرعون سے یہ کہہ دیا تھا کہ بنی اسرائیل میں ایک بچہ پیدا ہو گا جو تیری بادشاہت کے زوال کا باعث ہو گا، اس لئے وہ بیٹوں کو ذبح کر دیتا اور بیٹیوں کو چھوڑ دیتا تھا۔ یہ اس کی انتہائی حماقت تھی کیونکہ اگر وہ اپنے خیال میں کاہنوں کو سچا سمجھتا تھا تو یہ بات ہوئی ہی تھی، لڑکوں کو قتل کر دینے سے کوئی نتیجہ نہ ملتا اور اگر وہ انہیں سچا نہیں جانتا تھا تو یہ اس کے نزدیک ایک لغو بات تھی اور لغو بات کا لحاظ کر کے انسانوں کا قتل کرنا کسی طرح درست نہ تھا۔ ۲..... یہاں وراثت سے مراد شرعی میراث نہیں کیونکہ مومن کا فرکا وارث نہیں ہوتا بلکہ اس کے وسیع مفہوم میں سے ایک معنی "موت کے بعد اس کی سلطنت کا وارث ہونا" مراد ہے۔

بنی اسرائیل کو پیشوا کی اور اقتدار دینے کا ارادہ آئی



مِنْهُمْ مَا كَانُوا يَحْذَرُونَ ۖ وَ اَوْ حَيْنًا

مِنْهُمْ	مَا	كَانُوا يَحْذَرُونَ ①	وَ	اَوْ حَيْنًا
ان (بنی اسرائیل) کی طرف سے	جس کا	وہ ڈر رکھتے تھے	اور	ہم نے الہام کیا

جس کا انہیں ان کی طرف سے خطرہ تھا ○ اور ہم نے موسیٰ کی ماں کو

اِلَىٰ اُمِّ مُوسَىٰ اَنْ اَرْضِعِيْهِ ۚ فَاِذَا خِفَتْ عَلَيْهِ فَالْقِيْهِ

اِلَىٰ اُمِّ مُوسَىٰ ②	اَنْ	اَرْضِعِيْهِ	فَاِذَا	خِفَتْ	عَلَيْهِ	فَالْقِيْهِ
موسیٰ کی ماں کی طرف	کہ	تو دودھ پلا اسے	پھر جب	تجھے خوف ہو	اس پر	تو تو ڈال دے اسے

الہام فرمایا کہ اسے دودھ پلا پھر جب تجھے اس پر خوف ہو تو اسے دریائیں

فِي الْيَمِّ وَلَا تَخَافِي وَلَا تَحْزَنِي ۚ اِنَّا سَرَّآدُوْهُ اِلَيْكَ

فِي الْيَمِّ	وَ	لَا تَخَافِي	وَ	لَا تَحْزَنِي	اِنَّا	سَرَّآدُوْهُ	اِلَيْكَ
دریائیں	اور	خوف نہ کر	اور	غم نہ کر	بیشک ہم	پھیر لائیں گے اسے	تیری طرف

ڈال دے اور خوف نہ کر اور غم نہ کر، بیشک ہم اسے تیری طرف پھیر لائیں گے

وَجَاعِلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ فَالتَّقَطَّةُ ۙ اَلْ فِرْعَوْنَ

وَ	جَاعِلُوْهُ	مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ④	فَالْتَقَطَّةُ	اَلْ فِرْعَوْنَ
اور	بنانے والے ہیں اسے	رسولوں میں سے	تواٹھالیا اسے	فرعون کے گھروالوں (نے)

اور اسے رسولوں میں سے بنائیں گے ○ تو اسے فرعون کے گھروالوں نے اٹھالیا

لِيَكُوْنَ لَهُمْ عَدُوًّا وَحَزَنًا ۙ اِنَّ فِرْعَوْنَ وَهَامُنَ وَ

لِيَكُوْنَ ③	لَهُمْ	عَدُوًّا	وَ	حَزَنًا	اِنَّ	فِرْعَوْنَ	وَ	هَامُنَ	وَ
تاکہ وہ ہو	ان کے لئے	دشمن	اور	غم	بیشک	فرعون	اور	ہامان	اور

تاکہ وہ ان کیلئے دشمن اور غم بنے، بیشک فرعون اور ہامان اور

- ..... فرعون، ہامان اور ان کے لشکروں کو بنی اسرائیل کے ایک فرزند سے اپنی سلطنت کے زوال اور ہلاکت کا خطرہ تھا جس سے بچنے کی وہ بھرپور کوشش کر رہے تھے۔
- ..... حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کا نام یوحنا ہے اور آپ لاوی بن یعقوب کی نسل سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں خواب یا فرشتے کے ذریعے یا ان کے دل میں یہ بات ڈال کر الہام فرمایا۔
- ..... یہاں اس لفظ میں مذکور ”لام“ کو ”لام عاقبت“ کہتے ہیں اور آیت کا معنی یہ ہے کہ فرعون کے گھروالوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اٹھالیا اور اس اٹھانے کا انجام و نتیجہ یہ نکلتا تھا کہ وہ ان کیلئے دشمن اور غم کا باعث بنے گا۔

جُودَہمَا کَانُوا خَطِیْیْنَ ۸ وَقَالَتْ اِمْرَاْتُ فِرْعَوْنُ				
جُودَہمَا	کَانُوا	خَطِیْیْنَ ۸	وَقَالَتْ	اِمْرَاْتُ فِرْعَوْنُ ۱
ان دونوں کے لشکر	وہ تھے	خطا کرنے والے	اور	کہا
ان کے لشکر خطا کار تھے ۸ اور فرعون کی بیوی نے کہا:				
قُرْتُ عَیْنِیْ لِیْ وَلَکَ لَا تَقْتُلُوْهُ ۹ عَسٰی اَنْ				
قُرْتُ عَیْنِیْ لِیْ وَلَکَ	لَا تَقْتُلُوْهُ ۹	عَسٰی	اَنْ	
(یہ بچہ) میری اور تیری آنکھوں کی ٹھنڈک (ہے)	تم قتل نہ کرو اسے	قریب ہے	کہ	
یہ بچہ میری اور تیری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے، اسے قتل نہ کرو شاید				
یَنْفَعَنَا اَوْ نَنْتَحِذَہٗ وَلَکَ اَوْھُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ۱۰ وَ				
یَنْفَعَنَا	اَوْ	نَنْتَحِذَہٗ	وَلَکَ اَوْھُمْ	لَا یَشْعُرُوْنَ ۱۰ وَ
وہ نفع دے ہمیں	یا	ہم بنالیں اسے	بیٹا	اور وہ
یہ ہمیں نفع دے یا ہم اسے بیٹا بنالیں اور وہ بے خبر تھے ۱۰ اور				
اَصْبَحَ فُؤَادُ اُمِّ مُوسٰی فِرْعَاۤءَ اِنْ کَادَتْ				
اَصْبَحَ	فُؤَادُ اُمِّ مُوسٰی	فِرْعَاۤءَ	اِنْ	کَادَتْ
صبح کے وقت ہو گیا	موسیٰ کی ماں کا دل	(صبر سے) خالی	بیشک	قریب تھا
صبح کے وقت موسیٰ کی ماں کا دل بے قرار ہو گیا، بیشک قریب تھا کہ				
لَتُبْدِیْ بِہٖ لَوْلَا اَنْ سَرَّ بَطْنًا عَلٰی قَلْبِہَا				
لَتُبْدِیْ بِہٖ	لَوْلَا	اَنْ	سَرَّ بَطْنًا	عَلٰی قَلْبِہَا
(کہ) ضرور وہ ظاہر کر دیتی	اس کو	اگر نہ ہوتا	یہ کہ	ہم ڈھارس بندھاتے
وہ اسے ظاہر کر دیتی اگر ہم اس کے دل کو مضبوط نہ کرتے				

۱..... فرعون کی بیوی آسیہ بہت نیک خاتون تھیں، انبیاء کرام علیہم السلام کی نسل سے تھیں، غریبوں اور مسکینوں پر رحم و کرم کرتی تھیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے کی وجہ سے فرعون نے آپ پر بہت ظلم کیا، چار مینوں سے آپ کے ہاتھ پاؤں بند ہو کر سینے پر بھاری پتھر رکھوا دی اور اسی حال میں انہیں سخت دھوپ میں ڈلوادیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اللہ تعالیٰ سے اپنے لئے جنت میں گھر بنانے اور فرعون کے مظالم سے نجات کی دعا کی جو قبول ہوئی اور اسی حال میں اللہ تعالیٰ نے ان کی روح قبض فرمائی۔



والدہ کی بیٹی کو تائید

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بہن کا فرعون کیوں کو مشورہ

لِتَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ⑩ وَقَالَتْ لِأُخْتِهِ قُصِّيه				
لِتَكُونَ	مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ⑩	وَ	قَالَتْ	لِأُخْتِهِ قُصِّيه
تاکہ وہ رہے	یقین رکھنے والوں میں سے	اور	اس نے کہا	اس کی بہن سے تو پیچھے چلی جا اس کے
کہ وہ (ہمارے وعدے پر) یقین رکھنے والوں میں سے رہے ○ اور اس کی ماں نے اس کی بہن سے کہا: اس کے پیچھے				
فَبَصَّرَتْ بِهٖ عَنْ جُنُبٍ وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ⑪ وَ				
فَبَصَّرَتْ	بِهٖ	عَنْ جُنُبٍ	وَ	هُمْ لَا يَشْعُرُونَ ⑪
تو وہ دیکھتی رہی	اس کو	دور سے	اور	وہ (فرعون) خبر نہ رکھتے تھے
چلی جا تو وہ بہن اسے دور سے دیکھتی رہی اور ان (فرعونوں) کو خبر نہ تھی ○ اور				
حَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ فَقَالَتْ هَلْ				
حَرَّمْنَا	عَلَيْهِ	الْمَرَاضِعَ ①	مِنْ قَبْلُ	فَقَالَتْ هَلْ
ہم نے حرام کر دی تھیں	اس (موسیٰ) پر	دائیاں	پہلے (ہی) سے	تو (موسیٰ کی بہن نے) کہا کیا
ہم نے پہلے ہی سب دائیاں اس پر حرام کر دی تھیں تو موسیٰ کی بہن نے کہا: کیا				
أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ أَهْلِ بَيْتٍ يَكْفُلُونَهُ لَكُمْ وَ				
أَدُلُّكُمْ	عَلَىٰ أَهْلِ بَيْتٍ	يَكْفُلُونَهُ	لَكُمْ	وَ
میں رہنمائی کروں تمہاری	(ایسے) گھر والوں پر	(جو) ذمہ داری لے لیں اس (بچے) کی	تمہارے لئے	اور
میں تمہیں ایسے گھر والے بتا دوں جو تمہارے اس بچے کی ذمہ داری لے لیں اور				
هُمْ لَهُ نَصْحُونَ ⑫ فَرَدَدْنَاهُ إِلَىٰ أُمِّهِ كَىٰ				
هُمْ لَهُ	نَصْحُونَ ⑫	فَرَدَدْنَاهُ	إِلَىٰ أُمِّهِ	كَىٰ
وہ	اس کی	خیر خواہی کرنے والے (بھی ہوں)	تو ہم نے لوٹا دیا اسے	اس کی ماں کی طرف تاکہ
وہ اس کے خیر خواہ بھی ہوں؟ ○ تو ہم نے اسے اس کی ماں کی طرف لوٹا دیا تاکہ				

① اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو پہلے ہی منع کر دیا تھا کہ وہ اپنی والدہ کے علاوہ کسی اور کا دودھ نوش نہ فرمائیں۔ چنانچہ جس قدر دائیاں حاضر کی گئیں ان میں سے کسی کا دودھ آپ علیہ السلام نے نہ پیا، پھر آپ کی ہمشیرہ کے مشورے پر والدہ کو بلا دیا گیا تو ان کا دودھ نوش فرمایا۔ فرعون نے بچہ انہیں دیا اور دودھ پلانے کی ذمہ داری لگا کر اپنے گھر لے جانے کی اجازت دی، چنانچہ آپ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنے مکان پر لے آئیں اور وعدہ الہی پورا ہوتے دیکھ کر انہیں اطمینان کامل ہو گیا۔

تَقَرَّرَ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ وَلِتَعْلَمَ أَنَّ					
تَقَرَّرَ	عَيْنُهَا	وَلَا تَحْزَنَ	وَلِتَعْلَمَ	أَنَّ	
ٹھنڈی ہو	اس (ماں) کی آنکھ	اور وہ غم نہ کھائے	اور تاکہ جان لے	کہ	
ماں کی آنکھ ٹھنڈی ہو اور وہ غم نہ کھائے اور جان لے کہ					
وَعَدَ اللَّهُ حَقٌّ وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۱۳ وَلَسَّابِدَعٌ					
وَعَدَ اللَّهُ	حَقٌّ	وَلَكِنَّ	أَكْثَرَهُمْ	لَا يَعْلَمُونَ ۱۳	وَلَسَّابِدَعٌ
اللہ کا وعدہ	سچا (ہے)	لیکن	ان میں اکثر	نہیں جانتے	اور جب (موسیٰ) پہنچا
اللہ کا وعدہ سچا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے اور جب موسیٰ					
أَشَدَّ وَأُسْتَوَىٰ اتَيْنَهُ حُكْمًا وَعِلْمًا ۱۴					
أَشَدَّ	وَأُسْتَوَىٰ	اتَيْنَهُ	حُكْمًا ۱۴	وَعِلْمًا ۱۵	وَأَسَدَّ
اپنی جوانی (کو)	اور (عمر میں) بھر پور ہو گیا	(تو) ہم نے عطا کی اسے	حکمت	اور علم	اور
اپنی جوانی کو پہنچے اور بھر پور ہو گئے تو ہم نے اسے حکمت اور علم عطا فرمایا اور					
كَذَلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ۱۶ وَدَخَلَ الْمَدِينَةَ					
كَذَلِكَ	نَجْزِي	الْمُحْسِنِينَ ۱۶	وَدَخَلَ	الْمَدِينَةَ	
اسی طرح	ہم صلہ دیتے ہیں	نیکی کرنے والوں (کو)	اور (موسیٰ) داخل ہوا	شہر (میں)	
ہم نیکوں کو ایسا ہی صلہ دیتے ہیں اور (ایک دن موسیٰ) شہر والوں کی (دوپہر کی)					
عَلَىٰ حِينٍ غَفْلَةٍ مِّنْ أَهْلِهَا فَوَجَدَ فِيهَا رَجُلَيْنِ					
عَلَىٰ حِينٍ غَفْلَةٍ ۱۷	مِّنْ أَهْلِهَا	فَوَجَدَ	فِيهَا	رَجُلَيْنِ	
بے خبری (یعنی نیند) کے وقت پر	اس (شہر) کے باشندوں کی	تو اس نے پایا	اس میں	دو مردوں (کو)	
نیند کے وقت شہر میں داخل ہوئے تو اس میں دو مردوں کو					

۱..... یہاں حکم سے مراد نبوت نہیں کیونکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نبوت مدین سے مضر آتے ہوئے راستہ میں عطا ہوئی تھی۔ ۲..... یہاں علم سے مراد علم لدنی ہے جو استاد کے واسطے کے بغیر عطا ہوا تھا اور یہ علم آپ علیہ السلام کو نبوت عطا کئے جانے سے پہلے دیا گیا تھا۔ ۳..... شہر میں پوشیدہ طور پر داخل ہونے کا سبب یہ تھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حق کا بیان اور فرعون اور فرعونوں کی گمراہی کا رد اور فرعونوں کے دین کی ممانعت شروع کر دی تھی۔ بنی اسرائیل آپ کی بات سنتے اور پیر دی کرتے تھے۔ جب اس بات کا چاہو تو فرعونوں نے آپ علیہ السلام کی تلاش شروع کر دی، اس



يَقْتَتِلَنَّ هَذَا مِنْ شَيْعَتِهِ وَهَذَا مِنْ عَدُوِّهِ ۚ

يَقْتَتِلَنَّ	هَذَا	مِنْ شَيْعَتِهِ	وَ	هَذَا	مِنْ عَدُوِّهِ
لڑتے ہوئے	یہ	اس (موسیٰ) کے گروہ سے	اور	یہ	اس کے دشمنوں میں سے (تھا)
لڑتے ہوئے پایا۔ ایک موسیٰ کے گروہ سے تھا اور دوسرا اس کے دشمنوں میں سے تھا					

فَاسْتَعَاثَهُ الَّذِي مِنْ شَيْعَتِهِ عَلَى الَّذِي

فَاسْتَعَاثَهُ	الَّذِي	مِنْ شَيْعَتِهِ	عَلَى	الَّذِي
تو اس نے مدد مانگی اس سے	جو	اس کے گروہ میں سے (تھا)	(اس) کے خلاف	جو
تو وہ جو موسیٰ کے گروہ میں سے تھا اس نے موسیٰ سے اس کے خلاف مدد مانگی جو				

مِنْ عَدُوِّهِ ۚ فَوَكَزَهُ مُوسَى فَقَضَى عَلَيْهِ ۚ قَالَ

مِنْ عَدُوِّهِ	فَوَكَزَهُ	مُوسَى	فَقَضَى عَلَيْهِ	قَالَ
اس کے دشمنوں میں سے (تھا)	تو گھونسا مارا اس کو	موسیٰ (نے)	تو اس کا کام تمام کر دیا	(پھر) فرمایا
اس کے دشمنوں سے تھا تو موسیٰ نے اس کے گھونسا مارا تو اس کا کام تمام کر دیا۔ (پھر) فرمایا:				

هَذَا مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ ۚ إِنَّهُ عَدُوٌّ مُضِلٌّ مُبِينٌ ۚ قَالَ

هَذَا (۱)	مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ	إِنَّهُ	عَدُوٌّ	مُضِلٌّ مُبِينٌ (۲)	قَالَ
یہ	شیطان کے کام سے (ہے)	بیشک وہ	دشمن (ہے)	کھلا گمراہ کرنے والا	(موسیٰ نے) عرض کی
یہ شیطان کی طرف سے ہوا ہے۔ بیشک وہ کھلا گمراہ کرنے والا دشمن ہے۔ موسیٰ نے عرض کی:					

رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ

رَبِّ	اِنِّیْ	ظَلَمْتُ (۲)	نَفْسِیْ	فَاغْفِرْ	لِیْ
اے میرے رب	بیشک میں	میں نے زیادتی کی	اپنی جان (پر)	تو تو بخش دے	مجھے
اے میرے رب! میں نے اپنی جان پر زیادتی کی تو تو مجھے بخش دے					

(پچھلے سنے کام پر) لے آپ کسی بہت ہی داخل ہوتے تو ایسے وقت داخل ہوتے جب وہاں کے لوگ غفلت میں ہوں۔

۱۔ یہ اشارہ قبیلے کے اسرائیلی پر ظلم کی طرف ہے یعنی قبیلے کا اسرائیلی پر ظلم کرنا جو اس کی بلاکت کا باعث ہوا، یہ کام شیطان کی طرف سے ہوا ہے۔ یہ اشارہ اس قتل کی طرف ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بلا ارادہ ہوا، یعنی قبیلے کو قتل کرنے کا کام (بظاہر) شیطان کی طرف سے ہوا۔ ۲۔ انبیاء کرام علیہم السلام سے ان سے گناہ نہیں ہوتے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قبیلے کو مارنا اور اصل ظلم دور کرنا اور مظلوم کی امداد کرنا تھا اور یہ

فَعَفَرَ لَهُ ۖ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ۝۱۶ قَالَ

فَعَفَرَ	لَهُ	إِنَّهُ	هُوَ	الْغَفُورُ	الرَّحِيمُ ۝۱۶	قَالَ
تو (اللہ نے) بخش دیا	اس کو	بیشک وہ	وہی	بخشنے والا	مہربان (ہے)	(موسیٰ نے) عرض کی
تو اللہ نے اسے بخش دیا بیشک وہی بخشنے والا مہربان ہے ○ عرض کی:						

رَبِّ بِمَا أَنْعَمْتَ عَلَيَّ فَلَنْ أَكُونَ ظَهِيرًا

رَبِّ	بِمَا	أَنْعَمْتَ	عَلَيَّ	فَلَنْ أَكُونَ	ظَهِيرًا
اے میرے رب	(اس کی) قسم جو	تو نے احسان کیا	مجھ پر	تو میں ہرگز نہ ہوں گا	مددگار
اے میرے رب! تو نے میرے اوپر جو احسان کیا ہے اس کی قسم کہ اب ہرگز میں					

لِّلْمُجْرِمِينَ ۝۱۷ فَأَصْبَحَ فِي الْمَدِينَةِ خَائِفًا يَتَرَقَّبُ

لِّلْمُجْرِمِينَ ۝۱۷	فَأَصْبَحَ	فِي الْمَدِينَةِ	خَائِفًا	يَتَرَقَّبُ
مجرموں کا	پھر (موسیٰ نے) صبح کی	شہر میں	ڈرتے ہوئے	انتظار کرتے ہوئے
مجرموں کا مددگار نہ ہوں گا ○ پھر موسیٰ نے شہر میں ڈرتے ہوئے، انتظار میں صبح کی				

فَإِذَا الَّذِي اسْتَنْصَرَهُ بِآلَا مِيسٍ يَسْتَصْرِخُ ۖ

فَإِذَا	الَّذِي	اسْتَنْصَرَهُ	بِآلَا مِيسٍ	يَسْتَصْرِخُ ۖ
تو اچانک (دیکھا کہ)	وہ جس نے	مدد مانگی تھی اس سے	کل	وہ فریاد کر رہا ہے اس سے
تو اچانک دیکھا کہ وہ جس نے کل ان سے مدد مانگی تھی فریاد کر رہا ہے				

قَالَ لَهُ مُوسَى إِنَّكَ لَغَوِيٌّ مُّبِينٌ ۝۱۸ فَلَمَّا أَنْ أَرَادَ

قَالَ	لَهُ	مُوسَى	إِنَّكَ	لَغَوِيٌّ مُّبِينٌ ۝۱۸	فَلَمَّا أَنْ	أَرَادَ
فرمایا	اس سے	موسیٰ (نے)	بیشک تو	ضرور کھلا گمراہ (ہے)	توجہ	کہ (موسیٰ نے) چاہا
تو موسیٰ نے اس سے فرمایا بیشک تو ضرور کھلا گمراہ ہے ○ توجہ موسیٰ نے چاہا						

(پچھلے صفحہ کا ماحول) کسی دین میں بھی گناہ نہیں، پھر بھی اپنی طرف تفسیر کی نسبت کرنا اور عاجزی اور انکساری کرتے ہوئے استغفار چاہنا، اللہ تعالیٰ کے مقرب بندوں کا دستور ہے۔

۱..... مجرموں کا مددگار نہ ہونے سے مراد یہ ہے کہ اب میں فرعون کے ساتھ نہ رہوں گا کیونکہ کسی کے ساتھ رہنا لوگوں کی نظر میں اس کی تائید کی صورت ہی سمجھی جاتی ہے۔ ۲..... کھلے گمراہ سے آپ ﷺ السلام کی مراد یہ تھی کہ تو روز لوگوں سے لڑتا ہے، اپنے آپ کو بھی مصیبت و پریشانی میں ڈالتا ہے اور اپنے مددگاروں کو بھی، تو کیوں ایسے مواقع سے نہیں بچتا اور کیوں احتیاط نہیں کرتا؟



اَنْ يَّبْطِشَ بِالْاِذِي هُوَ عَدُوٌّ لِّهَآ قَالَ يُمُوْسٰى

اَنْ	يَّبْطِشَ <sup>(۱)</sup>	بِالْاِذِي	هُوَ	عَدُوٌّ	لِّهَآ	قَالَ	يُمُوْسٰى
کہ	وہ پکڑ لیں	(اس قبلی) کو جو	وہ	دشمن (تھا)	ان دونوں کا	(تو) اس نے کہا	اے موسیٰ

کہ اس (قبلی) کو پکڑ لیں جو ان دونوں کا دشمن تھا تو وہ بولا: اے موسیٰ!

اَتُرِيْدُ اَنْ تَقْتُلَنِيْ كَمَا قَتَلْتَ نَفْسًا بِاِلَآ مِسْ ۙ اِنْ

اَتُرِيْدُ	اَنْ	تَقْتُلَنِيْ	كَمَا	قَتَلْتَ	نَفْسًا	بِاِلَآ مِسْ	اِنْ
کیا تم چاہتے ہو	کہ	قتل کر دو مجھے	جیسے	تم نے قتل کر دیا	ایک جان (کو)	کل	نہیں

کیا تم مجھے ویسا ہی قتل کرنا چاہتے ہو جیسا تم نے کل ایک شخص کو قتل کر دیا تم تو

تُرِيْدُ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ جَبَّارًا فِى الْاَرْضِ وَمَا تُرِيْدُ

تُرِيْدُ	اِلَّا	اَنْ	تَكُوْنَ	جَبَّارًا	فِى الْاَرْضِ	وَمَا تُرِيْدُ
تم چاہتے	مگر	یہ کہ	بن جاؤ	زبردستی کرنے والے	زمین میں	اور تم نہیں چاہتے

یہی چاہتے ہو کہ زمین میں زبردستی کرنے والے بن جاؤ اور تم اصلاح کرنے والوں میں سے

اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْمُصْلِحِيْنَ ۙ وَجَاءَ رَجُلٌ مِّنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ

اَنْ	تَكُوْنَ	مِّنْ الْمُصْلِحِيْنَ <sup>(۱۹)</sup>	وَجَاءَ	رَجُلٌ	مِّنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ
کہ	ہو جاؤ	اصلاح کرنے والوں میں سے	اور	آیا	ایک شخص

نہیں ہونا چاہتے ○ اور شہر کے پرلے کنارے سے ایک (مومن) شخص

يَسْعٰى ۚ قَالَ يُمُوْسٰى اِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ يَاتِبِرُوْنَ بِكَ

يَسْعٰى	قَالَ	يُمُوْسٰى	اِنَّ	الْمَلٰٓئِكَةَ	يَاتِبِرُوْنَ	بِكَ
دوڑتا ہوا	اس نے کہا	اے موسیٰ	بیشک	دربار والے	مشورہ کر رہے ہیں	آپ کے بارے میں

دوڑتا ہوا آیا، کہا: اے موسیٰ! بیشک! دربار والے آپ کے بارے میں مشورہ کر رہے ہیں

۱..... جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے اور اسرائیلی کے مشترکہ دشمن کو پکڑنا چاہا تو اسرائیلی مرد غلطی سے یہ سمجھا کہ آپ علیہ السلام کا ہوا کر مجھے پکڑنا چاہتے ہیں، یہ سمجھ کر وہ بولا: اے موسیٰ علیہ السلام! کیا تم مجھے ویسے ہی قتل کرنا چاہتے ہو جیسے کل تم نے ایک شخص کو قتل کر دیا تھا، تم تو سرزمین مصر میں زبردستی کرنے والا بننا چاہتے ہو، اصلاح کرنے والا نہیں۔ فرعون نے فرعون کو اطلاع دی کہ کل کے مقتول کے قاتل حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں۔ فرعون نے آپ علیہ السلام کے قتل کا حکم دیا اور لوگ آپ علیہ السلام کی تلاش میں نکل گئے۔

## لِيَقْتُلُوكَ فَاخْرُجْ إِنِّي لَكَ مِنَ الصَّحِيحِينَ ۲۰

لِيَقْتُلُوكَ	فَاخْرُجْ	إِنِّي	لَكَ	مِنَ الصَّحِيحِينَ ۲۰
کہ وہ قتل کر دیں آپ کو	تو آپ نکل جائیں	بیشک میں	آپ کے	خیر خواہوں میں سے (ہوں)

کہ آپ کو قتل کر دیں تو آپ نکل جائیں۔ بیشک میں آپ کے خیر خواہوں میں سے ہوں ○

## فَخَرَجَ مِنْهَا خَائِفًا يَتَرَقَّبُ قَالَ رَبِّ

فَخَرَجَ ۱)	مِنْهَا	خَائِفًا	يَتَرَقَّبُ	قَالَ	رَبِّ
پھر (موسیٰ) نکلا	اس (شہر) سے	ڈرتے ہوئے	انتظار کرتے ہوئے	اس نے عرض کی	اے میرے رب

پھر موسیٰ شہر سے ڈرتے ہوئے انتظار کرتے ہوئے نکلے۔ موسیٰ نے عرض کی: اے میرے رب!

## نَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۲۱ وَلَبَّاتُوجَّهَ تَلْقَاءَ مَدْيَنَ قَالَ

نَجِّنِي	مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۲۱	وَلَبَّاتُ	تَوَّجَّهَ	تَلْقَاءَ مَدْيَنَ	قَالَ
نجات دیدے مجھے	ظالم لوگوں سے	اور	جب	وہ متوجہ ہوا	مدین کی طرف (تو) کہا

مجھے ظالموں سے نجات دیدے ○ اور جب وہ مدین کی طرف متوجہ ہوئے تو کہا:

## عَلَىٰ رَبِّي أَنِّي هُدَيْتَنِي سَوَاءَ السَّبِيلِ ۲۲ وَلَبَّاتُ

عَلَىٰ	رَبِّي	أَنِّي	هُدَيْتَنِي	سَوَاءَ السَّبِيلِ ۲۲	وَلَبَّاتُ	وَرَدَ
قریب ہے	میرا رب	کہ	وہ بتائے گا مجھے	سیدھا راستہ	اور	جب

عنقریب میرا رب مجھے سیدھا راستہ بتائے گا ○ اور جب وہ

## مَاءَ مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهِ أُمَّةٌ مِّنَ النَّاسِ يَسْقُونَ ۲۳

مَاءَ مَدْيَنَ	وَجَدَ	عَلَيْهِ	أُمَّةٌ	مِّنَ النَّاسِ	يَسْقُونَ
مدین کے پانی (پر)	(تو) پایا	اس پر	ایک گروہ	لوگوں میں سے	وہ (جانوروں کو) پانی پلا رہے ہیں

مدین کے پانی پر تشریف لائے تو وہاں لوگوں کے ایک گروہ کو دیکھا کہ اپنے جانوروں کو پانی پلا رہے ہیں

۱..... صور حمال کاظم ہونے پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس شہر سے ہجرت کرنے کا ارادہ کر لیا اور یہاں سے مدین کی طرف رخصت سفر باندھا کیونکہ مدین ارباعلاقہ تھا جو فرعون کی مملکت سے باہر تھا اور اس کے علاوہ آباد بھی تھا اور قریب بھی تھا، اسی شہر میں حضرت شعیب علیہ السلام رہتے تھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ خطرناک جگہ سے نکل جانا اور جان بچانے کی تدبیر کرنا انبیاء کرام علیہم السلام کی سنت ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ اسباب پر عمل کرنا اور تدبیر اختیار کرنا خلاف توکل نہیں۔



وَوَجَدَ مِنْ دُونِهِمْ امْرَأَتَيْنِ تَذُودَانِ ۚ

وَوَجَدَ	مِنْ دُونِهِمْ	امْرَأَتَيْنِ (۱)	تَذُودَانِ
اور	اس نے پائیں	ان کے دوسری طرف	دو عورتیں (جو اپنے جانور) روک رہی ہیں
اور ان کے دوسری طرف دو عورتوں کو دیکھا جو اپنے جانوروں کو روک رہی ہیں۔			

قَالَ مَا خَطْبُكُمَا ۖ قَالَتَا لَا نَسْقِي حَتَّىٰ

قَالَ	مَا خَطْبُكُمَا	قَالَتَا	لَا نَسْقِي حَتَّىٰ
(موسیٰ نے) فرمایا	تم دونوں کا کیا حال ہے	وہ دونوں بولیں	ہم پانی نہیں پلاتیں یہاں تک کہ
موسیٰ نے فرمایا: تم دونوں کا کیا حال ہے؟ وہ بولیں: ہم پانی نہیں پلاتیں جب تک			

يُصْدِرَ الرِّعَاءُ ۚ وَابْوَأَشِيْعُ كَبِيرٌ ۝۲۳

يُصْدِرَ	الرِّعَاءُ	وَوَأَشِيْعُ	كَبِيرٌ ۝۲۳
(اپنے جانور) واپس لے جائیں	سب چرواہے	اور	بڑے بوڑھے (ہیں)
سب چرواہے پلا کر پھیر نہ لے جائیں اور ہمارے باپ بہت بوڑھے ہیں ○			

فَسَقَىٰ لَهُمَا ثُمَّ تَوَلَّىٰ إِلَى الظِّلِّ فَقَالَ

فَسَقَىٰ	لَهُمَا	ثُمَّ	تَوَلَّىٰ إِلَى الظِّلِّ فَقَالَ
تو (موسیٰ نے) پانی پلا دیا	ان دونوں کے (جانوروں کو)	پھر	وہ پھر گیا سایہ کی طرف تو عرض کی
تو موسیٰ نے ان دونوں کے جانوروں کو پانی پلا دیا پھر سائے کی طرف پھرے اور عرض کی:			

رَبِّ اِنِّیْ لِمَا اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ ۝۲۴

رَبِّ	اِنِّیْ	لِمَا اَنْزَلْتَ	اِلَیَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ ۝۲۴
اے میرے رب	بیشک میں	(اس) کا جو	تو اتارے میری طرف بھلائی محتاج (ہوں)
اے میرے رب! میں اس خیر (کھانے) کی طرف محتاج ہوں جو تو میرے لیے اتارے ○			

۱..... اس واقعے کا خلاصہ یہ ہے کہ مدین پہنچنے کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک کنویں پر تشریف لائے، یہاں لوگ جانوروں کو پانی پلا رہے تھے اور کنویں کی چٹائی جانب کھڑی دو عورتیں اپنی بکریوں کو روک کے کھڑی تھیں، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پوچھنے پر انہوں نے بتایا کہ رش میں بکریوں کو پانی نہیں پلا سکتیں جبکہ ان کے والد بہت بوڑھے ہیں جو خود آ نہیں سکتے۔ آپ علیہ السلام کو ان پر رحم آیا اور قریب موجود دوسرے کنویں سے پانی نکال کر بکریوں کو پلا دیا۔ پھر آپ ایک درخت کے سائے میں تشریف لائے اور بارگاہ الہی میں کھانے کے لئے دعا کی۔

فَجَاءَتْهُ إِحْدَاهُمَا تَمْشِي عَلَى اسْتِحْيَاءٍ ۖ قَالَتْ				
فَجَاءَتْهُ (۱)	إِحْدَاهُمَا	تَمْشِي	عَلَى اسْتِحْيَاءٍ	قَالَتْ
تو آئی موسیٰ کے پاس	ان دونوں لڑکیوں میں سے ایک	چلتی ہوئی	شرم و حیا (کے طریقے) پر	اس نے کہا
تو ان دونوں لڑکیوں میں سے ایک حضرت موسیٰ کے پاس شرم سے چلتی ہوئی آئی (اور) کہا:				
إِنَّ أَبِي يَدْعُوكَ لِيَجْزِيَكَ أَجْرَ مَا سَقَيْتَ				
إِنَّ	أَبِي	يَدْعُوكَ	لِيَجْزِيَكَ	أَجْرَ مَا سَقَيْتَ
بیشک	میرے والد	بلارہے ہیں آپ کو	تاکہ وہ دیں آپ کو	(اس کی) مزدوری جو آپ نے پانی پلایا
میرے والد آپ کو بلارہے ہیں تاکہ آپ کو اس کام کی مزدوری دیں جو آپ نے ہمارے جانوروں کو				
لَنَا ۖ فَلَمَّا جَاءَهُ وَقَصَّ عَلَيْهِ				
لَنَا	فَلَمَّا	جَاءَهُ	وَقَصَّ	عَلَيْهِ
ہماری وجہ سے	توجہ	(موسیٰ) آیا اس (والد) کے پاس	اور	اس نے بیان کئے (اس پر) (کے سامنے)
پانی پلایا ہے۔ توجہ موسیٰ اس (والد) کے پاس آئے اور اسے (اپنے) واقعات				
الْقَصَصُ ۚ قَالَ لَا تَخَفْ ۚ نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۖ قَالَتْ				
الْقَصَصُ	قَالَ	لَا تَخَفْ	نَجَوْتَ	مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ (۲۵) قَالَتْ
(اپنے) واقعات	(تو) اس نے کہا	ڈرو نہیں	تم نجات پاچکے	ظالم لوگوں سے بولی
سنائے تو اس نے کہا: ڈرو نہیں، آپ ظالموں سے نجات پاچکے ہو ○ ان میں سے				
إِحْدَاهُمَا يَأْتِيَنَّكَ أَسْتَجِرُّهُ ۖ إِنَّ خَيْرَ مَنِ				
إِحْدَاهُمَا	يَأْتِيَنَّكَ	أَسْتَجِرُّهُ	إِنَّ	خَيْرَ مَنِ
ان دونوں میں سے ایک	اے میرے باپ	ملازم رکھ لو ان کو	بیشک	بہتر جسے
ایک نے کہا: اے میرے باپ! ان کو ملازم رکھ لو بیشک آپ کا بہتر نوکر وہ ہو گا				

۱..... گھر واپس آنے کے بعد دونوں صاحبزادیوں نے اپنے والد سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ایثار و احسان کا ذکر کیا تو انہوں نے ایک صاحبزادی سے فرمایا کہ جاؤ اور اس نیک مرد کو میرے پاس بلا لاؤ تاکہ اسے اس احسان کا بدلہ دیا جائے۔ چنانچہ وہ شرم و حیا سے چلتے ہوئے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں اور انہیں والد محترم کا پیغام پہنچایا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت شعیب علیہ السلام کی ملاقات کے ارادے سے چلے اور دوران ملاقات ان سے اپنے تمام واقعات بیان کئے تو انہوں نے تسلی دی۔



اَسْتَا جَرْتُ الْقَوِيَّ الْاَمِيْنُ ۲۶ قَالَ اِنِّي اُرِيْدُ اَنْ

اَسْتَا جَرْتُ	الْقَوِيَّ	الْاَمِيْنُ ۲۶	قَالَ	اِنِّي	اُرِيْدُ	اَنْ
آپ ملازم رکھو	(وہ ہے جو) طاقتور	امانتدار (ہو)	اس نے کہا	بیشک میں	چاہتا ہوں	کہ

جو طاقتور اور امانتدار ہو ○ (انہوں نے) فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ

اُنْكِحَكَ اِحْدَى ابْنَتَيَّ هَتَيْنِ عَلَى اَنْ تَاْجِرَنِي

اُنْكِحَكَ ۱)	اِحْدَى ابْنَتَيَّ هَتَيْنِ	عَلَى	اَنْ	تَاْجِرَنِي
نکاح کر دوں تجھ سے	اپنی ان دو بیٹیوں میں سے ایک (کا)	(اس شرط پر)	کہ	تم ملازمت کرو میری

اپنی دونوں بیٹیوں میں سے ایک کے ساتھ اس مہر پر تمہارا نکاح کر دوں کہ تم آٹھ سال تک

ثَنِي حَجَجٍ ۳۰ فَاِنْ اَتَمَمْتُ عَشْرًا فَمِنْ عِنْدِكَ ۳

ثَنِي حَجَجٍ	فَاِنْ	اَتَمَمْتُ	عَشْرًا	فَمِنْ عِنْدِكَ
آٹھ سال (تک)	پھر اگر	تم پورے کر دو	دس (سال)	تو (وہ اضافہ) تمہاری طرف سے (ہو گا)

میری ملازمت کرو پھر اگر تم دس سال پورے کر دو تو وہ (اضافہ) تمہاری طرف سے ہو گا

وَمَا اُرِيْدُ اَنْ اَشُقَّ عَلَيْكَ ۳۱ سَتَجِدُنِي اِنْ شَاءَ

وَمَا اُرِيْدُ	اَنْ	اَشُقَّ	عَلَيْكَ	سَتَجِدُنِي ۳۱	اِنْ شَاءَ
اور	میں نہیں چاہتا	کہ	مشقت میں ڈالوں	تجھے	عنقریب تم پاؤ گے مجھے

اور میں تمہیں مشقت میں ڈالنا نہیں چاہتا۔ اِنْ شَاءَ اللہ عنقریب تم مجھے

اللَّهُ مِنَ الصَّالِحِيْنَ ۳۲ قَالَ ذَلِكْ بَيْنِي وَبَيْنَكَ ۳

اللَّهُ	مِنَ الصَّالِحِيْنَ ۳۲	قَالَ	ذَلِكْ	بَيْنِي وَبَيْنَكَ
اللہ (نے)	نیکیوں میں سے	(موسیٰ نے) کہا	یہ (معاہدہ طے ہے)	میرے اور تمہارے درمیان

نیکیوں میں سے پاؤ گے ○ موسیٰ نے جواب دیا: یہ میرے اور آپ کے درمیان (معاہدہ طے) ہے۔

۱..... حضرت شعیب علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنی کسی ایک بیٹی سے نکاح کی پیشکش فرمائی، اس سے معلوم ہوا کہ اگرچہ سنت یہ ہے کہ پیغام نکاح لڑکے کی طرف سے ہو لیکن یہ بھی جائز ہے کہ لڑکی والوں کی طرف سے ہو۔ مزید یہ کہ لڑکی کے لئے والد لڑکا تلاش کرنے کی بجائے دیندار اور شریف لڑکا تلاش کیا جائے۔ جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام مسافر تھے، مالدار نہ تھے، مگر آپ کی دینداری اور شرافت ملاحظہ فرما کر حضرت شعیب علیہ السلام نے اپنی بیٹی کے نکاح کی پیشکش کر دی۔

أَيُّهَا الْاَجَلَيْنِ قَضَيْتُ فَلَا عُدْوَانَ عَلَيَّ وَاللَّهُ عَلَى

اَيُّهَا الْاَجَلَيْنِ	قَضَيْتُ	فَلَا	عُدْوَانَ	عَلَيَّ	وَاللَّهُ	عَلَى
دو مدتوں میں سے جسے	میں پورا کر دوں	تو نہ (ہوگی)	کوئی زیادتی	مجھ پر	اور	اللہ (اس) پر

میں ان دونوں میں سے جو بھی مدت پوری کر دوں تو مجھ پر کوئی زیادتی نہیں ہوگی اور ہماری اس گفتگو پر

مَا نَقُولُ وَكَيْلٌ ۚ فَلَبَّاقَضَى مُوسَى الْاَجَلَ وَ

مَا	نَقُولُ	وَ كَيْلٌ ۚ	فَلَبَّ	قَضَى	مُوسَى	الْاَجَلَ ۙ	وَاللَّهُ
جو	ہم کہہ رہے ہیں	نگہبان (ہے)	پھر جب	پوری کر دی	موسیٰ (نے)	مدت	اور

اللہ نگہبان ہے ○ پھر جب موسیٰ نے اپنی مدت پوری کر دی اور

سَارِبًا هُلَّةً اَنْسَ مِنْ جَانِبِ الطُّورِ نَارًا قَالَ

سَارِبًا هُلَّةً	اَنْسَ	مِنْ جَانِبِ الطُّورِ	نَارًا	قَالَ
وہ لے کر چلا اپنی بیوی (کو)	(تو) اس نے دیکھی	کوہ طور کی طرف سے	ایک آگ	اس نے کہا

اپنی بیوی کو لے کر چلے تو کوہ طور کی طرف ایک آگ دیکھی۔ آپ نے

لَا اَهْلِيْهِ اَمْكُثُوْا اِنِّىْ اَنْتُمْ نَارًا لَّعَلَّ

لَا اَهْلِيْهِ	اَمْكُثُوْا	اِنِّىْ	اَنْتُمْ	نَارًا	لَّعَلَّ
اپنی گھر والے	تم ٹھہرو	بیشک میں	میں نے دیکھی ہے	ایک آگ	شاید میں

اپنی گھر والے سے فرمایا: تم ٹھہرو، بیشک میں نے ایک آگ دیکھی ہے شاید، میں

اَتِيْنَكُمْ مِنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ جَدُوْةٍ مِّنَ النَّارِ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ۝۳۹

اَتِيْنَكُمْ مِنْهَا بِخَبَرٍ	اَوْ	جَدُوْةٍ مِّنَ النَّارِ	لَعَلَّكُمْ	تَصْطَلُوْنَ ۝۳۹
لاؤں تمہارے پاس	یا	آگ کی کوئی چنگاری (لاؤں)	تاکہ تم	گرمی حاصل کرو

وہاں سے کچھ خبر لائیں یا تمہارے لیے کوئی آگ کی چنگاری لائیں تاکہ تم گرمی حاصل کرو ○

۱..... حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دس سال ملازمت فرمائی اور جب مدت پوری ہو گئی تو حضرت شعیب علیہ السلام نے آپ کا نکاح اپنی بڑی صاحبزادی صفورا سے کر دیا، پھر آپ نے حضرت شعیب علیہ السلام کی اجازت سے اپنی زوجہ کے ساتھ مصر کی طرف رخصت سفر فرما دیا۔



فَلَمَّا أَتَاهَا نُودِيَ مِنْ شَاطِئِ الْوَادِ الْأَيْمَنِ

فَلَمَّا أَتَاهَا نُودِيَ مِنْ شَاطِئِ الْوَادِ الْأَيْمَنِ

پھر جب آگ کے پاس (تو) اسے ندا کی گئی میدان کے دائیں کنارے سے

پھر جب آگ کے پاس آئے تو برکت والی جگہ میں میدان کے دائیں کنارے سے

فِي الْبُقْعَةِ الْمُبْرَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ أَنْ يُّوَسِّىَ إِلَيَّ أَنَا اللَّهُ

فِي الْبُقْعَةِ الْمُبْرَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ أَنْ يُّوَسِّىَ إِلَيَّ أَنَا اللَّهُ

برکت والی جگہ میں درخت سے کہ اے موسیٰ! بیشک میں (ہی) اللہ (ہوں)

ایک درخت سے انہیں ندا کی گئی: اے موسیٰ! بیشک میں ہی اللہ ہوں،

رَبِّ الْعَالَمِينَ ۚ وَأَنْ أَتَىٰ عَصَاكَ فَلَمَّا رَآهَا

رَبِّ الْعَالَمِينَ ۚ وَأَنْ أَتَىٰ عَصَاكَ فَلَمَّا رَآهَا

تمام جہانوں کا پالنے والا (ہوں) اور یہ کہ تم ڈال دو اپنا عصا تو جب اس نے دیکھا اسے

سارے جہانوں کا پالنے والا ہوں اور یہ کہ تم اپنا عصا ڈال دو تو جب اسے

تَهَتَّرُ كَأَنَّهُ جَانٌّ وَلَّىٰ مُدَبِّرًا أَوْ لَمْ يُعَقِّبْ ۖ

تَهَتَّرُ كَأَنَّهُ جَانٌّ وَلَّىٰ مُدَبِّرًا أَوْ لَمْ يُعَقِّبْ ۖ

لہرانا ہوا گویا کہ وہ ایک سانپ (ہے) (تو) وہ چل پڑا پیٹھ پھیرتے ہوئے اور مڑ کر نہ دیکھا

لہرانا ہوا دیکھا گویا کہ سانپ ہے تو حضرت موسیٰ پیٹھ پھیر کر چلے اور مڑ کر نہ دیکھا۔

يُؤَسِّىَ أَقْبِلْ وَلَا تَخَفْ ۚ إِنَّكَ مِنَ الْآمِنِينَ ۚ أَسْلُكُ

يُؤَسِّىَ أَقْبِلْ وَلَا تَخَفْ ۚ إِنَّكَ مِنَ الْآمِنِينَ ۚ أَسْلُكُ

(ہم نے فرمایا) اے موسیٰ! سامنے آؤ اور ڈرو نہیں بیشک تم امن والوں میں سے (ہو) تم ڈالو

(ہم نے فرمایا: اے موسیٰ! سامنے آؤ اور نہ ڈرو، بیشک تم امن والوں میں سے ہو) اپنا ہاتھ

۱..... منقول ہے کہ یہ کلام حضرت موسیٰ علیہ السلام نے صرف اپنے مبارک کانوں ہی سے نہیں بلکہ اپنے جسم اقدس کے ہر ہر جزو سے سنا اور جب آپ علیہ السلام نے سر سبز درخت میں آگ دیکھی تو جان لیا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا یہ کسی کی قدرت نہیں اور بیشک جو کلام انہوں نے سنا ہے اس کا مستفہم اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دو معجزات عطا کئے جن کی تفصیل اگلی آیات میں موجود ہے۔

يَدَكَ فِي جَيْبِكَ تَخْرُجُ بَيْضَاءَ مِنْ غَيْرِ سَوَاءٍ ۚ وَاصُمْ

يَدَكَ	فِي جَيْبِكَ	تَخْرُجُ	بَيْضَاءَ	مِنْ غَيْرِ سَوَاءٍ	وَ	اَصُمْ
اپنا ہاتھ	اپنے گریبان میں	وہ نکلے گا	سفید، چمکتا ہوا	کسی مرض کے بغیر	اور	تم ملا لو

گریبان میں ڈالو تو وہ بغیر کسی مرض کے سفید چمکتا ہوا نکلے گا اور خوف دور کرنے کیلئے

إِلَيْكَ جَنَاحَكَ مِنَ الرَّهْبِ ۖ فَذِنِكَ بُرْهَانِ

إِلَيْكَ	جَنَاحَكَ	مِنَ الرَّهْبِ <sup>(۱)</sup>	فَذِنِكَ	بُرْهَانِ
اپنی طرف	اپنا ہاتھ	خوف (دور کرنے کی) غرض سے	تو یہ دونوں	دو بڑی دلیلیں (ہیں)

اپنا ہاتھ اپنے ساتھ ملا لو تو تیرے رب کی طرف سے

مِنْ رَبِّكَ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ ۖ إِنَّهُمْ كَانُوا

مِنْ رَبِّكَ	إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ	إِنَّهُمْ	كَانُوا
تمہارے رب کی جانب سے	فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف	بیشک وہ	وہ ہیں

فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف یہ دو بڑی دلیلیں ہیں، بیشک وہ

قَوْمًا فَاسِقِينَ ۖ قَالَ رَبِّ اِنِّي قَتَلْتُ

قَوْمًا فَاسِقِينَ <sup>(۲)</sup>	قَالَ	رَبِّ	اِنِّي	قَتَلْتُ
نافرمانی کرنے والے لوگ	(موسیٰ نے) عرض کی	اے میرے رب	بیشک میں	میں نے قتل کر دیا تھا

نافرمان لوگ ہیں ○ موسیٰ نے عرض کی: اے میرے رب! میں نے ان میں سے ایک شخص کو

مِنْهُمْ نَفْسًا فَآخَا فَاَنْ يَّقْتُلُونِ ۖ (۳۳)

مِنْهُمْ	نَفْسًا	فَاَخَا فَاَنْ	يَّقْتُلُونِ <sup>(۳۳)</sup>	وَ
ان میں سے	ایک جان (کو)	تو میں ڈرتا ہوں	وہ قتل کر دیں گے مجھے	اور

قتل کر دیا تھا تو مجھے ڈر ہے کہ وہ مجھے قتل کر دیں گے ○ اور

۱..... اس خوف کے بارے میں ایک قول یہ ہے کہ ہاتھ کی چمک دیکھ کر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دل میں خوف پیدا ہوا۔ دوسرا قول یہ ہے کہ اس سے وہی خوف مراد ہے جو سانپ کو دیکھنے سے پیدا ہوا تھا، اسے آیت میں بیان کئے گئے طریقے سے دور کر دیا گیا۔



اٰخِیْ هٰرُوْنُ هُوَ اَفْصَحُ مِنْیْ لِسَانًا فَاَرْسَلْهُ

اٰخِیْ	هٰرُوْنُ (۱)	هُوَ	اَفْصَحُ	مِنْیْ	لِسَانًا	فَاَرْسَلْهُ
میرا بھائی	ہارون	وہ	زیادہ صاف ہے	مجھ سے	زبان (میں)	تو تو رسول بنا اسے

میرا بھائی ہارون اس کی زبان مجھ سے زیادہ صاف ہے تو اسے میری مدد کے لیے

مَعِیْ رِدْ اٰیْصِدِّ قُنِیْ اِنِّیْ اَخَافُ اَنْ

مَعِیْ	رِدْ (۲)	اٰیْصِدِّ قُنِیْ	اِنِّیْ	اَخَافُ	اَنْ
میرے ساتھ	مدد کرنے والا	وہ تصدیق کرے میری	بیشک میں	ڈرتا ہوں	(اس سے) کہ

رسول بنانا کہ وہ میری تصدیق کرے، بیشک مجھے ڈر ہے کہ

یُکَذِّبُوْنَ ۳۳ قَالَ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِأَخِيكَ

یُکَذِّبُوْنَ (۳۳)	قَالَ	سَنَشُدُّ	عَضُدَكَ	بِأَخِيكَ
وہ جھٹلائیں گے مجھے	(اللہ نے) فرمایا	عنقریب ہم قوت دیں گے	تیرے بازو (کو)	تیرے بھائی سے

وہ مجھے جھٹلائیں گے ○ اللہ نے فرمایا: عنقریب ہم تیرے بازو کو تیرے بھائی کے ذریعے قوت دیں گے اور

وَنَجْعَلُ لَّكُمْ سُلْطٰنًا فَلَا يَصِلُوْنَ اِلَيْكُمْ ۳۴

وَنَجْعَلُ	لَّكُمْ	سُلْطٰنًا	فَلَا يَصِلُوْنَ	اِلَيْكُمْ
اور کر دیں گے	تم دونوں کے لئے	غلبہ	تو وہ نہیں پہنچ سکیں گے	تم دونوں تک

تم دونوں کو غلبہ عطا فرمائیں گے تو وہ ہماری نشانوں کے سبب

بَايْتِنَا ۳۵ اَتَّبِعْكُمَا الْغُلَبٰوْنَ ۳۶

بَايْتِنَا	اَتَّبِعْكُمَا	الْغُلَبٰوْنَ (۳۶)
ہماری نشانوں کے سبب	تم دونوں	اور جس نے پیروی کی تمہاری

تم دونوں کا کچھ نقصان نہ کر سکیں گے۔ تم دونوں اور تمہاری پیروی کرنے والے غالب آئیں گے ○

۱..... حضرت ہارون علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بڑے بھائی تھے اور بچپن میں فرعون کے ہاں انکارہ منہ میں رکھ لینے کی وجہ سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زبان شریف میں لکنت آگئی تھی اس لئے آپ نے فرمایا کہ میرے بھائی حضرت ہارون علیہ السلام کی زبان مجھ سے زیادہ صاف ہے یعنی اس میں لکنت نہیں اور وہ صحیح بات کرتے ہیں۔

۲..... اس سے معلوم ہوا کہ اللہ عزوجل کے بندوں کی مدد لیما انبیاء کرام علیہم السلام کی سنت ہے، لہذا یہ شرک نہیں ہے۔

فَلَمَّا جَاءَهُمْ مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا يَبَيْتُ قَالُوا مَا

فَلَمَّا	جَاءَهُمْ	مُوسَىٰ	بِآيَاتِنَا يَبَيْتُ	قَالُوا	مَا
پھر جب	آیا ان کے پاس	موسیٰ	ہماری روشن نشانیوں کے ساتھ	(تو فرعونوں نے) کہا	نہیں

پھر جب موسیٰ ان کے پاس ہماری روشن نشانیاں لے کر آئے تو (فرعونوں نے) کہا: یہ تو

هَذَا إِلَّا سِحْرٌ مُّفْتَرًى وَمَا سَمِعْنَا بِهَذَا فِي آبَائِنَا الْأَوَّلِينَ ﴿۳۶﴾

هَذَا	إِلَّا	سِحْرٌ مُّفْتَرًى (۱)	وَمَا سَمِعْنَا (۲)	بِهَذَا	فِي آبَائِنَا الْأَوَّلِينَ (۳)
یہ	مگر	ایک بناوٹی جادو	اور ہم نے نہیں سنا	اس (بات) کو	اپنے پہلے باپ داداؤں میں

صرف ایک بناوٹی جادو ہے اور ہم نے اپنے اگلے باپ داداؤں میں یہ (بات کبھی) نہیں سنی ○

وَقَالَ مُوسَىٰ رَبِّيَ أَعْلَمُ بِمَنْ جَاءَ بِالنُّهْدَى

وَقَالَ	مُوسَىٰ	رَبِّيَ	أَعْلَمُ	بِمَنْ	جَاءَ بِالنُّهْدَى
اور فرمایا	موسیٰ (نے)	میرا رب	خوب جانتا ہے	(اس) کو جو	لایا ہدایت

اور موسیٰ نے فرمایا: میرا رب خوب جانتا ہے جو اس کے پاس سے

مِنْ عِنْدِهِ وَمَنْ تَكُونُ لَهُ عَاقِبَةُ الدَّارِ ۚ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ

مِنْ عِنْدِهِ	وَمَنْ تَكُونُ لَهُ	عَاقِبَةُ الدَّارِ	إِنَّهُ	لَا يُفْلِحُ
اس کے پاس سے	اور جس کے لیے ہوگا	(آخرت کے) گھر کا (اچھا) انجام	بیشک	کامیاب نہ ہوں گے

ہدایت لائے اور جس کے لیے آخرت کے گھر کا (اچھا) انجام ہوگا۔ بیشک ظالم

الظَّالِمُونَ ﴿۳۷﴾ وَقَالَ فِرْعَوْنُ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ مَا عَلِمْتُ لَكُمْ

الظَّالِمُونَ (۳۷)	وَقَالَ	فِرْعَوْنُ	يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ	مَا عَلِمْتُ	لَكُمْ
ظالم	اور کہا	فرعون (نے)	اے درباریو	میں نہیں جانتا	تمہارے لیے

کامیاب نہیں ہوں گے ○ اور فرعون نے کہا: اے درباریو! میں تمہارے لیے

۱..... فرعونوں نے معجزات کا انکار کر دیا اور انہیں بناوٹی جادو قرار دیا، اس سے ان کا مطلب یہ تھا کہ جس طرح جادو کی تمام اقسام باطل ہوتی ہیں اسی طرح معاذ اللہ یہ معجزات بھی ہیں۔ ۲..... حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعونوں کے سامنے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت بیان کی، اس کے بارے میں انہوں نے کہا کہ ہم نے پہلے اپنے باپ دادا کے زمانے میں یہ نہیں سنا کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں ہے۔ یا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دعویٰ رسالت کے بارے میں فرعونوں نے کہا کہ ہم نے اپنے پہلے باپ دادا کے زمانے میں یہ نہیں سنا کہ کسی کو اللہ تعالیٰ اپنا رسول بنا کر بھیجتا ہے۔

فرعون کا درباریوں سے ظالم اور ظالمین کو تسمیہ عمارت کا حکم



مِّنَ إِلَهِ غَيْرِي ۚ فَأَوْقِدْ لِّي يَهَامُنْ عَلَى الطِّينِ فَاجْعَلْ

مِّنَ إِلَهِ	غَيْرِي	فَأَوْقِدْ	لِّي	يَهَامُنْ <sup>(۱)</sup>	عَلَى الطِّينِ	فَاجْعَلْ
کوئی معبود	اپنے سوا	تو آگ جلا	میرے لیے	اے ہامان	گارے پر	پھر بنا

اپنے سوا کوئی خدا نہیں جانتا تو اے ہامان! میرے لیے گارے پر آگ جلا پھر میرے لئے

لِّي صَرْحًا لَّعَلِّي أَظْلِمُ إِلَى إِلَهِ مُوسَى ۚ وَ

لِّي	صَرْحًا	لَّعَلِّي	أَظْلِمُ	إِلَى إِلَهِ مُوسَى	وَ
میرے لیے	ایک اونچا محل	شاید میں	جھانک کر دیکھ لوں	موسیٰ کے معبود کی طرف	اور

ایک اونچا محل بناؤ، شاید میں موسیٰ کے خدا کو جھانک لوں اور

إِنِّي لَا ظَنُّهُ مِنَ الْكَاذِبِينَ ۚ ۝۳۸ وَاسْتَكَبَرَ هُوَ

إِنِّي	لَا ظَنُّهُ	مِنَ الْكَاذِبِينَ ۝۳۸	وَ	اسْتَكَبَرَ <sup>(۲)</sup>	هُوَ	وَ
بیشک میں	میں ضرور سمجھتا ہوں اسے	جھوٹوں میں سے	اور	بڑا بننا چاہا	اس (فرعون) اور	

بیشک میں تو اسے جھوٹوں میں سے ہی سمجھتا ہوں ۝ اور اس نے اور اس کے لشکریوں نے

جُنُودَهُ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَظَنُّوا أَنَّهُمْ

جُنُودَهُ	فِي الْأَرْضِ	بِغَيْرِ الْحَقِّ	وَ	ظَنُّوا	أَنَّهُمْ
اس کے لشکریوں (نے)	زمین میں	حق کے بغیر، ناحق	اور	انہوں نے سمجھا	کہ وہ

زمین میں بے جا تکبر کیا اور وہ سمجھے کہ انہیں

إِلَيْنَا لَیَرْجِعُونَ ۝۳۹ فَآخَذْنَاهُ وَجُنُودَهُ

إِلَيْنَا	لَیَرْجِعُونَ ۝۳۹	فَآخَذْنَاهُ	وَ	جُنُودَهُ
ہماری طرف	انہیں لوٹایا نہیں جائے گا	تو ہم نے پکڑ لیا اسے	اور	اس کے لشکروں (کو)

ہماری طرف پھرنا نہیں ۝ تو ہم نے اسے اور اس کے لشکر کو پکڑ کر

۱..... فرعون نے یہ گمان کیا تھا کہ (معاد اللہ) اللہ تعالیٰ کے لئے بھی مکان ہے اور وہ جسم ہے کہ اس تک پہنچنا اس کے لئے ممکن ہو گا، اس لئے اس نے ہامان کو مٹارت بنانے کا حکم دیا اور اپنے ارادے کا اظہار کیا۔

۲..... حدیث پاک میں ہے ”تکبر حق کی مخالفت کرنے اور لوگوں کو حقیر جاننے کا نام ہے۔“ (مسلم، ص ۲۰، الخلیفہ: ۱۳۷/۹۱)

فَنَبَذْنَاهُمْ فِي الْيَمِّ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظَّالِمِينَ ۝					
فَنَبَذْنَاهُمْ	فِي الْيَمِّ	فَانْظُرْ	كَيْفَ	كَانَ	عَاقِبَةُ الظَّالِمِينَ ۝ (۱)
پھر پھینک دیا انہیں	دریا میں	تو دیکھو	کیسا	ہوا	ظالموں کا انجام
دریا میں پھینک دیا تو دیکھو ظالموں کا کیسا انجام ہوا؟ اور					
جَعَلْنَاهُمْ آيَةً يَدْعُونَ إِلَى النَّارِ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ					
جَعَلْنَاهُمْ	آيَةً	يَدْعُونَ	إِلَى النَّارِ	و	يَوْمَ الْقِيَامَةِ
ہم نے بنا دیا انہیں	(گمراہوں کا) پیشوا	وہ بلاتے ہیں	آگ کی طرف	اور	قیامت کے دن
انہیں ہم نے پیشوا بنا دیا کہ آگ کی طرف بلاتے ہیں اور قیامت کے دن					
لَا يُنْصَرُونَ ۝ (۲) وَ اتَّبَعْنَاهُمْ فِي هَذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً وَ					
لَا يُنْصَرُونَ ۝ (۲)	وَ	اتَّبَعْنَاهُمْ (۲)	فِي هَذِهِ الدُّنْيَا	لَعْنَةً	وَ
ان کی مدد نہیں کی جائے گی	اور	ہم نے پیچھے لگا دی ان کے	اس دنیا میں	لعنت	اور
ان کی مدد نہیں کی جائے گی اور اس دنیا میں ہم نے ان کے پیچھے لعنت لگا دی اور					
يَوْمَ الْقِيَامَةِ هُمْ مِنَ الْمَقْبُوحِينَ ۝ (۳) وَلَقَدْ آتَيْنَا					
يَوْمَ الْقِيَامَةِ	هُمْ	مِنَ الْمَقْبُوحِينَ ۝ (۳)	وَ	لَقَدْ	آتَيْنَا
قیامت کے دن	وہ	بری حالت والوں میں سے (ہوں گے)	اور	ضرور بیشک	ہم نے عطا کی
قیامت کے دن وہ قبیح (بری) حالت والوں میں سے ہوں گے اور بیشک ہم نے موسیٰ کو					
مُوسَى الْكِتَابَ مِنْ بَعْدِ مَا أَهْلَكْنَا الْقُرُونَ الْأُولَى					
مُوسَى	الْكِتَابَ	مِنْ بَعْدِ	مَا	أَهْلَكْنَا	الْقُرُونَ الْأُولَى
موسیٰ (کو)	کتاب	(اس کے) بعد	کہ	ہم نے ہلاک کر دیا تھا	پہلی قوموں (کو)
کتاب عطا فرمائی اس کے بعد کہ ہم نے پہلی قوموں کو ہلاک فرما دیا تھا					

۱..... یہ وہ بنیادی مقصد ہے جس کیلئے یہ سارا واقعہ بیان کیا گیا کہ گزشتہ قوموں کے واقعات اور ان کے عروج و زوال سے عبرت حاصل کی جائے اور اپنی حالت کو سدھارا جائے۔ ہمیں بھی قرآنی واقعات کو عبرت کی نگاہ سے پڑھنا چاہئے۔

۲..... اس کا معنی یہ ہے کہ دنیا میں فرعون اور اس کی قوم پر رسوائی اور رخصت سے دوری لازم کر دی۔



## بَصَائِرَ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَرَحْمَةً

بَصَائِرَ	لِلنَّاسِ	و	هُدًى	و	رَحْمَةً
(اس کتاب میں) دل کی آنکھیں کھولنے والی باتیں (ہیں)	لوگوں کیلئے	اور	ہدایت	اور	رحمت (ہے)
(موسیٰ کو وہ کتاب دی) جس میں لوگوں کے دلوں کی آنکھیں کھولنے والی باتیں اور ہدایت اور رحمت ہے					

## لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ۳۳ وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الْعَرَبِ إِذْ قُضِيَ

لَعَلَّهُمْ	يَتَذَكَّرُونَ ۳۳	و	مَا كُنْتَ	بِجَانِبِ الْعَرَبِ ۳۲	إِذْ	قُضِيَ
تاکہ وہ	نصیحت حاصل کریں	اور	تم نہ تھے	(طور کی) مغربی جانب میں	جب	ہم نے بھیجا
تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں ○ اور تم اس وقت طور کی مغربی جانب میں نہ تھے جب ہم نے						

## إِلَى مُوسَى الْأَمْرَ وَمَا كُنْتَ مِنَ الشَّاهِدِينَ ۳۴ وَلَكِنَّا

إِلَى مُوسَى	الْأَمْرَ	و	مَا كُنْتَ	مِنَ الشَّاهِدِينَ ۳۴	و	لَكِنَّا
موسیٰ کی طرف	حکم	اور	تم نہ تھے	(اس وقت) موجود لوگوں میں سے	اور	لیکن (ہوایہ کہ)
موسیٰ کی طرف حکم بھیجا اور اس وقت تم موجود نہ تھے ○ لیکن (ہوایہ کہ)						

## أَنْشَأْنَا قُرُونًا فَتَطَاوَلَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ۳۵ وَمَا كُنْتَ

أَنْشَأْنَا	قُرُونًا	فَتَطَاوَلَ	عَلَيْهِمُ	الْعُمُرُ	و	مَا كُنْتَ
ہم نے پیدا کیں	بہت سی قومیں	تو لمبی ہو گئیں	ان پر	عمریں	اور	تم نہ تھے
ہم نے بہت سی قومیں پیدا کیں تو ان کی عمریں لمبی ہو گئیں اور نہ تم						

## ثَاوِيًا فِي أَهْلِ مَدْيَنَ تَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِنَا وَلَكِنَّا

ثَاوِيًا	فِي أَهْلِ مَدْيَنَ	تَتْلُو	عَلَيْهِمْ	آيَاتِنَا	و	لَكِنَّا
ٹھہرے ہوئے	اہل مدین میں	تلاوت کرتے ہوئے	ان پر	ہماری آیتیں	اور	لیکن
اہل مدین میں ان پر ہماری آیتیں پڑھتے ہوئے مقیم تھے لیکن						

- ۱..... یہاں نصیحت حاصل کرنے سے مراد یہ ہے کہ بنی اسرائیل فرعون سے نجات پانے کی نعمت کو یاد کریں اور تورات کے احکام پر عمل کریں۔
- ۲..... یہاں سے وہ انعام بیان کیا جا رہا ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام و آلہ کے ان واقعات کی وحی فرمائی اور ان غیبی علوم کے ساتھ خاص فرمایا جو آپ نہیں جانتے تھے۔

كُنَّا مُرْسِلِينَ ۝۳۵ وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّورِ اِذْ نَادَيْنَا

كُنَّا	مُرْسِلِينَ ۝۳۵	وَمَا كُنْتَ	بِجَانِبِ الطُّورِ	اِذْ	نَادَيْنَا
ہم ہیں	(ججے) رسول بنانے والے	اور	تم نہ تھے	طور کے کنارے پر	جب ہم نے ندا فرمائی
ہم رسول بھیجنے والے ہیں ○ اور نہ تم اس وقت طور کے کنارے پر تھے جب ہم نے (موسیٰ کو) ندا فرمائی،					

وَلَكِنْ رَّحْمَةً مِّن رَّبِّكَ لِتُنذِرَ

وَلَكِنْ	رَّحْمَةً (۱)	مِّن رَّبِّكَ	لِتُنذِرَ
اور	لیکن (ہے)	تمہارے رب کی طرف سے	(کہ تمہیں رسول بنایا) تاکہ تم ڈر سناؤ
لیکن تمہارے رب کی طرف سے رحمت ہے تاکہ تم اس قوم کو			

قَوْمًا مَّا أَتَتْهُمْ مِّن نَّذِيرٍ مِّن قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ۝۳۶

قَوْمًا (۲)	مَّا أَتَتْهُمْ	مِّن نَّذِيرٍ	مِّن قَبْلِكَ	لَعَلَّهُمْ	يَتَذَكَّرُونَ ۝۳۶
(اس قوم کو)	جن کے پاس نہیں آیا	کوئی ڈر سنانے والا	تم سے پہلے	تاکہ وہ	نصیحت حاصل کریں
ڈراؤ جس کے پاس تم سے پہلے کوئی ڈرانے والا نہیں آیا یہ امید کرتے ہوئے کہ وہ نصیحت حاصل کریں ○					

وَلَوْلَا اَنْ تُصِيبَهُمْ مُّصِيبَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ

وَلَوْلَا	اَنْ	تُصِيبَهُمْ	مُصِيبَةٌ	بِمَا	قَدَّمَتْ
اور	اگر نہ ہوتا	یہ کہ	پہنچتی انہیں	کوئی مصیبت	(اس کے) سبب جو
اور اگر یہ بات نہ ہوتی کہ لوگوں کو ان کے ہاتھوں کے آگے بھیجے ہوئے اعمال کی وجہ سے					

اَيِّدِيهِمْ فَيَقُولُوا اَرْسَلْنَا لَوْلَا اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا

اَيِّدِيهِمْ	فَيَقُولُوا	اَرْسَلْنَا	لَوْلَا	اَرْسَلْتَ	اِلَيْنَا
ان کے ہاتھوں (نے)	تو وہ کہتے	اے ہمارے رب	کیوں نہیں	تو نے بھیجا	ہماری طرف
(جب جنہم کی) مصیبت پہنچتی تو وہ کہتے: اے ہمارے رب! تو نے ہماری طرف کوئی رسول					

- ۱..... اس کا معنی یہ ہے کہ اے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، انبیاء کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے واقعات کے وقت آپ موجود نہیں تھے اور نہ وہ واقعات کسی کتاب سے آپ پر پڑھے گئے تھے، لیکن ہم نے آپ کو مبعوث فرمایا اور ان واقعات کی خبریں دیں یہ ہماری رحمت ہے تاکہ جن لوگوں کی طرف آپ کو رسول بنا کر بھیجا گیا ہے انہیں آپ عذاب الہی سے ڈرائیں اور ان کے سامنے آپ کی نبوت پر دلیل قائم ہو۔
- ۲..... اس قوم سے مراد اہل مکہ ہیں، ان کے پاس نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے پہلے کوئی رسول تشریف نہیں لائے۔



## رَسُولًا فَتَنْبِئْ أَيْتِكَ وَنَكُونُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿۳۷﴾

رَسُولًا	فَتَنْبِئْ	أَيْتِكَ	و	نَكُونُ	مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿۳۷﴾
کوئی رسول	(اگر ایسا ہوتا) تو ہم پیروی کرتے	تیری آیتوں (کی)	اور	ہم ہو جاتے	ایمان والوں میں سے

کیوں نہ بھیجا کہ ہم تیری آیتوں کی پیروی کرتے اور ایمان والوں میں سے ہو جاتے ○

## فَلَمَّا جَاءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا لَوْلَا

فَلَمَّا	جَاءَهُمُ	الْحَقُّ	مِنْ عِنْدِنَا	قَالُوا	لَوْلَا
پھر جب	آیا ان کے پاس	حق	ہماری طرف سے	(تو) انہوں نے کہا	کیوں نہیں

پھر جب ان کے پاس ہماری طرف سے حق آیا تو انہوں نے کہا: اس (نبی) کو

## أَوْتِيَ مِثْلَ مَا أُوتِيَ مُوسَى ۖ أَوَلَمْ يَكْفُرُوا

أُوتِيَ	مِثْلَ (۱)	مَا	أُوتِيَ	مُوسَى	أَوَلَمْ يَكْفُرُوا
اسے دیا گیا	(اس کی) مثل	جو	دیا گیا	موسیٰ (کو)	اور کیا انہوں نے انکار نہیں کیا تھا

اس جیسا کیوں نہ دیدیا گیا جیسا موسیٰ کو دیا گیا تھا؟ کیا انہوں نے اس کا انکار نہیں کیا تھا

## بِأُوتِيَ مُوسَى مِنْ قَبْلُ ۚ قَالُوا

بِأُوتِيَ	مُوسَى	مِنْ قَبْلُ	قَالُوا
(اس) کا جو	دیا گیا	موسیٰ (کو)	پہلے

جو پہلے موسیٰ کو دیا گیا؟ انہوں نے کہا:

## سِحْرَانِ تَظْهَرَا ۚ وَقَالُوا إِنَّا بِكُمْ

سِحْرَانِ (۲)	تَظْهَرَا	و	قَالُوا	إِنَّا	بِكُمْ
(یہ) دو جادو (ہیں)	انہوں نے ایک دوسرے کی مدد کی	اور	انہوں نے کہا	ہم	بیشک

یہ دو جادو ہیں جو ایک دوسرے کے مددگار ہیں اور انہوں نے کہا: بیشک ہم ان سب کا

۱۔ یہودیوں نے کفار قریش کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے ایسے معجزات مانگنے کا کہا جسے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کر آئے تھے۔ ان کے مطالبہ کرنے پر یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ کیا ان یہودیوں نے اس سے پہلے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزات کا انکار نہیں کیا تھا اور جب وہ خود منکر ہیں تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے ویسے معجزات کا سوال کرنے کا کیسے کہہ رہے ہیں۔ ۲۔ کفار قریش نے یہودی سرداروں سے معلوم کروایا کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں سابقہ کتابوں میں کوئی خبر ہے؟ انہوں نے ہاں میں جواب دیا تو کفار قریش کہنے لگے کہ

کفار قریش سے ایک مطالبہ

ہدایت کی پیروی نہ کرنے والا خواہشاتِ نفسانی کا پیروکار ہے

۵۸

کُفْرُونَ ﴿۳۸﴾ قُلْ فَاتُوا بِكِتَابٍ مِّنْ عِنْدِ اللَّهِ هُوَ أَهْدَىٰ				
کُفْرُونَ ﴿۳۸﴾	قُلْ	فَاتُوا ﴿۱﴾ بِكِتَابٍ	مِّنْ عِنْدِ اللَّهِ	هُوَ أَهْدَىٰ
انکار کرنے والے (ہیں)	تم کہو	لے آؤ کوئی کتاب	اللہ کے پاس سے	وہ زیادہ ہدایت والی (ہو)
انکار کرنے والے ہیں ○ تم فرماؤ: اگر تم سچے ہو تو اللہ کے پاس سے کوئی کتاب لے آؤ جو ان دونوں کتابوں سے				
مِنْهُمَا اتَّبِعْهُ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿۳۹﴾ فَإِنْ				
مِنْهُمَا	اتَّبِعْهُ	إِنْ	كُنْتُمْ	صَادِقِينَ ﴿۳۹﴾ فَإِنْ
ان دونوں سے	میں پیروی کر لوں گا اس کی	اگر	تم ہو	سچے پھر اگر
زیادہ ہدایت والی ہو میں اس کی پیروی کر لوں گا ○ پھر اگر				
لَمْ يَسْتَجِيبُوا لَكَ فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا يُتَّبِعُونَ				
لَمْ يَسْتَجِيبُوا	لَكَ	فَاعْلَمْ	أَنَّهُ	يَتَّبِعُونَ
وہ قبول نہ کریں	تمہاری (اس بات) کو	تو جان لو	(کہ) صرف	وہ پیچھے چل رہے ہیں
وہ یہ تمہاری بات قبول نہ کریں تو جان لو کہ بس وہ اپنی خواہشوں ہی کی				
أَهْوَاءَهُمْ ۖ وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوَاهُ				
أَهْوَاءَهُمْ	وَمَنْ	أَضَلُّ	مِمَّنِ	اتَّبَعَ هَوَاهُ
اپنی خواہشوں (کے)	اور کون	زیادہ گمراہ	(اس) سے جس نے	پیروی کی اپنی خواہش (کی)
پیروی کر رہے ہیں اور اس سے بڑھ کر گمراہ کون جو اللہ کی طرف سے ہدایت کے بغیر				
بِغَيْرِ هُدًى مِّنَ اللَّهِ ۖ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ﴿۴۰﴾				
بِغَيْرِ	هُدًى مِّنَ اللَّهِ	إِنَّ	اللَّهَ	لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ﴿۴۰﴾
بغیر	اللہ کی طرف سے ہدایت (کے)	بیشک	اللہ	ہدایت نہیں دیتا ظالم لوگوں (کو)
اپنی خواہش کی پیروی کرے۔ بیشک اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا ○				

(پچھلے صفحہ کا حاشیہ) تورات اور قرآن دونوں جادو اور ایک دوسرے کی مددگار ہیں۔ ① یعنی اے حبیبِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! آپ مشرکوں سے فرمادیں کہ اگر تم تورات و قرآن کا انکار کرتے ہو اور انہیں جادو کہنے میں سچے ہو تو پھر اللہ تعالیٰ کے پاس سے ایسی کتاب لے آؤ جو ان دونوں سے زیادہ ہدایت دینے والی ہو۔ اگر وہ آپ کے چیلنج کو قبول نہ کریں اور ایسی کتاب نہ لائیں تو آپ جان لیں کہ یہ کفر کی جس سواری پر سوار ہیں اس کی ان کے پاس کوئی جہت نہیں ہے اور بس وہ اپنی خواہشوں ہی کی پیروی کر رہے ہیں حالانکہ اس سے بڑھ کر گمراہ کوئی نہیں جو خلاف ہدایت اپنی خواہش کی پیروی کرے۔



وَلَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ﴿٥١﴾

وَلَقَدْ	وَصَّلْنَا (۱)	لَهُمْ	الْقَوْلَ	لَعَلَّهُمْ	يَتَذَكَّرُونَ ﴿٥١﴾
اور	ضرور بیشک	ہم نے لگاتار بھیجا	ان کے لیے	قول (کلام)	تاکہ وہ نصیحت مانیں

اور بیشک ہم نے ان کے لیے کلام مسلسل بھیجا تاکہ وہ نصیحت مانیں ○

الَّذِينَ آتَيْنَهُمُ الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِهِ هُمْ بِهِ

الَّذِينَ	آتَيْنَهُمْ (۲)	الْكِتَابَ	مِنْ قَبْلِهِ	هُمْ	بِهِ
وہ لوگ جو	ہم نے عطا کی انہیں	کتاب	اس (قرآن) سے پہلے	وہ	اس پر

جن لوگوں کو ہم نے اس (قرآن) سے پہلے کتاب دی وہ اس پر

يُؤْمِنُونَ ﴿٥٢﴾ وَإِذَا يُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ قَالُوا آمَنَّا

يُؤْمِنُونَ ﴿٥٢﴾	وَ إِذَا	يُتْلَىٰ	عَلَيْهِمْ	قَالُوا	آمَنَّا
ایمان لاتے ہیں	اور جب	وہ (قرآن) پڑھا جاتا ہے	ان پر	(تو) کہتے ہیں	ہم ایمان لائے

ایمان لاتے ہیں ○ اور جب ان پر یہ قرآن پڑھا جاتا ہے تو کہتے ہیں: ہم اس پر

بِهِ إِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّنَا إِنَّا كُنَّا

بِهِ	إِنَّهُ	الْحَقُّ	مِنْ رَبِّنَا	إِنَّا	كُنَّا
اس پر	بیشک وہ	حق (ہے)	ہمارے رب کی طرف سے	بیشک ہم	ہو چکے تھے

ایمان لائے، بیشک یہی ہمارے رب کے پاس سے حق ہے۔ ہم اس (قرآن) سے پہلے ہی

مِنْ قَبْلِهِ مُسْلِمِينَ ﴿٥٣﴾ أُولَٰئِكَ يُؤْتَوْنَ أَجْرَهُمْ

مِنْ قَبْلِهِ	مُسْلِمِينَ ﴿٥٣﴾	أُولَٰئِكَ	يُؤْتَوْنَ	أَجْرَهُمْ
اس (قرآن) سے پہلے	فرمانبر داری کرنے والے	یہ لوگ	انہیں دیا جائے گا	ان کا اجر

فرمانبر دار ہو چکے تھے ○ ان کو ان کا اجر دے گا

۱..... اس آیت میں قرآن مجید کو یہ بارگاہی نازل نہ کرنے کی حکمت بیان ہوئی کہ ہم نے کفار قریش کے لیے اپنا کلام مسلسل بھیجا جس میں جنت کے وعدے، عذاب جہنم کی وعید، سابقہ قوموں کے واقعات، عبرتوں اور نصیحتوں پر مشتمل آیات نازل ہوئیں تاکہ یہ لوگ بار بار سن کر نصیحت حاصل کریں اور ایمان لائیں، اگر ایک ہی بار پورا قرآن نازل کر دیا جاتا تو انہیں نصیحت حاصل کرنے کے اتنے مواقع میسر نہ ہوتے۔ ۲..... یہ آیات حضرت عبداللہ بن سلام اور ان کے ساتھیوں کے حق میں نازل ہوئیں اور ایک قول یہ ہے کہ یہ ان اہل کتاب کے حق میں نازل ہوئیں جو جبر سے آکر سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لائے۔

قرآن مجید بتدریج نازل کرنے کی ایک حکمت

صالحین اہل کتاب کا ایمان لانا اور اس کی تحسین

الانصاف

دہ گئے مومنین اہل کتاب کو

مَرَّتَيْنِ بِصَابِرٍ وَاوَيْدَ رَعُونَ بِالْحَسَنَةِ				
مَرَّتَيْنِ	بِصَابِرٍ	وَاوَيْدَ	رَعُونَ	بِالْحَسَنَةِ (۱)
دو مرتبہ، دگنا	(اس کے) بدلے کہ	انہوں نے صبر کیا	اور	وہ دور کرتے ہیں
دیا جائے گا کیونکہ انہوں نے صبر کیا اور یہ برائی کو بھلائی سے				
السَّيِّئَةِ وَمَسَارَرَقُهُمْ يُفْقُونَ ۝۵۳ وَإِذَا				
السَّيِّئَةِ	وَمَا	رَقْنَاهُمْ	يُفْقُونَ ۝۵۳	وَ إِذَا
برائی (کو)	اور	(اس میں) سے جو	ہم نے رزق دیا انہیں	وہ خرچ کرتے ہیں
دور کرتے ہیں اور ہمارے دیئے ہوئے رزق میں سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں ○ اور جب				
سَبِعُوا اللَّغْوَ أَعْرَضُوا عَنْهُ وَقَالُوا لَنَا				
سَبِعُوا	اللَّغْوَ	أَعْرَضُوا	عَنْهُ	وَقَالُوا لَنَا
وہ سنتے ہیں	بیہودہ بات	(تو) منہ پھیر لیتے ہیں	اس سے	اور کہتے ہیں ہمارے لیے
بیہودہ بات سنتے ہیں اس سے منہ پھیر لیتے ہیں اور کہتے ہیں: ہمارے لیے				
أَعْمَالُنَا وَتَكُنْ أَعْمَالُكُمْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ				
أَعْمَالُنَا	وَ	تَكُنْ	أَعْمَالُكُمْ	سَلَامٌ عَلَيْكُمْ
ہمارے اعمال (ہیں)	اور	تمہارے لیے	تمہارے اعمال (ہیں)	(بس دور سے) سلام تم پر
ہمارے اعمال ہیں اور تمہارے لیے تمہارے اعمال ہیں۔ بس تمہیں سلام،				
لَا تَبْتَغِي الْجَاهِلِينَ ۝۵۴ إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ				
لَا تَبْتَغِي	الْجَاهِلِينَ ۝۵۴	إِنَّكَ	لَا تَهْدِي مَنْ	مَنْ
ہم نہیں چاہتے	جاہلوں (کا ساتھ)	بیشک تم	(اپنی طرف سے) ہدایت نہیں دے سکتے	جسے
ہم جاہلوں کا ساتھ نہیں چاہتے ○ بیشک ایسا نہیں ہے کہ تم جسے چاہو اسے اپنی طرف سے				

۱..... برائی کو بھلائی سے دور کرنے سے مروا طاعت سے معصیت کو یا، حلم سے ایذا کو یا، وحدانیت الہی کی گواہی دے کر شرک کو دور کرتا ہے۔ ۲..... حضور ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہدایت دینے کی نفی سے مروا یہ ہے کہ آپ ذاتی طور پر کسی کو ہدایت نہیں دے سکتے یعنی اس کے دل میں ہدایت پیدا نہیں کر سکتے کیونکہ یہ صرف اللہ تعالیٰ کی شان ہے، ہاں اللہ تعالیٰ کے علم و عطا سے آپ سیدھے راستے کی طرف بلا رہے ہیں جیسا کہ سورہ شوریٰ کی آیت ۵۲ میں فرمایا کہ "إِنَّكَ لَتَهْدِي إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ" بیشک تم ضرور سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کرتے ہو۔ البتہ اللہ تعالیٰ کی عطا سے آپ ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی کے دل کو گمراہ



أَحْبَبْتُ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ وَهُوَ أَعْلَمُ

أَحْبَبْتُ (۱)	وَ	لَكِنَّ	اللَّهُ	يَهْدِي	مَنْ	يَشَاءُ	وَ	هُوَ	أَعْلَمُ
تم چاہو	اور	لیکن	اللہ	ہدایت دیدیتا ہے	جسے	وہ چاہتا ہے	اور	وہ	خوب جانتا ہے

ہدایت دیدو لیکن اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت دیدیتا ہے اور وہ ہدایت والوں کو

بِالْمُهْتَدِينَ ۵۶ وَقَالُوا إِنْ تَتَّبِعِ الْهُدَى مَعَكَ

بِالْمُهْتَدِينَ (۵۶)	وَ	قَالُوا	إِنْ	تَتَّبِعِ (۲)	الْهُدَى	مَعَكَ
ہدایت والوں کو	اور	(کافروں نے) کہا	اگر	ہم پیروی کریں	ہدایت (کی)	تمہارے ساتھ
خوب جانتا ہے ○ اور (کافر) کہتے ہیں: (اے محمد!) اگر ہم تمہارے ساتھ (مل کر) ہدایت کی پیروی کریں						

نُتَخَطَفُ مِنْ أَرْضِنَا أَوْ لَمْ نُسْكِنْ لَهُمْ حَرَمًا مِمَّا

نُتَخَطَفُ	مِنْ	أَرْضِنَا	أَوْ لَمْ نُسْكِنْ	لَهُمْ	حَرَمًا مِمَّا
(تو) ہمیں	اچک	لیا جائے گا	ہماری زمین سے	اور کیا ہم نے ٹھکانہ نہ دیا	ان کو (امان والے حرم میں)

تو ہمیں ہماری سر زمین سے اچک لیا جائے گا۔ کیا ہم نے انہیں امن و امان والی جگہ حرم میں ٹھکانہ نہ دیا

يُجْبَى إِلَيْهِ شَرْتُ كُلِّ شَيْءٍ رَزَقًا مِنْ لَدُنَّا وَلَكِنَّ

يُجْبَى	إِلَيْهِ	شَرْتُ كُلِّ شَيْءٍ	رَزَقًا	مِنْ لَدُنَّا	وَ
لائے جاتے ہیں	اس کی طرف	ہر چیز کے پھل	(جو) رزق (ہے)	ہماری طرف سے	اور

جس کی طرف ہر چیز کے پھل لائے جاتے ہیں (جو) ہماری طرف کا رزق ہے

أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۵۷ وَكَمْ أَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ

لَكِنَّ	أَكْثَرَهُمْ	لَا يَعْلَمُونَ (۵۷)	وَ	كَمْ	أَهْلَكْنَا	مِنْ قَرْيَةٍ
لیکن	ان میں اکثر	جانتے نہیں	اور	کتنے	ہم نے ہلاک کر دیئے	شہر

لیکن ان میں اکثر جانتے نہیں ○ اور کتنے شہر ہم نے ہلاک کر دیئے

(پچھلے صفحے کا مشر) سے ایمان کی طرف پلٹ سکتے ہیں، جیسا کہ حدیث پاک میں ہے: حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تین بار شیبہ بن عثمان کے سینے پر ہاتھ مارا اور ہر بار یہ دعا کی کہ اے اللہ! شیبہ کو ہدایت عطا کر دے۔ تیسری مرتبہ میں جب ہاتھ اٹھا یا تو شیبہ کی نظر میں حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے زیادہ کوئی محبوب نہ تھا (پھر آپ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گئے)۔ (معجم الکبیر، ۲/۲۹۸، الحدیث: ۱۹۱) ۱..... مفسرین کا اس بات پر اجماع ہے کہ یہ آیت ابوطالب کے بارے میں نازل ہوئی اور اس کا معنی یہ ہے کہ اے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، آپ اپنے چچا کے ایمان نہ لانے کا غم نہ کریں، آپ اپنا تبلیغ کا فریضہ ادا کر چکے، ہدایت دینا اور دل میں ایمان کا

(پچھلے صفحے کا مشر)

## بَطَرْتُ مَعِيشَتَهَا ۚ فَتِلْكَ مَسْكِنُهُمْ لَمْ تُسْكَنْ

بَطَرْتُ	مَعِيشَتَهَا	فَتِلْكَ	مَسْكِنُهُمْ	لَمْ تُسْكَنْ
(جو) اترانے لگے تھے	اپنی خوشحالی، عیش (پر)	تو یہ	ان کے مکانات (ہیں)	رہائش نہیں رکھی گئی
جو اپنے عیش پر اترانے لگے تھے تو یہ ان کے مکانات ہیں جن میں ان کے بعد				

## مِنْ بَعْدِهِمْ إِلَّا قَلِيلًا ۖ وَكُنَّا نَحْنُ الْوَارِثِينَ ﴿۵۸﴾ وَمَا كَانَ

مِنْ بَعْدِهِمْ	إِلَّا	قَلِيلًا	وَ	كُنَّا	نَحْنُ	الْوَارِثِينَ ﴿۵۸﴾	وَمَا كَانَ
ان کے بعد	مگر	بہت کم	اور	ہیں	ہم (ہی)	وارث	اور نہیں ہے
بہت کم رہائش رکھی گئی اور ہم ہی وارث ہیں ○ اور تمہارا رب							

## رَبُّكَ مُهْلِكُ الْقُرَىٰ حَتَّىٰ يَبْعَثَ فِي أُمَمًا

رَبُّكَ	مُهْلِكُ	الْقُرَىٰ	حَتَّىٰ	يَبْعَثَ	فِي أُمَمًا
تمہارا رب	ہلاک کرنے والا	شہروں (کو)	یہاں تک کہ	بھیج دے	ان کے مرکزی شہر میں
شہروں کو ہلاک کرنے والا نہیں ہے جب تک ان کے مرکزی شہر میں					

## رَسُولًا يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِنَا ۖ وَمَا كُنَّا مُهْلِكِي

رَسُولًا	يَتْلُو	عَلَيْهِمْ	وَ	مَا كُنَّا	مُهْلِكِي
رسول	وہ پڑھے	ان پر	ہماری آیتیں	اور	ہم نہیں ہیں
رسول نہ بھیجے جو ان پر ہماری آیتیں پڑھے اور ہم شہروں کو ہلاک کرنے والے					

## الْقُرَىٰ إِلَّا وَآهْلُهَا ظَالِمُونَ ﴿۵۹﴾ وَمَا أَوْتِيْتُمْ

الْقُرَىٰ	إِلَّا	وَ	أَهْلُهَا	ظَالِمُونَ ﴿۵۹﴾	وَمَا أَوْتِيْتُمْ
شہروں (کو)	مگر	اور (جبکہ)	ان کے رہنے والے	ظالم (ہوں)	تمہیں دی گئی
نہیں ہیں مگر (اسی وقت) جب ان کے رہنے والے ظالم ہوں ○ اور (اے لوگو!) جو کچھ چیز تمہیں دی گئی ہے					

(بچے سنے کاماش) نور پیدا کرنا آپ کا فعل نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے اور اسے خوب معلوم ہے کہ کسے یہ دولت دینی ہے اور کسے نہیں۔ ﴿۲﴾... نَبِيِّهِ السَّلَاطَةِ وَالسَّلَاطَةِ كِي  
اطاعت سے امن نصیب ہو تا اور ان کی مخالفت سے ہلاکت ہوتی ہے، اس کے برعکس سمجھنا کہ اطاعت سے بد امنی ہوگی اور مخالفت سے امن ملے گا کفار کا طریقہ  
ہے۔ جیسا کہ آیت میں کفار نے ایسا ہی خدشہ پیش کیا ہے۔ ﴿۱﴾... حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تشریف آوری سے پہلے کی دو دستیاں جو اجڑی ہوئی اور ویران  
نظر آ رہی ہیں اور فی زمانہ بھی ان میں سے کئی بستیوں کے آثار باقی ہیں، یہ بغیر کسی وجہ کے تباہ و برباد نہیں کی گئیں بلکہ ان میں بھی رسول عَلَیْہِمُ السَّلَام آئے۔  
یہاں سے (سے) کاماش



## مِنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَزِينَتُهَا وَمَا

مِنْ شَيْءٍ	فَمَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا <sup>(۱)</sup>	وَ	زِينَتُهَا	وَ	مَا
کوئی چیز	تو وہ (دنوی زندگی کا سامان)	اور	اس کی زینت (ہے)	اور	جو (ثواب)

تو وہ دنیوی زندگی کا ساز و سامان اور اس کی زینت ہے اور جو (ثواب)

## عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ وَأَبْغَىٰ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۚ ۶۰

عِنْدَ اللَّهِ	خَيْرٌ	وَ	أَبْغَىٰ	أَفَلَا تَعْقِلُونَ <sup>(۲)</sup>	۶۰
اللہ کے پاس	(وہ) بہتر	اور	زیادہ باقی رہنے والا (ہے)	تو کیا تم سمجھتے نہیں	تو کیا وہ شخص جو

اللہ کے پاس ہے وہ بہتر اور زیادہ باقی رہنے والا ہے تو کیا تم سمجھتے نہیں؟ ○ تو وہ شخص جس سے

## وَعَدْنَاهُ وَعَدًا حَسَنًا فَهُوَ لَا قِيَّةَ

وَعَدْنَاهُ	وَعَدًا حَسَنًا <sup>(۲)</sup>	فَهُوَ	لَا قِيَّةَ
ہم نے وعدہ کیا اس سے	اچھا وعدہ	پھر وہ	ملنے والا (بھی) ہے اس (وعدے) سے

ہم نے اچھا وعدہ کیا ہو اسے پھر وہ اس (وعدے) سے ملنے والا (بھی) ہے

## كَسَنَ مَتَاعَهُ مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا هُوَ

كَسَنَ	مَتَاعَهُ	مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا	هُوَ
(وہ اس) شخص جیسا ہے جو	ہم نے فائدہ اٹھانے کو دیا ہے	دنوی زندگی کا ساز و سامان	پھر وہ

کیا وہ اس شخص جیسا ہے جسے ہم نے (صرف) دنیوی زندگی کا ساز و سامان فائدہ اٹھانے کو دیا ہو پھر وہ

## يَوْمَ الْقِيَمَةِ مِنَ الْمُحْضَرِينَ ۖ وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ

يَوْمَ الْقِيَمَةِ	مِنَ الْمُحْضَرِينَ <sup>(۲)</sup>	وَ	يَوْمَ	يُنَادِيهِمْ
قیامت کے دن	گرفزار کر کے حاضر کئے جانے والوں میں سے	اور	(جس) دن	(اللہ) ندا کرے گا انہیں

قیامت کے دن گرفتار کر کے حاضر کئے جانے والوں میں سے ہو ○ اور یاد کرو جس دن (اللہ) انہیں ندا کرے گا

(بچھلے سنے کاماں) جنہوں نے ان کے پاسوں تک پیغامِ الہی پہنچایا اور انہیں وحدانیت الہی کو ماننے اور صرف عبادت الہی کرنے کی دعوت دی، لیکن جب انہوں نے رسولوں علیہم السلام کی بات ماننے کی بجائے انہیں جھٹلایا اور اپنے کفر و شرک پر اڑے رہے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے اس ظلم کی وجہ سے انہیں ہلاک اور ان کے شہر، بستیوں کو تباہ و برباد کر دیا۔ ۱..... یہاں بطور خاص کفار مکہ سے اور عمومی طور پر تمام لوگوں سے فرمایا گیا کہ اے لوگو! تمہیں جو کچھ دیا گیا ہے وہ دنیوی زندگی کا ساز و سامان اور اس کی زینت ہے جس کی بقا بہت تھوڑی اور آخر کار فنا ہونا ہے جبکہ جو ثواب اور آخری منافع اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں وہ بہتر اور ہمیشہ باقی رہنے والے ہیں۔

فَيَقُولُ آيِنُ شُرَكَاءِى الَّذِينَ كُنْتُمْ تَزْعُمُونَ ﴿٢٦﴾ قَالَ

فَيَقُولُ آيِنُ شُرَكَاءِى الَّذِينَ كُنْتُمْ تَزْعُمُونَ ﴿٢٦﴾ قَالَ

تو فرمائے گا: کہاں ہیں میرے شریک جنہیں تم (میرا شریک) سمجھتے تھے کہیں گے

تو فرمائے گا: کہاں ہیں میرے وہ شریک جنہیں تم سمجھتے تھے وہ لوگ

الَّذِينَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ رَبَّنَا هَؤُلَاءِ الَّذِينَ

الَّذِينَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ رَبَّنَا هَؤُلَاءِ الَّذِينَ

وہ لوگ جو ثابت ہو چکا ان پر (دخول جہنم کا) قول اے ہمارے رب یہی ہیں وہ لوگ جنہیں

جن پر قول ثابت ہو چکا ہے وہ کہیں گے: اے ہمارے رب! یہی ہیں وہ جنہیں

أَخَوَيْنَا أَغْوَيْنَهُمْ كَمَا غَوَيْنَا تَبَرَّأْنَا

أَخَوَيْنَا أَغْوَيْنَهُمْ كَمَا غَوَيْنَا تَبَرَّأْنَا

ہم نے گمراہ کیا ہم نے گمراہ کیا انہیں جیسے ہم گمراہ ہوئے ہم (ان سے) بیزار ہو کر رجوع لائے

ہم نے گمراہ کیا۔ ہم نے انہیں ایسے ہی گمراہ کیا جیسے ہم خود گمراہ ہوئے تھے۔ ہم (ان سے) بیزار ہو کر

إِلَيْكَ مَا كَانُوا إِلَّا نَانِيعِدُونَ ﴿٢٧﴾ وَقِيلَ ادْعُوا شُرَكَاءَكُمْ

إِلَيْكَ مَا كَانُوا إِلَّا نَانِيعِدُونَ ﴿٢٧﴾ وَقِيلَ ادْعُوا شُرَكَاءَكُمْ

تیری طرف وہ ہماری عبادت نہ کرتے تھے اور فرمایا جائے گا پکارو اپنے شریکوں (کو)

تیری طرف رجوع لاتے ہیں، یہ ہماری عبادت نہ کرتے تھے اور ان سے فرمایا جائے گا: اپنے شریکوں کو پکارو

فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيبُوا لَهُمْ وَرَأَوُا الْعَذَابَ

فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيبُوا لَهُمْ وَرَأَوُا الْعَذَابَ

تو وہ پکاریں گے انہیں تو وہ جواب نہ دیں گے ان کو اور وہ دیکھیں گے عذاب

تو وہ انہیں پکاریں گے تو وہ انہیں جواب نہ دیں گے اور یہ عذاب دیکھیں گے۔

شرکیں اور ان کے معبودوں کا حال

(پچھلے صفحہ کا مشابہ) کیونکہ جنت تمام پریشانیوں سے خالی اور کبھی ختم نہ ہونے والی ہے، تو کیا تمہیں یہ سمجھ نہیں کہ بہتر اور ہمیشہ رہنے والی نعمتوں کو فنا ہونے والی نعمتوں پر ترجیح دو۔ ۱۔ جسے اچھا وعدہ دیا گیا اس سے مومن اور دوسرے شخص سے کافر مراد ہے۔ ۲۔ اس سے ان کی مراد یہ ہوگی کہ جیسے ہم اپنے اختیار سے گمراہ ہوئے اسی طرح یہ بھی اپنے ہی اختیار سے گمراہ ہوئے کیونکہ ہم نے تو صرف انہیں بہکایا تھا گمراہی پر مجبور نہیں کیا تھا اس لئے ہماری اور ان کی گمراہی میں کوئی فرق نہیں۔ ۳۔ یعنی بتوں کے پھاروں سے فرمایا جائے گا: ان بتوں کو پکارو، جنہیں تم اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہراتے تھے تاکہ وہ تمہیں عذاب جہنم سے بچائیں،



لَوْ أَنَّهُمْ كَانُوا يَهْتَدُونَ ﴿۶۳﴾ وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ

لَوْ	أَنَّهُمْ	كَانُوا يَهْتَدُونَ ﴿۶۳﴾	و	يَوْمَ	يُنَادِيهِمْ
کیا یہی اچھا ہوتا	کہ وہ	ہدایت حاصل کر لیتے	اور	(جس) دن	(اللہ) نہد فرمائے گا انہیں

کیا اچھا ہوتا اگر یہ ہدایت حاصل کر لیتے ○ اور جس دن (اللہ) انہیں نہد فرمائے گا

فَيَقُولُ مَاذَا أَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِينَ ﴿۶۴﴾ فَعَبِثْتُ عَلَيْهِمْ

فَيَقُولُ	مَاذَا	أَجَبْتُمُ	الْمُرْسَلِينَ ﴿۶۴﴾	فَعَبِثْتُ	عَلَيْهِمْ
تو فرمائے گا	(اے لوگو) کیا	تم نے جواب دیا	رسولوں (کو)	تو اندھی (پوشیدہ) ہو جائیں گی	ان پر

تو فرمائے گا: (اے لوگو!) تم نے رسولوں کو کیا جواب دیا تھا ○ تو اس دن ان پر خبریں

الْأَنْبَاءُ يَوْمَئِذٍ فَهُمْ لَا يَتَسَاءَلُونَ ﴿۶۵﴾ فَأَمَّا مَنْ

الْأَنْبَاءُ ﴿۱﴾	يَوْمَئِذٍ	فَهُمْ	لَا يَتَسَاءَلُونَ ﴿۶۵﴾	فَأَمَّا	مَنْ
خبریں	اس دن	تو وہ	ایک دوسرے سے نہیں پوچھیں گے	تو بہر حال	وہ جس نے

اندھی ہو جائیں گی تو وہ ایک دوسرے سے نہیں پوچھیں گے ○ تو وہ جس نے

تَابَ وَأَمِنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَعَسَىٰ أَنْ يَكُونَ

تَابَ ﴿۳﴾	و	أَمِنَ	و	عَمِلَ	صَالِحًا	فَعَسَىٰ	أَنْ	يَكُونَ
توبہ کی	اور	ایمان لایا	اور	اس نے عمل کیا	اچھا	تو قریب ہے	کہ	وہ ہو گا

توبہ کی اور ایمان لایا اور اچھا کام کیا تو قریب ہے کہ وہ

مِنَ الْمُفْلِحِينَ ﴿۶۶﴾ وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَ

مِنَ الْمُفْلِحِينَ ﴿۶۶﴾	و	رَبُّكَ	يَخْلُقُ	مَا	يَشَاءُ	و
کامیاب ہونے والوں میں سے	اور	تمہارا رب	پیدا فرماتا ہے	جو	وہ چاہتا ہے	اور

کامیاب ہونے والوں میں سے ہو گا ○ اور تمہارا رب پیدا کرتا ہے جو چاہتا ہے اور

(پچھلے سنے کامیاب) چنانچہ وہ ان بتوں کو پکارتیں گے لیکن وہ انہیں جواب نہ دیں گے۔ ۱۔ خبریں اندھی ہونے سے مراد یہ ہے کہ اس دن کفار کو کچھ یاد نہ رہے گا کہ انہوں نے رسولوں علیہم السلام کو کیا جواب دیا تھا اور انہیں کوئی عذر اور جھٹ نظر نہ آئے گی جسے بطور جواب پیش کر کے وہ نجات پاسکیں۔ ۲۔ ایک دوسرے سے نہ پوچھنے کی وجہ یہ ہوگی کہ وہ انتہائی دہشت کی وجہ سے ساکت رہ جائیں گے یا اس لئے نہ پوچھیں گے کہ جواب سے عاجز ہونے میں سب کے سب برابر ہیں خواہ وہ تابع ہوں یا متبوع، کافر ہوں یا کافر نہ۔ ۳۔ اس آیت میں کفار کو دنیائیں ہی کفر و شرک سے توبہ کرنے، ایمان لانے اور نیک اعمال کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔

يَخْتَارُ ۱ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ ۱ سُبْحَنَ اللَّهِ وَتَعَالَى

يَخْتَارُ (۱)	مَا كَانَ	لَهُمُ	الْخِيَرَةُ	سُبْحَنَ اللَّهِ	و	تَعَالَى
پسند فرماتا ہے	نہیں ہے	ان (مشرکوں) کے لئے	کچھ اختیار	اللہ پاک ہے	اور	بلند و بالا ہے
(جو چاہتا ہے) پسند کرتا ہے۔ ان (مشرکوں) کا کچھ اختیار نہیں۔ اللہ ان کے شرک سے						

عَمَّا يُشْرِكُونَ ۶۸ وَ رَبُّكَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ

عَمَّا	يُشْرِكُونَ ۶۸	و	رَبُّكَ	يَعْلَمُ	مَا	تُكِنُّ
(اس) سے جو	وہ شرک کرتے ہیں	اور	تمہارا رب	جانتا ہے	جو	چھپائے ہوئے ہیں
پاک اور بلند و بالا ہے ۰ اور تمہارا رب جانتا ہے جو ان کے سینے						

صُدُّوهُمْ وَمَا يُعْلِنُونَ ۶۹ وَهُوَ اللَّهُ لَا إِلَهَ

صُدُّوهُمْ	و	مَا	يُعْلِنُونَ ۶۹	و	هُوَ	اللَّهُ	لَا	إِلَهَ
ان کے سینے	اور	جو	وہ ظاہر کرتے ہیں	اور	وہی	اللہ (ہے)	نہیں	کوئی معبود
چھپائے ہوئے ہیں اور جو ظاہر کرتے ہیں ۰ اور وہی اللہ ہے جس کے سوا								

إِلَّا هُوَ ۱ لَهُ الْحُكْمُ فِي الْأُولَى وَالْآخِرَةِ ۲ وَلَهُ الْحُكْمُ

إِلَّا هُوَ	لَهُ	الْحُكْمُ	فِي الْأُولَى وَالْآخِرَةِ	و	لَهُ	الْحُكْمُ
مگر وہی	اسی کے لئے (ہیں)	تمام تعریفیں	دنیا اور آخرت میں	اور	اسی کا	حکم (ہے)
کوئی معبود نہیں۔ دنیا اور آخرت میں اسی کیلئے تمام تعریفیں ہیں اور اسی کا حکم ہے						

وَالِيهِ تُرْجَعُونَ ۴۰ قُلْ أَسَاءَ يَتُّمِ إِنْ جَعَلَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ

و	إِلَيْهِ	تُرْجَعُونَ ۴۰	قُلْ	أَسَاءَ يَتُّمِ	إِنْ	جَعَلَ	اللَّهُ	عَلَيْكُمْ
اور	اسی کی طرف	تمہیں لوٹایا جائے گا	تم کہو	بھلا دیکھو	اگر	بنادے	اللہ	تم پر
اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے ۰ تم فرماؤ: بھلا دیکھو کہ اگر اللہ تم پر قیامت تک								

۱..... ولید بن مغیرہ نے کہا تھا اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو نبوت کے لئے کیوں منتخب فرمایا ہے اور یہ قرآن مکہ اور طائف کے کسی بڑے شخص پر کیوں نہ اُتار؟ اس وقت یہ آیت اتری اور فرمایا گیا کہ رسولوں علیہم السلام کا بھیجنا ان لوگوں کے اختیار سے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی مرضی سے ہے، اپنی حکمت وہی جانتا ہے انہیں اس کی مرضی میں دخل دینے کی کیا مجال ہے۔

علم الہی کی شان

شان الہی

رات اور دن سے قدرت و وحدانیت پر استدلال

## الَّيْلَ سَرْمَدًا إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

الَّيْلَ	سَرْمَدًا	إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ	مَنْ	اللَّهُ	عَزَّ وَجَلَّ
رات	ہمیشہ (کے لئے)	قیامت کے دن تک	(تو) کون	معبود (ہے)	اللہ کے سوا

ہمیشہ رات ہی بنادے تو اللہ کے سوا کون دوسرا معبود ہے

## يَا تَيْبِكُمْ بِضِيَاءٍ ۖ أَفَلَا تَسْعَوْنَ ۚ قُلْ أَسْرَأُ يَتُّمُ إِن جَعَلَ

يَا تَيْبِكُمْ بِضِيَاءٍ	أَفَلَا تَسْعَوْنَ ۚ	قُلْ	أَسْرَأُ يَتُّمُ	إِن جَعَلَ
جولائے گا تمہارے پاس روشنی	تو کیا تم سنتے نہیں	تم کہو	بھلا دیکھو	اگر بنا دے

جو تمہارے پاس روشنی لائے گا تو کیا تم سنتے نہیں؟ ○ تم فرماؤ: بھلا دیکھو کہ اگر

## اللَّهُ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَدًا إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ مِنَ اللَّهِ

اللَّهُ	عَلَيْكُمْ	النَّهَارَ	سَرْمَدًا	إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ	مَنْ	اللَّهُ
اللہ	تم پر	دن	ہمیشہ (کے لئے)	قیامت کے دن تک	(تو) کون	معبود (ہے)

اللہ تم پر قیامت تک ہمیشہ دن ہی بنادے تو اللہ کے سوا

## عَزَّ وَجَلَّ يَا تَيْبِكُمْ بِبَيْلِ تَسْكُنُونَ فِيهِ ۖ أَفَلَا تُبْصِرُونَ ۚ وَ

عَزَّ وَجَلَّ	يَا تَيْبِكُمْ بِبَيْلِ	تَسْكُنُونَ	فِيهِ	أَفَلَا تُبْصِرُونَ ۚ	وَ
اللہ کے سوا	جولے آئے تمہارے پاس رات	تم آرام کرو	اس میں	تو کیا تم دیکھتے نہیں	اور

اور کون معبود ہے جو تمہارے پاس رات لے آئے جس میں تم آرام کرو تو کیا تم دیکھتے نہیں؟ ○ اور

## مِنْ رَّحْمَتِهِ جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوا

مِنْ رَّحْمَتِهِ (۱)	جَعَلَ	لَكُمْ	الَّيْلَ	وَالنَّهَارَ	لِتَسْكُنُوا
اپنی رحمت سے	اس نے بنائے	تمہارے لیے	رات	اور دن	تاکہ تم آرام کرو

اس نے اپنی رحمت سے تمہارے لیے رات اور دن بنائے کہ رات میں

۱..... اس آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے تمہارے لئے رات اور دن بنائے تاکہ تم رات میں آرام کرو، اپنے بدنوں کو راحت پہنچاؤ اور دن بھر کی مشقت سے ہونے والی تھکن دور کرو اور دن میں روزی تلاش کرو جو کہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور تم اپنی معاشی و کاروباری سرگرمیاں سرانجام دو اور تم پر یہ رحمت فرمانے کی حکمت یہ ہے کہ تم اس کی وجہ سے اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کا حق مانو، اس کی وحدانیت کا اقرار کرو اور صرف اسی کی عبادت کر کے اس کی نعمتوں کا شکر بجالاؤ۔



فِيهِ وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿۴۱﴾

فِيهِ	وَ	لِتَبْتَغُوا	مِنْ فَضْلِهِ	وَ	لَعَلَّكُمْ	تَشْكُرُونَ ﴿۴۱﴾
اس (رات) میں	اور	تاکہ تم تلاش کرو (دن میں)	اس کا فضل	اور	تاکہ تم	(اس کا) شکر ادا کرو

آرام کرو اور (دن میں) اس کا فضل تلاش کرو اور تاکہ تم (اس کا) شکر ادا کرو ○

وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ فَيَقُولُ أَيْنَ شُرَكَاءِيَ الَّذِينَ

وَيَوْمَ	يُنَادِيهِمْ	فَيَقُولُ	أَيْنَ	شُرَكَاءِيَ	الَّذِينَ
اور	(جس) دن	(اللہ) ندا کرے گا انہیں	تو فرمائے گا	میرے شریک	جنہیں

اور یاد کرو جس دن (اللہ) انہیں ندا کرے گا تو فرمائے گا: کہاں ہیں میرے وہ شریک جنہیں

كُنْتُمْ تَزْعُمُونَ ﴿۴۲﴾ وَنَزَعْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا فَقُلْنَا

كُنْتُمْ تَزْعُمُونَ ﴿۴۲﴾	وَ	نَزَعْنَا	مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ	شَهِيدًا (۱)	فَقُلْنَا
تم (میرا شریک) سمجھتے تھے	اور	ہم نکال لیں گے	ہر گروہ میں سے	ایک گواہ	پھر فرمائیں گے

تم (میرا شریک) سمجھتے تھے ○ اور ہم ہر امت میں سے ایک گواہ نکال لیں گے پھر فرمائیں گے:

هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ فَعَلِمُوا أَنَّ الْحَقَّ لِلَّهِ وَ

هَاتُوا	بُرْهَانَكُمْ	فَعَلِمُوا	أَنَّ	الْحَقَّ	لِلَّهِ	وَ
لاؤ	اپنی دلیل	تو وہ جان لیں گے	کہ	حق	اللہ ہی کے لئے ہے	اور

اپنی دلیل لاؤ تو وہ جان لیں گے کہ حق اللہ ہی کیلئے ہے اور

صَلَّ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿۴۵﴾ إِنَّ قَارُونَ كَانَ

صَلَّ	عَنْهُمْ	مَا	كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿۴۵﴾	إِنَّ	قَارُونَ	كَانَ
گم ہو جائیں گی	ان سے	(وہ باتیں) جو	وہ گھڑتے تھے	بیشک	قارون	تھا

ان سے ان کی بنائی ہوئی جھوٹی باتیں گم ہو جائیں گی ○ بیشک قارون موسیٰ کی

۱۔ یہ گواہ اس امت کے رسول ہوں گے اور وہ اپنی اپنی امت پر اس بات کی گواہی دیں گے کہ انہوں نے ان لوگوں تک اللہ تعالیٰ کے پیغام پہنچائے اور انہیں نصیحتیں کیں۔ ۲۔ قارون حضرت موسیٰ علیہ السلام کے چچا بصر کا بیٹا تھا، انتہائی خوب صورت اور حسین شکل والا ہونے کی وجہ سے لوگ اسے منور کہتے تھے۔ بنی اسرائیل میں تورات کا سب سے بہتر قاری تھا۔ ناداری کے زمانے میں نہایت عاجزی کرنے والا اور بااخلاق تھا، دولت ہاتھ آتے ہی اس کا حال تبدیل ہوا اور یہ بھی سامری کی طرح منافق ہو گیا۔ اس کے پاس اتنے خزانے تھے کہ ان کی چابیاں اٹھانا ایک طاقتور جماعت پر بھاری پڑتا تھا۔

مِنْ قَوْمٍ مُّؤَسَّىٰ عَلَيْهِمْ ۖ وَاتَّيْنَهُ مِنَ الْكُتُورِ

مِنْ قَوْمٍ مُّؤَسَّىٰ عَلَيْهِمْ ۖ وَ اتَّيْنَهُ مِنَ الْكُتُورِ

موسیٰ کی قوم سے پھر اس (قارون) نے زیادتی کی قوم پر اور ہم نے عطا کیا اسے خزانوں سے

قوم سے تھا پھر اس نے قوم پر زیادتی کی اور ہم نے اس کو اتنے خزانے دیئے

مَا اِنَّ مَفَاتِحَهُ لَتَنُوْا بِالْعَصْبَةِ اُولَى الْقُوَّةِ ۚ اِذْ قَالَ

مَا اِنَّ مَفَاتِحَهُ لَتَنُوْا بِالْعَصْبَةِ اُولَى الْقُوَّةِ ۚ اِذْ قَالَ

جو بیشک اس کی چابیاں ضرور بھاری تھیں ایک قوت والی جماعت پر جب کہا

جن کی کنجیاں (اٹھانا) ایک طاقتور جماعت پر بھاری تھیں۔ جب اس سے

لَهُ قَوْمُهُ لَا تَفْرَحُ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِيْنَ ۝۶۰

لَهُ قَوْمُهُ لَا تَفْرَحُ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِيْنَ ۝۶۰

اس سے اس کی قوم (نے) تم اتراؤ نہیں بیشک اللہ پسند نہیں کرتا اترانے والوں (کو)

اس کی قوم نے کہا: اتر اؤ نہیں، بیشک اللہ اترانے والوں کو پسند نہیں کرتا ○

وَابْتَغِ فِيمَا آتٰكَ اللّٰهُ الدّٰرَ الْاٰخِرَةَ وَلَا تَنْسَ

وَابْتَغِ فِيمَا آتٰكَ اللّٰهُ الدّٰرَ الْاٰخِرَةَ وَلَا تَنْسَ

اور تو طلب کر (اس مال) میں جو عطا کیا تجھے اللہ (نے) آخرت کا گھر اور تو نہ بھول

اور جو مال تجھے اللہ نے دیا ہے اس کے ذریعے آخرت کا گھر طلب کر اور دنیا سے

نَصِيْبِكَ مِنَ الدُّنْيَا وَاَحْسِنْ كَمَا اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكَ وَاَحْسِنْ

نَصِيْبِكَ مِنَ الدُّنْيَا وَاَحْسِنْ كَمَا اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكَ وَاَحْسِنْ

اپنا حصہ دنیا سے اور احسان کر جیسا اللہ (نے) تجھ پر اور اپنا حصہ

اپنا حصہ نہ بھول اور احسان کر جیسا اللہ نے تجھ پر احسان کیا اور

۱ یہاں قوم سے مراد بنی اسرائیل کے مومن حضرات ہیں۔

۲ فرحیل کا حقیقی معنی ہے ”خوش ہونے والے“ یہاں اس سے مراد فخر و تکبر کے طور پر خوش ہونے والے ہیں۔ یاد رہے کہ شیخی کی خوشی یعنی اترانا حرام اور شکر کی خوشی عبادت ہے۔ جرم کر کے خوش ہونا حرام جبکہ عبادت کر کے خوش ہونا بہتر ہے۔ ناجائز طریقے سے خوشی منانا حرام ہے جیسے خوشی میں ناچ گانے کی محفل سبالتی جبکہ جائز طور سے خوشی منانا اچھا ہے جیسے خوشی میں صدقہ کرنا وغیرہ۔

لَا تَتَّبِعِ الْفَسَادَ فِي الْأَرْضِ ۖ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِئِينَ ﴿۷۹﴾

لَا تَتَّبِعِ	الْفَسَادَ	فِي الْأَرْضِ	إِنَّ	اللَّهَ	لَا يُحِبُّ	الْمُسْرِئِينَ ﴿۷۹﴾
طلب نہ کر	فساد	زمین میں	بیشک	اللہ	پسند نہیں کرتا	فساد کرنے والوں (کو)

زمین میں فساد نہ کر، بے شک اللہ فساد یوں کو پسند نہیں کرتا ○

قَالَ إِنَّمَا أُوتِيتُهُ عَلَىٰ عِلْمٍ عِنْدِي ۖ

قَالَ	إِنَّمَا أُوتِيتُهُ	عَلَىٰ عِلْمٍ ﴿۱﴾	عِنْدِي
(قارون نے) کہا	مجھے دیا گیا یہ (مال) صرف	ایک علم (کی بنا پر)	(جو) میرے پاس (ہے)

(قارون نے) کہا: یہ تو مجھے ایک علم کی بنا پر ملا ہے جو میرے پاس ہے

أَوَلَمْ يَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ قَدْ أَهْلَكَ مِنْ قَبْلِهِ

أَوَلَمْ يَعْلَمْ	أَنَّ	اللَّهَ	قَدْ	أَهْلَكَ	مِنْ قَبْلِهِ
اور کیا وہ نہیں جانتا	کہ	اللہ (نے)	تحقیق	ہلاک فرمادیں	اس سے پہلے

اور کیا اسے یہ نہیں معلوم کہ اللہ نے اس سے پہلے وہ قومیں

مِنَ الْقُرُونِ مَنْ هُوَ أَشَدُّ مِنْهُ قُوَّةً وَآكْثَرُ

مِنَ الْقُرُونِ	مَنْ	هُوَ	أَشَدُّ	مِنْهُ	قُوَّةً	وَ	آكْثَرُ
قومیں	جو	وہ	زیادہ سخت (تھیں)	اس سے	قوت (میں)	اور	(اس سے) زیادہ (تھیں)

ہلاک فرمادیں جو زیادہ طاقتور اور زیادہ مال

جَمَاعًا ۖ وَلَا يُسْأَلُ عَنْ ذُنُوبِهِمُ الْمُجْرِمُونَ ﴿۸۰﴾

جَمَاعًا	وَلَا يُسْأَلُ	عَنْ ذُنُوبِهِمُ	الْمُجْرِمُونَ ﴿۸۰﴾
(مال) جمع کرنے (میں)	اور	پوچھا نہیں جاتا	مجرموں سے ان کے گناہوں کے بارے میں

جمع کرنے والی تھیں اور مجرموں سے ان کے گناہوں کی پوچھ گچھ نہیں کی جاتی ○

۱..... اس سے ایک قول کے مطابق علم کیا مراد ہے جو قارون نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سے حاصل کیا جس کے ذریعے سے وہ ایک نرم دھات رائے کو چاندی جبکہ تانبے کو سونا بنالیتا تھا۔ یا، اس سے تجارت، زراعت اور پیشوں کا علم مراد ہے۔ قارون کے ان جملوں میں خود پسندی کا عنصر بالکل واضح ہے۔ یہ انتہائی مذموم ہے، حدیث پاک میں ہے: خود پسندی ستر سال کے اعمال برباد کر کے رکھ دیتی ہے۔ (کنز العمال، ۲۰۵/۲، الجزء الثانی، المحدث: ۶۲۶) ۲..... اس سے مراد یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ مجرموں کو سزا دیتا ہے تو اسے ان کے گناہ دریافت کرنے کی حاجت نہیں کیونکہ وہ ان کا حال جانتا ہے۔ دوسری آیات میں جو پوچھے



قارون کا چاہدہ جلال: کچھ کر عوام کی ترسنا

فَخَرَجَ عَلَى قَوْمِهِ فِي زِينَتِهِ ۖ قَالَ الَّذِينَ يُرِيدُونَ

فَخَرَجَ	عَلَى قَوْمِهِ	فِي زِينَتِهِ	قَالَ	الَّذِينَ يُرِيدُونَ
تو وہ (قارون) نکلا	اپنی قوم پر (کے سامنے)	اپنی زینت میں	(تو) کہنے لگے	وہ لوگ جو چاہتے ہیں

تو وہ اپنی زینت میں اپنی قوم کے سامنے نکلا تو دنیاوی زندگی کے طلبگار

الْحَيَاةَ الدُّنْيَا يَلِيتَ لَنَا مِثْلَ مَا أُوتِيَ قَارُونُ ۚ

الْحَيَاةَ الدُّنْيَا <sup>(۱)</sup>	يَلِيتَ	لَنَا	مِثْلَ	مَا أُوتِيَ	قَارُونُ
دنیاوی زندگی	اے کاش	ہمارے لئے (بھی ہوتا)	(اس کی) مثل	جو	دیا گیا (قارون کو)

کہنے لگے: اے کاش ہمیں بھی ایسا مل جاتا جیسا قارون کو ملا

إِنَّهُ لَذُو حَظٍّ عَظِيمٍ ۙ وَقَالَ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ

إِنَّهُ	لَذُو حَظٍّ عَظِيمٍ <sup>(۲)</sup>	وَقَالَ	الَّذِينَ أُوتُوا	الْعِلْمَ
بیشک وہ	ضرور بڑے نصیب والا (ہے)	اور	کہا	ان لوگوں نے جنہیں علم دیا گیا

بیشک یہ بڑے نصیب والا ہے اور جنہیں علم دیا گیا تھا انہوں نے کہا:

وَيُلْكَمُ ثَوَابُ اللَّهِ خَيْرٌ لِّمَنِ آمَنَ وَعَمِلَ

وَيُلْكَمُ	ثَوَابُ اللَّهِ	خَيْرٌ	لِّمَنِ	آمَنَ	وَعَمِلَ
تمہاری خرابی ہو	اللہ کا ثواب	بہتر (ہے)	(اس کے) لیے جو	ایمان لایا	اور اس نے عمل کیا

تمہاری خرابی ہو، اللہ کا ثواب بہتر ہے اس آدمی کے لیے جو ایمان لائے اور اچھے کام

صَالِحًا ۖ وَلَا يُلْقِيهَا إِلَّا الصَّابِرُونَ ۚ فَخَسَفْنَا

صَالِحًا	وَلَا يُلْقِيهَا	إِلَّا	الصَّابِرُونَ <sup>(۳)</sup>	فَخَسَفْنَا	بِهِ
اچھا	نہیں دیا جائے گا وہ ثواب	مگر	صبر کرنے والوں (کو)	تو ہم نے دھندلایا	اس کو

کرے اور یہ انہیں کو دیا جائے گا جو صبر کرنے والے ہیں تو ہم نے اسے

(پچھلے سنے کامیاب) کا ذکر ہے وہ اس کے علاوہ اوقات میں ہو گا اور وہ معلومات کیلئے نہیں بلکہ ڈانٹ ڈپٹ کے لئے ہو گا۔

۱۔ یہاں دنیاوی زندگی کے طلبگاروں کے بنی اسرائیل کے عام مسلمان مراد ہیں، ان کا قارون جیسی شان و شوکت اور مال و دولت کی تمنا کرنا بشری تقاضے سے تھا اور یہ کفر یا گناہ کبیرہ نہیں۔ دنیاوی نعمتوں میں غبطہ کرنا یعنی کسی کی دولت وغیرہ پر اس کے زوال کی خواہش کے بغیر رشک کرنا اور اس میں برابری کی تمنا کرنا بھی اس صورت میں منع ہے جبکہ دنیا بھال کی محبت کے طور پر ہو، اگر ایسا نہیں تو یہ تمنا ناجائز ہے، البتہ حسد یعنی یہ تمنا کرنا کہ دوسرے سے نعمت زائل ہو کر

(پچھلے سنے کامیاب)

وَبَدَارِهِ الْأَرْضَ ۖ فَمَا كَانَ لَهُ مِنْ فِئَةٍ يَنْصُرُونَهُ

و	بَدَارِهِ	الْأَرْضَ (۱)	فَمَا كَانَ	لَهُ	مِنْ فِئَةٍ	يَنْصُرُونَهُ
اور	اس کے گھر کو	زمین (میں)	تو نہ تھا	اس کے لیے	کوئی گروہ	جو مدد کرتا اس کی

اور اس کے گھر کو زمین میں دھنسا دیا تو اس کے پاس کوئی جماعت نہ تھی جو اللہ کے مقابلے میں

مِنْ دُونِ اللَّهِ ۖ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُنتَصِرِينَ ۝۸۱ وَأَصْبَحَ

مِنْ دُونِ اللَّهِ	و	مَا كَانَ	مِنَ الْمُنتَصِرِينَ ۝۸۱	و	أَصْبَحَ
اللہ کے مقابلے میں	اور	نہ وہ (خود) ہو سکا	بدلے لینے والوں، بچانے والوں سے	اور	صبح کے وقت ہو گئے

اس کی مدد کرتی اور نہ وہ خود (اپنی) مدد کر سکا ○ اور گزشتہ کل

الَّذِينَ تَسْتَوُوا مَكَانَهُ بِالْأُمِّسِ يَقُولُونَ

الَّذِينَ	تَسْتَوُوا	مَكَانَهُ	بِالْأُمِّسِ	يَقُولُونَ
وہ لوگ جنہوں نے	تمنا کی تھی	اس (قارون) کے مقام و مرتبے (کی)	گزشتہ کل	کہنے لگے

جو اس کے مقام و مرتبہ کی آرزو کرنے والے تھے وہ کہنے لگے:

وَيَكَاَنَّا اللَّهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ

وَيَكَاَنَّا	اللَّهُ	يَبْسُطُ	الرِّزْقَ	لِمَنْ يَشَاءُ
عجیب بات ہے کہ	اللہ	وسیع کرتا ہے	رزق	جس کیلئے

عجیب بات ہے کہ اللہ اپنے بندوں میں سے جس کیلئے چاہتا ہے

مِنْ عِبَادِهِ وَيَقْدِرُ ۚ لَوْلَا أَنْ مَنَّ اللَّهُ

مِنْ عِبَادِهِ	و	يَقْدِرُ	لَوْلَا	أَنْ	مَنَّ	اللَّهُ
اپنے بندوں میں سے	اور	تنگ کر دیتا ہے	اگر نہ ہوتا	یہ کہ	احسان فرمایا	اللہ (نے)

رزق وسیع کرتا ہے اور تنگ فرما دیتا ہے۔ اگر اللہ ہم پر احسان

(بچنے سے کامیاب) اسے مل جائے، یہ حرام ہے۔

۱..... قارون اور اس کے خزانوں کو زمین میں دھنسائے جانے کا تفصیلی واقعہ تفسیر صراط الجنان، ج 7، ص 328 پر ملاحظہ فرمائیں۔

عَلَيْنَا لَخَسَفَ بِنَا ۖ وَيُكَانُّهُ لَا يُفْلِحُ الْكُفْرُونَ ۝۸۶

عَلَيْنَا لَخَسَفَ بِنَا وَيُكَانُّهُ لَا يُفْلِحُ الْكُفْرُونَ ۝۸۶

ہم پر (تو) ضرور وہ دھنسا دیتا ہمیں (بھی) عجیب بات ہے کہ کامیاب نہیں ہوتے کفر کرنے والے

نہ فرماتا تو ہمیں بھی دھنسا دیتا۔ بڑی عجیب بات ہے کہ کافر کامیاب نہیں ہوتے ○

تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا

تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ ۝۸۷ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا

یہ آخرت کا گھر ہم ان لوگوں کے لیے بناتے ہیں جو زمین میں تکبر

یہ آخرت کا گھر ہم ان لوگوں کے لیے بناتے ہیں جو زمین میں تکبر

فِي الْأَرْضِ وَلَا فُسَادًا ۖ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ ۝۸۸

فِي الْأَرْضِ وَلَا فُسَادًا ۖ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ ۝۸۸

زمین میں اور نہ فساد اور اچھا انجام پرہیز گاروں کے لیے ہے (جو)

اور فساد نہیں چاہتے اور اچھا انجام پرہیز گاروں ہی کے لیے ہے ○ جو

جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ خَيْرٌ مِّنْهَا ۖ وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ

جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ خَيْرٌ مِّنْهَا ۖ وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ

لایا نیکی تو اس کے لیے بہتر (بدلہ ہے) اس سے اور جو لایا برائی

نیکی لائے گا اس کے لیے اس سے بہتر بدلہ ہے اور جو برائی لائے

فَلَا يُجْزَى الَّذِينَ عَمِلُوا السَّيِّئَاتِ إِلَّا مَا

فَلَا يُجْزَى الَّذِينَ عَمِلُوا السَّيِّئَاتِ إِلَّا مَا

توبہ نہیں دیا جائے گا ان لوگوں کو جنہوں نے عمل کئے برے مگر (اسی کا) جو

تو برا کام کرنے والوں کو اتنا ہی بدلہ دیا جائے گا جتنا

۱..... یعنی آخرت کا گھر جنت جس کی خبر ہم نے سنیں اور جس کے اوصاف ہم تک پہنچے، اس کا مستحق ہم ان لوگوں کو بناتے ہیں جو زمین میں نہ تو ایمان قبول کرنے سے منہ پھیرتے ہوئے تکبر کرتے ہیں اور نہ مومنوں پر بڑائی چاہتے ہیں اور نہ ہی گناہ کر کے فساد چاہتے ہیں جبکہ آخرت کا اچھا انجام پرہیز گاروں ہی کے لیے ہے۔ تکبر اور فساد پھیلا نا جنت سے محرومی کا سبب ہیں جبکہ عاجزی اختیار کرنا اور معاشرے میں امن و سکون پیدا کرنا جنت میں داخلے کا ذریعہ ہیں۔



كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۸۳﴾ إِنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ

كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۸۳﴾	إِنَّ	الَّذِي	فَرَضَ	عَلَيْكَ	الْقُرْآنَ
وہ عمل کرتے تھے	بیشک	وہ جس نے	فرض کیا	تم پر	قرآن
وہ کرتے تھے ○ بیشک جس نے آپ پر قرآن فرض کیا ہے					

لَسَ آذُكَ إِلَىٰ مَعَادٍ ۖ قُلْ رَبِّيَ أَعْلَمُ

لَسَ آذُكَ	إِلَىٰ مَعَادٍ ﴿۱﴾	قُلْ	رَبِّيَ	أَعْلَمُ
ضرور واپس لے جائے گا تجھے	لوٹنے کی جگہ کی طرف	تم کہو	میرا رب	خوب جانتا ہے
وہ آپ کو لوٹنے کی جگہ ضرور واپس لے جائے گا۔ تم فرماؤ: میرا رب خوب جانتا ہے				

مَنْ جَاءَ بِالنُّهْدَىٰ وَمَنْ هُوَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿۸۵﴾

مَنْ	جَاءَ بِالنُّهْدَىٰ	وَ	مَنْ	هُوَ	فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿۸۵﴾
(اسے) جو	لایا ہے ہدایت	اور	(اسے بھی) جو	وہ	کھلی گمراہی میں (ہے)
جو ہدایت لایا ہے اور اسے بھی جو کھلی گمراہی میں ہے ○					

وَمَا كُنْتَ تَرْجُو أَنْ يُثَقِّىَ إِلَيْكَ الْكِتَابُ

وَ	مَا كُنْتَ تَرْجُو ﴿۲﴾	أَنْ	يُثَقِّىَ	إِلَيْكَ	الْكِتَابُ
اور	تم امید نہ رکھتے تھے	کہ	اتاری جائے گی	تمہاری طرف	کوئی کتاب
اور تم امید نہ رکھتے تھے کہ تمہاری طرف کوئی کتاب بھیجی جائے گی					

إِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَبِّكَ فَلَا تَكُونَنَّ ظَهِيرًا

إِلَّا	رَحْمَةً	مِّنْ رَبِّكَ	فَلَا تَكُونَنَّ	ظَهِيرًا
مگر	رحمت (ہے)	تمہارے رب کی طرف سے	تو تم ہرگز نہ ہونا	مددگار
لیکن تمہارے رب کی طرف سے رحمت ہے تو تم ہرگز کافروں کا				

۱۔ لوٹنے کی جگہ سے مراد مکہ مکرمہ ہے اور بعض مفسرین نے اس سے موت، قیامت اور جنت بھی مراد لی ہے۔

۲۔ اس آیت کا معنی یہ ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کی رحمت کے علاوہ کسی اور سب سے قرآن مجید ملنے کی امید نہ رکھتے تھے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ یہاں بظاہر خطاب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے اور مراد آپ کی امت ہو، اس صورت میں معنی یہ ہو گا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی امت کو یہ توقع نہ تھی کہ انہیں یہ کتاب عطا کی جائے گی لیکن اللہ تعالیٰ نے ان پر رحم فرمایا اور ان کی طرف قرآن مجید جیسی عظیم الشان کتاب بھیجی۔

لِّلْكَافِرِينَ ۝۸۶ وَلَا يَصُدُّكَ عَنْ آيَاتِ اللَّهِ بَعْدَ

لِّلْكَافِرِينَ ۝۸۶	وَ	لَا يَصُدُّكَ ۝۸۶ (۱)	عَنِ آيَاتِ اللَّهِ	بَعْدَ
کافروں کا	اور	وہ ہرگز نہ روکیں تجھے	اللہ کی آیتوں سے	(اس کے بعد)

مدد گار نہ ہونا ○ اور ہرگز وہ تمہیں اللہ کی آیتوں سے نہ روکیں اس کے بعد

إِذْ أَنْزَلْتَ إِلَيْكَ وَادْعُ إِلَىٰ رَبِّكَ وَ

إِذْ	أَنْزَلْتَ	إِلَيْكَ	وَ	ادْعُ	إِلَىٰ رَبِّكَ	وَ
جبکہ	وہ نازل کی جا چکی ہیں	تمہاری طرف	اور	تم بلاؤ	اپنے رب کی طرف	اور

کہ وہ تمہاری طرف نازل کی جا چکی ہیں اور اپنے رب کی طرف بلاؤ اور

لَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝۸۷ وَلَا تَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ ۝

لَا تَكُونَنَّ	مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝۸۷	وَ	لَا تَدْعُ ۝۸۷ (۲)	مَعَ اللَّهِ	إِلَهًا آخَرَ
تم ہرگز نہ ہونا	مشرکوں میں سے	اور	عبادت نہ کرنا	اللہ کے ساتھ	دوسرے معبود (کی)

ہرگز شرک والوں میں سے نہ ہونا ○ اور اللہ کے ساتھ دوسرے خدا کی عبادت نہ کر،

لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ۝۸۸ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا

لَا	إِلَهَ	إِلَّا هُوَ	كُلُّ شَيْءٍ	هَالِكٌ	إِلَّا
نہیں	کوئی معبود	مگر وہی	ہر چیز	فنا ہونے والی (ہے)	سوائے

اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس کی ذات کے سوا ہر چیز

وَجْهَهُ ۝۸۹ لَهُ الْحُكْمُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۝

وَجْهَهُ ۝۸۹	لَهُ	الْحُكْمُ	وَ	إِلَيْهِ	تُرْجَعُونَ ۝۸۹
اس کی ذات (کے)	اسی کا	حکم (ہے)	اور	اسی کی طرف	تمہیں لوٹایا جائے گا

فانی ہے، اسی کا حکم ہے اور اسی کی طرف تم پھیرے جاؤ گے ○

۱..... یعنی اے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! جب اللہ تعالیٰ کی آیتیں تمہاری طرف نازل ہو چکی ہیں تو اس کے بعد ہرگز تم قرآن مجید کے معاملے میں کفار کی گمراہیوں کی طرف توجہ نہ کرنا اور انہیں ٹھکرادینا اور تم مخلوق کو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر ایمان لانے اور اس کی عبادت کرنے کی دعوت دو اور ہرگز شرک کرنے والوں کی مدد اور موافقت کر کے ان میں سے نہ ہونا۔ ۲..... یعنی اے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، آپ پہلے کی طرح اب بھی عبادت کرتے رہیں اور اسی پر قائم رہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی مستحق عبادت نہیں۔

رکوع: 07

آیات: 69

## سُورَةُ الْعَنْكَبُوتِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ	اللَّهُ	الرَّحْمَنِ	الرَّحِيمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

الْم ۱ أَحَسِبَ النَّاسُ أَنْ يُشْرَكُوا أَنْ

الْم ۱	أَحَسِبَ	النَّاسُ	أَنْ	يُشْرَكُوا	أَنْ
حروف مقطعات	کیا گمان کریا	لوگوں (نے)	یہ کہ	انہیں چھوڑ دیا جائے گا	(اتنی بات پر) کہ

الْم ۱ کیا لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ انہیں صرف اتنی بات پر چھوڑ دیا جائے گا کہ

يَقُولُوا أَمْ نَآوَهُمْ لَا يَعْتَنُونَ ۲ وَلَقَدْ

يَقُولُوا	أَمْ نَآوَهُمْ	و	لَا يَعْتَنُونَ ۲ (۱)	و	لَقَدْ
وہ کہتے ہیں	ہم ایمان لائے	اور	وہ	انہیں آزمایا نہیں جائے گا	اور ضرور بیشک

وہ کہتے ہیں ہم ”ایمان لائے“ اور انہیں آزمایا نہیں جائے گا؟ اور بیشک

فَتَنَّا الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلْيَعْلَمَنَّ اللَّهُ

فَتَنَّا	الَّذِينَ	مِنْ قَبْلِهِمْ ۲ (۱)	فَلْيَعْلَمَنَّ	اللَّهُ
ہم نے آزمایا	ان لوگوں کو جو	ان سے پہلے (تھے)	تو بیشک ضرور دیکھے گا	اللہ

ہم نے ان سے پہلے لوگوں کو آزمایا تو ضرور ضرور اللہ انہیں دیکھے گا

۱..... مسلمانوں کا ان کی ایمانی قوت کے مطابق امتحان لینا اور انہیں آزمائش میں مبتلا کرنا قانون الہی ہے۔ حدیث پاک میں ہے: آدمی کی آزمائش اس کے دین کے مطابق ہوتی ہے، اگر دین میں مضبوط ہو تو سخت آزمائش ہوتی ہے اور اگر دین میں کمزور ہو تو اس کے دین کے حساب سے آزمائش کی جاتی ہے۔ بندے کے ساتھ یہ آزمائشیں ہمیشہ رہتی ہیں یہاں تک کہ وہ زمین پر اس طرح چلتا ہے کہ اس پر کوئی گناہ نہیں ہوتا۔ (ترمذی، ۱۷۹۱، الحدیث: ۲۳۰۰۲) ۲..... تمام امتوں میں کئی حکمتوں اور مصلحتوں کے پیش نظر اہل ایمان کو آزمائشوں میں مبتلا کرنا اللہ تعالیٰ کا طریقہ رہا ہے، البتہ عافیت کی دعا ضرور کرنی چاہئے اور آزمائش آنے

مسلمانوں کی آزمائش سے متعلق  
قانون الہی

مکمل امتحان کا امتحان لے جانے کی خبر



برے اعمال کرنے والوں کو تنبیہ

الَّذِينَ صَدَقُوا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكَذِبِينَ ۳				
الَّذِينَ	صَدَقُوا	وَلَيَعْلَمَنَّ	الْكَذِبِينَ ۳	أَمْ
ان لوگوں کو جنہوں نے	سچ بولا	اور	بیشک ضرور دیکھے گا	جھوٹوں (کو بھی) یا (کیا)
جو سچے ہیں اور ضرور ضرور جھوٹوں کو (بھی) دیکھے گا ۳ یا (کیا)				

حَسِبَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ أَنْ يَسْبِقُونَا ۴				
حَسِبَ	الَّذِينَ	يَعْمَلُونَ	السَّيِّئَاتِ	أَنْ يَسْبِقُونَا ۴
گمان کر لیا	ان لوگوں نے جو	عمل کرتے ہیں	برے	یہ کہ وہ آگے بڑھ جائیں گے ہم سے
برے اعمال کرنے والوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ ہم سے کہیں نکل جائیں گے؟				

سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ ۵ مَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ اللَّهِ فَإِنَّ ۶				
سَاءَ	مَا	يَحْكُمُونَ ۵	مَنْ	كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ اللَّهِ ۶
کتنا برا ہے	جو	وہ فیصلہ کرتے ہیں	جو	امید رکھتا ہو
وہ کیا ہی بُرا فیصلہ کرتے ہیں ۵ جو اللہ کی ملاقات کی امید رکھتا ہو تو بیشک				

أَجَلَ اللَّهِ لَا تِ ۷ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۸ وَ ۹				
أَجَلَ اللَّهِ	لَا تِ	وَهُوَ	السَّمِيعُ	الْعَلِيمُ ۸
اللہ کا مقرر کیا ہوا وقت، وعدہ	ضرور آنے والا (ہے)	اور	وہی	سننے والا
اللہ کا مقرر کیا ہوا وعدہ ضرور آنے والا ہے اور وہی سننے والا، جاننے والا ہے ۷ اور				

مَنْ جَاهَدَ فَإِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهِ ۱۰ إِنَّ اللَّهَ				
مَنْ	جَاهَدَ ۱۰	فَإِنَّمَا يُجَاهِدُ	لِنَفْسِهِ	إِنَّ اللَّهَ
جس نے	کوشش کی	تو وہ کوشش کرتا ہے صرف	اپنی ذات کے لئے	بیشک
جو کوشش کرے تو اپنے ہی فائدے کیلئے کوشش کرتا ہے، بیشک اللہ				

(پچھلے صفحے کا ماہ) پر صبر و ہمت سے کام لینا چاہئے۔

۱ اس کا معنی یہ ہے کہ جو شخص دوبارہ زندہ کئے جانے اور حساب لئے جانے سے ڈرنا اور بارگاہِ الہی سے ثواب ملنے کی امید رکھتا ہے تو وہ سن لے کہ اللہ تعالیٰ نے ثواب اور عذاب کا جو وعدہ فرمایا ہے وہ ضرور پورا ہونے والا ہے، لہذا اسے چاہئے کہ اس کے لئے تیار رہے اور نیک اعمال کرنے میں جلدی کرے۔ ۲ یہاں "جاہد" سے مراد اللہ تعالیٰ کے دشمنوں سے جنگ کرنا یا نفس و شیطان کی مخالفت کر کے یا اطاعتِ الہی پر صابر و قائم رہ کر حصولِ رضا کی کوشش کرنا ہے۔

لَغْنِي عَنِ الْعَالَمِينَ ۲ وَالَّذِينَ آمَنُوا				
لَغْنِيٌّ	عَنِ الْعَالَمِينَ ۲	وَالَّذِينَ	آمَنُوا	وَالَّذِينَ
ضرور بے پرواہ (ہے)	تمام جہانوں سے	اور	وہ لوگ جو	ایمان لائے اور
سارے جہانوں سے بے پرواہ ہے اور جو لوگ ایمان لائے اور				
عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَعَمِلُوا				
عَمِلُوا	الصَّالِحَاتِ	لَنُكَفِّرَنَّ	عَنْهُمْ	سَيِّئَاتِهِمْ
انہوں نے عمل کئے	نیک، اچھے	(تو) ضرور ہم مٹا دیں گے	ان سے	ان کی برائیاں اور
انہوں نے اچھے کام کئے تو ہم ضرور ان سے ان کی برائیاں مٹا دیں گے اور				
لَنَجْزِيَنَّهُمْ أَحْسَنَ الَّذِي كَانُوا يَعْمَلُونَ ۳ وَ				
لَنَجْزِيَنَّهُمْ	أَحْسَنَ	الَّذِي	كَانُوا يَعْمَلُونَ ۳	وَالَّذِينَ
ضرور بدلہ دیں گے انہیں	سب سے اچھے (اعمال کا)	جو	وہ عمل کرتے تھے	اور
ضرور انہیں ان کے اچھے اعمال کا بدلہ دیں گے اور				
وَصَيِّنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسًّا وَإِنْ				
وَصَيِّنَا	الْإِنْسَانَ	بِوَالِدَيْهِ	حُسًّا ۱	وَإِنْ
ہم نے تاکید کی	انسان (کو)	اپنے ماں باپ کے ساتھ	اچھا سلوک کرنے (کی)	اور اگر
ہم نے (ہر) انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی تاکید کی اور (اے بندے!) اگر				
جَاهِدَكَ لِيُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ				
جَاهِدَكَ	لِيُشْرِكَ	بِي	مَا	لَيْسَ لَكَ
وہ دونوں کو شش کریں تجھ پر	کہ تو شریک ٹھہرائے	میرے ساتھ	(اے) جو	نہیں ہے تجھے
وہ تجھ سے کوشش کریں کہ تو کسی کو میرا شریک ٹھہرائے جس کا تجھے				

۱..... اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ والدین کے ساتھ نیک سلوک کیا جائے۔ اس میں والدین کا ادب اور اطاعت کرنا، ان کی نافرمانی سے بچنا، ہر وقت ان کی خدمت کے لئے تیار رہنا اور ان پر خرچ کرنے میں بقتدرت و تقویٰ و استطاعت کی نہ کرنا وغیرہ داخل ہے۔ حدیث پاک میں ہے، سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا: اُس کی ناک خاک آلود ہو۔ کسی نے پوچھا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، کون؟ ارشاد فرمایا: جس نے ماں باپ دونوں کو یا ان میں سے ایک کو بڑھاپے میں پایا اور جنت میں داخل نہ ہوا۔ (مسلم، ص ۱۳۸۱، الحدیث: ۱۰/۲۵۵۱)

بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطْعَمُهُمَا ۖ اِلَىٰ مَرْجِعِكُمْ

بِهِ	عِلْمٌ (۱)	فَلَا تُطْعَمُهُمَا	اِلَىٰ	مَرْجِعِكُمْ
اس کا	کوئی علم	تو تو بات نہ مان ان کی	میری ہی طرف	تمہارا پھرنا (ہے)

علم نہیں تو تُو ان کی بات نہ مان۔ میری ہی طرف تمہارا پھرنا ہے

فَاَنْبِئْكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝۸ وَالَّذِينَ اٰمَنُوا

فَاَنْبِئْكُمْ	بِمَا	كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝۸	وَالَّذِينَ	اٰمَنُوا
تو میں آگاہ کروں گا تمہیں	(اس) سے جو	تم عمل کرتے تھے	اور	وہ لوگ جو ایمان لائے

تو میں تمہیں تمہارے اعمال بتا دوں گا ○ اور جو ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِي الصَّالِحِينَ ۝۹

وَعَمِلُوا	الصَّالِحَاتِ	لَنُدْخِلَنَّهُمْ	فِي الصَّالِحِينَ ۝۹	وَالَّذِينَ
انہوں نے عمل کئے	ایچھے، نیک	(تو) ضرور ہم داخل کریں گے انہیں	نیک بندوں میں	اور

اور انہوں نے ایچھے کام کئے تو ضرور ہم انہیں نیک بندوں میں داخل کریں گے ○ اور

مِنَ النَّاسِ مَنْ يَقُولُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ قٰذَا

مِنَ النَّاسِ	مَنْ	يَقُولُ (۲)	اٰمَنَّا	بِاللّٰهِ	قٰذَا
لوگوں میں سے	(کوئی وہ ہے) جو	کہتا ہے	ہم ایمان لائے	اللہ پر	پھر جب

لوگوں میں کچھ وہ ہیں جو کہتے ہیں: ہم اللہ پر ایمان لائے پھر جب

اَوْ ذِي فِي اللّٰهِ جَعَلَ فِتْنَةً النَّاسِ

اَوْ ذِي	فِي اللّٰهِ	جَعَلَ	فِتْنَةً النَّاسِ
اسے تکلیف دی جاتی ہے	اللہ (کی راہ) میں	(تو) وہ ٹھہراتا ہے	لوگوں کے فتنے (کو)

اللہ (کی راہ) میں انہیں کوئی تکلیف دی جاتی ہے تو لوگوں کے فتنے کو

۱..... اس کا معنی یہ ہے کہ حقیقت میں اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں ہے اس لئے صحیح علم اور درست تحقیق کی بنا پر تو کوئی بھی کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک مان ہی نہیں سکتا کیونکہ اس کا شریک ہونا محال ہے اور بغیر علم کسی کے کہنے سے اللہ تعالیٰ کا شریک ماننا تقلید کی باطل و فتنہ صورت ہے اور ایسی تقلید گئے ماں باپ کی بھی نہیں کی جاسکتی۔ ۲..... اس آیت میں منافقوں کا حال بیان کیا گیا ہے کہ وہ زبان سے ایمان لانے کا دعویٰ کرتے ہیں اور جب راد خدا میں انہیں کوئی تکلیف پہنچے تو اسے عذاب الہی کے برابر سمجھتے ہیں اور اگر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے مسلمانوں کی فتنہ اور مال کی صورت میں کوئی مدد آجائے



## كَعَذَابِ اللَّهِ ۖ وَلَئِنْ جَاءَ نَصْرٌ مِّن رَّبِّكَ

كَعَذَابِ اللَّهِ	وَ	لَئِنْ	جَاءَ	نَصْرٌ	مِّن رَّبِّكَ
اللہ کے عذاب کے برابر	اور	ضرور اگر	آجائے	کوئی مدد	تمہارے رب کی طرف سے

اللہ کے عذاب کے برابر سمجھتے ہیں اور اگر تمہارے رب کے پاس سے کوئی مدد آجائے

## لَيَقُولَنَّ إِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ ۖ أَوَلَيْسَ اللَّهُ بِأَعْلَمَ

لَيَقُولَنَّ	إِنَّا	كُنَّا	مَعَكُمْ	أَوَلَيْسَ	اللَّهُ	بِأَعْلَمَ
(تو) ضرور وہ کہیں گے	یقیناً	ہم تھے	تمہارے ساتھ	اور کیا نہیں ہے	اللہ	خوب جانتا

تو ضرور کہیں گے ہم یقیناً تمہارے ساتھ تھے۔ کیا اللہ اسے خوب نہیں جانتا

## بِإِنِّ صُدُّوا رِ الْعَالَمِينَ ۝۱۰ وَلَيَعْلَنَ اللَّهُ

بِإِنِّ	صُدُّوا	رِ الْعَالَمِينَ ۝۱۰	وَلَيَعْلَنَ	اللَّهُ
(اس) کو جو	تمام جہان والوں کے سینوں، دلوں میں (ہے)	اور	ضرور ظاہر کر دے گا	اللہ

جو تمام جہان والوں کے دلوں میں ہے؟ ۱۰ اور ضرور اللہ ایمان والوں کو

## الَّذِينَ آمَنُوا وَلَيَعْلَنَ الْمُنَافِقِينَ ۝۱۱ وَقَالَ

الَّذِينَ	آمَنُوا	وَلَيَعْلَنَ	الْمُنَافِقِينَ ۝۱۱	وَقَالَ
ان لوگوں کو جو	ایمان لائے	اور	ضرور وہ ظاہر کر دے گا	منافقوں (کو)

ظاہر کر دے گا اور ضرور منافقوں کو ظاہر کر دے گا ۱۱ اور کافروں نے

## الَّذِينَ كَفَرُوا وَالَّذِينَ آمَنُوا اتَّبِعُوا سَبِيلَنَا

الَّذِينَ	كَفَرُوا	وَالَّذِينَ	آمَنُوا	اتَّبِعُوا	سَبِيلَنَا
وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	ان لوگوں سے جو	ایمان لائے	تم پیروی کرو	ہمارے راستے (کی)

مسلمانوں سے کہا: ہماری راہ پر چلو

(پچھلے صفحہ کا ماہر) تو وہ لوگ ضرور کہیں گے: ہم یقیناً ایمان اور اسلام میں تمہارے ساتھ تھے اور تمہاری طرح دین پر ثابت و قائم تھے تو ہمیں بھی اس میں شریک کرو۔  
 ۱ یعنی اللہ تعالیٰ ضرور ان لوگوں کو ظاہر کر دے گا جو صدق اور اخلاص کے ساتھ ایمان لائے اور آزمائش کے وقت اپنے ایمان پر ثابت قدم رہے اور یونہی منافقوں کو بھی ظاہر کر دے گا جنہوں نے معصیت کی وجہ سے اسلام ترک کر دیا اور اللہ تعالیٰ دونوں فریقوں کو ان کے اعمال کی جزا دے گا۔ اس آیت میں ہمیں تنبیہ ہے کہ ہم دین کی راہ میں آنے والی مشقتوں پر صبر کریں اور ایمان کو کسی صورت ضائع نہ ہونے دیں۔

منافقوں اور غصوں میں  
ایمان لکھنے والے کی خبر

کافروں کی مسلمانوں کو چھٹش اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے توبہ

## وَلَنَحْمِلَ خَطِيئَتَكُمْ ۚ وَمَا هُمْ بِخَالِدِينَ

وَلَنَحْمِلَ	خَطِيئَتَكُمْ	وَمَا	هُمْ	بِخَالِدِينَ
اور ہم اٹھالیں گے	تمہارے گناہ	اور (حالانکہ)	نہیں وہ	اٹھانے والے

اور ہم تمہارے گناہ اٹھالیں گے حالانکہ وہ ان کے گناہوں میں سے

## مِنْ خَطِيئَتِهِمْ ۚ إِنَّهُمْ لَكَذِبُونَ ۚ وَلَيَحْمِلُنَّ

مِنْ خَطِيئَتِهِمْ	مِنْ شَيْءٍ	إِنَّهُمْ	لَكَذِبُونَ	وَلَيَحْمِلُنَّ
ان کے گناہوں سے	کچھ	بیشک وہ	ضرور جھوٹے (ہیں)	اور بیشک ضرور وہ اٹھائیں گے

کچھ بوجھ بھی نہ اٹھائیں گے، بیشک وہ جھوٹے ہیں ○ اور بیشک ضرور اپنے بوجھ

## أَثْقَالَهُمْ ۚ وَاتَّقَالَا مَعَ أَثْقَالِهِمْ ۚ وَلَيَسْئَلَنَّ

أَثْقَالَهُمْ	وَأَثْقَالَا	مَعَ أَثْقَالِهِمْ	وَلَيَسْئَلَنَّ
اپنے بوجھ	اور (دوسرے لوگوں کے) بوجھ	اپنے بوجھوں کے ساتھ	ضرور ان سے پوچھا جائے گا

اٹھائیں گے اور اپنے بوجھوں کے ساتھ اور بوجھ اٹھائیں گے اور ضرور ان سے

## يَوْمَ الْقِيَمَةِ عَمَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ ۚ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا

يَوْمَ الْقِيَمَةِ	عَمَّا	كَانُوا يَفْتَرُونَ	وَلَقَدْ	أَرْسَلْنَا
قیامت کے دن	(اس کے بارے میں جو)	وہ بہتان باندھتے تھے	ضرور بیشک	ہم نے بھیجا

قیامت کے دن ان کے بہتانوں کے بارے میں پوچھا جائے گا ○ اور بیشک ہم نے نوح کو

## نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ فَلَبِثَ فِيهِمْ أَلْفَ سَنَةٍ إِلَّا خَمْسِينَ عَامًا ۚ

نُوحًا	إِلَىٰ قَوْمِهِ	فَلَبِثَ	فِيهِمْ	أَلْفَ سَنَةٍ	إِلَّا	خَمْسِينَ عَامًا
نوح (کو)	اس کی قوم کی طرف	تو وہ رہا	ان میں	ایک ہزار سال	سوائے	پچاس سال (کے)

اس کی قوم کی طرف بھیجا تو وہ ان میں پچاس سال کم ایک ہزار سال رہے

۱..... جو خود گمراہ ہو اور دوسروں کو بھی گمراہی کی طرف بلاتا ہو تو اسے اپنی گمراہی کا گناہ بھی ملے گا اور جنہیں گمراہ کیا ان کی گمراہی کا گناہ بھی اور گمراہ ہونے والوں کے اپنے گناہ میں بھی کوئی کمی نہ ہوگی۔ جو لوگ دوسروں کو غلط عقیدہ سکھاتے یا بڑی راہ مثلاً شراب، بدکاری اور دیگر گناہوں پر لگاتے ہیں یونہی ظالمین ڈراے بنانے اور لگنے باجے کو فروغ دینے والے وہ سب اس وعید میں داخل ہیں۔ ۲..... کافروں کے اعمال اور بہتان سب اللہ تعالیٰ جانتا ہے، اس کے باوجود کافروں سے جو سوال ہو گا وہ انہیں رسوا کرنے اور مخلوق کے سامنے ان کے ساتھ انصاف ظاہر کرنے کیلئے ہو گا۔

فَاَخَذَهُمُ الطُّوفَانُ وَهُمْ ظَالِمُونَ ﴿۱۳﴾ فَانْجَيْنَاهُ وَاَخَذَهُمُ

وَاَخَذَهُمُ	الطُّوفَانُ	وَاَخَذَهُمُ	ظَالِمُونَ ﴿۱۳﴾	فَاَنْجَيْنَاهُ	وَاَخَذَهُمُ
پھر پکڑ لیا انہیں	طوفان (نے)	اور وہ	ظالم (تھے)	تو ہم نے نجات دی اس (نوح) کو	اور

پھر اس قوم کو طوفان نے پکڑ لیا اور وہ ظالم تھے ○ تو ہم نے نوح اور

اَصْحَابَ السَّفِينَةِ وَجَعَلْنَاهَا آيَةً لِّلْعَالَمِينَ ﴿۱۵﴾ وَ

اَصْحَابَ السَّفِينَةِ	وَاَخَذَهُمُ	وَاَخَذَهُمُ	اَيَةً	لِّلْعَالَمِينَ ﴿۱۵﴾	وَاَخَذَهُمُ
کشتی والوں (کو)	اور	بنادیا اس (کشتی) کو	نشانی	سارے جہانوں کے لیے	اور

کشتی والوں کو بچا لیا اور اس کشتی کو سارے جہانوں کے لیے نشانی بنادیا ○ اور

اِبْرَاهِيمَ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاَبْرَاهِيْمَ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاَبْرَاهِيْمَ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ

اِبْرَاهِيْمَ	اِذْ	قَالَ	لِقَوْمِهِ	اعْبُدُوا	اللّٰهَ	وَاَبْرَاهِيْمَ
ابراہیم (کو یاد کرو)	جب	اس نے کہا	اپنی قوم سے	تم عبادت کرو	اللہ (کی)	اور

ابراہیم (کو یاد کرو) جب اس نے اپنی قوم سے فرمایا: اللہ کی عبادت کرو اور

اتَّقَوْهُ ۚ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿۱۶﴾ اتَّقَوْهُ ۚ

اتَّقَوْهُ ۚ	ذٰلِكُمْ	خَيْرٌ	لَّكُمْ	اِنْ	كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿۱۶﴾
ڈرو اس سے	یہ	بہتر (ہے)	تمہارے لئے	اگر	تم جانتے ہو

اس سے ڈرو، یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو ○ تم تو

اِنَّمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا وَتَخْلُقُوْنَ اِفْكًَا ۚ اِنَّمَا

اِنَّمَا تَعْبُدُوْنَ	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	اَوْثَانًا	وَاَخَذَهُمُ	تَخْلُقُوْنَ	اِفْكًَا	اِنَّمَا
تم عبادت کرتے ہو صرف	اللہ کے سوا	بتوں (کی)	اور	تم گھڑتے ہو	جھوٹ	پیش

اللہ کے سوا بتوں کو پوجتے ہو اور نرا جھوٹ گھڑتے ہو۔ پیش

۱..... اس آیت سے اللہ تعالیٰ نے چند انبیاء کرام علیہم السلام کے واقعات بیان فرمائے ہیں اور ان سے مقصود حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان تکلیفوں اور اذیتوں پر تسلی دینا ہے جو کفار مکہ کی طرف سے آپ کو پہنچا کرتی تھیں۔



الَّذِينَ تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ لَا يَمْلِكُونَ لَكُمْ رِزْقًا

الَّذِينَ	تَعْبُدُونَ	مِنْ دُونِ اللَّهِ	لَا يَمْلِكُونَ	لَكُمْ	رِزْقًا
وہ جن کی	تم عبادت کرتے ہو	اللہ کے سوا	وہ مالک نہیں	تمہارے لئے	روزی (کے)

جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو وہ تمہارے لئے روزی کے کچھ مالک نہیں

فَابْتَغُوا عِنْدَ اللَّهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوهُ وَاشْكُرُوا لَهُ ط

فَابْتَغُوا	عِنْدَ اللَّهِ	الرِّزْقَ	وَ	اعْبُدُوهُ	وَ	اشْكُرُوا	لَهُ
تو تم تلاش کرو	اللہ کے پاس	رزق	اور	عبادت کرو اس کی	اور	شکر ادا کرو	اس کا

تو تم اللہ کے پاس رزق ڈھونڈو اور اس کی عبادت کرو اور اس کے شکر گزار بنو،

إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿١٤﴾ وَإِنْ تَكْذِبُوا فَقَدْ كَذَّبَ أُمَمٌ

إِلَيْهِ	تُرْجَعُونَ ﴿١٤﴾	وَ	إِنْ	تَكْذِبُوا	فَقَدْ	كَذَّبَ	أُمَمٌ
اسی کی طرف	تمہیں لوٹایا جائے گا	اور	اگر	تم جھٹلاؤ گے	تو بیشک	جھٹلا چکے	کئی گروہ

اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے ○ اور اگر تم جھٹلاؤ گے تو تم سے پہلے کتنے ہی گروہ

مِّن قَبْلِكُمْ ط وَمَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ﴿١٥﴾

مِّن قَبْلِكُمْ	وَ	مَا	عَلَى الرَّسُولِ	إِلَّا	الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ﴿١٥﴾
تم سے پہلے	اور	(لازم) نہیں	رسول پر	مگر	صاف پہنچا دینا

جھٹلا چکے ہیں اور رسول کے ذمہ تو صرف صاف پہنچا دینا ہے ○

أَوَلَمْ يَرَوْا كَيْفَ يُبْدِئُ اللَّهُ الْخَلْقَ ثُمَّ

أَوَلَمْ يَرَوْا	كَيْفَ	يُبْدِئُ	اللَّهُ	الْخَلْقَ	ثُمَّ
اور کیا انہوں نے نہ دیکھا	کیسے	ابتداء کرتا ہے	اللہ	پیدا کرنے (کی)	پھر

اور کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ اللہ پیدا کرنے کی ابتداء کیسے کرتا ہے؟ پھر

۱..... ممکن ہے کہ اس آیت سے لے کر آیت نمبر 23 تک کا کلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قوم کے بارے میں ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ واقعہ کے دوران ان آیات میں کفار مکہ کو نصیحت کی گئی اور عذاب الہی سے ڈرایا گیا ہو۔ اس آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ کیا ان کافروں نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ پیدا کرنے کی ابتداء کیسے کرتا ہے کہ پہلے انسان کو لطفہ بناتا، پھر ہتے ہوئے خون کی صورت دیتا، پھر گوشت کا ٹکڑا بناتا اور درجہ بدرجہ اس کی تخلیق کو مکمل کرتا ہے، پھر وہ آخرت میں اسے دوبارہ بنانے کا بیجک پہلی بار پیدا کرنا اور مرنے کے بعد پھر دوبارہ بنانا اللہ تعالیٰ پر بہت آسان ہے۔

موجودہ کرشمے کی ابتداء میں تحقیق کی ابتداء میں

## يُعِيدُهُ ۱۸ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيرٌ ۱۹ قُلْ سِيرُوا

يُعِيدُهُ	اِنَّ	ذٰلِكَ	عَلَى اللّٰهِ	يَسِيرٌ ۱۹	قُلْ	سِيرُوا
وہ دوبارہ بنائے گا اسے	بیشک	یہ	اللہ پر	بہت آسان (ہے)	تم کہو	(اے لوگو) تم چلو

وہ اسے دوبارہ بنائے گا بیشک یہ اللہ پر بہت آسان ہے ○ تم فرماؤ: زمین میں

## فِي الْاَرْضِ فَانظُرُوا كَيْفَ بَدَا الْخَلْقَ ثُمَّ اللّٰهُ يُنشِئُ

فِي الْاَرْضِ	فَانظُرُوا	كَيْفَ	بَدَا	الْخَلْقَ	ثُمَّ	اللّٰهُ	يُنشِئُ
زمین میں	پھر دیکھو	کیسے	(اللہ نے) پہلے بنایا	مخلوق (کو)	پھر	اللہ	پیدا فرمائے گا

چل کر دیکھو کہ اللہ نے پہلے کیسے بنایا؟ پھر اللہ دوسری مرتبہ

## النَّشَاةَ الْاٰخِرَةَ ۱۸ اِنَّ اللّٰهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۲۰ يُعَذِّبُ مَنْ

النَّشَاةَ الْاٰخِرَةَ	اِنَّ	اللّٰهَ	عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ	قَدِيرٌ ۲۰	يُعَذِّبُ	مَنْ
دوسری بار پیدا کرنا	بیشک	اللہ	ہر چیز پر	قدرت والا (ہے)	وہ عذاب دیتا ہے	جسے

پیدا فرمائے گا۔ بیشک اللہ ہر شے پر قادر ہے ○ وہ جسے چاہتا ہے

## يَشَاءُ وَيَرْحَمُ مَنْ يَّشَاءُ ۲۱ وَالِیْهِ تُقْلَبُونَ ۲۱

يَشَاءُ ۲۱	و	يَرْحَمُ	مَنْ	يَّشَاءُ	و	الِیْهِ	تُقْلَبُونَ ۲۱
چاہتا ہے	اور	رحم فرماتا ہے	جس پر	چاہتا ہے	اور	اسی کی طرف	تمہیں پلٹایا جائے گا

عذاب دیتا ہے اور جس پر چاہتا ہے رحم فرماتا ہے اور تم اسی کی طرف پلٹائے جاؤ گے ○

## وَمَا اَنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَمَا

وَمَا	اَنْتُمْ	بِمُعْجِزِينَ	فِي الْاَرْضِ ۲۲	و	لَا	فِي السَّمَاءِ	وَمَا
اور	تم	(تمہیں) عاجز کرنے والے	زمین میں	اور	نہ	آسمان میں	اور

اور نہ تم زمین میں (تمہیں) عاجز کرنے والے ہو اور نہ آسمان میں اور تمہارے لیے

۱..... یعنی اللہ تعالیٰ اپنے عدل کی وجہ سے جسے چاہے عذاب دیتا ہے اور اپنے فضل کی بنا پر جسے چاہے بخش دیتا ہے اور اے لوگو! تم قیامت کے دن اسی کی طرف پلٹائے جاؤ گے تو وہ تمہیں تمہارے اعمال کے حساب سے سزایا جزا جو چاہے دے گا۔

۲..... اس کا ایک معنی یہ ہے کہ اے کافرو! نہ تم زمین میں اپنے رب سے عاجز کو عاجز کرنے والے ہو اور نہ آسمان میں، الغرض اس سے بچنے اور بھاگنے کی کہیں کوئی جگہ نہیں۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ نہ زمین والے اللہ تعالیٰ کے حکم اور فقہاء کے کہیں بھاگ سکتے ہیں اور نہ آسمان والے ایسا کر سکتے ہیں۔

لَكُمْ مِّنْ دُونِ اللَّهِ مِن وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ۚ (۲۳)

لَكُمْ	مِّنْ دُونِ اللَّهِ	مِن وَلِيٍّ	وَلَا	نَصِيرٍ (۲۳)	وَلَا
تمہارے لیے	اللہ کے سوا	کوئی کام بنانے والا	اور	نہ	مددگار

اللہ کے سوانہ کوئی کام بنانے والا ہے اور نہ مددگار اور

الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ اللَّهِ وَلِقَائِهِ أُولَٰئِكَ يَكْسِبُوا

الَّذِينَ	كَفَرُوا	بِآيَاتِ اللَّهِ	وَلِقَائِهِ	أُولَٰئِكَ	يَكْسِبُوا
وہ لوگ جنہوں نے	انکار کیا	اللہ کی آیتوں کا	اور	اس سے ملنے کا	یہ لوگ

وہ جنہوں نے اللہ کی آیتوں کا اور اس سے ملنے کا انکار کیا وہ وہی لوگ ہیں جو میری رحمت سے

مِن رَّحْمَتِي وَأُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۚ (۲۴)

مِن رَّحْمَتِي	وَلَا	أُولَٰئِكَ	لَهُمْ	عَذَابٌ أَلِيمٌ (۲۴)	فَمَا كَانَ
میری رحمت سے	اور	یہ لوگ	ان کے لیے	دردناک عذاب (ہے)	تو نہ تھا

مایوس ہیں اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے اور ابراہیم کی

جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَنْ قَالُوا اقْتُلُوهُ أَوْ حَرِّقُوهُ

جَوَابَ قَوْمِهِ (۲)	إِلَّا أَنْ	قَالُوا	اِقْتُلُوهُ	أَوْ	حَرِّقُوهُ
اس (ابراہیم) کی قوم کا جواب	مگر	یہ کہ	انہوں نے کہا	تم قتل کر دو اسے	یا

قوم کا کوئی جواب نہ تھا مگر یہ کہ انہوں نے کہا: انہیں قتل کر دو یا جلا دو

فَأَنْجَاهُ اللَّهُ مِنَ النَّارِ ۖ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ

فَأَنْجَاهُ	اللَّهُ	مِنَ النَّارِ	إِنَّ	فِي ذَٰلِكَ	لَآيَةً	لِّقَوْمٍ
تو بچا لیا اسے	اللہ (نے)	آگ سے	بیشک	اس میں	ضرور نشانیاں (ہیں)	(ان) لوگوں کے لئے

تو اللہ نے انہیں آگ سے بچا لیا۔ بیشک اس میں ایمان والوں کے لئے

۱..... اس آیت اور اس جیسی دیگر آیتوں میں خطاب کفار سے ہوتا ہے کہ اے کافر و تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کے سوانہ کوئی کام بنانے والا ہے اور نہ مددگار جو تمہیں عذاب الہی سے بچا سکے یا ایسی آیات میں یہ مراد ہوتا ہے کہ اے لوگو! تمہارا کوئی ایسا ساتھی یا مددگار نہیں جو اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں تمہاری حمایت و مدد کر سکے۔ انبیاء و اولیاء اہل ایمان کے مددگار ہیں جو اللہ تعالیٰ کی اجازت و عطا سے ان کی مدد و شفاعت فرماتے ہیں۔ ۲..... یہ بات انہوں نے آپس میں ایک دوسرے سے یا سرداروں نے اپنے پیروکاروں سے کہی، بہر حال کچھ کہنے والے اور کچھ اس پر راضی تھے اس لئے وہ سب کہنے والوں کے حکم میں ہیں۔



يَوْمُ مَمْنُونٍ ۲۳ وَقَالَ إِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُونِ اللَّهِ أَوْثَانًا				
يَوْمُ مَمْنُونٍ ۲۳	وَ	قَالَ	إِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ	مِّنْ دُونِ اللَّهِ
(جو) ایمان لاتے ہیں	اور	(ابراہیم نے) فرمایا	تم نے بنالیا صرف	اللہ کے سوا
ضرور نشانیاں ہیں ○ اور ابراہیم نے فرمایا: تم نے تو دنیاوی زندگی میں اپنی آپس کی دوستی کی وجہ سے				
مَوَدَّةَ بَيْنِكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ثُمَّ يَوْمَ الْقِيَمَةِ يَكْفُرُ				
مَوَدَّةَ بَيْنِكُمْ	فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا	ثُمَّ	يَوْمَ الْقِيَمَةِ	يَكْفُرُ
اپنے درمیان دوستی (کی وجہ سے)	دنیا کی زندگی میں	پھر	قیامت کے دن	انکار کر دیں گے
اللہ کے سوا یہ بت (معبود) بنائے ہیں پھر قیامت کے دن تم میں ایک دوسرے کا				
بَعْضُكُم بِبَعْضٍ وَيَلْعَنُ بَعْضُكُم بَعْضًا وَمَأْوَاكُمُ				
بَعْضُكُم	بِبَعْضٍ	وَيَلْعَنُ	بَعْضُكُم	بَعْضًا
تمہارے بعض	بعض کا	اور لعنت کریں گے	تمہارے بعض	بعض (پر) اور
انکار کرے گا اور ایک دوسرے پر لعنت کرے گا اور تم سب کا ٹھکانہ				
النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ نَّصِيرِينَ ۲۵ قَا مَن لَّهٗ لُوطٌ م				
النَّارُ	وَ	مَا	لَكُمْ	مِّنْ نَّصِيرِينَ ۲۵
آگ (ہے)	اور	نہیں	تمہارے لئے	کوئی مددگار
جہنم ہے اور تمہارا کوئی مددگار نہیں ○ تو ابراہیم کی تصدیق لوٹنے کی				
وَقَالَ إِنِّي مُهَاجِرٌ إِلَىٰ رَبِّي ۖ إِنَّهُ هُوَ				
وَ	قَالَ	إِنِّي	مُهَاجِرٌ	إِلَىٰ رَبِّي ۖ إِنَّهُ هُوَ
اور	(ابراہیم نے) فرمایا	بیشک میں	ہجرت کرنے والا (ہوں)	اپنے رب کی طرف بیشک وہی
اور ابراہیم نے فرمایا: میں اپنے رب کی (سر زمین شام کی) طرف ہجرت کرنے والا ہوں، بیشک وہی				

- ۱..... حضرت لوط علیہ السلام کے ایمان لانے سے رسالت ابراہیمی کی تصدیق مراد ہے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر ایمان لانا مراد نہیں کیونکہ اس پر انہیں پہلے ہی ایمان تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نبی تھے اور نبی ہمیشہ سے ہی مومن ہوتے ہیں، کسی حال میں ان سے کفر کا تصور تک نہیں کیا جاسکتا۔
- ۲..... اس سے مراد یہ ہے کہ میں اپنے رب کے حکم سے ہجرت کر رہا ہوں، یہ نہیں کہ خدا کے رہائشی شہر کی طرف ہجرت کر رہا ہوں کیونکہ اللہ تعالیٰ جگہ سے پاک ہے، اس کے حق میں یہاں وہاں سب برابر ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تعظیم اور ان کی تعظیم

الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۲۹ وَ هَبْنَاهُ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَ					
و	و	و	و	و	و
عزت والا	حکمت والا (ہے)	اور	ہم نے عطا کیا	اس کو	اسحاق اور یعقوب
عزت والا، حکمت والا ہے اور ہم نے اسے اسحاق (بیٹا) اور یعقوب (پوتا) عطا فرمائے اور					
جَعَلْنَا فِي ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَالْكِتَابَ وَآتَيْنَاهُ أَجْرَهُ					
جَعَلْنَا	فِي ذُرِّيَّتِهِ	و	النُّبُوَّةَ	و	الْكِتَابَ
ہم نے رکھی	اس کی اولاد میں	نبو	اور	کتاب	اور
ہم نے اس کی اولاد میں نبوت اور کتاب رکھی اور ہم نے دنیا میں اس کا ثواب					
فِي الدُّنْيَا وَإِنَّهُ فِي الْآخِرَةِ لَمِنَ الصَّالِحِينَ ۳۰ وَلَوْ طَا					
فِي الدُّنْيَا	وَ	إِنَّهُ	فِي الْآخِرَةِ	لَمِنَ الصَّالِحِينَ	و
دنیا میں	اور	بیشک وہ	آخرت میں	ضرور نیک بندوں میں سے	ہوگا
اسے عطا فرمایا اور بیشک وہ آخرت میں (بھی) ہمارے خاص قرب کے لائق بندوں میں ہوگا اور لو ط کو یاد کرو					
إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ إِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ					
إِذْ	قَالَ	لِقَوْمِهِ	إِنَّكُمْ	لَتَأْتُونَ	الْفَاحِشَةَ
جب	اس نے کہا	اپنی قوم سے	بیشک تم	ضرور کرتے ہو	بے حیائی کا کام
جب اس نے اپنی قوم سے فرمایا: تم بیشک بے حیائی کا وہ کام کرتے ہو جو تم سے پہلے					
بِهَآ مِنْ أَحَدٍ مِّنَ الْعَالَمِينَ ۳۱ أَيْنَكُمْ لَتَأْتُونَ					
بِهَآ	مِّنَ أَحَدٍ	مِّنَ الْعَالَمِينَ	أَيْنَكُمْ	لَتَأْتُونَ	
اس کو	کسی ایک (نے)	سارے جہان والوں میں سے	کیا بیشک تم	(بد فعلی کیلئے) ضرور آتے ہو	
دنیا بھر میں کسی نے نہ کیا اور کیا تم مردوں سے					

۱..... حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دنیا میں جو ثواب عطا فرمایا گیا وہ یہ ہے کہ انہیں پاکیزہ اولاد عطا ہوئی، نبوت ان کی نسل میں رکھی گئی، کتابیں ان انبیاء کرام علیہم السلام کو عطا ہوئیں جو ان کی اولاد میں ہیں، انہیں مخلوق میں محبوب و مقبول بنایا گیا کہ تمام ملتوں اور ادیان والے ان سے محبت رکھتے اور ان کی طرف نسبت کو باعث فخر سمجھتے ہیں اور ان کے لئے دنیا کے اختتام تک درود پڑھا جاتا مقرر کر دیا گیا، یہ تو وہ ہے جو انہیں دنیا میں عطا کیا گیا اور بیشک وہ آخرت میں بھی اللہ تعالیٰ کے خاص قرب کے لائق بندوں میں ہوں گے جن کے درجے بہت بلند ہوں گے۔

## الرِّجَالُ وَتَقْطَعُونَ السَّبِيلَ ۚ وَتَأْتُونَ

الرِّجَالُ	وَ	تَقْطَعُونَ	السَّبِيلَ	وَ	تَأْتُونَ
مردوں (کے پاس)	اور	کاٹتے ہو	راستہ	اور	آتے ہو (ارتکاب کرتے ہو)

بد فعلی کرتے ہو اور راستہ کاٹتے ہو اور اپنی مجلسوں میں

## فِي نَادِيكُمْ الْمُنْكَرُ ۖ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَنْ قَالُوا

فِي نَادِيكُمْ	الْمُنْكَرُ (۱)	فَمَا كَانَ	جَوَابَ قَوْمِهِ	إِلَّا	أَنْ	قَالُوا
اپنی مجلس میں	برے کام (کا)	تو نہ تھا	اس کی قوم کا جواب	مگر	یہ کہ	انہوں نے کہا

برے کام کو آتے ہو تو اس کی قوم کا کوئی جواب نہ تھا مگر یہ کہا:

## اَتْتَابِعَذَابِ اللَّهِ إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ۙ قَالَ

اَتْتَابِعَذَابِ اللَّهِ	إِنْ	كُنْتَ	مِنَ الصَّادِقِينَ (۲)	قَالَ
تم لے آؤ ہمارے پاس اللہ کا عذاب	اگر	تم ہو	سچوں میں سے	(لو طے) عرض کی

اگر تم سچے ہو تو ہم پر اللہ کا عذاب لے آؤ (لو طے) عرض کی،

## رَبِّ انْصُرْنِي عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِينَ ۚ وَلَمَّا جَاءَتْ

رَبِّ	انْصُرْنِي	عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِينَ (۳)	وَلَمَّا	جَاءَتْ
اے میرے رب	تو مدد فرما میری	فسادی لوگوں پر	اور	جب آئے

اے میرے رب! ان فسادی لوگوں کے مقابلے میں میری مدد فرما اور جب ہمارے فرشتے

## رُسُلَنَا ابْرَاهِيمَ بِالنَّبِيِّ ۙ قَالُوا إِنَّا

رُسُلَنَا	ابْرَاهِيمَ	بِالنَّبِيِّ	قَالُوا	إِنَّا
ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے)	ابراہیم (کے پاس)	خوشخبری کے ساتھ	(تو) انہوں نے کہا	بیشک ہم

ابراہیم کے پاس خوشخبری لے کر آئے تو انہوں نے کہا: ہم

۱..... حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کے لوگ مسافروں کے ساتھ بھی بد فعلی کرتے تھے حتیٰ کہ لوگوں نے اس طرف گزرا تو موقوف کر دیا تھا، نیز یہ لوگ بد فعلی کے علاوہ ایسے ذلیل افعال اور حرکات کے عادی تھے جو عقلی اور عرفی دونوں طرح سے قبیح اور ممنوع تھے، جیسے گالی دینا، فحش بکنا، تالی اور سیٹی بجانا، ایک دوسرے کو کنکریاں مارنا، راستہ چلنے والوں پر کنکری وغیرہ پھینکنا، شراب پینا، مذاق اڑانا، گندی باتیں کرنا وغیرہ۔ حضرت لوط علیہ السلام نے اس پر انہیں ملامت کی تو یہ مذاق اڑانے کے طور پر کہنے لگے: اگر تم سچے ہو کہ یہ افعال قبیح ہیں اور ان کے مرتکب پر عذاب نازل ہو گا تو ہم پر عذاب لے آؤ۔

حضرت لوط علیہ السلام کی دعا

عذاب کے فرشتوں کی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئے

۲۰۵



## مُهْلِكُوا أَهْلَ هَذِهِ الْقَرْيَةِ ۚ إِنَّ أَهْلَهَا كَانُوا

مُهْلِكُوا	أَهْلَ هَذِهِ الْقَرْيَةِ	إِنَّ	أَهْلَهَا	كَانُوا
ہلاک کرنے والے (ہیں)	اس شہر والوں (کو)	بیشک	اس کے رہنے والے	ہیں

ضرور اس شہر والوں کو ہلاک کرنے والے ہیں۔ بیشک اس شہر والے

## ظُلُمِينَ ۚ قَالَ إِنَّ فِيهَا لُوطًا ۖ قَالُوا نَحْنُ

ظُلُمِينَ ۚ	قَالَ	إِنَّ	فِيهَا	لُوطًا	قَالُوا	نَحْنُ
ظالم	(ابراہیم نے) فرمایا	بیشک	اس میں	لوط (بھی ہے)	(فرشتوں نے) کہا	ہم

ظالم ہیں ○ فرمایا: اس میں تو لوط (بھی) ہے۔ فرشتوں نے کہا: ہمیں

## أَعْلَمُ بِمَنْ فِيهَا وَفَقَّ لَنَجِّيَنَّهُ ۖ وَ

أَعْلَمُ	بِمَنْ	فِيهَا	لَنَجِّيَنَّهُ ۖ	وَ
خوب جانتے ہیں	(اس) کو جو کوئی	اس میں (ہے)	ضرور ہم نجات دیں گے اسے	اور

خوب معلوم ہے جو کوئی اس میں ہے، ضرور ہم اسے اور

## أَهْلَهُ إِلَّا أَمْرًا تَهُ ۚ كَانَتْ مِنَ الْغَابِرِينَ ۚ ۖ

أَهْلَهُ	إِلَّا	أَمْرًا تَهُ ۚ	كَانَتْ	مِنَ الْغَابِرِينَ ۚ	ۖ
اس کے گھر والوں (کو)	سوائے	اس کی بیوی (کے)	وہ ہے	پیچھے رہ جانے والوں میں سے	اور

اس کے گھر والوں کو نجات دیں گے سوائے اس کی بیوی کے کہ وہ پیچھے رہ جانے والوں میں سے ہے ○ اور

## لَمَّا أَنْ جَاءَتْ رُسُلُنَا لُوطًا سَيِّئًا

لَمَّا أَنْ	جَاءَتْ	رُسُلُنَا	لُوطًا	سَيِّئًا
جب	آئے	ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے)	لوط (کے پاس)	(تو) وہ ناخوش ہوا، غمزہ ہوا

جب ہمارے فرشتے لوط کے پاس آئے تو انہیں فرشتوں کا آنا

۱..... یہاں فرشتوں نے نجات دینے کی نسبت اپنی طرف کی، اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے بعض کام اس کے خاص بندوں کی طرف منسوب کئے جاسکتے ہیں کیونکہ نجات دینا درحقیقت اللہ تعالیٰ کا کام ہے مگر فرشتے چونکہ درمیان میں وسیلہ تھے اس لئے انہوں نے کہا ہم نجات دیں گے، لہذا ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ورنہ سے نجات دیتے ہیں، جنت عطا فرماتے ہیں اور مصیبت کے وقت مشکل کشائی فرماتے ہیں۔

## بِهِمْ وَصَاقِي بِهِمْ ذُرْعَاوُ قَالُوا لَا تَخَفْ

بِهِمْ	وَ	صَاقِي	بِهِمْ	ذُرْعَاوُ	وَ	قَالُوا	لَا تَخَفْ
ان کے سبب	اور	تنگ ہوا	ان کے سبب	(اس کا) دل	اور	(فرشتوں نے) کہا	آپ نہ ڈریں

برالگا اور ان کے سبب دل تنگ ہو اور فرشتوں نے کہا: آپ نہ ڈریں

## وَلَا تَحْزَنْ ۚ إِنَّا مُنْجُوكَ وَأَهْلَكَ إِلَّا

وَ	لَا تَحْزَنْ	إِنَّا	مُنْجُوكَ (۱)	وَ	أَهْلَكَ	إِلَّا
اور	نہ غمگین ہوں	بیشک ہم	بچانے والے ہیں آپ کو	اور	آپ کے گھر والوں (کو)	سوائے

اور نہ غمگین ہوں، بیشک ہم آپ کو اور آپ کے گھر والوں کو بچانے والے ہیں سوائے

## أَمْرَاتِكَ كَانَتْ مِنَ الْغَيْرِينَ ۚ إِنَّا مُنْزِلُونَ

أَمْرَاتِكَ	كَانَتْ	مِنَ الْغَيْرِينَ (۳۳)	إِنَّا	مُنْزِلُونَ
آپ کی بیوی (کے)	وہ ہے	پیچھے رہ جانے والوں میں سے	بیشک ہم	اتارنے والے (ہیں)

آپ کی بیوی کے کہ وہ پیچھے رہ جانے والوں میں سے ہے ○ بیشک ہم اس شہر والوں پر

## عَلَى أَهْلِ هَذِهِ الْقَرْيَةِ رَجُزًا مِّنَ السَّمَاءِ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ ۚ

عَلَى أَهْلِ هَذِهِ الْقَرْيَةِ	رَجُزًا	مِّنَ السَّمَاءِ	بِمَا	كَانُوا يَفْسُقُونَ (۳۳)
اس شہر والوں پر	عذاب	آسمان سے	(اس کے) سبب کہ	وہ نافرمانی کرتے تھے

آسمان سے عذاب اتارنے والے ہیں کیونکہ یہ نافرمانی کرتے تھے ○

## وَلَقَدْ تَرَكْنَا مِثَالَهَا آيَةً بَيِّنَةً لِّقَوْمٍ

وَ	لَقَدْ	تَرَكْنَا	مِثَالَهَا	آيَةً بَيِّنَةً (۲)	لِّقَوْمٍ
اور	ضرور بیشک	ہم نے چھوڑ دی	اس (بستی) سے	روشن نشانی	(ان) لوگوں کے لئے

اور بیشک ہم نے عقل والوں کے لیے اس بستی میں روشن نشانی کو

۱..... اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے مقرب بندے اللہ تعالیٰ کی عطا سے بندوں کو آنے والی مصیبتوں سے بچانے کی قدرت رکھتے ہیں اور بچاتے بھی ہیں۔ ۲..... اس نشانی سے حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کے ویران مکان یا اس قوم کا عجیب و غریب واقعہ مراد ہے، یا اس سے وہ پتھر مراد ہیں جو ان پر بر سے تھے اور ان پتھروں پر ان لوگوں کے نام لکھے ہوئے تھے، یہ عرصہ دراز تک باقی رہے اور بعض روایتوں کے مطابق صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے انہیں دیکھا تھا۔

قوم لوط کی بنیادی عقیدوں کے لئے نشانِ عبرت ہے

يَعْقِلُونَ ۳۵) وَ اِلَىٰ مَدْيَنَ اٰخَاهُمْ شُعَيْبًا ۚ فَقَالَ

يَعْقِلُونَ ۳۵)	وَ	اِلَىٰ مَدْيَنَ	اٰخَاهُمْ	شُعَيْبًا	فَقَالَ
(جو) عقل رکھتے ہیں	اور	مدین کی طرف	ان کے (قوی) بھائی	شعیب (کو بھیجا)	تو اس نے کہا
باقی رکھا ○ مدین کی طرف ان کے ہم قوم شعیب کو بھیجا تو اس نے فرمایا،					

يَقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَارْجُوا الْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَلَا تَعْتَوْا

يَقَوْمِ	اعْبُدُوا	اللّٰهَ	وَ	ارْجُوا	الْيَوْمَ الْاٰخِرَ	وَ	لَا تَعْتَوْا
اے میری قوم	تم عبادت کرو	اللہ (کی)	اور	امید رکھو	آخرت کے دن (کی)	اور	نہ پھرو
اے میری قوم! اللہ کی بندگی کرو اور آخرت کے دن کی امید رکھو اور زمین میں							

فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِينَ ۳۶) فَكَذَّبُوهُ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ

فِي الْاَرْضِ	مُفْسِدِينَ ۳۶)	فَكَذَّبُوهُ	فَاَخَذَتْهُمُ	الرَّجْفَةُ ۱)
زمین میں	فساد پھیلاتے ہوئے	تو انہوں نے جھٹلایا اسے	تو پکڑ لیا انہیں	زلزلے (نے)
فساد پھیلاتے نہ پھرو ○ تو انہوں نے اسے جھٹلایا تو انہیں زلزلے نے آلیا				

فَاَصْبَحُوا فِي دَارِهِمْ جُثَيَيْنَ ۳۷) وَعَادًا وَ

فَاَصْبَحُوا	فِي دَارِهِمْ	جُثَيَيْنَ ۳۷)	وَ	عَادًا	وَ
تو صبح کے وقت وہ رہ گئے	اپنے گھروں میں	گھٹنوں کے بل پڑے ہوئے	اور	(ہم نے ہلاک کیا) عاد	اور
تو صبح اپنے گھروں میں گھٹنوں کے بل پڑے رہ گئے ○ اور (ہم نے) عاد اور					

ثَمُودًا وَقَدْ تَبَيَّنَ لَكُمْ مِّنْ مَّسْكِنِهِمْ ۚ وَ

ثَمُودًا	وَ	قَدْ	تَبَيَّنَ	لَكُمْ	مِّنْ مَّسْكِنِهِمْ	وَ
ثمود (کو)	اور	بیشک	ظاہر ہو چکے	تمہارے لئے	ان کی رہائش کے مقامات	اور
ثمود کو (ہلاک کیا) اور ان کی رہائش کے مقامات تمہارے لئے ظاہر ہو چکے اور						

۱..... اس آیت میں مذکور ہے کہ قوم شعیب پر زلزلے کا عذاب آیا اور سورہ ہود کی آیت ۹۴ میں مذکور ہے کہ ان پر ہولناک چیخ کا عذاب آیا، دونوں میں تطبیق یہ ہے کہ پہلے ہولناک چیخ کی آواز آئی، پھر اس چیخ کے نتیجے میں زلزلہ پیدا ہوا جس سے گھر ان کے اوپر گر گئے اور صبح تک حال یہ ہو گیا کہ وہ اپنے گھروں میں گھٹنوں کے بل مردے بے جان پڑے ہوئے تھے۔



زَيْنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيلِ				
زَيْنَ	لَهُمُ	الشَّيْطَانُ	اَعْمَالَهُمْ	فَصَدَّهُمْ
خوبصورت بنا دیئے	ان کے لئے	شیطان (نے)	ان کے اعمال	تورہ کا انہیں
شیطان نے ان کے اعمال ان کیلئے خوبصورت بنا دیئے اور انہیں (اللہ کے) راستے سے روکا				
وَ كَانُوا مُسْتَبْصِرِينَ ۳۸ وَقَارُونَ وَفِرْعَوْنَ وَ				
وَ	كَانُوا	مُسْتَبْصِرِينَ ۳۸	وَ	قَارُونَ ۳۹
اور (حالانکہ)	وہ تھے	سمجھدار	اور	(ہم نے ہلاک کیا) قارون
حالانکہ وہ سمجھدار تھے اور (ہم نے) قارون اور فرعون اور				
هَامَانَ ۴۰ وَ لَقَدْ جَاءَهُمْ مُوسَىٰ بِالْبَيِّنَاتِ				
هَامَانَ	وَ	لَقَدْ	جَاءَهُمْ	مُوسَىٰ
ہامان (کو)	اور	ضرور بیشک	تشریف لایا ان کے پاس	موسیٰ
ہامان کو (ہلاک کیا) اور بیشک ان کے پاس موسیٰ روشن نشانیاں لے کر آئے				
فَاسْتَكْبَرُوا فِي الْأَرْضِ وَمَا كَانُوا اسِقِيْنَ ۴۱ فَاَكْلًا				
فَاسْتَكْبَرُوا	فِي الْأَرْضِ	وَ	مَا كَانُوا	اسِقِيْنَ ۴۱
توانہوں نے تکبر کیا	زمین میں	اور	وہ نہ تھے	(ہم سے) نکل کر جانے والے
توانہوں نے زمین میں تکبر کیا اور وہ ہم سے نکل کر جانے والے نہ تھے ۴۱ تو ان میں ہر ایک کو				
أَخَذْنَا بَذْنِهِ ۴۲ فَمِنْهُمْ مَنْ أَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِبًا ۴۳ وَ				
أَخَذْنَا	بَذْنِهِ	فَمِنْهُمْ	مَنْ أَرْسَلْنَا عَلَيْهِ	حَاصِبًا
ہم نے پکڑا	اس کے گناہ کے سبب	تو ان میں سے	کسی پر ہم نے بھیجا	پتھراؤ
ہم نے اس کے گناہ کی وجہ سے (ہی) پکڑا تو ان میں کسی پر ہم نے پتھراؤ بھیجا اور				

۱..... قارون صرف منکر ذکوۃ تھا لیکن یہاں فرعون اور ہامان کے ساتھ اس کا ذکر کیا گیا جو سارے دینی امور یعنی توحید و نبوت وغیرہ کا انکار کرتے تھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ضروریات دین میں سے ایک چیز کا انکار کرنے والا، ویسا ہی کافر ہے جیسے ساری باتوں کا منکر کافر ہے۔ اسی وجہ سے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منکرین زکوۃ پر جہاد کا حکم دیا اور مسلمانوں کو یہاں تک کہ وہ مسلمانوں کو نبی مان کر مرتد ہو گئے تھے۔

تاریخ کے نمایاں منکرین، فرعون، قارون اور ہامان

گروہ قوموں پر آنے والے مختلف عذابات اور ان کا سبب

## مِنْهُمْ مَّنْ آخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ وَمِنْهُمْ مَّنْ

مِنْهُمْ	مَّنْ	آخَذَتْهُ	الصَّيْحَةُ	وَ	مِنْهُمْ	مَّنْ
ان میں سے	(کوئی وہ ہے) جو	پکڑ لیا اسے	خوفناک آواز (نے)	اور	ان میں سے	(کوئی وہ ہے) جو

ان میں کسی کو خوفناک آواز نے پکڑ لیا اور ان میں کسی کو

## خَسَفْنَا بِهِ الْأَرْضَ وَمِنْهُمْ مَّنْ أَغْرَقْنَا

خَسَفْنَا	بِهِ	الْأَرْضَ	وَ	مِنْهُمْ	مَّنْ	أَغْرَقْنَا
ہم نے دھنسا دیا	اس کو	زمین (میں)	اور	ان میں سے	(کوئی وہ ہے) جسے	ہم نے ڈبو دیا

زمین میں دھنسا دیا اور ان میں کسی کو ڈبو دیا

## وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُظْلِمَهُمْ وَلَكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿۳۰﴾

وَ	مَا كَانَ	اللَّهُ	لِيُظْلِمَهُمْ (۱)	وَ	لَكِنْ	كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ (۲)
اور	نہ تھی	اللہ (کی شان کہ)	وہ ظلم کرے ان پر	اور	لیکن	وہ اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے

اور اللہ کی شان نہ تھی کہ ان پر ظلم کرے ہاں وہ خود ہی اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے ○

## مَثَلُ الَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ أَوْلِيَاءَ

مَثَلُ	الَّذِينَ	اتَّخَذُوا	مِنْ دُونِ اللَّهِ	أَوْلِيَاءَ (۲)
مثال	ان لوگوں کی جنہوں نے	بنائے ہیں	اللہ کے سوا	مددگار

جنہوں نے اللہ کے سوا اور مددگار بنائے ہیں ان کی مثال

## كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوتِ اتَّخَذَتْ بَيْتًا وَإِنَّ أَوْهَنَ الْبُيُوتِ

كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوتِ	اتَّخَذَتْ	بَيْتًا	وَ	إِنَّ	أَوْهَنَ الْبُيُوتِ
مکڑی کی مثال کی طرح (ہے)	اس نے بنایا	گھر	اور	بیشک	سب گھروں میں زیادہ کمزور

مکڑی کی طرح ہے، جس نے گھر بنایا اور بیشک سب گھروں میں کمزور گھر

۱ یعنی اللہ تعالیٰ کی یہ شان نہیں کہ وہ ان لوگوں پر ظلم کرے کیونکہ وہ کسی کو گناہ کے بغیر عذاب میں گرفتار نہیں کرتا، ہاں وہ لوگ خود ہی نافرمانیوں میں مبتلا ہو کر اور کفر و سرکشی کو اختیار کر کے اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے اور اسی بنا پر وہ طرح طرح کے عذابوں سے ہلاک کر دیئے گئے۔ ۲ اس آیت میں بتوں کے عاجز و بے بس اور بے اختیار ہونے کو ایک مثال کے ذریعے واضح کیا گیا ہے کہ جیسے مکڑی کا جالا انتہائی کمزور ہوتا ہے اور یہ نہ اس سے گرمی دور کر سکتا ہے نہ سردی، نہ گرد و غبار اور بارش وغیرہ کسی چیز سے اس کی حفاظت کر سکتا ہے، ایسے ہی یہ بت ہیں کہ اپنے بیمار یوں کو کوئی نفع یا نقصان پہنچانے کی قدرت

توں کی اصل حقیقت اللہ تعالیٰ جانتا ہے

مثالیں علماء ہی سمجھتے ہیں

آسمان و زمین قدرت و وحدانیت الہی کی نشانی ہیں

لَبِيتُ الْعَنْكَبُوتِ ۱ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ۲۱ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا					
لَبِيتُ الْعَنْكَبُوتِ	لَوْ	كَانُوا يَعْلَمُونَ ۲۱	اِنَّ	اللّٰهَ	يَعْلَمُ مَا
ضرور مکڑی کا گھر (ہوتا ہے)	کیا اچھا ہوتا اگر	وہ جانتے ہوتے	بیشک	اللہ	جانتا ہے (اسے) جو
مکڑی کا گھر ہوتا ہے۔ کیا اچھا ہوتا اگر وہ جانتے ۱ بیشک اللہ جانتا ہے اس چیز کو جس کی					
يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ مِنْ شَيْءٍ ۲ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۳۲					
يَدْعُونَ	مِنْ دُونِهِ	مِنْ شَيْءٍ ۲	وَ	هُوَ	الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۳۲
وہ عبادت کرتے ہیں	اس کے سوا	(جس) چیز (کی)	اور	وہی	عزت والا حکمت والا (ہے)
وہ اللہ کے سوا پوجا کرتے ہیں اور وہی عزت والا حکمت والا ہے ۱					
وَتِلْكَ اِلَّا مِثَالٌ نَّصْرٍ بُّهَا النَّاسُ ۳ وَمَا يَعْقِلُهَا ۴					
وَتِلْكَ	اِلَّا مِثَالٌ	نَّصْرٍ بُّهَا	لِلنَّاسِ ۳	وَ	مَا يَعْقِلُهَا ۴
اور	یہ	مثالیں (ہیں)	ہم بیان کرتے ہیں انہیں	لوگوں کے لیے	اور نہیں سمجھتے انہیں
اور یہ مثالیں ہیں جنہیں ہم لوگوں کے لیے بیان فرماتے ہیں اور انہیں علماء ہی					
اِلَّا الْعِلْمُونَ ۳۳ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۴					
اِلَّا	الْعِلْمُونَ ۳۳	خَلَقَ	اللّٰهُ	السَّمٰوٰتِ	وَالْاَرْضَ ۴
مگر	علم والے	پیدا کیا	اللہ (نے)	آسمانوں	اور زمین (کو)
سمجھتے ہیں ۱ اللہ نے آسمان اور زمین حق					
بِالْحَقِّ ۵ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۶					
بِالْحَقِّ	اِنَّ	فِيْ ذٰلِكَ	لَاٰيَةً	لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۶	(۱)
حق کے ساتھ	بیشک	اس میں	ضرور نشانی (ہے)	ایمان والوں کے لیے	
بنائے، بیشک اس میں ایمان والوں کیلئے نشانی ہے ۱					

(پچھلے سلسلے کا ماہر) نہیں رکھتے اور نہ ہی دنیا و آخرت میں انہیں کوئی فائدہ پہنچا سکتے ہیں۔

۱..... آسمان و زمین کی پیدائش پر غور و فکر کر کے اللہ تعالیٰ کی معرفت صرف مومن ہی حاصل کرتے ہیں اس لئے یہاں انہیں کا ذکر ہوا کہ اس میں مومنوں کیلئے نشانی ہے ورنہ عمومی طور پر یہ سب کے لئے نشانی ہے۔



## عنوانات

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
9	یاجوج ماجوج سے متعلق قوم کی درخواست		سولہواں پارہ
10	حضرت ذوالقرنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا جواب	3	حضرت خضر عَلَیْہِ السَّلَام کا جواب
10	مضبوط دیوار کی تعمیر اور یاجوج ماجوج کی بے بسی	3	حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی آخری گزارش
11	دیوار ٹوٹنے کا مخصوص وقت	3	گرتی دیوار سیدھی کرنے کا واقعہ اور حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا اعتراض
11	یاجوج ماجوج کا نکلنا اور صور میں پھونک ماری جانا	4	حضرت خضر عَلَیْہِ السَّلَام کا جدائی کا اعلان اور اپنے اعمال کی حکمتوں کا بیان
12	بروز قیامت جہنم کفار کے سامنے لائی جائے گی	4	کشتی توڑنے کی حکمت
12	کفار کی عملی حالت	4	لڑکے کو قتل کرنے کی حکمت
12	کفار کو ایک تنبیہ	5	دیوار سیدھی کرنے کی حکمت
12	سب سے زیادہ ناقص عمل والوں کی نشاندہی	5	حضرت ذوالقرنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے بارے میں
13	اعمال کفار کی بربادی اور ان کا وزن نہ ہونے کی خبر	6	کفار کے سوال کا جواب
14	کفار کی سزا جہنم ہونے کا سبب	6	حضرت ذوالقرنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی بادشاہت
14	باعمل مسلمانوں کا صلہ	7	حضرت ذوالقرنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا مغرب کی طرف سفر
14	کلمات الہی کی شان	7	حضرت ذوالقرنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو ایک قوم پر اختیار ملنا
15	حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی منفرد بشریت	7	ظالموں سے متعلق حضرت ذوالقرنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا فیصلہ
15	ملاقات الہی کا یقین رکھنے والوں کو نصیحت	8	باعمل مسلمانوں سے متعلق حضرت ذوالقرنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا فیصلہ
16	سُورَةُ مَرْيَمَہ	8	حضرت ذوالقرنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا مشرق کی طرف سفر اور ایک وحشی قوم کا سامنا
16	حضرت زکریا عَلَیْہِ السَّلَام پر رحمت الہی کا ذکر	9	علم الہی کی شان
16	حضرت زکریا عَلَیْہِ السَّلَام کا اولاد کے لئے دعا مانگنے کا انداز	9	حضرت ذوالقرنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا تیسرا سفر
17	حضرت زکریا عَلَیْہِ السَّلَام کی وارث کے لئے دعا	9	ایک قوم سے ملاقات
17	دعائے زکریا کی قبولیت اور حضرت یحییٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی بشارت		
18	فرزند عطا ہونے کے طریقہ سے متعلق سوال اور اس کا جواب		

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
26	عیسائیوں کے اختلاف کی طرف اشارہ اور کفار کے لئے وعید	18	حضرت زکریا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک درخواست اور اس کی قبولیت
26	قیامت سے ڈرانے کا حکم اور کفار کی غفلت و انکار	19	حضرت زکریا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوم کو اشارہ کر کے نماز کی تاکید
27	عظمت الہی	19	حضرت یحییٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک حکم اور آپ پر انعامات الہی کا بیان
27	حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تذکرہ اور ان کی شان	20	حضرت یحییٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اللہ تعالیٰ کا سلام
27	حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اپنے چچا کو تبلیغ	20	حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے واقعہ کی یاد دہانی
29	چچا کی طرف سے جواب	20	حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا پردہ کرنا اور حضرت جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بشری صورت میں آمد
29	چچا کو الوداعی سلام اور استغفار کا وعدہ	21	حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مثالی کردار
29	حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارادہ ہجرت	21	حضرت جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تشریف آوری کا مقصد
30	حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہجرت اور ان پر انعامات الہی	21	حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا استفسار اور حضرت جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جواب
30	حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تذکرہ اور ان کی عظمت و شان	21	حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ کی نشانی اور رحمت بنایا گیا
31	حضرت اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تذکرہ اور ان کی شان	22	حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حمل اور متعلقہ واقعات
32	حضرت ادریس علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تذکرہ اور ان کی عظمت و شان	23	بچہ دیکھ کر لوگوں کی حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ملامت
32	انبیاء کی شان اور آیات الہی سننے پر ان کا حال	24	حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بچے کی طرف اشارہ اور لوگوں کا اعتراض
33	بے نمازی اور نفسانی خواہشات کے شکار کی سزا	24	گود میں حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات
33	توبہ کرنے والوں کا صلہ	25	حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے متعلق حقیقی نظریہ اور قدرت الہی
34	جنت کے انعامات	26	حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے عبادت الہی کی دعوت
34	جنت کے وارث پر ہمیز گار لوگ ہیں		
34	فرشتوں کا نزول حکم الہی کے تابع ہے		
35	حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو صبر و عبادت کی تاکید		
35	مرنے کے بعد اٹھنے پر ایک کافر کا شبہ اور اسے جواب		

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
45	حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے واقعہ کی طرف اشارہ	36	قیامت کے دن کفار کا عبرتناک حال
45	آگ دیکھ کر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی اپنی زوجہ کو تسلی	36	پہلے صراط کا بیان اور اس پر گزرنے والوں کا حال
46	آگ کے پاس نبی نند اور ایک ادب کی تعلیم	37	آیات قرآنی سن کر کفار کا ایک اعتراض
46	رسالت کے لئے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا انتخاب	37	کفار کو جواب
46	عقیدہ توحید کی تعلیم اور عبادت و نماز کا حکم	38	اہل ایمان کی ہدایت میں اضافہ کی بشارت
47	قیامت آنے کی خبر اور یہ خبر دینے کی حکمت	39	ایک کافر کا دعویٰ، اس کا رد اور تنبیہ
47	قیامت سے متعلق امت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو تنبیہ	40	بتوں سے متعلق کفار کا باطل گمان اور اس کی تردید
47	حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سے عصا کے متعلق سوال اور ان کا جواب	40	کفار کے ساتھ معاملہ میں دستور الہی اور حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی
48	عصا میں پر ڈالنے کا حکم اور عصا کا سانپ بن جانا	41	بروز قیامت پر ہیز گاروں کا اکرام اور کفار کا حشر
48	روشن ہاتھ کا معجزہ اور اس کی ایک حکمت	41	شفاعت کرنے کے حق دار لوگ
49	سرکش فرعون کی طرف جانے کا حکم	41	اللہ تعالیٰ کی طرف اولاد کی نسبت کرنے والوں کا رد
49	شرح صدر اور کام میں آسانی کیلئے دعائے موسیٰ	42	قیامت کے دن حاضری کی نوعیت
49	زبان کی لکنت ختم ہونے کیلئے دعا	42	مقبول مومنین کی علامت
49	حضرت ہارون عَلَیْہِ السَّلَام کو اپنا وزیر بنانے کے لئے دعا	43	حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زبان پر قرآن آسان کرنے کی حکمت
50	حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی دعاؤں کی قبولیت	43	پچھلی قوموں کے انجام کی طرف اشارہ اور حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی
50	حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو احسان الہی کی یاد دہانی	44	<b>سُورَةُ طٰهٍ</b>
50	بچپن میں حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی حفاظت کا خدائی انتظام	44	حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی اور نزول قرآن کا ایک مقصد
51	حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو ان کی والدہ کی طرف لوٹانے کی خدائی تدبیر	44	قرآن خالق کائنات کا کلام ہے
52	قبیلے کے قتل کا واقعہ اور حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے امتحانات	44	صفت الہی اور عرش پر استواء
52	حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا خصوصی انتخاب	45	ساری کائنات کا مالک اللہ ہے
		45	علم الہی کی وسعت
		45	اللہ کی وحدانیت اور اسمائے حسنی کا بیان



صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
63	حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو بنی اسرائیل کے ساتھ ہجرت کا حکم اور تسلی	52	سرکش فرعون کی طرف جانے کا حکم اور نرمی کی تاکید
63	فرعون اور اس کی فوجوں کا تعاقب اور غرقابی	53	حضرت موسیٰ و ہارون عَلَیْہِمَا السَّلَام کی طرف سے ایک اندیشہ کا اظہار
63	فرعون گمراہ اور گمراہ گر تھا	53	فرعون کے پاس آمد اور بنی اسرائیل سے متعلق مطالبہ
64	بنی اسرائیل کو احسانات الہی کی یاد دہانی اور تنبیہ	54	عذاب الہی کے مستحق لوگوں کی طرف اشارہ
65	حصولِ تورات کے لیے جاتے وقت حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی جلدی اور اس کی وجہ	54	فرعون کا رب موسیٰ اور دیگر چیزوں کے متعلق سوال و جواب
65	قوم کی آزمائش اور سامری کے فساد کی خبر	55	اللہ تعالیٰ کے رب ہونے کے دلائل
65	حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی واپسی اور قوم پر عتاب	56	زمین سے پیدائش، اسی میں لوٹنا اور اسی سے دوبارہ نکلنا
66	قوم کی طرف سے معذرت	56	نشانیوں دیکھنے کے باوجود فرعون کا حال
67	قوم کی بیوقوفی کی طرف اشارہ	56	فرعون کی ایک سیاسی چال
67	فساد کے وقت حضرت ہارون عَلَیْہِ السَّلَام کی نصیحت اور قوم کا جواب	56	حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو مقابلے کا چیلنج
68	حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی حضرت ہارون عَلَیْہِ السَّلَام سے پوچھ گچھ	57	فرعون کے چیلنج کا فوری جواب
68	حضرت ہارون عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف سے معذرت	57	مقابلے کے لئے فرعون کی تیاری
68	حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی سامری سے باز پرس اور اس کا جواب	57	حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی جادو گروں کو نصیحت
69	سامری اور اس کے پیچھے کعبہ تھاک حشر	58	جادو گروں کا اختلاف اور خفیہ مشورہ
70	حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا بنی اسرائیل سے خطاب	58	مقابلے کی ابتداء سے متعلق جادو گروں کی گزارش
70	سابقہ امتوں کے واقعات بیان کرنے کی طرف اشارہ اور عظمتِ قرآن	59	جادو گروں کا کرتب
71	قرآن سے منہ پھیرنے والوں کا انجام	59	حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا خوفزدہ ہونا
71	قیامت کی ہولناکیاں	59	حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو تسلی اور غلبہ کی بشارت
73	قیامت کے دن شفاعت کون کر سکے گا؟	60	جادو گروں کا سجدہ اور اعلانِ ایمان
		60	جادو گروں کو فرعون کی سخت دھمکی
		61	جادو گروں کا جرأت مندانہ جواب
		62	مجرموں کا انجام
		62	باعمل مسلمانوں کا صلہ

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
	ستر ہواں پارہ	73	علم الہی کی شان
83	سُورَةُ الْأَنْبِيَاءِ	73	بروزِ قیامت لوگوں کا ایک حال اور مشرکوں کی نامرادی
83	قرب قیامت اور لوگوں کی حالت	74	نیک اعمال کی قبولیت ایمان کے ساتھ مشروط ہے
83	نصیحت پر منکروں کا طرزِ عمل	74	قرآن میں وعیدیں بیان کئے جانے کا مقصد
83	کفارِ قریش کے خفیہ مشورے کی خبر	74	نزولِ قرآن کے وقت ایک عمل سے بچنے اور علم
84	علم الہی کی شان	74	میں اضافے کی دعا مانگنے کی ہدایت
84	کفار کے اعتراضات اور نشانی کا مطالبہ	75	حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا شجر ممنوعہ کے پاس
85	کفار کے ایمان نہ لانے پر حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی	75	جانا قصد انہیں تھا
85	بشریت اور نبوت منافی نہیں	75	حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ابلیس کا واقعہ
85	اہل علم کی طرف رجوع کا حکم	77	حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی توبہ کی قبولیت
85	انبیاء کے بشری اوصاف پر اعتراض کا جواب	77	حضرت آدم و حوا کی جنت سے تشریف آوری اور
85	اہل ایمان اور منکرین سے متعلق وعدہ الہی کی صداقت	77	انسانوں کو تنبیہ
86	قرآن مجید کا ایک عظیم فائدہ اور تنبیہ	78	یاد الہی سے منہ پھیرنے کا نقصان
86	گزشتہ قوموں کی تباہی کی طرف اشارہ اور ایک قوم کا عبرتناک انجام	78	قیامت کے دن اندھا ٹھٹھنے والے کی عرض اور اسے
		79	جواب
87	زمین و آسمان وغیرہ کی تخلیق	79	کفار مکہ کی غفلت کا حال
87	اللہ بیوی اور اولاد سے پاک ہے	79	اس امت سے عذابِ عام مؤخر کئے جانے کی وجہ
87	باطل کو مٹانے کا طریقہ الہی اور کفار کے لئے وعید	80	صبر و نماز کی تاکید اور اوقاتِ نماز کی تعلیم
88	اللہ تعالیٰ کی شانِ مالکیت اور فرشتوں کا حال	80	مالداروں کو تعجب کی نظر سے نہ دیکھنے کی ہدایت
88	زمین و آسمان کا رب ایک ہی ہے	80	اور جنتی نعمتوں کا حال
89	اللہ کسی کو جواب دہ نہیں	81	خود نماز پر ثابت قدم رہنے اور اہل خانہ کو نماز کا
89	باطل دعویٰ پر مشرکین سے دلیل کا مطالبہ	81	حکم دینے کی تاکید
90	وحی کا بنیادی ترین پیغام	81	کفار کی طرف سے نشانی کا مطالبہ اور انہیں جواب
90	فرشتوں کی شان اور اطاعت الہی	82	رسول بھیجنے سے پہلے عذاب نازل نہ کرنے کی حکمت
		82	مسلمانوں پر حوادث کے منتظر کفار کو جواب

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
101	حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عوام کے سامنے پیش کرنے کی رائے	91	فرشتے بھی شفاعت کریں گے
		91	خدائی کا دعویٰ کرنے والے کا انجام
101	حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے استفسار اور آپ کا جواب	91	قدرت و وحدانیت کے آسمانی اور زمینی دلائل
		93	وفات رسول کے منتظر کفار کو تنبیہ
101	قوم کا اپنے دل میں اعتراف حقیقت	93	موت اور آزمائش کا بیان
102	حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوم کو سرزنش	93	حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم سے متعلق کفار کا حال
102	حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جلانے کی تجویز	94	نزول عذاب کی جلدی کرنے والوں کو جواب
103	آگ کو حکم الہی	94	کفار کی جلد بازی اور نزول عذاب کے وقت کفار کا حال
103	قوم کی سازش کی ناکامی	95	کفار کے مذاق اڑانے پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کو تسلی
103	حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہجرت		
103	حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عطاء اولاد	95	جلد باز کفار سے ایک سوال اور ان کا حال
103	حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کی اولاد پر انعام الہی	96	کفار کے خیالی معبودوں کا حال
		96	کفار کے تکبر و اعراض کا اصل سبب اور غلبہ اسلام کے آثار
104	حضرت لوط علیہ الصلوٰۃ والسلام پر انعام الہی		
105	حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام پر احسان الہی	97	حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کا منصب انذار اور انہیں تسلی
105	حضرت داؤد و سلیمان علیہما الصلوٰۃ والسلام کے ایک مقدمہ کی طرف اشارہ	97	عذاب الہی کا ایک جھوٹا بھی قابل برداشت نہیں
106	حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام پر انعام الہی	97	بروز قیامت عدل و انصاف کا ظہور
106	حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جنگی لباس بنانے کی تعلیم	98	حضرت موسیٰ و ہارون علیہما الصلوٰۃ والسلام پر عطاء الہی
107	حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے ہوا اور جنوں کی تسخیر	98	متقین کے دو اوصاف
		98	عظمت قرآن کا بیان اور منکرین قرآن کو تنبیہ
107	حضرت ایوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا اور اس کی قبولیت	98	رشد و ہدایت میں حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مقام
108	تین انبیاء کا تذکرہ اور ان پر انعام الہی	99	حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قوم اور چچا سے مناظرہ
109	حضرت یونس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک عمل کی طرف اشارہ اور دعا کی قبولیت	100	بت شکنی کا عزم ابراہیمی اور اس پر عمل
		100	بتوں کا حشر و کچھ کر قوم کا اظہار غضب
109	حضرت زکریا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا اور اس کی قبولیت	100	بت شکن کی تعیین پر کلام



صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
118	ایک جھگڑا لو کا فر کا حال	110	انبیاء علیہم السلام کا عملی کردار
118	اتباع شیطان کا نقصان	110	حضرت مریم کی پاکدامنی اور قدرت الہی کی نشانی
119	تحلیقی انسانی کے مراحل کا بیان اور وقوع قیامت پر استدلال	111	سچا دین صرف اسلام ہے
121	عظمت و شان الہی	111	دین میں تفریق کرنے والوں کو تنبیہ
121	قیامت آنے کی خبر	111	نیک اعمال کی قبولیت صحیح عقائد پر موقوف ہے
121	صفات الہی کے بارے میں علم کے بغیر بحث کرنے والوں کا حال اور انجام	112	ہلاکت کے بعد دنیا میں واپسی نہ ہوگی
122	عذاب الہی برے اعمال کا بدلہ ہے	112	یاجوج ماجوج کے خروج کی طرف اشارہ
122	متذبذب لوگوں کا کردار اور اس کا نقصان	112	قیامت کی ہولناکی دیکھ کر کفار کا حال
123	بتوں کو پوجنا گمراہی ہے	113	بت اور ان کے پجاری جہنم کا ایندھن ہیں
123	بتوں کی پوجا نقصان دہ ہے	113	بتوں کے معبود نہ ہونے پر ایک دلیل
124	باعمل مومنین کے لئے بشارت	113	جہنم میں کفار کا دردناک حال
124	حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کیلئے مدد الہی کی بشارت	113	ایمان والوں کے لئے بشارتیں
125	نزول قرآن اور ہدایت کا ذکر	114	فنا ہونے کے بعد دوبارہ پیدائش
125	مسلمانوں اور کفار میں حقیقی فیصلہ قیامت کے دن ہوگا	114	زمین کے وارث نیک لوگ ہوں گے
126	کائنات کی ہر چیز اللہ کو سجدہ کرتی ہے	115	قرآن مجید کی ایک عظمت
126	جسے اللہ ذلیل کر دے وہ عزت نہیں پاسکتا	115	حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شان رحمت
127	دین و صفات الہی کے بارے میں جھگڑنے والے کفار کا انجام	115	کفار کو قبول اسلام کی دعوت دینے کی ہدایت
128	باعمل مسلمانوں کے اچھے انجام کی تفصیل	116	قبول اسلام سے انکار پر اعلان جنگ کا حکم
129	کفار کے ایک خاص گروہ کے لئے وعید	116	عذاب و قیامت کے علم ذاتی کی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے نفی
129	بیت اللہ کو پاک رکھنے کا حکم	116	علم الہی کی شان
130	حج کیلئے اعلان عام کرنے کا حکم	117	عذاب میں تاخیر آزمائش اور مہلت ہو سکتی ہے
130	حج کے دنیاوی فوائد و برکات	117	منکرین سے متعلق فیصلے کی دعاء
			<b>سُورَةُ الْحَجِّ</b>
			اللہ سے ڈرنے کا حکم اور قیامت کی ہولناکیاں

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
143	اہل ایمان کو ثابت قدمی کی بشارت	131	حج کے آخری مراسم
143	قرآن کے معاملے میں کفار کے شک کا حال	131	حرمت الہیہ کی تعظیم کی ہدایت
143	قیامت کے دن عظمت الہی اور مومن و کافر کا انجام	131	حلال چوپایوں کا اجمالی بیان
144	مہاجر و شہداء کی فضیلت	132	بتوں اور جھوٹی بات سے اجتناب کا حکم
145	مظلوم کی امداد الہی	132	مشرکوں کی ایک مثال
145	وعدہ نصرت کی تائید پر دلائل	132	شعائر اللہ کی تعظیم دلوں کا تقویٰ ہے
146	قدرت الہی کے دلائل	133	چوپایوں میں بہت سے فوائد ہیں
148	شریعت کی پیروی لازم ہے اور نیکی کی دعوت کا حکم	133	قربانی ایک قدیم طریقہ عبادت ہے
149	جھگڑنے والوں سے متعلق ایک ہدایت	133	معبود صرف ایک ہے
149	حق و باطل کا حقیقی فیصلہ قیامت کے دن ہو گا	133	عاجزی والوں کے لئے بشارت اور ان کے اوصاف
149	علم الہی کی شان	134	قربانی کی عظمت اور گوشت کا مصرف
150	بتوں کے خدا ہونے پر کوئی دلیل نہیں	135	قربانی میں اخلاص کی شرط
150	تلاوت قرآن پر کافروں کی حالت اور انہیں تنبیہ	136	اہل ایمان کے لئے بشارت اور اللہ تعالیٰ کے ناپسندیدہ لوگ
151	بتوں کی بے بسی کا بیان	136	جہاد کی اجازت اور مدد الہی کا وعدہ
152	مشرکوں نے اللہ تعالیٰ کی کساحقہ قدر نہیں کی	136	مسلمانوں کی مظلومیت اور اجازت جہاد کی حکمت کا بیان
152	انسانوں اور فرشتوں میں سے رسولوں کا انتخاب	137	دین الہی کے مددگاروں کو بشارت
153	اللہ تعالیٰ کی عظمت و شان	137	حکمرانوں کی بنیادی ذمہ داریاں
153	اہل ایمان کو متعدد عبادتوں کا حکم	138	سابقہ قوموں کے احوال و انجام کا بیان
	اٹھارہواں پارہ	139	دل کا اندھا پن
155	سُورَةُ الْاٰنْشُورِ	140	کفار کے مطالبہ عذاب پر جواب
155	فلاح پانے والے مومنوں کی سات صفات	140	حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا منصبِ انداز اور مومن و کافر کا انجام
156	فردوس کی وراثت کے حقدار	141	شیطانوں کی فتنہ انگیزی کی طرف اشارہ
157	انسانی پیدائش کے مراحل کا بیان	142	شیطانوں کو فتنہ انگیزی کا موقع دینے کی دو حکمتیں
157	موت اور قیامت کے دن اٹھنے کی خبر		
158	آسمانوں کی تخلیق کا بیان		

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
168	حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اور ان کی والدہ کا اجمالی واقعہ	158	پانی کی نعمت اور قدرت الہی
168	رزق حلال اور نیک اعمال سے متعلق تمام رسولوں کو مشترکہ ہدایت	158	کھجور و انگور کے باغات اور ان کے منافع
		159	درخت زیتون کی تخلیق اور اس کے منافع
168	تمام انبیاء کا اصل دین ایک ہی تھا	159	چوپایوں کے منافع سے قدرت الہی پر استدلال
169	دین سے متعلق اُمّتوں کا رویہ	159	حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام کی قوم کو تبلیغ
169	حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی	160	کافر سرداروں کے حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام پر اعتراضات
169	کفار پر نعمتوں کی بہتات رضائے الہی کی دلیل نہیں		
169	کامل ایمان والوں کی 5 صفات	161	حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام کی دعا
170	ایمان والوں کو ایک بشارت	161	کشتی کی تیاری کا حکم اور دیگر ہدایات
171	کافروں کی قرآن مجید سے غفلت	163	قوم نوح کی ہلاکت نشانِ عبرت ہے
171	مبتلائے عذاب کفار کی فریاد	163	قوم عاد کی طرف اشارہ
171	فریاد کفار کا جواب	163	حضرت ہود عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف اشارہ
172	اتباع حق سے اعراض کرنے پر کفار مکہ کو زجر و ملامت	163	کافر سرداروں کے شبہات
172	انکار رسالت میں کفار کی بہت دھرمی	164	کفار کا نبی کی اطاعت میں اپنی ناکامی سمجھنا
172	حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف نسبت جنون کی تردید	164	کفار کا مرنے کے بعد اٹھنے پر اظہارِ تعجب اور اسے بعید سمجھنا
173	قرآن خواہشات کفار کے تابع نہیں	165	کافروں کا صرف دنیا کو سب کچھ سمجھنا
173	حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا کمالِ اخلاص	165	کافروں کا حضرت ہود عَلَیْہِ السَّلَام پر اعتراض
174	صراطِ مستقیم کے داعی	165	حضرت ہود عَلَیْہِ السَّلَام کی دعا اور انہیں جواب
174	سیدھی راہ سے کنارہ کش لوگ	166	قوم ہود کی ہلاکت
174	مصیبت ٹٹنے کے بعد کفار مکہ کا عناد و سرکشی	166	مزید قوموں کی ہلاکت اور رسولوں کا اجمالی تذکرہ
174	مصیبت کے موقع پر کفار کی اطاعت الہی سے روگردانی	167	حضرت موسیٰ و ہارون عَلَیْہِمَا السَّلَام کا فرعون کی طرف جانا اور فرعون کی تکبر
175	مبتلائے عذاب کفار کی ناامیدی		
175	اعضاء کی نعمتیں اور مخلوق کی ناشکری	167	فرعون کی تکبر کا تذکرہ اور جہنم
175	وقوع قیامت کی طرف اشارہ	167	حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اور ان کی قوم پر انعام الہی



صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
186	سورہ نور کی اہمیت	175	قدرت الہی کی نشانیاں
186	غیر شادی شدہ زانی کی شرعی سزا	176	انکار قیامت میں کفار مکہ کا حال
186	شرعی سزا کے نفاذ میں نرمی کی ممانعت	176	کفار مکہ کا فکری تضاد، انہیں تنبیہ اور حقیقت حال کا بیان
187	نفاذ سزا سے متعلق مزید ہدایت	178	اللہ تعالیٰ اولاد اور شریک سے پاک ہے
187	نکاح کے معاملے میں بدکاروں کا حال	178	عظمت و شان الہی
187	پاکدامن مرد عورت پر تہمت زنا کی شرعی سزا	179	حضور ﷺ کی عاجزی اور اظہار بندگی
188	بہتان تراشوں کو سچی توبہ قبول ہونے کی بشارت	179	نزول عذاب پر قدرت الہی
188	بیویوں پر تہمت زنا سے متعلق شرعی احکام	179	برائی کو بھلائی سے دور کرنے کی تعلیم
190	تہمت لگانے والوں کو ایک تنبیہ	179	شیطان کے وسوسوں اور اس کی رسائی سے پناہ مانگنے کی دعا
190	واقعہ اُفک کی طرف اشارہ اور اس میں خیر کا پہلو		
190	بانی فتنہ کی طرف اشارہ	180	موت کے وقت کافر کا سوال اور اسے جواب
191	واقعہ اُفک کے موقع پر مسلمانوں کو ایک ادب کی تعلیم	180	کافر کے سوال کی حیثیت اور دنیا میں واپسی سے مانع
191	زنا کے ثبوت کے لئے چار گواہوں کا مطالبہ	181	بروز قیامت نسی تعلقات کا اختتام اور نفسی نفسی کا عالم
191	بہتان لگانے والوں کو تنبیہ	181	بھاری اور ہلکے پلڑے والوں کا حال
192	اُم المؤمنین پر لگائی جانے والی تہمت کی سنگینی	182	عذاب کفار کی کیفیت اور انہیں ڈانٹ ڈپٹ
192	بہتان تراشوں کا رد نہ کرنے پر تنبیہ	182	جہنم میں کفار کا قرار و فریاد
193	مسلمانوں کو آئندہ بہتان تراشی سے بچنے کی تاکید	183	فریاد کفار کا جواب
193	اشاعت فاحشہ میں ملوث افراد کو وعید عذاب	183	نیک بندوں کا مذاق اڑانے کا انجام
194	مسلمانوں پر اللہ تعالیٰ کا فضل و رحمت	183	نیک بندوں کے صبر کا صلہ
194	اتباع شیطان سے بچنے کی تاکید	184	دنیا میں رہنے کی مدت سے متعلق کفار سے مکالمہ
194	گناہ کی گندگی سے پاک کرنا اللہ تعالیٰ کا فضل ہے	184	لوگوں کو بے مقصد پیدا نہیں کیا گیا
195	مالداروں کو غریبوں کی معاونت جاری رکھنے اور عفو و درگزر کی تاکید	185	عظمت و شان الہی
		185	غیر اللہ کے عبادت گزاروں کا انجام
196	تہمت لگانے کی سزا	185	معفرت و رحمت کی دعا
196	قیامت میں اعضاء کی گواہی	186	سُورَةُ الْاٰلِ اِمْرَانٍ

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
211	اطاعتِ رسول میں منافقوں کا حال	197	گندگی اور پاکیزگی کا اپنی اپنی جنس کی طرف رجحان
211	حکیم رسول سے متعلق منافقوں کا حال	197	حضرت عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی براءت کا اعلان
212	منافقوں کے اعراض کی قباحت	197	دوسروں کے گھروں میں جانے کے آداب اور احکام
212	حکیم رسول سے متعلق مسلمانوں کو ہدایت	199	مسلمان مردوں کو نگاہیں نیچی رکھنے اور شر مگاہوں کی حفاظت کا حکم
213	اطاعتِ رسول اور خوفِ خدا کا فائدہ	199	عورتوں کے پردے سے متعلق احکام
213	قول کو عمل سے سچا کر کے دکھانا چاہیے	201	تمام مسلمانوں کو توبہ کی ہدایت
214	اطاعتِ رسول کا فائدہ اور عدم اطاعت کا نقصان	201	کنوارے مرد و عورت کا نکاح کرنے کی ہدایت اور برکتِ نکاح
214	مسلمانوں سے زمین میں خلافت کا وعدہ	202	نکاح کی استطاعت نہ رکھنے پر پاکدامنی کی تاکید
216	نماز، زکوٰۃ، اطاعتِ رسول کا حکم اور اس کا صلہ	202	غلاموں کو مکاتب بنانے سے متعلق ہدایات
216	کفار کا حال اور انجام	203	کنیزوں کو بدکاری پر مجبور کرنے کی ممانعت
216	تین اوقات میں اجازت لے کر گھر میں داخلے کی تاکید	203	قرآن مجید کے تین اوصاف
218	بالغ ہونے پر لڑکوں کو بھی اجازت لے کر داخلے کا حکم	204	اللہ تعالیٰ کے نور کی مثال
219	بوڑھی عورتوں کے پردے سے متعلق احکام	205	بندگانِ خدا کے چند ظاہری و باطنی اوصاف
219	دوسروں کے ہاں کھانا کھانے سے متعلق احکام	206	نیک کاموں میں مشغولیت کا مقصد
221	بارگاہِ رسالت کے آداب	206	کفار کے ظاہری اچھے اعمال کی مثال
222	حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو پکارنے سے متعلق ایک ہدایت اور مخالفین کو تنبیہ	207	کفار کے برے اعمال کی مثال
223	عظمت و شانِ الہی کا بیان	207	نورِ قرآن سے ہدایت و توفیقِ الہی پر موقوف ہے
224	سُورَةُ الْفُرْقَانِ	208	کائنات کی ہر چیز مشغولِ تسبیح ہے
224	نزولِ قرآن اور رسالتِ عامہ کا بیان	208	زمین و آسمان کا حقیقی بادشاہ اللہ ہے
224	اللہ تعالیٰ کی پانچ صفات	208	آسمانوں میں قدرتِ الہی کے مظاہر
225	کفار کے باطل معبودوں کا حال	210	دن اور رات کی تبدیلی میں قدرتِ الہی کی دلیل
225	قرآن مجید پر کفارِ قریش کے اعتراضات	210	جانوروں کی تخلیق اور احوال میں قدرتِ الہی کے دلائل
226	کفار کے اعتراضات کا جواب	210	نزولِ قرآن اور عطائے ہدایت کا بیان
227	حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کفار کے چند اعتراضات		

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
237	حضرت موسیٰ علیہ السلام اور قوم فرعون کا اجمالی واقعہ	228	اعتراض کرنے والوں کی حواس باختگی اور گمراہی
238	قوم نوح پر عذاب الہی	228	مال دنیا نہ ہونے پر کفار کے اعتراض کا جواب
238	گزشتہ قوموں کی تباہی کی طرف اشارہ	228	کفار کے اعتراض کی وجہ اور منکرین قیامت کا عذاب
239	عذاب الہی کے آثار سے کفار مکہ کا عبرت نہ پکڑنا اور اس کا سبب	229	کفار کو دیکھ کر جہنم کا جوش مارنا اور چنگھاڑنا
239	کفار مکہ کا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مذاق اڑانا	229	کفار کا جہنم میں موت مانگنا اور انہیں جواب
239	کفار مکہ کی ہٹ دھرمی اور انہیں تنبیہ	230	جنت بہتر ہے یا عذاب جہنم
240	قبول ہدایت میں ایک رکاوٹ ”نفسانی خواہشات کی پیروی“	230	جنتیوں کے ساتھ وعدہ الہی
240	چوپایوں سے بدتر لوگ	230	باطل معبودوں کا اپنے پیجاویوں کو جھٹلانا
241	قدرت الہی کے آثار پر غور کی ہدایت	231	کفار کو ان کے معبودوں کے جھٹلانے اور ان کی مدد نہ ہونے کی خبر
241	رات اور دن میں قدرت الہی کی نشانیاں	232	بشری اوصاف رسالت کے منافی نہیں
242	بارش میں قدرت الہی کی نشانیاں	232	لوگ ایک دوسرے کے لئے آزمائش ہیں
242	نعت الہی اور اس کی ناشکری		<b>انیسواں پارہ</b>
243	حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رسالت عامہ اور جہاد کبیر کا حکم	233	کفار مکہ کے تکبر و سرکشی کا بیان اور اس کا جواب
243	سمندر میں قدرت الہی کی نشانیاں	233	کفار کے اعمال قیامت میں برباد ہیں
243	قدرت الہی کے دو نشان تخلیق انسانی اور رشتے	234	بروز قیامت جنتیوں پر انعامات
244	بتوں کی پوجا پر مشرکین کی مذمت	234	بروز قیامت آسمانوں کا پھٹنا اور فرشتوں کا ظہور
244	حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے منصب کا بیان	234	رحمن کی بادشاہی کا ظہور کامل اور کفار پر سخت دن
244	حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بے لوث تبلیغ	235	قیامت کی حسرتوں اور بری صحبت کے انجام کا بیان
245	توکل اور تسبیح و تحمید کا حکم	235	قرآن مجید سے متعلق کفار کا رویہ
245	اللہ تعالیٰ کی چند صفات	236	حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تسلی
246	کفار کا سجدے سے انکار اور نفرت میں اضافہ	236	یکبارگی قرآن نازل نہ ہونے کی ایک حکمت
246	قدرت الہی کی آفاقی نشانیاں اور ان سے فائدہ اٹھانے والے لوگ	237	معترض کفار سے متعلق حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تسلی
		237	گمراہوں کا حشر اور ان کا ٹھکانہ



صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
257	حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جواب	247	مقرب بندوں کے اوصاف
257	فرعون کا درباریوں سے اظہارِ تعجب	247	بندگانِ رحمن کی خلوقی زندگی کا حال
257	حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حادثہ وفاتی چیزوں سے استدلال	248	خرچ میں اعتدال
257	فرعون کی گستاخی	248	شرک اور دیگر گناہوں سے اجتناب
258	قدرتِ الہی کے آثار سے استدلال کی دعوت	248	شرک اور دیگر گناہوں کی سزا کا بیان
258	فرعون کی دھمکی اور حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جواب	249	سچی توبہ کے اثرات اور تائبین کو بشارت
258	فرعون کی طرف سے نشانی کا مطالبہ	250	جھوٹی گواہی اور لغویات سے احتراز
258	حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اظہارِ معجزات	250	نصیحت سننے میں بندگانِ رحمن کا حال
259	فرعون کی سیاسی چال بازی اور سرداروں سے مشورہ	250	اپنے اور اہل و عیال سے متعلق دعا
259	سرداروں کا جواب	251	بندگانِ رحمن کی جزا کا بیان
259	فرعون کی حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مقابلہ کی تیاری	251	منکرینِ توحید کو تنبیہ اور وعید
260	فرعون کی حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مقابلہ کی تیاری	252	سُورَةُ الشُّعَرَاءِ
260	فرعون کی طرف سے جادو گروں کی حوصلہ افزائی	252	آیاتِ قرآنی کی عظمت
261	حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور جادو گروں میں مقابلہ کی ابتداء	252	حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کو دل نواز تسلی
261	حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عصا کا کمال	253	حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کے مخالفین کو تہدید
261	جادو گروں کا سجدہ اور اعلانِ ایمان	253	کفارِ مکہ کی سرکشی اور انہیں تنبیہ
262	فرعون کی جادو گروں کو دھمکی	253	قدرتِ الہی کی زمینی نشانیوں کی طرف اشارہ
262	جادو گروں کی قوتِ ایمانی اور ایمان افروز جواب	254	اوصافِ باری تعالیٰ
263	حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہجرت کا حکم	254	حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حکمِ الہی
263	فرعون کا تعاقب کرنا	254	حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہِ الہی میں معروضات
264	فرعون کی حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہجرت کا حکم	255	حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تسلی اور چند ہدایات
264	بنی اسرائیل کو تشویش اور حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تسلی	255	فرعون کا اپنے احسان گوانا
264	فرعون کا ربِّ العالمین سے متعلق سوال	256	حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جواب
		256	فرعون کے احسان جتانے کا جواب
		257	فرعون کا ربِّ العالمین سے متعلق سوال

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
275	قوم کو انعامات البیہ کی یاد دہانی اور عذاب الہی سے ڈرانا	265	نصرت الہی اور معجزہ موسیٰ کا اظہار
276	قوم کا جواب	265	بنی اسرائیل کی نجات اور فرعونیوں کا انجام
276	قوم عادی کی ہلاکت	265	قدرت الہی کی نشانی اور فرعونیوں کا حال
276	اللہ تعالیٰ کی عظمت و شان	265	عظمت باری تعالیٰ
277	حضرت صالح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوم کو تبلیغ	266	حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا چچا اور قوم سے سوال و جواب
277	حضرت صالح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوم کو نصیحت		
278	فسادیوں کی اطاعت نہ کرنے کی تلقین	267	حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوم کو دعوت غور و فکر
278	قوم کا جواب	267	حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بتوں سے اعلان براءت
279	اوٹنی سے متعلق قوم کو ہدایت اور تنبیہ	267	حقیقی رب تعالیٰ کے اوصاف کا بیان
279	قوم کا اوٹنی کے پاؤں کی رگیں کاٹنا اور ان پر نزول عذاب	268	حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعائیں
280	عظمت و شان الہی	269	احوال قیامت کا بیان
280	حضرت لوط علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوم کو مخلصانہ تبلیغ	270	جہنم میں گر اہوں کا باہمی جھگڑا
281	مردوں سے بد فعلی کرنے پر قوم کو سخت تہدید	271	قوم ابراہیم کا واقعہ عبرت کی نشانی ہے
281	قوم کی حضرت لوط علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دھمکی اور آپ کا جواب	271	حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوم کو تبلیغ
281	حضرت لوط علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا اور اس کی قبولیت	272	قوم کا متکبرانہ جواب
282	قوم لوط پر عذاب الہی	272	حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قوم کو جواب
282	قوم لوط کی تباہی نشان عبرت ہے	272	قوم کی حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دھمکی
282	عظمت و شان الہی	273	حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا
283	حضرت شعیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اپنی قوم کو مخلصانہ تبلیغ	273	حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مع اہل ایمان نجات اور کفار کی ہلاکت
283	ناپ تول پورا کرنے اور اس میں کمی نہ کرنے کی ہدایت		
284	قوم کا گستاخانہ جواب	273	قوم نوح کا واقعہ عبرت کی نشانی ہے
284	قوم کی طرف سے نزول عذاب کا مطالبہ اور انہیں جواب	274	دوا و صاف باری تعالیٰ
285	قوم شعیب کا جھٹلانا اور ان پر عذاب الہی	274	حضرت ہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوم کو تبلیغ
285	قوم شعیب کا واقعہ عبرت کی نشانی ہے	275	برے اعمال پر قوم کو تنبیہ، خوف خدا اور اپنی اطاعت کی تلقین
285	اللہ تعالیٰ کی عظمت و شان		

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
295	معجزات موسیٰ کے انکار کا اصل سبب	285	قرآن مجید کا تعارف
296	حضرت داؤد و سلیمان عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو عطاءِ علم اور ان کی حمد الہی	286	نبی کریم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی صداقت کی ایک دلیل
296	حضرت سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر فضل الہی	286	انکارِ قرآن میں کفارِ مکہ کا حال
296	حضرت سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے لشکر	286	ازلی کفار کا حال
297	ملکہ کا دوسری چیونٹیوں کو حکم	287	کفارِ مکہ کو وعیدِ عذاب
297	چیونٹی کی بات سن کر حضرت سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی مسکراہٹ اور دعا	287	نزولِ عذاب کی جلدی مچانے والوں کو تنبیہ
298	ہدہد کو غیر حاضر پاکر اسے سزا دینے کا ارادہ	288	نزولِ عذاب کا سبب اور اس کا مقصد
298	ہدہد کی دربارِ سلیمان میں حاضری اور ملکِ سبا کی خبر	288	قرآن پر شیاطین کو دسترس نہیں
300	حضرت سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا ملکِ سبا کی ملکہ کو خط	288	غیر اللہ کی عبادت پر نزولِ عذاب کی وعید
301	ملکہ کا سرداروں کے سامنے خط پڑھنا	289	قریبی رشتہ داروں کو ڈرسانے کا حکم
301	ملکہ کا سرداروں سے مشورے کا مطالبہ	289	اہل ایمان پر شفقت و رحمت کی تاکید
302	سرداروں کی رائے اور ملکہ کا جواب	289	نافرمانوں سے بیزاری کے اظہار کا حکم
302	ملکہ کی طرف سے بارگاہِ سلیمان میں تحائف کی روانگی	289	اللہ پر بھروسہ کرنے کی تعلیم اور شانِ الہی
303	قاصد کو حضرت سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا جواب	290	شیاطین کس پر اترتے ہیں؟
304	تحتِ بلقیس دربارِ سلیمان میں لانے کا واقعہ اور ولی کی کرامت	290	شاعروں کا حال
306	تحت میں تبدیلی کے ذریعے ملکہ کی آزمائش	290	مسلمان شاعروں کے اچھے کلام مذموم نہیں
306	ملکہ کی فراست	291	سُورَةُ النَّازِعَاتِ
306	ملکہ پہلے مشرکہ تھی	291	اوصافِ قرآن
307	ملکہ کی بارگاہِ سلیمان میں حاضری اور قبولِ اسلام	292	کامل ایمان والوں کے تین اوصاف
308	حضرت صالح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم کو تبلیغ اور قوم کا حال	292	آخرت پر ایمان نہ لانے والوں کا حال و انجام
308	حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو عطاءِ معجزات	292	حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بارگاہِ الہی سے تعلیمِ قرآن
308	نزولِ عذاب کے مطالبے پر قوم کو نصیحت	293	حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اپنی زوجہ کو تسلی
		293	کوہِ طور پر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو ندائے الہی
		294	حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو عطاءِ معجزات
		295	فرعونیوں کا معجزات کو جادو قرار دینا



صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
318	علم الہی کی شان	308	قوم کو بدشگونی لینے پر حضرت صالح علیہ السلام کی نصیحت
318	لوح محفوظ کی عظمت	309	9 فساد یوں کا ناپاک ارادہ
318	قرآن میں بنی اسرائیل کے اختلافی امور کی حقیقت کا بیان	310	فسادیوں کی سازش اور اللہ تعالیٰ کی خفیہ تدبیر
318	قرآن مومنین کے لئے ہدایت و رحمت ہے	310	فسادیوں کی سازش کا انجام
319	یہودیوں کی مخالفت پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تسلی	310	ہلاکت کے بعد قوم صالح کے گھروں کا حال
319	آزلی کافر نصیحت سے فائدہ نہیں اٹھاتے	310	اہل ایمان کی نجات
319	آزلی گمراہ کو کوئی ہدایت نہیں دے سکتا	311	حضرت لوط علیہ السلام کا قوم کو بد فعلی پر سخت تنبیہ کرنا
320	قرب قیامت میں دابۃ الارض نکالنے کی خبر	311	قوم لوط کا جاہلانہ جواب
320	بروزِ حشر کفار پر زجر و توبیخ	312	قوم لوط پر پتھر برسا کر عذاب الہی
321	راتِ دن کے منافع قدرتِ الہی کی نشانیاں ہیں	312	حمدِ الہی اور چپے ہوئے بندوں پر سلام کی تاکید
321	صور پھونکنے کے بعد مخلوق کی گھبراہٹ	312	بیسواں پارہ
322	صور پھونکنے کے وقت پہاڑوں کا حال	313	آسمان و زمین کی تخلیق اور ان کی نعمتوں سے توحید پر استدلال
322	نیک اعمال پر بشارت	313	زمین کی خصوصیات توحید کی دلیل ہیں
323	مشرکین کا انجام	313	مجبور و لاچار کی فریاد رسی اللہ ہی کرتا ہے
323	حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیئے گئے چند احکامات	314	بحر و بر میں مشکلات سے اللہ ہی نجات دیتا ہے
325	سُورَةُ الْقَصَصِ	314	مخلوق کی ابتداء و اعادہ اور روزی دینے سے توحید پر استدلال
325	عظمتِ قرآن	315	ذاتی علم غیب اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے
325	حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کا واقعہ	316	آخرت سے متعلق علم کفار کا حال
325	فرعون متکبر، ظالم اور فسادی تھا	316	دوبارہ زندہ کئے جانے پر کفار مکہ کا اعتراض
326	بنی اسرائیل کو پیشوائی اور اقتدار دینے کا ارادہ الہی	317	کفار مکہ کو تنبیہ اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تسلی
327	حفاظتِ موسیٰ کے لئے خدا کی انتظام	317	کفار کا سوال اور انہیں جواب
327	حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شادی محلِ آمد اور تقدیر الہی	317	اللہ تعالیٰ کی شانِ فضل اور لوگوں کی ناشکری
328	فرعون سے اس کی بیوی کا کلام		

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
338	حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا مصر کی طرف سفر اور جانب طور آگ کا مشاہدہ	328	حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی والدہ کی بیکراری اور انعام الہی
339	کوہ طور پر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سے کلام الہی	329	والدہ کی بیٹی کو تاکید
339	عصائے موسیٰ کے سانپ بننے کا معجزہ اور ابتدائی مشاہدے کا اثر	329	حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی بہن کا فرعونوں کو مشورہ
339	روشن ہاتھ کا معجزہ اور خوف کی دوری	329	حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی والدہ کے پاس واپسی اور اس کی حکمتیں
340	بارگاہ الہی میں حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی عرض	330	جوانی میں حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام پر انعامات الہی
341	عرض موسیٰ کی قبولیت اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے تسلی	330	حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اور قبطی کے قتل کا واقعہ
342	فرعونوں کی معجزات موسیٰ کی مخالفت	331	حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی بارگاہ الہی میں عاجزی و انکساری
342	حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا جواب	332	اسرائیلی کا قبطی سے پھر جھگڑا اور حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی تنبیہ
342	فرعون کا درباریوں سے کلام اور ہمان کو تعمیر عمارت کا حکم	332	اسرائیلی کی حماقت سے افشائے راز
343	فرعون اور اس کے لشکریوں کا ناحق تکبر	333	مرد مومن کی طرف سے فرعونوں کے مشورے کی خبر
343	فرعون اور فرعونوں کے ناحق تکبر کا دنیاوی اور آخری انجام	334	حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی جانب مدین ہجرت
344	عظمت تورات	334	حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی مدین آمد اور بکریوں کو پانی پلانا
345	حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رسالت کا اثبات اور بعثت کا مقصد	336	حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی بارگاہ شعیب عَلَیْہِ السَّلَام میں حاضری
346	کفار پر اتمام حجت	336	دختر شعیب کی حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سے متعلق عرض
347	کفار مکہ کا یہودیوں سے سیکھا ہوا ایک اعتراض اور اس کا جواب	337	حضرت شعیب عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف سے نکاح کی پیشکش
348	کفار قریش سے ایک مطالبہ	337	حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی جانب سے پیشکش کی منظوری
348	ہدایت کی پیروی نہ کرنے والا خواہشات نفسانی کا پیروکار ہے		
349	قرآن مجید بتدریج نازل کرنے کی ایک حکمت		
349	صالحین اہل کتاب کا ایمان لانا اور اس کی تحسین		

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
361	قارون کا عبرتناک انجام	349	مومنین اہل کتاب کو دگنے اجر کی بشارت
362	قارون کا انجام دیکھ کر تمنا کرنے والوں کی ندامت	350	مومنین اہل کتاب کا کردار
363	جنت کے مستحق لوگ	350	ہدایت کی توفیق اللہ تعالیٰ ہی دیتا ہے
363	نیکیوں کے ساتھ فضل اور گناہگاروں کے ساتھ عدل کا معاملہ	351	اطاعتِ رسول میں اپنا نقصان سمجھنے والوں کو جواب
364	حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مکہ واپس لے جانے کی بشارت	351	سابقہ قوموں کے انجام سے کفارِ قریش کو تنبیہ
364	ہدایت یافتہ اور گمراہ اللہ کو خوب معلوم ہیں	352	قوموں کی تباہی سے متعلق قانونِ الہی
364	قرآن ملنے سے متعلق حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی امید اور انہیں تاکیدات	352	دنیا و آخرت کی نعمتوں کا تقابل
366	سُورَةُ الْحَکَّیْمِ	353	مومن اور کافر برابر نہیں
366	مسلمانوں کی آزمائش سے متعلق قانونِ الہی	353	بروزِ قیامت کفار سے سوال اور کافر سرداروں کا اعلانِ براءت
366	پہلی اُمتوں کا امتحان لئے جانے کی خبر	354	مشرکین اور ان کے معبودوں کا حال
367	برے اعمال کرنے والوں کو تنبیہ	355	بروزِ قیامت مشرکین کی بدحواسی
367	اُخروی تیاری سے متعلق تنبیہ	355	سچی توبہ کرنے والے کے لئے بشارت
367	جہاد اور مجاہدے کا فائدہ بندے کو ہی ہوگا	355	عظمت و شانِ الہی
368	باعمل مسلمانوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا معاملہ	356	علمِ الہی کی شان
368	حقوقِ الہی کی حقوقِ والدین پر فوقیت کا بیان	356	شانِ الہی
369	باعمل مسلمانوں کو بشارت	356	رات اور دن سے قدرت و وحدانیت پر استدلال
369	منافقوں کا حال اور انہیں تنبیہ	357	رات اور دن کی نعمت عطا کرنے کی حکمتیں
370	منافقوں اور مخلص مومنوں میں امتیاز کئے جانے کی خبر	358	بروزِ قیامت مشرکین کو ڈانٹ ڈپٹ
370	کافروں کی مسلمانوں کو پیشکش اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے تردید	358	بروزِ قیامت مشرکین پر ظہورِ حق
371	دوسروں کو گمراہ اور مبتلا گناہ کرنے کا انجام	359	قارون کی سرکشی اور اس کے خزانوں کا بیان
371	حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام اور ان کی قوم کا اجمالی واقعہ	360	قارون کو نیک لوگوں کی نصیحتیں
		361	قارون کا جواب اور اللہ تعالیٰ کی تنبیہ
		361	قارون کا جاہ و جلال دیکھ کر عوام کی تمنا
		361	علماء کی عوام کو تنبیہ و نصیحت



صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
379	حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اظہار تشویش اور فرشتوں کا جواب	372	حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوم کو دعوت و نصیحت
		373	تخلیق کی ابتداء میں غور کرنے کی ہدایت
379	فرشتوں کی حضرت لوط علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس آمد اور انہیں تسلی	374	زمین میں سفر کر کے آثار قدرت پر غور کرنے کی ہدایت
		374	عذاب و رحمت مشیت الہی پر موقوف ہے
380	قوم لوط کی تباہی عقلمندوں کے لئے نشان عبرت ہے	374	قدرت الہی کی شان
381	حضرت شعیب علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کی قوم کا جمالی واقعہ	375	کفار کی رحمت الہی سے مایوسی
381	عاد و ثمود کی تباہی کی طرف اشارہ اور ان کی بربادی کا سبب	375	قوم کا جواب اور حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بچاؤ
		376	حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوم کو تنبیہ
382	تاریخ کے نمایاں متکبرین، فرعون، قارون اور ہامان	376	حضرت لوط علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصدیق اور ہجرت ابراہیمی
382	گزشتہ قوموں پر آنے والے مختلف عذابات اور ان کا سبب	377	حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر انعامات الہیہ
383	بتوں کے بے بس ہونے کی ایک مثال	377	حضرت لوط علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوم کو برے کاموں سے ممانعت اور قوم کا جواب
384	بتوں کی اصل حقیقت اللہ تعالیٰ جانتا ہے	378	حضرت لوط علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا
384	مثالیں علماء ہی سمجھتے ہیں	378	عذاب کے فرشتوں کی حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس آمد
384	آسمان و زمین قدرت و وحدانیت الہی کی نشانی ہیں		

یادداشت

(دوران مطالعہ ضرورتاً اندر لائن کیجئے، اشارات لکھ کر صفحہ نمبر نوٹ فرما لیجئے۔ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ علم میں ترقی ہوگی)

[illegible]

## محرفۃ القرآن کی ایک اہم خصوصیت

قرآن پاک میں بعض اوقات ایک آیت میں مختلف چیزیں بیان ہوتی ہیں اور بعض اوقات دو تین آیات کے بعد نئی بات شروع ہو جاتی ہے، فہم قرآن یعنی قرآن سمجھنے میں آسانی کیلئے ہم نے ہر ایسی جگہ پر نیا عنوان لگا دیا ہے، جس کا فائدہ یہ ہے کہ اس نئے عنوان کو پڑھنے کے بعد وہاں سے شروع ہونے والی آیات کو بڑی آسانی سے سمجھا جاسکے گا کیونکہ پہلے سے معلوم ہو جائے گا کہ اب اس مضمون کی آیات آرہی ہیں۔



ISBN 978-969-631-742-5



0126207



MC 1286

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650

Web: [www.dawateislami.net](http://www.dawateislami.net) / Email: [ilmia@dawateislami.net](mailto:ilmia@dawateislami.net)



چار مفید چیزوں پر مشتمل لفظی ترجمہ

آیات کے عنوانات

مختصر حواشی

مکمل با محاورہ ترجمہ

لفظ بہ لفظ ترجمہ

# مَحْرِفَةُ الْقُرْآنِ عَلَى كَتَرِ الْعَرَفَاءِ

جلد پنجم  
پارہ 21.. تا 25



## عنوانات

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
12	بڑے ظالم کی نشاندہی اور کفار کا ٹھکانہ		انکسوال پارہ
12	راہِ خدا میں کوشش کرنے والوں کو بشارت	3	تلاوتِ قرآن، اہتمامِ نماز کی تاکید اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو تسلی
13	سُورَةُ الرَّحْمٰنِ		
13	رومیوں کے غلبہ کی یقینی خبر	3	اہل کتاب کے ساتھ مناظرہ سے متعلق ہدایات
14	وعدہ خلافتِ اللہ تعالیٰ کی شان نہیں	4	قرآن پر ایمان لانے اور نہ لانے والوں کا بیان
14	کفار کا علمی اور عملی حال	4	رسالتِ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ایک دلیل
14	تخلیق کائنات میں غور و فکر کی دعوت	5	عظمتِ قرآن
15	پچھلی امتوں کے انجام میں غور و فکر کی ہدایت	5	کفار کہہ کا ایک اعتراض اور اس کے جوابات
16	گناہوں کا ارتکاب کرتے رہنے کا انجام	6	کفار کہہ کو تنبیہ
16	مردوں کو دوبارہ زندہ کئے جانے کی یقینی خبر	7	نزولِ عذاب کی جلدی مچانے والوں کو جواب
16	بروزِ قیامت ہجرتوں کی مایوسی	8	مظلوم مسلمانوں کو ہجرت کی ترغیب
17	بروزِ قیامت باطل معبودوں کا رویہ	8	موت اور بارگاہِ الہی میں لوٹنے کا بیان
17	بروزِ قیامت لوگوں میں جدائی	8	باعمل مسلمانوں کی جزاء
17	باعمل مسلمانوں کا باغاتِ جنت میں اعزاز و اکرام	9	باعمل لوگوں کے دو اوصاف صبر اور توکل
17	کفار کی عذاب میں حاضری	9	رزق کے معاملے میں اللہ تعالیٰ پر توکل کی ترغیب
18	مخصوص اوقات میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرنے کا حکم	9	زمین و آسمان کے خالق سے متعلق سوال اور کفار کا جواب
18	مردوں کو دوبارہ زندہ کئے جانے کے دلائل		
19	انسان کی پیدائش سے قدرتِ وحدانیت پر استدلال	9	رزق کی وسعت اور تنگی اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے
19	انسان کی ذات میں قدرتِ الہی کی نشانیاں		
19	کائنات کی تخلیق اور انسان کی لازمی صفات میں قدرتِ الہی کی نشانیاں	10	مشرکین عرب کا فکری تضاد
		10	دنیا اور آخرت کی حقیقت
20	انسان کے عارضی اوصاف میں قدرتِ الہی کی نشانیاں	11	مصیبت آنے اور نجات ملنے کے وقت کفار کا حال اور انہیں تنبیہ
20	کائنات کے عارضی اوصاف میں قدرتِ الہی کی نشانیاں	12	کفار کہہ پر احسانِ الہی اور ان کی ناشکری

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
32	مصیبت آنے پر لوگوں کی ناشکری	21	کائنات کے لازمی اوصاف میں قدرتِ الہی کی نشانیاں
33	دل کے مردوں اور بہروں کی قبولِ نصیحت سے محرومی	21	اللہ تعالیٰ کی شانِ ملکیت
33	دل کے اندھوں کی حصولِ ہدایت سے محرومی اور اہل ایمان کا حال	21	مردوں کو دوبارہ زندہ کئے جانے پر قدرت کی عقلی دلیل اور شانِ الہی
34	انسان کے مختلف احوال اور قدرتِ الہی	22	مشرکین کے لئے ایک مثال کا بیان
34	دنیا میں ٹھہرنے سے متعلق بروز قیامت مجرموں کا قول	23	خواہشات کے پیروکار کفار کا انجام
35	مجرموں کے قول کی تردید	23	دینِ فطرت پر قائم رہنے کی ہدایت
35	بروز قیامت ظالموں کا معافی مانگنا بیکار ہے	24	مشرکوں میں سے نہ ہونے کی تاکید
35	کفار کی ہٹ دھرمی اور اس کا انجام	25	مصیبت و راحت میں مشرکین کا حال اور انہیں تنبیہ
36	حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو صبر کی تاکید	25	وحدانیت کی ایک نفسیاتی دلیل
37	<b>سُورَةُ الْقَبْرِ</b>	26	نعمت ملنے اور برائی پہنچنے پر لوگوں کا حال
37	آیاتِ قرآنی کی عظمت و شان	26	رزق کی وسعت اور تنگی میں قدرتِ الہی کی نشانیاں
37	نیک لوگوں کی صفات اور ان کا صلہ	26	حق داروں کو ان کا حق دینے کا حکم
38	غافل کا حال	27	بارگاہِ الہی میں مقبول مال
38	متکبر کافروں کا قرآن سنتے وقت رویہ	27	پیدا کرنے، روزی دینے، مارنے اور زندہ کرنے سے توحید پر استدلال
39	باعمل مسلمانوں کا صلہ	28	مصائب و آلام میں مبتلا ہونے کا سبب
39	قدرتِ الہی کی وسعتوں پر چار دلائل	29	عذاب یافتہ قوموں کے آثار دیکھنے کا حکم
40	مشرکین سے ایک سوال	29	دینِ مستقیم پر قائم رہنے کی ہدایت
40	حضرت لقمان کو عطائے حکمت اور شکر کی تاکید	29	اللہ تعالیٰ بندوں کے اعمال سے بے نیاز ہے
40	شکر کا فائدہ اور اللہ تعالیٰ کی شانِ بے نیازی	30	بروز قیامت لوگوں کو جداجدا کئے جانے کا مقصد
41	حضرت لقمان کی بیٹے کو شرک سے بچنے کی نصیحت	30	ہوائیں جھینے کی حکمتیں
41	اللہ تعالیٰ اور والدین کا شکر ادا کرنے کی تاکید	30	حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تسلی
42	شرک میں والدین کی اطاعت نہ کرنے کی ہدایت اور مزید تاکید	31	رحمتِ الہی ”بارش“ کا بیان
		32	رحمتِ الہی کے آثار میں غور کی ہدایت



صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
53	ہر کام کی تدبیر فرمانے اور بارگاہ الہی میں اعمال کی پیشی کا بیان	42	قیامت سے متعلق حضرت لقمان کی بیٹی کو نصیحت
		43	نماز، تبلیغ اور صبر سے متعلق نصیحت
54	اللہ تعالیٰ کی تین صفات	43	دوسروں کو حقیر نہ جانے اور اکڑ کر نہ چلنے کی نصیحت
54	تخلیق انسانی کی ابتداء اور مختلف مراحل کا بیان	44	درمیانی چال چلنے اور آواز پست رکھنے کی نصیحت
55	قیامت سے متعلق منکرین کا ایک شبہ اور اس کا جواب	44	قدرت اور وحدانیت الہی پر دلالت کرنے والی نعمتیں
56	بروز قیامت کفار کا اعتراف اور دنیا میں واپسی کا مطالبہ	44	اللہ تعالیٰ کے بارے میں مشرکین کی بے دلیل بحث
56	لوگوں کی ہدایت سے متعلق اللہ تعالیٰ کا فیصلہ	45	بے دلیل بحث کرنے والوں کی اندھی تقلید
57	عذاب کفار ان کے اپنے اعمال کا بدلہ ہے	45	مخلص اور نیک مومن کو بشارات
57	قرآن پر ایمان لانے والوں کے اوصاف	46	کافروں سے متعلق حضور ﷺ اللہ تعالیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی
58	جنتی نعمتیں آدمی کے تصور سے باہر ہیں	46	خالق کائنات سے متعلق مشرکین کا اقرار
58	مومن اور کافر برابر نہیں	47	اللہ تعالیٰ کی عظمت و شان
58	باعمل مسلمانوں کا صلہ	47	ایک مثال کے ذریعے عظمت الہی کی وضاحت
59	نافرمانوں کا ٹھکانہ	48	بروز قیامت دوبارہ زندہ کرنے پر قدرت الہی کا بیان
59	کفار کو دنیاوی عذاب میں مبتلا کئے جانے کی خبر	48	وحدانیت باری تعالیٰ کے آفاقی دلائل کی طرف اشارہ
60	آیات الہی سے اعراض کرنا بہت بڑا ظلم ہے	49	نظام کائنات کا تسلسل توحید کی دلیل ہے
60	موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اور تورات کا بیان	49	وحدانیت باری تعالیٰ کی ایک اور دلیل
60	بنی اسرائیل کے صبر کا ثمرہ	49	سمندری طوفان میں مبتلا ہونے اور بچ جانے پر کفار کا حال
61	بروز قیامت اختلافات کا فیصلہ کر دیا جائے گا	50	اللہ تعالیٰ اور قیامت سے ڈرنے کا حکم
61	گزشتہ قوموں کی ہلاکت سے نصیحت حاصل نہ کرنے کی مذمت	51	پانچ امور غیبیہ کا بیان
61	مردوں کو دوبارہ زندہ کرنے پر قدرت الہی کی ایک دلیل	52	<b>سُورَةُ النِّحْلِ</b>
62	قیامت سے متعلق کفار کی جلد بازی اور انہیں جواب	52	قرآن شفیق طور پر کلام الہی ہے
62	جلد باز کفار سے متعلق حضور ﷺ اللہ تعالیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ہدایت	53	قرآن پر اعتراض کا جواب اور نزول قرآن کا مقصد
			اوصاف باری تعالیٰ اور کفار کو تنبیہ

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
70	منافقوں کی محاذِ جنگ سے راہ فرار اختیار کرنے کی تدبیر	63	<b>سُورَةُ الْجَنْدَلِ</b>
70	منافقوں کے عقیدے کی کمزوری	63	اللہ سے ڈرتے رہنے اور کفار و منافقین کی اطاعت نہ کرنے کی تاکید
71	منافقوں کی بد عہدی اور انہیں تنبیہ	63	اتباعِ وحی کی تاکید
71	موت کے خوف سے فرض کی ادائیگی سے بھاگنا حماقت ہے	64	اللہ پر توکل کرنے کا حکم
72	اللہ کی طرف سے پہنچنے والی رحمت اور برائی کوئی نال نہیں سکتا	64	کسی انسان کے اندر دو دل ہونے کی نفی
72	منافقوں کی ایک اور سازش کی طرف اشارہ	64	ظہار اور منہ بولے بیٹے سے متعلق رسمِ جاہلیت کی اصلاح
72	دورانِ جنگ اور فتح کے بعد منافقوں کا حال	65	منہ بولے بیٹوں کو ان کے حقیقی باپ کے نام سے پکارنے کا حکم
73	نمائشِ ایمان کے ساتھ کوئی عمل قبول نہیں ہوتا	65	منہ بولے بیٹے کو قصدِ اپنایدینا کہنا گناہ ہے
73	منافقوں کی بزدلی کا مزید بیان	66	مسلمانوں پر حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا حق اور ازواجِ مطہرات کا درجہ
74	سیرتِ رسول ایک بہترین نمونہ ہے	66	میراث کے حقدار حقیقی رشتہ دار ہیں
74	کفار کے لشکر دیکھ کر مخلص مسلمانوں کا رویہ	67	غیر وارث کے ساتھ حسن سلوک کی گنجائش
75	عہدِ الہی کی عظیم الشان پاسداری کرنے والے	67	انبیاء سے عہد لیے جانے کا بیان
76	غزوہٴ احزاب میں واقع ہونے والے امور کی حکمت	67	انبیاء سے عہد لینے کی حکمت
76	کافروں کی پسپائی اور مسلمانوں کی حوصلہ افزائی	68	غزوہٴ احزاب میں احسانِ الہی کی یاد دہانی
76	بنو قریظہ کی عہد شکنی اور ان کا عبرتناک انجام	68	لشکرِ کفار کی آمد اور بعض مسلمانوں پر صورت حال کا اثر
77	بنو قریظہ کی سر زمین و اموال پر مسلمانوں کا قبضہ اور ایک بشارت	69	اہل ایمان کی سخت آزمائش
77	ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کو طلاق کا اختیار	69	منافقوں کا اللہ و رسول کے وعدے سے متعلق پروپیگنڈا
78	ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کو تنبیہ	70	منافقوں کی مسلمانوں کا حوصلہ پست کرنے کی کوشش
79	ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کو دگنے ثواب کی بشارت		

پانچ سو سوال پانچ



صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
87	ازدواجی تعلق قائم کرنے سے پہلے دی جانے والی طلاق کا شرعی حکم	79	ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کا مقام اور گفتگو کرنے سے متعلق ایک خصوصی ہدایت
88	نکاح سے متعلق حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خصوصیت	79	ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کو پردے اور عبادت سے متعلق چند احکام
89	حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کیلئے نکاح کی خصوصی رعایت کی حکمت	80	ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کو تقویٰ و پرہیزگاری کی ترغیب
89	حقوقِ زوجیت سے متعلق حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کیلئے خصوصی اختیار	80	تلاوتِ قرآن اور احادیث بیان کرنے کا حکم
90	نکاح سے متعلق حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کیلئے پابندیاں	80	عورتوں کے مردوں کے ساتھ دس اچھے اوصاف
91	حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے گھروں میں جانے سے متعلق آداب	82	حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے کسی فیصلے کی خلاف ورزی جائز نہیں
92	دلوں کو پاکیزہ رکھنے کا ایک اہتمام	83	حضرت زینب سے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نکاح کا واقعہ
92	حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اذیت دینا اور ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ سے نکاح حرام ہے	84	حضراتِ انبیاء کے نکاح سے متعلق سنتِ الہی
93	اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے	84	انبیاء کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی صفات
93	ان لوگوں کا بیان جن سے پردہ نہیں	85	حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رسالت اور ختمِ نبوت کا بیان
94	اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کا حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر درود اور مسلمانوں کو درود و سلام کا حکم	85	مسلمانوں کو بکثرت ذکرِ الہی اور صبح و شام تسبیح کرنے کی تاکید
94	حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ایذا دینے والوں کا انجام	85	اُمتِ مصطفیٰ کی فضیلت و شرف
94	مسلمانوں کو ناحق ایذا دینا کھلا گناہ ہے	86	اللہ سے ملاقات کے وقت ابتدائی کلام سلام ہوگا
95	مسلمان عورتوں کو پردے کا حکم اور اس کا فائدہ	86	حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرائضِ منصبی اور عظمت و شان
96	منافقوں کو اپنی روش سے باز نہ آنے پر سخت تنبیہ	87	مسلمانوں کو بڑے فضل کی بشارت
96	کفار و منافقین سے متعلق دستورِ الہی	87	کفار و منافقین کی ایذا سے درگزر کرنے اور توکل کرنے کا حکم



صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
107	حضرت سلیمان علیہ السلام کی وفات اور جنات پر کشف حقیقت	97	قیامت ضرور آئے گی اگرچہ اس کا وقت معلوم نہیں
108	قوم سبا پر انعام الہی اور انہیں شکر کی تاکید	97	کافروں کا انجام
109	قوم سبا کی شکر سے روگردانی اور ان کا انجام	97	عذاب جہنم کی کیفیت اور کافروں کی حسرت
109	ناشکری کا نتیجہ	98	پیر و کار کافروں کی طرف سے اپنی گمراہی کا عذر اور بارگاہ الہی میں درخواست
109	قوم سبا کو دی گئی نعمتوں کی تفصیل	98	مسلمانوں کو بنی اسرائیل کے طرز عمل سے بچنے کی نصیحت
110	قوم سبا کا تکبر اور اس کا انجام	99	اللہ سے ڈرنے اور حق بات کہنے کا حکم اور اس پر عمل کا ثمرہ
110	قوم سبا پر شیطان کا اپنا گمان بچ کر دکھانا	99	انسان امانت الہی کا امین ہے
111	شیطان کو اختیارات دینے کی حکمت	100	انسان پر امانت پیش کرنے کی حکمت
111	کفار مکہ کے عقیدے کی برائی کا بیان	101	<b>سُبُوْرُ السَّبْتِ</b>
112	اہل شفاعت کا بیان	101	تمام تعریفوں کا حقیقی مستحق صرف اللہ ہے
112	رازق حقیقی اللہ ہی سچا معبود ہے	101	اللہ تعالیٰ کے علم، رحمت اور مغفرت کا بیان
113	ہر شخص سے اس کے اپنے عمل کا سوال ہوگا	102	قیامت اور علم الہی کا بیان
113	کفار مکہ پر اتمام حجت	103	قیامت کا مقصد
113	بُت ہرگز اللہ تعالیٰ کے شریک نہیں	103	آیات الہی جھٹلانے والوں کا انجام
114	حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ ذبیہ وسلم کی رسالت عامہ کا بیان	103	قرآن سے متعلق اہل ایمان کا عقیدہ
114	قیامت سے متعلق مشرکین کا مطالبہ اور انہیں جواب	104	کفار کا قیامت و رسالت کا انکار اور جواب الہی
114	کفار کا آسمانی کتابوں پر ایمان سے انکار	105	کفار کو سخت تنبیہ
115	بروز قیامت غریب کفار کا اپنے سرداروں سے مکالمہ	105	حضرت داؤد علیہ السلام کا ذکر اور فضائل
117	بروز قیامت کفار کی ندامت اور عذاب کی کیفیت	106	حضرت داؤد علیہ السلام کو زہر سازی اور اہل خانہ کو نیک اعمال کی ہدایت
117	انبیاء علیہم السلام کے ساتھ کفار کا دستور	106	حضرت سلیمان علیہ السلام کے فضائل و معجزات
117	مالدار کفار کا باطل گمان اور اس کی تردید	107	جنات کا مسخر ہونا اور اہل داؤد کو شکر کی تاکید
118	نیک مومن کا مال اور اولاد قرب الہی کا ذریعہ ہے		
119	آیات الہی جھٹلانے والوں کے لئے وعید		
119	رزق کی وسعت و تنگی مشیت الہی پر موقوف ہے		

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
129	کفار سے متعلق مزید تسلی	119	راہِ خدا میں خرچ کرنے کی ترغیب
129	ہجرِ زمین کی سرسبزی سے دوبارہ زندہ کئے جانے پر استدلال	120	فرشتوں کا اپنی معبودیت سے اعلانِ براءت
130	تمام عزتوں کا مالک اللہ ہے	120	کفار کی شفاعت سے محرومی اور عذاب
130	پاکیزہ کلام اور نیک عمل کی رفعت و بلندی	121	حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور قرآن پر کفار کے اعتراضات
130	برے مکر کرنے والوں کو وعید	122	کفار کے اعتراض بے دلیل ہیں
131	اللہ تعالیٰ کی قدرت، کمالِ علم اور نفاذِ ارادہ کا بیان	122	کفار قریش کو تنبیہ
131	سمندروں میں قدرتِ الہی کی جلوہ سمانیاں	122	کفار کو حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ اقدس میں غور کی نصیحت
132	نظامِ کائنات سے وحدانیتِ الہی پر استدلال	123	تبلیغ میں حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اخلاص
133	بتوں کی دنیا و آخرت میں بے بسی	123	وحی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے
134	لوگوں کی محتاجی اور اللہ تعالیٰ کی بے نیازی کا بیان	124	حق کی آمد اور باطل کا حال
134	بروزِ قیامت ہر شخص اپنا بوجھ اٹھائے گا	124	گمراہی کا نقصان اور ہدایت کا ذریعہ
135	خشیتِ الہی اور پاکیزگی والے لوگ	124	بوقتِ عذاب کفار کی توبہ و ایمان بارگاہِ الہی میں قبول نہیں
135	مومن اور کافر میں عدم مساوات کی مثالیں	126	<b>سُورَةُ قَطَاظِل</b>
136	ازلی کفار کی قبولِ نصیحت سے محرومی	126	حمداً الہی اور فرشتوں کے پروں کا بیان
136	حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا منصب انذار و تبشیر	126	رحمتِ الہی کھولنے اور روکنے سے مخلوق کے عجز کا بیان
136	حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی	127	حقیقی خالق سے متعلق سوال اور اس کا جواب
137	قدرتِ الہی کی نشانیاں	127	کفار کے جھٹلانے پر حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی
138	اللہ سے دُرا نابل علم کی شان ہے	128	دنیاوی زندگی سے دھوکا نہ کھانے کی تاکید
138	نیک اعمال کرنے والوں کو بھرپور ثواب کی بشارت	128	انسان کے دشمن شیطان سے متعلق ایک ہدایت
139	عظمتِ قرآن کا بیان	128	کفار کے لئے وعید اور اہل ایمان کے لئے بشارت
139	امتِ مصطفیٰ کے تین گروہ	129	گمراہ اور ہدایت یافتہ میں فرق
140	مسلمانوں کا اخروی صلہ		
140	جنتیوں کی حمد و ثنائے الہی		
141	کفار کی عبرت تاکِ اخروی سزا کا بیان		



صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
151	اہل شہر کار رسولوں پر اعتراض	141	جہنم میں کفار کی فریاد اور انہیں جواب
151	رسولوں کا جواب	142	علم الہی کی شان
151	اہل شہر کار رسولوں پر مزید اعتراض اور دھمکی	142	کافر پر کفر کا وبال اور کفر کا نقصان
152	رسولوں کا جواب	143	اللہ تعالیٰ کا شریک ہونے کی تردید
152	ایک مرد مومن کی آمد اور قوم کو نصیحت	144	آسمان وزمین کا ٹھہراؤ اور اللہ تعالیٰ کی شانِ حلم
تیسرے سوال پادہ		144	حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بعثت سے پہلے اور بعد میں کفارِ قریش کا حال
153	مرد مومن کا قوم سے نصیحت آمیز کلام	145	کفارِ قریش کے ایمان نہ لانے کا سبب اور انہیں تنبیہ
153	مرد مومن کا اعلانِ ایمان	146	گزشتہ قوموں کے انجام سے عبرت حاصل کرنے کی دعوت
153	مرد مومن کا اعزاز اور اس کی آرزو	146	گناہوں پر گرفت سے متعلق دستورِ الہی
154	مرد مومن کی قوم پر نزولِ عذاب کی کیفیت	147	سُورَةُ الْاٰنِ
154	رسولوں کا مذاق اڑانے والے قابلِ افسوس ہیں	147	حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رسالت اور صراطِ مستقیم پر ہونے کا بیان
155	کفارِ مکہ کو تنبیہ	148	نزولِ قرآن کا ایک اہم مقصد
155	تمام امتیں بارگاہِ الہی میں پیش ہوں گی	148	ازلی کفار کی ایمان سے محرومی
155	بختر زمین کو سرسبز کرنے سے دوبارہ زندہ کرنے پر استدلال	148	ازلی کفار کی کفر میں پختگی کی ایک مثال
155	دلائلِ قدرت کا بیان اور تقاضائے شکر	148	ازلی کفار پر راہِ ایمان بند ہونے کی ایک مثال
156	خالق کی پاکیزگی کا بیان	149	ازلی کفار کو ڈرانا اور نہ ڈرانا برا ہے
156	رات کے وجود سے قدرت اور وحدانیت پر استدلال	149	نصیحت قبول کرنے والے کے اوصاف اور اسے بشارت
156	قدرتِ الہی کی دو نشانیاں ”سورج“ اور ”چاند“	149	مردوں کو زندہ کئے جانے اور لوگوں کے اعمال لکھے جانے کی خبر
157	قدرتِ الہی کی بحری نشانی	150	کفارِ قریش کے سامنے ایک ہستی کا واقعہ بیان کرنے کا حکم
158	سمندر میں ڈوبنے سے بچنے کے دو اسباب	150	شہر والوں کی طرف رسولوں کی بعثت
158	عذابِ الہی سے ڈرائے جانے پر کفارِ مکہ کی روش		
159	راہِ خدا میں خرچ کرنے کا کہنے پر کفارِ مکہ کا جواب		
159	عذابِ الہی سے متعلق کفارِ مکہ کا مطالبہ اور انہیں جواب		



صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
169	ربوبیت الہی کا بیان	160	کفار کے دوبارہ زندہ ہونے کا وقت
170	ستاروں کے فوائد میں سے دو کا بیان	160	عذابِ جہنم دیکھ کر کفار کا افسوس اور انہیں جواب
170	شیاطین آسمانی فرشتوں کی گفتگو نہیں سن سکتے	160	دوسرے نفع کی کیفیت اور لوگوں کا حال
170	کفار مکہ سے ایک استفسار	161	بروزِ قیامت کسی پر ظلم نہ ہوگا
171	حضور ﷺ کا حال اور کفارِ مکہ کی روش	161	اہلِ جنت کے مختلف احوال کا بیان
171	مرنے کے بعد اٹھنے سے متعلق کفارِ مکہ کا سوال اور انہیں جواب	162	بروزِ قیامت مجرموں میں جدائی کا بیان
172	قیامت کے دن دوبارہ اٹھنے کی کیفیت	162	بروزِ قیامت مجرموں کی سرزنش
172	بروزِ قیامت کفار کی حسرت اور انہیں جواب	163	دخولِ جہنم کے وقت مجرموں سے کلام
172	کفار کو اکٹھا کر کے جہنم کا راستہ دکھانے کا حکم	163	بروزِ قیامت اعضائے کفار کی گواہی
172	پلِ صراط کے پاس پوچھ گچھ کے لئے کفار کو روکنے کا حکم	163	دنیا میں بھی سزا دینے پر اللہ تعالیٰ قادر ہے
172	جہنم کے خازنوں کی کفار کو ڈانٹ ڈپٹ	164	حضور ﷺ کے شاعر ہونے کی نفی
173	بروزِ قیامت کفار کی ذلت	164	قرآن کے نصیحت اور روشن ہونے کا مقصد
173	بروزِ قیامت کفار کا باہمی مکالمہ	164	چوپایوں کی تخلیق اور ان کے منافع سے توحید پر استدلال
174	نفسِ عذاب میں گمراہ اور گمراہ گردونوں شریک ہوں گے	165	گمراہی میں کفارِ مکہ کی انتہاء
174	کفار کے عذاب میں مبتلا ہونے کا سبب	166	بتوں اور ان کے پجاریوں کا حال
174	حضور ﷺ کی حقانیت کا بیان	166	مخالفتِ کفار پر حضور ﷺ کا معاملہ میں بحث کرنے والے کو جواب
175	حضور ﷺ کو شاعر اور مجنون کہنے والوں کے لئے وعید	167	قدرتِ الہی کا شاہکار درخت
175	حکمِ عذاب سے مستثنیٰ لوگ	167	مردوں کو زندہ کرنے پر قدرتِ الہی کی ایک دلیل
175	مخلص مومنوں کے ثواب کی کیفیت	168	حکمِ الہی کی شان
175	مخلص مومنوں کو ملنے والی جنتی ثواب کے اوصاف	168	اللہ تعالیٰ کی عظمت و پاکی کا بیان
176	مخلص مومنوں کو ملنے والی جنتی ثواب کے اوصاف	169	سُورَةُ الصَّافَّاتِ
		169	چند گروہوں کی قسم ارشاد فرما کر توحید کا بیان

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
183	حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ارادہ ہجرت	176	اہل جنت کی باہمی گفتگو
183	نیک اولاد سے متعلق دعائے ابراہیمی اور اس کی قبولیت	177	فتح موت کے بعد اہل جنت کافر شتوں سے استفسار
183	حضرت اسماعیل علیہ السلام کے ذبح کا واقعہ	177	بڑی کامیابی جنت میں داخلہ ہے
185	حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عظمت اور ان پر انعامات الہی کا بیان	178	آخری کامیابی کے لئے اعمال کرنے کی ترغیب
185	حضرت اسحاق علیہ السلام کی بشارت اور ان کے فضائل	178	جنتی مہمان نوازی اور جہنمی کھانے زقوم میں تقابل
185	حضرت ابراہیم و اسحاق علیہما السلام پر نزول برکت اور اولاد ابراہیمی کے دو گروہ	178	درخت زقوم کافروں کے لئے آزمائش ہے
186	حضرت موسیٰ و ہارون علیہما السلام پر احسانات الہیہ	178	درخت زقوم کا تعارف
186	حضرت موسیٰ و ہارون علیہما السلام کی عظمت و شان	178	جہنم میں کفار کے کھانے اور مشروب کا بیان
187	حضرت الیاس علیہ السلام اور ان کی قوم کا واقعہ	179	جہنم میں کفار کے لوٹنے کی جگہ
188	حضرت الیاس علیہ السلام کی عظمت و شان	179	کفار کے عذاب کا مستحق ہونے کی وجہ
188	حضرت لوط علیہ السلام اور ان کی قوم کا واقعہ	179	سابقہ گمراہوں کے انجام کی طرف اشارہ اور عذاب سے مستثنیٰ لوگ
188	قوم لوط کی بستیوں سے عبرت نہ پکڑنے پر کفار مکہ کی سرزنش	179	حضرت نوح علیہ السلام کی ندا اور ان پر کرم الہی
189	حضرت یونس علیہ السلام اور مچھلی کا واقعہ	180	حضرت نوح علیہ السلام پر انعامات الہیہ اور ان کی عظمت کا بیان
190	حضرت یونس علیہ السلام کی بعثت اور قوم کا ایمان لانا	180	قوم نوح کا انجام
190	اللہ تعالیٰ کے لئے پیشیاں قرار دینے والوں کی تردید	180	حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عظمت و شان
191	اللہ تعالیٰ اور جنوں کے درمیان نسبی رشتہ ٹھہرانے والوں کا رد	181	حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بچاؤ اور قوم کو تبلیغ
192	کفار آزلی جہنمی کو گمراہ کر سکتے ہیں	181	ستارے دیکھ کر اپنی بیماری کی خبر دینا
		181	حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بت شکنی
		182	قوم کے آنے پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی انہیں نصیحت
		182	قوم کا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالنے کا فیصلہ
		182	قوم ابراہیم کی ذلت



صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
200	دو وعیداروں کے ذریعے حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آزمائش کا واقعہ	192	فرشتوں کے اقرار
202	حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی معافی کی قبولیت اور ان کی عظمت کا بیان	192	نزولِ قرآن سے پہلے اور بعد میں کفارِ مکہ کی روش
202	حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عطاءِ خلافت اور لوگوں کے درمیان فیصلے سے متعلق تاکید	193	بندگانِ خدا کو مدد و غلبہ کی بشارت
203	کائنات کو بیکار پیدا نہیں کیا گیا	193	کفارِ مکہ سے متعلق حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ہدایت
203	باعمل مومن اور کفار، پرہیز گار اور نافرمان ایک جیسے نہیں	194	عذاب کا مذاق اڑانے والے کفار کو تنبیہ
204	نزولِ قرآن کے دو مقاصد	194	کفارِ مکہ سے متعلق مزید ہدایت
204	حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عطاءِ فرزند اور اس کے اوصاف کا بیان	194	اللہ تعالیٰ کی پاکی، رسولوں پر سلامتی اور حمدِ الہی کا بیان
204	بارگاہِ سلیمان میں پیش کیے جانے والے گھوڑوں کے اوصاف	195	<b>سُورَةُ صٰٓٓٓٓ</b>
205	گھوڑوں سے محبت کا سبب اور ان کے بارے میں حکم	195	قرآن کی قسم ارشاد فرما کر کفار کے تکبر و مخالفت کا بیان
205	ایک بے جان بدن کے ذریعے حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آزمائش	195	گزشتہ امتوں کی ہلاکت کی طرف اشارہ
206	حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا	195	کفارِ مکہ کے تعجب اور تکذیب کا بیان
206	حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے ہوا اور جنوں کی تسخیر	196	کفار کا انکارِ توحید اور بت پرستی پر اصرار و اضلال
206	عطاءِ الہی تقسیم کرنے سے متعلق حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اختیار	197	نبوت پر کفار کے اعتراضات اور انہیں وعید
207	حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے آخری نعمتیں	197	کفارِ مکہ کی شکست کی خبر
207	حضرت ایوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر اور ان کی دعا	198	گزشتہ امتوں کے حال و انجام کا بیان
		198	کفارِ مکہ کے عذاب کا ذکر
		198	کفارِ مکہ کی طرف سے جلد نزولِ عذاب کی دعا
		199	حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو صبر کی تاکید اور حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکرِ خیر
		199	حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے پہاڑوں اور پرندوں کی تسخیر
		199	حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام پر انعاماتِ الہیہ



صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
215	ایلیس کی طرف سے مہلت کا مطالبہ اور اسے خاص وقت تک مہلت ملنا	207	دعائے ایوب کی قبولیت
215	لوگوں کو گمراہ کرنے سے متعلق ایلیس کا عزم	207	اہل خانہ سے متعلق حضرت ایوب علیہ السلام پر رحمت الہی
216	بارگاہ الہی سے ایلیس کو جواب	208	قسم سے متعلق حضرت ایوب علیہ السلام کو حکم اور ان کے اوصاف
216	تبلیغ میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بے لوثی	208	چند انبیاء علیہم السلام کا ذکر اور ان کی عظمت کا بیان
216	عظمت قرآن	209	پرہیز گاروں کے لئے اچھے ٹھکانے کی بشارت
216	کفار مکہ کو تنبیہ	209	جنتی نعمتوں کا بیان
217	<b>سُورَةُ التَّوْبَةِ</b>	210	سرکشی کرنے والوں کی سزا
217	قرآن عزت و حکمت والے رب کا کلام ہے	211	جہنم میں کفار کی باہمی نااتفاق
217	اخلاص کے ساتھ عبادت الہی کی تاکید	211	جہنم میں پیروکاروں کی سرداروں کے خلاف دعا
217	بتوں کی پوجا سے متعلق کفار کا نظریہ اور انہیں تنبیہ	212	جہنم میں غریب مسلمانوں کو نہ دیکھ کر کفار کا کلام
218	اللہ تعالیٰ اولاد سے پاک ہے	212	جہنمیوں کا باہمی جھگڑا ضرور ہوگا
219	وحدانیت اور قدرت الہی کی آفاقی نشانیاں	212	حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے منصب اور وحدانیت الہی کا بیان
219	وحدانیت اور قدرت الہی کی زمینی نشانیاں	212	اللہ تعالیٰ کی شان بے نیازی اور اس کی رضا آخرت سے متعلق لوگوں کو تنبیہ
220	اللہ تعالیٰ کی شان بے نیازی اور اس کی رضا	212	اللہ تعالیٰ کی شان مالکیت اور دو اوصاف
220	آخرت سے متعلق لوگوں کو تنبیہ	213	عظمت قرآن اور کفار کی غفلت
221	مصیبت و راحت میں کافر کا حال اور اسے تنبیہ	213	عالم بالا کے فرشتوں کی بحث جاننے کی نفی
222	عبادت گزار اور نافرمان یونہی علم والے اور بے علم برابر نہیں	213	حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا منصب
223	اہل ایمان کو تقویٰ و پرہیزگاری اور عبادت و ریاضت کی ترغیب دینے کا حکم	213	حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق اور ایلیس کے سجدہ نہ کرنے کا واقعہ
223	حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو دیئے گئے احکامات	214	سجدہ نہ کرنے پر ایلیس سے پوچھ گچھ اور اس کا متکبرانہ جواب
224	حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا خوف خدا	215	ایلیس کی جنت سے بے دخلی اور اس کا دنیاوی انجام
224	کفار پر اظہار غضب اور حقیقی نقصان اٹھانے والے لوگ		

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
234	حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لیے کفایت الہی کا بیان	225	عذاب کفار کی ایک نوعیت
234	کفار مکہ کا احقمانہ طرزِ عمل	225	خوفِ خدا کا حکم
234	ہدایت سے محروم گمراہ شخص	226	دنیا و آخرت میں خوشخبری کے مستحق لوگ
234	گمراہی سے محفوظ ہدایت یافتہ شخص اور شانِ الہی	227	عذاب کا مستحق اور نجات پانے والا دونوں برابر نہیں
234	اللہ تعالیٰ کے خالق ہونے کا اقرار اور کفار پر قیامِ حجت	227	آزلی بد بخت کو عذاب سے کوئی نہیں بچا سکتا
235	کفار مکہ سے فیصلہ کن کلام	227	پرہیز گاروں کے لئے ایک اخروی انعام
236	ہدایت کا نفع اور گمراہی کا نقصان بندے کو ہی ہوگا	227	نباتات کے احوال عقل والوں کے لئے باعث نصیحت ہیں
236	حقیقی طور پر موت اللہ ہی دیتا ہے	228	یقین و ہدایت والا سنگدل جیسا نہیں
237	باطل معبودوں کے شفع ہونے کا رد	228	ذکرِ الہی کی طرف سے سخت دل لوگوں کا حال
237	اللہ تعالیٰ کی شانِ مالکیت	229	قرآن کریم کے اوصاف
238	منکرینِ آخرت کی ذکرِ خدا سے بیزاری	230	عذاب کا شکار عذاب سے نجات پانے والے کی طرح نہیں
238	حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ایک عظیم دعا کی تعلیم	230	گزشتہ قوموں کے حال اور ان کے دنیاوی و اخروی انجام کا بیان
239	مشرکین کا قیامت میں انجام	231	قرآن میں مثالیں بیان فرمانے کی حکمت
239	تکلیف و راحت میں مشرکین کا حال	231	عظمتِ قرآن اور اس کے نزول کا ایک مقصد
240	گزشتہ امتوں کے حال و انجام کی طرف اشارہ اور کفار مکہ کو تنبیہ	231	مومن و کافر میں فرق کی ایک مثال
241	رزق کی وسعت و تنگی کا اختیار صرف اللہ کے پاس ہے	232	وفاتِ حضور کے منتظر کفار کا رد
241	گناہگاروں کو رحمتِ الہی سے مایوس نہ ہونے کی تاکید	232	بروزِ قیامت لوگوں کے جھگڑنے کی خبر
241	اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع اور اس کی فرمانبرداری کرنے کا حکم	233	اللہ پر جھوٹ باندھنے اور حق جھٹلانے والے کو تنبیہ
242	اتباعِ قرآن کا حکم اور قیامت کی حسرتوں کا بیان	233	پرہیز گار لوگ
243	حسرتوں کا جواب	233	پرہیز گاروں کے لیے بشارت
		233	پرہیز گاروں کو نیک کاموں کی جزا دینے کی حکمت

چوتھوں میں پامانہ



صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
255	کفار کی بارگاہ الہی میں عرض	243	روزِ قیامت اللہ پر جھوٹ باندھنے والوں کا انجام
255	کفار کے عذابِ جہنم میں رہنے کا سبب	244	پرہیز گاروں کے لیے بشارت
256	توحید باری تعالیٰ کی نشانیاں اور ان سے نصیحت لینے والا شخص	244	اللہ ہر چیز کا خالق و نگہبان ہے
256	اخلاص کے ساتھ عبادتِ الہی کرتے رہنے کا حکم	244	زمین و آسمان کی کنجیوں کا مالک اللہ ہے
256	عظمت و جلال والی صفاتِ باری تعالیٰ	245	آیاتِ الہی کے منکروں کا انجام
257	قیامت کے چند احوال	245	غیر اللہ کی عبادت کا حکم دینے والوں کو جواب
258	کفار مکہ کو قیامت کے ہولناک دن سے ڈرانے کا حکم	245	شرک کرنے والے کو برپا دی اعمال کی وعید
258	اللہ تعالیٰ کی شانِ علم	246	اللہ کی بندگی اور شکر گزاری کا حکم
258	اللہ تعالیٰ کی شان اور بتوں کا حال	246	مشرکین کی ناقدری اور روزِ قیامتِ عظمت و جلالِ الہی
259	گزشتہ قوموں کے احوال کا بیان اور کفار مکہ کو تنبیہ	247	پہلی اور دوسری بار صور پھونکے جانے پر مخلوق کا حال
260	حضرت موسیٰ علیہ السلام کی فرعون، ہامان اور قارون کی طرف بعثت	247	روزِ قیامت کے احوال اور علمِ الہی
260	فرعون کا بنی اسرائیل کے بچوں کو قتل کرنے اور عورتوں کو زندہ چھوڑنے کا حکم	249	قیامت میں کفار کا جہنم میں داخلے کا حال
261	فرعون کی دھمکیاں	249	پرہیز گاروں کے جنت میں داخلے کا حال
261	فرعون کو جواب	250	ثواب ملنے پر پرہیز گاروں کی حمدِ الہی
261	آلِ فرعون کے مومن کی نصیحت اور فرعون کا جواب	251	روزِ قیامت فرشتوں کے گروہ کا تسبیح کرنا
263	مردِ مومن کا عذابِ دنیا سے ڈرانا	251	<b>سُورَةُ الْيُونُسَ</b>
264	مردِ مومن کا عذابِ آخرت سے ڈرانا	251	قرآن کی عظمت و شان
264	فرعونیوں کے آیاؤ اجداد کی گمراہی	252	اللہ تعالیٰ کی مبارک صفات
265	بلا دلیل حق کا مقابلہ کرنے والے کا حال	252	آیاتِ الہی میں جھگڑنے والے لوگ
266	ہامان کو محل بنانے کا حکم اور فرعون کا مقصد	252	سابقہ امتوں کا انبیاء سے برا سلوک اور انجام
267	مردِ مومن کی قوم کو دوبارہ نصیحت	253	حالتِ کفر میں مرنے والا قطعی جہنمی ہے
		255	فرشتوں کی تسبیح اور اہل ایمان کے لیے دعائیں
			بروزِ قیامت کفار سے رب تعالیٰ کی ناراضی



صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
276	آیات الہی کے منکرین کا حال	267	قوم کے سامنے دنیا و آخرت کی حقیقت کا بیان
276	اللہ تعالیٰ کے موجود ہونے پر مزید دلائل	267	قوم کے سامنے اچھے اور برے اعمال کے انجام کا بیان
276	شان الہی اور اخلاص کے ساتھ عبادت الہی کا حکم	268	مردِ مومن کا قوم کے اور اپنے حال کا بیان
277	بُت پرستی کی دعوت دینے والوں کو جواب	269	قوم کی دھمکی پر مردِ مومن کا جواب
277	انسانی زندگی کے مختلف مراحل اور ان کی حکمتیں	269	مردِ مومن کا بچاؤ اور فرعونیوں پر عذاب
278	قدرت و شان الہی کے مظاہر	270	فرعونیوں پر برزخ اور آخرت میں عذاب
279	آیات الہی میں جھگڑنے والوں پر اظہارِ تعجب	270	نارِ جہنم میں کافر سرداروں اور کمزور کفار کا جھگڑا
279	کتاب اور رسولوں کو جھٹلانے والوں کو تنبیہ اور ان کا انجام	271	کمزور کفار کی دارِ وعدہ جہنم سے درخواست اور ان کا جواب
280	حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کو صبر کی تاکید	271	رسولوں اور اہل ایمان کو دنیا و آخرت میں مدد کی بشارت
281	حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کی تسلی کے لیے گزشتہ رسولوں کا تذکرہ	272	روزِ قیامت کفار کا انجام
282	قدرت و وحدانیت پر دلالت کرنے والی اشیاء کا بیان	272	بنی اسرائیل کو وارثِ تورات بنانے کا بیان
283	نشانوں کے منکرین سے استفسار	272	تورات کے اوصاف
283	کفارِ قریش کے لئے بطورِ عبرت گزشتہ قوموں کے حال و انجام کا بیان	273	حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کو صبر، استغفار اور تسبیح کی تاکید
285	<b>سُورَةُ اٰحْمَدِ النَّبَاَةِ</b>	273	آیات الہی میں بے دلیل جھگڑنے والوں کا حال
285	اوصافِ قرآن اور کفارِ مکہ کی اکثریت کا طرزِ عمل	274	دوبارہ زندہ کیے جانے کے منکرین کا رد
286	توحید و ایمان کی دعوت سن کر کفارِ مکہ کا ردِ عمل	274	جاہل اور عالم، نیک مومن اور بدکار برابر نہیں
286	کفارِ مکہ کو جواب	274	قیامت کا آنا یقینی ہے
287	مشرکوں کے دوجرم، زکوٰۃ دینا اور انکارِ آخرت	274	دعا مانگنے کا حکم اور تکبر کے سبب دعا نہ مانگنے والوں کے لیے وعید
287	باعتدال مسلمانوں کے لیے بے انتہا ثواب کی بشارت	275	اللہ تعالیٰ کے موجود ہونے پر ایک دلیل
287	مشرکوں کی تفہیم	275	لوگوں پر فضل الہی اور ان کی ناشکری
288	آسمان و زمین کی تخلیق میں قدرت الہی کے آثار	275	حقیقی معبود اللہ تعالیٰ ہی ہے
289	آسمانوں کی تخلیق کی مزید تفصیل		

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
301	آیات الہی میں الحاد کرنے والوں کو تنبیہ	289	کفار کو گزشتہ قوموں کے عذاب سے ڈرانا
302	عظمت قرآن	290	قوم عاد کا طرز عمل اور ان کا انجام
302	کفار کی جاہلانہ حرکتوں پر حضور ﷺ کی تنبیہ	291	قوم ثمود کا طرز عمل اور ان کا انجام
	۱۰۰ کو تسلی	291	قوم ثمود کے متقی مومنوں کی نجات
303	قرآن پر کفار کے اعتراض کا جواب اور شان قرآن	292	بروز قیامت اعضائے کفار کی ان کے خلاف گواہی
303	قرآن کریم میں اختلاف کرنے والوں کے لیے تنبیہ	292	کفار کا اپنے بدن کی کھالوں سے کلام
304	اچھے برے عمل کا فائدہ و نقصان بندے کو بتی ہوگا	293	بروز قیامت کفار کی سرزنش
	تکبیر سوال پارہ	294	بروز قیامت کفار کے لیے کوئی چیز کارآمد نہ ہوگی
305	قیامت سے متعلق سوال کا جواب اور علم الہی کی شان	294	کفار کے ساتھ شیطان ساتھیوں کا تقرر اور کفار کا عملی حال
305	روز قیامت مشرکین کا شریکوں سے اعلان براءت	295	تلاوت قرآن کے وقت کفار مکہ کا طرز عمل
305	روز قیامت مشرکین کی نافرمانی	295	کفار مکہ کے لیے وعید
306	بھلائی مانگنے اور برائی پہنچنے میں کافر کا حال	296	جہنم میں کفار کی ایک عرض
306	راحت ملنے پر کافر کے قبیح اقوال اور کفار کے لیے وعید	297	ایمان پر ثابت قدم رہنے والوں کو فرشتوں کی طرف سے بشارتیں
307	نعمت ملنے اور تکلیف پہنچنے پر کافر کا کردار	298	دین حق کی دعوت دینا سب سے اچھی بات ہے
307	منکرین قرآن سے ایک سوال	298	نیکی اور گناہ برابر نہیں
308	انفس و آفاق میں اللہ کی نشانیاں	298	برائی کو اچھائی سے دور کرنا
308	آخرت سے متعلق کفار کا رویہ اور انہیں تنبیہ	299	برائی کو بھلائی سے ٹالنے کی عظیم دولت کے حقدار لوگ
309	سُورَةُ الشُّرَاٰ		
309	انبیاء علیہم السلام کی طرف وحی میں یکسانیت اور صفات باری تعالیٰ	299	وسوسہ شیطان کے وقت پناہ الہی مانگنے کا حکم
310	عظمت الہی کا بیان	299	قدرت الہی کی آسمانی نشانیاں اور سورج و چاند کو سجدے کی ممانعت
310	فرشتوں کی تسبیح اور اہل زمین کے لئے استغفار	300	کفار کا حال اور فرشتوں کا وصف
310	مشرکین کو وعید اور حضور ﷺ کی تسلی	300	بخیر زمین کی سرسبزی سے مردوں کو دوبارہ زندہ کرنے کی قدرت پر استدلال



صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
320	کفارِ قریش سے رشتہ داری کا لحاظ کرنے کا مطالبہ	310	عربی میں نزولِ قرآن کا مقصد اور لوگوں کے دو گروہ
320	نیکی کا صلہ اور شانِ الہی	311	تمام لوگوں کو ایک امت نہ بنائے جانے کی وجہ اور کفار کے لیے وعید
321	کفارِ مکہ کا بہتان اور حضور ﷺ کو تسلی	311	حقیقی مددگار کا بیان
321	گناہگاروں کو توبہ کی ترغیب	312	مخالفین کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کرنے کی ہدایت
322	با عمل مسلمانوں کے لیے بشارت اور کفار کے لیے وعید	312	اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے دلائل
322	تمام لوگوں کو مالدار نہ بنانے کی حکمت	313	تمام انبیاء کا اصل دین ایک ہی ہے
323	لوگوں کی ناامیدی کے بعد بارش نازل کرنے کا بیان	314	وعوتِ توحید مشرکین پر بھاری ہونے کا بیان
323	قدرتِ الہی کے عجائبات	314	انتخاب و ہدایت سے متعلق دستورِ الہی
323	گناہ مصائب و آلام کا سبب ہیں	314	فرقہ بندی پر اہل کتاب کو ملامت
324	مرضی الہی کے خلاف مصیبت سے بچنا اور بچانا ممکن نہیں	315	قرآن سے متعلق اہل کتاب کا حال
324	سمندر میں جہازوں کی روانی قدرتِ الہی کا کرشمہ ہے	315	کفار سے متعلق حضور ﷺ کو چند ہدایات
325	قرآن میں جھگڑنے والوں کو اپنی نامرادی کا علم	316	دینِ الہی میں جھگڑنے والوں کے لیے وعید
325	دنیاوی نعمتوں سے اخروی اجر و ثواب ہی بہتر ہے	317	معرفتِ الہی کے دو مظاہر اور قربِ قیامت کی طرف اشارہ
326	اُخروی اجر و ثواب کے حقدار لوگ	317	قیامت سے کفار کی بے پروائی اور اہل ایمان کا خوف
326	جرم کے برابر بدلہ لینا جائز اور معاف کر دینا افضل ہے	318	قیامت میں شک کرنے والوں کی گمراہی کا بیان
327	بدلہ لینے کی صورت میں مظلوم پر کوئی گرفت نہیں	318	چار اوصافِ باری تعالیٰ
327	ظالم اور فسادِ قابلِ گرفت ہیں	318	دنیا اور آخرت کے لیے اعمال کرنے والوں کے لئے دستور
328	ظلم پر صبر اور معاف کرنے کی فضیلت	318	مشرکوں کے دین پر اظہارِ تعجب اور ان کے لیے وعید
328	مددگار سے محروم شخص اور عذاب دیکھ کر کفار کا حال	319	روزِ قیامت کفار کے برے اور با عمل مسلمانوں کے اچھے حال کا بیان
329	کفار کا حال دیکھ کر اہل ایمان کا کلام	320	با عمل مسلمانوں کے لیے بشارت



صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
336	سواری کی نعت کا حق اور سواری پر سوار ہو کر پڑھی جانے والی دعا	329	روزِ قیامت کفار کا مد و گار ہونے کی نفی اور ہدایت سے محروم شخص
336	اللہ تعالیٰ کے لیے اولاد کا عقیدہ رکھنے والوں کا رد	329	موت آنے سے پہلے پہلے اطاعتِ الہی کر لینے کی تاکید
337	بیٹی کی پیدائش پر کفار کا حال	330	کفار کے اعراض پر حضور ﷺ کو تسلی
337	عورتوں میں پائی جانے والی دو عمومی کمزوریاں	330	راحت و تکلیف میں کافر کا حال
338	فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں قرار دینے کا رد	331	کائنات کا حقیقی مالک اللہ ہے
338	فرشتوں کی پوجا پر مشرکین کی دلیل اور اس کی تردید	331	بیٹے اور بیٹیاں دینے یا نہ دینے کا اختیار اللہ تعالیٰ کے پاس ہے
339	دین کے معاملے میں کفارِ قریش کی اندھی تقلید	331	انبیاء کی طرف وحی کرنے کی 3 صورتیں
339	کفارِ قریش اور گزشتہ کفار کے طریقہ میں مماثلت	332	نزولِ قرآن سے پہلے حضور ﷺ کا علم کا حال
340	گزشتہ کفار کا انجام	332	قرآن سے ہدایت کے ملتی ہے
340	باطل معبودوں سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اعلانِ براءت	332	حضور ﷺ کا ہدایت دیتے ہیں
340	اعلانِ براءت کی روایت کو اپنی نسل میں باقی رکھنا	333	صراطِ مستقیم کی پہچان
341	کفارِ قریش پر انعامِ الہی اور ان کا قرآن کے ساتھ رویہ	333	نُورُ الْبَحْرِ
341	کفارِ مکہ کا حضور ﷺ پر اعتراض اور انہیں جواب	333	عربی میں قرآن نازل کرنے کی ایک حکمت
342	لوگوں کے درجات میں تفاوت کی حکمت	334	قرآن کی عظمت و رفعت
342	دنیاوی ساز و سامان کی حقارت کا بیان	334	کفارِ مکہ کی سرکشی کے سبب نزولِ قرآن نہیں رک سکتا
343	ذکرِ الہی سے منہ پھیرنے والے پر شیطان مسلط کیا جانا	334	کفار کے مذاق اڑانے پر حضور ﷺ کو تسلی
344	شیطانوں اور ذکرِ الہی سے منہ پھیرنے والوں کا حال	334	زمین و آسمان کے خالق سے متعلق کفار سے سوال اور ان کا جواب
344	روزِ قیامت ذکرِ الہی سے منہ پھیرنے والے کی آرزو	335	ذاتِ الہی پر دلالت کرنے والی مصنوعاتِ البیہ کا بیان
344	روزِ قیامت کفار کی حسرت بیکار ہے		
344	کفار کی ہٹ دھرمی پر حضور ﷺ کو تسلی		

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
352	روزِ قیامت پر بیڑ گاروں کے علاوہ گہرے دوستوں کی دشمنی کی خبر	345	کفار کے لیے دنیا و آخرت کے عذاب کی وعید کے ذریعے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو تسلی
352	بندگانِ الہی کو خوف و غم سے نجات کی بشارت اور دخولِ جنت کا حکم	345	قرآن کریم کو مضبوطی سے تھام کر رکھنے کی تاکید
353	اہل جنت کے لیے جنتی نعمتیں	345	قرآن کریم عظمت و ناموری کا سبب ہے
353	جنت کا وارث بننے کا ظاہری سبب	346	بُت پرستی کا رد
353	جنتی پھلوں کا بیان	346	حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کا واقعہ
354	کفار کے لئے جہنم کی ابدی سزا کا بیان	346	نشانیوں و کچھ کفر فرعونوں کا رویہ
354	کفار کی دار و غمر جہنم سے فریاد اور ان کا جواب	347	نشانیوں کی نوعیت اور فرعونوں پر مصائب
354	کفارِ قریش کو تنبیہ	347	فرعونوں کی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے دعا کی درخواست اور ایمان لانے کا عہد
355	کفارِ قریش کو عذاب کی دھمکی	347	مصیبت ٹلنے پر فرعونوں کی عہد شکنی
355	کفارِ قریش کے ایک گمان کی تردید	347	فرعون کی طرف سے اپنی برتری کا دعویٰ
355	اللہ تعالیٰ کے لیے اولاد قرار دینے والوں سے فیصلہ کن کلام	348	فرعون کی باتیں سن کر قوم کا بیوقوف بننا
355	کفار کی شرکیہ باتوں سے اللہ تعالیٰ کے پاک ہونے کا بیان	349	فرعونوں کا انجام
356	کفار سے متعلق ایک ہدایت	349	شریر کفارِ قریش کی ایک قبیح حرکت
356	زمین و آسمان والوں کا معبود صرف اللہ ہے	350	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عظمت و شان کا بیان
356	اللہ تعالیٰ کی عظمت و شان	350	اللہ تعالیٰ کی شان بے نیازی
357	کفار کے باطل معبود و شفاعت کا اختیار نہیں رکھتے	350	قیامت میں شک کرنے کی ممانعت اور اطاعتِ رسول کی تاکید
357	مشرکین کے حال پر اظہارِ تعجب	351	شیطان سے متعلق ایک تاکید
357	کلامِ حبیب کی قسم	351	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تشریف آوری اور مقصدِ بعثت کا بیان
357	کفار سے متعلق مزید ہدایت	351	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعوتِ توحید
358	سُورَةُ الدَّجَانِ	351	عیسائیوں کا باہمی اختلاف اور کافروں کے لیے وعید
358	قرآن اتارنے کے لئے خصوصی اہتمام کا بیان	352	کفار کا رویہ



صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
363	بنی اسرائیل کا اہل زمانہ پر انتخاب	358	مبارک رات میں مبنی بر حکمت امور کی تقسیم
364	بنی اسرائیل کو واضح انعام پر مشتمل نشانیاں عطا کرنا	359	تقسیم امور کی اہمیت اور شان الہی
364	قیامت سے متعلق کفار مکہ کا دعویٰ اور مطالبہ	359	رحمت و اوصاف الہی کا بیان
364	کفار مکہ کے مطالبہ کا جواب	359	کفار قریش کو نصیحت
364	کائنات کی تخلیق پر یکار نہیں بلکہ بامقصد ہے	359	انکار قرآن کی اصل وجہ
365	روز قیامت کا حال	359	کفار قریش کے لیے وعید اور اس کی شدت کا بیان
365	روز قیامت اہل ایمان کے علاوہ کوئی کسی کے کام نہ آئے گا	360	مشاہدہ مصیبت کے بعد کفار کی دعا اور ایمان لانے کا عہد
365	کفار کی جہنمی غذا قوم کی کیفیت	360	کفار قریش کے عہد ایمان کی تردید
366	کافر سے متعلق جہنم پر مامور فرشتوں کو حکم	360	کفار قریش کی دعا کا جواب
366	عذاب کے وقت کافر کو ڈانٹ ڈپٹ	361	روز قیامت کی گرفت کی یاد دہانی
366	پرہیز گاروں کی بہترین جزا کا بیان	361	کفار قریش اور قوم فرعون کے حالات میں مشابہت کی طرف اشارہ
367	قرآن کے آسمان ہونے کا ایک پہلو	361	حضرت موسیٰ علیہ السلام کا بنی اسرائیل کی واپسی کا مطالبہ
368	کفار سے متعلق انتظار کی ہدایت	361	حضرت موسیٰ علیہ السلام کی فرعون کو نصیحت
368	<b>سُورَةُ الْحَاجِّاتِ</b>	361	فرعون کی دھمکی پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کا جواب
368	قرآن کریم کی عظمت و اہمیت	362	حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بارگاہ الہی میں فریاد
368	وحدانیت الہی کی نشانیاں اور ان سے فائدہ اٹھانے والے لوگ	362	حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بارگاہ الہی سے ہدایات
369	حضور ربی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تسلی اور کفار کو ملامت	362	فرعونوں کے چھوڑے ہوئے مال و اسباب کی طرف اشارہ
370	کافر کے برے اوصاف اور اس کے لیے وعید کا بیان	362	فرعونوں کے مال کا بنی اسرائیل کو وارث بنانا
371	عظمت قرآن کا بیان اور منکرین قرآن کے لیے وعید	363	فرعونوں کی تباہی پر آسمان وزمین نہ روئے
371	قدرت و وحدانیت الہی کے دلائل	363	بنی اسرائیل کو رسوا کن عذاب سے نجات دینا
372	کفار کی ایذاؤں پر درگزر کرنے کی ترغیب	363	
373	نیک اعمال کا فائدہ اور برے اعمال کا نقصان بندے کو ہو گا	363	



صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
377	قرآنی دلائل کے مقابلے میں منکرین قیامت کی واحد دلیل اور اس کا جواب	373	بنی اسرائیل پر انعامات البیہ
378	روزِ قیامت اہل باطل خسارے میں پڑیں گے	373	بنی اسرائیل کی ناقدری اور حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی
379	روزِ قیامت لوگوں کا حال اور نامہ اعمال	374	حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دین الہی پر ثبات قدم رہنے کی تاکید
379	باعمل مسلمانوں کا اچھا انجام	375	آیاتِ قرآنی کی شان
380	روزِ قیامت کفار کو ان کے برے افعال و اقوال کی یاد دہانی	375	کافر اور باعمل مومن کے ساتھ یکساں معاملہ نہ ہوگا
381	کفار کے برے اعمال کے نتائج کا ظہور	376	آسمان وزمین کی تخلیق کا مقصد ہے
381	روزِ قیامت کفار کو ان کے انجام اور اس کے سبب سے آگاہ کیا جانا	376	خواہشِ نفس کے پجاری
382	حمد و کبریائی کا حقدار صرف اللہ ہے	377	منکرین قیامت کا ایک قول اور اس کا جواب

یادداشت

(دورانِ مطالعہ ضرورتاً انڈر لائن کیجئے، اشارات لکھ کر صفحہ نمبر نوٹ فرما لیجئے۔ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ علم میں ترقی ہوگی)

[illegible]

### عنوان

[illegible]



چار مفید چیزوں پر مشتمل لفظی ترجمہ

آیات کے عنوانات

مختصر حواشی

مکمل با محاورہ ترجمہ

لفظ بہ لفظ ترجمہ



مترجم: شیخ الحدیث و التفسیر حضرت علامہ مولانا الحاج مفتی ابوالصالح محمد قاسم قادری مدظلہ العالی



## جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

- نام کتاب : **معرفت القرآن علی کثر العرفان** (جلد پنجم)
- مترجم : شیخ الحدیث والشیخہ حضرت علامہ مولانا الحاج مفتی ابوالصالح محمد قاسم قادری مدظلہ العالی
- پہلی بار : ذوالحجہ ۱۴۳۸ھ، ستمبر 2017ء
- تعداد : 5000 (پانچ ہزار)
- ناشر : مکتبہ المدینہ فیضان مدینہ محلہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ، کراچی

## مکتبہ المدینہ کی شاخیں

- |              |   |                             |
|--------------|---|-----------------------------|
| 021-34250168 | شہید مسجد، کھارادر، باب المدینہ کراچی             | .....باب المدینہ (کراچی)    |
| 042-37311679 | واتا اور بار مارکیٹ، سٹیج بخش روڈ                 | .....مرکز الاولیاء (لاہور)  |
| 041-2632625  | امین پور بازار                                    | .....سردار آباد (فیصل آباد) |
| 058274-37212 | چوک شہیدان، میرپور                                | .....کشمیر                  |
| 022-2620122  | فیضان مدینہ، آفندی ٹاؤن                           | .....حیدر آباد              |
| 061-4511192  | نزد پتیل والی مسجد، اندرون یوہرگیٹ                | .....مدینہ الاولیاء (لٹان)  |
| 044-2550767  | کالج روڈ بالمقابل خوشیہ مسجد، نزد تحصیل کونسل ہال | .....اوکاڑہ                 |
| 051-5553765  | فضل واو پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ               | .....راولپنڈی               |
| 068-5571686  | ڈرائی چوک، شہر کٹارہ                              | .....خان پور                |
| 024-44362145 | چکرا بازار، نزد MCB بینک                          | .....نواب شاہ               |
| 071-5619195  | فیضان مدینہ، بیراج روڈ                            | .....سکھر                   |
| 055-4225653  | فیضان مدینہ، شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ             | .....گوجرانوالہ             |
|              | فیضان مدینہ، گلبرگ نمبر 1، انور سٹریٹ، صدر        | .....پشاور                  |

E.mail: [ilmia@dawateislami.net](mailto:ilmia@dawateislami.net)

[www.dawateislami.net](http://www.dawateislami.net)

مدنی التجاء: کسی اور کو یہ کتاب چھاپنے کی اجازت نہیں

## ”مَعْرِفَةُ الْقُرْآنِ عَلَى كَثَرِ الْعِرْفَانِ“ سے متعلق کچھ ضروری باتیں

مَعْرِفَةُ الْقُرْآنِ دور جدید کے تقاضوں کے عین مطابق قرآن مجید کا آسان اور منفرد لفظی ترجمہ ہے، یہاں اس سے متعلق چند فی باتیں اور اس کی خصوصیات ملاحظہ ہوں،

1 قرآن مجید کا متن P.D.F فارمیٹ میں موجود مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ نسخے سے پیسٹ کیا گیا اور پیسٹنگ کے بعد دوسرے اصل نسخے سے باریک بینی کے ساتھ تقابل کیا گیا ہے تاکہ حتی المقدور متن میں غلطی کا امکان نہ رہے۔ نیز ایک لائن میں اتنا متن پیسٹ کیا گیا ہے جتنے نیچے اجزاء مذکور ہیں اور لائن کے شروع اور آخر سے فاصلہ ختم کرنے کے لئے کمپیوٹر سافٹ ویئر کے ذریعے متن قرآن کے ٹیکسٹ کو مناسب حد تک پھیلا کر لائن کا شروع اور آخر برابر کیا گیا ہے۔

2 مختلف خانے بنا کر ان میں آیات کے اجزاء لکھے گئے اور ان کے دَسمُ الْخَط کو حتی الامکان متن قرآن کے دَسمُ الْخَط کے مطابق رکھنے کے لئے ”الْمُصَّحَف“ فائونٹ استعمال کیا گیا ہے۔

3 قرآن مجید کا اصل دَسمُ الْخَط برقرار رکھنے کے لئے اجزاء میں تقسیم کے دوران الفاظ کے ساتھ متصل حروف اور ضمائر وغیرہ کو جدا لکھنے کی بجائے ایک ساتھ لکھا ہے اور مختلف رنگوں کے ذریعے انہیں اور ان کا ترجمہ ممتاز کر دیا ہے، جیسے ”وَمَا“ میں ”وَمِنْ“ اور ”مَا“ کو اور ”الْأَنْفُسُ“ میں ”الْأَنْفُسُ“ اور ”هَمْ“ کو الگ الگ لکھنے کی بجائے ایک ساتھ لکھا اور رنگوں کے ذریعے ان الفاظ اور ان کے ترجمے میں امتیاز کر دیا ہے۔

4 بعض مقامات پر معنی سمجھنے میں آسانی کے پیش نظر غیر متصل حروف و الفاظ اور اضافت سے خالی الفاظ کو بھی ایک ہی خانے میں لکھا گیا اور رنگوں کے ذریعے ان کے معانی میں امتیاز کیا گیا ہے۔ جیسے ”فِي الْأَرْضِ“ کو ایک ہی خانے میں لکھا ہے۔

5 صیغہ خواہ منفی ہو جیسے ”لَمْ يَتَنَبَّأْ“ اور ”لَا يَعْلَمُونَ“ اور ”لَنْ تَفْعَلُوا“ یا دوسرا جیسے ”كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ“ مکمل صیغہ ایک ہی خانے میں لکھا ہے اسی طرح بعض مقامات پر پورا جملہ جیسے ”فَتَبَّابَ عَلَيْهِ“ بھی ایک ہی خانے میں لکھا ہے تاکہ آیت کا اصل مراد ہی ترجمہ لکھنے میں آسانی رہے۔

6 ترجمے میں سلاست (روانی) کو برقرار رکھنے اور عربی الفاظ کے مفہوم کو مزید واضح کرنے کے لئے اضافت والے الفاظ جیسے ”كَلَّمَ اللَّهُ“ کو ایک ہی خانے میں لکھا گیا اور رنگوں کے ذریعے ان کے ترجمے کی نشاندہی کر دی گئی ہے۔

7 حروف و الفاظ کا اصل وضع کے اعتبار سے جو ترجمہ بتا ہے اسے لکھنے کا التزام کیا گیا اور ان کا مراد ہی اور مفہومی ترجمہ بریکٹ میں لکھ دیا ہے جیسے ”وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ“ میں مذکور ”و“ حالیہ ہے، اس کا ترجمہ یوں لکھا ہے ”اور“



(حالانکہ) ”البتہ بعض مقامات پر لغوی ترجمہ لکھنے میں شرعی مسائل ہونے کی وجہ سے تاویلی ترجمہ لکھا ہے اور حشی الامکان حاشیہ لگا کر ایسے مقامات کی وضاحت کر دی ہے۔

8 جن حروف زائدہ کا باقاعدہ کوئی ترجمہ نہیں بتا انہیں کوئی رنگ کئے بغیر اسی طرح برقرار رکھا ہے جیسے ”مُؤْمِنِينَ“ میں حرف ”ب“ اور ”مُؤْمِنِينَ“ کو ایک ہی رنگ میں لکھا ہے۔

9 لفظی ترجمے کے ساتھ ایک بامحاورہ ترجمے کا بھی اضافہ کیا گیا ہے اور یہ ترجمہ تفسیر ”صِرَاطُ الْجَنَّةِ تَفْسِيرُ الْقُرْآنِ“ میں چھپا ہوا ”كَتَبْنَا الْقُرْآنَ فِي تَرْجُمَةٍ أَلْفَانِ“ لکھا گیا ہے۔

10 سمجھنے میں آسانی کے لئے موقع محل کی مناسبت سے بریکٹوں میں الفاظ کا اضافہ کیا گیا اور ان کا رنگ سیاہ رکھا گیا ہے۔ نیز اجزاء میں جہاں آیت ختم ہوئی یونہی بامحاورہ ترجمے میں جہاں ایک آیت کا ترجمہ ختم ہوا وہاں اختتامیہ نشان ○ بھی ڈال دیا ہے۔

11 قرآن پاک میں بعض اوقات ایک آیت میں مختلف چیزیں بیان ہوتی ہیں اور بعض اوقات دو تین آیات کے بعد نئی بات شروع ہو جاتی ہے، فہم قرآن یعنی قرآن سمجھنے میں آسانی کیلئے ہم نے ہر ایسی جگہ پر نیا عنوان لگا دیا ہے جس کا فائدہ یہ ہے کہ اس نئے عنوان کو پڑھنے کے بعد وہاں سے شروع ہونے والی آیات کو بڑی آسانی سے سمجھا جاسکے گا کیونکہ پہلے سے معلوم ہو جائے گا کہ اب اس مضمون کی آیات آرہی ہیں۔

12 عنوانات صفحے کی سائیڈ میں لکھے ہیں اور جن آیات میں وہ عنوان بیان ہوا ہے انہیں اور ان کے بامحاورہ ترجمے کو مختلف رنگوں کے ذریعے ممتاز کیا ہے تاکہ قاری آسانی سمجھ سکے کہ اس عنوان کا مضمون کہاں سے کہاں تک ہے، نیز موقع کی مناسبت سے تفسیر صراط الجنان اور دیگر معتبر تفاسیر سے مختصر اور جامع حواشی بھی لگائے گئے ہیں۔

13 حروف و الفاظ کے معنی متعین کرنے کے لئے چار رنگوں کا استعمال کیا گیا ہے، سبز، سرخ، نیلا اور جامنی۔ پہلے تین رنگ مختلف حروف و الفاظ کے لئے استعمال کئے گئے ہیں اور جامنی رنگ بطور خاص لفظی ترجمے میں آنے والے اضافی الفاظ کے لئے استعمال کیا گیا ہے تاکہ قاری آسانی کے ساتھ یہ سمجھ سکے کہ جامنی رنگ والے الفاظ کسی خاص لفظ کا ترجمہ نہیں ہیں۔ جیسے ”يَمْشِي مَشْلًا“ اور اس کا ترجمہ ”اس مثال کے ساتھ“

اللہ تعالیٰ اس کوشش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور اسے میری، میرے اہل خانہ، رشتہ داروں، دوست احباب اور دیگر متعلقین کی نجات کا ذریعہ بنائے اور جن جن احباب نے اس کام کے سلسلے میں تعاون کیا ان کی کوششوں کو بھی قبول و منظور فرمائے اور سب کی بے حساب مغفرت فرمائے۔

أَبُو الصَّالِحِ مُحَمَّدٌ قَاسِمٌ قَادِرِي



# اُنْتَلُ مَا اُوْحِي

21



# اُتْلُ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ وَأَقِمِ

اُتْلُ	مَا	أُوحِيَ	إِلَيْكَ	مِنَ الْكِتَابِ	وَ	أَقِمِ
تم تلاوت کرو	(اس کی) جو	وحی کی گئی ہے	تمہاری طرف	کتاب	اور	قائم کرو

اس کتاب کی تلاوت کرو جو تمہاری طرف وحی کی گئی ہے اور نماز

# الصَّلَاةَ ۚ إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ ۚ وَلَذِكْرُ اللَّهِ

الصَّلَاةَ	إِنَّ	الصَّلَاةَ	تَنْهَىٰ	عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ	وَ	لَذِكْرُ اللَّهِ
نماز	بیشک	نماز	روکتی ہے	بے حیائی اور بری بات سے	اور	بیشک اللہ کا ذکر

قائم کرو، بیشک نماز بے حیائی اور بری بات سے روکتی ہے اور بیشک اللہ کا ذکر

# أَكْبَرُ ۚ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُونَ ﴿۳۵﴾ وَلَا تُجَادِلُوا

أَكْبَرُ	وَ	اللَّهُ	يَعْلَمُ	مَا	تَصْنَعُونَ ﴿۳۵﴾	وَ	لَا تُجَادِلُوا
سب سے بڑا (ہے)	اور	اللہ	جانتا ہے	جو	تم کرتے ہو	اور	(اے مسلمانو) تم بحث نہ کرو

سب سے بڑا ہے اور اللہ جانتا ہے جو تم کرتے ہو ○ اور اے مسلمانو!

# أَهْلَ الْكِتَابِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ ۚ إِلَّا

أَهْلَ الْكِتَابِ	إِلَّا	بِالَّتِي	هِيَ	أَحْسَنُ ﴿۳۶﴾	وَ	إِلَّا
اہل کتاب (سے)	مگر	(اس انداز) سے جو	وہ	سب سے بہتر (ہو)	اور	سوائے

اہل کتاب سے بحث نہ کرو مگر بہترین انداز پر سوائے

# الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْهُمْ وَقُولُوا آمَنَّا بِالَّذِي

الَّذِينَ	ظَلَمُوا	مِنْهُمْ	وَ	قُولُوا	آمَنَّا	بِالَّذِي
ان لوگوں کے جنہوں نے	ظلم کیا	ان میں سے	اور	تم کہو	ہم ایمان لائے	(اس) پر جو

ان میں سے ظالموں کے اور کہو: ہم اس پر ایمان لائے جو

- نماز کو پابندی سے اور غامبی و باطنی آداب کے ساتھ ادا کرنے کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ آخر کار نمازی تمام برائیوں کو ترک کر دیتا ہے۔
- اس کا معنی یہ ہے کہ اے مسلمانو! جب تمہاری اہل کتاب سے بحث ہو تو بہترین انداز سے بحث کرو البتہ ان میں سے جو زیادتی میں حد سے گزر گئے تو ان کے ساتھ سختی اختیار کرو یا درہے کہ عیسائیوں، یہودیوں اور دیگر کافروں کے ساتھ دینی امور میں بحث کرنا فتنہ منظرہ میں انتہائی مہارت رکھنے والے علماء کا کام ہے و دیگر مسلمانوں کے لئے یہ ناجائز و حرام ہے۔



# اَنْزِلَ اِلَيْنَا وَاُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَالْهٰتَا وَالْهٰكُم

اَنْزِلَ	اِلَيْنَا	وَ	اُنْزِلَ	اِلَيْكُمْ <sup>(۱)</sup>	وَ	اِلْهٰتَا وَاِلْهٰكُم
نازل کیا گیا	ہماری طرف	اور	نازل کیا گیا	تمہاری طرف	اور	ہمارا معبود اور تمہارا معبود

ہماری طرف نازل کیا گیا اور جو تمہاری طرف نازل کیا گیا اور ہمارا اور تمہارا معبود

# وَاحِدٌ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ ﴿۳۶﴾ وَكَذٰلِكَ

وَاحِدٌ	وَ	نَحْنُ	لَهُ	مُسْلِمُونَ ﴿۳۶﴾	وَ	كَذٰلِكَ
ایک (ہے)	اور	ہم	اس کی	فرمانبر داری کرنے والے (ہیں)	اور	اسی طرح

ایک ہے اور ہم اس کے فرمانبر دار ہیں ○ اور اے حبیب الہی

# اَنْزَلْنَا اِلَيْكَ الْكِتٰبَ ۚ قَالِ زَيْنِ اَتَيْنٰهُمْ الْكِتٰبَ

اَنْزَلْنَا	اِلَيْكَ	الْكِتٰبَ	قَالِ زَيْنِ	اَتَيْنٰهُمْ	الْكِتٰبَ
ہم نے نازل فرمایا	تمہاری طرف	کتاب	تو دلوگ جو	ہم نے عطا کی انہیں	کتاب

ہم نے تمہاری طرف کتاب نازل فرمائی تو وہ جنہیں ہم نے کتاب عطا فرمائی

# يُؤْمِنُونَ بِهِ ۚ وَمِنْ هَؤُلَاءِ مَنْ يُؤْمِنُ

يُؤْمِنُونَ	بِهِ	وَ	مِنْ هَؤُلَاءِ	مَنْ	يُؤْمِنُ
وہ ایمان لاتے ہیں	اس پر	اور	ان (دوسروں) میں سے	(کوئی وہ ہے) جو	ایمان لاتا ہے

وہ اس پر ایمان لاتے ہیں، اور کچھ ان دوسروں میں سے ہیں جو اس پر

# بِهِ ۚ وَمَا يَجْحَدُ بِآيٰتِنَا اِلَّا الْكٰفِرُونَ ﴿۳۷﴾ وَ

بِهِ	وَ	مَا يَجْحَدُ	بِآيٰتِنَا	اِلَّا	الْكَافِرُونَ ﴿۳۷﴾	وَ
اس پر	اور	انکار نہیں کرتے	ہماری آیتوں کا	مگر	کفر کرنے والے	اور

ایمان لاتے ہیں، اور کافر ہی ہماری آیتوں کا انکار کرتے ہیں ○ اور

۱۔ ہمارا ایمان قرآن کے علاوہ دیگر کتابوں پر بھی ہے لیکن احکام شریعت میں عمل صرف قرآن پر ہے نیز دیگر کتابوں پر جو ایمان ہے وہ ان پر ہے جو اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائیں اور موجودہ تحریف شدہ کتابوں پر یوں ایمان ہے کہ ان میں جو اللہ تعالیٰ کا کلام ہے ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں۔

۲۔ بخود اس انکار کو کہتے ہیں جو معرفت کے بعد بولتی جان بوجھ کر کمر جاتا۔ یہودیوں کا یہی حال تھا کہ وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رسالت اور قرآن کا حق ہونا پہچاننے کے باوجود انکار کرتے تھے۔

قرآن پر ایمان لانے اور اسے دلوں کا بیان

رسالت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک دلیل



مَا كُنْتُمْ تَتْلُوا مِنْ قَبْلِهِ مِنْ كِتَابٍ وَلَا تَخْطُّهُ بِیَسَیْنِكُمْ

مَا كُنْتُمْ تَتْلُوا	مِنْ قَبْلِهِ	مِنْ كِتَابٍ	وَلَا تَخْطُّهُ (۱)	بِیَسَیْنِكُمْ
تم نہ پڑھتے تھے	اس سے پہلے	کوئی کتاب	نہ لکھتے تھے اے	اپنے دائیں ہاتھ سے

اس سے پہلے تم کوئی کتاب نہ پڑھتے تھے اور نہ ہی اپنے دائیں ہاتھ سے اسے لکھتے تھے،

اِذَا لَا تَرٰ تَابَ الْمُبِطِلُونَ ﴿۳۸﴾ بَلْ هُوَ

اِذَا	اَلْزُبَابُ	اَلْمُبِطِلُونَ ﴿۳۸﴾	بَلْ	هُوَ
(اگر ایسا ہوتا تو) اس وقت	ضرور شک کرتے	باطل والے	بلکہ	وہ (قرآن)

(اگر ایسا ہوتا تو اس وقت باطل والے ضرور شک کرتے) بلکہ وہ

اٰیٰتِ یٰسِیْنٰتٍ فِیْ صُورِ الَّذِیْنَ اَوْثُوْا الْعِلْمَ ۚ وَ

اٰیٰتِ یٰسِیْنٰتٍ	فِیْ صُورِ الَّذِیْنَ	اَوْثُوْا	اَلْعِلْمَ (۲)	وَ
روشن آیتیں، نشانیاں (ہیں)	ان لوگوں کے سینوں میں جنہیں	دیا گیا	علم	اور

ان لوگوں کے سینوں میں روشن نشانیاں ہیں جنہیں علم دیا گیا اور

مَا یَجْعَدُ بِاٰیٰتِنَا اِلَّا الظَّالِمُونَ ﴿۳۹﴾ وَقَالُوا لَوْلَا

مَا یَجْعَدُ	بِاٰیٰتِنَا	اِلَّا	اَلظَّالِمُونَ ﴿۳۹﴾	وَ	قَالُوا	لَوْلَا
انکار نہیں کرتے	ہماری آیتوں کا	مگر	ظالم لوگ	اور	(کافروں نے) کہا	کیوں نہیں

ہماری آیتوں کا انکار صرف ظالم لوگ کرتے ہیں ○ اور کفار نے کہا: اس پر

اَنْزَلَ عَلَیْهِ اٰیٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِ ۚ قُلْ اِنَّمَا الْاٰیٰتُ

اَنْزَلَ	عَلَیْهِ	اٰیٰتٌ	مِّنْ رَّبِّهِ	قُلْ	اِنَّمَا الْاٰیٰتُ
اتاری گئیں	اس (نبی) پر	کچھ نشانیاں	اس کے رب کی طرف سے	تم کہو	نشانیاں صرف

اس کے رب کی طرف سے نشانیاں کیوں نہیں اتریں؟ تم فرماؤ: نشانیاں

۱۔ قرآن مجید نازل ہونے سے پہلے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی کتاب کا مطالعہ نہ فرمایا تھا اور نہ ہی کبھی اپنے ہاتھ سے لکھا تھا اور اس میں حکمت یہ تھی کہ اگر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پہلے سے اس کے عادی ہوتے تو لوگ کہتے کہ قرآن بھی اس نبی نے غرضتہ کتابوں کو سامنے رکھ کر لکھا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شروع سے ہی اس سے محفوظ رکھا اور پھر بطور معجزہ کے عمر مبارک کے آخری ایام میں لکھنا پڑھا سکھا دیا۔ ۲۔ اس سے معلوم ہوا کہ علماء اور حفاظ کا دور جب بہت بڑا ہے کہ ان کے سینوں میں قرآن موجود ہے۔

عِنْدَ اللَّهِ ۖ وَ اِنَّمَا اَنَّا نَذِيرٌ مُّبِينٌ ۝۵۰ اَوَلَمْ يَكْفِهِمْ

عِنْدَ اللَّهِ

وَ

اِنَّمَا اَنَا

اَوَلَمْ يَكْفِهِمْ

اللہ کے پاس (ہیں)

اور میں تو صرف

صاف ڈرسانے والا ہوں

اور کیا کافی نہیں

تو اللہ ہی کے پاس ہیں اور میں تو یہی صاف ڈرسانے والا ہوں ۵۰ اور کیا انہیں یہ بات کافی نہیں

اَنَا اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ يُثْلِي عَلَيْهِمْ ۖ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

اَنَا

اَنْزَلْنَا

عَلَيْكَ

الْكِتَابَ

يُثْلِي

عَلَيْهِمْ

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

(یہ بات) کہ

ہم نے تماری

تم پر

کتاب

جو پڑھی جاتی ہے

ان پر

پیشک اس میں

کہ ہم نے تم پر کتاب تماری جو ان پر پڑھی جاتی ہے پیشک اس میں

لَرَحْمَةً وَ ذِكْرًا لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ۝۵۱ قُلْ كَفٰی

لَرَحْمَةً

وَ

ذِكْرًا

لِّقَوْمٍ

يُؤْمِنُونَ ۝۵۱

قُلْ

كَفٰی

ضرورت رحمت

اور

نصیحت (ہے)

(ان) لوگوں کے لیے

جو ایمان لاتے ہیں

تم کہو

کافی ہے

ایمان والوں کے لیے رحمت اور نصیحت ہے ۵۱ تم فرماؤ: میرے

بِاللّٰهِ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ شَهِيدًا ۚ يَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۖ

بِاللّٰهِ

بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ

شَهِيدًا ۚ

يَعْلَمُ

مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۖ

بِاللّٰهِ

بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ

اللہ

میرے اور تمہارے درمیان

گواہ

وہ جانتا ہے

جو کچھ

آسمانوں اور زمین میں (ہے)

اور تمہارے درمیان اللہ کافی گواہ ہے، وہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْبَاطِلِ وَكَفَرُوْا بِاللّٰهِ ۙ اُولٰٓئِكَ

وَالَّذِيْنَ

اٰمَنُوْا

بِالْبَاطِلِ

وَ

كَفَرُوْا

بِاللّٰهِ

اُولٰٓئِكَ

اور

وہ لوگ جو

ایمان لائے

باطل پر

اور

انہوں نے انکار کیا

اللہ کا

یہ لوگ

اور باطل پر ایمان لانے والے اور اللہ کے منکر

۱۔ اس آیت میں کفار کہہ کے اعتراض کا جواب دیا گیا ہے اور اس کا معنی یہ ہے کہ قرآن کریم مجزوء ہے، گزشتہ انبیاء کریم علیہم السلام کے معجزات سے زیادہ کامل اور حق کے طلبکار کو تمام نشانیوں سے بے نیاز کرنے والا ہے کیونکہ دیگر انبیاء کریم علیہم السلام کے معجزات تو قصہ بن کر رہ گئے ہیں مگر یہ قرآن ایسا جیتا جاگتا مجزوء ہے جو ہمیشہ دیکھا جاتا رہے گا، اس پر ایمان نہ لانا انتہائی بد نصیبی ہے۔



هُمُ الْخٰسِرُونَ ﴿۵۲﴾ وَيَسْتَعْجِلُونَكَ بِالْعَذَابِ ۖ وَلَوْلَا

هُمُ	الْخٰسِرُونَ ﴿۵۲﴾	و	يَسْتَعْجِلُونَكَ ﴿۵۱﴾	بِالْعَذَابِ	و	لَوْلَا
وہی	نقصان اٹھانے والے (ہیں)	اور	وہ جلدی مچاتے ہیں تم سے	عذاب کی	اور	اگر نہ ہوتی

ہی نقصان اٹھانے والے ہیں ○ اور تم سے عذاب کی جلدی مچاتے ہیں اور اگر

اَجَلٌ مُّسَمًّى لِّجَآءِهِمُ الْعَذَابِ ۖ وَلِيَاْتِيَنَّهُمْ بَغْتَةً وَ

اَجَلٌ مُّسَمًّى	لِّجَآءِهِمُ	الْعَذَابِ	و	لِيَاْتِيَنَّهُمْ	بَغْتَةً	و
ایک مقررہ مدت	(تو) ضرور آجاتا ان پر	عذاب	اور	ضرور وہ آئے گا ان پر	اچانک	اور

ایک مقررہ مدت نہ ہوتی تو ضرور ان پر عذاب آجاتا اور ضرور ان پر اچانک عذاب آئے گا اور

هُمُ لَا يَشْعُرُونَ ﴿۵۳﴾ وَيَسْتَعْجِلُونَكَ بِالْعَذَابِ ۖ وَإِنَّ جَهَنَّمَ

هُمُ	لَا يَشْعُرُونَ ﴿۵۳﴾	و	يَسْتَعْجِلُونَكَ	بِالْعَذَابِ	و	إِنَّ جَهَنَّمَ
وہ	بے خبر ہوں گے	اور	وہ جلدی مچاتے ہیں تم سے	عذاب کی	اور	بیشک جہنم

انہیں خبر بھی نہ ہوگی ○ تم سے عذاب کی جلدی مچاتے ہیں اور بیشک جہنم

لَسَجِيطَةٌ بِالْكَافِرِينَ ﴿۵۴﴾ يَوْمَ يَعْشُهُمُ الْعَذَابُ

لَسَجِيطَةٌ	بِالْكَافِرِينَ ﴿۵۴﴾	يَوْمَ	يَعْشُهُمُ	الْعَذَابُ
ضرور گھیرنے والی (ہے)	کافروں کو	(جس) دن	ڈھانپ لے گا انہیں	عذاب

کافروں کو گھیرنے والی ہے ○ جس دن عذاب انہیں ان کے اوپر سے

مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْضِ جُلْهِمُ وَيَقُولُ ذُقُوا مِمَّا

مِنْ فَوْقِهِمْ	و	مِنْ تَحْتِ اَرْضِ جُلْهِمُ	و	يَقُولُ	ذُقُوا	مِمَّا
ان کے اوپر سے	اور	ان کے پاؤں کے نیچے سے	اور	(اللہ) فرمائے گا	تم چکھو	جو

اور ان کے پاؤں کے نیچے سے ڈھانپ لے گا اور (اللہ) فرمائے گا: اپنے اعمال کا

۱۔ تعزیر بن حارث نے حضور ﷺ سے کہا تھا کہ ہمارے اوپر آسمان سے پتھروں کی بارش کرادو۔ اس کے جواب میں یہاں ارشاد ہوا کہ یہ کافر آپ سے جلد نِزولِ عذاب کا مطالبہ کرتے ہیں، اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے نِزولِ عذاب کی ایک مدت مبین نہ ہوتی تو ان کے مطالبہ کرنے ہی ضرور ان پر عذاب آجاتا لیکن چونکہ ان کیلئے ایک مدت مقرر رہے تو وہ مدت پوری ہوتے ہی ضرور ان پر اچانک عذاب آجائے گا اور انہیں اس کی خبر بھی نہ ہوگی۔



كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿۵۵﴾ لِعِبَادِيَ الَّذِينَ اٰمَنُوا اِنَّ اَرْضِيْ وَاسِعَةً

كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿۵۵﴾	لِعِبَادِيَ الَّذِينَ اٰمَنُوا	اِنَّ اَرْضِيْ	وَاسِعَةً ﴿۱﴾
تم عمل کرتے تھے	اے میرے وہ بندو جو ایمان لائے	بیشک	میری زمین وسعت والی (ہے)

مزہ چکھو ○ اے میرے مومن بندو! بیشک میری زمین وسیع ہے

فَاَيَّايَ فَاَعْبُدُوْنَ ﴿۵۶﴾ كُلُّ نَفْسٍ ذَاۤ اَيْقَةٍ الْمَوْتِ ثُمَّ اِلَيْنَا

فَاَيَّايَ	فَاَعْبُدُوْنَ ﴿۵۶﴾	كُلُّ نَفْسٍ	ذَاۤ اَيْقَةٍ الْمَوْتِ	ثُمَّ	اِلَيْنَا
تو میری ہی	تو تم عبادت کرو میری	ہر جان	موت کو چکھنے والی (ہے)	پھر	ہماری ہی طرف

تو میری ہی بندگی کرو ○ ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے پھر ہماری ہی طرف

تُرْجَعُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

تُرْجَعُوْنَ ﴿۵۷﴾	وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	وَعَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ
تمہیں پھیر جائے گا	اور وہ لوگ جو ایمان لائے	اور انہوں نے عمل کیے	نیک، اچھے

تم پھیرے جاؤ گے ○ اور بیشک جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے

لَنُبَوِّئَنَّهُم مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا

لَنُبَوِّئَنَّهُم	مِّنَ الْجَنَّةِ	غُرَفًا ﴿۲﴾	تَجْرِيْ	مِنْ تَحْتِهَا
ضرور ہم جگہ دیں گے انہیں	جنت سے (کے)	بالا خانوں (پر)	بہتی ہوں گی	ان (بالا خانوں) کے نیچے

ضرور ہم انہیں جنت کے بالا خانوں پر جگہ دیں گے جن کے نیچے نہریں

اَلَا نُنْهَرُ خُلْدِيْنَ فِيْهَا نِعَمَ اَجْرِ الْعٰمِلِيْنَ ﴿۵۸﴾

اَلَا نُنْهَرُ	خُلْدِيْنَ	فِيْهَا	نِعَمَ	اَجْرِ الْعٰمِلِيْنَ ﴿۵۸﴾
نہریں	ہمیشہ رہنے والے	ان میں	کیا ہی اچھا	عمل کرنے والوں کا اجر (ہے)

بہتی ہوں گی ہمیشہ ان میں رہیں گے، عمل کرنے والوں کیلئے کیا ہی اچھا اجر ہے ○

۱۔ اس آیت سے مراد یہ ہے کہ جب مومن کو کسی سر زمین میں اپنے دین پر قائم رہنا اور عبادت کرنا شروع کرنا ہو تو اسے چاہئے کہ ایسی سر زمین کی طرف ہجرت کر جائے جہاں آسانی سے عبادت کر سکے اور وہاں دین کی پابندی میں دواریاں نہ ہوں۔ ۲۔ حدیث پاک میں ہے ”جنت میں ایسے بالا خانے ہیں جن کا اندرونی حصہ باہر سے اور بیرونی حصہ اندر سے نظر آتا ہے۔ ایسے دیہاتی نے کھڑے ہو کر عرض کی یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ عنک! یہ دیکھو، یہ بالا خانے کس کے لئے ہیں؟ ارشاد فرمایا ”یہ اس کے لئے ہیں جس نے اچھی گفتگو کی، کہاں کھلایا، ہمیشہ روزہ رکھا اور رات کے وقت جبکہ لوگ سو رہے ہوں، اللہ تعالیٰ کے لئے“



الَّذِينَ صَبَرُوا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ﴿۵۹﴾ وَكَانَ

الَّذِينَ	صَبَرُوا	وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ	يَتَوَكَّلُونَ ﴿۵۹﴾	وَ	كَانَ
وہ لوگ جنہوں نے	صبر کیا	اپنے رب ہی پر	وہ بھروسہ کرتے ہیں	اور	کتنے ہی

وہ جنہوں نے صبر کیا اور اپنے رب ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں ○ اور زمین پر

مِّنْ دَآبَّةٍ لَا تَحْمِلُ رِزْقَهَا ۗ اللَّهُ يَرْزُقُهَا وَ

مِّنْ دَآبَّةٍ	لَا تَحْمِلُ	رِزْقَهَا	اللَّهُ	يَرْزُقُهَا ﴿۶۰﴾	وَ
زمین پر چلنے والے	وہ اٹھائے نہیں پھرتے (اپنے ساتھ)	اپنی روزی	(بلکہ) اللہ	روزی دیتا ہے انہیں	اور

کتنے ہی چلنے والے ہیں جو اپنی روزی ساتھ اٹھائے نہیں پھرتے (بلکہ) اللہ (ہی) انہیں اور

إِيَّائِكُمْ ۚ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿۶۰﴾ وَلَٰكِن سَأَلْتَهُمْ مِّنْ

إِيَّائِكُمْ	وَ	هُوَ السَّمِيعُ	الْعَلِيمُ ﴿٦٠﴾	وَ	لَٰكِن	سَأَلْتَهُمْ	مِّنْ
تمہیں	اور	وہی	سننے والا	جانتے والا (ہے)	اور	ضرور اگر	تم پوچھو ان سے
							کس نے

تمہیں روزی دیتا ہے اور وہی سننے والا، جاننے والا ہے ○ اور اگر تم ان سے پوچھو کہ

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ

خَلَقَ	السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضَ	وَ	سَخَّرَ	الشَّمْسَ	وَ	الْقَمَرَ
بنایا	آسمانوں	اور	زمین (کو)	اور	(کس نے) کام میں لگایا	سورج	اور	چاند (کو)

آسمان اور زمین کس نے بنائے اور سورج اور چاند کو کس نے کام میں لگایا

لَيَقُولَنَّ اللَّهُ ۚ فَاَنۡیَ يُوقِفُوْنَ ﴿۶۱﴾ اَللّٰهُ يَبۡسُطُ

لَيَقُولَنَّ	اللَّهُ	فَاَنۡیَ	يُوقِفُوْنَ ﴿۶۱﴾	اَللَّهُ	يَبۡسُطُ
(تو) ضرور وہ کہیں گے	اللہ (نے)	تو کہاں	وہ اٹلے پھرے جاتے ہیں	اللہ	وسیع کر دیتا ہے

تو ضرور کہیں گے: ”اللہ نے“ تو کہاں اٹلے پھرے جاتے ہیں؟ ○ اللہ اپنے بندوں میں

(پچھلے صفحہ) تبارک و تعالیٰ (رحمۃ اللہ علیہ) ۳۲: ۳۵، الخبیث، ۳۵: ۳۵۔ ۱۔ مکہ مکرمہ میں موجود اہل ایمان کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت کرنے کا فرمایا تو ان میں سے بعض نے عرض کی: ہم مدینہ شریف کیسے چلے جائیں، نہ وہاں ہمارا گھر ہے نہ مال، وہاں ہمیں کون کھائے اور چلے گا؟ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت کے معاملے میں خاص طور پر اپنے رزق کی فکر نہیں کرنی چاہئے بلکہ ساری مخلوق کو رزق سے نوازنے والے رب تعالیٰ پر بھروسہ رکھنا چاہئے وہی حقیقی طور پر رزق دینے والا اور ہر جگہ اپنی مخلوق کو رزق دینے پر قادر رکھتا ہے۔



الرِّزْقِ لِمَنْ يَّشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَيَقْدِرُ لَهُ ۝

الرِّزْقِ	لِمَنْ	يَّشَاءُ	مِنْ عِبَادِهِ	وَيَقْدِرُ	لَهُ
رزق	جس کے لیے	وہ چاہتا ہے	اپنے بندوں میں سے	تنگ کر دیتا ہے	اس کیلئے

جس کے لیے چاہتا ہے رزق وسیع کر دیتا ہے اور تنگ کر دیتا ہے جس کیلئے چاہے،

إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝ وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ

إِنَّ	اللَّهَ	بِكُلِّ شَيْءٍ	عَلِيمٌ	وَلَئِنْ	سَأَلْتَهُمْ	مَنْ
بیشک	اللہ	ہر چیز کو	جاننے والا ہے	اور	ضرور اگر	تم پوچھو ان سے

بیشک اللہ سب کچھ جاننے والا ہے ۝ اور اگر تم ان سے پوچھو کہ کس نے

نَزَّلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ

نَزَّلَ	مِنَ السَّمَاءِ	مَاءً	فَأَحْيَا	بِهِ	الْأَرْضَ
اتارا	آسمان سے	پانی	پھر زندہ کیا	اس کے ذریعے	زمین (کو)

آسمان سے پانی اتارا پھر اس کے ذریعے زمین کو مردہ ہونے کے بعد

مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِمْ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ قُلِ الْحَدُّ

مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِمْ	لَيَقُولُنَّ	اللَّهُ	قُلِ	الْحَدُّ
اس کے مردہ ہونے کے بعد	(تو) ضرور وہ کہیں گے	اللہ (نے)	تم کہو	تمام تعریفیں

زندہ کیا؟ ضرور کہیں گے: اللہ نے۔ تم فرماؤ: سب تعریفیں

بَلَىٰ ۚ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ ۝ وَمَا هِيَ إِلَّا حَيَوٰةُ الدُّنْيَا

بَلَىٰ	أَكْثَرُهُمْ	لَا يَعْقِلُونَ	وَمَا	هِيَ إِلَّا	حَيَوٰةُ الدُّنْيَا
اللہ کے لئے (ہیں)	بلکہ	ان میں اکثر	وہ سمجھتے نہیں	اور	نہیں

اللہ کیلئے ہیں، بلکہ ان میں اکثر نہیں سمجھتے ۝ اور یہ دنیا کی زندگی تو

۱۔۔۔ دنیا میں تمام انسانوں کو ایک حیات رزق عطا فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کی بے شمار حکمتیں ہیں، ان میں سے ایک بہت بڑی حکمت بندوں کے ایمان کی حفاظت ہے، جیسا کہ حدیث قدسی میں ہے: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ میرے بعض مومن بندے ایسے ہیں کہ جن کے ایمان کی بھلائی مالدار ہونے میں ہے، اگر میں انہیں مالدار نہ کروں تو وہ کفر میں مبتلا ہو جائیں گے اور میرے بعض مومن بندے ایسے ہیں کہ ان کے ایمان کی بھلائی مالدار نہ ہونے میں ہے، اگر میں انہیں مالدار کر دوں تو وہ کفر میں مبتلا ہو جائیں گے۔ (ابن عساکر، ۹/۱۶۶)



اِلَّا لَهُمْ وَلَعِبٌ ۖ وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ ۚ

اِلَّا	لَهُمْ	وَلَعِبٌ ۖ	وَ	اِنَّ	الدَّارَ الْاٰخِرَةَ	لَهِيَ	الْحَيَوَانُ
مگر	کھیل	اور	تمنا	اور	آخرت کا گھر	ضروری	سچی زندگی (ہے)

صرف کھیل کو ہے اور بیشک آخرت کا گھر ضروری سچی زندگی ہے۔

لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ۖ ۚ فَاِذَا سَأَرَ كِبُوًا فِي الْفُلْكِ

لَوْ	كَانُوا يَعْلَمُونَ ۖ	فَاِذَا	رَكِبُوْا	فِي الْفُلْكِ
(کیا ہی اچھا تھا) اگر	وہ جانتے ہوتے	پھر جب	وہ سوار ہوتے ہیں	کشتی میں

کیا ہی اچھا تھا اگر وہ (یہ) جانتے ○ پھر جب لوگ کشتی میں سوار ہوتے ہیں

دَعُوْا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ فَلَمَّا

دَعُوْا	اللّٰهَ	مُخْلِصِيْنَ	لَهُ	الدِّيْنَ	فَلَمَّا
(تو) پکارتے ہیں	اللہ (کو)	خالص کرتے ہوئے	اس کے لئے	دین	پھر جب

تو اللہ کو پکارتے ہیں اس حال میں کہ اسی کے لئے دین کو خالص کرتے ہیں پھر جب

نَجَّيْنَاهُمْ اِلَى الْبَرِّ اِذَا هُمْ يُشْرِكُوْنَ ۚ ۚ لِيَكْفُرُوا

نَجَّيْنَاهُمْ	اِلَى الْبَرِّ	اِذَا	هُمْ	يُشْرِكُوْنَ ۚ	لِيَكْفُرُوا
وہ بچا کر لاتا ہے انہیں	خشکی کی طرف	جبھی	وہ	شرک کرنے لگتے ہیں	تاکہ وہ ناشکری کریں

وہ انہیں خشکی کی طرف بچا کر لاتا ہے تو اس وقت شرک کرنے لگتے ہیں ○ تاکہ ہماری دی ہوئی

بِمَا اَتَيْنَاهُمْ ۚ وَلِيَسْتَعْبُوْا ۚ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۚ ۚ

بِمَا	اَتَيْنَاهُمْ	وَلِيَسْتَعْبُوْا ۚ	فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۚ
(اس) کی جو	ہم نے عطا کیا انہیں	اور	تاکہ وہ فائدہ اٹھالیں

نعمت کی ناشکری کریں اور تاکہ وہ فائدہ اٹھالیں تو غریب جان لیں گے ○

۱۔ دنیا کی زندگی کھیل کو کی طرح عارضی اور جلد زائل ہونے والی ہے جبکہ آخری زندگی پائیدار اور دائمی ہے اور حقیقی طور پر زندگی کھلانے کے لائق بھی وہی ہے۔ مظلوم وہ ہے جو فانی دنیا کو آخرت کی ہمیشہ رہنے والی زندگی پر ترجیح نہ دے۔ حدیث پاک میں ہے "جو شخص اپنی دنیا سے محبت کرتا ہے وہ اپنی آخرت کو نقصان پہنچاتا ہے اور جو اپنی آخرت سے محبت کرتا ہے وہ اپنی دنیا کو نقصان پہنچاتا ہے، پس فنا ہونے والی پر پائی رہنے والی کو ترجیح دو۔ (مسند امام احمد، ۱/۲۳۱، المحدث: ۱۹۷/۷)



اَوْ لَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا مَّا مَنَّا وَ

اَوْ لَمْ يَرَوْا	اَنَّا	جَعَلْنَا	حَرَمًا	مَّا مَنَّا	وَ
اور کیا انہوں نے نہ دیکھا	کہ	ہم نے بنائی	حرمت والی زمین	امن و امان والی	اور

اور کیا انہوں نے یہ نہ دیکھا کہ ہم نے حرمت والی زمین، امن و امان والی بنائی اور

يَتَخَفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ ۖ اَقْبَالُ الْبَاطِلِ يُؤْمِنُونَ وَ

يَتَخَفُ	النَّاسُ	مِنْ حَوْلِهِمْ	اَقْبَالُ الْبَاطِلِ	يُؤْمِنُونَ	وَ
اچک لیا جاتا ہے	لوگوں (کو)	ان کے آس پاس سے	تو کیا باطل پر	دو یقین کرتے ہیں	اور

ان کے آس پاس والے لوگ اچک لیے جاتے ہیں۔ تو کیا وہ باطل پر یقین کرتے ہیں اور

بِنِعْمَةِ اللَّهِ يَكْفُرُونَ ﴿٦٧﴾ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی

بِنِعْمَةِ اللَّهِ	يَكْفُرُونَ ﴿٦٧﴾	وَ	مَنْ	أَظْلَمُ	مِمَّنِ	افْتَرٰی
اللہ کی نعمت کی	نا شکری کرتے ہیں	اور	کون	زیادہ ظالم	(اس) سے جو	بہتان باندھے

اللہ کی نعمت کی ناشکری کرتے ہیں ○ اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر

عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُ ۚ أَلَيْسَ

عَلَى اللَّهِ	كَذِبًا ﴿٦٨﴾	أَوْ	كَذَّبَ	بِالْحَقِّ	لَمَّا	جَاءَهُ ۚ	أَلَيْسَ
اللہ پر	جھوٹ یا	جھٹلائے	حق کو	جب	وہ آئے اس کے پاس	کیا نہیں ہے	

جھوٹ باندھے یا حق کو جھٹلائے جب وہ اس کے پاس آئے؟ کیا کافروں کیلئے

فِي جَهَنَّمَ مَثْوٰی لِّلْكَافِرِينَ ﴿٦٩﴾ وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا

فِي جَهَنَّمَ	مَثْوٰی	لِّلْكَافِرِينَ ﴿٦٩﴾	وَ	الَّذِينَ	جَاهَدُوا	فِينَا
جہنم میں	ٹھکانہ	کافروں کیلئے	اور	وہ لوگ جنہوں نے	کوشش کی	ہماری (راہ) میں

جہنم میں ٹھکانہ نہیں ○ اور جنہوں نے ہماری راہ میں کوشش کی

۱..... اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھنے کی بہت سی صورتیں ہیں، جیسے کافر کا بت پرستی کر کے یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ نے اسی کا حکم دیا ہے۔ نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنا اور کہنا کہ مجھے خدا نے نبی بنایا ہے۔ کتاب اللہ میں اپنی طرف سے غلط مطلق کر دینا اور کہہ دینا کہ یہ کلام الہی ہے۔ نبی کا انکار کرنا اور کہنا کہ انہیں اللہ تعالیٰ نے نبی نہیں بنایا۔ جھوٹا مسئلہ بیان کر کے کہنا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے، وغیرہ۔ ہر جھوٹ برائے لیکن اگر جھوٹ کی نسبت کسی بڑی ہستی کی طرف کی جائے تو بڑا گناہ ہے، لہذا جھوٹی حدیث گھڑ کر یہ کہہ دینا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، یہ بھی سخت جرم ہے۔

کفار کے پر احسان الہی اور ان کی ناشکری

بڑے ظالم کی تشدد جی اور کفار کا کفر

راہ خدا میں کوشش کرنے والوں کو مبارک



لَنَهْدِيَهُمْ سُبُلَنَا ۚ وَإِنَّ اللَّهَ لَسَمْعُ الْمُحْسِنِينَ ۝۶۹

لَنَهْدِيَهُمْ	سُبُلَنَا	وَ	إِنَّ	اللَّهُ	لَسَمْعُ الْمُحْسِنِينَ ۝۶۹
ضرور ہم دکھادیں گے انہیں	اپنے راستے	اور	بیشک	اللہ	ضرور نیکی کرنے والوں کے ساتھ (ہے)
ضرور ہم انہیں اپنے راستے دکھادیں گے اور بیشک اللہ نیکوں کے ساتھ ہے ۝					

رکوع: 06

آیات: 60

## سُورَةُ الزُّمَرِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ	اللَّهُ	الرَّحْمَنِ	الرَّحِيمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

الَّذِينَ غَلِبَتِ الرُّومُ ۚ فِي آدَى الْأَرْضِ وَهُمْ

الَّذِينَ	غَلِبَتِ	الرُّومُ ۚ	فِي آدَى الْأَرْضِ	وَ	هُمْ
الَّذِينَ	مغلوب ہو گئے	رومی	قریب کی زمین میں	اور	وہ

الَّذِينَ ۝ رومی مغلوب ہو گئے ۝ قریب کی زمین میں اور وہ

مَنْ بَعْدَ غَلِبِهِمْ سَيَغْلِبُونَ ۚ فِي بَضْعِ سِنِينَ ۚ لِلَّهِ الْأَمْرُ

مَنْ بَعْدَ غَلِبِهِمْ	سَيَغْلِبُونَ ۚ	فِي بَضْعِ سِنِينَ	لِلَّهِ	الْأَمْرُ
اپنی شکست کے بعد	غفیر غالب آجائیں گے	چند سالوں میں	اللہ ہی کا (ہے)	حکم

اپنی شکست کے بعد غفیر غالب آجائیں گے ۝ چند سالوں میں۔ پہلے اور بعد

۱۔ اسلام کے ابتدائی زمانے میں ایران اور روم کے درمیان جنگ جاری تھی، اس میں ایرانی (جو مشرک تھے)، رومیوں پر غالب آ گئے (جو یہودی تھے)۔ یہ جنگ بہت خوش ہوئے اور مسلمانوں سے کہا کہ جیسے ہمارے ایرانی بھائی تمہارے رومی بھائیوں پر غالب آئے ہیں ایسے ہم بھی جنگ میں تم پر غالب آجائیں گے۔ اس پر یہ آیات نازل ہوئیں اور ان میں آئندہ چند سالوں کے دوران رومیوں کے ایرانیوں پر غلبے کی شبیہ خردی تھی۔ یہ خبر سات سال بعد پوری ہوئی اور رومی ایرانیوں پر غالب آ گئے۔ یہ شبیہ خیر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت صحیح ہونے اور قرآن کریم کا کام لینی ہونے کی روشنی میں ہے۔



مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ وَيَوْمَئِذٍ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُونَ ۝۳ بِنَصْرِ اللَّهِ ط					
پہلے	اور	بعد	اور	اس دن	خوش ہوں گے
یومئذ	و	مِنْ بَعْدُ	و	يَوْمَئِذٍ	يَفْرَحُ
پہلے	اور	بعد	اور	اس دن	خوش ہوں گے
حکم اللہ ہی کا ہے اور اس دن ایمان والے خوش ہوں گے ۝ اللہ کی مدد سے۔					
يَنْصُرُ مَنْ يَشَاءُ ۝ وَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ۝۵ وَعَدَ اللَّهُ ط					
یمنصر	من	یشاء	و	هو	العزیز
وہ مدد کرتا ہے	جس کی	چاہتا ہے	اور	وہی	عزت والا، غلبے والا
یمنصر	من	یشاء	و	هو	العزیز
وہ مدد کرتا ہے	جس کی	چاہتا ہے	اور	وہی	عزت والا، غلبے والا
وہ جس کی چاہے مدد کرتا ہے اور وہی غالب، مہربان ہے ۝ اللہ کا وعدہ ہے۔					
لَا يُخْلِفُ اللَّهُ وَعْدَهُ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۝۶					
لا یخلف	اللہ	وعدہ	ولیکن	اکثر الناس	لا یعلمون
خلاف نہیں کرتا	اللہ	اپنے وعدے (کے)	لیکن	اکثر لوگ	نہیں جانتے
اللہ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا لیکن اکثر لوگ جانتے نہیں ۝					
يَعْلَمُونَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ عَنِ الْآخِرَةِ هُمْ غٰفِلُونَ ۝۷					
یعلمون	ظاہر	مِنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا	و	هُمْ	عَنِ الْآخِرَةِ
وہ جانتے ہیں	ظاہر (کو)	دنیا کی زندگی میں	اور	وہ	آخرت سے
آکھوں کے سامنے کی دنیوی زندگی کو جانتے ہیں اور وہ آخرت سے بالکل غافل ہیں ۝					
أَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوا فِي أَنفُسِهِمْ ۚ مَا خَلَقَ اللَّهُ السَّمٰوٰتِ وَ					
أَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوا	فِي أَنفُسِهِمْ	مَا خَلَقَ	اللَّهُ	السَّمٰوٰتِ	و
اور کیا انہوں نے غور و فکر نہیں کیا	اپنے دلوں میں	(کہ) پیدا نہیں کیا	اللہ (نے)	آسمانوں	اور
کیا انہوں نے اپنے دلوں میں غور و فکر نہیں کیا کہ اللہ نے آسمانوں اور					

۱۔ اس آیت میں کفار کے ظلم کی حد بیان کی گئی کہ وہ لوگ بس اپنے معاشی معاملات کے بارے میں جانتے ہیں کہ کیسے کام کئے جائیں، کس طرح تجارت کی جائے اور کس وقت باغبانی اور کاشتکاری کی جائے اور کب کٹائی کی جائے، جبکہ وہ اپنی آخرت سے بالکل غافل ہیں، نہ اس میں کوئی غور و فکر کرتے ہیں اور نہ ہی آخرت کی تیاری دیکھتے ہیں۔ کفار کے متعلق بیان کی گئی اس علی اور عملی حالت کو سامنے رکھتے ہوئے فی زبہ مسلمانوں کو بھی اپنی علی اور عملی حالت پر غور کرنے اور اسے سدھارنے کی شدید حاجت ہے۔



اَلْاَرْضُ وَمَا بَيْنَهُمَا اِلَّا بِالْحَقِّ وَ اَجَلٍ مُّسَمًّى ۝

اَلْاَرْضُ	وَ	مَا	بَيْنَهُمَا	اِلَّا	بِالْحَقِّ وَ اَجَلٍ مُّسَمًّى	وَ
زمین (کو)	اور	جو کچھ	ان دونوں کے درمیان (ہے)	مگر	حق اور ایک مقررہ مدت کے ساتھ	اور

زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کو حق اور ایک مقررہ مدت کے ساتھ پیدا کیا اور

اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ بِلِقَائِ رَبِّهِمْ لَكٰفِرُوْنَ ۝

اِنَّ	كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ	بِلِقَائِ رَبِّهِمْ	لَكٰفِرُوْنَ ۝
بیشک	بہت سے لوگ	اپنے رب سے ملاقات کا	ضرور انکار کرنے والے (ہیں)

بیشک بہت سے لوگ اپنے رب سے ملنے کے منکر ہیں ۝

اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عٰقِبَةُ الَّذِيْنَ

اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا	فِى الْاَرْضِ	فَيَنْظُرُوْا	كَيْفَ	كَانَ	عٰقِبَةُ الَّذِيْنَ
اور کیا انہوں نے سفر نہ کیا	زمین میں	تو وہ دیکھتے	کیسا	ہوا	ان لوگوں کا انجام جو

اور کیا انہوں نے زمین میں سفر نہ کیا کہ دیکھتے کہ ان سے پہلے لوگوں کا

مِنْ قَبْلِهِمْ ۝ كَانُوْا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّ اَثَارًا

مِنْ قَبْلِهِمْ	كَانُوْا	اَشَدَّ	مِنْهُمْ	قُوَّةً	وَّ	اَثَارًا
ان سے پہلے (گزرے)	وہ تھے	زیادہ سخت	ان سے	قوت (میں)	اور	انہوں نے بل چلائے

انجام کیسا ہوا؟ وہ ان سے زیادہ طاقتور تھے اور انہوں نے زمین میں

اَلْاَرْضُ وَعَمْرُوْهَا اَكْثَرُ مِّمَّا عَمِرُوْهَا ۝

اَلْاَرْضُ	وَ	عَمْرُوْهَا	اَكْثَرُ مِّمَّا	عَمِرُوْهَا	وَ
زمین (میں)	اور	آباد کیا ہے	(اس) سے زیادہ جتنا	انہوں نے آباد کیا ہے	اور

بل چلائے اور انہوں نے زمین کو اُس سے زیادہ آباد کیا جتنا انہوں نے آباد کیا ہے اور

یعنی کیا کفار مکہ نے زمین میں سفر نہیں کیا تاکہ وہ دیکھ لیتے کہ ان سے پہلے جتنا نے انوں کا انجام کیا ہوا۔ وہ لوگ اہل مکہ سے زیادہ طاقتور تھے اور انہوں نے زمین میں بل چلائے اور زمین کو اہل مکہ سے زیادہ آباد کیا، لیکن جب رسولوں کے روشن نشانوں کے ساتھ تشریف لانے کے باوجود کافروں نے ان کا انکار کیا تو انجام یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ہلاک کر دیا اور اللہ تعالیٰ کی یہ شان نہیں کہ کسی کو جرم کے بغیر ہلاک کرے اور کسی پر ظلم کرے، ہاں لوگ رسولوں کی تکذیب کر کے خود کو عذاب کا مستحق بناتے تھے اور یوں خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے۔



جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ ۖ فَمَا كَانَ اللَّهُ

جَاءَتْهُمْ	رُسُلُهُم	بِالْبَيِّنَاتِ	فَمَا كَانَ	اللَّهُ
آئے ان کے پاس	ان کے رسول	روشن نشانوں کے ساتھ	تو نہ تھی	اللہ (کی شان کہ)

ان کے رسول ان کے پاس روشن نشانیاں لائے تو اللہ کی یہ شان نہ تھی کہ

لِيُظْلِمَهُمْ وَلَكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ۙ ثُمَّ كَانَ

لِيُظْلِمَهُمْ	وَلَكِنْ	كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ۙ	ثُمَّ	كَانَ
وہ ظلم کرتا ان پر	لیکن	وہ اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے	پھر	ہوا

ان پر ظلم کرتا ہاں وہ خود ہی اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے ○ پھر برائی کرنے والوں کا

عَاقِبَةُ الَّذِينَ أَصَاوُوا الشُّرَآءِ ۚ إِنَّ كَذِبُوا

عَاقِبَةُ الَّذِينَ	أَصَاوُوا	الشُّرَآءِ ۚ	إِنَّ	كَذِبُوا
ان لوگوں کا انجام جنہوں نے	برائی کی	سب سے برا	(اس لیے) کہ	انہوں نے جھٹلایا

انجام سب سے برا ہوا کیونکہ انہوں نے اللہ کی آیتوں کو

بَايَتَ اللَّهَ وَكَانُوا بِهَا يَسْتَهْزِءُونَ ۚ اللَّهُ يَبْدَأُ الْخَلْقَ

بَايَتَ اللَّهَ	وَ	كَانُوا بِهَا يَسْتَهْزِءُونَ ۚ	اللَّهُ	يَبْدَأُ	الْخَلْقَ
اللہ کی آیتوں کو	اور	وہ ان (آیتوں) کا مذاق اڑاتے تھے	اللہ	ابتدا کرنا ہے	پیدا کس (یا) مخلوق (کی)

جھٹلایا اور وہ ان آیتوں کا مذاق اڑاتے تھے ○ اللہ پہلے بناتا ہے

ثُمَّ يُعِيدُ ۚ ثُمَّ إِلَيْهِ تَرْجَعُونَ ۙ وَيَوْمَ

ثُمَّ	يُعِيدُ ۚ	ثُمَّ	إِلَيْهِ	تَرْجَعُونَ ۙ	وَيَوْمَ
پھر	وہ لوٹائے گا اسے	پھر	اسی کی طرف	تمہیں پھیرا جائے گا	(جس) دن

پھر وہ دوبارہ بنائے گا پھر اس کی طرف تم پھیرے جاؤ گے ○ اور جس دن

۱۔ اس آیت کا ایک معنی یہ ہے کہ تمہارے کار تکاب کرتے رہنے والوں کا انجام یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی، حتیٰ کہ برے اعمال کی وجہ سے وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو جھٹلائے اور ان آیتوں کا مذاق اڑاتے لگ گئے۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ وہ لوگ جنہوں نے برے اعمال کئے (یعنی کفر کیا تھا) ان کا انجام سب سے برا ہوا کہ دنیا میں انہیں (عذاب نازل کر کے) ہلاک کر دیا گیا اور آخرت میں ان کے لئے جہنم ہے، کیونکہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے رسولوں پر نازل ہونے والی آیتوں کو جھٹلایا اور وہ ان آیتوں کا مذاق اڑاتے تھے۔



تَقُومُ السَّاعَةُ يُبْلِسُ الْمُجْرِمُونَ ﴿۱۲﴾ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ

تَقُومُ	السَّاعَةُ	يُبْلِسُ	الْمُجْرِمُونَ ﴿۱۲﴾	وَلَمْ يَكُنْ	لَهُمْ
قائم ہوگی	قیامت	مایوس ہو جائیں گے	جرم کرنے والے	اور نہ ہوں گے	ان کے لیے

قیامت قائم ہوگی مجرم مایوس ہو جائیں گے ○ اور ان کے شریک

مِّنْ شُرَكَائِهِمْ شَفَعُوا وَكَانُوا إِشْرَكَائِهِمْ

مِّنْ شُرَكَائِهِمْ	شَفَعُوا ﴿۱۲﴾	وَ	كَانُوا	إِشْرَكَائِهِمْ
ان کے شریکوں میں سے	سفارش کرنے والے	اور	وہ ہو جائیں گے	اپنے شریکوں کے

ان کے سفارشی نہ ہوں گے اور وہ اپنے شریکوں سے

كُفْرَيْنِ ﴿۱۳﴾ وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يُومِّدُ

كُفْرَيْنِ ﴿۱۳﴾	وَ	يَوْمَ	تَقُومُ	السَّاعَةُ	يُومِّدُ
انکار کرنے والے	اور	(جس) دن	قائم ہوگی	قیامت	اس دن

منکر ہو جائیں گے ○ اور جس دن قیامت قائم ہوگی اس دن

يَتَفَرَّقُونَ ﴿۱۴﴾ فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا

يَتَفَرَّقُونَ ﴿۱۴﴾	فَأَمَّا	الَّذِينَ	آمَنُوا	وَ	عَمِلُوا
لوگ الگ الگ ہو جائیں گے	تو بہر حال	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے عمل کئے

لوگ الگ ہو جائیں گے ○ تو وہ جو ایمان لائے اور انہوں نے

الصَّالِحَاتِ فَهُمْ فِي رَوْضَةٍ يُحْبَرُونَ ﴿۱۵﴾ وَأَمَّا الَّذِينَ

الصَّالِحَاتِ	فَهُمْ	فِي رَوْضَةٍ	يُحْبَرُونَ ﴿۱۵﴾	وَ	أَمَّا	الَّذِينَ
اچھے، نیک	تو وہ	(جنت کے) باغ میں	خوش رکھے جائیں گے	اور	بہر حال	وہ لوگ جنہوں نے

اچھے کام کئے تو وہ (جنت کے) باغ میں خوش رکھے جائیں گے ○ اور جو کافر ہوئے

۱۔ یہاں مجرموں سے مراد مشرکین ہیں اور معنی یہ ہے کہ جس دن قیامت قائم ہوگی تو مشرکوں کو کسی نفع اور بھلائی کی امید باقی نہ رہے گی۔

۲۔ یعنی سفارش کی امید پر مشرکین جن بتوں کو پوجتے تھے وہ قیامت کے دن سفارش کر کے انہیں عذاب الہی سے نہ بچائیں گے اور مشرکین اپنے مہبودوں سے مایوس ہو کر ان کا انکار کریں گے اور ان سے ہیز آری کا اظہار کریں گے۔



كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَلِقَاءِ الْآخِرَةِ فَأُولَٰئِكَ فِي الْعَذَابِ

كَفَرُوا	وَ	كَذَّبُوا	بِآيَاتِنَا وَلِقَاءِ الْآخِرَةِ	فَأُولَٰئِكَ	فِي الْعَذَابِ
کفر کیا	اور	جھٹلایا	ہماری آیتوں اور آخرت کی ملاقات کو	تو یہ لوگ	عذاب میں

اور انہوں نے ہماری آیتوں اور آخرت کے ملنے کو جھٹلایا تو وہ عذاب میں

مُحْضَرُونَ ﴿١٧﴾ فَسُبْحَنَ اللَّهُ حِينَ تُمْسُونَ وَحِينَ تُصْبِحُونَ ﴿١٨﴾

مُحْضَرُونَ ﴿١٧﴾	فَسُبْحَنَ اللَّهُ ﴿١٨﴾	حِينَ	تُمْسُونَ	وَ	حِينَ	تُصْبِحُونَ ﴿١٩﴾
حاضر کئے جائیں گے	تو اللہ کی پاکی (بیان کرو)	جب	تم شام کرو	اور	جب	تم صبح کرو

حاضر کئے جائیں گے ○ تو اللہ کی پاکی بیان کرو جب شام کرو اور جب صبح کرو ○

وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَعَشِيًّا وَ

وَ	لَهُ	الْحَمْدُ	فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ	وَ	عَشِيًّا	وَ
اور	اسی کیلئے	تعریف (ہے)	آسمانوں اور زمین میں	اور	(جب) دن کا کچھ حصہ باقی ہو	اور

اور اسی کیلئے تعریف ہے آسمانوں اور زمین میں اور اس وقت جب دن کا کچھ حصہ باقی ہو اور

حِينَ تَنْظُرُونَ ﴿١٩﴾ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ

حِينَ	تَنْظُرُونَ ﴿١٩﴾	يُخْرِجُ	الْحَيَّ	مِنَ الْمَيِّتِ	وَ	يُخْرِجُ	الْمَيِّتَ
جب	تم دوپہر کرو	وہ نکالتا ہے	زندہ (کو)	بے جان سے	اور	نکالتا ہے	بے جان (کو)

جب تم دوپہر کرو ○ وہ زندہ کو بے جان سے نکالتا ہے اور بے جان کو زندہ سے

مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ وَكَذَٰلِكَ

مِنَ الْحَيِّ	وَ	يُحْيِي	الْأَرْضَ	بَعْدَ مَوْتِهَا	وَ	كَذَٰلِكَ
زندہ سے	اور	زندہ کرتا ہے	زمین (کو)	اس کے مردہ ہونے کے بعد	اور	اسی طرح

نکالتا ہے اور زمین کو اس کے مردہ ہونے کے بعد زندہ کرتا ہے اور یوں ہی

1..... اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرنے سے مراد نماز ادا کرنا ہے یا اس سے مراد یہ ہے کہ ہر اس چیز سے اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرو جو اس کی شان کے لائق نہیں۔  
 حمد و تسبیح بہت پیاری عبادت ہے۔ حدیث پاک میں ہے کہ ”دو گئے ایسے ہیں جو زبان پر لگے ہیں، میزبانِ عمل میں ہماری ہیں اور اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہیں۔“ (دعائے گنہگار) ”مِنْهَا اللَّهُ بِخَيْرٍ، سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ“ (بخاری: ۴۹۷۴، الحدیث: ۶۲۸۲)



تُخْرِجُونَ ۱۹ وَ مِنْ اٰيٰتِهٖ اَنْ خَلَقَكُمْ مِنْ تُرَابٍ

تُخْرِجُونَ ۱۹	وَ	مِنْ اٰيٰتِهٖ	اَنْ	خَلَقَكُمْ	مِنْ تُرَابٍ ۱۹
تمہیں نکالا جائے گا	اور	اس کی نشانیوں میں سے (ہے)	کہ	اس نے پیدا کیا تمہیں	مٹی سے

تم نکالے جاؤ گے ○ اور اس کی نشانیوں سے ہے کہ اس نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا

ثُمَّ اِذَا اَنتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُونَ ۲۰ وَ مِنْ اٰيٰتِهٖ

ثُمَّ	اِذَا	اَنتُمْ	بَشَرٌ	تَنْتَشِرُونَ ۲۰	وَ	مِنْ اٰيٰتِهٖ
پھر	جبھی	تم	انسان (ہو)	(دنیا میں) پھیلے ہوئے ہو	اور	اس کی نشانیوں میں سے (ہے)

پھر جبھی تم انسان ہو جو دنیا میں پھیلے ہوئے ہو ○ اور اس کی نشانیوں سے ہے

اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْا

اَنْ	خَلَقَ	لَكُمْ	مِنْ اَنْفُسِكُمْ	اَزْوَاجًا	لِّتَسْكُنُوْا ۲۱
کہ	اس نے بنائے	تمہارے لئے	تمہاری جانوں سے	جوڑے	تاکہ تم آرام پاؤ

کہ اس نے تمہارے لئے تمہاری ہی جنس سے جوڑے بنائے تاکہ تم ان کی طرف

اِلَيْهَا وَ جَعَلَ بَيْنَكُمْ مَوَدَّةً وَ رَحْمَةً ۲۱ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

اِلَيْهَا	وَ	جَعَلَ	بَيْنَكُمْ	مَوَدَّةً	وَ رَحْمَةً ۲۱	اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ
ان کی طرف	اور	اس نے رکھی	تمہارے درمیان	محبت	اور رحمت	یشک اس میں

آرام پاؤ اور تمہارے درمیان محبت اور رحمت رکھی۔ بے شک اس میں

لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۲۲ وَ مِنْ اٰيٰتِهٖ

لَاٰیٰتٍ	لِّقَوْمٍ	يَّتَفَكَّرُوْنَ ۲۲	وَ	مِنْ اٰيٰتِهٖ
ضرور نشانیاں (ہیں)	(ان) لوگوں کیلئے	(جو) غور و فکر کرتے ہیں	اور	اس کی نشانیوں میں سے (ہے)

غور و فکر کرنے والوں کیلئے نشانیاں ہیں ○ اور آسمانوں اور

- یہاں سے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت و قدرت پر مختلف دلائل بیان کئے جارہے ہیں، اس آیت میں "تمہیں مٹی سے پیدا کیا" سے مراد یہ ہے کہ تمہاری اصل یعنی حضرت آدم علیہ السلام کو مٹی سے پیدا کیا اور چونکہ تمام انسانوں کی اصل آدم علیہ السلام ہیں تو گویا ہر انسان کی بنیاد مٹی سے ہی ہوئی۔
- اللہ تعالیٰ نے مرد و عورت کے رشتے میں عورت کو شوہر کے سکون اور آرام کا ذریعہ بنایا۔ اگرچہ دونوں ہی ایک دوسرے سے سکون پاتے ہیں لیکن مردوں کو تسکین کیلئے عورت کی زیادہ حاجت ہوتی ہے۔



خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضَ وَاخْتَلَفَ اَلْسِنَتِكُمْ وَالْوَاوِيْنَكُمْ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضَ وَ اَخْتِلَافَ اَلْسِنَتِكُمْ وَالْوَاوِيْنَكُمْ (۱) اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور تمہاری زبانوں اور رنگوں کا اختلاف بیشک اس میں

زمین کی پیدائش اور تمہاری زبانوں اور رنگوں کا اختلاف اس کی نشانیاں میں سے ہے، بے شک اس میں

لَا يَتِلَّحَّظِينَ (۲۲) وَمِنْ اٰيٰتِهٖ مَمَامُكُمْ

لَا يَتِلَّحَّظِينَ (۲۲) وَا مِنْ اٰيٰتِهٖ مَمَامُكُمْ (۲)

ضرور نشانیاں (ہیں) علم والوں کے لئے اور اس کی نشانیاں میں سے ہے (ہے) تمہارا سونا

علم والوں کے لئے نشانیاں ہیں اور رات اور دن میں تمہارا سونا

بِالْبَلِّ وَالنَّهَارِ وَابْتِغَاؤُكُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ

بِالْبَلِّ وَالنَّهَارِ وَ اِبْتِغَاؤُكُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ

دن اور رات میں اور تمہارا تلاش کرنا اس کا فضل بیشک اس میں ضرور نشانیاں (ہیں)

اور اس کا فضل تلاش کرنا اس کی نشانیاں میں سے ہے، بے شک اس میں سننے والوں کے لئے

لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُونَ (۲۳) وَمِنْ اٰيٰتِهٖ يُرِيْكُمْ

لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُونَ (۲۳) وَا مِنْ اٰيٰتِهٖ يُرِيْكُمْ

(ان) لوگوں کے لئے (جو) سنتے ہیں اور اس کی نشانیاں میں سے ہے کہ تمہیں ڈرانے

نشانیاں ہیں اور اس کی نشانیاں میں سے ہے کہ تمہیں ڈرانے

الْبَرَقِ خَوْفًا وَطَمَعًا وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً

الْبَرَقِ خَوْفًا وَ طَمَعًا وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً

بجلی ڈرانے اور (بارش کی) امید دلانے (کیلئے) وہ اتار تا ہے آسمان سے پانی

اور (بارش کی) امید دلانے کیلئے بجلی دکھاتا ہے اور آسمان سے پانی اتارتا ہے

۱۔ خدا کی قدرت کی نشانی ہے کہ ایک آدمی صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد ہونے کے باوجود زبانیں مختلف ہیں کہ کوئی عربی بولتا ہے، کوئی فارسی اور کوئی ان کے علاوہ دوسری زبان بولتا ہے اور کوئی رنگوں میں اختلاف ہے کہ کوئی گورا ہے، کوئی کالا، کوئی گندمی۔ ۲۔ رات میں عادت کے مطابق نیند آتا اور ضرورت کے وقت دن میں بھی سو جاتا جس سے تنہا دور اور بدن کو راحت حاصل ہوتی ہے، یونہی دن میں سفر کرنا اور اپنی معیشت کے اسباب کو تلاش کرنا، نیز ہزاروں برس سے انسانوں کا یہ معمول اور ان کا یہ فطری نظام صرف اسی اللہ تعالیٰ کا پیدا کیا ہوا ہے جو یکمعبود ہے اور اس کی قدرت کامل ہے۔

انسان کے عارضی اور صاف میں قدرت الہی کی نشانیاں

کائنات کے عارضی اور صاف میں قدرت الہی کی نشانیاں



فَيُحْيِي بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

فَيُحْيِي	بِهِ	الْاَرْضَ	بَعْدَ مَوْتِهَا	اِنَّ	فِيْ ذٰلِكَ
تو زندہ کرتا ہے	اس کے ذریعے	زمین (کو)	اس کے مردہ ہونے کے بعد	بیشک	اس میں

تو اس کے ذریعے زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کرتا ہے۔ بیشک اس میں

لَا يَتْلُوَنَّكُمْ يَعْقِلُونَ ۚ وَمِنْ اٰيٰتِهِ

لَا يَتْلُوَنَّكُمْ	يَعْقِلُونَ ۚ	وَمِنْ اٰيٰتِهِ
ضرور نشانیاں (ہیں)	(ان) لوگوں کے لئے	(جو) عقل رکھتے ہیں اور اس کی نشانیاں میں سے (ہے)

عقل والوں کے لئے نشانیاں ہیں ○ اور اس کی نشانیاں سے ہے

اَنْ تَقُوْمَ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ بِاَمْرِهٖ ۚ ثُمَّ اِذَا دَعَاكُمْ

اَنْ تَقُوْمَ	السَّمٰوٰتُ	وَالْاَرْضُ	بِاَمْرِهٖ ۚ	ثُمَّ اِذَا	دَعَاكُمْ
کہ قائم ہیں	آسمان	اور زمین	اس کے حکم سے	پھر جب	وہ ندا فرمائے گا تمہیں

کہ اس کے حکم سے آسمان اور زمین قائم ہیں پھر جب تمہیں

دَعَوَةً ۚ مِّنَ الْاَرْضِ اِذَا اَنْتُمْ تَخْرُجُونَ ۚ وَلَهُ مَن

دَعَوَةً ۚ	مِّنَ الْاَرْضِ	اِذَا اَنْتُمْ	تَخْرُجُونَ ۚ	وَلَهُ مَن
ایک ندا	زمین سے	جبھی تم	نکل پڑو گے	اور اسی کی ملکیت میں ہیں جو کوئی

زمین سے ایک ندا فرمائے گا جبھی تم نکل پڑو گے ○ اور اسی کی ملکیت میں ہیں جو کوئی

فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ كُلٌّ لَّهٗ قِسْطٌ ۚ وَهُوَ

فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	كُلٌّ لَّهٗ	قِسْطٌ ۚ	وَهُوَ
آسمانوں اور زمین میں (ہے)	سب اس کی	فرمانبرداری کرنے والے (ہیں)	اور وہی (ہے)

آسمانوں اور زمین میں ہیں سب اس کے زیرِ حکم ہیں ○ اور وہی ہے

۱ اس کا معنی یہ ہے کہ قیامت آنے تک آسمان و زمین کا اسی بیست پر قائم رہنا اللہ تعالیٰ کے حکم اور ارادے سے ہے اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ انہیں قائم کرنے والا کوئی ایک ہے اور وہ اسباب سے بے نیاز ہے اور وہ صرف اللہ تعالیٰ ہے جس کے حکم سے یہ دونوں قائم ہیں۔

۲ ندا فرمانے اور قبروں سے زندہ ہو کر نکلنے کی صورت یہ ہو گی کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام، قبر والوں کو اٹھانے کے لئے (دوسری بار) صور پھونکیں گے اور کہیں گے کہ اے قبر والو! کھڑے ہو جاؤ، تو اولین و آخرین میں سے کوئی ایسا نہ ہو گا جو نہ اٹھے۔



## الَّذِي يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ وَهُوَ أَهْوَنُ

الَّذِي	يَبْدَأُ	الْخَلْقَ	ثُمَّ	يُعِيدُهُ	وَ	هُوَ	أَهْوَنُ
جو	ابتداء کرتا ہے	پیدا کس (یا) مخلوق (کی)	پھر	لوائے گا	اور	وہ	زیادہ آسان ہے

جو اول بناتا ہے پھر اسے دوبارہ بنائے گا اور (تمہاری عقلوں کے اعتبار سے) دوسری مرتبہ بنانا اللہ پر

## عَلَيْهِ ۖ وَلَهُ الْمَثَلُ الْأَعْلَىٰ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَهُوَ

عَلَيْهِ	وَ	لَهُ	الْمَثَلُ الْأَعْلَىٰ	فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ	وَ	هُوَ
اس پر	اور	اس کی	سب سے بلند شان (ہے)	آسمانوں اور زمین میں	اور	وہی

پہلی مرتبہ بنانے سے زیادہ آسان ہے اور آسمانوں اور زمین میں سب سے بلند شان اسی کی ہے اور وہی

## الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۚ ۞ ضَرَبَ لَكُمْ مَثَلًا مِّنْ أَنْفُسِكُمْ ۖ

الْعَزِيزُ	الْحَكِيمُ	ضَرَبَ	لَكُمْ	مَثَلًا	مِّنْ أَنْفُسِكُمْ
عزت والا	حکمت والا (ہے)	اس نے بیان فرمائی	تمہارے لئے	ایک مثال	تمہاری جانوں سے

عزت والا حکمت والا ہے ۞ اللہ نے تمہارے لئے خود تمہارے اپنے حال سے ایک مثال بیان فرمائی ہے

## هَلْ تَكُن مِّنْ مَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ مِّنْ شُرَكَآءَ

هَلْ	تَكُن	مِّنْ مَّا	مَلَكَتْ	أَيْمَانُكُمْ	مِّنْ شُرَكَآءَ
کیا	تمہارے لئے	(ان میں) سے جن کے	مالک ہوئے	تمہارے دائیں ہاتھ	کوئی شریک (ہیں)

(وہ یہ کہ) ہم نے تمہیں جو رزق دیا ہے کیا تمہارے غلاموں میں سے

## فِي مَآرَدِ قُلُوبِكُمْ فَأَنْتُمْ فِيهِ سَوَآءٌ

فِي	مَآرَدِ	قُلُوبِكُمْ	فَأَنْتُمْ	فِيهِ	سَوَآءٌ
(اس) میں	جو	ہم نے رزق دیا تمہیں	تو تم (سب)	اس (رزق) میں	برابر (کے حق دار ہو)

کوئی اس میں تمہارا اس طرح شریک ہے کہ تم اور وہ اس رزق میں برابر شریک ہو جاؤ۔

۱۔ یعنی اے مشرک! تمہارے لئے اللہ تعالیٰ نے خود تمہارے اپنے حال سے ایک مثال بیان فرمائی ہے اور وہ یہ کہ ہم نے تمہیں جو مال و اسباب دیا، کیا تمہارے غلاموں میں سے کوئی اس میں تمہارا اس طرح شریک ہے کہ تم اور وہ اس مال و اسباب میں برابر کے شریک بن جاؤ؟ تم اس صورت حال سے بہت ڈرتے ہو۔ خلاصہ یہ ہے کہ جب تم کسی بھی صورت غلاموں کو اپنا شریک بنانا پسند نہیں کرتے حالانکہ وہ تمہاری طرح کے انسان اور مخلوق ہیں تو تم مخلوق کو اللہ تعالیٰ کا شریک کیسے قرار دیتے ہو؟ جبکہ وہ سب تو اللہ کے بندے اور مملوک ہیں۔



تَخَافُوْنَهُمْ كَخِيفَتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ ۚ كَذٰلِكَ

تَخَافُوْنَهُمْ	کَخِيفَتِكُمْ	اَنْفُسَكُمْ	كَذٰلِكَ
تم ڈرتے ہو ان (غلاموں کی شرکت) سے	جیسے تمہارا ڈرنا	اپنی جانوں (اپنے لوگوں سے)	اسی طرح

تم ان غلاموں (کی شرکت) سے اسی طرح ڈرتے ہو جیسے تم آپس میں ایک دوسرے سے ڈرتے ہو۔ ہم

نُقَصِّلُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ۝۲۸

نُقَصِّلُ	الْاٰیٰتِ	لِقَوْمٍ	یَّعْقِلُوْنَ ۝۲۸
ہم تفصیل سے بیان کرتے ہیں	نشانیاں	(ان) لوگوں کے لئے	(جو) عقل رکھتے ہیں

عقل والوں کے لئے اسی طرح مفصل نشانیاں بیان فرماتے ہیں ۝ بلکہ

اتَّبِعِ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اَهُوَ اَعْمٰهُمْ یَّغۡیِرُ عَلَیْہِمْ فَنۡ

اتَّبِعِ	الَّذِیْنَ	ظَلَمُوْا	اَهُوَ	اَعْمٰهُمْ	یَّغۡیِرُ	عَلٰیہِمْ	فَنۡ
پیروی کی	ان لوگوں نے جنہوں نے	ظلم کیا	اپنی خواہشات (کی)	علم کے بغیر	تو کون		

ظالموں نے جہالت سے اپنی خواہشوں کی پیروی کی تو جس کو

یَّهۡدِیْ مَنْ اَصَلَّ اللّٰهُ ۚ وَصَالَتُہُمۡ

یَّهۡدِیْ	مَنْ	اَصَلَّ	اللّٰهُ	و	مَا	لَہُمۡ
ہدایت دے سکتا ہے	(اس کو) جسے	گمراہ کر دیا	اللہ (نے)	اور	نہیں	ان کے لیے

اللہ نے گمراہ کیا ہو اسے کون ہدایت دے سکتا ہے؟ اور ان کا

مِّنۡ تُصَرِّیۡنَ ۝۲۹ فَاَقِمۡ وَجْہَکَ لِلدِّیۡنِ حَنِیۡفًا ۚ

مِّنۡ تُصَرِّیۡنَ ۝۲۹	فَاَقِمۡ	وَجْہَکَ	لِلدِّیۡنِ	حَنِیۡفًا
کوئی مددگار	تو تم سیدھا رکھو	اپنا چہرہ	دین (اللہ کی اطاعت) کیلئے	ہر باطل سے جدا (ہو کر)

کوئی مددگار نہیں ۝ تو ہر باطل سے الگ ہو کر اپنا چہرہ اللہ کی اطاعت کیلئے سیدھا رکھو۔

۱..... نشانوں کا تفصیلی بیان عمومی طور پر تو سب کے لئے ہے البتہ عقل استعمال کرنے والوں کا بطور خاص اس لئے ذکر کیا گیا کہ یہی لوگ درحقیقت نشانوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔

۲..... اللہ تعالیٰ کے گمراہ کرنے سے مراد یہ ہے کہ جو شرک و کفر اور گمراہی پر اصرار کرے اور اسی خصلت پر قائم رہے تو اس کی سزا میں اللہ تعالیٰ اس کے دل پر کفر و گمراہی کی مہر لگا دیتا ہے اور ایسے شخص کو کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔

## فِطَرَتَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ۖ لَا تَبْدِيلَ

فِطَرَتَ اللَّهِ (۱)	الَّتِي	فَطَرَ	النَّاسَ	عَلَيْهَا	لَا تَبْدِيلَ
اللہ کی (پیدا کی ہوئی) فطرت (ہے)	وہ جو	اس نے پیدا کیا	لوگوں (کو)	اس پر	نہ تبدیلی کرنا

(یہ) اللہ کی پیدا کی ہوئی فطرت (ہے) جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا۔ اللہ کے بنائے ہوئے میں

## لِيَخْلُقَ اللَّهُ ۖ ذَلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ ۚ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ

لِيَخْلُقَ اللَّهُ (۲)	ذَلِكَ	الدِّينُ الْقَيِّمُ	وَلَكِنَّ	أَكْثَرَ النَّاسِ
اللہ کے بنائے ہوئے میں	یہ	سیدھا دین (ہے)	لیکن	اکثر لوگ

تبدیلی نہ کرنا۔ یہی سیدھا دین ہے مگر بہت سے لوگ

## لَا يَعْلَمُونَ ۚ مُنِيبِينَ إِلَيْهِ وَاتَّقُوهُ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ

لَا يَعْلَمُونَ (۳)	مُنِيبِينَ	إِلَيْهِ	وَ	اتَّقُوهُ	وَأَقِيمُوا	الصَّلَاةَ
نہیں جانتے	توبہ کرتے ہوئے	اس کی طرف	اور	ڈرو اس سے	اور	قائم رکھو نماز

نہیں جانتے ۝ اس کی طرف توبہ کرتے ہوئے اور اس سے ڈرو اور نماز قائم رکھو

## وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۚ مِنَ الَّذِينَ

وَلَا تَكُونُوا	مِنَ الْمُشْرِكِينَ (۴)	مِنَ الَّذِينَ
اور	مشرکوں میں سے	ان لوگوں میں سے (نہ ہونا) جنہوں نے

اور مشرکوں میں سے نہ ہونا ۝ ان لوگوں میں سے (نہ ہونا) جنہوں نے

## فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيعًا ۖ كُلٌّ حِزْبٌ مِّمَّا

فَرَّقُوا	دِينَهُمْ	وَ	كَانُوا	شِيعًا	كُلٌّ حِزْبٌ	مِّمَّا
ٹکڑے ٹکڑے کر دیا	اپنا دین	اور	وہ ہو گئے	گروہ گروہ	ہر گروہ	(اس) پر جو

اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور خود گروہ گروہ بن گئے۔ ہر گروہ اس پر

مشرکوں میں سے نہ ہونے کی تاکید

۱..... فطرت سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو توحید اور دین اسلام قبول کرنے کی صلاحیت کے ساتھ پیدا کیا ہے اور فطری طور پر انسان نہ اس دین سے مڑ کر سکتا ہے اور نہ ہی اس کا انکار کر سکتا ہے اور لوگوں میں سے جو گمراہ ہو گا وہ جنوں اور انسانوں کے شیطانی کے بیگانے سے گمراہ ہو گا۔ حدیث پاک میں ہے: ”ہر بچہ فطرت پر پیدا کیا جاتا ہے، پھر اس بچے کے ماں باپ اسے یہودی یا نصرانی یا مجوسی بناتے ہیں۔ (بخاری، ۱۳۵۷، الحدیث: ۱۳۵۸) ۲..... اس کا ایک معنی یہ ہے کہ تم شرک کر کے اللہ تعالیٰ کے دین میں تبدیلی نہ کرو بلکہ اسی دین پر قائم رہو جس پر اس نے تمہیں پیدا کیا ہے۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ



لَدَيْهِمْ فَرْحُونَ ﴿۳۲﴾ وَاِذَا مَسَّ النَّاسُ ضُرٌّ

لَدَيْهِمْ	فَرْحُونَ ﴿۳۲﴾	وَ	اِذَا	مَسَّ	النَّاسَ	ضُرٌّ
اس کے پاس (ہے)	خوش ہو رہے ہیں	اور	جب	پہنچتی ہے	لوگوں (کو)	تکلیف

خوش ہے جو اس کے پاس ہے ○ اور جب لوگوں کو تکلیف پہنچتی ہے

دَعَا رِبَّهُمْ مُنِيبِينَ اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَا آذَقَهُمْ

دَعَا	رِبَّهُمْ	مُنِيبِينَ	اِلَيْهِ	ثُمَّ	اِذَا	آذَقَهُمْ
(تو) وہ پکارتے ہیں	اپنے رب (کو)	رجوع کرتے ہوئے	اس کی طرف	پھر	جب	دو چکھاتا ہے انہیں

تو اپنے رب کو اس کی طرف رجوع کرتے ہوئے پکارتے ہیں پھر جب وہ انہیں اپنے پاس سے

مِّنْهُ رَحْمَةً اِذَا قَرِيبٌ مِّنْهُمْ بِرَبِّهِمْ

مِّنْهُ	رَحْمَةً	اِذَا	قَرِيبٌ	مِّنْهُمْ	بِرَبِّهِمْ
اپنی طرف سے	رحمت	اس وقت	ایک گروہ (کے لوگ)	ان میں سے	اپنے رب کے ساتھ

رحمت کا مزہ چکھاتا ہے تو اس وقت ان میں سے ایک گروہ اپنے رب کا

يُشْرِكُونَ ﴿۳۳﴾ لِيَكْفُرُوا بِمَا اَتَيْنَهُمْ فَتَسْتَعُوْا

يُشْرِكُونَ ﴿۳۳﴾	لِيَكْفُرُوا	بِمَا	اَتَيْنَهُمْ	فَتَسْتَعُوْا
شریک ٹھہرانے لگتے ہیں	تاکہ وہ ناشکری کریں	(اس) کی جو	ہم نے عطا کیا انہیں	تو تم فائدہ اٹھاؤ

شریک ٹھہرانے لگتا ہے ○ تاکہ ہمارے دیئے ہوئے کی ناشکری کریں تو فائدہ اٹھاؤ

فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ﴿۳۴﴾ اَمْ اَنْزَلْنَاهُمْ سُلْطٰنًا فَهُمْ يَكْتُمُ

فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ﴿۳۴﴾	اَمْ	اَنْزَلْنَاهُمْ	سُلْطٰنًا	فَهُمْ	يَكْتُمُ
تو غفیر تم جان جاؤ گے	یا، کیا	ہم نے اتاری ہے	ان پر	کوئی دلیل	تو وہ

تو غفیر تم جان لو گے ○ یا کیا ہم نے ان پر کوئی دلیل اتاری ہے کہ وہ دلیل

(کچھ نئے دلائل) نے جس کا کل خلقت پر تمہیں یہ فرمایا ہے تم اس میں تبدیلی نہ کرو۔ ۱۔۔۔ اس آیت میں مشرکوں کا حال بیان کیا گیا ہے کہ انہوں نے مجہود کے بارے میں اختلاف کر کے اپنا دین کھڑے کھڑے کر دیا اور خود گروہ گروہ بن گئے، ان میں سے ہر گروہ اپنے مذہب پر خوش اور اپنے باطل کو حق ٹھان کر تھے۔ اسلامی فقہاء کے اختلاف سے اس آیت کا کوئی تعلق نہیں۔ حنفی، شافعی، مالکی اور حنبلی ہونا دین میں اختلاف نہیں بلکہ فروعی مسائل میں اختلاف ہے اور یہ اختلاف بھی نفسانیت کی وجہ سے نہیں بلکہ تحقیق کی بنا پر ہے، البتہ اس آیت میں گمراہ فرقے ضرور داخل ہیں خواہ وہ پرانے زمانے کے ہوں یا نئے زمانے کے۔



## بِمَا كَانُوا بِهِ يُشْرِكُونَ ﴿۳۵﴾ وَاِذَا آآذَقْنَا النَّاسَ

بِمَا كَانُوا بِهِ يُشْرِكُونَ ﴿۳۵﴾	وَ	اِذَا	آذَقْنَا	النَّاسَ
انہیں اس (اللہ) کے شریک	اور	جب	ہم پکھاتے ہیں	لوگوں (کو)

انہیں ہمارے شریک بتا رہی ہے ○ اور جب ہم لوگوں کو رحمت کا مزہ

## رَحْمَةً فَرِحُوا بِهَا ۚ وَإِنْ تُصِيبَهُمْ سَيِّئَةٌ بِمَا

رَحْمَةً	فَرِحُوا	بِهَا	وَ	إِنْ	تُصِيبُهُمْ	سَيِّئَةٌ	بِمَا
رحمت	(تو) وہ خوش ہو جاتے ہیں	اس پر	اور	اگر	پہنچے انہیں	کوئی برائی	(اس کے) سبب جو

دیتے ہیں تو اس پر خوش ہو جاتے ہیں اور اگر انہیں ان کے ہاتھوں کے آگے بھیجے ہوئے اعمال کی وجہ سے

## قَدَّ مَتَّ أَيْدِيَهُمْ إِذَا هُمْ يَقْنَطُونَ ﴿۳۶﴾ أَوْ لَمْ يَرَوْا

قَدَّ مَتَّ	أَيْدِيَهُمْ	إِذَا	هُمْ	يَقْنَطُونَ ﴿۳۶﴾	أَوْ لَمْ يَرَوْا
آگے بھیجا	ان کے ہاتھوں (نے)	(تو) اس وقت	وہ	ناامید ہو جاتے ہیں	اور کیا انہوں نے نہ دیکھا

کوئی برائی پہنچے تو اس وقت وہ ناامید ہو جاتے ہیں ○ اور کیا انہوں نے نہ دیکھا

## أَنَّ اللَّهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ ۚ

أَنَّ	اللَّهَ	يَبْسُطُ	الرِّزْقَ	لِمَنْ	يَشَاءُ	وَ	يَقْدِرُ
کہ	اللہ	وسیع کر دیتا ہے	رزق	جس کے لئے	وہ چاہتا ہے	اور	تنگ کر دیتا ہے

کہ اللہ رزق وسیع فرماتا ہے جس کے لئے چاہتا ہے اور تنگ فرما دیتا ہے،

## إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿۳۷﴾ فَاتِ

إِنَّ	فِي ذَلِكَ	لَآيَاتٍ	لِّقَوْمٍ	يُؤْمِنُونَ ﴿۳۷﴾	فَاتِ
بیشک	اس میں	ضرور نشانیاں (ہیں)	(ان) لوگوں کیلئے	(جو) ایمان لاتے ہیں	تو تم وہ

بیشک اس میں ایمان والوں کیلئے نشانیاں ہیں ○ تو رشتے دار کو

۱..... یعنی کیا ہم نے مشرکوں پر کوئی جت یا کوئی کتاب اتاری ہے کہ وہ انہیں ہمارے شریک بتاتی اور شرک کرنے کا حکم دیتے ہے، ایسا ہرگز نہیں ہے، ان کے پاس اپنے شرک کی نہ کوئی جت ہے نہ کوئی سند بلکہ وہ کسی سند و دلیل کے بغیر ہی ایسا کرتے ہیں۔

۲..... اس آیت میں کافروں کا وصف بیان کیا گیا ہے کہ جب انہیں کوئی نعمت ملتی ہے تو وہ اس پر اترا تے ہیں اور جب کوئی مصیبت آتی ہے تو ہاپوس ہو جاتے ہیں۔ مومن کا حال اس کے برخلاف ہوتا ہے کہ اسے نعمت ملے تو شکر گزاری کرتا اور سختی پہنچے تو رحمت الہی کا امیدوار رہتا ہے۔

نعمت ملے اور برائی پہنچنے پر لوگوں کا حال

رزق کی وسعت اور تنگی میں اللہ کی قدرت

حق داروں کو ان کا حق دینے کا حکم







خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُبَيِّتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ ۖ هَلْ

خَلَقَكُمْ	ثُمَّ	رَزَقَكُمْ	ثُمَّ	يُبَيِّتَكُمْ	ثُمَّ	يُحْيِيكُمْ	هَلْ
پیدا کیا تمہیں	پھر	روزی دی تمہیں	پھر	وہ موت دے گا تمہیں	پھر	زندہ کرے گا تمہیں	کیا

تمہیں پیدا کیا پھر تمہیں روزی دی پھر تمہیں مارے گا پھر تمہیں زندہ کرے گا کیا

مِنْ شُرَكَائِكُمْ مَّنْ يَّفْعَلُ مِنْ ذَلِكُمْ مِّنْ شَيْءٍ ۚ

مِنْ شُرَكَائِكُمْ	مَّنْ	يَّفْعَلُ	مِنْ ذَلِكُمْ	مِّنْ شَيْءٍ
تمہارے شریکوں میں سے	(کوئی ایسا ہے) جو	کر سکے	ان (کاموں میں) سے	کچھ

تمہارے شریکوں میں بھی کوئی ایسا ہے جو ان کاموں میں سے کچھ کر سکے۔

سُبْحَنَهُ وَتَعَالٰی عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۚ

سُبْحَنَهُ	وَ	تَعَالٰی	عَمَّا	يُشْرِكُوْنَ	ظَهَرَ
اے پاک (ہے)	اور	وہ بلند و بالا ہے	(ان) سے جو	وہ شریک ٹھہراتے ہیں	ظاہر ہو گیا

اللہ ان کے شرک سے پاک اور بلند و بالا ہے ۝ شکی اور تری میں

الْفَسَادِ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي النَّاسِ

الْفَسَادِ	فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ	بِمَا	كَسَبَتْ	اَيْدِي النَّاسِ
فساد	خشکی اور تری میں	(اس) کی وجہ سے جو	کمایا	لوگوں کے ہاتھوں (نے)

فساد ظاہر ہو گیا ان برائیوں کی وجہ سے جو لوگوں کے ہاتھوں نے کمائیں

لِيُنْذِرَ يَوْمَ بَعْضُ الَّذِي عَمِلُوا الْعَلَمَهُمْ

لِيُنْذِرَ	يَوْمَ	بَعْضُ	الَّذِي	عَمِلُوا	الْعَلَمَهُمْ
تاکہ اللہ پکھائے انہیں	(اس کے) بعض (کامزہ)	جو	انہوں نے عمل کئے	تاکہ وہ	

تاکہ اللہ انہیں ان کے بعض کاموں کا مزہ پکھائے تاکہ وہ

۱۔ فساد سے مراد ہر وہ خرابی اور بگاڑ ہے جس سے انسانی معاشرہ میں امن و سکون تباہ ہو جائے جیسے نعمتوں کا زلزلہ ہو نا، آفات و مصائب آنا مثلاً بارشوں کا رک جانا، زمین میں پتہ اوار نہ ہونا، سمندری طوفانوں اور دریاؤں میں سیلاب آنا، فوٹو انڈر گمر اور نقصانات زیادہ ہونا، زلزلے آنا، آگ لگ جانا، ڈب جانا، مال چھن جانا، قتل و غارتگری اور دہشت گردی عام ہونا وغیرہ۔ اس فساد کا بڑا سبب بندوں کے اپنے بڑے اعمال ہوتے ہیں اور بعض اوقات یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تنبیہ بھی ہوتی ہے۔ لہذا ہر ایک کو چاہئے کہ وہ برے اعمال سے بچے اور نیک اعمال کرے تاکہ برے اعمال کے سبب آنے والی آزمائشوں سے بچ سکے۔



يَرْجِعُونَ ﴿۲۱﴾ قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا كَيْفَ كَانَ

يَرْجِعُونَ ﴿۲۱﴾	قُلْ	سِيرُوا	فِي الْأَرْضِ	فَانظُرُوا	كَيْفَ	كَانَ
(نافرمانی سے) باز آجائیں	تم کہو	سفر کرو	زمین میں	تو دیکھو	کیسا	ہوا

باز آجائیں ○ تم فرماؤ: زمین پر چل کر دیکھو کہ

عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلُ ۖ كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُشْرِكِينَ ﴿۲۲﴾ قَاۤئِمٌ

عَاقِبَةُ الَّذِينَ	مِنْ قَبْلُ	كَانَ	أَكْثَرُهُمْ	مُشْرِكِينَ ﴿۲۲﴾	قَاۤئِمٌ
ان لوگوں کا انجام جو	(ان سے) پہلے (تھے)	تھے	ان میں اکثر	شرک کرنے والے	تو تم سیدھا کرو

ان سے پہلے لوگوں کا کیسا انجام ہوا؟ ان میں اکثر لوگ مشرک تھے ○ تو اس دن

وَجْهَكَ لِلدِّينِ الْقَيِّمِ مِنْ قَبْلُ ۚ أَنْ يَأْتِيَّ يَوْمَ لَا مَرَدٍّ

وَجْهَكَ	لِلدِّينِ الْقَيِّمِ	مِنْ قَبْلُ	أَنْ	يَأْتِيَّ	يَوْمَ لَا مَرَدٍّ
اپنا چہرہ	دین مستقیم کے لئے	(اس) سے پہلے	کہ	آجائے	(وہ) دن نہیں ملنا

کے آنے سے پہلے اپنا منہ دین مستقیم کیلئے سیدھا کر لو جس دن کو

لَهُ مِنَ اللَّهِ يَوْمَئِذٍ يَصْدَعُونَ ﴿۲۳﴾ مَنْ كَفَرَ

لَهُ	مِنْ اللَّهِ	يَوْمَئِذٍ	يَصْدَعُونَ ﴿۲۳﴾	مَنْ	كَفَرَ
اس کو	اللہ کی طرف سے	اس دن	لوگ الگ ہو جائیں گے	جس نے	کفر کیا

اللہ کی طرف سے ملنا نہیں ہے۔ اس دن لوگ الگ الگ ہو جائیں گے ○ جس نے کفر کیا

فَعَلَيْهِ كُفْرُهُ ۖ وَ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلَا نَفْسَهُمْ

فَعَلَيْهِ	كُفْرُهُ	وَ	مَنْ	عَمِلَ	صَالِحًا	فَلَا نَفْسَهُمْ ﴿۲۴﴾
تو اس پر (ہے)	اس کے کفر کا وبال	اور	جس نے	عمل کیا	اچھا، نیک	تو اپنی جانوں کیلئے

تو اس کے کفر کا وبال اسی پر ہے اور جو اچھا کام کریں وہ اپنے ہی کیلئے

۱۔ اس کا معنی یہ ہے کہ دین اسلام پر مضبوطی کے ساتھ قائم رہیں، یا یہ معنی ہے کہ دین اسلام کو پھیلاتے میں مشغول رہیں اور کافروں کے ایمان نہ لانے پر غور نہ ہوں۔ ۲۔ اس سے مراد قیامت کا دن ہے جسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنا نہیں ہے اور اس دن حساب کے بعد لوگ یوں الگ الگ ہو جائیں گے کہ حقیقی جنت کی طرف اور دوزخی دوزخ کی طرف چلے جائیں گے۔

۳۔ اس آیت کا خلاصہ کلام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اعمال سے بے نیاز ہے اور ہم اچھا یا برا جو عمل کریں گے اس کا فائدہ دیا نقصان ہمیں ہی ہو گا۔



## يَسْهَدُونَ ۲۳ لَا يَجْزِي الَّذِينَ اٰمَنُوا وَ

يَسْهَدُونَ ۲۳	لَا يَجْزِي ۲۱	الَّذِينَ	اٰمَنُوا	وَ
وہ تیاری کر رہے ہیں	تاکہ (اللہ) جزا عطا فرمائے	ان لوگوں کو جو	ایمان لائے	اور

تیاری کر رہے ہیں ○ تاکہ اللہ ان لوگوں کو

## عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْ فَضْلِهِ ۲۵ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ۲۶ وَ

عَمِلُوا	الصَّالِحَاتِ	مِنْ فَضْلِهِ	اِنَّهٗ	لَا يُحِبُّ	الْكٰفِرِيْنَ ۲۶	وَ
انہوں نے عمل کئے	نیک، اچھے	اپنے فضل سے	بی شک وہ	پسند نہیں کرتا	کافروں (کو)	اور

اپنے فضل سے جزا عطا فرمائے جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے۔ بی شک وہ کافروں کو پسند نہیں کرتا ○ اور

## مِنْ اٰیٰتِهٖ اَنْ يُرْسِلَ الرِّیَّاحَ مُبَشِّرٰتٍ وَ

مِنْ اٰیٰتِهٖ	اَنْ	يُرْسِلَ	الرِّیَّاحَ	مُبَشِّرٰتٍ	وَ
اس کی نشانیوں میں سے (ہے)	کہ	وہ بھیجتا ہے	ہوائیں	خوشخبری دیتی ہوئی	اور

اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ وہ خوشخبری دیتی ہوئی ہوائیں بھیجتا ہے اور

## لِيُنْذِرَكُمْ مِنْ رَّحْمَتِهٖ وَلِتَجْرِيَ الْفُلُكُ بِاَمْرِهٖ وَ

لِيُنْذِرَكُمْ	مِنْ رَّحْمَتِهٖ	وَ	لِتَجْرِيَ	الْفُلُكُ	بِاَمْرِهٖ	وَ
تاکہ وہ چکھائے تمہیں	اپنی رحمت سے	اور	تاکہ چلے	کشتی	اس کے حکم سے	اور

تاکہ تمہیں اپنی رحمت کا مزہ چکھائے اور تاکہ اس کے حکم سے کشتی چلے اور

## لِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۲۶ وَلَقَدْ

لِتَبْتَغُوا	مِنْ فَضْلِهٖ ۲۶	وَ	لَعَلَّكُمْ	تَشْكُرُوْنَ ۲۶	وَ	لَقَدْ
تاکہ تم تلاش کرو	اس کے فضل سے	اور	تاکہ تم	شکر ادا کرو	اور	ضرور بیشک

تاکہ تم اس کا فضل تلاش کرو اور تاکہ تم شکر گزار ہو جاؤ ○ اور بیشک

۱۔ بندے کو اس کے نیک اعمال کا صلہ دینا اور نیک اعمال کے بدلے ثواب و جزا دینا اللہ تعالیٰ پر لازم نہیں، وہ نیک لوگوں کو جو بھی جزا عطا فرمائے گا وہ صرف اس کا فضل و کرم ہے۔

۲۔ فضل تلاش کرنے سے مراد روز قیامت تلاش کرنا ہے۔

۳۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی ان نعمتوں کا تقاضا ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر ایمان لا کر اور نیک اعمال کر کے شکر گزار بندے بن جاؤ۔

بروز قیامت لوگوں کو جدا کرنے کے لئے جانے کا حشر

ہو نہیں سکتی کی حکمتیں

تسلیم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو



أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ رُسُلًا إِلَىٰ قَوْمِهِمْ فَجَاءَهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ

اَرْسَلْنَا	مِنْ قَبْلِكَ	رُسُلًا ۱)	إِلَىٰ قَوْمِهِمْ	فَجَاءَهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ
ہم نے بھیجے	تم سے پہلے	کئی رسول	ان کی قوموں کی طرف	تو وہ لائے ان کے پاس کھلی نشانیاں
ہم نے تم سے پہلے کتنے رسول ان کی قوم کی طرف بھیجے تو وہ ان کے پاس کھلی نشانیاں لائے				

فَأَتَقَعْنَا مِنَ الَّذِينَ أَجْرُ مَوْطٍ وَكَانَ حَقًّا

فَأَتَقَعْنَا	مِنَ الَّذِينَ	أَجْرُ مَوْطٍ	وَ	كَانَ حَقًّا
پھر ہم نے انتقام لیا	ان لوگوں سے جنہوں نے	جرم کئے	اور	ہے لازم
پھر ہم نے مجرموں سے انتقام لیا اور مسلمانوں کی مدد کرنا				

عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ ۲) اللَّهُ الَّذِي يُرْسِلُ الرِّيحَ

عَلَيْنَا	نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ ۲)	اللَّهُ	الَّذِي	يُرْسِلُ الرِّيحَ
ہمارے (ذمہ کرم) پر	ایمان والوں کی مدد کرنا	اللہ (ہی ہے)	جو	بھیجتا ہے
ہمارے ذمہ کرم پر ہے ۱) اللہ ہی ہے جو ہواؤں کو بھیجتا ہے				

فَتَشِيرُ سَحَابًا فَيَبْسُطُهُ فِي السَّمَاءِ كَيْفَ يَشَاءُ وَ

فَتَشِيرُ	سَحَابًا	فَيَبْسُطُهُ	فِي السَّمَاءِ	كَيْفَ	يَشَاءُ وَ
تو وہ ابھارتی (اٹھلاتی) ہیں	بادل (کو)	پھر اللہ پھیلا دیتا ہے اسے	آسمان میں	جیسا	وہ چاہتا ہے اور
تو وہ ہواؤں کو بادل ابھارتی ہیں پھر اللہ اس بادل کو آسمان میں جیسا چاہتا ہے پھیلا دیتا ہے اور					

يَجْعَلُهُ كِسْفًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلَالِهِ ۳

يَجْعَلُهُ	كِسْفًا	فَتَرَى	الْوَدْقَ	يَخْرُجُ	مِنْ خِلَالِهِ
(کبھی) اسے کھڑے کر دیتا ہے	کھڑے کھڑے	تو تو دیکھتا ہے	بارش (کو)	وہ نکلتی ہے	اس کے بیچ میں سے
(کبھی) اسے کھڑے کر دیتا ہے تو تو دیکھتا ہے کہ اس کے بیچ میں سے بارش نکلتی ہے					

۱) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کفار مکہ کو دلائل و براہین کے ساتھ تبلیغ و نصیحت فرماتے اور وہ قبول نہیں کرتے تو اس پر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو غم ہوتا تھا، چنانچہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا کہ یہ کوئی نئی بات نہیں، رسولوں کی تکذیب کرنا ہمیشہ سے کفار کا طریقہ رہا ہے۔

## فَاِذَا اَصَابَ بِهِ مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادَةٍ اِذَا

فَاِذَا	اَصَابَ	بِهِ	مَنْ	يَشَاءُ	مِنْ عِبَادَةٍ	اِذَا
پھر جب	وہ پہنچاتا ہے	اس (بارش) کو	جسے	وہ چاہتا ہے	اپنے بندوں میں سے	(تو) جبی

پھر جب اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے اس تک وہ بارش پہنچاتا ہے تو جبی

## هُمْ يَسْتَبْشِرُونَ ۳۸ وَاِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلِ اَنْ يُنْزَلَ عَلَيْهِمْ

هُمْ	يَسْتَبْشِرُونَ ۳۸	وَاِنْ	كَانُوا	مِنْ قَبْلِ اَنْ يُنْزَلَ	عَلَيْهِمْ
وہ	خوش ہو جاتے ہیں	اگرچہ	وہ ہوتے ہیں	(بارش) کو اتارے جانے سے پہلے	ان پر

وہ خوش ہو جاتے ہیں ○ اگرچہ اس بارش کے اتارے جانے سے پہلے

## مِّنْ قَبْلِهِ لَمُبْلِسِينَ ۳۹ فَاَنْظُرْ اِلَى الْاَثْرِ رَحْمَتِ اللّٰهِ

مِّنْ قَبْلِهِ	لَمُبْلِسِينَ ۳۹	فَاَنْظُرْ	اِلَى الْاَثْرِ	رَحْمَتِ اللّٰهِ
اس سے پہلے	ضرور ناامید ہونے والے (ہوتے ہیں)	تو دیکھو	اللہ کی رحمت کے نشانات کی طرف	

وہ بڑے ناامید ہوتے ہیں ○ تو اللہ کی رحمت کے نشانات دیکھو

## كَيْفَ يُحْيِي الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ اِنَّ ذٰلِكَ

كَيْفَ	يُحْيِي	الْاَرْضَ	بَعْدَ مَوْتِهَا	اِنَّ ذٰلِكَ
کس طرح	وہ زندہ کرتا ہے	زمین (کو)	اس کے مردہ ہونے کے بعد	بیشک وہ

کہ وہ کس طرح زمین کو مردہ ہونے کے بعد زندہ کرتا ہے بیشک وہ

## لَمْحٰی الْمَوْتِ ۚ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۵۰

لَمْحٰی	الْمَوْتِ	وَ	هُوَ	عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ	قَدِيْرٌ ۵۰	وَ
ضرور زندہ کرنے والا (ہے)	مردوں (کو)	اور	وہ	ہر چیز پر	قدرت والا (ہے)	اور

مردوں کو زندہ کرنے والا ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے ○ اور

۱۔ یعنی اسے لوگو! اللہ تعالیٰ کی رحمت یعنی بارش نازل ہونے پر مرتب ہونے والے نشانات دیکھو کہ بارش زمین کو میرا کرتی ہے، پھر اس سے سبز و نمکنا ہے، سبز سے بے پھل پیدا ہوتے ہیں اور پھلوں میں غذائیت ہوتی ہے اور اس سے جانداروں کے جسمانی نظام کو بد و نیکیتی ہے اور یہ دیکھو کہ اللہ تعالیٰ یہ سبزے اور پھل پیدا کر کے کس طرح خشک زمین کو سبز و شاداب بنا دیتا ہے اور جس نے خشک زمین کو سبز کر دیا وہ بے شک مردوں کو زندہ کرے گا اور وہ ہر اس چیز پر قادر ہے جو اس کی قدرت کے تحت آنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔

رحمت الہی کے آثار میں غور کی بدایت

مسمیت آنے پر لوگوں کی ناگہانی



لَیِّنٌ اَرْسَلْنَا رِیْحًا ۚ فَاِذَا هُوَ مُصْفًّی ۙ

لَیِّنٌ	اَرْسَلْنَا	رِیْحًا	فَاِذَا هُوَ	مُصْفًّی ۙ
ضروراً نرم	ہم بھیجیں	کوئی ہوا	پھر وہ دیکھیں اس (کھیتی) کو	زرد
اگر ہم کوئی ہوا بھیجیں جس سے وہ کھیتی کو زرد دیکھیں				

لَا ظُلْمَ اَمِنْ بَعْدِہِ یُکْفَرُوْنَ ۝۵۱ ۚ فَاِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰی

لَا ظُلْمَ اَمِنْ	بَعْدِہِ	یُکْفَرُوْنَ ۝۵۱	فَاِنَّكَ	لَا تُسْمِعُ	الْمَوْتٰی
(تو) ضرور اس کے بعد وہ ناشکری کرنے لگیں گے	پس بیشک تم	نہیں سنا سکتے	(مردوں کو)		
تو ضرور اس کے بعد ناشکری کرنے لگیں گے ○ پس بیشک تم مردوں کو نہیں سنا سکتے					

وَلَا تُسْمِعُ الصَّمَّ الدُّعَاءَ اِذَا وَلَّوْا

وَلَا تُسْمِعُ	الصَّمَّ	الدُّعَاءَ	اِذَا	وَلَّوْا
نہیں سنا سکتے	بہروں (کو)	پکار	جب	وہ پھر جائیں
اور نہ بہروں کو پکار سنا سکتے ہو جب وہ پیٹھ دے کر				

مُذَبِّرٰیۡنَ ۝۵۲ وَمَا اَنْتَ بِہِدِّ الْعَمٰی

مُذَبِّرٰیۡنَ ۝۵۲	وَمَا	اَنْتَ	بِہِدِّ	الْعَمٰی
پیٹھ پھیرتے ہوئے	اور نہ	تم	سیدھا راستہ دکھا سکتے ہو	اندھوں (کو)
پھریں ○ اور نہ تم اندھوں کو ان کی گمراہی سے				

عَنْ صَلَاتِهِمْ ۙ اِنْ تُسْمِعْ اِلَّا مَنْ یُّؤْمِنُ

عَنْ صَلَاتِهِمْ ۙ	اِنْ	تُسْمِعْ	اِلَّا	مَنْ	یُّؤْمِنُ
ان کی گمراہی سے	نہیں	تم سنا سکتے	مگر	(اے) جو	ایمان لاتا ہے
سیدھا راستہ دکھا سکتے ہو تو تم اسی کو سنا سکتے ہو جو ہماری آیتوں پر					

- ۱۔ یہاں مردوں سے مراد موت کا شکار ہونے والے لوگ نہیں بلکہ مردہ دل کفار مراد ہیں، انہیں مردوں سے تشبیہ اس لئے دی گئی ہے کہ جیسے بے جان جسم و عظام نصیحت سے فائدہ حاصل نہیں کر سکتے اسی طرح مردہ دل کفار بھی اس سے فائدہ حاصل نہیں کر سکتے۔ لہذا یہ آیت مردوں کے نہ سننے پر بطور دلیل پیش کرنا درست نہیں، بکثرت احادیث سے مردوں کا سننا اور اپنی قبروں پر زیارت کے لئے آنے والوں کو پہنچانا ثابت ہے۔
- ۲۔ یہاں بھی اندھوں سے دل کے اندھے مراد ہیں۔



# بَايْتَانَهُمْ مُّسْلِمُونَ ﴿۵۳﴾ اَللّٰهُ الَّذِي

بَايْتَانَهُ (۱)	فَهُمْ	مُّسْلِمُونَ (۵۳)	اَللّٰهُ	الَّذِي
ہماری آیتوں پر	پھر وہ	فرمانبر داری کرنے والے (ہیں)	اللہ (ہی ہے)	جس نے

ایمان لاتے ہیں پھر وہ فرمانبر دار ہیں ○ اللہ ہی ہے جس نے

# خَلَقَكُمْ مِّنْ ضَعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ ضَعْفٍ قُوَّةً

خَلَقَكُمْ	مِّنْ ضَعْفٍ (۱)	ثُمَّ	جَعَلَ	مِنْ بَعْدِ ضَعْفٍ	قُوَّةً (۳)
پیدا کیا تمہیں	کمزور	پھر	اس نے بنائی (تمہارے لیے)	کمزوری کے بعد	قوت

تمہیں کمزور پیدا فرمایا پھر تمہیں کمزوری کے بعد قوت بخشی

# ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ ضَعْفًا وَ شَيْبَةً ط

ثُمَّ	جَعَلَ	مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ	ضَعْفًا	وَ	شَيْبَةً
پھر	اس نے بنایا (تمہارے لیے)	قوت کے بعد	کمزوری	اور	بڑھاپا

پھر قوت کے بعد کمزوری اور بڑھاپا دیا۔

# يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ۚ وَهُوَ الْعَلِيمُ الْقَدِيرُ ﴿۵۴﴾

يَخْلُقُ	مَا	يَشَاءُ	وَ	هُوَ	الْعَلِيمُ	الْقَدِيرُ ﴿۵۴﴾
وہ پیدا کرتا ہے	جو	چاہتا ہے	اور	وہی	بڑے علم والا	بڑی قدرت والا (ہے)

وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے، وہی علم والا، بڑی قدرت والا ہے ○

# وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يُقْسِمُ الْمُجْرِمُونَ ۚ

وَ	يَوْمَ	تَقُومُ	السَّاعَةُ	يُقْسِمُ	الْمُجْرِمُونَ
اور	(جس) دن	قائم ہوگی	قیامت	(اس دن) قسم کھائیں گے	مجرم

اور جس دن قیامت قائم ہوگی مجرم قسم کھائیں گے

۱۔۔۔ اس آیت میں بیان ہوا ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دل کے مردوں، بہروں اور اہم حلوں کو تو نہیں سنا سکتے لہذا آیات الہیہ پر ایمان لانے والوں کو سنا سکتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ مومن دل کا زندہ ہے اور وہ سن سکتا ہے۔

۲۔۔۔ اس سے انسان کی پیدائش اور بچپن کی حالت مراد ہے کیونکہ اس وقت اس کا جسم اور بدن کمزور ہوتا ہے۔

۳۔۔۔ کمزوری کے بعد قوت دینے سے جواں کی حالت مراد ہے۔

مَا لَيْشُوا غَيْرَ سَاعَةٍ ۖ كَذَلِكَ كَانُوا يُفَكُّونَ ﴿۵۵﴾

مَا لَيْشُوا	غَيْرَ سَاعَةٍ (۱)	كَذَلِكَ	كَانُوا يُفَكُّونَ ﴿۵۵﴾ (۲)
(کہ دنیا یا قبر میں) وہ نہیں رہے	ایک گھڑی کے سوا	اسی طرح	وہ پھیرے جاتے تھے

کہ وہ تو صرف ایک گھڑی ہی رہے ہیں۔ اسی طرح وہ اوندھے جاتے تھے ○

وَقَالَ الَّذِينَ اُوتُوا الْعِلْمَ وَالْاِيَانَ لَقَدْ لَبِثْتُمْ

وَقَالَ	الَّذِينَ اُوتُوا	الْعِلْمَ (۳)	وَالْاِيَانَ	لَقَدْ	لَبِثْتُمْ
اور کہیں گے	وہ لوگ جنہیں	دیا گیا علم	اور ایمان	ضرور بیشک	تم رہے ہو

اور جنہیں علم اور ایمان دیا گیا وہ کہیں گے: بیشک اللہ کے لکھے ہوئے میں

فِي كِتَابِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْبَعْثِ ۚ فَهَذَا يَوْمُ الْبَعْثِ

فِي كِتَابِ اللّٰهِ	اِلٰى يَوْمِ الْبَعْثِ	فَهَذَا	يَوْمُ الْبَعْثِ
اللہ کے لکھے ہوئے میں	مرنے کے بعد اٹھنے کے دن تک	تو یہ	مرنے کے بعد اٹھنے کا دن (ہے)

تم مرنے کے بعد اٹھنے کے دن تک رہے ہو تو یہ مرنے کے بعد اٹھنے کا دن ہے

وَالَكِنَّكُمْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿۵۶﴾ فَيَوْمَئِذٍ لَا يَنْفَعُ الَّذِينَ

وَالَكِنَّكُمْ	كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿۵۶﴾	فَيَوْمَئِذٍ	لَا يَنْفَعُ	الَّذِينَ
اور لیکن تم	نہ جانتے تھے	تو اس دن	نفع نہ دے گا	ان لوگوں کو جنہوں نے

لیکن تم نہ جانتے تھے ○ تو اس دن ظالموں کو

ظَلَمُوا مَعًا سَاءَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۚ وَلَقَدْ

ظَلَمُوا	مَعًا سَاءَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۚ	وَلَقَدْ
ظلم کیا	ان کا معافی مانگنا	ضرور بیشک

ان کا معافی مانگنا نفع نہ دے گا اور نہ ان سے رجوع کرنے کا مطالبہ کیا جائے گا ○ اور بیشک

۱..... آخرت کو دیکھ کر مجرموں کو دنیا یا قبر میں رہنے کی مدت بہت تھوڑی معلوم ہوگی، اس لئے وہ اس مدت کو ایک گھڑی سے تعبیر کریں گے۔

۲..... یعنی جیسے یہ لوگ اب قبر یا دنیا میں ٹھہرنے کی مدت کو قسم کھا کر ایک گھڑی بتا رہے ہیں ایسے ہی دنیا میں ظلم اور باطل باتوں پر جتنے، حق سے بچرتے اور مرنے کے بعد اٹھانے جانے کا انکار کرتے تھے۔

۳..... یہاں علم والوں سے انبیاء کرام علیہم السلام یا فرشتے مراد ہیں۔



صَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِي هَذَا الْقُرْآنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ وَلَئِنْ

صَرَبْنَا	لِلنَّاسِ	فِي هَذَا الْقُرْآنِ	مِنْ كُلِّ مَثَلٍ <sup>(۱)</sup>	وَ	لَئِنْ
ہم نے بیان کی	لوگوں کے لئے	اس قرآن میں	ہر قسم کی مثال	اور	ضرور اگر

ہم نے لوگوں کے لئے اس قرآن میں ہر قسم کی مثال بیان فرمائی اور اگر

جِئْتَهُمْ بِآيَةٍ لَيَقُولُنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا اِنْ

جِئْتَهُمْ بِآيَةٍ	لَيَقُولُنَّ	الَّذِينَ	كَفَرُوا	اِنْ
تم لاؤ ان کے پاس کوئی نشانی	(تو) ضرور کہیں گے	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	نہیں

تم ان کے پاس کوئی نشانی لاؤ تو ضرور کافر کہیں گے تم تو

اَنْتُمْ اِلَّا مُبْطِلُونَ ۝۵۸ كَذَلِكَ يَطْبَعُ اللَّهُ

اَنْتُمْ	اِلَّا	مُبْطِلُونَ ۝۵۸	كَذَلِكَ	يَطْبَعُ	اللَّهُ
تم	مگر	باطل والے	اسی طرح	مہر لگا دیتا ہے	اللہ

نہیں مگر باطل پر ○ اسی طرح اللہ جاہلوں کے دلوں پر مہر

عَلَى قُلُوبِ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ۝۵۹ فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللَّهِ

عَلَى قُلُوبِ الَّذِينَ	لَا يَعْلَمُونَ ۝۵۹	فَاصْبِرْ	اِنَّ	وَعْدَ اللَّهِ
ان لوگوں کے دلوں پر جو	علم نہیں رکھتے	تو صبر کرو	بیشک	اللہ کا وعدہ

لگا دیتا ہے ○ تو صبر کرو بیشک اللہ کا وعدہ

حَقٌّ وَلَا يَسْتَخِفُّكَ الَّذِينَ لَا يُوقِنُونَ ۝۶۰

حَقٌّ	وَلَا	يَسْتَخِفُّكَ	الَّذِينَ	لَا يُوقِنُونَ ۝۶۰
حق (ہے)	اور	طیش پر نہ ابھاریں تمہیں	وہ لوگ جو	یقین نہیں کرتے

سچا ہے اور یقین نہ کرنے والے تمہیں طیش پر نہ ابھاریں ○

۱..... یعنی ہم نے اس قرآن میں لوگوں کے لئے ہر طرح کی مثال بیان فرمادی جس کی انہیں وہ دنیا میں حاجت ہے اور اس میں غور و فکر کرنے والا ہدایت و نصیحت حاصل کر سکتا ہے اور مثالیں اس لئے بیان فرمائی گئیں کہ کافروں کو تنبیہ ہو اور انہیں عذاب سے ڈراناسے کمال کو پہنچے، لیکن انہوں نے اپنی سیوا، طغی اور سخت دلی کے باعث کچھ سمجھنا نہ اٹھایا بلکہ جب کوئی آیت قرآن آئی اس کو جھٹلادیا اور اس کا انکار کر دیا۔

مفسر قرآن علیؑ کے بیان کے مطابق

۲



رکوع: 04

آیات: 34

## سُورَةُ الْقٰیْمٰنِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰهُ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللّٰهُ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

اَلَمْ ۱ تِلْكَ اٰیٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِیْمِ ۷ هُدًى وَرَحْمَةً

اَلَمْ ۱	تِلْكَ	اٰیٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِیْمِ ۷	هُدًى	وَ	رَحْمَةً
اَلَمْ	یہ	حکمت والی کتاب کی آیتیں (ہیں)	ہدایت	اور	رحمت (ہیں)

اَلَمْ ۱ یہ حکمت والی کتاب کی آیتیں ہیں ۷ نیکوں کیلئے

لِلْمُحْسِنِیْنَ ۲ الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ

لِلْمُحْسِنِیْنَ ۲	الَّذِیْنَ	یُقِیْمُوْنَ	الصَّلٰوةَ ۲	وَ	یُؤْتُوْنَ	الزَّكٰوةَ وَ
نیکوں کیلئے	وہ لوگ جو	قائم رکھتے ہیں	نماز	اور	اداکرتے ہیں	زکوٰۃ اور

ہدایت اور رحمت ہیں ۲ وہ جو نماز قائم رکھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور

هُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ یُوقَتُوْنَ ۳ اُولٰٓئِكَ عَلٰی هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ

هُمْ	بِالْاٰخِرَةِ	هُمْ	یُوقَتُوْنَ ۳	اُولٰٓئِكَ	عَلٰی هُدًى	مِّنْ رَّبِّهِمْ ۳
وہ	آخرت پر	وہ	یقین رکھتے ہیں	یہ لوگ	ہدایت پر (ہیں)	اپنے رب کی طرف سے

آخرت پر یقین رکھتے ہیں ۳ وہی اپنے رب کی ہدایت پر ہیں

۱ قرآن مجید اگرچہ تمام انسانوں کے لئے ہدایت و رحمت ہے البتہ یہاں نیک لوگوں کو خاص کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اس کی ہدایت و رحمت سے نبی لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں۔ ۲ نماز قائم کرنا، زکوٰۃ دینا اور آخرت پر یقین رکھنا نیک لوگوں کے اوصاف ہیں، لہذا مبارک ہیں وہ بندے جو ان اوصاف کو اختیار کر کے حقیقی کامیابی پانے والوں میں شامل ہوتے ہیں۔ ۳ ہدایت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملتی ہے اور جب تک وہ کسی کو ہدایت نہ دے تب تک کوئی ہدایت نہیں پاسکتا، لہذا ہر ایک کو چاہئے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ہدایت طلب کرتا رہے اور نیک اعمال کی توفیق مانگتا رہے۔

## وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿۵﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَن

وَأُولَٰئِكَ هُمُ	الْمُفْلِحُونَ ﴿۵﴾	وَمِنَ النَّاسِ	مَن
اور یہ لوگ	وہی	کامیاب ہونے والے (ہیں)	اور
		لوگوں میں سے	(کوئی وہ ہے)

اور وہی کامیاب ہونے والے ہیں ○ اور کچھ لوگ

## يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلَا

يَشْتَرِي ﴿۱﴾	لَهْوَ الْحَدِيثِ ﴿۲﴾	لِيُضِلَّ	عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ	بِغَيْرِ عِلْمٍ	وَلَا
خریدتا ہے	کھیل کی باتیں	تاکہ وہ گمراہ کر دے	اللہ کی راہ سے	علم کے بغیر	اور

کھیل کی باتیں خریدتے ہیں تاکہ بغیر سمجھے اللہ کی راہ سے بہکا دیں اور

## يَتَّخِذَ هَاهُنَا ۖ وَأُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ ﴿۶﴾ وَإِذَا

يَتَّخِذَهَا	هَاهُنَا	وَأُولَٰئِكَ	لَهُمْ	عَذَابٌ مُّهِينٌ ﴿۶﴾	وَإِذَا
بنالے اسے	ہنسی مذاق	یہ لوگ	ان کے لیے	ذلیل کرنے والا عذاب (ہے)	اور جب

انہیں ہنسی مذاق بنالیں۔ ان کے لیے ذلت کا عذاب ہے ○ اور جب

## تَثَلَّى عَلَيْهِ اِيتْنَاوُلٰى مُسْتَكْبِرًا كَانْ

تَثَلَّى	عَلَيْهِ	اِيتْنَاوُلٰى	وَلٰى	مُسْتَكْبِرًا	كَانْ
پڑھی جاتی ہیں	اس پر	ہماری آیتیں	(تو) وہ پھر جاتا ہے	تکبر کرتے ہوئے	گویا کہ

اس پر ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو تکبر کرتا ہوا پھر جاتا ہے جیسے

## لَمْ يَسْمَعْهَا كَانَتْ فِيْ اُذُنَيْهِ وَقَرَّ اَنْفُسُهُ

لَمْ يَسْمَعْهَا	كَانَتْ	فِيْ اُذُنَيْهِ	وَقَرَّ	اَنْفُسُهُ
اس نے نہیں سنا ان (آیت) کو	گویا کہ	اس کے کانوں میں	بوجھ (ہے)	تو خوشخبری دے دوا سے

اس نے ان (آیت) کو سنا ہی نہیں، گویا اس کے کانوں میں بوجھ ہے تو اسے دردناک عذاب کی

۱۔ یہ آیت نعر بن حارث کے بارے میں نازل ہوئی، یہ نجی لوگوں کی قصے کہانیوں پر مشتمل کتابیں خریدتا اور قریش کو سنا کر کہا کرتا تھا کہ محمد (ص) اللہ تعالیٰ غلبہ دے گا، تمہیں عار اور شہوہ کے واقعات سناتے ہیں اور میں تمہیں رستم، اسفند یار اور ایران کے شہنشاہ کی کہانیاں سناتا ہوں۔ کچھ لوگ ان کہانیوں میں مشغول ہوئے اور قرآن پاک سنتے سے رو گئے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ۲۔ بھونکنی کھیل ہر اس باطل کو کہتے ہیں جو آدمی کو نیکی سے اور کام کی باتوں سے غفلت میں ڈالے۔ اس میں بے مقصد و بے اصل اور جھوٹے قصے، کہانیاں، افسانے، جاوید ناجائز لطیفے اور گانا بجانا وغیرہ سب داخل ہے۔ اس قسم



بِعَذَابِ الْيَمِّ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

بِعَذَابِ الْيَمِّ ۝	اِنَّ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَّ	عَمِلُوْا	الصّٰلِحٰتِ
دردناک عذاب کی	بیشک	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے عمل کیے	اتھے، نیک

خوشخبری دے دو ۝ بیشک جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کیے

لَهُمْ جَنَّاتُ النَّعِيْمِ ۝ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَعَدَ اللّٰهُ حَقًّا وَّ

لَهُمْ	جَنَّاتُ النَّعِيْمِ ۝	خٰلِدِيْنَ	فِيْهَا	وَعَدَ اللّٰهُ	حَقًّا وَّ
ان کے لیے	نعمتوں کے باغات (ہیں)	ہمیشہ رہنے والے	ان میں	اللہ کا وعدہ (ہے)	سچا اور

ان کے لیے نعمتوں کے باغات ہیں ۝ ہمیشہ ان میں رہیں گے، (یہ) اللہ کا سچا وعدہ ہے اور

هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ

هُوَ	الْعَزِيْزُ	الْحَكِيْمُ ۝	خَلَقَ	السَّمٰوٰتِ	بِغَيْرِ عَمَدٍ ۝
وہی	عزت والا	حکمت والا (ہے)	اس نے بنایا	آسمانوں (کو)	(ان) ستونوں کے بغیر

وہی عزت والا، حکمت والا ہے ۝ اس نے آسمانوں کو ان ستونوں کے بغیر بنایا

تَرَوْنَهَا وَاَلْقٰى فِي الْاَرْضِ رَوٰسٰى اَنْ

تَرَوْنَهَا	وَّ	اَلْقٰى	فِي الْاَرْضِ	رَوٰسٰى	اَنْ
جنہیں تم دیکھ سکو	اور	اس نے ڈال دیئے	زمین میں	(پہاڑوں کے) ٹکڑے	کہ

جو تمہیں نظر آئیں اور زمین میں ٹکڑے ڈال دیئے تاکہ

تَمِيْدًا بِكُمْ وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَابَّةٍ وَّ

تَمِيْدًا	بِكُمْ	وَّ	بَثَّ	فِيْهَا	مِنْ كُلِّ دَابَّةٍ وَّ
حرکت (نہ) کرتی رہے	تمہارے ساتھ	اور	پھیلانے	اس میں	ہر قسم کے جانور اور

زمین تمہیں لے کر ہلتی نہ رہے اور اس میں ہر قسم کے جانور پھیلانے اور

(پکھلے لئے دعا ہے) کے آیت لھو واجب کو بیچنا، خریدنا دونوں ممنوع ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: ہر وہ بات جو اللہ کے راستے سے مائل کر کے

ممنوعہ کام کی طرف لے جائے وہ لہو اضر ہے اور گناہ بھی اسی قسم سے ہے۔ (تفسیر تعلی، لقمان، تحت الآية: ۲، ۳۱۰/۱)

۱۔ آسمانوں کو ستونوں کے بغیر بنانے کا ایک معنی یہ ہے کہ کوئی ستون نہ ہو جس پر زمین اور قہاری نظر خود اس چیز کا مشاہدہ کر رہی ہے۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ آسمانوں کے ستون تو ہیں لیکن وہ ایسے نہیں جنہیں تم دیکھ سکو اس لئے وہ گویا ایسا ہے جیسے ستونوں کے بغیر ہی بنایا ہے۔



اَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَاتَّخِذْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ ۝۱۰

اَنْزَلْنَا	مِنَ السَّمَاءِ	مَاءً	فَاتَّخِذْنَا	فِيْهَا	مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ ۝۱۰
ہم نے اتارا	آسمان سے	پانی	تو اگایا	اس (زمین) میں	ہر نفیس (قسم کا) جوڑا

ہم نے آسمان سے پانی اتارا تو زمین میں ہر نفیس قسم کا جوڑا اگایا ۝

هٰذَا خَلَقَ اللّٰهُ فَاَرَوْنِيْ مَاذَا خَلَقَ الَّذِيْنَ

هٰذَا	خَلَقَ اللّٰهُ	فَاَرَوْنِيْ	مَاذَا	خَلَقَ	الَّذِيْنَ
یہ	اللہ کا بنایا ہوا (ہے)	تو (اے مشرک) دکھاؤ مجھے	کیا	پیدا کیا	انہوں نے جو

یہ تو اللہ کا بنایا ہوا ہے تو (اے مشرک) تم مجھے کوئی ایسی چیز دکھاؤ جو اللہ کے سوا

مِنْ دُوْنِهٖۚۤ بَلِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝۱۱ وَ لَقَدْ

مِنْ دُوْنِهٖۚۤ	بَلِ	الظّٰلِمُوْنَ	فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝۱۱	وَ	لَقَدْ
اس کے سوا (تمہارے معبود ہیں)	بلکہ	ظالم	کھلی گمراہی میں (ہیں)	اور	ضرور بیشک

اوروں نے بنائی ہو بلکہ ظالم کھلی گمراہی میں ہیں ۝ اور بیشک

اَتَيْنَا لُقْمَنَ الْحِكْمَةَ اَنْ اَشْكُرْ لِلّٰهِ ۚ وَ مَنْ يَشْكُرْ

اَتَيْنَا	لُقْمَنَ	الْحِكْمَةَ	اَنْ	اَشْكُرْ	لِلّٰهِ ۚ	وَ	مَنْ	يَشْكُرْ
ہم نے عطا کی	لقمان (کو)	حکمت	کہ	شکر ادا کر	اللہ کا	اور	جو	شکر کرتا ہے

ہم نے لقمان کو حکمت عطا فرمائی کہ اللہ کا شکر ادا کر اور جو شکر ادا کرے

فَاِنْسَا يَشْكُرْ لِنَفْسِهٖۚ وَ مَنْ كَفَرَۙ فَاِنَّ اللّٰهَ

فَاِنْسَا	يَشْكُرْ	لِنَفْسِهٖۚ	وَ	مَنْ	كَفَرَۙ	فَاِنَّ	اللّٰهَ
تو صرف	وہ شکر کرتا ہے	اپنی ذات کے لیے	اور	جس نے	ناشکری کی	تو بیشک	اللہ

تو وہ اپنی ذات کیلئے شکر کرتا ہے اور جو ناشکری کرے تو بیشک اللہ

مشرکین سے ایک سوال

حضرت عثمان کو عطا کی حکمت اور لُقْمَن کی بات کریں

شکر کا فائدہ اور اللہ تعالیٰ کی شانیں بے نیاز کی

۱۔ حضرت لقمان زمین اللہ تعالیٰ سے نبی ہوئے میں اختلاف ہے، اکثر علماء اسی طرف ہیں کہ آپ خیم تھے نبی نہ تھے۔ حکمت کا علم معنی عقل اور فہم و فرست ہے اور قرآن کریم میں اس کے علاوہ معانی میں بھی استعمال ہوا ہے علم، حلم و بردباری، نبوت اور رائے کی درستی۔ علماء نے اس کی بہت سی تعریفات بھی کی ہیں، ایک تعریف یہ ہے کہ حکمت وہ چیز ہے جسے اللہ تعالیٰ عقل میں رکھ دیتا ہے جس سے عقل ایسے روشن ہو جاتی ہے جیسے ظاہر روشن ہوتی ہے اور دودھ بھی جانے والی چیز کو پالیتی ہے۔ اس کے حصول کا ایک عمدہ طریقہ علم پر عمل کرنا ہے۔ ۲۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر شکر کرنے کا فائدہ اور ناشکری کا وبال بندے کو ہی ہو گا اللہ تعالیٰ



## عَنْیَ حَبِیْدٌ ۱۲ وَ اِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَ

عَنْیَ	حَبِیْدٌ ۱۲	وَ	اِذْ	قَالَ	لُقْمٰنُ	لِابْنِهٖ	وَ
بے پرواہ	حمد کے لائق (ہے)	اور	(یاد کرو) جب	کہا	لقمان (نے)	اپنے بیٹے	اور

بے پرواہ ہے، حمد کے لائق ہے ○ اور یاد کرو جب لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے

## هُوَ یَعْظُهُ یَبْنٰی لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ۚ اِنَّ الشِّرْکَ

هُوَ	یَعْظُهُ	یَبْنٰی	لَا تُشْرِكْ	بِاللّٰهِ	اِنَّ	الشِّرْکَ
وہ	نصیحت کر رہا تھا	اے میرے بیٹے	تم شریک نہ ٹھہرانا	اللہ کا	بیشک	شرک

فرمایا: اے میرے بیٹے! کسی کو اللہ کا شریک نہ کرنا، بیشک شرک

## لَظَلَمٌ عَظِیْمٌ ۱۳ وَ وَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ ۚ

لَظَلَمٌ عَظِیْمٌ ۱۳	وَ	وَصَّیْنَا	الْاِنْسَانَ	بِوَالِدَيْهِ
یقیناً بڑا ظلم (ہے)	اور	ہم نے تاکید فرمائی	آدمی (کو)	اس کے ماں باپ کے بارے میں

یقیناً بڑا ظلم ہے ○ اور ہم نے آدمی کو اس کے ماں باپ کے بارے میں تاکید فرمائی۔

## حَمَلَتْهُ اُمُّهُ وَ هُنَّ اَعْلٰی وَ هُنَّ وَ

حَمَلَتْهُ	اُمُّهُ	وَ	هُنَّ اَعْلٰی وَ هُنَّ
بیٹ میں اٹھائے رکھا اے	اس کی ماں (نے)	کمزوری پر کمزوری (برداشت کرتے ہوئے)	اور

اس کی ماں نے کمزوری پر کمزوری برداشت کرتے ہوئے اسے پیٹ میں اٹھائے رکھا اور

## فَضَّلَهُ فِیْ عَامَیْنِ اَنْ اَشْكُرْ لِّیْ وَ لِوَالِدَیْكَ ط

فَضَّلَهُ	فِیْ عَامَیْنِ	اَنْ	اَشْكُرْ	لِّیْ وَ لِوَالِدَیْكَ ۱۴
اس کا دودھ چھڑانا	دو سال میں (ہے)	کہ	شکر ادا کرو	میرا اور اپنے ماں باپ کا

اس کا دودھ چھڑانے کی مدت دو سال میں ہے کہ میرا اور اپنے والدین کا شکر ادا کرو۔

(بچے نے وضاحت) ان کے شکر اور ناشکری سے بے پرواہ ہے۔ ۱۔ ماں اپنی اولاد کیلئے تین ایسی مشقتیں برداشت کرتی ہے جو یقیناً باپ نہیں کرتا، کمزوری پر کمزوری برداشت کرتے ہوئے بچے کو دو سال حمل پیٹ میں اٹھائے رکھنا، بچہ جانا اور پھر دودھ پلانا۔ اسی لئے ماں کو باپ پر تین درجے فضیلت حاصل ہے، حدیث پاک میں ہے: ایک شخص نے عرض کی: میری اچھی خدمت کا سب سے زیادہ مستحق کون ہے؟ ارشاد فرمایا: تمہاری ماں۔ عرض کی: پھر کون ہے؟ ارشاد فرمایا: تمہاری ماں۔ عرض کی: پھر کون ہے؟ ارشاد فرمایا: تمہاری ماں۔ پھر کون ہے؟ ارشاد فرمایا: تمہاری ماں۔ (صحیح بخاری، ۹۳/۴، الحدیث: ۵۹۵۱) ۲۔ اس سے معلوم ہوا کہ والدین کا مقام



# اِلَى الْمَصِيْرِ ۱۴ وَ اِنْ جَاهَدَكَ عَلَى اَنْ

اِلٰی	الْمَصِيْرِ ۱۴	وَ	اِنْ	جَاهَدَكَ	عَلٰی اَنْ
میری ہی طرف	لوٹنا (ہے)	اور	اگر	دو دونوں کو شش کریں تجھ پر	(اس بات) پر کہ

میری ہی طرف لوٹنا ہے ○ اور اگر وہ دونوں تجھ پر کوشش کریں کہ

# تُشْرِكَ بِمَالَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ ۱۵

تُشْرِكَ	بِ	مَالَيْسَ	لَكَ	بِهِ	عِلْمٌ ۱۵
تو شریک ٹھہرائے	میرے ساتھ	(اسے) جو	نہیں ہے	تجھے	اس کا کوئی علم

تو کسی ایسی چیز کو میرا شریک ٹھہرائے جس کا تجھے علم نہیں

# فَلَا تُطْعَمَا وَ صَاحِبَهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا وَ اتَّبِعْ

فَلَا تُطْعَمَا ۱۶	وَ	صَاحِبَهُمَا	فِي الدُّنْيَا	مَعْرُوفًا	وَ اتَّبِعْ
تو تم بات نہ مانا ان کی	اور	ساتھ دے ان کا	دنیا میں	اچھی طرح	اور پیروی کر

تو ان کا کہنا نہ مان اور دنیا میں اچھی طرح ان کا ساتھ دے اور میری طرف

# سَبِيلَ مَنْ اَنَابَ اِلَىٰ شَمَّ اِلَىٰ مَرْجِعُكُمْ

سَبِيلَ	مَنْ	اَنَابَ	اِلَىٰ	شَمَّ	اِلَىٰ	مَرْجِعُكُمْ
(اس کے) راستے (کی)	جس نے	رجوع کیا	میری طرف	پھر	میری طرف	تمہارا لوٹنا (ہے)

رجوع کرنے والے آدمی کے راستے پر چل پھر میری ہی طرف تمہیں پھر کر آنا ہے

# فَاَتَّبِعْكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۱۵ يُبَيِّنُ اِنَّهَا

فَاَتَّبِعْكُمْ	بِمَا	كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۱۵	يُبَيِّنُ	اِنَّهَا
تو میں بتا دوں گا تمہیں	جو	تم عمل کرتے تھے	اے میرے بیٹے	بیشک وہ (برائی)

تو میں تمہیں بتا دوں گا جو تم کرتے تھے ○ اے میرے بیٹے!

انتہائی بلند ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ساتھ بندے کے والدین کا ذکر فرمایا اور ایک ساتھ دونوں کا شکر ادا کرنے کا حکم دیا اب اگر کوئی بد قسمت اپنے والدین کی خدمت نہ کرے اور انہیں تکفیل دے تو اس کی بد نصیبی اور محرومی ہے۔ ۱۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا شریک محال ہے، وہ ہی نہیں سکتا، لہذا جو کوئی بھی کسی چیز کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانے کا کہے گا تو وہ بے علمی ہی سے کہے گا۔ ۲۔ والدین کی خدمت اگرچہ عظیم چیز ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے کے معاملے میں ان کی بات نہیں مانی جائے گی بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل کیا جائے گا اور اسی کی اطاعت کی جائے گی، لہذا اگر وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرے گا تو اس کی لعنت ہو۔



اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِيْ صَخْرَةٍ اَوْ فِي السَّمٰوٰتِ

اِنْ	تَكُ	مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ	فَتَكُنْ	فِيْ صَخْرَةٍ	اَوْ	فِي السَّمٰوٰتِ
اگر	ہو	رائی کے دانے کے برابر	پھر وہ ہو	پتھر کی چٹان میں	یا	آسمانوں میں

برائی اگر رائی کے دانے کے برابر ہو پھر وہ پتھر کی چٹان میں ہو یا آسمانوں میں

اَوْ فِي الْاَرْضِ يٰۤاَيُّهَا اللّٰهُ ۚ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ﴿۱۶﴾

اَوْ	فِي الْاَرْضِ	يٰۤاَيُّهَا اللّٰهُ	اِنَّ	اللّٰهُ	لَطِيْفٌ	خَبِيْرٌ ﴿۱۶﴾
یا	زمین میں	اے آئے گاہے	بیشک	اللہ	ہر بار کی کا جاننے والا	خبردار (ہے)

یا زمین میں، اللہ اسے لے آئے گا بیشک اللہ ہر بار کی کا جاننے والا خبردار ہے ○

يٰۤاَيُّهَا اللّٰهُ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْعُرْوٰفِ وَاِنَّهٗ

يٰۤاَيُّهَا اللّٰهُ	اَقِمِ	الصَّلٰوةَ	وَاْمُرْ	بِالْعُرْوٰفِ	وَاِنَّهٗ
اے میرے بیٹے	قائم رکھ	نماز	اور حکم دے	اچھی بات کا	اور منع کر

اے میرے بیٹے! نماز قائم رکھ اور اچھی بات کا حکم دے اور بری بات سے

عَنِ الْمُنْكَرِ وَاَصِدِرْ عَلٰی مَا اَصَابَكَ ۚ اِنَّ ذٰلِكَ

عَنِ الْمُنْكَرِ	وَ	اَصِدِرْ	عَلٰی	مَا	اَصَابَكَ	اِنَّ ذٰلِكَ
بری بات سے	اور	ممبر کر	(اس) پر	جو	مصیبت آئے تجھے	بیشک یہ

منع کر اور تجھے جو مصیبت آئے اس پر صبر کر، بیشک یہ

مِّنْ عَزْمِ الْأُمُوْر ۚ وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَ

مِّنْ عَزْمِ الْأُمُوْر ۚ	وَ	لَا تُصَعِّرْ	خَدَّكَ	لِلنَّاسِ	وَ
ہمت والے کاموں میں سے (ہے)	اور	ٹیڑھانہ کر	اپنا رخسار	لوگوں سے (بات کرتے وقت)	اور

ہمت والے کاموں میں سے ہے ○ اور لوگوں سے بات کرتے وقت اپنا رخسار ٹیڑھانہ کر اور

(اچھے بٹے و ماخیا) اور کھر کرنے کا حکم دین تو ان کا یہ حکم نہیں مانا جائے گا، اسی طرح اگر وہ کسی فرض واجب مثلاً نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج وغیرہ کو چھوڑنے کا کہیں یا داڑھی منڈانے یا کسی گناہ کا کہیں تو ان کا حکم ماننے کی اجازت نہیں۔ ① اس آیت میں ہم سب کیلئے عبرت ہے کہ ہمارا معمولی سے معمولی عمل بھی بروز قیامت بارگاہ الہی میں پیش کیا جائے گا اور ہمیں اس کا حساب دینا ہو گا۔ ② امیر و غریب کسی شخص کو حقیر نہیں جانا چاہئے بلکہ ہر ایک کے ساتھ محبت سے پیش آنا اور اچھے انداز میں بات چیت کرنا چاہئے۔ غریب کو حقیر جان کر ان سے منہ موڑنا اور عداوت آمیز انداز میں گفتگو کرنا، اسی طرح امیروں کو لگاؤ و حقارت سے دیکھنا سب تکبر



لَا تَنْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا ۚ اِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ

لَا تَنْشِ	فِي الْاَرْضِ	مَرَحًا (۱)	اِنَّ	اللّٰهَ	لَا يُحِبُّ
نہ چل	زمین میں	اکڑتے ہوئے	بیشک	اللّٰه	پسند نہیں کرتا

زمین میں اکڑتے ہوئے نہ چل، بیشک اللہ کو ہر اکڑنے والا،

كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ ۚ (۱۸) وَاَقْصِدْ فِي مَشْيِكَ وَاغْضُضْ

كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ (۱۸)	وَ	اَقْصِدْ	فِي مَشْيِكَ	وَ	اَغْضُضْ
ہر اکڑنے والے تکبر کرنے والے (کو)	اور	درمیانی صورت اختیار کر	اپنی چال میں	اور	پست رکھ

تکبر کرنے والا ناپسند ہے ۱۸ اور اپنے چلنے میں درمیانی چال سے چل اور اپنی آواز

مِنْ صَوْتِكَ ۚ اِنَّ اَنْفَكَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيرِ (۱۹) اَلَمْ تَرَوْا

مِنْ صَوْتِكَ	اِنَّ	اَنْفَكَ الْاَصْوَاتِ	لَصَوْتُ الْحَمِيرِ (۱۹)	اَلَمْ تَرَوْا
اپنی آواز	بیشک	آوازوں میں سب سے بری	ضرور گدھے کی آواز (ہے)	کیا تم نے نہ دیکھا

کچھ پست رکھ، بیشک سب سے بری آواز گدھے کی آواز ہے ۱۹ کیا تم نے نہ دیکھا

اَنَّ اللَّهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا

اَنَّ	اللّٰهَ	سَخَّرَ	لَكُمْ	مَّا	فِي السَّمٰوٰتِ	وَ	مَا
کہ	اللّٰه (نے)	کام میں لگا رکھا ہے	تمہارے لیے	(ان چیزوں کو جو)	آسمانوں میں	اور	جو

کہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہیں سب کو

فِي الْاَرْضِ وَاَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعْمَهُ ظَاهِرًا وَبَاطِنًا ۚ وَ

فِي الْاَرْضِ	وَ	اَسْبَغَ	عَلَيْكُمْ	نِعْمَهُ	ظَاهِرًا	وَ	بَاطِنًا
زمین میں (ہیں)	اور	اس نے پوری کر دیں	تم پر	اپنی نعمتیں	ظاہری	اور	باطنی

اللہ نے تمہارے لیے کام میں لگا رکھا ہے اور اس نے تم پر اپنی ظاہری اور باطنی نعمتیں پوری کر دیں اور

کی علامات ہیں، ان سے ہر ایک کو پہچانا جاسکتا ہے۔ ۱۸ اکڑ کر چلنا انتہائی مذموم ہے۔ حدیث پاک میں ہے ”جو آدمی اپنے آپ کو بڑا سمجھتا اور اکڑ کر چلا ہے، وہ اللہ تعالیٰ سے اس طرح ملاقات کرے گا کہ وہ اس پر ناراض ہو گا۔“ (مسند امام احمد، ۴/۲۴، الحدیث: ۱۰۰۴) ۱۹ اللہ تعالیٰ کی عظمت پر اکڑنا فخر ہے جسے علم، حسن، نسب وغیرہ اور میری عظمت پر اکڑنا امتیاز ہے جسے مال، جائیداد، لشکر، نوکر چاکر وغیرہ۔ ۲۰ ضرورت سے زیادہ آواز بلند کر کے اور چلا چلا کر گفتگو کرنا نیک ناپسند ہے اور اس کی مذمت کے لئے اسے گدھے کی آواز سے تشبیہ دی ہے۔

اور یہاں چال چلنے اور آواز  
پست رکھنے کی نصیحت

ثبوت اور حدیث الہامی پر دلائل کرنے والی نعمتیں

اللہ تعالیٰ کے بارے میں  
شرکین کی بے عقلی کو



## مِنَ النَّاسِ مَنْ يُجَادِلُ فِي اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَ

مِنَ النَّاسِ	مَنْ	يُجَادِلُ	فِي اللَّهِ <sup>(۱)</sup>	بِغَيْرِ عِلْمٍ	وَ
لوگوں میں سے	(کوئی وہ ہے) جو	جھگڑتا ہے	اللہ کے بارے میں	علم کے بغیر	اور

کچھ لوگ اللہ کے بارے میں جھگڑتے ہیں حالانکہ (انہیں) نہ علم ہے اور نہ

## لَا هُدًى وَلَا كِتَابٍ مُّنِيرٍ ۲۰ وَإِذَا قِيلَ

لَا	هُدًى	وَّ	لَا	كِتَابٍ مُّنِيرٍ <sup>(۲)</sup>	وَ	إِذَا	قِيلَ
(اس کے پاس) نہ	ہدایت، عقل (ہے)	اور نہ	کوئی روشن کتاب	اور جب	کہا جائے		

عقل اور نہ کوئی روشن کتاب ○ اور جب ان سے کہا جائے

## لَهُمْ اتَّبِعُوا مَا آتَاكَ اللَّهُ قَالُوا بَلْ

لَهُمْ	اتَّبِعُوا	مَا	آتَاكَ	اللَّهُ	قَالُوا	بَلْ
ان سے	تم پیروی کرو	(اس کی) جو	نازل کیا	اللہ (نے)	(تو) وہ کہتے ہیں	بلکہ

کہ اس کی پیروی کرو جو اللہ نے نازل فرمایا ہے تو کہتے ہیں: بلکہ

## نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَيْنَا آباءَنَا أَوْ لَوْ كَانَ الشَّيْطَانُ يَدْعُوهُمْ

نَتَّبِعُ	مَا وَجَدْنَا عَلَيْنَا	آبَاءَنَا	أَوْ لَوْ	كَانَ الشَّيْطَانُ يَدْعُوهُمْ
ہم پیروی کریں گے	(اس کی) جس پر ہم نے پایا	اپنے باپ دادا (کو)	کیا اگرچہ	شیطان بلارہا ہو انہیں

ہم تو اس کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا۔ کیا اگرچہ شیطان ان کو

## إِلَىٰ عَذَابِ السَّعِيرِ ۲۱ وَمَنْ يُسَلِّمْ وَجْهَهُ إِلَى اللَّهِ وَ

إِلَىٰ عَذَابِ السَّعِيرِ <sup>(۳)</sup>	وَ	مَنْ	يُسَلِّمُ	وَجْهَهُ	إِلَى اللَّهِ	وَ
عذاب دوزخ کی طرف	اور جو	جھکا دے	اپنا منہ	اللہ کی طرف	اور	

عذاب دوزخ کی طرف بلارہا ہو ○ تو جو اپنا منہ اللہ کی طرف جھکا دے اور

۱۔ یہ آیت ان کفار کی مذمت میں نازل ہوئی جو یہ علم اور جاہل ہونے کے باوجود حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے ذات و صفات الہی کے متعلق جھگڑنے کیا کرتے تھے۔ فی زمانہ میڈیا پر لوگوں نے سیاست و ریاست کے ہر مسئلے پر کلام کرنے کو اپنا حق سمجھنے کی طرح دین، اسلام، قرآن، ایمان، آخرت اور خدا کے بارے میں بھی بغیر علم و مطاوعہ و سمجھ کے کلام کر لینے کو آسان سمجھ لیا ہے۔ یہ بہت خطرناک روش ہے۔ سیاست وغیرہ میں لوگ مختلف نکتے ہائے نظر رکھ سکتے ہیں لیکن عقائد اور دین کا معاملہ ایسا نہیں ہے، وہاں متعین طور پر وہی عقیدہ درکھنا فرض ہے جو قرآن و حدیث میں آیا ہے اور جسے امت مسلمہ کی



هُوَ مُحْسِنٌ فَقَدْ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰی ۚ وَاِلٰی اللّٰهِ

هُوَ	مُحْسِنٌ (۱)	فَقَدْ	اسْتَمْسَكَ	بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰی	وَ	اِلٰی اللّٰهِ
وہ	نیکی کرنے والا (ہو)	تو بیشک	اس نے تھام لیا	مضبوط سہارے کو	اور	اللہ ہی کی طرف (ہے)

وہ نیک ہو تو بیشک اس نے مضبوط سہارا تھام لیا اور سب کاموں کا انجام

عَاقِبَةُ الْأُمُورِ ۚ (۲۲) وَمَنْ كَفَرَ فَلَا يَحْزُنُكَ كُفْرُهُ ۚ

عَاقِبَةُ الْأُمُورِ (۲۲)	وَ	مَنْ	كَفَرَ	فَلَا يَحْزُنُكَ	كُفْرُهُ
تمام کاموں کا انجام	اور	جس نے	کفر کیا	تو غمگین نہ کرے تجھے	اس کا کفر

اللہ ہی کی طرف ہے ○ اور جو کفر کرے تو اس کا کفر آپ کو غمگین نہ کرے۔

اَلَيْسَا مَرْجِعُهُمْ فَنُنَبِّئُهُم بِمَا عَمِلُوْا ۚ

اَلَيْسَا	مَرْجِعُهُمْ	فَنُنَبِّئُهُم	بِمَا	عَمِلُوْا
ہماری ہی طرف	انہیں پھرنا (ہے)	تو ہم بتا دیں گے انہیں	جو	انہوں نے عمل کیے

انہیں ہماری ہی طرف پھرنا ہے تو ہم انہیں بتا دیں گے جو انہوں نے کیا ہوگا

اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۚ (۲۳) نَسْتَعْتِبُكُمْ قَلِيْلًا

اِنَّ	اللّٰهَ	عَلِيْمٌ	بِذَاتِ الصُّدُوْرِ (۲۳)	نَسْتَعْتِبُكُمْ	قَلِيْلًا
بیشک	اللہ	جاننے والا (ہے)	سینوں کی بات (کو)	ہم فائدہ اٹھانے دیں گے انہیں	کچھ

بیشک اللہ دلوں کی بات جانتا ہے ○ ہم انہیں کچھ فائدہ اٹھانے دیں گے

ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ اِلٰی عَذَابٍ عَلِيْلٍ ۚ (۲۴) وَلٰكِنْ سَاَلْتَهُمْ

ثُمَّ	نَضْطَرُّهُمْ	اِلٰی عَذَابٍ عَلِيْلٍ (۲۴)	وَ	لٰكِنْ	سَاَلْتَهُمْ
پھر	مجبور کریں گے انہیں	سخت عذاب کی طرف	اور	ضرور اگر	تم پوچھو ان سے

پھر انہیں سخت عذاب کی طرف مجبور کریں گے ○ اور اگر تم ان سے پوچھو

(پچھلے دنوں کا) اکثریت نے اپنا یا ہے۔

۱ آخرت میں انہیں جزا پانے کے لئے صحیح ایمان اور نیک اعمال دونوں ضروری ہیں، لہذا جو ایمان والا نہیں اس کو کوئی بھی عمل صالح نہیں اور جو صحیح ایمان لانے کے بعد نیک عمل نہیں کر رہا وہ خود کو خطرے پر پیش کر رہا ہے کیونکہ برے اعمال اللہ تعالیٰ کی ناراضی کا سبب ہیں۔



مَنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لِيَقُوْلَنَّ اللّٰهُ قُلْ

مَنْ	خَلَقَ	السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضَ	لِيَقُوْلَنَّ	اللّٰهُ	قُلْ
کس نے	بنایا	آسمانوں	اور	زمین (کو)	(تو) ضرور وہ کہیں گے	اللہ (نے)	تم کہو

کہ آسمان اور زمین کس نے بنائے؟ تو ضرور کہیں گے: ”اللہ نے“ تم فرماؤ:

الْحَمْدُ لِلّٰهِ ۚ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۲۵

الْحَمْدُ	لِلّٰهِ	بَلْ	اَكْثَرُهُمْ	لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۲۵	یٰۤاَیُّهَا	مَا
تمام تعریفیں	اللہ کیلئے (ہیں)	بلکہ	ان میں اکثر	نہیں جانتے	اللہ ہی کا (ہے)	جو کچھ

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں بلکہ ان میں اکثر جانتے نہیں ۝ اللہ ہی کا ہے جو کچھ

فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ۝۲۶ وَلَوْ

فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	اِنَّ	اللّٰهَ	هُوَ	الْغَنِيُّ	الْحَمِيدُ ۝۲۶	وَ	لَوْ
آسمانوں اور زمین میں (ہے)	بیشک	اللہ	وہی	بے پرواہ	تعریف کے لائق (ہے)	اور	اگر

آسمانوں اور زمین میں ہے بیشک اللہ ہی بے نیاز، تعریف کے لائق ہے ۝ اور

اَنَّ مَا فِي الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَوْ قَلَمٍ اَوْ اَبْحَرٍ

اَنَّ	مَا	فِي الْاَرْضِ	مِنْ شَجَرَةٍ	اَوْ قَلَمٍ ۝۲۷	وَ	اَبْحَرٍ
یہ کہ	جتنے	زمین میں (ہیں)	درخت	(وہ بن جاتے) قلمیں	اور	سمندر (ان کی سیاحی)

زمین میں جتنے درخت ہیں اگر وہ سب قلمیں بن جاتے اور سمندر (ان کی سیاحی، پھر)

يَسُدُّۤا مِنْۢ بَعْدِ سَبْعَةِ اَبْحَرٍ مَا تُفِدَتْ كَلِمَتُ اللّٰهِ ۚ

يَسُدُّۤا	مِنْۢ بَعْدِ	سَبْعَةِ اَبْحَرٍ	مَا تُفِدَتْ	كَلِمَتُ اللّٰهِ ۚ
(پھر) مزید بڑھادیتے اس (پہلی سیاحی) کو	اس کے بعد	سات سمندر	(تو بھی) ختم نہ ہوتیں	اللہ کی باتیں

اس کے بعد اس (پہلی سیاحی) کو سات سمندر مزید بڑھادیتے تو بھی اللہ کی باتیں ختم نہ ہوتیں

۱۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ایک مثال کے ذریعے اپنی عظمت بیان فرمائی ہے اور وہ یہ ہے کہ اگر ساری زمین میں موجود تمام درختوں کو قلمیں بنا دیا جائے جو کھریوں سے بھی کھریوں گنا زیادہ ہوں گی اور لکھنے کے لئے سمندر بلکہ سات سمندروں کو سیاحی بنا لیا جائے اور ان قلموں اور سیاحی کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی عظمت مثلاً علم، قدرت، صفات کو لکھا جائے تو سارے قلم اور سمندر ختم ہو جائیں لیکن عظمت الہی کے کلمات ختم نہ ہوں کیونکہ سمندر سات ہوں یا کروڑوں، جتنے بھی ہوں بہر حال وہ محدود ہیں اور ان کی کوئی نہ کوئی انتہا ہے جبکہ عظمت الہی کی کوئی انتہا نہیں، تو متناہی چیز غیر متناہی کا احاطہ کرتی نہیں سکتی۔



## اِنَّ اللّٰهَ عَزِيزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۷﴾ مَا خَلَقَكُمْ وَلَا

اِنَّ	اللّٰهَ	عَزِيزٌ	حَكِيْمٌ ﴿۲۷﴾	مَا	خَلَقَكُمْ	وَلَا
بیشک	اللّٰه	عزت والا	حکمت والا (ہے)	نہیں	تمہیں پیدا کرنا	اور نہیں

بیشک اللّٰه عزت والا، حکمت والا ہے ○ تم سب کا پیدا کرنا اور

## بَعَثُكُمْ اِلَّا كُنْفُسٌ وَّاجِدَةٌ ۖ اِنَّ اللّٰهَ سَبِيْعٌ بَصِيْرٌ ﴿۲۸﴾

بَعَثُكُمْ	اِلَّا	كُنْفُسٌ وَّاجِدَةٌ ﴿۲۸﴾	اِنَّ	اللّٰهَ	سَبِيْعٌ	بَصِيْرٌ ﴿۲۸﴾
تمہیں (قیامت میں) اٹھانا	مگر	ایک جان جیسا	بیشک	اللّٰه	سننے والا	جاننے والا (ہے)

قیامت میں اٹھانا ایسا ہی ہے جیسا ایک جان کا، بیشک اللّٰه سننے والا، دیکھنے والا ہے ○

## اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُوَلِّجُ اَللَّيْلَ فِي السَّهَارِ وَ

اَلَمْ تَرَ	اَنَّ	اللّٰهَ	يُوَلِّجُ	اَللَّيْلَ	فِي السَّهَارِ	وَ
کیا تم نے نہ دیکھا	کہ	اللّٰه	داخل کر دیتا ہے	رات (کو)	دن میں	اور

اے سننے والے! کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللّٰه رات کو دن میں داخل کر دیتا ہے اور

## يُوَلِّجُ السَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَ سَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ

يُوَلِّجُ	السَّهَارَ	فِي اللَّيْلِ	وَ	سَخَّرَ	الشَّمْسَ	وَالْقَمَرَ
داخل کر دیتا ہے	دن (کو)	رات میں	اور	اس نے کام میں لگا دیا	سورج	اور چاند (کو)

دن کو رات میں داخل کر دیتا ہے اور اس نے سورج اور چاند کو کام میں لگا دیا،

## كُلٌّ يَّجْرِي اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّ اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

كُلٌّ	يَّجْرِي	اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى ﴿۲۹﴾	وَ	اَنَّ	اللّٰهَ	بِمَا تَعْمَلُوْنَ
ہر ایک	چلتا ہے	ایک مقررہ مدت تک	اور	یہ کہ	اللّٰه	تم عمل کرتے ہو

ہر ایک ایک مقررہ مدت تک چلتا ہے اور یہ کہ اللّٰه تمہارے کاموں سے

۱۔ اس آیت میں کفار کہہ سے فرمایا گیا کہ تم سب کو پیدا کرنا اور ہر روز قیامت دوبارہ زندہ کر کے اٹھانا اللّٰه تعالیٰ کیلئے ایک جان کو پیدا کرنے کے برابر ہے۔

۲۔ مقررہ مدت سے مراد قیامت کا دن ہے یا یہ مراد ہے کہ سورج اور چاند اپنے اپنے معین اوقات تک چلتے ہیں جیسے سورج سال کے آخر تک اور چاند مہینے کے آخر تک چلتا ہے۔



## حَیِّرُ ۲۹) ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا

حَیِّرُ ۲۹)	ذٰلِكَ	بِاَنَّ	اللّٰهَ	هُوَ	الْحَقُّ	وَ	اَنَّ	مَا
خبردار (ہے)	یہ	(اس) لئے ہے کہ	اللہ	وہی	حق (ہے)	اور	یہ کہ	جن کی

خبردار ہے ○ یہ اس لیے ہے کہ اللہ ہی حق ہے اور اس کے سوا جن کو

## يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ الْبَاطِلُ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ

يَدْعُونَ	مِنْ دُونِهِ	الْبَاطِلُ ۱۱)	وَ	اَنَّ	اللّٰهَ	هُوَ	الْعَلِيُّ
وہ عبادت کرتے ہیں	اس کے سوا	(وہ سب باطل ہیں)	اور	یہ کہ	اللہ	وہی	بلندی والا

لوگ پوجتے ہیں وہ سب باطل ہیں اور یہ کہ اللہ ہی بلندی والا،

## الْكَبِيرُ ۳۰) اَلَمْ تَرَ اَنَّ الْفُلْكَ تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ اللّٰهِ

الْكَبِيرُ ۳۰)	اَلَمْ تَرَ	اَنَّ	الْفُلْكَ	تَجْرِي	فِي الْبَحْرِ	بِنِعْمَتِ اللّٰهِ
بڑائی والا (ہے)	کیا تم نے نہ دیکھا	کہ	کشتی	چلتی ہے	دریا میں	اللہ کے فضل سے

بڑائی والا ہے ○ کیا تو نے نہ دیکھا کہ دریا میں کشتی اللہ کے فضل سے چلتی ہے

## لِيُرِيَكُمْ مِنْ اٰيٰتِهٖ ۱۲) اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ

لِيُرِيَكُمْ	مِنْ اٰيٰتِهٖ	۱۲)	اِنَّ	فِيْ ذٰلِكَ	لَاٰيٰتٍ
تاکہ وہ دکھائے تمہیں	اپنی کچھ نشانیاں	پیشک	اس میں	ضرور نشانیاں (ہیں)	

تاکہ وہ تمہیں اپنی کچھ نشانیاں دکھائے پیشک اس میں ہر بڑے صبر کرنے والے،

## لِّحَلِّ صَبَٰرٍ شَكُوْرٍ ۳۱) وَاِذَا غَشِيَهُمْ مَّوْجٌ

لِّحَلِّ صَبَٰرٍ شَكُوْرٍ ۳۱)	وَ	اِذَا	غَشِيَهُمْ	مَّوْجٌ
ہر بڑے صبر کرنے والے بڑے شکر گزار کیلئے	اور	جب	ڈھانپ لیتی ہے انہیں	کوئی موج

بڑے شکر گزار کیلئے نشانیاں ہیں ○ اور جب پہاڑوں جیسی کوئی موج ان پر

۱۔ اللہ تعالیٰ نے لفظ ”ما“ ذکر فرمایا ہے اور یہ عربی زبان میں بے عقل چیزوں کے لئے آتا ہے تو آیت کا مطلب یہ ہوا کہ جن پتھروں اور درختوں وغیرہ ہے جان چیزوں کو لوگ پوجتے ہیں وہ باطل ہیں لہذا بعض کفار اگرچہ انبیاء کرام علیہم السلام کو پوجتے ہیں تو ان کی پوجا باطل ہے مگر ان بزرگوں کو باطل نہیں کہا جاسکتا، وہ بالکل حق ہیں۔

## كَالظِّلِ دَعُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ۚ

كَالظِّلِ	دَعُوا	اللَّهُ (۱)	مُخْلِصِينَ	لَهُ	الدِّينَ
پہاڑوں جیسی	(تو) دو پکارتے ہیں	اللہ (کو)	خالص کرتے ہوئے	اس کے لیے	دین

آپڑتی ہے تو اللہ ہی پر اعتقاد رکھتے ہوئے اسے پکارتے ہیں

## فَلَمَّا نَجَّاهُمْ إِلَى الْبَرِّ فَمِهِم مَّقْتَصِدٌ ط

فَلَمَّا	نَجَّاهُمْ	إِلَى الْبَرِّ	فَمِهِم	مَّقْتَصِدٌ
پھر جب	(اللہ) بچا لاتا ہے انہیں	خشکی کی طرف	تو ان میں کوئی	اعتدال پر رہنے والا (ہوتا ہے)

پھر جب (اللہ) انہیں خشکی کی طرف بچا لاتا ہے تو ان میں کوئی (بی) اعتدال پر رہتا ہے

## وَمَا يَجْعَدُ يَأْتِيَنَا إِلَّا كُلُّ خَسَارٍ كَفُورٍ ۚ يَأْتِيهَا النَّاسُ

وَمَا يَجْعَدُ	يَأْتِيَنَا	إِلَّا	كُلُّ خَسَارٍ كَفُورٍ ۚ	يَأْتِيهَا	النَّاسُ
اور انکار نہیں کرے گا	ہماری آیتوں کا	مگر	ہر بڑا بے وفاء، ناشکرا	اے	لوگو

اور ہماری آیتوں کا انکار صرف ہر بڑا بے وفاء، ناشکرا ہی کرے گا ○ اے لوگو!

## اتَّقُوا رَبَّكُمْ وَاحْشَوْا يَوْمًا لَا يَجْزِي وَالِدٌ

اتَّقُوا	رَبَّكُمْ	وَ	احْشَوْا	يَوْمًا	لَا يَجْزِي	وَالِدٌ
ڈرو	اپنے رب (سے)	اور	خوف کرو	(اس) دن (کا جس میں)	کام نہ آئے گا	کوئی والد

اپنے رب سے ڈرو اور اس دن کا خوف کرو جس میں کوئی باپ اپنی اولاد کے

## عَنْ وَلَدِهِ ۚ وَلَا مَوْلُودٌ هُوَ جَانِبُ عَنِ وَالِدِهِ

عَنْ وَلَدِهِ (۲)	وَ	لَا	مَوْلُودٌ	هُوَ	جَانِبُ	عَنِ وَالِدِهِ
اپنی اولاد سے (کے)	اور نہ	کوئی بچہ	وہ	کچھ نفع دینے والا (ہوگا)	اپنے والد سے (کو)	

کام نہ آئے گا اور نہ کوئی بچہ اپنے باپ کو کچھ نفع دینے والا

۱..... صرف مصیبت میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا اور آرام میں بھول جانا کافروں کا عمل ہے۔ اس سے ہر مسلمان کو بچنا اور ہر حال میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے رہنا

چاہئے۔

۲..... قیامت کے دن عقیدے کی درستگی کے بغیر نہ باپ اپنی اولاد کو نہ اولاد اپنے باپ کو بلکہ کوئی بھی کسی کو نفع نہ دے سکے گا، ہاں عقیدہ درست ہو تو نیک دوست، نیک والدین، نیک اولاد سب کی طرف سے فائدہ متوقع ہے۔



شَيْئًا ۱۰ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ وَ

شَيْئًا	اِنَّ	وَعْدَ اللّٰهِ	حَقٌّ	فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ	الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا	وَ
کچھ	بیشک	اللہ کا وعدہ	سچا (ہے)	تو ہرگز دھوکا نہ دے تمہیں	دنیا کی زندگی	اور

ہو گا۔ بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے تو دنیا کی زندگی ہرگز تمہیں دھوکا نہ دے اور

لَا يَغُرَّتْكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُورُ ۚ (۳۲) اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ

لَا يَغُرَّتْكُمْ	بِاللّٰهِ	الْغَرُورُ ۚ	اِنَّ	اللّٰهَ	عِنْدَهُ ۱۱
ہرگز دھوکے میں نہ ڈالے تمہیں	اللہ (کے علم) پر	بڑا دھوکا دینے والا	بیشک	اللہ	اسی کے پاس (ہے)

ہرگز بڑا دھوکا دینے والا تمہیں اللہ کے علم پر دھوکے میں نہ ڈالے ○ بیشک قیامت کا علم

عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ ۚ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ ۚ

عِلْمُ السَّاعَةِ	وَ	يُنَزِّلُ	الْغَيْثَ ۚ	وَيَعْلَمُ	مَا	فِي الْاَرْحَامِ ۚ
قیامت کا علم	اور	وہ اتارتا ہے	بارش	اور جانتا ہے	جو کچھ	ماں کے پیٹوں میں (ہے)

اللہ ہی کے پاس ہے اور وہ بارش اتارتا ہے اور جانتا ہے جو کچھ ماؤں کے پیٹ میں ہے

وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ عَدًّا ۚ وَمَا تَدْرِي

وَمَا تَدْرِي	نَفْسٌ	مَّاذَا	تَكْسِبُ	عَدًّا ۚ	وَمَا تَدْرِي
اور	نہیں جانتی	کوئی جان	کیا	وہ کمائے گی	کل

اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کمائے گا اور کوئی شخص

نَفْسٌ بِأَيِّ اَرْضٍ تَمُوتُ ۚ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ۚ (۳۳)

نَفْسٌ	بِأَيِّ اَرْضٍ	تَمُوتُ ۚ	اِنَّ	اللّٰهَ	عَلِيمٌ	خَبِيرٌ ۚ
کوئی جان	کس زمین میں	وہ مرے گی	بیشک	اللہ	علم والا	خبردار (ہے)

نہیں جانتا کہ وہ کس زمین میں مرے گا۔ بیشک اللہ علم والا، خبردار ہے ○

۱۔ قیامت کا علم، بارش کا وقت، جہنم میں کیا ہے، بندہ کل کیا کرے گا اور وہ کہاں مرے گا، ان پانچوں امور کے بارے میں ذاتی طور پر اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے، ہاں اللہ تعالیٰ کی طرف سے انبیاء کو بطور معجزہ اور اولیاء عظام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کو بطور کرامت ان امور کی خبریں عطا ہوتی ہیں اور یہ قرآن وحدیث سے ثابت ہے، لہذا اس آیت کے معنی قطعاً یہی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے بنائے بغیر کوئی نہیں جانتا اور اس کے یہ معنی مراد لینا کہ اللہ تعالیٰ کے بتانے سے بھی کوئی نہیں جانتا، شخص خدا اور نبیوں احادیث و آیات و اقوال بزرگان دین کے خلاف ہے۔



رکوع: 03

آیات: 30

## سُورَةُ السَّجْدَةِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰهُ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللّٰهُ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

اَلَمْ ۙ تَنْزِیْلُ الْكِتٰبِ لَا رَیْبَ فِیْهِ

اَلَمْ ۙ	تَنْزِیْلُ الْكِتٰبِ	لَا	رَیْبَ
اَلَمْ	کتاب کا اتارنا	نہیں	کوئی شک

اَلَمْ ۙ کتاب کا اتارنا بیشک

مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝۲ اَمْ یَقُولُوْنَ اَفْتَرٰہُ ۙ

مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝۲	اَمْ	یَقُولُوْنَ	اَفْتَرٰہُ ۙ
تمام جہانوں کے رب کی طرف سے	کیا	وہ کہتے ہیں	اس (نبی) نے خود بنالیا ہے اس (قرآن) کو

پروردگارِ عالم کی طرف سے ہے ۝ کیا وہ یہ کہتے ہیں کہ اس نبی نے یہ قرآن خود بنالیا ہے؟

بَلْ هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا

بَلْ	هُوَ	الْحَقُّ	مِنْ رَّبِّكَ	لِتُنْذِرَ	قَوْمًا
(ایسا ہرگز نہیں) بلکہ	وہی	حق (ہے)	تمہارے رب کی طرف سے	تاکہ تم ڈرناؤ	(ان) لوگوں (کو)

بلکہ یہی تمہارے رب کی طرف سے حق ہے تاکہ تم ان لوگوں کو ڈرناؤ

۱۔ جب حضرت جبریل علیہ السلام قرآن پاک لے کر منزل ہوئے تو کنارِ قریش نے اس کا انکار کر دیا اور کہنے لگے کہ یہ کتاب محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے پاس سے بنائی ہے، اس پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ کیا تم کہتے ہو کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ قرآن خود بنالیا ہے؟ ایسا ہرگز نہیں، بلکہ اسے حبیبِ اعلیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ قرآن تمہارے رب کی طرف سے حق ہے اور اس لئے نازل ہوا تاکہ جن لوگوں کے پاس آپ سے پہلے کوئی ڈرنا نہ والا نہیں آیا آپ انہیں اس امید پر عذابِ الہی سے ڈرائیں کہ وہ گمراہی سے تجات پاجائیں۔

قرآن پختہ طور پر کلام الہی ہے

قرآن پر اعتراض کا جواب اور نزولِ قرآن کا مقصد

مَا اَتَتْهُمْ مِنْ نَذِيرٍ مِنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُونَ ﴿۲﴾

مَا اَتَتْهُمْ (۱)	مِنْ نَذِيرٍ	مِنْ قَبْلِكَ	لَعَلَّهُمْ	يَهْتَدُونَ ﴿۲﴾
نہیں آیا ان کے پاس	کوئی ڈر سنانے والا	تم سے پہلے	تاکہ وہ	ہدایت پائیں

جن کے پاس تم سے پہلے کوئی ڈر سنانے والا نہیں آیا اس امید پر (ڈرائو) کہ وہ ہدایت پائیں ○

اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَ

اللَّهُ	الَّذِي	خَلَقَ	السَّمَوَاتِ	وَالْأَرْضَ	وَ
اللہ (وہی ہے)	جس نے	بنایا	آسمانوں	اور	زمین (کو) اور

اللہ ہی ہے جس نے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے بیچ میں ہے

مَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَى

مَا	بَيْنَهُمَا	فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ	ثُمَّ	اسْتَوَى
جو کچھ	ان دونوں کے درمیان (ہے)	چھ دن میں	پھر	اس نے (اپنی شان کے لائق) استواء فرمایا

سب کچھ چھ دن میں بنایا پھر عرش پر

عَلَى الْعَرْشِ ۖ مَا لَكُمْ مِنْ دُونِهِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا

عَلَى الْعَرْشِ	مَا	لَكُمْ	مِنْ دُونِهِ	مِنْ وَلِيٍّ	وَلَا
عرش پر	نہیں	تمہارے لیے	اس کے سوا	کوئی مددگار	اور نہ

استواء فرمایا (جیسا اس کی شان کے لائق ہے) اس کے علاوہ تمہارا کوئی مددگار نہیں اور نہ

شَفِيعٌ ۖ أَفَلَا تَتَذَكَّرُونَ ﴿۳﴾ يُدِيرُ الْأَمْرَ

شَفِيعٌ (۲)	أَفَلَا تَتَذَكَّرُونَ ﴿۳﴾	يُدِيرُ	الْأَمْرَ
کوئی سفارش کرنے والا	تو کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرتے	وہ تدبیر فرماتا ہے	ہر کام (کی)

کوئی سفارش کرنے والا ہے تو کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرتے ○؟ وہ آسمان سے زمین تک

۱۔ ان لوگوں سے مراد زمانہ فترت کے لوگ ہیں۔ اہل عرب کے لئے اس زمانے کی مدت حضرت اسماعیل علیہ السلام سے لے کر رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تک تھی اور دیگر لوگوں کے لئے وہ زمانہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت تک تھا کہ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی رسول نہیں آیا۔ ۲۔ یہاں نکارت سے فرمایا گیا ہے کہ اگر تم ایمان نہ لاؤ گے تو تمہیں کوئی مددگار ملے گا، نہ کوئی سفارشی، تو کیا تم اللہ تعالیٰ کی بھیجی ہوئی نصیحت قبول نہیں کرتے۔



## مِنَ السَّمَاءِ اِلَى الْاَرْضِ ثُمَّ يَعْرُجُ اِلَيْهِ فِي يَوْمٍ

مِنَ السَّمَاءِ	اِلَى الْاَرْضِ	ثُمَّ	يَعْرُجُ	اِلَيْهِ	فِي يَوْمٍ <sup>(۱)</sup>
آسمان سے	زمین تک	پھر	(ہر کام) بلند ہوگا (لوٹے گا)	اسی کی طرف	(اس) دن میں

(ہر) کام کی تدبیر فرماتا ہے پھر (ہر کام) اُس دن میں اسی کی طرف رجوع کرے گا

## كَانَ مِقْدَارُهَا اَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّونَ ۝۵ ذٰلِكَ

كَانَ	مِقْدَارُهَا	اَلْفَ سَنَةٍ	مِّمَّا	تَعُدُّونَ ۝۵	ذٰلِكَ
ہے	اس کی مقدار	ایک ہزار سال	(اس) سے جو	تم گنتے ہو	(یہ) ہے (بے اللہ)

جس کی مقدار تمہاری گنتی سے ہزار سال ہے ۵ یہ ہے (اللہ)

## عِلْمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ۝۶ الَّذِي اَحْسَنَ

عِلْمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ	الْعَزِيزُ	الرَّحِيمُ ۝۶	الَّذِي	اَحْسَنَ
ہر پوشیدہ اور کھلی ہوئی بات کو جاننے والا	عزت والا	رحمت والا	جس نے	بہت اچھا بنایا

ہر پوشیدہ اور کھلی ہوئی بات کو جاننے والا، عزت والا، رحمت والا ۶ وہ جس نے

## كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهُ وَبَدَأَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِينٍ ۝۷

كُلَّ شَيْءٍ	خَلَقَهُ	وَ	بَدَأَ	خَلْقَ الْاِنْسَانِ	مِنْ طِينٍ ۝۷
ہر چیز (کو)	جسے اس نے پیدا کیا	اور	اس نے ابتدا کی	انسان کی پیدائش (کی)	مٹی سے

جو چیز بنائی خوب بنائی اور انسان کی پیدائش کی ابتداء مٹی سے فرمائی ۷

## ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهُ مِنْ سُلَالَةٍ مِّنْ مَّاءٍ مَّهِينٍ ۝۸ ثُمَّ

ثُمَّ	جَعَلَ	نَسْلَهُ	مِنْ سُلَالَةٍ مِّنْ مَّاءٍ مَّهِينٍ ۝۸	ثُمَّ
پھر	اس نے بنائی	اس (انسان) کی نسل	ایک بے قدر پانی کے خلاصہ (یعنی نطفہ) سے	پھر

پھر اس کی نسل ایک بے قدر پانی کے خلاصے سے بنائی ۸ پھر

۱۔ اس سے مراد قیامت کا دن ہے، اس کی درازی سے متعلق قرآن مجید میں دو چیزیں بیان ہوئی ہیں (۱) ایک ہزار سال کے برابر ہوگا۔ (۲) پچاس ہزار سال کے برابر ہوگا۔ ان میں تطبیق یہ ہے کہ بعض کافروں کے لئے اس دن کی درازی شدت کے اعتبار سے ہزار برس کے برابر ہوگی اور بعض کے لئے پچاس ہزار برس کے برابر ہوگی۔ ۲۔ ”عالم الغیب“ اللہ تعالیٰ کی صفت خاصہ ہے، مخلوق میں کسی کو بھی عالم الغیب کہنا جائز نہیں حتیٰ کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بھی ”عالم الغیب“ نہیں کہہ سکتے اگرچہ اللہ تعالیٰ نے کائنات میں سب سے زیادہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علم غیب عطا فرمایا ہے۔



سُوۡهُ وَنَفَخَ فِیْهِ مِنْ رُّوۡحِهٖ وَجَعَلَ لَكُمۡ

سُوۡهُ	وَ	نَفَخَ	فِیْهِ	مِنْ رُّوۡحِهٖ	وَ	جَعَلَ	لَكُمۡ
ٹھیک بنایا اسے	اور	پھونکی	اس میں	اپنی طرف کی روح	اور	بنائے	تمہارے لیے

اسے ٹھیک بنایا اور اس میں اپنی طرف کی روح پھونکی اور تمہارے کان

السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْئِدَةَ ۖ قَلِیْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ①

السَّمْعَ	وَ	الْاَبْصَارَ	وَ	الْاَفْئِدَةَ	قَلِیْلًا مَّا	تَشْكُرُوْنَ ①
کان	اور	آنکھیں	اور	دل	بہت	تم شکر ادا کرتے ہو

اور آنکھیں اور دل بنائے۔ تم بہت تھوڑا شکر ادا کرتے ہو ①

وَقَالُوا۟ اِذَا ضَلَلْنَا فِی الْاَرْضِ اِنَّآ

وَقَالُوا۟	اِذَا	ضَلَلْنَا	فِی الْاَرْضِ	اِنَّآ
اور	(منکرین آخرت نے) کہا	ہم گم ہو جائیں گے	زمین میں	کیا بیشک ہم

اور انہوں نے کہا: کیا جب ہم مٹی میں گم ہو جائیں گے تو کیا

لَفِیۡ خَلْقٍ جَدِیۡدٍ ۚ بَلْ هُمْ بِلِقَآءِ رَبِّہِمۡ کَفِرُوْنَ ②

لَفِیۡ خَلْقٍ جَدِیۡدٍ	بَلْ هُمْ	بِلِقَآءِ رَبِّہِمۡ	کَفِرُوْنَ ②
ضرورتی پیدا ئش میں (ہوں گے)	بلکہ وہ	اپنے رب کی ملاقات کا	انکار کرنے والے (ہیں)

پھر نئے سرے سے پیدا کئے جائیں گے؟ بلکہ وہ اپنے رب کی ملاقات کے منکر ہیں ②

قُلْ یَتَوَفَّکُم مَّلَکُ الْمَوْتِ الَّذِیۡ وُکِّلَ بِکُمۡ ثُمَّ

قُلْ	یَتَوَفَّکُم	مَّلَکُ الْمَوْتِ (۱)	الَّذِیۡ	وُکِّلَ	بِکُمۡ	ثُمَّ
تم کہو	موت دیتا ہے تمہیں	موت کا فرشتہ	جو	مقرر کیا گیا ہے	تم پر	پھر

تم فرماؤ: تمہیں موت کا فرشتہ وفات دیتا ہے جو تم پر مقرر رہے پھر

①..... اس فرشتہ کا نام حضرت عزرائیل علیہ السلام ہے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے روحیں قبض کرنے پر مقرر ہیں، اپنے کام میں کچھ غفلت نہیں کرتے اور جس کی موت کا وقت آجائے، بلا تاخیر اس کی روح قبض کر لیتے ہیں۔

اِلٰی رَبِّكُمْ تُرْجَعُونَ ۝۱۱ وَلَوْ تَرَىٰ اِذِ الْهُجُرُمُۥنَ

اِلٰی رَبِّكُمْ	تُرْجَعُونَ ۝۱۱	وَ	لَوْ	تَرَىٰ	اِذِ	الْهُجُرُمُۥنَ
تمہارے رب کی طرف	تمہیں لوٹایا جائے گا	اور	اگر	تم دیکھتے	جب	مجرم

تم اپنے رب کی طرف واپس کئے جاؤ گے ○ اور کسی طرح تم دیکھتے جب مجرم

نَاكِسُوۡا۟رۡءُوۡسِهِمۡ عِنۡدَ رَبِّهِمْ ۖ رَبَّنَاۤ أَبْصَرۡنَا وَا

نَاكِسُوۡا۟رۡءُوۡسِهِمۡ	عِنۡدَ رَبِّهِمْ	رَبَّنَاۤ	أَبْصَرۡنَا	وَ
اپنے سر	اپنے رب کے پاس	اے ہمارے رب	ہم نے دیکھا	اور

اپنے رب کے پاس اپنے سروں کو نیچے جھکائے ہوں گے (اور کہتے ہوں گے): اے ہمارے رب! ہم نے دیکھا اور

سَبِعۡنَاۤ فَاۡرۡجَعۡنَاۤعَمَلۡ صَالِحًاۤ اِنَّاۤ مُوَقِّنُوۡنَ ۝۱۲

سَبِعۡنَاۤ	فَاۡرۡجَعۡنَاۤ	نَعْمَلۡ	صَالِحًاۤ	اِنَّاۤ	مُوَقِّنُوۡنَ ۝۱۲
ہم نے سنا	پس تو واپس بھیج دے ہمیں	ہم عمل کریں گے	نیک	بی شک ہم	یقین کرنے والے (ہیں)

سنا تو ہمیں واپس بھیج دے تاکہ نیک کام کریں، بی شک ہم یقین کرنے والے ہیں ○

وَلَوْ شِئْنَا لَا تَتٰیۡنَا کُلُّ نَفْسٍۭ هٰدِیۡہَا وَّلٰکِنۡ

وَلَوْ	شِئْنَا	لَا تَتٰیۡنَا	کُلُّ نَفْسٍۭ	هٰدِیۡہَا ۝۱۳	وَلٰکِنۡ
اور	اگر	ہم چاہتے	(تو) ضرور دیدیتے	ہر جان (کو)	لیکن

اور اگر ہم چاہتے تو ہر جان کو اس کی ہدایت دیدیتے مگر

حَقَّ الْقَوۡلُ مِنۡیَ لَاۤ اَمَلَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّۃِ وَالنَّاسِ

حَقَّ	الْقَوۡلُ	مِنۡیَ	لَاۤ اَمَلَنَّ	جَهَنَّمَ	مِنَ الْجِنَّۃِ وَالنَّاسِ
طے ہو چکی	بات	میری طرف سے	میں ضرور بھر دوں گا	جہنم	جنوں اور انسانوں سے

میری یہ بات طے ہو چکی ہے کہ میں ضرور جہنم کو جنوں اور انسانوں سب سے

- قیامت کے دن کفار اس بات کا اعتراف کر لیں گے کہ وہ دنیا میں کفر و باطل پر تھے، لیکن اس وقت یہ اعتراف انہیں کوئی فائدہ نہ دے گا کیونکہ وہ امور غیبیہ کا شاہدہ کر چکے ہوں گے جب ایمان وہ معتبر ہے جو جن دیکھے اور غیب پر ہو۔
- ارشاد فرمایا کہ اگر ہم چاہتے تو ہر جان کو ایمان کی ہدایت اور توفیق دیدیتے لیکن ہم نے ایسا نہ کیا، کیونکہ دنیا امتحان کا گھر ہے اور یہاں جس نے ہدایت یا گمراہی اختیار کرنی ہے اپنے اختیار سے کرنی ہے۔



عذاب کفار ان کے اپنے اعمال کا بدلہ ہے

قرآن پر ایمان لانے والوں کے اوصاف

اجْعَلِيْنَ ۱۲) فَذُقُوا بِإِنْسِيَّتُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَذَا				
اجْعَلِيْنَ ۱۲)	فَذُقُوا	بِإِنْسَا	نَسِيَّتُمْ	لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَذَا
سب (سے)	تو چکھو	(اس کا) بدلہ کہ	تم نے بھلا دیا	اپنے اس دن کی ملاقات (کو)
بھر دوں گا ○ تو اب چکھو اس بات کا بدلہ کہ تم نے اپنے اس دن کی حاضری کو بھلا دیا تھا،				
إِنَّا نَسِيْنُكُمْ وَذُقُوا عَذَابَ الْخُلْدِ بِمَا				
إِنَّا	نَسِيْنُكُمْ ۱۱)	وَ	ذُقُوا	عَذَابَ الْخُلْدِ بِمَا
یشک	ہم نے چھوڑ دیا تمہیں	اور	چکھو	ہمیشہ کا عذاب (اس کے) بدلے جو
یشک ہم نے تمہیں چھوڑ دیا اور اپنے اعمال کے بدلے میں ہمیشہ کے عذاب کا				
كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۱۳) إِنَّمَا يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا الَّذِينَ إِذَا				
كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۱۳)	إِنَّمَا	يُؤْمِنُ	بِآيَاتِنَا	الَّذِينَ إِذَا
تم عمل کرتے تھے	صرف	ایمان لاتے ہیں	ہماری آیتوں پر	وہ لوگ جو جب
مزدہ چکھو ○ ہماری آیتوں پر وہی لوگ ایمان لاتے ہیں کہ جب ان آیتوں کے ذریعے				
ذَكِّرُوا بِهَا خَرُّوا سُجَّدًا وَسَبَّحُوا				
ذَكِّرُوا	بِهَا	خَرُّوا	سُجَّدًا ۱۴)	وَسَبَّحُوا
انہیں نصیحت کی جاتی ہے	ان (آیتوں) کے ذریعے	(تو) وہ گر جاتے ہیں	سجدہ (میں)	اور پاکی بیان کرتے ہیں
ان آیتوں کے ذریعے انہیں نصیحت کی جاتی ہے تو وہ سجدہ میں گر جاتے ہیں اور اپنے رب کی تعریف کرتے ہوئے				
بِحَسْبِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ ۱۵) تَتَجَافَىٰ جُنُوبُهُمْ				
بِحَسْبِ رَبِّهِمْ	وَ	هُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ ۱۵)	تَتَجَافَىٰ	جُنُوبُهُمْ
اپنے رب کی حمد کے ساتھ	اور	وہ تکبر نہیں کرتے	جدار ہتی ہیں	ان کی کروٹیں
اس کی پاکی بیان کرتے ہیں اور وہ تکبر نہیں کرتے ○ ان کی کروٹیں ان کی خواہشات سے				

۱..... اللہ تعالیٰ بھول سے پاک ہے، یہاں اس کا معنی یہ ہے کہ یشک ہم نے تمہیں عذاب میں چھوڑ دیا، اب تمہاری طرف کوئی نظرِ رحمت نہ ہوگی۔

۲..... یہ آیت آیاتِ سجدہ میں سے ہے، اسے پڑھنے اور سننے والے پر ”سجدہ و تلاوت“ کرنا واجب ہے۔



عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا ۝

عَنِ الْمَضَاجِعِ (۱)	يَدْعُونَ	رَبَّهُمْ	خَوْفًا	وَ	طَمَعًا	وَ
خوابگاہوں سے	وہ پکارتے ہیں	اپنے رب (کو)	ڈرتے ہوئے	اور	امید کرتے ہوئے	اور

جدا رہتی ہیں اور وہ ڈرتے اور امید کرتے اپنے رب کو پکارتے ہیں اور

مَسَارِدَ قَتْلِهِمْ يُنْفِقُونَ ۝۱۲ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا

مِمَّا	رَزَقْنَاهُمْ	يُنْفِقُونَ ۱۲	فَلَا تَعْلَمُ	نَفْسٌ	مَّا
(اس میں) سے جو	ہم نے رزق دیا انہیں	وہ خرچ کرتے ہیں	تو نہیں جانتی	کوئی جان	جو

ہمارے دیئے ہوئے میں سے خیرات کرتے ہیں ۝ تو کسی جان کو معلوم نہیں

أُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ ۚ جَزَاءُ مِّمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝۱۳

أُخْفِيَ (۲)	لَهُمْ	مِّنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ	جَزَاءُ	مِّمَّا	كَانُوا يَعْمَلُونَ ۱۳
چھپا رکھی گئی	ان کیلئے	آنکھوں کی ٹھنڈک	بدلہ	(اس کا جو)	وہ عمل کرتے تھے

وہ آنکھوں کی ٹھنڈک جو ان کے لیے ان کے اعمال کے بدلے میں چھپا رکھی ہے ۝

أَفَمَن كَانَ مُؤْمِنًا كَمَن كَانَ فَاسِقًا ۚ لَا يَسْتَوُونَ ۝۱۴

أَفَمَن	كَانَ	مُؤْمِنًا	كَمَن	كَانَ	فَاسِقًا	لَا يَسْتَوُونَ ۱۴
تو کیا جو	ہے	ایمان والا	(وہ ہو جائے گا اس جیسا جو)	ہے	نافرمان	وہ برابر نہیں ہیں

تو کیا جو ایمان والا ہے وہ اس جیسا ہو جائے گا جو نافرمان ہے؟ یہ برابر نہیں ہیں ۝

أَمْ أَلِزَ بَيْنَ أَمْنٍ وَعَمَلٍ ۚ وَالصَّالِحَاتِ فَلَهُمْ

أَمْ	أَلِزَ	بَيْنَ	أَمْنٍ	وَعَمَلٍ	وَالصَّالِحَاتِ	فَلَهُمْ
بہر حال	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے عمل کیے	نیک، اچھے	تو ان کے لیے

بہر حال جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے تو ان کے لیے

- ایمان والے رات کے وقت نوافل پڑھنے کے لئے نرم و گداز بستروں کی راحت کو چھوڑ کر اٹھتے ہیں اور ذکر و عبادت الہی میں مشغول ہو جاتے ہیں۔
- جنت کی نعمتیں آدمی کے تصور سے بڑھ کر ہیں، اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کے لئے نیک اعمال کے بدلے میں کیسی کیسی آنکھوں کی ٹھنڈک چھپا رکھی ہے کسی جان کو اس کا تفصیلی علم نہیں۔ حدیث قدسی میں ہے ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے ایسی نعمتیں تیار کر رکھی ہیں جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا اور نہ ہی کسی انسان کے دل پر اس کا خطرہ گزرا۔“ (بخاری، ۱۳۹۱/۲، الحدیث: ۴۲۴۳)



# جَنَّتِ الْمَاوِي نَزَلًا بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۱۹ وَ اَمَّا

جَنَّتِ الْمَاوِي	نَزَلًا	بِمَا	كَانُوا يَعْمَلُونَ ۱۹	وَ	اَمَّا
رجنے کے باغات (ہیں)	مہمانی (کے طور پر)	(اس کے) بدلے جو	وہ عمل کرتے تھے	اور	بہر حال

ان کے اعمال کے بدلے میں مہمانی کے طور پر رہنے کے باغات ہیں ○ اور

# الَّذِينَ فَسَقُوا فَمَأْوَاهُمُ النَّارُ كُلَّمَا اَرَادُوا اَنْ

الَّذِينَ	فَسَقُوا	فَمَأْوَاهُمُ	النَّارُ	كُلَّمَا	اَرَادُوا	اَنْ
وہ لوگ جنہوں نے	نافرمانی کی	توان کا ٹھکانہ	آگ (ہے)	جب کبھی	وہ ارادہ کریں گے	کہ

وہ جو نافرمان ہوئے توان کا ٹھکانہ آگ ہے، جب کبھی اس میں سے

# يَخْرُجُوا مِنْهَا اُعِيدُوا فِيهَا وَقِيلَ لَهُمْ

يَخْرُجُوا	مِنْهَا	اُعِيدُوا	فِيهَا	وَ	قِيلَ	لَهُمْ
نکل جائیں	اس (آگ) سے	(تو) انہیں پھیر دیا جائے گا	اس میں	اور	کہا جائے گا	ان سے

نکلنا چاہیں گے تو پھر اسی میں پھیر دیئے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا:

# دُوقُوا عَذَابَ النَّارِ الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تُكَذِّبُونَ ۲۰ وَلَنَذِيقَنَّ

دُوقُوا	عَذَابَ النَّارِ	الَّذِي	كُنْتُمْ بِهِ تُكَذِّبُونَ ۲۰	وَ	لَنَذِيقَنَّ
چکھو	آگ کا عذاب	وہ جو	تم اس کو جھٹلاتے تھے	اور	ضرور ہم چکھائیں گے انہیں

اس آگ کا عذاب چکھو جسے تم جھٹلاتے تھے ○ اور ضرور ہم انہیں بڑے عذاب سے پہلے

# مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰى دُونَ الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ۲۱

مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰى	دُونَ الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ ۱)	لَعَلَّهُمْ	يَرْجِعُونَ ۲۱
قریب کا کچھ عذاب	بڑے عذاب سے پہلے	(جسے دیکھنے والا کہے) امید ہے کہ وہ لوگ	باز آجائیں گے

قریب کا عذاب چکھائیں گے (جسے دیکھنے والا کہے) امید ہے کہ یہ لوگ باز آجائیں گے ○

۱۔ بڑے عذاب سے مراد آخرت کا عذاب ہے اور قریب کے عذاب سے مراد دنیا کے مصائب، آفات اور بیماریاں ہیں جن میں بندوں کو اس لئے مبتلا کیا جاتا ہے تاکہ وہ توبہ کر لیں۔ کفار کہہ کے ساتھ بھی اسی طرح ہوا کہ وہ امرائش و مصائب میں گرفتار ہوئے، سات برس قحط کی ایسی سخت مصیبت میں مبتلا رہے کہ بڑیاں، مردار اور کتے تک کھا گئے اور غروبہ بدر میں قتل اور گرفتار بھی ہوئے۔



وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ دُكِّرَ بِآيَاتِ رَبِّهِ ثُمَّ

وَمَنْ	اَظْلَمُ	مِمَّنْ	دُكِّرَ	بِآيَاتِ رَبِّهِ	ثُمَّ
اور	کون	زیادہ ظالم	(اس) سے جسے	نصیحت کی جانے	اس کے رب کی آیتوں کے ذریعے نصیحت کی جانے پھر

اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جسے اس کے رب کی آیتوں کے ذریعے نصیحت کی جانے پھر (بھی)

أَعْرَضَ عَنْهَا ۚ إِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِينَ مُنتَقِمُونَ ۝۲۱ وَلَقَدْ

أَعْرَضَ	عَنْهَا	إِنَّا	مِنَ الْمُجْرِمِينَ	مُنْتَقِمُونَ ۝۲۱	وَلَقَدْ
وہ منہ پھیر لے	ان سے	ہم	مجرموں سے	انتقام لینے والے (ہیں)	اور ضرور بیشک

وہ ان سے منہ پھیر لے۔ بیشک ہم مجرموں سے انتقام لینے والے ہیں اور بیشک

اتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ فَلَا تَكُنْ فِي مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَائِهِ وَ

اتَيْنَا	مُوسَى	الْكِتَابَ	فَلَا تَكُنْ	فِي مِرْيَةٍ	مِّنْ لِّقَائِهِ ۝۲۲
ہم نے عطا کی	موسیٰ (کو)	کتاب	تو تم نہ ہو	شک میں	اس کی ملاقات سے اور

ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا فرمائی تو تم اس کے ملنے میں شک نہ کرو اور

جَعَلْنَاهُ هُدًى لِّبَنِي إِسْرَءِيلَ ۝۲۳ وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ

جَعَلْنَاهُ	هُدًى	لِّبَنِي إِسْرَءِيلَ ۝۲۳	وَجَعَلْنَا	مِنْهُمْ
ہم نے بنایا	ہدایت	بنی اسرائیل کے لیے	اور ہم نے بنادے	ان میں سے

ہم نے اسے بنی اسرائیل کے لیے ہدایت بنایا اور جب بنی اسرائیل نے صبر کیا

آيَةً يَّهْدُونَ بِأَمْرِنَا ۚ صَبَرُوا ۚ وَ

آيَةً ۝۲۴	يَّهْدُونَ	بِأَمْرِنَا	لَنَا	صَبَرُوا ۚ	وَجَعَلْنَا
آیہ	وہ رہنمائی کرتے تھے	ہمارے حکم سے	جب	(بنی اسرائیل نے) صبر کیا	اور

تو ہم نے ان میں سے کچھ لوگوں کو امام بنادیا جو ہمارے حکم سے رہنمائی کرتے تھے اور

۱۔ اس کا معنی یہ ہے کہ آپ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تورات ملنے میں شک نہ کرنا۔ یا یہ معنی ہے کہ شب معراج حضرت موسیٰ علیہ السلام سے آپ کی جو ملاقات ہوئی اس میں شک نہ کرنا۔ صبر کا ثمرہ دینی نوعیت کے اعتبار سے بعض اوقات یہ بھی ہوتا ہے کہ صبر کرنے والے کو امامت اور پیشوائی نصیب ہو جاتی ہے۔ بے صبر آدمی کبھی کامیاب لیڈر نہیں بن سکتا۔ حدیث پاک میں ہے ”بندے کو صبر سے زیادہ کوئی بھلائی عطا نہیں کی گئی۔“ (مسند ترمذی ۱/۱۸۷، الحدیث: ۳۶۰۵) لہذا آفت و مصیبت اور پریشانی میں مبتلا شخص کو چاہیے کہ اس پر صبر کرے اور نشانے الہی پر راضی رہے۔



كَانُوا بِآيَاتِنَا يُوقِنُونَ ۚ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ يُفَصِّلُ بَيْنَهُمْ

كَانُوا بِآيَاتِنَا يُوقِنُونَ ۚ	إِنَّ	رَبَّكَ	هُوَ	يُفَصِّلُ ۱۱	بَيْنَهُمْ
وہ ہماری آیتوں پر یقین رکھتے تھے	بیشک	تمہارا رب	وہ	فیصلہ کر دے گا	ان کے درمیان

وہ ہماری آیتوں پر یقین رکھتے تھے ○ بیشک تمہارا رب قیامت کے دن ان میں

يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۚ أَوَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ

يَوْمَ الْقِيَامَةِ	فِيمَا	كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۚ	أَوَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ
قیامت کے دن	(اس) میں جو	وہ اس میں اختلاف کرتے تھے	اور کیا رہنمائی نہ کی ان کی

اس بات کا فیصلہ کر دے گا جس میں وہ اختلاف کرتے تھے ○ اور کیا اس بات نے ان کی رہنمائی نہیں کی

كَمْ أَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِنَ الْقُرُونِ يَيسُّونَ

كَمْ	أَهْلَكْنَا	مِنْ قَبْلِهِمْ	مِنَ الْقُرُونِ ۚ	يَيسُّونَ
(اس بات نے کہ) کتنی ہی	ہم نے ہلاک کر دیں	ان سے پہلے	قومیں	یہ چل پھر رہے ہیں

کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی قومیں ہلاک کر دیں جن کے رہائشی مقامات میں

فِي مَسْكِنِهِمْ ۚ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً ۚ أَفَلَا يَسْمَعُونَ ۚ

فِي مَسْكِنِهِمْ	إِنَّ	فِي ذَلِكَ	لَآيَةً	أَفَلَا يَسْمَعُونَ ۚ
ان کے رہائشی مقامات میں	بیشک	اس میں	ضرور نشانیاں (ہیں)	تو کیا وہ سنتے نہیں

یہ چلتے پھرتے ہیں۔ بیشک اس میں ضرور نشانیاں ہیں تو کیا یہ سنتے نہیں؟ ○

أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا نَسُوقُ الْمَاءَ إِلَى الْأَرْضِ الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ

أَوَلَمْ يَرَوْا	أَنَّا	نَسُوقُ	الْمَاءَ	إِلَى الْأَرْضِ الْجُرُزِ	فَنُخْرِجُ
اور کیا انہوں نے نہ دیکھا	کہ	ہم چلاتے ہیں	پانی	خشک زمین کی طرف	پھر نکالتے ہیں

اور کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم خشک زمین کی طرف پانی بھیجتے ہیں پھر اس سے

۱۔ یعنی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن انبیاء کرام علیہم السلام میں اور ان کی امتوں میں یا مومنین اور مشرکین کے درمیان حق و باطل کا فیصلہ کر دے گا جس میں وہ اختلاف کرتے تھے اور حق و باطل والوں کو جدا جدا ممتاز کر دے گا۔ ۲۔ اس آیت میں سبابت امتوں کی تباہی کے آثار دیکھنے کے باوجود ہدایت حاصل نہ کرنے پر کفار مکہ کی مذمت کی گئی ہے۔ بر باد شدہ لوگوں کی بستیاں نکاح و عورت سے دیکھنا بہت اچھا ہے، اسی طرح مقبول بندوں کے آثار یعنی عز و ابرار کی زیارت بھی بہت عمدہ ہے۔ پہلے سے گناہوں کا خوف اور دوسرے سے نیکیوں کی محبت پیدا ہوتی ہے۔



بِهَ زُرْعَاتٍ كُلُّ مِنْهُ اَنْعَامُهُمْ وَ اَنْفُسُهُمْ ط

بِهَ	زُرْعَا	تَاكُلُ	مِنْهُ	اَنْعَامُهُمْ	وَ	اَنْفُسُهُمْ
اس سے	کھیتی	کھاتے ہیں	اس سے	ان کے چوپائے	اور	ان کی ذاتیں

کھیتی نکالتے ہیں جس میں سے ان کے چوپائے اور وہ خود کھاتے ہیں

اَفَلَا يُبْصِرُونَ ﴿۲۷﴾ وَيَقُولُونَ مَتٰی هٰذَا الْفَتْحُ اِنْ كُنْتُمْ

اَفَلَا يُبْصِرُونَ ﴿۲۷﴾	وَ	يَقُولُونَ	مَتٰی	هٰذَا الْفَتْحُ ﴿۱﴾	اِنْ	كُنْتُمْ
تو کیا وہ دیکھتے نہیں	اور	دہ کہتے ہیں	کب (ہوگا)	یہ فیصلہ	اگر	تم ہو

تو کیا وہ دیکھتے نہیں؟ ○ اور وہ کہتے ہیں: یہ فیصلہ کب ہوگا؟ اگر تم

صٰدِقٰیْنَ ﴿۲۸﴾ قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنْفَعُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا

صٰدِقٰیْنَ ﴿۲۸﴾	قُلْ	یَوْمَ الْفَتْحِ ﴿۲﴾	لَا یَنْفَعُ	الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا
سچے	تم کہو	فیصلے کے دن	نفع نہیں دے گا	ان لوگوں کو جنہوں نے	کفر کیا

سچے ہو ○ تم فرماؤ: فیصلے کے دن کافروں کو ان کا ایمان لانا

اٰیْمَانُهُمْ وَلَا هُمْ یُنْظَرُونَ ﴿۲۹﴾ فَاَعْرِضْ

اٰیْمَانُهُمْ	وَ لَا	هُمْ	یُنْظَرُونَ ﴿۲۹﴾	فَاَعْرِضْ
ان کا ایمان لانا	اور نہ	وہ	انہیں مہلت دی جائے گی	تو منہ پھیر لو

نفع نہ دے گا اور نہ انہیں مہلت ملے گی ○ تو ان سے

عَنْهُمْ وَ اَنْتَظِرْ اِنَّهُمْ مُّنتَظَرُونَ ﴿۳۰﴾

عَنْهُمْ	وَ	اَنْتَظِرْ	اِنَّهُمْ	مُّنتَظَرُونَ ﴿۳۰﴾
ان سے	اور	انتظار کرو	بی شک وہ (بھی)	انتظار کرنے والے (ہیں)

منہ پھیر لو اور انتظار کرو بیشک وہ بھی منتظر ہیں ○

۱۔ مسلمان کہا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اور مشرکین کے درمیان فیصلہ فرمائے گا اور فرمانبرداروں اور نافرمانوں کو ان کے عمل کے مطابق جزا دے گا۔ اس سے ان کی مراد یہ تھی کہ ہم پر رحمت و کرم کرے گا اور کفار و مشرکین کو عذاب میں مبتلا کرے گا، اس پر کافر نے حق ادا کرنے کے طور پر کہتے تھے کہ یہ فیصلہ کب ہوگا؟ اس کا وقت کب آئے گا؟ اگر تم سچے ہو تو بتاؤ۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی طرف سے انہیں یہ جواب دیا کہ جب وہ دن آئے گا اس وقت کافروں کا ایمان لانا انہیں کوئی نفع نہ دے گا اور نہ ہی انہیں توبہ و معذرت کی مہلت ملے گی۔ ۲۔ فیصلے کے دن سے مراد قیامت کا دن، یا غر و بدر کا دن ہے۔

تجارت سے متعلق کفار کی جملہ باری اور انہیں جواب

جملہ باری کفار سے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بتا دیت

رکوع: 09

آیات: 73

## سُورَةُ الْاٰخِرَاتِ مَدِيْنَةُ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهُ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللّٰهُ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللّٰہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تُطِعِ الْكَافِرِيْنَ

يَا أَيُّهَا	النَّبِيُّ (۱)	اتَّقِ	اللّٰهُ	وَلَا	تُطِعِ (۲)	الْكَافِرِيْنَ
اے	نبی	ڈرتے رہنا	(اللّٰہ سے)	اور	بات نہ ماننا	کافروں

اے نبی! اللّٰہ سے ڈرتے رہنا اور کافروں اور منافقوں کی

وَالْمُنٰفِقِيْنَ ۚ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝۱

وَالْمُنٰفِقِيْنَ	اِنَّ	اللّٰهُ	كَانَ	عَلِيْمًا	حَكِيْمًا ۝۱
منافقوں (کی)	بیشک	اللّٰہ	ہے	علم والا	حکمت والا

بات نہ سننا۔ بیشک اللّٰہ علم والا، حکمت والا ہے ۝۱

وَاتَّبِعْ مَا يُوحٰی اِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ ۝۲

وَاتَّبِعْ	مَا	يُوحٰی	اِلَيْكَ	مِنْ رَبِّكَ
اور	پیروی کرتے رہنا	(اس کی) جو	وحی کی جاتی ہے	تمہاری طرف تمہارے رب کی جانب سے

اور اس کی پیروی کرتے رہنا جو تمہارے رب کی طرف سے تمہیں وحی کی جاتی ہے۔

۱۔ ”نبی“ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے القاب میں سے ایک لقب بھی ہے اور یہاں اللہ تعالیٰ نے انہیں ان کے اصل نام کی بجائے لقب سے ندا فرمائی، اس سے مقصود حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت و جاہت کو ظاہر کرنا ہے۔ ۲۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خود بھی کافروں اور منافقوں کے طریقوں کی مخالفت کی اور اپنی امت کو بھی ان کی مخالفت کرنے کا حکم ارشاد فرمایا، لہذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ بیوہوں، یتیموں اور یتیم خانوں کے طریقوں کی مخالفت کرے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، صحابہ کرام و جن اللہ تعالیٰ علیہم اور اکابر بزرگان دین کے طریقوں کی پیروی کرے۔

اللّٰہ سے ڈرتے رہنے اور کفار و منافقین کی اطاعت نہ کرنے کی تاکید

اتقان وحی کی تاکید



## اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ۝۲

اِنَّ	اللّٰهَ	كَانَ	بِمَا	تَعْمَلُونَ	خَبِيرًا ۝۲
بیشک	اللہ	ہے	(اس) سے جو	تم عمل کرتے ہو	خبردار

(اے لوگو!) بیشک اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے ۝

## وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۚ وَكَفَىٰ بِاللّٰهِ وَكِيلًا ۝۳

وَتَوَكَّلْ	عَلَى اللّٰهِ	وَ	كَفَى	بِاللّٰهِ	وَكِيلًا ۝۳
اور	بھروسہ رکھو	اللہ پر	اور	کافی ہے	اللہ کام بنانے والا

اور اللہ پر بھروسہ رکھو اور اللہ کافی کام بنانے والا ہے ۝

## مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهِ ۚ

مَا جَعَلَ	اللّٰهُ	لِرَجُلٍ	مِّنْ قَلْبَيْنِ	فِيْ جَوْفِهِ
نہیں بنائے	(اللہ نے)	کسی آدمی کیلئے	دو دل	اس کے اندر میں

اللہ نے کسی آدمی کے اندر دو دل نہ بنائے

## وَمَا جَعَلَ اَرْوَا جَكُمْ اِلَّا تُظْهِرُوْنَ

وَمَا جَعَلَ	اَرْوَا جَكُمْ	اِلَّا	تُظْهِرُوْنَ
اور	اس نے نہیں بنایا	تمہاری بیویوں (کو)	وہ جو تم ظہار کرتے ہو

اور اس نے تمہاری ان بیویوں کو تمہاری حقیقی مائیں نہیں بنادیا

## مِنْهُمْ اُمَّهَاتِكُمْ ۚ وَمَا جَعَلَ اَدْعِيَاءَكُمْ

مِنْهُمْ	اُمَّهَاتِكُمْ	وَ	مَا جَعَلَ	اَدْعِيَاءَكُمْ
ان سے	تمہاری مائیں	اور	نہیں بنایا	تمہارے منہ بولے بیٹوں (کو)

جنہیں تمہاں جیسی کہہ دو اور نہ اس نے تمہارے منہ بولے بیٹوں کو

اللہ پر توکل کرنے کا حکم

کسی انسان کے اندر دو دل ہونے کی نفی

ظہار اور منہ بولے بیٹے سے متعلق رسم جاہلیت کی اصلاح

- ۱۔ اس سے مراد یہ ہے کہ ایک دل میں دو متضاد چیزیں جیسے ایمان اور کفر، ہدایت اور گمراہی، وحیرہ و حیرہ جمع نہیں ہوتیں، اور اگر ظاہری دو دل مراد ہوں یعنی یہ کہ ایک انسان کے اندر دو ایک قسم کے دل نہیں ہو سکتے تو یہ بھی اپنی جگہ درست ہے کہ اگر کسی میں بالفرض یہ نظر آئے کہ اس میں دل کی شکل کے دو گوشت کے دو تھوڑے ہیں تو ان میں ایک حقیقی دل ہو گا اور دوسرا محض ایک اضافی گوشت ہو گا یعنی اس آدمی کا نظام بدن صرف ایک حقیقی دل کے ساتھ وابستہ ہو گا۔
- ۲۔ ظہار کا معنی یہ ہے کہ شوہر کا اپنی بیوی یا اس کے کسی جزو شائع (جیسے نھف، چوٹائی یا سرے سے منہ کو) یا ایسے جزو جو کل سے تعبیر کیا جاتا ہو، ایسی عورت

## اَبْنَاءَكُمْ ۱۰ دُيُكُم قَوْلُكُمْ يٰۤاَفْوَاهُكُمْ ۱۱ وَ

اَبْنَاءَكُمْ	دُيُكُم <sup>(۱۱)</sup>	قَوْلُكُمْ	يٰۤاَفْوَاهُكُمْ	وَ
تمہارے (حقیقی) بیٹے	یہ	تمہارا کہنا (ہے)	اپنے مونہوں سے	اور

تمہارا حقیقی بیٹا بنایا، یہ تمہارے اپنے منہ کا کہنا ہے اور

## اللّٰهُ يَقُولُ الْحَقُّ وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيلَ ۱۲

اللّٰهُ	يَقُولُ	الْحَقُّ	وَ	هُوَ	يَهْدِي	السَّبِيلَ ۱۲
اللّٰهُ	فرماتا ہے	حق	اور	وہی	ہدایت دیتا ہے	راستے (کی)

اللّٰهُ حق فرماتا ہے اور وہی راہ دکھاتا ہے ۱۰

## اَدْعُوهُمْ لَاۤ اَبَاءِيْهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ ۱۳

اَدْعُوهُمْ	لَاۤ اَبَاءِيْهِمْ	هُوَ	اَقْسَطُ	عِنْدَ اللّٰهِ
تم پکارو انہیں	ان کے (حقیقی) باپوں (کے نام) سے	وہ (بات)	زیادہ انصاف والی (ہے)	اللّٰہ کے نزدیک

انہیں ان کے حقیقی باپ ہی کا کہہ کر پکارو، یہ اللّٰہ کے نزدیک زیادہ انصاف کی بات ہے

## فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْا اَبَاءَهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ

فَاِنْ	لَّمْ تَعْلَمُوْا	اَبَاءَهُمْ	فَاِخْوَانُكُمْ
پھر اگر	تم نہیں جانتے	ان کے باپوں (کو)	تو (وہ) تمہارے بھائی (ہیں)

پھر اگر تمہیں ان کے باپ کا علم نہ ہو تو وہ دین میں

## فِي الدِّیْنِ وَمَوَالِیْكُمْ ۱۴ وَلَیْسَ عَلَیْكُمْ

فِي الدِّیْنِ	وَ	مَوَالِیْكُمْ	وَ	لَیْسَ	عَلَیْكُمْ
دین میں	اور	تمہارے دوست (ہیں)	اور	نہیں ہے	تمہارے اوپر

تمہارے بھائی اور تمہارے دوست ہیں اور تم پر اس میں

(اچھے ملے کاموں) سے تشبیہ دینا جو اس پر ہمیشہ کیلئے حرام ہو یا اس کے کسی ایسے عضو سے تشبیہ دینا جس کی طرف دیکھنا حرام ہو، مثلاً یوں کہا تو مجھ پر میری ماں کی مثل ہے یا سیرا سیرا تیری گردن یا تیرا نصف میری ماں کی پشت کی مثل ہے۔ نوٹ: تمہارے احکام کی تفصیل جاننے کے لئے فقہی کتابوں کا مطالعہ کریں۔

۱۔ آیت کے اس حصے میں اشارہ ہوئی کہ وہاں کہہ دینے اور کسی کے بیٹے کو اپنا بیٹا کہہ دینے دونوں کی طرف سے یا صرف کسی کے بیٹے کو اپنا بیٹا کہہ دینے کی طرف سے کیونکہ ساتھ کام سے مشغول رہی ہے، یعنی تمہارا کسی کو "اے میرے بیٹے" کہنا تمہارے اپنے منہ کا کہنا ہے جس کی کوئی حقیقت نہیں۔



## جُنَاحٌ فِيمَا آخُطَاْتُمْ بِهِ ۚ وَلٰكِنْ مَّا

جُنَاحٌ	فِيْمَا آخُطَاْتُمْ بِهِ	وَ	لٰكِنْ	مَا
کوئی گناہ	(اس) میں جس کو تم نے غلطی سے کیا	اور	لیکن (اس میں گناہ ہے)	جس کا

کچھ گناہ نہیں جو لاعلمی میں غلطی ہوئی لیکن اس میں گناہ ہے جس کا

## تَعَمَّدَتْ قُلُوْبُكُمْ ۖ وَكَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا رَّحِيْمًا ۝

تَعَمَّدَتْ	قُلُوْبُكُمْ (۱)	وَ	كَانَ	اللّٰهُ	عَفُوًّا
ارادہ کیا	تمہارے دلوں (نے)	اور	ہے	اللہ	بخشنے والا

تمہارے دلوں نے ارادہ کیا اور اللہ بخشنے والا

## رَّحِيْمًا ۝ اَلَّذِيْ اَوَّلٰی بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ

رَّحِيْمًا ۝	اَلَّذِيْ	اَوَّلٰی	بِالْمُؤْمِنِيْنَ	مِنْ اَنْفُسِهِمْ
مہربان	(یہ) نبی	زیادہ حق دار، زیادہ مالک، زیادہ قریب (ہے)	ایمان والوں کا، سے	ان کی جانوں سے

مہربان ہے یہ نبی نبی مسلمانوں کے ان کی جانوں سے زیادہ مالک میں

## وَازْوَاجَهُ اُمَّهَاتُهُمْ ۖ وَاُولُوْا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ

وَ	ازْوَاجَهُ	اُمَّهَاتُهُمْ (۲)	وَ	اُولُوْا الْاَرْحَامِ	بَعْضُهُمْ
اور	اس کی بیویاں	ان کی مائیں (ہیں)	اور	(نسبی) رشتے والے	ان کے بعض

اور ان کی بیویاں ان کی مائیں ہیں اور مومنوں اور مہاجرین سے زیادہ

## اَوَّلٰی بِبَعْضٍ فِیْ کِتٰبِ اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُهٰجِرِيْنَ

اَوَّلٰی بِبَعْضٍ	فِیْ کِتٰبِ اللّٰهِ	مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُهٰجِرِيْنَ
بعض سے زیادہ قریب (ہیں)	اللہ کی کتاب میں	ایمان والوں اور مہاجرین سے

اللہ کی کتاب میں رشتے دار ایک دوسرے سے زیادہ قریب ہیں

مسلمانوں پر جو حکم رکھنا اللہ تعالیٰ چاہتا ہے، یہ علم کا حق اور ذرا دلچسپی اور محنت کا درجہ

مہاجرین کے حق میں جو حق رکھنا اللہ تعالیٰ چاہتا ہے، یہ علم

۱۔ جبہ گو ویلنا جائز ہے لیکن یہ یاد رہے کہ گو د لینے والا عام بول چال میں یا کفایت وغیرہ میں اس پتے کے حقیقی باپ کے طور پر اپنا نام استعمال نہیں کر سکتا بلکہ سب جگہ اس بچے کے اصلی والد ہی کا نام استعمال کرنا ہو گا اور اگر کوشش کے باوجود اصلی باپ کا نام معلوم نہ ہو سکے تو بھی کسی جگہ حقیقی باپ کے طور پر اپنا نام استعمال نہیں کر سکتا، اس پر لازم ہے کہ سر پرست کے طور پر اپنا نام استعمال کرے۔ ۲۔ انواع مطہرات ذہنی لفظاً تعطل غفلت کا تعلیم و حرمت میں اور ان سے ٹکانہ پیشہ کے لئے حرام ہونے میں وہی حکم ہے جو کسی ماں کا ہے جبکہ اس کے علاوہ دوسرے احکام جیسے وراثت اور پردہ وغیرہ میں ان کا وہی حکم ہے جو



اِلَّا اَنْ تَفْعَلُوْا اِلٰی اَوْ لَیْسَ لَكُمْ مَّعْرُوْفًا ۱

اِلَّا	اَنْ	تَفْعَلُوْا	اِلٰی اَوْ لَیْسَ لَكُمْ	مَّعْرُوْفًا ۱
مگر	یہ کہ	تم کرو	اپنے دوستوں کی طرف	کوئی احسان

مگر یہ کہ تم اپنے دوستوں پر احسان کرو۔

كَانَ ذٰلِكَ فِی الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ۲ وَاِذَا خَذْنَا

كَانَ	ذٰلِكَ	فِی الْكِتٰبِ	مَسْطُوْرًا ۱	وَ	اِذَا	اَخَذْنَا
ہے	یہ	کتاب (یعنی لوح محفوظ) میں	لکھا ہوا	اور	جب	ہم نے لیا

یہ کتاب میں لکھا ہوا ہے ۱ اور اے محبوب! یاد کرو جب ہم نے

مِنَ النَّبِیِّۨنَ مِیثَاقَهُمْ وَ مِنْكَ وَ مِنْ نُّوحٍ وَ

مِنَ النَّبِیِّۨنَ	مِیثَاقَهُمْ	وَ	مِنْكَ	وَ	مِنَ نُّوحٍ	وَ
نبیوں سے	ان کا عہد	اور	تم سے	اور	نوح سے	اور

نبیوں سے اُن کا عہد لیا اور تم سے اور نوح اور

اِبْرٰهٖمَ وَ مُوْسٰی وَ عِیْسٰی اِبْنِ مَرْیَمَ ۳ وَاِذَا خَذْنَا

اِبْرٰهٖمَ	وَ	مُوْسٰی	وَ	عِیْسٰی اِبْنِ مَرْیَمَ	وَ	اَخَذْنَا
ابراہیم	اور	موسیٰ	اور	مریم کے بیٹے عیسیٰ (سے عہد لیا)	اور	ہم نے لیا

ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ بن مریم سے (عہد لیا) اور ہم نے

مِنْهُمْ مِیثَاقًا غَلِیْظًا ۴ لَیْسَ لَیْسَ الصّٰدِقِیۡنَ

مِنْهُمْ	مِیثَاقًا غَلِیْظًا ۴	لَیْسَ لَیْسَ	الصّٰدِقِیۡنَ
ان (سب) سے	بڑا مضبوط عہد	تاکہ اللہ سوال کرے	سچوں (سے)

ان (سب) سے بڑا مضبوط عہد لیا ۴ تاکہ اللہ سچوں سے ان کے سچ کا

(نکچے لئے دعا) ۱ یعنی ان سے پروردگار نے کیا جانے گا اور عام مسلمانوں کی وراثت میں وہ بطور مال شریک نہ ہوں گی، نیز اہل بیت (علیہ السلام) کو موثرین کی بیعتیں اور ان کے بھائیوں اور بہنوں کو موثرین کے ماموں، خالہ نہ کہا جائے گا۔ ۲ ہجرت کے بعد مہاجرین و انصار و بنی امیہ کے رشتہ کی وجہ سے ایک دوسرے کے وارث ہوا کرتے تھے، پھر یہ آیت نازل ہوئی اور فرمادیا گیا کہ میراث حقیقی رشتہ داروں کا حق ہے اور انہی کو ملے گی، ایمان یا ہجرت کے رشتہ سے جو میراث ملتی تھی وہ اب نہیں ملے گی البتہ تم کچھ مال کی وصیت کر کے دوستوں پر احسان کر سکتے ہو۔

ان کے سچ کے بارے میں

دروناک عذاب

اللہ کی نعمت، احسان

ان پر

الله



مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَاِذْ رَاَعَتْ

مِّنْ فَوْقِكُمْ	وَ	مِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ	وَ	اِذْ	رَاَعَتْ
تمہارے اوپر سے	اور	تمہارے نیچے سے	اور	جب	ٹھٹک کر رہ گئیں

تمہارے اوپر سے اور تمہارے نیچے سے آئے اور جب آنکھیں

الْاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّوْنَ

الْاَبْصَارُ	وَ	بَلَغَتِ	الْقُلُوْبُ	الْحَنَاجِرَ	وَ	تَظُنُّوْنَ
آنکھیں	اور	پہنچ گئے	دل	گلوں کے پاس	اور	تم گمان کرنے لگے

ٹھٹک کر رہ گئیں اور دل گلوں کے پاس آگئے اور تم اللہ پر

بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَ ۱۰ هٰذَا لِكِ ابْنِی الْمُؤْمِنُوْنَ وَذُرِّ لَوْ ۱۱

بِاللّٰهِ	الظُّنُوْنَ ۱۰	هٰذَا لِكِ ۱۱	ابْنِی	الْمُؤْمِنُوْنَ	وَ	ذُرِّ لَوْ ۱۱
اللہ پر	طرح طرح کے گمان	وہیں	آزمایا گیا	ایمان والوں (کو)	اور	انہیں چھوڑ دیا گیا

طرح طرح کے گمان کرنے لگے ۱۰ وہیں مسلمانوں کو آزمایا گیا اور انہیں خوب سختی سے

زَلْزَلًا شَدِيْدًا ۱۱ وَاِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ

زَلْزَلًا شَدِيْدًا ۱۱	وَ	اِذْ	يَقُوْلُ	الْمُنٰفِقُوْنَ	وَ	الَّذِيْنَ
بہت سخت چھوڑنا	اور	جب	کہنے لگے	منافقین	اور	وہ لوگ جو

چھوڑا گیا ۱۱ اور جب منافق اور جن کے دلوں میں مرض تھا

فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اِلَّا

فِيْ قُلُوْبِهِمْ	مَّرَضٌ	مَّا وَعَدَنَا	اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ	اِلَّا
ان کے دلوں میں	مرض (تھا)	نہیں وعدہ کیا ہم سے	اللہ اور اس کے رسول (نے)	مگر

وہ کہنے لگے: اللہ اور اس کے رسول نے ہم سے دھوکے کا

۱ یعنی اسی دہشت ناک جگہ اور ہولناک حالات میں زعب اور محاصرے کے ذریعے مسلمانوں کے صبر و اخلاص کو آزمایا گیا اور اس جنگ میں ناداری، داخلی دشمنی یعنی یہودیہ کا خطرہ خارجی دشمنی کی یلغار اس کے علاوہ اپنی بے سر و سامانی وغیرہ سب مسائل جمع ہو گئے تھے اور ایسی چیزیں تھیں جن سے بہادر سے بہادر کے دل جھوٹ جاتے ہیں مگر سچے غلامانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایسی آفات میں بھی اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے ثابت قدم رہے۔

عُرُوْرًا ۱۲) وَاِذْ قَالَتْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ

عُرُوْرًا ۱۲)	وَ	اِذْ	قَالَتْ	طَآئِفَةٌ	مِّنْهُمْ
دھوکے (کا)	اور	جب	کہا	ایک گروہ (نے)	ان میں سے

وعدہ کیا اور جب ان میں سے ایک گروہ نے کہا:

يَا اَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوْا ۚ

يَا اَهْلَ يَثْرِبَ ۱۱)	لَا	مُقَامَ	لَكُمْ	فَارْجِعُوْا	وَ
اے یثرب والو	نہیں	ٹھہرنے کی جگہ	تمہارے لئے	تو تم لوٹ چلو	اور

اے مدینہ والو! (یہاں) تمہارے ٹھہرنے کی جگہ نہیں، تو تم واپس چلو اور

يَسْتَاذِنُ فَرِيقٌ مِّنْهُمْ النَّبِيَّ يَقُولُوْنَ اِنْ

يَسْتَاذِنُ	فَرِيقٌ	مِّنْهُمْ	النَّبِيَّ	يَقُولُوْنَ	اِنْ
اجازت مانگ رہا تھا	ایک گروہ	ان میں سے	نبی (سے)	(یہ) کہتے ہوئے	(کہ) بیشک

ان میں سے ایک گروہ نبی سے یہ کہتے ہوئے اجازت مانگ رہا تھا کہ بیشک

يُؤْتِنَا عَوْرَةً ۚ وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ اِنْ

يُؤْتِنَا	عَوْرَةً	وَ	مَا	هِيَ	بِعَوْرَةٍ
ہمارے گھر	غیر محفوظ (ہیں)	اور (حالانکہ)	نہیں (تھے)	وہ	غیر محفوظ

ہمارے گھر بے حفاظت میں حالانکہ وہ بے حفاظت نہ تھے۔ وہ تو

يُرِيدُوْنَ اِلَّا فِرَارًا ۚ ۱۳) وَلَوْ دُخِلَتْ عَلَيْهِمْ

يُرِيدُوْنَ	اِلَّا	فِرَارًا ۱۳)	وَ	لَوْ	دُخِلَتْ
وہ چاہتے تھے	مگر	فرار ہونا	اور	اگر	(فوجیں) داخل کر دی جاتیں

صرف فرار ہونا چاہتے تھے اور اگر ان پر مدینہ کی (مختلف) طرفوں سے

۱۔ منافقوں نے مدینہ طیبہ کو ”یثرب“ کہا اور انہیں کا قول قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا۔ مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ مدینہ طیبہ کو ”یثرب“ نہ کہیں کہ حدیث شریف میں اس کی ممانعت آئی ہے اور حضور ﷺ نے انہیں اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ بات پسند نہ تھی کہ مدینہ پاک کو یثرب کہا جائے کیونکہ یثرب کے معنی اچھے نہیں ہیں۔ اہل حضرت زینۃ اللہ علیہ السلام فرماتے ہیں: مدینہ طیبہ کو یثرب کہنا ناجائز و منسوب و گناہ ہے اور کہنے والا گنہگار۔ (تذوی و غویہ، کتاب الخطر والاحادیث، ۱۱۶/۲۱)



مِّنْ اَقْطَارٍ هَاسِمٍ سِيلُوا الْفِثْنَةَ لَا تَوَهَا

مِّنْ اَقْطَارٍ هَاسِمٍ	ثُمَّ	سِيلُوا	الْفِثْنَةَ	لَا تَوَهَا
اس (مدینہ) کے اطراف سے	پھر	ان سے طلب کیا جاتا	فتنہ	(تو) ضرور رو دے دیتے اسے

فوجیں آجائیں پھر ان سے فتنے کا مطالبہ کیا جاتا تو ضرور ان کا مطالبہ ویدیتے

وَمَا تَكْبَثُوا بِهَا اِلَّا يَسِيرًا ۝۱۶ وَلَقَدْ كَانُوا عَاهِدُوا

وَمَا تَكْبَثُوا بِهَا	اِلَّا	يَسِيرًا ۝۱۶	وَلَقَدْ	كَانُوا عَاهِدُوا
اور	دیر نہ کرتے	اس میں	مگر	تھوڑی سی

اور اس میں دیر نہ کرتے مگر تھوڑی سی اور بیشک اس سے پہلے وہ اللہ سے

اللَّهُ مِنْ قَبْلُ لَا يُؤْلَوْنَ اِلَّا دُبَارًا ۝۱۷ وَكَانَ عَهْدُ اللَّهِ

اللَّهُ ۝۱۷	مِنْ قَبْلُ	لَا يُؤْلَوْنَ	اِلَّا دُبَارًا	وَلَقَدْ	كَانُوا عَاهِدُوا
اللہ (سے)	(اس) سے پہلے	(کہ) وہ نہ پھیریں گے	پیشہ میں	اور	ہے

عہد کرچکے تھے کہ پیٹھ نہ پھیریں گے اور اللہ کے وعدے کا

مَسْئُولًا ۝۱۸ قُلْ لَنْ يَنْفَعَكُمْ الْفِرَارُ اِنْ فَرَرْتُمْ

مَسْئُولًا ۝۱۸	قُلْ	لَنْ يَنْفَعَكُمْ	الْفِرَارُ	اِنْ	فَرَرْتُمْ
پوچھا جانا	تم کہو	ہرگز نفع نہ دے گا تمہیں	فرار ہونا	اگر	تم فرار ہو رہے ہو

پوچھا جائے گا تم فرماؤ: اگر موت یا قتل سے بھاگ رہے ہو

مِّنَ الْمَوْتِ اَوْ الْقَتْلِ وَاِذَا لَا تَسْتَعُوْنَ اِلَّا

مِّنَ الْمَوْتِ اَوْ الْقَتْلِ	وَاِذَا	لَا تَسْتَعُوْنَ	اِلَّا
موت یا قتل سے	اور	تمہیں (دنیا سے) فائدہ اٹھانے نہیں دیا جائے گا	مگر

تو ہرگز تمہیں یہ بھاگنا نفع نہ دے گا اور اس وقت بھی تمہیں تھوڑی سی دنیا ہی

۱۔ جب ہندو چین اور مصر کی کاٹھک ہو، بڑوں اور انسانوں کا خوف اس پر غالب ہو، ہر وہی چیز میں شک کرنے لگے اور کسی دینی حکم پر عمل کرنے کی صورت میں اگر اذیت پہنچے کا صرف احتمال ہی ہو تو اس سے گھبرائے لگ جائے، تو اس وقت اس کا دل عقیدے کی کمزوری اور نفاق کے مرض میں مبتلا ہو جاتا ہے، پھر اس کا حال یہ ہوتا ہے کہ اگر کسی ملکی یا تکلیف سے ڈرا کر اس سے کفر و شرک کا مطالبہ کیا جائے تو وہ اسے پورا کرنے میں دیر نہیں لگاتا۔ افسوس اتنی زمانہ اسی طریت کی صورت حال مسلمانوں میں بھی پائی جاتی ہے اور ان میں بھی عقیدے کی کمزوری کا مرض عام ہوتا نظر آ رہا ہے۔ ۲۔ منافقوں نے حضور ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ



قَلِيلًا ۱۶ قُلْ مَنْ ذَا الَّذِي يَعْصِيكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ اِنْ

قَلِيلًا ۱۶	قُلْ	مَنْ	ذَا	الَّذِي	يَعْصِيكُمْ	مِّنْ اِلٰهٍ	اِنْ
تھوڑا	تم کہو	کون (ہے)	وہ	جو	بچائے گا تمہیں	اللہ سے	اگر

فائدہ اٹھانے کو دی جائے گی ○ تم فرماؤ: وہ کون ہے جو تمہیں اللہ سے بچائے گا اگر

اَسَا دِیْكُمْ سُوْءًا اَوْ اَسَا دِیْكُمْ رَحْمَةً وَّ

اَسَا دِیْكُمْ	سُوْءًا	اَوْ	اَسَا دِیْكُمْ	رَحْمَةً	وَّ
وہ ارادہ کرے	تمہارے ساتھ	یا	ارادہ کرے	رحم فرمانے (کا)	اور

وہ تمہارا برا بھلا ہے یا تم پر رحم فرمانا چاہے اور

لَا یَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِیًّا وَلَا نَصِیْرًا ۱۷ قَدْ

لَا یَجِدُوْنَ	لَهُمْ	مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ	وَلِیًّا	وَّ	لَا	نَصِیْرًا ۱۷	قَدْ
وہ نہیں پائیں گے	اپنے لئے	اللہ کے سوا	کوئی حامی	اور	نہ	مددگار	بیشک

وہ اللہ کے سوا کوئی حامی نہ پائیں گے اور نہ ہی مددگار ○ بیشک

یَعْلَمُ اللّٰهُ الْمَعْوِیْنَ مِنْكُمْ وَالْقَائِلِیْنَ لِاِخْوَانِهِمْ

یَعْلَمُ	اللّٰهُ	الْمَعْوِیْنَ ۱۸	مِنْكُمْ	وَّ	الْقَائِلِیْنَ	لِاِخْوَانِهِمْ
جانتا ہے	اللہ	روکنے والوں (کو)	تم میں سے	اور	کہنے والوں (کو)	اپنے بھائیوں سے

اللہ تم میں سے ان لوگوں کو جانتا ہے جو دوسروں کو جہاد سے روکتے ہیں اور اپنے بھائیوں سے کہتے ہیں:

هَلُمَّ اِلَیْنَا وَلَا یَأْتُوْنَ الْبَاسَ اِلَّا قَلِیْلًا ۱۹ اَشْحٰةٌ

هَلُمَّ	اِلَیْنَا	وَّ	لَا یَأْتُوْنَ	الْبَاسَ	اِلَّا	قَلِیْلًا ۱۹	اَشْحٰةٌ
آؤ	ہماری طرف	اور	وہ نہیں آتے	لڑائی (میں)	مگر	تھوڑے	بھل کرتے ہوئے

ہماری طرف چلے آؤ اور وہ لڑائی میں تھوڑے ہی آتے ہیں ○ تمہارے اوپر

اللہ کی طرف سے بچنے والی رحمت اور برائی کوئی نہیں دیکھ سکتا

مناقصوں کی ایک اور سادہ شریعت کی طرف اشارہ

دوران جنگ اور فتح کے بعد منافقوں کا حال

(پچھلے دنوں) ولیم و شہ کے ساتھ عہد کیا جسے یہاں اللہ تعالیٰ کے ساتھ عہد کہا گیا، اس سے معلوم ہوا کہ حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ و علیہ وسلم سے کسی چیز کا عہد کرنا گویا رب تعالیٰ سے عہد کرنا ہے کیونکہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رب تعالیٰ کے نائب اعظم اور مختار مطلق ہیں، لہذا آپ سے کہنے والے عہد کو پورا کرنا لازم ہے۔  
۱۔ یہ آیت ان منافقوں کے بارے میں نازل ہوئی جنہیں پیغام بھیج کر یہودیوں نے ابوسفیان اور اس کے لشکر کے ہاتھوں ہلاکت سے ڈرایا اور انہیں اپنے پاس آنے کی دعوت دی۔ یہ خبر پاکر عہد اللہ بن ابی منافق اور اس کے ساتھیوں نے مسلمانوں کو حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ و علیہ وسلم کا ساتھ دینے سے روکنے کی



عَلَيْكُمْ ۚ فَاِذَا جَاءَ الْخَوْفُ رَاٰيَتَهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ

عَلَيْكُمْ	فَاِذَا	جَاءَ	الْخَوْفُ	رَاٰيَتَهُمْ	يَنْظُرُوْنَ	اِلَيْكَ
تمہارے اوپر	پھر جب	آتا ہے	ڈر (کا وقت)	(تو) تم دیکھو گے انہیں	دود دیکھتے ہیں	تمہاری طرف

بغل کرتے ہوئے آتے ہیں پھر جب ڈر کا وقت آتا ہے تو تم انہیں دیکھو گے

تَدُوْرًا عِيْنُهُمْ كَالَّذِي يُغْشٰى عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۚ فَاِذَا

تَدُوْرًا	عِيْنُهُمْ	كَالَّذِي يُغْشٰى عَلَيْهِ	مِنَ الْمَوْتِ	فَاِذَا
گھوم رہی ہوتی ہیں	ان کی آنکھیں	(اس) کی طرح جس پر چھائی ہو	موت	پھر جب

کہ تمہاری طرف یوں نظر کرتے ہیں کہ ان کی آنکھیں گھوم رہی ہیں جیسے کسی پر موت چھائی ہوئی ہو پھر جب

ذَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوْكُمْ بِالْسِّنَةِ حِدَادٍ اَشْحٰةً

ذَهَبَ	الْخَوْفُ	سَلَقُوْكُمْ	بِالْسِّنَةِ حِدَادٍ	اَشْحٰةً
نکل جاتا ہے	ڈر (کا وقت)	(تو) طعنے دینے لگتے ہیں تمہیں	تیز زبانوں کے ساتھ	حرص کرتے ہوئے

ڈر کا وقت نکل جاتا ہے تو مال غنیمت کی لالچ میں تیز زبانوں کے ساتھ تمہیں

عَلٰى الْخَيْرِ ۚ اُولٰٓئِكَ لَمْ يُؤْمِنُوْا فَاَحْبَطَ اللّٰهُ

عَلٰى الْخَيْرِ	اُولٰٓئِكَ	لَمْ يُؤْمِنُوْا	فَاَحْبَطَ	اللّٰهُ
بھلائی (یعنی مالِ غنیمت) پر	یہ لوگ	ایمان نہیں لائے	تو برباد کر دیئے	اللہ (نے)

طعنے دینے لگتے ہیں۔ یہ لوگ ایمان لائے ہی نہیں ہیں تو اللہ نے

اَعْمَالَهُمْ ۚ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ۝۱۹ يَحْسَبُوْنَ الْاَحْزَابَ

اَعْمَالَهُمْ	وَ	كَانَ	ذٰلِكَ	عَلٰى اللّٰهِ	يَسِيْرًا	يَحْسَبُوْنَ	الْاَحْزَابَ
ان کے اعمال	اور	ہے	یہ	اللہ پر	بہت آسان	وہ سمجھ رہے ہیں	(کہ) لشکر

ان کے اعمال برباد کر دیئے اور یہ اللہ پر بہت آسان ہے ۝ وہ سمجھ رہے ہیں کہ لشکر

(کچلے تلے دھما) بہت کوشش کی لیکن وہ کامیاب نہ ہو سکے۔

۱۔ اس آیت میں منافقوں کا جو حال بیان ہوا اس سے معلوم ہوا کہ وقت پر ساتھ نہ دینا اور زبان سے محبت کا دعویٰ کرنا منافقوں کا کام ہے جبکہ مومن کی شان یہ ہے کہ وہ ہر مشکل وقت میں اپنے مسلمان بھائی کا ساتھ دیتا ہے اور زبانی دعوے کرنے کی بجائے عملی مظاہرہ زیادہ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بولے کیلئے زبان ایک اور دیگر کام کرنے کیلئے اعضا دودو دیئے ہیں لہذا آدمی کو چاہئے کہ وہ کلامِ تم اور کام زیادہ کرے۔



لَمْ يَذْهَبُوا ۚ وَ اِنْ يَّاتِ الْاَحْزَابُ يَوْمَ ذَاوُو

لَمْ يَذْهَبُوا	وَ اِنْ	يَّاتِ	الْاَحْزَابُ	يَوْمَ ذَاوُو	لَوْ
(ابھی تک نہیں گئے)	اور اگر	(دوبارہ) آئیں	لشکر	(تو) وہ تمنا کریں گے	کاش

ابھی نہ گئے اور اگر وہ لشکر دوبارہ آئیں تو ان کی خواہش ہوگی کہ کاش،

اَنْتُمْ بَادُوْنَ فِي الْاَعْرَابِ يَسْأَلُوْنَ عَنْ اَنْبِيَائِكُمْ ۖ

اَنْتُمْ	بَادُوْنَ	فِي الْاَعْرَابِ	يَسْأَلُوْنَ	عَنْ اَنْبِيَائِكُمْ	کے وہ
	گاؤں میں رہنے والے	(وہاں) میں (ہوتے)	پوچھ لیتے	تمہاری خبروں کے بارے میں	

وہ کسی گاؤں میں ہوتے (اور وہیں سے) تمہاری خبروں کے بارے میں پوچھ لیتے

وَلَوْ كَانُوا فِيكُمْ مَّا قَاتَلُوْا اِلَّا قَلِيْلًا ۚ لَقَدْ كَانَ

وَ لَوْ	كَانُوا	فِيكُمْ	مَّا قَاتَلُوْا	اِلَّا قَلِيْلًا ۚ	لَقَدْ كَانَ
اور اگر	وہ ہوتے	تم میں	(تو) نہ لڑائی کرتے	مگر	بیشک

اور اگر وہ تم میں رہتے تو جب بھی تھوڑے ہی لڑتے ۚ بیشک تمہارے لئے

لَكُمْ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسُوَّةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُو اللّٰهَ

لَكُمْ	فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ	اُسُوَّةٌ حَسَنَةٌ ۙ	لِّمَنْ	كَانَ يَرْجُو اللّٰهَ	تمہارے لئے
	اللہ کے رسول میں	بہترین نمونہ	(اس) کے لئے جو	امید رکھتا ہے	اللہ

اللہ کے رسول میں بہترین نمونہ موجود ہے اس کے لیے جو اللہ اور

وَالْيَوْمَ الْاٰخِرِ وَ ذَكَرَكَ اللّٰهُ كَثِيْرًا ۖ وَلَمَّا رَاَ

وَ	الْيَوْمَ الْاٰخِرِ	وَ	ذَكَرَكَ	اللّٰهُ	كَثِيْرًا ۖ	وَ	لَمَّا رَاَ
اور	آخرت کے دن (کی)	اور	یاد کرتا ہے	اللہ (کو)	بہت	اور	جب دیکھ

آخرت کے دن کی امید رکھتا ہے اور اللہ کو بہت یاد کرتا ہے ۖ اور جب مسلمانوں نے

۱..... عبادات، معاملات، اخلاقیات، عقیدوں اور مشقتوں پر صبر کرنے میں اور نعمتوں پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے میں، الغرض زندگی کے ہر شعبہ میں اور ہر پہلو کے اعتبار سے تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مبارک زندگی اور سیرت میں ایک کامل نمونہ موجود ہے، لہذا ہر ایک کو اور بطور خاص مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ اقوال میں، افعال میں، اخلاق میں اور اپنے دیگر احوال میں سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مبارک سیرت پر عمل پیرا ہوں اور اپنی زندگی کے تمام معمولات میں سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیروی کریں۔

سیرت رسول ایک بہترین نمونہ ہے

کفار کے لشکر کو دیکھ کر  
مخلص مسلمانوں کا رویہ



## اَلْمُؤْمِنُونَ اِلَّا حُرَّابٌ ۚ قَالُوا هَذَا مَا وَعَدَنَا

اَلْمُؤْمِنُونَ	اَلْاَحْزَابُ	قَالُوا	هَذَا	مَا	وَعَدَنَا
ایمان والوں (نے)	لشکر	(تو) کہنے لگے	یہ (ہے)	وہ جس کا	وعدہ کیا ہم سے

لشکر دیکھے تو کہنے لگے: یہ وہ ہے جس کا ہمیں

## اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ ۚ

اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ	و	صَدَقَ	اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ	و
اللہ اور اس کے رسول (نے)	اور	سچ فرمایا	اللہ اور اس کے رسول (نے)	اور

اللہ اور اس کے رسول نے وعدہ دیا تھا اور اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا تھا اور

## مَا زَادَهُمْ اِلَّا اِيْمَانًا وَتَسْلِيْمًا ۝۳۳ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ

مَا زَادَهُمْ	اِلَّا	اِيْمَانًا	و	تَسْلِيْمًا ۝۳۳	مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ
اس نے زیادہ نہیں کیا انہیں	مگر	ایمان	اور	راضی ہونے (میں)	ایمان والوں میں سے

اس بات نے ان کے ایمان اور اللہ کی رضا پر راضی ہونے کو اور زیادہ کر دیا ○ مسلمانوں میں

## رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۚ فَمِنْهُمْ

رِجَالٌ	صَدَقُوا (۱)	مَا عَاهَدُوا اللّٰهُ عَلَيْهِمْ	فَمِنْهُمْ
کچھ مرد (ہیں)	انہوں نے سچ کر دکھایا	(اس کو) جس پر انہوں نے اللہ سے عہد کیا	تو ان میں سے

کچھ وہ مرد ہیں جنہوں نے اس عہد کو سچا کر دکھایا جو انہوں نے اللہ سے کیا تھا تو ان میں کوئی

## مَنْ قَضٰى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ ۚ

مَنْ	قَضٰى	نَحْبَهُ	و	مِنْهُمْ	مَنْ	يَنْتَظِرُ
(کوئی وہ ہے) جو	پوری کر چکا	اپنی منت	اور	ان میں سے	(کوئی وہ ہے) جو	انتظار کر رہا ہے

اپنی منت پوری کر چکا اور کوئی ابھی انتظار کر رہا ہے

۱..... حضرت عثمان غنی، حضرت طلحہ، حضرت سعید بن زید، حضرت حمزہ اور حضرت مصعب اور دیگر چند صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے نذرمانی تھی کہ وہ جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جہاد میں شرکت کا موقع پائیں گے تو شہید ہونے تک ثابت قدم رہیں گے۔ ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔



وَمَا بَدَلُوا تَبْدِيلًا ۚ لِيَجْزِيَ اللَّهُ الصَّادِقِينَ بِصِدْقِهِمْ

و	مَا بَدَلُوا	تَبْدِيلًا ۚ	لِيَجْزِيَ	اللَّهُ	الصَّادِقِينَ	بِصِدْقِهِمْ ۚ
اور	انہوں نے تبدیل نہ کی	کوئی تبدیلی	تاکہ صلہ دے	اللہ	سچوں (کو)	ان کے سچ کا

اور وہ بالکل نہ بدلے ۚ تاکہ اللہ سچوں کو ان کے سچ کا صلہ دے

وَيُعَذِّبَ الْمُنَافِقِينَ إِن شَاءَ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ ۖ إِنَّ اللَّهَ

و	يُعَذِّبَ	الْمُنَافِقِينَ	إِن شَاءَ	أَوْ يَتُوبَ	عَلَيْهِمْ ۖ	إِنَّ اللَّهَ
اور	عذاب دے	منافقوں (کو)	اگر وہ چاہے	یا تو یہ کی توفیق دے	انہیں	بیشک اللہ

اور منافقوں کو عذاب دے اگر چاہے یا انہیں توبہ کی توفیق دے۔ بیشک اللہ

كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا ۚ وَرَادَّ اللَّهُ الَّذِينَ كَفَرُوا

كَانَ	غَفُورًا	رَحِيمًا ۚ	و	رَادَّ	اللَّهُ	الَّذِينَ	كَفَرُوا
ہے	بخشنے والا	مہربان	اور	لوٹا دیا	اللہ (نے)	ان لوگوں کو جنہوں نے	کفر کیا

بخشنے والا مہربان ہے ۚ اور اللہ نے کافروں کو ان کے دلوں کی جلن کے ساتھ

بَغِضَظِهِمْ لَمْ يَنَالُوا خَيْرًا ۖ وَكَفَى اللَّهُ

بَغِضَظِهِمْ	لَمْ يَنَالُوا	خَيْرًا ۖ	و	كَفَى	اللَّهُ
ان کے دلوں کی جلن کے ساتھ	انہوں نے نہ پائی	کوئی بھلائی	اور	کافی ہو گیا	اللہ

واپس لوٹا دیا، انہیں کچھ بھی بھلائی نہ ملی اور اللہ مسلمانوں کیلئے

الْمُؤْمِنِينَ الْقِتَالِ ۖ وَكَانَ اللَّهُ قَوِيًّا عَزِيزًا ۚ وَأَنْزَلَ

الْمُؤْمِنِينَ	الْقِتَالِ ۖ	و	كَانَ	اللَّهُ	قَوِيًّا	عَزِيزًا ۚ	و	أَنْزَلَ
ایمان والوں (کو)	لڑائی (میں)	اور	ہے	اللہ	قوت والا	عزت والا	اور	(اللہ نے) اتارا

لڑائی میں کافی ہو گیا اور اللہ قوت والا، عزت والا ہے ۚ اور جن اہل کتاب نے

۱ اس آیت سے معلوم ہوا کہ اخلاص کے ساتھ ایمان لانے والے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جو قربانیاں دیتے ہیں اور اس راہ میں آنے والی سختیوں، تھکاوٹوں اور مصیبتوں کو برداشت کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں ضائع نہیں فرماتا بلکہ اپنی شان کریمہ سے ان ایمان والوں کو دنیا میں بھی بہترین صلہ عطا فرماتا ہے اور آخرت میں بھی اعلیٰ ترین اجر و ثواب عطا فرماتے گا۔ ۲ جو منافق دنیا میں اپنے منافق سے کچی توبہ کر لیں گے ان پر اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحمت سے آخرت میں عذاب نہ فرمائے گا اور جو اپنے کفر و منافق سے توبہ کئے بغیر مر گیا تو اسے آخرت میں عذاب ضرور ہو گا۔

خزینہ احزاب میں واقع ہونے والے امور کی حکمت

کافروں کی پسپائی اور مسلمانوں کی جو صلہ انسانی

بشریہ کی نعمتیں اور ان کا تجربہ تاکہ انجام



الَّذِينَ ظَاهَرُوا هُمْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ مِنْ صَيَاصِيهِمْ وَ

الَّذِينَ	ظَاهَرُوا هُمْ <sup>(۱)</sup>	مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ	مِنْ صَيَاصِيهِمْ	وَ
ان لوگوں کو جنہوں نے	مدد کی ان (مشرکوں) کی	اہل کتاب میں سے	ان کے قلعوں سے	اور

اُن (مشرکوں) کی مدد کی تھی (اللہ نے) انہیں ان کے قلعوں سے اتارا اور

قَذَفَ فِي قُلُوبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِيقًا تَقْتُلُونَ وَتَأْسِرُونَ

قَذَفَ	فِي قُلُوبِهِمْ	الرُّعْبَ	فَرِيقًا	تَقْتُلُونَ	وَ	تَأْسِرُونَ
ڈال دیا	ان کے دلوں میں	رعب	ایک گروہ (کو)	تم قتل کرتے ہو	اور	قید کرتے ہو

ان کے دلوں میں رعب ڈال دیا، ان میں ایک گروہ کو تم قتل کرتے ہو اور ایک گروہ کو

فَرِيقًا<sup>(۲۶)</sup> وَ اَوْ رَشَكُمُ اَرْضَهُمْ وَ دِيَارَهُمْ وَ

فَرِيقًا <sup>(۲۶)</sup>	وَ	اَوْ رَشَكُمُ	اَرْضَهُمْ	وَ	دِيَارَهُمْ	وَ
ایک گروہ (کو)	اور	(اللہ نے) وارث بنادیا تمہیں	ان کی زمین	اور	ان کے مکانات	اور

قید کرتے ہو ○ اور اللہ نے تمہیں ان کی زمین اور ان کے مکانات اور

اَمْوَالَهُمْ وَ اَرْضَ صَالِمٍ تَطُوتُهَا وَ كَانَ اللّٰهُ

اَمْوَالَهُمْ	وَ	اَرْضَ صَالِمٍ <sup>(۲)</sup>	تَطُوتُهَا	وَ	كَانَ اللّٰهُ
ان کے مالوں (کا)	اور	(اس) زمین (کا بھی)	جس پر تم نے قدم نہیں رکھا	اور	ہے اللہ

ان کے مالوں کا وارث بنادیا اور اس زمین کا بھی جس پر تم نے ابھی قدم نہیں رکھا ہے اور اللہ

عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ<sup>(۳)</sup> يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ

عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ	قَدِيرٌ <sup>(۳)</sup>	يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ	قُلْ	لِّاَزْوَاجِكَ	اِنْ
ہر چیز پر	قدرت والا	اے نبی	تم کہہ دو	اپنی بیویوں سے	اگر

ہر چیز پر قادر ہے ○ اے نبی! اپنی بیویوں سے فرما دو: اگر

- اس آیت سے بنو قریظہ کے بیوہ دلوں کے ساتھ ہونے والی جہت کے حالات بیان کئے جا رہے ہیں جنہوں نے رسول کریم ﷺ کے مقابلے میں قریش اور غطفان وغیرہ کے لشکروں کی مدد کی تھی۔ اس سے متعلق مزید تفصیل جاننے کے لئے صراط الہدیان، ج 7، ص 596 کا مطالعہ فرمائیں۔
- اس زمین کے بارے میں مفسرین کے مختلف اقوال ہیں (۱) اس سے مراد خیبر کی زمین ہے جو غزوہ بنو قریظہ کے بعد مسلمانوں کے قبضہ میں آئی۔ (۲) مکہ کی زمین مراد ہے۔ (۳) دروم و فارسی کی زمین مراد ہے۔ (۴) اس سے مراد ہر وہ زمین ہے جو قیامت تک ہو کر مسلمانوں کے قبضہ میں آئے والی ہے۔



كُنْتُمْ تُرِدْنَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزَيَّنَّتْهَا لَكُمْ فَلَوْلَا اَمْتَعْنَا وَ

كُنْتُمْ تُرِدْنَ	الْحَيَاةَ الدُّنْيَا	وَ	زَيَّنَّتْهَا	فَلَوْلَا	اَمْتَعْنَا	وَ
تم چاہتی ہو	دنیا کی زندگی	اور	اس کی آرائش	تو آجاء	میں مال دلوں تمہیں	اور

تم دنیا کی زندگی اور اس کی آرائش چاہتی ہو تو آؤ تاکہ میں تمہیں مال دلوں اور

اَسْرَحُكُمْ سَمَاحًا جَبِيلًا ۲۸) وَاِنْ كُنْتُمْ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ

اَسْرَحُكُمْ	سَمَاحًا جَبِيلًا ۲۸)	وَ	اِنْ	كُنْتُمْ تُرِدْنَ	اللّٰهَ	وَ	رَسُوْلَهُ
چھوڑ دوں تمہیں	اچھی طرح چھوڑنا	اور	اگر	تم چاہتی ہو	اللہ	اور	اس کے رسول

تمہیں اچھی طرح چھوڑ دوں ○ اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول

وَالَّذِ اسَ الْاٰخِرَةِ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِمُحْسِنَتِ

وَ	الَّذِ اسَ الْاٰخِرَةِ	فَاِنَّ	اللّٰهَ	اَعَدَّ	لِمُحْسِنَتِ
اور	آخرت کے گھر (کو)	تو بیشک	اللہ (نے)	تیار کر رکھا ہے	نیکی کرنے والیوں کے لیے

اور آخرت کا گھر چاہتی ہو تو بیشک اللہ نے تم میں سے نیکی کرنے والیوں کے لیے

مِنْكُمْ اَجْرًا عَظِيْمًا ۲۹) لِيَسْأَلَ النَّبِيُّ مِنْ يَّاتٍ مِنْكُمْ بِفَاحِشَةٍ مُّبِيْنَةٍ

مِنْكُمْ	اَجْرًا عَظِيْمًا ۲۹)	لِيَسْأَلَ النَّبِيُّ	مِنْ يَّاتٍ	مِنْكُمْ	بِفَاحِشَةٍ مُّبِيْنَةٍ ۲۰)
تم میں سے	بڑا اجر	اے نبی کی بیویو	جو	کرے تم میں سے	حیا کے خلاف کھلی جرأت

بڑا اجر تیار کر رکھا ہے ○ اے نبی کی بیویو! جو تم میں حیا کے خلاف کوئی کھلی جرأت کرے

يُضَعِفُ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ ۷ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ۳۰)

يُضَعِفُ	لَهَا	الْعَذَابُ	ضِعْفَيْنِ ۷	وَ	كَانَ	ذٰلِكَ	عَلَى اللّٰهِ	يَسِيْرًا ۳۰)
(تو) بڑھا دیا جائے گا	اس کیلئے	عذاب	دو گنا	اور	ہے	یہ	اللہ پر	بہت آسان

تو اسے دوسروں کے مقابلے میں دو گنا عذاب دیا جائے گا اور یہ اللہ پر بہت آسان ہے ○

۱ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات زین اللہ تعالیٰ عنہن نے آپ سے دنیوی سامان طلب کئے اور فقہ میں زیادتی کی درخواست کی، جبکہ یہاں تو دنیا سے بے رغبتی اپنے کمال پر تھی اور دنیا کا سامان اور اس کا جمع کرنا گوارا ہی نہ تھا، اس لئے ان کا یہ مطالبہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قلب اطہر پر گراں گزرا اور یہ آیت نازل ہوئی جس میں ازواج مطہرات زین اللہ تعالیٰ عنہن کو اختیار دیا گیا۔ ۲ یہاں آیت میں ”حیا کے خلاف کھلی جرأت“ سے زنا مراد نہیں بلکہ اس سے مراد شوہر کی اطاعت میں کوتاہی کرنا اور اس کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش نہ آنا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ انبیاء کرام علیہم السلام کو بھلائی، شہادت، شہادت کی بیویوں کو بھلائی سے پاک رکھتا ہے۔

ازواج مطہرات زین اللہ تعالیٰ عنہن کو تنبیہ





وَمَنْ يَقْتُلْ

22



وَمَنْ يَقْنُتْ مِنْكُمْ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ وَتَعْمَلْ صَالِحًا

وَمَنْ	يَقْنُتْ	مِنْكُمْ	لِلَّهِ وَرَسُولِهِ	وَتَعْمَلْ	صَالِحًا
اور جو	فرمانبردار رہے	تم میں سے	اللہ اور اس کے رسول کی	عمل کرے	نیک، اچھا

اور جو تم میں اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبردار رہے اور اچھے

نُؤْتِيهَا أَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ ۖ وَاعْتَدْنَا لَهَا

نُؤْتِيهَا	أَجْرَهَا	مَرَّتَيْنِ	وَ	اعْتَدْنَا	لَهَا
(تو) ہم دیں گے اسے	اس کا ثواب	دو مرتبہ (دگنا)	اور	ہم نے تیار کر رکھی ہے	اس کے لیے

عمل کرے تو ہم اسے دوسروں سے دگنا ثواب دیں گے اور ہم نے اس کے لیے

رِزْقًا كَرِيمًا ۝ يٰنِسَاءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَأَحَدٍ مِنَ النِّسَاءِ ۚ اِنْ

رِزْقًا كَرِيمًا	يٰنِسَاءَ النَّبِيِّ	لَسْتُنَّ	كَأَحَدٍ	مِنَ النِّسَاءِ	اِنْ
عزت کی روزی	اے نبی کی بیویوں	تم نہیں ہو	کسی ایک کی طرح	عورتوں میں سے	اگر

عزت کی روزی تیار کر رکھی ہے ۝ اے نبی کی بیویو! تم اور عورتوں جیسی نہیں ہو۔ اگر

اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِي فِي قَلْبِهِ

اتَّقَيْتُنَّ	فَلَا تَخْضَعْنَ	بِالْقَوْلِ	فَيَطْمَعَ	الَّذِي فِي قَلْبِهِ
تم (اللہ سے) ڈرتی ہو	تو تم نرمی نہ کرو	بات کرنے میں	(اگر ایسا کیا) تو بالکل کرے گا	وہ جس کے دل میں

تم اللہ سے ڈرتی ہو تو بات کرنے میں ایسی نرمی نہ کرو کہ دل کا مریض آدمی

مَرَضٌ وَقُلْنَ قَوْلًا مَعْرُوفًا ۝ وَقرْنِ فِي بُيُوتِكُنَّ وَ

مَرَضٌ	وَقُلْنَ	قَوْلًا مَعْرُوفًا	وَ	قَرْنِ	فِي بُيُوتِكُنَّ
بیماری (ہے)	اور تم کہو	اچھی بات	اور	ٹھہری رہو	اپنے گھروں میں

کچھ لالچ کرے اور تم اچھی بات کہو ۝ اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور

۱۔ ازواج مطہرات زوجہ اللہ تعالیٰ عنہن امت کی مائیں ہیں اور کوئی شخص اپنی ماں کے بارے میں بری اور شہوانی سوچ رکھنے کا تصور تک نہیں کر سکتا، اس کے باوجود ازواج مطہرات زوجہ اللہ تعالیٰ عنہن کو بات کرتے وقت نرم لہجہ اپنانے سے منع کیا گیا تاکہ منافق لوگ کوئی لالچ نہ کر سکیں اور جب ازواج مطہرات زوجہ اللہ تعالیٰ عنہن کیلئے یہ حکم ہے تو بقیہ کیلئے یہ حکم کس قدر زیادہ ہو گا کیونکہ دوسروں کیلئے تو فتنوں کے مواقع بہت زیادہ ہیں۔ ۲۔ اس آیت میں خطاب اگرچہ ازواج مطہرات زوجہ اللہ تعالیٰ عنہن کو ہے لیکن اس حکم میں دیگر عورتیں بھی داخل ہیں۔



لَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ وَأَقِمْنَ الصَّلَاةَ وَآتَيْنِ

لَا تَبَرَّجْنَ	تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ <sup>(۱)</sup>	وَ	أَقِمْنَ	الصَّلَاةَ	وَ	آتَيْنِ
بے پردہ نہ رہو	(جیسے) پہلی جاہلیت کی بے پروگی	اور	قائم رکھو	نماز	اور	ادا کرو

بے پردہ نہ رہو جیسے پہلی جاہلیت کی بے پروگی اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو

الرَّكُوعَ وَأَطِعْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۖ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ

الرَّكُوعَ <sup>(۲)</sup>	وَ	أَطِعْنَ	اللَّهُ وَرَسُولَهُ	إِنَّمَا	يُرِيدُ	اللَّهُ
زکوٰۃ	اور	اطاعت کرو	اللہ اور اس کے رسول (کی)	صرف	چاہتا ہے	اللہ

اور اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو۔ اے نبی کے گھر والو! اللہ تو یہی چاہتا ہے

لِيَذْهَبَ عَنْكُمُ الرِّجْسُ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ

لِيَذْهَبَ	عَنْكُمُ	الرِّجْسُ	أَهْلَ الْبَيْتِ <sup>(۳)</sup>	وَ	يُطَهِّرَكُمْ
کہ وہ دور کر دے	تم سے	ہر ناپاکی	(اے نبی کے) گھر والو	اور	پاک کر دے تمہیں

کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرمادے اور تمہیں پاک کر کے خوب صاف ستھرا

تَطْهِيرًا ۚ وَادْكُرْنَ مَا يُتْلَىٰ فِي بُيُوتِكُنَّ

تَطْهِيرًا <sup>(۴)</sup>	وَ	ادْكُرْنَ	مَا	يُتْلَىٰ	فِي بُيُوتِكُنَّ
خوب پاک کرنا	اور	یاد کرو	(اے جو)	پڑھی جاتی ہے	تمہارے گھروں میں

کر دے ○ اور اللہ کی آیات اور حکمت یاد کرو

مِنْ آيَاتِ اللَّهِ وَالْحِكْمَةِ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ لَطِيفًا خَبِيرًا ۝

مِنْ آيَاتِ اللَّهِ وَالْحِكْمَةِ	إِنَّ	اللَّهُ	كَانَ	لَطِيفًا	خَبِيرًا <sup>(۵)</sup>	إِنَّ
اللہ کی آیتوں اور حکمت میں سے	بیشک	اللہ	ہے	ہر بار کی جاننے والا	خبردار	بیشک

جو تمہارے گھروں میں پڑھی جاتی ہیں۔ بیشک اللہ ہر بار کی کو جاننے والا، خبردار ہے ○ بیشک

۱۔ اس سے مراد اسام سے پہلے کا زمانہ ہے جس میں عورتیں اتراتی ہوئی نگھٹیں اور اپنی زینت اور محاسن کا اظہار کرتی تھیں تاکہ غیر مردانہ نہیں دیکھیں، لباس ایسے جہنمی تھیں جن سے جسم کے اعضاء اچھی طرح نہ دکھیں۔ ۲۔ ازواج مطہرات یعنی اللہ تعالیٰ مطہرین کو نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کا حکم دیا گیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ کسی کو یہ غلط فہمی نہیں ہونی چاہئے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی قرابت کے باعث اگر کوئی نماز اور زکوٰۃ کا تارک ہو گا تو اس سے کسی قسم کی پوچھ نہیں ہوگی۔ اس سے نماز، روزہ اور زکوٰۃ کے تارک ان لوگوں کو عبرت حاصل کرنی چاہئے جو اچھوں کے ساتھ نسبت کو بہانہ بنا کر عمل سے دور رہتے ہیں۔

ازواج مطہرات یعنی اللہ تعالیٰ مطہرین کو نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کا حکم دیا گیا

تلاوت قرآن اور احادیث بیان کر کے کام

عموماً اور مردوں کے دل میں سمجھنا اور صاف

۱۰۰

## الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَ

الْمُسْلِمِينَ	و	الْمُسْلِمَاتِ	و	الْمُؤْمِنِينَ	و	الْمُؤْمِنَاتِ	و
مسلمان مرد	اور	مسلمان عورتیں	اور	ایمان والے	اور	ایمان والیاں	اور

مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتیں اور

## الْقَنَاتِ وَالْقَنَاتِ وَالصَّادِقِينَ وَالصَّادِقَاتِ وَ

الْقَنَاتِ	و	الْقَنَاتِ	و	الصَّادِقِينَ	و	الصَّادِقَاتِ	و
فرمانبر داری کرنے والے	اور	فرمانبر داری کرنے والیاں	اور	سچ بولنے والے	اور	سچ بولنے والیاں	اور

فرمانبر دار مرد اور فرمانبر دار عورتیں اور سچے مرد اور

## الصَّادِقَاتِ وَالصَّابِرِينَ وَالصَّابِرَاتِ وَالْخَاشِعِينَ وَالْخَاشِعَاتِ وَ

الصَّادِقَاتِ	و	الصَّابِرِينَ	و	الصَّابِرَاتِ	و	الْخَاشِعِينَ	و
سچ بولنے والیاں	اور	صبر کرنے والے	اور	صبر کرنے والیاں	اور	عاجزی کرنے والے	اور

سچی عورتیں اور صبر کرنے والے اور صبر کرنے والیاں اور عاجزی کرنے والے اور

## الْخَاشِعَاتِ وَالْمُتَصَدِّقِينَ وَالْمُتَصَدِّقَاتِ وَالصَّالِحِينَ

الْخَاشِعَاتِ	و	الْمُتَصَدِّقِينَ	و	الْمُتَصَدِّقَاتِ	و	الصَّالِحِينَ	و
عاجزی کرنے والیاں	اور	خیرات کرنے والے	اور	خیرات کرنے والیاں	اور	روزہ رکھنے والے	اور

عاجزی کرنے والیاں اور خیرات کرنے والے اور خیرات کرنے والیاں اور روزے رکھنے والے

## وَالصَّالِحَاتِ وَالْحُفَظِينَ قُرُوجَهُمْ وَ

و	الصَّالِحَاتِ	و	الْحُفَظِينَ	و	قُرُوجَهُمْ	و
اور	روزہ رکھنے والیاں	اور	حفاظت کرنے والے	اور	اپنی شرمگاہوں (کی)	اور

اور روزے رکھنے والیاں اور اپنی پار سائی کی حفاظت کرنے والے اور

(پچھلے صفحہ ۸۰) جیسے۔ اس آیت میں اہل بیت سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات، زمین اللہ تعالیٰ عنہن سب سے پہلے مراد ہیں کیونکہ آگے پیچھے سارا کلام ہی ان کے متعلق ہو رہا ہے۔ بقیہ نفوس قدسیہ یعنی حضرت فاطمہ زہرا، حضرت علی المرتضیٰ اور حسین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا اہل بیت میں داخل ہونا بھی دلائل سے ثابت ہے۔



## الْحَفِظْتَ وَالَّذِ كَرِ يَنْ اللَّهُ كَثِيرًا وَالَّذِ كَرِتْ ۱

الْحَفِظْتَ	وَالَّذِ كَرِ يَنْ	اللَّهُ	كَثِيرًا	وَالَّذِ كَرِتْ
حفاظت کرنے والیاں	یاد کرنے والے	اللہ (کو)	بہت	یاد کرنے والیاں

حفاظت کرنے والیاں اور اللہ کو بہت یاد کرنے والے اور یاد کرنے والیاں

## أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا ۳۵ وَمَا كَانَ

أَعَدَّ	اللَّهُ	لَهُمْ	مَغْفِرَةً	وَالَّذِ كَرِتْ	وَمَا كَانَ
تیار کر رکھا ہے	اللہ (نے)	ان کے لیے	بخشش	اور	نہیں ہے

ان سب کے لیے اللہ نے بخشش اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے اور

## لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَ

لِمُؤْمِنٍ	وَلَا	مُؤْمِنَةٍ	إِذَا	قَضَى	اللَّهُ وَ
کسی مومن مرد کے لئے	اور	نہ	مومنہ عورت (کے لئے)	جب	فیصلہ کر دے

کسی مسلمان مرد اور عورت کیلئے یہ نہیں ہے کہ جب اللہ اور

## رَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ ۱

رَسُولُهُ	أَمْرًا	أَنْ	يَكُونَ	لَهُمُ	الْخِيَرَةُ	مِنْ أَمْرِهِمْ ۱
اس کا رسول	کسی کام (کا)	یہ کہ	رہے	ان کے لئے	کچھ اختیار	اپنے معاملے (کا)

اس کا رسول کسی بات کا فیصلہ فرمادیں تو انہیں اپنے معاملے کا کچھ اختیار باقی رہے

## وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ

وَمَنْ	يَعْصِ	اللَّهُ وَرَسُولَهُ	فَقَدْ	ضَلَّ
اور	جو	اللہ اور اس کے رسول (کی)	تو بیشک	وہ بھٹک گیا

اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم نہ مانے تو وہ بیشک صریح گمراہی میں

۱..... حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نکاح کا پیغام دیا تو حضرت زینب اور ان کے بھائی نے بعض وجوہات کی بنا پر انکار کر دیا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ اس آیت سے تین باتیں معلوم ہوئیں، (۱) آدمی پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت ہر حکم میں واجب ہے۔ (۲) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا حکم اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے مقابلے میں کوئی اپنے نفس کا بھی حق و مختار نہیں۔ (۳) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے حکم اور مشورے میں فرق ہے، حکم پر سب کو سر جھکانا پڑے گا۔

صَلَّا مُبِينًا ۳۶ وَاذْ تَقُولُ لِلَّذِي أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ

صَلَّا مُبِينًا ۳۶ وَ اِذْ تَقُولُ (۱) لِلَّذِي أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ

کھلی گمراہی (میں) اور جب تم کہہ رہے تھے (اس) سے جس پر انعام فرمایا اللہ (نے)

بھٹک گیا اور اے محبوب! یاد کرو جب تم اس سے فرما رہے تھے جس پر اللہ نے انعام فرمایا

وَأَنْعَمْتَ عَلَيْهِ أَصْبَحَ عَلَيْكَ رَوْحُكَ وَأَتَتْ

وَأَنْعَمْتَ (۲) عَلَيْهِ أَصْبَحَ عَلَيْكَ رَوْحُكَ وَ أَتَتْ

اور تو نے انعام کیا اس پر (کہ) روک کر رکھ اپنے پاس اپنی بیوی اور اٹی

اور جس پر آپ نے انعام فرمایا کہ اپنی بیوی اپنے پاس روک رکھ اور اللہ سے

اللَّهُ وَتُخْفِي فِي نَفْسِكَ مَا اللَّهُ مُبْدِيهِ

اللَّهُ وَ تُخْفِي فِي نَفْسِكَ مَا اللَّهُ مُبْدِيهِ

اللہ (سے) اور تم چھپا رہے تھے اپنے دل میں وہ (بات) جو اللہ ظاہر کرنے والا تھا

ڈور تم اپنے دل میں وہ بات چھپا رہے تھے جس کو اللہ ظاہر کرنے والا تھا

وَتَخْشَى النَّاسَ وَاللَّهُ أَحَقُّ أَنْ تَخْشَهُ ۷

وَتَخْشَى النَّاسَ وَاللَّهُ أَحَقُّ أَنْ تَخْشَهُ ۷

اور تمہیں اندیشہ تھا لوگوں (کا) اور (حالانکہ) اللہ زیادہ حقدار ہے کہ تم ڈرو اس سے

اور تمہیں لوگوں کا اندیشہ تھا اور اللہ اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ تم اس سے ڈرو

فَلَسَّاقِطَى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرَا وَجُنْكَهَا لِكِنِّ

فَلَسَّاقِطَى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرَا وَجُنْكَهَا لِكِنِّ

پھر جب زید نے اس سے حاجت پوری کر لی (نے) اس سے حاجت (تو) ہم نے نکاح کر دیا تمہارا اس سے تاکہ

پھر جب زید نے اس سے حاجت پوری کر لی تو ہم نے آپ کا اس کے ساتھ نکاح کر دیا تاکہ

(پچھلے کا رشتہ) اور مشورہ قبول کرنے یا نہ کرنے کا حق ہو گا۔

- ① اس آیت میں حضور ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نکاح کا واقعہ بیان کیا گیا ہے۔ ② اس سے معلوم ہوا کہ یہ کہنا جائز ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم نے ہمیں یہ نعمت دی ہے۔ ③ حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ شرف حاصل ہے کہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے صرف ان کا نام صراحت کے ساتھ قرآن کریم میں مذکور ہے۔



لَا يَكُونُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ حَرْجٌ فِي أَرْوَاجٍ أَدْعِيَاءِهِمْ إِذَا

لَا يَكُونُ	عَلَى الْمُؤْمِنِينَ	حَرْجٌ	فِي أَرْوَاجٍ أَدْعِيَاءِهِمْ <sup>(۱)</sup>	إِذَا
نہ ہو	ایمان والوں پر	کوئی حرج	ان کے منہ بولے بیٹوں کی بیویوں (سے نکاح کرنے) میں	جب

مسلمانوں پر ان کے منہ بولے بیٹوں کی بیویوں (سے نکاح کرنے) میں کچھ حرج نہ رہے جب

قَضَوْا مِنْهُمْ وَطَرًا ۖ وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ مَفْعُولًا ۝۲۴ مَا كَانَ

قَضَوْا	مِنْهُمْ	وَطَرًا	وَ	كَانَ	أَمْرُ اللَّهِ	مَفْعُولًا ۝۲۴	مَا كَانَ
وہ پوری کر لیں	ان سے	حاجت	اور	ہے	اللہ کا حکم	ہونے والا	نہیں ہے

ان سے اپنی حاجت پوری کر لیں اور اللہ کا حکم پورا ہو کر رہتا ہے ۝ نبی پر

عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرْجٍ فِيمَا قَرَضَ اللَّهُ لَهُ ۖ

عَلَى النَّبِيِّ <sup>(۲)</sup>	مِنْ حَرْجٍ	فِيمَا	قَرَضَ	اللَّهُ	لَهُ
نبی پر	کوئی حرج	(اس) میں جو	مقرر کیا	اللہ (نے)	اس کے لیے

اس بات میں کوئی حرج نہیں جو اللہ نے اس کے لیے مقرر فرمائی۔

سُنَّةَ اللَّهِ فِي الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۖ وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ

سُنَّةَ اللَّهِ	فِي الَّذِينَ	خَلَوْا	مِنْ قَبْلُ	وَ	كَانَ	أَمْرُ اللَّهِ
اللہ کا دستور (رہا ہے)	ان لوگوں میں جو	گزر چکے	پہلے	اور	ہے	اللہ کا کام

اللہ کا دستور چلا آ رہا ہے ان میں جو پہلے گزر چکے، اور اللہ کا ہر کام

قَدَرًا مَّقْدُورًا ۝۲۵ الَّذِينَ يُبَلِّغُونَ رِسَالَاتِ اللَّهِ وَيَحْشُونَ

قَدَرًا مَّقْدُورًا ۝۲۵	الَّذِينَ	يُبَلِّغُونَ	رِسَالَاتِ اللَّهِ	وَ	يَحْشُونَ
مقرر کی ہوئی تقدیر	وہ لوگ جو	پہنچاتے ہیں	اللہ کے پیغامات	اور	ڈرتے ہیں اس سے

مقرر کی ہوئی تقدیر ہے ۝ وہ جو اللہ کے پیغامات پہنچاتے ہیں اور اس سے ڈرتے ہیں

حضرت انبیاء کے نکاح سے متعلق سنت الہی

انبیاء کرام علیہم السلام کی صفات

۱..... رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و سلم کے حضرت زینب زوجہ اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح فرمانے کی ایک حکمت معاشرے میں رائج اس بری رسم کا خاتمہ کرنا تھا کہ منہ بولے بیٹے کی بیوی سے نکاح کرنا حرام ہے۔ ۲..... اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے تمام امت کو یہ بتا دیا کہ اس نے پچھلے انبیاء کرام علیہم السلام کی طرح اپنے صہب صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و سلم پر بھی نکاح کے معاملے میں وسعت فرمائی اور انہیں کثیر عورتوں کے ساتھ نکاح کرنے کی اجازت عطا فرمائی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و سلم کا کثیر خواتین سے شادیاں فرمانا اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی خاص اجازت سے تھا اور آپ کا یہ



وَلَا يَخْشَوْنَ أَحَدًا إِلَّا اللَّهَ ۖ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ

وَلَا يَخْشَوْنَ	أَحَدًا	إِلَّا	اللَّهَ	وَلَا	كَفَىٰ	بِاللَّهِ
اور	خوف نہیں کرتے	کسی ایک (کا)	سوائے	اللہ (کے)	اور	کافی ہے

اور اللہ کے سوا کسی کا خوف نہیں کرتے اور اللہ کافی

حَسِيبًا ۲۹ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَكِن

حَسِيبًا ۲۹	مَا كَانَ	مُحَمَّدٌ	أَبَا أَحَدٍ	مِّن رِّجَالِكُمْ ۱۱	وَلَكِن
حساب لینے والا	نہیں ہے	محمد	کسی ایک کا (بھی) باپ	تمہارے مردوں میں سے	لیکن

حساب لینے والا ہے محمد تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن

رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ ۖ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ

رَّسُولَ اللَّهِ	وَلَا	خَاتَمُ النَّبِيِّينَ ۲	وَلَا	كَانَ	اللَّهُ	بِكُلِّ شَيْءٍ
اللہ کا رسول (ہے)	اور	تمام نبیوں میں آخری (نبی)	اور	ہے	اللہ	ہر چیز کو

اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے آخر میں تشریف لانے والے ہیں اور اللہ سب کچھ

عَلِيمًا ۳۰ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا ۳۱ وَ

عَلِيمًا ۳۰	يَا أَيُّهَا	الَّذِينَ	آمَنُوا	اذْكُرُوا	اللَّهُ	ذِكْرًا كَثِيرًا ۳۱
جاننے والا	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	یاد کرو	اللہ (کو)	بہت زیادہ یاد کرو

جاننے والا ہے اے ایمان والو! اللہ کو بہت زیادہ یاد کرو اور

سَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ۳۲ هُوَ الَّذِي يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ

سَبِّحُوهُ	بُكْرَةً	وَلَا	أَصِيلًا ۳۲	هُوَ	الَّذِي	يُصَلِّيْ
پاکی بیان کرو اس کی	صبح	اور	شام	وہی (ہے)	جو	رحمت بھیجتا ہے

صبح وشام اس کی پاکی بیان کرو وہی (اللہ) ہے جو تم پر رحمت بھیجتا ہے

مسل انبیاء کرام علیہم السلام کے دستور کے عین مطابق تھا۔

۱۔ اس آیت میں مذکور اولا کی نفی نہیں بلکہ ”وَجَال“ یعنی بڑی عمر کے مردوں میں سے کسی کے باپ ہونے کی نفی ہے۔ حضرت قاسم، طیب، طاہر اور ابراہیم رحمہم اللہ تعالیٰ عنہم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حقیقی فرزند تھے مگر وہ اس عمر کو نہ پہنچے کہ انہیں مرد جال یعنی مرد کہا جائے کیونکہ وہ بچپن میں ہی وفات پا گئے تھے۔ ۲۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا آخری نبی ہونا قطعی ہے اور یہ بات قرآن وحدیث واجماع امت سے ثابت ہے۔ لہذا جو



وَمَلِكْتَهُ لِيُخْرِجَكُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ط

و	مَلِكْتَهُ	لِيُخْرِجَكُمْ	مِنَ الظُّلُمَاتِ	إِلَى النُّورِ
اور	اس کے فرشتے (دعا کرتے ہیں)	تاکہ وہ نکالے تمہیں	اندھیروں سے	اجالے کی طرف

اور اس کے فرشتے تمہارے لئے دعا کرتے ہیں تاکہ وہ تمہیں اندھیروں سے اجالے کی طرف نکالے

وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِينَ رَحِيمًا ۳۲ تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ

و	كَانَ	بِالْمُؤْمِنِينَ	رَحِيمًا ۳۲	تَحِيَّتُهُمْ	يَوْمَ
اور	وہ ہے	ایمان والوں پر	مہربان	ان کا ملاقات کے وقت ابتدائی کلام	(جس دن)

اور وہ مسلمانوں پر مہربان ہے ۳۲ جس دن وہ اللہ سے ملاقات کریں گے

يَلْقَوْنَهُ سَلَامٌ ۳۳ وَاعَدَ لَهُمْ

يَلْقَوْنَهُ	سَلَامٌ ۳۳	وَ	اعَدَّ	لَهُمْ
وہ ملاقات کریں گے اس سے	سلام (ہوگا)	اور	اس نے تیار کر رکھا ہے	ان کے لیے

اس وقت ان کے لیے ملتے وقت کا ابتدائی کلام سلام ہوگا اور اللہ نے ان کے لیے عزت کا ثواب

أَجْرًا كَرِيمًا ۳۴ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَ

أَجْرًا كَرِيمًا ۳۴	يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ	إِنَّا	أَرْسَلْنَاكَ	شَاهِدًا ۳۴	وَ
عزت والا ثواب	اے نبی	بیشک	ہم نے بھیجا تجھے	گواہ، حاضر و ناظر	اور

تیار کر رکھا ہے ۳۴ اے نبی! بیشک ہم نے تمہیں گواہ اور

مُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ۳۵ وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِآدَتِهِ

مُبَشِّرًا	وَ	نَذِيرًا ۳۵	وَ	دَاعِيًا	إِلَى اللَّهِ	بِآدَتِهِ
خوشخبری دینے والا	اور	ڈرسانے والا	اور	بلانے والا	اللہ کی طرف	اس کے حکم سے

خوشخبری دینے والا اور ڈرسانے والا ۳۵ اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلانے والا

(پہلے ملے کاوش) حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کے بعد کسی اور کو نبوت ملنا ممکن جانے وہ ختم نبوت کا منکر، کافر اور اسلام سے خارج ہے۔

۱..... شاہد کا ایک معنی ہے حاضر و ناظر یعنی شاہدہ فرمانے والا اور ایک معنی ہے گواہ۔ اہلسنت کا یہ عقیدہ ہے کہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کی عطا سے حاضر و ناظر ہیں اور یہ عقیدہ آیات، احادیث اور بزرگان دین کے اقوال سے ثابت ہے۔ حاضر کے لغوی معنی ہیں سامنے موجود ہونا یعنی غائب نہ ہونا اور ناظر کے کنی معنی ہیں جیسے دیکھنے والا، آنکھ کا نکل، نظر وغیرہ اور عالم میں حاضر و ناظر کے شرعی معنی یہ ہیں کہ قدسی قوت والا ایک ہی جگہ رہ کر تمام عالم کو

## وَسِرَاجًا مُنِيرًا ۳۶ وَبَشِيرًا مُنِيرًا ۳۷

و	سِرَاجًا مُنِيرًا ۳۶	و	بَشِيرًا	الْمُؤْمِنِينَ	بِأَنَّ
اور	چمکادینے والا چراغ، سورج (بنا کر بھیجا)	اور	خوشخبری دو	ایمان والوں (کو)	کہ

اور چمکادینے والا آفتاب بنا کر بھیجا اور ایمان والوں کو خوشخبری دیدو کہ

## لَهُمْ مِنَ اللَّهِ فَضْلًا كَبِيرًا ۳۸ وَلَا تَطِغِ الْكُفْرَيْنِ ۳۹

لَهُمْ	مِنَ اللَّهِ	فَضْلًا كَبِيرًا ۳۸	و	لَا تَطِغِ	الْكُفْرَيْنِ	و
ان کے لیے	اللہ کی طرف سے	بڑا فضل (ہے)	اور	تم بات نہ مانو	کافروں	اور

ان کے لیے اللہ کا بڑا فضل ہے اور کافروں اور

## الْمُنْفِقِينَ وَدَعَا أَذْهَبَهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ۴۰

الْمُنْفِقِينَ	و	دَعَا	أَذْهَبَهُمْ	و	تَوَكَّلْ	عَلَى اللَّهِ ۴۰	و
منافقوں (کی)	اور	چھوڑ دو (دور کر دو)	ان کی ایذا (پر)	اور	بھروسہ رکھو	اللہ پر	اور

منافقوں کی بات نہ مانو اور ان کی ایذا پر دور گزر کر دو اور اللہ پر بھروسہ رکھو اور

## كُفِيَ بِاللَّهِ وَكِيلًا ۴۱ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَكَحْتُمُ

كُفِيَ	بِاللَّهِ	وَكِيلًا ۴۱	يَا أَيُّهَا	الَّذِينَ	آمَنُوا	إِذَا	نَكَحْتُمُ
کافی ہے	اللہ	کام بنانے والا	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	جب	تم نکاح کرو

اللہ کافی کام بنانے والا ہے اور ایمان والو! جب تم مسلمان عورتوں سے

## الْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ طَلَقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمْسُوهُنَّ فَمَا

الْمُؤْمِنَاتِ	ثُمَّ	طَلَقْتُمُوهُنَّ	مِنْ قَبْلِ	أَنْ	تَمْسُوهُنَّ	فَمَا
ایمان والیوں (سے)	پھر	تم طلاق دیدو انہیں	(اس سے پہلے)	کہ	تم چھوؤ انہیں	تو نہیں

نکاح کرو پھر انہیں بغیر ہاتھ لگائے طلاق دیدو تو ان پر

(پچھلے کلمے کا جواب) اپنے ہاتھ کی ہتھیلی کی طرح دیکھے اور دور و قریب کی آوازیں سنے یا ایک آن میں تمام عالم کی سیر کرے اور سینکڑوں میل دور حاجت مندوں کی حاجت روائی کرے۔ یہ رفتار نور اور وحانی ہو یا جسم مثالی کے ساتھ ہو یا جسم سے جو قبر میں مدفن ہے یا کسی جگہ موجود ہے۔

۱..... اللہ تعالیٰ پر توکل کرنا عظیم کام ہے لہذا بندے کو چاہئے کہ وہ اسباب اختیار کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ پر توکل کرے اور اسی پر بھروسہ رکھے۔



لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عَدَّةٍ تَعْتَدُونََهَا فَمَتَّعُوهُنَّ وَسِرَّ حُوهُنَّ

لَكُمْ	عَلَيْهِنَّ	مِنْ عَدَّةٍ (۱)	تَعْتَدُونََهَا	فَمَتَّعُوهُنَّ (۲)	و	سِرَّ حُوهُنَّ
تمہاری وجہ سے	ان پر	کوئی عدت	جسے تم شمار کرو	تو فائدہ پہنچاؤ انہیں	اور	چھپوڑ دو انہیں

تمہاری وجہ سے کوئی عدت نہیں جسے تم شمار کرو تو انہیں فائدہ پہنچاؤ اور انہیں اچھے طریقے سے

سَرَّاحًا جَبِيلًا (۳) يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَحْلَلْنَا لَكَ أَزْوَاجَكَ

سَرَّاحًا جَبِيلًا (۳)	يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ	إِنَّا	أَحْلَلْنَا	لَكَ	أَزْوَاجَكَ
اچھی طرح چھوڑنا	اے نبی	بیشک	ہم نے حلال کیں	تمہارے لیے	تمہاری بیویاں

چھوڑو ○ اے نبی! ہم نے تمہارے لیے تمہاری وہ بیویاں حلال فرمائیں

الَّتِي اتَّيْتِ أَجُورَهُنَّ وَ مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ وَمَا

الَّتِي	اتَّيْتِ	أَجُورَهُنَّ	و	مَا	مَلَكَتْ	يَمِينُكَ	وَمَا
جنہیں	تم دو	ان کے مہر	اور	جن کا	مالک ہوا	تمہارا دایاں ہاتھ	(ان میں) سے جو

جنہیں تم مہر دو اور تمہاری ملکہ کہ کنیزیں جو

أَفَاءَ اللَّهِ عَلَيْكَ وَبَنَاتِ عَمَّتِكَ

أَفَاءَ	اللَّهُ	عَلَيْكَ	و	بَنَاتِ	عَمَّتِكَ
غنیمت میں دیں	اللہ (نے)	تجھے	اور	تمہارے چچا کی بیٹیاں	اور تمہاری چھوچھیوں کی بیٹیاں

اللہ نے تمہیں مال غنیمت میں دیں اور تمہارے چچا کی بیٹیاں اور تمہاری چھوچھیوں کی بیٹیاں

وَبَنَاتِ خَالِكَ وَبَنَاتِ خَلَّتِكَ الَّتِي هَاجَرْنَ مَعَكَ

و	بَنَاتِ خَالِكَ	و	بَنَاتِ خَلَّتِكَ	الَّتِي	هَاجَرْنَ	مَعَكَ
اور	تمہارے ماموں کی بیٹیاں	اور	تمہاری خالائوں کی بیٹیاں	جنہوں نے	ہجرت کی	تمہارے ساتھ

اور تمہارے ماموں کی بیٹیاں اور تمہاری خالائوں کی بیٹیاں جنہوں نے تمہارے ساتھ ہجرت کی

- ۱۔ اگر عورت کو ازدواجی تعلق قائم کرنے سے پہلے طلاق دی تو اس پر عدت واجب نہیں، البتہ خلوت صحیحہ قربت کے حکم میں ہے، لہذا اگر خلوت صحیحہ کے بعد طلاق واقع ہوئی تو عدت واجب ہوگی اگرچہ ازدواجی تعلق قائم نہ ہوا ہو۔ ۲۔ فائدہ پہنچانے سے مراد یہ ہے کہ اگر عورت کا مہر مقرر ہو چکا تھا تو خلوت سے پہلے طلاق دینے سے شوہر پر نصف مہر واجب ہو گا اور اگر مہر مقرر نہیں ہوا تھا تو ایک جوڑا دینا واجب ہے جس میں تین تین کپڑے ہوتے ہیں۔ ۳۔ ابھی طرح چھوڑنا یہ ہے کہ ان کے حقوق ادا کر دیئے جائیں اور ان کو کوئی ضرر نہ دیا جائے اور انہیں روکا نہ جائے کیونکہ ان پر عدت نہیں ہے۔



وَأَمْرًا مُؤَمَّنَةً إِنْ وَهَبْتَ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ إِنْ أَرَادَ

و	امراً مؤمنہ	اِنْ	وہبت	نفسہا	النَّبِيِّ	اِنْ	آزاد
اور	ایمان والی عورت	اگر	وہ بہہ کر دے	اپنی جان	نبی کے لئے	اگر	ارادہ کرے

اور ایمان والی عورت (تمہارے لئے حلال کی) اگر وہ اپنی جان نبی کی مذکر کرے، اگر نبی

النَّبِيُّ أَنْ يَسْتَنْكِحَهَا خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ ۖ

النَّبِيُّ	أَنْ	يَسْتَنْكِحَهَا	خَالِصَةً (۱)	لَّكَ	مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ
نبی	کہ	نکاح کر لے اسے	(یہ) خاص	تمہارے لیے (ہے)	(دیگر) ایمان والوں کے سوا

اسے نکاح میں لانا چاہے۔ یہ خاص تمہارے لیے ہے، دیگر مسلمانوں کیلئے نہیں۔

قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِي أَزْوَاجِهِمْ وَمَا

قَدْ	عَلِمْنَا	مَا	فَرَضْنَا	عَلَيْهِمْ	فِي أَزْوَاجِهِمْ	وَمَا
بیشک	ہمیں معلوم ہے	جو	ہم نے مقرر کیا	(ان) (مسلمانوں) پر	ان کی بیویوں میں	اور جن کے

ہمیں معلوم ہے جو ہم نے مسلمانوں پر ان کی بیویوں اور ان کی

مَلَكَتْ أَيْبَانَهُمْ لِكَيْلَا يَكُونُ عَلَيْكَ حَرْجٌ ۖ وَكَانَ

مَلَكَتْ	أَيْبَانَهُمْ	لِكَيْلَا يَكُونُ	عَلَيْكَ	حَرْجٌ	وَ	كَانَ
مالک ہوئے	ان کے دامن ہاتھ	(تمہاری یہ خصوصیت اس لئے) تاکہ نہ ہو	تجھ پر	کوئی تنگی	اور	ہے

مملوکہ کنیزوں میں مقرر کیا ہے۔ (یہ خصوصیت اس لئے) تاکہ تم پر کوئی تنگی نہ ہو اور

اللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝ تَرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَ

اللَّهُ	غَفُورٌ	رَّحِيمٌ ۝	تَرْجِي (۲)	مَنْ	تَشَاءُ	مِنْهُنَّ	وَ
اللہ	بخشنے والا	مہربان	تم پیچھے ہٹاؤ	جسے	تم چاہو	(بیویوں) میں سے	اور

اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○ ان میں سے جسے چاہو پیچھے ہٹاؤ اور

۱..... یعنی مہر کے بغیر نکاح کرنا خاص آپ کے لئے جائز ہے امت کے لئے نہیں۔ امت پر بہر حال مہر واجب ہے خواہ وہ مہر معین نہ کریں یا جان بوجھ کر مہر کی نفی کر دیں۔

۲..... اس سے پہلی آیت میں ان عورتوں کا بیان ہوا جن سے نکاح کرنا اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے حلال فرمایا اور اس آیت میں ازواج مطہرات زوجہ اللہ تعالیٰ عنہن کے ساتھ سلوک کے حوالے سے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دینے گئے خصوصی اختیاریان کے جاریہ ہیں۔



تُعَوِّى إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ ۖ وَمِنْ ابْتِغَيْتَ مَنِ

تُعَوِّى	إِلَيْكَ	مَنْ	تَشَاءُ <sup>(۱)</sup>	وَ	مِنْ	ابْتِغَيْتَ	مَنِ
جگہ دو	اپنی طرف	جسے	تم چاہو	اور	جسے	تم چاہو	(قریب کرلو) (ان میں) سے جسے

ان میں سے جسے چاہو اپنے پاس جگہ دو اور جنہیں تم نے علیحدہ کر دیا تھا ان میں سے جسے

عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ ۖ ذَلِكَ أَدْنَىٰ أَنْ

عَزَلْتَ	فَلَا	جُنَاحَ	عَلَيْكَ	ذَلِكَ	أَدْنَىٰ	أَنْ
تم نے علیحدہ کر دیا	تو نہیں	کوئی گناہ	تجھ پر	یہ	زیادہ قریب (ہے)	(اس سے) کہ

تمہارا جی چاہے (اپنے قریب کرلو) تو اس میں بھی تم پر کچھ گناہ نہیں۔ یہ اس بات کے زیادہ نزدیک ہے کہ

تَقَرَّرَ أَعْيُنُهُنَّ وَلَا يَحْزَنَ وَيَرْضَيْنَ بِمَا آتَيْنَهُنَّ

تَقَرَّرَ	أَعْيُنُهُنَّ	وَلَا	يَحْزَنَ	وَيَرْضَيْنَ	بِمَا	آتَيْنَهُنَّ
ٹھنڈی ہوں	ان کی آنکھیں	اور	وہ غم نہ کریں	اور	راضی رہیں	(اس) پر جو تم دو انہیں

ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور وہ غم نہ کریں اور تم انہیں جو کچھ عطا فرماؤ اس پر وہ سب کی سب

كُلَّهِنَّ ۖ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا فِي قُلُوبِكُمْ ۖ وَكَانَ اللَّهُ

كُلَّهِنَّ	وَلَا	اللَّهُ	يَعْلَمُ	مَا	فِي قُلُوبِكُمْ	وَلَا	كَانَ	اللَّهُ
وہ سب (تمام کی تمام)	اور	اللہ	جانتا ہے	جو	تمہارے دلوں میں (ہے)	اور	ہے	اللہ

راضی رہیں اور (اے لوگو!) اللہ جانتا ہے جو تم سب کے دلوں میں ہے اور اللہ

عَلِيمًا حَكِيمًا ۝ لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدُ وَلَا أَنْ

عَلِيمًا	حَكِيمًا ۝	لَا يَحِلُّ	لَكَ	النِّسَاءُ	مِنْ بَعْدُ	وَلَا	أَنْ
علم والا	علم والا	حلال نہیں	تمہارے لئے	(مزید) عورتیں	(ان کے) بعد	اور	نہ

علم والا، علم والا ہے ۝ ان کے بعد (مزید) عورتیں تمہارے لئے حلال نہیں اور نہ یہ کہ

۱..... ازواج مطہرات ۷۱: اللہ تعالیٰ جنہیں میں عدل کرنے یا نہ کرنے سے متعلق خصوصی اختیار ملے کے باوجود حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مبارک عمل یہ تھا کہ آپ تمام ازواج مطہرات ۷۱: اللہ تعالیٰ جنہیں کے ساتھ عدل فرماتے اور ان کی باریاں برابر رکھتے تھے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس عمل مبارک میں بعد والے لوگوں کے لئے بڑی نصیحت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اختیار ملنے کے باوجود اپنی ازواج مطہرات ۷۱: اللہ تعالیٰ جنہیں میں عدل فرمایا تو جن لوگوں کو یہ اختیار حاصل نہیں بلکہ ان پر عدل کرنا ہی لازم ہے تو انہیں کس درجہ عدل کرنے کی ضرورت ہے۔

نکاح سے متعلق حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی باتیں



تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ أَرْوَاحٍ وَلَوْ أَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ إِلَّا

تَبَدَّلَ	بِهِنَّ	مِنْ أَرْوَاحٍ	وَلَوْ	أَعْجَبَكَ	حُسْنُهُنَّ	إِلَّا
تم بدل لو	ان کے بدلے	(دوسری) بیویاں	اگرچہ	پسند آئے تمہیں	ان کا حسن	سوائے

ان کی جگہ اور بیویاں بدل لو اگرچہ تمہیں ان کا حسن پسند آئے مگر

مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ ۖ وَكَانَ اللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ رَاقِبًا ۝۵۲

مَا	مَلَكَتْ	يَمِينُكَ	وَ	كَانَ	اللَّهُ	عَلَى كُلِّ شَيْءٍ رَاقِبًا ۝۵۲
(ان کے) جن کا	مالک ہوا	تمہارا دایاں ہاتھ	اور	ہے	اللہ	ہر چیز پر نگہبان

تمہاری کینیزیں جو تمہاری ملکیت میں ہوں اور اللہ ہر چیز پر نگہبان ہے ۵

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ

يَا أَيُّهَا	الَّذِينَ آمَنُوا	لَا تَدْخُلُوا	بُيُوتَ النَّبِيِّ ۝۱	إِلَّا أَنْ	أَنْ
اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	تم داخل نہ ہو	نبی کے گھروں (میں)	مگر یہ کہ

اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں نہ حاضر ہو جب تک

يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرٍ نَظَرٍ إِنَّهُ ۖ

يُؤْذَنَ	لَكُمْ	إِلَى طَعَامٍ	غَيْرٍ نَظَرٍ	إِنَّهُ ۖ	وَ
اجازت دی جائے	تمہیں	کھانے (وغیرہ) کی طرف	نہ (یوں کہ) تم انتظار کرتے رہو	اس کے پکنے (کا)	اور

اجازت نہ ہو جیسے کھانے کیلئے بلایا جائے۔ یوں نہیں کہ خود ہی اس کے پکنے کا انتظار کرتے رہو۔

لَكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا

لَكِنْ	إِذَا	دُعِيتُمْ	فَادْخُلُوا	فَإِذَا	طَعِمْتُمْ	فَانْتَشِرُوا
لیکن	جب	تمہیں بلایا جائے	تو داخل ہو جاؤ	پھر جب	کھانا کھا لو	تو اٹھ کر چلے جاؤ

ہاں جب تمہیں بلایا جائے تو داخل ہو جاؤ پھر جب کھانا کھا لو تو چلے جاؤ

۱۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضری کے آداب خود بیان فرمائے، اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جو مقام حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حاصل ہے وہ مخلوق میں سے کسی اور کو حاصل نہیں۔ ۲۔ اجازت ملنے پر گھر میں جانے کے حکم سے معلوم ہوا کہ عورتوں پر پردہ لازم ہے اور غیر مردوں کو کسی گھر میں اجازت کے بغیر داخل ہونا جائز نہیں۔ یاد رہے کہ یہ آیت اگرچہ خاص حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات و عین اللہ تعالیٰ عنہن کے حق میں نازل ہوئی ہے لیکن اس کا حکم تمام مسلمان عورتوں کے لئے عام ہے۔







اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے

مِنْ بَعْدِهِ أَبَدًا ۱۱ إِنَّ ذَلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمًا ۱۲

مِنْ بَعْدِهِ	أَبَدًا	إِنَّ	ذَلِكُمْ	كَانَ	عِنْدَ اللَّهِ	عَظِيمًا	۱۲	إِنَّ
اس کے بعد	کبھی	بیشک	یہ (بات)	ہے	اللہ کے نزدیک	بہت بڑی		اگر

نکاح کرو۔ بیشک یہ اللہ کے نزدیک بڑی سخت بات ہے ○ اگر

تُبْدُوا شَيْئًا أَوْ تُخْفُوهُ فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ۱۳

تُبْدُوا	شَيْئًا	أَوْ	تُخْفُوهُ	فَإِنَّ	اللَّهَ	كَانَ	بِكُلِّ شَيْءٍ	عَلِيمًا	۱۳
تم ظاہر کرو	کوئی چیز	یا	چھپاؤ	تو بیشک	اللہ	ہے	ہر چیز کو	جانتے والا	

تم کوئی بات ظاہر کرو یا چھپاؤ تو بیشک اللہ سب کچھ جانتا ہے ○

لَا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِي آبَائِهِنَّ وَلَا أَبْنَائِهِنَّ

لَا	جُنَاحَ	عَلَيْهِنَّ	فِي آبَائِهِنَّ	وَلَا	أَبْنَائِهِنَّ
نہیں	کوئی حرج	ان (عورتوں) پر	ان کے باپوں (سے) پردہ نہ کرنے میں	اور	ان کے بیٹوں

عورتوں پر ان کے باپوں اور بیٹوں

وَلَا إِخْوَانِهِنَّ وَلَا أَبْنَاءَ إِخْوَانِهِنَّ وَلَا أَبْنَاءَ أَخَوَاتِهِنَّ

وَلَا	إِخْوَانِهِنَّ	وَلَا	أَبْنَاءَ إِخْوَانِهِنَّ	وَلَا	أَبْنَاءَ أَخَوَاتِهِنَّ
اور	ان کے بھائیوں	اور	ان کے بھائیوں کے بیٹوں	اور	ان کی بہنوں کے بیٹوں

اور بھائیوں اور بھتیجیوں اور بھانجوں

وَلَا نِسَاءَ إِيَّاهُمْ وَلَا مَمْلُوكَاتٍ أَيْبَانَهُنَّ ۱۴

وَلَا	نِسَاءَ إِيَّاهُمْ	وَلَا	مَمْلُوكَاتٍ	أَيْبَانَهُنَّ	۱۴
اور	ان کی (ہم مذہب) عورتوں	اور	نہ	مالک ہوئے	ان کے دائیں ہاتھ

اور اپنے دین کی عورتوں اور اپنی کنیزوں کے بارے میں (پردہ نہ کرنے میں) کوئی مضائقہ نہیں

(بچے کے کاغذ) خیالات پیدا ہونے کا امکان زیادہ ہے۔

۱۔ جب پردہ کرنے کا حکم نازل ہوا تو عورتوں کے باپ، بیٹوں اور قریب کے رشتہ داروں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: یا رسول اللہ! اُصَلِّ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا ہم اپنی ماؤں اور بیٹیوں کے ساتھ پردے کے باہر سے گفتگو کریں؟ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی جس میں ان لوگوں کا بیان کر دیا گیا جن سے پردہ نہیں ہے۔ نوٹ: یہاں آیت میں بیچا اور ماؤں کا صراحت کے ساتھ ذکر نہیں کیا گیا کیونکہ وہ والدین کے حکم میں ہیں۔



وَاتَّقِينَ اللَّهَ ۖ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ

وَاتَّقِينَ	اللَّهُ	إِنَّ	اللَّهُ	كَانَ	عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ
اور	تم ڈرتی رہو	(ہے)	بیشک	اللہ	ہر چیز پر

اور اللہ سے ڈرتی رہو۔ بیشک اللہ ہر چیز پر

شَهِيدًا ۝۵۹ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ يَا أَيُّهَا

شَهِيدًا ۝۵۹	إِنَّ	اللَّهُ (۱)	وَمَلَائِكَتَهُ	يُصَلُّونَ	عَلَى النَّبِيِّ	يَا أَيُّهَا
گمبھان	بیشک	اللہ	اور	اس کے فرشتے	درد بھیجتے ہیں	نبی پر اے

گمبھان ہے ۝ بیشک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درد بھیجتے ہیں۔ اے

الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ۝۶۰ إِنَّ

الَّذِينَ	آمَنُوا	صَلُّوا	عَلَيْهِ	وَسَلِّمُوا	تَسْلِيمًا ۝۶۰	إِنَّ
وہ لوگ جو	ایمان لائے	درد بھیجو	اس (نبی) پر	اور	سلام بھیجو	خوب سلام بیشک

ایمان والو! ان پر درد اور خوب سلام بھیجو ۝ بیشک

الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ

الَّذِينَ	يُؤْذُونَ (۲)	اللَّهُ	وَرَسُولَهُ	لَعَنَهُمُ	اللَّهُ
وہ لوگ جو	ایذا دیتے ہیں	اللہ	اور	اس کے رسول (کو)	لعنت فرمادی ان پر

جو اللہ اور اس کے رسول کو ایذا دیتے ہیں ان پر دنیا اور آخرت میں

فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا ۝۶۱ وَ

فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ	وَأَعَدَّ	لَهُمْ	عَذَابًا مُّهِينًا ۝۶۱	وَ
دنیا اور آخرت میں	تیار کر رکھا ہے	ان کے لیے	رسوا کر دینے والا عذاب	اور

اللہ نے لعنت فرمادی ہے اور اللہ نے ان کے لیے رسوا کر دینے والا عذاب تیار کر رکھا ہے ۝ اور

۱۔ یہ آیت مبارکہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صریح نعت ہے، جس میں بتایا گیا کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر رحمت نازل فرماتا ہے اور فرشتے بھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حق میں دعاے رحمت کرتے ہیں اور اسے مسلمانوں تک ہی ان پر درد و سلام بھیجو یعنی رحمت و سلامتی کی دعائیں کرو۔ ۲۔ اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے کہ کوئی اسے ایذا دے سکے یا اسے کما سے ایذا پہنچے، اس لئے یہاں اللہ تعالیٰ کو ایذا دینے سے مراد اس کے حکم کی مخالفت کرنا اور تمنا ہوں کار نکال کر تمنا ہے یا یہاں اللہ تعالیٰ کا ذکر صرف تعظیم کے طور پر ہے جبکہ حقیقت میں اللہ تعالیٰ اور اس کے

اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کا حضور رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درد و سلام کا حکم

حضور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایذا دینے والوں کا انجام

مسلمانوں کو ناپاک ایذا اور ناپاک کرنا ہے

## الَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بَغِيرٍ

الَّذِينَ	يُؤْذُونَ <sup>(۱)</sup>	وَالْمُؤْمِنِينَ	وَالْمُؤْمِنَاتِ	بَغِيرٍ
وہ لوگ جو	ایذا دیتے ہیں	ایمان والوں	ایمان والیوں (کو)	(اس کے) بغیر

جو ایمان والے مردوں اور عورتوں کو بغیر کچھ کئے

## مَا اكْتَسَبُوا فَقَدِ احْتَمَلُوا بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُبِينًا ۝۵۸

مَا اكْتَسَبُوا	فَقَدِ	احْتَمَلُوا	بُهْتَانًا	وَ	إِثْمًا مُبِينًا ۝۵۸	يَا أَيُّهَا
کہ انہوں نے (کچھ غلط کام) کیا	تو بیشک	انہوں نے اٹھایا	بہتان	اور	کھلا گناہ	اے

ساتھ ہیں تو انہوں نے بہتان اور کھلے گناہ کا بوجھ اٹھالیا ہے ۵۸

## النَّبِيُّ قُلْ لِّأَزْوَاجِكُمْ وَبَنَاتِكُمْ وَالْمُؤْمِنِينَ

النَّبِيُّ	قُلْ	لِّأَزْوَاجِكُمْ	وَ	بَنَاتِكُمْ	وَ	الْمُؤْمِنِينَ
نبی	تم کہہ دو	اپنی بیویوں سے	اور	اپنی بیٹیوں	اور	ایمان والوں کی عورتوں (سے)

نبی! اپنی بیویوں اور اپنی صاحبزادیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے فرما دو

## يُذْنِبْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَائِبِهِنَّ ۚ ذَٰلِكَ أَذْنٰى ۚ

يُذْنِبْنَ	عَلَيْهِنَّ	مِنْ جَلَائِبِهِنَّ	ذَٰلِكَ	أَذْنٰى	ۚ	أَنْ
وہ ڈال کر رکھیں	اپنے اوپر	اپنی چادروں سے (کچھ حصہ)	یہ	زیادہ قریب (ہے)		(اس سے) کہ

کہ اپنی چادروں کا ایک حصہ اپنے اوپر ڈالے رکھیں، یہ اس سے زیادہ نزدیک ہے کہ

## يُعْرِضْنَ فَلَا يُؤْذِينَ ۚ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ۝۵۹

يُعْرِضْنَ	فَلَا يُؤْذِينَ	وَ	كَانَ	اللَّهُ	غَفُورًا	رَّحِيمًا ۝۵۹
وہ پہچانی جائیں	تو انہیں ستایا نہ جائے	اور	ہے	اللہ	بخشنے والا	مہربان

وہ پہچانی جائیں تو انہیں ستایا نہ جائے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۵۹

(کچھ غلط کام سے) رسول کو ایذا دینے سے مراد خاص رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایذا دینا ہے۔

۱..... علامہ اسماعیل حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: یہاں ایمان والوں کو اذیت دینے کا ذکر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اذیت دینے کے ساتھ ہوا جیسا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اذیت دینے کا ذکر اللہ تعالیٰ کو اذیت دینے کے ساتھ ہوا اس سے معلوم ہوا کہ ایمان والوں کو اذیت دینا گویا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اذیت دینا ہے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اذیت دینا گویا کہ اللہ تعالیٰ کو اذیت دینا ہے تو جس طرح اللہ تعالیٰ



منافقوں کو اپنا دوست سے باز نہ آنے پر سخت تنبیہ

لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ

لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ

ضرور اگر باز نہیں آئے منافقین اور وہ لوگ جن کے دلوں میں

منافق اور وہ کہ جن کے دلوں میں مرض ہے اور وہ لوگ

مَرَضٌ وَالْمُرْجِفُونَ فِي الْمَدِينَةِ لَنُغْرِيَنَّكَ

مَرَضٌ وَالْمُرْجِفُونَ فِي الْمَدِينَةِ لَنُغْرِيَنَّكَ

بیماری (ہے) اور جھوٹی خبریں پھیلانے والے مدینہ میں (تو) ہم ضرور آسائیں گے تجھے

جو مدینے میں جھوٹی خبریں پھیلانے والے ہیں اگر باز نہ آئے تو ضرور ہم تمہیں ان کے خلاف

بِهِمْ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُونَكَ فِيهَا إِلَّا قَلِيلًا ۝۶۰

بِهِمْ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُونَكَ فِيهَا إِلَّا قَلِيلًا ۝۶۰

ان پر پھر وہ پاس نہ رہیں گے تمہارے اس (شہر) میں مگر تھوڑے (دن)

آسائیں گے پھر وہ مدینہ میں تمہارے پاس نہ رہیں گے مگر تھوڑے دن ○

مَلْعُونَيْنِ ۚ أَيَبَسَتْ قُلُوبُهُمَا أَمْ أَخَذَا

مَلْعُونَيْنِ ۚ أَيَبَسَتْ قُلُوبُهُمَا أَمْ أَخَذَا

(وہ) اللہ کی رحمت سے دور کئے ہوئے لوگ (ہیں) جہاں کہیں وہ پائے جائیں انہیں پکڑ لیا جائے اور

اللہ کی رحمت سے دور کئے ہوئے لوگ ہیں، جہاں کہیں پائے جائیں انہیں پکڑ لیا جائے اور

قُتِلُوا اتَّقُوا اللَّهَ فِي الَّذِينَ خَلَوْا

قُتِلُوا اتَّقُوا اللَّهَ فِي الَّذِينَ خَلَوْا

قتل کر دیا جائے قتل کرنا خوف قتل کرنا اللہ کا طریقہ ان لوگوں کے بارے میں جو گزر گئے

گن گن کر انہیں قتل کر دیا جائے ○ اللہ کا دستور چلا آتا ہے ان لوگوں میں جو پہلے

معلقہ ۱۲

کفار و منافقین سے متعلق دستورات الہی

(پچھلے صفحہ کا حوالہ) اور اس کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اذیت دینے والا دنیا اور آخرت میں لعنت کا مستحق ہے اسی طرح ایمان والوں کو اذیت دینے والی بھی دونوں جہاں میں لعنت و سوزا کی کاغذ دار ہے۔ (روح البیان، الاحزاب، تحت الآیۃ: ۵۸، ۵۹، ۶۰)

۱..... غلط خبریں پھیلا کر مسلمانوں کی حوصلہ شکنی کرنے والے دل کے منافقوں کی حالت کو آج کے دور میں آسانی سے سمجھا ہو تو چند دن اخبار پڑھ کر دیکھ لیں کہ مغرب کے غلام کھاری، مسلمانوں کو اپنے مغربی آقاؤں سے ڈرانے کیلئے ان کی طاقت، ترقی، تہذیب کو کیسے بڑھا چکا اور مسلمانوں کی طاقت، تہذیب

مِنْ قَبْلُ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللَّهِ تَبْدِيلًا ۚ ۲۲ يَسْأَلُكَ

مِنْ قَبْلُ ۚ	و	لَنْ تَجِدَ	لِسُنَّةِ اللَّهِ	تَبْدِيلًا ۚ	يَسْأَلُكَ
پہلے	اور	تم ہرگز نہیں پاؤ گے	اللہ کے دستور میں	کوئی تبدیلی	سوال کرتے ہیں تم سے

گزر گئے اور تم اللہ کے دستور کیلئے ہرگز کوئی تبدیلی نہ پاؤ گے ○ لوگ تم سے

النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ ۚ قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللَّهِ ۚ وَمَا

النَّاسُ	عَنِ السَّاعَةِ	قُلْ	إِنَّمَا	عِلْمُهَا	عِنْدَ اللَّهِ ۚ	و	مَا
لوگ	قیامت کے متعلق	تم کہو	صرف	اس کا علم	اللہ کے پاس (ہے)	اور	کیا

قیامت کے متعلق سوال کرتے ہیں، تم فرماؤ: اس کا علم تو اللہ ہی کے پاس ہے اور تم

يُذَرِّبُكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُونُ قَرِيبًا ۚ ۲۳ إِنَّ اللَّهَ لَعَنَ

يُذَرِّبُكَ	لَعَلَّ	السَّاعَةَ	تَكُونُ	قَرِيبًا ۚ	إِنَّ	اللَّهَ	لَعَنَ
جانو تم	شاید	قیامت	ہو	قریب	بیشک	اللہ (نے)	لعت فرمائی

کیا جانو شاید قیامت قریب ہی ہو ○ بیشک اللہ نے کافروں پر

الْكُفْرَيْنِ ۚ وَاعْدَّ لَهُمْ سَعِيرًا ۚ ۲۴ خُلِدِ يَوْمَ

الْكُفْرَيْنِ ۚ	و	اعْدَّ	لَهُمْ	سَعِيرًا ۚ	خُلِدِ يَوْمَ
کافروں (پر)	اور	اس نے تیار کر رکھی ہے	ان کے لیے	بھڑکتی آگ	ہمیشہ رہنے والے

لعت فرمائی اور ان کے لیے بھڑکتی آگ تیار کر رکھی ہے ○ اس میں

فِيهَا أَبَدًا ۚ لَا يَجِدُونَ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ۚ ۲۵ يَوْمَ

فِيهَا	أَبَدًا ۚ	لَا يَجِدُونَ	وَلِيًّا	و	لَا	نَصِيرًا ۚ	يَوْمَ
اس میں	بمیشہ	وہ نہیں پائیں گے	کوئی حمایتی	اور	نہ	کوئی مددگار	(جس) دن

بمیشہ رہیں گے (اس میں) نہ کوئی حمایتی پائیں گے اور نہ مددگار ○ جس دن

(بچنے کا شرف) اور ماضی و حال کو کس طرح تاریک بنا کر پیش کرتے ہیں۔

۱..... علامہ احمد صاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرمانے کا حکم اس وقت دیا گیا جب ان سے قیامت کے بارے میں سوال ہوا تھا اور نہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب دنیا سے انصراف لے گئے اس وقت تک اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام نبیوں کا علم عطا فرما دیا تھا اور ان میں سے ایک قیامت کا علم ہے لیکن انہیں یہ علم چھپانے کا حکم دیا گیا تھا (اس لئے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امت کو قیامت کا معین وقت



تُقَلَّبُ وَجُوهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُولُونَ يَلَيْتَنَّا أَطَعْنَا

تُقَلَّبُ	وَجُوهُهُمْ <sup>(۱)</sup>	فِي النَّارِ	يَقُولُونَ	يَلَيْتَنَّا	أَطَعْنَا
بار بار الٹے جاکیں گے	ان کے چہرے	آگ میں	وہ کہیں گے	اے کاش	ہم نے حکم مانا ہوتا

ان کے چہرے آگ میں بار بار الٹے جائیں گے تو کہتے ہوں گے: ہائے! اے کاش! ہم نے

اللَّهُ وَآطَعْنَا الرَّسُولَ ۖ وَقَالُوا رَبَّنَا

اللَّهُ	وَ	آطَعْنَا	الرَّسُولَ ۖ	وَقَالُوا	رَبَّنَا
اللہ (کا)	اور	ہم نے حکم مانا ہوتا	رسول (کا)	اور	اے ہمارے رب

اللہ کا حکم مانا ہوتا اور رسول کا حکم مانا ہوتا اور کہیں گے: اے ہمارے رب!

إِنَّا أَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَاءَنَا فَأَضَلُّنَا

إِنَّا	أَطَعْنَا	سَادَتَنَا	وَ	كُبَرَاءَنَا	فَأَضَلُّنَا
بیشک	ہم نے بات مانی	اپنے سرداروں	اور	اپنے بڑوں (کی)	تو انہوں نے بھٹکا دیا ہمیں

ہم اپنے سرداروں اور اپنے بڑوں کے کہنے پر چلے تو انہوں نے ہمیں راہ سے

السَّبِيلَ ۖ رَبَّنَا آتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنَهُمُ

السَّبِيلَ ۖ	رَبَّنَا	آتِهِمْ	ضِعْفَيْنِ	مِنَ الْعَذَابِ	وَالْعَنَهُمُ
راستے (سے)	اے ہمارے رب	دے انہیں	دو گنا	عذاب	اور لعنت کر ان پر

بھٹکا دیا اور اے ہمارے رب! انہیں دو گنا عذاب دے اور ان پر

لَعْنًا كَبِيرًا ۚ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَكُونُوا كَالَّذِينَ

لَعْنًا كَبِيرًا ۚ	يَا أَيُّهَا	الَّذِينَ	آمَنُوا	لَا تَتَكُونُوا <sup>(۲)</sup>	كَالَّذِينَ
بڑی لعنت	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	تم نہ ہونا	ان لوگوں جیسے جنہوں نے

بڑی لعنت کر اور اے ایمان والو! ان لوگوں جیسے نہ ہونا جنہوں نے

(۱) چھٹے سے کارشہ (نہیں بتایا) (صادی، الاحزاب، تحت الآية: ۵۳/ ۱۶۵۸)

۱۔ جہنم میں کافروں کے پورے جسم پر عذاب ہو گا اور یہاں آیت میں چہرے کو خاص کرنے کی وجہ یہ ہے کہ چہرہ انسان کے جسم کا سب سے مکرم اور معظم عضو ہوتا ہے اور جب ان کا چہرہ آگ میں بار بار الٹ رہا ہو گا تو یہ ان کے لئے بہت زیادہ ذلت اور رسوائی کا باعث ہو گا۔ ۲۔ سورت کی ابتدا سے لے کر یہاں تک منافقین کی انواع و اقسام کی ایذاؤں کا ذکر تھا اور اب یہاں سے نئی اسرا اہل کے طرز عمل کی طرف اشارہ کر کے مسلمانوں کو اس سے بچنے کی تنبیہ کی جا رہی ہے۔

پیر کا کافروں کی طرف سے ایسا کر ان کا خدا اور بارگاہ الہی میں در خواست

مسلمانوں کو بھی اسرارِ الہی کے طرز عمل سے بچنے کی نصیحت

# اِذْ وَاٰمُوْسٰى فَبَرَّ اَهْلًا ۙ اللّٰهُ مَسَّاقِلُوْا ۙ وَ

اِذْ وَاٰ	(۱)	مُوْسٰى	فَبَرَّ اَهْلًا	اللّٰهُ	مِمَّا	قَالُوْا	وَ
ستایا		موسیٰ (کو)	تو بری ہونا ظاہر کر دیا اس کا	اللہ (نے)	(اس) سے جو	انہوں نے کہا	اور

موسیٰ کو ستایا تو اللہ نے موسیٰ کا اس شے سے بری ہونا دکھا دیا جو انہوں نے کہا تھا اور

## كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا ۙ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ

كَانَ	عِنْدَ اللّٰهِ	وَجِيْهًا ۙ	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوا	اتَّقُوا	اللّٰهُ
وہ تھا	اللہ کے ہاں	بڑی وجاہت والا	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	ڈرو	اللہ (سے)

موسیٰ اللہ کے ہاں بڑی وجاہت والا ہے ○ اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو

## وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۙ ۞ يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ

وَ	قُوْلُوْا	قَوْلًا سَدِيْدًا ۙ	۞	يُّصْلِحْ	لَكُمْ	اَعْمَالَكُمْ
اور	کہا کرو	سیدھی بات		(اللہ) سنوار دے گا	تمہارے لیے	تمہارے اعمال

اور سیدھی بات کہا کرو ○ اللہ تمہارے اعمال تمہارے لیے سنوار دے گا

## وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۙ وَ مَنْ يُّطِيعِ

وَ	يَغْفِرْ	لَكُمْ	ذُنُوْبَكُمْ	وَ	مَنْ	يُّطِيعِ
اور	بخش دے گا	تمہارے لیے	تمہارے گناہ	اور	جو	فرمانبرداری کرے

اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور جو اللہ اور اس کے رسول کی

## اللّٰهِ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ۙ ۞ اِنَّا عَرَضْنَا

اللّٰهِ وَرَسُوْلَهٗ	فَقَدْ	فَازَ	فَوْزًا عَظِيْمًا ۙ	۞	اِنَّا	عَرَضْنَا
اللہ اور اس کے رسول (کی)	تو بیشک	اس نے کامیابی پائی	بڑی کامیابی		بیشک	ہم نے پیش کی

فرمانبرداری کرے اس نے بڑی کامیابی پائی ○ بیشک ہم نے آسمانوں

۱..... یہ ضروری نہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے کوئی ایسا کام سرزد ہوا ہو جس سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اذیت پہنچی تھی اور اس پر انہیں یہاں آیت میں تنبیہ کی گئی، بلکہ عین ممکن ہے کہ آئندہ ایسے کام سے بچانے کے لئے پیش بندی کے طور پر انہیں تنبیہ کی گئی ہو۔

۲..... اس سے معلوم ہوا کہ زبان نجیب رکھنا، جھوٹ، غیبت، چغلی اور گالی گلوچ سے اسے بچانا بڑا اہم ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کے بعد زبان سنبھالنے کا خصوصیت سے ذکر کیا ہے ورنہ اس کا ذکر بھی ضمنی طور پر تقویٰ میں آچکا تھا۔



الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ فَأَبَيْنَ أَنْ

الْأَمَانَةَ <sup>(۱)</sup>	عَلَى السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ	فَأَبَيْنَ	أَنْ
امانت	آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر	تو انہوں نے انکار کیا	(اس سے) کہ

اور زمین اور پہاڑوں پر امانت پیش فرمائی تو انہوں نے اس کے اٹھانے سے

يَحْمِلْنَهَا وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْإِنْسَانُ إِنَّهُ كَانَ

يَحْمِلْنَهَا	وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا	وَحَمَلَهَا	الْإِنْسَانُ	إِنَّهُ	كَانَ
وہ اٹھائیں اسے	اور ڈر گئے اس سے	اور اٹھایا اسے	انسان (نے)	بیشک وہ	ہے

انکار کیا اور اس سے ڈر گئے اور انسان نے اس امانت کو اٹھالیا بیشک وہ

ظَلُّوْا مَا جُهِلَ لَا لِيُعَذِّبَ اللَّهُ الْمُنَافِقِينَ وَالْمُنَافِقَاتِ

ظَلُّوْا مَا جُهِلَ لَا	لِيُعَذِّبَ	اللَّهُ	الْمُنَافِقِينَ	وَالْمُنَافِقَاتِ
بہت زیادتی کرنے والا	تاکہ عذاب دے	اللہ	منافق مردوں	اور منافقہ عورتوں

زیادتی کرنے والا، بڑا نادان ہے تاکہ اللہ منافق مردوں اور منافق عورتوں

وَالْمُشْرِكِينَ وَالْمُشْرِكَةِ وَيَتُوبَ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ

وَالْمُشْرِكِينَ	وَالْمُشْرِكَةِ	وَيَتُوبَ	اللَّهُ	عَلَى الْمُؤْمِنِينَ
اور مشرک مردوں	اور مشرکہ عورتوں (کو)	اور اللہ توبہ قبول فرمائے	ایمان والوں	

اور مشرک مردوں اور مشرکہ عورتوں کو عذاب دے اور اللہ مسلمان مردوں

وَالْمُؤْمِنَاتِ ط وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ۝۴۳

وَالْمُؤْمِنَاتِ ط	وَكَانَ	اللَّهُ	غَفُورًا	رَحِيمًا ۝۴۳
اور ایمان والیوں (کی)	اور ہے	اللہ	بخشنے والا	مہربان

اور مسلمان عورتوں کی توبہ قبول فرمائے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے

۱۔ اس آیت میں امانت سے کیا مراد ہے، اس کے بارے میں مفسرین کے مختلف اقوال ہیں، ان میں سے 2 قول یہ ہیں۔ (۱) امانت سے مراد طاعت و فرائض ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر پیش کیا، انہیں کو آسمانوں، زمینوں اور پہاڑوں پر پیش کیا تھا کہ اگر وہ انہیں ادا کریں گے تو ثواب دیئے جائیں گے اور نہ ادا کریں گے تو عذاب کئے جائیں گے۔ (2) امانت سے مراد نمازیں ادا کرنا، زکوٰۃ دینا، رمضان کے روزے رکھنا، خانہ کعبہ کا حج کرنا، حج بولنا، ناپ تول میں اور لوگوں کی امانتوں میں عدل کرنا ہے۔

رکوع: 06

آیات: 54

# سُورَةُ سَبَّحَ

## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ	اللَّهُ	الرَّحْمَنِ	الرَّحِيمِ
نام سے (شروع)	اللَّهُ	نہایت مہربان	رحمت والا
اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔			

## الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا

الْحَمْدُ	لِلَّهِ	الَّذِي	لَهُ	مَا	فِي السَّمَوَاتِ	وَمَا
تمام تعریفیں	اللہ کیلئے (ہیں)	وہ جو	اس کیلئے (ہے)	جو کچھ	آسمانوں میں	اور جو کچھ

تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جس کی ملکیت میں ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے

## فِي الْأَرْضِ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي الْآخِرَةِ ۖ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ ①

فِي الْأَرْضِ	وَلَهُ	الْحَمْدُ	فِي الْآخِرَةِ ①	وَهُوَ	الْحَكِيمُ	الْخَبِيرُ ①
زمین میں (ہے)	اور	اسی کی	تعریف (ہے)	آخرت میں	اور وہی	حکمت والا (خبردار) (ہے)

اور آخرت میں اسی کی تعریف ہے اور وہی حکمت والا، خبردار ہے ①

## يَعْلَمُ مَا يَلْبِجُ فِي الْأَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَ

يَعْلَمُ	مَا	يَلْبِجُ	فِي الْأَرْضِ ②	وَمَا	يَخْرُجُ	مِنْهَا ②
وہ جانتا ہے	جو کچھ	داخل ہوتا ہے	زمین میں	اور جو کچھ	نکلتا ہے	اس سے

وہ جانتا ہے جو کچھ زمین میں داخل ہوتا ہے اور جو زمین سے نکلتا ہے اور

① یعنی جیسے دنیا میں حمد کا مستحق اللہ تعالیٰ ہے ویسے ہی آخرت میں بھی حمد کا مستحق وہی ہے کیونکہ دونوں جہان اسی کی نعمتوں سے بھرے ہوئے ہیں۔

② ”جو کچھ زمین کے اندر داخل ہوتا ہے“ سے مراد بارش کا پانی، مردے اور دھنیں وغیرہ ہیں، ”جو زمین سے نکلتا ہے“ سے مراد پہرہ، درخت، جیشے، کانیں اور حشر کے وقت مردے وغیرہ ہیں۔

تمام تعریفیں کا حقیقی مستحق صرف اللہ ہے

اللہ تعالیٰ کے علم، رحمت اور مغفرت کا بیان



## مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيهَا وَهُوَ

مَا	يَنْزِلُ	مِنَ السَّمَاءِ <sup>(۱)</sup>	وَ	مَا	يَعْرُجُ	فِيهَا	وَ	هُوَ
جو کچھ	اترتا ہے	آسمان سے	اور	جو	چڑھتا ہے	اس میں	اور	وہی

جو کچھ آسمان سے اترتا ہے اور جو اس میں چڑھتا ہے اور وہی

## الرَّحِيمُ الْغَفُورُ<sup>(۲)</sup> وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا

الرَّحِيمُ	الْغَفُورُ <sup>(۱)</sup>	وَ	قَالَ	الَّذِينَ	كَفَرُوا
رحم فرمانے والا، مہربان	بخشنے والا (ہے)	اور	بولے	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا

مہربان بخشنے والا ہے اور کافروں نے کہا:

## لَا تَأْتِينَا السَّاعَةُ قُلْ بَلَىٰ وَرَبِّي لَتَأْتِيَنَّكُمۡ

لَا تَأْتِيَنَا	السَّاعَةُ	قُلْ	بَلَىٰ	وَرَبِّي	لَتَأْتِيَنَّكُمۡ
نہ آئے گی تم پر	قیامت	تم کہو	کیوں نہیں	میرے رب کی قسم	وہ ضرور آئے گی تم پر

ہم پر قیامت نہ آئے گی۔ تم فرماؤ: کیوں نہیں، میرے رب کی قسم جو غیب جاننے والا ہے

## عَلِيمُ الْغَيْبِ لَا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا

عَلِيمُ الْغَيْبِ	لَا يَعْزُبُ <sup>(۲)</sup>	عَنْهُ	مِثْقَالُ ذَرَّةٍ	فِي السَّمٰوٰتِ	وَلَا
غیب جاننے والا	پوشیدہ نہیں	اس سے	ذره برابر (کوئی چیز)	آسمانوں میں	اور نہ

بیشک وہ (قیامت) تم پر ضرور آئے گی۔ آسمانوں میں اور زمین میں

## فِي الْأَرْضِ وَلَا أَصْغَرُ مِنْ ذَلِكَ وَلَا أَكْبَرُ إِلَّا

فِي الْأَرْضِ	وَلَا	أَصْغَرُ	مِنْ ذَلِكَ	وَلَا	أَكْبَرُ إِلَّا
زمین میں	اور	نہیں	اس (ذرے) سے	اور نہ	بڑی مگر

ذره برابر بھی کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہیں ہے اور ذرہ سے بھی کوئی چھوٹی اور بڑی چیز نہیں ہے مگر

① "جو کچھ آسمان کی طرف سے اترتا ہے" سے مراد بادش، برف، ایلے، طرح طرح کی برکتیں اور فرشتے ہیں "جو آسمانوں میں چڑھتا ہے۔" سے مراد فرشتے، دعائیں اور بندوں کے عمل ہیں۔ ② منکرین قیامت کا ایک اعتراض یہ تھا کہ انسانوں کے اجزا بکھرنے کے بعد اس طرح کیسے جمع ہو سکیں گے کہ کسی کے بدن کا کوئی جز دوسرے کے بدن میں نہ جھپٹے پائے۔ یہاں اس اعتراض کا انتہائی نفیس طریقے سے جواب دیا گیا کہ تم نے مخلوق کی پراگندگی کو دیکھا ہے جبکہ خالق کی قدرت و علم کا اندازہ نہ کیا کہ وہ ہر بدن کے ہر ذرے کو جانتا ہے۔

فِي كِتَابٍ مُبِينٍ ﴿٣٤﴾ لِيَجْزِيَ الَّذِينَ آمَنُوا وَ

و	الَّذِينَ	لِيَجْزِيَ	فِي كِتَابٍ مُبِينٍ ﴿٣٤﴾
اور	ان لوگوں کو جو ایمان لائے	تاکہ اللہ صلہ دے	(وہ) ایک صاف بیان کرنے والی کتاب میں (ہے)

وہ ایک صاف بیان کرنے والی کتاب میں ہے تاکہ اللہ ایمان لانے والوں اور

عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ۖ أُولَٰئِكَ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ ۖ وَ رِزْقٌ كَرِيمٌ ﴿٣٥﴾

عَمِلُوا	الصَّالِحَاتِ	أُولَٰئِكَ	لَهُمْ	مَغْفِرَةٌ	و	رِزْقٌ كَرِيمٌ ﴿٣٥﴾
انہوں نے عمل کیے	نیک، اچھے	یہ لوگ	ان کے لیے	بخشش	اور	عزت کی روزی (ہے)

اچھے اعمال کرنے والوں کو بدلہ دے، ان کے لیے بخشش اور عزت کی روزی ہے

وَالَّذِينَ سَعَوْا فِي آيَتِنَا مُعْجِزِينَ أُولَٰئِكَ

و	الَّذِينَ	سَعَوْا	فِي آيَتِنَا	مُعْجِزِينَ	أُولَٰئِكَ
اور	وہ لوگ جنہوں نے	کوشش کی	ہماری آیتوں (کو جھٹلانے) میں	(ہم سے) مقابلہ کرتے ہوئے	یہ لوگ

اور جنہوں نے ہم سے مقابلہ کرتے ہوئے ہماری آیتوں (کو جھٹلانے) میں کوشش کی

لَهُمْ عَذَابٌ مِّن رَّجْزِ آلِيمٍ ۖ وَيَرَى الَّذِينَ

لَهُمْ	عَذَابٌ	مِّن رَّجْزِ	آلِيمٍ ۖ	و	يَرَى	الَّذِينَ
ان کے لئے	عذاب (ہے)	سخت عذاب میں سے	دردناک	اور	سمجھتے ہیں	وہ لوگ جنہیں

ان کے لئے سخت عذاب میں سے دردناک عذاب ہے اور جنہیں علم دیا گیا ہے

أَوْ تَوَالِعَلَّمِ الَّذِي أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِّن رَّبِّكَ هُوَ

أَوْ تَوَالِعَلَّمِ	الَّذِي	أُنْزِلَ	إِلَيْكَ	مِّن رَّبِّكَ	هُوَ
دیا گیا	علم	جو	نازل کیا گیا	تمہاری جانب	تمہارے رب کی طرف سے

وہ سمجھتے ہیں کہ جو کچھ تمہاری طرف تمہارے رب کی طرف سے نازل کیا گیا ہے وہی

۱۔ اس کتاب سے مراد لوح محفوظ ہے۔

۲۔ اللہ تعالیٰ کی آیتوں میں کوشش دو طرح کی ہے۔ ایک اچھی اور دوسری بری۔ قرآن پاک کی آیات کو سمجھنے یا سمجھانے کی کوشش، ان سے مسائل و اسرار نکالنے کی کوشش اچھی اور عبادت ہے، لیکن انہیں غلط ثابت کرنے، ان میں باہمی ٹکراؤ دکھانے اور انہیں جھٹلانے کی کوشش بری اور کفر ہے۔ یہاں آیت میں یہ دوسری کوشش مراد ہے۔



الْحَقِّ لَا يَهْدِي إِلَى صِرَاطِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ ⑥ وَقَالَ

الْحَقِّ	وَ	يَهْدِي	إِلَى صِرَاطِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ ⑥	وَقَالَ
حق (ہے)	اور	وہ رہنمائی کرتا ہے	عزت والے، حمد کے مستحق کے راستے کی طرف	اور بولے

حق ہے اور وہ عزت والے، حمد کے مستحق (اللہ) کے راستے کی طرف رہنمائی کرتا ہے ⑥ اور کافر

الَّذِينَ كَفَرُوا أَهْلَ تَدْثُكُمْ عَلَى رَجُلٍ يُبْسِكُمْ

الَّذِينَ	كَفَرُوا	أَهْلَ	تَدْثُكُمْ	عَلَى رَجُلٍ	يُبْسِكُمْ
وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	ہم رہنمائی کریں تمہاری	ایک مرد پر	وہ بتا دے تمہیں	

بولے: کیا ہم تمہیں ایسا مرد بتا دیں جو تمہیں خبر دے

إِذَا مَرَّ قُتْمٌ كُلُّ مُسَرِّقٍ ⑦ إِنَّكُمْ لَفِي خَلْقٍ جَدِيدٍ ⑧

إِذَا	مَرَّ قُتْمٌ	كُلُّ مُسَرِّقٍ ⑦	إِنَّكُمْ	لَفِي خَلْقٍ جَدِيدٍ ⑧
جب	تم ریزہ ریزہ ہو جاؤ گے	بالکل ریزہ ریزہ	(تو پھر) بیشک تم	ضروری نئی پیدائش میں (ہو گے)

کہ جب تم بالکل ریزہ ریزہ ہو جاؤ گے تو پھر تم دوبارہ نئی پیدائش میں ہو گے ⑧

أَفْتَرَى عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَمْ بِهِ جِنَّةٌ ⑨ بَلِ

أَفْتَرَى ⑨	عَلَى اللَّهِ	كَذِبًا	أَمْ	بِهِ	جِنَّةٌ	بَلِ
(کیا) اس (نبی) نے بہتان باندھا	اللہ پر	جھوٹ	یا	اس کو	جنون کا مرض (ہے)	بلکہ

کیا اس (نبی) نے اللہ پر جھوٹ باندھا ہے یا اسے پاگل پن کا مرض ہے؟ بلکہ

الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ فِي الْعَذَابِ وَالصَّلٰٓئِ الْبُعِيدِ ⑩

الَّذِينَ	لَا يُؤْمِنُونَ	بِالْآخِرَةِ	فِي الْعَذَابِ وَالصَّلٰٓئِ الْبُعِيدِ ⑩
وہ لوگ جو	ایمان نہیں لاتے	آخرت پر	(وہ) عذاب اور دور کی گمراہی میں (ہیں)

وہ لوگ جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے وہ عذاب اور دور کی گمراہی میں ہیں ⑩

① اس آیت میں ایک احتمال یہ ہے کہ یہ کفار کی گفتگو کا نتیجہ ہے اور ایک احتمال یہ ہے کہ جو کفار گفتگو سن رہے تھے، انہوں نے کہا کہ کیا اس نبی نے اللہ تعالیٰ کی طرف یہ بات منسوب کر کے اس پر جھوٹ باندھا ہے یا اسے جنون کا مرض ہے جو وہ ایسی عجیب و غریب باتیں کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کا رد کرتے ہوئے فرمایا کہ میرے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ان دونوں باتوں سے پاک اور بری ہیں البتہ قیامت و حساب کے منکر کفار عذاب اور دور کی گمراہی میں ہیں۔

أَقْلَمُ يَرَوْا إِلَى مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ

أَقْلَمُ يَرَوْا <sup>(۱)</sup>	إِلَى	مَا	بَيْنَ أَيْدِيهِمْ	وَمَا	خَلْفَهُمْ
تو کیا انہوں نے نہ دیکھا	(اس) کی طرف	جو	ان کے آگے	اور جو	ان کے پیچھے (ہے)

تو کیا انہوں نے نہ دیکھا جو آسمان اور زمین

مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ۚ إِنَّ تَشَاءُ نَحْصِفُ بِهِمُ الْأَرْضَ أَوْ نُسْقِطُ

مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ	إِنَّ	تَشَاءُ	نَحْصِفُ	بِهِمْ	الْأَرْضَ	أَوْ	نُسْقِطُ
آسمان اور زمین سے	اگر	ہم چاہیں	(تو) دھنسا دیں	ان کو	زمین (میں)	یا	گرادیں

ان کے آگے اور پیچھے ہے۔ اگر ہم چاہیں تو انہیں زمین میں دھنسا دیں یا ان پر

عَلَيْهِمْ كِسْفًا مِّنَ السَّمَاءِ ۚ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً

عَلَيْهِمْ	كِسْفًا	مِّنَ السَّمَاءِ	إِنَّ	فِي ذَلِكَ	لَآيَةً
ان کے اوپر	ایک ٹکڑا	آسمان سے	بیشک	اس میں	ضرور نشانی (ہے)

آسمان کا ٹکڑا اگر اویں بیشک اس میں ہر رجوع لانے والے بندے

لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيبٍ ۙ وَلَقَدْ أَتَيْنَا دَاوُدَ مَّا

لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيبٍ <sup>①</sup>	وَلَقَدْ	أَتَيْنَا	دَاوُدَ	مَّا
ہر رجوع لانے والے بندے کے لیے	اور	ضرور بیشک	ہم نے دیا	واؤد (کو) اپنی طرف سے

کے لیے نشانی ہے ۝ اور بیشک ہم نے داؤد کو اپنی طرف سے

فَضْلًا ۚ يُجِبَالُ أَوْ يَمِصُّ مَعَهُ وَالطَّيْرُ ۚ وَ

فَضْلًا	يُجِبَالُ	أَوْ يَمِصُّ	مَعَهُ	وَالطَّيْرُ	وَ
بڑا فضل	اے پہاڑو	(اللہ کی طرف) رجوع کرو	اس کے ساتھ	اور (اے) پرندو	اور

بڑا فضل دیا۔ اے پہاڑ اور پرندو! اس کے ساتھ (اللہ کی طرف) رجوع کرو اور

① کفار کا رد کرنے کے بعد ارشاد فرمایا کہ کیا وہ اندھے ہیں کہ انہوں نے آسمان و زمین کی طرف نظر ہی نہیں ڈالی اور اپنے آگے پیچھے دیکھا ہی نہیں جو انہیں معلوم ہو جاتا کہ وہ ہر طرف سے اللہ تعالیٰ کے قبضے میں ہیں۔ اگر ہم چاہیں تو ان کی تمذیب و انکار کی سزا میں تھارون کی طرح انہیں زمین میں دھنسا دیں یا ان پر آسمان کا کوئی ٹکڑا گرا دیں۔ بیشک زمین و آسمان کی طرف نظر کرنے اور ان میں غورو فکر کرنے میں اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف رجوع لانے والے ہر بندے کے لئے نشانی ہے جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ مردوں کو دوبارہ زندہ کرنے، منکر کو عذاب دینے اور ہر ممکن چیز پر قادر ہے۔



## اَلتَّالِيَ الْحَدِيدَ ۱۰ اِنْ اَعْمَلَ سَبِيغَتٍ وَقَدَّرَ

اَلتَّالِيَ	لَهُ	اَلْحَدِيدَ ۱۰	اِنْ	اَعْمَلَ ۱۱	سَبِيغَتٍ	وَقَدَّرَ
ہم نے نرم کر دیا	اس کے لیے	لوہا	کہ	بناؤ	کشاہدہ زربیں	اندازے کا لحاظ رکھو

ہم نے اس کے لیے لوہا نرم کر دیا کہ کشاہدہ زربیں بناؤ اور بنانے میں

## فِي السَّرْدِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا ۱۱ اِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ

فِي السَّرْدِ	وَ	اعْمَلُوا	صَالِحًا	اِنِّي	بِمَا	تَعْمَلُونَ
بنانے میں	اور	عمل کرو	نیک	بیشک میں	(اس) کو جو	تم عمل کر رہے ہو

اندازے کا لحاظ رکھو اور تم سب نیک کرو بیشک میں تمہارے کام

## بَصِيرٌ ۱۱ وَلِسَلِيمَانَ الرَّيْحُ عُدُّ وَهَاشِمٌ

بَصِيرٌ ۱۱	وَ	لِسَلِيمَانَ	الرَّيْحُ	عُدُّ	وَهَاشِمٌ
دیکھنے والا (ہوں)	اور	سلیمان کے	(قابو میں دیدی)	ہوا	اس کا صبح کا چلنا

دیکھ رہا ہوں اور ہوا کو سلیمان کے قابو میں دیدیا، اس کا صبح کا چلنا ایک مہینہ کی راہ

## وَسَرَّاحُهَا شَهْرٌ ۱۲ وَاسْلَمْنَا

وَسَرَّاحُهَا	شَهْرٌ ۱۲	وَ	اسْلَمْنَا
اس کا شام کا چلنا	ایک مہینہ (کی راہ)	اور	ہم نے بہادیا

اور شام کا چلنا ایک مہینے کی راہ (کے برابر) ہوتا تھا اور ہم نے اس کے لیے

## عَيْنَ الْقَطْرِ ۱۳ وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ يَعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ

عَيْنَ الْقَطْرِ ۱۳	وَ	مِنَ الْجِنِّ	مَنْ	يَعْمَلُ	بَيْنَ يَدَيْهِ
کھلے ہوئے تانے کا چشمہ	اور	کچھ جن (قابو میں دیدیے)	جو	کام کرتے تھے	اس کے آگے

کھلے ہوئے تانے کا چشمہ بہادیا اور کچھ جن (قابو میں دیدیے) جو اس کے آگے

۱..... حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ سے زر ہیں بنا کر بیچا کرتے تھے، اس سے معلوم ہوا کہ صاحبِ فضیلت کسی شخصیت کا ذریعہ معاش کے لئے کوئی صنعت اور فن یکینا جائز ہے، اس سے اس کے مرتبے میں کوئی کمی نہ ہوگی۔ عمومی طور پر ہر شخص کو چاہئے کہ وہ اپنے ہاتھ کی محنت سے کمائے اور اس سے خود بھی کھائے اور دوسروں کو بھی کھلائے۔ حدیث پاک میں ہے: کسی نے ہرگز اس سے بہتر کھانا نہیں کھایا جو وہ اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھائے اور بے شک اللہ تعالیٰ سے نبی حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھایا کرتے تھے۔ (بخاری، ۱۱/۳، الحدیث: ۳۰۴۳)

بِإِذْنِ رَبِّهِ ۖ وَمَنْ يَزِغْ مِنْهُمْ عَنْ أَمْرِنَا

بِإِذْنِ رَبِّهِ ۖ وَمَنْ يَزِغْ مِنْهُمْ عَنْ أَمْرِنَا

اس کے رب کے حکم سے اور جو اس کے رب کے حکم سے ہمارے حکم سے

اس کے رب کے حکم سے کام کرتے تھے اور ان میں سے جو بھی ہمارے حکم سے پھرے

نُذِقَهُ مِنْ عَذَابِ السَّعِيرِ ۝۱۳ يَعْملُونَ لَهُ

نُذِقَهُ مِنْ عَذَابِ السَّعِيرِ ۝۱۳ يَعْملُونَ لَهُ

ہم چکھائیں گے اسے ہم بھڑکتی آگ کا عذاب وہ (جنات) بناتے تھے اس (سلیمان) کے لیے

ہم اسے بھڑکتی آگ کا عذاب چکھائیں گے وہ جنات سلیمان کے لیے

مَا يَشَاءُ مِنْ مَّحَارِبٍ وَتَنَائِيلٍ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ

مَا يَشَاءُ مِنْ مَّحَارِبٍ وَتَنَائِيلٍ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ

وہ چاہتا تھا اونچے اونچے محل اور تصویریں اور بڑے بڑے حوضوں کے برابر پیالے

ہر وہ چیز بناتے تھے جو وہ چاہتا تھا، اونچے اونچے محل اور تصویریں اور بڑے بڑے حوضوں کے برابر پیالے

وَقُدُورٍ رَاسِيَتٍ ۖ اِعْمَلُوا آلَ دَاوُدَ شُكْرًا ۖ وَقَلِيلٌ

وَقُدُورٍ رَاسِيَتٍ ۖ اِعْمَلُوا آلَ دَاوُدَ شُكْرًا ۖ وَقَلِيلٌ

اور ایک جگہ جمی ہوئی دیگیں اعملو آل داؤد کی آل شکر کرو اور کم (ہیں)

اور ایک ہی جگہ جمی ہوئی دیگیں۔ اے داؤد کی آل! شکر کرو اور میرے بندوں میں

مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُورِ ۝۱۴ فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ

مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُورِ ۝۱۴ فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ

میرے بندوں میں سے شکر کرنے والے ہم نے حکم بھیجا اس (سلیمان) پر موت (کا)

شکر والے کم ہیں پھر جب ہم نے سلیمان پر موت کا حکم بھیجا

۱..... حضرت سلیمان علیہ السلام کی شریعت میں تصویر بنانا حرام نہ تھا، ہماری شریعت میں جاندار کی تصویر بنانا حرام ہے۔

۲..... حضرت سلیمان علیہ السلام نے بارگاہ الہی میں دعا کی تھی کہ ان کی وفات کا حال جنات پر ظاہر نہ ہو، تاکہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ جن غیب نہیں جانتے، چنانچہ آپ علیہ السلام کی وفات کے پورے ایک سال بعد تک جنات اس پر مطلع نہ ہوئے یہاں تک کہ حکم الہی سے دیکھ نہ آئے آپ علیہ السلام کا عرصہ کھایا اور اس کے سہارے قائم آپ علیہ السلام کا جسم مبارک زمین پر نشر ریف لے آیا۔ اس وقت جنات کو وفات سلیمان کا علم ہوا۔



صَادَّ لَهُمْ عَلَى مَوْتِهِ إِلَّا دَابَّةَ الْأَرْضِ تَأْكُلُ

صَادَّ لَهُمْ	عَلَى مَوْتِهِ	إِلَّا	دَابَّةَ الْأَرْضِ	تَأْكُلُ
(تو نہ راہنمائی کی ان (جنوں) کی	اس کی موت پر	مگر	زمین کے جانور (دیکھئے)	وہ کھاتی رہی

تو جنوں کو اس کی موت زمین کی دیکھ نے ہی بتائی جو اس کا عصا

مُسَا تَهْ فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ الْجِنَّ أَنْ لَوْ

مُسَا تَهْ	فَلَمَّا	خَرَّ	تَبَيَّنَتِ	الْجِنَّ	أَنْ	لَوْ
اس کا عصا	پھر جب	(سلیمان) زمین پر آ رہا	(تو یہ حقیقت) واضح ہو گئی	جنوں (پر)	کہ	اگر

کھا رہی تھی پھر جب سلیمان زمین پر آ رہا تو جنوں پر یہ حقیقت کھل گئی کہ اگر

كَانُوا يَعْلَمُونَ الْغَيْبَ مَا لَبِثُوا فِي الْعَذَابِ الْمُهِينِ ۝۱۳ لَقَدْ كَانَ

كَانُوا يَعْلَمُونَ	الْغَيْبَ ۱۳	مَا لَبِثُوا	فِي الْعَذَابِ الْمُهِينِ ۱۳	لَقَدْ	كَانَ
وہ جانتے ہوتے	غیب	(تو) نہ رہتے	ذلیل کر دینے والے عذاب میں	ضرور بیشک	تھی

وہ غیب جانتے ہوتے تو اس ذلت و خواری کے عذاب میں نہ رہتے ○ بیشک

لِسَبَاقِي مَسْكَنِهِمْ آيَةً جَنَّتٍ عَنْ يَمِينٍ وَشِمَالٍ كُلُّوا

لِسَبَاقِي ۲	فِي مَسْكَنِهِمْ	آيَةً	جَنَّتٍ	عَنْ يَمِينٍ وَشِمَالٍ	كُلُّوا
(قوم) سب کے لیے	ان کی آبادی میں	نشانی	دو باغ (تھے)	دائیں طرف اور بائیں طرف سے	کھاؤ

قوم سب کے لیے ان کی آبادی میں نشانی تھی، دو باغ تھے ایک دائیں طرف اور دوسرا بائیں طرف۔ اپنے رب کا رزق

مِنْ رِزْقِ رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوا لَهُ بَلَدَةٌ طَيِّبَةٌ وَرَبَّ غَفُورٌ ۝۱۵

مِنْ رِزْقِ رَبِّكُمْ	وَ	اشْكُرُوا	لَهُ	بَلَدَةٌ طَيِّبَةٌ	وَ	رَبَّ غَفُورٌ ۱۵
اپنے رب کے رزق میں سے	اور	شکر ادا کرو	اس کا	پاکیزہ شہر (ہے)	اور	بخشنے والا رب

کھاؤ اور اس کا شکر ادا کرو۔ پاکیزہ شہر ہے اور بخشنے والا رب ○

۱۔ جنات غیب کا علم نہیں رکھتے، ان سے غیب کی بات دریافت کرنا حرام ہے اور آئندہ کی بات پوچھنا عقلاً حماقت، شرعاً حرام اور ان کی غیب دانی کا اعتقاد وہ تو کفر ہے۔

۲۔ سباع کے علاقے یمن کی حدود میں واقع ایک قبیلہ کا نام ہے اور یہ قبیلہ اپنے دادا سہاب بن یثرب بن یثرب بن قحطان کے نام سے مشہور ہے۔ ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے بغیر نعمتوں سے نوازا لیکن یہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے لگ گئے تو اس نے انہیں سیلاب کے ذریعے ہلاک کر دیا۔

فَاَعْرَضُوا فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ وَبَدَّلْنَاهُمْ

فَاَعْرَضُوا	فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ	سَيْلَ الْعَرِمِ <sup>(۱)</sup>	وَ	بَدَّلْنَاهُمْ
تو انہوں نے منہ پھیرا	تو ہم نے بھیجا	ان پر زور کا سیلاب	اور	ہم نے بدل دیئے انہیں

تو انہوں نے منہ پھیرا تو ہم نے ان پر زور کا سیلاب بھیجا اور ان کے باغوں کے عوض

بِجَّتِيهِمْ جَتَّتَيْنِ ذَوَاتِيْ اُكْلٍ خَطٍ وَّ اَثَلٍ وَّ شَيْءٍ

بِجَّتِيهِمْ	جَتَّتَيْنِ	ذَوَاتِيْ اُكْلٍ خَطٍ	وَ	اَثَلٍ	وَ	شَيْءٍ
ان کے دو باغوں کے بدلے	دو باغ	کڑوے پھل والے	اور	جھاؤ (والے)	اور	کچھ

دو باغ انہیں بدل دیئے جو کڑوے پھل والے اور جھاؤ والے اور کچھ

مِّنْ سِدْرٍ قَلِيلٍ ۝۱۶ ذٰلِكَ جَزَيْنَاهُمْ بِمَا كَفَرُوا ۝۱۷

مِّنْ سِدْرٍ قَلِيلٍ ۝۱۶	ذٰلِكَ	جَزَيْنَاهُمْ	بِمَا	كَفَرُوا ۝۱۷
تھوڑی سی بیڑیوں (والے)	یہ	ہم نے بدلے دیا انہیں	(اس کے) سبب جو	انہوں نے ناشکری کی

تھوڑی سی بیڑیوں والے تھے ۝ ہم نے انہیں ان کی ناشکری کی وجہ سے یہ بدلے دیا

وَهَلْ نُجْزِيْ اِلَّا الْكُفُوْرَ ۝۱۸ وَجَعَلْنَا

وَهَلْ	نُجْزِيْ	اِلَّا	الْكُفُوْرَ ﴿١٨﴾	وَ	جَعَلْنَا	
اور	کیا (یعنی نہیں)	ہم سزا دیتے	مگر	بڑے ناشکرے (کو)	اور	ہم نے بنا دیں

اور ہم اسی کو سزا دیتے ہیں جو ناشکرہ ہو ۝ اور ہم نے

بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْقَرْيَ الْتَىٰ بَرَكْنَا فِيْهَا قَرْيَ ظَاهِرَةً ۝۱۹

بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْقَرْيَ	الَّتِيٰ بَرَكْنَا فِيْهَا	قَرْيَ ظَاهِرَةً ۝۱۹	وَ
ان کے اور (ان) شہروں کے درمیان	جن میں ہم نے برکت رکھی	نمایاں بستیاں	اور

ان (سبا والوں) اور ان شہروں کے درمیان بہت سی نمایاں بستیاں بنا دیں جن میں ہم نے برکت رکھی تھی اور

۱۔ انبیاء کرام علیہم السلام کو جہلا نے اور نعمتوں کی ناشکری کے سبب اللہ تعالیٰ نے سبا والوں پر عظیم سیلاب بھیجا جس سے ان کے باغ اور اموال سب ڈوب گئے، مکانات ریت میں دفن ہو گئے اور وہ اس طرح تباہ ہوئے کہ ان کی تباہی عرب کے لئے مثال بن گئی۔ اور ان کے خوبصورت باغوں کو ایسے دو باغوں میں بدل دیا جو کڑوے اور انتہائی بد مزہ پھل والے تھے اور ان میں جھاؤ اور کچھ تھوڑی سی بیڑیاں تھیں جتنی دیر انوں میں اُگ آتی ہیں۔ ۲۔ سبا والوں کے حالات و انجام سے معلوم ہوا کہ نعمتوں کی ناشکری ان کے زوال اور مصائب و آلام میں مبتلا ہونے کا سبب بن جاتی ہے، لہذا اس سے بچنا چاہئے۔



## قَدْ رَأَيْنَاهَا السَّيْرُ ط سِيرُوا فِيهَا لِيَالِي وَآيَامًا

قَدْ رَأَيْنَا	فِيهَا	السَّيْرُ	سِيرُوا	فِيهَا	لِيَالِي	وَ	آيَامًا
ایک اندازے پر رکھا	ان میں	سفر (کو)	(اور فرمایا) چلو	ان میں	راتوں	اور	دنوں (کو)

ان بستیوں میں سفر کو ایک اندازے پر رکھا (اور انہیں فرمایا: ان میں راتوں اور دنوں کو

## أَمِينٌ ۱۸ فَقَالُوا رَبَّنَا بَعْدَ بَيْنِ أَسْفَارِنَا

أَمِينٌ ۱۸	فَقَالُوا	رَبَّنَا	بَعْدَ	بَيْنِ أَسْفَارِنَا
بے خوف ہو کر	تو انہوں نے کہا	اے ہمارے رب	دوری ڈال دے	ہمارے سفر کے درمیان

امن و امان سے چلو ۱۸ تو انہوں نے کہا: اے ہمارے رب! ہمارے سفر میں دوری ڈال دے

## وَزَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ فَجَعَلْنَهُمْ أَحَادِيثَ وَمَرَثَمُهُمْ

وَزَلَمُوا	أَنْفُسَهُمْ	فَجَعَلْنَهُمْ	أَحَادِيثَ	وَزَلَمُوا
اور	انہوں نے ظلم کیا	اپنی جانوں (پر)	تو ہم نے بنا دیا انہیں	قصے کہانیاں

اور انہوں نے خود اپنا ہی نقصان کیا تو ہم نے انہیں قصے کہانیاں بنا دیا اور انہیں بالکل

## كُلَّ مُسَرِّقٍ ط إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ ۱۹

كُلَّ مُسَرِّقٍ ۱۹	إِنَّ	فِي ذَلِكَ	لَآيَاتٍ	لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ ۱۹
بالکل جدا جدا	بیشک	اس میں	ضرور نشانیاں (ہیں)	ہر بڑے صبر والے، بڑے شکر والے کے لئے

جدا جدا کر دیا۔ بیشک اس میں ہر بڑے صبر والے، ہر بڑے شکر والے کے لئے ضرور نشانیاں ہیں ۱۹

## وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ إِبْلِيسُ ظَنَّهُ فَاتَّبَعُوهُ

وَلَقَدْ	صَدَّقَ	عَلَيْهِمْ	إِبْلِيسُ	ظَنَّهُ ۲	فَاتَّبَعُوهُ
اور	ضرور بیشک	سچ کر دکھایا	ان پر	ابلیس (نے)	اپنا گمان

اور بیشک ابلیس نے ان پر اپنا گمان سچ کر دکھایا تو وہ لوگ شیطان کے پیر و کار بن گئے

۱۔ امن و عافیت اور سکون و راحت اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمتیں ہیں اور جسے یہ نعمتیں حاصل ہوں اسے ان پر تکبر و غرور کرنے کی بجائے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے اور ان نعمتوں کے مقابلے میں بے امنی اور مشقت کی تمنا اور دعا نہیں کرنی چاہئے۔ ۲۔ شیطان نے گمان رکھنا تھا کہ وہ بنی آدم کو شبت و حرص اور غضب کے ذریعے گمراہ کر دے گا، اس نے یہ گمان اہل سبائ پر بلکہ تمام کافروں پر سچا کر دکھایا کہ وہ اس کے پیر و کار ہو گئے اور اس کی اطاعت کرنے لگے۔ حقیقی عقلمندی یہ ہے کہ شیطان کے چیلنج اور گمان کو جاننے کے بعد اس کے کمر و فریب سے ہوشیار رہا جائے۔



إِلَّا فَرِيقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ ۚ وَمَا كَانَ لَهُ عَلَيْهِمْ

إِلَّا	فَرِيقًا	مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ ۚ	وَمَا كَانَ	لَهُ عَلَيْهِمْ
سوائے	ایک گروہ (کے)	ایمان والوں میں سے	اور	ان پر

سوائے مومنوں کے ایک گروہ کے ○ اور شیطان کا ان پر

مِّن سُلْطٰنٍ إِلَّا لِنَعْلَمَ مَن يُّؤْمِنُ بِالْآخِرَةِ مِّن

مِّن سُلْطٰنٍ ۙ	إِلَّا	لِنَعْلَمَ	مَن	يُّؤْمِنُ	بِالْآخِرَةِ	مِّن
کچھ قابو	مگر	اس لیے کہ ہم (جدا) دکھادیں	(اے) جو	ایمان لاتا ہے	آخرت پر	(اس) سے جو

کچھ قابو نہ تھا مگر اس لیے کہ ہم دکھادیں کہ کون آخرت پر ایمان لاتا اور کون

هُوَ مِنْهَا فِي شَكٍّ ۚ وَرَبُّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ حَفِيظٌ ۙ قُلْ

هُوَ	مِنْهَا	فِي شَكٍّ ۚ	وَرَبُّكَ	عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ	حَفِيظٌ ۙ	قُلْ
وہ	آخرت سے	(متعلق)	شک میں (ہے)	اور	تمہارا رب	ہر چیز پر نگہبان (ہے)

اس کے بارے میں شک میں ہے اور تیرا رب ہر چیز پر نگہبان ہے ○ تم فرماؤ:

ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُمْ مِّن دُونِ اللَّهِ لَا يَمْلِكُونَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ

ادْعُوا	الَّذِينَ	زَعَمْتُمْ	مِّن دُونِ اللَّهِ	لَا يَمْلِكُونَ	مِثْقَالَ ذَرَّةٍ
پکارو	ان کو جنہیں	تم (معبود) سمجھتے ہو	اللہ کے سوا	وہ مالک نہیں ہیں	ذره برابر (کسی چیز کے)

انہیں پکارو جنہیں اللہ کے سوا تم (معبود) سمجھتے ہو، وہ آسمانوں میں اور زمین میں

فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيْهَا مِنْ شَرِكٍ

فِي السَّمٰوٰتِ	وَلَا	فِي الْاَرْضِ	وَمَا لَهُمْ	فِيْهَا	مِنْ شَرِكٍ
آسمانوں میں	اور	زمین میں	ان کا	ان دونوں میں	کچھ حصہ

ذره برابر کسی چیز کے مالک نہیں ہیں اور نہ ان کا ان دونوں میں کچھ حصہ ہے

۱ شیطان لوگوں کو زبردستی راہ حق سے نہیں روک سکتا بلکہ صرف اس سے بچا اور پھلا سکتا ہے اور شیطان کو یہ اختیار ملنا بھی کائناتی نظام کا حصہ ہے کہ حق کی دعوت دینے والوں کے مقابلے میں باطل کی طرف بلانے والے بھی موجود ہوں تاکہ امتحان کا مل طور پر محقق ہو اور لوگوں کی پوری آزمائش ہو کہ انہوں نے اپنے اختیار سے کس کو منتخب کیا۔ ۲ یعنی بت آسمانوں اور زمین میں ذرہ برابر کسی نفع اور نقصان کے مالک نہیں ہیں۔ اس آیت کا اللہ تعالیٰ کے انبیاء علیہم السلام اور اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کے ساتھ کوئی تعلق نہیں کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی عطا سے مخلوق کو نفع پہنچانے اور ان سے نقصان دور کرنے کی طاقت



## وَمَالَهُ مِنْهُمْ مَنْ ظَهَرَ ۲۲ وَلَا تَنْفَعُ

و	مَا	لَهُ	مِنْهُمْ	مَنْ ظَهَرَ ۲۲	و	لَا تَنْفَعُ
اور	نہ (ہے)	اس (اللہ) کا	ان میں سے	کوئی مددگار	اور	فائدہ نہیں دیتی

اور نہ ان میں سے کوئی اللہ کا مددگار ہے ○ اور اللہ کے پاس

## الشَّفَاعَةُ عِنْدَكَ إِلَّا لِمَنْ أَذِنَ لَهُ ۖ حَتَّىٰ إِذَا

الشَّفَاعَةُ ۱	عِنْدَكَ	إِلَّا	لِمَنْ أَذِنَ لَهُ	حَتَّىٰ	إِذَا
شفاعت	اس کے پاس	مگر	(اس کی) جس کے لیے اس نے اجازت دی	یہاں تک کہ	جب

شفاعت کام نہیں دیتی مگر (اس کی) جس کے لیے وہ اجازت دیدے یہاں تک کہ جب

## فُرِغَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ

فُرِغَ	عَنْ قُلُوبِهِمْ	قَالُوا	مَاذَا	قَالَ
گھبراہٹ دور کر دی جاتی ہے	ان کے دلوں سے	(تو) وہ کہتے ہیں	کیا	فرمایا

ان کے دلوں سے گھبراہٹ دور فرمادی جاتی ہے تو وہ ایک دوسرے سے کہتے ہیں: تمہارے رب نے

## رَبُّكُمْ ۖ قَالُوا الْحَقُّ ۖ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ ۲۳

رَبُّكُمْ	قَالُوا	الْحَقُّ	وَهُوَ	الْعَلِيُّ	الْكَبِيرُ ۲۳
تمہارے رب (نے)	(تو) وہ کہتے ہیں	حق (فرمایا ہے)	اور وہی	بلندی والا	بڑائی والا (ہے)

کیا فرمایا ہے؟ تو وہ کہتے ہیں: حق فرمایا ہے اور وہی بلندی والا، بڑائی والا ہے ○

## قُلْ مَنْ يَدْرِكُكُمْ مِنَ السَّلَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ قُلِ اللَّهُ ۖ وَإِنَّا

قُلْ	مَنْ	يَرِزُّكُمْ	مِنَ السَّلَوَاتِ	وَالْأَرْضِ	قُلِ	اللَّهُ	وَ	إِنَّا
تم کہو	کون	روزی دیتا ہے تمہیں	آسمانوں اور زمین سے		تم کہو	اللہ	اور	بیشک ہم

تم فرماؤ: کون ہے جو تمہیں آسمانوں اور زمین سے روزی دیتا ہے؟ تم خود ہی فرماؤ: ”اللہ“ اور بیشک ہم

(پچھلے صفحہ ۱۱۱) رکعت چھ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور آصف بن برخیا کی نفع رسائی مذکور ہے۔

۱..... کفار یہ کہتے تھے کہ بت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کریں گے۔ اس کے جواب میں فرمایا گیا کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے پاس صرف اسی کی شفاعت کام دے گی جس کو اللہ تعالیٰ شفاعت کرنے کی اجازت دے گا۔

أَوْ إِيَّاكُمْ لَعَلَّ هُدًى آوَىٰ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۚ قُلْ

آؤ	إِيَّاكُمْ	لَعَلَّ هُدًى	آؤ	فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۚ	قُلْ (۲۲)
یا	تم	(کوئی ایک) ضرور ہدایت پر (ہے)	یا	کھلی گمراہی میں (ہے)	تم کہو

یا تم (کوئی ایک) ضرور ہدایت پر ہے یا کھلی گمراہی میں ○ تم فرماؤ:

لَا تَسْأَلُونَنَا عَمَّا آجُرَمْنَا وَلَا نُسْأَلُ

لَا تَسْأَلُونَنَا	عَمَّا	آجُرَمْنَا	و	لَا نُسْأَلُ
تم سے سوال نہیں کیا جائے گا	(اس) کے متعلق جو	ہم نے جرم کیا	اور	ہم سے سوال نہ ہوگا

ہم نے تمہارے گمان میں اگر کوئی جرم کیا تو اس کے متعلق تم سے سوال نہیں کیا جائے گا اور نہ ہم سے

عَمَّا تَعْمَلُونَ ۚ قُلْ يَجْعَلُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُم

عَمَّا	تَعْمَلُونَ ۚ	قُلْ	يَجْعَلُ	بَيْنَنَا	وَبَيْنَهُم
(اس) کے بارے میں جو	تم عمل کرتے ہو	تم کہو	جمع کر دے گا	ہمارے درمیان	ہمارا رب

تمہارے اعمال کے بارے میں سوال ہوگا ○ تم فرماؤ: ہمارا رب ہم سب کو جمع کرے گا پھر

يَفْتَحُ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ ۖ وَهُوَ الْفَتَّاحُ

يَفْتَحُ	بَيْنَنَا	بِالْحَقِّ	و	هُوَ	الْفَتَّاحُ
وہ فیصلہ کر دے گا	ہمارے درمیان	حق کے ساتھ	اور	وہی	بہترین فیصلہ کرنے والا

ہم میں سچا فیصلہ فرما دے گا اور وہی بہترین فیصلہ کرنے والا،

الْعَلِيمُ ۚ قُلْ أَرَأُونِي الَّذِينَ أَلْحَقْتُم بِهِ

الْعَلِيمُ ۚ	قُلْ	أَرَأُونِي	الَّذِينَ	أَلْحَقْتُم	بِهِ
خوب جاننے والا (ہے)	تم کہو	دکھاؤ مجھے	وہ جنہیں	تم نے ملا رکھا ہے	اس (اللہ) کے ساتھ

سب کچھ جاننے والا ہے ○ تم فرماؤ: مجھے دکھاؤ تو (اپنے) وہ (معبود) جنہیں تم نے اللہ کے ساتھ شریک بنا کر

۱۔ یہ ظاہر و خفیہ اور قطعی بات ہے کہ جو شخص صرف اللہ تعالیٰ کو روزی دینے والا، بارش برسانے والا، ہبزہ لگانے والا جانتے ہوئے بھی ان بتوں کو پوجے جو ذرہ بھر کی چیز کے مالک نہیں وہ یقیناً کھلی گمراہی میں ہے۔ ۲۔ یعنی اسے حبیب اُمّی اللہ تعالیٰ غنیہ و اہم و شہم آپ ان شرکین سے فرمادیں کہ ہم نے تمہارے گمان میں اگر کوئی جرم کیا تو اس کے بارے میں تم سے سوال نہیں کیا جائے گا اور نہ ہم سے تمہارے اعمال کے بارے میں پوچھا جائے گا بلکہ ہر شخص سے اس کے اپنے عمل کا سوال ہوگا اور ہر ایک اپنے عمل کی جزا پائے گا لہذا تم اپنی فکر اور اصلاح کی کوشش کرو۔



شُرَكَاءَ كَلَّا ۚ بَلْ هُوَ اللَّهُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۚ ۲۰

شُرَكَاءَ	کَلَّا	بَلْ	هُوَ	اللَّهُ	الْعَزِيزُ	الْحَكِيمُ ۲۰	وَ
شریک	ہرگز نہیں	بلکہ	وہ	اللہ (ہی)	عزت والا	حکمت والا (ہے)	اور

ملاحظہ رکھا ہے۔ ہرگز نہیں بلکہ وہ اللہ ہی عزت والا، حکمت والا ہے اور

مَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا ۚ

مَا أَرْسَلْنَاكَ	إِلَّا	كَافَّةً ۲۱	لِّلنَّاسِ	بَشِيرًا	وَ	نَذِيرًا	وَ
ہم نے نہ بھیجا تمہیں	مگر	تمام لوگوں کیلئے	(۱)	خوشخبری دینے والا	اور	ڈرسانے والا (بنا کر)	اور

اے محبوب! ہم نے آپ کو تمام لوگوں کیلئے خوشخبری دینے والا اور ڈرسانے والا بنا کر بھیجا ہے

لَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۚ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ

لَكِنَّ	أَكْثَرَ النَّاسِ	لَا يَعْلَمُونَ ۲۲	وَ	يَقُولُونَ	مَتَىٰ	هَٰذَا الْوَعْدُ
لیکن	اکثر لوگ	نہیں جانتے	اور	وہ کہتے ہیں	کب (آئے گا)	یہ وعدہ

لیکن بہت لوگ نہیں جانتے اور کہتے ہیں یہ وعدہ کب آئے گا

إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۚ قُلْ لَّكُمْ مِيعَادُ يَوْمٍ

إِنْ	كُنْتُمْ	صَادِقِينَ ۲۳	قُلْ	لَّكُمْ	مِيعَادُ يَوْمٍ ۲۴
اگر	تم ہو	سچے	تم کہو	تمہارے لیے	ایک دن کا وعدہ (ہے)

اگر تم سچے ہو تم فرماؤ تمہارے لیے ایک ایسے دن کا وعدہ ہے

لَا تَسْتَخِرُونَ عَنْهُ سَاعَةً ۚ وَلَا تَسْتَقْدِمُونَ ۚ وَقَالَ

لَا تَسْتَخِرُونَ	عَنْهُ	سَاعَةً	وَ	لَا تَسْتَقْدِمُونَ ۲۵	وَقَالَ
تم پیچھے نہ ہٹ سکو گے	اس سے	ایک گھڑی	اور	نہ آگے بڑھ سکو گے	اور بولے

جس سے تم نہ ایک گھڑی پیچھے ہٹ سکو گے اور نہ آگے بڑھ سکو گے اور کافروں نے

- ۱..... حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رسالت عائد ہے، تمام انسان اس کے احاطہ میں ہیں، گورے ہوں یا کالے، عربی ہوں یا عجمی، پہلے ہوں یا بعد والے، سب کے لئے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور رسول ہیں اور دوسرے آپ کے امتی ہیں۔ یہ مرتبہ صرف آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہی عطا ہوا ہے۔
- ۲..... یہاں اس سے مراد مرکب و دو بار اٹھنے کا، یا موت کے حاضر ہونے کا وقت ہے۔ بعض مفسرین نے اس سے بذراکون بھی مراد لیا ہے۔

## الَّذِينَ كَفَرُوا وَالَّذِينَ تُؤْمِنُ بِهَذَا الْقُرْآنِ وَلَا

الَّذِينَ	كَفَرُوا	وَالَّذِينَ	تُؤْمِنُ	بِهَذَا الْقُرْآنِ	وَلَا
وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	ہم ہرگز ایمان نہ لائیں گے	اس قرآن پر	اور	نہ

کہا: ہم ہرگز اس قرآن پر اور اس سے پہلی کتابوں پر

## بِالَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ ۖ وَكَوْتَرَىٰ إِذَا الظَّالِمُونَ

بِالَّذِي	بَيْنَ يَدَيْهِ	وَلَوْ	كَوْتَرَىٰ	إِذَا	الظَّالِمُونَ
(ان کتابوں) پر جو	اس سے پہلے (آئیں)	اور	اگر	تم دیکھ لیتے	جب ظالم

ایمان نہیں لائیں گے اور (خوفناک منظر دیکھتے) اگر تم دیکھ لیتے جب ظالم

## مَوْقُوفُونَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۖ يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ

مَوْقُوفُونَ	عِنْدَ رَبِّهِمْ	يَرْجِعُ	بَعْضُهُمْ
کھڑے کئے جائیں گے	اپنے رب کے پاس (تو خوفناک منظر دیکھتے)	لوٹا دیں گے	ان کے بعض

اپنے رب کے پاس کھڑے کئے جائیں گے ان میں ایک دوسرے پر

## إِلَىٰ بَعْضِ الْقَوْلِ يَقُولُ الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا الَّذِينَ

إِلَىٰ بَعْضِ	الْقَوْلِ	يَقُولُ	الَّذِينَ	اسْتُضْعِفُوا	الَّذِينَ
بعض کی طرف	بات	کہیں گے	وہ لوگ جنہیں	دبا کر رکھا گیا تھا	ان لوگوں سے جو

بات لوٹا دے گا تو وہ جو دبے ہوئے تھے وہ بڑے بننے والوں سے

## اسْتَكْبَرُوا الْوَلَا أَنْتُمْ لَكُمْ أَمْنٌ ۖ قَالُوا

اسْتَكْبَرُوا	الْوَلَا	أَنْتُمْ	لَكُمْ	أَمْنٌ	قَالُوا
بڑے بنے	اگر نہ ہوتے	تم	(تو) ضرور ہم ہوتے	ایمان والے	کہیں گے

کہیں گے: اگر تم نہ ہوتے تو ہم ضرور ایمان والے ہوتے ○ بڑے بننے والے

۱..... کفار مکہ نے اہل کتاب سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم ان کے اوصاف اپنی کتابوں میں لکھے ہوئے پاتے ہیں۔ اس پر کفار مکہ کہنے لگے کہ ہم پھر بھی اس قرآن پر اور نہ ہی اس سے پہلی کتابوں یعنی تورات اور انجیل وغیرہ پر ایمان لائیں گے۔ اس سے کفار مکہ کی جہالت، تعصب اور جھٹ دھری ظاہر ہو رہی ہے۔ ۲..... یہاں سے وہ مکالمہ بیان کیا جا رہا ہے جو حشر کے دن منکبر و مالدار کافروں اور پس ماندہ کافروں کے درمیان ہوگا۔



الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا وَالَّذِينَ اسْتَضَعَفُوا أَنَحْنُ

الَّذِينَ	اسْتَكْبَرُوا	الَّذِينَ	اسْتَضَعَفُوا	أَنَحْنُ
وہ لوگ جو	بڑے بنے	ان لوگوں سے جنہیں	دبا کر رکھا گیا تھا	کیا ہم

دبے ہوئے لوگوں سے کہیں گے: کیا ہم نے

صَدَدْنَكُمْ عَنِ الْهُدَىٰ بَعْدَ إِذْ جَاءَكُمْ بَلْ كُنْتُمْ

صَدَدْنَكُمْ	عَنِ الْهُدَىٰ	بَعْدَ	إِذْ	جَاءَكُمْ	بَلْ	كُنْتُمْ
ہم نے روکا تھا تمہیں	ہدایت سے	(اس کے) بعد	جب	وہ آئی تھی تمہارے پاس	بلکہ	تم تھے

تمہیں ہدایت سے روکا تھا جبکہ وہ تمہارے پاس آئی تھی بلکہ تم خود ہی

مُجْرِمِينَ ۲۲ وَقَالَ الَّذِينَ اسْتَضَعَفُوا

مُجْرِمِينَ ۲۲	وَقَالَ	الَّذِينَ	اسْتَضَعَفُوا	الَّذِينَ
مجرم	اور	کہیں گے	وہ لوگ جنہیں	ان لوگوں سے جو

مجرم تھے ○ اور دے ہوئے لوگ، بڑا بننے والوں سے

اسْتَكْبَرُوا بَلْ مَكْرُ الْيَلِّ وَالنَّهَارِ

اسْتَكْبَرُوا	بَلْ	مَكْرُ الْيَلِّ وَالنَّهَارِ	إِذْ
بڑے بنے	(تم نہیں) بلکہ	(تمہارے) رات اور دن کے فریب (نے ہمیں روکا)	جب

کہیں گے بلکہ (تمہارے) رات اور دن کے فریب (نے ہمیں ہدایت سے روکا) جب

تَأْمُرُونَنَا أَنْ نَكْفُرَ بِاللَّهِ وَنَجْعَلَ لَهُ أَندَادًا ۲۳

تَأْمُرُونَنَا ۲۳	أَنْ	نَكْفُرَ	بِاللَّهِ	وَنَجْعَلَ	لَهُ	أَنْدَادًا
تم حکم دیتے تھے ہمیں	کہ	ہم انکار کریں	اللہ کا	ہم ٹھہرائیں	اس کیلئے	برابر والے

تم ہمیں حکم دیتے تھے کہ ہم اللہ کا انکار کریں اور اس کیلئے برابر والے ٹھہرائیں

۱..... اس آیت میں کفار کے لئے تنبیہ ہے کہ دنیا میں ایک دوسرے کی پیروی کرنے والے آخرت میں ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے۔

وَاسْرُوا النَّدَامَةَ لَبَّاسًا ۖ وَالْعَذَابَ ۖ وَجَعَلْنَا

وَ	اسْرُوا	النَّدَامَةَ	لَبَّاسًا	رَأَوْا	الْعَذَابَ	وَ	جَعَلْنَا
اور	وہ چھپانے لگیں گے	ندامت	جب	دیکھیں گے	عذاب	اور	ہم ڈالیں گے

اور وہ جب عذاب دیکھیں گے تو دل ہی دل میں پچھتاتے لگیں گے اور ہم

الْأَعْلَىٰ فِيْ أَعْنَاقِ الَّذِينَ كَفَرُوا ۖ هَلْ يُجْزَوْنَ

الْأَعْلَىٰ	فِيْ أَعْنَاقِ الَّذِينَ	كَفَرُوا	هَلْ	يُجْزَوْنَ
طوق	ان لوگوں کی گردنوں میں جنہوں نے	کفر کیا	کیا (یعنی نہیں)	انہیں بدلہ دیا جائے گا

کافروں کے گلے میں طوق ڈالیں گے۔ انہیں ان کے اعمال ہی کا

إِلَّا مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝۳۲ وَمَا أَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيرٍ

إِلَّا	مَا	كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝۳۲	وَ	مَا أَرْسَلْنَا	فِيْ قَرْيَةٍ	مِّنْ نَّذِيرٍ
مگر	(اس کا) جو	وہ عمل کرتے تھے	اور	ہم نے نہیں بھیجا	کسی شہر میں	کوئی ڈرسانے والا

بدلہ دیا جائے گا ○ اور ہم نے (جب کبھی) کسی شہر میں کوئی ڈرسانے والا بھیجا

إِلَّا قَالِ مُتَرَفُّوْهَا إِنَّا بَأْسًا أَرْسَلْتُمْ بِهِ

إِلَّا	قَالَ	مُتَرَفُّوْهَا ۝۱	إِنَّا	بَأْسًا أَرْسَلْتُمْ بِهِ
مگر	کہا	اس (شہر) کے خوشحال لوگوں (نے)	بیشک ہم	(اس) کا جس کے ساتھ تمہیں بھیجا گیا

تو وہاں کے خوشحال لوگوں نے یہی کہا کہ تم جس (ہدایت) کے ساتھ بھیجے گئے ہو

كُفَرُوتَ ۝۳۳ وَقَالُوا نَحْنُ أَكْثَرُ أَمْوَالًا وَأَوْلَادًا ۖ

كُفَرُوتَ ۝۳۳	وَ	قَالُوا	نَحْنُ	أَكْثَرُ	أَمْوَالًا	وَ	أَوْلَادًا
انکار کرنے والے (ہیں)	اور	انہوں نے کہا	ہم	زیادہ ہیں	مالوں	اور	اولاد (میں)

ہم اس کے منکر ہیں ○ اور انہوں نے کہا: ہم مال اور اولاد میں بڑھ کر ہیں

۱..... اس آیت میں حضور ﷺ اللہ تعالیٰ عنہ و علیہ وسلم کی تسکین خاطر فرمائی گئی کہ آپ ان کفار کی تکذیب و انکار سے رنجیدہ نہ ہوں کیونکہ کفار کا انبیاء کرام علیہم السلام کے ساتھ یہی دستور رہا ہے اور بالدار لوگ اسی طرح اپنے مال اور اولاد کے غرور میں انبیاء کرام علیہم السلام کی تکذیب کرتے رہے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ اکثر مالدار ہی انبیاء کرام علیہم السلام کی مخالفت کرتے اور غریب لوگ ان کی پیروی کرتے ہیں۔ یہ قانون قیامت تک رہے گا کہ اکثر سردار اور مالدار گناہوں میں پیش پیش جبکہ غریب لوگ نیکیوں میں آگے آگے ہوں گے۔ فی زمانہ بھی اس کی مثالیں دیکھی جا رہی ہیں۔



وَمَا نَحْنُ بِبَعْدَ بَيْنٍ ۝ قُلْ إِنَّ رَبِّي يَبْسُطُ

وَمَا	نَحْنُ	بِبَعْدَ بَيْنٍ ۝	قُلْ	إِنَّ	رَبِّي	يَبْسُطُ
اور	نہیں	ہم	(وہ جنہیں) عذاب دیا جائے گا	تم کہو	بیشک	میرا رب وسیع کرتا ہے

اور ہمیں عذاب نہیں دیا جائے گا ۝ تم فرماؤ: بیشک میرا رب جس کے لیے چاہتا ہے

الرِّزْقِ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ

الرِّزْقِ	لِمَنْ	يَشَاءُ	وَيَقْدِرُ	وَلَكِنَّ	أَكْثَرَ النَّاسِ
رزق	جس کے لیے	وہ چاہتا ہے	اور	تنگ کر دیتا ہے	اور لیکن اکثر لوگ

رزق وسیع کرتا ہے اور تنگ فرماتا ہے لیکن بہت لوگ

لَا يَعْلَمُونَ ۝ وَمَا أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ بِالَّتِي

لَا يَعْلَمُونَ ۝	وَمَا	أَمْوَالُكُمْ	وَلَا	أَوْلَادُكُمْ	بِالَّتِي
نہیں جانتے	اور	تمہارے مال	اور	تمہاری اولاد	(ایسے) جو

نہیں جانتے ۝ اور تمہارے مال اور تمہاری اولاد اس قابل نہیں کہ

تُقَرَّبَ بِكُمْ عِنْدَنَا زُلْفَىٰ إِلَّا مَنِ آمَنَ وَعَمِلَ

تُقَرَّبَ بِكُمْ	عِنْدَنَا	زُلْفَىٰ	إِلَّا	مَنِ	آمَنَ	وَعَمِلَ
قریب کر دیں تمہیں	ہمارے نزدیک	قریب کرنا	مگر	جو	ایمان لایا	اور اس نے عمل کیا

تمہیں ہمارے قریب کر دیں مگر وہ جو ایمان لایا اور اس نے نیک عمل

صَالِحًا فَإِنَّ لَكَ لَهُمْ جَزَاءً الضَّعْفَ بِمَا

صَالِحًا	فَإِنَّ	لَكَ	لَهُمْ	جَزَاءً	الضَّعْفَ	بِمَا
نیک (وہ ہمارے قریب ہے)	تو یہ لوگ	ان کے لیے	دگنی جزا (ہے)	(اس کے بدلے جو	بہا	

کیا (وہ ہمارے قریب ہے) ان لوگوں کے لیے ان کے اعمال کے بدلے میں

۱۔ کفار مکہ نے اپنے مال اور اولاد پر فخر کیا اور یہ سمجھا کہ مال و اولاد کی کثرت انہیں اللہ تعالیٰ کا مغرب بنادے گی، اس پر ان کا رد کیا گیا کہ محض مال اور اولاد کی کثرت قرب الہی کا سبب نہیں، بلکہ صرف مومن کا راز خدا میں خرچ کیا ہو مال اور اس مومن کی اولاد قرب الہی کا ذریعہ ہے جو انہیں نیک علم سکھائے، دین کی تعلیم دے اور صالح و متقی بنائے۔ انہوں نے اپنی زبان مسلمانوں میں بھی مال و اولاد کی وجہ سے فخر و تکبر کرنے، غریب اور بے اولاد لوگوں کو حقیر سمجھنے، اولاد اور مال کی کثرت کو قرب الہی کا ذریعہ تصور کرنے، اپنی اولاد کو علم دین اور تقویٰ و پرہیزگاری سکھانے کی بجائے دنیاوی علوم و فنون کی تعلیم پر توجہ دینے کی دیام ہے۔

## عَمِلُوا وَهُمْ فِي الْغُرُفَاتِ آمِنُونَ ﴿۳۷﴾ وَالَّذِينَ

عَمِلُوا	وَالَّذِينَ	وَالَّذِينَ	وَالَّذِينَ	وَالَّذِينَ	وَالَّذِينَ
انہوں نے عمل کیے	اور وہ	ہم	فی الغرُفَاتِ	اٰمِنُوْنَ ﴿۳۷﴾	وَالَّذِينَ
کئی گنا جزا ہے اور وہ (جنت کے) بالا خانوں میں	امن والے (ہوں گے)	اور	وہ لوگ جو		

کئی گنا جزا ہے اور وہ (جنت کے) بالا خانوں میں امن و چین سے ہوں گے اور وہ جو

## يَسْعَوْنَ فِي آيَاتِنَا مُعْجِزِينَ أُولَٰئِكَ فِي الْعَذَابِ

يَسْعَوْنَ	يَسْعَوْنَ	يَسْعَوْنَ	يَسْعَوْنَ	يَسْعَوْنَ	يَسْعَوْنَ
کوشش کرتے ہیں	ہماری آیتوں (کو جھلانے) میں	مُعْجِزِينَ	أُولَٰئِكَ	فِي الْعَذَابِ	يَسْعَوْنَ
ہم سے مقابلہ کرتے ہوئے ہماری آیتوں (کو جھلانے) میں	کوشش کرتے ہوئے	یہ لوگ	عذاب میں		

ہم سے مقابلہ کرتے ہوئے ہماری آیتوں (کو جھلانے) میں کوشش کرتے ہیں وہ عذاب میں

## مُحْضَرُونَ ﴿۳۸﴾ قُلْ إِنَّ رَبِّي يَبْسُطُ الرِّزْقَ

مُحْضَرُونَ ﴿۳۸﴾	قُلْ	إِنَّ	رَبِّي	يَبْسُطُ	الرِّزْقَ
حاضر کیے جائیں گے	تم کہو	بیشک	میرا رب	وسیع کرتا ہے	رزق
حاضر کئے جائیں گے	تم فرماؤ: بیشک میرا رب اپنے بندوں میں جس کے لیے چاہے				

حاضر کئے جائیں گے تم فرماؤ: بیشک میرا رب اپنے بندوں میں جس کے لیے چاہے

## لِسَنِّ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَيَقْدِرُ لَهُ

لِسَنِّ	يَشَاءُ	مِنْ	عِبَادِهِ	وَيَقْدِرُ	لَهُ
جس کے لیے	وہ چاہتا ہے	اپنے بندوں میں سے	اور	تگ کر دیتا ہے	اس کے لیے
رزق	وسیع فرماتا ہے اور جس کے لیے چاہے	تگ کر دیتا ہے			

رزق وسیع فرماتا ہے اور جس کے لیے چاہے تگ کر دیتا ہے

## وَمَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهُ

وَمَا	أَنْفَقْتُمْ	مِنْ	شَيْءٍ	فَهُوَ	يُخْلِفُهُ
اور جو	تم (اللہ کی راہ میں) خرچ کرو	کوئی چیز	تو وہ	اس کے بدلے میں اور دے گا	
اور جو چیز تم	اللہ کی راہ میں خرچ کرو وہ اس کے بدلے میں اور دے گا				

اور جو چیز تم اللہ کی راہ میں خرچ کرو وہ اس کے بدلے میں اور دے گا

۱۔ راہ خدا میں مال خرچ کرنے والے کو اس کے بدلے اور ملے گا۔ حدیث پاک میں ہے ”صدقہ سے مال کم نہیں ہوتا۔ معاف کرنے سے عزت بڑھتی ہے اور عاجزی کرنے سے مرتبہ بلند ہوتے ہیں۔“ (مسلم، ص ۱۳۹، الحدیث: ۲۹۹۷) لہذا ہر مسلمان اپنا کچھ نہ کچھ مال راہ خدا میں خرچ کرتا رہے۔

۲۔ یہ بدل اگر دنیا میں دیا گیا تو اس کی صورت یہ ہوگی کہ مزید مال مل جائے گا یا قناعت کی دولت نصیب ہوگی اور اگر آخرت میں دیا گیا تو یہ ثواب کی صورت میں ہوگا اور اللہ کی رحمت سے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ دنیا و آخرت دونوں جگہ بدل مل جائے۔



وَهُوَ خَيْرُ الرِّزْقَيْنِ ۳۹ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا

وَهُوَ	خَيْرُ الرِّزْقَيْنِ ۳۹	وَيَوْمَ	يَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا
اور وہی	سب سے بہتر رزق دینے والا ہے	اور	(جس دن) (اللہ) اٹھائے گا ان سب کو

اور وہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے اور (یاد کرو) جس دن (اللہ) ان سب کو اٹھائے گا

ثُمَّ يَقُولُ لِّلْمَلٰٓئِكَةِ اٰهْوَاۤءِ اَيَّاكُمْ كَانُوۡا يَعْبُدُوۡنَ ۴۰

ثُمَّ يَقُولُ	لِّلْمَلٰٓئِكَةِ	اٰهْوَاۤءِ	اَيَّاكُمْ	كَانُوۡا يَعْبُدُوۡنَ ۴۰
پھر	وہ فرمائے گا	فرشتوں سے	کیا یہ لوگ	تمہاری عبادت کرتے تھے

پھر فرشتوں سے فرمائے گا: کیا یہ تمہیں ہی پوجتے تھے؟

قَالُوۡا سُبْحٰنَكَ اَنْتَ وَلِيۡنَا ۚ وَمِنْ دُوۡنِهِمْ

قَالُوۡا	سُبْحٰنَكَ	اَنْتَ	وَلِيۡنَا ۚ	مِنْ دُوۡنِهِمْ
وہ عرض کریں گے	تو پاک ہے	(تو ہی)	ہمارا دوست ہے	ان کی بجائے

وہ عرض کریں گے: تو پاک ہے۔ وہ نہیں (بلکہ) تو ہمارا دوست ہے

بَلْ كَانُوۡا يَعْبُدُوۡنَ الْجِنَّ ۚ اَكْثَرُهُمْ بِهِمْ

بَلْ	كَانُوۡا يَعْبُدُوۡنَ	الْجِنَّ ۚ	اَكْثَرُهُمْ	بِهِمْ
(ہماری نہیں) بلکہ	وہ عبادت کرتے تھے	جنوں (کی)	ان میں اکثر	ان (جنوں) پر

(وہ ہماری نہیں) بلکہ جنوں کی عبادت کرتے تھے ان میں اکثر انہیں پر

مُؤْمِنُوۡنَ ۴۱ فَاٰلِیَوْمَ لَا یَمْلِكُ بَعْضُکُمْ لِبَعْضٍ نَّفَعًا

مُؤْمِنُوۡنَ ۴۱	فَاٰلِیَوْمَ	لَا یَمْلِكُ	بَعْضُکُمْ	لِبَعْضٍ	نَفَعًا	وَاٰلِیَوْمَ
یقین رکھنے والے (تھے)	تو آج	مالک نہیں ہیں	تمہارے بعض	بعض کیلئے	کسی نفع	اور

یقین رکھتے تھے تو آج تم میں کوئی دوسرے کیلئے کسی نفع اور نقصان کا

۱۔ کفار فرشتوں کی عبادت کرتے تھے اور اسے فرشتوں نے جنوں کی عبادت کرنا کہا۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ جنات نے کفار کے سامنے فرشتوں کی عبادت کو خوبصورت بنا کر پیش کیا اور کافروں نے جنات کی اطاعت کرتے ہوئے فرشتوں کی عبادت کی، تو یہ ظاہر اگرچہ فرشتوں کی عبادت کرنا ہے لیکن درحقیقت جنوں کی عبادت کرنا ہے۔ ۲۔ اس سے مراد یہ ہے کہ کفار و مشرکین جن کی پوجا کرتے تھے وہ قیامت کے دن انہیں نہ کوئی نفع دے سکیں گے اور نہ ہی ان سے نقصان دور کر سکیں گے۔

## لَا ضَرًّا ۖ وَنَقُولُ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا ذُوقُوا

لَا	ضَرًّا	وَ	نَقُولُ	لِلَّذِينَ	ظَلَمُوا	ذُوقُوا
نہ	نقصان (کے)	اور	ہم فرمائیں گے	ان لوگوں سے جنہوں نے	ظلم کیا	چکھو

مالک نہیں ہے اور ہم ظالموں سے فرمائیں گے:

## عَذَابِ النَّارِ الَّتِي كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُونَ ۖ وَإِذَا تُثْلَىٰ عَلَيْهِمْ

عَذَابِ النَّارِ	الَّتِي كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُونَ ۖ	وَ	إِذَا	تُثْلَىٰ	عَلَيْهِمْ
آگ کا عذاب	وہ جس کو تم جھٹلاتے تھے	اور	جب	پڑھی جاتی ہیں	ان پر

اس آگ کا عذاب چکھو جسے تم جھٹلاتے تھے ۝ اور جب ان پر ہماری روشن آیتیں

## أَيْتَانَا يَبِيتُ قَالُوا مَا هَذَا إِلَّا رَجُلٌ يُرِيدُ أَنْ

أَيْتَانَا يَبِيتُ	قَالُوا ۖ	مَا	هَذَا	إِلَّا	رَجُلٌ	يُرِيدُ	أَنْ
ہماری روشن آیتیں	(تو) وہ کہتے ہیں	نہیں	یہ	مگر	ایک آدمی	وہ چاہتا ہے	کہ

پڑھی جائیں تو وہ کہتے ہیں یہ صرف ایک مرد ہے جو تمہیں

## يَصَدِّكُمْ عَمَّا كَانُ يَعْبُدُ آبَاؤُكُمْ ۖ وَقَالُوا مَا

يَصَدِّكُمْ	عَمَّا	كَانُ يَعْبُدُ	آبَاؤُكُمْ ۖ	وَ	قَالُوا	مَا
روک دے تمہیں	(ان) سے جن کی	عبادت کرتے تھے	تمہارے باپ دادا	اور	وہ کہتے ہیں	نہیں

تمہارے باپ دادا کے معبودوں سے روکنا چاہتا ہے اور وہ کہتے ہیں:

## هَذَا إِلَّا أَفْكٌ مُّفْتَرًى ۖ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا وَلِئَقَىٰ

هَذَا	إِلَّا	أَفْكٌ مُّفْتَرًى ۖ	وَ	قَالَ	الَّذِينَ	كَفَرُوا	لِئَقَىٰ
یہ (قرآن)	مگر	ایک گھڑا ہوا بہتان	اور	بولے	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	حق کے بارے میں

یہ (قرآن) تو ایک گھڑا ہوا بہتان ہے۔ اور کافروں نے حق کو کہا

۱۔۔۔ اس آیت میں کفار مکہ کا طرزِ عمل بیان ہوا کہ جب ان کے سامنے توحید کی حقیقت اور شرک کے بطلان پر دلالت کرنے والی روشن آیتیں پڑھی جائیں تو وہ حضور ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اور ہماری آیتیں سے روکنا چاہتا ہے اور قرآن ایک گھڑا ہوا کلام ہے، اللہ تعالیٰ کی طرف اس کی نسبت جھوٹی ہے۔



کفار کے اعتراض پر دہلیا دین

کفار قریش کو تنبیہ

کفار کو حضور رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات اقدس میں غور کی نصیحت

۵۷۹ =

لَسَاجَاءُ هُمْ ۚ إِنَّ هَذَا إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ ۝ وَمَا آتَيْنَهُمْ

لَسَاجَاءُ هُمْ	إِنَّ هَذَا	إِلَّا	سِحْرٌ مُّبِينٌ ۝	وَمَا آتَيْنَهُمْ	(۱)
جب وہ آیا ان کے پاس	نہیں	یہ	مگر ایک کھلا جادو	اور ہم نے نہیں دیں انہیں	

جب وہ ان کے پاس آیا یہ تو صرف ایک کھلا جادو ہے ○ اور ہم نے انہیں

مِنْ كُتُبٍ يَدْرُسُونَهَا وَمَا أَرْسَلْنَا إِلَيْهِمْ قَبْلَكَ

مِنْ كُتُبٍ	يَدْرُسُونَهَا	وَمَا أَرْسَلْنَا	إِلَيْهِمْ	قَبْلَكَ	
کچھ کتابیں	جنہیں وہ پڑھتے ہوں	اور ہم نے نہیں بھیجا	ان کی طرف	تم سے پہلے	

کتابیں نہ دیں جنہیں وہ پڑھتے ہوں اور نہ تم سے پہلے ان کے پاس

مِنْ نَذِيرٍ ۝ وَكَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ وَ

مِنْ نَذِيرٍ ۝	وَكَذَّبَ	الَّذِينَ	مِنْ قَبْلِهِمْ	وَمِنْ قَبْلِهِمْ	(۲)
کوئی ڈرسانے والا	اور جھٹلایا	ان لوگوں نے جو	ان سے پہلے (تھے)	اور	

کوئی ڈرسانے والا بھیجا ○ اور ان سے پہلے لوگوں نے بھی جھٹلایا اور

مَا بَلَغُوا مِيعَةً ۚ وَمَا آتَيْنَهُمْ فَكَذَّبُوا

مَا بَلَغُوا	مِيعَةً	وَمَا آتَيْنَهُمْ	فَكَذَّبُوا		
وہ نہیں پہنچے	(اس مال کے) دسویں حصے (کو)	جو ہم نے دیا ان (پہلے لوگوں) کو	پھر انہوں نے جھٹلایا		

یہ لوگ تو اس (مال و دولت) کے دسویں حصے کو بھی نہیں پہنچے جو ہم نے ان (پہلے لوگوں) کو دیا تھا پھر

رُسُلِي ۚ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ ۝ قُلْ إِنَّمَا آعَظُكُمْ

رُسُلِي ۚ	فَكَيْفَ	كَانَ	نَكِيرِ ۝	قُلْ	إِنَّمَا آعَظُكُمْ
میرے رسولوں (کو)	تو کیسا	ہوا	میرا انکار کرنا	تم کہو	میں صرف نصیحت کرتا ہوں تمہیں

انہوں نے میرے رسولوں کو جھٹلایا تو میرا انکار کرنا کیسا ہوا؟ ○ تم فرماؤ: میں تمہیں ایک نصیحت

۱..... یعنی اے حبیب! اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی عَلَیْہِ سَلَامٌ، آپ سے پہلے مشرکین عرب کے پاس نہ کوئی کتاب آئی جس میں شرک صحیح ہونے پر کوئی دلیل ہو اور نہ ان کے پاس کوئی رسول آیا جس کی طرف سے لوگ اپنے دین کو منسوب کر سکیں تو یہ جس خیال پر ہیں وہ بے دلیل اور صرف ان کے نفس کا فریب ہے۔ ۲..... یعنی چھپکلی استوں کے کفار طاقت و قوت، اولاد کی کثرت، مال و دولت کی بہتات اور لمبی عروں میں کنارہ قریش سے دس گنا زیادہ تھے۔ جب انہوں نے میرے رسولوں کو جھٹلایا تو میں نے اپنے عذاب سے انہیں ہلاک کر دیا اور اس وقت ان کی طاقت و قوت اور مال و دولت کوئی چیز بھی ان کے کام نہ آئی تو ان کفار قریش کی کیا حقیقت



بِوَاحِدَةٍ ۱۱ أَنْ تَقُومُوا لِلَّهِ مِثْلِي وَفَرَادَى ثُمَّ

بِوَاحِدَةٍ ۱۱	أَنْ	تَقُومُوا	لِلَّهِ	مِثْلِي	وَ	فَرَادَى	ثُمَّ
ایک	کہ	تم کھڑے رہو	اللہ کے لیے	دو دو (ہو کر)	اور	اکیلے اکیلے	پھر

کر تا ہوں کہ تم اللہ کے لیے کھڑے رہو دو دو ہو کر اور اکیلے اکیلے پھر

تَتَفَكَّرُوا ۱۲ مَا بِصَاحِبِكُمْ مِّنْ جِنَّةٍ ۱۳ إِنْ هُوَ

تَتَفَكَّرُوا ۱۲	مَا	بِصَاحِبِكُمْ	مِّنْ جِنَّةٍ ۱۳	إِنْ	هُوَ
تم غور و فکر کرو	(تو جان جاؤ گے کہ)	تمہارے صاحب میں	کوئی جنون	نہیں	وہ

تم غور و فکر کرو (تو تم جان جاؤ گے کہ تمہارے ان صاحب میں جنون کی کوئی بات نہیں۔ وہ تو تمہیں

إِلَّا نَذِيرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ ۱۴ قُلْ مَا سَأَلْتُكُمْ

إِلَّا نَذِيرٌ لَّكُمْ	بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ ۱۴	قُلْ	مَا	سَأَلْتُكُمْ
مگر ڈر سنانے والا	تمہیں	ایک سخت عذاب سے پہلے	تم کہو	جو میں نے مانگا ہو تم سے

ایک سخت عذاب سے پہلے صرف ڈرانے والے ہیں ○ تم فرماؤ: میں نے تم سے اس (تبلیغ) پر

مِّنْ أَجْرِ فَهُوَ لَكُمْ ۱۵ إِنْ أَجْرِي إِلَّا عَلَى اللَّهِ ۱۶ وَ

مِّنْ أَجْرِ فَهُوَ لَكُمْ ۱۵	إِنْ	أَجْرِي	إِلَّا	عَلَى اللَّهِ ۱۶	وَ
کوئی معاوضہ	تو وہ	تمہارے لیے (ہے)	نہیں	میرا اجر	مگر اللہ (کے ذمہ کرم) پر اور

کوئی معاوضہ مانگا ہو تو وہ تمہارے لئے۔ میرا اجر تو اللہ ہی پر ہے اور

هُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ۱۷ قُلْ إِنْ رَبِّي يَقْذِفُ بِالْحَقِّ

هُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ۱۷	قُلْ	إِنْ	رَبِّي	يَقْذِفُ	بِالْحَقِّ
وہی	ہر چیز پر	گواہ (ہے)	تم کہو	بیشک	میرا رب

وہ ہر چیز پر گواہ ہے ○ تم فرماؤ: بیشک تمام پوشیدہ چیزوں کا جاننے والا

(مجھے ملے گا رش) ہے؟ انہیں ڈرانا چاہئے کہ کہیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو جھٹلانے کے سبب ان پر بھی وہی عذاب نازل نہ ہو جائے۔ ۱۱ یعنی اے حبیب اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، آپ فرمادیں کہ اے لوگو! میں تمہیں ایک نصیحت کرتا ہوں جس پر اگر تم نے عمل کیا تو حق تم پر واضح ہو جائے گا۔ تم طرفداری اور تعصب سے خالی ہو کر دو دو کھڑے ہو جاؤ تاکہ باہم مشورہ کر سکو یا اکیلے اکیلے کھڑے ہو جاؤ تاکہ مجمع اور اثر و حام سے طبیعت میں وحشت پیدا نہ ہو پھر سوچو اور انصاف کے ساتھ غور کرو کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی طرف جنون کی نسبت کرنے میں چائی کا کچھ شائبہ بھی ہے؟ کیا تمہیں ان جیسا ظن و ذہن، صاحب الرائے ۱۲



عَلَّامُ الْغُيُوبِ ﴿۳۸﴾ قُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِي الْبَاطِلُ

عَلَّامُ الْغُيُوبِ ﴿۳۸﴾	قُلْ	جَاءَ	الْحَقُّ (۱)	وَ	مَا يُبْدِي	الْبَاطِلُ
تمام پوشیدہ چیزوں کو خوب جاننے والا	تم کہو	آگیا	حق	اور	ابتدا نہ رہے	باطل (کی)

میرا رب حق القاء فرماتا ہے ○ تم فرماؤ: حق آگیا اور باطل کی نہ ابتدا رہے

وَمَا يُعِيدُ ﴿۳۹﴾ قُلْ إِنْ ضَلَلْتَ فَإِنَّمَا أَضِلُّ عَلَى نَفْسِي

وَمَا يُعِيدُ ﴿۳۹﴾	قُلْ	إِنْ	ضَلَلْتُ (۲)	فَإِنَّمَا	أَضِلُّ	عَلَى نَفْسِي
اور نہ وہ لوٹ کر آئے	تم کہو	اگر	میں بھٹک جاؤں	تو صرف	بھٹکوں گا	اپنی جان کے خلاف

اور نہ لوٹ کر آئے ○ تم فرماؤ: اگر میں بھٹک جاؤں تو اپنی جان کے خلاف ہی بھٹکوں گا

وَإِنْ اهْتَدَيْتَ فِيمَا يُوحِي إِلَيَّ سِرِّي

وَ	إِنْ	اهْتَدَيْتَ	فِيمَا	يُوحِي	إِلَيَّ	سِرِّي
اور	اگر	میں نے ہدایت پائی	تو (اس کے) سبب جو	وحی بھیجتا ہے	میری طرف	میرا رب

اور اگر میں نے ہدایت پائی ہے تو اس وحی کے سبب جو میرا رب میری طرف بھیجتا ہے۔

إِنَّهُ سَمِيعٌ قَرِيبٌ ﴿۵۰﴾ وَلَوْ تَرَى إِذْ قَرَعُوا

إِنَّهُ	سَمِيعٌ	قَرِيبٌ ﴿۵۰﴾	وَ	لَوْ	تَرَى	إِذْ	قَرَعُوا
بیشک وہ	سننے والا	نزدیک (ہے)	اور	کسی طرح	تم دیکھتے	جب	وہ گھبرائے ہوئے ہوں گے

بیشک وہ سننے والا نزدیک ہے ○ اور کسی طرح تم دیکھتے جب وہ گھبرائے ہوئے ہوں گے

فَلَا قُوَّةَ وَأَخِذُوا مِنْ مَّكَانٍ قَرِيبٍ ﴿۵۱﴾ وَ

فَلَا	قُوَّةَ	وَ	أَخِذُوا	مِنْ مَّكَانٍ قَرِيبٍ ﴿۵۱﴾	وَ
پھر نہ (ہوگا ممکن)	بچ کر نکلنا	اور	انہیں پکڑ لیا جائے گا	ایک قریب کی جگہ سے	اور

پھر بچ کر نکلنا ممکن نہ ہوگا اور ایک قریب کی جگہ سے انہیں پکڑ لیا جائے گا ○ اور

(پہلے ملے کارٹر) سچا اور پاک نفس کوئی نظر آیا ہے؟ جب تمہارا ضمیر ملے کہ حضور ﷺ ان اوصاف میں کیسا ہیں تو تم یقین جانو کہ ان میں جنوں کی کوئی بات نہیں، وہ تو اللہ تعالیٰ کے نبی اور تمہیں اخروی عذاب سے پہلے صرف ڈرانے والے ہیں۔ ○ حق سے مراد دین اسلام اور باطل سے مراد کفر و شرک ہے اور باطل کی ابتدا نہ رہے اور لوٹ کر نہ آنے سے مراد یہ ہے کہ دین اسلام آنے سے پہلے کبھی باطل کے حق ہونے کا شبہ ہو جایا کرتا تھا اب باطل اس صفت کی حیثیت سے بالکل نیست و نابود ہو گیا یعنی اس کا باطل ہونا خوب ظاہر ہو گیا، اب اس کے حق ہونے کا بھی شبہ نہ ہو سکے گا اور یہ قیامت تک پوچھی ظاہر رہے گا۔

## قَالُوا اٰمَنَّا بِهِ ؕ وَاَنَّىٰ لَهُمُ التَّنَٰوُشُ

قَالُوا	اٰمَنَّا	بِهِ	وَ	اَنَّىٰ	لَهُمُ	التَّنَٰوُشُ
وہ کہیں گے	ہم ایمان لائے	اس پر	اور	کیسے (ہوگا)	ان کے لیے	(ایمان) حاصل کر لینا

کہیں گے ہم اس پر ایمان لائے اور اب ان کیلئے دور کی جگہ سے

## مِنْ مَّكَانٍ بَعِيْدٍ ۝۵۲ وَقَدْ كَفَرُوْا بِهِ مِنْ قَبْلُ ؕ وَاَنَّىٰ

مِنْ مَّكَانٍ بَعِيْدٍ	۝۵۲	وَقَدْ كَفَرُوْا	بِهِ	مِنْ قَبْلُ	وَ
دور کی جگہ سے		پیشک	انہوں نے انکار کیا	اس کا	پہلے

(ایمان) پالینا کیسے ہو گا؟ ○ حالانکہ وہ پہلے اس کا انکار کر چکے اور

## يَقْدِرُوْنَ بِالْغَيْبِ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيْدٍ ۝۵۳ وَحِیْلٌ

يَقْدِرُوْنَ	۝۵۳	بِالْغَيْبِ	مِنْ مَّكَانٍ بَعِيْدٍ	وَ	حِیْلٌ
وہ پھینکتے تھے		بغیر دیکھے	دور کی جگہ سے	اور	رکاوٹ ڈال دی گئی

بغیر دیکھے ہی دور کی جگہ سے پھینکتے تھے ○ اور ان کے درمیان

## بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُوْنَ كَمَا فُعِلَ

بَيْنَهُمْ	وَ	بَيْنَ	مَا	يَشْتَهُونَ <sup>(3)</sup>	كَمَا	فُعِلَ
ان کے درمیان	اور	(اس کے) درمیان	جو	وہ چاہتے ہیں	جیسے	کیا گیا تھا

اور ان کی چاہت کے درمیان رکاوٹ ڈال دی گئی جیسے ان کے

## بِاَشْيَاعِهِمْ مِّنْ قَبْلُ ۚ اِنَّهُمْ كَانُوْا فِيْ شَكٍّ مَُّرِيْبٍ ۝۵۴

بِاَشْيَاعِهِمْ	مِّنْ قَبْلُ	۝۵۴	اِنَّهُمْ	كَانُوْا	فِيْ شَكٍّ مَُّرِيْبٍ
ان کے جیسے لوگوں کے ساتھ	(اس سے) پہلے	پیشک وہ	تھے	دھوکا دینے والے شک میں	

پہلے گروہوں کے ساتھ کیا گیا تھا بیشک وہ دھوکا ڈالنے والے شک میں تھے ○

(پہلے سے کارہائے) ۲۔ تمام انبیاء کرام علیہم السلام معصوم ہوتے ہیں، ضلالت و معصیت کا ان سے صدور نہیں ہوتا۔ یہاں آیت میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو فرضی طور پر اپنے نفس کی طرف ضلالت کی نسبت فرمائی تو یہ لوگوں کو اس حقیقت کی خبر دینے کیلئے ہے کہ ضلالت کے پیدا ہونے کی جگہ انسان کا نفس ہے جبکہ ہدایت نفس کا کارنامہ نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت و توفیق سے حاصل ہوتی ہے۔ ۱۔ دور کی جگہ سے مراد دنیا سے دور یعنی آخرت ہے اور آخرت میں ایمان لانا ممکن نہیں۔ ۲۔ یعنی کفار غور و فکر کے اور حق جانے بغیر ہی ایسی باتیں کہہ گزرتے جو سچائی اور حقیقت حال سے بہت دور ہوتی تھیں جیسے انہوں نے کیا۔ (اس کے کارہائے)



رکوع: 05

آیات: 45

# سُورَةُ فَاطِمَةَ مَكِّيَّةٌ

## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ	اللَّهُ	الرَّحْمَنِ	الرَّحِيمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

### الْحَمْدُ لِلَّهِ فَاطِمَةُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ جَاعِلِ الْمَلَكَةِ رُسُلًا

الْحَمْدُ	يَهُ	فَاطِمَةُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ	جَاعِلِ الْمَلَكَةِ	رُسُلًا
تمام تعریفیں	اللہ کیلئے (ہیں)	(جو) آسمانوں اور زمین کو بنانے والا ہے	فرشتوں کو بنانے والا ہے	رسول

تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جو آسمانوں اور زمین کا بنانے والا ہے، فرشتوں کو رسول بنانے والا ہے

### أُولَىٰ أَجْنَحَةٍ مَّثْنَىٰ وَثُلُثَ وَرُبَاعٍ ط يَزِيدُ فِي الْخَلْقِ مَا

أُولَىٰ أَجْنَحَةٍ	مَّثْنَىٰ	وَ	ثُلُثَ	وَ	رُبَاعٍ	يَزِيدُ	فِي الْخَلْقِ	مَا
(جو) پروں والے (ہیں)	دو دو	اور	تین تین	اور	چار چار	وہ بڑھا دیتا ہے	پیدا نش میں	جو

جن کے دو دو تین تین چار چار پر ہیں، پیدا نش میں جو چاہتا ہے

### يَشَاءُ ط إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ① مَا يَفْتَحُ اللَّهُ

يَشَاءُ	إِنَّ	اللَّهُ	عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ	قَدِيرٌ	مَا	يَفْتَحُ	اللَّهُ
وہ چاہتا ہے	بیشک	اللہ	ہر چیز پر	قدرت والا ہے	جو	کھول دے	اللہ

بڑھا دیتا ہے بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہے ① اللہ لوگوں کے لیے جو رحمت

مہربانی اور فرشتوں کے پروں کا بیان

رحمت الہی کو نہ اور نہ کے ہر شے کے معجز کا بیان

(پہلے سے کافر تھے) نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بارے میں کہا تھا کہ وہ شاعر ہیں، جاوہر ہیں، کاتبین ہیں حالانکہ انہوں نے کبھی حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے شعر، جاوہر اور کائنات کا سوا رہنما نہ دیکھا تھا۔ ② کفار کی چاہت سے مراد تو یہ اور ایمان قبول کرنے کی چاہت ہے۔ ③ فرشتوں کے پروں کی تعداد کا بیان اس طور پر نہیں کہ ان کے صرف اتنے ہی پر ہیں، اس سے زیادہ نہیں ہو سکتے۔ بعض فرشتے ایسے ہیں کہ جن کے بہت زیادہ پر ہیں، جیسے صحیح مسلم میں ہے کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام کے چہرہ پر ملاحظہ فرمائے۔ (مسلم، ص ۱۰۷، الحدیث: ۲۸۰۱۱) ④ اللہ تعالیٰ کی شان یہ ہے کہ وہ تخلیق میں

لِلنَّاسِ مِنْ رَحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا وَمَا يُمْسِكُ ۱

لِلنَّاسِ	مِنْ رَحْمَةٍ	فَلَا	مُمْسِكَ	لَهَا	وَمَا	يُمْسِكُ
لوگوں کے لیے	رحمت	تو نہیں	کوئی روکنے والا	اس کو	اور	جو کچھ وہ روک دے

کھول دے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جو کچھ روک دے

فَلَا مُرْسِلَ لَهُ مِنْ بَعْدِهِ ۲ وَهُوَ الْعَزِيزُ

فَلَا	مُرْسِلَ	لَهُ	مِنْ بَعْدِهِ	وَهُوَ	الْعَزِيزُ
تو نہیں	کوئی چھوڑنے والا	اس کو	اس کے بعد	اور	عزت والا، غلبے والا

تو اس کے روکنے کے بعد اسے کوئی چھوڑنے والا نہیں اور وہی غالب،

الْحَكِيمُ ۳ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ ۴ هَلْ

الْحَكِيمُ	يَا أَيُّهَا	النَّاسُ	اذْكُرُوا	نِعْمَتَ اللَّهِ	عَلَيْكُمْ	هَلْ
حکمت والا (ہے)	اے	لوگو	یاد کرو	اللہ کا احسان	اپنے اوپر	کیا

حکمت والا ہے ○ اے لوگو! اپنے اوپر اللہ کا احسان یاد کرو۔ کیا

مِنْ خَالِقٍ غَيْرِ اللَّهِ يَرِثُكُمْ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ۵ لَا

مِنْ خَالِقٍ	غَيْرِ اللَّهِ	يَرِثُكُمْ	مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ	لَا
کوئی خالق (ہے)	اللہ کے سوا	جو روزی دیتا ہے تمہیں	آسمان اور زمین سے	نہیں

اللہ کے سوا اور بھی کوئی خالق ہے جو آسمان اور زمین سے تمہیں روزی دیتا ہے؟ اس کے سوا

إِلَهَ إِلَّا هُوَ ۶ فَإِنِ تَوَفَّكُونَ ۷ وَإِنِ يُكَذِّبُوكَ ۸

إِلَهَ	إِلَّا	هُوَ	فَإِنِ	تَوَفَّكُونَ	وَإِنِ	يُكَذِّبُوكَ
کوئی معبود	مگر	وہی	تو کہاں	تم اٹھ پھرے جاتے ہو	اور	وہ جھٹلاتے ہیں تمہیں

کوئی معبود نہیں، تو تم کہاں اٹھ پھرے جاتے ہو؟ ○ اور اگر یہ تمہیں جھٹلاتے ہیں

(پہلے نے کافر) اپنی مشیت اور حکمت کے مطابق جس طرح چاہتا ہے اضافہ فرمادیتا ہے۔ یہ آیت تخلیق میں ہر طرح کے اضافے کو شامل ہے چاہے وہ ان چیزوں میں ہو جنہیں ظاہری طور پر حسین شمار کیا جاتا ہے یا ان چیزوں میں ہو جنہیں بظاہر اچھا نہیں سمجھا جاتا۔ ۱..... آسمانوں سے رزق دینے سے مراد بادش نازل فرمانا ہے اور زمین سے رزق دینے سے مراد زمین سے اناج، غلہ اور پھل وغیرہ پیدا کرنا ہے۔ ۲..... اس آیت میں حضور ﷺ کو توفیق دے گا کہ کفار کا جھٹلانا، طعن و تشنیع کرنا اور دل آزار باتیں کہنا کوئی نئی بات نہیں، پہلے رسولوں کے ساتھ بھی اسی طرح ہوا، لہذا آپ اس پر غم نہ کریں اور جیسے پہلے رسولوں نے



فَقَدْ كَذَّبْتَ رَسُولٌ مِّن قَبْلِكَ ۖ وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ

فَقَدْ	كَذَّبْتَ	رَسُولٌ	مِّن قَبْلِكَ	وَ	إِلَى اللَّهِ	تُرْجَعُ
تو بیشک	جھٹلایا گیا	رسولوں (کو)	تم سے پہلے	اور	اللہ ہی کی طرف	لوٹائے جاتے ہیں

تو بیشک تم سے پہلے کتنے ہی رسول جھٹلائے گئے اور سب کام اللہ ہی کی طرف

الْأُمُورُ ۚ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّكُمْ

الْأُمُورُ ۚ	يَا أَيُّهَا	النَّاسُ	إِنَّ	وَعْدَ اللَّهِ	حَقٌّ	فَلَا تَغُرَّكُمْ
سب کام	اے	لوگو	بیشک	اللہ کا وعدہ	سچا (ہے)	تو ہرگز دھوکا نہ دے تمہیں

پھیرے جاتے ہیں ○ اے لوگو! بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے تو ہرگز دنیا کی زندگی

الْحَيَاةُ الدُّنْيَا ۚ وَلَا يَغُرَّكُمْ بِاللَّهِ الْغُرُورُ ۚ إِنَّ

الْحَيَاةُ الدُّنْيَا ۚ	وَلَا يَغُرَّكُمْ	بِاللَّهِ	الْغُرُورُ ۚ	إِنَّ
دنیا کی زندگی	اور	ہرگز فریب نہ دے تمہیں	اللہ کے بارے میں	بڑا فریبی

تمہیں دھوکا نہ دے اور ہرگز بڑا فریبی تمہیں اللہ کے بارے میں فریب نہ دے ○ بیشک

الشَّيْطَانُ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوا عَدُوًّا ۚ إِنَّمَا يَدْعُوا حِزْبَهُ

الشَّيْطَانُ	لَكُمْ	عَدُوٌّ	فَاتَّخِذُوا	عَدُوًّا ۚ	إِنَّمَا يَدْعُوا	حِزْبَهُ
شیطان	تمہارا	دشمن (ہے)	تو تم سمجھو اے	دشمن	وہ صرف بلاتا ہے	اپنے گروہ (کو)

شیطان تمہارا دشمن ہے تو تم بھی اسے دشمن سمجھو، وہ تو اپنے گروہ کو اسی لیے بلاتا ہے

لِيَكُونُوا مِنْ أَصْحَابِ السَّعِيرِ ۚ الَّذِينَ كَفَرُوا هُمْ

لِيَكُونُوا	مِنْ أَصْحَابِ السَّعِيرِ ①	الَّذِينَ	كَفَرُوا	هُمْ
تاکہ وہ ہو جائیں	دوزخ والوں میں سے	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	ان کے لیے

تاکہ وہ بھی دوزخیوں میں سے ہو جائیں ○ کافروں کے لیے

① صبر کیا دیے آپ بھی صبر فرمائیں۔ بڑے فریبی سے مراد شیطان ہے اور آیت کا معنی یہ ہے کہ گناہوں پر اصرار کے باوجود شیطان تمہارے دلوں میں اللہ تعالیٰ کے عفو و کرم کے بارے میں یہ وسوسہ ڈال کر تمہیں ہرگز فریب نہ دے کہ تم جو چاہو عمل کرو، اللہ تعالیٰ بخشے والا ہے وہ تمہارے تمام گناہوں کو بخش دے گا۔ بے شک گناہگار کی مغفرت ہو جانا ممکن ہے لیکن مغفرت کی امید پر گناہ کرنا یہ ہے جیسے علاج کی امید پر زہر کھانا یا اچھا ڈاکٹر ملنے کی امید پر اپنی ہڈیاں توڑ لیتا۔ فی زمانہ مسلمانوں کو اس پر غور کرنے اور اپنی عملی حالت سدھارنے کی شدید حاجت ہے۔

دنیا کی زندگی سے  
دھوکا نہ کھانے کی تاکید

انسان کے دشمن شیطان سے متعلق ایک مبراہت

کفار کے لئے عذاب اور اہل ایمان  
کے لئے ثواب



عَذَابٌ شَدِيدٌ ۝ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

عَذَابٌ شَدِيدٌ	وَالَّذِينَ	آمَنُوا	وَالَّذِينَ	عَمِلُوا	الصَّالِحَاتِ
سخت عذاب (ہے)	اور	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے عمل کیے

سخت عذاب ہے اور ایمان لائے والوں اور اچھے کام کرنے والوں

لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ ۝ أَفَسُنَّ لَهُ

لَهُمْ	مَغْفِرَةٌ	وَأَجْرٌ	كَبِيرٌ	أَفَسُنَّ	لَهُ
ان کے لیے	بخشش	اور	بڑا ثواب (ہے)	تو کیا جس کیلئے	خوبصورت بنا دیا گیا

کے لیے بخشش اور بڑا ثواب ہے ۝ تو کیا وہ شخص جس کیلئے اس کا برا عمل

سَوْءٌ عَلَيْهِمْ فَرَأَوْهُ حَسَنًا فَإِنَّ اللَّهَ يُضِلُّ مَنْ

سَوْءٌ عَلَيْهِمْ	فَرَأَوْهُ	حَسَنًا	فَإِنَّ	اللَّهَ	يُضِلُّ	مَنْ
اس کا برا عمل	تو وہ دیکھتا ہے اسے	اچھا	تو بیشک	اللہ	گمراہ کرتا ہے	جسے

خوبصورت بنا دیا گیا تو وہ اسے اچھا (نی) سمجھتا ہے (کیا وہ ہدایت یافتہ آدمی جیسا ہو سکتا ہے؟) تو بیشک اللہ گمراہ کرتا ہے

يَشَاءُ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ ۝ فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ

يَشَاءُ	وَيَهْدِي	مَنْ	يَشَاءُ	فَلَا تَذْهَبْ	نَفْسُكَ	عَلَيْهِمْ
وہ چاہتا ہے	اور	ہدایت دیتا ہے	جسے	وہ چاہتا ہے	تو نہ چل جائے	تمہاری جان

جسے چاہتا ہے اور راہ دکھاتا ہے جسے چاہتا ہے، تو حسرتوں کی وجہ سے ان پر

حَسَرَاتٍ ۝ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِمَا يَصْنَعُونَ ۝ وَ

حَسَرَاتٍ	إِنَّ	اللَّهَ	عَلِيمٌ	بِمَا	يَصْنَعُونَ	وَ
حسرتوں (کی وجہ سے)	بیشک	اللہ	خوب جاننے والا (ہے)	(اس) کو جو	وہ کرتے ہیں	اور

تمہاری جان نہ چل جائے۔ بیشک اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں ۝ اور

①..... یعنی جس شخص کے لئے اس کا برا عمل خوبصورت بنا دیا گیا اور وہ اسے اچھا ہی سمجھتا ہے، کیا وہ ہدایت یافتہ آدمی جیسا ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں، برے کام کو اچھا سمجھنے والا تو اس بدکار سے بدرجہا بدتر ہے جو اپنے خراب عمل کو برا تو جانتا ہو اور حق کو باطل اور باطل کو باطل سمجھتا ہو۔ جیسے آج بھی ایمان والوں کی بے ادبی کو توحید کے نام پر اور صحابہ کی گستاخی کو محبت اہل بیت کے نام پر پیش کیا جاتا ہے بلکہ عام بے گناہ لوگوں کے قتل کو نیکی کا کام سمجھ کر کیا جاتا ہے۔



## اللَّهُ الَّذِي أَرْسَلَ الرِّيحَ فَتُثِيرُ سَحَابًا

اللَّهُ	الَّذِي	أَرْسَلَ	الرِّيحَ	فَتُثِيرُ	سَحَابًا
اللہ (ہی ہے)	جس نے	بھیجا	ہواؤں (کو)	تو وہ ابھارتی (اتھلائی) ہیں	بادل (کو)

اللہ ہی ہے جس نے ہوائیں بھیجیں تو وہ ہوائیں بادل کو ابھارتی ہیں

## فَسُقْنَهُ إِلَى بَلَدٍ مَيِّتٍ فَأَحْيَيْنَاهُ إِلَّا رُضْ

فَسُقْنَهُ	إِلَى	بَلَدٍ	مَيِّتٍ	فَأَحْيَيْنَاهُ	إِلَّا رُضْ
پھر ہم رواں کرتے ہیں اسے	کسی مردہ شہر کی طرف	تو ہم زندہ کرتے ہیں	اس کے سبب	زمین (کو)	

پھر ہم اسے کسی مردہ شہر کی طرف رواں کرتے ہیں تو اس کے سبب ہم زمین کو

## بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ كَذَلِكَ النُّشُورُ ۝۹ مَنْ كَانَ يَرِيدُ الْعِزَّةَ

بَعْدَ مَوْتِهَا	كَذَلِكَ	النُّشُورُ ۝۹	مَنْ	كَانَ يَرِيدُ	الْعِزَّةَ
اس کی موت کے بعد	اسی طرح	حشر میں اٹھنا (ہے)	جو	چاہتا ہو	عزت

اس کی موت کے بعد زندہ فرماتے ہیں۔ یونہی حشر میں اٹھنا ہے ۝ جو عزت کا طلب گار ہو

## فَلِلَّهِ الْعِزَّةُ جَمِيعًا ۖ إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَ

فَلِلَّهِ	الْعِزَّةُ	جَمِيعًا ۖ	إِلَيْهِ	يَصْعَدُ	الْكَلِمُ الطَّيِّبُ ۖ	وَ
تو اللہ ہی کے لیے (ہے)	ساری عزت	اسی کی طرف	بلند ہوتا ہے	پاکیزہ کلام	اور	

تو ساری عزت اللہ ہی کے پاس ہے۔ پاکیزہ کلام اسی کی طرف بلند ہوتا ہے اور

## الْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ ۖ وَالَّذِينَ يَبْغُؤْنَ السَّيِّئَاتِ

الْعَمَلُ الصَّالِحُ	يَرْفَعُهُ ۖ	وَالَّذِينَ	يَبْغُؤْنَ	السَّيِّئَاتِ
نیک عمل	وہ بلند کرتا ہے اسے	اور	مکرو فریب کرتے ہیں	برے

نیک عمل کو وہ بلند کرتا ہے اور وہ لوگ جو برے مکرو فریب کرتے ہیں

تمام عزتوں کا مالک اللہ ہے

پاکیزہ کلام اور نیک عمل کی نعمت و بلندی

برے مکرو کرنے والوں کو عذاب

- ۱ پاکیزہ کلام سے مراد کلمہ توحید، تسبیح و تحمید اور تکبیر وغیرہ ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف بلند ہونے سے مراد ان کلمات کا بارگاہ الہی میں مقبول ہونا ہے۔
- ۲ نیک کام سے مراد وہ عمل اور عبادت ہے جو اخلاص سے ہو اور آیت کے اس حصے کے مختلف معنی بیان کئے گئے ہیں (۱) کلمہ طیبہ عمل کو بلند کرتا ہے کیونکہ توحید اور ایمان کے بغیر عمل مقبول نہیں۔ (۲) نیک عمل کو اللہ تعالیٰ رفعت قبول عطا فرماتا ہے۔ (۳) نیک عمل، عمل کرنے والے کا مرتبہ بلند کرتے ہیں تو جو عزت چاہے اس پر لازم ہے کہ نیک عمل کرے۔
- ۳ مکرو کرنے والوں سے مراد قریش کے وہ لوگ ہیں جنہوں نے دارالندوہ میں جمع ہو کر بنی کریم یعنی نبی اللہ تعالیٰ

اللہ تعالیٰ کی قدرت، کمالِ علم اور نفاذِ ارادہ کا بیان

لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ ۖ وَمَكْرُ أُولَٰئِكَ هُوَ يُبْصَرُ ۝١٠ وَاللَّهُ

لَهُمْ	وَ	مَكْرًا أُولَٰئِكَ	هُوَ	يَبْشُرُ ⑩	وَ	اللَّهُ
ان کے لیے	اور	ان کا مکرو فریب	وہ	برباد ہوگا	اور	اللہ (نے)

ان کے لیے سخت عذاب ہے اور ان کا مکرو فریب برباد ہو گا ○ اور اللہ نے

خَلَقَكُمْ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُمْ أَرْوَاجًا ۖ وَ

خَلَقَكُمْ	مِنْ تُرَابٍ	ثُمَّ	مِنْ تُطْفَئَةٍ	ثُمَّ	جَعَلَكُمْ	أَزْوَاجًا	وَ
بنایا تمہیں	مٹی سے	پھر	پانی کی بوند سے	پھر	کیا تمہیں	جوڑے جوڑے	اور

تمہیں مٹی سے بنایا پھر پانی کی بوند سے پھر تمہیں جوڑے جوڑے کیا اور

مَا تَحِبُّ مِنْ أُنْثَىٰ وَلَا تَضَعُ إِلَّا بِعِلْمِهِ <sup>ط</sup> وَ

وَمَا تَحِيلُ	مِنْ أُنْثَىٰ	وَلَا تَضَعُ	إِلَّا	بِعِلْمِهِ	وَأَسْ
حاملہ نہیں ہوتی	کوئی مادہ	اور	وہ بچہ نہیں جنتی	مگر	اس کے علم سے

کوئی مادہ اللہ کے علم کے بغیر نہ حاملہ ہوتی ہے اور نہ ہی بچی جنتی ہے اور

مَا يَعْمَرُ مِنْ مُعَبَّرٍ وَلَا يُنْقِصُ مِنْ عُمَرَةٍ إِلَّا

مَا يَعْزُرُ	مِنْ مُعَبِّرٍ	وَأَ	لَا يَنْقُصُ	مِنْ عُسْرَةٍ	إِلَّا
عمر نہیں دی جاتی	کسی بڑی عمر والے (کو)	اور	کم نہیں رکھا جاتا	اس کی عمر سے	مگر

جس بڑی عمر والے کو عمر دی جائے یا جس کسی کی عمر کم رکھی جائے۔ سب

فِي كِتَابٍ ۚ إِنَّ ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ ۝

و	يَسِيرٌ ۝	عَلَى اللَّهِ	ذَلِكَ ۞	إِنَّ	فِي كِتَابٍ
اور	بہت آسان (ہے)	اللہ پر	یہ	بیشک	(یہ سب) ایک کتاب میں (ہے)

ایک کتاب میں ہے بیشک یہ اللہ پر بہت آسان ہے ○ اور

(مختصر سنی کلام) عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو قید کرنے، قتل کرنے اور جلا وطن کرنے کے مشورے کئے تھے۔

۱۔ اس اسم اشارہ کی تفسیر میں ایک احتمال یہ ہے کہ مٹی سے انسان کو بنانا اللہ تعالیٰ پر بہت آسان ہے۔ دوسرا احتمال یہ ہے کہ مادہ کے حاملہ ہونے اور بچہ جنم کے حالات سے خبر دار ہونا اللہ تعالیٰ پر بہت آسان ہے۔ تیسرا احتمال یہ ہے کہ کسی کو زیادہ یا کم عمر دینا اللہ تعالیٰ پر بہت آسان ہے اور حقیقتاً ساری ہی چیزیں اللہ تعالیٰ کیلئے آسان ہیں۔



مَا يَسْتَوِي الْبَحْرَانِ ۚ هَذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَائِغٌ شَرَابُهُ

مَا يَسْتَوِي	الْبَحْرَانِ	هَذَا	عَذْبٌ	فُرَاتٌ	سَائِغٌ	شَرَابُهُ
برابر نہیں	دونوں سمندر	یہ (ایک)	میٹھا	خوب میٹھا (ہے)	خوشگوار (ہے)	اس کا پانی

دونوں سمندر برابر نہیں، یہ میٹھا خوب میٹھا ہے اس کا پانی خوشگوار ہے

وَهَذَا مِلْحٌ أُجَاجٌ ۖ وَمِنْ كُلِّ تَاكُومٍ لَحِطٌ طَرِيبٌ ۚ

وَهَذَا	مِلْحٌ	أُجَاجٌ	وَمِنْ كُلِّ	تَاكُومٍ	لَحِطٌ	طَرِيبٌ
اور	یہ (دوسرا)	نمکین	بہت کڑوا (ہے)	اور	ہر ایک سے	تم کھاتے ہو
						تازہ گوشت

اور یہ (دوسرا) نمکین بہت کڑوا ہے اور ہر ایک سے تم تازہ گوشت کھاتے ہو اور

تَسْتَخْرِجُونَ حَلِيَّةً تَلْبَسُونَهَا ۚ وَتَرَى الْفُلْكَ فِيهِ

تَسْتَخْرِجُونَ	حَلِيَّةً	تَلْبَسُونَهَا <sup>(۱)</sup>	وَتَرَى	الْفُلْكَ	فِيهِ
نکالتے ہو	زیور	جسے تم پہنتے ہو	اور	تو دیکھے گا	کشتیوں (کو)
					اس میں

وہ زیور نکالتے ہو جسے تم پہنتے ہو اور تو کشتیوں کو اس میں

مَوَاحِرَ تَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ ۚ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿۱۳﴾

مَوَاحِرَ	تَبْتَغُوا	مِنْ فَضْلِهِ	وَلَعَلَّكُمْ	تَشْكُرُونَ ﴿۱۳﴾
(پانی) چیرتے ہوئے	تاکہ تم تلاش کرو	اس کا فضل	اور	تاکہ تم
				شکر ادا کرو

پانی کو چیرتے ہوئے دیکھے گا تاکہ تم اس کا فضل تلاش کرو اور تاکہ تم شکر ادا کرو ○

يُولِجُ اللَّيْلُ فِي النَّهَارِ وَيُؤَلِّجُ النَّهَارُ فِي اللَّيْلِ ۚ وَ

يُولِجُ	اللَّيْلُ	فِي النَّهَارِ	وَيُؤَلِّجُ	النَّهَارُ	فِي اللَّيْلِ
وہ داخل کر دیتا ہے	رات (کو)	دن میں	اور	داخل کر دیتا ہے	دن (کو)
					رات میں

وہ رات کو دن میں داخل کر دیتا ہے اور دن کو رات میں داخل کر دیتا ہے اور

①..... زیور اگرچہ عورتیں پہنتی ہیں لیکن چونکہ مردوں کے لئے پہنتی ہیں اس لئے اس کے نفع کی نسبت دونوں کی طرف ہے۔ شرعی مسئلہ یہ ہے کہ مرد کو موقی وغیرہ پہننا جائز ہے جبکہ عورتوں سے مشابہت نہ ہو اور سونا چاندی پہننا مردوں کیلئے مطلقاً حرام ہے، البتہ ساڑھے چار ماٹے سے کم وزن کی ایک گھینے والی چاندی کی انگوٹھی مرد پہن سکتا ہے۔

نظام کا ناسخ سے وحدانیت الہی  
پاکستان

سَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ كُلٌّ يَجْرِي لِأَجَلٍ مُّسَمًّى ط

سَخَّرَ	الشَّمْسَ	وَ	الْقَمَرَ	كُلٌّ	يَجْرِي	لِأَجَلٍ مُّسَمًّى
اس نے کام میں لگا دیا	سورج	اور	چاند (کو)	ہر ایک	چلتا ہے	ایک مقررہ میعاد تک

سورج اور چاند کو اس نے کام میں لگا دیا۔ ہر ایک مقررہ میعاد تک چلتا ہے

ذِكْرُ اللَّهِ رَبِّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ۚ وَالَّذِينَ تَدْعُونَ

ذِكْرُ	اللَّهُ	رَبِّكُمْ	لَهُ	الْمُلْكُ	وَ	الَّذِينَ	تَدْعُونَ
یہ	اللہ	تمہارا رب (ہے)	اس کی	بادشاہی (ہے)	اور	وہ جنہیں	تم پوجتے ہو

یہی اللہ تمہارا رب ہے، اسی کی بادشاہی ہے اور اس کے سوا جنہیں

مِنْ دُونِهِ مَا يَدْعُونَ مِنْ قِطْمِيرٍ ۚ ۱۳ اِنْ تَدْعُوهُمْ لَا يَسْمَعُوا

مِنْ دُونِهِ	مَا يَدْعُونَ	مِنْ قِطْمِيرٍ ۚ	اِنْ	تَدْعُوهُمْ	لَا يَسْمَعُوا
اس کے سوا	وہ مالک نہیں ہیں	کھجور کے چھلکے (کے بھی)	اگر	تم دعا کرو ان سے	(تو) وہ نہیں سنیں گے

تم پوجتے ہو وہ کھجور کے چھلکے (کے بھی) مالک نہیں ہیں ○ اگر تم ان سے دعا کرو تو وہ تمہاری دعا

دُعَاءُكُمْ ۚ وَلَوْ سَمِعُوا مَا اسْتَجَابُوا لَكُمْ ۚ وَ

دُعَاءُكُمْ	وَ	لَوْ	سَمِعُوا	مَا اسْتَجَابُوا	لَكُمْ ۚ	وَ
تمہاری دعا	اور	اگر (بالفرض)	وہ سن لیں	(تو) دعا قبول نہیں کر سکتے	تمہاری	اور

نہیں سنیں گے اور اگر بالفرض سن بھی لیں تو تمہاری دعا قبول نہیں کر سکتے اور

يَوْمَ الْقِيَمَةِ يَكْفُرُونَ بَشْرِكُمْ ۚ وَلَا يَنْبِئُكَ

يَوْمَ الْقِيَمَةِ	يَكْفُرُونَ	بَشْرِكُمْ	وَ	لَا يَنْبِئُكَ
قیامت کے دن	وہ انکار کر دیں گے	تمہارے شرک کا	اور	نہیں بتائے گا تمہارے

قیامت کے دن وہ تمہارے شرک سے انکار کر دیں گے اور باخبر (خدا) کی طرح

۱ کفار بتوں کا قرب حاصل کرنے، ان کی طرف دیکھنے اور ان کے سامنے اپنی حاجات پیش کرنے کو عزت کا ذریعہ سمجھتے تھے۔ یہاں اس کا رد کرتے ہوئے فرمایا گیا کہ جن بتوں کی تم عبادت کرتے ہو اگر تم ان سے دعا کرو تو وہ تمہاری دعا سن نہیں سکتے کیونکہ وہ بے جان بتات ہیں اور اگر بالفرض سن بھی لیں تو وہ تمہاری حاجت پوری نہیں کر سکتے کیونکہ انہیں قدرت و اختیار حاصل ہی نہیں اور قیامت کے دن وہ بت تمہارے شرک سے انکار کر دیں گے اور اسے بندے! دنیا و آخرت کے احوال اور ہر پستی کے انجام کی جیسی خبر اللہ تعالیٰ دیتا ہے اور کوئی نہیں دے سکتا۔



مَثَلُ خَبِيرٍ ۱۳ یَا أَيُّهَا النَّاسُ أَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ آءُ إِلَى اللَّهِ وَاللَّهُ

مَثَلُ خَبِيرٍ ۱۳	یَا أَيُّهَا	النَّاسُ ۱۴	أَنْتُمْ	الْفُقَرَاءُ	آءُ	إِلَى اللَّهِ	وَاللَّهُ
باجر (خدا) کی طرح	اے	لوگو	تم	محتاج (ہو)		اللہ کی طرف	اللہ

تجھے کوئی نہ بتائے گا ○ اے لوگو! تم سب اللہ کے محتاج ہو اور اللہ

هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ۱۵ إِنْ يَشَاءُ يُدْهِبْكُمْ وَ

هُوَ	الْغَنِيُّ	الْحَمِيدُ ۱۵	إِنْ	يَشَاءُ	يُدْهِبْكُمْ	وَاللَّهُ
وہی	بے نیاز	تمام خوبیوں والا (ہے)	اگر	وہ چاہے	(تو) لے جائے تمہیں	اور

ہی بے نیاز، تمام خوبیوں والا ہے ○ اگر وہ چاہے تو تمہیں لے جائے اور

يَأْتِ بِخَلْقٍ جَدِيدٍ ۱۶ وَمَا ذَلِكُ عَلَى اللَّهِ بِعَزِيزٍ ۱۷ وَ

يَأْتِ بِخَلْقٍ جَدِيدٍ ۱۶	وَاللَّهُ	يُدْهِبْكُمْ	وَاللَّهُ	يَأْتِ بِخَلْقٍ جَدِيدٍ ۱۷	وَمَا ذَلِكُ	عَلَى اللَّهِ	بِعَزِيزٍ ۱۸
لے آئے نئی مخلوق	اور	نہیں	یہ	اللہ پر	کچھ دشوار	اور	

نئی مخلوق لے آئے ○ اور یہ اللہ پر کچھ دشوار نہیں ○ اور

لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى ۱۹ وَإِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ

لَا تَزِرُ	وَازِرَةٌ	وِزْرَ أُخْرَى ۱۹	وَ	إِنْ	تَدْعُ	مُثْقَلَةٌ
بوجھ نہیں اٹھائے گی	کوئی بوجھ اٹھانے والی	دوسری کا بوجھ	اور	اگر	بلائے گی	کوئی بوجھ والی

کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گی اور اگر کوئی بوجھ والی جان

إِلَى حِمْلِهَا لَا يَحْمِلُ مِنْهُ شَيْءٌ وَلَوْ كَانَتْ

إِلَى حِمْلِهَا	لَا يَحْمِلُ	مِنْهُ	شَيْءٌ	وَلَوْ كَانَتْ
اپنے بوجھ کی طرف	(تو) نہیں اٹھایا جائے گا	اس (کے بوجھ) سے	کچھ	اگرچہ وہ ہو

اپنے بوجھ کی طرف کسی کو بلانے کی تو اس کے بوجھ میں سے کچھ بھی نہیں اٹھایا جائے گا اگرچہ

۱۔ تمام مخلوق اللہ تعالیٰ کی محتاج ہے اور چونکہ انسان ہی والد اری کا دعویٰ کرتے اور اسے اپنی طرف منسوب کرتے ہیں، اس لئے یہاں بطور خاص انسانوں کا ذکر کیا گیا۔ ۲۔ اس کا معنی یہ ہے کہ قیامت کے دن ہر ایک جان پر اسی کے گناہوں کا بوجھ ہو گا جو اس نے کئے ہیں اور کوئی جان کسی دوسرے کے عوض نہ بھری جائے گی البتہ گروہوں کے برکات سے جو لوگ گمراہ ہونے ان کی تمام گمراہیوں کا بوجھ ان گمراہوں پر بھی ہو گا اور ان گمراہوں پر بھی۔ ۳۔ اس کا معنی یہ ہے کہ قیامت کے دن اگر کوئی گناہ گار شخص کسی دوسرے شخص کو بلانے کا تاکہ وہ اس کے گناہوں کا کچھ بوجھ اپنے سر لے لے تو دوسرا شخص ایسا ہرگز نہیں کرے گا۔

## ذَا قُرْبَىٰ ۝ اِنَّمَا تُنذِرُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُم بِالْغَيْبِ

ذَا قُرْبَىٰ	اِنَّمَا تُنذِرُ	الَّذِينَ	يَخْشَوْنَ	رَبَّهُمْ	بِالْغَيْبِ
قربت والا	تم صرف ڈراتے ہو	ان لوگوں کو جو	ڈرتے ہیں	اپنے رب (سے)	بغیر دیکھے

قریبی رشتہ دار ہو۔ (اے نبی!) تم انہی لوگوں کو ڈراتے ہو جو بغیر دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں

## وَاَقَامُوا الصَّلَاةَ ۝ وَ مَنْ تَزَكَّىٰ فَإِنَّمَا

وَاَقَامُوا	الصَّلَاةَ	وَمَنْ	تَزَكَّىٰ	فَإِنَّمَا
قائم رکھتے ہیں	نماز	اور	پاکیزگی اختیار کی	تو صرف

اور نماز قائم رکھتے ہیں اور جس نے پاکیزگی اختیار کی تو بیشک

## يَتَزَكَّىٰ لِنَفْسِهِ ۝ وَاِلَى اللَّهِ الْمَصِيرُ ۝ ۱۸

يَتَزَكَّىٰ	لِنَفْسِهِ	وَاِلَى اللَّهِ	الْمَصِيرُ
وہ پاکیزگی اختیار کرتا ہے	اپنی ذات کے لئے	اور	اللہ ہی کی طرف

اس نے اپنی ذات کے لئے ہی پاکیزگی اختیار کی اور اللہ ہی کی طرف پھرنا ہے اور

## مَا يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ ۝ وَلَا الظُّلُمُتُ وَلَا النُّورُ ۝ ۱۹

مَا يَسْتَوِي	الْأَعْمَىٰ	وَالْبَصِيرُ	وَلَا الظُّلُمُتُ	وَلَا النُّورُ
برابر نہیں ہے	اندھا	اور	دیکھنے والا	اور

اندھا اور دیکھنے والا برابر نہیں اور نہ اندھیرے اور اجالا

## وَلَا الظُّلُ وَلَا الْحَرُ ۝ وَمَا يَسْتَوِي الْأَحْيَاءُ وَلَا

وَلَا الظُّلُ	وَلَا الْحَرُ	وَمَا يَسْتَوِي	الْأَحْيَاءُ	وَلَا
اور	نہ	تیز دھوپ	برابر نہیں ہیں	اور

اور نہ سایہ اور تیز دھوپ اور زندہ اور

(پچھلے صفحہ کا حاشیہ) نہ کرے گا اگرچہ دوہلانے والے کا قریبی رشتہ دار جیسے بیٹا یا باپ ہو۔ ① اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مومن اور کافر کا فرق بیان فرمایا کہ جیسے اندھا اور دیکھنے والا برابر نہیں اسی طرح مومن اور کافر برابر نہیں ہیں۔ ② اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے کافر اور مومن کے اوصاف میں فرق بیان فرمایا کہ جیسے اندھیرے اور اجالا برابر نہیں ایسے ہی کفر و ایمان بھی برابر نہیں ہیں۔ ③ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے قیامت کے دن کافر اور مومن کے مکان میں فرق بیان فرمایا کہ مومن کا مکان جنت ایسے ہے جیسے سایہ اور کافر کا مکان جہنم ایسے ہے جیسے تیز دھوپ، اور یہ دونوں برابر نہیں۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ سایہ سے مراد حق اور



الْأَمْوَاتُ ۱۱ إِنَّ اللَّهَ يُسَبِّحُ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَمَا أَنْتَ بِمُسْبِحٍ

الْأَمْوَاتُ (۱)	إِنَّ	اللَّهُ	يُسَبِّحُ (۲)	مَنْ	يَشَاءُ	وَ	مَا	أَنْتَ	بِمُسْبِحٍ
مردے	بیشک	اللہ	ساتا ہے	جسے	وو چاہتا ہے	اور	نہیں	تم	سانے والے

مردے برابر نہیں۔ بیشک اللہ ساتا ہے جسے چاہتا ہے اور تم انہیں سانے والے نہیں

مَنْ فِي الْقُبُورِ ۲۲ إِنَّ أَنْتَ إِلَّا نَذِيرٌ ۲۳ إِنَّا

مَنْ	فِي الْقُبُورِ (۳)	إِنَّ	أَنْتَ	إِلَّا	نَذِيرٌ (۴)	إِنَّا
(انہیں) جو	قبروں میں (پڑے ہیں)	نہیں	تم	مگر	ڈرسانے والے	بیشک

جو قبروں میں پڑے ہیں ○ تم تو یہی ڈرسانے والے ہو ○ اے محبوب! بیشک

أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا ۚ وَإِنْ

أَرْسَلْنَاكَ	بِالْحَقِّ	بَشِيرًا	وَ	نَذِيرًا	وَ	إِنْ
ہم نے بھیجا تمہیں	حق کے ساتھ	خوشخبری دینے والا	اور	ڈرسانے والا	اور	نہیں

ہم نے تمہیں حق کے ساتھ خوشخبری دیتے ہوئے اور ڈراتے ہوئے بھیجا اور

مِنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ ۲۴ وَإِنْ يُكَذِّبُوكَ

مِنْ أُمَّةٍ	إِلَّا	خَلَا	فِيهَا (۵)	وَ	إِنْ	يُكَذِّبُوكَ
کوئی امت	مگر	گزر چکا ہے	اس میں	ڈرسانے والا	اور	اگر وہ جھٹلاتے ہیں تجھے

کوئی امت ایسی نہیں جس میں کوئی ڈرانے والا نہ گزرا ہو ○ اور اگر یہ تمہیں جھٹلائیں

فَقَدْ كَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ

فَقَدْ	كَذَّبَ	الَّذِينَ	مِنْ قَبْلِهِمْ	جَاءَتْهُمْ	رُسُلُهُمْ
تو بیشک	جھٹلا چکے ہیں	وہ لوگ جو	ان سے پہلے (تھے)	آئے ان کے پاس	ان کے رسول

تو ان سے پہلے لوگ بھی جھٹلا چکے ہیں ان کے پاس ان کے رسول

(پہلے ملے کاوش) ۱۔ زندوں سے مراد مومنین یا غلام ہیں اور مردوں سے کفار یا جاہل لوگ مراد ہیں اور یہ دونوں برابر نہیں۔ ۲۔ "بیشک اللہ ساتا ہے جسے چاہتا ہے" سے مراد یہ ہے کہ جس کی ہدایت منظور ہو اسے اللہ تعالیٰ ایمان کی توفیق عطا فرماتا ہے۔ ۳۔ آیت کے اس حصے میں کفار کو قہر والوں سے تشبیہ دی گئی اور سننے سے مراد وہ سننا ہے جس پر ہدایت کا نفع مرتب ہو۔ خلاصہ یہ ہے کہ جس طرح مردے سنی ہوئی بات سے نفع نہیں اٹھا سکتے اور نصیحت قبول نہیں کر سکتے، اسی طرح ہر انجام کفار بھی ہدایت و نصیحت سے فائدہ نہیں اٹھاتے۔ ۴۔ ہر امت میں کوئی نہ کوئی ڈرانے والا گزرا ہے خواہ وہ نبی ہو یا عالم دین۔

بِالْبَيِّنَاتِ وَالزُّبُرِ ۚ وَالْكِتَابِ الْمُنِيرِ ۝۲۵ ثُمَّ

بِالْبَيِّنَاتِ	وَ	بِالزُّبُرِ	وَ	بِالْكِتَابِ الْمُنِيرِ ۝۲۵	ثُمَّ
روشن دلیلوں کے ساتھ	اور	صحیفوں کے ساتھ	اور	روشن کر دینے والی کتاب کے ساتھ	پھر

روشن دلیلیں اور صحیفے اور روشن کر دینے والی کتابیں لے کر آئے ○ پھر

أَخَذْتُ الَّذِينَ كَفَرُوا كَيْفَ كَانَتْ نَكِيرٌ ۝۲۶ أَلَمْ تَرَ

أَخَذْتُ	الَّذِينَ	كَفَرُوا	كَيْفَ	كَانَتْ	نَكِيرٌ ۝۲۶	أَلَمْ تَرَ
میں نے پکڑا	ان لوگوں کو جنہوں نے	کفر کیا	تو کیسا	ہوا	میرا انکار	کیا تم نے نہ دیکھا

میں نے کافروں کی گرفت کی تو میرا انکار کیسا ہوا ○ کیا تو نے نہ دیکھا

أَنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً ۖ فَأَخْرَجْنَا بِهِ

أَنَّ	اللَّهَ	أَنْزَلَ	مِنَ السَّمَاءِ	مَاءً	فَأَخْرَجْنَا	بِهِ
کہ	اللہ (نے)	اتارا	آسمان سے	پانی	تو ہم نے نکالے	اس کے ذریعے

کہ اللہ نے آسمان سے پانی اتارا تو ہم نے اس سے مختلف رنگوں والے

شَرَاتٍ مُّخْتَلِفًا أَلْوَانُهَا ۚ وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌ بَيَضٌ

شَرَاتٍ	مُخْتَلِفًا	أَلْوَانُهَا	وَ	مِنَ الْجِبَالِ	جُدَدٌ	بَيَضٌ
پھل	مختلف (ہیں)	ان کے رنگ	اور	پہاڑوں سے (میں)	راستے (ہیں)	سفید رنگ (والے)

پھل نکالے اور پہاڑوں میں سفید اور سرخ رنگ والے راستے ہیں،

وَحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ أَلْوَانُهَا ۚ وَغَرَابِيبُ سُودٌ ۝۲۷ وَ

وَ	حُمْرٌ	مُخْتَلِفٌ	أَلْوَانُهَا	وَ	غَرَابِيبُ	سُودٌ ۝۲۷
اور	سرخ رنگ (والے)	مختلف (ہیں)	ان کے رنگ	اور	کچھ (پہاڑ) کالے	بہت ہی کالے (ہیں) اور

ان کے مختلف رنگ ہیں اور کچھ (پہاڑ) کالے بہت ہی کالے ہیں ○ اور

(بچے نے کارٹی) جو نبی کی طرف سے اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو اللہ تعالیٰ کا خوف دلائے۔

۱..... اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا کہ اگر کفار مکہ آپ کو جھٹلانے پر ہی قائم ہیں تو آپ ان کی اور ان کے جھٹلانے کی پروا نہ کریں، ان سے پہلی امتوں کے لوگ بھی اپنے رسولوں علیہم السلام کو جھٹلا چکے ہیں حالانکہ وہ ان کے پاس اپنے دعویٰ کی صداقت اور نبوت پر دلالت کرنے والے روشن معجزات، صحیفے اور حق کو روشن کر دینے والی کتابیں تورات، انجیل اور زبور لے کر آئے تھے۔



مِنَ النَّاسِ وَالذَّوَابِّ وَالْأَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ كَذَلِكَ ۝

مِنَ النَّاسِ	وَ	الذَّوَابِّ	وَ	الْأَنْعَامِ	مُخْتَلِفٌ	أَلْوَانُهُ	كَذَلِكَ
سے آدمیوں اور جانوروں اور چوپایوں (کے)	اور	چوپایوں (کے)	مختلف (ہیں)	اس کے رنگ	اسی طرح		

اسی طرح آدمیوں اور جانوروں اور چوپایوں کے مختلف رنگ ہیں۔

إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ ۝ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ

إِنَّمَا	يَخْشَى	اللَّهُ	مِنْ عِبَادِهِ	الْعُلَمَاءُ (۱)	إِنَّ	اللَّهُ	عَزِيزٌ
صرف ڈرتے ہیں	اللہ (سے)	اس کے بندوں میں سے	علم والے	بیشک	اللہ	عزت والا	

اللہ سے اس کے بندوں میں سے وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں بیشک اللہ عزت والا،

عَفُورٌ ۝ (۲۸) إِنَّ الَّذِينَ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَأَقَامُوا

عَفُورٌ (۲۸)	إِنَّ	الَّذِينَ	يَتْلُونَ	كِتَابَ اللَّهِ	وَ	أَقَامُوا
بخشنے والا (ہے)	بیشک	وہ لوگ جو	تلاوت کرتے ہیں	اللہ کی کتاب (کی)	اور	قائم رکھتے ہیں

بخشنے والا ہے ۝ بیشک وہ لوگ جو اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں اور نماز

الصَّلَاةَ وَآتَوْا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَ

الصَّلَاةَ	وَ	آتَوْا	مِمَّا	رَزَقْنَاهُمْ	سِرًّا	وَ
نماز اور	خرچ کرتے ہیں	(اس میں) سے جو	ہم نے رزق دیا انہیں	پوشیدہ اور		

قائم رکھتے ہیں اور ہمارے دیئے ہوئے رزق میں سے پوشیدہ اور اعلانیہ کچھ ہماری راہ میں

عَلَانِيَةً يَرْجُونَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُورًا ۝ لِيُؤْفِقَهُمُ

عَلَانِيَةً	يَرْجُونَ	تِجَارَةً	لَّنْ تَبُورًا (۲۹)	لِيُؤْفِقَهُمُ
اعلانیہ	وہ امید رکھتے ہیں	(ایسی) تجارت (کی)	(جو) ہرگز تباہ نہ ہوگی	تاکہ (اللہ) بھرپور دے انہیں

خرچ کرتے ہیں وہ ایسی تجارت کے امیدوار ہیں جو ہرگز تباہ نہیں ہوگی ۝ تاکہ اللہ انہیں

۱۔ علم والوں سے مراد وہ ہیں جو دین کا علم رکھتے ہوں اور ان کے عقائد و اعمال درست ہوں اور یہاں ان کی شان یہ بیان ہوئی کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں۔ لہذا علماء کو چاہئے کہ وہ عام لوگوں کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ سے زیادہ ڈریں اور دوسروں کو اس کی رغبت بھی دلائیں۔ حضرت علی المرتضیٰ کثرۃ اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم فرماتے ہیں ”صحیح معنوں میں فقیہ وہ شخص ہے جو لوگوں کو رحمت الہی سے مایوس نہ کرے اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی پر انہیں جبری نہ کرے، اللہ تعالیٰ کے عذاب سے انہیں بے خوف نہ کر دے اور قرآن کے بغیر کوئی چیز اسے اپنی طرف راغب نہ کر سکے۔ (در قطبی، فاطر، تحت الآیۃ: ۲۸، ۴/۲۵۰، الجزء الرابع عشر)

أَجُورَهُمْ وَيَزِيدُهُمْ مِّن فَضْلِهِ ۚ إِنَّهُ غَفُورٌ

أَجُورَهُمْ	وَ	يَزِيدُهُمْ	مِّن فَضْلِهِ	إِنَّهُ	غَفُورٌ
ان کے ثواب	اور	زیادہ عطا کرے انہیں	اپنے فضل سے	بیشک وہ	بخشنے والا

ان کے ثواب بھر پور دے اور اپنے فضل سے اور زیادہ عطا کرے بیشک وہ بخشنے والا،

شُكُورٌ ۳۰ وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ هُوَ

شُكُورٌ ۳۰	وَ	الَّذِي	أَوْحَيْنَا	إِلَيْكَ	مِن الْكِتَابِ ۱	هُوَ
قدر فرمانے والا ہے	اور	وہ جو	ہم نے وحی بھیجی	تمہاری طرف	کتاب سے	وہی

قدر فرمانے والا ہے ۰ اور وہ کتاب جو ہم نے تمہاری طرف وحی بھیجی ہے وہی

الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ

الْحَقُّ	مُصَدِّقًا	لِّمَا	بَيْنَ يَدَيْهِ	إِنَّ	اللَّهَ
حق ہے	تصدیق کرنے والی	(ان کتابوں) کی جو	اس سے پہلے (موجود تھیں)	بیشک	اللہ

حق ہے، اپنے سے پہلے موجود کتابوں کی تصدیق فرماتی ہوئی، بیشک اللہ

بِعِبَادِهِ لَخَيْرٌ بَصِيرٌ ۳۱ ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ

بِعِبَادِهِ	لَخَيْرٌ	بَصِيرٌ ۳۱	ثُمَّ	أَوْرَثْنَا	الْكِتَابَ
اپنے بندوں سے	ضرور خبردار	دیکھنے والا ہے	پھر	ہم نے وارث کیا	کتاب (کا)

اپنے بندوں سے خبردار، دیکھنے والا ہے ۰ پھر ہم نے کتاب کا وارث

الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ

الَّذِينَ	اصْطَفَيْنَا	مِنْ عِبَادِنَا ۲	فَمِنْهُمْ	ظَالِمٌ
ان لوگوں کو جنہیں	ہم نے چن لیا	اپنے بندوں میں سے	تو ان میں سے	کوئی ظلم کرنے والا ہے

اپنے چنے ہوئے بندوں کو کیا تو ان میں کوئی اپنی جان پر

۱..... اس کتاب سے مراد قرآن مجید ہے اور اس کی شان یہ ہے کہ اس میں جھوٹ اور شک کا کوئی شائبہ تک نہیں اور یہ اپنے سے پہلے نازل ہونے والی کتابوں کی عقائد، اصول اور احکام میں تصدیق فرماتی ہے۔ ۲..... حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: چنے ہوئے بندوں سے مراد حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں تمام امتوں پر فضیلت دی اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خلائی و نیاز مندی کی کرامت و شرافت سے مشرف فرمایا۔ (عازن، فاطمہ، تحت الآیۃ: ۳۲، ۵۳۵/۳)



## لِنَفْسِهِ ۚ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ۚ وَمِنْهُمْ

لِنَفْسِهِ	وَ	مِنْهُمْ	مُقْتَصِدٌ	وَ	مِنْهُمْ
اپنی جان پر	اور	ان میں سے	کوئی درمیانہ راستہ اختیار کرنے والا	اور	ان میں سے

ظلم کرنے والا ہے اور ان میں کوئی درمیانہ راستہ اختیار کرنے والا ہے اور ان میں کوئی وہ ہے جو

## سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ بِإِذْنِ اللَّهِ ۖ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ ۖ

سَابِقٌ <sup>(۱)</sup>	بِالْخَيْرَاتِ	بِإِذْنِ اللَّهِ	ذَٰلِكَ	هُوَ	الْفَضْلُ الْكَبِيرُ <sup>(۲)</sup>
کوئی سبقت لے جانے والا (ہے)	بھلائیوں میں	اللہ کے حکم سے	یہی	وہ	بڑا فضل (ہے)

اللہ کے حکم سے بھلائیوں میں سبقت لے جانے والا ہے۔ یہ بھی بڑا فضل ہے ○

## جَنَّتْ عَدْنٍ يِّدْ خُلُوْنَهَا يَحْلُوْنَ فِيْهَا

جَنَّتْ عَدْنٍ	يِّدْ خُلُوْنَهَا	يُحْلُوْنَ	فِيْهَا
(ان کیلئے) بسنے کے باغات (ہیں)	وہ داخل ہوں گے ان میں	انہیں پہنائے جائیں گے	ان (باغوں) میں

(ان کیلئے) بسنے کے باغات ہیں جن میں وہ داخل ہوں گے، انہیں ان باغوں میں

## مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَلُؤْلُؤًا ۚ وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيرٌ ۚ

مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ	وَلُؤْلُؤًا	وَلِبَاسُهُمْ	فِيْهَا	حَرِيرٌ <sup>(۳)</sup>	وَل
سونے کے لنگن	اور موتی	اور ان کا لباس	ان میں	ریشم (کا ہوگا)	اور

سونے کے لنگن اور موتی پہنائے جائیں گے اور وہاں ان کا لباس ریشمی ہوگا ○ اور

## قَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنَّا الْحَزْنَ ۖ إِنَّ

قَالُوا	الْحَمْدُ	لِلَّهِ	الَّذِي	أَذْهَبَ	عَنَّا	الْحَزْنَ	إِنَّ
وہ کہیں گے	تمام تعریفیں	اللہ کیلئے	جس نے	دور کر دیا	ہم سے	غم	بی شک

وہ کہیں گے سب خوبیاں اس اللہ کیلئے ہیں جس نے ہم سے غم دور کر دیا، بیشک

① آیت کے اس حصے میں امت محمدیہ کے تین مدارج اور مراتب بیان کئے گئے ہیں (۱) ان میں کوئی اپنی جان پر ظلم کرنے والا ہے۔ (۲) کوئی درمیانہ راستہ اختیار کرنے والا ہے۔ (۳) کوئی وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے بھلائیوں میں سبقت لے جانے والا ہے۔ ان تینوں کے مصداق سے متعلق مفسرین کے کثیر اقوال ہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ سبقت لے جانے والے عہد رسالت کے وہ مخلص حضرات ہیں جن کے لئے رسول اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے جنت (اور رزق) کی بشارت دی۔ (اور درمیانہ راستہ اختیار کرنے والے وہ اصحاب ہیں جو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے طریقہ پر عمل کرتے رہے اور



رَبَّنَا لَعَفُوْرًا شَكُوْرًا ۝۳۴ الَّذِيْٓ اَحَلَّنَا دَارَ الْبُقَاٰمَةِ

رَبَّنَا	لَعَفُوْرًا	شَكُوْرًا ۝۳۴	الَّذِيْٓ	اَحَلَّنَا	دَارَ الْبُقَاٰمَةِ
ہمارا رب	ضرور بخشنے والا	قدر فرمانے والا (ہے)	وہ جس نے	اتارا ہمیں	ہمیشہ ٹھہرنے کے گھر (میں)

ہمارا رب بخشنے والا، قدر فرمانے والا ہے ○ وہ جس نے ہمیں اپنے فضل سے

مِنْ فَضْلِهِ ۚ لَا يَسْنَفِيْهَا نَصَبٌ وَلَا يَسْنَفِيْهَا عُوبٌ ۝۳۵

مِنْ فَضْلِهِ ۚ	لَا يَسْنَفِيْهَا	نَصَبٌ	وَلَا يَسْنَفِيْهَا	عُوبٌ ۝۳۵
اپنے فضل سے	نہ پہنچے گی ہمیں	اس میں	کوئی تکلیف	اور نہ چھوئے گی ہمیں

ہمیشہ ٹھہرنے کے گھر میں اتارا، ہمیں اس میں نہ کوئی تکلیف پہنچے گی اور نہ ہمیں اس میں کوئی تھکاؤٹ چھوئے گی ○

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ لَا يُقْضٰی

وَالَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	لَهُمْ	نَارُ جَهَنَّمَ	لَا يُقْضٰی
اور	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	ان کے لیے	جہنم کی آگ (ہے)

اور جنہوں نے کفر کیا ان کے لیے جہنم کی آگ ہے، نہ ان پر

عَلَيْهِمْ فَيَسُوْتُوْا وَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِّنْ عَذَابِهَا ۚ كَذٰلِكَ

عَلَيْهِمْ	فَيَسُوْتُوْا	وَلَا يُخَفَّفُ	عَنْهُمْ	مِّنْ عَذَابِهَا ۚ	كَذٰلِكَ
ان پر	تو (کہ) وہ مر جائیں	اور نہ ہلکا کیا جائے گا	ان سے	اس (جہنم) کا عذاب	ایسی ہی

قضا آئے کہ وہ مر جائیں اور نہ ان سے جہنم کا عذاب کچھ ہلکا کیا جائے گا، ہم

نَجْزِيْ كُلَّ كَفُوْرٍ ۝۳۶ وَهُمْ يَصْطَرِحُوْنَ فِيْهَا ۚ

نَجْزِيْ	كُلَّ كَفُوْرٍ ۝۳۶	وَهُمْ	يَصْطَرِحُوْنَ	فِيْهَا ۚ
ہم سزا دیتے ہیں	ہر بڑے ناشکرے (کو)	اور وہ	چیتے چلاتے ہوں گے	اس میں

ہر بڑے ناشکرے کو ایسی ہی سزا دیتے ہیں ○ اور وہ اس میں چیتے چلاتے ہوں گے،

(پہلے کے کاوش) اپنی جان پر ظلم کرنے والے ہم تم جیسے لوگ ہیں۔ (الطالب تعالیٰ: ۸/۲۳، الحدیث: ۳۷۰۰) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا اپنے آپ کو تیسرے طبقے میں شمار فرمانا جزی و انکساری کے طور پر ہے۔ ① جنت میں داخلہ محض اعمال کی وجہ سے نہ ہو گا بلکہ صرف اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہو گا جبکہ اعمال اللہ تعالیٰ کا فضل حاصل ہونے کا ذریعہ اور جنت میں درجہ کی بلند کی کا سبب ہیں۔ حدیث پاک میں ہے ”تم میں سے کسی کو اس کا عمل نجات نہیں دلائے گا۔ لوگ عرض گزار ہوئے ”کیا آپ کو بھی نہیں؟ ارشاد فرمایا ”مجھے بھی نہیں، مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت میں ڈھانپ لے۔“ (بخاری: ۱۳/۲، الحدیث: ۵۶۷۳)



رَبَّنَا أَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِي كُنَّا نَعْمَلُ ۖ

رَبَّنَا	اَخْرِجْنَا	نَعْمَلْ	صَالِحًا	غَيْرَ الَّذِي	كُنَّا نَعْمَلُ
اے ہمارے رب	نکال دے ہمیں	(تاکہ) ہم کام کریں	اچھا	(اس کے) برخلاف جو	ہم کام کرتے تھے

اے ہمارے رب! ہمیں نکال دے تاکہ ہم اچھا کام کریں اس کے برخلاف جو ہم پہلے کرتے تھے

أَوَلَمْ نَعْمَرْكُمْ مَّا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَن تَذَكَّرُ

أَوَلَمْ نَعْمَرْكُمْ	مَّا يَتَذَكَّرُ فِيهِ	مَن	تَذَكَّرُ
(جواب ملے گا) اور کیا ہم نے عمر نہ دی تھی تمہیں	جس میں نصیحت حاصل کر لیتا	جو	نصیحت حاصل کرنا چاہتا

(جواب ملے گا) اور کیا ہم نے تمہیں وہ عمر نہ دی تھی جس میں سمجھنے والا سمجھ لیتا

وَجَاءَكُمُ النَّذِيرُ ۖ فَذُوقُوا فَمَا لِلظَّالِمِينَ مِن نَّصِيرٍ ۝

وَجَاءَكُمُ	النَّذِيرُ	فَذُوقُوا	فَمَا	لِلظَّالِمِينَ	مِن نَّصِيرٍ ۝
اور	آیا تھا تمہارے پاس	ڈر سنانے والا	تو چکھو	پس نہیں (ہے)	ظالموں کیلئے کوئی مددگار

اور تمہارے پاس ڈر سنانے والا تشریف لایا تھا تو اب مزہ چکھو، پس ظالموں کیلئے کوئی مددگار نہیں ۝

إِنَّ اللَّهَ عَلِيمُ غَيْبِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ إِنَّهُ عَلِيمٌ

إِنَّ	اللَّهِ	عَلِيمُ غَيْبِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ	إِنَّهُ	عَلِيمٌ
بیشک	اللہ	آسمانوں اور زمین کی ہر چھپی بات جاننے والا (ہے)	بیشک وہ	جاننے والا (ہے)

بیشک اللہ آسمانوں اور زمین کی ہر چھپی بات کو جاننے والا ہے، بیشک وہ دلوں کی بات

بِذَاتِ الصُّدُورِ ۖ هُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ خَلْفَ فِي الْأَرْضِ ۖ

بِذَاتِ الصُّدُورِ ۖ	هُوَ	الَّذِي	جَعَلَكُمْ	خَلْفَ	فِي الْأَرْضِ
سینوں والی (بات) کو	وہی (ہے)	جس نے	بنایا تمہیں	(پہلے لوگوں کا) جانشین	زمین میں

جانتا ہے ۝ وہی ہے جس نے تمہیں زمین میں (پہلے لوگوں کا) جانشین کیا

علم الہی کی شان

کافر کیلئے کرباں اور مکر کا نقصان

فَمَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهُ ۖ وَلَا يَزِيدُ الْكَافِرِينَ

فَمَنْ	كَفَرَ	فَعَلَيْهِ	كُفْرُهُ	وَا	لَا يَزِيدُ	الْكَافِرِينَ
تو جس نے	کفر کیا	تو اسی پر (ہے)	اس کے کفر کا وبال	اور	زیادہ نہیں کرتا	کافروں (کو)

تو جو کفر کرے تو اس کے کفر کا وبال اسی پر ہے اور کافروں کے حق میں ان کا کفر ان کے رب کے پاس

كُفْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ إِلَّا مَقْتًا ۖ وَلَا يَزِيدُ الْكَافِرِينَ

كُفْرُهُمْ	عِنْدَ رَبِّهِمْ	إِلَّا	مَقْتًا	وَا	لَا يَزِيدُ	الْكَافِرِينَ
ان کا کفر	ان کے رب کے پاس	مگر	غضب (میں)	اور	زیادہ نہیں کرتا	کافروں (کو)

غضب ہی کو بڑھاتا ہے اور کافروں کے حق میں ان کا کفر ان کے نقصان میں ہی

كُفْرُهُمْ إِلَّا خَسَارًا ۚ ۱۹ قُلْ أَسَاءَ يُتِمُّ شُرَكَاءُكُمُ الَّذِينَ تَدْعُونَ

كُفْرُهُمْ	إِلَّا	خَسَارًا ۚ	قُلْ	أَسَاءَ يُتِمُّ	شُرَكَاءُكُمُ	الَّذِينَ	تَدْعُونَ
ان کا کفر	مگر	نقصان (میں)	تم کہو	بھلا بتاؤ	اپنے شریک	وہ جنہیں	تم پوجتے ہو

اضافہ کرتا ہے ۱۹ تم فرماؤ: بھلا اپنے وہ شریک تو بتلاؤ جنہیں تم اللہ کے سوا

مِنْ دُونِ اللَّهِ ۖ أَرُونِي مَاذَا خَلَقُوا مِنَ الْأَرْضِ أَمْ لَهُمْ

مِنْ دُونِ اللَّهِ	أَرُونِي	مَاذَا	خَلَقُوا	مِنَ الْأَرْضِ	أَمْ	لَهُمْ
اللہ کے سوا	دکھاؤ مجھے	کیا	انہوں نے بنایا	زمین میں سے	یا	ان کی

پوجتے ہو، مجھے دکھاؤ کہ انہوں نے زمین میں سے کونسا حصہ بنایا ہے یا آسمانوں میں

شُرَكَاءُ فِي السَّمَوَاتِ ۚ أَمْ أَتَيْنَهُمْ كِتَابًا فَهُمْ

شُرَكَاءُ	فِي السَّمَوَاتِ	أَمْ	أَتَيْنَهُمْ	كِتَابًا	فَهُمْ
کوئی شرکت (ہے)	آسمانوں میں	یا	ہم نے دی ہے انہیں	کوئی کتاب	تو وہ

ان کی کوئی شرکت ہے یا ہم نے انہیں کوئی کتاب دی ہے کہ وہ

۱ یعنی اے حبیبِ اعلیٰ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، آپ مشرکین سے فرمادیں کہ جن بتوں کو تم اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہراتے ہو اور اللہ تعالیٰ کی بجائے ان کی پوجا کرتے ہو، مجھے دکھاؤ کہ انہوں نے زمین کا کون سا حصہ بنایا ہے یا آسمانوں کو بنانے میں ان کی کوئی شرکت ہے جس کی وجہ سے وہ موجود ہونے میں اللہ تعالیٰ کے شریک ہو گئے یا اللہ تعالیٰ نے ان مشرکین پر آسمان سے کوئی کتاب نازل کی ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے شریک کا بیان ہوا اور مشرکین اس کی روشنی و لیلوں پر عمل جیرا رہے؟ ان میں سے کوئی بھی بات نہیں، بلکہ ظالموں کا حال یہ ہے کہ وہ اپنے پیروکاروں کو دھوکا دیتے اور بتوں کی طرف سے انہیں باطل امیروں کی طرف سے دلاتے



عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّنْهُ ۚ بَلْ إِن يَبْعُدُ الظَّالِمُونَ بَعْضُهُم بَعْضًا

بَعْضًا	بَعْضُهُمْ	الظَّالِمُونَ	يَبْعُدُ	إِنْ	بَلْ	عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّنْهُ
بعض (کو)	ان کے بعض	ظالم	وعدہ کرتے	نہیں	بلکہ	اس کی روشن دلیل پر (ہیں)

اس کی روشن دلیلوں پر ہیں؟ بلکہ ظالم آپس میں ایک دوسرے کو دھوکے، فریب کا ہی

إِلَّا غُرُورًا ۚ ۝۴۰ إِنَّ اللَّهَ يُبْسِكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ

إِلَّا	غُرُورًا ۝۴۰	إِنَّ	اللَّهُ	يُبْسِكُ	السَّمَوَاتِ	وَالْأَرْضِ
مگر	دھوکے (کا)	بیشک	اللہ	روکے ہوئے ہے	آسمانوں	اور زمین (کو)

وعدہ دیتے ہیں ۝۴۰ بیشک اللہ آسمانوں اور زمین کو روکے ہوئے ہے

أَنْ تَرَوْهَا ۚ وَلَئِنْ زَالَتَا إِنْ أَمْسَكْهُمَا

أَنْ	تَرَوْهَا ۚ	وَلَئِنْ	زَالَتَا	إِنْ	أَمْسَكْهُمَا
کہ	وہ دونوں حرکت کریں	اور	قسم ہے اگر	وہ دونوں ہٹ جائیں	(تو) نہیں روک سکے گا انہیں

کہ حرکت نہ کریں اور قسم ہے کہ اگر وہ ہٹ جائیں تو اللہ کے سوا

مِنْ أَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهِ ۚ إِنَّهُ كَانَ حَلِيمًا غَفُورًا ۝۴۱ وَأَقْسَمُوا

مِنْ أَحَدٍ	مِّنْ بَعْدِهِ ۚ	إِنَّهُ	كَانَ	حَلِيمًا	غَفُورًا ۝۴۱	وَأَقْسَمُوا
کوئی ایک	اس کے سوا	بیشک وہ	ہے	علم والا	بخشنے والا	انہوں نے قسم کھائی تھی

انہیں کوئی نہ روک سکے گا۔ بیشک وہ علم والا، بخشنے والا ہے ۝۴۱ اور انہوں نے

بِاللَّهِ جَهْدَ آيَاتِهِمْ لَئِنْ جَاءَهُمْ نَذِيرٌ

بِاللَّهِ	جَهْدَ آيَاتِهِمْ	لَئِنْ	جَاءَهُمْ	نَذِيرٌ
اللہ کی	اپنی قسموں میں خوب کوشش (سے)	ضرور اگر	آیا ان کے پاس	کوئی ڈر سنانے والا

اپنی قسموں میں حد بھر کی کوشش کر کے اللہ کی قسم کھائی کہ اگر ان کے پاس کوئی ڈر سنانے والا آیا

(پہلے سے کاربند) جیسا کہ بت ان کی شفاعت کریں گے۔ ۱۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے قریش نے یہودیوں اور عیسائیوں کے اپنے رسولوں کو نہ ماننے اور ان کو جھٹلانے کے بارے میں کہا تھا کہ ”اللہ تعالیٰ ان پر لعنت کرے کہ ان کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول آئے اور انہوں نے انہیں جھٹلایا اور نہ مانا، خدا کی قسم! اگر ہمارے پاس کوئی رسول آئے تو ہم ان سے زیادہ راہ راست پر ہوں گے اور اس رسول کو ماننے میں ان کے بہتر گروہ پر سبقت لے جائیں گے۔ لیکن جب ان کے پاس حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رونق افروزی اور جلوہ آرائی ہوئی تو حق و ہدایت سے ان کی نفرت اور دوری میں ہی اضافہ ہوا۔



لَيَكُونَنَّ أَهْدَىٰ مِنْ إِحْدَى الْأُمَمِ ۚ فَلَمَّا جَاءَهُمْ

لَيَكُونَنَّ	أَهْدَىٰ	مِنْ إِحْدَى الْأُمَمِ	فَلَمَّا	جَاءَهُمْ
(تو) ضرور وہوں گے	زیادہ ہدایت والے	تمام امتوں میں (ہر) ایک سے	پھر جب	آیا ان کے پاس
تو وہ ضرور تمام امتوں میں سے (ہر) ایک امت سے بڑھ کر ہدایت پر ہوں گے (لیکن) پھر جب ان کے پاس				

نَذِيرٌ مَّا زَادَهُمْ إِلَّا نُفُورًا ۚ اِسْتَكْبَارًا

نَذِيرٌ	مَّا زَادَهُمْ	إِلَّا	نُفُورًا ۚ	اِسْتَكْبَارًا (۱)
ڈرسانے والا	(تو) اس نے زیادہ نہ کیا انہیں	مگر	نفرت (میں)	بڑائی چاہنے (کی وجہ سے)

ڈرسانے والا تشریف لایا تو اس نے ان کی نفرت میں ہی اضافہ کیا ○ زمین میں

فِي الْأَرْضِ وَمَكْرُ السَّيِّئِ ۖ وَلَا يَحِيقُ الْمَكْرُ السَّيِّئِ إِلَّا

فِي الْأَرْضِ	و	مَكْرُ السَّيِّئِ (۲)	و	لَا يَحِيقُ	الْمَكْرُ السَّيِّئِ	إِلَّا
زمین میں	اور	برا کمر و فریب (کرنے کی وجہ سے)	اور	نہیں گھیرتا، نہیں پڑتا	برا کمر و فریب	مگر
بڑائی چاہنے اور برا کمر و فریب کرنے کی وجہ سے (وہ ایمان نہ لائے) اور برا کمر و فریب اپنے چلنے والے ہی پر						

بِأَهْلِهِ ۖ فَهَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا سُنَّتَ الْأَوَّلِينَ ۚ

بِأَهْلِهِ (۳)	فَهَلْ	يَنْظُرُونَ	إِلَّا	سُنَّتَ الْأَوَّلِينَ
اپنے چلنے والے کو	تو کیا (یعنی نہیں)	وہ انتظار کر رہے	مگر	پہلے لوگوں کے دستور (کا)

پڑتا ہے، تو وہ پہلے لوگوں کے دستور ہی کا انتظار کر رہے ہیں

فَلَنْ تَجْدَلَ سُنَّتَ اللَّهِ تَبْدِيلًا ۚ وَلَنْ تَجْدَلَ سُنَّتَ اللَّهِ

فَلَنْ تَجْدَلَ	سُنَّتَ اللَّهِ	تَبْدِيلًا	و	لَنْ تَجْدَلَ	سُنَّتَ اللَّهِ
تو تم ہرگز نہ پاؤ گے	اللہ کے دستور کیلئے	کوئی تبدیلی	اور	ہرگز نہ پاؤ گے	اللہ کے دستور کیلئے

تو تم ہرگز اللہ کے دستور کیلئے تبدیلی نہیں پاؤ گے اور ہرگز اللہ کے قانون کیلئے

۱۔ تکبر و غرور ایسی بری بیماری ہے کہ اس کی وجہ سے انسان نبی کی پیروی سے محروم رہتا ہے جبکہ بارگاہ انبیاء علیہم السلام اللہ تعالیٰ کے پیروں میں عاجزی اور انکساری ایمان کا ذریعہ ہے۔ کفار کہہ کر کفر کی وجہ یہی ہوئی کہ انہوں نے خود کو نبی سے بڑھ کر جانا۔ ۲۔ برے کمر و فریب سے مراد شرک اور کفر ہے، یا اس سے مراد رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ کمر و فریب کرنا ہے۔ ۳۔ یعنی بری سازش کا انجام اکثر برائی ہوتا ہے۔ اس میں ان لوگوں کے لئے نصیحت ہے جو ایک دوسرے کے خلاف سازشیں کرتے اور سازشی لوگوں کی مدد کرتے ہیں۔ حدیث پاک میں ہے "سازش کرنے والے اور دھوکا دینے والے"۔



ترجمہ تفسیر کے الفاظ سے عبارت حاصل کرنے کی دعوت

تَحْوِيلًا ۳۱) أَوَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرُوا كَيْفَ كَانَ

تَحْوِيلًا ۳۱)	أَوَلَمْ يَسِيرُوا	فِي الْأَرْضِ	فَيَنْظُرُوا	كَيْفَ	كَانَ
تالانہ	اور کیا انہوں نے سفر نہ کیا	زمین میں	تو وہ دیکھ لیتے	کیسا	ہوا

تالانہ پاؤ گے ○ اور کیا انہوں نے زمین میں سفر نہ کیا کہ دیکھتے ان سے اگلوں کا

عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَكَانُوا أَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَ

عَاقِبَةُ الَّذِينَ	مِنْ قَبْلِهِمْ	وَ	كَانُوا	أَشَدَّ	مِنْهُمْ	قُوَّةً	وَ
ان لوگوں کا انجام جو	ان سے پہلے (تھے)	اور	وہ تھے	زیادہ سخت	ان سے	قوت (میں)	اور

کیسا انجام ہوا اور وہ ان سے زیادہ طاقتور تھے اور

مَا كَانَ اللَّهُ لِيُعْجِزَهُ مِنْ شَيْءٍ فِي السَّمَوَاتِ وَلَا

مَا كَانَ	اللَّهُ	لِيُعْجِزَهُ	مِنْ شَيْءٍ	فِي السَّمَوَاتِ	وَلَا
نہیں ہے	اللہ (کی شان کہ)	عاجز کر سکے اسے	کوئی چیز	آسمانوں میں	اور نہ

اللہ کی یہ شان نہیں کہ آسمانوں اور زمین میں کوئی شے اسے

فِي الْأَرْضِ إِنَّهُ كَانَ عَلِيمًا قَدِيرًا ۳۲) وَلَوْ يُوَاخِذُ اللَّهُ

فِي الْأَرْضِ	إِنَّهُ	كَانَ	عَلِيمًا	قَدِيرًا ۳۲)	وَلَوْ	يُوَاخِذُ ۱)	اللَّهُ
زمین میں	بیشک وہ	ہے	علم والا	قدرت والا	اور	پکڑتا	اللہ

عاجز کر سکے۔ بیشک وہ علم والا، قدرت والا ہے ○ اور اگر اللہ لوگوں کو

النَّاسِ بِمَا كَسَبُوا مَا تَرَكَ عَلَى ظَهْرِهَا

النَّاسِ	بِمَا	كَسَبُوا	مَا تَرَكَ	عَلَى ظَهْرِهَا
لوگوں (کو)	(اس کے)	سبب جو	انہوں نے کمایا	(تو) وہ نہ چھوڑتا

ان کے اعمال کے سبب پکڑتا تو زمین کی پیٹھ پر کوئی چلنے والا

(پچھلے صفحے کا حوالہ) جہنم میں ہیں۔ (مسند الفردوس، ۳/۴۱۷، الحدیث: ۶۶۵۸)

۱) یعنی اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کو ان کے گناہوں کی وجہ سے پکڑتا تو زمین کی پیٹھ پر کوئی چلنے والا نہ چھوڑتا لیکن وہ مقررہ مدت یعنی قیامت کے دن تک انہیں ذلیل دیتا ہے پھر جب ان کے عذاب کی مقررہ مدت آنے کی تو یاد رکھو کہ بیشک اللہ تعالیٰ اپنے تمام بندوں کو دیکھ رہا ہے، وہ انہیں ان کے اعمال کی جزا دے گا اور جو لوگ عذاب کے مستحق ہیں انہیں عذاب دے گا اور جو لائق کرم ہیں ان پر رحم و کرم فرمائے گا۔

مِنْ دَاآِبَّةٍ وَلَكِنْ يُؤْخَرُھُمْ إِلَىٰ آجَلٍ مُّسَمًّى ۚ فَاِذَا

مِنْ دَاآِبَّةٍ	وَ	لَكِنْ	يُؤْخَرُھُمْ	إِلَىٰ آجَلٍ مُّسَمًّى	فَاِذَا
کوئی چلنے والا	اور	لیکن	وہ ڈھیل دیتا ہے انہیں	ایک مقرر مدت تک	پھر جب

نہ چھوڑتا لیکن وہ ایک مقرر میعاد تک انہیں ڈھیل دیتا ہے پھر جب

جَاءَ آجَلُھُمْ فَإِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِعِبَادِہٖ بَصِيْرًا ۚ

جَاءَ	آجَلُھُمْ	فَإِنَّ	اللّٰهَ	كَانَ	بِعِبَادِہٖ	بَصِيْرًا ۚ
آجائے گی	ان کی مدت	تو بیشک	اللہ	ہے	اپنے بندوں کو	دیکھنے والا

ان کی مقررہ مدت آئے گی تو بیشک اللہ اپنے تمام بندوں کو دیکھ رہا ہے ○

رکوع: 05

آیات: 83

# سُورَةُ يٰسٓ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

يٰسٓ ۙ وَالْقُرْآنِ الْحَكِيْمِ ۙ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝۲

يٰسٓ ۙ	وَالْقُرْآنِ الْحَكِيْمِ ۙ	اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝۲
یس ۙ	حکمت والے قرآن کی قسم	تو بیشک تم رسولوں میں سے (ہو)

یس ○ حکمت والے قرآن کی قسم ○ بیشک تم رسولوں میں سے ہو ○

۱ یہ حروف مقطعات میں سے ایک حرف ہے، اس کی مراد اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ نیز کسی کا نام ”یس“ اور ”ظ“ رکھنا منع ہے کہ بعض علماء کے نزدیک یہ دونوں اللہ تعالیٰ کے ایسے نام ہیں جن کے معنی معلوم نہیں، کیا عجیب کہ ان کے وہ معنی ہوں جو غیر خدا پر صادق نہ آسکیں، اور بعض علماء کے نزدیک یہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایسے نام ہیں جن کے معنی معلوم نہیں، ہو سکتا ہے ان کا وہ معنی ہو جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے خاص ہو۔ اس لئے یہ نام رکھنے سے بچنا ضروری ہے اور جن حضرات کا نام ”یسین“ ہے وہ خود کو ”غلام یسین“ کہیں اور بتائیں اور دوسرے اسے ”غلام یسین“ کہہ کر بلائیں۔

جلد پنجم

147

مَعْرِفَةُ الْقُرْآنِ عَلَى كُنْزِ الْعُرْفَانِ

الْمَزْلُ الْخَامِسُ 5

www.dawateislami.net

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رہنمائی اور صراطِ مستقیم پر چلنے کا بیان



نزل قرآن کا ایک اہم مقدمہ

ان کی کفار کی ایمان سے محرومی

ان کی کفار کی کفر میں پستی کی ایک مثال

ان کی کفار پر راہ ایمان بند ہونے کی ایک مثال

عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۝ تَنْزِيلُ الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ ۝ لِتُنذِرَ

عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۝	تَنْزِيلُ الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ ۝	لِتُنذِرَ
سیدھی راہ پر (ہو)	عزت والے مہربان کا اتارنا ہوا	تاکہ تم ڈراؤ

سیدھی راہ پر ہو ۝ عزت والے مہربان کا اتارنا ہوا ۝ تاکہ تم اس قوم کو

قَوْمًا مَّا أُنذِرَ آبَاءَهُمْ فَهُمْ غٰفِلُونَ ۝

قَوْمًا ۝	مَّا أُنذِرَ	أَبَاءَهُمْ ۝	فَهُمْ	غٰفِلُونَ ۝
(اس) قوم (کو)	نہیں ڈرایا گیا	ان کے باپ دادا (کو)	تو وہ	غفلت میں پڑے ہوئے (ہیں)

ڈراؤ جس کے باپ دادا کو نہ ڈرایا گیا تو وہ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں ۝

لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلَىٰ أَكْثَرِهِمْ فَهُمْ

لَقَدْ	حَقَّ	الْقَوْلُ	عَلَىٰ أَكْثَرِهِمْ	فَهُمْ
ضرور بیشک	ثابت ہو چکی	بات	ان میں اکثر پر	تو وہ

بیشک ان میں اکثر پر بات ثابت ہو چکی ہے تو وہ

لَا يُؤْمِنُونَ ۝ إِنَّا جَعَلْنَا فِيْ أَعْنَاقِهِمْ أَغْلَالًا

لَا يُؤْمِنُونَ ۝	إِنَّا	جَعَلْنَا	فِيْ أَعْنَاقِهِمْ	أَغْلَالًا
ایمان نہ لائیں گے	بیشک	ہم نے ڈال دیئے	ان کی گردنوں میں	طوق

ایمان نہ لائیں گے ۝ ہم نے ان کی گردنوں میں طوق ڈال دیئے ہیں

فَهِيَ إِلَى الْأَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُونَ ۝ وَ

فَهِيَ	إِلَى الْأَذْقَانِ	فَهُمْ	مُّقْمَحُونَ ۝	وَ
تو وہ	ٹھوڑیوں تک (ہیں)	تو وہ	اوپر کو منہ اٹھائے ہوئے (ہیں)	اور

تو وہ ٹھوڑیوں تک ہیں تو وہ اوپر کو منہ اٹھائے ہوئے ہیں ۝ اور

۱۔ یہاں آیت میں بطور خاص کفار قریش کو مذہب الہی سے ڈرانے کا فرمایا گیا اور عمومی طور پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اہل عرب، اہل کتاب وغیرہ کو بھی کو مذہب الہی سے ڈرانے والے ہیں کیونکہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام لوگوں کے لئے رسول ہیں۔ ۲۔ قوم قریش میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پہلے کوئی رسول تشریف نہیں لائے اور عرب میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کے بعد سے لے کر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک کوئی رسول تشریف نہیں لائے جبکہ اہل کتاب کے پاس حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد سے لے کر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک کوئی رسول تشریف نہیں لائے۔

جَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ سَدًّا وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا

جَعَلْنَا (۱)	مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ	سَدًّا	و	مِنْ خَلْفِهِمْ	سَدًّا
ہم نے بنادی	ان کے آگے	ایک دیوار	اور	ان کے پیچھے	ایک دیوار

ہم نے ان کے آگے دیوار بنادی اور ان کے پیچھے (بھی) ایک دیوار (بنادی)

فَاَغْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ ۹ وَ سَوَّأْنَا عَلَيْهِمْ

فَاَغْشَيْنَاهُمْ	فَهُمْ	لَا يُبْصِرُونَ ۹	و	سَوَّأْنَا	عَلَيْهِمْ
پھر اوپر سے ڈھانک دیا انہیں	تو وہ	دیکھ نہیں سکتے	اور	برابر (ہے)	ان پر

پھر انہیں اوپر سے (بھی) ڈھانک دیا تو انہیں کچھ دکھائی نہیں دیتا ○ اور تمہارا انہیں ڈرانا

ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۱۰

ءَاَنْذَرْتَهُمْ	اَمْ	لَمْ تُنْذِرْهُمْ	لَا يُؤْمِنُونَ ۱۰
کیا آپ ڈرائیں انہیں	یا	نہ ڈرائیں انہیں	وہ ایمان نہیں لائیں گے

اور نہ ڈرانا ان پر برابر ہے وہ ایمان نہیں لائیں گے ○

اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمَنَ

اِنَّمَا تُنْذِرُ	مَنِ	اَتَّبَعَ	الذِّكْرَ	وَ	خَشِيَ	الرَّحْمَنَ
تم صرف ڈراتے ہو	(اس کو) جو	پیروی کرے	نصیحت (کی)	اور	ڈرے	رحمن (سے)

تم تو صرف اسے ڈراتے ہو جو نصیحت کی پیروی کرے اور رحمن سے بغیر دیکھے

بِالْغَيْبِ فَبَشِّرْهُ بِغَفْرَةٍ وَّاَجْرٍ كَرِيمٍ ۱۱ اِنَّا نَحْنُ

بِالْغَيْبِ	فَبَشِّرْهُ	بِغَفْرَةٍ وَّاَجْرٍ كَرِيمٍ ۱۱	اِنَّا	نَحْنُ
بغیر دیکھے	تو تم بشارت دواؤے	بخشش اور عزت کے ثواب کی	بیشک	ہم

ڈرے تو اسے بخشش اور عزت کے ثواب کی بشارت دو ○ بیشک ہم

۱..... یعنی جسے کسی شخص کے دونوں طرف دیواریں ہوں اور ہر طرف سے راستہ بند کر دیا گیا ہو تو وہ کسی طرح منزل مقصود تک نہیں پہنچ سکتا، یہی حال ان کفار کا ہے کہ ان پر ہر طرف سے ایمان کی راہ بند ہے، ان کے سامنے دنیا کے غرور کی دیوار ہے اور ان کے پیچھے آخرت کو جھٹلانے کی اور وہ جہالت کے قید خانہ میں قید ہیں جس کی وجہ سے آیات اور دلائل میں غور و فکر کرنا انہیں میسر نہیں ہے۔ اُڑی کنار پر ہدایت اور ایمان کی راہ بند کر کے ان پر جبر نہیں کیا گیا بلکہ ان کے کفر پر اصرار، تکبر، عناد اور سرکشی کو مستغل اختیار کرنے کی سزا کے طور پر ان کے لئے ایمان کا راستہ بند کر دیا گیا ہے۔

اُڑی کنار کو ڈرانا اور نہ ڈرانا برابر ہے۔

نصیحت قبول کرنے والے کے اوصاف اور اسے بشارت

مردوں کو زندہ رکھنے کے لئے انہیں جبر نہیں کیا گیا بلکہ ان کے کفر پر اصرار، تکبر، عناد اور سرکشی کو مستغل اختیار کرنے کی سزا کے طور پر ان کے لئے ایمان کا راستہ بند کر دیا گیا ہے۔



## نَحْيِ الْمَوْتَىٰ وَنَكُتِبْ مَا قَدْ مَوَاو

نَحْيِ	الْمَوْتَىٰ	و	نَكُتِبْ	مَا	قَدْ مَوَاو	و
زندہ کریں گے	مردوں (کو)	اور	ہم لکھ رہے ہیں	وہ جو	انہوں نے آگے بھیجا اور	

مردوں کو زندہ کریں گے اور ہم لکھ رہے ہیں جو (عمل) انہوں نے آگے بھیجا اور

## اِنْشَارَهُمْ طَّ وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنَهُ

اِنْشَارَهُمْ <sup>(۱)</sup>	و	كُلَّ شَيْءٍ	اَحْصَيْنَهُ
ان کے پیچھے چھوڑے ہوئے نشانات (کو)	اور	ہر چیز	ہم نے شمار کر رکھا ہے اسے

ان کے پیچھے چھوڑے ہوئے نشانات کو اور ایک ظاہر کر دیئے والی کتاب میں ہر چیز

## فِي اِمَامٍ مُّبِينٍ ۝۱۲ وَاضْرِبْ لَهُمْ مَثَلًا اَصْحَابَ الْقَرْيَةِ ۝۱۳

فِي اِمَامٍ مُّبِينٍ <sup>(۱۲)</sup>	و	اضْرِبْ <sup>(۱۳)</sup>	لَهُمْ	مَثَلًا	اَصْحَابَ الْقَرْيَةِ	۝۱۳
ایک ظاہر کر دیئے والی کتاب میں	اور	بیان کرو	ان سے	مثال	شہر والوں (کی)	جب

ہم نے شمار کر رکھی ہے ۝ اور ان سے شہر والوں کی مثال بیان کرو جب

## جَاءَهَا الْمُرْسَلُونَ ۝۱۴ اِذَا رَسَلْنَا اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ

جَاءَهَا	الْمُرْسَلُونَ <sup>(۱۴)</sup>	اِذَا	اَرْسَلْنَا	اِلَيْهِمُ	اِثْنَيْنِ
آئے ان کے پاس	رسول	جب	ہم نے رسول بھیجے	ان کی طرف	دو

ان کے پاس رسول آئے ۝ جب ہم نے ان کی طرف دو رسول بھیجے

## فَكَذَّبُوهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوا اِنَّا

فَكَذَّبُوهُمَا	فَعَزَّزْنَا	بِثَالِثٍ	فَقَالُوا	اِنَّا
پھر انہوں نے جھٹلایا انہیں	تو ہم نے مدد کی	تیسرے کے ذریعے	تو انہوں نے کہا	بیشک ہم

پھر انہوں نے ان کو جھٹلایا تو ہم نے تیسرے کے ذریعے مدد کی تو ان سب نے کہا کہ بیشک

۱ یعنی ہم دو نشانیاں اور طریقے لکھ رہے ہیں جو لوگ اپنے پیچھے چھوڑ گئے۔ یہ طریقے اتھے بھی ہو سکتے ہیں اور برے بھی، دونوں کا حکم جدا جدا ہے لہذا لوگ جو نیک طریقے نکالتے ہیں انہیں اچھی بدعت کہتے ہیں اور یہ طریقے نکالنے والوں اور اس پر عمل کرنے والوں دونوں کو ثواب ملتا ہے اور جو برے طریقے نکالتے ہیں ان کو بری بدعت کہتے ہیں، یہ طریقے نکالنے والے اور عمل کرنے والے دونوں گناہ گار ہوتے ہیں۔

۲ اس آیت سے بیان کئے گئے واقعہ کی تفصیل تفسیر صراط الجنان، ج ۸، ص ۲۳۶ پر ملاحظہ فرمائیں۔



اصلی شجرہ کار رسولوں پر اعتراض

إِلَيْكُمْ مُّرْسَلُونَ ﴿۱۳﴾ قَالُوا مَا أَنْتُمْ إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُنَا

إِلَيْكُمْ	مُرْسَلُونَ ﴿۱۳﴾	قَالُوا	مَا	أَنْتُمْ	إِلَّا	بَشَرٌ مِثْلُنَا ﴿۱۴﴾
تمہاری طرف	بھیجے گئے ہیں	(لوگوں نے) کہا	نہیں	تم	مگر	ہمارے جیسے آدمی

ہم تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں ○ لوگوں نے کہا: تم تو ہمارے جیسے آدمی ہو

وَمَا أَنْزَلَ الرَّحْمَنُ مِنْ شَيْءٍ ۚ إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا تَكْذِبُونَ ﴿۱۵﴾

وَمَا أَنْزَلَ	الرَّحْمَنُ	مِنْ شَيْءٍ	إِنْ	أَنْتُمْ	إِلَّا	تَكْذِبُونَ ﴿۱۵﴾
اور	نہیں اتاری	رحمن نے	کوئی چیز	نہیں	تم	جھوٹ بول رہے ہو

اور رحمن نے کوئی چیز نہیں اتاری، تم صرف جھوٹ بول رہے ہو ○

قَالُوا أَرَبُنَا يَعْلَمُ إِنَّآ إِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُونَ ﴿۱۶﴾ وَ

قَالُوا	أَرَبُنَا	يَعْلَمُ	إِنَّآ	إِلَيْكُمْ	لَمُرْسَلُونَ ﴿۱۶﴾	وَ
(رسولوں نے) کہا	ہمارا رب	جانتا ہے	بیشک ہم	تمہاری طرف	ضرور بھیجے گئے (ہیں)	اور

رسولوں نے کہا: ہمارا رب جانتا ہے کہ بیشک ضرور ہم تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں ○ اور

مَا عَلَيْكَ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ﴿۱۷﴾ قَالُوا إِنَّا نَطْهَرُكَ

مَا	عَلَيْكَ	إِلَّا	الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ﴿۱۷﴾	قَالُوا	إِنَّا	نَطْهَرُكَ
نہیں	ہم پر	مگر	صاف صاف تبلیغ کر دینا	(لوگوں نے) کہا	بیشک	ہم منخوس سمجھتے ہیں

ہمارے ذمہ صرف صاف صاف تبلیغ کر دینا ہی ہے ○ لوگوں نے کہا: ہم تمہیں منخوس

بِكُمْ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهُوا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَسَّيَنَّكُمْ

بِكُمْ	لَئِنْ	لَّمْ تَنْتَهُوا	لَنَرْجُمَنَّكُمْ	وَلَيَسَّيَنَّكُمْ
تمہیں	ضرور اگر	تم باز نہ آئے	(تو) ضرور ہم سنگسار کریں گے تمہیں	اور ضرور پہنچے گی تمہیں

سمجھتے ہیں۔ بیشک اگر تم باز نہ آئے تو ضرور ہم تمہیں سنگسار کریں گے اور ضرور تمہیں ہماری طرف سے

۱..... اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء کرام عَلَیْہِمُ السَّلَامُ کو اپنے جیسا بشر کہنا نبی سے کفار کا طریقہ رہا ہے۔ ۲..... اللہ تعالیٰ کے نیک اور مقرب بندوں کو منخوس سمجھنا اور انہیں تکلیف پہنچانے کی دھمکیاں دینا کافروں کا طریقہ ہے۔ نیز لوگوں کی یہ عادت ہوتی ہے کہ جس چیز کی طرف ان کے دل مائل ہوں اور ان کی طبیعت اسے قبول کرے تو وہ اس چیز کو اپنے حق میں بابرکت سمجھتے ہیں اور جس چیز سے نفرت کرتے اور اسے ناپسند کرتے ہوں تو اسے اپنے حق میں منخوس سمجھتے ہیں، اسی لئے اگر انہیں کوئی مصیبت پہنچ جائے تو کہتے ہیں کہ یہ فلاں کی نحوست ہے اور اس کی وجہ سے ہمارا یہ نقصان ہو گیا، آپس میں لڑائی جھگڑا شروع ہو گیا،



مِّنْ عَذَابٍ إِلَيْهِ ۝۱۸ قَالُوا ظَنَرُكُمْ مَعَكُمْ ط

مِمَّا	عَذَابٍ إِلَيْهِ ۱۸	قَالُوا	ظَنَرُكُمْ	مَعَكُمْ
ہماری طرف سے	دردناک سزا	(رسولوں نے) فرمایا	تمہاری ٹھوس	تمہارے ساتھ (ہے)

دردناک سزا پہنچے گی ○ رسولوں نے فرمایا: تمہاری ٹھوس تو تمہارے ساتھ ہے۔

أَيْنَ ذُكِّرْتُمْ ط بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُونَ ۝۱۹

أَيْنَ	ذُكِّرْتُمْ	بَلْ	أَنْتُمْ	قَوْمٌ مُّسْرِفُونَ ۱۹
کیا اگر	تمہیں نصیحت کی جائے	بلکہ	تم	حد سے بڑھنے والے لوگ (ہو)

کیا اگر تمہیں نصیحت کی جائے (تو تم اسے بدشگونی کہتے اور انکار کرتے ہو) بلکہ تم حد سے بڑھنے والے لوگ ہو ○

وَجَاءَ مِنْ أَقْصَا الْمَدِينَةِ رَجُلٌ يَّسْعَىٰ

وَجَاءَ	مِنْ أَقْصَا الْمَدِينَةِ	رَجُلٌ	يَّسْعَىٰ
اور آیا	شہر کے دور والے کنارے سے	ایک مرد	دوڑتا ہوا

اور شہر کے دور کے کنارے سے ایک مرد دوڑتا ہوا آیا،

قَالَ يُقَوْمُ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِينَ ۝۲۰ اتَّبِعُوا

قَالَ	يُقَوْمُ	اتَّبِعُوا	الْمُرْسَلِينَ ۲۰	اتَّبِعُوا
اس نے کہا	اے میری قوم	پیروی کرو	رسولوں (کی)	پیروی کرو

اس نے کہا: اے میری قوم! ان رسولوں کی پیروی کرو ○ ایسوں کی پیروی کرو

مَنْ لَا يَسْأَلُكُمْ أَجْرًا وَهُمْ مِّمَّهْدُونَ ۝۲۱

مَنْ	لَا يَسْأَلُكُمْ	أَجْرًا	وَهُمْ مِّمَّهْدُونَ ۲۱
(اس کی) جو	نہیں مانگتا تم سے	کوئی معاوضہ	وہ (ہیں)

جو تم سے کوئی معاوضہ نہیں مانگتے اور وہ ہدایت یافتہ ہیں ○

(پچھلے صفحہ کا حاشیہ) رشتہ ٹوٹ گیا، اگرچہ ان سب کی حقیقی وجہ کچھ اور ہو۔ یاد رہے کہ شرعی طور پر نہ کوئی شخص محسوس ہے، نہ کوئی جلد، وقت یا چیز محسوس ہے، اسلام میں اس کا کوئی تصور نہیں، یہ محض وہی خیالات ہوتے ہیں۔ ہاں گناہ اور کفر محسوس ہیں۔



# وَمَا لِي

23



# وَمَا لِي لَا أَعْبُدُ الَّذِي فَطَرَنِي وَ

وَا	مَا	لِي <sup>(۱)</sup>	لَا أَعْبُدُ	الَّذِي	فَطَرَنِي	وَا
اور	کیا (ہے)	میرے لیے	(کہ) میں عبادت نہ کروں	(اس کی) جس نے	پیدا کیا مجھے	اور

اور مجھے کیا ہے کہ میں اس کی عبادت نہ کروں جس نے مجھے پیدا کیا اور

## إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿۲۲﴾ ءَأَتَّخِذُ مِنْ دُونِ اللَّهِ إِنْ

إِلَيْهِ	تُرْجَعُونَ ﴿۲۲﴾	ءَأَتَّخِذُ	مِنْ دُونِ	اللَّهِ	إِنْ
اسی کی طرف	تمہیں لوٹایا جائے گا	کیا میں بناؤں	اس (اللہ) کے سوا	معبود	اگر

اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے ○ کیا میں اللہ کے سوا اور معبود بناؤں کہ اگر

## يُرِدْنَ الرَّحْمَنُ بِضُرٍّ لَا تُغْنِي عَنِّي شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا وَ

يُرِدْنَ	الرَّحْمَنُ	بِضُرٍّ	لَا تُغْنِي	عَنِّي	شَفَاعَتُهُمْ <sup>(۲)</sup>	شَيْئًا	وَ
(پہنچانا) چاہے مجھے	رحمن	کوئی نقصان	(تو) نفع نہ دے گی	مجھے	ان کی سفارش	کچھ	اور

رحمن مجھے کوئی نقصان پہنچانا چاہے تو ان کی سفارش مجھے کوئی نفع نہ دے اور

## لَا يُنْقِذُونِ ﴿۲۳﴾ إِنْ أَدَّاهُ ضَلَّ مُبِينٍ ﴿۲۴﴾ إِنْ أَمَنْتُ

لَا يُنْقِذُونِ ﴿۲۳﴾	إِنْ أَدَّاهُ	ضَلَّ مُبِينٍ ﴿۲۴﴾	إِنْ أَمَنْتُ
نہ وہ بچا سکیں گے مجھے	بیشک میں	اس وقت	بیشک میں

نہ وہ مجھے بچا سکیں گے ○ بیشک جب تو میں کھلی گمراہی میں ہوں گا ○ بیشک میں تمہارے رب (اللہ) پر

## بِرَبِّكُمْ فَاسْمِعُونِ ﴿۲۵﴾ قِيلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ ط

بِرَبِّكُمْ	فَاسْمِعُونِ ﴿۲۵﴾	قِيلَ	ادْخُلِ	الْجَنَّةَ
تمہارے رب (اللہ) پر	تو تم سنو میری	(اس سے) فرمایا گیا	تو داخل ہو جا	جنت (میں)

ایمان لایا تو تم میری سنو ○ (اس سے) فرمایا گیا کہ تو جنت میں داخل ہو جا،

- ۱۔ قوم کے اعتراض کرنے پر مرد و عورتوں نے کہا: کیا اس مالکِ حقیقی کی عبادت کیوں نہ کروں جس نے مجھے پیدا کیا اور جس کی طرف لوٹ کر سب کو جانا ہے۔ مرد و عورتوں کے جھگڑانے جواب سے ظاہر ہوا کہ وعظ و نصیحت میں ایسا انداز جو جس سے سامنے والا غور و فکر پر مجبور ہو جائے، نہ کہ مخالفت پر اتر آئے۔
- ۲۔ کفار کے جھوٹے معبودیت وغیرہ کسی کی شفاعت نہ کر سکیں گے جبکہ اللہ تعالیٰ کے محبوب بندے جنہیں اولین شفاعت مل چکا ہے وہ ضرور شفاعت کریں گے۔



## قَالَ يَلَيْتَ قَوْمِي يَعْلَمُونَ ﴿٢٦﴾ بِمَا غَفَر لِي

قَالَ (۱)	يَلَيْتَ	قَوْمِي	يَعْلَمُونَ ﴿۲۶﴾	بِمَا	غَفَر لِي
اس نے کہا	اے کاش	میری قوم	جان لیتی	(اس) کو جو	مغفرت کی میری

اس نے کہا: اے کاش کہ میری قوم جان لیتی ○ جیسی میرے رب نے

## رَأَيْتُ وَجَعَلَنِي مِنَ الْمُكْرَمِينَ ﴿٢٧﴾ وَمَا أَنْزَلْنَا عَلَى قَوْمِهِ

رَأَيْتُ	وَجَعَلَنِي	مِنَ الْمُكْرَمِينَ ﴿٢٧﴾	وَمَا أَنْزَلْنَا	عَلَى قَوْمِهِ
میرے (نے)	اور	کیا مجھے	عزت والوں میں سے	اور ہم نے نہ اتارا اس کی قوم پر

میری مغفرت کی اور مجھے عزت والوں میں شامل کیا ○ اور ہم نے اس کے بعد اس کی قوم پر

## مِنْ بَعْدِهِ مِنْ جُنْدٍ مِّنَ السَّمَاءِ وَمَا كُنَّا مُنْزِلِينَ ﴿٢٨﴾ إِنْ

مِنْ بَعْدِهِ	مِنْ جُنْدٍ	مِّنَ السَّمَاءِ	وَمَا كُنَّا	مُنْزِلِينَ ﴿٢٨﴾	إِنْ
اس کے بعد	کوئی لشکر	آسمان سے	اور نہ ہم تھے	(کوئی لشکر) اتارنے والے	نہیں

آسمان سے کوئی لشکر نہ اتارا اور نہ ہم (وہاں کوئی لشکر) اتارنے والے تھے ○ وہ صرف

## كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً فَإِذَا هُمْ خِيدُونَ ﴿٢٩﴾ يُحْصِرَةٌ

كَانَتْ	إِلَّا	صَيْحَةً وَاحِدَةً	فَإِذَا	هُمْ	خِيدُونَ ﴿٢٩﴾	يُحْصِرَةٌ (۲)
تھی وہ (سزا)	مگر	ایک چیخ	تو جیسی	وہ	بجھ کر رہ گئے	(کہا گیا) ہائے افسوس

ایک چیخ تھی تو جیسی وہ بجھ کر رہ گئے ○ (اور کہا گیا کہ) ہائے افسوس

## عَلَى الْعِبَادِ ﴿٣٠﴾ مَا يَأْتِيهِمْ مِّن رَّسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ﴿٣١﴾

عَلَى الْعِبَادِ	مَا يَأْتِيهِمْ	مِّن رَّسُولٍ	إِلَّا	كَانُوا بِهِ	يَسْتَهْزِءُونَ ﴿٣١﴾
(ان) بندوں پر	(کہ) نہیں آتا ان کے پاس	کوئی رسول	مگر	وہ اس سے	ٹھٹھا مذاق کرتے ہیں

ان بندوں پر کہ ان کے پاس کوئی رسول آتا ہے تو اس سے ٹھٹھا مذاق ہی کرتے ہیں ○

۱..... مرد مومن کی شہادت کے بعد عزت و اکرام کے طور پر فرمایا گیا: تو جنت میں داخل ہو جا۔ جب وہ جنت میں داخل ہوا تو وہاں کی نعمتیں دیکھ کر یہ تمنا کی: اے کاش! قوم کو معلوم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا اور میری بہت عزت افزائی فرمائی ہے۔ اس میں ہر مومن اور خصوصاً صالح کیلئے نصیحت ہے کہ وہ لوگوں کی دشمنی اور مخالفت کی طرف توجہ نہ کرے بلکہ ہر حال میں ان کا خیر خواہ اور ان کی اصلاح کی دعا کرتا رہے۔ ۲..... یہ فرشتوں نے کہا، یا مومن! تم نے کہا اور یہ بھی ممکن ہے کہ یہ کام اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہو، اس صورت میں یہاں حسرت سے اس کا جتنی معنی مراد نہیں ہو گا کیونکہ حسرت شانِ الہی کے لائق نہیں۔

مرد مومن کی قوم پر نزولِ خدا کی کیفیت

رسول کا مذاق اڑانے والے قادیان افسوس ہیں

وَقَدْ غَفَرْنَا



أَلَمْ يَرَوْا كَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِنَ الْقُرُونِ أَنَّهُمْ

أَلَمْ يَرَوْا <sup>(۱)</sup>	كَمْ	أَهْلَكْنَا	قَبْلَهُمْ	مِنَ الْقُرُونِ	أَنَّهُمْ
کیا انہوں نے نہ دیکھا	کتنی	ہم نے ہلاک کر دیں	ان سے پہلے	بستیاں (قومیں)	کہ وہ

کیا انہوں نے نہ دیکھا کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی قومیں ہلاک کر دیں کہ وہ

إِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُونَ<sup>(۲)</sup> وَإِنْ كُلُّ لَسَّاجِيعٍ لَّدَيْنَا

إِلَيْهِمْ	لَا يَرْجِعُونَ <sup>(۱)</sup>	وَ	إِنْ	كُلُّ <sup>(۲)</sup>	لَسَّاجِيعٍ	لَّدَيْنَا
ان کی طرف	پلٹ کر نہیں آئیں گے	اور	نہیں	سب	مگر	تمام ہمارے حضور

اب ان کی طرف پلٹنے والے نہیں ○ اور جتنے بھی ہیں سب کے سب ہمارے حضور

مُحْضَرُونَ<sup>(۳)</sup> وَأَيُّهُمْ إِلَّا رُضُّ السَّيِّئَةِ<sup>(۴)</sup> أَحْيَيْتُهَا وَ

مُحْضَرُونَ <sup>(۱)</sup>	وَ	أَيُّهُمْ	إِلَّا رُضُّ السَّيِّئَةِ	أَحْيَيْتُهَا	وَ
حاضر کیے جائیں گے	اور	ایک نشانی	ان کے لیے	مردہ زمین (بے)	ہم نے زندہ کیا ہے

حاضر کئے جائیں گے ○ اور ان کے لیے ایک نشانی مردہ زمین ہے ہم نے اسے زندہ کیا اور

أَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَبَيْنَهُ يَأْكُلُونَ<sup>(۵)</sup> وَجَعَلْنَا فِيهَا

أَخْرَجْنَا	مِنْهَا	حَبًّا	فَبَيْنَهُ	يَأْكُلُونَ <sup>(۱)</sup>	وَ	جَعَلْنَا	فِيهَا
نکالا	اس سے	انا ج	تو اس میں سے	وہ کھاتے ہیں	اور	ہم نے بنائے	اس میں

اس سے اناج نکالا تو اس میں سے وہ کھاتے ہیں ○ اور ہم نے اس میں

جَنَّتْ مِنْ نَخِيلٍ وَأَعْنَابٍ وَفَجَّرْنَا فِيهَا مِنَ الْعُيُونِ<sup>(۶)</sup> لِيَأْكُلُوا

جَنَّتْ	مِنْ نَخِيلٍ وَأَعْنَابٍ	وَ	فَجَّرْنَا	فِيهَا	مِنَ الْعُيُونِ <sup>(۱)</sup>	لِيَأْكُلُوا
باغات	کھجوروں اور انگوروں کے	اور	ہم نے بہائے	اس میں	کچھ چشمے	تاکہ لوگ کھائیں

کھجوروں اور انگوروں کے باغ بنائے اور ہم نے اس میں کچھ چشمے بہائے ○ تاکہ لوگ اس کے پھلوں میں سے

۱۔ ارشاد فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے کھجور کے پھل کے ٹکڑے لے کر ان کے پاس لے کر دیکھا کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی قومیں ہلاک کر دیں اور اب وہ دنیا کی طرف لوٹ کر آئے ہیں، تو کیا یہ لوگ ان کے حال سے عبرت حاصل نہیں کرتے۔

۲۔ یعنی تمام امتیں قیامت کے دن وہ بارہ زندہ کئے جانے کے بعد حساب اور جزا کے لئے ہماری بارگاہ میں حاضر کی جائیں گی اور ہم انہیں ان کے اچھے برے تمام اعمال کی جزا دیں گے۔



مِنْ شَرِّهٖ ۱۵ وَمَا عَمِلَتْهُ اَيُّدِيْهِمْ ۱۶ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ۱۷

مِنْ شَرِّهٖ	و	مَا عَمِلَتْهُ	اَيُّدِيْهِمْ	اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ
اس کے پھل میں سے	اور	نہیں بنایا ہے	ان کے ہاتھوں (نے)	تو کیا وہ شکر ادا نہیں کریں گے

کھائیں اور یہ ان کے ہاتھوں نے نہیں بنائے تو کیا وہ شکر ادا نہیں کریں گے؟ ○

سُبْحٰنَ الَّذِیْ خَلَقَ الْاَرْضَ وَاجَعَلَ فِیْهَا مِمَّا تَحْتِیْ ۱۸

سُبْحٰنَ	الَّذِیْ	خَلَقَ	الْاَرْضَ وَاجَعَلَ فِیْهَا	مِمَّا	تَحْتِیْ
پاک ہے	وہ جس نے	بنائے	سب جوڑے	(ان چیزوں میں) سے جو	اگائی ہے

پاک ہے وہ جس نے سب جوڑے بنائے، زمین کی اگائی ہوئی چیزوں سے

وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وِمِمَّا لَا یَعْلَمُوْنَ ۱۹ وَ اٰیٰتِہُمْ ۲۰

وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ	و	مِمَّا	لَا یَعْلَمُوْنَ	و	اٰیٰتِہُمْ
اور ان کی ذاتوں سے	اور	(اس میں) سے جسے	وہ نہیں جانتے	اور	ایک نشانی

اور لوگوں سے اور ان چیزوں سے جنہیں وہ جانتے بھی نہیں ہیں ○ اور ان کے لیے ایک نشانی

الْبَیْلِ ۲۱ نَسَخْنٰ مِنْہُ النَّهَارَ فَاِذَا ہُمْ مُّظْلِمُوْنَ ۲۲

الْبَیْلِ	نَسَخْنٰ	مِنْہُ	النَّهَارَ	فَاِذَا	ہُمْ	مُّظْلِمُوْنَ
رات (ہے)	ہم کھینچ لیتے ہیں	اس سے	دن (کو)	تو جھپی	وہ	اندھیروں میں رہ جاتے ہیں

رات ہے ہم اس پر سے دن کو کھینچ لیتے ہیں تو جھپی وہ اندھیروں میں رہ جاتے ہیں ○ اور

الشَّمْسُ تَجْرٰی لِمُسْتَقَرٍّ لَّہَا ۲۳ ذٰلِکَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ۲۴

الشَّمْسُ	تَجْرٰی	لِمُسْتَقَرٍّ لَّہَا	ذٰلِکَ	تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ
سورج	چلتا رہے گا	اپنے ٹھہرنے کی جگہ، وقت تک	یہ	زبردست، علم والے کا مقرر کیا ہوا (ہے)

سورج اپنے ٹھہرنے کے وقت تک چلتا رہے گا، یہ زبردست، علم والے کا مقرر کیا ہوا ہے ○

۱۔ اس کا ایک معنی یہ ہے کہ جس وقت تک سورج کے چلنے کی انتہا مقرر فرمائی گئی ہے اس وقت تک وہ چلتا ہی رہے گا اور وہ انتہائی وقت قیامت کا دن ہے۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ سورج اپنی منزلوں میں چلتا رہے اور جب سب سے دور والے مغرب میں پہنچتا ہے تو پھر نیا دور شروع ہو جاتا ہے اور وہ مقام اس کا مستقر ہے۔

خاتون کی پائیز کی کامیابی

رات کے وقت سے قدرت اور وحدانیت پر استدلال

قدرت الہی کی دو نشانیاں ”سورج“ اور ”چاند“



# وَالْقَمَرَ قَدْ رُئِيَ مَنَازِلَ حَتَّىٰ عَادَ

وَالْقَمَرَ	قَدْ رُئِيَ	مَنَازِلَ <sup>(۱)</sup>	حَتَّىٰ	عَادَ
اور	چاند	ہم نے مقرر کیں اس کیلئے	منزلیں	یہاں تک کہ وہ ہو جاتا ہے
اور چاند کے لیے ہم نے منزلیں مقرر کیں یہاں تک کہ وہ				

## كَالْعُرْجُونِ الْقَدِيمِ ۝ لَا الشَّمْسُ يَنْبَغِي لَهَا أَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ

كَالْعُرْجُونِ الْقَدِيمِ ۝	لَا	الشَّمْسُ	يَنْبَغِي	لَهَا	أَنْ	تُدْرِكَ	الْقَمَرَ
کھجور کی پرانی شاخ جیسا	نہیں	سورج	لاائق ہے	اس کیلئے	کہ	دو پکڑ لے	چاند (کو)
کھجور کی پرانی شاخ جیسا ہو جاتا ہے سورج کو لائق نہیں کہ چاند کو پکڑے							

## وَلَا الْيَلَّ سَابِقُ النَّهَارِ ط وَكُلٌّ فِي فَلَكٍ

وَلَا	الْيَلَّ	سَابِقُ النَّهَارِ	وَ	كُلٌّ	فِي فَلَكٍ
اور نہ	رات	دن پر سبقت لے جانے والی (ہے)	اور	ہر ایک	ایک دائرے میں
اور نہ رات دن پر سبقت لے جانے والی ہے اور ہر ایک ایک دائرے میں					

## يَسْبَحُونَ ۝ وَآيَةٌ لَهُمْ أَنَّا حَمَلْنَا

يَسْبَحُونَ ۝	وَ	آيَةٌ	لَهُمْ	أَنَّا	حَمَلْنَا
تیر رہا ہے	اور	ایک نشانی	ان کے لیے	(یہ ہے) کہ	ہم نے سوار کیا
تیر رہا ہے اور ان کے لیے ایک نشانی یہ ہے کہ ہم نے ان کی نسلوں کو					

## ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفُلِكِ الْمَشْحُونِ ۝ وَخَلَقْنَا لَهُمْ

ذُرِّيَّتَهُمْ	فِي الْفُلِكِ الْمَشْحُونِ ۝	وَ	خَلَقْنَا	لَهُمْ
ان کی نسلوں (کو)	بھری ہوئی کشتی میں	اور	ہم نے بنادیں	ان کے لیے
بھری ہوئی کشتی میں سوار کیا اور ہم نے ان کے لیے				

۱ چاند کی اٹھائیس منزلیں ہیں یہ ہر رات ایک منزل میں ہوتا ہے، اپنے طوارق ہونے کی بنا پر اسے لے کر اٹھائیسویں تاریخ تک تمام منزلیں طے کر لیتا ہے، اگر مہینہ تیس کا ہو تو دورا تیس اور اٹھیس کا ہو تو ایک رات چھپتا ہے، آخری منزل میں کھنچ کر کھجور کی پرانی شاخ جیسا ہو جاتا ہے جو سوکھ کر پٹلی، کمان کی طرح خم دار اور زرد ہو جاتی ہے۔

مِّنْ مِّثْلِهِ مَا يَرْكَبُونَ ﴿۳۲﴾ وَإِنْ نَّشَأْ نُغْرِقْهُمْ

مِّنْ مِّثْلِهِ	مَا	يَرْكَبُونَ ﴿۳۲﴾	وَ	إِنْ	نَّشَأْ	نُغْرِقْهُمْ ﴿۱﴾
اس کے جیسی (کشتیاں)	جن پر	وہ سوار ہوتے ہیں	اور	اگر	ہم چاہیں	(تو) ڈبو دیں انہیں

وہی ہی کشتیاں بنا دیں جن پر سوار ہوتے ہیں ○ اور اگر ہم چاہیں تو انہیں ڈبو دیں

فَلَا صَرِيحَ لَهُمْ وَلَا هُمْ يُنْقَذُونَ ﴿۳۳﴾ إِلَّا رَحْمَةً

فَلَا	صَرِيحَ	لَهُمْ	وَ	لَا	هُمْ	يُنْقَذُونَ ﴿۳۳﴾	إِلَّا	رَحْمَةً
تو نہ (ہو)	کوئی فریاد کو پہنچنے والا	ان کی	اور نہ	وہ	انہیں بچایا جائے	مگر	رحمت (ہو)	

تو نہ کوئی ان کی فریاد کو پہنچنے والا ہو اور نہ انہیں بچایا جائے ○ مگر ہماری طرف سے

مَّا وَمَتَاعًا إِلَىٰ حِينٍ ﴿۳۴﴾ وَإِذَا قِيلَ

مَّا	وَ	مَتَاعًا	إِلَىٰ حِينٍ ﴿۳۴﴾	وَ	إِذَا	قِيلَ
ہماری طرف سے	اور	فائدہ اٹھانے (کی مہلت ہو)	ایک وقت تک	اور	جب	کہا جاتا ہے

رحمت اور ایک وقت تک فائدہ اٹھانے (کی مہلت ہو) ○ اور جب ان سے فرمایا جاتا ہے،

لَهُمْ اتَّقُوا صَابِلِينَ أَيْدِيكُمْ وَمَا خَلْفَكُمْ لَعَنَّكُمْ

لَهُمْ	اتَّقُوا	مَا	بَيْنَ أَيْدِيكُمْ	وَ	مَا	خَلْفَكُمْ	لَعَنَّكُمْ
ان سے	(کہ) ڈرو	(اس سے) جو	تمہارے سامنے	اور	جو	تمہارے پیچھے (ہے)	تاکہ تم

ڈرو اس سے جو تمہارے سامنے ہے اور جو تمہارے پیچھے آنے والا ہے اس امید پر کہ

تُرْحَمُونَ ﴿۳۵﴾ وَمَا تَأْتِيهِمْ مِّنْ آيَةٍ مِّنْ آيَاتِ رَبِّهِمْ إِلَّا

تُرْحَمُونَ ﴿۳۵﴾	وَ	مَا تَأْتِيهِمْ	مِّنْ آيَةٍ	مِّنْ آيَاتِ رَبِّهِمْ	إِلَّا
تم پر رحم کیا جائے	اور	نہیں آتی ان کے پاس	کوئی نشانی	ان کے رب کی نشانیوں میں سے	مگر

تم پر رحم کیا جائے ○ اور جب کبھی ان کے رب کی نشانیوں سے کوئی نشانی ان کے پاس آتی ہے تو وہ

۱..... یعنی اگر ہم چاہیں تو کشتیوں میں موجود لوگوں کو ڈبو دیں اور اس وقت ان ڈوبنے والوں کی فریاد کو پہنچ کر ان کی مدد کرنے والا کوئی نہ ہو گا اور نہ ہی خدا کے حکم کے بعد لوگوں کو ڈوب کر مرنے سے بچایا جاسکتا ہے۔ سوائے اس صورت کے کہ ہم ان پر رحم فرمائیں، اور ان لوگوں کی دنیا سے فائدہ اٹھانے کی مہلت ابھی باقی ہو۔ اس میں نصیحت ہے کہ اپنی حفاظت کے نامی اسباب و ذرائع پر غور نہیں کرنا چاہئے بلکہ اسباب اختیار کر کے اللہ تعالیٰ کی رحمت و کرم پر بھروسہ کرنا چاہئے۔ نیز عیش و آرام کی حالت میں عذاب الہی سے غافل اور بے خوف نہیں ہونا چاہئے۔



كَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ ﴿۳۶﴾ وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّقُوا

كَانُوا	عَنْهَا	مُعْرِضِينَ ﴿۳۶﴾	وَ إِذَا	قِيلَ	لَهُمْ	اتَّقُوا
وہ ہوتے ہیں	اس (نشانی) سے	منہ پھیرنے والے	اور	جب	کہا جاتا ہے	ان سے

اس سے منہ پھیر لیتے ہیں ○ اور جب ان سے فرمایا جائے کہ اللہ کے دیئے میں سے

مَسَارِدَ قَوْمِ اللَّهِ ۚ قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا

مَسَارِدَ	قَوْمِ اللَّهِ	قَالَ	الَّذِينَ	كَفَرُوا
رُزق دیا تمہیں	اللہ (نے)	(تو) کہتے ہیں	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا

کچھ اس کی راہ میں خرچ کرو تو کافر مسلمانوں کو

لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنْ نَطْعَمَ مِنْ تَوْشِيعِ اللَّهِ

لِلَّذِينَ	آمَنُوا	أَنْ نَطْعَمَ	مِنْ	تَوْشِيعِ	اللَّهُ
ان لوگوں سے جو	ایمان لائے	کیا ہم کھلائیں	(اس کو) جسے	اگر	چاہتا

کہتے ہیں کہ کیا ہم اسے کھلائیں جسے اللہ چاہتا

أَطْعَمَهُ ۖ إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ﴿۳۷﴾ وَيَقُولُونَ مَتَى

أَطْعَمَهُ	إِنْ أَنْتُمْ	إِلَّا فِي	ضَلَالٍ مُبِينٍ ﴿۳۷﴾	وَيَقُولُونَ	مَتَى
(تو) کھلا دیتا ہے	نہیں	تم	مگر	کھلی گمراہی میں	اور

تو کھلا دیتا تم تو کھلی گمراہی میں ہی ہو ○ اور کہتے ہیں: یہ وعدہ

هَذَا الْوَعْدِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿۳۸﴾ مَا يَنْظُرُونَ إِلَّا الصَّيْحَةَ وَاحِدَةً

هَذَا الْوَعْدِ	إِنْ كُنْتُمْ	صَادِقِينَ ﴿۳۸﴾	مَا يَنْظُرُونَ	إِلَّا	الصَّيْحَةَ وَاحِدَةً
یہ وعدہ	اگر	تم ہو	چے	وہ انتظار نہیں کر رہے	مگر

کب آئے گا؟ اگر تم سچے ہو (تو بتاؤ) ○ وہ صرف ایک چیخ کا انتظار کر رہے ہیں

۱۔ مسلمانوں نے انسانی ہمدردی کی بنا پر کفار قریش سے کہا کہ تم نے اپنے مال کا جو حصہ اللہ تعالیٰ کیلئے نکالا ہے اسے مسکینوں پر خرچ کرو۔ اس پر انہوں نے کہا کہ کیا ہم ان کو کھلائیں جنہیں اللہ تعالیٰ کھانا چاہتا تو کھلا دیتا۔ جب اللہ تعالیٰ کو یوں ان کا محتاج رہنا منظور ہے تو انہیں کھانے کو دینا اس کی مشیت کے خلاف ہو گا۔ یہ خیال لوگوں کا جلد سے جو کہ باطل ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے بعض لوگوں کو امیر اور بعض کو فقیر بنایا ہے تاکہ مالدار لوگ فقیروں پر مال خرچ کر کے حکم الہی بحال کریں اور فقیروں اپنے حقوق پر صبر کریں۔ یہ اس کی اپنی تقویٰ میں رحمت و مشیت ہے، کسی کو اس پر اعتراض کا کوئی حق نہیں۔



## تَاْخُذْهُمْ وَهُمْ يَخِصُّوْنَ ۝۳۹ فَلَا يَسْتَطِيعُوْنَ

تَاْخُذْهُمْ	وَ	هُمْ	يَخِصُّوْنَ ۝۳۹	فَلَا يَسْتَطِيعُوْنَ
وہ پکڑ لے گی انہیں	اور (جبکہ)	وہ	جھکڑ رہے ہوں گے	تو وہ طاقت نہ رکھیں گے

جو انہیں اس حالت میں پکڑ لے گی جب وہ دنیا کے جھکڑے میں پھنسے ہوئے ہوں گے ○ تو نہ وہ

## تَوْصِيَةً وَلَا إِلَىٰ أَهْلِهِمْ يَرْجِعُوْنَ ۝۴۰

تَوْصِيَةً	وَلَا	إِلَىٰ أَهْلِهِمْ	يَرْجِعُوْنَ ۝۴۰	وَ
وصیت کرنے (کی)	اور نہ	اپنے گھر والوں کی طرف	وہ پلٹ کر جائیں گے	اور

وصیت کر سکیں گے اور نہ ہی اپنے گھر والوں کی طرف پلٹ کر جائیں گے ○ اور

## نُفِخَ فِي الصُّورِ فَإِذَا هُمْ مِنَ الْأَجْدَاثِ إِلَىٰ رَبِّهِمْ

نُفِخَ	فِي الصُّورِ	فَإِذَا	هُمْ	مِنَ الْأَجْدَاثِ	إِلَىٰ رَبِّهِمْ
پھونک ماری جائے گی	صور میں	تو اسی وقت	وہ	قبروں سے	اپنے رب کی طرف

صور میں پھونک ماری جائے گی تو اسی وقت وہ قبروں سے اپنے رب کی طرف

## يَنْسِلُوْنَ ۝۴۱ قَالُوا يٰوَيْلَنَا مَنْ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا ۚ

يَنْسِلُوْنَ ۝۴۱	قَالُوا	يٰوَيْلَنَا	مَنْ	بَعَثَنَا	مِنْ مَّرْقَدِنَا
دوڑتے چلے جائیں گے	وہ کہیں گے	ہائے ہماری خرابی	کس نے	اٹھادیا ہمیں	ہماری نیند سے

دوڑتے چلے جائیں گے ○ کہیں گے: ہائے ہماری خرابی! کس نے ہمیں ہماری نیند سے جگا دیا؟

## هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ ۝۴۲

هٰذَا	مَا	وَعَدَ	الرَّحْمٰنُ	وَ	صَدَقَ	الْمُرْسَلُوْنَ ۝۴۲	إِنْ
یہ (ہے وہ)	جس کا	وعدہ کیا تھا	رحمن (نے)	اور	سچے فرمایا تھا	رسولوں (نے)	نہیں

یہ وہ ہے جس کا رحمن نے وعدہ کیا تھا اور رسولوں نے سچ فرمایا تھا ○ وہ تو

۱..... اس کا معنی یہ ہے کہ لوگ اپنے دنیاوی معمولات میں مشغول ہوں گے اور قیامت ان پر اچانک آجائے گی۔

۲..... کفار مکہ نے قیامت کے بارے میں سوال کیا تو انہیں اس کا وقت نہیں بتایا گیا کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی حکمت کے خلاف ہے۔ لہذا لوگ قیامت کے وقت اور تاریخ کی تحقیق میں وقت صرف کرنے کی بجائے قیامت کی جاری کریں اور اپنی مختصر زندگی میں وہ کام کریں جن سے انہیں قیامت کے دن کامیابی نصیب ہو۔

کفار کے دوبارہ زندہ کرنے کا وقت

عذاب جہنم دیکھ کر کفار کا  
انہیں اور انہیں جواب

دوسرے نبی کی کیفیت  
اور انہوں کا حال



كَانَتْ إِلَّا صَيِّحَةً وَاحِدَةً فَإِذَا هُمْ جَبِيئًا لَدَيْنَا

كَانَتْ	إِلَّا	صَيِّحَةً وَاحِدَةً	فَإِذَا	هُمْ	جَبِيئًا	لَدَيْنَا
وہ (پھونک) ہوگی	مگر	ایک چیخ	تو اسی وقت	وہ	سب	ہمارے حضور

صرف ایک چیخ ہوگی تو اسی وقت وہ سب کے سب ہمارے حضور

مُحْضَرُونَ ﴿۵۴﴾ قَالِیَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا

مُحْضَرُونَ ﴿۵۴﴾	قَالِیَوْمَ	لَا تُظْلَمُ	نَفْسٌ	شَيْئًا	و
حاضر کر دیئے جائیں گے	تو آج	ظلم نہیں کیا جائے گا	کسی جان (پر)	کچھ	اور

حاضر کر دیئے جائیں گے ○ تو آج کسی جان پر کچھ ظلم نہ ہو گا اور

لَا تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿۵۵﴾ إِنَّ أَصْحَابَ الْجَنَّةِ

لَا تُجْزَوْنَ	إِلَّا	مَا	كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿۵۵﴾	إِنَّ	أَصْحَابَ الْجَنَّةِ
تمہیں بدلہ نہیں دیا جائے گا	مگر	(اس کا) جو	تم عمل کرتے تھے	بیشک	جنت والے

تمہیں تمہارے اعمال ہی کا بدلہ دیا جائے گا ○ بیشک جنت والے

الْیَوْمَ فِي شُغْلٍ فَكِهِونَ ﴿۵۶﴾ هُمْ وَأَزْوَاجُهُمْ

الْیَوْمَ	فِي شُغْلٍ	فَكِهِونَ ﴿۵۶﴾	هُمْ	و	أَزْوَاجُهُمْ ﴿۵۷﴾
آج	بہلانے والے کاموں میں	لطف اندوز ہو رہے (ہوں گے)	وہ	اور	ان کی بیویاں

آج دل بہلانے والے کاموں میں لطف اندوز (ہو رہے) ہوں گے ○ وہ اور ان کی بیویاں

فِي ظِلِّ عَلَى الْأَسْرَابِ مُتَكِونُونَ ﴿۵۸﴾ لَهُمْ فِيهَا

فِي ظِلِّ	عَلَى الْأَسْرَابِ	مُتَكِونُونَ ﴿۵۸﴾	لَهُمْ	فِيهَا
سایوں میں	تختوں پر	تکیہ لگائے ہوئے (ہوں گے)	ان کے لیے	اس (جنت) میں

تختوں پر تکیہ لگائے سالیوں میں ہوں گے ○ ان کے لیے جنت میں

- ۱..... یعنی قیامت کے دن کسی جان پر اس کے ثواب میں کمی کر کے یا اس کے عذاب میں اضافہ کر کے کچھ ظلم نہ ہوگا۔
- ۲..... ان بیویوں میں دنیا کی مومنہ منکوحہ بیویاں بھی داخل ہیں اور حوریں بھی۔ اس سے معلوم ہوا کہ حوریں لونڈیوں کی حیثیت سے نہ ہوں گی بلکہ بیوی کی حیثیت سے ہوں گی۔

فَاكِهَةٌ وَلَهُمْ مَا يَدْعُونَ ﴿۵۷﴾ سَلَامٌ قَوْلًا

فَاكِهَةٌ	وَلَهُمْ	مَا	يَدْعُونَ ﴿۵۷﴾	سَلَامٌ	قَوْلًا
پھل میوہ (ہوگا)	اور	ان کے لیے (ہوگی)	(ہر وہ چیز) جو وہ مانگیں گے	سلام (ہوگا)	فرمایا ہوا

پھل میوہ ہو گا اور ان کے لیے ہر وہ چیز ہوگی جو وہ مانگیں گے ○ مہربان رب کی طرف سے

مَنْ رَبِّ رَاحِمٍ ﴿۵۸﴾ وَامْتَاذُوا الْيَوْمَ أَيُّهَا الْمُجْرِمُونَ ﴿۵۹﴾

مَنْ رَبِّ رَاحِمٍ ﴿۵۸﴾	وَ	امْتَاذُوا ﴿۵۹﴾	الْيَوْمَ	أَيُّهَا	الْمُجْرِمُونَ ﴿۵۹﴾
مہربان رب کی طرف سے	اور	(کہا جائے گا) الگ الگ ہو جاؤ	آج	اے	مجرمو

فرمایا ہو اسلام ہو گا ○ اور (کہا جائے گا) اے مجرمو! آج الگ الگ ہو جاؤ ○

أَلَمْ أَعْهَدْ إِلَيْكُمْ يَبْنَىٰ أَدَمَ أَنْ لَا تَعْبُدُوا الشَّيْطَانَ ﴿۶۰﴾

أَلَمْ أَعْهَدْ	إِلَيْكُمْ	يَبْنَىٰ أَدَمَ	أَنْ	لَا تَعْبُدُوا	الشَّيْطَانَ
کیا میں نے عہد نہ لیا تھا	تم سے	اے آدم کی اولاد	کہ	تم عبادت نہ کرنا	شیطان (کی)

اے اولادِ آدم! کیا میں نے تم سے عہد نہ لیا تھا کہ شیطان کی عبادت نہ کرنا

إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ﴿۶۱﴾ وَأَنْ اَعْبُدُونِي ۖ هَذَا

إِنَّهُ	لَكُمْ	عَدُوٌّ مُّبِينٌ ﴿۶۱﴾	وَأَنْ	اَعْبُدُونِي	هَذَا
بیشک وہ	تمہارا	کھلا دشمن (ہے)	اور	یہ کہ	یہ

بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے ○ اور میری عبادت کرنا، یہ

صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ ﴿۶۲﴾ وَلَقَدْ أَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيرًا ۖ

صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ ﴿۶۲﴾	وَلَقَدْ	أَضَلَّ	مِنْكُمْ	جِبِلًّا كَثِيرًا
سیدھی راہ (ہے)	اور	خبرور بیشک	اس نے گمراہ کر دیا	بہت سی مخلوق (کو)

سیدھی راہ ہے ○ اور بیشک اس نے تم میں سے بہت سی مخلوق کو گمراہ کر دیا

۱۔ جنت میں اہل جنت کو ہر وہ چیز ملے گی جو وہ مانگیں گے اور جنت میں چونکہ کس امارہ فنا کر دیا جائے گا اس لئے کوئی چٹنی بری اور گندمی چیز کی خواہش نہ کرے گا۔ ۲۔ اس کی ایک تفسیر یہ ہے کہ جس وقت مومن جنت کی طرف روانہ کئے جائیں گے، اس وقت کفار سے کہا جائے گا کہ الگ بیٹ جاؤ اور مومنین سے علیحدہ ہو جاؤ وہ مری یہ ہے کہ کفار کو یہ حکم ہو گا کہ الگ الگ جہنم میں اپنے مقام پر چلے جاؤ تیسری یہ ہے کہ قیامت کے دن مجرموں کو ایک دوسرے سے الگ الگ کر دیا جائے گا جیسے یہودیوں، عیسائیوں، مجوسیوں، ستارہ پرستوں اور ہندوؤں کو جو کہ الگ الگ فرستے ہیں ایک دوسرے سے جدا کر دیا جائے گا۔



أَفَلَمْ تَكُونُوا تَعْقِلُونَ ۚ هَذِهِ جَهَنَّمُ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ ۖ

أَفَلَمْ تَكُونُوا تَعْقِلُونَ ۚ ۱۱ هَذِهِ جَهَنَّمُ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ ۖ

تو کیا تم سمجھتے نہ تھے ۱۱ یہ (ہے) جہنم جس سے تمہیں ڈرایا جاتا تھا

تو کیا تم سمجھتے نہ تھے ۱۱ یہ ہے وہ جہنم جس سے تمہیں ڈرایا جاتا تھا ۱۱

إِصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ۖ الْيَوْمَ

إِصْلَوْهَا الْيَوْمَ ۖ الْيَوْمَ ۖ ۱۲ كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ۖ ۱۳

واخل ہو جاؤ اس میں آج (اس کے) سبب کہ تم کفر کرتے تھے آج

اپنے کفر کے سبب آج اس میں داخل ہو جاؤ ۱۲ آج

نَخْتِمُ عَلَىٰ أَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَا أَيْدِيهِمْ وَ

نَخْتِمُ ۚ ۱۴ عَلَىٰ أَفْوَاهِهِمْ وَ ۚ ۱۵ تُكَلِّمُنَا ۚ ۱۶

ہم مہر لگا دیں گے ان کے مونہوں پر اور کلام کریں گے ہم سے ان کے ہاتھ اور

ہم ان کے مونہوں پر مہر لگا دیں گے اور ان کے ہاتھ ہم سے کلام کریں گے اور

تَشْهَدُ أَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۖ وَلَوْ شَاءَ

تَشْهَدُ ۚ ۱۷ أَرْجُلُهُمْ ۚ ۱۸ كَانُوا يَكْسِبُونَ ۖ ۱۹

گواہی دیں گے ان کے پاؤں (اس کی جو وہ کماتے (عمل کرتے) تھے اور اگر ہم چاہتے

ان کے پاؤں ان کے اعمال کی گواہی دیں گے ۱۷ اور اگر ہم چاہتے

لَطَمْنَا عَلَىٰ أَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَأَنَّى

لَطَمْنَا ۚ ۲۰ عَلَىٰ أَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا ۚ ۲۱ الصِّرَاطَ ۚ ۲۲

(تو) ضرور مٹا دیتے ان کی آنکھیں پھر وہ جلدی سے جاتے راستے (کی طرف) تو کہاں سے

تو ان کی آنکھیں مٹا دیتے تو وہ جلدی سے راستے کی طرف جاتے تو کہاں سے

۱۔ ابتدا میں کفار کلام کریں گے اور اپنے کفر و تکذیب کا انکار کریں گے، اللہ تعالیٰ ان کے مونہوں پر مہر لگا دے گا تاکہ وہ بول نہ سکیں، پھر ان کے دیگر اعضاء بول انہیں گے اور جو کچھ ان سے صادر ہوا سب بیان کریں گے، اس کے بعد ان کے مونہوں پر لگی مہر توڑ دی جائے گی۔ ۲۔ یعنی عذاب جہنم تو آخرت میں ہو گا لیکن اگر ہم چاہتے تو دنیا میں بھی ان کے کفر کی سزا کے طور پر ان کی آنکھیں مٹا کر انہیں اندھا کر دیتے، پھر انہیں راستہ بھی نظر نہ آتا لیکن ہم نے ایسا نہ کیا اور اپنے فضل و کرم سے آنکھ کی نعمت ان کے پاس باقی رہی، تو اب ان پر حق یہ ہے کہ وہ شکر گزاری کریں اور کفر نہ کریں۔



يُبْصِرُونَ ۶۶) وَ لَوْ شَاءَ لَسَخْنَهُمْ عَلَىٰ مَكَانَتِهِمْ

يُبْصِرُونَ ۶۶)	وَ	لَوْ	نَشَاءُ	لَسَخْنَهُمْ	عَلَىٰ مَكَانَتِهِمْ
دہ (راستہ) دیکھتے	اور	اگر	ہم چاہتے	(تو) ضرور صورتیں بدل دیتے ان کی	ان کی جگہ پر (نہی)

دکھائی دیتا؟ ○ اور اگر ہم چاہتے تو ان کی جگہ پر ہی ان کی صورتیں بدل دیتے

فَمَا اسْتَطَاعُوا مُضِيًّا وَلَا يَرْجِعُونَ ۶۷) وَمَنْ نُعَبِّرْهُ

فَمَا اسْتَطَاعُوا	مُضِيًّا	وَّ	لَا يَرْجِعُونَ ۶۷)	وَ	مَنْ نُعَبِّرْهُ
تو وہ طاقت نہ رکھتے	آگے بڑھنے (کی)	اور	نہ وہ پیچھے لوٹتے	اور	جسے ہم لمبی عمر دیتے ہیں

تو نہ وہ آگے بڑھ سکتے اور نہ پیچھے لوٹتے ○ اور جسے ہم لمبی عمر دیتے ہیں

نُنَكِّسُهُ فِي الْخَلْقِ ۶۸) أَفَلَا يَعْقِلُونَ ۶۹) وَمَا عَلَّمْنَاهُ

نُنَكِّسُهُ	فِي الْخَلْقِ	وَّ	أَفَلَا يَعْقِلُونَ ۶۹)	وَ	مَا عَلَّمْنَاهُ
(تو) الٹا پھیر دیتے ہیں اسے	خلقت و بناوٹ میں	تو کیا وہ سمجھتے نہیں	اور	ہم نے نہ سکھایا اس (نبی) کو	

تو خلقت و بناوٹ میں ہم اسے الٹا پھیر دیتے ہیں، تو کیا وہ سمجھتے نہیں؟ ○ اور ہم نے نبی کو

الشَّعَرَ وَمَا يَنْبَغِي لَهُ ۷۰) إِنَّ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ

الشَّعَرَ ۷۰)	وَّ	مَا يَنْبَغِي	لَهُ	إِنَّ	هُوَ إِلَّا	ذِكْرٌ	وَّ
شعر کہنا	اور	نہ (شان کے) لائق ہے	اس کی	نہیں	وہ	مگر	نصیحت

شعر کہنا نہ سکھایا اور نہ وہ ان کی شان کے لائق ہے وہ تو نہیں مگر نصیحت اور

قُرْآنٌ مُّبِينٌ ۷۱) لَيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَيَحِقُّ الْقَوْلُ

قُرْآنٌ مُّبِينٌ ۷۱)	لَيُنْذِرَ ۷۲)	مَنْ	كَانَ	حَيًّا	وَّ	يَحِقُّ	الْقَوْلُ
روشن قرآن	تاکہ وہ ڈرائے	(اسے) جو	ہو	زندہ	اور	ثابت ہو جائے	بات

روشن قرآن ○ تاکہ وہ ہر ایسے شخص کو ڈرائے جو زندہ ہو اور کافروں پر

۱۔ کفار قریش حضور سنی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہ وسلم کو شاعر اور قرآن مجید کو شاعر کہتے تھے اور اس سے ان کی مراد یہ تھی کہ جیسے اشعار جھوٹ اور مبالغہ آرائیوں پر مشتمل ہوتے ہیں ایسے ہی (معاذ اللہ) قرآن مجید جھوٹا کلام ہے۔ یہاں اس کا رد کیا گیا کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کا باطل کوئی کام نہ کیا تھا نہ ہم نے اور یہ کتاب اشعار یعنی جھوٹی باتوں پر مشتمل نہیں۔ ۲۔ ڈرانے والے سے حضور سنی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہ وسلم یا قرآن مجید مراد ہے، اور زندہ سے مراد وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ کے علم میں ایمان الٰہی ہے، اس کا ایمان ایسے ہے جسے بن کے لئے زندگی کیونکہ ایمان ابی زندگی حاصل ہونے کا سبب ہے۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شاعر ہونے کی نفی

قرآن کے نصیحت اور روشن ہونے کا قصیدہ



## عَلَى الْكَافِرِينَ ۝ أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ

عَلَى الْكَافِرِينَ ۝	أَوَلَمْ يَرَوْا	أَنَّا	خَلَقْنَا	لَهُمْ
کافروں پر	اور کیا انہوں نے نہ دیکھا	کہ	ہم نے پیدا کیے	ان کے لیے

بات ثابت ہو جائے ○ اور کیا انہوں نے نہ دیکھا کہ ہم نے اپنے ہاتھ کے بنائے ہوئے

## مَسَاعِلَتِ أَيْدِينَا أَنْعَمَافَهُمْ لَهَا مِلْكُونَ ۝

مَسَاعِلَتِ	أَيْدِينَا ۱	أَنْعَمَافَهُمْ	لَهَا	مِلْكُونَ ۝
بنائے	ہمارے ہاتھوں (نے)	چوپائے	تو وہ	ان کے مالک (ہیں)

چوپائے ان کے لیے پیدا کیے تو یہ ان کے مالک ہیں ○

## وَذَلَّلْنَاهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوبُهُمْ وَ

وَذَلَّلْنَاهَا	لَهُمْ	فَمِنْهَا	رَكُوبُهُمْ	و
ہم نے تابع کر دیا ان (چوپایوں) کو	ان کے لیے	تو ان میں سے	ان کی سواریاں (ہیں)	اور

اور ہم نے ان چوپایوں کو ان کے لیے تابع کر دیا تو ان چوپایوں سے کچھ ان کی سواریاں ہیں اور

## مِنْهَا يَأْكُلُونَ ۝ وَلَهُمْ فِيهَا مَنَافِعُ

مِنْهَا	يَأْكُلُونَ ۝	و	لَهُمْ	فِيهَا	مَنَافِعُ
ان میں سے	کچھ کا گوشت	وہ کھاتے ہیں	اور	ان کے لیے	ان (چوپایوں) میں منافع

کچھ سے وہ کھاتے ہیں ○ اور لوگوں کے لیے ان چوپایوں میں کئی طرح کے منافع

## وَمَشَارِبُ ۝ أَفَلَا يَشْكُرُونَ ۝ وَاتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ

وَمَشَارِبُ	أَفَلَا يَشْكُرُونَ ۝	و	اتَّخَذُوا	مِنْ دُونِ اللَّهِ
پینے کی چیزیں (ہیں)	تو کیا وہ شکر ادا نہیں کریں گے	اور	انہوں نے بنا لیے	اللہ کے سوا

اور پینے کی چیزیں ہیں تو کیا وہ لوگ شکر ادا نہیں کریں گے ○ اور انہوں نے اللہ کے سوا اور معبود

۱..... آیت میں ہاتھ کا لفظ بطور محاورہ کے ہے اور مراد قدرت ہے ورنہ اللہ تعالیٰ جسم اور ہوسمانی ہاتھوں سے پاک ہے۔

۲..... انعامات الہیہ کا حق یہ ہے کہ لوگ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں اور نعمتوں پر شکر کی ادائیگی کا طریقہ یہ ہے کہ وحدانیت الہی کا اقرار کیا جائے، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ظہرایا جائے، صرف اسی کی عبادت کی جائے، اس کی اور اس کے رسولوں کی اطاعت کی جائے، ان کی نافرمانی سے بچا جائے اور نعمتوں کو ان کے جائز مصرف میں استعمال کیا جائے اور ناجائز کثاد میں استعمال نہ کریں۔



إِلَهَةً تَعَلَّهُمْ يَنْصَرُونَ ﴿٤٣﴾ لَا يَسْتَطِيعُونَ نَصْرَهُمْ

إِلَهَةٌ (۱)	تَعَلَّهُمْ	يَنْصَرُونَ ﴿٤٣﴾	لَا يَسْتَطِيعُونَ	نَصْرَهُمْ (۲)
معبود	شاید وہ	ان کی مدد کی جائے	وہ (معبود) طاقت نہیں رکھتے	ان کی مدد کرنے (کی)

بنائے کہ شاید ان کی مدد ہو جائے ○ وہ معبودان کی مدد نہیں کر سکتے

وَهُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُّحَضَّرُونَ ﴿٤٤﴾ فَلَا يَحْزُنُكَ

وَهُمْ	لَهُمْ	جُنْدٌ مُّحَضَّرُونَ ﴿٤٤﴾	فَلَا يَحْزُنُكَ
اور وہ (لوگ)	ان (معبودوں) کیلئے	حاضر کیے ہوئے لشکر (ہے ہیں)	تو غمگین نہ کرے تجھے

اور وہ لوگ خود ان معبودوں کیلئے حاضر خدمت لشکر بنے ہوئے ہیں ○ تو ان کی بات تمہیں

قَوْلُهُمْ إِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ ﴿٤٥﴾

قَوْلُهُمْ	إِنَّا	نَعْلَمُ	مَا يُسِرُّونَ	وَمَا يُعْلِنُونَ ﴿٤٥﴾
ان کی بات	بیشک	ہم جانتے ہیں	جو وہ چھپاتے ہیں	اور جو ظاہر کرتے ہیں

غمگین نہ کرے بیشک ہم جانتے ہیں جو وہ چھپاتے ہیں اور جو ظاہر کرتے ہیں ○

أَوَلَمْ يَدْرِ الْإِنْسَانُ أَنَّا خَلَقْنَاهُ مِنْ نُطْفَةٍ

أَوَلَمْ يَدْرِ	الْإِنْسَانُ	أَنَّا	خَلَقْنَاهُ	مِنْ نُطْفَةٍ
اور کیا نہ دیکھا	آدمی (نے)	کہ	ہم نے پیدا کیا اسے	ایک بوند سے

اور کیا آدمی نے نہ دیکھا کہ ہم نے اسے ایک بوند سے بنایا

فَإِذَا هُوَ خَصِيمٌ مُّبِينٌ ﴿٤٦﴾ وَضَرَبَ لَنَا

فَإِذَا	هُوَ	خَصِيمٌ مُّبِينٌ ﴿٤٦﴾	وَضَرَبَ	لَنَا
پھر جب ہی	وہ	کھلم کھلا جھگڑا کرنے والا (ہے)	اور	اس نے بیان کی

پھر تب ہی وہ کھلم کھلا جھگڑا کرنے والا ہے ○ اور ہمارے لیے مثال

- یعنی کفار کہہ پر تو یہ لازم تھا کہ وہ صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کر کے اس کی نعمتوں کا شکر ادا کرتے لیکن انہوں نے عاجز و بے بس بتوں کو پوجنا شروع کر دیا اور ان سے مدد کی توقع رکھنے لگ گئے کہ شاید یہ مصیبت کے وقت کام آئیں اور خدا رب سے بچائیں حالانکہ ایسا ہونا ممکن نہیں۔
- یعنی مشرکین کے معبود ان کی مدد اور ان سے عذاب دور نہیں کر سکتے کیونکہ وہ جہاد ہے جان، بے قدرت اور بے شعور ہیں اور ان کا معاملہ یہ ہے کہ یہ بات پرست خود اپنے معبودوں کی حفاظت کیلئے ان کے لشکر بنے ہوئے اور بتوں کی خدمت کیلئے موجود رہتے ہیں۔



## مَثَلًا وَنَسِيَ خَلْقَهُ ۖ قَالَ مَنْ يُحْيِي الْعِظَامَ

مَثَلًا	و	نَسِيَ	خَلْقَهُ	قَالَ	مَنْ	يُحْيِي	الْعِظَامَ
مثال	اور	بھول گیا	اپنی پیدائش (کو)	اس نے کہا	کون	زندہ کرے گا	ہڈیوں (کو)

دیتا ہے اور اپنی پیدائش کو بھول گیا۔ کہنے لگا: ایسا کون ہے جو ہڈیوں کو زندہ کر دے

## وَهِيَ رَمِيمٌ ۖ قُلْ يُحْيِيهَا الَّذِي أَنشَأَهَا

وَهِيَ	رَمِيمٌ	قُلْ	يُحْيِيهَا	الَّذِي	أَنشَأَهَا
اور (جیکہ)	وہ	بالکل گلی ہوئی (ہوں)	تم کہو	زندہ کرے گا	بنایا
				انہیں	انہیں

جیکہ وہ بالکل گلی ہوئی ہوں ○ تم فرماؤ: ان ہڈیوں کو وہ زندہ کرے گا جس نے پہلی بار

## أَوَّلَ مَرَّةٍ ۖ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيمٌ ۚ الَّذِي

أَوَّلَ مَرَّةٍ	و	هُوَ	بِكُلِّ خَلْقٍ	عَلِيمٌ	الَّذِي
پہلی بار	اور	وہ	ہر پیدائش کو	جاننے والا (ہے)	جس نے

انہیں بنایا اور وہ ہر پیدائش کو جاننے والا ہے ○ جس نے

## جَعَلَ لَكُم مِّنَ الشَّجَرِ الْأَخْضَرِ نَارًا فَإِذَا آنْتُمْ

جَعَلَ	لَكُم	مِّنَ الشَّجَرِ الْأَخْضَرِ	نَارًا	فَإِذَا	آنْتُمْ
پیدا کیا	تمہارے لیے	سبز درخت سے	آگ	تو جہیں	تم

تمہارے لیے سبز درخت سے آگ پیدا کی تو جہیں تم

## مِنْهُ تُوقَدُونَ ۚ أَوَلَيْسَ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ

مِنْهُ	تُوقَدُونَ	أَوَلَيْسَ	الَّذِي	خَلَقَ	السَّمٰوٰتِ
اس سے	آگ جلا لیتے ہو	اور کیا نہیں ہے	وہ جس نے	پیدا کیا	آسمانوں

اس سے آگ جلاتے ہو ○ اور کیا جس نے آسمان اور

۱..... عرب کے جنگوں میں، دودرخت پائے جاتے تھے ایک کانام غرس ہے دوسرے کاغٹار، ان کی خاصیت یہ ہے کہ جب ان کی سبز شاخیں ایک دوسرے پر رگڑی جائیں تو پانی سے ٹھونکنے کے باوجود ان سے آگ نکلتی ہے۔ اس میں قدرت کی عجیب و غریب خلقی ہے کہ آگ اور پانی دونوں ایک دوسرے کی ضد، دونوں ایک ہی جلد یعنی لکڑی میں موجود ہیں لیکن نہ پانی آگ کو بجھا رہا ہے اور نہ آگ لکڑی کو جلا رہی ہے، جس کا وہ مطلق کی یہ حکمت ہے وہ اگر ایک بدن پر موت کے بعد زندگی وارد کرے تو اس کی قدرت سے کیا عجیب اور اس کو ناممکن کہنا آثار قدرت دیکھ کر جاہلانہ اور سرکش والا انکار کرنا ہے۔

وَالْأَرْضُ بِقَدْرٍ عَلَىٰ أَنْ يَخْلُقَ مِثْلَهُمْ ۖ

و	الْأَرْضُ	بِقَدْرٍ <sup>(۱)</sup>	عَلَىٰ	أَنْ	يَخْلُقَ	مِثْلَهُمْ
اور	زمین (کو)	قادر	(اس چیز) پر	کہ	وہ پیدا کر دے	ان کے جیسے

زمین بنائے وہ اس بات پر قادر نہیں کہ ان جیسے اور پیدا کر دے؟

بَلَىٰ ۚ وَهُوَ الْخَلَّاقُ الْعَلِيمُ ﴿۸۱﴾ إِنَّمَا أَمْرُهُ

بَلَىٰ	و	هُوَ	الْخَلَّاقُ	الْعَلِيمُ ﴿۸۱﴾	إِنَّمَا أَمْرُهُ
کیوں نہیں	اور	وہی	بڑا پیدا کرنے والا	سب کچھ جاننے والا (ہے)	اس کا کام تو صرف

کیوں نہیں! اور وہی بڑا پیدا کرنے والا، سب کچھ جاننے والا ہے ○ اس کا کام تو یہی ہے کہ

إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَنْ يَقُولَ لَهُ

إِذَا	أَرَادَ	شَيْئًا	أَنْ	يَقُولَ	لَهُ
(یہی ہے کہ) جب	وہ ارادہ کرتا ہے	کسی چیز (کا)	(تو یہ ہوتا ہے) کہ	وہ فرماتا ہے	اس سے

جب کسی چیز کا ارادہ فرماتا ہے تو اس سے فرماتا ہے،

كُنْ فَيَكُونُ ﴿۸۲﴾ فَسُبْحَنَ الَّذِي يَبْدَأُ

كُنْ	فَيَكُونُ ﴿۸۲﴾	فَسُبْحَنَ	الَّذِي يَبْدَأُ
ہو جا	تو وہ ہوجاتا ہے	تو پاک ہے	وہ جس کے ہاتھ میں

”ہو جا“ تو وہ ہوجاتی ہے ○ تو پاک ہے وہ جس کے ہاتھ میں

مَلَكُوتٌ كُلِّ شَيْءٍ ۖ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿۸۳﴾

مَلَكُوتٌ كُلِّ شَيْءٍ	وَ	إِلَيْهِ	تُرْجَعُونَ ﴿۸۳﴾
ہر چیز کا قبضہ (ہے)	اور	اسی کی طرف	تمہیں لوٹایا جائے گا

ہر چیز کا قبضہ ہے اور اسی کی طرف تم پھیرے جاؤ گے ○

۱..... یعنی جس رب تعالیٰ نے آسمان اور زمین جیسی عظیم مخلوق بنادی کیا وہ اس بات پر قادر نہیں کہ آخرت میں زمین و آسمان سے بہت چھوٹی مخلوق یعنی انسان دوبارہ بنادے؟ کیوں نہیں! بیشک وہ اس پر قادر ہے اور عقل بھی یہی فیصلہ کرتی ہے کہ آسمان و زمین جیسی عظیم مخلوق پیدا کرنے پر قدرت رکھنے والا انسانوں کو دوبارہ پیدا کرنے پر یقیناً قدرت رکھتا ہے۔ ۲..... یعنی مخلوقات کا وجود اس کے حکم کے تابع ہے اور جب خدا کسی چیز کو وجود میں آنے کا حکم فرماتا ہے تو اسے لوگوں کی طرح مختلف اشیاء کی حادث نہیں ہوتی بلکہ خدا کے حکم پر ہر چیز وجود میں آجاتی ہے۔

حکم الہی کی شان

اللہ تعالیٰ کی عظمت، پاکیزگی کی شان

۵۵۵



رکوع: 05

آیات: 182

## سُورَةُ الصَّفَاتِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ	اللَّهُ	الرَّحْمَنِ	الرَّحِيمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا
اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔			

وَالصَّفَاتِ صَفًا ۱ قَالَ رَجِزٌ رَجْرًا ۲

وَالصَّفَاتِ ۱	صَفًا ۱	قَالَ رَجِزٌ ۲	رَجْرًا ۲
صف باندھنے والوں کی قسم	صف باندھنا	پھر جھڑکنے والوں (کی)	جھڑکنا

ان کی قسم جو باقاعدہ صفیں باندھے ہوئے ہیں ○ پھر ان کی قسم جو جھڑک کر چلانے والے ہیں ○

فَالْتَلَيْتَ ذِكْرًا ۳ إِنَّ إِلَهُكُمْ لَوَاحِدٌ ۴

فَالْتَلَيْتَ ذِكْرًا ۳	إِنَّ ۴	إِلَهُكُمْ ۴	لَوَاحِدٌ ۴
پھر قرآن کی تلاوت کرنے والوں (کی قسم)	بیشک	تمہارا معبود	ضرور ایک (ہے)

پھر قرآن کی تلاوت کرنے والوں کی قسم ○ بیشک تمہارا معبود ضرور ایک ہے ○

رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ۵

رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۵	وَمَا ۵	بَيْنَهُمَا ۵	وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ۵
آسمانوں اور زمین کا رب	اور	ان کے درمیان (ہے)	مشرقوں کا مالک (ہے)

آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کا رب ہے اور مشرقوں کا مالک ہے ○

- ۱ صف باندھنے والوں سے مراد وہ فرشتے ہیں جو نمازیوں کی طرح صف بست ہو کر حکم الہی کے منتظر رہتے ہیں۔ یا علماء و صالحین کے گروہ مراد ہیں جو نمازوں میں صفیں باندھ کر عبادت میں مصروف رہتے ہیں۔ یا غازیوں کے گروہ مراد ہیں جو راہِ خدا میں صفیں باندھ کر دشمنانِ حق کے ساتھ مقابلہ کرتے ہیں۔
- ۲ جھڑک کر چلانے والوں سے مراد اہلِ پر مغرور فرشتے ہیں جو اسے حکم دے کر چلاتے ہیں، یا وہ علماء مراد ہیں جو عقل و نصیحت سے لوگوں کو موقعِ عمل اور موضوع کی مناسبت سے بعض اوقات سخت الفاظ کے ساتھ راہِ حق پر چلاتے ہیں۔ یا وہ غازی مراد ہیں جو گھوڑوں کو پیٹ کر جہاد میں چلاتے ہیں۔



إِنَّا زَيْنَا السَّمَاءِ الدُّنْيَا بِزَيْنَةٍ الْكَوَاكِبِ ۖ وَحِفْظًا

إِنَّا	زَيْنَا	السَّمَاءِ الدُّنْيَا	بِزَيْنَةٍ الْكَوَاكِبِ (۱)	وَ	حِفْظًا
بیشک	ہم نے آراستہ کیا	نیچے کے آسمان (کو)	ستاروں کے سنگھار سے	اور	حفاظت (کیلئے)

بیشک ہم نے نیچے کے آسمان کو ستاروں کے سنگھار سے آراستہ کیا ○ اور ہر سرکش

مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ ۚ لَا يَسْعَوْنَ إِلَى الْمَلَاِ اَعْلٰی وَيُقْذَفُونَ

مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ	مَّارِدٍ (۲)	لَا يَسْعَوْنَ	إِلَى الْمَلَاِ اَعْلٰی	وَ	يُقْذَفُونَ
ہر سرکش شیطان سے	وہ کان نہیں لگا سکتے	عالم بالا کی طرف	اور	انہیں مارا جاتا ہے	

شیطان سے حفاظت کیلئے ○ وہ شیاطین عالم بالا کی طرف کان نہیں لگا سکتے اور انہیں ہر جانب سے

مِّنْ كُلِّ جَانِبٍ ۚ دُحُوْرًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ۙ اِلَّا

مِّنْ كُلِّ جَانِبٍ (۸)	دُحُوْرًا	وَ	لَهُمْ	عَذَابٌ وَّاصِبٌ (۹)	اِلَّا
ہر جانب سے	(انہیں) بھگانے (کیلئے)	اور	ان کے لیے	بیمیشہ کا عذاب (ہے)	مگر

مارا جاتا ہے ○ (انہیں) بھگانے کیلئے اور ان کے لیے ہمیشہ کا عذاب ہے ○ مگر

مَنْ خَطَفَ الْخُطْفَةَ فَاتَّبَعَهُ شِهَابٌ شَاقِبٌ ۙ

مَنْ	خَطَفَ	الْخُطْفَةَ	فَاتَّبَعَهُ	شِهَابٌ شَاقِبٌ (۱۰)
جو	(بھی کوئی بات) اُچک کر لے چلے	اچکنا	تو پیچھے لگ جاتا ہے اس کے	روشن انگارا

جو ایک آدھ بار (کوئی بات) اُچک کر لے چلے تو روشن انگارا اس کے پیچھے لگ جاتا ہے ○

فَاسْتَفْتِهِمْ اَمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مِّنْ خَلْقًا

فَاسْتَفْتِهِمْ	اَمْ	اَشَدُّ	خَلْقًا	اَمْ	مِّنْ خَلْقًا
تو پوچھو ان سے	کیا	وہ زیادہ مضبوط (ہیں)	پیدا کُن (میں)	یا	وہ جسے

تو ان سے پوچھو، کیا ان لوگوں کی پیدا کُن زیادہ مضبوط ہے یا ہماری (دوسری) مخلوق کی۔

۱..... آسمان دنیا کو ستاروں سے سجانے کے بہت سے مقاصد ہیں جن میں دو یہ ہیں: (۱) تزئینت کے لئے۔ نور اور روشنی آنکھوں کو بھاتی ہے اور جب آسمان پر روشنیوں کا یہ جال نظر آتا ہے تو بہت حسین و جمیل لگتا ہے اور آسمان پر ستارے کسی چادر پر کھجورے ہوئے رنگ پر رنگ موتیوں جیسے لگتے ہیں۔ (۲) آسمان کو چہرے چھپے فرشتوں کی باتیں سننے والے سرکش شیطانوں سے محفوظ رکھنے کے لئے۔ شیاطین آسمان کے قریب جاتے اور بعض اوقات فرشتوں کا کلام سن کر کانوں کو خبر دیتے اور کابن اس بنا پر غیب کی باتیں جاننے کا دعویٰ کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے شہاب کے ذریعے شیطانوں کو آسمان تک پہنچنے سے روک دیا۔

ستاروں کے فوٹو میں سے دو کاپیاں

شیاطین آسمانی فرشتوں کی گفتگو نہیں سن سکتے

انکار کیا ہے ایک استفسار



إِنَّا خَلَقْنَهُمْ مِّن طِينٍ لَّازِبٍ ۝۱۱ بَلْ عَجِبْتَ وَيَسْخَرُونَ ۝۱۲

إِنَّا	خَلَقْنَهُمْ	مِّن طِينٍ لَّازِبٍ	بَلْ عَجِبْتَ	وَيَسْخَرُونَ
بیشک	ہم نے بنایا انہیں	چپکنے والی مٹی سے	تم نے تعجب کیا	وہ مذاق اڑاتے ہیں

بیشک ہم نے انہیں چپکنے والی مٹی سے بنایا ۝۱۱ بلکہ تم نے تعجب کیا اور وہ مذاق اڑاتے ہیں ۝۱۲

وَإِذَا دُكِّرُوا لَا يَذْكُرُونَ ۝۱۳ وَإِذَا سَأُوا آيَةً

وَ	إِذَا	دُكِّرُوا	لَا يَذْكُرُونَ	وَ	إِذَا	سَأُوا	آيَةً
اور	جب	انہیں سمجھایا جائے	(تو) وہ سمجھتے نہیں	اور	جب	وہ دیکھتے ہیں	کوئی نشانی

اور جب انہیں سمجھایا جائے تو سمجھتے نہیں ۝۱۳ اور جب کوئی نشانی دیکھتے ہیں

يَسْتَسْخَرُونَ ۝۱۴ وَقَالُوا إِن هَذَا إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ ۝۱۵ وَإِذَا

يَسْتَسْخَرُونَ	وَقَالُوا	إِن هَذَا	إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ	وَإِذَا
(تو) خوب مذاق اڑاتے ہیں	اور	کہتے ہیں	یہ گھر	کھلا جادو

تو ٹھٹھا کرتے ہیں ۝۱۴ اور کہتے ہیں یہ تو کھلا جادو ہی ہے ۝۱۵ کیا جب

مِثْنًا وَكُنَّا تَرَابًا وَعِظَامًا إِنَّا لَبَعُوثُونَ ۝۱۶

مِثْنًا	وَكُنَّا	تَرَابًا	وَعِظَامًا	إِنَّا لَبَعُوثُونَ
ہم مر جائیں گے	اور	ہو جائیں گے	مٹی اور ہڈیاں	نیا بیجنگ ہم ضرور اٹھائے جائیں گے

ہم مر کر مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے تو کیا ہم ضرور اٹھائے جائیں گے؟ ۝۱۶

أَوِ آبَاءُؤُنَا الْأَوَّلُونَ ۝۱۷ قُلْ نَعَمْ وَأَنْتُمْ دَاخِرُونَ ۝۱۸

أَوِ	أَبَاءُؤُنَا	الْأَوَّلُونَ	قُلْ	نَعَمْ	وَأَنْتُمْ	دَاخِرُونَ
اور کیا	ہمارے پہلے باپ دادا	(بھی)	تم کہو	ہاں	اور	(اس وقت) تم ذلیل و رسوا ہو گے

اور کیا ہمارے اگلے باپ دادا بھی؟ ۝۱۷ تم فرماؤ: ہاں اور اس وقت تم ذلیل و رسوا ہو گے ۝۱۸

۱..... یعنی اسے حبیب اُمّی اللہ تعالیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، آپ نے کفار مکہ کے انکار پر تعجب کیا کہ آپ کی رسالت اور مرنے کے بعد اٹھنے پر دلالت کرنے والی واضح نشانیاں اور دلائل ہونے کے باوجود وہ کس طرح انکار کرتے ہیں لیکن وہ کفار آپ کا اور آپ کے تعجب کرنے کا یا لوگوں کے مرنے کے بعد قیامت میں دوبارہ اٹھنے کا مذاق اڑاتے ہیں، اور جب انہیں کسی چیز کے ذریعے سمجھایا جائے تو سمجھتے نہیں، اور جب چاند کے ٹکڑے ہونا وغیرہ کوئی نشانی و معجزہ دیکھتے ہیں تو مذاق کرتے اور کہتے ہیں یہ تو کھلا جادو ہی ہے۔



فَاتَّسَاهِي زَجْرَةً وَاحِدَةً فَإِذَا هُمْ يَنْظُرُونَ ﴿١٩﴾ وَقَالُوا

فَاتَّسَاهِي	زَجْرَةً وَاحِدَةً	فَإِذَا	هُمْ	يَنْظُرُونَ ﴿١٩﴾	وَقَالُوا
تو وہ تو صرف	ایک جھڑک (جی ہوگی)	تو جی	وہ	دیکھنے لگیں گے	اور کہیں گے

تو وہ تو ایک جھڑک ہی ہوگی تو جی وہ دیکھنے لگیں گے ○ اور کہیں گے:

يَوْمِنَا هَذَا يَوْمُ الدِّينِ ﴿٢٠﴾ هَذَا يَوْمُ الْقُصْلِ الَّذِي

يَوْمِنَا	هَذَا	يَوْمُ الدِّينِ ﴿٢٠﴾	هَذَا	يَوْمُ الْقُصْلِ	الَّذِي
ہائے ہماری خرابی	یہ	انصاف، بدلے کا دن (ہے)	یہ	فیصلے کا دن (ہے)	وہ جو

ہائے ہماری خرابی! یہ بدلے کا دن ہے ○ یہ وہ فیصلے کا دن ہے جسے

كُنْتُمْ بِهِ تَكْدِبُونَ ﴿٢١﴾ اُحْشُرُوا الَّذِينَ ظَلَمُوا وَا

كُنْتُمْ بِهِ تَكْدِبُونَ ﴿٢١﴾	اُحْشُرُوا	الَّذِينَ	ظَلَمُوا ﴿٢١﴾	وَا
تم اس کو جھٹلاتے تھے	(حکم ہو گا کہ) اکٹھا کر دو	ان لوگوں کو جنہوں نے	ظلم کیا	اور

تم جھٹلاتے تھے ○ ظالموں اور ان کے ساتھیوں کو

أَزْوَاجَهُمْ وَمَا كَانُوا يَعْبُدُونَ ﴿٢٢﴾ مِنْ دُونِ اللَّهِ

أَزْوَاجَهُمْ	وَمَا	كَانُوا يَعْبُدُونَ ﴿٢٢﴾	مِنْ دُونِ اللَّهِ
ان کے جوڑوں، ساتھیوں (کو)	اور	جن کی وہ پوجا کرتے تھے	اللہ کے سوا

اور جن کی یہ اللہ کے سوا پوجا کرتے تھے ان سب کو اکٹھا کر دو ○

فَاهْدُوهُمْ إِلَى صِرَاطِ الْجَحِيمِ ﴿٢٣﴾ وَقِفُوهُمْ إِنَّهُمْ مَسْئُولُونَ ﴿٢٤﴾

فَاهْدُوهُمْ	إِلَى صِرَاطِ الْجَحِيمِ ﴿٢٣﴾	وَقِفُوهُمْ	إِنَّهُمْ	مَسْئُولُونَ ﴿٢٤﴾
پھر رہنمائی کرو ان کی	دوزخ کے راستے کی طرف	اور ٹھہراؤ انہیں	یشک	(ان سے) پوچھا جائے گا

پھر ان سب کو دوزخ کا راستہ دکھاؤ ○ اور انہیں ٹھہراؤ، یشک ان سے پوچھ پچھ کی جائے گی ○

۱۔ یہاں ظالموں سے مراد کافریں اور ان کے ساتھیوں سے مراد ان کے دنیاوی ہم نشین شیطان یا ان کی جنس کے دوسرے افراد ہیں۔

۲۔ بروز قیامت کفار کے علاوہ بھی ہر ایک سے اس کے اقوال اور افعال کے بارے میں پوچھ پچھ ہوگی۔ حدیث پاک میں ہے: "قیامت کے دن ہندو لہتی جگہ سے اس وقت تک بل نہ سکے گا جب تک اس سے چار باتیں نہ پوچھی جائیں۔ (۱) اس کی عمر کہ کس کام میں گزری۔ (۲) اس کا ظلم کہ اس پر کیا عمل کیا۔

(۳) اس کا مال کہ کہاں سے کمایا کہاں خرچ کیا۔ (۴) اس کا جسم کہ اس کو کس کام میں لایا۔ (ترمذی، ۱۸۸۴، المعذون: ۳۳۵)

ہل صراط کے پاس پوچھ پچھ کے لئے  
تکلیف دہانہ ہوئے گا

کفار کو اکٹھا کر کے جہنم کا راستہ دکھائے گا حکم

قیامت کے دن: دوبارہ انہیں کی کیفیت  
بازو قیامت کفار کی حسرت اور انہیں جواب

۱۰۵

۱۰۵



## مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُونَ ﴿۲۵﴾ بَلْ هُمْ الْيَوْمَ

مَا	لَكُمْ	لَا تَنَاصَرُونَ ﴿۲۵﴾	بَلْ هُمْ	الْيَوْمَ
(کہا جائے گا) کیا ہوا	تمہیں	تم ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے	بلکہ	آج

(کہا جائے گا: تمہیں کیا ہوا؟ تم ایک دوسرے کی مدد کیوں نہیں کرتے؟ بلکہ وہ آج

## مُسْتَسْلِمُونَ ﴿۲۶﴾ وَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ

مُسْتَسْلِمُونَ ﴿۲۶﴾	وَأَقْبَلَ	بَعْضُهُمْ	عَلَىٰ بَعْضٍ
گردن جھکائے ہوئے (ہوں گے)	اور	متوجہ ہوں گے	ان کے بعض بعض پر

گردن جھکائے ہوئے ہوں گے ○ اور ان میں ایک دوسرے کی طرف آپس میں

## يَتَسَاءَلُونَ ﴿۲۷﴾ قَالُوا إِنَّكُمْ كُنْتُمْ تَأْتُونَنَا عَنِ الْيَمِينِ ﴿۲۸﴾

يَتَسَاءَلُونَ ﴿۲۷﴾	قَالُوا	إِنَّكُمْ	كُنْتُمْ تَأْتُونَنَا	عَنِ الْيَمِينِ ﴿۲۸﴾
آپس میں سوال کرتے ہوئے	(پیر و کار) کہیں گے	بی شک تم	آتے تھے ہمارے پاس	طاقت و قوت سے

سوال کرتے ہوئے متوجہ ہو گا ○ پیر و کار کہیں گے: تم ہمارے پاس طاقت و قوت سے آتے تھے ○

## قَالُوا بَلْ لَّمْ تَكُونُوا مُؤْمِنِينَ ﴿۲۹﴾ وَمَا كَانَ لَنَا عَلَيْكُمْ

قَالُوا	بَلْ لَّمْ تَكُونُوا	مُؤْمِنِينَ ﴿۲۹﴾	وَمَا كَانَ	لَنَا عَلَيْكُمْ
(سردار) کہیں گے	بلکہ تم نہ تھے	ایمان والے	اور نہ تھا	ہمارے لیے تمہارے اوپر

سردار کہیں گے: بلکہ تم خود ہی ایمان والے نہیں تھے ○ اور ہمارا تم پر کچھ قابو

## مِّنْ سُلْطٰنٍ ﴿۳۰﴾ بَلْ كُنْتُمْ قَوْمًا طٰغِيْنَ ﴿۳۱﴾ فَحَقَّ عَلَيْنَا

مِّنْ سُلْطٰنٍ ﴿۳۰﴾	بَلْ كُنْتُمْ	قَوْمًا طٰغِيْنَ ﴿۳۱﴾	فَحَقَّ	عَلَيْنَا
کچھ قابو	بلکہ تم تھے	سرکش کرنے والے لوگ	تو ثابت ہو گئی	ہمارے اوپر

نہ تھا بلکہ تم سرکش لوگ تھے ○ تو ہم پر ہمارے رب کی بات

جہنم کے خازن ڈالتے ہوئے مشرکین سے کہیں گے کہ آج تمہیں کیا ہوا؟ تم ایک دوسرے کی مدد کیوں نہیں کرتے حالانکہ دنیا میں تم ایک دوسرے کی مدد کرنے پر بہت گھمبیر رکھتے تھے۔ بروز قیامت مشرکین تو ایک دوسرے کی مدد نہ کر سکیں گے جبکہ انبیاء، اولیاء اور نیک لوگ اللہ تعالیٰ کے اذن سے اہل ایمان کی شفاعت فرما کر ان کی مدد فرمائیں گے البتہ ان کی شفاعت کی اسید پر اطاعت الہی چھوڑ دینا، عذاب الہی سے بے خوف ہو جانا اور گناہوں میں مبتلا رہنا کسی صورت درست نہیں ہے۔



قَوْلُ رَبِّكَ إِنَّا لَذَائِقُونَ ۳۱ فَاغْوَيْنُكُمْ إِنَّا كُنَّا

قَوْلُ رَبِّكَ إِنَّا لَذَائِقُونَ ۳۱ فَاغْوَيْنُكُمْ إِنَّا كُنَّا  
ہمارے رب کی بات بیشک ہم ضرور چکھنے والے (ہیں) تو ہم نے گمراہ کیا تمہیں بیشک ہم تمہیں

ثابت ہو گئی (کہ) ہم ضرور مزہ چکھیں گے ○ تو ہم نے تمہیں گمراہ کیا، بیشک ہم خود

غَوِينَ ۳۲ فَانْتَهَمُ يَوْمَئِذٍ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُونَ ۳۳ إِنَّا كَذَبْنَا

غَوِينَ ۳۲ فَانْتَهَمُ يَوْمَئِذٍ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُونَ ۳۳ إِنَّا كَذَبْنَا  
گمراہ تو بیشک وہ (سب) اس دن عذاب میں شریک (ہوں گے) بیشک ہم ایسا ہی

گمراہ تھے ○ تو اس دن وہ سب کے سب عذاب میں شریک ہیں ○ مجرموں کے ساتھ

نَفَعَلُ بِالنَّجْرَيْنِ ۳۴ إِنَّهُمْ كَانُوا إِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا

نَفَعَلُ بِالنَّجْرَيْنِ ۳۴ إِنَّهُمْ كَانُوا إِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا  
ہم کرتے ہیں مجرموں کے ساتھ بیشک وہ (ایسے لوگ) تھے (کہ) جب کہا جاتا ان سے نہیں

ہم ایسا ہی کرتے ہیں ○ بیشک جب ان سے کہا جاتا تھا کہ اللہ کے سوا

إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا يَسْتَكْبِرُونَ ۳۵ وَيَقُولُونَ إِنَّا

إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا يَسْتَكْبِرُونَ ۳۵ وَيَقُولُونَ إِنَّا  
کوئی معبود مگر اللہ (تو) وہ تکبر کرتے تھے اور کہتے تھے کیا بیشک ہم

کوئی معبود نہیں تو وہ تکبر کرتے تھے ○ اور کہتے تھے کیا ہم

لَتَارِكُوا إِلَهَ تَنَالِشَاعِرٍ مَّجْنُونٍ ۳۶ بَلْ جَاءَ بِالْحَقِّ

لَتَارِكُوا إِلَهَ تَنَالِشَاعِرٍ مَّجْنُونٍ ۳۶ بَلْ جَاءَ بِالْحَقِّ  
ضرور چھوڑنے والے (ہوں) اپنے معبودوں (کو) ایک دیوانے شاعر کی وجہ سے بلکہ وہ لایا ہے حق

ایک دیوانے شاعر کی وجہ سے اپنے معبودوں کو چھوڑ دیں ○ بلکہ وہ تو حق لائے ہیں

۱۔ گمراہ اور گمراہ کرنے والے چونکہ دنیا میں گمراہی میں شریک تھے اس لئے یہ آخرت میں عذاب میں بھی شریک ہوں گے اگرچہ ان کے عذاب کی کیفیت میں فرق ہو گا۔

۲۔ کفار نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیوانہ اور شاعر کہا تو ان کی بات کارو کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ نبی دیوانے اور شاعر نہیں، بلکہ وہ تو حق لائے ہیں اور انہوں نے دین اور توحید کے عقیدے میں اور لٹی شرک میں اپنے سے پہلے رسولوں علیہم السلام کی تصدیق فرمائی ہے۔

انہی عذاب میں گمراہ اور گمراہ کرنے والوں میں شریک ہوں گے

کفار کے عذاب میں مبتلا ہونے کا سبب

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حقیت کا بیان



وَصَدَقَ الْمُرْسَلِينَ ﴿۳۷﴾ إِنَّكُمْ لَذَآئِقُوا الْعَذَابِ الْآلِيمِ ﴿۳۸﴾

وَصَدَقَ	الْمُرْسَلِينَ ﴿۳۷﴾	إِنَّكُمْ	لَذَآئِقُوا	الْعَذَابِ الْآلِيمِ ﴿۳۸﴾
اور	اس نے تصدیق کی ہے	(رسولوں کی)	بیشک تم	ضرور کچھنے والے ہو
			دردناک عذاب	

اور انہوں نے رسولوں کی تصدیق فرمائی ہے ○ بیشک تم ضرور دردناک عذاب کچھنے والے ہو ○

وَمَا تَجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿۳۹﴾

وَمَا تَجْزَوْنَ	إِلَّا	مَا	كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿۳۹﴾
اور	تمہیں بدلہ نہیں دیا جائے گا	مگر	(اس کا) جو تم عمل کرتے تھے
			مگر

تو تمہیں تمہارے اعمال ہی کا بدلہ دیا جائے گا ○ مگر

عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ ﴿۴۰﴾ أُولَٰئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُومٌ ﴿۴۱﴾ فَوَاكِهُ وَهُمْ

عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ ﴿۴۰﴾	أُولَٰئِكَ	لَهُمْ	رِزْقٌ مَّعْلُومٌ ﴿۴۱﴾	فَوَاكِهُ	وَهُمْ
اللہ کے چنے ہوئے بندے	یہ لوگ	ان کے لیے	معلوم روزی (ہے)	پھل میوے (ہیں)	اور وہ
					جو اللہ کے چنے ہوئے بندے ہیں ○ ان کے لیے دور روزی ہے جو معلوم ہے ○ پھل میوے ہیں اور

جو اللہ کے چنے ہوئے بندے ہیں ○ ان کے لیے دور روزی ہے جو معلوم ہے ○ پھل میوے ہیں اور

مُكْرَمُونَ ﴿۴۲﴾ فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ ﴿۴۳﴾ عَلَى سُرُرٍ مُّتَقَابِلِينَ ﴿۴۴﴾ يُطَافُ

مُكْرَمُونَ ﴿۴۲﴾	فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ ﴿۴۳﴾	عَلَى سُرُرٍ	مُتَقَابِلِينَ ﴿۴۴﴾	يُطَافُ
انہیں عزت دی جائے گی	جین کے باغوں میں	تختوں پر	آسنے سامنے (ہوں گے)	دور چلایا جائے گا
				وہ معزز ہوں گے ○ جین کے باغوں میں ○ تختوں پر آسنے سامنے ہوں گے ○ خالص شراب کے جام کے

وہ معزز ہوں گے ○ جین کے باغوں میں ○ تختوں پر آسنے سامنے ہوں گے ○ خالص شراب کے جام کے

عَلَيْهِمْ بِكَأْسٍ مِّنْ مَّعِينٍ ﴿۴۵﴾ بَيضَاءَ لَدَّةٍ لِّلشَّرِبِ ﴿۴۶﴾ لَا

عَلَيْهِمْ	بِكَأْسٍ مِّنْ مَّعِينٍ ﴿۴۵﴾	بَيضَاءَ	لَدَّةٍ لِّلشَّرِبِ ﴿۴۶﴾	لَا
ان پر	بہت شراب کے جام کا	(دو) سفید رنگ (کی)	پینے والوں کے لیے لذت بخش (ہوگی)	نہ
				ان پر زور ہوں گے ○ سفید رنگ کی شراب ہوگی، پینے والوں کے لیے لذت بخش ہوگی ○ نہ

ان پر زور ہوں گے ○ سفید رنگ کی شراب ہوگی، پینے والوں کے لیے لذت بخش ہوگی ○ نہ

۱۔ چنے ہوئے بندوں سے مراد ایمان اور اخلاص والے بندے ہیں۔ یہ دردناک عذاب نہیں چھیں گے اور ان کے حساب میں سوال و کلام نہ ہوگا بلکہ اگر ان سے کوئی خطا سرزد ہوئی ہوگی تو اس سے دور گزر کر دیا جائے گا اور انہیں ایک نیکی کا بدلہ دے لے کر سات سو گنا یا اس سے جتنا زیادہ اللہ تعالیٰ چاہے دیا جائے گا۔

۲۔ اس سے مراد جنت کی دور روزی ہے جو قرآن کے ذریعے معلوم ہو چکی ہے یا دور روزی مراد ہے جو اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے۔



فِيهَا غَوْلٌ وَلَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُونَ ﴿۳۷﴾ وَعِنْدَهُمْ

فِيهَا	غَوْلٌ	وَلَا	هُم	عَنْهَا	يُنْزَفُونَ ﴿۳۷﴾	وَعِنْدَهُمْ
اس میں	عقل کی خرابی (ہوگی)	اور	نہ	وہ	نہیں لائے جائیں گے	ان کے پاس

اس میں عقل کی خرابی ہوگی اور نہ وہ اس سے نشے میں لائے جائیں گے ○ اور ان کے پاس

قِصْرُ الطَّرْفِ عَيْنٌ ﴿۳۸﴾ كَأَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُونٌ ﴿۳۹﴾

قِصْرُ الطَّرْفِ	عَيْنٌ ﴿۳۸﴾	كَأَنَّهُنَّ	بَيْضٌ مَّكْنُونٌ ﴿۳۹﴾
نگاہیں نیچی رکھنے والی	بڑی آنکھوں والی (بیویاں ہوں گی)	گویا کہ وہ	پوشیدہ رکھے ہوئے انڈے (ہیں)

نگاہیں نیچی رکھنے والی، بڑی آنکھوں والی (بیویاں) ہوں گی ○ گویا وہ پوشیدہ رکھے ہوئے انڈے ہیں ○

فَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ ﴿۴۰﴾ قَالَ

فَأَقْبَلَ	بَعْضُهُمْ	عَلَى بَعْضٍ	يَتَسَاءَلُونَ ﴿۴۰﴾	قَالَ
پھر متوجہ ہوں گے	ان (جنتیوں) کے بعض	بعض پر	آپس میں سوال کرتے ہوئے	کہے گا

پھر جنتی آپس میں سوال کرتے ہوئے ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہوں گے ○ ان میں سے

قَائِلٌ مِّنْهُمْ إِنِّي كَانَ لِي قَرِينٌ ﴿۴۱﴾ يَقُولُ

قَائِلٌ	مِّنْهُمْ	إِنِّي	كَانَ	لِي	قَرِينٌ ﴿۴۱﴾	يَقُولُ
ایک کہنے والا	ان میں سے	بیشک میں	(دنیا میں) تھا	میرا	ایک ساتھی	(مجھ سے) کہا کرتا تھا

ایک کہنے والا کہے گا: بیشک میرا ایک ساتھی تھا ○ (مجھ سے) کہا کرتا تھا:

إِنَّكَ لَمِنَ الْمَصْدِقِينَ ﴿۴۲﴾ إِذَا مَثَاوَكُنَا

إِنَّكَ	لَمِنَ الْمَصْدِقِينَ ﴿۴۲﴾	إِذَا	مَثَاوَكُنَا	وَ	كُنَا
کیا بیشک تم	ضرور تصدیق کرنے والوں میں سے (ہو)	کیا جب	ہم مرجائیں گے	اور	ہو جائیں گے

کیا تم تصدیق کرنے والوں میں سے ہو؟ ○ کیا جب ہم مرجائیں گے اور مٹی

۱..... جنتی شراب میں شمار نہیں ہے جس سے عقل میں خلل آئے اور اس سے جنتی نشے میں نہ آئیں گے، جبکہ دنیا کی شراب میں یہ اوصاف نہیں، اس سے پیدل اور سر میں درد ہوتا، پیٹ میں بھی تکلیف ہوتی، طبیعت متلائے لگتی، سوتے آتی، سر چکر اٹاتا ہے اور عقل بھٹکانے نہیں رہتی۔

۲..... جنتی خود میں شوہروں کے سوا دوسری طرف آنکھ اٹھا کر نہ دیکھیں گی کہ ان کے نزدیک ان کا شوہر ہی صاحب حسن اور بیادار ہے۔ بڑی اور خوبصورت آنکھوں والی ہوں گی۔ گرد و غبار سے پاک اور اس قدر صاف شفاف اور سفید ہوں گی گویا کہ وہ چھپا کر رکھے ہوئے انڈے ہیں۔



تُرَابًا وَعِظَامًا ۚ إِنَّا لَسَدِيقُونَ ﴿۵۳﴾ قَالَ هَلْ أَنْتُمْ

تُرَابًا	و	عِظَامًا	عَرَانَا	لَسَدِيقُونَ ﴿۵۳﴾	قَالَ	هَلْ	أَنْتُمْ
مٹی	اور	ہڈیاں	(تو) کیا بیشک ہمیں	ضرور جزا سزا دی جائے گی	(جنتی) کہے گا	کیا	تم

اور ہڈیاں ہو جائیں گے تو کیا ہمیں جزا سزا دی جائے گی؟ ○ جنتی کہے گا: کیا تم

مُطْلِعُونَ ﴿۵۴﴾ فَاطْلَعَ فَرَاةٌ فِي سَوَاءِ الْجَحِيمِ ﴿۵۵﴾

مُطْلِعُونَ ﴿۵۴﴾	فَاطْلَعَ	فَرَاةٌ	فِي سَوَاءِ الْجَحِيمِ ﴿۵۵﴾
جھانک کر دیکھنے والے (ہو)	تو وہ جھانکے گا	تو دیکھے گا اس (ساتھی) کو	بھڑکتی آگ کے درمیان میں

جھانک کر دیکھو گے؟ ○ تو وہ جھانکے گا تو اس ساتھی کو بھڑکتی آگ کے درمیان میں دیکھے گا ○

قَالَ تَاللّٰهِ إِنْ كِدْتُ لَتُرْدِيْنَ ﴿۵۶﴾ وَلَوْلَا

قَالَ	تَاللّٰهِ	إِنْ	كِدْتُ	لَتُرْدِيْنَ ﴿۵۶﴾	و	لَوْلَا
(جنتی) کہے گا	اللہ کی قسم	بیشک	قريب تھا	ضرور تو ہلاک کر دیتا مجھے	اور	اگر نہ ہوتا

وہ جنتی کہے گا: خدا کی قسم، قریب تھا کہ تو ضرور مجھے ہلاک کر دیتا ○ اور اگر میرے رب کا احسان

نِعْمَةٌ رَبِّيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُحْضَرِّينَ ﴿۵۷﴾ أَفَبِأَنْحُنَّ

نِعْمَةٌ رَبِّيْ	لَكُنْتُ	مِنَ الْمُحْضَرِّينَ ﴿۵۷﴾	أَفَبِأَنْحُنَّ
میرے رب کا احسان	(تو) ضرور میں ہوتا	پکڑ کر حاضر کیے جانے والوں میں سے	تو کیا نہیں ہم

نہ ہوتا تو ضرور میں بھی پکڑ کر حاضر کیا جاتا ○ تو کیا ہم

بِمَيِّتَيْنِ ﴿۵۸﴾ إِلَّا مَوْتَتَنَا الْأُولَىٰ وَمَنْحُنَّ بِمُعَذِّبَيْنِ ﴿۵۹﴾ إِنْ

بِمَيِّتَيْنِ ﴿۵۸﴾	إِلَّا	مَوْتَتَنَا الْأُولَىٰ	و	مَا	نَحْنُ	بِمُعَذِّبَيْنِ ﴿۵۹﴾	إِنْ
مرنے والے	سوائے	ہماری پہلی موت (کے)	اور	نہیں	ہم	عذاب دیے جانے والے	بیشک

میں گے نہیں؟ ○ سوائے ہماری پہلی موت کے اور ہمیں عذاب نہیں دیا جائے گا ○ بیشک

۱۔ جب موت ذبح کر دی جائے گی تو اہل جنت فرشتوں سے کہیں گے: کیا ہم دنیا میں ہو جانے والی پہلی موت کے بعد اب دوبارہ مریں گے نہیں؟ اور ہمیں عذاب نہیں دیا جائے گا؟ فرشتے کہیں گے: نہیں یعنی اب تمہیں کبھی موت نہیں آئے گی۔ اس پر جنتی کہیں گے کہ بیشک یہ بڑی کامیابی ہے جو ہمیں نصیب ہوئی۔ اہل جنت کا یہ دریافت کرنا اللہ تعالیٰ کی رحمت سے لذت حاصل کرنے اور اس لئے ہو گا تاکہ دودا کی حیات کی نعمت اور عذاب سے مامون ہونے کے احسان پر اللہ تعالیٰ کی نعمت کو یاد کریں اور اس ذکر سے انہیں سرور حاصل ہو۔



هَذَا هُوَ الْقَوْرُ الْعَظِيمُ ۶۰ لِيُشَلْ هَذَا فليُجْعَلَ الْعَمَلُونَ ۶۱

هَذَا	لَهُوَ	الْقَوْرُ الْعَظِيمُ ۶۰	لِيُشَلْ هَذَا	فليُجْعَلَ	الْعَمَلُونَ ۶۱ (۱)
یہ	ضرور وہ	بڑی کامیابی (ہے)	اس جیسی کے لیے	تو چاہیے کہ عمل کریں	عمل کرنے والے

یہی بڑی کامیابی ہے ○ ایسی ہی کامیابی کے لیے عمل کرنے والوں کو عمل کرنا چاہیے ○

أَذَلِكَ خَيْرٌ تُزَلَّ أَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّومِ ۶۲ إِنَّا جَعَلْنَاهَا

أَذَلِكَ	خَيْرٌ	تُزَلَّ	أَمْ	شَجَرَةُ الزَّقُّومِ ۶۲	إِنَّا	جَعَلْنَاهَا
کیا یہ	بہتر (ہے)	مہمان نوازی	یا	زقوم کا درخت	بیشک	ہم نے بنادیا اس (درخت) کو

تو یہ مہمان نوازی بہتر ہے یا زقوم کا درخت ○ بیشک ہم نے اس درخت کو

فِتْنَةً لِلظَّالِمِينَ ۶۳ إِنَّا شَجَرَةً تَخْرُجُ فِي أَصْلِ الْجَحِيمِ ۶۴

فِتْنَةً (۲)	لِلظَّالِمِينَ ۶۳	إِنَّا	شَجَرَةً	تَخْرُجُ	فِي أَصْلِ الْجَحِيمِ ۶۴
آزمائش	ظالموں کیلئے	بیشک وہ	ایک درخت (ہے)	نکلتا ہے	جہنم کی جڑ میں سے

ظالموں کے لئے آزمائش بنادیا ہے ○ بیشک وہ ایک درخت ہے جو جہنم کی جڑ میں سے نکلتا ہے ○

طَلَعَهَا كَأَنَّهٗ سُرْعُوسُ الشَّيْطَانِ ۶۵ فَإِنَّهُمْ لَا يَكُونُونَ

طَلَعَهَا	كَأَنَّهٗ	سُرْعُوسُ الشَّيْطَانِ ۶۵	فَإِنَّهُمْ	لَا يَكُونُونَ
اس کا شگون	(ایسا ہے) گویا کہ وہ	شیطانوں کے سر (ہوں)	پھر بیشک وہ	ضرور کھانے والے (ہوں گے)

اس کا شگون ایسے ہے جیسے شیطانوں کے سر ہوں ○ پھر بیشک وہ اس میں سے

مِنْهَا فَمَا يَكُونُونَ مِنْهَا الْبُطُونَ ۶۶ ثُمَّ إِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا

مِنْهَا	فَمَا يَكُونُونَ	مِنْهَا	الْبُطُونَ ۶۶	ثُمَّ	إِنَّ	لَهُمْ	عَلَيْهَا
اس میں سے	پھر بھرتے والے (ہوں گے)	اس سے	بیٹوں (کو)	پھر	بیشک	ان کے لیے	اس پر

کھائیں گے پھر اس سے پیٹ بھریں گے ○ پھر بیشک ان کے لیے اس پر

۱..... اصل اور حقیقی کامیابی عذاب جہنم سے بچ جانا اور جنت میں داخل کیا جانا ہے، لہذا اسی کامیابی کو حاصل کرنے کی بھرپور کوشش کرنی چاہئے۔

۲..... جب کفار نے جہنمی درخت کے بارے میں سنا تو وہ اعتراض و انکار کے نکتے میں پڑ گئے اور قرآن اور نبوت پر طعن کرنے لگے کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ آگ میں درخت ہو جاتا کہ آگ تو درختوں کو جلا دیتی ہے۔ یہ لوگ اپنی جہالت کی وجہ سے جانتے نہیں کہ جو رب تعالیٰ آگ میں زندگی گزارنے اور اس سے لذت حاصل کرنے والا حیوان پیدا کرنے پر قدرت رکھتا ہے تو وہ آگ میں درخت پیدا کرنے اور اسے جلنے سے محفوظ رکھنے پر بھی قادر ہے۔



لَشَوْبًا مِّنْ حَبِيمٍ ﴿٦٨﴾ ثُمَّ إِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَا إِلَى الْجَحِيمِ ﴿٦٩﴾

لَشَوْبًا مِّنْ حَبِيمٍ ﴿٦٨﴾ ثُمَّ إِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَا إِلَى الْجَحِيمِ ﴿٦٩﴾  
 ضرور کھولتے پانی کی ملاوٹ (ہوگی) پھر بیشک ان کا لوٹنا ضرور بھڑکتی آگ کی طرف (ہوگا)

کھولتے پانی کی ملاوٹ ہے ○ پھر بیشک ان کا لوٹنا ضرور بھڑکتی آگ کی طرف ہے ○

إِنَّهُمْ أَقْبَوُا أِبَاءَهُمْ صَالِينَ ﴿٧٠﴾ فَهُمْ عَلَىٰ أَشْرِهِمْ

إِنَّهُمْ أَقْبَوُا أِبَاءَهُمْ صَالِينَ ﴿٧٠﴾ فَهُمْ عَلَىٰ أَشْرِهِمْ  
 بیشک وہ انہوں نے پایا اپنے باپ دادا (کو) گمراہ تو وہ ان کے قدموں کے نشانات پر

بیشک انہوں نے اپنے باپ دادا کو گمراہ پایا ○ تو وہ انہیں کے نشان قدم پر

يُهْرَعُونَ ﴿٧١﴾ وَلَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ أَكْثَرُ الْأَوَّلِينَ ﴿٧٢﴾ وَ

يُهْرَعُونَ ﴿٧١﴾ وَلَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ أَكْثَرُ الْأَوَّلِينَ ﴿٧٢﴾ وَ  
 دوڑائے جارہے ہیں اور بیشک ان سے پہلے بہت سے اگلے لوگ گمراہ ہوئے ○ اور

دوڑائے جارہے ہیں ○ اور بیشک ان سے پہلے بہت سے اگلے لوگ گمراہ ہوئے ○ اور

لَقَدْ أَرْسَلْنَا فِيهِمْ مُّنْذِرِينَ ﴿٧٣﴾ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ

لَقَدْ أَرْسَلْنَا فِيهِمْ مُّنْذِرِينَ ﴿٧٣﴾ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ  
 بیشک ہم نے ان میں ڈرسانے والے بھیجے ○ تو دیکھو ڈرائے جانے والوں کا

بیشک ہم نے ان میں ڈرسانے والے بھیجے ○ تو دیکھو ڈرائے جانے والوں کا

عَاقِبَةُ الْمُتَذَرِّينَ ﴿٧٤﴾ إِلَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ ﴿٧٥﴾ وَلَقَدْ نَادَيْنَا

عَاقِبَةُ الْمُتَذَرِّينَ ﴿٧٤﴾ إِلَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ ﴿٧٥﴾ وَلَقَدْ نَادَيْنَا  
 ڈرائے جانے والوں کا انجام مگر اللہ کے چنے ہوئے بندے اور بیشک نوا دینا

کیسا انجام ہوا ○ مگر اللہ کے چنے ہوئے بندے ○ اور بیشک نوح نے

یہاں کفار کے عذاب کا متحق ہونے کی وجہ بیان فرمائی گئی کہ اپنے باپ دادا کو گمراہ پانے کے باوجود وہ انہیں کے نشان قدم پر دوڑے جارہے ہیں اور گمراہی میں ان کی پیروی کرتے ہیں جبکہ حق کے واضح دلائل سے آنکھیں بند کر لیتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ گمراہوں کی پیروی بلاکت میں مبتلا ہونے کا سبب ہے، اس سے وہ لوگ نصیحت حاصل کریں جن کے پاس غیر شرعی رسم و رواج پر مبنی دلیل ہوتی ہے کہ یہ ان کے باپ دادا کا طریقہ ہے۔



## نُوحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِيبُونَ ﴿٤٥﴾ وَنَجَّيْنَاهُ وَ

نُوحٌ	فَلَنِعْمَ	الْمُجِيبُونَ ﴿٤٥﴾	وَ	نَجَّيْنَاهُ	وَ
نوح (نے)	تو ضرور کیا ہی اچھے	(ہم) جواب دینے والے (ہیں)	اور	ہم نے نجات دی اسے	اور

ہمیں پکارا تو ہم کیا ہی اچھے جواب دینے والے ہیں ○ اور ہم نے اسے اور اس کے

## أَهْلَهُ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيمِ ﴿٤٦﴾ وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهُ هُمْ

أَهْلَهُ	مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيمِ ﴿٤٦﴾	وَ	جَعَلْنَا	ذُرِّيَّتَهُ	هُمْ
اس کے گھر والوں (کو)	بڑی تکلیف سے	اور	ہم نے بنادیا	اس کی اولاد (کو)	وہ

گھر والوں کو بڑی تکلیف سے نجات دی ○ اور ہم نے اسی کی اولاد

## الْبَاقِينَ ﴿٤٧﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ ﴿٤٨﴾ سَلَّمَ

الْبَاقِينَ ﴿٤٧﴾	وَ	تَرَكْنَا	عَلَيْهِ	فِي الْآخِرِينَ ﴿٤٨﴾	سَلَّمَ
باقی رہنے والے	اور	ہم نے باقی رکھی (تعریف)	اس پر (کیلئے)	بعد والوں میں	سلام (ہو)

باقی رکھی ○ اور ہم نے بعد والوں میں اس کی تعریف باقی رکھی ○ تمام جہان والوں میں

## عَلَى نُوحٍ فِي الْعَالَمِينَ ﴿٤٩﴾ إِنَّا كَذَبْنَاكَ نُجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿٥٠﴾ إِنَّهُ

عَلَى نُوحٍ	فِي الْعَالَمِينَ ﴿٤٩﴾	إِنَّا	كَذَبْنَاكَ	نُجْزِي	الْمُحْسِنِينَ ﴿٥٠﴾	إِنَّهُ
نوح پر	تمام جہان والوں میں	بیشک ہم	ایسا ہی	صلہ دیتے ہیں	نیکیوں (کو)	بیشک وہ

نوح پر سلام ہو ○ بیشک ہم نیکیوں کو ایسا ہی صلہ دیتے ہیں ○ بیشک وہ

## مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ﴿٥١﴾ ثُمَّ أَغْرَقْنَا الْآخَرِينَ ﴿٥٢﴾ وَإِنَّ

مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ﴿٥١﴾	ثُمَّ	أَغْرَقْنَا	الْآخَرِينَ ﴿٥٢﴾	وَ	إِنَّ
ہمارے کامل ایمان والے بندوں میں سے ہے	پھر	ہم نے ڈبو دیا	دوسروں (کو)	اور	بیشک

ہمارے اعلیٰ درجہ کے کامل ایمان والے بندوں میں سے ہے ○ پھر ہم نے دوسروں کو ڈبو دیا ○ اور بیشک

۱۔ حضرت نوح علیہ السلام کے کشتی سے اترنے کے بعد آپ علیہ السلام کی اولاد اور ان کی بیویوں کے علاوہ جتنے مرد و عورت تھے سبھی آگے کوئی نسل چلائے بغیر فوت ہو گئے۔ حضرت نوح علیہ السلام کی اولاد کو اللہ تعالیٰ نے باقی رکھا اور اس سے دنیا کی نسلیں جنیں جنیں تھیں تو اب دنیا میں جتنے انسان ہیں سب حضرت نوح علیہ السلام کی نسل سے ہیں۔ ۲۔ یعنی بعد والے انبیاء کرام علیہم السلام اور ان کی امتوں میں حضرت نوح علیہ السلام کی نسل کا ذکر نہیں باقی رکھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ وفات کے بعد دنیا میں ذکر خیر رہنا اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے۔

حضرت نوح علیہ السلام کی عظمت کا بیان

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عظمت و شان

نوح کا انجام



## مَنْ شِيعَتِهِ لَا بُرْهَانٍ ۝۸۳ اِذْ جَاءَ رَبَّهُ

مَنْ شِيعَتِهِ	لَا بُرْهَانٍ ۝۸۳	اِذْ	جَاءَ	رَبَّهُ
اسی (نوح) کے گروہ سے	ضرور ابراہیم (ہے)	جب	وہ حاضر ہوا	اپنے رب (کے پاس)
اسی (نوح) کے گروہ سے ابراہیم ہے ۝ جبکہ اپنے رب کے پاس				

## بِقَلْبٍ سَلِيمٍ ۝۸۴ اِذْ قَالَ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ مَاذَا

بِقَلْبٍ سَلِيمٍ ۝۸۴	اِذْ	قَالَ	لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ ۝۸۴	مَاذَا
سلامت دل کے ساتھ	جب	اس نے کہا	اپنے (عربی) باپ اور اپنی قوم سے	کیا
سلامت دل لے کر حاضر ہوا ۝ جب اس نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے فرمایا تم				

## تَعْبُدُونَ ۝۸۵ أَفِئْكَ الْهَيْدُونَ اللَّهُ تُرِيدُونَ ۝۸۶ فَمَا ظَنُّكُمْ

تَعْبُدُونَ ۝۸۵	أَفِئْكَ	الْهَيْدُونَ	لِلَّهِ	تُرِيدُونَ ۝۸۶	فَمَا	ظَنُّكُمْ
تم پوجتے ہو	کیا بہتان باندھ (کر)	اللہ کے سوا معبود	تم چاہتے ہو	تو کیا	تمہارا گمان (ہے)	
کیا پوجتے ہو؟ ۝ کیا بہتان باندھ کر اللہ کے سوا اور معبود چاہتے ہو؟ ۝ تو تمہارا رب العالمین پر						

## بِرَبِّ الْعَالَمِينَ ۝۸۷ فَتَنَّا نُظَرَّ لَا فِي النَّجْمِ ۝۸۸ فَقَالَ إِنِّي

بِرَبِّ الْعَالَمِينَ ۝۸۷	فَتَنَّا	نُظَرَّ	لَا فِي النَّجْمِ ۝۸۸	فَقَالَ	إِنِّي
تمام جہانوں کے رب پر	پھر اس نے نگاہ ڈالی	ایک نگاہ	ستاروں میں	تو کہا	بیٹھ میں
کیا گمان ہے؟ ۝ پھر اس نے ستاروں کو ایک نگاہ دیکھا ۝ تو کہا: میں					

## سَقِيمٌ ۝۸۹ فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِينَ ۝۹۰ فَرَاغَ

سَقِيمٌ ۝۸۹	فَتَوَلَّوْا ۝۸۹	عَنْهُ	مُدْبِرِينَ ۝۹۰	فَرَاغَ
بیمار ہونے والا (ہوں)	تو وہ لوگ پھر گئے	اس سے	پیٹھ پھیرتے ہوئے	پھر وہ چھپ کر چلا
بیمار ہونے والا ہوں ۝ تو قوم کے لوگ اس سے پیٹھ پھیر کر چلے گئے ۝ پھر آپ				

۱..... اس آیت کا معنی یہ ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم کو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور عبادت کی دعوت دی تو ہمیشہ کی طرح اس وقت ان کے دل میں اللہ تعالیٰ کے لئے اخلاص تھا اور انہوں نے دنیا کی ہر چیز سے اپنے دل کو فارغ کیا ہوا تھا۔ ۲..... یہاں باپ سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حقیقی والد نہیں بلکہ چچا آؤ مراد ہے۔ ۳..... ستاروں کو دیکھ کر بیماری کی خبر دینے پر قوم کے لوگ اپنی عید گاہ کی طرف پھر گئے اور آپ علیہ السلام کو اس لئے سچھ لے کر گئے تاکہ ان کے اعتقاد کے مطابق بیماری ان کو انہیں نہ لگ جائے۔



إِلَىٰ إِلَهُتِهِمْ فَقَالَ أَلَا تَأْكُلُونَ ﴿٩١﴾ مَا لَكُمْ لَا تَنْطِقُونَ ﴿٩٢﴾

إِلَىٰ إِلَهُتِهِمْ (۱)	فَقَالَ	أَلَا تَأْكُلُونَ ﴿٩١﴾	مَا لَكُمْ	لَا تَنْطِقُونَ ﴿٩٢﴾
ان کے خداؤں کی طرف	تو کہا	کیا تم کھاتے نہیں	تمہیں	تم بولتے نہیں

ان کے خداؤں کی طرف چھپ کر چلے پھر فرمایا: کیا تم کھاتے نہیں؟ ○ تمہیں کیا ہوا کہ تم بولتے نہیں؟ ○

فَرَأَوْهُمْ خُفَّ بِأَبْصَارِهِمْ ﴿٩٣﴾ فَاقْبَلُوا إِلَيْهِ

فَرَأَوْهُمْ عَلَيْهِمْ (۲)	خُفَّ بِنَا	بِأَبْصَارِهِمْ ﴿٩٣﴾	فَاقْبَلُوا	إِلَيْهِ
تو لوگوں سے نظر بچا کر لگ گیا انہیں	مارنے	دائیں ہاتھ سے	تو کافر آئے	اس کی طرف

تو لوگوں سے نظر بچا کر دائیں ہاتھ سے انہیں مارنے لگے ○ تو کافر اس کی طرف

يَزِفُّونَ ﴿٩٤﴾ قَالَ أَتَعْبُدُونَ مَا تَحْمِلُونَ ﴿٩٥﴾ وَ

يَزِفُّونَ ﴿٩٤﴾	قَالَ	أَتَعْبُدُونَ	مَا	تَحْمِلُونَ ﴿٩٥﴾
جلدی کرتے ہوئے	اس نے کہا	کیا تم عبادت کرتے ہو	(ان کی) جنہیں	تم خود تراشتے ہو

جلدی کرتے ہوئے آئے ○ فرمایا: کیا تم ان کی عبادت کرتے ہو جنہیں خود تراشتے ہو؟ ○ اور

اللَّهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُونَ ﴿٩٦﴾ قَالُوا ابْنُوا إِلَهُ

اللَّهُ	وَمَا	تَعْمَلُونَ ﴿٩٦﴾	قَالُوا	ابْنُوا إِلَهُ
اللہ (نے)	پیدا کیا تمہیں	اور جو تم عمل کرتے ہو	انہوں نے کہا	بناد

اللہ نے تمہیں اور تمہارے اعمال کو پیدا کیا ○ قوم نے کہا: اس کے لیے

بَنِيَانًا فَاثْقَوْهُ فِي الْجَحِيمِ ﴿٩٧﴾ فَأَرَادُوا بِهِ

بَنِيَانًا	فَاثْقَوْهُ	فِي الْجَحِيمِ ﴿٩٧﴾	فَأَرَادُوا	بِهِ
ایک عمارت	پھر ڈال دو اسے	بھڑکتی آگ میں	تو انہوں نے ارادہ کیا	اس کے ساتھ

ایک عمارت بناؤ پھر اسے بھڑکتی آگ میں ڈال دو ○ تو انہوں نے اس کے ساتھ

۱۔ ان بتوں کی تعداد کافی زیادہ تھی اور یہ بھر، کھڑی، سونے، چاندی، تانبے، لوہے اور سیسے کے بنے ہوئے تھے، سب سے بڑا بت سونے کا بنا ہوا تھا اور اس پر جو اہر لگے ہوئے تھے۔ ۲۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بتوں سے سوالات ان سے اظہار بغض اور ان بتوں کی تذلیل و تحقیر کے لئے تھے۔ پھر جب بتوں نے آپ کے سوالات کا بالکل کوئی جواب نہ دیا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان بتوں کی عدم موجودگی میں وائیں ہاتھ میں کھپلا اٹھا کر بتوں پر وار شروع کر دیئے یہاں تک کہ رہا کر انہیں پارہ پارہ کر دیئے۔

قوم کے آنے پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی انہیں نصیحت

قوم کا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جواب میں والے کا فیصلہ

قوم ابراہیم کی ذات



## كَيْدًا فَجَعَلْنَهُمُ إِلَّا سَفَلِينَ ۙ وَقَالَ إِنِّي

كَيْدًا (۱)	فَجَعَلْنَهُمُ	الْأَسْفَلِينَ (۹۸)	وَقَالَ	إِنِّي
فریب کرنے (کا)	توہم نے کر دیا انہیں	نیچے	اور	(ابراہیم نے) کہا

فریب کرنا چاہا تو ہم نے انہیں نیچا کر دیا ○ اور ابراہیم نے کہا: بیشک میں

## ذَاهِبٌ إِلَىٰ رَبِّي سَيَهْدِينِ ۙ رَبِّ هَبْ لِي

ذَاهِبٌ	إِلَىٰ رَبِّي (۲)	سَيَهْدِينِ (۹۹)	رَبِّ	هَبْ لِي
جانے والا (ہوں)	اپنے رب کی طرف	اب وہ راہ دکھائے گا مجھے	اے میرے رب	عطا فرما مجھے

اپنے رب کی طرف جانے والا ہوں، اب وہ مجھے راہ دکھائے گا ○ اے میرے رب! مجھے

## مِّنَ الصَّالِحِينَ ۙ فَبَشِّرْهُ بِغُلَامٍ حَلِيمٍ ۙ فَلَمَّا بَدَغَ

مِّنَ الصَّالِحِينَ (۱۰۰)	فَبَشِّرْهُ	بِغُلَامٍ حَلِيمٍ (۱۰۱)	فَلَمَّا بَدَغَ
نیکیوں میں سے (بیٹا)	توہم نے خوشخبری سنائی اسے	ایک بردبار لڑکے کی	پھر جب وہ (بیٹا) پہنچ گیا

نیک اولاد عطا فرما ○ توہم نے اسے ایک بردبار لڑکے کی خوشخبری سنائی ○ پھر جب وہ اس کے ساتھ

## مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يَبْنَئُ إِنِّي

مَعَهُ	السَّعْيَ	قَالَ	يَبْنَئُ	إِنِّي
اس کے ساتھ	چلنے، کوشش کرنے (کے قابلِ عمر کو)	کہا	اے میرے بیٹے	بیشک میں (نے)

کوشش کرنے کے قابلِ عمر کو پہنچ گیا تو ابراہیم نے کہا: اے میرے بیٹے! میں نے

## أَرَىٰ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرَىٰ ۖ

أَرَىٰ	فِي الْمَنَامِ	أَنِّي	أَذْبَحُكَ	فَانْظُرْ	مَاذَا	تَرَىٰ
دیکھا	خواب میں	کہ میں	ذبح کر رہا ہوں تجھے	پس تو دیکھ	کیا	تیری رائے ہے

خواب میں دیکھا کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں۔ اب تو دیکھ کہ تیری کیا رائے ہے؟

- یہاں فریب سے مراد کفار کا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالنے کا ارادہ کرنا ہے۔ ۲۔ یعنی میں اس مقامِ کفر سے ہجرت کر کے اس علاقے میں جاؤں گا جہاں جیسے کہ میرا رب عزوجل حکم دے۔ ۳۔ نیک اولاد اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے، اس لیے جب بھی اللہ تعالیٰ سے اولاد کی دعا مانگی جائے تو نیک و صالح اولاد کی دعا مانگی جائے۔ ۴۔ دعا مانگنے پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو یہ بشارت دی گئی کہ ان کے ہاں بیٹے کی ولادت ہوگی اور وہ متعلقہ اور بردبار ہوگا۔ بیٹے کی ولادت سے پہلے اس کی خبر دے دینا علمِ غیب بلکہ ان پانچ علوم میں سے ہے جن کا علم اللہ تعالیٰ کے پاس ہونا بطور خاص قرآن میں



## قَالَ يَا بَتِ افْعَلْ مَا تُوَمَّرُ سَتَجِدُنِي

قَالَ	يَا بَتِ	افْعَلْ	مَا	تُوَمَّرُ	سَتَجِدُنِي
اس نے کہا	اے میرے باپ	آپ کریں	جس کا	آپ کو حکم دیا جاتا ہے	عقرباب آپ پائیں گے مجھ

بیٹے نے کہا: اے میرے باپ! آپ وہی کریں جس کا آپ کو حکم دیا جا رہا ہے۔ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ

## اِنْ شَاءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ ۱۰۲ فَلَمَّا اَسْلَمَا

اِنْ	شَاءَ	اللّٰهُ	مِنَ الصّٰبِرِيْنَ ۱۰۲	فَلَمَّا	اَسْلَمَا
اگر	چاہا	اللہ (نے)	صبر کرنے والوں میں سے	پھر جب	ان دونوں نے گردن جھکا دی (ہمارے حکم پر)

عقرباب آپ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے ○ تو جب ان دونوں نے (ہمارے حکم پر) گردن جھکا دی

## وَتَكَلَّمَ لِلْجَبِيْنِ ۱۰۳ وَنَادَيْتُهُ اَنْ

و	تَكَلَّمَ	لِلْجَبِيْنِ ۱۰۳	و	نَادَيْتُهُ	اَنْ
اور	(باپ نے) لٹا دیا اس (بیٹے) کو	پیشانی کے بل (اس وقت کا حال نہ پوچھ)	اور	ہم نے ندا فرمائی اسے کہ	

اور باپ نے بیٹے کو پیشانی کے بل لٹایا (اس وقت کا حال نہ پوچھ) ○ اور ہم نے اسے ندا فرمائی کہ

## يَا اِبْرٰهِيْمُ ۱۰۴ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّعْيَا اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي

يَا اِبْرٰهِيْمُ ۱۰۴	قَدْ	صَدَّقْتَ	الرُّعْيَا	اِنَّا	كَذٰلِكَ	نَجْزِي
اے ابراہیم	بیشک	تو نے سچ کر دیکھا	خواب	بیشک ہم	ایسا ہی	صلہ دیتے ہیں

اے ابراہیم! ○ بیشک تو نے خواب سچ کر دیکھا ہم نیکی کرنے والوں کو

## الْمُحْسِنِيْنَ ۱۰۵ اِنَّ هٰذَا هُوَ الْبَكْوُ الْمُبِيْنُ ۱۰۶ وَ

الْمُحْسِنِيْنَ ۱۰۵	اِنَّ	هٰذَا	هُوَ	الْبَكْوُ الْمُبِيْنُ ۱۰۶	وَ
نیکی کرنے والوں (کو)	بیشک	یہ	ضرور وہ	کھلی آزمائش (تھی)	اور

ایسا ہی صلہ دیتے ہیں ○ بیشک یہ ضرور کھلی آزمائش تھی ○ اور

(پچھلے صفحہ پر) مذکور ہوا ہے۔ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے مقبول بندوں کو ان علوم شہدہ کی خیر عطا کرتا ہے۔

- حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما السلام کے اس واقعہ کی تفصیل تفسیر صراط الجنان، ج ۸، ص ۳۳۳ پر ملاحظہ فرمائیں۔
- حضرت ابراہیم علیہ السلام کے جان، مال اور وطن کی قربانیاں پہلے ہی پیش فرمادی تھیں اور اب اللہ تعالیٰ کے حکم سے اپنے اس فرزند کو بھی قربانی کے لئے پیش کر دیا جسے اپنی آخری عمر میں بہت دعاؤں کے بعد پایا۔ جو گھر کا اجالا، ٹوکا پالا اور آنکھوں کا نور تھا اور یہ یقیناً بہت کھنکھان تھا۔



## قَدْ يَنْهٰ بِذٰبِحٍ عَظِيْمٍ ۝ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ

قَدْ يَنْهٰ	بِذٰبِحٍ عَظِيْمٍ ۝ (۱)	و	تَرَكْنَا	عَلَيْهِ
ہم نے فدیہ میں دیدیا اس (اسماعیل) کے	ایک بڑا فیجہ	اور	ہم نے باقی رکھی (تعریف)	اس پر (کلیں)
ہم نے اسماعیل کے فدیے میں ایک بڑا فیجہ دیدیا اور ہم نے بعد والوں میں				

## فِي الْاٰخِرِيْنَ ۝ سَلَّمَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ ۝ كَذٰلِكَ نَجْزِي

فِي الْاٰخِرِيْنَ ۝ (۱۰۸)	سَلَّمَ	عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ ۝ (۱۰۹)	كَذٰلِكَ	نَجْزِي
بعد والوں میں	سلام (ہو)	ابراہیم پر	ایسا ہی	ہم صلہ دیتے ہیں
اس کی تعریف باقی رکھی ○ ابراہیم پر سلام ہو ○ ہم نیکی کرنے والوں کو				

## الْمُحْسِنِيْنَ ۝ اِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ وَ

الْمُحْسِنِيْنَ ۝ (۱۱۰)	اِنَّهُ	مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ (۱۱۱)	و
نیکی کرنے والوں (کو)	بیشک وہ	ہمارے کامل ایمان والے بندوں میں سے (ہے)	اور
ایسا ہی صلہ دیتے ہیں ○ بیشک وہ ہمارے اعلیٰ درجہ کے کامل ایمان والے بندوں میں سے ہیں ○ اور			

## بَشَّرْنَاهُ بِاسْحٰقَ نَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ وَبَارَكْنَا

بَشَّرْنَاهُ	بِاسْحٰقَ	نَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ (۱۱۲)	و	بَارَكْنَا (۱)
ہم نے خوشخبری دی اسے	اسحاق کی	(جو) نیکوں میں سے ایک نبی (ہے)	اور	ہم نے برکت اتاری
ہم نے اسے اسحاق کی خوشخبری دی جو اللہ کے خاص قرب کے لائق بندوں میں سے ایک نبی ہے ○ اور ہم نے				

## عَلَيْهِ وَعَلٰى اِسْحٰقَ ۝ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا مُحْسِنٌ ۝

عَلَيْهِ	و	عَلٰى اِسْحٰقَ	و	مِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا	مُحْسِنٌ	و
اس پر	اور	اسحاق پر	اور	ان دونوں کی اولاد میں سے	کوئی اچھا کام کرنے والا (ہے)	اور
اس پر اور اسحاق پر برکت اتاری اور ان کی اولاد میں کوئی اچھا کام کرنے والا ہے اور						

۱۔ علامہ بیضاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: اس ذبیحہ کی شان بہت بلند ہونے کی وجہ سے اسے بڑا فرمایا گیا کیونکہ یہ اس نبی علیہ السلام کا فدیہ بنا جن کی نسل سے سید المرسلین علیہ السلام پیدا ہوئے۔ (بیضاوی، الصالحات، ج ۱، ص ۱۰۱، ۱۰۲) ۲۔ یعنی ہم نے حضرت ابراہیم اور حضرت اسحاق علیہ السلام کو بشارت دی کہ وہ نیکو اور صالح کی برکت اتاری اور ظاہری برکت یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں کثرت کی، ان میں حضرت یعقوب علیہ السلام سے لے کر حضرت یحییٰ علیہ السلام تک بہت سے انبیاء کرام علیہم السلام مبعوث کئے۔



## ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ مُبِينٌ ۱۱۳ وَ لَقَدْ مَنَّا

ظَالِمٌ (۱)	لِّنَفْسِهِ	مُبِينٌ (۱۳)	وَ	لَقَدْ	مَنَّا
کوئی ظالم کرنے والا (ہے)	اپنی جان پر	کھلا	اور	ضرور بیشک	ہم نے احسان فرمایا

کوئی اپنی جان پر صریح ظلم کرنے والا ہے ○ اور بیشک ہم نے

## عَلَىٰ مُوسَىٰ وَهَارُونَ ۱۱۴ وَ نَجَّيْنَاهُمَا وَقَوْمَهُمَا

عَلَىٰ مُوسَىٰ وَهَارُونَ (۱۴)	وَ	نَجَّيْنَاهُمَا	وَ	قَوْمَهُمَا
موسیٰ اور ہارون پر	اور	ہم نے نجات دی ان دونوں کو	اور	ان کی قوم (کو)

موسیٰ اور ہارون پر احسان فرمایا ○ اور انہیں اور ان کی قوم کو

## مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيمِ ۱۱۵ وَ نَصَرْنَاهُمْ فَكَانُوا هُمُ الْغَالِبِينَ ۱۱۶ وَ

مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيمِ (۱۵)	وَ	نَصَرْنَاهُمْ	فَكَانُوا	هُمُ	الْغَالِبِينَ (۱۶)
بہت بڑی سختی سے	اور	ہم نے مدد کی ان کی	تو ہوئے	وہی	غالب آنے والے

بہت بڑی سختی سے نجات بخشی ○ اور ہم نے ان کی مدد فرمائی تو وہی غالب ہوئے ○ اور

## اتَيْنَاهُمَا الْكِتَابَ الْمُسْتَبِينَ ۱۱۷ وَ هَدَيْنَاهُمَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ۱۱۸ وَ

اتَيْنَاهُمَا	الْكِتَابَ الْمُسْتَبِينَ (۱۷)	وَ	هَدَيْنَاهُمَا	الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ (۱۸)
ہم نے عطا کی ان دونوں کو	روشن کتاب	اور	دکھایا انہیں	سیدھا راستہ

ہم نے ان دونوں کو روشن کتاب عطا فرمائی ○ اور انہیں سیدھی راہ دکھائی ○ اور

## تَرَكْنَاهُمَا فِي الْآخِرِينَ ۱۱۹ سَلَّمَ عَلَىٰ مُوسَىٰ وَهَارُونَ ۱۲۰

تَرَكْنَاهُمَا	عَلَيْهِمَا	فِي الْآخِرِينَ (۱۹)	سَلَّمَ	عَلَىٰ مُوسَىٰ وَهَارُونَ (۲۰)
ہم نے چھوڑی (باقی رکھی تعریف)	ان پر (کیلئے)	بعد والوں میں	سلام (ہو)	موسیٰ اور ہارون پر

پچھلوں میں ان کی تعریف باقی رکھی ○ موسیٰ اور ہارون پر سلام ہو ○

حضرت موسیٰ اور ہارون علیہ السلام پر احسان فرمایا

حضرت موسیٰ اور ہارون علیہ السلام پر احسان فرمایا

۱ یعنی ان دونوں کی اولاد میں سے کوئی ایمان لا کر اچھا کام کرنے والا اور کوئی کفر کرنے والا نہ ہو گا۔ اس سے معلوم ہوا کہ کسی باپ کے کثرتِ نسل والے اولاد ہونے سے اولاد کا بھی وہی ہونا لازم نہیں ہے بلکہ تعالیٰ کی شان میں کسی نیک سے نیک پیدا کرنا بھی بد سے بد اور بھی بد سے نیک، تاکہ نہ اولاد کا بد ہونا آیہ کے لیے عیب ہو اور نہ آیہ کی بدی اولاد کے لیے باعثِ عار ہو۔ ۲ روشن کتاب سے مراد تورات شریف ہے۔ یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیا واسطہ اور حضرت ہارون علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے واسطے سے عطا ہوئی۔ ۳ بعد میں



# إِنَّا كَذَلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿١٢١﴾ إِنَّهُمَا

إِنَّا	كَذَلِكَ	نَجْزِي	الْمُحْسِنِينَ ﴿١٢١﴾	إِنَّهُمَا
بیشک ہم	ایسا ہی	صلہ دیتے ہیں	نیکی کرنے والوں (کو)	بیشک وہ دونوں
بیشک نیکی کرنے والوں کو ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں ○ بیشک وہ دونوں				

# مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ﴿١٢٢﴾ وَإِنَّ إِلْيَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ﴿١٢٣﴾

مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ﴿١٢٢﴾	وَ	إِنَّ	إِلْيَاسَ ﴿١﴾	لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ﴿١٢٣﴾
ہمارے کامل ایمان والے بندوں میں سے (ہیں)	اور	بیشک	الیاس	ضرور رسولوں میں سے (ہے)
ہمارے اعلیٰ درجہ کے کامل ایمان والے بندوں میں سے ہیں ○ اور بیشک الیاس ضرور رسولوں میں سے ہے ○				

# إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ أَلَا تَتَّقُونَ ﴿١٢٤﴾ أَتَدْعُونَ بَعْلًا وَ

إِذْ	قَالَ	لِقَوْمِهِ	أَلَا تَتَّقُونَ ﴿١٢٤﴾	أَتَدْعُونَ	بَعْلًا ﴿٢﴾	وَ
جب	اس نے فرمایا	اپنی قوم سے	کیا تم ڈرتے نہیں	کیا تم پوجا کرتے ہو	بعل (بت کی)	اور
جب اس نے اپنی قوم سے فرمایا: کیا تم ڈرتے نہیں؟ ○ کیا تم بعل (بت) کی پوجا کرتے ہو اور						

# تَذَرُونَ أَحْسَنَ الْخَالِقِينَ ﴿١٢٥﴾ اللَّهُ رَبُّكُمْ وَ

تَذَرُونَ	أَحْسَنَ الْخَالِقِينَ ﴿١٢٥﴾	اللَّهُ	رَبُّكُمْ	وَ
چھوڑتے ہو	بہترین خالق (کو)	(یعنی) اللہ (کو چھوڑتے ہو)	(جو) تمہارا رب	اور
بہترین خالق کو چھوڑتے ہو؟ ○ اللہ جو تمہارا رب اور				

# رَبِّ آبَائِكُمُ الْأَوَّلِينَ ﴿١٢٦﴾ فَكَذَّبُوا عَنْهُمْ لَمُحْضَرُونَ ﴿١٢٧﴾

رَبِّ آبَائِكُمُ الْأَوَّلِينَ ﴿١٢٦﴾	فَكَذَّبُوا عَنْهُمْ	لَمُحْضَرُونَ ﴿١٢٧﴾
تمہارے پہلے باپ دادا کا رب (ہے)	پھر انہوں نے جھٹلایا اسے	تو بیشک وہ ضرور پیش کیے جائیں گے
تمہارے اگلے باپ دادا کا رب ہے ○ پھر انہوں نے اسے جھٹلایا تو وہ ضرور پیش کئے جائیں گے ○		

(پہلے سے والوں سے مراد حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت ہے اور اچھے ذکر سے ان کی تعریف و توصیف اور ثناء، تحمیل مراد ہے۔)

۱۔ حضرت الیاس علیہ السلام: حضرت ہارون علیہ السلام، الشجرہ کی اولاد میں سے ہیں اور آپ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بہت عرصہ بعد پیدائش ہوئے۔ آپ ان چار انبیاء میں سے ایک ہیں جو اپنی تکذیب و بدعتوں سے قرب قیامت میں وفات پائیں گے اور بعض بزرگوں کی ان سے ملاقات بھی ہوئی ہے۔ ۲۔ ”بخل“ ان لوگوں کے بت کا نام تھا جس کی وہ پوجا کرتے تھے، یہ 20 کڑیاں اور سونے کا بنا ہوا تھا۔



إِلَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ ﴿١٢٨﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ ﴿١٢٩﴾

إِلَّا	عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ ﴿١٢٨﴾	و	تَرَكْنَا	عَلَيْهِ	فِي الْآخِرِينَ ﴿١٢٩﴾
مگر	اللہ کے چنے ہوئے بندے	اور	ہم نے چھوڑی (باقی رکھی تعریف)	اس پر (کیلئے)	بعد والوں میں

مگر اللہ کے چنے ہوئے بندے ○ اور ہم نے بعد والوں میں اس کی تعریف باقی رکھی ○

سَلَامٌ عَلَىٰ آلِ يَاسِينَ ﴿١٣٠﴾ إِنَّا كَذَلِكْ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿١٣١﴾

سَلَامٌ	عَلَىٰ آلِ يَاسِينَ ﴿١٣٠﴾	إِنَّا	كَذَلِكْ	نَجْزِي	الْمُحْسِنِينَ ﴿١٣١﴾
سلام (ہو)	الیاس پر	بیشک ہم	ایسا ہی	صلہ دیتے ہیں	نیکی کرنے والوں (کو)

الیاس پر سلام ہو ○ بیشک ہم نیکی کرنے والوں کو ایسا ہی صلہ دیتے ہیں ○

إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ﴿١٣٢﴾ وَإِنَّ لَوْطًا

إِنَّهُ	مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ﴿١٣٢﴾	وَ	إِنَّ	لَوْطًا
بیشک وہ	ہمارے کامل ایمان والے بندوں میں سے (ہے)	اور	بیشک	لوط

بیشک وہ ہمارے اعلیٰ درجہ کے کامل ایمان والے بندوں میں سے ہے ○ اور بیشک لوط

لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ﴿١٣٣﴾ إِذْ نَجَّيْنَاهُ وَأَهْلَهُ أَجْمَعِينَ ﴿١٣٤﴾ إِلَّا

لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ﴿١٣٣﴾	إِذْ	نَجَّيْنَاهُ	وَ	أَهْلَهُ أَجْمَعِينَ ﴿١٣٤﴾	إِلَّا
ضرور رسولوں میں سے (ہے)	جب	ہم نے نجات دی اسے	اور	اس کے سب گھر والوں (کو)	مگر

ضرور رسولوں میں سے ہے ○ جب ہم نے اسے اور اس کے سب گھر والوں کو نجات بخشی ○ مگر

عَجُوزًا فِي الْغَيْرِينَ ﴿١٣٥﴾ ثُمَّ دَمَرْنَا الْآخَرِينَ ﴿١٣٦﴾ وَ

عَجُوزًا ﴿١٣٥﴾	فِي الْغَيْرِينَ ﴿١٣٥﴾	ثُمَّ	دَمَرْنَا	الْآخَرِينَ ﴿١٣٦﴾	وَ
ایک بڑھیا	بچھے رہ جانے والوں میں (ہو گئی)	پھر	ہم نے ہلاک کر دیا	دوسروں (کو)	اور (اے لوگو)

ایک بڑھیا بچھے رہ جانے والوں میں ہو گئی ○ پھر دوسروں کو ہم نے ہلاک فرما دیا ○ اور (اے لوگو!) بیشک تم

۱۔ آل یاسین بھی الیاس کی ایک لغت ہے۔ جیسے سینا اور سینین دونوں "طور سینا" ہی کے نام ہیں، ایسے ہی الیاس اور آل یاسین ایک ہی ذات کے نام ہیں۔

۲۔ یہ بڑھیا حضرت لوط علیہ السلامؑ کی بیوی "والہ" تھی جو کافر اور فاجر تھا۔

حضرت الیاس علیہ السلامؑ کی تعریف و ثناء

حضرت لوط علیہ السلامؑ کی قوم کا واقعہ

قوم کو مکی بہشتوں سے نجات دینے پر کفار کی سربراہی



إِنَّكُمْ لَتَسُرُّونَ عَلَيْهِمْ مُّصِحِّينَ ۖ وَبِالْيَلِ ۖ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۚ (۱۳۸)

إِنَّكُمْ	لَتَسُرُّونَ	عَلَيْهِمْ	مُصِحِّينَ (۱۳۸)	وَ	بِالْيَلِ	أَفَلَا تَعْقِلُونَ (۱۳۸)
بی شک تم	ضرور گزرتے ہو	ان (کی بستیوں) پر	صبح کے وقت	اور	رات میں	تو کیا تم سمجھتے نہیں

صبح کے وقت ان کے پاس سے گزرتے ہو ○ اور رات کے وقت (بھی ان بستیوں سے گزرتے ہو)۔ تو کیا تم سمجھتے نہیں ○؟

وَإِنَّ يُونُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ۖ إِذْ أَبَقَ إِلَى الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ ۖ (۱۳۹)

وَ	إِنَّ	يُونُسَ (۱)	لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ (۱۳۹)	إِذْ	أَبَقَ (۲)	إِلَى الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ (۱۳۹)
اور	بی شک	یونس	ضرور رسولوں میں سے ہے	جب	وہ نکل گیا	بھری کشتی کی طرف

اور بی شک یونس ضرور رسولوں میں سے ہے ○ جب وہ بھری کشتی کی طرف نکل گیا ○

فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِينَ ۖ فَالْتَقَبَهُ الْحُوتُ ۖ (۱۴۰)

فَسَاهَمَ	فَكَانَ	مِنَ الْمُدْحَضِينَ (۱۴۰)	فَالْتَقَبَهُ	الْحُوتُ
تو (کشتی والے نے) قرعہ ڈالا	تو وہ (یونس) ہو گیا	دھکیلے جانے والوں میں سے	پھر نکل لیا	مچھلی (نے)

تو کشتی والے نے قرعہ ڈالا تو یونس دھکیلے جانے والوں میں سے ہو گئے ○ پھر انہیں مچھلی نے نکل لیا

وَهُوَ مُلِيمٌ ۖ فَلَوْلَا أَنَّهُ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِينَ ۖ (۱۴۱)

وَ	هُوَ	مُلِيمٌ (۱۴۱)	فَلَوْلَا	أَنَّهُ	كَانَ	مِنَ الْمُسَبِّحِينَ (۱۴۱) (۳)
اور	وہ	(خود کو) ملامت کرنے والا (تھا)	تو اگر نہ ہوتا	کہ وہ	ہوتا	صبح کرنے والوں میں سے

اور وہ اپنے آپ کو ملامت کر رہے تھے ○ تو اگر وہ صبح کرنے والا نہ ہوتا ○

لَكَيْتَ فِي بَطْنِهِ إِلَى يَوْمِ يُبْعَثُونَ ۖ (۱۴۲)

لَكَيْتَ	فِي بَطْنِهِ	إِلَى يَوْمِ	يُبْعَثُونَ (۱۴۲)
(تو) ضرور رہتا	اس (مچھلی) کے پیٹ میں	(اس) دن تک	(جس دن) لوگ اٹھائے جائیں گے

تو ضرور اس دن تک اس مچھلی کے پیٹ میں رہتا جس دن لوگ اٹھائے جائیں گے ○

۱۔ حضرت یونس علیہ السلام حضرت نوح علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں۔ آپ علیہ السلام کا لقب ذوالنون اور صاحب الخوٹ ہے، آپ یسعی بنی کے نبی تھے جو موصل کے علاقہ میں وجہ کے کنارے پر واقع تھے۔ ۲۔ اس واقعہ کی تفصیل تفسیر صراط ابوتان، ج ۸، ص ۳۴۵ پر ملاحظہ فرمائیں۔ ۳۔ حدیث پاک میں ہے: مچھلی کے پیٹ میں حضرت یونس علیہ السلام نے یہ دعا مانگی: "لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ" اور جو مسلمان اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے گا تو اس کی دعا قبول کی جائے گی۔ (ابن عساکر، ۳/۸۲۵)



فَبَدَّلْهُ بِالْعَرَاءِ وَهُوَ سَقِيمٌ ۚ وَأَنْبَتْنَا عَلَيْهِ

فَبَدَّلْهُ	بِالْعَرَاءِ	وَهُوَ	سَقِيمٌ ۚ	وَأَنْبَتْنَا	عَلَيْهِ
پھر ہم نے ڈال دیا اسے	میدان میں	اور وہ	بیمار (تھا)	اور ہم نے اگا دیا	اس پر

پھر ہم نے اسے میدان میں ڈال دیا اور وہ بیمار تھا ○ اور ہم نے اس پر کدو کا

شَجَرَةً مِّنْ يَّقُطِينَ ۚ وَأَرْسَلْنَاهُ إِلَى مِائَةِ آلَفٍ أَوْ يَزِيدُونَ ۚ

شَجَرَةً مِّنْ يَّقُطِينَ ۚ	وَأَرْسَلْنَاهُ	إِلَى مِائَةِ آلَفٍ	أَوْ	يَزِيدُونَ ۚ
کدو کا پتھر	اور ہم نے بھیجا اسے	ایک لاکھ کی طرف	یا (بلکہ)	وہ (اس سے) زیادہ ہوں گے

پتھر اگا دیا ○ اور ہم نے اسے ایک لاکھ بلکہ زیادہ آدمیوں کی طرف بھیجا ○

فَأَمَرُوا فِئْتَعْنَهُمْ إِلَى حِينٍ ۚ فَاسْتَفْتِهِمْ

فَأَمَرُوا	فِئْتَعْنَهُمْ	إِلَى حِينٍ ۚ	فَاسْتَفْتِهِمْ
تو وہ ایمان لے آئے	تو ہم نے فائدہ اٹھانے دیا انہیں	ایک وقت تک	تو تم پوچھو ان (کفار مکہ) سے

تو وہ ایمان لے آئے تو ہم نے انہیں ایک وقت تک فائدہ اٹھانے دیا ○ تو ان سے پوچھو،

أَلَيْسَ الْبَنَاتُ وَلَهُمُ الْبَنُونَ ۚ أَمْ خَلَقْنَا

أَلَيْسَ	الْبَنَاتُ	وَلَهُمُ	الْبَنُونَ ۚ	أَمْ	خَلَقْنَا
کیا تمہارے رب کے لیے	بیٹیاں	اور ان کیلئے	بیٹے (ہیں)	یا	ہم نے پیدا کیا

کیا تمہارے رب کے لیے بیٹیاں ہیں اور ان کیلئے بیٹے ہیں ○ یا ہم نے

الْمَلَائِكَةَ إِنَاثًا وَهُمْ شَاهِدُونَ ۚ أَلَا إِنَّهُمْ مِّنْ أَفْكِهَمُ

الْمَلَائِكَةَ	إِنَاثًا ۚ	وَهُمْ	شَاهِدُونَ ۚ	أَلَا	إِنَّهُمْ	مِّنْ أَفْكِهَمُ
فرشتوں (کو)	عورتیں	اور وہ	(اس وقت) حاضر تھے	خبر دار	بیشک وہ	اپنے بہتان سے

ملائکہ کو عورتیں پیدا کیا اور وہ موجود تھے ○ خبر دار! بیشک وہ اپنے بہتان سے

- کدو کی بیل ہوتی ہے جو زمین پر پھینکن ہے مگر حضرت یونس علیہ السلام کا معجزہ تھا کہ یہ کدو کا درخت قد والے درختوں کی طرح شاخ رکھتا تھا اور اس کے بڑے بڑے پتوں کے سائے میں آپ علیہ السلام آرام کرتے تھے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کدو شریف پسند فرماتے تھے۔ (ابن ماجہ، ۴۱/۲، المصنف: ۳۳۰۲)
- کفار فرشتوں کو بغیر کسی دلیل کے عورتیں سمجھتے تھے، حالانکہ یہ قوت ثابت ہوتا جب انہوں نے فرشتوں کو پیدا ہوتے ہوئے خود دیکھا ہوا اور کفار جو کہ فرشتوں کی پیدائش کے وقت وہاں موجود نہیں تھے لہذا ان کی بات درست نہیں۔

حضرت یونس علیہ السلام کا معجزہ کی  
بہشت اور قوم کا ایمان لانا

اللہ تعالیٰ کے لئے شیطان قراردینے والوں کی تریب



لَيَقُولُونَ ۝۱۵۱ وَلَدَ اللَّهُ ۚ وَإِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ۝۱۵۲

لَيَقُولُونَ ۝۱۵۱	وَلَدَ	اللَّهُ	وَ	إِنَّهُمْ	لَكَاذِبُونَ ۝۱۵۲
ضرور کہتے ہیں	اولاد کو جنم دیا	اللہ (نے)	اور	بی شک وہ	ضرور جھوٹے (ہیں)

یہ بات کہتے ہیں ○ کہ اللہ کی اولاد ہے اور بیشک وہ ضرور جھوٹے ہیں ○

أَصْطَفَى الْبَنَاتِ عَلَى الْبَنِينَ ۝۱۵۳ مَا لَكُمْ قَدْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ ۝۱۵۴

أَصْطَفَى	الْبَنَاتِ	عَلَى الْبَنِينَ ۝۱۵۳	مَا	لَكُمْ	كَيْفَ تَحْكُمُونَ ۝۱۵۴
کیا اس نے پسند کر لیں	بیٹیاں	بیٹوں پر (کے مقابلے میں)	کیا ہے	تمہیں	کیسا تم حکم لگاتے ہو

کیا اللہ نے بیٹے چھوڑ کر بیٹیاں پسند کیں ○ تمہیں کیا ہے؟ تم کیسا حکم لگاتے ہو؟ ○

أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ۝۱۵۵ أَمْ لَكُمْ سُلْطَنٌ مُّبِينٌ ۝۱۵۶ فَاتُوا بِكِتَابِكُمْ إِن

أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ۝۱۵۵	أَمْ	لَكُمْ	سُلْطَنٌ مُّبِينٌ ۝۱۵۶	فَاتُوا بِكِتَابِكُمْ إِن
تو کیا تم دھیان نہیں کرتے	یا	تمہارے لیے	کوئی کھلی دلیل (ہے)	تو لاؤ اپنی کتاب اگر

تو کیا تم دھیان نہیں کرتے؟ ○ یا تمہارے لیے کوئی کھلی دلیل ہے؟ ○ تو اپنی کتاب لاؤ اگر

كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝۱۵۷ وَجَعَلُوا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ نَسَبًا ۝۱۵۸

كُنْتُمْ	صَادِقِينَ ۝۱۵۷	وَ	جَعَلُوا	بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ	نَسَبًا ۝۱۵۸
تم ہو	سچے	اور	انہوں نے ٹھہرایا	اس (اللہ) کے اور جنوں کے درمیان	نسبی رشتہ اور

تم سچے ہو ○ اور انہوں نے اللہ اور جنوں کے درمیان نسب کا رشتہ ٹھہرایا اور

لَقَدْ عَلِمْتِ الْجِنَّةُ إِنَّهُمْ لَمُحْضَرُونَ ۝۱۵۹ سُبْحَنَ اللَّهِ

لَقَدْ	عَلِمْتِ	الْجِنَّةُ	إِنَّهُمْ	لَمُحْضَرُونَ ۝۱۵۹	سُبْحَنَ اللَّهِ
ضرور بیشک	جانتے ہیں	جن	بی شک وہ	ضرور حاضر کئے جائیں گے	اللہ پاک ہے

بیشک جنوں کو معلوم ہے کہ ان کی پیشی کی جائے گی ○ اللہ اس سے پاک ہے

۱ بعض مشرکین کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے جنات میں شادی کی جس سے فرشتے پیدا ہوئے۔ (معاد اللہ) اس آیت میں ان کا رد کرتے ہوئے فرمایا گیا کہ مشرکین اللہ تعالیٰ اور جنوں کے درمیان نسب کا رشتہ ٹھہرا کر کیسے ظلم کر کے مرتکب ہوئے اور بیشک جنوں کو معلوم ہے کہ یہ بے ہودہ بات کہنے والے ضرور جہنم میں چلیں جائیں گے۔



عَبَّائِصْفُونَ ﴿۱۵۹﴾ إِلَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ ﴿۱۶۰﴾ فَإِنَّكُمْ وَمَا

عَبَّاء	يَصْفُونَ ﴿۱۵۹﴾	إِلَّا	عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ ﴿۱۶۰﴾	فَإِنَّكُمْ	وَمَا
(اس) سے جو	دو بتاتے ہیں	مگر	اللہ کے چنے ہوئے بندے	تو بیشک تم	اور جنہیں

جو یہ بتاتے ہیں ○ مگر اللہ کے چنے ہوئے بندے ○ تو تم اور جنہیں

تَعْبُدُونَ ﴿۱۶۱﴾ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفِتْنَيْنِ ﴿۱۶۲﴾ إِلَّا مَنْ

تَعْبُدُونَ ﴿۱۶۱﴾	مَا أَنْتُمْ	عَلَيْهِ	بِفِتْنَيْنِ ﴿۱۶۲﴾	إِلَّا مَنْ
(اللہ کے سوا) تم پوجتے ہو	نہیں	تم	اس (اللہ) کے خلاف	(کسی کو) فتنہ میں ڈالنے والے
تم (اللہ کے سوا) پوجتے ہو ○ تم اس کے خلاف (کسی کو) فتنہ میں ڈالنے والے نہیں ○ مگر اسے جو				

هُوَ صَالِ الْجَحِيمِ ﴿۱۶۳﴾ وَمَا مِمَّا إِلَّا لَهُ

هُوَ	صَالِ الْجَحِيمِ ﴿۱۶۳﴾	وَمَا	مِمَّا	إِلَّا لَهُ
وہ	بھڑکتی آگ میں داخل ہونے والا (ہے)	اور	(فرشتے کہتے ہیں) نہیں	ہم میں کوئی
بھڑکتی آگ میں داخل ہونے والا ہے ○ اور (فرشتے کہتے ہیں) ہم میں ہر ایک کیلئے				

مَقَامٌ مَّعْلُومٌ ﴿۱۶۴﴾ وَإِنَّا لَنَحْنُ الصَّافُّونَ ﴿۱۶۵﴾ وَإِنَّا

مَقَامٌ مَّعْلُومٌ ﴿۱۶۴﴾	وَإِنَّا	لَنَحْنُ	الصَّافُّونَ ﴿۱۶۵﴾	وَإِنَّا
ایک جگہ مقرر (ہے)	اور	بیشک	ضرور ہم	(حکم کے انتظار میں) صف باندھے ہوئے (ہیں)
ایک جگہ مقرر ہے ○ اور بیشک ہم (حکم کے انتظار میں) صف باندھے ہوئے ہیں ○ اور بیشک				

لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُونَ ﴿۱۶۶﴾ وَإِنْ كَانُوا يَقُولُونَ ﴿۱۶۷﴾ لَوْ أَنَّ عِنْدَنَا

لَنَحْنُ	الْمُسَبِّحُونَ ﴿۱۶۶﴾	وَإِنْ	كَانُوا يَقُولُونَ ﴿۱۶۷﴾	لَوْ أَنَّ	عِنْدَنَا
ضرور ہم	تسبیح کرنے والے (ہیں)	اور	بیشک	(کافر) ضرور کہتے ہیں	یہ کہ
ہم (اس کی) تسبیح کرنے والے ہیں ○ اور بیشک کافر کہتے تھے ○ اگر ہمارے پاس					

۱۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے عرض کی: یا رسول اللہ! اے اللہ تعالیٰ علیہ السلام! ہم فرشتوں کے ہر گروہ کیلئے ایک جگہ مقرر ہے جس میں وہ اپنے رب تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے۔ حدیث پاک میں ہے: میں وہ کچھ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے، میں وہ باتیں سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے۔ آسمان چڑچڑایا اور اس کا چرچہ افاق سے اس میں چلا اٹھی جگہ بھی ایسی نہیں جہاں فرشتے اپنی پیشانی رکھے اللہ تعالیٰ کے لئے سجدے میں نہ ہوں۔ (ترمذی، ۱۳۰/۴، الحدیث: ۳۳۱۹)



ذِكْرًا مِّنَ الْأَوَّلِينَ ﴿١٦٨﴾ لِّكُنَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ ﴿١٦٩﴾

عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ ﴿١٦٩﴾

لِّكُنَّا

ذِكْرًا مِّنَ الْأَوَّلِينَ ﴿١٦٨﴾

اللہ کے چنے ہوئے بندے

(تو) ضرور ہم ہوتے

پہلے لوگوں کی کوئی نصیحت (ہوتی)

اگلوں کی کوئی نصیحت ہوتی ○ تو ضرور ہم اللہ کے چنے ہوئے بندے ہوتے ○

فَكْفَرُوا بِهِ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ﴿١٧٠﴾ وَلَقَدْ

لَقَدْ

وَ

فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ﴿١٧٠﴾

بِهِ

فَكْفَرُوا

(جب نصیحت آئی) تو انہوں نے انکار کیا اس کا تو عقرب انہیں معلوم ہو جائے گا اور ضرور بیشک

تو اس کے منکر ہوئے تو عقرب انہیں پتہ چل جائے گا ○ اور بیشک

سَبَقَتْ كُلُّ مَنَّا لِعِبَادِنَا الْبُرْسِلِينَ ﴿١٧١﴾ إِنَّهُمْ

إِنَّهُمْ

لِعِبَادِنَا الْبُرْسِلِينَ ﴿١٧١﴾

كَبِهْنَا

سَبَقَتْ

(کہ) بیشک وہ

ہمارے بھیجے ہوئے بندوں کے لیے

ہمارا کلام

گزر چکا

ہمارے بھیجے ہوئے بندوں کے لیے ہمارا کلام گزر چکا ہے ○ کہ بیشک

لَهُمُ الْمَصُورُونَ ﴿١٧٢﴾ وَإِنَّا جُنْدُنَا لَهُمُ

لَهُمُ

جُنْدُنَا

وَ

إِنَّا

الْمَصُورُونَ ﴿١٧٢﴾

لَهُمُ

ضرور وہی

ہمارا لشکر

بیشک

اور

مدد کی جائے گی

انہی کی مدد کی جائے گی ○ اور بیشک ہمارا لشکر ہی

انہی کی مدد کی جائے گی ○ اور بیشک ہمارا لشکر ہی

الْغَلَبُونَ ﴿١٧٣﴾ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتَّىٰ حَبِينِ ﴿١٧٤﴾ وَ

وَ

حَتَّىٰ حَبِينِ ﴿١٧٤﴾

عَنْهُمْ

فَتَوَلَّ

الْغَلَبُونَ ﴿١٧٣﴾

اور

ایک وقت تک

ان (کفار مکہ) سے

تو تم منہ پھیر لو

غالب آنے والے (ہیں)

غالب ہو گا ○ تو ایک وقت تک تم ان سے منہ پھیر لو ○ اور

غالب ہو گا ○ تو ایک وقت تک تم ان سے منہ پھیر لو ○ اور

۱۔ کفار مکہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے پہلے کہتے تھے کہ اگر تم بھی تورات اور انجیل کی طرح کوئی کتاب ملتی تو ضرور ہم اللہ تعالیٰ کے پنے ہوئے بندے ہوتے، اس کی اطاعت کرتے اور اخلاص کے ساتھ عبادت الہی نبیالائے اور جیسے پہلے لوگوں نے جھٹلایا اور مخالفت کی ویسے ہم نہ جھٹلاتے اور نہ مخالفت کرتے لیکن پھر جب سب سے افضل و اشرف اور بے مثل کتاب انہیں ملی یعنی قرآن مجید نازل ہوا تو یہیں لوگ اس کے منکر ہو گئے، پس عقرب یہ اپنے منکر کا انجام جان لیں گے۔



أَبْصِرْهُمْ فَسَوْفَ يُبْصَرُونَ ﴿١٤٥﴾ أَفَعَدَّ إِنَّا يَسْتَعْجِلُونَ ﴿١٤٦﴾

أَبْصِرْهُمْ	فَسَوْفَ يُبْصَرُونَ ﴿١٤٥﴾	أَفَعَدَّ إِنَّا	يَسْتَعْجِلُونَ ﴿١٤٦﴾
دیکھتے رہو انہیں	تو عنقریب وہ (بھی) دیکھ لیں گے	تو کیا ہمارا عذاب	وہ جلدی مانگ رہے ہیں

انہیں دیکھتے رہو تو عنقریب وہ بھی دیکھ لیں گے ○ تو کیا ہمارے عذاب کی جلدی کرتے ہیں ○؟

فَإِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ ﴿١٤٧﴾

فَإِذَا	نَزَلَ	بِسَاحَتِهِمْ	فَسَاءَ	صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ ﴿١٤٧﴾
پھر جب	(عذاب) اترے گا	ان کے صحن میں	تو کیا ہی بری (ہوگی)	ڈرائے جانے والوں کی صبح

پھر جب ان کے صحن میں عذاب اترے گا تو ڈرائے جانے والوں کی کیا ہی بری صبح ہوگی ○

وَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتَّىٰ حِينٍ ﴿١٤٨﴾ وَأَبْصِرْ فَسَوْفَ يُبْصَرُونَ ﴿١٤٩﴾

وَتَوَلَّ	عَنْهُمْ	حَتَّىٰ حِينٍ ﴿١٤٨﴾	وَأَبْصِرْ	فَسَوْفَ يُبْصَرُونَ ﴿١٤٩﴾
اور	تم منہ پھیر لو	ان سے	ایک وقت تک	اور تم دیکھتے رہو (بھی) دیکھیں گے

اور ایک وقت تک ان سے منہ پھیر لو ○ اور انہیں دیکھتے رہو تو عنقریب وہ بھی دیکھیں گے ○

سُبْحَنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ ﴿١٥٠﴾ وَسَلَامٌ

سُبْحَنَ رَبِّكَ	رَبِّ الْعِزَّةِ	عَمَّا	يَصِفُونَ ﴿١٥٠﴾	وَسَلَامٌ
تمہارا رب پاک (ہے)	عزت والا رب	(ان باتوں) سے جو	وہ بیان کرتے ہیں	اور سلام (ہو)

تمہارا رب عزت والا ان تمام باتوں سے پاک ہے جو وہ بیان کرتے ہیں ○ اور رسولوں پر

عَلَى الْمُرْسَلِينَ ﴿١٥١﴾ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٥٢﴾

عَلَى الْمُرْسَلِينَ ﴿١٥١﴾	وَالْحَمْدُ	لِلَّهِ	رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٥٢﴾
رسولوں پر	تمام تعریفیں	اللہ کیلئے (ہیں)	(جو) تمام جہانوں کا پالنے والا (ہے)

سلام ہو ○ اور تمام تعریفیں اس اللہ کیلئے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے ○

۱۔ یہاں دوبارہ یہ کلام عذاب کی وعید کو تاکید کے ساتھ بیان کرنے کے لئے کیا گیا ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ آیت نمبر ۱۷۴ اور ۱۷۵ میں کفار کے دنیوی احوال کے بارے میں کلام فرمایا گیا اور اب یہاں سے ان کے آخری احوال کے بارے میں کلام فرمایا جا رہا ہے۔ اس صورت میں آیات میں تکرار نہیں ہے۔

۲۔ سورہ صافات کی ان آخری ۳ آیات کی بہت فضیلت ہے۔ حدیث پاک میں ہے ”جس نے ہر نماز کے بعد تین مرتبہ کہا ”سُبْحَنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ“ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ“ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ“ تو اس نے اپنا اجر کاپتان بھر لیا۔ (معجم الکبیر، ۲/۱۱۵، الحدیث: ۵۱۳۳)



رکوع: 05

آیات: 88

## سُورَةُ صٰٓ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰهُ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللّٰهُ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللّٰہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

ص وَالْقُرْآنِ ذِی الذِّکْرِ ۝۱ بَلِ الَّذِیْنَ کَفَرُوا

ص	وَالْقُرْآنِ ذِی الذِّکْرِ ۝۱	بَلِ	الَّذِیْنَ	کَفَرُوا
ص	نہایت والے قرآن کی قسم	بلکہ	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا

ص، نہایت والے قرآن کی قسم ۝ بلکہ کافر

فِی عِزَّةٍ وَشِقَاقٍ ۝۲ کَمْ أَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِنْ قَرْنٍ

فِی عِزَّةٍ وَشِقَاقٍ ۝۲	کَمْ	أَهْلَكْنَا (۱)	مِنْ قَبْلِهِمْ	مِنْ قَرْنٍ
تکبر اور مخالفت میں (پڑے ہوئے ہیں)	کتنی	ہم نے ہلاک کر دیں	ان سے پہلے	قومیں

تکبر اور مخالفت میں پڑے ہوئے ہیں ۝ ہم نے ان سے پہلے کتنی قومیں ہلاک کر دیں

فَنَادَوْا اَوَّلَاتٍ حَیْنَ مَنَاصٍ ۝۳ وَعَجِبُوا اَنْ

فَنَادَوْا	وَ	اَوَّلَاتٍ	حَیْنَ مَنَاصٍ ۝۳	وَ	عَجِبُوا	اَنْ
تو وہ پکارنے لگے	اور (حالانکہ)	نہ (تھا)	بھاگنے کا وقت	اور	انہوں نے تعجب کیا	(اس پر کہ)

تو وہ پکارنے لگے حالانکہ بھاگنے کا وقت نہ تھا ۝ اور انہیں اس بات پر تعجب ہوا کہ

۱۔ اس سے پہلے آیت میں کفار مکہ کے تکبر اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مخالفت کا ذکر ہوا اور یہاں فرمایا جات ہے کہ اے حبیب افضل اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسی تکبر اور انبیاء علیہم السلام کی مخالفت کے باعث ہم نے آپ کی قوم سے پہلے کتنی امتیں ہلاک کر دیں اور جب ان پر عذاب نازل ہونے کا وقت آیا تو انہوں نے فریاد کی اور توبہ و استغفار کرنے لگے تاکہ اس عذاب سے نجات پائیں حالانکہ وہ بھاگنے اور عذاب سے نجات پانے کا وقت نہ تھا اور اس وقت ان کی فریاد پر کار بھی کیونکہ وہ وقت ماضی ہو جانے کا تھا، لیکن کفار مکہ نے ان کے حال سے عبرت حاصل نہ کی۔

جَاءَهُمْ مُنْذِرٌ مِنْهُمْ ۖ وَقَالَ الْكَافِرُونَ هَذَا سِحْرٌ

جَاءَهُمْ	مُنْذِرٌ	مِنْهُمْ	وَقَالَ	الْكَافِرُونَ	هَذَا	سِحْرٌ
آیا ان کے پاس	ایک ڈر سنانے والا	ان میں سے	اور	کہا	یہ	جادوگر (ہے)

ان کے پاس انہیں میں سے ایک ڈر سنانے والا (رسول) تشریف لایا اور کافروں نے کہا: یہ جادوگر ہے،

كَذَّابٌ ۚ أَجَعَلَ الْإِلَهَ الْهَآؤَاحِدًا ۖ إِنَّ هَذَا

كَذَّابٌ	أَجَعَلَ	الْإِلَهَ	الْهَآؤَاحِدًا	إِنَّ	هَذَا
بڑا جھوٹا (ہے)	کیا اس نے کر دیا	بہت سے خداؤں (کو)	ایک خدا	بیشک	یہ

بڑا جھوٹا ہے ○ کیا اس نے بہت سارے خداؤں کو ایک خدا کر دیا؟ بیشک یہ

لَشَيْءٌ عَجَابٌ ۚ وَانْطَلَقَ الْمَلَأُ مِنْهُمْ أَنِ

لَشَيْءٌ عَجَابٌ	وَ	انْطَلَقَ	الْمَلَأُ	مِنْهُمْ	أَنِ
ضرور بڑی عجیب چیز (ہے)	اور	چل پڑے	سردار	ان میں سے	(یہ کہتے ہوئے) کہ

ضرور بڑی عجیب بات ہے ○ اور ان میں سے جو سردار تھے وہ (یہ کہتے ہوئے) چل پڑے کہ

امشُوا وَاصْبِرُوا عَلَى الْهَيْتِكُمْ ۚ إِنَّ هَذَا لَشَيْءٌ

امشُوا	وَ	اصْبِرُوا	عَلَى الْهَيْتِكُمْ	إِنَّ	هَذَا	لَشَيْءٌ
(اے لوگو!) تم (بھی) چلو	اور	ڈٹے رہو	اپنے معبودوں پر	بیشک	یہ (بات)	ضرور (ایسی چیز) ہے

(اے لوگو!) تم بھی چلے جاؤ اور اپنے معبودوں پر ڈٹے رہو بیشک اس بات میں

يُرَادُ ۚ مَا سَبَعْنَا فِي الْبَلَاءِ الْآخِرَةِ ۚ إِنَّ هَذَا إِلَّا

يُرَادُ	مَا سَبَعْنَا	فِي الْبَلَاءِ الْآخِرَةِ	إِنَّ	هَذَا	إِلَّا
جو (مقصود) مراد ہے	ہم نے نہیں سنا	اس کو	بچھلے دین میں	نہیں	یہ مگر

اس کی کوئی غرض ہے ○ ہم نے یہ بات بچھلے دین میں بھی نہیں سنی۔ یہ صرف

۱..... ابو غالب کے سامنے حضور نبی ﷺ نے کفار مکہ سے فرمایا کہ کیا تم ایک کلمہ قبول کر سکتے ہو جس سے عرب و عجم کے مالک و فرمانروا ہو جاؤ۔ ابو جہل نے کہا: ایک کیا، ہم ایسے دس کلمے قبول کر سکتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: ”كَلِمَاتُ الْإِلَهِ“ اس پر وہ لوگ اٹھ گئے اور کہنے لگے کہ کیا انہوں نے بہت سے خداؤں کا ایک خدا کر دیا، جی بہت سی مخلوق کے لئے ایک خدا کیسے کافی ہو سکتا ہے، بیشک یہ ضرور بڑی عجیب بات ہے کیونکہ یہ ہمارے آباؤ اجداد کے مختلف نظریے کے خلاف ہے۔

کفار کا ایک دوسرے پر سختی پر اسرار خدا



اٰخْتَلٰقٌ ۝۵۱ ؕ اَنْزَلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ مِنْ بَيْنِنَاۙ بَلْ هُمْ

اٰخْتَلٰقٌ ۝۵۱	اَنْزَلَ عَلَيْهِ	الذِّكْرُ	مِنْ بَيْنِنَا	بَلْ هُمْ
ایک گھڑی ہوئی بات	کیا اتارا گیا	اس پر	قرآن	ہمارے درمیان
				بلکہ وہ

خود بنائی ہوئی جھوٹی بات ہے ۝ کیا ہمارے درمیان ان پر قرآن اتارا گیا؟ بلکہ وہ

فِي شَكٍّ مِّنْ ذِكْرِيۚ بَلْ لَّسَیْذُوقُوا عَذَابٍ ۙ اَمَّا

فِي شَكٍّ	مِّنْ ذِكْرِيۚ	بَلْ	لَّسَیْذُوقُوا	عَذَابٍ ۙ	اَمَّا
شک میں (ہیں)	میری کتاب سے متعلق	بلکہ	انہوں نے ابھی تک نہیں چکھا	میرا عذاب	یا

میری کتاب کے بارے شک میں ہیں بلکہ ابھی انہوں نے میرا عذاب نہیں چکھا ۝ کیا

عِنْدَهُمْ خَزَآئِنٌ رَّحْمَةٍ رَّبِّكَ الْعَزِيزُ الْوَهَّابُ ۝۵۲

عِنْدَهُمْ	خَزَآئِنٌ رَّحْمَةٍ رَّبِّكَ ۝۵۲	الْعَزِيزُ	الْوَهَّابُ ۝۵۲
ان کے پاس	تمہارے رب کی رحمت کے خزانے (ہیں)	(جو) عزت والا	بہت عطا فرمانے والا (ہے)

ان کے پاس تمہارے عزت والے، بہت عطا فرمانے والے رب کی رحمت کے خزانے ہیں؟ ۝

اَمْ لَهُمْ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَاۙ

اَمْ لَهُمْ	مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	وَمَا	بَيْنَهُمَاۙ
یا	ان کے لیے (ہے)	آسمانوں اور زمین کی سلطنت	اور جو کچھ ان کے درمیان (ہے)

یا کیا ان کے لیے آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کی سلطنت ہے؟

فَلَيَرَّ تَقْوًا فِي الْاَسْبَابِ ۝۵۳ جُنْدٌ مَّا هُنَالِكَ

فَلَيَرَّ تَقْوًا	فِي الْاَسْبَابِ ۝۵۳	جُنْدٌ مَّا	هُنَالِكَ
تو انہیں چاہئے کہ اوپر چڑھ جائیں	رسیوں میں (لنگ کر)	(یہ کفار مکہ کا گروہ) ایک معمولی سا لشکر (ہے)	(نئے) یہاں

پھر تو انہیں چاہیے کہ رسیوں کے ذریعے چڑھ جائیں ۝ یہ لشکروں میں سے ایک ذلیل لشکر ہے

۱۔ نبوت اللہ تعالیٰ کا خاص عطیہ ہے، وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہے اس سعادت سے مشرف فرمادے، البتہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تشریف آوری کے بعد اسد کسی کو نبوت نہیں مل سکتی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نبوت کا سلسلہ ختم فرما دیا ہے۔ حدیث پاک میں ہے: "مقریب میری امت میں تیس کذاب ہوں گے، ان میں سے ہر ایک کا یہ دعویٰ ہو گا کہ وہ نبی ہے حالانکہ میں سب سے آخری نبی ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔" (سنن ابوداؤد، ۳۳/۴، الحدیث: ۴۲۴۲)



گزشتہ آیتوں کے حال و انجام کا بیان

مَهْرُومٌ مِّنَ الْأَحْزَابِ ۝ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَعَادٌ

مَهْرُومٌ	مِّنَ الْأَحْزَابِ ۝	كَذَّبَتْ ۝ (۱)	قَبْلَهُمْ	قَوْمُ نُوحٍ	وَعَادٌ
شکست دیدی جائے گی	شکروں میں سے	جھٹلایا	ان سے پہلے	نوح کی قوم	اور عاد

جسے یہاں شکست دیدی جائے گی ○ نوح کی قوم اور عاد اور میمون والا فرعون

وَفِرْعَوْنُ ذُو الْأَوْتَادِ ۝ وَثَمُودُ وَقَوْمُ لُوطٍ وَأَصْحَابُ لَيْكَةِ ط

وَفِرْعَوْنُ	ذُو الْأَوْتَادِ ۝ (۲)	و ثَمُودُ	و قَوْمُ لُوطٍ	و أَصْحَابُ لَيْكَةِ
اور	میمنوں والے فرعون (نے)	اور ثمود	اور لوط کی قوم	اور ایک (نامی جگہ) والوں (نے)

ان سے پہلے جھٹلایے گئے ہیں ○ اور ثمود اور لوط کی قوم اور ایک (نامی جگہ) والے۔

أُولَئِكَ الْأَحْزَابُ ۝ إِنَّ كُلَّ إِلَّا كَذَّبَ الرُّسُلَ

أُولَئِكَ	الْأَحْزَابُ ۝	إِنَّ	كُلَّ	إِلَّا	كَذَّبَ	الرُّسُلَ
یہی	گروہ (ہیں)	نہیں	ہر ایک (گروہ)	مگر	اس نے جھٹلایا	رسولوں (کو)

یہی گروہ ہیں ○ ان میں کوئی ایسا نہیں جس نے رسولوں کو نہ جھٹلایا ہو

فَحَقَّ عِقَابُ ۝ وَمَا يَنْظُرُ هَؤُلَاءِ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً مَّا

فَحَقَّ	عِقَابُ ۝ (۳)	و مَا يَنْظُرُ	هَؤُلَاءِ ۝ (۳)	إِلَّا	صَيْحَةً وَاحِدَةً	مَّا
تو لازم ہو گیا	میرا عذاب	اور انتظار نہیں کر رہے	یہ لوگ	مگر	ایک چیخ (کا)	نہیں

تو میرا عذاب لازم ہو گیا ○ اور یہ ایک چیخ کا ہی انتظار کر رہے ہیں جسے

لَهُم مِّنْ فَوَاقٍ ۝ وَقَالُوا رَبَّنَا عَجِّلْ لَنَا

لَهُم	مِّنْ فَوَاقٍ ۝	و	قَالُوا	رَبَّنَا	عَجِّلْ	لَنَا
اس کو	کوئی پھیرنے والا	اور	انہوں نے کہا	اے ہمارے رب	جلد دیدے	ہمیں

کوئی پھیرنے والا نہیں ○ اور انہوں نے کہا: اے ہمارے رب! ہمارا حصہ

۱۔ یہاں سے اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قلبی تسکین کیلئے چھپے انبیاء کرام علیہم السلام اور ان کی قوموں کا ذکر فرمایا ہے۔

۲۔ فرعون کو میمنوں والا اس لئے فرمایا گیا کہ یہ جب کسی پر غصہ کرتا تو اسے لٹا کر اس کے چھ پاؤں چھین کر چاروں طرف کھونٹوں میں بندھا دیتا، پھر اس کو پٹواتا اور اس پر طرح طرح کی سختیاں کرتا تھا۔ ۳۔ یعنی ساتھ ہلاک شدہ امتوں کی طرح کفر و تکذیب میں مبتلا کفار قریش قیامت کے پہلے نفی کی چیخ کا ہی انتظار کر رہے ہیں جو ان کے عذاب کی مقررہ مدت ہے اور وہ چیخ ایسی ہے جسے کوئی پھیر نہیں سکتا۔

کفار مکہ کے عذاب کا ذکر

کفار مکہ کی طرف سے جلد فرعون عذاب کی دعا



## قَطَّنَا قَبْلَ يَوْمِ الْحِسَابِ ۝۱۳ اِصْبِرْ عَلَى مَا يَقُولُونَ وَاذْكُرْ

قَطَّنَا	قَبْلَ يَوْمِ الْحِسَابِ ۝۱۳	اِصْبِرْ	عَلَى	مَا	يَقُولُونَ	وَ	اِذْكُرْ ۝۱۴
ہمارا حصہ	حساب کے دن سے پہلے	تم صبر کرو	(اس) پر	جو	وہ کہتے ہیں	اور	یاد کرو

ہمیں حساب کے دن سے پہلے جلد دیدے ۝ تم ان کی باتوں پر صبر کرو اور

## عَبْدَنَا دَاوُدَ وَالْآلِیْنَ ۝۱۴ اِنَّهٗ اَوَّابٌ ۝۱۵ اِنَّا

عَبْدَنَا	دَاوُدَ	وَالْآلِیْنَ	اِنَّهٗ	اَوَّابٌ ۝۱۵	اِنَّا
ہمارے بندے	داؤد	نعمتوں والے (کو)	پیشک وہ	اَوَّابٌ ۝۱۵	پیشک

ہمارے نعمتوں والے بندے داؤد کو یاد کرو پیشک وہ بڑا جوع کرنے والا ہے ۝ پیشک

## سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهٗ يُسَبِّحْنَ بِالنَّعِیْ وَالْاَشْرَاقِ ۝۱۸

سَخَّرْنَا	الْجِبَالَ	مَعَهٗ	يُسَبِّحْنَ	بِالنَّعِیْ	وَ	الْاَشْرَاقِ ۝۱۸
ہم نے تابع کر دیا	پہاڑوں (کو)	اس کے ساتھ	(کہ) وہ تسبیح کریں	شام کو	اور	سورج چمکتے وقت

ہم نے اس کے ساتھ پہاڑوں کو تابع کر دیا کہ وہ شام اور سورج کے چمکتے وقت تسبیح کریں ۝

## وَالطَّيْرَ مَحْشُورَةً ۝۱۹ کُلٌّ لَّهٗ اَوَّابٌ ۝۱۹ وَشَدَدْنَا

وَ	الطَّيْرَ مَحْشُورَةً	کُلٌّ ۝۱۹	لَّهٗ	اَوَّابٌ ۝۱۹	وَ	شَدَدْنَا
اور	جمع کیے ہوئے پرندے	سب	اس کے	فرمانبردار (تھے)	اور	ہم نے مضبوط کیا

اور جمع کئے ہوئے پرندے، سب اس کے فرمانبردار تھے ۝ اور ہم نے اس کی

## مُلْكَهُ وَاتَّيْنَهُ الْحِكْمَةَ وَفَصَّلَ الْخُطَابِ ۝۲۰

مُلْكَهُ	وَ	اِتَّيْنَهُ	الْحِكْمَةَ ۝۲۰	وَ	فَصَّلَ الْخُطَابِ ۝۲۰
اس کی سلطنت (کو)	اور	عطا کی اسے	حکمت	اور	حق و باطل میں فرق کر دینے والا علم

سلطنت کو مضبوط کیا اور اسے حکمت اور حق و باطل میں فرق کر دینے والا علم عطا فرمایا ۝

- ۱۔ ایک برگزیدہ نبی کو یاد کرنے کا حکم دینے کا مقصد یہ ہے کہ رحمت الہی پر دل مضبوط ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ کس طرح اپنے مقبول و محبوب بندوں کو اپنے فضل و کرم سے نوازتا ہے۔ ۲۔ یعنی پہاڑ اور پرندے سبھی آپ ﷺ کے فرمانبردار تھے۔ مروی ہے کہ جب حضرت داؤد علیہ السلام کے ساتھ تھے تو پہاڑ آپ ﷺ کے ساتھ تسبیح کرتے اور پرندے بھی آپ ﷺ کے ساتھ تسبیح کرتے تھے۔ ۳۔ حکمت سے نبوت یا بدل کرنا مراد ہے اور قول فیصل سے قضا کا علم مراد ہے جو حق و باطل میں فرق و تمیز کر دے۔



وَهَلْ أَتَاكَ نَبُؤُا الْخَصْمِ إِذْ تَسَوَّرُوا الْبَحْرَابَ ۝۲۱

وَهَلْ	أَتَاكَ	نَبُؤُا الْخَصْمِ	إِذْ	تَسَوَّرُوا	الْبَحْرَابَ ۝۲۱
اور	آئی	دعویہ اروں کی خبر	جب	وہ دیوار کو دوکر آئے	مسجد (میں)

اور کیا تمہارے پاس ان دعویہ اروں کی خبر آئی جب وہ دیوار کو دوکر مسجد میں آئے؟

إِذْ دَخَلُوا عَلَى دَاوُدَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ قَالُوا

إِذْ	دَخَلُوا	عَلَى دَاوُدَ	فَفَزِعَ	مِنْهُمْ	قَالُوا
جب	وہ داخل ہوئے	داؤد پر	تو وہ گھبرا گیا	ان سے	انہوں نے عرض کی

جب وہ داؤد پر داخل ہوئے تو وہ ان سے گھبرا گیا۔ انہوں نے عرض کی:

لَا تَخَفْ خَصْمِينَ بَغِي بَعْضُنَا عَلَى بَعْضٍ

لَا تَخَفْ	خَصْمِينَ	بَغِي	بَعْضُنَا	عَلَى بَعْضٍ
ڈریے نہیں	(ہم) دو فریق (ہیں)	زیادتی کی ہے	ہم میں سے ایک (نے)	دوسرے پر

ڈریے نہیں ہم دو فریق ہیں، ہم میں سے ایک نے دوسرے پر زیادتی کی ہے

فَاٰخِظْ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَلَا تَشْطِطْ وَ

فَاٰخِظْ	بَيْنَنَا	بِالْحَقِّ	وَلَا تَشْطِطْ	وَ
تو آپ فیصلہ فرمادیں	ہمارے درمیان	حق کے ساتھ	اور	حق کے خلاف (فیصلہ نہ کیجئے) گا

تو ہم میں حق کے ساتھ فیصلہ فرما دیجئے اور حق کے خلاف نہ کیجئے گا اور

اِهْدِنَا اِلَى سَوَاءِ الصِّرَاطِ ۝۲۲ اِنَّ هَذَا اَخِي لَهُ

اِهْدِنَا	اِلَى سَوَاءِ الصِّرَاطِ ۝۲۲	اِنَّ	هَذَا	اَخِي	لَهُ
رہنمائی کریں ہماری	سیدھے راستے کی طرف	بیشک	یہ	میرا بھائی (ہے)	اس کی

ہمیں سیدھی راہ بتادیں ○ بیشک یہ میرا بھائی ہے اس کے پاس

۱۔ مشہور قول کے مطابق یہ آنے والے فرشتے تھے جو حضرت داؤد علیہ السلام کی آزمائش کے لئے آئے تھے۔

۲۔ دیوار کو دوکر آنے والوں کو دیکھ کر حضرت داؤد علیہ السلام کا خیر انا فطری اور طبعی تھا کیونکہ کسی شخص کا عادت کے برخلاف بے وقت اور پہرہ توڑ کر اس طرح آنا عام طور پر برائی ثابت سے ہی ہوتا ہے اور طبعی خوف و گھبراہٹ نبوت کے منافی نہیں ہوتا۔



تَسْعُونَ نَعْجَةً وَلِي نَعْجَةٌ وَاحِدَةٌ ۖ فَقَالَ أَكْفَلْنِيهَا

تَسْعُونَ نَعْجَةً (۱)	وَ	لِي	نَعْجَةٌ وَاحِدَةٌ	فَقَالَ	أَكْفَلْنِيهَا
تینانوے دُنبیاں (ہیں)	اور	میرے لیے	ایک دُنبی (ہے)	تو اس نے کہا	اسے میرے حوالے کر دو

تینانوے دُنبیاں ہیں اور میرے پاس ایک دُنبی ہے۔ اب یہ کہتا ہے کہ وہ بھی میرے حوالے کر دو

وَعَرَّيْنِي فِي الْخِطَابِ ۖ قَالَ لَقَدْ

وَ	عَرَّيْنِي	فِي الْخِطَابِ ۖ	قَالَ	لَقَدْ
اور	اس نے زور ڈالا ہے مجھ پر	(اس) بات میں	(داؤد نے) فرمایا	ضرور بیشک

اور اس نے اس بات میں مجھ پر زور ڈالا ہے ۝ داؤد نے فرمایا: بیشک

ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعَجِكَ إِلَىٰ نَعَاجِهِ ۖ وَإِنَّ

ظَلَمَكَ	بِسُؤَالِ نَعَجِكَ	إِلَىٰ نَعَاجِهِ	وَ	إِنَّ
اس نے زیادتی کی تجھ پر	تیری دُنبی (ملانے کا) سوال کر کے	اپنی دُنبیوں کے ساتھ	اور	بیشک

تیری دُنبی کو اپنی دُنبیوں کے ساتھ ملانے کا سوال کر کے اس نے تجھ پر زیادتی کی ہے اور بیشک

كَثِيرًا مِّنَ الْخُلَطَاءِ لَيَبْغِي بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ إِلَّا

كَثِيرًا	مِّنَ الْخُلَطَاءِ	لَيَبْغِي	بَعْضُهُمْ	عَلَىٰ بَعْضٍ	إِلَّا
بہت سے	شریک	ضرور زیادتی کرتے ہیں	ان کے بعض	بعض پر	مگر

اکثر شریک ایک دوسرے پر زیادتی کرتے ہیں مگر

الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَقَلِيلٌ مَّا هُمْ

الَّذِينَ	آمَنُوا	وَ	عَمِلُوا	الصَّالِحَاتِ	وَ	قَلِيلٌ مَّا	هُمْ
وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے عمل کیے	اچھے، نیک	اور	بہت تھوڑے (ہیں)	وہ

ایمان والے اور اچھے کام کرنے والے اور وہ بہت تھوڑے ہیں۔

۱ اس واقعہ کی تفصیل تفسیر صراط الہیمان، ج ۸، ص ۳۸۲ پر ملاحظہ فرمائیں۔

# وَظَنَّ دَاوُدُ أَنَّمَا فَتَنَّهٗ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهُ

وَ	ظَنَّ	دَاوُدُ	أَنَّمَا فَتَنَّهٗ	فَاسْتَغْفَرَ	رَبَّهُ
اور	سمجھ گیا	داؤد	(کہ) ہم نے صرف آزمایا ہے اسے	تو اس نے معافی مانگی	اپنے رب سے

اور داؤد سمجھ گئے کہ ہم نے تو صرف اسے آزمایا تھا تو اس نے اپنے رب سے معافی مانگی

# وَخَرَّ رَاكِعًا وَأَنَابَ ۚ فَغَفَرْنَا لَهُ ذَلِكْ

وَ	خَرَّ	رَاكِعًا	وَأَنَابَ	فَغَفَرْنَا	لَهُ	ذَلِكْ
اور	گر پڑا	سجدہ کرتے ہوئے	اور	رجوع کیا	تو ہم نے معاف فرمادیا	اس کو وہ

اور سجدے میں گر پڑا اور رجوع کیا ۝ تو ہم نے اسے یہ معاف فرمادیا

# وَإِنَّ لَهُ عِنْدَنَا لَزُلْفَىٰ وَحُسْنَ مَّآبٍ ۖ يٰدَاوُدُ

وَ	إِنَّ	لَهُ	عِنْدَنَا	لَزُلْفَىٰ	وَحُسْنَ مَّآبٍ	يٰدَاوُدُ
اور	بیشک	اس کے لیے	ہماری بارگاہ میں	ضرور قرب	اور	اچھا ٹھکانہ ہے

اور بیشک اس کے لیے ہماری بارگاہ میں ضرور قرب اور اچھا ٹھکانہ ہے ۝ اے داؤد!

# إِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ فَاحْكُم بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ

إِنَّا	جَعَلْنَاكَ	خَلِيفَةً	فِي الْأَرْضِ	فَاحْكُم	بَيْنَ النَّاسِ	بِالْحَقِّ
بیشک	ہم نے کیا تجھے	نائب	زمین میں	تو تو فیصلہ کر	لوگوں کے درمیان	حق کے ساتھ

بیشک ہم نے تجھے زمین میں (اپنا) نائب کیا تو لوگوں میں حق کے مطابق فیصلہ کر

# وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوَىٰ فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ۚ إِنَّ

وَ	لَا تَتَّبِعِ	الْهَوَىٰ	فَيُضِلَّكَ	عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ	إِنَّ
اور	پیچھے نہ چلنا	نفس کی خواہش کے	(اگر ایسا کیا) تو وہ بہکا دے گی تجھے	اللہ کے راستے سے	بیشک

اور نفس کی خواہش کے پیچھے نہ چلنا ورنہ وہ تجھے اللہ کی راہ سے بہکا دے گی بیشک

حضرت داؤد علیہ السلام کی معافی کی توجیہ اور ان کی عظمت کا بیان

حضرت داؤد علیہ السلام کی خلافت اور لوگوں کے درمیان فیصلہ سے متعلق تاریخ

۱ یہ آیت ان آیات میں سے ہے جن کے پڑھنے اور سننے والوں پر سجدہ کربا واجب ہو جاتا ہے۔ ۲ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں انبیاء کرام علیہم السلام کا مقام و مرتبہ انتہائی بلند ہے، اسی لئے اگر ان سے کوئی خلاف شان کام واقع ہو تو اللہ تعالیٰ ان کی تربیت فرماتا ہے اور یہ بھی بارگاہ الہی میں استہزاء و سب کے ناجائز و انکساری کرتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے مقبول بندوں کا معاملہ ہے، عام لوگوں کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ ان کے خلاف شان کاموں اور ان کاموں پر کئے گئے جبر و انکسار کو بنیاد بنا کر ان کے خلاف زبان طعن و راز کریں اور ان کی محسنت پر اعتراضات کرنا شروع کریں، یہ ایمان کے لئے زہر قاتل ہے۔



الَّذِينَ يَضِلُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ بِمَا نَسُوا

الَّذِينَ	يَضِلُّونَ	عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ	لَهُمْ	عَذَابٌ شَدِيدٌ	بِمَا	نَسُوا
وہ لوگ جو	بھٹکتے ہیں	اللہ کی راہ سے	ان کے لیے	سخت عذاب (ہے)	(اس) لیے کہ	انہوں نے بھلا دیا

وہ جو اللہ کی راہ سے بھٹکتے ہیں ان کے لیے سخت عذاب ہے اس بنا پر کہ انہوں نے

يَوْمَ الْحِسَابِ ﴿٢٦﴾ وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ وَمَا

يَوْمَ الْحِسَابِ ﴿٢٦﴾	وَمَا	خَلَقْنَا	السَّمَاءَ	وَالْأَرْضَ	وَمَا
حساب کے دن (کو)	اور	ہم نے پیدا نہیں کیا	آسمان	اور زمین	اور جو کچھ

حساب کے دن کو بھلا دیا ہے ۰ اور ہم نے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے

بَيِّنَهُمَا بَاطِلًا ۖ ذَٰلِكَ ظَنُّ الَّذِينَ

بَيِّنَهُمَا	بَاطِلًا	ذَٰلِكَ	ظَنُّ	الَّذِينَ
ان دونوں کے درمیان (ہے)	بیکار	یہ (بیکار پیدا کرنے کا خیال)	گمان (ہے)	ان لوگوں کا جنہوں نے

بیکار پیدا نہیں کیا۔ یہ (بیکار پیدا کرنے کا خیال)

كَفَرُوا ۖ فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ كَفَرُوا مِنَ النَّارِ ﴿٢٧﴾ أَمْ

كَفَرُوا ۖ	فَوَيْلٌ	لِلَّذِينَ	كَفَرُوا	مِنَ النَّارِ ﴿٢٧﴾	أَمْ
کفر کیا	تو خرابی (ہے)	ان لوگوں کیلئے جنہوں نے	کفر کیا	آگ سے	کیا

کافروں کا گمان ہے تو کافروں کیلئے آگ سے خرابی ہے ۰ کیا

نَجْعَلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

نَجْعَلُ	الَّذِينَ	آمَنُوا	وَعَمِلُوا	الصَّالِحَاتِ
ہم کر دیں گے	ان لوگوں کو جو	ایمان لائے	اور انہوں نے عمل کیے	اچھے، نیک

ہم ایمان لانے والوں اور اچھے اعمال کرنے والوں کو

(پچھلے صفحہ) سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔

کائنات کو بیکار پیدا نہیں کیا گیا

بہلے مومن اور کفار پر ہیتر گرا اور نافرمان ایک جیسے نہیں

## كَالْمُفْسِدِينَ فِي الْأَرْضِ أَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِينَ

كَالْمُفْسِدِينَ	فِي الْأَرْضِ	أَمْ	نَجْعَلُ	الْمُتَّقِينَ
فساد پھیلانے والوں کی طرح	زمین میں	یا	ہم کر دیں گے	پرہیز گاروں (کو)

زمین میں فساد پھیلانے والوں کی طرح کر دیں گے؟ یا ہم پرہیز گاروں کو

## كَالْفَجَّارِ ۲۸ كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ إِلَيْكَ مُبَارَكٌ

كَالْفَجَّارِ ۲۸	كِتَابٌ	أَنْزَلْنَاهُ	إِلَيْكَ	مُبَارَكٌ
نافرمانوں جیسا	(یہ قرآن) ایک کتاب (ہے)	ہم نے نازل کیا اسے	تمہاری طرف	برکت والی

نافرمانوں جیسا کر دیں گے؟ (یہ قرآن) ایک برکت والی کتاب ہے جو ہم نے تمہاری طرف نازل کی ہے

## لِيَذَّبَ بُرُؤَ أَلَيْتِهِمْ وَلِيَتَذَكَّرَ أُولُوا الْأَلْبَابِ ۲۹

لِيَذَّبَ بُرُؤَ ۱	أَلَيْتِهِمْ	و	لِيَتَذَكَّرَ	أُولُوا الْأَلْبَابِ ۲۹
تاکہ لوگ غور و فکر کریں	اس کی آیتوں (میں)	اور	تاکہ نصیحت حاصل کریں	عقل والے

تاکہ لوگ اس کی آیتوں میں غور و فکر کریں اور عقلمند نصیحت حاصل کریں

## وَوَهَبْنَا لِدَاوُدَ دَسْلِينَ نِعْمَ الْعَبْدُ إِنَّهُ

وَوَهَبْنَا	لِدَاوُدَ	دَسْلِينَ	نِعْمَ	الْعَبْدُ	إِنَّهُ
اور ہم نے عطا کیا	داؤد کو	سلیمان	(وہ) کیا ہی اچھا	بندہ (ہے)	بیشک وہ

اور ہم نے داؤد کو سلیمان عطا فرمایا، وہ کیا اچھا بندہ ہے بیشک وہ

## أَوَّابٌ ۳۰ اِذْ عَرَضَ عَلَيْهِ بِالْعَشيِّ

أَوَّابٌ ۳۰	اِذْ	عَرَضَ	عَلَيْهِ	بِالْعَشيِّ
بہت رجوع کرنے والا (ہے)	جب	پیش کیے گئے	اس پر (کے سامنے)	شام کے وقت

بہت رجوع کرنے والا ہے جب اس کے سامنے شام کے وقت ایسے گھوڑے پیش کئے گئے جو

۱ قطعاً عربی عبادت کو بڑھ لیتا نزول قرآن کے متعبد کو پورا کرنے کیلئے کافی نہیں، اس کے ساتھ ساتھ آیات کا معنی اور مطلب سمجھنے کی کوشش بھی کرنی چاہئے تاکہ ان میں غور و فکر کرنا، عبرت انگیز باتوں سے نصیحت حاصل کرنا اور احکامات پر عمل کرنا ممکن ہو۔ ۲ آیات قرآنی سے نصیحت تو ہر ایک حاصل کر سکتا ہے لیکن ان سے دینی احکام نکالنا ہر ایک کا کام نہیں بلکہ صرف اعلیٰ درجے کی دینی عقل رکھنے والے یعنی ماہر علماء اور خاص طور پر مجتہدین اس منصب کے اہل ہیں، عوام کو چاہئے کہ قرآن وحدیث سے خود مسائل نکالنے کی بجائے علماء سے مسائل سیکھیں تاکہ غلطیوں سے بچ سکیں۔

نزول قرآن کے دو مقاصد

حضرت داؤد علیہ السلام کی عطا کردہ نعمت اور اس کے اوصاف کا بیان

ماہر علماء میں پیش کیے جانے والے صحابہ کے اوصاف



## الْصَّفَاتُ الْحَيَادُ ③۱ فَقَالَ إِنِّي

الْصَّفَاتُ	الْحَيَادُ ③۱	فَقَالَ	إِنِّي
تین پاؤں پر کھڑے چوتھے سم کا کنارہ زمین پر لگائے ہوئے گھوڑے	بہت تیز دوڑنے والے	تو اس نے کہا	بیٹک میں
تین پاؤں پر کھڑے (اور) چوتھے سم کا کنارہ زمین پر لگائے ہوئے تھے، بہت تیز دوڑنے والے تھے	تو سلیمان نے		

## أَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّي ③

أَحْبَبْتُ	حُبَّ الْخَيْرِ	عَنْ ذِكْرِ رَبِّي
مجھے پسند آئی ہے	بھلائی (یعنی ان گھوڑوں) کی محبت	اپنے رب کی یاد کی وجہ سے

کہا: مجھے اپنے رب کی یاد کیلئے ان گھوڑوں کی محبت پسند آئی ہے (پھر انہیں چلانے کا حکم دیا)

## حَتَّى تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ③۲ رُدُّوْهَا عَلَيَّ

حَتَّى	تَوَارَتْ	بِالْحِجَابِ ③۲	رُدُّوْهَا	عَلَيَّ
(پھر انہیں چلانے کا حکم دیا) یہاں تک کہ	وہ چھپ گئے	پردے میں	(پھر حکم دیا کہ)	لوٹا دو انہیں مجھ پر

یہاں تک کہ وہ نگاہ سے پردے میں چھپ گئے ○ (پھر حکم دیا کہ) انہیں میرے پاس واپس لاؤ

## فَطَفِقَ مَسْحًا بِالسُّوقِ وَالْأَعْنَاقِ ③۳ وَلَقَدْ فَتَنَّا

فَطَفِقَ	مَسْحًا ①	بِالسُّوقِ وَالْأَعْنَاقِ ③۳	وَلَقَدْ	فَتَنَّا
تو اس نے شروع کیا	ہاتھ پھیرنا	پنڈیوں اور گردنوں پر	اور	بم نے آزمایا

تو ان کی پنڈیوں اور گردنوں پر ہاتھ پھیرنے لگا ○ اور بیٹک ہم نے

## سُلَيْمَانَ وَالْقَيْنَا عَلَى كُرْسِيِّهِ جَسَدًا ثُمَّ أَنَابَ ③۴

سُلَيْمَانَ	وَلَقَدْ	فَتَنَّا	وَلَقَدْ	فَتَنَّا
سلیمان (کو)	اور	ہم نے ڈال دیا	اس کے تخت پر	ایک بے جان بدن

سلیمان کو آزمایا اور اس کے تخت پر ایک بے جان بدن ڈال دیا پھر اس نے رجوع کیا ○

① جب گھوڑے واپس پہنچے تو حضرت سلیمان علیہ السلام ان کی پنڈیوں اور گردنوں پر ہاتھ پھیرنے لگے۔ اس ہاتھ پھیرنے سے گھوڑوں کی عزت و شرف کا اظہار مقصود تھا کہ وہ دشمن کے مقابلے میں بہتر ہو گا رہیں۔ امور سلطنت کی خود گمراہی فرمائی تاکہ تمام حکام مستعد رہیں۔ نیز آپ علیہ السلام گھوڑوں کے احوال اور ان کے امراض و عیوب کے اعلیٰ ماہر تھے، ان پر ہاتھ پھیر کر ان کی حالت کا امتحان فرمایا۔ ② اس آیت میں نہ تو آزمائش کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ وہ کیا تھی اور نہ ہی بے جان جسم کے بارے میں بتایا گیا کہ اس کا معنی کون ہے۔



# قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَهَبْ لِي مُلْكًا

قَالَ	رَبِّ	اغْفِرْ (۱)	لِي	وَ	هَبْ	لِي	مُلْكًا
عرض کی	اے میرے رب	بخش دے	مجھے	اور	عطا فرما	مجھے	(ایسی) سلطنت

عرض کی: اے میرے رب! مجھے بخش دے اور مجھے ایسی سلطنت عطا فرما

## لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِّنْ بَعْدِي ۚ إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ ۝۲۵

لَا يَنْبَغِي	لِأَحَدٍ	مِّنْ بَعْدِي	إِنَّكَ	أَنْتَ	الْوَهَّابُ ۝۲۵
جولا نق نہ ہو	کسی ایک کے لیے	میرے بعد	بیشک تو	تو ہی	بہت عطا کرنے والا ہے

جو میرے بعد کسی کو لا نق نہ ہو بیشک تو ہی بہت عطا فرمانے والا ہے ○

## فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيحَ تَجْرِي بِأَمْرِهِ رُخَاءً حَيْثُ

فَسَخَّرْنَا	لَهُ	الرِّيحَ	تَجْرِي	بِأَمْرِهِ	رُخَاءً	حَيْثُ
تو ہم نے قابو میں کر دی	اس کے	ہوا	وہ چلتی	اس کے حکم سے	نرم نرم	جہاں

تو ہم نے ہوا سلیمان کے قابو میں کر دی کہ اس کے حکم سے نرم نرم چلتی جہاں

## أَصَابَ ۝۲۶ وَالشَّيْطَانُ كُلُّ بَنَاءٍ وَغَوَّاصٍ ۝۲۷ وَالْآخَرِينَ

أَصَابَ ۝۲۶	وَالشَّيْطَانُ	كُلُّ بَنَاءٍ	وَغَوَّاصٍ ۝۲۷	وَالْآخَرِينَ
وہ پہنچنا چاہتا	اور	جنوں (کو)	ہر معمار	اور غوطہ خور

وہ پہنچنا چاہتے ○ اور ہر معمار اور غوطہ خور جن کو ○ اور دوسرے

## مُقَرَّبِينَ فِي الْأَصْفَادِ ۝۲۸ هَذَا عَطَاؤُنَا فَامْنُنْ أَوْ أَمْسِكْ

مُقَرَّبِينَ فِي الْأَصْفَادِ ۝۲۸	هَذَا	عَطَاؤُنَا	فَامْنُنْ	أَوْ	أَمْسِكْ ۝۲۹
بیز یوں میں جکڑے ہوئے	(جنوں کو تابع کر دیا)	یہ	ہماری عطا ہے	تو تم احسان کرو	یا روک رکھو

بیز یوں میں جکڑے ہوئے (جنوں کو سلیمان کے تابع کر دیا) ○ یہ ہماری عطا ہے تو تم احسان کرو یا روک رکھو

حضرت سلیمان علیہ السلام کی دعا

حضرت سلیمان علیہ السلام کی دعا

عطا کرنے سے متعلق

حضرت سلیمان علیہ السلام کی دعا

۱۔ مستحب کاموں کے نہ کر سکتے پر بھی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عاجزی اور انکساری کا اظہار کر کے اس پر مغفرت طلب کرنا انبیاء کرام علیہم السلام کی عادت تھی اور صالحین کا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ایک ادب ہے تاکہ ان کے مقام و مرتبہ میں ترقی ہو۔ ۲۔ اس آیت میں حضرت سلیمان علیہ السلام کی دعا ہے کہ وہ اپنے اور وحشیوں کا اختیار دیا گیا کہ جتنی مرضی ہو دے کرے۔ اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء کرام علیہم السلام کو اللہ تعالیٰ دیتا ہے اور وہ حضرات اس کے حکم سے مخلوق میں تقسیم فرماتے ہیں اور اس میں انہیں دینے اور نہ دینے کا مطلق اختیار ہوتا ہے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی ارشاد فرمایا ہے "اللہ تعالیٰ



## بَغَيْرِ حِسَابٍ ۳۹ وَإِنَّ لَهُ عِنْدَنَا لَزُلْفَىٰ وَ

بَغَيْرِ حِسَابٍ ۳۹	وَ	إِنَّ	لَهُ	عِنْدَنَا	لَزُلْفَىٰ	وَ
(تم پر) کوئی حساب نہیں	اور	بیشک	اس کے لیے	ہماری بارگاہ میں	ضرور قرب	اور

(تم پر) کوئی حساب نہیں ○ اور بیشک اس کے لیے ہماری بارگاہ میں ضرور قرب اور

## حُسْنِ مَّآبٍ ۴۰ وَادْكُرْ عَبْدَنَا أَيُّوبَ إِذْ نَادَىٰ

حُسْنِ مَّآبٍ ۴۰	وَ	ادْكُرْ	عَبْدَنَا	أَيُّوبَ	إِذْ	نَادَىٰ
اچھا ٹھکانہ (ہے)	اور	یاد کرو	ہمارے بندے	ایوب (کو)	جب	اس نے پکارا

اچھا ٹھکانہ ہے ○ اور ہمارے بندے ایوب کو یاد کرو جب اس نے

## رَبِّهِ أَتَىٰ مَسْنَى الشَّيْطَانِ بِضَبٍّ وَعَذَابٍ ۴۱

رَبِّهِ ۴۱	وَ	أَتَىٰ مَسْنَى	الشَّيْطَانِ	بِضَبٍّ	وَعَذَابٍ ۴۱
اپنے رب (کو)		کہ پہنچائی ہے مجھے	شیطان (نے)	تکلیف	اور ایذا

اپنے رب کو پکارا کہ مجھے شیطان نے تکلیف اور ایذا پہنچائی ہے ○

## أَرْغَضَ بِرَجْلِكَ ۴۲ هَذَا مُغْتَسَلٌ بَارِدٌ وَ

أَرْغَضَ	بِرَجْلِكَ ۴۲	هَذَا	مُغْتَسَلٌ بَارِدٌ	وَ
(ہم نے فرمایا) مارو	اپنے پاؤں (کو) زمین پر	یہ	نہانے کیلئے پانی کا ٹھنڈا چشمہ (ہے)	اور

(ہم نے فرمایا): زمین پر اپنا پاؤں مارو۔ یہ نہانے اور پینے کیلئے پانی کا

## شَرَابٍ ۴۳ وَهَبْنَا لَهُ أَهْلَهُ وَمِثْلَهُمْ

شَرَابٍ ۴۳	وَ	هَبْنَا	لَهُ	أَهْلَهُ	وَمِثْلَهُمْ
پینے (کیلئے)	اور	ہم نے عطا کر دیئے	اس کو	اس کے گھر والے	ان کی مثل

ٹھنڈا چشمہ ہے ○ اور ہم نے اپنی رحمت کرنے اور

(پیشہ سے بچانے) دیتا ہے اور میں تقسیم فرماتا ہوں۔ (ظہاری، ۴۲/۱، المصنف: ۱۷۱)

۱..... تکلیف اور ایذا سے آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کی بیماری اور اس کے شہداء کی بیماری کے دوران شیطان کی طرف سے ڈالے جانے والے دوسے مرد اہل جو کہ ناکام ہی ثابت ہوئے۔

## مَعَهُمْ رَحْمَةً مِّنَّا وَذِكْرًا

مَعَهُمْ	وَ	رَحْمَةً مِّنَّا	ذِكْرًا
ان کے ساتھ	اور	اپنی طرف سے رحمت کرنے (کے لیے)	نصیحت کرنے (کے لیے)

تقلمندوں کی نصیحت کے لئے اسے اس کے گھر والے اور

## لِأُولِي الْأَلْبَابِ ۝ وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِهِ وَ

لِأُولِي الْأَلْبَابِ ۝	وَ	خُذْ	بِيَدِكَ	ضِغْثًا	فَاضْرِبْ	بِهِ	وَ
عقل والوں کو	اور	(فرمایا) پکڑو	اپنے ہاتھ میں	ایک جھاڑو	پھر مارو	اس سے	اور

ان کے برابر اور عطا فرمادیے ۝ اور (فرمایا) اپنے ہاتھ میں ایک جھاڑو لے کر اس سے مار دو اور

## لَا تَحْنُطْ ۖ إِنَّا وَجَدْنَاهُ صَابِرًا ۖ نِعْمَ الْعَبْدُ ۖ إِنَّهُ

لَا تَحْنُطْ	إِنَّا	وَجَدْنَاهُ	صَابِرًا	نِعْمَ	الْعَبْدُ	إِنَّهُ
قسم نہ توڑو	بیشک	ہم نے پایا ہے	صبر کرنے والا	(وہ) کیا ہی اچھا	بندہ (ہے)	بیشک وہ

قسم نہ توڑو۔ بے شک ہم نے اسے صبر کرنے والا پایا۔ وہ کیا ہی اچھا بندہ ہے بیشک وہ

## أَوَابٌ ۝ وَادْكُرْ عَبْدَنَا اِبْرَاهِيمَ وَاسْحَقْ وَ

أَوَابٌ ۝	وَ	ادْكُرْ	عَبْدَنَا	اِبْرَاهِيمَ	وَ	اسْحَقْ	وَ
بہت رجوع کرنے والا (ہے)	اور	یاد کرو	ہمارے بندوں	ابراہیم	اور	اسحاق	اور

بہت رجوع لانے والا ہے ۝ اور ہمارے بندوں ابراہیم اور اسحاق اور

## يَعْقُوبَ أُولِي الْأَيْدِي وَالْأَبْصَارِ ۝ إِنَّا أَخْلَصْنَاهُمْ بِخَالِصَةٍ

يَعْقُوبَ	أُولِي الْأَيْدِي وَالْأَبْصَارِ ۝	إِنَّا	أَخْلَصْنَاهُمْ	بِخَالِصَةٍ
یعقوب (کو)	(جو) قوت اور سمجھ رکھنے والے (تھے)	بیشک	ہم نے چن لیا انہیں	ایک کھری بات سے

یعقوب کو یاد کرو جو قوت والے اور سمجھ رکھنے والے تھے ۝ بیشک ہم نے انہیں ایک کھری بات سے چن لیا

۱..... حضرت ابوب علیہ السلام نے آزمائش میں صبر کیا اور آزمائش ختم ہونے پر شکر ادا کیا، اس میں تقلمندوں کے لئے نصیحت ہے کہ وہ مصیبت آنے پر دایا کرنے کی بجائے صبر کریں اور مصیبت سے خلاصی پانے کے بعد اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کریں۔

۲..... پیاری کے زمانہ میں حضرت ابوب علیہ السلام نے کسی سب کی بنا پر زوجہ کو سو کوڑے مارنے کی قسم کھائی۔ جب صحت یاب ہوئے تو تعظیم الہی ہوا کہ انہیں جہاد و ریا اور اپنی قسم نہ توڑیں، چنانچہ آپ علیہ السلام نے سو تیلیوں والا ایک جھاڑو لے کر اپنی زوجہ کو ایک ہی بار مار دیا۔



ذِكْرَى الدَّارِ ۳۶ وَ إِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنِ الْأَخْيَارِ ۳۷

ذِكْرَى الدَّارِ ۳۶ وَ إِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنِ الْأَخْيَارِ ۳۷

(وہ اخروی گھر کی یاد ہے) اور بیشک وہ ہمارے نزدیک ضرور چنے ہوئے پسندیدہ بندوں میں سے ہیں

وہ اس (آخرت کے) گھر کی یاد ہے اور بیشک وہ ہمارے نزدیک بہترین چنے ہوئے بندوں میں سے ہیں

وَ اذْكُرْ اسْمَ عِيسَى وَ الْيَسَعَ وَ ذَا الْكِفْلِ ۱۰ وَ كُلُّ

وَ اذْكُرْ اسْمَ عِيسَى وَ الْيَسَعَ وَ ذَا الْكِفْلِ ۱۰ وَ كُلُّ

اور اسماعیل اور یسع اور ذوالکفل کو یاد کرو اور سب

مِّنَ الْأَخْيَارِ ۳۸ هَذَا ذِكْرٌ ۱۱ وَإِنَّا لَمُنْتَقِينَ

مِّنَ الْأَخْيَارِ ۳۸ هَذَا ذِكْرٌ ۱۱ وَإِنَّا لَمُنْتَقِينَ

بہترین بندوں میں سے ہیں یہ نصیحت ہے اور بیشک پرہیزگاروں کیلئے

بہترین لوگ ہیں یہ نصیحت ہے اور بیشک پرہیزگاروں کیلئے

لِحَسَنٍ مَّآبٍ ۳۹ جِئْتُ عَدْنٍ مُّفْتَحَةٍ لَّهُمَّ الْأَبْوَابُ ۴۰

لِحَسَنٍ مَّآبٍ ۳۹ جِئْتُ عَدْنٍ مُّفْتَحَةٍ لَّهُمَّ الْأَبْوَابُ ۴۰

ضرور اچھا ٹھکانہ ہے جئے کے باغات ہیں کھلے ہوئے ہیں ان کے لیے ان کے سب دروازے

اچھا ٹھکانہ ہے جئے کے باغات ہیں جن کے سب دروازے ان کے لیے کھلے ہوئے ہیں

مُتَكِبِينَ فِيهَا يَدْعُونَ فِيهَا بِقَاكِهِ كَثِيرَةً ۱۲

مُتَكِبِينَ فِيهَا يَدْعُونَ فِيهَا بِقَاكِهِ كَثِيرَةً ۱۲

تکیہ لگائے ہوئے ہوں گے ان میں مانگیں گے ان (بانگوں) میں بہت سے پھل میوے اور

ان میں تکیہ لگائے ہوں گے۔ ان بانگوں میں وہ بہت سے پھل میوے اور پینے کی چیزیں

۱..... حضرت یس علیہ السلام بنی اسرائیل کے انبیاء میں سے ہیں، انہیں حضرت الیاس علیہ السلام نے بنی اسرائیل پر اپنا خلیفہ مقرر کیا، بعد میں انہیں نبوت سے سرفراز کیا گیا۔ حضرت ذوالکفل علیہ السلام نے نبوت میں اشتاف ہے اور صحیح یہ ہے کہ وہ نبی ہیں۔

## شَرَابٌ ۵۱ وَ عِنْدَهُمْ قَصِرَتُ الظَّرْفِ أَثَرَابٌ ۵۲ هَذَا

شَرَابٌ ۵۱	وَ	عِنْدَهُمْ	قَصِرَتُ الظَّرْفِ	أَثَرَابٌ ۵۲	هَذَا
پینے کی چیزیں	اور	ان کے پاس	نکائیں مچی رکھنے والی	ہم عمر (بیویاں ہوں گی)	یہ (وہ ہے)

مانگیں گے ○ اور ان کے پاس ایسی بیویاں ہوں گی جو شوہر کے سوا کسی اور کی طرف آنکھ نہیں اٹھاتیں، جو ہم عمر ہوں

## مَا تُوْعَدُونَ لِيَوْمِ الْحِسَابِ ۵۳ إِنَّ هَذَا لَرِزْقُنَا

مَا	تُوْعَدُونَ	لِيَوْمِ الْحِسَابِ ۵۳	إِنَّ	هَذَا	لَرِزْقُنَا
جس کا	تم سے وعدہ کیا جاتا ہے	حساب کے دن کیلئے	بیشک	یہ	ضرور ہمارا رزق (ہے)

گی ○ یہ وہ ہے جس کا تمہیں حساب کے دن کیلئے وعدہ کیا جاتا ہے ○ بیشک یہ ہمارا رزق ہے،

## مَا لَهُ مِنْ نَفَادٍ ۵۴ هَذَا لَوَاتٍ

مَا	لَهُ	مِنْ نَفَادٍ ۵۴	هَذَا	لَوَاتٍ
نہیں (ہے)	اس کیلئے	ختم ہونا	(نیکوں کیلئے تو) یہ (ہے)	اور بیشک

اس کیلئے کبھی ختم ہونا نہیں ہے ○ (نیکوں کیلئے تو) یہ (ہے) اور بیشک

## لِلطَّغِينِ لَشَرٍّ مَّا بِلْجَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا فَيُشْس

لِلطَّغِينِ	لَشَرٍّ مَّا بِلْجَهَنَّمَ ۵۵	يَصْلَوْنَهَا	فَيُشْس
سرکشی کرنے والوں کیلئے	ضرور برا ٹھکانہ (ہے)	جہنم (ہے)	وہ داخل ہوں گے اس میں تو کیا ہی برا

سرکشی کرنے والوں کیلئے برا ٹھکانہ ہے ○ جہنم ہے جس میں داخل ہوں گے تو وہ کیا ہی برا

## الْبِهَادُ ۵۶ هَذَا فُلَيْدٌ وَقُوَّةٌ حَيِّمٌ وَعَسَاقٌ ۵۷ وَ

الْبِهَادُ ۵۶	هَذَا	فُلَيْدٌ وَقُوَّةٌ	حَيِّمٌ	وَعَسَاقٌ ۵۷	وَ
بچھونا (ہے)	یہ (ہے)	تو وہ (جہنمی) چکھیں اے	کھولتا پانی	اور پیپ	اور

بچھونا ہے ○ یہ کھولتا پانی اور پیپ ہے تو جہنمی اے چکھیں ○ اور

۱..... جہنمیوں کی پیپ سے متعلق حدیث پاک میں ہے: اگر عساق یعنی جہنمیوں کی پیپ کا ایک ڈول دنیا میں بہا دیا جائے تو پوری دنیا والے بدبو دار ہو جائیں۔ (ترمذی، ۲۱۳۴، الخلیفہ: ۲۵۹۳)



## اٰخَرُ مِنْ شَكْلِهِ اَرْوَاحٌ ۝۵۸ هٰذَا فَوْجٌ

اٰخَرُ مِنْ شَكْلِهِ	اَرْوَاحٌ ۝۵۸	هٰذَا	فَوْجٌ
اس کے چھ دوسرے	مختلف اقسام (کے عذاب ہوں گے)	(ان سے کہا جائے گا) یہ	ایک فوج (ہے)

اسی طرح کے دوسرے مختلف اقسام کے عذاب ہوں گے ○ یہ ایک اور فوج ہے

## مُقْتَحَمٌ مَّعَكُمْ لَا مَرْحَبًا بِهِمْ ۝۵۹ اِنَّهُمْ

مُقْتَحَمٌ ۝۵۹	مَّعَكُمْ	لَا	مَرْحَبًا	بِهِمْ	اِنَّهُمْ
دھنسی جا رہی ہے	تمہارے ساتھ	نہیں	کوئی خوش آمدید	ان کو	بیٹھک دو

جو تمہارے ساتھ دھنسی جا رہی ہے، انہیں کوئی خوش آمدید نہیں، بیٹھک یہ

## صَالُوا النَّارِ ۝۶۰ قَالُوا بَلْ اَنْتُمْ لَا مَرْحَبًا بِكُمْ ۝۶۱

صَالُوا النَّارِ ۝۶۰	قَالُوا	بَلْ	اَنْتُمْ	لَا	مَرْحَبًا	بِكُمْ
آگ میں داخل ہو رہے ہیں	(پھر وکار) کہیں گے	بلکہ	تم	نہیں	کوئی خوش آمدید	تم کو

آگ میں داخل ہو رہے ہیں ○ (پھر وکار) کہیں گے بلکہ تمہیں کوئی خوش آمدید نہیں۔

## اَنْتُمْ قَدْ مُتُّوْهُ لَنَا فَيَسَّ الْقَرَارُ ۝۶۲ قَالُوا

اَنْتُمْ	قَدْ مُتُّوْهُ	لَنَا	فَيَسَّ	الْقَرَارُ ۝۶۲	قَالُوا
تم (ہی)	آگے لائے ہو یہ مصیبت	ہمارے	تو کیا ہی برا	ٹھکانہ (ہے)	(پھر پیر وکار) کہیں گے

تم ہی یہ مصیبت ہمارے آگے لائے ہو تو کیا ہی برا ٹھکانہ ہے ○ (پھر پیر وکار) کہیں گے:

## رَبَّنَا مَنْ قَدَّمَ لَنَا هٰذَا فَرَدُّهُ عَذَابًا ضِعْفًا

رَبَّنَا	مَنْ	قَدَّمَ	لَنَا	هٰذَا	فَرَدُّهُ	عَذَابًا ضِعْفًا
اے ہمارے رب	جو	آگے لایا	ہمارے	یہ (مصیبت)	تو توڑھا اسے	دگنا عذاب

اے ہمارے رب! جو یہ مصیبت ہمارے آگے لایا اسے آگ میں

۱۔ جب سردارانِ کفار جہنم میں داخل ہوں گے اور ان کے پیچھے پیچھے ان کے پیر وکار بھی جا رہے ہوں گے تو خازنِ جہنم ان سرداروں سے کہیں گے ”یہ تمہارے پیر وکاروں کی فوج ہے جو تمہارے ساتھ جہنم میں دھنسی جا رہی ہے۔ کافر سردار بد دعا دیتے ہوئے کہیں گے: ان پیر وکاروں کو راحت و آرام اور مسرت و سکون نصیب نہ ہو، بیٹھک ہماری طرح یہ بھی آگ میں داخل ہو رہے ہیں۔ پیر وکار انہیں بد دعا دیتے کہیں گے: جگہ تمہیں راحت و آرام اور مسرت و سکون نصیب نہ ہو۔ تم ہی یہ عذاب ہمارے آگے لائے ہو کیونکہ تم نے پہلے کفر اختیار کیا اور پھر ہمیں بھی اس راہ پر چلایا تو جہنم بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔“



## فِي النَّارِ ۶۱ ﴿۱﴾ وَقَالُوا مَا لَنَا لَا نَرَىٰ رِجَالًا

فِي النَّارِ ۶۱ ﴿۱﴾	وَقَالُوا	مَا	لَنَا	لَا نَرَىٰ ۱﴿۱﴾	رِجَالًا
آگ میں	اور	کہیں گے	کیا ہوا	ہم نہیں دیکھتے	(ان) مردوں (کو)

ڈگنا عذاب بڑھا اور کہیں گے: ہمیں کیا ہوا کہ ہم ان مردوں کو نہیں دیکھ رہے

## كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِّنَ الْأَشْرَارِ ۶۲ ﴿۲﴾ أَتَّخَذُ لَهُمْ سَخِرِيًّا أَمْ ذَاغَتْ

كُنَّا نَعُدُّهُمْ	مِّنَ الْأَشْرَارِ ۶۲ ﴿۲﴾	أَتَّخَذُ لَهُمْ	سَخِرِيًّا	أَمْ	ذَاغَتْ
ہم شمار کرتے تھے انہیں	بروں میں سے	کیا ہم نے بنالیا تھا انہیں	ہنسی مذاق	یا	بہک گئیں

جنہیں ہم برا شمار کرتے تھے ○ کیا ہم نے انہیں (ایسے ہی) ہنسی بنالیا تھا یا آنکھیں ان کی طرف سے

## عَنَّهُمُ إِلَّا بَصَرٌ ۶۳ ﴿۳﴾ إِنَّ ذَٰلِكَ لَحَقٌّ تَخَاصُمُ أَهْلِ النَّارِ ۶۴ ﴿۴﴾

عَنَّهُمُ	إِلَّا بَصَرٌ ۶۳ ﴿۳﴾	إِنَّ	ذَٰلِكَ	لَحَقٌّ	تَخَاصُمُ أَهْلِ النَّارِ ۶۴ ﴿۴﴾
ان کی طرف سے	(ہماری) آنکھیں	بیشک	یہ	ضرور حق (ہے)	دوڑخیوں کا باہم جھگڑنا

پھر گئی تھیں ○ بیشک یہ دوڑخیوں کا باہم جھگڑنا ضرور حق ہے ○

## قُلْ إِنَّمَا أَنَا مُنذِرٌ ۖ وَمَا مِن إِلَٰهٍ إِلَّا اللَّهُ الْوَاحِدُ

قُلْ	إِنَّمَا أَنَا	مُنذِرٌ	وَمَا	مِن إِلَٰهٍ	إِلَّا اللَّهُ الْوَاحِدُ
تم کہو	میں تو صرف	ڈرسانے والا (ہوں)	اور	کوئی معبود	مگر ایک اللہ

تم فرماؤ: میں صرف ڈرسانے والا ہوں اور کوئی معبود نہیں مگر ایک اللہ

## الْقَهَّارُ ۶۵ ﴿۵﴾ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيزُ

الْقَهَّارُ ۶۵ ﴿۵﴾	رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ	وَمَا	بَيْنَهُمَا	الْعَزِيزُ
(جو) سب پر غالب (ہے)	آسمانوں اور زمین کا مالک	اور	جو کچھ	ان دونوں کے درمیان (ہے)

جو سب پر غالب ہے ○ وہ آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کا مالک ہے، عزت والا،

۱۔ جہنم میں غریب مسلمانوں کو نہ دیکھ کر کفار کے سردار کہیں گے: ہمیں وہ غریب مسلمان نظر کیوں نہیں آ رہے جنہیں ہم دنیا میں برے لوگوں میں شمار کرتے اور انہیں اپنے دین کا مخالف ہونے کی وجہ سے شریہ کہتے اور غریب ہونے کی وجہ سے حقیر سمجھتے تھے؟ پھر کہیں گے کہ کیا ہم نے انہیں مذاق نہ بنالیا تھا جبکہ حقیقت میں وہ ایسے نہ تھے اور وہ دوزخ میں آئے ہی نہیں ہیں، نیز ہمارا ان کا مذاق اڑانا باطل اور غلط تھا یا ہماری آنکھیں ان کی طرف سے بھر گئی تھیں اس لئے وہ ہمیں نظر نہ آئے۔ ۲۔ جو کوئی "یا قہار" روزانہ ایک ہزار بار پڑھ لیا کرے تو اس کے دل سے مخلوق کا خوف دور ہو جائے گا۔

جہنم میں غریب مسلمانوں کو نہ دیکھ کر کفار کا مذاق

حقیقت میں وہ ایسے نہ تھے اور وہ دوزخ میں آئے ہی نہیں ہیں

مضمون رسول اللہ ﷺ کے منصب اور وحدانیت الہی کا بیان

اللہ تعالیٰ کی شان کی عظمت اور وہ وصاف



الْغَفَّارُ ① قُلْ هُوَ نَبَوُّ عَظِيمٌ ② أَنْتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُونَ ③

الْغَفَّارُ ①	قُلْ ②	هُوَ ①	نَبَوُّ عَظِيمٌ ②	أَنْتُمْ ③	عَنْهُ ④	مُعْرِضُونَ ③
بڑا بخشنے والا ہے	تم کہو	وہ	ایک عظیم خبر ہے	تم	اس سے	منہ پھیرے ہوئے

بڑا بخشنے والا ہے ○ تم فرماؤ وہ ایک عظیم خبر ہے ○ تم اس سے منہ پھیرے ہوئے ہو ○

مَا كَانَ لِي مِنْ عِلْمٍ بِالْمَلَأِ الْأَعْلَى إِذْ يَخْتَصِمُونَ ④ إِنْ يُؤْتَى

مَا كَانَ ④	لِي ⑤	مِنْ عِلْمٍ ②	بِالْمَلَأِ الْأَعْلَى ②	إِذْ ③	يَخْتَصِمُونَ ③	إِنْ ④	يُؤْتَى ⑤
نہ تھا	مجھے	کوئی علم	عالم بالا کا	جب	وہ بحث کر رہے تھے	نہیں	وحی کی جاتی

مجھے عالم بالا کی کوئی خبر نہیں تھی جب وہ بحث کر رہے تھے ○ مجھے تو یہی وحی ہوتی ہے ○

إِلَى إِلَّا أَنْبَأَا نَادِيَرِ مُبِينٌ ⑤ إِذْ قَالَ ⑥

إِلَى ⑥	إِلَّا ⑦	أَنْبَأَا ⑧	نَادِيَرِ مُبِينٌ ⑤	إِذْ ⑥	قَالَ ④
میری طرف	مگر	یہ کہ	میں	کھلا ڈر سنانے والا ہوں	جب فرمایا

کہ میں تو کھلا ڈر سنانے والا ہی ہوں ○ جب تمہارے رب نے

رَبُّكَ لِلْمَلِكَةِ إِنِّي خَالِقٌ بَشَرًا مِّنْ طِينٍ ⑦

رَبُّكَ ⑦	لِلْمَلِكَةِ ⑧	إِنِّي ⑨	خَالِقٌ ⑩	بَشَرًا ⑪	مِّنْ طِينٍ ⑫
تمہارے رب نے	فرشتوں سے	بی شک میں	بنانے والا ہوں	انسان	مٹی سے

فرشتوں سے فرمایا کہ میں مٹی سے انسان بنانے والا ہوں ○

فَإِذَا سَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِنْ رُّوحِي ⑬

فَإِذَا ⑬	سَوَّيْتُهُ ⑭	وَ ⑮	نَفَخْتُ ⑯	فِيهِ ⑰	مِنْ رُّوحِي ⑱
پھر جب	میں ٹھیک بنا لوں	اور	پھونک دوں	اس میں	اپنی خاص روح

پھر جب میں اسے ٹھیک بنا لوں اور اس میں اپنی خاص روح پھونکوں

① یعنی قرآن پاک اور جو کچھ اس میں توحید، نبوت، قیامت، حشر اور جنت و دوزخ وغیرہ کے بارے میں بیان کیا گیا یہ عظیم الشان خبر ہے۔ ② یہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت صحیح ہونے کی ایک دلیل ہے گویا کہ یوں ارشاد فرمایا: اگر میں نبی نہ ہوتا تو عالم بالا میں فرشتوں کا حضرت آدم علیہ السلام کی شکل کے باب میں سوال و جواب کرنا مجھے معلوم ہی نہ ہوتا، اس کی خبر دینا میری نبوت اور میرے پاس وحی آنے کی دلیل ہے۔ ③ بحث کرنے والوں سے مراد وہ فرشتے ہیں جو حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق کے بارے میں گفتگو کر رہے تھے۔ یا وہ فرشتے مراد ہیں جو اس چیز میں بحث کر رہے تھے کہ



فَقَعُوا إِلَىٰ سَجْدَيْنِ ﴿۴۲﴾ فَسَجَدَ الْمَلَائِكَةُ كُلُّهُمْ

فَقَعُوا	لَهُ	سَجِدَيْنِ ﴿۴۲﴾	فَسَجَدَ	الْمَلَائِكَةُ	كُلُّهُمْ
تو گر جانا	اس کے لیے	سجدہ کرتے ہوئے	تو سجدہ کیا	فرشتوں (نے)	ان کے تمام

تو تم اس کے لیے سجدے میں پڑ جانا ○ تو تمام فرشتوں نے اکٹھے

أَجْعُونَ ﴿۴۳﴾ إِلَّا إِبْلِيسَ ۖ اسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ ﴿۴۴﴾

أَجْعُونَ ﴿۴۳﴾	إِلَّا	إِبْلِيسَ	اسْتَكْبَرَ	وَ	كَانَ	مِنَ الْكَافِرِينَ ﴿۴۴﴾
سبھی	سوائے	ابلیس (کے)	اس نے تکبر کیا	اور	وہ ہو گیا	کافروں میں سے

سجدہ کیا ○ سوائے ابلیس کے۔ اس نے تکبر کیا اور وہ کافروں میں سے ہو گیا ○

قَالَ يَا إِبْلِيسُ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَسْجُدَ لِمَا

قَالَ	يَا إِبْلِيسُ	مَا	مَنَعَكَ	أَنْ	تَسْجُدَ	لِمَا
(اللہ نے) فرمایا	اے ابلیس	کس چیز نے	روکا تجھے	کہ	تو سجدہ کرے	(اس) کو جسے

(اللہ نے) فرمایا: اے ابلیس! تجھے کس چیز نے روکا کہ تو اسے سجدہ کرے جسے

خَلَقْتُ بِيَدَيَّ ۖ اسْتَكْبَرْتَ أَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِينَ ﴿۴۵﴾

خَلَقْتُ	بِيَدَيَّ	اسْتَكْبَرْتَ	أَمْ	كُنْتَ	مِنَ الْعَالِينَ ﴿۴۵﴾
میں نے بنایا	اپنے ہاتھوں سے	کیا تو نے تکبر کیا	یا	تو تھا (ہی)	اوپر والوں (متکبروں) میں سے

میں نے اپنے ہاتھوں سے بنایا؟ کیا تو نے تکبر کیا ہے یا تو تھا ہی متکبروں میں سے؟ ○

قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ۖ خَلَقْتَنِي مِنْ نَّارٍ وَخَلَقْتَهُ

قَالَ	أَنَا	خَيْرٌ	مِّنْهُ	خَلَقْتَنِي	مِنْ نَّارٍ	وَ	خَلَقْتَهُ
اس نے کہا	میں	بہتر (ہوں)	اس سے	تو نے بنایا مجھے	آگ سے	اور	بنایا اسے

اس نے کہا: میں اس سے بہتر ہوں تو نے مجھے آگ سے بنایا اور اسے مٹی سے

(نیک و نامیہ) کون سے کام گناہوں کا کفارہ بن جاتے ہیں۔ ۱۔ کفار مکہ چونکہ حید اور تکبر کی بنا پر حضور ﷺ سے جھگڑتے تھے، اس لئے یہاں ایک بار پھر حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق اور ابلیس کے سجدہ نہ کرنے کا واقعہ بیان فرمایا تاکہ وہ عبرت حاصل کریں اور اپنے حید و تکبر سے باز آجائیں۔ اس واقعہ کی تفصیل تفسیر صراط الہدیان، ج 8، ص 420 پر ملاحظہ فرمائیں۔

سجدہ کرنے پر ابلیس سے پوچھا: وہ اور اس کا متکبر اور نہ جانے



مِنْ طَيِّبٍ ﴿٤٦﴾ قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَإِنَّكَ رَجِيمٌ ﴿٤٧﴾

مِنْ طَيِّبٍ ﴿٤٦﴾	قَالَ	فَاخْرُجْ	مِنْهَا	فَإِنَّكَ	رَجِيمٌ ﴿٤٧﴾
مٹی سے	(اللہ نے) فرمایا	پس تو نکل جا	اس (جنت) سے	تو بیشک تو	دھتکارا ہوا (ہے)

پیدا کیا ○ اللہ نے فرمایا: تو جنت سے نکل جا کہ بیشک تو دھتکارا ہوا ہے ○

وَأَنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِي إِلَى يَوْمِ الدِّينِ ﴿٤٨﴾ قَالَ

وَإِنَّ	عَلَيْكَ	لَعْنَتِي	إِلَى يَوْمِ الدِّينِ ﴿٤٨﴾	قَالَ
اور	تجھ پر	میری لعنت (ہے)	بدلے کے دن (قیامت) تک	اس نے کہا

اور بیشک قیامت تک تجھ پر میری لعنت ہے ○ اس نے کہا:

رَبِّ فَأَنْظِرْنِي إِلَى يَوْمِ يُبْعَثُونَ ﴿٤٩﴾

رَبِّ	فَأَنْظِرْنِي	إِلَى يَوْمِ	يُبْعَثُونَ ﴿٤٩﴾
اے میرے رب	(اگر ایسا ہے) تو تو مہلت دے مجھے	(اس) دن تک	(جس دن) لوگ اٹھائے جائیں گے

اے میرے رب! (اگر ایسا ہی ہے) تو مجھے لوگوں کے اٹھائے جانے کے دن تک مہلت دے ○

قَالَ فَإِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِينَ ﴿٥٠﴾ إِلَى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ ﴿٥١﴾

قَالَ	فَإِنَّكَ	مِنَ الْمُنْظَرِينَ ﴿٥٠﴾	إِلَى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ ﴿٥١﴾
(اللہ نے) فرمایا	پس بیشک تو	مہلت والوں میں سے ہے	معیّن وقت کے دن تک

اللہ نے فرمایا: پس بیشک تو مہلت والوں میں سے ہے ○ معین وقت کے دن تک ○

قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَا غَوْلَى يَتَّهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٥٢﴾ إِلَّا عِبَادَكَ

قَالَ	فَبِعِزَّتِكَ	لَا غَوْلَى يَتَّهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٥٢﴾	إِلَّا عِبَادَكَ
اس نے کہا	تو تیری عزت کی قسم	ضرور میں گمراہ کروں گا ان سب کو	مگر تیرے بندے

اس نے کہا: تیری عزت کی قسم ضرور میں ان سب کو گمراہ کروں گا ○ مگر جو ان میں

۱۔ اس سے ابلیس کی مراد یہ تھی کہ وہ انسانوں کو گمراہ کرنے کے لئے فراغت پائے اور ان سے اپنا بغض خوب نکالے اور موت سے بالکل بچ جائے کیونکہ اٹھنے کے بعد موت نہیں۔

۲۔ یہاں معین وقت سے قیامت کے پہلے نیک تک کا وقت مراد ہے کہ جسے حقوق کی فحاشی کے لئے معین فرمایا گیا ہے۔

ابلیس کی جنت سے بے دخلی اور اس کا دنیاوی انجام

ابلیس کی طرف سے مہلت کا مطالبہ اور اسے خاص وقت تک مہلت ملنا

لوگوں کو گمراہ کرنے سے متعلق ابلیس کا عزم



بارگاہِ اعلیٰ سے پیش کرنا جواب

متن میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بات

عظمتِ قرآن

تفہیم کے لیے

۵۲

مِنْهُمْ الْمُخْلِصِينَ ۸۳ قَالَ فَالْحَقُّ وَالْحَقُّ أَقُولُ ۸۴

مِنْهُمْ	الْمُخْلِصِينَ ۸۳	قَالَ	فَالْحَقُّ	وَالْحَقُّ	أَقُولُ ۸۴
ان میں سے	چنے ہوئے	(اللہ نے) فرمایا	تو حق (یہ ہے)	اور حق (یہ)	میں فرماتا ہوں
تیرے چنے ہوئے بندے ہیں ○ اللہ نے فرمایا: تو حق (میری طرف سے ہی ہوتا ہے) اور میں حق ہی فرماتا ہوں ○					

لَا مَلْجَأَ جَهَنَّمَ مِنْكَ وَمِمَّنْ تَتَّبِعُ مِنْهُمْ

لَا مَلْجَأَ	جَهَنَّمَ	مِنْكَ	وَ	مِمَّنْ	تَتَّبِعُ	مِنْهُمْ
ضرور میں بھروں گا	جہنم	تجھ سے	اور	(اس) سے جو	پیروی کرے گا تیری	ان میں سے
بیشک میں ضرور جہنم بھروں گا تجھ سے اور ان سب سے جو تیری پیروی کرنے والے						

أَجْمَعِينَ ۸۵ قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَ

أَجْمَعِينَ ۸۵	قُلْ	مَا أَسْأَلُكُمْ	عَلَيْهِ	مِنْ أَجْرٍ	وَ
سب (سے)	تم کہو	میں نہیں مانگتا تم سے	اس پر	کوئی اجرت	اور
ہیں ○ تم فرماؤ: میں اس پر تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا اور					

مَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ ۸۶ إِنَّهُ هُوَ الْاِذْ كُرُّ

مَا أَنَا	مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ ۸۶	إِنَّهُ	هُوَ	إِلَّا	ذِكْرُهُ
نہیں	میں	جھوٹ گھڑنے والوں میں سے	نہیں	وہ (قرآن)	مگر نصیحت
میں جھوٹ گھڑنے والوں میں سے نہیں ہوں ○ یہ تو سارے جہان والوں کیلئے					

لِّلْعَالَمِينَ ۸۷ وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَأَ كَءَبَعَدَ حِينَ ۸۸

لِّلْعَالَمِينَ ۸۷	وَلَتَعْلَمُنَّ	نَبَأَ	كَءَبَعَدَ	حِينَ ۸۸
سارے جہانوں کیلئے	اور	ضرور تم جان لو گے	اس کی خبر	ایک وقت کے بعد
نصیحت ہی ہے ○ اور ضرور ایک وقت کے بعد تم اس کی خبر جان لو گے ○				

۱۔ یعنی میں اپنی طرف سے نبوت کا دعویٰ کر کے اور اپنے پاس سے قرآن بنا کر جھوٹ گھڑنے والوں میں سے نہیں ہوں۔ عالم کو اگر کوئی مسئلہ معلوم نہ ہو تو وہ خاموشی اختیار کرے اور خود کھڑا نہ بنائے کہ یہ بھی تکلف میں داخل ہے۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ایک خطبے میں فرمایا: جو آدمی کسی چیز کا علم رکھتا ہو تو اسے چاہئے کہ وہ لوگوں کو سکھائے اور وہ بات کہنے سے بچے جس کا علم نہ رکھتا ہو ورنہ وہ دین سے نکل جائے گا اور تکلف کرنے والوں میں سے ہو گا۔ (سنن داہمی، ۱/۴۳، الحدیث ۱۴۳) ۲۔ اس سے موت کے بعد کا وقت یا قیامت کا دن آجائے کے بعد کا وقت مراد ہے۔



رکوع: 08

آیات: 75

## سُورَةُ الرَّحْمٰنِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰهُ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللّٰهُ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللّٰهُ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

تَنْزِیْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْحَكِیْمِ ① اِنَّا اَنْزَلْنٰ

تَنْزِیْلُ الْكِتٰبِ	مِنَ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْحَكِیْمِ ①	اِنَّا	اَنْزَلْنٰ
کتاب کا نازل کرنا	عزت والے حکمت والے اللّٰہ کی طرف سے (ہے)	بیشک	ہم نے اتاری

کتاب کا نازل فرماتا اس اللّٰہ کی طرف سے ہے جو عزت والا، حکمت والا ہے ① بیشک ہم نے تمہاری طرف

اِلَيْكَ الْكِتٰبُ بِالْحَقِّ فَاَعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا

اِلَيْكَ	الْكِتٰبُ	بِالْحَقِّ	فَاَعْبُدِ	اللّٰهُ	مُخْلِصًا ①
تمہاری طرف	کتاب	حق کے ساتھ	تو تم عبادت کرو	اللّٰہ (کی)	خالص کرتے ہوئے

یہ کتاب حق کے ساتھ اتاری تو اللّٰہ کی عبادت کرو اسی کے

لَهُ الدِّیْنُ ② اَلَا لِلّٰهِ الدِّیْنُ الْخَالِصُ ③ وَ

لَهُ	الدِّیْنُ ②	اَلَا	لِلّٰهِ	الدِّیْنُ الْخَالِصُ ③	وَ
اس کے لیے	دین، عبادت	سن لو	اللّٰہ ہی کیلئے (ہے)	خالص دین، عبادت	اور

بندے بن کر ③ سن لو! خالص عبادت اللّٰہ ہی کیلئے ہے اور

① اللّٰہ تعالیٰ کی عبادت اخلاص کے ساتھ کرنی چاہئے کہ اس میں نہ شرک کا کوئی شائبہ ہو اور نہ ہی اس میں ریاکاری کا کوئی عمل دخل ہو۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللّٰہ تعالیٰ اسی عمل کو قبول فرماتا ہے جو خالص اس کے لئے کیا گیا ہو اور اس کے ذریعے اس کی رضا چاہی گئی ہو۔ (سنن نسائی، ص: ۵۱۰، الحدیث: ۳۱۳۷)

الَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ مَا نَعْبُدُهُمْ

الَّذِينَ	اتَّخَذُوا	مِنْ دُونِهِ	أَوْلِيَاءَ	مَا نَعْبُدُهُمْ
وہ لوگ جنہوں نے	بنائے رکھے ہیں	اس کے سوا	مددگار	(وہ کہتے ہیں) ہم عبادت نہیں کرتے ان کی

وہ جنہوں نے اس کے سوا اور مددگار بنائے رکھے ہیں (وہ کہتے ہیں:) ہم تو ان بتوں کی صرف

إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللَّهِ زُلْفَى ۚ إِنَّ اللَّهَ

إِلَّا	لِيُقَرِّبُونَا	إِلَى اللَّهِ	زُلْفَى ۚ	إِنَّ اللَّهَ
مگر	(اس لئے) کہ وہ قریب کر دیں ہمیں	اللہ کی طرف	زیادہ قریب	بیشک اللہ

اس لئے عبادت کرتے ہیں تاکہ یہ ہمیں اللہ کے زیادہ نزدیک کر دیں۔ اللہ

يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِي مَا هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۚ إِنَّ

يَحْكُمُ	بَيْنَهُمْ	فِي مَا	هُمْ فِيهِ	يَخْتَلِفُونَ ۚ	إِنَّ
فیصلہ کر دے گا	ان کے درمیان	(اس بات) میں جو	وہ	اختلاف کر رہے ہیں	بیشک

ان کے درمیان اس بات میں فیصلہ کر دے گا جس میں یہ اختلاف کر رہے ہیں بیشک

اللَّهُ لَا يَهْدِي مَنْ هُوَ كَذِبٌ كَفَّارٌ ۚ لَوْ أَرَادَ اللَّهُ

اللَّهُ	لَا يَهْدِي	مَنْ هُوَ	كَذِبٌ	كَفَّارٌ ۚ	لَوْ أَرَادَ	اللَّهُ
اللہ	ہدایت نہیں دیتا	(اسے) جو	وہ	جھوٹا	بڑا ناشکر (ہو)	اگر ارادہ کرتا

اللہ اسے ہدایت نہیں دیتا جو جھوٹا، بڑا ناشکر ہو ۚ اگر اللہ اپنے لیے

أَنْ يَتَّخِذَ وَلَدًا ۚ لَاصْطَفَىٰ مِمَّا يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ۚ

أَنْ	يَتَّخِذَ	وَلَدًا ۚ	لَاصْطَفَىٰ	مِمَّا	يَخْلُقُ	مَا يَشَاءُ ۚ
کہ	وہ بنائے	اولاد	(تو) ضرور چن لیتا	(اس میں) سے جو	وہ پیدا کرتا ہے	جسے وہ چاہتا

اولاد بنانے کا ارادہ فرماتا تو اپنی مخلوق میں سے جسے چاہتا چن لیتا

۱۔ کسی کو اللہ تعالیٰ سے قرب حاصل ہونے کا وسیلہ سمجھنا شرک نہیں کیونکہ بارگاہ الہی تک پہنچنے کے لئے وسیلہ تلاش کرنے کا قرآن پاک میں حکم دیا گیا ہے، البتہ جسے وسیلہ سمجھا جائے اسے معبود، چاہتا اور اس کی پوجا کرنا ضرور شرک ہے۔ وسیلہ سے متعلق اہل حق کا عقیدہ و نظر یہ شرک ہرگز نہیں، کیونکہ وہ امتیاز کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور اولیاء عظام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کو معبود نہیں مانتے اور نہ ہی ان کی عبادت کرتے ہیں بلکہ معبود صرف اللہ تعالیٰ کو مانتے ہیں اور صرف اسی کی عبادت کرتے ہیں جبکہ انہیں صرف اللہ تعالیٰ کا قبول بندہ مان کر اس کی بارگاہ تک پہنچنے کا ذریعہ اور وسیلہ سمجھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ اور اسے پاک ہے



سُبْحَنَهُ ۱ هُوَ اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۲ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَ

سُبْحَنَهُ	هُوَ	اللَّهُ الْوَاحِدُ	الْقَهَّارُ ۲	خَلَقَ	السَّمَوَاتِ وَ
اے پاک ہے	وہی	ایک اللہ	سب پر غالب (ہے)	اس نے بنایا	آسمانوں اور

وہ پاک ہے۔ وہی ایک اللہ سب پر غالب ہے ۱ اس نے آسمان اور زمین

الْأَرْضَ بِالْحَقِّ ۳ يَكُونُ اللَّيْلُ عَلَى النَّهَارِ وَيَكُونُ النَّهَارُ

الْأَرْضَ	بِالْحَقِّ	يَكُونُ	اللَّيْلُ	عَلَى النَّهَارِ	وَيَكُونُ	النَّهَارُ
زمین (کو)	حق کے ساتھ	وہ لپیتا ہے	رات (کو)	دن پر	اور	لپیتا ہے

حق کے ساتھ بنائے، وہ رات کو دن پر لپیتا ہے اور دن کو رات پر

عَلَى اللَّيْلِ ۴ وَسَخَّرَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرَ ۵ كُلٌّ يَجْرِي

عَلَى اللَّيْلِ ۴	وَسَخَّرَ	الشَّمْسُ	وَالْقَمَرَ	كُلٌّ	يَجْرِي
رات پر	اور	اس نے کام میں لگایا	سورج اور	چاند (کو)	ہر ایک چلتا ہے گا

لپیتا ہے اور اس نے سورج اور چاند کو کام میں لگایا ہر ایک، ایک مقررہ مدت تک

لَا جَلَّ مُسَمًّى ۶ أَلَا هُوَ الْعَزِيزُ الْغَفَّارُ ۷ خَلَقَكُمْ

لَا جَلَّ مُسَمًّى	أَلَا	هُوَ	الْعَزِيزُ	الْغَفَّارُ ۷	خَلَقَكُمْ
ایک مقررہ مدت تک	سن لو	وہی	عزت والا	بخشنے والا (ہے)	اس نے پیدا کیا تمہیں

چلتا رہے گا۔ سن لو! وہی عزت والا، بخشنے والا ہے ۱ اس نے تمہیں

مِّنْ نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ ۸ ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَانزَلَ لَكُمْ

مِّنْ نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ ۸	ثُمَّ	جَعَلَ	مِنْهَا	زَوْجَهَا	وَ	انزَلَ	لَكُمْ
ایک جان سے	پھر	بنایا	اسی سے	اس کا جوڑا	اور	اتارے (پیدا کیے)	تمہارے لیے

ایک جان سے پیدا کیا پھر اسی سے اس کا جوڑا بنایا اور تمہارے لیے جو پایوں میں سے

۱۔ اس سے مراد یہ ہے کہ بھی دن کا وقت کم کر کے رات کو بڑھاتا ہے اور کبھی رات کا وقت کم کر کے دن کو زیادہ کرتا ہے، یوں رات اور دن میں سے کم ہونے والا کم ہوتے ہوئے کئی گھنٹے کم ہو جاتا ہے اور بڑھنے والا بڑھتے بڑھتے کئی گھنٹے بڑھ جاتا ہے۔

۲۔ ایک جان سے مراد حضرت آدم علیہ السلام ہیں اور جوڑے سے مراد حضرت حوا زوجہ اللہ تعالیٰ بنیائیں۔



مِّنَ الْأَنْعَامِ ثَنِيَّةً أَزْوَاجٌ ۖ يَخْلُقَكُمْ فِي بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ

مِّنَ الْأَنْعَامِ	ثَنِيَّةً أَزْوَاجٌ	يَخْلُقَكُمْ	فِي بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ
چوپایوں میں سے	آٹھ جوڑے	دوبیدا کرتا ہے تمہیں	تمہاری ماؤں کے پیٹوں میں

آٹھ جوڑے بنائے، تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹ میں تین اندھروں میں

خَلَقًا مِّنْ بَعْدِ خَلْقٍ فِي ظُلُمٍ ثَلَاثٌ ۚ ذَلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ

خَلَقًا مِّنْ بَعْدِ خَلْقٍ	فِي ظُلُمٍ ثَلَاثٌ	ذَلِكُمُ	اللَّهُ	رَبُّكُمْ
ایک تخلیق کے بعد (دوسری) تخلیق (ہوتی ہے)	تین اندھروں میں	یہ	اللہ	تمہارا رب (ہے)

پیدا کرتا ہے، ایک حالت کی تخلیق کے بعد دوسری حالت کی تخلیق ہوتی ہے۔ یہ اللہ تمہارا رب ہے،

لَهُ الْمُلْكُ ۚ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ۚ فَآلِي تُصْرَفُونَ ﴿٦﴾ إِنَّ

لَهُ	الْمُلْكُ	لَا	إِلَهَ	إِلَّا	هُوَ	فَآلِي	تُصْرَفُونَ ﴿٦﴾	إِنَّ
اسی کی	بادشاہی (ہے)	نہیں	کوئی معبود	مگر	وہی	تو کہاں	تم پھیرے جاتے ہو	اگر

اسی کی بادشاہی ہے، اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ تو تم کہاں پھیرے جاتے ہو؟ اگر

تَكْفُرُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنْكُمْ ۖ وَلَا يَرْضَىٰ لِعِبَادِهِ

تَكْفُرُوا	فَإِنَّ	اللَّهَ	غَنِيٌّ	عَنْكُمْ	وَلَا	يَرْضَىٰ	لِعِبَادِهِ
تم ناشکری کرو	تو بیشک	اللہ	بے نیاز (ہے)	تم سے	اور	وہ پسند نہیں کرتا	اپنے بندوں کی

تم ناشکری کرو تو بیشک اللہ تم سے بے نیاز ہے اور وہ اپنے بندوں کی ناشکری کو

الْكُفْرَ ۚ وَإِنْ تَشْكُرُوا يَرْضَهُ لَكُمْ ۚ وَلَا تَزِرُ

الْكُفْرَ	وَ	إِنْ	تَشْكُرُوا	يَرْضَهُ	لَكُمْ	وَلَا	تَزِرُ
ناشکری	اور	اگر	تم شکر کرو	(تو) وہ پسند فرماتا ہے اسے	تمہارے لیے	اور	بوجھ نہیں اٹھائے گی

پسند نہیں کرتا اور اگر تم شکر کرو تو اسے تمہارے لیے پسند فرماتا ہے اور کوئی بوجھ اٹھانے والی جان

۱۔ بندوں کے کفر، ناشکری، ایمان اور شکر گزاری سے اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے، ان سے اسے کوئی نفع یا نقصان نہیں ہو تا لیکن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے کفر اور ناشکری کو پسند نہیں کرتا جبکہ ان کے ایمان اور شکر گزاری کو پسند فرماتا ہے۔



وَإِذْ رَأَوُا رَسُولَ اللَّهِ فَاتَّخَذُوا مِنْهُ دُخَانًا مِمَّا دُمْنُوا ۚ ثُمَّ اتَّخَذُوا الْحُلُمَ خَلَا ۚ ثُمَّ اتَّخَذُوا الْحُلُمَ خَلَا ۚ ثُمَّ اتَّخَذُوا الْحُلُمَ خَلَا ۚ

وَإِذْ رَأَوُا	فَاتَّخَذُوا	مِنْهُ	دُخَانًا	مِمَّا دُمْنُوا	ثُمَّ اتَّخَذُوا	الْحُلُمَ	خَلَا
کوئی بوجھ اٹھانے والی جان	دوسری کا بوجھ	پھر	تمہارے رب کی طرف	تمہارا پھرنا (ہے)	پھر	دوسری کا بوجھ	نہیں اٹھائے گی پھر تمہیں اپنے رب ہی کی طرف پھرنا ہے

فَيَنْبِئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۚ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ۚ

فَيَنْبِئُكُمْ	بِمَا كُنْتُمْ	تَعْمَلُونَ	إِنَّهُ	عَلِيمٌ
تو وہ بتادے گا تمہیں	جو	تم عمل کرتے تھے	بیشک وہ	جاننے والا (ہے)

تو وہ تمہیں بتادے گا جو تم کرتے تھے بیشک وہ دلوں کی بات

يَذَاتِ الصُّدُورِ ۚ وَإِذَا مَسَّ الْإِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا

يَذَاتِ الصُّدُورِ	وَ إِذَا	مَسَّ	الْإِنْسَانَ	ضُرٌّ	دَعَا
سینوں والی (بات) کو	اور جب	پہنچتی ہے	آدمی (کو)	کوئی تکلیف	(تو) وہ پکارتا ہے

جاتا ہے اور جب آدمی کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اپنے رب کو

رَبَّهُ مُنِيبًا إِلَيْهِ ثُمَّ إِذَا خَوَّلَهُ نِعْمَةً

رَبَّهُ	مُنِيبًا	إِلَيْهِ	ثُمَّ إِذَا	خَوَّلَهُ	نِعْمَةً
اپنے رب (کو)	رجوع کرتے ہوئے	اس کی طرف	پھر جب	(اللہ) دیدے اسے	کوئی نعمت

اس کی طرف رجوع کرتے ہوئے پکارتا ہے پھر جب اللہ اسے اپنے پاس سے کوئی نعمت

مِّنْهُ نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُو إِلَيْهِ مِنْ قَبْلُ وَ

مِّنْهُ	نَسِيَ	مَا كَانَ	يَدْعُو إِلَيْهِ	مِنْ قَبْلُ	وَ
اپنی طرف سے	(تو) وہ (آدمی) بھول جاتا ہے	(اس تکلیف کو) جس کی طرف وہ پکارتا رہا تھا	پہلے	اور	

دیدے تو وہ اس تکلیف کو بھول جاتا ہے جس کی طرف وہ پہلے پکارتا رہا تھا اور

۱۔ اس سے مراد یہ ہے کہ کوئی شخص دوسرے کے گناہ کی وجہ سے نہیں پکڑا جائے گا۔ البتہ گمراہ کرنے والوں پر ان کا پتا بوجھ بھی ہو گا اور ان کا بھی جہنم میں انہوں نے ہر کیا ہو گا۔ ۲۔ کفار معصیت کے وقت اللہ تعالیٰ کو پکارتے اور راحت میں بھول جاتے ہیں۔ مسلمان کو اس سے بچنا چاہیے اور معصیت و راحت ہر حال میں اللہ تعالیٰ کو یاد رکھنا اور اس سے دعا کرتے رہنا چاہیے، حدیث پاک میں ہے "مَنْ يَبْتَاطِئُ يَلْهَىٰ عَنْهُ اللَّهُ تَعَالَىٰ" اور مصائب میں اس کی دعا قبول فرمائے تو اسے چاہئے کہ دوراحت و آسائش کے دنوں میں اللہ تعالیٰ سے بکثرت دعا کرے۔ (ترمذی، ۲۳۸۵، المصنوع: ۳۴۳)



جَعَلَ اللَّهُ أَنْدَادًا لِّيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِهِ ۖ قُلْ تَسْتَغْ

جَعَلَ	يُضِلُّ	أَنْدَادًا	لِّيُضِلَّ	عَنْ سَبِيلِهِ	قُلْ	تَسْتَغْ
بنانے لگتا ہے	اللہ کیلئے	شریک	تاکہ وہ بہکا دے	اس کے راستے سے	تم کہو	تو فائدہ اٹھالے

اللہ کے لئے شریک بنانے لگتا ہے تاکہ اس کے راستے سے بہکا دے۔ تم فرماؤ: تھوڑے دن

يَكْفُرُكَ قَلِيلًا ۖ إِنَّكَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ ۝۸ أَمَّنْ هُوَ

يَكْفُرُكَ	قَلِيلًا	إِنَّكَ	مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ	أَمَّنْ	هُوَ
اپنے کفر سے	تھوڑے (دن)	بیشک تو	آگ والوں میں سے (ہے)	کیا جو شخص	وہ

اپنے کفر کے ساتھ فائدہ اٹھالے بیشک تو دوزخیوں میں سے ہے کیا وہ شخص جو

قَانِتٌ أَنْتَاءَ الْبَيْلِ سَاجِدًا أَوْ قَائِمًا يَحْذَرُ

قَانِتٌ	أَنْتَاءَ الْبَيْلِ	سَاجِدًا	وَّ	قَائِمًا	يَحْذَرُ
فرمانبرداری کرنے والا (ہے)	رات کی گھڑیوں (میں)	سجدہ کرتے ہوئے	اور	قیام کرتے ہوئے	ڈرتا ہے

سجدے اور قیام کی حالت میں رات کے اوقات فرمانبرداری میں گزارتا ہے، آخرت سے

الْآخِرَةِ وَيَرْجُوا رَحْمَةَ رَبِّهِ ۖ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي

الْآخِرَةِ	وَّ	يَرْجُوا	رَحْمَةَ رَبِّهِ	قُلْ	هَلْ	يَسْتَوِي
آخرت (سے)	اور	امید (بھی) رکھتا ہے	اپنے رب کی رحمت (کی)	تم کہو	کیا	برابر ہیں

ڈرتا ہے اور اپنے رب کی رحمت کی امید لگا رکھتا ہے (کیا وہ نافرمانوں جیسا ہو جائے گا؟) تم فرماؤ: کیا علم والے

الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ۖ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ

الَّذِينَ	يَعْلَمُونَ	وَّ	الَّذِينَ	لَا يَعْلَمُونَ	إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ
وہ لوگ جو	علم رکھتے ہیں	اور	وہ لوگ جو	علم نہیں رکھتے	نصیحت صرف مانتے ہیں

اور بے علم برابر ہیں؟ عقل والے ہی

۱..... مومن کے لئے لازم ہے کہ وہ امید اور خوف کے درمیان ہو، اپنے عمل کی تعمیر پر نظر کر کے عذاب الہی سے ڈرتا رہے اور رحمت الہی کا امیدوار رہے۔ دنیا میں بالکل بے خوف ہونا یا اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مطمئن ہو کر دونوں حالتیں کفار کی ہیں۔ ۲..... اس سے معلوم ہوا کہ علم اور علم کا اہم کام کی بہت فضیلت ہے، حدیث پاک میں ہے ”عالم کی فضیلت عبادت گزار پر ایسی ہے جیسے میری فضیلت تمہارے اولیٰ پر ہے، پھر ارشاد فرمایا ”اللہ تعالیٰ اس کے فرشتے، آسمانوں اور زمین کی مخلوق حتیٰ کہ چوہنیاں اپنے سوراخوں میں اور نچھیلیاں لوگوں کو علم سکھانے والے پر درود بھیجتی ہیں۔ (بخاری، ۳/۱۳۱۳، الحدیث: ۳۶۹۳)



# أُولُوا الْأَلْبَابِ ۙ قُلْ يَعْبَادُ الَّذِينَ آمَنُوا

أُولُوا الْأَلْبَابِ ۙ	قُلْ	يَعْبَادُ الَّذِينَ	آمَنُوا
مقتل والے	تم کہو	اے میرے دوہندو جو	ایمان لائے

نصیحت مانتے ہیں ۝ تم فرماؤ: اے میرے مومن بندو!

## اتَّقُوا رَبَّكُمُ ۖ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا فِي هَذِهِ الدُّنْيَا

اتَّقُوا	رَبَّكُمُ	لِلَّذِينَ	أَحْسَنُوا	فِي هَذِهِ الدُّنْيَا
ڈرو	اپنے رب (سے)	ان لوگوں کے لیے جنہوں نے	بھلائی کی	اس دنیا میں

اپنے رب سے ڈرو۔ جنہوں نے بھلائی کی، ان کے لیے اس دنیا میں

## حَسَنَةً ۖ وَأَرْضُ اللَّهِ وَاسِعَةٌ ۖ إِنَّمَا يُؤَقِّ

حَسَنَةً	وَأَرْضُ اللَّهِ	وَاسِعَةٌ	إِنَّمَا	يُؤَقِّ
بھلائی (بے)	اور	اللہ کی زمین	وسیع (بے)	صرف

بھلائی ہے اور اللہ کی زمین وسیع ہے۔ صبر کرنے والوں ہی کو

## الضَّرِوْنَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۖ قُلْ

الضَّرِوْنَ	أَجْرَهُمْ	بِغَيْرِ حِسَابٍ ۖ	قُلْ
صبر کرنے والوں (کو)	ان کا ثواب	حساب کے بغیر	تم کہو

ان کا ثواب بے حساب بھر پور دیا جائے گا ۝ تم فرماؤ:

## إِنِّي أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ اللَّهَ مُخْلِصًا لَهُ

إِنِّي أُمِرْتُ	أَنْ	أَعْبُدَ	اللَّهَ	مُخْلِصًا	لَهُ
یکتا مجھے علم دیا گیا ہے	کہ	میں عبادت کروں	اللہ (کی)	خالص کرتے ہوئے	اسی کیلئے

مجھے حکم ہے کہ میں اللہ کی عبادت کروں اسی کیلئے دین کو

۱ صبر کرنے والے بڑے خوش نصیب ہیں کیونکہ قیامت کے دن انہیں بے حساب اجر و ثواب دیا جائے گا۔ حدیث پاک میں ہے ”صحیبت اور بار میں مبتلا رہنے والے (قیامت کے دن) حاضر کئے جائیں گے، نہ ان کے لئے میزان قائم کی جائے گی اور نہ ان کے لئے (اقبال ناموں سے) وقفہ کھولے جائیں گے، ان پر اجر و ثواب کی (بے حساب) بارش ہوگی یہاں تک کہ دنیا میں عاقبت کی زندگی بسر کرنے والے انہیں دیکھ کر آرزو کریں گے کہ ”کاش (وہ اپنی مصیبت میں سے ہوتے اور) ان کے جسم قیچیوں سے کاٹے گئے ہوتے (تاکہ آج یہ صبر کا اجر پاتے)۔“ (معجم الکبیر، ۱۲/۱۳، الحدیث: ۱۴۸۳۹)

## الدِّينَ ۝ وَأُمِرْتُ لِأَنْ أَكُونَ أَوَّلَ الْمُسْلِمِينَ ۝

الدِّينَ ۝	وَأُمِرْتُ	لِأَنْ	أَكُونَ	أَوَّلَ الْمُسْلِمِينَ ۝
دین	اور	مجھے حکم دیا گیا ہے	کہ	میں ہو جاؤں

خالص کرتے ہوئے ۝ اور مجھے حکم ہے کہ میں سب سے پہلا مسلمان بنوں ۝

## قُلْ إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي

قُلْ	إِنِّي أَخَافُ	إِنْ	عَصَيْتُ	رَبِّي
تم کہو	بیٹھ میں ڈر تاہوں	اگر	میں نے نافرمانی کی	اپنے رب (کی)

تم فرماؤ: بالقرض اگر مجھ سے نافرمانی ہو جائے تو مجھے اپنے رب سے

## عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ۝ قُلِ اللَّهُ آعْبُدُ

عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ۝	قُلِ	اللَّهُ	آعْبُدُ
ایک بڑے دن کے عذاب (سے ڈر تاہوں)	تم کہو	اللہ (ہی کی)	میں عبادت کرتا ہوں

ایک بڑے دن کے عذاب کا ڈر ہے ۝ تم فرماؤ: میں اللہ ہی کی عبادت کرتا ہوں

## مُخْلِصًا ۝ قُلْ إِنِّي دِينِي ۝ قَاعِبُدُوا مَا

مُخْلِصًا	قُلْ	إِنِّي دِينِي ۝	قَاعِبُدُوا مَا
خالص کرتے ہوئے	اس کے لیے	اپنا دین	تو تم عبادت کرو

خالص اس کا بندہ ہو کر ۝ تو تم اس کے سوا جس کی

## شِئْتُمْ مِّنْ دُونِهِ ۝ قُلْ إِنَّا الْخُسِرِينَ

شِئْتُمْ	مِّنْ دُونِهِ ۝	قُلْ	إِنَّا الْخُسِرِينَ
تم چاہتے ہو (عبادت کرنا)	اس کے سوا	(اے نبی) تم کہو	بیٹھ

عبادت کرنا چاہتے ہو، کر لو۔ (اے نبی) تم فرماؤ: بلاشبہ نقصان اٹھانے والے

- اللہ تعالیٰ نے پہلے اخلاص کا حکم دیا جو دل کا عمل ہے پھر اطاعت یعنی اعمال جو اس کا حکم دیا اور چونکہ شرعی احکام رسول سے حاصل ہوتے ہیں، وہی ان احکام کو پہنچانے والے ہیں تو وہ ان کے شروع کرنے میں سب سے مقدم اور اول ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ حکم دے کر لوگوں کو تنبیہ کی ہے کہ دوسروں پر اس کی پابندی انتہائی ضروری ہے اور دوسروں کی ترغیب کے لئے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ حکم دیا گیا ہے۔
- یہ جو فرمایا گیا ”تم اللہ تعالیٰ کے سوا جس کی چاہو عبادت کرو“ اس میں شرک کی اجازت نہیں بلکہ انتہائی غضب کا اظہار ہے۔

مفسر وحید علی شاہ صاحب دہلوی

کتاب پر اعتبار غصیب اور حقیقی نقصان اٹھانے والے لوگ



# الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ وَآهْلِيَهُمْ

الَّذِينَ	خَسِرُوا	أَنْفُسَهُمْ	وَ	آهْلِيَهُمْ
وہ لوگ ہیں جنہوں نے	خسارے میں ڈالا	اپنی جانوں	اور	اپنے گھر والوں (کو)

وہی ہیں جنہوں نے اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو قیامت کے دن

## يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۖ أَلَا ذَٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِينُ ۝۱۵

يَوْمَ الْقِيَامَةِ	أَلَا	ذَٰلِكَ	هُوَ	الْخُسْرَانُ الْمُبِينُ ۝۱۵
قیامت کے دن	سن لو	یہی	وہ	کھلا نقصان (ہے)

خسارے میں ڈالا۔ سن لو! یہی کھلا نقصان ہے ۝

## لَهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ ظُلْغٌ مِّنَ النَّارِ وَمِنْ تَحْتِهِمْ

لَهُمْ	مِّنْ فَوْقِهِمْ	ظُلْغٌ مِّنَ النَّارِ	وَ	مِنْ تَحْتِهِمْ
ان کیلئے	ان کے اوپر	آگ کے سائبان (پہاڑ ہوں گے)	اور	ان کے نیچے

ان کیلئے ان کے اوپر سے آگ کے پہاڑ ہوں گے اور ان کے نیچے

## ظُلْغٌ ۖ ذَٰلِكَ يَخَوْفُ اللَّهُ بِهِ عِبَادَهُ ۖ

ظُلْغٌ ۖ (۱)	ذَٰلِكَ	يَخَوْفُ	اللَّهُ	بِهِ
سائبان (پہاڑ ہوں گے)	یہ (عذاب)	ڈراتا ہے	اللہ	اس سے

پہاڑ ہوں گے۔ اللہ اپنے بندوں کو اسی سے ڈراتا ہے،

## يُعِبَادُوا فَاَتَقُونَ ۝۱۶ وَالَّذِينَ اجْتَنَبُوا

يُعِبَادُوا	فَاَتَقُونَ ۝۱۶	وَ	الَّذِينَ	اجْتَنَبُوا
اے میرے بندے	تو تم ڈرو مجھ سے	اور	وہ لوگ جنہوں نے	اجتناب کیا

اے میرے بندے! تو تم مجھ سے ڈرو ۝ اور جنہوں نے بتوں کی پوجا سے

۱۔ اوپر نیچے آگ کے پہاڑ ہونے کا معنی یہ ہے کہ ہر طرف سے آگ انہیں گھیرے ہوئے ہوگی۔ حضرت سید بن غفلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ”جب اللہ تعالیٰ اس بات کا ارادہ فرماتے گا کہ جتنی اپنے ماسوا سب کو بھول جائیں تو ان میں سے ہر شخص کیلئے اس کے قدر برابر آگ کا ایک صندوق بنایا جائے گا پھر اس پر آگ کے تالوں میں سے ایک تالا لگا دیا جائے گا پھر اس شخص کی ہر گ میں آگ کی کیلیں لگا دی جائیں گی، پھر اس صندوق کو آگ کے دوسرے صندوق میں رکھ کر آگ کا تالا لگا دیا جائے گا، پھر ان دونوں کے درمیان آگ جلائی جائے گی تو اب ہر کافر یہ سمجھ گا کہ اس کے سوا اب کوئی آگ میں نہ رہا (صحیح ابن ابی شیبہ، ۲/۸۱، الحدیث: ۱۰)

# الطَّاعُونَ أَنْ يَعْبُدُوا هَآؤَ أَنْابُوا إِلَى اللَّهِ

الطَّاعُونَ	أَنْ	يَعْبُدُوا هَآؤَ	وَ	أَنْابُوا	إِلَى اللَّهِ
بتوں (ے)	کہ	وہ پوجا کریں ان کی	اور	انہوں نے رجوع کیا	اللہ کی طرف

اجتناب کیا اور اللہ کی طرف رجوع کیا

## لَهُمُ الْبُشْرَىٰ قَبَشْرُ عِبَادِ ۚ الَّذِينَ

لَهُمُ	الْبُشْرَىٰ	قَبَشْرُ	عِبَادِ ۚ	الَّذِينَ
ان کے لیے	خوشخبری (ہے)	تو خوشخبری سادو	میرے بندوں (کو)	وہ لوگ جو

انہیں کے لیے خوشخبری ہے تو میرے بندوں کو خوشخبری سادو ○ جو

## يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ ۖ

يَسْتَمِعُونَ	الْقَوْلَ	فَيَتَّبِعُونَ	أَحْسَنَهُ ۖ
کان لگا کر سنتے ہیں	بات	پھر وہ پیروی کرتے ہیں	اس کی بہتر (بات کی)

کان لگا کر بات سنتے ہیں پھر اس کی بہتر بات کی پیروی کرتے ہیں۔

## أُولَٰئِكَ الَّذِينَ هَدَىٰ اللَّهُ وَأُولَٰئِكَ هُمُ

أُولَٰئِكَ	الَّذِينَ	هَدَىٰ	اللَّهُ	وَ	أُولَٰئِكَ	هُمُ
یہ لوگ	وہ ہیں جو	ہدایت دی انہیں	اللہ (نے)	اور	یہ لوگ	وہی

یہ ہیں جنہیں اللہ نے ہدایت دی اور یہی

## أُولَٰئِكَ الْآلِبَابِ ۚ أَفَنُ حَقَّ عَلَيْهِ كَلِمَةُ الْعَذَابِ ۖ

أُولَٰئِكَ الْآلِبَابِ ۚ	أَفَنُ	حَقَّ	عَلَيْهِ	كَلِمَةُ الْعَذَابِ ۖ
عقل والے (ہیں)	تو کیا وہ شخص جو	ثابت ہو چکی	اس پر	عذاب کی بات (وہ نجات والوں کے برابر ہو جائے گا)

عقل مند ہیں ○ تو کیا وہ جس پر عذاب کی بات ثابت ہو چکی ہے (وہ نجات والوں کے برابر ہو جائے گا؟ جبر گز نہیں۔)

۱ قرآن وحدیث میں مسلمانوں کو دیئے گئے احکام میں ثواب کے اعتبار سے فرق ہے، دیوں بعض اعمال بعض سے بہتر ہیں، جیسے عقیقت مقررہ کو آسانی آنے تک مہلت دینا یا قرض معاف کر دینا دونوں بہتر ہیں لیکن قرض معاف کر دینا مہلت دینے سے زیادہ بہتر ہے۔ اسی طرح عقیقت کسی نے تکلیف پہنچائی دیکھ کر سزا دینا یا عذر کرنا دونوں جائز ہیں لیکن عذر کرنا سزا دینے سے زیادہ بہتر ہے۔ جو لوگ جائز احکام پر عمل کرتے ہیں وہ مہلت کے مستحق نہیں اور جو ثواب کے کام کرتے ہیں وہ قابلِ تعریف ہیں لیکن جو زیادہ بہتر اعمال بجالاتے ہیں وہ زیادہ ثواب کے مستحق اور زیادہ قابلِ تعریف ہیں۔

عذاب کا حق اور نجات پانے والا  
دووں کے درمیان



أَفَأَنْتَ تُشَقِّدُ مَنْ فِي النَّارِ ۚ لَكِنَّ الَّذِينَ

أَفَأَنْتَ	تُشَقِّدُ <sup>(۱)</sup>	مَنْ	فِي النَّارِ ۙ	لَكِنَّ	الَّذِينَ
تو کیا تم	ہچا لو گے	(اے) جو	آگ میں (ہے)	لیکن	وہ لوگ جو

تو کیا تم اسے جو آگ کا مستحق ہے ہچا لو گے؟ لیکن اپنے رب سے

اتَّقُوا اسْرَ بَهُمْ لَهُمْ عُرْفٌ مِّنْ قَوْقَهَا

اتَّقُوا	رَبَّهُمْ	لَهُمْ	عُرْفٌ	مِّنْ قَوْقَهَا
ڈرے	(اپنے رب سے)	ان کیلئے	بالا خانے (ہیں)	ان کے اوپر

ڈرنے والوں کیلئے بلند محلات ہیں جن کے اوپر (مزید) بلند محلات

عُرْفٌ مَّبْنِيَّةٌ تَجْرِي مِّنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۚ

عُرْفٌ	مَّبْنِيَّةٌ	تَجْرِي	مِّنْ تَحْتِهَا	الْأَنْهَارُ
(مزید) بالا خانے	بے ہوئے (ہیں)	بہتی ہیں	ان کے نیچے	نہریں

بہنے ہوئے ہیں۔ ان کے نیچے نہریں بہتی ہیں،

وَعَدَا اللَّهُ ۚ لَا يَخْلِفُ اللَّهُ الْوَعْدَ ۚ أَلَمْ تَرَ

وَعَدَا اللَّهُ ۚ	لَا يَخْلِفُ	اللَّهُ	الْوَعْدَ ۚ	أَلَمْ تَرَ
(یہ) اللہ کا وعدہ (ہے)	خلاف نہیں کرتا	اللہ	(اپنے) وعدے (کے)	کیا تم نے نہ دیکھا

یہ اللہ کا وعدہ ہے۔ اللہ وعدہ خلافی نہیں کرتا ۚ کیا تو نے نہ دیکھا

أَنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَسَلَكَهُ

أَنَّ	اللَّهُ	أَنْزَلَ	مِنَ السَّمَاءِ	مَاءً	فَسَلَكَهُ
کہ	اللہ (نے)	اتارا	آسمان سے	پانی	پھر داخل کیا اسے

کہ اللہ نے آسمان سے پانی اتارا پھر اسے زمین میں موجود

۱ اس آیت کا معنی یہ ہے کہ جو انزل بدیخت ہے اور جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے کہ وہ اپنے خبیث اعمال کی وجہ سے جہنم میں جانے کا  
حق دار ہے تو کیا آپ اسے بدایت دے کر جہنم سے ہچا لیں گے، ہرگز نہیں۔ کیونکہ نجات تو نبی کے ماننے والوں کے لئے ہے نہ کہ نہ ماننے والوں کے لئے۔

يَنَابِيعٍ فِي الْأَرْضِ ثُمَّ يُخْرِجُ بِهِ زُرْعًا

يَنَابِيعٍ فِي الْأَرْضِ	ثُمَّ	يُخْرِجُ	بِهِ	زُرْعًا
زمین میں (موجود) چشموں (میں)	پھر	وہ نکالتا ہے	اس سے	کھیتی

چشموں میں داخل کیا پھر اس سے مختلف رنگوں کی کھیتی

مُخْتَلِفًا أَلْوَانُهُ ثُمَّ يَهَيِّجُ فَتْرَهُ مُصَفَّرًا

مُخْتَلِفًا	أَلْوَانُهُ	ثُمَّ	يَهَيِّجُ	فَتْرَهُ	مُصَفَّرًا
مختلف (ہوتے ہیں)	اس کے رنگ	پھر	وہ خشک ہو جاتی ہے	تو تو دیکھتا ہے اے	پیلی پڑی ہوئی

نکالتا ہے پھر وہ کھیتی خشک ہو جاتی ہے تو تو دیکھتا ہے کہ وہ پیلی پڑ جاتی ہے

ثُمَّ يَجْعَلُهُ حُطَامًا ۖ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَذِكْرًا

ثُمَّ	يَجْعَلُهُ	حُطَامًا	إِنَّ	فِي ذَلِكَ	لَذِكْرًا
پھر	وہ کر دیتا ہے اے	ٹکڑے ٹکڑے		اس میں	ضرور نصیحت (ہے)

پھر اللہ اسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہے، بیشک اس میں عقل مندوں کیلئے

لِأُولِي الْأَلْبَابِ ۚ أَفَمَنْ شَرَحَ اللَّهُ صَدْرَهُ

لِأُولِي الْأَلْبَابِ ۚ	أَفَمَنْ	شَرَحَ	اللَّهُ	صَدْرَهُ
عقل والوں کیلئے	تو کیا وہ شخص جو	کھول دیا	اللہ (نے)	اس کا سینہ

نصیحت ہے ۰ تو کیا وہ جس کا سینہ اللہ نے اسلام کے لیے

لِلْإِسْلَامِ فَهُوَ عَلَىٰ نُورٍ مِّنْ رَبِّهِ ۚ فَوَيْلٌ

لِلْإِسْلَامِ	فَهُوَ	عَلَىٰ نُورٍ	مِّنْ رَبِّهِ	فَوَيْلٌ
اسلام کے لیے	تو وہ	نور پر (ہے)	اپنے رب کی طرف سے	تو خرابی ہے

کھول دیا تو وہ اپنے رب کی طرف سے نور پر ہے (اس جیسا ہو جائے گا جو سنگدل ہے) تو خرابی ہے

۱..... جس نے نبیات میں ان احوال کا مشاہدہ کیا وہ جان جائے گا کہ جیو ان اور انسان کا حال بھی اسی طرح ہے کہ اگرچہ اس کی عمر لمبی ہو لیکن ایک دن ایسا آئے گا کہ اس کا رنگ پتلا پڑ جائے گا اور اس کے اعضاء و اجزاء ٹوٹنے لگیں گے اور بالآخر اس کا انجام موت ہے، لہذا جب وہ نبیات کے احوال کا مشاہدہ کر کے اپنی ذات اور زندگی میں غور کرے گا تو اس سے اس کے دل میں دنیا اور اس کی رنگینیاں سے نفرت پیدا ہوگی۔ ۲..... یعنی جس شخص کا سینہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کے لیے کھول دیا اور اسے حق قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی تو وہ اپنے رب عزوجل کی طرف سے یقین و ہدایت پر ہے، کیا وہ اس جیسا ہو جائے گا جس کے

یہاں  
۲۱  
میں وہ ایسا والا  
عقل جیسا نہیں

وہ اس کی طرف سے  
نصیحت والوں کا حال



لِلْقُسَيْبَةِ قُلُوبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللَّهِ ۖ أُولَٰئِكَ

أُولَٰئِكَ

مِّنْ ذِكْرِ اللَّهِ (۱)

لِلْقُسَيْبَةِ قُلُوبُهُمْ

یہ لوگ

اللہ کے ذکر کی طرف سے

(ان) کیلئے جن کے دل سخت ہو گئے

ان کیلئے جن کے دل اللہ کے ذکر کی طرف سے سخت ہو گئے ہیں۔ وہ

فِي صَلَاتٍ مُّبِينٍ ۖ (۲۲) اللَّهُ نَزَّلَ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ

أَحْسَنَ الْحَدِيثِ

نَزَّلَ

اللَّهُ

فِي صَلَاتٍ مُّبِينٍ (۲۲)

سب سے اچھی بات

اتاری

اللہ (نے)

کھلی گمراہی میں (ہیں)

کھلی گمراہی میں ہیں ○ اللہ نے سب سے اچھی کتاب اتاری

كِتَابًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِي تَقْشَعِرُّ مِنْهُ

مِنْهُ

تَقْشَعِرُّ

مَّثَانِي (۲)

مُتَشَابِهًا

كِتَابًا

(یعنی) ایک کتاب (جو ساری) ایک جیسی (ہے) بار بار دہرائی جاتی (ہے) کھڑے ہو جاتے ہیں اس سے

کہ ساری ایک جیسی ہے، بار بار دہرائی جاتی ہے۔ اس سے ان لوگوں کے بدن پر

جُلُودَ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِينُ

تَلِينُ

ثُمَّ

رَبَّهُمْ

يَخْشَوْنَ

الَّذِينَ

جُلُودُ

کھالوں (کے بال) ان لوگوں کے جو ڈرتے ہیں اپنے رب (سے) پھر نرم پڑ جاتی ہیں

بال کھڑے ہوتے ہیں جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں پھر ان کی کھالیں

جُلُودُهُمْ وَقُلُوبُهُمْ إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ ۖ ذَٰلِكَ هُدَىٰ اللَّهِ

هُدَىٰ اللَّهِ

ذَٰلِكَ

إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ

قُلُوبُهُمْ

وَقُلُوبُهُمْ

ان کی کھالیں اور ان کے دل (نرم پڑ جاتے ہیں) اللہ کی یاد کی طرف یہ اللہ کی ہدایت (ہے)

اور دل اللہ کی یاد کی طرف نرم پڑ جاتے ہیں۔ یہ اللہ کی ہدایت ہے

(اچھے لئے، صاف) دل پر اللہ تعالیٰ نے مہر لگا دی تو وہ ہدایت قبول نہیں کرتا۔ ہرگز نہیں۔

۱۔ یعنی ان کے لئے خرابی ہے جن کے پاس اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جائے یا اس کی آیات کی تلاوت کی جائے تو وہ پہلے سے زیادہ سکڑ جائیں اور ان کے دلوں کی سختی زیادہ ہو جائے۔ حدیث پاک میں ہے "اللہ تعالیٰ کے ذکر کے سوا زیادہ گھٹنوں کیا کرو کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے علاوہ زیادہ گھٹنوں کی سختی ہے، اور لوگوں میں اللہ تعالیٰ سے زیادہ دور وہ جو تا ہے جس کا دل سخت ہو۔ (ترمذی، ۱۸۲۲/۳، الخدیجہ، ۴۳۱۹) ۲۔ اس کا ایک معنی یہ ہے کہ یہ دو طرح کے بیان والی ہے کہ



## يَهْدِي بِهِ مَنْ يَشَاءُ ۖ وَمَنْ يُضِلِلِ اللَّهُ

يَهْدِي	بِهِ	مَنْ	يَشَاءُ	وَمَنْ	يُضِلِلِ (۱)	اللَّهُ
وہ ہدایت دیتا ہے	اس کے ذریعے	جسے	چاہتا ہے	اور	جسے	گمراہ کر دے

وہ جسے چاہتا ہے اس کے ذریعے ہدایت دیتا ہے اور جسے اللہ گمراہ کرے

## فَمَالَهُ مِنْ هَادٍ (۲۳) أَفَسَوْفَ يَكْفِي بَوَّجْهِهِ

فَمَالَهُ	مِنْ هَادٍ (۲۳)	أَفَسَوْفَ	يَكْفِي	بَوَّجْهِهِ
تو نہیں	اس کو	کوئی راہ دکھانے والا	تو کیا وہ جو	بچنے کی کوشش کرے گا

اسے کوئی راہ دکھانے والا نہیں ۝ تو کیا وہ جو قیامت کے دن اپنے چہرے کے ذریعے

## سُوءَ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ ۖ وَقِيلَ لِلظَّالِمِينَ

سُوءَ الْعَذَابِ	يَوْمَ الْقِيَمَةِ	وَقِيلَ	لِلظَّالِمِينَ
برے عذاب (سے)	قیامت کے دن	اور	کہا جائے گا

برے عذاب کو روکنے کی کوشش کرے گا (وہ نجات پانے والوں کی طرح ہو سکتا ہے؟) اور ظالموں سے فرمایا جائے گا:

## ذُوقُوا مَا كُنْتُمْ تَكْسِبُونَ (۲۴) كَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ

ذُوقُوا	مَا كُنْتُمْ تَكْسِبُونَ (۲۴)	كَذَّبَ	الَّذِينَ	مِنْ قَبْلِهِمْ
چکھو	(اس کا مزہ) جو	تم کما لے (عمل کرتے) تھے	جھٹلایا	ان لوگوں نے جو

اپنے کما لے ہوئے اعمال کا مزہ چکھو ۝ ان سے پہلے لوگوں نے جھٹلایا

## فَأَتَتْهُمْ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ (۲۵) فَأَذَاقَهُمْ

فَأَتَتْهُمْ	الْعَذَابُ	مِنْ حَيْثُ	لَا يَشْعُرُونَ (۲۵)	فَأَذَاقَهُمْ
تو آیا ان کے پاس	عذاب	جہاں سے	انہیں خبر نہ تھی	تو چکھایا انہیں

تو ان کے پاس وہاں سے عذاب آیا جہاں سے انہیں خبر نہ تھی ۝ اور اللہ نے انہیں

(چکھنے والے دکھ) اس میں وعدے کے ساتھ و غیرہ امر کے ساتھ نبی اور اخبار کے ساتھ احکام ہیں۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ یہ کتاب بار بار پڑھی جانے والی ہے۔

1۔ اس سے مراد یہ ہے کہ جس شخص کی ہر عملوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس میں گمراہی پیدا فرمادے تو اسے کوئی راہ دکھانے والا نہیں۔ 2۔ اس شخص سے مراد یہ تو وہ ہے جس کا دل اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف سے سخت ہو گیا، یا اس سے مراد وہ کافر ہے جس کے ہاتھ گردن کے ساتھ ملا کر باندھ دیے جائیں گے اور اس کی گردن میں گندھک کا ایک جلا ہو ایسا پڑا ہو گا جو اس کے چہرے کو بھون ڈالتا ہو گا، اس طرح اسے آتش جہنم میں گرایا جائے گا۔



## اللَّهُ الْخَزِيءُ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ

اللَّهُ	الْخَزِيءُ	فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا	و	لَعَذَابُ الْآخِرَةِ	أَكْبَرُ
اللہ (نے)	رسوائی (کامزور)	دنیا کی زندگی میں	اور	ضرور آخرت کا عذاب	سب سے بڑا (ہے)

دنیا کی زندگی میں رسوائی کامزور چکھایا اور بیشک آخرت کا عذاب سب سے بڑا ہے۔

## لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ۲۶ وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ

لَوْ	كَانُوا يَعْلَمُونَ ۲۶	و	لَقَدْ	ضَرَبْنَا	لِلنَّاسِ
اگر	وہ جانتے ہوتے	اور	ضرور بیشک	ہم نے بیان کی	لوگوں کے لیے

کیا اچھا ہوتا اگر وہ جان لیتے ○ اور بیشک ہم نے لوگوں کے لیے

## فِي هَذَا الْقُرْآنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ لَعَلَّهُمْ

فِي هَذَا الْقُرْآنِ	مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ۱	لَعَلَّهُمْ
اس قرآن میں	ہر قسم کی مثال	تاکہ وہ

اس قرآن میں ہر قسم کی مثال بیان فرمائی تاکہ وہ

## يَتَذَكَّرُونَ ۲۷ قُرْآنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِي عِوَجٍ

يَتَذَكَّرُونَ ۲۷	قُرْآنًا عَرَبِيًّا	غَيْرَ ذِي عِوَجٍ
نصیحت حاصل کر لیں	عربی زبان کا قرآن	(جو) ٹیز ہے پن والا نہیں

نصیحت حاصل کر لیں ○ عربی زبان کا قرآن جس میں کوئی ٹیڑھا پن نہیں

## لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ۲۸ ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا

لَعَلَّهُمْ	يَتَّقُونَ ۲۸	ضَرَبَ	اللَّهُ	مَثَلًا
تاکہ وہ	وہ ڈریں	بیان کی	اللہ (نے)	ایک مثال

تاکہ وہ ڈریں ○ اللہ نے ایک غلام آدمی کی مثال بیان فرمائی

۱ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے لئے اس قرآن میں وہ تمام مثالیں بیان فرمائی ہیں جن کی اپنے دین کے معاملے میں غور کرنے والے کو ضرورت ہے تاکہ وہ انہیں پڑھ اور سن کر نصیحت قبول کریں۔ نیز قرآن کریم میں دلائل، مثالیں، بشارت، ڈرانا، علقن الہی اور نصیحت مصطفیٰ سب ہی مذکور ہیں کیونکہ قرآن پاک ساری دنیا کے لئے آیا ہے اور ہر جگہ اور علاقے کے لوگوں کی طبیعتیں مختلف ہیں۔ ان میں سے کوئی دلائل سے مانتا ہے، کوئی خوف سے، کوئی لالچ سے، کوئی عشق و محبت سے، اس لئے قرآن پاک میں سب کی ضرورتوں کی تکمیل ہے۔

## رَّجُلًا فِيهِ شُرَكَاءٌ مُتَشَكِّسُونَ وَرَجُلًا

رَجُلًا	و	شُرَكَاءٌ مُتَشَكِّسُونَ	فِيهِ	رَجُلًا
ایک (غلام) آدمی (کی)	اور	کئی بد اخلاق (آقا) شریک (ہوں)	اس میں	ایک آدمی (ایسا ہو)

جس میں کئی بد اخلاق آقا شریک ہوں اور ایک ایسا غلام مرد ہو

## سَلَمًا لِّرَجُلٍ ۖ هَلْ يَسْتَوِينَ مَثَلًا ۖ

سَلَمًا	لِرَجُلٍ	هَلْ	يَسْتَوِينَ	مَثَلًا
(جو) خالص	ایک مرد کا (غلام ہو)	کیا	دو دونوں برابر (ہیں)	صورت حال (کے اعتبار سے)

جو خالص ایک ہی کا غلام ہو۔ کیا دونوں کا حال ایک جیسا ہے؟

## أَلْحَسَدُ لِلَّهِ ۖ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۝۲۹

أَلْحَسَدُ	لِلَّهِ	بَلْ	أَكْثَرُهُمْ	لَا يَعْلَمُونَ ۝۲۹
تمام تعریفیں	اللہ کیلئے (ہیں)	بلکہ	ان میں اکثر	نہیں جانتے

سب خوبیاں اللہ کیلئے ہیں بلکہ ان میں اکثر نہیں جانتے ۝

## إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُمْ مَيِّتُونَ ۝۳۰

إِنَّكَ	مَيِّتٌ	وَ	إِنَّهُمْ	مَيِّتُونَ ۝۳۰
(اے حبیب) بیشک تم	انتقال کرنے والے (ہو)	اور	بیشک وہ (کفار بھی)	مرنے والے (ہیں) پھر

(اے حبیب!) بیشک تمہیں انتقال فرمانا ہے اور ان کو بھی مرنا ہے ۝ پھر

## إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ ۝۳۱

إِنَّكُمْ	يَوْمَ الْقِيَامَةِ	عِنْدَ رَبِّكُمْ	تَخْتَصِمُونَ ۝۳۱
(اے لوگو!) بیشک تم	قیامت کے دن	اپنے رب کے پاس	تم جھگڑو گے

(اے لوگو!) تم قیامت کے دن اپنے رب کے پاس جھگڑو گے ۝

۱۔ اس آیت میں ان کفار کا رد ہے جو حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ و آلہ وسلم کی وفات کا انتہار کیا کرتے تھے، انہیں فرمایا گیا کہ خود مرنے والے ہو کر دوسرے کی موت کا انتہار کرنا حماقت ہے۔ انبیاء کرام علیہم السلام کی موت ایک آن کے لئے ہوتی ہے پھر انہیں حیات عطا فرمائی جاتی ہے۔ حدیث پاک میں ہے "بیشک اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام علیہم السلام کے جسموں کو کھانا زمین پر حرام فرمایا ہے، پس اللہ تعالیٰ کا نبی زندہ ہے، اسے رزق دیا جاتا ہے۔" (ابن ماجہ، ۴۹۱/۳، الحدیث: ۱۶۳) ۲۔ لوگ بہت سے معاملات میں جھگڑا کریں گے جن میں سے ایک یہ ہے کہ دنیاوی حقوق سے متعلق جھگڑا کریں گے۔

دفاع حضور کے منتظر کفار کا رد  
بہر قیامت لوگوں کے جھگڑنے کی خبر



# فَسَنُأْظَلِمُ

24

## فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللَّهِ وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ

فَمَنْ	أَظْلَمُ	مِمَّنْ	كَذَبَ	عَلَى اللَّهِ (۱)	وَ	كَذَّبَ	بِالصِّدْقِ
تو کون	زیادہ ظالم (ہے)	(اس) سے جس نے	جھوٹ باندھا	اللہ پر	اور	جھٹلایا	سچ، حق کو

تو اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے اور حق کو جھٹلائے

## إِذْ جَاءَهُ الْيَسْ فِي جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكَافِرِينَ ۚ وَالَّذِي

إِذْ	جَاءَهُ	الْيَسْ	فِي جَهَنَّمَ	مَثْوًى	لِّلْكَافِرِينَ (۲)	وَ	الَّذِي
جب	وہ آگیا اس کے پاس	کیا نہیں ہے	جہنم میں	ٹھکانہ	کافروں کیلئے	اور	وہ جو

جب وہ اس کے پاس آئے؟ کیا کافروں کا ٹھکانہ جہنم میں نہیں؟ اور وہ جو

## جَاءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهِ أُولَئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ ۚ

جَاءَ	بِالصِّدْقِ (۲)	وَ	صَدَّقَ	بِهِ	أُولَئِكَ	هُمُ	الْمُتَّقُونَ (۳)
آیا	سچ کے ساتھ	اور	(جس نے) تصدیق کی	اس کی	یہ لوگ	وہی	پرہیز گار (ہیں)

یہ سچ لے کر تشریف لائے اور وہ جس نے ان کی تصدیق کی یہی پرہیز گار ہیں

## لَهُمْ مَا يَشَاءُونَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ ذَٰلِكَ جَزَاُ الْمُحْسِنِينَ ۚ

لَهُمْ	مَا يَشَاءُونَ	عِنْدَ رَبِّهِمْ	ذَٰلِكَ	جَزَاُ الْمُحْسِنِينَ (۴)
ان کے لئے (ہے)	جو کچھ	وہ چاہیں گے	ان کے رب کے پاس	یہ نیکی کرنے والوں کا صلہ (ہے)

ان کیلئے ان کے رب کے پاس ہر وہ چیز ہے جو یہ چاہیں گے۔ یہ نیک بندوں کا صلہ ہے

## لِيُكَفِّرَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَسْوَأَ الَّذِي عَمِلُوا وَيَجْزِيَهُمْ

لِيُكَفِّرَ	اللَّهُ	عَنْهُمْ	أَسْوَأَ	الَّذِي	عَمِلُوا	وَ	يَجْزِيَهُمْ
تاکہ مٹا دے	اللہ	ان سے	براکام	جو	انہوں نے کیا	اور	صلہ دے انہیں

تاکہ اللہ ان سے ان کے برے کام مٹا دے جو انہوں نے کیے اور انہیں

۱..... اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھنے کی ایک صورت اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرانا اور اس کی اولاد قرار دینا ہے، یا حرام کو حلال یا حلال کو حرام کہنا بھی اس میں داخل ہے نیز یونہی اللہ تعالیٰ کی طرف ایسا قول یا فعل منسوب کرنا بھی اسی میں داخل ہے جو کہیں ثابت نہ ہو۔ نیز نبی کریم ﷺ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف بھی اپنی طرف سے کچھ منسوب کرنا حرام ہے۔ حدیث پاک میں ہے: جو مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھے تو اسے چاہئے کہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔ (بخاری، ۱/۴۳۷، الحدیث: ۱۲۹۱) ۲..... سچ سے مراد اللہ تعالیٰ کی وحدانیت یا قرآن مجید ہے، اسے لے کر تشریف لانے والے حضور ﷺ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یا جبریل امین ہیں۔



## أَجْرُهُمْ بِأَحْسَنِ الَّذِي كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۳۵﴾ أَلَيْسَ اللَّهُ

أَجْرُهُمْ	بِأَحْسَنِ	الَّذِي	كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۳۵﴾	أَلَيْسَ	اللَّهُ
ان کا ثواب	(اس) اچھے کام پر	جو	وہ کیا کرتے تھے	کیا نہیں ہے	اللہ

ان کا اجر دے ان اچھے کاموں پر جو وہ کرتے تھے ○ کیا اللہ

## بِكَافٍ عَبْدَهُ ۖ وَيُخَوِّفُونَكَ بِالَّذِينَ مِنْ دُونِهِ ۖ وَمَنْ

بِكَافٍ	عَبْدَهُ (۱)	وَ	يُخَوِّفُونَكَ	بِالَّذِينَ	مِنْ دُونِهِ	وَ	مَنْ
کافی	اپنے بندے (کو)	اور	وہ ڈراتے ہیں تجھے	ان سے جو	اس کے سوا (ہیں)	اور	جسے

اپنے بندے کو کافی نہیں؟ اور وہ تمہیں اللہ کے سوا دوسروں سے ڈراتے ہیں اور جسے

## يُضِلُّ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ ۖ ﴿۳۶﴾ وَمَنْ يَهْدِ اللَّهُ

يُضِلُّ	اللَّهُ	فَمَا	لَهُ	مِنْ هَادٍ ﴿۳۶﴾	وَ	مَنْ	يَهْدِ	اللَّهُ
گمراہ کر دے	اللہ	تو نہیں	اس کے لئے	کوئی ہدایت دینے والا	اور	جسے	ہدایت دے	اللہ

اللہ گمراہ کرے اس کیلئے کوئی ہدایت دینے والا نہیں ○ اور جسے اللہ ہدایت دے

## فَمَا لَهُ مِنْ مُّضِلٍّ ۖ أَلَيْسَ اللَّهُ بِعَزِيزٍ

فَمَا	لَهُ	مِنْ مُّضِلٍّ	أَلَيْسَ	اللَّهُ	بِعَزِيزٍ
تو نہیں	اس کو	کوئی بہکانے والا	کیا نہیں ہے	اللہ	غلبہ والا، عزت والا

اسے کوئی بہکانے والا نہیں۔ کیا اللہ سب پر غالب،

## ذِي انتِقَامٍ ۚ ﴿۳۷﴾ وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ

ذِي انتِقَامٍ ﴿۳۷﴾	وَ	لَئِنْ	سَأَلْتَهُمْ	مَنْ	خَلَقَ	السَّمٰوٰتِ	وَ
بدلہ لینے والا	اور	ضرور اگر	تم پوچھو ان سے	کس نے	بنایا	آسمانوں	اور

بدلہ لینے والا نہیں؟ ○ اور اگر تم ان سے پوچھو: آسمان اور زمین

(پچھلے ص ۷۵ پر) اور تصدیق کرنے والے سے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا تمام مومنین مراد ہیں۔

۱..... یہاں ”بندے“ سے مراد حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں اور آیت سے مراد یہ ہے کہ یقیناً جس طرح اللہ تعالیٰ آپ سے پہلے رسولوں کو کافی تھا اسی طرح آپ کو بھی کافی ہے۔ ۲..... یعنی جس کی بد عملیوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس میں گمراہی پیدا فرما دے تو اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں اور جسے اللہ تعالیٰ ہدایت یعنی ایمان کا نور دے تو اسے کوئی بہکانے والا نہیں۔

الْأَرْضَ لَيَقُولَنَّ اللَّهُ ۖ قُلْ أَفَرَأَيْتُمْ مَا تَدْعُونَ

الْأَرْضَ	لَيَقُولَنَّ	اللَّهُ	قُلْ	أَفَرَأَيْتُمْ	مَا	تَدْعُونَ
زمین (کو)	(تو) ضرور وہ کہیں گے	اللہ (نے)	تم کہو	بھلا بتاؤ	جنہیں	تم پوجتے ہو

کس نے بنائے؟ تو ضرور کہیں گے: ”اللہ نے“ تم فرماؤ: بھلا بتاؤ کہ جنہیں تم اللہ کے سوا

مِنْ دُونِ اللَّهِ إِنْ أَرَادَنِيَ اللَّهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ

مِنْ دُونِ اللَّهِ	إِنْ	أَرَادَنِيَ	اللَّهُ	بِضُرٍّ	هَلْ	هُنَّ
اللہ کے سوا	اگر	چاہے مجھے	اللہ	کوئی تکلیف (پہنچانا)	(تو) کیا	وہ

پوجتے ہو اگر اللہ مجھے کوئی تکلیف پہنچانا چاہے تو کیا وہ

كَشِفْتُ ضُرَّهُ أَوْ أَرَادَنِيَ بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ

كَشِفْتُ ضُرَّهُ	أَوْ	أَرَادَنِيَ	بِرَحْمَةٍ	هَلْ	هُنَّ
اس کی (بھیجی ہوئی) تکلیف ٹالنے والے (ہو سکتے ہیں)	یا	وہ چاہے مجھ پر	مہربانی کرنا	کیا	وہ

اس کی بھیجی ہوئی تکلیف کو ٹال دیں گے یا اگر اللہ مجھ پر مہربانی فرمانا چاہے تو کیا وہ

مُسِكتْ رَحْمَتَهُ ۖ قُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ ۖ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ

مُسِكتْ رَحْمَتَهُ	قُلْ	حَسْبِيَ	اللَّهُ	عَلَيْهِ	يَتَوَكَّلُ (۱)
اس کی مہربانی روکنے والے (ہو سکتے ہیں)	تم کہو	مجھے کافی ہے	اللہ	اسی پر	بھروسہ کرتے ہیں

اس کی مہربانی کو روک سکتے ہیں؟ تم فرماؤ: مجھے اللہ کافی ہے۔ توکل کرنے والے

الْمُتَوَكِّلُونَ ۚ قُلْ يَقَوْمِ اعْمَلُوا عَلَىٰ مَكَانَتِكُمْ إِنِّي

الْمُتَوَكِّلُونَ (۳۸)	قُلْ	يَقَوْمِ	اعْمَلُوا	عَلَىٰ مَكَانَتِكُمْ	إِنِّي
توکل کرنے والے	تم کہو	اے میری قوم	تم کام کرتے رہو	اپنی جگہ پر	بیشک میں (بھی)

اسی پر بھروسہ کرتے ہیں ۚ تم فرماؤ: اے میری قوم! تم اپنی جگہ پر کام کیے جاؤ، میں

۱..... توکل کا مفہوم یہ ہے کہ اپنا کام کسی کے سپرد کر کے اس پر اعتماد کرنا، اللہ تعالیٰ پر توکل کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حقیقی کارساز ہونے کا یقین رکھتے ہوئے اپنے کام اس کے سپرد کر دینا۔ حدیث پاک میں ہے: جو اللہ عَزَّوَجَلَّ پر بھروسہ کرے تو ہر مشکل میں اللہ تعالیٰ اسے کافی ہو گا اور اسے وہاں سے رزق دے گا جہاں اس کا گمان بھی نہ ہو اور جو دنیا پر بھروسہ کرے تو اللہ تعالیٰ اسے دنیا کے سپرد فرما دیتا ہے۔ (معجم الاوسط، ۳۰۲/۲، الحدیث: ۳۳۵۹)



عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ۝۳۹ مَنِ يَأْتِيهِ عَذَابٌ

عَامِلٌ	فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ۝۳۹	مَنِ يَأْتِيهِ	عَذَابٌ
(اپنا) کام کرنے والا (ہوں)	تو عنقریب تم جان لو گے	کس پر آتا ہے	(وہ) عذاب

اپنا کام کرتا ہوں تو عنقریب تم جان لو گے ۝ کس پر آتا ہے وہ عذاب

يُخْزِيهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيمٌ ۝۴۰ إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ

يُخْزِيهِ	وَيَحِلُّ	عَلَيْهِ	عَذَابٌ مُّقِيمٌ ۝۴۰	إِنَّا	أَنْزَلْنَاهُ
جور سوا کر دے اسے	اور	اترتا ہے	کس پر	ہمیشہ رہنے والا عذاب	بیشک

جو اسے رسوا کر دے اور کس پر ہمیشہ کا عذاب اترتا ہے؟ ۝ بیشک ہم نے حق کے ساتھ

عَلَيْكَ الْكِتَابَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ ۚ فَسِنِ اهْتَدَى

عَلَيْكَ	الْكِتَابَ	لِلنَّاسِ	بِالْحَقِّ	فَسِنِ	اهْتَدَى
تم پر	کتاب	لوگوں (کی ہدایت) کیلئے	حق کے ساتھ	تو جس نے	ہدایت پائی

تم پر یہ کتاب لوگوں کی ہدایت کیلئے اتاری تو جس نے ہدایت پائی

فَلِنَفْسِهِ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَإِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهِ ۚ وَ

فَلِنَفْسِهِ ۚ	وَمَنْ	ضَلَّ	فَإِنَّمَا	يَضِلُّ	عَلَيْهَا ۚ وَ
تو اپنی ذات کیلئے (پائی) اور	جو	گمراہ ہوا	تو صرف	وہ گمراہ ہوتا ہے	اپنی جان کے خلاف اور

تو اپنی ذات کیلئے ہی (پائی) اور جو گمراہ ہوا تو اپنی جان کے خلاف ہی گمراہ ہوا اور

مَا أَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيلٍ ۝۴۱ اللَّهُ يَتَوَفَّى الْأَنْفُسَ حِينَ مَوْتِهَا

مَا	أَنْتَ	عَلَيْهِمْ	بِوَكِيلٍ ۝۴۱	اللَّهُ	يَتَوَفَّى	الْأَنْفُسَ	حِينَ مَوْتِهَا
نہیں	تم	ان پر	کوئی ذمہ دار	اللہ	وفات دیتا ہے	جانوں (کو)	ان کی موت کے وقت

تم ان پر کوئی ذمہ دار نہیں ہو ۝ اللہ جانوں کو ان کی موت کے وقت وفات دیتا ہے

۱..... اس آیت میں حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی دی گئی ہے کہ ہم نے لوگوں کے فائدے اور ان کی ہدایت کیلئے یہ کامل اور عظیم کتاب آپ پر نازل فرمائی ہے، لہذا جو ہدایت حاصل کرے تو اس راہ یابی کا نفع وہی پائے گا اور جو گمراہ ہو تو اس کی گمراہی کا نقصان اور وبال اسی پر پڑے گا۔ آپ کی یہ ذمہ داری نہیں کہ چارو ناچار انہیں ایمان قبول کرنے پر مجبور کریں بلکہ ایمان قبول کرنا یا نہ کرنا ان مشرکین کے ذمے ہے، آپ سے ان کی کوتاہیوں کا مواخذہ نہ ہو گا۔

ہدایت کا نفع اور گمراہی کا نقصان بندے کو ہی ہوگا

حقیقی طور پر موت اللہ ہی دیتا ہے

۴۰

وَالَّتِي لَمْ تَمُتْ فِي مَنَامِهَا ۖ فَيُمْسِكُ الَّتِي قَضَىٰ عَلَيْهَا

وَالَّتِي	لَمْ تَمُتْ	فِي مَنَامِهَا <sup>(۱)</sup>	فَيُمْسِكُ	الَّتِي قَضَىٰ عَلَيْهَا
اور جو	نہ مرے	(اسے) اس کی نیند میں	پھر وہ روک لیتا ہے	(اسے) جس پر حکم فرما دیتا ہے

اور جو نہ مرے میں انہیں ان کی نیند کی حالت میں پھر جس پر موت کا حکم فرما دیتا ہے اسے

الْمَوْتِ وَيُرْسِلُ الْآخَرَىٰ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى ۖ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ

الْمَوْتِ	وَالَّتِي	يُرْسِلُ	الْآخَرَىٰ	إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى	إِنَّ فِي ذَٰلِكَ
موت (کا)	اور	چھوڑ دیتا ہے	دوسری (جان کو)	ایک مقررہ مدت تک	بیشک اس میں

روک لیتا ہے اور دوسرے کو ایک مقررہ مدت تک چھوڑ دیتا ہے۔ بیشک اس میں

لَا يَتَّبِقُ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ۚ أَمْ اتَّخَذُوا

لَا يَتَّبِقُ	لِقَوْمٍ	يَتَفَكَّرُونَ <sup>(۲)</sup>	أَمْ	اتَّخَذُوا
ضرور نشانیاں (ہیں)	(ان) لوگوں کیلئے	جو غور و فکر کرتے ہیں	کیا	انہوں نے بنا رکھے ہیں

ضرور سوچنے والوں کیلئے نشانیاں ہیں ○ کیا انہوں نے

مِنْ دُونِ اللَّهِ شُفَعَاءَ ۚ قُلْ أَوْلَوْاكَ لَا يَبْلُغُونَ شَيْئًا

مِنْ دُونِ اللَّهِ	شُفَعَاءَ	قُلْ	أَوْلَوْاكَ	لَا يَبْلُغُونَ	شَيْئًا
اللہ کے مقابل	کچھ سفارشی	تم کہو	کیا اگرچہ	وہ مالک نہ ہوں	کسی چیز (کے) اور

اللہ کے مقابلے میں کچھ سفارشی بنا رکھے ہیں؟ تم فرماؤ: کیا اگرچہ وہ کسی چیز کے مالک نہ ہوں اور

لَا يَعْزِلُونَ ۚ قُلْ لِلَّهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيعًا ۖ لَهُ

لَا يَعْزِلُونَ <sup>(۳)</sup>	قُلْ	لِلَّهِ	الشَّفَاعَةُ جَمِيعًا <sup>(۲)</sup>	لَهُ
سمجھ نہ رکھتے ہوں	تم کہو	اللہ ہی کی (ملکیت ہے)	سب شفاعت	اسی کیلئے (ہے)

نہ کچھ سمجھ رکھتے ہوں ○ تم فرماؤ: تمام شفاعتوں کا مالک اللہ ہی ہے۔ اسی کے لیے

۱..... نیند بھی ایک قسم کی موت ہے لہذا ہمیں چاہئے کہ سوتے وقت اور نیند سے بیدار ہوتے وقت احادیث میں بیان کی گئی دعائیں پڑھ لیا کریں۔ ایک حدیث پاک میں ہے، جب حضور اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رات کے وقت اپنے بستر پر تشریف لے جاتے تو اپنی ہتھیلی رخسار کے نیچے رکھ لیتے، پھر کہتے ”اَللّٰہُمَّ بِاسْمِکَ اَمُوْتُ وَاَحْيَا“ اور جب بیدار ہوتے تو یہ فرماتے ”اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاَلٰہِیہُ الشُّمُوْر“ (بخاری، ۱۹۲/۳، الحديث: ۶۱۳۱) ۲..... تمام شفاعتوں کا مالک اللہ تعالیٰ ہے اور کوئی شخص تب تک کسی کی شفاعت کرنے کی طاقت نہیں رکھتا جب تک اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اذن نہ ملے۔



مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝۳۳ وَاِذَا ذُكِرَ

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	ثُمَّ	اِلَيْهِ	تُرْجَعُوْنَ ۝۳۳	وَ	اِذَا	ذُكِرَ
آسمانوں اور زمین کی بادشاہی	پھر	اسی کی طرف	تمہیں لوٹایا جائے گا	اور	جب	ذکر کیا جاتا ہے

آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ہے پھر تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے ○ اور جب ایک اللہ کا

اللَّهُ وَحْدَهُ اشْبَاثُ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ ۚ وَ

اللَّهُ وَحْدَهُ	اشْبَاثُ	قُلُوْبِ الَّذِيْنَ	لَا يُؤْمِنُوْنَ	بِالْاٰخِرَةِ ۚ وَ
ایک اللہ (کا)	(تو) متفرق ہو جاتے ہیں	ان لوگوں کے دل جو	ایمان نہیں لاتے	آخرت پر
اور				

ذکر کیا جاتا ہے تو آخرت پر ایمان نہ لانے والوں کے دل متفرق ہو جاتے ہیں اور

اِذَا ذُكِرَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهِ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ۝۳۵

اِذَا	ذُكِرَ	الَّذِيْنَ	مِنْ دُوْنِهِ	اِذَا	هُمْ	يَسْتَبْشِرُوْنَ ۝۳۵
جب	ذکر کیا جاتا ہے	ان کا جو	اس (اللہ) کے سوا (ہیں)	(تو) جیسی	وہ	خوش ہو جاتے ہیں

جب اللہ کے سوا اوروں کا ذکر ہوتا ہے تو اس وقت وہ خوش ہو جاتے ہیں ○

قُلِ اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ

قُلِ	اللّٰهُمَّ	فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	عَلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ
تم عرض کرو	اے اللہ	آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے	ہر پوشیدہ اور ظاہر کو جاننے والے

تم عرض کرو: اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے! ہر پوشیدہ اور ظاہر کے جاننے والے!

اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْ مَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝۳۶

اَنْتَ	تَحْكُمُ	بَيْنَ عِبَادِكَ	فِيْ مَا	كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝۳۶
تو	فیصلہ کرے گا	اپنے بندوں کے درمیان	(اس) میں جو	وہ اس میں اختلاف رکھتے تھے

تو اپنے بندوں میں اس چیز کا فیصلہ فرمائے گا جس میں وہ اختلاف رکھتے تھے ○

1..... اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے ذکر سے متفرق ہونا اور بتوں کے ذکر سے خوش ہونا کفار کی جہالت و حماقت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ذکر تو سب سے بڑی سعادت، تمام بھلائیوں کی بنیاد اور دلوں کی ٹھنڈک ہے جبکہ بے جان اور خسیں بتوں کے ذکر میں ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔

2..... حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ یہ آیت پڑھ کر جو دعا مانگی جائے وہ قبول ہوتی ہے۔ (مدارک، الزمر، تحت الآیۃ: ۳۶، ص ۱۰۴)

وَلَوْ أَنَّ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا فِي الْأَرْضِ جِيعًا

وَلَوْ	أَنَّ	لِلَّذِينَ	ظَلَمُوا	مَا	فِي الْأَرْضِ	جِيعًا
اور	اگر	یہ کہ (ہوتا)	ان لوگوں کیلئے جنہوں نے	ظلم کیا	جو کچھ زمین میں (ہے)	سب

اور اگر جو کچھ زمین میں ہے وہ سب اور اس کے ساتھ

وَمِثْلَهُ مَعَهُ لَا قُتْدُوا بِهِ مِنْ سُوءِ الْعَذَابِ

وَمِثْلَهُ	مَعَهُ	لَا قُتْدُوا	بِهِ	مِنْ سُوءِ الْعَذَابِ
اور	اس کی مثل	اس کے ساتھ	(تو) ضرور چھٹکارے کے عوض دیدیتے	اس کو برے عذاب سے

اس جیسا اور بھی ظالموں کی ملک میں ہوتا تو قیامت کے دن بڑے عذاب سے چھٹکارے کے عوض

يَوْمَ الْقِيَمَةِ ۖ وَبَدَا لَهُمْ مِنَ اللَّهِ مَا

يَوْمَ الْقِيَمَةِ	وَبَدَا	لَهُمْ	مِنْ اللَّهِ	مَا
قیامت کے دن	اور	ظاہر ہو گا	ان کیلئے اللہ کی طرف سے	(وہ) جس کا

وہ سب کا سب دیدیتے اور ان کیلئے اللہ کی طرف سے وہ ظاہر ہو گا جس کا

لَمْ يَكُونُوا يَحْتَسِبُونَ ۚ وَبَدَا لَهُمْ سَيِّئَاتُ مَا كَسَبُوا

لَمْ يَكُونُوا يَحْتَسِبُونَ	وَبَدَا	لَهُمْ	سَيِّئَاتُ	مَا	كَسَبُوا
وہ گمان (بھی) نہ رکھتے تھے	اور	ظاہر ہو جائیں گی	ان پر	(اس کی) برائیاں	جو انہوں نے کمایا

انہوں نے سوچا بھی نہیں تھا اور ان پر ان کے کمائے ہوئے برے اعمال کھل گئے

وَحَاقَ بِهِمْ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ۚ فَإِذَا مَسَّ الْإِنْسَانَ

وَحَاقَ	بِهِمْ	مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ	فَإِذَا	مَسَّ	الْإِنْسَانَ
اور	گھیر لے گا	ان کو (وہ عذاب) جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے	پھر جب	پہنچتی ہے	آدمی (کو)

اور ان پر وہی آپڑا جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے پھر جب آدمی کو کوئی تکلیف

۱..... اس کا معنی یہ ہے کہ مشرکین کے لئے ایسے شدید عذاب ظاہر ہوں گے جن کا انہیں خیال بھی نہ تھا۔ یا، یہ معنی ہے کہ مشرکین گمان کرتے ہوں گے کہ ان کے پاس نیکیاں ہیں لیکن جب نامہ اعمال کھلیں گے تو بدیاں ظاہر ہوں گی۔

۲..... یعنی مشرکین پر ان کے دنیا میں کئے ہوئے برے اعمال کے آثار ظاہر ہو جائیں گے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے خبر دینے پر وہ جس عذاب کا مذاق اڑا کرتے تھے وہ نازل ہو جائے گا اور مشرکین کو گھیر لے گا۔



صُرِّدَعَانًا ثُمَّ إِذَا خَوَّلَهُ نِعْمَةً مِّنَّا

صُرِّ	دَعَانًا	ثُمَّ	إِذَا	خَوَّلَهُ	نِعْمَةً	مِّنَّا
کوئی تکلیف	(تو) وہ پکارتا ہے ہمیں	پھر	جب	دیتے ہیں اسے	کوئی نعمت	اپنے پاس سے

پہنچتی ہے تو ہمیں پکارتا ہے پھر جب اسے ہم اپنے پاس سے کوئی نعمت عطا فرمائیں

قَالَ إِنَّمَا أُوتِيْتُهُ عَلَىٰ عِلْمٍ ۖ بَلْ هِيَ فِتْنَةٌ وَلَٰكِن

قَالَ	إِنَّمَا أُوتِيْتُهُ	عَلَىٰ عِلْمٍ	بَلْ	هِيَ	فِتْنَةٌ	وَلَٰكِن
(تو) کہتا ہے	مجھے دیا گیا وہ صرف	ایک علم (کی بنا پر)	بلکہ	وہ	ایک آزمائش (ہے)	لیکن

تو کہتا ہے یہ تو مجھے ایک علم کی بدولت ملی ہے بلکہ وہ تو ایک آزمائش ہے مگر

أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۚ ۳۹ قَدْ قَالَهَا الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ

أَكْثَرَهُمْ	لَا يَعْلَمُونَ	قَدْ	قَالَهَا	الَّذِينَ	مِنْ قَبْلِهِمْ
ان میں اکثر	نہیں جانتے	بیشک	کبھی تھی ایسی بات	ان لوگوں نے جو	ان سے پہلے (گزرے)

ان میں اکثر لوگ جانتے نہیں ان سے پہلوں نے بھی ایسے ہی بات کہی تھی

فَمَا أَغْنَىٰ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۚ ۵۰ فَأَصَابَهُمْ سَيِّئَاتُ مَا

فَمَا أَغْنَىٰ	عَنْهُمْ	مَا	كَانُوا يَكْسِبُونَ	فَأَصَابَهُمْ	سَيِّئَاتُ مَا
تو کام نہ آیا	ان کے	جو	وہ کماتے تھے	تو پہنچیں انہیں	(اس کی) برائیاں جو

تو ان کی کمائیاں ان کے کچھ کام نہ آئیں تو ان کے کمائے ہوئے اعمال کی برائیاں

كَسَبُوا ۖ وَالَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْ هَٰؤُلَاءِ سَيُصِيبُهُمْ

كَسَبُوا	وَالَّذِينَ	ظَلَمُوا	مِنْ هَٰؤُلَاءِ	سَيُصِيبُهُمْ
انہوں نے کمایا	اور	وہ لوگ جنہوں نے	ظلم کیا	ان میں سے

انہیں پہنچیں اور ان میں (بھی) جو ظالم ہیں عنقریب ان پر

۱..... دنیا کی سب نعمتیں عارضی اور فانی ہیں اور دنیا میں نعمتیں دے کر بندوں کو آزمایا بھی جاتا ہے، اس لئے دنیاوی نعمتوں پر تکبر و غرور کرنے اور ان پر مطمئن ہونے کی بجائے آخرت میں ملنے والی دائمی نعمتوں کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ ۲..... پہلوں سے مراد قارون اور اس کی قوم ہے۔ قارون نے کہا تھا ”یہ (خزانہ) تو مجھے ایک علم کی بنا پر ملا ہے جو میرے پاس ہے“ اور قارون کی قوم چونکہ اس کی اس بے ہودہ گوئی پر راضی رہی تھی اس لئے وہ بھی کہنے والوں میں شمار ہوئی۔ نیز ممکن ہے کہ قارون کے علاوہ سابقہ امتوں میں سے اور لوگوں نے بھی ایسا کہا ہو۔

گرگزشتہ امتوں کے حال و انجام کی طرف اشارہ اور تکرار کے لئے

رزق کی وسعت و سخا کا اختیار صرف اللہ کے پاس ہے

سَيِّئَاتُ مَا كَسَبُوا ۖ وَمَا هُمْ بِبُعْجِزِينَ ﴿۵۱﴾ أَوَلَمْ يَعْلَمُوا

سَيِّئَاتُ	مَا	كَسَبُوا	وَ	مَا	هُمْ	بِ	بُعْجِزِينَ ﴿۵۱﴾	أَوَلَمْ يَعْلَمُوا
(اس کی) برائیاں	جو	انہوں نے کمایا	اور	نہیں	وہ	عاجز کرنے والے	اور کیا وہ نہیں جانتے	

ان کے کمائے ہوئے اعمال کی برائیاں آپڑیں گی اور وہ اللہ کو بے بس نہیں کر سکتے ۵۱ کیا انہیں معلوم نہیں

أَنَّ اللَّهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ وَيَقْدِرُ ۖ إِنَّ

أَنَّ	اللَّهَ	يَبْسُطُ	الرِّزْقَ	لِمَن	يَشَاءُ	وَ	يَقْدِرُ	إِنَّ
کہ	اللہ	کشادہ کرتا ہے	رزق	جس کیلئے	وہ چاہتا ہے	اور	تگ کر دیتا	بیشک

کہ اللہ روزی کشادہ کرتا ہے جس کے لیے چاہتا ہے اور تگ (بھی) فرماتا ہے۔ بیشک

فِي ذَٰلِكَ لَا يَتَلَقَّوْمٌ يُّؤْمِنُونَ ﴿۵۲﴾ قُلْ لِّعِبَادِيَ

فِي ذَٰلِكَ	لَا يَتَلَقَّوْمٌ	يُّؤْمِنُونَ ﴿۵۲﴾	قُلْ	لِّعِبَادِيَ
اس میں	ضرور نشانیاں (ہیں)	(ان) لوگوں کیلئے	جو ایمان لاتے ہیں	تم کہو اے میرے (وہ) بندو

اس میں ایمان والوں کے لیے ضرور نشانیاں ہیں ۵۲ تم فرماؤ: اے میرے وہ بندو

الَّذِينَ اسْرَفُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ

الَّذِينَ	اسْرَفُوا	عَلَىٰ	أَنفُسِهِمْ	لَا تَقْنَطُوا	مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ ﴿۱﴾	إِنَّ	اللَّهَ
جنہوں نے	زیادتی کی	اپنی جانوں پر	تم مایوس نہ ہونا	اللہ کی رحمت سے	بیشک	اللہ	

جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی! اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا، بیشک اللہ

يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا ۚ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ﴿۵۳﴾ وَأَنبِئُوا

يَغْفِرُ	الذُّنُوبَ جَمِيعًا	إِنَّهُ	هُوَ	الْغَفُورُ	الرَّحِيمُ ﴿۵۳﴾	وَ	أَنبِئُوا ﴿۲﴾
بخش دیتا ہے	تمام گناہوں (کو)	بیشک وہ	وہی	بخشنے والا	مہربان (ہے)	اور	رجوع کرو

سب گناہ بخش دیتا ہے، بیشک وہی بخشنے والا مہربان ہے ۵۳ اور اپنے رب کی طرف

۱۔ کسی بھی گناہگار بندے کو اللہ تعالیٰ کی رحمت و مغفرت سے کبھی مایوس نہیں ہونا چاہئے، کیونکہ اس کی رحمت بے انتہا وسیع ہے اور موت کے وقت غرغہ کی حالت کو پہنچنے سے پہلے تک اس کی بارگاہ میں توبہ کی قبولیت کا دروازہ کھلا ہوا ہے، اس سے پہلے پہل کی جانے والی سچی توبہ کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحمت سے قبول فرما کر سب گناہ بخش دے گا۔ اس آیت میں اگرچہ توبہ و مغفرت کے متعلق رحمت الہی سے مایوسی کی ممانعت ہے لیکن عمومی طور پر ہر حوالے سے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوسی اور ناامیدی ممنوع ہے۔ ۲۔ فقط رحمت الہی پر بھروسہ کر کے گناہوں میں مصروف رہنا درست نہیں بلکہ بارگاہ الہی میں گناہوں سے سچی توبہ مطلوب ہے۔

گناہگاروں کو رحمت الہی سے مایوس نہ ہونے کی تاکید

اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع اور اس کی فرمانبرداری کرنے کا حکم



إِلَىٰ رَبِّكُمْ وَأَسْلِمُوا لَهُ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَكُمُ

إِلَىٰ رَبِّكُمْ	وَ	أَسْلِمُوا	لَهُ	مِنْ قَبْلِ	أَنْ	يَأْتِيَكُمُ
اپنے رب کی طرف	اور	گردن رکھو	اس کے حضور	(اس سے) پہلے	کہ	آئے تم پر

رجوع کرو اور اس وقت سے پہلے اس کے حضور گردن رکھو کہ تم پر

الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنصَرُونَ ﴿۵۳﴾ وَاتَّبِعُوا أَحْسَنَ مَا

الْعَذَابُ	ثُمَّ	لَا تُنصَرُونَ ﴿۵۳﴾	وَ	اتَّبِعُوا	أَحْسَنَ	مَا
عذاب	پھر	تمہاری مدد نہ کی جائے	اور	پیروی کرو	(اس) بہترین (کی)	جو

عذاب آئے پھر تمہاری مدد نہ کی جائے اور تمہارے رب کی طرف سے جو

أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَكُمُ

أُنْزِلَ	إِلَيْكُمْ	مِنْ رَبِّكُمْ	مِنْ قَبْلِ	أَنْ	يَأْتِيَكُمُ
اتارا گیا	تمہاری طرف	تمہارے رب کی جانب سے	(اس سے) پہلے	کہ	آجائے تم پر

بہترین چیز تمہاری طرف نازل کی گئی ہے اس کی اس وقت سے پہلے پیروی اختیار کر لو کہ تم پر

الْعَذَابُ بَغْتَةً وَ أَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ ﴿۵۴﴾ أَنْ تَقُولَ نَفْسٌ

الْعَذَابُ	بَغْتَةً	وَ	أَنْتُمْ	لَا تَشْعُرُونَ ﴿۵۴﴾	أَنْ	تَقُولَ	نَفْسٌ
عذاب	اچانک	اور	تم	تمہیں خبر (بھی) نہ ہو	(پھر ایسا نہ ہو) کہ	کہے	کوئی جان

اچانک عذاب آجائے اور تمہیں خبر (بھی) نہ ہو (پھر ایسا نہ ہو) کہ کوئی جان یہ کہے کہ

يُحَسِّرُنِي عَلَىٰ مَا فَرَّطْتُ فِي جَنْبِ اللَّهِ وَإِنْ كُنْتُ

يُحَسِّرُنِي ﴿۱﴾	عَلَىٰ	مَا	فَرَّطْتُ	فِي جَنْبِ اللَّهِ	وَ	إِنْ	كُنْتُ
ہائے افسوس	(اس) پر	جو	میں نے کوتاہی کی	اللہ کے بارے میں	اور	بیشک	میں تھا

ہائے افسوس ان کوتاہیوں پر جو میں نے اللہ کے بارے میں کیں اور بیشک میں

(پچھلے ص ۲۴۱) ہے اور جو توبہ کرنا چھوڑ دے گا تو اس کے لئے بڑی وعید ہے۔ ۱..... علامہ ابن رجب حنبلی رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: انسان ہمیشہ زندگی سے امید وابستہ رکھتا ہے، اس کی یہ امید دنیا میں ختم نہیں ہوتی اور نہ ہی وہ اپنے نفس کو دنیا کی لذتوں، شہوتوں اور گناہوں وغیرہ سے دور کرتا ہے اور شیطان اسے آخری عمر میں توبہ کی امید دلاتا رہتا ہے، پھر جب اسے موت کا یقین اور زندگی سے مایوس ہو جاتا ہے تو اس وقت وہ دنیا کی شہوتوں کے نشہ سے باہر آتا ہے، تب اسے اپنی کوتاہیوں پر حسرت و ندامت ہوتی ہے اور وہ توبہ و نیک اعمال کے لیے دنیا کی طرف لوٹ جانے کا مطالبہ کرتا ہے لیکن اب اسے کوئی جواب نہیں دیا جاتا اور اسی حسرت و ندامت

## لِمَنِ السُّخْرَيْنِ ﴿۵۶﴾ أَوْ تَقُولَ لَوْ أَنَّ اللَّهَ هَدَانِي

لِمَنِ السُّخْرَيْنِ ﴿۵۶﴾	أَوْ	تَقُولَ	لَوْ	أَنَّ	اللَّهَ	هَدَانِي
ضرور مذاق اڑانے والوں میں سے	یا	کہے	اگر	یہ کہ	اللہ	ہدایت دیتا مجھے

مذاق اڑانے والوں میں سے تھا ○ یا کہے: اگر اللہ مجھے ہدایت دیتا

## لَكُنْتُ مِنَ الْمُنْتَفِينَ ﴿۵۷﴾ أَوْ تَقُولَ حِينَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ

لَكُنْتُ	مِنَ الْمُنْتَفِينَ ﴿۵۷﴾	أَوْ	تَقُولَ	حِينَ	تَرَى	الْعَذَابَ	لَوْ
(تو) ضرور میں (بھی) ہوتا	پرہیز گاروں میں سے	یا	وہ کہے	جب	دیکھے	عذاب	اگر

تو میں بھی پرہیز گاروں میں سے ہوتا ○ یا جب عذاب دیکھے تو کہے: اگر

## أَنْ لِّي كَرَّةٌ فَأَكُونُ مِنَ الْمُحْسِنِينَ ﴿۵۸﴾ بَلَىٰ

أَنْ	لِّي	كَرَّةٌ	فَأَكُونُ	مِنَ الْمُحْسِنِينَ ﴿۵۸﴾	بَلَىٰ
یہ کہ	میرے لیے	ایک مرتبہ لوٹنا (ہوتا)	تو میں ہو جاتا	نیکیاں کرنے والوں میں سے	کیوں نہیں

مجھے ایک مرتبہ لوٹنا (نصیب) ہوتا تو میں نیکیاں کرنے والوں میں سے ہو جاتا ○ ہاں کیوں نہیں!

## قَدْ جَاءَتْكَ آيَتِي فَكَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ وَ

قَدْ	جَاءَتْكَ	آيَتِي	فَكَذَّبْتَ	بِهَا	وَ	اسْتَكْبَرْتَ	وَ
بیشک	آئیں تمہارے پاس	میری آیتیں	تو نے جھٹلایا	ان کو	اور	تکبر کیا	اور

بیشک تیرے پاس میری آیتیں آئیں تو تو نے انہیں جھٹلایا اور تکبر کیا اور

## كُنْتَ مِنَ الْكَافِرِينَ ﴿۵۹﴾ وَيَوْمَ الْقِيَمَةِ تَرَى الَّذِينَ

كُنْتَ	مِنَ الْكَافِرِينَ ﴿۵۹﴾	وَ	يَوْمَ الْقِيَمَةِ	تَرَى	الَّذِينَ
تو ہو گیا	انکار کرنے والوں میں سے	اور	قیامت کے دن	تم دیکھو گے	ان لوگوں کو جنہوں نے

تو انکار کرنے والوں میں سے ہو گیا ○ اور قیامت کے دن تم اللہ پر جھوٹ باندھنے والوں کو

(پچھلے صفحے کا باب) کے ساتھ موت کی سختیاں اسے اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اپنے بندوں کو اس حسرت سے خبردار کر دیا ہے، اب انہیں چاہئے کہ توبہ اور نیک اعمال کرتے رہیں تاکہ موت آنے سے پہلے یہ اس کے لیے تیار ہوں۔ (لطائف المعارف، ص ۵۷۷ ملخصاً) ۱..... یعنی ہاں کیوں نہیں! تیرے پاس قرآن پاک پہنچا اور حق و باطل کی راہیں تم پر واضح کر دی گئیں اور تجھے حق و ہدایت اختیار کرنے کی قدرت بھی دی گئی، اس کے باوجود تو نے حق کو چھوڑا اور اسے قبول کرنے سے تکبر کیا، مگر اسی اختیار کی اور جو حکم دیا گیا اس کی ضد و مخالفت کی، تو اب تیرا یہ کہنا غلط ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے راہ دکھاتا تو میں ڈرنے والوں میں سے ہوتا اور تیرے تمام عذر جھوٹے ہیں۔



كَذَّبُوا عَلَى اللَّهِ وَجُوهَهُمْ مُسْوَدَّةٌ ۖ أَلَيْسَ فِي جَهَنَّمَ مَثْوًى

كَذَّبُوا	عَلَى اللَّهِ	وَجُوهَهُمْ	مُسْوَدَّةٌ	أَلَيْسَ	فِي جَهَنَّمَ	مَثْوًى
جھوٹ باندھا	اللہ پر	ان کے چہرے	سیاہ (ہوں گے)	کیا نہیں ہے	جہنم میں	ٹھکانہ

دیکھو گے کہ ان کے منہ کالے ہوں گے۔ کیا متکبروں کا ٹھکانہ جہنم میں

لِّلْمُتَكَبِّرِينَ ۖ وَيُنَجِّي اللَّهُ الَّذِينَ اتَّقَوْا

لِّلْمُتَكَبِّرِينَ	و	يُنَجِّي	اللَّهُ	الَّذِينَ	اتَّقَوْا
متکبر کرنے والوں کا	اور	(جہنم سے) بچائے گا	اللہ	ان لوگوں کو جو	پرہیز گار ہوں

نہیں ہے؟ اور اللہ پرہیز گاروں کو ان کی نجات کی جگہ کے ذریعے

بِفَقَارَتِهِمْ لَا يَسْهُمُ السُّوءُ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۖ

بِفَقَارَتِهِمْ	لَا يَسْهُمُ	السُّوءُ	و	لَا	هُمْ	يَحْزَنُونَ
ان کی نجات کی جگہ (جنت) کے ذریعے	نہ چھوئے گا انہیں	عذاب	اور	نہ	وہ	غمگین ہوں گے

بچائے گا۔ نہ انہیں عذاب چھوئے گا اور نہ وہ غمگین ہوں گے

اللَّهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۖ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ وَكِيلٌ ۖ

اللَّهُ	خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ	و	هُوَ	عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ	وَكِيلٌ	لَهُ
اللہ	ہر چیز کا پیدا کرنے والا (ہے)	اور	وہی	ہر چیز پر	نگہبان (ہے)	اسی کے لیے (ہیں)

اللہ ہر چیز کا خالق ہے اور وہ ہر چیز پر نگہبان ہے

مَقَالِيدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۖ وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ

مَقَالِيدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	و	الَّذِينَ	كَفَرُوا	بِآيَاتِ اللَّهِ	أُولَٰئِكَ
آسمانوں اور زمین کی کنجیاں	اور	وہ لوگ جنہوں نے	انکار کیا	اللہ کی آیتوں کا	یہ لوگ

اور زمین کی کنجیاں اسی کی ملکیت میں ہیں اور جنہوں نے اللہ کی آیتوں کا انکار کیا وہی

- 1..... دنیا میں پرہیز گاری اختیار کرنا یعنی کفر و شرک اور گناہوں سے بچنا روز قیامت عذاب جہنم سے نجات پانے کا بہت بڑا سبب ہے۔ لہذا ہر کافر کو چاہئے کہ ایمان لائے اور ہر مومن کو چاہئے کہ وہ گناہوں سے بچے اور نیک اعمال کرے تاکہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کا فضل و رحمت شامل حال ہو، عذاب جہنم سے نجات ملے اور جنت میں داخلہ نصیب ہو۔ 2..... یعنی رحمت، رزق اور بارش وغیرہ کے خزانوں کی کنجیاں اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہیں، وہی ان کا مالک ہے۔ احادیث سے ثابت ہے کہ زمین کے خزانوں کی کنجیاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو بھی دی گئی ہیں، جیسا کہ بخاری شریف میں ہے: مجھے زمین کے خزانوں

پرہیز گاروں کے لیے نجات

اللہ ہر چیز کا خالق و نگہبان ہے  
زمین و آسمان کی کنجیاں کا مالک اللہ ہے

آیت الہی کے منکروں کا انجام

عبداللہ کی عبادت کا حکم دینے والوں کو جواب

هُمُ الْخُسِرُونَ ﴿۶۳﴾ قُلْ أَفَغَيْرَ اللَّهِ تَأْمُرُونِي

هُمُ	الْخُسِرُونَ ﴿۶۳﴾	قُلْ	أَفَغَيْرَ اللَّهِ	تَأْمُرُونِي
وہی	نقصان اٹھانے والے (ہیں)	تم کہو	تو کیا اللہ کے سوا	تم حکم دیتے ہو مجھے

نقصان اٹھانے والے ہیں ○ تم فرماؤ: اے جاہلو! کیا تم مجھے اس بات کا حکم دیتے ہو کہ

أَعْبُدُ أَیُّهَا الْجَاهِلُونَ ﴿۶۴﴾ وَلَقَدْ أَوْحَىٰ

أَعْبُدُ	أَيُّهَا	الْجَاهِلُونَ ﴿۶۴﴾	وَلَقَدْ	أَوْحَىٰ
(کہ کسی اور کی) میں عبادت کروں	اے	جاہلو	اور	وحی کی گئی ہے

میں اللہ کے سوا کسی اور کی عبادت کروں؟ ○ اور بیشک تمہاری طرف

إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ لَكِنَّ

إِلَيْكَ	وَ	إِلَى الَّذِينَ	مِنْ قَبْلِكَ	لَكِنَّ
تمہاری طرف	اور	ان (نبیوں) کی طرف جو	تم سے پہلے (آئے)	(کہ اے سننے والے) ضرور اگر

اور تم سے اگلوں کی طرف یہ وحی کی گئی ہے کہ (اے ہر سننے والے مخاطب!) اگر

أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ

أَشْرَكْتَ	لَيَحْبَطَنَّ	عَمَلُكَ	وَلَتَكُونَنَّ
تو نے شرک کیا	(تو) ضرور برباد ہو جائے گا	تیرا عمل	ضرور تو ہو جائے گا

تو نے شرک کیا تو ضرور تیرا ہر عمل برباد ہو جائے گا اور ضرور تو

مِنَ الْخُسِرِينَ ﴿۶۵﴾ بَلِ اللَّهُ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِنَ الشَّاكِرِينَ ﴿۶۶﴾

مِنَ الْخُسِرِينَ ﴿۶۵﴾	بَلِ	اللَّهُ	فَاعْبُدْ	وَكُنْ	مِنَ الشَّاكِرِينَ ﴿۶۶﴾
خسارہ پانے والوں میں سے	بلکہ	اللہ (ہی کی)	تو تو عبادت کر	اور	شکر کرنے والوں میں سے

خسارہ پانے والوں میں سے ہو جائے گا ○ بلکہ اللہ ہی کی بندگی کر اور شکر گزاروں میں سے ہو جا ○

(پچھلے صفحے کا مابقیہ) کی کتابیاں عطا فرمادی گئی ہیں۔ (بخاری، ۳۵۲/۱، الحدیث: ۱۳۴۳)

۱..... حقیقی معبود انتہائی عظیم اوصاف سے متصف ہے، جبکہ بتوں کا تعلق جمادات سے ہے اور وہ کوئی نفع یا نقصان نہیں پہنچا سکتے اور جو شخص عظیم اوصاف سے موصوف معبود کی عبادت سے منہ پھیر کر ان بے جان جسموں کی عبادت میں مشغول ہو تو وہ بہت بڑا جاہل ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے علبردار کو بھی اس جھوٹی عبادت کی طرف بلانا اس سے بڑی جہالت ہے اس لئے یہاں انہیں جاہل فرمایا گیا۔ ۲..... اس آیت میں خطاب اگرچہ حضور صلیٰ



## وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَتَّى قَدَّرَ سَبْعَ ۖ وَ

و	مَا قَدَرُوا	اللَّهُ	حَتَّى قَدَّرَ	و
اور	انہوں نے قدر نہ کی	اللہ (کی)	(جیسا) اس کی قدر کرنے کا حق (ہے)	اور

اور انہوں نے اللہ کی قدر نہ کی جیسا اس کی قدر کرنے کا حق تھا اور

## الْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَالسَّمَوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ

الْأَرْضُ جَمِيعًا	قَبْضَتُهُ	يَوْمَ الْقِيَمَةِ	و	السَّمَوَاتُ	مَطْوِيَّاتٌ
ساری زمین	اس کے قبضے (میں ہوگی)	قیامت کے دن	اور	آسمان	لیٹے ہوئے ہوں گے

قیامت کے دن ساری زمین اس کے قبضے میں ہوگی اور اس کی قدرت سے تمام آسمان

## بِيَمِينِهِ ۖ سُبْحَنَهُ وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ ۝۶۵

بِیْمِیْنِهِ	سُبْحَنَهُ	و	تَعَالَى	عَمَّا	يُشْرِكُونَ
اس کی قدرت سے	پاک ہے اسے	اور	وہ بلند ہے	(اس) سے جو	وہ شرک کرتے ہیں

لیٹے ہوئے ہوں گے اور وہ ان کے شرک سے پاک اور بلند ہے ۝ اور

## نُفِخَ فِي الصُّورِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ

نُفِخَ	فِي الصُّورِ (۱)	فَصَعِقَ	مَنْ	فِي السَّمَوَاتِ	و	مَنْ
پھونک ماری جائے گی	صُور میں	تو بیہوش ہو جائیں گے	جو	آسمانوں میں	اور	جو

صُور میں پھونک ماری جائے گی تو جتنے آسمانوں میں ہیں اور جتنے

## فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللَّهُ ۖ ثُمَّ نُفِخَ فِيهِ أُخْرَىٰ

فِي الْأَرْضِ	إِلَّا	مَنْ	شَاءَ	اللَّهُ	ثُمَّ	نُفِخَ (۲)	فِيهِ	أُخْرَىٰ
زمین میں (ہیں)	مگر	جسے	چاہے	اللہ	پھر	پھونک ماری جائے گی	اس میں	دوسری بار

زمین میں ہیں سب بیہوش ہو جائیں گے مگر جسے اللہ چاہے پھر اس میں دوسری بار پھونک ماری جائے گی

(پچھلے صفحے کا حوالہ) اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہے لیکن مراد سننے والے ہیں۔ یا یہاں ایک نامکمل چیز کو نامکمل چیز پر موقوف کیا گیا ہے یعنی اگر بالفرض تم نے اللہ تعالیٰ کا شریک کیا تو ضرور تمہارا ہر عمل برباد ہو جائے گا اور ضرور تم خسارہ پانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔

۱..... آیت کے اس حصے میں پہلی بار صور پھونکنے کا بیان ہے۔ اس سے طاری ہونے والی بے ہوشی کا اثر یہ ہو گا کہ فرشتے اور زمین پر موجود زندہ لوگ جنہیں ابھی تک موت نہ آئی ہوگی، وہ مر جائیں گے۔ ۲..... یہاں دوسری بار صور پھونکے جانے کا بیان ہے جس سے مردے زندہ کئے جائیں گے۔

## فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ ۖ وَأَشْرَقَتِ الْأَرْضُ

فَإِذَا	هُمْ	قِيَامٌ	يَنْظُرُونَ (۱)	وَ	أَشْرَقَتِ	الْأَرْضُ
توجہی	وہ	کھڑے ہو (جائیں گے)	دیکھتے ہوئے	اور	جگمگا اٹھے گی	زمین

تو اسی وقت وہ دیکھتے ہوئے کھڑے ہو جائیں گے اور زمین اپنے رب کے نور سے

## يُنُورُ رِيبَهَا وَوَضَعَ الْكِتَابَ وَجَائِءَ النَّبِيِّينَ وَ

يُنُورُ رِيبَهَا (۲)	وَ	وَضَعَ	الْكِتَابَ (۳)	وَ	جَائِءَ النَّبِيِّينَ	وَ
اپنے رب کے نور سے	اور	رکھی جائے گی	کتاب	اور	لائے جائیں گے انبیاء	اور

جگمگا اٹھے گی اور کتاب رکھی جائے گی اور انبیاء اور گوہی دینے والے

## الشَّهَادَاتِ وَقُضِيَ بَيْنَهُم بِالْحَقِّ وَهُمْ

الشَّهَادَاتِ	وَ	قُضِيَ	بَيْنَهُم	بِالْحَقِّ	وَ	هُمْ
گوہی دینے والے	اور	فیصلہ کر دیا جائے گا	ان کے درمیان	حق کے ساتھ	اور	وہ

لائے جائیں گے اور لوگوں میں سچا فیصلہ فرما دیا جائے گا اور ان پر

## لَا يُظْلَمُونَ ۖ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عِدَّتْ

لَا يُظْلَمُونَ (۶)	وَ	وُفِّيَتْ	كُلُّ نَفْسٍ	مَّا	عِدَّتْ
ان پر ظلم نہ کیا جائے گا	اور	(بدلہ) بھر پور دیا جائے گا	ہر جان (کو)	(اس کا) جو	اس نے عمل کیا

ظلم نہ ہو گا اور ہر جان کو اس کے اعمال کا بھر پور بدلہ دیا جائے گا

## وَهُوَ أَعْلَمُ بِمَا يَفْعَلُونَ ۚ وَسِيقَ

وَ	هُوَ	أَعْلَمُ	بِمَا	يَفْعَلُونَ (۴)	وَ	سِيقَ
اور	وہ (اللہ)	خوب جانتا ہے	(اس) کو جو	لوگ کرتے ہیں	اور	ہانکا جائے گا

اور وہ (اللہ) خوب جانتا ہے جو لوگ کرتے ہیں اور کافروں کو

- ۱..... دیکھتے ہوئے کھڑے ہونے سے یا تو یہ مراد ہے کہ وہ حیرت میں آکر مہبوت شخص کی طرح ہر طرف نگاہیں اٹھا اٹھا کر دیکھیں گے، یا یہ معنی ہیں کہ وہ یہ دیکھتے ہوں گے کہ اب انہیں کیا معاملہ پیش آئے گا۔ ۲..... حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: یہ چاند، سورج کا نور نہ ہو گا بلکہ یہ اور ہی نور ہو گا جسے اللہ تعالیٰ پیدا فرمائے گا اور اس سے زمین روشن ہو جائے گی۔ (جمل، ۳۵۱/۶) ۳..... اس کتاب سے مراد یا تو لوح محفوظ ہے کہ جس میں قیامت تک ہونے والے دنیا کے تمام احوال اپنی مکمل تفصیلات کے ساتھ لکھے ہوئے ہیں۔ یا اس سے ہر شخص کا اعمال نامہ مراد ہے جو اس کے ہاتھ میں ہو گا۔ ۴..... اللہ تعالیٰ لوگوں



الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ جَهَنَّمَ زُمَرًا ۖ حَتَّىٰ إِذَا

الَّذِينَ	كَفَرُوا	إِلَىٰ جَهَنَّمَ	زُمَرًا	حَتَّىٰ	إِذَا
ان لوگوں کو جنہوں نے	کفر کیا	جہنم کی طرف	گروہ درگروہ	یہاں تک کہ	جب

گروہ درگروہ جہنم کی طرف ہانکا جائے گا یہاں تک کہ جب

جَاءَ وَهَافَتْ حَتَّىٰ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ

جَاءَ وَهَافَتْ	حَتَّىٰ	أَبْوَابُهَا	وَقَالَ	لَهُمْ
وہ آئیں گے اس کے پاس	(تو) کھولے جائیں گے	اس کے دروازے	اور	کہیں گے ان سے

وہ وہاں پہنچیں گے تو جہنم کے دروازے کھولے جائیں گے اور اس کے داروغہ

خَرَّتْهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ رَسُولٌ مِّنْكُمْ يَتْلُونَ عَلَيْكُمْ

خَرَّتْهَا	أَلَمْ يَأْتِكُمْ	رَسُولٌ	مِّنْكُمْ	يَتْلُونَ	عَلَيْكُمْ
اس کے داروغہ	کیا نہیں آئے تھے تمہارے پاس	رسول	تم میں سے	وہ پڑھتے تھے	تم پر

ان سے کہیں گے: کیا تمہارے پاس تمہیں میں سے وہ رسول نہ آئے تھے جو تم پر تمہارے رب کی آیتیں

أَيُّتِ رَبِّكُمْ وَيُنذِرُكُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَٰذَا ۖ قَالُوا

أَيُّتِ رَبِّكُمْ	وَيُنذِرُكُمْ	لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَٰذَا	قَالُوا
تمہارے رب کی آیتیں	اور ڈراتے تھے تمہیں	تمہارے اس دن کی ملاقات (سے)	وہ کہیں گے

پڑھتے تھے اور تمہیں تمہارے اس دن کی ملاقات سے ڈراتے تھے؟ وہ کہیں گے:

بَلَىٰ وَلَٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكَافِرِينَ ۖ قِيلَ

بَلَىٰ	وَلَٰكِنْ	حَقَّتْ	كَلِمَةُ الْعَذَابِ	عَلَى الْكَافِرِينَ	قِيلَ
کیوں نہیں	اور	لیکن	عذاب کی بات	کافروں پر	کہا جائے گا

کیوں نہیں مگر عذاب کا قول کافروں پر ثابت ہو گیا ۝ کہا جائے گا:

(پچھلے کلمہ) کے اعمال کو خوب جانتا ہے، اس سے کچھ مخفی نہیں اور نہ اسے گواہ اور لکھنے والے کی حاجت ہے، یہ گواہی اور لکھنا سب لوگوں پر حجت تمام کرنے کے لئے ہوں گے۔

۱..... عذاب کی بات سے مراد اللہ تعالیٰ کا وہ فیصلہ ہے جو اس نے انہیں کے چیلنج کے جواب میں سنا دیا تھا کہ ”لَا مُلْكَ لْجَهَنَّمَ وَلَكِنَّكُمْ تَتْلُونَ شِعْرَكُمْ مِنْهُمْ أَجْمَعِينَ“ بیشک میں ضرور جہنم بھر دوں گا تجھ سے اور سب سے جو تیری پیروی کرنے والے ہیں۔ (سورۃ ص: ۸۵)

## ادْخُلُوا أَبْوَابَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا فَبِئْسَ

ادْخُلُوا	أَبْوَابَ جَهَنَّمَ	خَالِدِينَ	فِيهَا	فَبِئْسَ
داخل ہو جاؤ	جہنم کے دروازوں (میں)	ہمیشہ رہنے والے	اس میں	تو کیا ہی برا

جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ، اس میں ہمیشہ رہنا ہے، تو متکبروں کا

## مَثْوًى الْمُتَكَبِّرِينَ ﴿۴۲﴾ وَسَيَقُولُ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ

مَثْوًى الْمُتَكَبِّرِينَ ﴿۴۲﴾	وَسَيَقُولُ	الَّذِينَ اتَّقَوْا	رَبَّهُمْ
متکبروں کا ٹھکانہ (ہے)	اور	ان لوگوں کو جو	اپنے رب (سے)

کیا ہی برا ٹھکانہ ہے ○ اور اپنے رب سے ڈرنے والوں کو گروہ درگروہ

## إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ۖ حَتَّىٰ إِذَا جَاءَهُمْ هَآؤُ

إِلَى الْجَنَّةِ	زُمَرًا (۱)	حَتَّىٰ	إِذَا	جَاءَهُمْ	وَسَيَقُولُ
جنت کی طرف	گروہ درگروہ	یہاں تک کہ	جب	وہ آئیں گے اس کے پاس	اور

جنت کی طرف چلایا جائے گا یہاں تک کہ جب وہ وہاں پہنچیں گے اور

## فَتَبَحَثُوا أَبْوَابَهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلَامٌ

فَتَبَحَثُوا	أَبْوَابَهَا	وَقَالَ	لَهُمْ	خَزَنَتُهَا	سَلَامٌ
کھولے جائیں گے	اس کے دروازے	اور	کہیں گے	ان سے	اس کے داروغہ سلام (ہو)

اس کے دروازے کھلے ہوئے ہوں گے اور اس کے داروغہ ان سے کہیں گے: تم پر

## عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا خَالِدِينَ ﴿۴۳﴾ وَقَالُوا الْحَمْدُ

عَلَيْكُمْ	طِبْتُمْ	فَادْخُلُوهَا	خَالِدِينَ ﴿۴۳﴾	وَقَالُوا	الْحَمْدُ
تم پر	تم پاکیزہ رہے	تو داخل ہو جاؤ اس میں	ہمیشہ رہنے والے	وہ کہیں گے	تمام تعریفیں

سلام ہو، تم پاکیزہ رہے تو ہمیشہ رہنے کو جنت میں جاؤ ○ اور وہ کہیں گے: سب خوبیاں

۱..... اللہ سے ڈرنے والوں کو گروہ درگروہ جنت کی طرف چلایا جائے گا۔ حدیث پاک میں ہے: جنت میں جو پہلا گروہ داخل ہو گا اس کی صورت چودھویں رات کے چاند کی طرح ہو گی اور جو گروہ اس کے بعد جائے گا اس کی صورت آسمان میں جگمگاتے ستارے کی طرح ہو گی۔ (مسلم، ص ۱۵۱۹، الحدیث: ۱۳/۲۸۳۳) ۲..... حدیث پاک میں ہے: (جنت میں) ایک پکارنے والا پکارے گا: تمہارے لیے یہ ہے کہ تندرست رہو گے کبھی بیمار نہ ہو گے اور تمہارے لیے یہ ہے کہ زندہ رہو گے کبھی نہ مرو گے اور تمہارے لیے یہ ہے کہ جوان رہو گے کبھی بوڑھے نہ ہو گے اور تمہارے لیے یہ ہے کہ خوش رہو گے کبھی غمگین نہ ہو گے۔ (مسلم، ص ۱۵۲۱، الحدیث: ۲۲/۲۸۳۴)



## بِاللّٰهِ الَّذِي صَدَقْنَا وَعَدَا وَ أَوْ رَثْنَا ۚ اَلَا رُضٰ

بِاللّٰهِ	الَّذِي	صَدَقْنَا	وَعَدَا	وَ	اَوْ رَثْنَا	اَلَا رُضٰ (۱)
اللہ کے لئے (ہیں)	جس نے	سچا کر دیا ہم سے	اپنا وعدہ	اور	وارث کیا ہمیں	(اس) زمین (کا)

اس اللہ کیلئے ہیں جس نے اپنا وعدہ ہم سے سچا کیا اور ہمیں اس زمین کا وارث کیا،

## نَتَّبِعُوا مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَاءُ ۚ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعَمِلِیْنَ ۝۳۷ وَ

نَتَّبِعُوا	مِنَ الْجَنَّةِ	حَيْثُ	نَشَاءُ	فَنِعْمَ	اَجْرُ الْعَمِلِیْنَ ۝۳۷	وَ
ہم رہیں گے	جنت سے (میں)	جہاں	چاہیں	تو کیا ہی اچھا (ہے)	عمل کرنے والوں کا ثواب	اور

ہم جنت میں جہاں چاہیں رہیں گے تو کیا ہی اچھا اجر ہے عمل کرنے والوں کا ۝ اور

## تَرٰی الْمَلَائِكَةَ حَاقِّیْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ یُسَبِّحُوْنَ

تَرٰی	الْمَلَائِكَةَ (۲)	حَاقِّیْنَ	مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ	یُسَبِّحُوْنَ
تم دیکھو گے	فرشتوں (کو)	گھیر اکیے ہوئے	عرش کی ہر طرف سے	پاکی بیان کر رہے ہیں

تم فرشتوں کو دیکھو گے کہ ہر طرف سے عرش کو گھیرے ہوئے اپنے رب کی تعریف کے ساتھ

## یَحْمَدُ رَبَّهُمْ ۚ وَ قُضِیَ بَیْنَهُمْ بِالْحَقِّ

یَحْمَدُ رَبَّهُمْ	وَ	قُضِیَ	بَیْنَهُمْ	بِالْحَقِّ
اپنے رب کی تعریف کے ساتھ	اور	فیصلہ کر دیا جائے گا	لوگوں کے درمیان	حق کے ساتھ

اس کی پاکی بیان کر رہے ہیں اور لوگوں میں سچا فیصلہ فرما دیا جائے گا

## وَقِيلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۝۳۸

وَ	قِيلَ	الْحَمْدُ	لِلّٰهِ	رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۝۳۸
اور	کہا جائے گا	تمام تعریفیں	اللہ کے لئے (ہیں)	(جو) تمام جہانوں کا پالنے والا (ہے)

اور کہا جائے گا: تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے ۝

۱..... اس زمین سے جنت کی زمین مراد ہے، نیز جو شخص کسی چیز کا وارث ہو وہ اس میں بارود ٹوک تصرف کرتا ہے اور مٹی لوگ بھی جنت میں بارود ٹوک تصرف کریں گے تو گویا کہ وہ جنت کے وارث ہیں۔

۲..... فرشتوں کی بہت سی اقسام ہیں جیسے گرد عرش رہنے والے فرشتے، حاملین عرش اور نظام کائنات چلانے پر مامور فرشتے وغیرہ اور ہر قسم کے فرشتوں سے متعلق الگ الگ ذمہ داریاں ہیں، جیسے عرش کے گرد تسبیح و تحمید کرنا، عرش اٹھانا، پانی برسانا، ہوا چلانا، روزی پہنچانا وغیرہ۔

آیات: 85

رکوع: 09

## سُورَةُ الْمُؤْتَفَاتِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ	اللَّهُ	الرَّحْمَنِ	الرَّحِيمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

حَمْدٌ ۱ تَنْزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ

حَمْدٌ ۱	تَنْزِيلُ الْكِتَابِ	مِنَ اللَّهِ	الْعَزِيزِ
حَمْد	کتاب کا نازل فرمانا	(اس) اللہ کی طرف سے (ہے)	(جو) عزت والا

حَمْد ۱ کتاب کا نازل فرمانا اللہ کی طرف سے ہے جو عزت والا،

الْعَلِيمُ ۲ غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيدِ الْعِقَابِ ۳

الْعَلِيمُ ۲	غَافِرِ الذَّنْبِ ۱	وَقَابِلِ التَّوْبِ ۲	شَدِيدِ الْعِقَابِ ۳
علم والا (ہے)	گناہ بخشنے والا	اور	توبہ قبول کرنے والا

علم والا ہے ۲ گناہ بخشنے والا اور توبہ قبول کرنے والا، سخت عذاب دینے والا،

ذِي الطَّوْلِ ۴ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ۵ إِلَيْهِ الْمَصِيرُ ۶

ذِي الطَّوْلِ ۴	لَا	إِلَهَ	إِلَّا هُوَ ۵	إِلَيْهِ ۶	الْمَصِيرُ ۶
بڑے انعام والا (ہے)	نہیں	کوئی معبود	مگر	وہی	اسی کی طرف

بڑے انعام والا ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں، اسی کی طرف پھرنا ہے ۶

۱..... سچی توبہ کرنے والے سے بخشش کا وعدہ ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا، نیز اپنے فضل و کرم سے توبہ کے بغیر بھی وہ جس مسلمان کو چاہے بخش دے۔ ۲..... سچی توبہ کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے قبول فرماتا ہے اگرچہ بندے نے موت سے چند لمحے پہلے ہی کیوں نہ توبہ کی ہو۔ ۳..... اللہ تعالیٰ کافروں کو ان کے کفر کی وجہ سے جہنم میں سخت عذاب دے گا، اور بعض گناہگار مسلمان بھی گناہوں کی بنا پر عذاب جہنم پائیں گے۔ ۴..... روز قیامت دوبارہ زندہ ہونے کے بعد سچی نے اپنے اعمال کا حساب دینے اور ان کی جزا پانے کیلئے بارگاہ الہی میں حاضر ہونا ہے خواہ وہ خوشی سے جائے یا اسے جبری طور پر لے جایا جائے۔



مَا يُجَادِلُ فِي آيَاتِ اللَّهِ إِلَّا الَّذِينَ كَفَرُوا فَلَا يَغْرُرُكَ

مَا يُجَادِلُ	فِي آيَاتِ اللَّهِ <sup>(۱)</sup>	إِلَّا	الَّذِينَ	كَفَرُوا	فَلَا يَغْرُرُكَ
جھگڑا نہیں کرتے	اللہ کی آیتوں میں	مگر	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	تو دھوکا نہ دے تجھے

اللہ کی آیتوں میں کافر ہی جھگڑا کرتے ہیں تو اے سننے والے! ان کاشہروں میں چلنا پھرنا

تَقْلِبُهُمْ فِي الْبِلَادِ ۚ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَ

تَقْلِبُهُمْ	فِي الْبِلَادِ <sup>(۲)</sup>	كَذَّبَتْ	قَبْلَهُمْ	قَوْمُ نُوحٍ	وَ
ان کا چلنا پھرنا	شہروں میں	جھٹلایا	ان سے پہلے	نوح کی قوم	اور

تجھے دھوکا نہ دے ۚ ان سے پہلے نوح کی قوم اور ان کے بعد کے

الْأَحْزَابُ مِنْ بَعْدِهِمْ ۚ وَهَمَّتْ كُلُّ أُمَّةٍ بِرَسُولِهِمْ لِيَأْخُذُوهُ

الْأَحْزَابُ مِنْ بَعْدِهِمْ	وَ	هَمَّتْ	كُلُّ أُمَّةٍ	بِرَسُولِهِمْ	لِيَأْخُذُوهُ
ان کے بعد کے گروہوں (نے)	اور	ارادہ کیا	ہر امت (نے)	اپنے رسول کے ساتھ	کہ پکڑ لیں اسے

گروہوں نے جھٹلایا اور ہر امت نے یہ ارادہ کیا کہ اپنے رسول کو پکڑ لیں

وَجَدَلُوا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوا بِهِ الْحَقَّ

وَجَدَلُوا	بِالْبَاطِلِ	لِيُدْحِضُوا	بِهِ	الْحَقَّ
اور	وہ جھگڑتے رہے	باطل کے ذریعے	تاکہ وہ مٹا دیں	اس سے حق (کو)

اور باطل کے ذریعے جھگڑتے رہے تاکہ اس سے حق کو مٹا دیں

فَاخَذْتُهُمْ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ۚ وَكَذَلِكَ حَقَّتْ

فَاخَذْتُهُمْ	فَكَيفَ	كَانَ	عِقَابِ <sup>(۳)</sup>	وَ	كَذَلِكَ	حَقَّتْ
تو میں نے پکڑ لیا انہیں	تو کیسا	ہوا	میرا عذاب	اور	اسی طرح	ثابت ہو چکی

تو میں نے انہیں پکڑ لیا تو میرا عذاب کیسا ہوا؟ ۚ اور یونہی تمہارے رب کی بات

۱..... قرآن مجید کی آیات کے بارے میں جھگڑا کرنے کی مختلف صورتیں ہیں، بعض کفر، بعض کفر کے قریب اور حرام ہیں، مثلاً قرآن پاک کو جادو، شعر، کہانت اور سابقہ لوگوں کی داستان کہنا، یہ کفر ہے۔ قرآن عظیم کو اپنی رائے کے مطابق بنانے میں جھگڑنا کہ ہر ایک اپنی رائے اور ایجاد کردہ مذہب کے مطابق اس کا ترجمہ یا تفسیر کرے۔ یہ کفر بھی ہو سکتا ہے اور ضلالت و گمراہی بھی۔ اسی طرح علم کے بغیر قرآن کا مطلب بیان کرنا حرام اور اپنے بیان کردہ مطلب کے درست ہونے پر اصرار مزید حرام ہے۔ ممتاز مفسرین اور مجتہدین نے مشکل مقامات کو حل کرنے اور پیچیدہ مسائل کو واضح کرنے کے لئے جو علمی اور اصولی بحثیں

كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّهُمْ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ

كَلِمَتُ رَبِّكَ	عَلَى الَّذِينَ	كَفَرُوا <sup>(۱)</sup>	أَنَّهُمْ	أَصْحَابُ النَّارِ <sup>(۲)</sup>
تمہارے رب کی بات	ان لوگوں پر جنہوں نے	کفر کیا	کہ وہ	آگ والے (ہیں)

کافروں پر ثابت ہو چکی ہے کہ وہ دوزخی ہیں ○

الَّذِينَ يَحْمِلُونَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهُ يُسَبِّحُونَ

الَّذِينَ	يَحْمِلُونَ	الْعَرْشَ	وَمَنْ	حَوْلَهُ	يُسَبِّحُونَ
وہ (فرشتے) جو	اٹھاتے ہیں	عرش	اور	جو	اس کے ارد گرد (موجود ہیں)

عرش اٹھانے والے اور اس کے ارد گرد موجود (فرشتے) اپنے رب کی تعریف کے ساتھ

بِحَسْدٍ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيَسْتَغْفِرُونَ

بِحَسْدٍ رَبِّهِمْ	وَيُؤْمِنُونَ	بِهِ	وَيَسْتَغْفِرُونَ <sup>(۲)</sup>
اپنے رب کی تعریف کے ساتھ	اور ایمان رکھتے ہیں	اس پر	بخشش مانگتے ہیں

اس کی پاکی بیان کرتے ہیں اور اس پر ایمان رکھتے ہیں اور مسلمانوں کی

لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَ

لِلَّذِينَ	آمَنُوا	رَبَّنَا	وَسِعْتَ	كُلَّ شَيْءٍ	رَّحْمَةً وَ
ان لوگوں کیلئے جو	ایمان لائے	اے ہمارے رب	تو نے گھیرا ہوا ہے	ہر چیز (کو)	رحمت اور

بخشش مانگتے ہیں۔ اے ہمارے رب! تیری رحمت اور علم ہر شے سے

عَلِمًا فَاعْفُ رِلَّذِينَ تَابُوا وَاتَّبَعُوا

عَلِمًا	فَاعْفُ	رِلَّذِينَ	تَابُوا	وَ	اتَّبَعُوا
علم (سے)	تو بخش دے	ان لوگوں کو جنہوں نے	توبہ کی	اور	پیروی کی

وسیع ہے تو انہیں بخش دے جو توبہ کریں اور تیرے راستے کی

(پچھلے صفحہ ۲۵۲) کی ہیں، ان کا اس جھگڑے سے کوئی تعلق نہیں یونہی مفسرین اور مجتہدین کا اختلاف، جھگڑا نہیں بلکہ تحقیق ہے۔

۱..... یہاں کافروں سے مراد وہ لوگ ہیں جن کی موت کفر پر ہوگی، یہ کافر ہمیشہ کے لئے جہنم میں رہیں گے۔

۲..... فرشتوں کی شفاعت برحق ہے کہ وہ مومنوں کے لئے آج بھی دعائے مغفرت کر رہے ہیں۔ نیز مسلمانوں کے لئے غائبانہ اور کسی غرض کے بغیر دعا کرنا فرشتوں کی سنت اور اللہ تعالیٰ کی رضا کا ذریعہ ہے، اس پر عمل کی کوشش کرنی چاہئے۔



## سَيِّئِكَ وَفِئِهِمْ عَذَابُ الْجَحِيمِ ۝ رَبَّنَا وَ

سَيِّئِكَ	وَفِئِهِمْ	عَذَابُ الْجَحِيمِ ۝	رَبَّنَا وَ
تیرے راستے (کی)	اور تو بچالے انہیں	دوزخ کے عذاب (سے)	اے ہمارے رب اور

پیروی کریں اور انہیں دوزخ کے عذاب سے بچالے ۝ اے ہمارے رب! اور

## أَدْخِلْهُمْ جَنَّاتٍ عَدْنٍ الَّتِي وَعَدْتَهُمْ وَمَنْ

أَدْخِلْهُمْ	جَنَّاتٍ عَدْنٍ	الَّتِي	وَعَدْتَهُمْ	وَمَنْ
داخل کر دے انہیں	ہمیشہ رہنے کے باغوں (میں)	جن کا	تو نے وعدہ فرمایا ان سے	اور (انہیں) جو

انہیں اور ان کے باپ دادا اور ان کی بیویوں اور ان کی اولاد میں سے جو نیک ہوں

## صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَرْوَاحِهِمْ وَذُرِّيَّتِهِمْ ۖ إِنَّكَ

صَلَحَ	مِنْ آبَائِهِمْ	وَأَرْوَاحِهِمْ	وَذُرِّيَّتِهِمْ ۖ	إِنَّكَ
نیک ہوئے	ان کے باپ دادا میں سے	اور ان کی بیویوں	اور ان کی اولاد (میں سے)	بیشک تو

ان کو ہمیشہ رہنے کے ان باغوں میں داخل فرما جن کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے، بیشک

## أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ وَقِهِمُ السَّيِّئَاتِ ۖ وَمَنْ

أَنْتَ	الْعَزِيزُ	الْحَكِيمُ ۝	وَقِهِمُ	السَّيِّئَاتِ ۖ	وَمَنْ
تو (ہی)	عزت والا	حکمت والا (ہے)	اور بچالے انہیں	گناہوں کی شامت (سے)	اور جسے

تو ہی عزت والا، حکمت والا ہے ۝ اور انہیں گناہوں کی شامت سے بچالے اور جسے

## تَقِي السَّيِّئَاتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهُ ۖ وَذَلِكَ

تَقِي	السَّيِّئَاتِ	يَوْمَئِذٍ	فَقَدْ	رَحِمْتَهُ ۖ	وَذَلِكَ
تو نے بچالیا	گناہوں کی شامت (سے)	اس دن	تو بیشک	تو نے رحم فرمایا اس پر	اور یہی

تو نے اس دن گناہوں کی شامت سے بچالیا تو بیشک تو نے اس پر رحم فرمایا اور یہی

۱..... سچی توبہ کرنے والے شخص کی برکت اس کے والدین اور بیوی بچوں کو بھی پہنچتی ہے۔ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب مومن جنت میں داخل ہوگا تو پوچھے گا میرا باپ کہاں ہے؟ میری ماں کہاں ہے؟ میرے بچے کہاں ہیں؟ میری بیوی کہاں ہے؟ اسے بتایا جائے گا کہ انہوں نے تیری طرح نیک اعمال نہیں کیے، اس لئے وہ یہاں موجود نہیں تو وہ جنتی جواب میں کہے گا: میں اپنے لئے اور ان کے لئے نیک اعمال کیا کرتا تھا۔ پھر کہا جائے گا کہ ان لوگوں کو بھی جنت میں داخل کر دو۔ (بخاری، غافر، تحت الآیۃ: ۸، ۸۲/۴)

- دعائے

بروز قیامت کفار سے رب تعالیٰ کی ناراضی

هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۙ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا يُنَادُونَ

هُوَ	الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ① (۱)	إِنَّ	الَّذِينَ	كَفَرُوا	يُنَادُونَ
وہ	بڑی کامیابی (ہے)	بیشک	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	انہیں ندا کی جائے گی

بڑی کامیابی ہے ۝ بیشک کافروں کو ندا دی جائے گی

لَمَقْتُ اللَّهَ أَكْبَرُ مِنْ مَقَّتِكُمْ أَنْفُسَكُمْ إِذْ

لَمَقْتُ اللَّهَ ② (۲)	أَكْبَرُ	مِنْ مَقَّتِكُمْ	أَنْفُسَكُمْ	إِذْ
یقیناً اللہ کی ناراضی	زیادہ بڑی (ہے)	تمہاری ناراضی سے	تمہاری جانوں (پر)	(کیونکہ جب

کہ یقیناً اللہ کی تم سے ناراضی اس سے بڑھ کر ہے جو (آج) تمہیں اپنی جانوں سے ہے کیونکہ جب

تُدْعُونَ إِلَى الْإِيْمَانِ فَتُكْفَرُونَ ۙ قَالُوا رَبَّنَا

تُدْعُونَ	إِلَى الْإِيْمَانِ	فَتُكْفَرُونَ ③ (۳)	قَالُوا	رَبَّنَا
تمہیں بلایا جاتا تھا	ایمان کی طرف	تو تم کفر کرتے تھے	وہ کہیں گے	اے ہمارے رب

تمہیں ایمان کی طرف بلایا جاتا تھا تو تم کفر کرتے تھے ۝ وہ کہیں گے: اے ہمارے رب!

أَمْتَنَّا اثْنَتَيْنِ وَ أَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ فَاعْتَرَفْنَا

أَمْتَنَّا	اثْنَتَيْنِ	وَ	أَحْيَيْتَنَا	اثْنَتَيْنِ ④ (۴)	فَاعْتَرَفْنَا
تو نے موت دی ہمیں	دو مرتبہ	اور	زندہ کیا ہمیں	دو مرتبہ	تو (اب) ہم نے اقرار کر لیا

تو نے ہمیں دو مرتبہ موت دی اور دو مرتبہ زندہ کیا تو اب ہم نے اپنے گناہوں کا

بِذُنُوبِنَا فَهَلْ إِلَى خُرُوجٍ مِّنْ سَبِيلٍ ۙ ۝ ذَلِكُمْ بِأَنَّهُ إِذَا

بِذُنُوبِنَا	فَهَلْ	إِلَى خُرُوجٍ	مِّنْ سَبِيلٍ ⑤ (۵)	ذَلِكُمْ	بِأَنَّهُ
اپنے گناہوں کا	تو کیا	نکلنے کی طرف	کوئی راستہ (ہے)	یہ	(اس) وجہ سے ہے کہ جب

اقرار کر لیا ہے تو کیا نکلنے کا کوئی راستہ ہے؟ ۝ یہ اس وجہ سے ہے کہ جب

①..... حقیقی اور اصل کامیابی یہ ہے کہ قیامت کے دن بندے کے گناہ معاف کر دیے جائیں اور اسے عذابِ جہنم سے بچا لیا جائے۔

②..... یہاں اللہ تعالیٰ کی ناراضی سے مراد وہ ناراضی ہے جو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کافروں پر فرمائے گا۔

③..... دو مرتبہ موت اور دو مرتبہ زندگی دیئے جانے سے مراد یہ ہے کہ پہلے کفار بے جان نطفہ تھے، اس موت کے بعد انہیں جان دے کر زندہ کیا، پھر عمر

پوری ہو جانے پر انہیں موت دی، پھر اعمال کا حساب دینے اور ان کی جزا پانے کے لئے زندہ کیا۔



## دُعَى اللّٰهُ وَحْدَهُ كَفَرْتُمْ ۚ وَإِنْ يُشْرِكْ بِهِ

دُعَى	اللّٰهُ وَحْدَهُ	كَفَرْتُمْ	وَ	إِنْ	يُشْرِكْ	بِهِ
پکارا جاتا تھا	ایک اللہ (کو)	(تو) تم کفر کرتے تھے	اور	اگر	شرک کیا جاتا	اس کے ساتھ

ایک اللہ کو پکارا جاتا تھا تو تم کفر کرتے تھے اور اگر اس کے ساتھ شرک کیا جاتا

## تَوَمَّنُوا ۖ فَالْحُكْمُ لِلّٰهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيرِ ۝۱۳

تَوَمَّنُوا	فَالْحُكْمُ	لِلّٰهِ	الْعَلِيِّ	الْكَبِيرِ	هُوَ
(تو) تم مان لیتے تھے	تو حکم	(اس) اللہ کا (ہے)	(جو) بلندی والا	بڑائی والا (ہے)	وہی (ہے)

تو تم مان لیتے تھے تو ہر حکم اس اللہ کا ہے جو بلندی والا، بڑائی والا ہے ۝ وہی ہے

## الَّذِي يُرِيكُمْ آيَاتِهِ وَيُنَزِّلُ لَكُمْ مِنَ السَّمَاءِ

الَّذِي	يُرِيكُمْ	آيَاتِهِ	وَ	يُنَزِّلُ	لَكُمْ	مِنَ السَّمَاءِ
جو	دکھاتا ہے تمہیں	اپنی نشانیاں	اور	اتارتا ہے	تمہارے لیے	آسمان سے

جو تمہیں اپنی نشانیاں دکھاتا ہے اور تمہارے لیے آسمان سے

## رِزْقًا ۚ وَمَا يَتَذَكَّرُ إِلَّا مَنْ يُنِيبُ ۝۱۴ فَادْعُوا اللّٰهَ

رِزْقًا	وَ	مَا يَتَذَكَّرُ	إِلَّا	مَنْ	يُنِيبُ	فَادْعُوا	اللّٰهَ
روزی	اور	نصیحت نہیں مانتا	مگر	وہ جو	رجوع کرے	تو تم عبادت کرو	اللہ (کی)

روزی اتارتا ہے اور نصیحت نہیں مانتا مگر وہی جو رجوع کرے ۝ تو اللہ کی بندگی کرو،

## مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ ۝۱۵ رَافِعُ الدَّرَجَاتِ

مُخْلِصِينَ	لَهُ	الدِّينَ	وَلَوْ	كَرِهَ	الْكَافِرُونَ	رَافِعُ	الدَّرَجَاتِ
خالص کرتے ہوئے	اس کیلئے	دین (عبادت)	اگرچہ	برامائیں	کافر	درجات بلند کرنے والا	

خالص اسی کے بندے بن کر، اگرچہ کافروں کو ناپسند ہو ۝ (اللہ) بلند درجات دینے والا،

۱..... روزی تو سب کے لئے ہے مگر ہدایت سب کے لئے نہیں۔ افسوس کہ ہمیں اپنی روزی کی تو بہت فکر ہے لیکن ہدایت کی کوئی فکر نہیں۔

۲..... جو بھی نیک عمل کیا جائے اس میں ریاکاری اور لوگوں کو دکھانا مقصود نہ ہو بلکہ وہ خالص رضائے الہی کے لئے کیا جائے کیونکہ اللہ تعالیٰ پاک ہے اور وہ ریا، دکھاوے وغیرہ سے پاک عمل ہی کو قبول فرماتا ہے۔ نیز اس آیت میں صلیح کلیت کا ذہن رکھنے والوں کے لئے نصیحت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل کرنے میں خدا کے نافرمانوں کی ناپسندیدگی کی کوئی پرواہ نہیں کی جائے گی۔

## ذُو الْعَرْشِ ۚ يُلْقِي الرُّوحَ مِنْ أَمْرِهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ

ذُو الْعَرْشِ	يُلْقِي	الرُّوحَ	مِنْ أَمْرِهُ	عَلَى مَنْ	يَشَاءُ
عرش والا (ہے)	وہ ڈالتا ہے	(ایمان کی) جان (وحی)	اپنے حکم سے	جس پر	وہ چاہتا ہے

عرش کا مالک ہے۔ وہ اپنے حکم سے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے ایمان کی جان

## مِنْ عِبَادِهِ لِيُنْذِرَ رَیْوَمَ التَّلَاقِ ۝ (١٥) یَوْمَ هُمْ

مِنْ عِبَادِهِ	لِيُنْذِرَ	یَوْمَ التَّلَاقِ ۝ (١٥)	یَوْمَ	هُمْ
اپنے بندوں میں سے	تاکہ وہ ڈرائے	ملنے کے دن (سے)	(جس) دن	وہ (ہوں گے)

وحی ڈالتا ہے تاکہ وہ ملنے کے دن سے ڈرائے ۝ جس دن وہ

## بُرْدُونَ ۚ لَا يَخْفَىٰ عَلَى اللَّهِ مِنْهُمْ شَيْءٌ ۚ لِسِنِ

بُرْدُونَ	لَا يَخْفَىٰ	عَلَى اللَّهِ	مِنْهُمْ	شَيْءٌ	لِسِنِ
ظاہر ہو جانے والے	پوشیدہ نہیں ہوگی	اللہ پر	ان (کے حال میں) سے	کوئی چیز	کس کے لئے (ہے)

بالکل ظاہر ہو جائیں گے۔ ان کے حال میں سے کوئی چیز اللہ پر پوشیدہ نہیں ہوگی۔ آج

## الْمُلْكِ الْیَوْمَ ۚ لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ۝ (١٦) الْیَوْمَ تُجْزَىٰ

الْمُلْكِ	الْیَوْمَ	لِلَّهِ الْوَاحِدِ	الْقَهَّارِ ۝ (١٦)	الْیَوْمَ	تُجْزَىٰ
بادشاہی	آج	ایک اللہ کی	(جو) سب پر غالب (ہے)	آج	بدلہ دیا جائے گا

کس کی بادشاہی ہے؟ ایک اللہ کی جو سب پر غالب ہے ۝ آج ہر جان کو

## كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ ۖ لَا ظُلْمَ الْیَوْمَ ۚ إِنَّ اللَّهَ

كُلُّ نَفْسٍ	بِمَا	كَسَبَتْ	لَا	ظُلْمَ	الْیَوْمَ	إِنَّ	اللَّهَ
ہر جان (کو)	(اس) کا جو	اس نے کمایا	نہیں (ہوگی)	زیادتی	آج	بیشک	اللہ

اس کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا۔ آج کسی پر زیادتی نہیں ہوگی، بیشک اللہ

1..... قیامت کا دن وہ ہے جس میں آسمان وزمین والے اور اولین و آخرین ملیں گے، نیز روحیں جسموں سے اور ہر عمل کرنے والا اپنے عمل سے ملے گا، اس مناسبت سے روز قیامت کو ”یوم التلاق“ یعنی ملنے کا دن کہتے ہیں۔ 2..... دنیا میں ہو سکتا ہے کہ کچھ کفار یہ خیال کیا کرتے تھے کہ جب ہم کسی آزمین چھپ جائیں تو اللہ تعالیٰ ہمیں نہیں دیکھتا اور اس پر ہمارے اعمال پوشیدہ رہتے ہیں لیکن قیامت کے دن وہ یہ خیال بھی نہ کر سکیں گے کیونکہ اس دن لوگوں کے لئے کوئی پردہ اور آڑ کی چیز نہ ہوگی جس کے ذریعے سے وہ اپنے خیال میں بھی اپنا حال چھپا سکیں، اس دن انہیں بھی یقین ہو جائے گا کہ اللہ تعالیٰ سے کوئی بات ڈھکی چھپی نہیں ہے۔



## سَرِيعُ الْحِسَابِ ۱۴ وَأَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْأَزْفَةِ إِذِ الْقُلُوبُ

سَرِيعُ الْحِسَابِ ۱۴	وَ	أَنْذِرْهُمْ	يَوْمَ الْأَزْفَةِ	إِذِ	الْقُلُوبُ
جلد حساب لینے والا (ہے)	اور	ڈراؤ انہیں	قریب آنے والی آفت کے دن (سے)	جب	دل

جلد حساب لینے والا ہے ○ اور انہیں قریب آنے والی آفت کے دن سے ڈراؤ، جب دل

## لَدَى الْحَنَاجِرِ كُظِيمٍ ۱۵ مَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ حَبِيمٍ

لَدَى الْحَنَاجِرِ	كُظِيمٍ	مَا	لِلظَّالِمِينَ ۱۵	مِنْ حَبِيمٍ
گلوں کے پاس (آجائیں گے)	غم سے بھرے ہوئے (ہوں گے)	نہ (ہوگا)	ظالموں کا	کوئی دوست

گلوں کے پاس آجائیں گے اس حال میں کہ غم میں بھرے ہوں گے۔ ظالموں کا نہ کوئی دوست ہوگا

## وَلَا شَفِيعٌ يُطَاعُ ۱۸ يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا

وَلَا	شَفِيعٌ	يُطَاعُ ۱۸	يَعْلَمُ	خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ ۱۸	وَمَا
اور نہ	سفارشی	جس کی بات مانی جائے	وہ جانتا ہے	آنکھوں کی خیانت (کو)	جو (بات)

اور نہ کوئی سفارشی جس کا کہنا مانا جائے ○ اللہ آنکھوں کی خیانت کو جانتا ہے اور اسے بھی جو

## تُخْفِي الصُّدُورُ ۱۹ وَاللَّهُ يَقْضِي بِالْحَقِّ ۲۰ وَالَّذِينَ

تُخْفِي	الصُّدُورُ ۱۹	وَاللَّهُ	يَقْضِي	بِالْحَقِّ ۲۰	وَالَّذِينَ
چھپاتے ہیں	سینے	اور اللہ	فیصلہ فرماتا ہے	حق کے ساتھ	وہ لوگ جو

سینے چھپاتے ہیں ○ اور اللہ سچا فیصلہ فرماتا ہے، اور اس کے سوا

## يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ لَا يَقْضُونَ بِشَيْءٍ ۲۱ إِنَّ اللَّهَ هُوَ

يَدْعُونَ	مِنْ دُونِهِ	لَا يَقْضُونَ	بِشَيْءٍ ۲۱	إِنَّ	اللَّهَ هُوَ
عبادت کرتے ہیں	اس کے سوا (جس کی)	وہ فیصلہ نہیں کرتے	کسی چیز کا	بیشک	اللہ وہی

جن کو وہ پوجتے ہیں وہ کسی چیز کا فیصلہ نہیں کرتے بیشک اللہ ہی

۱..... یہاں ظالموں سے کفار مراد ہیں، گناہگار مسلمان اس آیت میں بیان کی گئی وعید میں داخل نہیں، ان کے لئے بروز قیامت دوست اور شفاعت کرنے والے ہوں گے اور ان کی شفاعت قبول بھی کی جائے گی۔ ۲..... آنکھوں کی خیانت سے مراد چوری چھپے نامحرم عورت کو دیکھنا اور ممنوعات پر نظر ڈالنا ہے اور سینوں میں چھپی چیز سے مراد عورت کے حسن و جمال کے بارے میں سوچنا ہے، یہ سب چیزیں اگرچہ دوسرے لوگوں کو معلوم نہ ہوں لیکن انہیں اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔

کفار کہ کو قیامت کے ہونا تک دن سے ڈرائے گا حکم

اللہ تعالیٰ کی شان علم

اللہ تعالیٰ کی شان اور باتوں کا حال

السَّيِّعُ الْبَصِيرُ ۚ ۲۰ أَوَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرُوا كَيْفَ كَانَ

السَّيِّعُ	الْبَصِيرُ ۚ	أَوَلَمْ يَسِيرُوا	فِي الْأَرْضِ	فَيَنْظُرُوا	كَيْفَ	كَانَ
سننے والا	دیکھنے والا (ہے)	اور کیا انہوں نے سفر نہیں کیا	زمین میں	تو وہ دیکھتے	کیسا	ہوا

سننے والا، دیکھنے والا ہے ۚ تو کیا انہوں نے زمین میں سفر نہ کیا تو دیکھتے کہ

عَاقِبَةُ الَّذِينَ كَانُوا مِنْ قَبْلِهِمْ ۖ كَانُوا هُمْ أَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَ

عَاقِبَةُ الَّذِينَ	كَانُوا	مِنْ قَبْلِهِمْ	كَانُوا	هُمْ	أَشَدَّ	مِنْهُمْ	قُوَّةً	وَ
ان لوگوں کا انجام جو	تھے	ان سے پہلے	تھے	وہ	زیادہ	ان سے	قوت	اور

ان سے پہلے لوگوں کا کیا انجام ہوا؟ وہ پہلے لوگ قوت اور زمین میں چھوڑی ہوئی

أَشَارًا فِي الْأَرْضِ ۚ فَآخَذَهُمُ اللَّهُ بِذُنُوبِهِمْ ۚ

أَشَارًا ۚ	فِي الْأَرْضِ ۚ	فَآخَذَهُمُ	اللَّهُ	بِذُنُوبِهِمْ ۚ
زمین میں چھوڑی ہوئی نشانیں (کے اعتبار سے)	توپکڑ لیا انہیں	اللہ (نے)	ان کے گناہوں کے سبب	

نشانوں کے اعتبار سے ان سے بڑھ کر تھے تو اللہ نے انہیں ان کے گناہوں کے سبب پکڑ لیا

وَمَا كَانَ لَهُمْ مِنَ اللَّهِ مِنْ وَاقٍ ۚ ۲۱ ذَلِك بِأَنَّهُمْ

وَمَا كَانَ	لَهُمْ	مِنَ اللَّهِ	مِنْ وَاقٍ ۚ	ذَلِك	بِأَنَّهُمْ
اور	انہیں تھا	ان کے لئے	اللہ سے	کوئی بچانے والا	یہ (گرفت) (اس) لیے ہوئی کہ وہ

اور ان کیلئے اللہ سے کوئی بچانے والا نہ تھا ۚ یہ گرفت اس لیے ہوئی کہ

كَانَتْ تِلْكَ آيَاتُهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَكَفَرُوا ۚ ۲۲ فَآخَذَهُمُ

كَانَتْ تِلْكَ آيَاتُهُمْ	رُسُلُهُمْ	بِالْبَيِّنَاتِ	فَكَفَرُوا ۚ	فَآخَذَهُمُ
آئے تھے ان کے پاس	ان کے رسول	روشن نشانوں کے ساتھ	پھر (بھی) انہوں نے کفر کیا	توپکڑ لیا انہیں

ان کے پاس ان کے رسول واضح نشانیاں لے کر آئے پھر (بھی) انہوں نے کفر کیا تو اللہ نے انہیں

۱..... چھوڑی ہوئی نشانوں سے مراد قلعے، محل، مہریں، حوض اور بڑی بڑی عمارتیں وغیرہ ہیں۔

۲..... گناہوں کے سبب پچھلی قوموں کا جو انجام ہوا اس میں مسلمانوں کے لئے بھی بڑی عبرت و نصیحت ہے، انہیں بھی خود کو گناہوں سے دور رکھنے اور نیک اعمال کرنے کی خوب کوشش کرنی چاہئے۔



اللَّهُ ۖ إِنَّهُ قَوِيٌّ شَدِيدُ الْعِقَابِ ﴿٢٢﴾ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا					
اللَّهُ	إِنَّهُ	قَوِيٌّ	شَدِيدُ الْعِقَابِ ﴿٢٢﴾	وَ	لَقَدْ
اللہ (نے)	پیشک وہ	قوت والا	سخت عذاب دینے والا (ہے)	اور	ضرور پیشک
پکڑ لیا، پیشک اللہ قوت والا، سخت عذاب دینے والا ہے ۝ اور پیشک ہم نے موسیٰ کو					
مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِينٍ ﴿٢٣﴾ اِلٰی فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَقَارُوْنَ					
مُوسَىٰ	بِآيَاتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِينٍ ﴿٢٣﴾		اِلٰی فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَقَارُوْنَ		
موسیٰ (کو)	اپنی نشانوں اور روشن دلیل کے ساتھ		فرعون اور ہامان اور قارون کی طرف		
اپنی نشانوں اور روشن دلیل کے ساتھ بھیجا ۝ فرعون اور ہامان اور قارون کی طرف					
فَقَالُوا سِحْرٌ كَذٰبٌ ﴿٢٤﴾ فَلَمَّا جَاءَهُمْ بِالْحَقِّ					
فَقَالُوا	سِحْرٌ	كَذٰبٌ ﴿٢٤﴾ (۱)	فَلَمَّا	جَاءَهُمْ بِالْحَقِّ	
تو انہوں نے کہا	(یہ تو) جادو گر	بڑا جھوٹا (ہے)	پھر جب	وہ لایا ان کے پاس حق	
تو وہ بولے جادو گر ہے، بڑا جھوٹا ہے ۝ پھر جب وہ ان کے پاس ہماری طرف سے					
مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا اقْتُلُوا اَبْنَاءَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا					
مِنْ عِنْدِنَا	قَالُوا	اِقْتُلُوا	اَبْنَاءَ الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	
ہمارے پاس سے	(تو) انہوں نے کہا	قتل کر دو	ان لوگوں کے بیٹے جو	ایمان لائے	
حق لایا تو انہوں نے کہا: اس کے ساتھ ایمان لانے والوں کے بیٹوں کو					
مَعَهُ وَاسْتَحْيُوا نِسَاءَهُمْ ۚ وَمَا كَيْدُ الْكَافِرِيْنَ اِلَّا					
مَعَهُ	وَ	اِسْتَحْيُوا	نِسَاءَهُمْ ۚ	وَ	مَا كَيْدُ الْكَافِرِيْنَ (۲)
اس کے ساتھ	اور	زندہ رکھو	ان کی عورتیں، بچیاں	اور	نہیں (ہے)
قتل کر دو اور ان کی عورتوں کو زندہ رکھو اور کافروں کا مکرو فریب تو					

- ۱..... فرعون اور ہامان تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جادو گر اور جھوٹا کہتے تھے جبکہ قارون کی طرف یہ کہنے کی نسبت آخری امر کے اعتبار سے ہے۔ یعنی قارون شروع میں تو ایمان لایا جبکہ آخر میں منافق ہو گیا تو یہ بھی گویا کہ آپ علیہ السلام کو جھوٹا کہنے میں فرعون اور ہامان کے ساتھ شریک ہو گیا۔
- ۲..... فرعون اور اس کی قوم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے غلبے کا خطرہ محسوس کر کے اس سے بچنے کی یہ تدبیر کی کہ اہل ایمان کے بیٹوں کو قتل اور عورتوں کو زندہ رکھنے کا حکم جاری کر دیا لیکن یہ تدبیر کچھ بھی کار آمد ثابت نہ ہوئی۔

فِي ضَلَالٍ ۝۲۵ وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُونِي أَقْتُلْ مُوسَى

فِي ضَلَالٍ ۝۲۵	وَقَالَ	فِرْعَوْنُ	ذَرُونِي	أَقْتُلْ ۝۲۵	مُوسَى
گمراہی میں	اور	کہا	فرعون (نے)	چھوڑ دو مجھے	(تاکہ) میں قتل کر دوں

گمراہی میں ہی ہے اور فرعون نے کہا: مجھے چھوڑ دو تاکہ میں موسیٰ کو قتل کر دوں

وَلْيَدْعُ رَبَّهُ ۚ إِنِّي أَخَافُ أَنْ يُبَدِّلَ

وَلْيَدْعُ	رَبَّهُ	إِنِّي	أَخَافُ	أَنْ	يُبَدِّلَ
اور چاہے کہ وہ پکارے	اپنے رب (کو)	بیشک میں	ڈرتا ہوں	(اس سے) کہ	وہ بدل دے گا

اور وہ اپنے رب کو بلا لے۔ بیشک مجھے ڈر ہے کہ وہ تمہارا دین

دِينَكُمْ أَوْ أَنْ يُظْهِرَ فِي الْأَرْضِ الْفَسَادَ ۝۳۶ وَقَالَ

دِينَكُمْ	أَوْ	أَنْ	يُظْهِرَ	فِي الْأَرْضِ	الْفَسَادَ ۝۳۶
تمہارا دین	یا	یہ کہ	وہ ظاہر کرے گا	زمین میں	فساد

بدل دے گا یا زمین میں فساد ظاہر کرے گا اور موسیٰ نے

مُوسَى إِنِّي عُذْتُ بِرَبِّي وَرَبِّكُمْ مِنْ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ

مُوسَى	إِنِّي	عُذْتُ	بِرَبِّي وَرَبِّكُمْ	مِنْ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ
موسیٰ (نے)	بیشک میں	پناہ لیتا ہوں	اپنے اور تمہارے رب کی	ہر متکبر سے

کہا: میں تمہارے اور اپنے رب کی پناہ لیتا ہوں ہر اس متکبر سے

لَا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ الْحِسَابِ ۝۳۷ وَقَالَ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ مِّنْ آلِ فِرْعَوْنَ

لَا يُؤْمِنُ	بِيَوْمِ الْحِسَابِ ۝۳۷	وَقَالَ	رَجُلٌ مُُّؤْمِنٌ	مِّنْ آلِ فِرْعَوْنَ
جو یقین نہیں رکھتا	حساب کے دن پر	اور	کہا	ایک مسلمان مرد (نے)

جو حساب کے دن پر یقین نہیں رکھتا اور فرعون والوں میں سے ایک مسلمان مرد نے کہا

- فرعون کا یہ کہنا صرف دھمکی ہی تھی کیونکہ اسے خود حضرت موسیٰ علیہ السلام کے برحق نبی ہونے کا یقین تھا اور وہ جانتا تھا کہ آپ کے معجزات جادو نہیں ہیں، اگر وہ آپ کو برحق نبی نہ سمجھتا تو قتل کرنے میں ہرگز دیر نہ کرتا کیونکہ وہ بڑا خونخوار، سفاک اور ظالم تھا، چھوٹی سی بات پر بڑا راہنوں کو ڈالتا تھا۔
- حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کی سختیوں کے جواب میں اپنی طرف سے کوئی تکبر والا کلمہ نہ فرمایا بلکہ اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہی اور اس پر بھروسہ کیا، یہی خدا شناسوں کا طریقہ ہے اور اسی لئے اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کو ہر ایک بلا سے محفوظ رکھا۔



## يَكْتُمُ إِيمَانَهُ أَتَقْتُلُونَ رَجُلًا أَنْ يَقُولَ

يَكْتُمُ	إِيمَانَهُ <sup>(۱)</sup>	أَتَقْتُلُونَ	رَجُلًا	أَنْ	يَقُولَ
وہ چھپاتا تھا	اپنے ایمان (کو)	کیا تم قتل کرنے لگے ہو	ایک مرد (کو)	(اس بنا پر) کہ	وہ کہتا ہے

جو اپنے ایمان کو چھپاتا تھا: کیا تم ایک مرد کو اس بنا پر قتل کرنا چاہ رہے ہو کہ وہ کہتا ہے

## رَبِّيَ اللَّهُ وَقَدْ جَاءَكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ رَبِّكُمْ ط

رَبِّيَ	اللَّهُ	وَقَدْ	جَاءَكُمْ	بِالْبَيِّنَاتِ	مِنْ رَبِّكُمْ
میرا رب	اللہ (ہے)	اور	بیشک	وہ لایا ہے تمہارے پاس روشن نشانیاں	تمہارے رب کی طرف سے

کہ میرا رب اللہ ہے اور بیشک وہ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے روشن نشانیاں لے کر آیا ہے

## وَإِنْ يَكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهُ وَإِنْ يَكُ

وَ	إِنْ	يَكُ	كَاذِبًا	فَعَلَيْهِ	كَذِبُهُ	وَ	إِنْ	يَكُ
اور	اگر	وہ ہے	غلط کہنے والا	تو اسی پر (ہے)	اس کی غلط بیانی کا وبال	اور	اگر	وہ ہے

اور اگر بالفرض وہ غلط کہتے ہیں تو ان کی غلط گوئی کا وبال ان ہی پر ہے اور اگر وہ

## صَادِقًا يُصِيبُكُمْ بَعْضُ الَّذِي يَعِدُكُمْ ط

صَادِقًا	يُصِيبُكُمْ	بَعْضُ	الَّذِي	يَعِدُكُمْ	إِنْ
سچا	(تو) پہنچ جائے گا تمہیں	(اس عذاب کا) کچھ حصہ	جس کی	وہ وعید سن رہا ہے تمہیں	بیشک

سچے ہیں تو جس عذاب کی وہ تمہیں وعید سن رہے ہیں اس کا کچھ حصہ تمہیں پہنچ جائے گا۔ بیشک

## اللَّهُ لَا يَهْدِي مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ۚ ۲۸ ۚ يَقُومُ

اللَّهُ	لَا يَهْدِي	مَنْ	هُوَ	مُسْرِفٌ	كَذَّابٌ ۚ ۲۸ ۚ	يَقُومُ
اللہ	ہدایت نہیں دیتا	(اس کو) جو	وہ	حد سے بڑھنے والا	بڑا جھوٹا (ہو)	اے میری قوم

اللہ اسے ہدایت نہیں دیتا جو حد سے بڑھنے والا، بڑا جھوٹا ہو ۚ اے میری قوم!

۱..... یہ مومن فرعون کا چچا زاد بھائی تھا اور حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لا چکا تھا اور اپنے ایمان کو فرعون اور اس کی قوم سے چھپا کر رکھتا تھا کیونکہ اسے اپنی جان کا خطرہ تھا اور یہی وہ شخص تھا جس نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ نجات حاصل کی تھی۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ وہ شخص اسرائیلی تھا وہ اپنے ایمان کو فرعون اور آل فرعون سے مخفی رکھتا تھا۔

لَكُمْ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ظَهَرْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَمَنْ

لَكُمْ	الْمُلْكُ	الْيَوْمَ	ظَهَرْتُمْ	فِي الْأَرْضِ	فَمَنْ
تمہارے لئے	بادشاہی (ہے)	آج	غلبہ رکھتے ہوئے	زمین میں	تو کون

زمین میں غلبہ رکھتے ہوئے آج بادشاہی تمہاری ہے تو

يَنْصُرُ نَاصِرٌ بِأَسِ اللَّهِ إِنْ جَاءَنَا قَالِ فِرْعَوْنُ

يَنْصُرُنَا	مَنْ بِأَسِ اللَّهِ	إِنْ	جَاءَنَا	قَالَ	فِرْعَوْنُ
مدد کرے گا ہماری	اللہ کے عذاب سے (بچا کر)	اگر	وہ آگیا ہم پر	کہا	فرعون (نے)

اللہ کے عذاب سے ہمیں کون بچالے گا اگر ہم پر آئے۔ فرعون بولا

مَا أُرِيكُمْ إِلَّا مَا أَرَى وَمَا أَهْدِيكُمْ إِلَّا

مَا أُرِيكُمْ	إِلَّا	مَا	أَرَى	وَمَا أَهْدِيكُمْ	إِلَّا
میں نہیں سمجھاتا تمہیں	مگر	وہ جو	میں سمجھتا ہوں	میں نہیں بتاتا تمہیں	مگر

میں تو تمہیں وہی سمجھاتا ہوں جو میں خود سمجھتا ہوں اور میں تمہیں وہی بتاتا ہوں

سَبِيلَ الرَّشَادِ ۚ ۳۹ وَقَالَ الَّذِي آمَنَ يَوْمَ اتَّيَّ

سَبِيلَ الرَّشَادِ ۚ	وَقَالَ	الَّذِي	آمَنَ	يَوْمَ	اتَّيَّ
بھلائی کا راستہ	اور	کہا	اس نے جو	ایمان لایا	اے میری قوم

جو بھلائی کی راہ ہے اور وہ ایمان والا بولا اے میری قوم! مجھے

أَخَافُ عَلَيْكُمْ مِثْلَ الْيَوْمِ الْأَخْزَابِ ۚ ۴۰ مِثْلَ دَابِ قَوْمِ نُوحٍ وَ

أَخَافُ	عَلَيْكُمْ	مِثْلَ يَوْمِ الْأَخْزَابِ ۚ	مِثْلَ دَابِ قَوْمِ نُوحٍ	وَقَالَ
خوف کرتا ہوں	تم پر	(گزشتہ) گروہوں کے دن جیسے (دن کا)	جیسے نوح کی قوم کا طریقہ	اور

تم پر (گزشتہ) گروہوں کے دن جیسا خوف ہے جیسا نوح کی قوم اور



## عَادٍ وَثَمُودَ وَالَّذِينَ مِنْ بَعْدِهِمْ ط وَمَا لِلَّهِ

عَادٍ	وَ	ثَمُودَ	وَ	الَّذِينَ	مِنْ بَعْدِهِمْ	وَ	مَا	اللَّهُ
عاد	اور	ثمود	اور	ان لوگوں (کا طریقہ گزرا ہے) جو	ان کے بعد (آئے)	اور	نہیں	اللہ

عاد اور ثمود اور ان کے بعد والوں کا طریقہ گزرا ہے اور اللہ بندوں پر

## يُرِيدُ ظَلَمًا لِلْعِبَادِ ۚ ۳۱ وَيَقُومُ إِنِّي أَخَافُ

يُرِيدُ	ظَلَمًا	لِلْعِبَادِ	۳۱	وَ	يَقُومُ	إِنِّي	أَخَافُ
ارادہ فرماتا	ظلم (کا)	بندوں کے لئے	اور	اے میری قوم	بیشک میں	خوف کرتا ہوں	

ظلم نہیں چاہتا اور اے میری قوم! میں تم پر پکارے جانے کے دن کا

## عَلَيْكُمْ يَوْمَ النَّارِ ۚ ۳۲ يَوْمَ تُؤْتُونَ مَذْهَبِينَ ۚ مَا

عَلَيْكُمْ	يَوْمَ النَّارِ	۳۲	يَوْمَ	تُؤْتُونَ	مَذْهَبِينَ	مَا
تم پر	پکارے جانے کے دن (کا)	(جس) دن	تم لوٹو گے	پیٹھ پھیرتے ہوئے	(نہیں) ہے	

خوف کرتا ہوں جس دن تم پیٹھ دے کر بھاگو گے۔ اللہ سے

## لَكُمْ مِنَ اللَّهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ وَمَنْ يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا

لَكُمْ	مِنَ اللَّهِ	مِنْ عَاصِمٍ	وَ	مَنْ	يُضْلِلِ	اللَّهُ	فَمَا
تمہارے لیے	اللہ سے	کوئی بچانے والا	اور	جسے	گمراہ کر دے	اللہ	تو نہیں (ہے)

تمہیں کوئی بچانے والا نہیں ہے اور جسے اللہ گمراہ کرے اسے

## لَهُ مِنْ هَادٍ ۚ ۳۳ وَلَقَدْ جَاءَكُمْ يُوسُفُ مِنْ قَبْلُ

لَهُ	مِنْ هَادٍ	۳۳	وَ	لَقَدْ	جَاءَكُمْ	يُوسُفُ	مِنْ قَبْلُ
اس کو	کوئی راہ دکھانے والا	اور	ضرور بیشک	آیا تمہارے پاس	یوسف	(اس سے) پہلے	

کوئی راہ دکھانے والا نہیں اور بیشک اس سے پہلے تمہارے پاس یوسف روشن نشانیاں لے کر

۱..... اللہ تعالیٰ بندوں پر ظلم نہیں فرماتا، جنہیں وہ عذاب دیتا ہے وہ اس کا عدل ہے اور جنہیں وہ ثواب عطا فرماتا ہے وہ اس کا فضل ہے۔ ۲..... قیامت کے دن کو یوسف الشَّنَاد یعنی ”پکار کا دن“ اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس روز طرح طرح کی پکاریں مچی ہوں گی، جیسے ندا کی جائے گی کہ فلاں سعادت مند ہو اب کبھی بد بخت نہ ہو گا اور فلاں بد بخت ہو گیا اب کبھی سعادت مند نہ ہو گا وغیرہ۔ ۳..... یہاں خطاب اگرچہ فرعون اور اس کی قوم سے ہے لیکن مراد ان کے آباؤ اجداد ہیں کیونکہ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کے پاس نہیں بلکہ ان کے آباؤ اجداد کے پاس رسول بن کر تشریف لائے تھے۔

## بِالْبَيْتِ فَمَا زِلْتُمْ فِي شَكٍّ مِّمَّا جَاءَكُمْ بِهِ ۖ حَتَّىٰ

بِالْبَيْتِ	فَمَا زِلْتُمْ	فِي شَكٍّ	مِّمَّا جَاءَكُمْ بِهِ	حَتَّىٰ
روشن نشانیوں کے ساتھ	تو تم رہے	شک میں	(اس) سے جسے وہ لایا تمہارے پاس	یہاں تک کہ

آئے تو تم ان کے لئے ہوئے پر شک ہی میں رہے یہاں تک کہ

## إِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ لَنْ يَبْعَثَ اللَّهُ مِنْ بَعْدِهِ رَسُولًا ۚ

إِذَا	هَلَكَ	قُلْتُمْ	لَنْ يَبْعَثَ	اللَّهُ	مِنْ بَعْدِهِ	رَسُولًا
جب	اس کا انتقال ہوا	(تو) تم نے کہا	ہرگز نہیں بھیجے گا	اللہ	اس کے بعد	کوئی رسول

جب انہوں نے انتقال فرمایا تو تم نے کہا: اب اللہ ہرگز کوئی رسول نہ بھیجے گا،

## كَذَلِكَ يُضِلُّ اللَّهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُّرْتَابٌ ۚ

كَذَلِكَ	يُضِلُّ	اللَّهُ	مَنْ	هُوَ	مُسْرِفٌ	مُرْتَابٌ ۚ
یونہی	گمراہ کرتا ہے	اللہ	(اس کو) جو	وہ	حد سے بڑھنے والا	شک کرنے والا (ہو)

اللہ یونہی اسے گمراہ کرتا ہے جو حد سے بڑھنے والا شک کرنے والا ہو ۝

## الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِ اللَّهِ بِغَيْرِ سُلْطَانٍ أَتَاهُمْ ۚ

الَّذِينَ	يُجَادِلُونَ <sup>(۱)</sup>	فِي آيَاتِ اللَّهِ	بِغَيْرِ سُلْطَانٍ	أَتَاهُمْ
وہ لوگ جو	جھگڑا کرتے ہیں	اللہ کی آیتوں میں	کسی دلیل کے بغیر	جو آئی ہو ان کے پاس

وہ جو اللہ کی آیتوں میں بغیر کسی ایسی دلیل کے جھگڑا کرتے ہیں جو انہیں ملی ہو،

## كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللَّهِ وَعِنْدَ الَّذِينَ

كَبُرَ	مَقْتًا	عِنْدَ اللَّهِ	وَعِنْدَ الَّذِينَ
(یہ بات) بہت بڑی (ہے)	بیزاری (کے لحاظ سے)	اللہ کے نزدیک	ان لوگوں کے نزدیک جو

یہ بات اللہ کے نزدیک اور ایمان لانے والوں کے نزدیک کس قدر

۱..... یعنی حد سے بڑھنے والے اور شک کرنے والے وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو جھگڑا کر اور ان پر اعتراضات کر کے جھگڑا کرتے ہیں اور ان کا یہ جھگڑا کسی ایسی دلیل کے ساتھ نہیں ہوتا جو انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملی ہو بلکہ محض آباء و اجداد کی اندھی تقلید اور جاہلانہ شبہات کی بنا پر ہوتا ہے اور یہ جھگڑا اللہ تعالیٰ کے نزدیک اور ایمان لانے والوں کے نزدیک انتہائی سخت بیزاری کی بات ہے اور جس طرح ان جھگڑا کرنے والوں کے دلوں پر مہر لگا دی اسی طرح اللہ تعالیٰ ہر متکبر سرکش کے دل پر مہر لگا دیتا ہے کہ اس میں ہدایت قبول کرنے کا کوئی محل باقی نہیں رہتا۔



اٰمَنُوۡا كَذٰلِكَ يَطۡبَعُ اللّٰهُ عَلٰی كُلِّ قَلۡبٍ مُّتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ۝۳۵ وَقَالَ

اٰمَنُوۡا	كَذٰلِكَ	يَطۡبَعُ	اللّٰهُ	عَلٰی كُلِّ قَلۡبٍ مُّتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ۝۳۵	وَ	قَالَ
ایمان لائے	اسی طرح	مہر لگا دیتا ہے	اللہ	ہر متکبر سرکش کے دل پر	اور	کہا

سخت بیزاری کی ہے۔ اللہ ہر متکبر سرکش کے دل پر اسی طرح مہر لگا دیتا ہے ۝ اور فرعون نے

فِرْعَوۡنُ يٰۤهَامُنُ ابْنُ لٰى صِرَۡ حَالَعَجٍّ اَبۡلَغُ

فِرْعَوۡنُ	يٰۤهَامُنُ	ابْنُ	لٰى	صِرَۡ حَا ۝۲	لَعَجٍّ	اَبۡلَغُ
فرعون (نے)	اے ہامان	تو بنا	میرے لئے	اونچا محل	شاید میں	پہنچ جاؤں

کہا: اے ہامان! میرے لیے اونچا محل بناشد میں راستوں تک

اَلَا سُبَابَ ۝۳۶ اَسْبَابَ السَّهۡوٰتِ فَاَطۡلِعْ اِلٰى اِلٰهِ مُوسٰى وَ

اَلَا سُبَابَ ۝۳۶	اَسْبَابَ السَّهۡوٰتِ	فَاَطۡلِعْ	اِلٰى اِلٰهِ مُوسٰى وَ	وَ
راستوں (تک)	آسمانوں کے راستوں (تک)	تو میں جھانک کر دیکھوں	موسیٰ کے خدا کی طرف	اور

پہنچ جاؤں ۝ آسمان کے راستوں تک تو موسیٰ کے خدا کو جھانک کر دیکھوں اور

اِنِّىۡ لَا ظُنُّۡہٗ كَاذِبًا ۝۳۷ وَ كَذٰلِكَ ذُرِّیۡنَ

اِنِّىۡ	لَا ظُنُّۡہٗ	كَآذِبًا ۝۳۷	وَ	كَذٰلِكَ	ذُرِّیۡنَ
بیشک میں	ضرور گمان کرتا ہوں اسے	جھوٹا	اور	اسی طرح	خوبصورت بنادیا گیا

بیشک میرے گمان میں تو وہ جھوٹا ہے اور یوں ہی فرعون کی نگاہ میں اس کا برا کام

لِفِرْعَوۡنَ سُوۡءُ عَمَلٍ ۝۳۸ وَ صَدَّ عَنِ السَّبۡیۡلِ ۝۳۹ وَ مَا

لِفِرْعَوۡنَ	سُوۡءُ عَمَلٍ ۝۳۸	وَ	صَدَّ	عَنِ السَّبۡیۡلِ ۝۳۹	وَ	مَا
فرعون کے لئے	اس کا برا عمل	اور	اسے روک دیا گیا	راستے سے	اور	نہیں (تھا)

خوبصورت بنادیا گیا اور وہ راستے سے روکا گیا اور

1..... تکبر اور سرکشی دل پر مہر لگا دیئے جانے کے دو بڑے اسباب ہیں اور مہر لگانے سے مقصود یہ ہے کہ متکبر و سرکش کے دل میں موجود گمراہی، نفاق اور کفر نکل نہ سکے اور ہدایت، اخلاص اور ایمان اس میں داخل نہ ہو سکے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک بہت بڑی سزا ہے، لہذا ہر عقلمند کو چاہئے کہ وہ ان اسباب کو اختیار کرے جو اس کا سینہ کھلنے کا باعث بنیں اور ان اسباب سے بچتا رہے جو دل پر مہر لگا دیئے جانے کا سبب بن جائیں۔

2..... ہامان کو محل بنانے کا حکم دینے والے واقعہ کی تفصیل تفسیر صراط الجنان، ج ۸، ص ۵۶۰ پر ملاحظہ فرمائیں۔

كَيْدُ فِرْعَوْنَ إِلَّا فِي تَبَابٍ ۚ وَقَالَ الَّذِي آمَنَ يَوْمَ

كَيْدُ فِرْعَوْنَ	إِلَّا	فِي تَبَابٍ ۚ	وَقَالَ	الَّذِي	آمَنَ	يَوْمَ
فرعون کا کمر و فریب	مگر	ہلاکت میں	اور	کہا	اس نے جو	ایمان لایا

فرعون کا داؤد ہلاکت میں ہی تھا اور ایمان والے نے کہا: اے میری قوم!

اتَّبِعُونِ أَهْدِكُمْ سَبِيلَ الرَّشَادِ ۚ يَوْمَ يَقُومُ السَّاهِدُ

اتَّبِعُونِ	أَهْدِكُمْ	سَبِيلَ الرَّشَادِ ۚ	يَوْمَ	يَقُومُ	السَّاهِدُ
تم پیروی کرو میری	میں بتاؤں تمہیں	بھلائی کا راستہ	اے میری قوم	صرف یہ	یہ

میرے پیچھے چلو میں تمہیں بھلائی کی راہ بتاؤں اے میری قوم! یہ

الْحَيَاةَ الدُّنْيَا مَتَاعٌ وَإِنَّ الْآخِرَةَ هِيَ دَارُ الْقَرَارِ ۚ

الْحَيَاةَ الدُّنْيَا	مَتَاعٌ	وَ	إِنَّ	الْآخِرَةَ	هِيَ	دَارُ الْقَرَارِ ۚ
دنیا کی زندگی	تھوڑا سا سامان (ہے)	اور	بیشک	آخرت	وہ	ہمیشہ رہنے کا گھر (ہے)

دنیا کی زندگی تو تھوڑا سا سامان ہی ہے اور بیشک آخرت ہمیشہ رہنے کا گھر ہے

مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا يُجْزَى إِلَّا مِثْلَهَا ۚ وَمَنْ

مَنْ	عَمِلَ	سَيِّئَةً	فَلَا يُجْزَى	إِلَّا	مِثْلَهَا	وَمَنْ
جس نے	عمل کیا	برا	تو اسے بدلہ نہیں دیا جائے گا	مگر	اس کی مثل	اور جس نے

جو بر اکام کرے تو اسے بدلہ نہ ملے گا مگر اتنا ہی اور جو

عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ

عَمِلَ	صَالِحًا	مِّنْ ذَكَرٍ	أَوْ	أُنْثَىٰ	وَهُوَ	مُؤْمِنٌ
عمل کیا	اچھا	(خواہ وہ) مرد (ہو)	یا	عورت	اور (جبکہ)	وہ ایمان والا (ہو)

اچھا کام کرے مرد ہو خواہ عورت اور وہ ہو مسلمان

۱..... اس میں اشارہ ہے کہ ہدایت انبیاء علیہم السلام اور اولیاء عظام کی پیروی میں رکھی گئی ہے اور جس طرح نبی علیہ السلام اپنے امتی کو ہدایت کا راستہ دکھاتے ہیں اسی طرح نبی علیہ السلام کے تابع رہتے ہوئے اولیاء و صالحین بھی ہدایت کا راستہ دکھاتے ہیں۔

۲..... ایمان اور نیک اعمال دونوں ضروری ہیں کیونکہ ایمان کے بغیر کسی صورت میں داخلہ ممکن نہیں اور رضائے الہی کیلئے نیک اعمال نہ کئے تو اسے بروز قیامت اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت اور نیک بندوں کی شفاعت سے محرومی اور مخصوص عرصہ تک عذاب جہنم کا سامنا ہو سکتا ہے۔



فَأُولَٰئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُونَ فِيهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝

فَأُولَٰئِكَ	يَدْخُلُونَ	الْجَنَّةَ	يُرْزَقُونَ	فِيهَا	بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝
تو یہ لوگ	داخل ہوں گے	جنت (میں)	انہیں رزق دیا جائے گا	اس میں	حساب کے بغیر

تو وہ جنت میں داخل کیے جائیں گے وہاں بے حساب رزق پائیں گے ۝

وَيَقُومُ مَالٍ أَدْعُوكُمْ إِلَى النَّجْوَةِ وَتَدْعُونَنِي

وَيَقُومُ ۱	مَا	لِي	أَدْعُوكُمْ	إِلَى النَّجْوَةِ	وَتَدْعُونَنِي
اور	اے میری قوم	میں	میں بلاتا ہوں تمہیں	نجات کی طرف	تم بلاتے ہو مجھے

اور اے میری قوم مجھے کیا ہوا کہ میں تمہیں نجات کی طرف بلاتا ہوں اور تم مجھے دوزخ کی طرف

إِلَى النَّارِ ۝ تَدْعُونَنِي لَا كُفْرًا بِاللَّهِ وَأُشْرِكَ

إِلَى النَّارِ ۝	تَدْعُونَنِي	لَا كُفْرًا	بِاللَّهِ	وَأُشْرِكَ
آگ کی طرف	تم بلاتے ہو مجھے	تاکہ میں انکار کروں	اللہ کا	شریک ٹھہراؤں

بلارہے ہو ۝ تم مجھے اس طرف بلاتے ہو کہ میں اللہ کا انکار کروں اور ایسے کو

بِهِ مَالٍ لِّسَ لِي بِهِ عِلْمٌ وَأَنَا أَدْعُوكُمْ

بِهِ	مَا	لِّسَ	لِي	بِهِ	عِلْمٌ	وَأَنَا	أَدْعُوكُمْ
اس کے ساتھ	(اس کو) جو	نہیں ہے	مجھے	اس کا	کوئی علم	میں	بلاتا ہوں تمہیں

اس کا شریک کروں جو میرے علم میں نہیں، اور میں تمہیں عزت والے

إِلَى الْعَزِيزِ الْعَقَّارِ ۝ لَا جَرَمَ أَتَمَّتْ دُعُونَنِي إِلَيْهِ

إِلَى الْعَزِيزِ الْعَقَّارِ ۝	لَا جَرَمَ	أَتَمَّتْ دُعُونَنِي إِلَيْهِ
عزت والے بہت بخشنے والے کی طرف	ثابت ہوا	کہ جس (بت) کی طرف تم بلارہے ہو مجھے

بہت بخشنے والے کی طرف بلاتا ہوں ۝ آپ ہی ثابت ہوا کہ جس کی طرف تم مجھے بلارہے ہو

۱..... جب مرد مومن نے یہ محسوس کیا کہ لوگ میری باتوں پر تعجب کر رہے اور میری بات ماننے کی بجائے مجھے اپنے باطل دین کی طرف بلانا چاہتے ہیں تو اس نے قوم کو ملامت کی کہ تم کیسے عجیب لوگ ہو، میں تمہیں ایمان اور طاعت کی تلقین کر کے جنت کی طرف بلاتا ہوں اور تم مجھے کفر و شرک کی دعوت دے کر جہنم کی طرف بلارہے ہو۔

مرد مومن کا قوم کے اور اپنے حال کا بیان

النصف

لَيْسَ لَهُ دَعْوَةٌ فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْآخِرَةِ وَأَنْ

لَيْسَ	لَهُ	دَعْوَةٌ	فِي الدُّنْيَا	وَلَا	فِي الْآخِرَةِ	وَأَنْ
(کہیں کام کا) نہیں ہے	اس کو	بلانا	دنیا میں	اور نہ	آخرت میں	اور یہ کہ

اس کو بلانا کہیں کام کا نہیں، دنیا میں، نہ آخرت میں اور یہ کہ

مَرَدَّنَا إِلَى اللَّهِ وَأَنَّ الْمُسْرِفِينَ هُمْ أَصْحَابُ النَّارِ ۝۳۳

مَرَدَّنَا	إِلَى اللَّهِ	وَأَنَّ	الْمُسْرِفِينَ	هُم	أَصْحَابُ النَّارِ ۝۳۳
ہمارا لوٹنا	اللہ کی طرف (ہے)	اور یہ کہ	حد سے بڑھنے والے	وہی	آگ والے (ہیں)

ہمارا پھرنا اللہ کی طرف ہے اور یہ کہ حد سے گزرنے والے ہی دوزخی ہیں ○

فَسْتَذْكُرُونَ مَا أَقُولُ لَكُمْ ۖ وَأَفْوْضُ أَمْرِي

فَسْتَذْكُرُونَ	مَا	أَقُولُ	لَكُمْ	وَأَفْوْضُ	أَمْرِي
تو عنقریب تم یاد کرو گے	(اسے) جو	میں کہہ رہا ہوں	تم سے	میں سپرد کرتا ہوں	اپنا کام

تو جلد ہی تم وہ یاد کرو گے جو میں تم سے کہہ رہا ہوں، اور میں اپنے کام اللہ کو

إِلَى اللَّهِ ۖ إِنَّ اللَّهَ بِصِيرٍ بِالْعِبَادِ ۝۳۴ فَوَقَّهُ اللَّهُ

إِلَى اللَّهِ	إِنَّ	اللَّهِ	بَصِيرٌ	بِالْعِبَادِ ۝۳۴	فَوَقَّهُ	اللَّهُ
اللہ کی طرف	بیشک	اللہ	دیکھنے والا (ہے)	بندوں کو	تو بچالیا اسے	اللہ (نے)

سوچتا ہوں، بیشک اللہ بندوں کو دیکھتا ہے ○ تو اللہ نے اسے ان کے مکر کی

سَيِّئَاتٍ مَّامَكْرُ وَاوْحَاقٍ بِالْفِرْعَوْنَ

سَيِّئَاتٍ	مَا	مَكْرُ وَاوْحَاقٍ	وَاوْحَاقٍ	بِالْفِرْعَوْنَ
(اس کی) برائیوں (سے)	جو	انہوں نے مکر کیا	اور	فرعون والوں کو

برائیوں سے بچالیا اور فرعونوں کو برے عذاب نے

۱..... تفویض کا معنی یہ ہے کہ اپنا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیا جائے اور تفویض یہ بھی ہے کہ دوسروں کے معاملات کے انجام اور عاقبت کو اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیا جائے، لہذا ہر اکام کرنے والے کو حقیقی الوہد برائی سے روکنے کی کوشش کی جائے، اس کے باوجود اگر وہ برائی سے باز نہ آئے تو اسے یہ نہ کہا جائے کہ اللہ تعالیٰ تجھے نہ بخشے گا بلکہ اس کے اعمال کے انجام کو اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیا جائے، اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ کیا کرے گا وہ خود ہی جانتا ہے۔

۲..... جو شخص اپنا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیتا اور اس پر بھروسہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے کفایت فرماتا اور دشمنوں کے مکر و فریب سے بچالیتا ہے۔



سُوءُ الْعَذَابِ ۴۵					
سُوءُ الْعَذَابِ ۴۵	النَّارُ	يُعْرَضُونَ	عَلَيْهَا	غُدُوًا	وَّ عَشِيًّا
برے عذاب (نے)	آگ	وہ پیش کئے جاتے ہیں	اس پر	صبح	اور شام
آگ پر صبح و شام پیش کیے جاتے ہیں اور					
يَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ ۴۶					
يَوْمَ	تَقُومُ	السَّاعَةُ	أَدْخِلُوا	الْفِرْعَوْنَ	أَشَدَّ الْعَذَابِ ۴۶
(جس دن)	قائم ہوگی	قیامت	(حکم ہوگا) داخل کرو	فرعون والوں (کو)	سخت تر عذاب (میں)
جس دن قیامت قائم ہوگی، (حکم ہوگا) فرعون والوں کو سخت تر عذاب میں داخل کرو					
وَإِذْ يَتَحَايَوْنَ فِي النَّارِ فَيَقُولُ الضُّعَفَاءُ لِلَّذِينَ					
وَ	إِذْ	يَتَحَايَوْنَ	فِي النَّارِ	فَيَقُولُ	الضُّعَفَاءُ
اور جب	وہ باہم جھگڑیں گے	آگ میں	تو کہیں گے	کمزور لوگ	ان لوگوں سے جنہوں نے
اور جب وہ آگ میں باہم جھگڑیں گے تو کمزور ان سے کہیں گے جو (دنیا میں)					
اسْتَكْبَرُوا إِنَّا كُنَّا كُفَّاءَ لَكُمْ تَبَعًا ۴۷					
اسْتَكْبَرُوا	إِنَّا	كُنَّا	لَكُمْ	تَبَعًا	فَهَلْ
تکبر کیا تھا	بیشک	ہم تھے	تمہارے	تابع	تو کیا
بڑے بنتے تھے: ہم تمہارے تابع تھے تو کیا تم ہم سے آگ کا کوئی حصہ					
نَصِيبًا مِّنَ النَّارِ ۴۸					
نَصِيبًا مِّنَ النَّارِ ۴۸	قَالَ	الَّذِينَ	اسْتَكْبَرُوا	إِنَّا	كُلُّ
آگ کا کوئی حصہ	کہیں گے	وہ لوگ جنہوں نے	تکبر کیا تھا	بیشک ہم	سب
کم کرو گے؟ وہ بڑے بننے والے کہیں گے: ہم سب					

۱..... یہاں پہلے صبح و شام فرعونوں کو آگ پر پیش کئے جانے کا ذکر ہوا اور اس کے بعد قیامت کے دن سخت تر عذاب میں داخل کئے جانے کا بیان ہوا، اس سے معلوم ہوا کہ قیامت سے پہلے بھی انہیں آگ پر پیش کر کے عذاب دیا جا رہا ہے اور یہی قبر کا عذاب ہے۔ کثیر احادیث سے بھی قبر کا عذاب برحق ہونا ثابت ہے، ایک حدیث پاک میں ہے: ہر مرنے والے پر اس کا مقام صبح و شام پیش کیا جاتا ہے، جنتی پر جنت کا اور دوزخی پر دوزخ کا اور اس سے کہا جاتا ہے کہ یہ تیرا ٹھکانہ ہے یہاں تک کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تجھے اس کی طرف اٹھائے۔ (صحیح بخاری، ۳۶۸/۱، الحدیث: ۱۳۷۹)

فِيهَا ۚ إِنَّ اللَّهَ قَدْ حَكَمَ بَيْنَ الْعِبَادِ ۖ ۴۸ وَقَالَ

فِيهَا	إِنَّ	اللَّهُ	قَدْ	حَكَمَ	بَيْنَ الْعِبَادِ ۴۸	وَقَالَ ۴۱
اس (آگ) میں (ہیں)	بیشک	اللہ	تحقیق	وہ فیصلہ فرما چکا	بندوں کے درمیان ۴۸	اور کہیں گے

آگ میں ہیں بیشک اللہ بندوں میں فیصلہ فرما چکا ۴۸ اور جو

الَّذِينَ فِي النَّارِ لِحَظَّةٍ جَهَنَّمَ ادْعُوا رَبَّكُمْ

الَّذِينَ	فِي النَّارِ	لِحَظَّةٍ جَهَنَّمَ	ادْعُوا	رَبَّكُمْ
وہ لوگ جو	آگ میں (ہیں)	جہنم کے داروغوں سے	تم دعا کرو	اپنے رب (سے)

آگ میں ہیں وہ جہنم کے داروغوں سے کہیں گے، آپ اپنے رب سے دعا کر دیں

يُخَفِّفُ عَنَّا يَوْمَ مِثْقَلِ الذَّرَّةِ ۖ ۴۹ قَالُوا أَوْ

يُخَفِّفُ	عَنَّا	يَوْمَ مِثْقَلِ الذَّرَّةِ ۴۹	قَالُوا	أَوْ
وہ ہلکا کر دے	ہم سے	ایک دن کچھ عذاب (یا) عذاب کا ایک دن	(داروغہ فرشتے) کہیں گے	اور کیا

کہ وہ ہم پر ایک دن کچھ عذاب (یا) عذاب کا ایک دن ہلکا کر دے ۴۹ داروغہ فرشتے کہیں گے، کیا

لَمْ تَكُ تَأْتِيكُمُ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ ۖ قَالُوا بَلَىٰ

لَمْ تَكُ تَأْتِيكُمُ	رُسُلُكُمْ	بِالْبَيِّنَاتِ	قَالُوا	بَلَىٰ
نہیں آئے تھے تمہارے پاس	تمہارے رسول	روشن نشانیوں کے ساتھ	وہ کہیں گے	کیوں نہیں

تمہارے پاس تمہارے رسول نشانیاں نہ لاتے تھے؟ کافر کہیں گے، کیوں نہیں،

قَالُوا أَفَادْعُوا ۚ وَمَا دُعَاؤُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ ۚ ۵۰ إِنَّا

قَالُوا	فَادْعُوا ۚ	وَمَا	دُعَاؤُ الْكَافِرِينَ	إِلَّا	فِي ضَلَالٍ ۚ ۵۰	إِنَّا
(فرشتے) کہیں گے	تو تم دعا کرو	اور	کافروں کی دعا	مگر	گمراہی میں	بیشک ہم

فرشتے کہیں گے، تو تم ہی دعا کرو اور کافروں کی دعا نہیں مگر بھٹکتے پھرنے کو ۵۰ بیشک

۱..... سرداروں سے مایوس ہونے کے بعد کمزور لوگ جہنم پر مامور فرشتوں سے کہیں گے: آپ ہی اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے دعا کریں کہ دنیا کے ایک دن کی مقدار تک ہمارے عذاب میں تخفیف رہے۔ فرشتے جواب دیں گے: کیا تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کے رسول نشانیاں نہ لاتے تھے اور کیا انہوں نے واضح معجزات پیش نہ کئے تھے؟ کفار کے تسلیم کرنے پر فرشتے جواب دیں گے: ہم کافروں کے حق میں دعا نہیں کریں گے، لہذا تم خود ہی اپنے رب سے دعا کر کے دیکھ لو کہ وہ تم پر ایک دن کیلئے عذاب ہلکا کر دے لیکن بہر حال تمہارا دعا کرنا بھی بیکار ہی جائے گا کیونکہ وہ قبول نہیں ہوگی۔



## لَنْ نَضُرَّ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا

لَنْ نَضُرَّ	رُسُلَنَا	وَالَّذِينَ	آمَنُوا	فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا
ضرر ہم مدد کریں گے	اپنے رسولوں (کی)	اور	ان لوگوں کی جو	دنیا کی زندگی میں

ضرر ہم اپنے رسولوں اور ایمان والوں کی دنیا کی زندگی میں مدد کریں گے

## وَيَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ ۝۵۱ لَا يَنْفَعُ

وَيَوْمَ	يَقُومُ	الْأَشْهَادُ ۝۵۱	يَوْمَ	لَا يَنْفَعُ
اور	(جس) دن	کھڑے ہوں گے	گواہ	(جس) دن

اور اس دن بھی جس دن گواہ کھڑے ہوں گے ۝ جس دن ظالموں کو

## الظَّالِمِينَ مَعَذِرَتُهُمْ وَلَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ

الظَّالِمِينَ	مَعَذِرَتُهُمْ	وَلَهُمُ	لِللَّعْنَةِ	وَلَهُمْ
ظالموں (کو)	ان کی معذرت	اور	ان کے لیے	لعت (ہے)

ان کی معذرت کچھ فائدہ نہ دے گی اور ان کے لیے لعنت ہے اور ان کے لیے

## سُوءُ الدَّارِ ۝۵۲ وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْهُدَىٰ وَ

سُوءُ الدَّارِ ۝۵۲	وَلَقَدْ	آتَيْنَا	مُوسَىٰ	الْهُدَىٰ ۝۵۱
بُرا گھر (ہے)	اور	ضرور بیشک	ہم نے عطا کی	موسیٰ (کو)

بُرا گھر ہے ۝ اور بیشک ہم نے موسیٰ کو رہنمائی عطا فرمائی اور

## أَوْ رَشَانَا بَنِي إِسْرَءِيلَ الْكِتَابِ ۝۵۳ هُدًى وَذِكْرًا

أَوْ رَشَانَا	بَنِي إِسْرَءِيلَ	الْكِتَابِ ۝۵۳	هُدًى	وَذِكْرًا
ہم نے وارث کیا	بنی اسرائیل (کو)	کتاب (کا)	ہدایت	اور نصیحت (کیلئے)

بنی اسرائیل کو کتاب کا وارث کیا ۝ عقلمندوں کی ہدایت اور

۱..... یہاں رہنمائی سے مراد تورات اور حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو دیئے جانے والے معجزات ہیں جو ان کی قوم کے لئے رہنمائی اور ہدایت حاصل کرنے کا ذریعہ تھے، نیز اس سے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو عطا کئے جانے والے وہ کثیر علوم بھی مراد ہو سکتے ہیں جو دنیا اور آخرت میں نفع مند ہیں۔

۲..... اس کتاب سے مراد تورات ہے۔

## لَا وَلِيَ إِلَّا لِبَابٍ ۝۵۳ فَاصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَ

لَا وَلِيَ إِلَّا لِبَابٍ ۝۵۳	فَاصْبِرْ	إِنَّ	وَعْدَ اللَّهِ	حَقٌّ	وَ
عقل مندوں کی	تو تم صبر کرو	بیشک	اللہ کا وعدہ	سچا (ہے)	اور

نصیحت کیلئے ○ تو تم صبر کرو، بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے اور

## اسْتَغْفِرْ لِدَنِّكَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ

اسْتَغْفِرْ ۝۵۴	لِدَنِّكَ	وَ	سَبِّحْ	بِحَمْدِ رَبِّكَ
معافی طلب کرو	اپنوں کے گناہوں کی	اور	پاکی بیان کرو	اپنے رب کی تعریف کے ساتھ

اپنوں کے گناہوں کی معافی چاہو اور اپنے رب کی تعریف کرتے ہوئے

## بِالنَّعْشِيِّ وَالْإِبْكَارِ ۝۵۵ إِنَّ الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِ اللَّهِ بِغَيْرِ سُلْطَانٍ

بِالنَّعْشِيِّ وَالْإِبْكَارِ ۝۵۵	إِنَّ	الَّذِينَ	يُجَادِلُونَ ۝۵۶	فِي آيَاتِ اللَّهِ	بِغَيْرِ سُلْطَانٍ
صبح اور شام	بیشک	وہ لوگ جو	جھگڑا کرتے ہیں	اللہ کی آیتوں میں	کسی دلیل کے بغیر

صبح اور شام اس کی پاکی بولو ○ بیشک وہ جو اللہ کی آیتوں میں کسی ایسی دلیل کے بغیر جھگڑا کرتے ہیں

## أَتَهُمْ ۚ إِنَّ فِي صُدُورِهِمْ إِلَّا كِبْرًا مَّا هُمْ

أَتَهُمْ ۚ	إِنَّ	فِي صُدُورِهِمْ	إِلَّا	كِبْرًا	مَّا هُمْ
جو آئی ہو ان کے پاس	نہیں	ان کے سینوں میں	مگر	ایک بڑائی (کی ہوس)	نہیں وہ

جو انہیں ملی ہو، ان کے دلوں میں نہیں مگر ایک بڑائی کی ہوس جس تک یہ

## بِبَالِغِيهِ ۚ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ ۚ إِنَّهُ هُوَ السَّيِّعُ الْبَصِيرُ ۝۵۶

بِبَالِغِيهِ ۚ	فَاسْتَعِذْ	بِاللَّهِ	إِنَّهُ	هُوَ	السَّيِّعُ	الْبَصِيرُ ۝۵۶
اس تک پہنچنے والے	تو تم پناہ مانگو	اللہ کی	بیشک وہ	وہی	سننے والا	دیکھنے والا (ہے)

پہنچ نہیں پائیں گے تو تم اللہ کی پناہ مانگو بیشک وہی ستارہ دیکھتا ہے ○

۱۔ کتاب کی ہدایت و نصیحت سے عقل مند ہی فائدہ اٹھاتے ہیں اس لئے یہاں بطور خاص انہیں کا ذکر ہوا۔ ۲۔ آیت کے اس حصے میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے ہی خطاب ہونا متعین نہیں بلکہ اس کا احتمال ہے۔ اس صورت میں اس کا معنی ہو گا کہ اے حبیب! آپ اپنوں کے گناہوں کی معافی چاہیں۔ نیز یہ بھی احتمال ہے کہ اس آیت میں خطاب ہر سامع سے ہو۔ اس صورت میں معنی یہ ہو گا کہ اے سننے والے! اپنے گناہ کی معافی مانگ۔ ۳۔ یہاں جھگڑا کرنے والوں سے مراد کفار قریش ہیں، یہ بڑائی کی ہوس رکھتے تھے اور اسی ہوس کی وجہ سے آیات الہی کا انکار اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی تکذیب و مخالفت کرتے۔



لَخَلَقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ وَلٰكِنَّ

لَخَلَقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	اَكْبَرُ	مِنْ خَلْقِ النَّاسِ	وَ	لٰكِنَّ
بیشک آسمانوں اور زمین کی پیدائش	بہت بڑی (ہے)	لوگوں کی پیدائش سے	اور	لیکن

بیشک آسمانوں اور زمین کی پیدائش آدمیوں کی پیدائش سے بہت بڑی ہے لیکن

اَكْثَرُ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۵۷ وَمَا يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۝۵۸

اَكْثَرُ النَّاسِ <sup>(۱)</sup>	لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۵۷	وَ	مَا يَسْتَوِي	الْاَعْمٰى	وَ	الْبَصِيْرُ
اکثر لوگ	نہیں جانتے	اور	برابر نہیں	اندھا	اور	آنکھ والا

بہت لوگ نہیں جانتے ۝ اور اندھا اور دیکھنے والا برابر نہیں اور

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَلَا الْمُسِيْءُ ۝۵۹

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	وَ	عَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ	وَ	لَا	الْمُسِيْءُ
وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے عمل کئے	اچھے، نیک	اور	نہ برائی کرنے والا (برابر ہے)

نہ وہ جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کیے اور بدکار (برابر ہیں)۔

قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۝۶۰ اِنَّ السَّاعَةَ لَا تِيْءُ لَا رَيْبَ

قَلِيْلًا مَّا	تَذَكَّرُوْنَ ۝۶۰	اِنَّ	السَّاعَةَ	لَا تِيْءُ	لَا	رَيْبَ
بہت ہی کم	تم نصیحت مانتے ہو	بیشک	قیامت	ضرور آنے والی (ہے)	نہیں	کوئی شک

تم بہت کم نصیحت مانتے ہو ۝ بیشک قیامت ضرور آنے والی ہے اس میں

فِيْهَا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝۶۱ وَقَالَ رَبُّكُمْ

فِيْهَا	وَ	لٰكِنَّ	اَكْثَرَ النَّاسِ	لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝۶۱	وَ	قَالَ	رَبُّكُمْ
اس میں	اور	لیکن	اکثر لوگ	ایمان نہیں لاتے	اور	فرمایا	تمہارے رب (نے)

کچھ شک نہیں لیکن بہت لوگ ایمان نہیں لاتے ۝ اور تمہارے رب نے فرمایا

(پچھلے ص ۷۵) تھے، ان کے بارے میں فرمادیا گیا کہ یہ لوگ جس چیز کی ہوس رکھتے ہیں اسے نہ پائیں گے اور انہیں بڑائی میسر نہ آئے گی، بلکہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کی مخالفت اور انکار، ان لوگوں کے حق میں ذلت اور رسوائی کا سبب ہوگا۔

۱۔ اکثر لوگوں سے مراد کفار ہیں اور ان کی طرف سے دوبارہ زندہ کئے جانے کے انکار کا سبب ان کی بے علمی ہے کہ وہ یہ تو مانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آسمان و زمین کی پیدائش پر قادر ہے لیکن اس سے یہ نہیں سمجھتے کہ ایسی قادر ذات لوگوں کو دوبارہ زندہ کرنے پر بھی قادر ہے۔

## ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ ۖ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ

ادْعُونِي <sup>(۱)</sup>	أَسْتَجِبْ	لَكُمْ	إِنَّ	الَّذِينَ	يَسْتَكْبِرُونَ
تم دعا کرو مجھ سے	میں قبول کروں گا	تمہارے لئے	بیشک	وہ لوگ جو	تکبر کرتے ہیں

مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعا قبول کروں گا بیشک وہ جو میری عبادت سے

## عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دُخْرَيْنَ ۖ اللَّهُ

عَنْ عِبَادَتِي <sup>(۲)</sup>	سَيَدْخُلُونَ	جَهَنَّمَ	دُخْرَيْنَ <sup>(۳)</sup>	اللَّهُ
میری عبادت سے	عنقریب وہ داخل ہوں گے	جہنم (میں)	ذیل ہوتے ہوئے	اللہ (ہی ہے)

تکبر کرتے ہیں عنقریب ذیل ہو کر جہنم میں جائیں گے ۝ اللہ ہی ہے

## الَّذِي جَعَلَ لَكُمْ الَّيْلَ لَتَسْكُنُوا فِيهِ ۚ

الَّذِي	جَعَلَ	لَكُمْ	الَّيْلَ	لَتَسْكُنُوا	فِيهِ
جس نے	بنائی	تمہارے لیے	رات	تاکہ تم سکون حاصل کرو	اس میں

جس نے تمہارے لیے رات بنائی کہ اس میں آرام پاؤ اور

## النَّهَارَ مُبْصَرًا ۖ إِنَّ اللَّهَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ ۚ

النَّهَارَ	مُبْصَرًا	إِنَّ	اللَّهَ	لَذُو فَضْلٍ	عَلَى النَّاسِ
دن (بنایا)	آنکھیں کھولنے والا	بیشک	اللہ	ضرور فضل والا (ہے)	لوگوں پر

دن بنایا آنکھیں کھولتا، بیشک اللہ لوگوں پر فضل والا ہے

## لَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ ۖ ذَلِكُمْ اللَّهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۖ

لَكِنَّ	أَكْثَرَ النَّاسِ	لَا يَشْكُرُونَ <sup>(۴)</sup>	ذَلِكُمْ	اللَّهُ	رَبُّكُمْ
لیکن	اکثر لوگ	شکر ادا نہیں کرتے	یہ (ہے)	اللہ	تمہارا رب

لیکن بہت آدمی شکر نہیں کرتے ۝ وہی اللہ ہے تمہارا رب، ہر شے کا خالق،

۱..... دعا مانگنے کی بہت فضیلت ہے، حدیث پاک میں ہے: دعا ان مصیبتوں میں نفع دیتی ہے جو نازل ہو گئیں اور جو ابھی نازل نہیں ہوئیں ان میں بھی فائدہ دیتی ہے، تو اے لوگو! تم پر لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرو۔ (مسند، ۱/۲، الحدیث: ۱۸۵۸) ۲..... ایک قول یہ ہے کہ یہاں عبادت سے مراد ”دعا کرنا“ ہے۔ جن آیات و احادیث میں ترک دعا پر جہنم میں داخلے یا غضب الہی وغیرہ کی وعیدیں آئی ہیں، ان میں وہ لوگ مراد ہیں جو مطلقاً دعا کو فضول سمجھ کر ترک کر دیتے ہیں یعنی کچھ بھی ہو جائے، ہم نے دعا نہیں کرنی، یا معاذ اللہ خود کو بارگاہ الہی سے بے نیاز سمجھ کر دعا ترک کر دیتے ہیں، یہ صورت صریح کفر اور اللہ تعالیٰ کے



لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ۚ فَآيَ تَتُوفَكُونَ ۖ كَذَلِكَ يُؤَفِّكُ					
لَا	إِلَهَ	إِلَّا	هُوَ	فَآيَ	تَتُوفَكُونَ ۖ
نہیں	کوئی معبود	مگر	وہی	تو کہاں	تم اوندھے جاتے ہو
اس کے سوا کوئی معبود نہیں، تو کہاں اوندھے جاتے ہو؟ یونہی اوندھے ہوتے ہیں					
الَّذِينَ كَانُوا بِآيَاتِ اللَّهِ يَجْحَدُونَ ۖ اللَّهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ					
الَّذِينَ	كَانُوا بِآيَاتِ اللَّهِ	يَجْحَدُونَ ۖ	اللَّهُ	الَّذِي	جَعَلَ لَكُمُ
وہ لوگ جو	اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں		اللہ (ہی ہے)	جس نے	بنایا تمہارے لیے
وہ جو اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں؟ اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لیے					
الْأَرْضَ قَرَارًا وَالسَّمَاءَ بِنَاءً وَصَوَّسَكُمْ					
الْأَرْضَ	قَرَارًا	وَالسَّمَاءَ	بِنَاءً	وَصَوَّسَكُمْ	
زمین (کو)	ٹھہرنے کی جگہ	اور	آسمان (کو)	چھت	اور اس نے صورتیں بنائیں تمہاری
زمین کو ٹھہرنے کی جگہ بنایا اور آسمان کو چھت اور تمہاری صورتیں بنائیں					
فَاحْسَنَ صَوْرَتِكُمْ وَرَزَقَكُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ ۚ ذَلِكُمْ اللَّهُ					
فَاحْسَنَ	صَوْرَتِكُمْ	وَرَزَقَكُمْ	مِنَ الطَّيِّبَاتِ ۚ	ذَلِكُمْ	اللَّهُ
تو اچھا بنایا	تمہاری صورتوں (کو)	اور روزی دی تمہیں	پاکیزہ چیزوں سے	یہ (ہے)	اللہ
تو تمہاری صورتیں اچھی بنائیں اور تمہیں پاکیزہ چیزیں روزی دیں۔ یہ ہے اللہ					
رَبُّكُمْ ۚ فَتَبَرَّكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ۖ هُوَ الْحَيُّ لَا					
رَبُّكُمْ ۚ	فَتَبَرَّكَ	اللَّهُ	رَبُّ الْعَالَمِينَ ۖ	هُوَ	الْحَيُّ لَا
تمہارا رب	تو بڑی برکت والا (ہے)	اللہ	(جو) تمام جہانوں کا رب (ہے)	وہی	زندہ (ہے) نہیں
تمہارا رب۔ تو وہ اللہ بڑی برکت والا ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے وہی زندہ ہے اس کے سوا					

(پچھلے صفحہ پر) دائی غضب کا باعث ہے۔ ①..... یعنی جس طرح کفار قریش حق سے پھر گئے اسی طرح وہ لوگ اوندھے ہوتے اور حق سے پھر جاتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور قدرت پر دلالت کرنے والی نشانیوں اور رسول کے معجزات کا انکار کرتے ہیں اور ان میں غور و فکر کر کے حق کو طلب نہیں کرتے۔ ②..... انسان کی صورت تمام مخلوق میں سب سے اچھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے سیدھے قد والا، خوبصورت اور متناسب اعضاء والا بنایا، نیز اس میں عقل، تدبیر اور فہم و فراست بھی رکھی ہے۔ ③..... ذاتی طور پر اللہ تعالیٰ ہی زندہ ہے، اسے موت آنا اور اس کا فنا ہو جانا محال ہے۔

## إِلَهَ إِلَّا هُوَ فَادْعُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ط

إِلَهَ	إِلَّا	هُوَ	فَادْعُوهُ	مُخْلِصِينَ	لَهُ	الدِّينَ
کوئی معبود	مگر	وہی	تو تم عبادت کرو اسی کی	خالص کرتے ہوئے	اس کے لئے	دین (عبادت)

کوئی معبود نہیں تو اس کی عبادت کرو، خالص اسی کے بندے ہو کر،

## الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٢٥﴾ قُلْ إِنِّي نُهِيتُ

الْحَمْدُ	لِلَّهِ	رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٢٥﴾	قُلْ	إِنِّي	نُهِيتُ (۱)
تمام تعریفیں	اللہ کے لئے (ہیں)	(جو) تمام جہانوں کا رب (ہے)	تم کہو	بیشک مجھے	منع کیا گیا ہے

تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جو سارے جہانوں کا رب ہے ○ تم فرماؤ، مجھے منع کیا گیا ہے

## أَنْ أَعْبُدَ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ لَنَا

أَنْ	أَعْبُدَ	الَّذِينَ	تَدْعُونَ	مِنْ دُونِ اللَّهِ	لَنَا
(اس سے) کہ	میں عبادت کروں	ان کی جنہیں	تم پوجتے ہو	اللہ کے سوا	جبکہ

کہ ان کی عبادت کروں جنہیں تم اللہ کے سوا پوجتے ہو جبکہ

## جَاءَنِي الْبَيِّنَاتُ مِنْ رَبِّي وَأُمِرْتُ أَنْ

جَاءَنِي	الْبَيِّنَاتُ	مِنْ رَبِّي	وَأُمِرْتُ	أَنْ
آچکی ہیں میرے پاس	روشن دلیلیں	میرے رب کی طرف سے	اور	مجھے حکم دیا گیا ہے کہ

میرے پاس میرے رب کی طرف سے روشن دلیلیں آئی ہیں اور مجھے حکم ہے کہ

## أُسَلِّمَ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٢٦﴾ هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ تَرَابٍ

أُسَلِّمَ	لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٢٦﴾	هُوَ	الَّذِي	خَلَقَكُمْ	مِنْ تَرَابٍ (۲)
میں گردن جھکا دوں	تمام جہانوں کے رب کے حضور	وہی (ہے)	جس نے	بنایا تمہیں	مٹی سے

رب العالمین کے حضور گردن رکھوں ○ وہی ہے جس نے تمہیں مٹی سے بنایا

۱..... کفار مکہ نے جہالت اور گمراہی کی بنا پر اپنے باطل دین کی طرف حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دعوت دی اور بت پرستی کی درخواست کی تھی، اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا: اے حبیب! آپ ان کافروں سے فرمادیں کہ مجھے بتوں کی پوجا کرنے سے منع کیا گیا ہے اور بیشک میرے پاس میرے رب عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے اس کی وحدانیت پر دلالت کرنے والی روشن دلیلیں آچکی ہیں اور مجھے حکم ہوا ہے کہ میں رب العالمین کے حضور گردن جھکا کر رکھوں اور اخلاص کے ساتھ اسی کے دین پر قائم رہوں۔ ۲..... اس سے مراد یہ ہے کہ تمہاری اصل اور تمہارے جدِ اعلیٰ حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کو مٹی سے بنایا۔



ثُمَّ مِنْ تُطْفَئَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا

ثُمَّ	مِنْ تُطْفَئَةٍ	ثُمَّ	مِنْ عَلَقَةٍ	ثُمَّ	يُخْرِجُكُمْ	طِفْلًا
پھر	پانی کی بوند سے	پھر	جسے ہوئے خون سے	پھر	وہ نکالتا ہے تمہیں	بچہ (کی صورت میں)

پھر پانی کی بوند سے پھر خون کی پھٹک سے پھر تمہیں بچے کی صورت میں نکالتا ہے

ثُمَّ لِيَتَّبِعُوا أَشَدَّكُمْ ثُمَّ لِيَتَّكُونُوا شَيْوًا وَمِنْكُمْ

ثُمَّ	لِيَتَّبِعُوا	أَشَدَّكُمْ	ثُمَّ	لِيَتَّكُونُوا	شَيْوًا	وَمِنْكُمْ
پھر (باقی رکھتا ہے)	تاکہ تم پہنچو	اپنی جوانی (کو)	پھر	تاکہ تم ہو جاؤ	بوڑھے	اور تم میں سے

پھر (تمہیں باقی رکھتا ہے) تاکہ اپنی جوانی کو پہنچو پھر اس لیے کہ بوڑھے ہو اور تم میں

مَنْ يَتَوَفَّى مِنْ قَبْلٍ وَلِيَتَّبِعُوا

مَنْ	يَتَوَفَّى	مِنْ قَبْلٍ	وَلِيَتَّبِعُوا
(کوئی وہ ہے جسے)	وفات دے دی جاتی ہے	پہلے (ہی)	اور تاکہ تم پہنچو

کوئی پہلے ہی اٹھالیا جاتا ہے اور اس لیے کہ تم ایک مقررہ وعدہ تک

أَجَلًا مُّسَمًّى وَلَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴿٢٥﴾ هُوَ الَّذِي يُحْيِي وَ

أَجَلًا مُّسَمًّى	وَلَعَلَّكُمْ	تَعْقِلُونَ ﴿٢٥﴾	هُوَ	الَّذِي	يُحْيِي ﴿٢٦﴾	وَلَعَلَّكُمْ
مقررہ مدت (تک)	اور تاکہ تم	سمجھو	وہی (ہے)	جو	زندہ کرتا ہے	اور

پہنچو اور اس لیے کہ سمجھو وہی ہے کہ زندگی دیتا ہے اور

يُبَيِّتُ ۖ فَإِذَا قَضَىٰ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُنْ

يُبَيِّتُ	فَإِذَا	قَضَىٰ	أَمْرًا	فَإِنَّمَا	يَقُولُ	لَهُ	كُنْ
مارتا ہے	پھر جب	فیصلہ فرماتا ہے	کسی کام (کا)	تو صرف	فرماتا ہے	اس سے	ہو جا

مارتا ہے پھر جب کسی کام کا فیصلہ فرماتا ہے تو اس سے یہی کہتا ہے کہ ہو جا

۱..... یعنی اللہ وہی ہے جس کی یہ شان ہے کہ وہی حقیقی طور پر مردوں کو زندہ کرتا اور زندوں کو موت دیتا ہے اور اس کی قدرت کے کمال کا یہ حال ہے کہ اسے کسی چیز کو وجود عطا کرنے میں نہ کوئی تکلیف اٹھانی پڑتی ہے، نہ کسی مشقت کا سامنا ہوتا ہے اور نہ ہی کسی مسلمان کی حاجت ہوتی ہے بلکہ اشیاء کا وجود اس کے ارادہ کا تابع ہے کہ جیسے ہی اس نے کسی چیز کا ارادہ فرمایا وہ چیز حکم الہی کے مطابق وجود میں آ جاتی ہے۔

قدرت و شان الہی کے مظاہر

۷۰۸

آیت الہی میں جھگڑنے والوں پر اعتبارِ حق

کتاب اور رسولوں کو جھٹلانے والوں کو تنبیہ اور ان کا انجام

معاذ حق

فَيَكُونُ ۚ ۲۸ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِ اللَّهِ ط

فَيَكُونُ ۚ ۲۸	أَلَمْ تَرَ	إِلَى الَّذِينَ	يُجَادِلُونَ ۚ ۲۸	فِي آيَاتِ اللَّهِ
تو وہ ہو جاتا ہے	کیا تم نے نہ دیکھا	ان لوگوں کی طرف جو	جھگڑتے ہیں	اللہ کی آیتوں میں

جہی وہ ہو جاتا ہے ۰ کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جو اللہ کی آیتوں میں جھگڑتے ہیں

أَنِّي يُصْرَفُونَ ۚ ۲۹ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَ

أَنِّي	يُصْرَفُونَ ۚ ۲۹	الَّذِينَ	كَذَّبُوا	بِآيَاتِنَا وَ
کہاں	وہ پھیرے جاتے ہیں	وہ لوگ جنہوں نے	جھٹلایا	کتاب کو اور

کہاں وہ پھیرے جاتے ہیں ۰ وہ جنہوں نے کتاب کو اور اسے

بِمَا أَرْسَلْنَا بِهِ رُسُلَنَا فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ۚ ۳۰ إِذْ

بِمَا أَرْسَلْنَا بِهِ	رُسُلَنَا	فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ۚ ۳۰	إِذْ
(اس) کو جس کے ساتھ ہم نے بھیجا	اپنے رسولوں (کو)	تو عنقریب وہ جان جائیں گے	جب

جھٹلایا جو ہم نے اپنے رسولوں کے ساتھ بھیجا، تو وہ عنقریب جان جائیں گے ۰ جب

الْأَعْلُلُ فِي أَغْنَا قُرَيْمٍ وَالسَّلْسِلُ ۚ ۳۱ يُسْحَبُونَ ۚ ۳۲ فِي الْحَمِيمِ ط

الْأَعْلُلُ	فِي أَغْنَا قُرَيْمٍ	وَالسَّلْسِلُ	يُسْحَبُونَ ۚ ۳۲	فِي الْحَمِيمِ ط
طوق (ہوں گے)	ان کی گردنوں میں	اور زنجیریں	انہیں گھسیٹا جائے گا	کھولتے پانی میں

ان کی گردنوں میں طوق اور زنجیریں ہوں گی، وہ گھسیٹے جائیں گے ۰ کھولتے پانی میں،

ثُمَّ فِي النَّارِ يُسْجَرُونَ ۚ ۳۳ ثُمَّ قِيلَ لَهُمْ آيْنَ مَا

ثُمَّ	فِي النَّارِ	يُسْجَرُونَ ۚ ۳۳	ثُمَّ قِيلَ	لَهُمْ آيْنَ مَا
پھر	آگ میں	انہیں دھکایا جائے گا	پھر	کہا جائے گا ان سے کہاں ہیں وہ جنہیں

پھر آگ میں دھکائے جائیں گے ۰ پھر ان سے فرمایا جائے گا کہاں گئے وہ جنہیں

۱..... اس سورت میں ۴ مقامات پر آیات قرآنی میں جھگڑا کرنے والوں کا ذکر ہوا، اس کی ایک وجہ تو یہ ہو سکتی ہے کہ ہر مقام پر جھگڑا کرنے والے مختلف لوگوں کا ذکر ہو اور ایک وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ جن آیات میں جھگڑا کیا گیا وہ مختلف ہوں اور ایک وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ اس معاملے کی اہمیت کی وجہ سے تاکید کے طور پر چار بار ذکر کیا گیا ہو۔ ۲..... رسولوں علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ جو چیز بھیجی گئی، اس سے مراد یا تو وہ کتابیں ہیں جو پہلے رسول لائے یا وہ حق عقائد ہیں جو تمام انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام نے پہنچائے جیسے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور موت کے بعد دوبارہ زندہ کیا جانا وغیرہ۔



كُنْتُمْ تُشْرِكُونَ ۴۳ مَنْ دُونِ اللَّهِ ۱ قَالُوا ضَلُّوا ضَلُّوا عَنَّا بَلْ

كُنْتُمْ تُشْرِكُونَ ۴۳	مَنْ دُونِ اللَّهِ	قَالُوا	ضَلُّوا	عَنَّا	بَلْ
تم شریک بناتے تھے	اللہ کے مقابل	کہیں گے	وہ گم ہو گئے	ہم سے	بلکہ

تم شریک بناتے تھے ○ اللہ کے مقابل، کہیں گے وہ تو ہم سے گم گئے بلکہ

لَمْ نَكُنْ نَدْعُوا مِنْ قَبْلُ شَيْئًا ۱ كَذَلِكَ يُضِلُّ اللَّهُ الْكَافِرِينَ ۴۴

لَمْ نَكُنْ نَدْعُوا	مِنْ قَبْلُ	شَيْئًا	كَذَلِكَ	يُضِلُّ	اللَّهُ	الْكَافِرِينَ ۴۴
ہم نہیں پوجتے تھے	پہلے	کچھ	اسی طرح	گمراہ کرتا ہے	اللہ	کافروں (کو)

ہم پہلے کچھ پوجتے ہی نہ تھے اللہ یونہی گمراہ کرتا ہے کافروں کو ○

ذَلِكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَفْرَحُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا

ذَلِكُمْ	بِمَا	كُنْتُمْ تَفْرَحُونَ	فِي الْأَرْضِ	بِغَيْرِ الْحَقِّ ۱	وَ	بِمَا
یہ	(اس کا) بدلہ جو	تم خوش ہوتے تھے	زمین میں	باطل پر	اور	(اس کا) بدلہ جو

یہ اس کا بدلہ ہے جو تم زمین میں باطل پر خوش ہوتے تھے اور اس کا بدلہ ہے جو

كُنْتُمْ تَسْرَحُونَ ۴۵ اَدْخُلُوا أَبْوَابَ جَهَنَّمَ خَلِدِينَ فِيهَا ۲

كُنْتُمْ تَسْرَحُونَ ۴۵	اَدْخُلُوا	أَبْوَابَ جَهَنَّمَ ۲	خَلِدِينَ	فِيهَا
تم اتراتے تھے	تم داخل ہو جاؤ	جہنم کے دروازوں (میں)	ہمیشہ رہنے والے	اس میں

تم اتراتے تھے ○ جاؤ جہنم کے دروازوں میں، اس میں ہمیشہ رہنا ہے،

فَبِئْسَ مَثْوًى الْمُتَكَبِّرِينَ ۴۶ فَاصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ ۳

فَبِئْسَ	مَثْوًى	الْمُتَكَبِّرِينَ ۴۶	فَاصْبِرْ	إِنَّ	وَعْدَ اللَّهِ	حَقٌّ
تو کیا ہی برا ہے	تکبر کرنے والوں کا ٹھکانہ	تو تم صبر کرو	بیشک		اللہ کا وعدہ	سچا (ہے)

تو مغروروں کا کیا ہی برا ٹھکانہ ہے ○ تو تم صبر کرو بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے،

۱..... باطل پر خوش ہونے سے مراد شرک، بت پرستی، دیگر گناہوں اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے کا انکار کرنے پر خوش ہونا ہے۔

۲..... جہنم کے سات طبقے ہیں اور ہر طبقہ کا ایک دروازہ ہے، ہر کافر کے لئے اس کے کفر کے حساب سے جہنم کا ایک طبقہ معین ہے اور وہ اس دروازے سے جہنم میں داخل ہو گا۔

## فَإِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِي نَعِدُهُمْ أَوْ

فَإِمَّا	نُرِيَنَّكَ	بَعْضَ	الَّذِي	نَعِدُهُمْ	أَوْ
تو اگر	ہم دکھا دیں تمہیں	(اس کا) کچھ حصہ	جس کا	ہم وعدہ کر رہے ہیں ان سے	یا

تو اگر ہم تمہیں اس (عذاب) کا کچھ حصہ دکھا دیں جس کی ہم انہیں وعید سنارہے ہیں یا

## نَتَّوَفِّيَنَّكَ فَإِنَّا يُرْجَعُونَ ﴿٤٠﴾ وَلَقَدْ

نَتَّوَفِّيَنَّكَ	فَإِنَّا	يُرْجَعُونَ ﴿٤٠﴾	وَلَقَدْ
(پہلے ہی) وفات دے دیں تجھے	تو (بہر حال) ہماری ہی طرف	انہیں لوٹایا جائے گا	اور ضرور بیشک

تمہیں (پہلے ہی) وفات دیں بہر حال انہیں ہماری ہی طرف پھرنا ہے اور بیشک

## أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّن قَبْلِكَ مِنْهُمْ مَّن قَصَصْنَا

أَرْسَلْنَا	رُسُلًا	مِّن قَبْلِكَ	مِنْهُمْ	مَّن	قَصَصْنَا (۱)
ہم نے بھیجے	کئی رسول	تم سے پہلے	ان میں سے	(کوئی وہ ہے) جس کا	ہم نے حال بیان کیا

ہم نے تم سے پہلے کتنے رسول بھیجے کہ جن میں کسی کے احوال تم سے

## عَلَيْكَ وَمِنْهُمْ مَّن لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ ط

عَلَيْكَ	وَمِنْهُمْ	مَّن	لَّمْ نَقْصُصْ	عَلَيْكَ
تمہارے سامنے	اور	ان میں سے	(کوئی وہ ہے) جس کا	ہم نے حال بیان نہیں کیا تمہارے سامنے

بیان فرمائے اور کسی کے احوال تم سے نہ بیان فرمائے

## وَمَا كَانَ لِرَسُولٍ أَنْ يَأْتِيَ بِآيَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ج

وَمَا كَانَ	لِرَسُولٍ (۲)	أَنْ	يَأْتِيَ بِآيَةٍ	إِلَّا	بِإِذْنِ اللَّهِ
اور	(ممکن) نہیں ہے	کسی رسول کیلئے	کہ	وہ لے آئے کوئی نشانی	مگر اللہ کی اجازت سے

اور کسی رسول کیلئے ممکن نہیں کہ اللہ کے اذن کے بغیر کوئی نشانی لے آئے

۱..... حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے پہلے اللہ تعالیٰ نے بہت سے رسول مختلف امتوں کی طرف بھیجے اور ان میں سے کسی کے احوال آپ سے اس قرآن میں صراحت کے ساتھ بیان فرمائے اور کسی کے احوال اس طرح بیان نہ فرمائے۔ اس تذکرہ سے مقصود حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو تسلی دینا ہے کہ جس طرح کے واقعات قوم کی طرف سے آپ کو پیش آ رہے ہیں پہلے انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ بھی یہی حالات گزر چکے ہیں اور جیسے انہوں نے صبر کیا اسی طرح آپ بھی صبر فرمائیں۔ ۲..... کفار مختلف معجزات دکھانے کا مطالبہ کرتے تھے، اس پر تسلی دیتے ہوئے فرمایا گیا کہ کفار کے من مانے معجزے



## فَإِذَا جَاءَ أَمْرُ اللَّهِ قُضِيَ بِالْحَقِّ وَخَسِرَ

فَإِذَا	جَاءَ	أَمْرُ اللَّهِ	قُضِيَ	بِالْحَقِّ	وَ	خَسِرَ
توجہ	آئے گا	اللہ کا حکم	(تو) فیصلہ کر دیا جائے گا	حق کے ساتھ	اور	نقصان اٹھائیں گے

پھر جب اللہ کا حکم آئے گا تو سچا فیصلہ فرما دیا جائے گا اور باطل والوں کو

## هَٰذَاكَ الْمُبْطِلُونَ ۝۴۸ اللَّهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمْ الْأَنْعَامَ

هَٰذَاكَ	الْمُبْطِلُونَ ۝۴۸	اللَّهُ	الَّذِي	جَعَلَ	لَكُمْ	الْأَنْعَامَ
وہاں	باطل والے	اللہ (ہی ہے)	جس نے	بنائے	تمہارے لئے	چوپائے

وہاں خسارہ ہو گا ○ اللہ ہے جس نے تمہارے لیے چوپائے بنائے

## لِتَرْكِبُوا مِنْهَا وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ ۝۴۹

لِتَرْكِبُوا	مِنْهَا	وَ	مِنْهَا	تَأْكُلُونَ ۝۴۹	وَ
تاکہ تم سواری کرو	ان میں سے (کسی پر)	اور	ان میں سے (کسی کا گوشت)	تم کھاؤ	اور

کہ کسی پر تم سواری کرو اور کسی کا گوشت کھاؤ ○ اور

## لَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ وَلِتَبْلُغُوا عَلَيْهَا

لَكُمْ	فِيهَا	مَنَافِعُ	وَ	لِتَبْلُغُوا	عَلَيْهَا
تمہارے لئے	ان میں	کئی فائدے (ہیں)	اور	تاکہ تم پہنچو	ان پر (سوار ہو کر)

تمہارے لیے ان میں کتنے ہی فائدے ہیں اور اس لیے کہ تم ان کی پیٹھ پر

## حَاجَةً فِي صُدُورِكُمْ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ

حَاجَةً فِي	صُدُورِكُمْ	وَ	عَلَيْهَا	وَ	عَلَى الْفُلْكِ
اپنے سینوں میں	(چھپی) حاجت، مراد (کو)	اور	ان پر	اور	کشتیوں پر

اپنے دل کی مرادوں کو پہنچو اور ان پر اور کشتیوں پر

(پچھلے صفحہ کا حاشیہ) کا ظاہر نہ ہونا ایسی چیز نہیں جس کی وجہ سے نبوت پر اعتراض کیا جاسکے کیونکہ کسی رسول کیلئے یہ ممکن نہیں کہ وہ اذن الہی کے بغیر کوئی معجزہ لے آئے۔ لہذا اسے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، کافروں کے مطالبے کے مطابق آپ کا معجزات نہ دکھانا قابل اعتراض نہیں۔

نشانوں کے مکررین سے استفہار

کفار قریش کے لئے بطور عبرت گزشتہ قوموں کے حال و انجام کا بیان

## تُحْمَلُونَ ۸۰ وَيُرِيكُمْ آيَتِهِ ۚ فَآيَ آيَةِ اللَّهِ

تُحْمَلُونَ ۸۰	و	يُرِيكُمْ	آيَتِهِ	فَآيَ آيَةِ اللَّهِ
تمہیں سوار کیا جاتا ہے	اور	وہ دکھاتا ہے تمہیں	اپنی نشانیاں	تو اللہ کی کون سی نشانیاں (کا)

سوار ہوتے ہو اور وہ تمہیں اپنی نشانیاں دکھاتا ہے تو تم اللہ کی کون سی نشانی کا

## تُكْفَرُونَ ۸۱ أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرُوا كَيْفَ كَانَ

تُكْفَرُونَ ۸۱	أَفَلَمْ يَسِيرُوا (۱)	فِي الْأَرْضِ	فَيَنْظُرُوا	كَيْفَ	كَانَ
تم انکار کرو گے	تو کیا انہوں نے سفر نہ کیا	زمین میں	تو وہ دیکھتے	کیسا	ہوا

انکار کرو گے کیا انہوں نے زمین میں سفر نہ کیا تو دیکھتے کہ ان سے اگلوں کا

## عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۖ كَانُوا أَكْثَرُ مِنْهُمْ وَ

عَاقِبَةُ الَّذِينَ	مِنْ قَبْلِهِمْ	كَانُوا	أَكْثَرُ	مِنْهُمْ	و
ان لوگوں کا انجام جو	ان سے پہلے (گزرے)	وہ تھے	تعداد میں زیادہ	ان سے	اور

کیسا انجام ہوا، وہ ان سے تعداد میں زیادہ اور

## أَشَدَّ قُوَّةً وَآثَارًا فِي الْأَرْضِ فَمَا آغْنَى عَنْهُمْ

أَشَدَّ	قُوَّةً	و	آثَارًا فِي الْأَرْضِ	فَمَا	آغْنَى	عَنْهُمْ
زیادہ مضبوط (تھے)	قوت	اور	زمین میں نشانوں (کے اعتبار سے)	تو کیا	کام آیا	ان کے

قوت اور زمین میں نشانوں کے اعتبار سے زیادہ قوی تھے تو ان کے کیا کام آیا

## مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۸۲ فَلَمَّا جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ

مَا	كَانُوا يَكْسِبُونَ ۸۲	فَلَمَّا	جَاءَتْهُمْ	رُسُلُهُمْ
جو	وہ کماتے تھے	پھر جب	آئے ان کے پاس	ان کے رسول

جو انہوں نے کمایا؟ تو جب ان کے پاس ان کے رسول

۱..... یعنی جب کفار مکہ سفر کرتے ہوئے مکہ سے شام یا یمن کی طرف جاتے ہیں تو وہ بچھلی امتوں مثلاً عاد اور ثمود کی بربادی کے آثار اور کھنڈرات وغیرہ دیکھتے ہیں تو کیا وہ ان سے عبرت حاصل نہیں کرتے، وہ سابقہ لوگ ان کفار قریش سے تعداد میں زیادہ، جسمانی قوت اور بلند و بالا عمارتوں کے اعتبار سے زیادہ مضبوط تھے، لیکن جب کفر و شرک اور رسولوں کی تمذیب کی وجہ سے ان پر عذاب آیا تو ان کی تعداد، طاقت اور مال میں سے کوئی چیز انہیں عذاب الہی سے نہ بچا سکی۔



## بِالْبَيِّنَاتِ فَرِحُوا بِمَا عِنْدَهُمْ مِنَ الْعِلْمِ وَ

بِالْبَيِّنَاتِ	فَرِحُوا	بِمَا	عِنْدَهُمْ	مِنَ الْعِلْمِ <sup>(۱)</sup>	وَ
روشن نشانیوں کے ساتھ	(تو) وہ خوش رہے	(اس) پر جو	ان کے پاس (تھا)	(دنیا کے) علم سے	اور

روشن دلیلیں لائے، تو وہ اسی پر خوش رہے جو ان کے پاس (دنیا کا) علم تھا اور

## حَاقَ بِهِمْ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ﴿۸۳﴾ فَلَمَّاسَ أَوْ

حَاقَ	بِهِمْ	مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ﴿۸۳﴾	فَلَمَّاسَ	أَوْ
اتر آیا	ان پر	(وہ عذاب) جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے	پھر جب	انہوں نے دیکھا

انہیں پر الٹ پڑا جس کی ہنسی بناتے تھے ○ پھر جب انہوں نے

## بِأَسْنَاءِ مَا كَانُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَحَدَّاهُ وَكَفَرْنَا

بِأَسْنَاءِ	مَا كَانُوا	آمَنَّا بِاللَّهِ وَحَدَّاهُ	وَ	كَفَرْنَا
ہمارا عذاب	(تو) کہنے لگے	ہم ایمان لائے	ایک اللہ پر	اور مکر ہوئے

ہمارا عذاب دیکھا تو بولے، ہم ایک اللہ پر ایمان لائے اور جن چیزوں کو

## بِمَا كُنَّا بِهِ مُشْرِكِينَ ﴿۸۴﴾ فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ إِيْمَانُهُمْ

بِمَا كُنَّا بِهِ	مُشْرِكِينَ ﴿۸۴﴾	فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ	إِيْمَانُهُمْ
(اس) کے جس کو ہم تھے	شریک بناتے	تو کوئی نفع نہ دیا انہیں	ان کے ایمان (نے)

ہم اللہ کا شریک بناتے تھے ان کے مکر ہوئے ○ تو ان کے ایمان نے انہیں کام نہ دیا

## لَمَّاسَ أَوْ بِأَسْنَاءِ سُبَّتَ اللَّهُ الَّتِي قَدْ خَلَتْ

لَمَّاسَ	أَوْ بِأَسْنَاءِ	سُبَّتَ اللَّهُ	الَّتِي قَدْ	خَلَتْ
جب	انہوں نے دیکھ لیا	ہمارا عذاب	اللہ کا دستور	جو بیشک گزر چکا

جب انہوں نے ہمارا عذاب دیکھ لیا، اللہ کا دستور جو اس کے بندوں میں

۱..... یہاں کافروں کے علم سے مراد ان کے دنیوی علوم ہیں جیسے پیشوں، صنعتوں، ستارہ شناسی وغیرہ کا علم، یا اس سے مراد ان کے فاسد عقائد اور باطل شبہات ہیں، جیسے وہ کہتے تھے کہ ہمیں دوبارہ زندہ نہیں کیا جائے گا، قیامت قائم نہیں ہوگی وغیرہ۔ یہ درحقیقت علم نہیں بلکہ جہالت ہے اور اس پر علم کا اطلاق اس معنی میں ہے کہ کافر اسے اپنے گمان میں علم سمجھتے ہیں لیکن حقیقت میں ایسا نہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ دنیوی علوم کے مقابلے میں دینی علوم کو کم تر خیال کرنا اور دین کی بجائے دنیا کا علم حاصل ہونے پر نازاں ہونا اور اسے اپنے لئے کافی سمجھنا کفار کا پسندیدہ لیکن بارگاہ الہی میں ناپسندیدہ طریقہ ہے۔

## فِي عِبَادَةٍ ۚ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْكَافِرُونَ ۝۸۵

فِي عِبَادَةٍ	وَ	خَسِرَ	هُنَالِكَ	الْكَافِرُونَ ۝۸۵
اس کے بندوں میں	اور	نقصان اٹھایا	وہاں	کافروں (نے)
گزر چکا اور وہاں کافر گھائے میں رہے ○				

رکوع: 06

آیات: 54

## سُورَةُ حَمِّ السَّجْدَةِ مَكِّيَّةٌ

### بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ	اللَّهُ	الرَّحْمَنِ	الرَّحِيمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا
اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔			

### حَمِّ ۱ تَنْزِيلٌ مِّنَ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۚ كِتَابٌ

حَمِّ ۱	تَنْزِيلٌ	مِّنَ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۚ	كِتَابٌ (۱)
حَمِّ	نازل کیا ہوا (ہے)	بہت مہربان نہایت رحم فرمانے والے کی طرف سے	(یہ) ایک کتاب (ہے)
حَمِّ ○ (یہ قرآن) بہت مہربان، نہایت رحم فرمانے والے کی طرف سے نازل کیا ہوا ہے ○ یہ عربی قرآن			

### فُصِّلَتْ آيَاتُهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ۝۳

فُصِّلَتْ	آيَاتُهُ (۲)	قُرْآنًا (۳) عَرَبِيًّا	لِّقَوْمٍ يَعْلَمُونَ (۴)
تفصیل سے بیان کی گئیں	اس کی آیتیں	عربی قرآن	(ان) لوگوں کیلئے جو علم رکھتے ہیں
ایک کتاب ہے جس کی آیتیں جاننے والوں کیلئے تفصیل سے بیان کی گئیں ہیں ○			

۱..... کتاب اسے کہتے ہیں جو کئی مضامین کی جامع ہو اور قرآن کریم چونکہ اولین و آخرین کے علوم کا جامع ہے اس لئے اسے کتاب فرمایا گیا۔ ۲..... یعنی قرآن پاک کی آیتیں مختلف اقسام کی ہیں جن میں احکام، مثالوں، وعظ و نصیحت، وعدہ اور وعید وغیرہ کو جدا جدا اور تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ ۳..... یہ کلام دنیا میں سب سے زیادہ پڑھا جاتا ہے اور اس کی آیتیں باہم مربوط اور ملی ہوئی ہیں اس وجہ سے اسے ”قرآن“ فرمایا گیا۔ ۴..... یعنی قرآن مجید کا عربی میں ہونا ان لوگوں کے لئے ہے جن کی زبان عربی ہے تاکہ وہ اس کے معانی کو سمجھ سکیں۔ اہل عرب کا بطور خاص اس لئے ذکر کیا گیا کہ وہ ہم زبان ہونے کی وجہ سے اس کے معانی کو



## بَشِيرًا وَنَذِيرًا ۚ فَأَعْرَضَ أَكْثَرُهُمْ فَهُمْ

بَشِيرًا	وَّ	نَذِيرًا	فَأَعْرَضَ	أَكْثَرُهُمْ	فَهُمْ
خوشخبری دینے والا	اور	ڈرسانے والا	تو منہ پھیر لیا	ان میں سے اکثر (لوگوں نے)	تو وہ

خوشخبری دینے والا اور ڈرسانے والا تو ان میں سے اکثر نے منہ پھیر لیا تو وہ

## لَا يَسْمَعُونَ ۝۳ وَقَالُوا اقْلُوبْنَا فِيْ اَكِنَّةٍ

لَا يَسْمَعُونَ ۝۳	وَّ	قَالُوا	قُلُوبُنَا	فِيْ اَكِنَّةٍ
سننے نہیں ہیں	اور	انہوں نے کہا	ہمارے دل	پر دوں میں (ہیں)

سننے ہی نہیں ہیں ۝ اور انہوں نے کہا: ہمارے دل اُس بات سے پردوں میں ہیں

## مِمَّا تَدْعُونَا اِلَيْهِ وَفِيْ اِذَانِنَا وَقَرْ ۚ

مِمَّا تَدْعُونَا اِلَيْهِ	وَّ	فِيْ اِذَانِنَا	وَقَرْ ۚ
سے جس کی طرف تم ہمیں بلااتے ہو ہمیں	اور	ہمارے کانوں میں	بوجھ (ہے) اور

جس کی طرف تم ہمیں بلااتے ہو اور ہمارے کانوں میں بوجھ ہے اور

## مِنْ بَيْنِنَا وَبَيْنِكَ حِجَابٌ فَاعْمَلْ اِنَّا

مِنْ بَيْنِنَا	وَّ	بَيْنِكَ	حِجَابٌ	فَاعْمَلْ	اِنَّا
ہمارے درمیان	اور	تمہارے درمیان	ایک پردہ (ہے)	تو تم (اپنا) کام کرو	بیشک ہم

ہمارے اور تمہارے درمیان ایک پردہ ہے تو تم اپنا کام کرو ہم

## عَمِلُونَ ۝۵ قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ

عَمِلُونَ ۝۵	قُلْ	اِنَّمَا اَنَا	بَشَرٌ ۚ	مِّثْلُكُمْ
(اپنا) کام کرنے والے (ہیں)	تم کہو	میں تو صرف	ایک انسان (ہوں)	تمہارے جیسا

اپنا کام کر رہے ہیں ۝ تم فرماؤ: میں تمہارے جیسا ایک انسان ہی ہوں،

(پچھلے صلیبی کا ماہی) کسی واسطے کے بغیر سمجھ سکتے ہیں جبکہ دیگر زبانوں سے تعلق رکھنے والوں کو معانی قرآن سمجھنے کے لئے واسطے کی حاجت ہے۔

۱..... اس سے مشرکوں کی مراد یہ تھی کہ آپ ہم سے ایمان اور توحید کو قبول کرنے کی توقع نہ رکھتے، ہم کسی طرح ماننے والے نہیں اور نہ ماننے میں ہم اس شخص کی طرح ہیں جو نہ سمجھتا ہو، نہ سنتا ہو۔ ۲..... حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا یہ فرمان تواضع کے طور پر ہے اور جو کلمات تواضع کے لئے کہے جائیں وہ تواضع کرنے والے کا منصب بلند ہونے کی دلیل ہوتے ہیں، چھوٹوں کا ان کلمات کو اس کی شان میں کہنا یا اس سے براہی ڈھونڈنا ترک ادب اور گستاخی ہوتا ہے۔

توحید و ایمان کی دعوت سن کر کفار کد کا رد

نہا کر کفر کو جواب

الثالثة

## يُوحَىٰ إِلَىٰ آتَمَّا إِلَهُكُمْ إِلَهٌ وَاحِدٌ

يُوحَىٰ	إِلَىٰ	آتَمَّا	إِلَهُكُمْ	إِلَهٌ وَاحِدٌ
وحی بھیجی جاتی ہے	میری طرف	یہ کہ	(اے لوگو!) تمہارا معبود	ایک معبود (ہے)

میری طرف یہ وحی بھیجی جاتی ہے کہ (اے لوگو!) تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے

## فَاسْتَقِمْوَ إِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوهُ ۖ وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِينَ ۚ

فَاسْتَقِمْوَ	إِلَيْهِ	وَ	اسْتَغْفِرُوهُ	وَ	وَيْلٌ	لِّلْمُشْرِكِينَ ۚ
تو تم سیدھے رہو	اس کی طرف	اور	معافی مانگو اس سے	اور	خرابی (ہے)	مشرکوں کیلئے

تو اس کی طرف سیدھے رہو اور اس سے معافی مانگو اور مشرکوں کیلئے خرابی ہے

## الَّذِينَ لَا يُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ بِالْآخِرَةِ هُمْ كَفَرُونَ ۚ

الَّذِينَ	لَا يُؤْتُونَ	الزَّكَاةَ (۱)	وَ	هُمْ	بِالْآخِرَةِ	هُمْ كَفَرُونَ ۚ
وہ لوگ جو	نہیں دیتے	زکوٰۃ	اور	وہ	آخرت کا	وہ انکار کرنے والے (ہیں)

وہ جو زکوٰۃ نہیں دیتے اور وہ آخرت کے منکر ہیں

## إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ

إِنَّ	الَّذِينَ	آمَنُوا	وَ	عَمِلُوا	الصَّالِحَاتِ	لَهُمْ أَجْرٌ
بیشک	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے عمل کئے	اچھے، نیک	ان کیلئے ثواب (ہے)

بیشک ایمان لانے والوں اور اچھے اعمال کرنے والوں کیلئے

## غَيْرُ مَمْنُونٍ ۚ قُلْ أَيْسَرُ لَكُمْ تَكْفُرُونَ ۖ بِالَّذِي خَلَقَ

غَيْرُ مَمْنُونٍ ۚ	قُلْ	أَيْسَرُ لَكُمْ	تَكْفُرُونَ	بِالَّذِي	خَلَقَ
بے انتہا ثواب ہے	تم کہو	کیا بیشک تم	ضرور کفر کرتے ہو	(اس اللہ) کے ساتھ جس نے	بنائی

بے انتہا ثواب ہے تم فرماؤ: کیا تم اس (اللہ) کے ساتھ کفر کرتے ہو جس نے

۱..... بعض مفسرین کے نزدیک یہاں زکوٰۃ کا حقیقی معنی مراد نہیں بلکہ اس سے توحید کا معتقد ہونا اور ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ کہنا مراد ہے۔ اس صورت میں آیت کے معنی یہ ہوں گے کہ مشرکین وہ لوگ ہیں جو توحید کا اقرار کر کے اپنے نفسوں کو شرک سے باز نہیں رکھتے۔ بعض مفسرین کے نزدیک یہاں زکوٰۃ نہ دینے سے مراد یہ ہے کہ مشرکین زکوٰۃ کے فرض ہونے پر ایمان نہیں لاتے اور اس کا اقرار نہیں کرتے۔ بعض مفسرین کے نزدیک اس سے ترکیب نفس مراد ہے یعنی مشرکین وہ لوگ ہیں جو اپنے اعمال کا تزکیہ نہیں کرتے اور ایمان لا کر انہیں شرک کی نجات سے پاک نہیں کرتے۔

مشرکوں کے دو جرم، زکوٰۃ نہ دینا اور انکار آخرت

بے انتہا ثواب کی بشارت

مشرکوں کی تنبیہ



الْأَرْضَ فِي يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُونَ لَهُ أَنْدَادًا ۚ ذَٰلِكَ

الْأَرْضَ	فِي يَوْمَيْنِ <sup>(۱)</sup>	و	تَجْعَلُونَ	لَهُ	أَنْدَادًا	ذَٰلِكَ
زمین	دو دن میں	اور	تم ٹھہراتے ہو	اس کیلئے	شریک	وہ (ہے)

دو دن میں زمین بنائی اور تم اس کیلئے شریک ٹھہراتے ہو۔ وہ

رَبُّ الْعَالَمِينَ ۚ وَجَعَلَ فِيهَا رَوَاسِيَ مِنْ فَوْقِهَا

رَبُّ الْعَالَمِينَ <sup>(۲)</sup>	و	جَعَلَ	فِيهَا	رَوَاسِيَ	مِنْ فَوْقِهَا
سارے جہانوں کا رب	اور	اس نے رکھ دیئے	اس (زمین) میں	پہاڑ	اس کے اوپر سے

سارے جہانوں کا رب ہے ۚ اور اس نے زمین میں اس کے اوپر سے پہاڑ رکھ دیئے

وَبَرَكَ فِيهَا وَقَدْ رَفِيفًا آفَواتِهَا

وَبَرَكَ	فِيهَا	و	قَدْ رَفِيفًا	آفَواتِهَا
اور برکت رکھی	اس میں	اور	مقرر رکھیں	اس کی (بسنے والی مخلوق کی) روزیاں

اور اس میں برکت رکھی اور اس میں بسنے والوں کی روزیاں مقرر رکھیں

فِي أَرْبَعَةِ أَيَّامٍ ۖ سَوَاءً لِّلْسَائِلِينَ ۚ ثُمَّ اسْتَوَىٰ

فِي أَرْبَعَةِ أَيَّامٍ <sup>(۲)</sup>	سَوَاءً	لِّلْسَائِلِينَ <sup>(۱)</sup>	ثُمَّ	اسْتَوَىٰ
(یہ سب) چار دنوں میں (ہوا)	(یہ) درست (جواب ہے)	سوال کرنے والوں کیلئے	پھر	اس نے قصد فرمایا

(یہ سب) چار دنوں میں (ہوا)۔ سوال کرنے والوں کے لئے درست جواب ہے ۚ پھر اس نے آسمان کی طرف

إِلَى السَّمَاءِ وَهِيَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَلِلْأَرْضِ

إِلَى السَّمَاءِ <sup>(۳)</sup>	و	هِيَ	دُخَانٌ <sup>(۴)</sup>	فَقَالَ	لَهَا	وَلِلْأَرْضِ
آسمان کی طرف	اور	وہ (آسمان)	دھواں (تھا)	تو اللہ نے فرمایا	اس سے	اور زمین سے

قصد فرمایا اور آسمان دھواں تھا تو اللہ نے اس سے اور زمین سے فرمایا

- ۱۔ زمین کو دو دن میں پیدا فرمانا حکمت کے پیش نظر ہے ورنہ اللہ تعالیٰ ایک لمحے سے بھی کم میں پوری زمین بنا دینے پر قادر ہے۔ ۲۔ ان چار دنوں میں وہ دو دن شامل ہیں جن میں زمین کو پیدا کیا گیا یعنی دو دن میں زمین کی پیدائش ہوئی اور دو دن میں پہاڑ وغیرہ دیگر چیزیں پیدا کی گئیں، یوں یہ مکمل چار دن ہوئے۔
- ۳۔ نفس زمین اور اس کے مادے کو آسمان سے پہلے بنایا گیا، پھر آسمان کی تخلیق ہوئی، اس کے بعد زمین کو پھیلا یا اور ہموار کیا گیا، لہذا یہ آیت سورہ نازعات کی آیت کے مخالف نہیں جس میں زمین کو آسمان کے بعد بنانے کا ذکر ہے۔ ۴۔ یہ دھواں پانی کا بخار تھا، اسی سے آسمانوں کو پیدا کیا گیا۔

آسمان و زمین کی تخلیق میں قدرت الہی کے آثار

## اَسْتَبَاطُ عَاوُ كَرَهَا ط قَالَتَا اَتَيْنَا

اَسْتَبَاطُ (۱)	طَوُّعًا	اَوْ	كَرَهَا	قَالَتَا	اَتَيْنَا
تم دونوں حاضر ہو جاؤ	خوشی (سے)	یا	ناخوشی (سے)	دونوں نے عرض کی	ہم حاضر ہوئے

کہ دونوں خوشی یا ناخوشی سے آ جاؤ۔ دونوں نے عرض کی: ہم خوشی کے ساتھ

## طَا يَعِينُ ۱۱ فَقَضَهُنَّ سَبْعَ سَلَوَاتٍ فِي يَوْمَيْنِ وَ اَوْحٰی

طَا يَعِينُ ۱۱	فَقَضَهُنَّ	سَبْعَ سَلَوَاتٍ	فِي يَوْمَيْنِ	وَ	اَوْحٰی
خوش ہوتے ہوئے	تو اس نے بنادیا انہیں	سات آسمان	دو دنوں میں	اور	بھیج دیئے

حاضر ہوئے ۱۱ تو اللہ نے انہیں دو دن میں سات آسمان بنادیا اور ہر آسمان میں

## فِي كُلِّ سَمَاءٍ اَمْرَهَا ط وَ زَيْنَا السَّمَاءِ الدُّنْيَا بِصَايِحَ ط

فِي كُلِّ سَمَاءٍ	اَمْرَهَا (۲)	وَ	زَيْنَا	السَّمَاءِ الدُّنْيَا	بِصَايِحَ
ہر آسمان میں	اس کے کام کے احکام	اور	ہم نے آراستہ کیا	دنیا کے آسمان (کو)	چراغوں سے

اس کے کام کے احکام بھیج دیئے اور ہم نے سب سے نیچے والے آسمان کو چراغوں سے آراستہ کیا اور

## حِفْظًا ط ذَلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ۱۲ فَاِنْ اَعْرَضُوا فَقُلْ

حِفْظًا	ذَلِكَ	تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ۱۲	فَاِنْ	اَعْرَضُوا	فَقُلْ
حفاظت (کیلئے)	یہ	غالب، علم والے کا مقرر کیا ہوا (ہے)	پھر اگر	وہ منہ پھیریں	تو تم کہہ دو

حفاظت کے لیے۔ یہ اس کا مقرر کیا ہوا ہے جو غالب، علم والا ہے ۱۲ پھر اگر وہ منہ پھیریں تو تم فرماؤ

## اَنْذَرْتُكُمْ صُفْعَةً مِّثْلَ صُفْعَةِ عَادٍ وَ ثَمُودَ ط اِذْ جَاءَتْهُمْ

اَنْذَرْتُكُمْ	صُفْعَةً	مِّثْلَ صُفْعَةِ عَادٍ وَ ثَمُودَ ۱۳	اِذْ	جَاءَتْهُمْ
میں ڈراتا ہوں تمہیں	ایک کڑک (سے)	عاد اور ثمود کی کڑک جیسی	جب	آئے ان کے پاس

کہ میں تمہیں ایک ایسی کڑک سے ڈراتا ہوں جیسی کڑک عاد اور ثمود پر آئی تھی ۱۳ جب ان کے آگے

۱۔ اس آیت کی تفسیر میں حضرت عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے آسمان سے ارشاد فرمایا کہ تم اپنے سورج، چاند اور ستاروں کو طلوع کرو اور اپنی بو اؤں اور بادلوں کو جاری کرو اور زمین سے ارشاد فرمایا کہ تم اپنی نہروں کو رواں کر دو اور اپنے درختوں اور پھلوں کو نکال دو اور یہ کام خوشی سے کرو یا ناخوشی سے (تمہیں بہر حال ایسا کرنا ہے) آسمان اور زمین نے عرض کی: ہم خوشی سے ایسا کرتے ہیں۔ (تفسیر قرطبی، فصلت، تحت الآیۃ: ۱۱، ۲۳۹/۸، الجزء الخامس عشر) ۲۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے ہر آسمان میں وہاں کے رہنے والوں کو طاعت و عبادت کے احکام بھیج دیئے۔





هُوَ أَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً ۖ وَكَانُوا بِآيَاتِنَا يَجْحَدُونَ ﴿١٥﴾ فَأَرْسَلْنَا

هُوَ	أَشَدُّ	مِنْهُمْ	قُوَّةً	وَ	كَانُوا بِآيَاتِنَا يَجْحَدُونَ ﴿١٥﴾	فَأَرْسَلْنَا
وہ	زیادہ سخت (ہے)	ان سے	قوت (میں)	اور	وہ ہماری آیتوں کا انکار کرتے تھے	تو ہم نے بھیجی

وہ ان سے زیادہ قوت والا ہے اور وہ ہماری آیتوں کا انکار کرتے تھے ○ تو ہم نے

عَلَيْهِمْ رِيحًا صَرْصَرًا فِي أَيَّامٍ نَحْسَاتٍ لِّنُنْذِرَهُمْ عَذَابَ الْخَزْيِ

عَلَيْهِمْ	رِيحًا صَرْصَرًا	فِي أَيَّامٍ نَحْسَاتٍ (۱)	لِّنُنْذِرَهُمْ	عَذَابَ الْخَزْيِ
ان پر	ایک تیز آندھی	(ان کے) منحوس دنوں میں	تاکہ ہم چکھائیں انہیں	رسوائی کا عذاب

ان پر (ان کے) منحوس دنوں میں ایک تیز آندھی بھیجی تاکہ دنیا کی زندگی میں ہم انہیں

فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَخْزَىٰ وَهُمْ لَا يُنْصَرُونَ ﴿١٦﴾

فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا	وَ	لَعَذَابُ الْآخِرَةِ	أَخْزَىٰ	وَ	هُمْ	لَا يُنْصَرُونَ ﴿١٦﴾
دنیا کی زندگی میں	اور	ضرور آخرت کا عذاب	زیادہ رسوا کن (ہے)	اور	وہ	ان کی مدد نہ کی جائے گی

رسوائی کا عذاب چکھائیں اور بیشک آخرت کا عذاب زیادہ رسوا کن ہے اور ان کی مدد نہ ہوگی ○

وَأَمَّا شُعْدٌ فَهَدَيْتُهُمْ فَاسْتَخَبُوا الْعَلَىٰ عَلَى الْهُدَىٰ

وَ	أَمَّا	شُعْدٌ	فَهَدَيْتُهُمْ	فَاسْتَخَبُوا	الْعَلَىٰ	عَلَى الْهُدَىٰ
اور	بہر حال	شمود	تو ہم نے رہنمائی کی ان کی	تو انہوں نے پسند کیا	اندھے (ہونے کو)	ہدایت پر

اور وہ جو شمود تھے تو ہم نے ان کی رہنمائی کی تو انہوں نے ہدایت کی بجائے اندھے پن کو پسند کیا

فَأَخَذَتْهُمْ صِعْقَةُ الْعَذَابِ الْهُونِ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿١٧﴾ وَنَجَّيْنَا

فَأَخَذَتْهُمْ	صِعْقَةُ الْعَذَابِ الْهُونِ (۲)	بِمَا	كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿١٧﴾	وَ	نَجَّيْنَا
تو پکڑ لیا انہیں	ذلت کے عذاب کی کڑک (نے)	(اس کے) سبب جو	وہ کام کرتے تھے	اور	ہم نے بچا لیا

تو ان کے اعمال کے سبب انہیں ذلت کے عذاب کی کڑک نے آلیا ○ اور ہم نے

۱..... کوئی دن یا مہینہ حقیقی طور پر منحوس نہیں البتہ جس وقت، دن یا مہینے میں گناہگاروں پر عذاب الہی نازل ہو تو وہ عذاب کے اعتبار سے گناہگار کے حق میں منحوس ہے یا گناہ، گناہگار کے حق میں نحوست ہے۔

۲..... قوم شمود پر آنے والے عذاب کی تین کیفیات قرآن مجید میں بیان ہوئی ہیں (۱) انہیں زلزلے نے پکڑ لیا۔ (۲) انہیں چٹکھانے پکڑ لیا (۳) انہیں ذلت کے عذاب کی کڑک نے آلیا۔ یہ تینوں کیفیات وقوع پذیر ہوئیں، لہذا قوم شمود کی ہلاکت کو ان میں کسی کی طرف بھی منسوب کیا جاسکتا ہے۔



الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ ﴿١٨﴾ وَيَوْمَ يُحْشَرُ					
الَّذِينَ	آمَنُوا	وَ	كَانُوا يَتَّقُونَ ﴿١٨﴾	وَ	يَوْمَ ﴿١٩﴾
ان لوگوں کو جو	ایمان لائے	اور	وہ ڈرتے تھے	اور	ہانکے جائیں گے
انہیں بچالیا جو ایمان لائے اور ڈرتے تھے ○ اور جس دن					
أَعَدَّ اللَّهُ إِلَى النَّارِ فَهُمْ يُوزَعُونَ ﴿١٩﴾					
أَعَدَّ اللَّهُ	إِلَى النَّارِ	فَهُمْ	يُوزَعُونَ ﴿١٩﴾		
اللہ کے دشمن	آگ کی طرف	تو وہ	ان کے پہلوں کو روکا جائے گا حتیٰ کہ بعد والے ان سے آلیں		
○ اللہ کے دشمن آگ کی طرف ہانکے جائیں گے تو ان کے پہلوں کو روکا جائے گا حتیٰ کہ بعد والے ان سے آلیں					
حَتَّىٰ إِذَا مَا جَاءَهُمْ وَهَاشَهِدَ عَلَيْهِمْ					
حَتَّىٰ	إِذَا مَا	جَاءَهُمْ	شَهِدَ	عَلَيْهِمْ	
یہاں تک کہ	جب	وہ (سب) آجائیں گے اس (آگ) کے پاس	(تو) گواہی دیں گے	ان کے خلاف	
یہاں تک کہ جب وہ (سب) آگ کے پاس آجائیں گے تو					
سَمِعَهُمْ وَأَبْصَرَهُمْ وَجَلَّوْهُمْ بِمَا					
سَمِعَهُمْ	و	أَبْصَرَهُمْ	و	جَلَّوْهُمْ	بِمَا
ان کے کان	اور	ان کی آنکھیں	اور	ان کی کھالیں	(اس) کی جو
ان کے کان اور ان کی آنکھیں اور ان کی کھالیں سب ان کے خلاف					
كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٢٠﴾ وَقَالُوا الْجُودُ دِهْمٌ لَمْ شَهِدْتُمْ					
كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٢٠﴾	و	قَالُوا	الْجُودُ دِهْمٌ	لَمْ	شَهِدْتُمْ
وہ عمل کرتے تھے	اور	وہ کہیں گے	اپنی کھالوں سے	کیوں	تم نے گواہی دی
ان کے اعمال کی گواہی دیں گے ○ اور وہ اپنی کھالوں سے کہیں گے: تم نے ہمارے خلاف کیوں					

۱..... یعنی قیامت کے دن پہلے اور بعد والے تمام کافروں کو انتہائی ذلت کے ساتھ ہانک کر جہنم کی طرف لے جایا جائے گا، پھر دوزخ کے کنارے پہنچ جانے والوں کو روک دیا جائے گا تا کہ پیچھے رہ جانے والے ان کفار کے پاس آجائیں، اور جب سب کافر اکٹھے ہو جائیں گے تو ان کے کان اور ان کی آنکھیں اور ان کی کھالیں سب اللہ تعالیٰ کے حکم سے بول اٹھیں گے اور انہوں نے ان اعضا سے دنیا میں جو جو عمل کئے ہوں گے وہ سب بتا دیں گے۔

## عَلَيْنَا قَالُوا أَنْطَقَنَا اللَّهُ الَّذِي

عَلَيْنَا	قَالُوا	أَنْطَقَنَا	اللَّهُ	الَّذِي
ہمارے خلاف	وہ کہیں گے	بولنے کی قوت دی ہمیں	(اس) اللہ (نے)	جس نے

گواہی دی؟ وہ کہیں گی: ہمیں اس اللہ نے بولنے کی قوت بخشی جس نے

## أَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَهُوَ خَلَقَكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَإِلَيْهِ

أَنْطَقَ	كُلَّ شَيْءٍ <sup>(۱)</sup>	وَ	هُوَ	خَلَقَكُمْ	أَوَّلَ مَرَّةٍ	وَ	إِلَيْهِ
بولنے کی طاقت دی	ہر چیز (کو)	اور	وہ	اس نے پیدا کیا تمہیں	پہلی بار	اور	اسی کی طرف

ہر چیز کو بولنے کی طاقت دی ہے اور اس نے تمہیں پہلی مرتبہ بنایا اور اسی کی طرف

## تَرْجِعُونَ ۚ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَرُونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ

تَرْجِعُونَ ۚ	وَ	مَا كُنْتُمْ تَسْتَرُونَ	أَنْ	يَشْهَدَ	عَلَيْكُمْ
تم لوٹا یا جائے گا	اور	تم چھپ نہیں سکتے تھے	(اس بات سے) کہ	گواہی دیں	تمہارے خلاف

تم لوٹائے جاؤ گے اور تم اس بات سے نہیں چھپ سکتے تھے کہ تمہارے خلاف

## سَمِعَكُمْ وَلَا أَبْصَارَكُمْ وَلَا جُلُودَكُمْ وَلَكِنْ

سَمِعَكُمْ	وَ	لَا	أَبْصَارَكُمْ	وَ	لَا	جُلُودَكُمْ	وَ	لَكِنْ
تمہارے کان	اور	نہ	تمہاری آنکھیں	اور	نہ	تمہاری کھالیں	اور	لیکن

تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں اور تمہاری کھالیں گواہی دیں لیکن

## ظَنَنْتُمْ أَنَّ اللَّهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيرًا مِمَّا

ظَنَنْتُمْ	أَنَّ	اللَّهُ	لَا يَعْلَمُ	كَثِيرًا	مِمَّا
تم نے گمان کر رکھا تھا	کہ	اللہ	نہیں جانتا	بہت سے (کام)	(اس میں) سے جو

تم تو یہ سمجھ بیٹھے تھے کہ اللہ تمہارے بہت سے کام

۱..... جو لوگ یہ سوچتے ہیں کہ قیامت کے دن اعضاء کیسے بولیں گے، اس میں ان کے لئے بھی جواب ہے کہ اعضاء کو بولنے کی طاقت وہ اللہ عزوجل دے گا جس نے سب کو بولنے کی طاقت دی، تو جو زبان جیسے ایک چھوٹے سے عضو کو بولنے کی طاقت دے سکتا ہے وہ دیگر اعضاء کو بھی بولنے کی طاقت دے سکتا ہے۔



تَعْمَلُونَ ۚ وَذِكْمُ ظَنِّكُمْ الَّذِي ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ					
تَعْمَلُونَ ۚ	وَ	ذِكْمُ	ظَنِّكُمْ	الَّذِي	ظَنَنْتُمْ
تم کرتے تھے	اور	یہ	تمہارا گمان (تھا)	وہ جو	تم نے گمان کیا
نہیں جانتا ۚ اور یہ تمہارا وہ گمان تھا جو تم نے اپنے رب پر کیا					
أَرْدِكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ مِنَ الْخُسِرِينَ ۚ فَإِنْ يَصْبِرُوا					
أَرْدِكُمْ	فَأَصْبَحْتُمْ	مِنَ الْخُسِرِينَ ۚ	فَإِنْ	يَصْبِرُوا	
اس (گمان) نے ہلاک کر دیا تمہیں	تو تم ہو گئے	نقصان اٹھانے والوں میں سے	پھر اگر	وہ صبر کریں	
اسی گمان نے تمہیں ہلاک کر دیا تو اب نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو گئے ۚ پھر اگر وہ (آگ پر) صبر کریں					
فَالنَّارُ مَشْوَى لَّهُمْ ۖ وَإِنْ يُسْتَعْتَبُوا فَمَا					
فَالنَّارُ	مَشْوَى	لَّهُمْ	وَ	إِنْ	يُسْتَعْتَبُوا
تو آگ	ٹھکانہ (ہے)	ان کا	اور	اگر	وہ راضی کرنا چاہیں گے (اللہ کو)
تو آگ ان کا ٹھکانہ ہے اور اگر وہ اللہ کو راضی کرنا چاہیں گے تو					
هُمْ مِنَ الْمُعْتَبِينَ ۚ وَ قِيَّضْنَا لَهُمْ					
هُمْ	مِنَ الْمُعْتَبِينَ ۚ	وَ	قِيَّضْنَا	لَهُمْ	
وہ (ہوں گے)	(اللہ کی) رضا پائے ہوؤں میں سے	اور	ہم نے مقرر کر دیئے	ان (کافروں) کیلئے	
وہ ان میں سے نہیں ہوں گے جن سے اللہ راضی ہے ۚ اور ہم نے کافروں کیلئے کچھ ساتھی					
قُرْنَاءَ فَرَّيْتُمْ أَنَّهُمْ مَّابِئِينَ آيِدِيهِمْ وَمَا					
قُرْنَاءَ	فَرَّيْتُمْ	أَنَّهُمْ	مَّابِئِينَ	آيِدِيهِمْ	وَمَا
کچھ ساتھی	تو انہوں نے خوبصورت بنا دیا	ان (کافروں) کیلئے	(اسے) جو	ان کے آگے	اور جو
مقرر کر دیئے تو ان ساتھیوں نے کافروں کی نظر میں ان کے اگلے اور ان کے					

۱..... اللہ تعالیٰ کے بارے میں براگمان رکھنا کافروں کا طریقہ ہے اور براگمان رکھنے والا ہلاک ہونے والوں اور نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو گا۔ برے گمان کی ایک مثال یہ ہے کہ سچی توبہ کر کے بندہ یہ گمان کرے کہ اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف نہیں فرمائے گا اور اچھے گمان کی ایک مثال یہ ہے کہ سچی توبہ کے بعد بندہ یہ گمان کرے کہ اللہ تعالیٰ اسے قبول فرمالے گا اور اس کے گناہ بخش دے گا۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اچھا گمان رکھنا ضروری ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ بندہ عذاب الہی سے ہی بے خوف ہو جائے بلکہ مطلب یہ ہے کہ بندہ نہ تو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے بالکل مایوس ہو جائے اور نہ ہی اس کے عذاب سے

## خَلَفَهُمْ وَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِي أَمِّ

خَلَفَهُمْ	وَ	حَقَّ	عَلَيْهِمْ	الْقَوْلُ	فِي أَمِّ
ان کے پیچھے (ہے)	اور	ثابت ہو گئی	ان پر	(عذاب کی) بات	(جو پوری ہو چکی ان) گروہوں میں

پچھلے (اعمال) کو خوبصورت بنا دیا اور ان پر بات ثابت ہو چکی ہے (یہ) جنوں اور انسانوں کے

## قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِنَ الْجِنَّ وَالْإِنْسِ إِنَّهُمْ

قَدْ	خَلَتْ	مِنْ قَبْلِهِمْ	مِنَ الْجِنَّ وَالْإِنْسِ	إِنَّهُمْ
تحقیق	جو گزر چکے	ان سے پہلے	جنوں اور انسانوں کے	بیشک وہ

ان گروہوں میں (شامل) ہیں جو ان سے پہلے گزرے ہیں۔ بیشک وہ

## كَانُوا خَسِرِينَ ﴿٢٥﴾ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا

كَانُوا	خَسِرِينَ ﴿٢٥﴾	وَ	قَالَ	الَّذِينَ	كَفَرُوا
تھے	نقصان اٹھانے والے	اور	بولے	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا

نقصان اٹھانے والے تھے ○ اور کافروں نے کہا:

## لَا تَسْعَوْا هَذَا الْقُرْآنَ وَالْغَوْا فِيهِ لَعَلَّكُمْ

لَا تَسْعَوْا	لِهَذَا الْقُرْآنِ	وَالْغَوْا <sup>(۱)</sup>	فِيهِ	لَعَلَّكُمْ
تم نہ سنو	اس قرآن کو	اور فضول شور و غل مچاؤ	اس میں	تاکہ تم

اس قرآن کو نہ سنو اور اس میں فضول شور و غل مچاؤ تاکہ تم

## تَغْلِبُونَ ﴿٢٦﴾ فَلَنَذِيقَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا

تَغْلِبُونَ ﴿٢٦﴾	فَلَنَذِيقَنَّ	الَّذِينَ	كَفَرُوا
غالب آ جاؤ	تو بیشک ضرور ہم چکھائیں گے	ان لوگوں کو جنہوں نے	کفر کیا

غالب آ جاؤ ○ تو بیشک ضرور ہم کافروں کو سخت عذاب

(پچھلے ملے کامیاب) اور سزا سے بے خوف ہو جائے بلکہ وہ امید اور خوف کے درمیان رہے کہ یہی سلامتی کا راستہ ہے۔

۱..... تلاوت قرآن کے وقت کفار قریش شور مچانا شروع کر دیتے، سیلیاں بجاتے اور طرح طرح سے آوازیں بلند کرتے تھے۔ اس کا مقصد صرف یہ تھا کہ لوگ قرآن پاک کی تلاوت نہ سن سکیں کیونکہ وہ اس بات سے خوفزدہ تھے کہ اگر انہوں نے دل جمعی سے قرآن سن لیا تو ایمان لے آئیں گے۔



## عَذَابًا شَدِيدًا ۚ وَنَجْزِيَّتَهُمُ أَسْوَأَ الَّذِي

عَذَابًا شَدِيدًا ۚ	وَ	نَجْزِيَّتَهُمُ	أَسْوَأَ	الَّذِي
سخت عذاب	اور	ضرور ہم بدلہ دیں گے انہیں	برے کام (کا)	جو

چکھائیں گے اور بیشک ہم انہیں ان کے بُرے اعمال کا

## كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٢٤﴾ ذَلِكَ جَزَاءُ أَعْدَاءِ اللَّهِ النَّارِ ۚ

كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٢٤﴾	ذَلِكَ	جَزَاءُ أَعْدَاءِ اللَّهِ ﴿١﴾	النَّارِ
وہ کرتے تھے	یہ	اللہ کے دشمنوں کا بدلہ	آگ (ہے)

بدلہ دیں گے ۝ یہ اللہ کے دشمنوں کا بدلہ آگ ہے۔

## لَهُمْ فِيهَا دَارُ الْخُلْدِ ۖ جَزَاءُ ۖ بِمَا

لَهُمْ	فِيهَا	دَارُ الْخُلْدِ ﴿٢﴾	جَزَاءُ ۖ	بِمَا
ان کیلئے	اس میں	ہمیشہ رہنے کا گھر (ہے)	بدلہ	(اس) کا جو

ان کیلئے اس میں ہمیشہ رہنے کا گھر ہے (یہ) اس بات کی سزا ہے کہ

## كَانُوا بِآيَاتِنَا يَجْحَدُونَ ﴿٢٨﴾ وَقَالَ الَّذِينَ

كَانُوا بِآيَاتِنَا يَجْحَدُونَ ﴿٢٨﴾	وَقَالَ	الَّذِينَ
وہ ہماری آیتوں کا انکار کرتے تھے	اور	کہیں گے

وہ ہماری آیتوں کا انکار کرتے تھے ۝ اور کافر (جہنم میں جا کر)

## كَفَرُوا ۖ وَارْتَبْنَا آسَافًا ۖ الَّذِينَ أَصَلْنَا

كَفَرُوا ۖ	وَارْتَبْنَا	آسَافًا ۖ	الَّذِينَ	أَصَلْنَا
کفر کیا	اے ہمارے رب	دکھا دے ہمیں	وہ جنہوں نے	گمراہ کیا ہمیں

کہیں گے: اے ہمارے رب! ہمیں جنوں اور انسانوں کے وہ دونوں (گروہ) دکھا

۱..... جن کافروں نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تلاوت قرآن کی آواز کو روکنا چاہا انہیں اللہ تعالیٰ نے اپنا دشمن قرار دیا، اس سے معلوم ہوا کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور قرآن کا دشمن اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے۔

۲..... جہنم میں کافروں کو ہمیشہ کے لئے عذاب دیا جائے گا اور جو کفار مسلمان داخل جہنم ہوں گے، ان کا اس میں قیام عارضی ہو گا بعد میں انہیں جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔

جہنم میں کفار کی ایک عرش

## مِنَ الْجِنَّ وَالْإِنْسِ نَجْعَلُهُمَاتَحْتَ أَقْدَامِنَا

مِنَ الْجِنَّ وَالْإِنْسِ	نَجْعَلُهُمَاتَحْتَ	تَحْتَ أَقْدَامِنَا
جنوں اور انسانوں میں سے	تاکہ ہم (روند) ڈالیں انہیں	اپنے قدموں کے نیچے

جنہوں نے ہمیں گمراہ کیا تاکہ (آج) ہم انہیں اپنے پاؤں کے نیچے (روند) ڈالیں

## لِيَكُونُوا مِنَ الْاسْفَلِينَ ۝۳۹ إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا

لِيَكُونُوا	مِنَ الْاسْفَلِينَ ۝۳۹	إِنَّ	الَّذِينَ	قَالُوا	رَبُّنَا
تاکہ وہ ہو جائیں (جہنم میں)	سب سے نیچے والوں میں سے	بیشک	وہ لوگ جنہوں نے	کہا	ہمارا رب

تاکہ وہ (جہنم میں) سب سے نیچے والوں میں سے ہو جائیں ○ بیشک جنہوں نے کہا: ہمارا رب

## اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا

اللَّهُ	ثُمَّ	اسْتَقَامُوا	تَتَنَزَّلُ	عَلَيْهِمُ	الْمَلَائِكَةُ	أَلَّا تَخَافُوا
اللہ (ہے)	پھر	وہ ثابت قدم رہے (اس پر)	اترتے ہیں	ان پر	فرشتے	(اور کہتے ہیں) کہ تم نہ ڈرو

اللہ ہے پھر (اس پر) ثابت قدم رہے ان پر فرشتے اترتے ہیں (اور کہتے ہیں) کہ تم نہ ڈرو

## وَلَا تَحْزَنُوا وَابْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ ۝۴۰ نَحْنُ

وَلَا تَحْزَنُوا	وَ	ابْشِرُوا	بِالْجَنَّةِ	الَّتِي	كُنْتُمْ تُوعَدُونَ ۝۴۰	نَحْنُ
اور نہ غم کرو	اور	خوش ہو جاؤ	(اس) جنت پر	جس کا	تم سے وعدہ کیا جاتا تھا	ہم

اور نہ غم کرو اور اس جنت پر خوش ہو جاؤ جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا ○ ہم

## أُولَئِكَ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَ فِي الْآخِرَةِ وَلَكُمْ فِيهَا

أُولَئِكَ	فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا	وَ	فِي الْآخِرَةِ	وَ	لَكُمْ	فِيهَا
تمہارے دوست (ہیں)	دنیا کی زندگی میں	اور	آخرت میں	اور	تمہارے لیے	اس (جنت) میں

دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں تمہارے دوست ہیں اور تمہارے لیے جنت میں

- ..... توحید پر استقامت یہ ہے کہ بندہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے اقرار اور اخلاص کے ساتھ نیک اعمال کرنے پر ثابت قدم رہے۔
- ..... ایک قول یہ ہے کہ موت کے وقت فرشتے اترتے ہیں اور مومن کو آخرت میں پیش آنے والے احوال یا ایمان سلب ہونے کا خوف اور اہل و عیال کے چھوٹے کا یا گناہوں کا غم نہ کرنے کا کہتے اور اسے جنت کی بشارت دیتے ہیں اور ایک قول یہ ہے کہ قبروں سے اٹھتے وقت مومنوں کو فرشتے یہ بشارت دیں گے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ مومن کو تین بار بشارت دی جاتی ہے ایک موت کے وقت، دوسری قبر میں اور تیسری قبروں سے اٹھنے کے وقت۔



## مَا تَشْتَهَىٰ أَنْفُسُكُمْ وَ لَكُمْ فِيهَا مَا

مَا	تَشْتَهَىٰ	أَنْفُسُكُمْ	وَ	لَكُمْ	فِيهَا	مَا
(ہر وہ چیز ہے) جو	چاہیں گے	تمہارے دل	اور	تمہارے لئے	اس میں	(ہر وہ چیز ہے) جو

ہر وہ چیز ہے جو تمہارا جی چاہے اور تمہارے لئے اس میں ہر وہ چیز ہے جو

## تَدْعُونَ ۚ نَزَّلًا مِّنْ غَفُورٍ رَّحِيمٍ ۚ وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا

تَدْعُونَ ۚ	نَزَّلًا	مِّنْ غَفُورٍ رَّحِيمٍ ۚ	وَ	مَنْ	أَحْسَنُ	قَوْلًا
تم مانگو گے	مہمانی (ہے)	بخشنے والے، مہربان کی طرف سے	اور	کون	زیادہ اچھا	بات (میں)

تم طلب کرو ۚ بخشنے والے، مہربان کی طرف سے مہمانی ہے ۚ اور اس سے زیادہ کس کی بات اچھی

## مِمَّنْ دَعَا إِلَى اللَّهِ وَ عَمِلَ صَالِحًا وَقَالَ إِنَّنِي

مِمَّنْ	دَعَا ۙ	إِلَى اللَّهِ	وَ	عَمِلَ	صَالِحًا ۙ	وَقَالَ	إِنَّنِي
(اس) سے جو	بلائے	اللہ کی طرف	اور	عمل کرے	اچھا، نیک	اور	کہے

جو اللہ کی طرف بلائے اور نیکی کرے اور کہے کہ بیشک میں

## مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۚ وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ۚ

مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۚ	وَلَا تَسْتَوِي	الْحَسَنَةُ	وَلَا	السَّيِّئَةُ
مسلمانوں میں سے (ہوں)	برابر نہیں ہو سکتی	نیکی	اور	نہ

مسلمان ہوں ۚ اور اچھائی اور برائی برابر نہیں ہو سکتی۔

## إِذْفَعُ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِي

إِذْفَعُ	بِالَّتِي	هِيَ	أَحْسَنُ	فَإِذَا	الَّذِي
تم دور کر دو (برائی کو)	(اس) کے ساتھ جو	وہ	سب سے بہتر (ہے)	تو جبھی	وہ جو

برائی کو بھلائی کے ساتھ دور کر دو تو تمہارے اور جس شخص کے درمیان

۱..... دعوت دینے والے سے مراد حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں۔ یا، اس سے نبی کی دعوت قبول کرنے اور دوسروں کو نیکی کی دعوت دینے والا مومن مراد ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا کہ میرے نزدیک یہ آیت مؤذنون کے حق میں نازل ہوئی۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ جو کوئی کسی طریقے پر بھی اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دے، وہ اس آیت میں داخل ہے۔ ۲..... ہر مبلغ کو چاہئے کہ وہ خود بھی اطاعت گزار اور احکام الہی پر عمل کرنے والا ہو۔ بے عمل مبلغ اللہ تعالیٰ کی سخت ناراضی کا مستحق ہو سکتا ہے۔ ۳..... یہ کہنا فطرت زبان سے نہ ہو بلکہ دل سے دین اسلام کا اعتقاد رکھتے ہوئے کہے کہ بیشک میں مسلمان ۴.....

قدرتِ الہی کی آسمانی نشانیاں اور سورج و چاند کو سجدے کی ممانعت

رات اور دن اور سورج اور چاند سب اس کی نشانیوں میں سے ہیں۔

الْمَنْزِلُ السَّادِسُ ﴿٦﴾



لَا تَسْجُدُوا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوا لِلَّهِ الَّذِي

لَا تَسْجُدُوا	لِلشَّمْسِ	وَلَا	لِلْقَمَرِ	وَ	اسْجُدُوا	لِلَّهِ	الَّذِي
تم سجدہ نہ کرو	سورج کو	اور	نہ	چاند کو	اور	سجدہ کرو	(اس) اللہ کو جس نے

نہ سورج کو سجدہ کرو اور نہ چاند کو اور اس اللہ کو سجدہ کرو جس نے

خَلَقَهُنَّ إِن كُنتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ ﴿٣٤﴾ فَإِنْ اسْتَكْبَرُوا فَالَّذِينَ

خَلَقَهُنَّ	إِنْ	كُنتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ ﴿٣٤﴾	فَإِنْ	اسْتَكْبَرُوا ﴿١﴾	فَالَّذِينَ
پیدا کیا انہیں	اگر	اس کی عبادت کرتے ہو	تو اگر	وہ تکبر کریں	تو وہ (فرشتے) جو

انہیں پیدا کیا اگر تم اس کی عبادت کرتے ہو ۝ تو اگر یہ تکبر کریں تو جو

عِنْدَ رَبِّكَ يُسَبِّحُونَ لَهُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ

عِنْدَ رَبِّكَ	يُسَبِّحُونَ ﴿٢﴾	لَهُ	بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ
تمہارے رب کے پاس (ہیں)	وہ پاکی بیان کرتے ہیں	اس کی	رات اور دن میں

تمہارے رب کے پاس ہیں وہ رات اور دن اس کی پاکی بیان کرتے رہتے ہیں

وَهُمْ لَا يَسْئُونَ ﴿٣٨﴾ وَمِنْ آيَاتِهِ أَنَّكَ

وَهُمْ	لَا يَسْئُونَ ﴿٣٨﴾	وَمِنْ آيَاتِهِ	أَنَّكَ
اور وہ	اُکتاتے نہیں	اور اس کی نشانیوں میں سے ہے	کہ تو

اور وہ اُکتاتے نہیں ۝ اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ تو

تَرَى الْأَرْضَ خَاشِعَةً فَإِذَا أَنْزَلْنَا

تَرَى	الْأَرْضَ	خَاشِعَةً ﴿٣﴾	فَإِذَا	أَنْزَلْنَا
دیکھتا ہے	زمین (کو)	بے قدر پڑی ہوئی	پھر جب	ہم اتارتے ہیں

زمین کو بے قدر پڑی ہوئی دیکھتا ہے پھر جب ہم اس پر پانی

۱..... یعنی اگر وحدانیت الہی کے عظیم دلائل دیکھ لینے کے باوجود بھی کفار غرور تکبر کریں تو پھر بھی اللہ تعالیٰ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے اور ان کفار کے سورج اور چاند کی عبادت کرنے سے یہ نہیں ہو گا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت اور حمد و ثنا کرنے والے ختم ہو جائیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے پیدا کردہ فرشتے دن رات اس کی پاکی بیان کرنے میں مصروف ہیں اور وہ پاکی بیان کرنے سے تھکتے بھی نہیں، لہذا اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تقدیس کرنا لوگوں کیلئے باعث شرف ہے، نہ کہ خدا کو اس کا کوئی فائدہ ہے۔ ۲..... یہ آیت سجدہ ہے، اسے پڑھنے اور سننے والے پر سجدہ تلاوت کرنا واجب ہے۔ ۳..... اس سے مراد زمین کا خشک اور بخر ہونا ہے۔

## عَلَيْهَا الْمَاءُ اهْتَرَّتْ وَرَبَتْ ۖ إِنَّ الَّذِي

عَلَيْهَا	الْمَاءُ	اهْتَرَّتْ	وَرَبَتْ	إِنَّ	الَّذِي
اس پر	پانی	(تو) وہ لہلہانے لگتی ہے	اور بڑھ جاتی ہے	بیشک	وہ جس نے

اتارتے ہیں تو لہلہانے لگتی ہے اور بڑھ جاتی ہے۔ بیشک جس نے

## أَحْيَاهَا لَمْ يَحْيِ الْمَوْتَى ۖ إِنَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ

أَحْيَاهَا	لَمْ يَحْيِ	الْمَوْتَى	إِنَّهُ	عَلَى كُلِّ شَيْءٍ
زندہ کیا اس کو	ضرور زندہ کرنے والا (ہے)	مردوں (کو)	بیشک وہ	ہر چیز پر

اس کو زندہ کیا وہ ضرور مردوں کو زندہ کرنے والا ہے۔ بیشک وہ ہر شے پر

## قَدِيرٌ ۚ إِنَّ الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي آيَاتِنَا

قَدِيرٌ	إِنَّ	الَّذِينَ	يُلْحِدُونَ	فِي آيَاتِنَا
قدرت والا (ہے)	بیشک	وہ لوگ جو	سیدھی راہ سے ہٹتے ہیں	ہماری آیتوں میں

قدرت رکھتا ہے ۝ بیشک جو لوگ ہماری آیتوں میں سیدھی راہ سے ہٹتے ہیں

## لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا ۚ أَفَمَنْ يُلْقَىٰ فِي النَّارِ خَيْرٌ أَمْ مَنْ

لَا يَخْفَوْنَ	عَلَيْنَا	أَفَمَنْ	يُلْقَىٰ	فِي النَّارِ	خَيْرٌ	أَمْ	مَنْ
وہ پوشیدہ نہیں ہیں	ہم پر	تو کیا وہ جو	ڈالا جائے گا	آگ میں	(وہ) بہتر (ہے)	یا	جو

وہ ہم پر پوشیدہ نہیں ہیں تو کیا جسے آگ میں ڈالا جائے گا وہ بہتر ہے یا وہ جو

## يَأْتِي آمَنًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۖ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ ۚ إِنَّهُ بِمَا

يَأْتِي	آمَنًا	يَوْمَ الْقِيَامَةِ	اعْمَلُوا	مَا	شِئْتُمْ	إِنَّهُ	بِمَا
آئے گا	بے خوف ہو کر	قیامت کے دن	تم عمل کرو	جو	تم چاہو	بیشک وہ	(اس) کو جو

قیامت میں امان سے آئے گا۔ تم جو چاہو کرتے رہو، بیشک اللہ

۱..... اللہ کا معنی ہے کسی جانب مائل ہونا، انحراف کرنا۔ عرف میں حق سے باطل کی طرف انحراف کرنے کو اللہ کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی آیتوں میں اللہ کی مختلف صورتیں ہیں، جیسے ان پر اعتراض کرنا، انہیں جھٹلانا، انہیں جھوٹ، جادو اور شعر کہنا، آیات کو سن کر شور و غل کرنا، ان کے معانی کو باطل معانی پر محمول کرنا وغیرہ۔ اس آیت میں ان لوگوں کے لئے بڑی عبرت ہے جو قرآن مجید کی آیات کے اپنی مرضی کے مطابق معنی بیان کرتے ہیں اور قرآن پاک کے صحیح اور حقیقی معنی اور مفہوم سے ہٹ کر اپنی مرضی کی تاویلیں کرتے رہتے ہیں۔



تَعْمَلُونَ بَصِيرًا ۚ ۴۰ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِالذِّكْرِ لَمَّا					
تَعْمَلُونَ	بَصِيرًا ۴۰	إِنَّ	الَّذِينَ	كَفَرُوا	بِالذِّكْرِ
تم عمل کرتے ہو	دیکھنے والا (ہے)	بیشک	وہ لوگ جنہوں نے	انکار کیا	ذکر کا
تمہارے کام دیکھ رہا ہے ۴۰ بیشک جنہوں نے ذکر کا انکار کیا جب					
جَاءَهُمْ ۚ وَ إِنَّهُ لَكِتَابٌ عَزِيزٌ ۚ لَا يَأْتِيهِ					
جَاءَهُمْ	وَ	إِنَّهُ	لَكِتَابٌ عَزِيزٌ ۴۱	لَا يَأْتِيهِ	
وہ آیا ان کے پاس	(ان کیلئے خرابی ہے)	اور	بیشک وہ	ضرور عزت والی کتاب (ہے)	نہیں آسکتا اس کے پاس
وہ ان کے پاس آیا (ان کیلئے خرابی ہے) اور بیشک وہ عزت والی کتاب ہے ۴۱ باطل اس کے سامنے					
الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ ۚ تَنْزِيلٌ					
الْبَاطِلُ ۴۲	مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ	وَ	لَا	مِنْ خَلْفِهِ	تَنْزِيلٌ
باطل	اس کے آگے سے	اور	نہ	اس کے پیچھے سے	(وہ قرآن) نازل کیا ہوا (ہے)
اور اس کے پیچھے (کسی طرف) سے بھی اس کے پاس نہیں آسکتا۔ (وہ قرآن) اس کی طرف سے					
مَنْ حَكِيمٌ حَبِيدٌ ۚ ۴۳ مَا يُقَالُ لَكَ إِلَّا مَا قَدُ قِيلَ					
مَنْ حَكِيمٌ حَبِيدٌ ۴۳	مَا يُقَالُ	لَكَ	إِلَّا	مَا	قَدُ قِيلَ
حکمت والے، تعریف کے لائق کی طرف سے	نہیں کہا جاتا	تم سے	مگر	وہ جو	بیشک کہا گیا
نازل کیا ہوا ہے جو حکمت والا، تعریف کے لائق ہے ۴۳ (اے حبیب!) آپ کو وہی بات کہی جاتی ہے					
لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِكَ ۚ إِنَّ رَبَّكَ لَذُو مَغْفِرَةٍ وَذُو عِقَابٍ أَلِيمٍ ۚ ۴۴					
لِلرُّسُلِ	مِنْ قَبْلِكَ	إِنَّ	رَبَّكَ	لَذُو مَغْفِرَةٍ	وَذُو عِقَابٍ أَلِيمٍ ۴۴
رسولوں سے	تم سے پہلے	بیشک	تمہارا رب	ضرور بخشش والا	دردناک عذاب والا (ہے)
جو تم سے پہلے رسولوں سے کہی گئی تھی۔ بیشک تمہارا رب بخشش والا اور دردناک عذاب والا ہے ۴۴					

۱..... عزیز کے دو معنی ہیں، (۱) غالب اور قاهر، (۲) جس کی نظیر نہ پائی جاسکتی ہو۔ قرآن مجید اپنے دلائل کی قوت سے ہر ایک پر غالب ہے اور بے مثل بھی ہے کیونکہ ساری مخلوق مل کر بھی اس کی ایک سورت جیسی کوئی سورت نہیں بنا سکتی۔ ۲..... قرآن مجید باطل کی رسائی سے دور ہے، کسی طرح اور کسی جہت سے بھی باطل اس تک راہ نہیں پاسکتا، یہ فرق، تبدیلی اور کمی و زیادتی سے محفوظ ہے، شیطان اس میں تصرف کرنے کی قدرت نہیں رکھتا، جس چیز کے حق ہونے کا قرآن مجید حکم فرما دے اسے کوئی باطل نہیں کر سکتا اور جس کے باطل ہونے کا یہ حکم فرما دے اسے کوئی حق نہیں بنا سکتا۔

قرآن پر کفار کے اعتراض کا جواب اور شان قرآن

وَلَوْ جَعَلْنَاهُ قُرْآنًا عَجَبِيًّا لَقَالُوا لَوْلَا فُصِّلَتْ

وَلَوْ	جَعَلْنَاهُ <sup>(۱)</sup>	قُرْآنًا عَجَبِيًّا	لَقَالُوا	لَوْلَا	فُصِّلَتْ
اور	ہم کر دیتے اسے	عجیبی زبان کا قرآن	(تو) ضرور وہ (کافر) کہتے	کیوں نہیں	واضح کی گئیں

اور اگر ہم اسے عربی کے علاوہ کسی اور زبان کا قرآن کر دیتے تو کفار ضرور کہتے: اس کی آیتیں

أَيُّنَهُ ۖ عَجَبِيٌّ وَعَرَبِيٌّ ۚ قُلْ هُوَ لِلَّذِينَ

أَيُّنَهُ	عَجَبِيٌّ	وَعَرَبِيٌّ	قُلْ	هُوَ	لِلَّذِينَ
اس کی آیتیں	کیا (کتاب) عجیبی	اور	(نبی) عربی (ہے)	تم کہو	وہ

کیوں نہ واضح کی گئیں؟ کیا کتاب عجیبی ہے اور نبی عربی ہے؟ تم فرماؤ: وہ ایمان والوں

أَمْ تُوَهِّدُونَ شِفَاءً ۚ وَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ فِي آذَانِهِمْ

أَمْ تُوَهِّدُونَ	شِفَاءً <sup>(۲)</sup>	وَالَّذِينَ	لَا يُؤْمِنُونَ	فِي آذَانِهِمْ
ایمان لائے	ہدایت اور	اور	وہ لوگ جو	ایمان نہیں لاتے

کے لیے ہدایت اور شفا ہے اور وہ جو ایمان نہیں لاتے ان کے کانوں میں

وَقُرْءٌ وَهُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى ۚ أُولَٰئِكَ يُنَادُونَ

وَقُرْءٌ <sup>(۳)</sup>	وَهُوَ	عَلَيْهِمْ	عَمًى	أُولَٰئِكَ	يُنَادُونَ
بوجھ (ہے)	اور	وہ	ان پر	اندھا پن (ہے)	یہ لوگ

بوجھ ہے اور وہ ان پر اندھا پن ہے۔ گویا انہیں دور کی جگہ سے

مِنْ مَّكَانٍ بَعِيدٍ ۚ وَلَقَدْ اتَيْنَا مُوسَى

مِنْ مَّكَانٍ بَعِيدٍ <sup>(۴)</sup>	وَلَقَدْ	اتَيْنَا	مُوسَى
دور کی جگہ سے	اور	ہم نے عطا کی	موسیٰ (کو)

پکارا جا رہا ہے اور بیشک ہم نے موسیٰ کو کتاب

- ۱..... اس آیت میں کفار کے اعتراض ”قرآن عجیبی زبان میں کیوں نازل نہیں ہوا“ کا جواب دیا گیا ہے، جس کا حاصل یہ ہے کہ قرآن پاک عجیبی زبان میں ہوتا تو کافر اعتراض کرتے جبکہ اب عربی میں آیا ہے تو بھی اعتراض کر رہے ہیں تو حقیقت یہ ہے کہ ان کا یہ اعتراض نہ ماننے کا ایک بہانہ ہے کیونکہ حق کے طلبگار شخص کی شان کے لائق نہیں کہ وہ ایسے اعتراض کرے۔ ۲..... قرآن قلبی امراض جیسے جہالت اور شک و غیرہ سے شفا دیتا ہے اور جسمانی امراض کے لئے بھی اس کا پڑھ کر دم کرنا بہت مفید ہے۔ ۳..... اس سے مراد یہ ہے کہ یہ کفار قرآن پاک کو اس کے حق کے مطابق سننے کی نعمت سے محروم ہیں اور ”ان پر اندھا پن“

قرآن مجید میں ۱۲۲ جہات

۱۲۲ جہات

قرآن کریم میں اختلاف کرنے والوں کے لیے تنبیہ



## الْكِتَابَ فَاخْتَلَفَ فِيهِ ۖ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ

الْكِتَابَ	فَاخْتَلَفَ	فِيهِ	و	لَوْلَا	كَلِمَةٌ
کتاب	تو اختلاف کیا گیا	اس میں	اور	اگر نہ ہوتی	بات

عطا فرمائی تو اس میں اختلاف کیا گیا اور اگر تمہارے رب کی طرف سے

## سَبَقَتْ مِنْ رَبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۖ

سَبَقَتْ	مِنْ رَبِّكَ	لَقُضِيَ	بَيْنَهُمْ
پہلے گزر چکی	تمہارے رب کی طرف سے	(تو) ضرور فیصلہ کر دیا جاتا	ان کے درمیان

بات پہلے نہ گزر چکی ہوتی تو ان کے درمیان فیصلہ کر دیا جاتا

## وَإِنَّهُمْ لَفِي شَكٍّ مِنْهُ مُرِيبٍ ۖ

وَ	إِنَّهُمْ	لَفِي شَكٍّ	مِنْهُ	مُرِيبٍ	مَنْ
اور	بیشک وہ	ضرور شک میں (ہیں)	اس (قرآن) کی طرف سے	دھوکا ڈالنے والے	جس نے

اور بیشک وہ ضرور قرآن کی طرف سے ایک دھوکا ڈالنے والے شک میں ہیں ۝ جو

## عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهِ ۖ وَمَنْ أَسَاءَ

عَمِلَ	صَالِحًا	فَلِنَفْسِهِ	و	مَنْ	أَسَاءَ
عمل کیا	اچھا، نیک	تو اپنی ذات کے لئے (کیا)	اور	جس نے	براکام کیا

نیک کر تا ہے وہ اپنی ذات کیلئے ہی کرتا ہے اور جو برائی کرتا ہے

## فَعَلَيْهَا ۖ وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ ۖ

فَعَلَيْهَا	وَمَا رَبُّكَ	بِظَلَّامٍ	لِّلْعَبِيدِ
(۱) (کے خلاف کیا)	اور	تمہارا رب	(۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰)

تو اپنے خلاف ہی کرتا ہے اور تمہارا رب بندوں پر ظلم نہیں کرتا ۝

(پچھلے صفحہ پر) ہے "سے مراد یہ ہے کہ وہ شکوک و شبہات کی ظلمتوں میں گرفتار ہیں۔ ۱..... اللہ تعالیٰ بندوں کے اچھے برے اعمال سے بے نیاز ہے، اچھے عمل کا فائدہ اور برے عمل کا نقصان بندے کو ہی ہو گا۔ ۲..... اللہ تعالیٰ بندوں پر ذرہ بھر بھی ظلم نہیں کرتا اور ان کے ساتھ وہی معاملہ فرماتا ہے جس کے وہ حق دار ہیں یا ان پر فضل فرماتا ہے۔ حدیث قدسی میں ہے، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: اے میرے بندو! بیشک میں نے اپنی ذات پر ظلم حرام کر لیا ہے اور تمہارے درمیان بھی آپس میں ظلم کو حرام کر دیا، لہذا تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔ (مسلم، ص ۱۳۹۳، الحدیث: ۵۵: ۲۵۷۷)

إِلَيْهِ يُرَدُّ

25



إِلَيْهِ يُرْدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ ۱ وَمَاتَخْرُجُ مِنْ شِمَاتٍ

إِلَيْهِ	يُرْدُّ	عِلْمُ السَّاعَةِ ۱	و	مَاتَخْرُجُ	مِنْ شِمَاتٍ
اس (اللہ) کی طرف	لوٹایا جاتا ہے	قیامت کا علم	اور	نہیں نکلتا	کوئی پھل

قیامت کے علم کا حوالہ اللہ ہی کی طرف لوٹایا جاتا ہے اور کوئی پھل اپنے غلاف سے

مِنْ أَكْمَامِهَا وَمَاتَحِصِلُ مِنْ أُنْثَى وَلَا تَصْعُقُ إِلَّا بِعِلْمِهِ ۲

مِنْ أَكْمَامِهَا	و	مَاتَحِصِلُ	مِنْ أُنْثَى	و	لَا تَصْعُقُ	إِلَّا	بِعِلْمِهِ
اپنے غلاف سے	اور	حاملہ نہیں ہوتی	کوئی مادہ	اور	نہ وہ بچہ جنتی ہے	مگر	اس کے علم سے

نہیں نکلتا اور نہ کوئی مادہ حاملہ ہوتی ہے اور نہ وہ بچہ جنتی ہے مگر اس کے علم سے

وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ أَيْنَ شُرَكَائِيَ ۳ قَالُوا اذْكُ ۴

و	يَوْمَ	يُنَادِيهِمْ	أَيْنَ	شُرَكَائِيَ ۳	قَالُوا	اذْكُ ۴
اور	(جس) دن	وہ ندا فرمائے گا انہیں	کہاں ہیں	میرے شریک	(تو) وہ کہیں گے	ہم بتا چکے ہیں

اور جس دن وہ انہیں ندا فرمائے گا: میرے شریک کہاں ہیں؟ تو کہیں گے: ہم تجھ سے کہہ چکے ہیں کہ

مَا مِمَّا مِنْ شَهِيدٍ ۵ وَصَلَّ عَنْهُمْ مَا

مَا	مِنْ شَهِيدٍ ۵	و	صَلَّ ۶	عَنْهُمْ	مَا
نہیں (ہے)	ہم میں سے	کوئی گواہی دینے والا	اور	غائب ہو گئے	ان سے جن کی

ہم میں کوئی گواہ نہیں ۵ اور جن کو وہ پہلے پوجتے تھے

كَانُوا يَدْعُونَ مِنْ قَبْلُ وَظَنُّوا مَا لَهُمْ مِنْ مَّحِيصٍ ۷

كَانُوا يَدْعُونَ	مِنْ قَبْلُ	و	ظَنُّوا	مَا	لَهُمْ	مِنْ مَّحِيصٍ ۷
وہ پوجا کرتے تھے	پہلے	اور	وہ سمجھ گئے	(کہ) نہیں (ہے)	ان کیلئے	بھاننے کی کوئی جگہ

وہ ان سے غائب ہو گئے اور وہ سمجھ گئے کہ ان کے لئے کہیں بھاننے کی جگہ نہیں ۷

۱۔ یعنی جب کسی سے قیامت کا وقت پوچھا جائے تو وہ صرف یہی جواب دے کہ اس کا وقت اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ مخلوق میں سے کوئی بھی اللہ تعالیٰ کے بتانے بغیر قیامت کا وقت نہیں جان سکتا اور لا الہ الا اللہ سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو قیامت قائم ہونے کا وقت بتا دیا تھا البتہ بتایا اس لئے نہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کے رازوں میں سے ایک راز ہے۔ ۲۔ مشرکین کے معبودات اگرچہ میدانِ حشر میں موجود ہوں گے لیکن مشرکوں کی سفارش اور مدد نہیں کریں گے تو ان کا وہاں موجود ہونا ایسے ہو گا جیسے یہ وہاں سے غائب ہیں۔



لَا يَسْمُ الْإِنْسَانُ مِنْ دُعَاءِ الْخَيْرِ وَإِنْ مَسَّهُ الشَّرُّ فَيَئُوسٌ

لَا يَسْمُ	الْإِنْسَانُ <sup>(۱)</sup>	مِنْ دُعَاءِ الْخَيْرِ	وَ	إِنْ	مَسَّهُ	الشَّرُّ	فَيَئُوسٌ
اکٹتا نہیں	آدمی	بھلائی مانگنے سے	اور	اگر	پہنچے	کوئی برائی	تو بہت ناامید

آدمی بھلائی مانگنے سے نہیں اکٹتا اور اگر اسے کوئی برائی پہنچے تو بہت ناامید،

فَتَوَظَّ<sup>(۲۹)</sup> وَلَئِنْ أَذَقْنَاهُ رَحْمَةً مِنَّا

فَتَوَظَّ <sup>(۲۹)</sup>	وَ	لَئِنْ	أَذَقْنَاهُ	رَحْمَةً	مِنَّا
بڑا یوس (ہو جاتا ہے)	اور	ضرور اگر	ہم چکھائیں اسے	رحمت (کامزہ)	اپنی طرف سے

بڑا یوس ہو جاتا ہے ○ اور اگر ہم اسے اس تکلیف کے بعد جو اسے پہنچی تھی

مِنْ بَعْدِ ضَرَاءٍ مَسَّاهُ لَيَقُولَنَّ هَذَا إِلَىٰ وَ

مِنْ بَعْدِ ضَرَاءٍ	مَسَّاهُ	لَيَقُولَنَّ	هَذَا	إِلَىٰ وَ
(اس) تکلیف کے بعد	جو پہنچی تھی اسے	(تو) ضرور وہ کہے گا	یہ	میرے لئے (ہے) اور

اپنی رحمت کامزہ چکھائیں تو ضرور کہے گا: یہ تو میرا حق ہے اور

مَا أَظُنُّ السَّاعَةَ قَائِمَةً وَلَئِنْ رُجِعْتُ

مَا أَظُنُّ	السَّاعَةَ	قَائِمَةً	وَ	لَئِنْ	رُجِعْتُ
میں گمان نہیں کرتا	قیامت (کو)	قائم ہونے والی	اور	ضرور اگر	مجھے لوٹایا گیا

میرے گمان میں قیامت قائم نہ ہوگی اور اگر میں اپنے رب کی طرف

إِلَىٰ رَبِّيَ إِنَِّّي عِنْدَكَ لَلْخُصْمَىٰ

إِلَىٰ رَبِّيَ	إِنَِّّي	عِنْدَكَ	لَلْخُصْمَىٰ
میرے رب کی طرف	(تو) بیشک	میرے لیے	اس کے پاس (بھی) ضرور بھلائی (ہی ہے)

لوٹایا بھی گیا تو ضرور میرے لیے اس کے پاس بھی بھلائی ہی ہے

۱ یہاں انسان سے مراد حقیقتاً تو کافر انسان ہے اور عمومی انسانی رویہ بھی یہی ہے کہ آدمی ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے مال اور تمدن سے متاثر رہتا ہے لیکن اگر اسے کوئی مصیبت اور معاش کی تنگی پہنچے تو اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت سے بہت ناامید اور یاس ہو جاتا ہے۔ مومن کی یہ شان نہیں کہ وہ مصائب کی بنا پر رحمت الہی سے یاس ہو جائے۔ حدیث پاک میں ہے ”جو مٹا ہوا آدمی رحمت الہی کی امید رکھتا ہے وہ اس بندے سے زیادہ رحمت الہی کے قریب ہوتا ہے جو بڑا عبادت گزار ہونے کے باوجود رحمت الہی سے یاس ہو رہا ہو اور اطاعت گزار ہونے کے باوجود یہ امید نہیں رکھتا کہ اسے اللہ تعالیٰ کی رحمت ملے گی۔ (مسند الفوائد ص ۱۵۹/۳، المذہب ص ۴۳)

بھلائی مانگنے اور برائی پہنچنے میں

راحت ملنے پر کافر کے قیامی اقوال اور کفر کے لیے عید



## فَلَنْتَبِتَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِمَا عَمِلُوا ۖ

فَلَنْتَبِتَنَّ	الَّذِينَ	كَفَرُوا	بِمَا	عَمِلُوا	وَ
توضرور ہم بتا دیں گے	ان لوگوں کو جنہوں نے	کفر کیا	جو	انہوں نے عمل کئے	اور

توضرور ہم کافروں کو ان کے اعمال کی خبر دیں گے اور

## لَنْدُيَقَبَهُمْ مِنْ عَذَابٍ غَلِيظٍ ۝۵۰ وَإِذَا أَنْعَمْنَا

لَنْدُيَقَبَهُمْ	مِنْ عَذَابٍ غَلِيظٍ ۝۵۰	وَ	إِذَا	أَنْعَمْنَا
ضرور ہم چکھائیں گے انہیں	سخت عذاب سے	اور	جب	ہم احسان کرتے ہیں

ضرور ضرور انہیں سخت عذاب چکھائیں گے ۵۰ اور جب ہم آدمی پر

## عَلَى الْإِنْسَانِ أَعْرَضَ وَنَأْيَ جَانِبِهِ ۖ وَإِذَا

عَلَى الْإِنْسَانِ	أَعْرَضَ	وَ	نَأَى	جَانِبِهِ	وَ	إِذَا
آدمی پر	(تو) وہ منہ پھیر لیتا ہے	اور	دور ہٹ جاتا ہے	اپنی طرف	اور	جب

احسان کرتے ہیں تو منہ پھیر لیتا ہے اور اپنی طرف دور ہٹ جاتا ہے اور جب

## مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُوْ دُعَاءٍ عَرِيضٍ ۝۵۱ قُلْ أَسْأَلُكُمْ إِنْ

مَسَّهُ	الشَّرُّ	فَذُوْ دُعَاءٍ عَرِيضٍ ۝۵۱	قُلْ	أَسْأَلُكُمْ إِنْ
پہنچتی ہے اسے	تکلیف	تو (لمبی) چوڑی دعا والا (نہن جاتا ہے)	تم کہو	بھلاؤ دیکھو اگر

اسے تکلیف پہنچتی ہے تو (لمبی) چوڑی دعا (ماگنے) والا (نہن جاتا ہے) ۵۱ تم فرماؤ: بھلاؤ دیکھو کہ اگر

## كَانَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ ثُمَّ كَفَرْتُمْ بِهِ مِنْ أَضَلِّ

كَانَ	مِنْ عِنْدِ اللَّهِ	ثُمَّ	كَفَرْتُمْ	بِهِ	مِنْ	أَضَلِّ
وہ (قرآن) ہو	اللہ کے پاس سے	پھر	تم نے انکار کر دیا	اس کا	(تو) کون	زیادہ گمراہ (ہے)

یہ قرآن اللہ کے پاس سے ہو پھر تم اس کے منکر بنو تو اس سے بڑھ کر گمراہ کون

۱ راحت کے دنوں میں اللہ تعالیٰ کو بھول جانا اور صرف مصیبت کے دنوں میں دعا کرنا کفار کا طریقہ ہے، یہ طرز عمل اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں کیونکہ یہاں دعا مانگنے پر نہیں بلکہ راحت میں دعا مانگنے پر عتاب کیا گیا ہے۔ نیز یہ عمل مصائب و آلام کے وقت مانگی جانے والی دعاؤں کے قبول نہ ہونے کا سبب بھی بن سکتا ہے، جیسا کہ حدیث پاک میں ہے "جسے یہ بات پسند ہو کہ اللہ تعالیٰ سختیوں اور مصیبتوں میں اس کی دعا قبول فرمائے تو اسے چاہئے کہ وہ صحت اور کشتاوی کی حالت میں کثرت سے دعا کیا کرے۔ (ترمذی، ۲۲۸/۵، الحدیث: ۳۳۹۳) لہذا مسلمانوں کو چاہئے کہ مصیبت و راحت ہر حال میں اللہ تعالیٰ سے دعا مانگا کریں۔



مَنْ هُوَ فِي شِقَاقٍ بَعِيدٍ ۵۲ سُرِّيهِمْ اِيْتِنَا

مَنْ	هُوَ	فِي شِقَاقٍ بَعِيدٍ ۵۲	سُرِّيهِمْ	اِيْتِنَا
(اس) سے جو	وہ	دور کی ضد، مخالفت میں (ہے)	غٹریب ہم دکھائیں گے انہیں	اپنی نشانیاں

جو دور کی ضد و مخالفت میں ہے؟ ○ ابھی ہم انہیں آسمان وزمین کی وسعتوں میں

فِي الْأَفَاقِ وَفِي أَنْفُسِهِمْ حَتَّى يَتَبَيَّنَ

فِي الْأَفَاقِ ۱)	وَ	فِي أَنْفُسِهِمْ ۲)	حَتَّى	يَتَبَيَّنَ
آسمان وزمین کی وسعتوں میں	اور	ان کی ذاتوں میں	یہاں تک کہ	واضح ہو جائے گا

اور خود ان کی ذاتوں میں اپنی نشانیاں دکھائیں گے یہاں تک کہ ان کیلئے

لَهُمْ أَتَّهَ الْحَقُّ ۳ أَوْ لَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ أَتَّه

لَهُمْ	أَتَّه	الْحَقُّ	أَوْ لَمْ يَكْفِ	بِرَبِّكَ	أَتَّه
ان کے لئے	کہ وہی	حق (ہے)	اور کیا کافی نہیں	تمہارا رب	کہ وہ

بالکل واضح ہو جائے گا کہ بیشک وہ ہی حق ہے اور کیا تمہارے رب کا ہر چیز پر

عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ۵۳ أَلَا إِنَّهُمْ فِي مَرِيَّةٍ

عَلَى كُلِّ شَيْءٍ	شَهِيدٌ ۵۳	أَلَا	إِنَّهُمْ	فِي مَرِيَّةٍ
ہر چیز پر	گواہ (ہے)	سن لو	بیشک وہ (کافر)	شک میں (ہیں)

گواہ ہونا کافی نہیں؟ ○ سن لو! بیشک یہ کافر اپنے رب سے ملنے کے متعلق

مَنْ لِّقَاءِ رَبِّهِمْ ۴ أَلَا إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيطٌ ۵۴

مَنْ لِّقَاءِ رَبِّهِمْ	أَلَا	إِنَّهُ	بِكُلِّ شَيْءٍ	مُحِيطٌ ۵۴ ۳)
اپنے رب سے ملنے سے متعلق	خبردار	بیشک وہ	ہر چیز کو	گھیرے ہوئے (ہے)

شک میں ہیں۔ خبردار! وہ ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے ○

۱ آفاقی نشانیاں سے مراد سورج، چاند، ستارے وغیرہ ہیں، یہ سب اللہ تعالیٰ کی قدرت و حکمت پر دلالت کرتے ہیں۔ یا، ان سے مراد غرض امتوں کی آنکھیں بستیاں ہیں جن سے انبیاء کرام علیہم السلام کو جھٹلانے والوں کا حال معلوم ہوتا ہے۔ ۲ ..... لوگوں کی ذاتوں میں نشانوں سے مراد یہ ہے کہ ان کی ہستیاں میں اللہ تعالیٰ کی صنعت و حکمت کے بے شمار عجائبات موجود ہیں جن سے اللہ تعالیٰ کی قدرت خوب ظاہر ہے۔ یا یہ مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز میں کفار کو مغلوب کیا اور ان پر قہر نازل کر کے خود ان کے اپنے احوال میں اپنی نشانیاں کامشاہدہ کرادیا۔ ۳ اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے علم و قدرت



رکوع: 05

آیات: 53

## سُورَةُ الشُّورَىٰ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ	اللَّهُ	الرَّحْمَنِ	الرَّحِيمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

حَمْدٌ ۱ عَسَقَ ۲ كَذَلِكَ يُوحَىٰ إِلَيْكَ وَ

حَمْدٌ ۱	عَسَقَ ۲	كَذَلِكَ	يُوحَىٰ	إِلَيْكَ	وَ
حَمْد	عَسَقَ	یونہی	وحی فرماتا ہے	تمہاری طرف	اور

حَمْدٌ ۱ عَسَقَ ۲ عزت و حکمت والا اللہ تمہاری طرف اور تم سے پہلے لوگوں

إِلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ ۱ اللَّهُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۲ لَهُ مَا

إِلَى الَّذِينَ	مِنْ قَبْلِكَ ۱	اللَّهُ	الْعَزِيزُ	الْحَكِيمُ ۲	لَهُ مَا
ان لوگوں کی طرف جو	تم سے پہلے (تھے)	اللہ	عزت والا	حکمت والا	اسی کا (ہے) جو کچھ

کی طرف یونہی وحی فرماتا ہے ۱ اسی کا ہے جو کچھ

فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۱ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ۲

فِي السَّمَوَاتِ	وَ	مَا	فِي الْأَرْضِ ۱	وَ	هُوَ	الْعَلِيُّ	الْعَظِيمُ ۲
آسمانوں میں	اور	جو کچھ	زمین میں (ہے)	اور	وہی	بلندی والا	عظمت والا (ہے)

آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے، اور وہی بلندی والا، عظمت والا ہے ۱

(کچھ نئے دماغ) سے ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے اور کوئی چیز اس کے علم کے احاطے سے باہر نہیں۔ ۱۔ اس آیت مبارکہ میں یہ اشارہ ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں بن سکا کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو یہاں اس کا اس طرح ذکر ہوتا کہ "یوں ہی ہم آئندہ نبیوں کی طرف بھی وحی کریں گے" اور جب یہ مذکور نہیں تو ثابت ہوا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں بن سکا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام چونکہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے کے نبی ہیں لہذا قرب قیامت میں ان کا تشریف لانا اس آیت کے خلاف نہیں۔ ۲۔ حقیقی عظمت صرف اللہ تعالیٰ کی ہے اور اس کے محبوب بندوں



تَكَادُ السَّمَوَاتُ يَتَقَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ وَالْمَلَائِكَةُ يُسَبِّحُونَ

تَكَادُ السَّمَوَاتُ يَتَقَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ وَالْمَلَائِكَةُ يُسَبِّحُونَ

قریب ہے کہ پھٹ جائیں آسمان اپنے اوپر سے پھٹ جائیں اور فرشتے اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں

قریب ہے کہ آسمان اپنے اوپر سے پھٹ جائیں اور فرشتے اپنے رب کی حمد کے ساتھ

يُحْسِنُ رَبُّهُمْ وَيَسْتَغْفِرُونَ لِمَنْ فِي الْأَرْضِ ۚ إِلَّا إِنْ

يُحْسِنُ رَبُّهُمْ وَيَسْتَغْفِرُونَ لِمَنْ فِي الْأَرْضِ ۚ إِلَّا إِنْ

اپنے رب کی حمد کے ساتھ اور بخشش مانگتے ہیں (ان) کیلئے جو زمین میں (ہیں) سن لو بیشک

تسبیح کرتے ہیں اور زمین والوں کے لیے معافی مانگتے ہیں۔ سن لو بیشک

اللَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ۝ وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ

اللَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ۝ وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ

اللہ وہی بخشنے والا مہربان (ہے) اور وہ لوگ جنہوں نے بنا رکھے ہیں اس کے سوا

اللہ ہی بخشنے والا مہربان ہے اور جنہوں نے اللہ کے سوا (بتوں کو) مددگار

أَوْلِيَاءَ اللَّهُ حَفِظَ عَلَيْهِمْ ۚ وَمَا أَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيلٍ ۝

أَوْلِيَاءَ اللَّهُ حَفِظَ عَلَيْهِمْ ۚ وَمَا أَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيلٍ ۝

مددگار اللہ نگہبان (ہے) ان پر اور تم ان کے کاموں پر ذمہ دار

بنارکھا ہے اللہ ان پر نگہبان ہے اور تم ان کے کاموں پر ذمہ دار نہیں

وَكَذَلِكَ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لِتُنْذِرَ

وَكَذَلِكَ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لِتُنْذِرَ

اور یونہی ہم نے تمہاری طرف عربی قرآن کی وحی بھیجی تاکہ تم

اور یونہی ہم نے تمہاری طرف عربی قرآن کی وحی بھیجی تاکہ تم

(بچنے والے دعا ہے) جو عظمت حاصل ہے یہ اللہ تعالیٰ کی عطا ہے۔ ۱۔ فرشتوں کی شفاعت برحق ہے، انہیں اذن شفاعت مل چکا ہے اور آج بھی وہ مسلمانوں کی شفاعت کر رہے ہیں، جب فرشتے شفاعت کر رہے ہیں تو پھر حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت میں کیسے ہو سکتا ہے۔ ۲۔ یہاں زمین والوں سے مراد اہل ایمان ہیں، ان کے لئے معافی مانگنے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ کافر اس لائق نہیں ہیں کہ فرشتے ان کے لئے استغفار کریں، البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ وہ کافروں کے لئے یہ دعا کریں کہ اے اللہ! انہیں ایمان کی توفیق دے کر ان کی مغفرت فرما۔



# أَمَرَ الْقُرَىٰ وَمَنْ حَوْلَهَا وَتُنْذِرَ

أَمَرَ الْقُرَى	وَمَنْ	حَوْلَهَا	وَتُنْذِرَ
مرکزی شہر (مکہ والوں کو)	اور	(انہیں) جو اس کے ارد گرد (رہتے ہیں)	اور تم ڈراؤ

مرکزی شہر اور اس کے ارد گرد رہنے والوں کو ڈر سناؤ اور تم

# يَوْمَ الْجَمْعِ لَا رَيْبَ فِيهِ ۖ فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَ

يَوْمَ الْجَمْعِ <sup>(۱)</sup>	لَا	رَيْبَ	فِيهِ	فَرِيقٌ	فِي الْجَنَّةِ	وَتُنْذِرَ
جمع ہونے کے دن (سے)	نہیں	کوئی شک	اس میں	ایک گروہ	جنت میں	اور

جمع ہونے کے دن سے ڈراؤ جس میں کچھ شک نہیں۔ ایک گروہ جنت میں ہے اور

# فَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ ۚ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَعَلَهُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً

فَرِيقٌ	فِي السَّعِيرِ <sup>(۲)</sup>	وَلَوْ	شَاءَ	اللَّهُ	لَجَعَلَهُمْ	أُمَّةً وَاحِدَةً
ایک گروہ	جہنم میں (ہے)	اور	اگر	چاہتا	اللہ	(تو) ضرور بنا دیتا نہیں ایک امت

ایک گروہ دوزخ میں ○ اور اگر اللہ چاہتا تو ان سب کو ایک امت بنا دیتا

# وَلَكِنْ يَدْخُلُ مَنْ يَشَاءُ فِي رَحْمَتِهِ ۖ وَالظَّالِمُونَ

وَلَكِنْ	يَدْخُلُ	مَنْ	يَشَاءُ	فِي رَحْمَتِهِ	وَالظَّالِمُونَ <sup>(۳)</sup>
اور	لیکن	(اللہ) داخل کرتا ہے	جسے	وہ چاہتا ہے	اپنی رحمت میں اور ظالم لوگ

لیکن اللہ اپنی رحمت میں داخل فرماتا ہے جسے چاہتا ہے اور ظالموں

# مَا لَهُمْ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ۚ أَمْ اتَّخَذُوا

مَا	لَهُمْ	مِنْ وَلِيٍّ	وَلَا	نَصِيرٍ <sup>(۴)</sup>	أَمْ اتَّخَذُوا
نہیں (ہے)	ان کیلئے	کوئی دوست	اور	نہ	مددگار کیا انہوں نے ٹھہرائے ہیں

کیلئے نہ کوئی دوست ہے اور نہ مددگار ○ کیا کافروں نے

۱..... قیامت کے دن میں اللہ تعالیٰ تمام زمین و آسمان والوں کو جمع فرمائے گا نیز اس دن روجوں اور جسموں کو ہر عمل کرنے والے اور اس کے عمل کو، ظالم اور مظلوم کو جمع کیا جائے گا اس لئے قیامت کے دن کو جمع کا دن فرمایا گیا۔ ۲..... یہاں ظالموں سے مراد کفار ہیں، ان کے لئے کوئی دوست اور مددگار نہ ہوگا البتہ کفر کے علاوہ دیگر گناہوں میں مشغول ہو کر اپنی جانوں پر ظلم کرنے والوں کیلئے مددگار ہوں گے جو ان سے عذاب دور کریں گے، جیسا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا "میری شفاعت میری امت میں سے کبیر و گناہ کرنے والوں کیلئے ہے۔" (ترمذی، ۱۹۸/۳، الحدیث: ۲۵۳۳)



## مَنْ دُونَهُ أَوْلِيَاءُ ۖ فَإِنَّهُ هُوَ الْوَلِيُّ وَهُوَ يُحْيِي

مَنْ دُونَهُ	أَوْلِيَاءُ (۱)	فَإِنَّهُ	هُوَ	الْوَلِيُّ	وَ	هُوَ	يُحْيِي
اس (اللہ کے سوا)	مددگار	تو اللہ	وہی	مددگار (ہے)	اور	وہ	زندہ کرے گا

اللہ کے سوا مددگار ٹھہرا لیے ہیں تو اللہ ہی مددگار ہے اور وہ مردوں کو

## الْمَوْتَىٰ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۚ وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ مِنْ شَيْءٍ

الْمَوْتَىٰ	وَ	هُوَ	عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ	قَدِيرٌ (۲)	وَ	مَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ مِنْ شَيْءٍ (۳)
مردوں (کو)	اور	وہ	ہر چیز پر	قادر (ہے)	اور	جس چیز میں تم اختلاف کرو

زندہ کرے گا اور وہ ہر شے پر قادر ہے ○ (اور اے لوگو!) تم جس بات میں اختلاف کرو

## فَحُكْمُهُ إِلَى اللَّهِ ۖ ذُكِّرْتُ لَكُمْ اللَّهُ رَبِّي عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ

فَحُكْمُهُ	إِلَى اللَّهِ	ذُكِّرْتُ	لَكُمْ	اللَّهُ	رَبِّي	عَلَيْهِ	تَوَكَّلْتُ
تو اس کا فیصلہ	اللہ کے سپرد (ہے)	یہ	اللہ	میرا رب (ہے)	اسی پر	میں نے بھروسہ کیا	

تو اس کا فیصلہ اللہ کے سپرد ہے۔ یہ اللہ میرا رب ہے، میں نے اسی پر

## وَالْيَهُ أَنْيَبُ ۙ فَاطِرُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ جَعَلَ

وَ	إِلَيْهِ	أَنْيَبُ (۴)	فَاطِرُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ	جَعَلَ
اور	اسی کی طرف	میں رجوع کرتا ہوں	آسمانوں اور زمین کا بنانے والا	اس نے بنائے

بھروسہ کیا اور میں اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں ○ وہ آسمانوں اور زمین کا بنانے والا ہے، اس نے

## لَكُمْ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا وَمِنَ الْأَنْعَامِ أَزْوَاجًا

لَكُمْ	مِّنْ أَنْفُسِكُمْ	أَزْوَاجًا	وَ	مِنَ الْأَنْعَامِ	أَزْوَاجًا
تمہارے لیے	تمہاری ذاتوں میں سے	جوڑے	اور	چوپایوں سے	جوڑے

تمہارے لیے تم میں سے جوڑے بنائے اور چوپایوں سے جوڑے بنائے۔

۱۔ یہاں مددگاروں سے مراد کفار کے بت ہیں جنہیں وہ اللہ تعالیٰ کے سوا اپنا مددگار اور کارساز سمجھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی ایسا نہیں ہے جو حقیقی طور پر مددگار ہو اور مقبول الایار گادی مدد بھی درحقیقت اللہ تعالیٰ کی ہی مدد ہے کیونکہ وہ اسی کی وحی ہوئی توفیق اور طاقت سے مدد کرتے ہیں۔

۲۔ یہاں کفار کے ساتھ اختلافات سے متعلق مسلمانوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ جس دینی بات میں ان سے اختلاف ہو تو انہیں یہ کہہ دیا جائے کہ اس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے، وہ قیامت کے دن تمہارے درمیان فیصلہ فرما دے گا۔



يَذُرْكُمْ فِيهِ لَيْسَ كَيْدُهُ شَيْءٌ وَهُوَ السَّيِّعُ

يَذُرْكُمْ	فِيهِ	لَيْسَ	كَيْدُهُ	شَيْءٌ	وَ	هُوَ	السَّيِّعُ
وہ نسل پھیلانا ہے تمہاری	اس (جوڑے) سے	نہیں ہے	اس کے چمکی	کوئی چیز	اور	وہی	سننے والا

اس (جوڑے) سے تمہاری نسل پھیلاتا ہے، اس جیسا کوئی نہیں اور وہی سننے والا،

الْبَصِيرُ ۱۱ لَهُ مَقَالِيدُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ يَبْسُطُ الرِّزْقَ

الْبَصِيرُ	لَهُ	مَقَالِيدُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ	يَبْسُطُ	الرِّزْقَ
دیکھنے والا (ہے)	اسی کے لیے (ہیں)	آسمانوں اور زمین کی چابیاں	وہ وسیع کرتا ہے	روزی

دیکھنے والا ہے ○ آسمانوں اور زمین کی کنجیاں اسی کی ملک ہیں، وہ جس کے لیے چاہتا ہے

لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ ۱۲ إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ

لِمَنْ	يَشَاءُ	وَيَقْدِرُ	إِنَّهُ	بِكُلِّ شَيْءٍ	عَلِيمٌ
جس کے لیے	چاہتا ہے	اور	تنگ کر دیتا ہے	ہر چیز کو	خوب جاننے والا (ہے)

روزی وسیع کرتا ہے اور تنگ فرماتا ہے۔ بیشک وہ سب کچھ خوب جاننے والا ہے ○

شَرَعَ لَكُمْ مِنَ الدِّينِ مَا وَصَّى بِهِ نُوحًا

شَرَعَ	لَكُمْ	مِنَ الدِّينِ	مَا وَصَّى بِهِ	نُوحًا
اس نے مقرر کیا	تمہارے لیے	دین میں سے	جس کی اس نے تاکید فرمائی	نوح (کو)

اس نے تمہارے لیے دین کا وہی راستہ مقرر فرمایا ہے جس کی اس نے نوح کو تاکید فرمائی

وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهِ إِبْرَاهِيمَ

وَالَّذِي	أَوْحَيْنَا	إِلَيْكَ	وَمَا وَصَّيْنَا بِهِ	إِبْرَاهِيمَ
اور جس کی	ہم نے وحی بھیجی	تمہاری طرف	جس کی ہم نے تاکید فرمائی	ابراہیم

اور جس کی ہم نے تمہاری طرف وحی بھیجی اور جس کی ہم نے ابراہیم اور موسیٰ

۱۔ دین کا لغوی معنی ہے اطاعت اور اصطلاحی اعتبار سے دین ان اصول اور عقائد کا نام ہے جو تمام انبیاء علیہم السلام و سلاطین و مشرک رہے، جیسے اللہ تعالیٰ کے وجود و اس کی وحدانیت اور صفات پر ایمان لانا، تمام نبیوں، رسولوں، آسمانی کتابوں، فرشتوں، تقدیر، قیمت اور حشر و نشر پر ایمان آنا وغیرہ۔ تمام نبیوں اور رسولوں کا اصل دین ایک ہی تھا البتہ ان کی شریعتیں مختلف رہیں، جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت میں مالِ غنیمت حلال نہ تھا اور مسیح کے علاوہ کہیں نماز جائز نہ تھی جبکہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شریعت میں مالِ غنیمت حلال ہے اور تمام روئے زمین پر نماز جائز ہے۔



وَمُوسَىٰ وَعِيسَىٰ أَنْ أَقِيمُوا الدِّينَ وَلَا تَتَفَرَّقُوا فِيهِ ۚ

و	مُوسَىٰ	و	عِيسَىٰ	أَنْ	أَقِيمُوا	الدِّينَ	و	لَا تَتَفَرَّقُوا	فِيهِ
اور	موسیٰ	اور	عیسیٰ (کو)	کہ	قائم رکھو	دین (کو)	اور	پھوٹ نہ ڈالو	اس میں

اور عیسیٰ کو تاکید فرمائی کہ دین کو قائم رکھو اور اس میں پھوٹ نہ ڈالو۔

كَبُرَ عَلَى الشُّرَكِيِّنَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ ۚ اللَّهُ يَجْتَبِي

كَبُرَ	عَلَى الشُّرَكِيِّنَ	مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ	اللَّهُ	يَجْتَبِي
بہت بھاری پڑا	مشرکوں پر	(وہ دین) جس کی طرف تم بلا تے ہو انہیں	اللہ	چن لیتا ہے

مشرکوں پر یہ دین بہت بھاری ہے جس کی طرف تم انہیں بلا تے ہو اور اللہ اپنی طرف

إِلَيْهِ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ

إِلَيْهِ	مَنْ	يَشَاءُ	و	يَهْدِي	إِلَيْهِ	مَنْ
اپنی طرف	جسے	وہ چاہتا ہے	اور	ہدایت دیتا ہے	اپنی طرف	(اسے) جو

چن لیتا ہے جسے چاہتا ہے اور جو رجوع کرتا ہے اسے

يُنْيِبُ ۚ وَمَا تَفَرَّقُوا إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا

يُنْيِبُ ⑤	و	مَا تَفَرَّقُوا ①	إِلَّا	مِنْ بَعْدِ	مَا
(اس کی طرف) رجوع کرتا ہے	اور	انہوں نے پھوٹ نہ ڈالی	مگر	(اس کے) بعد	کہ

اپنی طرف ہدایت دیتا ہے ① اور انہوں نے پھوٹ نہ ڈالی مگر

جَاءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيَابٍ بَيْنَهُمْ ۚ وَلَوْ لَا كَلِمَةٌ

جَاءَهُمُ	الْعِلْمُ	بَغْيَابٍ	بَيْنَهُمْ	و	لَوْ لَا	كَلِمَةٌ
آچکا تھا ان کے پاس	علم	حسد (کی وجہ سے)	اپنے درمیان	اور	اگر نہ ہوتی	ایک بات

اپنے پاس علم آ جانے کے بعد اپنے باہمی حسد کی وجہ سے اور اگر تمہارے رب کی طرف سے

① یعنی اہل کتاب نے اپنے انبیاء کو ام غلیبہ السلام کے بعد جو دین میں اختلاف ڈالا کہ کسی نے توحید اختیار کی اور کوئی کافر ہو گیا، وہ اس سے پہلے جان چکے تھے کہ اس طرح اختلاف نہ اور فرقہ فرقہ ہو جانا اگر اہل حق کے باوجود انہوں نے آپس کے حسد کی وجہ سے، ریاست و مافیہ کی حکومت کے شوق میں اور نفسانی حیثیت کے بھانپنے پر یہ سب کچھ کیا۔ اس آیت کا ایک معنی یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ اہل کتاب کو جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بھرتی خبر ملی تو اس وقت انہوں نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حسد کی وجہ سے آپس میں پھوٹ ڈالی۔

دعوت توحید سرشتیں پر بکری کی ہونے کا بیان  
اختیار ہوا ایت سے متعلق درستی راہی

فرقہ بندی پر اہل کتاب کو علامت



# سَبَقْتُ مِنْ رَبِّكَ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى تَقْضِي

سَبَقْتُ	مِنْ رَبِّكَ	إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى	تَقْضِي
گزر چکی	تمہارے رب کی طرف سے	ایک مقررہ مدت تک	(تو) ضرور فیصلہ کر دیا جاتا

ایک مقررہ مدت تک کی بات نہ گزر چکی ہوتی تو ان کے درمیان

## بَيْنَهُمْ ۖ وَإِنَّ الَّذِينَ أُورِثُوا الْكُتُبَ مِنْ بَعْدِهِمْ

بَيْنَهُمْ	وَ	إِنَّ	الَّذِينَ	أُورِثُوا	الْكِتَابَ	مِنْ بَعْدِهِمْ
ان کے درمیان	اور	پیشک	وہ لوگ جنہیں	وارث کیا گیا	کتاب (کا)	ان کے بعد

فیصلہ ہو چکا ہو تا اور پیشک وہ لوگ جو ان کے بعد کتاب کے وارث بنائے گئے

## لَفِي شَكٍّ مِّنْهُ مَرِيْبٌ ۚ قُلْ لِّكَ قَادِرٌ

لَفِي شَكٍّ	مِّنْهُ	مَرِيْبٌ	قُلْ لِّكَ	قَادِرٌ
(وہ) ضرور شک میں (ہیں)	اس (قرآن) سے متعلق	دھوکا ڈالنے والے	تو اسی لیے	تو تم بلاؤ

وہ اس (قرآن) کے متعلق ایک دھوکا ڈالنے والے شک میں ہیں ۝ تو اسی لیے بلاؤ

## وَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ ۚ

وَاسْتَقِمْ	كَمَا	أُمِرْتَ	وَلَا تَتَّبِعْ	أَهْوَاءَهُمْ
اور ثابت قدم رہو	جیسا	تمہیں حکم دیا گیا ہے	اور پیچھے نہ چلو	ان کی خواہشات (کے)

اور ثابت قدم رہو جیسا تمہیں حکم دیا گیا ہے اور ان کی خواہشوں کے پیچھے نہ چلو اور

## قُلْ اٰمَنْتُ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ كِتٰبٍ ۚ

قُلْ	اٰمَنْتُ	بِمَا	اَنْزَلَ	اللّٰهُ	مِنْ كِتٰبٍ
تم کہو	میں ایمان لایا	(اس) پر جو	اتاری	اللہ (نے)	کتاب

کہو کہ میں اس کتاب پر ایمان لایا جو اللہ نے اتاری ہے اور

۱۔ مشرکین کی خواہش تھی کہ حضور رسول اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ان کے جوں کی توہین کریں یا کم از کم انہیں برا نہ کہیں اور یہود نصاریٰ کی خواہش یہ تھی کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ان کے قبلہ کی بیروی کریں اور توہمت و انجیل کے احکام کو منسوخ نہ کریں۔ یہاں ان کی باطل خواہشات پر عمل پیرا نہ ہونے کی تاکید کی گئی ہے۔ انسانی خواہشات عموماً احکام خداوندی کے برخلاف ہی ہوتی ہیں اس لئے ان کے بارے میں بہت ہوشیار رہنے کی حاجت ہوتی ہے۔ حدیث پاک میں ہے: دین کی آفت نفسانی خواہشوں پر عمل کرنا ہے۔ (مسند صحابہ، ۱/۶۹، الحدیث: ۵۷)

أُمِرْتُ لِأَعْدِلَ بَيْنَكُمُ ۖ اللَّهُ رَئِيسُ أَرْبَابِكُمْ ۖ

أُمِرْتُ	لِأَعْدِلَ <sup>(۱)</sup>	بَيْنَكُمُ	اللَّهُ	رَئِيسُ أَرْبَابِكُمُ
مجھے حکم دیا گیا ہے	کہ میں انصاف کروں	تمہارے درمیان	اللہ	ہمارا اور تمہارا رب (ہے)
مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں تمہارے درمیان انصاف کروں۔ اللہ ہمارا اور تمہارا سب کا رب ہے۔				

لَنَا أَعْمَالُنَا وَلكُمْ أَعْمَالُكُمْ ۖ لَا

لَنَا	أَعْمَالُنَا	وَ	لكُمْ	أَعْمَالُكُمْ	لَا
ہمارے لیے	ہمارے اعمال (ہیں)	اور	تمہارے لیے	تمہارے اعمال (ہیں)	نہیں
ہمارے لیے ہمارا عمل ہے اور تمہارے لیے تمہارا عمل ہے۔ ہمارے					

حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ ۖ اللَّهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا وَ

حُجَّةَ	بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ	اللَّهُ	يَجْمَعُ	بَيْنَنَا	وَ
کوئی جھگڑا	ہمارے اور تمہارے درمیان	اللہ	جمع کرے گا	ہمارے درمیان (یعنی ہم سب کو)	اور
اور تمہارے درمیان کوئی جھگڑا نہیں۔ اللہ ہم سب کو جمع کرے گا اور					

إِلَيْهِ الْمَصِيرُ ۝ وَالَّذِينَ يُحَاجُّونَ فِي اللَّهِ

إِلَيْهِ	الْمَصِيرُ ۝	وَ	الَّذِينَ	يُحَاجُّونَ <sup>(۳)</sup>	فِي اللَّهِ
اسی کی طرف	پھرنا (ہے)	اور	وہ لوگ جو	جھگڑتے ہیں	اللہ (کے دین) کے بارے میں
اسی کی طرف پھرنا ہے ○ اور وہ لوگ جو اللہ (کے دین) کے بارے میں جھگڑتے ہیں					

مِنْ بَعْدِ مَا اسْتَجِيبَ لَهُ حُجَّتُهُمْ دَاحِضَةً

مِنْ بَعْدِ	مَا	اسْتَجِيبَ	لَهُ	حُجَّتُهُمْ	دَاحِضَةً
(اس کے بعد)	کہ	قبول کیا جا چکا	اس (دین) کو	ان (جھگڑنے والوں) کی دلیل	باطل، بے بنیاد (ہے)
اس کے بعد کہ اس (دین) کو قبول کیا جا چکا ہے، ان جھگڑنے والوں کی دلیل ان کے رب کے نزدیک					

۱۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا عدل و انصاف انتہائی اعلیٰ درجے کا تھا اور بڑے بڑے دشمن بھی اس کا اعتراف کرتے تھے۔ حضرت رفیع بن خثیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ مکہ والوں کا اس بات پر اتفاق تھا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اعلیٰ درجے کے امین اور عادل ہیں اسی لئے اسلامی نبوت سے پہلے اہل مکہ اپنے مقدمات اور جھگڑوں کا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فیصلہ کر لیا کرتے اور آپ کے تمام فیصلوں کو انتہائی احترام کے ساتھ باوجود اوجہ تسلیم کر لیتے اور کہا کرتے تھے کہ یہ امین کا فیصلہ ہے۔ (مشافہہ، الجزء الاول، ص ۳۴، ملقط ۲)۔ ان جھگڑنے والوں سے مراد یہودی تھے۔

دین الٰہی میں جھگڑنے والوں کے لیے عذاب



عِنْدَ رَبِّهِمْ وَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ وَلَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ ۝۱۷

عِنْدَ رَبِّهِمْ	وَعَلَيْهِمْ	غَضَبٌ	وَلَهُمْ	عَذَابٌ شَدِيدٌ ۝۱۷
ان کے رب کے نزدیک	اور ان پر	غضب (ہے)	اور ان کے لیے	سخت عذاب (ہے)

بے بنیاد ہے اور ان پر غضب ہے اور ان کے لیے سخت عذاب ہے ۝

اللَّهُ الَّذِي أَنْزَلَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ وَالْمِيزَانَ ۝

اللَّهُ	الَّذِي	أَنْزَلَ	الْكِتَابَ	بِالْحَقِّ	وَالْمِيزَانَ ۝
اللہ (ہی ہے)	جس نے	اتارا	کتاب (کو)	حق کے ساتھ	میزان (کو اتارا) اور

اللہ وہی ہے جس نے حق کے ساتھ کتاب کو اتارا اور میزان کو اور

مَا يَذْرِ بَرِّكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيبٌ ۝۱۸ يَسْتَعْجِلُ بِهَا

مَا يَذْرِ بَرِّكَ ۝۱۸	لَعَلَّ	السَّاعَةَ	قَرِيبٌ ۝۱۸	يَسْتَعْجِلُ	بِهَا
تم کیا جانو	شاید	قیامت	قریب (ہی ہو)	جلدی بچا رہے ہیں	اس (قیامت) کی

تم کیا جانو شاید قیامت قریب ہی ہو ۝ قیامت کی جلدی بچا رہے ہیں

الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِهَا ۝ وَالَّذِينَ آمَنُوا مُشْفِقُونَ

الَّذِينَ	لَا يُؤْمِنُونَ	بِهَا ۝	وَالَّذِينَ	آمَنُوا	مُشْفِقُونَ
وہ لوگ جو	ایمان نہیں رکھتے	اس پر	اور	وہ لوگ جو	ایمان لائے (وہ) ڈر رہے ہیں

وہ جو اس پر ایمان نہیں رکھتے اور جو ایمان والے ہیں وہ اس سے

مِنْهَا ۝ وَيَعْلَمُونَ أَنَّهَا الْحَقُّ ۝ إِلَّا الَّذِينَ

مِنْهَا ۝	وَيَعْلَمُونَ	أَنَّهَا	الْحَقُّ	إِلَّا	الَّذِينَ
اس سے	اور وہ جانتے ہیں	کہ وہ (قیامت)	حق (ہے)	سن لو	بیشک وہ لوگ جو

ڈر رہے ہیں اور جانتے ہیں کہ بیشک وہ حق ہے۔ سن لو! بیشک قیامت کے بارے میں

۱۔ یہاں میزان سے مراد وہ آلہ ہے جس کے ذریعے اشیاء کا وزن کیا جاتا ہے، یا اس سے مراد عدل ہے اور عدل کو میزان اس لئے کہتے ہیں کہ یہ انصاف اور برابری کا آلہ ہے۔ یہاں میزان سے حضور ﷺ کا ذات گرامی مراد ہے کیونکہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ عنہ، نبیہ، سلم کی ذات گرامی مراد ہے جو باطل کو مٹانے کا معیار ہیں۔ ۲۔ یہاں درایت کی نفی ہے اور درایت اندازے اور قیاس سے جاننے کو کہتے ہیں۔ حضور ﷺ اللہ تعالیٰ عنہ، نبیہ، سلم کو جو وقت قیامت کا علم ہے یہ اندازے اور قیاس سے نہیں ہو بلکہ اللہ تعالیٰ کے بتانے سے اس کا علم ہوا ہے۔

معرّفہ الہی کے دو مظاہر اور قریب قیامت کی طرف اشارہ

قیامت سے کفار کی بے پروائی اور اہل ایمان کا خوف

قیامت میں جگہ رکھنے والوں کی عمر کا بیان



## يُمَارُونَ فِي السَّاعَةِ لَعْنُ صَلِّ بِعِيدٍ ۱۸ اَللّٰهُ طَيِّفٌ

يُمَارُونَ	فِي السَّاعَةِ	لَعْنُ صَلِّ بِعِيدٍ ۱۸	اَللّٰهُ	طَيِّفٌ
ٹھک کرتے ہیں	قیامت میں	ضرور دور کی گمراہی میں (ہیں)	اللہ	لطف و کرم فرمانے والا (ہے)

ٹھک کرنے والے ضرور دور کی گمراہی میں ہیں ○ اللہ اپنے بندوں پر

## بِعَادَةٍ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ ۱۹ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيزُ ۱۹

بِعَادَةٍ	يَرْزُقُ	مَنْ	يَشَاءُ	وَهُوَ	الْقَوِيُّ	الْعَزِيزُ ۱۹
اپنے بندوں پر	وہ روزی دیتا ہے	جسے	چاہتا ہے	اور	قوت والا	عزت والا (ہے)

لطف فرمانے والا ہے، جسے چاہتا ہے روزی دیتا ہے اور وہی قوت والا، عزت والا ہے ○

## مَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الْآخِرَةِ نَزِدْ لَهُ فِي حَرْثِهِ ۲۰

مَنْ	كَانَ يُرِيدُ	حَرْثَ الْآخِرَةِ	نَزِدْ	لَهُ	فِي حَرْثِهِ ۲۰
جو	چاہتا ہے	آخرت کی کھیتی	(تو) ہم اضافہ کر دیتے ہیں	اس کے لیے	اس کی کھیتی میں اور

جو آخرت کی کھیتی چاہتا ہے تو ہم اس کے لیے اس کی کھیتی میں اضافہ کر دیتے ہیں اور

## مَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهِ مِنْهَا ۲۱ وَ مَا

مَنْ	كَانَ يُرِيدُ	حَرْثَ الدُّنْيَا	نُؤْتِهِ	مِنْهَا	وَ مَا
جو	چاہتا ہے	دنیا کی کھیتی	(تو) ہم دیتے ہیں اسے	اس میں سے (کچھ)	اور (نہیں ہے)

جو دنیا کی کھیتی چاہتا ہے تو ہم اسے اس میں سے کچھ دیدیتے ہیں اور آخرت میں

## لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ نَصِيبٍ ۲۰ أَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ

لَهُ	فِي الْآخِرَةِ	مِنْ نَصِيبٍ ۲۰	أَمْ	لَهُمْ	شُرَكَاءُ
اس کا	آخرت میں	کچھ حصہ	بلکہ	ان کے لیے	کچھ ساتھی (ہیں)

اس کا کچھ حصہ نہیں ○ بلکہ کافروں کے کچھ ساتھی ہیں

۱۔ رضائے الہی کے لئے نیک اعمال کرنے والے کو اللہ تعالیٰ دنیا میں بھی نوازتا ہے اور آخرت میں بھی نوازے گا اور صرف دنیا کی عزت، شہرت اور دولت کے لئے نیک اعمال کرنے والے کو دنیا میں نصیب کے مطابق ہی ملے گا اور آخرت میں اسے نیک اعمال کے ثواب سے محروم کر دیا جائے گا۔ حدیث پاک میں ہے: جس نے اپنی تمام فکروں کو صرف ایک فکر بنادیا اور وہ آخرت کی فکر ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اس کی دنیا کی فکر کے لئے کافی ہے اور جس کی قبریں دنیا کے اہل میں مشغول رہیں تو اللہ تعالیٰ کو اس کی پر وادہ نہیں ہوگی کہ وہ کس وادی میں ہلاک ہو رہا ہے۔ (ابن ماجہ، ۳۲۵/۳، الحدیث: ۳۱۰۶)

شرکوں کے دین پر ایمان رکھنے والوں کے لئے



## شَرَعُوا لَهُمْ مِنَ الدِّينِ مَالٌ يَأْذَنُ بِهِ اللَّهُ وَ

و	اللَّهُ	لَهُمْ	مِنَ الدِّينِ	مَالٌ يَأْذَنُ بِهِ <sup>(۱)</sup>	و
اور	اللہ (نے)	ان کے لیے	دین سے	جس کی اجازت نہیں دی	اور

جنہوں نے ان کے لیے دین کا وہ راستہ مقرر کر دیا ہے جس کی اللہ نے اجازت نہیں دی اور

## لَوْ لَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ط وَإِنَّا

لَوْ لَا	كَلِمَةُ الْفَصْلِ <sup>(۲)</sup>	لَقُضِيَ	بَيْنَهُمْ	وَ	إِنَّا
اگر نہ ہوتی	فیصلہ کن بات	(تو) ضرور فیصلہ کر دیا جاتا	ان کے درمیان	اور	بیشک

اگر فیصلہ کرنے کی بات (طے) نہ ہوتی تو (نہیں) ان میں فیصلہ کر دیا جاتا اور بیشک

## الظَّالِمِينَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ تَرَى الظَّالِمِينَ

الظَّالِمِينَ <sup>(۳)</sup>	لَهُمْ	عَذَابٌ أَلِيمٌ <sup>(۴)</sup>	تَرَى	الظَّالِمِينَ
ظلم کرنے والے	ان کے لیے	دردناک عذاب (ہے)	تم دیکھو گے	ظالموں (کو)

ظالموں کے لیے دردناک عذاب ہے ۝ تم ظالموں کو دیکھو گے

## مُشْفِقِينَ مِمَّا كَسَبُوا وَهُوَ وَاقِعٌ

مُشْفِقِينَ	مِمَّا	كَسَبُوا	وَ	هُوَ	وَاقِعٌ
(کہ) ڈر رہے ہوں گے	(اس کے وبال) سے جو	انہوں نے کمایا	اور	وہ (اعمال کا وبال)	پڑ کر رہے گا

کہ اپنے کمائے ہوئے اعمال سے ڈر رہے ہوں گے اور ان کی کمائیاں ان پر

## بِهِمْ ط وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

بِهِمْ	وَالَّذِينَ	آمَنُوا	وَعَمِلُوا	الصَّالِحَاتِ
ان پر	اور	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور انہوں نے عمل کیے

پڑ کر رہیں گی اور ایمان لانے والے اور اچھے اعمال کرنے والے

۱ یہاں کفار کی عمر ای اور بد بختی کی بنیادی وجہ بتائی گئی ہے کہ کافروں کے کچھ ساتھی ہیں، شیاطین وغیرہ جنہوں نے کفر یہ دینوں میں سے وہ دین ان کے لئے پیش کیا جو شرک اور انکار قیامت پر مشتمل ہے اور انہوں نے اسی دین کو قبول کر لیا حالانکہ یہ دین اللہ تعالیٰ کے دین کے خلاف ہے۔

۲ فیصلہ کن بات سے مراد عذاب مؤخر کئے جانے اور قیامت کے دن سزا ملنے کا فیصلہ ہے۔

۳ یہاں ظالموں سے مراد کافر ہیں۔

## فِي رَوْضَةِ الْجَنَّةِ لَهُمْ مَا يَشَاءُونَ

فِي رَوْضَةِ الْجَنَّةِ	لَهُمْ	مَا	يَشَاءُونَ
جنتوں کے پھولوں سے بھرے ہوئے باغات میں (ہوں گے)	ان کے لیے (ہوگا)	جو	وہ چاہیں گے
جنتوں کے پھولوں سے بھرے ہوئے باغات میں ہوں گے۔ ان کے لیے ان کے رب کے پاس			

## عِنْدَ رَبِّهِمْ ۖ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ ۝ ذَٰلِكَ الَّذِي

عِنْدَ رَبِّهِمْ	ذَٰلِكَ	هُوَ	الْفَضْلُ الْكَبِيرُ ۝	ذَٰلِكَ	الَّذِي
ان کے رب کے پاس	یہی	وہ	بڑا فضل (ہے)	یہی (ہے)	وہ جس کی
وہ تمام چیزیں ہوں گی جو وہ چاہیں گے، یہی بڑا فضل ہے ۝ یہی ہے وہ جس کی					

## يُبَشِّرُ اللَّهُ عِبَادَهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا

يُبَشِّرُ	اللَّهُ	عِبَادَهُ	الَّذِينَ	آمَنُوا	وَعَمِلُوا
خوشخبری دیتا ہے	اللہ	اپنے (ان) بندوں (کو)	جو	ایمان لائے	اور انہوں نے عمل کیے
اللہ اپنے ایمان والے اور اچھے اعمال کرنے والے بندوں کو					

## الصَّالِحَاتِ ۖ قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا

الصَّالِحَاتِ	قُلْ	لَا أَسْأَلُكُمْ	عَلَيْهِ	أَجْرًا	إِلَّا
اچھے، نیک	تم کہو	میں نہیں مانگتا تم سے	اس (تبلیغ) پر	کوئی اجرت	مگر
خوشخبری دیتا ہے۔ تم فرماؤ: میں اس پر تم سے کوئی معاوضہ طلب نہیں کرتا مگر					

## السَّوْدَةِ فِي الْقُرْبَى ۖ وَمَنْ يَقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهُ

السَّوْدَةِ فِي الْقُرْبَى ۖ	وَمَنْ	يَقْتَرِفْ	حَسَنَةً	نَّزِدْ	لَهُ
قرابت میں (کی) محبت	اور	جو	کرے	نیک کام	ہم بڑھادیں گے اس کے لیے
قرابت کی محبت اور جو نیک کام کرے ہم اس کے لیے اس میں					

۱۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا تعلق قبیلہ قریش سے تھا اور کفار مکہ بھی اپنی مختلف شاخوں کے اعتبار سے قریش سے تعلق رکھتے تھے، یہاں انہیں ظلم و ستم سے باز رکھنے کے لئے یہ کہا گیا ہے کہ اگر تم ایمان قبول نہیں بھی کرتے تو کم از کم رشتے داری کا لحاظ کرتے ہوئے ایذا و ستمانی سے تو باز رہو اور تبلیغ حق کی راہ میں رکاوٹ نہ بنو۔

پس مسلمانوں کے لیے بشارت

کفار قریش سے رشتہ داری کا لحاظ کرنے کا مطالبہ

شیخ کا حوالہ اور شان الہی



فِيهَا حُسْنًا ۖ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ شَكُورٌ ۚ ۲۳ ۝ أَمْ يَقُولُونَ

فِيهَا	حُسْنًا	إِنَّ	اللَّهَ	غَفُورٌ	شَكُورٌ ۚ	أَمْ	يَقُولُونَ
اس میں	خوبی	بیشک	اللہ	بخشنے والا	قدر فرمانے والا (ہے)	بلکہ	وہ (کافر) کہتے ہیں

اور خوبی بڑھادیں گے، بیشک اللہ بخشنے والا، قدر فرمانے والا ہے ۝ بلکہ یہ کافر کہتے ہیں:

اَفْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا ۚ قُلْ يَسِّرْهُ اللَّهُ يَخْتَمِ

اَفْتَرَىٰ	عَلَى اللَّهِ	كَذِبًا	قُلْ	يَسِّرْهُ	اللَّهُ	يَخْتَمِ
اس نے بہتان باندھا ہے	اللہ پر	جھوٹ	تو اگر	چاہے	اللہ	(تو صبر کی) مہر لگا دے

اس نے اللہ پر جھوٹ گھڑ لیا ہے اور اگر اللہ چاہے تو تمہارے دل پر

عَلَى قَلْبِكَ ۖ وَيَسِّرْهُ اللَّهُ الْبَاطِلُ وَيُحْيِي الْحَقَّ

وَعَلَى قَلْبِكَ	وَيَسِّرْهُ	اللَّهُ	الْبَاطِلَ	وَيُحْيِي	الْحَقَّ
اور تمہارے دل پر	مٹاتا ہے	اللہ	باطل (کو)	اور	ثابت فرماتا ہے
					حق (کو)

(صبر کی) مہر لگا دے اور اللہ باطل کو مٹاتا ہے اور اپنی باتوں کے ذریعے حق کو

بِكَلِمَتِهِ ۖ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۚ ۲۴ ۝ وَهُوَ

بِكَلِمَتِهِ	إِنَّهُ	عَلِيمٌ	بِذَاتِ الصُّدُورِ ۚ	وَهُوَ
اپنی باتوں کے ذریعے	بیشک وہ	جاننے والا (ہے)	سینوں کی (باتوں) کو	اور وہی (ہے)

ثابت فرماتا ہے۔ بیشک وہ دلوں کی باتیں جانتا ہے ۝ اور وہی ہے

الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَعْفُو عَنِ السَّيِّئَاتِ

الَّذِي	يَقْبَلُ	التَّوْبَةَ	عَنِ عِبَادِهِ	وَيَعْفُو	عَنِ السَّيِّئَاتِ
جو	قبول فرماتا ہے	توبہ	اپنے بندوں سے	اور	درگزر فرماتا ہے
					گناہوں سے

جو اپنے بندوں سے توبہ قبول فرماتا ہے اور گناہوں سے درگزر فرماتا ہے

۱۔ کفار نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر غصہ کیا، اللہ تعالیٰ کی طرف جھوٹی بات منسوب کرنے کا لازم لگایا جس سے آپ کو اذیت پہنچی، اس پر ارشاد ہوا کہ اے حبیب! اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو آپ کے دل پر صبر کی مہر لگا کر اسے قرار عطا فرمادے۔ آیت کے اس حصے کا یہ معنی بھی ہو سکتا ہے کہ اگر بالفرض آپ جھوٹی بات گھڑ کر اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرتے تو اللہ تعالیٰ ضرور آپ کے دل پر مہر لگا دیتا جس سے قرآن آپ کے سینے سے سلب ہو جاتا اور جب اللہ تعالیٰ نے ایسی مہر نہیں لگائی تو معلوم ہوا کہ آپ نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ نہیں باندھا اور کفار کا یہ دعویٰ بدترین جھوٹ ہے۔



## وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ ﴿٢٥﴾ وَيَسْتَجِيبُ الَّذِينَ آمَنُوا

وَيَعْلَمُ	مَا	تَفْعَلُونَ ﴿٢٥﴾	وَيَسْتَجِيبُ	الَّذِينَ	آمَنُوا
اور	جانتا ہے	جو	تم کرتے ہو	اور	دعا قبول فرماتا ہے

اور جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو ○ اور ایمان والوں اور اچھے اعمال کرنے والوں کی

## وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَيَزِيدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهِ ﴿٢٦﴾

وَعَمِلُوا	الصَّالِحَاتِ ﴿٢٦﴾	وَيَزِيدُهُمْ	مِّنْ فَضْلِهِ	وَيَزِيدُهُمْ	مِّنْ فَضْلِهِ
اور	انہوں نے عمل کیے	اور	اچھے، نیک	اور	زیادہ دیتا ہے انہیں

دعا قبول فرماتا ہے اور انہیں اپنے فضل سے زیادہ عطا فرماتا ہے اور

## الْكَافِرُونَ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ ﴿٢٧﴾ وَلَوْ بَسَطَ اللَّهُ الرِّزْقَ

الْكَافِرُونَ	لَهُمْ	عَذَابٌ شَدِيدٌ ﴿٢٧﴾	وَلَوْ بَسَطَ	اللَّهُ	الرِّزْقَ
کفر کرنے والے	ان کے لیے	سخت عذاب (ہے)	اور	اگر	وسیع کر دیتا

کافروں کے لیے سخت عذاب ہے ○ اور اگر اللہ اپنے سب بندوں کے لئے

## لِعِبَادِهِ لَبِغَوْا فِي الْأَرْضِ وَلَكِنْ يُنَزِّلُ

لِعِبَادِهِ	لَبِغَوْا	فِي الْأَرْضِ	وَلَكِنْ	يُنَزِّلُ
اپنے بندوں کے لیے	(تو) ضرور وہ فساد پھیلاتے	زمین میں	اور	لیکن

رزق وسیع کر دیتا تو ضرور وہ زمین میں فساد پھیلاتے لیکن اللہ اندازہ سے

## يَقْدَرُ مَا يَشَاءُ إِنَّهُ بِعِبَادِهِ خَبِيرٌ بَصِيرٌ ﴿٢٨﴾

يَقْدَرُ	مَا	يَشَاءُ	إِنَّهُ	بِعِبَادِهِ	خَبِيرٌ	بَصِيرٌ ﴿٢٨﴾
اندازہ سے	جتنا	وہ چاہتا ہے	بیشک وہ	اپنے بندوں سے	خبر دار (ہے)	(انہیں) دیکھنے والا (ہے)

جتنا چاہتا ہے اتار تا ہے، بیشک وہ اپنے بندوں سے خبر دار (ہے، انہیں) دیکھ رہا ہے ○

۱۔ بارگاہِ اُلمی میں نیک اعمال کرنے والے مسلمانوں کی دعائیں زیادہ قبول ہوتی ہیں اس لئے یہاں بطور خاص انہی کی دعا قبول کئے جانے کا ذکر ہوا۔ اچھے اعمال دعا کی قبولیت میں بہت معاون جبکہ برے اعمال قبولیت دعا کی راہ میں بہت بڑی رکاوٹ ہیں۔ حدیث پاک میں ہے "ایک شخص طویل سفر کرے، اس کے بال اٹھیں اور کپڑے گرو میں اٹے ہوئے ہوں، وہ اپنے ہاتھ آسمان کی طرف پھیلاتے اور اے میرے رب! اے میرے رب! کہے اور اس کا کھانا حرام سے اور پینا حرام سے اور پرورش پانی حرام سے، تو اس کی دعا کہاں قبول ہوگی۔ (مسلم، ص ۵۰۶، الحدیث: ۲۱۰۱۵)"



وَهُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْ بَعْدِ مَا قَنَطُوا

وَهُوَ	الَّذِي	يُنَزِّلُ	الْغَيْثَ	مِنْ	بَعْدِ	مَا	قَنَطُوا
اور	وہی (ہے)	جو	اتار تا ہے	بارش	(اس کے) بعد	کہ	لوگ ناامید ہو چکے

اور وہی ہے جو لوگوں کے ناامید ہونے کے بعد بارش اتارتا ہے

وَيَنْشُرُ رَحْمَتَهُ ۖ وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيدُ ﴿٢٨﴾

وَيَنْشُرُ	رَحْمَتَهُ	وَهُوَ	الْوَلِيُّ	الْحَمِيدُ ﴿٢٨﴾	وَهُوَ
اور	وہ پھیلاتا ہے	اپنی رحمت	اور	وہی	دوست، کام بنانے والا
اور	وہ پھیلاتا ہے	اپنی رحمت	اور	وہی	دوست، کام بنانے والا

اور اپنی رحمت پھیلاتا ہے اور وہی کام بنانے والا، تعریف کے لائق ہے ۰

مِنْ آيَاتِهِ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا

مِنْ آيَاتِهِ	خَلَقَ	السَّمَوَاتِ	وَالْأَرْضَ	وَمَا	بَيْنَهُمَا
اس کی نشانیوں میں سے (ہے)	آسمانوں اور زمین کی پیدائش	اور	جو	اس نے پھیلانے	

آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور ان میں جو جاندار اس نے پھیلانے میں

فِيهِمَا مِنْ ذَا آتِيَةٍ ۖ وَهُوَ عَلَىٰ جَنَعِهِمْ إِذْ يَشَاءُ قَدِيرٌ ﴿٢٩﴾

فِيهِمَا	مِنْ ذَا آتِيَةٍ	وَهُوَ	عَلَىٰ جَنَعِهِمْ	إِذَا	يَشَاءُ	قَدِيرٌ ﴿٢٩﴾
ان دونوں میں	جاندار	اور	وہ	انہیں اکٹھا کرنے پر	جب	وہ چاہے

سب اس کی نشانیوں میں سے ہیں اور وہ ان سب کو اکٹھا کرنے پر جب چاہے قادر ہے ۰

وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فِيمَا كَسَبَتْ

وَمَا	أَصَابَكُمْ	مِنْ مُصِيبَةٍ	فِيمَا	كَسَبَتْ
اور	جو	پہنچی تمہیں	کوئی مصیبت	(وہ اس کے) سبب ہے جو

اور تمہیں جو مصیبت پہنچی وہ تمہارے ہاتھوں کے کمائے ہوئے اعمال

۱۔ اس آیت میں آجنگار مکلف مومنین سے خطاب ہے اور مراد یہ ہے کہ دنیا میں جو تکلیفیں اور مصیبتیں مومنین کو پہنچتی ہیں اکثر ان کا سبب ان کے گناہ ہوتے ہیں۔ حدیث پاک میں ہے: *بئس ما یومر بہ بنو آدم ان یومروا انہم یریدون ان یجوزوا* (اللہ تعالیٰ عفو فرمادیتا ہے وہ اس سے بہت زیادہ جوتے ہیں۔ احمدی، ۱/۱۶۹، الحدیث: ۳۲۱۳) دوسری حدیث پاک میں ہے: *تجسک کاموں سے غمزدہ ہوتی ہے، دعا تقدیر کو ٹال دیتی ہے اور بیشک آؤں اپنے کسی گناہ کی وجہ سے رزق سے محروم کر دیا جاتا ہے۔* (ابن ماجہ، ۳/۱۶۹، الحدیث: ۳۰۴۲) لہذا احصائے سبب سے بچنے کے لئے گناہوں سے بچی بچنا ہو گا۔



أَيُّدِيكُمْ وَيَعْفُوا عَنْ كَثِيرٍ ۖ وَمَا أَنْتُمْ

أَيُّدِيكُمْ	و	يَعْفُوا	عَنْ كَثِيرٍ ۖ	و	مَا أَنْتُمْ
تمہارے ہاتھوں (نے)	اور	وہ معاف فرمادیتا ہے	بہت سے (گناہ)	اور	نہیں تم

کی وجہ سے ہے اور بہت کچھ تو وہ معاف فرمادیتا ہے ۝ اور تم

بُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ ۖ وَمَا لَكُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ مِنْ وَلِيٍّ

بُعْجِزِينَ ۖ	فِي الْأَرْضِ	و	مَا	لَكُمْ	مِنْ دُونِ اللَّهِ	مِنْ وَلِيٍّ
عاجز کرنے والے	زمین میں	اور	نہیں (ہے)	تمہارے لیے	اللہ کے مقابل	کوئی دوست

زمین میں (اللہ کو) بے بس نہیں کر سکتے اور نہ اللہ کے مقابلے میں تمہارا کوئی دوست ہے

وَلَا تَصِيرُ ۖ وَمِنْ آيَاتِهِ الْجَوَارِ فِي الْبَحْرِ

لَا	تَصِيرُ ۖ ﴿٢١﴾	وَ	مِنْ آيَاتِهِ	الْجَوَارِ	فِي الْبَحْرِ
نہ	مددگار	اور	اس کی نشانوں میں سے (ہیں)	چلنے والی (کشتیاں)	سمندر میں

اور نہ مددگار ۝ اور سمندر میں چلنے والی پہاڑوں جیسی کشتیاں

كَأَنَّ أَعْلَامَهُ ۖ إِنَّ يَتَشَايُسُكِنِ الرِّيحَ فَيَظْلُنَ

كَأَنَّ أَعْلَامَهُ ۖ	إِنَّ	يَتَشَايُسُكِنِ	الرِّيحَ	فَيَظْلُنَ
پہاڑوں جیسی	اگر	وہ چاہے	(تو) روک دے	تو کشتیاں رہ جائیں

اس کی نشانیاں میں سے ہیں ۝ اگر وہ چاہے تو ہوا کو روک دے تو کشتیاں

رَوَاكِدَ عَلَى ظَهْرِهِ ۖ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ

رَوَاكِدَ	عَلَى ظَهْرِهِ ۖ	إِنَّ	فِي ذَلِكَ	لَآيَاتٍ
ٹھہری ہوئی	اس (سمندر) کی پشت پر	بیشک	اس میں	ضرور نشانیاں (ہیں)

سمندر کی پشت پر ٹھہری رہ جائیں، بیشک اس میں ضرور ہر بڑے صبر کرنے والے،

۱۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے جو مصیبتیں تمہارے نصیب میں لکھ دی ہیں تم ان سے نہ کہیں ہانگ سکتے ہو اور نہ ہی بچ سکتے ہو۔ ۲۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں تمہارا کوئی ایسا دوست اور مددگار نہیں جو اللہ تعالیٰ کی مرضی کے خلاف تمہیں معصیت اور تکلیف سے بچا سکے۔ اس آیت میں دعائیں داخل نہیں کیونکہ دعا اللہ تعالیٰ کی مرضی کے خلاف کبھی کبھی نہیں کرتی بلکہ اس کی مرضی کے موافق کرتی ہے، یونہی اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ بندوں کا معاملہ ہے کہ ان کی دعاؤں سے اللہ تعالیٰ قدریر بدل دیتا اور بلائیں نال دیتا ہے۔ حدیث پاک میں ہے: "تقدیر کو دعائیں بدل سکتی ہے اور نیکی ہی سے عمر بڑھتی ہے۔" (ترمذی، ۵۲/۳، الحدیث: ۲۱۳۴)



لِكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ ﴿۳۲﴾ أَوْ يُوقِظُهَا

لِكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ ﴿۳۲﴾ (۱) اَوْ

ہر بڑے صبر کرنے والے شکر کرنے والے کے لئے یا وہ تباہ نہ کروے انہیں (اس کے) سبب جو

شکر کرنے والے کیلئے نشانیاں ہیں ○ یا (اگر اللہ چاہے تو) ان کشتیوں کو

كَسْبُوا وَيَعْفُ عَنْ كَثِيرٍ ﴿۳۳﴾ وَيَعْلَمَ الَّذِينَ

كَسْبُوا وَيَعْفُ عَنْ كَثِيرٍ ﴿۳۳﴾ وَ يَعْلَمَ الَّذِينَ انہوں نے کمایا اور درگزر فرما دے بہت سے (گناہوں سے) اور جان جائیں وہ لوگ جو

لوگوں کے گناہوں کے سبب تباہ کر دے اور بہت سے گناہوں سے درگزر فرما دے ○ اور ہماری آیتوں میں

يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِنَا مَا لَهُمْ مِنْ مَّحِصٍ ﴿۳۴﴾

يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِنَا مَا لَهُمْ مِنْ مَّحِصٍ ﴿۳۴﴾ جھگڑتے ہیں ہمارے آیتوں میں ان کے لئے بھاگنے کی کوئی جگہ

جھگڑنے والے جان جائیں کہ ان کیلئے بھاگنے کی کوئی جگہ نہیں ○

فَمَا أَوْتِيتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَمَا عِنْدَ اللَّهِ

فَمَا أَوْتِيتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَمَا عِنْدَ اللَّهِ تو تمہیں جو چیز دی گئی تو (وہ) دنیوی زندگی کا سارو سامان (ہے) اور جو اللہ کے پاس (ہے)

تو (اے لوگو!) تمہیں جو کچھ دیا گیا ہے وہ دنیوی زندگی کا سارو سامان ہے اور وہ جو اللہ کے پاس ہے

خَيْرٌ وَأَبْغَى لِلَّذِينَ آمَنُوا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ

خَيْرٌ وَأَبْغَى لِلَّذِينَ آمَنُوا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ (وہ) بہتر اور زیادہ باقی رہنے والا (ہے) ان لوگوں کے لئے جو ایمان لائے اور اپنے رب پر

وہ ایمان والوں اور اپنے رب پر بھروسہ کرنے والوں کیلئے بہتر اور

۱۔ یہاں صابر شکر سے تخلص مومن مراد ہے جو سختی و تکلیف میں صبر اور راحت و عیش میں شکر کرتا ہے اور متعدي ہے کہ معرفت الہی کے ولائک سے کسی طرح غافل نہ ہو نا مومن بندے پر لازم ہے۔ حدیث پاک میں ہے: مومن کے معاملے پر تعجب ہے کہ اس کا سارا معاملہ بھلائی پر مشتمل ہے اور یہ صرف اسی مومن کے لئے ہے جسے خوشحال حاصل ہوتی ہے تو شکر کرتا ہے تو اس کے حق میں یہی بہتر ہے اور اگر شکرت نہ پہنچتی ہے تو صبر کرتا ہے تو یہ بھی اس کے حق میں بہتر ہے۔ (مسلم، ص ۱۵۹۸، الحديث: ۲۳۹۹)



## يَتَوَكَّلُونَ ﴿٣٧﴾ وَالَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبِيرَ الْإِثْمِ وَ

و	يَتَوَكَّلُونَ ﴿٣٧﴾	و	الَّذِينَ	يَجْتَنِبُونَ	كَبِيرَ الْإِثْمِ	و
اور	وہ بھروسہ کرتے ہیں	اور	ان لوگوں (کیلئے) جو	اجتناب کرتے ہیں	بڑے بڑے گناہوں	اور

زیادہ باقی رہنے والا ہے ○ اور (ان کیلئے) جو بڑے بڑے گناہوں اور

## الْفَوَاحِشَ وَإِذَا مَا غَضِبُوا هُمْ يَغْفِرُونَ ﴿٣٨﴾ وَ

و	الْفَوَاحِشَ	و	إِذَا مَا	غَضِبُوا	هُمْ	يَغْفِرُونَ ﴿٣٨﴾	و
بے حیائی کے کاموں (سے)	اور	جب	انہیں غصہ آئے	(تو) وہ	وہ معاف کر دیتے ہیں	اور	

بے حیائی کے کاموں سے اجتناب کرتے ہیں اور جب انہیں غصہ آئے تو معاف کر دیتے ہیں ○ اور

## الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِرَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَمْرُهُمْ

الَّذِينَ	اسْتَجَابُوا	لِرَبِّهِمْ	و	أَقَامُوا	الصَّلَاةَ	و	أَمْرُهُمْ
وہ لوگ جنہوں نے	حکم مانا	اپنے رب کا	اور	قائم رکھی	نماز	اور	ان کا کام

(ان کے لئے) جنہوں نے اپنے رب کا حکم مانا اور نماز قائم رکھی اور ان کا کام

## شُورَىٰ بَيْنَهُمْ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ ﴿٣٩﴾

شُورَىٰ	بَيْنَهُمْ	و	مِمَّا	رَزَقْنَاهُمْ	يُنْفِقُونَ ﴿٣٩﴾
ان کے باہمی مشورے (سے ہوتا ہے)	اور	(اس میں) سے جو	ہم نے رزق دیا انہیں	وہ خرچ کرتے ہیں	

ان کے باہمی مشورے سے (ہوتا ہے) اور ہمارے دیئے ہوئے رزق میں سے کچھ خرچ کرتے ہیں ○

## وَالَّذِينَ إِذَا أَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنْتَصِرُونَ ﴿٤٠﴾ وَ

و	الَّذِينَ	إِذَا	أَصَابَهُمُ	الْبَغْيُ	هُمْ	يَنْتَصِرُونَ ﴿٤٠﴾	و
اور	وہ لوگ جو	جب	پہنچے انہیں	بغاوت، زیادتی	(تو) وہ	بدلہ لیتے ہیں	اور

اور (ان کے لئے) جنہیں جب کوئی زیادتی پہنچے تو وہ (انصاف کے ساتھ) بدلہ لیتے ہیں ○ اور

۱۔ جن مسلمانوں کو آخری اجر و ثواب کی بشارت دی گئی ہے، یہاں ان کے چند اوصاف بیان کئے گئے ہیں (۱) وہ اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔ (۲) کبیرہ گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے اجتناب کرتے ہیں۔ (۳) جب انہیں غصہ آئے تو معاف کر دیتے ہیں۔ (۴) انہوں نے اپنے رب کا حکم مانا۔ (۵) نماز قائم رکھی۔ (۶) ان کا کام ان کے باہمی مشورے سے ہوتا ہے۔ (۷) اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے رزق میں سے کچھ اس کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ (۸) ظالم سے انصاف کے ساتھ بدلہ لیتے ہیں اور بدلہ لینے میں حد سے تجاوز نہیں کرتے۔

ہم کے بارے میں بیان کیا جائے اور معاف کر دینا افضل ہے



جَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةً مِّثْلُهَا ۖ فَتَنْ عَقَاوْ أَصْلَحَ فَأَجْرُهُ

جَزَاءُ سَيِّئَةٍ	سَيِّئَةً مِّثْلُهَا <sup>(۱)</sup>	فَتَنْ	عَقَاوْ <sup>(۲)</sup>	وَ	أَصْلَحَ	فَأَجْرُهُ
برائی کا بدلہ	اسی کے برابر برائی (ہے)	تو جس نے	معاف کر دیا	اور	اصلاح کی	تو اس کا اجر

برائی کا بدلہ اس کے برابر برائی ہے تو جس نے معاف کیا اور کام سنوارا تو اس کا اجر

عَلَى اللَّهِ ۖ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ ۝ وَلَكِنْ انْتَصَرَ

عَلَى اللَّهِ	إِنَّهُ	لَا يُحِبُّ	الظَّالِمِينَ ۝	وَ	لَكِنْ	انْتَصَرَ
اللہ پر (ہے)	بیشک وہ	پسند نہیں کرتا	ظالموں (کو)	اور	بیشک جس نے	بدلہ لیا

اللہ پر ہے، بیشک وہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا ۝ اور بے شک جس نے اپنے اوپر ہونے والے

بَعْدَ ظُلْمِهِ فَأُولَٰئِكَ مَاعَدِيهِمْ مِّنْ سَبِيلٍ ۖ

بَعْدَ ظُلْمِهِ	فَأُولَٰئِكَ	مَا	عَدِيهِمْ	مِّنْ سَبِيلٍ ۖ <sup>(۳)</sup>
اپنے (اور) ظلم (ہونے) کے بعد	تو یہ لوگ	نہیں (ہے)	ان پر	(گرفت کرنے کا) کوئی راستہ

ظلم کا بدلہ لیا ان کی پکڑ کی کوئی راہ نہیں ۝

إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَظْلِمُونَ النَّاسَ وَ

إِنَّمَا السَّبِيلُ	عَلَى الَّذِينَ	يَظْلِمُونَ	النَّاسَ وَ
(گرفت کا) راستہ صرف	ان لوگوں پر ہے جو	ظلم کرتے ہیں	لوگوں (پر) اور

گرفت صرف ان لوگوں پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور

يَبْغُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۖ أُولَٰئِكَ لَهُمْ

يَبْغُونَ	فِي الْأَرْضِ	بِغَيْرِ الْحَقِّ	أُولَٰئِكَ	لَهُمْ
سرکشی پھیلاتے ہیں	زمین میں	حق کے بغیر، ناحق	یہ لوگ	ان کے لیے

زمین میں ناحق سرکشی پھیلاتے ہیں، ان کے لیے

۱۔ اس کا معنی یہ ہے کہ بدلہ جرم کے برابر ہو نا چاہئے اور اس میں زیادتی نہ ہو۔ برائی سے صورتہ شاید ہونے کی وجہ سے مجازی طور پر بدلے کو برائی کہا جاتا ہے کیونکہ جسے وہ بدلہ دیا جائے اسے برا معلوم ہوتا ہے۔ ۲۔ ظالم سے اس کے ظلم کے مطابق بدلہ لینا جائز ہے لیکن بدلہ لینے پر قدرت کے باوجود معاف کرو دینا بہت بھرا اور باعث فضیلت ہے۔ ۳۔ مظلوم کا ظالم سے بدلہ لینا ظلم نہیں اور نہ ہی اس پر سزا ہے، لیکن جن ظلموں کی سزا دینے کا اختیار صرف حاکم اسلام کے پاس ہے ان کی سزا کوئی اور از خود نہیں دے سکتا۔



## عَذَابُ الْيَمِّ ۴۲ وَلَكِنْ صَبَرٌ وَغَفَرَانِ ذَلِكَ

عَذَابُ الْيَمِّ ۴۲	وَ	لَكِنْ	صَبَرٌ ۴۱	وَ	غَفَرَانِ	إِنْ	ذَلِكَ
دردناک عذاب (ہے)	اور	پیشک جس نے	صبر کیا	اور	معاف کر دیا	(تو) بیشک	یہ

دردناک عذاب ہے ○ اور بیشک جس نے صبر کیا اور معاف کر دیا تو یہ

## لَكِنْ عَزْمُ الْأُمُورِ ۴۳ وَمَنْ يُضِلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ

لَكِنْ عَزْمُ الْأُمُورِ ۴۳	وَ	مَنْ	يُضِلِلِ ۴۲	اللَّهُ	فَمَا	لَهُ
ضرورت والے کاموں میں (ہے)	اور	جسے	گمراہ کرے	اللہ	تو نہیں	اس کیلئے

ضرورت و اہمیت والے کاموں میں سے ہے ○ اور جسے اللہ گمراہ کرے تو اس کے بعد

## مَنْ وَلِيَ مِنْ بَعْدِهِ ۴۴ وَتَرَى الظَّالِمِينَ لَسَارًا أَوَّالِ الْعَذَابِ

مَنْ وَلِيَ مِنْ بَعْدِهِ ۴۴	وَ	تَرَى	الظَّالِمِينَ	لَسَارًا	أَوَّالِ	الْعَذَابِ
اس کے بعد	اور	تم دیکھو گے	ظالموں (کو)	جب	وودیکھیں گے	عذاب

اس کیلئے کوئی مددگار نہیں اور تم ظالموں کو دیکھو گے کہ جب وہ عذاب دیکھیں گے

## يَقُولُونَ هَلْ إِلَىٰ صَرَدٍ مِّنْ سَبِيلٍ ۴۵ وَتَرَاهُمْ

يَقُولُونَ	هَلْ	إِلَىٰ صَرَدٍ	مِّنْ سَبِيلٍ ۴۵	وَ	تَرَاهُمْ
(تو) کہیں گے	کیا	واپس جانے کی طرف	کوئی راستہ (ہے)	اور	تم دیکھو گے انہیں

تو کہیں گے: کیا واپس جانے کا کوئی راستہ ہے؟ ○ اور تم انہیں دیکھو گے

## يُعَرِّضُونَ عَلَيْهَا خَشِيعَتِنَ مِنَ الدَّلِّ يَنْظُرُونَ

يُعَرِّضُونَ	عَلَيْهَا	خَشِيعَتِنَ مِنَ الدَّلِّ	يَنْظُرُونَ
انہیں پیش کیا جائے گا	اس (آگ) پر	ذلت سے جھکے ہوئے	دیکھ رہے ہوں گے

کہ انہیں اس حال میں آگ پر پیش کیا جائے گا کہ ذلت کے مارے جھکے ہوئے ہوں گے، چھپی ہوئی نگاہوں سے

۱۔ یعنی جس نے اپنے مجرم کے عظیم اور اہم کاموں پر صبر کیا اور اپنے ذاتی معاملات میں بدلہ لینے کی بجائے اسے معاف کر دیا تو یہ ضرورت والے کاموں میں سے ہے کہ اس میں نفس سے مقابلہ ہے کیونکہ اپنے مجرم سے بدلہ لینے کا نفس تقاضا کرتا ہے لہذا اسے مغلوب کرنا بہادری ہے۔ حدیث پاک میں ہے: مظلوم جب ظلم پر صبر کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی عزت بڑھا دیتا ہے۔ (ترمذی: ۱۳۵۱/۲، الخلیف: ۲۳۳۲) یعنی جس کی برعلیوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس میں گمراہی پیدا کر دے تو اس کے بعد اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں اس کیلئے کوئی مددگار نہیں جو اسے عذاب سے بچا سکے۔



مِنْ طَرَفٍ خَفِيٍّ ۖ وَقَالَ الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ الْخُسْرَيْنِ

مِنْ طَرَفٍ خَفِيٍّ	وَقَالَ	الَّذِينَ	آمَنُوا	إِنَّ	الْخُسْرَيْنِ
گہمی نگاہ سے	اور	کہیں گے	دو لوگ جو	ایمان لائے	بیشک نقصان پانے والے

دیکھ رہے ہوں گے اور ایمان والے کہیں گے: بیشک نقصان والے

الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ وَأَهْلِيَهُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ ۖ

الَّذِينَ	خَسِرُوا	أَنْفُسَهُمْ (۱)	وَأَهْلِيَهُمْ	يَوْمَ الْقِيَمَةِ
دو لوگ ہیں جنہوں نے	نقصان میں ڈالا	اپنی جانوں	اور	اپنے گھر والوں (کو)

وہی ہیں جنہوں نے اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو قیامت کے دن نقصان میں ڈالا۔

أَلَا إِنَّ الظَّالِمِينَ فِي عَذَابٍ مُّقِيمٍ ۖ وَمَا كَانَ لَهُمْ

أَلَا	إِنَّ	الظَّالِمِينَ	فِي عَذَابٍ مُّقِيمٍ (۲)	وَمَا كَانَ	لَهُمْ
سن لو	بیشک	ظالم	ہمیشہ کے عذاب میں (رہنے والے ہیں)	اور	نہ ہوں گے

خبردار! بیشک ظالم ہمیشہ کے عذاب میں ہیں ○ اور ان کیلئے

مِنْ أَوْلِيَاءَ يَنْصُرُونَهُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ ۖ وَمَنْ يُضِلِلِ اللَّهُ

مِنْ أَوْلِيَاءَ	يَنْصُرُونَهُمْ	مِنْ دُونِ اللَّهِ	وَمَنْ	يُضِلِلِ	اللَّهُ
کوئی دوست	جو مدد کریں ان کی	اللہ کے مقابل	اور	جسے	گمراہ کرے

دوست نہ ہوں گے جو اللہ کے مقابلے میں ان کی مدد کریں اور جسے اللہ گمراہ کرے

فَمَا لَهُ مِنْ سَبِيلٍ ۖ اسْتَجِيبُوا لِلرَّبِّ كَمَا مَنِ قَبْلُ أَنْ

فَمَا لَهُ	مِنْ سَبِيلٍ (۳)	اسْتَجِيبُوا	لِلرَّبِّ كَمَا	مَنِ قَبْلُ	أَنْ
تو نہیں	اس کیلئے	(ہدایت کا) کوئی راستہ	(اے لوگ) حکم مان لو	اپنے رب کا	(اس سے) پہلے کہ

اس کے لئے کوئی راستہ نہیں ○ اس دن کے آنے سے پہلے اپنے رب کا حکم مان لو

۱۔ اپنی جانوں کا خسارہ، غمراہی اختیار کر کے جہنم کے دائمی عذاب میں گرفتار ہونا ہے اور گھر والوں سے مراد اگر وہ دنیاوی اہل خانہ ہوں تو ان کا خسارہ یہ ہے کہ اگر گھر والے جہنم میں ہیں تو ان سے فائدہ اٹھانا ممکن نہیں اور اگر جنت میں ہیں تو بھی وہ انہیں کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتے، اور اگر گھر والوں سے مراد جنت کی وہ عورتیں ہیں جو ایمان لانے کی صورت میں ان کے لئے ناز و نعمیں تو ان کا خسارہ ان عورتوں سے محروم ہونا ہے۔ ۲۔ یعنی جسے اللہ تعالیٰ حق تعالیٰ کے راستے سے ہٹا دے تو اس کے لئے ایسا کوئی راستہ نہیں جو اسے دنیا میں حق تک اور آخرت میں جنت تک پہنچا سکے، کیونکہ کسی کو ہدایت دے دینا یا اس میں گمراہی پیدا کر دینا



يَأْتِي يَوْمٌ لَا مَرَدَّ لَهُ مِنَ اللَّهِ ۖ مَا لَكُمْ

يَأْتِي	يَوْمٌ (۱)	لَا مَرَدَّ	لَهُ	مِنَ اللَّهِ	مَا	لَكُمْ
آجائے	(وہ) دن	نہیں ملنا	اس کو	اللہ کی طرف سے	نہ (ہو گی)	تمہارے لئے

جو اللہ کی طرف سے ملنے والا نہیں۔ اس دن تمہارے لئے

مِّنْ مَّلَاجِيئٍ مَّيِّدٍ وَمَا لَكُمْ مِّنْ نَّكِيرٍ ۚ فَإِنْ أَعْرَضُوا

مِّنْ مَّلَاجِيئٍ	يَوْمِ مَيِّدٍ	وَ	مَا	لَكُمْ	مِّنْ نَّكِيرٍ (۲)	فَإِنْ	أَعْرَضُوا
کوئی پناہ	اس دن	اور	نہ (ہو گا ممکن)	تمہارے لئے	انکار کرنا	تو اگر	وہ منہ پھیریں

کوئی پناہ نہ ہو گی اور نہ تمہارے لئے انکار کرنا ممکن ہو گا ○ تو اگر وہ منہ پھیریں

فَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا ۖ إِنْ عَلَيْكَ إِلَّا الْبَلَدُ ۚ وَ

فَمَا أَرْسَلْنَاكَ	عَلَيْهِمْ	حَفِيظًا	إِنْ	عَلَيْكَ	إِلَّا	الْبَلَدُ (۲)	وَ
تو ہم نے نہیں بھیجا تمہیں	ان پر	نگر ان (بنا کر)	(لازم) نہیں	تم پر	مگر	(حکم) پہنچانا	اور

تو ہم نے تمہیں ان پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا تم پر صرف تبلیغ کی ذمہ داری ہے اور

إِنَّا إِذَا أَذَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً فَـرِحَ

إِنَّا	إِذَا	أَذَقْنَا	الْإِنْسَانَ	مِنَّا	رَحْمَةً	فـرِحَ
بیشک	جب	ہم چکھاتے ہیں	آدمی (کو)	اپنی طرف سے	کسی رحمت (کا مزہ)	(تو) وہ خوش ہو جاتا ہے

جب ہم آدمی کو اپنی طرف سے کسی رحمت کا مزہ دیتے ہیں تو وہ اس پر

يَهْجَىٰ ۚ وَإِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّبَاقِدْ صَٰئِرَاتُ آبِدِيهِمْ

يَهْجَىٰ	وَ	إِنْ	تُصِبْهُمْ	سَيِّئَةٌ	يَّبَاقِدْ	صَٰئِرَاتُ	آبِدِيهِمْ
اس پر	اور	اگر	پہنچے انہیں	کوئی برائی	(اس کے) سب جو	آگے بھیجا	ان کے ہاتھوں (نے)

خوش ہو جاتا ہے اور اگر انہیں ان کے ہاتھوں کے آگے بھیجے ہوئے اعمال کی وجہ سے کوئی برائی پہنچے

(پہنچنے والے) اور کسی کے اختیار میں نہیں۔ ۱۔ اس دن سے موت یا قیامت کا دن مراد ہے۔ ۲۔ اس آیت میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تسلیم دی گئی ہے کہ مسلسل دین اسلام کی دعوت دینے کے باوجود اگر مشرکین ایمان لانے سے اعراض کر رہے ہیں تو آپ انہیں ان کے حال پر چھوڑ دین، آپ پر صرف رسالت کی تبلیغ کی ذمہ داری ہے جسے آپ نے ادا کر دیا ہے۔ اس میں مبلغین کے لئے بھی نصیحت ہے کہ ان کا کام تبلیغ کرنا ہے، کسی کو تنبیہ راستے پر لائے بغیر جو انسان کا کام نہیں، لہذا اخلاص کے ساتھ تبلیغ دین کا عمل جاری رکھیں اور اگر کوئی نیکی کی دعوت قبول نہ کرے تو اس سے دلبرداشتہ نہ ہوں۔

انکار کے اور اس پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کسی

راحت و تکلیف میں کاغذ کا حال



فَإِنَّ الْإِنْسَانَ كَفُورٌ ﴿۳۸﴾ ۞ اللَّهُ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ط

فَإِنَّ	الْإِنْسَانَ	كَفُورٌ ﴿۳۸﴾	لَّهُ	مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
تو بیشک	انسان	بڑا ناشکر (ہو جاتا ہے)	اللہ ہی کیلئے (ہے)	آسمانوں اور زمین کی سلطنت

تو انسان بڑا ناشکر ہے ۞ آسمانوں اور زمین کی سلطنت اللہ ہی کے لیے ہے۔

يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ط يَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ إِنَّا ثَاوِيَهَبُ

يَخْلُقُ	مَا	يَشَاءُ	يَهَبُ	لِمَنْ	يَشَاءُ	إِنَّا	ثَاوِيَهَبُ
وہ پیدا کرتا ہے	جو	چاہتا ہے	وہ دیتا ہے	جس کو	چاہتا ہے	بیٹیاں	اور دیتا ہے

وہ جو چاہے پیدا کرے۔ جسے چاہے بیٹیاں عطا فرمائے اور

لِمَنْ يَشَاءُ الذُّكُورَ ﴿۳۹﴾ أَوْ يَزْوَجَهُمْ ذُكْرَانًا وَ

لِمَنْ	يَشَاءُ	الذُّكُورَ ﴿۳۹﴾	أَوْ	يَزْوَجَهُمْ	ذُكْرَانًا	وَ
جس کو	چاہتا ہے	بیٹے	یا	ملا دے انہیں	بیٹے	اور بیٹیاں

جسے چاہے بیٹے دے ۞ یا انہیں بیٹے اور بیٹیاں دونوں ملا دے اور

يَجْعَلُ مَنْ يَشَاءُ عَقِيماً ط إِنَّهُ عَلِيمٌ قَدِيرٌ ﴿۴۰﴾ وَ

يَجْعَلُ	مَنْ	يَشَاءُ	عَقِيماً ﴿۴۰﴾	إِنَّهُ	عَلِيمٌ	قَدِيرٌ ﴿۴۰﴾	وَ
کروے	جسے	وہ چاہے	بانجھ	بیشک وہ	علم والا	قدرت والا (ہے)	اور

جسے چاہے بانجھ کروے، بیشک وہ علم والا، قدرت والا ہے ۞ اور

مَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُكَلِّمَهُ اللَّهُ إِلَّا وَحِيًا أَوْ

مَا كَانَ	لِبَشَرٍ	أَنْ	يُكَلِّمَهُ	اللَّهُ	إِلَّا	وَحِيًا	أَوْ
(ممكن) نہیں ہے	کسی آدمی کیلئے	کہ	کلام کرے اس سے	اللہ	مگر	وحی (کے طور پر)	یا

کسی آدمی کیلئے ممکن نہیں کہ اللہ اس سے کلام فرمائے مگر وحی کے طور پر یا

۱۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے بندوں میں اولاد کی نوعیت تقسیم کرنے کی مختلف صورتیں بیان فرمائی ہیں، چنانچہ فرمایا کہ وہ جسے چاہے صرف بیٹے دے، جسے چاہے صرف بیٹیاں دے، جسے چاہے بیٹے اور بیٹیاں دونوں عطا کر دے اور جسے چاہے اولاد سے محروم رکھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ کسی کو بیٹا یا بیٹی دینے یا نہ دینے کی قدرت و اختیار صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے، کسی عورت کے اختیار میں نہیں کہ وہ اپنے ہاں بیٹا یا بیٹی جو چاہے پیدا کرے۔ اس حقیقت سے صرف نظر کر کے بیٹی پیدا ہونے یا اولاد نہ ہونے پر عورت کو مشق ستم ملنا ظلم و نا انصافی اور کفار کا طریقہ ہے۔ مسلمانوں کو اس سے بچنا چاہیے۔



مِنْ وَرَأَىٰ حِجَابٍ أَوْ يُرْسِلَ رَسُولًا فَيُوحِيَ بآدَانِهِ

مِنْ وَرَأَىٰ حِجَابٍ	أَوْ يُرْسِلَ	رَسُولًا	فَيُوحِيَ <sup>(۱)</sup>	بِآدَانِهِ
(وہ آدمی عظمت کے) پردے کے پیچھے (ہو)	یا	اللہ بھیجے	کوئی فرشتہ	تو وہ وحی پہنچائے
(یوں کہ وہ آدمی عظمت کے) پردے کے پیچھے ہو یا (یہ کہ) اللہ کوئی فرشتہ بھیجے تو وہ فرشتہ اس کے حکم سے				

مَا يَشَاءُ ۖ إِنَّهُ عَلَىٰ حَكِيمٍ ۝۵۱ وَكَذَٰلِكَ أَوْحَيْنَا

مَا يَشَاءُ	إِنَّهُ	عَلَىٰ	حَكِيمٍ ۝۵۱	وَكَذَٰلِكَ	أَوْحَيْنَا
جو	اللہ چاہے	بیشک وہ	بلندی والا	حکمت والا (ہے)	اور اسی طرح ہم نے وحی بھیجی
وحی پہنچائے جو اللہ چاہے۔ بیشک وہ بلندی والا، حکمت والا ہے ۝ اور یوں نہیں ہم نے تمہاری طرف					

إِلَيْكَ رُوحًا مِّنْ أَمْرِنَا ۖ مَا كُنْتَ تَدْرِي مَا الْكِتَابُ وَلَا

إِلَيْكَ	رُوحًا	مِّنْ أَمْرِنَا	مَا كُنْتَ تَدْرِي	مَا الْكِتَابُ	وَلَا
تمہاری طرف	روح (یعنی قرآن کی)	اپنے حکم سے	تم نہیں جانتے تھے	کیا ہے	کتاب اور نہ
اپنے حکم سے روح (قرآن) کی وحی بھیجی۔ اس سے پہلے نہ تم کتاب کو جانتے تھے نہ					

الْإِيمَانُ وَلَكِنْ جَعَلْنَاهُ نُورًا تَهْدِي

الْإِيمَانُ	وَلَكِنْ	جَعَلْنَاهُ	نُورًا	تَهْدِي
ایمان (یعنی احکام شرع کی تفصیل)	اور	لیکن	ہم نے کیا اس (قرآن) کو	نور ہم راہ دکھاتے ہیں
شریعت کے احکام کی تفصیل کو۔ لیکن ہم نے قرآن کو نور کیا جس سے ہم اپنے بندوں میں سے				

بِهِ مَن نَّشَاءُ مِنْ عِبَادِنَا ۖ وَإِنَّكَ لَتَهْدِي

بِهِ	مَن	نَّشَاءُ	مِنْ عِبَادِنَا	وَإِنَّكَ	لَتَهْدِي
اس کے ذریعے	جسے	چاہتے ہیں	اپنے بندوں میں سے	اور	بیشک تم
جسے چاہتے ہیں راہ دکھاتے ہیں اور بیشک تم ضرور سیدھے راستے کی طرف					

۱۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام علیہم السلام کی طرف وحی کرنے اور ان سے کام کرنے کی صورتیں بیان فرمائی ہیں۔ (۱) وحی کے طور پر۔ یعنی اللہ تعالیٰ کسی واسطہ کے بغیر جی کے دل میں اتھا فرما کر اور بیداری میں یا خواب میں الہام کر کے کام فرمائے۔ (۲) وہ آدمی عظمت کے پردے کے پیچھے ہو۔ یعنی رسول پس پردہ اللہ تعالیٰ کا کام سے۔ یہاں پر وہ سے مراد سننے والے کا دنیا میں دیدار نہ کر سکتا ہے۔ (۳) اللہ تعالیٰ کوئی فرشتہ بھیجے تو وہ فرشتہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے وحی پہنچائے جو اللہ تعالیٰ چاہے۔

نور الہی قرآن سے پہلے حضور میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی کا حال

قرآن سے ہدایت کے لئے ہے

حضور میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی کا حال



إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ﴿۵۲﴾ صِرَاطِ اللَّهِ الَّذِي لَهُ مَا

إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ﴿۵۲﴾	صِرَاطِ اللَّهِ	الَّذِي لَهُ	مَا
سیدھے راستے کی طرف	(اس) اللہ کے راستے (کی طرف)	جس کیلئے (ہے)	جو کچھ

رہنمائی کرتے ہو ○ اس اللہ کے راستے کی طرف (کہ) جو کچھ

فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ط إِلَّا إِلَى اللَّهِ تَصِيرُ الْأُمُورُ ﴿۵۳﴾

فِي السَّمَوَاتِ	وَمَا	فِي الْأَرْضِ	إِلَّا	إِلَى اللَّهِ	تَصِيرُ	الْأُمُورُ ﴿۵۳﴾
آسمانوں میں	اور	زمین میں (ہے)	سن لو	اللہ کی طرف	پھرتے ہیں	سب کام

آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں سب اسی کا ہے۔ سن لو! سب کام اللہ ہی کی طرف پھرتے ہیں ○

رکوع: 07

آیات: 89

## سُورَةُ الْخُفُوفِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ	اللَّهُ	الرَّحْمَنِ	الرَّحِيمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

حَمْدٌ ۱ وَالْكِتَابِ الْمُبِينِ ۲ إِنَّا جَعَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لَعَلَّكُمْ

حَمْدٌ ۱	وَالْكِتَابِ الْمُبِينِ ۲	إِنَّا	جَعَلْنَاهُ	قُرْآنًا عَرَبِيًّا ۲	لَعَلَّكُمْ
حَمْد	روشن کتاب کی قسم	بیشک	ہم نے بنایا اسے	عربی قرآن	تاکہ تم

حَمْد ○ روشن کتاب کی قسم ○ ہم نے اسے عربی قرآن اتارا تاکہ تم

۱ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے اقوال سے حضور پر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہدایت دیتے ہیں۔

۲ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو عربی زبان میں نازل فرمایا تاکہ اہل عرب اس کے معانی و احکام کو سمجھ سکیں۔ قرآن کریم کے علاوہ اور کوئی آسمانی کتاب عربی زبان میں نازل نہیں ہوئی اور قرآن چونکہ سب سے اشرف و اعلیٰ کلام ہے تو اس کی زبان عربی بھی تمام زبانوں سے اشرف و اعلیٰ ہے۔



## تَعْقُلُونَ ﴿۲﴾ وَإِنَّهُ فِي أُولَى الْأَنْبِيَاءِ لَدَيْنَا لَعَلٌّ

تَعْقُلُونَ ﴿۲﴾	وَ	إِنَّهُ	فِي أُولَى الْأَنْبِيَاءِ ﴿۱﴾	لَدَيْنَا	لَعَلٌّ
سمجھو	اور	بیشک وہ	اصل کتاب میں	ہمارے پاس	ضرور پلندہ والا

سمجھو ○ اور بیشک وہ ہمارے پاس اصل کتاب میں یقیناً پلندہ والا،

## حَكِيمٌ ﴿۳﴾ أَفَتَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا أَنْ

حَكِيمٌ ﴿۳﴾	أَفَتَضْرِبُ	عَنْكُمُ	الذِّكْرَ ﴿۲﴾	صَفْحًا	أَنْ
حکمت والا (ہے)	تو کیا ہم پھیر دیں، روک دیں	تم سے	قرآن	پھیرنا، روکنا	(اس لئے) کہ

حکمت والا ہے ○ تو کیا ہم تم سے قرآن کا نزول اس لئے روک دیں کہ

## كُنْتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِينَ ﴿۵﴾ وَكَمْ أَرْسَلْنَا مِنْ نَّبِيِّ الْأَوَّلِينَ ﴿۶﴾ وَ

كُنْتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِينَ ﴿۵﴾	وَ	كَمْ	أَرْسَلْنَا	مِنْ نَّبِيِّ	الْأَوَّلِينَ ﴿۶﴾
تم ہو	حد سے بڑھنے والے لوگ	اور	کتنے ہی	ہم نے بھیجے	نبی پہلے لوگوں میں

تم لوگ حد سے بڑھنے والے ہو؟ ○ اور ہم نے کتنے ہی نبی پہلے لوگوں میں بھیجے ○ اور

## مَا يَأْتِيهِمْ مِنْ نَّبِيٍّ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ﴿۷﴾ فَأَهْلَكْنَا

مَا يَأْتِيهِمْ مِنْ نَّبِيٍّ	إِلَّا	كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ﴿۷﴾	فَأَهْلَكْنَا
نہیں آیا ان کے پاس	کوئی نبی	مگر	وہ اس کا مذاق اڑاتے تھے

ان کے پاس جو نبی آیا وہ اس کا مذاق اڑاتے تھے ○ تو ہم نے ان سے زیادہ

## أَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا وَ مِثْلُ الْأَوَّلِينَ ﴿۸﴾ وَلَئِنْ

أَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا	وَ	مِثْلُ الْأَوَّلِينَ ﴿۸﴾	وَلَئِنْ
(جو) قوت (میں) ان سے زیادہ سخت (تھے)	اور	گزر چکا	پہلے لوگوں کا حال

قوت والوں کو ہلاک کر دیا اور پہلے لوگوں کا حال گزر چکا ہے ○ اور اگر

۱۔ یہاں اصل کتاب سے مراد لوح محفوظ ہے۔ ۲۔ اس آیت کا معنی یہ ہے کہ اسے کفار کہہ! تمہارے کفر میں حد سے بڑھنے کی وجہ سے کیا ہم تمہیں بیکار چھوڑ دیں اور تمہاری طرف سے جی قرآن کا رن پھیر دیں اور تمہیں حکم اور ممانعت کچھ نہ کریں (یہ تمہاری ہیول ہے) ہم ایسا نہیں کریں گے۔ حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا خدا کی قسم! اگر اس وقت یہ قرآن پاک اٹھایا جاتا جب اس امت کے پہلے لوگوں نے اس سے اعراض کیا تھا، تو وہ سب ہلاک ہو جاتے لیکن اللہ تعالیٰ نے نئی رحمت و کرم سے اس قرآن کا نزول جاری رکھا۔ (بخاری، الزوہر، تحت الآية ۵، ۴/۱۰۱)



سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ

سَأَلْتَهُمْ	مَنْ	خَلَقَ	السَّمَوَاتِ	وَ	الْأَرْضَ	لَيَقُولُنَّ
تم پوچھو ان سے	کس نے	بنایا	آسمانوں	اور	زمین (کو)	(تو) ضرور وہ کہیں گے

تم ان سے پوچھو کہ آسمان اور زمین کس نے بنائے؟ تو ضرور کہیں گے:

خَلَقَهُنَّ الْعَزِيزُ الْعَلِيمُ ۙ الَّذِي جَعَلَ لَكُمْ الْأَرْضَ مَهْدًا

خَلَقَهُنَّ	الْعَزِيزُ	الْعَلِيمُ ۙ	الَّذِي	جَعَلَ	لَكُمْ	الْأَرْضَ	مَهْدًا (۱)
بنایا انہیں	عزت والے	علم والے (نے)	جس نے	بنایا	تمہارے لیے	زمین (کو)	پچھوٹا

انہیں عزت والے، علم والے نے بنایا ۝ جس نے تمہارے لیے زمین کو پچھوٹا کیا

وَجَعَلَ لَكُمْ فِيهَا سُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ۚ وَالَّذِي

وَجَعَلَ	لَكُمْ	فِيهَا	سُبُلًا	لَّعَلَّكُمْ	تَهْتَدُونَ ۚ	وَالَّذِي
اور	بنائے	تمہارے لیے	اس میں	راستے	تاکہ تم	جس نے

اور تمہارے لیے اس میں راستے بنائے تاکہ تم راہ پاؤ ۝ اور وہ جس نے

نَزَّلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً بِقَدَرٍ ۖ فَأَنْشَرْنَا بِهِ

نَزَّلَ	مِنَ السَّمَاءِ	مَاءً	بِقَدَرٍ (۲)	فَأَنْشَرْنَا	بِهِ
اتارا	آسمان سے	پانی	ایک انداز سے	تو ہم نے زندہ کر دیا	اس سے

ایک انداز سے آسمان سے پانی اتارا تو ہم نے اس سے ایک مردہ شہر کو

بَلَدًا مَّيِّتًا ۚ كَذَلِكَ تُخْرَجُونَ ۝ وَالَّذِي خَلَقَ الْأَزْوَاجَ كُلَّهَا

بَلَدًا مَّيِّتًا	كَذَلِكَ	تُخْرَجُونَ ۝	وَالَّذِي	خَلَقَ	الْأَزْوَاجَ كُلَّهَا (۳)
ایک مردہ شہر (کو)	یونہی	تمہیں نکالا جائے گا	اور	جس نے	سب جوڑے

زندہ فرما دیا۔ یونہی تم نکالے جاؤ گے ۝ اور جس نے تمام جوڑوں کو پیدا کیا

۱۔ زمین پھیلاؤ اور ٹھہرے ہوئے میں بسر کی طرح ہے، نیز زمین کو ہموار اور ساکن بنانا اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے، اگر وہ چاہتا تو اسے متحرک بنا دیتا لیکن اس صورت میں کوئی چیز اس پر نہ ٹھہرتی اور زمین سے نکل اٹھتا مگر نہ رہتا۔ ۲۔ انداز سے مراد یہ ہے کہ وہ پانی نہ اتنا کم ہے جس سے لوگوں کی جانیں پوری نہ ہوں اور نہ اتنا زیادہ ہے جس سے حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کی طرح لوگ ہلاک ہو جائیں بلکہ لوگوں کے حاجت و ضرورت کے عین مطابق ہے۔ ۳۔ تمام جوڑے پیدا کرنے سے مراد یہ ہے کہ مخلوق کی تمام اقسام کے جوڑے بنائے، یا یہ مراد ہے کہ تمام انواع کے جوڑے بنائے جیسے



وَجَعَلَ لَكُمْ مِنَ الْفُلْكِ وَالْأَنْعَامِ مَا تَرْكَبُونَ ﴿١٢﴾

وَجَعَلَ	لَكُمْ	مِنَ الْفُلْكِ وَالْأَنْعَامِ	مَا	تَرْكَبُونَ ﴿١٢﴾
اور	بنائیں	تمہارے لیے کشتیاں اور چوپائے	جن (پر)	تم سوار ہوتے ہو

اور تمہارے لیے کشتیوں اور چوپایوں کی سواریاں بنائیں ○

لَتَسْتَوِيَ عَلَى ظُهُورِهِ ثُمَّ تَذْكُرُوا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ إِذَا

لَتَسْتَوِيَ	عَلَى ظُهُورِهِ	ثُمَّ	تَذْكُرُوا ﴿١١﴾	نِعْمَةَ رَبِّكُمْ	إِذَا
تاکہ تم سیدھے ہو کر بیٹھو	ان کی پشتوں پر	پھر	تم یاد کرو	اپنے رب کی نعمت	جب

تاکہ تم ان کی پیٹھوں پر سیدھے ہو کر بیٹھو پھر جب اس پر سیدھے ہو کر بیٹھ جاؤ

اُسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ وَتَقُولُوا سُبْحَنَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا

اُسْتَوَيْتُمْ	عَلَيْهِ	وَقُولُوا	سُبْحَنَ	الَّذِي	سَخَّرَ لَنَا
سیدھے ہو کر بیٹھ جاؤ	ان پر	اور	کہو	پاک ہے	وہ جس نے ہمارے قابو میں کر دی

تو اپنے رب کا احسان یاد کرو اور یوں کہو: پاک ہے وہ جس نے اس سواری کو

هَذَا وَمَا كُنَّا لَمُقَرَّبِينَ ﴿١٣﴾ وَإِنَّا

هَذَا	وَمَا كُنَّا	لَمُقَرَّبِينَ ﴿١٣﴾	وَإِنَّا
یہ (سواری)	اور	ہم نہ تھے	اس کو

ہمارے قابو میں کر دیا اور ہم اسے قابو کرنے کی طاقت نہ رکھتے تھے ○ اور بیشک ہم

إِلَىٰ رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ ﴿١٤﴾ وَجَعَلُوا

إِلَىٰ رَبِّنَا	لَمُنْقَلِبُونَ ﴿١٤﴾	وَجَعَلُوا	لَهُ
اپنے رب کی طرف	ضرور پلٹنے والے (ہیں)	اور	انہوں نے ٹھہرایا

اپنے رب کی طرف ہی پلٹنے والے ہیں ○ اور کافروں نے اللہ کے لیے

(بچنے کے واسطے) بیٹھا اور ٹھہرا، سفید اور سیاہ، مذکر اور مؤنث وغیرہ۔ ①۔ نعمت یاد کرنے کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عظمت و بزرگی کا اعتراف کرتے ہوئے اپنے دل میں نعمت کا ذکر کر دو اور زبان سے اس نعمت پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو۔ ②۔ سواری پر سوار ہوتے وقت یہ آیات مبارکہ پڑھنا سب مبارک ہے۔ حدیث پاک میں ہے: حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سفر میں تشریف لے جاتے تو اپنی اونٹنی پر سوار ہوتے وقت پہلے تین بار اللہ تعالیٰ بخیر پڑھتے، پھر یہ آیات پڑھتے "سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَمُنْقَلِبِينَ"۔ (مسلم: ص ۴۰۰، الحدیث: ۴۳۴۲/۱۳۴۲)

سواری کی نعمت کا حق اور سواری پر سوار ہو کر پڑھنے والی دعا

اللہ تعالیٰ کے لیے اولاد کا مقیمہ درکنے والوں کا دعا



مِنْ عِبَادِهِ جُزْءًا ۱۵ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَكَفُورٌ مُّبِينٌ ۱۶ أَمْ اتَّخَذَ

مِنْ عِبَادِهِ	جُزْءًا (۱۵)	إِنَّ	الْإِنْسَانَ	لَكَفُورٌ مُّبِينٌ (۱۶)	أَمْ	اتَّخَذَ
اس کے بندوں میں سے	کھڑا (اولاد)	بیشک	آدمی	ضرور کھانا شکر (ہے)	کیا	اس نے بتالیں

اس کے بندوں میں سے کھڑا (اولاد) قرار دیا۔ بیشک آدمی کھانا شکر ہے ○ کیا اس نے اپنے لیے

مِمَّا يَخْلُقُ بَنَاتٍ وَأَصْفَاكُمْ بِالْبَنَاتِ ۱۷

مِمَّا	يَخْلُقُ	بَنَاتٍ	وَّ	أَصْفَاكُمْ	بِالْبَنَاتِ (۱۷)
(ان میں سے) جنہیں	دو پیدا کرتا ہے	(اپنے لیے) بیٹیاں	اور	خاص کیا تمہیں	بیٹوں کے ساتھ

اپنی مخلوق میں سے بیٹیاں لیں اور تمہیں بیٹوں کے ساتھ خاص کیا؟ ○

وَإِذَا بُشِّرَ أَحَدُهُمْ بِمَا صَرَبَ

وَ	إِذَا	بُشِّرَ	أَحَدُهُمْ	بِمَا	صَرَبَ
اور	جب	خوشخبری سنائی جاتی ہے	ان میں کسی ایک (کو)	(اس کی) جس کے ساتھ	اس نے بیان کیا

اور جب ان میں کسی کو اس چیز کی خوشخبری سنائی جائے جس کے ساتھ اس نے

لِلرَّحْمَنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجْهُهُ مُسْوَدًّا وَهُوَ

لِلرَّحْمَنِ	مَثَلًا	ظَلَّ	وَجْهُهُ	مُسْوَدًّا	وَّ	هُوَ
رحمن کے لیے	وصف	(تو) دن بھر رہتا ہے	اس کا چہرہ	کالا	اور	وہ

رحمن کو متصف کیا ہے تو دن بھر اس کا منہ کالا رہتا ہے اور وہ

كَبِيمٌ ۱۸ أَوْ مِنْ يَنْشُوا فِي الْحِلْيَةِ وَهُوَ فِي الْخِصَامِ

كَبِيمٌ (۱۸)	أَوْ مِنْ	يَنْشُوا	فِي الْحِلْيَةِ	وَّ	هُوَ	فِي الْخِصَامِ
غم وغصے میں بھرا (رہتا ہے)	اور کیا وہ جس کی	پرورش کی جاتی ہے	زیور میں	اور	وہ	بحث میں

غم وغصے میں بھرا رہتا ہے ○ اور کیا وہ جس کی زیور میں پرورش کی جاتی ہے اور وہ بحث میں

۱۔ کفار کا فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں کو بتائیں اللہ تعالیٰ کا جز قرار دینا ہے کیونکہ اولاد صاحب اولاد کا جز ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف اولاد کی نسبت کرنا کفر ہے اور کفر سب سے بڑی ناشکری ہے۔

بیٹی کی پیداوار خوش پر کفار کا حال

غور قریب میں پائی جانے والی  
دو عمومی کلمہ دریاں



## غَيْرُ مُبِينٍ ۱۸ وَ جَعَلُوا الْمَلَائِكَةَ الَّذِينَ هُمْ

غَيْرُ مُبِينٍ ۱۸	وَ	جَعَلُوا	الْمَلَائِكَةَ	الَّذِينَ	هُمْ
صاف (بات کرنے والی) نہیں (ہوتی)	اور	انہوں نے ٹھہرایا	فرشتوں (کو)	جو	وہ

صاف بات کرنے والی بھی نہیں ہوتی ○ اور انہوں نے فرشتوں کو عورتیں ٹھہرایا جو کہ

## عِبْدُ الرَّحْمَنِ إِنَّا تَأْتِيهِمْ أَشْهَدُ وَأَخْلَقَهُمْ ۱۹ سَتُكْتَبُ

عِبْدُ الرَّحْمَنِ	إِنَّا تَأْتِيهِمْ	أَشْهَدُ	وَأَخْلَقَهُمْ	سَتُكْتَبُ
رحمن کے بندے (ہیں)	عورتیں	کیا وہ موجود تھے	ان کے بنانے کے وقت	اب لکھی جائے گی

رحمن کے بندے ہیں۔ کیا یہ کفار ان کے بناتے وقت موجود تھے؟ اب ان کی گواہی

## شَهَادَتُهُمْ وَيَسْأَلُونَ ۱۹ وَقَالُوا لَوْ شَاءَ الرَّحْمَنُ

شَهَادَتُهُمْ ۱۹	وَيَسْأَلُونَ ۱۹	وَقَالُوا	لَوْ شَاءَ ۲۰	الرَّحْمَنُ
ان کی گواہی	اور	ان سے پوچھا جائے گا	اگر	چاہتا

لکھی جائے گی اور ان سے جواب طلب ہو گا ○ اور انہوں نے کہا: اگر رحمن چاہتا

## مَا عِبَدْنَاهُمْ ۲۰ مَالَهُمْ بِذَلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۲۱ إِنْ

مَا عِبَدْنَاهُمْ ۲۰	مَالَهُمْ	بِذَلِكَ	مِنْ عِلْمٍ ۲۱	إِنْ
(تو) ہم عبادت نہ کرتے ان (فرشتوں) کی	(در حقیقت) نہیں (ہے)	انہیں	اس کا	کچھ علم

تو ہم ان (فرشتوں) کی عبادت نہ کرتے۔ انہیں در حقیقت اس کا کچھ علم ہی نہیں۔

## هُمْ إِلَّا يَخْشَوْنَ ۲۱ أَمْ اتَّيْنَاهُمْ كِتَابًا مِنْ قَبْلِهِ فَهُمْ

هُمْ إِلَّا	يَخْشَوْنَ ۲۱	أَمْ	اتَّيْنَاهُمْ	كِتَابًا	مِنْ قَبْلِهِ	فَهُمْ
وہ	مگر	جھوٹ بول رہے ہیں	یا، کیا	ہم نے دی ہے انہیں	کوئی کتاب	اس سے پہلے

وہ صرف جھوٹ بول رہے ہیں ○ یا کیا اس سے پہلے ہم نے انہیں کوئی کتاب دی ہے جسے

فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں قرار دے کر

فرشتوں کی پوجا پر مشرکت کی ذمہ داری اور اس کی تردید

۱..... فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں قرار دینے پر کفار سے ان کا ذریعہ علم پوچھا گیا تو انہوں نے کہا: ہم نے اپنے باپ دادا سے سنا ہے اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ وہ سچے تھے۔ اس گواہی کے متعلق فرمایا گیا کہ یہ لکھی جائے گی اور آخرت میں کفار سے اس کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ ۲..... کفار نے کہا: اگر رحمن چاہتا تو ہم ان (فرشتوں) کی عبادت نہ کرتے "اس سے ان کی مراد یہ تھی ہم جو فرشتوں کی عبادت کر رہے ہیں اس سے اللہ تعالیٰ راضی ہے، اگر وہ راضی نہ ہو تا تو ہمیں ایسا کرنے نہ دیتا بلکہ زبردستی روک دیتا، جب نہیں روکا تو غایت ہو کہ وہ اس سے راضی ہے۔ اس پر ان کا رد کیا گیا کہ انہیں رضائے الٰہی کا کچھ علم نہیں اور



بِهِ مُسْتَسْكُونَ ﴿٢١﴾ بَلْ قَالُوا إِنَّا وَجَدْنَا

بِهِ	مُسْتَسْكُونَ ﴿٢١﴾	بَلْ	قَالُوا	إِنَّا	وَجَدْنَا
اس کو	مضبوطی سے تھامے ہوئے (ہیں)	بلکہ	انہوں نے کہا	ایشک	ہم نے پایا

وہ مضبوطی سے تھامے ہوئے ہیں؟ بلکہ انہوں نے کہا: ہم نے اپنے باپ دادا کو

أَبَاءَنَا عَلَى أُمَّةٍ وَإِنَّا عَلَىٰ شِرْهِم مُّهْتَدُونَ ﴿٢٢﴾

أَبَاءَنَا	عَلَىٰ أُمَّةٍ	وَ	إِنَّا	عَلَىٰ شِرْهِم	مُّهْتَدُونَ ﴿٢٢﴾
اپنے باپ دادا (کو)	ایک دین پر	اور	ایشک ہم	ان کے نقش قدم پر	راہ پانے والے (ہیں)

ایک دین پر پایا اور ہم ان کے نقش قدم پر ہی راہ پانے والے ہیں ○

وَكَذٰلِكَ مَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِي قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيرٍ إِلَّا قَالَ

وَ	كَذٰلِكَ	مَا أَرْسَلْنَا	مِنْ قَبْلِكَ	فِي قَرْيَةٍ	مِّنْ نَّذِيرٍ	إِلَّا	قَالَ
اور	اسی طرح	ہم نے نہیں بھیجا	تم سے پہلے	کسی بستی میں	کوئی ڈر سنانے والا	مگر	کہا

اور ایسے ہی ہم نے تم سے پہلے جب کسی شہر میں کوئی ڈر سنانے والا بھیجا تو وہاں کے

مُشْرَفُوهَا إِنَّا وَجَدْنَا أَبَاءَنَا عَلَىٰ أُمَّةٍ وَ

مُشْرَفُوهَا	إِنَّا	وَجَدْنَا	أَبَاءَنَا	عَلَىٰ أُمَّةٍ	وَ
اس کے مالداروں (نے)	ایشک	ہم نے پایا	اپنے باپ دادا (کو)	ایک دین پر	اور

خوشحال لوگوں نے یہی کہا کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک دین پر پایا اور

إِنَّا عَلَىٰ شِرْهِم مُّقْتَدُونَ ﴿٢٣﴾ قُلْ أَوَلَوْ

إِنَّا	عَلَىٰ شِرْهِم	مُّقْتَدُونَ ﴿٢٣﴾	قُلْ	أَوَلَوْ
ایشک ہم	ان کے نقش قدم پر	پیروی کرنے والے (ہیں)	(نبی نے) کہا	کیا اگرچہ

ہم ان کے نقش قدم کی ہی پیروی کرنے والے ہیں ○ نبی نے فرمایا: کیا اگرچہ

(پچھلے دنوں) یہ دعویٰ بول رہے ہیں۔ کفار کا یہ استدلال بول بھی غلط و باطل ہے کہ کسی کام کو کرنے کی قدرت دینا اس سے راضی ہونے کی دلیل نہیں بن سکتا نیز اس سے یہ

لازم آتا ہے کہ دنیا میں ہونے والے تمام جرموں سے اللہ تعالیٰ راضی ہے اور یہ یقیناً شان الہی سے بعید ہے۔

۱۔ شریعت کے مقابلے میں باپ داداؤں کے رسم و رواج کی پابندی کرنا جرم ہے جیسے آج کل بعض مسلمان شادی بیاہی و مرگ کے موقع پر ناجائز سومات صرف اپنے پرانے باپ داداؤں کی پیروی میں مضبوط پکڑے ہوئے ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت اور عقل سلیم عطا فرمائے، آمین۔



www.dawateislami.net



## جَعَلَهَا كَلِمَةً بَاقِيَةً فِي عَقِبِهِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿٢٨﴾

جَعَلَهَا	كَلِمَةً بَاقِيَةً <sup>(۱)</sup>	فِي عَقِبِهِ	لَعَلَّهُمْ	يَرْجِعُونَ <sup>(۲)</sup>
(ابراہیم نے) بنا دیا اس	(کلمہ توحید) کو	باقی رہنے والا کلمہ	اپنی نسل میں	تاکہ وہ لوٹ آسکیں

ابراہیم نے اس کلمہ کو اپنی نسل میں باقی رہنے والا کلمہ بنا دیا تاکہ وہ رجوع کریں ○

## بَلْ مَتَّعْتُ هَؤُلَاءِ وَآبَاءَهُمْ حَتَّىٰ

بَلْ	مَتَّعْتُ	هَؤُلَاءِ	وَ	آبَاءَهُمْ	حَتَّىٰ
بلکہ	میں نے دنیاوی فائدے دیئے	ان (کفار مکہ) کو	اور	ان کے باپ دادا (کو)	یہاں تک کہ

بلکہ میں نے انہیں اور ان کے باپ دادا کو دنیا کے فائدے دیئے یہاں تک کہ

## جَاءَهُمُ الْحَقُّ وَرَسُولٌ مُّبِينٌ ﴿٢٩﴾ وَلَسَّاجَاءَهُمْ

جَاءَهُمْ	الْحَقُّ	وَ	رَسُولٌ مُّبِينٌ <sup>(۳)</sup>	وَ	لَسَّ	جَاءَهُمْ
تشریف لایا ان کے پاس	حق	اور	صاف بتانے والا رسول	اور	جب	آگیا ان کے پاس

ان کے پاس حق اور صاف بتانے والا رسول تشریف لایا ○ اور جب ان کے پاس

## الْحَقُّ قَالُوا هَذَا سِحْرٌ وَإِنَّا بِهِ كَافِرُونَ ﴿٣٠﴾

الْحَقُّ	قَالُوا	هَذَا	سِحْرٌ	وَ	إِنَّا	بِهِ	كَافِرُونَ <sup>(۴)</sup>	وَ
حق	(تو) کہنے لگے	یہ	جادو (ہے)	اور	بیشک ہم	اس کا	انکار کرنے والے (ہیں)	اور

حق آیا تو کہنے لگے: یہ جادو ہے اور بیشک ہم اس کے منکر ہیں ○ اور

## قَالُوا لَوْلَا نَزَلَ هَذَا الْقُرْآنُ عَلَىٰ رَجُلٍ مِّنَ الْقُرَيْتَيْنِ عَظِيمِ ﴿٣١﴾

قَالُوا	لَوْلَا	نُزِلَ	هَذَا الْقُرْآنُ	عَلَىٰ رَجُلٍ مِّنَ الْقُرَيْتَيْنِ عَظِيمِ <sup>(۵)</sup>
وہ کہنے لگے	کیوں نہیں	اتارا گیا	یہ قرآن	(ان) دو شہروں کے کسی بڑے آدمی پر

کہنے لگے: ان دو شہروں کے کسی بڑے آدمی پر یہ قرآن کیوں نہ اتارا گیا؟ ○

۱۔۔۔ کلمہ توحید کو باقی رہنے والا کلمہ بنانے سے مراد یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں قیامت تک ایسے لوگ ضرور رہیں گے جو توحید پر قائم اور توحید کی دعوت دینے والے ہوں اور اسے باقی رہنے والا کلمہ اس لئے بنایا تاکہ ان کی نسل میں سے جو شرک کرے وہ توحید کی دعوت دینے والے کی بات سن کر شرک سے باز آجائے اور اس توحید کے کلمہ کی طرف لوٹ آئے اور دین حق قبول کر لے۔

۲۔۔۔ دو شہر سے مراد مکہ اور طائف ہیں اور بڑے آدمی سے مراد مکہ مکرمہ میں ولید بن مغیرہ اور طائف میں عروہ بن مسعود ثقفی ہے۔



أَهُمْ يَقْسِمُونَ رَحْمَتَ رَبِّكَ ۖ نَحْنُ قَسَمًا بِيَهُمْ

أَهُمْ	يَقْسِمُونَ	رَحْمَتَ رَبِّكَ <sup>(۱)</sup>	نَحْنُ قَسَمًا	بِيَهُمْ
کیا وہ	تقسیم کرتے ہیں	تمہارے رب کی رحمت	ہم نے تقسیم کی	ان کے درمیان

کیا تمہارے رب کی رحمت وہ بانٹتے ہیں؟ دنیا کی زندگی میں ان کے درمیان

مَعِيشَتَهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ

مَعِيشَتَهُمْ	فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا	وَ	رَفَعْنَا	بَعْضَهُمْ	فَوْقَ بَعْضٍ
ان کی روزی	دنیا کی زندگی میں	اور	ہم نے بلند کیا	ان کے بعض (کو)	بعض کے اوپر

ان کی روزی (بھی) ہم نے ہی تقسیم کی ہے اور ہم نے ان میں ایک کو دوسرے پر کئی درجے

دَرَجَاتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُلْطَانًا وَرَحْمَتَ رَبِّكَ

دَرَجَاتٍ	لِّيَتَّخِذَ	بَعْضُهُمْ	بَعْضًا	سُلْطَانًا	وَ رَحْمَتَ رَبِّكَ <sup>(۲)</sup>
کئی درجے	تاکہ بنائیں	ان کے بعض	بعض (کو)	(اپنا) خادم اور	تمہارے رب کی رحمت

بلند کیا ہے تاکہ ان میں ایک دوسرے کو اپنا خادم بنائے اور تمہارے رب کی رحمت

خَيْرٌ مِّمَّا يَجْعُونَ ۚ ۝۲۲ وَلَوْلَا أَنْ يَكُونَ

خَيْرٌ	مِّمَّا	يَجْعُونَ ۚ	وَ	لَوْلَا	أَنْ يَكُونَ
بہتر (ہے)	(اس) سے جو	وہ جمع کر رہے ہیں	اور	اگر نہ ہوتی	(یہ بات) کہ ہو جائیں گے

اس سے بہتر ہے جو وہ جمع کر رہے ہیں ○ اور اگر یہ بات نہ ہوتی کہ سب لوگ

النَّاسُ أُمَّةٌ وَاحِدَةٌ لَّجَعَلْنَا لِبَنِيكَفَرًا بِالرَّحْمَنِ

النَّاسُ	أُمَّةٌ وَاحِدَةٌ <sup>(۳)</sup>	لَّجَعَلْنَا	لِبَنِيكَ	كَفَرًا	بِالرَّحْمَنِ
تمام لوگ	(کافروں کی) ایک جماعت	(تو) ضرور ہم بناتے	(اس) کیلئے جو	انکار کرتا ہے	رحمن کا

(کافروں کی) ایک جماعت ہو جائیں گے تو ہم ضرور رحمن کے منکروں کے لیے

گوئی کے درجات میں تفاوت کی حکمت

دنیا کی سادہ سادگی کی حکمت

۱۔ یہاں رب کی رحمت سے مراد نبوت ہے۔ نبوت عطا فرمانے کا اختیار صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اور اس نے اپنے اختیار سے نبی کریم ﷺ کو عطا فرمایا۔ عظیمہ علم کو آخری نبی بنا دیا ہے اور اس کا قرآن میں اعلان بھی فرمایا لہذا اب کوئی دوسرا شخص نبی نہیں بن سکتا۔ ۲۔ یہاں رب کی رحمت سے مراد جنت ہے اور یہ یقیناً کفار کے جمع کردہ مال و دولت سے انتہائی بہتر ہے۔ ۳۔ ان آیات کا معنی یہ ہے کہ اگر اس بات کا لحاظ نہ ہو تاکہ کفار کا مال و دولت اور عیش و عشرت دیکھ کر سب لوگ کفر کی طرف رغبت کریں گے اور کفر میں فضیلت سمجھ کر سبھی کفر کو اختیار کر لیں گے تو اللہ تعالیٰ ضرور کافروں کے گھر اور



لَبِئْسَ لَهُمْ سُقْفًا مِّنْ فَصَّةٍ وَمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُونَ ﴿٣٢﴾

لَبِئْسَ لَهُمْ	سُقْفًا	مِّنْ فَصَّةٍ	وَّ	مَعَارِجَ	عَلَيْهَا	يَظْهَرُونَ ﴿٣٢﴾	وَّ
ان کے گھروں کی	چھتیں	چاندی کی	اور	سیڑھیاں	جن پر	دو چڑھتے	اور

ان کے گھروں کی چھتیں اور سیڑھیاں چاندی کی بنا دیتے جن پر وہ چڑھتے ○ اور

لَبِئْسَ لَهُمْ آبَآؤُا سُرَّرَ عَلَيْهَا يَتَكُونُونَ ﴿٣٣﴾

لَبِئْسَ لَهُمْ	أَبَآؤُا	وَّ	سُرَّرَ	عَلَيْهَا	يَتَكُونُونَ ﴿٣٣﴾	وَّ
ان کے گھروں کے لیے	(چاندی کے) دروازے	اور	تخت (بنا دیتے)	جن پر	وہ تکیہ لگاتے	اور

ان کے گھروں کے لیے (چاندی کے) دروازے اور تخت بنا دیتے جن پر وہ تکیہ لگاتے ○ اور

زُحْرَفًا وَإِنْ كُلُّ ذَلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا

زُحْرَفًا	وَ	إِنْ	كُلُّ ذَلِكَ	لَمَّا	مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا
(یہ چیزیں ان کیلئے) سونا (بھی بنا دیتے)	اور	نہیں	یہ سب	مگر	دنیاوی زندگی کا سامان

(یہ چیزیں ان کیلئے) سونا (بھی بنا دیتے) اور یہ جو کچھ ہے سب دنیاوی زندگی ہی کا سامان ہے

وَالْآخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِينَ ﴿٣٤﴾ وَمَنْ

وَالْآخِرَةُ	عِنْدَ رَبِّكَ	لِلْمُتَّقِينَ ﴿٣٤﴾	وَّ	مَنْ
اور آخرت	تمہارے رب کے پاس	پرہیز گاروں کے لیے (ہے)	اور	جو

اور آخرت تمہارے رب کے پاس پرہیز گاروں کے لیے ہے ○ اور جو

يَعِشُ عَنِ ذِكْرِ الرَّحْمَنِ نُقِيطٌ لَهُ شَيْطَانًا

يَعِشُ	عَنِ ذِكْرِ الرَّحْمَنِ ﴿١﴾	نُقِيطٌ	لَهُ	شَيْطَانًا
آنکھیں بند کر لے، منہ پھیرے	رحمن کے ذکر سے	(تو) ہم مقرر کر دیتے ہیں	اس پر	ایک شیطان

رحمن کے ذکر سے منہ پھیرے تو ہم اس پر ایک شیطان مقرر کر دیتے ہیں

(بچنے والے دعا ہے) ان کے گھروں کا سامان سونے اور چاندی کا بنا دیا۔ ان آیات کی صداقت فی زمانہ کھلی آنکھوں سے دیکھی جاسکتی ہے کہ کفار کے ہاں دستارِ عیش و عشرت سے متاثر ہو کر کچھ مسلمان اپنا دین چھوڑ چکے ہیں اور کچھ اسلام سے ناراض دکھائی دے رہے ہیں۔

۱..... یہاں رحمن کے ذکر سے مراد قرآن کریم ہے اور اس سے اندھا ہونا یہ ہے کہ بندہ نہ تو قرآن کی ہدایتوں کو دیکھے اور نہ ہی ان سے فائدہ اٹھائے۔ یا، رحمن کے ذکر سے اللہ تعالیٰ کی یاد مراد ہے اور اس سے اندھا ہونا یہ ہے کہ بندہ اللہ تعالیٰ کی کجراہی و عذاب سے بے خوف ہو جائے۔



فَهُوَ لَكُمْ قَرِينٌ ۖ وَإِنَّهُمْ لَيَصُدُّوهُمْ عَنِ السَّبِيلِ وَ

فَهُوَ	لَكُمْ	قَرِينٌ ۖ	وَ	إِنَّهُمْ	لَيَصُدُّوهُمْ	عَنِ السَّبِيلِ	وَ
تو وہ	اس کا	ساتھی (رہتا ہے)	اور	بیشک وہ	ضروور روکتے ہیں	راستے سے	اور

تو وہ اس کا ساتھی رہتا ہے ○ اور بیشک وہ شیاطین ان کو راستے سے روکتے ہیں اور

يَحْسَبُونَ أَنََّّهُمْ مُّهْتَدُونَ ۚ حَتَّىٰ إِذَا جَاءَنَا

يَحْسَبُونَ	أَنََّّهُمْ	مُّهْتَدُونَ ۚ	حَتَّىٰ	إِذَا	جَاءَنَا
وہ یہ سمجھتے رہتے ہیں	کہ وہ	ہدایت یافتہ (ہیں)	یہاں تک کہ	جب	(وہ کافر) آئے گا ہمارے پاس

وہ یہ سمجھتے رہتے ہیں کہ وہ ہدایت یافتہ ہیں ○ یہاں تک کہ جب وہ کافر ہمارے پاس آئے گا

قَالَ يَلَيْتَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ بَعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ

قَالَ	يَلَيْتَ	بَيْنِي وَبَيْنَكَ	بَعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ
(تو اپنے ساتھی شیطان سے) کہے گا	اے کاش	تیرے اور میرے درمیان	مشرق و مغرب کی دوری (ہوتی)

(تو اپنے ساتھی شیطان سے) کہے گا: اے کاش! میرے اور تیرے درمیان مشرق و مغرب کے برابر دوری ہو جائے

فَيَسَّسَ الْقَرِينُ ۖ وَلَنْ يَنْفَعَكُمْ الْيَوْمَ إِذْ

فَيَسَّسَ	الْقَرِينُ ۖ	وَ	لَنْ يَنْفَعَكُمْ	الْيَوْمَ	إِذْ
تو (تو) کیا ہی برا	ساتھی (ہے)	اور	(حسرت و ندامت کرنا) ہرگز نفع دے گا تمہیں	آج	کیونکہ

تو (تو) کتنا ہی برا ساتھی ہے ○ اور آج ہرگز تمہیں یہ چیز نفع نہیں دے گی کہ

ظَلَمْتُمْ أَنْكُمُ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُونَ ۖ أَفَأَنْتُمْ تُسَبِّحُ الصَّمَّ

ظَلَمْتُمْ	أَنْكُمُ	فِي الْعَذَابِ	مُشْتَرِكُونَ ۖ	أَفَأَنْتُمْ	تُسَبِّحُ	الصَّمَّ
تم نے ظلم کیا	بیشک تم (سب)	عذاب میں	شریک (ہو)	تو کیا تم	سناؤ گے	بہروں (کو)

تم سب عذاب میں شریک ہو جبکہ تم نے ظلم کیا ○ تو کیا تم بہروں کو سناؤ گے

شیطانوں اور دیگر اہل الجہنم جو پیچھے نہ آواں کا حال

روز قیامت ذکر الہی سے منہ پھیرنے والے کی آرزو

روز قیامت کفار کی حسرت بیکار ہے

کفار کی حسرت و حسرت کی جگہ پر جہنم میں

- ۱۔ ہر ساتھی اللہ تعالیٰ کا عذاب ہے اور اچھا ساتھی نصیب ہونا اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے۔ حدیث پاک میں ہے ”آجئے اور رے ہم نشین کی مثال ایسے ہے جیسے محکم اچھے والا اور بھٹی چھوٹے والا۔ ان میں سے جو محکم اچھے ہوئے ہے (اس کے ساتھ رہنے کا فائدہ یہ ہے کہ) وہ تجھے اس میں سے دے گا یا تو اس سے خرید لے گا یا تجھے محکم کی خوشبو پیچھے کی اور جو بھٹی چھوٹے والا ہے (اس کے ساتھ رہنے کا نقصان یہ ہے کہ) وہ تیرے کپڑے چلاوے گا یا تجھے بری بو پیچھے کی۔“ (بخاری: ۵۶۲۴، المسند: ۵۴۳۳)
- ۲۔ یہاں بہر سے مراد اول کا بہر اور تہ حوں سے مراد اول کا تہ ہے اور کھلی گمر اتی میں ہونے والے سے مراد وہ کافر ہے جس کے نصیب میں ایمان نہیں۔ ول



ناموری کا سبب ہے  
قرآن کریم عظمت و



## وَلِقَوْمَكَ ۚ وَسَوْفَ تُسْأَلُونَ ﴿۳۴﴾ وَسُئِلَ مَنْ

وَلِقَوْمَكَ	وَسَوْفَ تُسْأَلُونَ	وَسُئِلَ مَنْ
اور تمہاری قوم کے لئے	(اے لوگو!) عنقریب تم سے پوچھا جائے گا	اور پوچھو (ان سے) جنہیں

تمہاری قوم کیلئے شرف و بزرگی ہے اور (اے لوگو!) عنقریب تم سے پوچھا جائے گا ○ اور جو ہم نے

## أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُسُلِنَا آجَعَلْنَاهُمْ دُؤُنَ الرَّحْمَنِ

أَرْسَلْنَا	مِنْ قَبْلِكَ	مِنْ رُسُلِنَا	آجَعَلْنَاهُمْ	دُؤُنَ الرَّحْمَنِ
ہم نے بھیجا	تم سے پہلے	ہمارے رسولوں سے	کیا ہم نے بنائے ہیں	رحمن کے سوا

تم سے پہلے اپنے رسول بھیجے ان سے پوچھو کہ کیا ہم نے رحمن کے سوا

## الِهَةَ يُعْبَدُونَ ﴿۳۵﴾ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَى

الِهَةَ	يُعْبَدُونَ	وَلَقَدْ	أَرْسَلْنَا	مُوسَى
کچھ معبود	جن کی عبادت کی جائے	اور	ضرور بیشک	ہم نے بھیجا موسیٰ (کو)

کچھ اور معبود مقرر کئے ہیں جن کی عبادت کی جائے ○ اور بیشک ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانوں کے ساتھ

## بِأَيَّتِنَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ فَقَالَ إِنِّي

بِأَيَّتِنَا	إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ	فَقَالَ	إِنِّي
اپنی نشانوں کے ساتھ	فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف	تو اس نے کہا	بیشک میں

فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف بھیجا تو موسیٰ نے فرمایا: بیشک میں

## رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿۳۶﴾ فَلَمَّا جَاءَهُمْ بِأَيَّتِنَا إِذَا هُمْ

رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ	فَلَمَّا جَاءَهُمْ بِأَيَّتِنَا	إِذَا هُمْ
تمام جہانوں کے رب کا رسول (ہوں)	پھر جب وہ لایا ان کے پاس ہماری نشانیاں	(تو) جھبی وہ

اس کا رسول ہوں جو سارے جہان کا مالک ہے ○ پھر جب وہ ان کے پاس ہماری نشانیاں لایا تو جھبی وہ

(بچے کے لئے دعا ہے) تعلیمات پر عمل کیا جائے۔ اور اول کے مسلمانوں کی دنیا بھر میں عظمت و شرافت قرآن و سنت پر عمل کرنے کی ہی برکت سے تھی اور آج کے مسلمانوں کی ذلت و پستی کی بہت بڑی وجہ قرآن پر عمل چھوڑ دینا ہے۔ ① یہ سوال قرآن مجید کے بارے میں ہو گا کہ تم نے اس کا کیا حق ادا کیا، اس نعمت کا کتنا شکر ادا کیا، اس کی تقویٰ کی تعلیم کی اور اس کے احکامات و تعلیمات پر کتنا عمل کیا ان سوالات کو سامنے رکھتے ہوئے ہر مسلمان کو اپنی حالت پر غور کرنا چاہئے۔ ② یہاں رسولوں سے مراد ان کے اویان اور شاہین ہیں اور آیت کا معنی یہ ہے کہ رسولوں کے اویان اور ان کی ملتوں میں تلاش کرو کہ کیا کسی بھی رسول کے دین میں بت پرستی روار گئی کی ہے یا نہ



مِنْهَا يَصْحَكُونَ ﴿۳۷﴾ وَمَا نَرِيَهُمْ مِنْ آيَةٍ إِلَّا هِيَ أَكْبَرُ

مِنْهَا	يَصْحَكُونَ ﴿۳۷﴾	وَ	مَا نَرِيَهُمْ	مِنْ آيَةٍ	إِلَّا هِيَ	أَكْبَرُ ﴿۱﴾
ان سے (پر)	ہنسنے لگے	اور	ہم نہیں دکھاتے انہیں	کوئی نشانی	مگر وہ	بڑی (ہوتی)

ان پر ہنسنے لگے ○ اور ہم انہیں جو نشانی دکھاتے وہ اپنی مثل (پہلی نشانی) سے

مِنْ أُخْتِهَا ۚ وَ أَخَذْنَاهُمْ بِالْعَذَابِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿۳۸﴾

مِنْ أُخْتِهَا	وَ	أَخَذْنَاهُمْ	بِالْعَذَابِ	لَعَلَّهُمْ	يَرْجِعُونَ ﴿۳۸﴾
اپنی مثل (پہلی نشانی) سے	اور	ہم نے پکڑا انہیں	عذاب (مصیبت) میں	تاکہ وہ	باز آجائیں

بڑی ہی ہوتی اور ہم نے انہیں مصیبت میں گرفتار کیا تاکہ وہ باز آجائیں ○

وَقَالُوا يَا أَيُّهَا السَّحَرُ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ

وَ	قَالُوا	يَا أَيُّهَا السَّحَرُ ﴿۲﴾	ادْعُ	لَنَا	رَبَّكَ
اور	انہوں نے کہا	اے جادو کے علم والے	تو دعا کر	ہمارے لیے	اپنے رب سے

اور انہوں نے کہا: اے جادو کے علم والے! ہمارے لیے اپنے رب سے دعا کر،

بِسَا عَهْدٍ عِنْدَكَ ۖ إِنَّا لَنُتَّبِعُكَ دُونَ ﴿۳۹﴾

بِسَا	عَهْدٍ	عِنْدَكَ ﴿۳﴾	إِنَّا	لَنُتَّبِعُكَ دُونَ ﴿۳۹﴾
(اس کے) سبب جو	اس نے عہد کیا	تیرے ہاں (تم سے)	ہم	ضرور ہدایت والے (ہو جائیں گے)

اُس عہد کے سبب جو اس نے تم سے کیا ہے۔ بیشک ہم ہدایت پر آجائیں گے ○

فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمْ الْعَذَابَ إِذَا هُمْ يَنْكُثُونَ ﴿۴۰﴾

فَلَمَّا	كَشَفْنَا	عَنْهُمْ	الْعَذَابَ	إِذَا	هُمْ	يَنْكُثُونَ ﴿۴۰﴾
پھر جب	ہم نے دور کر دیا	ان سے	عذاب (مصیبت)	(تو) اسی وقت	وہ	عہد توڑ دیتے

پھر جب ہم نے ان سے وہ مصیبت ہٹا دی تو اسی وقت انہوں نے عہد توڑ دیا ○ اور

(۱) کچھ مٹے، مٹا دیا، مٹا کر۔ اس صورت میں آیت کا معنی یہ ہے کہ ہر کتاب میں سے جو ایمان لائے ان سے پوچھو کہ کیا کسی رسول نے غیر اللہ کی عبادت کی اجازت دی تھی۔ (۲) یعنی ہر ایک نشانی اپنی خصوصیت میں دوسری سے بڑھ چڑھ کر اور ایک سے ایک اعلیٰ تھی۔ (۳) یہ کلمہ فرعونوں کے عرف اور محاورہ میں بہت تعظیم و تکریم کا تھا، وہ لوگ عالم، مایہ، حاذق، اور کامل کو جادوگر کہا کرتے تھے کیونکہ ان کی نظر میں جادو کی بہت عظمت تھی۔ (۴) عہد یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا قبول فرمائے گا، ایمان لائے والوں اور ہدایت قبول کرنے والوں پر سے عذاب اٹھائے گا۔



نَادَىٰ فِرْعَوْنُ فِي قَوْمِهِ قَالَ يٰقَوْمِ اَلَيْسَ لِي

نَادَىٰ	فِرْعَوْنُ	فِي قَوْمِهِ <sup>(۱)</sup>	قَالَ	يٰقَوْمِ	اَلَيْسَ	لِي
پکارا	فرعون (نے)	اپنی قوم میں	کہا	اے میری قوم	کیا نہیں ہے	میرے لئے

فرعون نے اپنی قوم میں اعلان کر کے کہا: اے میری قوم! کیا مصر کی بادشاہت

مُلْكُ مِصْرَ وَهَذِهِ اَلْاَنْهَرُ تَجْرِي مِنْ تَحْتِيْ ۚ اَفَلَا تَبْصُرُوْنَ ۙ

مُلْكُ مِصْرَ	وَ	هَذِهِ	اَلْاَنْهَرُ	تَجْرِيْ	مِنْ تَحْتِيْ	اَفَلَا تَبْصُرُوْنَ ۙ <sup>(۲)</sup>
مصر کی بادشاہت	اور	یہ	نہریں	جو بہتی ہیں	میرے نیچے	تو کیا تم دیکھتے نہیں

میری نہیں ہے اور یہ نہریں جو میرے نیچے بہتی ہیں؟ تو کیا تم دیکھتے نہیں؟ ۝

اَمْ اَنَا خَيْرٌ مِّنْ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ مَهِيْنٌ ۚ

اَمْ	اَنَا	خَيْرٌ	مِّنْ هٰذَا	الَّذِيْ	هُوَ	مَهِيْنٌ <sup>(۲)</sup>
یا	میں	بہتر (ہوں)	اس سے	جو	وہ	معمولی سا آدمی (ہے)

یا میں اس سے بہتر ہوں جو معمولی سا آدمی ہے اور

لَا يَكَادُ يَبِيْنُ ۙ فَلَوْ لَا اَلْقَىٰ عَلَيْهِ اَسْوَرَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ

لَا يَكَادُ يَبِيْنُ ۙ <sup>(۳)</sup>	فَلَوْ لَا	اَلْقَىٰ	عَلَيْهِ	اَسْوَرَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ <sup>(۳)</sup>
صاف طریقے سے بات کرتا معلوم نہیں ہوتا	تو کیوں نہیں	ڈالے گئے	اس پر	سونے کے ٹکٹن

صاف طریقے سے باتیں کرتا معلوم نہیں ہوتا ۝ (اگر یہ رسول ہے) تو اس پر سونے کے ٹکٹن کیوں نہ ڈالے گئے؟

اَوْ جَاءَ مَعَهُ الْمَلِكُ مُقْتَرِنَيْنِ ۙ فَاسْتَحَفَّ

اَوْ	جَاءَ	مَعَهُ	الْمَلِكُ	مُقْتَرِنَيْنِ ۙ <sup>(۴)</sup>	فَاسْتَحَفَّ
یا	آتے	اس کے ساتھ	فرشتے	قطار بنائے ہوئے	تو (فرعون نے) بیوقوف بنایا

یا اس کے ساتھ قطار بنا کر فرشتے آتے؟ ۝ تو فرعون نے

فرعون کی باتیں کرنا تو بیوقوفانہ ہے

۱۔ اس سے پہلے آیات میں فرعون کا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہونے والا معاملہ بیان کیا گیا اور یہاں سے وہ معاملہ بیان کیا جا رہا ہے جو فرعون نے اپنی قوم کے ساتھ کیا۔ ان آیات کا خلاصہ کلام یہ ہے کہ فرعون نے قوم کے سامنے اچھا نشانہ پیش کیا اور عیش و عشرت کی فراوانی کا تذکرہ کر کے اپنی فضیلت پر استدلال کیا اور اس سے مقصود یہ تھا کہ میں افضل ہوں تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابلے میں حق پر بھی میں ہی ہوں۔ ۲۔ اپنے آپ کو نبی سے اعلیٰ کہنا یا نبی کو ذلت آمیز کے الفاظ سے یاد کرنا فرعون کی غرہ ہے۔ ۳۔ فرعون کے زمانے میں جس کسی کو سردار بنایا جاتا تو اسے سونے کے ٹکٹن اور سونے



قَوْمَهُ فَاطَاعُوهُ ۖ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا فَاسِقِينَ ﴿۵۳﴾ فَلَمَّا

قَوْمُهُ	فَاطَاعُوهُ	إِنَّهُمْ	كَانُوا	قَوْمًا فَاسِقِينَ ﴿۵۳﴾	فَلَمَّا
اپنی قوم (کو)	تو وہ کہنے پر چلے اس کے	بیشک وہ	تھے	نافرمان لوگ	پھر جب

اپنی قوم کو یہی قوف بنالیا تو وہ اس کے کہنے پر چل پڑے بیشک وہ نافرمان لوگ تھے ○ پھر جب

اسْفُوتًا اتَّخَذْنَاهُمْ فَأَغْرَقْنَاهُمْ أَجْجَعِينَ ﴿۵۴﴾

اسْفُوتًا	اتَّخَذْنَاهُمْ	مِنْهُمْ	فَأَغْرَقْنَاهُمْ أَجْجَعِينَ ﴿۵۴﴾
انہوں نے ناراض کیا ہمیں	(تو) ہم نے بدلہ لیا	ان سے	تو ہم نے غرق کر دیا ان سب کو

انہوں نے ہمیں ناراض کیا تو ہم نے ان سے بدلہ لیا تو ہم نے ان سب کو غرق کر دیا ○

فَجَعَلْنَاهُمْ سَلَفًا وَمَثَلًا لِّلْآخِرِينَ ﴿۵۵﴾ وَلَمَّا ضُرِبَ

فَجَعَلْنَاهُمْ	سَلَفًا	وَّ	مَثَلًا لِّلْآخِرِينَ ﴿۵۵﴾	وَلَمَّا ضُرِبَ
تو ہم نے بنا دیا انہیں	اگلی داستان	اور	بعد والوں کے لئے مثال	اور جب بیان کی جائے

تو ہم نے انہیں اگلی داستان کر دیا اور بعد والوں کیلئے مثال بنا دیا ○ اور جب ابن مریم کی

ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا إِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّونَ ﴿۵۶﴾ وَقَالُوا

ابْنُ مَرْيَمَ	مَثَلًا ﴿۵۶﴾	إِذَا	قَوْمُكَ	مِنْهُ	يَصِدُّونَ ﴿۵۶﴾	وَقَالُوا
مریم کے بیٹے (کی)	مثال	(تو) جہی	تمہاری قوم کے لوگ	اس سے	ہٹتے لگتے ہیں	اور کہتے ہیں

مثال بیان کی جاتی ہے تو جہی تمہاری قوم اس سے ہٹتے لگتے ہیں ○ اور کہتے ہیں:

ءَالِیْہِشَا خَیْرٌ أَمْ هُوَ ۖ مَا ضَرَبُوْهُ لَکَ إِلَّا

ءَالِیْہِشَا	خَیْرٌ	أَمْ	هُوَ ﴿۲﴾	مَا ضَرَبُوْهُ	لَکَ	إِلَّا
کیا ہمارے معبود	بہتر (ہیں)	یا	وہ (عیسیٰ)	انہوں نے بیان نہیں کی یہ مثال	تم سے	مگر

کیا ہمارے معبود بہتر ہیں یا وہ (عیسیٰ)؟ انہوں نے یہ مثال تم سے صرف

(پچھلے لئے دعا ہے) کا طوق پہنا یا جاتا تھا۔ اس کے پیش نظر فرعون نے یہ بات کہی کہ ان پر سونے کے کٹھن کیوں نہیں ڈالے گئے۔ ۱۔ عبد اللہ بن زبیری رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ آپ پر یہ آیت نازل ہوئی ہے ”إِنَّمَا مَثَلُ ابْنِ مَرْيَمَ مَثَلُ ابْنِ مَرْيَمَ“ یعنی اے مشرک! تم اور اللہ تعالیٰ کے سوا ان چیزوں کو تم پر پڑتے ہو جب جہنم کا اندھن ہیں۔ بیشک سورج، چاند، فرشتوں، حضرت عزیر علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عبادت کی جاتی ہے، پھر تو یہ سب بھی ہمارے معبودوں کے ساتھ (معاد اللہ) جہنم میں ہوں گے۔ اس کی بات سن کر کفار قریش ہٹتے لگے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ۲۔ اس بات



جَدَلًا ۱۰ بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصَوْنَ ۵۸ ۱۱ اِنْ هُوَ اِلَّا عَبْدٌ

جَدَلًا	بَلْ هُمْ	قَوْمٌ خَصَوْنَ ۵۸	اِنْ	هُوَ	اِلَّا عَبْدٌ ۱۱
جھگڑنے (کیلئے)	بلکہ	وہ (جھگڑا کرنے والے لوگ ہیں)	نہیں	وہ (عسیسی)	مگر ایک بندہ

جھگڑا کرنے کیلئے بیان کی ہے، بلکہ وہ جھگڑنے والے لوگ ہیں ○ عسیسی تو نہیں ہے مگر ایک بندہ

اَنْعَمَّا عَلَيْهِ وَجَعَلْنَاهُ مَثَلًا لِّبَنِي إِسْرَآءِیلَ ۵۹ ۱۲ وَ

اَنْعَمَّا ۱۲	عَلَيْهِ	وَ	جَعَلْنَاهُ	مَثَلًا ۱۳	لِّبَنِي إِسْرَآءِیلَ ۵۹
ہم نے احسان کیا	اس پر	اور	بنایا اسے	ایک عجیب نمونہ	بنی اسرائیل کے لیے

جس پر ہم نے احسان فرمایا ہے اور ہم نے اسے بنی اسرائیل کے لیے ایک عجیب نمونہ بنایا ○ اور

لَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنَاهُمْ مِّلَکَۃً فِی الْاَرْضِ

لَوْ	نَشَاءُ	لَجَعَلْنَاهُمْ	مِّلَکَۃً	فِی الْاَرْضِ
اگر	ہم چاہتے	(تو) ضرور بنا دیتے	تم (ہماری جگہ پر) فرشتے	زمین میں

اگر ہم چاہتے تو زمین میں تمہارے بدلے فرشتے

يَخْلُقُوْنَ ۶۰ ۱۳ وَ اِنَّہٗ لَعَلَّمٌ لِّلسَّاعَةِ

يَخْلُقُوْنَ ۱۳	وَ	اِنَّہٗ	لَعَلَّمٌ	لِّلسَّاعَةِ
وہ (تمہارے) پیچھے آباد ہوتے	اور	بیشک وہ (عسیسی)	ضرور ایک خبر (ہے)	قیامت کی

بساویۃ ○ اور بیشک عسیسی ضرور قیامت کی ایک خبر ہے

فَلَا تَتَّبِعُنَّ بِہَا وَاتَّبِعُوْنَ ۱۴ ۱۵ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ ۶۱

فَلَا تَتَّبِعُنَّ ۱۴	بِہَا	وَ	اتَّبِعُوْنَ ۱۵	هٰذَا	صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ ۶۱
تو ہرگز تم شک نہ کرو	اس (قیامت) میں	اور	پیروی کرو میری	یہ	سیدھا راستہ (ہے)

تو ہرگز قیامت میں شک نہ کرنا اور میری پیروی کرنا۔ یہ سیدھا راستہ ہے ○

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی کا بیان

اللہ تعالیٰ کی شان پر باری

قیامت میں شک کرنے کی ممانعت اور عاصیوں کی تادیب

(پچھلے صفحہ) سے کفار کا مطلب یہ تھا کہ آپ کے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بغیر اس تو اگر (معاد اللہ) وہ جہنم میں ہوئے تو ہمارے معبود یعنی بت بھی جہنم میں چلے جائیں ہمیں کچھ پروا نہیں ۱۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ فرمایا اس میں ان مسائیحوں کا رد ہے جو آپ علیہ السلام کو خدا یا خدا کا بیٹا مانتے ہیں۔ ۲۔ اس احسان سے مراد نبوت عطا کرنا ہے، اس میں ان یہودیوں کا رد ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کی نبوت کے منکر ہیں۔ ۳۔ عجیب نمونہ بنانے سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کو باپ کے بغیر پیدا فرما کر بنی اسرائیل کے لئے اپنی قدرت کا عجیب شہکار بنایا۔ ۴۔ یعنی



وَلَا يَصْدَقُكُمُ الشَّيْطَانُ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ﴿٢٣﴾ وَلَسَآجِدًا

وَلَا يَصْدَقُكُمُ	الشَّيْطَانُ	إِنَّهُ	لَكُمْ	عَدُوٌّ مُّبِينٌ	وَلَسَآجِدًا
اور ہرگز نہ رو کے تمہیں	شیطان	بیشک وہ	تمہارا	کھلا دشمن (ہے)	اور جب آیا

اور ہرگز شیطان تمہیں نہ رو کے بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے اور جب

عِيسَىٰ بِالْبَيِّنَاتِ قَالَ قَدْ جِئْتُكُمْ بِالْحِكْمَةِ وَ

عِيسَىٰ	بِالْبَيِّنَاتِ	قَالَ	قَدْ	جِئْتُكُمْ بِالْحِكْمَةِ	وَلَسَآجِدًا
عیسیٰ	روشن نشانیوں کے ساتھ	(تو) اس نے کہا	بیشک	میں لے کر آیا ہوں تمہارے پاس حکمت	اور

عیسیٰ روشن نشانیاں لایا تو اس نے فرمایا: میں تمہارے پاس حکمت لے کر آیا ہوں اور

لَا بَيْنَ لَكُمْ بَعْضُ الَّذِي تَخْتَلِفُونَ فِيهِ ۚ فَاتَّقُوا

لَا بَيْنَ	لَكُمْ	بَعْضُ	الَّذِي تَخْتَلِفُونَ فِيهِ	فَاتَّقُوا
(اس لئے) آیا ہوں	تاکہ بیان کروں	تم سے	بعض (دو باتیں) جن میں تم اختلاف رکھتے ہو	تو ڈرو

میں اس لئے (آیا ہوں) تاکہ میں تم سے بعض دو باتیں بیان کروں جن میں تم اختلاف رکھتے ہو تو اللہ سے

اللَّهُ وَاطِيعُونَ ﴿٢٤﴾ إِنَّ اللَّهَ هُوَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ ۚ

اللَّهُ	وَ	اطِيعُونَ	إِنَّ	اللَّهُ	هُوَ	رَبِّي وَرَبُّكُمْ	فَاعْبُدُوهُ ۚ
اللہ (ہے)	اور	حکم مانو میرا	بیشک	اللہ	وہی	میرا اور تمہارا رب (ہے)	تو تم عبادت کرو اس کی

ڈرو اور میرا حکم مانو ۝ بیشک اللہ میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے تو اس کی عبادت کرو،

هَذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ ﴿٢٥﴾ فَاخْتَلَفَ الْأَحْزَابُ مِنْ بَيْنِهِمْ فَوَيْلٌ

هَذَا	صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ	فَاخْتَلَفَ	الْأَحْزَابُ	مِنْ بَيْنِهِمْ	فَوَيْلٌ
یہ	سیدھا راستہ (ہے)	بچر مختلف ہو گئے	گروہ	اپنے درمیان	تو خرابی (ہے)

یہ سیدھا راستہ ہے ۝ پھر وہ گروہ آپس میں مختلف ہو گئے تو ظالموں کیلئے

(پچھلے لئے دعا ہے) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان سے دوبارہ زمین پر تشریف لانا قیامت کی ایک علامت ہے۔ آپ علیہ السلام کا یہ آنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے امت کا حق بن کر نہیں بلکہ امتی ہونے کی حیثیت سے ہو گا۔ ۱۔ اس کا معنی یہ ہے کہ ہر گز شیطان جنہیں شریعت کی پیروی کرنے سے یا قیامت کا یقین رکھنے سے یا اللہ تعالیٰ کے دین پر قائم رہنے سے نہ روک دے۔ ۲۔ شیطان کی عداوت و دشمنی کی پہچان کروانے سے مقصود یہ ہے کہ لوگ شیطان کے دشمن ہونے پر ایمان لائیں اور اس کے شر سے بچنے کی کوشش کریں۔ ۳۔ یہاں حکمت سے مراد نبوت اور انجیل کے احکام ہیں۔



نار کا دھو

لِّلَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْ عَذَابِ يَوْمِ إِلِيمٍ ۝ هَلْ يَنْظُرُونَ

لِّلَّذِينَ	ظَلَمُوا	مِنْ عَذَابِ يَوْمِ إِلِيمٍ ۝	هَلْ	يَنْظُرُونَ
ان لوگوں کیلئے جنہوں نے	ظلم کیا	ایک دردناک دن کے عذاب کی	کیا (یعنی نہیں)	وہ انتظار کر رہے

ایک دردناک دن کے عذاب کی خرابی ہے ○ وہ قیامت ہی کا

إِلَّا السَّاعَةَ أَنْ تَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ۝

إِلَّا	السَّاعَةَ	أَنْ	تَأْتِيَهُمْ	بَغْتَةً	وَهُمْ	لَا يَشْعُرُونَ ۝
مگر	قیامت (کا)	کہ	وہ آجائے ان پر	اچانک	اور	انہیں خبر (بھی) نہ ہو

انتظار کر رہے ہیں کہ ان پر اچانک آجائے اور انہیں خبر بھی نہ ہو ○

أَلَا خَلَاءٌ يَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ إِلَّا

أَلَا	خَلَاءٌ	يَوْمَئِذٍ	بَعْضُهُمْ	لِبَعْضٍ	عَدُوٌّ	إِلَّا
گہرے دوست	اس دن	ان کے بعض	بعض کے	دشمن (ہو جائیں گے)	سوائے	

اس دن گہرے دوست ایک دوسرے کے دشمن ہو جائیں گے سوائے

الْمُتَّقِينَ ۝ يُعَادِلُ خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَا أَنْتُمْ

الْمُتَّقِينَ ۝	يُعَادِلُ	خَوْفٌ	عَلَيْكُمْ	الْيَوْمَ	وَلَا أَنْتُمْ
پرہیز گاروں (کے)	اے میرے بندو	نہیں	کوئی خوف	آج	اور نہ تم

پرہیز گاروں کے ○ (ان سے فرمایا جائے گا) اے میرے بندو! آج نہ تم پر خوف ہے اور نہ تم

تَحْزَنُونَ ۝ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْإِيتِنَا وَكَانُوا مُسْلِمِينَ ۝

تَحْزَنُونَ ۝	الَّذِينَ	آمَنُوا	بِالْإِيتِنَا	وَ	كَانُوا	مُسْلِمِينَ ۝
غمگین ہو گے	وہ لوگ جو	ایمان لائے	ہماری آیتوں پر	اور	وہ تھے	فرمانبردار

غمگین ہو گے ○ وہ جو ہماری آیتوں پر ایمان لائے اور وہ فرمانبردار تھے ○

۱..... دنیا میں جو دوستی کفر اور معصیت کی بنا پر تھی وہ قیامت کے دن وحشی میں بدل جائے گی جبکہ دینی دوستی اور وہ محبت جو اللہ تعالیٰ کے لئے تھی وہ وحشی میں تبدیل نہ ہو گی بلکہ باقی رہے گی اور اہل ایمان کے کام آئے گی۔ حدیث پاک میں ہے: ایک شخص نے عرض کی، یا رسول اللہ! اَصْلُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَيْنَا وَاَلَيْهِ سَلَامٌ قیامت کب ہو گی؟ ارشاد فرمایا: تو نے اس کے لیے کیا تیار کی ہے؟ عرض کی، اس کے لیے میں نے کوئی تیار نہیں کی، صرف یہ ہے کہ میں اللہ تعالیٰ جانوں اور رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم سے محبت رکھتا ہوں۔ ارشاد فرمایا: "تو ان کے ساتھ ہے جن سے تجھے محبت ہے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ اسلام

روز قیامت پر ہیز گاروں کے علاوہ روز قیامت کی دشمنی کی خبر

بند گان الی کو خوف نہ ہے نجات کی بشارت اور دخول جنت کا حکم



## أَدْخُلُوا الْجَنَّةَ أَنْتُمْ وَآزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُونَ ﴿۴۰﴾

أَدْخُلُوا	الْجَنَّةَ	أَنْتُمْ وَ	آزْوَاجُكُمْ	تُحْبَرُونَ ﴿۴۰﴾
داخل ہو جاؤ	جنت (میں)	تم اور	تمہاری بیویاں	تمہیں خوش کیا جائے گا

تم اور تمہاری بیویاں جنت میں داخل ہو جائیں اور تمہیں خوش کیا جائے گا ﴿۴۰﴾

## يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصَفَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَأَكْوَابٍ ۚ وَفِيهَا

يُطَافُ	عَلَيْهِمْ	بِصَفَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَأَكْوَابٍ	وَ	فِيهَا
دور چلائے جائیں گے	ان پر	سونے کی تھالیوں اور جاموں کے	اور	اس (جنت) میں (ہوں گی)

ان پر سونے کی تھالیوں اور جاموں کے دور چلائے جائیں گے اور جنت میں

## مَا تَشْتَهِيهِ الْإِنْفُسُ وَتَكْذُّ الْأَعْيُنُ ۚ وَ

مَا تَشْتَهِيهِ	الْإِنْفُسُ وَ	تَكْذُّ	الْأَعْيُنُ ۚ وَ
(وہ تمام چیزیں) جن کی خواہش کریں گے	دل اور	(ان سے) لذت پائیں گی	آنکھیں اور

وہ تمام چیزیں ہوں گی جن کی ان کے دل خواہش کریں گے اور جن سے آنکھوں کو لذت ملے گی اور

## أَنْتُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿۴۱﴾ وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي أُورِثْتُمُوهَا

أَنْتُمْ	فِيهَا	خَالِدُونَ ﴿۴۱﴾	وَ	تِلْكَ	الْجَنَّةُ	الَّتِي أُورِثْتُمُوهَا (۱)
تم	اس میں	ہمیشہ رہنے والے (ہو گے)	اور	یہ	جنت (ہے)	جس کا تمہیں وارث بنایا گیا

تم اس میں ہمیشہ رہو گے ﴿۴۱﴾ اور یہی وہ جنت ہے جس کا تمہارے اعمال کے صدقے

## بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿۴۲﴾ لَكُمْ فِيهَا فَاكِهَةٌ كَثِيرَةٌ

بِمَا	كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿۴۲﴾	لَكُمْ	فِيهَا	فَاكِهَةٌ كَثِيرَةٌ
(اس) کی وجہ سے جو	تم عمل کرتے تھے	تمہارے لیے	اس میں	بہت سے پھل (ہیں)

تمہیں وارث بنایا گیا ہے ﴿۴۲﴾ تمہارے لیے اس میں کثرت سے پھل ہیں

(پچھلے دنوں) کے بعد مسلمانوں کو جنتی اس گھر سے خوشی ہوئی، ایسی خوشی میں نے کبھی نہیں دیکھی۔ (بخاری، المحدث: ۳۶۸۸) ﴿۴۱﴾ جنت کا وارث بنائے جانے سے متعلق حدیث پاک میں ہے: تم میں سے ہر شخص کا ایک گھر جنت میں اور ایک گھر جہنم میں ہے، کافر جہنم میں مومن کے گھر کا وارث بن جاتا ہے اور مومن جنت میں کافر کے گھر کا وارث بن جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا یہی معنی ہے۔ (ابن ابی حاتمہ، الذہبی، تحت الآیۃ: ۴۲، ۳۲۸۶/۱) ﴿۴۲﴾ جنت میں داخل اللہ تعالیٰ کی رحمت و فضل سے ہو گا اور یہ فضل و رحمت نصیب ہونے کا بنیادی ذریعہ نیک اعمال ہیں، یہ نئی جنت میں درجہ کی تقسیم بھی نیک اعمال کے مطابق ہوگی۔



مِنْهَا تَأْكُلُونَ ﴿٤٥﴾ إِنَّ الْمُجْرِمِينَ فِي عَذَابٍ جَهَنَّمَ خَالِدُونَ ﴿٤٦﴾

مِنْهَا	تَأْكُلُونَ ﴿٤٥﴾	إِنَّ	الْمُجْرِمِينَ ﴿٤٦﴾	فِي عَذَابٍ جَهَنَّمَ	خَالِدُونَ ﴿٤٦﴾
ان میں سے	تم کھاتے رہو گے	بیشک	مجرم	جہنم کے عذاب میں	بیشک رہنے والے (ہیں)

جن میں سے تم کھاتے رہو گے ○ بیشک مجرم جہنم کے عذاب میں ہمیشہ رہنے والے ہیں ○

لَا يُقْتَرُ عَنْهُمْ وَهُمْ فِيهِ مُبْلِسُونَ ﴿٤٧﴾ وَ

لَا يُقْتَرُ	عَنْهُمْ	وَ	هُمْ	فِيهِ	مُبْلِسُونَ ﴿٤٧﴾	وَ
وہ (عذاب) ہلکانہ کیا جائے گا	ان سے	اور	وہ	اس میں	مایوس پڑے رہیں گے	اور

وہ کبھی ان سے ہلکانہ کیا جائے گا اور وہ اس میں مایوس پڑے رہیں گے ○ اور

مَا ظَلَمْنَاهُمْ وَلَكِنْ كَانُوا هُمُ الظَّالِمِينَ ﴿٤٨﴾ وَنَادُوا

مَا ظَلَمْنَاهُمْ	وَ	لَكِنْ	كَانُوا	هُمْ	الظَّالِمِينَ ﴿٤٨﴾	وَ	نَادُوا
ہم نے ظلم نہیں کیا ان پر	اور	لیکن	تھے	وہ (خود ہی)	ظلم کرنے والے	اور	وہ پکاریں گے

ہم نے ان پر کچھ ظلم نہ کیا، ہاں وہ خود ہی ظالم تھے ○ اور وہ پکاریں گے:

يٰمَلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ ۖ قَالَ إِنَّكُمْ

يٰمَلِكُ	لِيَقْضِ	عَلَيْنَا	رَبُّكَ	قَالَ	إِنَّكُمْ
اے مالک	چاہئے کہ تمام کر دے	ہم پر (ہمارا کام)	تمہارا رب	(مالک) کہے گا	بیشک تم

اے مالک! تیرا رب ہمارا کام تمام کر دے۔ وہ واروندہ فرمائے گا: تمہیں

مَكشُونَ ﴿٤٩﴾ لَقَدْ جِئْتُمْ بِالْحَقِّ وَلَكِنَّ أَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ

مَكشُونَ ﴿٤٩﴾	لَقَدْ	جِئْتُمْ بِالْحَقِّ	وَ	لَكِنَّ	أَكْثَرَكُمْ	لِلْحَقِّ
ٹھہرے رہو گے	ضرور بیشک	ہم لائے تمہارے پاس حق	اور	لیکن	تم میں اکثر	حق کو

تو ٹھہرنا ہے ○ بیشک ہم تمہارے پاس حق لائے مگر تم میں اکثر حق کو

۱۔ یہاں مجرموں سے مراد کفار ہیں۔ قرآن مجید میں کفار کے لئے بیان کی گئی سزاؤں میں مسلمانوں کے لئے بھی عبرت اور نصیحت ہے کیونکہ اس بات میں اگرچہ کوئی شک نہیں کہ ہم فی الوقت مسلمان ہیں، لیکن کسی کے پاس اس کی ضمانت نہیں ہے کہ وہ مرتے دم تک مسلمان ہی رہے گا کیونکہ جس طرح بے شمار کفار خوش قسمتی سے مسلمان ہو جاتے ہیں اسی طرح بہت سے بد نصیب مسلمانوں کا بھی ایمان سے پھر جانا ثابت اور ممکن ہے۔ لہذا مسلمانوں کو بھی ان غزبات سے ڈرنا اور اپنے ایمان کی سلامتی کے لئے غم مند ہونا چاہئے۔

کفار کے لئے جہنم کی سزا بیان

کفار کی سزا اور جہنم سے فرما اور ان کا جواب

کفار کو پیش گوئی



## كِرْهُونَ ﴿٤٨﴾ أَمْ أَبْرَمُوا أَمْرًا فَإِنَّا

كِرْهُونَ ﴿٤٨﴾	أَمْ	أَبْرَمُوا	أَمْرًا	فَإِنَّا
ناپسند کرنے والے (تھے)	کیا	انہوں نے پکا کر لیا ہے	کوئی کام	تو بیشک ہم (بھی)

ناپسند کرنے والے تھے ○ کیا انہوں نے کام پکا کر لیا ہے؟ تو ہم بھی

## مُبْرَمُونَ ﴿٤٩﴾ أَمْ يَحْسَبُونَ أَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَ

مُبْرَمُونَ ﴿٤٩﴾	أَمْ	يَحْسَبُونَ	أَنَّا	لَا نَسْمَعُ	سِرَّهُمْ	وَ
(اپنا کام) پکا کرنے والے (ہیں)	کیا	دو سمجھتے ہیں	کہ ہم	نہیں سنتے	ان کی آہستہ بات	اور

(اپنا کام) پکا کرنے والے ہیں ○ کیا وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم ان کی آہستہ بات اور ان کی

## نَجْوَاهُمْ ۖ بَلَىٰ وَرُسُلُنَا لَدَيْهِمْ يَكْتُبُونَ ﴿٥٠﴾ قُلْ

نَجْوَاهُمْ	بَلَىٰ ﴿٥٠﴾	وَ	رُسُلُنَا	لَدَيْهِمْ	يَكْتُبُونَ ﴿٥٠﴾	قُلْ
ان کی خفیہ مشاورت	کیوں نہیں	اور	ہمارے فرشتے	ان کے پاس	لکھ رہے ہیں	تم کہو

خفیہ مشاورت نہیں سنتے؟ ہاں، کیوں نہیں؟ اور ہمارے فرشتے ان کے پاس لکھ رہے ہیں ○ تم فرماؤ: (ایک ناممکن بات

## إِنْ كَانَ لِلرَّحْمَنِ وَلَدٌ ۖ فَأَنَا أَوَّلُ الْعَبْدِينَ ﴿٥١﴾

إِنْ	كَانَ	لِلرَّحْمَنِ	وَلَدٌ	فَأَنَا	أَوَّلُ الْعَبْدِينَ ﴿٥١﴾
اگر	(بالفرض) ہوتا	رحمن کا	کوئی بیٹا	تو میں (اس کی)	سب سے پہلے عبادت کرنے والا (ہوتا)

کو فرض کر کے کہتا ہوں کہ) اگر رحمن کے کوئی بیٹا ہوتا تو سب سے پہلے میں (اس کی) عبادت کرنے والا ہوتا ○

## سُبْحَنَ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُونَ ﴿٥٢﴾

سُبْحَنَ	رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	رَبِّ الْعَرْشِ	عَمَّا	يَصِفُونَ ﴿٥٢﴾
پاک ہے	آسمانوں اور زمین کا رب	عرش کا مالک	(ان باتوں سے جو	وہ (کافر) بیان کرتے ہیں

آسمانوں اور زمین کا رب، عرش کا مالک ان باتوں سے پاک ہے جو کافر بیان کرتے ہیں ○

- دینی چیزوں سے کراہت اور ناجواری کا اظہار کرنا کفار کا کام ہے۔ اس سے ان لوگوں کو نصیحت حاصل کرنی چاہئے جو مسلمان کہلانے کے باوجود اسلامی شعائر کو ناپسند کرتے، اسلامی احکامات پر عمل کرنے والے کو بری نظر سے دیکھتے، اس کا مذاق اڑاتے اور اسلامی احکام پر عمل کرنے سے روکنے کی کوشش کرتے ہیں۔
- لوگوں کے خوف سے تجانی میں گناہ کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہئے کیونکہ لوگ اگرچہ خیر دار نہیں لیکن رب تعالیٰ سے ان کا کوئی حال چھپا ہوا نہیں ہے۔ حضرت جی مین معاذ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں ”جس نے لوگوں سے توبہ اپنے گناہوں کو چھپایا اور اس ذات کے سامنے ظاہر کیا جس سے کوئی خفیہ چیز



فَدَرُّهُمْ يَخُوضُوا وَيَلْعَبُوا حَتَّى يُلْقُوا

فَدَرُّهُمْ	يَخُوضُوا	و	يَلْعَبُوا	حَتَّى	يُلْقُوا
تو تم چھوڑ دو (نہیں)	(کہ) وہ یہود و باتیں کریں	اور	کھیلیں	یہاں تک کہ	جالیں، پائیں

تو تم انہیں چھوڑ دو کہ یہود و باتیں کریں اور کھیلیں یہاں تک کہ اپنے اس دن کو پائیں

يَوْمَهُمُ الَّذِي يُوعَدُونَ ۝۸۳ وَهُوَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ

يَوْمَهُمُ	الَّذِي	يُوعَدُونَ ۝۸۳	و	هُوَ	الَّذِي	فِي السَّمَاءِ
اپنے دن (کو)	جس کا	ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے	اور	وہی (ہے)	جو	آسمان میں (یعنی والوں کا)

جس کا ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے ۝ اور وہی آسمان والوں کا

إِلَهُ وَفِي الْأَرْضِ إِلَهُ ۖ وَهُوَ الْحَكِيمُ

إِلَهُ	و	فِي الْأَرْضِ	و	هُوَ	الْحَكِيمُ
معبود (ہے)	اور	زمین میں (رہنے والوں کا)	معبود (ہے)	اور	وہی حکمت والا

معبود ہے اور زمین والوں کا معبود ہے اور وہی حکمت والا،

الْعَلِيمُ ۝۸۴ وَتَبَرَّكَ الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ

الْعَلِيمُ ۝۸۴	و	تَبَرَّكَ	الَّذِي	لَهُ	مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
علم والا (ہے)	اور	بڑی برکت والا ہے	وہی	اس کے لیے (ہے)	آسمانوں اور زمین کی بادشاہی

علم والا ہے ۝ اور وہ (اللہ) بڑی برکت والا ہے جس کے لیے آسمانوں اور زمین کی اور

وَمَا بَيْنَهُمَا ۖ وَعِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَ

وَمَا	و	بَيْنَهُمَا	و	عِنْدَهُ	عِلْمُ السَّاعَةِ	و
اور	جو کچھ	ان دونوں کے درمیان (ہے)	اور	اسی کے پاس (ہے)	قیامت کا علم	اور

جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کی بادشاہی ہے اور قیامت کا علم اسی کے پاس ہے اور

(مُجَلَّدٌ ۱ ص ۱۰۰) پوشیدہ نہیں تو اس نے اپنے نزدیک اس ذات کو دیکھنے والوں میں سب سے ہلکا سمجھا اور یہ منافقت کی نشانی ہے۔ (مدارک، الإعراف، تحت الآية: ۸۳، ص ۱۰۰)

کفار سے عقوبت ایک ہدایت

زمین و آسمان والوں کا معبود صرف اللہ ہے

اللہ تعالیٰ کی عظمت و شان



## إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿۸۵﴾ وَلَا يَسْئَلُكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ

إِلَيْهِ	تُرْجَعُونَ ﴿۸۵﴾	وَلَا يَسْئَلُكَ	الَّذِينَ	يَدْعُونَ
اسی کی طرف	تمہیں لوٹایا جائے گا	اور	اختیار نہیں رکھتے	وہ جنہیں (کفار) پوجتے ہیں

تمہیں اس کی طرف پھرنا ہے ○ اور کفار جن کو اللہ کے سوا

## مِنْ دُونِهِ الشَّفَاعَةُ إِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَ

مِنْ دُونِهِ	الشَّفَاعَةُ	إِلَّا	مَنْ	شَهِدَ	بِالْحَقِّ	وَلَا
اس (اللہ) کے سوا	شفاعت (کا)	مگر	(دو شفاعت کرے گا)	جس نے	گواہی دی	حق کی

پوجتے ہیں وہ شفاعت کا اختیار نہیں رکھتے۔ ہاں (شفاعت کا اختیار انہیں ہے) جو حق کی گواہی دیں اور

## هُمْ يَعْلَمُونَ ﴿۸۶﴾ وَلَكِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَهُمْ

هُمْ	يَعْلَمُونَ ﴿۸۶﴾	وَلَكِنْ	سَأَلْتَهُمْ	مَنْ	خَلَقَهُمْ
وہ	علم رکھتے ہوں	اور	ضرور اگر	تم پوچھو ان سے	کس نے پیدا کیا انہیں

علم رکھیں ○ اور اگر تم ان سے پوچھو: انہیں کس نے پیدا کیا؟

## لَيَقُولَنَّ اللَّهُ قَاتِلِي يَوْمَئِذٍ فَمَنْ يَفْعَلُ ﴿۸۷﴾ وَقِيلَ لَهُ

لَيَقُولَنَّ	اللَّهُ	قَاتِلِي	يَوْمَئِذٍ	فَمَنْ	يَفْعَلُ ﴿۸۷﴾
(تو) ضرور وہ کہیں گے	اللہ (نے)	تو کہاں	وہ اوندمے جاتے ہیں	اس (رسول) کے کہنے کی قسم	وَقِيلَ لَهُ

تو ضرور کہیں گے: ”اللہ نے“ تو کہاں اوندمے جاتے ہیں؟ ○ رسول کے اس کہنے کی قسم کہ

## يَرْبِّ إِنَّ هَؤُلَاءِ قَوْمٌ لَا يَشْعُرُونَ ﴿۸۸﴾ فَاصْفَحْ

يَرْبِّ	إِنَّ	هَؤُلَاءِ	قَوْمٌ	لَا يَشْعُرُونَ ﴿۸۸﴾	فَاصْفَحْ
اے میرے رب	بیشک	یہ	لوگ	ایمان نہیں لاتے	تو تم درگزر کرو

اے میرے رب! یہ لوگ ایمان نہیں لاتے ○ تو ان سے

- اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کی بجائے کفار جن بتوں کی عبادت کرتے ہیں وہ بارگاہ الٰہی میں کس کی شفاعت کرنے کا اختیار نہیں رکھتے، ہاں جو لوگ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی گواہی دیں اور دل سے اس بات کا علم رکھیں کہ اللہ تعالیٰ ان کا رب ہے، ایسے مقبول بندے ایمانداروں کی شفاعت کریں گے۔
- اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قول مبارک کی قسم یاد فرمائی، اس میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اکرام کا اظہار ہے۔

عَنْهُمْ وَقُلْ سَلَامٌ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ۝۹

عَنْهُمْ	وَقُلْ	سَلَامٌ	فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ۝۹
ان سے	اور	کہو	تو عنقریب وہ جان جائیں گے
درگزر کرو اور فرماؤ: بس سلام ہے تو عنقریب جان جائیں گے ○			

رکوع: 03

آیات: 59

## سُورَةُ الدُّخَانِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ	اللَّهُ	الرَّحْمَنِ	الرَّحِيمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا
اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔			

حَمْدٌ ۱ وَالْكِتَابِ الْمُبِينِ ۲ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةٍ مُّبَرَكَةٍ

حَمْدٌ ۱	وَالْكِتَابِ الْمُبِينِ ۲	اِنَّا	اَنْزَلْنَاهُ	فِي لَيْلَةٍ مُّبَرَكَةٍ ۱
حَمْد	روشن کتاب کی قسم	بیشک	ہم نے اتارا ہے	برکت والی رات میں
حَمْد ○ اس روشن کتاب کی قسم ○ بیشک ہم نے اسے برکت والی رات میں اتارا،				

اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِينَ ۳ فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيمٍ ۴

اِنَّا	كُنَّا	مُنْذِرِينَ ۳	فِيهَا	يُفْرَقُ ۴	كُلُّ اَمْرٍ حَكِيمٍ ۵
بیشک	ہم ہیں	ڈرسانے والے	اس (رات) میں	بانٹ دیا جاتا ہے	ہر حکمت والا کام
بیشک ہم ڈرسانے والے ہیں ○ اس رات میں ہر حکمت والا کام بانٹ دیا جاتا ہے ○					

۱ اکثر مفسرین کے نزدیک برکت والی رات سے شب قدر مراد ہے اور بعض مفسرین اس سے شبِ براءت مراد لیتے ہیں۔ ۲ بعض احادیث میں بیان ہوا ہے کہ ۱۵ شعبان کی رات لوگوں کے امور کا فیصلہ کر دیا جاتا ہے۔ ان احادیث اور اس آیت میں مطابقت یہ ہے کہ فیصلہ ۱۵ شعبان کی رات ہوتا ہے اور شب قدر میں وہ فیصلہ ان فرشتوں کے حوالے کر دیا جاتا ہے جنہوں نے اس فیصلے کے مطابق عمل کرتا ہوتا ہے۔



تقسیم امور کی اہمیت اور شان الہی  
رحمت و اوصاف الہی کا بیان

کفار قریش کو نصیحت

أَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا إِنَّا كُنَّا مُرْسِلِينَ ۝ رَحْمَةً مِّنْ رَبِّكَ ۚ

اُمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا (ہمارے پاس کے حکم سے) اِنَّا (ہم ہیں) کُنَّا (بھیجے والے) رَحْمَةً (رحمت ہے) رَحْمَةً مِّنْ رَبِّكَ (تمہارے رب کی طرف سے)

ہمارے پاس کے حکم سے، بیشک ہم ہی بھیجے والے ہیں ○ تمہارے رب کی طرف سے رحمت ہے،

إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝ رَبِّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا

إِنَّهُ (بیشک وہ) هُوَ (وہی) السَّمِيعُ (سننے والا) الْعَلِيمُ (جاننے والا ہے) رَبِّ السَّمَوَاتِ (آسمانوں اور زمین کا رب) وَالْأَرْضِ (اور) وَمَا (جو کچھ)

بیشک وہی سننے والا، جاننے والا ہے ○ وہ جو رب ہے آسمانوں اور زمین اور جو کچھ

بَيْنَهُمَا إِن كُنْتُمْ مُّوقِنِينَ ۝ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ

بَيْنَهُمَا (ان دونوں کے درمیان ہے) إِن (اگر) كُنْتُمْ (تم ہو) مُّوقِنِينَ (یقین رکھنے والے) لَا (نہیں) إِلَهَ (کوئی معبود مگر) إِلَّا هُوَ (وہی)

ان کے درمیان ہے سب کا، اگر تم یقین رکھنے والے ہو ○ اس کے سوا کوئی معبود نہیں،

يُحْيِي وَيُمِيتُ ۚ رَبُّكُمْ وَرَبُّ آبَائِكُمُ الْأَوَّلِينَ ۝

يُحْيِي (وہ زندہ کر دیتا ہے) وَيُمِيتُ (موت دیتا ہے) رَبُّكُمْ (وہ تمہارا رب) وَرَبُّ آبَائِكُمُ (تمہارے پہلے باپ دادا کا رب) الْأَوَّلِينَ (پہلے)

وہ زندہ کر دیتا ہے اور موت دیتا ہے، وہ تمہارا رب اور تمہارے اگلے باپ دادا کا رب ہے ○

بَلْ هُمْ فِي شَكٍّ يَّلْعَبُونَ ۝ فَاِنتَقِبْ يَوْمَ

بَلْ (بلکہ) هُمْ (وہ) فِي شَكٍّ (شک میں پڑے) يَّلْعَبُونَ (کھیل رہے ہیں) فَاِنتَقِبْ (تو تم انتظار کرو) يَوْمَ (اس دن کا)

بلکہ وہ کافر شک میں پڑے کھیل رہے ہیں ○ تو تم اس دن کے منتظر رہو

۱ یعنی اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے جو دلائل ذکر کئے گئے ان کا تقاضا تو یہ تھا کہ کفار اس کی وحدانیت کو ماننے لیتے لیکن یہ پھر بھی نہیں مانتے بلکہ وہ اس کی طرف سے شک میں پڑے اور دنیا کے کھیل کو وہیں مصروف ہیں اور انہیں اپنی آخرت کی کوئی فکر ہی نہیں۔

کفار قریش کے لیے وعید اور اس کی شدت کا بیان

انکار قرآن کی اصل وجہ



تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُحَانٍ مُبِينٍ ۝۱۰ يَغْشَى النَّاسَ ۚ هَذَا

تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُحَانٍ مُبِينٍ ۝۱۰	يَغْشَى	النَّاسَ	هَذَا
(جس دن) لائے گا آسمان ایک ظاہر دھواں	ووڈھانپ لے گا	لوگوں (کو)	یہ

جب آسمان ایک ظاہر دھواں لائے گا ○ جو لوگوں کو ڈھانپ لے گا یہ

عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝۱۱ رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ

عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝۱۱	رَبَّنَا	اكْشِفْ	عَنَّا	الْعَذَابَ
ایک دردناک عذاب (ہے)	(اس دن کہیں گے) اے ہمارے رب	دور کر دے	ہم سے	عذاب

ایک دردناک عذاب ہے ○ (اس دن کہیں گے) اے ہمارے رب! ہم سے عذاب دور کر دے،

إِنَّا كُنَّا مِنَ الَّذِينَ لَمْ يَرْجُوا يَوْمَ الْحِسَابِ ۝۱۲

إِنَّا	كُنَّا	مِنَ الَّذِينَ	لَمْ يَرْجُوا	يَوْمَ الْحِسَابِ ۝۱۲
بیشک ہم	ایمان لانے والے (ہیں)	کہاں (ہو گا)	ان کیلئے	نصیحت ماننا اور (حالانکہ) بیشک

ہم ایمان لاتے ہیں ○ ان کیلئے نصیحت ماننا کہاں ہو گا؟ حالانکہ

جَاءَهُمْ رَسُولٌ مُبِينٌ ۝۱۳ ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوا

جَاءَهُمْ	رَسُولٌ مُبِينٌ ۝۱۳	ثُمَّ	تَوَلَّوْا	عَنْهُ	وَقَالُوا
آچکا ان کے پاس	صاف بیان کرنے والا رسول	پھر	انہوں نے منہ پھیر لیا	اس سے	اور کہنے لگے

ان کے پاس صاف بیان فرمانے والا رسول تشریف لاچکا ○ پھر وہ اس سے منہ پھیر گئے اور کہنے لگے:

مُعَلِّمٌ مِّجَنُوتٌ ۝۱۴ إِنَّا كَاشِفُو الْعَذَابِ قَلِيلًا

مُعَلِّمٌ	مِّجَنُوتٌ ۝۱۴	إِنَّا	كَاشِفُو	الْعَذَابِ	قَلِيلًا
(یہ تو) سکھایا ہوا	ایک دیوانہ (ہے)	بیشک ہم	عذاب دور کرنے والے (ہیں)	تھوڑا (عرصہ)	

یہ تو سکھایا ہوا ایک دیوانہ ہے ○ ہم کچھ دنوں کیلئے عذاب دور کرنے والے ہیں۔

مشابہہ و مصیبت کے بعد کفار کی دعا اور ایمان لانے کا عہد

کفار قریش کے عہد ایمان کی تردید

کفار قریش کی جاکا جواب

وقفہ آخر

۱ اس دھوئیں سے مراد جو بھوک کی شدت سے آنکھوں کے سامنے چھا جانے والا اتر ہیرا ہے اس کی تفصیل یہ ہے کہ جب کفار نے مسلسل مرتضیٰ کی توحضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے خلاف دعا فرمائی جس سے وہ قحط میں مبتلا ہوئے اور جو بھوک کی شدت سے حال یہ ہوا کہ جب وہ آسمان کی طرف دیکھتے تو انہیں دھواں ہی دھواں معلوم ہوتا تھا یا اس سے مراد وہ دھواں مراد ہے جو علامات قیامت میں سے ہے۔ ۲ تھوڑا سا ہے تلک آکر ایوسفیان نے بارگاہ رسالت میں ایمان لانے کی شرط پر دعا کی درخواست کی تو فرمایا گیا کہ اگر ان سے عذاب دور کر دیا جائے تو بھی یہ کہاں ایمان لائیں گے کیونکہ یہ اس سے



إِنَّكُمْ عَائِدُونَ ﴿١٥﴾ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَىٰ إِنَّا

إِنَّكُمْ	عَائِدُونَ ﴿١٥﴾	يَوْمَ ﴿٢﴾	نَبْطِشُ	الْبَطْشَةَ الْكُبْرَىٰ	إِنَّا
بیشک تم	(پھر) لوٹنے والے (ہو)	(جس) دن	ہم پکڑیں گے	سب سے بڑی پکڑ	بیشک ہم

بیشک تم پھر لوٹنے والے ہو ○ اس دن کو یاد کرو جب ہم سب سے بڑی پکڑ پکڑیں گے۔ بیشک ہم

مُتَّقِمُونَ ﴿١٦﴾ وَلَقَدْ فَتَنَّا قَبْلَهُمْ قَوْمَ فِرْعَوْنَ وَ

مُتَّقِمُونَ ﴿١٦﴾	وَ	لَقَدْ	فَتَنَّا	قَبْلَهُمْ	قَوْمَ فِرْعَوْنَ	وَ
بدلہ لینے والے (ہیں)	اور	ضرور بیشک	ہم نے آزمایا	ان سے پہلے	فرعون کی قوم (کو)	اور

بدلہ لینے والے ہیں ○ اور بیشک ہم نے ان سے پہلے فرعون کی قوم کو جانچا اور

جَاءَهُمْ رَسُولٌ كَرِيمٌ ﴿١٧﴾ أَنْ أَدُّوا إِلَيَّ عِبَادَ اللَّهِ ط

جَاءَهُمْ	رَسُولٌ كَرِيمٌ ﴿١٧﴾	أَنْ	أَدُّوا إِلَيَّ	عِبَادَ اللَّهِ
آیا ان کے پاس	ایک معزز رسول	(اور کہا) کہ	میرے حوالے کرو	اللہ کے بندوں (کو)

ان کے پاس ایک معزز رسول تشریف لایا ○ (اور کہا) کہ اللہ کے بندوں کو میرے حوالے کر دو۔

إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿١٨﴾ وَأَنْ لَا تَعْلُوا

إِنِّي	لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿١٨﴾	وَأَنْ	لَا تَعْلُوا
بیشک میں	تمہارے لیے	امانت والا رسول (ہوں)	اور یہ کہ تم سرکشی نہ کرو

بیشک میں تمہارے لیے امانت والا رسول ہوں ○ اور یہ کہ اللہ کے مقابلے میں

عَلَى اللَّهِ ط إِنِّي أَتِيكُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِينٍ ﴿١٩﴾ وَإِنِّي عُذْتُ

عَلَى اللَّهِ ط	إِنِّي	أَتِيكُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِينٍ ﴿١٩﴾	وَ	إِنِّي	عُذْتُ
اللہ کے مقابلے میں	بیشک میں	لاتا ہوں تمہارے پاس روشن دلیل	اور	بیشک میں (نے)	پناہ لی

سرکشی نہ کرو۔ بیشک میں تمہارے پاس روشن دلیل لاتا ہوں ○ اور میں نے اس بات سے

(بچنے کے لیے دعا کی) بڑی بڑی وہ علامات دیکھ چکے ہیں جن سے نصیحت حاصل کر کے ایمان قبول کر سکتے تھے، اس کے باوجود انہوں نے ایمان قبول نہیں کیا۔

① اس خبر سے مقصود یہ بھیہ کرنا ہے کہ وہ لوگ اپنا عہد پورا نہیں کریں گے کیونکہ وہ مصیبت کی وجہ سے عاجز ہو جانے پر توبہ گاہ والی میں گر گزرتے ہیں اور مصیبت دور ہونے پر اپنے کفر اور آباء و اجداد کی اندھی پیروی کی طرف پلٹ جاتے ہیں۔ چنانچہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے ان کی مصیبت دور ہو جانے کے بعد ایسا ہی ہوا کہ وہ لوگ ایمان نہ لائے اور اپنے شرک و کفر پر ہی قائم رہے۔ ② اس دن سے قیامت یا غزوہ بدر کا دن مراد ہے۔



بِرَبِّي وَرَبِّكُمْ أَنْ تَرْجُمُونَ ۚ وَإِنْ لَمْ تُؤْمِنُوا إِلَيَّ

بِرَبِّي وَرَبِّكُمْ أَنْ تَرْجُمُونَ ۚ وَإِنْ لَمْ تُؤْمِنُوا إِلَيَّ  
اپنے اور تمہارے رب کی (اس سے) کہ تم سنگسار کرو گے اور اگر تم یقین نہ کرو مجھ پر

اپنے رب اور تمہارے رب کی پناہ لی کہ تم مجھے سنگسار کرو ○ اور اگر تم مجھ پر یقین نہ کرو

فَاعْتَرِضُونَ ۚ فَدَعَا رَبَّهُ أَنْ هُوَ لَا يَقَوْمُ مُجْرِمُونَ ۚ

فَاعْتَرِضُونَ ۚ فَدَعَا رَبَّهُ أَنْ هُوَ لَا يَقَوْمُ مُجْرِمُونَ ۚ  
تو الگ ہو جاؤ گے تو اس نے دعا کی (اپنے رب سے) کہ یہ مجرم لوگ (ہیں)

تو مجھ سے الگ ہو جاؤ ○ تو اس نے اپنے رب سے دعا کی کہ یہ مجرم لوگ ہیں ○

فَأَسْرِ بِعِبَادِي لَيْلًا إِنَّكُمْ مُتَّبِعُونَ ۚ وَ

فَأَسْرِ بِعِبَادِي لَيْلًا إِنَّكُمْ مُتَّبِعُونَ ۚ وَ  
تو ہم نے فرمایا کہ (اے چلو میرے بندوں کو رات میں) بیٹھ تم چھپا کر جاؤ گے اور

تو ہم نے فرمایا کہ میرے بندوں کو راتوں رات لے کر نکل جاؤ، ضرور تمہارا پیچھا لیا جائے گا ○ اور

اِثْرُكَ الْبَحْرَ سَهِوًا ۖ إِنَّهُمْ جُنْدٌ مُغْرَقُونَ ۚ كَمْ

اِثْرُكَ الْبَحْرَ سَهِوًا ۖ إِنَّهُمْ جُنْدٌ مُغْرَقُونَ ۚ كَمْ  
چھوڑ دو (دریا کو) رکھا ہوا، جگہ جگہ سے کھلا ہوا لاشیں وہ غرق کر دیا جائے گا کتنے

دریا کو جگہ جگہ سے کھلا ہوا چھوڑ دو بیشک وہ لاش غرق کر دیا جائے گا ○ وہ کتنے

تَرَكُوا مِنْ جَلْبٍ وَعَيْونَ ۚ وَزُرُوعٍ وَمَقَامٍ كَرِيمٍ ۚ وَ

تَرَكُوا مِنْ جَلْبٍ وَعَيْونَ ۚ وَزُرُوعٍ وَمَقَامٍ كَرِيمٍ ۚ وَ  
وہ چھوڑ گئے باغات اور چشمے اور کھیت اور عہدہ مکانات اور

باغ اور چشمے چھوڑ گئے ○ اور کھیت اور عہدہ مکانات ○ اور

۱۔ دریا پار کرنے کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام نے چاہا کہ عصا کو دریا کو دوبارہ ملاں تاکہ فرعون اور اس کا لشکر اس میں سے گزر نہ سکے تو آپ کو حکم ہوا کہ دریا کو جگہ جگہ سے گزرنے کیلئے کھلا ہوا چھوڑ دو تاکہ فرعون ان راستوں سے دریا میں داخل ہو جائیں، بیشک وہ لشکر غرق کر دیا جائے گا۔ اس سے واضح ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کی موت کے وقت، جگہ اور کیفیت سے مطلع فرما دیا تھا اور یہ سب چیزیں ان پانچ علوم میں سے ہیں جن کا علم اللہ تعالیٰ کو ہے، ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے مقبول بندوں کو علومِ خسر سے بھی نوازا ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا کا اثر

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا کا اثر

فرعون کی دعا کا اثر



نَعْتَهُ كَانُوا فِيهَا فَكِهِينَ ﴿٢٧﴾ كَذَلِكَ وَ أَوْرَثَهَا

نَعْتَهُ	كَانُوا	فِيهَا	فَكَهِينَ ﴿٢٧﴾	كَذَلِكَ	وَ	أَوْرَثَهَا
نعتیں	وہ تھے	ان میں	عیش کرنے والے	(ہم نے) یونہی (کیا)	اور	ہم نے وارث بنادیا ان کا

نعتیں جن میں وہ عیش کرنے والے تھے ○ ہم نے یونہی کیا اور ان چیزوں کا

قَوْمًا آخَرِينَ ﴿٢٨﴾ فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ وَمَا كَانُوا

قَوْمًا آخَرِينَ ﴿٢٨﴾	فَمَا بَكَتْ	عَلَيْهِمُ	السَّمَاءُ	وَالْأَرْضُ	وَ	مَا كَانُوا
دوسری قوم (کو)	تو نہ روئے	ان پر	آسمان	اور	زمین	اور وہ نہ ہوئے

دوسری قوم کو وارث بنادیا ○ تو ان پر آسمان اور زمین نہ روئے اور انہیں

مُنْظَرِينَ ﴿٢٩﴾ وَلَقَدْ نَجَّيْنَا بَنِي إِسْرَءِيلَ

مُنْظَرِينَ ﴿٢٩﴾	وَ	لَقَدْ	نَجَّيْنَا	بَنِي إِسْرَءِيلَ
مہلت دیئے ہوئے	اور	ضرور بیشک	ہم نے نجات دی	بنی اسرائیل (کو)

مہلت نہ دی گئی ○ اور بیشک ہم نے بنی اسرائیل کو رسوا کن عذاب سے

مِنَ الْعَذَابِ الْمُهِينِ ﴿٣٠﴾ مِنْ فِرْعَوْنَ ۖ إِنَّهُ كَانَ عَلِيًّا

مِنَ الْعَذَابِ الْمُهِينِ ﴿٣٠﴾	مِنْ فِرْعَوْنَ	إِنَّهُ	كَانَ	عَلِيًّا
رسوا کن عذاب سے	فرعون سے	بیشک وہ	تھا	تکبر کرنے والا

نجات بخشی ○ فرعون سے، بیشک وہ تکبر،

مِّنَ الْمُسْرِفِينَ ﴿٣١﴾ وَلَقَدْ اخْتَرْنَاهُمْ عَلَىٰ عِلْمٍ

مِّنَ الْمُسْرِفِينَ ﴿٣١﴾	وَ	لَقَدْ	اخْتَرْنَاهُمْ	عَلَىٰ عِلْمٍ
حد سے بڑھنے والوں میں سے	اور	ضرور بیشک	ہم نے چن لیا ان (بنی اسرائیل) کو	(اپنے) علم (کی بنا) پر

حد سے بڑھنے والوں میں سے تھا ○ اور بیشک ہم نے انہیں جانتے ہوئے

۱۔ فرعون اور اس کی قوم کی جلالت کے بعد مصر میں خود بنی اسرائیل آباد ہوئے تھے۔ کنہاری چھوٹی بوٹی، پتیلی اور ان کے مکانات میں رہنا منع نہیں، ہاں جہاں عذاب الہی آیا ہو وہاں رہنا منع ہے اور چونکہ فرعون کی قوم پر مصر میں عذاب نہ آیا بلکہ انہیں وہاں سے نکال کر دریا میں غرق کیا گیا، اس لئے بنی اسرائیل کا مصر میں رہنا درست ہوا۔

۲۔ یہاں رسوا کن عذاب سے مراد غلامی، مشقت سے بھرپور خدمتیں، سختیں اور اذلا کو قتل کیا جانا ہے۔

بنی اسرائیل کو وارث بنانا

فرعونوں کی تباہی پر آسمان زمین نہ روئے

بنی اسرائیل کو رسوا کن عذاب سے نجات دینا

بنی اسرائیل کا علم پر انتخاب



عَلَى الْعَالَمِينَ ﴿٣٢﴾ وَآتَيْنَهُمْ مِنَ الْآيَاتِ مَا فِيهِ بَلَاءٌ مُبِينٌ ﴿٣٣﴾

عَلَى الْعَالَمِينَ ﴿٣٢﴾ وَ ﴿٣٣﴾ آتَيْنَهُمْ مِنَ الْآيَاتِ مَا فِيهِ بَلَاءٌ مُبِينٌ ﴿٣٣﴾  
(اس) زمانے والوں پر اور ہم نے انہیں وہ نشانیاں عطا فرمائیں جن میں واضح انعام تھا

اس زمانے والوں پر چین لیا اور ہم نے انہیں وہ نشانیاں عطا فرمائیں جن میں واضح انعام تھا

إِنَّ هَؤُلَاءِ لَيَقُولُونَ ﴿٣٤﴾ إِنْ هِيَ إِلَّا مَوْتَتُنَا الْأُولَىٰ وَ

إِنَّ هَؤُلَاءِ لَيَقُولُونَ ﴿٣٤﴾ إِنْ هِيَ إِلَّا مَوْتَتُنَا الْأُولَىٰ وَ  
یشک یہ (کفار مکہ) ضرور کہتے ہیں نہیں یہ (موت) مگر ہماری پہلی موت اور

یشک یہ (کفار مکہ) ضرور کہتے ہیں موت تو صرف ہماری پہلی موت ہی ہے اور

مَا نَحْنُ بِمُنْشَرِينَ ﴿٣٥﴾ فَاتُوا بِآيَاتِنَا إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿٣٦﴾

مَا نَحْنُ بِمُنْشَرِينَ ﴿٣٥﴾ فَاتُوا بِآيَاتِنَا ﴿٣٥﴾ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿٣٦﴾  
نہیں ہم اٹھائے جائیں گے تو لے آؤ ہمارے باپ دادا (کو) اگر تم سچے

ہم اٹھائے نہ جائیں گے اگر تم سچے ہو تو ہمارے باپ دادا کو لے آؤ

أَهُمْ خَيْرٌ أَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ ۚ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ

أَهُمْ خَيْرٌ أَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ ۚ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ  
کیا وہ بہتر ہیں یا تبع (نامی بادشاہ) کی قوم اور ان سے پہلے والے لوگ؟

کیا وہ بہتر ہیں یا تبع (نامی بادشاہ) کی قوم اور ان سے پہلے والے لوگ؟

أَهْلَكْنَاهُمْ ۖ إِنَّهُمْ كَانُوا مُجْرِمِينَ ﴿٣٧﴾ وَمَا خَلَقْنَا السَّمَوَاتِ

أَهْلَكْنَاهُمْ ۖ إِنَّهُمْ كَانُوا مُجْرِمِينَ ﴿٣٧﴾ وَمَا خَلَقْنَا السَّمَوَاتِ  
ہم نے ہلاک کر دیا انہیں یشک وہ تھے مجرم لوگ اور ہم نے نہیں بنایا آسمانوں

ہم نے انہیں ہلاک کر دیا یشک وہ مجرم لوگ تھے اور ہم نے آسمان اور زمین

بنی اسرائیل کو واضح انعام پر مشتمل نشانیاں عطا کرنا

تو اس سے متعلق کفار مکہ کو دعویٰ اور مطالبہ

کفار مکہ کے مطالبہ کا جواب

کائنات کی تخلیق کا ذکر نہیں کیا گیا ہے بلکہ

۱ بنی اسرائیل کا افضل ہونا پہلے زمانے کے اعتبار سے ہے، لہذا اس آیت سے بنی اسرائیل کا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت سے افضل ہونا ثابت نہیں ہوتا۔ ۲ کفار مکہ نے یہ سوال کیا تھا کہ اگر موت کے بعد کسی کا زندہ ہونا ممکن ہو تو یحییٰ بن کلاب کو زندہ کر دو۔ ان کی جابلانہ بات تھی کیونکہ جس کام کے لئے وقت معین ہوا اس کا اس وقت سے پہلے وجود میں نہ آنا اس کے ناممکن ہونے کی دلیل نہیں ہوتا اور نہ اس کا انکار صحیح ہوتا ہے۔ ۳ اس آیت میں جس تیغ کا ذکر ہے یہ تیغ حیرت ہے، یہ خود مومن اور یمن کے بادشاہ تھے لیکن ان کی قوم کافر تھی۔ اسی تیغ نے مدینہ منورہ برباد کیا اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم



1

--	--

1

و نول

لهم



يُنْصَرَفُ

--	--

الرحيم

توالی

www.dawateislami.net



طَعَامُ الْإِثْمِ ۝۳۲ ۝ كَالْمُهْلِ ۝ يَغْلِي فِي الْبُطُونِ ۝۳۵

طَعَامُ الْإِثْمِ ۝۳۲	کَالْمُهْلِ	يَغْلِي	فِي الْبُطُونِ ۝۳۵
گناہگار کی خوراک (ہے)	گھلے ہوئے تانبے کی طرح	جوش مارتا ہوگا	پیٹوں میں

گناہگار کی خوراک ہے ۝ گھلے ہوئے تانبے کی طرح پیٹوں میں جوش مارتا ہوگا ۝

كَغَلِي الْحَمِيمِ ۝۳۶ ۝ خُذُوهُ فَاعْتِلُوهُ ۝ إِلَى سَوَاءِ الْجَحِيمِ ۝۳۷

كَغَلِي الْحَمِيمِ ۝۳۶	خُذُوهُ	فَاعْتِلُوهُ	إِلَى سَوَاءِ الْجَحِيمِ ۝۳۷
کھولتے پانی کے جوش مارنے کی طرح	پکڑو اسے	پھر ٹھیک کر لے جاؤ اسے	بھڑکتی آگ کے درمیان کی طرف

جیسا کھولتا ہوا پانی جوش مارتا ہے ۝ اسے پکڑو پھر سختی کے ساتھ اسے بھڑکتی آگ کے درمیان کی طرف گھسیٹ لے جاؤ ۝

ثُمَّ صُبُّوا فَوْقَ رَأْسِهِ مِنْ عَذَابِ الْحَمِيمِ ۝۳۸ ۝ ذُقْ ۝ إِنَّكَ أَنْتَ

ثُمَّ صُبُّوا	فَوْقَ رَأْسِهِ	مِنْ عَذَابِ الْحَمِيمِ ۝۳۸	ذُقْ ۝	إِنَّكَ أَنْتَ
پھر	اس کے سر کے اوپر	کھولتے پانی کا عذاب	چکھ	بیشک تو

پھر اس کے سر کے اوپر کھولتے پانی کا عذاب ڈالو ۝ چکھ۔ تو تو

الْعَزِيزُ الْكَرِيمُ ۝۳۹ ۝ إِنَّ هَذَا مَا كُنْتُمْ بِهِ تَمْتَرُونَ ۝۴۰ ۝ إِنَّ النُّفُثِينَ

الْعَزِيزُ ۝۳۹	الْكَرِيمُ ۝۴۰	إِنَّ هَذَا	مَا كُنْتُمْ بِهِ تَمْتَرُونَ ۝۴۰	إِنَّ النُّفُثِينَ
بڑا عزت والا	کرم والا (ہے)	بیشک	یہ (ہے)	وہ جس میں تم شک کرتے تھے

بڑا عزت والا، کرم والا ہے ۝ بیشک یہ وہ ہے جس میں تم شک کرتے تھے ۝ بیشک ڈروالے

فِي مَقَامٍ أَمِينٍ ۝۴۱ ۝ فِي جَنَّتٍ وَعُيُونٍ ۝۴۲ ۝ يَلْبَسُونَ مِنْ سُندُسٍ وَإِسْتَبْرَقٍ

فِي مَقَامٍ أَمِينٍ ۝۴۱	فِي جَنَّتٍ وَعُيُونٍ ۝۴۲	يَلْبَسُونَ	مِنْ سُندُسٍ وَإِسْتَبْرَقٍ
امن والی جگہ میں (ہوں گے)	باغوں اور چشموں میں	وہ لباس پہنیں گے	باریک ریشم اور موٹے ریشم کے

امن والی جگہ میں ہوں گے ۝ باغوں اور چشموں میں ۝ باریک اور موٹے ریشم کے لباس پہنیں گے،

(پچھلے صفحہ) ۱۔ ایک قطرہ نہ پائیں ٹپکایا جائے تو دنیا والوں کی زندگی خراب ہو جائے تو اس شخص کا کھانا حق ہو گا جس کا کھانا حق یہ ہو گا۔ ترمذی، ۲۱۳، الحدید: ۳۵۹۳

۱۔ مفسرین فرماتے ہیں: جو جہنم نے حضور نبی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا: کہ ان کو دنیا والوں کے درمیان مجھ سے زیادہ عزت والا اور کم والا کوئی نہیں، تو خدا کی قسم! آپ اور آپ کا رب میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ اس کے لئے وعید کے طور پر یہ آیت نازل ہوئی اور اسے عذاب کے وقت یہ طعنہ دیا جائے گا۔

۲۔ یعنی یہ بیزگار لوگ آخرت میں ایسی جگہ میں ہوں گے جہاں رہنے والا آفات و بلیات، عذاب اور تکلیف دو چیزوں سے محفوظ و مامون رہے گا۔



## مُتَقَبِّلِينَ ﴿۵۳﴾ كَذَلِكَ وَرَوَّجْنَاهُمْ

مُتَقَبِّلِينَ ﴿۵۳﴾	كَذَلِكَ	وَ	رَوَّجْنَاهُمْ
ایک دوسرے کے آمنے سامنے (ہوں گے)	اسی طرح (ہوگا)	اور	ہم نے نکاح کر دیا ان کا
ایک دوسرے کے آمنے سامنے ہوں گے ○ یونہی ہوگا اور نہایت سیاہ اور روشن بڑی آنکھوں والی عورتوں سے			

## يَحْضُرُ عَيْنٍ ﴿۵۴﴾ يَدْعُونَ فِيهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ

يَحْضُرُ عَيْنٍ ﴿۵۴﴾	يَدْعُونَ	فِيهَا	بِكُلِّ فَاكِهَةٍ
نہات سیاہ اور روشن بڑی آنکھوں والی عورتوں سے	وہ مانگیں گے	اس میں	ہر (قسم کا) میوہ
ہم نے ان کا نکاح کر دیا ○ وہ جنت میں بے خوف ہو کر ہر قسم کا پھل میوہ			

## أَمِينٍ ﴿۵۵﴾ لَا يَذُوقُونَ فِيهَا الْمَوْتَ إِلَّا الْمَوْتَةَ الْأُولَىٰ ۚ

أَمِينٍ ﴿۵۵﴾	لَا يَذُوقُونَ	فِيهَا	الْمَوْتَ إِلَّا الْمَوْتَةَ الْأُولَىٰ ۚ
بے خوف ہو کر	وہ نہیں چکھیں گے	اس میں	موت سوائے پہلی موت (کے)
مانگیں گے ○ اس میں پہلی موت کے سوا پھر موت کا ذائقہ نہ چکھیں گے			

## وَوَقَّعْنَاهُمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ ﴿۵۶﴾ فَضَلًا مِّنْ رَبِّكَ ۚ ذَٰلِكَ

وَوَقَّعْنَاهُمْ	عَذَابَ الْجَحِيمِ ﴿۵۶﴾	فَضَلًا مِّنْ رَبِّكَ	ذَٰلِكَ
اور (اللہ نے) بچا لیا انہیں	آگ کے عذاب (سے)	تمہارے رب کے فضل (سے)	یہی
اور اللہ نے انہیں آگ کے عذاب سے بچا لیا ○ تمہارے رب کے فضل سے، یہی			

## هُوَ الْقُوَّةُ الْعَظِيمُ ﴿۵۷﴾ فَإِنَّمَا يَسَّرْنَاهُ بِلِسَانِكَ

هُوَ	الْقُوَّةُ الْعَظِيمُ ﴿۵۷﴾	فَإِنَّمَا يَسَّرْنَاهُ	بِلِسَانِكَ
وہ	بڑی کامیابی (ہے)	تو ہم نے آسان کر دیا اس (قرآن) کو صرف	تمہاری زبان میں
بڑی کامیابی ہے ○ تو ہم نے اس قرآن کو تمہاری زبان میں آسان کر دیا			

۱۔۔۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ دنیا میں انہیں ایک مرتبہ جو موت آچکی، پس آچکی، اب جنت میں کوئی موت نہیں آئے گی۔ حدیث پاک میں ہے: جب جنتی جنت اور جہنمی جہنم میں داخل ہو جائیں گے تو چنگر سے مینڈھے کی صورت میں موت کو لا لیا جائے گا، پھر جنتیوں اور جہنمیوں کو اس کی پہچان کروا کر اسے دیکھنے کا حکم دیا جائے گا، پھر کہا جائے گا اے جنتیو! یہ تمہاری موت نہیں ہے اور کوئی موت نہیں۔ جہنمیو! یہ تمہاری موت نہیں ہے اور کوئی موت نہیں۔ (صحیح مسلم، ۴/۴۱۳، ۴/۴۱۴، ۴/۴۱۵) ۲۔۔۔ اس کا معنی یہ ہے کہ ہم نے قرآن کریم کو آپ کی زبان عربی میں تہذیب کیا ہے تاکہ اہل مکہ اس قرآن کو آسانی سے سمجھ سکیں اور اس کے احکامات و تعلیمات پر عمل کریں۔



لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ﴿۵۸﴾ فَأَرْتَقِبْ إِنَّهُمْ مُّرْتَقِبُونَ ﴿۵۹﴾

لَعَلَّهُمْ	يَتَذَكَّرُونَ ﴿۵۸﴾	فَأَرْتَقِبْ	إِنَّهُمْ	مُرْتَقِبُونَ ﴿۵۹﴾
تاکہ وہ	نصیحت حاصل کریں	تو تم انتظار کرو	بیشک وہ (بھی)	انتظار کرنے والے (ہیں)
تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں ○ تو تم انتظار کرو، بیشک وہ بھی انتظار کر رہے ہیں ○				

کتاب سے متعلق انتظار کی بات

رکوع: 04

آیات: 37

## سُورَةُ الْجَاثِيَةِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ	اللَّهُ	الرَّحْمَنِ	الرَّحِيمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

حَمْدٌ ۱ تَنْزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ۲ إِنَّ

حَمْدٌ ۱	تَنْزِيلُ الْكِتَابِ	مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ۲	إِنَّ
حَمْد	کتاب کا اتارنا	عزت والے حکمت والے اللہ کی طرف سے (ہے)	بیشک

حَمْد ○ کتاب کا اتارنا اس اللہ کی طرف سے ہے جو عزت والا، حکمت والا ہے ○ بیشک

فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَا يَلِيْكَ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۳ وَفِيْ خَلْقِكُمْ

فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	لَا يَلِيْكَ	لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۳	وَ	فِيْ خَلْقِكُمْ
آسمانوں اور زمین میں	ضرور نشانیاں (ہیں)	ایمان والوں کے لیے	اور	تمہاری پیدائش میں

ایمان والوں کے لیے آسمانوں اور زمین میں نشانیاں ہیں ○ اور تمہاری پیدائش میں

قرآن کریم کی عظمت و اہمیت  
قرآن کریم کی نشانیاں اور اس سے فائدہ اٹھانے والے لوگ  
وحدانیت الہی کی نشانیاں اور اس سے فائدہ اٹھانے والے لوگ

۱۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ کی قدرت و وحدانیت پر دلالت کرنے والی مختلف نشانیاں بیان فرما کر ایک جگہ فرمایا گیا کہ ”ایمان والوں کے لئے نشانیاں ہیں، دوسری جگہ فرمایا گیا ”یقین کرنے والوں کے لئے نشانیاں ہیں“ تیسری جگہ فرمایا گیا ”عقل والوں کے لئے نشانیاں ہیں“ اس میں اسلوب کے تنوع کے علاوہ اس طرف بھی اشارہ ہو سکتا ہے کہ ان نشانوں سے کامل فائدہ دہن اٹھاسکتے ہیں جو ایمان لائیں اور یہ ان لوگوں کے لئے بھی فائدہ مند ہو سکتی ہیں جو فی الحال اگرچہ ایمان نہ لائیں لیکن ان کے دل اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا یقین کر لیں، یہ یقین کسی دن ان کے ایمان کا سبب بن سکتا ہے۔ یونہی وہ لوگ بھی ان نشانوں سے



## وَمَا يَبُتُّ مِنْ دَآبَّةٍ أَيْتٌ لِّقَوْمٍ

دَ	مَا	يَبُتُّ	مِنْ دَآبَّةٍ	أَيْتٌ	لِّقَوْمٍ
اور	جو	(زمین میں) وہ پھیلاتا ہے	جانور	(ان میں) نشانیاں (ہیں)	(ان) لوگوں کے لیے

اور جو جانور وہ (زمین میں) پھیلاتا ہے ان میں یقین کرنے والوں کے لیے

## يُوقِنُونَ ۴۱ وَ اخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا أَنْزَلَ اللَّهُ

يُوقِنُونَ ۴۱	وَ	اخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ	وَ	مَا	أَنْزَلَ	اللَّهُ
جو یقین رکھتے ہیں	اور	رات اور دن کی تبدیلیوں (میں)	اور	(اس میں) جو	اتارا	اللہ (نے)

نشانیاں ہیں ○ اور رات اور دن کی تبدیلیوں میں اور اس میں جو اللہ نے

## مِنَ السَّمَاءِ مِنْ رِزْقٍ فَأَحْيَاهُ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا

مِنَ السَّمَاءِ	مِنْ رِزْقٍ	فَأَحْيَا	بِهِ	الْاَرْضَ	بَعْدَ مَوْتِهَا
آسمان سے	رزق (کاسب پانی)	تو زندہ کیا	اس سے	زمین (کو)	اس کی موت کے بعد

آسمان سے رزق کاسب بارش اتاری تو اس سے زمین کو اس کے مرنے کے بعد زندہ کیا

## وَتَصْرِيفِ الرِّيحِ أَيْتٌ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ۴۲

وَتَصْرِيفِ الرِّيحِ ۴۲	أَيْتٌ	لِّقَوْمٍ	يَعْقِلُونَ ۴۲
اور ہواؤں کی گردش (میں)	نشانیاں (ہیں)	(ان) لوگوں کے لئے	جو عقل رکھتے ہیں

اور ہواؤں کی گردش میں عقل مندوں کے لئے نشانیاں ہیں ○

## تِلْكَ أَيْتُ اللَّهِ نَتْلُوهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۴۳

تِلْكَ	أَيْتُ اللَّهِ	نَتْلُوهَا	عَلَيْكَ	بِالْحَقِّ
یہ	اللہ کی آیتیں (ہیں)	ہم پڑھتے ہیں انہیں	تم پر	حق کے ساتھ

یہ اللہ کی آیتیں ہیں جو ہم تم پر حق کے ساتھ پڑھتے ہیں

(پہلے سے وہابی) فائدہ حاصل کر سکتے ہیں جو توفی الحال مومن ہوں اور نہ یقین کرنے والے لیکن عقل سلیم رکھتے ہوں اور ہمسرت کے ساتھ ان نشانوں میں غور کریں۔ عقل و ہمسرت کے ساتھ غور سے ایک دن ایمان و یقین پیدا ہونے چائے گا۔

۱۔ سائنس اور ریاضی کا علم اگر اللہ تعالیٰ کی قدرت کے دلائل جاننے کی یا کسی اور اچھی نیت سے سیکھا جائے تو یہ سیکھنا عبادت اور باعثِ ثواب کام ہے۔

## فِي أَيِّ حَدِيثٍ بَعَدَ اللَّهُ وَآيَتِهِ يَوْمُنَ ⑥ وَيْلٌ

فِي أَيِّ حَدِيثٍ ①	بَعَدَ اللَّهُ وَآيَتِهِ	يَوْمُنَ ①	وَيْلٌ
تو کون سی بات پر	اللہ اور اس کی آیتوں کے بعد	وہ ایمان لائیں گے	خرابی (ہے)

پھر لوگ اللہ اور اس کی آیتوں کو چھوڑ کر کون سی بات پر ایمان لائیں گے؟ ہر

## لِكُلِّ أَقَالٍ أَثِيمٌ ⑦ يَسْمَعُ آيَاتِ اللَّهِ تُتْلَى

لِكُلِّ أَقَالٍ أَثِيمٌ ①	يَسْمَعُ	آيَاتِ اللَّهِ	تُتْلَى
ہر بڑے بہتان باندھنے والے، گناہگار کے لئے	(جو) سنتا ہے	اللہ کی آیتیں	(کہ) پڑھی جاتی ہیں

بڑے بہتان باندھنے والے، گناہگار کے لئے خرابی ہے ⑦ (جو) اللہ کی آیتوں کو سنتا ہے کہ اس کے سامنے

## عَلَيْهِ ثُمَّ يُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا كَانُ لَمْ يَسْمَعْهَا

عَلَيْهِ	ثُمَّ	يُصِرُّ	مُسْتَكْبِرًا	كَانُ	لَمْ يَسْمَعْهَا
اس پر (کے سامنے)	پھر	وہ (کفر پر) قائم رہتا ہے	تکبر کرتے ہوئے	گویا کہ	اس نے نہیں سنا تھا

پڑھی جاتی ہیں پھر تکبر کرتے ہوئے ضد پر ڈٹ جاتا ہے گویا اس نے ان آیتوں کو سنائی نہیں

## فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ⑧ وَإِذَا عَلِمَ مِنْ آيَاتِنَا

فَبَشِّرْهُ	بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ①	وَ	إِذَا	عَلِمَ	مِنْ آيَاتِنَا
تو تم خوشخبری سناؤ اسے	دردناک عذاب کی	اور	جب	اسے پتا چلتا ہے	ہماری آیتوں میں سے

تو ایسے کو دردناک عذاب کی خوشخبری سناؤ ⑧ اور جب اسے ہماری آیتوں میں سے

## شَيْئًا اتَّخَذَ هَاهُزًا ⑨ أُولَئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُهِينٌ ⑩

شَيْئًا اتَّخَذَ هَاهُزًا	هُزُوا	أُولَئِكَ	لَهُمْ	عَذَابٌ مُهِينٌ ①
کسی کا (تو) وہ بنا لیتا ہے اسے	ہنسی	یہ لوگ	ان کیلئے	ذلیل کر دینے والا عذاب (ہے)

کسی کا علم ہوتا ہے تو اسے ہنسی بنا لیتا ہے، ان کیلئے ذلیل کر دینے والا عذاب ہے ⑩

① یہاں "حدیث" سے حضور ﷺ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان مراد نہیں بلکہ کفار کی اپنی باتیں مراد ہیں نہ کہ معاذ اللہ حضور ﷺ تعالیٰ علیہ وسلم کی احادیث مراد لی جائیں کہ رسول اللہ ﷺ تعالیٰ علیہ وسلم کی تو اطاعت کا حکم دیا گیا ہے، نیز یہ ویسے بھی جہالت ہوگی کہ حدیث کا لفظ جو یہاں اپنے لغوی معنی "بات" کے اعتبار سے بیان ہوا ہے اسے فن حدیث کی اصطلاح پر منطبق کر دیا جائے۔



مِنْ وَرَآئِهِمْ جَهَنَّمَ ۚ وَلَا يُغْنِي عَنْهُمْ مَا كَسَبُوا شَيْئًا

مِنْ وَرَآئِهِمْ	جَهَنَّمَ	وَلَا يُغْنِي	عَنْهُمْ	مَا	كَسَبُوا	شَيْئًا	وَلَا
ان کے پیچھے	جہنم (ہے)	اور	کام نہ دے گا	انہیں	جو (مال)	انہوں نے کمایا	کچھ اور

ان کے پیچھے جہنم ہے اور ان کا کمایا ہوا مال انہیں کچھ کام نہ دے گا اور

لَا مَا اتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ أَوْلِيَاءَ ۚ وَلَهُمْ

لَا	مَا	اتَّخَذُوا	مِنْ دُونِ اللَّهِ	أَوْلِيَاءَ	وَلَهُمْ
نہ	وہ جنہیں	انہوں نے بنا رکھا ہے	اللہ کے سوا	مددگار	اور ان کے لیے

نہ وہ جنہیں اللہ کے سوا انہوں نے مددگار بنا رکھا ہے اور ان کے لیے

عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝ هَذَا هُدًى ۚ وَالَّذِينَ كَفَرُوا

عَذَابٌ عَظِيمٌ	هَذَا	هُدًى	وَالَّذِينَ	كَفَرُوا
بڑا عذاب (ہے)	یہ	عظیم ہدایت (ہے)	اور	وہ لوگ جنہوں نے انکار کیا

بڑا عذاب ہے ۝ یہ عظیم ہدایت ہے اور جنہوں نے اپنے رب کی آیتوں کو

بَيَّاتٍ رَأَوْهُمْ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رَّجْزٍ أَلِيمٌ ۝

بَيَّاتٍ رَأَوْهُمْ	لَهُمْ	عَذَابٌ	مِّنْ رَّجْزٍ	أَلِيمٌ
اپنے رب کی آیتوں کا	ان کے لیے	عذاب (ہے)	سخت تر عذاب میں سے	دردناک

نہ مانا ان کے لیے سخت تر عذاب میں سے دردناک عذاب ہے ۝

اللَّهُ الَّذِي سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِيَ الْفُلُكُ فِيهِ

اللَّهُ	الَّذِي	سَخَّرَ	لَكُمْ	الْبَحْرَ	لِتَجْرِيَ	الْفُلُكُ	فِيهِ
اللہ (وہی ہے)	جس نے	تابع کر دیا	تمہارے	دریا (کو)	تاکہ چلیں	کشتیاں	اس میں

اللہ وہی ہے جس نے دریا کو تمہارے تابع کر دیا تاکہ اس کے حکم سے اس میں

۱..... قرآن کریم ہدایت میں کمال کو پہنچا ہوا ہے تو گویا یہ عظیم ہدایت ہے البتہ یہ انہی کے لئے ہدایت ہے جو قرآن کو مانستے ہیں، انکار کرنے والوں کے لئے قرآن ہدایت نہیں۔

بِأَمْرِهِ وَ لِيَتَّبِعُوا مِنْ فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿١٢﴾

بِأَمْرِهِ	و	لِيَتَّبِعُوا	مِنْ فَضْلِهِ (۱)	و	لَعَلَّكُمْ	تَشْكُرُونَ ﴿۱۲﴾	و
اس کے حکم سے	اور	تاکہ تم تلاش کرو	اس کا فضل	اور	تاکہ تم	شکر گزار بن جاؤ	اور

کشتیاں چلیں اور تاکہ تم اس کا فضل تلاش کرو اور تاکہ تم شکر گزار بن جاؤ ○ اور

سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا

سَخَّرَ	لَكُمْ	مَّا فِي السَّمٰوٰتِ	و	مَّا فِي الْأَرْضِ	جَمِيعًا
اس نے کام میں لگا دیا	تمہارے	جو کچھ آسمانوں میں	اور	جو کچھ زمین میں (ہے)	سب

جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے سب کا سب اپنی طرف سے تمہارے کام میں

مِّنْهُ ۚ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَآيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿١٣﴾

مِّنْهُ	اِنَّ	فِيْ ذٰلِكَ	لَآيٰتٍ	لِّقَوْمٍ	يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۱۳﴾
اپنی طرف سے	بیشک	اس میں	ضرور نشانیاں (ہیں)	(ان) لوگوں کے لئے	جو غور و فکر کرتے ہیں

لگا دیا، بیشک اس میں سوچنے والوں کے لئے نشانیاں ہیں ○

قُلْ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَغْفِرُ اللّٰهُ لَآيْرَجُوْنَ

قُلْ	لِلَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	يَغْفِرُ اللّٰهُ	لَآيْرَجُوْنَ
تم کہو	ان لوگوں سے جو	ایمان لائے	(کہ) وہ درگزر کریں	ان لوگوں سے جو

تم ایمان والوں سے فرماؤ کہ ان لوگوں سے درگزر کریں جو اللہ کے دنوں کی

اَيَّامَ اللّٰهِ لِيَجْزِيَ قَوْمًا بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿١٤﴾

اَيَّامَ اللّٰهِ (۲)	لِيَجْزِيَ	قَوْمًا	بِمَا	كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۴﴾
اللہ کے دنوں (کی)	تاکہ (اللہ) بدلہ دے	ایک قوم (کو)	پہتا	وہ کماتے تھے

امید نہیں رکھتے تاکہ اللہ ایک قوم کو ان کی کمائی کا بدلہ دے ○

کلمہ کی نیا آواز پر درگزر کرنے کی ترغیب

۱ فضل تلاش کرنے سے کسب معاش کے لئے جہد و جدوجہد کرنا مراد ہوتا ہے، یہاں اس سے درپائی سفر کے ذریعے تجارت کرنا اور سمندر میں پیدا کی گئی نفع بخش چیزوں کو تلاش کر کے ان سے نفع حاصل کرنا بھی مراد ہو سکتا ہے۔ جدید حقیقات سے یہ واضح ہو چکا ہے کہ سمندر میں اس قدر معدنیات ہیں کہ اتنی خشک زمین میں بھی نہیں ہیں، انگریزی اور ملکی سطح پر انہیں تلاش کر کے ان سے بیش بہا فوائد حاصل بھی کئے جاتے ہیں۔ ۲ یہاں اللہ تعالیٰ کے دنوں سے مراد وہ دن ہیں جو اس نے ایمان والوں کی مدد کیلئے مقرر فرمائے ہیں، یا ان دنوں سے وہ واقعات مراد ہیں جن میں وہ اپنے دشمنوں کی پکڑ فرماتا ہے اور ان دنوں کی امید



مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهِ ۖ وَمَنْ أَسَاءَ

مَنْ	عَمِلَ	صَالِحًا	فَلِنَفْسِهِ <sup>(۱)</sup>	وَ	مَنْ	أَسَاءَ
جس نے	عمل کیا	نیک	تو اپنی ذات کیلئے (کیا)	اور	جس نے	براکام کیا

جو نیک کام کرے تو اپنی ذات کیلئے (ہی کرتا ہے) اور جو برائی کرے

فَعَلَيْهَا ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُمْ تُرْجَعُونَ ۝۱۵ وَلَقَدْ

فَعَلَيْهَا	ثُمَّ	إِلَىٰ رَبِّكُمْ	تُرْجَعُونَ ۝۱۵	وَ	لَقَدْ
تو وہ (اسی پر ہے)	پھر	تمہارے رب کی طرف	تمہیں لوٹایا جائے گا	اور	ضرور بیشک

تو وہ اسی پر ہے پھر تم اپنے رب کی طرف ہی لوٹائے جاؤ گے ○ اور بیشک

اتَيْنَا بَنِي إِسْرَءِيلَ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ وَ

اتَيْنَا	بَنِي إِسْرَءِيلَ	الْكِتَابَ	وَالْحُكْمَ	وَالنُّبُوَّةَ	وَ
ہم نے عطا کی	بنی اسرائیل (کو)	کتاب	حکومت	نبوت	اور

ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب اور حکومت اور نبوت عطا فرمائی اور

رَزَقْنَاهُمْ مِّنَ الطَّيِّبَاتِ وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلَى الْعَالَمِينَ ۝۱۶ وَ

رَزَقْنَاهُمْ	مِّنَ الطَّيِّبَاتِ	وَ	فَضَّلْنَاهُمْ	عَلَى الْعَالَمِينَ ۝۱۶	وَ
ہم نے رزق دیا انہیں	پاکیزہ چیزوں سے	اور	فضیلت دی انہیں	(ان کے) زمانے والوں پر	اور

ہم نے انہیں ستھری روزیاں دیں اور انہیں ان کے زمانے والوں پر فضیلت بخشی ○ اور

اتَيْنَاهُمْ بَيِّنَاتٍ مِّنَ الْأَمْرِ ۖ فَمَا اخْتَلَفُوا إِلَّا مِّنْ بَعْدِ

اتَيْنَاهُمْ	بَيِّنَاتٍ	مِّنَ الْأَمْرِ ۖ	فَمَا اخْتَلَفُوا	إِلَّا	مِّنْ بَعْدِ
ہم نے عطا کیں انہیں	روشن دلیلیں	(اس) کام کی	تو انہوں نے اختلاف نہ کیا	مگر	(اس کے) بعد

ہم نے انہیں اس کام کی روشن دلیلیں دیں تو انہوں نے اپنے پاس علم آجانے کے بعد ہی

(۱) یعنی اپنے اعمال سے مراد انکار ہیں۔ (۲) اللہ تعالیٰ کو کسی کے نیک عمل سے نہ کوئی فائدہ پہنچتا ہے اور نہ کسی کے برے عمل سے کوئی نقصان ہوتا ہے، وہ نفع و نقصان سے پاک ہے، بندوں کے اعمال کے ساتھ کئے گئے نیک اعمال کا فائدہ انہیں ہی ہو گا کہ وہی اس کا ثواب پائیں گے اور برے اعمال کا نقصان بھی انہیں ہی ہو گا کہ وہی ان پر عذاب پائیں گے۔ لہذا نیک آدمی کو چاہئے کہ وہ مزید نیک اعمال کرے اور برے آدمی کو چاہئے کہ وہ ان سے بچے تو یہ کر کے نیک اعمال شروع کر دے۔ (۳) بنی اسرائیل کو یہ فضیلت ان کے اپنے زمانے میں حاصل تھی، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت پر انہیں فضیلت حاصل نہیں۔

نیک اعمال کا فائدہ اور برے اعمال کا نقصان بندے کو ہو گا

بنی اسرائیل پر امتیاز الہیہ

بنی اسرائیل کی ناقص رہی اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تسلی



مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ لَا بَغْيًا بَيْنَهُمْ ۖ إِنَّ رَبَّكَ

مَا	جَاءَهُمْ	الْعِلْمُ	بَغْيًا (۱)	بَيْنَهُمْ	إِنَّ	رَبَّكَ
کہ	آگیا ان کے پاس	علم	حسد (کی وجہ سے)	اپنے درمیان	بیشک	تمہارا رب

آپس کے حسد کی وجہ سے اختلاف کیا تھا۔ بیشک تمہارا رب

يَقْضِي بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۖ ثُمَّ

يَقْضِي	بَيْنَهُمْ	يَوْمَ الْقِيَمَةِ	فِيمَا كَانُوا فِيهِ	يَخْتَلِفُونَ (۱۰)	ثُمَّ
فیصلہ کر دے گا	ان کے درمیان	قیامت کے دن	(اس بات) میں جس میں وہ اختلاف کرتے ہیں	پھر	

قیامت کے دن ان کے درمیان اس بات کا فیصلہ کر دے گا جس میں وہ اختلاف کرتے ہیں ○ پھر

جَعَلْنَاكَ عَلَىٰ شَرِيعَةٍ مِّنَ الْأَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَ

جَعَلْنَاكَ	عَلَىٰ شَرِيعَةٍ مِّنَ الْأَمْرِ	فَاتَّبِعْهَا	وَ
ہم نے رکھا تمہیں	امر (یعنی دین) کے عمدہ راستے پر	تو تم پیروی کرو اسی کی	اور

ہم نے آپ کو اس معاملہ (یعنی دین) کے عمدہ راستے پر رکھا تو تم اسی راستے پر چلو اور

لَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ۖ إِنَّهُمْ لَنُيْغُوْا عَنْكَ

لَا تَتَّبِعْ	أَهْوَاءَ الَّذِينَ	لَا يَعْلَمُونَ (۱۱)	إِنَّهُمْ	لَنُيْغُوْا عَنْكَ
پیروی نہ کرنا	ان لوگوں کی خواہشات کی جو	علم نہیں رکھتے	بیشک وہ	ہرگز کام نہ دیں گے تجھے

نادانوں کی خواہشوں کے پیچھے نہ چلنا ○ بیشک وہ اللہ کے مقابلے میں تمہیں

مِنَ اللَّهِ شَيْئًا ۚ وَإِنَّ الظَّالِمِينَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ۚ

مِنَ اللَّهِ	شَيْئًا ۚ	وَ	إِنَّ	الظَّالِمِينَ	بَعْضُهُمْ	أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ
اللہ سے (کے مقابلے میں)	کچھ	اور	بیشک	ظالم لوگ	ان کے بعض	بعض کے دوست (ہیں)

کچھ کام نہ دیں گے اور بیشک ظالم ایک دوسرے کے دوست ہیں

۱۔ بنی اسرائیل کے علماء، قورات میں بیان کی گئی علامات کی روشنی میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رسالت کو بخوبی پہچانتے تھے، اس کے باوجود انہوں نے اختلاف کیا اور اس کا بنیادی سبب منصب و ریاست ختم ہو جانے کے اندیشے کی بنا پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حسد کرنا تھا۔ علماء میں حسد پیدا ہو جائے تو ان کا علم اختلافات ختم کرنے کی بجائے انہیں مزید بڑھا دیتا ہے، لہذا انہیں چاہئے کہ حسد جیسی خطرناک بیماری سے خود کو بچا کر رکھیں تاکہ ان میں باہمی اختلاف و انتشار نہ ہو اور ان کی وحدت برقرار رہے۔ فی زمانہ اس کی ضرورت اور بھی زیادہ ہے۔

مفسر: رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دنیا الٹی پر جا بہت قدم کی تاکہ



## وَاللَّهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِينَ ﴿١٩﴾ هَذَا بَصَائِرُ

وَاللَّهُ	وَلِيُّ الْمُتَّقِينَ ﴿١٩﴾	هَذَا	بَصَائِرُ
اور	پرہیز گاروں کا دوست (ہے)	یہ (قرآن)	آنکھیں کھول دینے والی نشانیاں

اور اللہ پرہیز گاروں کا دوست ہے۔ یہ قرآن لوگوں کیلئے آنکھیں کھول دینے والی

## لِلنَّاسِ وَهَدَىٰ وَرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُؤْتُونَ ﴿٢٠﴾

لِلنَّاسِ	وَهَدَىٰ	وَرَحْمَةً	لِّقَوْمٍ يُؤْتُونَ ﴿٢٠﴾
لوگوں کیلئے	اور ہدایت	اور رحمت (ہے)	(ان) لوگوں کے لیے جو یقین رکھتے ہیں

نشانیاں اور یقین رکھنے والوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔

## أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ اجْتَرَحُوا السَّيِّئَاتِ أَنْ

أَمْ	حَسِبَ	الَّذِينَ	اجْتَرَحُوا	السَّيِّئَاتِ	أَنْ
کیا	سمجھ لیا	ان لوگوں نے جنہوں نے	ارتکاب کیا	گناہوں (کا)	یہ کہ

کیا جن لوگوں نے برائیوں کا ارتکاب کیا وہ یہ سمجھتے ہیں کہ

## نَجْعَلَهُمْ كَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَا

نَجْعَلَهُمْ	كَالَّذِينَ	آمَنُوا	وَعَمِلُوا	الصَّالِحَاتِ
ہم کریں گے انہیں	ان لوگوں جیسا جو	ایمان لائے	اور انہوں نے عمل کئے	اچھے، نیک

ہم انہیں ان جیسا کریں گے جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے

## سَوَاءٌ مَّحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ سَاءَ مَا

سَوَاءٌ	مَّحْيَاهُمْ	وَمَمَاتُهُمْ	سَاءَ مَا
(کیا) برابر (ہوگی)	ان کی زندگی	اور ان کی موت	کیا ہی برا ہے جو

(کیا) ان کی زندگی اور موت برابر ہوگی؟ وہ کیا ہی برا

۱۔ مومن اور کافر کی زندگی اور موت ایک جیسی نہیں بلکہ ان میں بہت فرق ہے، مومن زندگی میں نیکیوں پر قائم رہتا اور کافر گناہوں میں سرگرم ہوتا ہے، مومن کو موت کے وقت بشارت دی جاتی اور اس پر رحم و کرم کیا جاتا ہے جبکہ کافر موت کے وقت پائوس اور تادم ہو تا ہے۔ اس سے انہیں نصرت حاصل کرنی چاہئے جو یقین صورت، سیرت اور زندگی کافروں کی طرح بنائے ہوئے اور دوسروں کو اس کی دعوت دینے میں مصروف ہیں، حالانکہ کسی مسلمان کی یہ شان نہیں کہ وہ صورت اور سیرت میں کفار کی طرح بنے بلکہ مسلمان کی شان تو یہ ہے کہ صورت اور سیرت میں کفار سے ممتاز رہے۔

## يَحْكُمُونَ ﴿٢١﴾ وَخَلَقَ اللَّهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ

يَحْكُمُونَ ﴿٢١﴾	وَ	خَلَقَ	اللَّهُ	السَّمَوَاتِ	وَ	الْأَرْضَ
وہ حکم لگاتے ہیں	اور	بنایا	(اللہ نے)	آسمانوں	اور	زمین (کو)

حکم لگاتے ہیں ○ اور اللہ نے آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ

## بِالْحَقِّ وَلِتُجْزَى كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ

بِالْحَقِّ ﴿١﴾	وَ	لِتُجْزَى	كُلُّ نَفْسٍ	بِمَا	كَسَبَتْ
حق کے ساتھ	اور	تاکہ بدلہ دیا جائے	ہر جان (کو)	(اس) کا جو	کسبت

بنایا اور تاکہ ہر جان کو اس کی کمائی کا بدلہ دیا جائے

## وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿٢٢﴾ أَفَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَهَهُ

وَهُمْ	وَ	لَا يُظْلَمُونَ ﴿٢٢﴾	أَفَرَأَيْتَ	مَنِ	اتَّخَذَ	إِلَهَهُ
اور وہ		ان پر ظلم نہ کیا جائے گا	بھلا دیکھو تو	جس نے	بنالیا	اپنا معبود

اور ان پر ظلم نہیں ہو گا ○ بھلا دیکھو تو وہ جس نے اپنی خواہش کو اپنا خدا

## هَوَاهُ وَأَصْلَهُ اللَّهُ عَلَى عِلْمٍ وَخَتَمَ

هَوَاهُ	وَ	أَصْلَهُ	اللَّهُ	عَلَى عِلْمٍ	وَ	خَتَمَ
اپنی خواہش (کو)	اور	گمراہ کر دیا	(اللہ نے)	علم کے باوجود	اور	مہر لگا دی

بنالیا اور اللہ نے اسے علم کے باوجود گمراہ کر دیا اور اس کے کان

## عَلَى سَمْعِهِ وَقَلْبِهِ وَجَعَلَ عَلَى بَصَرِهِ غِشْوَةً

عَلَى سَمْعِهِ وَقَلْبِهِ	وَ	جَعَلَ	عَلَى بَصَرِهِ	غِشْوَةً
اس کے کان اور دل پر	اور	ڈال دیا	اس کی آنکھ پر	پردہ

اور دل پر مہر لگا دی اور اس کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا

۱..... حق کے ساتھ بنانے سے مراد یہ ہے کہ آسمان و زمین کو بے فائدہ نہیں بلکہ با مقصد بنایا گیا ہے تاکہ یہ تخلیق اللہ تعالیٰ کی قدرت و وحدانیت کی ایک روشنی و دلیل بنے۔ ۲..... ہر وہ قیامت بندوں کے ثواب میں کمی اور عذاب میں زیادتی کر کے ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا بلکہ ہر ایک کے ساتھ عدل و انصاف کا معاملہ ہو گا بلکہ قیامت کے دن بعض بھروسہ مندوں کو معافی دے دینا اور اطاعت گزاروں کو ان کے عمل سے زیادہ ثواب عطا فرمادینا اللہ تعالیٰ کا رحم و کرم ہو گا، جبکہ بعض لوگوں کے اعمال ضعیف ہو جائیں گے اپنے قصور کی وجہ سے ہو گا کہ یہ ان پر اللہ تعالیٰ کا ظلم ہو گا کیونکہ اللہ تعالیٰ ظلم کرنے سے پاک ہے۔



فَمَنْ يَهْدِيهِ مِنْ بَعْدِ اللَّهِ ۖ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿۲۲﴾

فَمَنْ	يَهْدِيهِ	مِنْ بَعْدِ اللَّهِ	أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿۲۲﴾
تو کون	راہ دکھائے گا اے	اللہ کے بعد	تو کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرتے

تو اللہ کے بعد اسے کون راہ دکھائے گا؟ تو کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرتے؟ ○

وَقَالُوا مَاهِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوتُ

وَقَالُوا	مَاهِيَ	إِلَّا	حَيَاتُنَا الدُّنْيَا	نَمُوتُ
اور	انہوں نے کہا	نہیں	یہ (زندگی) مگر	ہماری دنیاوی زندگی ہم مرتے ہیں

اور انہوں نے کہا: زندگی تو صرف ہماری دنیاوی زندگی ہی ہے، ہم مرتے ہیں

وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَا إِلَّا الدَّهْرُ ۚ وَمَا لَهُمْ

وَنَحْيَا	وَمَا يُهْلِكُنَا	إِلَّا	الدَّهْرُ ۚ	وَمَا لَهُمْ
اور	جیتے ہیں	اور	ہلاک نہیں کرتا ہمیں	مگر زمانہ اور (نہیں ہے) انہیں

اور جیتے ہیں اور ہمیں زمانہ ہی ہلاک کرتا ہے اور انہیں

بِذَلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۚ إِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ ﴿۲۳﴾ وَإِذَا

بِذَلِكَ	مِنْ عِلْمٍ ۚ	إِنْ هُمْ	إِلَّا	يَظُنُّونَ ﴿۲۳﴾	وَإِذَا
اس کا	کچھ علم	نہیں	وہ	مگر گمان کرتے ہیں	اور جب

اس کا کچھ علم نہیں، وہ صرف گمان دہراتے ہیں ○ اور جب

تُثَلَّىٰ عَلَيْهِمْ أَيْتَانِ بَيْتٍ مَّا كَانَ حُجَّتَهُمْ

تُثَلَّىٰ	عَلَيْهِمْ	أَيْتَانِ بَيْتٍ	مَّا كَانَ	حُجَّتَهُمْ
پڑھی جاتی ہیں	ان پر	ہماری روشن آیتیں	(تو) نہیں ہوتی	ان کی (جوابی) دلیل

ان پر ہماری روشن آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو ان کی (جوابی) دلیل

۱۔ مشرکین مرتے کے معاملے میں زمانے کو ہی موخر مانتے تھے جبکہ ملک الموت علیہ السلام کا اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے روہیں قبض کے جانے کا انکار کرتے اور ہر مصیبت کو دہر اور زمانے کی طرف منسوب کرتے تھے۔ آج کل کے دہریوں کا بھی یہی حال ہے، وہ ہر بلعین زمانے کی طرف ہی سب کچھ منسوب کرتے ہیں اور خدا کا انکار کرتے ہیں، اگرچہ انہیں آج تک اس بات کی کوئی دلیل نہیں ملی کہ اگر کوئی خالق نہیں ہے تو حقوق کیسے وجود میں آگئی؟ یہ لوگ قیامت تک دنیا کے وجود میں آنے کی کوئی وجہ نہیں کر سکتے جب تک کہ خالقِ حقیقی کے وجود کو تسلیم نہیں کریں گے۔ مسئلہ مصائب و آلام کو زمانے کی طرف

إِلَّا أَنْ قَالُوا اتَّخَذَ آبَاؤُنَا إِنْ كُنْتُمْ

إِلَّا	أَنْ	قَالُوا	اتَّخَذَ آبَاؤُنَا	إِنْ	كُنْتُمْ
مگر	یہ کہ	وہ کہتے ہیں	تم لے آؤ ہمارے باپ دادا (کو)	اگر	تم ہو

صرف یہ ہوتی ہے کہ کہتے ہیں: اگر تم سچے ہو تو ہمارے باپ دادا کو

صَدِيقَيْنِ ۲۵ قُلِ اللَّهُ يُحْيِيكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ

صَدِيقَيْنِ ۲۵	قُلِ	اللَّهُ	يُحْيِيكُمْ	ثُمَّ	يُمِيتُكُمْ
سچے	تم کہو	اللہ	زندگی دیتا ہے تمہیں	پھر	وہ مارے گا تمہیں

لے آؤ تم فرماؤ: اللہ تمہیں زندگی دیتا ہے پھر وہ تمہیں مارے گا

ثُمَّ يَجْعَلُكُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ لَا رَيْبَ

ثُمَّ	يَجْعَلُكُمْ	إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ	لَا	رَيْبَ
پھر	اکٹھا کرے گا تمہیں	قیامت کے دن کی طرف	نہیں	کوئی شک

پھر تم سب کو قیامت کے دن اکٹھا کرے گا جس میں کوئی شک

فِيهِ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۲۶ وَ لِلَّهِ

فِيهِ	وَ	لِلَّهِ	أَكْثَرَ النَّاسِ	لَا يَعْلَمُونَ ۲۶	وَ	لِلَّهِ
اس میں	اور	لیکن	اکثر لوگ	نہیں جانتے	اور	اللہ ہی کیلئے (ہے)

نہیں، لیکن بہت آدمی نہیں جانتے اور آسمانوں

مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ

مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ	وَ	يَوْمَ	تَقُومُ	السَّاعَةُ
آسمانوں اور زمین کی سلطنت	اور	(جس) دن	قائم ہوگی	قیامت

اور زمین کی سلطنت اللہ ہی کے لیے ہے اور جس دن قیامت قائم ہوگی

(پچھلے صفحہ) منسوب کرنا اور ناگوار محسوس کرنے پر زمانے کو برا کہنا منسوب ہے، حدیث قدسی میں ہے، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ”آدم کی اولاد زمانے کو گالیاں دیتی ہے جبکہ زمانہ (کافران) میں ہوں، رات اور دن میرے قبضے میں ہیں۔“ (بخاری، ۱۵۰/۲، المحدث: ۲۱۸)

روز قیامت میں باطل خدا سے ملے پڑیں گے



يَوْمَ مِذٍ يَخْسِرُ الْمُبِطُونَ ﴿٢٧﴾ وَتَرَى كُلَّ أُمَّةٍ

يَوْمِ مِذٍ	يَخْسِرُ	الْمُبِطُونَ ﴿٢٧﴾	و	تَرَى	كُلَّ أُمَّةٍ
اس دن	خسارہ پائیں گے	باطل والے	اور	تم دیکھو گے	ہر گروہ (کو)

اس دن باطل والے خسارہ پائیں گے ○ اور تم ہر گروہ کو زنانہ کے بل کرے ہوئے

جَاشِيَةً قَفَّ كُلُّ أُمَّةٍ تُدْعَى إِلَى كِتَابِهَا الْيَوْمَ

جَاشِيَةً ﴿٢٨﴾	كُلُّ أُمَّةٍ	تُدْعَى	إِلَى كِتَابِهَا	الْيَوْمَ
زنانہ کے بل کرے ہوئے	ہر گروہ	بلایا جائے گا	اپنے نامہ اعمال کی طرف	(اور کہا جائے گا کہ) آج

دیکھو گے، ہر گروہ اپنے نامہ اعمال کی طرف بلایا جائے گا (اور کہا جائے گا کہ) آج

تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٢٩﴾ هَذَا كِتَابُنَا

تُجْزَوْنَ	مَا	كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٢٩﴾	هَذَا	كِتَابُنَا ﴿٣٠﴾
تمہیں بدلہ دیا جائے گا	(اس کا) جو	تم عمل کرتے تھے	یہ	ہمارا لکھا ہوا (ہے)

تمہیں تمہارے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا ○ یہ ہمارا لکھا ہوا ہے

يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ ۖ إِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا

يَنْطِقُ	عَلَيْكُمْ	بِالْحَقِّ	إِنَّا	كُنَّا نَسْتَنْسِخُ	مَا
جو بولتا ہے	تم پر	حق	بیشک	ہم لکھتے رہے تھے	جو

جو تم پر حق بولتا ہے، بیشک ہم لکھتے رہے تھے جو

كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٣٠﴾ فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا

كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٣٠﴾	فَأَمَّا	الَّذِينَ	آمَنُوا	و	عَمِلُوا
تم عمل کرتے تھے	تو بہر حال	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے عمل کئے

تم کیا کرتے تھے ○ تو وہ جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام

۱۔ قیامت کے دن لوگ خوف زدہ ہوں گے اور اپنے اعمال کے بارے میں سوالات کئے جانے اور حساب لگے جانے کی وجہ سے بے چین ہوں گے اس لئے زنانہ کے بل کرے ہوئے ہوں گے۔ ۲۔ اس سے مراد اعمال نامہ ہے جسے لکھنے کا اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم دیا۔ فرشتوں کا لکھنا چونکہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے تھا تو یہ گویا کہ اللہ تعالیٰ ہی کا لکھا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ بندوں کے بعض کام اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کئے جاسکتے ہیں۔

## الصَّلَاحُ قَيْدُ خَلْعِهِمْ رَأَيْتُمْ فِي رَحْمَتِهِ ۚ ذَلِك

الصَّلَاحُ	قَيْدُ خَلْعِهِمْ	رَأَيْتُمْ	فِي رَحْمَتِهِ	ذَلِك
اتجھے، نیک	تو داخل کرے گا انہیں	ان کا رب	اپنی رحمت میں	یہی

کئے ان کا رب انہیں اپنی رحمت میں داخل فرمائے گا۔ یہی

## هُوَ الْقُوَّةُ الْمُبِيْنُ ۝۳۰ وَأَمْالَ الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ

هُوَ	الْقُوَّةُ الْمُبِيْنُ ۝۳۰	وَأَمْالَ	الَّذِينَ	كَفَرُوا
وہ	کھلی کامیابی (ہے)	اور	بہر حال	دولوگ جنہوں نے کفر کیا (ان سے فرمایا جائے گا)

کھلی کامیابی ہے ○ اور جو کافر ہوئے (ان سے فرمایا جائے گا)

## أَقَلَمُ تَكُنْ أَيْتِي تُشَلِّي عَلَيْكُمْ فَاسْتَكْبَرْتُمْ وَكُنْتُمْ

أَقَلَمُ تَكُنْ	أَيْتِي	تُشَلِّي	عَلَيْكُمْ	فَاسْتَكْبَرْتُمْ	وَكُنْتُمْ
تو کیا نہ تھیں	میری آیتیں	پڑھی جاتی	تم پر	تو تم تکبر کرتے	اور تم تھے

کیا تمہارے سامنے میری آیتیں نہ پڑھی جاتی تھیں تو تم تکبر کرتے تھے اور تم

## قَوْمًا مُّجْرِمِينَ ۝۳۱ وَإِذَا قِيلَ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ

قَوْمًا مُّجْرِمِينَ ۝۳۱	وَ	إِذَا	قِيلَ	إِنَّ	وَعْدَ اللَّهِ	حَقٌّ	وَالسَّاعَةُ
مجرم لوگ	اور	جب	کہا جاتا	بیشک	اللہ کا وعدہ	سچا (ہے)	اور قیامت

مجرم لوگ تھے ○ اور جب کہا جاتا کہ بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے اور قیامت

## لَا رَيْبَ فِيهَا قُلْتُمْ مَّا نَدْرِي مَا السَّاعَةُ ۚ إِنَّ

لَا	رَيْبَ	فِيهَا	قُلْتُمْ	مَّا نَدْرِي	مَا	السَّاعَةُ	إِنَّ
نہیں	کوئی شک	اس میں	(تو) تم کہتے	ہم نہیں جانتے	کیا چیز (ہے)	قیامت	نہیں

میں کوئی شک نہیں تو تم کہتے تھے: ہم نہیں جانتے، قیامت کیا چیز ہے؟ ہمیں تو

۱ قیامت کے دن جہنم سے نجات اور جنت میں داخلہ نصیب ہو جانا حقّی طور پر بڑی کامیابی ہے، لہذا ہر شخص کو چاہئے کہ وہ دنیا کی تپانیدار کامیابی حاصل کرنے کے مقابلے میں آخرت کی ہمیشہ رہنے والی کامیابی حاصل کرنے کی زیادہ کوشش کرے۔

۲ اس آیت میں ان کفار کا ذکر ہے جن تک نبی کی تعلیم پہنچی اور انہوں نے قبول نہ کی لیکن وہ لوگ جو فطرت کے زمانہ میں گزر گئے اگر وہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کو ماننے والے تھے تو نجات پائیں گے، اگر تو حید کے اعتراف سے دور تھے تو ان کے بارے میں ائمہ اہل سنت کا اختلاف ہے۔



تَنْظُنُّ إِلَّا ظَنًّا وَمَنْ حَصْبُ الْمُنَافِقِينَ ۝۳۲ وَبَدَا

تَنْظُنُّ	إِلَّا	ظَنًّا	وَمَنْ	حَصْبُ	الْمُنَافِقِينَ ۝۳۲	وَبَدَا
ہم گمان کرتے	مگر	کچھ گمان	اور	نہیں	ہم	یقین رکھنے والے

یو نہیں کچھ گمان سا ہوتا ہے اور ہمیں یقین نہیں ہے ○ اور ان کیلئے

لَهُمْ سَيِّئَاتٌ مَّا عَمِلُوا وَحَاقَ بِهِمْ

لَهُمْ	سَيِّئَاتٌ	مَّا	عَمِلُوا	وَحَاقَ	بِهِمْ
ان پر	(اس کی) برائیاں	جو	انہوں نے عمل کئے	اور	گھیر لے گا

ان کے اعمال کی برائیاں کھل جائیں گی اور انہیں وہی عذاب گھیر لے گا

مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ۝۳۳ وَقِيلَ الْيَوْمَ نَنسِفُكُمْ

مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ۝۳۳	وَقِيلَ	الْيَوْمَ	نَنسِفُكُمْ
(وہ عذاب) جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے	اور	فرمایا جائے گا	آج

جس کی وہ ہنسی اڑاتے تھے ○ اور فرمایا جائے گا: آج ہم تمہیں چھوڑ دیں گے

كَمَا نَسِيتُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَذَا وَمَا وَالْكَاثِرُونَ

كَمَا	نَسِيتُمْ	لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَذَا	وَمَا وَالْكَاثِرُونَ
جیسے	تم نے بھلا دیا تھا	اپنے اس دن کی ملاقات (کو)	اور تمہارا ٹھکانہ

جیسے تم نے اپنے اس دن کے ملنے کو بھلایا ہوا تھا اور تمہارا ٹھکانہ آگ ہے اور

مَا لَكُمْ مِّنْ تَصَرُّعٍ ۝۳۴ ذَلِكُمْ بِأَنكُمُ اتَّخَذْتُمْ

مَا	لَكُمْ	مِّنْ تَصَرُّعٍ ۝۳۴	ذَلِكُمْ	بِأَنكُمُ	اتَّخَذْتُمْ
نہیں (ہے)	تمہارے لئے	مدد کرنے والوں میں سے	یہ	(اس) لئے کہ تم	تم نے بنایا

تمہارا کوئی مددگار نہیں ○ یہ اس لیے ہے کہ تم نے اللہ کی آیتوں کا

۱... عقائد کے معاملے میں بے یقینی کی کیفیت تباہ کن ہوتی ہے، اس سے بچنا اور اپنے عقائد پر پختہ یقین ہونا بہت ضروری ہے۔

۲... اعمال کی برائیاں کھلنے سے مراد یہ ہے کہ آخرت میں کفار کے سامنے ان کے دنیا کے برے اعمال انتہائی بری شکل میں ظاہر ہوں گے۔

أَيُّتَ اللَّهِ هُزُّوْا وَاعْرِضْكُمْ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا

أَيُّتَ اللَّهِ	هُزُّوْا	وَ	اعْرِضْكُمْ	الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا
اللہ کی آیتوں (کو)	ہنسی مذاق	اور	فریب دیا تمہیں	دنیا کی زندگی (نے)

لُحْظًا مذاق بنایا اور دنیا کی زندگی نے تمہیں فریب دیا

فَالْيَوْمَ لَا يُخْرَجُونَ مِنْهَا وَلَا هُمْ

فَالْيَوْمَ	لَا يُخْرَجُونَ	مِنْهَا	وَ	لَا	هُمْ
تو آج	انہیں نہ نکالا جائے گا	اس (آگ) سے	اور	نہ	وہ (ان سے)

تو آج نہ وہ آگ سے نکالے جائیں اور نہ ان سے

يُسْتَعْتَبُونَ ﴿٣٥﴾ فَلِلَّهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَ

يُسْتَعْتَبُونَ ﴿٣٥﴾	فَلِلَّهِ	الْحَمْدُ	رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَ
(اللہ کو) راضی کرنے کا مطالبہ کیا جائے گا	تو اللہ ہی کیلئے (ہیں)	تمام خوبیاں	(جو) آسمانوں کا رب اور

اللہ کو راضی کرنے کا مطالبہ ہو گا ○ تو اللہ ہی کے لئے سب خوبیاں ہیں جو آسمانوں کا رب اور

رَبِّ الْأَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ ﴿٣٦﴾ وَلَهُ الْكِبْرِيَاۗءُ

رَبِّ الْأَرْضِ	رَبِّ الْعٰلَمِينَ ﴿٣٦﴾	وَ	لَهُ	الْكِبْرِيَاۗءُ
زمین کا رب	سارے جہانوں کا رب (ہے)	اور	اسی کے لئے	بڑائی (ہے)

زمین کا رب، سارے جہان کا رب ہے ○ اور آسمانوں اور زمین میں

فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٣٧﴾

فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ	وَ	هُوَ	الْعَزِيزُ	الْحَكِيمُ ﴿٣٧﴾
آسمانوں اور زمین میں	اور	وہی	عزت والا	حکمت والا (ہے)

اسی کے لئے بڑائی ہے اور وہی عزت والا، حکمت والا ہے ○

1 ..... آسمانوں اور زمین میں بڑائی سے مراد یہ ہے کہ آسمانوں اور زمین میں اس کی عظمت، قدرت، سلطنت اور بڑائی کے آثار ظاہر ہیں تو اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کر رہا ہے۔ حدیث پاک میں ہے: چار کلمے اللہ تعالیٰ کو بہت محبوب ہیں "سُبْحَانَ اللَّهِ" اور "الْحَمْدُ لِلَّهِ" اور "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" اور "لِلَّهِ الْمُلْكُ" (مسلم، ص: ۱۱۸، الحدیث: ۴۱۳۷) (۳۱۳)



چار مفید چیزوں پر مشتمل لفظی ترجمہ

آیات کے عنوانات

مختصر حواشی

مکمل با محاورہ ترجمہ

لفظ بہ لفظ ترجمہ



جلد ششم  
پارہ 26.. تا 30



پبلیکیشن:  
مجلس المدینۃ العلمیۃ  
(دعوتِ اسلامی)

## عنوانات

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
9	والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والے بیٹے کا وصف	3	چھپیواں پارہ
10	اعمال کی قبولیت اور خطاؤں سے درگزر کا وعدہ	3	سُورَةُ الْاِنْشَاقِ
11	کافر بیٹے کا رویہ اور مومن والدین کا حال	3	حقانیت قرآن کا بیان
11	منکرین آخرت کا انجام	3	کائنات کی تخلیق بامقصد اور معین مدت تک ہونے اور کفار کے اعراض کا بیان
12	روزِ قیامت سبھی کو اعمال کے مطابق درجات ملیں گے	4	بت پرستی کے جواز پر کفار سے عقلی اور نقلی دلیل پیش کرنے کا مطالبہ
12	نارِ جہنم پر پیشی کے وقت کفار کو ملامت	4	بت پرستوں کی گمراہی اور بتوں کی بے بسی و بے خبری کا بیان
13	حضرت ہود علیہ السلام کی سرزمینِ احقاف میں اپنی قوم کو تبلیغ و نصیحت	5	روزِ قیامت بتوں کی اپنے پجاریوں سے دشمنی اور انکارِ عبادت
13	قوم کی طرف سے جواب اور عذاب کا مطالبہ	5	کفار کا قرآن کریم پر کھلا جادو ہونے کا الزام
14	مطالبہ عذاب پر حضرت ہود علیہ السلام کا جواب	5	حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر قرآن گھڑنے کا الزام اور اس کا جواب
14	بادل کی شکل میں عذاب الہی کا ظہور اور قوم کا حشر	6	منکرین رسالت کو نصیحت اور علم ذاتی کی نفی
15	قوم عاد کا حال و انجام اور کفار مکہ کو تنبیہ	6	منکرین قرآن کو تنبیہ
16	سابقہ امتوں کی ہلاکت کے سبب کی طرف اشارہ اور کفار مکہ کو تنبیہ	7	کفار کا مسلمانوں سے متکبرانہ کلام اور قرآن پر اعتراض
17	جنوں کے ایمان لانے کا واقعہ	8	قرآن کریم اور تورات کی عظمت و شان
19	مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے کے منکرین کا رد	8	توحید و رسالت پر ایمان لانے اور اس پر ثابت قدم رہنے والوں کی جزا
19	نارِ جہنم پر پیشی کے وقت عذاب کی حقانیت کا اقرار	9	والدین کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید اور اولاد کے لیے ماں کی قربانیاں
20	کفار کی ایذاؤں پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو صبر کرنے کی نصیحت	9	حمل اور دودھ چھڑانے کی مدت کا بیان



صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
32	منافقوں کے ایمان سے کفر کی طرف پھرنے کا سبب	21	<b>سُورَةُ مُحَمَّدٍ</b>
32	موت کے وقت منافقوں کا غیر متناک حال اور اس کا سبب	21	کفر کرنے اور راہِ خدا سے روکنے والوں کے لیے وعید
33	منافقوں کا گھمنڈ اور ان کی پہچان کروانے سے متعلق مشیتِ الہی	21	باجعل مومنوں کے لیے بشارت
34	مسلمانوں کی حکمِ جہاد کے ذریعے آزمائش	22	اعمالِ کفار کی بربادی اور اہل ایمان کی سرخ روئی کا سبب
34	منافقین اور کفار کو تنبیہ	22	دورانِ جنگ کفار سے متعلق حکم
35	اطاعتِ رسول کا حکم اور اعمالِ باطل کرنے کی ممانعت	23	جہاد کا حکم دینے کی حکمت اور شہیدوں کے فضائل
35	کفر پر مرنے والے کی مغفرت سے محرومی	24	دینِ الہی کے مددگاروں کو بشارت
36	کفار کے مقابلے میں بزدلی دکھانے کی ممانعت	24	کفار کی سزا اور اس کا سبب
36	دنیا کی ناپائیداری کا بیان اور ایمان و تقویٰ کی فضیلت	25	گزشتہ امتوں کے انجام کا بیان اور کفار مکہ کو تنبیہ
36	بندوں کی آزمائش میں کرمِ الہی	25	مسلمانوں کی مدد اور کفار پر قہر کا سبب
37	راہِ خدا میں خرچ کرنے میں بخل کرنے والوں کی مذمت اور انہیں تنبیہ	25	باجعل مسلمانوں اور کفار کا اخروی حال
38	<b>سُورَةُ الْفَتْحِ</b>	26	ہجرت کے موقع پر حضور ﷺ کو تسلی
38	روشن فتح کا فیصلہ فرمادینے کی بشارت اور دیگر بشارتیں	26	مومن و کافر میں فرق کا بیان
39	قلبی اطمینان کے ذریعے مسلمانوں کی مدد اور دیگر حکمتیں	27	جنت کے اوصاف اور جہنمی میں فرق کا بیان
40	عظمت و شانِ الہی	28	منافقوں کے ایک گروہ کا طرزِ عمل اور اس کا نتیجہ
41	حضور ﷺ کا مقام و مرتبہ	29	ہدایت کا صلہ
41	بعثت کے تین مقاصد	29	کفار کے لیے نصیحت سے فائدہ اٹھانے کا موقع
41	بیعتِ رضوان کرنے والوں کی فضیلت اور ذمہ داری	29	توحید کا بیان اور استغفار کا حکم
42	منافقوں سے متعلق نبی خبر اور انہیں جواب	30	حکمِ جہاد پر مشتمل سورت اترنے پر منافقوں کا حال
44	توحید و رسالت پر ایمان نہ لانے والے کے لیے وعید	31	اللہ پر ایمان کا تقاضا
		31	اسلامی جہاد کو سببِ فساد سمجھنے والوں کو جواب
		31	منافقین پر لعنتِ الہی اور اس کا اثر
		31	منافق قرآن میں تدبر نہیں کر سکتے
		32	ایمان سے کفر کی طرف پلٹنے والے شیطانی دھوکے کا شکار ہیں

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
56	بارگاہ رسالت میں آواز پست رکھنے والوں کی تعریف	44	اللہ تعالیٰ کی شانِ ملکیت اور مغفرت و عذاب سے متعلق مشیتِ الہی
56	حجروں کے باہر سے پکارنے والوں کو ادب کی تلقین	44	غزوہ خیر کے لیے روانگی کے وقت منافقوں کے بارے میں نبی خبر
57	خبر قبول کرنے سے پہلے تحقیق کرنے کی تاکید اور اس کی حکمت	45	منافقوں کی آزمائش کے لیے ایک کسوٹی
57	اطاعتِ نبوی کا حکم اور صحابہ پر انعامِ الہی	46	مغذروں کے لئے شرکتِ جہاد سے رخصت
58	مسلمانوں میں صلح کروانے سے متعلق ہدایات	46	اطاعتِ رسول کی فضیلت اور نافرمانی کی وعید
59	مسلمان بھائی بھائی ہیں	47	بیعتِ رضوان میں شریک صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کے فضائل
60	چند معاشرتی احکام: مذاق اڑانے، طعنہ زنی کرنے اور برے نام رکھنے کی ممانعت اور تنبیہ	47	صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ سے غنیمتوں کا وعدہ الہی
61	بدگمانی، عیب تلاش کرنے اور غیبت کرنے کی ممانعت	48	جنگ کی صورت میں کفار مکہ کی یقینی شکست کی خبر
61	انسانوں کی قوموں قبیلوں میں تقسیم کی حکمت	48	اہل ایمان کی مدد اور کافروں پر قہر و ستور الہی ہے
62	عزت و فضیلت کا حقیقی معیار	49	حدیبیہ میں فضلِ الہی
62	دیہاتیوں کے دعویٰ ایمان کی نفی اور انہیں نصیحت	49	حدیبیہ میں کفار مکہ سے جنگ کی اجازت نہ دینے کی حکمت
63	سچے مومنوں کے اوصاف	51	کفار مکہ کی ہٹ دھرمی اور مسلمانوں پر فضلِ الہی کا بیان
63	اخلاص کے مدعی منافقوں کو تنبیہ	52	خوابِ رسول کی صداقت
64	ایمان کا احسان جتانے والوں کو تنبیہ	52	حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بعثت کا ایک اہم مقصد غلبہ اسلام
64	علمِ الہی کی شان	53	صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کے اوصاف اور ان کی ایک مثال کا بیان
65	<b>سُورَةُ قَسَس</b>	55	<b>سُورَةُ الْحَجَرَات</b>
65	کفار مکہ کا حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رسالت پر تعجب	55	آدابِ بارگاہِ نبوی حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے آگے بڑھنے کی ممانعت
65	دوبارہ زندہ کیے جانے پر کفار مکہ کا تعجب	55	بارگاہ رسالت میں آواز بلند کرنے کی ممانعت اور اس پر وعید
66	علمِ الہی کا بیان		
66	کفار مکہ کا حق کو جھٹلانا		
66	دوبارہ زندہ کرنے پر قدرتِ الہی کے دلائل		
67	دلائلِ قدرت سے فائدہ اٹھانے والا شخص		
67	قدرتِ الہی کی ایک اور دلیل		
67	سابقہ امتوں کے حال اور انجام کی طرف اشارہ		



صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
76	سُورَةُ الزَّٰلِزَاتِ	68	دوبارہ زندہ کیے جانے کے منکرین کو جواب
76	وقوع قیامت پر ہواؤں، بدلیوں، کشتیوں اور فرشتوں کی قسم	68	قدرت اور علم الہی کا حال
77	کفار قریش کا باہمی اختلاف و محرومی	69	لوگوں کے اعمال و اقوال لکھنے کا انتظام
77	گستاخان رسول کو اللہ کی طرف سے پُر جلال جواب	69	موت کی سختی آنے کا بیان
78	پرہیز گاروں کا صلہ	70	وقوع قیامت کا ذکر
78	پرہیز گاروں کی صفات: قیام اللیل اور انفاق فی سبیل اللہ	70	روزِ قیامت پیشی کے وقت کا حال اور تنبیہ
78	زمین، انسان اور آسمان میں قدرتِ الہی کی نشانیوں کی طرف اشارہ	70	کافر سے اس کے ساتھی فرشتے کا کلام
79	حقانیت قرآن کا بیان	71	فرشتوں کو حکم الہی اور جہنم کے مستحق لوگوں کا بیان
79	حضرت ابراہیم علیہ السلام کے معزز مہمانوں کے واقعہ کی طرف اشارہ	71	گمراہ کرنے کے الزام پر شیطان کا جواب
79	معزز مہمانوں کی بارگاہِ ابراہیم میں حاضری اور سلام و جواب	71	روزِ قیامت بارگاہِ الہی میں کفار و شیاطین کا جھگڑا
79	مہمانوں کے سامنے مچھڑا پیش کرنا اور نہ کھانے پر مہمانوں سے سوال	72	بے سود ہے
80	خوف محسوس کرنے پر مہمانوں کی طرف سے تسلی اور بیٹے کی بشارت	72	روزِ قیامت جہنم سے سوال اور اس کا جواب
80	حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زوجہ کا اظہارِ تعجب اور فرشتوں کا جواب	72	روزِ قیامت پرہیز گاروں کی عزت افزائی
	ستائیسواں پارہ	73	جنت کے مستحق لوگ اور ان کا عزت کے ساتھ جنت میں داخلہ
81	آمد کے مقصد کا سوال اور فرشتوں کا جواب	73	اہل جنت پر انعام الہی
81	قوم لوط کے اہل ایمان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا معاملہ	73	سابقہ امتوں کی ہلاکت کی طرف اشارہ
81	قوم لوط کی بستی میں عبرت کی نشانی	74	عبرت انگیز واقعات سے نصیحت حاصل کرنے والے لوگ
82	حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کے واقعہ میں عبرت کی نشانی	74	6 دن میں تخلیق کائنات
		74	حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو صبر اور تسبیح کی تلقین
		75	احوال قیامت کا بیان
		75	زندگی اور موت دینا اللہ کے اختیار میں ہے
		75	روزِ قیامت قبروں سے نکلنے کی منظر کشی
		76	حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تسلی اور ان کی ذمہ داری

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
92	کفار مکہ کی مخالفت کا سبب ان کی سرکشی ہے	82	قوم عاد اور قوم ثمود کے انجام میں عبرت کی نشانی
92	قرآن اپنی طرف سے گھڑنے کے الزام کا جواب	83	قوم نوح کی ہلاکت کی طرف اشارہ
93	معرض کفار سے سوالات	83	قدرت و وحدانیت الہی پر دلالت کرنے والی نشانیاں
94	کفار قریش کی حق بیزار پر کلام	84	اطاعت الہی کی طرف جلد آنے کا حکم
94	حق کے خلاف سازش کرنے والوں کا انجام	84	اللہ کا شریک ٹھہرانے کی ممانعت
94	اللہ تعالیٰ شریک سے پاک ہے	85	کفار کی جاہلانہ باتوں پر حضور ﷺ کو تسلی
94	عذاب دیکھ کر کفار کے نہ ماننے کا حال	85	کفار سے منہ پھیر لینے کی اجازت
95	سازشی کفار سے متعلق حضور ﷺ کو ہدایت	85	نصیحت کرتے رہنے کی تاکید
95	کفار قریش کو عذاب دنیا کی وعید	85	جنوں اور انسانوں کی تخلیق کا مقصد
95	حضور ﷺ کو صبر اور مخصوص اوقات میں تسبیح و حمد کرنے کا حکم	86	اللہ تعالیٰ کی شان بے نیازی
96	<b>سُورَةُ الْجِنِّ</b>	86	کفار کو تنبیہ اور ان کے لیے وعید
96	حضور ﷺ کی عظمت و شان	87	<b>سُورَةُ الطُّورِ</b>
96	قرآن وحی الہی ہے	87	وقوع عذاب کے یقینی ہونے کی قسمیہ خبر
97	حضرت جبریل کے اوصاف	87	قیامت کی منظر کشی اور جھٹلانے والوں کو وعید
97	شب معراج حضور ﷺ کا قرب الہی	88	آخرت کو جھٹلانے والوں کا انجام
97	حضور ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کا دیدار الہی	89	پرہیز گاروں کا اخروی صلہ
98	رب تعالیٰ کی بڑی نشانیاں کا مشاہدہ	89	جنت میں اولاد کو ماں باپ کا وسیلہ کام آنے کا بیان
98	بت پرستی پر کفار قریش کو ملامت	90	ہر شخص اپنے عمل کے بدلے گروی ہے
99	کفار کی بتوں سے وابستہ امیدیں باطل ہیں	90	اہل جنت کی غذاؤں اور لطف و سرور کا بیان
100	اجازت و مرضی الہی کے بغیر فرشتے کسی کی شفاعت نہیں کر سکتے	91	اہل جنت کے خدمت گار لڑکوں کا وصف
100	فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں کہنے والوں کا رد	91	اہل جنت کا ایک دوسرے سے حال دریافت کرنا
101	ہدایت سے منہ پھیرنے والے سے اعراض کا حکم	92	حضور ﷺ کو تسلی اور نصیحت کرتے رہنے کی ہدایت
101	کفار کی علمی رسائی اور انہیں تہدید	92	حضور ﷺ پر شاعر ہونے کا الزام اور اس کا جواب



صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
110	قوم نوح کے عبرتناک انجام سے نصیحت لینے کی ترغیب	101	اللہ تعالیٰ کی بادشاہی اور اس کا لازمی نتیجہ
110	قرآن نصیحت لینے اور یاد کرنے کے لیے آسان ہے	102	نیک لوگوں کے اوصاف اور اللہ تعالیٰ کی شانِ مغفرت
110	قوم عاد کے انجام کا بیان	102	اپنے نیک کاموں کی فخریہ تعریف کرنے والوں کو تنبیہ
111	قرآن نصیحت لینے اور یاد کرنے کے لیے آسان ہے	103	اسلام سے منحرف ہونے والے کو تنبیہ
111	قوم ثمود کے حال اور انجام کا بیان	103	صحائف موسیٰ و ابراہیم کے مضمون کا حوالہ
113	قرآن نصیحت لینے اور یاد کرنے کے لیے آسان ہے	103	کوئی کسی کا بارگناہ نہ اٹھائے گا
113	قوم لوط کی ہلاکت کا واقعہ	103	ہر انسان اپنے عمل کا بدلہ پائے گا
115	قرآن نصیحت لینے اور یاد کرنے کے لیے آسان ہے	104	اللہ تعالیٰ کی قدرت اور مختلف شانوں کا بیان
115	قوم فرعون کے انجام کی طرف اشارہ	105	مختلف قوموں کی ہلاکت کا بیان
115	کفار قریش کو تنبیہ	106	حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے منصبِ انداز کا بیان
115	کفار قریش کو عذاب دینا اور عذابِ آخرت کی وعید	106	قرب قیامت اور اس کے ظہور کا بیان
116	مجرموں کا حال اور آخروی انجام	106	منکرینِ قرآن کا رویہ اور انہیں سجدہ و عبادتِ الہی کا حکم
116	ہر چیز ایک اندازے سے پیدا فرمائی گئی ہے	107	<b>سُورَةُ الْقَسَصِ</b>
116	حکمِ الہی کے وقوع کا حال	107	قرب قیامت اور اس کی ایک نشانی کا ظہور
117	ہلاک شدہ قوموں سے نصیحت لین چاہئے	107	صدقِ نبوت کی نشانی دیکھ کر کفار مکہ کا رویہ
117	بندوں کے عمل اعمال ناموں میں موجود اور لوح محفوظ میں لکھے ہیں	107	کفار مکہ کی تکذیب اور اتباعِ خواہش کا بیان
117	پرہیز گاروں کا آخروی صلہ	107	کفار مکہ کا پچھلی قوموں کے انجام سے سبق حاصل نہ کرنا
118	<b>سُورَةُ الْحَجِّ</b>	108	ہٹ دھرم کفار سے متعلق ایک ابتدائی حکم اور صور پھونکنے جانے کا بیان
118	حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے قرآن سکھایا	108	صور پھونکنے کے بعد قبروں سے نکلنے کا منظر
118	انسان کی پیدائش اور اس پر انعامِ الہی	108	قوم نوح پر عذابِ الہی کا بیان
118	دو آسمانی نعمتیں سورج اور چاند		
118	نباتات اور درختوں کی سجدہ ریزی		

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
129	سُبْرَةَ الْوَاقِعِیْنِ	118	آسمان اور میزان کا ذکر
129	وقوع قیامت کے وقت کوئی اسے جھٹلا نہ سکے گا	119	میزان رکھنے کی حکمت
129	قیامت کے دو اوصاف	119	انصاف کے ساتھ ناپ تول کرنے اور وزن کم نہ کرنے کا حکم
129	وقوع قیامت کے وقت خوفناک مناظر	119	زمین کے عجائب قدرت کی طرف اشارہ اور جنوں، انسانوں سے خطاب
130	روز قیامت لوگوں کے تین گروہ ہوں گے	119	انسان اور جن کے مادہ تخلیق کا بیان
130	تین گروہوں کی تفصیل	120	مشرق و مغرب کا رب اللہ تعالیٰ ہے
130	سبقت لے جانے والوں کی جزا	120	دو سمندر، ان میں قدرت الہی کا کرشمہ
130	سبقت لے جانے والوں کی اجمالی تعداد	120	سمندروں میں موجود منافع کا بیان
131	جنت میں مقرب بندوں کا حال	121	بڑی بڑی کشتیوں کی روانی کی نعمت
131	جنت میں مقرب بندوں کی خصوصی خدمت	121	ہر چیز فنا ہونے اور ذات رب باقی رہنے کا بیان
132	مقرب بندوں کی جنتی حوروں کا وصف	121	مخلوق کی محتاجی، شان الہی
132	نیک اعمال جنتی نعمتیں ملنے کا ذریعہ ہیں	122	حساب اعمال سے متعلق تنبیہ
132	مقرب بندوں پر جنت میں مزید انعام	122	مخلوق کا بجز
132	دائیں جانب والوں کی جزا	122	قبروں سے نکلنے وقت کفار کا حال
133	دائیں جانب والوں کے لیے پیدا کی گئی جنتی عورتوں کے اوصاف	123	قیامت کا ایک ہولناک منظر
133	دائیں جانب والوں کی اجمالی تعداد	123	روز قیامت گناہگاروں سے سوال نہ ہونے کی خبر
133	بائیں جانب والوں کے عذابات	123	روز قیامت مجرموں کی پہچان و پکڑ کا بیان
134	بائیں جانب والوں کے جرائم	124	اہل جہنم کا حال
134	کفار قریش کو تنبیہ	124	خوف خدا رکھنے والے کو دو جنتوں کی بشارت
135	انسان کی ابتدائی تخلیق سے قدرت الہی پر استدلال	124	دو جنتوں کے اوصاف، ان کی نعمتیں
135	موت کا تقرر اور قدرت الہی	126	نیک کی جزا کا بیان
136	انعامات الہی کا بیان اور کفار کو تنبیہ	126	مزید دو جنتوں، ان کے اوصاف و نعمتوں کا بیان
137	آگ کے دو فوائد	129	عظمت و بزرگی والے رب کا نام بڑا برکت ہے
138	تبیح کرنے کا حکم		



صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
153	تقدیر کا بیان	138	عظمت قرآن کا بیان اور منکرین قرآن کو تنبیہ
154	تکبر اور بخل کی مذمت	139	کفار کی بے بسی کا بیان
154	رسولوں کے بھیجنے کے دو اہم مقاصد	139	مرنے والوں کے تین گروہ اور ان کی جزا
155	تاریخ انبیاء کی طرف اشارہ	140	تسبیح کرنے کا حکم
156	حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی بعثت اور عیسائیوں کا حال	141	سُورَةُ الْحَبَّتِیْنِ
157	اہل کتاب کو تقویٰ و ایمان کا حکم، بشارت اور اس کی حکمت	141	کائنات کی ہر چیز تسبیح بیان کرتی ہے
		142	صفات الہی کا بیان
		142	قدرت و علم الہی کی مزید تفصیل
	اٹھائیسواں پارہ		ایمان لانے اور صدقہ کرنے والوں کیلئے بڑے اجر کی بشارت
159	سُورَةُ الْاِنشَاقِ	143	میشاق کے باوجود ایمان نہ لانے پر کفار کو ملامت
159	آیت ظہار کا شان نزول	144	قرآن تاریکیوں سے نکالنے والا ہے
159	ظہار کی حقیقت	144	راہ خدا میں خرچ نہ کرنے والوں کو تنبیہ
160	ظہار کا کفارہ	144	فتح مکہ سے پہلے خرچ کرنے والے صحابہ کرام کی فضیلت
161	رسول کے مخالفین کا انجام	145	راہ خدا میں خرچ کرنے کی فضیلت
162	علم اور مشاہدہ الہی	145	پہل صراط پر اہل ایمان کو عطائے نور اور جنتوں کی بشارت
163	منافقوں اور یہودیوں کا بُرا کردار اور انہیں وعید	146	پہل صراط پر منافقوں کی نور سے محرومی
165	مشورے سے متعلق مسلمانوں کی تربیت	146	منافقوں کی سرگوشیوں پر مسلمانوں کو تسلی
165	منافقوں کی سرگوشیوں پر مسلمانوں کو تسلی	146	بارگاہ رسالت کے حاضرین کو دو آداب کی تعلیم
166	بارگاہ رسالت کے حاضرین کو دو آداب کی تعلیم	147	اہل ایمان اور علماء کی فضیلت
166	اہل ایمان اور علماء کی فضیلت	148	اہل ایمان کو نصیحت
166	بارگاہ رسالت میں راز کی بات کہنے سے پہلے صدقہ دینے کا حکم	150	صدقہ کرنے والوں کے لئے بشارت
167	حکم صدقہ کی منسوخی اور نیک اعمال کی تاکید	150	اہل ایمان کے لیے بشارت اور کفار کے لیے وعید
168	منافقوں کی مفاد پرستی اور کذب بیانی	151	دنیاوی زندگی کی حقیقت
168	منافقوں کو سخت عذاب کی وعید	152	معفرت و جنت کے حصول میں مسابقت کا حکم

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
180	یہودیوں اور منافقوں کی بزدلی اور باہمی مخالفت کا حال	169	قسموں سے متعلق منافقوں کا رویہ اور انہیں وعید
181	منافقوں کی شیطان کی طرح دھوکا دہی	169	جھوٹی قسمیں کھانے میں منافقوں کی دیدہ دلیری
182	مسلمانوں کو اللہ سے ڈرتے رہنے اور فکرِ آخرت کا حکم	170	منافقوں پر شیطان کا تسلط اور شیطانی گروہ کا حال
182	جنتی اور جہنمی برابر نہیں	170	مخالفین رسول کی ذلت کا بیان
183	عظمت و شان قرآن	170	رسولوں کے غلبہ سے متعلق قانون الہی
183	صفاتِ الہی کا بیان	170	اللہ و رسول کے دشمنوں سے دوستی کی ممانعت
185	نُسُوحَةُ الْجَنَّةِ	171	عاشقان رسول کے لئے بشارتیں
185	کفار سے دوستی کی ممانعت	172	نُسُوحَةُ الْجَنَّةِ
186	اللہ کی رضا طلبی اور کفار سے دوستی ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتیں	172	کائنات کی ہر چیز تسبیحِ الہی کرتی ہے
186	کفار کو خفیہ پیغامِ محبت بھیجنے والوں کو تنبیہ	173	بنو نضیر کے یہودیوں کی جلاوطنی
186	کفار کی عداوت کا حال	174	بنو نضیر کے لیے دنیاوی رعایت کا بیان اور عذابِ جہنم کی وعید
187	بروزِ قیامت (کفار سے) رشتہ داری کام نہ آئے گی	174	بنو نضیر پر غضب کا سبب
187	کفار سے تعلق رکھنے میں اسوہ ابراہیمی کی پیروی کی تلقین	174	بنو نضیر کے درخت کاٹنا اور چھوڑ دینا اذنِ الہی سے تھا
187	حضرت ابراہیم علیہ السلام کا کفار سے اعلانِ براءت	175	مالِ فے کا حکم
188	حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اپنے چچا سے وعدہ	175	مالِ فے کا مصرف اور اوصافِ صحابہ
188	حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعائیں	176	اطاعتِ رسول کی فریضیت
189	اسوہ ابراہیمی کی پیروی سے متعلق ایک تنبیہ	176	مالِ غنیمت کے مستحقین کا بیان اور مہاجرین و انصار کی عظمت
189	کفار مکہ کو توفیقِ ایمان ملنے کی بشارت	177	انصار کا انبار
190	کفار سے نیک سلوک اور دوستی کرنے سے متعلق احکام	177	لا لُحْ سے بچنا بہت عظیم عمل ہے
191	مہاجر عورتوں کے بارے میں چند منسوخ احکام	178	فوت شدہ مسلمانوں کے لئے ایک عمدہ دعا
		178	منافقوں کی یہودیوں سے ساز باز اور ان کی حقیقت
		180	منافقوں کا مسلمانوں سے خوف



صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
204	موت سے فرار ممکن نہیں	193	عورتوں سے بیعت لینے کی کیفیت
205	جمعہ کی اذان ہونے پر نماز جمعہ کی تیاری کا حکم	194	مشرکوں سے دوستی کی ممانعت
205	نماز جمعہ سے فراغت کے بعد تلاشِ رزق کی اجازت اور ذکرِ الہی کا حکم	195	<b>سُورَةُ الصَّافَّاتِ</b>
205	دورانِ خطبہ تجارتی قافلے کی طرف جانے والوں کو تنبیہ	195	عظمتِ الہی
205		196	قول و عمل میں تضاد کی مذمت
206	<b>سُورَةُ الْيُنُفُوثِ</b>	196	مجاہدین کی فضیلت
206	رسالت کی گواہی دینے میں منافقوں کی حقیقت	196	حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ایذا دینے والوں کا انجام
207	منافقوں کے دوبرے کام، قسموں کو ڈھال بنانا اور راہِ خدا سے روکنا	196	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمدِ سرکار کی بشارت اور کفار کا حال
207	منافقوں کے برے اعمال کا سبب	197	اللہ کی طرف جھوٹی بات منسوب کرنے والا بڑا ظالم ہے
207	منافقوں کے ظاہر و باطن کی منظر کشی	198	دینِ اسلام کو مٹانے کی کوشش لا حاصل ہے
208	منافقوں کا بارگاہِ رسالت میں حاضری سے تکبر	198	حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کی بعثت کا ایک اہم مقصد
208	منافقوں کی مغفرت سے محرومی	198	وردِ ناک عذاب سے بچانے والی تجارت اور اس کے ثمرات
209	عبداللہ بن ابی منافق کا طعنہ اور اسے جواب	200	دینِ الہی کی مدد کا حکم اور حواریوں کا قابلِ تقلید نمونہ
209	منافقوں کا گستاخی کرنا	201	<b>سُورَةُ الْجِنِّ</b>
210	مال، اولاد اللہ کی یاد سے غافل نہ کریں	201	صفاتِ الہی کا بیان
211	موت سے پہلے پہلے راہِ خدا میں خرچ کر لینے کا حکم	202	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کے فضائل اور فیضان
211	موت اپنے وقت سے پیچھے نہ ہٹے گی	203	تورات پر عمل نہ کرنے والوں کی مثال
212	<b>سُورَةُ النَّجْمَانِ</b>	203	یہودیوں کے لمبے چوڑے دعووں کی تردید کا خوبصورت انداز
212	اللہ تعالیٰ کی تسبیح، حمد، سلطنت اور قدرت کا بیان	203	
212	قدرتِ الہی کے مظاہر	203	
213	علمِ الہی کی شان	203	
213	سابقہ کفار کے انجام و عذاب اور اس کے سبب کی طرف اشارہ	203	

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
224	سابقہ قوموں کے انجام کی طرف اشارہ اور مسلمانوں کو نصیحت	214	منکرینِ بعثت کو جواب اور تنبیہ
225	حضور ﷺ کا مقام عظیم اور باعمل مسلمانوں کا صلہ	215	توحید و رسالت اور قرآن پر ایمان لانے کا حکم
226	قدرتِ الہی کے مظاہر	215	روز قیامت باعمل مسلمانوں کا صلہ اور کفار کی سزا
227	سُورَةُ التَّحْتِیْمِ	216	مصیبت اور ہدایت سے متعلق قانونِ الہی
227	واقعہ تحریم کا بیان	217	اطاعتِ رسول کا حکم اور روگردانی کرنے والوں کو تنبیہ
228	قسموں کے کفارہ کا بیان	217	توحید کا بیان اور اللہ تعالیٰ پر توکل کی تعلیم
228	ایک زوجہ سے حضور ﷺ کے راز کا افشاء	217	بیویوں اور اولاد سے متعلق دو ہدایت
229	دو ازواجِ مطہرات کو توبہ کی تاکید اور تنبیہ	218	مال و اولاد ایک آزمائش ہیں
229	تمام ازواجِ مطہرات کو تنبیہ اور اچھی بیویوں کے اوصاف	218	تقویٰ، اطاعت اور راہِ خدا میں خرچ کا حکم
230	خود کو اور اہل خانہ کو نارِ جہنم سے بچانے کا حکم	218	راہِ خدا میں خرچ کرنے کا صلہ
231	روز قیامت کفار کی معذرت بیکار ہے	219	صفاتِ باری تعالیٰ کا بیان
231	سچی توبہ کرنے کا حکم اور اس کے فضائل	219	سُورَةُ الطَّلَاقِ
232	کفار و منافقین سے جہاد اور ان پر سختی کا حکم	219	طلاق، عدت اور عورت کی رہائش سے متعلق احکام
232	کفار کے لیے دو بری عورتوں کی مثال	220	حد و الہی سے تجاوز کرنے والا ظالم ہے
233	اہل ایمان کے لیے فرعون کی مومنہ بیوی کی مثال	220	طلاقِ رجعی کی عدت میں عورت کو گھر سے نہ نکالنے کی حکمت
234	اہل ایمان کے لیے حضرت مریمؑ کی مثال	220	عدت پوری ہونے کا وقت قریب آنے پر شوہر کو دو باتوں کا اختیار
	انتہیوں کا پارہ	220	رجوع کے وقت دو گواہ بنانے کا حکم
235	سُورَةُ الْمَنَازِلِ	221	اللہ سے ڈرنے اور اس پر توکل کرنے کا فائدہ
235	عظمت و قدرتِ الہی کا بیان	222	آئسہ اور حاملہ عورت کی عدت کا بیان
235	موت اور زندگی کی پیدائش کا مقصد	222	حکمِ الہی کی پاسداری کرنے والوں کو اطمینان دہانی
		223	دورانِ عدت عورت کی رہائش سے متعلق حکم
		223	حاملہ اور دودھ پلانے والی کے اخراجات کے احکام



صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
244	قدرتِ الہی پر ایک قریب الفہم دلیل	236	قدرتِ الہی کے مظہر آسمان کی شاندار تخلیق
245	<b>سُورَةُ الْقَاتِلَاتِ</b>	236	آسمان و دنیا کی ستاروں سے آرائش اور ستاروں کا ایک استعمال
245	حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جنون کے الزام کا رد	237	کفار کے لیے عذابِ جہنم کی وعید
245	حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بے انتہا ثواب کی بشارت	237	کفار کے دخولِ جہنم کے وقت جہنم کا حال
245	حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اخلاقِ مبارکہ کا بیان	237	دخولِ جہنم کے وقت دارِ وعذِ جہنم کا سوال اور کفار کا جواب
245	الزامِ جنون پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تسلی	238	کفار کا آخرت میں اعترافِ جرم
246	کفار کے متعلق ہدایات	239	اللہ سے بن دیکھے ڈرنے والوں کے لیے بشارت
246	حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بے ادب کافر کے برے اوصاف اور اس کے لیے وعید	239	علمِ الہی اور اس کی دلیل
247	اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک امتحان کا واقعہ	240	اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت ”زمین“ کا بیان
250	پرہیز گاروں کا صلہ	240	کفار مکہ کو عذابِ الہی سے ڈرائے جانے کا بیان
250	روزِ قیامت اچھے حال اور اعلیٰ مرتبے کے دعویدار مشرکین کا رد	241	جھٹلانے والی اُمتوں کے انجام کی طرف اشارہ
251	روزِ قیامت سجدہ سے محرومی اور اس کی وجہ کا بیان	241	پرندوں کی پرواز قدرتِ الہی کی دلیل ہے
252	قرآن جھٹلانے والوں سے متعلق حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تسلی	241	کفار مکہ کو تنبیہ
253	حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو صبر کرنے اور جلد بازی سے بچنے کی تلقین	242	مخلوق کا حقیقی رازق صرف اللہ ہے
253	قرآن سن کر کفار کا غیظ و غضب	242	مومن و کافر کی ایک مثال
254	عظمتِ قرآن	242	جسمِ انسانی میں اللہ تعالیٰ کی نعمتیں اور بندوں کا قلبِ شکر
254	<b>سُورَةُ الْبَقَرَةِ</b>	242	خالقیت اور قیامت کا بیان
254	قیامت کے وقوع اور اس کی دہشت و ہولناکی کا اجمالی بیان	243	کفار کا ایک سوال اور اس کا جواب
244		243	مطلوبہ عذاب دیکھ کر کفار کا حال
		244	مسلمانوں پر گردشِ ایام کے منتظر کفار کو اپنی فکر کرنے کی دعوت
		244	رحمن پر ایمان و توکل اور کفار کو تنبیہ

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
264	انسان کی حرص اور بے صبری کا حال	255	قیامت کو جھٹلانے والی دو قوموں کا انجام
265	اچھے انسانوں کی صفات اور ان کا صلہ	256	فرعون اور قوم لوط کے انجام کی طرف اشارہ
267	کفار کا برا رویہ اور جنت سے محرومی	256	قوم نوح کے واقعہ کی طرف اشارہ اور اس کا مقصد
267	قدرت الہی کا بیان اور کفار مکہ سے متعلق ایک ہدایت	256	دقوع قیامت پر زمین و آسمان کا حال
268	کفار کا قیامت میں قبروں سے نکلنے ہوئے حال	257	روزِ قیامت فرشتوں کا حال
269	<b>سُورَةُ نُوحٍ</b>	257	روزِ قیامت کوئی چیز چھپی نہ رہے گی
269	حضرت نوح علیہ السلام کو حکم تبلیغ	257	دائیں ہاتھ میں اعمال نامہ پانے والے کا خطاب
269	حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کو تبلیغ	258	دائیں ہاتھ میں اعمال نامہ پانے والے کا صلہ
270	دعائے نوح میں قوم کے قبولِ تبلیغ سے فرار اور تکبر کا ذکر	258	بائیں ہاتھ میں اعمال نامہ پانے والے کا حسرت آمیز کلام
271	دعائے نوح میں تبلیغی جدوجہد کا ذکر	259	بائیں ہاتھ میں اعمال نامہ پانے والے کا عذاب اور اس کے اسباب
273	دعائے نوح میں قوم کی نافرمانی، مکر اور اصرارِ کفر کا ذکر	260	قرآن سے متعلق کفار مکہ کے نظریات کی تردید
274	قوم نوح کے غرق ہونے کا سبب	261	حضور ﷺ پر اپنی طرف سے قرآن بنانے کے الزام کا جواب
275	حضرت نوح علیہ السلام کی کفار کے خلاف دعا	261	قرآن سے متعلق متعدد چیزوں کا بیان
275	حضرت نوح علیہ السلام کی اہل ایمان کے لیے دعائے مغفرت	262	اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرنے کا حکم
276	<b>سُورَةُ الْمَائِدَةِ</b>	262	<b>سُورَةُ الْمَائِدَةِ</b>
276	جنوں کے ایک گروہ سے متعلق وحی	262	کفار کے لیے مقدر عذاب ضرور آئے گا
276	گروہ جنات کا اظہارِ ایمان اور بیانِ توحید	262	فرشتوں کا مقامِ قرب کی طرف عروج
277	جنوں اور انسانوں سے متعلق مغالطوں اور جہالتوں کا بیان	263	کفار کے لیے مقدر عذاب کا دن
278	قیامت سے متعلق کافر جنوں اور انسانوں کے گمان کا بیان	263	حضور ﷺ کو صبر جمیل کی تاکید
278		263	عذاب سے متعلق کفار کا خیال اور اصل حقیقت
278		263	قیامت کے ہولناک مناظر
278	آسمانوں سے متعلق جنات کے ایک خاص تجربہ کا ذکر	264	روزِ قیامت جہنم کا بلاوا



صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
286	صرف اللہ تعالیٰ کو اپنا کارساز بنانے کا حکم	279	آسمانی نظام میں ہونے والی تبدیلی پر جنات کا ترؤد
286	کفار مکہ کی اذیتوں پر صبر کا حکم	279	جنات کے مختلف گروہوں کی طرف اشارہ
286	جھٹلانے والوں کو دھمکی	279	کوئی جن اللہ کے قابو سے نہیں نکل سکتا
287	کفار قریش کو تنبیہ	280	ایمان لانے والوں کی حوصلہ افزائی
288	قیام لیل میں حضور ﷺ اور صحابہ کرام کی مشقت	280	مسلمانوں اور کفار میں فرق
289	قیام لیل کے حکم میں تخفیف	280	صراطِ مستقیم پر قائم رہنے کا دنیاوی صلہ
289	تخفیف کی حکمت و مصلحت	281	نعمتیں دینے کا مقصد اور ذکرِ الہی سے منہ پھیرنے والے کا انجام
290	مزید نیک کاموں کی ہدایت	281	مسجدوں میں صرف اللہ کی عبادت کرنے کا حکم
291	<b>سُورَةُ الْاَنْعَامِ</b>	281	عبادت کے وقت حضور ﷺ کے گرد جنات کا ہجوم
291	حضور ﷺ اللہ تعالیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ۱۶ کلمات	282	کفار سے دو ٹوک گفتگو کی ہدایت
291	کافروں پر مشکل ترین دن	282	اللہ رسول کے نافرمان کی سزا
292	ولید بن مغیرہ کو ملنے والی نعمتیں اور وعید	283	عذاب سے متعلق کفار کو تنبیہ
292	ولید بن مغیرہ کو جواب	283	نزولِ عذاب کا وقت معلوم کرنے والے کو جواب
293	ولید بن مغیرہ کا تکبر اور قرآن سے متعلق نظریہ	284	رسولوں کو علمِ غیب عطا ہونا
294	ولید بن مغیرہ کے لیے وعید اور جہنم کے داروغوں کی تعداد	284	وحی کی حفاظت کا انتظام
294	انیس کے عدد پر کفار کے استہزاء کا جواب	285	<b>سُورَةُ الْاَنْعَامِ</b>
295	چند آفاقی نشانوں کی قسم کے ساتھ جہنم سے متعلق آگاہی	285	حضور ﷺ اللہ تعالیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو قیام لیل کا حکم اور اس کے وقت کا بیان
296	اپنے عمل میں گروی ہونا	285	ترتیل کے ساتھ تلاوتِ قرآن کا حکم
296	جنتیوں کا جہنمیوں سے سوال اور ان کا جواب	286	قیام لیل کے حکم کا مقصد
297	کفار کی شفاعت سے محرومی	286	قیام لیل کے حکم کی حکمت
297	نصیحت سے منہ موڑنے میں کفار کی روش	286	ذکرِ الہی کرنے اور عبادت میں پوری طرح متوجہ ہونے کا حکم
298	قرآن ایک نصیحت ہے		

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
311	کفار کو تنبیہ	298	توفیق الہی کے بغیر حصول نصیحت ممکن نہیں
311	قرآن سے نصیحت لینے کا اختیار	299	<b>سُورَةُ الْاٰتِيَاتِ</b>
311	مشیت الہی کے سب پر غالب ہونے کا بیان	299	وقوع قیامت کا قسم سے بیان
312	<b>سُورَةُ الْمَسْلٰتِ</b>	300	قیامت کے بارے سوال اور قیامت کا منظر
312	پانچ صفات کی قسم اور وقوع قیامت یقینی ہونے کا ذکر	300	قیامت کا ایک مقصد
313	احوال قیامت کا بیان اور جھٹلانے والوں کو تنبیہ	301	روز قیامت انسان کی خود پر گواہی اور معذرت قبول نہ ہونا
314	گزشتہ قوموں کی ہلاکت کی طرف اشارہ اور جھٹلانے والوں کو تنبیہ	301	حفاظت قرآن اور الفاظ و معانی یاد کرانے کا وعدہ
314	منکرین قیامت کو جواب	302	انکار قیامت کا اصل سبب
315	پرورش انسان کے لیے اہتمام ربوبیت	302	روز قیامت اہل ایمان کے چہروں کی تروتازگی
315	روز قیامت منکرین سے ہولناک خطاب	302	روز قیامت کفار کے چہروں کی بے رونقی اور پریشانی
316	جہنمی چنگاریوں کا حال اور جھٹلانے والوں کو تنبیہ	303	موت کے وقت مایوسی اور بے بسی کی یاد دہانی
316	روز قیامت کفار کی بے بسی	303	ایک کافر کی بری صفات اور اس کے لیے خرابی کا بیان
317	روز قیامت کفار کو ڈانٹ ڈپٹ	303	مردوں کو زندہ کرنے پر قدرت الہی کی ایک دلیل
317	پرہیز گاروں کا صلہ	304	<b>سُورَةُ الْاَنْكٰهٖ</b>
318	کفار قریش سے خطاب	304	انسان کو اپنے وجود پر غور کی دعوت
318	عبادت الہی نہ کرنے پر ملامت	305	ہدایت کے باوجود انسانوں کے دو گروہ
318	منکرین کی ہٹ دھرمی پر حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی	305	کفار کے لیے طوق، زنجیریں اور دھتکتی آگ
		305	نیک لوگوں کے جنتی مشروب کا حال
		306	نیک لوگوں کی صفات
	<b>تیسواں پارہ</b>	307	نیک لوگوں کا عظیم الشان آخری صلہ
319	<b>سُورَةُ النَّبَاِ</b>	310	قرآن رفتہ رفتہ نازل ہوا
319	قیامت کے بارے میں سوال کرنے والوں کو تنبیہ	310	حکیم رب پر صبر اور اطاعت کفار سے بچنے کی تاکید
319	کائنات میں قدرت الہی کے آثار	310	مخصوص اوقات میں ذکر الہی کا حکم
321	قیامت کا وقت اور ہولناک مناظر	310	کفار کی دنیا سے محبت اور آخرت سے روگردانی



صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
335	روزِ قیامت ہر کسی کو اپنی فکر ہوگی	321	باغیوں اور سرکشوں کا انجام اور اس کا سبب
335	روزِ قیامت اہل ایمان اور کفار کے چہروں کا حال	322	مستقین کا صلہ اور صفاتِ باری تعالیٰ
336	<b>سُورَةُ النِّحْلِ</b>	323	روزِ قیامت عظمت و جلالِ الہی کا حال
336	احوالِ قیامت کا بیان اور لوگوں کو تنبیہ	324	قیامت کی حقانیت اور کفار کی اس دن جرأت
337	قرآن حضرت جبریل علیہ السلام کا لایا ہوا کلام ہے	325	<b>سُورَةُ النَّازِعَاتِ</b>
338	حضرت جبریل اور نبی علیہما السلام کے متعلق کلام	325	مختلف قسموں کے ساتھ قیامت کے مناظر کا بیان
338	حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غیب بتانے پر بخیل نہیں	326	قیامت کی زندگی پر کفار کی حیرت اور انہیں جواب
338	قرآن پر اعتراض کرنے والوں کو جواب	326	حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کے متعدد واقعات
339	بندوں کا چاہنا مشیتِ الہی کے تابع ہے	328	دوبارہ زندہ کرنے پر قدرتِ الہی کے دلائل
339	<b>سُورَةُ الْاَنْشَارِ</b>	329	روزِ قیامت انسان اپنے اعمال یاد کرے گا
339	احوالِ قیامت کا بیان اور لوگوں کو تنبیہ	329	روزِ قیامت جہنم کا ظہور
340	رب کریم سے متعلق دھوکے میں مبتلا انسان کو تنبیہ	329	سرکش اور دنیا کو آخرت پر ترجیح دینے والے کا انجام
340	اعمال لکھنے والے فرشتوں سے متعلق خبر	329	اللہ سے ڈرنے اور نفس کو خواہش سے روکنے والے کا صلہ
341	نیکیوں کا صلہ اور بدکاروں کا انجام	330	قیامت کے بارے میں سوال پر جواب
341	روزِ جزا و انصاف کی حقیقت	331	<b>سُورَةُ الْحَافِظِينَ</b>
342	<b>سُورَةُ الْحَافِظِينَ</b>	331	تبلغ سے متعلق اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تربیت
342	ناپ تول میں خیانت کرنے والوں کو سخت وعید	332	عظمتِ قرآن
343	کفار کے اعمال ناموں کا مقام اور اس کی حقیقت	333	انسان کی ناشکری کا بیان
343	روزِ انصاف کو جھٹلانے والے کا انجام	333	انسان کی پیدائش، موت اور دوبارہ زندگی کی طرف اشارہ
344	روزِ انصاف کو جھٹلانے والے کی بری صفات	333	انسان کو اسباب و سامانِ زندگی کی یاد دہانی
344	جھٹلانے والے کا دنیوی اور اخروی انجام	334	روزِ قیامت رشتہ داروں کا حال
345	نیک لوگوں کے اعمال نامے کا مقام اور اس کی حقیقت		
345	نیک لوگوں کے لیے جنتی انعامات		
346	دنیا میں کفار کا اہل ایمان کے ساتھ برا سلوک اور اس کا اخروی نتیجہ		

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
359	حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کو دو بشارتیں	348	<b>سُورَةُ الْاَشْقَاۗیِ</b>
359	نصیحت کرنے سے متعلق ہدایت	348	ظہور قیامت کے وقت آسمان وزمین کا حال
360	حقیقی کامیاب شخص کی صفات	349	انسان کو ایک تنبیہ
360	دنیاوی زندگی کو ترجیح دینے والوں کو تنبیہ	349	دائیں ہاتھ میں اعمال نامہ پانے والے کا حال
360	حضرت ابراہیم و موسیٰ کے صحیفوں کے مضمون کی طرف اشارہ	349	پس پشت اعمال نامہ پانے والے کا حال اور اس کا سبب
361	<b>سُورَةُ النَّازِعَاتِ</b>	350	انسانوں کو مختلف احوال پیش آنے کی خبر اور ایمان نہ لانے پر ملامت
361	روز قیامت مجرموں کو پیش آنے والی صورت حال	351	کفار کی سزا اور مومنوں کی جزا
361	جہنمیوں کا مشروب اور کھانا	352	<b>سُورَةُ النَّازِعَاتِ</b>
362	روز قیامت باعمل مسلمانوں کا حال اور ان کا صلہ	352	اصحاب اُحدود کے واقعہ کی طرف اشارہ
362	جنت کا خوشنما منظر اور سامانِ آرائش	354	مسلمانوں کو ایذا دینے والوں کے لیے وعید
362	مظاہر قدرت کی طرف اشارہ	354	باعمل مسلمانوں کے لیے بشارت
363	تبلیغ و نصیحت سے متعلق حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کو تلقین و تسلی	354	صفات باری تعالیٰ کا بیان
364	<b>سُورَةُ النَّازِعَاتِ</b>	355	فرعون اور ثمود کے احوال کی طرف اشارہ
364	ارباب عقل کے لیے ایام و اوقات کی قسمیں	355	کفار مکہ کا حال اور انہیں تنبیہ
365	قوم عاد، ثمود اور فرعون کے احوال و انجام کی طرف اشارہ	355	عظمت قرآن
366	نعمت پانے اور نعمت سے محرومی کے وقت انسان کا حال	356	<b>سُورَةُ النَّازِعَاتِ</b>
366	کفار مکہ کی بد اخلاقیات	356	ہر جان پر ایک نگہبان مقرر ہے
367	مال کے پرستاروں کو روزِ حشر کی یاد دہانی اور تنبیہ	356	دوبارہ زندہ کرنے پر قدرت الہی کی وجود انسان سے دلیل
368	عذاب الہی کی شدت	357	روز قیامت منکرِ بعثت کی بے بسی
368	مستحقین جنت کو ملنے والی بشارت کی طرف اشارہ	357	قرآن فیصلہ کن بات ہے
368	<b>سُورَةُ النَّازِعَاتِ</b>	358	مکرو فریب کرنے والے کفار کو تنبیہ
		358	<b>سُورَةُ النَّازِعَاتِ</b>
		358	رب تعالیٰ کی تسبیح کرنے کا حکم اور اس کی صفات کا بیان



صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
379	نعت الہی کے چرچے کا حکم	369	<b>سُورَةُ الْبَلَدِ</b>
379	<b>سُورَةُ الْبَرَقِ</b>	369	انسان کے مشقت میں رہنے کا قسمیہ بیان
379	حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر انعامات الہیہ	369	کفارِ قریش کے ایک سردار کے گمان اور مقولہ کی طرف اشارہ
380	تنگی کے بعد آسانی کی بشارت	370	کفارِ قریش کے سردار کو نعمتوں کی یاد دہانی اور تنبیہ
380	عبادت کا حکم	370	اعمالِ صالحہ کی گھائی کی تفصیل
380	<b>سُورَةُ الْبَنَاتِ</b>	371	اعمالِ صالحہ قبول ہونے کی بنیادی شرط
381	تخلیقِ انسانی کا قسمیہ بیان	371	باعمل مسلمانوں اور کفار کے انجام میں فرق
381	باعمل مسلمانوں کے لیے بے انتہا اجر کی بشارت	372	<b>سُورَةُ الْبَقَرَةِ</b>
381	کافر کو تنبیہ	372	مخلوقات کی قسمیں ارشاد فرما کر کامیاب اور ناکام انسان کا بیان
382	<b>سُورَةُ الْبَاقِرَاتِ</b>	372	قومِ شمود کے احوال اور انجام کی طرف اشارہ
382	رب کے نام سے پڑھنے کا حکم	373	<b>سُورَةُ الْبَاقِرَاتِ</b>
382	رب تعالیٰ کی کرم نوازیاں	374	لوگوں کی کوشش مختلف ہونے کا قسمیہ بیان
383	انسان کی سرکشی اور اسے تنبیہ	375	آسانی کا اہل بنانے والے اعمال
383	ایک خاص کافر کا رویہ اور اسے تنبیہ	375	تنگی میں مبتلا کرنے والے اعمال
384	خاص کافر کو سخت الفاظ میں وعید اور ایک چیلنج	375	بخل کرنے والوں کو تنبیہ
384	حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ہدایات	376	ہدایت کی ذمہ داری اور دنیا آخرت کی ملکیت
385	<b>سُورَةُ الْفَاتِحَةِ</b>	376	جہنم کا حقدار شخص
385	شبِ قدر میں نزولِ قرآن	376	جہنم سے بچائے جانے والا شخص
385	شبِ قدر کی فضیلت	377	<b>سُورَةُ الْفَاتِحَةِ</b>
386	<b>سُورَةُ الْفَاتِحَةِ</b>	377	قسموں کے ساتھ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی
386	حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بعثت سے پہلے کفار اہل کتاب اور مشرکین کا حال	378	شانوں کا بیان
387	حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بعثت کے بعد اہل کتاب کا حال	378	حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر خاص فضل الہی کا بیان
388	کفار اہل کتاب اور مشرکین کے لیے وعید	379	حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یتیم و سائل پر شفقت کا حکم
388	باعمل مسلمانوں کے لیے بشارت		

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
400	سُورَةُ الْمَائِدَةِ	389	سُورَةُ الزَّلْزَلَةِ
400	انکارِ آخرت، یتیم سے بدسلوکی اور بخل کی مذمت	389	قیامت قائم ہوتے وقت کی ہولناکیاں
401	نماز سے غافل، ریاکار اور بخیل کے لیے وعید	390	روزِ قیامت اعمال کا حساب اور مشاہدہ
401	سُورَةُ الْبَكْرَةِ	391	سُورَةُ الْجَانِّ
402	حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو عطا کئے کوثر	391	انسان کی ناشکری کا قہر بیان
402	نماز و قربانی کی تاکید	392	انسان کی محبت مال اور اسے تنبیہ
402	دشمنِ رسول کے لیے وعید	393	سُورَةُ الْفَاتِحَةِ
402	سُورَةُ الْكَافِرِينَ	393	قیامت کی ہولناکیاں
402	عبادت سے متعلق کفار سے دلوٹوک کلام	394	میزانِ عمل بھاری ہونے کا نتیجہ
403	سُورَةُ النَّحْلِ	394	میزانِ عمل ہلکا ہونے کا انجام
404	مددِ الہی اور فتح کی بشارت	394	سُورَةُ النَّكَارَةِ
404	گروہوں کی صورت میں لوگوں کے داخلِ اسلام ہونے کی غیبی خبر	395	طلبِ مال کی ہوس کا نتیجہ اور سخت تنبیہ
404	تسبیح، حمد اور استغفار کی تلقین	395	جہنم کو جاننے اور دیکھنے کا بیان
404	سُورَةُ الْاٰتِيَةِ	395	ہر نعمت کے متعلق سوال ہوگا
405	ابولہب اور اس کی بیوی کی ہلاکت و انجام کا بیان	396	سُورَةُ الْعَصْرِ
405	سُورَةُ الْاٰخِرَةِ	396	زمانے کی قسم سے انسان کے خسارے میں ہونے کا بیان
406	وحدانیتِ الہی کا جامع بیان	396	خسارے سے محفوظ لوگ
406	سُورَةُ الْفَاتِحَةِ	397	سُورَةُ الْهُنْدَةِ
406	مختلف چیزوں کے شر سے پناہ الہی طلب کرنے کی تعلیم	397	غیبت، چغلی اور مال جمع کرنے والے کفار کے لئے وعید
407	جادو کے شر سے پناہ	397	جہنم کی آگ کی شدت کا بیان
407	حاسد کے شر سے پناہ	398	سُورَةُ الْفَتَنِ
407	سُورَةُ الْفَتَنِ	398	اصحابِ فیل کا واقعہ
407	وسوسہ ڈالنے والے کے شر سے پناہ الہی طلب کرنے کی تعلیم	399	سُورَةُ قَدَسٍ
408	جن اور انسان دونوں ہی وسوسے ڈالتے ہیں	399	قریش پر احسانِ الہی اور حکمِ عبادت



یاد کا شمع

(دوران مطالعہ ضرورتاً انڈر لائن کیجئے، اشارات لکھ کر صفحہ نمبر نوٹ فرما لیجئے۔ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ علم میں ترقی ہوگی)

[illegible]

[illegible]



چار مفید چیزوں پر مشتمل لفظی ترجمہ

آیات کے عنوانات

مختصر حواشی

مکمل بالمحاورہ ترجمہ

لفظ بہ لفظ ترجمہ



مترجم: شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مولانا الحاج مفتی ابوالصالح محمد قاسم قادری مدظلہ العالی

## جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب :	مَحْفِظَةُ الْقُرْآنِ عَلَى كُنْزِ الْعُرْفَانِ (جلد ششم)
مترجم :	شیخ الحدیث و الشفیر حضرت علامہ مولانا الحاج مفتی ابوالصالح محمد قاسم قادری (رحمۃ اللہ علیہ)
پہلی بار :	ذوالقعدہ ۱۴۳۹ھ، جولائی 2018ء
تعداد :	5000 (پانچ ہزار)
ناشر :	مکتبۃ المدینہ فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ، کراچی

## مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

021-34250168	کراچی: فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی باب المدینہ کراچی	01
042-37311679	لاہور: داتا دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ	02
041-2632625	سرور آباد: (فیصل آباد) امین پور بازار	03
05827-437212	میرپور کشمیر: فیضانِ مدینہ چوک شہیدان میرپور	04
022-2620123	حیدرآباد: فیضانِ مدینہ آفندی ٹاؤن	05
061-4511192	ملتان: نزد پینیل والی مسجد اندرون بوہڑ گیٹ	06
051-5553765	راولپنڈی: فضل داد پلازہ کھمٹی چوک اقبال روڈ	07
0244-4362145	نواب شاہ: چکر بازار نزد MCB بینک	08
0310-3471026	سکھر: فیضانِ مدینہ مدینہ مارکیٹ بیراج روڈ	09
055-4225653	گوجرانوالہ: فیضانِ مدینہ شیخوپورہ موڑ	10
053-3021911	گجرات: مکتبۃ المدینہ میلاد (فہارہ چوک)	11

E.mail: [ilmia@dawateislami.net](mailto:ilmia@dawateislami.net)  
[www.dawateislami.net](http://www.dawateislami.net)

مدنی التجاء: کسی اور کو یہ کتاب چھاپنے کی اجازت نہیں



## ”مَعْرِفَةُ الْقُرْآنِ عَلَى كَنْزِ الْعِرْقَانِ“ سے متعلق کچھ ضروری باتیں

مَعْرِفَةُ الْقُرْآنِ دورِ جدید کے تقاضوں کے عین مطابق قرآن مجید کا آسان اور منفرد لفظی ترجمہ ہے، یہاں اس سے متعلق چند نئی باتیں اور اس کی خصوصیات ملاحظہ ہوں،

1 قرآن مجید کا متن P.D.F فارمیٹ میں موجود مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ نسخے سے پیسٹ کیا گیا اور پیسٹنگ کے بعد دوسرے اصل نسخے سے باریک بینی کے ساتھ تقابل کیا گیا ہے تاکہ حسی المقدور متن میں غلطی کا امکان نہ رہے۔ نیز ایک لائن میں اتنا متن پیسٹ کیا گیا ہے جتنے نیچے اجزاء مذکور ہیں اور لائن کے شروع اور آخر سے فاصلہ ختم کرنے کے لئے کمپیوٹر سافٹ ویئر کے ذریعے متن قرآن کے ٹیکسٹ کو مناسب حد تک پھیلا کر لائن کا شروع اور آخر برابر کیا گیا ہے۔

2 مختلف خانے بنا کر ان میں آیات کے اجزاء لکھے گئے اور ان کے رَسْمُ الْخَطِّ کو حسی الامکان متن قرآن کے رَسْمُ الْخَطِّ کے مطابق رکھنے کے لئے ”الْمُصَحَّفُ“ فائونٹ استعمال کیا گیا ہے۔

3 قرآن مجید کا اصل رَسْمُ الْخَطِّ برقرار رکھنے کے لئے اجزاء میں تقسیم کے دوران الفاظ کے ساتھ متصل حروف اور ضمائر وغیرہ کو جدا لکھنے کی بجائے ایک ساتھ لکھا ہے اور مختلف رنگوں کے ذریعے انہیں اور ان کا ترجمہ ممتاز کر دیا ہے، جیسے ”مِنَا“ میں ”مِنْ“ اور ”مَا“ کو اور ”أَنْفُسُهُمْ“ میں ”أَنْفُسُ“ اور ”هُمْ“ کو الگ الگ لکھنے کی بجائے ایک ساتھ لکھا اور رنگوں کے ذریعے ان الفاظ اور ان کے ترجمے میں امتیاز کر دیا ہے۔

4 بعض مقامات پر معنی سمجھنے میں آسانی کے پیش نظر غیر متصل حروف و الفاظ اور اضافت سے خالی الفاظ کو بھی ایک ہی خانے میں لکھا گیا اور رنگوں کے ذریعے ان کے معانی میں امتیاز کیا گیا ہے۔ جیسے ”فِي الْأَرْضِ“ کو ایک ہی خانے میں لکھا ہے۔

5 صیغہ خواہ منفی ہو جیسے ”لَمْ تَنْتُمْ“ اور ”لَا يَعْلَمُونَ“ اور ”لَنْ تَفْعَلُوا“ یا دوسرا جیسے ”كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ“ مکمل صیغہ ایک ہی خانے میں لکھا ہے اسی طرح بعض مقامات پر پورا جملہ جیسے ”فَتَبَّابَ عَلَيْهِ“ بھی ایک ہی خانے میں لکھا ہے تاکہ آیت کا اصل مراد ترجمہ لکھنے میں آسانی رہے۔

6 ترجمے میں سلاست (روانی) کو برقرار رکھنے اور عربی الفاظ کے مفہوم کو مزید واضح کرنے کے لئے اضافت والے الفاظ جیسے ”كَلَّمَ اللَّهُ“ کو ایک ہی خانے میں لکھا گیا اور رنگوں کے ذریعے ان کے ترجمے کی نشاندہی کر دی گئی ہے۔

7 حروف و الفاظ کا اصل وضع کے اعتبار سے جو ترجمہ بنتا ہے اسے لکھنے کا التزام کیا گیا اور ان کا مراد اور مفہومی ترجمہ بریکٹ میں لکھ دیا ہے جیسے ”وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ“ میں مذکور ”و“ حالیہ ہے، اس کا ترجمہ یوں لکھا ہے ”اور

(حالانکہ) ”البتہ بعض مقامات پر لغوی ترجمہ لکھنے میں شرعی مسائل ہونے کی وجہ سے تاویلی ترجمہ لکھا ہے اور حتی الامکان حاشیہ لگا کر ایسے مقامات کی وضاحت کر دی ہے۔

8 جن حروف زائدہ کا باقاعدہ کوئی ترجمہ نہیں بتا انہیں کوئی رنگ کئے بغیر اسی طرح برقرار رکھا ہے جیسے ”بُؤْمِنُیْن“ میں حرف ”ب“ اور ”مُؤْمِنُیْن“ کو ایک ہی رنگ میں لکھا ہے۔

9 لفظی ترجمے کے ساتھ ایک بامحاورہ ترجمہ کا بھی اضافہ کیا گیا ہے اور یہ ترجمہ تفسیر ”صراط الجنان تفسیر القرآن“ میں چھپا ہوا ”كَتَبَ الْعَرَبُ فِي تَرْجُمَةِ الْقُرْآنِ“ لکھا گیا ہے۔

10 سمجھنے میں آسانی کے لئے موقع محل کی مناسبت سے بریکٹوں میں الفاظ کا اضافہ کیا گیا اور ان کا رنگ سیاہ رکھا گیا ہے۔ نیز اجزاء میں جہاں آیت ختم ہوئی یونہی بامحاورہ ترجمے میں جہاں ایک آیت کا ترجمہ ختم ہوا وہاں اختتامیہ نشان ○ بھی ڈال دیا ہے۔

11 قرآن پاک میں بعض اوقات ایک آیت میں مختلف چیزیں بیان ہوتی ہیں اور بعض اوقات دو تین آیات کے بعد نئی بات شروع ہو جاتی ہے، فہم قرآن یعنی قرآن سمجھنے میں آسانی کیلئے ہم نے ہر ایسی جگہ پر نیا عنوان لگا دیا ہے جس کا فائدہ یہ ہے کہ اس نئے عنوان کو پڑھنے کے بعد وہاں سے شروع ہونے والی آیات کو بڑی آسانی سے سمجھا جاسکے گا کیونکہ پہلے سے معلوم ہو جائے گا کہ اب اس مضمون کی آیات آرہی ہیں۔

12 عنوانات صفحے کی سائیڈ میں لکھے ہیں اور جن آیات میں وہ عنوان بیان ہوا ہے انہیں اور ان کے بامحاورہ ترجمے کو مختلف رنگوں کے ذریعے ممتاز کیا ہے تاکہ قاری آسانی سمجھ سکے کہ اس عنوان کا مضمون کہاں سے کہاں تک ہے، نیز موقع کی مناسبت سے تفسیر صراط الجنان اور دیگر معتبر تفاسیر سے مختصر اور جامع حواشی بھی لگائے گئے ہیں۔

13 حروف و الفاظ کے معنی متعین کرنے کے لئے چار رنگوں کا استعمال کیا گیا ہے، سبز، سرخ، نیلا اور جامنی۔ پہلے تین رنگ مختلف حروف و الفاظ کے لئے استعمال کئے گئے ہیں اور جامنی رنگ بطور خاص لفظی ترجمے میں آنے والے اضافی الفاظ کے لئے استعمال کیا گیا ہے تاکہ قاری آسانی کے ساتھ یہ سمجھ سکے کہ جامنی رنگ والے الفاظ کسی خاص لفظ کا ترجمہ نہیں ہیں۔ جیسے ”بِهَذَا مَثَلًا“ اور اس کا ترجمہ ”اس مثال کے ساتھ“

اللہ تعالیٰ اس کوشش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور اسے میری، میرے اہل خانہ، رشتہ داروں، دوست احباب اور دیگر متعلقین کی نجات کا ذریعہ بنائے اور جن جن احباب نے اس کام کے سلسلے میں تعاون کیا ان کی کوششوں کو بھی قبول و منظور فرمائے اور سب کی بے حساب مغفرت فرمائے۔

أَبُو الصَّالِحِ مُحَمَّدٌ قَاسِمٌ قَادِرِي





رکوع: 04

آیات: 35

## سُورَةُ الْاِخْفَافِ ۱۶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰهُ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللّٰهُ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

حَمَّ ۱ تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ ۲

حَمَّ ۱	تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ	مِنَ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ ۲
حَمَّ	کتاب کا نازل فرمانا	عزت والے حکمت والے اللہ کی طرف سے (ہے)

حَمَّ ۱ کتاب کا نازل فرمانا اللہ کی طرف سے ہے جو عزت والا، حکمت والا ہے ۲

مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَهُمَا اِلَّا

مَا خَلَقْنَا	السَّمٰوٰتِ	وَالْاَرْضَ	وَمَا	بَیْنَهُمَا	اِلَّا
ہم نے نہ بنایا	آسمانوں	اور	زمین (کو)	اور	جو کچھ

ہم نے نہ آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب حق کے ساتھ ہی

بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّی ۱ وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا عَمَّا

بِالْحَقِّ ۱	وَاَجَلٍ مُّسَمًّی ۲	وَالَّذِیْنَ	کَفَرُوْا	عَمَّا ۳
حق کے ساتھ	اور	ایک مقررہ مدت (تک کے لئے)	اور	وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا جس چیز سے

اور ایک مقررہ مدت تک (کیلئے) بنایا اور کافر اس چیز سے

۱..... آسمان و زمین اور ان کے درمیان موجود تمام چیزوں کو حق کے ساتھ پیدا فرمانے سے مراد یہ ہے کہ انہیں صحیح مقصد اور اعلیٰ درجے کی حکمت کے ساتھ پیدا کیا گیا ہے۔

۲..... یہاں مقررہ مدت سے مراد قیامت کا دن ہے جس کے آجانے پر آسمان و زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب فنا ہو جائیں گے۔

۳..... اس چیز سے مراد عذاب، یا قیامت کے دن کی وحشت ہے، یا اس سے قرآن پاک مراد ہے جو قیامت اور اس کے حساب کا خوف دلاتا ہے۔



## اَنْذِرُوا مَعْرِضُونَ ۲ قُلْ اَسْأَلُكُمْ مَا تَدْعُونَ

اَنْذِرُوا	مَعْرِضُونَ ۲	قُلْ	اَسْأَلُكُمْ	مَا	تَدْعُونَ
انہیں ڈرایا گیا	منہ پھیرنے والے (ہیں)	تم کہو	بھلا بتاؤ	جن کی	تم عبادت کرتے ہو

منہ پھیرے ہیں جس سے انہیں ڈرایا گیا ہے ۲ تم فرماؤ: بھلا بتاؤ کہ اللہ کے سوا جن کی

## مِنْ دُونِ اللَّهِ اَرُونِي مَاذَا خَلَقُوا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ

مِنْ دُونِ اللَّهِ	اَرُونِي	مَاذَا	خَلَقُوا	مِنَ الْاَرْضِ	اَمْ لَهُمْ
اللہ کے سوا	دکھاؤ مجھے	کیا	انہوں نے بنایا	زمین میں سے	یا ان کا

تم عبادت کرتے ہو، مجھے دکھاؤ کہ انہوں نے زمین کا کون سا ذرہ بنایا ہے یا آسمانوں میں

## شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ۱۱ اِيتُونِي بِكِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَا اَوْ اٰثَرَةٍ

شِرْكٌ	فِي السَّمٰوٰتِ	اِيتُونِي بِكِتٰبٍ	مِّنْ قَبْلِ هٰذَا ۱۱	اَوْ	اٰثَرَةٍ
کوئی حصہ (ہے)	آسمانوں میں	تم لاؤ میرے پاس کوئی کتاب	اس سے پہلے (کی)	یا	بچا کھچا

ان کا کوئی حصہ ہے؟ میرے پاس اس سے پہلے کی کوئی کتاب یا کچھ بچا کھچا علم ہی

## مِّنْ عِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۱۲ وَ مِّنْ اٰصْلٍ مِّنْ

مِّنْ عِلْمٍ	اِنْ	كُنْتُمْ	صٰدِقِيْنَ ۱۲	وَ	مِّنْ اٰصْلٍ مِّنْ
کچھ علم (ہی) لے آؤ	اگر	تم ہو	سچے	اور	(اس) سے زیادہ گمراہ کون جو

لے آؤ اگر تم سچے ہو ۱۲ اور اس سے بڑھ کر گمراہ کون جو

## يَدْعُوْا مِنْ دُونِ اللَّهِ مَنْ لَا يَسْتَجِيبُ لَهٗ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ

يَدْعُوْا	مِنْ دُونِ اللَّهِ	مَنْ	لَا يَسْتَجِيبُ ۱۳	لَهٗ	اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ
عبادت کرتا ہے	اللہ کی بجائے	(اس بت کی) جو	فریاد نہ سنے گا	اس کی	قیامت کے دن تک

اللہ کی بجائے ان بتوں کی عبادت کرے جو قیامت تک اس کی نہ سنیں گے

۱..... اس سے مراد یہ ہے کہ قرآن مجید توحید کی حقانیت اور شرک کے باطل ہونے کو بیان فرماتا ہے اور یہی بات تمام آسمانی کتابوں میں بھی موجود ہے، لہذا اگر تمہارے پاس بت پرستی کے درست ہونے کی کوئی عقلی دلیل موجود ہو تو اس قرآن سے پہلے کی کوئی آسمانی کتاب پیش کرو جس میں شرک کی اجازت دی گئی ہو اور اگر تم کتاب نہیں لاسکتے تو پہلے لوگوں سے منقول ہوتا ہو کوئی مستند مضمون ہی لے آؤ جس میں بت پرستی کی اجازت کا ذکر ہو۔

۲..... بت بے جان ہونے کی وجہ سے نہ سن سکتے ہیں نہ سمجھ سکتے ہیں تو جو ان کی پوجا کرے اس سے زیادہ گمراہ کوئی نہیں۔

روزِ قیامت بتوں کی اپنے بچاؤ کیوں سے دشمنی اور انکارِ عبادت

وَهُمْ عَنْ دُعَائِهِمْ غَفْلُونَ ۝ وَإِذَا حُشِرَ النَّاسُ

وَهُمْ	عَنْ دُعَائِهِمْ	غَفْلُونَ ۝	وَ	إِذَا	حُشِرَ	النَّاسُ
اور وہ	ان کی پوجا سے	بے خبر (ہیں)	اور	جب	اکٹھا کیا جائے گا	لوگوں (کو)

اور وہ ان کی پوجا سے بے خبر ہیں اور جب لوگوں کا حشر ہوگا

كَانُوا لَهُمْ أَعْدَاءً وَكَانُوا بِعِبَادَتِهِمْ كَفِرِينَ ۝

كَانُوا	لَهُمْ	أَعْدَاءً	وَ	كَانُوا	بِعِبَادَتِهِمْ	كَفِرِينَ ۝
(تو وہ بت) ہوں گے	ان کے	دشمن	اور	ہو جائیں گے	ان کی عبادت کا	انکار کرنے والے

تو وہ بت ان کے دشمن ہوں گے اور ان کی عبادت سے منکر ہو جائیں گے

وَإِذَا تَسَلَّى عَلَيْهِمْ آيُنَا بَيِّنَاتٍ قَالَ الَّذِينَ

وَ	إِذَا	تَسَلَّى	عَلَيْهِمْ	آيُنَا	بَيِّنَاتٍ	قَالَ	الَّذِينَ
اور	جب	پڑھی جاتی ہیں	ان پر	ہماری	روشن آیتیں	(تو) کہتے ہیں	وہ لوگ جنہوں نے

اور جب ان کے سامنے ہماری روشن آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو کافر

كَفَرُوا بِالْحَقِّ لَسَاءَ مَا هُمْ بِأَشْرَرُ مُبِينٍ ۝ أَمْ يَقُولُونَ

كَفَرُوا	بِالْحَقِّ	لَسَاءَ	مَا هُمْ	بِأَشْرَرُ	مُبِينٍ ۝	أَمْ يَقُولُونَ
کفر کیا	حق کے بارے میں	جب	وہ آیا ان کے پاس	یہ	کھلا جادو (ہے)	بلکہ وہ کہتے ہیں

اپنے پاس آئے ہوئے حق کے بارے میں کہتے ہیں: یہ کھلا جادو ہے بلکہ وہ یہ کہتے ہیں

اَفْتَرَاهُ ۝ قُلْ إِنِ افْتَرَيْتُهُ فَلَا تَمْلِكُونَ

اَفْتَرَاهُ ۝	قُلْ	إِنِ	اَفْتَرَيْتُهُ	فَلَا تَمْلِكُونَ
اس (نبی) نے خود ہی بنالیا ہے اس (قرآن) کو	تم کہو	اگر	میں نے خود ہی بنایا ہوگا اسے	تو تم مالک نہیں ہو

کہ اس (نبی) نے خود ہی قرآن بنالیا ہے۔ تم فرماؤ: اگر میں نے اسے خود ہی بنایا ہوگا تو تم اللہ کے سامنے

۱..... قرآن کریم کے بارے میں کفار کہتے تھے کہ یہ کھلا جادو ہے۔ ان کی یہ بات باطل تھی جس کی ایک واضح دلیل یہ ہے کہ جادو کی مثل لانا ممکن ہے اور قرآن مجید کی مثل کلام لانا ممکن ہی نہیں، لہذا قرآن جادو ہرگز نہیں ہے۔ ۲..... اس آیت مبارکہ میں موجود وہ دور کے ان تمام لوگوں کے لئے بھی جواب موجود ہے جو قرآن پاک کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تصنیف قرار دیتے ہیں۔ اگر بالفرض حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خود سے قرآن بنا کر اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کر دیتے تو عذاب الہی میں مبتلا ہو جاتے اور جب عذاب نہیں ہوا تو یہ اس بات کی روشن دلیل ہے کہ قرآن کلام الہی ہی ہے۔



لِي مِنَ اللَّهِ شَيْئًا ۖ هُوَ أَعْلَمُ بِمَا تُفِيضُونَ فِيهِ ۚ

لِي	مِنَ اللَّهِ	شَيْئًا	هُوَ	أَعْلَمُ	بِمَا تُفِيضُونَ فِيهِ
میرے لئے	اللہ سے (کے سامنے)	کسی چیز (کے)	وہ	خوب جانتا ہے	(ان باتوں) کو جن میں تم مشغول ہو

میرے لئے کسی چیز کے مالک نہیں ہو۔ وہ خوب جانتا ہے جن باتوں میں تم مشغول ہو

كَفَى بِهِ شَهِيدًا ابْنِي وَبَيْنَكُمْ ۚ وَهُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ۝۸

كَفَى	بِهِ	شَهِيدًا	بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ	وَ	هُوَ	الْغَفُورُ	الرَّحِيمُ ۝۸
کافی ہے	وہ (اللہ)	گواہ	میرے اور تمہارے درمیان	اور	وہی	بخشنے والا	مہربان (ہے)

اور میرے اور تمہارے درمیان وہ کافی گواہ ہے اور وہی بخشنے والا مہربان ہے ۝

قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَمَا أَدْرِي مَا

قُلْ	مَا كُنْتُ	بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ	وَ	مَا أَدْرِي	مَا
تم کہو	میں نہیں ہوں	رسولوں میں سے کوئی انوکھا (رسول)	اور	میں (از خود) نہیں جانتا	(کہ) کیا

تم فرماؤ: میں کوئی انوکھا رسول نہیں ہوں اور میں نہیں جانتا کہ

يُفْعَلُ بِي وَلَا يَكُم ۚ إِنِ اتَّبِعِ إِلَّا مَا

يُفْعَلُ	بِي	وَلَا	يَكُم	إِنِ	اتَّبِعُ	إِلَّا	مَا
کیا جائے گا	میرے ساتھ	اور	نہ	تمہارے ساتھ	نہیں	میں پیروی کرتا	مگر (اس کی) جو

میرے ساتھ کیا کیا جائے گا اور تمہارے ساتھ کیا ہوگا؟ میں تو اسی کا تابع ہوں جو

يُوحَىٰ إِلَيَّ وَمَا أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ مُّبِينٌ ۝۹ قُلْ

يُوحَىٰ	إِلَيَّ	وَمَا أَنَا	إِلَّا	نَذِيرٌ مُّبِينٌ ۝۹	قُلْ
وحی کی جاتی ہے	میری طرف	اور	نہیں	میں	مگر

مجھے وحی ہوتی ہے اور میں تو صرف صاف ڈر سنانے والا ہوں ۝ تم فرماؤ:

۱..... حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر منت سنے اعتراضات کرنا کفار کد کا معمول تھا۔ ان کے جواب میں یہ فرمایا گیا کہ میں کوئی انوکھا رسول نہیں ہوں بلکہ مجھ سے پہلے بھی رسول آچکے ہیں، وہ بھی میری طرح انسان تھے اور کھاتے پیتے بھی تھے۔ ۲..... اس نفی کی علماء کرام نے مختلف توجیہات بیان کی ہیں، ان میں سے وہ یہ ہیں (۱) حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان اللہ تعالیٰ کے یہ بات بتانے سے پہلے کا ہے کہ قیامت میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا معاملہ کیا عظیم ہو گا۔ (۲) یہاں ذاتی طور پر جاننے کی نفی ہے یعنی خود جان لینے کی اور یہ نفی دائمی اور ابدی ہے، لیکن اس سے اللہ تعالیٰ کے بتانے سے ہر چیز

أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانِ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَكَفَرْتُمْ بِهِ وَشَهِدَ

بھلا دیکھو	اگر	وہ (قرآن) ہو	من عند اللہ	و	کفرتم	بہ	و	شہد
بھلا دیکھو اگر وہ قرآن اللہ کے پاس سے ہو اور تم اس کا انکار کرو اور بنی اسرائیل کا			اللہ کے پاس سے	اور	تم نے انکار کیا	اس کا	اور	گواہی دی

شَاهِدٌ مِّنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ عَلَىٰ مِثْلِهِ فَأَمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ

شاہد <sup>(۱)</sup>	من بنی اسرائیل	علی مثلیہ	فأمن	و	استکبرتم
ایک گواہ (نے)	بنی اسرائیل میں سے	اس (قرآن) پر	تو وہ ایمان لایا	اور	تم نے تکبر کیا

ایک گواہ اس پر گواہی دے چکا ہے تو وہ ایمان لایا اور تم نے تکبر کیا۔

إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝ وَقَالَ الَّذِينَ

إِنَّ	اللَّهُ	لَا يَهْدِي	الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝	و	قَالَ	الَّذِينَ
بیشک	اللہ	ہدایت نہیں دیتا	ظالم لوگوں (کو)	اور	بولے	وہ لوگ جنہوں نے

بیشک اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا اور کافروں نے

كَفَرُوا وَالَّذِينَ آمَنُوا اتَّوَكَّلُوا خَيْرًا

كَفَرُوا	لِلَّذِينَ	آمَنُوا <sup>(۲)</sup>	لَوْ	كَانَ	خَيْرًا
کفر کیا	ان لوگوں کے متعلق جو	ایمان لائے	اگر	(اسلام میں) ہوتی	کوئی بھلائی

مسلمانوں کے متعلق کہا: اگر اس (اسلام) میں کچھ بھلائی ہو

مَا سَبَقُونَا إِلَيْهِ ۖ وَإِذْ لَمْ يَهْتَدُوا بِهِ

مَا سَبَقُونَا	إِلَيْهِ	وَ	إِذْ	لَمْ يَهْتَدُوا	بِهِ
(تو مسلمان) سبقت نہ لے جاتے ہم سے	اس کی طرف	اور	جب	انہیں ہدایت نہ ملی	اس (قرآن) سے

تو یہ مسلمان اس کی طرف ہم سے سبقت نہ لے جاتے اور جب ان کہنے والوں کو اس قرآن سے ہدایت نہ ملی

(پچھلے صفحہ ۴۵ پر) کے جاننے کی نفی نہیں ہوتی۔ مزید تفصیل تفسیر صراط الجنان، ج ۹، ص ۲۳۹ تا ۲۵۳ پر ملاحظہ فرمائیں۔

- ۱۔ جمہور مفسرین کے نزدیک اس آیت میں بنی اسرائیل کے گواہ سے مراد حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔
- ۲۔ کفار نے یہ جملہ غریب صحابہ جیسے حضرت عمار، حضرت صہیب اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم وغیرہ کے متعلق کہا کہ اگر قرآن اور دین اسلام میں کچھ بھلائی ہوتی تو یہ غریب مسلمان اسلام قبول کرنے میں ہم سے سبقت نہ لے جاتے۔



فَسَيَقُولُونَ هَذَا آفَكٌ قَدِيمٌ ۝۱۱ وَمِنْ قَبْلِهِ كَتَبَ مُوسَىٰ إِمَامًا				
فَسَيَقُولُونَ	هَذَا	إِفْكٌ قَدِيمٌ ۝۱۱	وَ	مِنْ قَبْلِهِ كِتَابُ مُوسَىٰ ۝۱۱
تو اب وہ کہیں گے	یہ	ایک پرانا بہتان (ہے)	اور	اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب
تو اب کہیں گے کہ یہ ایک پرانا گھڑا ہوا جھوٹ ہے ۝ اور اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب پیشوا				
وَرَحْمَةً ۖ وَهَذَا كِتَابٌ مُّصَدِّقٌ لِّسَانِ عَرَبِيًّا				
وَ	رَحْمَةً	وَ	هَذَا	كِتَابٌ مُّصَدِّقٌ
اور	رحمت (تھی)	اور	یہ (قرآن)	تصدیق کرنے والی ایک کتاب (ہے)
اور رحمت تھی اور یہ (قرآن) عربی زبان میں ہوتے ہوئے تصدیق کرنے والی ایک کتاب ہے				
لَيُنْذِرَ الَّذِينَ ظَلَمُوا ۖ وَبُشْرَىٰ لِلْمُحْسِنِينَ ۝۱۲ إِنَّ				
لَيُنْذِرَ	الَّذِينَ	ظَلَمُوا	وَ	بُشْرَىٰ لِلْمُحْسِنِينَ ۝۱۲
تاکہ وہ ڈرائے	ان لوگوں کو جنہوں نے	ظلم کیا	اور	بشارت (ہو) نیکیوں کے لئے
تاکہ ظالموں کو ڈرائے اور نیکیوں کیلئے بشارت ہو ۝ بیشک				
الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا فَلَا خَوْفٌ				
الَّذِينَ	قَالُوا	رَبُّنَا ۝۱۲	اللَّهُ	ثُمَّ اسْتَقَامُوا
وہ لوگ جنہوں نے	کہا	ہمارا رب	اللہ (ہے)	پھر وہ ثابت قدم رہے
جنہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر ثابت قدم رہے تو نہ ان پر				
عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝۱۳ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ خَالِدِينَ				
عَلَيْهِمْ	وَلَا	هُمْ	يَحْزَنُونَ ۝۱۳	أُولَٰئِكَ
ان پر	اور	نہ	وہ	یہ لوگ
خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے ۝ وہ جنت والے ہیں، ہمیشہ اس میں				

1..... اس کتاب سے مراد تورات ہے، اس کے پیشوا ہونے سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دین اور اس کی شریعت میں تورات کی پیروی کی جاتی تھی اور تورات کا رحمت ہونا ان لوگوں کے لئے تھا جو اس پر ایمان لائے اور انہوں نے اس کے احکام پر عمل کیا۔

2..... ”ہمارا رب اللہ ہے“ کے اقرار سے مراد اللہ تعالیٰ پر مکمل اور صحیح ایمان ہے اور صحیح ایمان میں رسالت پر ایمان بھی داخل ہے اور اس پر استقامت سے مراد یہ ہے کہ مرنے تک ایمان پر قائم رہ جائے۔

والدین کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید اور اولاد کے لیے ماں کی قربانیاں

فِيهَا جَزَاءٌ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٣﴾ وَصَيَّنَا الْإِنْسَانَ

فِيهَا	جَزَاءٌ	بِمَا	كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٣﴾	وَ	وَصَيَّنَا ﴿٢﴾	الْإِنْسَانَ
اس میں	بدلہ	(اس) کا جو	وہ عمل کرتے تھے	اور	ہم نے حکم دیا	آدمی (کو)

رہیں گے، انہیں ان کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا ○ اور ہم نے آدمی کو حکم دیا کہ

يَوَالِدَيْهِ إِحْسَانًا ۖ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهًا

يَوَالِدَيْهِ	إِحْسَانًا	حَمَلَتْهُ	أُمُّهُ ﴿٣﴾	كُرْهًا
اس کے ماں باپ کے ساتھ	بھلائی کرنے (کا)	پیٹ میں اٹھائے رکھا اسے	اس کی ماں (نے)	مشقت (سے)

اپنے ماں باپ سے بھلائی کرے، اس کی ماں نے اسے پیٹ میں مشقت سے رکھا اور

وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا ۖ وَحَمَلُهُ وَفِصْلُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا ۖ

وَوَضَعَتْهُ	كُرْهًا	وَ	حَمَلُهُ	وَ	فِصْلُهُ	ثَلَاثُونَ شَهْرًا ۖ
اور جٹا اسے	مشقت (سے)	اور	اس کے حمل	اور	اس کے دودھ چھڑانے (کی مدت)	تیس مہینے (ہے)

مشقت سے اس کو جٹا اور اس کے حمل اور اس کے دودھ چھڑانے کی مدت تیس مہینے ہے

حَتَّىٰ إِذَا بَدَغَ آشُدُّهُ وَبَدَغَ أَرْبَعِينَ سَنَةً ۖ

حَتَّىٰ	إِذَا	بَدَغَ	آشُدُّهُ	وَ	بَدَغَ	أَرْبَعِينَ سَنَةً
یہاں تک کہ	جب	وہ پہنچا	اپنی کامل قوت (کو)	اور	پہنچ گیا	چالیس سال (کی عمر کو)

یہاں تک کہ جب وہ اپنی کامل قوت کی عمر کو پہنچا اور چالیس سال کا ہو گیا

قَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ

قَالَ	رَبِّ	أَوْزِعْنِي	أَنْ	أَشْكُرَ	نِعْمَتَكَ
(تو) اس نے عرض کی	اے میرے رب	توفیق دے مجھے	کہ	میں شکر ادا کروں	تیری نعمت (کا)

تو اس نے عرض کی: اے میرے رب! مجھے توفیق دے کہ میں تیری نعمت کا شکر ادا کروں

- ۱..... نیک اعمال جنت کے حصول کا ظاہری سبب ہیں جبکہ ان کا حقیقی سبب اللہ تعالیٰ کا فضل ہے، لہذا جن آیات میں اعمال کے بدلے جنت ملنے کا ذکر ہے ان میں ظاہری سبب کا بیان ہے اور جن میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جنت ملنے کا ذکر ہے ان میں حقیقی سبب کا بیان ہے۔ ۲..... یہاں لفظ ”وصیت“ کا معنی ہے تاکید و حکم اور احسان کا معنی ہے حسن سلوک کرنا۔ والدین کے ساتھ حسن سلوک میں ان کی خدمت و اطاعت کرنا اور ان کی عزت و تکریم کرنا دونوں داخل ہیں۔ ۳..... اللہ تعالیٰ نے پہلے ماں باپ دونوں کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید فرمائی، پھر ماں کا بطور خاص جدا گانہ ذکر کیا اور اس کی ان خنثیوں اور لڑکیوں کو



الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَى وَالِدَيَّْ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا

الَّتِي	أَنْعَمْتَ	عَلَيَّ	وَعَلَى	وَالِدَيَّْ	وَأَنْ	أَعْمَلَ	صَالِحًا
وہ جو	تو نے نعمت فرمائی	مجھ پر	اور	میرے ماں باپ پر	اور	یہ کہ	میں عمل کروں

جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر فرمائی ہے اور میں وہ نیک کام کروں

تَرْضَاهُ وَأَصْلِحْ لِي فِي دِينِي ۖ إِنِّي

تَرْضَاهُ	وَأَصْلِحْ	لِي	فِي	دِينِي	إِنِّي
توراضی ہو جائے اس سے	اور	نیکی رکھ دے	میرے لیے	میری اولاد میں	بیشک میں

جس سے توراضی ہو جائے اور میرے لیے میری اولاد میں نیکی رکھ، میں نے

تُبْتُ إِلَيْكَ وَإِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۝ أُولَٰئِكَ

تُبْتُ	إِلَيْكَ	وَإِنِّي	مِنَ	الْمُسْلِمِينَ	أُولَٰئِكَ
میں نے رجوع کیا	تیری طرف	اور	بیشک میں	مسلمانوں میں سے (ہوں)	یہ لوگ

تیری طرف رجوع کیا اور میں مسلمانوں میں سے ہوں ○ یہی وہ لوگ ہیں

الَّذِينَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ أَحْسَنَ مَا عَمِلُوا وَ

الَّذِينَ	نَتَقَبَّلُ	عَنْهُمْ	أَحْسَنَ	مَا	عَمِلُوا	وَ
وہ لوگ ہیں جو	ہم قبول کریں گے	ان سے	(وہ) اچھا کام	جو	انہوں نے کیا	اور

جن کے اچھے اعمال ہم قبول فرمائیں گے اور

نَتَجَاوَزُ عَنْ سَيِّئَاتِهِمْ فِي أَصْحَابِ الْجَنَّةِ وَعَدَ الصِّدْقِ الَّذِي

نَتَجَاوَزُ	عَنْ سَيِّئَاتِهِمْ	فِي أَصْحَابِ الْجَنَّةِ	وَعَدَ	الصِّدْقِ	الَّذِي
ہم درگزر کریں گے	ان کی خطاؤں سے	(یہ) جنت والوں میں (ہوں گے)	سچا وعدہ	جو	جو

ان کی خطاؤں سے درگزر فرمائیں گے، یہ لوگ جنت والوں میں سے ہوں گے۔ یہ سچا وعدہ ہے جو

(پہلے سنے کامیاب) بیان فرمایا جو اسے حمل و ولادت اور دو سال تک اپنے دودھ پلانے میں پیش آئیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ اولاد پر ماں کا حق باپ سے زیادہ ہے۔

- نعمت پر شکر اور اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے والے نیک اعمال کی توفیق بارگاہ الہی سے ہی ملتی ہے، اس لئے ہمیں بھی اس توفیق کی دعا مانگتے رہنا چاہئے۔
- نیک اولاد اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے، لہذا والدین کو اولاد کے نیک و پرہیزگار ہونے کی دعا اور انہیں نیک بنانے کی عملی کوشش کرتے رہنا چاہئے۔

كَانُوا يُوعَدُونَ ﴿١٦﴾ وَالَّذِي قَالَ لِوَالِدَيْهِ أُفٍّ لَّكُمَا

كَانُوا يُوعَدُونَ ﴿١٦﴾	وَ	الَّذِي	قَالَ ﴿١﴾	لِوَالِدَيْهِ	أُفٍّ	لَّكُمَا
ان سے وعدہ کیا جاتا تھا	اور	جس نے	کہا	اپنے ماں باپ سے	اُف	تم دونوں کیلئے

ان سے کیا جاتا تھا ○ اور وہ جس نے اپنے ماں باپ سے کہا: تمہارے لئے اُف (تم سے دل بیزار ہو گیا ہے)

أَتَعِدُنِيَّ أَنْ أُخْرِجَ وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُونُ

أَتَعِدُنِيَّ	أَنْ	أُخْرِجَ	وَ	قَدْ	خَلَتِ	الْقُرُونُ
کیا تم ڈراتے ہو مجھے	کہ	میں نکالا جاؤں گا	اور (حالانکہ)	تحقیق	گزر چکے	کئی زمانے

کیا مجھے ڈراتے ہو کہ میں نکالا جاؤں گا حالانکہ مجھ سے پہلے

مَنْ قَبْلِي ۚ وَهُمَا يَسْتَغِيثَنَّ اللَّهُ وَيُكَفِّرُ مِنْ

مَنْ قَبْلِي	وَ	هُمَا	يَسْتَغِيثَنَّ	اللَّهُ	وَيُكَفِّرُ	مِنْ
مجھ سے پہلے	اور	وہ دونوں	فریاد کرتے ہیں	اللہ (سے)	(اور بیٹے سے کہتے ہیں)	تیری خرابی ہو ایمان لے آ

کئی زمانے گزر چکے ہیں اور وہ دونوں اللہ سے فریاد کرتے ہیں، (اور بیٹے سے کہتے ہیں) تیری خرابی ہو، ایمان لے آ،

إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ ۖ فَيَقُولُ مَا هَذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ﴿١٧﴾

إِنَّ	وَعْدَ اللَّهِ	حَقٌّ	فَيَقُولُ	مَا	هَذَا	إِلَّا	أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ﴿١٧﴾
بیشک	اللہ کا وعدہ	سچا (ہے)	تو وہ کہتا ہے	نہیں	یہ	مگر	پہلے لوگوں کی کہانیاں

بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے تو وہ کہتا ہے یہ تو پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں ○

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِي أَمِّهِمْ قَدْ

أُولَٰئِكَ	الَّذِينَ	حَقَّ	عَلَيْهِمْ	الْقَوْلُ	فِي أَمِّهِمْ	قَدْ
یہ لوگ	وہ ہیں جو	ثابت ہو گئی	ان پر	بات	(یہ ان) گروہوں میں (شامل ہیں)	تحقیق

یہ وہ لوگ ہیں جن پر بات ثابت ہو چکی ہے (یہ) جنوں اور انسانوں کے

۱..... سابقہ آیات میں والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والے بیٹے کا وصف بیان ہوا اور اس آیت میں اس بیٹے کا ذکر کیا گیا جو انتہائی سرکش اور والدین کا اس قدر نافرمان تھا کہ جب انہوں نے اسے دین حق کی دعوت دی، قیامت اور حشر و نشر کو تسلیم کرنے کا کہا تو اس نے انکار کر دیا اور تکبر کیا، والدین نے بارگاہی میں فریاد کیا اور بیٹے کو سمجھایا تو وہ انہیں جھٹلاتے ہوئے کہنے لگا کہ جسے تم اللہ تعالیٰ کا وعدہ کہہ رہے ہو اس کی کوئی حقیقت نہیں بلکہ یہ تو پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں جنہیں تمناؤں میں لکھ دیا گیا ہے۔



خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِنَ الْجِنَّ وَالْإِنْسِ ۚ إِنَّهُمْ كَانُوا

خَلَتْ	مِنْ قَبْلِهِمْ	مِنَ الْجِنَّ وَالْإِنْسِ	إِنَّهُمْ	كَانُوا
جو گزر گئے	ان سے پہلے	جنوں اور انسانوں میں سے	بیشک وہ	تھے

ان گروہوں میں (شامل) ہیں جو ان سے پہلے گزرے ہیں، بیشک وہ

خُسْرَيْنَ ۱۸ وَلِكُلِّ دَرَجَتٍ مِّمَّا عَمِلُوا ۚ

خُسْرَيْنَ ۱۸	وَ	لِكُلِّ	دَرَجَتٍ	مِّمَّا	عَمِلُوا
نقصان اٹھانے والے	اور	سب کے لیے	درجات (ہیں)	(اس کی) وجہ سے جو	انہوں نے عمل کیے

نقصان اٹھانے والے تھے ۱۸ اور سب کے لیے ان کے اعمال کے سبب درجات ہیں

وَلِيُوقِيَهُمْ أَعْمَالَهُمْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ۱۹ وَ

وَلِيُوقِيَهُمْ	أَعْمَالَهُمْ	وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ۱۹	وَ
اور تاکہ (اللہ) پورا دے انہیں	ان کے اعمال (کا بدلہ)	وہ ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا	اور

اور تاکہ اللہ انہیں ان کے اعمال کا پورا بدلہ دے اور ان پر ظلم نہیں ہوگا ۱۹ اور

يَوْمَ يُعَرِّضُ الَّذِينَ كَفَرُوا عَلَى النَّارِ ۚ أَذْهَبَتْكُمْ

يَوْمَ	يُعَرِّضُ	الَّذِينَ كَفَرُوا	عَلَى النَّارِ	أَذْهَبَتْكُمْ
(جس) دن	پیش کیے جائیں گے	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	آگ پر تم لے چکے

جس دن کافر آگ پر پیش کیے جائیں گے (تو کہا جائے گا) تم اپنے حصے کی

طَيِّبَتُكُمْ فِي حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا ۚ فَالْيَوْمَ

طَيِّبَتُكُمْ ۱)	فِي حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا	وَ	اسْتَمْتَعْتُمْ	بِهَا	فَالْيَوْمَ
اپنی پاک چیزیں	اپنی دنیا کی زندگی میں	اور	تم نے فائدہ اٹھالیا	ان سے	تو آج

پاک چیزیں اپنی دنیا ہی کی زندگی میں فنا کر چکے اور ان سے فائدہ اٹھا چکے تو آج

۱..... اس آیت میں دنیاوی لذتوں اور عیش و عشرت میں منہمک رہنے پر کفار کی مذمت فرمائی گئی ہے۔ مسلمانوں کو بھی دنیا کی لذتوں اور عیش و عشرت میں منہمک ہونے سے بچنا چاہئے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور امت کے دیگر نیک لوگ دنیا کے عیش و عشرت اور اس کی لذتوں سے کنارہ کش رہتے اور زہد و قناعت والی زندگی گزارنے کو ترجیح دیتے تھے تاکہ آخرت میں ان کا ثواب زیادہ ہو۔ یاد رہے کہ دنیا کی لذت اور پسندیدہ حلال چیزوں سے فائدہ اٹھانا مباح ہے اور اچھی نیت کے ساتھ باعث ثواب بھی ہے البتہ افضل و اولیٰ یہی ہے کہ دنیا کی حلال لذتوں میں بھی پڑ جانے سے احتراز کیا جائے۔

تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُونِ بِمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُونَ فِي الْأَرْضِ

تُجْزَوْنَ	عَذَابَ الْهُونِ	بِهَا	كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُونَ	فِي الْأَرْضِ
تمہیں بدلہ دیا جائے گا	ذلت کا عذاب	(اس کے) سبب کہ	تم تکبر کرتے تھے	زمین میں

تمہیں ذلت کے عذاب کا بدلہ دیا جائے گا کیونکہ تم زمین میں ناحق

بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَفْسُقُونَ ۚ وَادْكُرُوا

بِغَيْرِ الْحَقِّ	وَ	بِهَا	كُنْتُمْ تَفْسُقُونَ ۚ	وَ	ادْكُرُوا
حق کے بغیر، ناحق	اور	(اس) لئے کہ	تم نافرمانی کرتے تھے	اور	یاد کرو

تکبر کرتے تھے اور اس لئے کہ تم نافرمانی کرتے تھے ۚ اور عادی کے

أَخَاعَادٍ ۚ إِذْ أَنْذَرَكُمْ قَوْمَهُ بَالًا حَقَافٍ وَقَدْ

أَخَاعَادٍ (۱)	إِذْ	أَنْذَرَكُمْ	قَوْمَهُ	بِالْأَحْقَافِ (۲)	وَ	قَدْ
عاد کے (قومی) بھائی (کو)	جب	اس نے ڈرایا	اپنی قوم (کو)	احقاف (کی سرزمین) میں	اور	پیشک

ہم قوم کو یاد کرو جب اس نے اپنی قوم کو سرزمین احقاف میں ڈرایا اور پیشک

خَلَّتِ النَّذُرُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا

خَلَّتِ	النَّذُرُ	مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ	وَ	مِنْ خَلْفِهِ	أَلَّا تَعْبُدُوا	إِلَّا
گزر چکے	ڈرسانے والے	اس سے پہلے	اور	اس کے بعد	کہ تم عبادت نہ کرو	مگر

اس سے پہلے اور اس کے بعد کئی ڈرسانے والے گزر چکے کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت

اللَّهُ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ۚ قَالُوا

اللَّهُ	إِنِّي	أَخَافُ	عَلَيْكُمْ	عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ۚ	قَالُوا
اللہ (کی)	پیشک میں	خوف کرتا ہوں	تم پر	بڑے دن کے عذاب (کا)	انہوں نے کہا

نہ کرو، پیشک مجھے تم پر ایک بڑے دن کے عذاب کا ڈر ہے ۚ انہوں نے کہا:

۱..... یہاں عادی کے بھائی سے مراد عاد کی قوم اور قبیلہ کا فرد ہے اور وہ حضرت ہود علیہ السلام ہیں۔ آپ کا پورا نام عبد اللہ بن رباح بن اخلود بن عاد ہے۔

۲..... قوم عاد کی ریگستانی بستیوں کا نام احقاف ہے۔ یہ جگہ عمان اور عدن کے درمیان سمندر کا ساحل ہے اور ایک قول یہ ہے کہ یمن میں حضر موت کے پاس ایک وادی ہے۔



## اَجْتَنَابًا وَفَكْنًا عَنِ الْهَتَانَا فَاتِنَابَا

اَجْتَنَابَا	فَكْنًا	عَنِ الْهَتَانَا	فَاتِنَابَا
کیا تم آئے ہو ہمارے پاس	تاکہ پھیر دو ہمیں	ہمارے معبودوں سے	تو لے آؤ ہمارے پاس جس کی
کیا تم اس لیے آئے ہو کہ ہمیں ہمارے معبودوں سے پھیر دو، اگر تم سچے ہو			

## تَعْدُنَا اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝۲۲ قَالَ اِنَّمَا الْعِلْمُ

تَعْدُنَا	اِنْ كُنْتَ	مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝۲۲	قَالَ	اِنَّمَا الْعِلْمُ
تم وعیدیں سناتے ہو ہمیں	اگر	تم ہو	پچوں میں سے	اس نے کہا (اس کا) علم صرف
تو ہم پر لے آؤ جس کی تم ہمیں وعیدیں سناتے ہو ○ فرمایا: علم تو اللہ ہی کے				

## عِنْدَ اللّٰهِ ۝۲۳ وَ اَبْلَغُكُمْ مَا اُرْسِلْتُ بِهِ وَا

عِنْدَ اللّٰهِ ۝۲۳	وَاَبْلَغُكُمْ	مَا اُرْسِلْتُ بِهِ وَا
اللہ ہی کے پاس (ہے)	اور	میں تبلیغ کرتا ہوں تمہیں
پاس ہے اور میں تمہیں اسی چیز کی تبلیغ کرتا ہوں جس کے ساتھ مجھے بھیجا گیا ہے		

## لَكِنِّي اُرْسِلْتُكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ۝۲۴ فَلَبَّاسًا وَاوَهًا

لَكِنِّي اُرْسِلْتُكُمْ	قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ۝۲۴	فَلَبَّاسًا وَاوَهًا
لیکن میں	سمجھتا ہوں تمہیں	جابل لوگ
لیکن میں تمہیں ایک جابل قوم سمجھتا ہوں ○ پھر جب		

## عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِيَّتِهِمْ ۝۲۵ قَالُوْا هٰذَا

عَارِضًا	مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِيَّتِهِمْ ۝۲۵	قَالُوْا	هٰذَا
(بادل کی صورت میں) پھیلا ہوا	ان کی وادیوں کی طرف آتا ہوا	(تو) کہنے لگے	یہ
انہوں نے اسے (یعنی عذاب کو) بادل کی صورت میں پھیلا ہوا اپنی وادیوں کی طرف آتا ہوا دیکھا تو			

۱..... قوم عاد کی جہالت یہ تھی کہ وہ حضرت ہود علیہ السلام سے عذاب نازل کرنے کا مطالبہ کر رہے تھے حالانکہ یہ ان کے دائرہ اختیار میں تھا ہی نہیں اور یہ بھی ان کی جہالت تھی کہ ایک طرف توحید کا انکار کر رہے تھے اور دوسری طرف اپنے ہی منہ سے مصیبت و بلا مانگ رہے تھے۔ ۲..... کفر و شرک پر اصرار و سرکشی کے سبب قوم عاد کے حلاقوں میں بارش رک گئی تھی، ایک دن انہوں نے آسمان کے کناروں میں پھیلا ہوا ایک بادل اپنی وادیوں کی طرف آتے ہوئے دیکھا تو خوش ہو کر کہنے لگے: یہ ہمیں بارش دینے والا بادل ہے۔ حضرت ہود علیہ السلام نے فرمایا: یہ برسے والا بادل نہیں بلکہ وہ عذاب ہے جس کی تم جلدی کرو گے۔

مطابق غدا اب پر حضرت ہود علیہ السلام کا حکم

بارش کی شکل میں عذاب الہی کا ظہور اور قوم عاد

عَارِضٌ مُّطِرٌ نَّاءٌ بَلٌّ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهِ ۖ

عَارِضٌ	مُطِرٌ نَّاءٌ	بَلٌّ	هُوَ	مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهِ
بادل (ہے)	ہمیں بارش دینے والا	(نہیں) بلکہ	(یہ) وہ (ہے)	جس کی تم نے جلدی مچائی تھی

کہنے لگے: یہ ہمیں بارش دینے والا بادل ہے۔ (کہا گیا کہ، نہیں) بلکہ یہ تو وہ ہے جس کی تم نے جلدی مچائی تھی،

رِيحٌ فِيهَا عَذَابٌ أَلِيمٌ ۖ تَذَمَّرُ كُلُّ شَيْءٍ عَمَّ

رِيحٌ	فِيهَا	عَذَابٌ أَلِيمٌ	تَذَمَّرُ	كُلُّ شَيْءٍ عَمَّ
(یہ) ایک آندھی (ہے)	اس میں	دروناک عذاب (ہے)	وہ تباہ کر دیتی ہے	ہر چیز (کو)

یہ ایک آندھی ہے جس میں دروناک عذاب ہے ○ یہ اپنے رب کے حکم سے

بِأَمْرِ رَبِّهَا فَاصْبَحُوا لَا يَذَرُ إِلَّا مَلَكُوتُهَا ۖ

بِأَمْرِ رَبِّهَا	فَاصْبَحُوا	لَا يَذَرُ	إِلَّا	مَلَكُوتُهَا
اپنے رب کے حکم سے	تو وہ صبح کے وقت ہو گئے	(ایسے کہ) دکھائی نہ دیتے تھے	مگر	ان کے (دوران) ملکات

ہر چیز کو تباہ کر دیتی ہے تو صبح کو ان کی ایسی حالت تھی کہ ان کے خالی مکان ہی نظر آرہے تھے۔

كَذَلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِينَ ۖ وَلَقَدْ مَكَنَهُمْ

كَذَلِكَ	نَجْزِي	الْقَوْمَ الْمُجْرِمِينَ	وَلَقَدْ	مَكَنَهُمْ
ایسی ہی	ہم سزا دیتے ہیں	مجرم لوگوں (کو)	اور	ہم نے قدرت دی تھی ان کو

ہم مجرموں کو ایسی ہی سزا دیتے ہیں ○ اور بیشک ہم نے ان کو ان چیزوں میں قدرت دی تھی

فِيهَا إِنْ مَكَنْتُمْ فِيهِ وَجَعَلْنَا لَهُمْ سُبُحًا وَأَبْصَارًا

فِيهَا إِنْ مَكَنْتُمْ فِيهِ	وَجَعَلْنَا لَهُمْ	سُبُحًا	وَأَبْصَارًا
(ان چیزوں) میں جن میں نہیں قدرت دی تمہیں	اور ہم نے بنائے	ان کیلئے	کان اور آنکھیں

جن میں (اے اہل مکہ) تمہیں قدرت نہیں دی اور ان کے لیے کان اور آنکھیں اور دل

(پچھلے کالم سے) پچا رہے تھے، اس بادل میں ایک آندھی ہے جس میں دروناک عذاب ہے۔ چنانچہ بادل کے آتے ہی قوم عاقر آندھی کا عذاب آیا جس نے ان کے مردوں، عورتوں، چھوٹوں، بڑوں سب کو ہلاک اور مکانات کو ویران کر دیا۔ ۱..... قوم عاقر پر آنے والی آندھی نے ان کے مردوں، عورتوں، چھوٹوں، بڑوں سب کو ہلاک کر دیا۔ ان کے اموال آسمان وزمین کے درمیان اڑتے پھرتے تھے، ان کی چیزیں پارہ پارہ ہو گئیں اور صبح کے وقت ان کے خالی مکان ہی نظر آرہے تھے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے عذاب سے محفوظ رکھے۔ آندھی سے متعلق حدیث پاک میں ہے: آندھی اللہ تعالیٰ کی رحمت کے آثار ہے، یہ رحمت بھی لاتی ہے اور ۲



وَأَفِيدَةً ۖ فَمَا آغْنَىٰ عَنْهُمْ سَعُهُمْ وَلَا أَبْصَارُهُمْ وَلَا

وَأَفِيدَةً	فَمَا آغْنَىٰ	عَنْهُمْ	سَعُهُمْ	وَلَا	أَبْصَارُهُمْ	وَلَا
اور	دل	تو کام نہ آئے	ان کے	ان کے کان	ان کی آنکھیں	اور نہ

بنائے تو ان کے کان اور ان کی آنکھیں اور ان کے دل ان کے

أَفِيدَتُهُمْ مِّنْ شَيْءٍ إِذْ كَانُوا يَجْحَدُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَحَاقَ بِهِمْ

أَفِيدَتُهُمْ	مِّنْ شَيْءٍ	إِذْ	كَانُوا يَجْحَدُونَ	بِآيَاتِ اللَّهِ	وَحَاقَ	بِهِمْ
ان کے دل	کچھ	جبکہ	وہ انکار کرتے تھے	اللہ کی آیتوں کا	اور	ان پر

کچھ کام نہ آئے جبکہ وہ اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے تھے اور انہیں اس عذاب نے گھیر لیا

مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ۚ وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا مَا

مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ	وَلَقَدْ	أَهْلَكْنَا	مَا
(وہ عذاب) جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے	اور	ضرور بیشک	ہم نے ہلاک کر دیں جو

جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے ○ اور (اے اہل مکہ!) بیشک ہم نے تمہارے آس پاس کی بستیوں کو

حَوْلَكُمْ مِّنَ الْقُرَىٰ وَصَرَّ فَمَا الْآيَاتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿٢٧﴾

حَوْلَكُمْ	مِّنَ الْقُرَىٰ	وَصَرَّ	فَمَا الْآيَاتِ	لَعَلَّهُمْ	يَرْجِعُونَ ﴿٢٧﴾
تمہارے ارد گرد (تمہیں)	بستیاں	اور	ہم بار بار لائے	نشانیاں	تاکہ وہ باز آئیں

ہلاک کر دیا اور بار بار نشانیاں لائے تاکہ وہ باز آجائیں ○

فَلَوْلَا نَصَرَ لَهُمُ الَّذِينَ اتَّخَذُوا مِن دُونِ اللَّهِ

فَلَوْلَا	نَصَرَ لَهُمُ	الَّذِينَ	اتَّخَذُوا	مِن دُونِ اللَّهِ
تو کیوں نہیں	مدد کی ان کی	انہوں نے جن کو	انہوں نے بنا رکھا تھا	اللہ کے سوا

تو جن بتوں کو قرب حاصل کرنے کیلئے اللہ کے سوا معبود بنا رکھا تھا

(پچھلے کامیاب) عذاب بھی لاتی ہے، تم آندھی کو برا نہ کہو اور اللہ تعالیٰ سے اس کی خیر کا سوال کرو اور اس کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ گؤ۔ (ابوداؤد، ۴۳۱/۳، الحدیث: ۵۰۹۷)

۱..... اس پوری آیت سے مقصود اہل مکہ کو یہ بتانا ہے کہ قوم عاد ان سے زیادہ طاقت و قوت اور اقتدار والی اور ان سے زیادہ مالدار تھی، اس کے باوجود ان کی قوت و طاقت اور مال و دولت انہیں عذاب الہی سے نہ بچا سکے اور تم تو ان کے ہم پلہ بھی نہیں، پھر تم عذاب الہی سے کیسے بچ سکتے ہو۔

قُرْبَانًا إِلَىٰ إِلَٰهَةٍ ۖ بَلْ صَلَّوْا عَنْهُمْ ۚ وَذَلِكَ إِفْكُهُمْ

قُرْبَانًا (۱)	إِلَٰهَةٍ	بَلْ	صَلَّوْا	عَنْهُمْ	وَ	ذَلِكَ	إِفْكُهُمْ
قرب حاصل کرنے (کیلئے)	معبود	بلکہ	وہ گم ہو گئے	ان سے	اور	یہ	ان کا بہتان (تھا)

انہوں نے ان کافروں کی مدد کیوں نہیں کی بلکہ وہ ان سے گم گئے اور یہ ان کا بہتان تھا

وَمَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ۚ ۝۲۸ وَإِذْ صَرَفْنَا إِلَيْكَ نَفَرًا

وَمَا	كَانُوا	يَفْتَرُونَ ۚ (۱۸)	وَ	إِذْ	صَرَفْنَا	إِلَيْكَ	نَفَرًا (۲)
اور	جو	وہ گھڑتے تھے	اور	جب	ہم نے پھیر دی	تمہاری طرف	ایک جماعت

اور جو وہ گھڑتے رہتے تھے ○ اور (اے حبیب! یاد کرو) جب ہم نے تمہاری طرف جنوں کی ایک جماعت

مِّنَ الْجِنَّ يَسْتَمِعُونَ الْقُرْآنَ ۚ فَلَمَّا حَصَرُوا ۚ

مِّنَ الْجِنَّ (۳)	يَسْتَمِعُونَ	الْقُرْآنَ	فَلَمَّا	حَصَرُوا ۚ
جنوں میں سے	وہ غور سے سنتے تھے	قرآن	پھر جب	وہ حاصر ہوئے اس (نبی) کے پاس

پھیری جو کان لگا کر قرآن سنتی تھی پھر جب وہ نبی کی بارگاہ میں حاضر ہوئے

قَالُوا أَنُصِئُوا ۚ فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا إِلَىٰ قَوْمِهِمْ

قَالُوا	أَنُصِئُوا	فَلَمَّا	قُضِيَ	وَلَّوْا	إِلَىٰ قَوْمِهِمْ
(تو آپس میں) کہنے لگے	خاموش رہو	پھر جب	(تلاوت) ختم ہو گئی	(تو) وہ پلٹ گئے	اپنی قوم کی طرف

تو کہنے لگے: خاموش رہو (اور سنو) پھر جب تلاوت ختم ہو گئی تو وہ اپنی قوم کی طرف

مُّنْذِرِينَ ۚ ۝۲۹ قَالُوا يَقُومَنَا إِنَّا سَإِغْنَا كِتَابًا

مُّنْذِرِينَ (۳۹)	قَالُوا	يَقُومَنَا	إِنَّا	سَإِغْنَا	كِتَابًا
ڈراتے ہوئے	کہنے لگے	اے ہماری قوم	بیشک	ہم نے سنی ہے	ایک کتاب

ڈراتے ہوئے پلٹ گئے ○ کہنے لگے: اے ہماری قوم! ہم نے ایک کتاب سنی ہے

۱..... بتوں کو اپنا شفیق، مددگار اور اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہونے کا ذریعہ سمجھنا کفر ہے جبکہ اس کے محبوب بندوں کو اس کی عطا سے مددگار اور شفیق بنانا اور انہیں قرب الہی حاصل ہونے کا ذریعہ سمجھنا یقین ایمان ہے، اس عظیم فرق کو پس پشت ڈال کر یہ آیت اللہ تعالیٰ کے کسی نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ولی پر چپاں کرنا اور اسے ان کے عطائے الہی سے مددگار اور شفیق نہ ہونے کی دلیل بنانا غلط ہے۔ ۲..... مشہور قول کے مطابق ”نفر“ کا اطلاق تین سے لے کر دس تک افراد پر ہوتا ہے اور جنوں کی جو جماعت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں بھیجی گئی وہ ۷ یا ۹ جنات پر مشتمل تھی۔ ۳..... محقق علماء کاتب اس بات پر اتفاق



## أَنْزَلَ مِنْ بَعْدِ مُوسَى مُصَدِّقًا لِّمَا

أَنْزَلَ	مِنْ بَعْدِ مُوسَى <sup>(۱)</sup>	مُصَدِّقًا	لِّمَا
(جو) نازل کی گئی ہے	موسیٰ کے بعد	تصدیق کرنے والی	(ان کتابوں) کی جو

جو موسیٰ کے بعد نازل کی گئی ہے وہ پہلی کتابوں کی

## بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ وَإِلَى طَرِيقٍ مُسْتَقِيمٍ<sup>(۲)</sup>

بَيْنَ يَدَيْهِ	يَهْدِي	إِلَى الْحَقِّ	وَ	إِلَى طَرِيقٍ مُسْتَقِيمٍ <sup>(۲)</sup>
اس سے پہلے (اتاری گئیں)	رہنمائی کرتی ہے	حق کی طرف	اور	سیدھے راستے کی طرف

تصدیق فرماتی ہے، حق اور سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کرتی ہے ○

## يُقَوِّمَنَا أَجِيبُوا دَاعِيَ اللَّهِ وَآمِنُوا بِهِ

يُقَوِّمَنَا	أَجِيبُوا	دَاعِيَ اللَّهِ	وَ	آمِنُوا بِهِ
اے ہماری قوم	تمہاری بات مانو	اللہ کے بلانے والے (کی)	اور	ایمان لے آؤ

اے ہماری قوم! اللہ کے منادی کی بات مانو اور اس پر ایمان لاؤ

## يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوبِكُمْ وَيُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ<sup>(۳)</sup>

يَغْفِرْ	لَكُمْ	مِّنْ ذُنُوبِكُمْ <sup>(۲)</sup>	وَ	يُجِرْكُمْ	مِّنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ <sup>(۳)</sup>
(اللہ) بخش دے گا	تمہارے لئے	تمہارے گناہوں سے	اور	بچالے گا تمہیں	دردناک عذاب سے

وہ تمہارے گناہوں میں سے بخش دے گا اور تمہیں دردناک عذاب سے بچالے گا ○

## وَمَنْ لَا يُجِبْ دَاعِيَ اللَّهِ فَلَيْسَ بِمُعِجِرٍ

وَمَنْ	لَا يُجِبْ	دَاعِيَ اللَّهِ	فَلَيْسَ	بِمُعِجِرٍ
اور جو	بات نہ مانے	اللہ کے بلانے والے (کی)	تو وہ نہیں ہے	عاجز کرنے والا

اور جو اللہ کے بلانے والے کی بات نہ مانے تو وہ زمین میں قابو سے نکل کر

(پچھلے صفحہ ۱۷ پر)

۱۔۔۔ قرآن کریم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد نازل کیا گیا تھا اور جنوں نے آپ کی بجائے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا نام لیا، اس کی ایک توجیہ یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ جنات یہودی تھے اس لئے انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ذکر کیا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نام نہ لیا۔ ۲۔۔۔ ایمان لانے سے جو گناہ بخشے جائیں گے ان سے مراد وہ گناہ ہیں جن کا تعلق حقوق اللہ سے ہے اور جو لوگوں کا مال و غیرہ چھینا ہو تو وہ محض ایمان قبول کرنے سے معاف نہیں ہو گا بلکہ اس کی عافی ضروری ہے۔

فِي الْأَرْضِ وَلَيْسَ لَهُ مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءُ ۖ أُولَٰئِكَ

فِي الْأَرْضِ	وَ	لَيْسَ	لَهُ	مِنْ دُونِهِ	أَوْلِيَاءُ	أُولَٰئِكَ
زمین میں	اور	نہیں ہے	اس کے لیے	اس (اللہ) کے سامنے	کوئی مددگار	وہ

جانے والا نہیں ہے اور اللہ کے سامنے اس کا کوئی مددگار نہیں ہے۔ وہ

فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۚ أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّ اللَّهَ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ

فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ	أَوَلَمْ يَرَوْا	أَنَّ	اللَّهُ	الَّذِي	خَلَقَ	السَّمٰوٰتِ
کھلی گمراہی میں (ہیں)	اور کیا انہوں نے نہ دیکھا	کہ	اللہ	جس نے	بنایا	آسمانوں

کھلی گمراہی میں ہیں ○ کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ وہ اللہ جس نے آسمان

وَالْأَرْضِ وَلَمْ يَخْلُقْ يَخْلُقْهُنَّ بِقَدْرِ عَلَىٰ أَنْ

وَالْأَرْضِ	وَ	لَمْ يَخْلُقْ	بِخَلْقِهِنَّ	بِقَدْرِ	عَلَىٰ	أَنْ
اور زمین (کو)	اور	وہ نہ تھکا	ان کے بنانے سے	قادر (ہے)	(اس) پر	کہ

اور زمین بنائے اور ان کے بنانے میں نہ تھکا، وہ اس بات پر قادر ہے کہ

يُحْيِي الْمَوْتَىٰ ۖ بَلَىٰ إِنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۚ وَيَوْمَ

يُحْيِي الْمَوْتَىٰ	بَلَىٰ	إِنَّهُ	عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ	قَدِيرٌ	وَ	يَوْمَ
وہ زندہ کر دے مردوں (کو)	کیوں نہیں	بیشک وہ	ہر چیز پر	قادر (ہے)	اور	(جس) دن

مردوں کو زندہ کرے؟ کیوں نہیں، بیشک وہ ہر شے پر قادر ہے ○ اور جس دن

يُعَرِّضُ الَّذِينَ كَفَرُوا عَلَى النَّارِ ۖ أَلَيْسَ هَذَا بِالْحَقِّ ۖ

يُعَرِّضُ	الَّذِينَ	كَفَرُوا	عَلَى النَّارِ	أَلَيْسَ	هَذَا	بِالْحَقِّ
پیش کیا جائے گا	ان لوگوں کو جنہوں نے	کفر کیا	آگ پر	کیا نہیں ہے	یہ	حق

کافر آگ پر پیش کیے جائیں گے (تو کہا جائے گا) کیا یہ حق نہیں؟

۱..... اس آیت کا خلاصہ کلام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مردوں کو زندہ کرنے پر قدرت رکھتا ہے، جس کی ایک دلیل یہ ہے کہ اس نے کسی سابقہ مثال کے بغیر ابتداء سے آسمان اور زمین جیسی عظیم اور بڑی مخلوق بنادی اور انہیں بنانے میں وہ تھکا نہیں اور جو اللہ تعالیٰ آسمان و زمین بنا سکتا ہے وہ مردوں کو زندہ کرنے پر بھی قادر ہے۔ دوسری دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر شے پر قادر ہے، اور مردوں کا جسم کے ساتھ تعلق قائم ہونے کو دیکھا جائے تو یہ بھی ممکن ہے کیونکہ اگر یہ ممکن نہ ہوتا تو پہلی بار بھی قائم نہ ہوتا اور جب یہ ممکن ہے اور اللہ تعالیٰ تمام ممکنات پر قادر ہے تو اس سے ثابت ہوا کہ وہ دوبارہ زندہ کرنے پر بھی قادر ہے۔



## قَالُوا بَلَىٰ وَرَبِّنَا ۚ قَالَ فَذُوقُوا الْعَذَابَ

قَالُوا	بَلَىٰ	وَرَبِّنَا	قَالَ	فَذُوقُوا	الْعَذَابَ
وہ کہیں گے	کیوں نہیں	ہمارے رب کی قسم	(اللہ) فرمائے گا	تو چکھو	عذاب

کہیں گے: کیوں نہیں، ہمارے رب کی قسم، اللہ فرمائے گا: تو اپنے کفر کے بدلے

## بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ﴿۳۳﴾ فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُو الْعَزْمِ

بِمَا	كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ﴿۳۳﴾	فَاصْبِرْ ﴿۱﴾	كَمَا	صَبَرَ	أُولُو الْعَزْمِ ﴿۲﴾
پہنا	کُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ﴿۳۳﴾	فَاصْبِرْ ﴿۱﴾	کَمَا	صَبَرَ	أُولُو الْعَزْمِ ﴿۲﴾
(اس کے) بدلے جو	تم کفر کرتے تھے	تو تم صبر کرو	جیسے	صبر کیا	عزم و ہمت والوں (نے)

عذاب چکھو ﴿۳۳﴾ تو (اے حبیب!) تم صبر کرو جیسے ہمت والے رسولوں نے

## مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَهُمْ ۚ كَانَتْهُمْ يَوْمَ يَرُونَ

مِنَ الرُّسُلِ	وَلَا تَسْتَعْجِلْ	لَهُمْ	كَانَتْهُمْ	يَوْمَ	يَرُونَ
رسولوں میں سے	اور	جلدی نہ کرو	ان (کافروں) کیلئے	گویا کہ وہ	(جس دن) دیکھیں گے

صبر کیا اور ان کافروں کے لیے جلدی نہ کرو۔ جس دن وہ دیکھیں گے

## مَا يُوعَدُونَ ۚ لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ ۚ

مَا	يُوعَدُونَ	لَمْ يَلْبَثُوا	إِلَّا	سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ
(وہ) جس کی	انہیں وعید سنائی جاتی ہے	(تو سمجھیں گے کہ) نہ ٹھہرے تھے	مگر	دن کی ایک گھڑی

اسے جس کی وعید انہیں سنائی جاتی ہے (تو سمجھیں گے کہ) گویا وہ دنیا میں دن کی صرف ایک گھڑی بھر ٹھہرے تھے۔

## بَدْعٌ ۚ فَهَلْ يُهْلَكُ إِلَّا الْقَوْمُ الْفَاسِقُونَ ﴿۳۵﴾

بَدْعٌ	فَهَلْ يُهْلَكُ	إِلَّا	الْقَوْمُ الْفَاسِقُونَ ﴿۳۵﴾
(یہ) ایک تبلیغ (ہے)	تو کیا (یعنی نہیں)	ہلاک کیا جاتا	نافرمان لوگوں (کو)

یہ ایک تبلیغ ہے تو نافرمان لوگ ہی ہلاک کئے جاتے ہیں ﴿۳۵﴾

۱..... حضور اقدس ﷺ را وحی میں آنے والی تمام تر تکالیف پر بے مثال صبر کا مظاہرہ فرمایا اور اس وصف میں آپ کا مقام تمام انبیاء و مرسلین علیہم السلام سے بلند تھا۔ ۲..... یوں تو تمام انبیاء و مرسلین علیہم السلام عزم و ہمت اور صبر والے تھے البتہ ان کی مقدس جماعت میں پانچ رسول ایسے تھے جن کا راقی میں صبر و مجاہدہ دیگر سے زیادہ تھا اس لئے انہیں بطور خاص ”اولوا العزم رسول“ کہا جاتا ہے، اور وہ یہ ہیں (۱) حضور اقدس ﷺ، (۲) حضرت ابراہیم علیہ السلام، (۳) حضرت موسیٰ علیہ السلام، (۴) حضرت عیسیٰ علیہ السلام، (۵) حضرت نوح علیہ السلام۔

رکوع: 04

آیات: 38

## سُورَةُ مُحَمَّدٍ مَدَنِيَّةٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ	اللَّهُ	الرَّحْمَنِ	الرَّحِيمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ أَصْلَ

الَّذِينَ	كَفَرُوا	وَ	صَدُّوا	عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ	أَصْلَ
وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	اور	روکا	اللہ کی راہ سے	(اللہ نے) برباد کر دیئے

جنہوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے روکا، اللہ نے ان کے اعمال

أَعْمَالَهُمْ ۚ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَ

أَعْمَالَهُمْ ۚ	وَ	الَّذِينَ	آمَنُوا	وَ	عَمِلُوا	الصَّالِحَاتِ	وَ
ان کے اعمال	اور	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے عمل کئے	اچھے، نیک	اور

برباد کر دیئے ۝ اور جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے اور

آمَنُوا بِمَا نَزَّلَ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَهُوَ الْحَقُّ

آمَنُوا	بِمَا	نَزَّلَ	عَلَىٰ مُحَمَّدٍ	وَ	هُوَ	الْحَقُّ
وہ ایمان لائے	(اس) پر جو	اتارا گیا	محمد پر	اور	وہی	حق (ہے)

اس پر ایمان لائے جو محمد پر اتارا گیا اور وہی ان کے رب کے پاس سے

- ۱..... حالت کفر میں کئے گئے نیک اعمال کا آخرت میں کوئی ثواب نہ ملے گا کیونکہ ایمان کے بغیر کوئی نیکی قبول نہیں اور حالت ایمان میں کیے گئے نیک اعمال بھی کفر کرنے کی صورت میں ضائع ہو جاتے ہیں، لہذا آخرت میں نیک اعمال کا ثواب پانے کے لیے صحیح ایمان لا کر نیک اعمال کرنا اور ایمان پر ثابت قدم رہنا دونوں بہت ضروری ہیں۔ ۲..... قرآن مجید پر ایمان لانے کو جد اگانہ ذکر کرنے سے معلوم ہوا کہ اس کی شان انتہائی بلند ہے اور جن پر یہ قرآن نازل ہوا ہے ان کی شان بھی بہت عظیم ہے۔ ۳..... ایمان کے لئے ان تمام چیزوں کو ماننا ضروری ہے جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کی طرف سے لائے ہیں،

رکوع کرنے والوں کے لیے وعید کفر کرنے اور راہ خدا سے

بائیں مومنوں کے لیے بشارت



مِنْ سَرِيهِمْ ۚ كَفَرَ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَأَصْلَحَ

مِنْ سَرِيهِمْ	كَفَرَ	عَنْهُمْ	سَيِّئَاتِهِمْ	و	أَصْلَحَ
ان کے رب کی طرف سے	(تو اللہ نے) مٹا دیں	ان سے	ان کی خطائیں	اور	اصلاح کر دی

حق ہے تو اللہ نے ان کی برائیاں مٹا دیں اور ان کی حالتوں کی

بَالَهُمْ ۚ ذَٰلِكَ يَٰۤاَنَّا الَّذِينَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ

بَالَهُمْ	ذَٰلِكَ	يَٰۤاَنَّا	الَّذِينَ	كَفَرُوا	اتَّبَعُوا	الْبَاطِلَ
ان کے حال (کی)	یہ	(اس) لیے کہ	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	انہوں نے پیروی کی	باطل (کی)

اصلاح فرمائی ۝ یہ اس لیے کہ کافر باطل کے پیروکار ہوئے

وَأَنَّ الَّذِينَ آمَنُوا اتَّبَعُوا الْحَقَّ

وَأَنَّ	الَّذِينَ	آمَنُوا	اتَّبَعُوا	الْحَقَّ
اور	(اس لیے) کہ	وہ لوگ جو	ایمان لائے	انہوں نے پیروی کی

اور ایمان والوں نے حق کی پیروی کی

مِنْ سَرِيهِمْ ۚ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ

مِنْ سَرِيهِمْ	كَذٰلِكَ	يَضْرِبُ	اللّٰهُ	لِلنَّاسِ
(جو) ان کے رب کی طرف سے (ہے)	اسی طرح	بیان فرماتا ہے	اللہ	لوگوں کیلئے

جو ان کے رب کی طرف سے ہے۔ اللہ ان کے حالات لوگوں سے

أَمْثَالَهُمْ ۚ قٰذَا لَقِيتُمْ الَّذِينَ كَفَرُوا

أَمْثَالَهُمْ	قٰذَا	لَقِيتُمْ	الَّذِينَ	كَفَرُوا
ان کے حالات	تو جب	تمہارا سامنا ہوا	ان لوگوں سے جنہوں نے	کفر کیا

یونہی بیان فرماتا ہے ۝ تو جب کافروں سے تمہارا سامنا ہوا

(پچھلے صفحہ پر) اگر کسی نے ان میں سے ایک کا بھی انکار کیا تو وہ کافر ہو جائے گا۔ ①..... یہاں باطل سے مراد شیطان، یا نفسِ امّارہ، یا برے سردار ہیں۔ ②..... یہاں حق سے مراد اللہ تعالیٰ کی کتاب اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ امت کا اجماع اور مجتہد علماء کا قیاس چونکہ سنت کے ساتھ لاحق ہے اس لیے یہ بھی حق میں داخل ہے۔ یا حق سے مراد حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں کیونکہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہر قول اور فعل شریف برحق ہے اور حق آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایسے وابستہ ہے جیسے نور سورج سے، یا خوشبو پھول سے وابستہ ہے۔

ایمان کفار کی بربادی اور اہل ایمان کی سرخسہ دہانی کا سبب

دورانِ جنگ کفار سے متعلق حکم

فَضْرَبَ الرِّقَابَ ۖ حَتَّىٰ إِذَا أَشْخَسْتُهُمْ فَشُدُّوا ۖ وَالْوَثَاقَ ۚ

فَضْرَبَ الرِّقَابَ	حَتَّىٰ	إِذَا	أَشْخَسْتُهُمْ <sup>(۱)</sup>	فَشُدُّوا	وَالْوَثَاقَ
تو گردنیں مارنا (ہے)	یہاں تک کہ	جب	تم خوب قتل کر لو انہیں	تو مضبوط کر لو	باندھنا

تو گردنیں مارو یہاں تک کہ جب تم انہیں خوب قتل کر لو تو (قیدیوں کو) مضبوطی سے باندھ دو

فَإِمَّا مَّا بَعْدُ وَإِمَّا فِدَاءً حَتَّى تَضَعَ

فَإِمَّا	مَّا	بَعْدُ	وَ	إِمَّا	فِدَاءً	حَتَّى	تَضَعَ
پھر یا	احسان کرنا (ہے)	(اس کے) بعد	اور	یا	فدیہ لینا	یہاں تک کہ	رکھ دے

پھر اس کے بعد چاہے احسان کر کے چھوڑ دو یا فدیہ لے لو، یہاں تک کہ لڑائی

الْحَرْبِ أَوْ زَارَهَا ۚ ذَٰلِكَ ۖ وَلَوْ يَشَاءُ اللَّهُ لَانْتَصَرَ مِنْهُمْ

الْحَرْبِ	أَوْ زَارَهَا <sup>(۲)</sup>	ذَٰلِكَ	وَ	لَوْ	يَشَاءُ	اللَّهُ	لَانْتَصَرَ	مِنْهُمْ
جنگ	اپنے بوجھ	(حکم) یہ (ہے)	اور	اگر	چاہتا	اللہ	(تو) ضرور بدلہ لے لیتا	ان سے

اپنے بوجھ رکھ دے۔ (حکم) یہی ہے اور اگر اللہ چاہتا تو آپ ہی اُن سے بدلہ لے لیتا

وَلَكِنْ لِّيَبْلُوَ أِبْعَضَكُمْ بِبَعْضٍ ۖ وَالَّذِينَ

وَلَكِنْ	لِّيَبْلُوَ <sup>(۳)</sup>	أِبْعَضَكُمْ	بِبَعْضٍ	وَ	الَّذِينَ
لیکن	(تمہیں قتال کا حکم دیا) تاکہ دو جانچے	تمہارے بعض	(کو)	بعض سے	اور وہ لوگ جنہیں

مگر (تمہیں قتال کا حکم دیا) تاکہ تم میں سے ایک کو دوسرے کے ذریعے جانچے اور جو

قَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَلَنْ يُضِلَّ أَعْمَالَهُمْ ۝

قَاتِلُوا	فِي سَبِيلِ اللَّهِ	فَلَنْ يُضِلَّ	أَعْمَالَهُمْ ۝
قتل کر دیا گیا	اللہ کی راہ میں	تو (اللہ) ہرگز ضائع نہیں فرمائے گا	ان کے اعمال

اللہ کی راہ میں مارے گئے اللہ ہرگز ان کے عمل ضائع نہیں فرمائے گا ۝

۱..... دوران جنگ کفار کو کثرت سے قتل کرنے کی حد یہ ہے کہ کافروں کا زور ٹوٹ جائے اور مسلمانوں پر غالب آنے کا امکان نہ رہے۔ ۲..... یعنی قتل اور قید کرنے کا حکم اس وقت تک ہے کہ لڑائی کرنے والے کافر اپنا اسلحہ رکھ دیں اور جنگ یوں ختم ہو جائے کہ مشرکین مسلمانوں کی اطاعت قبول کر لیں یا اسلام لائیں۔ ۳..... یہاں اللہ تعالیٰ کے جانچنے سے یہ ہرگز مراد نہیں کہ اللہ تعالیٰ کو پہلے معلوم نہ تھا اور اس جانچ کے ذریعے اسے معلوم ہوا، بلکہ مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کے ساتھ ایسا معاملہ فرماتا ہے جیسا امتحان لینے اور آزمائے والا کرتا ہے تاکہ فرشتوں اور جن وانس کے سامنے معاملہ ظاہر ہو جائے اور اس آدمی



سَيَهْدِيهِمْ وَيُصْلِحْ بَالَهُمْ ⑤ وَيُدْخِلْهُمْ

سَيَهْدِيهِمْ	و	يُصْلِحْ	بَالَهُمْ ⑤	و	يُدْخِلْهُمْ
عنقریب (اللہ) راستہ دکھائے گا انہیں	اور	اصلاح کر دے گا	ان کے حال (کی)	اور	داخل کرے گا انہیں

عنقریب اللہ انہیں راستہ دکھائے گا اور ان کے حال کی اصلاح فرمائے گا ○ اور انہیں جنت میں

الْجَنَّةَ عَرَفَهَا لَهُمْ ⑥ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ

الْجَنَّةَ	عَرَفَهَا	لَهُمْ ⑥	يَا أَيُّهَا	الَّذِينَ	آمَنُوا	إِنَّ
جنت (میں)	(اللہ نے) پہچان کرادی تھی اس کی	ان کو	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	اگر

داخل فرمائے گا، اللہ نے انہیں اس کی پہچان کرادی تھی ○ اے ایمان والو! اگر

تَنْصُرُوا اللَّهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ ⑦

تَنْصُرُوا ⑦	اللَّهُ	يَنْصُرْكُمْ	و	يُثَبِّتْ	أَقْدَامَكُمْ ⑦
تم مدد کرو گے	اللہ (کے دین کی)	(تو) وہ مدد کرے گا تمہاری	اور	جمادے گا	تمہارے قدموں (کو)

تم اللہ کے دین کی مدد کرو گے تو اللہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہیں ثابت قدمی عطا فرمائے گا ○

وَالَّذِينَ كَفَرُوا افْتَعَسَا لَهُمْ وَأَصَلَّ

و	الَّذِينَ	كَفَرُوا	افْتَعَسَا	لَهُمْ	و	أَصَلَّ
اور	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	(تو تباہی و بربادی ہے)	ان کے لئے	اور	(اللہ نے) برباد کر دیا

اور جنہوں نے کفر کیا تو ان کیلئے تباہی و بربادی ہے اور اللہ نے

أَعْمَالَهُمْ ⑧ ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ كَرِهُوا مَا أُنْزِلَ

أَعْمَالَهُمْ ⑧	ذَلِكَ	بِأَنَّهُمْ	كَرِهُوا	مَا	أُنْزِلَ
ان کے اعمال (کو)	یہ	(اس) وجہ سے کہ وہ	انہوں نے ناپسند کیا	(اسے) جو	نازل کیا

ان کے اعمال برباد کر دیئے ○ یہ (سزا) اس وجہ سے ہے کہ انہوں نے اللہ کے نازل کئے ہوئے کو

①..... اللہ تعالیٰ غنی اور بے نیاز ہے، اسے اپنے دین کی ترویج و اشاعت اور غلبہ کے لئے بندوں کی مدد کی کوئی حاجت نہیں، یہاں جو بندوں کو دین الہی کی مدد کرنے کا فرمایا گیا یہ دراصل ان کے اپنے ہی فائدے کے لئے ہے کہ اس صورت میں انہیں اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل ہوگی اور اس کی طرف سے انہیں ثابت قدمی نصیب ہوگی۔ نیز اس آیت سے ثابت ہوا کہ بندگانِ خدا کی مدد لینا شرک نہیں، کیونکہ جب بندوں کی مدد سے غنی اور بے نیاز رب تعالیٰ نے بندوں کو اپنے دین کی مدد کرنے کا فرمایا ہے تو عام بندے کا کسی سے مدد طلب کرنا کیوں شرک ہوگا؟

دین الہی کے مددگاروں کو نصرت

کفار کی ہر اور اس کا سبب

اللَّهُ فَأَحْبَطَ أَعْمَالَهُمْ ۝۹ أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ

اللہ	فَاحْبَطْ	أَعْمَالَهُمْ ۝۹	أَفَلَمْ يَسِيرُوا	فِي الْأَرْضِ
اللہ (نے)	تو (اللہ نے) ضائع کر دیا	ان کے اعمال (کو)	تو کیا انہوں نے سفر نہیں کیا	زمین میں

نا پسند کیا تو اللہ نے ان کے اعمال ضائع کر دیئے ۝ تو کیا انہوں نے زمین میں سفر نہ کیا

فَيَنْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۖ دَمَّرَ اللَّهُ

فَيَنْظُرُوا	كَيْفَ	كَانَ	عَاقِبَةُ الَّذِينَ	مِنْ قَبْلِهِمْ	دَمَّرَ	اللَّهُ
تو وہ دیکھتے	کیسا	ہوا	ان لوگوں کا انجام جو	ان سے پہلے (گزرے)	تباہی ڈال دی	اللہ (نے)

تو دیکھتے کہ ان سے پہلے لوگوں کا کیسا انجام ہوا؟ اللہ نے ان پر

عَلَيْهِمْ وَلِلْكَافِرِينَ أَمْثَالُهَا ۝۱۰ ذَلِكِ يَأْتِ اللَّهُ

عَلَيْهِمْ	وَلِلْكَافِرِينَ	أَمْثَالُهَا ۝۱۰	ذَلِكِ	يَأْتِ	اللَّهُ
ان پر	اور (ان) کافروں کے لیے	اس کے جیسی (سزائیں ہیں)	یہ	(اس) وجہ سے کہ	اللہ

تباہی ڈالی اور ان کافروں کے لیے بھی پہلوں کے انجام جیسی بہت سی سزائیں ہیں ۝ یہ اس لیے کہ اللہ

مَوْلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَآلِ الْكَافِرِينَ لَا مَوْلَى

مَوْلَى الَّذِينَ	آمَنُوا	وَ	آلِ الْكَافِرِينَ	لَا	مَوْلَى ۝۱۱
ان لوگوں کا مددگار ہے جو	ایمان لائے	اور	(اس لیے) کہ	کافر	نہیں کوئی مددگار

مسلمانوں کا مددگار ہے اور کافروں کا کوئی مددگار

لَهُمْ ۝۱۱ إِنَّ اللَّهَ يَدْخُلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا

لَهُمْ ۝۱۱	إِنَّ	اللَّهُ	يَدْخُلُ	الَّذِينَ	آمَنُوا	وَعَمِلُوا
ان کا	بیشک	اللہ	داخل کرے گا	ان لوگوں کو جو	ایمان لائے	اور انہوں نے عمل کیے

نہیں ۝ بیشک اللہ ایمان لانے والوں اور اچھے اعمال

۱..... اس سے مراد یہ ہے کہ کافروں کا کوئی ایسا مددگار نہیں جو ان سے عذاب الہی دور کر سکے حتیٰ کہ ان کے خود ساختہ معبودیت بھی ان کی کوئی مدد نہیں کر سکتے کیونکہ وہ تو خود بے جان، بے بس اور مجبور و لاچار ہیں کسی اور کی مدد کیا کریں گے۔



الصَّلَاحِ جَنَّتْ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَالَّذِينَ كَفَرُوا

الصَّلَاحِ	جَنَّتْ	تَجْرِي	مِنْ تَحْتِهَا	وَالَّذِينَ	كَفَرُوا
ایکھ، نیک	باغوں (میں)	بہتی ہیں	ان کے نیچے	نہریں	اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا

کرنے والوں کو ان باغوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں رواں ہیں اور کافر

يَتَمَتَّعُونَ وَيَأْكُلُونَ كَمَا تَأْكُلُ الْأَنْعَامُ وَالنَّارُ مَثْوًى

يَتَمَتَّعُونَ	وَيَأْكُلُونَ	كَمَا تَأْكُلُ	الْأَنْعَامُ	وَالنَّارُ	مَثْوًى
وہ فائدہ اٹھا رہے ہیں	اور کھاتے ہیں	جیسے کھاتے ہیں	جانور	اور آگ	ٹھکانہ (ہے)

فائدہ اٹھا رہے ہیں اور ایسے کھاتے ہیں جیسے جانور کھاتے ہیں اور آگ ان کا

لَهُمْ ۝۱۲ وَكَانَ مِنْ قَرْيَةٍ هِيَ أَشَدُّ قُوَّةً مِنْ قَرْيَتِكَ

لَهُمْ	وَكَانَ	مِنْ قَرْيَةٍ	هِيَ أَشَدُّ قُوَّةً	مِنْ قَرْيَتِكَ
ان کا	اور	کتنے ہی	شہر	وہ قوت میں زیادہ سخت (تھے)

ٹھکانہ ہے ۝ اور کتنے ہی ایسے شہر ہیں جو تمہارے اس شہر سے زیادہ قوت والے تھے

الَّتِي أَخْرَجْتَ أَهْلَكُنْهُمْ فَلَا تَصِرُ

الَّتِي	أَخْرَجْتَ	أَهْلَكُنْهُمْ	فَلَا تَصِرُ
جس نے	نکال دیا تمہیں	ہم نے ہلاک کر دیا انہیں	تو نہیں کوئی مددگار

جس نے تمہیں باہر نکال دیا، ہم نے انہیں ہلاک کر دیا تو ان کیلئے

لَهُمْ ۝۱۳ أَفَمَنْ كَانَ عَلَى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَبِّهِ

لَهُمْ	أَفَمَنْ	كَانَ	عَلَى بَيِّنَةٍ	مِّنْ رَبِّهِ
ان کے لئے	تو کیا جو شخص	ہو	روشن دلیل پر	اپنے رب کی طرف سے

کوئی مددگار نہیں ۝ جو شخص اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہو

۱۔ کافر بھی دنیا سے فائدہ اٹھا رہے اور مسلمان بھی لیکن ان دونوں کے فائدہ اٹھانے میں بہت فرق ہے کیونکہ کافر کے پیش نظر صرف دنیاوی عیش و عشرت کا سامان جمع کرنا، پیٹ بھرنا، شہوت پوری کرنا، اور اپنی نسل بڑھانا ہوتا ہے، آخرت کی جانب بالکل توجہ نہیں ہوتی جبکہ کامل مسلمان دنیا کی جس چیز سے بھی فائدہ اٹھاتا ہے تو اس کے پیش نظر اطاعت الہی، اطاعت رسول اور اپنی آخرت کو بہتر بنانا ہوتا ہے۔ ۲۔ جانوروں کو یہ تمیز نہیں ہوتی کہ کہاں سے اور کیا کھانا ہے، اس لئے انہیں جہاں سے جمل جائے اسے کھانا شروع کر دیتے ہیں، اسی طرح کھاتے وقت جانور اس چیز سے غافل ہوتے ہیں کہ اس کے بعد انہیں ذبح کر دیا جائے۔

كَمَنْ ذُيِّنَ لَهُ سُوءُ عَمَلِهِ وَاتَّبَعُوا اَهُوَ آءَهُمْ ۝۱۳

كَمَنْ ذُيِّنَ لَهُ	سُوءُ عَمَلِهِ	وَ	اتَّبَعُوا	اَهُوَ آءَهُمْ ۝۱۳
(وہ اس) جیسا (ہوگا) جس کے لئے آراستہ کر دیا	اس کا برا عمل	اور	وہ پیچھے چلے	اپنی خواہشوں (کے)

کیا وہ اُس جیسا ہوگا جس کے برے عمل اس کیلئے خوبصورت بنا دیئے گئے اور وہ اپنی خواہشوں کے پیچھے چلے

مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعدَ الْمُتَّقُونَ ۖ فِيهَا أَنْهَارٌ

مَثَلُ الْجَنَّةِ	الَّتِي	وُعدَ	الْمُتَّقُونَ	فِيهَا	أَنْهَارٌ
جنت کا حال	جس کا	وعدہ کیا گیا ہے	پرہیزگاروں (سے)	(یہ ہے کہ) اس میں	نہریں (ہیں)

اس جنت کا حال جس کا پرہیزگاروں سے وعدہ کیا گیا ہے یہ ہے کہ اس میں

مِنْ مَّاءٍ غَيْرِ آسِنٍ ۖ وَأَنْهَارٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهُ ۖ وَ

مِنْ مَّاءٍ غَيْرِ آسِنٍ	و	أَنْهَارٌ	مِّنْ لَّبَنٍ	لَّمْ يَتَغَيَّرْ	طَعْمُهُ	وَ
خراب نہ ہونے والے پانی کی	اور	نہریں	دودھ کی	نہیں بدلتا	اس کا مزہ	اور

خراب نہ ہونے والے پانی کی نہریں ہیں اور ایسے دودھ کی نہریں ہیں جس کا مزہ نہ بدلے اور

أَنْهَارٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّدَى الشَّرِبِينَ ۖ وَأَنْهَارٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ۖ

أَنْهَارٌ	مِّنْ خَمْرٍ	لَّدَى	الشَّرِبِينَ	وَ	أَنْهَارٌ	مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى
نہریں	شراب کی	لذت (ہے)	پینے والوں کیلئے	اور	نہریں	صاف کئے گئے شہد کی

ایسی شراب کی نہریں ہیں جو پینے والوں کیلئے سر اسر لذت ہے اور صاف شفاف شہد کی نہریں ہیں

وَلَهُمْ فِيهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ وَمَغْفِرَةٌ مِّن رَّبِّهِمْ ۖ

وَلَهُمْ فِيهَا	مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ	وَ	مَغْفِرَةٌ	مِّن رَّبِّهِمْ
اور	ان کیلئے اس میں	ہر (قسم کے) پھل (ہیں)	اور	ان کے رب کی طرف سے

اور ان کے لیے اس میں ہر قسم کے پھل اور ان کے رب کی طرف سے مغفرت ہے۔

(پچھلے صفحہ پر) جائے گا۔ لیکن حال کفار کا ہے کہ وہ حلال و حرام کی تمیز کے بغیر کھاتے رہتے ہیں، غفلت کے ساتھ دنیا طلب کرنے اور اس کے عیش و عشرت سے فائدہ

اٹھانے میں مشغول ہیں اور آنے والی مصیبتوں کا خیال بھی نہیں کرتے حالانکہ جہنم کی آگ ان کا ٹھکانہ ہے۔

۱..... دنیا کی شراب خراب ذائقے اور میل پچیل والی ہوتی ہے، اس میں خراب چیزوں کی آمیزش ہوتی اور سڑ کر فتنی ہے، اس کے پینے سے عقل زائل ہوتی، سر پکراتا، خمار آتا اور درو سر پیدا ہوتا ہے جبکہ جنت کی شراب ان سب عیوب سے پاک، انتہائی لذیذ، فرحت بخش اور خوش گوار ہے۔



## گَمَنَّ هُوَ خَالِدٌ فِي النَّارِ وَسُقُوا

سُقُوا	وَ	فِي النَّارِ	خَالِدٌ	هُوَ	گَمَنَّ <sup>(۱)</sup>
انہیں پلایا جائے گا	اور	آگ میں	ہمیشہ رہنے والا (ہے)	وہ	(کیا یہ جنتی) اس شخص جیسا (ہوگا) جو

کیا (یہ جنتی) اس کے برابر ہو سکتا ہے جو ہمیشہ آگ میں رہنے والا ہے اور انہیں کھولتا پانی

## مَاءٍ حَبِيبًا فَقَطَّعَ أَمْعَاءَهُمْ<sup>۱۵</sup> وَمِنْهُمْ مَّنْ

مَنْ	وَ	أَمْعَاءَهُمْ <sup>۱۵</sup>	فَقَطَّعَ	مَاءٍ حَبِيبًا
(کوئی وہ ہے) جو	اور	ان کی آنتوں (کے)	تو وہ ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا	کھولتا پانی

پلایا جائے گا تو وہ ان کی آنتوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا؟ اور لوگوں میں سے کچھ وہ ہیں جو

## يَسْتَمِعُ إِلَيْكَ حَتَّىٰ إِذَا خَرَجُوا مِنْ عِنْدِكَ

يَسْتَمِعُ	إِلَيْكَ	حَتَّىٰ	إِذَا	خَرَجُوا	مِنْ عِنْدِكَ
کان لگا کر سنتا ہے	تمہاری طرف	یہاں تک کہ	جب	وہ نکل کر جاتے ہیں	تمہارے پاس سے

تمہاری طرف کان لگا کر سنتے ہیں یہاں تک کہ جب تمہارے پاس سے نکل کر جاتے ہیں

## قَالُوا لِلَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ أَنِفًا

قَالُوا	لِلَّذِينَ	أُوتُوا	الْعِلْمَ	مَاذَا	قَالَ	أَنِفًا
(تو) کہتے ہیں	ان لوگوں سے جنہیں	دیا گیا	علم	کیا	اس (نبی) نے کہا	ابھی

تو علم والوں سے کہتے ہیں: ابھی انہوں نے کیا کہا؟

## أُولَٰئِكَ الَّذِينَ طَبَعَ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ وَاتَّبَعُوا

أُولَٰئِكَ	الَّذِينَ	طَبَعَ	اللَّهُ	عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ	وَ	اتَّبَعُوا
یہ لوگ	وہ ہیں جو	مہر لگا دی	اللہ (نے)	ان کے دلوں پر	اور	انہوں نے پیروی کی

یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں پر اللہ نے مہر لگا دی اور وہ اپنی خواہشوں کے

۱..... اس آیت کا خلاصہ کلام یہ ہے کہ آخرت میں کفار اور مومنین کا حال ایک جیسا نہیں بلکہ بہت مختلف ہوگا، مومنین جنت کے باغات، محلات اور عیش و آرام میں ہوں گے جبکہ کافرانہ جہنم میں مل رہے ہوں گے۔ مومنین کے پینے کے لئے انواع و اقسام کے لذیذ ترین مشروبات ہوں گے جبکہ کافروں کے لئے ایسا کھولتا ہو پانی ہوگا جو ان کی آنتوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا۔

ہدایت کا اصل

أَهُوَ آءَهُمْ ۝ وَالَّذِينَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى

أَهُوَ آءَهُمْ ۝	وَالَّذِينَ	اهْتَدَوْا	زَادَهُمْ	هُدًى
اپنی خواہشوں (کی)	اور	وہ لوگ جنہوں نے	ہدایت پائی	(اللہ نے) زیادہ کر دیا انہیں
تابع ہو گئے ○ اور جنہوں نے ہدایت پائی تو اللہ نے ان کی ہدایت اور زیادہ فرمادی				

وَأَتَتْهُمْ تَقْوَاهُمْ ۝ فَهُمْ يَنْظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ

وَأَتَتْهُمْ	تَقْوَاهُمْ ۝	فَهُمْ	يَنْظُرُونَ	إِلَّا السَّاعَةَ
اور	عطا کی انہیں	ان کی پرہیزگاری	تو کیا (یعنی نہیں)	وہ انتظار کر رہے ہیں
اور انہیں ان کی پرہیزگاری عطا فرمائی ○ تو وہ قیامت ہی کا انتظار کر رہے ہیں				

أَنْ تَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً ۖ فَقَدْ جَاءَ أَشْرَاطُهَا قَائِي

أَنْ تَأْتِيَهُمْ	بَغْتَةً ۖ	فَقَدْ	جَاءَ	أَشْرَاطُهَا	قَائِي
کہ	وہ آجائے ان پر	اچانک	تو بیشک	آچکی ہیں	اس کی (کئی) علامتیں
کہ ان پر اچانک آجائے تو بیشک اس کی (کئی) علامتیں تو آہی چکی ہیں پھر جب					

لَهُمْ إِذَا جَاءَتْهُمْ ذِكْرُهُمْ ۝ فَأَعْلَمَ أَنَّهُ لَا

لَهُمْ	إِذَا	جَاءَتْهُمْ	ذِكْرُهُمْ ۝	فَأَعْلَمَ	أَنَّهُ لَا
ان کیلئے	جب	وہ آجائے گی ان پر	ان کا نصیحت ماننا	تو جان لو	کہ نہیں
قیامت آجائے گی تو ان کا نصیحت ماننا انہیں کہاں مفید ہو گا؟ ○ تو جان لو کہ اللہ کے سوا					

إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاسْتَغْفِرْ لِدُنْيِكَ وَ

إِلَهَ	إِلَّا	اللَّهُ	وَ	اسْتَغْفِرْ	لِدُنْيِكَ ۝
کوئی معبود	مگر	اللہ	اور	مغفرت طلب کرو	اپنے (خاص غلاموں) کے گناہوں کی
کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اے حبیب! اپنے خاص غلاموں اور					

۱..... یہاں جاننے سے پہلے بار جانا نہیں بلکہ یہ مراد ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے بارے میں جو علم اور یقین رکھتے ہیں اس پر قائم رہیں۔ ۲..... یہاں آیت میں اگر خطاب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہو تو اس کا یہ مطلب نہیں ہو گا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کوئی گناہ ہوا تھا جس کی معافی مانگنے کا فرمایا گیا کیونکہ آپ یقین طور پر جانتا ہوں سے معصوم ہیں بلکہ یہ اس لئے فرمایا گیا ہے کہ استغفار کے معاملے میں امت آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے استغفار کی ضرورت ہے اور اس کے اہل بیت اور خاص غلام ہیں اور آیت کا معنی یہ ہے کہ آپ اپنے



## لِّلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ۖ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ ۖ

وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ	وَاللّٰهُ	يَعْلَمُ	مُتَقَلَّبَكُمْ	وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ
مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں (کے گناہوں) کی	اور	اللہ	جانتا ہے	تمہارا چلنا پھرنا اور

عام مسلمان مردوں اور عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگو اور (اے لوگو!) اللہ دن کے وقت تمہارے پھرنے اور

## مَثُوكُمْ ۖ وَيَقُولُ الَّذِينَ آمَنُوا آلَؤَلَانِ زِلَّتْ

مَثُوكُمْ ۖ	وَيَقُولُ	الَّذِينَ	آمَنُوا ۖ	لَوْلَا	نَزِلَتْ
تمہارا (آرام کا) ٹھکانہ اور	کہتے ہیں	وہ لوگ جو	ایمان لائے	کیوں نہیں	اتاری گئی

رات کو تمہارے آرام کرنے کو جانتا ہے اور مسلمان کہتے ہیں: کوئی سورت

## سُورَةٍ ۖ فَإِذَا أُنْزِلَتْ سُورَةٌ مُحْكَمَةٌ وَذُكِرَ فِيهَا

سُورَةٍ ۖ	فَإِذَا	أُنْزِلَتْ	سُورَةٌ مُحْكَمَةٌ	وَذُكِرَ	فِيهَا
کوئی سورت	پھر جب	اتاری جاتی ہے	کوئی واضح سورت	اور	ذکر کیا جاتا ہے اس میں

کیوں نہیں اتاری گئی؟ پھر جب کوئی واضح سورت اتاری جاتی ہے اور اس میں جہاد کا حکم

## الْقِتَالِ ۖ سَأَيُّتِ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَّرَضٌ يَّظُنُّونَ

الْقِتَالِ ۖ	سَأَيُّتِ	الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ	مَّرَضٌ	يَّظُنُّونَ
جہاد (کا)	(تو) تم دیکھو گے	ان لوگوں کو جن کے دلوں میں	بیماری (ہے)	وہ دیکھتے ہیں

دیا جاتا ہے تو تم ان لوگوں کو دیکھو گے جن کے دلوں میں بیماری ہے کہ تمہاری طرف

## إِلَيْكَ نَظَرَ الْغَشْيَةِ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۖ فَأُولَٰئِكَ لَهُمُ

إِلَيْكَ	نَظَرَ الْغَشْيَةِ عَلَيْهِ	مِنَ الْمَوْتِ ۖ	فَأُولَٰئِكَ	لَهُمُ
تمہاری طرف	(جیسے اس کا) دیکھنا جس پر چھائی ہوئی ہو	موت	تو بہتر تھا	ان کے لیے

ایسے دیکھتے ہیں جیسے وہ دیکھتا ہے جس پر موت چھائی ہوئی ہو تو ان کے لئے بہتر تھا

(پچھلے کاوش) اہل بیت اور خاص غلاموں کے گناہوں کی مغفرت طلب فرمائیں۔

۱..... ایمان والے راوذا میں جہاد کے بے پناہ شوق کی بنا پر کہتے تھے کہ ایسی سورت کیوں نہیں اترتی جس میں جہاد کا حکم ہو تاکہ ہم جہاد کریں، یہی بات منافق بھی کہہ دیا کرتے تھے، پھر جب کوئی واضح، قطعی حکم جہاد والی سورت نازل ہو جاتی تو منافقین خوف اور بزدلی کا مظاہرہ کرتے اور حکم الہی پر عمل کرنے سے جی چراتے تھے۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی جس میں منافقوں کا حال بیان کر کے انہیں نصیحت کی گئی ہے۔

اللہ پر ایمان کا تقاضا

طَاعَةٌ وَقَوْلٌ مَّعْرُوفٌ ۚ فَإِذَا عَزَمَ الْأَمْرُ فَلَوْ صَدَقُوا

طَاعَةٌ	و	قَوْلٌ مَّعْرُوفٌ	فَإِذَا	عَزَمَ	الْأَمْرُ	فَلَوْ	صَدَقُوا
فرمانبرداری کرنا	اور	اچھی بات کہنا	پھر جب	قطع ہو گیا	(جہاد کا) حکم	تو اگر	وہ سچے رہتے

فرمانبرداری کرنا اور اچھی بات کہنا، پھر جب (جہاد کا) حکم قطع ہو گیا تو اگر اللہ سے

اللَّهُ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ۚ قَهْلَ عَسَيْتُمْ إِنْ

اللَّهُ	لَكَانَ	خَيْرًا	لَّهُمْ	قَهْلَ	عَسَيْتُمْ	إِنْ
اللہ (سے)	(تو) ضرور وہ ہوتا	بہتر	ان کیلئے	تو کیا	تم قریب ہو	اگر

سچے رہتے تو یہ ان کیلئے بہتر ہوتا ○ تو کیا تم اس بات کے قریب ہو کہ اگر

تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقْطِعُوا أَرْحَامَكُمْ ۚ

تَوَلَّيْتُمْ	أَنْ	تُفْسِدُوا	فِي الْأَرْضِ	و	تُقْطِعُوا	أَرْحَامَكُمْ
تم حکومت حاصل کر لو	کہ	تم فساد پھیلاؤ	زمین میں	اور	کاٹ دو	اپنے رشتے

تمہیں حکومت ملے تو زمین میں فساد پھیلاؤ اور اپنے رشتے کاٹ دو ○

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعَمَّى

أُولَٰئِكَ	الَّذِينَ	لَعَنَهُمُ	اللَّهُ	فَأَصَمَّهُمْ	و	أَعَمَّى
یہ لوگ	وہ ہیں جو	لعنت کی ان پر	اللہ (نے)	تو بہرا کر دیا انہیں	اور	اندھی کر دیں

یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی تو اللہ نے انہیں بہرا کر دیا اور ان کی آنکھیں

أَبْصَارَهُمْ ۚ أَفَلَا يَتَذَكَّرُونَ ۚ الْقُرْآنَ أَمْ عَلَىٰ قُلُوبٍ

أَبْصَارَهُمْ	أَفَلَا يَتَذَكَّرُونَ	الْقُرْآنَ	أَمْ	عَلَىٰ قُلُوبٍ
ان کی آنکھیں	تو کیا وہ غور و فکر نہیں کرتے	قرآن (میں)	یا، بلکہ	دلوں پر

اندھی کر دیں ○ تو کیا وہ قرآن میں غور و فکر نہیں کرتے؟ بلکہ دلوں پر

۱..... جب منافقوں کو مشرکوں کے خلاف جہاد کرنے کا حکم دیا گیا تو یہ کہنے لگے کہ ہم مشرکوں کے خلاف جہاد کیسے کریں کیونکہ انسانوں کو قتل کرنا زمین میں فساد پھیلاتا ہے، نیز عرب والے ہمارے رشتہ دار ہیں تو ان سے جنگ کر کے انہیں قتل کرنا رشتہ داری کو توڑ دینا ہے اور یہ کوئی ایسا کام نہیں ہے۔ ان کے رد میں یہ آیت نازل ہوئی۔ فی زمانہ بھی اسلام کے دشمن اسلامی جہاد پر اسی طرح کے اعتراضات کرتے ہیں، ان کے اعتراضات اسلام دشمنی کے سوا کچھ نہیں۔

اسلامی جہاد کو سبب فساد سمجھنے والوں کو جواب

منافقین پر لعنت الہی اور اس کا اثر

منافق قرآن میں تدبر نہیں کر سکتے



ایمان سے کفر کی طرف پلٹنے والے شیطان کو جو کہ کافر ہیں

منافقوں کے ایمان سے کفر کی طرف پھرنے کا سبب

موت کے وقت منافقوں کا ہونا کس حال اور اس کا سبب

أَقْفَالُهَا ۝ إِنَّ الَّذِينَ ارْتَدُّوا عَلَىٰ أَدْبَارِهِمْ مِّنْ بَعْدِ مَا

أَقْفَالُهَا ۝ (۱)	إِنَّ	الَّذِينَ (۲)	ارْتَدُّوا	عَلَىٰ أَدْبَارِهِمْ	مِّنْ بَعْدِ مَا
ان کے تالے (لگے ہیں)	بیشک	وہ لوگ جو	پلٹ گئے	اپنی پیٹھوں پر	(اس کے) بعد کہ

ان کے تالے لگے ہوئے ہیں ○ بیشک وہ لوگ جو اپنے پیچھے پلٹ گئے اس کے بعد کہ

تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَىٰ الشَّيْطَانُ سَوَّلَ لَهُمْ ۖ وَ أَمَلَىٰ

تَبَيَّنَ	لَهُمْ	الْهُدَىٰ	الشَّيْطَانُ	سَوَّلَ (۳)	لَهُمْ	وَ	أَمَلَىٰ
واضح ہو چکی تھی	ان کیلئے	ہدایت	شیطان	اس نے دھوکا دیا	ان کو	اور	امید دلائی

ان کیلئے ہدایت بالکل واضح ہو چکی تھی شیطان نے انہیں فریب دیا اور انہیں

لَهُمْ ۖ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا الَّذِينَ كَرِهُوا

لَهُمْ ۖ (۲۵)	ذَٰلِكَ	بِأَنَّهُمْ	قَالُوا	لِلَّذِينَ	كَرِهُوا
ان کو	یہ	(اس) لیے کہ وہ	انہوں نے کہا	ان لوگوں سے جنہوں نے	ناپسند کیا

(لمبی لمبی) امیدیں دلائیں ○ یہ اس لیے ہے کہ انہوں نے اللہ کے نازل کردہ کو

مَا نَزَّلَ اللَّهُ سَنُطِيعُكُمْ فِي بَعْضِ الْأُمْرِ ۚ وَ

مَا	نَزَّلَ	اللَّهُ	سَنُطِيعُكُمْ	فِي بَعْضِ الْأُمْرِ ۚ وَ
(اسے) جو	نازل کیا	اللہ (نے)	عنقریب ہم اطاعت کریں گے تمہاری	کسی کام میں اور

ناپسند کرنے والوں سے کہا: کسی کام میں ہم تمہاری اطاعت کریں گے اور

اللَّهُ يَعْلَمُ إِسْرَارَهُمْ ۖ فَكَيْفَ إِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ

اللَّهُ	يَعْلَمُ	إِسْرَارَهُمْ ۖ (۳۱)	فَكَيْفَ	إِذَا	تَوَفَّتْهُمُ	الْمَلَائِكَةُ
اللہ	جانتا ہے	ان کی چھپی باتیں	تو کیسا (ہوگا)	جب	روح قبض کریں گے ان کی	فرشتے

اللہ ان کی چھپی ہوئی باتوں کو جانتا ہے ○ تو ان کا کیسا حال ہو گا جب فرشتے ان کے منہ

- ۱۔ دل پر قفل لگ جانے سے مراد دل کا سخت اور بے حس ہو جانا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دل کسی صورت نصیحت قبول نہیں کرتا۔
- ۲۔ اس آیت میں اہل کتاب کے ان کفار کا حال بیان کیا گیا ہے جنہوں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پہچانا، آپ کی نعمت و صفات اپنی کتاب میں دیکھی، پھر جاننے پہچاننے کے باوجود کفر اختیار کیا اور ایک قول یہ ہے کہ ان لوگوں سے مراد منافق ہیں جو ایمان لا کر کفر کی طرف پھر گئے۔
- ۳۔ شیطان کا فریب یہ تھا کہ اس نے برے اعمال کو ان کی نظر میں ایسا مزین کر دیا کہ وہ انہیں اچھا سمجھنے لگے۔

يَضْرِبُونَ وُجُوهَهُمْ وَأَدْبَارَهُمْ ۖ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ

يَضْرِبُونَ	وُجُوهَهُمْ	وَ	أَدْبَارَهُمْ	ذٰلِكَ	بِاَنَّهُمْ
ضربیں مارتے ہوئے	ان کے چہروں	اور	ان کی پیٹھوں (پر)	یہ	(اس) لیے کہ وہ

اور ان کی پیٹھوں پر ضربیں مارتے ہوئے ان کی روح قبض کریں گے ○ یہ اس لیے ہے کہ

اتَّبِعُوا مَا آسَخَطَ اللّٰهَ وَكِرْهُوْا

اتَّبِعُوا	مَا	أَسَخَطَ	اللّٰهَ	وَ	كِرْهُوْا
انہوں نے پیروی کی	(اس بات کی) جس نے	ناراض کر دیا	اللہ (کو)	اور	انہوں نے پسند نہ کیا

انہوں نے اللہ کو ناراض کرنے والی بات کی پیروی کی اور انہوں نے اللہ کی خوشنودی کو

رِضْوَانَهُ فَأَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ۚ اَمْ حَسِبَ

رِضْوَانَهُ	فَأَحْبَطَ	اَعْمَالَهُمْ	اَمْ	حَسِبَ
اس کی خوشنودی (کو)	تو اس نے ضائع کر دیئے	ان کے اعمال	کیا	گمان کر لیا

پسند نہ کیا تو اس نے ان کے اعمال ضائع کر دیئے ○ کیا جن کے دلوں میں

الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اَنْ لَّنْ يُّخْرِجَ

الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ	مَّرَضٌ	اَنْ	لَّنْ يُّخْرِجَ
ان لوگوں نے جن کے دلوں میں	بیماری (ہے)	کہ	ہرگز ظاہر نہ کرے گا

بیماری ہے وہ اس گھمنڈ میں ہیں کہ اللہ ان کے چھپے ہوئے بغض و کینے کو

اللّٰهُ اَضَاعَتْهُمْ ۖ وَلَوْ نَشَاءُ لَا رٰىيْنٰكُمْ

اللّٰهُ	اَضَاعَتْهُمْ	وَ	لَوْ	نَشَاءُ	لَا رٰىيْنٰكُمْ
اللہ	ان کے بغض و کینے	اور	اگر	ہم چاہتے	(تو) ضرور دکھا دیتے تمہیں وہ منافقین

ظاہر نہ فرمائے گا ○ اور اگر ہم چاہتے تو تمہیں وہ منافقین دکھا دیتے

۱..... اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے والی بات سے مراد لوگوں کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جہاد میں جانے سے روکنا اور کافروں کی مدد کرنا ہے۔

یا وہ بات تو رات کے ان مضامین کو چھپانا ہے جن میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر ہے۔

۲..... یہاں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی سے مراد ایمان و طاعت، مسلمانوں کی مدد اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جہاد میں حاضر ہونا ہے۔



فَلَعَرَفْتَهُمْ بِسَيِّئِهِمْ ۖ وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِي لَحْنِ الْقَوْلِ ۚ

فَلَعَرَفْتَهُمْ	بِسَيِّئِهِمْ	و	لَتَعْرِفَنَّهُمْ	فِي لَحْنِ الْقَوْلِ (۱)
تو ضرور تم پہچان لیتے انہیں	ان کی نشانی سے	اور	ضرور تم پہچان لو گے انہیں	گفتگو کے انداز میں

تو تم انہیں ان کی صورت سے پہچان لیتے اور ضرور تم انہیں گفتگو کے انداز میں پہچان لو گے

وَاللّٰهُ يَعْلَمُ أَعْمَالَكُمْ ۝۳۰ وَلَتَبْلُوَنَّكُمْ حَتَّىٰ

و	اللّٰهُ	يَعْلَمُ	أَعْمَالَكُمْ ۝۳۰	و	لَتَبْلُوَنَّكُمْ	حَتَّىٰ
اور	اللّٰہ	جانتا ہے	تمہارے اعمال	اور	ضرور ہم آزمائیں گے تمہیں	یہاں تک کہ

اور اللّٰہ تمہارے اعمال جانتا ہے ۝ اور ضرور ہم تمہیں آزمائیں گے یہاں تک کہ

تَعْلَمَ الْمُجْهِدِينَ مِنْكُمْ وَالصَّابِرِينَ لَا تَبْلُوا

تَعْلَمَ	الْمُجْهِدِينَ	مِنْكُمْ	و	الصَّابِرِينَ	و	تَبْلُوا
دیکھ لیں	جہاد کرنے والوں (کو)	تم میں سے	اور	صبر کرنے والوں (کو)	اور	ہم آزمائیں

ہم تم میں سے جہاد کرنے والوں اور صبر کرنے والوں کو دیکھ لیں اور تمہاری خبریں

أَخْبَارَكُمْ ۝۳۱ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا

أَخْبَارَكُمْ ۝۳۱	إِنَّ	الَّذِينَ	كَفَرُوا	و	صَدُّوا
تمہاری خبریں	بیشک	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	اور	انہوں نے روکا

آزمائیں ۝ بیشک جنہوں نے کفر کیا اور اللّٰہ کی راہ سے

عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَشَاقُّوا الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ

عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ	و	شَاقُّوا	الرَّسُولَ	مِنْ بَعْدِ
اللّٰہ کی راہ سے	اور	مخالفت کی	رسول (کی)	(اس کے بعد)

روکا اور رسول کی مخالفت کی اس کے بعد کہ

۱..... حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم منافقوں کو ان کی صورت، باتوں اور انداز کلام سے پہچان لیا کرتے تھے اور یہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو عطا کیے جانے والے کثیر علوم میں سے علم کی ایک قسم ہے۔

۲..... اللّٰہ تعالیٰ ہمیشہ ہمیشہ سے ہی ہر شخص کے اعمال و افعال کا علم رکھتا ہے اور یہاں علم سے مراد ظہور ہے یعنی جو چیز پہلے سے ہی اللّٰہ تعالیٰ کے علم میں تھی وہ دوسروں کے سامنے ظاہر ہو جائے۔

## مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَىٰ لَنْ يَضُرَّوَاللَّهُ

مَا	تَبَيَّنَ	لَهُمُ	الْهُدَىٰ	لَنْ يَضُرَّوَا	اللَّهُ
کہ	ظاہر ہو چکی تھی	ان کے لئے	ہدایت	وہ ہرگز نقصان نہ پہنچا سکیں گے	اللہ (کو)

ان کیلئے ہدایت بالکل ظاہر ہو چکی تھی وہ ہرگز اللہ کو کچھ نقصان

## شَيْئًا وَسَيُحِطُّ أَعْمَالُهُمْ ۖ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ

شَيْئًا	و	سَيُحِطُّ	أَعْمَالُهُمْ	يَا أَيُّهَا	الَّذِينَ
کچھ	اور	عقربند ہو رہا کر دے گا	ان کے اعمال	اے	وہ لوگو جو

نہیں پہنچا سکیں گے اور بہت جلد اللہ ان کے اعمال برباد کر دے گا ○ اے ایمان

## أَمْنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا

أَمْنُوا	أَطِيعُوا	اللَّهُ	و	أَطِيعُوا	الرَّسُولَ	و	لَا تُبْطِلُوا
ایمان لائے	تم حکم مانو	اللہ (کا)	اور	حکم مانو	رسول (کا)	اور	باطل نہ کرو

والو! اللہ کا حکم مانو اور رسول کا حکم مانو اور اپنے اعمال

## أَعْمَالَكُمْ ۖ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَاعْنُ سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ

أَعْمَالَكُمْ	إِنَّ	الَّذِينَ	كَفَرُوا	و	صَدُّوا	عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ	ثُمَّ
اپنے اعمال	بیشک	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	اور	انہوں نے روکا	اللہ کی راہ سے	پھر

باطل نہ کرو ○ بیشک جنہوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے روکا پھر

## مَاتُوا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ ۖ

مَاتُوا	و	هُمْ	كُفَّارٌ	فَلَنْ يَغْفِرَ	اللَّهُ	لَهُمْ
وہ مر گئے	اور	وہ	کافر (تھے)	تو ہرگز مغفرت نہ فرمائے گا	اللہ	ان کی

کافر ہی مر گئے تو اللہ انہیں ہرگز نہیں بخشنے گا ○

۱..... عمل کو باطل کرنا ممنوع ہے، لہذا ان تمام افعال سے بچنا ضروری ہے جن کی وجہ سے اعمال باطل ہو جاتے ہیں جیسے کفر و شرک کرنا، مسلمان ہونے کے بعد دین اسلام چھوڑ دینا، منافقت اختیار کرنا، رضائے الہی کی بجائے کسی اور غرض سے عمل کرنا اور نیک عمل شروع کر کے اسے قصد افساد کر دینا وغیرہ۔

۲..... آخری نجات کے لئے ایمان پر خاتمہ ضروری ہے اور جس کی موت حالت کفر میں ہوئی اس کی کسی صورت مغفرت نہ ہوگی۔ ہمارے بزرگان دین لمحہ لمحہ نیک اعمال میں گزارنے کے باوجود ایمان پر خاتمے کے لئے بہت فکر مند رہتے تھے، ہمیں بھی ایمان پر خاتمے کی فکر کرنی چاہئے۔



فَلَا تَهِنُوا وَتَدْعُوا إِلَى السَّلَامِ ۖ وَأَنْتُمْ الْأَعْلَوْنَ ۗ وَاللَّهُ

فَلَا تَهِنُوا (۱)	وَ	تَدْعُوا	إِلَى السَّلَامِ	وَ	أَنْتُمْ	الْأَعْلَوْنَ	وَ	اللَّهُ
تو تم سستی نہ کرو	اور	(نہ) بلاؤ	صلح کی طرف	اور	تم	غالب ہو گے	اور	اللہ

تو تم سستی نہ کرو اور خود صلح کی طرف دعوت نہ دو اور تم ہی غالب ہو گے اور اللہ

مَعَكُمْ وَلَنْ يَتَرَكَكُمْ أَعْمَالُكُمْ ۝۳۵ إِنَّا الْحَيَوَةُ الدُّنْيَا

مَعَكُمْ	وَ	لَنْ يَتَرَكَكُمْ	أَعْمَالُكُمْ ۝۳۵	إِنَّا الْحَيَوَةُ الدُّنْيَا
تمہارے ساتھ (ہے)	اور	وہ ہرگز نقصان نہ دے گا تمہیں	تمہارے اعمال (میں)	دنیا کی زندگی صرف

تمہارے ساتھ ہے اور وہ ہرگز تمہارے اعمال میں تمہیں نقصان نہ دے گا ○ دنیا کی زندگی تو یہی

لَعِبٌ وَلَهُمْ ۖ وَإِنْ تَوَمَّنُوا وَتَثَقَّوْا

لَعِبٌ	وَ	لَهُمْ	وَ	إِنْ	تَوَمَّنُوا	وَ	تَثَقَّوْا
کھیل	اور	(تماشا) ہے	اور	اگر	تم ایمان لاؤ	اور	پرہیز گاری کرو

کھیل کو دے اور اگر تم ایمان لاؤ اور پرہیز گاری کرو

يُؤْتِكُمْ أَجُورَكُمْ وَلَا يَسْأَلْكُمْ أَمْوَالَكُمْ ۝۳۶

يُؤْتِكُمْ	وَ	أَجُورَكُمْ	وَ	لَا يَسْأَلْكُمْ	أَمْوَالَكُمْ ۝۳۶
(تو) وہ دے گا تمہیں	اور	تمہارے ثواب	اور	نہیں مانگے گا تم سے	تمہارے مال

تو وہ تمہیں تمہارے ثواب عطا فرمائے گا اور کچھ تم سے تمہارے مال نہ مانگے گا ○

إِنْ يَسْأَلْكُمْ وَهَافِي حِفْظِكُمْ تَبْخُلُوا وَ

إِنْ	يَسْأَلْكُمْ وَهَافِي حِفْظِكُمْ	تَبْخُلُوا وَ
اگر	اللہ طلب کرے تم سے وہ مال	پھر وہ زیادہ طلب کرے تم سے (تو) تم بخل کرو گے

اگر اللہ تم سے تمہارے مال طلب کرے اور زیادہ طلب کرے تو تم بخل کرو گے اور

۱۔ اس آیت میں بطور خاص صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے خطاب ہے اور عمومی طور پر تمام مسلمانوں کے لئے بھی یہی احکام ہیں کہ وہ دشمنان اسلام سے مقابلہ کرنے میں سستی نہ کریں اور نہ ہی کمزوری دکھائیں اور انہیں خود صلح کی دعوت نہ دیں کہ اس میں ذلت کا پہلو ہے۔ ۲۔ اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تم سے تمہارے تمام اموال طلب نہیں کرے گا، بلکہ یہ مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ تم سے اپنی حاجت و ضرورت کے لئے مال طلب نہیں کرے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ غنی اور بے نیاز ہے۔ زکوٰۃ صدقات وغیرہ میں جو مال خرچ کرنے کا حکم دیا گیا اس میں بھی بندوں ہی کا فائدہ ہے کہ وہ اس پر ثواب پائیں گے۔

يُخْرِجْ أَصْعَانَكُمْ ﴿٢٧﴾ هَآئِنْتُمْ هَؤُلَاءِ تَدْعُونَ

يُخْرِجْ	أَصْعَانَكُمْ ﴿٢٧﴾	هَآئِنْتُمْ	هَؤُلَاءِ	تَدْعُونَ
وہ (بخل) ظاہر کر دے گا	تمہارے دلوں کے کھوٹ	ہاں ہاں تم ہو	یہ لوگ	تمہیں بلایا جاتا ہے

وہ بخل تمہارے دلوں کے کھوٹ کو ظاہر کر دے گا ○ ہاں ہاں یہ تم ہو جو بلائے جاتے ہو

لَتَنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۚ فَمِنْكُمْ مَنْ يَبِخُلُ ۚ وَمَنْ

لَتَنْفِقُوا	فِي سَبِيلِ اللَّهِ	فَمِنْكُمْ	مَنْ	يَبِخُلُ ﴿١﴾	وَمَنْ
تاکہ تم خرچ کرو	اللہ کی راہ میں	تو تم میں سے	(کوئی وہ ہے) جو	بخل کرتا ہے	اور جو

تاکہ تم اللہ کی راہ میں خرچ کرو تو تم میں کوئی بخل کرتا ہے اور جو

يَبِخُلُ فَإِنَّمَا يَبِخُلُ عَنْ نَفْسِهِ ۗ وَاللَّهُ الْغَنِيُّ

يَبِخُلُ	فَإِنَّمَا يَبِخُلُ	عَنْ نَفْسِهِ	وَمَنْ	اللَّهُ	الْغَنِيُّ
بخل کرتا ہے	تو وہ بخل کرتا ہے صرف	اپنی جان سے	اور	اللہ	بے نیاز (ہے)

بخل کرے وہ اپنی ہی جان سے بخل کرتا ہے اور اللہ بے نیاز ہے

وَأَنْتُمْ الْفُقَرَاءُ ۚ وَإِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ

وَأَنْتُمْ	الْفُقَرَاءُ ۚ	وَإِنْ	تَتَوَلَّوْا ﴿٢﴾	يَسْتَبْدِلْ
اور تم	(سب) محتاج (ہو)	اور اگر	تم منہ پھیرو گے	(تو اللہ) بدل دے گا

اور تم سب محتاج ہو اور اگر تم منہ پھیرو گے تو وہ تمہارے سوا

قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۚ ثُمَّ لَا يَكُونُوا أَمْثَالَكُمْ ﴿٢٨﴾

قَوْمًا	غَيْرَكُمْ ۚ	ثُمَّ	لَا يَكُونُوا	أَمْثَالَكُمْ ﴿٣﴾
(دوسرے) لوگ	تمہارے سوا	پھر	وہ نہ ہوں گے	تم جیسے

اور لوگ بدل دے گا پھر وہ تم جیسے نہ ہوں گے ○

۱۔ بخل کے لغوی معنی ہیں ”کچھ نہ دینا“ اور اصطلاح میں جہاں خرچ کرنا شرعاً، عادتاً یا مہر و جلالاً لازم ہو وہاں خرچ نہ کرنا بخل کہلاتا ہے۔ بخل کے بہت سے دینی اور دنیاوی نقصانات ہیں جن کا سامنا بخل کرنے والے کو ہی کرنا پڑتا ہے، جیسے بخل کرنے والا کامل مومن نہیں بن سکتا اور مال خرچ کرنے کا ثواب نہیں پاسکتا پونہمی بخل آدمی کی بدتر خدائی اور ملامت و رسوائی کا ذریعہ ہے، خونریزی اور فساد کی جڑ اور ہلاکت و بربادی کا سبب ہے۔ ۲۔ اس آیت میں خطاب اگر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ہے تو یہ تبدیلی بالفعل واقع نہیں ہوئی کیونکہ بعد والوں میں سے کوئی بھی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے افضل نہیں ہے اور شرط کے لیے ۳۔



رکوع: 04

آیات: 29

## سُورَةُ الْفَتْحِ

مَدَنِيَّةٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ	اللَّهُ	الرَّحْمَنِ	الرَّحِيمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا ۝١ لِّيَغْفِرَ لَكَ

إِنَّا	فَتَحْنَا	لَكَ	فَتْحًا مُبِينًا ۝١	لِّيَغْفِرَ	لَكَ
بیشک	ہم نے فیصلہ فرمادیا	تمہارے لیے	روشن فتح (کا)	تاکہ بخش دے	تمہارے سبب

بیشک ہم نے تمہارے لیے روشن فتح کا فیصلہ فرمادیا ۝ تاکہ اللہ تمہارے صدقے

اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكُمْ وَ مَا تَأَخَّرَ ۝٢ وَيُتِمَّ

اللَّهُ	مَا	تَقَدَّمَ	مِنْ ذَنْبِكُمْ ۝٢	و	مَا	تَأَخَّرَ	و	يُتِمَّ
اللہ	جو	پہلے ہوئے	تمہارے اپنوں کے گناہ	اور	جو	پچھے ہوں گے	اور	پوری کر دے

تمہارے اپنوں کے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دے اور اپنا انعام

نُعَبِّتَهُ عَلَيْكَ وَيَهْدِيكَ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا ۝٣ وَيَنْصُرَكَ

نُعَبِّتُهُ	عَلَيْكَ	و	يَهْدِيكَ	صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا ۝٣	و	يَنْصُرَكَ
اپنی نعت	تم پر	اور	دکھا دے تمہیں	سیدھا راستہ	اور	مدد کرے تمہاری

تم پر تمام کر دے اور تمہیں سیدھی راہ دکھا دے ۝ اور اللہ تمہاری

(پچھلے گناہ) ضروری نہیں کہ اس کا وقوع بھی ہو اور اگر یہ خطاب منافقین سے ہے تو یہ تبدیلی بالفعل واقع ہوئی اور بعد میں ایسے لوگ آئے جو منافقین جیسے بالکل نہ تھے۔

1..... اکثر مفسرین کے نزدیک روشن فتح سے صلح حدیبیہ مراد ہے جبکہ بعض مطلق اسلامی فتوحات مراد لیتے ہیں جیسے مکہ، خیبر، حنین، طائف، فارس و روم وغیرہ کی فتوحات۔ یہ فتوحات چونکہ یقینی تھیں اس لئے انہیں ماضی کے صیغہ سے بیان کیا گیا۔

2..... یہاں ذنب کی نسبت بظاہر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ہے اور مراد آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اپنوں کے اگلے اور پچھلے گناہ ہیں۔

## اللَّهُ نَصْرًا عَزِيزًا ۝ هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ السَّكِينَةَ

اللَّهُ	نَصْرًا عَزِيزًا ۝	هُوَ	الَّذِي	أَنْزَلَ	السَّكِينَةَ (۱)
اللہ	زبردست مدد	وہی (ہے)	جس نے	اتارا	اطمینان

زبردست مدد فرمائے ۝ وہی ہے جس نے ایمان والوں کے دلوں میں

## فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ لِيَزْدَادُوا إِيمَانًا مَعَ إِيْمَانِهِمْ ۖ

فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ	لِيَزْدَادُوا	إِيمَانًا مَعَ إِيْمَانِهِمْ	وَ
ایمان والوں کے دلوں میں	تاکہ وہ زیادہ ہو جائیں	اپنے یقین کے ساتھ یقین (میں)	اور

اطمینان اتار تاکہ ان کے یقین پر یقین میں اضافہ ہو اور

## بِاللَّهِ جُنُودَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ۝

بِاللَّهِ	جُنُودَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ	وَ	كَانَ	اللَّهُ	عَلِيمًا	حَكِيمًا ۝
اللہ ہی کی (ملکیت ہیں)	آسمانوں اور زمین کے تمام لشکر	اور	ہے	اللہ	علم والا	حکمت والا

آسمانوں اور زمین کے تمام لشکر اللہ ہی کی ملک ہیں اور اللہ علم والا، حکمت والا ہے ۝

## لِيَدْخُلَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي

لِيَدْخُلَ	الْمُؤْمِنِينَ	وَ	الْمُؤْمِنَاتِ	جَنَّاتٍ	تَجْرِي
تاکہ وہ داخل کر دے	ایمان والے مردوں	اور	ایمان والی عورتوں (کو)	باغوں (میں)	بہتی ہیں

تاکہ وہ ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو ان باغوں میں داخل فرما دے جن کے نیچے

## مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَيُكَفَّرُ عَنْهُمْ

مِنْ تَحْتِهَا	الْأَنْهَارُ	خَالِدِينَ	فِيهَا	وَ	يُكَفَّرُ	عَنْهُمْ
ان کے نیچے	نہریں	ہمیشہ رہنے والے	ان میں	اور	(تاکہ اللہ) مٹا دے	ان سے

نہریں بہتی ہیں، ہمیشہ ان میں رہیں گے اور تاکہ اللہ ان کی برائیاں

۱..... اس سے پہلی آیت میں مدد فرمانے کا ذکر ہوا اور اس آیت میں مدد کی صورت بیان کی جا رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبی صلح اور امن کے ذریعے ایمان والوں کے دلوں میں اطمینان اتارا تاکہ ان کے یقین میں مزید اضافہ ہو جائے اور عقیدہ راسخ ہونے کے باوجود نفس کو اطمینان حاصل ہو اور یہ وہ چیز ہے جس کے ذریعے جنگ وغیرہ کے دوران ثابت قدمی نصیب ہوتی ہے۔



سَيِّئَاتِهِمْ ۖ وَكَانَ ذَلِكَ عِنْدَ اللَّهِ فَوْزًا عَظِيمًا ۝

و	كَانَ	ذَلِكَ	عِنْدَ اللَّهِ	فَوْزًا عَظِيمًا ۝	و
اور	ہے	یہ	اللہ کے یہاں	بڑی کامیابی	اور

ان سے منادے، اور یہ اللہ کے یہاں بڑی کامیابی ہے ۝

يُعَذِّبُ الْمُنَافِقِينَ وَالْمُنَافِقَتِ وَالْمُشْرِكِينَ وَ

يُعَذِّبُ	الْمُنَافِقِينَ	و	الْمُنَافِقَتِ	و	الْمُشْرِكِينَ	و
(تاکہ) وہ عذاب دے	منافق مردوں	اور	منافق عورتوں	اور	مشرک مردوں	اور

تاکہ وہ منافق مردوں اور منافق عورتوں اور مشرک مردوں اور

الْمُشْرِكَةِ الطَّائِفِينَ بِاللَّهِ ظَنُّ السَّوْءِ ۖ عَلَيْهِمْ

الْمُشْرِكَةِ	الطَّائِفِينَ	بِاللَّهِ	ظَنُّ السَّوْءِ (۱)	عَلَيْهِمْ
مشرک عورتوں (کو)	(جو) گمان کرنے والے (ہیں)	اللہ پر	برگمان	(انہی پر) ہے

مشرک عورتوں کو عذاب دے جو اللہ پر برگمان کرتے ہیں بری گردش

دَآيِرَةِ السَّوْءِ ۚ وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَأَعَدَّ

دَآيِرَةِ السَّوْءِ (۲)	و	غَضِبَ	اللَّهُ	عَلَيْهِمْ	و	لَعَنَهُمْ	و	أَعَدَّ
بری گردش	اور	غضب فرمایا	اللہ (نے)	ان پر	اور	لعت کی ان پر	اور	تیار کی

انہیں پر ہے اور اللہ نے ان پر غضب فرمایا اور ان پر لعنت کی اور ان کے لیے

لَهُمْ جَهَنَّمَ ۖ وَسَاءَتْ مَصِيرًا ۖ ۝

لَهُمْ	و	جَهَنَّمَ	و	سَاءَتْ	مَصِيرًا ۖ ۝	و	اللَّهُ
ان کے لئے	اور	جہنم	اور	وہ کیا ہی برا	ٹھکانہ (ہے)	اور	اللہ ہی کی (ملکیت ہیں)

جہنم تیار فرمائی اور وہ کیا ہی برا ٹھکانہ ہے ۝ اور آسمانوں

۱..... منافقوں کا اللہ تعالیٰ پر برگمان یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اہل ایمان کی مدد نہ فرمائے گا اور انہیں مکہ سے مدینہ کی طرف سلامتی کے ساتھ نہیں لوٹائے گا۔ اللہ تعالیٰ کے بارے میں بدگمانیوں کا شکار ہونا منافقوں کا طرز عمل اور حرام فعل ہے، مسلمانوں کو ایسے خیالات سے بچتے ہوئے ہر حال میں اللہ تعالیٰ پر بھروسہ اور اس سے حسن ظن رکھنا چاہئے۔

۲..... اس سے مراد یہ ہے کہ ان کے برے گمان کا وبال عذاب اور ہلاکت کی صورت میں انہی پر پڑے گا۔

عظمت و شان الہی

جُنُودُ السَّلَوتِ وَالْأَرْضِ ۖ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ۝

جُنُودُ السَّلَوتِ وَالْأَرْضِ	وَ	كَانَ	اللَّهُ	عَزِيزًا	حَكِيمًا ۝
آسمانوں اور زمین کے سب لشکر	اور	ہے	اللہ	عزت والا	حکمت والا

اور زمین کے سب لشکر اللہ ہی کی ملکیت میں ہیں اور اللہ عزت والا، حکمت والا ہے ۝

إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ۝

إِنَّا	أَرْسَلْنَاكَ	شَاهِدًا (۱)	وَ	مُبَشِّرًا	وَ	نَذِيرًا ۝
بیشک	ہم نے بھیجا تمہیں	گواہ	اور	خوشخبری دینے والا	اور	ڈرسانے والا (بنا کر)

بیشک ہم نے تمہیں گواہ اور خوشخبری دینے والا اور ڈرسانے والا بنا کر بھیجا ۝

لِتُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُعَزِّرُوهُ وَ

لِتُؤْمِنُوا	بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ	وَ	تُعَزِّرُوهُ	وَ
تاکہ (اے لوگو) تم ایمان لاؤ	اللہ اور اس کے رسول پر	اور	تعظیم کرو اس (رسول) کی	اور

تاکہ (اے لوگو!) تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر

تَوْقِّرُوهُ ۖ وَتُسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ۝

تَوْقِّرُوهُ (۲)	وَ	تُسَبِّحُوهُ	بُكْرَةً	وَ	أَصِيلًا ۝
توقیر کرو اس کی	اور	تم پاکی بیان کرو اس (اللہ) کی	صبح	اور	شام

کر اور صبح و شام اللہ کی پاکی بیان کرو ۝

الَّذِينَ يَبَايِعُونَكَ إِتَابًا يَبَايِعُونَ اللَّهَ ۖ يَدُ اللَّهِ

الَّذِينَ	يَبَايِعُونَكَ	إِتَابًا يَبَايِعُونَ	اللَّهُ	يَدُ اللَّهِ
وہ لوگ جو	بیعت کرتے ہیں تمہاری	وہ بیعت کرتے ہیں صرف	اللہ (کی)	اللہ کا ہاتھ

جو لوگ تمہاری بیعت کرتے ہیں وہ تو اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں، ان کے ہاتھوں پر

۱۔ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شاہد و گواہ بنایا ہے، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر وہ قیامت اپنی امت کے اعمال و احوال اور انہماکی کی تبلیغ کی گواہی دیں گے۔ نیز شاہد کا ایک معنی مشاہدہ کرنے والا بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ مرتبہ بھی عطا فرمایا ہے کہ امت کے تمام اعمال و احوال کا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مشاہدہ فرماتے ہیں، جیسا کہ خود فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے میرے سامنے دنیا اٹھادی تو میں اسے اور جو اس میں قیامت تک ہونے والا ہے ایسے دیکھ رہا ہوں جیسے اپنی اس جھلی کو دیکھ رہا ہوں۔ (کنز العمال، ۱/۱۸۹، الجزء الحادی عشر، الحديث: ۳۱۹۸) ۲۔ اکثر مفسرین کے



فَوْقَ أَيْدِيهِمْ ۚ فَمَنْ نَكَثَ فَإِنَّمَا يَنْكُثُ عَلَىٰ نَفْسِهِ ۚ

فَوْقَ أَيْدِيهِمْ	فَمَنْ	نَكَثَ	فَإِنَّمَا يَنْكُثُ	عَلَىٰ نَفْسِهِ
ان کے ہاتھوں پر (ہے)	تو جس نے	عہد توڑا	تو وہ عہد توڑتا ہے صرف	اپنی جان کے خلاف

اللہ کا ہاتھ ہے تو جس نے عہد توڑا تو وہ اپنی جان کے خلاف ہی عہد توڑتا ہے

وَمَنْ أَوْفَىٰ بِعَاهِدِهِ عَلَيْهِ اللَّهُ فَسَيُؤْتِيهِ

وَمَنْ	أَوْفَىٰ	بِعَاهِدِهِ عَلَيْهِ	اللَّهُ	فَسَيُؤْتِيهِ
اور جس نے	پورا کیا	(اس) کو جس پر اس نے عہد کیا	اللہ (سے)	تو عنقریب اللہ دے گا اسے

اور جس نے اللہ سے کئے ہوئے اپنے عہد کو پورا کیا تو بہت جلد اللہ اسے

أَجْرًا عَظِيمًا ۚ سَيَقُولُ لَكَ الْمُخَلَّفُونَ مِنَ الْأَعْرَابِ

أَجْرًا عَظِيمًا ۚ	سَيَقُولُ ۚ	لَكَ	الْمُخَلَّفُونَ	مِنَ الْأَعْرَابِ
عظیم ثواب	اب کہیں گے	تم سے	پیچھے رہ جانے والے	دیہاتیوں میں سے

عظیم ثواب دے گا ۚ پیچھے رہ جانے والے دیہاتی اب تم سے کہیں گے کہ

شَخَلْنَا أَمْوَالَنَا وَ أَهْلُوْنَا فَاسْتَغْفِرْ

شَخَلْنَا	أَمْوَالَنَا	وَ	أَهْلُوْنَا	فَاسْتَغْفِرْ
مشغول رکھا ہمیں	ہمارے مالوں	اور	ہمارے گھر والوں (نے)	تو آپ مغفرت کی دعا کر دیں

ہمیں ہمارے مال اور ہمارے گھر والوں نے مشغول رکھا تو اب آپ ہمارے لئے

لَنَا يَقُولُونَ بِأَلْسِنَتِهِمْ مَّا لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ ۚ قُلْ

لَنَا	يَقُولُونَ	بِأَلْسِنَتِهِمْ	مَّا	لَيْسَ	فِي قُلُوبِهِمْ	قُلْ
ہمارے لئے	وہ کہتے ہیں	اپنی زبانوں سے	(وہ بات جو)	نہیں ہے	ان کے دلوں میں	تم کہو

مغفرت کی دعا کر دیں، وہ اپنی زبانوں سے وہ بات کہتے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں ہے۔ تم فرماؤ

(پچھلے کامیاب) نزدیک اس آیت میں تعظیم و توقیر کا حکم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے ہے۔

۱..... جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے سال عمرہ کی نیت سے مکہ مکرمہ جانے کا ارادہ فرمایا تو قرہی گاؤں والے اور دیہاتی آپ کے ساتھ نہ گئے اور کام کا بہانہ بنا کر وہیں رو گئے اور حقیقت میں ان کا گمان یہ تھا کہ قریش بہت طاقتور ہیں، مسلمان ان سے بچ کر واپس نہ آئیں گے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے معاملہ ان کے گمان کے بالکل برخلاف ہوا اور اس آیت میں ان لوگوں کی مغفرت سے متعلق غیبی خبر دی گئی جو ہو بہو پوری ہوئی۔

## فَن يَمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللَّهِ شَيْئًا إِنْ أَرَادَ

فَن	يَمْلِكُ <sup>(۱)</sup>	لَكُمْ	مِّنَ اللَّهِ	شَيْئًا	إِنْ	أَرَادَ
تو کون	اختیار رکھتا ہے	تمہارے لئے	اللہ سے (کے مقابلہ میں)	کسی چیز (کا)	اگر	وہ ارادہ کرے

اگر اللہ تمہیں نقصان پہنچانا چاہے یا وہ تمہاری بھلائی کا

## يَكُمُ ضَرًّا أَوْ أَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا بَلْ كَانَ

يَكُمُ	ضَرًّا	أَوْ	أَرَادَ	بِكُمْ	نَفْعًا	بَلْ	كَانَ
تمہارے ساتھ	نقصان (کا)	یا	وہ ارادہ کرے	تمہارے ساتھ	بھلائی (کا)	بلکہ	ہے

ارادہ فرمائے تو اللہ کے مقابلے میں کون تمہارے لئے کسی چیز کا اختیار رکھتا ہے؟ بلکہ اللہ

## اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَيْرًا ۖ بَلْ كُنْتُمْ أَنْ

اللَّهُ	بِمَا	تَعْمَلُونَ	خَيْرًا ۖ	بَلْ	كُنْتُمْ	أَنْ
اللہ	(اس) سے جو	تم عمل کرتے ہو	خیر دار	بلکہ	تم نے گمان کر لیا	یہ کہ

تمہارے کاموں سے خیر دار ہے ○ بلکہ تم تو یہ سمجھتے ہوئے تھے کہ

## لَنْ يَتَقَلَّبَ الرَّسُولُ وَالْمُؤْمِنُونَ إِلَىٰ أَهْلِيهِمْ أَبَدًا ۚ

لَنْ	يَتَقَلَّبَ	الرَّسُولُ	وَالْمُؤْمِنُونَ	إِلَىٰ أَهْلِيهِمْ	أَبَدًا ۚ
ہرگز واپس نہ آئیں گے	رسول	اور	ایمان والے	اپنے گھروالوں کی طرف	کبھی اور

رسول اور مسلمان ہرگز کبھی اپنے گھروالوں کی طرف واپس نہ آئیں گے اور

## رُيِّنَ لَكُمْ فِي قُلُوبِكُمْ وَكُنْتُمْ ظَنُّ السَّوِّءِ ۚ

رُيِّنَ	لَكُمْ	فِي قُلُوبِكُمْ	وَ	كُنْتُمْ	ظَنُّ السَّوِّءِ ۚ
خوبصورت بنا دیا گیا	یہ (گمان)	تمہارے دلوں میں	اور	تم نے گمان کیا	برا گمان

یہ بات تمہارے دلوں میں بڑی خوبصورت بنادی گئی تھی اور تم نے (یہ) بہت برا گمان کیا تھا اور

۱..... کسی کو ضرر اور نفع پہنچانے کا حقیقی اختیار اللہ تعالیٰ کے پاس ہے، جسے وہ ضرر پہنچانا چاہے اسے کوئی اس کے ضرر سے نہیں بچا سکتا اور جسے وہ نفع پہنچانا چاہے تو اسے کوئی ضرر نہیں پہنچا سکتا، لہذا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ اللہ تعالیٰ عنہ؛ علیہ وسلم کی اطاعت کے معاملے میں ان کے حکم کو پیش نظر رکھنا چاہئے دنیا کے نفع و نقصان کا خوف نہیں کرنا چاہئے۔ ۲..... عمرہ کے اس سفر میں حضور ﷺ اللہ تعالیٰ عنہ؛ علیہ وسلم کے ساتھ جانے والے تمام حضرات کو اللہ تعالیٰ نے ”مومن“ فرمایا، گویا ان صحابہ کا ایمان خدا ہی کو اتنی سے ثابت ہے۔



كُنْتُمْ قَوْمًا بُورًا ۝۱۲ وَمَنْ لَّمْ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ

كُنْتُمْ	قَوْمًا بُورًا ۝۱۲	وَمَنْ	لَّمْ يُؤْمِنْ	بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ
تم تھے	ہلاک ہونے والے لوگ	اور	جو	اللہ اور اس کے رسول پر

تم ہلاک ہونے والے لوگ تھے ○ اور جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان نہ لائے

فَإِنَّا آَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ سَعِيرًا ۝۱۳ وَاللَّهُ

فَإِنَّا	آَعْتَدْنَا	لِلْكَافِرِينَ	سَعِيرًا ۝۱۳	وَاللَّهُ
تو بیشک	ہم نے تیار کر رکھی ہے	کافروں کے لیے	بھڑکتی آگ	اللہ ہی کے لیے (ہے)

تو بیشک ہم نے کافروں کے لیے بھڑکتی آگ تیار کر رکھی ہے ○ اور آسمانوں

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يُغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	يُغْفِرُ	لِمَنْ	يَّشَآءُ	وَيُعَذِّبُ
آسمانوں اور زمین کی سلطنت	وہ بخش دیتا ہے	(اس) کو جسے	وہ چاہتا ہے	اور عذاب دیتا ہے

اور زمین کی سلطنت اللہ ہی کے لیے ہے، جس کی چاہے مغفرت فرمائے اور جسے چاہے

مَنْ يَّشَآءُ ۝۱۴ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ۝۱۵ سَيَقُولُ

مَنْ	يَّشَآءُ ۝۱۴	وَ	كَانَ	اللَّهُ	غَفُورًا	رَّحِيمًا ۝۱۵	سَيَقُولُ
جسے	وہ چاہتا ہے	اور	ہے	اللہ	بخشنے والا	مہربان	اب کہیں گے

عذاب دے اور اللہ بخشنے والا، مہربان ہے ○ جب

الْمُخَلَّفُونَ إِذَا انْطَلَقْتُمْ إِلَىٰ مَغَائِمٍ لِّتَأْخُذُوا حُدُودَهُمْ

الْمُخَلَّفُونَ	إِذَا	انْطَلَقْتُمْ	إِلَىٰ مَغَائِمٍ	لِّتَأْخُذُوا حُدُودَهُمْ
پچھے رہ جانے والے	جب	تم چلو گے	غیمتوں کی طرف	تاکہ تم حاصل کرو انہیں

تم غیمتیں حاصل کرنے کیلئے ان کی طرف چلو گے تو پیچھے رہ جانے والے کہیں گے: ہمیں بھی

۱..... گناہگار مسلمان کی مغفرت فرمادینا اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور اسے عذاب دینا اس کا عدل ہے، اس پر اعتراض کرنے کا کوئی حق نہیں رکھتا۔

۲..... اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کے غضب پر حاوی اور عذاب کے مقابلے میں مغفرت زیادہ ہے لیکن اس کی وجہ سے نیک اعمال چھوڑ دینا اور نافرمانیوں میں مبتلا ہو جانا بہت بڑی نادانی ہے۔ نیز توحید و رسالت پر صحیح طریقے سے ایمان لانا اور ایمان کے تقاضوں کے مطابق عمل کرنا اللہ تعالیٰ کی مغفرت حاصل ہونے کے بنیادی اور اصولی ذرائع ہیں، انہیں اختیار کرنے کے بعد اس کے فضل کی امید رکھیں اور اس کے عدل سے ڈرنا چاہئے۔

تَتَّبِعْكُمْ يُرِيدُونَ أَنْ يُبَدِّلُوا كَلِمَ اللَّهِ ۖ قُلْ

نَتَّبِعْكُمْ	يُرِيدُونَ	أَنْ	يُبَدِّلُوا	كَلِمَ اللَّهِ <sup>(۱)</sup>	قُلْ
(تا کہ) ہم پیچھے آئیں تمہارے	وہ چاہتے ہیں	کہ	بدل دیں	اللہ کا کلام	تم کہو

اپنے پیچھے آنے دو۔ وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کا کلام بدل دیں۔ تم فرماؤ:

لَنْ تَتَّبِعُونَا كَذَبَكُمْ قَالَ اللَّهُ مِنْ قَبْلُ ۚ فَسَيَقُولُونَ

لَنْ تَتَّبِعُونَا	كَذَبَكُمْ	قَالَ	اللَّهُ	مِنْ قَبْلُ	فَسَيَقُولُونَ
تم ہرگز پیچھے نہ آؤ ہمارے	اسی طرح	فرمادیا	اللہ (نے)	پہلے سے	تو اب وہ کہیں گے

ہرگز ہمارے پیچھے نہ آؤ۔ اللہ نے پہلے سے اسی طرح فرمادیا ہے، تو اب کہیں گے:

بَلْ تَحْسُدُونَنَا ۚ بَلْ كَانُوا لَا يَفْقَهُونَ إِلَّا قَلِيلًا ۝ قُلْ

بَلْ تَحْسُدُونَنَا	بَلْ	كَانُوا لَا يَفْقَهُونَ	إِلَّا	قَلِيلًا ۝	قُلْ
تم حسد کرتے ہو ہم سے	بلکہ	وہ (منافق) نہ سمجھتے تھے	مگر	تھوڑی (بات)	تم کہو

بلکہ تم ہم سے حسد کرتے ہو بلکہ وہ منافق، بہت تھوڑی بات سمجھتے ہیں ○ پیچھے رہ جانے والے

لِّلْمُخَلَّفِينَ مِنَ الْأَعْرَابِ سَتُدْعُونَ إِلَىٰ قَوْمٍ أُولِي بَأْسٍ شَدِيدٍ

لِّلْمُخَلَّفِينَ	مِنَ الْأَعْرَابِ	سَتُدْعُونَ	إِلَىٰ قَوْمٍ أُولِي بَأْسٍ شَدِيدٍ <sup>(۲)</sup>
پیچھے رہ جانے والوں سے	دیہاتیوں میں سے	عنقریب تمہیں بلایا جائے گا	ایک سخت لڑائی والی قوم کی طرف

دیہاتیوں سے فرماؤ: عنقریب تمہیں ایک سخت لڑائی والی قوم کی طرف بلایا جائے گا

تُقَاتِلُونَهُمْ أَوْ يُسْلِمُونَ ۚ فَإِنْ تُطِيعُوا يُؤْتِكُمْ

تُقَاتِلُونَهُمْ	أَوْ	يُسْلِمُونَ	فَإِنْ	تُطِيعُوا	يُؤْتِكُمْ
تم لڑو گے ان سے	یا	وہ مسلمان ہو جائیں گے	پھر اگر	تم فرمانبرداری کرو گے	(تو) دے گا تمہیں

تم ان سے لڑو گے یا وہ مسلمان ہو جائیں گے پھر اگر تم فرمانبرداری کرو گے تو اللہ تمہیں

۱..... یہاں اللہ تعالیٰ کے کلام کو بدلنے کا محمل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو یہ وحی فرمائی تھی کہ خیر کا مالی غنیمت حدیبیہ میں حاضر ہونے والوں کے لئے ہے، تو منافق خیر کا مالی غنیمت حاصل کر کے اللہ تعالیٰ کے اس کلام کو بدلنا چاہتے ہیں۔

۲..... سخت لڑائی والی قوم سے یمامہ کے رہائشی بنو حنیفہ مراد ہیں جو مسیلہ کذاب کی قوم کے لوگ ہیں اور ان سے جنگ کرنے کے لئے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں کو دعوت دی یا ان سے مراد فارس اور روم کے لوگ ہیں جن سے جنگ کرنے کیلئے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دعوت دی۔



اللَّهُ أَجْرًا حَسَنًا ۚ وَإِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ قَبْلُ

اللَّهُ	أَجْرًا حَسَنًا	وَ	إِنْ	تَتَوَلَّوْا	كَمَا	تَوَلَّيْتُمْ	مِّنْ قَبْلُ
اللہ	اچھا ثواب	اور	اگر	تم منہ پھیرو گے	جیسے	تم نے منہ پھیرا	(اس سے) پہلے

اچھا ثواب دے گا اور اگر پھر دے گے جیسے تم اس سے پہلے پھر گئے تھے

يُعَذِّبُكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ۖ لَيْسَ عَلَى الْآعْلَىٰ حَرَجٌ وَلَا

يُعَذِّبُكُمْ	عَذَابًا أَلِيمًا	لَيْسَ	عَلَى الْآعْلَىٰ	حَرَجٌ	وَلَا
(تو اللہ) عذاب دے گا تمہیں	دردناک عذاب	نہیں ہے	اندھے پر	کوئی تنگی	اور نہ

تو وہ تمہیں دردناک عذاب دے گا ○ اندھے پر کوئی تنگی نہیں اور نہ

عَلَى الْآعْرَجِ حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْمَرِيضِ حَرَجٌ ۖ وَمَنْ يُطِيعِ

عَلَى الْآعْرَجِ	حَرَجٌ	وَلَا	عَلَى الْمَرِيضِ	حَرَجٌ	وَمَنْ	يُطِيعِ
لنگڑے پر	کوئی مضائقہ	اور نہ	بیمار پر	کوئی حرج	اور جو	حکم مانے

لنگڑے پر کوئی مضائقہ اور نہ بیمار پر کوئی حرج ہے اور جو اللہ اور اس کے رسول کا

اللَّهُ وَرَسُولُهُ يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا

اللَّهُ وَرَسُولُهُ	يُدْخِلْهُ	جَنَّاتٍ	تَجْرِي	مِنْ تَحْتِهَا
اللہ اور اس کے رسول (کا)	(تو اللہ) داخل کرے گا اسے	باغوں (میں)	بہتی ہیں	ان کے نیچے

حکم مانے تو اللہ اسے باغوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں

الْأَنْهَارُ ۚ وَمَنْ يَتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا أَلِيمًا ۖ

الْأَنْهَارُ	وَمَنْ	يَتَوَلَّ	يُعَذِّبْهُ	عَذَابًا أَلِيمًا
نہریں	اور جو	منہ پھیرے	(تو اللہ) عذاب دے گا اسے	دردناک عذاب

بہتی ہیں اور جو پھرے اللہ اسے دردناک عذاب دے گا ○

1..... جب اس سے پہلی آیت نازل ہوئی تو پانچ اور معذور لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ! ﷺ، اس وقت ہمارا کیا حال ہو گا؟ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور فرمایا گیا: جہاں سے رہ جانے کی صورت میں نہ اندھے پر کوئی تنگی ہے اور نہ لنگڑے پر کوئی مضائقہ اور نہ بیمار پر کوئی حرج ہے کہ یہ عذر ظاہر ہیں اور ان کے لئے جہاد میں حاضر نہ ہونا جائز ہے کیونکہ یہ لوگ دشمن پر حملہ کرنے اور اس کے حملہ سے بچنے اور بھاگنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ اس حکم میں بوزھے، ضعیف اور وہ بیمار بھی داخل ہیں جنہیں چلنا، پھرنا دشوار ہے۔

معذروں کے لئے  
شرکت جہاد سے رخصت

اطاعت رسول کی فضیلت اور فرمانی کی عہد

التفصیل

لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ

لَقَدْ	رَضِيَ	اللَّهُ	عَنِ الْمُؤْمِنِينَ	إِذْ	يُبَايِعُونَكَ <sup>(۱)</sup>
ضرور بیشک	راضی ہوا	اللہ	ایمان والوں سے	جب	وہ بیعت کرتے تھے تمہاری

بیشک اللہ ایمان والوں سے راضی ہوا جب وہ درخت کے نیچے

تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَنْزَلَ السَّكِينَةَ

تَحْتَ الشَّجَرَةِ	فَعَلِمَ	مَا	فِي قُلُوبِهِمْ	فَأَنْزَلَ	السَّكِينَةَ
درخت کے نیچے	تو اللہ جانتا تھا	جو	ان کے دلوں میں (ہے)	تو اس نے اتارا	اطمینان

تمہاری بیعت کر رہے تھے تو اللہ کو وہ معلوم تھا جو ان کے دلوں میں تھا تو اس نے ان پر

عَلَيْهِمْ وَأَثَابَهُمْ فَتَحَاقِرٍ يَبَّأً<sup>(۱۸)</sup> وَمَغَانِمَ كَثِيرَةً يَأْخُذُونَهَا

عَلَيْهِمْ	وَأَثَابَهُمْ	فَتَحَاقِرٍ يَبَّأً <sup>(۱۸)</sup>	وَمَغَانِمَ كَثِيرَةً	يَأْخُذُونَهَا
ان پر	انعام دیا انہیں	نزدیک آنے والی فتح (کا)	بہت سی غنیمتیں	وہ لیں گے انہیں

اطمینان اتارا اور انہیں جلد آنے والی فتح کا انعام دیا اور بہت سی غنیمتیں جنہیں وہ لیں گے

وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا<sup>(۱۹)</sup> وَعَدَكُمْ اللَّهُ مَغَانِمَ كَثِيرَةً

وَكَانَ	اللَّهُ	عَزِيزًا	حَكِيمًا <sup>(۱۹)</sup>	وَعَدَكُمْ	اللَّهُ	مَغَانِمَ كَثِيرَةً
اور ہے	اللہ	عزت والا	حکمت والا	وعدہ کیا ہے تم سے	اللہ (نے)	بہت سی غنیمتوں (کا)

اور اللہ عزت والا، حکمت والا ہے اور اللہ نے تم سے بہت سی غنیمتوں کا وعدہ کیا ہے

تَأْخُذُونَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هَذِهِ وَكَفَّ أَيْدِيَ النَّاسِ

تَأْخُذُونَهَا	فَعَجَّلَ	لَكُمْ	هَذِهِ	وَكَفَّ	أَيْدِيَ النَّاسِ
تم لوگ انہیں	تو اس نے جلد عطا فرمادی	تمہیں	یہ	روک دیئے	لوگوں کے ہاتھ

جو تم حاصل کرو گے تو تمہیں یہ جلد عطا فرمادی اور لوگوں کے ہاتھ تم سے

۱..... اس بیعت سے مراد بیعت رضوان ہے جو حدیبیہ کے مقام پر ہوئی۔ بیعت رضوان میں شرکت کرنے والوں کو کسی شخص کے بغیر مومن فرمایا گیا اور رضائے الہی کی بشارت دی گئی۔ اس سے معلوم ہوا کہ بیعت رضوان میں شریک تمام حضرات مخلص مومن تھے اور ان سب سے اللہ تعالیٰ خاص طور پر راضی ہو چکا ہے۔

۲..... جلد آنے والی فتح سے خبر کی فتح مراد ہے جو کہ حدیبیہ سے واپسی کے چھ ماہ بعد حاصل ہوئی۔



عَنْكُمْ ۚ وَلِتَكُونَ آيَةً لِّلْمُؤْمِنِينَ وَيَهْدِيَكُمْ

عَنْكُمْ <sup>(۱)</sup>	وَ	لِتَكُونَ	آيَةً	لِّلْمُؤْمِنِينَ	وَ	يَهْدِيَكُمْ
تم سے	اور	تاکہ وہ (غیمت) ہو	نشانی	ایمان والوں کے لیے	اور	اللہ دکھائے تمہیں

روک دیئے اور تاکہ ایمان والوں کے لیے نشانی ہو اور تاکہ وہ تمہیں

صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا ۝ وَأُخْرَى لَّمْ تَقْدِرُوا عَلَيْهَا قَدْ

صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا ۝	وَ	أُخْرَى <sup>(۲)</sup>	لَّمْ تَقْدِرُوا	عَلَيْهَا	قَدْ
سیدھا راستہ	اور	دوسری (غیمتوں کا بھی وعدہ کیا)	تم قادر نہ تھے	ان پر	بیشک

سیدھا راستہ دکھائے اور دوسری غیمتوں کا (بھی وعدہ فرمایا ہے) جن پر تمہیں قدرت نہیں،

أَحَاطَ اللَّهُ بِهَا ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرًا ۝

أَحَاطَ	اللَّهُ	بِهَا	وَ	كَانَ	اللَّهُ	عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ	قَدِيرًا ۝	وَ
گھیر رکھا ہے	اللہ (نے)	ان کو	اور	ہے	اللہ	ہر چیز پر	قدرت والا	اور

انہیں اللہ نے گھیر رکھا ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور

لَوْ قَاتَلَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوَالُوا الْأَدْبَارَ ثُمَّ

لَوْ	قَاتَلَكُمُ	الَّذِينَ	كَفَرُوا	لَوَالُوا	الْأَدْبَارَ	ثُمَّ
اگر	لڑیں گے تم سے	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	(تو) ضرور وہ پھیر جائیں گے	پیٹھیں	پھر

اگر کافر تم سے لڑیں گے تو ضرور تمہارے مقابلہ سے پیٹھ پھیر دیں گے پھر

لَا يَجِدُونَ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ۝ سُنَّةَ اللَّهِ الَّتِي قَدْ

لَا يَجِدُونَ	وَلِيًّا	وَ	لَا	نَصِيرًا ۝	سُنَّةَ اللَّهِ	الَّتِي	قَدْ
وہ نہ پائیں گے	کوئی حمایتی	اور	نہ	مددگار	اللہ کا دستور (ہے)	جو	تحقیق

وہ کوئی حمایتی اور مددگار نہ پائیں گے اور اللہ کا دستور ہے جو

۱۔۔۔ لوگوں کے ہاتھ روکنے سے مراد یہ ہے کہ خیر والوں کے ہاتھ مسلمانوں سے روک دیئے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں رعب ڈال دیا تو وہ افرا دی اور حربی قوت زیادہ ہونے کے باوجود مسلمانوں پر فتح حاصل نہ کر سکے۔ یا، یہ مراد ہے کہ مسلمانوں کے اہل و عیال سے لوگوں کے ہاتھ روک دیئے کہ وہ خوفزدہ ہو کر انہیں نقصان نہ پہنچا سکے۔ ۲۔۔۔ اس سے فارس اور روم کی فتح مراد ہے، اہل عرب ان سے جنگ کرنے پر قادر نہ تھے، قبول اسلام کے بعد اللہ تعالیٰ نے انہیں اہل فارس اور روم سے جنگ کرنے کی قدرت عطا فرمادی، یا، اس سے مکہ کی فتح مراد ہے۔

جنگ کی صورت میں کیا رکھ کی جتنی شکست کی خبر

اہل ایمان کی مدد اور کافروں پر  
تو ضرور کامیابی ہے

خَلْتُ مِنْ قَبْلُ ۖ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللَّهِ تَبْدِيلًا ۝۲۳						
خَلْتُ	مِنْ قَبْلُ	وَلَنْ تَجِدَ	لِسُنَّةِ اللَّهِ	تَبْدِيلًا ۝۲۳	وَلَنْ	وَلَنْ
چلا آ رہا ہے	پہلے سے	اور	اللہ کے دستور کیلئے	تبدیلی	اور	اور
پہلے لوگوں میں گزر چکا ہے اور تم ہرگز اللہ کے دستور میں تبدیلی نہ پاؤ گے ۝ اور						
هُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَ أَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ						
هُوَ	الَّذِي	كَفَّ	أَيْدِيَهُمْ	عَنْكُمْ	وَلَمْ	وَلَمْ
وہی (ہے)	جس نے	روک دیئے	ان کے ہاتھ	تم سے	اور	تمہارے ہاتھ
وہی ہے جس نے وادی مکہ میں کافروں کے ہاتھ تم سے روک دیئے اور تمہارے ہاتھ						
بِطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَ كُمْ عَلَيْهِمْ ۖ وَكَانَ اللَّهُ						
بِطْنِ مَكَّةَ (۱)	مِنْ بَعْدِ	أَنْ	أَظْفَرَ كُمْ	عَلَيْهِمْ	وَلَمْ	وَلَمْ
وادی مکہ میں	(اس کے بعد	کہ	اس نے قابو دے دیا تمہیں	ان پر	اور	ہے
ان سے روک دیئے حالانکہ اللہ نے تمہیں ان پر قابو دے دیا تھا اور اللہ						
بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرًا ۝۲۴ هُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَ						
بِمَا	تَعْمَلُونَ	بَصِيرًا ۝۲۴	هُمُ	الَّذِينَ	كَفَرُوا	وَلَمْ
(اس) کو جو	تم عمل کرتے ہو	دیکھنے والا	وہ	وہ لوگ ہیں جنہوں نے	کفر کیا	اور
تمہارے کام دیکھتا ہے ۝ وہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے کفر کیا اور						
صَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْيِ مَعْكُوفًا أَنْ						
صَدُّوْكُمْ	عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ	وَلَمْ	الْهَدْيِ	مَعْكُوفًا	أَنْ	أَنْ
روکا تمہیں	مسجد حرام سے	اور	قربانی کے جانور (کوروکا)	(وہ) رکا ہوا (تھا)	(اس سے) کہ	کہ
تمہیں مسجد حرام سے روکا اور قربانی کے جانوروں کو (روکا) اس حال میں کہ						

۱..... اہل مکہ میں سے ۸۰ ہتھیار بند جوان جلی تحیم سے مسلمانوں پر حملہ کرنے کے ارادہ سے اترے، مسلمانوں نے انہیں گرفتار کر کے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر کر دیا، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں معاف فرمایا اور چھوڑ دیا، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ بعض مفسرین کے نزدیک یہ معاملہ فتح مکہ کے دن ہوا اور اسی سے امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ ثابت فرمایا ہے کہ مکہ کرمہ صلی سے نہیں بلکہ قوت سے فتح ہوا تھا اور بعض مفسرین کے نزدیک صلح حدیبیہ کے موقع پر ایسا ہوا۔



يَبْلُغُ مَحِلَّهُ ۖ وَلَوْ لَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُونَ وَ

و	مَحِلُّهُ	و	لَوْ لَا	رِجَالٌ	مُؤْمِنُونَ	و
پہنچ جائے	اپنی قربانی کی جگہ	اور	اگر نہ ہوتے	کچھ مرد	ایمان والے	اور

وہ اپنی قربانی کی جگہ پہنچنے سے رُکے ہوئے تھے اور اگر (مکہ میں) کچھ مسلمان مرد اور

نِسَاءً مُّؤْمِنَاتٌ لَّمْ تَعْلَمُوهُمْ أَنْ تَطَّوُّهُمْ

نِسَاءً	مُؤْمِنَاتٌ (۱)	لَّمْ تَعْلَمُوهُمْ	أَنْ	تَطَّوُّهُمْ
کچھ عورتیں	ایمان والیاں	تم نہیں جانتے انہیں	کہ	تم روند ڈالو گے انہیں

مسلمان عورتیں نہ ہوتے جن کی تمہیں خبر نہیں (اور یہ بات نہ ہوتی) کہ تم انہیں روند ڈالو گے

فَتُصِيبُكُم مِّنْهُمْ مَّعَرَّةٌ بَغَيْرِ عِلْمٍ ۚ

فَتُصِيبُكُم	مِّنْهُمْ	مَّعَرَّةٌ	بَغَيْرِ عِلْمٍ
پھر پہنچے گی تمہیں	ان کی طرف سے	کوئی ناپسندیدہ بات	لا علمی میں (تو تمہیں کفار مکہ سے جہاد کی اجازت دیدیتے)

پھر تمہیں ان کی طرف سے لا علمی میں کوئی ناپسندیدہ بات پہنچے گی (تو ہم تمہیں کفار مکہ سے

لِيَدْخُلَ اللَّهُ فِي رَحْمَتِهِ مَنِ يَشَاءُ ۚ لَوْ

لِيَدْخُلَ	اللَّهُ	فِي رَحْمَتِهِ	مَنِ	يَشَاءُ	لَوْ
(ان کا بچاؤ اس لیے ہے) کہ داخل کرتا ہے	اللہ	اپنی رحمت میں	جسے	وہ چاہتا ہے	اگر

جہاد کی اجازت دیدیتے۔ ان کا یہ بچاؤ اس لیے ہے کہ اللہ اپنی رحمت میں داخل کرتا ہے جسے چاہتا ہے۔ اگر

تَزَيَّلُوا لَعَذَابُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ

تَزَيَّلُوا	لَعَذَابُ	الَّذِينَ	كَفَرُوا مِنْهُمْ
وہ (مسلمان) ہٹ جاتے (وہاں سے)	(تو) ضرور ہم عذاب دیتے	ان لوگوں کو جنہوں نے	ان میں سے کفر کیا

مسلمان (وہاں سے) ہٹ جاتے تو ہم ضرور ان میں سے کافروں کو

۱..... ان سے مراد وہ مسلمان مرد اور عورتیں ہیں جو کمزور ہونے کی وجہ سے مدینہ نہیں جاسکے تھے اور مکہ کے وسط میں رہتے تھے۔ ان کی وجہ سے مسلمانوں کو جنگ کی اجازت نہ دی گئی۔ نیک مسلمانوں کی وجہ سے کفار سے عذاب ٹلا رہا، اس سے معلوم ہوا کہ نیک بندوں کے طفیل بدکاروں سے عذاب مل جاتا ہے، نیز یہ معاملہ صرف دنیا میں ہی نہیں بلکہ گناہگار مسلمانوں کو قبر میں بھی نیکیوں کے قرب کی برکتیں نصیب ہوتی ہیں اور آخرت میں بھی نصیب ہوں گی۔

## عَذَابًا أَلِيمًا ۲۵ اِذْ جَعَلَ الَّذِينَ كَفَرُوا

عَذَابًا أَلِيمًا ۲۵	اِذْ	جَعَلَ	الَّذِينَ	كَفَرُوا
دردناک عذاب	جب	رکھی	ان لوگوں نے جنہوں نے	کفر کیا

دردناک عذاب دیتے ○ (اے حبیب! یاد کریں) جب کافروں نے اپنے دلوں میں

## فِي قُلُوبِهِمُ الْحَبِيَّةَ حَبِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ قَانِزَلْ

فِي قُلُوبِهِمُ	الْحَبِيَّةَ (۱)	حَبِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ	قَانِزَلْ
اپنے دلوں میں	ہٹ دھرمی	جاہلیت کی ہٹ دھرمی (جیسی)	تو اتارا

زمانہ جاہلیت کی ہٹ دھرمی جیسی ضد رکھی تو اللہ نے

## اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَى رَسُولِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ

اللَّهُ	سَكِينَتَهُ	عَلَى رَسُولِهِ	وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ
اللہ (نے)	اپنا اطمینان	اپنے رسول پر	ایمان والوں پر

اپنا اطمینان اپنے رسول اور ایمان والوں پر اتارا

## وَالْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوَى وَكَانُوا أَحَقَّ

وَالْزَمَهُمْ	كَلِمَةَ التَّقْوَى (۲)	وَ	كَانُوا	أَحَقَّ
لازم کر دیا ان پر	پرہیز گاری کا کلمہ	اور	وہ (مسلمان) تھے	زیادہ حق دار

اور پرہیز گاری کا کلمہ ان پر لازم فرما دیا اور مسلمان اس کلمہ کے

## بِهَا وَأَهْلَهَا ۖ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ۲۶

بِهَا	وَأَهْلَهَا	وَ	كَانَ	اللَّهُ	بِكُلِّ شَيْءٍ	عَلِيمًا ۲۶
اس (کلمہ) کے	اور	اس کے اہل (تھے)	اور	ہے	اللہ	ہر چیز کو

زیادہ حق دار اور اس کے اہل تھے اور اللہ سب کچھ جاننے والا ہے ○

۱..... کفار مکہ کی ضد یہ تھی کہ انہوں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو مکہ میں داخلے اور طواف کعبہ سے روکا۔

۲..... پرہیز گاری کے نکلے سے مراد ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ“ ہے اور اسے ”تقویٰ“ کی طرف اس لئے منسوب کیا گیا کہ یہ تقویٰ و پرہیز گاری حاصل ہونے کا سب سے پہلی گامی کا کلمہ لازم کر دینے سے معلوم ہوا کہ ایمان اور اخلاص حدیبیہ میں شریک ہونے والوں سے جدا ہو ہی نہیں سکتا۔ اس میں ان سب کے حسن خاتمہ کی یقینی خبر ہے کہ ان صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے دنیا میں، وفات کے وقت، قبر میں اور آخر میں تقویٰ جدا نہ ہو سکے گا۔



## لَقَدْ صَدَقَ اللَّهُ رَسُولَهُ الرُّعْيَا بِالْحَقِّ ج

لَقَدْ	صَدَقَ	اللَّهُ	رَسُولَهُ	الرُّعْيَا بِالْحَقِّ <sup>(۱)</sup>
ضرور بیشک	سچ کر دکھایا	اللہ (نے)	اپنے رسول (کا)	سچا خواب

بیشک اللہ نے اپنے رسول کا سچا خواب سچ کر دیا۔

## لَتَدْخُلَنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ أَمْنِينَ لَّ

لَتَدْخُلَنَّ	الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ	إِنْ	شَاءَ	اللَّهُ	أَمْنِينَ
ضرور تم داخل ہو گے	مسجد حرام (میں)	اگر	چاہا	اللہ (نے)	امن والے (ہو کر)

اگر اللہ چاہے تو تم ضرور مسجد حرام میں امن و امان سے داخل ہو گے،

## مُحَلِّقِينَ رُءُوسَكُمْ وَمُقَصِّرِينَ لَا تَخَافُونَ ط

مُحَلِّقِينَ	رُءُوسَكُمْ	و	مُقَصِّرِينَ	لَا تَخَافُونَ
منڈاتے ہوئے	اپنے سروں (کو)	اور	بال ترشواتے ہوئے	تمہیں ڈرنے ہوگا (کسی کا)

کچھ اپنے سروں کے بال منڈاتے ہوئے اور کچھ بال ترشواتے ہوئے، تمہیں کسی کا ڈر نہیں ہوگا۔

## فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوا فَبَجَلْ مِنْ دُونِ ذَلِكَ

فَعَلِمَ	مَا	لَمْ تَعْلَمُوا	فَبَجَلْ	مِنْ دُونِ ذَلِكَ
تو اسے معلوم ہے	جو	تمہیں معلوم نہیں	تو اس نے رکھی ہے	اس (کہ میں داخلہ) سے پہلے

تو اللہ کو وہ معلوم ہے جو تمہیں معلوم نہیں تو اس نے کئے میں داخلے سے پہلے

## فَتَحَاقَرِيْبًا ۚ هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ

فَتَحَاقَرِيْبًا ۚ	هُوَ	الَّذِي	أَرْسَلَ	رَسُولَهُ
ایک نزدیک آنے والی فتح	وہی (اللہ ہے)	جس نے	بھیجا	اپنے رسول (کو)

ایک نزدیک آنے والی فتح رکھی ہے وہی (اللہ) ہے جس نے اپنے رسول کو

۱..... حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حدیبیہ کا قصد فرمانے سے پہلے مدینہ طیبہ میں خواب دیکھا کہ آپ اپنے اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ مکہ میں امن سے داخل ہوئے اور اصحاب میں سے بعض نے سر کے بال منڈائے اور بعض نے ترشوائے۔ یہ خواب آپ نے بیان فرمایا تو انہیں خوشی ہوئی اور انہوں نے خیال کیا کہ اسی سال وہ مکہ مکرمہ میں داخل ہوں گے۔ جب مسلمان حدیبیہ سے صلہ کے بعد واپس ہوئے تو منافقین نے مذاق اڑایا، طعنے دیئے اور کہا: اس خواب کا کیا ہوا؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور اس خواب کے مضمون کی تصدیق فرمائی گئی کہ ضرور ایسا ہوگا، چنانچہ اگلے سال ایسا ہی ہوا۔

حضور رسول اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی حضور رسول اکرم مقصد طایر اسما

بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ ۚ وَكَفَىٰ بِاللّٰهِ

بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ	لِيُظْهِرَهُ	عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ	وَ	كَفَىٰ	بِاللّٰهِ
ہدایت اور سچے دین کے ساتھ	تاکہ وہ غالب کر دے اسے	تمام دینوں پر	اور	کافی ہے	اللہ

ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجتا کہ اسے سب دینوں پر غالب کر دے اور اللہ کافی

شَهِيدًا ۚ ﴿٢٨﴾ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ ۚ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ

شَهِيدًا ۚ ﴿٢٨﴾	مُحَمَّدٌ	رَسُولُ اللّٰهِ	وَ	الَّذِينَ	مَعَهُ ﴿١﴾	أَشِدَّاءُ
گواہ	محمد	اللہ کے رسول (ہیں)	اور	وہ لوگ جو	اس کے ساتھ (ہیں)	تخت (ہیں)

گواہ ہے ○ محمد اللہ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ والے کافروں پر

عَلَى الْكُفَّارِ رُحَسَاءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعًا

عَلَى الْكُفَّارِ	رُحَسَاءُ	بَيْنَهُمْ	تَرَاهُمْ	رُكَّعًا
کافروں پر	نرم دل (ہیں)	اپنے درمیان	تو دیکھے گا انہیں	رکوع کرنے والے

سخت، آپس میں نرم دل ہیں۔ تو انہیں رکوع کرتے ہوئے،

سُجَّدًا يَّبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا

سُجَّدًا	يَّبْتَغُونَ	فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ	وَ	رِضْوَانًا
سجدہ کرنے والے	وہ چاہتے ہیں	اللہ کا فضل	اور	رضا

سجدے کرتے ہوئے دیکھے گا، اللہ کا فضل و رضا چاہتے ہیں،

سَيِّبَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِّنْ أَثَرِ السُّجُودِ ۚ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ

سَيِّبَاهُمْ	فِي وُجُوهِهِمْ	مِّنْ أَثَرِ السُّجُودِ	ذٰلِكَ	مَثَلُهُمْ
ان کی علامت	ان کے چہروں میں (ہے)	سجدوں کے نشان سے	یہ	ان کی صفت

ان کی علامت ان کے چہروں میں سجدوں کے نشان سے ہے۔ یہ ان کی صفت

۱..... اس آیت میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے متعدد اوصاف اور ان کی عظمت و شان بیان کی گئی ہے، (۱) وہ کافروں پر سخت ہیں۔ (۲) آپس میں نرم دل اور ایک دوسرے پر مہربان ہیں۔ (۳) کثرت سے اور پابندی کے ساتھ نمازیں پڑھتے ہیں۔ (۴) وہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رضا چاہتے ہیں۔ (۵) ان کی عبادت کی علامت ان کے چہروں میں سجدوں کے اثر سے ظاہر ہے۔ (۶) ان کے اوصاف و تورات انجیل میں بھی مذکور ہیں۔ (۷) ان کے لئے مغفرت اور اجر عظیم کی بشارت ہے۔



## فِي التَّوْرَةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنْجِيلِ كَزُرْعٍ

فِي التَّوْرَةِ	وَ	مَثَلُهُمْ	فِي الْإِنْجِيلِ	كَزُرْعٍ
تورات میں (مذکور ہے)	اور	ان کی صفت	انجیل میں (مذکور ہے)	جیسے ایک کھیتی (ہو)

تورات میں (مذکور ہے) اور ان کی صفت انجیل میں (مذکور ہے)۔ (ان کی صفت ایسے ہے) جیسے ایک کھیتی ہو

## أَخْرَجَ شَطْطَهُ فَآزَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوَىٰ

أَخْرَجَ	شَطْطَهُ	فَآزَرَهُ	فَاسْتَغْلَظَ	فَاسْتَوَىٰ
اس نے نکال	اپنی باریک سی کوئیل	پھر طاقت دی اسے	پھر وہ موٹی ہو گئی	پھر سیدھی کھڑی ہو گئی

جس نے اپنی باریک سی کوئیل نکالی پھر اسے طاقت دی پھر وہ موٹی ہو گئی پھر اپنے تن پر سیدھی کھڑی

## عَلَىٰ سُوْقِهِ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ۖ

عَلَىٰ سُوْقِهِ	يُعْجِبُ	الزُّرَّاعَ	لِيَغِيْظَ	بِهِمُ	الْكُفَّارَ (۱)
اپنے تن پر	وہ اچھی لگتی ہے	کسانوں (کو)	تاکہ دل جلائے	ان (مسلمانوں) سے	کافروں (کے)

ہو گئی، کسانوں کو اچھی لگتی ہے (اللہ نے مسلمانوں کی یہ شان اس لئے بڑھائی) تاکہ ان سے کافروں کے دل جلائے۔

## وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا

وَعَدَ	اللَّهُ	الَّذِينَ آمَنُوا	وَعَمِلُوا
وعدہ فرمایا	اللہ (نے)	ان لوگوں سے جو	ایمان لائے اور انہوں نے عمل کیے

اللہ نے ان میں سے ایمان والوں اور اچھے کام

## الصَّالِحَاتِ مِنْهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا ۖ

الصَّالِحَاتِ	مِنْهُمْ	مَغْفِرَةً	وَأَجْرًا عَظِيمًا (۲)
اچھے، نیک	ان میں سے	بخشش	بڑے ثواب (کا)

کرنے والوں سے بخشش اور بڑے ثواب کا وعدہ فرمایا ہے ○

۱..... بارگاہ الہی میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا مقام بہت بلند ہے، ان کی عظمتیں اور اوصاف خود رب کائنات نے بیان فرمائے اور اس سے کافروں کے دل جلائے۔ عظمت صحابہ بیان کرنا اللہ تعالیٰ کی سنت ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے جانا کفار کا طریقہ ہے۔

۲..... تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم صاحب ایمان اور نیک اعمال کرنے والے ہیں اس لئے مغفرت و اجر عظیم کا یہ وعدہ سبھی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ہے۔

سُورَةُ الْجُرَاتِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الرَّحِيمِ	الرَّحْمَنِ	اللَّهِ	بِسْمِ
رحمت والا	نہایت مہربان	اللہ	نام سے (شروع)

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَاتَّقُوا

يَا أَيُّهَا	الَّذِينَ	آمَنُوا	لَا تَقْعَدُوا <sup>(1)</sup>	بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ <sup>(2)</sup>	وَ اتَّقُوا
اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	تم آگے نہ بڑھو	اللہ اور اس کے رسول کے آگے	اور ڈرو

اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو اور اللہ سے

اللَّهُ ۖ إِنَّ اللَّهَ سَبِيْعٌ عَلِيمٌ ۝ يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

اللّٰهُ	اِنَّ	اللّٰهُ	سَبِيْعٌ	عَلِيْمٌ ۝۱	يَاۡئِيْهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا
اللہ (سے)	بی شک	اللہ	سننے والا	جاننے والا (ہے)	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے

دُرُوبِ شَکِ اللہ سننے والا، جاننے والا ہے ○ اے ایمان والو!

لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ

لَا تَرْفَعُوا	أَصْوَاتَكُمْ <sup>(3)</sup>	فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ	وَلَا تَجْهَرُوا	لَهُ
تم بلند نہ کرو	اپنی آوازیں	نبی کی آواز پر	اور	بلند آواز سے نہ کہو ان کے (حضور)

اپنی آوازیں نبی کی آواز پر اونچی نہ کرو اور ان کے حضور زیادہ بلند آواز سے

(۱) بعض لوگ رمضان کے ایک دن پہلے ہی روزہ کو کاغذ پر دیکھ کر کہتے تھے، ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی اور حکم دیا گیا کہ روزہ رکھنے میں اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے آگے نہ بڑھو۔ اس آیت کا شان نزول اگرچہ خاص ہے لیکن آگے بڑھنے کی ممانعت عام ہے یعنی کسی بات میں، کسی کام میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے آگے نہ ہونا منع ہے، یہاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خادم کی حیثیت سے یا کسی ضرورت کی بنا پر آپ سے اجازت لے کر آگے بڑھنا اس ممانعت داخل نہیں۔ (۲) اللہ تعالیٰ سے آگے بڑھنا ناممکن ہے اور یہاں اللہ تعالیٰ سے آگے بڑھنے کی ممانعت مقصود ہے بتانا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اتباع و اطاعت واجب ہے۔



## بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَنْ تَحْبَطَ

بِالْقَوْلِ	كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ	لِبَعْضٍ	أَنْ	تَحْبَطَ
بات	جیسے تمہارے بعض کا بلند آواز سے بات کرنا	بعض سے	کہ	برباد (نہ) ہو جائیں

کوئی بات نہ کہو جیسے ایک دوسرے کے سامنے بلند آواز سے بات کرتے ہو کہ کہیں تمہارے اعمال

## أَعْمَالُكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ ۝ إِنَّ الَّذِينَ يَعْصُونَ

أَعْمَالُكُمْ	وَأَنْتُمْ	لَا تَشْعُرُونَ ۝	إِنَّ	الَّذِينَ	يَعْصُونَ
تمہارے اعمال	اور	تم	تمہیں خبر نہ ہو	بیشک	وہ لوگ جو

برباد نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو ۝ بیشک جو لوگ اللہ کے رسول کے پاس

## أَصَوَاتِهِمْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ امْتَحَنَ اللَّهُ

أَصَوَاتِهِمْ	عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ	أُولَٰئِكَ	الَّذِينَ	امْتَحَنَ	اللَّهُ
اپنی آوازیں	اللہ کے رسول کے پاس	یہ لوگ	وہ ہیں جو	پرکھ لیا ہے	اللہ (نے)

اپنی آوازیں سنی رکھتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے

## قَلَّبُوا لَهُمُ اللَّيْلُ وَلَهُمْ مَغْفِرَةٌ ۖ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ ۝ إِنَّ

قَلَّبُوا لَهُمُ	لِلَّيْلِ	وَلَهُمْ	مَغْفِرَةٌ ۖ	وَأَجْرٌ	عَظِيمٌ ۝
ان کے دلوں (کو)	پرہیز گاری کیلئے	ان کیلئے	بخشش	اور	بڑا ثواب (ہے)

پرہیز گاری کے لیے پرکھ لیا ہے، ان کے لیے بخشش اور بڑا ثواب ہے ۝ بیشک

## الَّذِينَ يُنَادُونَكَ مِنْ وَرَاءِ الْحُجُرَاتِ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ ۝ وَ

الَّذِينَ	يُنَادُونَكَ	مِنْ وَرَاءِ الْحُجُرَاتِ	أَكْثَرُهُمْ	لَا يَعْقِلُونَ ۝	وَ
وہ لوگ جو	پکارتے ہیں تمہیں	حجروں کے باہر سے	ان میں اکثر	عقل نہیں رکھتے	اور

جو لوگ آپ کو حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں ان میں اکثر بے عقل ہیں ۝ اور

(پہلے کے کامیاب) تَعَالَى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ سے آگے بڑھنا گویا اللہ تعالیٰ سے آگے بڑھنا ہے۔ ۱۔ بارگاہ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں ایسی آواز بلند کرنا منع ہے جو آپ کی تعظیم و توقیر کے برخلاف اور بے ادبی کے زمرے میں داخل ہے اور اگر اس سے بے ادبی اور توہین کی نیت ہو تو یہ کفر ہے۔ ۲۔ جن کے دلوں میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کامل تعظیم ہے وہ دل اللہ تعالیٰ کی طرف سے تقویٰ کے لئے منتخب کئے ہوئے ہیں۔ ۳۔ جو تعظیم کے چند لوگ دوپہر کے وقت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے، اس وقت آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آرام فرما رہے تھے، ان لوگوں نے حجروں کے باہر سے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم کی۔

لَوْ أَنَّهُمْ صَبَرُوا حَتَّى تَخْرُجَ إِلَيْهِمْ لَكَانَ

لَوْ	أَنَّهُمْ	صَبَرُوا	حَتَّى	تَخْرُجَ	إِلَيْهِمْ	لَكَانَ
اگر	بیشک وہ	صبر کرتے	یہاں تک کہ	تم نکل آتے	ان کی طرف	(تو) ضرور وہ ہوتا

اگر وہ صبر کرتے یہاں تک کہ تم ان کے پاس خود تشریف لے آتے تو یہ

خَيْرَ الِّهِمَّ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٥﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

حَیْرًا	لَهُمْ	وَ	اللَّهُ	غَفُورٌ	رَّحِيمٌ ۝	يَا أَيُّهَا	الَّذِينَ	آمَنُوا
بہتر	ان کے لئے	اور	اللہ	بخشنے والا	مہربان (ہے)	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے

ان کے لیے بہتر تھا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○ اے ایمان والو!

إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَأٍ فَتَبَيَّنُوا أَنْ

اِنْ	جَاءَكُمْ	فَاسِقٌ	بِنَبَاٍ	فَتَبَيَّنُوا <sup>(۱)</sup>	اَنْ
اگر	آئے تمہارے پاس	کوئی فاسق	کسی خبر کے ساتھ	تو تم تحقیق کرو	کہ

اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو تحقیق کر لو کہ

تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَىٰ مَا فَعَلْتُمْ

تَصِيبُوا	قَوْمًا	بِحِبَالَةٍ	فَتُصْبِحُوا	عَلَى مَا	فَعَلْتُمْ
تم تکلیف (نہ) پہنچاؤ	کسی قوم (کو)	لا علمی کی وجہ سے	پھر تم ہو جاؤ	(اس) پر جو	تم نے کیا

کہیں کسی قوم کو انجانے میں تکلیف نہ دے بیٹھو پھر اپنے کئے پر

لَا مِثْلَ ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ فِيكُمْ رَسُولَ اللَّهِ ۖ لَوْ

نَدِیْمِیْنَ ⑥	وَ	اعْلَمُوْا	اَنَّ	فِیْكُمْ	رَسُوْلَ اللّٰهِ	لَوْ
پکھتانے والے	اور	جان لو	کہ	تم میں	اللہ کا رسول (تشریف فرما ہے)	اگر

شمر مندہ ہونا پڑے ○ اور جان لو کہ تم میں اللہ کے رسول تشریف فرما ہیں، اگر

وَبَدَّ عَلْمُهُ كَوْنَهُ نَارًا وَكَرَّمَ وَرَاقَهُ وَأَرْسَلَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْنَهُ الْبَدَّةَ سَلَّمَ بَاہِرَ تَشْرِيفِ لَہٗ آئے، ان لوگوں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی اور باہر گیا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اس طرح پکارنا جہالت و عقلی ہے۔ ۱ اگر کوئی فاسق کسی شخص یا قوم کی شکایت کرے تو صرف اس کی بات پر اعتماد نہ کیا جائے بلکہ تحقیق کرنی چاہئے کہ وہ صحیح ہے یا نہیں کیونکہ جو فاسق سے نہیں بچا وہ جھوٹ سے بھی نہ بچے گا۔ اس اصول پر عمل کریں تو آج بھی ہمارا معاشرہ امن کا گہوارہ بن سکتا ہے کیونکہ ہمارے ہاں لڑائی جھگڑے اور فسادات کی ایک وجہ یہ ہے کہ بغیر تصدیق کئے کسی سنی یا شیعہ بات پر غضبناک ہو کر رد عمل دکھادیتے ہیں اور



يُطِيعُكُمْ فِي كَثِيرٍ مِّنَ الْأَمْرِ لَعْنَتُهُمْ وَلَكِنَّ اللَّهَ

يُطِيعُكُمْ <sup>(۱)</sup>	فِي كَثِيرٍ مِّنَ الْأَمْرِ	لَعْنَتُهُمْ	وَ	لَكِنَّ	اللَّهُ
وہ بات مانیں تمہاری	بہت سے معاملات میں	(تو) ضرور تم مشقت میں پڑ جاؤ گے	اور	لیکن	اللہ

بہت سے معاملات میں وہ تمہاری بات مانیں تو تم ضرور مشقت میں پڑ جاؤ گے لیکن اللہ نے

حَبَّبَ إِلَيْكُمُ الْإِيمَانَ وَزَيَّنَهُ فِي قُلُوبِكُمْ وَ

حَبَّبَ	إِلَيْكُمُ	الْإِيمَانَ	وَ	زَيَّنَهُ	فِي قُلُوبِكُمْ	وَ
اس نے محبوب بنا دیا	تمہیں	ایمان	اور	آراستہ کر دیا ہے	تمہارے دلوں میں	اور

تمہیں ایمان محبوب بنا دیا ہے اور اسے تمہارے دلوں میں آراستہ کر دیا اور

كَرَّهَ إِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ

كَرَّهَ	إِلَيْكُمُ	الْكُفْرَ	وَ	الْفُسُوقَ	وَ	الْعِصْيَانَ <sup>(۳)</sup>	أُولَٰئِكَ هُمُ
ناگوار کر دیا	تمہیں	کفر	اور	حکم عدولی	اور	نافرمانی	یہ لوگ وہی

کفر اور حکم عدولی اور نافرمانی تمہیں ناگوار کر دی، ایسے ہی لوگ

الرُّشْدُونَ ۚ فَضَّلَا مِّنَ اللَّهِ وَنِعْمَةً ۚ وَاللَّهُ عَلِيمٌ

الرُّشْدُونَ <sup>(۴)</sup>	فَضَّلَا مِّنَ اللَّهِ	وَ	نِعْمَةً	وَ	اللَّهُ	عَلِيمٌ
رشد و ہدایت والے (ہیں)	اللہ کے فضل	اور	احسان (سے)	اور	اللہ	علم والا

رشد و ہدایت والے ہیں ○ اللہ کا فضل اور احسان ہے اور اللہ علم والا،

حَكِيمٌ ۚ وَإِنْ طَائِفَتَيْنِ مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلَحُوا

حَكِيمٌ <sup>(۵)</sup>	وَ	إِنْ	طَائِفَتَيْنِ	مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ <sup>(۶)</sup>	اقْتَتَلُوا	فَأَصْلَحُوا
حکمت والا (ہے)	اور	اگر	دو گروہ	ایمان والوں میں سے	آپس میں لڑیں	تو تم صلح کرادو

حکمت والا ہے ○ اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو تم ان میں

(پچھلے صفحہ سے) پھر ساری زندگی پریشان رہتے ہیں، بیوی کو طلاق دینے میں بھی یہ وجہ کثرت سے پائی جاتی ہے۔ ① یعنی اگر رسول اللہ ﷺ علیہ السلام بھی ہر خیر پر بلا تحقیق عمل کر لیں تو تم سب مشقت میں پڑ جاؤ۔ ② نبی کریم ﷺ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فیضانِ محبت سے تربیت یافتہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کفر و فسق اور گناہ سے دلی بیزار تھے، ان کے دلوں میں ایمان، تقویٰ اور رشد و ہدایت ایسی رچ گئی ہے جیسے گلاب کے پھول میں رنگ و بو۔ ③ گناہ نہ کرنا بھی کمال ہے لیکن گناہ سے دل میں نفرت پیدا ہو جانا بڑا اعمال ہے کیونکہ یہ نفرت گناہوں سے مستقل طور پر بچا لیتی ہے۔ ④ جنگ و جدال گناہ ہے، مگر یہاں دونوں

بَيْنَهُمَا فَإِنْ بَعَثَ أَحَدُهُمَا عَلَى الْآخَرَى فَقَاتِلُوا

بَيْنَهُمَا <sup>(۱)</sup>	فَإِنْ	بَعَثَ	أَحَدُهُمَا	عَلَى الْآخَرَى	فَقَاتِلُوا <sup>(۲)</sup>
ان دونوں کے درمیان	پھر اگر	زیادتی کرے	ان دو میں سے ایک	دوسرے پر	تو تم لڑو

صلح کر دو پھر اگر ان میں سے ایک دوسرے پر زیادتی کرے تو اس زیادتی کرنے والے سے

الَّتِي تَبْغِي حَتَّى تَفِئَ إِلَى أَمْرِ اللَّهِ فَإِنْ

الَّتِي	تَبْغِي	حَتَّى	تَفِئَ	إِلَى أَمْرِ اللَّهِ	فَإِنْ
اس سے جو	زیادتی کرے	یہاں تک کہ	وہ پلٹ آئے	اللہ کے حکم کی طرف	پھر اگر

لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف پلٹ آئے پھر اگر

فَاءَتْ فَأَصْلَحُوا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَأَقْسِطُوا إِنَّ

فَاءَتْ	فَأَصْلَحُوا	بَيْنَهُمَا	بِالْعَدْلِ	وَأَقْسِطُوا	إِنَّ
وہ پلٹ آیا	تو صلح کر دو	ان دونوں کے درمیان	انصاف کے ساتھ	اور عدل کرو	بیشک

وہ پلٹ آئے تو انصاف کے ساتھ ان میں صلح کرو اور عدل کرو، بیشک

اللَّهُ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ ① إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ

اللَّهُ	يُحِبُّ	الْمُقْسِطِينَ ①	إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ	إِخْوَةٌ
اللہ	محبت فرماتا ہے	عدل کرنے والوں (سے)	صرف مسلمان	(آپس میں) بھائی بھائی ہیں

اللہ عدل کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے ○ صرف مسلمان بھائی بھائی ہیں

فَأَصْلَحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ②

فَأَصْلَحُوا	بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ	وَ	اتَّقُوا	اللَّهُ	لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ②
تو تم صلح کر دو	اپنے دو بھائیوں کے درمیان	اور	ڈرو	اللہ (سے)	تم پر رحم کیا جائے

تو اپنے دو بھائیوں میں صلح کر دو اور اللہ سے ڈرو تاکہ تم پر رحمت ہو ○

(پہلے کے کامیاب) فریقوں کو مومن فرمایا گیا، اس سے ثابت ہوا کہ کبیرہ گناہ سے مسلمان کا فر نہیں ہوتا۔ ①..... مسلمانوں میں صلح کرانا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سنت اور اعلیٰ درجہ کی عبادت ہے، البتہ ان میں وہی صلح کروانا جائز ہے جو شریعت کے دائرے میں ہو جبکہ ایسی صلح جو حرام کو حلال اور حلال کو حرام کر دے وہ جائز نہیں ہے۔ ②..... مظلوم کی حمایت اور فریادری کرنے کی بہت فضیلت ہے، حدیث پاک میں ہے: جو کسی مظلوم کی فریادری کرے، اللہ تعالیٰ اس کیلئے 73 مغفرتیں لکھے گا، ان میں سے ایک سے اس کے تمام کاموں کی درستی ہو جائے گی اور 72 سے قیامت کے دن اس کے درجے بلند ہوں گے۔ (حسب الامکان، ۱۱۰/۹، الحدیث: ۶۷۰)



يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ

يَا أَيُّهَا	الَّذِينَ	آمَنُوا	لَا يَسْخَرُ <sup>(۱)</sup>	قَوْمٌ	مِّنْ قَوْمٍ
اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	نہ ہنسے	(مردوں کا) کوئی گروہ	(دوسرے) گروہ سے (پر)

اے ایمان والو! مرد دوسرے مردوں پر نہ ہنسیں،

عَسَىٰ أَنْ يَكُونُوا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ

عَسَىٰ	أَنْ	يَكُونُوا	خَيْرًا	مِّنْهُمْ	وَلَا نِسَاءٌ
ہو سکتا ہے	کہ	وہ ہوں	بہتر	ان (ہنسے والوں) سے	اور نہ عورتیں

ہو سکتا ہے کہ وہ ان ہنسے والوں سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں

مِّنْ نِّسَاءٍ عَسَىٰ أَنْ يَكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُمْ وَ

مِّنْ نِّسَاءٍ	عَسَىٰ	أَنْ	يَكُنَّ	خَيْرًا	مِّنْهُمْ	وَ
(دوسری) عورتوں سے (پر نہیں)	ہو سکتا ہے	کہ	وہ ہوں	بہتر	ان (ہنسے والیوں) سے	اور

دوسری عورتوں پر نہیں، ہو سکتا ہے کہ وہ ان ہنسے والیوں سے بہتر ہوں اور

لَا تَلْبِزُوا أَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ طَبْسٌ

لَا تَلْبِزُوا	أَنْفُسَكُمْ <sup>(۲)</sup>	وَلَا	تَنَابَزُوا	بِالْأَلْقَابِ <sup>(۳)</sup>	طَبْسٌ
نہ عیب لگاؤ	(اپنی جانوں) کو	اور	ایک دوسرے کو نہ بلاؤ	(برے) ناموں کے ساتھ	کیا ہی برا

آپس میں کسی کو طعن نہ دو اور ایک دوسرے کے برے نام نہ رکھو، مسلمان ہونے کے بعد

الْأَسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ

الْأَسْمُ	الْفُسُوقُ	بَعْدَ الْإِيمَانِ	وَمَنْ	لَّمْ يَتُبْ	فَأُولَٰئِكَ	هُمُ
نام (ہے)	فاسق کہلانا	ایمان کے بعد	اور	جو	توبہ نہ کرے	تو یہ لوگ وہی

فاسق کہلانا کیا ہی برا نام ہے اور جو توبہ نہ کریں تو وہی

۱۔ امانت اور تحقیر کیلئے زبان یا اشارات، یا کسی اور طریقے سے مسلمان کا مذاق اڑانا حرام و گناہ ہے، البتہ گناہ سے پاک ایسا مذاق جو خوش کر دے، جسے خوش طبعی اور خوش مزاجی کہتے ہیں، جائز ہے، بلکہ کبھی کبھی خوش طبعی کرنا سنت بھی ہے۔ ۲۔ اپنی جانوں کو عیب لگانے سے مراد ایک دوسرے کو عیب لگانا ہے کیونکہ مومن ایک جان کی طرح ہیں جب کسی دوسرے مومن پر عیب لگایا جائے تو گویا اپنے پر ہی عیب لگایا جائے گا۔ ۳۔ ایک دوسرے کے برے نام رکھنے سے مراد یہ ہے کہ اگر کسی آدمی نے کسی برائی سے توبہ کر لی ہو تو اسے توبہ کے بعد اس برائی سے عار دلائی جائے۔ بعض علماء کے نزدیک برے نام رکھنے سے مراد

بدگمانی، عیب تلاش کرنے اور قیمت کرنے کی ممانعت

الظِّلْمُونَ ۝ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ

الظِّلْمُونَ ۝	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوا	اجْتَنِبُوا <sup>(۱)</sup>	كَثِيْرًا	مِّنَ الظَّنِّ
ظالم (ہیں)	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	تم بچو	بہت زیادہ	گمان کرنے سے

ظالم ہیں ○ اے ایمان والو! بہت زیادہ گمان کرنے سے بچو

اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَّلَا يَخْتَبُ

اِنَّ	بَعْضَ الظَّنِّ	اِثْمٌ	وَّلَا تَجَسَّسُوْا	وَّلَا يَخْتَبُ
بیشک	کوئی گمان	گناہ (ہے)	اور (پوشیدہ باتوں کی) جستجو نہ کرو	اور غیبت نہ کریں

بیشک کوئی گمان گناہ ہو جاتا ہے اور (پوشیدہ باتوں کی) جستجو نہ کرو اور ایک دوسرے کی

بَعْضُكُمْ بَعْضًا اَيُّحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيِّتًا

بَعْضُكُمْ	بَعْضًا	اَيُّحِبُّ	اَحَدُكُمْ	اَنْ يَّاْكُلَ	لَحْمَ اَخِيْهِ مَيِّتًا
تمہارے بعض	بعض (کی)	کیا پسند کرے گا	تم میں کوئی	کہ وہ کھائے	اپنے مردہ بھائی کا گوشت

غیبت نہ کرو کیا تم میں کوئی پسند کرے گا کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے

فَكَرِهْتُمُوْهُ ۖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۚ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ

فَكَرِهْتُمُوْهُ	وَ	اتَّقُوا	اللّٰهَ	اِنَّ	اللّٰهَ	تَوَّابٌ
تو تمہیں ناپسند ہو گا	اور	ڈرو	(سے) اللہ	بیشک	اللہ	بہت توبہ قبول کرنے والا

تو یہ تمہیں ناپسند ہو گا اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا،

رَّحِيْمٌ ۝ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَّ

رَّحِيْمٌ ۝	يٰۤاَيُّهَا	النَّاسُ	اِنَّا	خَلَقْنٰكُمْ	مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى	وَّ
مہربان (ہے)	اے	لوگو	بیشک	ہم نے پیدا کیا تمہیں	ایک مرد اور ایک عورت سے	اور

مہربان ہے ○ اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور

(پچھلے صفحہ کا حاشیہ) کسی مسلمان کو کتنا، یا گندھا، یا سورو وغیرہ کہنا ہے۔ ① اس آیت میں مسلمانوں کو تین احکام دیے گئے ہیں (۱) بہت زیادہ گمان نہ کریں کیونکہ بعض گمان محض گناہ ہیں لہذا احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ گمان کی کثرت سے بچا جائے۔ (۲) مسلمانوں کے پوشیدہ عیب تلاش نہ کریں اور نہ ہی انہیں بیان کریں۔ (۳) ایک دوسرے کی غیبت نہ کریں۔ غیبت کے معنی یہ ہیں کہ کسی شخص کے پوشیدہ عیب کو جسے وہ دوسروں کے سامنے ظاہر ہونا پسند نہ کرتا ہو اس کی برائی کرنے کے طور پر بلا کسی مقصد صحیح کے ذکر کرنا اور اگر اس میں وہ بات ہی نہ ہو تو یہ غیبت نہیں بلکہ بہتان ہے۔

انسانوں کی قوموں قبیلوں میں تقسیم کی حکومت



جَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَاۗئِلَ لِتَعَارَفُوْۤا ۚ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ

جَعَلْنٰكُمْ	شُعُوْبًا	وَّ	قَبَاۗئِلَ	لِتَعَارَفُوْۤا	اِنَّ	اَكْرَمَكُمْ
بنایا تمہیں	قومیں	اور	قبیلے	تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو	بیشک	تم میں زیادہ عزت والا

تمہیں قومیں اور قبیلے بنایا تاکہ تم آپس میں پہچان رکھو، بیشک اللہ کے یہاں

عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ۚ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ﴿۱۳﴾

عِنْدَ اللّٰهِ	اَتْقٰىكُمْ	اِنَّ	اللّٰهَ	عَلِيْمٌ	خَبِيْرٌ
اللہ کے نزدیک	(وہ ہے جو) تم میں زیادہ پرہیزگار (ہے)	بیشک	اللہ	جاننے والا	خبردار (ہے)

تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے بیشک اللہ جاننے والا خبردار ہے

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ۚ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ

قَالَتِ	الْاَعْرَابُ	اٰمَنَّا	قُلْ	لَّمْ تُؤْمِنُوْا	وَلٰكِنْ
کہا	دیہاتیوں (نے)	ہم ایمان لائے	تم کہو	تم ایمان نہیں لائے	لیکن

دیہاتیوں نے کہا: ہم ایمان لے آئے، تم فرماؤ: تم ایمان تو نہیں لائے ہاں

قُوْلُوْا اَسْلَمْنَا وَلَسٰۤیْدُ خُلِ الْاِيْمَانُ فِیْ قُلُوْبِكُمْ ۚ

قُوْلُوْا	اَسْلَمْنَا	وَلَسٰۤیْدُ	خُلِ	الْاِيْمَانُ	فِیْ قُلُوْبِكُمْ
تم کہو	ہم فرمانبردار ہوئے	اور	ابھی داخل نہیں ہوا	ایمان	تمہارے دلوں میں

یوں کہو کہ ہم فرمانبردار ہوئے اور ابھی ایمان تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا

وَ اِنْ تُطِيعُوْا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ لَا يَلِيْكُمْ

وَ	اِنْ	تُطِيعُوْا	اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ	لَا يَلِيْكُمْ
اور	اگر	تم فرمانبرداری کرو گے	اللہ اور اس کے رسول (کی)	(تو) وہ کسی نہ کرے گا تمہیں

اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرو گے تو تمہارے اعمال سے

۱..... بارگاہ الہی میں عزت و فضیلت کا مدار نسب نہیں بلکہ پرہیزگاری ہے لہذا چاہئے کہ بندہ نسب پر فخر کرنے سے بچے اور تقویٰ و پرہیزگاری اختیار کرے تاکہ بارگاہ الہی میں اسے عزت و فضیلت نصیب ہو۔

۲..... یہاں اسلام کے لغوی معنی یعنی ”اطاعت و فرمانبرداری“ مراد ہیں، شرعی معنی مراد نہیں، شرعی معنی میں اسلام اور ایمان ایک ہیں، ان میں کوئی فرق نہیں۔

مِّنْ أَعْبَائِكُمْ شَيْئًا ۖ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿۱۴﴾

مِّنْ أَعْبَائِكُمْ	شَيْئًا	إِنَّ	اللَّهَ	غَفُورٌ	رَّحِيمٌ ﴿۱۴﴾
تمہارے اعمال میں سے	کچھ	بیشک	اللہ	بخشنے والا	مہربان (ہے)

کچھ کی نہیں کرے گا بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ	الَّذِينَ	آمَنُوا	بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ
ایمان والے صرف	وہ لوگ ہیں جو	ایمان لائے	اللہ اور اس کے رسول پر

ایمان والے تو وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے

ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوا وَجْهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ

ثُمَّ	لَمْ يَرْتَابُوا	وَجْهَدُوا	بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ
پھر	انہوں نے شک نہ کیا	اور	اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ

پھر انہوں نے شک نہ کیا اور اپنی جان اور مال سے

فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۖ أُولَٰئِكَ هُمُ الصَّدِيقُونَ ﴿۱۵﴾ قُلْ أَتَعْلَمُونَ

فِي سَبِيلِ اللَّهِ	أُولَٰئِكَ	هُمُ	الصَّدِيقُونَ ﴿۱۵﴾	قُلْ	أَتَعْلَمُونَ
اللہ کی راہ میں	یہ لوگ	وہی	سچے (ہیں)	تم کہو	کیا تم بتاتے ہو

اللہ کی راہ میں جہاد کیا وہی سچے ہیں ○ تم فرماؤ: کیا تم اللہ کو

اللَّهُ بِدِينِكُمْ ۖ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَوَاتِ

اللَّهُ	بِدِينِكُمْ ﴿۱﴾	وَاللَّهُ	يَعْلَمُ	مَا	فِي السَّمَوَاتِ
اللہ (کو)	اپنا دین	اور (حالانکہ)	اللہ	جانتا ہے	جو کچھ آسمانوں میں

اپنا دین بتاتے ہو حالانکہ اللہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں

۱..... جب اس سے پہلے کی دونوں آیتیں نازل ہوئیں تو عرب کے دیہاتیوں نے قسمیں کھا کر کہا کہ ہم تخلص مومن ہیں، اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا: اے حبیب! اللہ تعالیٰ عنک وعلیہ وسلم، تم ان سے فرما دو: کیا تم اللہ تعالیٰ کو اپنے دین کا بتاتے ہو حالانکہ جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں موجود ہے اسے اللہ تعالیٰ جانتا ہے، اس سے کچھ بھی پوشیدہ نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ کی شان یہ ہے کہ وہ سب کچھ جانتا ہے، مومن کا ایمان بھی اسے معلوم ہے اور منافق کا انفاق بھی اس کے علم میں ہے، تمہارے بتانے اور خبر دینے کی حاجت نہیں۔



وَمَا فِي الْأَرْضِ ۖ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿١٧﴾ يَسْتُونَ

وَمَا	فِي الْأَرْضِ	وَاللَّهُ	بِكُلِّ شَيْءٍ	عَلِيمٌ ﴿١٧﴾	يَسْتُونَ
اور	جو کچھ زمین میں (ہے)	اور	اللہ ہر چیز کو	جاننے والا (ہے)	وہ احسان جتاتے ہیں

اور جو کچھ زمین میں ہے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے ○ اے محبوب! وہ تم پر

عَلَيْكَ أَنْ أَسْلَمُوا ۖ قُلْ لَا تَتَّبِعُوا عَلَيَّ إِسْلَامَكُمْ ۚ بَلِ

عَلَيْكَ	أَنْ	أَسْلَمُوا	قُلْ	لَا تَتَّبِعُوا	عَلَيَّ	إِسْلَامَكُمْ	بَلِ
تم پر	کہ	وہ مسلمان ہو گئے	تم کہو	تم احسان نہ رکھو	مجھ پر	اپنے اسلام (کا)	بلکہ

احسان جتاتے ہیں کہ وہ مسلمان ہو گئے۔ تم فرماؤ: اپنے اسلام کا احسان مجھ پر نہ رکھو بلکہ

اللَّهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ أَنْ هَدَاكُمْ لِلْإِيمَانِ

اللَّهُ	يَمُنُّ	عَلَيْكُمْ	أَنْ	هَدَاكُمْ	لِلْإِيمَانِ
اللہ	احسان رکھتا ہے	تم پر	کہ	اس نے ہدایت دی تمہیں	ایمان کی

اللہ تم پر احسان رکھتا ہے کہ اس نے تمہیں اسلام کی ہدایت دی

إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿١٨﴾ إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ

إِنْ	كُنْتُمْ	صَادِقِينَ ﴿١٨﴾	إِنَّ	اللَّهُ	يَعْلَمُ
اگر	تم ہو	سچے	بیشک	اللہ	جانتا ہے

اگر تم سچے ہو ○ بیشک اللہ آسمانوں

غَيْبِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ وَاللَّهُ بِصِيرٍ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿١٩﴾

غَيْبِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ	وَاللَّهُ	بِصِيرٍ	بِمَا	تَعْمَلُونَ ﴿١٩﴾
آسمانوں اور زمین کے غیب	اور	اللہ	دیکھنے والا (ہے)	(اس) کو جو تم عمل کرتے ہو

اور زمین کے سب غیب جانتا ہے اور اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے ○

1..... فرمایا کہ اے لوگو! حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اپنے اسلام لانے کا احسان نہ جتاؤ کیونکہ یہ تمہارا کوئی احسان نہیں بلکہ اللہ عزوجل کا تم پر احسان ہے کہ تمہیں اپنے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذریعے دنیا و آخرت کی نعمتوں سے بہرہ ور فرماتا ہے۔

2..... اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کے سب غیب جانتا ہے تو اس سے منافقوں کے دلی حالات کیسے چھپ سکتے ہیں، لہذا منافقوں کا اظہارِ ایمان بیکار ہے۔ مسلمانوں کا اپنے ایمان کا اظہار کرنا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے احسان کا اعتراف کرنا ہوتا ہے۔

آیات: 45

رکوع: 03

## سُورَةُ قُلُوبٍ

مَلِكِيَّةٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ	اللَّهُ	الرَّحْمَنِ	الرَّحِيمِ
نام سے (شروع)	اللَّهُ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

قُلْ وَالْقُرْآنِ الْبَجِيدِ ۝۱ بَلْ عَجِبُوا أَنْ

قُلْ	وَالْقُرْآنِ الْبَجِيدِ ۝۱	بَلْ	عَجِبُوا	أَنْ
قُلْ	عزت والے قرآن کی قسم	بلکہ	انہوں نے تعجب کیا	(اس بات پر) کہ

قُلْ، عزت والے قرآن کی قسم ۝ بلکہ انہیں اس بات پر تعجب ہوا کہ

جَاءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ فَقَالَ الْكُفْرُونَ هَذَا

جَاءَهُمْ	مُنْذِرٌ	مِّنْهُمْ	فَقَالَ	الْكُفْرُونَ	هَذَا
آیا ان کے پاس	ایک ڈرسانے والا	انہیں میں سے	تو کہا	کافروں (نے)	یہ (نبی کا آنا)

ان کے پاس انہی میں سے ایک ڈرسانے والا تشریف لایا تو کافر کہنے لگے: یہ تو

شَيْءٌ عَجِيبٌ ۝۲ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا

شَيْءٌ عَجِيبٌ ۝۲	ءَاِذَا	مِتْنَا	وَ	كُنَّا	تُرَابًا
عجیب چیز (ہے)	کیا جب	ہم مر جائیں گے	اور	ہو جائیں گے	مٹی (تو پھر زندہ کئے جائیں گے)

عجیب بات ہے ۝ کیا جب ہم مر جائیں اور مٹی ہو جائیں گے (تو اس کے بعد پھر زندہ کئے جائیں گے)

۱..... قرآن کریم دنیا میں بھی عزت والا ہے کہ تمام کلاموں پر فائق ہے اور آخرت میں بھی عزت والا ہے کہ یہ اپنے ماننے والے کی شفاعت فرمائے گا اور اس کی شفاعت قبول بھی کی جائے گی۔

کفار مکہ کا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رسالت پر تعجب

دوبارہ زندہ کیے جانے پر کفار مکہ کا تعجب



ذٰلِكَ رَجْعٌ بَعِيدٌ ۝ قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ مِنْهُمْ ۚ

ذٰلِكَ	رَجْعٌ	بَعِيدٌ ۝	قَدْ	عَلِمْنَا	مَا	تَنْقُصُ	الْاَرْضُ	مِنْهُمْ (۱)
یہ	پلٹنا	دور (ہے)	بیشک	ہم جانتے ہیں	جو کچھ	کم کر دیتی ہے	زمین	ان سے

یہ پلٹنا دور ہے ۝ ہم جانتے ہیں جو کچھ زمین ان سے گھٹاتی ہے

وَ عِنْدَنَا كِتَابٌ حَفِيظٌ ۝ بَلْ كَذَّبُوا بِالْحَقِّ لَمَّا

وَ	عِنْدَنَا	كِتَابٌ حَفِيظٌ ۝	بَلْ	كَذَّبُوا	بِالْحَقِّ (۳)	لَمَّا
اور	ہمارے پاس	یاد رکھنے والی ایک کتاب (ہے)	بلکہ	انہوں نے جھٹلایا	حق کو	جب

اور ہمارے پاس ایک یاد رکھنے والی کتاب ہے ۝ بلکہ انہوں نے حق کو جھٹلایا جب

جَاءَهُمْ فَهُمْ فِي أَمْرٍ مَّرِيحٍ ۝ اَقَلَمُ يَنْظُرُوا

جَاءَهُمْ	فَهُمْ	فِي أَمْرٍ مَّرِيحٍ ۝	اَقَلَمُ	يَنْظُرُوا
وہ آیا ان کے پاس	تو وہ	ایک مضطرب کام (بات) میں (ہیں)	تو کیا	انہوں نے نہ دیکھا

وہ ان کے پاس آیا تو وہ ایک ایسی بات میں ہیں جسے قرار نہیں ۝ تو کیا انہوں نے

اِلَى السَّمَاءِ فَوَقَّهُمْ كَيْفَ بَنَيْنَاهَا وَ زَيَّنَّاهَا وَمَا

اِلَى السَّمَاءِ	فَوَقَّهُمْ	كَيْفَ	بَنَيْنَاهَا	وَ	زَيَّنَّاهَا	وَ	مَا
آسمان کی طرف	اپنے اوپر	کیسے	ہم نے بنایا اسے	اور	آراستہ کیا اسے	اور	نہیں (ہے)

اپنے اوپر آسمان کو نہ دیکھا ہم نے اسے کیسے بنایا اور سجایا اور

لَهَا مِنْ فُرُوجٍ ۝ وَالْاَرْضُ مَدَدْنَاهَا اَلْقَيْنَا فِيْهَا

لَهَا	مِنْ فُرُوجٍ ۝	وَ	الْاَرْضُ	مَدَدْنَاهَا	وَ	اَلْقَيْنَا	فِيْهَا
اس میں	کوئی شگاف	اور	زمین	ہم نے پھیلا یا اسے	اور	ڈالے	اس میں

اس میں کہیں کوئی شگاف نہیں ۝ اور زمین کو ہم نے پھیلا یا اور اس میں مضبوط پہاڑ

۱۔ زمین کے انسان کو کم کرنے سے مراد اس کا جسمانی حصے گوشت خون اور ہڈیاں وغیرہ کھانا ہے۔

۲۔ اس کتاب سے لوح محفوظ مراد ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کے جاننے کے لئے نہیں بلکہ خاص بندوں کو علم دینے کے لئے ہے۔

۳۔ حق سے مراد نبوت یا قرآن مجید ہے۔ ۴۔ وہ بات یہ ہے کہ کفار کبھی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شاعر، کبھی جاودا گر اور کبھی کاہن کہتے ہیں، اسی طرح قرآن پاک کو بھی شعر، کبھی جاودا اور کبھی کہانت کہتے ہیں، کسی ایک بات پر قائم نہیں رہتے۔

دل کی قدرت سے  
فائدہ اٹھانے والا شخص

قدرت الہی کی ایک اور دلیل

ماہرہ امتوں کے حال اور  
انجام کی طرف اشارہ

رَوَا سَىٰ وَ أَتْبَعْنَا فِيهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ بَهِيجٍ ۝ تَبَصَّرَةً ۚ

رَوَا سَىٰ	و	أَتْبَعْنَا	فِيهَا	مِنْ كُلِّ زَوْجٍ بَهِيجٍ ۝	تَبَصَّرَةً ۚ	و
مضبوط پہاڑ	اور	ہم نے اگایا	اس میں	ہر بارونق جوڑا	بصیرت	اور

ڈالے اور اس میں ہر بارونق جوڑا اگایا ۝ ہر رجوع کرنے والے

ذِكْرَىٰ لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيبٍ ۝ وَ نَزَّلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً مُّبْرَكًا

ذِكْرَىٰ	لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيبٍ ۝	و	نَزَّلْنَا	مِنَ السَّمَاءِ	مَاءً مُّبْرَكًا
نصیحت (کیلئے)	ہر رجوع کرنے والے بندے کیلئے	اور	ہم نے اتارا	آسمان سے	برکت والا پانی

بندے کیلئے بصیرت اور نصیحت کیلئے ۝ اور ہم نے آسمان سے برکت والا پانی اتارا

فَأَتْبَعْنَا بِهِ جَنَّتٍ وَ حَبَّ الْحَصِيدِ ۝ وَ النَّخْلَ

فَأَتْبَعْنَا	بِهِ	جَنَّتٍ	و	حَبَّ الْحَصِيدِ ۝	و	النَّخْلَ
تو ہم نے اگائے	اس سے	باغات	اور	کانا جانے والا اناج	اور	کھجور کے درخت (اگائے)

تو اس سے باغات اور کانا جانے والا اناج اگایا ۝ اور کھجور کے

بُسِقَتْ لَهَا طَلْعٌ نَّضِيدٌ ۝ رَرْدًا لِلْعِبَادِ ۚ

بُسِقَتْ	لَهَا	طَلْعٌ	نَّضِيدٌ ۝	رَرْدًا لِلْعِبَادِ ۚ
لبے	ان کے	گچھے	اوپر نیچے تہہ لگے ہوئے (ہیں)	بندوں کی روزی (کیلئے)

لبے درخت (اگائے) جن کے گچھے اوپر نیچے تہہ لگے ہوئے ہیں ۝ بندوں کی روزی کے لیے

وَ أَحْيَيْنَاهُ بِلَدَةٍ مَّيْتًا ۚ كَذَلِكَ الْخُرُوجُ ۝ كَذَّبَتْ

وَ	أَحْيَيْنَاهُ	بِلَدَةٍ مَّيْتًا ۚ	كَذَلِكَ الْخُرُوجُ ۝	كَذَّبَتْ
اور	ہم نے زندہ کیا	اس (پانی) سے	مردہ شہر (کو)	اسی طرح

اور ہم نے اس سے مردہ شہر کو زندہ کیا۔ یونہی (قبروں سے تمہارا) نکلتا ہو گا ۝ ان (کفار کہ) سے پہلے

۱..... یعنی آسمان وزمین اور ان سے متعلق بیان کی گئی تمام چیزیں ہر اس بندے کے لئے بصیرت اور نصیحت حاصل کرنے کا ذریعہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی انوکھی چیزوں اور خلقت کے عجائبات میں غور و فکر کر کے اس کی طرف رجوع کرنے والا ہو۔



قَبْلَهُمْ قَوْمٌ نُوحٍ ۖ وَأَصْحَابُ الرَّسِّ وَشُودُ ۝۱۲

قَبْلَهُمْ	قَوْمٌ نُوحٍ	وَّ	أَصْحَابُ الرَّسِّ	وَّ	شُودُ ۝۱۲
ان (کفار مکہ) سے پہلے	نوح کی قوم	اور	رس (نامی کنوئیں) والوں	اور	شمود (نے)

نوح کی قوم اور رس (نامی کنوئیں) والوں نے اور شمود نے جھٹلایا ○

وَعَادٌ وَفِرْعَوْنٌ وَإِخْوَانُ لُوطٍ ۝۱۳

وَّ	عَادٌ	وَّ	فِرْعَوْنٌ	وَّ	إِخْوَانُ لُوطٍ ۝۱۳
اور	عاد	اور	فرعون	اور	لوط کے (قومی) بھائیوں (نے)

اور عاد اور فرعون نے اور لوط کے ہم قوم لوگوں نے ○ اور

أَصْحَابُ الْأَيْكَةِ وَقَوْمُ تُبَّعٍ ۖ كُلٌّ كَذَّبَ

أَصْحَابُ الْأَيْكَةِ	وَّ	قَوْمُ تُبَّعٍ	كُلٌّ	كَذَّبَ
ایک (نامی جنگل) والوں	اور	تبع کی قوم (نے)	سب (نے)	جھٹلایا

جنگل والوں اور تبع کی قوم نے، ان سب نے رسولوں کو

الرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِیدٌ ۝۱۴ أَفَعِینَا بِالْخَلْقِ الْأَوَّلِ ۖ

الرُّسُلَ	فَحَقَّ	وَعِیدٌ ۝۱۴	أَفَعِینَا	بِالْخَلْقِ الْأَوَّلِ
رسولوں (کو)	تو ثابت ہو گئی	میری وعید	تو کیا ہم تھک گئے	پہلی بار پیدا کرنے سے

جھٹلایا تو میرے عذاب کا وعدہ ثابت ہو گیا ○ تو کیا ہم پہلی بار بنانے کی وجہ سے تھک گئے؟

بَلْ هُمْ فِي لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ جَدِيدٍ ۝۱۵ وَلَقَدْ

بَلْ	هُمْ	فِي لَبْسٍ (۱)	مِّنْ خَلْقٍ جَدِيدٍ ۝۱۵	وَّ	لَقَدْ
بلکہ	وہ	شبہ میں (ہیں)	نئی پیدائش سے متعلق	اور	ضرور بیشک

بلکہ وہ نئی پیدائش کے متعلق شبہ میں ہیں ○ اور بیشک

۱..... کفار مکہ اللہ تعالیٰ کو خالق مانتے کے باوجود اس بات کو محال اور بعید سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مخلوق کو دوبارہ پیدا فرمائے گا۔ یہ ان کی کمال جہالت تھی کیونکہ ایجاد کے مقابلے میں دوبارہ بنانا ظاہری اعتبار سے زیادہ آسان ہے اگرچہ اللہ تعالیٰ کے لئے دونوں برابر ہیں اور یہ لوگ ایجاد پر تو قدرت مان رہے ہیں اور اس سے زیادہ آسان پر قدرت کا انکار کر رہے ہیں۔

دوبارہ زندہ کیے جانے کے  
مکرمین کو جواب

قدرت اور علم الہی کا حال

۱۵۹

## خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهِ نَفْسُهُ ۚ وَ

خَلَقْنَا	الْإِنْسَانَ	وَ	نَعْلَمُ	مَا تُوَسْوِسُ بِهِ	نَفْسُهُ	وَ
ہم نے پیدا کیا	آدمی (کو)	اور	ہم جانتے ہیں	جس کے ساتھ وسوسہ ڈالتا ہے	اس کا نفس	اور

ہم نے آدمی کو پیدا کیا اور ہم جانتے ہیں جو وسوسہ اس کا نفس ڈالتا ہے اور

## نَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ ۝۱۶ اِذْ

نَحْنُ	أَقْرَبُ (۱)	إِلَيْهِ	مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ ۝۱۶	اِذْ
ہم	زیادہ قریب (ہیں)	اس کے	دل کی رگ سے	جب

ہم دل کی رگ سے بھی زیادہ اس کے قریب ہیں ○ جب

## يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّينَ عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشِّمَالِ

يَتَلَقَّى	الْمُتَلَقِّينَ (۲)	عَنِ الْيَمِينِ	وَ	عَنِ الشِّمَالِ
لیتے ہیں	دولینے والے (فرشتے)	(ایک) دائیں طرف سے	اور	(دوسرا) بائیں طرف سے

اس سے لینے والے دو فرشتے لیتے ہیں، ایک دائیں جانب اور دوسرا بائیں جانب

## قَعِيدٌ ۝۱۷ مَا يَلْفُظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ

قَعِيدٌ ۝۱۷	مَا يَلْفُظُ	مِنْ قَوْلٍ	إِلَّا	لَدَيْهِ
بیٹھا ہوا (ہے)	وہ زبان سے نہیں نکالتا	کوئی بات	مگر	اس کے پاس

بیٹھا ہوا ہے ○ وہ زبان سے کوئی بات نہیں نکالتا مگر یہ کہ

## رَاقِبٌ عَتِيدٌ ۝۱۸ وَجَاءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ

رَاقِبٌ	عَتِيدٌ ۝۱۸	وَ	جَاءَتْ	سَكْرَةُ الْمَوْتِ (۳)
ایک محافظ (فرشتہ)	تیار بیٹھا ہوتا (ہے)	اور	آگئی	موت کی سختی

ایک محافظ فرشتہ اس کے پاس تیار بیٹھا ہوتا ہے ○ اور موت کی سختی حق کے ساتھ

۱..... یہاں علم اور قدرت کے اعتبار سے قریب ہونا مراد ہے حسی طور پر قریب مراد نہیں۔ ۲..... اللہ تعالیٰ فرشتوں کے لکھنے سے بے نیاز ہے کیونکہ اس سے کچھ بھی چھپا نہیں، وہ نفس کے وسوسے تک جانتا ہے البتہ فرشتوں کا لکھنا اس حکمت سے ہے کہ قیامت کے دن ہر شخص کے اعمال نامے اس کے ہاتھ میں دے دیئے جائیں۔ ۳..... موت سے فرار ممکن نہیں بلکہ یہ بہر صورت آکر ہی رہے گی اور موت سے غافل رہنا، نزع کی حالت میں طاری ہونے والی سختیوں کی فکر نہ کرنا اور موت کے بعد برزخ اور حشر کی زندگی کے لئے کوئی تیاری نہ کرنا انتہائی نادانی ہے۔



بِالْحَقِّ ۱۹ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيدُ ۱۹ وَ نُفِخَ

بِالْحَقِّ (۱)	ذٰلِكَ	مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيدُ (۱۹)	وَ	نُفِخَ
حق کے ساتھ	یہ	(وہ ہے) جس سے تو بھاگتا تھا	اور	پھونک ماری جائے گی

آگئی، یہ وہ ہے جس سے تو بھاگتا تھا ○ اور صور میں

فِي الصُّورِ ۲۰ ذٰلِكَ يَوْمُ الْوَعِيدِ ۲۰ وَ جَاءَتْ

فِي الصُّورِ	ذٰلِكَ	يَوْمُ الْوَعِيدِ (۲۰)	وَ	جَاءَتْ
صور میں	یہ	(وعید کا دن) ہے	اور	آئے گی

پھونک ماری جائے گی، یہ عذاب کی وعید کا دن ہے ○ اور ہر جان

كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَائِقٌ وَشَهِيدٌ ۲۱ لَقَدْ

كُلُّ نَفْسٍ	مَّعَهَا	سَائِقٌ	وَ	شَهِيدٌ (۲۱)	لَقَدْ
ہر جان	(اس طرح کہ) اس کے ساتھ	ایک ہانکنے والا	اور	ایک گواہ (ہو گا)	ضرور بیشک

یوں حاضر ہوگی کہ اس کے ساتھ ایک ہانکنے والا اور ایک گواہ ہو گا ○ بیشک

كُنْتَ فِي غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا فَكَشَفْنَا عَنْكَ

كُنْتَ	فِي غَفْلَةٍ	مِّنْ هٰذَا	فَكَشَفْنَا	عَنْكَ
تو تھا	غفلت میں	اس سے	تو ہم نے اٹھا دیا	تجھ سے

تو اس سے غفلت میں تھا تو ہم نے تجھ سے تیرا پردہ

غَطَاءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيدٌ ۲۲ وَقَالَ

غَطَاءَكَ	فَبَصَرُكَ	الْيَوْمَ	حَدِيدٌ (۲۲)	وَ	قَالَ
تیرا پردہ	تو تیری نگاہ	آج	تیز (ہے)	اور	کہے گا

اٹھا دیا تو آج تیری نگاہ تیز ہے ○ اور اس کا ساتھی فرشتہ

۱..... حق سے مراد حقیقی طور پر موت آتا ہے یا اس سے مراد آخرت کا معاملہ ہے جس کا انسان خود معائنہ کرتا ہے، یا اس سے مراد انجام کار سعادت اور شقاوت ہے۔

۲..... ہانکنے والا فرشتہ ہو گا اور گواہ یا تو خود اس کا اپنا نفس ہو گا، یا اپنے بدن کے اعضاء ہاتھ پاؤں وغیرہ ہوں گے، یا گواہ بھی فرشتہ ہی ہو گا۔

فرشتوں کو حکم الہی اور جہنم کے مستحق لوگوں کا بیان

## قَرِیْنُهُ هَذَا صَالِدٌ عَتِیْدٌ ۲۳ اَلْقِیَا

اَلْقِیَا	عَتِیْدٌ ۲۳	لَدَیْ	مَا	هَذَا	قَرِیْنُهُ
اس کا ساتھی (فرشتہ)	یہ (ہے)	جو	میرے پاس	تیار موجود (ہے)	(حکم ہو گا) تم دونوں ڈال دو

کہے گا: یہ ہے جو میرے پاس تیار موجود ہے ○ (حکم ہو گا) تم دونوں

## فِي جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِیْدٍ ۲۴ مَتَّاعٍ لِلْخَیْرِ مُعْتَدٍ

مُعْتَدٍ	مَتَّاعٍ لِلْخَیْرِ	كُلَّ كَفَّارٍ عَنِیْدٍ ۲۴	فِي جَهَنَّمَ
حد سے بڑھنے والا	(جو) بھلائی سے بہت روکنے والا	ہر بڑے ناشکرے، ہٹ دھرم (کو)	جہنم میں

ہر بڑے ناشکرے ہٹ دھرم کو جہنم میں ڈال دو ○ جو بھلائی سے بہت روکنے والا، حد سے بڑھنے والا،

## مُرِیْبٍ ۲۵ الَّذِیْ جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ الْهٰ اٰخَرَ فَالْقِیٰهُ

مُرِیْبٍ ۲۵	الَّذِیْ	جَعَلَ	مَعَ اللّٰهِ	الْهٰ اٰخَرَ	فَالْقِیٰهُ
شک کرنے والا (ہے)	جس نے	ٹھہرایا	اللہ کے ساتھ	دوسرا معبود	تو تم دونوں ڈال دو اسے

شک کرنے والا ہے ○ جس نے اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ٹھہرایا تم دونوں اسے

## فِي الْعَذَابِ الشَّدِیْدِ ۲۶ قَالَ قَرِیْنُهُ رَبَّنَا

رَبَّنَا	قَرِیْنُهُ ۲۶	قَالَ	فِي الْعَذَابِ الشَّدِیْدِ ۲۶
اے ہمارے رب	اس کا ساتھی (شیطان)	کہے گا	سخت عذاب میں

سخت عذاب میں ڈال دو ○ اس کا ساتھی شیطان کہے گا: اے ہمارے رب!

## مَا اَطْعَمْتُهُ وَلٰكِنْ كَانَ فِيْ ضَلٰلٍ بَعِیْدٍ ۲۷ قَالَ

مَا اَطْعَمْتُهُ	وَلٰكِنْ	كَانَ	فِيْ ضَلٰلٍ بَعِیْدٍ ۲۷	قَالَ
میں نے سرکش نہیں بنایا اسے	اور	لیکن	وہ (خود ہی) تھا	دور کی گمراہی میں (اللہ) فرمائے گا

میں نے اسے سرکش نہیں بنایا تھا، ہاں یہ خود ہی دور کی گمراہی میں تھا ○ اللہ فرمائے گا:

- ۱..... ناشکری، ہٹ دھرمی، بھلائی سے روکنا اور حد سے بڑھنا اور دین میں شک کرنا وغیرہ جہنم کے اسباب ہیں، ان سے سب مسلمانوں کو بچنا چاہیے۔
- ۲..... قیامت کے دن جب کافر کو جہنم میں ڈالنے کا حکم دیا جائے گا تو اس وقت وہ کہے گا: اے ہمارے رب! مجھے اس شیطان نے ورغلا یا اور مجھی راہ راست پر چلنے نہ دیا، اس لئے میں بے قصور ہوں۔ اس پر وہ شیطان جو دنیا میں اس پر مسلط تھا، کہے گا: اے ہمارے رب! میں نے اسے کبھی بھی سرکشی پر مجبور نہیں کیا تھا بلکہ میں تو اسے فقط مشورہ دیتا اور یہ اس پر عمل کرتا رہا اور گمراہی کی عین وادیوں میں جا گر، لہذا میں اس سے بری ہوں۔

مگر اے کرنے کے الزام پر شیطان کا جواب

روز قیامت بارگاہ الہی میں کھڑا ہو شیطان کا ہنگامہ لے سوتا ہے



لَا تَخْتَصِمُوا لَدَيَّْ وَقَدْ قَدَّمْتُ إِلَيْكُمْ بِالْوَعِيدِ ۝۲۸

لَا تَخْتَصِمُوا	لَدَيَّْ	وَقَدْ	قَدَّمْتُ	إِلَيْكُمْ	بِالْوَعِيدِ ۝۲۸
تم نہ جھگڑو	میرے پاس	اور	پیشک	پہلے بھیج چکا تھا	تمہاری طرف وعید

میرے پاس نہ جھگڑو، میں پہلے ہی تمہاری طرف عذاب کی وعید بھیج چکا تھا ○

مَا يَبْدُلُ الْقَوْلُ لَدَيَّْ وَمَا أَنَا بِظَلَّامٍ ۝۲۹

مَا يَبْدُلُ	الْقَوْلُ	لَدَيَّْ	وَمَا	أَنَا	بِظَلَّامٍ ۝۲۹
تبدیل نہیں کی جاتی	بات	میرے پاس	اور	نہیں	ظلم کرنے والا

میرے پاس بات بدلتی نہیں اور نہ میں بندوں پر ظلم کرنے والا ہوں ○

يَوْمَ تَقُولُ لِحَبَّئِمَّ هَلِ امْتَلَأَتْ وَتَقُولُ هَلِ

يَوْمَ	تَقُولُ	لِحَبَّئِمَّ	هَلِ	امْتَلَأَتْ	وَتَقُولُ	هَلِ
(جس دن)	ہم فرمائیں گے	جہنم سے	کیا	تو بھر گئی	اور	وہ عرض کرے گی: کیا

جس دن ہم جہنم سے فرمائیں گے: کیا تو بھر گئی؟ وہ عرض کرے گی: کیا

مِنْ مَّزِيدٍ ۝۳۰ وَأُزْلِفَتْ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِينَ غَيْرَ بَعِيدٍ ۝۳۱

مِنْ مَّزِيدٍ ۝۳۰	وَأُزْلِفَتْ	الْجَنَّةُ	لِلْمُتَّقِينَ	غَيْرَ بَعِيدٍ ۝۳۱
کچھ زیادہ (ہے)	اور	قریب لائی جائے گی	جنت	پرہیز گاروں کے (ان سے) دور نہ ہوگی

کچھ اور زیادہ ہے؟ ○ اور جنت پرہیز گاروں کے قریب لائی جائے گی، ان سے دور نہ ہوگی ○

هَذَا مَا تَوْعَدُونَ لِكُلِّ آوَابٍ حَفِيفٍ ۝۳۲

هَذَا	مَا	تَوْعَدُونَ	لِكُلِّ آوَابٍ حَفِيفٍ ۝۳۲
یہ (ہے)	(وہ جنت) جس کا	تم سے وعدہ کیا جاتا رہا	ہر رجوع کرنے والے، حفاظت کرنے والے کے لیے

(کہا جائے گا): یہ ہے وہ (جنت) جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا رہا، ہر رجوع کرنے والے، حفاظت کرنے والے کے لیے ○

۱..... ”رجوع کرنے والے“ سے مراد وہ شخص ہے جو معصیت و نافرمانی کو چھوڑ کر اطاعت اختیار کرے۔ یا، وہ شخص ہے جو گناہ کرے پھر توبہ کرے، پھر اس سے گناہ صادر ہو پھر توبہ کرے۔ ”حفاظت کرنے والے“ سے مراد وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ کے حکم کا لحاظ رکھے۔ یا، وہ شخص ہے جو اپنے آپ کو گناہوں سے محفوظ رکھے اور ان سے استغفار کرے۔ یا، وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ کی لائحتوں اور اس کے حقوق کی حفاظت کرے۔

جنت کے مستحق لوگ اور ان کا عزت کے ساتھ جنت میں داخلہ

انہی جنت پر انعام الہی

سابقہ امتوں کی بلاکرت کی طرف اشارہ

مَنْ خَشِيَ الرَّحْمَنَ بِالْغَيْبِ وَجَاءَ بِقَلْبٍ مُنِيبٍ ۖ (۳۳)

مَنْ	خَشِيَ <sup>(۱)</sup>	الرَّحْمَنَ	بِالْغَيْبِ	وَجَاءَ بِقَلْبٍ مُنِيبٍ ۖ
جو	ڈرا	رحمن (سے)	دیکھے بغیر	آیا رجوع کرنے والے دل کے ساتھ

جو رحمن سے بن دیکھے ڈرا اور رجوع کرنے والے دل کے ساتھ آیا

ادْخُلُوْهَا بِسَلَامٍ ؕ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُوْدِ ۖ (۳۴)

ادْخُلُوْهَا	بِسَلَامٍ	ذٰلِكَ	يَوْمُ الْخُلُوْدِ ۖ
(فرمایا جائے گا)	تم داخل ہو جاؤ اس (جنت) میں	سلامتی کے ساتھ	یہ ہمیشہ رہنے کا دن (ہے)

(ان سے فرمایا جائے گا) سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ، یہ ہمیشہ رہنے کا دن ہے

لَهُمْ مَا يَشَاءُوْنَ فِيْهَا وَلَدَيْنَا لَهُمْ

لَهُمْ	مَا	يَشَاءُوْنَ	فِيْهَا	وَلَدَيْنَا
ان کے لیے (ہوں گی)	(وہ تمام چیزیں) جو	وہ چاہیں گے	اس (جنت) میں	ہمارے پاس

ان کے لیے جنت میں وہ تمام چیزیں ہوں گی جو وہ چاہیں گے اور ہمارے پاس

مَزِيْدٌ ۖ وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ

مَزِيْدٌ ۖ	وَ	كَمْ	اَهْلَكْنَا	قَبْلَهُمْ	مِّنْ قَرْنٍ	هُم
(اس سے بھی) زیادہ (ہے)	اور	کتنی	ہم نے ہلاک کر دیں	ان سے پہلے	قومیں	وہ

اس سے بھی زیادہ ہے اور ان سے پہلے ہم نے کتنی قوموں کو ہلاک فرما دیا، وہ

اَشَدُّ مِنْهُمْ بَطْشًا فَنَقَّبُوْا فِي الْبِلَادِ ۖ هَلْ

اَشَدُّ مِنْهُمْ بَطْشًا	فَنَقَّبُوْا	فِي الْبِلَادِ ۖ	هَلْ
گرفت میں ان سے زیادہ سخت (تھے)	تو وہ جگہ جگہ پھرے	شہروں میں	(تا کہ وہ دیکھیں) کیا

گرفت میں ان سے زیادہ سخت تھیں تو انہوں نے شہروں میں کوشش کی کہ کیا

۱..... یعنی جو شخص عذاب الہی کو دیکھے بغیر اس سے ڈرتا، اطاعت الہی کرتا اور ایسے دل کے ساتھ آتا ہے جو اخلاص، منہ، اطاعت گزار اور صحیح العقیدہ ہو، ایسے لوگوں سے قیامت کے دن فرمایا جائے گا: بے خوف و خطر، امن اور اطمینان کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ، نہ تمہیں عذاب ہو گا اور نہ تمہاری نعمتیں زائل ہوں گی، یہ جنت میں ہمیشہ رہنے کا دن ہے اور اب نہ فنا ہے نہ موت۔

۲..... یہاں زیادہ سے مراد اللہ تعالیٰ کا دیدار اور اس کی نگاہ ہے جس سے وہ لوگ ہر جہہ کو دار کرامت میں نوازے جائیں گے۔



## مِنْ مَّحِيصٍ ۳۶ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرًا لِّمَنْ كَانَ لَهُ قَلْبٌ

مِنْ مَّحِيصٍ ۳۶	اِنَّ	فِيْ ذٰلِكَ	لَذِكْرًا	لِّمَنْ كَانَ لَهُ	قَلْبٌ ۳۷
کوئی بھاگنے کی جگہ (ہے)	بیشک	اس میں	ضرور نصیحت (ہے)	(اس) کیلئے جس کا ہے	دل

کوئی بھاگنے کی جگہ ہے ○ بیشک اس میں نصیحت ہے اس کے لیے جو دل رکھتا ہو

## اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيدٌ ۳۷ وَ لَقَدْ خَلَقْنَا

اَوْ	اَلْقَى	السَّمْعَ	وَ	هُوَ	شَهِيدٌ ۳۷	وَ	لَقَدْ	خَلَقْنَا
یا	دھرے (لگائے)	کان	اور	وہ	(دل سے) حاضر ہو	اور	ضرور بیشک	ہم نے بنایا

یا کان لگائے اور وہ متوجہ ہو ○ اور بیشک ہم نے آسمانوں

## السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ۳۸

السَّمَوَاتِ	وَ	الْاَرْضَ	وَ	مَا	بَيْنَهُمَا	فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ	وَ
آسمانوں	اور	زمین (کو)	اور	جو کچھ	ان دونوں کے درمیان (ہے)	چھ دن میں	اور

اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے چھ دن میں بنایا اور

## مَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوبٍ ۳۸ فَاصْبِرْ عَلٰی مَا يَقُولُوْنَ وَ

مَا مَسَّنَا	مِنْ لُّغُوبٍ ۳۸	فَاصْبِرْ	عَلٰی	مَا	يَقُولُوْنَ	وَ
نہیں چھوئی ہمیں	کوئی تھکن	تو تم صبر کرو	(اس) پر	جو	وہ کہتے ہیں	اور

ہمیں کوئی تھکاوٹ نہ ہوئی ○ تو ان کی باتوں پر صبر کرو اور

## سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ ۳۹

سَبِّحْ	بِحَمْدِ رَبِّكَ	قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ	وَ	قَبْلَ الْغُرُوبِ ۳۹
پاکی بیان کرو	اپنے رب کی تعریف کے ساتھ	سورج طلوع ہونے سے پہلے	اور	غروب ہونے سے پہلے

سورج طلوع ہونے سے پہلے اور غروب ہونے سے پہلے اپنے رب کی تعریف کرتے ہوئے اس کی پاکی بیان کرو ○

1..... ونظرو نصیحت اور عبرت سے وہی فائدہ اٹھا سکتا ہے جس کے پاس عبرت پکڑنے والا دل ہو، غور سے سننے والے کان ہوں اور وہ دل سے حاضر رہ کر وعظ و نصیحت سنے۔ 2..... اللہ تعالیٰ تھکنے سے پاک ہے اور وہ اس پر قادر ہے کہ ایک آن میں سارا عالم بنادے لیکن وہ چونکہ ہر چیز کو حکمت کے تقاضے کے مطابق ہستی عطا فرماتا ہے اس لئے اس نے کائنات کو چھ دن میں تخلیق فرمایا۔ نیز اس میں بندوں کے لئے تعلیم بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ قادر ہو کر جلدی نہیں کرتا تو تم مجبور ہونے کے باوجود کیوں جلد بازی کرتے ہو۔

اجوال قیامت کا بیان

وَمِنَ اللَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَادْبَارَ السُّجُودِ ۝۳۰				
و	مِنَ اللَّيْلِ	فَسَبِّحْهُ	و	ادْبَارَ السُّجُودِ ۝۳۰
اور	رات کے کچھ حصے (میں)	تو تم تسبیح کرو اس کی	اور	نمازوں کے بعد
اور رات کے کچھ حصے میں اس کی تسبیح کرو اور نمازوں کے بعد ۝ اور				
اَسْتَبْعِ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادُ مِنْ مَّكَانٍ قَرِيبٍ ۝۳۱				
اَسْتَبْعِ	يَوْمَ	يُنَادِ	الْمُنَادِ	مِنْ مَّكَانٍ قَرِيبٍ ۝۳۱
کان لگا کر سنو	(جس) دن	پکارے گا	ایک پکارنے والا	قریب کی جگہ سے
کان لگا کر سنو جس دن ایک قریب کی جگہ سے پکارنے والا پکارے گا ۝ جس دن				
يَسْمَعُونَ الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ ۝۳۲ ذَٰلِكَ يَوْمُ الْخُرُوجِ ۝۳۲				
يَسْمَعُونَ	الصَّيْحَةَ ۝۳۲	بِالْحَقِّ	ذَٰلِكَ	يَوْمُ الْخُرُوجِ ۝۳۲
لوگ سنیں گے	ایک چیخ	حق کے ساتھ	یہ	(قبروں سے) باہر آنے کا دن (ہوگا)
لوگ حق کے ساتھ ایک چیخ سنیں گے، یہ (قبروں سے) باہر آنے کا دن ہوگا ۝ بیشک				
نَحْنُ نُحْيِي وَنُيِّتُ وَالَيْنَا الْمَصِيرُ ۝۳۳				
نَحْنُ	نُحْيِي	و	نُيِّتُ	و
ہم	زندگی دیتے ہیں	اور	موت دیتے ہیں	اور
ہم زندگی دیتے ہیں اور ہم موت دیتے ہیں اور ہماری طرف ہی پھرنا ہے ۝ جس دن				
تَشَقَّقُ الْأَرْضُ عَنْهُمْ سِرًّا ۝۳۴ ذَٰلِكَ حَشْرٌ ۝۳۴				
تَشَقَّقُ	الْأَرْضُ	عَنْهُمْ	سِرًّا	ذَٰلِكَ حَشْرٌ ۝۳۴
پھٹ جائے گی	زمین	ان سے	(تو وہ) جلدی کرتے ہوئے (نکلیں گے)	یہ
زمین ان پر سے پھٹ جائے گی تو وہ جلدی کرتے ہوئے نکلیں گے، یہ حشر				

۱..... قریب کی جگہ سے بیت المقدس کا صخرہ مرا ہے۔ پکارنے والے سے مراد حضرت اسماعیل علیہ السلام ہیں اور آپ کی ندایہ ہوگی: اے گلی ہوئی ہڈیو! ابھرے ہوئے جوڑو! ریزہ ریزہ شدہ گوشتو! پراگندہ ہالو! اللہ تعالیٰ تمہیں فیصلہ کے لئے جمع ہونے کا حکم دیتا ہے۔

۲..... اس چیخ سے مراد دو سرانفخ ہے۔

اللہ کے اختیار میں ہے زندگی اور موت دینا

روز قیامت قبروں سے نکلنے کی منظر کشی



عَلَيْنَا يَسِيرٌ ۳۴ نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَا يَقُولُونَ وَمَا أَنْتَ

عَلَيْنَا	يَسِيرٌ ۳۴	نَحْنُ	أَعْلَمُ	بِمَا	يَقُولُونَ ۳۴	وَمَا	أَنْتَ
ہم پر	آسان ہے	ہم	خوب جانتے ہیں	(اس) کو جو	وہ کہتے ہیں	اور	نہیں تم

ہم پر آسان ہے ○ ہم خوب جان رہے ہیں جو وہ کہہ رہے ہیں اور تم

عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ ۳۵ فَذَكِّرْ بِالْقُرْآنِ مَنْ يَخَافُ وَعِيدِ ۳۵

عَلَيْهِمْ	بِجَبَّارٍ	فَذَكِّرْ	بِالْقُرْآنِ	مَنْ	يَخَافُ	وَعِيدِ ۳۵
ان پر	جبر کرنے والے	تو تم نصیحت کرو	قرآن سے	(اے) جو	ڈرتا ہے	میری دھمکی (سے)

ان پر جبر کرنے والے نہیں ہو تو اس شخص کو قرآن سے نصیحت کرو جو میری دھمکی سے ڈرے ○

مضمون رسول اللہ ﷺ اور ان کی ذمہ داری

۱۰۱

رکوع: 03

آیات: 60

## سُورَةُ الذَّرِيَّةِ ۷۶

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ	اللَّهُ	الرَّحْمَنِ	الرَّحِيمِ
نام سے (شروع)	اللَّهُ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

وَالذَّرِيَّةِ ذُرْوًا ۱ فَالْحَلِيلِ وَقُرْآنًا ۲ فَالْجُرِيتِ يُسْرًا ۳

وَالذَّرِيَّةِ ذُرْوًا ۱	فَالْحَلِيلِ وَقُرْآنًا ۲	فَالْجُرِيتِ يُسْرًا ۳
بکھیر کر اڑا دینے والیوں کی قسم	پھر بوجھ اٹھانے والیوں (کی)	پھر آسانی سے چلنے والیوں (کی)

بکھیر کر اڑا دینے والیوں کی قسم ○ پھر بوجھ اٹھانے والیوں کی ○ پھر آسانی سے چلنے والیوں کی ○

۱ یعنی اے پیارے حبیب! اے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، کفار قریش کا آپ کو جھٹلانا، قیامت کا انکار کرنا، ہماری قدرت میں تردد کرنا ہم سے چھپا ہوا نہیں ہے اور ہم ان سب کو اس کی سزا دیں گے اور آپ ان پر جبر کرنے والے نہیں کہ انہیں طاقت کے ذریعے اسلام میں داخل کر دیں بلکہ آپ کی ذمہ داری دعوت دینا اور سمجھا دینا ہے، لہذا آپ قرآن مجید کے ذریعے کافروں کو میرے عقاب سے، منافقوں کو میرے عذاب سے اور اطاعت گزاروں کو میرے عقاب سے ڈرائیں۔

دفعہ چہارم پر جو آیتیں ہیں، ان کی تفسیر اور فہم کی قسم

فَالْتَقَسَبْتَ أَمْرًا ۱۳ اِنْتَاوْ عَدُوْن لَّصَادِقٍ ۱۴

فَالْتَقَسَبْتَ أَمْرًا ۱۳	اِنْتَا ۱۴	تُوْعَدُوْن ۱۵	لَّصَادِقٍ ۱۶
پھر حکم کو تقسیم کرنے والیوں (کی)	پیشک جس کی	تمہیں وعید سنائی جا رہی ہے	(وہ) ضرور سچ (ہے)

پھر حکم کو تقسیم کرنے والیوں کی ○ پیشک جس کی تمہیں وعید سنائی جا رہی ہے وہ ضرور سچ ہے ○

وَاِنَّ الدِّیْنَ لَوَاقِعٌ ۱۷ وَالسَّاءِ ذَاتِ الْحُبِّ ۱۸

وَاِنَّ الدِّیْنَ ۱۷	لَوَاقِعٌ ۱۸	وَالسَّاءِ ۱۹	ذَاتِ الْحُبِّ ۲۰
اور پیشک	بدلہ (دیا جانا)	ضرور واقع ہونے والا (ہے)	آرائش والے، راستوں والے آسمان کی قسم

اور پیشک بدلہ دیا جانا ضروری واقع ہونے والا ہے ○ راستوں والے آسمان کی قسم ○

اِنَّكُمْ لَفِي قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ ۲۱ یُّوْفِّكُ عَنْهُ مَنْ اُفِكَ ۲۲

اِنَّكُمْ ۲۱	لَفِي قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ ۲۲	یُّوْفِّكُ ۲۳	عَنْهُ ۲۴	مَنْ ۲۵	اُفِكَ ۲۶
پیشک تم	ضرور مختلف بات میں (ہو)	اوندھا کیا جاتا ہے	اس (قرآن) سے	وہ جو	اوندھا کر دیا گیا ہو

تم طرح طرح کی بات میں ہو ○ اس قرآن سے وہی اوندھا کیا جاتا ہے جو اوندھا ہی کر دیا گیا ہو ○

قَتَلَ الْخَرْصُوْنَ ۲۷ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ غَمَرَةٍ سَاهُوْنَ ۲۸

قَتَلَ ۲۷	الْخَرْصُوْنَ ۲۸	الَّذِیْنَ ۲۹	هُمْ ۳۰	فِیْ غَمَرَةٍ ۳۱	سَاهُوْنَ ۳۲
مارے جائیں	جھوٹے اندازے لگانے والے	وہ لوگ جو	وہ	نشے میں	بھولے ہوئے (ہیں)

جھوٹے اندازے لگانے والے مارے جائیں ○ جو نشے میں بھولے ہوئے ہیں ○

یَسْأَلُوْنَ اَیَّانَ یَوْمِ الدِّیْنِ ۳۳ یَوْمَ هُمْ عَلَی النَّارِ یُفْتَنُوْنَ ۳۴

یَسْأَلُوْنَ ۳۳	اَیَّانَ ۳۴	یَوْمِ الدِّیْنِ ۳۵	یَوْمَ ۳۶	هُمْ ۳۷	عَلَی النَّارِ ۳۸	یُفْتَنُوْنَ ۳۹
وہ پوچھتے ہیں	کب ہو گا	بدلہ (دیئے جانے) کا دن	(جس) دن	وہ	آگ پر	تپائے جائیں گے

پوچھتے ہیں کہ بدلے کا دن کب ہو گا؟ ○ (یہ اس دن واقع ہو گا) جس دن وہ آگ پر تپائے جائیں گے ○

۱..... جس بات کی وعید سنائی گئی اس سے مراد دوبارہ زندہ کیا جانا، اعمال کا حساب لیا جانا ہے اور اس کے سچے ہونے سے مراد یہ ہے کہ ایسا بہر صورت ہو کر رہے گا۔ ۲..... اس سے مراد کفار مکہ کا حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کبھی شاعر، کبھی چادوگر، کبھی کاہن اور کبھی جمنوں کہنا، پوچھی قرآن پاک کو کبھی شعر، کبھی جادو، کبھی کہانت اور کبھی انگوں کی داستانیں کہنا ہے۔

۳..... ان سے مراد وہ لوگ ہیں جو حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور قرآن کریم کے بارے میں مختلف باتوں کے قائل تھے۔



ذُوقُوا فِتْنَتَكُمْ ۖ هَذَا الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تَسْتَعْجِلُونَ ۝۱۳ إِنَّ الْبُشْقِينَ

ذُوقُوا	فِتْنَتَكُمْ	هَذَا	الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تَسْتَعْجِلُونَ ۝۱۳	إِنَّ	الْبُشْقِينَ
تم چکھو	اپنا عذاب	یہ (ہے)	وہ جس کی تم جلدی مچاتے تھے	بیشک	پہرے گار لوگ

اور (فرمایا جائے گا) اپنا عذاب چکھو، یہ وہی عذاب ہے جس کی تم جلدی مچاتے تھے ۝ بیشک پہرے گار لوگ

فِي جَنَّتٍ وَعُيُونٍ ۝۱۴ اخْذِينَ مَا اَتَاهُمْ رَبُّهُمْ ۖ اِنَّهُمْ

فِي جَنَّتٍ وَعُيُونٍ ۝۱۴	اخذِينَ	مَا	اَتَاهُمْ	رَبُّهُمْ	اِنَّهُمْ
باغوں اور چشموں میں (ہوں گے)	لیتے ہوئے	جو	عطا کیا انہیں	ان کے رب (نے)	بیشک وہ

باغوں اور چشموں میں ہوں گے ۝ اپنے رب کی عطائیں لیتے ہوئے، بیشک وہ

كَانُوا قَبْلَ ذَلِكَ مُحْسِنِينَ ۝۱۵ كَانُوا قَلِيلًا مِّنَ الْاَيْلِ مَا يَهْجَعُونَ ۝۱۶

كَانُوا قَبْلَ ذَلِكَ	مُحْسِنِينَ ۝۱۵	كَانُوا قَلِيلًا مِّنَ الْاَيْلِ	مَا يَهْجَعُونَ ۝۱۶
تھے	اس سے پہلے	نیکیاں کرنے والے	وہ رات (میں) کم سویا کرتے تھے

اس سے پہلے نیکیاں کرنے والے تھے ۝ وہ رات میں کم سویا کرتے تھے ۝

وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُونَ ۝۱۷ وَفِيْ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ

وَبِالْاَسْحَارِ	هُمْ	يَسْتَغْفِرُونَ ۝۱۷	وَفِيْ اَمْوَالِهِمْ	حَقٌّ
اور	رات کے آخری پہروں میں	وہ	بخش ماگتے تھے	ان کے مالوں میں حق (تھا)

اور رات کے آخری پہروں میں بخش ماگتے تھے ۝ اور ان کے مالوں میں ماگنے والے

لِّلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ ۝۱۸ وَفِي الْاَرْضِ اٰيَاتٌ لِّلْمُوقِنِ ۝۱۹

لِّلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ ۝۱۸	وَفِي الْاَرْضِ	اٰيَاتٌ	لِّلْمُوقِنِ ۝۱۹
ماگنے والے اور محروم کا	اور	زمین میں	نشانیاں (ہیں) یقین کرنے والوں کیلئے

اور محروم کا حق تھا ۝ اور زمین میں یقین کرنے والوں کیلئے نشانیاں ہیں ۝ اور

۱..... رات کا آخری حصہ مغفرت طلب کرنے اور دعا کے لئے بہت موزوں ہے۔ حدیث پاک میں ہے ”ہمارا رب تعالیٰ ہر رات اس وقت دنیا کے آسمان کی طرف نزول اجلال فرماتا ہے جب رات کا تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے اور فرماتا ہے ”کوئی ایسا ہے جو مجھ سے دعا کرے تاکہ میں اس کی دعا قبول کروں، کوئی ایسا ہے جو مجھ سے سوال کرے تاکہ میں اسے عطا کروں، کوئی ایسا ہے جو مجھ سے معافی چاہے تاکہ میں اسے بخش دوں۔ (بخاری، ۱/۳۸۸، الحدیث: ۱۱۳۵)

۲..... ماگنے والے سے مراد وہ ہے جو اپنی حاجت کے لئے لوگوں سے سوال کرے اور محروم سے مراد وہ ہے جو حاجت مند ہو اور حیلہ کی وجہ سے سوال بھی نہ کرے۔

فِي أَنْفُسِكُمْ ۖ أَفَلَا تُبْصِرُونَ ۝۲۱ وَفِي السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ وَمَا

فِي أَنْفُسِكُمْ	أَفَلَا تُبْصِرُونَ ۝۲۱	و	فِي السَّمَاءِ	رِزْقُكُمْ (۱)	و	مَا
تمہاری ذاتوں میں	تو کیا تم دیکھتے نہیں	اور	آسمان میں	تمہارا رزق (ہے)	اور	جس کا

خود تمہاری ذاتوں میں، تو کیا تم دیکھتے نہیں؟ ○ اور آسمان میں تمہارا رزق ہے اور وہ جس کا

تُوعَدُونَ ۝۲۲ فَوَرَبِّ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِنَّهُ لَحَقٌّ

تُوعَدُونَ ۝۲۲	فَوَرَبِّ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ	إِنَّهُ (۲)	لَحَقٌّ
تم سے وعدہ کیا جاتا ہے	تو آسمان اور زمین کے رب کی قسم	بیشک وہ	ضرور حق (ہے)

تم سے وعدہ کیا جاتا ہے ○ تو آسمان اور زمین کے رب کی قسم! بیشک یہ حق ہے

مِثْلَ مَا أَنْتُمْ تَنْطِقُونَ ۝۲۳ هَلْ أَتَاكَ

مِثْلَ	مَا	أَنْتُمْ	تَنْطِقُونَ ۝۲۳	هَلْ	أَتَاكَ
(اس جیسی (زبان میں)	جو	کہ تم	تم بولتے ہو	کیا	آئی تمہارے پاس

وہی ہی زبان میں جو تم بولتے ہو ○ اے حبیب! کیا تمہارے پاس

حَدِيثٌ ضَيْفٍ إِبْرَاهِيمَ الْمَكْرَمِينَ ۝۲۴ إِذْ دَخَلُوا عَلَيْهِ فَقَالُوا

حَدِيثٌ ضَيْفٍ	إِبْرَاهِيمَ الْمَكْرَمِينَ ۝۲۴	إِذْ	دَخَلُوا	عَلَيْهِ	فَقَالُوا
ابراہیم کے معزز مہمانوں کی خبر		جب	وہ داخل ہوئے	اس پر	تو انہوں نے کہا

ابراہیم کے معزز مہمانوں کی خبر آئی ○ جب وہ اس کے پاس آئے تو کہا:

سَلَامًا ۖ قَالَ سَلَامٌ ۚ قَوْمٌ مُّسْكِرُونَ ۝۲۵ فَرَاغَ

سَلَامًا	قَالَ	سَلَامٌ	قَوْمٌ مُّسْكِرُونَ ۝۲۵	فَرَاغَ
سلام	(ابراہیم نے) فرمایا	سلام	اجنبی لوگ (ہیں)	پھر (ابراہیم) چپکے سے گیا

سلام، (ابراہیم نے) فرمایا، ”سلام“، اجنبی لوگ ہیں ○ پھر ابراہیم

۱۔ رزق سے مراد بارش اور برف وغیرہ ہے اور ان کے آسمان میں ہونے سے مراد آسمان کی طرف سے نازل ہونا ہے یا آسمان میں رزق ہونے سے مراد یہ ہے کہ جو بھی رزق تمہارا مقدر ہے وہ آسمان میں لکھا ہوا ہے، نیز آخرت کا وہ ثواب و عذاب بھی آسمان میں لکھا ہوا ہے جس کا تم سے دنیا میں وعدہ کیا جاتا ہے۔

۲۔ اس سے مراد قرآن کریم، یا آسمان میں رزق ہونا، یا آخری ثواب و عذاب کا وعدہ ہے۔

۳۔ معزز مہمانوں سے مراد وہ فرشتے ہیں جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں معزز مہمان بن کر حاضر ہوئے تھے۔

حقانیت قرآن کا بیان

معزز مہمانوں کے واقعہ کی طرف اشارہ

معزز مہمانوں کی بارگاہ ابرہیم میں حاضری اور سلام و جواب

مہمانوں کے سامنے چھڑا پیش کرنا اور دکھانے پر مہمانوں سے سوال

۵۱-۵۲

۵۱-۵۲



إِلَىٰ أَهْلِهِ فَبِأَعْيُنٍ سَبِيْنٍ ۖ فَقَرَّبَهُ إِلَيْهِمْ قَالَ

إِلَىٰ أَهْلِهِ	فَبِأَعْيُنٍ سَبِيْنٍ ۖ	فَقَرَّبَهُ	إِلَيْهِمْ	قَالَ
اپنے گھر والوں کی طرف	تو لے آیا ایک موٹا تازہ چھڑا	پھر قریب کیا اسے	ان کی طرف	کہا

اپنے گھر والوں کی طرف گئے تو ایک موٹا تازہ چھڑا لے آئے ○ پھر اسے ان کے پاس رکھ دیا تو فرمایا:

أَلَا تَأْكُلُوْنَ ۚ فَأَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيفَةً ۖ قَالُوا لَا تَخَفْ ۖ وَ

أَلَا تَأْكُلُوْنَ ۚ	فَأَوْجَسَ	مِنْهُمْ	خِيفَةً	قَالُوا	لَا تَخَفْ ۖ وَ
کیا تم کھاتے نہیں	تو اس نے محسوس کیا	ان سے	خوف	انہوں نے کہا	آپ نہ ڈریں اور

کیا تم کھاتے نہیں ○ تو اپنے دل میں ان سے خوف محسوس کیا، (فرشتوں نے) عرض کی: آپ نہ ڈریں اور

بَشِّرْهُ وَهُ يُعْلِمُ عَلِيمٌ ۚ فَاقْبَلَتْ امْرَأَتُهُ فِي صَرَةٍ

بَشِّرْهُ وَهُ	يُعْلِمُ عَلِيمٌ ۚ	فَاقْبَلَتْ	امْرَأَتُهُ ۙ	فِي صَرَةٍ
انہوں نے بشارت دی اسے	ایک علم والے لڑکے کی	تو آئی	اس کی بیوی	چلانے (کی حالت) میں

انہوں نے اسے ایک علم والے لڑکے کی خوشخبری سنائی ○ تو ابراہیم کی بیوی چلائی ہوئی آئی

فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ عَجُوزٌ عَقِيمٌ ۚ قَالُوا

فَصَكَّتْ	وَجْهَهَا	وَقَالَتْ	عَجُوزٌ	عَقِيمٌ ۚ	قَالُوا
پھر ہاتھ مارا	اپنے چہرے (پر)	اور	کہا	بوڑھی	بانجھ عورت (بچہ جنے گی)

پھر اپنے چہرے پر ہاتھ مارا اور کہا: کیا بوڑھی بانجھ عورت (بچہ جنے گی) ○ فرشتوں نے کہا:

كَذٰلِكَ ۚ قَالَ رَبُّكَ ۖ اِنَّهُ هُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ ۚ

كَذٰلِكَ ۚ	قَالَ	رَبُّكَ ۖ	اِنَّهُ	هُوَ	الْحَكِيْمُ	الْعَلِيْمُ ۚ
اسی طرح	فرمایا	تمہارے رب (نے)	بیشک وہ	وہی	حکمت والا	علم والا (ہے)

تمہارے رب نے یونہی فرمایا ہے، بیشک وہی حکمت والا، علم والا ہے ○

1..... جب فرشتوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو علم والے لڑکے کی خوشخبری سنائی تو یہ بات آپ علیہ السلام کی زوجہ حضرت سارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بھی سن لی، اس پر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا چلائی ہوئی آئیں اور حیرت سے اپنے چہرے پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا: کیا وہ عورت بچہ جنے گی جو (90 یا 99 برس کی) بوڑھی ہے اور اس کے ہاں بھی بچہ پیدا نہیں ہوا۔ اس بات سے ان کا مطلب یہ تھا کہ ایسی حالت میں بچہ ہونا انتہائی قوی بات ہے۔

خوف محسوس کرنے پر مہمانوں کی طرف سے کئی اور بیچے کی بشارت

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زوجہ کا ظہار تجب اور فرشتوں کا جواب

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ

27



قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ أَيُّهَا الْمُرْسَلُونَ ﴿۳۱﴾ قَالُوا إِنَّا

قَالَ	فَمَا	خَطْبُكُمْ	أَيُّهَا	الْمُرْسَلُونَ ﴿۳۱﴾	قَالُوا	إِنَّا
(ابراہیم نے) کہا	پھر کیا	تمہارا مقصد (ہے)	اے	بھیجے ہوئے (فرشتہ)	انہوں نے کہا	پیشک

ابراہیم نے فرمایا: تو اے بھیسے ہوئے فرشتو! پھر تمہارا کیا مقصد ہے؟ ○ انہوں نے کہا: بیشک ہم

أُرْسِلْنَا إِلَىٰ قَوْمٍ مُّجْرِمِينَ ﴿۳۲﴾ لِنُرْسِلَ عَلَيْهِمْ

أُرْسِلْنَا	إِلَىٰ قَوْمٍ مُّجْرِمِينَ ﴿۳۲﴾	لِنُرْسِلَ	عَلَيْهِمْ
ہمیں بھیجا گیا ہے	ایک مجرم قوم کی طرف	تاکہ ہم برسائیں	ان پر

ایک مجرم قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں ○ تاکہ ان پر گارے کے

حَجَارَةٍ مِّنْ طِينٍ ﴿۳۳﴾ مُّسَوَّمَةٍ عِندَ رَبِّكَ لِلْمُسْرِفِينَ ﴿۳۴﴾

حَجَارَةٍ مِّنْ طِينٍ ﴿۳۳﴾	مُسَوَّمَةٍ ﴿۳۴﴾	عِندَ رَبِّكَ	لِنُرْسِلَ عَلَيْهِمْ
گارے کے پتھر	(جن پر) نشان لگائے ہوئے (ہیں)	تمہارے رب کے پاس	حد سے بڑھنے والوں کیلئے

پتھر برسائیں ○ جن پر تمہارے رب کے پاس حد سے بڑھنے والوں کے لیے نشان لگائے ہوئے ہیں ○

فَاخْرَجْنَا مَن كَانَ فِيهَا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿۳۵﴾ فَمَا وَجَدْنَا

فَاخْرَجْنَا	مَن كَانَ	فِيهَا	مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿۳۵﴾	فَمَا وَجَدْنَا
تو ہم نے نکال لیا	(انہیں) جو	تھے	ایمان والوں میں سے	تو ہم نے نہ پایا

تو ہم نے اس شہر میں موجود ایمان والوں کو نکال لیا ○ تو ہم نے وہاں

فِيهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِّنَ السُّلَيْمِينَ ﴿۳۶﴾ وَتَرَكْنَا فِيهَا آيَةً

فِيهَا	غَيْرَ بَيْتٍ مِّنَ السُّلَيْمِينَ ﴿۳۶﴾	وَ	تَرَكْنَا	فِيهَا	آيَةً ﴿۴﴾
اس میں	مسلمانوں کے ایک گھر کے سوا (کوئی گھر)	اور	ہم نے باقی رکھی	اس میں	ایک نشانی

ایک ہی گھر مسلمان پایا ○ اور ہم نے اس میں ان لوگوں کے لیے

۱..... یہاں مجرم قوم سے حضرت لوط علیہ السلام کی قوم مراد ہے۔ ۲..... ان پتھروں پر ایسے نشان تھے جن سے یہ دنیاوی پتھروں سے ممتاز نظر آتے تھے اور بعض مفسرین کے نزدیک ہر پتھر پر اس شخص کا نام لکھا ہوا تھا جسے اس پتھر سے ہلاک کیا جانا تھا۔

۳..... یہ گھر وہ تھا جس میں حضرت لوط علیہ السلام، ان کی دو بیٹیاں اور ان کے قبیلعین تھے۔

۴..... اس نشانی سے مراد عذاب کے دو آثار ہیں جو قوم لوط کے شہروں میں بکھرے ہوئے تھے اور یہ ایک عرصہ تک ان بستیوں میں باقی رہے۔

لِّلَّذِينَ يَخَافُونَ الْعَذَابَ الْأَلِيمَ ٢٢ وَفِي مُوسَىٰ إِذْ				
لِّلَّذِينَ	يَخَافُونَ <sup>(۱)</sup>	الْعَذَابَ الْأَلِيمَ <sup>(۲)</sup>	وَ	فِي مُوسَىٰ
ان لوگوں کے لیے	جو ڈرتے ہیں	دردناک عذاب (سے)	اور	موسیٰ میں (بھی نشانی ہے)
نشانی باقی رکھی جو دردناک عذاب سے ڈرتے ہیں ○ اور موسیٰ میں (بھی نشانی ہے) جب				
أَرْسَلْنَاهُ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ بِسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ٢٣ فَتَوَلَّىٰ بِرُكْنِهِ وَ				
أَرْسَلْنَاهُ	إِلَىٰ فِرْعَوْنَ	بِسُلْطَانٍ مُّبِينٍ <sup>(۳)</sup>	فَتَوَلَّىٰ	بِرُكْنِهِ وَ
ہم نے بھیجا اسے	فرعون کی طرف	روشن سند کے ساتھ	تو اس نے منہ پھیر لیا	اپنے لشکر سمیت
ہم نے اسے روشن سند کے ساتھ فرعون کی طرف بھیجا ○ اور وہ (فرعون) اپنے لشکر سمیت پھر گیا اور				
قَالَ سِحْرٌ أَوْ مَجْنُونٌ ٢٤ فَأَخَذْنَاهُ وَجُودَهُ				
قَالَ	سِحْرٌ	أَوْ	مَجْنُونٌ <sup>(۴)</sup>	فَأَخَذْنَاهُ وَجُودَهُ
کہا	(یہ موسیٰ) جادو گر (ہے)	یا	دیوانہ	تو ہم نے پکڑا اسے
بولہ: (موسیٰ تو) جادو گر ہے یا دیوانہ ○ اور ہم نے فرعون اور اس کے لشکر کو				
فَنَبَذْنَاهُمْ فِي الْيَمِّ وَهُوَ صَلِيمٌ ٢٥ وَ				
فَنَبَذْنَاهُمْ	فِي الْيَمِّ	وَ	هُوَ	صَلِيمٌ <sup>(۵)</sup>
پھر ڈال دیا انہیں	دریا میں	اور	وہ (فرعون)	(خود کو) ملامت کرنے والا (تھا)
پکڑ کر دریا میں ڈال دیا اس حال میں کہ وہ (خود کو) ملامت کر رہا تھا ○ اور				
فِي عَادٍ إِذْ أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيحَ الْعَقِيمَ ٢٦ مَا تَذَرُ				
فِي عَادٍ	إِذْ	أَرْسَلْنَا	عَلَيْهِمُ	الرِّيحَ الْعَقِيمَ <sup>(۶)</sup>
عاد میں (بھی نشانی ہے)	جب	ہم نے بھیجی	ان پر	خشک آندھی
قوم عاد میں (بھی نشانی ہے) جب ہم نے ان پر خشک آندھی بھیجی ○ وہ جس چیز پر				

۱..... حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کا جرم مردوں کا آپس میں اور لڑکوں کے ساتھ بد فعلی کرنا تھا۔ اس سے باز نہ آنے پر انہیں تباہ و برباد کر کے نشان عبرت بنا دیا گیا۔ ان کے دردناک انجام سے عبرت حاصل کرتے ہوئے بد فعلی اور ہم جنس پرستی سے بچنا اور عذاب الہی سے ڈرنا چاہیے اور بطور خاص ان لوگوں کو اپنے طرز عمل اور اس کے نتائج پر غور کرنا چاہئے جو معاشرے میں ہم جنس پرستی کے فروغ کے لئے ترغیبی اور عملی سہولیات فراہم کرنے اور اسے قانونی جواز مہیا کرنے میں مصروف ہیں۔



مِنْ شَيْءٍ أَتَتْ عَلَيْهِ إِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرَّمِيمِ ۝<sup>۳۲</sup> وَ

مِنْ شَيْءٍ	آتَتْ	عَلَيْهِ	إِلَّا	جَعَلَتْهُ	كَالرَّمِيمِ ۝ <sup>۳۲</sup>	وَ
کوئی چیز	آئی	اس پر	مگر	کر دیتی اسے	گلی ہوئی چیز کی طرح	اور

گزرتی تھی اسے گلی ہوئی چیز کی طرح کر چھوڑتی ۝ اور

فِي ثَمُودَ إِذْ قِيلَ لَهُمْ تَبَتَّعُوا حَتَّىٰ حِينٍ ۝<sup>۳۳</sup>

فِي ثَمُودَ	إِذْ	قِيلَ	لَهُمْ	تَبَتَّعُوا	حَتَّىٰ حِينٍ ۝ <sup>۳۳</sup>
ثمود میں (بھی نشانی ہے)	جب	کہا گیا	ان سے	تم فائدہ اٹھا لو	ایک وقت تک

ثمود میں (نشانی ہے) جب ان سے فرمایا گیا: ایک وقت تک فائدہ اٹھا لو ۝

فَعَتَوْا عَنْ أَمْرِ رَبِّهِمْ فَأَخَذَتْهُمُ الصُّعْقَةُ وَهُمْ

فَعَتَوْا	عَنْ أَمْرِ رَبِّهِمْ	فَأَخَذَتْهُمُ	الصُّعْقَةُ	وَهُمْ
تو انہوں نے سرکشی کی	اپنے رب کے حکم سے	تو پکڑ لیا انہیں	کڑک (نے)	وہ

تو انہوں نے اپنے رب کے حکم سے سرکشی کی تو ان کی آنکھوں کے سامنے

يَنْظُرُونَ ۝<sup>۳۴</sup> فَمَا اسْتَطَاعُوا مِنْ قِيَامٍ وَمَا كَانُوا مُنْتَصِرِينَ ۝<sup>۳۵</sup>

يَنْظُرُونَ ۝ <sup>۳۴</sup>	فَمَا اسْتَطَاعُوا	مِنْ قِيَامٍ ۝ <sup>(۱)</sup>	وَمَا كَانُوا	مُنْتَصِرِينَ ۝ <sup>۳۵</sup>
دیکھ رہے تھے	تو انہیں طاقت نہ تھی	کھڑے ہونے کی	اور	بدلہ لے سکنے والے

انہیں کڑک نے آلیا ۝ تو وہ نہ کھڑے ہو سکے اور نہ وہ بدلہ لے سکتے تھے ۝

وَقَوْمَ نُوحٍ مِّنْ قَبْلُ ۝<sup>۳۶</sup> إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا فَاسِقِينَ ۝<sup>۳۷</sup> وَ

وَقَوْمَ نُوحٍ	مِّنْ قَبْلُ ۝ <sup>۳۶</sup>	إِنَّهُمْ	كَانُوا	قَوْمًا فَاسِقِينَ ۝ <sup>۳۷</sup>	وَ
نوح کی قوم (کو ہلاک کیا)	(اس) سے پہلے	بیشک	وہ تھے	نافرمانی کرنے والے لوگ	اور

اور ان سے پہلے قوم نوح کو ہلاک فرمایا، بیشک وہ فاسق لوگ تھے ۝ اور

۱..... کھڑے ہونے کی طاقت نہ رکھنے سے مراد یہ ہے کہ جب عذاب نازل ہوا اس وقت قوم ثمود کے لوگ کھڑے ہو کر بھاگ نہ سکے۔

قدرت و وحدانیت الہی پر دلالت کرنے والی نشانیوں

قوم نوح کی ہلاکت کی طرف اشارہ

۵۱

## السَّمَاءَ بَنَيْنَاهَا يَدٍ وَإِنَّا لَنُوسِعُونَ ﴿٣٧﴾

السَّمَاءَ	بَنَيْنَاهَا	بِأَيْدٍ	وَ	إِنَّا	لَنُوسِعُونَ ﴿٣٧﴾
آسمان	ہم نے بنایا ہے	(اپنے) دست قدرت سے	اور	بیشک ہم	ضرور وسعت و قدرت والے (ہیں)

آسمان کو ہم نے (اپنی) قدرت سے بنایا اور بیشک ہم وسعت و قدرت والے ہیں ○

## وَالْأَرْضَ فَرَشْنَاهَا فَنِعْمَ الْإِهْدُونَ ﴿٣٨﴾

وَ	الْأَرْضَ	فَرَشْنَاهَا ﴿١﴾	فَنِعْمَ	الْإِهْدُونَ ﴿٣٨﴾	وَ
اور	زمین	ہم نے فرش بنایا ہے	تو (ہم) کیا ہی اچھے	بچانے والے (ہیں)	اور

اور زمین کو ہم نے فرش بنایا تو ہم کیا ہی اچھا بچانے والے ہیں ○

## مِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ﴿٣٩﴾ فِقِرُّوْا إِلَى اللَّهِ ط

مِنْ كُلِّ شَيْءٍ	خَلَقْنَا	زَوْجَيْنِ	لَعَلَّكُمْ	تَذَكَّرُونَ ﴿٣٩﴾	فِقِرُّوْا	إِلَى اللَّهِ ﴿٢﴾
ہر چیز سے (کی)	ہم نے بنائیں	دو قسمیں	تاکہ تم	نصیحت حاصل کرو	تو بھاگو	اللہ کی طرف

ہم نے ہر چیز کی دو قسمیں بنائیں تاکہ تم نصیحت حاصل کرو ○ اور اللہ کی طرف بھاگو

## إِنِّي لَكُمْ مِنْهُ نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿٤٠﴾ وَلَا تَجْعَلُوا

إِنِّي	لَكُمْ	مِنْهُ	نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿٤٠﴾	وَ	لَا تَجْعَلُوا
بیشک میں	تمہارے لئے	اس کی طرف سے	کھلا ڈرسانے والا (ہوں)	اور	تم نہ ٹھہراؤ

بیشک میں اس کی طرف سے تمہارے لئے کھلم کھلا ڈرسانے والا ہوں ○ اور اللہ کے ساتھ

## مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ ط إِنِّي لَكُمْ مِنْهُ نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿٤١﴾

مَعَ اللَّهِ	إِلَهًا آخَرَ	إِنِّي	لَكُمْ	مِنْهُ	نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿٤١﴾
اللہ کے ساتھ	دوسرا معبود	بیشک میں	تمہارے لئے	اس کی طرف سے	کھلا ڈرسانے والا (ہوں)

کوئی دوسرا معبود نہ ٹھہراؤ بیشک میں اس کی طرف سے تمہارے لئے کھلم کھلا ڈرسانے والا ہوں ○

۱..... زمین اپنی وسعت کی وجہ سے گول ہونے کے باوجود فرش کی طرح بھیجی ہوئی معلوم ہوتی ہے، نیز یہ نہ تو لوہے کی طرح سخت ہے کہ اس پر چلنا پھرنا دشوار ہو جائے اور نہ اتنی نرم کہ مخلوق اس میں دھنس جائے بلکہ رہائش کے قابل اور ضروریات انسانی کے تقاضوں کے عین مطابق ہے۔

۲..... اللہ کی طرف بھاگنے سے مراد یہ ہے کہ کفر سے ایمان کی طرف، نافرمانی سے اطاعت کی طرف، اپنے گناہوں سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کی طرف دوڑتے ہوئے آؤ۔



کفار کی جاہلات باتوں پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو تسلی

کفار سے منہ پھیر لینے کی اجازت

نصیحت کرتے رہنے کی تاکید

جنوں اور انسانوں کی تخلیق کا مقصد

كَذَلِكَ مَا آتَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا

كَذَلِكَ <sup>(۱)</sup>	مَا آتَى	الَّذِينَ	مِنْ قَبْلِهِمْ	مِنْ رَسُولٍ	إِلَّا
اسی طرح	نہیں آیا	ان لوگوں کے پاس جو	ان سے پہلے (گزرے)	کوئی رسول	مگر

یونہی جب ان سے پہلے لوگوں کے پاس کوئی رسول تشریف لایا تو

قَالُوا سَاحِرٌ أَوْ مَجْنُونٌ ۝۵۲ اتَّوَصَّوْا

قَالُوا	سَاحِرٌ	أَوْ	مَجْنُونٌ ۝۵۲	اتَّوَصَّوْا
انہوں نے کہا	(یہ) جادوگر (ہے)	یا	دیوانہ	کیا انہوں نے ایک دوسرے کو وصیت کی تھی

وہ یہی بولے کہ (یہ) جادوگر ہے یا دیوانہ ۵۲ کیا انہوں نے ایک دوسرے کو اس بات کی

بِهِ بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوتٌ ۝۵۳ فَتَوَلَّ

بِهِ	بَلْ	هُم	قَوْمٌ طَاغُوتٌ ۝۵۳	فَتَوَلَّ
اس (بات) کی	بلکہ	وہ	سرکشی کرنے والے لوگ (ہیں)	(تو) اے حبیب! تم منہ پھیر لو

وصیت کی تھی بلکہ وہ سرکش لوگ ہیں ۵۳ تو اے حبیب! تم ان سے

عَنْهُمْ فَمَا أَنْتَ بِمَلُومٍ ۝۵۴ وَذَكَرْنَاكَ الْكَرْمِ

عَنْهُمْ	فَمَا أَنْتَ	بِمَلُومٍ ۝۵۴	وُ	ذَكَرْنَاكَ	فَاكِ	الذِّكْرَى
ان سے	تو تم نہیں ہو	ملامت کیے جانے والے	اور	سجھاؤ	پس بینک	سجھانا

منہ پھیر لو تو تم پر کوئی ملامت نہیں ۵۴ اور سمجھاؤ کہ سمجھانا

تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِينَ ۝۵۵ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا

تَنْفَعُ	الْمُؤْمِنِينَ ۝۵۵	وُ	مَا خَلَقْتُ	الْجِنَّ	وُ	الْإِنْسَ	إِلَّا
فائدہ دیتا ہے	ایمان والوں (کو)	اور	میں نے پیدا نہیں کیے	جن	اور	انسان	مگر

ایمان والوں کو فائدہ دیتا ہے ۵۵ اور میں نے جن اور آدمی اسی لئے بنائے

۱..... اس آیت میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو تسلی دی گئی ہے کہ جس طرح کفار مکہ نے آپ کی تہذیب کی اور آپ کو جادوگر یا دیوانہ کہا اسی طرح پہلی امت کے کفار نے بھی اپنے رسولوں کو جادوگر یا دیوانہ کہا ہے، لہذا آپ ان کے سب و شتم سے رنجیدہ اور ملول نہ ہوں۔

۲..... یہاں ایمان والوں سے مراد وہ لوگ ہیں جو فی الحال ایمان نہیں لائے تھے لیکن ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ کو معلوم تھا کہ یہ ایمان لائیں گے، یا ان سے وہ لوگ مراد ہیں جو ایمان لا چکے تھے، اس صورت میں انہیں نصیحت کرتے رہنے کا حکم اس لیے ہو گا کہ ان کا ایمان مزید مضبوط اور مستحکم ہو جائے۔

لِيَعْبُدُونِ ۝۵۶ مَا أُرِيدُ مِنْهُمْ مِنْ رِزْقٍ وَمَا أُرِيدُ

لِيَعْبُدُونِ ۝۵۶ (۱)	مَا أُرِيدُ	مِنْهُمْ	مِنْ رِزْقٍ	وَمَا أُرِيدُ
اس لیے کہ وہ عبادت کریں میری	میں نہیں چاہتا	ان سے	کچھ رزق	اور میں نہیں چاہتا

کہ میری عبادت کریں ○ میں ان سے کچھ رزق نہیں مانگتا اور نہ یہ چاہتا ہوں

أَنْ يُطْعَمُونَ ۝۵۷ إِنَّ اللَّهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ

أَنْ يُطْعَمُونَ ۝۵۷ (۲)	إِنَّ	اللَّهَ	هُوَ	الرَّزَّاقُ	ذُو الْقُوَّةِ
کہ وہ کھانا دیں مجھے	بیشک	اللہ	وہی	بڑا رزق دینے والا	قوت والا

کہ وہ مجھے کھانا دیں ○ بیشک اللہ ہی بڑا رزق دینے والا، قوت والا،

الْمَتِّينَ ۝۵۸ فَإِنَّ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا ذُنُوبًا

الْمَتِّينَ ۝۵۸	فَإِنَّ	لِلَّذِينَ	ظَلَمُوا	ذُنُوبًا
قدرت والا (ہے)	تو بیشک	ان لوگوں کے لیے جنہوں نے	ظلم کیا	(عذاب کا) ایک حصہ (ہے)

قدرت والا ہے ○ تو بیشک ان ظالموں کے لیے عذاب کا ایک حصہ ہے

مِثْلَ ذُنُوبِ أَصْحَابِهِمْ فَلَا يَسْتَعْجِلُونَ ۝۵۹ فَوَيْلٌ

مِثْلَ ذُنُوبِ أَصْحَابِهِمْ	فَلَا يَسْتَعْجِلُونَ ۝۵۹	فَوَيْلٌ
ان کے ساتھیوں کے (عذاب کے) جیسے	تو وہ (عذاب مانگنے میں) جلدی نہ کریں مجھ سے	تو خرابی (ہے)

جیسے ان کے ساتھیوں کے عذاب کا حصہ تھا تو یہ مجھ سے (عذاب مانگنے میں) جلدی نہ کریں ○ تو کافروں کیلئے

لِلَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ يَوْمِهِمُ الَّذِي يُوعَدُونَ ۝۶۰

لِلَّذِينَ	كَفَرُوا	مِنْ يَوْمِهِمُ	الَّذِي	يُوعَدُونَ ۝۶۰
ان لوگوں کے لیے جنہوں نے	کفر کیا	ان کے دن سے	جس کی	انہیں وعید سنائی جاتی ہے

ان کے اس دن سے خرابی ہے جس کی انہیں وعید سنائی جاتی ہے ○

۱..... جنوں اور انسانوں کی تخلیق کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کریں اور اس کی عبادت کریں اور زندگی کے تمام کام عہدیت یعنی بندگی کے تقاضوں کے مطابق سرانجام دیں، اس سے دین و دنیا کا بھلا ہو گا۔ حدیث قدسی میں فرمان الہی ہے: اے انسان! تو میری عبادت کے لئے فارغ ہو جاؤ میرا تیرا سینہ غنا سے بھر دوں گا اور تیری محتاجی کا دروازہ بند کر دوں گا اور اگر تو ایسا نہیں کرے گا تو میں تیرے دونوں ہاتھ مصر و فیات سے بھر دوں گا اور تیری محتاجی کا دروازہ بند نہیں کروں گا۔ (ترمذی، ۲۱۱/۴، المطبوع: ۲۳۷/۴) ۲..... اللہ تعالیٰ کھانا کھانے سے بھی پاک ہے اور اس سے بھی کہ مخلوق کو دینے کیلئے وہ لوگوں سے کھانا لے۔



رکوع: 02

آیات: 49

## سُورَةُ الطُّورِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ	اللَّهُ	الرَّحْمَنِ	الرَّحِيمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

وَالطُّورِ ۱ وَكِتَابٍ مَّسْطُورٍ ۲ فِي رَاقٍ مَّنْشُورٍ ۳ وَالْبَيْتِ الْمَعْمُورِ ۴

وَالطُّورِ (۱)	وَ	كِتَابٍ مَّسْطُورٍ (۲)	فِي رَاقٍ مَّنْشُورٍ (۳)	وَالْبَيْتِ الْمَعْمُورِ (۴)
طور کی قسم	اور	لکھی ہوئی کتاب (کی)	(جو) کھلے ہوئے صفحات میں (ہے)	بیت معمور (کی)

طور کی قسم ○ اور لکھی ہوئی کتاب کی ○ (جو) کھلے ہوئے صفحات میں (ہے) ○ اور بیت معمور کی ○

وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوعِ ۵ وَالْبَحْرِ الْمَسْجُورِ ۶ إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ

وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوعِ (۵)	وَ	الْبَحْرِ الْمَسْجُورِ (۶)	إِنَّ	عَذَابَ رَبِّكَ
بلند چھت (کی)	اور	سلگائے ہوئے سمندر (کی قسم)	بیشک	تیرے رب کا عذاب

اور بلند چھت کی ○ اور سلگائے جانے والے سمندر کی ○ بیشک تیرے رب کا عذاب

لَوَاقِعٍ ۷ مَّالَهُ مِنْ دَافِعٍ ۸ يَوْمَ تَبُورُ

لَوَاقِعٍ (۷)	مَّا	لَهُ	مِنْ دَافِعٍ (۸)	يَوْمَ	تَبُورُ
ضرور واقع ہونے والا (ہے)	نہیں (ہے)	اس کو	کوئی ٹالنے والا	(جس) دن	سخنی سے ہلے گا

ضرور واقع ہونے والا ہے ○ اسے کوئی ٹالنے والا نہیں ○ جس دن آسمان

۱ یہاں طور سے مراد وہ پہاڑ ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کلام الہی سننے کا شرف عطا فرمایا۔

۲ لکھی ہوئی کتاب سے تورات، یالوح محفوظ، یا اعمال لکھنے والے فرشتوں کے دفتر، یا قرآن پاک مراد ہے۔

۳ بیت المعمور ساتویں آسمان میں کعبہ شریف کے بالکل اوپر ہے۔ یہ آسمان والوں کا قبلہ ہے اور ہر روز ستر ہزار نئے فرشتے اس میں طواف اور نماز کے لئے

حاضر ہوتے ہیں۔ ۴ اس چھت سے مراد آسمان ہے جو زمین کے لئے چھت کی طرح ہے۔ یا، اس سے مراد عرش ہے جو جنت کی چھت ہے۔

## السَّمَاءُ مَوْرًا ۙ وَتَسِيرُ الْجِبَالُ سَيْرًا ۙ فَوَيْلٌ

السَّمَاءُ	مَوْرًا ۙ	و	تَسِيرُ	الْجِبَالُ	سَيْرًا ۙ	فَوَيْلٌ
آسمان	سختی سے ہلنا اور		(تیزی سے) چلیں گے	پہاڑ	چلنا	تو خرابی (ہے)

سختی سے ہلے گا ○ اور پہاڑ تیزی سے چلیں گے ○ تو اس دن

## يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ۙ الَّذِينَ هُمْ فِي خَوْضٍ يَلْعَبُونَ ۙ

يَوْمَئِذٍ	لِّلْمُكَذِّبِينَ ۙ	الَّذِينَ	هُمْ	فِي خَوْضٍ	يَلْعَبُونَ ۙ
اس دن	جھٹلانے والوں کے لیے	وہ لوگ جو	وہ	شغل میں	کھیل رہے ہیں

جھٹلانے والوں کی خرابی ہے ○ وہ جو شغل میں پڑے کھیل رہے ہیں ○

## يَوْمَ يُدْعَوْنَ إِلَىٰ نَارِ جَهَنَّمَ دَعَا ۙ هَذِهِ النَّارُ

يَوْمَ	يُدْعَوْنَ	إِلَىٰ نَارِ جَهَنَّمَ	دَعَا ۙ	هَذِهِ	النَّارُ ۙ
(جس) دن	انہیں دھکیلا جائے گا	جہنم کی آگ کی طرف	سختی سے دھکیلنا	یہ	آگ (ہے)

جس دن انہیں جہنم کی طرف سختی سے دھکیلا جائے گا ○ یہ وہ آگ ہے

## الَّتِي كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُونَ ۙ أَفَسِحْرُ هَذَا أَمْ أَنْتُمْ لَا تُبْصِرُونَ ۙ

الَّتِي كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُونَ ۙ	أَفَسِحْرُ	هَذَا	أَمْ أَنْتُمْ	لَا تُبْصِرُونَ ۙ
جس کو تم جھٹلاتے تھے	تو کیا جادو (ہے)	یہ	یا تم	تم دیکھ نہیں رہے

جسے تم جھٹلاتے تھے ○ تو کیا یہ جادو ہے یا تمہیں دکھائی نہیں دے رہا ○

## إِصْلَوْهَا فَاصْبِرُوا أَوْ لَا تَصْبِرُوا سَوَاءٌ عَلَيْكُمْ ۙ

إِصْلَوْهَا	فَاصْبِرُوا	أَوْ	لَا تَصْبِرُوا	سَوَاءٌ	عَلَيْكُمْ ۙ
داخل ہو جاؤ اس میں	تو (اب) صبر کرو	یا	نہ صبر کرو	برابر (ہے)	تم پر

اس میں داخل ہو جاؤ، تو اب چاہے صبر کرو یا نہ کرو، سب تم پر برابر ہے، تمہیں

۱..... عذاب الہی سے متعلق آیات کو کفار جھٹلاتے اور انہیں جادو کہا کرتے تھے، جب قیامت کے دن انہیں جہنم کی طرف سختی سے دھکیلا جائے گا تب انہیں ڈانٹتے ہوئے کہا جائے گا کہ یہ وہی جہنم ہے جس سے متعلق آیات کو تم جھٹلاتے تھے، اب دیکھ کر بتاؤ کیا یہ جادو ہے یا اب بھی تمہیں نظر نہیں آ رہا۔

۲..... کفار کو نہ تو اوایلا کرنے پر جہنم سے نکالا جائے گا اور نہ ہی انہیں عذاب پر صبر کرنے سے نجات ملے گی بلکہ وہ ہمیشہ کے لیے جہنم میں ہی رہیں گے۔



إِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿١٦﴾ إِنَّ الْمُسْتَقِينَ

إِنَّمَا تُجْزَوْنَ	مَا	كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿١٦﴾	إِنَّ	الْمُسْتَقِينَ
تمہیں بدلہ دیا جا رہا ہے صرف	(اس کا) جو	تم عمل کرتے تھے	بیشک	پرہیز گار لوگ

اسی کا بدلہ دیا جا رہا ہے جو تم کرتے تھے ○ بیشک پرہیز گار

فِي جَنَّتٍ وَنَعِيمٍ ﴿١٧﴾ فَكِهِينَ بِمَا آتَاهُمْ

فِي جَنَّتٍ وَنَعِيمٍ ﴿١٧﴾	فَكِهِينَ	بِمَا	آتَاهُمْ
باغوں اور نعمتوں میں (ہوں گے)	خوش ہوتے ہوئے	(اس) پر جو	عطا کیا انہیں

باغوں اور نعمتوں میں ہوں گے ○ اپنے رب کی عطاؤں پر

رَبُّهُمْ ۚ وَوَقَّعَهُمُ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ ﴿١٨﴾ كَلُّوا

رَبُّهُمْ ۚ	وَقَّعَهُمُ	رَبُّهُمْ	عَذَابَ الْجَحِيمِ ﴿١٨﴾	كَلُّوا	و
ان کے رب (نے)	اور	بچالیا انہیں	ان کے رب (نے)	آگ کے عذاب (سے)	تم کھاؤ اور

خوش ہو رہے ہوں گے اور انہیں ان کے رب نے آگ کے عذاب سے بچالیا ○ اپنے اعمال کے بدلے میں

أَشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿١٩﴾ مُعْكِينَ

أَشْرَبُوا	هَنِيئًا	بِمَا	كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿١٩﴾	مُعْكِينَ
پیو	خوشگوار (نعمتیں)	(اس کے) بدلے جو	تم عمل کرتے تھے	(وہ) تکیہ لگائے ہوئے (ہوں گے)

خوشگوار نعمتیں کھاؤ اور پیو ○ وہ قطار در قطار

عَلَى سُرٍّ مَّصْفُوفَةٍ ۚ وَرَوَّحْنَهُمْ بِحُورٍ عِينٍ ﴿٢٠﴾ وَ

عَلَى سُرٍّ مَّصْفُوفَةٍ ۚ	وَرَوَّحْنَهُمْ	بِحُورٍ عِينٍ ﴿٢٠﴾	وَ
قطار میں بچھے ہوئے تختوں پر	ہم نے نکاح کر دیا ان کا	بڑی آنکھوں والی حوروں سے	اور

بچھے ہوئے تختوں پر تکیہ لگائے ہوئے ہوں گے اور ہم نے بڑی آنکھوں والی حوروں سے ان کا نکاح کر دیا ○ اور

۱..... بروز قیامت پرہیز گاروں کو یہ صلہ ملے گا (۱) وہ باغوں اور نعمتوں میں ہوں گے۔ (۲) اپنے رب کی عطاؤں پر خوش ہو رہے ہوں گے۔ (۳) عذاب جہنم سے محفوظ ہوں گے۔ (۴) انہیں کھانے پینے میں خوشگوار نعمتیں عطا ہوں گی۔ (۵) وہ خوبصورت ترتیب سے بچھے ہوئے تختوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے۔ (۶) خوبصورت بڑی آنکھوں والی حسین حوروں سے ان کا نکاح ہو گا۔

## الَّذِينَ آمَنُوا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِإِيمَانٍ أَلْحَقْنَا

الَّذِينَ	آمَنُوا	وَ	اتَّبَعَتْهُمْ	ذُرِّيَّتُهُمْ	بِإِيمَانٍ	أَلْحَقْنَا <sup>(۱)</sup>
وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	پیروی کی ان کی	ان کی اولاد (نے)	ایمان کے ساتھ	ہم نے ملا دیا

جو لوگ ایمان لائے اور ان کی (جس) اولاد نے ایمان کے ساتھ ان کی

## بِهِمْ ذُرِّيَّتُهُمْ وَمَا أَلْتَنَّهُمْ مِّنْ عَلَيْهِمْ

بِهِمْ	ذُرِّيَّتُهُمْ	وَ	مَا أَلْتَنَّهُمْ	مِّنْ عَلَيْهِمْ
ان کے ساتھ	ان کی اولاد (کو)	اور	ہم نے نقصان نہ دیا انہیں	ان کے عمل سے (میں)

پیروی کی تو ہم نے ان کی اولاد کو ان کے ساتھ ملا دیا اور ان (والدین) کے عمل میں کچھ

## مِّنْ شَيْءٍ ۖ كُلُّ امْرَأٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِينٌ ۚ وَ

مِّنْ شَيْءٍ	كُلُّ امْرَأٍ	بِمَا	كَسَبَتْ	رَهِينٌ	وَ
کچھ	ہر آدمی	(اس) میں جو	اس نے کمایا	گروی (ہے)	اور

کمی نہ کی، ہر آدمی اپنے اعمال میں گروی ہے ○ اور

## أَمَدَدْنَاهُمْ بِمَا كِهَتْ وَلَحْمٍ مِّمَّا يَشْتَهُونَ ۚ

أَمَدَدْنَاهُمْ <sup>(۲)</sup>	بِمَا كِهَتْ	وَلَحْمٍ	مِّمَّا	يَشْتَهُونَ <sup>(۳)</sup>
ہم نے مدد کی ان (جنتیوں) کی	پھل میووں اور گوشت سے	(اس) سے جو	وہ چاہیں گے	

پھلوں، میووں اور گوشت جو وہ چاہیں گے ان کے ساتھ ہم نے ان کی مدد کی ○

## يَتَنَازَعُونَ فِيهَا كَأْسًا لَا لَغْوٌ فِيهَا وَ

يَتَنَازَعُونَ	فِيهَا	كَأْسًا	لَا	لَغْوٌ	فِيهَا	وَ
وہ ایک دوسرے سے لیس گے	اس (جنت) میں	جام	نہیں (ہوگی)	کوئی بیہودگی	اس میں	اور

جنتی لوگ جنت میں ایسے جام ایک دوسرے سے لیس گے جس میں نہ کوئی بیہودگی ہوگی اور

۱..... جنت میں والدین کے درجے اگر بلند ہوئے اور ان کی اولاد کے کم تو اللہ تعالیٰ والدین کی خوشی کے لیے ان کی اولاد کو بھی ان کے ساتھ ملا دے گا۔ اس سے ثابت ہوا کہ جنت میں اولاد کو ان کے ماں باپ کا وسیلہ کام آنے گا اور یہ بھی ثابت ہوا کہ بارگاہ الہی میں نیک لوگوں کا وسیلہ مقبول ہے۔

۲..... جنتیوں کی نعمتوں کے ساتھ ہم دوسرے مراد یہ ہے کہ اہل جنت کی نعمتیں دم بدم بڑھتی ہی جائیں گی کبھی کم نہ ہوں گی۔



اہل جنت کے خدمت گار لڑکوں کا وصف

اہل جنت کا ایک دوسرے سے حال دریافت کرنا

لَا تَأْثِيْمٌ ۲۲ وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَهُمْ كَأَنَّهُمْ

لَا	تَأْثِيْمٌ ۲۲ (۱)	و	يَطُوفُ	عَلَيْهِمْ	غِلْمَانٌ	لَهُمْ	كَأَنَّهُمْ
نہ	کوئی گناہ کی بات	اور	چکر لگائیں گے	ان پر	لڑکے	ان کے (خدمت گار)	گویا کہ وہ

نہ گناہ کی کوئی بات ○ اور ان کے خدمت گار لڑکے ان کے گرد پھریں گے گویا وہ

لَوْلَوْ مَكْنُونٌ ۲۳ وَ أَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ

لَوْلَوْ مَكْنُونٌ ۲۳	و	أَقْبَلَ	بَعْضُهُمْ	عَلَى بَعْضٍ
چھپا کر رکھے ہوئے موتی (ہیں)	اور	متوجہ ہوں گے	ان کے بعض	بعض پر

چھپا کر رکھے ہوئے موتی ہیں ○ اور آپس میں سوال کرتے ہوئے

يَتَسَاءَلُونَ ۲۵ قَالُوا إِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِي أَهْلِنَا

يَتَسَاءَلُونَ ۲۵ (۲)	قَالُوا	إِنَّا	كُنَّا	قَبْلُ	فِي أَهْلِنَا
ایک دوسرے سے سوال کرتے ہوئے	وہ کہیں گے	بیشک	ہم تھے	(اس سے) پہلے	اپنے گھروالوں میں

ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہوں گے ○ کہیں گے: بیشک ہم اس سے پہلے اپنے گھروالوں میں

مُشْفِقِينَ ۲۶ فَمَنْ أَلَّهِ عَلَيْهِنَا وَقُنَا

مُشْفِقِينَ ۲۶	فَمَنْ	أَلَّهِ	عَلَيْنَا	و	قُنَا
ڈرنے والے	تو احسان کیا	اللہ (نے)	ہم پر	اور	بچالیا ہمیں

ڈرنے والے تھے ○ تو اللہ نے ہم پر احسان کیا اور ہمیں (جہنم کی)

عَذَابِ السُّوْمِ ۲۷ إِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلُ نَدْعُوهُ ۱ إِنَّهُ هُوَ

عَذَابِ السُّوْمِ ۲۷ (۳)	إِنَّا	كُنَّا مِنْ قَبْلُ نَدْعُوهُ	إِنَّهُ	هُوَ
سخت گرم ہوا کے عذاب (سے)	بیشک	ہم (اس سے) پہلے عبادت کرتے تھے اس کی	بیشک وہ	وہی

سخت گرم ہوا کے عذاب سے بچالیا ○ بیشک ہم اس سے پہلے (دنیا میں) اللہ کی عبادت کرتے تھے، بیشک وہی

۱..... اس سے مراد یہ ہے کہ دنیا میں شراب پینے سے بندہ گناہگار ہوتا ہے جبکہ جنت کی شراب پینے سے جنتی کو کوئی گناہ نہ ہوگا۔

۲..... جہنمیوں کا ایک دوسرے سے دریافت کرنا معلومات کے لیے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی نعمت کا اعتراف کرنے کے لیے ہوگا۔

۳..... جہنم کی گرم ہوا سے متعلق حدیث پاک میں ہے: اگر اللہ تعالیٰ دنیا والوں پر (انگلی کے) ایک پورے کی مقدار گرم ہوا کے عذاب کو کھول دے تو زمین اور اس پر موجود تمام چیزیں جل جائیں گی۔ (درمنثور، الطبر، تحت الآیۃ: ۳۷، ۳۸) اللہ تعالیٰ ہمیں جہنم کی اس گرم ہوا سے لبتی پناہ میں رکھے۔

الْبَرُّ الرَّحِيمُ ۲۸ ﴿فَذَكِّرْ مَا أَنْتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ﴾

الْبَرُّ	الرَّحِيمُ ۲۸	فَذَكِّرْ ۲۸	فَمَا أَنْتَ	بِنِعْمَتِ رَبِّكَ	بِكَاهِنٍ
احسان فرمانے والا	مہربان (ہے)	تو تم نصیحت کرو	تو تم نہیں	اپنے رب کے فضل سے	کاہن
احسان فرمانے والا مہربان ہے ○ تو اے محبوب! تم نصیحت فرماؤ تو تم اپنے رب کے فضل سے نہ کاہن ہو،					

وَلَا مَجْنُونٍ ۲۹ ﴿أَمْ يَقُولُونَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُّ

وَلَا	مَجْنُونٍ ۲۹	أَمْ	يَقُولُونَ	شَاعِرٌ	نَّتَرَبَّصُّ
اور نہ (ہی)	مجنون	بلکہ	وہ (کافر) کہتے ہیں	(یہ) شاعر (ہے)	ہم انتظار کر رہے ہیں

اور نہ ہی مجنون ○ بلکہ کافر کہتے ہیں: یہ شاعر ہیں، ہم ان پر

بِهِ رَايِبٌ الْمُنُونِ ۳۰ ﴿قُلْ تَرَبَّصُوا فَإِنِّي مَعَكُمْ

بِهِ	رَايِبٌ الْمُنُونِ ۳۰	قُلْ	تَرَبَّصُوا	فَإِنِّي	مَعَكُمْ
اس پر	زمانے کی گردش (کا)	تم کہو	تم انتظار کرتے رہو	پس بیشک میں (بھی)	تمہارے ساتھ

گردش زمانہ کا انتظار کر رہے ہیں ○ تم فرماؤ: تم انتظار کرتے رہو، پس بیشک میں بھی تمہارے ساتھ

مِّنَ الْمُتَرَبِّصِينَ ۳۱ ﴿أَمْ تَأْمُرُهُمْ أَحْلَاهُمُ بِهَذَا أَمْرُهُمْ

مِّنَ الْمُتَرَبِّصِينَ ۳۱	أَمْ	تَأْمُرُهُمْ	أَحْلَاهُمُ	بِهَذَا	أَمْرُهُمْ
انتظار کرنے والوں میں سے (ہوں)	کیا	علم دیتی ہیں انہیں	ان کی عقلیں	اس کا	بلکہ وہ

انتظار کرنے والوں میں سے ہوں ○ کیا ان کی عقلیں انہیں یہی حکم دیتی ہیں؟ بلکہ وہ

تَوْمًا طَاغُونَ ۳۲ ﴿أَمْ يَقُولُونَ تَقَوَّلَهُ بَلْ

تَوْمًا طَاغُونَ ۳۲	أَمْ	يَقُولُونَ	تَقَوَّلَهُ	بَلْ
سرکش لوگ (ہیں)	بلکہ	وہ کہتے ہیں	اس (نبی) نے خود ہی بنالیا ہے یہ قرآن	بلکہ

سرکش لوگ ہیں ○ بلکہ وہ کہتے ہیں کہ اس نبی نے یہ قرآن خود ہی بنالیا ہے بلکہ

۱۔ کفار مکہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو کاہن اور مجنون کہتے تھے، اس پر فرمایا گیا کہ کفار کی ان باتوں کی بنا پر آپ نصیحت کرنے سے باز نہ رہیں کیونکہ آپ اپنے رب عزوجل کے فضل سے نہ غیب کی چوٹی خبریں دینے والے ہیں اور نہ ہی دیوانے ہیں۔ اس میں ہر مبلغ کے لیے بھی نصیحت ہے کہ نیکی کی دعوت دینے کے دوران اگر لوگوں کی طرف سے طعن و تشنیع کا سامنا ہو تو اس سے دلبرداشتہ ہو کر نیکی کی دعوت دینے کا مکمل چھوڑنا نہیں چاہئے، بلکہ صبر اور برداشت کا مظاہرہ کرتے ہوئے نیکی کی دعوت دیتے رہنا چاہئے۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو کالی اور نصیحت کرتے رہنے کی ہدایت

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر شاعر، مجنون اور کافر کا جواب

کفار مکہ کی مخالفت کا سبب ان کی سرکشی ہے

قرآن ہمیں طرف سے گھڑنے کے الزام کا جواب



لَا يُؤْمِنُونَ ﴿۳۲﴾ فَلْيَأْتُوا بِحَدِيثٍ مِّثْلِهِ إِنْ كَانُوا صَادِقِينَ ﴿۳۳﴾ أَمْ

لَا يُؤْمِنُونَ ﴿۳۲﴾	فَلْيَأْتُوا بِحَدِيثٍ ﴿۱﴾	مِثْلِهِ	إِنْ	كَانُوا	صَادِقِينَ ﴿۳۳﴾	أَمْ
وہ ایمان نہیں لاتے	تو وہ لے آئیں ایک بات	اس جیسی	اگر	وہ ہیں	سچے	کیا

وہ ایمان نہیں لاتے ○ اگر یہ سچے ہیں تو اس جیسی ایک بات تو لے آئیں ○ کیا

خَلِقُوا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ أَمْ هُمُ الْخَالِقُونَ ﴿۳۵﴾ أَمْ

خَلِقُوا	مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ	أَمْ	هُمُ	الْخَالِقُونَ ﴿۳۵﴾	أَمْ
انہیں پیدا کر دیا گیا	کسی چیز کے بغیر	یا	وہ	(خود کو) پیدا کرنے والے (ہیں)	یا

وہ کسی شے کے بغیر ہی پیدا کر دیئے گئے ہیں یا وہ خود ہی (اپنے) خالق ہیں ○ یا

خَلَقُوا السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ بَلْ لَا يُوقِنُونَ ﴿۳۶﴾ أَمْ عِنْدَهُمْ

خَلَقُوا	السَّمَوَاتِ	وَالْأَرْضَ	بَلْ	لَا يُوقِنُونَ ﴿۳۶﴾	أَمْ	عِنْدَهُمْ
انہوں نے پیدا کیا	آسمانوں	اور	زمین (کو)	بلکہ وہ یقین نہیں رکھتے	یا	ان کے پاس

آسمان اور زمین انہوں نے پیدا کئے ہیں؟ بلکہ وہ یقین نہیں رکھتے ○ یا ان کے پاس

خَزَائِنُ رَبِّكَ أَمْ لَهُمُ الْمَصْطَرُونَ ﴿۳۷﴾ أَمْ لَهُمْ

خَزَائِنُ رَبِّكَ	أَمْ	هُمُ	الْمَصْطَرُونَ ﴿۳۷﴾	أَمْ	لَهُمْ	سَلَّمَ
تمہارے رب کے خزانے (ہیں)	یا	وہ	بڑے حاکم (ہیں)	یا	ان کے پاس	کوئی سیڑھی (ہے)

تمہارے رب کے خزانے ہیں؟ یا وہ بڑے حاکم ہیں ○ یا ان کے پاس کوئی سیڑھی ہے

يَسْتَبْعُونَ فِيهِ فَلْيَأْتِ مُسْتَبْعُهُمْ بِسُلْطَنٍ مُبِينٍ ﴿۳۸﴾ أَمْ

يَسْتَبْعُونَ	فِيهِ	فَلْيَأْتِ مُسْتَبْعُهُمْ بِسُلْطَنٍ مُبِينٍ ﴿۳۸﴾	أَمْ
وہ سنتے ہیں	اس میں (چڑھ کر)	(اگر ایسا ہے) تو چاہئے کہ لائے ان کا سننے والا کوئی روشن دلیل	کیا

جس میں چڑھ کر وہ سن لیتے ہیں۔ (اگر ایسا ہے) تو ان کے اس طرح سننے والے کو کوئی روشن دلیل لانی چاہیے ○ کیا

۱..... یہی چیلنج آج کے ان لوگوں کے لیے بھی ہے جو قرآن کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تصنیف قرار دیتے ہیں۔ اگر وہ اپنے دعوے میں سچے ہیں تو قرآن جیسا کلام بنا کر دکھائیں جو حسن و خوبی اور فصاحت و بلاغت میں اس جیسا ہو۔ ۲..... یہاں کافروں کو بڑے احسن انداز میں سمجھایا گیا کہ وہ ان سوالوں پر غور کریں جن کا لامحالہ جواب یہ ہے کہ ان کا اور آسمان و زمین کا خالق اللہ عزوجل ہے اور ان کافروں کے پاس نہ تو رب کے خزانے ہیں اور نہ ہی یہ خود بخود ہیں اور نہ ہی شبی خبروں تک انہیں کوئی رسائی ہے تو ان تمام باتوں کے باوجود یہ کیوں نہیں کریمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان نہیں لاتے اور کیوں اطاعت و عبادت الہی نہیں کرتے۔

کفار قریش کی حق بیزارائی پر کلام

لَهُ الْبِنْتُ وَلَكُمْ الْبَنُونَ ﴿۳۹﴾ أَمْ تَسْأَلُهُمْ

لَهُ	الْبِنْتُ (۱)	وَلَكُمْ	الْبَنُونَ (۳۹)	أَمْ	تَسْأَلُهُمْ
اس (اللہ) کے لیے	بیٹیاں	اور	تمہارے لیے بیٹے (ہیں)	کیا	تم مانگتے ہو ان سے

اللہ کیلئے بیٹیاں اور تمہارے لئے بیٹے ہیں؟ یا تم ان سے

أَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّعْرَمٍ مُّثْقَلُونَ ﴿۴۰﴾ أَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ

أَجْرًا	فَهُمْ	مِّنْ مَّعْرَمٍ	مُثْقَلُونَ (۴۰)	أَمْ	عِنْدَهُمْ	الْغَيْبُ
کوئی اجرت	تو وہ	تاوان (کے بوجھ) سے	دبے ہوئے ہیں	یا	ان کے پاس	غیب (ہے)

کچھ اجرت مانگتے ہو کہ (جس سے) وہ تاوان کے بوجھ میں دبے ہوئے ہیں؟ یا ان کے پاس غیب ہے

فَهُمْ يَكْتُوبُونَ ﴿۴۱﴾ أَمْ يُرِيدُونَ كَيْدًا ۖ فَالَّذِينَ كَفَرُوا

فَهُمْ	يَكْتُوبُونَ (۴۱)	أَمْ	يُرِيدُونَ	كَيْدًا (۴۱)	فَالَّذِينَ	كَفَرُوا
تو وہ	(فیصلہ) لکھتے ہیں	یا	وہ ارادہ کر رہے ہیں	کسی فریب (کا)	تو وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا

کہ وہ (اس کے ذریعے فیصلہ) لکھتے ہیں؟ یا وہ کسی فریب کا ارادہ کر رہے ہیں تو کافر

هُمْ الْكَاذِبُونَ ﴿۴۲﴾ أَمْ لَهُمُ إِلَٰهٌ غَيْرُ اللَّهِ ۖ

هُمْ	الْكَاذِبُونَ (۴۲)	أَمْ	لَهُمُ	إِلَٰهٌ	غَيْرُ اللَّهِ
وہی	(اپنے) فریب کا شکار ہونے والے (ہیں)	یا	ان کا	کوئی (حقیقی) معبود (ہے)	اللہ کے سوا

خود ہی (اپنے) فریب کا شکار ہونے والے ہیں؟ یا اللہ کے سوا ان کا کوئی اور خدا ہے؟

سُبْحَنَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿۴۳﴾ وَإِنْ يَرَوْا كِسْفًا مِّنَ السَّمَاءِ

سُبْحَنَ اللّٰهُ	عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿٢٣﴾	وَ	إِنْ	يَرَوْا	كِسْفًا	مِّنَ السَّمَاءِ
اللہ پاک ہے	ان کے شرک سے	اور	اگر	وہ دیکھیں	کوئی ٹکڑا	آسمان سے

اللہ ان کے شرک سے پاک ہے؟ اور اگر وہ آسمان سے کوئی ٹکڑا اگر تارہا تو

- ۱..... اللہ تعالیٰ اولاد سے پاک ہے، اس کی طرف بیٹا یا بیٹی کسی کی نسبت نہیں کی جاسکتی، یہاں فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں کہنے والے کفار کی جہالت و حماقت بیان کی گئی ہے کہ یہ اپنے لیے تو اعلیٰ درجہ کی چیز یعنی بیٹے پسند کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے لیے بیٹیاں تجویز کرتے ہیں جنہیں وہ خود اپنے لیے ناپسند کرتے اور انہیں حقیر سمجھتے ہیں۔ ۲..... یہاں لکھنے سے مراد کافروں کا یہ فیصلہ کرنا ہے کہ وہ مرنے کے بعد نہیں انجھیں گے اور اگر اٹھے بھی تو انہیں عذاب نہیں دیا جائے گا۔ ۳..... اس سے مراد وہ سازش ہے جو کفار نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شہید کرنے کیلئے دارالندہ میں تیار کی تھی، اس سازش کا دباؤ انہی

حق کے خلاف سازش کرنے والوں کا انجام

اللہ تعالیٰ شریک سے پاک ہے

عذاب کچھ کرنا ان کے دماغ کے معاملہ



سازش کفار سے متعلق حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ہدایت

کفار قریش کو عذاب و ناکاہی دے دے

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو صبر اور خصوصاً اوقات میں صبر و ہمت کرنے کا حکم

سَاقِطًا يَقُولُوا سَحَابٌ مَّرْكُومٌ ۳۴ فَذَرُهُمْ حَتَّى يُلْقُوا

سَاقِطًا	يَقُولُوا	سَحَابٌ مَّرْكُومٌ ۳۴	فَذَرُهُمْ	حَتَّى	يُلْقُوا
گرتا ہوا	(تو) وہ کہیں گے	(یہ) تہہ در تہہ بادل (ہے)	تو تم چھوڑ دو انہیں	یہاں تک کہ	وہ ملیں
دیکھیں گے تو کہیں گے کہ یہ تہہ در تہہ بادل ہے ○ تو تم انہیں چھوڑ دو یہاں تک کہ وہ					

يَوْمَهُمُ الَّذِي فِيهِ يُصْعَقُونَ ۳۵ يَوْمَ لَا يُغْنِي عَنْهُمْ

يَوْمَهُمُ ۳۵	الَّذِي فِيهِ	يُصْعَقُونَ ۳۵	يَوْمَ	لَا يُغْنِي عَنْهُمْ	عَنْهُمْ
اپنے دن (سے)	جس میں	انہیں بیہوش کر دیا جائے گا	(جس) دن	کام نہ دے گا	انہیں
اپنے اس دن سے ملیں جس میں بیہوش کر دیے جائیں گے ○ جس دن ان کا کوئی فریب انہیں					

كَيْدُهُمْ شِئًا وَلَا هُمْ يُنْصَرُونَ ۳۶ وَإِنَّ

كَيْدُهُمْ	شِئًا	وَلَا	هُمْ	يُنْصَرُونَ ۳۶	وَ إِنَّ
ان کا فریب	کچھ	اور	نہ	وہ	ان کی مدد کی جائے گی
کچھ کام نہ دے گا اور نہ ان کی مدد ہوگی ○ اور بیشک					

لِلَّذِينَ ظَلَمُوا عَذَابًا دُونَ ذَلِكَ وَلَكِنَّ

لِلَّذِينَ	ظَلَمُوا	عَذَابًا	دُونَ ۳۷	وَلَكِنَّ
ان لوگوں کے لیے جنہوں نے	ظلم کیا	ایک عذاب (ہے)	اس سے پہلے	لیکن
ظالموں کے لیے اس سے پہلے ایک عذاب ہے مگر				

أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۳۸ وَأَصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَإِنَّكَ

أَكْثَرَهُمْ	لَا يَعْلَمُونَ ۳۸	وَأَصْبِرْ	لِحُكْمِ رَبِّكَ	فَإِنَّكَ
ان میں اکثر	نہیں جانتے	اور	تم ٹھہرے رہو	اپنے رب کے حکم پر
ان میں اکثر لوگ جانتے نہیں ○ اور اے محبوب! تم اپنے رب کے حکم پر ٹھہرے رہو کہ بیشک تم				

(پچھلے صفحہ کا حاشیہ) پر پڑا اور غزوہ بدر میں 70 کافر قتل کر دیئے گئے۔ ۱..... اس دن سے قیامت کا دن؛ یا بجلی بارشوں کے جانے کا دن؛ یا ان کفار کی موت کا دن مراد ہے۔

۲..... قیامت کے دن کفار کو نہ تو مخلوق کی طرف سے عذاب سے چھٹکارے میں کوئی مدد ملے گی اور نہ ہی خالق کی جانب سے اس کا کوئی امکان ہے البتہ مسلمانوں کے ساتھ یہ معاملہ نہ ہو گا بلکہ انہیں خالق و مخلوق دونوں کی طرف سے مدد حاصل ہوگی۔ ۳..... اس سے مراد یہ ہے کہ ان کافروں کیلئے آخرت کے عذاب سے پہلے دنیا میں بھی ایک عذاب ہے۔ آخرت سے پہلے والے عذاب سے بد میں قتل ہونا، یا بھوک و قحط کی سات سالہ مصیبت یا عذاب قبر مراد ہے۔

٢٢

## آیات: 62

سُورَةُ النِّجْمِ

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی عظمت و شان  
قرآن و وحی الہی ہے

جلد ششم



حضرت جبریل کے اوصاف

شیب معراج حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا قرب الہی

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار الہی

مَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۚ (۲) اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ ۖ (۳) عَلَّمَهُ

مَا يَنْطِقُ	عَنِ الْهَوَىٰ (۲)	اِنْ	هُوَ	اِلَّا	وَحْيٌ	يُوحَىٰ (۳)	عَلَّمَهُ
وہ نہیں بولتا	خواہش سے	نہیں	وہ	مگر	وحی	(جو) انہیں کی جاتی ہے	سکھایا اسے

وہ کوئی بات خواہش سے نہیں کہتے ○ وہ وحی ہی ہوتی ہے جو انہیں کی جاتی ہے ○ انہیں سخت قوتوں والے،

شَدِيدُ الْقُوَىٰ (۵) ذُو مِرَّةٍ ۖ فَاسْتَوَىٰ (۶) وَهُوَ

شَدِيدُ الْقُوَىٰ (۵)	ذُو مِرَّةٍ	فَاسْتَوَىٰ (۶)	وَ	هُوَ
سخت قوتوں والے	طاقت والے (نے)	پھر اس نے قصد فرمایا	اور	وہ

طاقت والے نے سکھایا، پھر اس نے قصد فرمایا ○ ○ اس حال میں کہ وہ

بِالْأُفُقِ الْأَعْلَىٰ (۷) ثُمَّ دَنَا فَتَدَلَّىٰ (۸)

بِالْأُفُقِ الْأَعْلَىٰ (۷)	ثُمَّ	دَنَا (۸)	فَتَدَلَّىٰ (۸)
(آسمان کے) سب سے بلند کنارے پر (تھا)	پھر	وہ (جلوہ) قریب ہوا	پھر زیادہ قریب ہو گیا

آسمان کے سب سے بلند کنارہ پر تھے ○ پھر وہ جلوہ قریب ہوا پھر اور زیادہ قریب ہو گیا ○

فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ (۹) فَأَوْحَىٰ إِلَىٰ عَبْدِهِ

فَكَانَ	قَابَ قَوْسَيْنِ	أَوْ	أَدْنَىٰ (۹)	فَأَوْحَىٰ	إِلَىٰ عَبْدِهِ
تو (فاصلہ) رہ گیا	دو کمانوں کے برابر	یا	اس سے بھی کم	پھر اس نے وحی فرمائی	اپنے بندے کی طرف

تو دو کمانوں کے برابر بلکہ اس سے بھی کم فاصلہ رہ گیا ○ پھر اس نے اپنے بندے کو وحی فرمائی

مَا أَوْحَىٰ (۱۰) مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَىٰ (۱۱)

مَا	أَوْحَىٰ (۱۰)	مَا كَذَبَ	الْفُؤَادُ	مَا	رَأَىٰ (۱۱)
جو	اس نے وحی فرمائی	جھوٹ نہ کہا	دل (نے)	(اسے) جو	(آنکھ نے) دیکھا

جو اس نے وحی فرمائی ○ دل نے اسے جھوٹ نہ کہا جو (آنکھ نے) دیکھا ○

- ۱۔ یہاں قرآن کریم کے بارے میں فرمایا گیا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اس کی کوئی بات اپنی طرف سے نہیں کہتے بلکہ اس قرآن کی ہر بات وہ وحی ہی ہوتی ہے جو انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کی جاتی ہے۔ ۲۔ یہاں دو گول دائرے اس لئے لگائے گئے ہیں کہ اس مقام پر دو آیات کا ترجمہ ایک ساتھ کیا گیا ہے۔ ۳۔ کون کس کے قریب ہوا اس کے بارے میں مفسرین کے کئی قول ہیں۔ (۱) حضرت جبریل علیہ السلام حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے قریب ہوئے۔ (۲) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے قرب سے شرف ہوئے۔ (۳) اللہ تعالیٰ اپنی شان کے لائق اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم





الْأُنثَى ۲۱ تِلْكَ إِذْ قَسَبَ صَبِيْرِي ۲۲ إِنَّ هِيَ إِلَّا أَسْبَاءُ ۲۱

الْأُنثَى ۲۱	تِلْكَ إِذَا	قَسَبَ صَبِيْرِي ۲۲	إِنَّ	هِيَ	إِلَّا	أَسْبَاءُ ۲۱
بٹی (ہے)	جب تو یہ	غیر منصفانہ تقسیم (ہے)	نہیں	وہ (بت)	مگر	چند نام

بٹی ہے ○ جب تو یہ غیر منصفانہ تقسیم ہے ○ یہ تو صرف چند نام ہیں

سَبَّيْتُمُوَهَا أَنْتُمْ وَأَبَاؤُكُمْ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ بِهَا

سَبَّيْتُمُوَهَا	أَنْتُمْ	و	أَبَاؤُكُمْ	مَا أَنْزَلَ	اللَّهُ	بِهَا
نام رکھ لیا ان کا	تم	اور	تمہارے باپ دادا (نے)	نہیں اتاری	اللہ (نے)	ان (کی حقانیت) پر

جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے رکھ لیے ہیں اللہ نے ان (کی حقانیت) پر

مِنْ سُلْطٰنٍ ۱۰۰ اِنْ يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَهْوٰی

مِنْ سُلْطٰنٍ	اِنْ	يَتَّبِعُونَ	إِلَّا	الظَّنَّ	و	مَا	تَهْوٰی
کوئی دلیل	نہیں	وہ پیروی کرتے	مگر	گمان (کی)	اور	(اس کی) جو	خواہش کرتے ہیں

کوئی سند نہیں اتاری، وہ تو نزے گمان اور نفس کی خواہشوں کے

الْأَنْفُسُ ۷ وَلَقَدْ جَاءَهُمْ مِنْ رَبِّهِمْ الْهُدٰی ۲۳ أَمْ

الْأَنْفُسُ ۷	و	لَقَدْ	جَاءَهُمْ	مِنْ رَبِّهِمْ	الْهُدٰی ۲۳	أَمْ
نفس	اور	ضرور بیشک	آچکی ان کے پاس	ان کے رب کی طرف سے	ہدایت	کیا

پیچھے لگے ہوئے ہیں حالانکہ بیشک ان کے پاس ان کے رب کی طرف سے ہدایت آچکی ہے ○ کیا

لِلْإِنْسَانِ مَا تَبٰی ۲۴ فَلِلَّهِ الْآخِرَةُ

لِلْإِنْسَانِ ۲۴	مَا	تَبٰی ۲۴	فَلِلَّهِ	الْآخِرَةُ
انسان کیلئے (ہے)	(ہر وہ چیز) جس کی	اس نے تمنا کی	تو اللہ ہی کی (ملکیت ہے)	آخرت

انسان کو ہر وہ چیز حاصل ہے جس کی اس نے تمنا کی ○ تو آخرت اور دنیا

(پچھلے کلام سے) کے کمال کا اظہار ہے کہ اس مقام میں آپ ثابت قدم رہے جہاں عقلیں حیرت زدہ ہیں اور جس نور کا دیدار مقصود تھا اس سے مشرف ہوئے، دائیں بائیں کسی طرف توجہ نہ فرمائی اور نہ مقصود کے دیدار سے آنکھ پھیری اور نہ حضرت مکی عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف بے ہوش ہوئے۔ ۱۔ یعنی ان باتوں کا نام اللہ اور معبود تم نے اور تمہارے باپ دادا نے بالکل غلط طور پر رکھ لیا ہے، نہ یہ حقیقت میں اللہ ہیں نہ معبود ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کی حقانیت پر کوئی سند نہیں اتاری۔ ۲۔ یہاں انسان سے مراد مشرک اور ان کی جنسا سے مراد بتوں کی شفاعت ہے اور آیت کا معنی یہ ہے کہ کافر بتوں کے ساتھ جو جھوٹی امیدیں وابستہ رکھتے ہیں کہ

وَالْأُولَى ۚ وَكَمْ مِّن مَّلَكٍ فِي السَّمٰوٰتِ لَا تُغْنِي شَفَاعَتُهُمْ

اور	دنيا	اور	کتنے ہی	فرشتے (ہیں)	آسمانوں میں	کام نہیں آتی	ان کی شفاعت
-----	------	-----	---------	-------------	-------------	--------------	-------------

سب کا مالک اللہ ہی ہے ○ اور آسمانوں میں کتنے ہی فرشتے ہیں کہ ان کی سفارش کچھ

شَيْئًا إِلَّا مِنْ بَعْدِ اَنْ يَّآذَنَ اللّٰهُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ

کچھ	مگر	(اس کے) بعد	کہ	اجازت دیدے	اللہ	جس کے لیے	وہ چاہے
-----	-----	-------------	----	------------	------	-----------	---------

کام نہیں آتی مگر جبکہ اللہ اجازت دیدے جس کے لیے چاہے اور

يَرْضٰى ۚ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْآخِرَةِ لَيَسْئُوْنَ

پسند فرمائے	یشک	وہ لوگ جو	ایمان نہیں رکھتے	آخرت پر	ضرور وہ نام رکھتے ہیں
-------------	-----	-----------	------------------	---------	-----------------------

پسند فرمائے ○ یشک آخرت پر ایمان نہ رکھنے والے فرشتوں کے

الْمَلٰٓئِكَةِ تَسْبِيْةً اَلَا تُشٰى ۚ وَمَا لَهُمْ بِهِ مِنْ عِلْمٍ ۚ

فرشتوں (کے)	عورتوں کے نام (جیسے)	اور	نہیں (ہے)	ان کو	اس کا	کوئی علم
-------------	----------------------	-----	-----------	-------	-------	----------

عورتوں جیسے نام رکھتے ہیں ○ اور انہیں اس کا کوئی علم نہیں،

اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ ۚ وَاِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِي مِنَ الْحَقِّ

نہیں	وہ پیروی کرتے	مگر	گمان (کی)	اور	یشک	گمان	کام نہیں دیتا
------	---------------	-----	-----------	-----	-----	------	---------------

وہ تو صرف گمان کے پیچھے ہیں اور یشک گمان یقین کی جگہ کچھ

(پچھلے صفحہ کا حوالہ) وہ ان کی شفاعت کریں گے اور ان کے کام آئیں گے، یہ امیدیں باطل ہیں۔ ①..... یعنی بارگاہ الہی میں قرب اور مقام رکھنے کے باوجود فرشتے صرف اس کیلئے شفاعت کریں گے جس کیلئے اللہ تعالیٰ کی اجازت و مرضی ہو، جب شفاعت کے معاملے میں فرشتوں کا یہ حال ہے تو توہوں سے شفاعت کی امید رکھنا انتہائی جہالت اور حماقت ہے کیونکہ انہیں بارگاہ الہی میں نہ قرب حاصل ہے اور نہ کفار شفاعت کے اہل ہیں۔ ②..... یہاں اس گمان کا ذکر ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے فرمان کے مقابلے میں ہو، اس گمان کا ذکر نہیں جو کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے فرمان کے موافق ہو۔ لہذا اس آیت کی بنا پر مجتہد علماء کے قیاس کو غلط کہنا باطل ہے۔



شَيْئًا ۲۸ فَأَعْرِضْ عَنْ مَنْ تَوَلَّىٰ عَنْ ذِكْرِنَا وَ

شَيْئًا ۲۸	فَأَعْرِضْ	عَنْ	مَنْ	تَوَلَّىٰ	عَنْ ذِكْرِنَا	وَ
کچھ	تو تم منہ پھیر لو	(اس) سے	جس نے	منہ پھیرا	ہماری یاد سے	اور

کام نہیں دیتا ○ تو تم اس سے منہ پھیر لو جو ہماری یاد سے پھر اور

لَمْ يُرِدْ إِلَّا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ۲۹ ذَلِكَ مَبْلَغُهُم مِّنَ الْعِلْمِ ۱۰۱

لَمْ يُرِدْ	إِلَّا	الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ۲۹	ذَلِكَ ۲۹	مَبْلَغُهُم مِّنَ الْعِلْمِ	إِنَّ
اس نے نہیں چاہا	مگر	دنیا کی زندگی (کو)	یہ	ان کے علم کی پہنچ (ہے)	بیشک

اس نے صرف دنیاوی زندگی کو چاہا ○ یہ ان کے علم کی انتہا ہے۔ بیشک

رَبِّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيلِهِ ۱۰۲ وَهُوَ أَعْلَمُ

رَبِّكَ	هُوَ	أَعْلَمُ	بِمَنْ	ضَلَّ	عَنْ سَبِيلِهِ	وَ	هُوَ	أَعْلَمُ
تمہارا رب	وہ	خوب جانتا ہے	(اس) کو جو	بہکا	اس کی راہ سے	اور	وہ	خوب جانتا ہے

تمہارا رب اسے خوب جانتا ہے جو اس کی راہ سے بہکا اور وہ خوب جانتا ہے

بِمَنْ اهْتَدَىٰ ۳۰ وَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا

بِمَنْ	اهْتَدَىٰ ۳۰	وَ	لِلّٰهِ	مَا	فِي السَّمٰوٰتِ	وَ	مَا
(اس) کو جس نے	ہدایت پائی	اور	اللہ ہی کا (ہے)	جو کچھ	آسمانوں میں	اور	جو کچھ

جس نے ہدایت پائی ○ اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ

فِي الْاَرْضِ ۱۰۳ لِيَجْزِيَ الَّذِينَ اَسَاءُوا وَاِيسَا

فِي الْاَرْضِ	لِيَجْزِيَ	الَّذِينَ	اَسَاءُوا	وَاِيسَا
زمین میں (ہے)	تاکہ وہ بدلہ دے	ان لوگوں کو جنہوں نے	برے کام کیے	(اس) کا جو

زمین میں ہے، تاکہ برائی کرنے والوں کو ان کے

۱..... مشرکین چونکہ آخرت کو مانتے نہیں تھے لہذا اس کیلئے تیاری کیا کرنا، اس لئے ان کی ہر کوشش دنیا کیلئے ہوتی تھی۔ مسلمان آخرت کا انکار تو نہیں کرتے بلکہ اس پر ایمان رکھتے ہیں لیکن فی زمانہ آخرت کی تیاری سے عموماً انتہائی غافل اور صرف اپنی دنیا سوار کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت اور عقل سلیم عطا فرمائے۔ ۲..... اس سے مراد یہ ہے کہ کفار اس قدر کم عقل اور کم علم ہیں کہ انہوں نے ہمیشہ رہنے والی آخرت پر فتنہ ہونے والی دنیا کو ترجیح دی۔ یا یہ مراد ہے کہ کفار کے علم کی انتہا وہم و گمان ہیں جو انہوں نے ہاتھ رکھے ہیں۔

ہدایت سے منہ پھرنے والے سے  
اعراض کا حکم

کفار کی علمی رسائی اور انہیں تہدید

اللہ تعالیٰ کی بادشاہی اور اس کا لازمی نتیجہ

## عَمِلُوا وَيَجْزِي الَّذِينَ أَحْسَنُوا بِالْحُسْنَى ۝۳۱

عَمِلُوا	وَيَجْزِي	الَّذِينَ	أَحْسَنُوا	بِالْحُسْنَى ۝۳۱
انہوں نے عمل کیے	اور	بدلہ دے	ان لوگوں کو جنہوں نے	نیکی کی

اعمال کا بدلہ دے اور نیکی کرنے والوں کو نہایت اچھا صلہ عطا فرمائے ○

## الَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبِيرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ

الَّذِينَ	يَجْتَنِبُونَ	كَبِيرَ الْإِثْمِ (۱)	وَالْفَوَاحِشَ (۲)
وہ لوگ جو	اجتناب کرتے ہیں	بڑے گناہوں	اور بے حیائیوں (سے)

وہ جو بڑے گناہوں اور بے حیائیوں سے بچتے ہیں

## إِلَّا اللَّهُ ۖ إِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ ۖ هُوَ

إِلَّا	اللَّهُ ۖ	إِنَّ رَبَّكَ	وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ ۖ	هُوَ
مگر	(اتنا کہ) گناہ کے پاس گئے اور رک گئے	بیشک	تمہارا رب وسیع مغفرت والا ہے	وہ

مگر اتنا کہ گناہ کے پاس گئے اور رک گئے بیشک تمہارے رب کی مغفرت وسیع ہے، وہ

## أَعْلَمُ بِكُمْ إِذْ أَنْشَأَكُمْ مِّنَ الْأَرْضِ وَإِذْ

أَعْلَمُ	بِكُمْ	إِذْ	أَنْشَأَكُمْ	مِّنَ الْأَرْضِ	وَ	إِذْ
خوب جانتا ہے	تمہیں	جب	اس نے پیدا کیا تمہیں	زمین (مٹی) سے	اور	جب

تمہیں خوب جانتا ہے جب اس نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا اور جب

## أَنْتُمْ أَجِنَّةٌ فِي بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ فَلَا تُرْكُوا

أَنْتُمْ	أَجِنَّةٌ	فِي بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ	فَلَا تُرْكُوا (۳)
تم	حمل کی صورت (تھے)	اپنی ماؤں کے پیٹوں میں	تو تمہیں یا کسی کی بیانی نہ کرو

تم اپنی ماؤں کے پیٹ میں حمل کی صورت میں تھے تو تم خود اپنی جانوں کی

۱۔۔۔ کبیرہ گناہ وہ ہے جس کے کرنے پر دنیا میں حد جاری ہو جیسے قتل، زنا اور چوری وغیرہ یا اس پر آخرت میں عذاب کی وعید ہو جیسے فسیت، چغل خوری، خود پسندی اور ریاکاری وغیرہ۔ (روح المعانی، البحر، تحت الآیۃ: ۳۲، ۸۸/۱۴) ۲۔۔۔ فواحش میں ہر قبیح قول، فعل اور تمام صغیرہ، کبیرہ گناہ داخل ہیں، البتہ یہاں فواحش سے وہ کبیرہ گناہ مراد ہیں جن کی قباحیت اور فساد بہت زیادہ ہو جیسے زنا، قتل اور چوری کرنا وغیرہ۔ ۳۔۔۔ ریاکاری، اپنی نمود و نمائش اور خود پسندی ممنوع ہے البتہ اگر اللہ تعالیٰ کی نعمت کے اعتراف اور اطاعت و عبادت پر مسرت اور اس کے ادا کرنے کے لئے نیکیوں کا ذکر کیا جائے تو یہ جائز ہے۔



اَنْفُسُكُمْ ۱۰ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ اَتَّقَى ۱۱ اَفَرَعَيْتَ

اَنْفُسُكُمْ	هُوَ	اَعْلَمُ	بِمَنْ	اَتَّقَى	اَفَرَعَيْتَ
اپنی جانوں (کی)	وہ	خوب جانتا ہے	(اس) کو جو	پرہیز گار ہوا	تو کیا تم نے دیکھا

پاکیزگی بیان نہ کرو، وہ خوب جانتا ہے اسے جو پرہیز گار ہوا ۱۰ تو کیا تم نے

الَّذِي تَوَلَّى ۱۲ وَ اَعْطَى قَلِيلًا ۱۳ وَ اَكْدَى ۱۴

الَّذِي	تَوَلَّى	وَ	اَعْطَى	قَلِيلًا	وَ	اَكْدَى
(اس کو) جو	پھر گیا	اور	اس نے دیا	تھوڑا سا (مال)	اور	روک لیا

اسے دیکھا جو پھر گیا ۱۲ اور اس نے تھوڑا سا مال دیا اور روک رکھا ۱۳

اَعِنْدَهُ عِلْمُ الْغَيْبِ فَهُوَ يَرَى ۱۵ اَمْ لَمْ يُنَبِّأْ بِمَا

اَعِنْدَهُ	عِلْمُ الْغَيْبِ	فَهُوَ	يَرَى	اَمْ	لَمْ يُنَبِّأْ	بِمَا
کیا اس کے پاس	غیب کا علم (ہے)	تو وہ	دیکھ رہا ہے	یا، کیا	اسے خبر نہیں دی گئی	(اس کی) جو

کیا اس کے پاس غیب کا علم ہے تو وہ دیکھ رہا ہے ۱۵ یا کیا اسے اس کی خبر نہیں دی گئی جو

فِي صُحُفٍ مُّوسَى ۱۶ وَ اِبْرَاهِيمَ الَّذِي وَفَّى ۱۷

فِي صُحُفٍ	مُوسَى	وَ	اِبْرَاهِيمَ	الَّذِي	وَفَّى
موسیٰ کے صحیفوں میں	(ہے)	اور	ابراہیم (کے)	جس نے	پوری طرح ادا کیا

موسیٰ کے صحیفوں میں ہے ۱۶ اور ابراہیم کے جس نے (احکام کو) پوری طرح ادا کیا ۱۷

اَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ اُخْرَىٰ ۱۸ وَ اَنْ لَّيْسَ

اَلَا تَزِرُ	وَازِرَةٌ	وِزْرَ اُخْرَىٰ	وَ	اَنْ	لَّيْسَ
کہ بوجھ نہیں اٹھائے گی	کوئی بوجھ اٹھانے والی	دوسری کا بوجھ	اور	یہ کہ	نہیں ہے

(وہ بات یہ ہے) کہ کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسری کا بوجھ نہیں اٹھائے گی ۱۸ اور یہ کہ

۱..... ولید بن مغیرہ نے اسلام قبول کیا اور مشرکین کے عار دلانے پر اس نے کہا کہ میں عذاب الہی کے خوف سے مسلمان ہوا ہوں۔ عار دلانے والے نے اسلام سے منحرف ہونے کی صورت میں کچھ مال کے بدلے اس کا عذاب اپنے اوپر لینے کی ذمہ داری تو یہ دوبارہ مشرک ہو گیا۔ اس کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔ ۲..... صحیفوں سے تورات کی تختیاں یاد دہنیے مراد ہیں جو تورات سے پہلے نازل ہوئے۔ یہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا پہلے ذکر اس لئے کیا گیا ہے کہ ان کا زمانہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مقابلے میں کفار قریش سے زیادہ قریب ہے۔

## لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَاسَعَى ۝۳۹ وَأَنْتَ سَعِيَةٌ

لِلْإِنْسَانِ	إِلَّا	مَا	سَعَى ۝۳۹ (۱)	وَ	أَنْتَ	سَعِيَةٌ
انسان کے لیے	مگر	وہ جس کی	اس نے کوشش کی	اور	یہ کہ	اس کی کوشش

انسان کیلئے وہی ہو گا جس کی اس نے کوشش کی ○ اور یہ کہ اس کی کوشش

## سَوْفَ يُرَى ۝۴۰ ثُمَّ يُجْزَاهُ الْجَزَاءُ الْآوْفَى ۝۴۱ وَأَنْتَ

سَوْفَ يُرَى ۝۴۰	ثُمَّ	يُجْزَاهُ	الْجَزَاءُ الْآوْفَى ۝۴۱	وَ	أَنْتَ
عنقریب دیکھی جائے گی	پھر	اسے بدلہ دیا جائے گا	بھرپور بدلہ	اور	یہ کہ

عنقریب دیکھی جائے گی ○ پھر اسے اس کا بھرپور بدلہ دیا جائے گا ○ اور یہ کہ

## إِلَىٰ رَبِّكَ الْمُسْتَهْي ۝۴۲ وَأَنَّهُ هُوَ أَصْحَكَ وَأَبَىٰ ۝۴۳

إِلَىٰ رَبِّكَ	الْمُسْتَهْي ۝۴۲	وَ	أَنَّهُ	هُوَ	أَصْحَكَ	وَ	أَبَىٰ ۝۴۳
تمہارے رب کی طرف	انتہا (ہے)	اور	یہ کہ وہ	وہی (ہے)	(جس نے) ہنسیا	اور	رلایا

بیشک تمہارے رب ہی کی طرف انتہا ہے ○ اور یہ کہ وہی ہے جس نے ہنسیا اور رلایا ○

## وَأَنَّهُ هُوَ أَمَاتٌ وَأَحْيَا ۝۴۴ وَأَنَّهُ خَلَقَ

وَ	أَنَّهُ	هُوَ	أَمَاتٌ	وَ	أَحْيَا ۝۴۴	وَ	أَنَّهُ	خَلَقَ
اور	یہ کہ وہ	وہی (ہے)	(جس نے) موت دی	اور	زندگی عطا فرمائی	اور	یہ کہ وہ	اس نے بنائے

اور یہ کہ وہی ہے جس نے موت اور زندگی دی ○ اور یہ کہ اسی نے

## الرُّوحَيْنِ الذَّكَرَ وَالْأُنْثَى ۝۴۵ مِنْ تُفْطَةٍ إِذَا تُسْنَى ۝۴۶ وَأَنْتَ

الرُّوحَيْنِ	الذَّكَرَ	وَ	الْأُنْثَى ۝۴۵	مِنْ تُفْطَةٍ	إِذَا تُسْنَى ۝۴۶	وَ	أَنْتَ
دو جوڑے	نر	اور	مادہ	نطفہ سے	جب اسے ڈالا جاتا ہے	اور	یہ کہ

نر اور مادہ دو جوڑے بنائے ○ نطفہ سے جب اسے ڈالا جائے ○ اور یہ کہ

۱..... ایصالِ ثواب کے جائز و درست ہونے پر قرآن و حدیث کے دلائل کی روشنی میں علمائے اہلسنت کا اجماع ہے اور اس آیت کے مفسرین نے متعدد معانی بیان کئے ہیں، ایک یہ ہے کہ قیامت کے دن بندے کو اپنا ہی ایمان فائدہ دے گا کسی دوسرے کا ایمان کافر کے کام نہیں آئے گا۔ یہ بھی مراد ہو سکتا ہے کہ آدمی کی خواہش سے دوسرے کی نیکیاں اسے نہیں مل سکتیں، ہاں دوسرا شخص اگر خود نیکیاں دینا چاہے یعنی ایصالِ ثواب کرنا چاہے تو کر سکتا ہے۔



## عَلَيْهِ النَّشْأَةُ الْآخَرَى ۝۴۷ وَ أَنَّهُ هُوَ أَغْنَىٰ وَ

عَلَيْهِ ۴۷	النَّشْأَةُ الْآخَرَى ۴۷	وَ	أَنَّهُ	هُوَ	أَغْنَىٰ	وَ
اسی پر (کے ذمہ ہے)	دوسری بار زندہ کرنا	اور	یہ کہ وہ	وہی (ہے)	(جس نے) غنی کیا	اور

دوبارہ زندہ کرنا اسی کے ذمہ ہے ○ اور یہ کہ وہی ہے جس نے غنی کیا اور

## أَقْنَىٰ ۝۴۸ وَ أَنَّهُ هُوَ رَبُّ الشَّعْرَىٰ ۝۴۹ وَ أَنَّهُ أَهْلَكَ

أَقْنَىٰ ۴۸	وَ	أَنَّهُ	هُوَ	رَبُّ الشَّعْرَىٰ ۴۹	وَ	أَنَّهُ	أَهْلَكَ
قناعت دی	اور	یہ کہ وہ	وہی	شعری کا رب (ہے)	اور	یہ کہ وہ	اسی نے ہلاک کیا

قناعت دی ○ اور یہ کہ وہی شعری (نامی ستارے) کا رب ہے ○ اور یہ کہ اسی نے پہلی عادی کو

## عَادَ الْأُولَىٰ ۝۵۰ وَ شَمُودَ فَمَا أَبْقَىٰ ۝۵۱ وَ قَوْمَ نُوحٍ

عَادَ الْأُولَىٰ ۵۰	وَ	شَمُودَ	فَمَا أَبْقَىٰ ۵۱	وَ	قَوْمَ نُوحٍ
پہلی عادی (کو)	اور	شمود (کو)	تو اس نے (کسی کو) باقی نہ چھوڑا	اور	نوح کی قوم (کو ہلاک کیا)

ہلاک فرمایا ○ اور شمود کو تو اس نے (کسی کو) باقی نہ چھوڑا ○ اور ان سے پہلے

## مِّنْ قَبْلُ ۝۵۲ إِنَّهُمْ كَانُوا هُمْ أَظْلَمَ وَ أَطْغَىٰ ۝۵۳

مِّنْ قَبْلُ	إِنَّهُمْ	كَانُوا	هُم	أَظْلَمَ	وَ	أَطْغَىٰ ۵۳	وَ
(ان سے) پہلے	بیشک وہ	تھے	وہ	(ان دوسروں سے) زیادہ ظالم	اور	زیادہ سرکش	اور

نوح کی قوم (کو ہلاک کیا) بیشک وہ ان (دوسروں) سے بھی زیادہ ظالم اور سرکش تھے ○ اور

## الْمُؤْتَفِكَةَ أَهْوَىٰ ۝۵۴ فَغَشَّاهَا غَشَىٰ ۝۵۵

الْمُؤْتَفِكَةَ	أَهْوَىٰ ۵۴	فَغَشَّاهَا	مَا	غَشَىٰ ۵۵
الٹنے والی بستیوں (کو)	اس نے نیچے گرایا	پھر ڈھانپ لیا انہیں	جس نے	ڈھانپ لیا

اس نے الٹنے والی بستیوں کو نیچے گرایا ○ پھر ان بستیوں کو اس نے ڈھانپ لیا جس نے ڈھانپ لیا ○

۱۔۔۔ اس آیت کا یہ معنی نہیں کہ دوبارہ زندہ کرنا اللہ تعالیٰ پر واجب ہے بلکہ یہ معنی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قیامت میں زندہ فرمانے کا وعدہ فرمایا ہے اس لئے اپنے وعدے کو پورا کرنے کے لیے وہ مخلوق کو ضرور اس کی موت کے بعد زندہ فرمائے گا۔ ۲۔۔۔ شعری ایک ستارہ ہے شدید گرمی کے موسم میں جو زما ستارے کے بعد طلوع ہوتا ہے۔ خزاہ قبیلے کے لوگ اس کی عبادت کرتے تھے۔ اس آیت میں انہیں بتایا گیا کہ جس ستارے کی تم پوجا کرتے ہو اس کا رب بھی اللہ تعالیٰ ہی ہے لہذا صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔ ۳۔۔۔ اس سے مراد حضرت ہود علیہ السلام کی قوم ہے، طوفان نوح کے بعد سب سے پہلے یہ لوگ تیر آجندہ سے

## فِيَا أَيُّ الْآلَاءِ رَبِّكَ تَتَبَارَى ۝۵۵ هَذَا نَذِيرٌ

فِيَا أَيُّ الْآلَاءِ رَبِّكَ	تَتَبَارَى ۝۵۵	هَذَا	نَذِيرٌ
تو اپنے رب کی کون سی نعمتوں میں	تو شک کرے گا	یہ	ایک ڈرسانے والا (ہے)

تو اے بندے! تو اپنے رب کی کون سی نعمتوں میں شک کرے گا؟ یہ پہلے ڈرسانے والوں

## مِّنَ النَّذِرِ الْأُولَى ۝۵۶ أَرَفَتِ الْأَرْفَةَ ۝۵۷ لَيْسَ

مِّنَ النَّذِرِ الْأُولَى ۝۵۶	أَرَفَتِ	الْأَرْفَةَ ۝۵۷	لَيْسَ
پہلے ڈرسانے والوں میں سے	قریب آگئی	قریب آنے والی (قیامت)	نہیں ہے

میں سے ایک ڈرسانے والے ہیں ○ قریب آنے والی (قیامت) قریب آگئی ○ اللہ کے سوا

## لَهَا مِنْ دُونِ اللَّهِ كَاشِفَةٌ ۝۵۸ أَفَمِنْ هَذَا الْحَدِيثِ

لَهَا	مِنْ دُونِ اللَّهِ	كَاشِفَةٌ ۝۵۸ (۱)	أَفَمِنْ هَذَا الْحَدِيثِ (۲)
اس کو	اللہ کے سوا	کوئی کھولنے والا	تو کیا اس بات سے

اسے کوئی کھولنے والا نہیں ○ تو کیا اس بات پر

## تَعْجَبُونَ ۝۵۹ وَتَضْحَكُونَ وَلَا تَبْكُونَ ۝۶۰ وَأَنْتُمْ

تَعْجَبُونَ ۝۵۹	وَتَضْحَكُونَ	وَلَا تَبْكُونَ ۝۶۰	وَأَنْتُمْ
تم تعجب کرتے ہو	اور ہنستے ہو	اور روتے نہیں ہو	تم

تم تعجب کرتے ہو؟ ○ اور ہنستے ہو اور روتے نہیں ہو ○ اور تم

## سَيِّدُونَ ۝۶۱ فَاسْجُدْ وَابْتَغِ اللَّهَ ۝۶۲

سَيِّدُونَ ۝۶۱	فَاسْجُدْ وَابْتَغِ	اللَّهَ ۝۶۲	وَأَنْتُمْ
غفلت میں پڑے ہوئے (ہو)	تو سجدہ کرو	اللہ کیلئے	اور عبادت کرو

غفلت میں پڑے ہوئے ہو ○ تو اللہ کے لیے سجدہ کرو اور عبادت کرو ○

(پچھلے کلمہ) ہلاک ہوئے، اس لئے انہیں جلی عادی کہتے ہیں۔

۱۔ اس کا معنی یہ ہے کہ جب قیامت قائم ہونے کا وقت آئے گا تو اسے اللہ تعالیٰ ہی ظاہر فرمائے گا۔ یہ معنی ہے کہ جب قیامت قائم ہوگی تو اس کی ہولناکیوں اور شدتوں کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی دور نہیں کر سکتا اور اللہ تعالیٰ انہیں دور نہ فرمائے گا۔ ۲۔ اس بات سے مراد حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر قرآن نازل ہونا ہے۔ ۳۔ یہ آیت آیات سجدہ میں سے ہے، اسے پڑھنے اور سننے والے پر سجدہ تلاوت کرنا واجب ہے۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں  
مفسرین انوار کا بیان

قریب قیامت اور اس کے  
ظہور کا بیان

مکرمین قرآن کا رویہ اور انہیں سجدہ و عبادت الٰہی کا حکم

السجدة ۱۲



رکوع: 03

آیات: 55

## سُورَةُ الْقَمَرِ ۝

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ	اللَّهُ	الرَّحْمَنِ	الرَّحِيمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ ۝ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ۝<sup>(۱)</sup> ۝ وَانْ يُرْوِاِیَۃ

اِقْتَرَبَتِ	السَّاعَةُ	وَ	انْشَقَّ	الْقَمَرُ	وَ	انْ	یُرْوِاِیَۃ
قرب آگئی	قیامت	اور	پھٹ گیا	چاند	اور	اگر	وہ دیکھتے ہیں

قیامت قریب آگئی اور چاند پھٹ گیا ۝ اور اگر کفار کوئی نشانی دیکھتے ہیں

یُعْرِضُوا ۝ یَقُولُوا سِحْرٌ مُّسْتَبِرٌّ ۝ وَكَذَّبُوا ۝

یُعْرِضُوا	وَ	یَقُولُوا	سِحْرٌ مُّسْتَبِرٌّ	وَ	كَذَّبُوا	وَ
(تو) منہ پھیر لیتے ہیں	اور	کہتے ہیں	(یہ تو) کوئی دائمی جادو ہے	اور	انہوں نے جھٹلایا	اور

تو منہ پھیر لیتے ہیں اور کہتے ہیں: یہ تو کوئی دائمی جادو ہے ۝ اور انہوں نے جھٹلایا اور

اتَّبِعُوا ۝ اَهُوَآءَهُمْ ۝ وَكُلُّ أَمْرٍ مُّسْتَقَرٌّ ۝ وَلَقَدْ

اتَّبِعُوا	اَهُوَآءَهُمْ	وَ	كُلُّ أَمْرٍ	مُسْتَقَرٌّ	وَ	لَقَدْ
پیروی کی	اپنی خواہشات (کی)	اور	ہر کام	قرار پا چکا ہے	اور	ضرور بیشک

اپنی خواہشوں کے پیچھے ہوئے اور ہر کام قرار پا چکا ہے ۝ اور بیشک

۱..... چاند کا دو ٹکڑے ہونا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا روشن معجزہ اور قرب قیامت کی ایک نشانی ہے جو ظاہر ہو چکی ہے۔ ۲..... اس آیت میں کفار مکہ کی ایک عادت بیان کی گئی کہ وہ اگر اللہ تعالیٰ کی قدرت اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صداقت و نبوت پر دلالت کرنے والی کوئی نشانی جیسے چاند کا دو ٹکڑے ہونا وغیرہ دیکھتے ہیں تو اس میں غور کر کے اس کی حقیقت جاننے، اس کی تصدیق کرنے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لانے سے منہ پھیر لیتے اور کہتے ہیں: یہ تو کوئی دائمی طاقتور جادو ہے۔ ۳..... اس سے مراد یہ ہے کہ ہر کام کا ایک وقت مقرر رہے اور وہ وقت آنے پر کوئی اس کام کو ہونے سے

تیس قیامت اور اس کی ایک نشانی کا بطور صدق نبوت کی نشانی دیکھ کر کفار مکہ کا رویہ

کفار مکہ کی مختلف اور استغناء خواہش کا بیان

کفار مکہ کا بچھل قوموں کے انجام سے سبق حاصل نہ کرنا

جَاءَهُمْ مِنَ الْأَنْبَاءِ مَا فِيهِ مُزْدَجَرٌ ۝ حِكْمَةٌ بَالِغَةٌ

جَاءَهُمْ	مِنَ الْأَنْبَاءِ	مَا فِيهِ	مُزْدَجَرٌ ۝ (۱)	حِكْمَةٌ بَالِغَةٌ
آئیں ان کے پاس	خبریں	جن میں	ڈانٹ ڈپٹ (تھی)	(یہ قرآن انتہاء کو پہنچی ہوئی حکمت ہے)
ان کے پاس وہ خبریں آچکیں جن میں کافی ڈانٹ ڈپٹ تھی ○ (یہ قرآن) انتہاء کو پہنچی ہوئی حکمت ہے				

فَمَا تَعْنِ التُّذُرُ ۝ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ يَوْمَ يَدْعُ

فَمَا تَعْنِ	التُّذُرُ ۝ (۲)	فَتَوَلَّ	عَنْهُمْ	يَوْمَ	يَدْعُ
تو (الیسوں کو) فائدہ نہیں دیتے	ڈرانے والے (امور)	تو تم منہ پھیر لو	ان سے	(جس) دن	پکارے گا
تو (الیسوں کو) ڈرانے والے امور فائدہ نہیں دیتے ○ تو تم ان سے منہ پھیر لو، جس دن پکارنے والا					

الدَّاعِ إِلَى شَيْءٍ فُكِّرَ ۝ خُشْعًا أَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُونَ

الدَّاعِ	إِلَى شَيْءٍ فُكِّرَ ۝ (۱)	خُشْعًا	أَبْصَارُهُمْ	يَخْرُجُونَ
ایک پکارنے والا	ایک سخت انجانی چیز کی طرف	جھکی ہوئی (ہوں گی)	ان کی آنکھیں	وہ نکلیں گے
ایک سخت انجان بات کی طرف بلائے گا ○ (تو) ان کی آنکھیں نیچے جھکی ہوئی ہوں گی۔ قبروں سے				

مِنَ الْأَجْدَاثِ كَانَتْهُمْ جَرَادٌ مُنْتَشِرٌ ۝ مُهْطِعِينَ إِلَى الدَّاعِ ط

مِنَ الْأَجْدَاثِ	كَانَتْهُمْ	جَرَادٌ مُنْتَشِرٌ ۝ (۱)	مُهْطِعِينَ إِلَى الدَّاعِ
قبروں سے	گویا کہ وہ	پھیلی ہوئی ٹڈیاں (ہیں)	بلانے والے کی طرف دوڑتے ہوئے
یوں نکلیں گے گویا وہ پھیلی ہوئی ٹڈیاں ہیں ○ اس بلانے والے کی طرف دوڑتے ہوئے			

يَقُولُ الْكَافِرُونَ هَذَا يَوْمٌ عَسَى ۝ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ

يَقُولُ	الْكَافِرُونَ	هَذَا	يَوْمٌ عَسَى ۝ (۸)	كَذَّبَتْ	قَبْلَهُمْ	قَوْمُ نُوحٍ
کہیں گے	کافر	یہ	بڑا سخت دن (ہے)	جھٹلایا	ان سے پہلے	نوح کی قوم (نے)
کافر کہیں گے: یہ بڑا سخت دن ہے ○ ان سے پہلے نوح کی قوم نے جھٹلایا						

(پچھلے کامیاب) روک نہیں سکتا، لہذا ابھی اگرچہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دین غالب نہیں لیکن یہ اپنے مقررہ وقت پر ضرور غالب ہو کر رہے گا۔  
 ۱۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور اس کے ساتھ کفر کرنے کی وجہ سے ہلاک کر دیئے گئے، ان کے حالات معلوم کرنا عبرت اور نصیحت حاصل کرنے کے لئے بہت فائدہ مند ہے۔ ۲۔ اس آیت کا معنی یہ ہے کہ رسولوں کی تشریف آوری، نیز ان کا لوگوں کو آخرت سے ڈرانا تو نبی قرآن پاک میں بیان کردہ گزشتہ قوموں کے عبرت کا واقعات سب سراسر حکمت ہیں لیکن اگر کفار رسولوں کی بات ہی نہ مانتیں، عذاب آخرت کی پرواہ ہی نہ کریں اور گزشتہ اقوام کے حالات



فَكَذَّبُوا عَبْدَنَا وَقَالُوا مَجْنُونٌ وَ

فَكَذَّبُوا <sup>(۱)</sup>	عَبْدَنَا	و	قَالُوا	مَجْنُونٌ	و
تو انہوں نے جھوٹا کہا	ہمارے بندے (کو)	اور	کہنے لگے	(وہ) مجنون (ہے)	اور

تو انہوں نے ہمارے بندے کو جھوٹا کہا اور کہنے لگے: یہ پاگل ہے اور

اَزْدُجَرَ ۹ فَدَعَا رَبَّهُ أَنِّي مَغْلُوبٌ فَانتَصِرُ ۱۰

اَزْدُجَرَ ۹	فَدَعَا <sup>(۲)</sup>	رَبَّهُ	أَنِّي	مَغْلُوبٌ	فَانتَصِرُ ۱۰
(نوح) کو جھڑکا گیا	تو اس نے دعا کی	اپنے رب (سے)	کہ میں	مغلوب (ہوں)	تو تو بدلہ لے (میرا)

نوح کو جھڑکا گیا ○ تو اس نے اپنے رب سے دعا کی کہ میں مغلوب ہوں تو تو (میرا) بدلہ لے ○

فَفَتَحْنَا أَبْوَابَ السَّمَاءِ بِمَاءٍ مُنْهَرٍ ۱۱ وَفَجَّرْنَا

فَفَتَحْنَا	أَبْوَابَ السَّمَاءِ	بِمَاءٍ مُنْهَرٍ ۱۱	و	فَجَّرْنَا
تو ہم نے کھول دیئے	آسمان کے دروازے	تیز بہنے والے پانی کے ساتھ	اور	ہم نے بہا دیا

تو ہم نے زور کے بہتے پانی سے آسمان کے دروازے کھول دیئے ○ اور زمین کو

الْأَرْضَ عَيُونًا فَالتَّقَى الْمَاءِ عَلَى أَمْرٍ قَدْ قُدِرَ ۱۲

الْأَرْضَ	عَيُونًا	فَالتَّقَى	الْمَاءِ	عَلَى أَمْرٍ	قَدْ قُدِرَ ۱۲
زمین (کو)	چشمے (کر کے)	تو مل گیا	پانی	اس امر (مقدار) پر	تحقیق جو مقدر کیا گیا تھا

چشمے کر کے بہا دیا تو پانی اس مقدار پر مل گیا جو مقدر تھی ○

وَحَصَلْنَاهُ عَلَى ذَاتِ الْوَاحِ وَدُسِّرَ ۱۳ تَجْرِي

وَحَصَلْنَاهُ	عَلَى ذَاتِ الْوَاحِ وَدُسِّرَ ۱۳	تَجْرِي
ہم نے سوار کیا اس (نوح) کو	تختوں اور کیلوں والی (کشتی) پر	وہ چلتی تھی

اور ہم نے نوح کو تختوں اور کیلوں والی (کشتی) پر سوار کیا ○ جو ہماری نگاہوں کے سامنے

(پچھلے صفحہ ۱۰۸ پر)

۱..... اس آیت سے اللہ تعالیٰ نے سابقہ انبیاء کرام علیہم السلام کے واقعات بیان فرمائے ہیں تاکہ ان کے حالات سن کر رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تسلی حاصل ہو۔ ۲..... حضرت نوح علیہ السلام نے کئی صدیاں اپنی قوم کو تبلیغ کی اور ان کی اذیتوں پر صبر فرمایا۔ جب وہ اپنی ضد اور ہٹ دھرمی سے کسی صورت باز نہ آئے اور ایمان قبول نہ کیا تو آپ علیہ السلام نے ان کے خلاف یہ دعا فرمائی۔

## بِأَعْيُنِنَا ۚ جَزَاءُ لِّمَن كَانَ كُفِرَ ۝۱۳

بِأَعْيُنِنَا	جَزَاءُ	لِّمَن	كَانَ كُفِرَ ۝۱۳	وَ
ہماری نگاہوں (حفاظت) میں	جزا دینے (کیلئے ہوا)	(اس نوح) کو جس (کے ساتھ)	کفر کیا گیا تھا	اور

بہہ رہی تھی (سب کچھ) اس (نوح) کو جزا دینے کیلئے (ہوا) جس کے ساتھ کفر کیا گیا تھا ○ اور

## لَقَدْ تَرَكُنَّهَا آيَةً فَهَلْ مِنْ مَّدَكِرٍ ۝۱۵

لَقَدْ	تَرَكُنَّهَا ۝۱۵	آيَةً	فَهَلْ	مِنْ مَّدَكِرٍ ۝۱۵
ضرور بیشک	ہم نے چھوڑا اس (واقعہ) کو	(بطور) نشانی	(تو کیا) ہے	کوئی نصیحت حاصل کرنے والا

ہم نے اس واقعہ کو نشانی بنا چھوڑا تو ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا ○؟

## فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذْرٍ ۝۱۶ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ

فَكَيْفَ	كَانَ	عَذَابِي	وَ	نُذْرٍ ۝۱۶	وَ	لَقَدْ	يَسَّرْنَا	الْقُرْآنَ
تو کیسا	ہوا	میرا عذاب	اور	میرا ڈرانا	اور	ضرور بیشک	ہم نے آسان کر دیا	قرآن

تو میرا عذاب اور میرا ڈرانا کیسا ہوا ○؟ اور بیشک ہم نے قرآن کو

## لِلَّذِ كَرِ فَهَلْ مِنْ مَّدَكِرٍ ۝۱۷ كَذَّبَتْ عَادٌ فَكَيْفَ

لِلَّذِ كَرِ ۝۱۷	فَهَلْ	مِنْ مَّدَكِرٍ ۝۱۷	كَذَّبَتْ	عَادٌ	فَكَيْفَ
یاد کرنے، نصیحت لینے کیلئے	(تو کیا) ہے	کوئی یاد کرنے والا، نصیحت لینے والا	جھٹلایا	عاد (نے)	تو کیسا

یاد کرنے / نصیحت لینے کے لیے آسان فرما دیا تو ہے کوئی یاد کرنے / نصیحت لینے والا ○؟ عاد نے جھٹلایا تو میرا عذاب

## كَانَ عَذَابِي وَنُذْرٍ ۝۱۸ إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا صَرْصَرًا

كَانَ	عَذَابِي	وَ	نُذْرٍ ۝۱۸	إِنَّا	أَرْسَلْنَا	عَلَيْهِمْ	رِيحًا صَرْصَرًا
ہوا	میرا عذاب	اور	میرا ڈرانا	بیشک	ہم نے بھیجی	ان پر	ایک سخت آندھی

اور میرا ڈرانا کیسا ہوا ○؟ بیشک ہم نے ان پر ایسے دن میں ایک سخت آندھی

- ۱..... اس سے مراد یہ ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کو نجات دینا اور ان کی کافر قوم کو غرق کر دینا اس بیاد سے نوح علیہ السلام کو جزا دینے کیلئے ہوا جس کے ساتھ کفر کیا گیا تھا۔ ۲..... یہاں ضمیر کا مرجع حضرت نوح علیہ السلام اور ان کی قوم کا واقعہ یا آپ علیہ السلام کی کشتی ہے، اللہ تعالیٰ نے اس واقعہ یا کشتی کو نشانی کے طور پر باقی رکھا تاکہ بعد میں آنے والی امتیں اس سے عبرت و نصیحت حاصل کریں۔
- ۳..... ذکر کا معنی ہے یاد کرنا، نصیحت لینا، یہاں دونوں معنی درست ہیں اور باخوارہ تر تہ میں امتیازی علامت کے ساتھ دونوں تہ ذکر کیے گئے ہیں۔



## فِي يَوْمٍ نَخِيسُ مُسْتَبِرًّا ۱۹ تَنْزِعُ النَّاسُ ۱

فِي يَوْمٍ نَخِيسُ مُسْتَبِرًّا ۱۹	تَنْزِعُ	النَّاسُ
ہمیشہ رہنے والی نحوست کے دن میں	وہ (آندھی) اکھیڑ دیتی (اٹھارتی) تھی	لوگوں (کو)

بھیجی جس کی نحوست (ان پر) ہمیشہ کے لیے رہی ○ وہ آندھی لوگوں کو یوں اکھیڑ مارتی تھی

## كَانَتْهُمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ مُنْقَعِرٍ ۲۰ فَكَيْفَ كَانَ

كَانَتْهُمْ	أَعْجَازُ نَخْلٍ مُنْقَعِرٍ ۲۰	فَكَيْفَ	كَانَ
گویا کہ وہ	اکھڑی ہوئی کھجوروں کے سوکھے تنے (ہیں)	تو کیسا	ہوا

گویا وہ اکھڑی ہوئی کھجوروں کے سوکھے تنے ہوں ○ تو میرا عذاب

## عَذَابِي وَنُذْرٍ ۲۱ وَلَقَدْ يَسِّرْنَا الْقُرْآنَ

عَذَابِي	وَنُذْرٍ ۲۱	وَلَقَدْ	يَسِّرْنَا	الْقُرْآنَ
میرا عذاب	اور	میرا ڈرانا	اور	ضرور بیشک
		ہم نے آسان کر دیا		قرآن

اور میرا ڈرانا کیسا ہوا؟ ○ اور بیشک ہم نے قرآن یاد کرنے / نصیحت لینے کے لیے

## لِلَّذِ كَرِهَ قَهْلٌ مِنْ مَّدَكِرٍ ۲۲ كَذَّبَتْ ثَمُودُ

لِلَّذِ كَرِهَ	قَهْلٌ	مِنْ مَّدَكِرٍ ۲۲	كَذَّبَتْ	ثَمُودُ
یاد کرنے، نصیحت لینے کیلئے	تو کیا (ہے)	کوئی یاد کرنے، نصیحت لینے والا	جھٹلایا	ثمود (نے)

آسان کر دیا تو ہے کوئی یاد کرنے / نصیحت لینے والا؟ ○ ثمود نے ڈر سنانے والوں (رسولوں) کو

## بِالنُّذْرِ ۲۳ فَقَالُوا أَبَشَرًا مِمَّا وَاحِدًا تَتَّبِعُهُ ۱

بِالنُّذْرِ ۲۳	فَقَالُوا	أَبَشَرًا مِمَّا وَاحِدًا	تَتَّبِعُهُ ۱
ڈر سنانے والوں (رسولوں) کو	تو انہوں نے کہا	کیا ہم میں سے ایک آدمی	ہم تابعداری کریں اس کی

جھٹلایا ○ تو انہوں نے کہا: کیا ہم اپنے میں سے ہی ایک آدمی کی تابعداری کریں

۱۔ اس سے مراد یہ ہے کہ جس دن قوم عادیہ پر عذاب نازل ہوا وہ دن ان کے حق میں ہمیشہ کے لیے منکوس رہا کہ اس دن کے عذاب سے برزخ کا عذاب اور برزخ کے عذاب سے قیامت کا عذاب متصل ہو گیا جو ان سے کبھی منقطع نہ ہوگا۔ قوم عادیہ پر عذاب مینے کے آخری بدھ کے دن آیا تھا، اسی بنا پر بعض لوگ مینے کے آخری بدھ کو منکوس کہتے ہیں۔ ان کا یہ کہنا غلط ہے کیونکہ اس بدھ کی نحوست صرف قوم عادیہ کے لئے تھی۔ ۲۔ سابقہ آسانی کتابیں صرف انبیاء کرام علیہم السلام، انبیاء کرام کو زبانی یاد تھیں اور امتوں کے لوگ صرف دیکھ کر ہی ان کی تلاوت کر سکتے تھے جبکہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت کو یہ خصوصیت ملی۔

إِنَّا إِذَا لَفِئَتِ ضَلَالٍ وَسُعُرٍ ۚ ۲۳ ءَأَلْفَى الدِّكْرُ

إِنَّا	إِذَا	لَفِئَتِ ضَلَالٍ وَسُعُرٍ ۚ ۲۳	ءَأَلْفَى	الدِّكْرُ
بیشک ہم	اس وقت	ضرور گمراہی اور دیوانگی میں (ہیں)	کیا ڈالی گئی	وجی

جب تو ہم ضرور گمراہی اور دیوانگی میں ہیں ○ کیا ہم سب میں سے

عَلَيْهِ مِنْ بَيْنَابِلٍ هُوَ كَذَّابٌ أَشَرُّ ۚ ۲۵ سَيَعْلَمُونَ

عَلَيْهِ	مِنْ بَيْنَابِلٍ	هُوَ	كَذَّابٌ	أَشَرُّ ۚ ۲۵	سَيَعْلَمُونَ
اس پر	ہمارے درمیان میں سے	بلکہ وہ	بڑا جھوٹا	متکبر (ہے)	عنقریب وہ جان لیں گے

(صرف) اس پر وجی ڈالی گئی؟ بلکہ یہ بڑا جھوٹا، متکبر ہے ○ بہت جلد کل

عَدَا مَنِ الْكَذَّابُ الْأَشَرُّ ۚ ۲۶ إِنَّا مُرْسِلُوا النَّاقَةِ

عَدَا	مَنِ	الْكَذَّابُ	الْأَشَرُّ ۚ ۲۶	إِنَّا	مُرْسِلُوا ۚ ۲۶	النَّاقَةِ
کل	کون	بڑا جھوٹا	متکبر (تھا)	بیشک ہم	بھیجے والے (ہیں)	اونٹنی (کو)

جان جائیں گے کہ کون بڑا جھوٹا، متکبر تھا ○ بیشک ہم ان کی آزمائش کیلئے اونٹنی کو

فِتْنَةً لَهُمْ فَأَرْتَقِبْهُمْ وَاصْطَبِرْ ۚ ۲۷ وَنَبِّئْهُمْ أَنَّ الْمَاءَ

فِتْنَةً	لَهُمْ	فَأَرْتَقِبْهُمْ	وَاصْطَبِرْ ۚ ۲۷	وَ	نَبِّئْهُمْ	أَنَّ الْمَاءَ
آزمائش (کیلئے)	ان کی	تو تم انتظار کرو ان کا	اور صبر کرو	اور	خبر دید و انہیں	کہ پانی

بھیجے والے ہیں تو (اے صالح!) تم ان کا انتظار کرو اور صبر کرو ○ اور انہیں خبر دے دو کہ

قِسْمَةٌ بَيْنَهُمْ ۚ كُلُّ شَرِبٍ مُحْتَضَرٌ ۚ ۲۸ فَتَادُوا

قِسْمَةٌ	بَيْنَهُمْ ۚ	كُلُّ شَرِبٍ	مُحْتَضَرٌ ۚ ۲۸	فَتَادُوا
تقسیم (ہے)	ان کے درمیان	ہر پینے کی باری	حاضر (مقرر) کی ہوئی (ہے)	تو انہوں نے پکارا

ان کے درمیان پانی تقسیم ہے، ہر باری پر وہ حاضر ہو جس کی باری ہے ○ تو انہوں نے

(پچھلے صفحہ کا مشورہ) ہے کہ ان میں جھوٹے بڑے بے شمار لوگوں کو قرآن پاک زبانی یاد ہے۔ ① قوم نے پتھر سے ایک اونٹنی نکالنے کا مطالبہ کیا اور آپ ﷺ ان سے سلام لے کر ایمان قبول کرنے کی شرط مقرر فرما کر یہ مطالبہ منظور کر لیا تھا، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اونٹنی بھیجے کا وعدہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ بیشک ہم ان کی آزمائش کیلئے اونٹنی کو بھیجے والے ہیں تو اسے صابر! علیہ السلام، تم اس بات کا انتظار کرو کہ وہ کیا کرتے ہیں اور ان کے ساتھ کیا کیا جاتا ہے اور ان کی ایذا پر صبر کرو اور انہیں خبر دے دو کہ ان کے درمیان پانی کی باری تقسیم کی گئی ہے کہ ایک دن اونٹنی کا ہے، اس دن صرف اونٹنی ہی پانی پئے آئے اور ایک دن



## صَاحِبُهُمْ فَتَعَالَى فَعَقَرَ ۲۹ فَكَيْفَ كَانَ

صَاحِبُهُمْ (۱)	فَتَعَالَى	فَعَقَرَ (۲۹)	فَكَيْفَ	كَانَ
اپنے ساتھی (کو)	تو اس نے پکڑا (اوٹنی کو)	پھر کو نجیں کاٹ دیں (اس کی)	تو کیسا	ہوا

اپنے ساتھی کو پکارا: تو اس نے (اوٹنی کو) پکڑا پھر (اس کی) کو نجیں کاٹ دیں ○ تو میرا عذاب

## عَذَابِي وَنُذِرَ ۳۰ اِنَّا اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ صَيْحَةً وَاحِدَةً فَكَانُوا

عَذَابِي	وَ	نُذِرَ (۳۰)	اِنَّا	اَرْسَلْنَا	عَلَيْهِمْ	صَيْحَةً وَاحِدَةً	فَكَانُوا
میرا عذاب	اور	میرا ڈرانا	بیشک	ہم نے بھیجی	ان پر	ایک زوردار چیخ	تو وہ ہو گئے

اور میرا ڈرانا کیسا ہوا؟ ○ بیشک ہم نے ان پر ایک زوردار چیخ بھیجی تو اسی وقت وہ

## كَهَشِيمِ الْمُحْتَظِرِ ۳۱ وَ لَقَدْ يَسَّرْنَا

كَهَشِيمِ الْمُحْتَظِرِ (۳۱)	وَ	لَقَدْ	يَسَّرْنَا
باڑ بنانے والے شخص کی بچ جانے والی روندی ہوئی خشک گھاس کی طرح	اور	ضرور بیشک	ہم نے آسان کر دیا

باڑ بنانے والے شخص کی بچ جانے والی روندی ہوئی خشک گھاس کی طرح ہو گئے ○ اور بیشک ہم نے قرآن کو

## الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَكِّرٍ ۳۲ كَذَّبَتْ

الْقُرْآنَ	لِلذِّكْرِ (۲)	فَهَلْ	مِنْ مُدَكِّرٍ (۳۲)	كَذَّبَتْ
قرآن	یاد کرنے، نصیحت لینے کیلئے	تو کیا (ہے)	کوئی یاد کرنے، نصیحت لینے والا	جھٹلایا

یاد کرنے / نصیحت لینے کے لیے آسان کر دیا تو ہے کوئی یاد کرنے / نصیحت لینے والا؟ ○ لوط کی قوم نے

## قَوْمٌ لُّوطٍ بِالنُّذْرِ ۳۳ اِنَّا اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ حَاصِبًا ۱۱

قَوْمٌ لُّوطٍ	بِالنُّذْرِ (۳۳)	اِنَّا	اَرْسَلْنَا	عَلَيْهِمْ	حَاصِبًا	۱۱
لوط کی قوم (نے)	ڈرسانے والوں کو	بیشک	ہم نے بھیجا	ان پر	ایک پتھر آؤ	سوائے

ڈرسانے والوں (رسولوں) کو جھٹلایا ○ بیشک ہم نے ان پر ایک پتھر آؤ بھیجا سوائے

(بچنے والے کا حصہ) قوم کا ہے، اُس دن قوم پانی لینے آئے۔ ۱..... اس ساتھی کا نام قدارین سالف تھا، اس نے اوٹنی کو پکڑا اور تیز تلوار سے اس کی کو نجیں کاٹ کر اسے قتل

کر ڈالا۔ ۲..... قرآن پاک کی ایک آیت حفظ کرنا ہر مکلف مسلمان پر فرض عین ہے اور پورا قرآن مجید حفظ کرنا فرض کفایہ ہے اور سورۃ فاتحہ اور ایک دوسری چھوٹی سورت یا اس کے مثل، مثلاً تین چھوٹی آیتیں یا ایک بڑی آیت کو حفظ کرنا واجب عین ہے۔ ۳..... قوم نے اگرچہ صرف حضرت لوط علیہ السلام کو جھٹلایا تھا مگر چونکہ ایک رسول کا انکار تھا رسولوں کا انکار شمار ہوتا ہے، اس لئے یہاں آیت میں جمع کا صیغہ ”کَذَّبَتْ“ ذکر کیا گیا۔

یاد کرنے کے لیے آسان ہے  
قرآن نصیحت لینے اور

قوم لوط کی باریکات کا واقعہ

اَلْ لُّوْطُ ۱۰ نَجَّيْنَاهُمْ بِسَحَرٍ ۝۳۳ نَعْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا ۱۰

اَلْ لُّوْطُ	نَجَّيْنَاهُمْ	بِسَحَرٍ ۝۳۳	نَعْمَةً	مِّنْ عِنْدِنَا
لوط کے گھروالوں (کے)	ہم نے بچالیا انہیں	رات کے آخری پہر میں	احسان فرما (کر)	اپنے پاس سے
لوط کے گھروالوں کے، ہم نے انہیں رات کے آخری پہر بچالیا ۱۰ اپنے پاس سے احسان فرما کر،				

كَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ شَكَرَ ۝۳۵ وَلَقَدْ اَنْذَرْنَاهُمْ

كَذٰلِكَ	نَجْزِيْ	مَنْ	شَكَرَ ۝۳۵	وَلَقَدْ	اَنْذَرْنَاهُمْ
اسی طرح	ہم صلہ دیتے ہیں	(اسے) جو	شکر کرے	اور	ضرور بیشک
ہم یونہی شکر کرنے والے کو صلہ دیتے ہیں ۱۰ اور بیشک اس نے انہیں ہماری گرفت سے					

بَطَّشْنَا فِتْنَارَ وَاِبَالِنْدُرٍ ۝۳۶ وَلَقَدْ سَاوَدُوْهُ

بَطَّشْنَا	فِتْنَارَ	وَاِبَالِنْدُرٍ ۝۳۶	وَلَقَدْ	سَاوَدُوْهُ (۱)
ہماری گرفت سے	تو انہوں نے شک کیا	ڈر کے فرامین میں	اور	ضرور بیشک
ڈرایا تو انہوں نے ڈر کے فرامین میں شک کیا ۱۰ انہوں نے اسے اس کے مہمانوں کے متعلق				

عَنْ ضَيْفِهِمْ فَطَمَسْنَا اَعْيُنَهُمْ فَذُوقُوا عَذَابِيْ وَ

عَنْ ضَيْفِهِمْ	فَطَمَسْنَا	اَعْيُنَهُمْ	فَذُوقُوا	عَذَابِيْ وَ
اس کے مہمانوں سے متعلق	تو ہم نے مٹا دیں	ان کی آنکھیں	(اور فرمایا) تو چکھو	میرا عذاب
پھسلانا چاہا تو ہم نے ان کی آنکھوں کو مٹا دیا (اور فرمایا) میرے عذاب اور				

نُذِرٍ ۝۳۷ وَلَقَدْ صَبَّحَهُمْ بُكْرَةً عَذَابٌ مُّسْتَقَرٌّ ۝۳۸ فَذُوقُوا

نُذِرٍ ۝۳۷	وَلَقَدْ	صَبَّحَهُمْ	بُكْرَةً	عَذَابٌ مُّسْتَقَرٌّ ۝۳۸	فَذُوقُوا
میرے ڈر کے فرامین	اور	ضرور بیشک	صبح سویرے آیا ان پر	ٹھہرنے والا عذاب	تو چکھو
میرے ڈر کے فرامین کا مزہ چکھو ۱۰ اور بیشک صبح سویرے ان پر ٹھہرنے والا عذاب آیا ۱۰ تو میرے عذاب					

1..... اس واقعہ کا پس منظر یہ ہے کہ خوبصورت لڑکوں کی شکل میں فرشتے حضرت لوط علیہ السلام کے پاس مہمان بن کر آئے، قوم کو حسین لڑکوں کی آمد کا علم ہوا تو یہ لوگ آئے اور آپ علیہ السلام کے گھر سے ان مہمان لڑکوں کو بری نیت سے لینا چاہا، پھر جیسے ہی یہ گھر میں داخل ہوئے تو حضرت جبریل علیہ السلام نے اپنا پر پھیرا جس سے اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کی آنکھیں مٹا دیں اور وہ ایسی ٹائیڈ ہو گئیں کہ ان کا نشان بھی باقی نہ رہا اور چہرے سیاہ ہو گئے۔ 2..... اس سے مراد یہ ہے کہ دنیاوی عذاب برزخی عذاب سے اور برزخی عذاب اخروی عذاب سے ملا ہوا ہے جو بھی ختم نہ ہوگا۔



## عَذَابِي وَنُذْرِي ۳۹ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ

عَذَابِي	و	نُذْرِي ۳۹	و	لَقَدْ	يَسَّرْنَا	الْقُرْآنَ
میرا عذاب	اور	میرے ڈر کے فرامین	اور	ضرور بیشک	ہم نے آسان کر دیا	قرآن

اور میرے ڈر کے فرمانوں کا مزہ چکھو اور بیشک ہم نے قرآن کو یاد کرنے / نصیحت لینے کے لیے

## لِلَّذِكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّذَكِّرٍ ۴۰ وَلَقَدْ جَاءَ

لِلَّذِكْرِ (۱)	فَهَلْ	مِنْ مُّذَكِّرٍ ۴۰	و	لَقَدْ	جَاءَ
یاد کرنے، نصیحت لینے کیلئے	تو کیا (ہے)	کوئی یاد کرنے، نصیحت لینے والا	اور	ضرور بیشک	آئے

آسان کر دیا تو ہے کوئی یاد کرنے / نصیحت لینے والا؟ اور بیشک فرعونوں کے پاس

## الْفِرْعَوْنَ النُّذُرِ ۴۱ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا كِذَّابًا ۴۲ فَآخَذْنَاهُمْ

الْفِرْعَوْنَ	النُّذُرِ ۴۱	كَذَّبُوا	بِآيَاتِنَا كِذَّابًا	فَآخَذْنَاهُمْ
فرعون والوں (کے پاس)	ڈر سنانے والے	(فرعونوں نے) جھٹلادیا	ہماری سب نشانیوں کو	تو ہم نے پکڑ لیا انہیں

ڈر سنانے والے (رسول) آئے انہوں نے ہماری سب نشانیوں کو جھٹلادیا تو ہم نے ان پر ایسی گرفت کی

## أَخَذَ عَزِيزٌ مُّقْتَدِرٌ ۴۳ أَكْفَارُكُمْ خَيْرٌ مِنْ أُولَئِكَ ۴۴

أَخَذَ عَزِيزٌ مُّقْتَدِرٌ ۴۳	أَكْفَارُكُمْ	خَيْرٌ	مِنْ أُولَئِكَ
ایک عزت والے، عظیم قدرت والے کی پکڑ	کیا تمہارے کافر	بہتر (ہیں)	ان (پہلوں) سے

جیسی ایک عزت والے، عظیم قدرت والے کی گرفت کی شان ہوتی ہے کیا تمہارے کافر ان (پہلوں) سے بہتر ہیں

## أَمْ لَكُمْ بَرَآءَةٌ فِي الزُّبُرِ ۴۵ أَمْ يَقُولُونَ نَحْنُ جَبِيئٌ

أَمْ لَكُمْ	بَرَآءَةٌ	فِي الزُّبُرِ ۴۵	أَمْ	يَقُولُونَ	نَحْنُ	جَبِيئٌ
یا تمہارے لیے	نجات (لکھی ہوئی ہے)	کتابوں میں	یا	وہ کہتے ہیں	ہم	سب

یا کتابوں میں تمہارے لئے نجات لکھی ہوئی ہے؟ یا وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم سب

۱۔ قرآن پاک یاد کرنے کی فضیلت سے متعلق حدیث پاک میں ہے ”جس نے قرآن پڑھا اور اس کو یاد کر لیا، اس کے حلال کو حلال سمجھا اور حرام کو حرام جانا، اس کے گھر والوں میں سے وہ ایسے شخصوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ اس کی شفاعت قبول فرمائے گا جن پر جہنم واجب ہو چکا تھا۔ (ترمذی، ۴/۱۲، الحدیث: ۳۹۱۳) ۲۔ سابقہ امتوں کی تباہی و بربادی کے واقعات سنانے سے مقصود اس امت کے لوگوں کو اس بات سے ڈرانا ہے کہ اگر انہوں نے بھی ان جیسے اعمال اختیار کئے، اللہ اور اس کے فرامین کو پس پشت ڈالا تو ان کی بھی بڑی سخت گرفت ہو سکتی ہے۔

یاد کرنے کے لیے آسان ہے  
قرآن نصیحت لینے اور

قوم فرعون کے انجاس کی طرف اشارہ

کفار قریش کو تنبیہ

کفار قریش کو عذاب آخراہ  
عذاب آخراہ کی وعید

## مُنْتَصِرٌ ۲۳ سَيَهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ ۲۵

مُنْتَصِرٌ ۲۳	سَيَهْزَمُ ۱	الْجَمْعُ	وَ	يُوَلُّونَ	الدُّبُرَ ۲۵
بدلہ لینے والے (ہیں)	عنقریب بھگا دیئے جائیں گے	سب	اور	وہ پھیر دیں گے	پیشیں

بدلہ لے لیں گے ○ عنقریب سب بھگا دیئے جائیں گے اور وہ پیٹھ پھیر دیں گے ○

## بَلِ السَّاعَةِ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَذْهَىٰ وَ

بَلِ	السَّاعَةُ	مَوْعِدُهُمْ ۲	وَ	السَّاعَةُ	أَذْهَىٰ	وَ
بلکہ	قیامت	ان کا وعدہ (ہے)	اور	قیامت	سب سے زیادہ سخت	اور

بلکہ ان کا وعدہ قیامت ہے اور قیامت سب سے زیادہ سخت اور

## أَمْرٌ ۲۶ إِنَّ الْمَجْرِمِينَ فِي ضَلَالٍ وَسُعْرٍ ۲۷

أَمْرٌ ۲۶	إِنَّ	الْمَجْرِمِينَ ۳	فِي ضَلَالٍ وَسُعْرٍ ۲۷	يَوْمَ
سب سے زیادہ کڑوی (ہے)	بیشک	مجرم لوگ	گمراہی اور دیوانگی میں (ہیں)	(جس دن)

سب سے زیادہ کڑوی ہے ○ بیشک مجرم گمراہی اور دیوانگی میں ہیں ○ جس دن

## يُسْحَبُونَ فِي النَّارِ عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ ذُقُوا مَسَّ سَقَرٍ ۲۸ إِنَّا

يُسْحَبُونَ	فِي النَّارِ	عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ	ذُقُوا	مَسَّ سَقَرٍ ۲۸	إِنَّا
انہیں گھسیٹا جائے گا	آگ میں	ان کے چہروں کے بل	چکھو	دوزخ کا چھونا	بیشک ہم

وہ آگ میں اپنے چہروں کے بل گھسیٹے جائیں گے (فرمایا جائے گا)، دوزخ کا چھونا چکھو ○ بیشک

## كُلُّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ ۲۹ وَمَا أَمْرُنَا إِلَّا

كُلُّ شَيْءٍ	خَلَقْنَاهُ	بِقَدَرٍ ۲۹	وَ	مَا	أَمْرُنَا	إِلَّا
ہر چیز	ہم نے پیدا کیا ہے	ایک انداز سے	اور	نہیں	ہمارا کام	مگر

ہم نے ہر چیز ایک انداز سے پیدا فرمائی ○ اور ہمارا کام تو صرف

۱۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ غزوہ بدر کے دن کفار قریش نے کہا کہ ہم سب مل کر بدلہ لیں گے، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (مصحف ابن ابی شیبہ، ۸/۴۷۰، الحدیث: ۱۰) جس میں انہیں بھگا دیئے جانے اور ان کے پیٹھ پھرنے کی نئی خبر دی گئی، چنانچہ ایسا ہی ہوا، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فتح نصیب ہوئی اور کفار شکست سے دوچار ہوئے۔ ۲۔ یعنی بدر کی شکست کفار مکہ کا پورا عذاب نہیں بلکہ اس عذاب کے بعد انہیں قیامت کے دن اصل عذاب کا وعدہ ہے اور قیامت سب سے زیادہ سخت اور سب سے زیادہ کڑوی ہے کہ دنیوی عذاب کے مقابلے میں اس کا عذاب بہت زیادہ



## وَاحِدَةً كَلْبًا بِالْبَصْرِ ۵۰ وَ لَقَدْ أَهْلَكْنَا

وَاحِدَةً	كَلْبًا بِالْبَصْرِ ۵۰ (۱)	وَ	لَقَدْ	أَهْلَكْنَا
ایک (بات ہے)	جیسے آنکھ کا جھپکنا	اور	ضرور بیشک	ہم نے ہلاک کر دیئے

ایک بات ہے جیسے پلک جھپکنا ○ اور بیشک ہم نے تمہارے جیسے

## أَشْيَاءَكُمْ فَهَلْ مِنْ مَّدَكِرٍ ۵۱ وَ كُلُّ شَيْءٍ

أَشْيَاءَكُمْ	فَهَلْ	مِنْ مَّدَكِرٍ ۵۱	وَ	كُلُّ شَيْءٍ
تمہارے جیسے (بہت سے گروہ)	تو کیا (ہے)	کوئی نصیحت حاصل کرنے والا	اور	سب کچھ

(بہت سے گروہ) ہلاک کر دیئے تو ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا ○ اور انہوں نے جو کچھ کیا

## فَعَلُوا فِي الزُّبُرِ ۵۲ وَ كُلُّ صَغِيرٍ وَ كَبِيرٍ

فَعَلُوا	فِي الزُّبُرِ ۵۲ (۲)	وَ	كُلُّ صَغِيرٍ وَ كَبِيرٍ
جسے انہوں نے کیا	(وہ) کتابوں میں (موجود ہے)	اور	ہر چھوٹی اور بڑی (چیز)

وہ سب کتابوں میں موجود ہے ○ اور ہر چھوٹی اور بڑی چیز

## مُسْتَطَرٌّ ۵۳ إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَ نَهَرٍ ۵۴

مُسْتَطَرٌّ ۵۳ (۳)	إِنَّ	الْمُتَّقِينَ	فِي جَنَّاتٍ وَ نَهَرٍ ۵۴
لکھی ہوئی (ہے)	بیشک	پرہیز گار لوگ	باغوں اور نہروں میں (ہوں گے)

لکھی ہوئی ہے ○ بیشک پرہیز گار لوگ باغوں اور نہروں میں ہوں گے ○

## فِي مَقْعَدٍ صَدِيقٍ عِنْدَ مَلِيكَ مُقْتَدِرٍ ۵۵

فِي مَقْعَدٍ صَدِيقٍ	عِنْدَ مَلِيكَ مُقْتَدِرٍ ۵۵
سچ کی مجلس میں (ہوں گے)	عظیم قدرت والے بادشاہ کے حضور
عظیم قدرت والے بادشاہ کے حضور سچ کی مجلس میں ہوں گے ○	

(جگہ ملے گا) تخت ہے۔ ۳۔ یہاں مجرموں سے مراد مشرکین ہیں۔

۱۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت بیان فرمائی کہ ہم جس چیز کو پیدا کرنے کا ارادہ فرمائیں تو وہ ہمارے صرف ایک مرتبہ حکم فرمانے کے ساتھ ہی اتنی دیر میں ہو جاتی ہے جتنی دیر تم میں سے کسی کو پلک جھپکنے میں لگتی ہے اور یہ بھی حقیقتاً سمجھانے کیلئے صرف ایک مثال ہے۔ ۲۔ ان کتابوں سے مراد بندوں کے اعمال نامے ہیں۔ ۳۔ یعنی چھوٹے اور بڑے تمام اعمال اپنی تفصیل کے ساتھ لوح محفوظ میں لکھے ہوئے ہیں۔

ہلاک شدہ قوموں سے نصیحت اپنی چاہئے

بندوں کے عمل اعمال ناموں میں موجود اور لوح محفوظ میں لکھے ہیں

پرہیز گاروں کا آخری سلسلہ

رکوع: 03

آیات: 78

## سُورَةُ الرَّحْمَنِ مَدَنِيَّةٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ	اللَّهُ	الرَّحْمَنِ	الرَّحِيمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا
اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔			
الرَّحْمَنُ ①	عَلَّمَ الْقُرْآنَ ②	خَلَقَ الْإِنْسَانَ ③	لَا عَلَيْهِ ④
رحمن ①	اس نے سکھایا	قرآن	اس نے سکھایا اسے
عَلَّمَ ②	الْقُرْآنَ ② (1)	خَلَقَ	الْإِنْسَانَ ③ (2)
اس نے سکھایا	قرآن	اس نے پیدا کیا	انسان
رحمن نے، قرآن سکھایا ① ② انسان کو پیدا کیا ③ اسے بیان			
الْبَيَانَ ④	الْشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ⑤	وَالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ	
بیان ④	سورج اور چاند	بغیر تیز والی نباتات اور درخت	
سکھایا ④ سورج اور چاند حساب سے ہیں ⑤ اور بغیر تیز والی نباتات اور درخت			
يَسْجُدْنَ ⑥	وَالسَّمَاءُ رَافِعَهَا ⑦	وَوَضَعَ ⑧	الْبِيزَانَ ⑨
سجدہ کرتے ہیں ⑥	اور آسمان	بلند کیا اسے	اور رکھی
سجدہ کرتے ہیں ⑥ اور آسمان کو اللہ نے بلند کیا اور ترازو رکھی ⑨			

① حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس قرآن پاک بظاہر حضرت جبریل علیہ السلام کے واسطے سے آیا لیکن درحقیقت اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سارا قرآن سکھایا ہے۔ ② یہاں انسان سے مراد حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں اور اگلی آیت میں بیان ہے ”مَا كُنْ وَمَا يَكُونُ“ یعنی جو کچھ ہو چکا اور جو کچھ آئندہ ہو گا، کایاں مراد ہے۔ یا، انسان سے مراد حضرت آدم علیہ السلام اور بیان سے مراد تمام چیزوں کے اسماء اور تمام زبانوں کا بیان ہے۔ یا یہاں انسان سے مراد جنس انسان ہے اور بیان سے مراد انھوں کی صلاحیت ہے جس کی وجہ سے انسان دیگر حیوانوں سے ممتاز ہوتا ہے۔ ③ یہاں



أَلَا تَطْغَوْا فِي الْمِيزَانِ ۝۸ وَأَقِيمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَ

و	فِي الْمِيزَانِ ۝۸	و	أَقِيمُوا	الْوَزْنَ	بِالْقِسْطِ	و
اور	تولنے میں	اور	قائم کرو	تول	انصاف کے ساتھ	اور

کہ تولنے میں نا انصافی نہ کرو ۝ اور انصاف کے ساتھ تول قائم کرو اور

لَا تُخْسِرُوا الْمِيزَانَ ۝۹ وَالْأَرْضَ وَصَعَهَا لِأَنَامٍ ۝۱۰ فِيهَا

لَا تُخْسِرُوا ۝۹	الْمِيزَانَ ۝۹	و	الْأَرْضَ	وَصَعَهَا	لِأَنَامٍ ۝۱۰	فِيهَا
کم نہ کرو	وزن	اور	زمین	اس نے رکھا ہے	مخلوق کیلئے	اس میں

وزن نہ گھٹاؤ ۝ اور اس نے مخلوق کے لیے زمین رکھی ۝ اس میں

فَاكِهَةٌ وَالنَّخْلُ ذَاتُ الْأَكْمَامِ ۝۱۱ وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَ

فَاكِهَةٌ	و	النَّخْلُ ذَاتُ الْأَكْمَامِ ۝۱۱	و	الْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ	و
پھل میوے	اور	غلاف والی کھجوریں (ہیں)	اور	بھوسے والا اناج	اور

پھل میوے اور غلاف والی کھجوریں ہیں ۝ اور بھوسے والا اناج اور

الرَّيْحَانُ ۝۱۲ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝۱۳

الرَّيْحَانُ ۝۱۲	فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا	تُكَذِّبَانِ ۝۱۳
خوشبودار پھول	تو (اے جن و انسان) اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو	تم دونوں جھٹلاؤ گے

خوشبودار پھول ہیں ۝ تو (اے جن و انسان!) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ۝

خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ۝۱۴ وَخَلَقَ الْجَانَّ ۝۱۵

خَلَقَ	الْإِنْسَانَ ۝۱۴	و	خَلَقَ	الْجَانَّ ۝۱۵
اس نے پیدا کیا	انسان (کو)	اور	اس نے پیدا کیا	جن (کو)

اس نے انسان کو تھیکری جیسی بجنے والی سوکھی مٹی سے پیدا کیا ۝ اور اس نے جن کو

(پچھلے صفحہ ۱۱۸) دو گول دائرے اس لئے لگائے گئے ہیں کہ اس مقام پر دو آیات کا ترجمہ ایک ساتھ کیا گیا ہے۔ ۴۔ نباتات اور درخت کے سجدہ کرنے سے مراد ان کے سايوں کا سجدہ کرنا ہے، یا اس سے مراد یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے فرمانبردار ہیں۔ ۱۔ ناپ تول کے معاملات میں عدل و انصاف اور برابری کی تعلیم اسلام کی شاندار تعلیمات میں سے ایک ہے، اس کی اہمیت کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ ناپ تول میں نا انصافی سے معاشرے میں جھگڑے، فسادات برپا ہوں گے، باہمی بغض و عناد بھی پیدا ہو گا اور یہ چیز معاشرتی امن تباہ کر دیتی ہے۔ ۲۔ یہاں انسان سے مراد حضرت آدم علیہ السلام ہیں اور اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کو

## مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ ثَّارٍ ۚ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا

مِنْ	مَّارِجٍ	مِّنْ ثَّارٍ ۚ	فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا
سے	بغیر دھوسیں والا خالص شعلہ	آگ کا	تو (اے جن و انسان) اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو
بغیر دھوسیں والی آگ کے خالص شعلے سے پیدا کیا تو (اے جن و انسان!) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو			

## تُكَذِّبُنَ ۚ رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ۚ

تُكَذِّبُنَ ۚ	رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ	و	رَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ۚ
تم دونوں جھٹلاؤ گے	(وہ) دونوں مشرقوں کا رب	اور	دونوں مغربوں کا رب (ہے)

جھٹلاؤ گے؟ ○ وہ دونوں مشرقوں کا رب ہے اور دونوں مغربوں کا رب ہے ○

## فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبُنِ ۚ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا	تُكَذِّبُنِ ۚ	مَرَجَ	الْبَحْرَيْنِ
تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو	تم دونوں جھٹلاؤ گے	اس نے بہائے	دو سمندر

تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ○ اس نے دو سمندر بہائے

## يَلْتَقَيْنِ ۚ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَا يَبْغِي ۚ

يَلْتَقَيْنِ ۚ	بَيْنَهُمَا	بَرْزَخٌ	لَا يَبْغِي ۚ
دونوں ملے ہوئے (لگتے ہیں)	ان دونوں کے درمیان	ایک آڑ (ہے)	وہ ایک دوسرے کی طرف بڑھ نہیں سکتے

کہ دونوں ملے ہوئے (لگتے ہیں) ○ ان کے درمیان ایک آڑ ہے کہ وہ ایک دوسرے کی طرف بڑھ نہیں سکتے ○

## فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبُنِ ۚ يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا	تُكَذِّبُنِ ۚ	يَخْرُجُ	مِنْهُمَا	اللُّؤْلُؤُ	و
تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو	تم دونوں جھٹلاؤ گے	نکلتا ہے	ان دونوں سے	موتی	اور

تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ○ ان سمندروں سے موتی اور

(پچھلے صفحہ کا حوالہ) اللہ تعالیٰ کی پندائش کی کیفیت کا ایک انداز بیان فرمایا ہے۔ ۱۔ یہاں جن سے مراد ابلیس ہے۔ ۲۔ دونوں مشرق اور دونوں مغرب سے گرمیوں اور سردیوں کے موسم میں سورج طلوع اور غروب ہونے کے دونوں مقام مراد ہیں۔ ۳۔ ان سے مراد آبیٹھے اور کھاری دو سمندر ہیں جنہیں ایسے بہایا گیا ہے کہ دیکھنے میں ان کی سطح آپس میں ملی ہوئی لگتی ہے کیونکہ ان کے درمیان فاصلہ کرنے کے لئے ظاہری طور پر کوئی چیز حائل نہیں۔ ۴۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے ان کے درمیان ایک آڑ ہے جس کی وجہ سے وہ ایک دوسرے کی طرف بڑھ نہیں سکتے بلکہ ہر ایک اپنی حد پر رہتا ہے اور دونوں میں سے کسی کا ذائقہ بھی تبدیل نہیں ہوتا۔



بڑی کشتیوں کی روانگی کی نعت

## الْمَرْجَانُ ۳۳ فَيَأْتِي الْآءَ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ۳۴ وَلَهُ

الْمَرْجَانُ ۳۳	فَيَأْتِي الْآءَ رَبِّكُمَا	تُكَذِّبِينَ ۳۴	و	لَهُ ۳۳
مرجان (موتی)	تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو	تم دونوں جھٹلاؤ گے	اور	اسی کی (ہیں)
مرجان (موتی) نکلتا ہے ○ تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ○ اور دیا میں				

## الْجَوَارِ الْمُنشِئُ فِي الْبَحْرِ كَالْأَعْلَامِ ۳۵ فَيَأْتِي الْآءَ رَبِّكُمَا

الْجَوَارِ	الْمُنشِئُ	فِي الْبَحْرِ	كَالْأَعْلَامِ ۳۵	فَيَأْتِي الْآءَ رَبِّكُمَا
چلنے والیاں (کشتیاں)	اٹھی ہوئی	دریا میں	پہاڑوں جیسی	تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو
پہاڑوں جیسی اٹھی ہوئی کشتیاں اسی کی ہیں ○ تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو				

## تُكَذِّبِينَ ۳۶ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۳۷ وَيَبْقَىٰ

تُكَذِّبِينَ ۳۶	كُلُّ مَنْ	عَلَيْهَا	فَانٍ ۳۷	و	يَبْقَىٰ
تم دونوں جھٹلاؤ گے	ہر	وہ جو	اس (زمین) پر (ہے)	فنا ہونے والا (ہے)	باقی رہے گی
جھٹلاؤ گے ○؟ زمین پر جتنی مخلوق ہے سب فنا ہونے والی ہے ○ اور تمہارے رب کی					

## وَجْهَ رَبِّكَ ذُو الْجَلَلِ وَالْإِكْرَامِ ۳۸ فَيَأْتِي الْآءَ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ۳۹

وَجْهَ رَبِّكَ ذُو الْجَلَلِ وَالْإِكْرَامِ ۳۸	فَيَأْتِي الْآءَ رَبِّكُمَا	تُكَذِّبِينَ ۳۹
تمہارے رب کی عظمت اور بزرگی والی ذات	تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو	تم دونوں جھٹلاؤ گے
عظمت اور بزرگی والی ذات باقی رہے گی ○ تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ○؟		

## يَسْأَلُهُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ ۴۰

يَسْأَلُهُ	مَنْ	فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	كُلَّ يَوْمٍ	هُوَ	فِي شَأْنٍ ۴۰
ماگتا ہے اسی سے	جو کوئی	آسمانوں اور زمین میں (ہے)	ہر دن	وہ	کسی کام میں (ہے)
آسمانوں اور زمین میں جتنے ہیں سب اسی کے سوالی ہیں، وہ ہر دن کسی کام میں ہے ○					

۱..... اس سے مراد یہ ہے کہ جن چیزوں سے وہ کشتیاں بنائی گئیں وہ بھی اللہ تعالیٰ نے پیدا کیں اور ان چیزوں کو باہم جوڑنے، کشتی بنانے اور کاربگری کرنے کی عقل بھی اللہ تعالیٰ نے پیدا کی اور دیاؤں میں ان کشتیوں کا چلانا اور تیرنا یہ سب اللہ تعالیٰ کی قدرت سے ہے۔ ۲..... اس آیت کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر وقت اپنی قدرت کے آثار ظاہر فرماتا ہے، کسی کو روزی دیتا ہے، کسی کو مارتا ہے اور کسی کو زندہ کرتا ہے، کسی کو عزت دیتا ہے اور کسی کو ذلت میں مبتلا کر دیتا ہے، کسی کو مالدار کرتا ہے اور کسی کو محتاج، کسی کے گناہ بخشتا ہے اور کسی کی تکلیف دور کرتا ہے۔ یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ کیلئے ”مصرف“ اور ”مشغول“ کا لفظ استعمال نہیں کرتا۔

ہر چیز فنا ہونے اور ذرات رب باقی رہنے کا بیان

مخلوق کی محتاجی، شان الہی

## فَيَا أَيُّهَا آلَاءُ رَبِّكُمَا تُكْذِبَانِ ۳۰ سَنَفَرُكُمْ

فَيَا أَيُّهَا آلَاءُ رَبِّكُمَا	تُكْذِبَانِ ۳۰	سَنَفَرُكُمْ ۳۱
تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو	تم دونوں جھٹلاؤ گے	عنقریب ہم قصد فرمائیں گے
تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ اے جنوں اور انسانوں کے گروہ!		

## لَكُمْ آيَةُ الثَّقَلَيْنِ ۳۱ فَيَا أَيُّهَا آلَاءُ رَبِّكُمَا

لَكُمْ	آيَةُ الثَّقَلَيْنِ ۳۱	فَيَا أَيُّهَا آلَاءُ رَبِّكُمَا
تمہارے (حساب) کا	اے (جنوں اور انسانوں کے) دو بھاری گروہ	تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو
ابھی ہم تمہارے حساب کا قصد فرمائیں گے تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو		

## تُكْذِبَانِ ۳۲ يَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ إِنْ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ تَنْفُذُوا

تُكْذِبَانِ ۳۲	يَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ	إِنْ اسْتَطَعْتُمْ	أَنْ تَنْفُذُوا
تم دونوں جھٹلاؤ گے	اے جنوں اور انسانوں کے گروہ	اگر تم طاقت رکھتے ہو	کہ نکل جاؤ
جھٹلاؤ گے؟ اے جنوں اور انسانوں کے گروہ! اگر تم سے ہو سکے کہ آسمانوں اور			

## مِنْ أَقْطَارِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ فَانْفُذُوا ۳۳ لَا تَنْفُذُونَ إِلَّا بِسُلْطَانٍ ۳۴

مِنْ أَقْطَارِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ	فَانْفُذُوا	لَا تَنْفُذُونَ	إِلَّا بِسُلْطَانٍ ۳۴
آسمانوں اور زمین کے کناروں سے	تو نکل جاؤ	تم نہیں نکل سکتے	مگر قوت و غلبہ سے (اور وہ تمہیں حاصل نہیں)
زمین کے کناروں سے نکل جاؤ تو نکل جاؤ، تم جہاں نکل کر جاؤ گے (وہاں) اسی کی سلطنت ہے			

## فَيَا أَيُّهَا آلَاءُ رَبِّكُمَا تُكْذِبَانِ ۳۵ يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا

فَيَا أَيُّهَا آلَاءُ رَبِّكُمَا	تُكْذِبَانِ ۳۵	يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا
تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو	تم دونوں جھٹلاؤ گے	بھیجا جائے گا
تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ تم پر آگ کا		

(بچنے کے واسطے)

۱..... یہاں ”سَنَفَرُكُمْ“ سے اس کا حقیقی معنی ”فراغت“ مراد نہیں بلکہ اس کا مجازی معنی ”قصد کرنا“ مراد ہے۔ اللہ تعالیٰ کے لئے ”فارع“ کا لفظ استعمال نہیں کر سکتے کیونکہ اللہ تعالیٰ فراغت کے مفہوم سے پاک ہے۔ نیز اس آیت میں تمام انسانوں کے لئے نصیحت ہے کہ دنیا میں وہ جیسے چاہیں زندگی گزاریں لیکن مرنے کے بعد انہیں بہر حال اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنے کئے ہوئے اعمال کا حساب دینا ہو گا اور پھر جس طرح کے عمل کئے ہوں گے اسی طرح ہی جزا ملے گی۔



شَوْاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۖ وَنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرِينَ ﴿٣٥﴾

شَوْاظٌ مِّنْ نَّارٍ	و	نُحَاسٌ	فَلَا تَنْتَصِرِينَ ﴿٣٥﴾
آگ کا بغیر دھویں والا خالص شعلہ	اور	شعلے کے بغیر کالا دھواں	تو تم ایک دوسرے کی مدد نہ کر سکو گے
بغیر دھویں والا خالص شعلہ اور بغیر شعلے والا کالا دھواں بھیجا جائے گا تو تم ایک دوسرے کی مدد نہ کر سکو گے ○			

فَيَا أَيُّهَا آلَاءُ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿٣٦﴾ فَإِذَا انْشَقَّتِ السَّمَاءُ

فَيَا أَيُّهَا آلَاءُ رَبِّكُمَا	تُكَذِّبِينَ ﴿٣٦﴾	فَإِذَا	انْشَقَّتِ السَّمَاءُ
تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو	تم دونوں جھٹلاؤ گے	پھر جب	پھٹ جائے گا آسمان

تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ○ پھر جب آسمان پھٹ جائے گا

فَكَانَتْ وَرْدَةً ۖ كَالِدِّهَانِ ﴿٣٧﴾ فَيَا أَيُّهَا آلَاءُ رَبِّكُمَا

فَكَانَتْ	وَرْدَةً	كَالدِّهَانِ ﴿٣٧﴾	فَيَا أَيُّهَا آلَاءُ رَبِّكُمَا
تو وہ ہو جائے گا	گلاب کے پھول (جیسا سرخ)	جیسے سرخ چمڑا	تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو
تو گلاب کے پھول جیسا (سرخ) ہو جائے گا جیسے سرخ چمڑا ○ تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو			

تُكَذِّبِينَ ﴿٣٨﴾ فَيَوْمَ مِمَّنْ لَا يُسْئَلُ عَنْ ذُنُوبِهِ إِنْسٌ وَلَا

تُكَذِّبِينَ ﴿٣٨﴾	فَيَوْمَ مِمَّنْ لَا يُسْئَلُ	عَنْ ذُنُوبِهِ إِنْسٌ	و	لَا
تم دونوں جھٹلاؤ گے	تو اس دن	نہیں پوچھا جائے گا	کسی آدمی (سے) اس کے گناہ سے متعلق	اور نہ

جھٹلاؤ گے؟ ○ تو اس دن کسی آدمی اور جن سے اس کے گناہ کے متعلق

جَانٌّ ۖ فَيَا أَيُّهَا آلَاءُ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿٣٩﴾ يُعْرِفُ الْمُجْرِمُونَ

جَانٌّ ﴿٣٩﴾	فَيَا أَيُّهَا آلَاءُ رَبِّكُمَا	تُكَذِّبِينَ ﴿٣٩﴾	يُعْرِفُ الْمُجْرِمُونَ
کسی جن (سے)	تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو	تم دونوں جھٹلاؤ گے	پہچانے جائیں گے مجرم
نہیں پوچھا جائے گا ○ تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ○ مجرم اپنے چہروں سے			

۱..... قیامت میں جنوں اور انسانوں سے سوالات ہوں گے، اس آیت میں جو سوال کی نفی ہے اس کی علماء نے متعدد تاویلات بیان کی ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ جب لوگ قبروں سے اٹھائے جائیں گے اور آسمان پھٹے گا تو اس دن فرشتے مجرموں سے دریافت نہیں کریں گے بلکہ ان کی صورتیں دیکھ کر ہی انہیں پہچان لیں گے، ان سے سوال دوسرے وقت میں ہو گا جب کہ لوگ حساب کے مقام میں جمع ہوں گے۔

بِسَبِيلِهِمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِي وَالْأَقْدَامِ ۚ فَيَأْتِي الْآءَ رِبِّكُمَا

بِسَبِيلِهِمْ	فَيُؤْخَذُ	بِالنَّوَاصِي وَالْأَقْدَامِ ۚ	فَيَأْتِي الْآءَ رِبِّكُمَا
اپنی نشانی سے	تو اسے پکڑا جائے گا	پیشانیوں اور قدموں سے	تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو

پہچانے جائیں گے تو انہیں پیشانی اور پاؤں سے پکڑا جائے گا ○ تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو

تُكَذِّبِينَ ۚ هَذِهِ جَهَنَّمُ الَّتِي يُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُونَ ۚ يَطْوِفُونَ

تُكَذِّبِينَ ۚ	هَذِهِ	جَهَنَّمُ ۚ	الَّتِي يُكَذِّبُ بِهَا	الْمُجْرِمُونَ ۚ	يَطْوِفُونَ
تم دونوں جھٹلاؤ گے	یہ (ہے)	جہنم	جس کو جھٹلاتے تھے	مجرم	(جنہی) چکر لگائیں گے

جھٹلاؤ گے ○ یہ وہ جہنم ہے جسے مجرم جھٹلاتے تھے ○ جنہی جہنم

بَيْنَهُمَا وَبَيْنَ حَبِيمٍ اِنَّ ۚ فَيَأْتِي الْآءَ رِبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ۚ

بَيْنَهُمَا وَبَيْنَ حَبِيمٍ اِنَّ ۚ	فَيَأْتِي الْآءَ رِبِّكُمَا	تُكَذِّبِينَ ۚ
اس (جہنم) کے اور انتہائی کھولتے ہوئے پانی کے درمیان	تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو	تم دونوں جھٹلاؤ گے

اور انتہائی کھولتے ہوئے پانی میں چکر لگائیں گے ○ تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ○؟

وَلَمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتٍ ۖ

وَلَمَنْ	خَافَ	مَقَامَ رَبِّهِ	جَنَّتٍ ۖ
اور	(اس) کے لیے جو	اپنے رب کے حضور کھڑا ہونے (سے)	دو جنتیں (ہیں)

اور جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے اس کے لیے دو جنتیں ہیں ○

فَيَأْتِي الْآءَ رِبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ۚ ذَوَاتَا أَفْنَانٍ ۚ

فَيَأْتِي الْآءَ رِبِّكُمَا	تُكَذِّبِينَ ۚ	ذَوَاتَا أَفْنَانٍ ۚ
تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو	تم دونوں جھٹلاؤ گے	(وہ جنتیں) شاخوں والیاں (ہیں)

تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ○؟ شاخوں والی ہیں ○

1..... اس آیت کا ایک معنی یہ ہے کہ وہ جہنم جسے مجرم جھٹلاتے تھے وہ ان سے دور نہیں بلکہ ان کے قریب ہے۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ جب کفار جہنم کے قریب ہوں گے تو اس وقت جہنم کے خازن ان سے کہیں گے کہ یہ وہ جہنم ہے جسے تم دنیا میں جھٹلاتے تھے۔

2..... اس آیت کا معنی یہ ہے کہ جسے دنیا میں قیامت کے دن اپنے رب سے ڈرنا کے حضور حساب کی جگہ میں حساب کے لئے کھڑے ہونے کا ڈر ہو اور وہ گناہ چھوڑ دے اور فرائض کی بجا آوری کرے تو اس کے لئے آخرت میں دو جنتیں ہیں۔



## فَيَا أَيُّ الْآءِ رَٰبِكُمَا تُكْذِبِينَ ۝ فِيهِمَا عَيْنٌ تَجْرِي ۝

فَيَا أَيُّ الْآءِ رَٰبِكُمَا	تُكْذِبِينَ ۝	فِيهِمَا	عَيْنٌ	تَجْرِي ۝
تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو	تم دونوں جھٹلاؤ گے	ان دونوں میں	دو چشمے	بہہ رہے ہیں

تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ان میں دو چشمے بہہ رہے ہیں ○

## فَيَا أَيُّ الْآءِ رَٰبِكُمَا تُكْذِبِينَ ۝ فِيهِمَا مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ

فَيَا أَيُّ الْآءِ رَٰبِكُمَا	تُكْذِبِينَ ۝	فِيهِمَا	مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ
تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو	تم دونوں جھٹلاؤ گے	ان دونوں (جنتوں) میں	ہر پھل کی

تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ان دونوں جنتوں میں ہر پھل کی

## رَوْحِينَ ۝ فَيَا أَيُّ الْآءِ رَٰبِكُمَا تُكْذِبِينَ ۝

رَوْحِينَ ۝	فَيَا أَيُّ الْآءِ رَٰبِكُمَا	تُكْذِبِينَ ۝
دو قسمیں (ہیں)	تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو	تم دونوں جھٹلاؤ گے

دو دو قسمیں ہیں ○ تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ○

## مُعْكِيْنَ عَلَى فُرُشٍ بَطَآئِنُهَا مِنْ إِسْتَبْرَقٍ ۝

مُعْكِيْنَ	عَلَى فُرُشٍ	بَطَآئِنُهَا	مِنْ إِسْتَبْرَقٍ
(جنتی) نکلیے لگائے ہوئے (ہوں گے)	بچھونوں پر	ان کے اندرونی حصے	موٹے ریشم کے (ہوں گے)

(جنتی) ایسے بچھونوں پر نکلیے لگائے ہوئے ہوں گے جن کے اندرونی حصے موٹے ریشم کے ہیں

## وَجَنَّاتُ الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ ۝ فَيَا أَيُّ الْآءِ رَٰبِكُمَا

وَجَنَّاتُ الْجَنَّتَيْنِ	دَانٍ ۝	فَيَا أَيُّ الْآءِ رَٰبِكُمَا
دو جنتوں کے پھل	جھکے ہوئے (ہوں گے)	تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو

اور دونوں جنتوں کے پھل جھکے ہوئے ہوں گے ○ تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو

۱..... قسموں سے مراد یہ ہے کہ بعض وہ پھل ہیں جو دنیا میں دیکھے گئے اور بعض وہ عجیب و غریب پھل ہیں جو اس سے پہلے کبھی نہ دیکھے گئے۔ یا اس سے مراد یہ ہے کہ بعض پھل خشک ہیں اور بعض تر۔ یا یہ مراد ہے کہ بعض پھل خالص میٹھے ہیں اور بعض ترش کی طرف مائل ہیں۔

۲..... یعنی ان دونوں جنتوں کا پھل اتنا قریب ہو گا کہ کھڑا، بیٹھا اور لیٹا ہر شخص اسے جین لے گا جبکہ دنیا کے پھلوں میں یہ خاصیت نہیں ہے۔

## تُكَذِّبِينَ ۵۵ فَيُهِنَّ قُصِرَتُ الظُّرُفُ ۱ لَمْ يَطْبِشُنَّ

تُكَذِّبِينَ ۵۵	فَيُهِنَّ	قُصِرَتُ الظُّرُفُ ۱	لَمْ يَطْبِشُنَّ ۲
تم دونوں جھٹلاؤ گے	ان (جنتوں) میں	نگاہ کو جھکا کر رکھنے والی (عورتیں ہیں)	نہیں چھوا انہیں

جھٹلاؤ گے؟ ان جنتوں میں وہ عورتیں ہیں کہ شوہر کے سوا کسی کو آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتیں، جنہیں ان کے

## اِنَّسَ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ ۵۶ فَيَايَ الْاِءِ رِبِّكُمَا

اِنَّسَ	قَبْلَهُمْ	وَلَا	جَانٌّ ۵۶	فَيَايَ الْاِءِ رِبِّكُمَا
کسی انسان (نے)	ان (کے شوہروں) سے پہلے	اور	نہ	کسی جن (نے)

شوہروں سے پہلے نہ کسی آدمی نے چھوا اور نہ کسی جن نے ۵ تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو

## تُكَذِّبِينَ ۵۷ كَاثُنَهُنَّ الْيَاقُوتُ وَالْبُرْجَانُ ۵۸ فَيَايَ الْاِءِ رِبِّكُمَا

تُكَذِّبِينَ ۵۷	كَاثُنَهُنَّ	الْيَاقُوتُ	وَلَا	الْبُرْجَانُ ۵۸	فَيَايَ الْاِءِ رِبِّكُمَا
تم دونوں جھٹلاؤ گے	گویا کہ وہ	لعل	اور	مرجان (موتی ہیں)	تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو

جھٹلاؤ گے؟ ۵ گویا وہ لعل اور مرجان (موتی) ہیں ۵ تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو

## تُكَذِّبِينَ ۵۹ هَلْ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ ۶۰

تُكَذِّبِينَ ۵۹	هَلْ	جَزَاءُ الْاِحْسَانِ	اِلَّا	الْاِحْسَانُ ۶۰
تم دونوں جھٹلاؤ گے	کیا (یعنی نہیں ہے)	نیکی کا بدلہ	مگر	نیکی

جھٹلاؤ گے؟ ۵ نیکی کا بدلہ نہ نیکی ہی ہے ۵

## فَيَايَ الْاِءِ رِبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ۶۱ وَ مِنْ دُونِهَمَا

فَيَايَ الْاِءِ رِبِّكُمَا	تُكَذِّبِينَ ۶۱	وَ	مِنْ دُونِهَمَا ۳
تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو	تم دونوں جھٹلاؤ گے	اور	ان دونوں کے علاوہ

تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ۵ اور ان کے علاوہ

۱ تقویٰ اور شرم و حیا عورت کا بہت بڑا کمال اور جلتی عورتوں کا عظیم وصف ہے۔

۲ ان بیویوں سے مراد حوریں ہیں کیونکہ وہ جنت میں پیدا کی گئی ہیں، اس لئے انہیں کسی نے نہیں چھوا ہو گا اور ان کے شوہر ہی انہیں چھوئیں گے۔ یہ بھی قول ہے کہ ان سے مراد دنیا کی عورتیں ہیں، انہیں دوبارہ کنواریاں پیدا کیا جائے گا اور اس پیدائش کے بعد انہیں کسی نے نہ چھوا ہو گا۔

۳ یعنی جن دو جنتوں کا ذکر اوپر گزرنا ان کے علاوہ دو جنتیں اور بھی ہیں، مگر یہ دونوں ان پہلی جنتوں سے مرتبے، مقام اور فضیلت میں کم ہیں۔



## جَنَّتٍ ۖ فَيَايَ الْآءِ سَرِيكَمَا تَكْذِبُ ۖ ۶۳

جَنَّتٍ ۖ ۶۳	فَيَايَ الْآءِ سَرِيكَمَا ۖ	تَكْذِبُ ۖ ۶۳
دو جنتیں (ہیں)	تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو	تم دونوں جھٹلاؤ گے

دو جنتیں (اور) ہیں ○ تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ○

## مُدَّهَا مَثْنٍ ۖ فَيَايَ الْآءِ سَرِيكَمَا ۖ ۶۴

مُدَّهَا مَثْنٍ ۖ ۶۴	فَيَايَ الْآءِ سَرِيكَمَا ۖ
(وہ) دونوں انتہائی گہرے سبزے کی وجہ سے سیاہی کی جھلک دے رہی ہیں	تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو

وہ دونوں جنتیں نہایت سبز درختوں کی وجہ سے سیاہی کی جھلک دے رہی ہیں ○ تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی

## تَكْذِبُ ۖ ۶۵ فِيهِمَا عَيْنٌ نَّصَاحَتٍ ۖ فَيَايَ الْآءِ سَرِيكَمَا ۖ ۶۶

تَكْذِبُ ۖ ۶۵	فِيهِمَا ۖ	عَيْنٌ ۖ	نَّصَاحَتٍ ۖ ۶۶	فَيَايَ الْآءِ سَرِيكَمَا ۖ
تم دونوں جھٹلاؤ گے	ان دونوں میں	دو چشمے (ہیں)	چھلکتے ہوئے	تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو

نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ○ ان میں دو چھلکتے ہوئے چشمے ہیں ○ تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو

## تَكْذِبُ ۖ ۶۷ فِيهِمَا فَاكِهَةٌ وَنَخْلٌ وَرُمَّانٌ ۖ ۶۸

تَكْذِبُ ۖ ۶۷	فِيهِمَا ۖ	فَاكِهَةٌ ۖ	و ۖ	نَخْلٌ ۖ	و ۖ	رُمَّانٌ ۖ ۶۸
تم دونوں جھٹلاؤ گے	ان دونوں میں	میوے	اور	کھجوریں	اور	انار (ہیں)

جھٹلاؤ گے؟ ○ ان جنتوں میں میوے اور کھجوریں اور انار ہیں ○

## فَيَايَ الْآءِ سَرِيكَمَا تَكْذِبُ ۖ ۶۹ فِيْهِنَّ خَيْرٌ ۖ ۷۰

فَيَايَ الْآءِ سَرِيكَمَا ۖ	تَكْذِبُ ۖ ۶۹	فِيْهِنَّ ۖ	خَيْرٌ ۖ ۷۰
تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو	تم دونوں جھٹلاؤ گے	ان میں	اچھی عادت والی

تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ○ ان میں اچھے اخلاق والی،

۱..... سبز رنگ انتہائی خوشنما رنگ اور آنکھوں کے لئے بہت مفید ہے۔ حدیث پاک میں ہے ”سبز رنگ کی طرف دیکھنے سے بصارت میں اضافہ ہوتا ہے۔ (مسند الشہاب،

۱۹۳، الحدیث: ۳۸۹) ۲..... جنت میں اچھی عادت و اخلاق والی اور حسین و جمیل عورتیں ہیں۔ یہاں اخلاقی اچھائی کو اللہ تعالیٰ نے پہلے ذکر کیا، اس سے معلوم

ہوا کہ اچھی عادت اچھی صورت سے افضل ہے، لہذا نکاح کے لئے کسی عورت کا رشتہ دیکھتے وقت اس کے حسن و جمال کے مقابلے میں اس کی اچھی سیرت،

اس کے اچھے کردار، اس کی دینداری اور اس کی اچھی عادت کو زیادہ ترجیح دینی چاہئے۔

## حَسَانٌ ۚ فَيَأْتِي الْآءَ رِبِّكُمَا تَكْذِبُ ۚ ۴۱

حَسَانٌ ۚ	فَيَأْتِي الْآءَ رِبِّكُمَا	تَكْذِبُ ۚ ۴۱
حسین صورت والی (عورتیں ہیں)	تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو	تم دونوں جھٹلاؤ گے
حسین شکل والی عورتیں ہیں ○ تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ○		

## حُورٌ مَّقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ ۚ فَيَأْتِي الْآءَ رِبِّكُمَا تَكْذِبُ ۚ ۴۲

حُورٌ	مَّقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ ۚ	فَيَأْتِي الْآءَ رِبِّكُمَا	تَكْذِبُ ۚ ۴۲
حوریں (ہیں)	خیموں میں پردہ نشین	تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو	تم دونوں جھٹلاؤ گے
خیموں میں پردہ نشین حوریں ہیں ○ تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ○			

## لَمْ يَطْمِئِنَّ أَنْفُسَ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ ۚ ۴۳

لَمْ يَطْمِئِنَّ ۚ (۱)	أَنْفُسَ	قَبْلَهُمْ	وَلَا	جَانٌّ ۚ ۴۳
نہیں چھو انہیں	کسی انسان (نے)	ان (کے شوہروں) سے پہلے	اور نہ	کسی جن (نے)
ان کے شوہروں سے پہلے انہیں نہ کسی آدمی نے چھوا اور نہ کسی جن نے ○				

## فَيَأْتِي الْآءَ رِبِّكُمَا تَكْذِبُ ۚ مُتَكَبِّرِينَ ۚ ۴۴

فَيَأْتِي الْآءَ رِبِّكُمَا	تَكْذِبُ ۚ ۴۴	مُتَكَبِّرِينَ
تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو	تم دونوں جھٹلاؤ گے	(جنتی) تکبر لگائے ہوئے (ہوں گے)
تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ○ (جنتی) سبز قالینوں		

## عَلَى رَفْرَفٍ خُضِرٍ وَ عَبْقَرِيٍّ حَسَانٍ ۚ فَيَأْتِي الْآءَ رِبِّكُمَا ۚ ۴۵

عَلَى رَفْرَفٍ خُضِرٍ (۲)	وَعَبْقَرِيٍّ حَسَانٍ ۚ ۴۵	فَيَأْتِي الْآءَ رِبِّكُمَا
سبز قالینوں پر	اور انتہائی خوبصورت پھونوں (پر)	تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو
اور انتہائی خوبصورت پھونوں پر تکبر لگائے ہوئے ہوں گے ○ تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو		

۱..... یعنی جیسے ان سابقہ دو جنتوں کی حوریں اپنے جنتی شوہروں کے علاوہ جن و انس کے چھوٹے سے محفوظ تھیں ایسے ہی اب مذکورہ دونوں جنتوں کی حوریں بھی محفوظ ہیں۔ ۲..... اللہ تعالیٰ کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرنے والوں کو جو دو جنتیں عطا ہوں گی ان کے جنتی پھونوں کا ظاہری حال بیان نہیں کیا گیا کیونکہ ان پھونوں کی شان بہت بلند ہے اور ان کا ظاہری حال عقل و فہم کے اور اک سے باہر ہے جبکہ دوسری دو جنتوں میں اہل جنت کو عطا ہونے والے پھونوں کا ظاہری حال یہاں بیان کر دیا گیا کہ وہ سبز اور منتفش ہوں گے، اس سے ان پھونوں میں فرق صاف ظاہر ہو رہا ہے۔



تُكَذِّبُنِ ۚ تَبَرَّكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ۝

تُكَذِّبُنِ ۚ	تَبَرَّكَ	اسْمُ رَبِّكَ	ذِي الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ۝ (۱)
تم دونوں جھٹلاؤ گے	بڑی برکت والا ہے	تمہارے رب کا نام	(جو) عظمت اور بزرگی والا ہے
جھٹلاؤ گے؟ ○ تمہارے رب کا نام بڑی برکت والا ہے جو عظمت اور بزرگی والا ہے ○			

رکوع: 03

آیات: 96

## سُورَةُ الْوَاقِعَةِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ	اللَّهُ	الرَّحْمَنِ	الرَّحِيمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

إِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ۚ لَيْسَ لَوْقَعَتِهَا

إِذَا	وَقَعَتِ	الْوَاقِعَةُ ۚ (۲)	لَيْسَ	لَوْقَعَتِهَا
جب	واقع ہوگی	واقع ہونے والی	(اس وقت) نہ ہوگی	اس کے واقع ہونے کا

جب واقع ہونے والی واقع ہوگی ○ (اس وقت) اس کے واقع ہونے میں کسی کو

كَاذِبَةٌ ۖ خَافِضَةٌ سَرَّافَةٌ ۚ إِذَا رُجَّتْ

كَاذِبَةٌ ۖ	خَافِضَةٌ (۳)	رَّافِعَةٌ ۚ (۴)	إِذَا	رُجَّتْ
کوئی انکار کرنے والی (جان)	(کسی کو) نیچا کرنے والی	(کسی کو) بلندی دینے والی	جب	زور سے ہلائی جائے گی

انکار کی گنجائش نہ ہوگی ○ کسی کو نیچا کرنے والی، کسی کو بلندی دینے والی ○ جب زمین

1..... ان الفاظ ”يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ“ کو اپنی دعائیں شامل کرنا چاہئے کہ اس سے دعا جلد قبول ہوتی ہے۔ 2..... واقع ہونے والی سے مراد قیامت ہے اور قیامت چونکہ بہر صورت واقع ہوگی اس لئے اس کا نام واقعہ رکھا گیا ہے۔ 3..... اس سے مراد یہ ہے کہ قیامت بدکاروں کو اعمال کی وجہ سے جہنم میں گر آ کر اسے نیچا کرنے والی ہے، یا یہ مراد ہے کہ جو لوگ دنیا میں اونچا بیٹھے تھے قیامت انہیں پست اور ذلیل کرے گی۔ 4..... اس سے مراد یہ ہے کہ قیامت صالحین کو ان کے اعمال کی وجہ سے جنت میں داخل کرے کہ مرتبہ بلند کرنے والی ہے۔ یا یہ مراد ہے کہ جو لوگ دنیا میں اللہ کیلئے عاجزی اختیار کرتے تھے انہیں بلند کرے گی۔

## الْأَرْضُ رَجَا ۴ وَبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًا ۵ فَكَانَتْ

الْأَرْضُ	رَجَا ۴	وَ	بُسَّتِ	الْجِبَالُ	بَسًا ۵	فَكَانَتْ
زمین	زور سے ہلانا	اور	چوراچورا کر دیئے جائیں گے	پہاڑ	چوراچورا کرنا	تو وہ ہو جائیں گے

بڑے زور سے ہلا دی جائے گی ○ اور پہاڑ خوب چوراچورا کر دیئے جائیں گے ○ تو وہ ہوا میں

## هَبَاءً مُنْبَغًا ۶ وَكُنْتُمْ أَزْوَاجًا ثَلَاثَةً ۷ فَأَصْحَبُ الْيَمِينِ ۸

هَبَاءً مُنْبَغًا ۶	وَ	كُنْتُمْ	أَزْوَاجًا ثَلَاثَةً ۷	فَأَصْحَبُ الْيَمِينِ ۸
(جیسے) ہوا میں بکھرا ہوا غبار	اور	(اے لوگو!) تم ہو جاؤ گے	(تین قسموں کے)	تو دائیں جانب والے

بکھرے ہوئے غبار جیسے ہو جائیں گے ○ اور (اے لوگو!) تم تین قسم کے ہو جاؤ گے ○ تو دائیں جانب والے (جنتی)

## مَا أَصْحَبُ الْيَمِينِ ۸ وَأَصْحَبُ الْمَشْأَمَةِ ۹ مَا أَصْحَبُ الْمَشْأَمَةِ ۹ وَ

مَا أَصْحَبُ الْيَمِينِ ۸	وَ	أَصْحَبُ الْمَشْأَمَةِ ۹	مَا	أَصْحَبُ الْمَشْأَمَةِ ۹	وَ
کیا یہی دائیں جانب والے (ہیں)	اور	بائیں جانب والے	کیا یہی	بائیں جانب والے (ہیں)	اور

کیا یہی دائیں جانب والے ہیں ○ اور بائیں جانب والے (یعنی جہنمی) کیا یہی بائیں جانب والے ہیں ○ اور

## السَّابِقُونَ السَّابِقُونَ ۱۰ أُولَئِكَ الْمُقَرَّبُونَ ۱۱

السَّابِقُونَ ۱۰	السَّابِقُونَ ۱۰	أُولَئِكَ	الْمُقَرَّبُونَ ۱۱
سبقت لے جانے والے	(تو) سبقت لے جانے والے (ہیں)	یہی لوگ	قرب والے (ہیں)

آگے بڑھ جانے والے تو آگے ہی بڑھ جانے والے ہیں ○ وہی قرب والے ہیں ○

## فِي جَنَّاتٍ النَّعِيمِ ۱۲ ثُلَّةٌ مِّنَ الْأَوَّلِينَ ۱۳ وَقَلِيلٌ

فِي جَنَّاتٍ النَّعِيمِ ۱۲	ثُلَّةٌ	مِّنَ الْأَوَّلِينَ ۱۳	وَ	قَلِيلٌ
نعمتوں کے باغوں میں (ہیں)	(وہ) ایک بڑا گروہ (ہو گا)	پہلے لوگوں میں سے	اور	تھوڑے (ہوں گے)

نعمتوں کے باغوں میں ہیں ○ وہ پہلے لوگوں میں سے ایک بڑا گروہ ہو گا ○ اور بعد والوں میں سے

- دائیں جانب والوں سے مراد وہ لوگ ہیں جن کے نامہ اعمال ان کے دائیں ہاتھ میں دیئے جائیں گے۔ یا، وہ لوگ مراد ہیں جو قیامت کے دن عرش کی دائیں جانب ہوں گے۔
- بائیں جانب والوں سے مراد وہ لوگ ہیں جن کے نامہ اعمال ان کے بائیں ہاتھ میں دیئے جائیں گے۔ یا، وہ لوگ مراد ہیں جو قیامت کے دن عرش کی بائیں جانب ہوں گے۔
- سبقت لے جانے والوں سے مراد ان کیوں میں دوسروں سے آگے بڑھ جانے والے یا ہجرت کرنے یا اسلام قبول کرنے میں سبقت کرنے والے ہیں۔
- صحیح قول کے مطابق پہلے لوگوں سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی امت ہی کے وہ لوگ مراد ہیں



مِّنَ الْآخِرِينَ ۝۱۳ عَلَىٰ سُرٍّ مَّوْضُونَةٍ ۝۱۵ مُّتَكِّئِينَ عَلَيْهَا

مِّنَ الْآخِرِينَ ۝۱۳	عَلَىٰ سُرٍّ مَّوْضُونَةٍ ۝۱۵	مُّتَكِّئِينَ	عَلَيْهَا
بعد والوں میں سے	(جو اہرات سے) جڑے ہوئے تختوں پر (ہوں گے)	تکیہ لگائے ہوئے	ان پر

تھوڑے ہوں گے ○ (جو اہرات سے) جڑے ہوئے تختوں پر ہوں گے ○ ان پر تکیہ لگائے ہوئے

مُتَقَبِّلِينَ ۝۱۶ يَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُونَ ۝۱۷ بِأَكْوَابٍ

مُتَقَبِّلِينَ ۝۱۶	يَطُوفُ عَلَيْهِمْ	وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُونَ ۝۱۷	بِأَكْوَابٍ
ایک دوسرے کے آمنے سامنے	چکر لگائیں گے	ان پر ہمیشہ رہنے والے لڑکے	کوزلوں کے ساتھ

آمنے سامنے ○ ان کے ارد گرد ہمیشہ رہنے والے لڑکے پھریں گے ○ کوزلوں اور

وَأَبَارِيقَ ۝۱۸ وَكَأْسٍ مِّن مَّعِينٍ ۝۱۹ لَا يَصَدَّعُونَ

وَأَبَارِيقَ ۝۱۸	وَكَاْسٍ مِّن مَّعِينٍ ۝۱۹	لَا يَصَدَّعُونَ
اور صراحیوں اور	آکھوں کے سامنے بہنے والی شراب کے جام (کے ساتھ)	انہیں سر درد نہ ہوگا

صریحوں اور آکھوں کے سامنے بہنے والی شراب کے جام کے ساتھ ○ اس سے نہ انہیں

عَنْهَا وَلَا يُنْزِفُونَ ۝۱۹ وَفَاكِهَةٍ

عَنْهَا	وَلَا يُنْزِفُونَ ۝۱۹	وَفَاكِهَةٍ
اس (شراب) سے	ان کی ہوش میں فرق نہ آئے گا	پھل میوے (کے ساتھ)

سر درد ہوگا اور نہ ان کے ہوش میں فرق آئے گا ○ اور پھل میوے

مِّمَّا يَتَخَيَّرُونَ ۝۲۰ وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا

مِّمَّا	يَتَخَيَّرُونَ ۝۲۰	وَلَحْمِ طَيْرٍ	مِّمَّا
(ان میں) سے جو	وہ (جنتی) پسند کریں گے	پرندے کے گوشت (کے ساتھ)	(ان میں) سے جو

جو جنتی پسند کریں گے ○ اور پرندوں کا گوشت جو

(پچھلے کامیابی) جو مہاجرین و انصار میں سے اسلام قبول کرنے میں سابقین اولین ہیں۔

۱۔ بعد والوں سے مہاجرین و انصار صحابہ میں سے سابقین اولین کے بعد والے لوگ مراد ہیں۔ ۲۔ خدمت گار لڑکوں کا اہل جنت کو پھل اور گوشت پیش کرنا ان کی خصوصی خدمت کے طور پر ہوگا اور نہ جنتی درختوں پر لگے ہوئے پھل ان کے اتنے قریب ہوں گے کہ وہ کھڑے بیٹھے لیٹے ہر حال میں اسے پکڑ سکیں گے اور جس پرندے کی تمنا کریں گے وہ بھنا ہو ان کے سامنے حاضر ہو جائے گا جیسا کہ حدیث پاک میں ہے: بے شک تم جنت میں اڑتے ہوئے پرندے کو دیکھو گے۔

مترتب بندوں کی جتنی خوبیوں کا وصف

نیک اعمال جتنی نعمتیں ملنے کا ذکر ہے ہیں

دائیں جانب والوں کی جزا

يَسْتَهْوُونَ ۲۱ وَ حُورٌ عِينٌ ۲۲ كَأَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُونِ ۲۳

يَسْتَهْوُونَ ۲۱ وَ حُورٌ عِينٌ ۲۲ كَأَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُونِ ۲۳

وہ چاہیں گے اور بڑی آنکھ والی خوبصورت حوریں (ہیں) جیسے چھپا کر رکھے ہوئے موتی (ہوں)

وہ چاہیں گے اور بڑی آنکھ والی خوبصورت حوریں ہیں جیسے چھپا کر رکھے ہوئے موتی ہوں

جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۲۴ لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَ

جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۲۴ لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَ

ان کے اعمال کے بدلے کے طور پر اس میں نہ کوئی بیکار بات سنیں گے اور

لَا تَأْثِيماً ۲۵ إِلَّا قِيلًا سَلَامًا سَلَامًا ۲۶ وَأَصْحَابُ الْيَمِينِ ۲۷

لَا تَأْثِيماً ۲۵ إِلَّا قِيلًا سَلَامًا سَلَامًا ۲۶ وَأَصْحَابُ الْيَمِينِ ۲۷

نہ کوئی گناہ کی بات مگر سلام سلام کہنا اور دائیں جانب والے

مَا أَصْحَابُ الْيَمِينِ ۲۸ فِي سِدْرٍ مَّخْضُودٍ ۲۹ وَ

مَا أَصْحَابُ الْيَمِينِ ۲۸ فِي سِدْرٍ مَّخْضُودٍ ۲۹ وَ

کیا دائیں جانب والے ہیں بغیر کانٹے والی بیڑیوں کے درختوں میں ہوں گے اور

طَلْحٍ مَّنْضُودٍ ۳۰ وَ ظِلِّ مَّدُودٍ ۳۱ وَمَاءً مَّسْكُوبٍ ۳۲

طَلْحٍ مَّنْضُودٍ ۳۰ وَ ظِلِّ مَّدُودٍ ۳۱ وَمَاءً مَّسْكُوبٍ ۳۲

کھیلے کے گچھوں میں اور دراز سائے میں اور جاری پانی میں

(پچھلے کا حشر) اور تمہارے دل میں اسے کھانے کی خواہش پیدا ہوگی تو وہ اسی وقت بھٹا ہوا تمہارے سامنے پیش ہو جائے گا۔ (رسائل ابن ابی دنیا، صفحہ ۱۱۵، ۳۴۲، الحدیث: ۱۰۳)

۱۔ بیڑی کے دنیاوی درخت پر کانٹے لگے ہوتے ہیں لیکن جتنی درخت پر کانٹے نہیں ہوں گے، حدیث پاک میں ہے: اللہ تعالیٰ اس کے کانٹے کاٹ دے گا اور ہر کانٹے کی جگہ پھل پیدا فرمائے گا، لہذا وہ درخت (کانٹوں کی بجائے) پھل آگائے گا اور اس کے پھل میں ۷۲ رنگ ظاہر ہوں گے اور ان میں سے کوئی رنگ بھی دوسرے کے مشابہ نہ ہو گا۔ (مسند رک ۳/۲۸۷، الحدیث: ۳۸۳۰) ۲۔ جنت میں سائے سے متعلق بعض مفسرین کا قول ہے کہ جنت میں سورج نہ ہونے



وَفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ ۝ لَا مَقْطُوعَةٍ وَلَا مَمْنُوعَةٍ ۝ ۳۲

وَفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ ۝ (۳۲)	لَا	مَقْطُوعَةٍ	وَفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ ۝ (۳۲)	وَفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ ۝ (۳۲)
اور	بہت سے پھلوں (میں)	(جو) نہ	ختم ہوں گے	اور نہ
			روکے جائیں گے	اور

اور بہت سے پھلوں میں ○ جو نہ ختم ہوں گے اور نہ روکے جائیں گے ○ اور

فُرُشٍ مَّرْفُوعَةٍ ۝ إِنَّا أَنْشَأْنَاهُنَّ إِنْشَاءً ۝ ۳۳

فُرُشٍ مَّرْفُوعَةٍ ۝ (۳۳)	إِنَّا	أَنْشَأْنَاهُنَّ (۲)	إِنْشَاءً ۝ (۳۳)	فُرُشٍ مَّرْفُوعَةٍ ۝ (۳۳)
بلند بچھونوں (میں ہوں گے)	بیشک	ہم نے پیدا کیا ان (جنتی عورتوں) کو	(خاص انداز سے) پیدا کرنا	بلند بچھونوں (میں ہوں گے)

بلند بچھونوں میں ہوں گے ○ بیشک ہم نے ان جنتی عورتوں کو ایک خاص انداز سے پیدا کیا ○

فَجَعَلْنَاهُنَّ أَبْكَارًا ۝ عُرُبًا أَتْرَابًا ۝ لِأَصْحَابِ الْيَمِينِ ۝ ۳۴

فَجَعَلْنَاهُنَّ	أَبْكَارًا ۝ (۳۴)	عُرُبًا	أَتْرَابًا ۝ (۳۴)	لِأَصْحَابِ الْيَمِينِ ۝ (۳۴)
تو ہم نے بنایا انہیں	کنواریاں	محبت کرنے والیاں	ایک عمر والیاں	دائیں جانب والوں کے لیے

تو ہم نے انہیں کنواریاں بنایا ○ محبت کرنے والیاں، سب ایک عمر والیاں ○ دائیں جانب والوں کے لیے ○

ثُلَّةٌ مِّنَ الْأُولَىٰ ۝ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْآخِرِينَ ۝ ۳۵ وَأَصْحَابُ الشِّمَالِ

ثُلَّةٌ	مِّنَ الْأُولَىٰ ۝ (۳۵)	وَ	ثُلَّةٌ	مِّنَ الْآخِرِينَ ۝ (۳۵)	وَأَصْحَابُ الشِّمَالِ
ایک بڑا گروہ	پہلے لوگوں میں سے	اور	ایک بڑا گروہ	بعد والوں میں سے	بائیں جانب والے

پہلے لوگوں میں سے ایک بڑا گروہ ہے ○ اور بعد والے لوگوں میں سے بھی ایک بڑا گروہ ہے ○ اور بائیں جانب والے

مَا أَصْحَابُ الشِّمَالِ ۝ فِي سُؤْمٍ وَحَصِيمٍ ۝ ۳۶

مَا	أَصْحَابُ الشِّمَالِ ۝ (۳۶)	فِي سُؤْمٍ وَحَصِيمٍ ۝ (۳۶)	وَمَا	أَصْحَابُ الشِّمَالِ ۝ (۳۶)
کیا	بائیں جانب والے (ہیں)	شدید گرم ہوا اور کھولتے پانی میں (ہوں گے)	اور	بائیں جانب والے (ہیں)

کیا بائیں جانب والے ہیں ○ شدید گرم ہوا اور کھولتے پانی میں ہوں گے ○ اور

(پچھلے کلام سے) کے باوجود سایہ ہے اور بعض مفسرین کے نزدیک جنت میں سایہ نہیں اور یہاں آیت میں سائے سے اس کا مجازی معنی راحت و آرام مراد ہے۔

۱۔ اس آیت کا معنی یہ ہے کہ دائیں جانب والے جنتوں میں آرام کے بستروں میں ہوں گے جو جو اہرات سے سجے ہوئے اونچے اونچے تختوں پر بچھے ہوئے

ہوں گے۔ ۲۔ بعض مفسرین کے نزدیک ان سے دنیا کی وہ عورتیں مراد ہیں جو جنت میں جائیں گی اور بعض کے نزدیک ان سے مراد حوریں ہیں۔

۳۔ پہلے لوگوں سے مراد صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں۔ ۴۔ بعد والوں سے قیامت تک کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بعد والے مراد ہیں۔

ظِلٌّ مِّنْ يَّحْمُومٍ ﴿٣٣﴾ لَا بَارِدٌ وَلَا كَرِيمٌ ﴿٣٤﴾ اِنَّهُمْ					
ظِلٌّ مِّنْ يَّحْمُومٍ ﴿٣٣﴾	لَا	بَارِدٌ	وَّ	لَا	كَرِيمٌ ﴿٣٤﴾ اِنَّهُمْ
شدید سیاہ دھونیں کے سائے (میں ہوں گے)	(جو) نہ	ٹھنڈا (ہو گا)	اور	نہ	آرام بخش بیشک وہ
شدید سیاہ دھونیں کے سائے میں ہوں گے ○ جو (سایہ) نہ ٹھنڈا ہو گا اور نہ آرام بخش ○ بیشک وہ					
كَانُوا قَبْلَ ذٰلِكَ مُتْرَفِيْنَ ﴿٣٥﴾ وَكَانُوا يُصْرُؤْنَ عَلَى الْحِنثِ الْعَظِيْمِ ﴿٣٦﴾ وَ					
كَانُوا	قَبْلَ ذٰلِكَ	مُتْرَفِيْنَ ﴿٣٥﴾	وَ	كَانُوا يُصْرُؤْنَ	عَلَى الْحِنثِ الْعَظِيْمِ ﴿٣٦﴾
تھے	اس سے پہلے	خوشحال لوگ	اور	وہ ڈٹے ہوئے تھے	بڑے گناہ پر
اس سے پہلے خوشحال تھے ○ اور بڑے گناہ پر ڈٹے ہوئے تھے ○ اور					
كَانُوا يَقُولُوْنَ ۝ اَيَّدَا مِثْنًا وَكُنَّا ثَرَابًا وَعِظَامًا					
كَانُوا يَقُولُوْنَ	اَيَّدَا	مِثْنًا	وَ	كُنَّا	ثَرَابًا وَعِظَامًا
وہ کہتے تھے	کیا جب	ہم مرجائیں گے	اور	ہو جائیں گے	مٹی اور ہڈیاں
کہتے تھے: کیا جب ہم مرجائیں گے اور مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے					
ءَاِنَّا لَسَبْعُوْثُوْنَ ﴿٣٧﴾ اَوَاٰبَاؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ﴿٣٨﴾ قُلْ اِنَّ الْاَوَّلِيْنَ					
ءَاِنَّا	لَسَبْعُوْثُوْنَ ﴿٣٧﴾	اَوَاٰبَاؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ﴿٣٨﴾	قُلْ	اِنَّ	الْاَوَّلِيْنَ
کیا بیشک ہم	ضرور اٹھائے جائیں گے	اور کیا ہمارے پہلے باپ دادا (بھی)	تم کہو	بیشک	پہلے لوگ
تو کیا ضرور ہم اٹھائے جائیں گے ○ اور کیا ہمارے پہلے باپ دادا بھی ○ تم فرماؤ: بیشک سب اگلے					
وَ الْاٰخِرِيْنَ ﴿٣٩﴾ لَسَبْعُوْثُوْنَ ۝ اِلٰى مِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿٤٠﴾ ثُمَّ					
وَ الْاٰخِرِيْنَ ﴿٣٩﴾	لَسَبْعُوْثُوْنَ ۝	اِلٰى مِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿٤٠﴾	ثُمَّ		
اور	پچھلے لوگ	(سبھی) ضرور اکٹھے کیے جائیں گے	ایک معین دن کے وقت پر	پھر	
اور پچھلے لوگ ○ ضرور ایک معین دن کے وقت پر اکٹھے کیے جائیں گے ○ پھر					

۱..... بڑے گناہ پر اصرار سے مراد شرک پر ڈٹے رہنا ہے۔ شرک کا شرک جیسے بڑے گناہ پر قائم رہنا اور اسی حال میں مر جانا اس کے دائمی جہنمی ہونے کا اصل سبب ہے اور مسلمان کے لیے بھی گناہ پر اصرار ایسی خطرناک چیز ہے جس کا انجام ایمان سلب ہونے اور حالت کفر میں خاتمہ کی صورت میں ظاہر ہو سکتا ہے، روح البیان میں ہے ”گناہ پر اصرار بہت سے گناہگار مسلمانوں کو کفر پر موت کی طرف بھیج کر لے جاتا ہے۔ (روح البیان، الانعلاء، تحت الآیۃ: ۴۰، ۵۱/۲)



إِنَّكُمْ أَيُّهَا الصَّالُّونَ الْكَذِبُونَ ۝۵۱ لَا تَكُونُوا مِنْ شَجَرٍ مِنْ زُقُومٍ ۝۵۲

إِنَّكُمْ	أَيُّهَا	الصَّالُّونَ	الْكَذِبُونَ ۝۵۱	لَا تَكُونُوا	مِنْ شَجَرٍ مِنْ زُقُومٍ ۝۵۲ (۱)
پیشک تم	اے	گمراہو	جھٹلانے والو	ضرور کھاؤ گے	زقوم (نام) کے درخت میں سے

اے گمراہو، جھٹلانے والو! پیشک تم ○ ضرور زقوم (نام) کے درخت میں سے کھاؤ گے ○

فَمَا لَكُمْ مِنْهَا الْبُطُونُ ۝۵۳ فَشَرِبُونَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيمِ ۝۵۴ فَشَرِبُونَ

فَمَا لَكُمْ	مِنْهَا	الْبُطُونُ ۝۵۳	فَشَرِبُونَ	عَلَيْهِ	مِنَ الْحَمِيمِ ۝۵۴	فَشَرِبُونَ
پھر بھرو گے	اس سے	پیٹوں (کو)	پھر پیو گے	اس پر	کھولتے ہوئے پانی سے	تو پیو گے

پھر اس سے پیٹ بھرو گے ○ پھر اس پر کھولتا ہوا پانی پیو گے ○ تو ایسے پیو گے

شَرِبَ الْهَيْمِ ۝۵۵ هَذَا نُزْلُهُمْ يَوْمَ الدِّينِ ۝۵۶ نَحْنُ

شَرِبَ الْهَيْمِ ۝۵۵	هَذَا	نُزْلُهُمْ	يَوْمَ الدِّينِ ۝۵۶	نَحْنُ
(جیسے) سخت پیاسے اونٹ کا پینا	یہ	ان کی مہمانی (ہے)	انصاف کے دن	ہم

جیسے سخت پیاسے اونٹ پیتے ہیں ○ انصاف کے دن یہ ان کی مہمانی ہے ○ ہم نے

خَلَقْنَكُمْ فَلَوْلَا تَصَدَّقُونَ ۝۵۷ أَفَرَأَيْتُمْ مَا تَشْتُونَ ۝۵۸

خَلَقْنَكُمْ	فَلَوْلَا	تَصَدَّقُونَ ۝۵۷	أَفَرَأَيْتُمْ	مَا تَشْتُونَ ۝۵۸
ہم نے پیدا کیا تمہیں	تو کیوں نہیں	تم سچ مانتے	تو بھلا دیکھو	وہ جو تم منی گراتے ہو

تمہیں پیدا کیا تو تم کیوں سچ نہیں مانتے ○ تو بھلا دیکھو تو وہ منی جو تم گراتے ہو ○

عَآلَتُمْ تَخْلُقُونَهُ أَمْ نَحْنُ الْخَالِقُونَ ۝۵۹ نَحْنُ قَدَّرْنَا

عَآلَتُمْ	تَخْلُقُونَهُ	أَمْ	نَحْنُ	الْخَالِقُونَ ۝۵۹	نَحْنُ	قَدَّرْنَا
کیا تم	بناتے ہو اسے (آدمی)	یا	ہم (ہی)	بنانے والے (ہیں)	ہم	ہم نے مقرر کر دی

کیا تم اسے (آدمی) بناتے ہو یا ہم ہی بنانے والے ہیں ○ ہم نے تمہارے درمیان

۱..... یہاں سے جھٹلانے والوں اور گمراہوں کے جہنمی عذاب کی کیفیت بیان کی جا رہی ہے، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ جہنم میں ان پر بھوک مسلط کی جائے گی جس سے مجبور ہو کر وہ جہنم کا کائنات دار، کڑا درخت زقوم کھائیں گے اور یہ تھوڑا بہت نہیں بلکہ بھوک کی شدت سے پیٹ بھر کر کھائیں گے، اس کے بعد ان پر پیاس مسلط کی جائے گی جس سے مجبور ہو کر کھولتا ہوا پانی ایسے پئیں گے جیسے سخت پیاسا اونٹ پیتا ہے۔ الامان والخط۔

انسان کی ابتدائی تخلیق  
قدرت الہی پر استدلال

موت کا تقرر اور قدرت الہی

## بَيْنَكُمْ الْبُوتَ وَمَا نَحْنُ بِسَبُوقَيْنِ ۚ عَلٰی اَنْ

بَيْنَكُمْ	الْبُوتُ (۱)	وَ	مَا	نَحْنُ	بِسَبُوقَيْنِ (۲)	عَلٰی	اَنْ
تمہارے درمیان	موت	اور	نہیں	ہم	پیچھے رہ جانے والے	(اس) پر (سے)	کہ

موت مقرر کر دی اور ہم پیچھے رہ جانے والے نہیں ہیں ○ اس سے کہ

## تُبَدِّلَ اَمْثَالَكُمْ وَنُشِئَكُمْ فِي مَا لَا تَعْلَمُونَ ۚ

تُبَدِّلَ	اَمْثَالَكُمْ	وَ	نُشِئَكُمْ	فِي	مَا	لَا تَعْلَمُونَ (۱)
ہم بدل دیں	تمہارے جیسے	اور	بنادیں تمہیں	(ان صورتوں) میں	جن کا	تمہیں علم نہیں ہے

تم جیسے اور بدل دیں اور تمہیں ان صورتوں میں بنادیں جن کی تمہیں خبر نہیں ○

## وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْأَةَ الْاُولٰٓئِ فَلَوْلَا تَذَكَّرُونَ ۚ

وَلَقَدْ	عَلِمْتُمُ	النَّشْأَةَ الْاُولٰٓئِ	فَلَوْلَا	تَذَكَّرُونَ (۱)
اور	ضرور بیشک	تم نے جان لی	پہلی پیدائش	پھر کیوں نہیں

اور بیشک تم پہلی پیدائش جان چکے ہو تو پھر کیوں نصیحت حاصل نہیں کرتے؟ ○

## اَفَرَأَيْتُمْ مَا تَحْرُثُونَ ۚ اَنْتُمْ تَرْعَوْنَهَا اَمْ نَحْنُ

اَفَرَأَيْتُمْ	مَا	تَحْرُثُونَ (۱)	اَنْتُمْ	تَرْعَوْنَهَا	اَمْ	نَحْنُ
تو بھلا بناؤ	جو	تم کاشت کرتے ہو	کیا تم	اگاتے ہو اسے	یا	ہم (ہی)

تو بھلا بناؤ تو کہ تم جو بو تے ہو ○ کیا تم اس کی کھیتی بناتے ہو یا ہم ہی

## الرَّٰرِعُونَ ۚ لَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنَاهُ حُطَامًا

الرَّٰرِعُونَ (۱)	لَوْ	نَشَاءُ	لَجَعَلْنَاهُ	حُطَامًا
اگانے والے (ہیں)	اگر	ہم چاہتے	(تو) ضرور کر دیتے اسے	چوراچورا گھاس

بنانے والے ہیں ○ اگر ہم چاہتے تو اسے چوراچورا گھاس کر دیتے

۱..... اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت اور مشیت کے تقاضے کے مطابق لوگوں میں موت مقرر کر دی اور ان کی عمریں مختلف رکھیں، اسی لئے کوئی بچپن میں، کوئی جوان ہو کر، کوئی بڑھاپے اور جوانی کے درمیان عمر میں اور کوئی بڑھاپے تک پہنچ کر مر جاتا ہے۔ نیز موت کیلئے کوئی جگہ بھی خاص نہیں بلکہ کہیں بھی آسکتی ہے اور اس سے کسی صورت فرار ہونا بھی ممکن نہیں، نیز کسی کو بھی اس بات کی خبر نہیں کہ اس کی موت کب اور عمر کے کس حصے میں اور کہاں پر آئے گی، لہذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ ہر وقت نیک اعمال میں مصروف رہے، اپنی لمبی عمر پر بھروسہ نہ کرے اور آخرت کی تیاری سے کسی بھی وقت غفلت نہ کرے۔

انعامات الہی کا بیان اور نیکار کو تنبیہ

فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُونَ ۝۶۵ اِنَّا لَبُغْرُمُونَ ۝۶۶ بَلْ نَحْنُ

فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُونَ ۝۶۵	اِنَّا	لَبُغْرُمُونَ ۝۶۶	بَلْ	نَحْنُ
پھر تم باتیں بناتے رہ جاتے	(کہ) بیشک ہم (پر)	ضرور تاوان پڑ گیا (ہے)	بلکہ	ہم

پھر تم باتیں بناتے رہ جاتے ○ کہ ہم پر تاوان پڑ گیا ہے ○ بلکہ ہم

مَحْرُومُونَ ۝۶۷ اَفَرَأَيْتُمُ الْمَاءَ الَّذِي تَشْرَبُونَ ۝۶۸ ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمْوْهُ

مَحْرُومُونَ ۝۶۷	اَفَرَأَيْتُمُ الْمَاءَ	الَّذِي تَشْرَبُونَ ۝۶۸	ءَاَنْتُمْ	اَنْزَلْتُمْوْهُ
بے نصیب رہے	تو بھلا بتاؤ	پانی جسے	تم پیتے ہو	کیا تم نے اتارا ہے

بے نصیب رہے ○ تو بھلا بتاؤ تو وہ پانی جو تم پیتے ہو ○ کیا تم نے اسے بادلوں سے

مِنَ الْمُنْزِلِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُونَ ۝۶۹ لَوْ نَشَاءُ جَعَلْنَاهُ

مِنَ الْمُنْزِلِ	اَمْ	نَحْنُ	الْمُنْزِلُونَ ۝۶۹	لَوْ	نَشَاءُ	جَعَلْنَاهُ
بادلوں سے	یا	ہم (ہی)	اتارنے والے (ہیں)	اگر	ہم چاہتے	(تو) کر دیتے اس (پانی) کو

اتارایا ہم ہی اتارنے والے ہیں ○؟ اگر ہم چاہتے تو اسے

اُجَا جَا فَلَئِنْ لَا تَشْكُرُونَ ۝۷۰ اَفَرَأَيْتُمُ النَّارَ الَّتِي تُورُونَ ۝۷۱

اُجَا جَا	فَلَئِنْ لَا	تَشْكُرُونَ ۝۷۰	اَفَرَأَيْتُمُ النَّارَ	الَّتِي تُورُونَ ۝۷۱
سخت کھارا	پھر کیوں نہیں	تم شکر ادا کرتے	تو بھلا بتاؤ	آگ جو تم روشن کرتے ہو

سخت کھاری کر دیتے پھر تم کیوں شکر نہیں کرتے ○ تو بھلا بتاؤ تو وہ آگ جو تم روشن کرتے ہو ○

ءَاَنْتُمْ اَنْشَأْتُمْ شَجَرَ تَهَا اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِئُونَ ۝۷۲ نَحْنُ

ءَاَنْتُمْ	اَنْشَأْتُمْ	شَجَرَ تَهَا ۝۷۲	اَمْ	نَحْنُ	الْمُنْشِئُونَ ۝۷۲	نَحْنُ
کیا تم	تم نے پیدا کیا	اس کا درخت	یا	ہم (ہی)	پیدا کرنے والے (ہیں)	ہم

کیا تم نے اس کا درخت پیدا کیا یا ہم ہی پیدا کرنے والے ہیں ○؟ ہم نے

۱..... اہل عرب اس زمانے میں دو مخصوص لکڑیوں کو ایک دوسرے سے رگڑ کر آگ جلا کر لیتے تھے، اوپر والی لکڑی کو زرد اور نیچے والی لکڑی کو زرد کہتے تھے اور جن درختوں سے یہ لکڑیاں حاصل ہوتی تھیں انہیں عَزْرَح اور عَقَار کہتے تھے۔ فی زمانہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے ایندھن حاصل کرنے کے بہت سے ذرائع جیسے کوئلہ، گیس اور تیل وغیرہ ظاہر فرما دیئے اور ان سے ہم آسانی کے ساتھ اپنی ضروریات پوری کر رہے ہیں اور جس طرح اُس درخت کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے رگڑ کر ایندھن حاصل کیا جاتا تھا اسی طرح کوئلہ، گیس اور تیل وغیرہ کو بھی اللہ تعالیٰ نے ہی پیدا کیا ہے، لہذا ان سب نعمتوں پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔



جَعَلْنَاهَا ذِكْرًا وَمَتَاعًا لِلْمُقْوِينَ ﴿٤٣﴾ فَسَبِّحْ				
جَعَلْنَاهَا	تَذَكُّرًا (۱)	وَّ	مَتَاعًا	لِلْمُقْوِينَ (۲)
ہم نے بنایا اسے	یادگار اور	نفع	جنگل میں سفر کرنے والوں کیلئے	تو تم پاکی بیان کرو
اسے یادگار بنایا اور جنگل میں سفر کرنے والوں کیلئے نفع بنایا ○ تو اے محبوب! تم				
بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ ﴿٤٤﴾ فَلَا أُقْسِمُ بِمَوْقِعِ النُّجُومِ ﴿٤٥﴾ وَإِنَّهُ				
بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ (۴)	فَلَا أُقْسِمُ	بِمَوْقِعِ النُّجُومِ (۵)	وَ	وَإِنَّهُ
اپنے عظمت والے رب کے نام کی	تو مجھے قسم ہے	تاروں کے ڈوبنے کی جگہوں کی	اور	بیشک وہ
اپنے عظمت والے رب کے نام کی پاکی بیان کرو ○ تو مجھے تاروں کے ڈوبنے کی جگہوں کی قسم ○ اور اگر				
لَقَسَمٌ لِّوَتَّعْلَبُونَ عَظِيمٌ ﴿٤٦﴾ إِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ ﴿٤٧﴾				
لَقَسَمٌ	لِّوَتَّعْلَبُونَ	عَظِيمٌ (۶)	إِنَّهُ	لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ (۷)
ضرور قسم (ہے)	اگر تم جانو	بہت بڑی	بیشک وہ	ضرور عزت والا قرآن (ہے)
تم سمجھو تو یہ بہت بڑی قسم ہے ○ بیشک یہ عزت والا قرآن ہے ○				
فِي كِتَابٍ مَّكْنُونٍ ﴿٤٨﴾ لَا يَسْهَوْنَ إِلَّا الْمَطَهَّرُونَ ﴿٤٩﴾ تَنْزِيلٌ				
فِي كِتَابٍ مَّكْنُونٍ (۸)	لَا يَسْهَوْنَ	إِلَّا	الْمَطَهَّرُونَ (۹)	تَنْزِيلٌ
پوشیدہ کتاب میں (ہے)	نہیں چھوٹے اسے	مگر	پاک لوگ	اتارا ہوا (ہے)
پوشیدہ کتاب میں (ہے) ○ اسے پاک لوگ ہی چھوتے ہیں ○ یہ تمام جہانوں کے مالک				
مِّن رَّبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٥٠﴾ أَفَبِهَذَا الْحَدِيثِ أَنْتُمْ مُدْهِنُونَ ﴿٥١﴾ وَ				
مِّن رَّبِّ الْعَالَمِينَ (۱۰)	أَفَبِهَذَا الْحَدِيثِ	أَنْتُمْ	مُدْهِنُونَ (۱۱)	وَ
تمام جہانوں کے رب کی طرف سے	تو کیا اس بات میں	تم	سستی کرنے والے (ہو)	اور
کا اتارا ہوا ہے ○ تو کیا تم اس بات میں سستی کرتے ہو؟ ○ اور				

۱..... یہاں آگ کے دو فوائد بیان فرمائے گئے، پہلا فائدہ یہ ہے کہ اس آگ کو جہنم کی آگ کی یادگار بنایا تاکہ دیکھنے والا اس آگ کو دیکھ کر جہنم کی بڑی آگ کو یاد کرے، اللہ تعالیٰ سے اور اس کے عذاب سے ڈرے۔ دوسرا فائدہ یہ ہے کہ آگ کو جنگل میں سفر کرنے والوں کیلئے نفع مند بنایا گیا کہ وہ اپنے سفر میں شمعیں جلا کر، کھانا وغیرہ پکا کر اور خود کو سردی سے بچا کر اس سے نفع اٹھاتے ہیں۔ ۲..... پوشیدہ کتاب سے مراد لوح محفوظ ہے۔ ۳..... قرآن عظیم کو چھونے کے لئے وضو کرنا فرض اور بے وضو شخص کا قرآن مجید یا اس کی کسی آیت کو چھونا حرام ہے، البتہ چھونے بغیر زبانی یاد کرنا یا کوئی آیت پڑھنے میں حرج نہیں۔

کفار کی بے بسی کا بیان

تَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَنْتُمْ تُكْذِبُونَ ﴿۸۲﴾ فَلَوْلَا إِذَا بَلَغَتِ

تَجْعَلُونَ	رِزْقَكُمْ	أَنْتُمْ	تُكْذِبُونَ ﴿۸۲﴾	فَلَوْلَا	إِذَا	بَلَغَتِ
تم بناتے ہو	اپنا حصہ	یہ کہ تم	جھٹلاتے رہو	پھر کیوں نہیں	جب	(جان) پہنچے

تم اپنا حصہ یہ بناتے ہو کہ تم جھٹلاتے رہو ○ پھر کیوں نہیں جب

الْحُلُقُومَ ﴿۸۳﴾ وَأَنْتُمْ حِينِيذٍ تَنْظُرُونَ ﴿۸۴﴾ وَنَحْنُ أَقْرَبُ

الْحُلُقُومَ ﴿۸۳﴾	وَأَنْتُمْ	حِينِيذٍ	تَنْظُرُونَ ﴿۸۴﴾	وَنَحْنُ	أَقْرَبُ ﴿۱﴾
گلے (تک)	اور	تم	اس وقت	دیکھ رہے ہو	اور ہم

جان گلے تک پہنچے ○ حالانکہ تم اس وقت دیکھ رہے ہو ○ اور ہم تم سے زیادہ

إِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلَكِنْ لَا تَبْصِرُونَ ﴿۸۵﴾ فَلَوْلَا إِنْ كُنْتُمْ

إِلَيْهِ	مِنْكُمْ	وَلَكِنْ	لَا تَبْصِرُونَ ﴿۸۵﴾	فَلَوْلَا	إِنْ	كُنْتُمْ
اس کی طرف	تم سے	اور	لیکن	تم نہیں دیکھتے	تو کیوں نہیں	اگر

اس کے قریب ہیں مگر تم دیکھتے نہیں ○ تو اگر تمہیں

غَيْرَ مَدِينِينَ ﴿۸۶﴾ تَرْجِعُونَهَا إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿۸۷﴾ فَأَمَّا

غَيْرَ مَدِينِينَ ﴿۸۶﴾	تَرْجِعُونَهَا	إِنْ	كُنْتُمْ	صَادِقِينَ ﴿۸۷﴾	فَأَمَّا
بدلہ نہ دیئے جانے والے	تم لوٹا لیتے اس (روح) کو	اگر	تم ہو	سچے	پھر بہر حال

بدلہ نہیں دیا جائے گا تو کیوں نہیں ○ روح کو لوٹا لیتے، اگر تم سچے ہو ○ پھر وہ

إِنْ كَانَ مِنَ الْمَقْرَبِينَ ﴿۸۸﴾ فَرَوْحٌ وَرَيْحَانٌ ﴿۸۹﴾ وَ

إِنْ	كَانَ	مِنَ الْمَقْرَبِينَ ﴿۸۸﴾	فَرَوْحٌ	وَرَيْحَانٌ ﴿۸۹﴾	وَ
اگر	وہ (فوت ہونے والا) ہو	مقرب بندوں میں سے	تو راحت	خوشبودار پھول	اور

فوت ہونے والا اگر مقرب بندوں میں سے ہے ○ تو راحت اور خوشبودار پھول اور

۱..... یہاں قریب ہونے سے مراد علم اور قدرت سے قریب ہونا ہے۔

مرنے والوں کے تئیں گروہ اور ان کی جزا

جَنَّتٍ نَّعِيمٍ ۱۸۹ وَ أَمَّا إِنْ كَانَ مِنْ أَصْحَابِ الْيَمِينِ ۱۹۰

جَنَّتٍ نَّعِيمٍ ۱۸۹	وَ	أَمَّا	إِنْ	كَانَ	مِنْ أَصْحَابِ الْيَمِينِ ۱۹۰
نعمتوں کی جنت (ہے)	اور	بہر حال	اگر	وہ ہو	دائیں جانب والوں میں سے

نعمتوں کی جنت ہے ○ اور اگر وہ دائیں جانب والوں میں سے ہو ○

فَسَلَّمَ لَكَ مِنْ أَصْحَابِ الْيَمِينِ ۱۹۱ وَ أَمَّا إِنْ

فَسَلَّمَ	لَكَ	مِنْ أَصْحَابِ الْيَمِينِ ۱۹۱	وَ	أَمَّا	إِنْ
تو سلام (ہو)	تم پر (اے حبیب)	دائیں جانب والوں کی طرف سے	اور	بہر حال	اگر

تو (اے حبیب!) تم پر دائیں جانب والوں کی طرف سے سلام ہو ○ اور اگر مرنے والا

كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِينَ الصَّالِّينَ ۱۹۲ فَتُرُّوهُ

كَانَ	مِنَ الْمُكَذِّبِينَ الصَّالِّينَ ۱۹۲	فَتُرُّوهُ
وہ ہو	جھٹلانے والوں، گمراہوں میں سے	تو مہمانی (ہے)

جھٹلانے والے گمراہوں میں سے ہو ○ تو کھولتے ہوئے گرم پانی

مِّنْ حَيْثُ ۱۹۳ وَ تَصْلِيَةُ جَحِيمٍ ۱۹۴ إِنَّ هَذَا هُوَ

مِّنْ حَيْثُ ۱۹۳	وَ	تَصْلِيَةُ جَحِيمٍ ۱۹۴	إِنَّ	هَذَا ۱۹۵	هُوَ
کھولتے ہوئے گرم پانی کی	اور	بھڑکتی آگ میں داخل کیا جانا	بیشک	یہ	ضرور وہ

کی مہمانی ○ اور بھڑکتی آگ میں داخل کیا جانا ہے ○ یہ بیشک

حَقُّ الْيَقِينِ ۱۹۵ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ ۱۹۶

حَقُّ الْيَقِينِ ۱۹۵	فَسَبِّحْ	بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ ۱۹۶
اعلیٰ درجہ کی یقینی بات (ہے)	تو تم پاکی بیان کرو	اپنے عظمت والے رب کے نام کی

اعلیٰ درجہ کی یقینی بات ہے ○ تو اے محبوب! تم اپنے عظمت والے رب کے نام کی پاکی بیان کرو ○

۱..... یعنی اس سورت کے مضامین مثلاً نیکوں کیلئے تیار کی گئی نعمتیں اور کافروں کیلئے تیار کئے گئے عذاب اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے متعلق بیان کردہ دلائل یہ سب بیشک اعلیٰ درجے کی یقینی بات ہے اور اس میں تردد کی کوئی گنجائش نہیں۔



آیات: 29

رکوع: 04

## سُورَةُ الْحَدِيدِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ	اللَّهُ	الرَّحْمَنِ	الرَّحِيمِ
نام سے (شروع)	اللَّهُ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

سَبَّحَ لِلَّهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ

سَبَّحَ (۱)	لِلَّهِ	مَا	فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	وَ	هُوَ	الْعَزِيزُ
پاک بیان کی	اللہ کی	(ہر اس چیز نے) جو	آسمانوں اور زمین میں (ہے)	اور	وہی	عزت والا

اللہ کی پاک بیان کی ہر اس چیز نے جو آسمانوں اور زمین میں ہے اور وہی عزت والا،

الْحَكِيمُ ۱ لَهُ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يُحْيِ وَيُمِيتُ

الْحَكِيمُ ۱	لَهُ	مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	يُحْيِ	وَ
حکمت والا (ہے)	اسی کے لیے (ہے)	آسمانوں اور زمین کی سلطنت	وہ زندگی دیتا ہے	اور

حکمت والا ہے ۱ آسمانوں اور زمین کی سلطنت سب اسی کے لیے ہے، وہ زندگی اور

يُمِيتُ ۲ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۳ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ

يُمِيتُ	وَ	هُوَ	عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ	قَدِيرٌ ۱	هُوَ	الْاَوَّلُ ۲	وَ	الْاٰخِرُ ۳	وَ
موت دیتا ہے	اور	وہ	ہر چیز پر	قادر (ہے)	وہی	اول	اور	آخر	اور

موت دیتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ۱ وہی اول اور آخر اور

۱..... یعنی جو کچھ زمین و آسمان میں ہے چاہے وہ جاندار ہو یا بے جان، سب زبان حال سے کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ذات و صفات، افعال اور احکام میں ہر نقص و عیب سے پاک ہے، نیز اس کے رب ہونے کا اقرار کرتے اور اس کی اطاعت کا یقین رکھتے ہیں۔ ۲..... اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات اور صفات کے اعتبار سے ہر چیز سے پہلے ہے کہ وہ اس وقت بھی تھاجب کسی چیز کا وجود نہ تھا، اس کے لئے کوئی ابتداء نہیں۔ ۳..... اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کے ہلاک اور فنا ہونے کے بعد باقی رہنے والا ہے کہ سب فنا ہو جائیں گے اور وہ باقی ہو گا نیز حقیقی ذاتی ابدیت اللہ تعالیٰ ہی کیلئے ہے۔

الظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝۲ هُوَ الَّذِي

الظَّاهِرُ (۱)	وَ	الْبَاطِنُ (۲)	وَ	هُوَ	بِكُلِّ شَيْءٍ	عَلِيمٌ ۝۲	هُوَ	الَّذِي
ظاہر	اور	باطن (ہے)	اور	وہ	ہر چیز کو	جاننے والا (ہے)	وہی (ہے)	جس نے

ظاہر اور باطن ہے اور وہ سب کچھ جانتا ہے ۝ وہی ہے جس نے

خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ

خَلَقَ	السَّمَوَاتِ	وَ	الْأَرْضَ	فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ	ثُمَّ	اسْتَوَىٰ
پیدا کیا	آسمانوں	اور	زمین (کو)	چھ دن میں	پھر	اس نے (اپنی شان کے لائق) استواء فرمایا

آسمان اور زمین چھ دن میں پیدا کیے پھر عرش پر استواء فرمایا

عَلَى الْعَرْشِ ۖ يَعْلَمُ مَا يَدْجُ فِي الْأَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا

عَلَى الْعَرْشِ	يَعْلَمُ	مَا	يَدْجُ	فِي الْأَرْضِ	وَ	مَا	يَخْرُجُ	مِنْهَا
عرش پر	وہ جانتا ہے	جو کچھ	داخل ہوتا ہے	زمین میں	اور	جو کچھ	نکلتا ہے	اس سے

جیسا اس کی شان کے لائق ہے، وہ جانتا ہے جو کچھ زمین کے اندر جاتا ہے اور جو کچھ اس سے باہر نکلتا ہے

وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيهَا ۖ وَهُوَ

وَ	مَا	يَنْزِلُ	مِنَ السَّمَاءِ	وَ	مَا	يَعْرُجُ	فِيهَا	وَ	هُوَ
اور	جو کچھ	اترتا ہے	آسمان سے	اور	جو کچھ	چڑھتا ہے	اس میں	اور	وہ

اور جو کچھ آسمان سے اترتا ہے اور جو کچھ اس میں چڑھتا ہے اور وہ

مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنْتُمْ ۖ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ

مَعَكُمْ (۳)	أَيْنَ مَا	كُنْتُمْ	وَ	اللَّهُ	بِمَا	تَعْمَلُونَ
تمہارے ساتھ (ہے)	جہاں کہیں	تم ہو	اور	اللہ	(اس) کو جو	تم عمل کرتے ہو

تمہارے ساتھ ہے جہاں بھی تم ہو اور اللہ تمہارے کام

۱..... اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ دلائل و براہین سے ایسا ظاہر ہے کہ ذرے ذرے میں اس کے وجود پر دلالت کرنے والے دلائل موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ظاہر ہونے کے معنی یہ بھی ہیں کہ وہ ہر چیز پر غالب ہے۔ ۲..... اس سے مراد یہ ہے کہ حواس اللہ تعالیٰ کا ادراک کرنے سے عاجز ہیں اور اس کی ذات ایسی پوشیدہ ہے کہ عقل کی اس تک رسائی نہیں اور یہ پوشیدگی دنیا اور آخرت دونوں میں ہے۔

۳..... اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ عام طور پر اپنے علم و قدرت سے اور خاص طور پر اپنے فضل و رحمت سے تمہارے ساتھ ہے۔

بَصِيرٌ ۳ لَهُ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ وَإِلَى اللَّهِ

بَصِيرٌ ۳	لَهُ	مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ	وَ	إِلَى اللَّهِ
دیکھنے والا (ہے)	اسی کے لئے (ہے)	آسمانوں اور زمین کی سلطنت	اور	اللہ کی طرف

دیکھ رہا ہے ۳ آسمانوں اور زمین کی سلطنت اسی کیلئے ہے اور اللہ ہی کی طرف

تَرْجَعُ الْأُمُورُ ۵ يُولِجُ اللَّيْلُ فِي النَّهَارِ وَيُؤَلِّجُ

تَرْجَعُ	الْأُمُورُ ۵	يُولِجُ	الَّيْلُ	فِي النَّهَارِ	وَ	يُؤَلِّجُ
لوٹایا جاتا ہے	سب کاموں (کو)	وہ داخل کرتا ہے	رات (کو)	دن میں	اور	داخل کرتا ہے

سب کاموں کو لوٹایا جاتا ہے ۵ رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں

النَّهَارِ فِي اللَّيْلِ ۖ وَهُوَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۶ اٰمِنُوْا

النَّهَارِ	فِي اللَّيْلِ	وَ	هُوَ	عَلِيمٌ	بِذَاتِ الصُّدُورِ ۶	اٰمِنُوْا
دن (کو)	رات میں	اور	وہ	جاننے والا (ہے)	سینوں کی بات کو	ایمان لاؤ

داخل کرتا ہے اور وہ دلوں کی بات جاننے والا ہے ۶ اللہ اور

بِاللَّهِ وَرَسُوْلِهِ ۚ وَانْفِقُوا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُّسْتَخْلِفِيْنَ

بِاللَّهِ وَرَسُوْلِهِ ۚ	وَ	انْفِقُوا	مِمَّا	جَعَلَكُمْ	مُّسْتَخْلِفِيْنَ ۲
اللہ اور اس کے رسول پر	اور	خرچ کرو	(اس مال) سے جو	اس نے بنایا تمہیں	دوسروں کا جانشین

اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور (اس کی راہ میں) اس مال میں سے خرچ کرو جس میں اللہ نے تمہیں

فِيْهِ ۖ قَالِیْزِیْنَ اٰمِنُوْا مِنْكُمْ وَانْفِقُوا ۗ اَلْهَمَّ

فِيْهِ ۖ	قَالِیْزِیْنَ	اٰمِنُوْا	مِنْكُمْ	وَ	انْفِقُوا	اَلْهَمَّ
اس میں	تو وہ لوگ جو	ایمان لائے	تم میں سے	اور	انہوں نے خرچ کیا	ان کے لئے

دوسروں کا جانشین بنایا ہے تو تم میں جو ایمان لائے اور انہوں نے خرچ کیا ان کے لیے

۱..... یہاں توحید و رسالت پر ایمان کو پہلے اور نیک عمل کو بعد میں ذکر کیا گیا، اس سے معلوم ہوا کہ نیک اعمال سے پہلے عقائد کی اصلاح ضروری ہے۔

۲..... جانشین بنانے سے مراد بطور وراثت دوسروں کے مال کا جانشین بنانا ہے، یا یہ مراد ہے کہ جو مال تمہارے قبضے میں ہے اس کا حقیقی مالک اللہ تعالیٰ ہے اور تم نائب اور وکیل کی طرح ہو۔



أَجْرٌ كَبِيرٌ ۝ وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالرَّسُولِ

أَجْرٌ كَبِيرٌ ۝	و	مَا	لَكُمْ	لَا تُؤْمِنُونَ	بِاللَّهِ	و	الرَّسُولِ
بڑا ثواب (ہے)	اور	کیا ہوا	تمہیں	تم ایمان نہیں لاتے	اللہ پر	اور (حالانکہ)	رسول

بڑا ثواب ہے ۝ اور (اے لوگو!) تمہیں کیا ہے کہ تم اللہ پر ایمان نہ لاؤ حالانکہ رسول

يَدْعُوكُمْ لِتُؤْمِنُوا بِرَبِّكُمْ وَقَدْ أَخَذَ مِيثَاقَكُمْ إِنْ

يَدْعُوكُمْ	لِتُؤْمِنُوا	بِرَبِّكُمْ	و	قَدْ	أَخَذَ	مِيثَاقَكُمْ ۱	إِنْ
بلارہا ہے تمہیں	کہ تم ایمان لاؤ	اپنے رب پر	اور	بیشک	(اللہ) لے چکا	تم سے عہد	اگر

تمہیں بلارہے ہیں کہ اپنے رب پر ایمان لاؤ اور بیشک اللہ تم سے عہد لے چکا ہے۔ اگر

كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۝ هُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ عَلَى عَبْدٍ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ

كُنْتُمْ	مُؤْمِنِينَ ۱	هُوَ	الَّذِي	يُنَزِّلُ	عَلَى عَبْدٍ	آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ
تم ہو	یقین رکھنے والے	وہی (ہے)	جو	اتارتا ہے	اپنے بندے پر	روشن آیتیں

تم یقین رکھتے ہو ۝ وہی ہے جو اپنے بندہ پر روشن آیتیں اتارتا ہے

لِيُخْرِجَكُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۚ وَإِنَّ اللَّهَ بِكُمْ لَرَءُوفٌ

لِيُخْرِجَكُمْ	مِنَ الظُّلُمَاتِ	إِلَى النُّورِ ۚ	وَ	إِنَّ	اللَّهَ	بِكُمْ	لَرَءُوفٌ
تاکہ وہ نکالے تمہیں	اندھیروں سے	نور کی طرف	اور	بیشک	اللہ	تم پر	ضرور مہربان

تاکہ تمہیں اندھیروں سے نور کی طرف لے جائے اور بیشک اللہ تم پر ضرور مہربان

رَحِيمٌ ۝ وَمَا لَكُمْ أَلَّا تُنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَ

رَحِيمٌ ۱	وَ	مَا	لَكُمْ	أَلَّا تُنْفِقُوا	فِي سَبِيلِ اللَّهِ	وَ
رحمت والا (ہے)	اور	کیا ہے	تمہیں	کہ تم خرچ نہ کرو	اللہ کی راہ میں	اور (حالانکہ)

رحمت والا ہے ۝ اور تمہیں کیا ہے کہ تم اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرو حالانکہ

۱..... اس سے مراد وہ عہد بھی ہو سکتا ہے جو تمام ارواح کو جمع کر کے رب تعالیٰ کے بارے میں لیا گیا تھا جس کا قرآن کریم میں ”اَسْتَشْهَدُ بِكُمْ“ کے الفاظ سے ذکر موجود ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس سے وہ عہد مراد ہو جو گزشتہ انبیاء علیہم السلام اور ان کی امتوں سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانے اور ان کی مدد کرنے سے متعلق لیا گیا تھا۔

مشتاق کے باوجود ایمان نہ لانے پر کفار کو لعنت

قرآن تاریکیوں سے نکالنے والا ہے

راہ خدا میں خرچ نہ کرنے والوں کو تنبیہ

لِلَّهِ مِيرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ لَا يَسْتَوِيۤى مِنْكُمْ مَّنْ

لِلَّهِ	مِيرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (۱)	لَا يَسْتَوِيۤى	مِنْكُمْ	مَّنْ
اللہ ہی کی (ہے)	آسمانوں اور زمین کی وراثت	برابر نہیں ہے	تم میں سے	وہ جس نے

آسمانوں اور زمین سب کا وارث اللہ ہی ہے۔ تم میں فتح سے پہلے خرچ کرنے والے

أَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَتْلَ ۚ أُولَٰئِكَ أَعْظَمُ دَرَجَةً

أَنْفَقَ	مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ	وَقَتْلَ	أُولَٰئِكَ	أَعْظَمُ دَرَجَةً (۲)
خرچ کیا	فتح سے پہلے	اور	جہاد کیا	یہ لوگ
				مرتبے میں بڑے (ہیں)

اور جہاد کرنے والے برابر نہیں ہیں، وہ بعد میں خرچ کرنے والوں

مِّنَ الَّذِينَ أَنْفَقُوا مِنْ بَعْدِ وَقَتْلَ ۚ وَكُلًّا

مِّنَ الَّذِينَ	أَنْفَقُوا	مِنْ بَعْدِ	وَقَتْلَ ۚ	وَكُلًّا
ان لوگوں سے جنہوں نے	خرچ کیا	(فتح کے) بعد	اور	انہوں نے جہاد کیا
				اور سب سے

لڑنے والوں سے مرتبے میں بڑے ہیں اور ان سب سے

وَعَدَ اللَّهُ الْحُسَيْنِ ۚ وَاللَّهُ يَبَاتِعَمَلُونَ

وَعَدَ	اللَّهُ	الْحُسَيْنِ	وَاللَّهُ	يَبَاتِعَمَلُونَ
وعدہ کر لیا	(اللہ نے)	سب سے اچھی چیز (جنت کا)	اور	اللہ (اس) سے جو
				تم عمل کرتے ہو

اللہ نے سب سے اچھی چیز کا وعدہ فرمایا ہے اور اللہ تمہارے کاموں سے

خَيْرٌ ۚ مِّنْ ذَٰلِ الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا

خَيْرٌ ۚ	مِّنْ	ذَٰلِ	الَّذِي	يُقْرِضُ	اللَّهُ	قَرْضًا حَسَنًا
خیر وار (ہے)	کون (ہے)	وہ	جو	قرض دے	اللہ (کو)	اچھا قرض

خیر دار ہے ۝ کون ہے جو اللہ کو اچھا قرض دے

۱..... یہاں اللہ تعالیٰ کے وارث ہونے سے مراد یہ ہے کہ اگرچہ کائنات کی تمام چیزوں کا حقیقی مالک اللہ تعالیٰ ہی ہے لیکن اس نے اپنے فضل سے کچھ چیزوں کی ظاہری ملکیت لوگوں کو بھی عطا کی ہے اور بالآخر ان کی ظاہری ملکیت بھی ختم ہو کر اللہ تعالیٰ کی طرف منتقل ہو جائے گی۔ ۲..... فتح مکہ سے پہلے اسلام لانے اور راہِ خدا میں خرچ کرنے والے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی عظمت و مقام دیگر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بہت بلند ہے۔ انہیں میں حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی شامل ہیں اور ان کی عظمت کی گواہی خود اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ۱۴

## فَيُضَعِفُهُ لَهُ وَلَهُ أَجْرٌ كَرِيمٌ ۝ يَوْمَ

فَيُضَعِفُهُ	لَهُ	وَلَهُ	أَجْرٌ كَرِيمٌ ۝	يَوْمَ
تو وہ بڑھا دے گا اسے	اس کے لیے	اور	اس کے لیے	(جس) دن

تو اللہ اس کیلئے اس کو کئی گنا بڑھا دے گا اور اس کیلئے اچھا اجر ہے ۝ جس دن

## تَرَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ يَسْعَىٰ نُورُهُمْ

تَرَى	الْمُؤْمِنِينَ	وَالْمُؤْمِنَاتِ	يَسْعَىٰ	نُورُهُمْ ۝
تم دیکھو گے	ایمان والے مردوں	اور	ایمان والی عورتوں (کو)	دور رہا ہے

تم مومن مردوں اور ایمان والی عورتوں کو دیکھو گے کہ ان کا نور ان کے آگے

## بَيِّنَ آيَاتِهِمْ وَيَايَنَاهُمْ بِشْرُكُمُ الْيَوْمَ جَنَّتْ

بَيِّنَ	آيَاتِهِمْ	وَيَايَنَاهُمْ	بَشْرُكُمُ	الْيَوْمَ	جَنَّتْ
ان کے آگے	اور	ان کے دائیں جانب	تمہاری سب سے زیادہ خوشی کی بات	آج	جنتیں (ہیں)

اور ان کی دائیں جانب دور رہا ہے (فرمایا جائے گا کہ) آج تمہاری سب سے زیادہ خوشی کی بات وہ جنتیں ہیں

## تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝

تَجْرِي	مِنْ تَحْتِهَا	الْأَنْهَارُ	خَالِدِينَ	فِيهَا	ذَٰلِكَ	هُوَ	الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝
بہتی ہیں	ان کے نیچے	نہریں	ہمیشہ رہنے والے	ان میں	یہی	وہ	بڑی کامیابی (ہے)

جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں تم ان میں ہمیشہ رہو، یہی بڑی کامیابی ہے ۝

## يَوْمَ يَقُولُ الْمُنْفِقُونَ وَالْمُنَافِقَاتُ لِلَّذِينَ آمَنُوا

يَوْمَ	يَقُولُ	الْمُنْفِقُونَ	وَالْمُنَافِقَاتُ	لِلَّذِينَ	آمَنُوا
(جس) دن	کہیں گے	منافق مرد	اور	منافق عورتیں	ان لوگوں سے جو

جس دن منافق مرد اور منافق عورتیں مسلمانوں سے کہیں گے

(پہلے سنے کامیاب) دے رہا ہے۔ سبحان اللہ۔ ۱۔ یہ نور ان کے ایمان اور بندگی کا نور ہو گا جو پہل صراط پر ان کے آگے اور ان کی دائیں جانب دور رہا ہو گا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ”ایمان والوں کو ان کے اعمال کے مطابق نور عطا کیا جائے گا (جس کی روشنی میں وہ پہل صراط پر کریں گے، حتیٰ کہ) ان میں سے بعض مومن ایسے ہوں گے جن کا نور پہاڑ کی مانند ہو گا اور ان میں سے سب سے کم نور اس شخص کا ہو گا جس کا نور اس کے انگوٹھے پر ہو گا جو کہ کبھی روشن ہو گا اور کبھی بجھ جائے گا۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، ۱۶۳/۸، الحدیث: ۴۳)



اَنْظُرُوْا نَاقَتَيْسٍ مِنْ تُوْرِكُمْ قَيْلٍ اَرْجِعُوْا

اَنْظُرُوْا	نَقْتَيْسٍ	مِنْ تُوْرِكُمْ	قَيْلٍ	اَرْجِعُوْا
ہم پر نظر کرو	ہم روشنی حاصل کر لیں	تمہارے نور سے	کہا جائے گا	تم لوٹ جاؤ

کہ ہم پر نظر کرو ہم تمہارے نور سے کچھ روشنی حاصل کر لیں، کہا جائے گا: تم اپنے پیچھے

وَرَاۤءَكُمْ فَالْتَسُوا نُوْرًا ۚ فَضْرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُوْرٍ

وَرَاۤءَكُمْ	فَالْتَسُوا	نُوْرًا	فَضْرِبَ	بَيْنَهُمْ	بِسُوْرٍ (۱)
اپنے پیچھے	تو (وہاں) تم تلاش کرو	نور	تو کھڑی کر دی جائے گی	ان کے درمیان	ایک دیوار

لوٹ جاؤ تو وہاں نور ڈھونڈو، جہی ان کے درمیان ایک دیوار کھڑی کر دی جائے گی

لَهُۥ بَابٌ ۖ بَاطِنُهُۥ فِيْهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهُۥ

لَهُۥ	بَابٌ	بَاطِنُهُۥ (۲)	فِيْهِ	الرَّحْمَةُ	وَ ظَاهِرُهُۥ
اس کا	ایک دروازہ (ہوگا)	اس کے اندرونی طرف	اس میں	رحمت	اور اس کے باہر

جس میں ایک دروازہ ہوگا جس کے اندر کی طرف رحمت اور اس کے باہر

مِنْ قَبْلِهِۦ الْعَذَابُ ۚ يُنَادُوْنَهُمْ اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ۚ

مِنْ قَبْلِهِۦ	الْعَذَابُ ۚ (۳)	يُنَادُوْنَهُمْ	اَلَمْ نَكُنْ	مَّعَكُمْ
اس کی طرف	عذاب (ہوگا)	(منافق) پکاریں گے انہیں	کیا ہم نہ تھے	تمہارے ساتھ

کی طرف عذاب ہوگا ○ منافق مسلمانوں کو پکاریں گے: کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے؟

قَالُوْا بَلٰی وَّلٰكِنَّكُمْ فُتِنْتُمْ اَنْفُسَكُمْ وَتَرَبَّصْتُمْ

قَالُوْا	بَلٰی	وَّلٰكِنَّكُمْ	فُتِنْتُمْ	اَنْفُسَكُمْ	وَ تَرَبَّصْتُمْ
وہ کہیں گے	کیوں نہیں	لیکن تم	تم نے فتنے میں ڈالا	اپنی جانوں (کو)	اور منتظر رہے

وہ کہیں گے: کیوں نہیں، مگر تم نے تو اپنی جانوں کو فتنے میں ڈالا اور (مسلمانوں کے نقصان کے) منتظر رہے

۱..... اس دیوار کے بارے میں مفسرین کے مختلف اقوال ہیں، ایک قوی قول یہ ہے کہ یہی دیوار اعراف ہے۔

۲..... اندرونی جانب سے مسلمانوں کی طرف اور بیرونی جانب سے کافروں کی طرف والی جانب مراد ہے اور رحمت سے مراد جنت اور عذاب سے مراد جہنم ہے۔

## وَاَسْتَبْتُمْ وَاَعَزَّكُمْ اِلَّا صَافِي حَتَّى

وَاَسْتَبْتُمْ	وَ	عَزَّكُمْ	اِلَّا صَافِي <sup>(۱)</sup>	حَتَّى
اور شک میں پڑے رہے	اور	دھوکے میں ڈالے رکھا تمہیں	جھوٹی خواہشات (نے)	یہاں تک کہ

اور شک میں پڑے رہے اور جھوٹی خواہشات نے تمہیں دھوکے میں ڈالے رکھا یہاں تک کہ

## جَاءَ اَمْرُ اللّٰهِ وَعَزَّكُمْ بِاللّٰهِ الْعَزَّوْرُ ۱۳

جَاءَ	اَمْرُ اللّٰهِ	وَ	عَزَّكُمْ	بِاللّٰهِ	الْعَزَّوْرُ ۱۳
آگیا	اللہ کا حکم	اور	دھوکے میں ڈالے رکھا تمہیں	اللہ کے بارے میں	بڑے فریبی (نے)

اللہ کا حکم آگیا اور بڑے فریبی نے تمہیں اللہ کے بارے میں دھوکے میں ڈالے رکھا ○

## فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنْكُمْ فِدْيَةٌ وَلَا مِنَ الَّذِينَ

فَالْيَوْمَ	لَا يُؤْخَذُ	مِنْكُمْ	فِدْيَةٌ <sup>(۲)</sup>	وَ	لَا	مِنَ الَّذِينَ
تو آج	نہیں لیا جائے گا	تم سے	کوئی فدیہ	اور	نہ	ان لوگوں سے جنہوں نے

تو آج نہ تم سے کوئی فدیہ لیا جائے گا اور نہ ہی کھلے

## كَفَرُوا ۚ مَاؤُكُمْ النَّارُ ۚ هِيَ مَوْلُكُمْ ۚ وَ

كَفَرُوا ۚ	مَاؤُكُمْ	النَّارُ ۚ	هِيَ	مَوْلُكُمْ	وَ
(اعلانیہ) کفر کیا	تمہارا ٹھکانہ	آگ (ہے)	وہ (آگ ہی)	تمہاری ساتھی (ہے)	اور

کافروں سے۔ تمہارا ٹھکانہ آگ ہے، وہ آگ ہی تمہاری ساتھی ہے اور

## بِئْسَ الْمَصِيرُ ۱۵ اَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ اٰمَنُوْا

بِئْسَ	الْمَصِيرُ ۱۵	اَلَمْ يَأْنِ	لِلَّذِينَ	اٰمَنُوْا
کیا ہی برا	ٹھکانہ (ہے)	کیا وقت نہیں آیا	ان لوگوں کے لئے جو	ایمان لائے

کیا ہی برا ٹھکانہ ہے ○ کیا ایمان والوں کیلئے ابھی وہ وقت نہیں آیا

۱..... اس آیت میں منافقین کی یہ بری صفات بیان کی گئی ہیں (۱) منافقت اور کفر اختیار کر کے اپنی جانوں کو فتنے میں ڈالنا۔ (۲) مسلمانوں کے نقصان کا منتظر رہنا۔ (۳) دین اسلام کی حقانیت میں شک کرتے رہنا۔ (۴) جھوٹی خواہشات کے دھوکے میں مبتلا رہنا۔ ان صفات کو سامنے رکھ کر ہمیں بھی غور کرنا چاہئے کہ ان میں سے کوئی صفت ہم میں تو نہیں پائی جاتی، اگر ہو تو فوراً اس سے چھٹکارا پانے کی کوشش کریں۔

۲..... قیامت کے دن منافقوں اور کافروں کے پاس کوئی چیز نہ ہوگی اور بالفرض اگر بھوٹی اور دھوکے سے بطور فدیہ پیش کرتے تو بھی اسے قبول نہ کیا جاتا۔

## أَنْ تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللَّهِ وَمَا نَزَلَ

أَنْ	تَخْشَعَ	قُلُوبُهُمْ	لِذِكْرِ اللَّهِ <sup>(۱)</sup>	وَمَا	نَزَلَ
کہ	جھک جائیں	ان کے دل	اللہ کی یاد کے لیے	اور	(اس کے لیے) جو نازل ہوا

کہ ان کے دل اللہ کی یاد اور اس حق کے لیے جھک جائیں جو

## مِنَ الْحَقِّ ۚ وَلَا يَكُونُوا كَالَّذِينَ أُوتُوا

مِنَ الْحَقِّ	وَلَا يَكُونُوا <sup>(۲)</sup>	كَالَّذِينَ	أُوتُوا
حق	اور وہ (مسلمان) نہ ہوں	ان لوگوں جیسے جنہیں	دی گئی

نازل ہوا ہے اور مسلمان ان جیسے نہ ہوں جنہیں پہلے کتاب

## الْكِتَابِ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ فَقَسَتْ

الْكِتَابِ	مِنْ قَبْلُ	فَطَالَ	عَلَيْهِمْ	الْأَمَدُ	فَقَسَتْ
کتاب	پہلے	پھر دراز ہو گئی	ان پر	مدت	تو سخت ہو گئے

دی گئی پھر ان پر مدت دراز ہو گئی تو ان کے دل

## قُلُوبُهُمْ ۖ وَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ فَسَقُونَ ۚ ۱۶ اِعْلَمُوا

قُلُوبُهُمْ	وَلَا	كَثِيرٌ	مِّنْهُمْ	فَسَقُونَ <sup>(۱۶)</sup>	اِعْلَمُوا
ان کے دل	اور	بہت سے	ان میں سے	نافرمانی کرنے والے (ہیں)	جان لو

سخت ہو گئے اور ان میں بہت سے فاسق ہیں ○ جان لو

## أَنَّ اللَّهَ يُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ قَدْ

أَنَّ	اللَّهُ	يُحْيِي	الْأَرْضَ	بَعْدَ مَوْتِهَا	قَدْ
کہ	اللہ	زندہ کرتا ہے	زمین (کو)	اس کی موت کے بعد	بیشک

کہ اللہ زمین کو اس کے مرنے کے بعد زندہ کرتا ہے بیشک

۱..... یاد الہی کے لیے دل کے خشوع سے مراد دل کا نرم ہونا، وعظ و نصیحت قبول کرنا اور اطاعت الہی اختیار کرنا ہے اور قرآن کے لیے خشوع یہ ہے کہ بندہ اس کے احکامات پر عمل کرے اور ممنوعات سے بچے اور اس پر عمل کرنے میں کسی سستی اور کمزوری کو آڑے نہ آنے دے۔

۲..... یہاں مسلمانوں کو یہودیوں اور عیسائیوں کی مشابہت اختیار کرنے سے منع فرمایا گیا ہے۔ اس حکم کو سامنے رکھتے ہوئے ان لوگوں کو نصیحت حاصل کرنی چاہئے جو اپنی صورت اور سیرت یہودیوں اور عیسائیوں جیسی بناتے، اس پر فخر محسوس کرتے اور اس کی ترغیب دیتے ہیں۔



## بَيِّنَاتُكُمْ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴿١٧﴾ اِنَّ

بَيِّنَاتُكُمْ	لَعَلَّكُمْ	الْآيَاتِ	تَعْقِلُونَ ﴿١٧﴾	اِنَّ
ہم نے بیان کر دیں	تمہارے لیے	نشانیاں	تاکہ تم سمجھو	بیشک

ہم نے تمہارے لیے نشانیاں بیان فرمادیں تاکہ تم سمجھو ○ بیشک

## الْبَصِّدَقَيْنِ وَالْبَصِّدَقَاتِ وَأَقْرَضُوا اللَّهَ

الْبَصِّدَقَيْنِ	وَالْبَصِّدَقَاتِ	وَأَقْرَضُوا اللَّهَ
صدقہ دینے والے مرد	اور صدقہ دینے والی عورتیں	اور (جنہوں نے) قرض دیا اللہ (کو)

صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں اور وہ جنہوں نے اللہ کو

## قَرْضًا حَسَنًا يُضَعَّفَ لَهُمْ وَلَهُمْ أَجْرٌ كَرِيمٌ ﴿١٨﴾

قَرْضًا حَسَنًا ﴿١﴾	يُضَعَّفَ	لَهُمْ	وَلَهُمْ	أَجْرٌ كَرِيمٌ ﴿١٨﴾
اچھا قرض	بڑھا دیا جائے گا	ان کے لئے	اور ان کے لئے	عزت کا ثواب (ہے)

اچھا قرض دیا ان کیلئے کئی گنا بڑھا دیا جائے گا اور ان کے لئے عزت کا ثواب ہے ○

## وَالَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ أُولَٰئِكَ هُمُ

وَالَّذِينَ	آمَنُوا	بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ	أُولَٰئِكَ	هُمُ
اور وہ لوگ جو	ایمان لائے	اللہ اور اس کے رسول پر	یہ لوگ	وہی

اور وہ جو اللہ اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لائیں وہی

## الصَّادِقُونَ ۖ وَالشَّهَدَاءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۖ لَهُمْ

الصَّادِقُونَ	وَالشَّهَدَاءُ	عِنْدَ رَبِّهِمْ	لَهُمْ
صدیق (کامل سچے)	اور گواہ (ہیں)	اپنے رب کے نزدیک	ان کے لیے

اپنے رب کے نزدیک صدیق اور گواہ ہیں۔ ان کے لیے

۱..... حدیث پاک میں ہے: بیشک اللہ تعالیٰ صدقہ قبول فرماتا اور اسے (اپنی شان کے لائق) دائیں ہاتھ میں لیتا ہے، پھر تم میں سے کسی کے لیے اس کی ایسے پرورش کرتا (یعنی بڑھاتا) ہے جیسے تم میں سے کوئی اپنے چمچڑے کی پرورش کرتا ہے یہاں تک کہ ایک لقمہ احد پہاڑ کی طرح ہو جاتا ہے۔ (ترمذی، ۱۱۳۲/۲، الحدیث: ۲۶۲) ۲..... صدق کے ۶ مراتب ہیں: (۱) زبان کا صدق۔ (۲) نیت کا صدق۔ (۳) عزم کا صدق۔ (۴) عزم پورا کرنے کا صدق۔ (۵) تب تک کوئی ایسا کام نہ کرنا جب تک باطن اس صفت سے متصف نہ ہو۔ (۶) مقامات دین (جیسے زہد، توکل، صبر وغیرہ) کی حقیقت کا دل سے خواہاں ہونا اور ان کے ظاہر پر قناعت

اَجْرُهُمْ وَنُورُهُمْ ۚ وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا

اَجْرُهُمْ	وَ	نُورُهُمْ	وَ	الَّذِينَ	كَفَرُوا	وَ	كَذَّبُوا
ان کا ثواب	اور	ان کا نور (ہے)	اور	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	اور	انہوں نے جھٹلایا

ان کا ثواب ہے اور ان کا نور ہے اور جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیتیں

بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ۙ اَعْلَمُوا أَنَّمَا

بِآيَاتِنَا	أُولَٰئِكَ	أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ۙ	اَعْلَمُوا	أَنَّمَا
ہماری آیتوں کو	یہ لوگ	دوزخ والے (ہیں)	تم جان لو	کہ

جھٹلائیں وہ دوزخی ہیں ○ جان لو کہ

الْحَيٰۤوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَلَهُمْ زِينَةٌ وَ

الْحَيٰۤوةُ الدُّنْيَا ۙ	لَعِبٌ	وَلَهُمْ	زِينَةٌ	وَ
دنیا کی زندگی	کھیل	اور	تماشا	اور

دنیا کی زندگی تو صرف کھیل کو دور اور زینت اور

تَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ ۚ

تَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ	وَ	تَكَاثُرٌ	فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ
اپنے درمیان فخر و غرور کرنا	اور	ایک دوسرے پر زیادتی چاہنا (ہے)	مالوں اور اولاد میں

آپس میں فخر و غرور کرنا اور مالوں اور اولاد میں ایک دوسرے پر زیادتی چاہنا ہے۔

كَمَثَلِ غَيْثٍ أَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهُ

كَمَثَلِ غَيْثٍ	أَعْجَبَ	الْكُفَّارَ	نَبَاتُهُ
(دنیاوی زندگی کی مثال) بارش کی مثال جیسی (ہے)	اچھا لگا	کسانوں کو	اس کا (اگایا ہوا) سبزہ

(دنیا کی زندگی ایسے ہے) جیسے وہ بارش جس کا اگایا ہوا سبزہ کسانوں کو اچھا لگا

(پچھلے صفحہ کا حاشیہ) نہ کر ملے (کیجاے سعادت ۸۸۰/۴-۸۸۱) جب تک کسی میں یہ مراتب نہ پائے جائیں تب تک وہ کامل صدیق نہیں ہو سکتا۔ ۱..... اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے دنیا کے بارے میں ۶ چیزیں بیان فرمائی ہیں (۱:۲) دنیا کی زندگی تو صرف کھیل کو دے جو کہ بچوں کا کام ہے اور صرف اس کے حصول میں محنت و مشقت کرتے رہنا وقت ضائع کرنے کے سوا کچھ نہیں۔ (۳) دنیا کی زندگی زینت و آرائش کا نام ہے جو جلد فنا ہو جاتی ہے۔ (۴:۵) دنیا کی زندگی آپس میں فخر و غرور کرنے اور مال اور اولاد میں ایک دوسرے پر زیادتی چاہنے کا نام ہے۔ (۶) دنیاوی زندگی کی مثال اس سبزے جیسی ہے جو کسانوں کو اچھا لگتا ہے، پھر وہ سوکھ کر زرد ہو جاتا اور آخر کار بے کار ہو جاتا ہے۔

ثُمَّ يَهَيِّجُ فِتْرَتَهُ مُصَفَّرًا ثُمَّ يَكُونُ حُطَامًا ۖ

ثُمَّ	يَهَيِّجُ	فِتْرَتَهُ	مُصَفَّرًا	ثُمَّ	يَكُونُ	حُطَامًا	وَ
پھر	وہ سوکھ جاتا ہے	تو تم دیکھتے ہو اسے	زرد	پھر	وہ ہو جاتا ہے	چوراچورا	اور

پھر وہ سبزہ سوکھ جاتا ہے تو تم اسے زرد دیکھتے ہو پھر وہ پامال کیا ہوا (بے کار) ہو جاتا ہے اور

فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيدٌ ۚ وَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللَّهِ وَ

فِي الْآخِرَةِ	عَذَابٌ شَدِيدٌ	وَ	مَغْفِرَةٌ	مِّنَ اللَّهِ	وَ
آخرت میں	سخت عذاب (ہے)	اور	بخشش (ہے)	اللہ کی طرف سے	اور

آخرت میں سخت عذاب ہے اور اللہ کی طرف سے بخشش اور

رِضْوَانٌ ۖ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا لَمَتَاعُ الْعُرُورِ ۝۲۰

رِضْوَانٌ	وَ	مَا	الْحَيَاةُ الدُّنْيَا	إِلَّا	لَمَتَاعُ الْعُرُورِ
رضا (بھی ہے)	اور	نہیں	دنیا کی زندگی	مگر	دھوکے کا سامان

اس کی رضا (بھی ہے) اور دنیا کی زندگی تو صرف دھوکے کا سامان ہے ۝

سَابِقُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ

سَابِقُوا (۱)	إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ	وَ	جَنَّةٍ
آگے بڑھ جاؤ	اپنے رب کی بخشش کی طرف	اور	(اس) جنت (کی طرف)

اپنے رب کی بخشش اور اس جنت کی طرف ایک دوسرے سے آگے بڑھ جاؤ

عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ۚ أَعِدَّتْ

عَرْضُهَا	كَعَرْضِ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ	أَعِدَّتْ (۲)
جس کی چوڑائی	آسمان اور زمین کی وسعت جیسی (ہے)	تیار کی گئی ہے

جس کی چوڑائی آسمان و زمین کی وسعت جیسی ہے۔ اللہ اور اس کے

(پہلے ملے کامیاب) اس کے بعد آخرت کے بارے میں بیان ہوا کہ وہاں ہر انسان دو حالوں میں سے ایک حال کو ضرور پہنچے گا، یا تو اسے شدید عذاب ہوگا، یا اس کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مغفرت اور رحمت ہے۔ اب یہ انسان کے اختیار میں ہے کہ وہ چاہے تو صرف ناپائیدار دنیا میں مشغول ہو کر اپنی آخری زندگی کو عذاب بنالے یا اس میں دل لگائے اور اسی کے حصول کی کوشش کرے رہنے کی بجائے آخرت کو بہتر بنانے والے کاموں میں مشغول ہو کر اپنی آخری زندگی سنوارے۔ ①۔ آیت کے اس حصے کا معنی یہ ہے کہ ان اعمال میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مغفرت اور جنت حاصل ہونے کا ذریعہ ہیں۔ ②۔ اس سے ۴

مغفرت و رحمت کے حصول میں مسابقت کا حکم



لِّلَّذِينَ آمَنُوا بِاللهِ وَرُسُلِهِ ۚ ذٰلِكَ

لِلَّذِينَ	آمَنُوا	بِاللهِ وَرُسُلِهِ	ذٰلِكَ
ان لوگوں کے لیے جو	ایمان لائے	اللہ اور اس کے رسولوں پر	یہ

سب رسولوں پر ایمان لانے والوں کیلئے تیار کی گئی ہے، یہ

فَضَّلَ اللهُ يَوْمَئِذٍ مِّنْ يَّشَاءُ ۚ وَاللهُ

فَضَّلَ اللهُ	يَوْمَئِذٍ	مِّنْ	يَّشَاءُ	وَ	اللهُ
اللہ کا فضل (ہے)	وہ دیتا ہے اسے	جسے	وہ چاہتا ہے	اور	اللہ

اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دے اور اللہ

ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ۝۲۱ مَا أَصَابَ مِنْ مُّصِيبَةٍ فِي الْأَرْضِ

ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ۝۲۱	مَا أَصَابَ	مِنْ مُّصِيبَةٍ	فِي الْأَرْضِ
بڑے فضل والا (ہے)	نہیں پہنچتی	کوئی مصیبت	زمین میں

بڑے فضل والا ہے زمین میں اور تمہاری جانوں میں جو مصیبت

وَلَا فِي أَنْفُسِكُمْ إِلَّا فِي كِتَابٍ مِّنْ قَبْلِ

وَلَا	فِي أَنْفُسِكُمْ	إِلَّا	فِي كِتَابٍ ۝۲۱	مِّنْ قَبْلِ
اور نہ	تمہاری جانوں میں	مگر	ایک کتاب میں (لکھی ہوئی ہے)	(اس سے) پہلے

پہنچتی ہے وہ ہمارے اسے پیدا کرنے سے پہلے (ہی)

أَنْ تَبْرَأَهَا ۚ إِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللهِ يَسِيرٌ ۝۲۲

أَنْ	تَبْرَأَهَا	إِنَّ	ذٰلِكَ	عَلَى اللهِ	يَسِيرٌ ۝۲۲
کہ	ہم پیدا کریں اسے	بیشک	یہ	اللہ پر	آسان (ہے)

ایک کتاب میں (لکھی ہوئی) ہے بیشک یہ اللہ پر آسان ہے

(پہلے کے کامیاب) معلوم ہوا کہ جنت تیار کی جا چکی ہے کیونکہ یہاں ماضی کا صیغہ ذکر کیا گیا ہے۔ ۱۔ بندے کو پہنچنے والی ہر مصیبت اس کی تقدیر میں لکھی ہوئی ہے اور ہر مصیبت اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہی پہنچتی ہے، البتہ بعض مصیبتیں بعض وجوہات جیسے گناہ کرنے کی وجہ سے یا مومن کے گناہوں کو معاف کرنے، اس کے درجات بلند کرنے کے لئے بھی آتی ہیں لہذا جس پر کوئی مصیبت آئے تو وہ اس بات پر یقین رکھے کہ یہ مصیبت اس کے نصیب میں لکھی ہوئی تھی اور اس بات پر غور کرے کہ کہیں اس سے کوئی ایسا گناہ صادر نہ ہوا جو جس کے نتیجے میں اس پر یہ مصیبت آئی، نیز اللہ تعالیٰ سے یہ امید رکھے کہ وہ اس مصیبت کے سبب اس کے گناہ مٹا اور اس کے درجات بلند

لَكَيْلًا تَأْسَوْا عَلَىٰ مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوا

لَكَيْلًا تَأْسَوْا <sup>(۱)</sup>	عَلَىٰ	مَا	فَاتَكُمْ	وَ	لَا تَفْرَحُوا
تاکہ تم غم نہ کھاؤ	(اس) پر	جو	جاتا رہا تم سے	اور	تم نہ اتراؤ

تاکہ تم اس پر غم نہ کھاؤ جو تم سے جاتی رہے اور اس پر اتراؤ نہیں

بِمَا آتَاكُمْ ۚ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ ۝۲۳

بِمَا	آتَاكُمْ	وَ	اللَّهُ	لَا يُحِبُّ	كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ ۝۲۳
(اس) پر جو	اس نے دیا تمہیں	اور	اللہ	پسند نہیں کرتا	ہر متکبر، بڑائی جتانے والے (کو)

جو تمہیں اللہ نے دیا ہے اور اللہ ہر متکبر، بڑائی جتانے والے کو ناپسند کرتا ہے ۝

الَّذِينَ يَبْخَلُونَ وَيَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبَحْلِ ۚ

الَّذِينَ	يَبْخَلُونَ	وَ	يَأْمُرُونَ	النَّاسَ	بِالْبَحْلِ ۚ <sup>(۲)</sup>
وہ لوگ جو	بخل کرتے ہیں	اور	حکم دیتے ہیں	لوگوں (کو)	بخل کا

وہ جو بخل کریں اور لوگوں کو بخل کرنے کا کہیں

وَمَنْ يَتَوَلَّ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ۝۲۴

وَمَنْ	يَتَوَلَّ	فَإِنَّ	اللَّهُ	هُوَ	الْغَنِيُّ	الْحَمِيدُ ۝۲۴
اور جو	منہ پھیرے	تو بیشک	اللہ	وہی	بے نیاز	حمد کے لائق (ہے)

اور جو منہ پھیرے تو بیشک اللہ ہی بے نیاز، حمد کے لائق ہے ۝

لَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَأَنزَلْنَا

لَقَدْ	أَرْسَلْنَا	رُسُلَنَا	بِالْبَيِّنَاتِ	وَ	أَنزَلْنَا
ضرور بیشک	ہم نے بھیجا	اپنے رسولوں (کو)	روشن دلیلوں کے ساتھ	اور	ہم نے اتاری

بیشک ہم نے اپنے رسولوں کو روشن دلیلوں کے ساتھ بھیجا اور ان کے ساتھ

(پچھلے کاوش) فرمادے گا۔ ایسا کرنے سے ذہنی سکون ملے گا اور مصیبت پر صبر کرنا آسان ہو جائے گا۔ ①۔ اس غم سے مراد انسان کی وہ حالت ہے جس میں صبر نہ ہو اور اللہ تعالیٰ کی تقدیر پر راضی رہنا نہ پایا جائے اور ثواب کی امید بھی آدمی نہ رکھے جبکہ خوشی سے وہ اتنا مراد ہے جس میں مست ہو کر آدمی شکر سے غافل ہو جائے، ایسا غم اور خوشی مذموم و ممنوع ہے البتہ دور رخ و غم جس میں بندہ اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو اور اس کی رضا پر راضی ہو، ایسے ہی وہ خوشی جس پر حق تعالیٰ کا شکر گزار ہو ممنوع نہیں۔ ②۔ بخل انتہائی مذموم فعل ہے اس سے ضرور بچنا چاہیے، حدیث پاک میں ہے: وہ خصلتیں کسی مومن میں جمع نہیں ہوتیں (۱) بخل۔ ۴

## مَعَهُمُ الْكِتَابَ وَالْمِيزَانَ لِيَقُومَ النَّاسُ

مَعَهُمُ	الْكِتَابَ	وَ	الْمِيزَانَ <sup>(۱)</sup>	لِيَقُومَ	النَّاسُ
ان کے ساتھ	کتاب	اور	(عدل کی) ترازو	تاکہ قائم ہوں	لوگ

کتاب اور عدل کی ترازو اتاری تاکہ لوگ انصاف پر

## بِالْقِسْطِ ۚ وَأَنْزَلْنَا الْحَدِيدَ فِيهِ بَأْسٌ شَدِيدٌ

بِالْقِسْطِ	وَ	أَنْزَلْنَا	الْحَدِيدَ	فِيهِ	بَأْسٌ شَدِيدٌ
انصاف پر	اور	ہم نے اتارا	لوہا	اس میں	سخت لڑائی (کاسمان ہے)

قائم ہوں اور ہم نے لوہا اتارا، اس میں سخت لڑائی (کاسمان) ہے

## وَمَنْفَعٌ لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللَّهُ مَنْ يَنْصُرُهُ

وَمَنْفَعٌ	لِلنَّاسِ	وَ	لِيَعْلَمَ	اللَّهُ	مَنْ يَنْصُرُهُ <sup>(۲)</sup>
اور فائدے (ہیں)	لوگوں کے لیے	اور	تاکہ دیکھے	اللہ	مدد کرتا ہے اس کی

اور لوگوں کیلئے فائدے ہیں اور تاکہ اللہ اس شخص کو دیکھے جو بغیر دیکھے

## وَرُسُلَهُ بِالْغَيْبِ ۚ إِنَّ اللَّهَ قَوِيٌّ عَزِيزٌ ۝۲۵

وَرُسُلَهُ	بِالْغَيْبِ	إِنَّ	اللَّهَ	قَوِيٌّ	عَزِيزٌ <sup>(۳)</sup>
اور	اس کے رسولوں (کی)	بغیر دیکھے	بیشک	اللہ	قوت والا (غلبہ والا) ہے

اللہ اور اس کے رسولوں کی مدد کرتا ہے، بیشک اللہ قوت والا، غالب ہے ۝

## وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا وَإِبْرَاهِيمَ وَجَعَلْنَا

وَلَقَدْ	أَرْسَلْنَا	نُوحًا	وَ	إِبْرَاهِيمَ	وَجَعَلْنَا
اور	ہم نے بھیجا	نوح	اور	ابراہیم (کو)	ہم نے رکھی

اور بیشک ہم نے نوح اور ابراہیم کو بھیجا اور ان کی اولاد میں

(۱) بدخلیٰ۔ (ترمذی، ۳/۳۸، الحدیث: ۱۹۶۹) ۱۔ یہاں ترازو سے مراد عدل ہے اور ترازو نازل کرنے سے مراد عدل کا حکم دینا ہے تاکہ لوگ عدل و انصاف پر قائم رہیں۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ ترازو سے وزن کرنے کا آئینہ مراد ہے، اور اسے نازل کرنے سے مراد اس کے اسباب نازل کرنا اور اسے بنانے کا حکم دینا ہے تاکہ لوگ آپس میں تول کر چیزیں لینے دینے کے معاملے میں انصاف پر قائم ہوں اور کوئی کسی کی حق تلفی نہ کرے۔ ۲۔ اللہ تعالیٰ غنی اور بے نیاز ہے، اسے کسی کی مدد و کار نہیں، یہاں اللہ تعالیٰ کی مدد سے مراد اس کے دین کی مدد کرنا ہے اور دین کی مدد کا حکم بھی لوگوں کے ہی فائدے کے لئے ہے۔ ہمارے زمانے میں دین خدا کو



## فِي ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَالْكِتَابَ فِيهِمْ مُّهْتَدٍ

فِي ذُرِّيَّتِهِمَا	النُّبُوَّةَ	وَالْكِتَابَ	فِيهِمْ	مُّهْتَدٍ
ان دونوں کی اولاد میں	نبوت	اور کتاب	تو ان میں سے	کوئی ہدایت یافتہ (ہے)

نبوت اور کتاب رکھی تو ان میں کوئی ہدایت یافتہ ہے

## وَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ فَاسِقُونَ ﴿٢٦﴾ ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلَىٰ آثَارِهِمُ

وَكَثِيرٌ	مِّنْهُمْ	فَاسِقُونَ ﴿٢٦﴾	ثُمَّ	قَفَّيْنَا	عَلَىٰ آثَارِهِمُ
اور بہت سے	ان میں سے	نافرمانی کرنے والے (ہیں)	پھر	ہم نے پیچھے بھیجا	ان کے نقش قدم پر

اور ان میں بہت زیادہ فاسق ہیں ○ پھر ہم نے ان کے پیچھے ان کے قدموں کے نشانات پر

## بِرُسُلِنَا وَقَفَّيْنَا بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَاتَّبَعَتْهُ

بِرُسُلِنَا	وَقَفَّيْنَا	بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ	وَ	اتَّبَعَتْهُ
اپنے رسولوں کو	اور ہم نے (ان کے) پیچھے بھیجا	مریم کے بیٹے عیسیٰ کو	اور	عطا کی اسے

اپنے (مزید) رسول بھیجے اور ان کے پیچھے عیسیٰ بن مریم کو بھیجا اور اسے انجیل

## الْإِنْجِيلَ ۖ وَجَعَلْنَا فِي قُلُوبِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ

الْإِنْجِيلَ	وَجَعَلْنَا	فِي قُلُوبِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ
انجیل	اور ہم نے رکھی	ان لوگوں کے دلوں میں جنہوں نے پیروی کی اس کی

عطا فرمائی اور اس کے پیروکاروں کے دل میں

## رَأْفَةً وَرَحْمَةً ۖ وَرَهْبَانِيَّةً ابْتَدَعُوهَا

رَأْفَةً	وَرَحْمَةً ۖ	وَرَهْبَانِيَّةً ابْتَدَعُوهَا
نرمی	اور رحمت	رہبانیت (کو) انہوں نے خود ایجاد کیا اسے

نرمی اور رحمت رکھی اور رہبانیت (دنیا سے قطع تعلقی) کو انہوں نے خود ایجاد کیا،

(پچھلے صفحہ پر) آئے دن نت نئے فتنوں کا سامنا ہے اور آج لوگ دین کا نام لے کر اسی کا حلیہ بکھڑے میں مصروف عمل ہیں، ہم خود پر غور کریں کہ کیا ہم دین خدا کے مددگار ہیں یا اس سے آنکھیں پھیر کر غافل بیٹھے ہوئے ہیں؟ ۱..... رہبانیت کا حاصل یہ ہے کہ، نکاح، جائزہ توں اور لوگوں سے میل جول چھوڑ دیا جائے۔ یہاں رہبانیت اختیار کرنے پر مذمت نہیں کی گئی بلکہ جیسے عمل کرنے کا حق تھا ویسے عمل نہ کرنے پر مذمت کی گئی ہے۔ بدعت یعنی دین میں کوئی بات نکالنے کی مختلف صورتیں ہیں، اگر وہ بات اچھی ہو اور اس سے رخسارے الہی مقصود ہو تو بہتر ہے، اس پر ثواب ملتا ہے اور اسے جاری رکھنا چاہیے، اسے بدعت حسد یعنی اچھی بدعت کہتے ہیں البتہ دین میں بری بات اچھی بدعت نہیں کہتے۔

## مَا كَتَبْنَاهَا عَلَيْهِمْ إِلَّا ابْتِغَاءَ رِضْوَانِ اللَّهِ

مَا كَتَبْنَاهَا	عَلَيْهِمْ	إِلَّا	ابْتِغَاءَ رِضْوَانِ اللَّهِ
ہم نے مقرر نہ کیا ہے	ان پر	ہاں	اللہ کی رضا طلب کرنے (کیلئے انہوں نے یہ بدعت ایجاد کی)
ہم نے ان پر یہ مقرر نہ کیا تھا ہاں اللہ کی رضا طلب کرنے کے لئے (انہوں نے یہ بدعت ایجاد کی)			

## فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا فَآتَيْنَا

فَمَا رَعَوْهَا	حَقَّ رِعَايَتِهَا <sup>(۱)</sup>	فَاتَيْنَا
پھر انہوں نے رعایت نہ کی اس کی	(جیسا) اس کی رعایت کرنے کا حق (تھا)	تو ہم نے عطا کیا

پھر اس کی ویسی رعایت نہ کی جیسی رعایت کرنے کا حق تھا تو ان میں ایمان والوں کو

## الَّذِينَ آمَنُوا مِنْهُمْ أَجْرُهُمْ وَكَثِيرٌ

الَّذِينَ	آمَنُوا	مِنْهُمْ	أَجْرُهُمْ	وَ	كَثِيرٌ
ان لوگوں کو جو	ایمان لائے	ان میں سے	ان کا ثواب	اور	بہت سے

ہم نے ان کا ثواب عطا کیا اور ان میں سے

مِنْهُمْ فَسِقُونُ<sup>(۲)</sup> يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

مِنْهُمْ	فُسِقُونُ <sup>(۲)</sup>	يَا أَيُّهَا	الَّذِينَ	آمَنُوا <sup>(۲)</sup>
ان میں سے	نافرمانی کرنے والے (ہیں)	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے

بہت سے نافرمان ہیں ○ اے ایمان لانے والو!

## اتَّقُوا اللَّهَ وَأَمُّوا بِرَسُولِهِ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ

اتَّقُوا	اللَّهَ	وَ	آمُّوا	بِرَسُولِهِ	يُؤْتِكُمْ	كِفْلَيْنِ
ڈرو	اللہ (سے)	اور	ایمان لاؤ	اس کے رسول پر	دو دے گاتھیں	دو حصے

اللہ سے ڈرو اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ تو وہ اپنی رحمت کے دو حصے

(پچھلے صفحہ کا حوالہ) نکالنا ممنوع اور ناجائز ہے، اسے بدعت سیئہ یعنی بری بدعت کہتے ہیں اور بدعت سیئہ وہ ہے جو خلاف سنت ہو اور اس کے نکلنے سے کوئی سنت اٹھ جائے۔

- ۱۔ عیسائیوں نے رہبانیت کی بدعت طلب رضائے الہی کیلئے ایجاد کی لیکن کما حقہ پورا نہ کر سکے۔ معلوم ہوا نیک عمل خواہ چھوٹا ہی ہو اسے مستقل اور ہمیشہ کرنا چاہیے۔ حدیث پاک میں ہے: اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے پسندیدہ عمل وہ ہے جسے ہمیشہ کیا جائے اگرچہ وہ قلیل ہو۔ (بخاری، ۳/۴۳۷، الحدیث: ۶۳۶۳)
- ۲۔ یہاں ایمان والوں سے وہ لوگ مراد ہیں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائے، یا وہ لوگ مراد ہیں جو پچھلے انبیاء اور پچھلی کتابوں پر ایمان لائے۔

مِنْ رَّحْمَتِهِ وَيَجْعَلْ لَكُمْ نُورًا تَبْشُرُونَ

مِنْ رَّحْمَتِهِ	وَ	يَجْعَلْ	لَكُمْ	نُورًا	تَبْشُرُونَ
اپنی رحمت سے	اور	کر دے گا	تمہارے لیے	نور	تم چلو گے

تمہیں عطا فرمائے گا اور وہ تمہارے لیے ایک ایسا نور کر دے گا جس کے ذریعے

بِهِ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٢٨﴾

بِهِ	وَ	يَغْفِرْ	لَكُمْ	اللَّهُ	غَفُورٌ	رَّحِيمٌ ﴿٢٨﴾
اس کے ذریعے	اور	وہ بخش دے گا	تمہیں	اور	اللہ	بخشنے والا مہربان (ہے)

تم چلو گے اور وہ تمہیں بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○

لَّيْلًا يَعْلَمُ أَهْلُ الْكِتَابِ أَلَا يَقْدِرُونَ عَلَى شَيْءٍ ۚ

لَّيْلًا يَعْلَمُ ﴿١﴾	أَهْلُ الْكِتَابِ	أَلَا يَقْدِرُونَ	عَلَى شَيْءٍ
تاکہ جان لیں	اہل کتاب	کہ وہ قدرت نہیں رکھتے	کسی چیز پر

تاکہ اہل کتاب جان لیں کہ وہ اللہ کے فضل میں سے کسی چیز پر

مِنْ فَضْلِ اللَّهِ وَأَنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللَّهِ يُؤْتِيهِ

مِنْ فَضْلِ اللَّهِ	وَ	أَنَّ	الْفَضْلَ	بِيَدِ اللَّهِ	يُؤْتِيهِ
اللہ کے فضل میں سے	اور	یہ کہ	سارا فضل	اللہ کے ہاتھ میں (ہے)	وہ دیتا ہے اسے

قدرت نہیں رکھتے اور یہ کہ سارا فضل اللہ کے ہاتھ میں ہے وہ جسے چاہتا ہے

مَنْ يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ﴿٢٩﴾

مَنْ	يَشَاءُ	وَ	اللَّهُ	ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ﴿٢٩﴾
جسے	وہ چاہتا ہے	اور	اللہ	بڑے فضل والا (ہے)

دیتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے ○

۱..... جب اوپر والی آیت نازل ہوئی جس میں اہل کتاب میں سے مومنین کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لانے کی صورت میں دسے اور کا وعدہ دیا گیا تو اہل کتاب میں سے کفار نے کہا ”اگر ہم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لائیں تو گناہ جملے گا اور اگر ایمان نہ لائیں تو ہمارے لئے ایک اجر جب بھی رہے گا، اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور ان کی تردید میں فرمایا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے اہل کتاب کو آخری نبی پر ایمان لانے کا حکم اس لئے دیا ہے تاکہ وہ جان لیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لانے بغیر وہ اللہ تعالیٰ کے فضل یعنی دسے اور، نور اور مغفرت میں سے کچھ نہیں پاسکتے۔



قَدْ سَبَّحَ اللَّهُ

28

آیات: 22

رکوع: 03

## سُورَةُ الْمَجَادِلَةِ مَلِكِيَّةٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ	اللَّهُ	الرَّحْمَنِ	الرَّحِيمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

قَدْ سَمِعَ اللَّهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا

قَدْ	سَمِعَ	اللَّهُ	قَوْلَ	الَّتِي	تُجَادِلُكَ <sup>(۱)</sup>	فِي زَوْجِهَا
بیشک	سن لی	اللہ (نے)	بات	(اس کی) جو	بحث کر رہی ہے تم سے	اپنے شوہر کے بارے میں

بیشک اللہ نے اس عورت کی بات سن لی جو اپنے شوہر کے معاملے میں آپ سے بحث کر رہی ہے

وَتَشْتَكِي إِلَى اللَّهِ وَاللَّهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَ كَمَا إِنَّ اللَّهَ

وَتَشْتَكِي	إِلَى اللَّهِ	وَاللَّهُ	يَسْمَعُ	تَحَاوُرَ كَمَا	إِنَّ اللَّهَ
اور شکایت کرتی ہے	اللہ سے	اور	اللہ	سن رہا ہے	بیشک اللہ

اور اللہ کی بارگاہ میں شکایت کرتی ہے اور اللہ تم دونوں کی گفتگو سن رہا ہے، بیشک اللہ

سَمِعَ بَصِيرًا ۱ الَّذِينَ يُظَاهِرُونَ مِنْكُمْ مِنْ نِسَائِهِمْ

سَمِعَ	بَصِيرًا ۱	الَّذِينَ	يُظَاهِرُونَ <sup>(۲)</sup>	مِنْكُمْ	مِنْ نِسَائِهِمْ
خوب سننے والا	خوب دیکھنے والا (ہے)	وہ لوگ جو	ظہار کرتے ہیں	تم میں سے	اپنی بیویوں سے

خوب سننے والا، خوب دیکھنے والا ہے ۰ تم میں سے وہ لوگ جو اپنی بیویوں کو اپنی ماں جیسی کہہ بیٹھتے ہیں

۱۔ یہ بحث کرنے والی خاتون حضرت خولہ بنت اخیلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھیں، ان کے شوہر حضرت اوس بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کسی بات پر انہیں کہہ دیا تھا کہ ”تو مجھ پر میری ماں کی پشت کی مثل ہے“ یہ ظہار کے الفاظ تھے، اس زمانے میں انہیں طلاق شمار کیا جاتا تھا اور ابھی تک ظہار سے متعلق کوئی نیا شرعی حکم نہیں آیا تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو شوہر سے کسی طرح جدائی گوارا نہ تھی اس لیے بارگاہ رسالت میں اپنی مجبوریاں بیان کر کے اس مسئلہ سے متعلق بار بار عرض کی اور جب خواہش کے مطابق حکم نہ ملتا تو بارگاہِ اہلبی میں اپنی بے بسی کی فریاد کی، اس پر یہ آیات نازل ہوئیں۔ ۲۔ ظہار کا معنی یہ ہے کہ اپنی بیوی یا اس کے کسی

مَا هُنَّ أُمَّهَاتُهُمْ ۖ إِنَّ أُمَّهَاتُهُمْ إِلَّا الْآلِيُّ وَلَدَتْهُمْ ۖ وَ

مَا	هُنَّ	أُمَّهَاتُهُمْ	إِنَّ	أُمَّهَاتُهُمْ	إِلَّا الْآلِيُّ	وَلَدَتْهُمْ	وَ
نہیں (ہیں)	وہ (بیویاں)	ان کی مائیں	نہیں	ان کی مائیں	مگر وہ جنہوں نے	جنم دیا انہیں	اور

وہ ان کی مائیں نہیں، ان کی مائیں تو وہی ہیں جنہوں نے انہیں جنم دیا اور

إِنَّهُمْ لَيَقُولُونَ مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُورًا ۖ وَإِنَّ اللَّهَ لَعَفُوءٌ

إِنَّهُمْ	لَيَقُولُونَ	مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ	وَزُورًا	وَ	إِنَّ	اللَّهَ	لَعَفُوءٌ
بیشک وہ	ضرور کہتے ہیں	بری اور بالکل جھوٹی بات	اور بیشک	اللہ	ضرور بہت معاف کرنے والا		

بیشک وہ ضرور ناپسندیدہ اور بالکل جھوٹ بات کہتے ہیں اور بیشک اللہ ضرور بہت معاف کرنے والا،

عَفُوءٌ ۚ وَالَّذِينَ يُظْهِرُونَ مِن نِّسَابِهِمْ ثُمَّ يَعُودُونَ

عَفُوءٌ ②	وَ	الَّذِينَ	يُظْهِرُونَ	مِن نِّسَابِهِمْ	ثُمَّ	يَعُودُونَ
بہت بخشنے والا (ہے)	اور	وہ لوگ جو	ظہار کر لیں	اپنی بیویوں سے	پھر	وہ رجوع کرنا چاہیں

بہت بخشنے والا ہے ۝ اور وہ جو اپنی بیویوں کو اپنی ماں جیسی کہیں پھر اپنی کہی ہوئی بات کا تدارک (تلافی)

لَمَّا قَالُوا افْتَحِرْ يَرَقَبَةٍ مِّن قَبْلِ أَنْ يَتَنَاسَا ۖ

لَمَّا	قَالُوا	افْتَحِرْ يَرَقَبَةٍ ①	مِّن قَبْلِ	أَنْ	يَتَنَاسَا
(اس) سے جو	انہوں نے کہا	تو ایک غلام آزاد کرنا (ہے)	(اس سے) پہلے	کہ	وہ ایک دوسرے کو چھوئیں

کرنا چاہیں تو (اس کا کفارہ) میاں بیوی کے ایک دوسرے کو چھونے سے پہلے ایک غلام آزاد کرنا ہے

ذَلِكُمْ تُوَعِّظُونَ بِهِ ۖ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ

ذَلِكُمْ	تُوَعِّظُونَ	بِهِ ۖ	وَ	اللَّهُ	بِمَا	تَعْمَلُونَ
یہ	تمہیں نصیحت کی جاتی ہے	اس کی	اور	اللہ	(اس) سے جو	تم عمل کرتے ہو

یہ وہ ہے جس کی تمہیں نصیحت کی جاتی ہے اور اللہ تمہارے کاموں سے

(پچھلے کلمہ کا حشر) جزو شائع یا ایسے جزو جو گُل سے تعبیر کیا جاتا ہو، ایسی عورت سے تشبیہ دینا جو اس پر ہمیشہ کے لیے حرام ہو، یا اس کے کسی ایسے عضو سے تشبیہ دینا جس کی طرف دیکھنا حرام ہو، مثلاً تو مجھ پر میری ماں کی مثل ہے۔ ① اس آیت سے ظہار کا شرعی حکم بیان کیا جا رہا ہے کہ جو لوگ اپنی بیویوں سے ظہار کریں، پھر اس ظہار کی حرمت کو ختم کرنا چاہیں تو ان پر کفارہ ادا کرنا لازم ہے۔ اگر غلام آزاد کرنے پر قدرت ہو تو ظہار کا کفارہ غلام آزاد کرنے سے ہی ادا ہوگا، نیز ظہار کا کفارہ اس وقت واجب ہے کہ ظہار کرنے والا بیوی سے صحبت کرنے کا ارادہ کرے اور اگر یہ چاہتا ہے کہ صحبت نہ کرے اور بیوی حرام ہی رہے تو کفارہ واجب نہیں۔



خَبِيرٌ ۳ فَسَنُ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ

خَبِيرٌ ۳	فَسَنُ	لَمْ يَجِدْ	فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ (۱)
خوب خبر دار (ہے)	پھر جو	نہ پائے (غلام)	تو لگاتار دو مہینے کے روزے رکھنا (ہے)

خوب خبر دار ہے ○ پھر جو شخص (غلام) نہ پائے تو میاں بیوی کے ایک دوسرے کو چھونے سے

مِنْ قَبْلِ أَنْ يَتَّكَا سَا۟فَ۞نَ لَمْ يَسْتَطِعْ

مِنْ قَبْلِ	أَنْ	يَتَّكَا سَا۟فَ۞نَ	لَمْ يَسْتَطِعْ
(اس سے) پہلے	کہ	وہ ایک دوسرے کو چھوئیں	طاقت نہیں رکھتا (روزوں کی)

پہلے لگاتار دو مہینے کے روزے رکھنا (شوہر پر لازم ہے) پھر جو (روزے کی) طاقت نہ رکھتا ہو

فَاطْعَامُ سِتِّينَ مَسْكِينًا ۚ ذَٰلِكَ لِيُتَمَوُّا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ۖ وَ

فَاطْعَامُ سِتِّينَ مَسْكِينًا	ذَٰلِكَ	لِيُتَمَوُّوا	بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ۖ وَ
تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھانا (لازم ہے)	یہ	اس لیے کہ تم ایمان رکھو	اللہ اور اس کے رسول پر اور

تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھانا (لازم ہے) یہ اس لیے کہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھو اور

تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ ۖ وَلِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ

تِلْكَ	حُدُودُ اللَّهِ	وَ	لِلْكَافِرِينَ	عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝	اِنَّ الَّذِيْنَ
یہ	اللہ کی حدیں (ہیں)	اور	کافروں کے لیے	دردناک عذاب (ہے)	بیشک وہ لوگ جو

یہ اللہ کی حدیں ہیں اور کافروں کے لیے دردناک عذاب ہے ○ بیشک وہ لوگ جو

يُحَادُّوْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ كَبِتُوا كَمَا كَبِتَ

يُحَادُّوْنَ	اللَّهُ وَ	رَسُولَهُ	كَبِتُوا	كَمَا	كَبِتَ
مخالفت کرتے ہیں	اللہ اور	اس کے رسول (کی)	انہیں ذلیل و رسوا کر دیا جائے گا	جیسے	ذلیل و رسوا کیا گیا

اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں انہیں ذلیل و رسوا کر دیا جائے گا جیسے ان سے پہلے لوگ

۱..... یہاں ظہار کے کفارے کی مزید دو صورتیں بیان کی گئی ہیں (۱) جسے غلام نہ ملے تو اس پر لگاتار دو مہینے کے روزے رکھنا لازم ہے۔ غلام نہ ملتا خواہر تم نہ ہونے کی وجہ سے ہو یا یوں ہو کہ غلام ملتا ہی نہیں جیسے فی زمانہ غلاموں کا رواج ہی ختم ہو چکا ہے۔ (۲) جو لگاتار دو مہینے کے روزے رکھنے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو اس پر 60 مسکینوں کو کھانا کھانا لازم ہے جیسے بہت بوڑھا آدمی ہو جسے روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو۔ مزید تفصیل فقہی کتابوں میں ملاحظہ فرمائیں۔

الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَقَدْ أَنْزَلْنَا آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ ۖ

الَّذِينَ	مِنْ قَبْلِهِمْ	وَقَدْ	أَنْزَلْنَا	آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ	و
ان لوگوں کو جو	ان سے پہلے (گزرے)	اور	پیشک	ہم نے اتاریں	روشن آیتیں اور

ذلیل و رسوا کر دیئے گئے اور پیشک ہم نے روشن آیتیں اتاریں اور

لِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ مُهِينٌ ۝ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ جَمِيعًا

لِلْكَافِرِينَ	عَذَابٌ مُهِينٌ ۝	يَوْمَ	يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ	جَمِيعًا
کافروں کے لیے	رسوا کر دینے والا عذاب (ہے)	(جس) دن	اٹھائے گا	اللہ ان سب کو

کافروں کے لیے رسوا کر دینے والا عذاب ہے ۝ جس دن اللہ ان سب کو (دوبارہ زندہ کر کے) اٹھائے گا

فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوا ۖ أَحْصَاهُ اللَّهُ وَ

فَيُنَبِّئُهُمْ	بِمَا عَمِلُوا	أَحْصَاهُ	اللَّهُ	وَ
پھر وہ بتا دے گا انہیں	انہوں نے عمل کیے	گن رکھا ہے ان (اعمال) کو	اللہ (نے)	اور

پھر وہ انہیں ان کے اعمال بتائے گا، اللہ نے ان اعمال کو گن رکھا ہے اور

نَسُوهُ ۖ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ۝ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ

نَسُوهُ	وَاللَّهُ	عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ	شَهِيدٌ ۝	أَلَمْ تَرَ	أَنَّ	اللَّهُ
انہوں نے بھلا دیا انہیں	اور اللہ	ہر چیز پر	گواہ (ہے)	کیا تم نے نہ دیکھا	کہ	اللہ

وہ لوگ انہیں بھول گئے ہیں اور اللہ ہر چیز پر گواہ ہے ۝ (اے بندے!) کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ

يَعْلَمُ مَا فِي السَّمُوتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۖ مَا يَكُونُ

يَعْلَمُ	مَا فِي السَّمُوتِ	وَمَا فِي الْأَرْضِ	مَا يَكُونُ
جانتا ہے	آسمانوں میں	اور جو کچھ	زمین میں (ہے)
نہیں ہوتی			

جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے۔ جہاں کہیں

۱..... اس آیت میں بطور خاص کفار کے لیے وعید اور تنبیہ ہے اور عمومی طور پر غافل و گناہگار مسلمانوں کے لیے بھی اس میں تنبیہ ہے کہ یہ اگرچہ بے فکری اور بے توجہی کے سبب اپنے گناہ بھول گئے ہیں لیکن یاد رکھیں کہ ان کا ہر عمل اللہ تعالیٰ نے شمار کر رکھا ہے اور قیامت کے دن وہ انہیں ان کے اعمال بتا دے گا اور جس پر اس نے رحم نہ فرمایا اسے گناہوں کی سزا دے گا۔ لہذا ایسے تمام مسلمانوں کو چاہئے کہ غفلت کی نیند سے بیدار ہوں اور گناہوں سے بچی تو بہ کر کے نیک اعمال میں مصروف ہو جائیں۔

مَنْ تَجَوَّى ثَلَاثَةً إِلَّا هُوَ سَابِعُهُمْ وَلَا

مَنْ تَجَوَّى ثَلَاثَةً <sup>(۱)</sup>	إِلَّا	هُوَ	رَابِعُهُمْ	وَ	لَا
تین (شخصوں) کی سرگوشی	مگر	وہ (اللہ)	ان کا چوتھا (ہوتا ہے)	اور	نہیں (ہوتی)

تین شخصوں کی سرگوشی ہو تو ان میں چوتھا اللہ ہی ہے اور

خَمْسَةً إِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَا

خَمْسَةً	إِلَّا	هُوَ	سَادِسُهُمْ	وَ	لَا
پانچ (کی سرگوشی)	مگر	وہ (اللہ)	ان کا چھٹا (ہوتا ہے)	اور	(لوگ) نہیں (ہوتے)

پانچ کی سرگوشی ہو تو وہ اللہ ہی ان کا چھٹا ہوتا ہے اور

أَدْنَى مِنْ ذَلِكَ وَلَا أَكْثَرَ إِلَّا هُوَ مَعَهُمْ آيِنَ مَا

أَدْنَى مِنْ ذَلِكَ	وَ	لَا	أَكْثَرَ	إِلَّا	هُوَ	مَعَهُمْ <sup>(۲)</sup>	آيِنَ مَا
اس سے کم	اور	نہ	زیادہ	مگر	وہ (اللہ)	ان کے ساتھ (ہوتا ہے)	جہاں کہیں

اس سے کم اور اس سے زیادہ جتنے بھی لوگ ہوں، اللہ ان کے ساتھ ہوتا ہے وہ جہاں کہیں بھی

كَانُوا ثُمَّ يَنْبِئُهُمْ بِمَا عَمِلُوا يَوْمَ الْقِيَمَةِ

كَانُوا	ثُمَّ	يَنْبِئُهُمْ	بِمَا	عَمِلُوا	يَوْمَ الْقِيَمَةِ
وہ ہوں	پھر	وہ بتا دے گا انہیں	جو	انہوں نے عمل کیے	قیامت کے دن

ہوں پھر اللہ انہیں قیامت کے دن بتا دے گا جو کچھ انہوں نے کیا،

إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ

إِنَّ	اللَّهَ	بِكُلِّ شَيْءٍ	عَلِيمٌ ۝	أَلَمْ تَرَ	إِلَى الَّذِينَ
بیشک	اللہ	ہر چیز کو	خوب جاننے والا (ہے)	کیا تم نے نہ دیکھا	ان لوگوں کی طرف جنہیں

بیشک اللہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے ۝ کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جنہیں

۱..... اس آیت کا خلاصہ کلام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ پوری کائنات کا علم رکھتا ہے، لوگ تین ہوں یا پانچ یا اس سے کم زیادہ اور یہ جہاں کہیں بھی ہوں، نیز یہ ایک دوسرے سے جتنا مرضی آہستہ کام کر لیں، ہر صورت اللہ تعالیٰ اپنے علم اور قدرت کے اعتبار سے ان کے پاس موجود ہوتا، ان کا مشاہدہ فرماتا اور ان کی گفتگو سنتا ہے اور وہ روز قیامت لوگوں کو ان کے تمام اعمال بتا دے گا اور ان کے اعمال کے مطابق انہیں جزا بھی دے گا۔

۲..... یہاں ساتھ ہونے سے مراد علم اور قدرت کے اعتبار سے ساتھ ہونا ہے۔



نُهُوَ عَنِ التَّجَوُّي ثُمَّ يَعُوذُونَ لِمَا نُهُوَ عَنْهُ وَ

نُهُوَ (۱)	عَنِ التَّجَوُّي	ثُمَّ	يَعُوذُونَ	لِمَا نُهُوَ عَنْهُ	وَ
منع کیا گیا تھا	پوشیدہ مشوروں سے	پھر	وہ لوٹتے ہیں	(اسی) کی طرف جس سے انہیں منع کیا گیا	اور

پوشیدہ مشوروں سے منع فرمایا گیا تھا پھر وہ اسی کام کی طرف لوٹتے ہیں جس سے انہیں منع کیا گیا تھا اور

يَتَنَجَّوْنَ بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَةِ الرَّسُولِ وَ

يَتَنَجَّوْنَ	بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ	وَ	مَعْصِيَةِ الرَّسُولِ	وَ
وہ آپس میں مشورے کرتے ہیں	گناہ اور سرکشی کے	اور	رسول کی نافرمانی (کے)	اور

آپس میں گناہ اور حد سے بڑھنے اور رسول کی نافرمانی کے مشورے کرتے ہیں اور

إِذَا جَاءَ ذَكَكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ

إِذَا	جَاءَ ذَكَ	حَيَّوْكَ (۲)	بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ
جب	وہ آتے ہیں تمہارے پاس	(تو) سلام کرتے ہیں تمہیں	(ان الفاظ) کے ساتھ جن سے سلام نہیں کیا تمہیں

جب تمہارے حضور حاضر ہوتے ہیں تو ان الفاظ سے تمہیں سلام کرتے ہیں جن سے اللہ نے تمہیں

اللَّهُ لَا يَقُولُونَ فِي أَنْفُسِهِمْ لَوْلَا يُعَذِّبُ بِنَا اللَّهُ

اللَّهُ	وَ	يَقُولُونَ	فِي أَنْفُسِهِمْ	لَوْلَا	يُعَذِّبُ بِنَا	اللَّهُ
اللہ (نے)	اور	وہ کہتے ہیں	اپنے دلوں میں	کیوں نہیں	عذاب دیتا ہمیں	اللہ

سلام نہیں فرمایا اور وہ اپنے دلوں میں کہتے ہیں کہ ہماری باتوں کی وجہ سے اللہ ہمیں

بِمَا نَقُولُ حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ يَصْلَوْنَهَا فَيُسَّ

بِمَا	نَقُولُ	حَسْبُهُمْ	جَهَنَّمُ	يَصْلَوْنَهَا	فَيُسَّ
(اس کی) وجہ سے جو	ہم کہتے ہیں	انہیں کافی ہے	جہنم	وہ داخل ہوں گے اس میں	تو کیا ہی برا

کیوں عذاب نہیں دیتا؟ انہیں جہنم کافی ہے، وہ اس میں داخل ہوں گے تو وہ کیا ہی برا

۱۔۔۔ کچھ یہودی اور منافق آپس میں سرگوشیاں کرتے، پھر مسلمانوں کی طرف دیکھتے اور آنکھوں سے ان کی طرف اشارے کرتے تھے تاکہ مسلمان یہ سمجھیں کہ ان کے خلاف کوئی پوشیدہ بات کی جا رہی ہے اور اس سے انہیں رنج ہو۔ ان کی یہ حرکتیں زیادہ ہونے پر مسلمانوں نے بارگاہ رسالت میں شکایت کی، حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے منع کرنے کے باوجود وہ اپنی حرکتوں سے باز نہ آئے، اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ ۲۔۔۔ یہودی جب بارگاہ رسالت میں حاضر ہوتے تو ”السلام علیکم“ کہنے کی بجائے ”السلام علیکم“ کہتے جس کا معنی ہے تم پر موت آئے۔ یہاں آیت میں ان کی اسی بری عادت کے بارے میں بتایا گیا ہے۔

مشورے سے متعلق مسلمانوں کی تربیت

الْبَصِيرُ ⑧ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا

الْبَصِيرُ ⑧	يَا أَيُّهَا	الَّذِينَ	آمَنُوا ①	إِذَا	تَنَاجَيْتُمْ	فَلَا تَتَنَاجَوْا
ٹھکانہ (ہے)	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	جب	تم آپس میں مشورہ کرو	تو نہ مشورہ کرو

ٹھکانہ ہے ○ اے ایمان والو! جب تم آپس میں مشورہ کرو تو گناہ اور

بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَةِ الرَّسُولِ وَتَتَنَاجَوْا

بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ	و	مَعْصِيَةِ الرَّسُولِ	و	تَتَنَاجَوْا
گناہ اور حد سے بڑھنے کا	اور	رسول کی نافرمانی (کا)	اور	آپس میں مشورہ کرو

حد سے بڑھنے اور رسول کی نافرمانی کا مشورہ نہ کرو اور نیکی اور

بِالْبِرِّ وَالتَّقْوَى ⑨ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ⑩

بِالْبِرِّ وَالتَّقْوَى	و	اتَّقُوا	اللَّهَ	الَّذِي	إِلَيْهِ	تُحْشَرُونَ ⑩
نیکی اور پرہیزگاری کا	اور	ڈرو	اللہ (سے)	وہ جو	اس کی طرف	تمہیں اکٹھا کیا جائے گا

پرہیزگاری کا مشورہ کرو اور اس اللہ سے ڈرو جس کی طرف تمہیں اکٹھا کیا جائے گا ○

إِنَّمَا النَّجْوَى مِنَ الشَّيْطَانِ لِيَحْزُنَ الَّذِينَ آمَنُوا

إِنَّمَا النَّجْوَى	مِنَ الشَّيْطَانِ	لِيَحْزُنَ	الَّذِينَ	آمَنُوا
(وہ) پوشیدہ مشورہ تو صرف	شیطان کی طرف سے (ہے)	تاکہ وہ غمگین کرے	ان لوگوں کو جو	ایمان لائے

وہ پوشیدہ مشورہ تو شیطان ہی کی طرف سے ہے تاکہ وہ ایمان والوں کو غمگین کرے

وَلَيْسَ بِضَأَرِهِمْ شَيْءٌ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ⑪ وَ

وَلَيْسَ	بِضَأَرِهِمْ	شَيْءٌ	إِلَّا	بِإِذْنِ اللَّهِ ⑪	و
وہ نہیں ہے	انہیں نقصان پہنچانے والا	کچھ	مگر	اللہ کے حکم سے	اور

اور وہ اللہ کے حکم کے بغیر ایمان والوں کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتا اور

①..... اس آیت میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ جب آپس میں مشورہ کریں تو یہودیوں اور منافقوں کی طرح گناہ، حد سے بڑھنے اور نافرمانی کا مشورہ کرنے سے بچیں بلکہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہیں۔ ہمیں بھی چاہئے کہ آپس میں اچھے مشورے ہی کریں، اور اپنی خلوت بھی جلوت کی طرح پاکیزہ رکھیں۔

منافقوں کی سرگوشتیوں پر مسلمانوں کو تسلی

عَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ۱۰ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا

عَلَى اللَّهِ	فَلْيَتَوَكَّلِ	الْمُؤْمِنُونَ ۱۰	يَا أَيُّهَا	الَّذِينَ	آمَنُوا	إِذَا
اللہ ہی پر	تو چاہئے کہ بھروسہ کریں	ایمان والے	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	جب

مسلمانوں کو تو اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے ۱۰ اے ایمان والو! جب

قِيلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوا فِي الْمَجَالِسِ فَافْسَحُوا يَفْسَحِ اللَّهُ

قِيلَ	لَكُمْ	تَفَسَّحُوا (۱)	فِي الْمَجَالِسِ	فَافْسَحُوا	يَفْسَحِ	اللَّهُ
کہا جائے	تم سے	جگہ کشادہ کر دو	مجلسوں میں	تو جگہ کشادہ کر دو	جگہ کشادہ فرمائے گا	اللہ

تم سے کہا جائے (کہ) مجلسوں میں جگہ کشادہ کرو تو جگہ کشادہ کر دو، اللہ تمہارے لئے

لَكُمْ ۚ وَإِذَا قِيلَ انشُرُوا فَاثْشُرُوا ۚ وَإِزْفَعِ اللَّهُ

لَكُمْ	وَ	إِذَا	قِيلَ	انْشُرُوا	فَاثْشُرُوا	يَرْفَعِ	اللَّهُ
تمہارے لیے	اور	جب	کہا جائے	کھڑے ہو جاؤ	تو کھڑے ہو جایا کرو	بلند فرماتا ہے	اللہ

جگہ کشادہ فرمائے گا اور جب کہا جائے: کھڑے ہو جاؤ تو کھڑے ہو جایا کرو، اللہ تم میں سے

الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ ۚ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ ۚ وَ

الَّذِينَ	آمَنُوا	مِنْكُمْ	وَ	الَّذِينَ	أُوتُوا	الْعِلْمَ	دَرَجَاتٍ (۲)	وَ
ان لوگوں کے جو	ایمان لائے	تم میں سے	اور	ان کے جنہیں	دیا گیا	علم	درجات	اور

ایمان والوں کے اور ان کے درجات بلند فرماتا ہے جنہیں علم دیا گیا اور

اللَّهُ يَسَاتِعْمَلُونَ خَيْرٌ ۙ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا

اللَّهُ	يَسَاتِعْمَلُونَ	خَيْرٌ ۙ	يَا أَيُّهَا	الَّذِينَ	آمَنُوا	إِذَا
اللہ	(اس) سے جو	تم عمل کرتے ہو	خوب خبر دار (ہے)	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے

اللہ تمہارے کاموں سے خوب خبر دار ہے ۱۰ اے ایمان والو! جب

۱۔ ایک دن چند بدری صحابہ کرام رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُمْ بارگاہ رسالت میں اس وقت پہنچے جب پیغمبر کی جگہ بھر چکی تھی۔ حضور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے قریب والوں کو اٹھا کر ان کیلئے جگہ بنادی، اُنھنے والوں کو اٹھنا شاق ہو تو اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ ۲۔ اللہ تعالیٰ نے علمائے دین کے درجات کی بلندی کا وعدہ فرمایا ہے، اس سے ان کی فضیلت ظاہر اور اس میں علم و دین حاصل کرنے کی ترغیب ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: اے لوگو! اس آیت کو سمجھو اور علم حاصل کرنے کی طرف راغب ہو جاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ مومن عالم کو اس مومن سے بلند درجات عطا فرمائے گا۔



## نَاجَيْتُمُ الرَّسُولَ فَقَدِ مُوَابِّينَ يَدَىٰ نَجْوَاكُمْ

نَاجَيْتُمُ	الرَّسُولَ	فَقَدِ مُوَا	بَيْنَ يَدَىٰ نَجْوَاكُمْ
تم تنہائی میں کوئی بات عرض کرنا چاہو	رسول (سے)	تو پہلے کرو	اپنی آہستہ بات سے پہلے
تم رسول سے تنہائی میں کوئی بات عرض کرنا چاہو تو اپنی عرض سے پہلے کچھ			

## صَدَقَةٌ ۱۱ ذٰلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَاَظْهَرُ ۱۲ قَانَ لَمْ تَجِدُوا

صَدَقَةٌ ۱۱	ذٰلِكَ	خَيْرٌ	لَّكُمْ	وَ	اَظْهَرُ	قَانَ	لَمْ تَجِدُوا
صدقہ (کو)	یہ	بہت بہتر (ہے)	تمہارے لیے	اور	زیادہ پاکیزہ (ہے)	پھر اگر	تم نہ پاؤ
صدقہ دے لو، یہ تمہارے لیے بہت بہتر اور زیادہ پاکیزہ ہے، پھر اگر تم (اس پر قدرت) نہ پاؤ							

## قَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا رَّحِيْمٌ ۱۳ ءَا شَفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوا

قَانَ	اللّٰهُ	عَفُوًّا	رَّحِيْمٌ ۱۳	ءَا شَفَقْتُمْ	اَنْ	تُقَدِّمُوا
تو بیشک	اللّٰهُ	بہت بخشنے والا	بڑا مہربان (ہے)	کیا تم ڈر گئے	(اس بات سے) کہ	پہلے کرو
تو بیشک اللّٰہ بہت بخشنے والا، بڑا مہربان ہے ۱۳ کیا تم اس بات سے ڈر گئے کہ تم اپنی عرض سے پہلے						

## بَيْنَ يَدَىٰ نَجْوَاكُمْ صَدَقَتْ ۱۴ فَاذْ لَمْ تَفْعَلُوا وَا

بَيْنَ يَدَىٰ نَجْوَاكُمْ	صَدَقَتْ ۱۴	فَاذْ	لَمْ تَفْعَلُوا وَا
اپنی آہستہ بات سے پہلے	کچھ صدقہ	پھر جب	تم نے نہ کیا اور
کچھ صدقہ دو پھر جب تم نے (یہ) نہ کیا اور			

## تَابَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَاقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاْتُوا الزَّكٰوةَ وَا

تَابَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ	فَاقِيْمُوا	الصَّلٰوةَ وَا	اْتُوا	الزَّكٰوةَ وَا
اللّٰہ نے اپنی رحمت سے رجوع فرمایا تم پر	تو قائم رکھو	نماز اور	ادا کرو اور	زکوٰۃ اور
اللّٰہ نے اپنی مہربانی سے تم پر رجوع فرمایا تو تم نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور				

(پہلے کے کامیاب) جو عالم نہیں ہے۔ (حازن، المجالدة، تحت الآية: ۱۱، ۲۲۱/۳) ۱..... حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں مادرِ اپنی عرض پیش کرتے رہتے، جس کی بنا پر غریب صحابہ کرام رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی انھیں عرض پیش کرنے کا موقع کم ملتا، اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور عرض پیش کرنے سے پہلے صدقہ دینے کا حکم دیا گیا۔ شروع میں اس حکم پر عمل کرنا واجب تھا بعد میں اس کا وجوب منسوخ ہو گیا۔ ۲..... اس آیت میں صحابہ کرام رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی انھیں کسی قصص کا بیان نہیں بلکہ ان پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہونے والی خاص رحمت کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے غریب صحابہ کرام رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی انھیں کی مشقت کا لحاظ فرمایا اور ان کے صدقہ پوری

# أَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۖ وَاللَّهُ خَيْرٌ بِمَا

أَطِيعُوا	اللَّهُ وَرَسُولَهُ	وَاللَّهُ	خَيْرٌ	بِمَا
فرمانبرداری کرتے رہو	اللہ اور اس کے رسول (کی)	اور	اللہ	خوب خبردار (ہے) (اس) سے جو

اللہ اور اس کے رسول کے فرمانبردار رہو اور اللہ تمہارے کاموں کی

# تَعْمَلُونَ ﴿۱۳﴾ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ تَوَلَّوْا قَوْمًا

تَعْمَلُونَ ﴿۱۳﴾	أَلَمْ تَرَ	إِلَى الَّذِينَ	تَوَلَّوْا ﴿۱﴾	قَوْمًا
تم عمل کرتے ہو	کیا تم نے نہ دیکھا	ان لوگوں کی طرف جنہوں نے	دوست بنالیا	(ان) لوگوں (کو)

خوب خبر رکھنے والا ہے ○ کیا تم نے ان لوگوں کو نہ دیکھا جنہوں نے ان لوگوں کو دوست بنالیا

# غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ ۖ مَا هُمْ مِنْكُمْ وَلَا مِنْهُمْ ۚ وَ

غَضِبَ	اللَّهُ	عَلَيْهِمْ	مَا هُمْ	مِنْكُمْ	وَلَا	مِنْهُمْ	وَلَا
غضب فرمایا	اللہ (نے)	ان پر	نہیں	وہ	تم میں سے	اور	ان میں سے

جن پر اللہ نے غضب فرمایا، وہ نہ تم میں سے ہیں اور نہ ہی ان میں سے۔ اور وہ

# يَحْلِفُونَ عَلَى الْكَذِبِ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿۱۴﴾ أَعَدَّ اللَّهُ

يَحْلِفُونَ ﴿۲﴾	عَلَى الْكَذِبِ	وَهُمْ	يَعْلَمُونَ ﴿۱۴﴾	أَعَدَّ	اللَّهُ
وہ قسم کھاتے ہیں	جھوٹی بات پر	اور (حالانکہ)	وہ	جانتے ہیں	تیار کر رکھا ہے

جان بوجھ کر جھوٹی بات پر قسم کھاتے ہیں ○ اللہ نے ان کے لیے

# لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ ۖ إِنَّهُمْ سَاءَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۱۵﴾

لَهُمْ	عَذَابٌ شَدِيدٌ	إِنَّهُمْ	سَاءَ	مَا	كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۱۵﴾
ان کے لیے	سخت عذاب	بیشک وہ	کیا ہی برا (ہے)	جو	وہ عمل کرتے ہیں

سخت عذاب تیار کر رکھا ہے، بیشک وہ بہت ہی برے کام کرتے ہیں ○

(پچھلے صفحہ پر) امت پر آسانی فرمادی۔ ① کچھ منافق یہودیوں سے دوستی کرتے، ان کی خیر خواہی میں لگے رہتے اور مسلمانوں کے راز ان تک پہنچاتے تھے، ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی جس میں ان کا یہ حال ظاہر کر دیا گیا۔ ② عبد اللہ بن نعل منافق حضور ﷺ کے جلسے میں حاضر رہتا اور یہاں کی بات یہودیوں کے پاس پہنچاتا تھا۔ ایک دن حضور ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے ارشاد فرمایا ”تو اور میرے ساتھی ہمیں کیوں برا کہتے ہیں؟ وہ قسم کھا گیا کہ ایسا نہیں کرتا، پھر اپنے ساتھیوں کو بھی لے آیا، انہوں نے بھی قسم کھائی کہ ہم نے آپ کو برا نہیں کہا۔ اس پر آیت کریمہ کا یہ حصہ نازل ہوا۔

قسموں سے متعلق منافقوں کا رویہ اور انہیں وعید

اِتَّخَذُوا اٰيٰتِنَاھُمْ جُنَّةً فَصَدُّوا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَهُمْ

اِتَّخَذُوا (۱)	اٰيٰتِنَاھُمْ	جُنَّةً	فَصَدُّوا	عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	فَلَهُمْ
انہوں نے بنالیا	اپنی قسموں (کو)	ڈھال	تو انہوں نے روکا	اللہ کی راہ سے	تو ان کے لیے

انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنالیا ہے تو انہوں نے اللہ کی راہ سے روکا تو ان کے لیے

عَذَابٌ مُّہِیْنٌ ۱۲ لَنْ تُغْنِیَ عَنْھُمْ اَمْوَالُھُمْ وَلَا اَوْلَادُھُمْ

عَذَابٌ مُّہِیْنٌ ۱۲	لَنْ تُغْنِیَ	عَنْھُمْ	اَمْوَالُھُمْ	وَاَوْلَادُھُمْ
رسوا کر دینے والا عذاب (ہے)	ہرگز کام نہ دیں گے	انہیں	ان کے مال	اور ان کی اولاد

رسوا کر دینے والا عذاب ہے ان کے مال اور ان کی اولاد اللہ کے سامنے انہیں

مِّن اللّٰهِ شَیْئًا ۱۳ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۱۴ ھُمْ فِیْہَا خٰلِدُوْنَ ۱۵

مِّن اللّٰهِ	شَیْئًا	اُولٰٓئِكَ	اَصْحٰبُ النَّارِ	ھُمْ	فِیْہَا	خٰلِدُوْنَ ۱۵
اللہ سے (کے سامنے)	کچھ	یہ لوگ	آگ والے (ہیں)	وہ	اس میں	ہمیشہ رہنے والے

ہرگز کچھ کام نہ دیں گے، وہ دوزخی ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے ○

یَوْمَ یَبْعَثُھُمُ اللّٰهُ جَمِیْعًا فِیْحْلِفُوْنَ لَہٗ کَمَا یَحْلِفُوْنَ

یَوْمَ	یَبْعَثُھُمْ اللّٰهُ جَمِیْعًا	فِیْحْلِفُوْنَ (۲)	لَہٗ	کَمَا	یَحْلِفُوْنَ
(جس دن)	اٹھائے گا اللہ ان سب کو	تو وہ قسم کھائیں گے	اس کے (حضور)	جیسے	قسم کھا رہے ہیں

جس دن اللہ ان سب کو اٹھائے گا تو اس کے حضور بھی ایسے ہی قسمیں کھائیں گے جیسے تمہارے سامنے

لَکُمْ وَیَحْسِبُوْنَ اَنْھُمْ عَلٰی شَیْءٍ ۱۶ اَلَا اِنَّھُمْ ھُمْ

لَکُمْ	وَاَنْھُمْ	یَحْسِبُوْنَ	اَنْھُمْ	عَلٰی شَیْءٍ	اَلَا	اِنَّھُمْ ھُمْ
تمہارے سامنے	اور	وہ گمان کرتے ہیں	کہ وہ	کسی چیز پر (ہیں)	خبردار	بیشک وہ وہی

کھا رہے ہیں اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ کسی چیز پر ہیں۔ خبردار! بیشک وہی

۱..... یہاں منافقوں کے دوسرے کام بیان کیے گئے ہیں۔ ایک یہ کہ انہوں نے اپنی جھوٹی قسموں کو اپنی جان و مال کی حفاظت کیلئے ڈھال بنالیا ہے۔ دوسرا یہ کہ وہ اپنی جیلہ سازی سے دوسروں کو بھی راہ خدا میں جہاد اور قبول اسلام سے روکتے ہیں۔ ۲..... یہاں یہ بتایا گیا ہے کہ منافق جیسے آج تمہارے سامنے دنیا میں جھوٹی قسمیں کھا رہے ہیں ایسے ہی یہ قیامت کے دن بارگاہ الہی میں بھی اپنے مخلص مومن ہونے اور منافق نہ ہونے کی قسمیں کھائیں گے۔ یہ اپنی جھوٹی قسموں کو کارآمد سمجھتے ہیں کہ ان کی بدولت بچ جائیں گے حالانکہ ایسا ہرگز نہ ہو گا اور بیشک یہی دنیا و آخرت میں جھوٹے ہیں۔



منافقوں پر شیطان کا تسلط اور شیطان کی گروہ کا حال

الْكَذِبُونَ ⑱ اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ فَأَنسَهُمْ ذِكْرَ اللَّهِ ط

الْكَذِبُونَ ⑱	اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ	الشَّيْطَانُ	فَأَنسَهُمْ	ذِكْرَ اللَّهِ
جھوٹے (ہیں)	غالب آگیا	ان پر	شیطان	تو اس نے بھلا دی انہیں

جھوٹے ہیں ○ ان پر شیطان غالب آگیا تو اس نے انہیں اللہ کی یاد بھلا دی،

أُولَٰئِكَ حِزْبُ الشَّيْطَانِ ۚ أَلَا إِنَّ حِزْبَ الشَّيْطَانِ هُمُ الْخٰسِرُونَ ⑲

أُولَٰئِكَ	حِزْبُ الشَّيْطَانِ	أَلَا إِنَّ	حِزْبُ الشَّيْطَانِ	هُمُ الْخٰسِرُونَ ⑲
یہ لوگ	شیطان کا گروہ (ہیں)	سن لو	بیشک	وہی

وہ شیطان کا گروہ ہیں، سن لو! بیشک شیطان کا گروہ ہی خسارہ پانے والا ہے ○

إِنَّ الَّذِينَ يُحَادُّونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَٰئِكَ

إِنَّ	الَّذِينَ	يُحَادُّونَ	اللَّهَ وَرَسُولَهُ ⑴	أُولَٰئِكَ
بیشک	وہ لوگ جو	مخالفت کرتے ہیں	اللہ اور اس کے رسول (کی)	یہ لوگ

بیشک وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ

فِي الْأَذَلِّينَ ⑵ كَتَبَ اللَّهُ لَأَغْلِبَنَّ أَنَا وَرُسُلِي ط

فِي الْأَذَلِّينَ ⑵	كَتَبَ	اللَّهُ	لَأَغْلِبَنَّ	أَنَا وَرُسُلِي ⑵
سب سے زیادہ ذلیلوں میں (ہیں)	لکھ چکا	اللہ	(کہ) ضرور غالب آؤں گا	میں اور میرے رسول

سب سے زیادہ ذلیلوں میں ہیں ○ اللہ لکھ چکا ہے کہ ضرور میں غالب آؤں گا اور میرے رسول

إِنَّ اللَّهَ قَوِيٌّ عَزِيزٌ ⑶ لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ

إِنَّ	اللَّهَ	قَوِيٌّ	عَزِيزٌ ⑶	لَا تَجِدُ	قَوْمًا	يُؤْمِنُونَ
بیشک	اللہ	قوت والا	سب پر غالب (ہے)	تم نہ پاؤ گے	(ایسے) لوگ	جو ایمان رکھتے ہیں

بیشک اللہ قوت والا، سب پر غالب ہے ○ تم ایسے لوگوں کو نہیں پاؤ گے جو اللہ اور

① زمانہ رسالت کے کفار و منافقین اپنے گمان میں اللہ تعالیٰ کی مخالفت نہیں کرتے تھے بلکہ کافر تو کفر بھی یہ سمجھ کر کرتا تھا کہ اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہے، البتہ وہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مخالفت کرتے تھے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی مخالفت فرمایا، اس سے معلوم ہو کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مخالفت اللہ تعالیٰ کی مخالفت ہے۔ ② رسولوں عَلَیْہِمُ السَّلَام کے غالب آنے سے دلیل اور حجت کے ساتھ، یا تموار کے ساتھ غالب آنا مراد ہے۔ دلیل و حجت کے ساتھ تو سبھی رسول غالب تھے البتہ بہت ساروں کو تموار کے ساتھ بھی غلبہ عطا کیا گیا۔

مناظرین رسول کی استہکامات

رسولوں کے غلبہ سے متعلق قانونی احکام

اللہ و رسول کے دشمنوں سے دوستی کی ممانعت

## بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ

بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ	يُوَادُّونَ <sup>(۱)</sup>	مَنْ	حَادَّ
اللہ اور آخرت کے دن پر	(کہ) وہ دوستی کریں	(اس سے) جس نے	مخالفت کی

آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہوں کہ وہ ان لوگوں سے دوستی کریں جنہوں نے اللہ

## اللّٰهِ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ

اللّٰهِ وَرَسُولَهُ	وَلَوْ	كَانُوا	آبَاءَهُمْ	أَوْ	أَبْنَاءَهُمْ
اللہ اور اس کے رسول (کی)	اگرچہ	وہ ہوں	ان کے باپ	یا	ان کے بیٹے

اور اس کے رسول سے مخالفت کی اگرچہ وہ ان کے باپ یا ان کے بیٹے یا ان کے بھائی یا

## إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ ۚ أُولَٰئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ

إِخْوَانَهُمْ	أَوْ	عَشِيرَتَهُمْ	أُولَٰئِكَ	كَتَبَ	فِي قُلُوبِهِمْ
ان کے بھائی	یا	ان کے خاندان والے	یہ لوگ	(اللہ نے) نقش فرما دیا ہے	ان کے دلوں میں

ان کے خاندان والے ہوں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان

## الْإِيمَانِ وَأَيَّدَهُمْ بِرُوحٍ مِّنْهُ ۖ وَيَدْخُلُهُمُ

الْإِيمَانِ	وَأَيَّدَهُمْ	بِرُوحٍ مِّنْهُ <sup>(۲)</sup>	وَيَدْخُلُهُمُ
ایمان	اور	مدد کی ان کی	اپنی طرف کی خاص روح سے

نقش فرما دیا اور اپنی طرف کی روح سے ان کی مدد کی اور وہ انہیں ان باغوں میں

## جَنَّتِ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ رَاضٍ

جَنَّتِ	تَجْرِي	مِنْ تَحْتِهَا	الْأَنْهَارُ	خَالِدِينَ	فِيهَا
باغوں (میں)	بہتی ہیں	ان کے نیچے	نہریں	ہمیشہ رہنے والے	ان میں

داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں ان میں ہمیشہ رہیں گے، اللہ ان سے

۱۔۔۔ اس آیت میں مخلص ایمان والوں کا ایک وصف یہ بیان ہوا کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی مخالفت کرنے والوں سے دوستی نہیں کرتے اگرچہ وہ ان کے کیسے ہی قریبی رشتہ دار کیوں نہ ہوں۔ تاریخ شاہد ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اپنے عمل سے یہ ثابت کر کے دکھایا کہ انہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے مقابلے میں رشتے داری کا کوئی لحاظ نہیں۔ اس سے ان لوگوں کو نصیحت حاصل کرنی چاہیے جو دنیوی مفادات کی خاطر صلہ کھیت کے قائل ہوتے اور دشمنانِ خدا اور رسول کے ساتھ دوستیاں نبھاتے ہیں۔ ۲۔۔۔ یہاں روح سے مراد قرآن کا نور یا دل کا نور اور جذبہ ایمانی ہے جس سے بندہ مشکل سے مشکل

اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ۖ أُولَٰئِكَ حِزْبُ اللَّهِ ۖ

اللَّهُ	عَنْهُمْ	وَ	رَضُوا	عَنْهُ	أُولَٰئِكَ	حِزْبُ اللَّهِ
اللہ	ان سے	اور	وہ راضی ہوئے	اس سے	یہ لوگ	اللہ کا گروہ (ہیں)

راضی ہو اور وہ اللہ سے راضی ہوئے، یہ اللہ کی جماعت ہے،

أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۚ

آلَا	إِنَّ	حِزْبُ اللَّهِ	هُمُ	الْمُفْلِحُونَ ۚ
سن لو	بیشک	اللہ کا گروہ	وہی	کامیابی پانے والے (ہیں)

سن لو! اللہ کی جماعت ہی کامیاب ہے ○

رکوع: 03

آیات: 24

## سُورَةُ الْحَشْرِ مَدَنِيَّةٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ	اللَّهُ	الرَّحْمَنِ	الرَّحِيمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

سَبَّحَ لِلَّهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَهُوَ

سَبَّحَ	لِلَّهِ	مَا	فِي السَّمٰوٰتِ	وَ	مَا	فِي الْاَرْضِ	وَ	هُوَ
پاکی بیان کی	اللہ کی	(ہر اس چیز نے) جو	آسمانوں میں	اور	جو	زمین میں (ہے)	اور	وہی

اللہ کی پاکی بیان کی ہر اس چیز نے جو آسمانوں میں اور جو زمین میں ہے اور وہی

کائنات کی ہر چیز تسبیح الہی کرتی ہے

(پچھلے صفحہ کا مشورہ) اعمالِ صالحہ کے ذریعے قرب خداوندی کے مدارج طے کرتا ہے۔ یہ دونوں نورِ حیات کا ذریعہ ہیں اس لئے انہیں روح فرمایا گیا۔

۱..... ہر چیز زبانِ قائل یا حال سے اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتی ہے جسے ہم نہیں سمجھتے، مگر ان کی تسبیح کی تاثیر جدا گانہ ہے جیسے سبزے کی تسبیح سے عذابِ قبر دور ہوتا ہے۔ ہمیں بھی اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتے رہنا چاہئے۔ حدیثِ پاک میں ہے: دو کلمے زبان پر لکھے، میزان میں بھاری اور رحمن کو محبوب ہیں ”سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ“ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ۔ (بخاری، ۳، ۲۹۷، الحدیث: ۶۹۸۲)



الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ① هُوَ الَّذِي أَخْرَجَ الَّذِينَ كَفَرُوا

الْعَزِيزُ	الْحَكِيمُ ①	هُوَ	الَّذِي	أَخْرَجَ	الَّذِينَ	كَفَرُوا ①
بہت عزت والا	بڑا حکمت والا (ہے)	وہی (ہے)	جس نے	نکالا	ان لوگوں کو جنہوں نے	کفر کیا

بہت عزت والا، بڑا حکمت والا ہے ① وہی ہے جس نے ان کافر کتابیوں کو

مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ مِنْ دِيَارِهِمْ لِأَوَّلِ الْحَشْرِ ② مَا ظَنَنْتُمْ أَنْ يَخْرُجُوا

مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ	مِنْ دِيَارِهِمْ	لِأَوَّلِ الْحَشْرِ ②	مَا ظَنَنْتُمْ	أَنْ	يَخْرُجُوا
اہل کتاب میں سے	ان کے گھروں سے	پہلے حشر کے وقت	تمہیں گمان نہ تھا	کہ	وہ نکلیں گے

ان کے گھروں سے ان کے پہلے حشر کے وقت نکالا۔ تمہیں گمان نہ تھا کہ وہ نکلیں گے

وَظَنُّوا أَنَّهُمْ مَانِعَتُهُمْ حُصُونُهُمْ مِنَ اللَّهِ

وَ	ظَنُّوا	أَنَّهُمْ	مَانِعَتُهُمْ	حُصُونُهُمْ	مِنَ اللَّهِ
اور	انہوں نے گمان کر لیا	کہ وہ	انہیں بچانے والے (ہیں)	ان کے قلعے	اللہ سے

اور وہ سمجھتے تھے کہ ان کے قلعے انہیں اللہ سے بچالیں گے

فَأَتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوا ③ وَقَذَفَ

فَأَتَاهُمُ	اللَّهُ	مِنْ حَيْثُ ③	لَمْ يَحْتَسِبُوا	وَ	قَذَفَ
تو آیا ان کے پاس	اللہ (کا حکم)	جہاں سے	انہیں گمان نہ تھا	اور	اس نے ڈال دیا

تو اللہ کا حکم ان کے پاس وہاں سے آیا جہاں سے انہیں گمان بھی نہ تھا اور اس نے ان کے دلوں میں

فِي قُلُوبِهِمُ الرُّعْبَ يُخْرِبُونَ بُيُوتَهُمْ بِأَيْدِيهِمْ ④

فِي قُلُوبِهِمُ	الرُّعْبَ	يُخْرِبُونَ	بُيُوتَهُمْ	بِأَيْدِيهِمْ ④	وَ
ان کے دلوں میں	رُعب	وہ ویران کرتے ہیں	اپنے گھروں (کو)	اپنے ہاتھوں سے	اور

رُعب ڈال دیا وہ اپنے گھروں کو اپنے ہاتھوں سے اور

① یہاں بیان کئے گئے واقعہ کا پس منظر یہ ہے کہ بنو نضیر کے یہودیوں کا حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے معاہدہ تھا کہ نہ وہ آپ کے ساتھ ہو کر کسی سے لڑیں گے اور نہ آپ سے جنگ کریں گے۔ جنگِ احد میں مسلمانوں کے نقصانات دیکھ کر انہوں نے وہ معاہدہ توڑ دیا اور حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خلاف کفار مکہ سے معاہدہ کر لیا۔ اس کا علم ہوا تو حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے لشکر کے ساتھ بنو نضیر کا محاصرہ کر لیا، آخر کار انہیں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حکم سے جلاوطن ہونا پڑا اور وہ شام، ارمینیا اور خیبر کی طرف چلے گئے۔ ② بنو نضیر کی جلاوطنی ان کا پہلا حشر ہے۔

نو نصیر کے لیے دنیا کی رعایت کا بیان اور عقابِ جہنم کی ذمہ داری

نو نصیر پر غضب کا سبب

نو نصیر کے درخت کا نام اور چھوڑ دینا اللہ کی طرف سے تھا

أَيُّدِي الْمُؤْمِنِينَ ۱ فَاغْتَبِرُوا يَٰأُولِيَ الْأَبْصَارِ ۲ وَلَوْلَا أَنْ

آئیدی المؤمنین	فاغترُّوا	يَا أُولِيَ الْأَبْصَارِ ۲	و	لَوْلَا	أَنْ
ایمان والوں کے ہاتھوں سے	تو عبرت حاصل کرو	اے آنکھوں والو	اور	اگر نہ ہوتا	کہ

مسلمانوں کے ہاتھوں سے ویران کرتے ہیں تو اے آنکھوں والو! عبرت حاصل کرو ۲ اور اگر یہ بات نہ ہوتی کہ

كُتِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمُ الْجَلَاءُ لَعَذَابُكَ فِي الدُّنْيَا ۱ وَ

كُتِبَ	اللَّهُ	عَلَيْهِمْ	الْجَلَاءُ	لَعَذَابُكَ	فِي الدُّنْيَا ۱ وَ
لکھ دیا تھا	اللہ (نے)	ان پر	جلا وطن ہونا	(تو) ضرور عذاب دے دیتا انہیں	دنیا میں اور

اللہ نے ان پر گھروں سے اجڑنا لکھ دیا تھا تو ضرور وہ دنیا ہی میں انہیں عذاب دے دیتا اور

لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ ۲ ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ

لَهُمْ	فِي الْآخِرَةِ	عَذَابُ النَّارِ ۲	ذَلِكَ	بِأَنَّهُمْ
ان کے لیے	آخرت میں	آگ کا عذاب (ہے)	یہ	(اس کے) سبب کہ وہ

ان کے لیے آخرت میں آگ کا عذاب ہے ۲ یہ (سزا) اس لیے ہے کہ

شَاقُّوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۱ وَمَنْ يُشَاقِّ اللَّهَ فَإِنَّ

شَاقُّوا	اللَّهُ وَرَسُولَهُ ۱	وَمَنْ	يُشَاقِّ	اللَّهُ	فَإِنَّ
انہوں نے مخالفت کی	اللہ اور اس کے رسول (کی)	جو	مخالفت کرے	اللہ (کی)	تو بیشک

انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی اور جو اللہ کی مخالفت کرے تو بیشک

اللَّهُ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۲ مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لَيْنَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا

اللَّهُ	شَدِيدُ الْعِقَابِ ۲	مَا	قَطَعْتُمْ ۱	مِنْ لَيْنَةٍ	أَوْ	تَرَكْتُمُوهَا
اللہ	سخت سزا دینے والا (ہے)	جو	تم نے کاٹا	کھجور کا درخت	یا	تم نے چھوڑ دیا اسے

اللہ سخت سزا دینے والا ہے ۲ (اے مسلمانو!) تم نے جو درخت کاٹے یا ان کی جڑوں پر قائم

۱..... حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نو نصیر کے درخت کاٹ ڈالنے اور انہیں جلا دینے کا حکم فرمایا اس پر یہودیوں نے اعتراض کرتے ہوئے اسے فساد فی الارض قرار دیا اور مسلمانوں نے اپنے اجتہاد سے یا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اجازت سے کچھ درخت کاٹ دیئے اور کچھ کو باقی چھوڑ دیا۔ اس موقع پر ان کی تائید میں یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ اے مسلمانو! تم نے جو درخت کاٹے اور جو چھوڑ دیئے یہ سب اللہ تعالیٰ کی اجازت سے اور اس کی رضا کے موافق تھا اور یہ اجازت دینا تم پر دوا یہودیوں کی سزا کیلئے تھا۔

## قَابِئَةً عَلَىٰ أَصُولِهَا فَبِإِذْنِ اللَّهِ وَ لِيُخْزِي

قَابِئَةً عَلَىٰ أَصُولِهَا	فَبِإِذْنِ اللَّهِ	وَ	لِيُخْزِي
اس کی جڑوں پر قائم	تو (یہ سب) اللہ کی اجازت سے (تھا)	اور	تاکہ وہ رسوا کرے

چھوڑ دیئے تو یہ سب اللہ کی اجازت سے تھا اور اس لیے تاکہ اللہ نافرمانوں کو

## الْفُسِّقِينَ ۵ وَمَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ مِنْهُمْ

الْفُسِّقِينَ ۵	وَ	مَا	أَفَاءَ ۱	اللَّهُ	عَلَىٰ رَسُولِهِ	مِنْهُمْ
نافرمانی کرنے والوں (کو)	اور	جو	غنیمت دلائی	اللہ (نے)	اپنے رسول پر (کو)	ان سے

رسوا کرے ۵ اور اللہ نے اپنے رسول کو ان سے جو غنیمت دلائی

## فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ وَلَكِنَّ اللَّهَ

فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ	مِنْ خَيْلٍ	وَ	لَا	رِكَابٍ	وَ	لَكِنَّ اللَّهَ
تو تم نے نہ دوڑائے	اس پر	گھوڑے	اور	نہ	اونٹ	اور لیکن اللہ

تو تم نے اس پر نہ اپنے گھوڑے دوڑائے تھے اور نہ اونٹ، ہاں اللہ

## يُسَلِّطُ رُسُلَهُ عَلَىٰ مَنْ يَشَاءُ ۖ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ

يُسَلِّطُ	رُسُلَهُ	عَلَىٰ مَنْ	يَشَاءُ	وَ	اللَّهُ	عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ
غالب کر دیتا ہے	اپنے رسولوں (کو)	جس پر	وہ چاہتا ہے	اور	اللہ	ہر چیز پر

اپنے رسولوں کو جس پر چاہتا ہے غلبہ دیدیتا ہے اور اللہ ہر شے پر

## قَدِيرٌ ۖ وَمَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ مِنْ أَهْلِ الْقُرَىٰ

قَدِيرٌ ۖ	وَ	مَا	أَفَاءَ	اللَّهُ	عَلَىٰ رَسُولِهِ	مِنْ أَهْلِ الْقُرَىٰ ۲
خوب قادر (ہے)	جو	غنیمت دلائی	اللہ (نے)	اپنے رسول پر (کو)	شہر والوں سے	

خوب قادر ہے ۶ اللہ نے اپنے رسول کو شہر والوں سے جو غنیمت دلائی

۱..... اس آیت سے مراد یہ ہے کہ بنو نضیر سے جو مال غنیمت حاصل ہوا اس کیلئے مسلمانوں کو جنگ نہیں کرنا پڑی بلکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ان پر غلبہ تسلط عطا فرمادیا تو یہ مال حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مرضی پر موقوف ہے، وہ جہاں چاہیں خرچ کریں۔

۲..... بعض مفسرین کے نزدیک یہاں بنو نضیر سے حاصل ہونے والے مال غنیمت کے حکم کی تفصیل کا بیان ہے اور بعض کے نزدیک یہاں اس شہر کے اموال غنیمت کے حکم کا بیان ہے جسے مسلمان اپنی قوت سے حاصل کریں اور یہاں ان اموال کے پانچویں حصے کا مصرف بیان کیا گیا ہے۔



فَلِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسْكِينِ وَ

فَلِلَّهِ	وَلِلرَّسُولِ	وَلِذِي الْقُرْبَىٰ	وَالْيَتَامَىٰ	وَالْمَسْكِينِ	وَلِ
تو (وہ) اللہ کیلئے	اور رسول کیلئے	اور رشتہ داروں کیلئے	اور یتیموں	اور مسکینوں	اور

تو وہ اللہ اور رسول کے لیے ہے اور رشتہ داروں کے لیے اور یتیموں اور مسکینوں اور

ابْنِ السَّبِيلِ ۱ كَيْ لَا يَكُونَ دُولَةً بَيْنَ الْأَغْنِيَاءِ مِنْكُمْ ۖ وَ

ابْنِ السَّبِيلِ	كَيْ لَا يَكُونَ	دُولَةً ۱	بَيْنَ الْأَغْنِيَاءِ	مِنْكُمْ	وَلِ
مسافر (کیلئے ہے)	تاکہ	(وہ دولت نہ ہو)	گردش کرنے والی	مالداروں کے درمیان	تم میں سے

مسافروں کے لیے ہے تاکہ وہ دولت تمہارے مالداروں کے درمیان (ہی) گردش کرنے والی نہ ہو جائے اور

مَا أَتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ ۖ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ

مَا	أَتَاكُمُ	الرَّسُولُ	فَخُذُوهُ ۖ	وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ
جو کچھ	عطا کرے تمہیں	رسول	تو تم لے لو اسے	جس سے وہ منع کرے تمہیں

رسول جو کچھ تمہیں عطا فرمائیں وہ لے لو اور جس سے تمہیں منع فرمائیں

فَاتَّقُوا اللَّهَ ۖ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝

فَاتَّقُوا	اللَّهَ	إِنَّ	اللَّهَ	شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝
تو باز رہو	اور ڈرو	(اللہ سے)	بیشک	اللہ سخت عذاب دینے والا (ہے)

تو تم باز رہو اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ سخت عذاب دینے والا ہے ۝

لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُونَ

لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ	الَّذِينَ أُخْرِجُوا	مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ	يَبْتَغُونَ
(ان) فقیر مہاجرین کے لیے	جنہیں نکالا گیا	ان کے گھروں اور ان کے مالوں سے	وہ چاہتے ہیں

ان فقیر مہاجرین کے لیے جو اپنے گھروں اور اپنے مالوں سے نکالے گئے اس حال میں کہ

۱۔ زمانہ جاہلیت میں دستور تھا کہ سردار مال غنیمت میں سے ایک چوتھائی لے کر باقی قوم کیلئے چھوڑ دیتا، اس سے مال دار لوگ بہت زیادہ لے لیتے اور غریبوں کیلئے بہت ہی تھوڑا بچتا تھا، اسی معمول کے مطابق لوگوں نے مال غنیمت تقسیم کرنے کی عرض کی۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا رد فرمایا اور تقسیم کا اختیار نبی کریم ﷺ کو دے کر اس کا طریقہ ارشاد فرمایا۔ ۲۔ اس کا ایک معنی یہ ہے کہ رسول کریم ﷺ اللہ تعالیٰ عنیدہ وسلم غنیمت میں سے جو کچھ تمہیں عطا فرمائیں وہ لے لو کیونکہ وہ تمہارے لئے حلال ہے اور جو چیز لینے سے منع کریں اس سے باز رہو اور اس کا مطالبہ نہ کرو۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ رسول کریم ﷺ اللہ تعالیٰ عنیدہ وسلم

فَضْلًا مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا وَيُصْرُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ط

فَضْلًا	مِّنَ اللَّهِ	وَ	رِضْوَانًا	وَّ	يَنْصُرُونَ <sup>(۱)</sup>	اللَّهُ وَرَسُولُهُ
فضل	اللہ کی طرف سے	اور	رضا	اور	وہ مدد کرتے ہیں	اللہ اور اس کے رسول (کی)

اللہ کی طرف سے فضل اور رضا جاتے ہیں اور وہ اللہ اور اس کے رسول کی مدد کرتے ہیں،

أُولَئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ ﴿٨﴾ وَالَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ

وَالَّذِينَ	وَالصَّادِقُونَ ﴿٨﴾	وَ	تَبَوُّوا	الدَّارَ	وَ
اور وہ لوگ جنہوں نے	سچے (ہیں)	اور	ٹھکانہ بنالیا	(اس) شہر اور	یہ لوگ

وہی لوگ سچے ہیں ○ اور وہ جنہوں نے ان (مہاجرین) سے پہلے اس شہر کو اور ایمان کو

الْإِيَّانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُجْزُونَ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ

اَلْاِيْمَانُ	مِنْ قَبْلِهِمْ	يُحِبُّونَ <sup>(2)</sup>	مَنْ	هَاجَرَ	اِلَيْهِمْ
ایمان (کو)	ان سے پہلے	وہ محبت کرتے ہیں	(اس سے) جس نے	ہجرت کی	ان کی طرف

ٹھکانہ بنا لیا وہ اپنی طرف ہجرت کرنے والوں سے محبت کرتے ہیں

وَلَا يَجِدُونَ فِي صُدُورِهِمْ حَاجَةً مِّمَّا أُوتُوا

وَلَا يَجِدُونَ	فِي صُدُورِهِمْ	حَاجَةً	مِمَّا	أُوتُوا	وَأَنْ
اور وہ نہیں پاتے	اپنے دلوں میں	کوئی حسد، کوئی طلب	(اس) کی جو	انہیں دیا گیا	اور

اور وہ اپنے دلوں میں اس کے متعلق کوئی حسد نہیں پاتے جو ان کو دیا گیا اور

يُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَنْ يُوقِ

يُؤْثِرُونَ	عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ	وَلَوْ	كَانَ	بِهِمْ	خَصَاصَةٌ	وَ	مَنْ	يُؤْتِ
وہ ترجیح دیتے ہیں	اپنی جانوں پر	اگرچہ	ہو	ان کو	حاجت	اور	جسے	بجایا گیا

وہ اپنی جانوں پر ترجیح دیتے ہیں اگرچہ انہیں خود حاجت ہو اور جو اپنے نفس کے لالچ سے

مَدَدِ دُعا اور اے اللہ تعالیٰ نے اپنی مدد کرنا فرمایا، اس سے معلوم ہوا کہ حضور ﷺ کی مدد کرنا اللہ تعالیٰ کی یعنی اس کے دین کی مدد کرنا ہے۔

2۔ اس آیت میں انصاری صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی دریاہی اور جذبیہ انسانی کامیابی سے کہ وہ مہاجرین سے محبت کرتے، انہیں اپنے گھروں میں ٹھہراتے، اپنے بالوں کے آدھے حصے میں شریک کرتے ہیں اور حاجت کے باوجود اپنے اموال اور گھر اثاثہ کر کے مہاجرین کو اپنی خانوں پر ترجیح دیتے ہیں جبکہ دوسری طرف

سُخَّ نَفْسِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْبٰغِلُونَ ۝ وَالَّذِينَ جَاءُوا

سُخَّ نَفْسِهِ (۱)	فَأُولَٰئِكَ	هُمُ	الْبٰغِلُونَ ۝	وَالَّذِينَ	جَاءُوا
اس کے نفس کے لالچ (تے)	تو یہ لوگ	وہی	کامیابی پانے والے (ہیں)	اور	وہ لوگ جو آئے

بجالیا گیا تو وہی لوگ کامیاب ہیں ○ اور ان کے بعد آنے والے

مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا

مِنْ بَعْدِهِمْ (۲)	يَقُولُونَ	رَبَّنَا	اغْفِرْ	لَنَا	وَالِإِخْوَانِنَا
ان کے بعد	وہ عرض کرتے ہیں	اے ہمارے رب	بخش دے	ہمیں	اور ہمارے بھائیوں کو

عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب! ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو

الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا

الَّذِينَ	سَبَقُونَا	بِالْإِيمَانِ (۳)	وَلَا تَجْعَلْ	فِي قُلُوبِنَا	غِلًّا (۴)
جنہوں نے	سبق کی ہم پر	ایمان لانے میں	اور	تو نہ رکھ	ہمارے دلوں میں کوئی کینہ

بخش دے جو ہم سے پہلے ایمان لائے اور ہمارے دل میں ایمان والوں کیلئے

لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ۝

لِلَّذِينَ	آمَنُوا	رَبَّنَا	إِنَّكَ	رَءُوفٌ	رَّحِيمٌ ۝
ان لوگوں کے لیے جو	ایمان لائے	اے ہمارے رب	یقیناً تو	نہایت مہربان	بہت رحمت والا (ہے)

کوئی کینہ نہ رکھ، اے ہمارے رب! بیشک تو نہایت مہربان، بہت رحمت والا ہے ○

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ تَافَقُوا يَقُولُونَ لِإِخْوَانِهِمْ

أَلَمْ تَرَ	إِلَى الَّذِينَ	تَافَقُوا	يَقُولُونَ	لِإِخْوَانِهِمْ
کیا تم نے نہ دیکھا	ان لوگوں کی طرف جو	متفق ہوئے	وہ کہتے ہیں	اپنے بھائیوں سے

کیا تم نے منافقوں کو نہ دیکھا کہ اپنے اہل کتاب

(پچھلے کلمہ) مہاجروں کو نبی کریم ﷺ کی طرف سے جو عطا ہوا اس میں سے کچھ بھی نہیں لیتے۔ ۱..... نفس کا لالچ ایک انتہائی مذموم عادت ہے، جسے اس سے بچایا گیا وہی حقیقی طور پر کامیاب ہے اور یہ بھی حقیقت ہے کہ اس بری عادت سے بچنا بہت مشکل ہے، جس پر اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت ہو وہی اس سے بچ سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حرص و طمع سے محفوظ فرمائے۔ ۲..... مہاجرین و انصار کے بعد آنے والوں میں قیامت تک پیدا ہونے والے تمام مسلمان داخل ہیں۔ ۳..... یہاں ایمان لانے میں سبق کرنے والوں میں تمام صحابہ کرام و جن اللہ تعالیٰ عنہم داخل ہیں۔ ۴..... صحابہ کرام و جن اللہ تعالیٰ عنہم کے بارے میں دل میں

منافقوں کی عینہ دلوں سے سارا بار اور ان کی حقیقت



www.dawateislami.net

لَئِنْ نَصَرُوا هُمْ لَيُوتُنَّ إِلَّا دَبَارًا ثُمَّ

لَئِنْ	نَصَرُوا هُمْ	لَيُوتُنَّ	الْأَدْبَارَ	ثُمَّ
ضرور اگر	انہوں نے مدد کی ان کی	(تو) ضرور وہ پھیر کر بھاگیں گے	پیشیں	پھر

قسم ہے اگر یہ ان کی مدد کریں گے تو ضرور پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے پھر

لَا يُنْصَرُونَ ۱۲ لَا أَنْتُمْ أَشَدُّ رَهْبَةً فِي صُدُورِهِمْ

لَا يُنْصَرُونَ ۱۱	لَا أَنْتُمْ	أَشَدُّ	رَهْبَةً	فِي صُدُورِهِمْ
ان کی مدد نہ کی جائے گی	بیشک تم	زیادہ سخت (ہو)	خوف (کے اعتبار سے)	ان کے دلوں میں

ان کی مدد نہ کی جائے گی ○ بیشک ان کے دلوں میں اللہ سے زیادہ

مِّنَ اللَّهِ ۱۳ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَفْقَهُونَ ۱۴ لَا يُقَاتِلُونَكُمْ

مِّنَ اللَّهِ	ذَٰلِكَ	بِأَنَّهُمْ	قَوْمٌ	لَا يَفْقَهُونَ ۱۳	لَا يُقَاتِلُونَكُمْ
اللہ سے	یہ	(اس) لیے کہ وہ	لوگ	نہیں سمجھتے	وہ نہ لڑیں گے تم سے

تمہارا ڈر ہے یہ اس لیے کہ وہ نا سمجھ لوگ ہیں ○ یہ سب (مل کر بھی) تم سے

جَمِيعًا إِلَّا فِي قَرْيٍ مُحَصَّنَةٍ أَوْ مِنْ وَرَاءِ جُدْرٍ ۱۵ بِأَسْهَمٍ

جَمِيعًا ۱۱	إِلَّا	فِي قَرْيٍ مُحَصَّنَةٍ	أَوْ	مِنْ وَرَاءِ جُدْرٍ	بِأَسْهَمٍ
سب (مل کر)	مگر	قلعہ بند شہروں میں	یا	دیواروں کے پیچھے سے	ان کی لڑائی

نہ لڑیں گے مگر قلعہ بند شہروں میں یا دیواروں کے پیچھے سے، ان کی آپس میں

بَيْنَهُمْ شَرِيدٌ ۱۶ تَحْسِبُهُمْ جَمِيعًا وَقُلُوبُهُمْ شَتَّى ۱۷

بَيْنَهُمْ	شَرِيدٌ	تَحْسِبُهُمْ	جَمِيعًا	وَقُلُوبُهُمْ	شَتَّى ۱۶
اپنے درمیان	بہت سخت (ہے)	تم سمجھتے ہو انہیں	اکٹھا	اور	ان کے دل الگ الگ (ہیں)

لڑائی بہت سخت ہے۔ تم انہیں اکٹھا سمجھتے ہو حالانکہ ان کے دل الگ الگ ہیں،

۱۔ اکٹھے مل کر علانیہ مسلمانوں سے نہ لڑنے کی خبر صرف مدینہ منورہ کے یہودیوں کے بارے میں ہے، ان کے بارے میں یہ خبر صحیح ثابت ہوئی ہے، دیگر علاقوں کے یہودیوں، عیسائیوں یا مشرکین کے بارے میں یہ خبر نہیں ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں مشرکین اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں دیگر علاقوں کے یہودی اور عیسائی مسلمانوں کے مقابلے میں آئے اور ان سے بڑی بڑی لڑائیاں ہوئی تھیں۔ ۲۔ کفار مسلمانوں کے مقابلے میں کسی خاص مقصد پر تو ایک ہو جاتے ہیں ورنہ حقیقت یہی ہے کہ ان میں باہمی اتفاق اور اتحاد نہیں، بلکہ یہ ایک دوسرے کے دشمن ہیں۔ فی زمانہ بھی اس کے

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿١٣﴾ كَمَثَلِ الَّذِيْنَ

ذٰلِكَ	بِاَنَّهُمْ	قَوْمٌ	لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿١٣﴾	كَمَثَلِ الَّذِيْنَ ﴿١﴾
یہ	(اس) لیے کہ وہ	لوگ	عقل نہیں رکھتے	(ان کی مثال) ان لوگوں کی مثال جیسی (ہے) جو

یہ اس لیے کہ وہ بے عقل لوگ ہیں ○ (ان کی مثال) ان لوگوں کی مثال جیسی ہے جو

مِنْ قَبْلِهِمْ قَرِيْبًا ذَاتُواوَالٍ اَمْرِهِمْ وَاَمْرُهُمْ

مِنْ قَبْلِهِمْ	قَرِيْبًا	ذَاتُواوَالٍ	اَمْرِهِمْ	وَاَمْرُهُمْ
ان سے پہلے (ہوئے)	قریب (کے زمانے میں)	انہوں نے چکھا	اپنے کام کا وبال	اور ان کے لیے

ابھی قریب زمانے میں ان سے پہلے ہوئے ہیں انہوں نے اپنے کام کا وبال چکھا اور ان کے لیے

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿١٥﴾ كَمَثَلِ الشَّيْطٰنِ اِذْ قَالَ لِلْاِنْسَانِ اكْفُرْ فَلَمَّا

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿١٥﴾	كَمَثَلِ الشَّيْطٰنِ ﴿٢﴾	اِذْ	قَالَ	لِلْاِنْسَانِ	اَكْفُرْ	فَلَمَّا
دردناک عذاب (ہے)	جیسے شیطان کی مثال	جب	اس نے کہا	آدمی سے	کفر کر	پھر جب

دردناک عذاب ہے ○ جیسے شیطان کی مثال جب اس نے آدمی سے کہا: ”کفر کر“ پھر جب

كَفَرَ قَالَ اِنِّیْٓ اَبْرَیْءٌ مِّنْكَ اِنِّیْٓ اَخَافُ

كَفَرَ	قَالَ	اِنِّیْٓ	اَبْرَیْءٌ	مِّنْكَ	اِنِّیْٓ	اَخَافُ
اس نے کفر کر لیا	(تو شیطان نے) کہا	بیشک میں	بیزار (ہوں)	تجھ سے	بیشک میں	ڈرتا ہوں

اس نے کفر کر لیا تو کہا: بیشک میں تجھ سے بیزار ہوں، بیشک میں اس اللہ سے

اَللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿١٦﴾ فَكَانَ عَاقِبَتُهُمَا اَنَّهُمَا فِی النَّارِ

اَللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿١٦﴾	فَكَانَ	عَاقِبَتُهُمَا	اَنَّهُمَا	فِی النَّارِ
تمام جہانوں کے رب اللہ (سے)	تو ہوا	ان دونوں کا انجام	یہ کہ وہ دونوں	آگ میں (ہوں گے)

ڈرتا ہوں جو سارے جہانوں کا رب ہے ○ تو ان دونوں کا انجام یہ ہوا کہ وہ دونوں آگ میں ہوں گے

(پہلے سے کامیاب) نظارے دیکھے جا رہے ہیں۔ ۱۔ یہاں یہودیوں کے بارے میں فرمایا گیا کہ ان کا حال ان مشرکین جیسا ہے جنہوں نے جنگ بدر میں عداوت رسول اور کفر کا وبال چکھا اور ذلت و رسوائی کے ساتھ ہلاک کئے گئے اور مزید ان کے لیے آخرت میں جہنم کا دردناک عذاب ہے تو دنیا و آخرت میں جو حشر ان مشرکوں کا ہوا وہی ان یہودیوں کا ہو گا۔ ۲۔ یعنی جیسے شیطان آدمی کو کفر کرنے کا کہتا ہے اور کفر کے بعد اس سے برأت کا اظہار کرتے ہوئے کہہ دیتا ہے کہ میں تجھ سے بیزار ہوں اور تمام جہانوں کے رب اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔ ایسے ہی منافقوں نے بنو نضیر کے یہودیوں کو مسلمانوں کے خلاف ابھارا، جنگ پر آمادہ کیا، ان سے مدد



خَالِدِينَ فِيهَا ۚ وَذَلِكَ جَزَاءُ الظَّالِمِينَ ﴿٥٩﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ

خَالِدِينَ	فِيهَا	وَ	ذَلِكَ	جَزَاءُ الظَّالِمِينَ ﴿٥٩﴾	يَا أَيُّهَا	الَّذِينَ
ہمیشہ رہنے والے	اس میں	اور	یہی	ظالموں کی سزا (ہے)	اے	وہ لوگو جو

ہمیشہ اس میں رہیں گے اور ظالموں کی یہی سزا ہے ○ اے ایمان

أَمْوًا اتَّقُوا اللَّهَ وَتَنْتَظِرْ نَفْسَ مَا قَدَّمَتْ

أَمْوًا	اتَّقُوا	اللَّهُ	وَلْتَنْتَظِرْ ﴿٦٠﴾	نَفْسَ	مَا	قَدَّمَتْ
ایمان لائے	ڈرو	اللہ (سے)	اور چاہئے کہ دیکھے	ہر جان	کیا	اس نے آگے بھیجا

والو! اللہ سے ڈرو اور ہر جان دیکھے کہ اس نے کل کے لیے آگے

لِغَيْرٍ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا

لِغَيْرٍ	وَ	اتَّقُوا	اللَّهُ	إِنَّ	اللَّهُ	خَبِيرٌ
کل کے لیے	اور	ڈرو	اللہ (سے)	بیشک	اللہ	خوب خبر دار (ہے)

کیا بھیجا ہے اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ تمہارے اعمال سے

تَعْمَلُونَ ﴿٦١﴾ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَسُوا اللَّهَ

تَعْمَلُونَ ﴿٦١﴾	وَ	لَا تَكُونُوا	كَالَّذِينَ	نَسُوا	اللَّهُ
تم عمل کرتے ہو	اور	تم نہ ہونا	ان لوگوں کی طرح جنہوں نے	بھلادیا	اللہ (کو)

خوب خبر دار ہے ○ اور ان لوگوں کی طرح نہ بنو جنہوں نے اللہ کو بھلادیا

فَأَنْفُسُهُمْ أَنْفُسُهُمْ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ﴿٦٢﴾ لَا يَسْتَوِي

فَأَنْفُسُهُمْ	أَنْفُسُهُمْ	أُولَٰئِكَ	هُمْ	الْفَاسِقُونَ ﴿٦٢﴾	لَا يَسْتَوِي
تو اس نے بھلا دیں انہیں	ان کی جانیں	یہ لوگ	وہی	نافرمانی کرنے والے (ہیں)	برابر نہیں ہیں

تو اللہ نے انہیں ان کی جانیں بھلا دیں، وہی نافرمان ہیں ○ دوزخ والے

(پچھلے صفحہ) کے وعدے کئے لیکن جنگ شروع ہو جانے پر منافق اپنے گھروں میں بیٹھے رہے اور یہودیوں کا ساتھ نہ دیا۔ ۱۔ انسان کی اصل قیام گاہ آخرت ہے جہاں اسے ہمیشہ رہنا ہے جبکہ دنیا میں اس کا قیام عارضی ہے جو کہ کسی بھی وقت ختم ہو سکتا ہے۔ آخری قیام گاہ کے اچھے یا برے ہونے میں انسان کے اعمال کا بہت بڑا عمل دخل ہے، ایمان اور نیک اعمال کی صورت میں اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت سے جنت میں دائمی قیام اور اس کی بے مثل نعمتوں سے لطف اندوز ہونے کا موقع ملے گا جبکہ کفر کرنے پر ہمیشہ کے لیے جہنم میں رہنا اور اس کے دردناک عذابوں میں مبتلا ہونا پڑے گا اور دیگر گناہوں کی صورت میں مخصوص مدت تک عذاب جہنم

أَصْحَابُ النَّارِ وَأَصْحَابُ الْجَنَّةِ ۖ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَائِزُونَ ﴿۲۰﴾

أَصْحَابُ النَّارِ	وَ	أَصْحَابُ الْجَنَّةِ	أَصْحَابُ الْجَنَّةِ	هُمُ	الْفَائِزُونَ ﴿۲۰﴾
آگ والے	اور	جنت والے	جنت والے	وہی	کامیابی پانے والے (ہیں)

اور جنت والے برابر نہیں، جنت والے ہی کامیاب ہیں ○

لَوْ أَنزَلْنَاهُذَا الْقُرْآنَ عَلَىٰ جَبَلٍ لَّرَأَيْتَهُ خَاشِعًا

لَوْ	أَنزَلْنَاهُ	هَذَا	الْقُرْآنَ ﴿۲۱﴾	عَلَىٰ جَبَلٍ	لَّرَأَيْتَهُ	خَاشِعًا
اگر	ہم اتارتے	یہ	قرآن	کسی پہاڑ پر	(تو) ضرور تم دیکھتے اسے	جھکا ہوا

اگر ہم یہ قرآن کسی پہاڑ پر اتارتے تو ضرور تم اسے جھکا ہوا،

مُتَّصِدًا عَامِنٌ خَشْيَةَ اللَّهِ ۖ وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا

مُتَّصِدًا	عَامِنٌ	مِّنْ خَشْيَةِ اللَّهِ	وَ	تِلْكَ	الْأَمْثَالُ	نَضْرِبُهَا
پاش پاش	اللہ کے خوف سے	اور	یہ	مثالیں	ہم بیان کرتے ہیں انہیں	

اللہ کے خوف سے پاش پاش دیکھتے اور ہم یہ مثالیں لوگوں کے لیے

لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ﴿۲۲﴾ هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ

لِلنَّاسِ	لَعَلَّهُمْ	يَتَفَكَّرُونَ ﴿۲۲﴾	هُوَ	اللَّهُ	الَّذِي	لَا	إِلَهَ
لوگوں کے لیے	تاکہ وہ	وہ غور و فکر کریں	وہی	اللہ (ہے)	وہ جو	نہیں	کوئی معبود

بیان فرماتے ہیں تاکہ وہ سوچیں ○ وہی اللہ ہے جس کے سوا

إِلَّا هُوَ ۚ عِلْمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ ﴿۲۳﴾ هُوَ

إِلَّا هُوَ	عِلْمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ	هُوَ	الرَّحْمَنُ	الرَّحِيمُ ﴿۲۳﴾	هُوَ
مگر وہی	ہر غیب اور ظاہر کو جاننے والا (ہے)	وہی	نہایت مہربان	بہت رحمت والا (ہے)	وہی

کوئی معبود نہیں، ہر غیب اور ظاہر کو جاننے والا ہے، وہی نہایت مہربان، بہت رحمت والا ہے ○ وہی

(پچھلے صفحہ ۱۸۲) میں بتلایا گیا تھا کہ اللہ انسان کو جاننے کے واسطے اعمال پر غور کرے اور دیکھے کہ اس نے اپنی اصل قیام گاہ آخرت کے لیے کیا عمل کیا ہے۔

۱۔ یعنی قرآن کی عظمت اور اس کی تاثیر کا حال یہ ہے کہ اسے اگر پہاڑ جیسی سخت، مضبوط اور انتہائی وزنی چیز پر اتارا جاتا اور پہاڑ کو قرآن کا پورا فہم دیا جاتا تو یہ عظمت قرآن کے سامنے جھک جاتا بلکہ اللہ تعالیٰ کے خوف سے پاش پاش ہو جاتا جبکہ انسان کا حال یہ ہے کہ تلاوت قرآن کے وقت نہ تو اس میں غور و فکر کرتا، نہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا اور نہ ہی کوئی اثر قبول کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں دل کی سختی سے محفوظ فرمائے۔

## اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ۚ أَلْبَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ

اللَّهُ	الَّذِي	لَا	إِلَهَ	إِلَّا	هُوَ	أَلْبَلِكُ <sup>(۱)</sup>	الْقُدُّوسُ	السَّلَامُ
اللہ (ہے)	وہ جو	نہیں	کوئی معبود	مگر	وہی	بادشاہ	نہایت پاک	سلامتی دینے والا

اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، بادشاہ، نہایت پاک، سلامتی دینے والا،

## الْمُؤْمِنُ الْمُهَيَّمِنُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ط

الْمُؤْمِنُ	الْمُهَيَّمِنُ	الْعَزِيزُ	الْجَبَّارُ	الْمُتَكَبِّرُ <sup>(۲)</sup>
امن بخشنے والا	حفاظت فرمانے والا	بہت عزت والا	بے حد عظمت والا	اپنی بڑائی بیان کرنے والا (ہے)

امن بخشنے والا، حفاظت فرمانے والا، بہت عزت والا، بے حد عظمت والا، اپنی بڑائی بیان فرمانے والا ہے،

## سُبْحَنَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ۝ هُوَ اللَّهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ

سُبْحَنَ اللَّهِ	عَمَّا	يُشْرِكُونَ <sup>(۳)</sup>	هُوَ	اللَّهُ	الْخَالِقُ	الْبَارِئُ
اللہ پاک ہے	(اس) سے جو	وہ شرک کرتے ہیں	وہی (ہے)	اللہ	بنانے والا	پیدا کرنے والا

اللہ ان مشرکوں کے شرک سے پاک ہے ۝ وہی اللہ بنانے والا، پیدا کرنے والا،

## الْمُصَوِّرُ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى ط يَسْبِحُ لَهُ مَا

الْمُصَوِّرُ	لَهُ	الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى	يَسْبِحُ	لَهُ	مَا
(ہر ایک کو) صورت دینے والا	(اسی کے) ہیں	اچھے نام	پاکی بیان کرتا ہے	اس کی	جو کچھ

ہر ایک کو صورت دینے والا ہے، سب اچھے نام اسی کے ہیں۔ آسمانوں اور زمین میں

## فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ع

فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ	وَ	هُوَ	الْعَزِيزُ	الْحَكِيمُ <sup>(۴)</sup>
آسمانوں اور زمین میں (ہے)	اور	وہی	بہت عزت والا	بڑا حکمت والا (ہے)

موجود ہر چیز اسی کی پاکی بیان کرتی ہے اور وہی بہت عزت والا، بڑا حکمت والا ہے ۝

۱..... ملک و حکومت کا حقیقی مالک اللہ تعالیٰ ہے کہ تمام موجودات اس کے ملک اور حکومت کے تحت ہیں اور اس کی ملکیت و سلطنت دائمی ہے جسے زوال نہیں جبکہ بندوں کی ملکیت و حکومت ظاہری اور عارضی ہے۔ ۲..... اللہ تعالیٰ اپنی ذات اور تمام صفات میں عظمت و بڑائی والا ہے اور اپنی بڑائی کا اظہار کرنا اسی کے شایاں اور لائق ہے کیونکہ اس کا ہر کمال عظیم اور ہر صفت عالی ہے جبکہ مخلوق میں کسی کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ تکبر یعنی اپنی بڑائی کا اظہار کرے بلکہ بندے کیلئے شایاں یہ ہے کہ وہ عاجزی و انکساری کا اظہار کرے۔



رکوع: 02

آیات: 13

## سُورَةُ الْمُتَحَنِّنِ مَدَنِيَّةٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ	اللَّهُ	الرَّحْمَنِ	الرَّحِيمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ

يَا أَيُّهَا	الَّذِينَ	آمَنُوا <sup>(۱)</sup>	لَا تَتَّخِذُوا	عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ	أَوْلِيَاءَ
اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	تم نہ بناؤ	میرے اور اپنے دشمن (کفار کو)	دوست

اے ایمان والو! میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ،

تَلْقَوْنَ إِلَيْهِمْ بِالْبُودَةِ وَقَدْ كَفَرُوا بِمَا

تَلْقَوْنَ	إِلَيْهِمْ	بِالْبُودَةِ	وَقَدْ	كَفَرُوا	بِمَا
تم (خبریں) پہنچاتے ہو	ان کی طرف	دوستی کے سبب	اور (حالانکہ)	پیشک	انہوں نے انکار کیا (اس کا جو)

تم انہیں دوستی کی وجہ سے خبریں پہنچاتے ہو حالانکہ یقیناً وہ اس حق کے منکر ہیں

جَاءَكُمْ مِنَ الْحَقِّ يُخْرِجُونَ الرَّسُولَ وَإِيَّاكُمْ أَنْ

جَاءَكُمْ	مِنَ الْحَقِّ	يُخْرِجُونَ	الرَّسُولَ	وَإِيَّاكُمْ	أَنْ
آیا تمہارے پاس	حق سے	وہ نکالتے ہیں	رسول (کو)	اور تمہیں	(اس بنا پر) کہ

جو تمہارے پاس آیا، وہ رسول کو اور تمہیں اس بنا پر نکالتے ہیں کہ

۱۔۔۔ حضرت حطاب بن ابی بلتعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مکہ مکرمہ میں مقیم اپنے اہل خانہ سے متعلق اندیشہ تھا کہ کفار مکہ انہیں ستائیں گے، اس لئے انہوں نے خط لکھ کر کفار مکہ کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ان کے خلاف جنگی تیاری سے متعلق خبر کبھی تاکہ وہ اس احسان کے بدلے ان کے اہل خانہ پر ظلم و ستم سے باز رہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس بات کی خبر دے دی اور نبوہاشم کی باندی ساروسہ سے وہ خط برآمد بھی کر لیا گیا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وضاحت طلب کرنے پر حضرت حطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا غر میں پیش کیا جسے بارگاہ رسالت میں قبول کر لیا گیا۔ اس واقعہ سے

تَوَمَّنُوا بِاللَّهِ رَبِّكُمْ ۖ إِنَّ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِي سَبِيلِي وَ

تَوَمَّنُوا	بِاللَّهِ رَبِّكُمْ	إِنْ	كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ	جِهَادًا	فِي سَبِيلِي	وَ
تم ایمان لائے	اپنے رب اللہ پر	اگر	تم نکلے تھے	جہاد کرنے (کے لئے)	میری راہ میں	اور

تم اپنے رب اللہ پر ایمان لائے، اگر تم میری راہ میں جہاد کرنے اور

ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِي تُسِرُّونَ إِلَيْهِمْ بِالْوَدَّةِ ۖ وَ

ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِي	تُسِرُّونَ	إِلَيْهِمْ	بِالْوَدَّةِ	وَ
میری رضا طلب کرنے (کیلئے، تو ان سے دوستی نہ کرو)	تم خفیہ طور پر (پیغام) بھیجتے ہو	ان کی طرف	محبت کا	اور

میری رضا طلب کرنے کیلئے نکلے تھے (تو ان سے دوستی نہ کرو) تم ان کی طرف محبت کا خفیہ پیغام بھیجتے ہو اور

أَنَا أَعْلَمُ بِمَا أَخْفَيْتُمْ وَمَا أَعْلَنْتُمْ ۖ وَمَنْ

أَنَا	أَعْلَمُ	بِمَا	أَخْفَيْتُمْ	وَمَا	أَعْلَنْتُمْ	وَمَنْ
میں	خوب جانتا ہوں	(اس) کو جسے	تم نے چھپایا	اور جسے	تم نے ظاہر کیا	اور جو

میں ہر اس چیز کو خوب جانتا ہوں جسے تم نے چھپایا اور جسے تم نے ظاہر کیا اور

يَفْعَلُهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ ۚ ① إِنَّ يَتَّقُواكُمْ

يَفْعَلُهُ	مِنْكُمْ	فَقَدْ	ضَلَّ	سَوَاءَ السَّبِيلِ ①	إِنْ	يَتَّقُواكُمْ ①
کرے گا یہ دوستی	تم میں سے	تو بیشک	وہ بہک گیا	سیدھی راہ (سے)	اگر	وہ پالیں تمہیں

تم میں سے جو یہ (دوستی) کرے تو بیشک وہ سیدھی راہ سے بہک گیا ① اگر وہ تمہیں پالیں

يَكُونُوا لَكُمْ أَعْدَاءً وَيَبْسُطُوا إِلَيْكُمْ أَيْدِيَهُمْ وَ

يَكُونُوا	لَكُمْ	أَعْدَاءً	وَيَبْسُطُوا	إِلَيْكُمْ	أَيْدِيَهُمْ	وَ
(تو) ہوں گے	تمہارے	دشمن	اور دراز کریں گے	تمہاری طرف	اپنے ہاتھ	اور

تو تمہارے دشمن ہوں گے اور تمہاری طرف اپنے ہاتھ اور

متعلق یہ آیت نازل ہوئی۔

(پچھلے صفحہ ۱۸۵)

① یعنی کفار کی عداوت کا یہ حال ہے کہ تم ان کے ساتھ کہتے ہی اس قسم کے سلوک کرو، لیکن انہیں جب کبھی موقع ملے گا تو وہ تم سے اپنی دشمنی نکالنے میں کمی نہ کریں گے، تمہیں مارنے اور قتل کرنے کے لئے تمہاری طرف اپنے ہاتھ بڑھائیں گے، تمہیں گالی گلوچ کرنے اور برا بھلا کہنے کے ساتھ اپنی زبانیں دراز کریں گے اور ان کی تمنا یہ ہے کہ کسی طرح تم کافر ہو جاؤ تو ایسے لوگوں کو دوست بنانا اور ان سے بھلائی کی امید رکھنا اور ان کی عداوت سے غافل رہنا ہرگز نہیں چاہئے۔

أَلَسِنْتَهُمْ بِالسُّوءِ وَوَدُّوا أَنْ تُكْفَرُوا ۖ لَنْ تَنْفَعَكُمْ

أَلَسِنْتَهُمْ	بِالسُّوءِ	وَدُّوا	أَنْ تُكْفَرُوا	لَنْ تَنْفَعَكُمْ
اپنی زبانیں	برائی کے ساتھ	اور	وہ چاہتے ہیں	تم کافر ہو جاؤ

ہرگز نفع نہیں دیں گے تمہیں

اپنی زبانیں برائی کے ساتھ دراز کریں گے اور وہ چاہتے ہیں کہ کسی طرح تم کافر ہو جاؤ ۝ تمہارے رشتے

أَرْحَامُكُمْ	وَلَا	أَوْلَادُكُمْ	يَوْمَ الْقِيَمَةِ	يَفْصِلُ	بَيْنَكُمْ
تمہارے رشتے	اور	نہ	تمہاری اولاد	قیامت کے دن	(اللہ) جدائی کر دے گا

اور تمہاری اولاد قیامت کے دن ہرگز تمہیں نفع نہ دیں گے، اللہ تمہارے درمیان جدائی کر دے گا

وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۚ قَدْ كَانَتْ لَكُمْ

وَاللَّهُ	بِمَا تَعْمَلُونَ	بَصِيرٌ	قَدْ كَانَتْ	لَكُمْ
اور	اللہ	(اس) کو جو	تم عمل کرتے ہو	خوب دیکھ رہا ہے

اور اللہ تمہارے کام خوب دیکھ رہا ہے ۝ بیشک ابراہیم اور

أَسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِي إِبْرَاهِيمَ وَالَّذِينَ مَعَهُ إِذْ قَالُوا

أَسْوَةٌ حَسَنَةٌ	فِي إِبْرَاهِيمَ	وَالَّذِينَ مَعَهُ	إِذْ قَالُوا
بہترین پیروی	ابراہیم میں	اور	ان لوگوں میں جو

اس کے ساتھیوں میں تمہارے لیے بہترین پیروی تھی جب انہوں نے

لِقَوْمِهِمْ إِنَّا بُرَآءُكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُونَ

لِقَوْمِهِمْ	إِنَّا	بُرَآءُكُمْ	وَمِمَّا تَعْبُدُونَ
اپنی قوم سے	بیشک ہم	بیزار ہیں	تم عبادت کرتے ہو

اپنی قوم سے کہا: بیشک ہم تم سے اور ان سے بیزار ہیں جنہیں تم اللہ کے سوا

- ۱..... یعنی اے ایمان والو! جن رشتے داروں اور اولاد کی وجہ سے تم کفار سے دوستی اور موالات کرتے ہو یہ قیامت کے دن ہرگز تمہیں نفع نہ دیں گے۔ یاد رہے کہ قیامت کے دن مسلمان کے کافر رشتے دار اور کافر اولاد اس کے کام نہ آئے گی جبکہ مومن رشتے دار اور مومن اولاد اللہ تعالیٰ کے حکم سے ضرور کام آئے گی۔
- ۲..... اس آیت میں حضرت حاطب بن ابی لیثیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دوسرے مومنین سے خطاب ہے اور سب کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پیروی کرنے کا حکم ہے کہ دین کے معاملے میں رشتہ داروں کے ساتھ ان کا طریقہ اختیار کریں۔ ۳..... یہاں یہ بات ذہن نشین رکھیں کہ مسلمانوں پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیروی واجب ہے۔



مِنْ دُونِ اللَّهِ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ

مِنْ دُونِ اللَّهِ	كَفَرْنَا	بِكُمْ	و	بَدَا	بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ	الْعَدَاوَةُ
اللہ کے سوا	ہم نے انکار کیا	تمہارا	اور	ظاہر ہو گئی	ہمارے اور تمہارے درمیان	دشمنی

پوچتے ہو، ہم نے تمہارا انکار کیا اور ہمارے اور تمہارے درمیان ہمیشہ کے لیے دشمنی

وَالْبُغْضَاءُ أَبَدًا حَتَّى تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَحَدًّا إِلَّا

و	الْبُغْضَاءُ	أَبَدًا	حَتَّى	تُؤْمِنُوا	بِاللَّهِ وَحَدًّا	إِلَّا
اور	بغض	ہمیشہ (کے لئے)	یہاں تک کہ	تم ایمان لے آؤ	ایک اللہ پر	مگر

اور عداوت ظاہر ہو گئی حتیٰ کہ تم ایک اللہ پر ایمان لے آؤ مگر

قَوْلِ اِبْرٰهٖمَ لَا يَبِيْهٖ لَا سْتَغْفِرَنَّ لَكَ و

قَوْلِ اِبْرٰهٖمَ	لَا يَبِيْهٖ	لَا سْتَغْفِرَنَّ	لَكَ	و
ابراہیم کا کہنا	اپنے (عرفی) باپ سے	میں ضرور مغفرت کی دعا مانگوں گا	تیرے لئے	اور

ابراہیم کا اپنے (عرفی) باپ سے یہ کہنا (پیروی کے قابل نہیں) کہ میں ضرور تیرے لئے مغفرت کی دعا مانگوں گا اور

مَا اَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ۚ رَبَّنَا عَلٰیكَ

مَا اَمْلِكُ (۱)	لَكَ	مِنَ اللّٰهِ	مِنْ شَيْءٍ ۚ	رَبَّنَا	عَلٰیكَ
میں مالک نہیں ہوں	تیرے لئے	اللہ سے (کے سامنے)	کسی چیز (کا)	اے ہمارے رب	تجھ پر

میں اللہ کے سامنے تیرے لئے کسی نفع کا مالک نہیں ہوں۔ اے ہمارے رب! ہم نے

تَوَكَّلْنَا وَاِلَيْكَ اَنْبَاوَا اِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝۳ رَبَّنَا

تَوَكَّلْنَا	و	اِلَيْكَ	اَنْبَاوَا	و	اِلَيْكَ	الْمَصِيْرُ ۝۳	رَبَّنَا
ہم نے بھروسہ کیا	اور	تیری طرف	رجوع کیا	اور	تیری طرف	پھرنا (ہے)	اے ہمارے رب

تجھی پر بھروسہ کیا اور تیری ہی طرف رجوع لائے اور تیری ہی طرف پھرنا ہے ۝ اے ہمارے رب!

(پچھلے صفحہ ۱۸۷) ذابہ: سلم کی پیروی مطلقاً لازم ہے جبکہ دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کی پیروی خاص اعمال میں ہے کیونکہ سابقہ انبیاء کرام علیہم السلام کی شریعت کے بہت سے احکام منسوخ بھی ہو گئے ہیں، لہذا یہ آیت سورہ احزاب کی اس آیت ”لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ“ کے خلاف نہیں، کیونکہ یہاں خاص صورتوں میں خاص پیروی کا حکم ہے اور سورہ احزاب کی آیت میں مطلقاً پیروی کا حکم ہے۔

۱..... اللہ تعالیٰ کے اذن اور اس کی اجازت سے انبیاء کرام علیہم السلام و السلام گناہگار مومنوں سے عذاب دور کریں گے اور ان کی شفاعت سے عذاب دور

## لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِلَّذِينَ كَفَرُوا وَارْحَمْنَا

لَا تَجْعَلْنَا	فِتْنَةً	لِلَّذِينَ	كَفَرُوا	وَ	ارْحَمْنَا	لَنَا
تو نہ بنا ہمیں	آزمائش	ان لوگوں کے لئے جنہوں نے	کفر کیا	اور	بخش دے	ہمیں

ہمیں کافروں کے لئے آزمائش نہ بنا اور ہمیں بخش دے،

## رَبَّنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ

رَبَّنَا	إِنَّكَ	أَنْتَ	الْعَزِيزُ	الْحَكِيمُ ۝	لَقَدْ	كَانَ	لَكُمْ ۝
اے ہمارے رب	بیشک تو	تو ہی	بہت عزت والا	بڑا حکمت والا ہے	ضرور بیشک	تھی	تمہارے لئے

اے ہمارے رب! بیشک تو ہی بہت عزت والا، بڑا حکمت والا ہے ۝ (اے مسلمانو!) بیشک ضرور تمہارے لیے

## فِيهِمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُوا اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ ۖ

فِيهِمْ	أُسْوَةٌ	حَسَنَةٌ	لِّمَن	كَانَ	يَرْجُوا	اللَّهَ	وَالْيَوْمَ	الْآخِرَ ۖ
ان میں	اچھی پیروی	(اس کے لئے جو)	امید رکھتا ہے	اللہ	اور	آخرت کے دن	(کی)	

ان میں اچھی پیروی تھی، اس کیلئے جو اللہ اور آخرت کے دن کی امید رکھتا ہے

## وَمَنْ يَتَوَلَّ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ۖ عَسَىٰ

وَمَنْ	يَتَوَلَّ	فَإِنَّ	اللَّهَ	هُوَ	الْغَنِيُّ	الْحَمِيدُ ۖ	عَسَىٰ
اور جو	منہ پھیرے	تو بیشک	اللہ	وہی	بے نیاز	حمد کے لائق ہے	قریب ہے

اور جو منہ پھیرے تو بیشک اللہ ہی بے نیاز، ہر حمد کے لائق ہے ۝ قریب ہے

## اللَّهُ أَنْ يَجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِينَ عَادَيْتُمْ

اللَّهُ	أَنْ	يَجْعَلَ	بَيْنَكُمْ	وَبَيْنَ	الَّذِينَ	عَادَيْتُمْ
اللہ	کہ	وہ کر دے	تمہارے درمیان	اور	ان لوگوں کے درمیان جو	تمہارے دشمن ہوئے

کہ اللہ تمہارے اور ان لوگوں کے درمیان محبت پیدا فرمادے جو ان میں سے

(بجائے کامیابی) ہو گا، لہذا یہ آیت مومنوں کے حق میں شفاعت نہ ہونے کی دلیل نہیں بن سکتی۔

۱ یعنی اے میرے حبیب! اللہ تعالیٰ علیہ السلام کی امت! تمہارے لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان پر ایمان لانے والوں کی سیرت میں اچھی پیروی تھی، خاص طور پر اس کے لئے جو اللہ تعالیٰ کی رحمت و ثواب اور آخرت کی راحت کا طالب ہو اور اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرے اور جو ایمان لانے سے منہ پھیرے اور کفار سے دوستی کرے تو وہ سمجھ لے کہ ہمارے دین کو اس کی ضرورت نہیں، بیشک اللہ تعالیٰ ہی بے نیاز اور حمد کے لائق ہے۔

مِنْهُمْ مَوَدَّةً ۖ وَاللَّهُ قَدِيرٌ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝

مِنْهُمْ	مَوَدَّةً (۱)	وَاللَّهُ	وَاللَّهُ	وَاللَّهُ	غَفُورٌ	رَحِيمٌ (۲)
ان میں سے	دوستی	اور	اللہ	اللہ	بہت بخشنے والا	بڑا مہربان (ہے)

تمہارے دشمن ہیں۔ اور اللہ بہت قدرت والا ہے اور اللہ بہت بخشنے والا بڑا مہربان ہے ۝

لَا يَنْهَكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَ

لَا يَنْهَكُمُ	اللَّهُ	عَنِ الَّذِينَ	لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ	فِي الدِّينِ	وَاللَّهُ
منع نہیں کرتا تمہیں	اللہ	ان لوگوں سے جنہوں نے	لڑائی نہیں کی تم سے	دین میں	اور

اللہ تمہیں ان لوگوں سے احسان کرنے اور انصاف کا برتاؤ کرنے سے منع نہیں کرتا

لَمْ يُخْرِجُوكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ أَنْ تَبَرُّوهُمْ وَتُقْسِطُوا

لَمْ يُخْرِجُوكُمْ	مِنْ دِيَارِكُمْ	أَنْ	تَبَرُّوهُمْ (۲)	وَاللَّهُ	تُقْسِطُوا (۳)
نہیں نکالا تمہیں	تمہارے گھروں سے	کہ	تم احسان کرو ان پر	اور	انصاف کا برتاؤ کرو

جنہوں نے تم سے دین میں لڑائی نہیں کی اور نہ تمہیں تمہارے گھروں سے

إِلَيْهِمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ ۝

إِلَيْهِمْ	إِنَّ	اللَّهُ	يُحِبُّ	الْمُقْسِطِينَ (۴)	إِنَّمَا	يَنْهَكُمُ
ان کی طرف	بیشک	اللہ	پسند فرماتا ہے	انصاف کرنے والوں (کو)	صرف	منع کرتا ہے تمہیں

نکالا، بیشک اللہ انصاف کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے ۝ اللہ تمہیں صرف

اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ قَاتَلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَأَخْرَجُوكُمْ

اللَّهُ	عَنِ الَّذِينَ	قَاتَلُوكُمْ	فِي الدِّينِ	وَاللَّهُ	أَخْرَجُوكُمْ
اللہ	ان لوگوں سے جو	لڑے تم سے	دین میں	اور	انہوں نے نکالا تمہیں

ان لوگوں سے دوستی کرنے سے منع کرتا ہے جو تم سے دین میں لڑے اور انہوں نے

۱۔ اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان دشمن کفار کو ایمان کی توفیق دے کر ان کے اور تمہارے درمیان محبت پیدا کر دے گا۔ ۲۔ کفار کے ساتھ نیکی اور حسن سلوک کرنے کی تین صورتیں ہیں: (۱) اعلیٰ صورت: اپنی کسی صحیح غرض کے بغیر یا قصد محض کافر کو نفع دینا اور بھلائی پہنچانا مقصود ہو۔ (۲) درمیانی صورت: اپنی ذاتی مصلحت جیسے کافر نے کچھ دیا تو اس کے بدلے میں اسے دینا یا رشتہ داری کا لحاظ کرتے ہوئے کچھ مالی سلوک کرنا۔ (۳) ادنیٰ صورت: اسلام اور مسلمانوں کی مصلحت کے لئے جنگی چال کے طور پر کچھ دیا جائے۔ اس آیت کریمہ میں درمیانی صورت مراد ہے کیونکہ اعلیٰ اس کافر سے بھی حرام ہے جس سے معاہدہ



مِّنْ دِيَارِكُمْ وَظَهَرُوا عَلَىٰ اخْرَاجِكُمْ اَنْ تَوَلَّوْهُمْ وَمَنْ

مِّنْ دِيَارِكُمْ	وَ	ظَهَرُوا	عَلَىٰ اخْرَاجِكُمْ	اَنْ	تَوَلَّوْهُمْ	وَ	مَنْ
تمہارے گھروں سے	اور	مدد کی	تمہارے نکالنے پر	کہ	تم دوستی کرو ان سے	اور	جو

تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا اور تمہارے نکالنے پر (تمہارے مخالفین کی) مدد کی اور جو

يَتَوَلَّوْهُمْ فَاُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ۝ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا

يَتَوَلَّوْهُمْ	فَاُولَٰئِكَ	هُمُ	الظَّالِمُونَ ①	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	اِذَا
دوستی کرے گا ان سے	تو یہ لوگ	وہی	ظالم (ہیں)	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	جب

ان سے دوستی کرے تو وہی ظالم ہیں ۝ اے ایمان والو! جب

جَاءَكُمْ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَاَمْتَحِنُوهُنَّ ۖ اَللّٰهُ

جَاءَكُمْ	الْمُؤْمِنَاتُ	مُهَاجِرَاتٍ	فَاَمْتَحِنُوهُنَّ ①	اَللّٰهُ
آئیں تمہارے پاس	ایمان والیاں	ہجرت کرتے ہوئے	تو تم امتحان کرو ان کا	اللہ

تمہارے پاس مسلمان عورتیں (کفرستان سے) اپنے گھر چھوڑ کر آئیں تو ان کا امتحان کرو، اللہ

اَعْلَمُ بِاِيْمَانِهِنَّ ۚ فَاِنْ عَلِمْتُمُوهُنَّ مُؤْمِنَاتٍ فَلَا تَرْجِعُوهُنَّ

اَعْلَمُ	بِاِيْمَانِهِنَّ	فَاِنْ	عَلِمْتُمُوهُنَّ	مُؤْمِنَاتٍ	فَلَا تَرْجِعُوهُنَّ
بہتر جانتا ہے	ان کے ایمان کو	پھر اگر	تمہیں معلوم ہوں وہ	ایمان والیاں	تو نہ لوٹاؤ انہیں

ان کے ایمان کا حال بہتر جانتا ہے، پھر اگر وہ تمہیں ایمان والیاں معلوم ہوں تو انہیں کافروں کی طرف

اِلَى الْكُفَّارِ ۖ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ

اِلَى الْكُفَّارِ	لَا	هُنَّ	حِلٌّ	لَّهُمْ ②	وَلَا	هُم
کافروں کی طرف	نہیں	وہ (عورتیں)	حلال	ان (کافروں) کے لئے	اور	وہ (کافر)

واپس نہ لوٹاؤ، نہ یہ ان (کافروں) کیلئے حلال ہیں اور نہ وہ (کافر)

(پہلے کے کام سے) ہے اور ادنیٰ اس کافر کے ساتھ بھی جائز ہے جس سے معاہدہ نہیں۔ ③ "افسٹا" یعنی انصاف کرنے کے مفسرین نے تین معانی بیان کئے ہیں: (1) ان پر ظلم نہ کرو۔ اس معنی کے اعتبار سے یہ حکم حربی و معاہدہ ہر طرح کے کافر کیلئے عام ہے کہ حربی پر بھی ظلم کرنے کی اجازت نہیں اور یہ حکم واجب ہے۔ (2) کافروں سے کیا ہوا معاہدہ پورا کرو۔ یہ حکم بھی واجب ہے، البتہ معاہدے کی مدت پوری کرنا واجب نہیں، کوئی مصلحت ہو تو مدت سے پہلے بتا کر معاہدہ توڑ دینا جائز ہے۔ (3) "افسٹا" سے مراد اپنے مال سے کچھ حصہ دیدینا ہے اور یہ وہی "یز" یعنی نیکی کرنا ہی ہے، گویا اس صورت میں "یز" و "افسٹا" ایک ہی چیز ہو گئے۔ ④ ان عورتوں کا

## يَحْلُوتَ لَهَنٌ ۱ وَاتُوهُمْ مَا

يَحْلُوتَ	لَهَنٌ	وَ	اتُوهُمْ	مَا
حلال ہیں	ان (عورتوں) کے لئے	اور	تم دیدوان (کے کافر شوہروں) کو	جو

ان کیلئے حلال ہیں اور ان کے کافر شوہروں کو وہ (حق مہر) دیدو جو

## أَنْفَقُوا ۱ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ إِذَا

أَنْفَقُوا	وَلَا	جُنَاحَ	عَلَيْكُمْ	أَنْ	تَنْكِحُوهُنَّ	إِذَا
انہوں نے خرچ کیا	اور	نہیں	کوئی گناہ	تم پر	کہ	تم نکاح کر لو ان سے

انہوں نے خرچ کیا ہو اور تم پر کچھ گناہ نہیں کہ ان سے نکاح کر لو جب

## اتَّيَسَّرَ لَكُنَّ ۱ وَأَجُورَهُنَّ ۱ وَلَا تَنْسِكُوا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ ۱ وَسَلُّوا

اتَّيَسَّرَ	لَكُنَّ	وَلَا	تَنْسِكُوا	بِعِصَمِ	الْكَوَافِرِ	وَسَلُّوا
تم دو انہیں	ان کے مہر	اور	نہ رو کے رکھو	کافرہ عورتوں کے نکاحوں کو	اور مانگ لو	

ان کے مہر انہیں دو اور کافرہ عورتوں کے نکاح پر نہ جبر رہو اور وہ مانگ لو

## مَا أَنْفَقْتُمْ وَلَيْسَ لَكُمْ أَنْفَقُوا ۱ ذَلِكُمْ حُكْمُ اللَّهِ ۱

مَا	أَنْفَقْتُمْ	وَلَيْسَ	لَكُمْ	أَنْفَقُوا	ذَلِكُمْ	حُكْمُ اللَّهِ
جو	تم نے خرچ کیا	اور وہ	(کافر) مانگ لیں	جو	انہوں نے خرچ کیا	یہ اللہ کا حکم (ہے)

جو تم نے خرچ کیا ہو اور کافر مانگ لیں جو انہوں نے خرچ کیا، یہ اللہ کا حکم ہے،

## يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ ۱ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۱۰ وَإِنْ

يَحْكُمُ	بَيْنَكُمْ	وَاللَّهُ	عَلِيمٌ	حَكِيمٌ	وَ	إِنْ
وہ فیصلہ فرماتا ہے	تمہارے درمیان	اور	اللہ	بہت علم والا	بڑا حکمت والا (ہے)	اگر

وہ تم میں فیصلہ فرماتا ہے اور اللہ بہت علم والا، بڑا حکمت والا ہے ○ اور اگر

(پچھلے کامی) امتحان لینے کا طریقہ یہ ہے کہ ان سے قسم لی جائے کہ شوہروں کی عداوت یا کسی دنیوی وجہ سے نہیں بلکہ صرف اپنے دین و ایمان کیلئے انہوں نے ہجرت کی ہے۔ ۲۔ اس سے معلوم ہوا کہ اگر کافر کی کافرہ بیوی ایمان لا کر ہجرت کر جائے تو وہ اس کافر کے نکاح سے نکل جائے گی۔

۱۔ یعنی ان کے کافر شوہروں کو وہ حق مہر دیدو جو انہوں نے ان عورتوں کو دیئے تھے۔ یہ مہر دینا اس صورت میں ہے جب کہ عورت کا کافر شوہر اسے طلب کرے اور اگر طلب نہ کرے تو اس کو کچھ نہیں دیا جائے گا۔ اسی طرح اگر کافر نے اس مہاجرہ عورت کو مہر نہیں دیا تھا تو بھی وہ کچھ نہ پائے گا۔ ۲۔ یہ آیت

فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِّنْ أَرْوَاجِكُمْ إِلَى الْكُفَّارِ فَعاقِبْتُمْ

فَاتَكُمْ	شَيْءٌ	مِّنْ أَرْوَاجِكُمْ	إِلَى الْكُفَّارِ	فَعاقِبْتُمْ
نکل جائے تم سے	کوئی	تمہاری بیویوں میں سے	کافروں کی طرف	پھر تم (کافروں کو) سزا دو

تم مسلمانوں کے ہاتھ سے تمہاری کچھ عورتیں کافروں کی طرف نکل جائیں پھر تم (کافروں کو) سزا دو

فَاتُوا الَّذِينَ ذَهَبَتْ أَرْوَاجُهُمْ مِّثْلَ مَا أَنْفَقُوا ۖ وَ

فَاتُوا	الَّذِينَ	ذَهَبَتْ	أَرْوَاجُهُمْ	مِّثْلَ	مَا	أَنْفَقُوا (۱)	وَ
تو دیدو	ان لوگوں کو جو	چلی گئی تھیں	ان کی بیویاں	(اس کی) مثل	جو	انہوں نے خرچ کیا	اور

تو جن کی بیویاں چلی گئی تھیں انہیں (مال غنیمت سے) اتنا دیدو جتنا انہوں نے خرچ کیا تھا اور

اتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي أَنْتُمْ بِهِ مُؤْمِنُونَ ۖ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا

اتَّقُوا	اللَّهَ	الَّذِي أَنْتُمْ بِهِ	مُؤْمِنُونَ ۖ	يَا أَيُّهَا	النَّبِيُّ	إِذَا
ڈرتے رہو	اللہ (سے)	جس پر تم	ایمان رکھنے والے (ہو)	اے	نبی	جب

اللہ سے ڈرتے رہو جس پر تم ایمان رکھتے ہو ○ اے نبی! جب

جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعُنَكَ عَلَى أَنْ لَا يَشْرِكْنَ

جَاءَكَ	الْمُؤْمِنَاتُ	يُبَايِعُنَكَ (۲)	عَلَى	أَنْ	لَّا يَشْرِكْنَ (۳)
آئیں تمہارے پاس	ایمان والیاں	وہ بیعت کریں تم سے	(اس) پر	کہ	وہ شریک نہ ٹھہرائیں گی

مسلمان عورتیں تمہارے حضور اس بات پر بیعت کرنے کیلئے حاضر ہوں کہ وہ اللہ کے ساتھ

بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِينَ وَلَا يَقْتُلْنَ

بِاللَّهِ	شَيْئًا	وَلَا يَسْرِقْنَ	وَلَا يَزْنِينَ	وَلَا يَقْتُلْنَ
اللہ کے ساتھ	کسی چیز (کو)	اور چوری نہ کریں گی	اور زنا نہ کریں گی	اور قتل نہ کریں گی

کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں گی اور نہ چوری کریں گی اور نہ بدکاری کریں گی اور نہ اپنی اولاد کو

(پچھلے کاوش) نازل ہونے کے بعد صحابہ کرام رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ نے ان کافروں کو طلاق دیدی جو مکہ مکرمہ میں تھیں۔ یہاں یہ مسئلہ یاد رہے کہ اگر مسلمان کی عورت

(معاذ اللہ) مرتد ہو جائے تو وہ اس کے نکاح سے باہر نہ ہوگی البتہ عورت کے مسلمان ہونے کے بعد وہ بارہا اسی شوہر سے نکاح ضرور پڑھا جائے گا۔

۱..... ان آیات میں جو احکام بیان ہوئے یہ تمام احکام جہاد والی آیت سے یا غنیمت والی آیت سے یا احادیث سے منسوخ ہو گئے ہیں کیونکہ یہ احکام تب تک باقی رہے جب تک یہ عہد رہا اور جب وہ عہد اچھا گیا تو احکام بھی نہ رہے۔ ۲..... جب فتح مکہ کے دن حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے عورتوں سے بیعت لینا



أَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَأْتِيَنَّ بِهِمَا نَ يَفْتَرِيَنَّهُ بَيْنَ آيِدِيَهُنَّ وَأَرْجُلِهِنَّ

أَوْلَادَهُنَّ	وَلَا يَأْتِيَنَّ بِهِمَا نَ	يَفْتَرِيَنَّهُ	بَيْنَ آيِدِيَهُنَّ وَأَرْجُلِهِنَّ
اپنی اولاد	اور	نہ لائیں گی بہتان	اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان (میں)

قتل کریں گی اور نہ وہ بہتان لائیں گی جسے اپنے ہاتھوں اور اپنے پاؤں کے درمیان میں گھڑیں

وَلَا يَعْصِيَنَّكَ فِي مَعْرُوفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ

وَلَا يَعْصِيَنَّكَ	فِي مَعْرُوفٍ	فَبَايِعْهُنَّ <sup>(۱)</sup>	وَاسْتَغْفِرْ
اور	وہ نافرمانی نہ کریں گی تمہاری	کسی نیک بات میں	تو تم بیعت لو ان سے اور مغفرت طلب کرو

اور کسی نیک بات میں تمہاری نافرمانی نہ کریں گی تو ان سے بیعت لو اور اللہ سے

لَهُنَّ اللَّهُ ۖ إِنَّ اللَّهَ عَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝ يَأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

لَهُنَّ	اللَّهُ	إِنَّ اللَّهَ	عَفُورٌ	رَّحِيمٌ ۝	يَأَيُّهَا	الَّذِينَ آمَنُوا
ان کے لئے	اللہ (سے)	بیشک	اللہ	بہت بخشنے والا	بڑا مہربان (ہے)	اے وہ لوگو جو ایمان لائے

ان کی مغفرت چاہو بیشک اللہ بہت بخشنے والا، بڑا مہربان ہے ۝ اے ایمان والو!

لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَئِسُوا

لَا تَتَوَلَّوْا	قَوْمًا	غَضِبَ	اللَّهُ	عَلَيْهِمْ	قَدْ	يَئِسُوا
تم دوستی نہ کرو	(ان) لوگوں (سے)	غضب فرمایا	اللہ (نے)	ان پر	بیشک	وہ ناامید ہو گئے

ان لوگوں سے دوستی نہ کرو جن پر اللہ نے غضب کیا، بیشک وہ آخرت سے ناامید ہو چکے ہیں

مِنَ الْآخِرَةِ كَمَا يَبِيسُ الْكُفَّارُ مِنَ أَصْحَابِ الْقُبُورِ ۝

مِنَ الْآخِرَةِ	كَمَا	يَبِيسُ	الْكُفَّارُ	مِنَ أَصْحَابِ الْقُبُورِ ۝
آخرت سے	جیسے	ناامید ہو چکے ہیں	کفار	قبروں والوں سے

جیسے کافر قبر والوں (کے دنیا میں لوٹنے) سے ناامید ہو چکے ہیں (یا، قبر والوں میں سے کفار (قبر آخرت سے) ناامید ہو چکے ہیں)۔ ۝

(پچھلے صفحہ کا حاشیہ) شروہ کی تو اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۔ اس سے معلوم ہوا کہ ہجرت کی کو مرید کرتے وقت عوامی توبہ کے ساتھ خاص ان گناہوں سے بھی توبہ کرائے جن میں مرید گرفتار ہے، مثلاً بے نمازی سے ترک نماز کی یا سو دھو کر سے سو دھو کر سے خاص طور پر توبہ کرائے اور آئندہ کے لئے اس پر قائم رہنے کا حکم دے۔

۲۔ مسلمانوں کا مشائخ کے ہاتھ پر بیعت ہونا سنت ہے کیونکہ یہ مومنہ عورتیں حضور ﷺ سے اس کی بیعت کرتی تھیں کہ ہم آئندہ گناہوں سے بچیں گی اور یہی مشائخ کی بیعت کا منشا ہے۔

مشائخوں سے دوستی کی ممانعت

الْقُبُورِ ۸

آیات: 14

رکوع: 02

## سُورَةُ الصَّفِّ مَدَنِيَّةٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ	اللَّهُ	الرَّحْمَنِ	الرَّحِيمِ
نام سے (شروع)	اللَّهُ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

سَبِّحْ لِلَّهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَهُوَ

سَبِّحْ	لِلَّهِ	مَا	فِي السَّمٰوٰتِ	وَمَا	فِي الْاَرْضِ	وَهُوَ
پاک بیان کی	اللہ کی	(ہر اس چیز کے)	آسمانوں میں	اور	زمین میں (ہے)	اور وہی

اللہ کی پاک بیان کی ہر اس چیز نے جو آسمانوں میں اور جو زمین میں ہے اور وہی

الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۱ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا

الْعَزِيزُ	الْحَكِيمُ ۱	يَا أَيُّهَا	الَّذِينَ	آمَنُوا	لِمَ	تَقُولُونَ	مَا
بہت عزت والا	بڑا حکمت والا (ہے)	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	کیوں	تم کہتے ہو	وہ (بات) جو

بہت عزت والا، بڑا حکمت والا ہے ۱ اے ایمان والو! وہ بات کیوں کہتے ہو جو

لَا تَفْعَلُونَ ۲ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللَّهِ أَنْ تَقُولُوا مَا

لَا تَفْعَلُونَ ۱	كَبُرَ	مَقْتًا	عِنْدَ اللَّهِ	أَنْ	تَقُولُوا	مَا
تم نہیں کرتے	بہت بڑا ہے	نا پسندیدگی (کے لحاظ سے)	اللہ کے نزدیک	یہ کہ	تم کہو	وہ جو

کرتے نہیں ۲ اللہ کے نزدیک یہ بڑی سخت نا پسندیدہ بات ہے کہ تم کہو جو

۱..... قول اور فعل میں تضاد نہیں ہونا چاہئے بلکہ اپنے قول کے مطابق عمل بھی کرنا چاہئے۔ اس تضاد کی بہت سی صورتیں ہیں جیسے لوگوں کو اچھی باتیں بتانا لیکن خود ان پر عمل نہ کرنا یا کسی سے وعدہ کرنا اور اس وقت یہ خیال کرنا کہ میں یہ کام کروں گا مگر نہیں، صرف زبانی وعدہ کر لیتا ہوں، وغیرہ۔ احادیث میں ان چیزوں کی خاص طور پر شدید مذمت اور وعید بیان کی گئی ہے۔ ایک حدیث پاک میں ہے: جس میں چار عیوب ہوں وہ زراعت ناقص ہے اور جس میں ان میں سے ایک عیب ہو تو اس میں منافقت کا عیب ہو گا جب تک کہ اُسے چھوڑ نہ دے (۱) جب امانت دی جائے تو خیانت کرے۔ (۲) جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔ (۳) جب وعدہ کرے تو ۱.....

لَا تَفْعَلُونَ ۝ (۱) إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِهِ

لَا تَفْعَلُونَ ۝ (۱)	إِنَّ	اللَّهُ	يُحِبُّ	الَّذِينَ	يُقَاتِلُونَ	فِي سَبِيلِهِ
تم نہیں کرتے	بیشک	اللہ	محبت فرماتا ہے	ان لوگوں سے جو	لڑتے ہیں	اس کی راہ میں

نہ کرو ○ بیشک اللہ ان لوگوں سے محبت فرماتا ہے جو اس کی راہ میں اس طرح

صَفًّا كَانَهُمْ بُنْيَانٌ مَرصُوضٌ ۝ (۲) وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ

صَفًّا (۲)	كَانَهُمْ	بُنْيَانٌ مَرصُوضٌ ۝ (۲)	وَ	إِذْ	قَالَ	مُوسَىٰ
صفیں باندھ کر	گویا کہ وہ	سیسہ پلائی ہوئی دیوار (ہیں)	اور	جب	کہا	موسیٰ (نے)

صفیں باندھ کر لڑتے ہیں گویا وہ سیسہ پلائی دیوار ہیں ○ اور یاد کرو جب موسیٰ نے

لِقَوْمِهِ يَقُومُ لِمَ تَوَدُّونَنِي وَقَدْ تَعْلَمُونَ أَنِّي

لِقَوْمِهِ	يَقُومُ	لِمَ	تَوَدُّونَنِي	وَ	قَدْ	تَعْلَمُونَ	أَنِّي
اپنی قوم سے	اے میری قوم	کیوں	تم ستاتے ہو مجھے	اور (حالانکہ)	تحقیق	تم جانتے ہو	کہ میں

اپنی قوم سے فرمایا، اے میری قوم مجھے کیوں ستاتے ہو حالانکہ تم جانتے ہو کہ میں

رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ ۝ فَلَمَّا زَاغُوا أَزَاغَ اللَّهُ

رَسُولُ اللَّهِ	إِلَيْكُمْ	فَلَمَّا	زَاغُوا	أَزَاغَ	اللَّهُ
اللہ کا رسول (ہوں)	تمہاری طرف	پھر جب	وہ ٹیڑھے ہوئے	(تو) ٹیڑھا کر دیا	اللہ (نے)

تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں پھر جب وہ ٹیڑھے ہوئے تو اللہ نے ان کے دل

قُلُوبَهُمْ ۝ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ۝ (۳) وَإِذْ

قُلُوبَهُمْ ۝	وَاللَّهُ	لَا يَهْدِي	الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ۝ (۳)	وَ	إِذْ
ان کے دلوں (کو)	اور	اللہ	نافرمانی کرنے والے لوگوں (کو)	اور	جب

ٹیڑھے کر دیئے اور اللہ نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا ○ اور یاد کرو جب

خلاف درزی کرے۔ (۴) جب لڑنے تو گالیاں کجے۔ (بخاری، ۲۵/۱، الحدیث: ۳۳۰۱) ۱۔ ایسے کام کا دعویٰ کرنا جسے کیا نہ ہو یا اسے کرنے کا کوئی ارادہ ہی نہ ہو یہ اللہ تعالیٰ کی سخت ناراضی کا سبب اور ناجائز و گناہ ہے، اس سے بچنا چاہئے۔ ۲۔ اس آیت سے مقصود یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو بہادر مجاہد پسند ہیں جو ڈٹ کر کفار کا مقابلہ کریں اور پیٹھ نہ دکھائیں۔ جہاد میں صفیں بنانے کے مفہوم میں ہر وہ طریقہ داخل ہے جس میں ایک مفید نظم و ضبط ہو اور جو آپس میں ایک دوسرے کی قوت و طاقت اور دوسروں پر فتنہ کا ذریعہ بننے سے ترتیب اور نظم و ضبط خدا کو پسند ہے، لیکن افسوس! ہمارے ہاں اس کی خلاف ورزی روزمرہ کا معمول ہے، سبے بگم ٹریفک، بس اور ٹرین



قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِبَنِي إِسْرَءِيلَ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ

قَالَ	عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ <sup>(۱)</sup>	لِبَنِي إِسْرَءِيلَ	إِنِّي	رَسُولُ اللَّهِ
کہا	مریم کے بیٹے عیسیٰ (نے)	اے بنی اسرائیل	بیشک میں	اللہ کا رسول (ہوں)

عیسیٰ بن مریم نے فرمایا: اے بنی اسرائیل! میں تمہاری طرف اللہ کا

إِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّبَابِئِنَّ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَةِ وَ

إِلَيْكُمْ	مُّصَدِّقًا	لِّبَابِئِنَّ	يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَةِ	وَ
تمہاری طرف	تصدیق کرنے والا (ہوں)	(اس کتاب) کی جو	مجھ سے پہلے تورات (ہے)	اور

رسول ہوں، اپنے سے پہلی کتاب تورات کی تصدیق کرنے والا ہوں اور

مُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ ط

مُبَشِّرًا	بِرَسُولٍ <sup>(۲)</sup>	يَأْتِي	مِنْ بَعْدِي	اسْمُهُ	أَحْمَدُ
بشارت دینے والا (ہوں)	ایک رسول کی	وہ آئے گا	میرے بعد	اس کا نام	احمد (ہے)

اس عظیم رسول کی بشارت دینے والا ہوں جو میرے بعد تشریف لائیں گے ان کا نام احمد ہے

فَلَمَّا جَاءَهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ قَالُوا هَذَا سِحْرٌ مُّبِينٌ ۝

فَلَمَّا	جَاءَهُمْ	بِالْبَيِّنَاتِ	قَالُوا	هَذَا	سِحْرٌ مُّبِينٌ ①
پھر جب	وہ آیا ان کے پاس	روشن نشانیوں کے ساتھ	(تو) انہوں نے کہا	یہ	کھلا جادو (ہے)

پھر جب وہ ان کے پاس روشن نشانیاں لے کر تشریف لائے تو انہوں نے کہا: یہ کھلا جادو ہے ۝

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَى عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ وَهُوَ

وَمَنْ	أَظْلَمُ	مِمَّنِ	افْتَرَى	عَلَى اللَّهِ	الْكَذِبَ	وَهُوَ
اور کون	زیادہ ظالم (ہے)	(اس) سے جو	بہتان باندھے	اللہ پر	جھوٹ	اور (حالانکہ) وہ

اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے حالانکہ اسے

منسوب کرنے والا بڑا ظالم ہے  
اللہ کی طرف جھوٹی بات

(پھر جھوٹ کا وہی) وغیرہ میں سوار ہوتے وقت بے نظمی اور قطار توڑ کر اپنا کام پہلے ہونے کی جلدی اس کی عام مثالیں ہیں یہ سب مقاصد شرع کے خلاف ہے اس سے اجتناب کرنا چاہئے۔

① حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت ان کی والدہ کی طرف کی گئی، اس سے معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بظہر بآپ پیدا ہوئے ہیں اور یہ قدرت

الہی کی عظیم نشانی ہے۔ ② حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آخری نبی ہیں، اس لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے صرف آپ کی بشارت دی ہے۔ حضرت

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے جو بھی نبی بھیجا تو ان سے یہ وعدہ لیا کہ وہ اپنی امت سے عہد لیں کہ اگر محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

يُذْعَى إِلَى الْإِسْلَامِ ۖ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ①

يُذْعَى	إِلَى الْإِسْلَامِ	وَاللَّهُ	لَا يَهْدِي	الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ①
اسے بلایا جاتا ہو	اسلام کی طرف	اور	اللہ	ہدایت نہیں دیتا
				ظالم لوگوں (کو)

اسلام کی طرف بلایا جاتا ہو اور اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا ①

يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللَّهُ

يُرِيدُونَ	لِيُطْفِئُوا	نُورَ اللَّهِ ①	بِأَفْوَاهِهِمْ	وَاللَّهُ
وہ چاہتے ہیں	کہ بجھادیں	اللہ کا نور	اپنے منہوں سے	اور
				اللہ

وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کا نور اپنے منہوں سے بجھادیں اور اللہ

مُتِمِّمٌ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ ② هُوَ الَّذِي

مُتِمِّمٌ نُورِهِ	وَلَوْ	كَرِهَ	الْكَافِرُونَ ②	هُوَ	الَّذِي
اپنا نور مکمل کرنے والا (ہے)	اگرچہ	ناپسند کریں	کافر	وہی (ہے)	جس نے

اپنے نور کو مکمل کرنے والا ہے اگرچہ کافروں کو ناپسند ہو ② وہی ہے جس نے

أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ

أَرْسَلَ	رَسُولَهُ	بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ	لِيُظْهِرَهُ ②
بھیجا	اپنے رسول (کو)	ہدایت اور سچے دین کے ساتھ	تاکہ وہ غالب کر دے اسے

اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تاکہ اسے سب دینوں پر

عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ ③ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ	وَلَوْ	كَرِهَ	الْمُشْرِكُونَ ③	يَا أَيُّهَا	الَّذِينَ	آمَنُوا
ہر دین پر	اگرچہ	ناپسند کریں	مشرک	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے

غالب کر دے اگرچہ مشرکوں کو ناپسند ہو ③ اے ایمان والو!

(پہلے کے کامیاب) ① ولہم وعلہم کو بھیجا جائے اور وہ لوگ زندہ ہوں تو ضرور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کریں اور ضرور ان کی مدد کریں۔ (ابن کثیر، الصفحۃ تحت الآیۃ: ۱۰/۸۶/۱۳)

② یہاں اللہ کے نور سے مراد دین اسلام ہے اور نور بچھانے سے مراد اسلام کو منانا ہے۔ ③ یہاں غلبے سے دلائل کے اعتبار سے غلبہ مراد ہے کہ اپنی حقانیت پر جو دلائل دین اسلام نے پیش کئے اس سے مضبوط ترین دلائل کوئی بھی پیش نہ کر سکا۔ یہ غلبہ آج بھی برقرار ہے اور قیامت تک رہے گا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ یہاں قوت کے اعتبار سے غلبہ مراد ہو۔ آج اگرچہ دین اسلام قوت کے اعتبار سے غالب نہیں لیکن ایک بہت بڑا عرصہ ایسا نڈر ہے کہ دنیا میں صرف دین اسلام ہی غالب ۴

دین اسلام کو جاننے کی کوشش  
لا حاصل ہے

مضمون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیعت کا ایک اہم مقدمہ

دروناک غدا اب سے بچانے والی  
تجارت اور اس کے ثمرات

۱۰۴

هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ تِجَارَةٍ تُنْجِيكُمْ مِّنْ عَذَابِ أَلِيمٍ ۝۱۰

هَلْ	أَدُلُّكُمْ	عَلَىٰ تِجَارَةٍ (۱)	تُنْجِيكُمْ	مِّنْ عَذَابِ أَلِيمٍ ۝۱۰
کیا	میں رہنمائی کروں تمہاری	(اس) تجارت پر	جو بچالے تمہیں	در دناک عذاب سے

کیا میں ایسی تجارت پر تمہاری راہنمائی کروں جو تمہیں دردناک عذاب سے بچالے ۝

تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

تُؤْمِنُونَ	بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ	و	تُجَاهِدُونَ (۲)	فِي سَبِيلِ اللَّهِ
(وہ یہ کہ) تم ایمان رکھو	اللہ اور اس کے رسول پر	اور	جہاد کرو	اللہ کی راہ میں

تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھو اور اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور

بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنفُسِكُمْ ۖ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝۱۱

بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنفُسِكُمْ	ذَلِكُمْ	خَيْرٌ	لَّكُمْ	إِن كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝۱۱
اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ	یہ	بہتر (ہے)	تمہارے لیے	اگر تم جانتے ہو

اپنی جانوں کے ساتھ جہاد کرو، یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانو ۝

يَغْفِرَ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي

يَغْفِرُ	لَكُمْ	ذُنُوبَكُمْ	و	يُدْخِلْكُمْ	جَنَّاتٍ	تَجْرِي
وہ بخش دے گا	تمہارے لیے	تمہارے گناہ	اور	داخل کرے گا تمہیں	باغوں (میں)	بہتی ہیں

وہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں ان باغوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے

مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَمَسْكِنَ طَيِّبَةٍ فِي جَنَّاتٍ ۖ

مِنْ تَحْتِهَا	الْأَنْهَارُ	و	مَسْكِنَ طَيِّبَةٍ	فِي جَنَّاتٍ ۖ
ان کے نیچے	نہریں	اور	پاکیزہ رہائش گاہوں (میں)	(جو) ہمیشہ رہنے کے باغات میں (ہیں)

نہریں رواں ہیں اور پاکیزہ رہائش گاہوں میں جو ہمیشہ رہنے کے باغوں میں ہیں،

(پچھلے صفحہ پر) تھا اور اب آئندہ اس کا کامل ظہور اس وقت ہو گا جب حضرت امام مہدی (ع) اللہ تعالیٰ عنہ دنیا میں تشریف لائیں گے۔ ۱۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے اور اس کی راہ میں جان و مال سے جہاد کرنے کو تجارت سے تعبیر فرمایا گیا کیونکہ جس طرح تجارت سے نفع کی امید ہوتی ہے اسی طرح ان اعمال سے بہترین نفع یعنی اللہ تعالیٰ کی رضا، جنت اور نجات حاصل ہوتی ہے۔ اے کاش! ہم اس تجارت کی طرف زیادہ متوجہ ہوں۔ ۲۔ ایمان کے بعد نماز کا درجہ ہے لیکن چونکہ اس وقت جہاد کی سخت ضرورت تھی اس لئے یہاں ایمان کے بعد جہاد کا ذکر فرمایا گیا ہے۔ جہاد کی فضیلت سے متعلق حدیث پاک میں ہے: اللہ تعالیٰ نے فہم لیا ہے کہ جو میری راہ



## ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝ وَأُخْرَى تُحِبُّونَهَا ۝

ذَلِكَ	الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝	وَ	أُخْرَى	تُحِبُّونَهَا
یہی	بہت بڑی کامیابی (ہے)	اور	ایک دوسری (نعمت تمہیں دے گا)	تم پسند کرتے ہو اسے

یہی بہت بڑی کامیابی ہے ○ اور ایک دوسری (نعمت تمہیں دے گا) جسے تم پسند کرتے ہو

## نَصْرٌ مِّنَ اللَّهِ وَفَتْحٌ قَرِيبٌ ۝ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ ۝

نَصْرٌ مِّنَ اللَّهِ	وَ	فَتْحٌ قَرِيبٌ ۝	وَ	بَشِّرِ	الْمُؤْمِنِينَ ۝
(وہ) اللہ کی طرف سے مدد	اور	جلد آنے والی فتح (ہے)	اور	خوشخبری سنا دو	ایمان والوں (کو)

(وہ) اللہ کی مدد اور جلد آنے والی فتح (ہے) اور اے حبیب! مسلمانوں کو خوشخبری سنا دو ○

## يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا أَنْصَارَ اللَّهِ كَمَا قَالَ

يَا أَيُّهَا	الَّذِينَ آمَنُوا	كُونُوا	أَنْصَارَ اللَّهِ	كَمَا قَالَ
اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	اللہ کے (دین کے) مددگار	جیسے کہا

اے ایمان والو! اللہ کے (دین کے) مددگار بن جاؤ جیسے عیسیٰ بن مریم نے

## عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِّلْحَوَارِيِّينَ مِّنْ أَنْصَارِيٍّ إِلَى اللَّهِ ۝ قَالَ

عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ	لِّلْحَوَارِيِّينَ	مِّنْ	أَنْصَارِيٍّ	إِلَى اللَّهِ ۝	قَالَ
مریم کے بیٹے عیسیٰ (نے)	حواریوں سے	کون	میرا مددگار (ہے)	اللہ کی طرف (ہو کر)	کہا

حواریوں سے فرمایا تھا: کون ہیں جو اللہ کی طرف ہو کر میرے مددگار ہیں؟ حواریوں نے

## الْحَوَارِيُّونَ نَحْنُ أَنْصَارُ اللَّهِ فَأَمَنْتَ طَائِفَةٌ

الْحَوَارِيُّونَ	نَحْنُ	أَنْصَارُ اللَّهِ ۝	فَأَمَنْتَ	طَائِفَةٌ
حواریوں (نے)	ہم	اللہ کے (دین کے) مددگار (ہیں)	تو ایمان لایا	ایک گروہ

کہا: ہم اللہ کے (دین کے) مددگار ہیں تو بنی اسرائیل سے ایک گروہ

(پچھلے صفحہ پر) میں نکلے اور مجھ پر ایمان یا میرے رسولوں کی تصدیق ہی وہ سب ہے جس نے اسے گھر سے نکالا ہو تو میں اسے اجرو نعمت کے ساتھ واپس بھیجوں گا یا جنت میں داخل کروں گا۔ (بخاری، ۲۵/۱، الحدیث: ۳۶۰۱) ..... یہاں فتح سے فتح مکہ یا فارس اور روم کے شہروں کی فتح مراد ہے۔ دوسرے قول کے مطابق اس آیت میں حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خلافتوں کی طرف اشارہ ہے کیونکہ انہی کے دور میں فارس اور روم کے شہر فتح ہوئے۔ ۲ ..... مصیبت کے وقت اللہ تعالیٰ کے بندوں سے مدد مانگنا انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے ثابت ہے، یہ شرک نہیں۔ ۳ ..... حواریوں نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مدد

مِّنْ بَنِي إِسْرَآءَ يُلَّوْكَفَرَتْ طَآئِفَةٌ فَأَيَّدْنَا الَّذِينَ

مِّنْ بَنِي إِسْرَآءَ يُلَّوْ	وَ	كَفَرَتْ	طَآئِفَةٌ	فَأَيَّدْنَا	الَّذِينَ
بنی اسرائیل سے	اور	کفر کیا	ایک گروہ (نے)	تو ہم نے مدد کی	ان لوگوں کی جو

ایمان لایا اور ایک گروہ نے کفر کیا تو ہم نے ایمان والوں کو

أَمَّنُوا عَلَىٰ عَدُوِّهِمْ فَاصْبَحُوا ظَاهِرِينَ ﴿١٣﴾

أَمَّنُوا	عَلَىٰ عَدُوِّهِمْ	فَاصْبَحُوا	ظَاهِرِينَ ﴿١٣﴾
ایمان لائے	ان کے دشمنوں پر	تو وہ ہو گئے	غالب آنے والے

ان کے دشمنوں پر مدد دی تو وہ غالب ہو گئے ○

رکوع: 02

آیات: 11

## سُورَةُ الْجِنَّةِ مَدَنِيَّةٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ	اللَّهُ	الرَّحْمَنِ	الرَّحِيمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

يُسَبِّحُ لِلَّهِ مَا فِي السَّمُوتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ الْمَلِكِ

يُسَبِّحُ (١)	لِلَّهِ	مَا	فِي السَّمُوتِ	وَمَا	فِي الْأَرْضِ	الْمَلِكِ
پاکی بیان کرتا ہے	اللہ کی	جو کچھ	آسمانوں میں	اور	جو کچھ	زمین میں (ہے)

جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اس اللہ کی پاکی بیان کرتے ہیں جو بادشاہ،

کی تھی مگر عرض یوں کی کہ ہم اللہ تعالیٰ کے مدد گار ہیں۔ اس سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے پیاروں کی مدد کرنا اور حقیقت اللہ تعالیٰ کے دین کی مدد کرنا ہے۔

① زمین و آسمان کی ہر چیز اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتی ہے اور ہر ایک کی تسبیح اس کے حال کے مطابق ہے، اس پر ہمارا ایمان ہے اور ان کی تسبیح کی کیفیت کیا ہے وہ ہمیں معلوم نہیں، یہ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ جو غریب و نادار شخص 90 بار روزانہ ”یا ملک“ پڑھ لیا کرے تو ان شاء اللہ وہ غربت سے نجات پائے گا اور جو شخص دوران سفر ”یا مُخْذُوم“ کا ورد کرتا رہے تو ان شاء اللہ شکم سے محفوظ رہے گا۔

الْقُدُّوسِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ① هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ

الْقُدُّوسِ	الْعَزِيزِ	الْحَكِيمِ ①	هُوَ	الَّذِي	بَعَثَ	فِي الْأُمِّيِّينَ
نہایت پاکی والا	بہت عزت والا	بڑا حکمت والا (ہے)	وہی (ہے)	جس نے	بھیجا	ان پر ڑھوں میں

نہایت پاکی والا، بہت عزت والا، بڑا حکمت والا ہے ① وہی ہے جس نے ان پر ڑھوں میں انہی میں سے

رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ

رَسُولًا	مِّنْهُمْ	يَتْلُو	عَلَيْهِمْ	آيَاتِهِ	و	يُزَكِّيهِمْ
ایک رسول	ان میں سے	وہ تلاوت کرتا ہے	ان پر	اس کی آیتیں	اور	پاک کرتا ہے انہیں

ایک رسول بھیجا جو ان کے سامنے اللہ کی آیتیں تلاوت فرماتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے

وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ ② وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ

وَيُعَلِّمُهُمُ	الْكِتَابَ ②	و	الْحِكْمَةَ	و	إِنْ	كَانُوا	مِنْ قَبْلُ
علم دیتا ہے انہیں	کتاب	اور	حکمت (کا)	اور	بیشک	وہ تھے	(اس سے) پہلے

اور انہیں کتاب اور حکمت کا علم عطا فرماتا ہے اور بیشک وہ اس سے پہلے

لَفِيَ ضَلَالٍ مُّبِينٍ ③ وَآخَرِينَ مِنْهُمْ

لَفِيَ ضَلَالٍ مُّبِينٍ ③	و	آخَرِينَ مِنْهُمْ ④
ضرور کھلی گمراہی میں	اور	ان سے (بعد والے) دوسرے لوگوں (کو بھی پاک کرتا اور علم دیتا ہے)

ضرور کھلی گمراہی میں تھے ③ اور ان سے (بعد والے) دوسرے لوگوں کو (بھی یہ رسول پاک کرتے اور علم دیتے ہیں)

لَسَاءِ يَلْحَقُوا بِهِمْ ⑤ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ⑥ ذَلِكَ

لَسَاءِ يَلْحَقُوا	بِهِمْ ⑤	و	هُوَ	الْعَزِيزُ	الْحَكِيمُ ⑥	ذَلِكَ
(جو) ابھی نہیں ملے	ان (موجودہ لوگوں) سے	اور	وہی	بہت عزت والا	بڑا حکمت والا (ہے)	یہ

جو ان (موجودہ لوگوں) سے ابھی نہیں ملے اور وہی بہت عزت والا، بڑا حکمت والا ہے ⑤ یہ

① یہاں کتاب سے مراد قرآن کریم اور حکمت سے مراد سنت، شریعت کے احکام اور طریقہ حیات کے اسرار ہیں۔ یاد رہے کہ قرآن و حدیث آسمان نہیں کہ ہر کوئی محض اپنی عقل سے سمجھ لے ورنہ ان کی تعلیم کے لئے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہ بھیجے جاتے۔ نیز قرآن مجید کو محض اپنی عقل سے نہ سمجھا جائے بلکہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعلیم سے سمجھا جائے، ورنہ گمراہ ہو جائیں گے۔ ② آیات (مراد آیت نمبر ہے) میں سے دوسرے لوگوں سے مراد تو انہی ہیں یا وہ تمام لوگ مراد ہیں جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد قیامت تک اسلام میں داخل ہوں گے اور انہوں نے نہ ملنے سے مراد یہ ہے کہ ان کا زمانہ نہیں پایا۔



فَضَّلَ اللَّهُ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۖ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ٣

فَضَّلَ اللَّهُ	يُؤْتِيهِ	مَنْ	يَشَاءُ	وَ	اللَّهُ	ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ٣
اللہ کا فضل (ہے)	وہ دیتا ہے اے	جسے	وہ چاہتا ہے	اور	اللہ	بہت بڑے فضل والا (ہے)

اللہ کا فضل ہے وہ اسے جسے چاہے دے اور اللہ بہت بڑے فضل والا ہے ○

مَثَلُ الَّذِينَ حَبَلُوا الشُّورَةَ ثُمَّ لَمْ يَحْصِلُواهَا

مَثَلُ الَّذِينَ	حَبَلُوا	الشُّورَةَ	ثُمَّ	لَمْ يَحْصِلُواهَا
ان لوگوں کی مثال جن پر	بوجھ رکھا گیا	تورات (کا)	پھر	انہوں نے بوجھ نہ اٹھایا اس کا

جن پر تورات کا بوجھ رکھا گیا پھر انہوں نے اس کا بوجھ نہ اٹھایا

كَشَلِ الْحَصَارِ يَحْصِلُ أَسْفَارًا ۖ بَشْس

كَشَلِ الْحَصَارِ	يَحْصِلُ	أَسْفَارًا	بَشْس
گدھے کی مثال جیسی (ہے)	جو اٹھائے ہوئے ہو	کتابیں	کیا ہی بری (ہے)

ان لوگوں کی مثال گدھے کی مثال جیسی ہے جو کتابیں اٹھائے ہو، ان لوگوں کی

مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَبُوا بِآيَاتِ اللَّهِ ۖ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ

مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِينَ	كَذَبُوا	بِآيَاتِ اللَّهِ	وَ	اللَّهُ	لَا يَهْدِي
ان لوگوں کی مثال جنہوں نے	جھٹلایا	اللہ کی آیتوں کو	اور	اللہ	ہدایت نہیں دیتا

کیا ہی بری مثال ہے جنہوں نے اللہ کی آیتوں کو جھٹلایا اور اللہ ظالم لوگوں کو

الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ٥ قُلْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ هَادُوا إِن زَعَمْتُمْ

الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ٥	قُلْ	يَا أَيُّهَا	الَّذِينَ	هَادُوا	إِنْ	زَعَمْتُمْ
ظالم لوگوں (کو)	تم کہو	اے	وہ لوگو جو	یہودی ہوئے	اگر	تم گمان کرتے ہو

ہدایت نہیں دیتا ○ تم فرماؤ: اے یہودیو! اگر تمہیں یہ گمان ہے

بلکہ ان کے بعد آئے۔ ① یہاں آیت میں یہودیوں کی ایک مثال بیان فرمائی گئی جس کا خلاصہ یہ ہے کہ وہ لوگ جن پر تورات کے احکام کی پیروی کرنا لازم کیا گیا، پھر انہوں نے تورات پر عمل نہ کر کے اس ذمہ داری کا بوجھ نہ اٹھایا اور اس میں مذکور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعمت و صفت دیکھنے کے باوجود آپ پر ایمان نہ لائے، ان لوگوں کی مثال گدھے جیسی ہے جو پیچھے پر کتابیں اٹھائے اور بوجھ کے سوال سے کچھ بھی نفع نہ پائے اور جو علوم ان کتابوں میں ہیں ان سے اصلاً واقف نہ ہو، یہی حال ان یہودیوں کا ہے جو تورات اٹھائے پھرتے، اس کے الفاظ پر غصے ہیں لیکن اس سے نفع نہیں اٹھاتے اور اس کے مطابق عمل نہیں کرتے۔

تورات پر عمل نہ کرنے والوں کی مثال

یہودیوں کے لیے چوڑے دعویٰ کی تردید کا خوبصورت انداز

أَنْتُمْ أَوْلِيَاءُ لِلَّهِ مِنْ دُونِ النَّاسِ فَتَبَتُوا الصُّلُوحَ إِنَّ كُنْتُمْ

أَنْتُمْ	أَوْلِيَاءُ لِلَّهِ <sup>(۱)</sup>	مِنْ دُونِ النَّاسِ	فَتَبَتُوا	الصُّلُوحَ	إِنَّ كُنْتُمْ
کہ تم	اللہ کے دوست (ہو)	(دوسرے) لوگوں کے سوا	تو تم تمنا کرو	موت (کی)	اگر تم ہو

کہ صرف تم اللہ کے دوست ہو دوسرے لوگ نہیں، تو ذرا مرنے کی تمنا کرو اگر تم

صِدِّقِينَ ۶ وَلَا يَتَّبِعُونَكَ أَبَدًا إِلَّا قَدَمَاتُ

صِدِّقِينَ <sup>(۱)</sup>	وَلَا يَتَّبِعُونَكَ <sup>(۲)</sup>	أَبَدًا	إِلَّا قَدَمَاتُ
سچے	اور وہ کبھی موت کی تمنا نہیں کریں گے اس کی	کبھی	(اُس کے) سبب جو آگے بھیجا

سچے ہو اور وہ کبھی موت کی تمنا نہیں کریں گے اُن اعمال کے سبب جو اُن کے ہاتھ

أَيُّدِيهِمْ ۷ وَاللَّهُ عَلَيْهِم بِالْظَالِمِينَ ۸ قُلْ إِنَّ الصُّلُوحَ

أَيُّدِيهِمْ	وَاللَّهُ	عَلَيْهِمْ	بِالْظَالِمِينَ <sup>(۱)</sup>	قُلْ	إِنَّ الصُّلُوحَ
اُن کے ہاتھوں (نے)	اور اللہ	خوب جاننے والا (ہے)	ظالموں کو	تم کہو	بیٹک موت

آگے بھیج چکے ہیں اور اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے ۷ تم فرماؤ: بیٹک وہ موت

الَّذِي تَفَرَّدُونَ مِنْهُ فَإِنَّهُ مُلْقِيكُمْ ثُمَّ تَرَدُّونَ

الَّذِي تَفَرَّدُونَ مِنْهُ	فَإِنَّهُ	مُلْقِيكُمْ	ثُمَّ	تَرَدُّونَ
جس سے تم بھاگتے ہو	پس بیٹک وہ	تمہیں ملنے والی (ہے)	پھر	تمہیں لوٹایا جائے گا

جس سے تم بھاگتے ہو پس وہ ضرور تمہیں ملنے والی ہے پھر تم اس کی طرف

إِلَى عِلْمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۹

إِلَى عِلْمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ	فَيُنَبِّئُكُمْ	بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ <sup>(۱)</sup>
ہر غیب اور ظاہر کو جاننے والے کی طرف	تو وہ بتا دے گا تمہیں	جو تم عمل کرتے تھے

پھیرے جاؤ گے جو ہر غیب اور ظاہر کو جاننے والا ہے پھر وہ تمہیں تمہارے اعمال بتا دے گا ۹

۱..... یہودی کہتے تھے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے بیٹے اور اس کے پیارے ہیں، اللہ تعالیٰ کے نزدیک آخرت کا گھر خالص ہمارے لئے ہے اور جنت میں صرف یہودی ہی جائیں گے۔ اس پر فرمایا گیا کہ اے یہودیو! تمہارا گمان یہ ہے کہ دوسرے لوگوں کو چھوڑ کر صرف تم اللہ تعالیٰ کے دوست ہو، اگر تم اپنے اس دعوے میں سچے ہو تو مرنے کی آرزو کرو تا کہ موت تمہیں اس تک پہنچا دے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے دوستوں کے لئے آخرت دنیا سے بہتر ہے۔

۲..... یہ ایک شیخی خبر تھی جو سچی ثابت ہوئی اور جن یہودیوں کے بارے میں فرمایا گیا کہ یہ کبھی موت کی تمنا نہیں کریں گے انہوں نے ہرگز موت کی تمنا نہیں کی۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

يَا أَيُّهَا	الَّذِينَ	آمَنُوا	إِذَا	نُودِيَ <sup>(۱)</sup>	لِلصَّلَاةِ	مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ
اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	جب	اذان دی جائے	نماز کیلئے	جمعہ کے دن

اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن نماز کیلئے اذان دی جائے

فَاسْعَوْا إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ۚ ذَلِكُمْ خَيْرٌ

فَاسْعَوْا <sup>(۲)</sup>	إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ	وَ	ذَرُوا	الْبَيْعَ	ذَلِكُمْ	خَيْرٌ
تو دوڑو	اللہ کے ذکر کی طرف	اور	چھوڑ دو	خرید و فروخت	یہ	بہتر (ہے)

تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو۔ اگر تم جانو

لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۚ فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوا

لَكُمْ	إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ <sup>(۳)</sup>	فَإِذَا	قُضِيَتِ	الصَّلَاةُ	فَانْتَشِرُوا
تمہارے لیے	اگر تم جانتے ہو	پھر جب	پوری کر لی جائے	نماز	تو پھیل جاؤ

تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے ○ پھر جب نماز پوری ہو جائے تو زمین میں

فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا

فِي الْأَرْضِ	وَ	ابْتَغُوا	مِنْ فَضْلِ اللَّهِ	وَ	اذْكُرُوا	اللَّهَ	كَثِيرًا
زمین میں	اور	تلاش کرو	اللہ کا فضل	اور	یاد کرو	اللہ (کو)	بہت

پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور اللہ کو بہت یاد کرو

لَعَلَّكُمْ تَفْلِحُونَ ۚ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انفَضُّوا

لَعَلَّكُمْ	تَفْلِحُونَ <sup>(۴)</sup>	وَ	إِذَا	رَأَوْا	تِجَارَةً	أَوْ	لَهْوًا	انْفَضُّوا
تا کہ تم	کامیاب ہو جاؤ	اور	جب	انہوں نے دیکھی	کوئی تجارت	یا	کھیل (تو) چل دیئے	

اس امید پر کہ تم کامیاب ہو جاؤ ○ اور جب انہوں نے کوئی تجارت یا کھیل دیکھا تو اس کی طرف

۱۔ یہاں اذان سے مراد پہلی اذان ہے، نماز جمعہ کی تیاری واجب ہونے اور خرید و فروخت ترک کر دینے کا تعلق اسی اذان سے ہے، دوسری اذان سے نہیں جو خطبہ سے متصل ہوتی ہے۔ ۲۔ دوڑنے سے بھاگنا مراد نہیں ہے بلکہ مقصود یہ ہے کہ نماز کیلئے تیاری شروع کرو اور ذکر اللہ سے جمہور علماء کے نزدیک خطبہ مراد ہے۔ ۳۔ یعنی جب نماز پوری ہو جائے تو اب تمہارے لئے جائز ہے کہ معاش کے کاموں میں مشغول ہو جاؤ یا علم حاصل کرنے، مریض کی عیادت، جنازے میں شرکت، علماء کی زیارت کرنے اور ان جیسے دیگر کاموں میں مشغول ہو کر نیکیاں حاصل کرو اور نماز کے علاوہ بھی ہر حال میں اللہ تعالیٰ کو یاد کیا کرو۔



## إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا قُلْ مَا عِنْدَ اللَّهِ

إِلَيْهَا	و	تَرَكُوكَ	قَائِمًا <sup>(۱)</sup>	قُلْ	مَا	عِنْدَ اللَّهِ
اس کی طرف	اور	چھوڑ گئے تمہیں	کھڑا ہوا	تم کہو	جو کچھ	اللہ کے پاس (ہے)

چل دیئے اور تمہیں کھڑا چھوڑ گئے تم فرماؤ: جو اللہ کے پاس ہے

## خَيْرٌ مِنَ اللَّهِوَمِنَ التِّجَارَةِ وَاللَّهُ خَيْرُ الرَّزِقِينَ ۝

خَيْرٌ	مِنَ اللَّهِو	و	مِنَ التِّجَارَةِ	و	اللَّهُ	خَيْرُ الرَّزِقِينَ ۝
(وہ) بہتر (ہے)	کھیل سے	اور	تجارت سے	اور	اللہ	بہترین روزی دینے والا (ہے)

وہ کھیل سے اور تجارت سے بہتر ہے اور اللہ بہترین روزی دینے والا ہے ○

رکوع: 02

آیات: 11

## سُورَةُ الْمُنْفِقُونَ مَدَنِيَّةٌ

## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ	اللَّهُ	الرَّحْمَنِ	الرَّحِيمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

## إِذَا جَاءَكَ الْمُنْفِقُونَ قَالُوا اتَّشَهُدُ إِيَّاكَ

إِذَا	جَاءَكَ	الْمُنْفِقُونَ	قَالُوا	نَشْهَدُ	إِيَّاكَ
جب	آتے ہیں تمہارے پاس	منافقین	(تو) کہتے ہیں	ہم گواہی دیتے ہیں	بیشک آپ

جب منافق تمہارے حضور حاضر ہوتے ہیں تو کہتے ہیں: ہم گواہی دیتے ہیں کہ بیشک آپ

(جھگڑے کا مشورہ) تاکہ تمہیں کاسیالی نصیب ہو۔

۱..... ایک مرتبہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جمعہ کے دن کھڑے ہو کر جمعہ کا خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ اچانک مدینہ طیبہ میں ایک تجارتی قافلہ آ پہنچا، یہ بہت سختی اور مہنگائی کا دور تھا، اس لئے مال ختم ہونے کے ڈر سے چند کے علاوہ بقیہ صحابہ کرام و جن اللہ تعالیٰ عنہم اس کی طرف بھاگ پڑے، اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور صحابہ کرام و جن اللہ تعالیٰ عنہم کی تربیت فرمائی گئی کہ ایسا کرنا ان کی شان کے لائق نہیں۔

لَرَسُولُ اللَّهِ ۖ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنَّكَ لَرَسُولُهُ ۖ وَ

و	لَرَسُولُ اللَّهِ	و	اللَّهُ	يَعْلَمُ	إِنَّكَ	لَرَسُولُهُ	و
اور	یقیناً اللہ کے رسول (ہیں)	اور	اللہ	جانتا ہے	بیشک تم	ضرور اس کے رسول (ہو)	اور

یقیناً اللہ کے رسول ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ بیشک تم یقیناً اس کے رسول ہو اور

اللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَكَاذِبُونَ ۚ اتَّخَذُوا أَيْمَانَهُمْ

اللَّهُ	يَشْهَدُ	إِنَّ	الْمُنَافِقِينَ	لَكَاذِبُونَ ①	اتَّخَذُوا	أَيْمَانَهُمْ
اللہ	گواہی دیتا ہے	بیشک	منافقین	ضرور جھوٹے (ہیں)	انہوں نے بنالیا	اپنی قسموں (کو)

اللہ گواہی دیتا ہے کہ بیشک منافق ضرور جھوٹے ہیں ○ اور انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال

جُنَّةً فَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ۖ إِنَّهُمْ سَاءَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۚ

جُنَّةً ②	فَصَدُّوا	عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ	إِنَّهُمْ	سَاءَ	مَا	كَانُوا يَعْمَلُونَ ①
ڈھال	تو انہوں نے روکا	اللہ کی راہ سے	بیشک وہ	کیا ہی برا ہے	جو	وہ عمل کرتے ہیں

بنالیا تو انہوں نے اللہ کے راستے سے روکا بیشک وہ بہت ہی برے کام کرتے ہیں ○

ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا فَطُبِعَ

ذَلِكَ	بِأَنَّهُمْ	آمَنُوا	ثُمَّ	كَفَرُوا	فَطُبِعَ
یہ	(اس) لیے کہ وہ	ایمان لائے	پھر	انہوں نے کفر کیا	تو مہر لگا دی گئی

یہ اس لیے ہے کہ وہ (زبان سے) ایمان لائے پھر (دل سے) کافر ہو گئے تو ان کے دلوں پر

عَلَى قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُونَ ۚ وَإِذَا رَأَوْا آيَتَهُمْ تَعَجَّبُوا

عَلَى قُلُوبِهِمْ	فَهُمْ	لَا يَفْقَهُونَ ①	وَ	إِذَا	رَأَوْا آيَتَهُمْ	تَعَجَّبُوا
ان کے دلوں پر	تو وہ	نہیں سمجھتے	اور	جب	تم دیکھتے ہو انہیں	(تو) اچھے لگتے ہیں تجھے

مہر لگا دی گئی تو اب وہ سمجھتے نہیں ○ اور جب تم انہیں دیکھتے ہو تو ان کے جسم

① درست بات کہنے کے باوجود منافقوں کو جھوٹا اس لیے کہا گیا کہ وہ زبان سے تو نبی کریم ﷺ کو اللہ تعالیٰ کا رسول کہتے تھے لیکن دل میں اس کے خلاف عقیدہ رکھتے تھے۔ ② منافقین کی عادت تھی کہ جہاں کہیں اپنا مؤاخذہ ہونے کا خطرہ محسوس کرتے تو فوراً قسم کھا لیتے تاکہ مؤاخذہ سے بچ جائیں، یوں یہ اپنی قسموں کو مؤاخذہ سے بچنے کے لئے بطور ڈھال استعمال کرتے تھے اور عملی طور پر ان کا حال یہ تھا کہ شلوک و شبہات پیدا کر کے لوگوں کو دین اسلام میں داخل ہونے اور ایذا میں خرچ کرنے سے روکتے تھے۔

منافقوں کے دو برے کام، قسموں کو ڈھال بنالیا اور اپنی قسموں کو ڈھال

منافقوں کے برے اعمال کا سبب

منافقوں کے ظاہر و باطن کی منظر کشی

أَجْسَامُهُمْ ۚ وَإِنْ يَقُولُوا تَسْمَعُ لِقَوْلِهِمْ ۚ كَانَتْهُمْ

أَجْسَامُهُمْ (۱)	وَ	إِنْ	يَقُولُوا	تَسْمَعُ	لِقَوْلِهِمْ	كَانَتْهُمْ
ان کے اجسام	اور	اگر	وہ بات کریں	(تو) تم غور سے سنو گے	ان کی بات کو	گویا کہ وہ

تجھے اچھے لگتے ہیں اور اگر وہ بات کریں تو تم ان کی بات غور سے سنو گے (حقیقتاً وہ ایسے ہیں) جیسے وہ

خَشَبٌ مُسْتَدَقٌّ ۚ يَحْسَبُونَ كُلَّ صَبِيحَةٍ عَلَيْهِمْ ۚ هُمْ

خَشَبٌ مُسْتَدَقٌّ	يَحْسَبُونَ	كُلَّ صَبِيحَةٍ	عَلَيْهِمْ	هُمْ
دیوار کے سہارے کھڑی لکڑیاں (ہیں)	وہ سمجھتے ہیں	ہر بلند ہونے والی آواز (کو)	اپنے خلاف	وہ

دیوار کے سہارے کھڑی کی ہوئی لکڑیاں ہیں، وہ ہر بلند ہونے والی آواز کو اپنے خلاف ہی سمجھ لیتے ہیں، وہی

الْعَدُوُّ وَفَاحِذْهُمْ ۚ فَتِلْهُمْ ۚ اللَّهُ ۚ أَلِيٌّ يُوَفِّكُونَ ۚ وَإِذَا

الْعَدُوُّ	فَاحِذْهُمْ	فَتِلْهُمْ	اللَّهُ	أَلِيٌّ	يُوَفِّكُونَ ۚ	وَ	إِذَا
دشمن (ہیں)	تو بچوان سے	مارے انہیں	اللہ	کہاں	وہ اوندھے جاتے ہیں	اور	جب

دشمن ہیں تو ان سے محتاط رہو، اللہ انہیں مارے، یہ کہاں اوندھے جاتے ہیں؟ اور جب

قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ لَوَّوْا

قِيلَ	لَهُمْ	تَعَالَوْا (۲)	اسْتَغْفِرْ	لَكُمْ	رَسُولُ اللَّهِ	لَوَّوْا
کہا جائے	ان سے	آؤ	معافی چاہے	تمہارے لیے	اللہ کا رسول	(تو) وہ گھما لیتے ہیں

ان سے کہا جائے کہ آؤ تاکہ اللہ کے رسول تمہارے لیے معافی چاہیں تو وہ اپنے سر

رُعَوْ سَهُمْ ۚ وَرَأَيْتَهُمْ يَصُدُّونَ وَهُمْ

رُعَوْ سَهُمْ	وَ	رَأَيْتَهُمْ	يَصُدُّونَ	وَ	هُمْ
اپنے سر	اور	تم دیکھو گے انہیں	وہ منہ پھیر لیتے ہیں	اور	وہ

گھما لیتے ہیں اور تم انہیں دیکھو گے کہ تکبر کرتے ہوئے

۱..... مشہور منافق عبد اللہ بن ابی صحت مند، خور و اور خوش بیان آدمی تھا اور اس کے ساتھی بھی تقریباً ایسے ہی تھے، ان کی جسمانی حالت دیکھ کر اور گفتگو سن کر لوگ تعجب کیا کرتے تھے۔ یہاں آیت میں ان منافقوں کی حقیقت بیان کی گئی ہے کہ ان کے اجسام دیکھ کر اور کلام سن کر اگرچہ لوگ متعجب ہوتے ہیں لیکن درحقیقت یہ دیوار کے سہارے کھڑی لکڑیوں کی طرح ہیں کہ جس طرح یہ پھلنے پھولنے کی صلاحیت سے محروم اور بے جان ہیں اسی طرح ان منافقوں میں نہ ایمان کی روح ہے اور نہ ہی اپنا انجام سوچنے والی عقل ہے۔ ۲..... عبد اللہ بن ابی منافق نے غزوہ بنی مصطلق سے واپسی کے موقع پر حضور ﷺ سے کہا کہ



## مُسْتَكْبِرُونَ ۵ سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ أَمْ

مُسْتَكْبِرُونَ ۵	سَوَاءٌ	عَلَيْهِمْ	أَسْتَغْفَرْتَ	لَهُمْ	أَمْ
تکبر کرنے والے (ہیں)	برابر (ہے)	ان پر	(کہ) تم استغفار کرو	ان کیلئے	یا

منہ پھیر لیتے ہیں ۵ ان کے حق میں برابر ہے کہ تم ان کے لیے استغفار کرو یا

## لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ۱ لَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ ۱ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي

لَمْ تَسْتَغْفِرْ	لَهُمْ	لَنْ يَغْفِرَ	اللَّهُ	لَهُمْ ۱	إِنَّ	اللَّهُ	لَا يَهْدِي
استغفار نہ کرو	ان کیلئے	ہرگز نہیں بخشے گا	اللہ	ان کو	بیشک	اللہ	ہدایت نہیں دیتا

ان کے لیے استغفار نہ کرو اللہ انہیں ہرگز نہیں بخشے گا، بیشک اللہ نافرمانوں کو

## الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ۶ هُمُ الَّذِينَ يَقُولُونَ لَا تُنْفِقُوا عَلَىٰ مَنْ

الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ۶	هُمْ	الَّذِينَ	يَقُولُونَ	لَا تُنْفِقُوا	عَلَىٰ مَنْ
نافرمان لوگوں (کو)	وہ	وہ لوگ ہیں جو	کہتے ہیں	تم خرچ نہ کرو	(ان) پر جو

ہدایت نہیں دیتا ۶ وہی ہیں جو کہتے ہیں کہ ان پر خرچ نہ کرو جو

## عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّىٰ يَنْفَضُّوا ۱ وَاللَّهُ

عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ	حَتَّىٰ	يَنْفَضُّوا	وَاللَّهُ
اللہ کے رسول کے پاس (ہیں)	یہاں تک کہ	وہ ادھر ادھر ہو جائیں	اور (حالانکہ) اللہ ہی کی (ملکیت ہیں)

رسول اللہ کے پاس ہیں یہاں تک کہ وہ ادھر ادھر ہو جائیں حالانکہ آسمانوں اور

## خَزَائِنُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَكِنَّ الْفَاسِقِينَ لَا يَفْقَهُونَ ۷ يَقُولُونَ

خَزَائِنُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ	وَلَكِنَّ	الْفَاسِقِينَ	لَا يَفْقَهُونَ ۷	يَقُولُونَ
آسمانوں اور زمین کے خزانے	لیکن	منافقین	نہیں سمجھتے	وہ کہتے ہیں

زمین کے خزانے اللہ ہی کی ملک ہیں مگر منافق سمجھتے نہیں ۷ وہ کہتے ہیں:

(پچھلے کالم میں) ۱ وہ اللہ کی شان میں گستاخانہ اور بیہودہ کلمات کہے اور وقتی طور پر قسم کھا کر مواخذے سے بچ گیا۔ پھر جب اس کا جھوٹ ظاہر ہوا تو اسے کہا گیا: حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر استغفار کی درخواست کر۔ یہ سن کر اس نے گردن پھیری اور کہنے لگا: تم نے کہا: ایمان لاؤ تو میں ایمان لے آیا، تم نے کہا: زکوٰۃ دے تو میں نے زکوٰۃ دی، اب یہی باقی رہ گیا ہے کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو سجدہ کروں۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

۱..... منافقوں کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے استغفار سے کوئی فائدہ نہ پہنچنے اور ان کی کبھی مغفرت نہ ہونے کا اہم سبب یہ ہے کہ یہ لوگ کفر و

لَيْنٌ رَّجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لِيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا

لَيْنٌ	رَّجَعْنَا	إِلَى الْمَدِينَةِ	لِيُخْرِجَنَّ (۱)	الْأَعَزُّ	مِنْهَا
ضرور اگر	ہم لوٹ کر گئے	مدینہ کی طرف	(تو) ضرور نکال دے گا	بڑی عزت والا	اس سے

قسم ہے اگر ہم مدینہ کی طرف لوٹ کر گئے تو ضرور جو بڑی عزت والا ہے وہ اس میں سے نہایت ذلت والے کو

الْأَذَلَّ ۚ وَ لِلَّهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ ۚ

الْأَذَلَّ	وَ	لِلَّهِ	الْعِزَّةُ	وَ	لِرَسُولِهِ
نہایت ذلت والے (کو)	اور	اللہ کیلئے (ہے)	عزت	اور	اس کے رسول کیلئے

نکال دے گا حالانکہ عزت تو اللہ اور اس کے رسول اور

لِلْمُؤْمِنِينَ وَلَكِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَعْلَمُونَ ۝ يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

لِلْمُؤْمِنِينَ	وَلَكِنَّ	الْمُنَافِقِينَ	لَا يَعْلَمُونَ ۝	يٰٓأَيُّهَا	الَّذِينَ آمَنُوا
ایمان والوں کیلئے	لیکن	منافقین	نہیں جانتے	اے	وہ لوگو جو ایمان لائے

مسلمانوں ہی کے لیے ہے مگر منافقوں کو معلوم نہیں ۝ اے ایمان والو!

لَا تُلْهِكُمْ أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ ۚ

لَا تُلْهِكُمْ	أَمْوَالُكُمْ	وَلَا	أَوْلَادُكُمْ	عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ
غافل نہ کر دیں تمہیں	تمہارے مال	اور	تمہاری اولاد	اللہ کے ذکر سے

تمہارے مال اور تمہاری اولاد تمہیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کر دیں

وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْخٰسِرُونَ ۝

وَمَنْ	يَفْعَلْ	ذَلِكَ	فَأُولَٰئِكَ	هُمُ	الْخٰسِرُونَ ۝
اور	جو	کرے گا	یہ	وہی	نقصان اٹھانے والے (ہیں)

اور جو ایسا کرے گا تو وہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں ۝

(پچھلے صفحہ پر) نفاق میں راسخ ہو چکے تھے اور ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ یہ کفر و نفاق پر قائم رہیں گے۔

۱۔ یہ بات عبد اللہ بن ابی نے کہی، بڑی عزت والے سے اس نے اپنی ذات مرادی اور نہایت ذلیل سے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور ان کے صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کے نفوسِ قدسیہ مراد لیے تھے۔ یہاں اس کی تردید کرتے ہوئے فرمایا گیا کہ عزت تو اللہ، اس کے رسول اور مسلمانوں ہی کے لیے ہے مگر منافقوں کو معلوم نہیں، اگر وہ یہ بات جانتے تو ایسا بھی نہ کہتے۔ ۲۔ دنیا میں انسان کو سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے غافل کرنے والی وجہیں ہیں، مال،

موت سے پہلے پہلے راہِ اہل خرقہ کر لینے کا حکم

وَأَنْفِقُوا مِنْ مَّا رَزَقْنَاكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ

و	أَنْفِقُوا	مِنْ مَّا	رَزَقْنَاكُمْ	مِنْ قَبْلِ	أَنْ
اور	خرچ کرو	(اس میں) سے جو	ہم نے رزق دیا تمہیں	(اس سے) پہلے	کہ

اور ہم نے تمہیں جو رزق دیا اس سے اس وقت سے پہلے پہلے کچھ (ہماری راہ میں) خرچ کر لو کہ

يَأْتِي أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُولُ رَبِّ لَوْلَا

يَأْتِي	أَحَدَكُمُ	الْمَوْتُ	فَيَقُولُ	رَبِّ	لَوْلَا
آجائے	تم میں کسی ایک (کو)	موت	تو وہ کہنے لگے	اے میرے رب	کیوں نہیں

تم میں کسی کو موت آئے تو کہنے لگے، اے میرے رب! تو نے مجھے

أَخَّرْتَنِي إِلَىٰ أَجَلٍ قَرِيبٍ لَّا فَاصِدًا وَأَكُنَّ

أَخَّرْتَنِي	إِلَىٰ أَجَلٍ قَرِيبٍ	لَّا فَاصِدًا	وَأَكُنَّ
تو نے مہلت دی مجھے	تھوڑی مدت تک	تو میں صدقہ دیتا	اور ہو جاتا

تھوڑی سی مدت تک کیوں مہلت نہ دی کہ میں صدقہ دیتا اور صالحین میں سے

مِّنَ الصَّالِحِينَ ۝۱۰ وَلَنْ يُؤَخِّرَ اللَّهُ نَفْسًا إِذَا

مِّنَ الصَّالِحِينَ	۝۱۰	وَلَنْ يُؤَخِّرَ	اللَّهُ	نَفْسًا	إِذَا
نیک لوگوں میں سے		ہرگز مہلت نہ دے گا	اللہ	کسی جان (کو)	جب

ہو جاتا ۱۰ اور ہرگز اللہ کسی جان کو مہلت نہ دے گا جب

جَاءَ أَجَلُهَا ۖ وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ۝۱۱

جَاءَ	أَجَلُهَا	۝۱۱	وَاللَّهُ	خَبِيرٌ	بِمَا تَعْمَلُونَ
آجائے	اس کی مدت		اللہ	خوب خبر دار (ہے)	(اس سے) جو تم عمل کرتے ہو

اس کا مقررہ وقت آجائے اور اللہ تمہارے کاموں سے خوب خبر دار ہے ۱۱

(پہلے سے کام لے کر) اور اولاد اس لئے یہاں صرف انہی دو کا نام لیا گیا اور نہ اس میں ہر وہ چیز داخل ہے جو یا دالہی سے غافل کرے۔

۱۔ یہاں موت آجانے سے مراد موت کے آثار کا مشاہدہ کرنا ہے اور آیت سے مراد یہ ہے کہ موت کے آثار ظاہر ہونے سے پہلے پہلے اپنے مالوں میں واجب صدقات ادا کر دو ورنہ موت کے بعد سوائے بچھتا دے کے کچھ ہاتھ نہیں آئے گا۔ ۲۔ انسان خود اطاعت گزار ہو یا نافرمان، چھوٹا ہو یا بڑا، جب اس کی عمر کا آخری وقت آجائے گا تو اللہ تعالیٰ اسے ہرگز مہلت نہ دے گا بلکہ جو نیک کام کرنا ہے وہ آخری وقت آنے سے پہلے پہلے ہی کرنا ہو گا اور آخری وقت چونکہ



رکوع: 02

آیات: 18

## سُورَةُ التَّجَانِبِ مَدَنِيَّةٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ	اللَّهُ	الرَّحْمَنِ	الرَّحِيمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

يُسَبِّحُ لِلَّهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ لَهُ

يُسَبِّحُ	لِلَّهِ	مَا	فِي السَّمٰوٰتِ	وَمَا	فِي الْاَرْضِ	لَهُ
پاکی بیان کرتا ہے	اللہ کی	جو کچھ	آسمانوں میں	اور	جو کچھ	زمین میں (ہے)

جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں سب اللہ کی پاکی بیان کرتے ہیں، اسی کی

الْمُلْكُ وَلَهُ الْحُدُودُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝۱

الْمُلْكُ	وَلَهُ	الْحُدُودُ	وَهُوَ	عَلَى كُلِّ شَيْءٍ	قَدِيرٌ ۝۱
بادشاہت (ہے)	اور	اسی کیلئے	تمام تعریفیں (ہیں)	اور وہ	ہر چیز پر

بادشاہت ہے اور اسی کیلئے سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر خوب قادر ہے ۝۱

هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَمِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ ۝۲

هُوَ	الَّذِي	خَلَقَكُمْ	فَمِنْكُمْ	كَافِرٌ	وَمِنْكُمْ	مُّؤْمِنٌ ۝۲
وہی (ہے)	جس نے	پیدا کیا تمہیں	تو تم میں سے (کوئی)	کافر	اور	تم میں سے (کوئی) مومن (ہے)

وہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا تو تم میں سے کوئی کافر ہے اور تم میں سے کوئی مسلمان ہے

(پچھلے صفحہ کا حوالہ) کسی کو معلوم نہیں اس لئے ضروری ہے کہ ہمارا ہر لمحہ نافرمانی سے محفوظ رہے اور نیک اعمال کی کثرت ہو تاکہ موت کے وقت حسرت نہ ہو۔

۱۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو بے بس اور مجبور نہیں بنایا بلکہ اسے عمر کے آخری حصے تک یہ اختیار دیا ہے کہ وہ کفر اور ایمان میں یو نہی اچھے اور برے اعمال میں سے جسے چاہے اختیار کرے، لہذا کسی کافر یا مسلمان ہونا یو نہی نیک یا گناہگار ہونا اس کے اپنے اختیار سے ہے اور جو کچھ انسان نے اپنے اختیار سے کرنا تھا اس کا اللہ تعالیٰ کو ازل سے ہی علم تھا اور اسی کے موافق لوح محفوظ میں اور ماں کے پیٹ میں فرشتے نے لکھا ہے۔

## وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ② خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَ

وَاللَّهُ	بِمَا	تَعْمَلُونَ	بَصِيرٌ ②	خَلَقَ	السَّمَوَاتِ وَ
اور	اللہ	(اس کو جو)	تم عمل کرتے ہو	خوب دیکھنے والا (ہے)	اس نے پیدا کیا آسمانوں اور

اور اللہ تمہارے کام خوب دیکھ رہا ہے ② اس نے آسمان اور زمین

## الْأَرْضِ بِالْحَقِّ وَصَوَّرَكُمْ فَأَحْسَنَ صُوَرَكُمْ ③

الْأَرْضِ	بِالْحَقِّ	وَالْحَقِّ	وَالْحَقِّ	وَالْحَقِّ	وَالْحَقِّ
زمین (کو)	حق کے ساتھ	اور	اس نے صورتیں بنائیں تمہاری	تو اچھا کیا	تمہاری صورتوں (کو)

حق کے ساتھ بنائے اور تمہاری صورتیں بنائیں تو تمہاری اچھی صورتیں بنائیں

## وَالْيَهُ الْبَصِيرُ ③ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَ

وَالْيَهُ	الْبَصِيرُ ③	يَعْلَمُ ②	مَا	فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ	وَالْيَهُ
اور	اسی کی طرف	پھرنا (ہے)	وہ جانتا ہے	جو کچھ آسمانوں اور زمین میں (ہے)	اور

اور اسی کی طرف پھرنا ہے ③ وہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور

## يَعْلَمُ مَا تُسْرُونَ وَ مَا تُعْلِنُونَ ④ وَاللَّهُ عَلِيمٌ

يَعْلَمُ	مَا	تُسْرُونَ	وَالْيَهُ	الْبَصِيرُ ③	يَعْلَمُ ②	مَا	فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ	وَالْيَهُ
وہ جانتا ہے	جو	تم چھپاتے ہو	اور	جو	تم ظاہر کرتے ہو	اور	اللہ	خوب جاننے والا (ہے)

وہ جانتا ہے جو تم چھپاتے ہو اور جو تم ظاہر کرتے ہو، اور اللہ دلوں کی بات

## بِذَاتِ الصُّدُورِ ⑤ أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَبُوءُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قَبْلُ ⑥

بِذَاتِ الصُّدُورِ ⑤	أَلَمْ يَأْتِكُمْ	نَبُوءُ الَّذِينَ كَفَرُوا	مِنْ قَبْلُ ⑥
سینوں کی (بات) کو	کیا نہیں آئی تمہارے پاس	ان لوگوں کی خبر جنہوں نے	کفر کیا پہلے

خوب جانتا ہے ⑤ کیا تمہارے پاس تم سے پہلے لوگوں کی خبر نہ آئی جنہوں نے کفر کیا

①..... انسانی صورت بہترین صورت ہے، اسے بگڑنا حرام ہے، لہذا ناک کان، چہرے پر راکھ وغیرہ مل کر صورت بگڑنا، مردوں کو عورت کی شکل یا عورتوں کو مردوں کی شکل بنانا حرام ہے۔ ②..... اللہ تعالیٰ کے علم کی وسعت کا عالم یہ ہے کہ وہ آسمانوں اور زمین میں موجود ہر چیز جانتا ہے، لوگوں کی نیتوں، دلی اراہوں اور اعمال کو بھی جانتا ہے، ان کے ظاہری اور پوشیدہ کاموں حتیٰ کہ صرف خیال میں رہنے والی چیزوں کی بھی خبر رکھتا ہے، اور یقیناً اللہ تعالیٰ کا خوف رکھنے اور اس سے جیا کرنے کیلئے یہی عتیدہ دکانی ہے۔

اس کے سبب کی طرف اشارہ سابقہ کفار کے انجام و عذاب اور

فَذَاقُوا وَبَالَ أَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ ذَلِكِ

فَذَاقُوا	وَبَالَ أَمْرِهِمْ	وَلَهُمْ	عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝	ذَلِكِ
تو انہوں نے چکھ لیا	اپنے کام کا وبال	اور	ان کے لیے دردناک عذاب (ہے)	یہ

اور اپنے کام کا وبال چکھ لیا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے ۝ یہ

بِأَنَّهُ كَانَتْ تَأْتِيهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَقَالُوا

بِأَنَّهُ	كَانَتْ تَأْتِيهِمْ	رُسُلُهُمْ	بِالْبَيِّنَاتِ (۱)	فَقَالُوا
(اس) لیے کہ	آتے تھے ان کے پاس	ان کے رسول	روشن نشانیوں کے ساتھ	تو وہ کہتے

اس لیے کہ ان کے پاس ان کے رسول روشن دلیلیں لاتے تو وہ کہتے:

أَبَشْرُ يَهُدُ وَنَنَا فَكَفَرُوا وَتَوَلَّوْا وَاسْتَغْنَى

أَبَشْرُ (۲)	يَهُدُ وَنَنَا	فَكَفَرُوا	وَتَوَلَّوْا	وَاسْتَغْنَى
کیا آدمی	ہدایت دیں گے ہمیں	تو انہوں نے کفر کیا	اور منہ پھیر لیا	اور بے پروائی فرمائی

کیا آدمی ہماری رہنمائی کریں گے تو انہوں نے کفر کیا اور منہ پھیر لیا اور اللہ نے

اللَّهُ ۖ وَاللَّهُ غَنِيٌّ حَمِيدٌ ۖ زَعَمَ الَّذِينَ

اللَّهُ	وَاللَّهُ	غَنِيٌّ	حَمِيدٌ ۖ	زَعَمَ	الَّذِينَ
اللہ (نے)	اور اللہ	بے پروا	حمد کے لائق (ہے)	گمان کر لیا	ان لوگوں نے جنہوں نے

بے پروائی فرمائی اور اللہ بے پروا، ہر حمد کے لائق ہے ۝ کافروں نے

كَفَرُوا ۖ إِنَّ لَّنَّ يُبْعَثُوا ۖ قُلْ بَلَىٰ وَرَبِّي

كَفَرُوا ۖ	إِنَّ لَّنَّ	يُبْعَثُوا ۖ	قُلْ	بَلَىٰ	وَرَبِّي
کفر کیا	کہ	انہیں ہرگز نہ اٹھایا جائے گا	تم کہو	کیوں نہیں	میرے رب کی قسم

گمان کر لیا کہ انہیں ہرگز دوبارہ زندہ نہیں کیا جائے گا، تم فرماؤ: کیوں نہیں، میرے رب کی قسم،

۱..... ہر رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مجبور ضرور دیا گیا البتہ کسی کو ایک اور کسی کو زیادہ معجزات عطا کئے گئے اور ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سب سے زیادہ معجزے عطا ہوئے۔

۲..... کافروں نے بشر کے رسول ہونے کا انکار کیا، یہ ان کی بے عقلی اور نافی کی انتہاء ہے کہ انہوں نے بشر کا رسول ہونا تو نہ مانا جبکہ پتھروں کو خدا تسلیم کر لیا۔ عام محاورہ میں یعنی بے ادب کے انداز میں انبیاء ارام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو بشر کہہ کر پکارنا حرام اور کفار کا طریقہ ہے۔



## تَتَّبِعُنَّ ثُمَّ لَتَنَبَّوُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ ۖ وَ

و	تَتَّبِعُنَّ	ثُمَّ	لَتَنَبَّوُنَّ	بِمَا	عَمِلْتُمْ	و
اور	ضرورتہیں اٹھایا جائے گا	پھر	ضرورتہیں بتا دیا جائے گا	جو	تم نے عمل کیا	اور

تم ضرورت دوبارہ زندہ کئے جاؤ گے پھر ضرورتہارے اعمال تمہیں بتا دیئے جائیں گے اور

## ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ ۝ قَامُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ۖ وَ

و	ذَلِكَ	عَلَى اللَّهِ	يَسِيرٌ ۝	قَامُوا	بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ	و
اور	یہ	اللہ پر	بہت آسان (ہے)	تو ایمان لاؤ	اللہ اور اس کے رسول پر	اور

یہ اللہ پر بہت آسان ہے ۝ تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول اور

## التَّوْرَ الْاِزْمٰی اَنْزَلْنَا ۖ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ۝

الْتَّوْرَ	الْاِزْمٰی	اَنْزَلْنَا	و	اللَّهُ	بِمَا	تَعْمَلُونَ	خَبِيرٌ ۝
(اس نور پر)	جو	ہم نے اتارا	اور	اللہ	(اس سے جو)	تم عمل کرتے ہو	خوب خبر دار (ہے)

اس نور پر جو ہم نے اتارا اور اللہ تمہارے کاموں سے خوب خبر دار ہے ۝

## يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ الْجَمْعِ ذَٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ ۖ

يَوْمَ	يَجْمَعُكُمْ	لِيَوْمِ الْجَمْعِ	ذَٰلِكَ	يَوْمُ التَّغَابُنِ
(جس دن)	(اللہ) اکٹھا کرے گا تمہیں	جمع ہونے کے دن میں	وہ	ہار ظاہر ہونے کا دن (ہے)

جس دن وہ جمع ہونے کے دن میں تمہیں اکٹھا کرے گا۔ وہ دن (ہارنے والوں کی) ہار ظاہر ہونے کا دن ہے

## وَمَنْ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُكَفِّرْ عَنْهُ

و	مَنْ	يُؤْمِنْ	بِاللَّهِ	و	يَعْمَلْ	صَالِحًا	يُكَفِّرْ	عَنْهُ
اور	جو	ایمان لائے	اللہ پر	اور	وہ عمل کرے	اچھا نیک	(اللہ) مٹا دے گا	اس سے

اور جو اللہ پر ایمان لائے اور اچھا کام کرے اللہ اس سے اس کی برائیاں

۱۔ یہاں نور سے مراد قرآن پاک ہے، اسے نور اس لیے فرمایا گیا کہ اس کی بدولت گمراہی کی تاریکیاں دور ہوتی ہیں اور ہدایت و گمراہی میں فرق واضح ہو جاتا ہے۔ ۲۔ جمع ہونے کے دن سے مراد قیامت کا دن ہے جس میں سب اولین و آخرین جمع ہوں گے اور یہ وہ دن ہو گا جس میں کفار کی محرومی اور مسلمانوں کی کامیابی پورے طور پر ظاہر ہوگی، کفار اپنی شکست اور ناکامی کا اقرار کر لیں گے، جبکہ اعمال صالحہ کے پابند مومنین کی برائیاں مٹا دی جائیں گی اور جنت کے نعمتوں بھرے بانغات میں ہمیشہ کی زندگی کیلئے داخل کر دیا جائے گا جو حقیقتاً حقیقی اور بڑی کامیابی ہے۔

توحید و رسالت اور قرآن پر ایمان لانے کا حکم

روز قیامت عمل مسلمانوں کا صلہ اور کفار کی سزا

سَيِّئَاتِهِ وَيُدْخِلُهُ جَنَّتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ

سَيِّئَاتِهِ	وَ	يُدْخِلُهُ	جَنَّتٍ	تَجْرِي	مِنْ تَحْتِهَا	الْأَنْهَارُ
اس کی خطائیں	اور	داخل کرے گا اسے	باغوں (میں)	بہتی ہیں	ان کے نیچے	نہریں

مٹا دے گا اور اسے ان باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں،

خُلِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۚ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝۹ وَالَّذِينَ

خُلِدِينَ	فِيهَا	أَبَدًا	ذَٰلِكَ	الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝۹	وَ	الَّذِينَ
ہمیشہ رہنے والے	ان (باغوں) میں	ہمیشہ	یہی	بہت بڑی کامیابی (ہے)	اور	وہ لوگ جنہوں نے

وہ ہمیشہ ان میں رہیں گے یہی بہت بڑی کامیابی ہے ۝ اور جنہوں نے

كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا ۚ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ خُلِدِينَ

كَفَرُوا	وَ	كَذَّبُوا	بِآيَاتِنَا	أُولَٰئِكَ	أَصْحَابُ النَّارِ	خُلِدِينَ ۖ
کفر کیا	اور	جھٹلایا	ہماری آیتوں کو	یہ لوگ	آگ والے (ہیں)	ہمیشہ رہنے والے

کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا، وہ لوگ آگ والے ہیں، ہمیشہ اس میں

فِيهَا ۖ وَيُسَّ الصِّيرُ ۝۱۰ مَا أَصَابَ مِنْ مُّصِيبَةٍ إِلَّا

فِيهَا	وَ	يُسَّ	الصِّيرُ ۝۱۰	مَا أَصَابَ	مِنْ مُّصِيبَةٍ ۖ	إِلَّا
اس میں	اور	کیا ہی برا	ٹھکانہ (ہے)	نہیں پہنچتی	کوئی مصیبت	مگر

رہیں گے اور وہ کیا ہی برا ٹھکانہ ہے ۝ ہر مصیبت اللہ کے حکم سے ہی

بِإِذْنِ اللَّهِ ۖ وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللَّهِ يَهْدِ اللَّهُ قَلْبَهُ ۖ

بِإِذْنِ اللَّهِ	وَ	مَنْ	يُّؤْمِنْ	بِاللَّهِ	يَهْدِ	اللَّهُ قَلْبَهُ
اللہ کے حکم سے	اور	جو	ایمان لائے	اللہ پر	اللہ ہدایت دے گا	اس کے دل (کو)

پہنچتی ہے اور جو اللہ پر ایمان لائے اللہ اس کے دل کو ہدایت دیدے گا

۱..... جہنم میں ہمیشہ رہنا صرف کفار کے لئے ہے اور جو گناہگار مومن داخل جہنم ہو گا وہ اس میں ہمیشہ نہ رہے گا بلکہ رحمت الہی، یا کسی کی شفاعت کے صدقے یا گناہوں کی کچھ سزا یا کر جہنم سے بالآخر نکال لیا جائے گا۔ ۲..... یہ حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اذن کے بغیر کوئی مصیبت نہیں پہنچ سکتی اور اس بات پر ہمارا ایمان جتنا پختہ ہو گا اتنا ہی مصائب و آلام میں صبر کرنا آسان ہو گا۔ نیز یاد رہے کہ بعض مصیبتیں ہمارے گناہوں کی شامت کے سبب بھی آتی ہیں جیسا کہ سورہ شوریٰ کی آیت نمبر 30 میں بیان ہوا، مصائب و آلام کے وقت اس پہلو کو سامنے رکھنے سے بھی دل کو تسلی ملے گی اور گناہوں سے بچنے کا ذہن بھی بنے گا۔

وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝۱۱ وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا

وَاللَّهُ	بِكُلِّ شَيْءٍ	عَلِيمٌ ۝۱۱	وَأَطِيعُوا	اللَّهُ	وَأَطِيعُوا
اور	اللہ	خوب جاننے والا ہے	اور	تم حکم مانو	اللہ کا اور حکم مانو

اور اللہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے اور اللہ کا حکم مانو اور رسول کا

الرَّسُولَ فَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَإِنَّمَا عَلَىٰ رَسُولِنَا الْبَدْعُ الْمُبِينُ ۝۱۲

الرَّسُولَ	فَإِنْ	تَوَلَّيْتُمْ	فَإِنَّمَا عَلَىٰ رَسُولِنَا	الْبَدْعُ الْمُبِينُ ۝۱۲
رسول کا	پھر اگر	تم نے منہ پھیر لیا	تو ہمارے رسول پر صرف	صاف پہنچا دینا لازم ہے

حکم مانو پھر اگر تم منہ پھیرو تو (جان لو کہ) ہمارے رسول پر صرف صاف صاف پہنچا دینے کی ذمہ داری ہے

اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ۖ وَعَلَىٰ اللَّهِ فليتَوَكَّلْ

اللَّهُ	لَا	إِلَهَ	إِلَّا هُوَ	وَعَلَىٰ اللَّهِ	فليتَوَكَّلْ ۝۱۱
اللہ	نہیں	کوئی معبود	مگر وہی اور	اللہ ہی پر	تو چاہئے کہ بھروسہ کریں

اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں اور ایمان والوں کو تو اللہ ہی پر

الْمُؤْمِنُونَ ۝۱۳ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنِّمِنْ أَرْوَاجِكُمْ وَأَوْلَادِكُمْ

الْمُؤْمِنُونَ ۝۱۳	يَا أَيُّهَا	الَّذِينَ	آمَنُوا	إِنِّمِنْ	أَرْوَاجِكُمْ وَأَوْلَادِكُمْ
ایمان والے	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	بیشک	تمہاری بیویوں اور تمہاری اولاد میں سے

بھروسہ کرنا چاہئے اے ایمان والو! بیشک تمہاری بیویوں اور تمہاری اولاد میں سے کچھ

عَدُوَّائِكُمْ فَاحْذَرُوهُمْ ۚ وَإِنْ تَعْفُوا وَتَصْفَحُوا وَ

عَدُوَّائِكُمْ ۝۱۲	لَكُمْ	فَاحْذَرُوهُمْ	وَإِنْ	تَعْفُوا	وَتَصْفَحُوا
دشمن (ہیں)	تمہارے	تو تم محتاط رہو ان سے	اور	تم معاف کرو	اور درگزر کرو

تمہارے دشمن ہیں تو ان سے احتیاط رکھو اور اگر تم معاف کرو اور درگزر کرو اور

۱..... اللہ تعالیٰ پر توکل کی حقیقت یہ ہے کہ اسباب کو اختیار کیا جائے مگر اعتماد اور بھروسہ صرف رب تعالیٰ پر کیا جائے۔

۲..... کچھ اہل ایمان کے بیوی بچوں نے ہجرت کرنے سے روکا تھا حالانکہ ہجرت ان پر فرض تھی، اس پر یہ آیت اتری۔ ایسے بیوی بچے اپنے عمل سے دشمنی جیسا معاملہ کرتے ہیں کہ فرض کی ادائیگی سے روک کر بندے کی آخرت کو نقصان پہنچاتے ہیں، لہذا ایسے معاملات میں ان کی بات نہیں مانی چاہئے۔



مال و اولاد ایک آزمائش ہیں

تقویٰ، طاعت اور روادخائش خرچ کا حکم

رادخدا میں خرچ کرنے کا صلہ

تَغْفِرُ وَاِنْ اِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۱۳ اِنْبَاْ اَمْوَالِكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ

تَغْفِرُ وَا (۱) فَاِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۱۳ اِنْبَاْ اَمْوَالِكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ

بخش دو تو بیشک اللہ بڑا بخشنے والا بہت مہربان (ہے) تمہارے مال اور تمہاری اولاد صرف

بخش دو تو بیشک اللہ بڑا بخشنے والا، بہت مہربان ہے ۰ تمہارے مال اور تمہاری اولاد

فِتْنَةٌ ۱۵ وَاللَّهُ عِنْدَ أَجْرٍ عَظِيمٍ ۱۵ فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا

فِتْنَةٌ (۲) وَاللَّهُ عِنْدَ أَجْرٍ عَظِيمٍ ۱۵ فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا

آزمائش (ہیں) اور اللہ اس کے پاس بڑا ثواب (ہے) تو ڈرو اللہ (سے) جتنی

ایک آزمائش ہی ہیں اور اللہ کے پاس بہت بڑا ثواب ہے ۰ تو اللہ سے ڈرو جہاں تک

اسْتَطَعْتُمْ وَاَسْبَعُوا وَاَطِيعُوا وَاَنْفَقُوا خَيْرًا اِلَّا نَفْسَكُمْ ۱۶

اسْتَطَعْتُمْ وَاَسْبَعُوا وَاَطِيعُوا وَاَنْفَقُوا خَيْرًا اِلَّا نَفْسَكُمْ

تمہیں طاقت ہو اور سنو اور حکم مانو اور خرچ کرو بہتری (کیلئے) اپنی جانوں کی

تم سے ہو سکے اور سنو اور حکم مانو اور رادخدا میں خرچ کرو یہ تمہاری جانوں کے لیے بہتر ہوگا

وَمَنْ يُؤَقِّ شَخْ نَفْسِهِ فَاُولَٰئِكَ هُمُ الْفٰلِحُونَ ۱۶

وَمَنْ يُؤَقِّ شَخْ نَفْسِهِ فَاُولَٰئِكَ هُمُ الْفٰلِحُونَ ۱۶

اور جسے اس کے نفس کے لالچی پن سے بچالیا گیا تو وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں ۰

اور جسے اس کے نفس کے لالچی پن سے بچالیا گیا تو وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں ۰

اِنْ تَقْرَضُوا مِنَ اللَّهِ قَرْضًا حَسَنًا يُّضَعِفْهُ

اِنْ تَقْرَضُوا مِنَ اللَّهِ قَرْضًا حَسَنًا يُّضَعِفْهُ

اگر تم اللہ کو اچھا قرض دو گے تو وہ تمہارے لیے اسے کئی گنا

۱۔ بیوی بچوں کے قصور معاف کر دینا اللہ تعالیٰ کو محبوب ہے۔ ہمیں بھی چاہئے کہ بیوی بچوں سے کوئی قصور واقع ہو تو موقع محل کی مناسبت سے مناسب تنبیہ کریں اور ساتھ ہی ساتھ ان کا قصور معاف بھی کر دیا کریں۔ ۲۔ ویسے تو مال و اولاد اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہیں البتہ اس اعتبار سے آزمائش ہی ہیں کہ کبھی آدمی ان کی وجہ سے گناہ اور معصیت میں مبتلا ہو جاتا اور ان میں مشغول ہو کر دین اور آخرت سے غافل ہو جاتا ہے۔ ۳۔ اللہ تعالیٰ کو اچھا قرض دینے سے مراد ہے کہ خوش دلی اور نیک نیتی کے ساتھ حلال مال سے رادخدا میں صدقہ کیا جائے۔ اسی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے لطف و کرم سے قرض سے تعبیر فرمایا ہے۔ ۴۔

لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۖ وَاللَّهُ شَكُورٌ حَلِيمٌ ﴿۱۷﴾

لَكُمْ	وَ	يَغْفِرْ	لَكُمْ	وَ	اللَّهُ	شَكُورٌ	حَلِيمٌ ﴿۱۷﴾
تمہارے لیے	اور	بخش دے گا	تمہیں	اور	اللہ	قدر فرمانے والا	بہت حلم والا (ہے)

بڑھادے گا اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ قدر فرمانے والا، بہت حلم والا ہے۔

عِلْمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿۱۸﴾

عِلْمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ	الْعَزِيزُ	الْحَكِيمُ ﴿۱۸﴾
ہر پوشیدہ اور ظاہر کو جاننے والا	بہت عزت والا	بڑا حکمت والا (ہے)

وہ ہر پوشیدہ اور ظاہر کو جاننے والا، بہت عزت والا، بڑا حکمت والا ہے۔

رکوع: 02

آیات: 12

## سُورَةُ الطَّلَاقِ مَدَنِيَّةٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ	اللَّهُ	الرَّحْمَنِ	الرَّحِيمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ

يَا أَيُّهَا	النَّبِيُّ	إِذَا	طَلَّقْتُمُ	النِّسَاءَ	فَطَلِّقُوهُنَّ
اے	نبی	(امت سے فرمادیں کہ) جب	تم طلاق دینا چاہو	عورتوں (کو)	تو طلاق دو انہیں

اے نبی! (امت سے فرمادیں کہ) جب تم لوگ عورتوں کو طلاق دو تو ان کی عدت کے وقت پر

(پیش کش کا مشورہ) تاکہ لوگوں کو صدقہ کی ترغیب ملے۔ ۱..... عالم الغیب وہ وصف ہے جو صرف اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے، مخلوق میں سے کسی کو "عالم الغیب" نہیں کہہ سکتے، البتہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی عطا سے انبیاء و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام اور اولیاء کرام غیب کا علم رکھتے ہیں۔ ۲..... یہاں عورتوں سے مراد وہ عورتیں ہیں جن سے شوہر نے حق زوجیت ادا کیا ہو اور ان کی عدت حیض سے شمار کی جائے، اگر انہیں طلاق دینی ہو تو ایسے پائی کے دنوں میں ایک طلاق دیں جن میں ان سے جماع نہ کیا گیا ہو اور عدت گزرے تک رجوع نہ کریں۔ اسے طلاق احسن کہتے ہیں۔

## لِعَدَّتِهِنَّ وَأَحْصُوا الْعِدَّةَ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ رَبَّكُمْ ۚ

لِعِدَّتِهِنَّ	وَ	أَحْصُوا <sup>(۱)</sup>	الْعِدَّةَ	وَ	اتَّقُوا	اللَّهُ رَبَّكُمْ
ان کے عدت کے وقت (پر)	اور	شمار کرتے رہو	عدت (کو)	اور	ڈرو	اپنے رب اللہ (سے)

انہیں طلاق دو اور عدت کو شمار کرتے رہو اور اللہ سے ڈرو جو تمہارا رب ہے۔

## لَا تَخْرُجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَنَّ بِفَاحِشَةٍ مُبَيَّنَةٍ ۚ

لَا تَخْرُجُوهُنَّ <sup>(۲)</sup>	مِنْ بُيُوتِهِنَّ	وَ	لَا يَخْرُجْنَ	إِلَّا	أَنْ	يَأْتِيَنَّ بِفَاحِشَةٍ مُبَيَّنَةٍ
تم نہ نکالو انہیں	ان کے گھروں سے	اور	نہ وہ نکلیں	مگر	یہ کہ	وہ ارتکاب کریں کھلی برائی کا

تم عورتوں کو ان کے گھروں سے نہ نکالو اور نہ وہ خود نکلیں مگر یہ کہ کسی صریح برائی کا ارتکاب کریں

## وَتِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ ۚ وَمَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّهِ فَقَدْ

وَتِلْكَ	حُدُودُ اللَّهِ	وَ	مَنْ	يَتَعَدَّ	حُدُودَ اللَّهِ	فَقَدْ
اور	یہ	اللہ کی حدیں (ہیں)	اور	جو	آگے بڑھا	اللہ کی حدوں (سے)

اور یہ اللہ کی حدیں ہیں اور جو اللہ کی حدوں سے آگے بڑھا تو بیشک

## ظَلَمَ نَفْسَهُ ۚ لَا تَدْرِي لَعَلَّ اللَّهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذَلِكَ

ظَلَمَ	نَفْسَهُ	لَا تَدْرِي	لَعَلَّ	اللَّهُ	يُحْدِثُ	بَعْدَ ذَلِكَ
اس نے ظلم کیا	اپنی جان (پر)	تمہیں معلوم نہیں	شاید	اللہ	پیدا فرمادے	اس کے بعد

اس نے اپنی جان پر ظلم کیا۔ تم نہیں جانتے شاید اللہ اس کے بعد کوئی نیا معاملہ

## أَمْرًا ۚ فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ أَوْ

أَمْرًا ۚ	فَإِذَا	بَلَغْنَ	أَجَلَهُنَّ	فَأَمْسِكُوهُنَّ	بِمَعْرُوفٍ	أَوْ
کوئی معاملہ	توجہ	وہ (نزدیک) پہنچیں	اپنی مدت (کو)	تو تم روک لو انہیں	بھلائی کے ساتھ	یا

پیدا فرمادے ۷ توجہ عورتیں اپنی مدت تک پہنچنے کو ہوں تو انہیں بھلائی کے ساتھ روک لو یا

۱۔ عدت کا شمار مرد و عورت دونوں ہی کریں گے البتہ یہاں بطور خاص مردوں کو عدت شمار کرنے کا اس لئے فرمایا گیا تاکہ وہ دوران عدت رجوع، نان نفقہ اور طلاق و نکاح سے متعلق دیگر احکام کا خیال رکھ سکیں۔ ۲۔ عورت کو عدت شوہر کے گھر پوری کرنا لازم ہے۔ شوہر کو جائز نہیں کہ طلاق یافتہ کو ایام عدت میں گھر سے نکالے اور نہ ان عورتوں کو وہاں سے خود نکالنا جائز ہے کیونکہ یہ رہائش محض شوہر کا حق نہیں ہے جو اس کی رضامندی سے ساقط ہو جائے بلکہ یہ شریعت کا حق بھی ہے البتہ عورت اگر غرض بولے اور گھر والوں کو ایذا دے تو اسے نکالنا جائز ہے کیونکہ وہ ناشرہ یعنی نافرمان عورت کے حکم میں ہے۔



فَارِقُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَّ اَشْهَدُوْا ذَوِيْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ وَاَقْبِسُوا

فَارِقُوْهُنَّ	بِمَعْرُوْفٍ <sup>(۱)</sup>	وَّ	اَشْهَدُوْا	ذَوِيْ عَدْلٍ	مِّنْكُمْ	وَّ	اَقْبِسُوا
جد کر دو انہیں	بھلائی کے ساتھ	اور	گواہ بناؤ	دو عدل والے	اپنوں میں سے	اور	قائم کرو

انہیں بھلائی کے ساتھ جد کر دو اور اپنوں میں سے دو عادل گواہ بناؤ اور اللہ کے لیے

الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ ۚ ذٰلِكُمْ يُوْءِ عَظٰیْہٖ مَنْ كَانَ يُّوْمٍ مِّنْ

الشَّهَادَةَ	لِلّٰهِ	ذٰلِكُمْ	يُوْءِ عَظٰیْہٖ	مَنْ	كَانَ يُّوْمٍ مِّنْ
گواہی	اللہ کیلئے	یہ	نصیحت کی جاتی ہے	اس سے	(اسے) جو ایمان رکھتا ہے

گواہی قائم کرو یہ ہے جس سے اس شخص کو نصیحت کی جاتی ہے جو اللہ اور

بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ وَ مَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّہٗ

بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ	وَّ	مَنْ	يَّتَّقِ	اللّٰهَ	يَجْعَلْ	لَّہٗ
اللہ اور آخرت کے دن پر	اور	جو	ڈرے	اللہ (سے)	(تو) وہ بنادے گا	اس کیلئے

آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کے لیے

مَخْرَجًا ۚ وَيَرْزُقْہٗ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۚ وَمَنْ

مَخْرَجًا ۚ	وَّ	يَرْزُقْہٗ	مِنْ حَيْثُ	لَا يَحْتَسِبُ	وَّ	مَنْ
نکلنے کا راستہ	اور	وہ روزی دے گا اسے	جہاں سے	اسے گمان نہ ہو گا	اور	جو

نکلنے کا راستہ بنادے گا ۚ اور اسے وہاں سے روزی دے گا جہاں اس کا گمان بھی نہ ہو اور جو

يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَہُوَ حَسْبُہٗ ۚ اِنَّ اللّٰهَ بِاٰمْرِہٖ ۚ

يَتَوَكَّلْ	عَلَى اللّٰهِ	فَہُوَ	حَسْبُہٗ	اِنَّ	اللّٰهَ	بِاٰمْرِہٖ ۚ
بھروسہ کرے	اللہ پر	تو وہ	(اسے) کافی ہے	بیشک	اللہ	اپنا کام پورا کرنے والا ہے

اللہ پر بھروسہ کرے تو وہ اسے کافی ہے بیشک اللہ اپنا کام پورا کرنے والا ہے،

۱..... اگر ایک یا دو زوجی طلاقیں دیں اور عورت اپنی عدت کی اختتامی مدت کے قریب پہنچ جائے تو اس وقت شوہر کو اختیار ہے، اگر اس کے ساتھ حسن معاشرت اور اچھا سلوک کرتے ہوئے رہنا چاہے تو رجوع کر لے اور دل میں دوبارہ طلاق دینے کا ارادہ نہ رکھے اور اگر اسے عورت کے ساتھ خونی اور اچھائی سے گزر بسر کر سکنے کی امید نہ ہو تو اس کے حق جیسے مہر وغیرہ ادا کر کے اس سے جدائی اختیار کر لے اور اسے اس طرح نقصان نہ پہنچائے کہ عدت کے آخر میں رجوع کر لے، پھر طلاق دیدے اور یوں اس کی عدت دراز کر کے اسے پریشانی میں ڈال دے۔ مزید تفصیل فقہی کتابوں میں ملاحظہ فرمائیں۔

قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ۝ وَالَّتِي

قَدْ	جَعَلَ	اللَّهُ	لِكُلِّ شَيْءٍ	قَدْرًا ۝	وَالَّتِي
بیشک	مقرر کر رکھا ہے	اللہ (نے)	ہر چیز کیلئے	ایک اندازہ	اور وہ عورتیں جو

بیشک اللہ نے ہر چیز کیلئے ایک اندازہ مقرر کر رکھا ہے ۝ اور تمہاری عورتوں میں

يَسِّنَ مِنَ الْمَحِيضِ مَنْ نَسِيَ كُمْ إِنْ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ

يَسِّنَ (۱)	مِنَ الْمَحِيضِ	مَنْ نَسِيَ كُمْ	إِنْ	ارْتَبْتُمْ	فَعِدَّتُهُنَّ
ناامید ہو چکی ہوں	حیض سے	تمہاری عورتوں میں سے	اگر	تمہیں شک ہو	تو ان کی عدت

جو حیض سے ناامید ہو چکی ہوں اگر تمہیں کچھ شک ہو تو ان کی اور جنہیں

ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ وَالَّتِي لَمْ يَحْضَنْ ۖ وَأُولَاتُ الْأَحْصَالِ أَجَلُهُنَّ

ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ	وَالَّتِي	لَمْ يَحْضَنْ (۲)	وَ	أُولَاتُ الْأَحْصَالِ (۳)	أَجَلُهُنَّ
تین مہینے (ہے)	اور وہ عورتیں جنہیں	حیض نہیں آیا	اور	حمل والیاں	ان کی (عدت کی) مدت

حیض نہیں آیا ان کی عدت تین مہینے ہے اور حمل والیوں کی عدت کی مدت

أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۖ وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ

أَنْ	يَضَعْنَ	حَمْلَهُنَّ	وَ	مَنْ	يَتَّقِ	اللَّهُ	يَجْعَلْ	لَهُ
یہ (ہے) کہ	وہ جن لیں	اپنا حمل	اور	جو	ڈرے	اللہ (سے)	اللہ بنادے گا	اس کیلئے

یہ ہے کہ وہ اپنا حمل جن لیں اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کے لیے اس کے کام میں

مِنْ أَمْرٍ يُسْرًا ۝ ذَلِكَ أَمْرُ اللَّهِ أَنْزَلَهُ إِلَيْكُمْ ۖ وَ

مِنْ أَمْرٍ	يُسْرًا ۝	ذَلِكَ	أَمْرُ اللَّهِ	أَنْزَلَهُ	إِلَيْكُمْ	وَ
اس کے کام سے (میں)	آسانی	یہ	اللہ کا حکم (ہے)	اس نے اتارا ہے	تمہاری طرف	اور

آسانی فرما دے گا ۝ یہ اللہ کا حکم ہے جو اس نے تمہاری طرف اتارا اور

۱..... بڑھاپے کی وجہ سے جب حیض منقطع ہو جائے وہ سن ایسا ہے، اور اس عمر میں بچپنی ہوئی عورت کی عدت تین ماہ ہے۔ ۲..... لوگ نابالغ ہو یا اس کے بالغ ہونے کی عمر تو آگئی مگر ابھی حیض نہیں شروع ہوا تو ان دونوں کی عدت بھی تین ماہ ہے۔ ۳..... حاملہ عورتوں کی عدت وضع حمل ہے خواہ وہ عدت طلاق کی ہو یا وفات کی۔ نیز وضع حمل سے عدت پوری ہونے کے لیے کوئی خاص مدت مقرر نہیں، موت یا طلاق کے بعد جس وقت بچہ پیدا ہو عدت ختم ہو جائے گی اگرچہ ایک منٹ بعد ہو۔ یونہی اگر حمل ساقط ہو گیا لیکن بچے کے کچھ اعضا بن چکے ہیں تو عدت پوری ہو گئی اور بچے کے اعضاء بننے سے پہلے حمل ساقط ہوا تو عدت ختم نہیں ہوگی۔

حکم الہی کی پاسداری کرنے والوں کو  
آپائیت دینی

## مَنْ يَشَقِّ اللَّهُ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّئَاتِهِ وَيُعْظِمَ

مَنْ	يَشَقِّ	اللَّهُ	يُكَفِّرْ	عَنْهُ	سَيِّئَاتِهِ	و	يُعْظِمَ
جو	ڈرے	اللہ (سے)	اللہ مٹا دے گا	اس سے	اس کی برائیاں	اور	بڑا کر دے گا

جو اللہ سے ڈرے تو اللہ اس سے اس کی برائیاں مٹا دے گا اور اس کیلئے

## لَهُ أَجْرًا ۝ أَسْكِنُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِنْ وَجْدِكُمْ وَ

لَهُ	أَجْرًا ۝	أَسْكِنُوهُنَّ	مِنْ حَيْثُ	سَكَنْتُمْ	مِنْ وَجْدِكُمْ (۱)	و
اس کے لئے	ثواب	تم رکھو انہیں	جہاں	تم رہتے ہو	اپنی گنجائش کے مطابق	اور

ثواب کو بڑا کر دے گا ۝ عورتوں کو وہاں رکھو جہاں خود رہتے ہو اپنی گنجائش کے مطابق اور

## لَا تَضَارُّوهُنَّ لِنُصِيفُوا عَلَيْهِنَّ ۖ وَإِنْ كُنَّ أُولَاتٍ حُمِلَ

لَا تَضَارُّوهُنَّ	لِنُصِيفُوا	عَلَيْهِنَّ	وَ	إِنْ	كُنَّ	أُولَاتٍ حُمِلَ
تم تکلیف نہ دو انہیں	کہ تنگی کرو	ان پر	اور	اگر	وہ ہوں	حمل والیاں

انہیں تکلیف نہ دو کہ ان پر تنگی کرو اور اگر وہ حمل والیاں ہوں

## فَأَنْفِقُوا عَلَيْهِنَّ حَتَّى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ فَإِنْ

فَأَنْفِقُوا (۲)	عَلَيْهِنَّ	حَتَّى	يَضَعْنَ	حَمْلَهُنَّ	فَإِنْ
تو خرچ کرتے رہو	ان پر	یہاں تک کہ	وہ جن لیں	اپنا حمل	پھر اگر

تو ان پر خرچ کرتے رہو یہاں تک کہ وہ بچہ جن دیں پھر اگر

## أَرْضَعْنَ لَكُمْ فَآتُوهُنَّ أَجُورَهُنَّ ۚ وَاتَّبِعُوا بَيْنَكُمْ

أَرْضَعْنَ (۳)	لَكُمْ	فَآتُوهُنَّ	أَجُورَهُنَّ	وَاتَّبِعُوا	بَيْنَكُمْ
وہ دودھ پلائیں (بچے کو)	تمہارے لیے	تو تم دو انہیں	ان کی اجرت	اور مشورہ کر لو	اپنے درمیان

وہ تمہارے لیے (بچے کو) دودھ پلائیں تو انہیں ان کی اجرت دو اور آپس میں اچھے طریقے سے

- ۱۔ طلاق دی ہوئی عورت کو عدت پوری ہونے تک رہنے کیلئے اپنی حیثیت کے مطابق مکان دینا شوہر پر واجب ہے اور عدت کے زمانہ میں نفقہ یعنی اخراجات دینا بھی واجب ہے۔
- ۲۔ نفقہ جیسے حاملہ عورت کو دینا واجب ہے ایسے ہی غیر حاملہ کو بھی دینا واجب ہے خواہ اسے طلاق رجعی دی ہو یا بائن۔
- ۳۔ بچے کو دودھ پلانا ماں پر واجب نہیں، باپ کی ذمہ داری ہے کہ اجرت دے کر دودھ پلوائے لیکن اگر بچہ ماں کے سوا کسی اور عورت کا دودھ نہ پئے، یا باپ فقیر ہو تو اس حالت میں ماں پر دودھ پلانا واجب ہو جاتا ہے، بچے کی ماں جب تک اس کے باپ کے نکاح میں ہو یا طلاق رجعی کی عدت میں ہو تو ایسی حالت میں



بِعُرُوفٍ ۚ وَإِنْ تَعَاَسَرْتُمْ فَسْتَزِضُ لَهٗ

بِعُرُوفٍ <sup>(۱)</sup>	وَ	إِنْ	تَعَاَسَرْتُمْ	فَسْتَزِضُ	لَهٗ
ایکھ طریقے سے	اور	اگر	تم آپس میں دشواری سمجھو	تو عنقریب دودھ پلا دے گی	اس (بچے) کو

مشورہ کر لو اور اگر تم آپس میں دشواری سمجھو تو عنقریب اسے کوئی دوسری عورت

أُخْرَى ۖ لِيُنْفِقَ ذُو سَعَةٍ مِّن سَعَتِهِ ۖ وَ

أُخْرَى ۖ	لِيُنْفِقَ	ذُو سَعَةٍ	مِّن سَعَتِهِ	وَ
دوسری (عورت)	چاہئے کہ خرچ کرے	(مالی) وسعت والا	اپنی وسعت کے مطابق	اور

دودھ پلا دے گی ○ مالی وسعت رکھنے والے کو چاہئے کہ اپنی گنجائش کے مطابق خرچ کرے اور

مَنْ قُدِّرَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ فَلْيُنْفِقْ مِمَّا آتَاهُ

مَنْ قُدِّرَ عَلَيْهِ	رِزْقُهُ	فَلْيُنْفِقْ	مِمَّا آتَاهُ
جس پر تنگ کیا گیا	اس کا رزق	تو چاہئے کہ وہ خرچ کرے	(اس میں) سے جو عطا کیا اسے

جس پر اس کا رزق تنگ کیا گیا ہے تو اسے چاہئے کہ اس میں سے خرچہ دے جو اسے اللہ نے

اللَّهُ لَا يَكْلِفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا مَا آتَاهَا ۚ

اللَّهُ	لَا يَكْلِفُ	اللَّهُ	نَفْسًا	إِلَّا	مَا	آتَاهَا
اللہ (نے)	بوجھ نہیں رکھتا	اللہ	کسی جان (پر)	مگر	(اسی قدر) جتنا	اس نے دیا اسے

دیا ہے، اللہ کسی جان پر بوجھ نہیں رکھتا مگر اسی قابل جتنا اسے دیا ہے،

سَيَجْعَلُ اللَّهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُسْرًا ۚ وَكَأَيُّنَ مِّن قَرِيَةٍ

سَيَجْعَلُ	اللَّهُ	بَعْدَ عُسْرٍ	يُسْرًا ۚ	وَ	كَأَيُّنَ	مِّن قَرِيَةٍ
عنقریب کر دے گا	اللہ	تنگی کے بعد	آسانی	اور	کتنے ہی	شہر (تھے)

جلد ہی اللہ دشواری کے بعد آسانی فرما دے گا ○ اور کتنے ہی شہر تھے

(پچھلے کاوش) اسے دودھ پلانے کی اجرت لینا جائز نہیں، عدت کے بعد لینا جائز ہے۔

1 دودھ پلانے کی اجرت سے متعلق مرد و عورت آپس میں اچھے طریقے سے مشورہ کر لیں اور یہ خیال رکھیں کہ نہ مرد عورت کے حق میں کوتاہی کرے، نہ عورت اس معاملہ میں سختی کرے، پھر اگر یہ آپس میں معاملہ طے کرنے میں دشواری سمجھیں اور بچے کی ماں کسی دوسری دودھ پلانے والی عورت کی اجرت کے برابر اجرت لینے پر راضی نہ ہو بلکہ زیادہ اجرت کا مطالبہ کرے اور باپ زیادہ دینا نہ چاہے تو پھر یہ کسی دوسری عورت کا انتظام کر لے۔

سابقہ قوعوں کے انجاء کی طرف اشارہ اور مسلمانوں کو نصیحت

۱۰۰

عَتَتْ عَنْ أَمْرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهِ فَحَاسِبْنَهَا

عَتَتْ	عَنْ أَمْرِ	رَبِّهَا	وَ	رُسُلِهِ	فَحَاسِبْنَهَا
اس نے سرکشی کی	حکم سے	اپنے رب (کے)	اور	اس کے رسولوں (کے)	تو ہم نے حساب لیا ان سے

جنہوں نے اپنے رب کے اور اس کے رسولوں کے حکم سے سرکشی کی تو ہم نے ان سے

حِسَابًا شَدِيدًا وَعَدَّ بِنُهَا عَذَابًا نُّكَرًا ۸ فَذَاقَتْ وَبَالَ أَمْرِهَا

حِسَابًا شَدِيدًا ۱	وَّ	عَدَّ بِنُهَا	عَذَابًا نُّكَرًا ۸ ۲	فَذَاقَتْ	وَبَالَ أَمْرِهَا
سخت حساب	اور	عذاب دیا اسے	برا عذاب	تو اس نے چکھا	اپنے کام کا وبال

سخت حساب لیا اور انہیں برا عذاب دیا ۸ تو انہوں نے اپنے کام کا وبال چکھا

وَكَانَ عَاقِبَةُ أَمْرِهَا خُسْرًا ۹ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ

وَ	كَانَ	عَاقِبَةُ أَمْرِهَا	خُسْرًا ۹	أَعَدَّ	اللَّهُ لَهُمْ
اور	ہوا	اس کے کام کا انجام	خسارہ	تیار کر رکھا ہے	اللہ (نے) ان کے لیے

اور ان کے کام کا انجام خسارہ ہوا ۹ اللہ نے ان کے لیے سخت عذاب

عَذَابًا شَدِيدًا ۱۰ فَاتَّقُوا اللَّهَ يَا أُولِيَ الْأَلْبَابِ الَّذِينَ آمَنُوا قَدْ

عَذَابًا شَدِيدًا ۱۰	فَاتَّقُوا	اللَّهُ	يَا أُولِيَ الْأَلْبَابِ	الَّذِينَ	آمَنُوا قَدْ
سخت عذاب	تو ڈرو	اللہ (سے)	اے عقل والو	وہ لوگ جو	ایمان لائے بیشک

تیار کر رکھا ہے تو اللہ سے ڈرو، اے عقل والو جو ایمان لائے ہو، بیشک

أَنْزَلَ اللَّهُ إِلَيْكُمْ ذِكْرًا ۱۱ رَّسُولًا يَتْلُوَ عَلَيْكُمْ

أَنْزَلَ	اللَّهُ	إِلَيْكُمْ	ذِكْرًا ۱۱ ۳	رَّسُولًا	يَتْلُوَ عَلَيْكُمْ
اتارا	اللہ (نے)	تمہاری طرف	ذکر، نصیحت	(نیز) رسول (بھیجا)	جو تلاوت کرتا ہے تم پر

اللہ نے تمہاری طرف نصیحت اتاری ۱۱ (نیز) رسول (بھیجا) جو تم پر اللہ کی روشن آیتیں

۱۔ یہاں سخت حساب سے مراد آخرت کا حساب ہے اور چونکہ اس کا واقع ہونا یقینی ہے اس لئے یہاں اسے ماضی کے صیغہ سے بیان فرمایا گیا۔

۲۔ برے عذاب سے جہنم کا عذاب مراد ہے یا اس سے مراد دنیا میں قتل وغیرہ بلاؤں میں مبتلا کرنا ہے۔

۳۔ یہاں ذکر سے مراد قرآن ہے اور ایک تفسیر کے مطابق ذکر سے مراد رسول کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں اور اگلی آیت کے شروع کا لفظ ”رسول“ اسی ذکر کی تفسیر ہے۔

## آيَةُ اللَّهِ مُبَيَّنَةٌ لِّيُخْرِجَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا

آيَةُ اللَّهِ مُبَيَّنَةٌ	لِّيُخْرِجَ <sup>(۱)</sup>	الَّذِينَ	آمَنُوا	وَعَمِلُوا
اللہ کی روشن آیتیں	تاکہ وہ نکالے	ان لوگوں کو جو	ایمان لائے	اور انہوں نے عمل کیے

پڑھتا ہے تاکہ وہ ان لوگوں کو اندھیروں سے نور کی طرف لے جائے

## الصُّلُحِ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ وَمَنْ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ وَ

الصُّلُحِ	مِنَ الظُّلُمَاتِ <sup>(۲)</sup>	إِلَى النُّورِ	وَمَنْ	يُؤْمِنُ <sup>(۳)</sup>	بِاللَّهِ	وَعَمِلُوا
نیک، اچھے	اندھیروں سے	نور کی طرف	اور جو شخص	ایمان لائے	اللہ پر	اور

جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے اور جو اللہ پر ایمان لائے اور

## يَعْمَلْ صَالِحًا يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا

يَعْمَلْ	صَالِحًا	يُدْخِلْهُ	جَنَّاتٍ	تَجْرِي	مِنْ تَحْتِهَا
وہ عمل کرے	نیک، اچھا	(تو اللہ) داخل کرے گا اسے	باغوں (میں)	بہتی ہیں	ان کے نیچے

اچھا کام کرے تو اللہ اسے ان باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں

## الْأَنْهَارِ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا قَدْ أَحْسَنَ اللَّهُ لَهُ

الْأَنْهَارِ	خَالِدِينَ	فِيهَا	أَبَدًا	قَدْ	أَحْسَنَ	اللَّهُ	لَهُ
نہریں	ہمیشہ رہنے والے	ان (باغوں) میں	ہمیشہ	بیشک	اچھی رکھی	اللہ (نے)	اس کیلئے

بہتی ہیں، ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، بیشک اللہ نے اس کے لیے اچھی روزی

## رِزْقًا ۱۱) اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَلَوَاتٍ وَمِنَ الْأَرْضِ

رِزْقًا ۱۱)	اللَّهُ	الَّذِي	خَلَقَ	سَبْعَ سَلَوَاتٍ	وَمِنَ الْأَرْضِ
روزی	اللہ (وہی ہے)	جس نے	پیدا کیا	سات آسمانوں (کو)	اور زمینیں

رکھی ۱۱) اللہ وہی ہے جس نے سات آسمان بنائے اور انہی کے برابر

۱..... ”ذِکْرًا“ کی دوسری تفسیر کے مطابق یہاں اندھیروں سے نور کی طرف نکالنے کی نسبت رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف ہے، اور یہ یقیناً آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا وصف بھی ہے کہ لوگوں کو کفر سے ایمان، جہل سے علم اور فسق سے تقویٰ کی طرف نکالتے ہیں۔

۲..... یہاں اندھیروں سے مراد کفر و جہالت کے اندھیرے اور نور سے مراد ایمان و علم کا نور ہے۔

۳..... یہاں ایمان کا ذکر عمل صالح سے پہلے ہوا، کیونکہ ایمان عمل پر مقدم ہے۔ یونہی نجات کے لئے ایمان کے ساتھ نیک اعمال کی بھی ضرورت ہے۔



مُذْهَبٌ ۱ يَتَنَزَّلُ إِلَّا مَرْبِيْنَهُنَّ لَتَعْلَمُوْا أَنَّ اللَّهَ

مُذْهَبٌ	يَتَنَزَّلُ	الْأَمْرُ (۱)	يَبِيْنُهُنَّ	لَتَعْلَمُوْا	أَنَّ	اللَّهُ
انہی کے برابر	اتر تا ہے	حکم	ان کے درمیان	تاکہ تم جان لو	کہ	اللہ

زمینیں۔ حکم ان کے درمیان اترتا ہے تاکہ تم جان لو کہ اللہ

عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۚ وَأَنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ۚ

عَلَى كُلِّ شَيْءٍ	قَدِيْرٌ	وَأَنَّ	اللَّهُ	قَدْ	أَحَاطَ	بِكُلِّ شَيْءٍ	عِلْمًا ۚ
ہر چیز پر	خوب قادر (ہے)	اور	یہ کہ	اللہ	بیشک	اس نے گہرا ہوا ہے	ہر چیز کو علم (سے)

ہر شے پر خوب قادر ہے اور یہ کہ اللہ کا علم ہر چیز کو گہرا ہوئے ہے ○

رکوع: 02

آیات: 12

## سُورَةُ التَّحْرِيمِ ۚ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ	اللَّهُ	الرَّحْمَنِ	الرَّحِيمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ ۚ

يَا أَيُّهَا	النَّبِيُّ	لِمَ	تُحَرِّمُ (۲)	مَا	أَحَلَّ	اللَّهُ	لَكَ
اے	نبی	کیوں	تم حرام کرتے ہو (اپنے اوپر)	وہ چیز جو	حلال کی	اللہ (نے)	تمہارے لئے

اے نبی! تم اپنی بیویوں کی رضا چاہتے ہوئے اپنے اوپر اس چیز کو کیوں حرام کرتے ہو

۱..... آسمان و زمین کے درمیان حکم اترنے سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ان سب میں جاری اور نافذ ہے۔ ۲..... اس آیت کا ایک شان نزول یہ ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ام المؤمنین حضرت زینب زوجہ اللہ تعالیٰ علیہا کے یہاں تشریف لے جاتے تو وہ شہر پیش کرتیں، یوں ان کے یہاں کچھ زیادہ دیر تشریف فرما رہتے، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ شدت محبت کی وجہ سے یہ بات دیگر ازواج مطہرات پر بہت بھاری ہوئی، انہوں نے باہمی مشورے سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں کچھ عرض کیا تو انہیں راضی کرنے کیلئے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمادیا کہ میں شہد کو اپنے

واقعہ تحریم کا بیان

تَبَتُّنِ مَرْضَاتِ اَزْوَاجِكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۱ قَدْ فَرَضَ

تَبَتُّنِ	مَرْضَاتِ اَزْوَاجِكُمْ	وَاللّٰهُ	غَفُوْرٌ	رَّحِيْمٌ ۝۱	قَدْ	فَرَضَ
چاہتے ہوئے	اپنی بیویوں کی رضا	اور اللہ	بہت بخشنے والا	بڑا مہربان (ہے)	بیشک	مقرر فرمایا

جو اللہ نے تمہارے لئے حلال کی ہے اور اللہ بہت بخشنے والا، بڑا مہربان ہے ۝۱ بیشک اللہ نے

اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةٌ اٰیٰتَانِکُمْ ۚ وَاللّٰهُ مَوْلٰکُمْ ۚ وَهُوَ

اللّٰهُ	لَكُمْ	تَحِلَّةٌ اٰیٰتَانِکُمْ ۚ (۱)	وَاللّٰهُ	مَوْلٰکُمْ	وَهُوَ
اللہ (نے)	تمہارے لئے	تمہاری قسموں کا کھولنا	اور اللہ	تمہارا مددگار (ہے)	وہ

تمہارے لیے تمہاری قسموں کا کھولنا مقرر فرمایا ہے اور اللہ تمہارا مددگار ہے اور وہی

الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ۝۲ وَاِذَا سَرَ النَّبِيُّ اِلٰی بَعْضِ اَزْوَاجِہٖ

الْعَلِيْمُ	الْحَكِيْمُ ۝۲	وَ اِذَا	سَرَ ۚ (۲)	النَّبِيُّ	اِلٰی بَعْضِ اَزْوَاجِہٖ
بہت علم والا	بڑا حکمت والا (ہے)	اور جب	خفیہ طور پر کی	نبی (نے)	اپنی بیویوں میں سے ایک سے

بہت علم والا، بڑا حکمت والا ہے ۝۲ اور جب نبی نے اپنی ایک بیوی کو راز کی ایک بات

حَدِيْثًا ۚ فَلَمَّا نَبَّأَتْ بِہٖ وَاظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَیْہِ

حَدِيْثًا	فَلَمَّا	نَبَّأَتْ	بِہٖ	وَاظْهَرَهُ	اللّٰهُ	عَلَیْہِ
ایک بات	پھر جب	اس نے خبر دیدی	اس کی	اور ظاہر کر دیا اسے	اللہ (نے)	اس (نبی) پر

بتائی پھر جب اس نے اس بات کی (دوسری کو) خبر دیدی اور اللہ نے اس بات کو نبی پر ظاہر کر دیا

عَرَفَ بَعْضُہٗ وَاَعْرَضَ عَنْ بَعْضٍ ۚ فَلَمَّا

عَرَفَ	بَعْضُہٗ	وَاَعْرَضَ	عَنْ بَعْضٍ	فَلَمَّا
(تو) اس (نبی) نے جتا دیا	اس کا کچھ حصہ	اور چشم پوشی کی	کچھ حصہ سے	پھر جب

تو نبی نے اس بات کا کچھ حصہ تو جتا دیا اور کچھ سے چشم پوشی فرمائی پھر جب

(پچھلے کلمہ کا حشر) اوپر حرام کرتا ہوں۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ ۱..... حلال کو اپنے اوپر حرام کر لینا بھی قسم کی ایک قسم ہے اور یہاں قسم کو کھولنے سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قسم کا کفارہ مقرر دیا ہے۔ یا یہ مراد ہے کہ قسم کے بعد ان شاء اللہ کہا جائے تاکہ اس کے برخلاف کرنے سے قسم ٹھنی نہ ہو۔ ۲..... یہاں بیان کئے گئے واقعہ کا خلاصہ یہ ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی ایک زوجہ کو وہ چیزوں پر مشتمل راز کی ایک بات بتائی اور اسے کسی کے سامنے ظاہر کرنے سے منع فرمایا۔ لیکن انہوں نے دوسری زوجہ کو بتا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے عمل کی خبر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو دی۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

نَبَاَهَا بِه قَالَتْ مَنْ أَنْبَاكَ هَذَا ۱

نَبَاَهَا	بِه	قَالَتْ	مَنْ	أَنْبَاكَ	هَذَا
اس نے خبر دی اس (زوجہ) کو	اس کی	(تو) اس نے عرض کی	کس نے	بتایا آپ کو	یہ

نبی نے اس بیوی کو اس کی خبر دی تو اس نے عرض کی: آپ کو کس نے بتایا؟

قَالَ نَبَاَنِي الْعَلِيمُ الْخَبِيرُ ۲ اِنْ تَتُوبَا

قَالَ	نَبَاَنِي	الْعَلِيمُ	الْخَبِيرُ ۲	اِنْ	تَتُوبَا
فرمایا	بتایا مجھے	بہت علم والے	بہت خبر رکھنے والے (نے)	(اے نبی کی دونوں بیویوں) اگر	تم دونوں توبہ کرو

فرمایا: مجھے بہت علم والے، بہت خبر رکھنے والے نے بتایا ۲ (اے نبی کی دونوں بیویوں!) اگر تم دونوں

اِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَعَتْ قُلُوبُكُمَا ۳ وَاِنْ

اِلَى اللَّهِ	فَقَدْ	صَعَتْ	قُلُوبُكُمَا	وَاِنْ
اللہ کی طرف (تو وہ توبہ قبول کرے گا)	پس بیشک	(حق سے کچھ ہٹ گئے)	تم دونوں کے دل	اور اگر

اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرو کیونکہ تمہارے دل ضرور کچھ ہٹ گئے ہیں (تو وہ توبہ قبول کرے گا) اور اگر

تَظْهَرَا عَلَيْهِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ مَوْلَاهُ ۴

تَظْهَرَا	عَلَيْهِ	فَإِنَّ	اللَّهَ	هُوَ	مَوْلَاهُ ۴
تم نے ایک دوسرے کی مدد کی	اس (نبی پر) (کے مقابلے میں)	تو بیشک	اللہ	وہ	اس کا مددگار (ہے) اور

نبی کے مقابلے میں تم ایک دوسرے کی مدد کرو تو بیشک اللہ خود ان کا مددگار ہے اور

جَبْرِيلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ ۵ وَالْمَلَائِكَةُ بَعْدَ ذَلِكَ ظَهِيرٌ ۶ عَسَى

جَبْرِيلُ	وَاِنْ	صَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ ۵	وَاِنْ	الْمَلَائِكَةُ	بَعْدَ ذَلِكَ	ظَهِيرٌ ۶	عَسَى
جبریل	اور	نیک ایمان والے	اور	فرشتے	اس کے بعد	مددگار (ہیں)	قریب ہے

جبریل اور نیک ایمان والے اور اس کے بعد فرشتے مددگار ہیں ۵ اگر وہ (نبی)

(پہلے کے کام میں) نے اپنی زوجہ کو یہ بتادیا کہ تم نے بات ظاہر کر دی ہے لیکن دوسری بات نہ بتائی۔ پھر جب اس کی بھی خبر دی تو انہوں نے عرض کی: آپ کو کس نے بتایا؟ ارشاد فرمایا: مجھے علیم وخبیر اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے جس سے کچھ بھی چھپا نہیں۔ ۱ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسلمانوں کے ایسے مددگار ہیں، جیسے بادشاہ کا عا کا مددگار اور مومن حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمہ علم کے ایسے مددگار ہیں جیسے خدام اور سپاہی بادشاہ کے، لہذا اس آیت کی بنا پر یہ نہیں کہا جاسکتا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسلمانوں کے حاجت مند ہیں۔ ۲ یہاں حضرت جبریل علیہ السلام اور نیک مسلمانوں کو مولیٰ یعنی مددگار اور فرشتوں کو ظہیر یعنی مددگار (پہلے کے کام میں) کے مددگار (ہیں) اور



رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَكُنْ أَنْ يُبْدِلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنْ

رَبُّهُ	إِنْ	طَلَّقَكُنْ	أَنْ	يُبْدِلَهُ	أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنْ (۱)
اس کا رب	اگر	وہ (نبی) طلاق دیدے تمہیں	کہ	بدل دے اسے	تم سے بہتر بیویاں

تمہیں طلاق دے دیں تو قریب ہے کہ ان کا رب انہیں تم سے بہتر بیویاں

مُسْلِمَاتٍ مُؤْمِنَاتٍ قَنَاطٍ ثَبَاتٍ عِدَّتِ

مُسْلِمَاتٍ	مُؤْمِنَاتٍ	قَنَاطٍ	ثَبَاتٍ	عِدَّتِ
(جو) اطاعت والیاں	ایمان والیاں	ادب والیاں	توبہ کرنے والیاں	عبادت کرنے والیاں

بدل دے جو اطاعت والیاں، ایمان والیاں، ادب والیاں، توبہ کرنے والیاں، عبادت گزار،

سَيِّحَتٍ ثَبَاتٍ وَأَبْكَارًا ۝ يَأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اقْوَا

سَيِّحَتٍ	ثَبَاتٍ	وَأَبْكَارًا ۝	يَأَيُّهَا	الَّذِينَ	آمَنُوا	اقْوَا
روزہ رکھنے والیاں	بیابیاں	اور	کنواریاں (ہوں)	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے

روزہ دار، بیابیاں اور کنواریاں ہوں ۝ اے ایمان والو! اپنی جانوں

أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَ

أَنْفُسَكُمْ	وَأَهْلِيكُمْ	نَارًا	وَقُودُهَا	النَّاسُ (۳)	وَأَهْلِيكُمْ
اپنی جانوں	اپنے گھر والوں (کو)	آگ (سے)	اس کا ایندھن	آدمی	اور

اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور

الْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلَائِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَا يَعْصُونَ اللَّهَ

الْحِجَارَةُ	عَلَيْهَا	مَلَائِكَةٌ	غِلَاظٌ	شِدَادٌ	لَا يَعْصُونَ	اللَّهَ
پتھر (ہیں)	اس پر	سخن کرنے والے، طاقتور فرشتے (مقرر ہیں)	وہ نافرمانی نہیں کرتے	اللہ (کی)		

پتھر ہیں، اس پر سختی کرنے والے، طاقتور فرشتے مقرر ہیں جو اللہ کے حکم کی نافرمانی

(۱) مجملہ کے ساتھ: معاون فرمایا گیا، اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے بندے مددگار ہیں۔ ۱۔۔۔ اس آیت میں ازواج مطہرات ہیں اللہ تعالیٰ عنہن کو تنبیہ کی گئی کہ اگر رسول خدا

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان ازواج کے شک کرنے پر آزرہ ہو کر انہیں طلاق دیدی تو اللہ تعالیٰ اپنے لطف و کرم سے دوسری بہتر بیویاں عطا فرما دے گا۔

۲۔۔۔ ہر مسلمان پر اپنی اصلاح کرنا اور اہل خانہ کی اسلامی تعلیم و تربیت کرنا لازم ہے، لہذا اسے چاہئے کہ وہ اپنے بیوی بچوں اور گھر میں موجود دیگر ماتحت افراد کو اسلامی احکامات کی تعلیم دے یا دوا لے جو نبی اسلامی تعلیمات کے سامنے ہیں ان کی تربیت کرے تاکہ وہ سب جہنم کی آگ سے محفوظ رہیں۔ ۳۔۔۔ یہاں آدمی

روز قیامت کفار کی معذرت: بیکار ہے

مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ ۖ يَا أَيُّهَا

مَا	أَمَرَهُمْ	و	يَفْعَلُونَ	مَا	يُؤْمَرُونَ ۖ	يَا أَيُّهَا
(اس میں) جو	اس نے حکم دیا نہیں	اور	وہ کرتے ہیں	جو	انہیں حکم دیا جاتا ہے	اے

نہیں کرتے اور وہی کرتے ہیں جو انہیں حکم دیا جاتا ہے ۷ اے

الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَعْتَدِرُوا الْيَوْمَ إِنَّمَا تُجْرُونَ مَا

الَّذِينَ	كَفَرُوا	لَا تَعْتَدِرُوا	الْيَوْمَ	إِنَّمَا تُجْرُونَ	مَا
وہ لوگو جنہوں نے	کفر کیا	تم بہانے نہ بناؤ	آج	تمہیں بدلہ دیا جائے گا صرف	(اس کا) جو

کافرو! آج تم بہانے نہ بناؤ، تمہیں اسی کا بدلہ دیا جائے گا جو

كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۚ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتُّوبُوا إِلَى اللَّهِ

كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۚ	يَا أَيُّهَا	الَّذِينَ	آمَنُوا	اتُّوبُوا	إِلَى اللَّهِ
تم عمل کرتے تھے	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	تم توبہ کرو	اللہ کی طرف

تم کرتے تھے ۸ اے ایمان والو! اللہ کی طرف ایسی توبہ کرو

تَوْبَةً نَّصُوحًا ۖ عَلَىٰ رَبِّكُمْ أَنْ يُكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَ

تَوْبَةً نَّصُوحًا ۖ	عَلَىٰ	رَبِّكُمْ	أَنْ	يُكَفِّرَ	عَنْكُمْ	سَيِّئَاتِكُمْ	و
سچی توبہ	قریب ہے	تمہارا رب	کہ	مٹا دے	تم سے	تمہاری برائیاں	اور

جس کے بعد گناہ کی طرف لوٹنا نہ ہو، قریب ہے کہ تمہارا رب تمہاری برائیاں تم سے مٹا دے اور

يُدْخِلَكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ لَا يَوْمَ

يُدْخِلَكُمْ	جَنَّاتٍ	تَجْرِي	مِنْ تَحْتِهَا	الْأَنْهَارُ	يَوْمَ
داخل کرے تمہیں	باغوں (میں)	بہتی ہیں	ان کے نیچے	نہریں	(جس) دن

تمہیں ان باغوں میں داخل کر دے جن کے نیچے نہریں رواں ہیں جس دن

(پچھلے صفحہ ۲۸) سے کافر اور پتھر سے بت وغیرہ مرا دیں اور معنی یہ ہے کہ جہنم کی آگ انتہائی شدید حرارت والی ہے اور اس کا اندازہ سن لکڑیاں نہیں بلکہ کافر انسان اور پتھر کے بت ہیں۔

۱..... توبہ نصوح یہ ہے کہ بندہ گناہ سے ایسی سچی توبہ کرے کہ اس کے بعد گناہ کی طرف نہ لوٹے۔ ایسی توبہ بارگاہ الہی میں مطلوب و مقبول ہے۔ آج کے زمانے میں گناہوں کی کثرت ہے، ان سے بچنے اور سچی توبہ کی توفیق پانے کا یہی طریقہ ہے کہ صحیح اعتقاد و نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرے۔

لَا يُخْزِي اللَّهُ النَّبِيَّ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ نُورُهُمْ

لَا يُخْزِي	اللَّهُ	النَّبِيَّ	وَالَّذِينَ	آمَنُوا	مَعَهُ	نُورُهُمْ
رسوا نہ کرے گا	اللہ	نبی	اور	ان لوگوں کو جو	ایمان لائے	اس کے ساتھ

اللہ نبی اور ان لوگوں کو جو ان کے ساتھ ایمان لائے رسوا نہ کرے گا، ان کا نور

يَسْئَلُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا

يَسْئَلُ	بَيْنَ	أَيْدِيهِمْ	وَالَّذِينَ	آمَنُوا	مَعَهُ	نُورُهُمْ
دوڑتا ہوگا	ان کے آگے	اور	ان کے دائیں	وہ عرض کریں گے	اے ہمارے رب	

ان کے آگے اور ان کے دائیں دوڑتا ہوگا، وہ عرض کریں گے، اے ہمارے رب!

أَتْنِمُ لَنَا نَوْسَنَا وَاعْفِرْ لَنَا إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ

أَتْنِمُ	لَنَا	نَوْسَنَا	وَالَّذِينَ	آمَنُوا	مَعَهُ	نُورُهُمْ
پورا کر دے	ہمارے لیے	ہمارا نور	اور	بخش دے	ہمیں	بیشک تو

ہمارے لیے ہمارا نور پورا کر دے اور ہمیں بخش دے، بیشک تو ہر چیز پر

قَدِيرٌ ۸ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ وَاغْلُظْ

قَدِيرٌ ۸	يَا أَيُّهَا	النَّبِيُّ	جَاهِدِ ۱	الْكُفَّارَ	وَالْمُنَافِقِينَ	وَاغْلُظْ
خوب قادر (ہے)	اے	نبی	جہاد کرو	کافروں	اور منافقوں (سے)	اور سختی کرو

خوب قادر ہے ۸ اے نبی! کافروں اور منافقوں سے جہاد کرو اور ان پر

عَلَيْهِمْ ۹ وَمَا لَهُمْ جَهَنَّمَ ۱۰ وَبِئْسَ الْبَصِيرُ ۱۱ ضَرَبَ اللَّهُ

عَلَيْهِمْ ۹	وَمَا لَهُمْ	جَهَنَّمَ ۱۰	وَبِئْسَ	الْبَصِيرُ ۱۱	ضَرَبَ ۱۲	اللَّهُ
ان پر	اور	ان کا ٹھکانہ	جہنم (ہے)	اور	وہ کیا ہی برا	ٹھکانہ (ہے)

سختی کرو اور ان کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ کیا ہی برا ٹھکانہ ہے ۱۱ اللہ نے کافروں کیلئے

۱..... یعنی اے حبیب! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، آپ حکمت کے تقاضوں کے مطابق اور موقع محل کی مناسبت سے کافروں پر تلوار سے جبکہ منافقوں پر سخت کمانی اور مضبوط دلائل کے ساتھ جہاد فرمائیں اور ان دونوں گروہوں پر سختی کریں، ان کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ کیا ہی بری لوٹنے کی جگہ ہے۔ ۲..... یہاں بری عورتوں کی مثال بیان کرنے سے مقصود یہ ہے کہ جس طرح کفر کے ہوتے ہوئے ان عورتوں کو انبیاء کرام علیہم السلام سے رشتہ داری کام نہ آئی اسی طرح کفار کو کفر کے ہوتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور مسلمانوں سے رشتہ داری کوئی کام نہ آئے گی اور اچھی عورتوں کی مثال بیان کرنے سے مقصود یہ ہے کہ اگر



مَثَلًا لِلَّذِينَ كَفَرُوا امْرَأَتُ نُوحٍ وَامْرَأَتُ لُوطٍ ۚ كَانَتَا

مَثَلًا	لِّلَّذِينَ	كَفَرُوا	امْرَأَتُ نُوحٍ	وَامْرَأَتُ لُوطٍ	كَانَتَا
مثال	ان لوگوں کیلئے جنہوں نے	کفر کیا	نوح کی بیوی	اور لوط کی بیوی (کو)	وہ دونوں تھیں

نوح کی بیوی اور لوط کی بیوی کو مثال بنا دیا، وہ دونوں ہمارے بندوں میں سے

تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحِينَ فَخَانَتْهُمَا

تَحْتَ عَبْدَيْنِ	مِنْ عِبَادِنَا	صَالِحِينَ	فَخَانَتْهُمَا
ہمارے بندوں میں سے	دو صالح بندوں کے	تحت (نکاح میں)	تو ان عورتوں نے خیانت کی ان دونوں سے

دو صالح بندوں کے نکاح میں تھیں پھر ان دونوں عورتوں نے ان سے خیانت کی

فَلَمْ يُغْنِیَا عَنْهُمَا مِنَ اللَّهِ شَيْئًا وَقِيلَ

فَلَمْ يُغْنِیَا	عَنْهُمَا	مِنَ اللَّهِ	شَيْئًا	وَقِيلَ
تو وہ دونوں کام نہ آئے	ان دونوں (عورتوں) کے	اللہ سے (کے سامنے)	کچھ	اور

تو وہ (صالح بندے) اللہ کے سامنے انہیں کچھ کام نہ آئے اور فرما دیا گیا کہ

ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدَّٰخِلِينَ ۝۱۰ وَضَرَبَ اللَّهُ

ادْخُلَا	النَّارَ	مَعَ الدَّٰخِلِينَ	وَضَرَبَ	اللَّهُ
تم دونوں عورتیں داخل ہو جاؤ	آگ (میں)	داخل ہونے والوں کے ساتھ	اور	بنادیا

جانے والوں کے ساتھ تم بھی جہنم میں جاؤ اور اللہ نے

مَثَلًا لِلَّذِينَ آمَنُوا امْرَأَتُ فِرْعَوْنَ إِذْ

مَثَلًا	لِّلَّذِينَ	آمَنُوا	امْرَأَتُ فِرْعَوْنَ	إِذْ
مثال	ان لوگوں کیلئے جو	ایمان لائے	فرعون کی بیوی (کو)	جب

مسلمانوں کے لئے فرعون کی بیوی کو مثال بنا دیا جب

(پچھلے صفحہ کا حوالہ) مسلمانوں کو راجح میں مظالم برداشت کرنے پڑیں تو اس میں صبر و استقامت سے کام لیں۔ ۱۔ یہاں خیانت سے مراد ایمان کی بجائے کفر اختیار کر کے دین کے معاملے میں خیانت کرنا ہے۔ ۲۔ قیامت کے دن ایمان کے بغیر بزرگوں کی صحبت فائدہ نہیں دے گی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کفار کے لئے جی کارشتہ یا نبی کا نسب کام نہیں آتا۔ ۳۔ یہ بات ان دونوں عورتوں کی موت کے وقت ان سے کہہ دی گئی یا آئندہ قیامت کے دن ان سے کہنا جائے گی۔ ۴۔ فرعون کی بیوی کا نام آسیہ تھا، آپ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لے آئی تھیں۔ فرعون کو معلوم ہوا تو اس نے انہیں سخت سزا دی۔ فرعون کی سختیاں بڑھنے پر آپ رضی اللہ عنہما

قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِي عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ

قَالَتْ	رَبِّ ابْنِ	لِي	عِنْدَكَ	بَيْتًا	فِي الْجَنَّةِ
اس نے کہا	اے میرے رب بنا دے	میرے لیے	اپنے پاس	ایک گھر	جنت میں

اس نے عرض کی، اے میرے رب! میرے لیے اپنے پاس جنت میں ایک گھر بنا

وَنَجِّنِي مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهِ وَنَجِّنِي

وَنَجِّنِي	مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهِ	وَنَجِّنِي	وَنَجِّنِي
اور	فرعون اور اس کے عمل سے	اور	نجات دے مجھے

اور مجھے فرعون اور اس کے عمل سے نجات دے اور مجھے

مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝۱۱ وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرَانَ

مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝۱۱	وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرَانَ
ظالم لوگوں سے	عمران کی بیٹی مریم

ظالم لوگوں سے نجات عطا فرما ۝ اور عمران کی بیٹی مریم کو (مثال بنادیا)

الَّتِي أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيهِ مِنْ رُوحِنَا

الَّتِي	أَحْصَنَتْ	فَرْجَهَا	فَنَفَخْنَا	فِيهِ	مِنْ رُوحِنَا
جس نے	حفاظت کی	اپنی پارسائی کے مقام (کی)	توہم نے پھوکی	اس میں	اپنی طرف کی روح

جس نے اپنے پارسائی کے مقام کی حفاظت کی توہم نے اس میں اپنی طرف کی روح پھوکی

وَصَدَقْتُ بِكَلِمَتِ رَبِّي وَأَكْتُبُهَا وَكَانَتْ مِنَ الْقَتِيلِينَ ۝۱۲

وَصَدَقْتُ	بِكَلِمَتِ رَبِّي وَأَكْتُبُهَا	وَكَانَتْ	مِنَ الْقَتِيلِينَ ۝۱۲
اور	اپنے رب کی باتوں اور اس کی کتابوں کی	وہ تھی	فرمانبرداروں میں سے

اور اس نے اپنے رب کی باتوں اور اس کی کتابوں کی تصدیق کی اور وہ فرمانبرداروں میں سے تھی ۝

(پچھلے صفحہ پر) تعالیٰ نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: اے میرے رب! میرے لیے اپنے پاس جنت میں گھر بنا دے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کا جنتی مکان ان پر ظاہر فرمادیا جس کی خوشی میں ان پر فرعون کی سختیاں برداشت کرنا آسان ہو گیا۔ پھر عرض کی: مجھے فرعون، اس کے کفر و شرک اور ظلم سے نجات دے اور مجھے ظالم لوگوں سے نجات عطا فرما، چنانچہ ان کی یہ دعا بھی قبول ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے ان کی روح قبض فرمائی۔ ۱۔ یہاں رب عَزَّوَجَلَّ کی باتوں سے وہ شرعی احکام مراد ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کیلئے مقرر فرمائے اور کتابوں سے انبیاء کرام عَلَیْہِمُ السَّلَامُ پر نازل ہونے والی کتابیں مراد ہیں۔

الحق البیان کے لیے حضرت مریم زکریا علیہ السلام کی مثال

۱۔

تَبَرُّكَ الَّذِي

29



آیات: 30

رکوع: 02

## سُورَةُ الْمَلِكِ ۝ مَلِكِيَّةٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ	اللَّهُ	الرَّحْمَنِ	الرَّحِيمِ
نام سے (شروع)	اللَّهُ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ

تَبَارَكَ	الَّذِي	بِيَدِهِ	الْمُلْكُ	وَ	هُوَ
بڑی برکت والا ہے	وہ جو	اس کے ہاتھ (قبضہ) میں	ساری بادشاہی (ہے)	اور	وہ

بڑی برکت والا ہے وہ جس کے قبضہ میں ہی ساری بادشاہی ہے اور وہ

عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ ۱ الَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ

عَلَى كُلِّ شَيْءٍ	قَدِيرٌ ۝ ۱	الَّذِي	خَلَقَ (1)	الْمَوْتَ	وَ	الْحَيَاةَ
ہر چیز پر	خوب قادر (ہے)	وہ جس نے	پیدا کیا	موت	اور	زندگی (کو)

ہر چیز پر خوب قادر ہے ۝ وہ جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا

لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ۝ ۲ وَهُوَ

لِيَبْلُوَكُمْ (2)	أَيُّكُمْ	أَحْسَنُ	عَمَلًا	وَ	هُوَ
تاکہ وہ آزمائش کرے تمہاری	تم میں کون	زیادہ اچھا ہے	عمل (میں)	اور	وہی (اللہ)

تاکہ تمہاری آزمائش کرے کہ تم میں کون زیادہ اچھے عمل کرنے والا ہے اور وہی

1..... "موت" انسانوں اور حیوانوں میں روح کے جسم سے جدا ہو جانے اور حواس کی طاقت ناکل ہو جانے کا نام ہے، جبکہ "زندگی" جسم میں روح کے وجود کے ساتھ حواس کی طاقت باقی رہنے کا نام ہے اور پیدا کرنے سے مراد انہیں وجود بخشنا ہے۔

2..... زندگی اور موت پیدا کرنے کی حکمت یہ ہے کہ دنیا کی زندگی میں اللہ تعالیٰ اپنے احکام کے ذریعے لوگوں کی آزمائش کرے کہ کون خدا کا فرمانبردار اور اچھے عمل کرنے والا ہے۔

## الْعَزِيزُ الْغَفُورُ ۝۲۱ الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ

الْعَزِيزُ	الْغَفُورُ ①	الَّذِي	خَلَقَ	سَبْعَ سَمَاوَاتٍ ①
بہت عزت والا، غلبہ والا	بہت بخشش والا (ہے)	وہ جس نے	پیدا کئے	سات آسمان

بہت عزت والا، بہت بخشش والا ہے ۝ وہ جس نے ایک دوسرے کے اوپر سات آسمان

## طِبَاقًا ۝ مَا تَرَىٰ فِي خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِن تَفَوُّتٍ ۝

طِبَاقًا	مَا تَرَىٰ	فِي خَلْقِ الرَّحْمٰنِ	مِن تَفَوُّتٍ
ایک دوسرے کے اوپر	(اے بندے) تو نہیں دیکھ گاہے	رحمن کے بنانے میں	کوئی فرق

بنائے (اے بندے!) تو رحمن کے بنانے میں کوئی فرق نہیں دیکھ گاہے

## فَاَرٰ جَعَلَ الْبَصَرَ ۝ هَلْ تَرَىٰ مِنْ فُطُوْرٍ ۝۲۲

فَاَرٰ جَعَلَ	الْبَصَرَ	هَلْ تَرَىٰ	مِنْ فُطُوْرٍ ②
پس تو (آسمان کی طرف) لوٹا	نگاہ (کو)	کیا	تو دیکھتا ہے (اس میں) کچھ رخنے

پس تو نگاہ اٹھا کر دیکھ، کیا تجھے کوئی رخنہ نظر آتا ہے؟ ۝

## ثُمَّ اَرٰ جَعَلَ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ

ثُمَّ	اَرٰ جَعَلَ	الْبَصَرَ	كَرَّتَيْنِ	يَنْقَلِبْ	اِلَيْكَ
پھر	لوٹا	نگاہ (کو)	دوبارہ	پلٹ آئے گی	تیری طرف

پھر دوبارہ نگاہ اٹھا کر دیکھ، نگاہ تیری طرف ناکام ہو کر

## الْبَصَرَ خَاسِئًا وَهُوَ حَسِيرٌ ۝۲۳ وَلَقَدْ زَيَّنَّا

الْبَصَرَ	خَاسِئًا	وَهُوَ	حَسِيرٌ ③	وَلَقَدْ	زَيَّنَّا
نگاہ	ناکام ہو کر	اور	تھکی ہوئی (ہو گی)	اور	ضرور بیشک

تھکی ماندی پلٹ آئے گی ۝ اور ضرور بیشک ہم نے نیچے کے آسمان کو

①..... اللہ تعالیٰ نے ایک دوسرے کے اوپر سات آسمان بنائے اور انہیں ایسا مضبوط، درست، برابر اور متناسب بنایا ہے کہ بندہ انتہائی تلاش اور جستجو کے باوجود بھی ان میں کوئی فرق، خلل اور عیب تلاش نہیں کر سکتا اور آسمانوں کی یہ تخلیق قدرت الہی کی بہت بڑی دلیل ہے۔

## السَّمَاءِ الدُّنْيَا بِصَافِيحٍ وَجَعَلْنَاهَا رُجُومًا

السَّمَاءِ الدُّنْيَا	بِصَافِيحٍ <sup>(۱)</sup>	وَ	جَعَلْنَاهَا	رُجُومًا
نیچے کے آسمان (کو)	چراغوں سے	اور	ہم نے بنایا ان (چراغوں) کو	مار بھگانے کا ذریعہ

چراغوں سے آراستہ کیا اور انہیں شیطانوں کو مار بھگانے کا

## لِّلشَّيْطَانِ وَاعْتَدْنَا لَهُمُ عَذَابَ السَّعِيرِ ۝

لِّلشَّيْطَانِ	وَ	اعْتَدْنَا	لَهُمُ	عَذَابَ السَّعِيرِ ۝
شیطانوں کے لیے	اور	ہم نے تیار کر رکھا ہے	ان کے لیے	بھڑکتی آگ کا عذاب

ذریعہ بنایا اور ہم نے ان کے لیے بھڑکتی آگ کا عذاب تیار کر رکھا ہے ۝

## لِّلَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ ۖ وَبِئْسَ

لِّلَّذِينَ	كَفَرُوا	بِرَبِّهِمْ	عَذَابُ جَهَنَّمَ	وَ	بِئْسَ
ان لوگوں کے لیے جنہوں نے	کفر کیا	اپنے رب کے ساتھ	جہنم کا عذاب (ہے)	اور	وہ کیا ہی برا

جنہوں نے اپنے رب کے ساتھ کفر کیا ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے اور وہ کیا ہی برا

## الْمَصِيرُ ۖ إِذَا أُلْقُوا فِيهَا سَمِعُوا لَهَا شَهِيقًا وَ

الْمَصِيرُ ۖ	إِذَا	أُلْقُوا	فِيهَا	سَمِعُوا	لَهَا	شَهِيقًا <sup>(۲)</sup>	وَ
ٹھکانہ (ہے)	جب	انہیں ڈالا جائے گا	اس میں	(تو) وہ سنیں گے	اس کی	چنگھاڑ	اور

ٹھکانہ ہے ۝ جب وہ کفار جہنم میں ڈالے جائیں گے تو اس کی چنگھاڑ سنیں گے اور

## هِيَ تَقُورٌ ۖ تَكَادُ تَسِيرُ مِنَ الْغَيْظِ ۖ كُلَّمَا

هِيَ	تَقُورٌ ۖ	تَكَادُ تَسِيرُ	مِنَ الْغَيْظِ ۖ	كُلَّمَا
وہ	جوش مارتی ہوگی	معلوم ہوتا ہے کہ وہ پھٹ جائے گی	غضب سے	جب کبھی

وہ جوش مارتی ہوگی ۝ معلوم ہوتا ہے کہ غضب سے پھٹ جائے گی، جب کبھی

۱..... چراغوں سے مراد ستارے ہیں، ان سے آسمان دنیا کو آراستہ کیا گیا اور انہیں ان شیطانوں کو مارنے کا ذریعہ بنایا گیا ہے جو آسمان کی طرف فرشتوں کی گفتگو سننے اور باتیں چرانے جاتے ہیں۔ ۲..... جب کفار کو جہنم میں ڈالا جائے گا تو وہ گدھے کی آواز کی طرح جہنم کی خوفناک چنگھاڑ سنیں گے اور اس وقت جہنم ایسے جوش مارتی ہوگی جیسے پانی ہنڈیا میں جوش مارتا ہے۔ ۳..... یعنی کفار پر جہنم کی غضبناکی اس قدر ہوگی کہ یوں لگے گا جیسے غضب کی شدت کی وجہ سے جہنم ابھی پھٹ جائے گی اور اس کے اجزاء ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں گے۔

کفار کے لیے عذاب جہنم کی وعید

کفار کے دغول جہنم کے وقت

دغول جہنم کے وقت داروغہ جہنم کا سوال اور کفار کا جواب



أُلْقِيَ فِيهَا فَوْجٌ سَأَلَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ

أُلْقِيَ	فِيهَا	فَوْجٌ (١)	سَأَلَهُمْ	خَزَنَتُهَا	أَلَمْ يَأْتِكُمْ
ڈالا جائے گا	اس میں	کوئی گروہ	پوچھیں گے ان سے	اس کے داروغہ	کیا نہیں آیا تھا تمہارے پاس

کوئی گروہ اس میں ڈالا جائے گا تو اس کے داروغہ ان سے پوچھیں گے، کیا تمہارے پاس کوئی ڈر سنانے والا

نَذِيرٌ ۝ قَالُوا بَلَىٰ قَدْ جَاءَ نَاذِيرٌ ۝

نَذِيرٌ ۝	قَالُوا	بَلَىٰ	قَدْ	جَاءَ نَا	نَذِيرٌ
کوئی ڈر سنانے والا	وہ کہیں گے	کیوں نہیں	بیشک	آیا تھا ہمارے پاس	ڈر سنانے والا

نہیں آیا تھا؟ ۝ وہ کہیں گے: کیوں نہیں، بیشک ہمارے پاس ڈر سنانے والے تشریف لائے

فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللَّهُ مِنْ شَيْءٍ ۚ إِنْ أَنْتُمْ

فَكَذَّبْنَا	وَقُلْنَا	مَا نَزَّلَ	اللَّهُ	مِنْ شَيْءٍ ۚ	إِنْ أَنْتُمْ
پھر ہم نے جھٹلایا (اے)	اور	ہم نے کہا	نہیں اتاری	اللہ (نے)	کوئی چیز نہیں تم

پھر ہم نے (انہیں) جھٹلایا اور ہم نے کہا: اللہ نے کوئی چیز نہیں اتاری، تم تو

إِلَّا فِي ضَلَالٍ كَبِيرٍ ۝ قَالُوا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ

إِلَّا	فِي ضَلَالٍ كَبِيرٍ ۝	قَالُوا	لَوْ	كُنَّا نَسْمَعُ	أَوْ نَعْقِلُ
مگر	بڑی گمراہی میں	اور	وہ کہیں گے	اگر	ہم سن لیتے یا سمجھ لیتے

بڑی گمراہی میں ہی ہو ۝ اور وہ کہیں گے: اگر ہم سنتے یا سمجھتے

مَا كُنَّا فِي أَصْحَابِ السَّعِيرِ ۝ فَأَعْتَرَفُوا بِذَنبِهِمْ ۚ

مَا كُنَّا	فِي أَصْحَابِ السَّعِيرِ ۝	فَأَعْتَرَفُوا	بِذَنبِهِمْ ۚ
(تو) ہم نہ ہوتے	دوزخ والوں میں	تو (اب) انہوں نے اقرار کر لیا	اپنے گناہ کا

تو دوزخ والوں میں نہ ہوتے ۝ تو اب انہوں نے اپنے گناہ کا اقرار کیا

..... ۱ جب کبھی کفار کو کوئی گروہ جہنم میں ڈالا جائے گا تو داروغہ جہنم اور ان کے مددگار فرشتے ڈانٹتے ہوئے ان سے پوچھیں گے: اے کافرو! کیا دنیا میں تمہارے پاس کوئی ڈر سنانے والا نہیں آیا تھا جو تمہارے سامنے تمہارے رب عَزَّوَجَلَّ کی آیات پڑھتا، تمہیں روزِ حشر کی ملاقات اور عذابِ الہی سے ڈراتا۔ وہ اعتراف کرتے ہوئے کہیں گے: کیوں نہیں، بیشک ہمارے پاس ڈر سنانے والے تشریف لائے اور انہوں نے احکامِ الہی پہنچائے، غضبِ الہی اور عذابِ آخرت سے ڈرایا، لیکن ہم نے انہیں جھٹلایا اور آیاتِ الہی کے بارے میں کہا کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی چیز نہیں اتاری، اے ہمیں ڈرانے والو! تم تو بڑی گمراہی میں ہو۔

فَسَحَقًا لِأَصْحَابِ السَّعِيرِ ۝ إِنَّ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ

فَسَحَقًا	لِأَصْحَابِ السَّعِيرِ ۝	إِنَّ	الَّذِينَ	يَخْشَوْنَ	رَبَّهُمْ
تو دوری، پھنکار ہو	دوزخ والوں کے لئے	بیشک	وہ لوگ جو	ڈرتے ہیں	اپنے رب (سے)

تو دوزخیوں کے لیے پھنکار ہو ۝ بیشک جو لوگ بغیر دیکھے اپنے رب سے

بِالْغَيْبِ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ ۝ وَأَسِرُّوا قَوْلَكُمْ أَوِ

بِالْغَيْبِ	لَهُمْ	مَغْفِرَةٌ	وَأَجْرٌ كَبِيرٌ ۝	وَأَسِرُّوا	قَوْلَكُمْ أَوِ
بغیر دیکھے	ان کے لیے	بخشش	اور	بڑا ثواب (ہے)	اور تم آہستہ کہو اپنی بات یا

ڈرتے ہیں ان کے لیے بخشش اور بڑا ثواب ہے ۝ اور تم اپنی بات آہستہ کہو یا

اجْهَرُوا بِهِ ۚ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝ أَلَا يَعْلَمُ

اجْهَرُوا	بِهِ	إِنَّهُ	عَلِيمٌ	بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝	أَلَا يَعْلَمُ
بلند آواز سے کہو	اس کو	بیشک وہ	خوب جاننے والا (ہے)	سینوں کی بات کو	کیا وہ نہیں جانتا

آواز سے، بیشک وہ تو دلوں کی بات خوب جانتا ہے ۝ کیا جس نے

مَنْ خَلَقَ ۖ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ ۝ هُوَ

مَنْ	خَلَقَ	وَهُوَ	اللَّطِيفُ	الْخَبِيرُ ۝	هُوَ
جس نے	پیدا کیا	اور (حالا نکہ)	وہی	ہر بار کی کو جاننے والا	بڑا خبر دار (ہے) وہی (ہے)

پیدا کیا وہ نہیں جانتا؟ حالا نکہ وہی ہر بار کی کو جاننے والا، بڑا خبر دار ہے ۝ وہی ہے

الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ ذَلُولًا فَامْشُوا فِي مَنَاكِبِهَا

الَّذِي	جَعَلَ	لَكُمُ	الْأَرْضَ	ذَلُولًا ۝	فَامْشُوا	فِي مَنَاكِبِهَا
جس نے	کرویا	تمہارے لیے	زمین (کو)	زم، تابع	تو تم چلو	اس کے رستوں میں

جس نے تمہارے لیے زمین کو تابع کر دیا تو تم اس کے راستوں میں چلو

۱..... زمین کو تابع بنانے سے مراد اسے ایسا بنانا ہے کہ اس سے نفع حاصل کیا جاسکے، چنانچہ زمین خشوں پتھر کی طرح یا لوہا، سونا، پیتل وغیرہ کسی دھات کی نہیں بنائی، کیونکہ اگر ایسا ہو تا تو گر میوں میں زمین انتہائی گرم ہو جاتی اور سردیوں میں انتہائی ٹھنڈی، یوں زمین پر چلنا و شوار ہو جاتا۔ اسی طرح یہ پانی کی طرح نرم نہیں بنائی، اگر ایسا ہو تا تو اس پر کوئی چیز ٹھہر نہ سکتی اور یوں زمین پر زندگی گزارنا ہی دشوار ہو جاتا۔ ان دونوں سے ہٹ کر زمین کو مناسب طور پر نرم بنایا گیا ہے تاکہ لوگوں کے لئے اس میں کنوئیں کھودنا، چشمے جاری کرنا، نہریں بنانا، مکانات اور عمارتیں تعمیر کرنا، کھیتی باڑی اور باغبانی کرنا ممکن ہو جائے۔

وَكُلُوا مِنْ رِّزْقِهِ ۖ وَإِلَيْهِ التُّشُورُ ۝١٥ ءَأَمِنْتُمْ

وَكُلُوا	مِنْ رِّزْقِهِ	وَ	إِلَيْهِ	التُّشُورُ ۝١٥	ءَأَمِنْتُمْ (۱)
اور	اُس (اللہ) کے رزق میں سے	اور	اسی کی طرف	اٹھنا (ہے)	کیا تم بے خوف ہو گئے

اور اللہ کی روزی میں سے کھاؤ اور اسی کی طرف اٹھنا ہے ۝ کیا تم اُس (اللہ) سے

مَنْ فِي السَّمَاءِ أَنْ يَخْسِفَ بِكُمْ

مَنْ	فِي السَّمَاءِ	أَنْ	يَخْسِفَ	بِكُمْ
(اُس سے) جو	آسمان میں (سلطنت رکھتا ہے)	(اس بات میں) کہ	وہ دھنسا دے	تم کو

بے خوف ہو گئے جس کی سلطنت آسمان میں ہے اس بات میں کہ وہ تمہیں زمین میں

الْأَرْضِ فَإِذَا هِيَ تَنُورُ ۝١٦ أَمْ أَمِنْتُمْ مَنْ

الْأَرْضِ	فَإِذَا	هِيَ	تَنُورُ ۝١٦	أَمْ	أَمِنْتُمْ	مَنْ
زمین (میں)	تو اچانک	وہ (زمین)	کانپنے لگے	یا	تم بے خوف ہو گئے	(اُس سے) جو

دھنسا دے تو وہ زمین اچانک کانپنے لگے ۝ کیا تم اُس سے بے خوف ہو گئے جس کی

فِي السَّمَاءِ أَنْ يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ۖ

فِي السَّمَاءِ	أَنْ	يُرْسِلَ	عَلَيْكُمْ	حَاصِبًا
آسمان میں (سلطنت رکھتا ہے)	(اس بات میں) کہ	وہ بھیجے	تم پر	پتھراؤ

سلطنت آسمان میں ہے اس بات میں کہ وہ تم پر پتھراؤ بھیجے

فَسَتَعْلَمُونَ كَيْفَ نَذِيرِ ۝١٧ وَلَقَدْ كَذَّبَ الَّذِينَ

فَسَتَعْلَمُونَ	كَيْفَ	نَذِيرِ ۝١٧	وَ	لَقَدْ	كَذَّبَ	الَّذِينَ
تو عنقریب تم جان جاؤ گے	کیسا (تھا)	میرا ڈرانا	اور	ضرور بیشک	جھٹلایا	ان لوگوں نے جو

تو تم جلد جان لو گے کہ میرا ڈرانا کیسا تھا ۝ اور بیشک ان سے پہلے لوگوں نے

۱..... ان آیات میں اگرچہ کفار مکہ کو عذاب الہی سے ڈرایا گیا ہے، البتہ اس میں ہمارے لیے بھی نصیحت ہے جو عملی اعتبار سے عذاب الہی سے بے خوف ہو رہے ہیں، انہیں یاد رکھنا چاہئے کہ عذاب دینے پر قادر ہونے کے باوجود گناہوں کی وجہ سے فوری عذاب نازل نہ کرنا اور اسے مؤخر کر دینا اللہ تعالیٰ کا اپنی مخلوق پر انتہائی لطف و کرم اور اس کی رحمت ہے اور رب کریم کا یہ احسان دیکھ کر اس کے عذاب سے بے خوف ہو جانا بہت بڑی نادانی اور ناشکری ہے۔



مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ ۝۱۸ أَوَلَمْ يَرَوْا إِلَى الطَّيْرِ

مِنْ قَبْلِهِمْ	فَكَيْفَ	كَانَ	نَكِيرِ ۝۱۸	أَوَلَمْ يَرَوْا	إِلَى الطَّيْرِ
ان سے پہلے (تھے)	تو کیسا	ہوا	میرا انکار	اور کیا انہوں نے نہ دیکھا	پرندے کی طرف

جھٹلایا تو میرا انکار کیسا ہوا؟ ○ اور کیا انہوں نے اپنے اوپر

فَوْقَهُمْ صَفَّتْ وَيَقِضْنَ مَا يُسْكُهُنَّ إِلَّا الرَّحْمَنُ ۝

فَوْقَهُمْ	صَفَّتْ	وَقِضْنَ	مَا يُسْكُهُنَّ	إِلَّا	الرَّحْمَنُ ۝
اپنے اوپر	پر پھیلاتے ہوئے	اور	سمیٹتے ہوئے	نہیں روکتا انہیں	سوائے رحمن (کے)

پر پھیلاتے ہوئے اور سمیٹتے ہوئے پرندے نہ دیکھے، انہیں رحمن کے سوا کوئی نہیں روکتا،

إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَمَّ بَصِيرٌ ۝۱۹ أَمَّنْ هَذَا الَّذِي هُوَ جُنْدٌ لَّكُمْ

إِنَّهُ	بِكُلِّ شَيْءٍ	عَمَّ	بَصِيرٌ ۝۱۹	أَمَّنْ	هَذَا الَّذِي هُوَ جُنْدٌ لَّكُمْ
بیشک وہ	ہر چیز کو	خوب دیکھنے والا (ہے)	یا کون (ہے)	یہ	جو وہ لشکر (ہے) تمہارا

بیشک وہ ہر چیز کو خوب دیکھنے والا ہے ○ یا وہ کون سا تمہارا لشکر ہے

يَنْصُرُكُمْ مِّنْ دُونِ الرَّحْمَنِ ۝۲۰ إِنَّ الْكُفْرَؤْنَ إِلَّا فِي غُرُورٍ ۝

يَنْصُرُكُمْ	مِّنْ دُونِ الرَّحْمَنِ	إِنَّ الْكُفْرَؤْنَ	إِلَّا	فِي غُرُورٍ ۝۲۰
جو مدد کرے گا تمہاری	رحمن کے مقابلے میں	نہیں کافر	مگر	دھوکے میں

جو رحمن کے مقابلے میں تمہاری مدد کرے گا؟ کافر صرف دھوکے میں پڑے ہوئے ہیں ○

أَمَّنْ هَذَا الَّذِي يَرْزُقُكُمْ إِنْ أَمْسَكَ رِزْقَهُ ۝

أَمَّنْ	هَذَا الَّذِي	يَرْزُقُكُمْ	إِنْ	أَمْسَكَ	رِزْقَهُ ۝
یا کون (ہے)	یہ	جو	روز دے گا تمہیں	اگر	وہ (اللہ) روک لے

یا کون ایسا ہے جو تمہیں روزی دے اگر اللہ اپنی روزی روک لے

1..... اس سے معلوم ہوا کہ پرندوں کو ہوا میں موثر حقیقی کے طور پر ان کے پر نہیں روکتے بلکہ انہیں اللہ تعالیٰ روکے ہوئے ہے، اسی طرح فی زمانہ ہوا میں جو پرواز منوں وزنی ہوائی جہازوں کو محض مشین اور انجن گرنے سے نہیں بچاتے بلکہ انہیں بھی اللہ تعالیٰ ہی گرنے سے بچاتا ہے یعنی موثر حقیقی اللہ تعالیٰ کی ہی ذات ہے۔ اسی لئے جب خدا چاہتا ہے تو مشین اور انجن سب کے موجود ہوتے ہوئے بھی جہاز گر جاتے ہیں۔ 2..... ساری مخلوق کو حقیقی طور پر رزق دینے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے اور یہ اس کا بہت بڑا انعام ہے اور جس نے مخلوق پر اتنا عظیم احسان اور انعام فرمایا صرف وہی عبادت کے جائے کا حق دار ہے۔

بَلْ لَّجَوَانِيْ عُنُوْا وَنُفُوْرٍ ۝۲۱ اَفَنْ يَّبْشٰى مُكِبًّا عَلٰى وَجْهِهٖ

بَلْ لَّجَوَانِيْ	فِيْ عُنُوْا وَنُفُوْرٍ ۝۲۱	اَفَنْ	يَّبْشٰى ۝۲۱	مُكِبًّا	عَلٰى وَجْهِهٖ
بلکہ وہ ڈھیٹ بن گئے ہیں	سرکشی اور نفرت میں	تو کیا جو	چلے	اوندھا	اپنے منہ کے بل

بلکہ وہ سرکشی اور نفرت میں ڈھیٹ بن گئے ہیں ○ تو کیا وہ جو اپنے منہ کے بل اوندھا چلے

اَهْدٰى اَمَّنْ يَّبْشٰى سَوِيًّا عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝۲۲ قُلْ

اَهْدٰى	اَمَّنْ	يَّبْشٰى	سَوِيًّا	عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝۲۲	قُلْ
(وہ) زیادہ ہدایت پر ہے	یا وہ جو	چلے	سیدھا	سیدھی راہ پر	تم کہو

وہ زیادہ راہ پر ہے یا وہ جو سیدھی راہ پر سیدھا چلے ○ تم فرماؤ:

هُوَ الَّذِيْ اَنْشَاَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمْ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ

هُوَ	الَّذِيْ	اَنْشَاَكُمْ	وَجَعَلَ	لَكُمْ	السَّمْعَ	وَالْاَبْصَارَ
وہی (ہے)	جس نے	پیدا کیا تمہیں	اور بنائے	تمہارے لیے	کان	اور آنکھیں

وہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا اور تمہارے لیے کان اور آنکھیں

وَالْاَفْئِدَةَ ۖ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝۲۳ قُلْ هُوَ الَّذِيْ

وَالْاَفْئِدَةَ ۖ	قَلِيْلًا مَّا	تَشْكُرُوْنَ ۝۲۳	قُلْ	هُوَ	الَّذِيْ
اور دل	بہت کم	تم شکر ادا کرتے ہو	تم کہو	وہی (ہے)	جس نے

اور دل بنائے، تم بہت کم شکر ادا کرتے ہو ○ تم فرماؤ: وہی ہے جس نے

ذَرَاكُمْ فِيْ الْاَرْضِ وَاِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝۲۴ وَيَقُوْلُوْنَ

ذَرَاكُمْ	فِيْ الْاَرْضِ	وَاِلَيْهِ	تُحْشَرُوْنَ ۝۲۴	وَيَقُوْلُوْنَ
پیدا کیا، پھیلا یا تمہیں	زمین میں	اسی کی طرف	تمہیں اکٹھا کیا جائے گا	اور وہ کہتے ہیں

تمہیں زمین میں پھیلا یا اور اسی کی طرف تمہیں اکٹھا کیا جائے گا ○ اور وہ کہتے ہیں:

1..... اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مومن اور کافر کی ایک مثال بیان فرمائی ہے اور اس مثال کا مقصود یہ ہے کہ کافر اگر اپنی کے میدان میں اس طرح حیران و سرگرداں جاتا ہے کہ نہ اسے منزل معلوم اور نہ وہ راستہ پہچانے اور مومن آنکھیں کھولے راق و دیکھتا اور پہچان کر چلتا ہے۔

2..... اس آیت میں خطاب اگرچہ کفار سے ہے لیکن اس میں مسلمانوں کے لئے بھی نصیحت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں کان، آنکھ اور دل کی جو نعمت عطا کی ہے اسے انہی مقاصد کے لئے استعمال کریں جس کے لئے یہ نعمت عطا ہوئی ہے۔

مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ

مَتٰى	هٰذَا	الْوَعْدُ	اِنْ	كُنْتُمْ	صٰدِقِيْنَ ۝	قُلْ	اِنَّمَا الْعِلْمُ
کب (آئے گا)	یہ	وعدہ	اگر	تم ہو	سچے	تم کہو	(یہ) علم تو صرف

یہ وعدہ کب آئے گا اگر تم سچے ہو (تو بتاؤ) ۝ تم فرماؤ: یہ علم تو

عِنْدَ اللّٰهِ ۝ وَاِنَّمَا اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ فَلَمَّا

عِنْدَ اللّٰهِ ۝	وَ	اِنَّمَا اَنَا	نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝	فَلَمَّا
اللہ ہی کے پاس (ہے)	اور	میں صرف	صاف ڈرسانے والا (ہوں)	پھر جب

اللہ ہی کے پاس ہے اور میں تو یہی صاف ڈرسانے والا ہوں ۝ پھر جب

رَاَوْهُ زُلْفَةً سَيِّئَتْ وُجُوْهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

رَاَوْهُ	زُلْفَةً	سَيِّئَتْ	وُجُوْهُ الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا
وہ دیکھیں گے اسے	قرب	(تو) بگڑ جائیں گے	ان لوگوں کے چہرے جنہوں نے	کفر کیا

وہ اسے قریب دیکھیں گے تو کافروں کے منہ بگڑ جائیں گے

وَقِيْلَ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَدَّعُوْنَ ۝

وَ	قِيْلَ	هٰذَا	الَّذِيْ	كُنْتُمْ بِهٖ تَدَّعُوْنَ ۝
اور	(ان سے) کہا جائے گا	یہ (ہے)	وہ (عذاب) جو	تم اس کا مطالبہ کرتے تھے

اور (ان سے) کہا جائے گا: یہی ہے وہ عذاب جو تم مانگتے تھے ۝

قُلْ اَسْرَءُ يُّتْمُ اِنْ اَهْلَكْنِيْ اللّٰهُ وَمَنْ

قُلْ	اَسْرَءُ يُّتْمُ	اِنْ	اَهْلَكْنِيْ	اللّٰهُ	وَ	مَنْ
تم کہو	بھلا دیکھو	اگر	ہلاک کر دے مجھے	اللہ	اور	(اسے) جو

تم فرماؤ: بھلا دیکھو تو اگر اللہ مجھے اور میرے ساتھ والوں کو

1..... قیامت کا ذاتی علم اللہ عزوجل ہی کو ہے، اس کی عطا کے بغیر کسی کو نہیں اور یہی یہاں مراد ہے ورنہ حق یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو قیامت کا علم دیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی وسعت علمی کیلئے یہ حدیث ملاحظہ ہو۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور ہمیں مخلوق کی ابتداء سے متعلق خبر دینا شروع کی یہاں تک کہ جنتوں کے جنت میں اور جہنموں کے جہنم میں داخل ہونے تک کے احوال بیان کر دیئے۔ (بخاری، ۳/۴۵۳، الحدیث: ۳۱۹۲)

مطلوبہ عذاب دیکھ کر کفار کا حال

مسلمانوں پروردگارِ یام کے منتظر گزار  
اپنی فکر کرنے کی دعوت



## سَمِعَ اَوْ سَرَحْنَا فَمَنْ يُجِيزُ الْكٰفِرِيْنَ

مَعِي	اَوْ	رَحِمْنَا <sup>(۱)</sup>	فَمَنْ	يُجِيزُ	الْكٰفِرِيْنَ
میرے ساتھ (ہے)	یا	وہ رحم فرمائے ہم پر	تو کون (ہے)	جو بچالے گا	کافروں (کو)

ہلاک کر دے یا ہم پر رحم فرمائے تو وہ کون ہے جو کافروں کو

## مِنْ عَذَابِ اَلِيْمٍ ۝۲۸ قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ اَمَّنَابِهٖ

مِنْ عَذَابِ اَلِيْمٍ ۝۲۸	قُلْ	هُوَ	الرَّحْمٰنُ	اَمَّنَابِهٖ	يٰۤاَيُّهَا
دردناک عذاب سے	تم کہو	وہی	رحمن (ہے)	ہم ایمان لائے	اس پر

دردناک عذاب سے بچالے گا؟ ۝ تم فرماؤ: وہی رحمن ہے، ہم اس پر ایمان لائے

## وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ

وَعَلَيْهِ	تَوَكَّلْنَا	فَسَتَعْلَمُوْنَ	مَنْ	هُوَ	اور
اسی پر	ہم نے بھروسہ کیا	تو عنقریب تم جان جاؤ گے	کون (ہے)	وہ	

اور ہم نے اسی پر بھروسہ کیا تو تم جلد جان جاؤ گے کہ کون

## فِي ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝۲۹ قُلْ اَسْءَيْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ

فِي ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝۲۹	قُلْ	اَسْءَيْتُمْ	اِنْ	اَصْبَحَ	
(جو) کھلی گمراہی میں (ہے)	تم کہو	بھلا دیکھو	اگر	صبح کے وقت ہو جائے	

کھلی گمراہی میں ہے؟ ۝ تم فرماؤ: بھلا دیکھو تو اگر صبح کو

## مَا وَّكُمُ غَوْرًا فَمَنْ يَّاتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ ۝۳۰

مَا وَّكُمُ	غَوْرًا	فَمَنْ	يَّاتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ ۝۳۰		
تمہارا پانی	زمین میں دھسنے والا	تو کون (ہے)	جو لے آئے تمہارے پاس بہتا ہو پانی		

تمہارا پانی زمین میں دھنس جائے تو وہ کون ہے جو تمہیں نگاہوں کے سامنے بہتا ہو پانی لادے؟ ۝

۱..... کفار مکہ حضور ﷺ اور صحابہ کرام رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کی وفات کی آرزو رکھتے تھے، اس پر اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کو وفات دیدے یا اللہ تعالیٰ تمہارے مقابلے میں ہماری مدد فرمائے، دونوں صورتوں میں ہمارا ہی فائدہ ہے کہ جہلی صورت میں تو یہ ہو گا کہ ہم جنت میں چلے جائیں گے اور دوسری صورت میں اللہ تعالیٰ کا ہماری مدد کرنا ہم پر خاص رحمت ہو گا لیکن بہر صورت تم بتاؤ کہ تمہیں اللہ تعالیٰ کے دردناک عذاب سے کون بچالے گا؟ تمہیں تو بہر حال اپنے کفر

آیات: 52

رکوع: 02

## سُورَةُ الْقَلَمِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰهُ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللّٰهُ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

ن وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُونَ ۝۱ مَا أَنْتَ

ن	وَالْقَلَمِ (۱)	و	مَا	يَسْطُرُونَ ۝۱	مَا	أَنْتَ
ن	قلم کی قسم	اور	(اس کی) جو	وہ لکھتے ہیں	نہیں (ہو)	تم

ن، قلم اور اس کی قسم جو لکھتے ہیں ۝ تم اپنے

بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُونٍ ۝۲ وَإِنَّ لَكَ لَأَجْرًا

بِنِعْمَةِ رَبِّكَ	بِمَجْنُونٍ ۝۲ (۲)	و	إِنَّ	لَكَ	لَأَجْرًا
اپنے رب کے فضل سے	مجنون	اور	بیشک	تمہارے لیے	ضرور ثواب (ہے)

رب کے فضل سے ہرگز مجنون نہیں ہو ۝ اور یقیناً تمہارے لیے ضرور بے انتہا

غَيْرَ مَسْنُونٍ ۝۳ وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خَلْقٍ عَظِيمٍ ۝۴ فَسَتُبْصِرُ وَ

غَيْرَ مَسْنُونٍ ۝۴	و	إِنَّكَ	لَعَلَىٰ خَلْقٍ عَظِيمٍ ۝۴ (۳)	فَسَتُبْصِرُ	و
نہ ختم ہونے والا	اور	بیشک تم	ضرور عظیم اخلاق پر (ہو)	تو عنقریب تم دیکھ لو گے	اور

ثواب ہے ۝ اور بیشک تم یقیناً عظیم اخلاق پر ہو ۝ تو جلد ہی تم مجھ دیکھ لو گے اور

(پچھلے کالم سے) کے سبب ضرور عذاب میں مبتلا ہونا ہے۔ ۱۔ قلم سے مراد وہ قلم ہے جس سے لوگ لکھتے ہیں اور "ان کے لکھے" سے مراد لوگوں کی دینی تحریریں ہیں۔ یا اس سے وہ قلم مراد ہے جس سے لوح محفوظ پر لکھا گیا اور "ان کے لکھے" سے لوح محفوظ پر لکھا ہوا مراد ہے۔ ۲۔ کفار نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معاذ اللہ مجنون کہا تو اللہ تعالیٰ نے قسم ارشاد فرما کر ان کی بدگوئی کا رد کیا اور فرمایا کہ اے پیارے حبیب! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، قلم اور ان کے لکھے کی قسم! آپ مجنون نہیں ہیں کیونکہ آپ پر آپ کے رب تعالیٰ کا فضل ہے اور اس کا لطف و کرم آپ کے شامل حال ہے۔ ۳۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اخلاق اچھائیوں کے

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جنون کے اہرام کا رد

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جنون کے اہرام کا رد

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جنون کے اہرام کا رد

يُبْصِرُونَ ⑤ بِأَيْكُمْ الْبَفْتُونُ ⑥ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ

يُبْصِرُونَ ⑤	بِأَيْكُمْ	الْبَفْتُونُ ⑥	إِنَّ	رَبَّكَ	هُوَ	أَعْلَمُ
وہ (بھی) دیکھ لیں گے	تم میں کون	مجنون (تھا)	بیشک	تمہارا رب	وہ	خوب جانتے والا ہے

وہ بھی دیکھ لیں گے کہ تم میں کون مجنون تھا ○ بیشک تمہارا رب ہی خوب جانتا ہے

بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيلِهِ ⑦ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ⑧

بِمَنْ	ضَلَّ	عَنْ سَبِيلِهِ ⑦	وَ	هُوَ	أَعْلَمُ	بِالْمُهْتَدِينَ ⑧
(اس) کو جو	بہک گیا	اس کے راستے سے	اور	وہ	خوب جانتا ہے	ہدایت والوں کو

اسے جو اس کی راہ سے بہکا اور وہ ہدایت والوں کو بھی خوب جانتا ہے ○

فَلَا تَطْعَمُ الْمَكْذِبِينَ ⑨ وَذُو الْوُدْدِ هُنَّ فَيْدُ هُنُونَ ⑩

فَلَا تَطْعَمُ ⑨	الْمَكْذِبِينَ ⑩	وَذُوَا	لَو	تُدْهِنُ	فَيْدُ هُنُونَ ⑩
تو تم بات نہ ماننا	جھٹلانے والوں (کی)	انہوں نے چاہا	(کہ) کسی طرح	تم نرمی کرو	تو وہ (بھی نرمی کریں)

تو تم جھٹلانے والوں کی بات نہ سنا ○ انہوں نے تو یہی خواہش رکھی کہ کسی طرح تم نرمی کرو تو وہ بھی نرم پڑ جائیں ○

وَلَا تَطْعَمُ كُلَّ حَلَاٍ مَّهِينٍ ⑪ هَٰئِذَا

وَلَا تَطْعَمُ	كُلَّ حَلَاٍ ⑪	مَّهِينٍ ⑩	هَٰئِذَا
اور	ہر (ایسے آدمی کی جو) بڑا قسمیں کھانے والا	ذلیل	(منہ پر) بہت طعنے دینے والا

اور ہر ایسے آدمی کی بات نہ سنا جو بڑا قسمیں کھانے والا، ذلیل ○ سامنے سامنے بہت طعنے دینے والا،

مَسَاءٍ بِنَسِيمٍ ⑫ مَسَاءٍ يَلْخِرُ مِعْتَدٍ

مَسَاءٍ بِنَسِيمٍ ⑫	مَسَاءٍ يَلْخِرُ	مِعْتَدٍ
چغلی کے ساتھ ادھر ادھر بہت پھرنے والا	بھلائی سے بڑا روکنے والا	حد سے بڑھنے والا

چغلی کے ساتھ ادھر ادھر بہت پھرنے والا ○ بھلائی سے بڑا روکنے والا، حد سے بڑھنے والا،

(پچھلے کلمے کا مشعر) تمام گوشوں جیسے عنبر و حلیم، ورم و کرم، عدل و انصاف، جو دوسخا، ایثار و قربانی، مہمان نوازی، شجاعت، ایفاء و عہد، حسن معاملہ، صبر و قناعت، نرم گفتاری، خوش روئی، ملنساری، مساوات، غنیمت خوری، سادگی و بے تکلفی، تواضع و انکساری اور حیاداری وغیرہ کے جامع اور ان کی انتہائی بلندی پر فائز تھے۔ ①۔ مراد یہ ہے جیسے پہلا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جھٹلانے والوں کی بات نہیں مانتے تھے اسی طرح ثابت قدم رہیں۔ ②۔ اپنی دنیا کی خاطر دین کے احکام میں خلاف شرع نرمی برتنا نہ ہست ہے۔ یہ ناجائز و حرام ہے، کفار نے ایسی خواہش کا اظہار کیا تھا جس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ③۔ حلاف اسے کہتے ہیں جو حق اور باطل دونوں طرح کے

کفار کے متعلق ہدایات

مضمون صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں کافروں کے بارے میں اوصاف اور اس کے لیے وعید



آتِيْمٌ ۙ عَتَلٍۭۙ بَعْدَ ذٰلِكَ رَنِيْمٌ ۙ اَنْ كَانَ

آتِيْمٌ ۙ	عَتَلٍۭۙ	بَعْدَ ذٰلِكَ	رَنِيْمٌ ۙ	اَنْ	كَانَ
بڑا گناہگار	سخت مزاج	اس کے بعد	ناجانز پیدوار (ہے)	(اس بنا پر بات نہ مانو) کہ	وہ ہے

بڑا گناہگار ○ سخت مزاج، اس کے بعد ناجانز پیدوار ہے ○ اس بنا پر (بات نہ مانو) کہ

ذَا مَالٍ وَبَنِيْنٍ ۙ اِذَا تَشَلَّىٰ عَلَيْهِ اِيْتْنَا قَالَ

ذَا مَالٍ وَبَنِيْنٍ ۙ	اِذَا	تَشَلَّىٰ	عَلَيْهِ	اِيْتْنَا	قَالَ
مال اور بیٹوں والا	جب	پڑھی جاتی ہیں	اس پر	ہماری آیتیں	(تو) کہتا ہے

وہ مال اور بیٹوں والا ہے ○ جب اس پر ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو کہتا ہے

اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۙ سَنَسِيْهُ عَلَى الْخُرْطُوْمِ ۙ اِنَّا

اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۙ	سَنَسِيْهُ	عَلَى الْخُرْطُوْمِ ۙ	اِنَّا
(یہ) پہلے لوگوں کی کہانیاں (ہیں)	عنقریب ہم داغ دیں گے اس کی	سورجیسی تھوٹھی پر	بیشک

کہ اگلوں کی کہانیاں ہیں ○ قریب ہے کہ ہم اس کی سورجیسی تھوٹھی پر داغ دیں گے ○ بیشک

بَلَوْنَهُمْ كَمَا بَلَوْنَا اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ ۚ اِذَا قَسَمُوْا

بَلَوْنَهُمْ	كَمَا	بَلَوْنَا	اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ ۚ	اِذَا	اَقْسَمُوْا
ہم نے جانچا انہیں	جیسے	ہم نے جانچا تھا	باغ والوں (کو)	جب	انہوں نے قسم کھائی

ہم نے انہیں جانچا جیسا باغ والوں کو جانچا تھا جب انہوں نے قسم کھائی

لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِيْنَ ۙ وَلَا يَسْتَشُوْنَ ۙ

لَيَصْرِمُنَّهَا	مُصْبِحِيْنَ ۙ	وَا	لَا يَسْتَشُوْنَ ۙ
ضرور وہ کاٹ لیں گے اس (باغ) کو	صبح ہوتے ہوئے	اور	وہ ان شاء اللہ نہیں کہہ رہے تھے

کہ ضرور صبح ہوتے اس باغ کو کاٹ لیں گے ○ اور ان شاء اللہ نہیں کہہ رہے تھے ○

(پچھلے کلمے کا مشی) معاملات میں بہت زیادہ قسمیں کھاتا ہو۔ یہ کافر کا وصف ہے مسلمانوں کو اس سے بچنا چاہئے۔ ۴..... چغلی کی تعریف یہ ہے کہ لوگوں کے درمیان فساد ڈالنے کے لئے ایک کی بات دوسرے تک پہنچاتا یہ انتہائی مذموم فعل ہے، حدیث پاک میں ہے کہ ”چغل خور جنت میں نہیں جائے گا۔ (مسلم، ص ۶۶، الحدیث: ۱۶۸، ۱۶۹)“

۱..... اس باغ کا نام ضرور ان تھا یہ یمن کے شہر صنعاء سے ۶ میل کے فاصلے پر سرراہ واقع تھا۔ اس کا مالک ایک نیک مرد تھا اور وہ باغ کے پھل کثرت سے فقراء کو دیتا تھا۔ اس کے انتقال کے بعد اس کے تین بیٹے وارث ہوئے، انہوں نے باہم مشورہ کیا کہ مال قلیل اور کتبہ بہت زیادہ ہے اس لئے اگر والد کی طرح ہم بھی

## فَطَافَ عَلَيْهَا طَآئِفٌ مِّنْ رَّبِّكَ وَهُمْ

فَطَافَ	عَلَيْهَا	طَآئِفٌ <sup>(۱)</sup>	مِّنْ رَّبِّكَ	وَهُمْ
تو بھیری کر گیا	اس (باغ) پر	ایک پھیری کرنے والا	تمہارے رب کی طرف سے	وہ

تو اس باغ پر تیرے رب کی طرف سے ایک پھیری کرنے والا پھیری کر گیا جبکہ وہ

نَآيُؤُونَ<sup>(۱۹)</sup> فَأَصْبَحَتْ كَالصَّرِيمِ<sup>(۲۰)</sup> فَتَنَادُوا

نَآيُؤُونَ <sup>(۱۹)</sup>	فَأَصْبَحَتْ	كَالصَّرِيمِ <sup>(۲۰)</sup>	فَتَنَادُوا
سورہ ہے (تھے)	تو وہ (باغ) صبح کے وقت ہو گیا	سیاہ رات کی طرح	تو انہوں نے ایک دوسرے کو پکارا

سورہ ہے تھے ○ تو صبح کے وقت وہ باغ سیاہ رات کی طرح ہو گیا ○ پھر انہوں نے صبح ہوتے

مُصْبِحِينَ<sup>(۲۱)</sup> أَنْ اَعْدُوا عَلَىٰ حَرْثِكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَرِيمِينَ<sup>(۲۲)</sup>

مُصْبِحِينَ <sup>(۲۱)</sup>	أَنْ	اَعْدُوا	عَلَىٰ حَرْثِكُمْ	إِنْ	كُنْتُمْ	صَرِيمِينَ <sup>(۲۲)</sup>
صبح ہوتے ہوئے	کہ	صبح سویرے چلو	اپنی کھیتی پر	اگر	تم ہو	کاٹنے کا ارادہ رکھنے والے

ایک دوسرے کو پکارا ○ کہ اگر تم کاٹنا چاہتے ہو تو صبح سویرے اپنی کھیتی پر چلو ○

فَاٰطَلَقُوْا وَهُمْ يَتَخَفَتُوْنَ<sup>(۲۳)</sup> اَنْ لَا يَدْخُلَهَا الْيَوْمَ

فَاٰطَلَقُوْا	وَهُمْ	يَتَخَفَتُوْنَ <sup>(۲۳)</sup>	اَنْ	لَا يَدْخُلَهَا	الْيَوْمَ
تو وہ چلے	اور وہ	آہستہ آہستہ کہتے جاتے تھے	کہ	ہرگز داخل نہ ہو اس (باغ) میں	آج

تو وہ چلے اور آپس میں آہستہ آہستہ کہتے جاتے تھے ○ کہ ہرگز آج کوئی مسکین تمہارے پاس باغ میں

عَلَيْكُمْ مَّسْكِيْنَ<sup>(۲۴)</sup> وَغَدُوا عَلَىٰ حَرْدٍ قَدِيرِينَ<sup>(۲۵)</sup>

عَلَيْكُمْ	مَّسْكِيْنَ <sup>(۲۴)</sup>	وَّ	غَدُوا	عَلَىٰ حَرْدٍ	قَدِيرِينَ <sup>(۲۵)</sup>
تم پر	کوئی مسکین	اور	وہ صبح سویرے چل پڑے	روکنے پر	(خود کو) قادر سمجھتے ہوئے

آنے نہ پائے ○ اور وہ خود کو روکنے پر قادر سمجھتے ہوئے صبح سویرے چلے ○

(بجیلے کے کامیابی) خیرات جاری رکھیں تو تنگ دست ہو جائیں گے۔ اس پر انہوں نے آپس میں قسمیں کھائیں کہ صبح سویرے لوگوں کے اٹھنے سے پہلے ہی باغ میں چل کر پھل توڑ لیں گے تاکہ مسکینوں کو خبر نہ ہو اور ان شاء اللہ کھانا بھول گئے۔<sup>(۱)</sup> اس سے وہ آگ مرا ہے جو ان لوگوں کی بری نیت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے حکم سے رات کے وقت اس باغ کو تباہ کر گئی، صبح کے وقت تک وہ باغ جل کر سیاہ رات کی طرح ہو گیا اور ان لوگوں کو اس کی کچھ خبر نہ ہوئی۔ یہ صبح سویرے اٹھے اور ایک دوسرے کو پکارا کہ اگر تم باغ کا پھل کاٹنا چاہتے ہو تو صبح منہ اندھیرے اپنی کھیتی پر چلو۔ چنانچہ وہ لوگ باغ کی طرف چلے اور اس دوران آپس میں

فَلَمَّسَ رَأَوْهَا قَالُوا إِنَّا لَصَائِتُونَ ﴿۲۶﴾ بَلْ

فَلَمَّسَ	رَأَوْهَا <sup>(۱)</sup>	قَالُوا	إِنَّا	لَصَائِتُونَ ﴿۲۶﴾	بَلْ
پھر جب	انہوں نے دیکھا اس (باغ) کو	(تو) وہ کہنے لگے	بیشک ہم	ضرور راستہ بھٹک گئے	بلکہ

پھر جب انہوں نے اس باغ کو دیکھا تو کہنے لگے: بیشک ہم ضرور راستہ بھٹک گئے ہیں ○ بلکہ

نَحْنُ مَحْرُومُونَ ﴿۲۷﴾ قَالَ أَوْ سَطُّهُمْ أَلَمْ أَقُلْ لَّكُمْ لَوْلَا

نَحْنُ	مَحْرُومُونَ ﴿۲۷﴾	قَالَ	أَوْ سَطُّهُمْ	أَلَمْ أَقُلْ	لَّكُمْ	لَوْلَا
ہم	محروم ہو گئے	کہا	ان میں سے بہتر (نے)	کیا میں نے نہ کہا تھا	تم سے	کیوں نہیں

ہم محروم ہو گئے ہیں ○ ان میں جو بہتر تھا اس نے کہا: کیا میں تم سے نہیں کہتا تھا کہ تم

تَسْبِحُونَ ﴿۲۸﴾ قَالُوا سُبْحَنَ رَبِّنَا إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ ﴿۲۹﴾

تَسْبِحُونَ ﴿۲۸﴾	قَالُوا	سُبْحَنَ رَبِّنَا	إِنَّا	كُنَّا	ظَالِمِينَ ﴿۲۹﴾
تم تسبیح کرتے	انہوں نے کہا	ہمارا رب پاک (ہے)	بیشک	ہم تھے	ظلم کرنے والے

تسبیح کیوں نہیں کرتے؟ ○ انہوں نے کہا: ہمارا رب پاک ہے، بیشک ہم ظالم تھے ○

فَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ يَتَلَوْا مُونَ ﴿۳۰﴾ قَالُوا

فَأَقْبَلَ	بَعْضُهُمْ	عَلَى بَعْضٍ	يَتَلَوْا مُونَ ﴿۳۰﴾	قَالُوا
تو متوجہ ہوئے	ان کے بعض	بعض پر	ایک دوسرے کو ملا مت کرتے ہوئے	انہوں نے کہا

پھر وہ ایک دوسرے کی طرف ملا مت کرتے ہوئے متوجہ ہوئے ○ بولے:

يُؤْيِلْنَا إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ ﴿۳۱﴾ عَسَىٰ رَبِّنَا أَنْ

يُؤْيِلْنَا	إِنَّا	كُنَّا	ظَالِمِينَ ﴿۳۱﴾	عَسَىٰ	رَبِّنَا	أَنْ
ہمیں خرابی	بیشک	ہم تھے	سرکشی کرنے والے	ہو سکتا ہے	ہمارا رب	کہ

ہمیں خرابی، بیشک ہم سرکش تھے ○ امید ہے کہ ہمارا رب

(پچھلے کامیابی) سرگوشی کر رہے تھے کہ آج کوئی مسکین باغ میں آنے نہ پائے اور اس ارادے پر خود کو قادر سمجھتے ہوئے صبح سویرے چلے۔

۱۔ جب یہ لوگ باغ کے قریب پہنچے اور اسے جلا ہوا اور پھلوں سے خالی دیکھا تو کہنے لگے: یقیناً ہم تو کسی اور باغ پر پہنچ گئے ہیں کیونکہ ہمارا باغ تو بہت پھل دار ہے۔ پھر جب غور کیا اور اس کے درو دیوار کو دیکھا اور پہچان لیا کہ یہ اپنا ہی باغ ہے تو کہنے لگے: ہم راستہ نہیں بھولے بلکہ حق دار مسکینوں کو روکنے کی نیت کر کے ہم خود اس کے پھل سے محروم ہو گئے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ حق داروں کو ان کے حق سے محروم کرنے کی نیت بھی بہت بڑے نقصان کا سبب بن سکتی ہے لہذا



يُبَدِّلُنَا خَيْرًا مِنْهَا إِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا رَغِبُونَ ﴿٣٢﴾ كَذٰلِكَ

يُبَدِّلُنَا <sup>(۱)</sup>	خَيْرًا مِنْهَا	إِنَّا	إِلَىٰ رَبِّنَا	رَغِبُونَ ﴿٣٢﴾	كَذٰلِكَ
بدل دے ہمیں	اس سے بہتر	ہم	اپنے رب کی طرف	رغبت رکھنے والے (ہیں)	ایسا ہی (ہوتا ہے)

ہمیں اس سے بہتر بدل دے یقیناً (اب) ہم اپنے رب کی طرف ہی رغبت رکھنے والے ہیں ○ سزا ایسی ہی

الْعَذَابُ ۖ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ ۚ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴿٣٣﴾

الْعَذَابُ	وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ	أَكْبَرُ	لَوْ	كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴿٣٣﴾
عذاب	اور	ضرور آخرت کا عذاب	سب سے بڑا (ہے)	اگر

ہوتی ہے اور بیشک آخرت کی سزا سب سے بڑی ہے۔ کیا ہی اچھا ہوتا اگر لوگ جانتے ○

إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنَّتِ النَّعِيمِ ﴿٣٣﴾ أَفَجَعَلُ

إِنَّ	لِلْمُتَّقِينَ	عِنْدَ رَبِّهِمْ	جَنَّتِ النَّعِيمِ ﴿٣٣﴾	أَفَجَعَلُ <sup>(۲)</sup>
بیشک	پرہیزگاروں کے لیے	ان کے رب کے پاس	نعمتوں والے باغ (ہیں)	تو کیا ہم کر دیں گے

بیشک ڈر والوں کے لیے ان کے رب کے پاس چین کے باغ ہیں ○ تو کیا ہم

الْمُسْلِمِينَ كَالْمُجْرِمِينَ ﴿٣٥﴾ مَا لَكُمْ وَفَقَةً كَيْفَ تَحْكُمُونَ ﴿٣٦﴾

الْمُسْلِمِينَ	كَالْمُجْرِمِينَ ﴿٣٥﴾	مَا لَكُمْ	وَفَقَةً	كَيْفَ تَحْكُمُونَ ﴿٣٦﴾
مسلمانوں (کو)	مجرموں جیسا	کیا ہوا	تمہیں	کیسا

مسلمانوں کو مجرموں جیسا کر دیں ○ تمہیں کیا ہوا؟ کیا حکم لگاتے ہو؟ ○

أَمْ لَكُمْ كِتَابٌ فِيهِ تَدْرُسُونَ ﴿٣٧﴾ إِنَّ لَكُمْ

أَمْ	لَكُمْ	كِتَابٌ	فِيهِ	تَدْرُسُونَ ﴿٣٧﴾	إِنَّ	لَكُمْ
کیا	تمہارے لیے	کوئی کتاب (ہے)	اس میں	(ایسی بات) تم پڑھتے ہو	(کہ) بیشک	تمہارے لیے

کیا تمہارے لیے کوئی کتاب ہے جس میں تم (ایسی بات) پڑھتے ہو ○ کہ تمہارے لیے

(پچھلے کاوش) ہر حقدار کو اس کا حق دینا اور کسی کے حقوق کی خلاف ورزی سے بچنا چاہئے۔ ①..... ان لوگوں نے سچے دل سے اور اخلاص کے ساتھ توبہ کی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں اس کے بدلے اس سے بہتر باغ عطا فرمایا جس کا نام ”باغ حیان“ تھا اور اس میں کثیر پیدوار ہوئی۔ ②..... مشرکین نے مسلمانوں سے کہا کہ جس طرح ہمیں دنیا میں آسائش حاصل ہے اسی طرح اگر مرنے کے بعد ہمیں پھر اٹھایا گیا تو آخرت میں بھی ہم تم سے اچھے رہیں گے اور ہمارا ہی درجہ بلند ہو گا! اس پر یہ آیات نازل ہوئیں۔ ③..... اس سے معلوم ہوا کہ کافر اور مسلمان برابر نہیں بلکہ یہ دو الگ الگ قومیں ہیں۔

## فِيهِ لَمَّا تَخَيَّرُونَ ﴿٢٨﴾ أَمْ لَكُمْ آيَاتٌ عَلَيْنَا

فِيهِ	لَمَّا	تَخَيَّرُونَ ﴿٢٨﴾	أَمْ	لَكُمْ	آيَاتٌ عَلَيْنَا
اس (قیامت کے دن) میں	ضرور (وہے) جو	تم پسند کرتے ہو	یا	تمہارے لیے	ہم پر کچھ قسمیں (ہیں)

قیامت کے دن میں ضرور وہ سب کچھ ہے جو تم پسند کرو ○ یا تمہارے لیے ہم پر

## بَالِغَةً إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ ۚ إِنَّ لَكُمْ لَمَّا تَحْكُمُونَ ﴿٢٩﴾

بَالِغَةً إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ	إِنَّ	لَكُمْ	لَمَّا	تَحْكُمُونَ ﴿٢٩﴾
قیامت کے دن تک پہنچنے والی	(کہ) بیشک	تمہارے لیے	ضرور (وہے) جس کا	تم فیصلہ کرو گے

قیامت کے دن تک پہنچتی ہوئی کچھ قسمیں ہیں کہ ضرور تمہیں وہی کچھ ملے گا جو تم فیصلہ کرو گے ○

## سَلَامٌ أَيْهِمْ بِذَلِكَ رَعِيمٌ ﴿٣٠﴾ أَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ ۖ

سَلَامٌ	أَيْهِمْ	بِذَلِكَ	رَعِيمٌ ﴿٣٠﴾	أَمْ	لَهُمْ	شُرَكَاءُ
تم پوچھو ان سے	ان میں کون	اس کا	ضامن (ہے)	یا	ان کیلئے	کچھ شریک (ہیں)

تم ان سے پوچھو کہ ان میں کون اس کا ضامن ہے؟ ○ یا ان کیلئے کچھ شریک ہیں

## فَلْيَا تُوْا بِشُرَكَائِهِمْ إِنْ كَانُوا اصْدِقَیْنِ ﴿٣١﴾ يَوْمَ يُكْشَفُ

فَلْيَا تُوْا بِشُرَكَائِهِمْ	إِنْ	كَانُوا	اصْدِقَیْنِ ﴿٣١﴾	يَوْمَ	يُكْشَفُ
تو وہ لے آئیں اپنے شریکوں (کو)	اگر	وہ ہیں	سچے	(جس) دن	پردہ اٹھایا جائے گا

تو وہ اپنے شریکوں کو لے آئیں اگر سچے ہیں ○ جس دن معاملہ

## عَنْ سَاقٍ وَيُذْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ ﴿٣٢﴾ خَاشِعَةً

عَنْ سَاقٍ ﴿٣٢﴾	وَيُذْعَوْنَ	إِلَى السُّجُودِ	فَلَا يَسْتَطِيعُونَ ﴿٣٢﴾	خَاشِعَةً
ایک ساق سے	اور	انہیں بلایا جائے گا	سجدوں کی طرف	تو وہ طاقت نہ رکھیں گے

بڑا سخت ہو جائے گا اور کافروں کو سجدے کی طرف بلایا جائے گا تو وہ (اس کی) طاقت نہ رکھیں گے ○ ان کی نگاہیں

۱..... جمہور علماء کے نزدیک یہاں ساق کھلنے سے مراد وہ شدت اور سختی ہے جو قیامت کے دن حساب اور جزا کے لئے پیش آئے گی اور بعض مفسرین کے نزدیک یہ آیت مثلاً بہات میں سے ہے، ہم اس پر ایمان لاتے اور اس کی مراد اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتے ہیں۔ ۲..... قیامت کے دن کفار و منافقین کو ان کے ایمان کے امتحان اور دنیا میں سجدہ ریز نہ ہونے پر ڈانٹ ڈپٹ کے طور پر سجدے کی طرف بلایا جائے گا تو وہ سجدہ نہ کر سکیں گے کیونکہ ان کی پشتیں تانے کے تحت کی طرح سخت ہو جائیں گی اور یہ سزا اس لئے ہو گی کہ دنیا میں انہیں خدا کے سامنے جھکنے کی طرف بلایا جاتا تھا تو یہ انکار کرتے تھے۔

أَبْصَارُهُمْ تَرَاهُمْ ذَلَّةٌ ۖ وَقَدْ كَانُوا يُدْعَوْنَ

أَبْصَارُهُمْ	تَرَاهُمْ	ذَلَّةٌ	و	قَدْ	كَانُوا يُدْعَوْنَ
ان کی نگاہیں	چھا رہی ہوگی ان پر	ذلت	اور	بیشک	انہیں بلایا جاتا تھا

نہی ہوں گی، ان پر ذلت چڑھ رہی ہوگی اور بیشک انہیں (دنیا میں) سجدے کی طرف

إِلَى السُّجُودِ وَهُمْ سَلِيمُونَ ﴿٣٣﴾ قَدْ رَفِئَ وَ مَنْ يُكْذِبُ

إِلَى السُّجُودِ	وَهُمْ	سَلِيمُونَ ﴿٣٣﴾	قَدْ رَفِئَ	و	مَنْ يُكْذِبُ
سجدوں کی طرف	اور	وہ	مندرس (تھے)	اور	جو (اسے) جھٹلاتا ہے

بلایا جاتا تھا جبکہ وہ مندرست تھے ○ تو جو اس بات کو جھٹلاتا ہے اسے مجھ پر

بِهَذَا الْحَدِيثِ ۖ سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٣٤﴾

بِهَذَا الْحَدِيثِ	سَنَسْتَدْرِجُهُمْ	مِنْ حَيْثُ	لَا يَعْلَمُونَ ﴿٣٤﴾
اس بات کو	عنقریب ہم آہستہ آہستہ لے جائیں گے انہیں (وہاں)	جہاں سے	انہیں علم نہ ہوگا

چھوڑ دو عنقریب ہم انہیں آہستہ آہستہ وہاں سے لے جائیں گے جہاں سے انہیں خبر بھی نہ ہوگی ○

وَأُمْلِي لَهُمْ ۖ إِنَّ كَيْدِي مَتِينٌ ﴿٣٥﴾ أَمْ

وَأُمْلِي	لَهُمْ	إِنَّ	كَيْدِي	مَتِينٌ ﴿٣٥﴾	أَمْ
اور	میں ڈھیل دوں گا	بیشک	میری خفیہ تدبیر	بہت پکی (ہے)	یا

اور میں انہیں ڈھیل دوں گا، بیشک میری خفیہ تدبیر بہت پکی ہے ○ یا کیا

تَسْأَلُهُمْ أَجْرًا فَهُمْ مِنْ مَّغْرَمٍ مُثْقَلُونَ ﴿٣٦﴾ أَمْ عِنْدَهُمْ

تَسْأَلُهُمْ	أَجْرًا	فَهُمْ	مِنْ مَّغْرَمٍ	مُثْقَلُونَ ﴿٣٦﴾	أَمْ
تم مانگتے ہو ان سے	کوئی اجرت	تو وہ	تاوان (کے بوجھ) سے	دبے ہوئے ہیں	یا

تم ان سے اجرت مانگتے ہو کہ وہ تاوان کے بوجھ میں دبے ہوئے ہیں ○ یا ان کے پاس

1 قیامت کے دن سجدے کی طاقت نہ رکھنے کی وعید اگرچہ کفار و منافقین کے بارے میں ہے لیکن اس میں ان مسلمانوں کے لئے بھی بہت عبرت اور نصیحت ہے جو نماز ادا نہیں کرتے۔ حدیث پاک میں ہے: جس نے قصد نماز چھوڑی، اس کا نام جہنم کے اس دروازے پر لکھ دیا جاتا ہے جس سے وہ جہنم میں داخل ہو گا۔ (کنز العمال، ۳۴: ۵، الحدیث: ۱۹۰۸۱، الجزء السابع) 2 تا فرمایوں کے باوجود دنیا کی نعمتیں ملتی رہتا بلکہ ان میں مزید اضافہ ہوتا اللہ تعالیٰ کے فضل کی بجائے اس کی کوئی خفیہ تدبیر بھی ہو سکتی ہے۔ البتہ واجب بھی کوئی نعمت ملے تو اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے اور اگر اس سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو توبہ و استغفار



## الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُونَ ﴿٣٧﴾ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُنْ

الْغَيْبُ	فَهُمْ	يَكْتُبُونَ ﴿٣٧﴾	فَاصْبِرْ	لِحُكْمِ رَبِّكَ	وَلَا تَكُنْ
غیب (کا علم ہے)	تو وہ	لکھ رہے ہیں	تو تم صبر کرو	اپنے رب کے حکم پر	اور تم نہ ہونا

غیب کا علم ہے کہ وہ لکھ رہے ہیں ○ تو تم اپنے رب کے حکم تک صبر کرو اور مچھلی والے

## كَصَابِ الْحُوتِ إِذْ نَادَىٰ وَهُوَ مَكْظُومٌ ﴿٣٨﴾ لَوْلَا أَن

كَصَابِ الْحُوتِ ﴿١﴾	إِذْ	نَادَىٰ	وَلَا	هُوَ	مَكْظُومٌ ﴿٣٨﴾	لَوْلَا أَن
مچھلی والے کی طرح	جب	اس نے پکارا	اور وہ	بہت غمگین (تھا)	اگر نہ ہوتا	کہ

کی طرح نہ ہونا جب اس نے اس حال میں پکارا کہ وہ بہت غمگین تھا ○ اگر اس کے

## تَذَرَكَهُ نِعْمَةٌ مِّنْ رَبِّهِ لَنُبَيِّنَنَّ بِالْعَرَاءِ وَ

تَذَرَكَهُ	نِعْمَةٌ مِّنْ رَبِّهِ	لَنُبَيِّنَنَّ	بِالْعَرَاءِ	وَلَا
پالیتی اسے	اس کے رب کی نعمت	(تو) ضرور وہ پھینک دیا جاتا	چٹیل میدان میں	اور

رب کی نعمت اسے نہ پالیتی تو وہ ضرور چٹیل میدان میں پھینک دیا جاتا اور

## هُوَ مَذْمُومٌ ﴿٣٩﴾ فَاجْتَبِهْ رَبُّهُ فَجَعَلَهُ مِنَ الصَّالِحِينَ ﴿٤٠﴾

هُوَ	مَذْمُومٌ ﴿٣٩﴾	فَاجْتَبِهْ	رَبُّهُ	فَجَعَلَهُ	مِنَ الصَّالِحِينَ ﴿٤٠﴾
وہ	ملامت کیا ہوا (ہوتا)	تو چن لیا اسے	اس کے رب (نے)	تو کر لیا اسے	نیک لوگوں میں سے

وہ ملامت کیا ہوا ہوتا ○ تو اسے اس کے رب نے چن لیا اور اپنے قرب خاص کے حقداروں میں کر لیا ○

## وَإِنْ يَّكَادُ الَّذِينَ كَفَرُوا الْيَزُوقُونَكَ

وَإِنْ	يَّكَادُ	الَّذِينَ	كَفَرُوا	لَيَزُوقَنَّكَ ﴿٤١﴾
اور بیشک	معلوم ہوتے ہیں	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	ضرور وہ گرا دیں گے تمہیں

اور بیشک کافر جب قرآن سنتے ہیں تو ایسے معلوم ہوتا ہے کہ گویا اپنی آنکھوں سے

(پچھلے کاوش) کرنے میں ورنہ کرے۔ ۱۔ یہاں مچھلی والے سے مراد حضرت یونس علیہ السلام ہیں اور ان کی طرح نہ ہونے سے مراد یہ ہے کہ جیسے انہوں نے اپنی قوم پر عذاب نازل کرنے کے معاملے میں جلدی کی اس طرح آپ کسی کے خلاف دھاک کرنے میں جلدی نہ کریں۔ ۲۔ منقول ہے کہ عرب میں بعض لوگ نظر لگانے میں شہرہ آفاق تھے، وہ دعویٰ کر کے نظر لگاتے اور جس چیز کو نقصان پہنچانے کے ارادے سے دیکھتے تو وہ اسی وقت ہلاک ہو جاتی، کفار مکہ نے ان سے رابطہ کر کے حضور ﷺ کو نظر لگانے کے لیے کہا، انہوں نے بڑی تیز نگاہوں سے دیکھا اور نظر لگانے کی پوری کوشش کی لیکن ان کی تمام جدوجہد بیکار گئی، حضور ﷺ نے ان سے کہا کہ تمہاری نگاہیں ان کی پوری کوشش کی لیکن ان کی تمام جدوجہد بیکار گئی،

يَا بَصَارِهِمْ لِمَا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُولُونَ

يَقُولُونَ	و	الذِّكْرَ	سَمِعُوا	لَمَّا	يَا بَصَارِهِمْ <sup>(۱)</sup>
کہتے ہیں	اور	قرآن	وہ سنتے ہیں	جب	اپنی آنکھوں سے

نظر لگا کر تمہیں ضرور گرا دیں گے اور وہ کہتے ہیں:

إِنَّهُ لَكَجُونٌ ۖ وَمَا هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِلْعَالَمِينَ ۚ

إِنَّهُ	لَكَجُونٌ ۖ	و	مَا	هُوَ	إِلَّا	ذِكْرٌ	لِلْعَالَمِينَ ۚ
بیشک وہ	ضرور عقل سے دور (ہیں)	اور (حالانکہ)	نہیں	وہ	مگر	نصیحت	تمام جہانوں کے لیے

یہ ضرور عقل سے دور ہیں ○ حالانکہ وہ تو تمام جہانوں کے لیے نصیحت ہی ہیں ○

عظمتِ قرآن

وقفِ اربعہ

رکوع: 02

آیات: 52

## سُورَةُ الْحَاقَّةِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ	اللَّهُ	الرَّحْمَنِ	الرَّحِيمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

الْحَاقَّةُ ۙ ۱ مَا الْخَاقَّةُ ۙ ۲ وَمَا أَدْرَاكَ مَا

مَا	الْحَاقَّةُ ۙ ۱	و	مَا أَدْرَاكَ	مَا
کیا ہے	یقینی طور پر واقع ہونے والی	اور	تجھے کیا معلوم	کیا ہے

یقینی طور پر واقع ہونے والی ○ یقینی طور پر واقع ہونے والی کیا ہے؟ ○ اور تمہیں کیا معلوم کہ وہ یقینی طور پر

اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ان کے شر سے محفوظ رکھا اور یہ آیت نازل ہوئی۔ ① نظر واقعی لگ جاتی ہے۔ حدیث پاک میں بھی ہے کہ نظر کا لگ جانا درست ہے۔ (بخاری، ۳۳/۲، الحدیث: ۵۴۰۰) دوسری حدیث پاک میں ہے: بیشک نظر (کا اثر یہاں تک ہو جاتا ہے کہ وہ) آدمی کو قبر میں داخل کر دیتی ہے اور اوٹ کو ہڈیا میں ڈال دیتی ہے۔ (مسند شہاب، ۱۳۰/۲، الحدیث: ۱۱۰۵۷) یہ آیت نظر بد کے علاج کے لیے اکسیر ہے، جسے نظر لگی ہو اس پر یہ آیت پڑھ کر دم کرنے سے نظر اتر جائے گی۔ ② اس سے مراد قیامت ہے، اس کے آنے میں کوئی شک نہیں بلکہ اس کا واقع ہونا یقینی اور قطعی ہے۔

قیامت کے وقوع اور اس کی درست و دوام کی گنجائش

(پچھلے کاوش)

# الْحَاقَّةُ ۱۰ كَذَّبَتْ ثَمُودُ وَعَادٌ بِالْقَارِعَةِ ۱۱ فَاَمَّا

الْحَاقَّةُ ۱۰	كَذَّبَتْ ۱۱	ثَمُودُ	وَ	عَادٌ	بِالْقَارِعَةِ ۱۲	فَاَمَّا
یقینی طور پر واقع ہونے والی	جھٹلایا	ثمود	اور	عاد (نے)	دل دہلا دینے والی کو	تو بہر حال

واقع ہونے والی کیا ہے؟ ۱۰ ثمود اور عاد نے دلوں کو دہلا دینے والی کو جھٹلایا ۱۱ تو قوم ثمود کے

# ثَمُودُ فَاَهْلِكُوا بِالطَّاعِنَةِ ۱۳ وَ اَمَّا عَادٌ

ثَمُودُ	فَاَهْلِكُوا	بِالطَّاعِنَةِ ۱۳	وَ	اَمَّا	عَادٌ
ثمود	تو انہیں ہلاک کیا گیا	حد سے گزری ہوئی چنگھاڑ سے	اور	بہر حال	عاد

لوگ تو حد سے گزری ہوئی چنگھاڑ سے ہلاک کئے گئے ۱۳ اور عاد کے لوگ

# فَاَهْلِكُوا بِرِيحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ ۱۴ سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ

فَاَهْلِكُوا	بِرِيحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ ۱۴	سَخَّرَهَا	عَلَيْهِمْ
تو انہیں ہلاک کیا گیا	نہایت سخت گرجتی آندھی سے	(اللہ نے) قوت کے ساتھ مسلط کر دیا ہے	ان پر

تو وہ نہایت سخت گرجتی آندھی سے ہلاک کیے گئے ۱۴ اللہ نے وہ آندھی ان پر

# سَبْعَ لَيَالٍ وَ ثَنِيَّةَ اَيَّامٍ ۱۵ حُسُومًا ۱۶ فَتَرَى الْقَوْمَ فِيهَا

سَبْعَ لَيَالٍ	وَ	ثَنِيَّةَ اَيَّامٍ ۱۵	حُسُومًا ۱۶	فَتَرَى	الْقَوْمَ	فِيهَا
سات راتیں	اور	آٹھ دن	لگاتار	تو تم دیکھتے	لوگوں (کو)	ان (دنوں اور راتوں) میں

لگاتار سات راتیں اور آٹھ دن پوری قوت کے ساتھ مسلط کر دی تو تم ان لوگوں کو ان دنوں اور

# صَرَخِي ۱۷ كَانَتْهُمْ اَعْجَازٌ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ ۱۸ فَهَلْ تَرَى لَهُمْ

صَرَخِي ۱۷	كَانَتْهُمْ	اَعْجَازٌ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ ۱۸	فَهَلْ	تَرَى	لَهُمْ
پچھاڑے ہوئے	گویا کہ وہ	گری ہوئی کھجوروں کے سوکھے تنے (ہیں)	تو کیا	تم دیکھتے ہو	ان میں

راتوں میں یوں پچھاڑے ہوئے دیکھتے گویا کہ وہ گری ہوئی کھجوروں کے سوکھے تنے ہیں ۱۸ تو کیا تم ان میں کسی کو

۱..... قیامت کی ہولناکی اور شدت بیان کرنے کے بعد یہاں سے قیامت کو جھٹلانے والی سابقہ امتوں کا انجام بیان کیا جا رہا ہے تاکہ کفار کہہ ان کا ہولناک انجام سن کر ان سے نصیحت حاصل کریں۔

۲..... قیامت کی دہشتیں اور ہولناکیاں ایسی ہیں جن سے دل دہل جاتے ہیں، اس لئے اس کا ایک نام ”قَارِعَةُ“ ہے۔



وقوع قیامت پر زمین و آسمان کا حال

## حُصِلَتِ الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَاحِدَةً ⑬

حُصِلَتِ	الْأَرْضُ	وَالْجِبَالُ	فَدُكَّتَا	دَكَّةً وَاحِدَةً ⑬
اٹھالی جائے گی	زمین اور	پہاڑ	تو انہیں چوراً چوراً کر دیا جائے گا	ایک (دم) چوراً چوراً کرنا
زمین اور پہاڑ اٹھا کر ایک دم چوراً چوراً کر دیئے جائیں گے ○				

## فِيَوْمَئِذٍ وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ⑮ وَانْشَقَّتِ السَّمَاءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ

فِيَوْمَئِذٍ	وَقَعَتِ	الْوَاقِعَةُ ⑮	وَ	انْشَقَّتِ ⑰	السَّمَاءُ	فَهِيَ	يَوْمَئِذٍ
تو اس دن	واقع ہو جائے گی	واقع ہونے والی	اور	پھٹ جائے گا	آسمان	تو وہ	اس دن

تو اس دن واقع ہونے والی واقع ہو جائے گی ○ اور آسمان پھٹ جائے گا تو اس دن

## وَاهِيَةً ⑱ وَالْمَلَكُ عَلَى أَرْجَايَاهَا وَيَحْصِلُ

وَاهِيَةً ⑱	وَالْمَلَكُ	عَلَى أَرْجَايَاهَا	وَيَحْصِلُ
بہت کمزور (ہو جائے گا)	اور	فرشتے	اس کے کناروں پر (کھڑے ہوں گے)

وہ بہت کمزور ہو گا ○ اور فرشتے اس کے کناروں پر (کھڑے) ہوں گے اور اس دن آٹھ فرشتے

## عَرْشِ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَلَاثِينَ ⑲ يَوْمَئِذٍ تُعَرِّضُونَ

عَرْشِ رَبِّكَ	فَوْقَهُمْ	يَوْمَئِذٍ	ثَلَاثِينَ ⑲	يَوْمَئِذٍ	تُعَرِّضُونَ
تمہارے رب کا عرش	اپنے اوپر	اس دن	آٹھ (فرشتے)	اس دن	تمہیں پیش کیا جائے گا

تمہارے رب کا عرش اپنے اوپر اٹھائیں گے ○ اس دن تم سب اس حال میں پیش کئے جاؤ گے کہ

## لَا تَخْفَى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ ⑳ قَامَا مِنْ أُوتَى

لَا تَخْفَى	مِنْكُمْ	خَافِيَةٌ ⑳	قَامَا	مِنْ	أُوتَى
چھپ نہ سکے گی	تم میں سے	(کسی کی) پوشیدہ حالت	پس بہر حال	جسے	دیا جائے گا

تم میں سے کسی کی کوئی پوشیدہ حالت چھپ نہ سکے گی ○ تو بہر حال جسے اس کا نامہ اعمال

①..... اس وقت آسمان ایسا مضبوط ہے کہ اس میں کہیں کوئی پھن یا شکاف نہیں لیکن قیامت قائم ہوتے وقت آسمان میں یہ مضبوطی نہ رہے گی، اس وقت یہ پھٹ جائے گا اور بہت کمزور ہو گا۔

②..... یہ وہ فرشتے ہوں گے جن کا مسکن آسمان ہے۔ یہ آسمان پھننے کے بعد اس کے کناروں پر کھڑے ہو جائیں گے، پھر اللہ تعالیٰ کے حکم سے اتر کر زمین کا احاطہ کر لیں گے۔

روز قیامت فرشتوں کا حال

روز قیامت کوئی چیز بھی نہ رہے گی

دائیں ہاتھ میں اعمال نامہ پالنے والے کا خطاب

كِتَبَهُ بِسَيِّئِهِ فَيَقُولُ هَآؤُمْ اَقْرَءُوا كِتَابِيَهٗ ۚ اِنِّى

كِتَبَهُ	بِسَيِّئِهِ	فَيَقُولُ	هَآؤُمْ	اَقْرَءُوا	كِتَابِيَهٗ ①٩	اِنِّى
اس کا اعمال نامہ	اس کے دائیں ہاتھ میں	تو وہ کہے گا	لو	پڑھ لو	میرا اعمال نامہ	بیشک میں

اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ کہے گا: لو میرا نامہ اعمال پڑھ لو ○ بیشک مجھے یقین تھا

ظَنَنْتُ اَنِّى مُلِقٌ حِسَابِيَهٗ ۚ فَهُوَ فِى عَيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۝ ٢٠

ظَنَنْتُ	اَنِّى	مُلِقٌ	حِسَابِيَهٗ ②٠	فَهُوَ	فِى عَيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ②١
میں یقین رکھتا تھا	کہ میں	ملنے والا (ہوں)	اپنے حساب (کو)	تو وہ	پسندیدہ زندگی میں (ہوگا)

کہ میں اپنے حساب کو ملنے والا ہوں ○ تو وہ پسندیدہ زندگی میں ہوگا ○

فِى جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۝ ٢٢ قُطُوفُهَا دَانِيَةٌ ۝ ٢٣ كُلُّوا وَاَشْرَبُوا

فِى جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ②٢	قُطُوفُهَا	دَانِيَةٌ ②٣	كُلُّوا	وَاَشْرَبُوا
بلند باغ میں	اس کے پھل	قریب (ہوں گے)	تم کھاؤ	اور پیو

بلند باغ میں ○ اس کے پھل قریب ہوں گے ○ (کہا جائے گا: گزرے ہوئے دنوں میں

هَنِيْآءًا اَسْلَفْتُمْ فِى الْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ ۝ ٢٤

هَنِيْآءًا	اَسْلَفْتُمْ	فِى الْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ ②٤	وَاَشْرَبُوا
خوشگوارى (کے ساتھ)	(اس کے) بدلے جو	تم نے آگے بھیجا	گزرے ہوئے دنوں میں

جو تم نے آگے بھیجا اس کے بدلے میں خوشگوارى کے ساتھ کھاؤ اور پیو ○ اور رہا وہ

اَمَّا مَنۡ اُوْتِيَ كِتَابَهٗ بِشَاِلِهٖ ۙ فَيَقُولُ يٰلَيْتَنِىْ

اَمَّا	مَنۡ	اُوْتِيَ	كِتَابَهٗ	بِشَاِلِهٖ	فَيَقُولُ	يٰلَيْتَنِىْ
بہر حال	جسے	دیا جائے گا	اس کا اعمال نامہ	اس کے بائیں ہاتھ میں	تو وہ کہے گا	اے کاش

جسے اس کا نامہ اعمال اس کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ کہے گا: اے کاش کہ

①..... آخرت میں حساب کا یقین جتنا پختہ ہوگا اتنا ہی انسان اس کی تیاری میں مشغول ہوگا اور حساب ہونے سے پہلے اپنے اعمال کا خود محاسبہ کرے گا، لہذا ہمیں اپنے اعمال اور احوال پر غور کر کے آخرت میں حساب پر یقین کی مضبوطی اور کمزوری کو جانچنا چاہئے۔

②..... جتنی پھل کھائے والے کے اتنے قریب ہوں گے کہ کھڑے بیٹھے لیٹے ہر حال میں جیسے چاہے آسانی لے سکے گا۔



لَمْ أُوتْ كِتَابِيَّةً ٢٥ وَلَمْ أَذِرْ مَا حَسَابِيَّةً ٢٦ يَلِيَّتَهَا

لَمْ أُوتْ	كِتَابِيَّةً ٢٥	و	لَمْ أَذِرْ	مَا	حَسَابِيَّةً ٢٦	يَلِيَّتَهَا
مجھے نہ دیا جاتا	میرا اعمال نامہ	اور	میں نہ جانتا	کیا ہے	میرا حساب	اے کاش وہ (دنیا کی موت)

مجھے میرا نامہ اعمال نہ دیا جاتا ○ اور میں نہ جانتا کہ میرا حساب کیا ہے ○ اے کاش کہ

كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ٢٧ مَا أَغْنَىٰ عَنِّي مَالِيَّةُ ٢٨ هَلَكَ

كَانَتِ	الْقَاضِيَةَ ٢٧	مَا أَغْنَىٰ	عَنِّي	مَالِيَّةُ ٢٨	هَلَكَ
ہوتی	(ہمیشہ کے لئے میری زندگی) ختم کر دینے والی	کام نہ آیا	مجھے	میرا مال	جاتا رہا

دنیا کی موت ہی (میرا کام) تمام کر دینے والی ہو جاتی ○ میرا مال میرے کچھ کام نہ آیا ○ میرا سب

عَنِّي سُلْطَنِيَّةً ٢٩ خُذُوهُ فَغُلُّوهُ ٣٠ ثُمَّ الْجَحِيمَ

عَنِّي	سُلْطَنِيَّةً ٢٩	خُذُوهُ	فَغُلُّوهُ ٣٠	ثُمَّ	الْجَحِيمَ
مجھ سے	میرا سب زور	(فرشتوں کو حکم ہو گا) پکڑو اسے	پھر طوق ڈالو اسے	پھر	بھڑکتی آگ (میں)

زور جاتا رہا ○ (فرشتوں کو حکم ہو گا) اسے پکڑو پھر اسے طوق ڈالو ○ پھر اسے

صَلُّوهُ ٣١ ثُمَّ فِي سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُونَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوهُ ٣٢

صَلُّوهُ ٣١	ثُمَّ	فِي سِلْسِلَةٍ	ذَرْعُهَا	سَبْعُونَ ذِرَاعًا	فَاسْلُكُوهُ ٣٢
داخل کر دو اسے	پھر	زنجیر میں	جس کی لمبائی	ستر ہاتھ (ہے)	تو جکڑ دو اسے

بھڑکتی آگ میں داخل کرو ○ پھر ایسی زنجیر میں جکڑ دو جس کی لمبائی ستر ہاتھ ہے ○

إِنَّهُ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ ٣٣ وَلَا يَحْصُ

إِنَّهُ	كَانَ لَا يُؤْمِنُ	بِاللَّهِ الْعَظِيمِ ٣٣	و	لَا يَحْصُ
بیشک وہ	ایمان نہ لاتا تھا	عظمت والے اللہ پر	اور	ابھارتا نہ تھا

بیشک وہ عظمت والے اللہ پر ایمان نہ لاتا تھا ○ اور مسکین کو کھانا دینے کی

① لفظ "سلطان" کا ایک معنی ہے غلبہ اور تسلط اور دوسرا معنی ہے جہت، یہاں دونوں معنی درست ہیں، پہلی صورت میں آیت کا معنی ہو گا کہ دنیا میں مجھے لوگوں پر جو بڑائی اور غلبہ حاصل تھا یہ بروز قیامت میرے کچھ کام نہ آیا۔ دوسری صورت میں معنی یہ ہو گا کہ میں دنیا میں جو جیتیں کیا کرتا تھا وہ سب باطل ہو گئیں اور اب میرے پاس کوئی جیت نہیں جس کے ذریعے عذاب سے نجات حاصل ہو سکے۔ ② یہاں بائیں ہاتھ میں اعمال نامہ پانے والے کو شدید عذاب دیئے جانے کا سبب بیان کیا گیا ہے کہ وہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کرتا اور اس کی عظمت و وحدانیت کا اعتقاد نہ رکھتا تھا اور کفر کے ساتھ ساتھ نہ اپنے نفس کو نہ اپنے

عَلَى طَعَامِ الْيُسْكِينِ ۝ فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هَهُنًا حَبِيمٌ ۝ وَلَا

عَلَى طَعَامِ الْيُسْكِينِ ۝ (۱)	فَلَيْسَ لَهُ	الْيَوْمَ	هَهُنًا	حَبِيمٌ ۝ (۲)	وَلَا
مسکین کو کھانا دینے پر	تو نہیں ہے	اس کا	آج	یہاں کوئی دوست	اور نہ

ترغیب نہیں دیتا تھا ○ تو آج یہاں اس کا کوئی دوست نہیں ○ اور نہ

طَعَامٌ إِلَّا مِنْ غُسْلَيْنِ ۝ لَا يَأْكُلُهُ إِلَّا الْخَاطِئُونَ ۝

طَعَامٌ	إِلَّا	مِنْ غُسْلَيْنِ ۝ (۳)	لَا يَأْكُلُهُ	إِلَّا	الْخَاطِئُونَ ۝ (۴)
کچھ کھانا	سوائے	جنہیوں کی پیپ کے	نہیں کھائیں گے اسے	مگر	خطا کار لوگ

دو زخیوں کے پیپ کے سوا کچھ کھانے کو ہے ○ اسے خطا کار لوگ ہی کھائیں گے ○

فَلَا أُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُونَ ۝ وَلَا مَا لَا تُبْصِرُونَ ۝ إِنَّهُ

فَلَا أُقْسِمُ	بِمَا	تُبْصِرُونَ ۝ (۵)	وَمَا	لَا تُبْصِرُونَ ۝ (۶)	إِنَّهُ
تو مجھے قسم ہے	(ان چیزوں کی جنہیں	تم دیکھتے ہو	اور	جنہیں تم نہیں دیکھتے	بیشک وہ (قرآن)

تو مجھے ان چیزوں کی قسم ہے جنہیں تم دیکھتے ہو ○ اور ان چیزوں کی جنہیں تم نہیں دیکھتے ○ بیشک یہ قرآن

لَقَوْلِ رَسُولٍ كَرِيمٍ ۝ وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ ۝ قَلِيلًا مَّا

لَقَوْلِ رَسُولٍ كَرِيمٍ ۝ (۷)	وَمَا	هُوَ	بِقَوْلِ شَاعِرٍ ۝ (۸)	قَلِيلًا مَّا
ضرور ایک معزز رسول سے باتیں (ہیں)	اور	نہیں	وہ کسی شاعر کی بات	بہت ہی کم

ضرور ایک معزز رسول سے باتیں ہیں ○ اور وہ کسی شاعر کی بات نہیں ہے۔ تم بہت کم

تُؤْمِنُونَ ۝ وَلَا يَقُولُ غَاهِنٌ ۝ قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ ۝ تَنْزِيلٌ

تُؤْمِنُونَ ۝ (۹)	وَلَا	يَقُولُ غَاهِنٌ ۝ (۱۰)	قَلِيلًا مَّا	تَذَكَّرُونَ ۝ (۱۱)	تَنْزِيلٌ
تم یقین رکھتے ہو	اور نہ	کسی کا ہن کی بات	بہت ہی کم	تم نصیحت مانتے ہو	(اتارا ہوا) ہے

یقین رکھتے ہو ○ اور نہ کسی کا ہن کی بات ہے۔ تم بہت کم نصیحت مانتے ہو ○ یہ قرآن

(پچھلے کلام پر) اہل خانہ کو اور نہ دوسروں کو مسکین کو کھانا دینے کی ترغیب دیتا تھا۔ ۱..... مسکین وہ شخص ہے جس کے پاس کچھ نہ ہو یہاں تک کہ کھانے اور بدن چھپانے کے لیے لوگوں سے سوال کرنے کا محتاج ہو۔ ایسے شخص کو کھانا کھانا اور اس کی ترغیب دینا بہت اہمیت کا حامل اور اسے محروم کرنا جرم عظیم ہے۔ ۲..... یہاں خطا کاروں سے مراد کفار ہیں۔ ۳..... اس سے مراد وہ تمام مخلوقات ہیں جنہیں دیکھ سکتے ہیں، یا اس سے دنیا، یا زمین کے اوپر موجود چیزیں، یا اجسام، یا ظاہری نعمتیں مراد ہیں۔ ۴..... اس سے مراد وہ تمام مخلوقات ہیں جنہیں دیکھ نہیں سکتے، یا اس سے آخرت، یا زمین کے اندر موجود چیزیں، یا روحیں، یا باطنی نعمتیں مراد ہیں۔

## مِّن رَّبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٣٣﴾ وَكَوْتَقَوْلِ عَلَيْنَا

مِّن رَّبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٣٣﴾	وَ	كَو	تَقَوْلِ (١)	عَلَيْنَا
تمام جہانوں کے رب کی طرف سے	اور	اگر	وہ (رسول) خود بنا کر لگا دیتا	ہمارے اوپر

سارے جہانوں کے رب کی طرف سے اتارا ہوا ہے ○ اور اگر وہ ایک بات بھی خود بنا کر

## بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ ﴿٣٤﴾ لَا خُذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ ﴿٣٥﴾ ثُمَّ لَقَطْعُنَا

بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ ﴿٣٤﴾	لَا خُذْنَا	مِنْهُ	بِالْيَمِينِ ﴿٣٥﴾	ثُمَّ	لَقَطْعُنَا
ایک بات (بھی)	(تو) ضرور ہم بدلہ لیتے	اس سے	قوت کے ساتھ	پھر	ضرور ہم کاٹ دیتے

ہمارے اوپر لگا دیتے ○ تو ضرور ہم ان سے قوت کے ساتھ بدلہ لیتے ○ پھر ان کی دل کی رگ

## مِنْهُ الْوَتِينَ ﴿٣٦﴾ فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ أَحَدٍ عَنْهُ حَظِيزٍ ﴿٣٧﴾ وَ

مِنْهُ	الْوَتِينَ ﴿٣٦﴾	فَمَا	مِنْكُمْ	مِّنْ أَحَدٍ	عَنْهُ	حَظِيزٍ ﴿٣٧﴾	وَ
اس سے (کی)	دل کی رگ	پھر نہ (ہوتا)	تم میں سے	کوئی ایک	اس سے	روکنے والا	اور

کاٹ دیتے ○ پھر تم میں کوئی ان سے روکنے والا نہ ہوتا ○ اور

## إِنَّهُ لَتَذْكُرٌ لِلْمُتَّقِينَ ﴿٣٨﴾ وَإِنَّا لَنَعْلَمُ أَنَّ

إِنَّهُ	لَتَذْكُرٌ	لِلْمُتَّقِينَ ﴿٣٨﴾	وَ	إِنَّا	لَنَعْلَمُ	أَنَّ
بیشک وہ (قرآن)	ضرور نصیحت (ہے)	ڈر والوں کیلئے	اور	بیشک ہم	ضرور جانتے ہیں	کہ

بیشک یہ قرآن ڈر والوں کے لئے ضرور نصیحت ہے ○ اور بیشک ضرور ہم جانتے ہیں کہ

## مِنْكُمْ مُّكَذِّبِينَ ﴿٣٩﴾ وَإِنَّهُ لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكَافِرِينَ ﴿٤٠﴾

مِنْكُمْ	مُكَذِّبِينَ ﴿٣٩﴾	وَ	إِنَّهُ	لَحَسْرَةٌ (٢)	عَلَى الْكَافِرِينَ ﴿٤٠﴾
تم میں سے	جھٹلانے والے (ہیں)	اور	بیشک وہ (قرآن)	ضرور حسرت (ہے)	کافروں پر

تم میں سے کچھ جھٹلانے والے ہیں ○ اور بیشک وہ کافروں پر ضرور حسرت ہے ○

1..... ان آیات کا خلاصہ کلام یہ ہے کہ اے کافرو! سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمہاری وجہ سے اللہ تعالیٰ کی طرف جھوٹی بات منسوب نہیں کر سکتے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ جو ایسا کرے گا اللہ تعالیٰ اسے سزا دے گا اور اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی سزا اور کرنے پر کوئی بھی قادر نہیں۔ یہ آیات مبارکہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کمال صدق اور بارگاہِ اوندی میں نہایت درجے قابلِ اعتماد ہونے کی دلیل ہیں۔ 2..... قیامت کے دن جب کفار قرآن پر ایمان لانے والوں کا ثواب اور اس کے منکرین کا عذاب دیکھیں گے تو اپنے ایمان نہ لانے پر افسوس کریں گے اور حسرت و ندامت میں گرفتار ہوں گے۔



وَاِنَّهٗ لَحَقُّ الْيَقِيْنِ ۝ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ۝

وَ	اِنَّهٗ (۱)	لَحَقُّ الْيَقِيْنِ (۵۱)	فَسَبِّحْ	بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ (۵۲)
اور	بیشک وہ	ضرور یقینی حق (ہے)	تو پاکی بیان کرو	اپنے عظمت والے رب کے نام کی
اور بیشک وہ ضرور یقینی حق ہے ○ تو (اے محبوب!) تم اپنے عظمت والے رب کے نام کی پاکی بیان کرو ○				

اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرنے کا حکم

۱۔ (۵۱)

رکوع: 02

آیات: 44

## سُورَةُ الْمَعَارِجِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهُ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللّٰهُ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

سَاَلَ سَائِلٍ بِعَذَابٍ وَاقِعٍ ۝ لِّلْكَافِرِيْنَ لَيْسَ لَهُ

سَاَلَ	سَائِلٍ (۲)	بِعَذَابٍ وَاقِعٍ (۱)	لِّلْكَافِرِيْنَ	لَيْسَ لَهُ
مانگا	ایک مانگنے والے (نے)	عذاب واقع ہونے والا	کافروں پر	نہیں ہے اس کو

ایک مانگنے والے نے وہ عذاب مانگا جو کافروں پر واقع ہونے والا ہے، اس کو کوئی ٹالنے والا

دَافِعٌ ۝ مِّنَ اللّٰهِ ذِي الْبَعَارِجِ ۝ تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ

دَافِعٌ (۱)	مِّنَ اللّٰهِ ذِي الْبَعَارِجِ (۵)	تَعْرُجُ	الْمَلٰٓئِكَةُ	وَالرُّوْحُ
کوئی ٹالنے والا	بلندیوں کے مالک اللہ کی طرف سے (ہوگا)	چڑھتے ہیں	فرشتے	اور جبریل

نہیں ○ ○ اللہ کی طرف سے ہوگا جو بلندیوں کا مالک ہے ○ فرشتے اور جبریل اس کی بارگاہ کی طرف

۱..... اس سے مراد کفار کی ندامت ہے، یا اس سے قرآن کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونا خود قرآن مراد ہے۔ ۲..... حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب اہل مکہ کو عذاب الہی کا خوف دلایا تو وہ آپس میں کہنے لگے: محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھو کہ اس عذاب کے مستحق کون لوگ ہیں اور یہ کن پر آئے گا؟ انہوں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو اس پر یہ آیتیں نازل ہوئیں۔ ایک قول یہ ہے کہ نضر بن حارث نے نزول عذاب کی دعا کی تھی، اس کے جواب میں یہ آیتیں نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ کافر طلب کریں یا نہ کریں، جو عذاب ان کیلئے مقدر ہے وہ ضرور آئے گا، اسے کوئی

کفار کے لیے ہتھیار عذاب ضرور آئے گا

فرشتوں کا مقام قرب کی طرف عروج

إِلَيْهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ ۝

إِلَيْهِ	فِي يَوْمٍ	كَانَ	مِقْدَارُهُ	خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ ۝
اس کی (بارگاہ کی) طرف	(اس دن میں) ہوگا	ہے	جس کی مقدار	پچاس ہزار سال

چڑھتے ہیں، (و عذاب) اس دن میں ہوگا جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے ۝

فَاصْبِرْ صَبْرًا جَبِيلًا ۝ إِنَّهُمْ يَرَوْنَهُ بَعِيدًا ۝

فَاصْبِرْ	صَبْرًا جَبِيلًا ۝	إِنَّهُمْ	يَرَوْنَهُ	بَعِيدًا ۝
تو تم صبر کرو	اچھی طرح صبر کرنا	بیشک وہ	سمجھتے ہیں اس (عذاب) کو	دور

تو تم اچھی طرح صبر کرو ۝ بیشک وہ اسے دور سمجھ رہے ہیں ۝ اور

نَرَاهُ قَرِيبًا ۝ يَوْمَ تَكُونُ السَّمَاءُ كَالْهَيْلِ ۝

نَرَاهُ	قَرِيبًا ۝	يَوْمَ	تَكُونُ	السَّمَاءُ	كَالْهَيْلِ ۝
ہم دیکھ رہے ہیں اسے	قریب	(جس دن)	ہو جائے گا	آسمان	پگھلی ہوئی چاندی جیسا

ہم اسے قریب دیکھ رہے ہیں ۝ جس دن آسمان پگھلی ہوئی چاندی جیسا ہو جائے گا ۝ اور

تَكُونُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ ۝ وَلَا يَسْأَلُ حَمِيمٌ

تَكُونُ	الْجِبَالُ	كَالْعِهْنِ ۝	وَلَا يَسْأَلُ	حَمِيمٌ ۝
ہو جائیں گے	پہاڑ	اون کی طرح (ہلکے)	اور	بات نہ پوچھے گا

پہاڑ اون کی طرح ہلکے ہو جائیں گے ۝ اور کوئی دوست کسی دوست سے

حَبِيًّا ۝ يَبْصُرُونَهُمْ ۝ يَوْمَ ذَا النُّجْمِ ۝

حَبِيًّا ۝	يَبْصُرُونَهُمْ ۝	يَوْمَ	ذَا النُّجْمِ ۝
کسی دوست (سے)	وہ دیکھائے جارہے ہوں گے انہیں	آرزو کرے گا	مجرم

حال نہ پوچھے گا ۝ وہ ان کو دیکھائے جارہے ہوں گے۔ مجرم آرزو کرے گا، کاش!

(پچھلے سلسلے کا مشورہ) ۱۔ یہاں دو گول دائرے اس لئے لگائے گئے ہیں کہ اس مقام پر وہ آیات کا ترجمہ ایک ساتھ کیا گیا ہے۔

قیامت کے دن کی شدت اور ہولناکی کی وجہ سے یہ حال ہوگا کہ کوئی دوست کسی دوست سے اس کا حال پوچھے گا اور نہ ہی اس سے کوئی بات کرے گا کیونکہ اسے تو صرف اپنی ہی جان کی فکر پڑی ہوگی اور یہ اس وجہ سے نہیں ہوگا کہ دوست ایک دوسرے کو دیکھ نہ رہے ہوں گے بلکہ وہ دیکھ اور پہچان رہے ہوں گے لیکن اپنے حال میں ایسے مبتلا ہوں گے کہ نہ ان سے حال پوچھیں گے اور نہ بات کر سکیں گے، البتہ نیک دوستوں کی دوستی باقی رہے گی، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ۱۔

يُقْتَدَىٰ مِنْ عَذَابٍ يَوْمَئِذٍ ۚ وَصَاحِبَتِهِ وَأَخِيهِ ۚ

يُقْتَدَىٰ	مِنْ عَذَابٍ يَوْمَئِذٍ	بَيْنِيهِ ۙ	وَ	صَاحِبَتِهِ	وَ	أَخِيهِ ۙ
وہ بدلے میں دیدے	اس دن کے عذاب سے	اپنے بیٹے	اور	اپنی بیوی	اور	اپنا بھائی

اس دن کے عذاب سے چھوٹنے کے بدلے میں اپنے بیٹے دیدے اور اپنی بیوی اور اپنا بھائی

وَفَصِيلَتِهِ الَّتِي تُسَوِّيهُ ۚ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ثُمَّ

وَفَصِيلَتِهِ	الَّتِي تُسَوِّيهُ ۙ	وَ	مَنْ	فِي الْأَرْضِ	جَمِيعًا ثُمَّ
اپنا کنبہ	جو	پناہ دیتا ہے اسے	اور	جو کوئی	زمین میں (ہے)

اور اپنا وہ کنبہ جو اسے پناہ دیتا ہے اور جتنے لوگ زمین میں ہیں سب کے سب، پھر

يُنَجِّيهِ ۚ كَلَّا ۖ إِنَّهَا لَطٰٓئِي ۚ نَرَاةٌ لِّلشَّوٰى ۚ

يُنَجِّيهِ ۙ	كَلَّا ۖ	إِنَّهَا	لَطٰٓئِي ۙ	نَرَاةٌ	لِّلشَّوٰى ۙ
وہ (بدلہ دینا) بچالے اسے	ہرگز نہیں	بیشک وہ	بھڑکتی آگ (ہے)	کھینچ لینے والی	کھال کو

یہ (بدلہ دینا) اسے بچالے اور ہرگز نہیں، وہ تو بھڑکتی آگ ہے اور کھال کھینچ لینے والی

تَدْعُوا مَنَ أَدْبَرَ وَتَوَلَّىٰ ۚ وَجَمَعَ فَأَوْعٰی ۚ

تَدْعُوا ۙ	مَنَ	أَدْبَرَ	وَ	تَوَلَّىٰ ۙ	وَ	جَمَعَ	فَأَوْعٰی ۙ
وہ بلارہی ہے	(اس کو) جس نے	پیٹھ پھیری	اور	منہ موڑا	اور	جوڑ کر رکھا	پھر محفوظ کر لیا

بلارہی ہے اسے جس نے پیٹھ پھیری اور منہ موڑا اور جوڑ کر رکھا پھر (اسے) محفوظ کر لیا

إِنَّ الْإِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوعًا ۚ إِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ

إِنَّ	الْإِنْسَانَ	خُلِقَ	هَلُوعًا ۙ	إِذَا	مَسَّهُ	الشَّرُّ
بیشک	آدمی	پیدا کیا گیا ہے	بڑا بے صبر احوال میں	جب	پہنچے اسے	برائی

بیشک آدمی بڑا بے صبر احوال میں پیدا کیا گیا ہے جب اسے برائی پہنچے

(پچھلے کلمہ کی تفسیر) ہے "اَلَا خَلَقْنَا مِنْ مَّوَدِّعِهِمْ بَعْضَ عَذَابِ الْاَلَمَّوِّقِينَ" ترجمہ کنز العرفان: اس دن گہرے دوست ایک دوسرے کے دشمن ہو جائیں گے سوائے پرہیزگاروں کے۔ (پارہ ۲۵، ص ۱۷۴) ۱۔ قیامت کے دن کافر کو اپنے کسی عزیز سے محبت نہ رہے گی اور وہ یہ چاہے گا کہ میرے بچے، بیوی، بھائی، خاندان والے بلکہ ساری دنیا کے لوگ میرے بدلے دوزخ میں پھینک دیئے جائیں اور میں کسی طرح عذاب سے بچ جاؤں۔ ۲۔ جہنم کی بھڑکتی آگ کفار کی کھال جلاڈالے گی اور ایک بار کھال جل جانے کے بعد یہ سزا ختم نہیں ہو جائے گی بلکہ اللہ تعالیٰ دوبارہ ان کے جسم پر کھال پیدا کر دے گا تا کہ یہ عذاب کا مزہ چکھتے رہیں۔ ۳۔ جہنم کا یہ بلانا یا تو زبان

روز قیامت جہنم کا بلانا

انسان کی حرص اور بے صبری کا حال



## جَزُوعًا ٢٠ وَإِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوعًا ٢١

جَزُوعًا ٢٠	وَ	إِذَا	مَسَّهُ	الْخَيْرُ	مَنُوعًا ٢١
(تو) سخت گھبرانے والا (ہو جاتا ہے)	اور	جب	پہنچے اسے	بھلائی	(تو) بہت روک رکھنے والا (ہو جاتا ہے)

تو سخت گھبرانے والا ہو جاتا ہے ○ اور جب اسے بھلائی پہنچے تو بہت روک رکھنے والا ہو جاتا ہے ○

## إِلَّا الْبَصِلِينَ ٢٢ الَّذِينَ هُمْ عَلَى صَلَاتِهِمْ دَائِبُونَ ٢٣ وَ

إِلَّا ٢٢	الْبَصِلِينَ ٢٢ (١)	الَّذِينَ	هُمْ	عَلَى صَلَاتِهِمْ	دَائِبُونَ ٢٣	وَ
مگر	نماز پڑھنے والے	وہ لوگ جو	وہ	اپنی نماز پر	ہمیشہ پابندی کرنے والے (ہیں)	اور

مگر وہ نمازی ○ جو اپنی نماز کی ہمیشہ پابندی کرنے والے ہیں ○ اور

## الَّذِينَ فِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُومٌ ٢٤ لِّلسَّائِلِ وَالْبَحْرُومِ ٢٥ وَ

الَّذِينَ	فِي أَمْوَالِهِمْ	حَقٌّ مَّعْلُومٌ ٢٤ (٢)	لِّلسَّائِلِ وَالْبَحْرُومِ ٢٥ (٣)	وَ
وہ لوگ جو	ان کے مالوں میں	ایک معلوم حق (ہے)	مانگنے والے اور محروم کے لئے	اور

وہ جن کے مال میں ایک معلوم حق ہے ○ اس کے لیے جو مانگے اور اس کے لیے جو محروم رہے ○ اور

## الَّذِينَ يُصَدِّقُونَ بَيِّوْمِ الدِّينِ ٢٦ وَالَّذِينَ هُمْ مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ

الَّذِينَ	يُصَدِّقُونَ	بَيِّوْمِ الدِّينِ ٢٦	وَ	الَّذِينَ	هُمْ	مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ
وہ لوگ جو	تصدیق کرتے ہیں	انصاف کے دن کی	اور	وہ لوگ جو	وہ	اپنے رب کے عذاب سے

وہ لوگ جو انصاف کے دن کی تصدیق کرتے ہیں ○ اور وہ جو اپنے رب کے عذاب سے

## مُشْفِقُونَ ٢٧ إِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَأْمُونٍ ٢٨ وَالَّذِينَ

مُشْفِقُونَ ٢٧	إِنَّ	عَذَابَ رَبِّهِمْ	غَيْرُ مَأْمُونٍ ٢٨	وَ	الَّذِينَ
ڈرنے والے (ہیں)	بیشک	ان کے رب کا عذاب	بے خوف ہونے کی چیز نہیں	اور	وہ لوگ جو

ڈر رہے ہیں ○ بیشک ان کے رب کا عذاب بے خوف ہونے کی چیز نہیں ہے ○ اور وہ جو

(پہلے کے کامیاب) حال سے ہو گا یا اللہ تعالیٰ آگ میں کلام کرنے کی صلاحیت پیدا کر دے گا اور وہ واضح طور پر کلام کرے گی یا اس سے مراد یہ ہے کہ جہنم پر مامور فرشتے بلائیں گے۔

1 یہاں سے اعلیٰ کردار کے حامل انسانوں کے یہ اوصاف بیان کیے گئے ہیں (1) فرض نماز کی پابندی سے اور کرنا، (2) اپنے مال سے واجب صدقات ادا کرنا،

(3) انصاف کے دن یعنی قیامت کی تصدیق کرنا، (4) اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرنا، (5) بدکاری سے خود کو بچا کر رکھنا، (6) امانت اور عہد کی حفاظت کرنا،

(7) صدق و انصاف کے ساتھ گواہی پر قائم رہنا، (8) نماز کی حفاظت کرنا۔ 2 معلوم حق سے مراد زکوٰۃ ہے جس کی مقدار معلوم ہے یا اس سے وہ صدقہ مراد

## هُم لِفِرْوَجِهِمْ حِفْظُونَ ﴿١٩﴾ إِلَّا عَلَىٰ أَرْوَاجِهِمْ أَوْ

ہم	لِفِرْوَجِهِمْ	حِفْظُونَ ﴿١٩﴾	إِلَّا	عَلَىٰ أَرْوَاجِهِمْ	أَوْ
وہ	اپنی شرمگاہوں کی	حفاظت کرنے والے (ہیں)	سوائے	اپنی بیویوں پر (سے)	یا

اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں ○ مگر اپنی بیویوں یا

## مَا مَلَكَتْ أَيْبَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ ﴿٢٠﴾ فَمَنْ

مَا	مَلَكَتْ	أَيْبَانُهُمْ	فَإِنَّهُمْ	غَيْرُ مَلُومِينَ ﴿٢٠﴾	فَمَنْ
(ان سے) جن کے	مالک ہوئے	ان کے دائیں ہاتھ	تو بیشک وہ	ملامت کیے جانے والے نہیں	تو جو

اپنی کیزوں سے تو بیشک ان پر کچھ ملامت نہیں ○ تو جو

## ابْتَغَىٰ وَرَأَىٰ ذَٰلِكَ قَاوِلًا لِّلَّذِينَ هُمُ الْعُدُودُ ﴿٢١﴾ وَ

ابْتَغَىٰ	وَرَأَىٰ ذَٰلِكَ ﴿٢١﴾	قَاوِلًا	لِّلَّذِينَ هُمُ	الْعُدُودُ ﴿٢١﴾	وَ
چاہے	ان کے علاوہ (کوئی اور صورت)	تو یہ لوگ	وہی	حد سے بڑھنے والے (ہیں)	اور

ان دو کے سوا اور کوئی صورت چاہیں تو وہی حد سے بڑھنے والے ہیں ○ اور

## الَّذِينَ هُمْ لَا مُنْتَهِيَ لَهُمْ عَهْدُهُمْ رُءُوعًا ﴿٢٢﴾ وَالَّذِينَ هُمْ

الَّذِينَ هُمْ	لَا مُنْتَهِيَ لَهُمْ	عَهْدُهُمْ	رُءُوعًا ﴿٢٢﴾	وَالَّذِينَ هُمْ
وہ	اپنی امانتوں اور اپنے عہد کی	حفاظت کرنے والے (ہیں)	اور	وہ لوگ جو وہ

وہ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کی حفاظت کرنے والے ہیں ○ اور وہ جو

## بِشَهَادَتِهِمْ قَائِمُونَ ﴿٢٣﴾ وَالَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ

بِشَهَادَتِهِمْ	قَائِمُونَ ﴿٢٣﴾	وَالَّذِينَ هُمْ	عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ
اپنی گواہیوں پر	قائم رہنے والے (ہیں)	اور	وہ لوگ جو وہ

اپنی گواہیوں پر قائم رہنے والے ہیں ○ اور وہ جو اپنی نماز کی

(پچھلے کاوش) ہے جو آدمی اپنے آپ پر مہین کر لے اور اسے معین اوقات میں ادا کیا کرے۔ ۱۔۔۔۔۔ سائل سے مراد وہ شخص ہے جو حاجت کے وقت سوال کرے اور محروم سے مراد وہ شخص ہے جو حاجت کے باوجود شرم و حیا کی وجہ سے نہیں مانگتا اور اس کی محتاجی ظاہر نہیں ہوتی۔ ۲۔۔۔۔۔ شہوت پوری کرنا انسانی فطرت کا ایک تقاضا ہے اور اس کے لیے کھلی چھوٹ دینا کہ جب جہاں، جس سے اور جس طرح چاہیں شہوت پوری کر لیں، اخلاقی اقدار کی پامالی، بے حیائی اور بے شرمی کے فروغ اور معاشرے میں فتنہ فساد کا بہت بڑا سبب ہے اور اس کا نظارہ ان ملکوں میں دیکھا جاسکتا ہے جہاں شہوت پوری کرنے کو انسانی آزادی اور اس کا بنیادی حق قرار دے کر

يُحَافِظُونَ ﴿٣٣﴾ أُولَٰئِكَ فِي جَنَّتٍ مُّكْرَمُونَ ﴿٣٥﴾

يُحَافِظُونَ ﴿٣٣﴾ (۱)	أُولَٰئِكَ	فِي جَنَّتٍ	مُكْرَمُونَ ﴿٣٥﴾
حفاظت کرتے ہیں	یہ لوگ	(جنت کے) باغوں میں	عزت دیئے جائیں گے

حفاظت کرتے ہیں ○ یہ لوگ وہ ہیں جن کی (جنت کے) باغوں میں عزت کی جائے گی ○

فَمَالِ الَّذِينَ كَفَرُوا وَقِيلَ لَهُمْ طَعِينٌ ﴿٣٦﴾ عَنِ الْيَسِينِ

فَمَالِ الَّذِينَ	كَفَرُوا	قِيلَ لَهُمْ	طَعِينٌ ﴿٣٦﴾	عَنِ الْيَسِينِ
تو ان لوگوں کو کیا ہوا	جنہوں نے	کفر کیا	تمہاری طرف	تیز نگاہ سے دیکھتے (ہیں)

تو ان کافروں کو کیا ہوا تمہاری طرف تیز نگاہ سے دیکھتے ہیں ○ گروہ کے گروہ

وَعَنِ الشَّامِلِ عَزِيزٍ ﴿٣٧﴾ أَيُطِيعُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ أَنْ

وَعَنِ الشَّامِلِ	عَزِيزٍ ﴿٣٧﴾	أَيُطِيعُ	كُلُّ امْرِئٍ	مِّنْهُمْ	أَنْ
اور	بائیں جانب سے	گروہ کے گروہ	کیا طمع کرتا ہے	ہر شخص	ان میں سے

دائیں اور بائیں جانب سے ○ کیا ان میں ہر شخص یہ طمع کرتا ہے کہ

يَدْخُلَ جَنَّةَ نَعِيمٍ ﴿٣٨﴾ كَلَّا ۖ إِنَّا خَلَقْنَاهُمْ

يَدْخُلَ	جَنَّةَ نَعِيمٍ ﴿٣٨﴾	كَلَّا	إِنَّا	خَلَقْنَاهُمْ
اسے داخل کیا جائے گا	چین کے باغ (میں)	ہرگز نہیں	بیشک	ہم نے پیدا کیا انہیں

اسے چین کے باغ میں داخل کیا جائے گا ○ ہرگز نہیں، بیشک ہم نے انہیں اس چیز سے

مَسَايِعُهُمْ ﴿٣٩﴾ فَلَا أُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ إِنَّا

مَسَايِعُهُمْ	يَعْلَمُونَ ﴿٣٩﴾	فَلَا أُقْسِمُ	بِرَبِّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ	إِنَّا
(اس چیز) سے جسے	وہ جانتے ہیں	تو مجھے قسم ہے	مشرقوں اور مغربوں کے رب کی	بیشک ہم

پیدا کیا جسے جانتے ہیں ○ تو مجھے تمام مشرقوں اور تمام مغربوں کے رب کی قسم، بیشک ہم

(پچھلے صفحہ کا حوالہ) کھلی چھوٹ دی گئی اور اس کے لئے باقاعدہ قانون سازی کی گئی ہے۔ دین اسلام کا انسانیت پر یہ بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے شہوت پوری کرنے کے لیے باقاعدہ ایک حد مقرر کی ہے اور وہ یہ کہ صرف دو طرح کی عورتوں سے جائز طریقے کے ساتھ شہوت پوری کی جائے۔ (۱) بیوی سے۔ (۲) اپنی ملکیت میں موجود اس کنیز سے جس سے صحبت کرنا شرعاً حلال ہے۔ اس کے علاوہ اور کسی صورت جیسے زنا، متحہ، کو اہلت اور اپنے ہاتھ یا کسی آلہ سے منی خارج کر کے شہوت پوری کرنا حرام ہے۔

۱..... نماز کی حفاظت سے مراد نماز کے ارکان، واجبات، سنتوں اور مستحبات کو کامل طور پر ادا کرنا ہے۔ ۲..... یہ آیت ان کفار کے بارے میں نازل ہوئی جو



لَقَدْ رُؤِنَ ۝ عَلَىٰ أَنْ تُبَدِّلَ خَيْرًا مِنْهُمْ ۚ وَمَا نَحْنُ

لَقَدْ رُؤِنَ ۝	عَلَىٰ	أَنْ	تُبَدِّلَ	خَيْرًا مِنْهُمْ	وَ	مَا	نَحْنُ
ضرور قادر (ہیں)	(اس) پر	کہ	ہم بدل دیں	ان سے اچھے (لوگ)	اور	نہیں	ہم

ضرور قادر ہیں ○ اس بات پر کہ ان سے اچھے لوگ بدل دیں اور کوئی ہم سے

بِمَسْبُوقَيْنِ ۝ فَذَرْنَهُمْ يَخُوضُوا وَيَلْعَبُوا

بِمَسْبُوقَيْنِ ۝	فَذَرْنَهُمْ	يَخُوضُوا	وَ	يَلْعَبُوا
پیچھے رہ جانے والے	تو تم چھوڑ دو انہیں	بیہودگیوں میں پڑے ہوئے	اور	کھیلتے ہوئے

نکل کر نہیں جاسکتا ○ تو انہیں اپنی بیہودگیوں میں پڑے اور کھیلتے ہوئے چھوڑ دو

حَتَّىٰ يُلَاقُوا يَوْمَهُمُ الَّذِي يُوْعَدُونَ ۝ يَوْمَ

حَتَّىٰ	يُلَاقُوا	يَوْمَهُمُ	الَّذِي	يُوْعَدُونَ ۝	يَوْمَ
یہاں تک کہ	وہ ملیں	اپنے دن (سے)	جس کا	ان سے وعدہ کیا جاتا ہے	(جس) دن

یہاں تک کہ اپنے اس دن سے ملیں جس کا انہیں وعدہ دیا جاتا ہے ○ جس دن

يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ سِرَاعًا كَانْتَهُمُ إِلَىٰ نُصُبٍ

يَخْرُجُونَ	مِنَ الْأَجْدَاثِ	سِرَاعًا	كَانْتَهُمُ	إِلَىٰ نُصُبٍ
وہ نکلیں گے	قبروں سے	جلدی کرتے ہوئے	گویا کہ وہ	نشانوں کی طرف

قبروں سے جلدی کرتے ہوئے نکلیں گے گویا وہ نشانوں کی طرف

يُوفُونَ ۝ خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهُقُهُمْ

يُوفُونَ ۝	خَاشِعَةً	أَبْصَارُهُمْ	تَرْهُقُهُمْ
لپک رہے ہیں	جھکی ہوئی (ہوں گی)	ان کی آنکھیں	چڑھ رہی ہوگی ان پر

لپک رہے ہیں ○ ان کی آنکھیں جھکی ہوئی ہوں گی، ان پر ذلت

(پچھلے صفحہ ۲۶۸) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گرد حلقے باندھ کر گروہ کے گرد جمع ہوتے، کلام مبارک سن کر اسے جھپٹاتے، مذاق اڑاتے اور کہتے تھے کہ اگر یہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے تو ہم ضرور ان سے پہلے اس میں داخل ہو جائیں گے۔ ① یعنی اے پیارے حبیب! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو مشرکین آپ کے دائیں بائیں بیٹھ کر آپ کی طرف تیز نگاہ سے دیکھتے ہیں ان کے ایمان قبول نہ کرنے پر غم نہ کریں بلکہ انہیں چھوڑ دیں کہ یہ اپنی بیہودگیوں میں پڑے رہیں اور اپنی دنیا میں کھیلتے رہیں یہاں تک کہ اپنے عذاب کے اس دن سے ملیں جس کا انہیں وعدہ دیا جاتا ہے۔

کفار کا قیامت میں قبروں سے نکلنے کا حال

ذَلَّةٌ ۚ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ ۝

ذَلَّةٌ	ذٰلِكَ	الْيَوْمُ	الَّذِي	كَانُوا يُوعَدُونَ ۝
ذلت	یہ	(وہ) دن (ہے)	جس کا	ان سے وعدہ کیا جاتا تھا

چڑھ رہی ہوگی، یہ وہ دن ہے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا تھا ○

رکوع: 02

آیات: 28

## سُورَةُ نُوحٍ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ	اللَّهُ	الرَّحْمَنِ	الرَّحِيمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

إِنَّا أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ أَنْ أَنْذِرْ قَوْمَكَ

إِنَّا	أَرْسَلْنَا	نُوحًا	إِلَىٰ قَوْمِهِ ۝	أَنْ	أَنْذِرْ	قَوْمَكَ
بیشک	ہم نے بھیجا	نوح (کو)	اس کی قوم کی طرف	کہ	توڑا	اپنی قوم (کو)

بیشک ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا کہ اس وقت سے پہلے

مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ قَالَ يَقَوْمِ

مِنْ قَبْلِ	أَنْ	يَأْتِيَهُمْ	عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝	قَالَ	يَقَوْمِ
(اس سے) پہلے	کہ	آجائے ان پر	دردناک عذاب	(نوح نے) فرمایا	اے میری قوم

اپنی قوم کو توڑا کہ ان پر دردناک عذاب آئے ○ اس نے فرمایا: اے میری قوم!

۱..... حضرت نوح علیہ السلام کی قوم بتوں کی پجاری تھی، اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کو ان کی قوم کی طرف رسول بنا کر بھیجا اور انہیں یہ حکم دیا کہ وہ اپنی قوم کو پہلے سے ہی ڈرا دیں کہ اگر وہ ایمان نہ لائے تو ان پر دنیا و آخرت کا دردناک عذاب آئے گا تاکہ ان کے لئے اصلاح کوئی عذرا باقی نہ رہے۔

إِنِّي لَكُمْ نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿٢﴾ أَنْ اْعْبُدُوا اللَّهَ وَاتَّقُوهُ

إِنِّي	لَكُمْ	نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿٢﴾	أَنِ اعْبُدُوا	اللَّهَ وَ	اتَّقُوا
بیشک میں	تمہارے لیے	کھلا ڈرسانے والا (ہوں)	کہ تم عبادت کرو	اللہ (کی)	ڈرو اس سے

بیشک میں تمہارے لیے کھلا ڈر سنانے والا ہوں ○ کہ اللہ کی بندگی کرو اور اس سے ڈرو

وَاطِيعُونَ ﴿٢﴾ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوبِكُمْ وَ

وَ	أَطِيعُوا ۝۲۰	يَغْفِرْ	لَكُمْ	مِنْ ذُنُوبِكُمْ	وَ
اور	اطاعت کرو میری	(اللہ) بخش دے گا	تمہارے	تمہارے کچھ گناہ	اور

اور میرا حکم مانو ○ وہ تمہارے کچھ گناہ بخش دے گا اور

يُؤْخَذُكُمْ إِلَىٰ آجَلٍ مُّسَمًّى ۖ إِنَّ آجَلَ اللَّهِ إِذَا جَاءَ

يُؤَخِّرْكُمْ	إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى	إِنَّ	أَجَلَ اللَّهِ	إِذَا	جَاءَ
مہلت دے گا تمہیں	ایک مقرر مدت تک	بیشک	اللہ کی (مقرر کردہ) مدت	جب	آجائے

ایک مقررہ مدت تک تمہیں مہلت دے گا بیشک اللہ کی مقررہ مدت جب آجائے

لَا يُؤْخِرُ<sup>٤٣</sup> لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ<sup>٤٤</sup> قَالَ رَبِّ

لَا يُؤَخِّرُ	لَوْ	كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٣﴾	قَالَ	رَبِّ
(تو) اسے پیچھے نہیں کیا جاتا	اگر	تم جانتے ہو تے	(نوح نے) عرض کی	اے میرے رب

تو اسے پیچھے نہیں کیا جاتا۔ کیا ہی اچھا ہوتا اگر تم جانتے ○ عرض کی: اے میرے رب!

إِنِّي دَعَوْتُ قَوْمِي لَيْلًا وَنَهَارًا ﴿٥﴾ فَلَمْ يَزِدْهُمْ

اِنِّیْ	دَعَوْتُ <sup>(۱)</sup>	قَوْمِیْ	لَیْلًا	وَّ	نَهَارًا ۝	فَلَمْ یَزِدْهُمْ
پیشک میں	میں نے دعوت دی	اپنی قوم (کو)	رات	اور	دن	تو نہیں زیادہ کیا انہیں

بیشک میں نے اپنی قوم کو رات دن دعوت دی ○ تو میرے بلانے سے

۱..... حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی ذمہ داری انتہائی احسن طریقے سے پوری کی لیکن قوم نے مسلسل ان کی بات نہ مانی اور احکام الہیہ کو رد کرتے رہے تو بالآخر حضرت نوح علیہ السلام نے بارگاہ النبی میں مناجات کیں، یہاں سے انہی مناجات کو بیان کیا جا رہا ہے۔



دُعَاءِ نِيَّ إِلَّا فِرَارًا ⑥ وَإِنِّي كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ

دُعَاءِ نِيَّ	إِلَّا	فِرَارًا ⑥	وَ	إِنِّي	كُلَّمَا	دَعَوْتُهُمْ
میرے بلانے (نے)	مگر	بھاگنے (میں)	اور	بیشک میں	جب کبھی	میں نے بلایا انہیں

ان کے بھاگنے میں ہی اضافہ ہوا ⑥ اور بیشک میں نے جتنی بار انہیں بلایا

لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوا أَصَابِعَهُمْ فِي آذَانِهِمْ وَ

لِتَغْفِرَ	لَهُمْ	جَعَلُوا	أَصَابِعَهُمْ	فِي آذَانِهِمْ	وَ
تاکہ تو بخش دے	ان کو	(تو) انہوں نے ڈال لیں	اپنی انگلیاں	اپنے کانوں میں	اور

تاکہ تو انہیں بخش دے تو انہوں نے اپنے کانوں میں اپنی انگلیاں ڈال لیں اور

اسْتَعْشَوْا شِيَابَهُمْ وَأَصْرُوا وَاسْتَكْبَرُوا وَاسْتَكْبَرُوا ⑦ ثُمَّ

اسْتَعْشَوْا	شِيَابَهُمْ	وَ	أَصْرُوا	وَ	اسْتَكْبَرُوا	وَ	اسْتَكْبَرُوا ⑦	ثُمَّ
انہوں نے اور ٹھ لیا	اپنے کپڑوں (کو)	اور	وہ ڈٹ گئے	اور	تکبر کیا	تکبر کرنا	پھر	

اپنے کپڑے اور ٹھ لیے اور وہ ڈٹ گئے اور بڑا تکبر کیا ⑦ پھر

إِنِّي دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا ⑧ ثُمَّ إِنِّي أَعْلَنْتُ لَهُمْ وَ

إِنِّي	دَعَوْتُهُمْ	جِهَارًا ⑧	ثُمَّ	إِنِّي	أَعْلَنْتُ	لَهُمْ	وَ
بیشک میں	میں نے دعوت دی انہیں	بلند آواز سے	پھر	بیشک میں	میں نے اعلانیہ کہا	ان سے	اور

یقیناً میں نے انہیں بلند آواز سے دعوت دی ⑧ پھر یقیناً میں نے ان سے اعلانیہ بھی کہا اور

أَسْرَرْتُ لَهُمْ إِسْرَارًا ⑨ فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ⑩

أَسْرَرْتُ	لَهُمْ	إِسْرَارًا ⑨	فَقُلْتُ ⑩	اسْتَغْفِرُوا	رَبَّكُمْ
آہستہ کہا	ان سے	آہستہ کہنا	تو میں نے کہا	(اے لوگو) معافی مانگو	اپنے رب (سے)

آہستہ خفیہ بھی کہا ⑨ تو میں نے کہا: (اے لوگو!) اپنے رب سے معافی مانگو،

① ..... حضرت نوح علیہ السلام کی قوم لمبے عرصے تک آپ علیہ السلام کو جھٹلاتی رہی تو اللہ تعالیٰ نے ان سے بارش روک دی اور چالیس سال تک ان کی عورتوں کو بانجھ کر دیا، ان کے مال ہلاک ہو گئے اور جانور مر گئے، جب ان کا یہ حال ہوا تو حضرت نوح علیہ السلام نے ان سے فرمایا ”اے لوگو! تم اپنے رب عزوجل کے ساتھ کفر و شرک کرنے پر اس سے معافی مانگو اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لا کر اس سے مغفرت طلب کرو تاکہ اللہ تعالیٰ تم پر اپنی رحمتوں کے دروازے کھول دے کیونکہ اطاعت و عبادت الہی میں مشغولیت جتنی خیر و برکت اور وسعت رزق کا سبب ہوتی اور کفر سے بالآخر دنیا بھی برباد ہو جاتی ہے۔

اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۝۱۰ يُرْسِلُ السَّيَّءَ عَلَيَّكُمْ مِّدْرَارًا ۝۱۱ وَ

اِنَّهٗ	كَانَ	غَفَّارًا ۝۱۰	يُرْسِلُ	السَّيَّءَ	عَلَيَّكُمْ	مِّدْرَارًا ۝۱۱	وَ
بیشک وہ	ہے	بڑا معاف فرمانے والا	وہ بھیجے گا	بارش	تم پر	موسلا دھار	اور

بیشک وہ بڑا معاف فرمانے والا ہے ۝ وہ تم پر موسلا دھار بارش بھیجے گا ۝ اور

يُسِّدُكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَيَجْعَلُ لَكُمْ جَنَّتٍ وَ

يُسِّدُكُمْ	بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ	وَ	يَجْعَلُ	لَكُمْ	جَنَّتٍ	وَ
مدد کرے گا تمہاری	مالوں اور بیٹوں سے	اور	بنادے گا	تمہارے لیے	باغات	اور

مالوں اور بیٹوں سے تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے لیے باغات بنادے گا اور

يَجْعَلُ لَكُمْ أَنْهَرًا ۝۱۲ مَا لَكُمْ لَا تَرْجُونَ لِلّٰهِ

يَجْعَلُ	لَكُمْ	أَنْهَرًا ۝۱۲	مَا	لَكُمْ	لَا تَرْجُونَ	لِلّٰهِ
بنائے گا	تمہارے لیے	نہریں	کیا ہوا	تمہیں	تم امید نہیں رکھتے	اللہ سے

تمہارے لیے نہریں بنائے گا ۝ تمہیں کیا ہوا کہ تم اللہ سے عزت کی

وَقَارًا ۝۱۳ وَقَدْ خَلَقَكُمْ أَطْوَارًا ۝۱۴ أَلَمْ تَرَوْا

وَقَارًا ۝۱۳	وَ	قَدْ	خَلَقَكُمْ	أَطْوَارًا ۝۱۴	أَلَمْ تَرَوْا
عزت (کی)	اور (حالانکہ)	بیشک	اس نے پیدا کیا تمہیں	کئی حالتوں (سے گزار کر)	کیا تم نے نہ دیکھا

امید نہیں رکھتے ۝ حالانکہ اس نے تمہیں کئی حالتوں سے گزار کر بنایا ۝ کیا تم نے دیکھا نہیں

كَيْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَبُوْتٍ طِبَاقًا ۝۱۵ وَجَعَلَ

كَيْفَ	خَلَقَ	اللّٰهُ	سَبْعَ سَبُوْتٍ	طِبَاقًا ۝۱۵	وَ	جَعَلَ
کیسے	بنائے	اللہ (نے)	سات آسمان	ایک دوسرے کے اوپر	اور	اس نے کیا

کہ اللہ نے ایک دوسرے کے اوپر کیسے سات آسمان بنائے؟ ۝ اور ان میں

۱..... بارگاہ الہی میں استغفار اور اپنے گناہوں سے توبہ کرنے سے بے شمار دینی اور دنیاوی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ حدیث پاک میں ہے: جس نے استغفار کو اپنے لئے ضروری قرار دیا تو اللہ تعالیٰ اسے ہر غم اور تکلیف سے نجات دے گا اور اسے ایسی جگہ سے رزق عطا فرمائے گا جہاں سے اسے وہم و گمان بھی نہ ہو گا۔ (ابن ماجہ، ۴، ۲۵۷، الحدیث: ۳۸۱۹)

الْقَمَرِ فِيْهِنَّ نُوْرًا وَّجَعَلَ الشَّمْسُ سِرَاجًا ۝۱۶ وَاللّٰهُ

الْقَمَرِ	فِيْهِنَّ	نُوْرًا	وَّ	جَعَلَ	الشَّمْسُ	سِرَاجًا ۝۱۶	وَّ	اللّٰهُ
چاند (کو)	ان (آسمانوں) میں	روشن	اور	بنایا	سورج (کو)	چراغ	اور	اللّٰہ

چاند کو روشن کیا اور سورج کو چراغ بنایا ۝ اور اللہ نے

اَنْبَتَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا ۝۱۷ ثُمَّ يُعِيْدُكُمْ فِيْهَا

اَنْبَتَكُمْ	مِّنَ الْاَرْضِ	نَبَاتًا ۝۱۷	ثُمَّ	يُعِيْدُكُمْ	فِيْهَا
اس نے اگایا تمہیں	زمین سے	ایک سبزے (کی طرح)	پھر	وہ لوٹائے گا تمہیں	اس میں

تمہیں سبزے کی طرح زمین سے اگایا ۝ پھر تمہیں اسی میں لوٹائے گا

وَيُخْرِجُكُمْ اِخْرَاجًا ۝۱۸ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ اِلَآرَضًا

وَّ	يُخْرِجُكُمْ	اِخْرَاجًا ۝۱۸	وَّ	اللّٰهُ	جَعَلَ	لَكُمْ	اِلَآرَضًا
اور	(دوبارہ) نکالے گا تمہیں	نکالنا	اور	اللّٰہ	اس نے بنایا	تمہارے لیے	زمین (کو)

اور تمہیں دوبارہ نکالے گا ۝ اور اللہ نے تمہارے لیے زمین کو

بِسَاطًا ۝۱۹ لِّتَسْلُكُوْا مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا ۝۲۰ قَالَ نُوحٌ

بِسَاطًا ۝۱۹	لِّتَسْلُكُوْا	مِنْهَا	سُبُلًا فِجَاجًا ۝۲۰	قَالَ	نُوحٌ
پچھونا	تاکہ تم چلو	اس سے (کے)	وسیع راستوں (میں)	عرض کی	نوح (نے)

پچھونا بنایا ۝ تاکہ تم اس کے وسیع راستوں میں چلو ۝ نوح نے عرض کی،

رَبِّ اَتَتْهُمْ عَصْوٰی وَاَتَّبَعُوْا صِرَاطَ

رَبِّ	اَتَتْهُمْ	عَصْوٰی	وَّ	اَتَّبَعُوْا	صِرَاطَ
اے میرے رب	پیشک وہ	انہوں نے نافرمانی کی میری	اور	پیچھے لگ گئے	(اس کے) جو

اے میرے رب! پیشک انہوں نے میری نافرمانی کی اور ایسے کے پیچھے لگ گئے

۱..... سورج کو چراغ اس طور پر فرمایا گیا ہے کہ وہ دنیا کو روشن کرتا ہے اور دنیا والے اس کی روشنی میں ایسے ہی دیکھتے ہیں جیسے گھر والے چراغ کی روشنی میں دیکھتے ہیں۔

دعا ہے نوح میں قوم کی نافرمانی، سکر اور اسرار کفر کا ذکر

۱۔



لَمْ يَزِدْهُ مَالَهُ وَوَلَدُهُ إِلَّا خَسَارًا ۚ

لَمْ يَزِدْهُ	مَالَهُ	و	وَلَدُهُ	إِلَّا	خَسَارًا ۚ	و
نہیں بڑھایا اسے	اس کے مال	اور	اس کی اولاد (نے)	مگر	نقصان (میں)	اور

جس کے مال اور اولاد نے اس کے نقصان ہی کو بڑھایا اور

مَكَرُوا مَكْرًا كَبِيرًا ۚ وَقَالُوا لَا تَذَرُنَّ

مَكَرُوا	مَكْرًا كَبِيرًا ۚ	و	قَالُوا	لَا تَذَرُنَّ
انہوں نے مکر و فریب کیا	بہت بڑا مکر و فریب	اور	انہوں نے کہا	تم ہرگز نہ چھوڑنا

انہوں نے بہت بڑا مکر و فریب کیا اور انہوں نے کہا: تم اپنے معبودوں کو

الِهَتِكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَلَا سُوَاعًا وَلَا يَغُوثَ

الِهَتِكُمْ	و	لَا تَذَرُنَّ	وَدًّا ۚ	و	لَا سُوَاعًا	و	لَا يَغُوثَ
اپنے معبودوں (کو)	اور	ہرگز نہ چھوڑنا	وَد (کو)	اور	نہ سُوَاع	اور	نہ یَغُوث

ہرگز نہ چھوڑنا اور ہرگز وُد اور سُوَاع اور یَغُوث

وَيَعُوقَ وَنَسْرًا ۚ وَقَدْ أَضَلُّوا كَثِيرًا ۚ وَ

و	يَعُوقَ	و	نَسْرًا ۚ	و	قَدْ	و	أَضَلُّوا	و	كَثِيرًا	و
اور	یَعُوق (نامی بتوں)	اور	نَسْر (نامی بتوں)	اور	بیشک	اور	انہوں نے گمراہ کیا	بہت سے	(لوگوں کو)	اور

اور یَعُوق اور نَسْر (نامی بتوں) کو نہ چھوڑنا اور بیشک انہوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کر دیا اور

لَا تَزِدِ الظَّالِمِينَ إِلَّا ضَلَالًا ۚ مَّا خَطِيئَتُهُمْ أُعْرِقُوا

لَا تَزِدِ	الظَّالِمِينَ	إِلَّا	ضَلَالًا ۚ	مَّا خَطِيئَتُهُمْ	أُعْرِقُوا
تو زیادہ نہ کر	ظالموں (کو)	مگر	گمراہی (میں)	ان کی خطاؤں کی وجہ سے	انہیں ڈبو دیا گیا

تو ظالموں کی گمراہی میں ہی اضافہ کر ۚ وہ اپنی خطاؤں کی وجہ سے ڈبو دیئے گئے

1..... مال اور اولاد کی کثرت کسی کے راہ راست پر ہونے کی دلیل نہیں بلکہ اکثر اوقات مال اور اولاد کی زیادتی دینی گمراہی اور اخروی ہلاکت کا سبب بن جاتی ہے۔ لہذا مسلمانوں کو چاہئے کہ کافروں کا مال و دولت اور آسائشیں دیکھ کر ان سے مرعوب نہ ہوں اور اپنے مال اور اولاد کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اس کے ذکر سے غافل نہ ہوں بلکہ اس کی اطاعت و فرمانبرداری اور عبادت گزاری میں مصروف رہیں۔

2..... وُد اور سُوَاع وغیرہ ان بتوں کے نام ہیں جنہیں حضرت نوح علیہ السلام کی قوم پوجا کرتی تھی۔

تو اُنوں کے فرقہ ہونے کا سبب

فَاَدْخِلُوْا اَنْۢسَارًا ۱۵ فَلَمْ يَجِدُوْا اَلِهَۡم مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْۢصَارًا ۱۶

فَاَدْخِلُوْا	اَنْۢسَارًا (۱۵)	فَلَمْ يَجِدُوْا	اَلِهَۡم	مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ	اَنْۢصَارًا ۱۶
پھر انہیں داخل کیا گیا	آگ (میں)	تو انہوں نے نہ پائے	اپنے لیے	اللہ کے مقابل	مددگار

پھر آگ میں داخل کیے گئے تو انہوں نے اپنے لیے اللہ کے مقابلے میں کوئی مددگار نہ پائے ○

وَقَالَ نُوحٌ رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ اَلَا رُضٍ مِّنَ الْكٰفِرِيْنَ

وَقَالَ	نُوحٌ	رَبِّ	لَا تَذَرْنِيْ	اَلَا رُضٍ	مِّنَ الْكٰفِرِيْنَ
اور	عرض کی	(نوح نے)	اے میرے رب	تو نہ چھوڑ	زمین پر کافروں میں سے

اور نوح نے عرض کی، اے میرے رب! زمین پر کافروں میں سے کوئی بننے والا

دَيَّارًا ۲۶ اِنَّكَ اِنْ تَذَرْنِيْهُمْ يَظْلُمُوْا عِبَادَكَ

دَيَّارًا ۲۶	اِنَّكَ	اِنْ	تَذَرْنِيْهُمْ	يَظْلُمُوْا	عِبَادَكَ
کوئی بننے والا	بیشک تو	اگر	تو چھوڑ دے گا انہیں	(تو) وہ گمراہ کر دیں گے	تیرے بندوں (کو)

نہ چھوڑ ○ بیشک اگر تو انہیں چھوڑ دے گا تو یہ تیرے بندوں کو گمراہ کر دیں گے

وَلَا يَلِدُوْا اِلَّا فَاَجِرًا ۲۷ كَفَّارًا ۲۸ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ

وَلَا يَلِدُوْا	اِلَّا	فَاَجِرًا	كَفَّارًا ۲۸	رَبِّ	اغْفِرْ لِيْ
اور	وہ اولاد نہیں جنیں گے	مگر	بدکار	بڑی ناشکری	اے میرے رب تو بخش دے مجھے

اور یہ اولاد بھی ایسی ہی جنیں گے جو بدکار، بڑی ناشکری ہوگی ○ اے میرے رب! مجھے اور میرے ماں باپ کو

وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيْ مُؤْمِنًا ۲۹

وَلِوَالِدَيَّ	وَلِمَنْ	دَخَلَ	بَيْتِيْ	مُؤْمِنًا	۲۹
اور	میرے ماں باپ کو	اور	(اس) کو جو	داخل ہوا	میرے گھر (میں) ایمان والا (ہو کر) اور

اور میرے گھر میں حالت ایمان میں داخل ہونے والے کو اور

۱..... اس سے ثابت ہوا کہ قبر کا عذاب برحق ہے کیونکہ حضرت نوح علیہ السلام کی قوم غرق ہونے کے بعد ہی آگ میں داخل کر دی گئی اور یہ بات واضح ہے کہ یہ جہنم نہیں ہو سکتی کیونکہ اس آگ میں کفار قیامت کے دن ہی داخل کئے جائیں گے اور ابھی قیامت واقع نہیں ہوئی۔

۲..... اس آیت سے معلوم ہوا کہ حضرت نوح علیہ السلام کے والدین مومن تھے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ انتقال کر جانے والے مسلمانوں کے لئے مغفرت کی دعا کرنی چاہئے کہ اس سے انہیں فائدہ ہو تا ہے۔

حضرت نوح علیہ السلام کی کفار کے خلاف دعا

حضرت نوح علیہ السلام کی اہل ایمان کے لیے دعا مغفرت

لِّلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ۖ وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِينَ إِلَّا تَبَارًا ۝

لِّلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ	وَ	لَا تَزِدِ	الظَّالِمِينَ	إِلَّا	تَبَارًا ۝
ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو	اور	تو زیادہ نہ کر	ظالموں، کافروں (کو)	مگر	تباہی (میں)
سب مسلمان مردوں اور سب مسلمان عورتوں کو بخش دے اور کافروں کی تباہی میں اضافہ فرما دے ○					

رکوع: 02

آیات: 28

## سُورَةُ الْجِنِّ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ	اللَّهُ	الرَّحْمَنِ	الرَّحِيمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

قُلْ أُوْحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ

قُلْ	أُوْحِيَ <sup>(1)</sup>	إِلَيَّ	أَنَّهُ	اسْتَمَعَ	نَفَرٌ	مِّنَ الْجِنِّ
تم کہو	وحی کی گئی ہے	میری طرف	کہ	غور سے سنا	ایک گروہ (نے)	جنوں میں سے

اے حبیب! تم فرماؤ: میری طرف وحی کی گئی ہے کہ جنات کے ایک گروہ نے (میری تلاوت کو) غور سے سنا

فَقَالُوا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا ۖ يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ

فَقَالُوا	إِنَّا	سَمِعْنَا	قُرْآنًا عَجَبًا ①	يَهْدِي	إِلَى الرُّشْدِ
تو انہوں نے کہا	بیشک	ہم نے سنا	ایک عجیب قرآن	وہ رہنمائی کرتا ہے	بھلائی کی طرف

تو انہوں نے کہا: بیشک ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ○ جو بھلائی کی طرف رہنمائی کرتا ہے

① ..... اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حکم ارشاد فرمایا ہے کہ وہ صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کے سامنے جنات کا واقعہ ظاہر فرمادیں اور یہ بات بھی معلوم ہو جائے کہ وہ انسانوں کی طرح جنات کی طرف بھی مبعوث فرمائے گئے ہیں تاکہ کفار قریش کو معلوم ہو جائے کہ جنات اپنی سرکشی کے باوجود قرآن سن کر اس کے اعجاز کو پہچان لیتے اور اس پر ایمان لے آتے ہیں جبکہ انسان ہونے کے باوجود ان کی حالت جنات سے بھی گئی گزری ہے۔

جنوں کے ایک گروہ سے متعلق وحی

گروہ جنات کا اظہار ایمان اور ایمان یافتہ



فَإِمَّا يَنْتَهِبُ ۖ وَلَنْ تُشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا ۝

فَإِمَّا	بِهِ	و	لَنْ تُشْرِكَ	بِرَبِّنَا	أَحَدًا ۝
تو ہم ایمان لائے	اس پر	اور	ہرگز شریک نہ ٹھہرائیں گے	اپنے رب کے ساتھ	کسی ایک (کو)

تو ہم اس پر ایمان لائے اور ہم ہرگز کسی کو اپنے رب کا شریک نہ ٹھہرائیں گے ○

وَأَنَّهُ تَعَلَّى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَلَا

وَأَنَّهُ	تَعَلَّى	جَدُّ رَبِّنَا	مَا اتَّخَذَ	صَاحِبَةً	وَلَا
اور	یہ کہ	ہمارے رب کی شان	اس نے نہ بنائی	کوئی بیوی	اور نہ

اور یہ کہ ہمارے رب کی شان بہت بلند ہے، اس نے کوئی بیوی اور بچہ

وَلَدًا ۝ وَأَنَّهُ كَانَ يَقُولُ سَفِيهُنَا عَلَى اللَّهِ شَطَطًا ۝

وَلَدًا ۝	وَأَنَّهُ	كَانَ يَقُولُ	سَفِيهُنَا	عَلَى اللَّهِ	شَطَطًا ۝
بچہ	اور	یہ کہ	کہتا تھا	ہم میں سے کوئی بیوقوف (بی)	اللہ پر حد سے بڑھ کر بات

نہ بنایا ○ اور یہ کہ ہم میں سے کوئی بیوقوف ہی اللہ پر حد سے بڑھ کر بات کہتا تھا ○

وَأَنَّا ظَنَنَّا أَن لَّنْ تَقُولَ الْإِنسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللَّهِ

وَأَنَّا	ظَنَنَّا	أَن لَّنْ	تَقُولَ	الْإِنسُ	وَالْجِنُّ	عَلَى اللَّهِ
اور	یہ کہ	ہم نے خیال کیا تھا	کہ	ہرگز نہ کہیں گے	آدمی اور جن	اللہ پر

اور یہ کہ ہم نے یہ خیال کیا تھا کہ آدمی اور جن ہرگز اللہ پر جھوٹ

كَذِبًا ۝ وَأَنَّهُ كَانَ رِجَالٌ مِنَ الْإِنسِ يَعُوذُونَ

كَذِبًا ۝	وَأَنَّهُ	كَانَ	رِجَالٌ مِنَ الْإِنسِ	يَعُوذُونَ ۝
جھوٹی بات	اور	یہ کہ	انسانوں میں سے کچھ مرد	پناہ لیتے

نہ باندھیں گے ○ اور یہ کہ آدمیوں میں سے کچھ مرد جنوں کے کچھ مردوں کی

①..... دور جاہلیت میں عرب کے لوگ جب سفر کرتے اور کسی چٹیل میدان میں انہیں شام ہو جاتی تو وہ کہتے کہ ہم اس جگہ کے شریر جنات سے ان کے سردار کی پناہ چاہتے ہیں، اس طرح ان کی رات امن سے گزر جاتی۔ ان کے اس عمل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ان جنات نے اپنی قوم سے کہا کہ آدمیوں میں سے کچھ مرد جنوں کے کچھ مردوں کی پناہ لیتے تھے اور ان کی یہ حالت دیکھ کر جنات میں سرکشی بڑھ گئی اور وہ شیطانوں کی پیروی کرنے اور ان کے دوسرے قبول کرنے کی طرف مزید راغب ہو گئے۔

بِرِّجَالٍ مِّنَ الْجِنَّ فَزَادُوهُمْ رَهَقًا ۖ وَأَنَّهُمْ

بِرِّجَالٍ مِّنَ الْجِنَّ	فَزَادُوهُمْ	رَهَقًا ①	وَ	أَنَّهُمْ
جنوں کے کچھ مردوں کی	تو انہوں نے زیادہ کر دیا ان (جنوں) کی	سرکشی، تکبر (کو)	اور	یہ کہ وہ

پناہ لیتے تھے تو انہوں نے ان جنوں کی سرکشی کو مزید بڑھا دیا ① اور یہ کہ انہوں نے

ظَنُّوا كَمَا ظَنَنْتُمْ أَنَّ لَّنْ يَّبْعَثَ

ظَنُّوا	كَمَا	ظَنَنْتُمْ ①	أَنَّ	لَّنْ يَّبْعَثَ
انہوں نے گمان کیا	جیسا	(اے جنو) تم نے گمان کیا کہ		(رسول بنا کر) ہرگز نہ بھیجے گا (یا) ہرگز نہ اٹھائے گا

ویسے ہی گمان کیا جیسا (اے جنو) تم نے گمان کیا کہ اللہ ہرگز کوئی رسول

اللَّهُ أَحَدًا ۖ وَأَنَّا لَمَسْنَا السَّمَاءَ فَوَجَدْنَاهَا

اللَّهُ	أَحَدًا ①	وَ	أَنَّا	لَمَسْنَا	السَّمَاءَ	فَوَجَدْنَاهَا
اللہ	کسی ایک (کو)	اور	یہ کہ	ہم نے چھوا	آسمان (کو)	تو ہم نے پایا اے

نہ بھیجے گا (یا، ہرگز کسی کو مرنے کے بعد دوبارہ زندہ نہ کرے گا) ① اور یہ کہ ہم نے آسمان کو چھوا تو اسے پایا کہ

مُلِئَتْ حَرَسًا شَرِيدًا وَشُهَبًا ۖ وَأَنَّا

مُلِئَتْ	حَرَسًا شَرِيدًا ②	وَ	شُهَبًا ③	وَ	أَنَّا
(کہ) بھر دیا گیا ہے	سخت پہرے	اور	آگ کی چنگاریوں (سے)	اور	یہ کہ

سخت پہرے اور آگ کی چنگاریوں سے بھر دیا گیا ہے ③ اور یہ کہ ہم

كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ ۖ فَتَن يَّسْتَبِيعُ

كُنَّا نَقْعُدُ	مِنْهَا	مَقَاعِدَ	لِلْسَّمْعِ	فَتَن	يَّسْتَبِيعُ
ہم بیٹھا کرتے تھے	اس (آسمان) سے (میں)	بیٹھنے کی جگہوں (پر)	سننے کیلئے	پھر جو کوئی	سننا چاہے

پہلے آسمان میں سننے کے لیے کچھ بیٹھنے کی جگہوں پر بیٹھ جایا کرتے تھے، پھر اب جو کوئی

1۔ یہ بات مومن جنات نے کافر جنات سے کہی یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے کفار قریش سے فرمائی گئی ہے، پہلی صورت میں معنی یہ ہو گا کہ آسمانوں نے بھی ویسا ہی گمان کیا جیسا اے جنو! تم نے گمان کیا۔ دوسری صورت میں معنی یہ ہو گا کہ جنات نے بھی ویسا ہی گمان کیا جیسا اے کفار قریش! تم نے گمان کیا۔

2۔ جن آسمانوں کی طرف چڑھتے اور انتہائی غور سے کلام سننے اور ایک کلمہ سن کر وہ نکلے اپنی طرف سے ملا لیتے تھے، ایک کلمہ تو حق ہوتا لیکن جو انسانہ کرتے وہ باطل ہو تا۔ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد انہیں وہاں جانے سے روک دیا گیا۔

آسمانی نظام میں ہونے والی تہذیبی و جہالت کا تزویر

الْأَن يَجِدْلَهُ شَهَابًا صَدًّا ٩ وَأَنَّا لَا نَدْرِي

الْأَن	يَجِدْلَهُ	لَهُ	شَهَابًا	رَّصَدًا ٩	وَأَنَّا	لَا نَدْرِي
اب	وہ پائے گا	اپنے لیے	آگ کا شعلہ	تاک (میں)	اور	ہم نہیں جانتے

سنے وہ اپنی تاک میں آگ کا شعلہ پائے گا ○ اور یہ کہ ہمیں نہیں معلوم کہ

أَشَرُّ أَرِيدَ بِنِّ فِي الْأَرْضِ أَمْ أَرَادَ

أَشَرُّ ١١	أَرِيدَ	بِنِّ	فِي الْأَرْضِ	أَمْ	أَرَادَ
کیا کسی برائی (کا)	ارادہ کیا گیا ہے	(اس کے) ساتھ جو	زمین میں (ہے)	یا	ارادہ کیا ہے

کیا زمین میں رہنے والوں سے کسی برائی کا ارادہ فرمایا گیا ہے یا ان کے رب نے

يَوْمَ رَأَيْتُهُمْ رَشَدًا ١٠ وَأَنَّا مَنَّا الصَّالِحُونَ وَ

يَوْمَ	رَأَيْتُهُمْ	رَشَدًا ١٠	وَأَنَّا	مَنَّا	الصَّالِحُونَ
ان کے ساتھ	ان کے رب (نے)	کسی بھلائی (کا)	اور	یہ کہ	ہم میں کچھ نیک لوگ (ہیں)

ان کے ساتھ کسی بھلائی کا ارادہ فرمایا ہے ○ اور یہ کہ ہم میں کچھ نیک ہیں اور

مِنَّا دُونَ ذَلِكَ كُنَّا طَرِيقَ آتِي قَدًّا ١١ وَأَنَّا

مِنَّا	دُونَ ذَلِكَ	كُنَّا	طَرِيقَ	آتِي قَدًّا ١١	وَأَنَّا
ہم میں کچھ	اس کے علاوہ (ہیں)	ہم ہیں	مختلف راہوں (میں)	بٹے ہوئے	اور یہ کہ

کچھ اس کے علاوہ ہیں، ہم مختلف راہوں میں بٹے ہوئے ہیں ○ اور یہ کہ

ظَنَّنَا أَن لَّن نُّعْجِزَ اللَّهَ فِي الْأَرْضِ وَ

ظَنَّنَا	أَن	لَّن نُّعْجِزَ	اللَّهَ	فِي الْأَرْضِ	وَأَنَّا
ہمیں یقین ہو گیا ہے	کہ	ہم ہر گز بے بس نہیں کر سکتے	اللہ (کو)	زمین میں	اور

ہمیں یقین ہو گیا ہے کہ ہم ہر گز زمین میں اللہ کو بے بس نہیں کر سکتے اور

1..... اس سے جنوں کی مراد یہ تھی کہ ہم نہیں جانتے کہ جس قرآن پر ہم ایمان لائے ہیں زمین پر رہنے والے اس کا انکار کرتے ہیں یا اس پر ایمان لاتے ہیں۔ یا یہ مراد تھی کہ ہم نہیں جانتے کہ ہمارا آسمانوں پر جانوروں کو انسانوں کے ساتھ برائی کا ارادہ فرمایا گیا ہے یا ان کی بھلائی چاہی گئی ہے۔ 2..... مختلف راہوں میں بٹے ہونے سے مراد مختلف حالتوں میں بنا ہونا ہے جیسے کچھ حقیقی اور پرہیزگار ہیں اور کچھ کامل نیک نہیں، کچھ طبعی طور پر نیک سیرت اور دوسروں کے ساتھ اچھے معاملات کرنے کی طرف مائل ہیں اور کچھ ان کی طرح نیک سیرت نہیں۔ یا اس سے مراد مختلف دینوں میں بنا ہونا ہے جیسے کچھ مومن ہیں اور کچھ کافر ہیں۔

جہالت کے مختلف گروہوں کی طرف اشارہ

کوئی جن اللہ کے قابو سے نہیں نکل سکتا



لَنْ تُعْجِزَ هَرَبًا ۝۱۲ وَآتَاكَ مَا سَبَغْنَا ۝۱۳ الْهُدَى

لَنْ تُعْجِزَ ۱۲	هَرَبًا ۱۲	وَ	آتَاكَ	مَا سَبَغْنَا	الْهُدَى
ہرگز ہم بے بس نہیں کر سکتے اسے	بھاگ کر	اور	یہ کہ	جب ہم نے سنا	ہدایت (قرآن کو)

نہ (زمین سے) بھاگ کر اسے بے بس کر سکتے ہیں ۝ اور یہ کہ ہم نے جب ہدایت (قرآن) کو سنا

اٰمَنَّا بِهِ ۝۱۴ فَمَنْ يُّؤْمِنُ بِرَبِّهِ فَلَا يَخَافُ

اٰمَنَّا	بِهِ	فَمَنْ	يُّؤْمِنُ	بِرَبِّهِ	فَلَا يَخَافُ
(تو) ہم ایمان لے آئے	اس پر	تو جو	ایمان لائے	اپنے رب پر	تو وہ خوف نہ رکھے گا

تو اس پر ایمان لائے تو جو اپنے رب پر ایمان لائے اسے نہ کسی کمی کا

بَخْسًا ۝۱۵ وَلَا رَهَقًا ۝۱۶ وَآتَاكَ مَا سَبَغْنَا ۝۱۷ الْهُدَى

بَخْسًا ۱۵	وَلَا	رَهَقًا ۱۶	وَ	آتَاكَ	مَا سَبَغْنَا
کسی کمی (کا)	اور نہ	کسی زیادتی (کا)	اور	یہ کہ	ہم میں کچھ اسلام لانے والے (ہیں)

خوف ہو گا اور نہ کسی زیادتی کا ۝ اور یہ کہ ہم میں کچھ مسلمان ہیں

وَمِنَّا الْقَاسِطُونَ ۝۱۸ فَمَنْ أَسْلَمَ فَأُولَٰئِكَ تَحَرَّوْا

وَمِنَّا	الْقَاسِطُونَ	فَمَنْ	أَسْلَمَ	فَأُولَٰئِكَ	تَحَرَّوْا
اور ہم میں کچھ	ظلم کرنے والے (ہیں)	تو جو	اسلام لایا	تو یہ لوگ	انہوں نے قصد کیا

اور کچھ ظالم تو جو اسلام لائے تو وہی ہیں جنہوں نے ہدایت کا

رَشَدًا ۝۱۹ وَآمَّا الْقَاسِطُونَ فَكَانُوا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ۝۲۰

رَشَدًا ۱۹	وَ	آمَّا	الْقَاسِطُونَ	فَكَانُوا	لِجَهَنَّمَ
ہدایت (کا)	اور	بہر حال	ظلم کرنے والے	تو وہ ہو گئے	جہنم کا

قصد کیا ۝ اور بہر حال جو ظالم ہیں تو وہ جہنم کے ایندھن ہو گئے ۝ اور

۱..... اس سے نیکیوں میں کمی کا خوف نہ ہونا مراد ہے۔ ۲..... اس سے گناہ زیادہ شمار کئے جانے یا ان کی جتنی سزا بنتی ہے اس سے زیادہ سزا ملنے کا خوف نہ ہونا مراد ہے۔ ۳..... اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ کافر جن جہنم کی آگ کے عذاب میں گرفتار کئے جائیں گے۔ جنات اگرچہ آگ سے پیدا کئے گئے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہے کہ وہ آگ کو آگ کے ذریعے عذاب میں مبتلا کر دے جیسے انسان گوشت و ہڈی سے بننا ہے لیکن ہڈی اور گوشت سے ضرب لگانے پر تکلیف ہوتی ہے نیز یہ بھی ممکن ہے کہ جنات کی ہیئت تبدیل کر کے انہیں عذاب دیا جائے۔

## اَنْ تَوَاسْتَقَامُوا عَلَى الطَّرِيقَةِ لَا سَقَيْنَهُمْ

اَنْ	لَوِ اسْتَقَامُوا	عَلَى الطَّرِيقَةِ	لَا سَقَيْنَهُمْ
یہ کہ	اگر وہ سیدھے ہو جاتے	(دین حق کے) راستے پر	(تو) ضرور ہم سیراب کرتے انہیں

یہ کہ اگر وہ راستے پر سیدھے ہو جاتے تو ضرور ہم انہیں وافر مقدار میں

## مَاءً غَدَقًا ۱۶ لِنَقْتَنَهُمْ فِيهِ ۱۷ وَمَنْ يُعْرِضْ

مَاءً غَدَقًا ۱۶	لِنَقْتَنَهُمْ ۱۷	فِيهِ	وَمَنْ	يُعْرِضْ
کثیر پانی (سے)	تاکہ ہم آزمائیں انہیں	اس بارے میں	اور	منہ پھیرے

پانی دیتے ۱۷ تاکہ اس بارے میں ہم انہیں آزمائیں اور جو اپنے رب کی یاد سے

## عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِ يَسْلُكُهُ عَذَابًا صَعَدًا ۱۸ وَأَنَّ الْمَسْجِدَ

عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِ ۱۸	يَسْلُكُهُ	عَذَابًا صَعَدًا ۱۹	وَأَنَّ الْمَسْجِدَ
اپنے رب کی یاد سے	(تو) وہ ڈال دے گا اسے	چڑھ جانے والے عذاب (میں)	اور یہ کہ مسجدیں

منہ پھیرے تو وہ اسے چڑھ جانے والے عذاب میں ڈال دے گا ۱۹ اور یہ کہ مسجدیں

## بِاللَّهِ فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللَّهِ أَحَدًا ۱۸ وَأَنَّهُ لَبَّآ

بِاللَّهِ	فَلَا تَدْعُوا	مَعَ اللَّهِ	أَحَدًا ۱۸	وَأَنَّهُ لَبَّآ
اللہ ہی کی (ہیں)	تو تم عبادت نہ کرو	اللہ کے ساتھ	کسی ایک (کی)	اور یہ کہ جب

اللہ ہی کی ہیں تو اللہ کے ساتھ کسی کی عبادت نہ کرو ۱۸ اور یہ کہ جب

## قَامَ عَبْدُ اللَّهِ يَدْعُوهُ كَادُوا يَكُونُونَ عَلَيْهِ

قَامَ	عَبْدُ اللَّهِ	يَدْعُوهُ	كَادُوا يَكُونُونَ	عَلَيْهِ
کھڑا ہوا	اللہ کا بندہ	(کہ) عبادت کرے اس کی	(تو) قریب تھا کہ وہ ہو جاتے	اس پر

اللہ کا بندہ اس کی عبادت کرنے کھڑا ہوا تو قریب تھا کہ وہ جن اس پر بجوم

۱..... مسلمانوں کو وسیع رزق دیا جانے کی آزمائش کے لئے ہے کہ وہ اس رزق کا استعمال کیسا کرتے ہیں لیکن افسوس کہ فی زمانہ اکثر المداہر مسلمان اس آزمائش میں ناکام نظر آ رہے ہیں کیونکہ ان کی دولت رضائے الہی کے کاموں میں صرف ہونے کی بجائے اسے ناراض کرنے والے کاموں میں خرچ ہو رہی ہے۔ آخرت کا جہنم اور سکون دینے والے کاموں میں استعمال ہونے کی بجائے ہر طرح کا دنیوی عیش حاصل کرنے میں لگائی جا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں عقل سلیم اور ہدایت عطا فرمائے، آمین۔ ۲..... یہاں ذکر سے مراد قرآن پاک، یا اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کرنا، یا اس کی عبادت کرنا ہے۔

مستحقین دینے کا مقصد اور ذکر الہی سے منہ پھیرنے والے کا انجام

مسجدوں میں صرف اللہ کی عبادت کرنے کا حکم

عبادت کے وقت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے گرد جنات کا ہجوم

لَبَدًا ۱۹ قُلْ إِنَّمَا أَدْعُوا رَبِّي وَ

لَبَدًا ۱۹	قُلْ	إِنَّمَا أَدْعُوا	رَبِّي	وَ
ہجوم در ہجوم	تم کہو	میں صرف عبادت کرتا ہوں	اپنے رب (کی)	اور

کر دیتے ۰ تم فرماؤ: میں تو اپنے رب ہی کی عبادت کرتا ہوں اور

لَا أُشْرِكُ بِهِ أَحَدًا ۲۰ قُلْ إِنِّي لَا أَمْلِكُ

لَا أُشْرِكُ	بِهِ	أَحَدًا ۲۰	قُلْ	إِنِّي	لَا أَمْلِكُ ۲۱
میں شریک نہیں ٹھہراتا	اس کے ساتھ	کسی ایک (کو)	تم کہو	بیشک میں	میں مالک نہیں ہوں

کسی کو اس کا شریک نہیں ٹھہراتا ۰ تم فرماؤ: بیشک میں تمہارے لئے کسی نقصان

لَكُمْ ضَرًّا وَلَا رَشَدًا ۲۱ قُلْ إِنِّي لَنْ يُجِيرَنِي

لَكُمْ	ضَرًّا	وَلَا	رَشَدًا ۲۱	قُلْ	إِنِّي	لَنْ يُجِيرَنِي ۲۲
تمہارے لئے	کسی نقصان (کا)	اور	نہ	کسی نفع (کا)	تم کہو	بیشک میں ہر گز نہ بچائے گا مجھے

اور نفع کا مالک نہیں ہوں ۰ تم فرماؤ: یقیناً ہر گز مجھے اللہ سے

مِنَ اللَّهِ أَحَدٌ ۲۲ وَلَنْ أَجِدَ مِنْ دُونِهِ مُلْتَحَدًا ۲۳ إِلَّا

مِنَ اللَّهِ	أَحَدٌ	وَلَنْ	أَجِدَ	مِنْ دُونِهِ	مُلْتَحَدًا ۲۳	إِلَّا
اللہ سے	کوئی ایک	اور	میں ہر گز نہ پاؤں گا	اس کے سوا	کوئی پناہ	مگر

کوئی نہ بچائے گا اور ہر گز اس کے سوا کوئی پناہ نہ پاؤں گا ۰ مگر (میرا کام)

بَلَاغِ مَنْ أَمَرَ اللَّهُ وَرِسَالَتِهِ ۲۴ وَمَنْ يَعْصِ

بَلَاغِ مَنْ أَمَرَ اللَّهُ	وَرِسَالَتِهِ ۲۴	وَمَنْ يَعْصِ
(میرا کام) اللہ کی طرف سے تبلیغ	اس کے پیغامات (پہنچانا ہے)	اور جو

اللہ کی طرف سے تبلیغ اور اس کے پیغامات (پہنچانا ہے) اور جو اللہ اور اس کے رسول کا

۱..... یہاں نفع نقصان کا مالک نہ ہونے کی نفی اس طور پر ہے کہ میں ان چیزوں کا حقیقی مالک نہیں بلکہ حقیقی مالک اللہ تعالیٰ ہے۔ ہاں اللہ تعالیٰ کی عطا اور اس کی دی ہوئی قدرت سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نفع نقصان دونوں کے مالک ہیں جس کی ایک مثال حوض کوثر ہے۔ ۲..... یعنی اے حبیب امسک اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، آپ شریکین سے فرمادیں کہ بالفرض اگر میں اللہ تعالیٰ کے حکم کی مخالفت کروں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراؤں تو ہر گز مجھے مخلوق میں سے کوئی اللہ عزوجل کے تہ اور اس کے عذاب سے نہ بچائے گا اور نہ ہی کوئی مددگار میری مدد کرے گا اور میں خلیوں کے وقت ہر گز اس کے سوا کوئی پناہ نہ پاؤں گا۔



اللَّهُ وَرَسُولُهُ

حکم نہ مانے تو بیشک اس کے لیے جہنم کی آگ ہے جس میں

۱-۱۱

ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے ○ یہاں تک کہ جب وہ اسے دیکھیں گے جس کی انہیں وعید سنائی جاتی تھی

## سُ

تو جلد جان جائیں گے کہ کس کا مددگار کمزور ہے اور کس کی تعداد

قل

کم ہے ○ تم فرماؤ: میں نہیں جانتا کہ جس کی تمہیں وعید سنائی جاتی ہے

مر

وہ نزدیک ہے یا میرا رب اس کے لئے ایک وقفہ کرے گا ○

معرفته القرآن على كثر العرفان

عِلْمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهَرُ عَلَى غَيْبِهِ أَحَدًا ۝<sup>٢٦</sup>

عِلْمُ الْغَيْبِ	فَلَا يُظْهَرُ	عَلَى غَيْبِهِ	أَحَدًا ۝ <sup>٢٦</sup>
غیب کا جاننے والا	تو وہ اطلاع نہیں دیتا	اپنے غیب پر	کسی ایک (کو)

غیب کا جاننے والا اپنے غیب پر کسی کو اطلاع نہیں دیتا ○

إِلَّا مَنِ ارْتَضَىٰ مِنْ رَسُولٍ فَإِنَّهُ يَسْلُكُ

إِلَّا	مَنِ	ارْتَضَىٰ	مِنْ	رَسُولٍ <sup>(۱)</sup>	فَإِنَّهُ	يَسْلُكُ
مگر	جسے	اس نے پسند کر لیا	سے (یعنی)	رسول (کو)	تو بیشک وہ	مقرر کر دیتا ہے

سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے کہ ان کے آگے پیچھے

مَنْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ رَصَدًا ۝<sup>٢٧</sup> لِّيَعْلَمَ

مَنْ بَيْنَ يَدَيْهِ	وَمِنْ خَلْفِهِ	رَصَدًا ۝ <sup>٢٧</sup>	لِّيَعْلَمَ
اس کے آگے	اور	اس کے پیچھے	تا کہ (اللہ) دیکھ لے

پہرے دار مقرر کر دیتا ہے ○ تا کہ اللہ دیکھ لے

أَنْ قَدْ أَبْلَغُوا رِسَالَتِ رَبِّهِمْ وَأَحَاطَ بِمَا

أَنْ	قَدْ	أَبْلَغُوا	رِسَالَتِ رَبِّهِمْ	وَمِنْ خَلْفِهِ	رَصَدًا ۝ <sup>٢٧</sup>	لِّيَعْلَمَ
کہ	بیشک	انہوں نے پہنچا دیئے	اپنے رب کے پیغامات	اور	(اللہ نے) گھیر رکھا ہے	(اس) کو جو

کہ بیشک انہوں نے اپنے رب کے پیغامات پہنچا دیئے ہیں اور اللہ نے وہ سب کچھ گھیر رکھا ہے جو

لَدَيْهِمْ وَأَخْطَىٰ كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا ۝<sup>٢٨</sup>

لَدَيْهِمْ	وَمِنْ خَلْفِهِ	رَصَدًا ۝ <sup>٢٧</sup>	لِّيَعْلَمَ
ان کے پاس (ہے)	اور	اس نے شمار کر رکھی ہے	ہر چیز (کی)

ان کے پاس ہے اور اس نے ہر چیز کی گنتی شمار کر رکھی ہے ○

(پچھلے صفحہ کا مشورہ) بھی بتا دیا جس میں قیامت قائم ہوگی۔

۱..... اس آیت سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے پسندیدہ رسولوں کو غیب کا علم عطا فرماتا ہے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چونکہ پسندیدہ رسولوں میں سب سے اعلیٰ ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو سب سے زیادہ غیب کے علوم عطا فرمائے ہیں جیسا کہ صحاح ستہ کی کثیر روایات سے ثابت ہے۔ یہاں آیت میں خاص غیب مراد ہے ورنہ اولیاء کرام کو بھی رسولوں کے واسطے سے غیب کا علم عطا کیا جاتا ہے۔

آیات: 20

رکوع: 02

## سُورَةُ الْمَزْمَلِ ٧٣

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰهُ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللّٰهُ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

يَا أَيُّهَا الْمَرْمِلُ ١ قُمْ الْيَلِ إِلَّا قَلِيلًا ٢

يَا أَيُّهَا	الْمَرْمِلُ ١	قُمْ	الْيَلِ	إِلَّا	قَلِيلًا ٢
اے	چادر اوڑھنے والے	تم	رات (میں)	سوائے	قلیل (حصے کے)

اے چادر اوڑھنے والے ○ رات کے تھوڑے سے حصے کے سوا قیام کرو ○

نُصْفَةً أَوْ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيلًا ٣ أَوْ زِدْ عَلَيْهِ

نُصْفَةً	أَوْ	انْقُصْ	مِنْهُ	قَلِيلًا ٣	أَوْ زِدْ	عَلَيْهِ
اس (رات) کا آدھا حصہ (نصف رات)	یا	کم کر لو	اس سے	کچھ	یا اضافہ کر لو	اس پر

آدھی رات (قیام کرو) یا اس سے کچھ کم کر لو ○ یا اس پر کچھ اضافہ کر لو

وَسَرَّيْلَ الْقُرْآنِ تَرْتِيلًا ٤ إِنَّا سَنُلْقِي عَلَيْكَ

وَسَرَّيْلَ	الْقُرْآنِ	تَرْتِيلًا ٤	إِنَّا	سَنُلْقِي	عَلَيْكَ
اور	قرآن (کو)	ٹھہر ٹھہر کر پڑھو	بیشک	غفریب ہم ڈالیں گے	تم پر

اور قرآن خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو ○ بیشک غفریب ہم تم پر ایک بھاری بات

1..... اس آیت میں قیام سے مراد تہجد کی نماز ہے۔ اسلام کے ابتدائی دور میں سورہ مزمل کی ان آیات کی وجہ سے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر اور آپ کی امت پر تہجد کی نماز فرض تھی، پھر تخفیف کی گئی اور امت کے حق میں تہجد کا وجوب منسوخ ہو گیا اور ان کے لئے تہجد کی نماز ادا کرنا مستحب ہو گیا جبکہ رسول کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے ایک قوی قول کے مطابق اس کا وجوب باقی رہا۔ 2..... اس کا معنی یہ ہے کہ اطمینان کے ساتھ اس طرح قرآن پڑھو کہ حروف جدا جدا رہیں، جن مقامات پر وقف کرنا ہے ان کا اور تمام حرکات اور مدامت کی ادائیگی کا خاص خیال رہے۔



قیام اللیل کے حکم کی عکاسی

ذکر الہی کرنے اور عبادت میں پوری طرح متوجہ ہونے کا حکم

صرف اللہ تعالیٰ کو پناہ کارساز بنانے کا حکم  
تکفیر کی اور تبتیل پر صبر کا حکم

جھڑوانے والوں کو صبر کا حکم

قَوْلًا ثَقِيلًا ۝ إِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ هِيَ أَشَدُّ وَطْأً ۚ

قَوْلًا ثَقِيلًا ۝ (۱)	إِنَّ	نَاشِئَةَ اللَّيْلِ	هِيَ	أَشَدُّ	وَطْأً (۲)	وَّ
ایک بھاری بات	بیشک	رات میں قیام کرنا	وہ	زیادہ ہے	موافقت (میں)	اور

ڈالیں گے ○ بیشک رات کو قیام کرنا زیادہ موافقت کا سبب ہے اور

أَقْوَمُ قِيْلًا ۚ إِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيلًا ۖ

أَقْوَمُ	قِيْلًا ۚ (۱)	إِنَّ	لَكَ	فِي النَّهَارِ	سَبْحًا طَوِيلًا ۖ (۲)	وَّ
زیادہ سیدھا ہے	بات کہنے (میں)	بیشک	تمہارے لیے	دن میں	لمبی مصروفیت (ہے)	اور

بات خوب سیدھی نکلتی ہے ○ بیشک دن میں تو تمہیں بہت سے کام ہیں ○ اور

اذْكُرْ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا ۗ

اذْكُرْ	اسْمَ رَبِّكَ	وَّ	تَبَتَّلْ (۳)	إِلَيْهِ	تَبْتِيلًا ۗ (۴)
یاد کرو	اپنے رب کا نام	اور	سب سے الگ ہو جاؤ	اس کی طرف	سب سے الگ ہونا

اپنے رب کا نام یاد کرو اور سب سے ٹوٹ کر اُسی کے بنے رہو ○

رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيلًا ۙ

رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ	لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ	فَاتَّخِذْهُ	وَكِيلًا ۙ (۱)	وَّ
(وہ) مشرق اور مغرب کا رب (ہے)	نہیں کوئی معبود مگر وہ	تو تم بناؤ اسے	کارساز	اور

وہ مشرق اور مغرب کا رب ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں تو تم اسی کو اپنا کارساز بناؤ ○ اور

اصْبِرْ عَلَى مَا يَقُولُونَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَبِيلًا ۚ

اصْبِرْ	عَلَى	مَا	يَقُولُونَ	وَّ	اهْجُرْهُمْ	هَجْرًا جَبِيلًا ۚ (۱)
صبر کرو	(اس) پر	جو	وہ (کافر) کہتے ہیں	اور	چھوڑ دو انہیں	اچھی طرح چھوڑنا

کافروں کی باتوں پر صبر کرو اور انہیں اچھی طرح چھوڑ دو ○ اور

1۔ بھاری بات سے مراد قرآن پاک ہے۔ اسے اس کی انتہائی عظمت، جلال اور قدر والا ہونے کی وجہ سے بھاری فرمایا گیا یا اس طور پر بھاری فرمایا گیا کہ اس کے احکام و ممنوعات عام لوگوں پر بھاری پڑیں گے۔ 2۔ یعنی رات سونے کے بعد اچھ کر عبادت کرنا دن کی نماز کے مقابلے میں زبان اور دل کے درمیان زیادہ موافقت کا سبب ہے۔ 3۔ اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت ایسی ہو کہ دل اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کی یاد میں مشغول نہ ہو، اس کی عبادت کے وقت سب سے تعلق ختم ہو جائے اور صرف اسی کی طرف توجہ رہے۔

ذَرْنِي وَالْبُكَدَّ بَيْنَ أُولِي النَّعْمَةِ وَمَهْلَهُمْ قَلِيلًا ۝۱۱

ذَرْنِي	وَالْبُكَدَّ بَيْنَ أُولِي النَّعْمَةِ	وَالْمَهْلَهُمْ	قَلِيلًا ۝۱۱	إِنَّ
چھوڑ دو مجھے	اور جھٹلانے والے مالداروں (کو)	اور مہلت دو انہیں	تھوڑی	بیشک

ان جھٹلانے والے مالداروں کو مجھ پر چھوڑ دو اور انہیں تھوڑی مہلت دو ۝۱۱ بیشک

لَدَيْنَا أَنْكَالًا وَجَحِييًا ۝۱۲ وَطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ ۝۱۳

لَدَيْنَا	أَنْكَالًا	وَجَحِييًا ۝۱۲	وَالطَّعَامًا ذَا غُصَّةٍ ۝۱۳	وَالْ
ہمارے پاس	بھاری بیڑیاں	اور بھڑکتی آگ (ہے)	اور گلے میں پھنسنے والا کھانا	اور

ہمارے پاس بھاری بیڑیاں اور بھڑکتی آگ ہے ۝۱۲ اور گلے میں پھنسنے والا کھانا اور

عَذَابًا أَلِيًّا ۝۱۴ يَوْمَ تَرْجُفُ الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ ۝۱۵

عَذَابًا أَلِيًّا ۝۱۴	يَوْمَ	تَرْجُفُ	الْأَرْضُ	وَالْجِبَالُ ۝۱۵	وَالْ
دردناک عذاب (ہے)	(جس) دن	تھر تھرائے گی	زمین	اور پہاڑ	اور

دردناک عذاب ہے ۝۱۴ جس دن زمین اور پہاڑ تھر تھرائیں گے اور

كَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيْبًا مَّهِيلًا ۝۱۶ إِنَّا أَرْسَلْنَا إِلَيْكُمْ

كَانَتِ	الْجِبَالُ	كَثِيْبًا	مَّهِيلًا ۝۱۶	إِنَّا	أَرْسَلْنَا	إِلَيْكُمْ
ہو جائیں گے	پہاڑ	ریت کا ٹیلا	بہتا ہوا	بیشک	ہم نے بھیجا	تمہاری طرف

پہاڑ ریت کا بہتا ہوا ٹیلہ ہو جائیں گے ۝۱۶ بیشک ہم نے تمہاری طرف ایک رسول

رَسُولًا ۝۱۷ شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَا أَرْسَلْنَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ رَسُولًا ۝۱۸

رَسُولًا ۝۱۷	شَاهِدًا	عَلَيْكُمْ	كَمَا	أَرْسَلْنَا	إِلَىٰ فِرْعَوْنَ	رَسُولًا ۝۱۸
ایک رسول	گواہی دینے والا	تم پر	جیسے	ہم نے بھیجا	فرعون کی طرف	ایک رسول

بھیجے جو تم پر گواہ ہیں جیسے ہم نے فرعون کی طرف ایک رسول بھیجے ۝۱۸

۱..... یہاں تھوڑی مہلت دینے سے مراد بدر کے دن تک، یا قیامت کے دن تک مہلت دینا ہے۔

۲..... قیامت کے دن کفار کے لئے تیار کئے گئے عذاب کے بارے میں پڑھ یا سن کر ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ اپنے دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف پیدا کرے، یہی

ہمارے اسلاف کا طریقہ رہا ہے۔

فَعَصَىٰ فِرْعَوْنُ الرَّسُولَ فَأَخَذْنَاهُ أَخْذًا وَبِيلًا ۝۱۶ فَكَيْفَ

فَعَصَىٰ	فِرْعَوْنُ	الرَّسُولَ	فَأَخَذْنَاهُ	أَخْذًا وَبِيلًا ۝۱۶	فَكَيْفَ
تو نافرمانی کی	فرعون (نے)	رسول (کی)	تو ہم نے پکڑا لے	سخت گرفت (سے)	تو کیسے

تو فرعون نے اس رسول کا حکم نہ مانا تو ہم نے اسے سخت گرفت سے پکڑا ۝ پھر اگر

تَتَّقُونَ إِن كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيبًا ۝۱۷

تَتَّقُونَ	إِن	كَفَرْتُمْ	يَوْمًا	يَجْعَلُ	الْوِلْدَانَ	شِيبًا ۝۱۷
تم بچو گے	اگر	تم نے کفر کیا	(اس) دن (کے عذاب سے)	جو کر دے گا	بچوں (کو)	بوڑھا

تم کفر کرو تو اس دن کیسے بچو گے جو بچوں کو بوڑھا کر دے گا ۝

السَّمَاءِ مُنْفِطِرًا ۝۱۸ كَانَ وَعْدُهُ مَفْعُولًا ۝۱۸ إِنَّ هَذِهِ

السَّمَاءِ	مُنْفِطِرًا	يَوْمًا	كَانَ	وَعْدُهُ	مَفْعُولًا ۝۱۸	إِنَّ هَذِهِ
آسمان	پھٹ جائے گا	اس کی وجہ سے	ہے	اس کا وعدہ	ہونے والا	بیشک یہ

آسمان اس کی وجہ سے پھٹ جائے گا، اللہ کا وعدہ ہو کر رہنا ہے ۝ بیشک یہ

تَذَكَّرَ ۝۱۹ فَمَنْ شَاءَ اتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِ سَبِيلًا ۝۱۹ إِنَّ رَبَّكَ

تَذَكَّرَ ۝۱۹	فَمَنْ شَاءَ	اتَّخَذَ	إِلَىٰ رَبِّهِ	سَبِيلًا ۝۱۹	إِنَّ رَبَّكَ
ایک نصیحت (ہے)	تو جو چاہے	اختیار کر لے	اپنے رب کی طرف	راستہ	بیشک تمہارا رب

ایک نصیحت ہے، تو جو چاہے اپنے رب کی طرف راستہ اختیار کرے ۝ بیشک تمہارا رب

يَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُومُ أَدْنَىٰ مِنْ ثُلُثَيِ اللَّيْلِ وَنِصْفَهُ

يَعْلَمُ	أَنَّكَ	تَقُومُ ۝۲۰	أَدْنَىٰ مِنْ ثُلُثَيِ اللَّيْلِ	وَ	نِصْفَهُ
جانتا ہے	کہ تم	قیام کرتے ہو	رات کی دو تہائی کے قریب	اور	اس (رات) کا آدھا حصہ (نصف رات)

جانتا ہے کہ تم اور تمہارے ساتھیوں میں سے ایک جماعت کبھی

1..... بیشک دنیا و آخرت کے عذاب سے ڈرنے والی یہ آیات مخلوق کے لئے نصیحت ہیں، توبہ جو چاہے ایمان اور طاعت اختیار کر کے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی طرف راستہ اختیار کرے۔

2..... اس سورت کی ابتدائی آیات میں حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ پر تہجد کی فرضیت کا بیان ہوا اور ایک قول کے مطابق اس آیت میں امت سے تہجد کی فرضیت منوش ہونے کا بیان ہے۔

قیام لیل میں حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور صحابہ کرام کی مشقت



وَكُلُّهُ وَطَافَةٌ مِّنَ الَّذِينَ مَعَكَ ۚ

و	كُلُّهُ	وَ	طَافَةٌ	مِّنَ الَّذِينَ	مَعَكَ
اور	اس کا تیسرا حصہ	اور	ایک جماعت	ان لوگوں میں سے جو	تمہارے ساتھ (ہیں)

دو تہائی رات کے قریب قیام کرتی ہے اور کبھی آدھی رات اور کبھی ایک تہائی رات۔

وَاللَّهُ يُقَدِّرُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۚ عَلِمَ أَن

و	اللَّهُ	يُقَدِّرُ	اللَّيْلَ	و	النَّهَارَ	عَلِمَ	أَن
اور	اللہ	اندازہ فرماتا ہے	رات	اور	دن (کا)	وہ جانتا ہے	کہ

اور اللہ رات اور دن کا اندازہ فرماتا ہے، اسے معلوم ہے کہ

لَن تَحْصُوهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُوا

لَن تَحْصُوهُ	فَتَابَ عَلَيْكُمْ	فَاقْرَءُوا (۱)
تم ہرگز نہ کر سکو گے	اے (ساری رات کے قیام کو)	تو اس نے اپنی مہربانی سے رجوع کیا تم پر

(اے مسلمانو!) تم ساری رات قیام نہیں کر سکو گے تو اس نے اپنی مہربانی سے تم پر رجوع فرمایا اب

مَا تيسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ ۚ عَلِمَ أَن سَيَكُونُ مِنْكُمْ

مَا	تيسَّرَ	مِنَ الْقُرْآنِ	عَلِمَ (۲)	أَن	سَيَكُونُ	مِنْكُمْ
جتنا	آسان ہو	قرآن میں سے	وہ جانتا ہے	کہ	عنقریب ہوں گے	تم میں سے

قرآن میں سے جتنا آسان ہو اتنا پڑھو۔ اسے معلوم ہے کہ عنقریب تم میں سے کچھ لوگ

مَرَضَىٰ ۚ وَآخَرُونَ يَضْرِبُونَ فِي الْأَرْضِ يَبْتَغُونَ مِنْ فَضْلِ اللَّهِ ۚ

مَرَضَىٰ	وَ	آخَرُونَ	يَضْرِبُونَ	فِي الْأَرْضِ	يَبْتَغُونَ	مِنْ	فَضْلِ اللَّهِ
بیمار	اور	دوسرے	سفر کریں گے	زمین میں	تلاش کرتے ہوئے	سے	اللہ کا فضل

بیمار ہوں گے اور کچھ زمین میں اللہ کا فضل تلاش کرنے کیلئے سفر کریں گے

۱..... اس آیت سے نماز میں مطلقاً قراءت کی فرضیت ثابت ہوتی ہے۔

۲..... یہاں سے اس تحفیف کی حکمت بیان کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے کہ عنقریب تم میں سے کچھ لوگ بیمار ہوں گے اور کچھ لوگ تجارت کے ذریعے زمین میں اللہ عزوجل کا فضل تلاش کرنے یا علم حاصل کرنے کیلئے سفر کریں گے اور کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں کفار سے لڑتے ہوں گے، اس وجہ سے ان سب پر رات کا قیام دشوار ہو گا۔

## وَآخَرُونَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۖ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ

و	اٰخَرُوْنَ	يُقَاتِلُوْنَ	فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ	فَاقْرَءُوْا	مَا	تَيَسَّرَ
اور	دوسرے	لڑتے ہوں گے	اللہ کی راہ میں	تو تم پڑھو	جتنا	آسان ہو

اور کچھ اللہ کی راہ میں لڑتے ہوں گے تو جتنا قرآن آسان ہو

## مِنْهُ ۖ وَاقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَاقْرَءُوا

مِنْهُ	وَ	اقِيْمُوْا	الصَّلٰوةَ	وَ	اٰتُوْا	الزَّكٰوةَ	وَ	اقْرَءُوْا
اس میں سے	اور	قائم رکھو	نماز	اور	ادا کرو	زکوٰۃ	اور	قرض دو

پڑھو اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور اللہ کو

## اللَّهُ قَرْضًا حَسَنًا ۖ وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنْفُسِكُمْ

اللَّهُ	قَرْضًا حَسَنًا <sup>(۱)</sup>	وَ	مَا	تُقَدِّمُوا	لِأَنْفُسِكُمْ
اللہ (کو)	اچھا قرض	اور	جو	تم آگے بھیجو	اپنی جانوں کے لیے

اچھا قرض دو اور اپنے لیے جو بھلائی

## مِنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِنْدَ اللَّهِ هُوَ خَيْرٌ ۖ وَأَعْظَمَ أَجْرًا ۖ وَ

مِنْ خَيْرٍ	تَجِدُوْهُ	عِنْدَ اللّٰهِ	هُوَ	خَيْرٌ	وَ	اَعْظَمَ	اَجْرًا	وَ
بھلائی میں سے	تم پاؤ گے اسے	اللہ کے پاس	وہ	بہتر	اور	ثواب میں بڑی	اور	

تم آگے بھیجو گے اسے اللہ کے پاس بہتر اور بڑے ثواب کی پاؤ گے اور

## اسْتَغْفِرُ وَاللَّهُ ۖ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝

اسْتَغْفِرُ	وَاللَّهُ	إِنَّ	اللَّهُ	غَفُوْرٌ	رَّحِيْمٌ ۝
بخشش مانگو	اللہ (سے)	بیشک	اللہ	بہت بخشنے والا	بڑا مہربان (ہے)

اللہ سے بخشش مانگو، بیشک اللہ بہت بخشنے والا بڑا مہربان ہے ○

۱..... اس قرض سے مراد زکوٰۃ کے علاوہ راہِ خدا میں خرچ کرنا ہے جیسے رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرنے میں اور مہمان نوازی کرنے میں خرچ کرنا۔ بعض مفسرین کے نزدیک اس سے وہ تمام صدقات مراد ہیں جنہیں اچھی طرح حلال مال سے اور خوش دلی کے ساتھ راہِ خدا میں خرچ کیا جائے۔

رکوع: 02

آیات: 56

## سُورَةُ الْمَدَّثَرِ ۝ مَلِكِيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰهُ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللّٰهُ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

يَا أَيُّهَا الْمَدَّثَرُ ۝ قُمْ فَأَنْذِرْ ۝ وَرَبِّكَ فَكْذِرْ ۝

يَا أَيُّهَا	الْمَدَّثَرُ ①	قُمْ	فَأَنْذِرْ ②	و	رَبِّكَ	فَكْذِرْ ③
اے	چادر اوڑھنے والے	کھڑے ہو جاؤ	پھر ڈر سناؤ	اور	اپنے رب (کی)	تو بڑائی بیان کرو

اے چادر اوڑھنے والے ۝ کھڑے ہو جاؤ پھر ڈر سناؤ ۝ اور اپنے رب ہی کی بڑائی بیان کرو ۝

وَتِيَابِكَ فَطَهِّرْ ۝ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ۝ وَلَا تَسْنُنْ ۝

و	تِيَابِكَ	فَطَهِّرْ ④ (1)	و	الرُّجْزَ	فَاهْجُرْ ⑤	و	لَا تَسْنُنْ
اور	اپنے کپڑوں (کو)	توپاک رکھو	اور	گندگی (سے)	تو دور رہو	اور	احسان نہ کرو

اور اپنے کپڑے پاک رکھو ۝ اور گندگی سے دور رہو ۝ اور زیادہ لینے کی خاطر

تَسْتَكَثِّرْ ۝ وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ۝ فَإِذَا نَقَرْ ۝

تَسْتَكَثِّرْ ⑥ (3)	و	لِرَبِّكَ	فَاصْبِرْ ⑦	فَإِذَا	نَقَرْ
(تاکہ) تم زیادہ لو	اور	اپنے رب کے لیے	تو صبر کرتے رہو	پھر جب	پھونکا جائے گا

کسی پر احسان نہ کرو ۝ اور اپنے رب کے لیے ہی صبر کرتے رہو ۝ پھر جب صورتیں

① اس سے مراد یہ ہے کہ اپنے کپڑے ہر طرح کی نجاست سے پاک رکھیں کیونکہ نماز کیلئے طہارت ضروری ہے اور نماز کے علاوہ اور حالتوں میں بھی کپڑے پاک رکھنا بہتر ہے۔ ② یہاں گندگی سے مراد "بتوں کی عبادت" ہے اور آیت کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح آپ پہلے بتوں کی پوجا کرنے سے دور تھے اسی طرح ہمیشہ اس سے دور ہی رہئے۔ ③ بغیر شرط کے زیادہ لینے کی نیت سے تحفہ دینا اگرچہ جائز ہے لیکن حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس سے منع فرمایا گیا کیونکہ یہ شان نبوت کے لائق نہیں۔



فِي النَّاقُورِ ۝ فَذٰلِكَ يَوْمٌ عَسِيرٌ ۝ عَلَى الْكَافِرِيْنَ غَيْرٌ يَّسِيرٌ ۝

فِي النَّاقُورِ ۝	فَذٰلِكَ	يَوْمٌ عَسِيرٌ ۝	عَلَى الْكَافِرِيْنَ	غَيْرٌ يَّسِيرٌ ۝
صور میں	تو وہ	دن	بڑا سخت دن (ہوگا)	کافروں پر آسان نہ (ہوگا)

پھونکا جائے گا ○ تو وہ دن بڑا سخت دن ہوگا ○ کافروں پر آسان نہیں ہوگا ○

ذَرْنِيْ وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيْدًا ۝ وَجَعَلْتُ لَهُ

ذَرْنِيْ	وَمَنْ	خَلَقْتُ	وَحِيْدًا ۝ (۱)	وَجَعَلْتُ	لَهُ
چھوڑ دو مجھے	اور جسے	میں نے پیدا کیا	اکیلا	اور میں نے کیا	اس کے لیے

اسے مجھ پر چھوڑ دو جسے میں نے اکیلا پیدا کیا ○ اور اسے

مَا لَا مَبْدُوْدًا ۝ وَبَيْنَ شُهُودًا ۝

مَا لَا مَبْدُوْدًا ۝ (۲)	وَمَنْ	بَيْنَ	شُهُودًا ۝ (۱)	وَجَعَلْتُ	لَهُ
وسیع مال	اور	بیٹے (دیئے)	(اس کے سامنے) حاضر رہنے والے	اور	اس کے لیے

وسیع مال دیا ○ اور سامنے حاضر رہنے والے بیٹے دیئے ○ اور

مَهَّدْتُ لَهُ تَهِيْدًا ۝ ثُمَّ يَطْمَعُ اَنْ اَزِيْدَ ۝

مَهَّدْتُ	لَهُ	تَهِيْدًا ۝ (۳)	ثُمَّ	يَطْمَعُ	اَنْ اَزِيْدَ ۝ (۴)
میں نے بچھا دیا (نعمتوں کو)	اس کے لیے	بچھانا	پھر	وہ طمع کرتا ہے	کہ میں زیادہ دوں

میں نے اس کے لیے (نعمتوں کو) خوب بچھا دیا ○ پھر وہ طمع کرتا ہے کہ میں اور زیادہ دوں ○

كَلَّا ۚ اِنَّهٗ كَانَ لَا يَتَنَاعَدِيْدًا ۝ سَاَرْهَقُهُ

كَلَّا	اِنَّهٗ	كَانَ	لَا يَتَنَاعَدِيْدًا ۝ (۵)	سَاَرْهَقُهُ
ہرگز نہیں	بیشک وہ	ہے	ہماری آیتوں سے دشمنی رکھنے والا	عنقریب میں چڑھاؤں گا اسے

ہرگز نہیں، یقیناً وہ تو ہماری آیتوں سے دشمنی رکھتا ہے ○ جلد ہی میں اسے

۱..... ولید بن مغیرہ خزومی اپنی قوم میں وحید یعنی یکتا کے لقب سے مشہور تھا، اس کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔

۲..... ولید بن مغیرہ کی وسعت مال کا حال یہ تھا کہ اس کے پاس ۹۰۰۰۰ مہتال (یعنی تقریباً ۳۳۷۵ تونلے) چاندی تھی اور اس کے پاس اونٹ، گھوڑے اور مویشی بھی کثرت سے تھے اور ان کے علاوہ کثیر تعداد میں بکریاں، غلام اور لونڈیاں بھی تھیں۔

## صَعُودًا ١٤ اِنَّهُ فَكَّرَ وَقَدَّرَ ١٨ فَقَتِلَ

صَعُودًا ١٤	اِنَّهُ ١٨	فَكَّرَ ١٨	وَقَدَّرَ ١٨	فَقَتِلَ ١٨
(آگ کے پہاڑ) صعود (پر)	بیشک وہ	اس نے سوچا	اور	(دل میں کوئی بات) ٹھہرائی
(آگ کے پہاڑ) صعود پر چڑھاؤں گا ○ بیشک اس نے سوچا اور دل میں کوئی بات ٹھہرائی ○ تو اس پر لعنت ہو،				

## كَيْفَ قَدَّرَ ١٩ ثُمَّ قَتَلَ كَيْفَ قَدَّرَ ٢٠ ثُمَّ

كَيْفَ ١٩	ثُمَّ ١٩	قَتَلَ ١٩	كَيْفَ ١٩	قَدَّرَ ٢٠	ثُمَّ ٢٠
کیسی (بات)	اس نے ٹھہرائی	پھر	مارا جائے	کیسی (بات)	اس نے ٹھہرائی

اس نے کیسی بات ٹھہرائی ○ پھر اس پر لعنت ہو، اس نے کیسی بات ٹھہرائی ○ پھر

## نَظَرَ ٢١ ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَ ٢٢ ثُمَّ أَدْبَرَ

نَظَرَ ٢١	ثُمَّ ٢١	عَبَسَ ٢١	وَبَسَ ٢٢	ثُمَّ ٢٢	أَدْبَرَ ٢٢
اس نے دیکھا	پھر	اس نے تیور چڑھائی	اور	منہ بگاڑا	پھر اس نے پیٹھ پھیری

نظر اٹھا کر دیکھا ○ پھر اس نے تیور چڑھائی اور منہ بگاڑا ○ پھر پیٹھ پھیری

## وَأَسْتَكْبَرَ ٢٣ فَقَالَ إِنَّ هَذَا آيَاتُ سِحْرٍ

وَأَسْتَكْبَرَ ٢٣	فَقَالَ ٢٣	إِنَّ ٢٣	هَذَا ٢٣	آيَاتُ ٢٣	سِحْرٍ ٢٣
اور تکبر کیا	پھر اس نے کہا	نہیں	یہ	مگر	ایک جادو

اور تکبر کیا ○ پھر بولا: یہ تو وہی جادو ہے

## يُؤْتِرُ ٢٤ إِنَّ هَذَا آيَاتُ قَوْلِ الْبَشَرِ ٢٥

يُؤْتِرُ ٢٤	إِنَّ ٢٤	هَذَا ٢٤	آيَاتُ ٢٤	قَوْلِ ٢٥	الْبَشَرِ ٢٥
(جو دوسروں سے) منقول چلتا آ رہا ہے	نہیں	یہ	مگر	آدمی کا کلام	

جو منقول چلتا آ رہا ہے ○ یہ آدمی ہی کا کلام ہے ○

1 حدیث پاک میں ہے ”صعود آگ کا ایک پہاڑ ہے جس پر کافر کو ستر سال تک چڑھایا جائے گا، پھر ستر سال تک اسے اس پہاڑ سے نیچے گرایا جائے گا اور یہ سلسلہ ہمیشہ جاری رہے گا۔“ (ترمذی، ۲۱۱/۵، الحدیث: ۳۳۳) 2 ولید بن مغیرہ نے قرآن مجید کی آیت سن کر اس کی تعریف کی، قوم نے اس پر الزام لگادیا کہ یہ اپنے دین سے پھر گیا ہے، ابو جہل کے طیش دلانے پر اس نے قوم سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارے میں چند سوالات کیے، قوم کے پوچھنے پر اس نے کہا کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جادو گر اور قرآن جادو ہے۔ اس سے متعلق یہ آیات نازل ہوئیں۔

## سَأُصْلِيهِ سَقَرَ ۲۶ وَمَا أَدْرَاكَ مَا سَقَرُ ۲۷

سَأُصْلِيهِ	سَقَرَ ۲۶	و	مَا أَدْرَاكَ	مَا	سَقَرُ ۲۷
عقرب میں داخل کروں گا اسے	دوزخ (میں)	اور	کیا معلوم تجھے	کیا ہے	دوزخ

جلد ہی میں اسے دوزخ میں دھنساؤں گا ○ اور تمہیں کیا معلوم کہ دوزخ کیا ہے؟ ○

## لَا تَبْقَىٰ وَلَا تَذَرُ ۲۸ لَوْ آحَاةٌ لِّلْبَشَرِ ۲۹ عَلَيْهَا

لَا تَبْقَىٰ	و	لَا تَذَرُ ۲۸	لَوْ آحَاةٌ	لِّلْبَشَرِ ۲۹	عَلَيْهَا
وہ نہ باقی رہنے دے گی	اور	نہ چھوڑے گی	کھال جلا دینے والی (ہے)	آدمی کی	اس پر

نہ باقی رہنے دے گی اور نہ چھوڑے گی ○ آدمی کی کھال جلا دینے والی ہے ○ اس پر

## تِسْعَةَ عَشَرَ ۳۰ وَمَا جَعَلْنَا أَصْحَابَ النَّارِ إِلَّا مَلَائِكَةً ۳۱ وَ

تِسْعَةَ عَشَرَ ۳۰	و	مَا جَعَلْنَا	أَصْحَابَ النَّارِ	إِلَّا	مَلَائِكَةً ۳۱
انیس (داروغہ ہیں)	اور	ہم نے نہیں بنائے	دوزخ کے داروغے	مگر	فرشتے

انیس داروغہ ہیں ○ اور ہم نے دوزخ کے داروغے فرشتے ہی بنائے اور

## مَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ إِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِينَ كَفَرُوا ۳۲

مَا جَعَلْنَا	عِدَّتَهُمْ	إِلَّا	فِتْنَةً	لِّلَّذِينَ	كَفَرُوا ۳۲
ہم نے نہیں بنائی	ان کی گنتی	مگر	آزمائش (کیلئے)	ان لوگوں کی جنہوں نے	کفر کیا

ہم نے ان کی یہ گنتی کافروں کی آزمائش کیلئے ہی رکھی

## لَيَسْتَيِّقْنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ وَيُرَدَّ الَّذِينَ آمَنُوا

لَيَسْتَيِّقْنَ	الَّذِينَ	أُوتُوا	الْكِتَابَ	و	يُرَدَّ	الَّذِينَ	آمَنُوا
تاکہ یقین کر لیں	وہ لوگ جنہیں	دی گئی	کتاب	اور	بڑھ جائیں	وہ لوگ جو	ایمان لائے

اس لیے کہ کتاب والوں کو یقین ہو جائے اور ایمان والوں کا ایمان

۱..... جب وہ آیت نازل ہوئی جس میں دوزخ پر مقرر فرشتوں کی تعداد 19 بتائی گئی تو ابو جہل نے قریش سے کہا ”تمہاری ماں تم پر روئے، محمد (ﷺ) نے خدایہ علیہ السلام نے خبر دی ہے کہ دوزخ کے داروغہ 19 ہیں اور تم انتہائی بہادر اور تعداد میں کثیر لوگ ہو، تو کیا تم میں سے دس مرد دوزخ کے ایک داروغہ کو نہیں پکڑ سکتے؟ ابو الاشہد بن اسید نے کہا: میں اکیلا ان میں سے 17 کو کافی ہوں گا، 10 اپنی پیٹھ پر رکھ لوں گا اور 7 اپنے پیٹ پر باقی دو کو تم سنبھال لینا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔



اِيْمَانًا وَلَا يَرْتَابَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۝

اِيْمَانًا	وَّ	لَا يَرْتَابَ	الَّذِيْنَ	اُوْتُوا	الْكِتٰبَ	وَّ	الْمُؤْمِنُوْنَ	وَّ
ایمان (میں)	اور	شک نہ کریں	وہ لوگ جنہیں	دی گئی	کتاب	اور	ایمان والے	اور

بڑھے اور اہل کتاب اور مسلمان شک نہ کریں اور

لَيَقُوْلَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَالْكَافِرُوْنَ مَاذَا اَرَادَ

لَيَقُوْلَ	الَّذِيْنَ	فِيْ قُلُوْبِهِمْ	مَّرَضٌ	وَّ	الْكَافِرُوْنَ	مَاذَا	اَرَادَ
تاکہ کہیں	وہ لوگ جو	ان کے دلوں میں	مرض (ہے)	اور	کافر	کیا	ارادہ فرمایا

تاکہ جن کے دلوں میں مرض ہے وہ اور کافر کہیں: اس عجیب و غریب بات سے

اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ۖ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنِ يَّشَآءُ

اللّٰهُ	بِهٰذَا مَثَلًا	كَذٰلِكَ	يُضِلُّ	اللّٰهُ	مَنِ	يَّشَآءُ
اللہ (نے)	اس عجیب و غریب بات سے	اسی طرح	گمراہ کرتا ہے	اللہ	جسے	وہ چاہتا ہے

اللہ کی کیا مراد ہے؟ یونہی اللہ گمراہ کرتا ہے جسے چاہتا ہے

وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۖ وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا

وَّ	يَهْدِيْ	مَنْ	يَّشَآءُ	وَّ	مَا يَعْلَمُ	جُنُوْدَ رَبِّكَ	اِلَّا
اور	ہدایت دیتا ہے	جسے	وہ چاہتا ہے	اور	نہیں جانتا	تیرے رب کے لشکروں (کو)	مگر

اور ہدایت دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور تمہارے رب کے لشکروں کو

هُوَ ۖ وَمَا هِيَ اِلَّا ذِكْرٰى لِّبَشَرٍ ۚ كَلَّا وَالْقَمَرِ ۚ

هُوَ	وَّ	مَا	هِيَ	اِلَّا	ذِكْرٰى	لِّبَشَرٍ	كَلَّا	وَالْقَمَرِ
وہی	اور	نہیں	وہ (جہنم)	مگر	نصیحت	انسان کیلئے	خبردار	چاند کی قسم

اس کے سوا کوئی نہیں جانتا اور وہ جہنم تو انسان کیلئے نصیحت ہی ہے ○ خبردار! چاند کی قسم ○ اور

1 یعنی جس طرح اللہ تعالیٰ نے اسے گمراہ کیا جس نے اس تعداد کا انکار کیا اور اسے ہدایت دی جس نے اس تعداد کی تصدیق کی، اسی طرح اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔ 2 جہنم پر مامور فرشتوں کی تعداد اس کر ابو جہل نے کہا: محمد مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے مددگار صرف 19 ہیں، اس کے جواب میں فرمایا گیا کہ اے حبیب! اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کے رب کے لشکروں کی تعداد اور ان کی قوت و کثرت کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اللہ تعالیٰ کی جو مخلوقات ہمارے سامنے دنیا میں موجود ہیں انہیں کو پوری طرح شمار نہیں کیا جاسکتا تو جو نظر نہ آنے والی مخلوقات ہیں ان کا تو بیان ہی نہیں۔

## الَّيْلِ إِذَا دُبِرَ ۝ وَالصُّبْحِ إِذَا أَسْفَرَ ۝

الَّيْلِ	إِذَا	أَدْبَرَ ۝	وَالصُّبْحِ	إِذَا	أَسْفَرَ ۝
رات (کی)	جب	وہ پیٹھ پھیرے	اور	صبح (کی)	جب

رات کی جب پیٹھ پھیرے ○ اور صبح کی جب وہ خوب روشن ہو جائے ○

## إِنَّهَا لَاحِدَى الْكُبَرِ ۝ نَذِيرًا لِلْبَشَرِ ۝

إِنَّهَا	لَاحِدَى الْكُبَرِ ۝	نَذِيرًا	لِلْبَشَرِ ۝
بیشک وہ (جہنم)	ضرور بہت بڑی چیزوں میں سے ایک (ہے)	ڈرانے والی (ہے)	آدمیوں کو

بیشک دوزخ بہت بڑی چیزوں میں سے ایک چیز ہے ○ آدمیوں کو ڈرانے والی ہے ○

## لَسَنُ شَاءٍ مِنْكُمْ أَنْ يَتَقَدَّمَ أَوْ يَتَأَخَّرَ ۝ كُلُّ نَفْسٍ

لَسَنُ	شَاءٍ	مِنْكُمْ	أَنْ	يَتَقَدَّمَ	أَوْ	يَتَأَخَّرَ ۝	كُلُّ نَفْسٍ
اس کو جو	چاہے	تم میں سے	کہ	وہ آگے بڑھے	یا	پیچھے بٹے	ہر جان

اسے جو تم میں سے آگے بڑھنا چاہے یا پیچھے ہٹنا چاہے ○ ہر جان

## بِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةً ۝ إِلَّا أَصْحَابَ الْيَمِيْنِ ۝

بِمَا	كَسَبَتْ	رَهِيْنَةً ۝	إِلَّا	أَصْحَابَ الْيَمِيْنِ ۝
(اس) میں جو	اس نے کمایا	گروی (ہے)	مگر	دائیں جانب والے

اپنے کمائے ہوئے اعمال میں گروی رکھی ہے ○ مگر دائیں طرف والے ○

## فِي جَنَّتٍ يَتَسَاءَلُونَ ۝ عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ ۝ مَا سَلَكَكُمْ

فِي جَنَّتٍ	يَتَسَاءَلُونَ ۝	عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ ۝	مَا	سَلَكَكُمْ
باغوں میں (ہوں گے)	وہ پوچھ رہے ہوں گے	مجرموں سے	کیا چیز	لے گئی تھیں

باغوں میں ہوں گے۔ وہ پوچھ رہے ہوں گے ○ مجرموں سے ○ کون سی چیز تمہیں دوزخ میں

۱..... اس سے معلوم ہوا کہ انسان اپنے اعمال میں مجبور شخص نہیں بلکہ اسے ایک طرح کا اختیار حاصل ہے۔ وہ چاہے تو ایمان لا کر جنت کی طرف آگے بڑھ جائے یا چاہے تو کفر اختیار کر کے جنت سے پیچھے ہٹ جائے اور جہنم کے عذاب میں گرفتار ہو جائے۔ ۲..... جنوں اور انسانوں میں سے ہر جان اپنے کئے ہوئے اعمال کی وجہ سے ایسے قید ہے جیسے وہ چیز جسے گروی رکھا ہوا ہے، البتہ کافر دائیں طور پر اور ایمان والے عارضی طور پر قید ہیں کیونکہ کافر عذاب جہنم سے کبھی نجات نہ پائیں گے جبکہ بعض ایمان والے شروع سے ہی جہنم سے نجات پا کر جنت میں چلے جائیں گے اور بعض اپنے گناہوں کی سزا پانے کے بعد داخل جنت ہوں گے۔

اسے عمل میں گروی ہونا

مع

جنتوں کا جہنموں سے سوال اور ان کا جواب

فِي سَقَرٍ ۖ قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمَصْلِيْنَ ۚ ﴿٣٢﴾ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ

فِي سَقَرٍ ۖ ﴿٣٢﴾	قَالُوا	لَمْ نَكُ	مِنَ الْمَصْلِيْنَ ۚ ﴿٣٢﴾ (۱)	وَ	لَمْ نَكُ نُطْعِمُ
جہنم میں	وہ کہیں گے	ہم نہ تھے	نماز پڑھنے والوں میں سے	اور	ہم کھانا نہیں کھلاتے تھے

لے گئی؟ ○ وہ کہیں گے: ہم نمازیوں میں سے نہیں تھے ○ اور مسکین کو

الْمُسْكِيْنَ ۚ وَكُنَّا خَوْضٌ مَّعَ الْخَاضِيْنَ ۚ ﴿٣٣﴾

الْمُسْكِيْنَ ۚ ﴿٣٣﴾	وَ	كُنَّا خَوْضٌ	مَّعَ الْخَاضِيْنَ ۚ ﴿٣٣﴾	وَ
مسکین (کو)	اور	ہم بیہودہ باتیں سوچتے تھے	بیہودہ باتیں سوچنے والوں کے ساتھ	اور

کھانا نہیں کھلاتے تھے ○ اور بیہودہ فکر والوں کے ساتھ بیہودہ باتیں سوچتے تھے ○ اور

كُنَّا نَكْذِبُ يَوْمَ الدِّينِ ۚ حَتَّىٰ أَتْنَا الْيَقِيْنَ ۚ ﴿٣٤﴾

كُنَّا نَكْذِبُ	يَوْمَ الدِّينِ ۚ ﴿٣٤﴾	حَتَّىٰ	أَتْنَا	الْيَقِيْنَ ۚ ﴿٣٤﴾
ہم جھٹلاتے تھے	انصاف کے دن کو	یہاں تک کہ	آیا ہمارے پاس	یقین (یعنی موت)

ہم انصاف کے دن کو جھٹلاتے رہے ○ یہاں تک کہ ہمیں موت آئی ○

فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشَّافِعِيْنَ ۚ ﴿٣٥﴾ فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذٰكِرَةِ

فَمَا تَنْفَعُهُمْ	شَفَاعَةُ الشَّافِعِيْنَ ۚ ﴿٣٥﴾ (۲)	فَمَا	لَهُمْ	عَنِ التَّذٰكِرَةِ
تو نفع نہ دے گی انہیں	سفارش کی سفارش	تو کیا ہوا	ان کو	نصیحت سے

تو انہیں سفارشیوں کی سفارش کام نہ دے گی ○ تو انہیں کیا ہوا نصیحت سے

مُعْرِضِيْنَ ۚ كَانَتْهُمْ حُرْمٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ ۚ ﴿٣٦﴾ فَارْت

مُعْرِضِيْنَ ۚ ﴿٣٦﴾	كَانَتْهُمْ	حُرْمٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ ۚ ﴿٣٦﴾	فَارْت
(وہ) منہ پھیرنے والے (ہیں)	گو یا کہ وہ	بھڑ کے ہوئے گدھے (ہوں)	جو بھاگے ہوں

منہ پھیرے ہوئے ہیں ○ گو یا وہ بھڑ کے ہوئے گدھے ہوں ○ جو شیر سے

۱..... مجرموں نے اپنے جہنم میں جانے کے جو اسباب بیان کیے وہ یہ ہیں (۱) نماز نہ پڑھنا۔ (۲) مسکین کو کھانا نہ دینا۔ (۳) بیہودہ فکر کرنے والوں کے ساتھ بیچہ کر بیہودہ باتیں سوچنا۔ (۴) انصاف کے دن قیامت کو جھٹلانا۔ ان اسباب کو سامنے رکھتے ہوئے ہمیں بھی اپنے اعمال کا جائزہ لینا چاہئے۔

۲..... انبیاء کرام علیہم السلام، فرشتے، شہداء اور صالحین جنہیں اللہ تعالیٰ نے شفاعت کرنے کا اذن دیا ہے وہ ایمانداروں کی شفاعت کریں گے اور کافروں کی شفاعت نہیں کریں گے، لہذا جو لوگ ایمان نہیں رکھتے انہیں قیامت کے دن شفاعت میر بھی نہ ہوگی۔



مِنْ قَسْوَرَةٍ ٥١ بَلْ يُرِيدُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُؤْتٰ

مِنْ قَسْوَرَةٍ ٥١	بَلْ	يُرِيدُ (١)	كُلُّ امْرِئٍ	مِّنْهُمْ	اَنْ	يُؤْتٰ
شیر سے	بلکہ	چاہتا ہے	ہر شخص	ان میں سے	کہ	اسے دیدیے جائیں

بھاگے ہوں ○ بلکہ ان میں سے ہر شخص چاہتا ہے کہ اسے کھلے صحیفے

صُحُفًا مُّنَشَّرَةً ٥٢ كَلَّا بَلْ لَا يَخَافُونَ الْآخِرَةَ ٥٣

صُحُفًا مُّنَشَّرَةً ٥٢	كَلَّا	بَلْ	لَا يَخَافُونَ	الْآخِرَةَ ٥٣
کھلے صحیفے	ہرگز نہیں	بلکہ	وہ نہیں ڈرتے	آخرت (سے)

ہاتھ میں دیدیے جائیں ○ ہرگز نہیں بلکہ وہ آخرت سے ڈرتے نہیں ○

كَلَّا اِنَّهٗ تَذَكَّرُ ٥٤ فَمَنْ شَاءَ ذَكَرْهُ ٥٥

كَلَّا	اِنَّهٗ	تَذَكَّرُ ٥٤	فَمَنْ	شَاءَ	ذَكَرْهُ ٥٥
سن لو	بیشک وہ (قرآن)	نہایت (ہے)	تو جو	چاہے	نہایت حاصل کرے اس سے

سن لو! بیشک وہ نہایت ہے ○ تو جو چاہے اس سے نہایت حاصل کرے ○

وَمَا يَذْكُرُونَ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ اللّٰهُ ٥٦

وَمَا يَذْكُرُونَ	اِلَّا	اَنْ	يَّشَاءَ	اللّٰهُ
وہ نہایت حاصل نہیں کر سکتے	مگر	یہ کہ	چاہے	اللہ

اور وہ اللہ کے چاہنے سے ہی نہایت حاصل کر سکتے ہیں۔

هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ٥٦

هُوَ	اَهْلُ	التَّقْوٰى (٢)	وَ	اَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ٥٦
وہی	حقدار (ہے)	(کہ اس سے) ڈرا جائے	اور	مغفرت (فرمانے والا) ہے

وہی لائق ہے کہ (اس سے) ڈرا جائے اور مغفرت فرمانے والا ہے ○

1۔ کفار قریش نے حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کہا تھا کہ ہم اس وقت تک ہرگز آپ کی بیروی نہیں کریں گے جب تک کہ ہم میں ہر ایک کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک ایک کتاب نہ آئے جس میں لکھا ہو کہ یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اور فلاں بن فلاں کے نام ہے اور اس میں تمہیں رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بیروی کا حکم دیا جاتا ہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ 2۔ رسول کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس آیت "هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى" کے بارے میں ارشاد فرمایا "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے" میری یہ شان ہے کہ مجھ سے ڈرا جائے لہذا جو مجھ سے ڈرا اور اس نے میرے ساتھ کوئی دوسرا اہل المغفرت کے بارے میں ارشاد فرمایا "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے" میری یہ شان ہے کہ مجھ سے ڈرا جائے لہذا جو مجھ سے ڈرا اور اس نے میرے ساتھ کوئی دوسرا

رکوع: 02

آیات: 40

## سُورَةُ الْقِيَامَةِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ	اللَّهُ	الرَّحْمَنِ	الرَّحِيمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

لَا أُقْسِمُ بِیَوْمِ الْقِیَمَةِ ۝۱ وَلَا أُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ۝۲

لَا أُقْسِمُ	بِیَوْمِ الْقِیَمَةِ ۝۱	وَ لَا أُقْسِمُ	بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ۝۲ (۱)
مجھے قسم ہے	قیامت کے دن کی	اور مجھے قسم ہے	(اپنے اوپر) ملامت کرنے والی جان کی

مجھے قیامت کے دن کی قسم ہے ۝ اور مجھے اس جان کی قسم ہے جو اپنے اوپر ملامت کرے ۝

أَيَحْسَبُ الْإِنْسَانُ أَلَّنْ نَجْجَعَ عَظَامَهُ ۝۳ بَلَىٰ

أَيَحْسَبُ	الْإِنْسَانُ ۝۳ (۲)	أَلَّنْ نَجْجَعَ	عَظَامَهُ ۝۳	بَلَىٰ
کیا سمجھتا ہے	آدمی	کہ ہم ہر گز جمع نہیں کریں گے	اس کی ہڈیاں	کیوں نہیں

کیا آدمی یہ سمجھتا ہے کہ ہم ہر گز اس کی ہڈیاں جمع نہ فرمائیں گے ۝ کیوں نہیں

قَدْ رَيْنَ عَلَىٰ أَنْ تُسَوَّىٰ بَنَانُهُ ۝۴ بَلْ يَرِيدُ

قَدْ رَيْنَ	عَلَىٰ	أَنْ تُسَوَّىٰ	بَنَانُهُ ۝۴	بَلْ يَرِيدُ
(تم) قادر (ہیں)	(اس) پر	کھٹک کر دیں	اس کی انگلیوں کے پوروں (کو)	بلکہ چاہتا ہے

ہم اس بات پر قادر ہیں کہ اس کے انگلیوں کے پوروں (تک) کو ٹھیک کر دیں ۝ بلکہ آدمی

(پچھلے کاوش) خداوند بنایا تو میری شان کے لائق ہے کہ اسے بخش دوں۔ (ترمذی، ۵/۳۱۴، الحدیث: ۳۳۴۹) ۱۔ اس سے مراد وہ شخص ہے جو متقی اور کثرت سے نیکیاں کرنے والا ہونے کے باوجود اپنے نفس کو ملامت کرے۔ نفس لوامہ بھی ایک عمدہ چیز ہے کہ گناہوں سے بچانے، کوتاہیوں کی طرف متوجہ کرنے اور توبہ کی طرف مائل کرنے میں بہت معاون ہے۔ احساسِ جرم اور ضمیر کی ملامت جسے کہا جاتا ہے وہ اسی نفسِ لوامہ کے اثرات ہیں۔ ۲۔ یہاں آیت میں آدمی سے مراد ابتداءً تو خاص خدا کی بن رعبہ ہے اور ویسے ہر وہ کافر مراد ہے جو مرنے کے بعد اٹھائے جانے کا انکار کرتا ہے۔

## الْإِنْسَانُ لِرَفْعِ أَمَامَةٍ ٥ يَسْأَلُ آيَاتِ

الْإِنْسَانُ	لِرَفْعِ أَمَامَةٍ ٥	يَسْأَلُ	آيَاتِ
آدمی	کہ وہ جھٹلائے	اپنے آگے (یعنی قیامت کو)	وہ پوچھتا ہے

چاہتا ہے کہ وہ اپنے آگے کو جھٹلائے ۵ پوچھتا ہے: قیامت کا دن

## يَوْمَ الْقِيَامَةِ ٦ فَإِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ ٧ وَخَسَفَ

يَوْمَ الْقِيَامَةِ ٦	فَإِذَا	بَرِقَ	الْبَصَرُ ٧	وَ	خَسَفَ
قیامت کا دن	توجہ	دہشت زدہ ہو جائے گی	آنکھ	اور	تاریک ہو جائے گا

کب ہو گا؟ ۶ تو جس دن آنکھ دہشت زدہ ہو جائے گی ۷ اور چاند

## الْقَمَرُ ٨ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ٩ يَقُولُ الْإِنْسَانُ

الْقَمَرُ ٨	وَ	جُمِعَ ٩	الشَّمْسُ	وَ	الْقَمَرُ ٩	يَقُولُ	الْإِنْسَانُ
چاند	اور	اکٹھا کر دیا جائے گا	سورج	اور	چاند (کو)	کہے گا	آدمی

تاریک ہو جائے گا ۸ اور سورج اور چاند کو ملا دیا جائے گا ۹ اس دن آدمی

## يَوْمَ مِذِّ آيِنِ الْمَفَرِّ ١٠ كَلَّا لَا وَزَرَ ١١ إِلَىٰ رَبِّكَ

يَوْمَ مِذِّ	آيِنِ	الْمَفَرِّ ١٠	كَلَّا	لَا	وَزَرَ ١١	إِلَىٰ رَبِّكَ
اس دن	کہاں (ہے)	بھاگنے کی جگہ	ہرگز نہیں	نہ (ہوگی)	کوئی پناہ	تمہارے رب کی طرف

کہے گا: بھاگنے کی جگہ کہاں ہے؟ ۱۰ ہرگز نہیں، کوئی پناہ نہیں ہوگی ۱۱ اس دن تیرے رب ہی کی طرف

## يَوْمَ مِذِّ الْمُسْتَقَرِّ ١٢ يَتَّبِعُوا الْإِنْسَانَ يَوْمَ مِذِّ بِنَا

يَوْمَ مِذِّ الْمُسْتَقَرِّ ١٢	يَتَّبِعُوا	الْإِنْسَانَ	يَوْمَ مِذِّ	بِنَا
اس دن (جا کر) ٹھہرنا (ہے)	بتا دیا جائے گا	آدمی (کو)	اس دن	جو

جا کر ٹھہرنا ہے ۱۲ اس دن آدمی کو اس کا سب اگلا پچھلا

۱۔۔۔ اس آیت کا معنی یہ ہے کہ آدمی مرنے کے بعد اٹھائے جانے اور قیامت کے دن حساب ہونے کو جھٹلاتا ہے حالانکہ یہ اس کے سامنے ہے۔ یا یہ معنی ہے کہ آدمی گناہ کو مقدم اور توبہ کو موخر کرتا اور یہی کہتا رہتا ہے کہ اب توبہ کروں گا، اب عمل کروں گا یہاں تک کہ اسے موت آجائی ہے اور وہ اپنی بدیوں میں ہی مبتلا ہوتا ہے۔

۲۔۔۔ یہ ملا دینا طلوع ہونے میں ہوگا کہ دونوں مغرب سے طلوع ہوں گے یا بے نور ہونے میں ہوگا کہ دونوں کی روشنی ختم ہو جائے گی۔



روز قیامت انسان کی خود پر گواہی اور معذرت قبول نہ ہونا

حفاظت قرآن اور الفاظ و معانی یاد کرانے کا وعدہ

انکار قیامت کا اصل سبب

قَدَّمَ وَ آخَرَ ۱۳ بَلِ الْإِنْسَانُ عَلَىٰ نَفْسِهِ بَصِيرَةٌ ۱۴

قَدَّمَ	وَ	آخَرَ ۱۳	بَلِ	الْإِنْسَانُ	عَلَىٰ نَفْسِهِ	بَصِيرَةٌ ۱۴
اس نے آگے بھیجا	اور	پیچھے چھوڑا	بلکہ	آدمی	اپنی جان پر	پوری نگاہ رکھنے والا (ہوگا)

بتا دیا جائے گا ○ بلکہ آدمی خود ہی اپنے حال پر پوری نگاہ رکھنے والا ہوگا ○

وَلَوْ أَتَىٰ مَعَاذِيرَهُ ۱۵ لَا تَحْرِكُ بِهِ لِسَانَكَ

وَلَوْ	أَتَىٰ	مَعَاذِيرَهُ ۱۵	لَا تَحْرِكُ	بِهِ	لِسَانَكَ
اگرچہ	وہ لاڈالے	اپنی سب معذرتیں	تم حرکت نہ دو	اس (قرآن) کے ساتھ	اپنی زبان (کو)

اگرچہ اپنی سب معذرتیں لاڈالے ○ تم یاد کرنے کی جلدی میں قرآن کے ساتھ

لِتَعَجَّلَ بِهِ ۱۶ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَ

لِتَعَجَّلَ	بِهِ ۱۶	إِنَّ	عَلَيْنَا	جَمْعَهُ	وَ
تاکہ تم جلدی کر لو	اس (کو یاد کرنے) میں	بیشک	ہمارے (ذمہ) پر (ہے)	اس کا جمع کرنا	اور

اپنی زبان کو حرکت نہ دو ○ بیشک اس کا جمع کرنا اور اس کا پڑھنا

قُرْآنَهُ ۱۷ فَإِذَا قَرَأَهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ ۱۸ ثُمَّ إِنَّ

قُرْآنَهُ ۱۷	فَإِذَا	قَرَأَهُ	فَاتَّبِعْ	قُرْآنَهُ ۱۸	ثُمَّ	إِنَّ
اس کا پڑھنا	تو جب	ہم پڑھ لیں اسے	تو تم اتباع کرو	اس کے پڑھے ہوئے (کی)	پھر	بیشک

ہمارے ذمہ ہے ○ تو جب ہم اسے پڑھ لیں تو اس وقت اس پڑھے ہوئے کی اتباع کرو ○ پھر بیشک

عَلَيْنَا بَيَانَهُ ۱۹ كَلَّا بَلْ تُحِبُّونَ

عَلَيْنَا	بَيَانَهُ ۱۹	كَلَّا	بَلْ	تُحِبُّونَ ۲۰
ہمارے (ذمہ) پر (ہے)	اسے بیان فرمانا	خبردار	بلکہ	(اے کافرو) تم پسند کرتے ہو

اسے بیان فرمانا ہمارے ذمہ ہے ○ خبردار! بلکہ (اے کافرو!) تم جلد جانے والی کو

1 حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں ”جب حضرت جبریل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس وحی لے کر آئے تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت جبریل علیہ السلام کے (پڑھنے کے) ساتھ اپنی زبان اور ہونٹوں کو حرکت دیا کرتے تھے اور اس سے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مشقت ہوتی جو دوسروں کو بھی معلوم ہو جاتی تھی، اس پر سورۃ قیامت میں یہ آیات نازل فرمیں۔ (بخاری، ۳۹۱۳ الحدیث، ۶۲۹۴) 2 ..... صرف دنیا سے محبت رکھنا، اس کی بہتری میں مشغول رہنا اور آخرت کو فراموش کر کے اس کے لیے کوئی تیاری نہ کرنا انتہائی نقصان دہ ہے، اس سے بچنا لازم ہے۔

روز قیامت اہل ایمان کے  
چہروں کی تروتازگی

روز قیامت کفار کے چہروں کی بے وقت و ترقی اور پشیمانی

موت کے وقت ایسا ہی اور بے بسی کی یاد دہانی

## الْعَاجِلَةُ ۝ وَتَذَرُونَ الْآخِرَةَ ۝ وَجُوهٌ يُّومِنُ

الْعَاجِلَةُ ۝	و	تَذَرُونَ	الْآخِرَةَ ۝	وَجُوهٌ	يُّومِنُ
جلد جانے والی (کو)	اور	تم چھوڑتے ہو	آخرت (کو)	کچھ چہرے	اس دن

پسند کرتے ہو ۝ اور آخرت کو چھوڑتے ہو ۝ کچھ چہرے اس دن

## نَاضِرَةٌ ۝ إِلَىٰ رَبِّهَا نَاطِرَةٌ ۝ وَجُوهٌ يُّومِنُ

نَاضِرَةٌ ۝	إِلَىٰ رَبِّهَا	نَاطِرَةٌ ۝	و	وَجُوهٌ	يُّومِنُ
تروتازہ (ہوں گے)	اپنے رب کی طرف	دیکھنے والے (ہوں گے)	اور	کچھ چہرے	اس دن

تروتازہ ہوں گے ۝ اپنے رب کو دیکھنے والے ہوں گے ۝ اور کچھ چہرے اس دن

## بَاسِرَةٌ ۝ تَظُنُّ أَنْ يُفْعَلَ بِهَا

بَاسِرَةٌ ۝	تَظُنُّ	أَنْ	يُفْعَلَ	بِهَا
بگڑے ہوئے (ہوں گے)	وہ سمجھتے ہوں گے	کہ	کام کیا جائے گا	ان کے ساتھ

بگڑے ہوئے ہوں گے ۝ سمجھتے ہوں گے کہ ان کے ساتھ پیڑھ توڑ دینے والا

## فَاقِرَةٌ ۝ كَلَّا إِذَا بَلَغَتِ الشَّرَاقِ ۝ وَقِيلَ

فَاقِرَةٌ ۝	كَلَّا	إِذَا	بَلَغَتِ	الشَّرَاقِ ۝	و	قِيلَ
پیڑھ توڑنے والا	ہاں ہاں	جب	(جان) پہنچ جائے گی	گلے (کو)	اور	کہا جا رہا ہو گا

سلوک کیا جائے گا ۝ ہاں ہاں، جب جان گلے کو پہنچ جائے گی ۝ اور کہا جا رہا ہو گا

## مَنْ سَكَتَ رَاقٍ ۝ وَظَنَّ أَنَّهُ الْفِرَاقِ ۝ وَ

مَنْ	رَاقٍ ۝	و	ظَنَّ	أَنَّهُ	الْفِرَاقِ ۝	و
کون (ہے)	جھاڑ پھونک کرنے والا	اور	وہ سمجھ لے گا	کہ وہ	جدائی (کا وقت ہے)	اور

کہ جھاڑ پھونک کرنے والا کون ہے؟ ۝ اور وہ سمجھ لے گا کہ یہ جدائی کا وقت ہے ۝ اور

1..... اس آیت سے ثابت ہوا کہ آخرت میں مومنین کو اللہ تعالیٰ کا دیدار ہو گا، یہی اہل سنت کا عقیدہ ہے اور اس پر قرآن وحدیث اور اجماع کے کثیر دلائل قائم ہیں اور یہ دیدار کسی کیفیت اور جہت کے بغیر ہو گا۔

2..... اس آیت سے کفار ومنافقین کا حال بیان کیا جا رہا ہے کہ قیامت کے دن کچھ چہرے ایسے ہوں گے کہ وہ اپنی بدنیتی کے آثار دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہو جائیں گے، ان کا رنگ سیاہ ہو جائے گا اور ان سے خوشی کے آثار ختم ہو جائیں گے۔

التَّقَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ ٢٩ إِلَى رَبِّكَ يَوْمَ مِيزِ الْمَسَاقِ ٣٠ ط

التَّقَّتِ	السَّاقُ	بِالسَّاقِ ٢٩ (١)	إِلَى رَبِّكَ	يَوْمَ مِيزِ الْمَسَاقِ ٣٠
لپٹ جائے گی	پنڈلی	پنڈلی سے	تیرے رب ہی کی طرف	اس دن چلنا (ہوگا)

پنڈلی سے پنڈلی لپٹ جائے گی ○ اس دن تیرے رب ہی کی طرف چلنا ہوگا ○

فَلَا صَدَقَ وَلَا صَلَّى ٣١ وَلَكِنْ كَذَّبَ وَتَوَلَّى ٣٢ ثُمَّ

فَلَا صَدَقَ	وَلَا صَلَّى ٣١	وَلَكِنْ	كَذَّبَ	وَتَوَلَّى ٣٢	ثُمَّ
تو اس نے تصدیق نہ کی	اور نماز نہ پڑھی	اور لیکن	اس نے جھٹلایا	اور منہ پھیرا	پھر

تو کافر نے نہ تو تصدیق کی اور نہ نماز پڑھی ○ ہاں جھٹلایا اور منہ پھیرا ○ پھر

ذَهَبَ إِلَى أَهْلِهِ يَتَمَطَّى ٣٣ أَوْلَىٰ لَكَ فَأُولَىٰ ٣٤ ثُمَّ

ذَهَبَ	إِلَى أَهْلِهِ	يَتَمَطَّى ٣٣	أَوْلَىٰ	لَكَ	فَأُولَىٰ ٣٤	ثُمَّ
وہ چلا	اپنے گھر والوں کی طرف	اکڑتا ہوا	خرابی ہے	تیرے لیے	پھر خرابی ہے	پھر

اپنے گھر والوں کی طرف اکڑتا ہوا چلا گیا ○ تیرے لئے خرابی ہے پھر خرابی ہے ○ پھر

أَوْلَىٰ لَكَ فَأُولَىٰ ٣٥ أَيَحْسَبُ الْإِنْسَانُ أَنْ يُتْرَكَ ٣٦

أَوْلَىٰ	لَكَ	فَأُولَىٰ ٣٥	أَيَحْسَبُ	الْإِنْسَانُ	أَنْ يُتْرَكَ ٣٦
خرابی ہے	تیرے لئے	پھر خرابی ہے	کیا سمجھتا ہے	آدمی	کہ اسے چھوڑ دیا جائے گا

تیرے لئے خرابی ہے پھر خرابی ہے ○ کیا آدمی اس گھمنڈ میں ہے کہ اسے آزاد

سُدَىٰ ٣٧ أَلَمْ يَكُنْ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِيٍّ يُمْنِي ٣٨ ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً ٣٩

سُدَىٰ ٣٧ (٢)	أَلَمْ يَكُنْ	نُطْفَةً مِّنْ مَّنِيٍّ	يُمْنِي ٣٨	ثُمَّ	كَانَ	عَلَقَةً ٣٩
آزاد	کیا وہ نہ تھا	منی کا ایک قطرہ	جو گرایا جاتا ہے	پھر	ہو گیا	خون کا لوتھڑا

چھوڑ دیا جائے گا ○ کیا وہ اس منی کا ایک قطرہ نہ تھا؟ جو گرایا جاتا ہے ○ پھر خون کا لوتھڑا ہو گیا

①..... اس آیت کا ایک معنی یہ ہے کہ موت کی سختی اور کرب سے انسان کے پاؤں ایک دوسرے سے لپٹ جائیں گے۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ دونوں پاؤں کھن میں لپیٹ دیئے جائیں گے۔ تیسرا معنی یہ ہے کہ ایک سختی کے ساتھ دوسری سختی جمع ہو جائے گی۔ ②..... ہمیں بالکل آزاد نہیں چھوڑا گیا کہ جیسے چاہیں زندگی گزاریں، جیسے چاہیں اعمال کریں اور اپنی مرضی کے مطابق جس طرح اور جہاں چاہیں رہیں بلکہ ہمیں اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے کچھ چیزوں کا پابند اور کچھ سے منع کیا گیا اور زندگی گزارنے کے لئے ایک دائرہ کار عطا کیا گیا ہے جس میں روکر ہمیں اپنی زندگی کے ایام پورے کرنے

ایک کافر کی بری صفات اور اس کے لیے خرابی کا بیان

مردوں کو زندہ کرنے پر قدرت الہی کی ایک دلیل



فَخَلَقَ فَسَوَّى ٢٨ فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَ

فَخَلَقَ	فَسَوَّى ٢٨	فَجَعَلَ	مِنْهُ	الزَّوْجَيْنِ	الذَّكَرَ وَ
تو اس نے پیدا کیا	پھر ٹھیک بنایا	تو اس نے بنائیں	اس سے	دو قسمیں	مرد اور

توپیدافرمایا پھر ٹھیک بنایا ○ تو اس سے مرد اور عورت کی دو قسمیں

الْأُنثَى ٢٩ أَلَيْسَ ذَلِكَ بِقَدِيرٍ عَلَىٰ أَنْ يُّحْيِيَ الْمَوْتَىٰ ٣٠

الْأُنثَى ٢٩	أَلَيْسَ	ذَلِكَ	بِقَدِيرٍ	عَلَىٰ	أَنْ يُّحْيِيَ الْمَوْتَىٰ ٣٠
عورت	کیا نہیں ہے	وہ	قادر	(اس) پر	زندہ کر دے مردوں (کو)

بنائیں ○ کیا جس نے یہ سب کچھ کیا وہ مردوں کو زندہ کرنے پر قادر نہیں ہے ○؟

رکوع: 02

آیات: 31

## سُورَةُ الدَّهْرِ مَدَنِيَّةٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ	اللَّهُ	الرَّحْمَنِ	الرَّحِيمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

هَلْ أَتَىٰ عَلَى الْإِنْسَانِ حِينٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ

هَلْ	أَتَىٰ	عَلَى الْإِنْسَانِ	حِينٌ مِّنَ الدَّهْرِ	لَمْ يَكُنْ
کیا (یعنی بیشک)	آیا	آدمی پر	زمانے سے (وہ) وقت	(کہ) وہ نہ تھا

بیشک آدمی پر ایک وقت وہ گزرا کہ وہ کوئی ذکر کے قابل

(پچھلے کامی) ہیں۔ شریعت کے احکامات سے آزاد ہو کر جینا بڑی بیوقوفی اور نادانی ہے۔

1..... رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب اس آیت کریمہ کی تلاوت فرماتے تو کہتے ”سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ بَلِّ“ یعنی اے اللہ! (تو) ہر نقص و عیب سے پاک ہے، کیوں نہیں (تو مردوں کو زندہ کرنے پر ضرور قادر ہے۔) (بصفت عبدالرزاق: ۲، ۴۹۹، الحدیث: ۳۰۶۳) 2..... اکثر مفسرین کے نزدیک اس آیت میں انسان سے مراد حضرت آدم علیہ السلام ہیں اور وقت سے روح پھوٹے جانے سے پہلے کا وقت مراد ہے۔ بعض مفسرین کے نزدیک یہاں انسان سے اس کی جنس یعنی

شَيْئًا مَّذْكُورًا ① اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ

شَيْئًا مَّذْكُورًا ① اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ (۱)

قابل ذکر چیز بیشک ہم نے آدمی کو ملی ہوئی منی سے پیدا کیا

چیز نہ تھا ۰ بیشک ہم نے آدمی کو ملی ہوئی منی سے پیدا کیا

تَبْتَلِيْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَبِيْعًا بَصِيْرًا ② اِنَّا

تَبْتَلِيْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَبِيْعًا بَصِيْرًا ② اِنَّا

ہم آزمائیں اسے تو ہم نے بنا دیا اسے سننے والا دیکھنے والا بیشک

تاکہ ہم اس کا امتحان لیں تو ہم نے اسے سننے والا، دیکھنے والا بنا دیا ۰ بیشک

هَدٰىهُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّ اِمَّا

هَدٰىهُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّ اِمَّا

ہم نے دکھا دیا اسے راستہ (اب) یا شکر کرنے والا (ہے) اور یا

ہم نے اسے راستہ دکھا دیا، (اب) یا شکر گزار ہے اور یا

كُفُوْرًا ③ اِنَّا اَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِيْنَ سَلْسِلًا وَّ اَعْلٰلًا

كُفُوْرًا ③ اِنَّا اَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِيْنَ سَلْسِلًا وَّ اَعْلٰلًا

ناشکری کرنے والا (ہے) بیشک ہم نے تیار کر رکھی ہیں کافروں کے لیے زنجیریں اور طوق

ناشکری کرنے والا ہے ۰ بیشک ہم نے کافروں کے لیے زنجیریں اور طوق

وَّ سَعِيْرًا ④ اِنَّ الْاَبْرَارَ اَشْرَبُوْنَ مِنْ كَاسٍ كَانَ مِزَاجُهَا

وَّ سَعِيْرًا ④ اِنَّ الْاَبْرَارَ اَشْرَبُوْنَ مِنْ كَاسٍ كَانَ مِزَاجُهَا

اور بھڑکتی آگ بیشک نیک لوگ وہ پیئیں گے (اس) جام سے ہے اس کی آمیزش

اور بھڑکتی آگ تیار کر رکھی ہیں ۰ بیشک نیک لوگ اس جام سے پیئیں گے جس میں کافور

(پچھلے کاوش) حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد مراد ہے اور وقت سے اس کے حمل میں رہنے کا زمانہ مراد ہے۔ ① یہاں انسان سے حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد مراد ہے اور آیت کے اس حصے میں انسانوں کی پیدائش سے متعلق اللہ تعالیٰ نے اپنا قانون بیان فرمایا ہے کہ اس نے آدمی کو مرد و عورت کی ملی ہوئی منی سے پیدا کیا جبکہ اللہ تعالیٰ کی قدرت انسان کی پیدائش کے سلسلے میں اس ذریعے کی محتاج نہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو ماں اور باپ دونوں کے بغیر پیدا کر دیا، حضرت حوا علیہا السلام کو بغیر ماں کے پیدا کر دیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بغیر باپ کے پیدا کر دیا۔

## كَافُورًا ⑤ عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللَّهِ

كَافُورًا ⑤	عَيْنًا	يَشْرَبُ	بِهَا	عِبَادُ اللَّهِ
کافور	(وہ کافور) ایک چشمہ (ہے)	پیں گے	اس سے	اللہ کے (نہایت خاص) بندے

ملا ہوا ہوگا ○ وہ کافور ایک چشمہ ہے جس سے اللہ کے نہایت خاص بندے پیں گے،

## يُفَجِّرُ وَنَهَا تَفْجِيرًا ⑥ يُوقُونَ بِاللَّذِّرِ وَيَخَافُونَ

يُفَجِّرُ وَنَهَا	تَفْجِيرًا ⑥	يُوقُونَ ①	بِاللَّذِّرِ	و	يَخَافُونَ
(جہاں چاہیں) وہ بہا کر لے جائیں گے اسے	بہا کر لے جانا	وہ پورا کرتے ہیں	منتوں کو	اور	ڈرتے ہیں

وہ اسے (جہاں چاہیں گے) بہا کر لے جائیں گے ○ اپنی منتیں پوری کرتے ہیں اور اس دن سے

## يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيرًا ⑦ وَيُطْعَمُونَ الطَّعَامَ

يَوْمًا	كَانَ	شَرُّهُ	مُسْتَطِيرًا ⑦	و	يُطْعَمُونَ	الطَّعَامَ
(اس) دن (سے)	ہوگی	جس کی برائی	پھیلی ہوئی	اور	وہ کھلاتے ہیں	کھانا

ڈرتے ہیں جس کی برائی پھیلی ہوئی ہوگی ○ اور وہ اللہ کی محبت میں

## عَلَى حَبِّهِ مَسْكِينًا وَيَتِيمًا ⑧ أَسِيرًا ⑨

عَلَى حَبِّهِ	مَسْكِينًا	و	يَتِيمًا	و	أَسِيرًا ⑨
اس (اللہ) کی محبت پر (میں)	مسکین	اور	یتیم	اور	قیدی (کو)

مسکین اور یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں ○

## إِنَّمَا نَطْعِمُكُمْ لَوَجْهِ اللَّهِ لَا نُرِيدُ مِنْكُمْ جَزَاءً وَلَا

إِنَّمَا نَطْعِمُكُمْ	لَوَجْهِ اللَّهِ	لَا نُرِيدُ	مِنْكُمْ	جَزَاءً	و	لَا
ہم تمہیں صرف	اللہ کی رضا کیلئے	ہم نہیں چاہتے	تم سے	کوئی بدلہ	اور	نہ

ہم تمہیں خاص اللہ کی رضا کے لیے کھانا کھلاتے ہیں۔ ہم تم سے نہ کوئی بدلہ چاہتے ہیں اور نہ

①..... اللہ تعالیٰ کے انتہائی خاص بندے جن نیک کاموں کی وجہ سے جنت کے عظیم ثواب کے حق دار ہوئے وہ یہ ہیں (1) وہ لوگ طاعت و عبادت اور شریعت کے واجبات پر عمل کرتے ہیں حتیٰ کہ وہ عبادات جو واجب نہیں لیکن منت مان کر انہیں اپنے اوپر واجب کر لیا تو انہیں بھی ادا کرتے ہیں۔ (2) قیامت کے اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی شدت اور سختی پھیلی ہوئی ہوگی۔ (3) مسکین، یتیم اور قیدی کو اللہ تعالیٰ کی محبت میں اور اس کی رضا حاصل کرنے کے لئے کھانا کھلاتے ہیں۔



## شُكُورًا ٩ اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَبِّنَا يَوْمًا

شُكُورًا ٩	اِنَّا	نَخَافُ	مِنْ رَبِّنَا	يَوْمًا	عَبُوسًا
شکریہ	ہم	ڈر رکھتے ہیں	اپنے رب سے	(اس) دن (کا)	(جو) بہت ترش

شکریہ ○ بیشک ہمیں اپنے رب سے ایک ایسے دن کا ڈر ہے جو بہت ترش،

## قَطْرِيرًا ١٠ فَوْقَهُمُ اللَّهُ شَرُّ ذَلِكَ الْيَوْمِ وَلَقَّهْمُ

قَطْرِيرًا ١٠	فَوْقَهُمُ	اللَّهُ	شَرُّ ذَلِكَ الْيَوْمِ	وَلَقَّهْمُ
نہایت سخت (ہے)	تو بچالیا انہیں	اللہ (نے)	اس دن کے شر (سے)	دی انہیں

نہایت سخت ہے ○ تو انہیں اللہ اس دن کے شر سے بچالے گا اور انہیں تروتازگی

## نَصْرَةً وَسُرُورًا ١١ وَجَزَاهُمْ بِمَا صَبَرُوا

نَصْرَةً	وَسُرُورًا ١١	وَلَقَّهْمُ	بِمَا صَبَرُوا ١٢
تروتازگی	اور خوشی	اور (اللہ نے) جزا دی انہیں	(اس کے) بدلے جو انہوں نے صبر کیا

اور خوشی دے گا ○ اور ان کے صبر کے سبب انہیں جنت اور

## جَنَّةً وَحَرِيرًا ١٢ مُتَّكِئِينَ فِيهَا عَلَى الْأَرَائِكِ ١٣

جَنَّةً	وَحَرِيرًا ١٢	مُتَّكِئِينَ	فِيهَا	عَلَى الْأَرَائِكِ ١٣
جنت	اور ریشمی کپڑے	تکیہ لگائے ہوئے	اس (جنت) میں	تختوں پر

ریشمی کپڑے بدلے میں دے گا ○ وہ جنت میں تختوں پر تکیہ لگائے ہوں گے،

## لَا يَرَوْنَ فِيهَا شَمْسًا وَلَا زَمَهْرِيرًا ١٤ وَدَانِيَةً

لَا يَرَوْنَ	فِيهَا	شَمْسًا	وَلَا	زَمَهْرِيرًا ١٤	وَدَانِيَةً
وہ نہیں دیکھیں گے	اس میں	دھوپ	اور نہ	سخت سردی	اور بجھکے ہوئے (ہوں گے)

نہ اس میں دھوپ دیکھیں گے اور نہ سخت سردی ○ اور اس کے سائے

1..... صرف اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے کسی کے ساتھ بھلائی کرنی چاہئے، لوگوں کو دکھانا، اپنی واہ واپاہنا اور جس کے ساتھ بھلائی کی اس پر احسان جتانایا اس کی طرف سے کوئی بدلہ حاصل کرنا مقصود نہ ہو۔

2..... نیک بندے گناہ نہ کرنے پر، اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے پر اور بھوک پر صبر کرتے تھے، اس کے بدلے اللہ تعالیٰ انہیں جنت اور اس کی عظیم الشان نعمتیں عطا کرے گا۔

عَلَيْهِمْ ظِلُّهَا وَذَلَّلْتُ قُطُوفَهَا تَذِيلًا ١٣ وَ

عَلَيْهِمْ	ظِلُّهَا	وَ	ذَلَّلْتُ	قُطُوفَهَا	تَذِيلًا ١٣	وَ
ان پر	اس کے سائے	اور	نیچے کر دیئے گئے ہوں گے	اس کے گچھے	جھکا کر	اور

ان پر جھکے ہوں گے اور جنت کے گچھے جھکا کر نیچے کر دیئے گئے ہوں گے ○ اور

يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِأَيَّةٍ مِّنْ فَضَّةٍ وَأَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيرًا ١٥

يُطَافُ	عَلَيْهِمْ	بِأَيَّةٍ مِّنْ فَضَّةٍ وَأَكْوَابٍ	كَانَتْ	قَوَارِيرًا ١٥
دور چلائے جائیں گے	ان پر	چاندی کے برتنوں اور گلاسوں کے	(جو) ہوں گے	شیشے (کی طرح)

ان پر چاندی کے برتنوں اور گلاسوں کے دور ہوں گے جو شیشے کی طرح ہوں گے ○

قَوَارِيرًا مِّنْ فَضَّةٍ قَدَّرُوهَا تَقْدِيرًا ١٦ وَ

قَوَارِيرًا مِّنْ فَضَّةٍ	قَدَّرُوهَا	تَقْدِيرًا ١٦	وَ
چاندی کے شفاف شیشے	(پلانے والوں نے) اندازے سے رکھا ہو گا انہیں	اندازہ لگانا	اور

چاندی کے شفاف شیشے جنہیں پلانے والوں نے پورے اندازہ سے (بھر کر) رکھا ہو گا ○ اور

يُسْقَوْنَ فِيهَا كَأْسًا كَان مَزَاجُهَا زَنْجَبِيلًا ١٧

يُسْقَوْنَ	فِيهَا	كَأْسًا	كَانَ	مَزَاجُهَا	زَنْجَبِيلًا ١٧
انہیں پلایا جائے گا	اس (جنت) میں	جام	ہے	اس کی آمیزش	زنجبیل

جنت میں انہیں ایسے جام پلائے جائیں گے جس میں زنجبیل ملا ہوا ہو گا ○

عَيْنًا فِيهَا تُسَبَّى سَلْسَبِيلًا ١٨ وَيَطُوفُ

عَيْنًا	فِيهَا	تُسَبَّى	سَلْسَبِيلًا ١٨	وَ	يَطُوفُ
(دو زنجبیل) ایک چشمہ (ہے)	اس میں	اس کا نام رکھا جاتا ہے	سلسبیل	اور	چکر لگائیں گے

زنجبیل جنت میں ایک چشمہ ہے جس کا نام سلسبیل رکھا جاتا ہے ○ اور ان کے آس پاس

① اللہ تعالیٰ کے مقرب بندے خالص اسی چشمہ سلسبیل سے پئیں گے جبکہ ان سے کم درجے والے نیک بندوں کی شراہوں میں اس چشمے کا پانی ملایا جائے گا اور یہ چشمہ عرش کے نیچے سے جنت عدن سے ہوتا ہوا تمام جنوں میں گزرتا ہے۔

عَلَيْهِمْ وَلَدَانِ مُخَلَّدُونَ ۚ إِذَا سَأَلْتَهُمْ حَسِبْتُمْ

عَلَيْهِمْ	وَلَدَانِ مُخَلَّدُونَ	إِذَا	رَأَيْتَهُمْ	حَسِبْتَهُمْ
ان پر	ہمیشہ رہنے والے لڑکے	جب	تو دیکھے گا انہیں	(تو) تو سمجھے گا انہیں

ہمیشہ رہنے والے لڑکے (خدمت کیلئے) پھریں گے جب تو انہیں دیکھے گا تو تو انہیں

لَوْ لَوِ امْنُشُوا رَأٰ ۙ ۝۱۹ ۚ وَإِذَا سَأَلْتَهُمْ رَأَيْتُمْ نَعِيمًا

لَوْ لَوِ امْنُشُوا رَأٰ ۙ ۝۱۹	وَ	إِذَا	رَأَيْتُمْ	ثُمَّ	رَأَيْتُمْ	نَعِيمًا	وَ
بکھرے ہوئے موتی	اور	جب	تو دیکھے گا	وہاں	(تو) دیکھے گا	نعمتیں	اور

بکھرے ہوئے موتی سمجھے گا ۝ اور جب تو وہاں دیکھے گا تو نعمتیں اور

مُلْكًا كَبِيرًا ۝۲۰ ۚ عَلَيْهِمْ ثِيَابٌ سُدُسٌ خُصْرٌ ۚ وَاسْتَبْرَقُ

مُلْكًا كَبِيرًا ۝۲۰	عَلَيْهِمْ	ثِيَابٌ سُدُسٌ خُصْرٌ	وَ	إِسْتَبْرَقُ
بہت بڑی سلطنت	ان پر (ہوں گے)	باریک ریشم کے سبز کپڑے	اور	موٹے ریشم (کے کپڑے)

بہت بڑی سلطنت دیکھے گا ۝ ان پر باریک اور موٹے ریشم کے سبز کپڑے ہوں گے

وَحُلُّوْا أَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ ۚ وَسَقَمَهُمْ رَأٰبُهُمْ

وَحُلُّوْا	أَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ	وَ	سَقَمَهُمْ	رَأٰبُهُمْ
اور	انہیں پہنائے جائیں گے	چاندی کے کنگن	اور	پلائے گا انہیں

اور انہیں چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے اور ان کا رب انہیں

شَرَابًا طَهُورًا ۝۲۱ ۚ إِنَّ هَذَا كَانَ لَكُمْ جَزَاءً

شَرَابًا طَهُورًا ۝۲۱	إِنَّ	هَذَا	كَانَ	لَكُمْ	جَزَاءً (۱)
پاکیزہ شراب	(فرمایا جائے گا) بیشک	یہ	ہے	تمہارے لیے	صلہ

پاکیزہ شراب پلائے گا ۝ (ان سے فرمایا جائے گا) بیشک یہ تمہارے لیے صلہ ہے

۱..... جب جنت میں داخل ہونے کے بعد جنتی اس کی نعمتوں کا مشاہدہ کریں گے تو ان سے فرمایا جائے گا: بیشک یہ نعمتیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہاری اطاعت اور فرمانبرداری کا صلہ ہیں اور تمہاری محنت کی قدر کی گئی ہے کہ تم سے تمہارا رب عز و جل راضی ہوا اور اس نے تمہیں ثواب عظیم عطا فرمایا۔



وَكَانَ سَعْيُكُمْ مَّشْكُورًا ۚ ﴿٢٢﴾ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا

وَ	كَانَ	سَعْيُكُمْ	مَّشْكُورًا ﴿٢٢﴾	اِنَّا	نَحْنُ	نَزَّلْنَا
اور	ہے	تمہاری کوشش (کی)	قدر کی گئی	بیشک	ہم	ہم نے اتارا

اور تمہاری محنت کی قدر کی گئی ہے ○ (اے حبیب!) بیشک ہم نے تم پر

عَلَيْكَ الْقُرْآنَ تَنزِيلًا ۚ ﴿٢٣﴾ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ

عَلَيْكَ	الْقُرْآنَ	تَنزِيلًا ﴿٢٣﴾	فَاصْبِرْ	لِحُكْمِ رَبِّكَ
تم پر	قرآن	تھوڑا تھوڑا کر کے اتارنا	تو تم ڈٹے رہو	اپنے رب کے حکم پر

تھوڑا تھوڑا کر کے قرآن اتارا ○ تو اپنے رب کے حکم پر ڈٹے رہو

وَلَا تَطْغَمَ مِنْهُمْ اَشْيَا اَوْ كَفُورًا ۚ ﴿٢٤﴾ وَاذْكُرْ

وَلَا تَطْغَمَ	مِنْهُمْ	اَشْيَا	اَوْ كَفُورًا ﴿٢٤﴾	وَاذْكُرْ ﴿٢٤﴾
اور	بات نہ مانو	ان میں سے	کسی گناہگار یا ناشکری کرنے والے (کی)	یاد کرو

اور ان میں کسی گناہگار یا ناشکری کرنے والے کی بات نہ سنو ○ اور صبح و شام

اِسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّاَصِيلاً ۚ ﴿٢٥﴾ وَمِنَ اللَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهُ وَا

اِسْمَ رَبِّكَ	بُكْرَةً	وَّاَصِيلاً ﴿٢٥﴾	وَمِنَ اللَّيْلِ	فَاسْجُدْ	لَهُ	وَا
اپنے رب کا نام	صبح	اور	شام	اور	رات کے کچھ حصے (میں)	تو تم سجدہ کرو اس کو اور

اپنے رب کا نام یاد کرو ○ اور رات کے کچھ حصے میں اسے سجدہ کرو اور

سَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيلًا ۚ ﴿٢٦﴾ اِنَّ هٰؤُلَاءِ يُحِبُّونَ الْعَاجِلَةَ

سَبِّحْهُ	لَيْلًا طَوِيلًا ﴿٢٦﴾	اِنَّ	هٰؤُلَاءِ	يُحِبُّونَ	الْعَاجِلَةَ
پاکی بیان کرو اس کی	لمبی رات (میں)	بیشک	یہ لوگ	محبت کرتے ہیں	جلد جانے والی (سے)

لمبی رات میں اس کی پاکی بیان کرو ○ بیشک یہ لوگ جلد جانے والی سے محبت کرتے ہیں

۱..... بعض مفسرین کے نزدیک یہاں ذکر سے نماز مراد ہے، چنانچہ صبح کے ذکر سے نماز فجر اور شام کے ذکر سے ظہر اور عصر کی نمازیں مراد ہیں جبکہ رات کے کچھ حصے میں سجدہ کرنے سے مراد یہ ہے کہ مغرب اور عشاء کی نمازیں پڑھیں اور باقی لمبی رات میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرنے سے مراد یہ ہے کہ قرآن کی ادائیگی کے بعد نوافل پڑھتے رہیں، یوں اس میں تہجد کی نماز بھی شامل ہو گئی، اور بعض مفسرین نے فرمایا ہے کہ یہاں ذکر سے مراد زبان سے ذکر کرنا ہے اور مقصود یہ ہے کہ دن رات کے تمام اوقات میں دل اور زبان سے اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہیں۔

قرآن رفیع و فہم و باریا

حکم رب پر محرم اور اطاعت کفار سے

مخصوص اوقات میں ذکر الہی حکم

کفار کی دنیا سے محبت اور آخرت سے روز داری

وَيَذْرُؤُنَّ وَرَاءَهُمْ يَوْمًا ثَقِيلًا ٢٧ نَحْنُ خَلَقْنَاهُمْ وَ

و	يَذْرُؤُنَّ	وَرَاءَهُمْ	يَوْمًا ثَقِيلًا ٢٧	نَحْنُ	خَلَقْنَاهُمْ	و
اور	چھوڑے ہوئے ہیں	اپنے آگے	ایک بھاری دن (کو)	ہم	ہم نے پیدا کیا انہیں	اور

اور اپنے آگے ایک بھاری دن کو چھوڑ بیٹھے ہیں ○ ہم نے انہیں پیدا کیا اور

شَدَدْنَا أَسْرَهُمْ ٢٨ وَإِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَا أَمْثَلَهُمْ

شَدَدْنَا	أَسْرَهُمْ	وَ	إِذَا	شِئْنَا	بَدَّلْنَا	أَمْثَلَهُمْ
مضبوط کئے	ان کے اعضاء اور جوڑ	اور	جب	ہم چاہیں	(تو) بدل دیں	ان جیسے (اور لوگ)

ان کے اعضاء اور جوڑ مضبوط کئے اور ہم جب چاہیں ان جیسے اور

تَبْدِيلًا ٢٨ إِنَّ هَذِهِ تَذْكِرَةٌ ٢٩ فَمَنْ شَاءَ اتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِ

تَبْدِيلًا ٢٨	إِنَّ	هَذِهِ	تَذْكِرَةٌ	فَمَنْ	شَاءَ	اتَّخَذَ	إِلَىٰ رَبِّهِ
بدلنا	بیشک	یہ	ایک نصیحت (ہے)	تو جو	چاہے	اختیار کرے	اپنے رب کی طرف

بدل دیں ○ بیشک یہ ایک نصیحت ہے تو جو چاہے اپنے رب کی طرف راہ

سَبِيلًا ٢٩ وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ ٣٠ إِنَّ اللَّهَ كَانَ

سَبِيلًا ٢٩	وَ	مَا تَشَاءُونَ	إِلَّا أَنْ	يَشَاءَ ٣٠	اللَّهُ	إِنَّ	اللَّهُ	كَانَ
راستہ	اور	تم نہیں چاہتے	مگر یہ کہ	چاہے	اللہ	بیشک	اللہ	ہے

اختیار کرے ○ اور تم کچھ نہیں چاہتے مگر یہ کہ اللہ چاہے بیشک اللہ

عَلِيمًا حَكِيمًا ٣٠ يُدْخِلُ مَنْ يَشَاءُ فِي رَحْمَتِهِ ٣١

عَلِيمًا	حَكِيمًا ٣٠	يُدْخِلُ	مَنْ	يَشَاءُ	فِي رَحْمَتِهِ ٣١
خوب علم والا	بڑا حکمت والا	وہ داخل کرتا ہے	جسے	چاہتا ہے	اپنی رحمت میں

خوب علم والا، بڑا حکمت والا ہے ○ وہ اپنی رحمت میں جسے چاہتا ہے داخل فرماتا ہے

①..... بھاری دن سے قیامت کا دن مراد ہے جس کی شدتیں اور سختیاں کفار پر بھاری ہوں گی۔ ②..... ہماری چاہت و ارادہ اللہ تعالیٰ کی چاہت و ارادہ کے تابع ہے، اس کی تفصیل یہ ہے کہ انسان پتھر کی طرح بے اختیار اور مجبور محض نہیں بلکہ اسے اختیار اور ارادہ ملا ہے۔ نیز انسان اپنے ارادے میں بالکل مستقل اور اللہ تعالیٰ سے بے نیاز بھی نہیں بلکہ اس کا ارادہ اللہ تعالیٰ کے ارادے کے ماتحت ہے، لہذا انسان مختار مطلق نہیں، اسی عقیدے پر ایمان کا مدار ہے۔ اسے یوں بھی تعبیر کیا جاتا ہے کہ بندہ ارادہ کرے جب کوئی کام کرنے لگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے ارادے سے اس فعل کو پیدا کرتا ہے اور یوں وہ فعل وجود میں آتا ہے۔

## وَالظَّالِمِينَ أَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ٣١

وَ	الظَّالِمِينَ	أَعَدَّ	لَهُمْ	عَذَابًا أَلِيمًا ٣١
اور	ظلم کرنے والے	اس نے تیار کر رکھا ہے	ان کے لیے	دردناک عذاب
اور ظالموں کے لیے اس نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے ○				

رکوع: 02

آیات: 50

## سُورَةُ الْمُرْسَلَاتِ مَكِّيَّةٌ

## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ	اللَّهُ	الرَّحْمَنِ	الرَّحِيمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

## وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا ١ ۚ فَالْعَصْفِ ٢ ۚ وَالنَّشْرِ ٣ ۚ

وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا ١ ۚ	فَالْعَصْفِ ٢ ۚ	وَالنَّشْرِ ٣ ۚ
لگاتار بھیجی جانے والیوں کی قسم (1)	پھر تیز چلنے والیوں (کی)	پھیلانے والیوں (کی)

قسم ان کی جو لگاتار بھیجی جاتی ہیں ○ پھر ان کی جو نہایت تیز چلنے والی ہیں ○ اور خوب پھیلانے والیوں

## نَشْرًا ٤ ۚ فَالْفَرْقِ ٥ ۚ فَالْمُلْقِ ٦ ۚ فَالْمُلْقِ ٧ ۚ فَالْمُلْقِ ٨ ۚ فَالْمُلْقِ ٩ ۚ فَالْمُلْقِ ١٠ ۚ

نَشْرًا ٤ ۚ	فَالْفَرْقِ ٥ ۚ	فَالْمُلْقِ ٦ ۚ	فَالْمُلْقِ ٧ ۚ	فَالْمُلْقِ ٨ ۚ	فَالْمُلْقِ ٩ ۚ	فَالْمُلْقِ ١٠ ۚ
پھیلانا	پھر جدا کرنے والیوں (کی)	جدا کرنا	پھر القا کرنے والیوں (کی)	ذکر (کا)	ذکر (کا)	ذکر (کا)

کی ○ پھر خوب جدا کرنے والیوں کی ○ پھر ذکر کا القا کرنے والیوں کی ○

1..... اللہ تعالیٰ نے اس سورت کی پہلی پانچ آیات میں پانچ صفات کی قسم ارشاد فرمائی اور جن چیزوں کی یہ صفات ہیں ان کا آیات میں ذکر نہیں کیا گیا، اسی لئے مفسرین نے ان چیزوں کی تفسیر میں بہت سی وجوہات ذکر کی ہیں۔ (1) یہ پانچوں صفات ہواؤں کی ہیں۔ (2) یہ پانچوں صفات فرشتوں کی ہیں۔ (3) یہ پانچوں صفات قرآن پاک کی آیات کی ہیں۔ (4) پہلی تین صفات ہواؤں کی ہیں، چوتھی صفت قرآن پاک کی آیات کی اور پانچویں صفت فرشتوں کی ہے۔ (5) پہلی تین صفات ہواؤں کی ہیں جبکہ چوتھی اور پانچویں صفت فرشتوں کی ہے۔

پانچ صفات کی قسم اور توحید یا صفت یعنی ہونے کا ذکر



## عُدُّ رَاۤ اَوْ نُدُّ رَاۤ ۱ اِثْمَاتُ وَعَدُوْنَ

عُدُّ رَا	اَوْ	نُدُّ رَا ۱ (۱)	اِثْمَا	تُوْعَدُوْنَ
حجت پوری کرنے (کیلئے)	یا	ڈرانے (کیلئے)	پیشک جس کا	تم سے وعدہ کیا جا رہا ہے

عذر کی گنجائش نہ چھوڑنے کیلئے یا ڈرانے کیلئے ۱ پیشک جس بات کا تم سے وعدہ کیا جا رہا ہے

## لَوَاقِعُ ۲ فَاِذَا السُّجُوْمُ طَبِسَتْ ۸ وَاِذَا

لَوَاقِعُ ۲	فَاِذَا	السُّجُوْمُ	طَبِسَتْ ۸	وَ	اِذَا
(وہ) ضرور واقع ہونے والا (ہے)	پھر جب	تارے	مٹا دیئے جائیں گے	اور	جب

وہ ضرور واقع ہونے والی ہے ۲ پھر جب تارے مٹا دیئے جائیں گے ۸ اور جب

## السَّمَاۤءُ فُرِجَتْ ۹ وَاِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ ۱۰

السَّمَاۤءُ	فُرِجَتْ ۹	وَ	اِذَا	الْجِبَالُ	نُسِفَتْ ۱۰
آسمان	پھاڑ دیئے جائیں گے	اور	جب	پہاڑ	غبار بنا کر اڑا دیئے جائیں گے

آسمان پھاڑ دیئے جائیں گے ۹ اور جب پہاڑ غبار بنا کے اڑا دیئے جائیں گے ۱۰

## وَاِذَا الرُّسُلُ اُقْتُتْ ۱۱ لَاۤ اِیَّ یَوْمٍ اُجِلَّتْ ۱۲

وَ	اِذَا	الرُّسُلُ	اُقْتُتْ ۱۱ (۲)	لَاۤ اِیَّ یَوْمٍ	اُجِلَّتْ ۱۲
اور	جب	(رسولوں کو)	خاص وقت پر جمع کیا جائے گا	کس دن کے لیے	انہیں ٹھہرایا گیا تھا

اور جب رسولوں کو ایک خاص وقت پر جمع کیا جائے گا ۱۱ کس بڑے دن کے لیے انہیں ٹھہرایا گیا تھا ۱۲

## لِیَوْمِ الْفَصْلِ ۱۳ وَمَاۤ اَدْرٰکُ مَا یَوْمُ الْفَصْلِ ۱۴

لِیَوْمِ الْفَصْلِ ۱۳	وَ	مَاۤ اَدْرٰکُ	مَا	یَوْمِ الْفَصْلِ ۱۴
فیصلہ کے دن کے لیے	اور	تجھے کیا معلوم	کیا ہے	فیصلے کا دن

فیصلہ کے دن کے لیے ۱۳ اور تجھے کیا معلوم کہ وہ فیصلے کا دن کیا ہے؟ ۱۴

۱ یعنی ذکر کا القاء کرنا یعنی وحی الہی جیسے قرآن کا نازل کرنا اس لئے ہے کہ مخلوق میں سے کسی کے لئے عذر بیان کرنے کی کوئی گنجائش نہ رہے یا یہ انہیں عذاب الہی سے ڈرانے کے لئے ہے۔

۲ خاص وقت سے وہ وقت مراد ہو سکتا ہے جس میں رسول اپنی امتوں پر گواہی دینے کے لئے حاضر ہوں گے۔ یا اس سے وہ وقت مراد ہو سکتا ہے جس میں رسول ثواب پاکر کامیابی حاصل کرنے کے لئے جمع ہوں گے۔

## وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ ۝۱۵ أَلَمْ تُهْلِكِ

وَيْلٌ	يَّوْمَئِذٍ	لِلْمُكَذِّبِينَ ۝۱۵	أَلَمْ تُهْلِكِ
خرابی ہے	اس دن	جھٹلانے والوں کیلئے	کیا ہم نے ہلاک نہ کیا

اس دن جھٹلانے والوں کیلئے خرابی ہے ○ کیا ہم نے پہلے لوگوں کو

## الْأَوَّلِينَ ۝۱۶ ثُمَّ نَتَّبِعُهُمُ الْآخِرِينَ ۝۱۷ كَذَلِكَ

الْأَوَّلِينَ ۝۱۶	ثُمَّ	نَتَّبِعُهُمُ	الْآخِرِينَ ۝۱۷	كَذَلِكَ
پہلے لوگوں (کو)	پھر	ہم پیچھے پہنچائیں گے ان کے	بعد والوں (کو)	اسی طرح

ہلاک نہ فرمایا ○ پھر بعد والوں کو ان کے پیچھے پہنچائیں گے ○ مجرموں

## نَفَعَلُ بِالْمُجْرِمِينَ ۝۱۸ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ ۝۱۹

نَفَعَلُ	بِالْمُجْرِمِينَ ۝۱۸	وَيْلٌ	يَّوْمَئِذٍ	لِلْمُكَذِّبِينَ ۝۱۹
ہم کرتے ہیں	مجرموں کے ساتھ	خرابی ہے	اس دن	جھٹلانے والوں کیلئے

کے ساتھ ہم ایسا ہی کرتے ہیں ○ اس دن جھٹلانے والوں کیلئے خرابی ہے ○

## أَلَمْ نَخْلُقْكُمْ مِنْ مَّاءٍ مَّهِينٍ ۝۲۰ فَجَعَلْنَاهُ

أَلَمْ نَخْلُقْكُمْ	مِنْ مَّاءٍ مَّهِينٍ ۝۲۰	فَجَعَلْنَاهُ
کیا ہم نے پیدا نہ کیا تمہیں	ایک بے قدر پانی سے	پھر ہم نے رکھا اسے

کیا ہم نے تمہیں ایک بے قدر پانی سے پیدا نہ فرمایا ○ پھر اسے ایک

## فِي قَرَارٍ مَّكِينٍ ۝۲۱ إِلَىٰ قَدَرٍ مَّعْلُومٍ ۝۲۲ فَقَدَرْنَا

فِي قَرَارٍ مَّكِينٍ ۝۲۱	إِلَىٰ قَدَرٍ مَّعْلُومٍ ۝۲۲	فَقَدَرْنَا
ایک محفوظ جگہ میں	ایک معلوم اندازے تک	تو ہم قدرت رکھتے ہیں

محفوظ جگہ میں رکھا ○ ایک معلوم اندازے تک ○ تو ہم قادر ہیں

۱..... پہلے لوگوں سے مراد حضرت نوح علیہ السلام کی قوم، قوم عاد اور قوم ثمود وغیرہ ہیں۔

۲..... یہاں بعد والوں سے وہ لوگ مراد ہیں جو گزشتہ امتوں کے کفار کے راستے پر چل کر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جھٹلا رہے ہیں۔

۳..... یہ محفوظ جگہ ماں کا رحم ہے۔

۴..... معلوم اندازہ ولادت کا وقت ہے جسے اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ وہ ۹ مہینے ہے یا اس سے کم زیادہ۔

فَنِعْمَ الْقَدِرُونَ ۲۳ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ ۲۴

فَنِعْمَ	الْقَدِرُونَ ۲۳	وَيْلٌ	يَّوْمَئِذٍ	لِلْمُكَذِّبِينَ ۲۴
تو ہم (ہم) کیسی اچھے	قدرت رکھنے والے (ہیں)	خرابی ہے	اس دن	جھٹلانے والوں کے لئے

تو ہم کیسی اچھے قدرت رکھنے والے ہیں ○ اس دن جھٹلانے والوں کے لئے خرابی ہے ○

أَلَمْ نَجْعَلِ الْأَرْضَ كِفَاتًا ۲۵ أَحْيَاءَ وَ

أَلَمْ نَجْعَلِ	الْأَرْضَ	كِفَاتًا ۲۵	أَحْيَاءَ	وَ
کیا ہم نے نہ بنایا	زمین (کو)	جمع کرنے والی	زندوں	اور

کیا ہم نے زمین کو جمع کرنے والی نہ بنایا ○ زندوں اور

أَمْوَاتًا ۲۶ وَجَعَلْنَا فِيهَا رَوَاسِيَ شِجَاتٍ

أَمْوَاتًا ۲۶	وَ	جَعَلْنَا	فِيهَا	رَوَاسِيَ	شِجَاتٍ
مردوں (کو)	اور	ہم نے بنادیئے	اس میں	مضبوط پہاڑ	اونچے اونچے

مردوں کو ○ اور ہم نے اس میں اونچے اونچے مضبوط پہاڑ بنادیئے

وَأَسْقَيْنُكُمْ مَّاءً فَرَاتًا ۲۷ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ

وَ	أَسْقَيْنُكُمْ	مَّاءً فَرَاتًا ۲۷	وَيْلٌ	يَّوْمَئِذٍ
اور	ہم نے سیراب کیا تمہیں	خوب میٹھے پانی (سے)	خرابی ہے	اس دن

اور ہم نے خوب میٹھے پانی سے تمہیں سیراب کیا ○ اس دن جھٹلانے والوں

لِلْمُكَذِّبِينَ ۲۸ اِنۡطَلِقُوا۟ اِلٰی مَا كُنْتُمْ بِہٖ تَكۡذِبُونَ ۲۹

لِلْمُكَذِّبِينَ ۲۸	اِنۡطَلِقُوا۟	اِلٰی	مَا كُنْتُمْ بِہٖ تَكۡذِبُونَ ۲۹
جھٹلانے والوں کے لئے	تم چلو	(اس) کی طرف	جس کو تم جھٹلاتے تھے

کے لئے خرابی ہے ○ اس کی طرف چلو جسے تم جھٹلاتے تھے ○

۱..... اللہ تعالیٰ نے زمین کو تمام زندہ اور مردہ لوگوں کو جمع کرنے والی بنایا ہے کہ زندہ لوگ اس کی پشت پر مکانات اور محلات میں رہتے ہیں اور مردہ لوگ اس کے اندر اپنی قبروں میں رہتے ہیں۔

۲..... یعنی قیامت کے دن کافروں سے کہا جائے گا کہ اس آگ اور عذاب کی طرف چلو جسے تم دنیا میں جھٹلاتے تھے۔

پرورش انسان کے لیے اہتمام ربوبیت

روز قیامت منقرنین سے بولناک خطاب



اِنطَلِقُوْا اِلٰى ظِلِّ ذِي ثَلَاثِ شُعَبٍ ۝ لَا

اِنطَلِقُوْا	اِلٰى ظِلِّ ذِي ثَلَاثِ شُعَبٍ ۝ (۱)	لَا
تم چلو	(دھوئیں کے) تین شاخوں والے سائے کی طرف	(جو) نہیں (ہے)

اس دھوئیں کے سائے کی طرف چلو جس کی تین شاخیں ہیں ○ جونہ

ظَلِيْلٌ وَّ لَا يُعْنِي مِنَ الْلَّهَبِ ۝ اِنَّهَا تَرْمِي

ظَلِيْلٌ	وَّ لَا يُعْنِي	مِنَ الْلَّهَبِ ۝ (۲)	اِنَّهَا	تَرْمِي
سایہ دینے والا	اور	نہ وہ بچائے	شعلے سے	پھینکتی ہے

سایہ دے اور نہ وہ شعلے سے بچائے ○ بیشک دوزخ محل جیسی

بَشَرٍ كَالْقَصْرِ ۝ كَاَنَّهُ جِلْدٌ صُفْرٌ ۝ وَيْلٌ

بَشَرٍ كَالْقَصْرِ ۝ (۳)	كَأَنَّهُ	جِلْدٌ صُفْرٌ ۝ (۴)	وَيْلٌ
محل جیسی چنگاریاں	گویا وہ (چنگاریاں)	زرد رنگ کے اونٹ (ہیں)	خرابی ہے

چنگاریاں پھینکتی ہے ○ گویا وہ (چنگاریاں) زرد رنگ کے اونٹ ہیں ○ اس دن

يَوْمٍ مِّنَ الْمَكْدِبِ ۝ هَذَا يَوْمٌ لَا يَنْطِقُونَ ۝ (۵)

يَوْمٍ مِّنَ الْمَكْدِبِ ۝ (۵)	هَذَا	يَوْمٌ	لَا يَنْطِقُونَ ۝ (۶)
جھٹلانے والوں کے لئے	یہ	(وہ) دن (ہے)	(جس میں) وہ بول نہ سکیں گے

جھٹلانے والوں کے لئے خرابی ہے ○ یہ وہ دن ہے جس میں وہ بول نہ سکیں گے ○

وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَرِ رُؤُوسَ ۝ وَيْلٌ

وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ	فَيَعْتَرِ رُؤُوسَ ۝ (۷)	وَيْلٌ
اجازت نہ دی جائے گی	ان کو	کہ وہ معذرت کریں

اور نہ انہیں اجازت ملے گی کہ معذرت کریں ○ اس دن

۱۔۔۔ اس آیت میں جس دھوئیں کا ذکر ہے اس سے جہنم کا دھواں مراد ہے، یہ دھواں اونچا ہو کر تین شاخوں میں تقسیم ہو جائے گا اور اس کی ایک شاخ کفار کے سردن پر، ایک ان کے دائیں طرف اور ایک ان کے بائیں طرف ہوگی۔ ۲۔۔۔ قیامت کے دن بہت سے مواقع ہوں گے جن میں سے بعض مواقع پر کفار کلام کریں گے اور بعض میں کچھ بول نہ سکیں گے۔ ۳۔۔۔ قیامت کے دن کفار کو معذرت کرنے کی اجازت نہیں ملے گی اور اس بات کا یہ مطلب نہیں کہ ان کے پاس کوئی عذر موجود ہو گا لیکن عذریان کرنے کی اجازت نہ ہوگی بلکہ درحقیقت ان کے پاس کوئی عذری نہ ہوگا کیونکہ دنیا میں تجہیں تمام کردی گئیں اور آخرت ۴۔۔۔

يَوْمَ مِذِّ لِلْمُكَذِّبِينَ ﴿٣٧﴾ هَذَا يَوْمُ الْفُصْلِ ج				
يَوْمَ مِذِّ	لِلْمُكَذِّبِينَ ﴿٣٧﴾	هَذَا	يَوْمُ الْفُصْلِ	
اس دن	جھٹلانے والوں کیلئے	یہ	فیصلے کا دن (ہے)	
جھٹلانے والوں کیلئے خرابی ہے ○ یہ فیصلے کا دن ہے				
جَعَلْنٰكُمْ وَاٰلًا وَّاٰلِيْنَ ﴿٣٨﴾ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ كَيْدٌ				
جَعَلْنٰكُمْ	وَاٰلًا وَّاٰلِيْنَ ﴿٣٨﴾	فَاِنْ	لَكُمْ	كَيْدٌ
ہم نے جمع کر دیا تمہیں	اور	پہلے لوگوں (کو)	تو اگر	ہو
ہم نے تمہیں اور سب اگلوں کو جمع کر دیا ○ اب اگر تمہارا کوئی داؤ ہو				
فَكَيْدُوْنَ ﴿٣٩﴾ وَيْلٌ يَّوْمَ مِذِّ لِلْمُكَذِّبِينَ ﴿٤٠﴾ اِنْ				
فَكَيْدُوْنَ ﴿٣٩﴾	وَيْلٌ	يَّوْمَ مِذِّ	لِلْمُكَذِّبِينَ ﴿٤٠﴾	اِنْ
تو تم داؤ چلاؤ مجھ پر	خرابی ہے	اس دن	جھٹلانے والوں کیلئے	بیشک
تو مجھ پر چلاؤ ○ اس دن جھٹلانے والوں کیلئے خرابی ہے ○ بیشک				
الْمُتَّقِيْنَ فِيْ ظُلُلٍ وَّعِيُوْنَ ﴿٤١﴾ وَفَوَاكِهَ مِمَّا				
الْمُتَّقِيْنَ	فِيْ ظُلُلٍ وَّعِيُوْنَ ﴿٤١﴾	وَّ	فَوَاكِهَ	مِمَّا
ڈرنے والے	سایوں اور چشموں میں (ہوں گے)	اور	پھلوں (میں)	(اس میں) سے جو
ڈرنے والے سایوں اور چشموں میں ہوں گے ○ اور پھلوں میں سے				
يَسْتَهْوُوْنَ ﴿٤٢﴾ كُلُّوْا وَّاشْرَبُوْا هَنِئًا يَّمَا				
يَسْتَهْوُوْنَ ﴿٤٢﴾	كُلُّوْا	وَّ	اشْرَبُوْا	هَنِئًا
وہ چاہیں گے	تم کھاؤ	اور	پیو	مزے (سے)
جو وہ چاہیں گے ○ اپنے اعمال کے بدلے میں مزے سے				

کیلئے کسی عذر کی گنجائش باقی نہیں رکھی گئی، البتہ انہیں یہ فاسد خیال آئے گا کہ کچھ حیلے بہانے بنائیں، یہ حیلے پیش کرنے کی اجازت نہ ہوگی۔

۱..... یہ انتہادر جی کی ڈانٹ ہوگی کیونکہ یہ بات تو کفار بھی جھٹلی طور پر جانتے ہوں گے کہ آج روزِ حشر نہ کوئی داؤ چل سکتا ہے اور نہ کوئی حیلہ کام دے سکتا ہے۔

۲..... اس آیت سے ثابت ہوا کہ اہل جنت کو دنیاوی زندگی کے برخلاف ان کی مرضی کے مطابق جتنی نعمتیں ملیں گی جبکہ دنیا میں آدمی کو جو میسر ہوتا ہے اسی پر اسے راضی ہونا پڑتا ہے۔

كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٣٣﴾ اِنَّا كَذَلِكْ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿٣٤﴾

كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٣٣﴾	اِنَّا	كَذَلِكْ	نَجْزِي	الْمُحْسِنِينَ ﴿٣٤﴾
تم عمل کرتے تھے	بیشک ہم	اسی طرح	بدلہ دیتے ہیں	نیکی کرنے والوں (کو)

کھاؤ اور پیو ○ بیشک نیکی کرنے والوں کو ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں ○

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ ﴿٣٥﴾ كُلُّوا وَتَشْتَعُوا قَلِيلًا

وَيْلٌ	يَّوْمَئِذٍ	لِلْمُكَذِّبِينَ ﴿٣٥﴾	كُلُّوا	وَ	تَشْتَعُوا	قَلِيلًا
خرابی ہے	اس دن	جھٹلانے والوں کیلئے	(اے کافرو) تم کھاؤ	اور	فائدہ اٹھاؤ	کچھ (دن)

اس دن جھٹلانے والوں کیلئے خرابی ہے ○ (اے کافرو!) تم (بھی دنیا میں) کچھ دن کھاؤ اور فائدہ اٹھاؤ،

اِنَّكُمْ مُّجْرِمُونَ ﴿٣٦﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ ﴿٣٧﴾ وَ

اِنَّكُمْ	مُّجْرِمُونَ ﴿٣٦﴾	وَيْلٌ	يَّوْمَئِذٍ	لِلْمُكَذِّبِينَ ﴿٣٧﴾	وَ
بیشک تم	مجرم (ہو)	خرابی ہے	اس دن	جھٹلانے والوں کیلئے	اور

بیشک تم مجرم ہو ○ اس دن جھٹلانے والوں کیلئے خرابی ہے ○ اور

اِذَا قِيلَ لَهُمْ ارْكَعُوا لَا يَرْكَعُونَ ﴿٣٨﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ

اِذَا	قِيلَ	لَهُمْ	ارْكَعُوا	لَا يَرْكَعُونَ ﴿٣٨﴾	وَيْلٌ	يَّوْمَئِذٍ
جب	کہا جائے	ان سے	تم جھک جاؤ	(تو) وہ نہیں جھکتے	خرابی ہے	اس دن

جب ان سے کہا جائے کہ جھک جاؤ تو وہ نہیں جھکتے ○ اس دن جھٹلانے والوں کیلئے

لِلْمُكَذِّبِينَ ﴿٣٩﴾ فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ ﴿٤٠﴾

لِلْمُكَذِّبِينَ ﴿٣٩﴾	فَبِأَيِّ حَدِيثٍ	بَعْدَهُ	يُؤْمِنُونَ ﴿٤٠﴾
جھٹلانے والوں کیلئے	پھر کون سی بات پر	اس کے بعد	وہ ایمان لائیں گے

خرابی ہے ○ پھر اس کے بعد وہ کون سی بات پر ایمان لائیں گے ○؟

1 قیامت کے دن جب کفار کو سجدے کے لئے بلایا جائے گا اور وہ سجدہ نہ کر سکیں گے تو کہا جائے گا: جب دنیا میں ان سے کہا جاتا کہ ایمان لا کر محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ نماز پڑھو تو یہ نماز نہیں پڑھتے تھے۔ اسی سبب سے آج یہ سجدہ کرنے سے محروم کر دیئے گئے۔ 2 یعنی قرآن شریف اللہ تعالیٰ کی کتابوں میں سب سے آخری کتاب اور بہت ظاہر معجزہ ہے، جب یہ لوگ اس پر ایمان نہ لائے تو پھر اس کے بعد وہ کس کتاب پر ایمان لائیں گے۔

کفار قریش سے خطاب

عبادت الہی کر کے پرست

منکرین کی بہت دھمکی ہے  
مفسر رسول اللہ تعالیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو

۱۰۰





آیات: 40

رکوع: 02

## سُورَةُ النَّبَاِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰهُ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللّٰهُ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ ۱ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ ۲ الَّذِي هُمْ فِيْهِ

عَمَّ (۱)	يَتَسَاءَلُونَ ۱ (۲)	عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ ۲ (۳)	الَّذِي هُمْ فِيْهِ (۴)
کس چیز کے بارے میں	لوگ آپس میں سوال کر رہے ہیں	بڑی خبر سے متعلق	جس میں وہ

لوگ آپس میں کس چیز کے بارے میں سوال کر رہے ہیں؟ بڑی خبر کے متعلق جس میں

مُخْتَلِفُونَ ۳ كَلَّا سَيَعْلَمُونَ ۴ ثُمَّ كَلَّا

مُخْتَلِفُونَ ۴	كَلَّا	سَيَعْلَمُونَ ۳	ثُمَّ كَلَّا
اختلاف کرتے (ہیں)	خبر دار	عنقریب وہ جان جائیں گے	پھر خبر دار

انہیں اختلاف ہے خبر دار! وہ جلد جان جائیں گے پھر خبر دار!

سَيَعْلَمُونَ ۵ اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهْدًا ۶ وَ

سَيَعْلَمُونَ ۵	اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ	مِهْدًا ۶	وَ
عنقریب وہ جان جائیں گے	کیا ہم نے نہ بنایا	زمین (کو)	بچھونا

وہ جلد جان جائیں گے کیا ہم نے زمین کو بچھونا نہ بنایا؟ اور

۱۔ اللہ تعالیٰ پر کوئی چیز بھی پوشیدہ نہیں، یہاں اس بات کے عظیم الشان ہونے کی وجہ سے اسے استغنام کے پیرائے میں بیان فرمایا گیا ہے۔ ۲۔ جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کفار مکہ کو توحید کی دعوت اور مرنے کے بعد زندہ کئے جانے کی خبر دی اور قرآن کریم انہیں سنایا تو وہ گفتگو کرتے ہوئے ایک دوسرے سے پوچھنے لگے کہ محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کیسا دین لائے ہیں؟ ان کی اس باہمی گفتگو کو یہاں بیان کیا گیا ہے۔ ۳۔ بڑی خبر سے مراد قرآن پاک ہے اور اس میں کفار اختلاف یہ تھا کہ کوئی قرآن پاک کو جادو، کوئی شعر، کوئی کہانت کہتا تھا۔ یا بڑی خبر سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت اور

الْجِبَالِ أَوْ تَأْدَا ۝۸ وَ خَلَقْنٰكُمْ أَوْ جَا ۝۹

الْجِبَالِ	أَوْ تَأْدَا ۝۸	وَّ	خَلَقْنٰكُمْ	أَوْ جَا ۝۹	وَّ
پہاڑوں (کو)	میخیں	اور	ہم نے پیدا کیا تمہیں	جوڑے	اور

پہاڑوں کو میخیں ○ اور ہم نے تمہیں جوڑے پیدا کیا ○ اور

جَعَلْنٰكُمْ سُبَاتًا ۝۹ وَ جَعَلْنٰ اَلَّیْلَ

جَعَلْنٰ	تَوَمَّكُمْ	وَّ	سُبَاتًا ۝۹	وَّ	جَعَلْنٰ
بنایا	تمہاری نیند (کو)	اور	سکون و راحت	اور	ہم نے بنایا

تمہاری نیند کو آرام کا ذریعہ بنایا ○ اور رات کو ڈھانپ دینے والی

لِبَاسًا ۝۱۰ وَ جَعَلْنٰ النَّهَارَ مَعَاشًا ۝۱۱ وَ بَنَيْنَا

لِبَاسًا ۝۱۰	وَّ	جَعَلْنٰ	النَّهَارَ	وَّ	بَنَيْنَا
چھپا دینے والی	اور	بنایا	دن (کو)	اور	ہم نے بنائے

بنایا ○ اور دن کو روزی کمانے کا وقت بنایا ○ اور تمہارے اوپر

فَوْقَكُمْ سَبْعًا شَدَادًا ۝۱۲ وَ جَعَلْنٰ سِرَاجًا وَهَّاجًا ۝۱۳

فَوْقَكُمْ	سَبْعًا شَدَادًا ۝۱۲	وَّ	جَعَلْنٰ	سِرَاجًا وَهَّاجًا ۝۱۳
تمہارے اوپر	سات مضبوط (آسمان)	اور	بنایا	ایک نہایت چمکتا چراغ (یعنی سورج)

سات مضبوط آسمان بنائے ○ اور ایک نہایت چمکتا چراغ (سورج) بنایا ○

وَ اَنْزَلْنٰ مِنَ الْمُعْصِرِ مَاءً ثَجَّاجًا ۝۱۴ لِّنُخْرِجَ

وَ	اَنْزَلْنٰ	مِنَ الْمُعْصِرِ	مَاءً ثَجَّاجًا ۝۱۴	لِّنُخْرِجَ
اور	ہم نے اتارا	نچوڑنے والیوں (یعنی بدلیوں) سے	زوردار پانی	تاکہ ہم نکالیں

اور بدلیوں سے زوردار پانی اتارا ○ تاکہ اس کے

(پچھلے صفحے کا ماحول) آپ کا دین مراد ہے اور اس میں اختلاف یوں تھا کہ کوئی کافر حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو جادوگر، کوئی شاعر اور کوئی کاہن کہتا تھا۔



بِهِ حَبًا وَنَبَاتًا ۝۱۵ وَجِئَتْ أَلْفَاقًا ۝۱۶ إِنَّ

بِهِ	حَبًا	و	نَبَاتًا ۝۱۵	و	جِئَتْ أَلْفَاقًا ۝۱۶	إِنَّ
اس کے ذریعے	اناج	اور	سبزہ	اور	گھنے باغات	بیشک

ذریعے اناج اور سبزہ نکالیں ○ اور گھنے باغات ○ بیشک

يَوْمَ الْفُصْلِ كَانَ مِيقَاتًا ۝۱۷ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ

يَوْمَ الْفُصْلِ	كَانَ	مِيقَاتًا ۝۱۷	يَوْمَ	يُنْفَخُ	فِي الصُّورِ ۝۱۸
فیصلے کا دن	ہے	ایک مقرر وقت	(جس) دن	پھونک ماری جائے گی	صور میں

فیصلے کا دن ایک مقرر وقت ہے ○ جس دن صور میں پھونک ماری جائے گی

فَتَأْتُونَ أَفْوَاجًا ۝۱۸ وَفُتِحَتِ السَّمَاءُ فَكَانَتْ أَبْوَابًا ۝۱۹

فَتَأْتُونَ	أَفْوَاجًا ۝۱۸	و	فُتِحَتِ	السَّمَاءُ	فَكَانَتْ	أَبْوَابًا ۝۱۹
تو تم چلے آؤ گے	فوج در فوج	اور	کھول دیا جائے گا	آسمان	تو وہ ہو جائے گا	دروازے

تو تم فوج در فوج چلے آؤ گے ○ اور آسمان کھول دیا جائے گا تو وہ دروازے بن جائے گا ○

وَسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ۝۲۰

و	سُيِّرَتِ	الْجِبَالُ	فَكَانَتْ	سَرَابًا ۝۲۰
اور	چلائے جائیں گے	پہاڑ	تو وہ ہو جائیں گے	دور سے پانی کا دھوکا دینے والی باریک چمکتی ریت (کی طرح)

اور پہاڑ چلائے جائیں گے تو وہ ایسے ہو جائیں گے جیسے باریک چمکتی ہوئی ریت جو دور سے پانی کا دھوکا دیتی ہے ○

إِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ۝۲۱ لِّلطَّاغِيْنَ مَا بَآ ۝۲۲

إِنَّ	جَهَنَّمَ	كَانَتْ	مِرْصَادًا ۝۲۱	لِّلطَّاغِيْنَ	مَا بَآ ۝۲۲
بیشک	جہنم	ہے	تاک (میں)	سرکشوں کے لئے	ٹھکانہ (ہے)

بیشک جہنم تاک میں ہے ○ سرکشوں کے لئے ٹھکانہ ہے ○

۱..... یہاں دوسری بار صور میں پھونک مارے جانے کا ذکر ہے۔

۲..... مفسرین نے اس آیت کے مختلف معنی بیان کیے ہیں (۱) جہنم کافروں کی منتظر اور ان کی طلب گار ہے۔ (۲) جہنم کے فرشتے کفار کے انتظار میں ہیں۔ (۳) جہنم ایک گزر گاہ ہے اور کوئی بھی اس پر سے گزرے بغیر جنت تک نہیں پہنچ سکتا۔

لُبِثَيْنَ فِيهَا أَحْقَابًا ۚ لَا يَذُوقُونَ فِيهَا بَرْدًا

لُبِثَيْنَ	فِيهَا	أَحْقَابًا ۚ	لَا يَذُوقُونَ	فِيهَا	بَرْدًا ۚ
رہنے والے (ہوں گے)	اس میں	مدتوں	وہ نہیں چکھیں گے	اس میں	ٹھنڈک

اس میں مدتوں رہیں گے ○ اس میں کسی طرح کی ٹھنڈک کا مزہ نہ چکھیں گے

وَلَا شَرَابًا ۚ إِلَّا حَبِيبًا وَغَسَّاقًا ۚ جَزَاءٌ

وَلَا	شَرَابًا ۚ	إِلَّا	حَبِيبًا	و	غَسَّاقًا ۚ	جَزَاءٌ
اور نہ	کوئی پینے کی چیز	مگر	کھولتا پانی	اور	دوزخیوں کی پیپ	بدلہ (ہو گا)

اور نہ کچھ پینے کو ○ مگر کھولتا پانی اور دوزخیوں کی پیپ ○ برابر

وَفَاقًا ۚ إِنَّهُمْ كَانُوا لَا يَزْجُونَ حِسَابًا ۚ وَ

وَفَاقًا ۚ	إِنَّهُمْ	كَانُوا لَا يَزْجُونَ	حِسَابًا ۚ	و
(ان کے عمل کے) مطابق	بیشک وہ	امید (یا) خوف نہیں رکھتے تھے	حساب ہونے کا	اور

بدلہ ہو گا ○ بیشک وہ حساب کا خوف نہ رکھتے تھے ○ اور

كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا كَذَابًا ۚ وَكُلُّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ

كَذَّبُوا	بِآيَاتِنَا	كَذَابًا ۚ	و	كُلُّ شَيْءٍ	أَحْصَيْنَاهُ
انہوں نے جھٹلایا	ہماری آیتوں کو	بہت جھٹلانا	اور	ہر چیز	ہم نے شمار کر رکھا ہے اسے

انہوں نے ہماری آیتوں کو بہت زیادہ جھٹلایا ○ اور ہم نے ہر چیز لکھ کر

كِتَابًا ۚ فَذُوقُوا فَلَنتُ زَيْدُكُمْ إِلَّا عَذَابًا ۚ إِنَّ

كِتَابًا ۚ	فَذُوقُوا	فَلَنتُ زَيْدُكُمْ	إِلَّا	عَذَابًا ۚ	إِنَّ
لکھ کر	تو تم چکھو	پس ہم زیادہ نہیں کریں گے تمہیں	مگر	عذاب (میں)	بیشک

شمار کر رکھی ہے ○ تو اب چکھو تو ہم تمہارے عذاب ہی کو بڑھائیں گے ○ بیشک

۱..... سرکش لوگ جہنم میں کسی طرح کی ایسی ٹھنڈک محسوس نہ کریں گے جس سے انہیں راحت نصیب ہو اور جہنم کی گرمی سے سکون ملے اور نہ جہنم کے کھولنے ہوئے پانی اور جہنمیوں کی پیپ کے علاوہ انہیں کچھ پینے کو ملے گا۔

۲..... یعنی جیسے عمل ہوں گے ویسی جزا ملے گی اور جو تکہ کفر سے بدترین کوئی جرم نہیں ہے اس لئے سب سے سخت عذاب بھی کفار کو ہو گا۔

مشقین کا صلہ اور صفات باری تعالیٰ

بِسْمِ

لِلْمُتَّقِينَ مَفَازًا ۝۳۱ حَدَّ آثِقٍ ۝۳۲ وَأَعْنَابًا ۝۳۳ وَكَوَاعِبَ

لِلْمُتَّقِينَ	مَفَازًا ۝۳۱ (۱)	حَدَّ آثِقٍ	و	أَعْنَابًا ۝۳۲	و	كَوَاعِبَ
ڈرنے والوں کے لئے	کامیابی کی جگہ (ہے)	باغات	اور	انگور (ہیں)	اور	اٹھتے جوین والیاں

ڈرنے والوں کے لئے کامیابی کی جگہ ہے ۝ باغات اور انگور ہیں ۝ اور اٹھتے جوین والیاں

أَثْرَابًا ۝۳۳ وَكَاسًا دِهَاقًا ۝۳۴ لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَ

أَثْرَابًا ۝۳۳	و	كَاسًا دِهَاقًا ۝۳۴	لَا يَسْمَعُونَ	فِيهَا	لَغْوًا	و
ایک عمر (کی بیویاں ہیں)	اور	چھلکتا جام (ہے)	وہ نہیں سنیں گے	اس (جنت) میں	کوئی بیہودہ بات	اور

جو ایک عمر کی ہیں ۝ اور چھلکتا جام ہے ۝ وہ جنت میں نہ کوئی بیہودہ بات سنیں گے اور

لَا كَيْدًا ۝۳۵ جَزَاءً مِّنْ رَبِّكَ عَطَاءٌ حَسَبًا ۝۳۶

لَا	كَيْدًا ۝۳۵	جَزَاءً	مِّنْ رَبِّكَ	عَطَاءٌ حَسَبًا ۝۳۶
نہ	ایک دوسرے کو جھٹلانا	(یہ بدلہ ہے)	تمہارے رب کی طرف سے	نہایت کافی عطا

نہ ایک دوسرے کو جھٹلانا ۝ (یہ بدلہ ہے تمہارے رب کی طرف سے نہایت کافی عطا)

رَبِّ السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمَنُ

رَبِّ السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ	و	مَا	بَيْنَهُمَا	الرَّحْمَنُ
آسمانوں اور زمین کا رب	اور	جو کچھ	ان دونوں کے درمیان (ہے)	نہایت رحم فرمانے والا (ہے)

وہ جو آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کا رب ہے، نہایت رحم فرمانے والا ہے،

لَا يَمْلِكُونَ مِنْهُ خِطَابًا ۝۳۷ يَوْمَ يَقُومُ الرُّوحُ وَ

لَا يَمْلِكُونَ	مِنْهُ	خِطَابًا ۝۳۷ (۲)	يَوْمَ	يَقُومُ	الرُّوحُ	و
لوگ اختیار نہ رکھیں گے	اس سے	بات کرنے (کا)	(جس) دن	کھڑا ہوگا	جبریل	اور

لوگ اس سے بات کرنے کا اختیار نہ رکھیں گے ۝ جس دن جبریل اور سب فرشتے

۱..... اصل کامیاب وہ نہیں جو دنیا میں کامیابی پالے بلکہ حقیقی کامیاب وہ ہے جو قیامت کے دن جنت حاصل کر لے۔ لہذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ ایسے اعمال کرے جس سے دنیا میں بھی سرخرو ہو اور آخرت میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت سے جنت اور اس کی ابدی نعمتیں حاصل کر لے۔ ۲..... قیامت کے دن لوگ اللہ تعالیٰ کے جلال اور خوف کی وجہ سے اس سے مصیبت دور کرنے اور عذاب اٹھا دینے کی بات کرنے کا اختیار نہ رکھیں گے، البتہ جسے رحمن عزوجل نے کام کرنے یا شفاعت کرنے کی اجازت دی ہو اور اس نے دنیا میں ٹھیک بات کہی ہو اور اسی کے مطابق عمل کیا تو وہ بارگاہ الہی میں کلام کر سکتے گا۔



## الْبَلَكَةُ صَفًا لَا يَتَكَلَّمُونَ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ

الْبَلَكَةُ	صَفًا	لَا يَتَكَلَّمُونَ	إِلَّا	مَنْ أَذِنَ لَهُ
فرشتے	صف بنائے ہوئے	لوگ کلام نہ کر سکیں گے	مگر	(وہی) جس کو اجازت دی

صنیں بنائے کھڑے ہوں گے۔ کوئی نہ بول سکے گا مگر وہی جسے رحمن نے

## الرَّحْمَنُ وَقَالَ صَوَابًا ۝۳۸ ذُلِكَ الْيَوْمَ الْحَقُّ ۚ فَمَنْ

الرَّحْمَنُ	وَقَالَ	صَوَابًا ۝۳۸	ذُلِكَ	الْيَوْمَ الْحَقُّ	فَمَنْ
رحمن (نے)	اور	اس نے کہا	ٹھیک بات	وہ	سچا دن (ہے) تو جو

اجازت دی ہو اور اس نے ٹھیک بات کہی ہو ○ وہ سچا دن ہے، اب جو

## شَاءَ اتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِ مَا بَاءًا ۝۳۹ إِنَّا أَنْذَرْنَكُمْ

شَاءَ	اتَّخَذَ	إِلَىٰ رَبِّهِ	مَا بَاءًا ۝۳۹	إِنَّا	أَنْذَرْنَكُمْ
چاہے	بنالے	اپنے رب کی طرف	راستہ	بیشک	ہم ڈراچکے تمہیں

چاہے اپنے رب کی طرف راہ بنالے ○ بیشک ہم تمہیں ایک قریب آئے ہوئے عذاب سے

## عَذَابًا قَرِيبًا ۖ يَوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ

عَذَابًا قَرِيبًا ۖ	يَوْمَ	يَنْظُرُ	الْمَرْءُ	مَا	قَدَّمَتْ
نزدیک آنے والے عذاب (سے)	(جس) دن	دیکھے گا	آدمی	جو کچھ	آگے بھیجا

ڈراچکے جس دن آدمی وہ دیکھے گا جو اس کے ہاتھوں نے

## يَدُهُ وَيَقُولُ الْكَافِرُ يَلَيْتَنِي كُنْتُ تُرَابًا ۝۴۰

يَدُهُ	وَيَقُولُ	الْكَافِرُ	يَلَيْتَنِي	كُنْتُ	تُرَابًا ۝۴۰
اس کے ہاتھوں (نے)	اور	کہے گا	کافر	اے کاش	مٹی میں ہو جاتا

آگے بھیجا اور کافر کہے گا: اے کاش کہ میں کسی طرح مٹی ہو جاتا ○

۱..... بعض مفسرین کے نزدیک ٹھیک بات سے کلہ طیبہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مراد ہے۔

۲..... قریب آئے ہوئے عذاب سے مراد درجہ قیامت کا عذاب ہے اور اس کا آنا چونکہ یقینی اور حتمی ہے اس لئے یہ گویا کہ قریب ہے۔

رکوع: 02

آیات: 46

## سُورَةُ النَّازِعَاتِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ	اللَّهُ	الرَّحْمَنِ	الرَّحِيمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

وَالنَّازِعَاتِ غَرْاقًا ۱ وَالشَّيْطَانِ نَسْطًا ۲

وَالنَّازِعَاتِ (۱)	غَرْاقًا ۱	وَالشَّيْطَانِ (۲)	نَسْطًا ۲
کھینچنے والوں کی قسم	سختی سے کھینچنا	اور نرمی سے بند کھولنے والوں (کی)	نرمی سے بند کھولنا

سختی سے جان کھینچنے والوں کی قسم ○ اور نرمی سے بند کھولنے والوں کی ○

وَالسَّيِّئَاتِ سَبًّا ۳ فَالسَّيِّئَاتِ سَبًّا ۴

وَالسَّيِّئَاتِ (۳)	سَبًّا ۳	فَالسَّيِّئَاتِ (۴)	سَبًّا ۴
اور آسانی سے تیرنے والوں (کی)	آسانی سے تیرنا	پھر آگے بڑھنے والوں (کی)	آگے بڑھنا

اور آسانی سے تیرنے والوں کی ○ پھر آگے بڑھنے والوں کی ○

فَالْمُدَبِّرَاتِ أَمْرًا ۵ يَوْمَ تَرْجُفُ

فَالْمُدَبِّرَاتِ (۴)	أَمْرًا ۵	يَوْمَ	تَرْجُفُ
پھر کام کی تدبیر کرنے والوں (کی)، اے کافرو! تم پر قیامت ضرور آئے گی		(جس) دن	تھر تھرائے گی

پھر کائنات کا نظام چلانے والوں کی (اے کافرو! تم پر قیامت ضرور آئے گی) ○ جس دن تھر تھرانے والی

۱۔ یہاں ان فرشتوں کی قسم ارشاد فرمائی گئی ہے جو کافروں کے جسموں سے ان کی روح سختی سے کھینچ کر نکالتے ہیں۔ ۲۔ یہاں ان فرشتوں کی قسم ارشاد فرمائی گئی ہے جو مومنوں کے جسموں سے ان کی روحیں نرمی سے قبض کرتے ہیں۔ ۳۔ یعنی ان فرشتوں کی قسم جن کا وصف یہ ہے کہ وہ اپنی اس خدمت پر جلد پہنچتے ہیں جس پر وہ مقرر ہیں۔ ۴۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت تو یہ ہے کہ ہر چھوٹا بڑا کام کسی وسیلے کے بغیر خود اسی کے حکم سے ہو جائے، لیکن قانون یہ ہے کہ کام وسیلے کے ذریعے ہو کیونکہ دنیا کا ہر کام کائنات کا نظام چلانے پر مقرر فرشتوں کے سپرد ہے۔

الرَّاجِفَةُ ① تَتَّبِعُهَا الرَّادِفَةُ ② قُلُوبٌ يَوْمَئِذٍ وَاجِفَةٌ ③

الرَّاجِفَةُ ①	تَتَّبِعُهَا ②	الرَّادِفَةُ ④ (2)	قُلُوبٌ ③	يَوْمَئِذٍ ⑤	وَاجِفَةٌ ①
تھر تھرانے والی	پیچھے آئے گی اس کے	پیچھے آنے والی	دل	اس دن	لرز رہے (ہوں گے)

تھر تھرائے گی ○ اس کے پیچھے آئے گی پیچھے آنے والی ○ دل اس دن خوفزدہ ہوں گے ○

أَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ⑥ يَقُولُونَ ⑦ إِنَّا لَنَرُّدُّوْهُنَّ ⑧

أَبْصَارُهَا ⑧	خَاشِعَةٌ ⑥	يَقُولُونَ ⑦	عَرَانَا ⑨	لَنَرُّدُّوْهُنَّ ⑧
ان کی آنکھیں	جھکی ہوئی (ہوں گی)	کافر کہتے ہیں	کیا بیشک ہم	ضرور لوٹائے جائیں گے

ان کی آنکھیں جھکی ہوئی ہوں گی ○ کافر کہتے ہیں: کیا بیشک ہم ضرور پھر اٹے پاؤں

فِي الْحَافِرَةِ ⑩ عَادَا كُنَّا عِظَامًا نَّخْرَةً ⑪ قَالُوا

فِي الْحَافِرَةِ ⑩	عَادَا ⑩	كُنَّا ⑪	عِظَامًا نَّخْرَةً ⑪	قَالُوا ⑫
پہلی حالت میں	کیا جب	ہم ہو جائیں گے	گلی ہوئی ہڈیاں	انہوں نے کہا

پلیں گے ○ کیا اس وقت جب ہم گلی ہڈیاں ہو جائیں گے؟ ○ کہنے لگے:

تِلْكَ إِذَا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ⑫ فَإِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَاحِدَةٌ ⑬ فَإِذَا

تِلْكَ ⑫	إِذَا ⑫	كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ⑫	فَإِنَّمَا هِيَ ⑬	زَجْرَةٌ وَاحِدَةٌ ⑬ (3)	فَإِذَا ⑭
یہ (پلٹنا)	اس وقت	نقصان کا پلٹنا (ہے)	تو وہ صرف	ایک جھڑکنا (ہی ہے)	تو اسی وقت

جب تو یہ پلٹنا نقصان کا پلٹنا ہے ○ تو وہ (پھونک) تو ایک جھڑکنا ہی ہے ○ تو فوراً

هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ⑮ هَلْ أَتَكَ حَدِيثُ مُوسَى ⑯ إِذْ

هُمْ ⑮	بِالسَّاهِرَةِ ⑮	هَلْ ⑯	أَتَكَ ⑯	حَدِيثُ مُوسَى ⑯	إِذْ ⑰
وہ	کھلے میدان میں (ہوں گے)	کیا	تمہارے پاس آئی	موسیٰ کی خبر	جب

وہ کھلے میدان میں آپڑے ہوں گے ○ کیا تمہیں موسیٰ کی خبر آئی ○ جب

① اس سے مراد صور میں ماری جانے والی پہلی پھونک کا وقت ہے، جس دن یہ پھونک ماری جائے گی اس دن زمین اور پہاڑ شدید حرکت کرنے لگیں گے، انتہائی سخت زلزلہ آجائے گا اور تمام مخلوق مر جائے گی۔

② اس سے مراد صور میں ماری جانے والی دوسری پھونک ہے۔ اس پھونک کے بعد ہر چیز حکم الہی سے زندہ ہو جائے گی۔

③ یعنی صور میں ماری جانے والی دوسری پھونک صرف ایک ہولناک آواز ہوگی۔

وقف لازم

وقف لازم

وقف لازم

وقف لازم

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شان و شوکت اور  
فرعون کے متعذروا واقعات



نَادَاهُ رَبُّهُ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ۚ اِذْهَبْ اِلَى فِرْعَوْنَ

نَادَاهُ	رَبُّهُ	بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى (۱)	اِذْهَبْ	اِلَى فِرْعَوْنَ
ندا فرمائی اسے	اس کے رب (نے)	پاک وادی طوی میں	(فرمایا کہ) تو جا	فرعون کی طرف

اسے اس کے رب نے پاک جنگل طوی میں ندا فرمائی ○ (فرمایا) کہ فرعون کے پاس جا،

اِنَّهُ طَغٰى ۚ فَقُلْ هَلْ لَّكَ اِلٰى اَنْ

اِنَّهُ	طَغٰى (۱۴)	فَقُلْ	هَلْ	لَّكَ	اِلٰى	اَنْ
بیشک وہ	سرکش ہو چکا	پس تو کہہ (اس سے)	کیا	تجھے (رغبت ہے)	(اس بات کی طرف کہ	کہ

بیشک وہ سرکش ہو گیا ہے ○ تو اس سے کہہ: کیا تجھے اس بات کی طرف کوئی رغبت ہے کہ

تَزَكٰى ۚ وَاَهْدِيْكَ اِلٰى سَبِيْكَ فَتَخْشٰى ۚ فَاَرْسِلْهُ

تَزَكٰى (۱۸)	وَ	اَهْدِيْكَ	اِلٰى رَبِّكَ	فَتَخْشٰى (۱۹)	فَاَرْسِلْهُ
تو پاکیزہ ہو جائے	اور	میں رہنمائی کروں تیری	تیرے رب کی طرف	تو تو ڈرے	پھر موسیٰ نے دکھائی اسے

تو پاکیزہ ہو جائے؟ ○ اور یہ کہ میں تجھے تیرے رب کی طرف راہ بتاؤں تو تو ڈرے ○ پھر موسیٰ نے اسے

اَلَايَةَ الْكُبْرٰى ۚ فَكَذَّبَ وَعَصٰى ۚ ثُمَّ اَدْبَرَ

اَلَايَةَ الْكُبْرٰى (۲۰)	(۲)	فَكَذَّبَ	وَ	عَصٰى (۲۱)	ثُمَّ	اَدْبَرَ
بہت بڑی نشانی		تو اس نے جھٹلایا	اور	نافرمانی کی	پھر	اس نے پیٹھ پھیر دی

بہت بڑی نشانی دیکھائی ○ تو اس نے جھٹلایا اور نافرمانی کی ○ پھر اس نے (مقابلے کی)

يَسْعٰى ۚ فَحَشَرَ فَنَادٰى ۚ فَقَالَ اَنَا

يَسْعٰى (۲۳)	فَحَشَرَ	فَنَادٰى (۲۴)	فَقَالَ	اَنَا
(مقابلے کی) کوشش کرتے ہوئے	تو اس نے جمع کیا (لوگوں کو)	پھر پکارا	پھر بولا	میں

کوشش کرتے ہوئے پیٹھ پھیر دی ○ تو (لوگوں کو) جمع کیا پھر پکارا ○ پھر بولا: میں

۱..... یہ جنگل ملک شام میں طور پیڑ کے قریب واقع ہے۔

۲..... بڑی نشانی سے عصا کے سانپ بن جانے یا ہاتھ روشن ہونے کا معجزہ مراد ہے۔

رَبُّكُمْ الْأَعْلَى ۚ فَآخِذْهُ اللَّهُ نَكَالَ الْآخِرَةِ وَالْأُولَى ۚ إِنَّ فِي ذَلِكَ

رَبُّكُمْ الْأَعْلَى ۚ	فَآخِذْهُ	اللَّهُ	نَكَالَ الْآخِرَةِ وَالْأُولَى ۚ	إِنَّ	فِي ذَلِكَ
تمہارا سب سے اعلیٰ رب (ہوں)	تو پکڑ لیا اسے	اللہ (نے)	دنیا اور آخرت کے عذاب (میں)	پیشک	اس میں

تمہارا سب سے اعلیٰ رب ہوں ○ تو اللہ نے اسے دنیا و آخرت دونوں کے عذاب میں پکڑا ○ پیشک اس میں

لَعِبْرَةً لِّمَنْ يَخْشَى ۚ ۚ أَنْتُمْ أَشَدُّ خَلْقًا أَمِ

لَعِبْرَةً	لِّمَنْ	يَخْشَى ۚ	ۚ أَنْتُمْ	أَشَدُّ	خَلْقًا	أَمِ
ضرور عبرت (ہے)	(اس) کیلئے جو	ڈرتا ہے	کیا (تمہارے نزدیک) تم	زیادہ مشکل (ہو)	بنانے (میں)	یا

ڈرنے والے کے لئے عبرت ہے ○ کیا (تمہاری سمجھ کے مطابق) تمہارا بنانا مشکل ہے یا

السَّمَاءُ ۚ بَنَاهَا ۚ رَفَعَ سُبُكَهَا فَسَوَّيَهَا ۚ ۚ وَأَغْطَشَ

السَّمَاءُ	بَنَاهَا ۚ	رَفَعَ	سُبُكَهَا	فَسَوَّيَهَا ۚ	وَأَغْطَشَ
آسمان	اللہ نے بنایا اسے	اوپر کی	اس کی چھت	پھر ٹھیک کیا اسے	اور تاریک کیا

آسمان کا؟ اسے اللہ نے بنایا ○ اس کی چھت اوپر کی پھر اسے ٹھیک کیا ○ اور اس کی رات کو

لَيْلَهَا ۚ أَخْرَجَ ضُحَاهَا ۚ ۚ وَالْأَرْضَ بَعْدَ ذَلِكَ

لَيْلَهَا	وَأَخْرَجَ	ضُحَاهَا ۚ	وَالْأَرْضَ	بَعْدَ ذَلِكَ
اس کی رات (کو)	اور ظاہر کیا	اس کے دن کی روشنی (کو)	اور زمین (کو)	اس کے بعد

تاریک کیا اور اس کے نور کو ظاہر کیا ○ اور اس کے بعد زمین

دَحَاهَا ۚ ۚ أَخْرَجَ مِنْهَا مَاءً ۚ ۚ وَمَرْعَاهَا ۚ ۚ وَالْجِبَالَ

دَحَاهَا ۚ	ۚ ۚ أَخْرَجَ	مِنْهَا	مَاءً ۚ	ۚ ۚ وَمَرْعَاهَا ۚ	ۚ ۚ وَالْجِبَالَ
اس نے پھیلایا اسے	نکالا	اس سے	اس کا پانی	اور اس کا چارہ	اور پہاڑوں (کو)

پھیلایا ○ اس میں سے اس کا پانی اور اس کا چارہ نکالا ○ اور پہاڑوں کو

۱..... زمین آسمان سے پہلے پیدا فرمادی گئی تھی لیکن اسے پھیلایا آسمانوں کی تخلیق کے بعد گیا تھا۔

روز قیامت انسان اپنے اعمال یاد کرے گا

روز قیامت جہنم کا ظہور

سرکشی اور دنیا کو آخرت پر ترجیح دینے والے کا انجام

خوابش سے اٹھنے اور نفس کو اللہ سے روکنے والے کا صلہ

أَرْسَهَا ۳۲ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلَا تُعَامِلُكُمْ ۳۳ فَإِذَا

أَرْسَهَا ۳۲	مَتَاعًا	لَّكُمْ	وَلَا	لَا تُعَامِلُكُمْ ۳۳	فَإِذَا
اس نے جمادیا انہیں	فائدے (کے لئے)	تمہارے	اور	تمہارے چوپایوں کے	پھر جب

جمایا ○ تمہارے اور تمہارے چوپایوں کے فائدہ کے لئے ○ پھر جب

جَاءَتِ الطَّامَّةُ الْكُبْرَى ۳۴ يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْإِنْسَانُ مَا

جَاءَتِ	الطَّامَّةُ	الْكُبْرَى ۳۴	يَوْمَ	يَتَذَكَّرُ	الْإِنْسَانُ	مَا
آئے گی	عام مصیبت	سب سے بڑی	(اس) دن	یاد کرے گا	آدمی	جو

وہ عام سب سے بڑی مصیبت آئے گی ○ اس دن آدمی یاد کرے گا جو

سَعَى ۳۵ وَبُرِّزَتِ الْجَحِيمُ لِمَنْ يَرَى ۳۶

سَعَى ۳۵	وَلَا	بُرِّزَتِ	الْجَحِيمُ	لِمَنْ	يَرَى ۳۶
اس نے کوشش کی	اور	ظاہر کر دی جائے گی	جہنم	(اس) کے لئے جو	دیکھتا ہو گا

اس نے کوشش کی تھی ○ اور جہنم ہر دیکھنے والے کے لئے ظاہر کر دی جائے گی ○

فَأَمَّا مَنْ طَغَى ۳۷ وَآثَرَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ۳۸ فَإِنَّ الْجَحِيمَ

فَأَمَّا	مَنْ	طَغَى ۳۷	وَلَا	آثَرَ	الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ۳۸	فَإِنَّ	الْجَحِيمَ
تو بہر حال	جس نے	سرکشی کی	اور	ترجیح دی	دنیا کی زندگی (کو)	تو بیشک	جہنم

تو بہر حال وہ جس نے سرکشی کی ○ اور دنیا کی زندگی کو ترجیح دی ○ تو بیشک جہنم ہی

هِيَ الْبَآوَى ۳۹ وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَ

هِيَ	الْبَآوَى ۳۹	وَلَا	أَمَّا	مَنْ	خَافَ	مَقَامَ رَبِّهِ	وَلَا
وہی	(اس کا) ٹھکانہ (ہے)	اور	بہر حال	جو	ڈرا	اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے (سے)	اور

(اس کا) ٹھکانہ ہے ○ اور راہ وہ جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرا اور

۱..... سب سے بڑی مصیبت سے مراد دوسری بار صور میں پھونک مارنا یا قیامت، یا وہ گھڑی مراد ہے جب اہل جنت کو جنت کی طرف اور اہل جہنم کو جہنم کی جانب چلایا جائے گا تو یہ گھڑی کفار کے لئے سب سے بڑی مصیبت ہوگی۔

۲..... بندہ انتہائی غفلت یا طویل عرصہ گزرنے کی وجہ سے اپنے اعمال بھول چکا ہو گا اور جب وہ قیامت کے دن انہیں اپنے اعمال نامہ میں لکھا ہوا دیکھے گا تو اسے سب کی یاد پھر یاد آجائے گا۔



نَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَىٰ ۖ فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوَىٰ ۝۳۱

نَهَى	النَّفْسَ	عَنِ الْهَوَىٰ ۝۳۱	فَإِنَّ	الْجَنَّةَ	هِيَ	الْمَأْوَىٰ ۝۳۱
اس نے روکا	نفس (کو)	خوابش سے	تو بیشک	جنت	وہی	ٹھکانہ (ہے)

نفس کو خواہش سے روکا ۝ تو بیشک جنت ہی (اس کا) ٹھکانہ ہے ۝

يَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسُهَا ۖ فِيمَ

يَسْأَلُونَكَ	عَنِ السَّاعَةِ	أَيَّانَ	مُرْسُهَا ۝۳۲	فِيمَ
وہ پوچھتے ہیں تم سے	قیامت کے بارے	کب (ہوگا)	اس کا قائم ہونا	کس چیز میں (یعنی کیا تعلق)

تم سے قیامت کے بارے پوچھتے ہیں کہ وہ کب کے لیے ٹھہری ہوئی ہے ۝ تمہارا

أَنْتَ مِنْ ذِكْرِهَا ۖ إِلَىٰ رَبِّكَ مُتَتْهَا ۖ إِنَّمَا أَنْتَ

أَنْتَ	مِنْ ذِكْرِهَا ۝۳۲	إِلَىٰ رَبِّكَ	مُتَتْهَا ۝۳۲	إِنَّمَا أَنْتَ
تمہارا	اس کے بیان سے	تمہارے رب ہی تک	اس کی انتہا (ہے)	تم تو صرف

اس کے بیان سے کیا تعلق؟ ۝ تمہارے رب ہی تک اس کی انتہا ہے ۝ تم تو فقط

مُنْذِرٌ مِّنْ يَّخْشَاهَا ۖ كَانَتْهُمْ يَوْمَ يُرَوُّهَا

مُنْذِرٌ	مِّنْ	يَّخْشَاهَا ۝۳۳	كَانَتْهُمْ	يَوْمَ	يُرَوُّهَا
ڈرانے والے (ہو)	(اسے) جو	ڈرتا ہے اس (قیامت) سے	گویا کہ وہ	(جس) دن	دیکھیں گے اسے

اسے ڈرانے والے ہو جو اس سے ڈرے ۝ گویا جس دن وہ اسے دیکھیں گے

لَمْ يَلْبِثُوا إِلَّا عَشِيَّةً أَوْ ضُحًى ۝۳۴

لَمْ يَلْبِثُوا	إِلَّا	عَشِيَّةً	أَوْ	ضُحًى ۝۳۴
(تو سمجھیں گے کہ دنیا میں) وہ نہ ٹھہرے تھے	مگر	ایک شام	یا	اس کے دن چڑھے کے وقت (برابر)

(تو سمجھیں گے کہ) وہ صرف ایک شام یا ایک دن چڑھے کے وقت برابر ہی ٹھہرے تھے ۝

۱۔۔۔ یہ آیت مبارکہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو قیامت قائم ہونے کے وقت کا علم نہ ہونے کی دلیل نہیں بن سکتی کیونکہ یہاں جو بیان ہوا یہ اس وقت کی بات ہے جب اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو قیامت واقع ہونے کے وقت کا علم نہیں دیا تھا، بعد میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اس کا علم دے دیا گیا تھا، جیسا کہ کثیر احادیث سے ثابت ہے، رہا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا کچھ چیزوں کی غیبی معلومات نہ بتانا تو یہ بھی اس بات کی دلیل نہیں کہ آپ کو غیب کا علم نہیں تھا کیونکہ علم ہونے کے باوجود آپ کو کچھ باتیں چھپانے کا حکم تھا۔

رکوع: 01

آیات: 42

## سُورَةُ عَبَسَ ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰهُ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللّٰهُ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

عَبَسَ وَتَوَلَّى ۝ اَنْ جَاءَهُ الْاَعْمٰی ۝

عَبَسَ (۱)	وَ	تَوَلَّى ۱	اَنْ	جَاءَهُ	الْاَعْمٰی ۱ (۲)
اس نے تیوری چڑھائی	اور	منہ پھیرا	(اس بات پر) کہ	آیا اس کے پاس	ناینا

تیوری چڑھائی اور منہ پھیرا ۱ اس بات پر کہ ان کے پاس ناینا حاضر ہوا ۱

وَمَا یَدْرِیْکَ لَعَلَّہٗ یَرٰکِی ۝ اَوْ یَدَّکُرُ ۝

وَ	مَا یَدْرِیْکَ	لَعَلَّہٗ	یَرٰکِی ۱	اَوْ	یَدَّکُرُ
اور	تم کیا جانو	شاید وہ (ناینا)	پاکیزہ ہو جائے	یا	وہ نصیحت حاصل کرے

اور تمہیں کیا معلوم شاید وہ پاکیزہ ہو جائے ۱ یا نصیحت حاصل کرے

فَتَنَفَعَهُ الْذِّکْرِی ۝ اَمَّا مِّنْ اَسْتَعْنٰی ۝ فَاَنْتَ

فَتَنَفَعَهُ	الْذِّکْرِی ۱	اَمَّا	مِّنْ	اَسْتَعْنٰی ۱	فَاَنْتَ
تو فائدہ دے اسے	نصیحت	بہر حال	وہ شخص جو	بے پروا ہوا	تو تم

تو نصیحت اسے فائدہ دے ۱ بہر حال وہ شخص جو بے پروا بنا ۱ تو تم

۱..... اس سورت کی ابتدائی دس آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت اور اپنی بارگاہ میں ان کی محبوبیت کا ایک پہلو بیان فرمایا ہے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اجتہاد سے ایک کام کو زیادہ اہم سمجھتے ہوئے اسے دوسرے کام پر فوقیت دی اور دوسرے کام کی طرف توجہ نہ فرمائی تو اس پر اللہ تعالیٰ نے لطیف انداز میں اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تربیت فرمائی۔

۲..... یہ ناینا حضرت عبداللہ بن ام کثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے اور یہاں ناینا کہنے سے ان کی معذوری کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

## لَهُ تَصَدَّى ۖ وَمَا عَلَيْكَ أَلَا يَدْرِكَنِي ۚ

لَهُ	تَصَدَّى ۖ	وَمَا	عَلَيْكَ	أَلَا يَدْرِكَنِي ۚ
اس کے	پیچھے پڑتے ہو	اور	نہیں	تم پر (کوئی الزام) کہ وہ (کافر) پاکیزگی حاصل نہ کرے

اس کے پیچھے پڑتے ہو ○ اور تم پر اس بات کا کوئی الزام نہیں کہ وہ (کافر) پاکیزہ نہ ہو ○

## وَأَمَّا مَنْ جَاءَكَ يَسْعَى ۖ وَهُوَ يَخْشَى ۚ

وَأَمَّا	مَنْ	جَاءَكَ	يَسْعَى ۖ	وَهُوَ	يَخْشَى ۚ
اور	بہر حال	وہ شخص جو	آیا تمہارے پاس	دوڑتا ہوا	اور وہ ڈر رہا ہے

اور رہا وہ جو تمہارے حضور دوڑتا ہوا آیا ○ اور وہ ڈر رہا ہے ○

## فَأَنْتَ عَنْهُ تَلَهَّى ۚ كَلَّا إِنَّهَا

فَأَنْتَ	عَنْهُ	تَلَهَّى ۚ	كَلَّا	إِنَّهَا
تو تم	اس سے	بے پروائی کرتے ہو	ایسے نہیں (کریں)	بیشک یہ (آئیں)

تو تم اسے چھوڑ کر (دوسری طرف) مشغول ہوتے ہو ○ ایسے نہیں، بیشک یہ باتیں

## تَذَكَّرَ ۚ ۖ فَمَنْ شَاءَ ذَكَّرَهُ ۚ ۖ فِي صُحُفٍ مُّكْرَمَةٍ ۚ

تَذَكَّرَ ۚ	ۖ	فَمَنْ شَاءَ	ذَكَّرَهُ ۚ	ۖ	فِي صُحُفٍ مُّكْرَمَةٍ ۚ
نصیحت (ہیں)	تو جو	چاہے	یاد کرے اس (قرآن کو)	(وہ)	عزت والے صحیفوں میں (ہے)

نصیحت ہیں ○ تو جو چاہے اسے یاد کرے ○ ان عزت والے صحیفوں میں ○

## مَرْفُوعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ ۚ ۖ بِأَيْدِي سَفَرَةٍ ۚ ۖ كِرَامٍ

مَرْفُوعَةٍ	مُطَهَّرَةٍ ۚ	ۖ	بِأَيْدِي	سَفَرَةٍ ۚ	ۖ	كِرَامٍ
(جو) بلندی والے	پاکی والے (ہیں)	(ان) لکھنے والوں کے ہاتھوں سے	(لکھے ہوئے)	(جو) معزز		

جو بلندی والے پاکی والے ہیں ○ ان لکھنے والوں کے ہاتھوں سے (لکھے ہوئے) ○ جو معزز

1..... قرآن پاک حفظ کرنے کی بہت فضیلت ہے، حدیث پاک میں ہے ”اس شخص کی مثال جو قرآن کریم کو پڑھتا ہے یہاں تک کہ اسے ذہن نشین کر لیتا ہے تو وہ بزرگ فرشتوں کے ساتھ ہو گا اور اس شخص کی مثال جو قرآن کریم کو پڑھے اور اسے ذہن نشین کرتے ہوئے بڑی دشواری کا سامنا ہو تو اس کے لئے دُعا ثواب ہے۔ (بخاری: ۳/۴۳۳، الحدیث: ۴۳۳) لہذا جس سے قرآن مجید حفظ کرنا اور اس کے تقاضوں کو پورا کرنا ممکن ہو تو اسے حفظ قرآن کی سعادت ضرور حاصل کرنی چاہئے۔



انسان کی ناشکری کا بیان

انسان کی پیدائش، موت اور دوبارہ زندگی کی طرف اشارہ

انسان کو اسباب و سبب زندگی کی یاد دہانی

بَرَسْرَةً ۱۶ قَتَلَ الْإِنْسَانَ مَا أَكْفَرَهُ ۱۷

بَرَسْرَةً ۱۶	قَتَلَ	الْإِنْسَانَ ۱۷	مَا أَكْفَرَهُ ۱۸
نیکی والے (ہیں)	مارا جائے	آدمی	کتنا ناشکر ہے وہ

نیکی والے ہیں ○ آدمی مارا جائے، کتنا ناشکر ہے وہ ○

مِنْ أَيْ شَيْءٍ خَلَقَهُ ۱۸ مِنْ نُّطْفَةٍ ۱۹ خَلَقَهُ ۲۰

مِنْ أَيْ شَيْءٍ	خَلَقَهُ ۱۹	مِنْ نُّطْفَةٍ	خَلَقَهُ ۲۰
کس چیز سے	اللہ نے پیدا کیا اسے	ایک بوند سے	اس نے پیدا کیا اسے

اللہ نے اسے کس چیز سے پیدا کیا ہے؟ ○ ایک بوند سے اسے پیدا فرمایا،

فَقَدَّرَهُ ۱۹ ثُمَّ السَّبِيلَ يَسَّرَهُ ۲۰ ثُمَّ

فَقَدَّرَهُ ۱۹	ثُمَّ	السَّبِيلَ	يَسَّرَهُ ۲۰	ثُمَّ
پھر طرح طرح کی حالتوں میں رکھا اسے	پھر	راستہ	آسان کر دیا اسے	پھر

پھر اسے طرح طرح کی حالتوں میں رکھا ○ پھر راستہ آسان کر دیا اسے ○ پھر

أَمَاتَهُ فَأَقْبَرَهُ ۲۱ ثُمَّ إِذَا شَاءَ أَنْشَرَهُ ۲۲

أَمَاتَهُ	فَأَقْبَرَهُ ۲۱	ثُمَّ	إِذَا	شَاءَ	أَنْشَرَهُ ۲۲
موت دی اسے	پھر قبر میں رکھوایا اسے	پھر	جب	وہ چاہے گا	باہر نکالے گا اسے

اسے موت دی پھر اسے قبر میں رکھوایا ○ پھر جب چاہے گا اسے باہر نکالے گا ○

كَلَّا لَسَا يَقْضِ مَا أَمَرَهُ ۲۳ فَلْيَنْظُرِ

كَلَّا	لَسَا يَقْضِ	مَا	أَمَرَهُ ۲۳	فَلْيَنْظُرِ
یقیناً	اب تک نہ پورا کیا	جو	اللہ نے حکم دیا اسے	تو چاہئے کہ دیکھے

یقیناً اس نے اب تک پورا نہ کیا جو اللہ نے اسے حکم دیا تھا ○ تو آدمی کو چاہیے

۱..... یہاں آدمی سے کافر شخص مراد ہے اور ہر کافر اللہ تعالیٰ کی کثیر نعمتوں اور بے انتہا احسانات کے باوجود اس کے ساتھ کفر کر کے ناشکری کرتا ہے۔

۲..... اس سے مراد یہ ہے کہ اس کیلئے ماں کے پیٹ سے پیدا ہونے کا راستہ آسان کر دیا۔

۳..... یعنی کافر انسان کو یہ حکم دیا گیا تھا کہ وہ تکبر اور کفر نہ کرے یونہی توحید، مرنے کے بعد اٹھائے جانے اور حشر و نشر کا انکار کرنے پر قائم نہ رہے، لیکن اس نے اب تک حکم الہی پر عمل کرتے ہوئے نہ ایمان قبول کیا ہے اور نہ ہی اپنے تکبر سے باز آیا ہے۔

الْإِنْسَانُ إِلَى طَعَامِهِ ۚ (۲۳) أَنَا صَبَبْنَا الْمَاءَ صَبًّا ۚ (۲۵) ثُمَّ

الْإِنْسَانُ	إِلَى طَعَامِهِ (۲۳)	أَنَا	صَبَبْنَا	الْمَاءَ	صَبًّا (۲۵)	ثُمَّ
آدمی	اپنے کھانے کی طرف	بیشک	ہم نے برسایا	پانی	خوب برسانا	پھر

اپنے کھانوں کو دیکھے ○ کہ ہم نے اچھی طرح پانی ڈالا ○ پھر

شَقَقْنَا الْأَرْضَ شَقًّا ۚ (۲۶) فَأَثْبَتْنَا فِيهَا حَبًّا ۚ (۲۷) وَعِنَبًا

شَقَقْنَا	الْأَرْضَ	شَقًّا (۲۶)	فَأَثْبَتْنَا	فِيهَا	حَبًّا (۲۷)	وَّ	عِنَبًا
ہم نے چیرا	زمین (کو)	خوب چیرنا	تو ہم نے اگایا	اس میں	اناج	اور	انگور

زمین کو خوب چیرا ○ تو اس میں اناج اگایا ○ اور انگور

وَقَضَبًا ۚ (۲۸) وَزَيْتُونًا وَنَخْلًا ۚ (۲۹) وَحَدَّ آيِقٍ عُلبًا ۚ (۳۰) وَ

وَّ	قَضَبًا (۲۸)	وَّ	زَيْتُونًا	وَّ	نَخْلًا (۲۹)	وَّ	حَدَّ آيِقٍ عُلبًا (۳۰)
اور	چارہ	اور	زیتون	اور	کھجور	اور	گھنے بانگات

اور چارہ ○ اور زیتون اور کھجور ○ اور گھنے بانگے ○ اور

فَاكِهَةً وَأَبًّا ۚ (۳۱) مَتَاعًا لَّكُمْ وَلَآئِعًا لَّكُمْ ۚ (۳۲)

فَاكِهَةً	وَّ	أَبًّا (۳۱)	مَتَاعًا	لَّكُمْ	وَّ	لَآئِعًا لَّكُمْ (۳۲)
پھل	اور	گھاس	فائدے (کے لئے)	تمہارے	اور	تمہارے چوپایوں کے

پھل اور گھاس ○ تمہارے فائدے کے لئے اور تمہارے چوپایوں کے لئے ○

فَإِذَا جَاءَتِ الصَّاحَّةُ ۚ (۳۳) يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ

فَإِذَا	جَاءَتِ	الصَّاحَّةُ (۳۳)	يَوْمَ	يَفِرُّ	الْمَرْءُ
پھر جب	آئے گی	کان پھاڑنے والی چنگھاڑ	(اس) دن	بھاگے گا	آدمی

پھر جب وہ کان پھاڑنے والی چنگھاڑ آئے گی ○ اس دن آدمی اپنے بھائی سے

۱..... یہ آواز دوسری بار صور پھونکنے کی ہوگی۔ جب یہ آواز آئے گی تو اس دن آدمی اپنے بھائی، ماں، باپ، بیوی اور بیٹوں سے بھاگے گا اور ان میں سے کسی کی طرف توجہ نہیں کرے گا تاکہ کوئی اپنے حقوق کا مطالبہ نہ کرے اور ان میں سے ہر ایک کو اس دن اپنی ایسی فکر ہوگی جو اسے دوسروں سے بے پروا کر دے گی۔

روزِ قیامت رشتہ داروں کا حال

مِنْ أَخِيهِ ۳۷ وَأُمِّهِ وَأَبِيهِ ۳۵ وَصَاحِبَتِهِ

مِنْ أَخِيهِ ۳۷	وَ	أُمِّهِ	وَ	أَبِيهِ ۳۵	وَ	صَاحِبَتِهِ
اپنے بھائی سے	اور	اپنی ماں	اور	اپنے باپ (سے)	اور	اپنی بیوی

بھائے گا ○ اور اپنی ماں اور اپنے باپ ○ اور اپنی بیوی

وَبَنِيهِ ۳۶ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ

وَبَنِيهِ ۳۶	لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ	يَوْمَئِذٍ	شَأْنٌ
اپنے بیٹوں (سے)	ہر شخص کو	ان میں سے	اس دن

اور اپنے بیٹوں سے ○ ان میں سے ہر شخص کو اس دن ایک ایسی فکر ہوگی

يُعْزِيهِ ۳۸ وَجُودَهُ يَوْمَئِذٍ مُّسْفَرَةٌ ۳۸ صَاحِبَةٌ

يُعْزِيهِ ۳۸	وَجُودَهُ	يَوْمَئِذٍ	مُّسْفَرَةٌ ۳۸ (۱)	صَاحِبَةٌ
جو بے پروا کر دے گی اسے (دوسروں سے)	بہت سے چہرے	اس دن	روشن (ہوں گے)	ہنسنے والے

جو اسے (دوسروں سے) بے پروا کر دے گی ○ بہت سے چہرے اس دن روشن ہوں گے ○ ہنسنے ہوئے

مُسْتَبْشِرَةٌ ۳۹ وَوَجُودُهُ يَوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ۳۹

مُسْتَبْشِرَةٌ ۳۹	وَ	وَجُودُهُ	يَوْمَئِذٍ	عَلَيْهَا	غَبَرَةٌ ۳۹
خوشیاں منانے والے (ہوں گے)	اور	بہت سے چہرے	اس دن	ان پر	گرد (پڑی ہوگی)

خوشیاں مناتے ہوں گے ○ اور بہت سے چہروں پر اس دن گرد پڑی ہوگی ○

تَرَهُمْ قَاتَرَةً ۴۱ أُولَٰئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ۴۱

تَرَهُمْ قَاتَرَةً ۴۱	أُولَٰئِكَ	هُمُ	الْكَفَرَةُ	الْفَجَرَةُ ۴۱
چٹھ رہی ہوگی ان پر	سیاہی	یہ لوگ	وہی	کافر

ان پر سیاہی چٹھ رہی ہوگی ○ یہ لوگ وہی کافر بدکار ہیں ○

۱..... مکلف لوگ دو طرح کے ہیں۔ (۱) سعادت مند۔ (۲) بد بخت۔ روز قیامت سعادت مندوں کے چہرے ایمان کے نور، یارات کی عبادتوں، یا وضو کے آثار سے روشن ہوں گے اور حساب سے فراغت کے بعد وہ اللہ تعالیٰ کی نعمت، اس کے کرم اور اس کی رضا پر ہنسنے ہوئے خوشیاں منارہے ہوں گے اور بد بختوں کا حال یہ ہوگا کہ اس دن بد عملیوں کی وجہ سے ان کے چہروں پر گرد پڑی اور کفر کی وجہ سے ان پر سیاہی چٹھ رہی ہوگی۔



رکوع: 01

آیات: 29

## سُورَةُ التَّكْوِيْرِ ۝ مَلِكِيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهُ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللّٰهُ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ۝۱ وَاِذَا النُّجُومُ اُكْدِرَتْ ۝۲ وَاِذَا

اِذَا	الشَّمْسُ	كُوِّرَتْ ۝۱	وَ	اِذَا	النُّجُومُ	اُكْدِرَتْ ۝۲	وَ	اِذَا
جب	سورج	لپیٹ دیا جائے گا	اور	جب	تارے	جھڑ پڑیں گے	اور	جب

جب سورج کو لپیٹ دیا جائے گا ○ اور جب تارے جھڑ پڑیں گے ○ اور جب

الْجِبَالُ سِيْرَتْ ۝۳ وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ۝۴ وَاِذَا

الْجِبَالُ	سِيْرَتْ ۝۳	وَ	اِذَا	الْعِشَارُ	عُطِّلَتْ ۝۴	وَ	اِذَا
پہاڑ	چلائے جائیں گے	اور	جب	دس ماہ کی حاملہ اونٹنیاں	چھوڑ دی جائیں گی	اور	جب

پہاڑ چلائے جائیں گے ○ اور جب دس ماہ کی حاملہ اونٹنیاں چھوٹی پھریں گی ○ اور جب

الْوَحْشُ حُشِرَتْ ۝۵ وَاِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ۝۶ وَاِذَا

الْوَحْشُ	حُشِرَتْ ۝۵	وَ	اِذَا	الْبِحَارُ	سُجِّرَتْ ۝۶	وَ	اِذَا
وحشی جانور	جمع کئے جائیں گے	اور	جب	سمندر	سلگائے جائیں گے	اور	جب

وحشی جانور جمع کئے جائیں گے ○ اور جب سمندر سلگائے جائیں گے ○ اور جب

۱..... حدیث پاک میں ہے ”جسے یہ پسند ہو کہ وہ قیامت کے دن کو ایسا دیکھے گویا کہ وہ نظر کے سامنے ہے تو اسے چاہیے کہ وہ سورۃ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ اور سورۃ اِذَا السَّمَاءُ انْفَلَجَتْ اور سورۃ اِذَا السَّمَاءُ انْفَلَجَتْ پڑھے۔ (ترمذی، ۵، ۱۲۲۰، الحدیث: ۳۳۳۳) ۲..... یہاں ابتدائے قیامت کا حال بیان کیا گیا ہے کہ جس وقت دنیا تباہ ہونا شروع ہوگی اس وقت دہشت کی وجہ سے حال یہ ہوگا کہ پسندیدہ حال ہونے کے باوجود دس ماہ کی حاملہ اونٹنیاں آزاد پھریں گی، انہیں نہ کوئی چرانے والا ہوگا اور نہ ہی ان کا کوئی نگران ہوگا، یہاں بطور تمثیل حکام ہے، یعنی قیامت کی ہولناکی کا عالم یہ ہے کہ اگر کسی کے پاس دس ماہ کی حاملہ اونٹنی ہوتی کہ جس سے بچے ملنے ہی والا

## النَّفُوسُ رُوحَاتٌ ۝ وَإِذَا النُّفُوسُ دَعُوتُ سِیْلَتٌ ۝

النَّفُوسُ	رُوحَاتٌ ۝ (۱)	وَ	إِذَا	النُّفُوسُ دَعُوتُ	سِیْلَتٌ ۝ (۱)
جانیں	جوڑی جائیں گی	اور	جب	زندہ دفن کی گئی لڑکی	اس سے پوچھا جائے گا

جانوں کو جوڑا جائے گا ○ اور جب زندہ دفن کی گئی لڑکی سے پوچھا جائے گا ○

## بِأَيِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ ۝ وَإِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ۝ وَإِذَا

بِأَيِّ ذَنْبٍ	قُتِلَتْ ۝ (۹)	وَ	إِذَا	الصُّحُفُ	نُشِرَتْ ۝ (۱۰)	وَ	إِذَا
کس خطا کی وجہ سے	اسے قتل کیا گیا	اور	جب	اعمال نامے	کھولے جائیں گے	اور	جب

کس خطا کی وجہ سے اسے قتل کیا گیا ○ اور جب نامہ اعمال کھولے جائیں گے ○ اور جب

## السَّيِّئَاتُ كُشِطَتْ ۝ وَإِذَا الْجَحِيمُ سُعِرَتْ ۝ وَإِذَا الْجَنَّةُ

السَّيِّئَاتُ	كُشِطَتْ ۝ (۱۱)	وَ	إِذَا	الْجَحِيمُ	سُعِرَتْ ۝ (۱۲)	وَ	إِذَا	الْجَنَّةُ
آسمان	کھینچ لیا جائے گا	اور	جب	جہنم	بھڑکائی جائے گی	اور	جب	جنت

آسمان کھینچ لیا جائے گا ○ اور جب جہنم بھڑکائی جائے گی ○ اور جب جنت

## أُزْلِفَتْ ۝ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا أَحْضَرَتْ ۝ فَلَا أُقْسِمُ

أُزْلِفَتْ ۝ (۱۳)	عَلِمَتْ	نَفْسٌ	مَّا	أَحْضَرَتْ ۝ (۱۴)	فَلَا أُقْسِمُ
قریب لائی جائے گی	(اس وقت) جان لے گی	ہر جان	جو	اس نے حاضر کیا	تو مجھے قسم ہے

قریب لائی جائے گی ○ ہر جان کو معلوم ہو جائے گا جو حاضر لائی ○ تو ان ستاروں

## بِالْخُسِّ ۝ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ ۝ وَاللَّيْلِ

بِالْخُسِّ ۝ (۱۵)	الْجَوَارِ	الْكُنَّسِ ۝ (۱۶)	وَ	الَّيْلِ
الٹا چلنے والوں کی	سیدھا چلنے والوں	چھپ جانے والوں کی	اور	رات کی

کی قسم جو اٹنے چلیں ○ جو سیدھے چلیں، چھپ جائیں ○ اور رات کی

(پچھلے کلام) ہے تو وہ اسے بھی آزاد چھوڑ دیتا اور اپنی جان کی فکر میں مشغول ہو جاتا۔ ①..... مفسرین نے اس آیت کے مختلف معنی بیان کئے ہیں (۱) نیک لوگ نیکوں کے ساتھ اور برے لوگ بروں کے ساتھ کر دیتے جائیں گے۔ (۲) جانیں اپنے جسموں کے ساتھ یا اپنے عملوں کے ساتھ ملا دی جائیں گی۔ (۳) ایمانداروں کی جانیں حوروں کے ساتھ اور کافروں کی جانیں شیطان کے ساتھ ملا دی جائیں گی۔ (۴) روہیں اپنے جسموں کی طرف لوٹا دی جائیں گی۔ ②..... اس سے مراد یہ ہے کہ قیامت کے دن جہنم کی بھڑک میں مزید اضافہ کیا جائے گا کہ وہ کفار کو ہمیشہ کے لئے جلائی رہے ورنہ جہنم تو جب سے پیدا کی گئی ہے تب سے ہی بھڑک رہی ہے۔

إِذَا عَسَعَسَ ۝۱۷ وَالصُّبْحِ إِذَا تَنَفَّسَ ۝۱۸ إِنَّهُ

إِذَا	عَسَعَسَ ۝۱۷	وَالصُّبْحِ	إِذَا	تَنَفَّسَ ۝۱۸ (۱)	إِنَّهُ
جب	وہ پیٹھ پھیر کر جائے	اور	صبح (کی)	جب	وہ سانس لے

جب پیٹھ پھیر کر جائے ○ اور صبح کی جب سانس لے ○ بیشک یہ

لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ ۝۱۹ ذِي قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِينٍ ۝۲۰

لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ ۝۱۹ (۲)	ذِي قُوَّةٍ	عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ	مَكِينٍ ۝۲۰
ضرور عزت والے رسول کا کلام (ہے)	قوت والا (ہے)	عرش والے کے حضور	عزت والا (ہے)

ضرور عزت والے رسول کا کلام ہے ○ جو قوت والا ہے، عرش کے مالک کے حضور عزت والا ہے ○

مُطَاعٍ ثَمَّ أَمِينٍ ۝۲۱ وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُونٍ ۝۲۲ وَ

مُطَاعٍ	ثَمَّ	أَمِينٍ ۝۲۱	وَمَا	صَاحِبُكُمْ	بِمَجْنُونٍ ۝۲۲
اس کا حکم مانا جاتا ہے	وہاں	امانت دار (ہے)	اور	تمہارے صاحب	مجنون

وہاں اس کا حکم مانا جاتا ہے، امانت دار ہے ○ اور تمہارے صاحب ہر گز مجنون نہیں ○

لَقَدْ رَأَاهُ بِالْأَفْقِ الْمُبِينِ ۝۲۳ وَما هُوَ عَلَى الْغَيْبِ

لَقَدْ	رَأَاهُ	بِالْأَفْقِ الْمُبِينِ ۝۲۳	وَمَا	هُوَ	عَلَى الْغَيْبِ
ضرور بیشک	اس نے دیکھا اس (جبریل) کو	روشن کنارے پر	اور	نہیں	وہ (نبی) غیب (بتانے) پر

یقیناً بیشک انہوں نے اسے روشن کنارے پر دیکھا ○ اور یہ نبی غیب بتانے پر

بِضَنِينٍ ۝۲۴ وَما هُوَ بِقَوْلِ شَيْطَانٍ رَجِيمٍ ۝۲۵ فَإِنْ تَذَهَّبُونَ ۝۲۶ إِنَّ

بِضَنِينٍ ۝۲۴ (۳)	وَمَا	هُوَ	بِقَوْلِ شَيْطَانٍ رَجِيمٍ ۝۲۵	فَإِنْ	تَذَهَّبُونَ ۝۲۶
بخیل	اور	نہیں	وہ (قرآن)	پھر کہاں	تم جاتے ہو

ہر گز بخیل نہیں ○ اور وہ (قرآن) ہر گز مردود شیطان کا پڑھا ہوا نہیں ○ پھر تم کہہ جاتے ہو ○ وہ تو

۱۔ صبح کے سانس لینے سے مراد یہ ہے کہ وہ ظاہر ہو جائے اور اس کی روشنی خوب پھیل جائے۔

۲۔ مہمور مفسرین کے نزدیک اس آیت میں "عزت والے رسول" سے مراد حضرت جبریل علیہ السلام ہیں۔

۳۔ اس آیت سے ثابت ہوا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے غیب کا علم عطا فرمایا ہے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اس میں سے بہت کچھ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بتایا ہے۔



هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِلْعَالَمِينَ ﴿٢٤﴾ لِمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ أَنْ

هُوَ	إِلَّا	ذِكْرٌ <sup>(۱)</sup>	لِلْعَالَمِينَ <sup>(۲۴)</sup>	لِمَنْ	شَاءَ	مِنْكُمْ	أَنْ
وہ	مگر	نصیحت	تمام جہانوں کے لئے	(اس) کے لئے جو	چاہے	تم میں سے	کہ

سارے جہانوں کے لیے نصیحت ہی ہے ○ اس کے لیے جو تم میں سے

يَسْتَقِيمُ ﴿٢٥﴾ وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ﴿٢٦﴾

يَسْتَقِيمُ <sup>(۲۵)</sup>	وَ	مَا تَشَاءُونَ	إِلَّا	أَنْ	يَشَاءَ <sup>(۲۶)</sup>	اللَّهُ	رَبُّ الْعَالَمِينَ <sup>(۲۶)</sup>
وہ سیدھا ہو جائے	اور	تم نہیں چاہ سکتے	مگر	یہ کہ	چاہے	اللہ	(جو) تمام جہانوں کا رب (ہے)

سیدھا ہونا چاہے ○ اور تم کچھ نہیں چاہ سکتے مگر یہ کہ اللہ چاہے جو سارے جہانوں کا رب ہے ○

رکوع: 01

آیات: 19

## سُورَةُ الْانْفِطَارِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ	اللَّهُ	الرَّحْمَنِ	الرَّحِيمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

إِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ ﴿١﴾ وَإِذَا الْكُوَاكِبُ انْتَشَرَتْ ﴿٢﴾ وَإِذَا

إِذَا	السَّمَاءُ	انْفَطَرَتْ <sup>(۱)</sup>	وَ	إِذَا	الْكُوَاكِبُ	انْتَشَرَتْ <sup>(۲)</sup>	وَ	إِذَا
جب	آسمان	پھٹ جائے گا	اور	جب	ستارے	جھڑ پڑیں گے	اور	جب

جب آسمان پھٹ جائے گا ○ اور جب ستارے جھڑ پڑیں گے ○ اور جب

۱..... قرآن عظیم تمام جنوں اور انسانوں کے لئے نصیحت ہے اور اس سے وہی نصیحت حاصل کر سکتا ہے جسے حق کی پیروی کرنا، اس پر قائم رہنا اور اس سے نفع حاصل کرنا منظور ہو۔

۲..... اللہ تعالیٰ کی مشیت و ارادہ اور رضا میں بہت فرق ہے، بندے کا ہر کام اللہ تعالیٰ کی مشیت و ارادہ سے ہوتا ہے لیکن ہر کام سے اللہ تعالیٰ راضی ہو یہ ضروری نہیں۔

## الْبَحَارُ فُجِّرَتْ ۝ وَإِذَا الْقُبُورُ بُعْثِرَتْ ۝ عَلِمَتْ

الْبَحَارُ	فُجِّرَتْ ۝	وَ	إِذَا	الْقُبُورُ	بُعْثِرَتْ ۝	عَلِمَتْ ۝
سمندر	بہا دیے جائیں گے	اور	جب	قبریں	کریدی جائیں گی	(اس وقت) جان لے گی

سمندر بہا دیے جائیں گے ○ اور جب قبریں کریدی جائیں گی ○ ہر جان کو

## نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَأَخَّرَتْ ۝ يَا أَيُّهَا الْإِنْسَانُ مَا

نَفْسٌ	مَّا	قَدَّمَتْ ۝	وَ	أَخَّرَتْ ۝	يَا أَيُّهَا	الْإِنْسَانُ	مَا
ہر جان	جو	اس نے آگے بھیجا	اور	(جو) پیچھے چھوڑا	اے	انسان	کس چیز نے

معلوم ہو جائے گا جو اس نے آگے بھیجا اور جو پیچھے چھوڑا ○ اے انسان! تجھے کس چیز نے

## عَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ ۝ الَّذِي خَلَقَكَ فَسَوَّاكَ

عَرَّكَ ۝	بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ ۝	الَّذِي	خَلَقَكَ	فَسَوَّاكَ
دھوکے میں ڈال دیا تجھے	اپنے کرم والے رب کے بارے میں	جس نے	پیدا کیا تجھے	پھر ٹھیک بنایا تجھے

اپنے کرم والے رب کے بارے میں دھوکے میں ڈال دیا ○ جس نے تجھے پیدا کیا پھر ٹھیک بنایا

## فَعَدَلَك ۝ فِي آيٍ صُورَةٍ مَّا شَاءَ رَكَّبَكَ ۝ كَلَّا بَلْ

فَعَدَلَك ۝	فِي آيٍ صُورَةٍ	مَّا شَاءَ	رَكَّبَكَ ۝	كَلَّا	بَلْ
پھر اعتدال والا کیا تجھے	جس صورت میں	اس نے چاہا	جوڑ دیا تجھے	ہر گز نہیں	بلکہ

پھر اعتدال والا کیا ○ جس صورت میں چاہا تجھے جوڑ دیا ○ ہر گز نہیں، بلکہ

## تُكَذِّبُونَ بِالذِّنِّ ۝ وَإِنَّ عَلَيْكُمْ لَحَافِظِينَ ۝

تُكَذِّبُونَ	بِالذِّنِّ ۝	وَ	إِنَّ	عَلَيْكُمْ	لَحَافِظِينَ ۝
تم جھٹلاتے ہو	انصاف ہونے کو	اور	بیشک	تمہارے اوپر	ضرور نگہبانی کرنے والے (مقرر ہیں)

تم انصاف ہونے کو جھٹلاتے ہو ○ اور بیشک تم پر ضرور کچھ نگہبان مقرر ہیں ○

۱..... یہ جاننا اعمال نامہ پڑھنے کے ذریعے ہو گا۔ ۲..... جو آگے بھیجا اس سے مراد نیک یا برا عمل ہے، یا اس سے صدقات مراد ہیں اور جو پیچھے چھوڑا اس سے مراد نیکی یا بدی ہے یا اس سے میراث مراد ہے۔ ۳..... اگرچہ اللہ تعالیٰ کرم فرمانے والا ہے لیکن اس کا کرم دیکھ کر اس کی نافرمانی کرنے کی جرأت کرنے کی بجائے اس کے عذاب کا سوچ کر اس کی نافرمانی سے ہر دم بچتے رہنا چاہئے۔ اس سے ان لوگوں کو نصیحت حاصل کرنی چاہئے کہ جو گناہ کرنے کے بعد گنجی تو بہ کرنے کی بجائے یہ کہہ کر اپنے دل کو تسلی دے لیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ برا بخشے والا ہے، وہ معاف کر دے گا کوئی بات نہیں۔

رب کریم سے متعلق دھوکے میں مبتلا انسان کو تنبیہ

اعمال اچھے والے  
فروشتوں سے متعلق خبر

نیکوں کا صلہ اور بدکاروں کا انجام

كِرَامًا كَاتِبِينَ ۝ يَعْلَمُونَ مَا تَفْعَلُونَ ۝ اِنَّ الْاَبْرَارَ

کرامًا کاتبین (۱)	یَعْلَمُونَ (۲)	مَا	تَفْعَلُونَ (۳)	اِنَّ	الْاَبْرَارَ
معزز لکھنے والے	وہ جانتے ہیں	جو کچھ	تم کرتے ہو	بیشک	نیک لوگ

معزز لکھنے والے ○ وہ جانتے ہیں جو کچھ تم کرتے ہو ○ بیشک نیک لوگ

لَفِي نَعِيمٍ ۝ وَاِنَّ الْفَجَّارَ لَفِي جَحِيمٍ ۝

لَفِي نَعِيمٍ (۳)	وَ	اِنَّ	الْفَجَّارَ	لَفِي جَحِيمٍ (۴)
ضرور نعمتوں، راحتوں میں (ہیں)	اور	بیشک	بدکار لوگ (یعنی کافر)	ضرور جہنم میں (ہیں)

ضرور چین میں (جانے والے) ہیں ○ اور بیشک بدکار ضرور دوزخ میں ہیں ○

يَصْلَوْ نَهَايَوْمَ الدِّينِ ۝ وَمَا هُمْ عَنْهَا

يَصْلَوْ نَهَا	يَوْمَ الدِّينِ (۵)	وَ	مَا	هُم	عَنْهَا
وہ داخل ہوں گے اس میں	جزا، انصاف کے دن	اور	نہیں	وہ	اس سے

انصاف کے دن اس میں جائیں گے ○ اور اس سے کہیں

بِغَايِبِينَ ۝ وَمَا اَدْرَاكَ مَا يَوْمَ الدِّينِ ۝ ثُمَّ

بِغَايِبِينَ (۶)	وَ	مَا اَدْرَاكَ	مَا	يَوْمَ الدِّينِ (۷)	ثُمَّ
چھپ سکے والے	اور	کیا معلوم تجھے	کیا (ہے)	جزا، انصاف کا دن	پھر

چھپ نہ سکیں گے ○ اور تجھے کیا معلوم کہ انصاف کا دن کیا ہے ○ پھر

مَا اَدْرَاكَ مَا يَوْمَ الدِّينِ ۝ يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ

مَا اَدْرَاكَ	مَا	يَوْمَ الدِّينِ (۸)	يَوْمَ	لَا تَمْلِكُ	نَفْسٌ
کیا معلوم تجھے	کیا (ہے)	جزا، انصاف کا دن	(جس) دن	اختیار نہ رکھے گی	کوئی جان

تجھے کیا معلوم کہ انصاف کا دن کیا ہے ○ جس دن کوئی جان

۱..... اس سے معلوم ہوا کہ فرشتے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عزت والے کریم ہیں۔

۲..... ہمارا چھپا اور ظاہر کوئی عمل فرشتوں سے پوشیدہ نہیں، اسی لئے وہ ہر عمل لکھ لیتے ہیں۔



لِنَفْسٍ شَيْئًا ۖ وَالْأَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِلَّهِ ۝

لِنَفْسٍ	شَيْئًا	و	الْأَمْرُ	يَوْمَئِذٍ	لِلَّهِ ۝ (۱۹)
کسی جان کے لئے	کچھ	اور	سارا حکم	اس دن	اللہ کا (ہوگا)
کسی جان کے لئے کچھ اختیار نہ رکھے گی اور سارا حکم اس دن اللہ کا ہوگا ۝					

رکوع: 01

آیات: 36

## سُورَةُ الْمُطَفِّفِينَ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ	اللَّهُ	الرَّحْمَنِ	الرَّحِيمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِينَ ۝۱ الَّذِينَ إِذَا اكْتَالُوا عَلَى النَّاسِ

وَيْلٌ	لِّلْمُطَفِّفِينَ ۝ (۱)	الَّذِينَ	إِذَا	اُكْتَالُوا	عَلَى النَّاسِ
خرابی (ہے)	کم تولے والوں کے لئے	وہ لوگ جو	جب	ناپ کر لیں	لوگوں سے

کم تولے والوں کے لئے خرابی ہے ۝ وہ لوگ کہ جب دوسرے لوگوں سے ناپ لیں

يَسْتَوْفُونَ ۝۲ وَإِذَا كَالُوهُمْ أَوْ وَزَنُوهُمْ يُخْسِرُونَ ۝۳

يَسْتَوْفُونَ ۝ (۲)	وَ	إِذَا	كَالُوهُمْ	أَوْ وَزَنُوهُمْ	يُخْسِرُونَ ۝ (۳)
(تو) پورا وصول کریں	اور	جب	ناپ کر دیں انہیں	یا تول کر دیں انہیں	(تو) کم کر دیں

تو پورا وصول کریں ۝ اور جب انہیں ناپ یا تول کر دیں تو کم کر دیں ۝

- ..... صحیح ناپنے اور تولنے کا انجام دنیا میں بھی بہتر ہوتا ہے کہ اس سے لوگوں کا اعتبار قائم رہتا، تجارت میں خوب اضافہ ہوتا اور رزق میں برکت ہوتی ہے اور آخرت میں بھی یقیناً بہتر ہوگا کہ اس حوالے سے لوگوں کا اس پر کوئی حق نہ ہوگا۔ ناپ تول میں کمی کرنے والوں کے لیے ان آیات میں سخت وعید ہے۔
- ..... ناپ تول میں کمی کرنے کی تمام صورتیں اس آیت میں داخل ہیں جیسے کپڑا ناپتے وقت کپڑے کو کھینچ کر ناپنا، ترازو کے جس حصے میں بات رکھے جاتے ہیں اس کے نیچے کوئی چیز لگا دینا، وزن کرنے کے الیکٹرونک آلات کی سیٹنگ میں یا میٹر میں تبدیلی کر کے کم تول کے دینا وغیرہ۔

أَلَا يَظُنُّ أُولَٰئِكَ أَنَّهُمْ مَبْعُوثُونَ ﴿٧﴾ لِيَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿٥﴾

آلَا يَظُنُّ	أُولَٰئِكَ	أَنَّهُمْ	مَبْعُوثُونَ ﴿٧﴾	لِيَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿٥﴾
کیا یقین نہیں رکھتے	یہ لوگ	کہ وہ	اٹھائے جائیں گے	ایک عظمت والے دن کے لئے

○ کیا یہ لوگ یقین نہیں رکھتے کہ انہیں (دوبارہ زندہ کر کے) اٹھایا جائے گا ○ ایک عظمت والے دن کے لئے ○

يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٦﴾

يَوْمَ ﴿١﴾	يَقُومُ	النَّاسُ	لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٦﴾
(جس) دن	کھڑے ہوں گے	تمام لوگ	تمام جہانوں کے رب کے حضور

○ جس دن سب لوگ رب العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے ○

كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْفُجَّارِ لَنُفِى سَجِينَ ﴿٧﴾ وَ

كَلَّا	إِنَّ	كِتَابَ الْفُجَّارِ ﴿٢﴾	لَنُفِى سَجِينَ ﴿٧﴾
یقیناً	بیشک	بدکاروں کا اعمال نامہ	ضرور سجن میں (ہے)

یقیناً بیشک بدکاروں کا نامہ اعمال ضرور سجن میں ہے ○ اور

مَا أَذْرُكَ مَا سَجِينَ ﴿٨﴾ كِتَابَ مَرْقُومٍ ﴿٩﴾

مَا أَذْرُكَ	مَا	سَجِينَ ﴿٨﴾	كِتَابَ	مَرْقُومٍ ﴿٩﴾
کیا معلوم تجھے	کیا (ہے)	سجن	(وہ) ایک کتاب (ہے)	مہر لگائی ہوئی

تجھے کیا معلوم کہ سجن کیا ہے ○؟ (وہ) مہر لگائی ہوئی ایک کتاب ہے ○

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ ﴿١٠﴾ الَّذِينَ يَكْذِبُونَ

وَيْلٌ	يَّوْمَئِذٍ	لِلْمُكَذِّبِينَ ﴿١٠﴾	الَّذِينَ	يَكْذِبُونَ
خرابی (ہے)	اس دن	جھٹلانے والوں کے لئے	وہ لوگ جو	جھٹلاتے ہیں

○ اس دن جھٹلانے والوں کے لئے خرابی ہے ○ جو انصاف کے دن کو

۱..... یعنی جس دن سب لوگ اپنے اعمال کے حساب اور ان کی جزا کے لئے رب العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے اس دن ان لوگوں کا ناپ تول میں کمی کرنا اور اس کا بدلہ ظاہر ہو جائے گا۔

۲..... یہاں بدکاروں سے مراد کفار ہیں اور سجن کے بارے میں ایک قول یہ ہے کہ یہ ساتویں زمین کے نیچے ایک مقام ہے اور یہ مقام ابلیس اور اس کے لشکروں کا محل ہے۔

کفار کے اعمال ناموں کا مقام اور اس کی حقیقت

روز انصاف کو جھٹلانے والے کا انجام

يَوْمِ الدِّينِ ۝ وَمَا يَكْذِبُ بِهِ إِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ

يَوْمِ الدِّينِ ۝	و	مَا يَكْذِبُ	بِهِ	إِلَّا	كُلُّ مُعْتَدٍ
جزا، انصاف کے دن کو	اور	نہیں جھٹلائے گا	اس کو	مگر	ہر سرکش

جھٹلاتے ہیں ○ اور اسے نہیں جھٹلائے گا مگر ہر سرکش،

أَشِيم ۝ إِذَا تُثْلَىٰ عَلَيْهِ أَيْتُنَا قَالَ

أَشِيم ۝	إِذَا	تُثْلَىٰ	عَلَيْهِ	أَيْتُنَا	قَالَ
بڑا گناہگار	جب	پڑھی جاتی ہیں	اس پر	ہماری آیتیں	(تو) کہتا ہے

بڑا گناہگار ○ جب اس پر ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو کہتا ہے

أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ۝ كَلَّا بَلْ سَرَانٌ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ

أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ۝	كَلَّا	بَلْ	سَرَانٌ	عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ
(یہ) پہلے لوگوں کی کہانیاں (ہیں)	ہرگز نہیں	بلکہ	زنگ چڑھا دیا ہے	ان کے دلوں پر

(یہ قرآن) اگلوں کی کہانیاں ہیں ○ (ایسا) ہرگز نہیں (ہے) بلکہ ان کے کمائے ہوئے اعمال نے

مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۝ كَلَّا إِنَّهُمْ عَنْ رَبِّهِمْ

مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۝	كَلَّا	إِنَّهُمْ	عَنْ رَبِّهِمْ
(اس نے) جو	وہ کماتے (کام کرتے) تھے	یقیناً	اپنے رب (کے دیدار) سے

ان کے دلوں پر زنگ چڑھا دیا ہے ○ یقیناً بیشک وہ اس دن اپنے رب کے

يَوْمَ مِمَّنْ لَّسَحْجُوبُونَ ۝ ثُمَّ إِنَّهُمْ لَصَالُوا

يَوْمَ مِمَّنْ لَّسَحْجُوبُونَ ۝	ثُمَّ	إِنَّهُمْ	لَصَالُوا
ضرور حجاب یعنی پردے میں ہوں گے	پھر	بیشک وہ	ضرور داخل ہونے والے

دیدار سے ضرور محروم ہوں گے ○ پھر بیشک وہ ضرور جہنم میں

۱..... گناہ دل کو میلا کرتے ہیں اور گناہوں کی زیادتی دل کے زنگ کا باعث ہے۔ حدیث پاک میں ہے: ”جب بندہ کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کے دل میں ایک سیاہ نقطہ پیدا ہوتا ہے، جب اس گناہ سے باز آ جاتا ہے اور توبہ واستغفار کر لیتا ہے تو اس کا دل صاف ہو جاتا ہے اور اگر پھر گناہ کرتا ہے تو وہ نقطہ بڑھتا ہے یہاں تک کہ پورا دل سیاہ ہو جاتا ہے اور یہی زان یعنی وہ زنگ ہے جس کا اس آیت میں ذکر ہوا۔ (ترمذی، ۲۲۰/۵، الحديث: ۳۳۳۵)

۲..... آخرت میں دیدار الہی کی نعمت سے محرومی کی وعید کفار کے لیے ہے، مومنین کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے دیدار الہی کی نعمت نصیب ہوگی۔



الْجَحِيمِ ۱۶ ثُمَّ يُقَالُ هَذَا الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تُكَذِّبُونَ ۱۷

الْجَحِيمِ ۱۶	ثُمَّ	يُقَالُ	هَذَا	الَّذِي	كُنْتُمْ بِهِ تُكَذِّبُونَ ۱۷
جہنم (میں)	پھر	کہا جائے گا	یہ (ہے)	وہ جو	تم اس کو جھٹلاتے تھے

داخل ہونے والے ہیں ○ پھر کہا جائے گا: یہ وہ ہے جسے تم جھٹلاتے تھے ○

كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْاَبْرَارِ لَفِي عِلِّيِّينَ ۱۸

كَلَّا	إِنَّ	كِتَابَ الْاَبْرَارِ	لَفِي عِلِّيِّينَ ۱۸	وَ
یقیناً	بیشک	نیک لوگوں کا اعمال نامہ	ضرور علیین میں (ہے)	اور

یقیناً بیشک نیک لوگوں کا نامہ اعمال ضرور علیین میں ہے ○ اور تجھے

مَا أَذْرَاكَ مَا عَلَيُّونَ ۱۹ كِتَابٌ مَرْقُومٌ ۲۰

مَا أَذْرَاكَ	مَا	عَلَيُّونَ ۱۹	كِتَابٌ	مَرْقُومٌ ۲۰
کیا معلوم تجھے	کیا (ہے)	علیین	(وہ) ایک کتاب (ہے)	مہر لگائی ہوئی

کیا معلوم کہ علیین کیا ہے؟ ○ (وہ) مہر لگائی ہوئی ایک کتاب ہے ○

يَشْهَدُ الْمُقَرَّبُونَ ۲۱ إِنَّ الْاَبْرَارَ

يَشْهَدُ	الْمُقَرَّبُونَ ۲۱	إِنَّ	الْاَبْرَارَ
حاضر ہوتے ہیں اس پر	قرب والے (فرشتے)	بیشک	نیک لوگ

قرب والے اس کی زیارت کرتے ہیں ○ بیشک نیک لوگ

لَفِي نَعِيمٍ ۲۲ عَلَى الْاَسْرَارِ يَنْظُرُونَ ۲۳ تَعْرِفُ

لَفِي نَعِيمٍ ۲۲	عَلَى الْاَسْرَارِ	يَنْظُرُونَ ۲۳	تَعْرِفُ
ضرور نعمتوں، راحتوں میں (ہوں گے)	تختوں پر	نظارے کر رہے ہوں گے	تو پہچان لے گا

ضرور علیین میں ہوں گے ○ تختوں پر نظارے کر رہے ہوں گے ○ تم ان کے چہروں میں

۱..... علیین ساتویں آسمان میں عرش کے نیچے سب سے اونچا مقام ہے۔

۲..... اللہ تعالیٰ کے اطاعت گزار نیک بندے جنت میں تختوں پر بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں کو اور اس کے علاوہ طرح طرح کے عذابات میں گرفتار اپنے دشمنوں کو دیکھیں گے۔

فِي وُجُوهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيمِ ﴿٢٣﴾ يُسْقَوْنَ مِنْ رَحِيْقٍ مَخْتُومٍ ﴿٢٤﴾ خِيْلَهُ

فِي وُجُوهِهِمْ	نَضْرَةَ النَّعِيمِ ﴿٢٣﴾	يُسْقَوْنَ	مِنْ رَحِيْقٍ مَخْتُومٍ ﴿٢٤﴾	خِيْلَهُ
ان کے چہروں میں	نعمتوں کی تروتازگی	انہیں پلایا جائے گا	مہر لگائی ہوئی خالص شراب سے	اس کی مہر

نعمتوں کی تروتازگی پہچان لو گے ○ انہیں صاف ستھری خالص شراب پلائی جائے گی جس پر مہر لگائی ہوئی ہوگی ○ اس

مِسْكٌ ۖ وَفِي ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُونَ ﴿٢٦﴾ وَمِزَاجُهُ

مِسْكٌ	وَ	فِي ذٰلِكَ	فَلْيَتَنَافَسِ	الْمُتَنَافِسُونَ ﴿٢٦﴾	وَ	مِزَاجُهُ
مشک (کی ہے)	اور	اسی میں (پر)	تو چاہئے کہ لپچائیں	لپچانے والے	اور	اس کی ملاوٹ

کی مہر مشک (کی) ہے اور لپچانے والوں کو تو اسی پر لپچانا چاہئے ○ اور اس کی ملاوٹ

مِنْ تَسْنِيمٍ ﴿٢٧﴾ عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُونَ ﴿٢٨﴾ اِنَّ

مِنْ تَسْنِيمٍ ﴿٢٧﴾	عَيْنًا	يَشْرَبُ	بِهَا	الْمُقَرَّبُونَ ﴿٢٨﴾	اِنَّ
تسنیم سے (ہے)	(وہ) ایک چشمہ (ہے)	پئیں گے	اس سے	مقرب بندے	بیشک

تسنیم سے ہے ○ ایک چشمہ جس سے مقرب بندے پئیں گے ○ بیشک

الَّذِينَ اٰجَرُمْوْا كَانُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَصْحٰكُوْنَ ﴿٢٩﴾ وَ

الَّذِيْنَ	اٰجَرُمْوْا	كَانُوْا	مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	يَصْحٰكُوْنَ ﴿٢٩﴾	وَ
وہ لوگ جنہوں نے	جرم کئے	وہ تھے	ایمان والوں / سے (پر)	ہنسا کرتے	اور

مجرم لوگ ایمان والوں پر ہنسا کرتے تھے ○ اور

اِذَا مَرُّوْا بِهِمْ يَتَغَامَرُوْنَ ﴿٣٠﴾ وَاِذَا انْقَلَبُوْا

اِذَا	مَرُّوْا	بِهِمْ	يَتَغَامَرُوْنَ ﴿٣٠﴾	وَ	اِذَا	انْقَلَبُوْا
جب	وہ گزرتے	ان پر	(تو) یہ آپس میں آنکھوں سے اشارے کرتے تھے	اور	جب	وہ پلٹتے

جب وہ ان کے پاس سے گزرتے تو یہ آپس میں (ان پر) آنکھوں سے اشارے کرتے تھے ○ اور جب یہ کافر

1..... یعنی لپچانے والوں کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی طرف سبقت کر کے اور برائیوں سے باز رہ کر جنت میں مشک کی مہر لگی شراب پر لپچانا چاہئے۔ 2..... ابو جہل، ولید بن مغیرہ اور عاص بن وائل وغیرہ کفار کے سردار، حضرت عمار، حضرت خباب، حضرت صہیب اور حضرت بلال وغیرہ غریب مومنین پر ہنسا کرتے تھے اور جب وہ غریب مومنین ان مالدار کافر سرداروں کے پاس سے گزرتے تو یہ سردار آپس میں طعن کے طور پر ان مومنین پر آنکھوں سے اشارے کرتے تھے۔ ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔

إِلَىٰ أَهْلِهِمْ انْقَلِبُوا فَمِثْلُ ۖ وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُم

إِلَىٰ أَهْلِهِمْ	انْقَلِبُوا	فَمِثْلُ ۖ	وَ	إِذَا	رَأَوْهُمْ
اپنے گھروں کی طرف	(تو) پلٹتے	خوش ہوتے ہوئے	اور	جب	وہ دیکھتے ان (مسلمانوں) کو

اپنے گھروں کی طرف لوٹتے تو خوش ہو کر لوٹتے ○ اور جب مسلمانوں کو دیکھتے

قَالُوا إِنْ هَؤُلَاءِ لَصَّالُونَ ۚ وَمَا أُرْسِلُوا

قَالُوا	إِنْ	هَؤُلَاءِ	لَصَّالُونَ ۚ	وَ	مَا أُرْسِلُوا
(تو) کہتے	بیشک	یہ لوگ	ضرور نیکے ہوئے (ہیں)	اور (حالانکہ)	انہیں نہیں بھیجا گیا

تو کہتے: بیشک یہ لوگ نیکے ہوئے ہیں ○ حالانکہ ان کافروں کو

عَلَيْهِمْ حَفِظِينَ ۚ قَالِيَوْمَ الَّذِينَ آمَنُوا

عَلَيْهِمْ	حَفِظِينَ ۚ	قَالِيَوْمَ	الَّذِينَ	آمَنُوا
ان (مسلمانوں) پر	نگہبان (بنائے)	تو آج	وہ لوگ جو	ایمان لائے

مسلمانوں پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا گیا ○ تو آج ایمان والے

مِنَ الْكُفَّارِ يَصْحَكُونَ ۚ عَلَىٰ الْأَسْرَائِكِ لَا يَنْظُرُونَ ۚ

مِنَ الْكُفَّارِ	يَصْحَكُونَ ۚ	عَلَىٰ الْأَسْرَائِكِ	لَا يَنْظُرُونَ ۚ
کافروں سے (پر)	نہیں گے	تختوں پر (بیٹھ کر)	دیکھ رہے ہوں گے

کافروں پر نہیں گے ○ تختوں پر بیٹھے دیکھ رہے ہوں گے ○

هَلْ ثَوَابَ الْكُفَّارِ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۚ

هَلْ	ثَوَابَ	الْكُفَّارِ	مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۚ
کیا	بدلہ دیا گیا	کافروں (کو)	(اس کا) جو وہ کام کرتے تھے

کیا بدلہ دیا گیا کافروں کو اس کا جو وہ کام کرتے تھے ○

۱..... یعنی ان کافروں کو مسلمانوں پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا گیا کہ وہ ان کے احوال اور اعمال پر گرفت کریں بلکہ ان کفار کو اپنی اصلاح کا حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنا حال درست کریں۔

۲..... جب جہنم کا دروازہ کھولا جائے گا تو کافر جہنم سے نکلنے کے لئے دروازے کی طرف دوڑیں گے اور جب قریب پہنچیں گے تو دروازہ بند ہو جائے گا، ان کے ساتھ بار بار ایسا ہی ہو گا اور کافروں کی یہ حالت دیکھ کر مسلمان ان پر نہیں گے اور مسلمانوں کا یہ ہنسنا کفار کے ہنسے کا بدلہ ہو گا۔



رکوع: 01

آیات: 25

## سُورَةُ الْاِنْشِقَاقِ مَلِكِيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰهُ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللّٰهُ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

اِذَا السَّمَاءُ اَنْشَقَّتْ ۝۱ وَ اَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَ

اِذَا	السَّمَاءُ	اَنْشَقَّتْ ۝۱	وَ	اَذِنَتْ	لِرَبِّهَا	وَ
جب	آسمان	پھٹ جائے گا	اور	وہ نے گا	اپنے رب کا (حکم)	اور

جب آسمان پھٹ جائے گا اور وہ اپنے رب کا حکم سنے گا اور

حَقَّتْ ۝۲ وَ اِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ ۝۳ وَ اَلْقَتْ

حَقَّتْ ۝۲	وَ	اِذَا	الْاَرْضُ	مُدَّتْ ۝۳ (۱)	وَ	اَلْقَتْ (۲)
(یہی) اسے لائق ہے	اور	جب	زمین	دراز کر دی جائے گی	اور	وہ (باہر) ڈال دے گی

اسے یہی لائق ہے اور جب زمین کو دراز کر دیا جائے گا اور جو کچھ

مَا فِيْهَا وَ تَخَلَّتْ ۝۴ وَ اَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَ

مَا	فِيْهَا	وَ	تَخَلَّتْ ۝۴	وَ	اَذِنَتْ	لِرَبِّهَا	وَ
جو کچھ	اس میں (ہے)	اور	خالی ہو جائے گی	اور	وہ نے گی	اپنے رب کا (حکم)	اور

اس میں ہے زمین اسے (باہر) ڈال دے گی اور خالی ہو جائے گی اور وہ اپنے رب کا حکم سنے گی اور

۱..... یعنی جب زمین کی وسعت میں اضافہ کر کے اسے دراز کر دیا جائے گا اور اس پر کوئی عمارت اور کوئی پہاڑ باقی نہ رہے گا۔

۲..... یعنی جب زمین اپنے اندر موجود سب خزانے اور مردے باہر ڈال دے گی اور خزانوں اور مردوں سے خالی ہو جائے گی۔

انسان کو ایک تشبیہ

دائیں ہاتھ میں اعمال نامہ پانے والے کا حال

بئیں ہاتھ میں اعمال نامہ پانے والے کا حال اور اس کا نتیجہ

حَقَّتْ ۛ يَا أَيُّهَا الْإِنْسَانُ إِنَّكَ كَادِحٌ

حَقَّتْ ۛ	يَا أَيُّهَا	الْإِنْسَانُ	إِنَّكَ	كَادِحٌ
(جہی) اسے لائق ہے	اے	انسان	بیشک تو	دوڑنے والا (ہے)

اسے یہی لائق ہے ۛ اے انسان! بیشک تو اپنے رب کی طرف

إِلَىٰ رَبِّكَ كَدًّا حَافِلًا ۚ ۛ فَاَمَّا مَنْ

إِلَىٰ رَبِّكَ	كَدًّا	حَافِلًا ۚ	فَاَمَّا	مَنْ
اپنے رب کی طرف	دوڑنا	پھر ملنے والا (ہے) اس سے	تو بہر حال	جسے

دوڑنے والا ہے پھر اس سے ملنے والا ہے ۛ تو بہر حال جسے

أَوْتَىٰ كِتَابَ يَسِينٍ ۚ ۛ فَسَوْفَ يَحَاسِبُ

أَوْتَىٰ	كِتَابَ	يَسِينٍ ۚ	فَسَوْفَ	يَحَاسِبُ
دیا جائے گا	اس کا اعمال نامہ	اس کے دائیں ہاتھ میں	تو عنقریب اس سے	حساب لیا جائے گا

اس کا نامہ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا ۛ تو عنقریب اس سے

حَسَابًا يَسِيرًا ۚ ۛ وَيُنْقَلِبُ إِلَىٰ أَهْلِهِ مَسْرُورًا ۚ ۛ

حَسَابًا يَسِيرًا ۚ	ۛ	وَيُنْقَلِبُ	إِلَىٰ أَهْلِهِ	مَسْرُورًا ۚ
آسان حساب	اور	وہ پلٹے گا	اپنے گھر والوں کی طرف	خوش ہوتا ہوا

آسان حساب لیا جائے گا ۛ اور وہ اپنے گھر والوں کی طرف خوشی خوشی پلٹے گا ۛ

وَأَمَّا مَنْ أَوْتَىٰ كِتَابَهُ وَرَاءَ ظَهْرِهِ ۚ ۛ

وَأَمَّا	مَنْ	أَوْتَىٰ	كِتَابَهُ	وَرَاءَ ظَهْرِهِ ۚ
اور	بہر حال	جسے	دیا جائے گا	اس کی پیٹھ کے پیچھے (سے)

اور رہا وہ جسے اس کا نامہ اعمال اس کی پیٹھ کے پیچھے سے دیا جائے گا ۛ

ۛ قیامت کے دن بعض اہل ایمان ایسے ہوں گے کہ بارگاہ الہی میں حاضری کے وقت ان سے تحقیق اور جرح والا حساب نہیں ہو گا بلکہ صرف ان کے اعمال ان پر پیش کئے جائیں گے، وہ اپنی نیکیوں اور گناہوں کو پہچانیں گے، پھر انہیں نیکیوں پر ثواب دیا اور گناہوں سے درگزر کیا جائے گا۔ یہ وہ آسان حساب ہے جس کا اس آیت میں ذکر ہے یعنی نہ تو شدید اعتراضات کر کے اعمال کی تسفیع ہوگی، اور نہ یہ کہا جائے گا کہ ایسا کیوں کیا، اور نہ اس پر جہت قائم کی جائے گی کیونکہ جس سے مطالبہ کیا گیا تو اس کے پاس کوئی نذر نہ ہو گا اور نہ ہی وہ کوئی جہت پائے گا، اس طرح وہ سوا ہو جائے گا۔

فَسَوْفَ يَدْعُو ثُبُورًا ۝ وَيَصْلِي سَعِيرًا ۝

فَسَوْفَ يَدْعُو	ثُبُورًا ۝	وَّ	يَصْلِي	سَعِيرًا ۝
تو عنقریب وہ مانگے گا	موت	اور	وہ داخل ہوگا	بھڑکتی آگ (میں)

تو وہ عنقریب موت مانگے گا ۝ اور وہ بھڑکتی آگ میں داخل ہوگا ۝

إِنَّهُ كَانَ فِي أَهْلِهِ مَسْرُورًا ۝ إِنَّهُ ظَنَّ أَنْ

إِنَّهُ	كَانَ	فِي أَهْلِهِ	مَسْرُورًا ۝ (۱)	إِنَّهُ	ظَنَّ	أَنْ
بیشک وہ	تھا	اپنے گھر والوں میں	خوش	بیشک وہ	سمجھا	کہ

بیشک وہ اپنے گھر والوں میں خوش تھا ۝ بیشک اس نے سمجھا کہ

لَنْ يَحْضُرَ ۝ بَلَىٰ إِنَّ رَبَّهُ كَانَ بِبَصِيرًا ۝

لَنْ يَحْضُرَ ۝	بَلَىٰ	إِنَّ	رَبَّهُ	كَانَ	بِهِ	بَصِيرًا ۝
وہ ہرگز واپس نہیں لوٹے گا	کیوں نہیں	بیشک	اس کا رب	ہے	اس کو	دیکھنے والا

وہ ہرگز واپس نہیں لوٹے گا ۝ ہاں، کیوں نہیں! بیشک اس کا رب اسے دیکھ رہا ہے ۝

فَلَا أُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ۝ وَاللَّيْلِ وَمَا وَسَقَ ۝

فَلَا أُقْسِمُ	بِالشَّفَقِ ۝	وَّ	الَّيْلِ	وَّ	مَا	وَسَقَ ۝ (۲)
تو مجھے قسم ہے	شام کے اجالے کی	اور	رات (کی)	اور	(اس کی) جسے	وہ جمع کر دے

تو مجھے شام کے اجالے کی قسم ہے ۝ اور رات کی اور ان چیزوں کی جنہیں رات جمع کر دے ۝

وَالْقَمَرِ إِذَا اتَّسَقَ ۝ لَتَتَرَكِبَنَّ طَبَقًا

وَّ	الْقَمَرِ	إِذَا	اتَّسَقَ ۝ (۳)	لَتَتَرَكِبَنَّ	طَبَقًا
اور	چاند (کی)	جب	وہ پورا ہو جائے	ضرور تم چڑھو گے	ایک حالت (کی طرف)

اور چاند کی جب اس کا نور پورا ہو جائے ۝ ضرور تم ایک حالت کے بعد دوسری حالت کی طرف

- ۱..... اس سے مراد یہ ہے کہ وہ دنیا کے اندر اپنے گھر والوں میں اپنی خواہشات میں لگن اور اپنے تکبر و غرور میں خوش تھا۔
- ۲..... ان چیزوں سے مراد یا تو جانور ہیں جو کہ دن میں منتشر ہوتے اور رات میں اپنے آشیانوں اور ٹھکانوں کی طرف چلے آتے ہیں، یا ان سے مراد وہ اعمال ہیں جو رات میں کئے جاتے ہیں جیسے تہجد کی نماز، یا ان سے مراد تاریکی اور ستارے ہیں کہ یہ رات میں جمع ہوتے ہیں۔
- ۳..... چاند کا نور ایام فیض یعنی قمری مہینے کی تہرہوں، چودھویں اور پندرہویں تاریخ میں کامل ہوتا ہے۔



عَنْ طَبَقٍ ۱۹ ﴿۱۹﴾ فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿۲۰﴾ وَإِذَا

عَنْ طَبَقٍ ۱۹ ﴿۱۹﴾	فَمَا لَهُمْ	لَا يُؤْمِنُونَ ﴿۲۰﴾	وَ	إِذَا
ایک حالت سے	تو کیا ہوا	ان کو	وہ ایمان نہیں لاتے	اور جب

چڑھو گے ○ تو انہیں کیا ہوا کہ وہ ایمان نہیں لاتے ○ اور جب

قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنُ لَا يَسْجُدُونَ ﴿۲۱﴾

قُرِئَ	عَلَيْهِمْ	الْقُرْآنُ	لَا يَسْجُدُونَ ﴿۲۱﴾
پڑھا جاتا ہے	ان پر (کے سامنے)	قرآن	(تو) وہ سجدہ نہیں کرتے

ان کے سامنے قرآن پڑھا جاتا ہے تو سجدہ نہیں کرتے ○

بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا يَكْذِبُونَ ﴿۲۲﴾ وَاللَّهُ

بَلِ	الَّذِينَ	كَفَرُوا	يَكْذِبُونَ ﴿۲۲﴾	وَاللَّهُ
بلکہ	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	وہ جھٹلا رہے ہیں	اللہ

بلکہ کافر جھٹلا رہے ہیں ○ اور اللہ

أَعْلَمُ بِمَا يُوعُونَ ﴿۲۳﴾ فَبَشِّرْهُمْ

أَعْلَمُ	بِمَا	يُوعُونَ ﴿۲۳﴾	فَبَشِّرْهُمْ
خوب جانتا ہے	(اس) کو جو	وہ اپنے دلوں میں رکھتے ہیں	تو تم بشارت سنا دو انہیں

اسے خوب جانتا ہے جو وہ اپنے دلوں میں رکھتے ہیں ○ تو تم انہیں دردناک عذاب کی

بِعَذَابِ آلِيمٍ ﴿۲۴﴾ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَ

بِعَذَابِ آلِيمٍ ﴿۲۴﴾	إِلَّا	الَّذِينَ	آمَنُوا	وَ
دردناک عذاب کی	مگر	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور

بشارت سنا دو ○ مگر جو ایمان لائے اور

۱..... اس آیت میں عام انسانوں سے خطاب ہے اور ایک حالت کے بعد دوسری حالت کی طرف چڑھنے سے مراد پہلے موت کی سختیوں اور بولناکیوں میں مبتلا ہونا، پھر مرنے کے بعد آٹھنا اور پھر حساب کیلئے جانے کی جگہ میں پیش ہونا ہے۔ یا اس آیت میں خاص حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے خطاب ہے اور مراد یہ ہے کہ ایک آسمان سے دوسرے آسمان کی طرف چڑھیں گے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم معراج کی رات ایک آسمان پر تشریف لے گئے، پھر دوسرے آسمان پر اسی طرح درجہ درجہ اور مرتبہ بمرتبہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے قرب کی منازل میں پہنچے۔

عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ ۝۲۵

عَمِلُوا	الصَّالِحَاتِ	لَهُمْ	أَجْرٌ	غَيْرُ مَمْنُونٍ ۝۲۵
انہوں نے عمل کئے	ایچھے، نیک	ان کے لئے	ثواب (ہے)	نہ ختم ہونے والا
انہوں نے ایچھے اعمال کئے ان کے لیے وہ ثواب ہے جو کبھی ختم نہیں ہوگا				

رکوع: 01

آیات: 22

## سُورَةُ الْبُورُجِ مَلِكِيَّةٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ	اللَّهُ	الرَّحْمَنِ	الرَّحِيمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ ۝۱ وَالْيَوْمِ الْبُوعُودِ ۝۲ وَشَاهِدِ

وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ ۝۱	وَالْيَوْمِ الْبُوعُودِ ۝۲	وَشَاهِدِ
برجوں والے آسمان کی قسم	وعدہ کئے گئے دن (کی)	گواہ (دن کی)

برجوں والے آسمان کی قسم اور اس دن کی جس کا وعدہ ہے اور گواہ دن کی

وَمَشْهُودِ ۝۳ قَتَلَ أَصْحَابُ الْأُخْدُودِ ۝۴

وَمَشْهُودِ ۝۳	قَتَلَ	أَصْحَابُ الْأُخْدُودِ ۝۴
حاضر کئے ہوئے (دن کی)	مارے جائیں	کھائی والے

اور اس دن کی جس میں (لوگ) حاضر ہوتے ہیں کھائی والوں پر لعنت ہو

۱..... آسمان میں موجود برجوں کی تعداد بارہ ہے اور ان کی قسم اس لئے ارشاد فرمائی گئی کہ ان میں اللہ تعالیٰ کی حکمت کے عجائبات نمودار ہیں جیسے سورج، چاند اور ستاروں کا ان بروج میں ایک معین اندازے پر چلنا اور اس چال میں اختلاف نہ ہونا وغیرہ۔

۲..... رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا "وعدہ کے دن سے قیامت کا دن، حاضر ہونے کے دن سے عرفہ کا دن اور گواہ کے دن سے جمعہ کا دن مراد ہے۔ (ترمذی، ۲۲۲/۵، الحدیث: ۳۳۵۰) ۳..... کھائی والوں کے واقعہ کی تفصیل جاننے کے لیے تفسیر صراط الجہان کے اسی مقام کا مطالعہ کریں۔

## النَّارِ ذَاتِ الْوَقُودِ ⑤ اِذْهُمْ عَلَيْهَا

النَّارِ ذَاتِ الْوَقُودِ ⑤	اِذْ	هُمْ	عَلَيْهَا
بھڑکنے والی آگ (والے)	جب	وہ	اس (کے کناروں) پر

بھڑکتی آگ والے ۵ جب وہ اس کے کناروں پر

## قُعُودٌ ⑥ وَهُمْ عَلَى مَا يَفْعَلُونَ بِالْمُؤْمِنِينَ

قُعُودٌ ⑥	وَ	هُمْ	عَلَى	مَا	يَفْعَلُونَ	بِالْمُؤْمِنِينَ
بیٹھے ہوئے (تھے)	اور	وہ	(اس) پر	جو	وہ کر رہے تھے	ایمان والوں کے ساتھ

بیٹھے ہوئے تھے ۶ اور وہ خود اس پر گواہ ہیں جو وہ مسلمانوں کے ساتھ

## شُهُودٌ ⑦ وَمَنْ تَقْبَلُوا مِنْهُمْ إِلَّا أَنْ يُؤْمِنُوا

شُهُودٌ ⑦	وَ	مَنْ تَقْبَلُوا	مِنْهُمْ	إِلَّا	أَنْ	يُؤْمِنُوا ①
گواہ (ہیں)	اور	انہیں برا نہ لگا	ان (مسلمانوں) کی طرف سے	مگر	یہ کہ	وہ ایمان لائے

کر رہے تھے ۷ اور انہیں مسلمانوں کی طرف سے صرف یہی بات بری لگی کہ وہ اس اللہ پر

## بِاللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ ⑧ الَّذِي لَهُ

بِاللَّهِ	الْعَزِيزِ	الْحَمِيدِ ⑧	الَّذِي لَهُ
اللہ پر	(جو) بہت عزت والا، غلبے والا	ہر تعریف کے لائق (ہے)	جس کے لئے

ایمان لے آئے جو بہت عزت والا، ہر تعریف کے لائق ہے ۸ وہ جس کے لئے

## مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ⑨ وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ⑩

مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ⑨	وَ	اللَّهُ	عَلَى كُلِّ شَيْءٍ	شَهِيدٌ ⑩
آسمانوں اور زمین کی سلطنت (ہے)	اور	اللہ	ہر چیز پر	گواہ (ہے)

آسمانوں اور زمین کی سلطنت ہے اور اللہ ہر چیز پر گواہ ہے ۱۰

①..... کافر مومن کے ایمان کی وجہ سے اس کا دشمن ہے اور کوئی مومن، مومن رہتے ہوئے کفار کو خوش نہیں کر سکتا۔ نیز مومن کی علامت یہ ہے کہ کافر اس سے ناخوش رہیں اور مومن خوش رہیں، لہذا جو کفار کو خوش کرنے کی کوشش میں مصروف ہو وہ عموماً دین میں مداہنت کرنے والا ہوتا ہے۔ اس سے ان لوگوں کو اپنے طرز عمل پر غور کرنا چاہئے جو کفار کی خوشی کے لئے ان کی مذہبی تقریبات منعقد کرتے یا ان میں شرکت کرتے ہیں، کفار کی خوشی کے لئے اسلام کے احکامات پر عمل کرنا چھوڑتے اور مسلمانوں کو دانتیں دیتے ہیں۔



## إِنَّ الَّذِينَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ

إِنَّ	الَّذِينَ	فَتَنُوا	الْمُؤْمِنِينَ	وَ	الْمُؤْمِنَاتِ
بیشک	وہ لوگ جنہوں نے	آزمائش میں ڈالا	مسلمان مردوں	اور	مسلمان عورتوں (کو)

بے شک جنہوں نے مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو آزمائش میں مبتلا کیا

## ثُمَّ لَمْ يَتُوبُوا فَلَهُمْ عَذَابٌ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ

ثُمَّ	لَمْ يَتُوبُوا	فَلَهُمْ	عَذَابٌ جَهَنَّمَ	وَ	لَهُمْ
پھر	انہوں نے توبہ نہ کی	تو ان کے لئے	جہنم کا عذاب (ہے)	اور	ان کے لئے

پھر توبہ نہ کی ان کے لئے جہنم کا عذاب ہے اور ان کے لئے

## عَذَابُ الْحَرِيقِ ۱۰ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا

عَذَابُ الْحَرِيقِ ۱۰	إِنَّ	الَّذِينَ	آمَنُوا	وَ	عَمِلُوا
آگ کا عذاب (ہے)	بیشک	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے عمل کئے

آگ کا عذاب ہے ۱۰ بے شک جو ایمان لائے اور انہوں نے

## الصَّالِحَاتِ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۚ ذَلِكَ

الصَّالِحَاتِ	لَهُمْ	جَنَّاتٌ	تَجْرِي	مِنْ تَحْتِهَا	الْأَنْهَارُ ۚ
اچھے، نیک	ان کے لئے	باغات (ہیں)	بہہ رہی ہیں	ان کے نیچے	نہریں

اچھے کام کئے ان کے لئے ایسے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں رواں ہیں، یہی

## الْفَوْزُ الْكَبِيرُ ۙ إِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ ۙ إِنَّهُ هُوَ

الْفَوْزُ الْكَبِيرُ ۙ	إِنَّ	بَطْشَ رَبِّكَ	لَشَدِيدٌ ۙ	إِنَّهُ	هُوَ
بڑی کامیابی (ہے)	بیشک	تیرے رب کی پکڑ	ضرور بہت سخت (ہے)	بیشک وہ	وہی

بڑی کامیابی ہے ۙ بے شک تیرے رب کی پکڑ بہت سخت ہے ۙ بیشک وہی

۱..... اللہ تعالیٰ جب ظالموں کو اپنے عذاب میں پکڑتا ہے تو اس کی پکڑ بہت سخت ہوتی ہے اگرچہ یہ پکڑ کچھ عرصہ ظالموں کو مہلت دینے کے بعد ہو کیونکہ انہیں مہلت دینا عاجز ہونے کی وجہ سے نہیں بلکہ حکمت کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اس آیت میں ہر ظالم شخص کے لئے نصیحت ہے کہ اگرچہ ابھی اللہ تعالیٰ نے اس کی پکڑ نہیں فرمائی لیکن جب بھی اللہ تعالیٰ نے اس کے ظلم کی وجہ سے اس کی گرفت فرمائی تو وہ بہت سخت ہوگی اور یہ گرفت دنیا و آخرت کہیں بھی ہو سکتی ہے۔

مسلمانوں کو ایذا دینے والوں کے لیے دیکھ

بائیں مسلمانوں کے لیے بتا رہا

صفاتِ بائیں تعالیٰ کا بیان

آلہٴ مصطفیٰ ص ۱۰۱

## يُبْدِي وَيُعِيدُ ۱۳ وَهُوَ الْغَفُورُ

يُبْدِي	و	يُعِيدُ ۱۳	و	هُوَ	الْغَفُورُ
(پیدائش کی) ابتداء فرماتا ہے	اور	(وہی موت کے بعد) لوٹائے گا	اور	وہی	بہت بخشنے والا
پہلے پیدا کرتا ہے اور وہی دوبارہ پیدا کرے گا ○ اور وہی بہت بخشنے والا ہے،					

## الْوَدُودُ ۱۴ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيدُ ۱۵ فَعَالٌ لِّمَا يُرِيدُ ۱۶

الْوَدُودُ ۱۴	ذُو الْعَرْشِ	الْمَجِيدُ ۱۵	فَعَالٌ	لِّمَا	يُرِيدُ ۱۶
نہایت محبت فرمانے والا ہے	عرش کا مالک	بڑی عظمت والا	(ہمیشہ) کرنے والا	(اس) کو جو	وہ چاہے
نہایت محبت فرمانے والا ہے ○ عرش کا مالک بڑی عظمت والا ہے ○ (ہمیشہ) جو چاہے کرنے والا ہے ○					

## هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْجُنُودِ ۱۷ فِرْعَوْنُ وَثَمُودَ ۱۸ بَلْ

هَلْ	أَتَاكَ	حَدِيثُ الْجُنُودِ ۱۷	فِرْعَوْنُ	و	ثَمُودَ ۱۸	بَلْ
کیا	آئی تمہارے پاس	لشکروں کی بات	فرعون	اور	ثمود	بلکہ
کیا تمہارے پاس لشکروں کی بات آئی ○ فرعون اور ثمود ○ بلکہ						

## الَّذِينَ كَفَرُوا فِي تَكْذِيبٍ ۱۹ وَاللَّهُ مِنْ وَرَائِهِمُ

الَّذِينَ	كَفَرُوا	فِي تَكْذِيبٍ ۱۹	و	اللَّهُ	مِنْ وَرَائِهِمُ
وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	جھٹلانے میں	(لگے ہوئے ہیں)	اور	اللہ
کافر جھٹلانے میں لگے ہوئے ہیں ○ اور اللہ ان کے پیچھے سے انہیں					

## مُحِيطٌ ۲۰ بَلْ هُوَ قَرِآنٌ مَّجِيدٌ ۲۱ فِي لَوْحٍ مَّحْفُوظٍ ۲۲

مُحِيطٌ ۲۰	بَلْ	هُوَ	قَرِآنٌ	مَّجِيدٌ ۲۱	فِي لَوْحٍ	مَّحْفُوظٍ ۲۲
گھیرے ہوئے ہے	بلکہ	وہ	بہت بزرگی والا قرآن	ہے	لوح محفوظ میں	(لکھا ہوا ہے)
گھیرے ہوئے ہے ○ بلکہ وہ بہت بزرگی والا قرآن ہے ○ لوح محفوظ میں ○						

۱..... اس سے پہلی آیات میں کفار کی طرف سے اہل ایمان کو اذیتیں پہنچنے کے حوالے سے اصحاب الاخدود کا حال بیان کر کے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو تسلی دی گئی اور اب یہاں سے اصحاب الاخدود سے بھی پہلے کے کفار کا حال بیان کر کے تسلی دی جا رہی ہے۔

۲..... اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کافروں کو جانتا ہے اور ان کا کوئی عمل اللہ تعالیٰ سے چھپا ہوا نہیں اور وہ اس بات پر قادر ہے کہ ان کفار پر بھی ویسا ہی عذاب نازل کر دے جیسا ان سے پہلے کفار پر نازل کیا تھا۔

رکوع: 01

آیات: 17

## سُورَةُ الطَّارِقِ مَلِكِيَّةٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ	اللَّهُ	الرَّحْمَنِ	الرَّحِيمِ
نام سے (شروع)	اللَّهُ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ ۝ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الطَّارِقُ ۝

وَالسَّمَاءِ	وَالطَّارِقِ ①	وَمَا أَدْرَاكَ	مَا	الطَّارِقُ ②
آسمان کی قسم	اور	رات کو آنے والے (کی)	اور	کیا معلوم تجھے

آسمان کی اور رات کو آنے والے کی قسم ① اور تمہیں کیا معلوم کہ رات کو آنے والا کیا ہے؟ ②

النَّجْمِ الثَّاقِبِ ۝ إِنَّ كُلَّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ۝

النَّجْمِ الثَّاقِبِ ③	إِنَّ	كُلَّ نَفْسٍ	لَّمَّا	عَلَيْهَا	حَافِظٌ ④ (۱)
خوب چمکنے والا ستارہ (ہے)	نہیں	کوئی جان	مگر	اس پر	نگہبان (موجود ہے)

خوب چمکنے والا ستارہ ہے ③ کوئی جان نہیں مگر اس پر نگہبان موجود ہے ④

فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ۝ خُلِقَ

فَلْيَنْظُرِ	الْإِنْسَانُ	مِمَّ	خُلِقَ ⑤	خُلِقَ
تو چاہئے کہ غور کرے	انسان	کس چیز سے	اسے پیدا کیا گیا	اسے پیدا کیا گیا

انسان کو غور کرنا چاہئے کہ اسے کس چیز سے پیدا کیا گیا ⑤ چھل کر نکلنے والے

①... یہ نگہبان ایک فرشتہ ہے۔ اگرچہ رب تعالیٰ خود سب کی ہر طرح حفاظت فرمانے پر قادر ہے، مگر قانون یہ ہے کہ یہ کام اس کے مقرر کردہ فرشتے کریں۔ نیز اس آیت سے معلوم ہوا کہ رب تعالیٰ کے بعض نام اس کے بندوں کو دے سکتے ہیں، جیسے اللہ تعالیٰ کا ایک نام حافظ ہے اور یہاں آیت میں فرشتوں کو حافظ بتایا گیا، لہذا ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے حافظ و ناصر ہیں۔

ہر جان پر ایک نگہبان مقرر ہے

دوبارہ زندہ کرنے پر قدرت الہی کی  
وجود انسان سے دلیل



مِنْ مَّاءٍ دَافِقٍ ۖ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَائِبِ ۚ إِنَّهُ

مِنْ مَّاءٍ دَافِقٍ ۖ	يَخْرُجُ	مِنْ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَائِبِ ۚ	إِنَّهُ
اچھل کر نکلنے والے پانی سے	جو نکلتا ہے	پیٹھ اور سینوں کے درمیان سے	بیشک وہ (اللہ)

پانی سے پیدا کیا گیا ○ جو پیٹھ اور سینوں کے درمیان سے نکلتا ہے ○ بیشک اللہ

عَلَى رَجْعِهِ لِقَادِرٌ ۚ يَوْمَ تُبْلَى السَّرَائِرُ ۚ

عَلَى رَجْعِهِ	لِقَادِرٌ ۚ	يَوْمَ	تُبْلَى	السَّرَائِرُ ۚ
اسے واپس کرنے پر	ضرور قادر (ہے)	(جس) دن	جانچا جائے گا	چھپی باتوں (کو)

اس کے واپس کرنے پر ضرور قادر ہے ○ جس دن چھپی باتوں کو جانچا جائے گا ○

فَسَالَهُ مِنْ قُوَّةٍ وَلَا نَاصِرٍ ۚ

فَسَالَهُ	مِنْ قُوَّةٍ	وَلَا	نَاصِرٍ ۚ
تو (ہو گی)	آدمی کے لئے	کوئی قوت	اور نہ کوئی مددگار

تو آدمی کے پاس نہ کچھ قوت ہو گی اور نہ کوئی مددگار ○

وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الرَّجْعِ ۚ وَالْأَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ ۚ

وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الرَّجْعِ ۚ	وَالْأَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ ۚ
لوٹ لوٹ کر آنے (برسنے) والے آسمان کی قسم	پھاڑی جانے والی زمین (کی)

اس آسمان کی قسم جو لوٹ لوٹ کر برستا ہے ○ اور پھاڑی جانے والی زمین کی ○

إِنَّهُ لَقَوْلُ فَصْلٍ ۚ وَمَاهُوَ بِالْهَزْلِ ۚ

إِنَّهُ	لَقَوْلُ فَصْلٍ ۚ	وَمَا هُوَ بِالْهَزْلِ ۚ
بیشک وہ (قرآن)	ضرور فیصلہ کر دینے والا کلام (ہے)	کوئی ہنسی مذاق کی بات

بیشک قرآن ضرور فیصلہ کر دینے والا کلام ہے ○ اور وہ کوئی ہنسی مذاق کی بات نہیں ہے ○

۱..... چھپی باتوں سے مراد عقائد، نیتیں اور وہ اعمال ہیں جنہیں آدمی چھپاتا ہے، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان سب کو ظاہر کر دے گا۔ لہذا ہر ایک کو چاہئے کہ اپنے ظاہری اعمال درست کرنے کے ساتھ ساتھ باطنی اور پوشیدہ اعمال بھی درست کرے تاکہ قیامت کے دن لوگوں کے سامنے سوا ہونے سے بچ سکے۔

اِنَّهُمْ يَكِيدُوْنَ كَيْدًا ۝۱۵ وَاَكِيدُ كَيْدًا ۝۱۶

اِنَّهُمْ	يَكِيدُوْنَ <sup>(۱)</sup>	كَيْدًا ۝۱۵	وَاَكِيدُ	كَيْدًا ۝۱۶
یشک وہ (کافر)	چالیں چل رہے ہیں	چال	اور	میں خفیہ تدبیر کرتا ہوں

یشک کافر اپنی چالیں چل رہے ہیں اور میں اپنی خفیہ تدبیر فرماتا ہوں

فَمَهْلِ الْكَافِرِينَ اَمْهَلُهُمْ رَوِيْدًا ۝۱۷

فَمَهْلِ	الْكَافِرِينَ	اَمْهَلُهُمْ	رَوِيْدًا ۝۱۷
تو تم ڈھیل دو	کافروں (کو)	مہلت دو انہیں	تھوڑی سی

تو تم کافروں کو ڈھیل دو، انہیں کچھ تھوڑی سی مہلت دو

رکوع: 01

آیات: 19

## سُورَةُ الْاٰخِلٰۤی مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللّٰہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی ۝۱ الَّذِیْ خَلَقَ فُسُوٰی ۝۲ وَ

سَبِّحْ	اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی ۝۱	الَّذِیْ	خَلَقَ	فُسُوٰی ۝۲	وَ
پاکی بیان کرو	اپنے سب سے بلند رب کے نام (کی)	جس نے	پیدا کیا	پھر ٹھیک بنایا	اور

اپنے رب کے نام کی پاکی بیان کرو جو سب سے بلند ہے جس نے پیدا کر کے ٹھیک بنایا اور

۱..... یعنی کفار کہہ اللہ تعالیٰ کے دین کو مٹانے، حق کے نور کو بجھانے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تکلیف پہنچانے کے لئے طرح طرح کی چالیں چل رہے ہیں اور میں اپنی خفیہ تدبیر فرماتا ہوں جس کی انہیں خبر نہیں تو اسے حبیب اُصْلِی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کافروں کی ہلاکت کی دعائے فرامیں بلکہ انہیں ڈھیل دیں اور انہیں چند روز کے لئے کچھ تھوڑی سی مہلت دیں کیونکہ وہ عنقریب ہلاک کر دیئے جائیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور غزوہ بدر میں انہیں عذاب الہی نے اپنی گرفت میں لے لیا۔

رب تعالیٰ کی تسبیح کرنے کا حکم اور اس کی صفات کا بیان

الَّذِي قَدَّرَ فَهَدَىٰ ۖ وَالَّذِي أَخْرَجَ الْمَرْحَىٰ ۖ

الَّذِي	قَدَّرَ	فَهَدَىٰ ②	وَالَّذِي	أَخْرَجَ	الْمَرْحَىٰ ③
جس نے	اندازے پر رکھا	پھر راہ دکھائی	اور	جس نے	نکالا

جس نے اندازے پر رکھا پھر راہ دکھائی ○ اور جس نے چارہ نکالا ○

فَجَعَلَهُ غُثَاءً أَحْوَىٰ ۖ سَنُقَرِّبُكَ فَلَا تَنْسَىٰ ۖ إِلَّا

فَجَعَلَهُ	غُثَاءً	أَحْوَىٰ ⑤	سَنُقَرِّبُكَ	فَلَا تَنْسَىٰ ①	إِلَّا
پھر کر دیا اسے	خشک	سیاہ	عنقریب ہم پڑھائیں گے تمہیں	تو تم نہ بھولو گے	مگر

پھر اسے خشک سیاہ کر دیا ○ (اے حبیب!) اب ہم تمہیں پڑھائیں گے تو تم نہ بھولو گے ○ مگر

مَا شَاءَ اللَّهُ ۖ إِنَّهُ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا يَخْفَىٰ ۖ

مَا	شَاءَ	اللَّهُ	إِنَّهُ	يَعْلَمُ	الْجَهْرَ	وَمَا	يَخْفَىٰ ⑥
جو	چاہے	اللہ	بیشک وہ	جانتا ہے	ہر ظاہر (کو)	اور	(اے) جو چھپا ہوتا ہے

جو اللہ چاہے بیشک وہ ہر کھلی اور چھپی بات کو جانتا ہے ○

وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرَىٰ ۖ فَذَكِّرْ ۚ إِنَّ تَفَعَّتْ

وَنُيَسِّرُكَ	لِلْيُسْرَىٰ ⑧	فَذَكِّرْ ④	إِنْ	تَفَعَّتْ
اور ہم آسانی دیں گے تمہیں	سب سے آسان چیز کے لئے	تو تم نصیحت کرو	اگر	فائدہ دے

اور ہم تمہارے لئے آسانی کا سامان کر دیں گے ○ تو تم نصیحت فرماؤ اگر نصیحت

الذِّكْرَىٰ ۖ سَيَذَكِّرُكَ مَنْ يُخَشَىٰ ۖ وَيَتَجَبَّبَهَا

الذِّكْرَىٰ ⑨	سَيَذَكِّرُكَ	مَنْ يُخَشَىٰ ⑩	وَيَتَجَبَّبَهَا
نصیحت	عنقریب وہ نصیحت مانے گا	جو ڈرتا ہے	دور رہے گا اس (نصیحت) سے

فائدہ دے ○ عنقریب وہ نصیحت مانے گا جو ڈرتا ہے ○ اور نصیحت سے وہ بڑا بد بخت

① حضرت جبریل علیہ السلام کی لے کر نازل ہوتے اور ابھی آیت کا آخری حصہ پڑھ کر فارغ نہیں ہوتے تھے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس آیت کا ابتدائی حصہ پڑھنا شروع کر دیتے تاکہ اسے بھول نہ جائیں، اس پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا "اے حبیب امی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، ہم حضرت جبریل علیہ السلام کے ذریعے تمہیں قرآن پڑھائیں گے تو جو کچھ آپ کے سامنے پڑھا جائے گا آپ اسے نہیں بھولیں گے۔" ② یہاں نصیحت کرنے میں جو نصیحت فائدہ دینے کی شرط لگائی گئی، اس کا یہ مطلب نہیں کہ اگر نصیحت فائدہ نہ دے تو نصیحت نہ کی جائے بلکہ نصیحت فائدہ دے یا نہ دے دونوں صورتوں میں ③



الْأَشَقَى ۝۱۱ الَّذِي يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرَى ۝ ثُمَّ لَا يَمُوتُ فِيهَا

الْأَشَقَى ۝۱۱	الَّذِي يَصْلَى	النَّارَ الْكُبْرَى ۝۱۲	ثُمَّ لَا يَمُوتُ	فِيهَا
بڑا بد بخت	جو	داخل ہوگا	سب سے بڑی آگ (میں)	پھر نہ وہ مرے گا

دور رہے گا ○ جو سب سے بڑی آگ میں جائے گا ○ پھر وہ نہ اس میں مرے گا

وَلَا يَحْيَى ۝۱۳ قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَزَكَّى ۝ وَذَكَرَ

وَلَا يَحْيَى ۝۱۳	قَدْ أَفْلَحَ	مَنْ تَزَكَّى ۝۱۴	وَ	ذَكَرَ
نہ جئے گا	یشک	کامیاب ہوا	وہ جو	پاکیزہ بن گیا

اور نہ جئے گا ○ یشک جس نے خود کو پاک کر لیا وہ کامیاب ہو گا ○ اور اس نے

اسْمَ رَبِّهِ فَصَلَّى ۝۱۵ بَلْ تُؤْثِرُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ۝۱۶

اسْمَ رَبِّهِ	فَصَلَّى ۝۱۵	بَلْ تُؤْثِرُونَ	الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ۝۱۶
اپنے رب کا نام	پھر نماز پڑھی	بلکہ	تم ترجیح دیتے ہو دنیاوی زندگی (کو)

اپنے رب کا نام لے کر نماز پڑھی ○ بلکہ تم دنیاوی زندگی کو ترجیح دیتے ہو ○

وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ وَأَبْغَى ۝۱۷ إِنَّ

وَالْآخِرَةُ	خَيْرٌ وَأَبْغَى ۝۱۷	إِنَّ
آخرت	بہتر اور (ہمیشہ) باقی رہنے والی (ہے)	یشک

اور آخرت بہتر اور باقی رہنے والی ہے ○ یشک

هَذَا فِي الصُّحُفِ الْأُولَى ۝۱۸ صُحُفِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى ۝۱۹

هَذَا	فِي الصُّحُفِ الْأُولَى ۝۱۸	صُحُفِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى ۝۱۹
یہ (بات)	ضرور پہلے صحیفوں میں (ہے)	ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں (میں)

یہ بات ضرور اگلے صحیفوں میں ہے ○ ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں ○

(پچھلے صفحہ پر) نصیحت کرنے کا حکم ہے کیونکہ قرآن پاک کی آیات میں مفہوم مخالف کا اعتبار نہیں ہے۔ ۱۔ لفظ ”تَزَكَّى“ سے مراد خود کو کفر و شرک اور گناہوں سے پاک کرنا ہے۔ یا اس سے مراد نماز کے لئے طہارت حاصل کرنا ہے۔ اس صورت میں اس آیت سے نماز کے لئے وضو اور غسل کرنا ثابت ہوتا ہے۔ ۲۔ ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ دنیاوی زندگی کی فانی لذتوں، رنگینیوں اور رعنائیوں میں کھو کر اپنی آخرت کو نہ بھول جائے بلکہ اپنی سانسوں کو قیمت جانتے ہوئے اپنی زندگی اطاعت الہی میں گزارے اور آخرت میں جنت کی دائمی نعمتیں حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ افسوس! اپنی زمانہ مسلمانوں کی ایک بہت بڑی تعداد ایسی ہے جو

حقیقی کامیاب شخص کی صفات

دنیاوی زندگی کو ترجیح دینے والوں کو تنبیہ

حضرت ابراہیم و موسیٰ کے صحیفوں کے مضمون کی طرف اشارہ

۱۱۱

آیات: 26

رکوع: 01

## سُورَةُ الْعَاشِيَةِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ	اللَّهُ	الرَّحْمَنِ	الرَّحِيمِ
نام سے (شروع)	اللَّهُ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْعَاشِيَةِ ۝۱ وَجُوهٌ

هَلْ	أَتَاكَ	حَدِيثُ الْعَاشِيَةِ ۝۱	وَجُوهٌ
کیا (یعنی بیشک)	آگئی تمہارے پاس	حَدِيثُ الْعَاشِيَةِ ۝۱ (۱)	وَجُوهٌ
		چھا جانے والی (مصیبت) کی خبر	بہت سے چہرے

بیشک تمہارے پاس چھا جانے والی مصیبت کی خبر آچکی ۝ بہت سے چہرے

يَوْمَ مِذْيَخَاشَعَةٍ ۝۲ عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ۝۳ تَصَلَّى

يَوْمَ مِذْيَخَاشَعَةٍ ۝۲	عَامِلَةٌ	نَّاصِبَةٌ ۝۳	تَصَلَّى
ذلیل و رسوا ہوں گے	کام کرنے والے	مشقت اٹھانے والے	وہ داخل ہوں گے

اس دن ذلیل و رسوا ہوں گے ۝ کام کرنے والے، مشقتیں برداشت کرنے والے ۝ بھڑکتی آگ میں

نَارًا حَامِيَةً ۝۴ تُسْقَى مِنْ عَيْنٍ اِنْيَةٍ ۝۵ لَيْسَ لَهُمْ

نَارًا حَامِيَةً ۝۴	تُسْقَى	مِنْ عَيْنٍ اِنْيَةٍ ۝۵	لَيْسَ لَهُمْ
بھڑکتی آگ (میں)	انہیں پلایا جائے گا	کھولتے ہوئے چشمے سے	نہ ہوگا
		ان کے لئے	

داخل ہوں گے ۝ انہیں شدید گرم چشمے سے پلایا جائے گا ۝ ان کے لیے

(پچھلے کلام سے) اپنی دنیا بھرنے میں ایسی مصروف ہے کہ اسے اپنی آخرت کی کوئی فکر نہیں۔ ۝ چھا جانے والی مصیبت سے مراد قیامت ہے جس کی شدتیں اور

ہولناکیاں ہر چیز پر چھا جائیں گی۔ ۝ اس سے بت پرست یا کتابی کافر مراد ہیں، انہوں نے اپنی طرف سے عبادت و ریاضت کے نام پر سختیوں بھی اٹھائیں، مشقتیں بھی جھیلیں اور نتیجہ یہ ہوا کہ جہنم میں جائیں گے۔ یونہی ہوگی، سادھو لوگ کہ دنیا چھوڑتے، لذتوں سے منہ موڑتے اور تکالیف اٹھاتے ہیں مگر آخرت میں کوئی صلہ نہیں اور یونہی بد مذہبوں کا اپنے باطل عقائد کے تحفظ و ترویج میں کوششیں کرنا اور کتابیں لکھنا وغیرہ سب بے فائدہ رہے گا۔

طَعَامٌ إِلَّا مِنْ ضَرِيعٍ ۝ لَا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِي

طَعَامٌ	إِلَّا	مِنْ ضَرِيعٍ ⑥ (۱)	لَا يُسْمِنُ	و	لَا يُغْنِي
کوئی کھانا	مگر	کانٹے دار گھاس	وہ (کھانا) موٹا نہ کرے گا	اور	نجات نہ دے گا

کانٹے دار گھاس کے سوا کوئی کھانا نہیں ○ جو نہ موٹا کرے گا اور نہ بھوک سے

مِنْ جُوعٍ ۝ وَجُوعٌ يَوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ۝ لِّسَعْيِهِنَّ رَاضِيَةٌ ۝

مِنْ جُوعٍ ⑤	وَجُوعٌ	يَوْمَئِذٍ	نَّاعِمَةٌ ⑧	لِّسَعْيِهِنَّ	رَاضِيَةٌ ⑨
بھوک سے	بہت سے چرے	اس دن	تروتازہ ہوں گے	اپنی کوشش پر	راضی ہوں گے

نجات دے گا ○ بہت سے چرے اس دن چین سے ہوں گے ○ اپنی کوشش پر راضی ہوں گے ○

فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۝ لَا تَسْمَعُ فِيهَا لَاغِيَةً ۝ فِيهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ۝

فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ⑩	لَا تَسْمَعُ	فِيهَا	لَاغِيَةً ⑪	فِيهَا	عَيْنٌ جَارِيَةٌ ⑫
بلند باغ میں	نہ سنیں گے	اس میں	کوئی بیہودہ بات	اس میں	جاری چشمے (ہوں گے)

بلند باغ میں ○ اس میں کوئی بیہودہ بات نہ سنیں گے ○ اس میں جاری چشمے ہوں گے ○

فِيهَا سُرُرٌ مَّرْفُوعَةٌ ۝ وَأَكْوَابٌ مَّوْضُوعَةٌ ۝ وَ

فِيهَا	سُرُرٌ مَّرْفُوعَةٌ ⑬	و	أَكْوَابٌ مَّوْضُوعَةٌ ⑭	و	
اس میں	بلند تخت (ہوں گے)	اور	رکھے ہوئے پیالے (ہوں گے)	اور	

اس میں بلند تخت ہوں گے ○ اور رکھے ہوئے گلاس ہوں گے ○ اور

نَبَارِقٌ مَّصْفُوفَةٌ ۝ وَزَرَائِي مَبْثُوثَةٌ ۝ أَفَلَا يَنْظُرُونَ

نَبَارِقٌ مَّصْفُوفَةٌ ⑮	و	زَرَائِي مَبْثُوثَةٌ ⑯	أَفَلَا يَنْظُرُونَ
صف در صف لگے ہوئے گاؤ تیکے (ہوں گے)	اور	بچھے ہوئے عمدہ قالین (ہوں گے)	تو کیا وہ نہیں دیکھتے

صف در صف گاؤ تیکے لگے ہوئے ہوں گے ○ اور عمدہ قالین بچھے ہوئے ہوں گے ○ تو کیا وہ اونٹ کو

۱..... "خودِ یح" عرب میں ایک خاردار زہریلی گھاس ہے، جو جانور کے پیٹ میں آگ سی لگا دیتی ہے، نہایت بد مزہ اور سخت نقصان دہ ہوتی ہے۔ یاد رہے کہ قیامت کے دن عذاب مختلف طرح کا ہو گا اور عذاب پائے والوں کے بہت سے طبقے ہوں گے، ان میں بعض کو زقوم (تھوڑا کار خست) کھانے کو دیا جائے گا اور بعض کو غنشلین یعنی دوزخیوں کی پیپ اور بعض کو آگ کے کانٹے کھانے کو دیئے جائیں گے۔ انہی مختلف اقسام کی وجہ سے قرآن پاک میں مختلف مقامات پر جہنمیوں کے کھانے کیلئے مختلف اشیاء بیان کی گئی ہیں۔

روز قیامت بائیں مسلمانوں کا حال اور ان کا حال

جنت کا خوشنما منظر اور مسلمان آرائش

مظاہر قدرت کی طرف اشارہ

وقف لا یموت



إِلَى الْإِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ۝۱۷ وَ إِلَى السَّمَاءِ كَيْفَ رُفِعَتْ ۝۱۸ وَقِفَّةً

إِلَى الْإِبِلِ	كَيْفَ	خُلِقَتْ ۝۱۷	وَ	إِلَى السَّمَاءِ	كَيْفَ	رُفِعَتْ ۝۱۸
اونٹ کی طرف	کیسا	اسے بنایا گیا ہے	اور	آسمان کی طرف	کیسا	اسے اونچا کیا گیا ہے

نہیں دیکھتے کہ کیسا بنایا گیا ہے ○ اور آسمان کو، کیسا اونچا کیا گیا ہے ○

وَ إِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ ۝۱۹ وَ إِلَى الْأَرْضِ كَيْفَ

وَ	إِلَى الْجِبَالِ	كَيْفَ	نُصِبَتْ ۝۱۹	وَ	إِلَى الْأَرْضِ	كَيْفَ
اور	پہاڑوں کی طرف	کیسے	اسے قائم کیا گیا ہے	اور	زمین کی طرف	کیسے

اور پہاڑوں کو، کیسے قائم کیا گیا ہے ○ اور زمین کو، کیسے

سُطِحَتْ ۝۲۰ فَذَكِّرْ ۝۲۱ إِنَّمَا أَنْتَ مُذَكِّرٌ ۝۲۲ لَسْتَ

سُطِحَتْ ۝۲۰	فَذَكِّرْ ۝۲۱	إِنَّمَا أَنْتَ	مُذَكِّرٌ ۝۲۲	لَسْتَ
اسے بچھایا گیا ہے	تو تم نصیحت کرو	تم تو صرف	نصیحت کرنے والے (ہو)	تم نہیں ہو

بچھائی گئی ہے ○ تو تم نصیحت کرو تم تو نصیحت کرنے والے ہی ہو ○ تم کچھ

عَلَيْهِمْ بِضَاطِرٍ ۝۲۳ إِلَّا مَنْ تَوَلَّى وَ كَفَرَ ۝۲۴

عَلَيْهِمْ	بِضَاطِرٍ ۝۲۳	إِلَّا	مَنْ	تَوَلَّى	وَ	كَفَرَ ۝۲۴
ان پر	زبردستی کرنے والے	مگر	جس نے	منہ پھیرا	اور	کفر کیا

ان پر زبردستی کرنے والے نہیں ہو ○ ہاں جس نے منہ پھیرا اور کفر کیا ○

فَيُعَذِّبُهُ اللَّهُ الْعَذَابَ الْأَكْبَرَ ۝۲۵ إِنَّ إِلَيْنَا

فَيُعَذِّبُهُ	اللَّهُ	الْعَذَابَ الْأَكْبَرَ ۝۲۵	إِنَّ	إِلَيْنَا
تو عذاب دے گا اسے	اللہ	بہت بڑا عذاب	بیشک	ہماری طرف (ہی)

تو اسے اللہ بہت بڑا عذاب دے گا ○ بیشک ہماری ہی طرف

۱..... اس آیت میں خطاب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کو ہے لیکن ہمیں بھی یہی حکم ہے کہ جو سمجھانے کی صلاحیت رکھتا ہو وہ دوسروں کو سمجھائے۔

۲..... اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کی یہ ذمہ داری نہیں کہ آپ کفار کو مسلمان کر کے ہی چھوڑیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا پیغام احسن طریقے سے پہنچا دینا آپ کا کام ہے، اس کے بعد اگر ایک بھی شخص ایمان نہ لائے تو آپ کی کوئی ذمہ داری نہیں۔

۳..... بڑے عذاب سے مراد جہنم کا عذاب ہے۔

إِيَابَهُمْ ۚ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ ۚ

إِيَابَهُمْ ۚ	ثُمَّ	إِنَّ	عَلَيْنَا	حِسَابَهُمْ ۚ
ان کا لوٹنا (ہے)	پھر	بیشک	ہم پر ہی	ان کا حساب (لینا ہے)
ان کا لوٹنا ہے ○ پھر بیشک ہم پر ہی ان کا حساب (لینا) ہے ○				

رکوع: 01

آیات: 30

## سُورَةُ الْفَجْرِ ۚ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ	اللَّهُ	الرَّحْمَنِ	الرَّحِيمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

وَالْفَجْرِ ۙ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ۙ وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ۙ

وَالْفَجْرِ ۙ	وَلَيَالٍ عَشْرٍ ۙ	وَالشَّفْعِ	وَالْوَتْرِ ۙ
صبح کی قسم (۱)	دس راتوں (۲)	جفت	طاق (۳)
اور	اور	اور	اور

صبح کی قسم ○ اور دس راتوں کی ○ اور جفت اور طاق کی ○ اور

الْبَيْلِ إِذَا يَسِرُّ ۚ هَلْ فِي ذَلِكَ قَسَمٌ لِذِي حِجْرِ ۚ

الْبَيْلِ	إِذَا	يَسِرُّ ۚ	هَلْ	فِي ذَلِكَ	قَسَمٌ	لِذِي حِجْرِ ۚ
رات (۵)	جب	وہ چل پڑے	کیا	اس (قسم) میں	قسم (ہے)	عقل والے کے لئے

رات کی جب وہ چل پڑے ○ کیا اس قسم میں عقلمند کے لیے قسم ہے ○؟

- ۱۔ اس صبح سے پہلی محرم کی، یا یکم ذی الحجہ کی، یا عید الاضحیٰ کی، یا ہر دن کی صبح مراد ہے۔ ۲۔ ان سے ذی الحجہ کی پہلی دس راتیں، یا محرم الحرام کے پہلے عشرے کی دس راتیں مراد ہیں۔ ۳۔ جفت سے ذوالحجہ کی ۱۰ تاریخ، یا مہلوق، یا ۱۲ اور ۴ رکعت والی نمازیں مراد ہیں۔ ۴۔ طاق سے ذوالحجہ کی ۹ تاریخ، یا اللہ تعالیٰ کی ذات، یا ۳ رکعت والی نماز یعنی مغرب مراد ہے۔ ۵۔ اس رات سے خاص مژدقہ کی رات، یا شب قدر، یا ہر رات مراد ہے اور رات کے چلنے سے مراد اس کا گزرنا ہے۔

أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ۖ ﴿٦﴾ إِرَمَ

أَلَمْ تَرَ	كَيْفَ	فَعَلَ	رَبُّكَ	بِعَادٍ ﴿٦﴾	إِرَمَ
کیا تم نے نہ دیکھا	کیسا	کیا	تمہارے رب (نے)	عاد کے ساتھ	(وہ) ارم (کے لوگ)

کیا تم نے نہ دیکھا کہ تمہارے رب نے عاد کے ساتھ کیا کیا؟ ○ ارم (کے لوگ)،

ذَاتِ الْعِمَادِ ۖ ﴿٧﴾ الَّتِي لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ ۖ ﴿٨﴾ وَ

ذَاتِ الْعِمَادِ ﴿٧﴾	الَّتِي	لَمْ يُخْلَقْ	مِثْلُهَا ﴿٨﴾	فِي الْبِلَادِ ﴿٨﴾	وَ
ستونوں (جیسے قد) والے	وہ جو	نہ پیدا کیا گیا	ان جیسا	شہروں میں	اور

ستونوں (جیسے قد) والے ○ کہ ان جیسا شہروں میں پیدا نہ ہوا ○ اور

ثَمُودَ الَّذِينَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ۖ ﴿٩﴾ وَ

ثَمُودَ	الَّذِينَ	جَابُوا	الصَّخْرَ	بِالْوَادِ ﴿٩﴾	وَ
ثمود (کے ساتھ)	جنہوں نے	کاٹیں	پتھر کی چٹانیں	وادی میں	اور

ثمود (کے ساتھ) جنہوں نے وادی میں پتھر کی چٹانیں کاٹیں ○ اور

فِرْعَوْنَ ذِي الْأَوْتَادِ ۖ ﴿١٠﴾ الَّذِينَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ ۖ ﴿١١﴾

فِرْعَوْنَ ذِي الْأَوْتَادِ ﴿١٠﴾	الَّذِينَ	طَغَوْا	فِي الْبِلَادِ ﴿١١﴾	مِثْلُهَا ﴿٨﴾	وَ
میںوں والے فرعون (کے ساتھ)	جنہوں نے	سرکشی کی	شہروں میں	شہروں میں	اور

فرعون (کے ساتھ) جو میںوں والا تھا ○ جنہوں نے شہروں میں سرکشی کی ○

فَاكْثَرُوا فِيهَا الْفُسَادَ ۖ ﴿١٢﴾ فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ

فَاكْثَرُوا	فِيهَا	الْفُسَادَ ﴿١٢﴾	فَصَبَّ	عَلَيْهِمْ	رَبُّكَ
پھر بہت پھیلایا	ان میں	فساد	تو برسایا	ان پر	تمہارے رب (نے)

پھر ان میں بہت فساد پھیلایا ○ تو ان پر تمہارے رب نے

- 1..... قوم عاد وہ تھیں: (1) عاد اولیٰ، (2) عاد آخری۔ یہاں عاد اولیٰ مراد ہے جن کے قد بہت دراز تھے، انہیں عاد ارم بھی کہتے ہیں۔
- 2..... قوم عاد کی قوت و طاقت اور قد و قامت کے بارے میں بہت کچھ مروی ہے جس میں بہت کچھ اسرائیلی روایات میں سے ہے لیکن یہ بات قطعی ہے جو قرآن میں بیان کی گئی کہ وہ غیر معمولی قوت و طاقت اور قد کا ٹھہ والے تھے۔
- 3..... فرعون نے جس کو سزا دینا ہوتی اس کے ہاتھ پاؤں میںوں سے بانہہ دینا یا ہاتھ پاؤں میں بنی نہیں گاڑ دیتا تھا۔



سَوْطَ عَذَابٍ ۝۱۳ إِنَّ رَبَّكَ لَبِالْبُرْصَادِ ۝۱۴ فَأَمَّا الْإِنْسَانُ

سَوْطَ عَذَابٍ ۝۱۳	إِنَّ	رَبَّكَ	لَبِالْبُرْصَادِ ۝۱۴	فَأَمَّا	الْإِنْسَانُ
عذاب کا کوڑا	بیشک	تمہارا رب	ضرور دیکھ رہا ہے	پس بہر حال	آدمی

عذاب کا کوڑا برسایا ○ بیشک تمہارا رب یقیناً دیکھ رہا ہے ○ تو بہر حال آدمی کو

إِذَا مَا ابْتَلَاهُ رَبُّهُ فَأَكْرَمَهُ وَنَعَّمَهُ ۖ فَيَقُولُ

إِذَا مَا ابْتَلَاهُ ۝۱۵	رَبُّهُ	فَأَكْرَمَهُ	وَ	نَعَّمَهُ	فَيَقُولُ
جب آزمائے اسے	اس کا رب	پس عزت دے اسے	اور	نعمت دے اسے	تو وہ کہتا ہے

جب اس کا رب آزمائے کہ اس کو عزت اور نعمت دے تو اس وقت وہ کہتا ہے کہ

رَبِّيَ أَكْرَمَنِ ۝۱۵ وَأَمَّا إِذَا مَا ابْتَلَاهُ فَقَدَرَ

رَبِّيَ	أَكْرَمَنِ ۝۱۵	وَ	أَمَّا	إِذَا مَا ابْتَلَاهُ	فَقَدَرَ
میرے رب (نے)	عزت دی مجھے	اور	بہر حال	جب وہ آزمائے اسے	پس تنگ کر دے

میرے رب نے مجھے عزت دی ○ اور بہر حال جب (اللہ) بندے کو آزمائے اور اس کا رزق

عَلَيْهِ رِزْقَهُ ۖ فَيَقُولُ رَبِّيَ أَهَانَنِ ۝۱۶ كَلَّا

عَلَيْهِ	رِزْقَهُ	فَيَقُولُ	رَبِّيَ	أَهَانَنِ ۝۱۶	كَلَّا
اس پر	اس کا رزق	تو وہ کہتا ہے	میرے رب (نے)	ذلیل کر دیا مجھے	ہرگز نہیں

اس پر تنگ کر دے تو کہتا ہے کہ میرے رب نے مجھے ذلیل کر دیا ○ ہرگز نہیں

بَلْ لَا تُكْرِمُونَ الْيَتِيمَ ۖ وَلَا تَحْصُونَ

بَلْ	لَا تُكْرِمُونَ	الْيَتِيمَ ۝۱۷	وَ	لَا تَحْصُونَ
بلکہ	تم عزت نہیں کرتے	یتیم (کی)	اور	ایک دوسرے کو ترغیب نہیں دیتے

بلکہ تم یتیم کی عزت نہیں کرتے ○ اور تم ایک دوسرے کو

1..... اللہ تعالیٰ بندوں کو مال و دولت اور نعمت و عزت دے کر اور واپس لے کر آزماتا ہے۔ اس میں مومن و مخلص اور مطیع و فرمانبردار تو بہر حال میں اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہتا، نعمت پر شکر اور مصیبت پر صبر کرتا ہے، لیکن غافل اور جاہل کا طرز عمل اس کے برخلاف ہوتا ہے کہ اگر اسے نعمت و عزت کے ذریعے آزمایا جائے تو وہ خود پسندی کا شکار ہو جاتا، نعمت پر شکر الہی ادا کرنے اور اسے فضل الہی قرار دینے کی بجائے اپنا حق سمجھتا، اسے اپنا کمال یا اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبولیت کی دلیل قرار دیتا ہے۔ اس کے برعکس جب اللہ تعالیٰ اسے رزق کی تنگی میں مبتلا کر کے یا دوسری تکلیف کے ذریعے آزماتا ہے تو اللہ تعالیٰ سے شکوہ و شکایت کرتا، ۴

عَلَى طَعَامِ الْمُسْكِينِ ۱۸ وَتَأْكُلُونَ الثَّرَاثَ أَكْلًا لَّيًّا ۱۹ وَ

و	عَلَى طَعَامِ الْمُسْكِينِ ۱۸	و	تَأْكُلُونَ	الْثَّرَاثَ	أَكْلًا لَّيًّا ۱۹	و
اور	مسکین کو کھلانے پر	اور	تم کھا جاتے ہو	میراث کا سارا مال	جمع کر کے کھا جانا	اور

مسکین کے کھلانے کی ترغیب نہیں دیتے اور میراث کا سارا مال جمع کر کے کھا جاتے ہو اور

تُحِبُّونَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ۲۰ كَلَّا إِذَا دُكَّتِ الْأَرْضُ

تُحِبُّونَ ۱۱	الْمَالَ	حُبًّا جَمًّا ۲۰	كَلَّا	إِذَا	دُكَّتِ	الْأَرْضُ
محبت رکھتے ہو	مال (سے)	بہت زیادہ محبت	ہاں ہاں	جب	ریزہ ریزہ کر دی جائے گی	زمین

مال سے بہت زیادہ محبت رکھتے ہو اور ہاں ہاں جب زمین ٹکرا کر ریزہ ریزہ

دَكَاةً ۲۱ وَجَاءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ۲۲

دَكَاةً ۲۱	و	جَاءَ	رَبُّكَ	و	الْمَلَكُ	صَفًّا صَفًّا ۲۲
خوب ریزہ ریزہ کرنا	اور	آئے گا	تمہارے رب (کا حکم)	اور	فرشتے	قطار در قطار (آئیں گے)

کر دی جائے گی اور تمہارے رب کا حکم آئے گا اور فرشتے قطار در قطار (آئیں گے) اور

وَجَاءَ يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ ۱۲ يَوْمَئِذٍ يَتَذَكَّرُ الْإِنْسَانُ وَ

و	جَاءَ يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ ۱۲	يَوْمَئِذٍ	يَتَذَكَّرُ	الْإِنْسَانُ	و
اور	اس دن جہنم لائی جائے گی	اس دن	سوچے گا	آدمی	اور

اور اس دن جہنم لائی جائے گی، اس دن آدمی سوچے گا اور

أَنِّي لَهُ الذِّكْرَى ۱۳ يَقُولُ يَلِيَّتَنِي

أَنِّي	لَهُ	الذِّكْرَى ۱۳	يَقُولُ	يَلِيَّتَنِي
(اب) کہاں (ہے)	اس کے لئے	سوچنے کا وقت	وہ کہے گا	اے کاش

اب اس کے لئے سوچنے کا وقت کہاں؟ وہ کہے گا: اے کاش کہ

(پچھلے صفحہ کا مشعر) ہر ایک کے سامنے جا کر وہ یاد کرنا یا اس چیز کو اللہ تعالیٰ کے ہاں مردودیت کی علامت سمجھتا ہے۔ یہ طرز عمل حقیقی مسلمان کی شان کے برخلاف ہے۔

۱۔ ان آیات میں کفار کی ذلت و رسوائی کے یہ اسباب بیان کئے گئے ہیں (۱) یتیم کی عزت نہ کرنا۔ (۲) مسکین کو کھانا کھانے کی ترغیب نہ دینا۔ (۳) فقراء کو مال و رداخت جڑپ کر جانا۔ (۴) مال سے بہت زیادہ محبت رکھنا۔ ان اسباب کو سامنے رکھتے ہوئے ہمیں بھی اپنی عملی حالت پر غور کرنے کی شدید حاجت ہے۔

## قَدْ مَتَّ لِحَيَاتِي ﴿۲۳﴾ فَيَوْمَئِذٍ

قَدْ مَتَّ	لِحَيَاتِي ﴿۲۳﴾	فَيَوْمَئِذٍ
میں نے آگے بھیجی ہوتی (کوئی نیکی)	اپنی (اخروی) زندگی کے لئے (یا) اپنی (دنیاوی) زندگی میں	تو اس دن
میں نے اپنی زندگی میں (کوئی نیکی) آگے بھیجی ہوتی تو اس دن		

## لَا يُعَذِّبُ عَذَابَهُ أَحَدٌ ﴿۲۴﴾ وَلَا يُوثِقُ

لَا يُعَذِّبُ	عَذَابَهُ	أَحَدٌ ﴿۲۴﴾	وَلَا يُوثِقُ
عذاب نہ کرے گا	اللہ کے عذاب (کی طرح)	کوئی ایک	اور نہیں باندھے گا

اللہ کے عذاب کی طرح کوئی عذاب نہیں دے گا اور اس کے باندھنے کی طرح

## وَنَاقَةَ أَحَدٌ ﴿۲۵﴾ يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ﴿۲۶﴾ ارْجِعِي

وَنَاقَةَ	أَحَدٌ ﴿۲۵﴾	يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ﴿۲۶﴾	ارْجِعِي
اس کے باندھنے (کی طرح)	کوئی ایک	اے اطمینان والی جان	تو لوٹ

کوئی نہ باندھے گا اے اطمینان والی جان اپنے رب کی طرف

## إِلَىٰ رَبِّكَ سَاطِئَةً مَّرْضِيَّةً ﴿۲۷﴾ فَادْخُلِي

إِلَىٰ رَبِّكَ	سَاطِئَةً	مَّرْضِيَّةً ﴿۲۷﴾	فَادْخُلِي
اپنے رب کی طرف	(اس سے) راضی	(اس کی بارگاہ میں) پسندیدہ	پھر داخل ہو جا

اس حال میں واپس آ کر تو اس سے راضی ہو وہ تجھ سے راضی ہو پھر میرے خاص بندوں میں

## فِي عِبْدِي ﴿۲۸﴾ وَادْخُلِي جَنَّتِي ﴿۲۹﴾

فِي عِبْدِي ﴿۲۸﴾	وَ	ادْخُلِي	جَنَّتِي ﴿۲۹﴾
میرے خاص بندوں میں	اور	داخل ہو جا	میری جنت (میں)

داخل ہو جا اور میری جنت میں داخل ہو جا

۱..... یہاں زندگی سے مراد دنیاوی زندگی ہے یا اخروی زندگی، پہلی صورت میں آیت کا مطلب یہ ہے کہ کاش میں دنیاوی زندگی میں کچھ نیکیاں کما کر آگے بھیج دیتا۔ دوسری صورت میں مطلب یہ ہے کہ کاش میں نے آخرت کی دائمی زندگی کے لئے کچھ بھیج دیا ہوتا۔ ۲..... رب عذاب کی طرف لوٹنے سے مراد اس کی رحمت، قرب اور حضور کی میں حاضر ہونا ہے۔ ۳..... اس آیت سے نیک لوگوں کی معیت و قرب کی فضیلت بھی ظاہر ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے مخلص مومن کو نیک بندوں کی معیت میں جانے کا فرمایا، پھر جنت میں داخل ہونے کا فرمایا اور یہ حقیقت ہے کہ نیکیوں کی صحبت اصلاحِ قلب اور دخولِ جنت کا ذریعہ ہے۔



رکوع: 01

آیات: 20

## سُورَةُ الْبَلَدِ ۝ مَلِكِيَّةٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ	اللَّهُ	الرَّحْمَنِ	الرَّحِيمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

لَا أَقْسِمُ بِهَذَا الْبَلَدِ ۝ وَأَنْتَ حِلٌّ بِهَذَا الْبَلَدِ ۝ وَ

لَا أَقْسِمُ	بِهَذَا الْبَلَدِ ۝ (۱)	وَأَنْتَ	حِلٌّ	بِهَذَا الْبَلَدِ ۝ (۲)	وَ
مجھے قسم ہے	اس شہر کی	اور (جبکہ)	تم	جلوہ گر (ہو)	اس شہر میں اور

مجھے اس شہر کی قسم ۝ جبکہ تم اس شہر میں تشریف فرما ہو ۝ اور

وَالِإِلٰهِ مَا وَلَدَ ۝ لَقَدْ خَلَقْنَا

وَالِإِلٰهِ (۲)	وَمَا وَلَدَ ۝ (۱)	لَقَدْ	خَلَقْنَا
باپ (کی قسم)	اور	اس کی اولاد (کی)	ضرور بیشک ہم نے پیدا کیا

باپ کی قسم اور اس کی اولاد کی ۝ یقیناً بیشک ہم نے آدمی کو

الْإِنْسَانَ فِي كَبَدٍ ۝ أَيْحَسِبُ أَنْ لَّنْ يَّقْدِرَ

الْإِنْسَانَ	فِي كَبَدٍ ۝ (۱)	أَيْحَسِبُ	أَنْ لَّنْ يَّقْدِرَ
انسان (کو)	مشقت میں (رہتا)	کیا آدمی سمجھتا ہے	کہ ہرگز قدرت نہ پائے گا

مشقت میں رہتا پیدا کیا ۝ کیا آدمی یہ سمجھتا ہے کہ ہرگز اس پر کوئی قدرت

۱..... اس آیت میں شہر سے مراد مکہ مکرمہ ہے، یہ شہر اللہ تعالیٰ کے نزدیک انتہائی معزز و مکرم ہے اور اسے یہ عظمت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وہاں تشریف فرما ہونے کی وجہ سے حاصل ہوئی ہے۔

۲..... یہاں باپ سے مراد حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی اولاد سے مراد حضرت اسماعیل علیہ السلام ہیں، یا باپ سے حضرت آدم علیہ السلام و النسل اور اولاد سے آپ کی فریت مراد ہے، یا والد سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اولاد سے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت مراد ہے۔

عَلَيْهِ أَحَدٌ ۵ يَقُولُ أَهْلَكْتَ مَالًا تُبَدًّا ۶

عَلَيْهِ	أَحَدٌ ۵	يَقُولُ	أَهْلَكْتَ	مَالًا تُبَدًّا ۶ (۱)
اس پر	کوئی ایک	وہ کہتا ہے	میں نے ختم کر دیا	ڈھیروں مال

نہیں پائے گا ۵ کہتا ہے کہ میں نے ڈھیروں مال ختم کر دیا ۶

أَيَحْسَبُ أَنْ لَمْ يَرَكَ أَحَدٌ ۷ أَلَمْ نَجْعَلْ لَهُ

أَيَحْسَبُ	أَنْ	لَمْ يَرَكَ ۷	أَحَدٌ ۷	أَلَمْ نَجْعَلْ لَهُ ۷
کیا وہ سمجھتا ہے	کہ	نہیں دیکھا اسے	کسی ایک (نے)	کیا ہم نے نہ بنائیں اس کی

کیا آدمی یہ سمجھتا ہے کہ اسے کسی نے نہ دیکھا ۷ کیا ہم نے اس کی دو آنکھیں

عَيْنَيْنِ ۸ وَلِسَانًا وَشَفَتَيْنِ ۹ وَهَدَيْنَهُ

عَيْنَيْنِ ۸	و	لِسَانًا	و	شَفَتَيْنِ ۹	و	هَدَيْنَهُ ۸
دو آنکھیں	اور	ایک زبان	اور	دو ہونٹ	اور	ہم نے دکھائے اسے

نہ بنائیں ۸ اور ایک زبان اور دو ہونٹ ۹ اور ہم نے اسے دو راستے

التَّجْدَيْنِ ۱۰ فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ۱۱ وَ

التَّجْدَيْنِ ۱۰ (۲)	فَلَا اقْتَحَمَ	الْعَقَبَةَ ۱۱	وَ
دو راستے	پھر کیوں نہ سوچے سمجھے بغیر کو دپڑا	گھاٹی (میں)	اور

دکھائے ۱۰ پھر بغیر سوچے سمجھے کیوں نہ گھاٹی میں کو دپڑا ۱۱ اور

مَا أَدْرَاكَ مَا الْعَقَبَةُ ۱۲ فَكُ رَقَبَةً ۱۳ أَوْ إِطْعَمَ

مَا أَدْرَاكَ ۱۲	مَا	الْعَقَبَةُ ۱۲	فَكَ رَقَبَةً ۱۳	أَوْ	إِطْعَمَ ۱۲
کیا معلوم تھے	کیا (ہے)	(دو) گھاٹی	(کسی کی غلامی سے) گردن چھڑانا	یا	کھانا کھلانا

تھے کیا معلوم کہ وہ گھاٹی کیا ہے؟ ۱۲ کسی بندے کی گردن چھڑانا ۱۳ یا بھوک کے دن میں

1..... بڑی نیت سے اور بری جگہ پر مال خرچ کرنے کا انجام بہت سخت ہے، اس سے وہ لوگ عبرت حاصل کریں جو رشوت کے ذریعے دنیا کا عہدہ اور منصب حاصل کرنے اور شادی کی ناجائز رسمیں پوری کرنے کے لئے بے تحاشہ مال خرچ کرتے ہیں اسی طرح وہ لوگ بھی درس حاصل کریں کہ جو ظاہری طور پر تو نیک کاموں میں اپنا مال خرچ کر رہے ہیں لیکن ان کی نیت یہ ہے کہ اس عمل سے لوگ ان کی داد واہ کریں اور لوگوں میں ان کی نیک نامی مشہور ہو۔

2..... مفسرین کا ایک قول یہ ہے کہ اس سے اچھائی اور برائی کے دو راستے مراد ہیں جو جنت یا جہنم تک پہنچاتے ہیں۔

فِي يَوْمٍ ذِي مَسْغَبَةٍ ۝ يَتَّبِعُهَا أَزْوَاجٌ مُّشْرَبَةٌ ۝ أَوْ مَسْكِينٌ زَا مَتْرَبَةٍ ۝ ط

فِي يَوْمٍ ذِي مَسْغَبَةٍ ۝ (۱)	يَتَّبِعُهَا أَزْوَاجٌ مُّشْرَبَةٌ ۝ (۱۵)	أَوْ	مَسْكِينٌ زَا مَتْرَبَةٍ ۝ (۲)
بھوک والے دن میں	رشتہ دار یتیم (کو)	یا	خاک نشین مسکین (کو)

کھانا دینا ○ رشتہ دار یتیم کو ○ یا خاک نشین مسکین کو ○

ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ

ثُمَّ كَانَ ۝	مِنَ الَّذِينَ ۝	آمَنُوا ۝ (۳)	وَ	تَوَاصَوْا ۝	بِالصَّبْرِ ۝
پھر	وہ ہو	ان لوگوں میں سے جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے آپس میں نصیحتیں کیں

پھر یہ ان میں سے ہو جو ایمان لائے اور انہوں نے آپس میں صبر کی نصیحتیں کیں اور

وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَةِ ۝ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ ۝ ط

وَ	تَوَاصَوْا ۝	بِالْمَرْحَةِ ۝ (۱۴)	أُولَٰئِكَ ۝	أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ ۝ (۱۸)
اور	آپس میں تاکیدیں کیں	مہربانی کی	یہ لوگ	دائیں طرف والے (ہیں)

آپس میں مہربانی کی تاکیدیں کیں ○ یہی لوگ دائیں طرف والے ہیں ○

وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا هُمْ

وَ	الَّذِينَ ۝	كَفَرُوا ۝	بِآيَاتِنَا ۝	هُمْ ۝
اور	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	ہماری آیتوں کے ساتھ	وہ

اور جنہوں نے ہماری آیتوں کے ساتھ کفر کیا وہی

أَصْحَابُ الشِّمَّةِ ۝ عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّوَصَّدَةٌ ۝ ط

أَصْحَابُ الشِّمَّةِ ۝ (۱۹)	عَلَيْهِمْ ۝	نَارٌ ۝	مُّوَصَّدَةٌ ۝ (۲۰)
بائیں طرف والے (ہیں)	ان پر	آگ (ہوگی)	(ہر طرف سے) بند کی ہوئی

بائیں طرف والے ہیں ○ ان پر ہر طرف سے بند کی ہوئی آگ ہوگی ○

- ۱..... حدیث پاک میں ہے: جو مسلمان کسی بھوکے مسلمان کو کھانا کھائے، اللہ تعالیٰ اسے جنت کے پھل کھائے گا اور جو مسلمان کسی پیاسے مسلمان کو پانی پلائے گا، اللہ تعالیٰ اسے رقیق مخموم (یعنی جنت کی سر بند شراب) پلائے گا۔ (ترمذی، ۲۰۴۲/۲، الحدیث: ۲۳۵) ۲..... حدیث پاک میں ہے: یتیموں اور مسکینوں کی مدد کرنے والا جہاد میں سعی کرنے والے اور بے تحاشے مسلسل شب بیداری کرنے والے اور ہمیشہ روزہ رکھنے والے کی مثل ہے۔ (مسلم، ص ۱۵۹۲، الحدیث: ۳۱/۳۹۸۲) ۳..... ایمان کے بغیر اچھی جگہوں پر مال خرچ کرنے کا ثواب نہیں ملے گا، لہذا جو کافر راخدا اٹھن خرچ پر ثواب چاہتا ہو تو اسے پہلے تو حید و رسالت پر ایمان لانا



رکوع: 01

آیات: 15

## سُورَةُ الشَّمْسِ مَلِكِيَّةٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ	اللَّهُ	الرَّحْمَنِ	الرَّحِيمِ
نام سے (شروع)	اللَّهُ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

وَالشَّمْسُ وَضُحَاهَا ۝۱ وَالْقَمَرِ إِذَا تَلَّهَا ۝۲

وَالشَّمْسُ (۱)	وَالْقَمَرِ	إِذَا	تَلَّهَا (۲)	وَالشَّمْسُ
سورج کی قسم	اور	اس کی روشنی (کی)	اور	چاند (کی)

سورج اور اس کی روشنی کی قسم ۝ اور چاند کی جب وہ اس کے پیچھے آئے ۝ اور

وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّىٰهَا ۝۳ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَىٰهَا ۝۴

وَالنَّهَارِ	إِذَا	تَجَلَّىٰهَا (۳)	وَاللَّيْلِ	إِذَا	يَغْشَىٰهَا (۴)	وَالنَّهَارِ
دن (کی)	جب	وہ چمکائے اس (سورج) کو	اور	رات (کی)	جب	وہ چھپا دے اسے

دن کی جب وہ سورج کو چمکائے ۝ اور رات کی جب وہ سورج کو چھپا دے ۝ اور

وَالسَّمَاءِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۝۵ وَالْأَرْضِ وَمَا

وَالسَّمَاءِ	وَالْأَرْضِ	وَمَا	بَيْنَهُمَا ۝	وَالسَّمَاءِ	وَمَا
اور	زمین (کی)	اور	بنایا اسے	اور	(اس کی) جس نے

آسمان کی اور اس کے بنانے والے کی قسم ۝ اور زمین کی اور اس کے

(پچھلے صفحہ کا حاشیہ) ضروری ہے ورنہ دنیا میں توبہ نہ مل جائے گا لیکن آخرت میں نہیں۔

۱..... اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت اور وحدانیت کا اظہار کرنے کے لئے متعدد چیزوں کی قسم ارشاد فرمائی ہے اور یہ چیزیں ایسی ہیں کہ ان کے ساتھ مخلوق کے عظیم منافع وابستہ ہیں اور ان میں غور و فکر کر کے ہر انسان اللہ تعالیٰ کی قدرت اور اس کی وحدانیت کے بارے میں جان سکتا ہے۔

طَحَّهَا ⑥ وَ نَفْسٍ وَ مَا سَوْهَا ⑤ فَالْهَمَهَا

طَحَّهَا ⑥	وَ	نَفْسٍ	وَ	مَا	سَوْهَا ⑤	فَالْهَمَهَا
پھیلا دیا اسے	اور	جان (کی)	اور	(اس کی) جس نے	ٹھیک بنایا اسے	پھر دل میں ڈالی اس کے

پھیلانے والے کی قسم ○ اور جان کی اور اس کی جس نے اسے ٹھیک بنایا ○ پھر اس کی نافرمانی

فُجُورَهَا وَ تَقْوَاهَا ⑧ قَدْ أَفْلَحَ مَنْ

فُجُورَهَا	وَ	تَقْوَاهَا ⑧	قَدْ	أَفْلَحَ	مَنْ
اس کی نافرمانی	اور	اس کی پرہیز گاری (کی سمجھ)	بیشک	وہ کامیاب ہوا	جس نے

اور اس کی پرہیز گاری کی سمجھ اس کے دل میں ڈالی ○ بیشک جس نے نفس کو پاک کر لیا

رَكَّهَهَا ⑨ وَ قَدْ خَابَ مَنْ دَسَّهَا ⑩

رَكَّهَهَا ⑨	وَ	قَدْ	خَابَ	مَنْ	دَسَّهَا ⑩
پاک کر لیا اس (نفس) کو	اور	بیشک	وہ ناکام ہوا	جس نے	(گناہوں میں) چھپا دیا اسے

وہ کامیاب ہو گیا ○ اور بیشک جس نے نفس کو گناہوں میں چھپا دیا وہ ناکام ہو گیا ○

كَذَّبَتْ ثَمُودُ بِطَغْوَاهَا ⑪ إِذَا تُبْعَثَ أَشْقَاهَا ⑫

كَذَّبَتْ	ثَمُودُ	بِطَغْوَاهَا ⑪	إِذَا تُبْعَثَ	أَشْقَاهَا ⑫
جھٹلایا	(قوم) ثمود (نے)	اپنی سرکشی سے	جس وقت اٹھ کھڑا ہوا	اس کا سب سے بڑا بد بخت آدمی

قوم ثمود نے اپنی سرکشی سے جھٹلایا ○ جس وقت ان کا سب سے بڑا بد بخت آدمی اٹھ کھڑا ہوا ○

فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ نَاقَةَ اللَّهِ

فَقَالَ	لَهُمْ	رَسُولُ اللَّهِ	نَاقَةَ اللَّهِ	وَ
تو فرمایا	ان سے	اللہ کے رسول (نے)	(بھج) اللہ کی اونٹنی	اور

تو اللہ کے رسول نے ان سے فرمایا: اللہ کی اونٹنی اور

۱..... اپنے نفس کو برائیوں سے پاک کرنا کامیابی حاصل کرنے کا ذریعہ اور اسے گناہوں میں چھپا دینا ناکامی کا سبب ہے۔ نفس برائیوں سے اسی وقت پاک ہو سکتا ہے جب اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت کی جائے، لہذا جو شخص حقیقی کامیابی حاصل کرنا اور ناکامی سے بچنا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت کر کے اپنے نفس کو برائیوں سے پاک کرے۔

۲..... یہ سب سے بڑا بد بخت آدمی قدر بن ساف تھا۔

سُقِيَهَا ۱۳ فَكَذَّبُوهُ فَعَقَرُوْهَا ۱۴

سُقِيَهَا ۱۳	فَكَذَّبُوهُ	فَعَقَرُوْهَا
اس کے پینے کی باری (سے)	تو انہوں نے جھٹلایا اسے	تو انہوں نے ٹانگوں کی رگیں کاٹ دیں اس (اوٹنی) کی

اس کی پینے کی باری سے بچو ○ تو انہوں نے اسے جھٹلایا پھر اوٹنی کی کوچیں کاٹ دیں

قَدْ مَدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْبِهِمْ

قَدْ مَدَمَ	عَلَيْهِمْ	رَبُّهُمْ	بِذَنْبِهِمْ
تو تباہی ڈال دی	ان پر	ان کے رب (نے)	ان کے گناہ کے سبب

تو ان پر ان کے رب نے ان کے گناہ کے سبب تباہی ڈال کر

فَسَوَّيْنَاهَا ۱۳ وَلَا يَخَافُ عُقْبَاهَا ۱۵

فَسَوَّيْنَاهَا ۱۳	وَلَا يَخَافُ	عُقْبَاهَا ۱۵
پھر برابر کر دیا اس (بستی) کو	اور	وہ نہیں ڈرتا

ان کی بستی کو برابر کر دیا ○ اور اسے ان کے پیچھا کرنے کا خوف نہیں ○

رکوع: 01

آیات: 21

## سُورَةُ الْبَلَدِ ۱۳

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ	اللَّهُ	الرَّحْمَنِ	الرَّحِيمِ
نام سے (شروع)	اللَّهُ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

۱۔ اس آیت کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ان کے پیچھا کرنے کا خوف نہیں کیونکہ کسی کو اس کے آگے دم مارنے کی مجال نہیں۔ بعض مفسرین نے اس آیت کے معنی یہ بھی بیان کئے ہیں کہ حضرت صالح علیہ السلام کو ان میں سے کسی کا خوف نہیں کہ عذاب نازل ہونے کے بعد وہ انہیں ایذا پہنچا سکے۔



## وَالْبَيْتَانِ إِذَا يَغْشَى ۱ وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى ۲ وَمَا

وَالْبَيْتَانِ	إِذَا	يَغْشَى ①	وَالنَّهَارِ ①	إِذَا	تَجَلَّى ①	وَمَا
رات کی قسم	جب	وہ چھاجائے	اور	دن (کی)	جب	وہ روشن ہو
					اور	(اس کی) جس نے

رات کی قسم جب وہ چھاجائے ○ اور دن کی جب وہ روشن ہو ○ اور

## خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْأُنْثَى ۳ إِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتَّى ۴ فَأَمَّا

خَلَقَ	الذَّكَرَ	وَالْأُنْثَى ③	إِنَّ	سَعْيَكُمْ	لَشَتَّى ④	فَأَمَّا
پیدا کیا	مذکر	اور	مؤنث (کو)	بیشک	تمہاری کوشش	ضرور مختلف (ہے)
					پس بہر حال	

مذکر اور مؤنث کو پیدا کرنے والے کی ○ بیشک تمہاری کوشش ضرور مختلف قسم کی ہے ○ تو بہر حال وہ

## مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى ۵ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى ۶

مَنْ	أَعْطَى	وَ	اتَّقَى ⑤	وَ	صَدَّقَ	بِالْحُسْنَى ⑥ (2)
جس نے	دیا	اور	پرہیز گار بنا	اور	سچا مانا	سب سے اچھی (راہ) کو

جس نے دیا اور پرہیز گار بنا ○ اور سب سے اچھی راہ کو سچا مانا ○

## فَسَنِّيْسِرُّكَ لِيْسِرِّي ۷ وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ

فَسَنِّيْسِرُّكَ	لِيْسِرِّي ⑦	وَأَمَّا	مَنْ	بَخِلَ
تو عنقریب ہم آسانی دیں گے اسے	سب سے آسان چیز کے لئے	اور	بہر حال	جس نے
				بخل کیا

تو بہت جلد ہم اسے آسانی مہیا کر دیں گے ○ اور رہا وہ جس نے بخل کیا

## وَأَسْتَغْنَى ۸ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَى ۹ فَسَنِّيْسِرُّكَ

وَأَسْتَغْنَى ⑧	وَكَذَّبَ	بِالْحُسْنَى ⑨	فَسَنِّيْسِرُّكَ
اور بے پروا بنا	اور	جھٹلایا	تو عنقریب ہم مہیا کر دیں گے اسے
			سب سے اچھی (راہ) کو

اور بے پروا بنا ○ اور سب سے اچھی راہ کو جھٹلایا ○ تو بہت جلد ہم اسے

① رات اور دن اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمتیں اور اس کی قدرت کی عظیم نشانیاں ہیں، اسی طرح رات کے بعد دن کا آنا اور دن کے بعد رات کا آنا بھی اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے کیونکہ اگر قیامت تک ہمیشہ رات ہی رہے تو مخلوق کے لئے اپنی معاشی ضروریات پورا کرنا ممکن نہ رہے گا اور اگر قیامت تک ہمیشہ دن ہی رہے تو مخلوق کا چین، سکون اور راحت ختم ہو جائے گی۔ عقلمند لوگ اس میں بھی غور کر کے اللہ تعالیٰ کی قدرت اور اس کی وحدانیت کے بارے میں جان سکتے ہیں۔ ② اس سے مراد ملت اسلام ہے۔

لوگوں کی کوشش  
مختلف ہونے کا تفسیر بیان

آسانی کا اصل بنانے والے اعمال

عقلمندی میں مبتلا کرنے والے اعمال

پہل کرنے والوں کو تنبیہ

## لِلْعُسْرَى ۱۰ وَ مَا يُغْنِي عَنْهُ مَالُهُ إِذَا

لِلْعُسْرَى ۱۰	وَ	مَا يُغْنِي	عَنْهُ	مَالُهُ	إِذَا
سب سے بڑی مشکل کا (راستہ)	اور	کام نہیں آئے گا	اس سے (اسے)	اس کا مال	جب

دشواری مہیا کر دیں گے ○ اور جب وہ ہلاکت میں پڑے گا تو اس کا مال

## تَرُدُّى ۱۱ إِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدَى ۱۲ وَإِنْ

تَرُدُّى ۱۱	إِنَّ	عَلَيْنَا	لَلْهُدَى ۱۲	وَ	إِنْ
وہ ہلاکت میں پڑے گا	بیشک	ہمارے (ذمہ) پر (ہے)	ضرور ہدایت فرمانا	اور	بیشک

اسے کام نہ آئے گا ○ بیشک ہدایت فرمانا ہمارے ہی ذمہ ہے ○ اور بیشک

## لَنَا الْآخِرَةُ وَالْأُولَى ۱۳ فَأَنْذَرْتُكُمْ نَارًا

لَنَا	لِلْآخِرَةِ	وَ	الْأُولَى ۱۳	فَأَنْذَرْتُكُمْ	نَارًا
ہماری ہی ملک (ہے)	ضرور آخرت	اور	دنیا	تو میں ڈراچکا تمہیں	(اس) آگ (سے)

آخرت اور دنیا دونوں کے ہم ہی مالک ہیں ○ تو میں تمہیں اس آگ سے ڈراچکا

## تَكْظَى ۱۴ لَا يَصْلُهَا إِلَّا الشَّقَى ۱۵ الَّذِي

تَكْظَى ۱۴	لَا يَصْلُهَا	إِلَّا	الشَّقَى ۱۵	الَّذِي
جو بھڑک رہی ہے	نہیں داخل ہو گا اس میں	مگر	بڑا بد بخت	وہ جس نے

جو بھڑک رہی ہے ○ اس میں بڑا بد بخت ہی داخل ہو گا ○ جس نے

## كَذَّبَ وَتَوَلَّى ۱۶ وَسَيَجْزِيهَا الَّذِي ۱۷

كَذَّبَ	وَ	تَوَلَّى ۱۶	وَ	سَيَجْزِيهَا	الَّذِي ۱۷
جھٹلایا	اور	منہ پھیرا	اور	دور رکھا جائے گا اس (آگ) سے	سب سے بڑا پرہیز گار

جھٹلایا اور منہ پھیرا ○ اور عنقریب سب سے بڑے پرہیز گار کو اس آگ سے دور رکھا جائے گا ○

۱..... تمام مفسرین کے نزدیک اس آیت میں سب سے بڑے پرہیز گار سے مراد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ اس سے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے 6 فضائل معلوم ہوئے (1) گناہوں سے محفوظ رہیں گے کیونکہ سب سے بڑے متقی ہیں۔ (2) انہیں جہنم سے بہت دور رکھا جائے گا۔ (3) جہنم سے دور رکھے جانے میں ان کے لئے جنتی ہونے کی بشارت ہے۔ (4) سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں سب سے بڑے متقی اور پرہیز گار حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ (5) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تمام صدقات و خیرات قبول ہیں۔ (6) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

## الَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ يَتَزَكَّىٰ ۖ وَمَا

الَّذِي	يُؤْتِي	مَالَهُ	يَتَزَكَّىٰ	وَمَا
وہ جو	دیتا ہے	اپنا مال	(تاکہ) پاکیزگی حاصل کرے	اور (نہیں) ہے

جو اپنا مال دیتا ہے تاکہ اسے پاکیزگی ملے ○ اور کسی کا

## لَا حَاحِدَ عَنْدَهُ مِنْ تَعْمَةٍ تُجْزَىٰ ۖ إِلَّا

لَا حَاحِدَ	عَنْدَهُ	مِنْ تَعْمَةٍ	تُجْزَىٰ	إِلَّا
کسی ایک کے لئے	اس کے نزدیک (پر)	کچھ احسان	(جس کا بدلہ دیا جانا ہو)	لیکن

اس پر کچھ احسان نہیں جس کا بدلہ دیا جانا ہو ○ صرف

## ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْأَعْلَىٰ ۚ وَلَسَوْفَ يَرْضَىٰ ۚ

ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْأَعْلَىٰ	وَلَسَوْفَ يَرْضَىٰ
اپنے سب سے بلند (شان والے) رب کی رضا چاہنے (کے لئے)	ضرور عنقریب وہ خوش ہو جائے گا

اپنے سب سے بلند شان والے رب کی رضا تلاش کرنے کے لئے ○ اور بیشک قریب ہے کہ وہ خوش ہو جائے گا ○

رکوع: 01

آیات: 11

## سُورَةُ الضَّحٰی

## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ	اللَّهُ	الرَّحْمَنِ	الرَّحِيمِ
نام سے (شروع)	اللَّهُ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

(پچھلے صفحہ کا حاشیہ) تعالیٰ عنہ کے ہر صدقے میں اعلیٰ درجے کا اخلاص ہے جس کی گواہی رب تعالیٰ دے رہا ہے۔

۱..... جب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بہت مہنگی قیمت پر خرید کر آزاد کیا تو کفار کو حیرت ہوئی اور انہوں نے کہا کہ حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایسا کیوں کیا؟ شاید حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ان پر کوئی احسان ہو گا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور ظاہر فرمایا گیا کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ فعل محض رضائے الہی کے لئے ہے کسی کے احسان کا بدلہ نہیں۔



## وَالصُّحُفِ ۱ وَالْأَيْلِ إِذَا سَجَى ۲ مَا وَدَّعَكَ

وَالصُّحُفِ ۱ (۱)	وَ	الْأَيْلِ	إِذَا	سَجَى ۲	مَا وَدَّعَكَ
چڑھتے دن کے وقت کی قسم	اور	رات (کی)	جب	وہ ڈھانپ دے	نہیں چھوڑا تجھے

چڑھتے دن کے وقت کی قسم ○ اور رات کی جب وہ ڈھانپ دے ○ تمہارے رب نے

## رَبُّكَ وَمَا قَلَى ۳ وَلِلْآخِرَةِ خَيْرٌ

رَبُّكَ	وَ	مَا قَلَى ۳	وَ	لِلْآخِرَةِ	خَيْرٌ
تیرے رب (نے)	اور	نہ ناپسند کیا	اور	بیشک آخرت (یا) ہر پچھلی (گھڑی)	بہتر (ہے)

نہ تمہیں چھوڑا اور نہ ناپسند کیا ○ اور بیشک تمہارے لئے ہر پچھلی گھڑی

## لَكَ مِنَ الْأُولَى ۴ وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ

لَكَ	مِنَ الْأُولَى ۴	وَ	لَسَوْفَ يُعْطِيكَ	رَبُّكَ
تمہارے لئے	دنیا (یا) پہلی (گھڑی) سے	اور	ضرور عنقریب دے گا تجھے	تیرا رب

پہلی سے بہتر ہے ○ اور بیشک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا

## فَتَرْضَى ۵ أَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيمًا فَآوَى ۶ وَوَجَدَكَ

فَتَرْضَى ۵	أَلَمْ يَجِدْكَ	يَتِيمًا	فَآوَى ۶	وَوَجَدَكَ
تو تم راضی ہو جاؤ گے	کیا اس نے نہیں پایا تجھے	یتیم	پھر جگہ دی	اور اس نے پایا تجھے

کہ تم راضی ہو جاؤ گے ○ کیا اس نے تمہیں یتیم نہ پایا پھر جگہ دی ○ اور اس نے تمہیں

## صَاحِبًا فَهْدَى ۷ وَوَجَدَكَ عَائِلًا فَأَغْنَى ۸

صَاحِبًا	فَهْدَى ۷	وَوَجَدَكَ	عَائِلًا	فَأَغْنَى ۸
(اپنی محبت میں) گم	تو (اپنی طرف) راہ دی	اور اس نے پایا تجھے	حاجت مند	تو غنی کر دیا

اپنی محبت میں گم پایا تو اپنی طرف راہ دی ○ اور اس نے تمہیں حاجت مند پایا تو غنی کر دیا ○

۱..... بعض مفسرین کے نزدیک ”صُحُفِ“ سے دو وقت مراد ہے جس وقت سورج بلند ہوتا ہے اور بعض کے نزدیک یہاں ”صُحُفِ“ سے پورا دن مراد ہے۔

۲..... اس آیت کا ایک معنی یہ ہے کہ اے حبیب اُمّ اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، بیشک تمہارے لئے آخرت دنیا سے بہتر ہے کیونکہ وہاں آپ کے لئے بے انتہا عزتیں اور کرامتیں ہیں اور ایک معنی یہ ہے کہ آنے والے احوال آپ کے لئے گزشتہ سے بہتر و برتر ہیں گویا کہ حق تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ روز بروز آپ کے درجے بلند کرے گا اور عزت پر عزت اور منصب پر منصب زیادہ فرمائے گا اور ہر آنے والی گھڑی میں آپ کے مراتب ترقیوں میں رہیں گے۔

## فَأَمَّا الْيَتِيمَ فَلَا تَقْهَرْ ۙ وَأَمَّا السَّائِلَ

فَأَمَّا	الْيَتِيمَ	فَلَا تَقْهَرْ ۙ	وَأَمَّا	السَّائِلَ
تو بہر حال	یتیم (پر)	تو تم سختی نہ کرو	اور	مانگنے والے (کو)

تو کسی بھی صورت یتیم پر سختی نہ کرو ○ اور کسی بھی صورت مانگنے والے کو

## فَلَا تَنْهَرْ ۙ وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۝

فَلَا تَنْهَرْ ۙ	وَأَمَّا	بِنِعْمَةِ رَبِّكَ ۝	فَحَدِّثْ ۝
تو تم نہ جھڑکو	اور	اپنے رب کی نعمت کا	تو تم خوب چرچا کرو

نہ جھڑکو ○ اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو ○

رکوع: 01

آیات: 08

## سُورَةُ الْمَرْشِدِ مَكِّيَّةٌ

## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ	اللَّهُ	الرَّحْمَنِ	الرَّحِيمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

## أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۙ وَوَضَعْنَا عَنكَ وِزْرَكَ ۙ

أَلَمْ نَشْرَحْ	لَكَ	صَدْرَكَ ۙ	وَوَضَعْنَا	عَنكَ	وِزْرَكَ ۙ
کیا ہم نے کشادہ نہ کر دیا	تمہارے لئے	تمہارا سینہ	اور ہم نے اتار دیا	تم سے	تمہارا بوجھ

کیا ہم نے تمہاری خاطر تمہارا سینہ کشادہ نہ کر دیا؟ ○ اور ہم نے تمہارے اوپر سے تمہارا بوجھ اتار دیا ○

۱..... یہاں نعمت سے مراد وہ نعمتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو عطا فرمائیں اور وہ نعمتیں بھی مراد ہیں جن کا اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو عطا فرمایا ہے وندہ فرمایا ہے اور نعمتوں کا چرچا کرنے کا اس لئے حکم فرمایا کہ نعمت کو بیان کرنا شکر گزار ہے۔

۲..... اس بوجھ سے وہ غم مراد ہے جو حضور ﷺ کو کفار کے ایمان نہ لانے کی وجہ سے رہتا تھا اور ایک قول یہ ہے کہ اس سے امت کے گناہوں کا غم مراد ہے جس میں آپ ﷺ کا قلب مبارک مشغول رہتا تھا۔

الَّذِي أَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۖ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۚ

الَّذِي	أَنْقَضَ	ظَهْرَكَ ②	وَ	رَفَعْنَا	لَكَ	ذِكْرَكَ ①
جس نے	توڑی تھی	تمہاری پیٹھ	اور	ہم نے بلند کر دیا	تمہارے لئے	تمہارا ذکر

جس نے تمہاری پیٹھ توڑی تھی ○ اور ہم نے تمہاری خاطر تمہارا ذکر بلند کر دیا ○

فَإِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۚ إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۚ فَإِذَا

فَإِنَّ	مَعَ الْعُسْرِ	يُسْرًا ⑤	إِنَّ	مَعَ الْعُسْرِ	يُسْرًا ④	فَإِذَا
تو بیشک	دشواری کے ساتھ	آسانی (ہے)	بیشک	دشواری کے ساتھ	آسانی (ہے)	تو جب

تو بیشک دشواری کے ساتھ آسانی ہے ○ بیشک دشواری کے ساتھ آسانی ہے ○ تو جب

فَرَحْتُ فَأَنْصَبْ ۚ وَإِلَىٰ رَبِّكَ فَارْغَبْ ۚ

فَرَحْتُ	فَأَنْصَبْ ⑥	وَ	إِلَىٰ رَبِّكَ	فَارْغَبْ ⑧
تم فارغ ہو	تو محنت کرو	اور	اپنے رب ہی کی طرف	تو تم رغبت رکھو

تم فارغ ہو تو خوب کوشش کرو ○ اور اپنے رب ہی کی طرف رغبت رکھو ○

عجالت کا حکم  
حق کے بعد آسانی کی بشارت

۱۰۸۴

رکوع: 01

آیات: 08

## سُورَةُ التَّائِيْنِ ۙ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ	اللَّهُ	الرَّحْمَنِ	الرَّحِيمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

①..... مفسرین نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر بلند ہونے کی مختلف توجہات بیان کی ہیں، ان میں سے دو یہ ہیں (1) اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لانا اور ان کی اطاعت کرنا مخلوق پر لازم کر دیا ہے حتیٰ کہ کسی کا اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا، اس کی وحدانیت کا اقرار اور اس کی عبادت کرنا اس وقت تک مقبول نہیں جب تک وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان نہ لے آئے اور ان کی اطاعت نہ کرنے لگے۔ (2) اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر کیا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اذان، اقامت، نماز، تشہد، خطبہ وغیرہ میں اپنے ذکر کے ساتھ آپ کا ذکر کیا ہے۔

جلد ششم

380

مَحْمُودُ الْفَلَّاحُ عَلَىٰ كِبَرِ الْعِلْمِ

الْمَزْلُ السَّابِعُ ⑦

www.dawateislami.net



محقق انسانی کا تقسیم بیان

وَالَّذِينَ وَالزَّيْتُونَ ۝ وَطُورِ سِينِينَ ۝ وَهَذَا الْبَلَدِ الْأَمِينِ ۝

انجیر کی قسم	اور	زیتون (کی)	اور	طور سینا (کی)	اور	اس امن والے شہر (مکہ کی)	و	هَذَا الْبَلَدِ الْأَمِينِ ۝
--------------	-----	------------	-----	---------------	-----	--------------------------	---	------------------------------

انجیر کی قسم اور زیتون کی ۝ اور طور سینا کی ۝ اور اس امن والے شہر کی ۝

لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ ۝

لَقَدْ	خَلَقْنَا	الْإِنْسَانَ	فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ ۝
ضرور بیشک	ہم نے پیدا کیا	آدمی (کو)	سب سے اچھی صورت میں

بیشک یقیناً ہم نے آدمی کو سب سے اچھی صورت میں پیدا کیا ۝

ثُمَّ رَدَدْنَاهُ أَسْفَلَ سَافِلِينَ ۝ إِلَّا

ثُمَّ	رَدَدْنَاهُ	أَسْفَلَ سَافِلِينَ ۝ (۱)	إِلَّا
پھر	ہم نے پھیر دیا	سب نیچوں سے زیادہ نیچے (حال کی طرف)	مگر

پھر اسے ہر نیچی سے نیچی حالت کی طرف پھیر دیا ۝ مگر

الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَلَهُمْ

الَّذِينَ	آمَنُوا	وَعَمِلُوا	الصَّالِحَاتِ	فَلَهُمْ
وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے عمل کئے	اچھے، نیک

وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے تو ان کے لئے

أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ ۝ فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ

أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ ۝	فَمَا	يُكَذِّبُكَ	بَعْدُ
نہ ختم ہونے والا ثواب (ہے)	تو کیا چیز	جھٹلانے پر آمادہ کرتی ہے تجھے	(ان دلائل کے) بعد

بے انتہاء ثواب ہے ۝ تو اب کون سی چیز تجھے انصاف کے جھٹلانے پر

۱۔۔۔ اس کا ایک معنی یہ ہے کہ انسان کو سب سے اچھی صورت پر پیدا کرنے کے بعد اسے بڑھاپے کی طرف پھیر دیا اور اس وقت بدن کمزور، اعضا ناکارہ، عقل ناقص، پشت خم، بال سفید ہو جاتے اور جلد میں جھریاں پڑ جاتی ہیں اور وہ اپنی ضروریات انجام دینے میں دوسروں کا محتاج ہو جاتا ہے۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ جب اس نے اچھی شکل و صورت کی شکر گزاری نہ کی، اللہ تعالیٰ کی نافرمانی پر ہمارا اور ایمان نہ لایا تو اس کا انجام یہ ہوا کہ ہم نے جہنم کے سب سے نچلے درکات کو اس کا ٹھکانہ کر دیا۔

کافر کو تنبیہ

## بِالَّذِينَ ۱۰ أَلَيْسَ اللَّهُ بِأَحْكَمَ الْحَكَمِينَ ۱۱

بِالَّذِينَ ۱۰	أَلَيْسَ	اللَّهُ	بِأَحْكَمَ الْحَكَمِينَ ۱۱
انصاف، جزاء (کے دن) کو	کیا نہیں ہے	اللہ	سب حاکموں سے بڑا حاکم
آبادہ کرتی ہے ○ کیا اللہ سب حاکموں سے بڑھ کر حاکم نہیں؟ ○			

رکوع: 01

آیات: 19

## سُورَةُ الْعَنْقَلِ ۱۱

## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ	اللَّهُ	الرَّحْمَنِ	الرَّحِيمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

## اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ۱ خَلَقَ الْإِنْسَانَ

اقْرَأْ ۲	بِاسْمِ رَبِّكَ	الَّذِي	خَلَقَ ۱	خَلَقَ	الْإِنْسَانَ
پڑھو	اپنے رب کے نام سے	جس نے	پیدا کیا	اس نے بنایا	آدمی (کو)

اپنے رب کے نام سے پڑھو جس نے پیدا کیا ○ انسان کو خون کے لوتھڑے

## مِنْ عَلَقٍ ۳ اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ ۴ الَّذِي

مِنْ عَلَقٍ ۳	اقْرَأْ ۴	و	رَبُّكَ	الْأَكْرَمُ ۵	الَّذِي
خون کے لوتھڑے سے	پڑھو	اور	تمہارا رب (ہی)	سب سے بڑا کریم (ہے)	جس نے

سے بنایا ○ پڑھو اور تمہارا رب ہی سب سے بڑا کریم ہے ○ جس نے

۱..... حدیث پاک میں ہے: جو سورہ ”وَالْأَشْجَارِ وَالْأَنْشُورِ“ پڑھتے ہوئے ”أَلَيْسَ اللَّهُ بِأَحْكَمَ الْحَكَمِينَ“ پڑھے تو اسے چاہئے کہ وہ یہ کہے ”بَلَىٰ وَأَنَا عَلَىٰ ذَٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِينَ“، یعنی کیوں نہیں، یقیناً ہے اور میں اس بات پر گواہوں میں سے ہوں۔ (ترمذی، ۳۳۰/۵، الحدیث: ۳۳۵۸)

۲..... دوبارہ پڑھنے کا حکم تاکید کے لئے ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ دوبارہ قراءت کے حکم سے مراد یہ ہے کہ تبلیغ اور امت کی تعلیم کے لئے پڑھئے۔

انسان کی سرکشی اور تسے تنبیہ

عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۱ عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۲ كَلَّا إِنَّ						
عَلَّمَ	بِالْقَلَمِ ۱	عَلَّمَ	الْإِنْسَانَ ۱	مَا	لَمْ يَعْلَمْ ۲	كَلَّا إِنَّ
(لکھنا) سکھایا	قلم سے	اس نے سکھایا	آدمی (کو)	جو	وہ نہ جانتا تھا	ہاں ہاں بیشک
قلم سے لکھنا سکھایا ○ انسان کو وہ سکھایا جو وہ نہ جانتا تھا ○ ہاں ہاں، بیشک						
الْإِنْسَانَ لِيَطْغَى ۳ أَنْ سَرَّاهُ اسْتَغْنَى ۴						
الْإِنْسَانَ ۲	لِيَطْغَى ۱	أَنْ	سَرَّاهُ	اسْتَغْنَى ۳		
آدمی	ضرور سرکشی کرتا ہے	(اس بنا پر) کہ	اس نے سمجھ لیا اپنے آپ کو	غنی، بے نیاز		
آدمی ضرور سرکشی کرتا ہے ○ اس بنا پر کہ اپنے آپ کو غنی سمجھ لیا ○						
إِنَّ إِلَىٰ رَبِّكَ الرُّجْعَى ۵ أَرَأَيْتَ الَّذِي يَنْهَىٰ ۶						
إِنَّ	إِلَىٰ رَبِّكَ	الرُّجْعَى ۵	أَرَأَيْتَ	الَّذِي	يَنْهَىٰ ۶	
بیشک	تیرے رب ہی کی طرف	لوٹنا (ہے)	کیا تو نے دیکھا	(اس کو) جو	منع کرتا ہے	
بیشک تیرے رب ہی کی طرف لوٹنا ہے ○ کیا تو نے اس شخص کو دیکھا جو منع کرتا ہے ○						
عَبْدًا إِذَا صَلَّى ۷ أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ عَلَى الْهُدَىٰ ۸						
عَبْدًا	إِذَا	صَلَّى ۷	أَرَأَيْتَ	إِنْ	كَانَ	عَلَى الْهُدَىٰ ۸
بندے (کو)	جب	وہ نماز پڑھے	بھلا دیکھو تو	اگر	وہ ہوتا	ہدایت پر
بندے کو جب وہ نماز پڑھے ○ بھلا دیکھو تو اگر وہ ہدایت پر ہوتا ○						
أَوْ أَمَرَ بِالتَّقْوَىٰ ۹ أَرَأَيْتَ إِنْ كَذَّبَ ۱۰						
أَوْ	أَمَرَ	بِالتَّقْوَىٰ ۹	أَرَأَيْتَ	إِنْ	كَذَّبَ	۱۰
یا	وہ حکم دیتا	پرہیز گاری کا (تو کیا ہی اچھا تھا)	بھلا دیکھو تو	اگر	اس نے جھٹلایا	
یا پرہیز گاری کا حکم دیتا (تو کیا ہی اچھا تھا) ○ بھلا دیکھو تو اگر اس نے جھٹلایا ○						

۱..... یہاں انسان سے حضرت آدم علیہ السلام مراد ہیں اور جو انہیں سکھایا اس سے مراد اشیاء کے ناموں کا علم ہے۔ یا، یہاں انسان سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مراد ہیں کہ انہیں اللہ تعالیٰ نے تمام اشیاء کے علوم عطا فرمائے۔

۲..... یہاں آدمی سے مراد ابوبہل ہے، اس کے پاس کچھ مال آگیا تو اس نے لباس، سواری اور کھانے پینے میں تکلفات شروع کر دیئے اور اس کا خور و تنعم بہت بڑھ گیا تھا اور عموماً اکثر لوگوں کے ساتھ بھی ہوتا ہے کہ مال کی فراوانی سرکشی اور گناہوں میں ڈال دیتی ہے۔



## وَتَوَلَّى ۱۳ اَلَمْ يَعْلَم بِآثِ اللّٰهِ

و	تَوَلَّى ۱۳	اَلَمْ يَعْلَم	بِآثِ اللّٰهِ
اور	منہ پھیرا (تو کیا حال ہوگا)	کیا وہ جانتا نہیں	کہ اللہ

اور منہ پھیرا (تو کیا حال ہوگا) کیا اسے معلوم نہیں کہ اللہ

## يَرَى ۱۴ كَلَّا لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ ۱۵ لَنَسْفَعًا

يَرَى ۱۴	كَلَّا	لَئِنْ	لَّمْ يَنْتَهِ	لَنَسْفَعًا ۱۵
دیکھ رہا ہے	ہاں ہاں	ضرور اگر	وہ باز نہ آیا	(تو) ضرور ہم پکڑ کر کھینچیں گے

دیکھ رہا ہے ہاں ہاں یقیناً اگر وہ باز نہ آیا تو ضرور ہم پیشانی کے بال پکڑ کر

## بِالنَّاصِيَةِ ۱۵ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ۱۶

بِالنَّاصِيَةِ ۱۵	نَاصِيَةٍ	كَاذِبَةٍ	خَاطِئَةٍ ۱۶
پیشانی (کے بالوں) سے	(دو) پیشانی (جو)	جھوٹی	خطا کار (ہے)

کھینچیں گے وہ پیشانی جو جھوٹی خطا کار ہے

## فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ ۱۷ سَدَّعُ الرَّبَّانِيَةِ ۱۸

فَلْيَدْعُ	نَادِيَهُ ۱۷	سَدَّعُ	الرَّبَّانِيَةِ ۱۸
تو اسے چاہئے کہ پکارے	اپنی مجلس (کو)	ابھی ہم (بھی) بلائیں گے	دوزخ کے فرشتوں (کو)

تو اسے چاہئے کہ اپنی مجلس کو پکارے ہم (بھی) جلد ہی دوزخ کے فرشتوں کو بلائیں گے

## كَلَّا ۱۹ لَا تَطْعُهُ ۲۰ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ۲۱

كَلَّا	لَا تَطْعُهُ ۲۰	وَاسْجُدْ ۲۱	وَاقْتَرِبْ ۱۹
خبردار	تم نہ مانو اس کی (بات)	اور سجدہ کرو	اور (ہم سے) قریب ہو جاؤ

خبردار! تم اس کی بات نہ مانو اور سجدہ کرو اور (ہم سے) قریب ہو جاؤ

۱۔ پیشانی کے بالوں سے گھیننا فرشتوں کا کام ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم گھنٹیں گے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص بندوں کے کام اپنی طرف منسوب فرماتا ہے۔ ۲۔ ابو جہل نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو دھمکی دی کہ وہ اپنے ہم مجلس لوگوں کو آپ سے مقابلے کیلئے بلالے گا تو اس کے جواب میں خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم زبانہی فرشتوں کو بلا لیں گے۔ اس سے ظاہر ہوا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا دشمن اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے۔ ۳۔ یہ آیت آیات سجدہ میں سے ہے، اسے پڑھنے اور سننے والے پر سجدہ تلاوت کرنا واجب ہے۔

خاص کار کو سخت الفاظ میں وعید اور ایک چیلنج

مضمون مکمل اللہ تعالیٰ کی مدد سے لکھا گیا ہے

الْحَمْدُ لِلّٰهِ

رکوع: 01

آیات: 05

## سُورَةُ الْقَدْرِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ	اللَّهُ	الرَّحْمَنِ	الرَّحِيمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۚ وَمَا أَدْرَاكَ

إِنَّا	أَنْزَلْنَاهُ	فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ① (۱)	وَمَا أَدْرَاكَ
بیشک	ہم نے نازل کیا اس (قرآن) کو	شبِ قدر میں	کیا معلوم تجھے

بیشک ہم نے اس قرآن کو شبِ قدر میں نازل کیا اور تجھے کیا معلوم کہ

مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۖ لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۖ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ ۚ

مَا	لَيْلَةُ الْقَدْرِ ①	لَيْلَةُ الْقَدْرِ ①	خَيْرٌ	مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ ②
کیا (ہے)	شبِ قدر	شبِ قدر	بہتر (ہے)	ہزار مہینوں سے

شبِ قدر کیا ہے؟ شبِ قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے

تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ

تَنَزَّلُ	الْمَلَائِكَةُ	وَالرُّوحُ	فِيهَا	بِإِذْنِ رَبِّهِمْ
اترتے ہیں	فرشتے	اور	جبریل	اپنے رب کے حکم سے

اس رات میں فرشتے اور جبریل اپنے رب کے حکم سے

۱..... شبِ قدر انتہائی شرف و برکت والی رات ہے، اسے شبِ قدر اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں سال بھر کے احکام نافذ کئے جاتے ہیں اور فرشتوں کو سال بھر کے کاموں اور خدمات پر مامور کیا جاتا ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس رات کی دیگر باتوں پر شرافت و قدر کے باعث اس کو شبِ قدر کہتے ہیں۔ حدیث پاک میں ہے: جس نے اس رات میں ایمان اور اخلاص کے ساتھ شبِ بیداری کر کے عبادت کی تو اللہ تعالیٰ اس کے ساقیہ (صغیرہ) ٹٹاؤ بخش دیتا ہے۔ (بخاری، ۲۵/۱)

(الحديث: ۳۵)

مِنْ كُلِّ أَمْرٍ ۝ سَلَّمَ ۝ هِيَ حَتَّى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝

مِنْ كُلِّ أَمْرٍ ۝	سَلَّمَ	هِيَ	حَتَّى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝
ہر کام سے (کے لئے)	سلامتی (ہے)	وہ (رات)	صبح طلوع ہونے تک
ہر کام کے لیے اترتے ہیں ○ یہ رات صبح طلوع ہونے تک سلامتی ہے ○			

رکوع: 01

آیات: 08

## سُورَةُ الْبَيْتَةِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ	اللَّهُ	الرَّحْمَنِ	الرَّحِيمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ

لَمْ يَكُنِ	الَّذِينَ	كَفَرُوا	مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ (۱)	وَالْمُشْرِكِينَ
نہ تھے	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	اہل کتاب میں سے	مشرکین اور

کتابی کافر اور مشرک (اپنا دین) چھوڑنے والے

مُتَفَكِّينَ حَتَّى تَأْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ۝ رَسُولٌ

مُتَفَكِّينَ	حَتَّى	تَأْتِيَهُمُ	الْبَيِّنَةُ ۝	رَسُولٌ
(اپنا دین) چھوڑنے والے	یہاں تک کہ	آجائے ان کے پاس	روشن دلیل	(وہ رسول ہے)

نہ تھے جب تک ان کے پاس روشن دلیل نہ آئے ○ (یعنی) اللہ کا

۱..... اگرچہ اہل کتاب اور مشرکین سب ہی کافر ہیں مگر چونکہ اہل کتاب کو کسی پیغمبر اور کتاب سے نسبت ہے اس لئے ان کے احکام نرم ہیں اور اگر یہ ایمان قبول کریں تو انہیں دگنا ثواب ملتا ہے۔ جب کتاب اور پیغمبر سے نسبت کفار کو اتنا فائدہ دے دیتی ہے تو جس مومن کو حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور قرآن سے خصوصی نسبت ہو جائے تو اس کو کتنا فائدہ ہو گا۔



## مَنْ اللَّهُ يَتْلُوا صُحُفًا مَطَهَّرَةً ۝ (۲) فِيهَا كُتِبَ

مَنْ اللَّهُ	يَتْلُوا	صُحُفًا مَطَهَّرَةً ۝ (۱)	فِيهَا	كُتِبَ
اللہ کی طرف سے	وہ تلاوت کرتا ہے	پاک صحیفوں (کی)	ان میں	لکھی ہوئی (ہیں)

رسول جو پاک صحیفوں کی تلاوت فرماتا ہے ○ ان صحیفوں میں سیدھی باتیں

## قَبِيَّةٌ ۝ (۳) وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ إِلَّا

قَبِيَّةٌ ۝ (۲)	وَ	مَا تَفَرَّقَ (۲)	الَّذِينَ	أُوتُوا	الْكِتَابَ	إِلَّا
سیدھی (باتیں)	اور	پھوٹ میں نہ پڑے	وہ لوگ جنہیں	دی گئی	کتاب	مگر

لکھی ہوئی ہیں ○ اور جن لوگوں کو کتاب دی گئی انہوں نے (آپس میں) تفرقہ نہ ڈالا مگر

## مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمْ الْبَيِّنَةُ ۝ (۴) وَمَا أُمِرُوا إِلَّا

مِنْ بَعْدِ	مَا	جَاءَتْهُمْ	الْبَيِّنَةُ ۝ (۳)	وَ	مَا أُمِرُوا	إِلَّا
(اس کے بعد)	کہ	آگئی ان کے پاس	روشن دلیل	اور	انہیں حکم نہ دیا گیا	مگر

اس کے بعد کہ وہ روشن دلیل ان کے پاس آپچی تھی ○ اور ان لوگوں کو تو یہی حکم ہوا

## لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ۝ (۵)

لِيَعْبُدُوا	اللَّهُ	مُخْلِصِينَ	لَهُ	الدِّينَ
یہ کہ وہ عبادت کریں	اللہ (کی)	خالص کرتے ہوئے	اس کے لئے	دین / عبادت

کہ اللہ کی عبادت کریں، اس کے لئے دین کو خالص کرتے ہوئے،

## حُنَفَاءَ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ وَذَلِكَ

حُنَفَاءَ	وَ	يُقِيمُوا	الصَّلَاةَ	وَ	يُؤْتُوا	الزَّكَاةَ	وَ	ذَلِكَ
ہر باطل سے جدا (ہو کر)	اور	وہ قائم کریں	نماز	اور	ادا کریں	زکوٰۃ	اور	یہی

ہر باطل سے جدا ہو کر اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں اور یہ

①۔۔۔ اس سے مراد قرآن کریم ہے جو سب صحیفوں کے مضامین کی جامع کتاب ہے اور یہ ہر طرح سے پاک ہے کہ پاک جگہ سے، پاک فرشتوں کے ذریعے، پاک نبی پر آیا، پھر ہمیشہ پاک زبانوں، پاک سینوں، پاک ہاتھوں میں رہے گا، تیز تلاوت اور دوبدل سے محفوظ ہے۔ ②۔۔۔ اس آیت سے مراد یہ ہے کہ پہلے تو سب اس بات پر متفق تھے کہ جب وہ نبی تشریف لائیں گے جن کی بشارت دی گئی ہے تو ہم ان پر ایمان لائیں گے لیکن جب وہ نبی مکرم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جلوہ افروز ہوئے تو ان میں پھوٹ پڑ گئی اور ان میں سے بعض ان پر ایمان لائے اور بعض نے حسد اور عناد کی وجہ سے کفر اختیار کیا۔

دِينُ الْقِيَمَةِ ⑤ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ				
دِينُ الْقِيَمَةِ ⑤	إِنَّ	الَّذِينَ	كَفَرُوا ①	مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ ② وَ
سیدھا دین (ہے)	بیشک	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	اہل کتاب میں سے اور مشرکین
سیدھا دین ہے ① بیشک اہل کتاب میں جو کافر ہوئے وہ اور مشرک				
فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا ③ أُولَٰئِكَ هُمْ				
فِي نَارِ جَهَنَّمَ	خَالِدِينَ	فِيهَا	أُولَٰئِكَ	هُمْ
(یہ سب) جہنم کی آگ میں (ہوں گے)	ہمیشہ رہنے والے	اس میں	یہ لوگ	وہی
سب جہنم کی آگ میں ہیں ہمیشہ اس میں رہیں گے، وہی				
شَرُّ الْبَرِيَّةِ ④ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا				
شَرُّ الْبَرِيَّةِ ④	إِنَّ	الَّذِينَ	آمَنُوا	وَعَمِلُوا
تمام مخلوق میں سب سے بدتر (ہیں)	بیشک	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور انہوں نے عمل کئے
تمام مخلوق میں سب سے بدتر ہیں ④ بیشک جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام				
الصَّالِحَاتِ ⑤ أُولَٰئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ⑥ جَزَاءُ هُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ				
الصَّالِحَاتِ	أُولَٰئِكَ	هُمْ	خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ⑥	جَزَاءُ هُمْ
اچھے، نیک	یہ لوگ	وہی	تمام مخلوق میں سب سے بہتر (ہیں)	ان کی جزا ان کے رب کے پاس
کئے وہی تمام مخلوق میں سب سے بہتر ہیں ⑥ ان کا صلہ ان کے رب کے پاس				
جَنَّتْ عَدْنٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ				
جَنَّتْ عَدْنٌ	تَجْرِي	مِنْ تَحْتِهَا	الْأَنْهَارُ	خَالِدِينَ
ہمیشہ رہنے کے باغات (ہیں)	بہتی ہیں	ان کے نیچے	نہریں	ہمیشہ رہنے والے
ہونے کے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، ان میں ہمیشہ ہمیشہ				

① اہل کتاب میں سے وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کو ماننے اور اس کی عبادت تو کرتے تھے لیکن انہوں نے آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے ان کی نبوت کو نہ مانا اور ان کی عزت و توقیر نہ کی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں کافر قرار دیا اور کافر چاہے کتابی ہو یا مشرک جہنم میں ہمیشہ رہے گا۔

فِيهَا آيَدًا ۖ رَاضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَ

و	عَنْهُمْ	اللَّهُ	رَضِيَ <sup>(۱)</sup>	آيَدًا	فِيهَا
اور	ان سے	اللہ	راضی ہوا	ہمیشہ	ان میں

رہیں گے، اللہ ان سے راضی ہوا اور

رَضُوا عَنْهُ ۖ ذَٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهُ ۝

رَضُوا	عَنْهُ	ذَٰلِكَ	لِمَنْ	خَشِيَ	رَبَّهُ ۝
وہ راضی ہوئے	اس سے	یہ (صلہ)	(اس) کے لئے جو	ڈرے	اپنے رب (سے)

وہ اس سے راضی ہوئے، یہ صلہ اس کے لیے ہے جو اپنے رب سے ڈرے ○

رکوع: 01

آیات: 08

## سُورَةُ الزَّلْزَلَةِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ	اللَّهُ	الرَّحْمَنِ	الرَّحِيمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا ۖ

وَ	زِلْزَالَهَا ۝	الْأَرْضُ	زُلْزِلَتِ	إِذَا
اور	(جیسے) اس کا تھر تھرا نا (طے ہے)	زمین	تھر تھرا دی جائے گی	جب

جب زمین تھر تھرا دی جائے گی جیسے اس کا تھر تھرا نا طے ہے ○ اور

قیامت قائم ہوتے وقت کی ہولناکیاں

۱..... ہر دلی اور بزرگ کو رَضِيَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کہہ سکتے ہیں، یہ لفظ صحابہ کرام رَضِيَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُمْ کے ساتھ خاص نہیں۔ اس آیت میں یہ مضمون صاف موجود ہے۔

۲..... زمین کا یہ تھر تھرا نا اس وقت ہو گا جب قیامت نزدیک ہو گی یا قیامت کے دن زمین تھر تھرائے گی۔



## أَخْرَجَتِ الْأَرْضُ أَثْقَالَهَا ۖ وَقَالَ الْإِنْسَانُ

أَخْرَجَتِ	الْأَرْضُ	أَثْقَالَهَا ۖ (۱)	وَقَالَ	الْإِنْسَانُ
باہر نکال دے گی	زمین	اپنے بوجھ	اور	کہے گا آدمی

زمین اپنے بوجھ باہر پھینک دے گی ○ اور آدمی کہے گا:

## مَا لَهَا ۖ يَوْمَ مِثِدٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا ۚ

مَا	لَهَا ۖ (۲)	يَوْمَ مِثِدٍ	تُحَدِّثُ	أَخْبَارَهَا ۚ (۳)
کیا ہوا	اس کو	اس دن	وہ بتائے گی	اپنی خبریں

اسے کیا ہوا؟ ○ اس دن وہ اپنی خبریں بتائے گی ○

## يَا أَيُّهَا رَبِّكَ أَوْحَىٰ لَهَا ۖ يَوْمَ مِثِدٍ

يَا أَيُّهَا	رَبِّكَ	أَوْحَىٰ	لَهَا ۖ (۵)	يَوْمَ مِثِدٍ
(اس) لئے کہ	تیرے رب (نے)	حکم بھیجا	اس کو	اس دن

اس لیے کہ تمہارے رب نے اسے حکم بھیجا ○ اس دن

## يَصْدُرُ النَّاسُ أَشْتَاتًا لِّيُرَوْا أَعْمَالَهُمْ ۖ

يَصْدُرُ	النَّاسُ	أَشْتَاتًا	لِّيُرَوْا	أَعْمَالَهُمْ ۖ (۶)
لوٹیں گے	لوگ	مختلف (حالتوں میں)	تاکہ انہیں دکھائے جائیں	ان کے اعمال

لوگ مختلف حالتوں میں لوٹیں گے تاکہ انہیں ان کے اعمال دکھائے جائیں ○

## فَنَنْبَعِلُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَاهُ ۖ

فَنَنْبَعِلُ	مِثْقَالَ	ذَرَّةٍ	خَيْرًا	يَرَاهُ ۖ (۷)
تو جو	کرے	ایک ذرے کے برابر	بھلائی	وہ دیکھے گا اسے

تو جو ایک ذرہ بھر بھلائی کرے وہ اسے دیکھے گا ○

۱..... زمین کے بوجھ سے مراد اس کے اندر موجود خزانے اور مردے وغیرہ ہیں۔

۲..... حدیث پاک میں ہے ”زمین کی خبریں یہ ہیں کہ وہ ہر مرد و عورت پر اس کے ان اعمال کی گواہی دے گی جو انہوں نے اس کی پیٹھ پر رکھے، وہ کہے گی: اس نے فلاں دن یہ عمل کیا اور اس نے فلاں دن یہ عمل کیا، یہی اس کی خبریں ہیں۔ (ترمذی، ۱۹۲/۳، الحدیث: ۴۴۳۷) دوسری حدیث پاک میں ہے ”زمین سے غناط ریزہ کہ یہ تمہاری اصل ہے اور جو کوئی اس پر اچھایا برا عمل کرے گا یہ اس کی خبر دے گی۔ (معجم الکبیر، ۶۵/۵، الحدیث: ۵۹۹۱)

روز قیامت اعمال کا حساب اور مشاہدہ

وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ ۝

وَمَنْ	يَعْمَلْ	مِثْقَالَ	ذَرَّةٍ	شَرًّا	يَرَهُ
اور	جو	کرے	ایک ذرے کے برابر	برائی	وہ دیکھے گا
اور جو ایک ذرہ بھر برائی کرے وہ اسے دیکھے گا					

آیات: 11

رکوع: 01

## سُورَةُ الْعَدِیَّتِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ	اللَّهُ	الرَّحْمَنِ	الرَّحِيمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

وَالْعَدِیَّتِ صَبْحًا ۝۱ فَالْمُورِیَّتِ قَدْحًا ۝۲

وَالْعَدِیَّتِ	صَبْحًا	فَالْمُورِیَّتِ	قَدْحًا
ہانپتے ہوئے تیز دوڑنے والے (گھوڑوں) کی قسم	پھر سم مار کر پتھروں سے چنگاریاں نکالنے والوں (کی)	ان گھوڑوں کی قسم جو ہانپتے ہوئے دوڑتے ہیں	پھر سم مار کر پتھروں سے چنگاریاں نکالنے والوں کی

فَالْمُعِیَّرِیَّتِ صَبْحًا ۝۳ فَآثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ۝۴

فَالْمُعِیَّرِیَّتِ	صَبْحًا	فَآثَرْنَ	بِهٖ	نَقْعًا
پھر صبح کے وقت غارت کر دینے والوں (کی)	پھر اڑاتے ہیں	اس وقت	غبار	پھر صبح کے وقت غارت کر دینے والوں کی

پھر صبح کے وقت غارت کر دینے والوں کی پھر اس وقت غبار اڑاتے ہیں

- ..... نیکی تھوڑی سی بھی کارآمد ہے اور گناہ چھوٹا سا بھی وبال ہے۔ حدیث پاک میں ہے ”بندہ کبھی اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی بات کہتا ہے اور اس کی طرف توجہ بھی نہیں کرتا (یعنی بعض باتیں انسان کے نزدیک نہایت معمولی ہوتی ہیں) اللہ تعالیٰ اس (بات) کی وجہ سے اس کے بہت سے درجے بلند کرتا ہے اور کبھی اللہ تعالیٰ کی ناراغی کی بات کرتا ہے اور اس کا خیال بھی نہیں کرتا اس (بات) کی وجہ سے جہنم میں گرتا ہے۔ (بخاری، ۴۲۱۲/۲، الحدیث: ۱۲۷۸)
- ..... ”عادیات“ سے مراد غازیوں کے گھوڑے ہیں جو جہاد میں دوڑتے ہیں تو ان کے سینوں سے آوازیں نکلتی ہیں۔

## فَوْسَطَنَ بِهِ جَمْعًا ۝ إِنَّ الْإِنْسَانَ لِرَبِّهِ

فَوْسَطَنَ	بِهِ	جَمْعًا ۝	إِنَّ	الْإِنْسَانَ	لِرَبِّهِ
پھر بیچ میں گھس جاتے ہیں	اسی وقت	(دشمن کے) لشکر (کے)	بیشک	آدمی	اپنے رب کا

پھر اسی وقت دشمن کے لشکر میں گھس جاتے ہیں ○ بیشک انسان ضرور اپنے رب کا

## لَكَنُودٌ ۖ وَإِنَّهُ عَلَىٰ ذَلِكَ لَشَهِيدٌ ۖ وَإِنَّهُ

لَكَنُودٌ ①	وَ	إِنَّهُ	عَلَىٰ ذَلِكَ	لَشَهِيدٌ ②	وَ	إِنَّهُ
ضرور بڑا ناشکرا (ہے)	اور	بیشک وہ	اس (بات) پر	ضرور گواہ (ہے)	اور	بیشک وہ

بڑا ناشکرا ہے ○ اور بیشک وہ اس بات پر ضرور خود گواہ ہے ○ اور بیشک وہ

## لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيدٌ ۝ أَفَلَا يَعْلَمُ إِذَا بُعْثِرَ

لِحُبِّ الْخَيْرِ ②	لَشَدِيدٌ ③	أَفَلَا يَعْلَمُ	إِذَا	بُعْثِرَ
بھلائی (یعنی مال) کی محبت میں	ضرور سخت (ہے)	تو کیا وہ نہیں جانتا	جب	اٹھایا جائے گا

مال کی محبت میں ضرور بہت شدید ہے ○ تو کیا وہ نہیں جانتا جب وہ اٹھائے جائیں گے

## مَا فِي الْقُبُورِ ۖ وَ حُصِّلَ مَا فِي الصُّدُورِ ۖ

مَا	فِي الْقُبُورِ ④	وَ	حُصِّلَ	مَا	فِي الصُّدُورِ ⑤
(انہیں) جو	قبروں میں (ہیں)	اور	کھول دیا جائے گا	جو	سینوں میں (ہے)

جو قبروں میں ہیں ○ اور جو سینوں میں ہے وہ کھول دی جائے گی ○

## إِنَّ رَبَّهُم بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيرٌ ۖ

إِنَّ	رَبَّهُم	بِهِمْ	يَوْمَئِذٍ	لَّخَبِيرٌ ⑥
بیشک	ان کا رب	ان کی	اس دن	ضرور خوب خبر رکھنے والا (ہے)

بیشک ان کا رب اس دن ان کی یقیناً خوب خبر رکھنے والا ہے ○

①..... ناشکرے سے مراد وہ انسان ہے جو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے کمر جاتا ہے۔ یا، اس سے مراد ناہنگار انسان ہے۔ یا، اس سے مراد وہ انسان ہے جو مسیبتوں کو یاد رکھے اور نعمتوں کو بھول جائے۔ ②..... محبت مال چار طرح کی ہے: (1) ایمانی محبت، جیسے حج وغیرہ کے لئے مال کی حاجت۔ (2) نفسانی محبت، جیسے اپنے آرام و راحت کے لیے مال سے رغبت۔ (3) طغیانی محبت، جیسے محض جمع کرنے اور چھوڑ جانے کے لئے مال سے محبت۔ (4) شیطانی محبت، جیسے گناہ و سرکشی کے لیے مال کی محبت۔ مال سے محبت تو مطلقاً ہوتی ہے لیکن مذموم وہ ہے جو خدا سے دور کر دے۔

انسان کی محبت مال اور اسے تنبیہ

۱۰۵



رکوع: 01

آیات: 11

## سُورَةُ الْقَارِعَةِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ	اللَّهُ	الرَّحْمَنِ	الرَّحِيمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

الْقَارِعَةُ ۱ مَا الْقَارِعَةُ ۲ وَمَا أَدْرَاكَ

الْقَارِعَةُ ۱ (۱)	مَا	الْقَارِعَةُ ۲	وَمَا أَدْرَاكَ ۲ (۲)
دل دہلا دینے والی	کیا (ہے)	دل دہلا دینے والی	اور کیا معلوم تھے

وہ دل دہلا دینے والی ○ وہ دل دہلا دینے والی کیا ہے؟ ○ اور تھے کیا معلوم

مَا الْقَارِعَةُ ۳ يَوْمَ يَكُونُ النَّاسُ

مَا	الْقَارِعَةُ ۳	يَوْمَ	يَكُونُ	النَّاسُ
کیا (ہے)	دل دہلا دینے والی	(جس) دن	ہوں گے	آدمی

کہ وہ دل دہلا دینے والی کیا ہے؟ ○ جس دن آدمی پھیلے ہوئے

كَافَرًا ۴ الشُّبُوتِ ۵ وَتَكُونُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوشِ ۶

كَافَرًا ۴	الشُّبُوتِ ۵	وَتَكُونُ	الْجِبَالُ	كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوشِ ۶
پھیلے ہوئے پروانوں کی طرح	اور	ہو جائیں گے	پہاڑ	دھکی ہوئی اون کی طرح

پروانوں کی طرح ہوں گے ○ اور پہاڑ رنگ برنگی دھکی ہوئی اون کی طرح ہو جائیں گے ○

۱۔ قیامت کی وحشت، ہولناکی اور سختی سے تمام انسانوں کے دل دہل جائیں گے، اس لئے اسے ”قارعہ“ کہتے ہیں اور بعض مفسرین کے نزدیک حضرت اسرافیل علیہ السلام کی آواز کی وجہ سے قیامت کو ”قارعہ“ کہتے ہیں کیونکہ جب وہ صور میں پھونک ماریں گے تو اس کی آواز کی شدت سے تمام مخلوق مر جائے گی۔ ۲۔ اگر یہاں خطاب حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے ہے تو مراد یہ ہے کہ وحی کے بغیر آپ کو قیامت کی ہولناکی کا علم نہیں ہے، مطلق علم کی نفی مراد نہیں۔

فَأَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ ۖ فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَاضِيَةٍ ۝

فَأَمَّا	مَنْ	ثَقُلَتْ	مَوَازِينُهُ ۖ (۱)	فَهُوَ	فِي عِيشَةٍ رَاضِيَةٍ ۝
تو بہر حال	وہ جو	بھاری ہوں گے	اس کے ترازو	تو وہ	پسندیدہ زندگی میں (ہوگا)

تو بہر حال جس کے ترازو بھاری ہوں گے ○ وہ تو پسندیدہ زندگی میں ہوگا ○

وَأَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ ۖ فَأُمُّهُ

وَأَمَّا	مَنْ	خَفَّتْ	مَوَازِينُهُ ۖ (۸)	فَأُمُّهُ
اور	بہر حال	ہلکے پڑیں گے	اس کے ترازو	تو اس کا ٹھکانہ

اور بہر حال جس کے ترازو ہلکے پڑیں گے ○ تو اس کا ٹھکانہ

هَآوِيَةٍ ۖ وَمَا أَذْرُكَ مَا هِيَ ۖ نَارٌ حَامِيَةٌ ۝

هَآوِيَةٍ ۖ (۹)	وَأَمَّا أَذْرُكَ	مَا هِيَ ۖ (۱۰)	نَارٌ حَامِيَةٌ ۝ (۱۱)
ہاویہ (ہوگا)	اور	کیا معلوم تھے	شعلے مارتی ایک آگ (ہے)

ہاویہ ہوگا ○ اور تھے کیا معلوم کہ وہ کیا ہے ○ ایک شعلے مارتی آگ ہے ○

رکوع: 01

آیات: 08

## سُورَةُ التَّكْوِيْنِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ	اللَّهُ	الرَّحْمَنِ	الرَّحِيمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

۱..... قیامت کے دن مومنوں اور کفار سبھی کے اعمال کا وزن کیا جائے گا: مومن کی نیکیاں اچھی صورت میں لا کر میزان میں رکھی جائیں گی، اگر وہ غالب ہوں تو اس کے لئے جنت ہے اور اگر گناہ غالب ہوں اور اسے معاف نہ فرمایا گیا تو اسے مخصوص مدت تک داخل جہنم کر دیا جائے گا۔ کافر کی برائیاں بدترین صورت میں لا کر میزان میں رکھی جائیں گی، پھر اسے داخل جہنم کر دیا جائے گا۔ نیز بعض مومن ایسے ہوں گے جنہیں اعمال کا وزن کئے بغیر ہی بے حساب داخل جنت کر دیا جائے گا۔

طلب مال کی ہوس کا نتیجہ  
اور سخت تنبیہ

جہنم کو جاننے اور دیکھنے کا بیان

## أَلْهَكُمُ التَّكَاثُرُ ۱ حَتَّىٰ دُرْتُمُ

أَلْهَكُمُ	التَّكَاثُرُ ① (۱)	حَتَّىٰ	دُرْتُمُ
غافل کر دیا تمہیں	زیادہ مال جمع کرنے کی طلب (نے)	یہاں تک کہ	تم نے منہ دیکھا

زیادہ مال جمع کرنے کی طلب نے تمہیں غافل کر دیا ○ یہاں تک کہ تم نے

## الْمَقَابِرَ ۲ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ ۳ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ ۴

الْمَقَابِرَ ②	كَلَّا	سَوْفَ تَعْلَمُونَ ③	ثُمَّ	كَلَّا	سَوْفَ تَعْلَمُونَ ④
قبروں (کا)	ہاں ہاں	غفریب تم جان جاؤ گے	پھر	یقیناً	غفریب تم جان جاؤ گے

قبروں کا منہ دیکھا ○ ہاں ہاں اب جلد جان جاؤ گے ○ پھر یقیناً تم جلد جان جاؤ گے ○

## كَلَّا لَوْ تَعْلَمُونَ عِلْمَ الْيَقِينِ ۵ لَتَرَوُنَّ

كَلَّا	لَوْ	تَعْلَمُونَ	عِلْمَ الْيَقِينِ ⑤	لَتَرَوُنَّ
یقیناً	اگر	تم جانتے	یقینی علم (کے ساتھ تو مال سے محبت نہ رکھتے)	بیشک ضرور تم دیکھو گے

یقیناً اگر تم یقینی علم کے ساتھ جانتے (تو مال سے محبت نہ رکھتے) ○ بیشک تم ضرور جہنم کو

## الْجَحِيمَ ۶ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِينِ ۷

الْجَحِيمَ ⑥	ثُمَّ	لَتَرَوُنَّهَا	عَيْنَ الْيَقِينِ ⑦
جہنم (کو)	پھر	بیشک ضرور تم دیکھو گے اسے	یقین کی آنکھ (سے)

دیکھو گے ○ پھر بیشک تم ضرور اسے یقین کی آنکھ سے دیکھو گے ○

## ثُمَّ لَتَسْأَلَنَّ يَوْمَ مِيزِ النَّعِيمِ ۸

ثُمَّ	لَتَسْأَلَنَّ	يَوْمَ مِيزِ النَّعِيمِ ⑧ (۲)
پھر	بیشک ضرور تم سے پوچھا جائے گا	نعمتوں کے متعلق

پھر بیشک ضرور اس دن تم سے نعمتوں کے متعلق پوچھا جائے گا ○

①..... کثرت مال کی حرص اور اس پر اور اولاد پر فخر کا اظہار کرنا انتہائی مذموم ہے اور اس میں مبتلا ہو کر آدمی آخری سعادتوں سے محروم رہ جاتا ہے۔ حدیث پاک میں ہے: دو بھوکے بھیڑیے جو بکریوں میں چھوڑ دیئے جائیں وہ ان بکریوں کو اتنا تباہ نہیں کرتے جتنا مال اور عزت کی حرص انسان کے دین کو خراب کرتی ہے۔ (ترمذی، ۱۶۶۴، الحدیث: ۲۳۸۳) اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے محفوظ فرمائے، آمین ②..... قیامت کے دن ہر نعمت کے بارے میں سوال ہو گا چاہے وہ نعمت جسمانی ہو یا روحانی، ضرورت کی ہو، یا پیش و راحت کی حتیٰ کہ ٹھنڈے پانی، درخت کے سائے اور راحت کی نیند کے بارے میں بھی سوال ہو گا۔



آیات: 03

رکوع: 01

## سُورَةُ الْعَصْرِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ	اللَّهُ	الرَّحْمَنِ	الرَّحِيمِ
نام سے (شروع)	اللَّهُ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

وَالْعَصْرِ ۱ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ ۲

وَالْعَصْرِ ۱	إِنَّ	الْإِنْسَانَ	لَفِي خُسْرٍ ۲
زمانے کی قسم	بیشک	آدمی	ضرور خسارے میں (ہے)

زمانے کی قسم ○ بیشک آدمی ضرور خسارے میں ہے ○

إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

إِلَّا	الَّذِينَ	آمَنُوا	وَعَمِلُوا	الصَّالِحَاتِ
مگر	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے عمل کئے

مگر جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے

وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۳ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۴

و	تَوَاصَوْا	بِالْحَقِّ ۳	و	تَوَاصَوْا	بِالصَّبْرِ ۴
اور	ایک دوسرے کو تاکید کی	حق کی	اور	ایک دوسرے کو وصیت کی	صبر کی

اور ایک دوسرے کو حق کی تاکید کی اور ایک دوسرے کو صبر کی وصیت کی ○

۱۔ یہاں عصر سے مطلق زمانہ، یا حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مخصوص زمانہ مراد ہے، یا اس سے وہ وقت مراد ہے جو سورج غروب ہونے سے پہلے ہوتا ہے، یا اس سے مراد نماز عصر ہے۔ ۲۔ بیشک آدمی ضرور نقصان میں ہے کہ اس کی عمر جو اس کا سرمایہ اور اصل پونجی ہے وہ ہر دم تم ہو رہی ہے مگر جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے اور ایک دوسرے کو ایمان اور نیک عمل کی تاکید کی اور ایک دوسرے کو ان تکلیفوں اور مشقتوں پر صبر کرنے کی وصیت کی جو دین کی راہ میں انہیں پیش آئیں تو یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے فضل سے خسارے میں نہیں بلکہ نفع پانے والے ہیں کیونکہ ان کی جتنی عمر گزری وہ جتنی اور طاعت میں گزری ہے۔

زمانے کی قسم سے انسان کے خسارے میں ہونے کا بیان

خسارے سے محفوظ لوگ

رکوع: 01

آیات: 09

## سُورَةُ الْهُنَّةِ

مَلِكِيَّةٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ	اللَّهُ	الرَّحْمَنِ	الرَّحِيمِ
نام سے (شروع)	اللَّهُ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ ۝۱ الَّذِي جَمَعَ مَالًا

وَيْلٌ ۝۱	لِكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ ۝۱	الَّذِي	جَمَعَ	مَالًا
خرابی (ہے)	ہر منہ پر عیب نکالنے والے پیٹھ پیچھے برائی کرنے والے کے لئے	جس نے	جمع کیا	مال

اس کے لیے خرابی ہے جو لوگوں کے منہ پر عیب نکالے، پیٹھ پیچھے برائی کرے ۝ جس نے مال جوڑا

وَعَدَدَهُ ۝۲ يَحْسِبُ أَنَّ مَالَهُ أَخْلَدَهُ ۝۳ كَلَّا

وَعَدَدَهُ ۝۲	يَحْسِبُ	أَنَّ	مَالَهُ	أَخْلَدَهُ ۝۳	كَلَّا
اور	گن گن کر رکھا ہے	وہ سمجھتا ہے	کہ	اس کا مال	(دنیا میں) ہمیشہ رکھے گا

اور اسے گن گن کر رکھا ۝ وہ سمجھتا ہے کہ اس کا مال اسے (دنیا میں) ہمیشہ رکھے گا ۝ ہرگز نہیں،

لَيُنْبَذَنَّ فِي الْحُطَّةِ ۝۴ وَمَا أَذْرَاكَ مَا

لَيُنْبَذَنَّ	فِي الْحُطَّةِ ۝۴	وَمَا أَذْرَاكَ	مَا
وہ ضرور ضرور پھینکا جائے گا	چورا کر دینے والی میں	اور	کیا معلوم تجھے

وہ ضرور ضرور چورا چورا کر دینے والی میں پھینکا جائے گا ۝ اور تجھے کیا معلوم کہ

۱..... یہ آیتیں ان کفار کے بارے میں نازل ہوئیں جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر اعتراضات اور ان کی نفی کرتے تھے، جیسے افسس بن خریق، امیہ بن خلف اور ولید بن مغیرہ وغیرہ۔ نیز اس آیت میں مذکور حکم ہر عیب جو اور نفی کرنے والے کے لئے عام ہے۔ ۲..... مال جمع کرنا اور گن گن کر رکھنا چند صورتوں میں ہوا ہے: (۱) حرام ذرائع سے مال جمع کیا جائے۔ (۲) جمع شدہ مال سے شرعی حقوق ادا نہ کئے جائیں۔ (۳) مال جمع کرنے میں ایسا مشغول ہو جانا کہ اللہ تعالیٰ کو بھول جائے۔ (۴) اللہ تعالیٰ پر توکل کرنے کی بجائے صرف مال کو آفات دور کرنے کا ذریعہ سمجھا جائے۔

## الْحُطَمَةُ ۝ نَارُ اللَّهِ الْبُوقَدَةُ ۝ ۱۰۶ ۝ الَّتِي تَطْلِعُ

الْحُطَمَةُ ۝	نَارُ اللَّهِ الْبُوقَدَةُ ۝ (۱)	الَّتِي	تَطْلِعُ
چورا کر دینے والی	اللہ کی بھڑکائی ہوئی آگ (ہے)	وہ جو	چڑھ جائے گی

وہ چورا چورا کر دینے والی کیا ہے؟ ○ وہ اللہ کی بھڑکائی ہوئی آگ ہے ○ وہ جو دلوں پر

## عَلَى الْآفِئِدَةِ ۝ ۱۰۷ ۝ إِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّوَصَّدَةٌ ۝ ۱۰۸ ۝ فِي عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ۝ ۱۰۹

عَلَى الْآفِئِدَةِ ۝ (۲)	إِنَّهَا	عَلَيْهِمْ	مُّوَصَّدَةٌ ۝ (۸)	فِي عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ۝ (۹)
دلوں پر	بیشک وہ	ان پر	بند کر دی جائے گی	لبے لبے ستونوں میں

چڑھ جائے گی ○ بیشک وہ ان پر بند کر دی جائے گی ○ لبے لبے ستونوں میں ○

رکوع: 01

آیات: 05

## سُورَةُ الْفِيلِ ۝ مَكِّيَّةٌ

### بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ	اللَّهُ	الرَّحْمَنِ	الرَّحِيمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

## أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِأَصْحَابِ الْفِيلِ ۝ ۱ ۝ أَلَمْ يَجْعَلْ

أَلَمْ تَرَ	كَيْفَ	فَعَلَ	رَبُّكَ	بِأَصْحَابِ الْفِيلِ ۝ (۱)	أَلَمْ يَجْعَلْ
کیا تم نے نہ دیکھا	کیسا	کیا	تیرے رب (نے)	ہاتھی والوں کے ساتھ	کیا اس نے نہ ڈالا

کیا تم نے نہ دیکھا کہ تمہارے رب نے ان ہاتھی والوں کا کیا حال کیا؟ ○ کیا اس نے

۱..... جہنم کی آگ عام آگ کی طرح نہیں ہے۔ حدیث پاک میں ہے: جہنم کی آگ ہزار ہزار برس بھڑکائی گئی یہاں تک کہ وہ سرخ ہو گئی، پھر ہزار برس بھڑکائی گئی یہاں تک کہ وہ سفید ہو گئی، پھر ہزار برس بھڑکائی گئی حتیٰ کہ وہ سیاہ ہو گئی، تو اب وہ سیاہ اور اندھیری ہے۔ (ترمذی، ۳/۲۶۱، الحدیث: ۳۶۰۰) ۲..... دل ایسی چیز ہے جس میں ذرا سی گرمی برداشت کرنے کی تاب نہیں تو جب جہنم کی آگ ان پر چڑھ جائے گی اور موت آئے گی نہیں تو اس وقت کیا حال ہو گا اور دلوں کو جلاتا اس لئے ہے کہ وہ کفر، باطل عقائد اور فاسد فیثوں کے مقام ہیں۔ ۳..... اس واقعے کا خلاصہ یہ ہے کہ یمن اور حبشہ کے بادشاہ اب رہنے نہ سہارا میں اس غرض سے



كَيْدَهُمْ فِي تَضْلِيلٍ ۝ وَاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيلَ ۝

کَيْدَهُمْ	فِي تَضْلِيلٍ ①	وَاَرْسَلَ	عَلَيْهِمْ	طَيْرًا	اَبَابِيلَ ②
ان کا مکر و فریب	تباہی میں	اور	بھیجے	ان پر	فوج در فوج

ان کے مکر و فریب کو تباہی میں نہ ڈالا ۝ اور ان پر فوج در فوج پرندے بھیجے ۝

تَرْمِيهِمْ بِحَجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيلٍ ۝ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّا كُوِلَ ۝

تَرْمِيهِمْ	بِحَجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيلٍ ③	فَجَعَلَهُمْ	كَعَصْفٍ مَّا كُوِلَ ④
دھارتے تھے انہیں	کنکر کے پتھروں سے	تو اس نے کر ڈالا انہیں	کھائے ہوئے بھوسے کی طرح

جو انہیں کنکر کے پتھروں سے مارتے تھے ۝ تو انہیں جانوروں کے کھائے ہوئے بھوسے کی طرح کر دیا ۝

رکوع: 01

آیات: 04

## سُورَةُ قُرَيْشٍ مَّكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللّٰہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

لَا يَلِفُ قُرَيْشٍ ۝ الْفِهُمُ رِحْلَةَ الشِّتَاءِ وَالصَّيْفِ ۝

لَا يَلِفُ قُرَيْشٍ ①	الْفِهُمُ	رِحْلَةَ الشِّتَاءِ وَالصَّيْفِ ②
قریش کو مانوس کرنے کی وجہ سے	انہیں مانوس کرنے (کی وجہ سے)	گرمی اور سردی کے سفر (سے)

قریش کو مانوس کرنے کی وجہ سے ۝ انہیں سردی اور گرمی دونوں کے سفر سے مانوس کرنے کی وجہ سے ۝

(پچھلے کاوش) ایک کنیدہ (مہارت خانہ) بنایا کر حج کرنے والے مکہ مکرمہ جانے کی بجائے یہیں آئیں اور اسی کنیدہ کا طواف کریں۔ اہل عرب کو یہ بات بہت ناگوار گزری اور قبیلہ بنی کنانہ کے ایک شخص نے موقع پا کر اس کنیدہ میں قضاے حاجت کر کے اسے آلودہ کر دیا۔ معلوم ہونے پر اہل بیتش میں آیا اور کعبہ معظمہ کو گرانے کی قسم کھائی۔ پھر یہ اپنے لشکر کے ساتھ جس میں بہت سے ہاتھی بھی تھے، مکہ مکرمہ پہنچا، یہاں جب اس نے فوج کو تیاری کا حکم دیا تو اللہ تعالیٰ نے پرندوں کی فوجیں بھیجیں جنہوں نے کنکر کے پتھروں سے اہل عرب اور اس کے لشکریوں کو مارا اور انہیں جانوروں کے کھائے ہوئے بھوسے کی طرح کر دیا۔

## فَلْيَعْبُدُوا رَبَّ هَذَا الْبَيْتِ ۚ الَّذِي

فَلْيَعْبُدُوا	رَبَّ هَذَا الْبَيْتِ ۚ	الَّذِي
تو انہیں چاہئے کہ عبادت کریں	اس گھر کے رب (کی)	جس نے
تو انہیں اس گھر کے رب کی عبادت کرنی چاہئے ۝ جس نے		
أَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوعٍ ۖ وَآمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ۚ		
أَطْعَمَهُمْ	مِّنْ جُوعٍ ۖ	وَ
کھانا دیا انہیں	بھوک سے (میں)	اور
آمَنَهُمْ	مِّنْ خَوْفٍ ۚ	(۱)
امن عطا کیا انہیں	خوف سے	
انہیں بھوک میں کھانا دیا اور انہیں خوف سے امن بخشا ۝		

رکوع: 01

آیات: 07

## سُورَةُ الْمَاعُونِ ۚ

### بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ	اللَّهُ	الرَّحْمَنِ	الرَّحِيمِ
نام سے (شروع)	اللَّهُ	نہایت مہربان	رحمت والا
اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔			
أَسْرَأَيْتَ الَّذِي يُكَذِّبُ بِالدِّينِ ۚ فَذَلِكَ الَّذِي يَدْعُ			
أَسْرَأَيْتَ	الَّذِي	يُكَذِّبُ	بِالدِّينِ ۚ
کیا تم نے دیکھا	(اسے) جو	جھٹلاتا ہے	دین کو
يَدْعُ	الَّذِي	فَذَلِكَ	الَّذِي
دھکے دیتا ہے	(ایسا ہے) جو	پھر وہ	
کیا تم نے اس شخص کو دیکھا جو دین کو جھٹلاتا ہے ۝ پھر وہ ایسا ہے جو یتیم کو			

۱..... بھوک اور خوف معاشرے میں گناہوں اور بد کاریوں کی تعداد میں اضافے، جرائم کی شرح بڑھانے، بد امنی اور بے سکونی پھیلانے میں انتہائی خطرناک کردار ادا کرتے ہیں جبکہ بھوک کا ختم ہونا اور خوف کا دور ہو جانا معاشرے میں پاکیزہ ماحول اور امن و امان کی فضا قائم کرنے میں بہت معاون ہے۔ دین اسلام کے احکام اور تعلیمات پر نظر کی جائے تو یہ حقیقت روشن دن سے زیادہ صاف نظر آئے گی کہ لوگوں کی بھوک کو ختم کرنا، انہیں سہولیات فراہم کرنا، پاکیزہ معاشرے کا قیام اور امن قائم کرنا اسلام کی بنیادی ترجیحات اور خصوصیات میں سے ہے، لہذا ان احکام پر عمل پیرا ہونا چاہئے۔

انکار آخرت، شتم سے بدسلوکی اور تکبر کی بدست

نماز سے غافل، بریا کار اور بخیل کے لیے وعید

الْيَتِيمَ ۱ وَلَا يَحْضُ عَلَى طَعَامِ الْمُسْكِينِ ۲ فَوَيْلٌ

الْيَتِيمَ ۱	وَلَا يَحْضُ	عَلَى طَعَامِ الْمُسْكِينِ ۲	فَوَيْلٌ
یتیم (کو)	اور	وہ ترغیب نہیں دیتا	تو خرابی (ہے)

دھکے دیتا ہے ○ اور مسکین کو کھانا دینے کی ترغیب نہیں دیتا ○ تو ان نمازیوں کے لئے

لِّلْمَصْلِيِّينَ ۳ الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ ۴ الَّذِينَ

لِّلْمَصْلِيِّينَ ۳	الَّذِينَ	هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ	سَاهُونَ ۴	الَّذِينَ
(ان) نمازیوں کے لئے	جو	وہ	اپنی نماز سے	غفلت کرنے والے (ہیں)

خرابی ہے ○ جو اپنی نماز سے غافل ہیں ○ وہ جو

هُمْ يَرَاءُونَ ۵ وَيَسْتَعُونَ الْمَاعُونَ ۶

هُمْ	يَرَاءُونَ ۵	وَيَسْتَعُونَ	الْمَاعُونَ ۶
وہ	دکھاوا کرتے ہیں	اور	(مانگنے پر) منع کر دیتے ہیں

دکھاوا کرتے ہیں ○ اور برتنے کی معمولی چیزیں بھی نہیں دیتے ○

رکوع: 01

آیات: 03

## سُورَةُ الْكَافِرَاتِ ۱۰۸

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ	اللَّهُ	الرَّحْمَنِ	الرَّحِيمِ
نام سے (شروع)	اللَّهُ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

- یہاں سے منافقوں کی عملی حالت بیان کی جا رہی ہے۔
- نماز سے غفلت کی چند صورتیں ہیں، جیسے پابندی سے نہ پڑھنا، صحیح وقت پر نہ پڑھنا، فرائض و واجبات کو صحیح طریقے سے ادا نہ کرنا، شرعی عذر کے بغیر باجماعت نہ پڑھنا، نماز کی پرواہ نہ کرنا، تنہائی میں قضا کر دینا اور لوگوں کے سامنے پڑھ لینا وغیرہ۔
- بریا کاری یہ ہے کہ اپنے اچھے عمل کو اس ارادے سے ظاہر کرنا کہ لوگ اسے دیکھ کر اس کی عبادت گزاری کی تعریف کریں یا اسے اچھا سمجھیں۔



إِنَّا آعْطَيْنُكَ الْكَوْثَرَ ۝ فَصَلِّ لِرَبِّكَ

إِنَّا	آعْطَيْنُكَ	الْكَوْثَرَ ①	فَصَلِّ	لِرَبِّكَ
بیشک	ہم نے عطا کیں تمہیں	بے شمار خوبیاں	تو تم نماز پڑھو	اپنے رب کے لئے
اے محبوب! بیشک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں ۝ تو تم اپنے رب کے لیے نماز پڑھو				
وَإِنْ حَرَّ ۝ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ ۝				
وَ	إِنْ حَرَّ ②	إِنَّ	شَانِئَكَ	هُوَ
اور	قربانی کرو	بیشک	تمہارا دشمن	وہی
اور قربانی کرو ۝ بیشک جو تمہارا دشمن ہے وہی ہر خیر سے محروم ہے ۝				

نماز قربانی کی تاکید  
حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عطا

دشمن رسول کے لیے وغیرہ

ثانی

رکوع: 01

آیات: 06

## سُورَةُ الْكَافِرُونَ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ	اللَّهُ	الرَّحْمَنِ	الرَّحِيمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا
اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔			
قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ ۝ لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ ۝ ۱			
قُلْ	يَا أَيُّهَا	الْكَافِرُونَ ③	لَا أَعْبُدُ
تم کہو	اے	کافرو	میں عبادت نہیں کرتا
و	تَعْبُدُونَ ①	مَا	(ان کی) جنہیں
اور	تم پوجتے ہو		
تم فرماؤ! اے کافرو! ۝ میں ان کی عبادت نہیں کرتا جنہیں تم پوجتے ہو ۝ اور			

متعلق  
عبادت سے دو کلمہ کافر

① کوثر سے متعلق مفسرین کے مختلف اقوال ہیں، ایک قول یہ ہے کہ اس سے دنیا اور آخرت کی بے شمار خوبیاں مرا دیں۔ ② حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرزند حضرت قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال ہوا تو کفار نے یہ کہا کہ ان کی نسل ختم ہو گئی، ان کے بعد اب ان کا ذکر بھی نہ رہے گا اور یہ سب چرچا ختم ہو جائے گا، اس پر سورہ کوثر نازل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے ان کفار کا رد فرمایا اس سورت کا ایک ایک لفظ بلکہ نفس نزول حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقام مجہو بیت کو بیان کرتا ہے کہ آپ کے گناہ کو جو اب خود رب تعالیٰ دیتا ہے۔ ③ قریش کی ایک جماعت نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا کہ

## لَا أَنْتُمْ عِبِدُونَ مَا أَعْبُدُ ۝ وَلَا أَنَا

لَا	أَنْتُمْ	عِبِدُونَ	مَا	أَعْبُدُ ۝	وَلَا	أَنَا
نہ	تم (اس کی)	عبادت کرنے والے (ہو)	جس کی	میں عبادت کرتا ہوں	اور نہ	میں (اس کی)

تم اس کی عبادت کرنے والے نہیں جس کی میں عبادت کرتا ہوں ○ اور نہ میں

## عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُمْ ۝ وَلَا أَنْتُمْ عِبِدُونَ

عَابِدٌ	مَّا	عَبَدْتُمْ ۝	وَلَا	أَنْتُمْ	عِبِدُونَ
عبادت کرنے والا (ہوں)	جسے	تم نے پوجا	اور نہ	تم (اس کی)	عبادت کرنے والے (ہو)

اس کی عبادت کروں گا جسے تم نے پوجا ○ اور نہ تم اس کی عبادت کرنے والے ہو

## مَا أَعْبُدُ ۝ لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ ۝

مَا	أَعْبُدُ ۝	لَكُمْ	دِينُكُمْ	وَلِيَ	دِينِ ۝
جس کی	میں عبادت کرتا ہوں	تمہارے لئے	تمہارا دین	اور میرے لئے	میرا دین (ہے)

جس کی میں عبادت کرتا ہوں ○ تمہارے لئے تمہارا دین ہے اور میرے لئے میرا دین ہے ○

رکوع: 01

آیات: 03

## سُورَةُ النَّصْرِ مَكِّيَّةٌ

## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ	اللَّهُ	الرَّحْمَنِ	الرَّحِيمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا
اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔			

(پچھلے صفحے کا مشاعرہ) آپ ہمارے دین کی پیروی کیجئے ہم آپ کے دین کی پیروی کریں گے۔ ایک سال آپ ہمارے معبودوں کی عبادت کریں ایک سال ہم آپ کے معبود کی عبادت کریں گے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اس بات سے اللہ تعالیٰ کی پناہ کہ میں اس کے ساتھ اس کے غیر کو شریک کروں۔ کفار کہنے لگے: تو آپ ایسا کیجئے کہ ہمارے کسی معبود کو ہاتھ نہ لگا دیجئے ہم آپ کی تصدیق کر دیں گے اور آپ کے معبود کی عبادت کریں گے۔ اس پر یہ سورہ مبارکہ نازل ہوئی۔

## إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ ۝١ وَرَأَيْتَ

إِذَا	جَاءَ	نَصْرُ اللَّهِ	و	الْفَتْحُ ۝١	و	رَأَيْتَ
جب	آئے گی	اللہ کی مدد	اور	فتح	اور	تم دیکھو گے

جب اللہ کی مدد اور فتح آئے گی ۝ اور تم لوگوں کو

## النَّاسِ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ أَفْوَاجًا ۝٢ فَسَبِّحْ

النَّاسِ	يَدْخُلُونَ	فِي دِينِ اللَّهِ	أَفْوَاجًا ۝٢	فَسَبِّحْ
لوگوں (کو)	وہ داخل ہو رہے ہیں	اللہ کے دین میں	فوج در فوج	تو تم پاکی بیان کرو

دیکھو گے کہ اللہ کے دین میں فوج در فوج داخل ہو رہے ہیں ۝ تو اپنے رب کی

## بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ۝٣ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا ۝٤

بِحَمْدِ رَبِّكَ	و	اسْتَغْفِرْهُ ۝٣	إِنَّهُ	كَانَ	تَوَّابًا ۝٤
اپنے رب کی حمد کے ساتھ	اور	بخشش چاہو اس سے	بیشک وہ	ہے	بہت توبہ قبول کرنے والا

تعریف کرتے ہوئے اس کی پاکی بیان کرو اور اس سے بخشش چاہو، بیشک وہ بہت توبہ قبول کرنے والا ہے ۝

رکوع: 01

آیت: 05

## سُورَةُ اللَّهَبِ ۝١

### بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ	اللَّهُ	الرَّحْمَنِ	الرَّحِيمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

- یہاں فتح سے خاص فتح مکہ یا اسلام کی عام فتوحات مراد ہیں۔
- اس آیت میں فیہی خبر دی گئی ہے۔ یہ فیہی خبر فتح مکہ کے موقع پر پوری ہوئی اور لوگ مختلف جگہوں سے قبول اسلام کیلئے گروہ در گروہ آکر شرف اسلام سے باریاب ہوئے۔
- یہ سورت نازل ہونے کے بعد حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ”سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ“ آسْتَعِظُ بِاللَّهِ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ کی بہت کثرت فرمائی۔ ہمیں بھی اس کی کثرت کرنی چاہئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم روزانہ ستر یا سو مرتبہ استغفار کرتے تھے۔



تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ ۝ مَا أَغْنَىٰ عَنْهُ

تَبَّتْ (۱)	يَدَا أَبِي لَهَبٍ	وَو	تَبَّ ۝	مَا أَغْنَىٰ	عَنْهُ
تباہ ہو جائیں	ابولہب کے دونوں ہاتھ	اور	وہ تباہ ہو گیا	کوئی فائدہ نہ دیا	اس سے (اسے)

ابولہب کے دونوں ہاتھ تباہ ہو جائیں اور وہ تباہ ہو ہی گیا ○ اس کا مال اور اس کی کمائی

مَالَهُ وَمَا كَسَبَ ۝ سَيَصْلَىٰ نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۝ وَ

مَالَهُ	وَو	مَا	كَسَبَ ۝	سَيَصْلَىٰ	نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۝	وَو
اس کے مال (نے)	اور	جو	اس نے کمایا	غفریب وہ داخل ہو گا	شعلوں والی آگ (میں)	اور

اس کے کچھ کام نہ آئی ○ اب وہ شعلوں والی آگ میں داخل ہو گا ○ اور

أَمْرَأَتُهُ ۖ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۖ فِي جِيدِهَا حَبْلٌ مِّن مَّسَدٍ ۝

أَمْرَأَتُهُ	حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۝	فِي جِيدِهَا	حَبْلٌ مِّن مَّسَدٍ ۝
اس کی بیوی	لکڑیوں کا گٹھا اٹھانے والی (ہے)	اس کے گلے میں	کھجور کی چھال کی رسی (ہے)

اس کی بیوی لکڑیوں کا گٹھا اٹھانے والی ہے ○ اس کے گلے میں کھجور کی چھال کی رسی ہے ○

رکوع: 01

آیات: 04

## سُورَةُ الْإِخْلَاصِ ۝

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ	اللَّهُ	الرَّحْمَنِ	الرَّحِيمِ
نام سے (شروع)	اللَّهُ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

①..... جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کوہ صفا پر عرب کے لوگوں کو دعوت دی تو ہر طرف سے لوگ آئے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے اپنے صدق و امانت کی شہادتیں لینے کے بعد فرمایا ”إِنِّي لَكُمْ نَذِيرٌ مُّبِينٌ“ یعنی ”عذابِ شدید“ اس پر ابولہب نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا کہ تم تباہ ہو جاؤ کیا تم نے ہمیں اس لئے جمع کیا تھا۔ اس پر یہ سورت شریف نازل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے خود اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے اس گستاخ کو جواب دیا۔

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ① اللَّهُ الصَّمَدُ ② لَمْ يَلِدْ ③

قُلْ	هُوَ	اللَّهُ	أَحَدٌ ①	اللَّهُ	الصَّمَدُ ②	لَمْ يَلِدْ ③
تم کہو	وہ	اللہ	ایک (ہے)	اللہ	بے نیاز (ہے)	نہ اس نے (کسی کو) جنم دیا

تم فرماؤ: وہ اللہ ایک ہے ① اللہ بے نیاز ہے ② نہ اس نے کسی کو جنم دیا ③

وَلَمْ يُولَدْ ④ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ ⑤

وَلَمْ يُولَدْ ④	وَلَمْ يَكُنْ	لَهُ	كُفُوًا	أَحَدٌ ⑤
اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا	اور	نہیں ہے	اس کے برابر	کوئی

اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا ④ اور کوئی اس کے برابر نہیں ⑤

رکوع: 01

آیات: 05

## سُورَةُ الْفَلَقِ ۱۱۳

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ	اللَّهُ	الرَّحْمَنِ	الرَّحِيمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ① مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ② وَ

قُلْ ②	أَعُوذُ	بِرَبِّ الْفَلَقِ ①	مِنْ شَرِّ	مَا	خَلَقَ ②
تم کہو	میں پناہ لیتا ہوں	صبح کے رب کی	(اس مخلوق کے) شر سے	جو	اس نے پیدا کیا

تم فرماؤ: میں صبح کے رب کی پناہ لیتا ہوں ① اس کی تمام مخلوق کے شر سے ② اور

① کفار نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اللہ رب العزت کے متعلق طرح طرح کے سوال کئے، کوئی کہتا تھا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کانسب کیا ہے؟ کوئی کہتا تھا کہ وہ سونے کا ہے یا چاندی کا ہے یا لوہے کا ہے یا لکڑی کا ہے؟ کس چیز کا ہے؟ کسی نے کہا، وہ کیا کھاتا ہے؟ کیا پیتا ہے؟ درحقیقت اس نے کس سے ورثہ میں پائی؟ اور اس کا کون وارث ہوگا؟ ان کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے یہ سورت نازل فرمائی کہ وہ بے نیاز اور ولادت و اولاد سے پاک ہے۔ ② لیبید بن العجم یہودی اور اس کی بیٹیوں نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر جاوہر کیا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جسم مبارک اور ظاہری اعضاء پر اس کا اثر ہوا، البتہ

مِنْ شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ ۝۲ وَمِنْ شَرِّ النَّفَّثَاتِ

مِنْ شَرِّ غَاسِقٍ	إِذَا	وَقَبَ ۝۲	و	مِنْ شَرِّ النَّفَّثَاتِ
سخت اندھیری رات کے شر سے	جب	وہ چھا جائے	اور	پھونکنیں مارنے والی عورتوں کے شر سے
سخت اندھیری رات کے شر سے جب وہ چھا جائے ۝ اور ان عورتوں کے شر سے جو				

فِي الْعَقَدِ ۝۳ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ۝۴

فِي الْعَقَدِ ۝۳	و	مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ ۝۴	إِذَا	حَسَدَ ۝۴
گرہوں میں	اور	حسد کرنے والے کے شر سے	جب	وہ حسد کرے
گرہوں میں پھونکنیں مارتی ہیں ۝ اور حسد والے کے شر سے جب وہ حسد کرے ۝				

رکوع: 01

آیات: 06

## سُورَةُ النَّاسِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ	اللَّهُ	الرَّحْمَنِ	الرَّحِيمِ
نام سے (شروع)	اللَّهُ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝۱ مَلِكِ النَّاسِ ۝۲

قُلْ	أَعُوذُ	بِرَبِّ النَّاسِ ۝۱	مَلِكِ النَّاسِ ۝۲
تم کہو	میں پناہ لیتا ہوں	تمام لوگوں کے رب کی	(جو) سب لوگوں کا بادشاہ

تم کہو: میں تمام لوگوں کے رب کی پناہ لیتا ہوں ۝ تمام لوگوں کا بادشاہ ۝

(پہلے کے کاوش) دل، عقل اور اعتماد پر کچھ اثر نہ ہو۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اس کی خبر دی اور جادو کے سامان کا مقام بتایا۔ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت علی المرتضیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو بھیج کر یہ سامان لکھو ایسا اللہ تعالیٰ نے سورۃ فلق اور سورۃ ناس نازل فرمائی، ان کی برکت سے جادو کا اثر ختم ہوا اور حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بالکل تندرست ہو گئے۔

۱..... حسد والا وہ ہے جو دوسرے کی نعمت چھین جائے کی تمنا کرے۔ یہاں حاسد سے بطور خاص یہودی مراد ہیں جو حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے حسد



إِلَهِ النَّاسِ ۱ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۲ الَّذِي		
إِلَهِ النَّاسِ ۱	مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۲ (۱)	الَّذِي
تمام لوگوں کا معبود (ہے)	بار بار وسوسے ڈالنے والے، دیک جانے والے کے شر سے	وہ جو
تمام لوگوں کا معبود ○ بار بار وسوسے ڈالنے والے، چھپ جانے والے کے شر سے (پناہ لیتا ہوں) ○ وہ جو		
يُوسُوسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ ۵ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۶		
يُوسُوسُ	فِي صُدُورِ النَّاسِ ۵	مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۶
وسوسے ڈالتا ہے	لوگوں کے دلوں میں	جنوں اور انسانوں میں سے
لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے ○ جنوں اور انسانوں میں سے ○		

(پچھلے صفحہ کا مشق) کرتے تھے یا خالص لبید بن اعصم یہودی مروا ہے اور عمومی طور پر ہر حاسد سے پناہ کیلئے یہ آیت مبارکہ کافی ہے۔

۱..... وسوسے ڈالنے والے اور دیک جانے والے سے مراد شیطان ہے اور یہ اس کی عادت ہے کہ انسان جب غافل ہوتا ہے تو اس کے دل میں وسوسے ڈالتا ہے اور جب انسان اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو شیطان دیکر ہٹتا ہے اور جھٹ جاتا ہے۔